الله
رسول
محمد

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

1

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

1

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

عنوانات

(کتاب: ایمان کے بارے میں روایات)

صفحہ	عنوان

عنوان	صفحہ

صفحہ	عنوان

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(کتاب : نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات)

عنوان	صفحہ

کتاب 7: (دلوں کو نرم کرنے والی روایات)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''محمد'' ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوحاتم'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ منسوب ''تمیمی'' ہے' جو آپ کے جدِ امجد ''تمیم بن مر'' کی نسبت کی وجہ سے ہے' جن کا سلسلۂ نسب الیاس بن مضر پہ جا کر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا اسمِ منسوب ''بُستی'' ان کے آبائی شہر ''بست'' کی نسبت سے ہے۔ یہ مشہور تاریخی صوبے خراسان کے علاقے سجستان کا ایک شہر ہے۔ اور ہمارے زمانے میں یہ افغانستان کا حصہ ہے۔

یہ شہر 43 ہجری میں اسلامی سلطنت کا حصہ بنا تھا' جب عبدالرحمٰن بن سمرہ نے اسے فتح کیا تھا اور وہ اس سے آگے بڑھ کر کابل تک پہنچ گئے تھے۔

کسی تاریخی حوالے سے یہ بات واضح نہیں ہو پاتی کہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ پیدائش کیا ہے۔ تاہم اکثر مؤرخین کے نزدیک امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ 280 ہجری کے آس پاس پیدا ہوئے تھے۔ امام ذہبی نے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے تیسری صدی ہجری کے اختتام پر علمِ حدیث کی طلب کا آغاز کیا تھا۔ مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت ان کی عمر 20 برس کے لگ بھگ تھی۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کی طلب میں طویل اسفار کیے۔ انہوں نے اپنے وقت کے تمام بڑے شہروں میں جا کر وہاں موجود محدثین سے احادیث و روایات کا علم حاصل کیا۔ ان شہروں میں سجستان' ہرات' مرو' سنج' شاش' بخارا' نسا' نیشاپور' تہران' اہواز' بصرہ' کوفہ' موصل' رقہ' انطاکیہ' طرطوس' حمص' دمشق' بیروت' رملہ' بیت المقدس' مصر اور حجازِ مقدس شامل ہیں۔

امام ابنِ حبان رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق دو ہزار سے زیادہ ہے۔ تاہم شعیب الارناؤط نے یہ بات تحریر کی ہے: امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں 21 مشائخ سے زیادہ احادیث روایت کی تھیں۔

امام ابن خزیمہ (301 روایات)' امام ابویعلیٰ موصلی (1174 روایات)' امام حسن بن سفیان خراسانی (815 روایات)' امام فضل بن حباب جمحی (732 روایات)' امام ابومحمد ازدی جو ابن شیرویہ کے نام سے معروف ہیں (463 روایات)' امام محمد لخمی عسقلانی (464 روایات)' امام ابوحفص بجیری سمرقندی (357 روایات)' امام ابومحمد عبداللہ مقدسی (313 روایات)' امام ابوبکر طائی منبجی (281 روایات)' امام ابواسحاق جرجانی (232 روایات)' امام ابوعباس سراج ثقفی (173 روایات)' امام ابوعروبہ حرانی

جزری (167 روایات)' امام حسین بن ادریس ہروی (136 روایات)' امام ابوعبداللہ سامی ہروی (112)' امام ابوجعفر نسوی (99 روایات)' امام ابوعلی رقی (90 روایات)' امام ابوالحسین رازی (91 روایات)' امام عبدان جوالیقی (73 روایات)' امام ابوجعفر تستری (75 روایات)' امام ابوعبداللہ بغدادی (70 روایات)' محدث اسحاق بُستی (69 روایات)۔

یہ وہ مشائخ ہیں جن سے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کے باقی شیوخ میں سے زیادہ تر وہ حضرات ہیں جن سے انہوں نے 1 سے لے کر 60 تک روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے اکابر محدثین میں سے ایک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خلقِ کثیر نے ان سے استفادہ کیا۔ آپ کے مشہور تلامذہ کے اسماء درج ذیل ہیں:

(i) امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری (یہ مستدرک حاکم کے مصنف ہیں)

(ii) امام ابوالحسن علی دارقطنی (یہ سنن دارقطنی کے مصنف ہیں)

(iii) امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق عبدی (یہ کتاب معرفۃ الصحابہ کے مصنف ہیں)

(iv) امام محدث ابوالحسن محمد بن احمد زوزنی (انہوں نے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی ''صحیح'' روایت کی ہے)

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے مطبوعہ کتب کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

(i) المسند الصحیح (یہ صحیح ابن ابن حبان کے نام سے معروف ہے)

(ii) الثقات (یہ ثقہ راویوں کے بارے میں ہے)

(iii) معرفۃ المجروحین (یہ صرف ضعیف اور متروک راویوں کے بارے میں ہے)۔

(iv) مشاہیر علماء الامصار (یہ 1600 اہلِ علم کے حالات پر مشتمل ہے)

(v) روضۃ العقلاء (یہ اخلاقیات کے بارے میں ہے)

علم حدیث کی تحصیل اور تعلیم کے حوالے سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے شب جمعہ میں' 22 شوال المکرّم 354 ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انہیں جمعے کی نماز کے بعد ان کے آبائی وطن ''بست'' میں سپردِ خاک کیا گیا۔

صحیح ابن حبان

علم حدیث کے اس عظیم مآخذ کے مصنف امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

فاضل مصنف نے اس کتاب کا نام ''المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع'' تجویز کیا تھا۔

فاضل مصنف اس بات کے خواہش مند تھے کہ وہ احادیث کا ایسا مجموعہ ترتیب دیں' جس میں موضوعاتی تقسیم کو کسی نئے پہلو سے پیش کیا گیا ہوتا کہ علمِ حدیث کے طلباء اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے احادیث کو ان کے اصل مضمون کے حوالے سے یاد رکھیں۔

فاضل مصنف نے اپنی کتاب کا نام تجویز کرتے ہوئے لفظ ''المسند'' استعمال کیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں جو روایات منقول ہیں' ان کی سند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتی ہے۔

کتاب کے نام میں استعمال ہونے والے لفظ ''الصحیح'' سے مراد یہ ہے: اس میں مذکور تمام روایات مستند طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

کتاب کے نام میں استعمال ہونے والے لفظ ''التقاسیم والانواع'' سے مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث کو پہلے ایک بنیادی قسم کے تحت تقسیم کیا گیا ہے اور پھر ان میں سے ہر ایک قسم کو متعدد ذیلی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تقاسیم سے مراد بنیادی تقسیم اور انواع سے مراد ذیلی تقسیم ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب کو پانچ بنیادی حصوں میں تقسیم کیا ہے:

(i) وہ روایات جن میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

(ii) وہ روایات جن میں کسی کام کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہو۔

(iii) وہ روایات جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(iv) وہ روایات جن میں مباح امور کا تذکرہ ہے۔

(v) وہ روایات جن میں ان افعال کا تذکرہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہیں۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح کے آغاز میں ایک مقدمہ تحریر کیا جس میں سے ان پانچ اقسام کی ذیلی اقسام کی وضاحت کی' یہ مقدمہ اس کتاب میں شامل ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں احادیث نقل کرتے ہوئے جس اچھوتی طرز کو اختیار کیا ہے وہ سب سے الگ اور نمایاں ہے' لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ ہے: عام قاری اس تقسیم کے تحت حدیث کو تلاش نہیں کرسکتا' کیونکہ وہ یہ اندازہ نہیں کرپاتا کہ اس کی مطلوبہ حدیث اُسے کہاں مل سکتی ہے؟ کیونکہ حدیث کو تلاش کرنا اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب دیگر کتب ''صحاح'' و''سنن'' کی طرح کتاب کو فقہی حوالے سے مرکزی اور ذیلی ابواب میں تقسیم کیا جائے۔اس طرح قاری ابواب کی فہرست دیکھ کے حدیث کو تلاش کرسکتا ہے۔

علم حدیث کے طلباء اور قارئین کی اسی مشکل کو محسوس کرتے ہوئے آٹھویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ایک فاضل امیر علاؤالدین علی بن بلبان فارسی نے اس کتاب کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ' روایتی فقہی ابواب بندی کے ہمراہ مرتب کیا۔انہوں نے احادیث ذکر کرنے سے پہلے مناسب تراجم ابواب تحریر کیے۔

ابن بلبان نے اپنی اس خدمت کو''الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان'' کا نام دیا۔

آج دنیا میں زیادہ تر اسی کتاب کے نسخے ''صحیح ابن حبان'' کے طور پر شائع ہوتے ہیں' تاہم سرِ ورق پر یہ صراحت موجود ہوتی ہے کہ یہ کتاب اصل مصنف ابن حبان کی ترتیب کی بجائے ابن بلبان کی ترتیب کے مطابق ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت اس کتاب کا جو نسخہ موجود ہے وہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان سے 1418 ہجری بمطابق 1997 عیسوی میں شائع ہوا۔یہ نسخہ 16 جلدوں پر مشتمل ہوا۔

اس نسخے کے متن کی تحقیق' احادیث کی تخریج اور تعلیق نگاری کی خدمت شیخ شعیب الارناؤط نے سرانجام دی ہے۔

فاضل محقق نے کتاب کے آغاز میں تفصیلی مقدمہ تحریر کیا ہے۔انہوں نے کتاب کے مختلف قلمی نسخوں کا تعارف اور ان کے چند صفحات کے عکس بھی مقدمے میں شامل کیے ہیں۔

فاضل محقق نے ابن بلبان کی ترتیب والے نسخے اور اصل کتاب یعنی ''المسند الصحیح'' کے درمیان تقابل کیا ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے جو تعلیقات تحریر کی ہیں' ان میں بہت سے فوائد ذکر کردیئے ہیں اور کچھ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ہم نے اپنی اس طباعت میں شیخ شعیب الارناؤط کی تخریج کو کسی مراجعت کے بغیر شامل کرلیا ہے۔تاہم ان کی تعلیقات میں سے بعض اضافی چیزیں حذف کردی ہیں۔

اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ ہمیں محترم ڈاکٹر راغب حسین نعیمی دامت برکاتہم العالیہ نے جامعہ نعیمیہ لاہور کی مرکزی لائبریری سے فراہم کیا۔اس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

پس نوشت: ''صحیح ابن حبان'' کے حوالے سے ایک اہم خدمت شیخ حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی نے سرانجام دی ہے' انہوں نے ''صحیح ابن حبان'' کی ان تمام روایات کو ایک جگہ اکٹھا کردیا ہے جو ''صحیحین'' پر زائد ہیں۔انہوں نے کتاب کا نام ''موارد الظمآن الیٰ زوائد ابن حبان'' تجویز کیا ہے۔انہوں نے اس کتاب میں ''صحیح ابن حبان'' میں سے صرف وہ روایات نقل کی ہیں جو ''صحیح بخاری'' و''صحیح مسلم'' میں نہیں ہیں۔

محدث ابن بلبان رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام علی بن بلبان ہے۔ جبکہ سابقہ ولاحقہ کے ہمراہ آپ کا نام امیر علاؤالدین ابوالحسن علی بن بلبان بن عبداللہ فارسی مصری ہے۔

آپ 675 ہجری میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے کے اکابر اہلِ علم سے استفادہ کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے ایک امام شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی (متوفی 705 ہجری) ہیں۔ جو ''المتجر الرابح'' کے مصنف ہیں۔

ان کے علاوہ آپ کے دیگر مشائخ میں درج ذیل حضرات شامل ہیں:

(i) شیخ بہاؤالدین قاسم بن عساکر (متوفی 723 ہجری)

(ii) شیخ محمد بن علی محروسی خالدی' (متوفی 714 ہجری)

(iii) شیخ علی بن نصر اللہ مصری (متوفی 712 ہجری)

(iv) حلب سے تعلق رکھنے والے اپنے وقت کے قطب عبدالکریم بن عبدالنور حنفی (متوفی 735 ہجری) شامل ہیں۔

ابن بلبان' فقہ حنفی کے پیروکار ہیں۔ انہوں نے علم فقہ اُس وقت کے شیخ حنفیہ فخر الدین عثمان بن ابراہیم ماردینی سے حاصل کیا' جو ابن ترکمانی کے نام سے مشہور ہیں۔ (انہوں نے سنن بیہقی پر اختلافی نوٹ تحریر کیے ہیں)۔

ابن بلبان کے علم فقہ میں دوسرے بڑے استاد شمس الدین ابوالعباس احمد سروجی حنفی ہیں۔

ابن بلبان' علم حدیث وفقہ کے ہمراہ علمِ نحو میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے زمانے کے عظیم نحو دان ولغت دان امام ابوحیان اندلسی سے علمِ نحو میں استفادہ کیا جو قرآن پاک کی نحوی تفسیر ''البحر المحیط'' کے مصنف ہیں۔

ابن بلبان کے سوانح نگاروں نے یہ بات تحریر کی ہے کہ وہ ایک کثیر التصانیف بزرگ تھے اوران کا طبعی میلان اس طرف زیادہ تھا کہ وہ طلباء کی سہولت کے لئے کوئی کام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی دقیق ترین تصنیف ''المسند الصحیح علی التقاسیم الانواع'' کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔ بعض مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے کہ شیخ ابن بلبان نے امام طبرانی کی ''معجم'' کو بھی موضوعاتی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا تھا۔

کیونکہ ابن بلبان ایک فقیہ بھی تھے' اس لئے انہوں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الجامع الکبیر'' کی ایک تلخیص کی شرح بھی تحریر کی' اس تلخیص کے مصنف کمال الدین خلاطی حنفی تھے۔ کشف الظنون کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ ایک طویل اور بھرپور

شرح ہے۔

مؤرخین نے یہ بات بھی بیان کی ہے' شیخ ابن بلبان نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر بھی ایک کتاب تحریر کی تھی۔اس کے علاوہ انہوں نے حج کے احکام کے بارے میں ایک کتاب تحریر کی تھی' اس کے علاوہ انہوں نے ابن دقیق العید کی تصنیف ''الالمام'' کی تلخیص بھی تحریر کی تھی۔

ابن بلبان کا سب سے عظیم کارنامہ' جس نے انہیں زندہ و جاوید کردیا' وہ ''صحیح ابن حبان'' کو موضوعاتی ترتیب پر مرتب کرنا ہے۔جس کا نام انہوں نے ''الاحسان'' تجویز کیا تھا۔یہ ان کا عظیم کارنامہ ہے۔انہوں نے اس کتاب کو کتب یعنی مرکزی ابواب اور ابواب یعنی ذیلی ابواب کی صورت میں تقسیم کیا ہے۔

شیخ ابن بلبان کا انتقال 9 شوال المکرم 739 ہجری میں کم وبیش 64 برس کی عمر میں ہوا۔اور انہیں مصر میں سپردِ خاک کیا گیا۔

اصطلاحاتِ حدیث

اس حقیقت سے ہر شخص آگاہ ہے کہ دنیا میں مختلف اشیاء سے واقفیت کے حصول کے لیے مختلف علوم وفنون ایجاد کیے گئے ہیں۔ عام طور پر کسی علم میں کسی شے کی حقیقت اور اس کے احوال زیر بحث لائے جاتے ہیں تاہم بعض اوقات کسی علم سے واقفیت اور شناسائی کا حصول آسان کرنے کے لیے مزید کسی علم کو ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

علم حدیث وہ فن ہے جس میں اسلام کی تعلیمات کا بنیادی ماخذ یعنی نبی اکرم ﷺ کی شخصیت' احوال' فرامین وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس فن کو سیکھنے کے کچھ خاص قواعد ہیں جنہیں "علم اصول حدیث" کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جسے کسی زبان کو سیکھنے کے دو طریقے ہیں لسانیات یعنی زبان سے متعلق ادب کا مطالعہ اور قواعد یعنی اس زبان کی گرائمر کا علم' علم اصول حدیث کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسی علم کے قواعد وضوابط کی روشنی میں کوئی محدث یا فقیہہ کسی حدیث کی استنادی حیثیت کا فیصلہ کرسکتا ہے۔

ابتدائی دو صدیوں کے دوران حدیث کی روایت کا زیادہ تر کام زبانی بیان تک محدود رہا' کوئی شخص اپنے استاد سے کوئی حدیث سُن کر اسے اپنے شاگردوں تک منتقل کر دیتا تھا اس نقل کے دوران اس بات کا امکان موجود تھا کہ وہ راوی اپنی کسی فطری یا فکری کمزوری کے باعث حدیث کے الفاظ نقل کرنے میں کسی شعوری یا غیر شعوری غلطی یا غلط فہمی کا مرتکب ہو جاتا پھر یہ پہلو بھی قابلِ غور تھا کہ دوسری صدی ہجری میں بہت سے فرقے نمودار ہو چکے تھے جن میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے باطل مزعومات کی تائید میں جھوٹی روایات ایجاد کر کے نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا شروع کر دی تھیں اس لیے صحیح اور غلط' مستند اور غیر مستند کے درمیان فرق کی وضاحت کے لیے محدثین نے اصولِ حدیث کا فن ایجاد کیا۔

"اصول حدیث" کی تمام تر بحث تین امور کے گرد گھومتی ہے:

(i) سند (ii) متن (iii) راوی

ان تینوں موضوعات پر بحث کرنے سے پہلے ہم چند بنیادی قواعد کی وضاحت کریں گے۔

علم اصول حدیث کی تعریف

یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے ایسے قواعد کی واقفیت حاصل کی جاتی ہے جن کی مدد سے کسی روایت کے متن یا اس کی سند کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا فیصلہ کیا جاسکے۔

علم اصول حدیث کا فائدہ

اس علم سے واقفیت کے نتیجے میں انسان صحیح اور غلط' مستند اور غیر مستند حدیث کے درمیان فرق کرسکتا ہے۔

سند: اس سے مراد راویوں کے اسماء کا وہ سلسلہ ہے جن کے وساطت سے حدیث نقل ہوئی ہے۔

متن: اس سے مراد وہ مضمون ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی کے قول وفعل کے ذکر پر مشتمل ہو۔

سند کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

سند کے اعتبار سے حدیث کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

(i) متواتر (ii) غیر متواتر

غیر متواتر کی مزید تین ذیلی قسمیں ہیں:

(i) مشہور (ii) عزیز (iii) غریب

ذیل میں ہم تمام اقسام کی تعریفات بیان کریں گے۔

متواتر کی تعریف: متواتر کا لغوی معنی کسی چیز کا مسلسل اور لگاتار ہونا ہے اور محدثین کی اصطلاح میں ''متواتر'' ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں ہر طبقے میں اتنی کثیر تعداد میں راوی موجود ہوں کہ ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر اتفاق کر لینا ناممکن ہو۔

اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خبر متواتر کے لیے تین چیزیں شرط ہیں:

(i) اس حدیث کے راوی کثیر تعداد میں ہوں۔

(ii) یہ کثرت تمام طبقات میں پائی جاتی ہو۔

(iii) ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

خبر متواتر کا حکم: خبر متواتر کے ذریعے انسان کسی واقعہ کے بارے میں ایسا یقینی علم حاصل کر لیتا ہے جیسے اس نے بذاتِ خود اس کا مشاہدہ کیا ہو اس لیے خبر متواتر کے تمام راویوں کے حالات کا علم نہ بھی ہو تو بھی ایسی خبر کے ذریعے عمل واجب ہو جاتا ہے۔

غیر متواتر حدیث کی تین قسمیں ہیں:

(1) مشہور: محدثین کی اصطلاح میں ایسی حدیث کو مشہور کہا جاتا ہے جسے ہر زمانے میں کم از کم تین راوی روایت کریں اور کسی بھی طبقے میں راویوں کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔ بعض محدثین نے یہاں ایک اور اصطلاح ''مستفیض'' کا بھی ذکر کیا ہے اس سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں محدثین کے دوران اختلاف پایا جاتا ہے بعض محدثین کے نزدیک یہ اصطلاح ''مشہور'' کے مترادف ہے جبکہ بعض دیگر محدثین کے نزدیک ان دونوں اصطلاحات کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے۔

(ii) عزیز: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند کے اکثر طبقات میں کم از کم تین راوی ہوں اور کسی ایک یا ایک سے زیادہ طبقوں میں کم از کم دو راوی ہوں۔

بعض اہلِ علم نے عزیز کی یہ تعریف کی ہے کہ اس کی سند کے ہر طبقے میں کم از کم دو راوی موجود ہوں۔

(iii) غریب: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کی سند کے کسی بھی ایک طبقے میں صرف ایک راوی ہو۔

بعض محدثین نے ایسی روایت کے لیے ''غریب'' کی بجائے ''فرد'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

محدثین نے حدیثِ غریب کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(i) ایسی روایت جسے صرف ایک صحابی نے نقل کیا ہو اور سند کے بقیہ طبقات کے راویوں کی تعداد زیادہ ہو۔

(ii) ایسی روایت جس میں صحابی کے علاوہ کسی اور طبقے میں صرف ایک راوی موجود ہو۔

محدثین نے ''غریب'' حدیث کی ایک اور تقسیم کی بھی نشاندہی کی ہے۔

(i) اس ایک راوی نے جو سند یا متن نقل کیا ہے' وہ اس کے علاوہ کسی اور دوسرے راوی سے منقول نہ ہو' بلکہ وہ پہلا راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔

(ii) اس ایک سند میں کسی ایک طبقے میں وہ اکیلا راوی ہو' تاہم وہی روایت کسی اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہو۔

''صحیح'' کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں آغاز سے لے کر اختتام تک تمام راویوں کی کڑی متصل ہو' وہ تمام راوی عادل ہوں' ضابط ہوں اور اس حدیث کے متن میں کوئی شذوذ و علت نہ ہو۔

''صحیح'' کا حکم: محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر صحیح پر عمل کرنا واجب ہے۔

ایک اہم اصول: اصول یہ ہے کہ بعض اوقات کوئی لفظ اپنے لغوی یا عرفی معنی میں استعمال ہوتا ہے پھر کسی ایک فن کے ماہرین اسے اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ کو دو مختلف فنون کے ماہرین اپنی' اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں اس لیے یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رہے کہ ''صحیح'' محدثین کی مخصوص اصطلاح ہے اور اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں مذکورہ بالا پانچ شرائط پائی جاتی ہوں اگر محدثین کسی حدیث کے بارے میں یہ کہہ دیں کہ یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ وہ حدیث ''غلط'' ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک یا چند ایک شرائط موجود نہیں ہیں۔

صحیح لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہوتی ہے جو درحقیقت ''حسن لذاتہ'' ہی ہو لیکن کسی اور سند کے ہمراہ منقول ہو جو پہلی سند کے برابر یا اس سے زیادہ مستند ہو۔ ایسی ''حسن لذاتہ'' حدیث کو ''صحیح لغیرہ'' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بذاتِ خود صحیح نہیں ہوتی لیکن دوسری سند کی وجہ سے اس کی حیثیت مزید مستند ہو جاتی ہے۔

صحیح لغیرہ کا حکم: یہ حدیث صحیح لذاتہ سے کم اور حسن لذاتہ سے زیادہ مستند ہوتی ہے۔

''حسن'' کی تعریف: حسن اس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح اور ضعیف کی درمیانی حیثیت کی حامل ہو لیکن اس کی اصطلاحی تعریف کیا ہوگی؟ اس بارے میں محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تاہم حافظ ابن حجر نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

''جس روایت کے تمام راوی عادل ہوں' سند میں اتصال پایا جاتا ہو۔ نیز اس کے اندر کسی قسم کی کوئی علت یا شذوذ موجود نہ ہو تاہم اس کے کسی راوی کا ضبط (یادداشت) کمزور ہو تو ایسی حدیث کو ''حسن لذاتہ'' کہا جائے گا۔''

حسن لذاتہ کا حکم: اگرچہ تکنیکی اعتبار سے یہ روایت ''صحیح لذاتہ'' جتنی مستند تو نہیں ہوتی مگر دلیل اور ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے یہ ''صحیح لذاتہ'' جتنی مستند ہے' یہی وجہ ہے کہ محدثین اور فقہاء اسے سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

حسن لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ ضعیف روایت ہے جو کئی اسناد کے ہمراہ منقول ہو تاہم اس ضعیف روایت کا ضعف راوی کے فسق یا کذب کی وجہ سے نہ ہو۔

حسن لغیرہ کا حکم: کیونکہ یہ حدیث مقبول ہی کی ایک قسم ہے اس لیے ایسی حدیث سے استدلال کرنا جائز ہے۔

ضعیف کی تعریف: وہ روایت جو کسی تکنیکی خامی کی وجہ سے کم از کم حسن کے مرتبے تک بھی نہ پہنچ سکے۔

ضعیف کا حکم: ضعیف روایت کے ذریعے کسی بنیادی عقیدے یا فقہی اعتبار سے کسی حلال یا حرام حکم کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

نوٹ: یہاں یہ اصول پیشِ نظر رکھیں کہ کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ سرے سے حدیث ہی نہیں ہے کیونکہ جو بات سرے سے حدیث ہی نہ ہو یعنی کسی نے اسے اپنی طرف سے ایجاد کر کے' گھڑ کر نبی اکرم ﷺ سے منسوب کر دیا ہو تو ایسی روایت کو محدثین کی اصطلاح میں ''موضوع'' کہا جاتا ہے۔

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف روایت کو حدیث کے طور پر نقل کیا جاسکتا ہے البتہ موضوع روایت کو حدیث کے طور پر نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ترغیب وترہیب کے لئے' فضائل کے اظہار کے لیے' وعظ ونصیحت کے لیے' ضعیف روایات کو نقل کیا جاسکتا ہے۔

ضعیف کی اقسام: عام طور پر کسی روایت کے ضعف کا تعلق دو چیزوں سے ہوتا ہے:

(i) سند میں انقطاع آجانا یعنی راویوں کی کڑی کا درمیان سے ٹوٹ جانا۔

(ii) کسی راوی میں کسی شخصی خامی کا موجود ہونا۔

(2) مرفوع کی تعریف: اس سے مراد وہ متن ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے کسی قول' فعل یا تقریر کا ذکر موجود ہو۔ مرفوع حدیث کی چار قسمیں ہیں:

(i) مرفوع قولی: وہ متن جس میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی قول مذکور ہو۔

(ii) مرفوع فعلی: وہ متن جس میں نبی اکرم ﷺ کے کسی عمل کا ذکر موجود ہو۔

(iii) مرفوع تقریری: وہ متن جس میں اس بات کا ذکر موجود ہو کہ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں کوئی کام کیا گیا اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔

(iv) حدیث وصفی: وہ متن جس میں نبی اکرم ﷺ کی کسی صفت کا ذکر ہو جیسے حسن وجمال' جود وسخا اور قوت وبہادری وغیرہ۔

(3) موقوف کی تعریف: اس سے مراد وہ متن ہے جو کسی صحابی یا تابعی کے قول وفعل یا تقریر پر مشتمل ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(i) موقوفِ صحابی: وہ متن جس میں کسی صحابی کا قول' فعل یا عمل موجود ہو۔

(ii) موقوفِ تابعی: وہ متن جس میں کسی تابعی کا قول' فعل یا عمل موجود ہو۔

یہاں ایک بات نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ بعض اوقات کوئی روایت بظاہر موقوف محسوس ہوتی ہے لیکن اگر دقتِ نظر سے جائزہ لیا جائے تو وہ درحقیقت حدیث مرفوع ہوتی ہے۔ محدثین کے نزدیک ایسی روایت لفظی طور پر موقوف لیکن معنوی اعتبار سے وہ مرفوع حکمی ہوتی ہے۔

اعتبار کی تعریف:

اگر کوئی راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس کی تائید میں کسی دوسرے راوی کی روایت تلاش کرنا۔

متابع کی تعریف:

وہ حدیث جو انفرادی طور پر منقول ہو تو اس کی تائید کے لیے کوئی ایسی روایت تلاش کرنا جو لفظی یا معنوی اعتبار سے اس حدیث کے ساتھ مطابقت رکھتی ہو۔ بشرطیکہ دونوں روایات کو روایت کرنے والے صحابی ایک ہی ہوں۔

شاہد کی تعریف:

وہ حدیث جو انفرادی طور پر منقول ہو اس کی تائید کے لیے کوئی ایسی روایت تلاش کی جائے جو اس حدیث کے ساتھ لفظی یا معنوی مشابہت رکھتی ہو البتہ دونوں روایات کو نقل کرنے والے صحابی مختلف ہوں۔

رَبِّ يَسِّرْ بِخَيْرٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا عَلَّمَ مِنَ الْبَيَانِ وَاَلْهَمَ مِنَ التِّبْيَانِ، وَتَمَّمَ مِنَ الْجُوْدِ وَالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ.

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْاِتَّمَانِ الْاَكْمَلَانِ عَلٰى سَيِّدِ وُلْدِ عَدْنَانَ الْمَبْعُوْثِ بِاَكْمَلِ الْاَدْيَانِ، الْمَنْعُوْتِ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ، صَلَاةً دَآئِمَةً مَا كَرَّ الْجَدِيْدَانُ وَعُبِدَ الرَّحْمٰنُ.

وَبَعْدُ، فَاِنَّ مِنْ اَجْمَعِ الْمُصَنَّفَاتِ فِي الْاَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ، وَاَنْفَعِ الْمُؤَلَّفَاتِ فِي الْآثَارِ الْمُحَمَّدِيَّةِ، وَاَشْرَفِ الْاَوْضَاعِ، وَاَطْرَفِ الْاَبْدَاعِ: كِتَابَ "التَّقَاسِيْمِ وَالْاَنْوَاعِ

" لِلشَّيْخِ الْاِمَامِ، حَسَنَةِ الْاَيَّامِ حَافِظِ زَمَانِهٖ، وَضَابِطِ اَوَانِهٖ مَعْدَنِ الْاِتْقَانِ اَبِيْ حَاتِمٍ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ، التَّمِيْمِيِّ الْبُسْتِيِّ شَكَرَ اللّٰهُ مَسْعَاهُ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ،

فَاِنَّهُ لَمْ يُنْسَجْ لَهٗ عَلٰى مِنْوَالٍ، فِيْ جَمْعِ سُنَنِ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ لٰكِنَّهٗ لِبَدِيْعِ صُنْعِهٖ، وَمَنِيْعِ وَضْعِهٖ قَدْ عَزَّ جَانِبُهٗ، فَكَثُرَ مَجَانِبُهٗ، تَعَسَّرَ اِقْتِنَاصُ شَوَارِدِهٖ، فَتَعَذَّرَ الْاِقْتِبَاسُ مِنْ فَوَائِدِهٖ وَمَوَارِدِهٖ،

فَرَأَيْتُ اَنْ اَتَسَبَّبَ لِتَقْرِيْبِهٖ، وَاَتَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ بِتَهْذِيْبِهٖ وَتَرْتِيْبِهٖ، وَاُسَهِّلَهٗ عَلٰى طُلَّابِهٖ، بِوَضْعِ كُلِّ حَدِيْثٍ فِيْ بَابِهٖ، الَّذِيْ هُوَ اَوْلٰى بِهٖ، لِيَؤُمَّهٗ مَنْ هَجَرَهٗ، وَيُقَدِّمَهٗ مَنْ اَهْمَلَهٗ وَاَخَّرَهٗ، وَشَرَعْتُ فِيْهِ مُعْتَرِفًا بِاَنَّ الْبِضَاعَةَ مُزْجَاةٌ، وَاَنْ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَحَصَّلْتُهٗ فِيْ اَيْسَرِ مُدَّةٍ، وَجَعَلْتُهٗ عُمْدَةً لِلطَّلَبَةِ وَعُدَّةً،

فَاَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ مَوْجُوْدًا بَعْدَ اَنْ كَانَ كَالْعَدَمِ مَقْصُوْدًا، كَنَارٍ عَلٰى اَرْفَعِ عَلَمٍ، مَعْدُوْدًا بِفَضْلِ اللّٰهِ مِنْ اَكْمَلِ النِّعَمِ قَدْ فُتِحَتْ سَمَاءُ يُسْرِهٖ فَصَارَتْ اَبْوَابًا وَزُحْزِحَتْ جِبَالُ عُسْرِهٖ فَكَانَتْ سَرَابًا وَقُرِنَ كُلُّ صِنْوٍ بِصِنْفِهٖ، فَاَضَتْ اَزْوَاجًا، وَكُلُّ تِلْوٍ بِاَلْفِهٖ، فَضَاءَ تْ سِرَاجًا وَّهَّاجًا، وَسَمَّيْتُهٗ:

الاحسان فى تقريب صحيح ابن حبان

ل یہ خطبہ امیر علاؤالدین علی بن بلبان فارسی (متوفی ۷۳۹ھ) کا تحریر کردہ ہے۔

وَاللهَ اَسْاَلُ اَنْ يَّجْعَلَهُ زَادًا لِحُسْنِ الْمَصِيْرِ اِلَيْهِ، وَعَتَادًا لِيُمْنِ الْقُدُوْمِ عَلَيْهِ، اِنَّهُ بِكُلِّ جَمِيْلٍ كَفِيْلٌ، وَهُوَ حَسْبِىْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، وَهَا اَنَا اَذْكُرُ مُقَدِّمَةً تَشْتَمِلُ عَلٰى ثَلَاثَةِ فُصُوْلٍ:

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِىْ ذِكْرِ تَرْجَمَتِهٖ لِيُعْرَفَ قَدْرُ جَلَالَتِهٖ.

وَالْفَصْلُ الثَّانِىُّ: فِىْ نَصِّ خُطْبَتِهٖ، وَمَا نَصَّ عَلَيْهِ فِىْ غُرَّةِ دِيْبَاجَتِهٖ وَخَاتَمَتِهٖ, لِيُعْلَمَ مَضْمُوْنُ قَرَارِهٖ , وَمَكْنُوْنُ مَصُوْنِهٖ وَاَسْرَارِهٖ.

وَالْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِىْ ذِكْرِ مَا رَتَّبَ عَلَيْهِ هٰذَا الْكِتَابُ مِنَ الْكُتُبِ وَالْفُصُوْلِ وَالْاَبْوَابِ قَصْدًا لِتَكْمِيْلِ التَّهْذِيْبِ وَتَسْهِيْلِ التَّقْرِيْبِ.

مقدمہ

(یہ مقدمہ علامہ ابن بلبان نے تحریر کیا ہے)

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے (اس بات پر کہ) اس نے ''بیان'' (بات کرنے) کا علم دیا ہے اور تبیان (یعنی مافی الضمیر کو واضح طور پر بیان کرنے کی صلاحیت) عطا کی ہے اس نے (ہم پر اپنا) جود فضل اور احسان مکمل کیا ہے۔

(ایسے) درود و سلام جو پورے اور مکمل ہوں وہ عدنان کی اولاد کے سردار جنہیں سب سے کامل ترین دین کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے اور جن کا تذکرہ تورات انجیل اور فرقان (یعنی قرآن مجید) میں ہے (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) پر نازل ہو اور ان کی آل ان کے اصحاب اور ان (آل اور اصحاب) کی احسان (بھلائی) کے ہمراہ پیروی کرنے والوں پر (درود نازل ہو) ایسا درود جو (اس وقت تک نازل ہوتا رہے) جب تک دن و رات چلتے رہیں گے اور جب تک ''رحمٰن'' کی عبادت کی جاتی رہے گی۔

(حمد و صلوٰۃ کے بعد) نبی اکرم ﷺ کے بارے میں روایات سے متعلق سب سے جامع تصنیف اور حضرت محمد ﷺ کے آثار کے بارے میں سب سے زیادہ فائدہ مند تالیف جس میں سب سے عمدہ طریقہ اختیار کیا گیا اور سب سے مختلف طرز اختیار کی گئی وہ کتاب ''التقاسیم والانواع'' ہے۔ جو شیخ 'امام' ایام کی اچھائی' اپنے زمانے کے حافظ الحدیث' اپنے دور کے (روایات کے الفاظ کے) ضابط' اتقان کا معدن' ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو قبول کرے اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنا دے کیونکہ حرام اور حلال سے متعلق احادیث کو جمع کرنے کے حوالے سے' کوئی بھی (دوسرا مصنف) ان جیسے طریقے پر عمل پیرا نہیں ہوا۔ لیکن اس کتاب کی نرالی طرز اور مختلف اسلوب کے باوجود اس کا وجود کمیاب ہو گیا' اور اس سے لاتعلقی اختیار کی گئی۔ اس کے سرکش (شکار) کو قابو کرنا مشکل تھا' اس لیے اس کے فوائد اور موارد سے روشنی حاصل کرنا ممکن نہیں رہا۔ اس لیے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ میں اسے قریب (یعنی آسان) کرنے کی کوشش کروں اور اس کی تہذیب و ترتیب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ میں اس کے طلبگاروں کے لئے اسے آسان کر دوں' یوں کہ اس کی ہر حدیث کو (اس حدیث کے موضوع سے متعلق مناسب) باب میں رکھ دوں' جو (باب موضوع کی مناسب کے حوالے سے) اس (حدیث) کے لئے زیادہ مناسب ہو' تاکہ جو شخص اس (کتاب) سے لاتعلقی اختیار کر چکا ہے وہ اس کو پیشوا بنا لے اور جس نے اسے پرے اور مؤخر کر دیا ہے وہ اسے مقدم کر لے۔ تو میں' (اپنے پاس) زادراہ کم ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اس کام کا آغاز کیا (اور میں یہ بھی اعتراف کرتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں نے (یہ مقصد) تھوڑی مدت میں ہی حاصل کر لیا۔ میں نے اسے (علم حدیث

کے) طلباء کے لئے عمدہ اور تیاری (یعنی بنیادی ضرورت کا سامان) بنا دیا' تو اللہ تعالیٰ کی حمد ہے (کہ اس کے فضل کی وجہ سے) یہ کتاب موجود ہوگئی حالانکہ پہلے یہ معدوم کی مانند ہو چکی تھی اور (اب یہ کتاب) پہاڑ کی چوٹی پر رکھی ہوئی آگ کی مانند (لوگوں کا) مقصود بن چکی ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا شمار کامل ترین نعمتوں میں ہوتا ہے۔اس کی آسانی کے آسمان کو کھول دیا گیا' تو وہ دروازے بن گیا' اس کی مشکل کے پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا گیا' تو وہ راستہ بن گئے' اس کی صنف (یعنی تصنیف) کے خوشوں کو ملایا گیا' تو وہ جوڑی دار بن گئے اور اس کے الف (یعنی تالیف) کے ہر تابع کو (مرتب کیا گیا)' تو وہ چمکتا ہوا سورج بن گیا۔ میں نے اس کا نام

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

(یعنی صحیح ابن حبان سے استفادہ آسان کرنے کے بارے میں بھلائی) تجویز کیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں اچھی حالت میں واپسی کے لئے زادِ راہ بنا دے اور اسے برکت کے ہمراہ اپنی بارگاہ میں حاضری کے لئے تیار کیا ہوا سامان بنا دے۔بے شک وہ ہر اچھائی کے لئے کفیل ہے اور وہ میرے لئے کافی ہے' اور وہ بہترین کارساز ہے۔

میں یہاں ایک مقدمہ تحریر کروں گا' جو تین فصول پر مشتمل ہوگا۔

پہلی فصل: ان (یعنی ابن حبان) کے حالات کے بارے میں ہوگی' تا کہ ان کی قدر و منزلت کا پتہ چل سکے۔

دوسری فصل: میں ان کا تحریر کردہ خطبہ ہوگا اور انہوں نے اپنے دیباچے کے آغاز اور اختتام پر جو کچھ تحریر کیا وہ سب ہوگا' تا کہ ان کے مقرر کردہ مضمون اور اس کے فوائد و اسرار کا علم حاصل ہو سکے۔

تیسری فصل: اس بات پر مشتمل ہوگی کہ اس کتاب کو ان کتب و فصول و ابواب پر مرتب کیا گیا ہے۔اس کا مقصد یہ ہے: تہذیب کی تکمیل ہو جائے اور استفادہ کرنا آسان ہو جائے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

اَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ هُوَ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْفَاضِلُ الْمُتْقِنُ الْمُحَقِّقُ الْحَافِظُ الْعَلَّامَةُ مُحَمَّدُ بْنُ حِبَّانَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ حِبَّانَ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ فِيْهِمَا ابْنِ مُعَاذِ بْنِ مَعْبَدٍ بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَهِيْدٍ بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَكَسْرِ الْهَاءِ وَيُقَالُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ هَدِيَّةَ بِفَتْحِ الْهَاءِ وَكَسْرِ الدَّالِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ آخِرِ الْحُرُوْفِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُرَّةَ بْنِ زَيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَارِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ مَالِكَ بْنِ زَيْدَ مَنَاةِ بْنِ تَمِيْمِ بْنِ مُرِّ بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرِ بْنِ نَزَارِ بْنِ مَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ اَبُوْ حَاتِمِ التَّمِيْمِيُّ الْبُسْتِيُّ الْقَاضِيُّ اَحَدُ الْاَئِمَّةِ الرَّحَّالِيْنَ وَالْمُصَنِّفِيْنَ.

ذَكَرَهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ مِنْ اَوْعِيَةِ الْعِلْمِ فِي اللُّغَةِ وَالْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَالْوَعْظِ مِنْ عُقَلَاءِ الرِّجَالِ وَكَانَ قَدِمَ نِيْسَابُوْرَ فَسَمِعَ بِهَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِيْرُوَيْهِ ثُمَّ اَنَّهُ دَخَلَ الْعِرَاقَ فَاَكْثَرَ عَنْ اَبِيْ خَلِيْفَةِ الْقَاضِيِّ وَاَقْرَانِهِ وَبِالْاَهْوَازِ وَبِالْمُوْصِلِ وَبِالْجَزِيْرَةِ وَبِالشَّامِ وَبِمِصْرِ وَبِالْحِجَازِ وَكَتَبَ بِهَرَاةٍ وَمَرْوَ وَبُخَارِى.

وَرَحَلَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ وَاَكْثَرَ عَنْهُ وَرَوٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ وَاَبِيْ يَعْلَى الْمُوْصِلِيِّ.

ثُمَّ صَنَّفَ فَخَرَجَ لَهُ مِنَ التَّصْنِيْفِ فِي الْحَدِيْثِ مَا لَمْ يَسْبِقْ اِلَيْهِ وَوَلِيَ الْقَضَاءَ بِسَمَرْقَنْدَ وَغَيْرِهَا مِنَ الْمُدُنِ بِخُرَاسَانَ ثُمَّ وَرَدَ نِيْسَابُوْرَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَرَجَ اِلَى الْقَضَآءِ اِلٰى نَسَا وَغَيْرِهَا وَانْصَرَفَ اِلَيْنَا سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَاَقَامَ بِنِيْسَابُوْرَ وَبَنَى الْخَانَقَاهَ وَسَمِعَ مِنْهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ.

رَوٰى عَنْهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عَلِيِّ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ الْهَرْوِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَلَمٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النُّوْقَاتِيُّ وَاَبُوْ مَعَاذٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِزْقِ السَّجِسْتَانِيُّ وَاَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ الزُّوْزَنِيُّ.

وَقَالَ اَبُوْ سَعْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ الْاِدْرِيْسِيُّ اَبُوْ حَاتِمِ الْبُسْتِيُّ كَانَ مِنْ فُقَهَاءِ النَّاسِ وَحُفَّاظِ الْاٰثَارِ الْمَشْهُوْرِيْنَ فِي الْاَمْصَارِ وَالْاَقْطَارِ عَالِمًا بِالطِّبِّ وَالنُّجُوْمِ وَفُنُوْنِ الْعُلُوْمِ اَلَّفَ الْمُسْنَدَ الصَّحِيْحَ وَالتَّارِيْخَ وَالضُّعَفَآءَ وَالْكُتُبَ الْمَشْهُوْرَةَ فِيْ كُلِّ فَنٍّ وَفَقَّهَ النَّاسَ بِسَمَرْقَنْدَ ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلٰى بُسْتٍ ذَكَرَهُ عَبْدُ الْغَنِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ فِي الْبُسْتِيِّ.

وَذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ وَقَالَ وَكَانَ ثِقَةً ثَبْتًا فَاضِلًا فَهْمًا.

وَذَكَرَهُ الْاَمِيْرُ فِيْ حِبَّانَ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَلِيَ الْقَضَاءَ بِسَمَرْقَنْدَ وَكَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الْاَثْبَاتِ.

تَوَفِّي بِسَجِسْتَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِيْنَ وَثَلاثُ مِائَةٍ وَقِيْلَ بِبُسْتٍ فِيْ دَارِهِ الَّتِيْ هِيَ الْيَوْمَ مَدْرَسَةٌ لِاَصْحَابِهِ وَمَسْكَنٌ لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ بِهَا مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْمُتَفَقِّهَةُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ جَرَايَاتٌ يَسْتَنْفِقُوْنَهَا وَفِيْهَا خَزَانَةُ كُتُبٍ.

فصل اوّل

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

از- ابن بلبان

میں یہ کہتا ہوں وہ امام عالم فاصل متقن محقق حافظ علامہ محمد بن حبان بن احمد بن حبان (اس میں ح پر زیر ہے اور اس کے بعد ب ہے) ابن معاذ بن معبد (یہ ب کے ساتھ ہے) بن سعید بن سہید (اس میں سین پر زبر اور ہ پر زیر ہے) اور ایک قول کے مطابق بن معبد بن ہدیہ (اس میں ہ پر زبر اور ی پر شد ہے) بن مرہ بن سعد بن یزید بن مرہ بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ابوحاتم تمیمی بستی ہیں۔ یہ قاضی تھے اور (علم حدیث کی طلب میں) سفر کرنے والے (اور علم حدیث کے موضوع پر) تصنیف کرنے والے ائمہ میں سے ایک ہیں۔

امام ابوعبداللہ حاکم نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے یہ لغت، فقہ، حدیث، وعظ میں بھرپور مہارت رکھتے تھے۔

انتہائی سمجھ دار تھے یہ نیشاپور تشریف لائے تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن شیرویہ سے احادیث کا سماع کیا پھر یہ عراق تشریف لے گئے اور ابوخلیفہ قاضی اور ان کے معاصرین سے بکثرت روایات نقل کیں۔

انہوں نے اہواز، موصل، جزیرہ، شام، مصر، حجاز میں (مختلف محدثین سے احادیث کا سماع کیا)

انہوں نے مرو اور بخارا میں احادیث نوٹ کیں۔

یہ عمر بن محمد بن بجیر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بکثرت روایات نقل کیں۔

انہوں نے حسن بن سفیان اور (مسند ابویعلیٰ کے مصنف) ابویعلیٰ موصلی سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

پھر اس کے بعد انہوں نے تصانیف کا آغاز کیا اور علم حدیث میں ایسی تصنیف پیش کی جس کی مثال پہلے نہیں آئی تھی۔

یہ سمرقند اور خراسان کے دوسرے شہروں کے قاضی بھی رہے، پھر یہ 334ھ میں نیشاپور تشریف لے آئے، یہ نساء اور دیگر علاقوں کے قاضی بن کر فرائض سرانجام دینے کے لئے نیشاپور سے چلے گئے اور پھر یہ واپس 337ھ میں نیشاپور تشریف لے آئے اور وہیں قیام اختیار کیا، وہاں انہوں نے خانقاہ بنائی، وہاں ان سے ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔

ان سے احادیث روایت نقل کرنے والوں میں (مستدرک حاکم کے مصنف) امام ابوعبداللہ حاکم، ابوعلی منصور بن عبداللہ بن خالد ہروی، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن سلم، ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ نوقانی، ابومعاذ عبدالرحمٰن بن محمد بن علی بن رزق

بجستانی، ابوالحسن محمد بن احمد بن محمد زوزنی شامل ہیں۔

شیخ ابوسعد عبدالرحمٰن بن احمد ادریسی فرماتے ہیں: ابوحاتم بستی اکابر فقہاء میں سے ایک تھے' وہ آثار کے بڑے حافظ تھے اور مشہور ومعروف شخصیت کے مالک تھے۔

وہ طب اور نجوم کا علم رکھتے تھے، مختلف علوم کے ماہر تھے' انہوں نے ایک ''مسند صحیح'' تالیف کی ہے۔

اس کے علاوہ تاریخ لکھی ہے۔

ضعیف راویوں کے بارے میں کتاب لکھی ہے اور ہر فن کے بارے میں مشہور کتابیں تصنیف کی ہیں۔

انہوں نے سمرقند میں لوگوں کو فقہ کی تعلیم دی' پھر وہ ''بست'' واپس تشریف لے گئے۔

عبدالغنی بن سعید نے ان کا تذکرہ ''بُستی'' میں کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے: یہ ثقہ، ثبت، فاضل اور سمجھ دار تھے۔

امیر نے حبان میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ سمرقند کے قاضی بنے تھے اور یہ حفاظ اور اثبات میں سے تھے (یعنی حافظ الحدیث اور ثبت تھے)

ان کا انتقال جمعہ کی رات 22 شوال المکرّم 354ھ میں بجستان میں ہوا۔

ایک قول یہ ہے: ان کا انتقال ''بست'' میں ان کے اس گھر میں ہوا' جہاں آج ان کے شاگردوں کا مدرسہ ہے۔

اور وہ مسافروں کا مسکن ہے' جہاں وہ علم حدیث سیکھنے کے لئے قیام کرتے ہیں اور علم فقہ سیکھنے کے لئے قیام کرتے ہیں۔

ان لوگوں کے لئے وظائف مقرر ہیں جہاں سے وہ خرچ حاصل کرتے ہیں اور وہاں کتابوں کا خزانہ ہے۔

الفصل الثَّانِیُّ

(مقدمة ابن حبان فی صحیحه)

(یہ وہ مقدمہ ہے جو امام ابن حبان نے اپنی تصنیف ''السند الصحیح علی التقاسیم والانواع'' کے آغاز میں تحریر کیا)

قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُسْتَحِقِّ الْحَمْدَ لِآلَائِهِ الْمُتَوَحِّدِ بِعِزِّهِ وَكِبْرِيَائِهِ الْقَرِيْبِ مِنْ خَلْقِهِ فِيْ اَعْلٰى عُلُوِّهِ الْبَعِيْدِ مِنْهُمْ فِيْ اَدْنٰى دُنُوِّهِ الْعَالِمِ بِكَنِيْنِ مَكْنُوْنِ النَّجْوٰى وَالْمُطَّلِعِ عَلٰى اَفْكَارِ السِّرِّ وَاَخْفٰى وَمَا اسْتَجَنَّ تَحْتَ عَنَاصِرِ الثَّرٰى وَمَا جَالَ فِيْهِ خَوَاطِرُ الْوَرٰى الَّذِىْ ابْتَدَعَ الْاَشْيَاءَ بِقُدْرَتِهِ وَذَرَاَ الْاَنَامَ بِمَشِيَّتِهِ مِنْ غَيْرِ اَصْلٍ عَلَيْهِ اُفْتُعِلَ وَلَا رَسْمٍ مَرْسُوْمٍ اُمْتُثِلَ ثُمَّ جَعَلَ الْعُقُوْلَ مَسْلَكًا لِذَوِى الْحَجَا وَمَلْجَاً فِيْ مَسَالِكِ اُولِى النُّهٰى وَجَعَلَ اَسْبَابَ الْوُصُوْلِ اِلٰى كَيْفِيَّةِ الْعُقُوْلِ مَا شَقَّ لَهُمْ مِّنَ الْاَسْمَاعِ وَالْاَبْصَارِ وَالتَّكَلُّفَ لِلْبَحْثِ وَالْاِعْتِبَارِ فَاَحْكَمُ لَطِيْفِ مَا دَبَّرَ وَاَتْقَنَ جَمِيْعَ مَا قَدَّرَ.

ثُمَّ فَضَّلَ بِاَنْوَاعِ الْخِطَابِ اَهْلَ التَّمْيِيْزِ وَالْاَلْبَابِ ثُمَّ اخْتَارَ طَائِفَةً لِصَفْوَتِهِ وَهَدَاهُمْ لُزُوْمَ طَاعَتِهِ مِنِ اتِّبَاعِ سُبُلِ الْاَبْرَارِ فِىْ لُزُوْمِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ فَزَيَّنَ قُلُوْبَهُمْ بِالْاِيْمَانِ وَاَنْطَقَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْبَيَانِ مِنْ كَشْفِ اَعْلَامِ دِيْنِهِ وَاتِّبَاعِ سُنَنِ نَبِيِّهِ بِالدُّؤُوْبِ فِى الرِّحَلِ وَالْاَسْفَارِ وَفِرَاقِ الْاَهْلِ وَالْاَوْطَارِ فِىْ جَمْعِ السُّنَنِ.

وَرُفِضَ الْاَهْوَاءِ وَالتَّفَقُّهُ فِيْهَا بِتَرْكِ الْآرَاءِ فَتَجَرَّدَ الْقَوْمُ لِلْحَدِيْثِ وَطَلَبُوْهُ وَرَحَلُوْا فِيْهِ وَكَتَبُوْهُ وَسَاَلُوْا عَنْهُ وَاَحْكَمُوْهُ وَذَاكَرُوْا بِهٖ وَنَشَرُوْهُ وَتَفَقَّهُوْا فِيْهِ وَاَصَّلُوْهُ وَفَرَّعُوْا عَلَيْهِ وَبَذَلُوْهُ وَبَيَّنُوا الْمُرْسَلَ مِنَ الْمُتَّصِلِ وَالْمَوْقُوْفَ مِنَ الْمُنْفَصِلِ وَالنَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ وَالْمُحْكَمَ مِنَ الْمَفْسُوْخِ وَالْمُفَسَّرَ مِنَ الْمُجْمَلِ وَالْمُسْتَعْمَلَ مِنَ الْمُهْمَلِ وَالْمُخْتَصَرَ مِنَ الْمُتَقَصّٰى وَالْمَلْزُوْقَ مِنَ الْمُتَفَصّٰى وَالْعُمُوْمَ مِنَ الْخُصُوْصِ وَالدَّلِيْلَ مِنَ الْمَنْصُوْصِ وَالْمُبَاحَ مِنَ الْمَزْجُوْرِ وَالْغَرِيْبَ مِنَ الْمَشْهُوْرِ وَالْفَرْضَ مِنَ الْاِرْشَادِ وَالْحَتْمَ مِنَ الْاِيْعَادِ وَالْعُدُوْلَ مِنَ الْمَجْرُوْحِيْنَ وَالضُّعَفَاءَ مِنَ الْمَتْرُوْكِيْنَ وَكَيْفِيَّةَ الْمَعْمُوْلِ وَالْكَشْفَ عَنِ الْمَجْهُوْلِ وَمَا حُرِّفَ عَنِ الْمَخْزُوْلِ وَقُلِبَ مِنَ الْمَنْحُوْلِ مِنْ مُّخَايَلِ التَّدْلِيْسِ وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّلْبِيْسِ حَتّٰى حَفِظَ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّيْنَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَصَانَهٗ عَنْ ثَلْبِ الْقَادِحِيْنَ وَجَعَلَهُمْ عِنْدَ التَّنَازُعِ اَئِمَّةَ الْهُدٰى وَفِى النَّوَازِلِ مَصَابِيْحَ الدُّجٰى فَهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَاْنَسُ الْاَصْفِيَاءِ وَمَلْجَاُ الْاَتْقِيَاءِ وَمَرْكَزُ الْاَوْلِيَاءِ.

فَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰى قَدْرِهٖ وَقَضَائِهٖ وَتَفَضُّلِهٖ بِعَطَائِهٖ وَبِرِّهٖ وَنِعْمَائِهٖ وَمَنِّهٖ بِآلَائِهٖ.

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا الَّذِیْ بِهِدَایَتِهٖ سَعِدَ مَنِ اهْتَدٰی وَبِتَاْیِیْدِهٖ رَشَدَ مَنِ اتَّعَظَ وَارْعَوٰی وَبِخِذْلَانِهٖ ضَلَّ مَنْ زَلَّ وَغَوٰی وَحَادَ عَنِ الطَّرِیْقَةِ الْمُثْلٰی.

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰی بَعَثَهُ اِلَیْهِ دَاعِیًا وَاِلٰی جَنَانِهٖ هَادِیًا فَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَزْلَفَهُ فِی الْحَشْرِ لَدَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنْتَخَبَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ وَلِیًّا وَبَعَثَهُ اِلٰی خَلْقِهٖ نَبِیًّا لِیَدْعُوا الْخَلْقَ مِنْ عِبَادَةِ الْاَشْیَاءِ اِلٰی عِبَادَتِهٖ وَمِنْ اِتِّبَاعِ السُّبُلِ اِلٰی لُزُوْمِ طَاعَتِهٖ حَیْثُ کَانَ الْخَلْقُ فِیْ جَاهِلِیَّةٍ جَهْلَاءَ وَعَصَبِیَّةٍ مَضِلَّةٍ عُمْیَاءَ یَهِیْمُوْنَ فِی الْفِتَنِ حَیَارٰی وَیَخُوْضُوْنَ فِی الْاَهْوَاءِ سُکَارٰی یَتَرَدَّدُوْنَ فِیْ بِحَارِ الضَّلَالَةِ وَیَجُوْلُوْنَ فِیْ اَوْدِیَةِ الْجَهَالَةِ شَرِیْفُهُمْ مَغْرُوْرٌ وَوَضِیْعُهُمْ مَقْهُوْرٌ.

فَبَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰی خَلْقِهٖ رَسُوْلًا وَجَعَلَهُ اِلٰی جَنَانِهٖ دَلِیْلًا فَبَلَّغَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رِسَالَاتِهٖ وَبَیَّنَ الْمُرَادَ عَنْ آیَاتِهٖ وَاَمَرَ بِکَسْرِ الْاَصْنَامِ وَدَحْضِ الْاَزْلَامِ حَتّٰی اَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهٖ وَاَبْدَی اللَّیْلُ عَنْ صُبْحِهٖ وَانْحَطَّ بِهٖ اَعْلَامُ الشِّقَاقِ وَانْهَشَمَ بِهٖ بَیْضَةُ النِّفَاقِ.

وَاِنَّ فِیْ لُزُوْمِ سُنَّتِهٖ تَمَامَ السَّلَامَةِ وَجِمَاعَ الْکَرَامَةِ لَا تُطْفَاُ سُرُجُهَا وَلَا تُدْحَضُ حُجَجُهَا مَنْ لَزِمَهَا عُصِمَ وَمَنْ خَالَفَهَا نَدِمَ اِذْ هِیَ الْحِصْنُ الْحَصِیْنُ وَالرُّکْنُ الرَّکِیْنُ الَّذِیْ بَانَ فَضْلُهُ وَمَتُنَ حَبْلُهُ مَنْ تَمَسَّکَ بِهٖ سَادَ وَمَنْ رَامَ خِلَافَهُ بَادَ فَالْمُتَعَلِّقُوْنَ بِهٖ اَهْلُ السَّعَادَةِ فِی الْآجِلِ وَالْمَغْبُوْطُوْنَ بَیْنَ الْاَنَامِ فِی الْعَاجِلِ.

وَاِنِّیْ لَمَّا رَاَیْتُ الْاَخْبَارَ طُرُقُهَا کَثُرَتْ وَمَعْرِفَةُ النَّاسِ بِالصَّحِیْحِ مِنْهَا قَلَّتْ لِاشْتِغَالِهِمْ بِکِتْبَةِ الْمَوْضُوْعَاتِ وَحِفْظِ الْخَطَا وَ الْمَقْلُوْبَاتِ حَتّٰی صَارَ الْخَبَرُ الصَّحِیْحُ مَهْجُوْرًا لَا یُکْتَبُ وَالْمُنْکَرُ الْمَقْلُوْبُ عَزِیْزًا یُسْتَغْرَبُ وَاِنَّ مَنْ جَمَعَ السُّنَنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَتَکَلَّمَ عَلَیْهَا مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالدِّیْنِ اَمْعَنُوْا فِیْ ذِکْرِ الطُّرُقِ لِلْاَخْبَارِ وَاَکْثَرُوْا مِنْ تَکْرَارِ الْمَعَادِ لِلْآثَارِ قَصْدًا مِّنْهُمْ لِتَحْصِیْلِ الْاَلْفَاظِ عَلٰی مَنْ رَامَ حِفْظَهَا مِنَ الْحُفَّاظِ فَکَانَ ذٰلِکَ سَبَبُ اِعْتِمَادِ الْمُتَعَلِّمِ عَلٰی مَا فِی الْکِتَابِ وَتَرْکِ الْمُقْتَبِسِ التَّحْصِیْلَ لِلْخِطَابِ.

فَتَدَبَّرْتُ الصِّحَاحَ لِاُسَهِّلَ حِفْظَهَا عَلَی الْمُتَعَلِّمِیْنَ وَاَمْعَنْتُ الْفِکْرَ فِیْهَا لِئَلَّا یَصْعُبَ وَعْیُهَا عَلَی الْمُقْتَبِسِیْنَ فَرَاَیْتُهَا تَنْقَسِمُ خَمْسَةَ اَقْسَامٍ مُتَسَاوِیَةٍ مُتَّفِقَةَ التَّقْسِیْمِ غَیْرَ مُتَنَافِیَةٍ.

فَاَوَّلُهَا الْاَوَامِرُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عِبَادَهُ بِهَا.

وَالثَّانِیْ النَّوَاهِیْ الَّتِیْ نَهَی اللّٰهُ عِبَادَهُ عَنْهَا.

وَالثَّالِثُ اِخْبَارُهُ عَمَّا اُحْتِیْجَ اِلٰی مَعْرِفَتِهَا.

وَالرَّابِعُ الْاِبَاحَاتُ الَّتِیْ اُبِیْحَ اِرْتِکَابُهَا.

وَالْخَامِسُ اَفْعَالُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ اِنْفَرَدَ بِفِعْلِهَا.

ثُمَّ رَاَيْتُ كُلَّ قِسْمٍ مِنْهَا يَتَنَوَّعُ اَنْوَاعًا كَثِيْرَةً وَمِنْ كُلِّ نَوْعٍ تَتَنَوَّعُ عُلُوْمٌ خَطِيْرَةٌ لَيْسَ يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِي الْعِلْمِ رَاسِخُوْنَ دُوْنَ مَنِ اشْتَغَلَ فِي الْاُصُوْلِ بِالْقِيَاسِ الْمَنْكُوْسِ وَاَمْعَنَ فِي الْفُرُوْعِ بِالرَّاْيِ الْمَنْحُوْسِ.

وَاِنَّا نُمْلِيْ كُلَّ قِسْمٍ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاَنْوَاعِ وَكُلَّ نَوْعٍ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاِخْتِرَاعِ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى تَحْضِيْرُهُ عَلٰى ذَوِي الْحِجَا وَلَا تَتَعَلَّقُ كَيْفِيَّتُهُ عَلٰى اُولِي النُّهٰى.

وَنَبْدَاُ مِنْهُ بِاَنْوَاعِ تَرَاجِمِ الْكِتَابِ ثُمَّ نُمْلِي الْاَخْبَارَ بِاَلْفَاظِ الْخِطَابِ بِاَشْهُرِهَا اِسْنَادًا وَاَوْثَقِهَا عِمَادًا مِنْ غَيْرِ وُجُوْدِ قَطْعٍ فِيْ سَنَدِهَا وَلَا ثُبُوْتِ جَرْحٍ فِيْ نَاقِلِيْهَا لِاَنَّ الْاِقْتِصَارَ عَلٰى اَتَمِّ الْمُتُوْنِ اَوْلٰى وَالْاِعْتِبَارَ بِاَشْهَرِ الْاَسَانِيْدِ اَحْرٰى مِنَ الْخَوْضِ فِيْ تَخْرِيْجِ التَّكْرَارِ وَاِنْ آلَ اَمْرُهُ اِلٰى صَحِيْحِ الْاِعْتِبَارِ.

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْنَا بِالْاِتْمَامِ وَاِيَّاهُ نَسْاَلُ الثَّبَاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَبِهٖ نَتَعَوَّذُ مِنَ الْبِدَعِ وَالْآثَامِ وَالسَّبَبِ الْمُوْجِبِ لِلْاِنْتِقَامِ اِنَّهُ الْمُعِيْنُ لِاَوْلِيَائِهٖ عَلٰى اَسْبَابِ الْخَيْرَاتِ وَالْمُوَفِّقُ لَهُمْ سُلُوْكَ اَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ وَاِلَيْهِ الرَّغْبَةُ فِيْ تَيْسِيْرِ مَا اَرَدْنَا وَتَسْهِيْلِ مَا اَوْ مَاْنَا اِنَّهُ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ.

دوسری فصل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' اس کی (عطا کردہ) نعمتوں کی وجہ سے' (وہ اللہ) جو اپنے غلبہ اور کبریائی کے حوالے سے یکتا ہے جو اپنی تمام تر عظمت کے باوجود اپنی مخلوق کے قریب ہے' اپنے قریب ترین ہونے کے باوجود ان سے دور ہے۔ وہ سرگوشی میں کی جانیوالی پوشیدہ بات کا بھی علم رکھتا ہے اور پوشیدہ مخفی افکار پر بھی مطلع ہے۔ زمین کے عناصر کے نیچے جو کچھ پوشیدہ ہے اور مخلوق کے ذہنوں میں جو کچھ گھومتا ہے' (وہ ان سب سے واقف ہے' وہ اللہ) جس نے کسی سابقہ مثال (کے موجود ہونے) کے بغیر' اپنی قدرت کے ذریعے اشیاء کو پیدا کیا اور کسی سابقہ ایجاد (جس کو سامنے رکھ کر) کچھ ایجاد کیا جائے یا سابقہ منظر' جس کی بنیاد پر کچھ بنایا جائے' کے نہ ہونے کے باوجود مخلوق کو بنایا۔

پھر اس نے عقل مند افراد کے لئے عقول کو راستہ بنایا' اور تجربہ کار لوگوں کے طریقے میں (اس عقل کو) پناہ گاہ بنایا اور عقول کی کیفیت تک رسائی کے لئے یہ اسباب بنائے کہ (لوگوں کو) سماعت و بصارت عطا کی اور تحقیق و قیاس آرائی کو اپنانے (کا راستہ بنایا) تو اس نے جو تدبیر کی' اس میں عمدہ طور پر محکم (طریقہ بنایا) اور جو کچھ اس نے تقدیر (میں طے کیا' یا بنایا) ان سب میں مضبوط (طریقہ مقرر) کیا۔

پھر اس نے تمیز کرنے کی صلاحیت رکھنے والوں اور عقل مند لوگوں کو مختلف قسم کے خطاب کے ہمراہ فضیلت عطا کی اور ایک گروہ کو اپنا مقرب (بنانے کے لئے) اختیار کر لیا اور ان کی اس بات کی طرف رہنمائی کی کہ وہ سنن اور آثار کو لازم کر کے' نیک لوگوں کے راستے کی پیروی کرتے ہوئے اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کے حکم کی فرمانبرداری کریں تو (اللہ تعالیٰ) نے ان لوگوں کے دلوں کو ایمان کے ذریعے مزین کر دیا اور ان کی زبانوں کو بیان کے ذریعے گویائی عطا کی۔ (جس بیان کا تعلق اس بات سے ہے کہ وہ لوگ) اس کے دین کی معلومات کی وضاحت کریں اور اس کے نبی ﷺ کی سنتوں کی پیروی کریں۔ اس کے ہمراہ وہ ان سنتوں کو جمع کرنے کے لئے' کوچ اور سفر' اہل خانہ اور اپنی ضروریات سے جدائی (کی شکل میں) مشکلات (کا سامنا کریں) اور اپنی خواہشات کو پرے کر دیں' آراء کو ترک کر کے ان (احادیث) کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

تو ایک گروہ نے (خود کو) احادیث کے لئے مختص کر دیا۔ انہوں نے (اس علم حدیث) کی تلاش کی' اس کے لیے سفر کیا' اسے نوٹ کیا' اس کی تحقیق کی' اسے محکم کیا' اس کا مذاکرہ کیا' اسے پھیلایا' اس کی سمجھ بوجھ حاصل کی' اس کے اصول مقرر کیے' ان پر فروعی مسائل (کا اضافہ کیا) اور اسے عام کیا۔

انہوں نے متصل کے مقابلے میں مرسل' منفصل کے مقابلے میں موقوف' منسوخ کے مقابلے میں ناسخ' فسخ شدہ کے مقابلے

میں محکم‘ مجمل کے مقابلے میں مفسر‘ مہمل کے مقابلے میں مستعمل‘ تفصیلی کے مقابلے میں مختصر‘ متفصی کے مقابلے میں ملزوق‘ خصوص کے مقابلے میں عموم‘ منصوص کے مقابلے میں دلیل‘ ممنوع کے مقابلے میں مباح‘ مشہور کے مقابلے میں غریب‘ مستحب کے مقابلے میں فرض‘ دہرانے کے مقابلے میں حتمی (روایات کون سی ہیں؟ اس بات کی وضاحت کی) اور مجروح کے مقابلے میں عادل‘ متروک کے مقابلے میں ضعیف (راوی کون سے ہیں‘ اس بات کی وضاحت کی۔ انہوں نے) معمول کی کیفیت‘ مجہول کی وضاحت‘ اور شکستہ پشت سے جو پھیر دیا گیا اور بیمار سے جو پلٹ دیا گیا‘ (اس سب کی وضاحت کی) جس کا تعلق تدلیس کی غلط فہمی اور اس میں موجود تلبیس (یعنی دھوکہ دہی) سے ہے۔

یہاں تک کہ ان حضرات کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے‘ مسلمانوں کے لئے ان کے دین کو محفوظ کر دیا۔ اور اسے ناقدین کی تنقید سے بچالیا۔ اور ان حضرات کو اختلاف کی صورت میں‘ ہدایت کا پیشوا بنایا اور نئے پیش آمدہ مسائل میں اندھیرے کا چراغ بنایا تو یہ حضرات انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ اصفیاء کے لئے سکون کا مرکز ہیں۔ پرہیزگاروں کے لئے پناہ گاہ ہیں اور اولیاء کے لئے مرکز ہیں۔

تو (اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ اس) تقدیر‘ اس کے فیصلے‘ اس کے اپنی اس عطا کے ذریعے کیے گئے‘ فضل‘ اس کی مہربانی‘ اس کی نعمتوں اور اس کے نعمتوں کے ذریعے احسان کرنے پر‘ تمام تر تعریفیں‘ اس کیلئے مخصوص ہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جس کی (عطا کردہ) ہدایت کے ذریعے ہدایت حاصل کرنے والا سعادت مند ہوتا ہے اور اس کی تائید کے ذریعے وہ شخص رہنمائی حاصل کر لیتا ہے جو نصیحت حاصل کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے اور اس کے رسوا کرنے کی وجہ سے‘ وہ شخص گمراہ ہو جاتا ہے جو پھسل جائے اور سرکشی اختیار کرے اور وہ مثالی راستے سے ہٹ جاتا ہے۔

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے منتخب بندے ہیں اور چنے ہوئے رسول ہیں‘ جنہیں اس نے اپنی ذات کی طرف دعوت دینے والا اور اپنی جنت کی طرف رہنمائی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے اور حشر کے دن انہیں اپنا قرب (خاص) عطا کرے اور ان کی تمام ”طیب وطاہر آل“ پر (بھی درود نازل کرے)

امابعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اپنے ولی کے طور پر منتخب کیا اور انہیں اپنی مخلوق کی طرف نبی کے طور پر مبعوث کیا تا کہ وہ مخلوق کو اس بات کی دعوت دیں کہ وہ لوگ مختلف اشیاء کی عبادت کو چھوڑ کر‘ اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کریں اور مختلف راستوں کی پیروی کو چھوڑ کر‘ اس (اللہ تعالیٰ) کی فرمانبرداری کو لازم پکڑ لیں (انہیں اس وقت مبعوث کیا) جبکہ مخلوق انتہائی جاہلیت اور گمراہ کن اندھی عصبیت کا شکار تھی۔ وہ حیرانگی کے عالم میں فتنوں میں چکرا رہے تھے اور مدہوشی کے عالم میں نفسانی خواہشات (کی پیروی) میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ گمراہی کے سمندروں میں ادھر ادھر ہو رہے تھے اور جہالت کی وادیوں میں چکر لگا رہے تھے۔ ان کے اونچے طبقے کا فرد دھوکے کا شکار تھا اور نچلے طبقے کا فرد قہر کا شکار تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی حضرت محمد ﷺ کو) ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں اپنی جنت کی طرف رہنمائی کرنے والا بنایا تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا۔ اس کی آیات کی مراد کو واضح کر دیا۔ آپ نے بتوں کو توڑنے اور (پانسے کے) تیروں کو پرے کرنے کا حکم دیا‘ یہاں تک کہ صرف

آپ کی وجہ سے حق روشن ہوگیا اور آپ کی صبح کی وجہ سے (گمراہی کی) رات رخصت ہوگئی۔ آپ کی وجہ سے دشمنی کے جھنڈے سرنگوں ہوگئے اور نفاق کا انڈہ ٹوٹ گیا۔

بے شک آپ کی سنت کو لازم پکڑنے میں ہی تمام سلامتی ہے اور پوری بزرگی ہے۔ جس (سنت) کے چراغ بجھ نہیں سکتے اور اس کے دلائل کو پرے نہیں کیا جا سکتا جو اسے لازم پکڑ لے وہ محفوظ ہوگیا۔ جس نے اس کی مخالفت کی وہ ندامت کا شکار ہوگا۔ کیونکہ یہی (سنت) محفوظ پناہ گاہ اور مضبوط ستون ہے۔ جس کی فضیلت واضح ہے اور اس کی رسی مضبوط ہے' جو شخص اسے مضبوطی سے تھام لے گا وہ سردار بن جائے گا اور جو اس کے خلاف کا قصد کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا تو اس سے متعلق افراد دیر سے (یعنی آخرت میں) اہل سعادت ہونگے اور جلدی (یعنی دنیا میں) قابل رشک ہونگے۔

جب میں نے دیکھا کہ روایات کے طرق زیادہ ہوگئے ہیں اور ان (روایات) میں سے ''صحیح'' کے بارے میں لوگوں کی معرفت کم ہوگئی ہے کیونکہ لوگ ''موضوع'' روایات نوٹ کرنے' (روایات میں نقل ہونے والی) غلطیوں کو یاد رکھنے' مقلوب (روایات کو یاد رکھنے) میں مشغول ہیں۔ یہاں تک کہ ''صحیح'' حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے کہ اسے نوٹ نہیں کیا جاتا جبکہ منکر اور مقلوب روایات غالب ہیں جنہیں نادر سمجھا جاتا ہے حالانکہ اہل فقہ و دین سے تعلق رکھنے والے ائمہ عظام نے' احادیث کو جمع کرتے ہوئے اور ان کے بارے میں کلام کرتے ہوئے روایات کے طرق اس لیے ذکر کیے اور ان روایات کو تکرار کے ساتھ اس لیے نقل کیا تاکہ اس شخص کو (روایات کے) الفاظ (کا علم) حاصل کرنے میں (آسانی ہو) جو انہیں حفظ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ (لوگوں نے غیر مستند روایات اس لیے نوٹ کرنا شروع کر دی ہیں) کیونکہ طالبعلم لکھی ہوئی چیز پر اعتماد کرتا ہے۔ اور فیضیاب ہونیوالے نے خطاب (روایات کے متن) کے حصول کو ترک کر دیا ہے۔

تو میں نے مستند روایات میں تدبر کیا تاکہ میں (علم حدیث کے) طلباء کے لئے ان (روایات کو) حفظ کرنے کو آسان کر دوں۔ میں نے اس میں خوب غور و خوض کیا تاکہ فیضیاب ہونیوالے کے لئے ان (احادیث) کو یاد رکھنا مشکل نہ رہے تو میں نے یہ دیکھا کہ یہ (تمام تر) روایات پانچ اقسام میں تقسیم ہوتی ہیں جو برابر کی متفقہ تقسیم ہے اس میں کوئی منافات نہیں ہے۔

ان میں سے پہلی (قسم) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو ''اوامر'' دیے ہیں۔

دوسری (قسم) وہ ''نواہی'' ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو منع کیا ہے۔

تیسری (قسم) وہ اطلاعات ہیں' جو ان امور کے بارے میں ہیں۔ جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

چوتھی (قسم) وہ ''اباحات'' ہیں جن کے ارتکاب کو مباح قرار دیا گیا ہے۔

پانچویں (قسم) نبی اکرم ﷺ کے وہ افعال ہیں جنہیں کرنے میں آپ ﷺ منفرد ہیں۔

پھر میں نے یہ دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک قسم میں بہت سی شاخیں (یعنی ذیلی اقسام) ہیں اور ان میں سے ہر ایک شاخ بہت سی معلومات پر مشتمل ہے جس کا فہم صرف عالموں کو حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ (علماء) جو علم میں رسوخ رکھتے ہیں۔ وہ لوگ نہیں جو اصول کے بارے میں اوندھے قیاس میں مشغول ہوتے ہیں اور فروع میں منحوس رائے کے ذریعے غور و فکر کرتے ہیں۔

ہم ان میں سے ہر ایک قسم کو املاء کروائیں گے اور اس میں جو انواع (یعنی ذیلی اقسام) موجود ہیں اور ان میں سے ہر نوع میں جو معلومات ہیں (ان سب کو ہم املاء کروائیں گے) تاکہ اہل حجت کے لئے انہیں حاضر کرنا مخفی نہ رہے اور اہل عقل کے لئے ان کی کیفیت متعذر نہ رہے۔

ہم پہلے ہر نوع کے تراجم ابواب املاء کروائیں گے۔ پھر روایات کے الفاظ مشہور اسناد اور قابل وثوق حوالوں سے املاء کروائیں گے (ان روایات) کی سند میں کوئی انقطاع موجود نہیں ہوگا اور اس کے نقل کرنے والوں میں سے (کسی کے بھی) بارے میں جرح ثابت نہیں ہوگی۔

اس کی وجہ یہ ہے مکمل ترین متون پر اکتفاء کر لینا' زیادہ مناسب ہے اور مشہور اسانید پر اعتماد کرنا زیادہ لائق ہے۔

بہ نسبت اس کے کہ تکرار کی تخریج کا اہتمام کیا جائے۔ اگرچہ اس کے معاملے نے صحیح اعتبار کی طرف ہی لوٹنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اسے مکمل کرنے کی توفیق عطا کرنے والا ہے' جو قصد ہم نے کیا ہے اور ہم اسی سے' سنت اور اسلام پر ثابت قدم رہنے کا سوال کرتے ہیں' اور ہم بدعات' گناہوں اور انتقام کو لازم کرنے والی چیزوں سے' اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ بے شک وہ بھلائی کے اسباب میں اپنے دوستوں کا مددگار ہے اور مختلف قسم کی طاعات کے راستے کی ان لوگوں کو توفیق دینے والا ہے' ہم نے جو ارادہ کیا ہے اس کو آسان کرنے کے لئے اور جو اشارہ کیا ہے اس کی تسہیل کے لئے' اسی کی طرف امید کی جاسکتی ہے۔ بے شک وہ جواد کریم' مہربان اور رحیم ہے۔

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ وَهُوَ الْاَوَامِرُ

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تدبرت خطاب الاوامر عن المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاستكشاف ما طواه فى جوامع كلمه فرايتها تدور على مائة نوع وعشرة انواع يجب على كل منتحل لسنن ان يعرف فصولها وكل منسوب الى العلم ان يقف على جوامعها لئلا يضع السنن الا فى مواضعها ولا يزيلها عن موضع القصد فى سننها.

فاما اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ من انواع الاوامر فهو لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ كافة فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَفِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ حَتّٰى لا يسع اَحَدًا منهم الخروج منه بحال.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ اَلْفَاظُ الْوَعْدِ الَّتِىْ مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بِاِسْتِعْمَالِ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ الْمُخَاطَبُوْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ بعض الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ قامت الدلالة من خبر ثان على فرضيته وعارضه بعض فعله ووافقه البعض.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ قامت الدلالة من خبر ثان على فرضيته قد يسع ترك ذٰلِكَ الامر المفروض عند وجود عشر خصال معلومة فمتى وجد خصلة من هذه الخصال العشر كان الامر بِاِسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الشىء جائزا تركه ومتى عدم هذه الخصال العشر كان الامر بِاِسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الشىء واجبا.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ الامر بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الْاَوَّلُ منها فرض يشتمل على اجزاء وشعب تختلف احوال الْمُخَاطَبِيْنَ فيها والثَّانِىُّ ورد بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ اِسْتِعْمَالُهٗ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لِاَنَّ رده فرض على الكفاية والثَّالِثُ اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

وَالنَّوْعُ الثَّامِنُ الامر بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّانِىُّ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ امر اِبَاحَةُ لاحتم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ الامر بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ احدها فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ والثَّانِىُّ والثَّالِثُ اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ لَا فَرِيْضَةٌ وَّاِيْجَابٌ.

اَلـنَّـوْ عُ الْـعَـاشِـرُ الامـر بشيئين مقرونين في اللفظ احدهما فرض على بعض الْمُخَاطِبِيْنَ على الكفاية والثَّانِيُّ امر اِبَاحَةُ لاحتم.

اَلـنَّـوْ عُ الْحَادِىْ عَشَرَ الامر بِثَلاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلَى الْمُخَاطِبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْـوَالِ والثَّـانِىُّ فَرْضٌ عَلَى بَعْضِ الْمُخَاطِبِينَ فِى بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ فرض عَلَى الْمُخَاطِبِيْنَ فى جميع الاوقات.

اَلـنَّـوْ عُ الثَّـانِىُّ عَشَرَ الامر باربعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ كُـلِّ الْاَوْقَـاتِ والثَّـانِـىُّ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ فرض على بعض الْمُخَاطَبِيْنَ فى بعض الاوقات والرَّابِعُ ورد بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وله تخصيصان اثنان من خبرين آخرين.

اَلـنَّـوْ عُ الثَّالِثُ عَشَرَ الامر باربعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ كُـلِّ الْاَوْقَـاتِ والثَّـانِـىُّ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ فَرْضٌ عَلَى بَعْضِ الْمُخَاطَبِينَ فِى بَعْضِ الْاَحْوَالِ والرَّابِعُ امر تاديب وارشاد امر به المخاطب الا عند وجود علة معلومة وخصال معدودة.

اَلنَّوْ عُ الرَّابِعُ عَشَرَ اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الواحد للشخصين المتباينين وَالْمُرَادُ مِنْهُ احدهما لا كلاهما.

اَلنَّوْ عُ الْخَامِسُ عَشَرَ الامر الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ انسان بعينه فى شىء معلوم لا يَجُوْزُ لاحد بعده استعمال ذٰلِكَ الفعل الى يوم القيامة وان كان ذٰلِكَ الشىء معلوما يوجد.

اَلنَّوْ عُ السَّادِسُ عَشَرَ الامر بفعل عند وجود سبب لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ وعند عدم ذٰلِكَ السبب الامر بفعل ثان لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ خلاف تلك العلة المعلومة الَّتِىْ من اجلها امر بالامر الْاَوَّلِ.

اَلـنَّـوْ عُ السَّابِعُ عَشَرَ الامر باشياء معلومة قد كرر بذكر الامر بشىء من تِلْكَ الْاَشْيَاءِ المامور بها على سبيل التاكيد.

اَلنَّوْ عُ الثَّامِنُ عَشَرَ الامر بِاِسْتِعْمَالِ شىء باضمار سبب لا يَجُوْزُ استعمال ذٰلِكَ الشىء الا باعتقاد ذٰلِكَ السبب المضمر فِىْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلـنَّـوْ عُ التَّـاسِعُ عَشَرَ اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِىْ امر على سبيل الحتم مراده استعمال ذٰلِكَ الشىء مع الزَّجْرِ عَنْ ضده.

اَلـنَّـوْ عُ الْعِشْرُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ الْمُخَاطَبُوْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ عند وقتين معلومين على سبيـل الـفرض والايجاب قد دل فعله على ان المامور به فى احد الوقتين المعلومين غير فرض وبقى حكم الوقت الثَّانِىُّ على حالته.

اَلـنَّـوْ عُ الْـحَـادِىْ وَالْعِشْـرُوْنَ الـفـاظ اعـلام مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ الَّتِىْ هى المفسرة لمجمل الخطاب فى

الکتاب.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالْعِشْرُوْنَ لفظة امر بشیء یشتمل علی اجزاء وشعب فما کان من تلک الاجزاء والشعب بالاجماع انه لیس بفرض فهو نفل وما لم یدل الاجماع ولا الخبر علی نفلیته فهو حتم لا یَجُوْزُ ترکه بحال.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ وردت بالفاظ مجملة مختصرة ذکر بعضها فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ الاوامر الَّتِیْ وردت بالفاظ مجملة مختصرة ذکر بعضها فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ بیان کیفیته فی افعاله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرِيْنَ الامر بشیئین متضادین علی سبیل الندب خیر المامور به بینهما حَتّٰی انه لیفعل ما شاء من الامرین المامور بهما والقصد فیه اَلزَّجْرُ عَنْ شَیْءٍ ثالث.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ الامر بشیئین مقرونین فی الذکر اَلْمُرَادُ مِنْ احدهما الحتم والایجاب مع اضمار شرط فیه قد قرن به حَتّٰی لا یکون الامر بذٰلِکَ الشیء الا مقرونا بذٰلِکَ الشرط الَّذِیْ هو المضمر فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ والآخر امر ایجاب علی ظاهره یشتمل علی الزَّجْرِ عَنْ ضده.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِیْ ظاهره مستقل بنفسه وله تخصیصان اثنان احدهما من خبر ثان والآخر من الاجماع وقد یستعمل الخبر مرة علی عمومه وتارة یخص بخبر ثان واخری یخص بالاجماع.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ الامر بشیئین مقرونین فی الذکر خیر المامور به بینهما حَتّٰی انه موسع علیه ایفعل ایهما شاء منهما.

اَلنَّوْعُ الثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ ورد بلفظ البدل حَتّٰی لا یَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهُ الا عند عدم السبیل الی الفرض الْاَوَّلِ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: لفظة امر بفعل من اجل سبب مضمر فی الخطاب فمتی کان السبب للمضمر الَّذِیْ من اجله امر بذٰلِکَ الفعل معلوما بعلم کان الامر به واجبا وقد عدم علم ذٰلِکَ السبب بعد قطع الوحی فغیر جائز استعمال ذٰلِکَ الفعل لاحد الی یوم القیامة.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ فعل عند عدم شیئین معلومین فمتی عدم الشیئان اللذان ذکرا فی ظاهر الخطاب کان استعمال ذٰلِکَ الفعل مباحا للمسلمین کافة ومتی کان احد ذینک 4 الشیئین موجودا کان استعمال ذٰلِکَ الفعل منهیا عنه بعض الناس وقد یباح استعمال ذٰلِکَ الفعل تارة لمن وجد فیه الشیئان اللذان وصفتهما کما زجر عن اِسْتِعْمَالُهُ تارة اخری من وجدا فیه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ باعادة فعل قصد المؤدى لذٰلِكَ الفعل اداء ه فاتى به على غير الشرط الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين مقرونين فى الذكر عند حدوث سببين احدهما معلوم يستعمل على كيفيته والآخر بيان كيفيته فى فعله وامره.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ بلفظ الايجاب والحتم وقد قامت الدلالة من خبر ثان على انه سنة والقصد فيه علة معلومة امر من اجلها هذا الامر المامور به.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: المر بالشىء الَّذِىْ كَانَ مَحْظُوْرًا فابيح به ثُمَّ نهى عنه ثُمَّ ابيح ثُمَّ نهى عنه فهو محرم الى يوم القيامة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ خير المامور به بين ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ عند عدم القدرة على كل واحد منها حَتّٰى يكون المفترض عليه عند العجز عن الْاَوَّلُ له ان يؤدى الثَّانِىُّ وعند العجز عن الثَّانِىُّ له ان يؤدى الثَّالِثُ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ خير المامور به بين امرين بلفظ التخيير على سبيل الحتم والايجاب حَتّٰى يكون المفترض عليه له ان يؤدى ايهما شاء منها.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ خير المامور به بين اشياء محصورة من عدد معلوم حَتّٰى لا يكون له تعدى ما خير فيه الى ما هو اكثر منه من العدد.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ هُوَ فَرْضٌ خير المامور به بين ثلاثة اشياء حَتّٰى يكون المفترض عليه له ان يؤدى ايما شاء من الاشياء الثلاث.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ خير المامور به فى ادائه بين صفات ذوات عدد ثُمَّ ندب الى الاخذ منها بايسرها عليه.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ خير المامور به فى ادائه بين صفات اربع حَتّٰى يكون المامور به له ان يؤدى ذٰلِكَ الفعل باى صفة من تلك الصفات الاربع شاء والقصد فيه الندب والارشاد.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ هو مقرون بشرط فمتى كان ذٰلِكَ الشرط موجودا كان الامر واجبا ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط بطل ذٰلِكَ الامر.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل مقرون بشرط حكم ذٰلِكَ الفعل على الايجاب وسبيل الشرط على الارشاد.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ امر باضمار شرط فى ظاهر الخطاب فمتى كان ذٰلِكَ الشرط

المضمر موجودا كان الامر واجبا ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط جَازَ اِسْتِعْمَالُ ضد ذٰلِكَ الامر.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين مقرونين فى الذكر احدهما فرض قامت الدلالة من خبر ثان على فرضيته والآخر نفل دل الاجماع على نفليته.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين فى الذكر اَحَدًاهما اراد به التعليم والآخر امر اِبَاحَةُ لا حتم.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ اَحَدًاهما فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطِبِيْنَ فِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ والثَّانِىُّ فرض علٰى بعض الخاطبين فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ له تخصيصات اثنان من خبرين آخرين حَتّٰى لا يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهُ على عموم ما ورد الخبر فيه الا باحد التخصيصين اللذين ذكرتهما.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْمُرَادُ مِنَ اللفظين الْاَوَّلِيتين امر فضيلة وارشاد والثَّالِثُ امر اِبَاحَةُ لا حتم.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها فرض لا يَجُوْزُ تركه والثَّانِىُّ والثَّالِثُ امران لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ مُرَادُهَا الندب والارشاد.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ باربعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلٰى والثَّالِثُ امرا ندب وارشاد والثَّانِىُّ قرن بشرط فالفعل المشار اليه فى نفسه نفل والشرط الَّذِىْ قرن به فرض والرَّابِعُ امر اِبَاحَةُ لاحتم.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ يذكر تعقيب شىء ماض وَالْمُرَادُ مِنْهُ بدايته فاطلق الامر بلفظ التعقيب والقصد منه البداية لعدم ذٰلِكَ التعقيب الا بتلك البداية.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل فى اوقات معلومة من اجل سبب معلوم فمتى صادف المرء ذٰلِكَ السبب فى احد الاوقات المذكورة سقط عنه ذٰلِكَ فى سائرها وان كان ذٰلِكَ اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل مقرون بصفة معين عليها يَجُوْزُ استعمال ذٰلِكَ الفعل بغير تلك الصفة الَّتِىْ قرنت به.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ باشياء من اجل علل مضمرة فِىْ نَفْسِ الْخِطَابِ لم تبين كيفيتها فى ظواهر الاخبار.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بخمسة شياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الخاص والثَّانِىُّ والثَّالِثُ لكل واحد منهما تخصيصان اثنان كل واحد منهما من سنة ثابتة والرَّابِعُ قصد به بعض الْمُخَاطِبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وَالْخَامِسُ فرض على الكفاية اذا قام به البعض سقط عن الآخرين فرضه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بستة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الثلاثة

اَلْاَوَّلُ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثلاثة الاخر فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بسبعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ والثَّانِيُّ منهما امرا ندب وارشاد والثَّالِثُ والرَّابِعُ اطلقا بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ البعض لَا الْكُلُّ وَالْخَامِسُ والسَّابِعُ امرا حتم وايجاب فى الوقت دون الوقت والسَّادِسُ امر بِاِسْتِعْمَالِهِ على الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ اسْتِعْمَالُهُ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ دُوْنَ غيرهم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل عند وجود شيئين معلومين وَالْمُرَادُ مِنْهُ احدهما لا كلاهما لعدم اجتماعهما معا فى السبب الَّذِيْ من اجله امر بذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ السِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بترك طاعة لتفرد المرء باتيانها من غير ارداف ما يشبهها او تقديم مثلها.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين مقرونين فى الذكر احدهما فرض لا يسع رفضه والثَّانِيُّ مراده التغليظ والتشديد دون الحكم.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالسِّتُّوْنَ: لفظة امر قرن بزجر عن ترك استعمال شیء قد قرن اباحته بشرطين معلومين ثُمَّ قرن احد الشرطين بشرط ثالث حَتّٰى لا يباح ذٰلِكَ الفعل الا بهذه الشرائط المذكورة.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ مراده التحذير مما يتوقع فى المتعقب مما حظر عليه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ مراده الزَّجْر عَنْ سبب ذٰلِكَ الشیء المامور به.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ خرج مخرج الخصوص وَالْمُرَادُ مِنْهُ ايجابه على بعض المسلمين اذا كان فيهم الآلة الَّتِيْ من اجلها امر بذٰلِكَ الفعل موجودة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ: لَفْظَةِ اَمْرٍ بِقَوْلٍ مُرَادُهَا اسْتِعْمَالُهُ بِالْقَلْبِ دُوْنَ النطق باللسان.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: الاوامر الَّتِيْ امر بِاِسْتِعْمَالِهَا قصدا منه للارشاد وطلب الثواب.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بشیء يذكر بشرط معلوم زاد ذٰلِكَ الشرط او نقص عن تحصيره كان الامر حالته واجبا بعد ان يوجد من ذٰلِكَ الشرط ما كان من غير تحصير معلوم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ امر من اجل سبب تقدم وَالْمُرَادُ مِنْهُ التاديب لئلا يرتكب المرء ذٰلِكَ السبب الَّذِيْ من اجله امر بذٰلِكَ الامر من غير عذر.

اَلنَّوْعُ السَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ وردت مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ والاطلاق دون الحكم والايجاب اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالسَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ ابيحت من اجل اشياء محصورة على شرط معلوم للسعة والترخيص.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ عند حدوث سبب باطلاق اسم المقصود على سببه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ وردت مُرَادُهَا التهديد والزَّجْر عَنْ ضد الامر الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ عند فعل ماض مراده جواز استعمال ذٰلِكَ الفعل المسؤول عنه مع اِبَاحَةُ اِسْتِعْمَالُهٗ مرة اخرى.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ شیء قصد به الزجر استعمال شیء ثان وَالْمُرَادُ مِنْهُمَا معا علة مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ لا ان استعمال ذٰلِكَ الفعل محرم وان زجر عن ارتكابه.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ مراده التعليم حيث جهل المامور به كيفية استعمال ذٰلِكَ الفعل لا انه امر على سبيل الحتم والايجاب.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ والمراد الوثيقة ليحتاط المسلمون لدينهم عند الاشكال بعده.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ امرت مُرَادُهَا التعليم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ لَمْ تُذْكَرْ فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ وقد دل الاجماع على نفی امضاء حكمه على ظاهره.

اَلنَّوْعُ الثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ شیء باطلاق اسم على ذٰلِكَ الشیء وَالْمُرَادُ مِنْهُ ما تولد منه لا نفس ذٰلِكَ الشیء .

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ الاوامر الَّتِیْ اطلقت بالكنايات دون التصريح.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالثَّمَانُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ امر بها النساء فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ دون الرجال.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ وردت بالفاظ التعريض مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بِاِسْتِعْمَالِهَا.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: لفظة امر بشیء بلفظ المسالة مراده اِسْتِعْمَالُهٗ على سبيل العتاب 2 لمرتكب ضده.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ قرن بذكر نفی الاسم عن ذٰلِكَ الشیء لنقصه عن الكمال.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ قرن بذكر عدد معلوم من غير ان يكون الْمُرَادُ مِنْ ذكر ذٰلِكَ العدد نفيا عَمَّا وراءه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ بمجانبة شیء مراده الزجر عَمَّا تولد ذٰلِكَ الشیء منه.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ ورد بلفظ الرد والارجاع مراده نفی جواز استعمال الفعل دون اجازته وامضائه.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ المدح للاشياء الَّتِيْ مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بها.

اَلنَّوْعُ التِّسْعُوْنَ: الاوامر المعللة الَّتِيْ قرنت بشرائط يَجُوْزُ القياس عليها.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالتِّسْعُوْنَ: لفظ الاخبار عن نفى شيء الا بذكر عدد محصور مراده الامر على سبيل الايجاب قد استثنى بعض ذٰلِكَ العدد المحصور بصفة معلومة فاسقط عنه حكم ما دخل تحت ذٰلِكَ العدد المعلوم الَّذِيْ من اجله امر بذٰلِكَ الامر.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلْفَاظُ الْإِخْبَارِ للاشياء الَّتِيْ مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عن الاشياء الَّتِيْ مُرَادُهَا الامر بالمداومة عليها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاوامر المضادة الَّتِيْ هى من اختلاف المباح.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ امرت لاسباب موجودة وعلل معلومة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: لفظة امر بفعل مع استعمله ذٰلِكَ الامر المامور به ثُمَّ نسخها فعل ثان وامر آخر.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ خير المامور به بين ادائه وبين تركه مع الاقتداء ثُمَّ نسخ الاقتداء والتخيير جميعا وبقى الفرض الباقى من غير تخيير.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ ثُمَّ حرم ذٰلِكَ الفعل على الرجال وبقى حكم النساء مباحا لهن اِسْتِعْمَالُهٗ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: الفاظ اوامر منسوخة نسخت بالفاظ اخرى من ورود اِبَاحَةُ على حظر او حظر على اِبَاحَةُ.

اَلنَّوْعُ الْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ الَّذِيْ هو المستثنى من بعض ما ابيح بعد حظره.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بالاشياء الَّتِيْ نسخت تلاوتها وبقى حكمها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالْمِئَةُ: الفاظ اوامر اطلقت بالفاظ المجاورة من غير وجود حقائقها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْمِئَةُ: الاوامر الَّتِيْ امر قصدا لمخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بالادعية الَّتِيْ يتقرب العبد بها الى بارئه جل وعلا.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ باشياء اطلقت بالفاظ اضمار القصد فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ الَّذِيْ امر لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فارتفعت العلة وبقى الحكم على حالته فرضا الى يوم القيامة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ على سبيل الندب عند سبب متقدم ثُمَّ عطف بالزَّجْر عَنْ مثله

مراده السبب المتقدم لا نفس ذٰلِكَ الشیء المامور به.

اَلـنَّـوْعُ الثَّامِنُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ قرن بشرط معلوم مراده الزَّجْر عَنْ ضد ذٰلِكَ الشرط الَّذِیْ قرن بالامر.

اَلـنَّـوْعُ التَّاسِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ قصد به مخالفة اهل الكتاب قد خير المامور به بين اشياء ذوات عدد بلفظ مجمل ثُمَّ استثنى من تِلْكَ الْاَشْيَاءِ شیء فزجر عنه وثبتت الباقية على حالتها مباحا اِسْتِعْمَالُهَا.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ مراده الاعلام بنفی جواز استعمال ذٰلِكَ الشیء لا الامر به.

سنن (یعنی احادیث کی اقسام) میں سے پہلی قسم جواوامر کے بارے میں ہے

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے منقول ''اوامر'' کے صحیفوں کے بارے میں' جب میں نے غور وفکر کیا' تا کہ اس بات کا جائزہ لوں کہ ان کے جامع ترین کلمات کن (اقسام) پر مشتمل ہیں؟ تو میں نے اس بات کو دیکھا کہ یہ 110 ذیلی اقسام کے گرد گھومتے ہیں۔

تو سنتوں کا علم حاصل کرنے والے شخص کے لئے یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی فصول کی معرفت حاصل کرے اور ہر وہ شخص جو علم کی طرف نسبت رکھتا ہے' اسے چاہئے کہ ان کے مجموعہ سے واقفیت حاصل کرے۔

تا کہ وہ احادیث کو ان کے مخصوص مقام پر رکھے اور (ان کی وضاحت کرتے ہوئے) مقصود کے مقام سے اسے زائل نہ کرے۔

جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے' جو اوامر کی اقسام سے تعلق رکھتی ہے' تو وہ قسم یہ ہے: لفظ ''امر'' کا ہو' اور وہ تمام مخاطب افراد پر تمام احوال اور تمام اوقات میں فرض ہو' اور کسی بھی شخص کے لئے' کسی بھی صورت میں' اس سے باہر جانے کی گنجائش نہ ہو۔

دوسری قسم: وعدے کے الفاظ ہوں' لیکن مراد یہ ہو کہ ان اشیاء کو استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

تیسری قسم: امر کا لفظ استعمال ہو' اور اس کے ذریعے مخاطبین کو بعض صورتوں میں (کام کرنے کا حکم دیا گیا ہو) تمام صورتیں مراد نہ ہوں۔

چوتھی قسم: امر کا لفظ ہو' جس کے ذریعے بعض مخاطبین کو' بعض حالتوں میں حکم دیا گیا ہو' تمام حالتوں میں حکم نہ دیا گیا ہو۔

پانچویں قسم: کسی چیز کا حکم دیا گیا ہو' اور دوسری روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ وہ کام فرض ہے' جبکہ اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ کا ایک فعل موجود ہو' اور اس کی موافقت میں بھی ایک روایت موجود ہو۔

چھٹی قسم: امر کا لفظ ہو' اور دوسری روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ وہ فرض ہے اور اس فرض شدہ امر کو ترک کرنے کی گنجائش دس متعین صورتوں میں ہو' تو جب ان دس صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پائی جائے گی' تو اس چیز پر عمل کرنے کا حکم ایسا ہو گا کہ اسے ترک کرنا جائز ہو گا۔

اور جب یہ دس صورتیں معدوم ہوں گی' تو اس چیز پر عمل پیرا ہونا واجب ہوگا۔

7ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم ہوا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو' لیکن ان میں سے پہلی چیز فرض ہے' جو مختلف اجزاء اور شعبوں پر مشتمل ہے اور اس کے بارے میں مخاطب لوگوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں' جب کہ دوسری چیز عمومی لفظ کے ذریعے منقول ہوئی ہے۔

اور اس سے مراد یہ ہے: بعض صورتوں میں اس پر عمل کیا جائے گا' اس کی وجہ یہ ہے: اس کی ادائیگی فرض کفایہ ہے۔

اور تیسری صورت ندب اور ارشاد یعنی استحباب کے طور پر حکم ہے۔

8ویں قسم: تین اشیاء کا حکم دیا گیا' جو لفظی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہیں' لیکن ان میں سے پہلی تمام مخاطبین پر بعض صورتوں میں فرض ہے۔

اور دوسری تمام مخاطبین پر تمام صورتوں میں فرض ہے۔

اور تیسری مباح قرار دینے کے طور پر حکم ہے۔ لازمی نہیں ہے۔

9ویں قسم: تین اشیاء کا حکم دیا گیا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' ان میں سے ایک تمام مخاطبین پر تمام حالتوں میں فرض ہے۔

جبکہ دوسری اور تیسری ندب اور ارشاد (یعنی استحباب کے طور پر مذکور ہیں) فرض اور واجب کے طور پر نہیں ہے۔

10ویں قسم: دو چیزوں کا حکم دیا گیا' جو لفظی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مذکور ہیں' جن میں سے ایک چیز بعض مخاطبین پر فرض کفایہ ہے اور دوسری مباح قرار دینے کے لئے ہے لازم نہیں ہے۔

11ویں قسم: تین اشیاء کا حکم ہوا ہے' جو لفظی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مذکور ہیں' لیکن ان میں سے پہلی مخاطبین پر بعض صورتوں میں فرض ہے۔ دوسری بعض صورتوں میں' بعض مخاطبین پر فرض ہے۔

اور تیسری مخاطبین پر تمام اوقات میں فرض ہے۔

12ویں قسم: چار اشیاء کا حکم ہوا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا' جن میں سے پہلی تمام مخاطبین پر' تمام اوقات میں فرض ہے۔ دوسری مخاطبین پر' بعض صورتوں میں فرض ہے۔ تیسری بعض مخاطبین پر' بعض اوقات میں فرض ہے اور چوتھی عمومی لفظ کے ذریعے منقول ہوئی ہے' لیکن اس میں دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہے' جو دوسری دو روایات سے ثابت ہے۔

13ویں قسم: چار باتوں کا حکم ہوا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' ان میں سے پہلی تمام مخاطبین پر تمام اوقات میں فرض ہے۔

دوسری مخاطبین پر بعض حالتوں میں فرض ہے۔ تیسری بعض مخاطبین پر بعض حالتوں میں فرض ہے۔

اور چوتھی ادب سکھانے کے لئے اور رہنمائی کرنے کے لئے ہے۔

اس کا حکم مخاطب کو اس وقت دیا گیا ہے' جب ایک متعین علت موجود ہو' یا ایک متعین صورت موجود ہو۔

14ویں قسم: ایک چیز کا حکم دو مختلف اشخاص کو ہو' اور اس سے مراد ایک شخص ہے' دونوں اشخاص مراد نہیں ہیں۔

15ویں قسم: ایک ایسا حکم جو ایک متعین شخص کو دیا گیا' اور ایک متعین چیز کے بارے میں ہے۔

اس شخص کے بعد کسی اور شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ قیامت تک اس فعل کا ارتکاب کرے اگر چہ وہ چیز متعین ہے اوراب بھی پائی جاسکتی ہے۔

16ویں قسم: ایک فعل کا حکم ہو جوایک متعین علت کی وجہ سے' سبب پائے جانے کی صورت میں ہوگا اوراس سبب کی غیر موجودگی میں دوسرے فعل کا حکم ہوگا' جو متعین علت کی وجہ سے ہوگا' جو پہلی والی متعین علت کے برخلاف ہوگی' جس کی وجہ سے پہلا حکم دیا گیا تھا۔

17ویں قسم: متعین اشیاء کے بارے میں حکم دینا اور جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے'ان میں سے کسی ایک چیز کا تذکرہ تکرار کے ساتھ کرنا تا کہ تاکید پیدا ہو۔

18ویں قسم: سبب کو پوشیدہ رکھتے ہوئے کسی چیز پر عمل کرنے کا حکم دینا' اس چیز کا استعمال صرف اس کے سبب کے اعتقاد کی صورت میں جائز ہوگا' جو خطاب کے صیغے میں پوشیدہ ہے۔

19ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا حکم لازمی طور پر دیا گیا اوراس سے مراد یہ ہے: اس چیز پر عمل کیا جائے' اور اس کی متضاد چیز سے ممانعت کی جائے۔

20ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا حکم مخاطبین کو بعض حالتوں میں دیا گیا ہے' جو دو متعین اوقات کے بارے میں ہے اور فرض اور واجب قرار دینے کے طور پر ہے۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ کا فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے'ان دو متعین اوقات میں سے اس وقت میں یہ چیز اس پر لازم نہیں ہے۔

اور دوسرے وقت میں اس کا حکم اپنی حالت پر باقی رہے گا۔ (یعنی دوسرے وقت میں وہ لازم ہوگی)

21ویں قسم: الفاظ ایسے ہیں کہ جیسے کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے اوراس سے مراد حکم دینا ہے اور وہ حکم کتاب میں مذکور "مجمل"، حکم کی وضاحت ہے۔

22ویں قسم: کسی چیز کو کرنے کا حکم دینے کے الفاظ ہیں' وہ چیز مختلف اجزاء اور شعبوں پر مشتمل ہے۔

تو اگر وہ اجزاء اور شعبے ایسے ہیں' جس پر اتفاق ہے کہ وہ فرض نہیں ہیں' تو وہ چیز نفل شمار ہوگی۔

اور جس چیز کے بارے میں قرآن اور حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ وہ نفل ہے' وہ لازم شمار ہوگی' اسے ترک کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہوگا۔

23ویں قسم: ایسے امر جو مجمل الفاظ کے ذریعے وارد ہوتے ہیں اوران کے اجمال کی وضاحت دوسری روایات میں ہے۔

24ویں قسم: وہ احکام جو "مجمل" اور مختصر الفاظ کے ذریعے وارد ہوئے ہیں' جن میں سے بعض کا تذکرہ دوسری روایات میں ہے۔

25ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کی کیفیت کا بیان نبی اکرم ﷺ کے فعل سے ثابت ہے۔

26 ویں قسم: دو متضاد چیزوں کا استحباب کے طور پر حکم دینا۔ ان دونوں کے بارے میں مخاطب کو یہ اختیار دیا گیا ہو' یہاں تک کہ وہ ان دونوں میں سے جس پر چاہے عمل کر سکتا ہو' اور مقصود یہ ہو کہ اسے تیسری صورت سے منع کیا جائے۔

27 ویں قسم: دو اشیاء کے بارے میں حکم دینا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے اور اس سے مراد یہ ہے: ان دونوں میں سے ایک حتمی اور لازمی ہے اور اس میں ایک شرط پوشیدہ ہے' جو اس کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس چیز کا حکم صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے' جب وہ شرط بھی اس کے ساتھ موجود ہو' جو خطاب کے صیغہ میں پوشیدہ ہے۔

جبکہ دوسرا حکم ظاہر کے مطابق ''ایجاب'' کے طور پر ہو۔ اور یہ اس کے متضاد کی ممانعت پر مشتمل ہو۔

28 ویں قسم: امر کا لفظ استعمال کیا گیا ہو' جس سے ظاہر یہ ہوتا ہو کہ یہ اپنی ذات کے اعتبار سے مستقل ہے' حالانکہ اس کے اندر دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک تخصیص دوسری روایت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے۔

اور دوسری تخصیص اجماع سے ثابت ہوتی ہے۔

اور اس حدیث کو کبھی اس کے عموم پر محمول کیا جاتا ہے اور کبھی دوسری روایت کے ذریعے اس کا حکم مخصوص کر لیا جاتا ہے اور کبھی اجماع کے ذریعے اس کا حکم مخصوص کر لیا جاتا ہے۔

29 ویں قسم: دو چیزوں کا حکم ہوا ہے' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' اس کے بارے میں مخاطب کو اختیار دیا گیا ہے اور اس کے لئے اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ ان دونوں میں سے جس پر چاہے عمل کر لے۔

30 قسم: ایسا حکم جو بدل کے الفاظ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

یہاں تک کہ اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہوگا' ماسوائے اس صورت کے' جب پہلے فرض پر عمل کرنا ممکن نہ ہو۔

31 قسم: امر کا صیغہ ہے' جو کسی فعل کے بارے میں ہے اور کسی سبب کی وجہ سے ہے' جو خطاب کے حکم میں پوشیدہ ہے۔

تو وہ پوشیدہ سبب جس کی وجہ سے اس فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جب بھی وہ متعین ہوگا' تو اس پر عمل کرنا واجب ہوگا۔

اور وحی کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد اس سبب کا علم معدوم ہو گیا ہے' تو اب قیامت تک کسی بھی شخص کے لئے اس فعل کو کرنا جائز نہیں ہوگا۔

32 ویں قسم: دو متعین چیزوں کی غیر موجودگی میں کسی فعل کو کرنے کا حکم دینا' تو جب وہ دو چیزیں معدوم ہوں گی' جس کا ذکر ظاہری خطاب میں ہے' تو اس فعل پر عمل کرنا' تمام مسلمانوں کے لئے مباح ہوگا اور جب ان اشیاء میں سے کوئی ایک بھی موجود ہوگی' تو اس فعل پر عمل کرنا' بعض لوگوں کے لئے ممنوع ہوگا اور اس فعل کو کرنا' بعض اوقات اس شخص کے لئے مباح ہوگا' جس میں وہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔

جس طرح بعض اوقات اس پر عمل کرنے سے اس شخص کو منع کیا گیا ہے' جس میں وہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔

33 ویں قسم: کسی فعل کو دوبارہ کرنے کا حکم ہونا' جس میں کرنے والے شخص نے اس فعل کو ادا کرنے کی نیت کی تھی' لیکن اس نے اس کی شرط کے مطابق اسے ادا نہیں کیا' جس شرط کا حکم دیا گیا تھا۔

34 ویں قسم: دو چیزوں کا حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے اور دو اسباب کے پیدا ہونے کی صورت میں ہے' ان میں سے ایک چیز متعین ہے' جس کی کیفیت پر عمل کیا جائے گا اور دوسری چیز کی کیفیت کا بیان آپ کے فعل اور امر میں ہوگا۔

35 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کے بارے میں واجب قرار دینے اور حتمی لفظ کے ذریعے حکم دیا گیا ہے' اور دوسری روایت کے ذریعے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ عمل سنت ہے اور اس روایت میں مقصود یہ ہے: اس علت کا تعین کیا جائے' جس کی وجہ سے مامور بہ کو یہ حکم دیا گیا ہے۔

36 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو پہلے ممنوع تھی اور پھر اسے مباح قرار دے دیا گیا' پھر اس سے منع کر دیا گیا' پھر اسے مباح قرار دیا گیا' پھر اسے منع کر دیا گیا' تو وہ قیامت کے دن تک کے لئے حرام ہے۔

37 ویں قسم: ایسا حکم جس میں مامور بہ کو تین چیزوں کے بارے میں اختیار دیا گیا ہے' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کے بارے میں قدرت نہ ہونے کی صورت میں یہ حکم ہے۔

یہاں تک کہ اس شخص پر پہلی صورت سے عاجز ہونے کی صورت میں یہ لازم ہوگا کہ وہ دوسری کو ادا کرے' اور دوسری سے عاجز ہونے کی صورت میں یہ لازم ہوگا کہ وہ تیسری کو ادا کرے۔

38 ویں قسم: امر کا ایسا صیغہ جس کے ذریعے مامور بہ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے' اور یہ لفظ اختیار کے ذریعے ہے' یہ حتمی اور واجبی طور پر نہیں ہے۔

یہاں تک کہ اس شخص پر یہ بات لازم ہوگی' وہ ان دونوں میں سے جسے چاہے ادا کر دے۔

39 ویں قسم: امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے' جس کے ذریعے مامور بہ کو چند متعین اور مخصوص چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے یہاں تک کہ اسے اس بات کا اختیار نہیں ہوگا کہ اسے جن چیزوں کے بارے میں اختیار دیا گیا ہے' ان کی متعین حدود سے تجاوز کر جائے۔

40 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو فرض ہے اور اس کے بارے میں مامور بہ کو تین چیزوں کے درمیان اختیار ہو' یہاں تک کہ اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ ان تین اشیاء میں سے جسے چاہے ادا کر دے۔

41 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کے بارے میں مامور بہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے' وہ متعین صفات کے درمیان اس کی ادائیگی کر دے اور پھر اس کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی کہ ان میں سے جو چیز اس کے لئے آسان ہے' اسے اختیار کر لے۔

42 ویں قسم: ایسا حکم جس کے بارے میں مامور بہ کو یہ حکم دیا گیا ہے' وہ چار صورتوں میں اسے ادا کر سکتا ہے' یہاں تک کہ مامور بہ ان چار صورتوں میں سے جس صورت کے مطابق چاہے اسے ادا کر سکتا ہے اور اس کا مقصد ندب اور ارشاد (یعنی استحباب کے طور پر اس عمل کی ترغیب ہے۔)

43 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جو کسی شرط کے ساتھ ملی ہوئی ہو' تو جب وہ شرط موجود ہوگی' تو وہ حکم واجب

ہوگا اور جب وہ شرط موجود نہیں ہوگی' تو وہ حکم کالعدم ہوگا۔

44 ویں قسم: کسی ایسے فعل ۔کے بارے میں حکم دینا' جو کسی شرط کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس فعل کا حکم ایجاب کے طور پر ہے' لیکن شرط' ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہے۔

45 ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کا حکم کسی شرط کو ظاہری خطاب میں پوشیدہ رکھ کے دیا گیا ہو' تو جب وہ پوشیدہ شرط موجود ہوگی' تو وہ حکم واجب ہوگا اور جب وہ پوشیدہ شرط معدوم ہوگی' تو اس حکم کے متضاد پر عمل کرنا جائز ہوگا۔

46 ویں قسم: دو ایسی چیزوں کے بارے میں حکم دینا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو' ان میں سے ایک فرض ہے اور دوسری روایت کے ذریعے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ چیز فرض ہے۔

جبکہ دوسری چیز نفل ہے اور اجماع اس کے نفل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

47 ویں قسم: دو چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے' ان میں۔سے ایک سے مراد تعلیم دینا ہے اور دوسرے سے مراد کسی کام کو مباح قرار دینا ہے۔لازم قرار دینا مراد نہیں ہے۔

48 ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم دینا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' ان میں سے ایک چیز فرض ہے اور تمام مخاطب لوگوں پر تمام اوقات میں فرض ہے۔

جبکہ دوسری چیز بعض مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض ہے۔

اور تیسری چیز میں دو خصوصیات پائی جاتی ہیں' جو دوسری دو روایات سے ثابت ہیں' یہاں تک کہ اس روایت میں عمومی طور پر جو چیز منقول ہوتی ہے' اس پر عمل کرنا اسی وقت جائز ہوگا' جب ان دو قسم کی تخصیص میں سے کوئی ایک تخصیص اس میں پائی جائے گی۔

49 ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے اور پہلے دو الفاظ سے مراد یہ ہے' یہ فضیلت اور ارشاد (یعنی استحباب کے طور پر) حکم ہے۔

اور تیسری سے مراد مباح قرار دینے کے لئے حکم ہے' لازمی نہیں ہے۔

50 ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے' ان میں سے پہلی چیز فرض ہے' جسے ترک کرنا جائز نہیں ہے' جبکہ دوسری اور تیسری متعین علت سے متعلق دو حکم ہیں اور اس سے مراد ندب اور ارشاد یعنی (استحباب) ہے۔

51 ویں قسم: چار چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے' اس میں سے پہلی اور تیسری ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر حکم ہے' جبکہ دوسری کو شرط کے ساتھ ملایا گیا ہے' تو جس فعل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' وہ اپنی ذات کے اعتبار سے نفل ہے۔اور وہ شرط جو اس کے ساتھ ملائی گئی ہے' وہ فرض ہے۔

جبکہ چوتھی قسم اباحت کے لئے حکم ہے' حتمی نہیں ہے۔

52 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کا ذکر کسی گزری ہوئی چیز کے عقب میں کیا گیا ہے اور اس سے مراد آغاز کے طور پر یہ حکم ہو۔

تو اب امر کا صیغہ ''تعقیب'' کے لفظ کے ہمراہ مطلق ہے' لیکن اس سے مراد ابتدائی اعتبار سے حکم دینا ہے' کیونکہ اب وہ تعقیب معدوم ہے۔

اب صرف نئے سرے سے آغاز ہوسکتا ہے۔

53 ویں قسم: متعین اوقات میں کسی فعل کے کرنے کا حکم ہونا' جو کسی متعین سبب کی وجہ سے ہے' تو جب ان مذکورہ اوقات میں کسی شخص کو وہ سبب درپیش ہو' تو تمام اوقات میں اس شخص سے وہ حکم ساقط ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ حکم ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہے۔

54 ویں قسم: کسی فعل کو کرنے کا حکم ہونا' جو کسی متعین صفت کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس فعل کا ارتکاب اس صفت کے بغیر کرنا بھی جائز ہے' جس صفت کا تذکرہ اس فعل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

55 ویں قسم: ان چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جو نفس خطاب میں پوشیدہ علتوں کی وجہ سے ہے اور ظاہری الفاظ میں اس کی کیفیت کو بیان نہیں کیا گیا۔

56 ویں قسم: پانچ چیزوں کے بارے میں حکم ہو' جس کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی کا ذکر لفظ کے عموم کے ساتھ ہے' لیکن اس کی مراد خاص ہے۔

دوسری اور تیسری میں سے ہر ایک کی دو تخصیص صورتیں ہیں جن میں سے ہر ایک سنت ثابتہ سے ثابت ہے۔

چوتھی قسم میں بعض مخاطبین کو بعض صورتوں میں مراد لیا گیا ہے۔

پانچویں قسم فرض کفایہ ہے۔ جب بعض لوگ اسے ادا کر لیں گے' تو باقی لوگوں سے اس کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔

51 ویں قسم: چھ چیزوں کا حکم لفظی طور پر ایک ساتھ دیا گیا ہے' جن میں پہلی تین چیزیں مخاطب لوگوں پر بعض صورتوں میں فرض ہیں۔

اور باقی تین چیزیں مخاطب لوگوں پر تمام صورتوں میں فرض ہیں۔

58 ویں قسم: سات چیزوں کا حکم ایک ساتھ دیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی اور دوسری ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہیں۔

تیسری اور چوتھی میں لفظ عام ہے' لیکن اس کی مراد ''بعض'' مفہوم ہے پورا مفہوم مراد نہیں ہے۔

پانچویں اور ساتویں قسم میں حتمی اور ایجاب کے طور پر حکم دیا گیا ہے' لیکن یہ ایک مخصوص وقت میں ہے' جو دوسرے وقت میں نہیں ہے۔

چھٹی قسم میں عمومی طور پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے مراد یہ ہے: یہ عمل مسلمانوں کے ساتھ کیا جائے گا۔ دوسروں کے ساتھ نہیں کیا جائے گا۔

59 ویں قسم: ایک فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جو دو متعین چیزوں کی موجودگی کی صورت میں ہے اور اس سے مراد ایک چیز

ہے' دونوں مرادنہیں ہیں۔

کیونکہ وہ دونوں اس سبب میں ایک ساتھ اکٹھی نہیں ہوسکتیں' جس کی وجہ سے اس فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

60ویں قسم: ایک اطاعت (یعنی نیکی کے کام) کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب آدمی منفرد طور پر اسے سرانجام دے۔ اس کے بعد اس کے مشابہ عمل نہ ہو' یا اس سے پہلے اس کے مشابہ عمل نہ ہو۔

61ویں قسم: دو چیزوں کا حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے' ان میں سے ایک فرض ہے' جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور دوسری سے مراد شدت اور سختی بیان کرنا ہے' حکم دینا مراد نہیں ہے۔

62ویں قسم: امر کا لفظ استعمال ہوا ہے' جس کے ساتھ ممانعت کو بھی ملایا گیا ہے' جو ایسی چیز کے استعمال کو ترک کرنے کے بارے میں ہے جس کی اباحت کا ذکر دو متعین شرطوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور پھر ان دو شرطوں میں سے' ایک کے ساتھ تیسری شرط بھی شامل کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ فعل ان مذکورہ شرائط کے بغیر کرنا مباح نہیں ہوگا۔

63ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد اس چیز سے منع کرنا ہو' جو اس کے بعد متوقع طور پر آ سکتی ہے۔ جس کا تعلق ان چیزوں سے ہو جن سے منع کیا گیا ہے۔

64ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد اس چیز کے سبب سے مامور بہ کو روکنا ہے۔

65ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو مخصوص صورتحال میں صادر ہوا ہے۔

لیکن اس سے مراد یہ ہے: اس کو بعض مسلمانوں کے لئے واجب قرار دیا جائے' جب کہ ان کے درمیان وہ آلہ موجود ہو' جس کی وجہ سے اس فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

66ویں قسم: امر کے الفاظ قولی طور پر ہیں' لیکن اس سے مراد دلی طور پر اس پر عمل کرنا ہے' زبان کے ذریعے اسے بولنا مراد نہیں ہے۔

67ویں قسم: ایسے احکام جن پر عمل کرنے کا حکم اس مقصد کے لئے دیا گیا ہے' تاکہ رہنمائی کی جائے' اور ثواب طلب کیا جائے (یعنی اس پر عمل کرنا مستحب ہے)

68ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا ذکر کسی متعین شرط کے ساتھ کیا گیا' تو اگر اس شرط سے کوئی چیز زائد ہو' یا اس سے کوئی چیز کم ہو' تو بھی حکم اپنی حالت پر واجب رہے گا۔

جبکہ وہ شرط پائی گئی ہو' تاہم اس کی حد بندی متعین نہیں ہوگی۔

69ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو اسی سبب کی وجہ سے ہو' جس کا ذکر پہلے ہو گیا ہے' لیکن اس سے مراد ادب سکھانا ہو' تاکہ آدمی اس سبب کی وجہ سے' اس چیز کا مرتکب نہ ہو' جس کی وجہ سے اس حکم کو دیا گیا ہے' اور ایسا کسی عذر کے بغیر ہو۔

70ویں قسم: وہ احکام جو وارد ہوئے ہیں اور اس سے مراد کسی چیز کو مباح قرار دینا ہے اور مطلق قرار دینا ہے' اس سے مراد حکم دینا اور واجب قرار دینا نہیں ہے۔

71 ویں قسم: وہ احکام جن میں متعین اشیاء کی وجہ سے کسی چیز کو مباح قرار دیا گیا ہے' جو متعین شرط کی وجہ سے ہے اور یہ وسعت اور رخصت عطا کرنے کے حوالے سے ہے۔

72 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو کسی سبب کے پیش آنے کی صورت میں ہو' اور مقصود کے لفظ کا اطلاق اس کے سبب پر کیا گیا ہو۔

73 ویں قسم: وہ احکام جو اس لئے وارد ہوئے ہیں' ان کی مراد یہ ہے: کسی چیز سے روکا جائے' اور اس حکم کے متضاد سے منع کیا جائے' جس کا حکم دیا گیا ہے۔

74 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ایسا حکم' جو کسی گزرے ہوئے فعل کے ساتھ ہو' اور اس سے مراد یہ ہو: اس فعل کو کرنا جائز ہے' جس کے بارے میں سوال کیا گیا ہے اور اس کے ہمراہ دوسری مرتبہ اس پر عمل کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہو۔

75 ویں قسم: کسی کام کو کرنے کا حکم دیا ہو' لیکن اس سے مراد یہ ہو: دوسرے کام کو کرنے سے منع کیا گیا ہو' اور ان دونوں سے ایک ساتھ مراد وہ علت ہو' جو نفس خطاب میں پوشیدہ ہے' اس سے یہ مراد نہیں ہے: اس فعل کو کرنا حرام ہے۔

اگرچہ اس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہو۔

76 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جبکہ اس سے مراد یہ ہو: اس چیز کی تعلیم دی جائے' جس سے مامور بہ شخص ناواقف ہے' اس پر عمل کیسے کیا جائے گا؟ اس سے یہ مراد نہیں ہے: یہ ایسا حکم ہے' جو کسی چیز کو حتمی قرار دینے یا واجب قرار دینے کے لئے ہے۔

77 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جبکہ اس سے مراد اس بات کی تلقین کرنا ہو کہ مسلمان آپ کے بعد اشکال پیش آنے کی صورت میں اپنے دین کے معاملے میں محتاط رہیں۔

78 ویں قسم: وہ احکام جو دیئے گئے ہیں' لیکن اس سے مراد تعلیم دینا ہے۔

79 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کا حکم کسی متعین علت کی وجہ سے دیا گیا ہے' وہ علت نفس خطاب میں مذکور نہیں ہے' لیکن اجماع اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس حکم سے مراد اس کا ظاہری مفہوم نہیں ہے۔

80 ویں قسم: کسی چیز پر عمل کرنے کا حکم ہونا' جس میں اسم کا اطلاق اس چیز پر کیا گیا ہو' اور مراد اس سے یہ ہو: اس چیز سے جو چیز پیدا ہوتی ہے' وہ مراد ہے۔ نفس چیز مراد نہیں ہے۔

81 ویں قسم: امر کے وہ الفاظ جنہیں کنایہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہو' تصریح کے طور پر ذکر نہیں کیا گیا۔

82 ویں قسم: وہ اوامر جن کے ذریعے خواتین کو بعض حالتوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہو۔ یہ حکم مردوں کے لئے نہ ہو۔

83 ویں قسم: وہ احکام جو تعریض کے طور پر منقول ہیں' لیکن اس سے مراد یہ ہے: ان احکام پر عمل کیا جائے۔

84 ویں قسم: سوالیہ الفاظ کے ہمراہ کسی چیز کو کرنے کا حکم دینا اور اس سے مراد یہ ہے: جو شخص اس حکم سے متضاد صورت کا مرتکب ہوا ہو' اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے عمل کرنے کی ہدایت کی جائے۔

85ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ایسا حکم دینا' جس میں اس چیز کے اسم کی اس سے نفی کی گئی ہو' کیونکہ اس صورت میں وہ چیز کامل نہیں رہتی۔

86ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا ذکر کسی متعین تعداد کے ہمراہ کیا گیا ہو' حالانکہ اس سے یہ مراد نہ ہو: اس مخصوص تعداد کے علاوہ کی نفی کی گئی ہے۔

87ویں قسم: کسی چیز سے الگ رہنے کا حکم ہونا' اس سے مراد یہ ہے: اس چیز سے جو چیز آگے آتی ہے' اس سے منع کیا جائے۔

88ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا جو لفظ مسترد کرنے یا رجوع کرنے کے ساتھ وارد ہو' اور اس سے مراد یہ ہو: اس چیز پر عمل کرنے کی نفی کی جائے۔

یہ مراد نہیں ہے: اسے جائز قرار دیا جائے' یا باقی رکھا جائے۔

89ویں قسم: الفاظ میں کچھ چیزوں کی تعریف کی گئی ہو' لیکن اس سے مراد یہ ہو: ان پر عمل کرنے کا حکم دیا جائے۔

90ویں قسم: وہ احکام جو کسی علت کی وجہ سے دیئے گئے ہیں' جو شرائط کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں' ان پر قیاس کرنا جائز ہو۔

91ویں قسم: ایسے الفاظ جو کسی چیز کی نفی کی اطلاع دیتے ہیں' البتہ ایک متعین تعداد کے ذکر کا حکم مختلف ہو۔ اس سے مراد یہ ہوگا: واجب قرار دینے کے طور پر کسی چیز کا حکم دیا جائے' اور اس میں سے اس متعین تعداد کو متعین صفت کے ہمراہ مستثنیٰ کرلیا گیا ہے' تو جو اس متعین تعداد کے تحت داخل ہوگا' اس سے یہ حکم ساقط ہوگا' جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے۔

92ویں قسم: ایسے الفاظ جو کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کے لئے ہیں' لیکن اس سے مراد یہ ہے: ان کا حکم دیا جائے۔

93ویں قسم: ایسے اطلاع' جو کہ چیزوں کے بارے میں ہیں' جس سے مراد یہ ہے: ان پر باقاعدگی اختیار کرنے کا حکم دیا جائے۔

94ویں قسم: ایسے حکم جو بظاہر متضاد ہیں اور یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔

95ویں قسم: وہ اوامر' جو موجود اسباب یا متعین علتوں کی وجہ سے دیئے گئے ہیں۔

96ویں قسم: صیغہ امر کا استعمال ہوا ہے' جو کسی فعل کے بارے میں ہے اور اس پر عمل ہوا بھی ہے' پھر اس کے بعد دوسرے فعل یا دوسرے حکم نے اسے منسوخ کر دیا۔

97ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جو فرض ہے اور پھر مامور بہ کو اس بارے میں اختیار دیا گیا ہو کہ وہ اسے ادا کرے یا اقتداء کے ہمراہ اسے ترک کر دے' پھر اقتداء کا حکم اور اختیار دینے کا حکم دونوں منسوخ ہو گئے اور کسی اختیار کے بغیر فرض باقی رہ گیا۔

98ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کے بارے میں حکم دیا گیا' پھر اس فعل کو مردوں کے لئے حرام قرار دے دیا گیا اور خواتین کے لئے اس کا استعمال مباح کے طور پر باقی رہا۔

99ویں قسم: ایسے الفاظ جو اوامر کے ہیں' لیکن منسوخ ہیں وہ دوسرے الفاظ کے ذریعے منسوخ کئے گئے ہیں' جس میں کسی ممنوع چیز کے مباح ہونے کا ذکر ہے' یا کسی مباح چیز کے ممنوع ہونے کا ذکر ہے۔

100ویں قسم: کسی چیز کو کرنے کا حکم ہونا' جو مستثنیٰ ہے' جس کے ممنوع ہونے کے بعد اسے مباح کیا گیا تھا۔

101ویں قسم: کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جن کی تلاوت منسوخ ہے' لیکن ان کا حکم باقی ہے۔

102ویں قسم: الفاظ اوامر کے ہوں اور انہیں ان کے حقائق کی موجودگی کی بجائے' صرف مجاورت (یعنی لفظی مناسبت) کی وجہ سے استعمال کیا گیا ہو۔

103ویں قسم: ایسے احکام جن کا حکم دیا گیا ہے' لیکن اس کا مقصد مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت ہے۔

104ویں قسم: ایسی دعائیں مانگنے کا حکم ہونا' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندہ قرب حاصل کرسکتا ہے۔

105ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں حکم ہو' جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں' جن کے ذریعے مقصود کو نفسِ خطاب میں پوشیدہ رکھا گیا ہو۔

106ویں قسم: ایسا حکم جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہے' جب وہ علت اٹھ جائے گی' تو حکم اپنی حالت پر قیامت تک فرض کے طور پر باقی رہے گا۔

107ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں استحباب کے طور پر کوئی حکم دیا گیا ہو' جو کسی متقدم سبب کے ساتھ ہو۔

اور پھر اس کی مثل سے منع کر دیا گیا ہو' جو عطف کے ہمراہ ہو' اور اس سے مراد سابقہ سبب ہے۔

وہ چیز مراد نہ ہو' جس کے بارے میں حکم دیا گیا ہے۔

108ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو کسی متعین شرط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو' اور اس سے مراد (یہ ہے: اس شرط کے متضاد سے منع کیا جائے' جس شرط کا ذکر اس امر کے ہمراہ کیا گیا ہے۔)

109ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد اہل کتاب کی مخالفت ہو' اور مامور بہ شخص کو متعدد چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہو' جو مجمل لفظ کے ذریعے ہو' اور پھر ان اشیاء میں سے کسی چیز کا استثناء کر لیا جائے' اور اس سے منع کر دیا جائے' اور باقی اپنی اصل حالت پر باقی رہیں' یعنی ان پر عمل کرنا مباح ہو۔

110ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہو' وہ ایسی چیز ہو' جس سے مراد اس چیز پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی کی اطلاع دینا ہو' اس کا حکم دینا مراد نہ ہو۔

اَلْقِسْمُ الثَّانِيُّ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ وَهُوَ النَّوَاهِيُ

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وقد تتبعت النَّوَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتدبرت جوامع فصولها وانواع ورودها لِاَنَّ مجراها فى تشعب الفصول مجرى الاوامر فى الاصول فرايتها تدور على مائة نوع وعشرة انواع.

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ الزَّجْر عَنْ الاتكال على الكتاب وترك الاوامر والنواهى عن المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ الفاظ اعلام لاشياء وكيفيتها مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ ارتكابها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها الْمُخَاطَبُوْنَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وجميع الاوقات حَتّٰى لا يسع اَحَدًا منهم ارتكابها بحال.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر بعض الْمُخَاطَبِيْنَ عنها فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنه الرجال دون النساء .

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنه النساء دون الرجال.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها بعض النساء فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها الْمُخَاطَبُوْنَ فى اوقات معلومة مذكورة فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وَالْمُرَادُ مِنْهَا بعض الاحوال فى بعض الاوقات المذكورة فى ظاهر الخطاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ وردت بالفاظ مختصرة ذكر نقيضها فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ وردت بالفاظ مجملة تفسير تلك الجمل فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ ورد بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وبيان تخصيصه فى فعله.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ من اجل علة لَمْ تُذْكَرْ فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وقد ذكرت فى خبر ثان فمتى كانت تلك العلة موجودة كان اِسْتِعْمَالُهُ مزجورا عنه ومتى عدمت تلك العلة موجودة كان اِسْتِعْمَالُهُ مزجرا عنه ومتى عدمت تلك العلة جاز اِسْتِعْمَالُهُ وقد يباح هذا الشيء المزجر عنه

فی حالَّتِین اخريين وان كانت تلك العلة ايضا موجودة والزجر قائم.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـالِثُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ استثنى بعض ذٰلِكَ العموم فابيح بشرائط معلومة فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلـنَّـوْعُ الـرَّابِـعُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ ابيح ارتكابه فی وقتين معلومين احدهما منصوص من خبر ثان والثَّانِیُّ مستنبط من سنة اخرى.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ: الزَّجْر عَنْ ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ الْاَوَّلُ والثَّـانِـیُّ قصد بهما الرجال دون النساء والثَّالِثُ قصد به الرجال والنساء جميعا من اجل علة مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ قد بين كيفيتها فی خبر ثان.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ المخصوص فی الذكر الَّذِیْ قد يشارك مثله فيه وَالْمُرَادُ مِنْهُ التاكيد.

اَلـنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ: الزَّجْر عَنْ ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ احدها قصد به الندب والارشاد والثَّانِیُّ زجـر عـنـه لِعِـلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فمتى ككانت تلك الْعِلَّةِ الَّتِی مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الشیء موجودة كان الزجر واجبـا ومتـى عـدمـت تـلك العلة كان استعمال ذٰلِكَ الشیء المزجور عنه مباحا والثَّالِثُ زجر عن فعل فی وقت معلوم مراده ترك اِسْتِعْمَالُهٗ فی ذٰلِكَ الوقت وقبله وبعده.

اَلـنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بلفظ التحريم الَّذِیْ قصد به الرجال دون النساء وقد يحل لهم استعمال هذا الشیء المزجور عنه فی حالَّتِین لعلتين معلومتين.

اَلـنَّـوْعُ التَّـاسِعُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ وردت فی اقوام باعيانهم يكون حكمهم وحكم غيرهم من المسلمين فيه سواء .

اَلـنَّـوْعُ الْعِشْـرُوْنَ: الزَّجْر عَنْ ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ الْمُرَادُ مِنْ الشيئين الْاَوَّلِین الرجال دون النساء والشیء الثَّالِثُ قصد به الرجال والنساء جميعا فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلـنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ رخص لبعض الناس فی اِسْتِعْمَالُهٗ لسبب متقدم ثُمَّ حظر ذٰلِكَ بالكلية عليه وّعلى غيره والعلة فی هذا الزجر القصد فيه مخالفة المشركين.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـانِیُّ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ زجر عنه انسان بعينه وَالْمُرَادُ مِنْهُ بعض الناس فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـالِـثُ وَالْـعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ قصد بها الاحتياط حَتّٰی يكون المرء لا يقع عند ارتكابها فيما حظر عليه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وقد اضمر كيفية تِلْكَ الْاَشْيَاءِ فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ مخرجه مخرج الخصوص لقوام باعيانهم عَنْ شَیْءٍ بعينه يقع الخطاب عليهم وعلى غيرهم ممن بعدهم اذا كان السبب الَّذِیْ من اجله نهى عن ذٰلِكَ الفعل موجودا.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ زجر عنه الرجال والنساء ثُمَّ استثنى منه بعض الرجال وابيح 2 لهم ذٰلِكَ وبقى حكم النساء وبعض الرجال على حالته.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجر عَنْ ان يفعل بالمرء بعد الممات ما حرم عليه قبل موته لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ من اجلها حرم عليه ما حرم.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ ورد بلفظ الاسماع لمن ارتكبه قد اضمر فيه شرط معلوم لم يذكر فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ قصد به الْمُخَاطَبُوْنَ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وابيح للمصطفى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استعمله لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ ليست فى امته.

اَلنَّوْعُ الثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنْ شَيْئَيْنِ مقرونين فى الذكر بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ احدهما مستعمل على عمومه والثَّانِیْ بيان تخصيصه فى فعله.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: لفظ التغليظ على من اتى بشيئين من الخبر فى وقتين معلومين قصد به احد الشيئين المذكورين فى الخطاب مما وقع التغليظ على مرتكبهما معا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: الاخبار عن نفى جواز شیء بشرط معلوم مراده الزَّجر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ الا عند وجود احدى ثلاث خصال معلومة.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلاثُوْنَ: لفظة اخبار عَنْ شَیْءٍ مراده اَلزَّجْرُ عَنْ شَیْءٍ ثان قد سئل عنه فزجر عن الشیء الَّذِیْ سئل عنه بلفظ الاخبار عَنْ شَیْءٍ آخر.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجر عَنْ سبعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها حتم على الرجال دون النساء والثَّانِیْ والثَّالِثُ قصد بهما الاحتياط.

والتورع والرَّابِعُ وَالْخَامِسُ والسَّادِسُ قصد بها بعض الرجال دون النساء والسَّابِعُ قصد به مخالفة المشركين على سبيل الحتم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجر عَنْ استعمال فعل من اجل علة مضمرة فى نفس الحطاب قد ابيح

استعمال مثله بصفة اخرى عند عدم تِلْكَ الْعِلَّةِ الَّتِي هِيَ مُضْمَرَةٌ فِي نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هو منسوخ بفعله وترك الانكار على مرتكبه عند المشاهدة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ عند حدوث سبب مراده متعقب ذٰلِكَ السبب.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ قرن به اِبَاحَةُ شيء ثان والمراد به 2 الزَّجْر عَنْ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ لَا انْفِرَادِ كل واحد منهما.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: الزَّجر عَنْ ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ والثَّانِيُّ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ قصد بهما الْمُخَاطَبُوْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ ذكر تخصيصه في خبر ثان من اجل علة معلومة مذكورة.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هو البيان لمجمل الخطاب في الكتاب ولبعض عموم السنن.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ عند عدم سبب معلوم فمتى كان ذٰلِكَ السبب موجودا كان الشيء المزجور عنه مباحا ومتى عدم ذٰلِكَ السبب كان الزجر واجبا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ قرن بشرط معلوم فمتى كان ذٰلِكَ الشرط موجودا كان الزجر حتما ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط جَازَ اِسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ الشيء.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ لاسباب موجودة وعلل معلومة مذكورة فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ فعل مقرون بترك ضده مرادهما اَلزَّجْرُ عَنْ شَيْءٍ ثالث استعمل هذا الفعل من اجله.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ نهى عن اِسْتِعْمَالُهُ بصفة ثُمَّ ابيح اِسْتِعْمَالُهُ بعينة بصفة اخرى غير تلك الصفة الَّتِيْ من اجلها نهى عنه اذا تقدمه مثله من الفعل.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ معلومة بالفاظ الكنايات دون التصريح.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ استعمال شيء عند حدوث شيئين معلومين اضمر كيفيتهما فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ افرادهما واجتماعهما معا.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هو منسوخ نسخه فعله واباحته جميعا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ قصد بها الندب والارشاد لا الحتم والايجاب.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: لفظة اِبَاحَةُ لشيء سئل عنه مراده الزَّجْر عَنْ استعمال ذٰلِكَ الشيء المسؤول عنه

بلفظ الإبَاحَة.

اَلـنَّـوْعُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ قصد به الزجر عَمَّا یتولد من ذٰلِكَ الشیء لا ان ذٰلِكَ الشیء الَّذِیْ زجر فی ظاهر الخطاب عنه منهی عنه اذا لم یكن ما یتولد منه موجودا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالْخَمْسُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْیَاءٍ باطلاق الفاظ بواطنها بخلاف الظواهر منها.

اَلـنَّـوْعُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ: الزَّجْر عَنْ فعل من اجل شیء یتوقع فما دام یتوقع كون ذٰلِكَ الشیء كان الزجر قائما عن استعمال ذٰلِكَ الفعل ومتی عدم ذٰلِكَ الشیء جاز اِسْتِعْمَالُهٗ.

اَلـنَّـوْعُ الـرَّابِـعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ اطلقت بالفاظ التهدید دون الحكم قصد الزَّجْر عَنها بلفظ الاخبار.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: الفاظ تعبیر لاشیاء مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهَا تورعا.

اَلـنَّـوْعُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: الاخبار عن الشیء الَّذِیْ مراده الزَّجْر عَنْ استعمال فعل من اجل سبب قد یتوقع كونه.

اَلـنَّـوْعُ السَّـابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اتیان طاعة بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ اذا كانت منفردة حَتّٰی تقرن باخری مثلها قد یباح تارة اخری اِسْتِعْمَالُهَا مفردة فی حالة غیر تلك الحالة الَّتِیْ نهی عنها مفردة.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـامِنُ وَالْـخَـمْسُـوْنَ: اَلـزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ نهی عنه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فمتی كانت تلك العلة موجودة كان الزجر واجبا وقد یبیح هذا الزجر شرط آخر وان كانت العلة الَّتِیْ ذكرناها معلومة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: الاعلام للشیء الَّذِیْ مراده اَلزَّجْرُ عَنْ شَیْءٍ ثان.

اَلـنَّـوْعُ السِّتُّوْنَ: اَلْاَمْـرُ الَّـذِیْ قـرن بـمـجانبته مدة معلومة مراده الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ 2 فـی الوقت المزجور عنه والوقت الَّذِیْ ابیح فیه.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ باطلاق نفی كون مرتكبه من المسلمین وَالْمُرَادُ مِنْهُ ضد الظاهر فی الخطاب.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالسِّتُّوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْیَاءٍ وردت بالفاظ التعریض دون التصریح.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـالِثُ وَالسِّتُّوْنَ: تمثیل الشیء بالشیء الَّذِیْ ارید به الزَّجْر عَنْ استعمال ذٰلِكَ الشیء الَّذِیْ یمثل من اجله.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: الزَّجْر عَنْ مجاورة شیء عند وجوده مع النهی عن مفارقته عند ظهوره.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اِسْتِعْمَالُهٗ قرن بذكر وعید مراده نَفْیُ الِاسْمِ عَنِ الشَّیْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ سئل عنه بوصف مراده الزَّجْر عَنْ استعمال ضده.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بذكر عدد محصور من غير ان يكون الْمُرَادُ مِنْ ذٰلِكَ العدد نفيا عَمَّا وراء ه اطلق هذا الزجر بلفظ الاخبار.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ ضد ذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ: لفظة استخبار عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الفعل المستخبر عنه.

اَلنَّوْعُ السَّبْعُوْنَ: لفظة استخبار عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ استعمال شیء ثان.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بذكر عدد محصور من غير ان يكون المراد فيما دون ذٰلِكَ العدد المحصور مباحا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالسَّبْعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ استعمال شیء من اجل علة مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ فاوقع الزجر على العموم فيه من غير ذكر تلك العلة.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ: فعل فعل بامته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مراده الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ بعينه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ يكون مرتكبه ماجورا حكمه فی ارتكابه ذٰلِكَ الشیء المزجور عنه حكم من ندب اليه وحث عليه.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا نهى عنه من الاشياء الَّتِیْ غير جائز ارتكابها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: الاخبار عن ذم اقوام باعيانهم من اجل اوصاف معلومة ارتكبوها مراده الزَّجْر عَنْ استعمال تلك الاوصاف باعيانها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اِسْتِعْمَالُهٗ لاقوام باعيانهم عند وجود نعت معلوم فيهم قد اضمر كيفية ذٰلِكَ النعت فی ظاهر الخطاب.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ استعمال بعض ذٰلِكَ الشیء لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: لفظة اخبار عن نفی فعل مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الثَّمَانُوْنَ: الاخبار عن نفی شیء عند كونه وَالْمُرَادُ مِنْهُ الزَّجْر عَنْ بعض ذٰلِكَ الشیء لَا الْكُلُّ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ اخبار عن نفی افعال مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ تلك الخصال باعيانها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ اخبار عن نفی اشياء مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ الركون اليها او مباشرتها من حيث لا يجب.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ: الاخبار عن الشیء بلفظ المجاورة مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ الخصال الَّتِیْ قرن بمرتکبها من اجلها ذٰلِكَ الاسم.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ اخبار عَنْ اَشْيَاءٍ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْها باطلاق استحقاق العقوبة على تِلْكَ الْاَشْيَاءِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مرتکبها لا نفسها.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: الاخبار عن استعمال شیء مراده اَلزَّجْرُ عَنْ شَیْءٍ ثان من اجله اخبر عن استعمال هذا الفعل.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْفَاظُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَشْيَاءٍ بتباين الالفاظ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ باعیانها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ التمثیل لاشیاء بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ بیان تخصیصها فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ قصد بها الزَّجْر عَنْ بعض ذٰلِكَ العموم.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ استعمال بعض الناس لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ الاستخبار عَنْ اَشْيَاءٍ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ استخبر عنها قصد بها التعلیم على سبیل العتب.

اَلنَّوْعُ التِّسْعُوْنَ: لفظة اخبار عن ثلاثة اشیاء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الْمُرَادُ مِنْ احدها الزَّجْر عَنْه لعلة مضمرة لَمْ تُذْكَرْ فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ والثَّانِیُّ والثَّالِثُ مزجور ارتکابهما فِیْ كُلِّ الْاَحْوَالِ على عموم الخطاب.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عَنْ اَشْيَاءٍ بالفاظ التحذیر مُرَادُهَا اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ حذر عنها فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عن نفی جواز اشیاء معلومة مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ اتیان تِلْكَ الْاَشْيَاءِ بتلك الاوصاف.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ زجر عنه بعض الْمُخَاطَبِيْنَ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وعارضه فی الظاهر بعض فعله ووافقه البعض.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ باطلاق اِلاسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفِی الْمَعْنٰی فَيَكُوْنُ احدهما ماموراً به والآخر مزجوراً عنه.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عن الشیء بلفظ نفی اِسْتِعْمَالُهٗ فی وقت معلوم مراده الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ فِیْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ لا نفیه.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بلفظة قد استعمل مثله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ادی

الخبران عنه بلفظة واحدة معناها غير شيئين.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: الزَّجر عَنْ استعمال شيء بصفة مطلقة يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهُ بتلك الصفة اذا قصد بالاداء غيرها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ بصفة معلومة قد ابيح اِسْتِعْمَالُهُ بتلك الصفة المزجور عنها بعينها لعلة تحدث.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ هو البيان لمجمل الخطاب فى الكتاب.

اَلنَّوْعُ الْمِئَةُ: الاخبار عَنْ شَيْئَيْنِ مقرونين فى الذكر الْمُرَادُ مِنْ احدهما الزَّجر عَنْ ضده والآخر اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ كان مباحا فِىْ كُلِّ الْاَحْوَالِ ثُمَّ زجر عنه بالنسخ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وبقى الباقى على حالته مباحا فى سائر الاحوال.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ كان مباحا فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ثُمَّ زجر عن قليله وكثيره فى جميع الاوقات بالنسخ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْمِئَةُ: الاخبار عن الشىء الَّذِىْ مراده الزَّجر عَنْه على سَبيل العموم وله تخصيص من خبر ثان.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ اباح لهم ارتكابه ثُمَّ اباح لهم اِسْتِعْمَالُهُ بعد هذا الزجر مدة معلومة ثُمَّ نهى عنه بالتحريم فهو محرم الى يوم القيامة.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ من اجل سبب معلوم ثُمَّ ابيح ذٰلِكَ الشىء بالنسخ وبقى السبب على حالته محرما.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ عرضه اِبَاحَةُ ذٰلِكَ الشىء بعينيه من غير ان يكون بينهما فى الحقيقة تضاد ولا تهاتر اَلنَّوْعُ.

السَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ مراده الزَّجر عَنْ ضد ذٰلِكَ الشىء المامور به لعلة مضمرة فِىْ نَفْسِ الْخِطَابِ

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِىْ قصد بها مخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْمِئَةُ: الفاظ الوعيد على اشياء مُرَادُهَا الزَّجر عَنْ ارتكاب تِلْكَ الْاَشْيَاءِ باعيانها

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِىْ كان يكرهها رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستحب مجانبتها وان لم يكن فى ظاهر الخطاب النهى عنها مطلقا.

سنن کی اقسام میں سے دوسری قسم

جو''نواہی'' ہیں

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول ''نواہی'' کی میں نے تحقیق کی اوران کی فصول کی جوامع میں غوروفکر کیا۔ان کے ورود کی نوعیّتوں (کا جائزہ لیا) کیونکہ فصول کی شکل میں ان کی جزء بندی بھی اصول میں ''اوامر'' کی جگہ ہی ہوگی' تو میں نے یہ دیکھا کہ ان کی بھی ایک سودس قسمیں ہی بنتی ہیں۔

پہلی قسم: اس بات کی ممانعت کہ صرف کتاب (یعنی قرآن) پر تکیہ کرلیا جائے اور مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول اوامر ونواہی کو ترک کردیا جائے۔

دوسری قسم: الفاظ یوں ہوں جیسے کسی چیز اوراس کی کیفیت کے بارے میں اطلاع دی جارہی ہے اور مراد اس چیز کے ارتکاب سے منع کرنا ہو۔

تیسری قسم: وہ ممانعت کچھ چیزوں کے بارے میں ہوگی' جس کے ذریعے مخاطب افراد کو تمام حالتوں اور تمام اوقات میں منع کیا گیا ہو۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کے لئے بھی کسی بھی صورت میں اس کے ارتکاب کی گنجائش نہ ہو۔

چوتھی قسم: بعض مخاطب افراد کو بعض حالتوں میں منع کیا گیا۔ تمام صورتوں میں (منع نہیں کیا گیا ہے)

پانچویں قسم: مردوں کو منع کیا گیا ہوگا۔ خواتین کو نہیں۔

چھٹی قسم: خواتین کو منع کیا گیا ہوگا، مردوں کو نہیں۔

ساتویں قسم: بعض خواتین کو بعض حالتوں میں منع کیا گیا ہوگا۔ تمام حالتوں میں (منع نہیں کیا گیا ہوگا)

آٹھویں قسم: مخاطب افراد کو متعین اوقات میں منع کیا گیا ہوگا اوران اوقات کا تذکرہ نفس خطاب میں ہوگا اوراس سے مراد یہ ہوگا کہ خطاب میں جن اوقات کا ذکر ہوا ہے اس کی بعض حالتیں مراد ہیں۔

نویں قسم: وہ ممانعت ایسی اشیاء کے بارے میں ہوگی جن کا تذکرہ مختصر الفاظ میں (حدیث میں) مذکور ہوا ہوگا اوراس کی نقیض کا ذکر دوسری روایات میں ہوگا۔

دسویں قسم: وہ ممانعت ایسی چیزوں کے بارے میں ہوگی جن کا تذکرہ (حدیث میں) مجمل الفاظ میں وارد ہوا ہے اوران جملوں کی وضاحت دوسری روایات میں مذکور ہوگی۔

گیارہویں قسم: وہ ممانعت ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جو عمومی (مفہوم رکھنے والے) لفظ کے ہمراہ منقول ہے اوراس کی

تخصیص کی وضاحت نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک میں ہوگی۔

بارہویں قسم: وہ ممانعت ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جو عمومی (مفہوم رکھنے والے) لفظ کے ہمراہ منقول ہے اور اس کی ایک علت ہوگی' جس کا ذکر نفس خطاب میں نہیں ہوگا۔ اس (علت کا تذکرہ) دوسری روایت میں ہوگا' تو جب تک وہ علت موجود رہے گی۔ اس چیز کے استعمال کی ممانعت کا حکم باقی رہے گا اور جب وہ علت معدوم ہو جائے گی، تو اس چیز کا استعمال جائز ہوگا اور یہی ممنوعہ چیز دوسری دو صورتوں میں مباح قرار دی جائے گی۔ اگر چہ وہ علت بھی موجود ہو' اور ممانعت بھی قائم ہو۔

تیرہویں قسم: وہ ممانعت کسی چیز کے بارے میں لفظ کے ایسے عموم کے ہمراہ ہوگی کہ اس عموم کے کچھ حصے کا استثناء کرلیا گیا ہوگا اور دوسری روایات میں بعض متعین شرائط کے ہمراہ (اس عمل کو) مباح قرار دیا گیا ہو۔

چودھویں قسم: وہ ممانعت کسی چیز کے بارے میں لفظ کے عموم کے ہمراہ ہوگی اور اس عمل کا ارتکاب دو متعین اوقات میں مباح قرار دیا گیا ہوگا ان میں سے ایک کے بارے میں نص دوسری روایت میں موجود ہوگی اور دوسری کا استنباط دوسری سنت سے کیا گیا ہو گا۔

پندرہویں قسم: ان (تین اشیاء میں سے) پہلی اور دوسری کے ذریعے مرد مراد لئے گئے ہوں گے، خواتین مراد نہیں ہوں گی' جبکہ تیسری چیز کے بارے میں مرد اور خواتین سب مراد ہوں گے۔ اس کی وجہ وہ علت ہوگی' جو نفس خطاب میں پوشیدہ ہوگی اور اس کی کیفیت کو دوسری روایت میں بیان کیا گیا ہوگا۔

سولہویں قسم: وہ ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جس کے ذکر میں مخصوص ہونے (کا مفہوم) پایا جاتا ہے حالانکہ اس کی مثل اشیاء اس بارے میں اس کی شریک ہوں گی اور اس سے مراد تاکید (کا مفہوم واضح کرنا) ہوگا۔

سترہویں قسم: وہ ممانعت ایسی تین اشیاء کے بارے میں ہوگی جن کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہوگا۔ ان میں سے ایک کے ذریعے ندب اور ارشاد مراد لیا گیا ہوگا، دوسری چیز سے ممانعت کسی متعین علت کی وجہ سے ہوگی' تو جب بھی وہ علت موجود ہوگی' جس کی وجہ سے اس چیز سے منع کیا گیا ہے' تو ممانعت لازم ہوگی، اور جب وہ علت معدوم ہوگی' تو اس ممنوع قرار دی جانے والی چیز کا استعمال مباح ہوگا۔ تیسری (ذکر شدہ چیز) کسی متعین وقت میں کسی فعل کی ممانعت کے بارے میں ہوگی اور اس سے مراد یہ ہوگا کہ اس فعل پر اس (مذکورہ) وقت، اس سے پہلے اور بعد والے وقت (یعنی کسی بھی وقت میں) عمل نہ کیا جائے۔

اٹھارویں قسم: وہ ممانعت کسی چیز کے بارے میں ہوگی اور حرام قرار دیئے جانے کے الفاظ کے ہمراہ ہوگی لیکن اس کے ذریعے مراد تردد ہوں گے۔ خواتین مراد نہیں ہوں گی۔ ان کے لئے اس ممنوع قرار دی جانے والی چیز کا استعمال دو متعین علتوں کی وجہ سے دو حالتوں میں جائز ہوگا۔

انیسویں قسم: کچھ اشیاء سے ممانعت کا وہ حکم متعین اقوام کے بارے میں وارد ہوگا لیکن ان لوگوں اور دوسرے مسلمانوں کا اس بارے میں حکم ایک جیسا ہوگا۔

بیسویں قسم: وہ ممانعت تین چیزوں کے بارے میں ہوگی جن کا تذکرہ ایک ساتھ ہوا ہوگا۔ ان (تین میں سے) پہلی دو

چیزوں (کا حکم) مردوں کے بارے میں ہوگا۔ خواتین کے لئے نہیں ہوگا' جبکہ تیسری چیز کے بارے میں مرد وخواتین دونوں مراد لئے گئے ہوں گے لیکن یہ بعض حالتوں میں ہوگا۔ تمام حالتوں میں نہیں ہوگا۔

اکیسویں قسم: وہ ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جس کے استعمال کی پہلے کچھ لوگوں کو اجازت دی جا چکی ہوگی۔ جس کا سبب پہلے گزر چکا ہوگا۔ پھر اس چیز کو ان لوگوں اور دیگر تمام لوگوں کے لئے کلی طور پر ممنوع قرار دیدیا گیا ہو' اور اس ممانعت میں موجود علت یہ ہوگی کہ اس بارے میں مشرکین کی مخالفت کرنا مقصود ہوگا۔

بائیسویں قسم: وہ ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جس سے ایک متعین فرد کو منع کیا گیا ہوگا' جبکہ اس سے مراد بعض حالتوں میں بعض حضرات ہوں گے۔

23 ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں ممانعت ہو لیکن اس کے ذریعے مقصود احتیاط ہو' یہاں تک کہ آدمی اس کے ارتکاب کے وقت ممنوعہ چیز کا مرتکب شمار نہ ہو۔

24 ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں ممانعت ہو' اور وہ ممانعت لفظ عموم کے ہمراہ اور ان اشیاء کی کیفیت نفسِ خطاب (یعنی روایت کے متن) میں پوشیدہ ہو۔

25 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ممانعت ہو' جس کا مخرج' خصوص کا مخرج ہو جو کسی متعین قوم کے بارے میں اور کسی متعین چیز کے حوالے سے ہو لیکن وہ خطاب ان لوگوں اور ان کے بعد آنے والے دوسرے لوگوں پر بھی واقع ہو' جبکہ وہ سبب موجود ہو جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہو۔

26 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ممانعت' لفظ کے عموم کے ہمراہ ہو اور اس چیز سے مردوں اور خواتین (دونوں) کو منع کیا گیا ہو اور پھر اس میں سے بعض مردوں کا استثناء کر لیا جائے اور ان کے لئے اس چیز کو مباح قرار دے دیا جائے جبکہ باقی خواتین اور مردوں کے لئے وہ حکم اپنی اصل حالت پر باقی رہے۔

27 ویں قسم: وہ ممانعت اس چیز کے حوالے سے ہو کہ کسی آدمی کے ساتھ اس کے مرنے کے بعد کوئی ایسا کام کرنے سے منع کیا گیا ہو' جسے کسی متعین علت کی وجہ سے اس کے مرنے سے پہلے بھی حرام قرار دیا گیا تھا۔ اس پر جو حرام ہوا' سو ہوا۔

28 ویں قسم: کسی ایسی چیز سے ممانعت جو اس کے مرتکب کو سنانے کے الفاظ کے ہمراہ وارد ہوئی ہو اور اس میں ایک متعین شرط پوشیدہ ہو جس کا ذکر نفسِ خطاب میں نہ ہو۔

29 ویں قسم: کسی چیز سے ممانعت جس سے مقصود بعض احوال میں مخاطب افراد ہو اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے لئے کسی متعین علت کی وجہ سے اس پر عمل کرنا مباح قرار دیا گیا ہو' لیکن یہ اجازت آپ کی امت کے لئے نہ ہو۔

30 ویں قسم: دو چیزوں سے منع کیا گیا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا اور عمومی الفاظ کے ہمراہ ہوا ان میں سے ایک پر اپنے عموم کے مطابق عمل کیا جائے گا' اور دوسری کے مخصوص ہونے کی وضاحت آپ کے فعل میں ہوگی۔

31 ویں قسم: لفظی طور پر اس شخص کی مذمت کی گئی ہو' جس نے دو متعین اوقات میں خبر سے متعلق دو چیزیں ذکر کیں' اور اس

کے ذریعے متن میں مذکور دو چیزوں میں سے ایک چیز ہو اور اس کا تعلق ان چیزوں سے ہو جن کی مذمت ان دونوں کے مرتکب پر ایک ساتھ واقع ہوئی ہو۔

32 ویں قسم: کسی چیز کے جواز کی نفی کی کسی متعین شرط کے ہمراہ اطلاع دینا اور اس سے مراد اس پر عمل کرنے کی ممانعت ہو البتہ اگر تین متعین خصائل میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے (تو حکم مختلف ہو گا)۔

33 ویں قسم: لفظی طور پر کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو اور اس سے مراد کسی دوسری چیز کی ممانعت کرنا ہو جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا' تو جس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تھا' اس سے منع کیا گیا' جو دوسری چیز کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ کی شکل میں تھا۔

34 ویں قسم: سات چیزوں سے منع کیا گیا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا' ان میں سے پہلی چیز: مردوں کے لئے لازمی ہے' خواتین کے لئے نہیں ہے۔ دوسری اور تیسری چیز میں احتیاط اور ورع کا قصد کیا گیا ہے' جبکہ چوتھی' پانچویں اور چھٹی چیز سے مقصود بعض مرد ہیں' خواتین مراد نہیں ہیں۔ ساتویں چیز کے ذریعے حتمی طور پر مشرکین کی مخالفت کا قصد کیا گیا ہے۔

35 ویں قسم: نفس خطاب میں موجود کسی پوشیدہ علت کی وجہ سے کسی فعل پر عمل کرنے کی ممانعت' جبکہ اس کی مثل فعل کو' نفس خطاب میں پوشیدہ طور پر موجود اس علت کی عدم موجودگی کی صورت میں' کسی دوسری صفت کے ہمراہ مباح قرار دیا گیا ہو۔

36 ویں قسم: کسی ایسی چیز کی ممانعت' جو کسی فعل کی وجہ سے منسوخ ہو اور اس کے مرتکب شخص کو دیکھنے کے باوجود آپ نے اس کا انکار نہ کیا ہو۔

37 ویں قسم: کسی ایسی چیز کی ممانعت' جو کسی سبب کے پیش آنے کے بعد ہو اور اس سے مراد اس سبب کے بعد والی صورتحال ہو۔

38 ویں قسم: کسی ایسی چیز سے ممانعت' جس کے ہمراہ دوسری چیز کے مباح ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہو اور اس سے مراد ایک ہی شخص میں ان دونوں چیزوں کے جمع ہونے سے منع کرنا ہو' ان میں سے ہر ایک انفرادی طور پر منع نہ ہو۔

39 ویں قسم: تین اشیاء کی ممانعت' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو' ان میں سے پہلی اور دوسری کا ذکر لفظ کے عموم کے ہمراہ ہو' اور اس سے مراد بعض احوال میں مخاطب افراد ہوں' جبکہ تیسری کا تذکرہ لفظ کے عموم کے ہمراہ ہو لیکن اس کی تخصیص کا ذکر دوسری روایت میں موجود ہو' جو کسی ذکر شدہ متعین علت کی وجہ سے ہو۔

40 ویں قسم: کسی ایسی چیز سے ممانعت جو قرآن کے مجمل حکم کی اور بعض احادیث کے عموم کی وضاحت ہو۔

41 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں ممانعت' جو کسی متعین سبب کی عدم موجودگی میں ہو تو جب بھی وہ سبب موجود ہو گا وہ چیز مباح ہو گی جس کی ممانعت کی گئی ہے اور جب وہ سبب معدوم ہو گا تو وہ ممانعت واجب ہو گی۔

42 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں ممانعت: جسے کسی متعین شرط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو۔ تو جب وہ شرط موجود ہو گی وہ ممانعت لازمی ہو گی اور جب وہ شرط معدوم ہو گی' تو اس چیز کا استعمال جائز ہو گا۔

43ویں قسم: کچھ اشیاء کی ممانعت' موجود اسباب کی وجہ سے ہو اور متعین علتوں کی وجہ سے ہو' جن کا ذکر نفس خطاب میں ہو۔

44ویں قسم: کسی ایسے فعل پر عمل کرنے کا حکم دیا جائے' جس کے ہمراہ اس کے متضاد کو ترک کرنے کا بھی ذکر ہو۔ اور ان دونوں سے مراد کسی تیسری چیز سے منع کرنا ہو جس کی وجہ سے اس فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

45ویں قسم: ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہو' جس پر عمل کرنے سے ایک مخصوص صفت میں منع کیا گیا ہو اور پھر بعینہ اسی فعل کو کسی دوسری صفت کے ہمراہ کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہو لیکن یہ اس صفت کے علاوہ ہو جس کی موجودگی میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے اس کی مانند فعل ہو۔

46ویں قسم: کچھ متعین اشیاء سے' کنایہ کے الفاظ کے ذریعے منع کیا گیا ہو' صراحت کے ذریعے نہ ہو۔

47ویں قسم: دو متعین چیزوں کے پیش آنے کی صورت میں' کسی چیز پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو۔ اور ان دونوں کی کیفیت نفس خطاب میں پوشیدہ طور پر مذکور ہو اور اس سے مراد یہ ہو: ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز بھی ہو سکتی ہے اور دونوں ساتھ بھی ہو سکتی ہیں۔

48ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں ممانعت' جو منسوخ ہو' اس کے فعل اور اس کے مباح ہونے' دونوں کو منسوخ کر دیا گیا ہو۔

49ویں قسم: کچھ اشیاء کی ممانعت' جس کا مقصد ''ندب'' اور ''ارشاد'' (یعنی استحباب) ہو' حتمی اور واجب نہ ہو۔

50ویں قسم: کسی چیز کو مباح قرار دینے کے الفاظ مذکور ہوں' جبکہ اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہو اور اس سے مراد یہ ہو' اس چیز پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ یہ مباح قرار دینے کے لفظ کے ذریعے ہو۔

51ویں قسم: کسی چیز سے منع کیا گیا ہو' جبکہ اصل مقصود اس سے پیدا ہونے والی چیز کی ممانعت ہو' نہ کہ اس چیز سے منع کرنا مقصود ہو۔ جس سے ممانعت ظاہر خطاب میں کی گئی ہے (تو نفس خطاب میں) ذکر ہونے والی چیز اس وقت ممنوع نہیں ہوگی۔ جب اس سے پیدا ہونے والی چیز موجود نہ ہو۔

52ویں قسم: الفاظ کے اطلاق کے ذریعے کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہو' جبکہ الفاظ کا باطنی (مفہوم) ظاہر کے خلاف ہو۔

53ویں قسم: کسی فعل سے منع کیا گیا ہو' جو کسی متوقع چیز کے حوالے سے ہو' تو جب تک اس چیز کے موجود ہونے کی توقع ہوگی' اس فعل پر عمل کی ممانعت قائم رہے گی اور جب وہ متوقع چیز موجود نہیں ہوگی تو اس فعل پر عمل کرنا جائز ہوگا۔

54ویں قسم: کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہو' جس میں ''تہدید'' کے الفاظ مطلق طور پر ذکر ہوں' اس میں حکم موجود نہ ہو لیکن اطلاع دینے کے الفاظ کے ذریعے اس سے منع کرنا مقصود ہو۔

55ویں قسم: تعبیر کے الفاظ کچھ چیزوں کے بارے میں ذکر کیے گئے ہوں' اور اس سے مراد یہ ہو کہ اس چیز سے ''تورع'' (یعنی تقویٰ) کے طور پر منع کیا گیا ہے۔

56ویں قسم: ایک چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو' اور اس سے مرا یہ ہو کہ اس فعل پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جو

ایسے کسی سبب کی وجہ سے ہو جو اس سے متوقع ہو سکتا ہے۔

57ویں قسم: عمومی لفظ کے ذریعے کسی نیکی پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو جبکہ اس نیکی پر انفرادی طور پر عمل کیا جائے یہاں تک کہ جب اس کے ساتھ اس کی مثل کو ملا دیا جائے (تو یہ ممانعت ختم ہو جائے)

تو ایسی صورتحال میں اس چیز پر عمل کرنا بعض اوقات مباح ہوتا ہے جبکہ اس پر انفرادی طور پر عمل کیا جائے اور وہ اس حالت کے علاوہ ہو جس حالت میں اس فعل کو انفرادی طور پر کرنے سے منع کیا گیا تھا۔

58ویں قسم: کسی ایسی چیز سے منع کیا گیا ہو جس کی ممانعت کسی متعین علت کی وجہ سے ہو جب تک وہ علت موجود ہوگی وہ ممانعت واجب ہوگی اور دوسری شرط اس ممانعت کو مباح کر دے گی جبکہ وہ علت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ متعین ہو۔

59ویں قسم: ایک چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو اور اس سے مراد دوسری چیز سے منع کرنا ہو۔

60ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دیا گیا اور اس کے ہمراہ متعین مدت کے دوران اس سے منع کیا گیا اس سے مراد یہ ہو کہ ان ممنوعہ اوقات میں اس پر عمل کرنے سے منع کیا جائے جبکہ (کوئی) وقت ایسا ہوگا جس میں وہ کام مباح ہوگا۔

61ویں قسم: کسی چیز سے منع کیا گیا ہو یوں کہ اس کے مرتکب کے مسلمان ہونے کی نفی کی گئی ہو جبکہ اس سے مراد خطاب میں ظاہر (معنی) کا متضاد مفہوم ہو۔

62ویں قسم: کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہو (یہ ممانعت) صریح کی بجائے تعریض کے الفاظ کے ذریعے وارد ہو۔

63ویں قسم: ایک چیز کی مثال دوسری کے ساتھ بیان کی گئی ہو جس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ اس چیز کے استعمال سے منع کیا جائے جس کی وجہ سے مثال بیان کی گئی ہے۔

64ویں قسم: ایک چیز کی موجودگی میں اس کی مجاورت کی ممانعت نیز اس کے ظہور کے وقت اس سے علیحدگی سے رکنے کا حکم ہونا۔

65ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو جبکہ اس سے مراد اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو اور اس کے ہمراہ وعید کا بھی ذکر ہو اور اس چیز سے اس کے اسم کی نفی سے مراد کمال کی بہ نسبت ناقص ہونا ہو۔

66ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا جس کے بارے میں ایک صفت کے حوالے سے دریافت کیا گیا ہو اور اس سے مراد اس کے متضاد پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو۔

67ویں قسم: کسی چیز سے ممانعت متعین عدد کے ذکر کے ہمراہ ہو جبکہ اس سے یہ مراد نہ ہو کہ اس عدد کے علاوہ کی نفی کی جائے اس ممانعت کو اطلاع دینے کے الفاظ کے ذریعے ذکر کیا گیا ہو۔

68ویں قسم: لفظی طور پر ایک فعل کے بارے میں اطلاع ہو اور اس سے مراد اس فعل کے متضاد سے منع کرنا ہو۔

69ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں خبر حاصل کی ہو اور اس سے مراد اس فعل کے ارتکاب سے منع کرنا ہو جس کے بارے میں خبر حاصل کی جا رہی ہے۔

70ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں خبر حاصل کی گئی ہو اور اس سے مراد دوسری چیز پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو۔

71ویں قسم: ایک چیز سے منع کیا گیا ہوٗاس کے ہمراہ متعین عدد ذکر کیا گیا ہوٗ جبکہ اس سے مراد یہ نہ ہو کہ اس متعین عدد کے علاوہ تعداد میں وہ مباح ہے۔

72ویں قسم: نفس خطاب میں پوشیدہ طور پر موجود کسی علت کی وجہ سے کسی چیز پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہوٗ جبکہ یہ ممانعت عمومی طور پر واقع ہوٗاور اس علت کے ذکر (یعنی اس کے شرط ہونے) کے بغیر ہو۔

73ویں قسم: ایک فعل آپ ﷺ کی امت کی وجہ سے کیا گیا ہوٗاور اس سے مراد اس متعین فعل پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو۔

74ویں قسم: ایک ایسی چیز کے ارتکاب سے روکنا' جس کا مرتکب شخص اجر پانے والے ہوتا ہے اور جس سے منع کیا گیا ہے۔ اس کے مرتکب کا حکم اس شخص کا سا ہوگا جس کے لئے اس کو مستحب قرار دیا گیا ہو اور اس کا ارتکاب جائز نہیں ہے۔

76ویں قسم: کسی متعین قوم کی مذمت کی اطلاع دینا جو کسی ایسے متعین فعل کے حوالے سے ہوٗ جس کے مرتکب وہ لوگ ہوتے ہوں اور اس سے مراد اس متعین صفت (یا فعل) کے ارتکاب سے منع کرنا ہو۔

77ویں قسم: لفظی طور پر کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہوٗاور اس سے مراد متعین اقوام (یعنی افراد) کو اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہوٗ جو ان میں متعین صورت کی موجودگی کے وقت ہوگا' اور اس متعین صورت کی کیفیت' ظاہر خطاب میں پوشیدہ طور پر موجود ہو۔

78ویں قسم: لفظی طور پر کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو۔ اور اس سے مراد اس چیز کے بعض پر عمل کرنے سے منع کرنا ہوٗ پوری چیز (پر عمل کرنے سے روکنا مراد) نہ ہو۔

79ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کی نفی کے بارے میں اطلاع دی گئی ہوگی' اس سے مراد اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہوگا' جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہوگا۔

80ویں قسم: کسی چیز کی موجودگی کی صورت میں اس کی نفی کی اطلاع دی گئی ہوگی' اور اس سے مراد اس چیز کے بعض حصے سے منع کرنا ہوگا۔ پوری چیز سے (منع کرنا مراد) نہیں ہوگا۔

81ویں قسم: الفاظ کچھ افعال کی نفی کے ہوں گے' اور ان سے مراد ان متعین خصال سے منع کرنا ہوگا۔

82ویں قسم: کچھ اشیاء کی نفی کے بارے میں اطلاع کے الفاظ ہوں گے' اس سے مراد ان چیزوں کی طرف جھکاؤ اور ان پر عمل پیرا ہونے سے منع کرنا ہوٗ اس طور پر (کہ یہ بچاؤ) واجب نہ ہو۔

83ویں قسم: لفظی مجاورت کے ہمراہ کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہوگی' اس سے مراد ان خصال سے منع کرنا ہوٗ جو اس کے مرتکب کے ہمراہ ملائی گئی ہیں اور انہی کی وجہ سے وہ اسم (یعنی لفظ) ہے۔

84ویں قسم: کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ ہیں' اس سے مراد ان چیزوں سے منع کرنا ہوٗ کیونکہ ان اشیاء پر عقوبت لازم ہونے کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد ان کا مرتکب ہے' نفس اشیاء مراد نہیں ہیں (یعنی ان کے مرتکب پر عقوبت لازم ہوگی)

85ویں قسم: کسی چیز پر عمل کرنے کے بارے میں اطلاع ہوٗ اس سے مراد دوسری چیز سے منع کرنا ہوٗ جس (دوسری چیز) کی وجہ

سے اس فعل پر عمل کرنے کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے۔

86ویں قسم: الفاظ کے تباین (اختلاف) کے ہمراہ کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ ہوں گے' اس سے مراد بعینہ ان اشیاء کے استعمال سے منع کرنا ہوگا۔

87ویں قسم: لفظ کے عموم کے ہمراہ' کچھ اشیاء کی مثال بیان کرنے کے الفاظ ہوں گے' اور اس عموم کی تخصیص کا بیان دوسری روایات میں موجود ہوگا۔ اور ان الفاظ کے ذریعے اس عموم کے بعض حصے سے منع کرنا مراد ہوگا۔

88ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ ہوں گے' اس سے بعض لوگوں کو اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہوگا۔ تمام لوگ مراد نہیں ہوں گے۔

89ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں اطلاع حاصل کرنے کے الفاظ ہوں گے' اس سے ان اشیاء پر عمل کرنے سے منع کرنا مراد ہوگا۔ جن کے بارے میں خبر حاصل کی گئی ہے' اس سے مراد عتاب (کے اظہار) کے طور پر تعلیم دینا ہوگا۔

90ویں قسم: الفاظ تین اشیاء کے بارے میں اطلاع دینے کے ہوں گے' جو''عام'' لفظ کے ہمراہ ایک ساتھ ذکر کی گئی ہوں گی اور مراد یہ ہوگی: ان سے ایک چیز سے اس علت کی وجہ سے منع کیا گیا ہے جو پوشیدہ ہے جس کا ذکر نفس خطاب میں نہیں ہے' جبکہ دوسری اور تیسری چیز خطاب کے عموم کی وجہ سے' ہر حال میں ان کا ارتکاب ممنوع ہوگا۔

91ویں قسم: ''تحذیر'' (بچنے کی تلقین) کے الفاظ کے ذریعے کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع ہوگی' اس سے مراد ان اشیاء کی ممانعت (کا حکم دینا ہو) جن کے بارے میں نفس خطاب میں تحذیر ہے۔

92ویں قسم: چند متعین اشیاء کے جواز کی نفی کی اطلاع ہوگی' اور اس سے مراد ان اشیاء کے ان اوصاف کے ہمراہ ارتکاب سے منع کرنا ہوگا۔

93ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت ہوگی' اس کے ذریعے بعض مخاطب افراد کو بعض حالتوں میں منع کیا گیا ہوگا اور بظاہر اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی فعل ہوگا' یا کوئی (فعل) اس کی موافقت میں ہوگا۔

94ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت ایسے لفظ کے استعمال کے ذریعے ہوگی' جو ایک ہی اسم دو مختلف اشیاء پر صادق آتا ہے' جس کا معنی (یعنی وہ دو اشیاء) ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو ان میں سے ایک کے بارے میں حکم ہو اور دوسری سے منع کیا گیا ہو۔

95ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو' جس میں کسی متعین وقت میں اس چیز پر عمل کرنے کی نفی کی گئی ہو' اور اس سے مراد اس چیز کی نفی نہ ہو بلکہ تمام اوقات میں اس سے منع کرنا مراد ہو۔

96ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت ایسے لفظ کے ذریعے ہو' کہ نبی اکرم ﷺ نے خود اس پر عمل کیا ہو' اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول دو قسم کی روایات ایک ہی قسم کے الفاظ کے ذریعے ایسے مفہوم کی طرف لے جائیں' جن دونوں کا مفہوم ان دو قسم کی چیزوں کے علاوہ ہو۔

97ویں قسم: کسی چیز پر عمل کرنے کی ممانعت مطلق صفت کے ہمراہ ہو' اور اس صفت کے ہمراہ اس چیز پر عمل کرنا جائز ہو' جبکہ

ادائیگی سے اس کے علاوہ کا قصد کیا گیا ہو۔

98ویں قسم: متعین صفت کے ہمراہ کسی چیز سے منع کیا گیا ہو لیکن پیش آنے والی کسی علت کی وجہ سے اس صفت کے ہمراہ اس چیز پر عمل کرنا مباح ہو' جس چیز سے منع کیا گیا ہے۔

99ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ایسی ممانعت' جو کتاب اللہ میں موجود کسی ''مجمل'' حکم کا بیان ہو۔

100ویں قسم: دو اشیاء کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو۔ جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو' ان دونوں میں سے ایک سے مراد: اس کی ضد (یعنی متضاد چیز) سے منع کرنا ہو' جبکہ دوسری چیز کا حکم ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہو۔

101ویں قسم: ایسی چیز کی ممانعت جو پہلے ہر حال میں مباح تھی' پھر بعض حالتوں میں اس (کی اباحت کو) منسوخ کر کے اس سے منع کر دیا گیا ہو' جبکہ باقی ماندہ پہلے کی طرح ہر حال میں مباح ہو۔

102ویں قسم: ایسی چیز کی ممانعت' جو پہلے ہر حال میں مباح تھی' پھر اسے منسوخ کر کے' اس کی قلیل و کثیر مقدار کو تمام اوقات میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہو۔

103ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینا' جس سے مراد عمومی طور پر اس سے منع کرنا ہو جبکہ دوسری روایت سے اس کی تخصیص ثابت ہوتی ہو۔

104ویں قسم: ایسی چیز کی ممانعت' جس کے ارتکاب کو لوگوں کے لئے مباح قرار دیا گیا تھا پھر اس ممانعت کے بعد ایک متعین مدت کے لئے لوگوں کے لئے اس پر عمل کرنے کو مباح قرار دیدیا گیا' پھر اسے حرام قرار دیتے ہوئے اس سے منع کر دیا گیا تو اب یہ قیامت تک کے لئے حرام ہوگا۔

105ویں قسم: کسی متعین سبب کی وجہ سے کسی چیز کی ممانعت' پھر اس (حکم کو) منسوخ کر کے اس چیز کو مباح قرار دیدیا گیا ہو لیکن اس کا سبب اپنی (سابقہ) حالت پر بدستور حرام رہے گا۔

106ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت' جس کے مقابلے میں بعینہ اسی چیز کی اباحت موجود ہو' جبکہ حقیقت کے اعتبار سے ان دونوں کے درمیان کوئی تضاد یا اختلاف موجود نہ ہو۔

107ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہو' جس سے مراد اس ''مامور بہ'' چیز کی ضد (یعنی متضاد) سے منع کرنا ہو' جو نفس خطاب میں موجود پوشیدہ علت کی وجہ سے ہو۔

108ویں قسم: ایسی چیزوں سے ممانعت' جس کے ذریعے مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت (یعنی ان کے برخلاف عمل کرنا) مقصود ہو۔

109ویں قسم: کچھ اشیاء کے حوالے سے وعید کے الفاظ ہوں' اس سے مراد بعینہ ان اشیاء کے ارتکاب سے منع کرنا ہو۔

110ویں قسم: وہ اشیاء جنہیں نبی اکرم ﷺ ناپسند کرتے تھے' اور ان سے دور رہنے کو پسندیدہ قرار دیا گیا ہو' اگرچہ ظاہری خطاب میں ان کی ممانعت مطلق طور پر مذکور نہ ہو۔

اَلْقِسْمُ الثَّالِثُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ
وَهُوَ اِخْبَارُ الْمُصْطَفٰى صلى الله عليه وسلم عَمَّا اُحْتِيجَ اِلٰى مَعْرِفَتِهَا

قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَمَّا اخبار النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا احتيج الى معرفتها فقد تاملت جوامع فصولها وانواع. ورودها لاسهل ادراكها على من رام حفظها فرايتها تدور على ثمانين نوعا.

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن بدء الوحى و كيفيته.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ: اِخْبَارُهُ عَمَّا فضل به على غيره من الانبياء صلوات الله عليه وعليهم.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ: الاخبار عَمَّا اكرمه الله جل وعلا واراه اياه وفضله به على غيره.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ مضت متقدمة من فصول الانبياء باسمائهم وانسابهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن فصول الانبياء كانوا قبله من غير ذكر اسمائهم.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الامم السالفة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ امره الله جل وعلا بها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ اِخْبَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنَاقِبِ الصحابة رجالهم ونسائهم بذكر اسمائهم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن فضائل اقوام بلفظ الاجمال من غير ذكر اسمائهم.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ اراد بها تعليم امته.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ اراد بها تعليم بعض امته.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ هى البيان عن اللفظ العام الَّذِىْ فى الكتاب وتخصيصه فى سنته.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء بلفظ الاعتاب اراد به التعليم.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ اثبتها بعض الصحابة وانكرها بعضهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ اراد بها التعليم.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء المعجزة الَّتِیْ هی من علامات النبوة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن نفی جواز استعمال فعل الا عند اوصاف ثلاثة فمتى كان احد هذه الاوصاف الثلاثة موجودا كان استعمال ذٰلِكَ الفعل مباحا.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بذكر علة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ قد يَجُوْزُ التمثيل بتلك العلة ما دامت العلة قائمة والتشبيه بها فی الاشياء وان لم يذكر فی الخطاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ بنفی دخول الجنة عن مرتكبها بتخصيص مضمر فی ظاهر الخطاب المطلق.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ حكاها عن جبريل عليه السلام.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ حكاه عن اصحابه.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ كان يتخوفها على امته.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق اسم كلية ذٰلِكَ الشیء على بعض اجزائه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ مجمل قرن بشرط مضمر فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ نفی جواز استعمال الاشياء الَّتِیْ لا وصول للمرء الى ادائها الا بنفسه قاصدا فيها الى بارئه جل وعلا دون ما تحتوی عليه النفس من الشهوات واللذات.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق اسم ما يتوقع فی نهايته على بدايته قبل بلوغ النهاية فيه.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق اسم المستحق لمن اتى ببعض ذٰلِكَ الشیء الَّذِیْ هو البداية كمن اتاه مع غيره الى النهاية.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق الاسم عليه والغرض منه الابتداء فی السرعة الى الاجابة مع اطلاق اسم ضده مع غيره للتثبط والتلكؤ عن الاجابة.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ تمثل بها مثلا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بلفظ الاجمال الَّذِیْ تفسير ذٰلِكَ الاجمال بالتخصيص فی اخبار ثلاثة غيره.

اَلنَّوْعُ الثَّلاثُوْنَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا استاثر الله عز وعلا بعلمه دون خلقه ولم يطلع عليه

اَحَدًا من البشر.

اَلـنَّـوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن نفی شیء بعدد محصور من غیر ان یکون المراد ان ما وراء ذٰلِکَ العدد یکون مباحا والقصد فیہ جواب خرج علی سؤال بعینہ.

اَلـنَّـوْعُ الثَّانِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الاشیاء الَّتِیْ حصرھا بعدد معلوم من غیر ان یکون الْمُرَادُ مِنْ ذٰلِکَ العدد نفیا عَمَّا وراءہ.

اَلـنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ ھو المستثنی من عدد محصور معلوم.

اَلـنَّـوْعُ الـرَّابِـعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الاشیاء الَّتِیْ اراد ان یفعلھا فلم یفعلھا لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ عارضہ سائر الاخبار من غیر ان یکون بینھما تضاد ولا تھاتر.

اَلـنَّـوْعُ السَّـادِسُ وَالثَّلاثُـوْنَ: اِخْبَـارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ ظاھرہ مستقل بنفسہ ولہ تـخـصـیـصـان اثنان احدھما من سنة ثابتة والآخر من الاجماع قد یستعمل الخبر مرة علی عمومہ واخری یخص بخبر ثان وتارة یخص بالاجماع.

اَلـنَّـوْعُ السَّـابِـعُ وَالثَّلاثُـوْنَ: اِخْبَـارُہٗ صَـلَّـی اللّٰہُ عَـلَیْـہِ وَسَلَّمَ عن الشیء بالایماء المفھوم دون النطق باللسان.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق الاسم الواحد علی الشیئین المختلفین عند المقارنة بینھما.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُہٗ عن الشیء بلفظ الاجمال الَّذِیْ تفسیر ذٰلِکَ الاجمال فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلـنَّـوْعُ الْاَرْبَـعُـوْنَ: اِخْبَـارُہٗ صَـلَّـی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الشیء من اجل علة مضمرة لَمْ تُذْکَرْ فِیْ نَفْسِ الْـخِـطَـابِ فمتی ارتفعت العلة الَّتِیْ ھی مضمرة فی الخطاب جَازَ اِسْتِعْمَالُ ذٰلِکَ الشیء ومتی عدمت بطل جواز ذٰلِکَ الشیء.

اَلـنَّـوْعُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءٍ بالفاظ مضمرة بیان ذٰلِکَ الاضمار فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـانِـیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءٍ باضمار کیفیة حقائقھا دون ظواھر نصوصھا.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحكم للاشياء الَّتِىْ تحدث فى امته قبل حدوثها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء باطلاق اثباته وكونه باللفظ العام وَالْمُرَادُ مِنْهُ كونه فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء بلفظ التشبيه مراده الزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ الشىء لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء بذكر وصف مصرح معلل يدخل تحت هذا الخطاب ما اشبهه اذا كانت العلة الَّتِىْ من اجلها امر به موجودة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء باطلاق اسم الزوج على الواحد من الاشياء اذا قرن بمثله وان لم يكن فى الحقيقة كذٰلِكَ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ قصد بها مخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ اطلق الاسماء عليها لقربها من التمام.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ باطلاق نفى الاسماء عنها للنقص عن الكمال.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ باطلاق التغليظ على مرتكبها مُرَادُهَا التاديب دون الحكم.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ اطلقها على سبيل المجاورة والقرب.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ ابتداهم بالسؤال عنها ثُمَّ اخبرهم بكيفيتها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء باطلاق استحقاق ذٰلِكَ الشىء الوعد والوعيد وَالْمُرَادُ مِنْهُ مرتكبه لا نفس ذٰلِكَ الشىء.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء باطلاق اسم العصيان على الفاعل فعلا بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وله تخصيصان اثنان من خبرين آخرين.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ لم یحفظ بعض الصحابة تمام ذٰلِكَ الخبر عنه وحفظه البعض.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ اراد به التعلیم قد بقی المسلمون علیه مدة ثُمَّ نسخ بشرط ثان.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشیاء الَّتِیْ اریها فی منامه ثُمَّ نسی ابقاء امته.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا عاتب الله جل وعلا امته علی افعال فعلوها.

اَلنَّوْعُ السِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاهتمام لاشیاء اراد فعلها ثُمَّ ترکها ابقاء علی امته.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بصفة معلومةٍ مُرَادُهَا اِبَاحَةُ اِسْتِعْمَالُهُ ثُمَّ زجر عن اتیان مثله بعینه اذا کان بصفة اخری.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشیاء الَّتِیْ اطلقها بالفاظ الحذف عنها مما علیه معولها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ مراده اِبَاحَةُ الحکم علی مثل ما اخبر عنه لاستحسانه ذٰلِكَ الشیء الَّذِیْ اخبر عنه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشیاء الَّتِیْ انزل الله من اجلها آیات معلومة.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالاجوبة عَنْ اَشْيَاءٍ سئل عنها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی البدایة عن کیفیة اشیاء احتاج المسلمون الی معرفتها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن صِفَاتُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِی لَا یَقَعُ علیها التکییف.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وعلا فی اشیاء معین علیها.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا یَکُوْنُ فی امته من الفتن والحوادث.

اَلنَّوْعُ السَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الموت واحوال الناس عند نزول المنیة بهم.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن القبور وکیفیة احوال الناس فیها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَعْثِ واحوال الناس فی ذٰلِكَ الیوم.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الصراط وتباين الناس فى الجواز عليه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن محاسبة الله جل وعلا عباده ومناقشته اياهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحوض والشفاعة ومن له منهما حظ من امته.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن رؤية المؤمنين ربهم يوم القيامة وحجب غيرهم عنها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يكرمه الله جل وعلا فى القيامة بانواع الكرامات الَّتِيْ فضله بها على غيره من الانبياء صلوات الله عليه وعليهم اجمعين.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الجنة ونعيمها واقتسام الناس المنازل فيها على حسب اعمالهم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن النار واحوال الناس فيها نعوذ بالله منها.

اَلنَّوْعُ الثَّمَانُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الموحدين الذين استوجبوا النيران وتفضله عليهم بدخول الجنة بعد ما امتحشوا وصاروا فحما.

سنن کی اقسام میں سے تیسری قسم

یہ نبی اکرم ﷺ کا ان چیزوں کے بارے میں خبر دینا ہے‘ جن کی معرفت کی ضرورت ہوتی ہے

امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے ان چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کا تعلق ہے‘ جن کی معرفت کی ضرورت ہوتی ہے‘ تو جب میں نے ان کی ”جوامع فصول“ اوران کے ورود کی انواع میں غور وفکر کیا‘ تا کہ جو شخص ان کو حفظ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لئے میں ان کے ادراک کو آسان کردوں‘ تو میں نے دیکھا کہ یہ 80 اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔

پہلی قسم: نبی اکرم ﷺ کا وحی کے آغاز اوراس کی کیفیت کے بارے میں کا اطلاع دینا

دوسری قسم: آپ ﷺ کو دیگر انبیاء پر جو فضیلت عطا کی گئی ہے‘ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

تیسری قسم: اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو شان عطاء کی‘ آپ کو جو دیدار کروایا اوراس حوالے سے آپ ﷺ کو دیگر تمام لوگوں پر جو فضیلت اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

چوتھی قسم: پہلے زمانے کے انبیاء ان کے اسماء اور انساب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

5 ویں قسم: پہلے زمانے کے بعض انبیاء کے اسماء کا ذکر کیے بغیر ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

6 ویں قسم: گزشتہ امتوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

7 ویں قسم: جن اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا‘ ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

8 ویں قسم: مرد وخواتین صحابہ کے اسماء کے ذکر کے ہمراہ‘ ان کے مناقب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

9 ویں قسم: کچھ اقوام (یعنی لوگوں) کا نام لیے بغیر‘ مجمل الفاظ کے ذریعے ان کے فضائل کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

10 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا‘ جن کے ذریعے آپ ﷺ اپنی امت کو تعلیم دینا چاہتے ہوں۔

11 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا‘ جن کے ذریعے آپ ﷺ اپنی بعض امت کو تعلیم دینا چاہتے تھے۔

12 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا‘ جو ”کتاب اللہ“ میں مذکور ”عام“ الفاظ کا ”بیان“ ہیں‘

اوراس کی تخصیص آپ ﷺ کی سنت میں ہے۔

13ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جولفظی طور پر عتاب کرنا ہو اوراس سے مراد تعلیم دینا ہو۔

14ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جنہیں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے برقرار رکھا اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں برقرار' قرار نہیں دیا۔

15ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے ذریعے آپ کی مراد تعلیم دینا ہو۔

16ویں قسم: معجزانہ حیثیت رکھنے والی ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو علامات نبوت میں سے ہیں۔

17ویں قسم: کسی فعل پر عمل کرنے کے جواز کی نفی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جبکہ تین اوصاف کی صورت میں اس کا حکم مختلف ہو' تو ان تین اوصاف میں سے جب کوئی بھی ایک صفت موجود ہو تو اس فعل پر عمل کرنا مباح ہوگا۔

18ویں قسم: نفس خطاب میں علت کے تذکرے کے ہمراہ کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جب تک وہ علت برقرار رہے اس وقت تک اس علت کے ہمراہ مثال بیان کرنا اور اشیاء میں اس سے تشبیہہ دینا جائز ہوگا۔ اگرچہ اس کا ذکر خطاب میں نہ ہو۔

19ویں قسم: ان اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے مرتکب کے جنت میں داخلے کی نفی کی گئی ہے۔ جو بظاہر مطلق خطاب میں پوشیدہ تخصیص کے ہمراہ ہے۔

20ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل سے حکایت (یعنی ان کے بیان) کے طور پر بتائی ہیں۔

21ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے حکایت (یعنی ان کے بیان) کے طور پر بیان کی ہیں۔

22ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو آپ ﷺ نے اپنی امت کو (خدا کا) خوف دلانے کے لئے بیان کی ہیں۔

23ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کسی مکمل چیز کے نام کا اطلاق اس کے بعض اجزاء پر کیا گیا ہو۔

24ویں قسم: ایسی ''مجمل'' چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے ہمراہ نفس خطاب میں ایک پوشیدہ شرط موجود ہو' اوراس سے مراد ان اشیاء پر عمل کرنے کے جواز کی نفی ہو' جنہیں انسان بذات خود ہی ادا کرسکتا ہے۔ وہ اس میں اپنے خالق (کی رضامندی کے حصول) کا قصد کرتا ہے' اس میں نفسانی خواہشات اور لذات شامل نہیں ہوتی ہیں۔

25ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے آغاز کے لئے وہ اسم استعمال کیا گیا ہو' جو اس

کے اختتام کے لئے ہوتا ہے حالانکہ (اس صورتحال میں) اختتام تک پہنچا نہیں گیا۔

26ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے بعض حصے کو بجالینے جو کہ اس کا ابتدائی حصہ ہے والے پر اس کے مستحق کے اسم کا اطلاق کیا گیا ہو جبکہ اس نے اس (بعض ابتدائی حصے) کے علاوہ کو بھی اس کے ہمراہ ادا کیا ہو۔

27ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس پر اسم کا اطلاق کیا گیا ہو اور اصل غرض یہ ہو کہ اس کے جواب میں (یعنی اس پر عمل کرتے ہوئے ابتدائی طور پر جلدی کی جائے اس کے ہمراہ اس کے متضاد لفظ کا استعمال اس کے جواب (یعنی اس پر عمل کرنے کے حوالے سے) لیت ولعل کرنے والے کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔

28ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کے ذریعے مثال بیان کی جاتی ہے۔

29ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے لفظ "مجمل" ہوں اور اس "اجمال" کی وضاحت "تخصیص" کے ہمراہ تین دوسری روایات میں مذکور ہو۔

30ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے علم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی ساری مخلوق پر ترجیح دی ہو اور کسی بھی بشر کو اس پر اطلاع نہ دی ہو۔

31ویں قسم: متعین عدد کے ہمراہ کسی چیز کی نفی کے بارے میں آپ ﷺ کا اطلاع دینا جبکہ اس سے یہ مراد نہ ہو کہ اس عدد کے ماوراء اعداد مباح ہیں اور اس میں مقصود صرف اس چیز کا جواب دینا ہے جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔

32ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کا حصر متعین تعداد میں کیا گیا ہو اور اس سے یہ مراد نہ ہو کہ اس محصور عدد کے علاوہ تعداد کی نفی کی جائے۔

33ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس چیز کا کسی متعین محصور تعداد میں سے استثناء کیا گیا ہو۔

34ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جنہیں آپ ﷺ کرنا چاہتے تھے لیکن کسی متعین علت کی وجہ سے آپ ﷺ نے وہ عمل نہیں کیا۔

35ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے مقابلے میں دیگر روایات موجود ہوں لیکن ان کے درمیان کوئی تضاد یا اختلاف نہ ہو۔

36ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کا ظاہر اپنی ذات کے اعتبار سے مستقل ہو اور اس میں دو پہلوؤں سے تخصیص پائی جاتی ہو ان میں سے ایک تخصیص مستند حدیث سے ثابت ہو جبکہ دوسری تخصیص اجماع سے ثابت ہو۔ تو اس روایات کو بعض اوقات اس کے عموم پر محمول کیا جاتا ہو اور کبھی دوسری حدیث کے ذریعے اس کی تخصیص کر دی جاتی ہو اور کبھی اجماع کے ذریعے اس کی تخصیص کر دی جاتی ہو۔

37ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا زبان کے ذریعے کلام کیے بغیر صرف سمجھ آجانے والے اشارے کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں خبر دینا۔

38ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں ایک ہی اسم کا اطلاق دو اشیاء پر کیا گیا ہو کہ جب ان دونوں کو ساتھ ذکر کیا جائے تو وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔

39ویں قسم: ''مجمل'' لفظ کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے اجمال کی وضاحت دوسری روایات میں ہو۔

40ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جو کسی ایسی پوشیدہ علت کی وجہ سے ہو' جو خطاب میں مذکور ہو' اور خطاب میں پوشیدہ علت جب اٹھ جائے گی' تو اس چیز کا استعمال جائز ہوگا اور جب وہ علت معدوم ہوگی تو اس چیز کا جواز باطل ہو جائے گا۔

41ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو پوشیدہ الفاظ کے ہمراہ ہو اور ان پوشیدہ الفاظ کا بیان دوسری روایات میں ہو۔

42ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے حقائق کی کیفیت پوشیدہ ہو اور نصوص کے ظاہری مفہوم کے علاوہ ہو۔

43ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا کچھ اشیاء کے اپنی امت میں رونما ہونے سے پہلے ہی' ان کے حکم کے بارے میں اطلاع دینا۔

44ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو اس کے اثبات کے اطلاق کے ہمراہ ہو' یہ لفظ کے ''عموم'' کے ہمراہ ہو۔ اور اس سے مراد یہ ہو: وہ تمام حالتوں کے بارے میں نہ ہو بلکہ بعض حالتوں کے بارے میں ہو۔

45ویں قسم: تشبیہ کے لفظ کے ہمراہ' کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس سے مراد یہ ہو کہ متعین علت کی وجہ سے' اس چیز سے منع کیا گیا ہو

46ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو ایسی صفت کے ہمراہ ہو' جو ''صریح'' اور ''معلل'' ہو' اس سے مشابہت رکھنے والی تمام صورتیں اس کے تحت داخل ہوں گی' جب وہ علت موجود ہو' جس کی وجہ سے وہ حکم دیا گیا ہو۔

47ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کسی ''واحد'' چیز پر ''زوج'' (یعنی جوڑا) ہونے کا اطلاق ہو' جب اس کی مثل کو اس کے ساتھ ملایا گیا ہو' اگرچہ حقیقت میں اس طرح نہ ہو۔

48ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے ذریعے مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت مقصود ہو۔

49ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن اشیاء پر ان اسماء کا اطلاق اس لیے کیا گیا ہو' کیونکہ وہ قریب ہونے کے قریب ہوں۔

50ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کمال کے حوالے سے ناقص ہونے کے وجہ سے اسم کے اطلاق کی نفی کی گئی ہو۔

51ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کے مرتکب کی شدید مذمت کی گئی ہو لیکن اس سے مراد ادب سکھانا ہو حکم بیان کرنا (مقصد نہ ہو)

52ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن میں مجاورت اور قرب کی وجہ سے' اسم کا اطلاق کیا گیا ہو۔

53ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کے بارے میں پہلے آپ نے سوال کیا اور پھر آپ نے ان کی کیفیت کے بارے میں لوگوں کو بتایا۔

54ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں اس چیز کے وعدے یا وعید کے مستحق ہونے کا اطلاق کیا گیا ہے اور اس سے مراد وہ چیز نہیں ہے بلکہ اس کا مرتکب ہے۔

55ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کسی فعل کو کرنے والے شخص پر لفظ کے عموم کے ہمراہ نافرمانی کے لفظ کا اطلاق کیا گیا ہو اور اس میں دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہو جو دوسری دو روایات سے ثابت ہو۔

56ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے بارے میں مکمل خبر کو تمام صحابہ یاد نہ رکھ سکے ہوں اور بعض نے اسے یاد رکھا ہو۔

57ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس سے مراد تعلیم دینا ہو۔ مسلمان ایک مدت تک اس پر عمل پیرا رہے ہوں اور پھر دوسری شرط کے ہمراہ اسے منسوخ کر دیا گیا ہو۔

58ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دکھائی گئیں اور پھر آپ کی امت کی بہتری کے لئے وہ آپ کو بھلا دی گئیں۔

59ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا اس بارے میں اطلاع دینا کہ آپ کی امت کے بعض افعال کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر عتاب کیا۔

60ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا بعض اشیاء کے ارتکاب کا ارادہ کرنے کے بارے میں اطلاع دینا اور پھر اپنی امت کی بہتری کے لئے ان (افعال) کو ترک کر دینا۔

61ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو متعین صفت کے ہمراہ ہو اور اس سے مراد اس پر عمل پیرا ہونے کا مباح ہونا ہو۔ پھر آپ نے بعینہ اس جیسی چیز کی ادائیگی سے منع کر دیا ہو جب کہ وہ دوسری صفت کے ہمراہ ہو۔

62ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جس میں آپ نے ایسے الفاظ استعمال کئے جس کی مراد (پر دلالت کرنے والے) الفاظ کو حذف کر دیا گیا۔

63ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس سے مراد اس کی مثل کے حکم کو مباح قرار دینا ہے' جس کے بارے میں آپ نے خبر دی ہے' کیونکہ وہ شے اس چیز کے لئے مستحسن ہوتی ہے' جس کے بارے میں آپ ﷺ نے خبر دی ہے۔

64ویں قسم: کچھ ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے متعین آیات نازل کی تھیں۔

65ویں قسم: جن اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ کا ان کے جوابات عطا کرنا۔

66ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا ایسی چیزوں کے بارے میں' آغاز میں ہی (یعنی کسی کے ان کے بارے میں دریافت نہ کرنے کے باوجود از خود) خبر دینا' جن کی معرفت کی مسلمانوں کو ضرورت ہو گی۔

67ویں قسم: اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا خبر دینا' جو کیفیت (کے بیان) سے ماوراء ہیں۔

68ویں قسم: اللہ تعالیٰ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ان امور کے حوالے سے خبر دینا' جو (اس کی معرفت میں) مددگار بن سکتے ہیں۔

69ویں قسم: آپ ﷺ کی امت میں جو فتنے اور حادثے رونما ہوں گے۔ آپ ﷺ کا ان کے بارے میں خبر دینا۔

70ویں قسم: آپ ﷺ کا موت' اور موت کا سامنا کرنے (کے وقت میں) لوگوں کی حالت کے بارے میں خبر دینا۔

71ویں قسم: آپ ﷺ کا قبور اور ان میں لوگوں کے احوال کی کیفیت کے بارے میں خبر دینا۔

72ویں قسم: آپ ﷺ کا (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہونے اور اس دن لوگوں کے احوال کے بارے میں خبر دینا۔

73ویں قسم: آپ کا (قیامت کے دن) پل صراط اور اس پر سے گزرنے کے حوالے سے لوگوں کے (احوال کے) اختلاف کی خبر دینا۔

74ویں قسم: آپ ﷺ کا' (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے حساب لینے اور ان سے مناقشہ کے بارے میں خبر دینا۔

75ویں قسم: آپ ﷺ کا' حوض کوثر' شفاعت اور آپ ﷺ کی امت میں سے جن لوگوں کو یہ نصیب ہوں گے' ان کے بارے میں خبر دینا۔

76ویں قسم: آپ ﷺ کا' قیامت کے دن' اہل ایمان کے اپنے پروردگار کا دیدار کرنے' اور غیر مسلموں کے اس سے محروم رہنے کے بارے میں خبر دینا۔

77ویں قسم: آپ ﷺ کا اس بات کی خبر دینا کہ قیامت کے دن جو مرتبہ و مقام اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عطا کرے گا اور آپ کو دیگر تمام انبیاء پر (جن حوالوں سے) فضیلت دے گا۔

78ویں قسم: آپ ﷺ کا جنت اور اس کی نعمتوں' اور لوگوں کے اپنے اعمال کے حساب کے اس کے مختلف حصوں میں قیام کرنے کے بارے میں خبر دینا۔

79ویں قسم: آپ ﷺ کا جہنم اور اس میں لوگوں کی حالتوں کے بارے میں خبر دینا' اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

80ویں قسم: آپ ﷺ کا ان موحدین کے بارے میں خبر دینا' جو جہنم میں جا چکے ہوں گے' اور ان کے جل کر کوئلہ بن جانے کے بعد (اللہ تعالیٰ) ان پر یہ فضل کرے گا کہ انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

اَلْقِسْمُ الرَّابِعُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ
وَهُوَ الْإِبَاحَاتُ الَّتِىْ اُبِيحَ اِرْتِكَابُهَا

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وقد تفقدت الاباحات الَّتِىْ ابيح ارتكابها ليحيط العلم بكيفية انواعها وجوامع تفصيلها باحوالها ويسهل وعيها على المتعلمين ولا يصعب حفظها على المقتبسين فرايتها تدور على خمسين نوعا.

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: منها الاشياء الَّتِىْ فعلها رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تؤدى الى اِبَاحَةُ استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ: اَلشَّىْءُ الَّذِىْ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند عدم سبب مباح استعمال مثله عند عدم ذٰلِكَ السبب.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِىْ سُئِلَ عَنْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاباحها بشرط مقرون.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ: الشىء الَّذِىْ اباحه الله جل وعلا بصفة واباحه رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بصفة اخرى غير تلك الصفة.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ: الفاظ تعريض مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال الاشياء الَّتِىْ عرض من اجلها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ: الفاظ الاوامر الَّتِىْ مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ والاطلاق.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: اِبَاحَةُ بعض الشىء المزجور عنه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ: اِبَاحَةُ تاخير بعض الشىء المامور به لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ: اِبَاحَةُ استعمال الشىء المزجور عنه الرجال دون النساء لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ: اِبَاحَةُ الشىء لاقوام باعيانهم من اجل علة معلومة لا يَجُوْزُ لغيرهم استعمال مثله.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ عَشَرَ: اَلْاَشْيَاءِ الَّتِى فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مباح للائمة استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ عَشَرَ: الشىء الَّذِىْ ابيح لبعض النساء اِسْتِعْمَالُهُ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وحظر ذٰلِكَ على سائر النساء والرجال جميعا.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ: لفظة زجر عن فعل مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال ضد ذٰلِكَ الفعل المزجور عنه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ: الاباحات الَّتِىْ ابيح اِسْتِعْمَالُهَا وتركها معا خير المرء بين اتيانها واجتنابها جميعا.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ: اِبَاحَةُ تخيير المرء بين الشيء الَّذِىْ يباح له اِسْتِعْمَالُهُ بعد شرائط تقدمته.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ: الاخبار عن الاشياء الَّتِىْ مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ والاطلاق.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِىْ ابيحت ناسخة لاشياء حظرت قبل ذٰلِكَ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ: الشيء الَّذِىْ نهى عنه لصفة معلومة ثُمَّ ابيح استعمال ذٰلِكَ الفعل بعينه بغير تلك الصفة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: ترك النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ تؤدى الى اِبَاحَةُ تركها.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء الَّذِىْ هو محظور قليله وكثيره وقد ابيح اِسْتِعْمَالُهُ بعينه فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ اذا قصد مرتكبه فيه بنيته الخير دون الشر وان كان ذٰلِكَ الشيء محظورا فِىْ كُلِّ الْاَحْوَالِ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْعِشْرُوْنَ: الشيء الَّذِىْ هو مباح لهذه الامة وهو محرم عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آله.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ تؤدى الى اِبَاحَةُ استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: الفاظ اعلام مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ لاشياء سئل عنها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الشيء المفروض الَّذِىْ ابيح تركه لقوم من اجل العذر الواقع فى الحال.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء الَّذِىْ ابيح بلفظ السؤال عَنْ شَيْءٍ ثان.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ مراده اِبَاحَةُ فعل متقدم من اجله امر بهذا الامر.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الاخبار عَنْ اَشْيَاءٍ انزل الله جل وعلا فى الكتاب اباحتها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: الاخبار عَنْ اَشْيَاءٍ سئل عنها فاجاب فيها باجوبة مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ الْمَسْؤُوْل عَنْهَا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء الَّذِىْ حظر من اجل علة معلومة يلزم فى اِسْتِعْمَالُهُ احدى ثلاث خصال معلومة.

اَلنَّوْعُ الثَّلاثُوْنَ: الشيء الَّذِىْ سئل عن اِسْتِعْمَالُهُ فاباح تركه بلفظه تعريض.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالثَّلاثُوْنَ: اِبَاحَةُ فعل عند وجود شرط معلوم مع حظره 2 عند شرط ثان قد حظر مرة اخرى عند الشرط الْاَوَّلُ الَّذِىْ ابيح ذٰلِكَ عند

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالثَّلاثُوْنَ الشيء الَّذِىْ كان مباحا فى اول الاسلام ثُمَّ نسخ بعد ذٰلِكَ بحكم ثان.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلاثُوْنَ: الفاظ استخبار عَنْ اَشْيَاءٍ مُرَادُهَا اِبَاحَةُ اِسْتِعْمَالُهَا.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ هو مقرون بشرط مراده الاِبَاحَةُ فمتى كان ذٰلِكَ الشرط

موجودا كان الامر الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ مباحا ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط لم يكن استعمال ذٰلِكَ الشيء مباحا.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلشَّيْءُ الَّذِىْ فَعَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مراده الاِبَاحَةُ عند عدم ظهور شيء معلوم لم يجز استعمال مثله عند ظهوره كما جاز ذٰلِكَ عند عدم الظهور.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: الفاظ اعلام عند اشياء سئل عنه مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ الْمَسْؤُوْل عَنْهَا.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء باطلاق اسم الواحد على الشيئين المختلفين اذا قرن بينهما في الذكر.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: استصوابه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاشياء الَّتِىْ سُئِلَ عَنْهَا واستحسانه اياها يؤدى ذٰلِكَ الى اِبَاحَةِ اِسْتِعْمَالِهَا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وتخصيصه فِىْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ على سبيل العموم لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ قد يَجُوْزُ استعمال ذٰلِكَ الفعل عند عدم تلك العلة الَّتِىْ من اجلها ابيح ما ابيح.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ بعض الشيء الَّذِىْ حظر على بعض الْمُخَاطَبِيْنَ عند عدم سبب معلوم فمتى كان ذٰلِكَ السبب موجودا كان الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالِهٖ واجبا ومتى عدم ذٰلِكَ السبب كان استعمال ذٰلِكَ الفعل مباحا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِىْ ابيحت من اشياء محظورة رخص اتيانها او شيء منها على شرائط معلومة للسعة والترخيص.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الاِبَاحَةُ للشيء الَّذِىْ ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ لبعض النساء دون الرجال لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ كَانَ مَحْظُوْرًا على بعض الْمُخَاطَبِيْنَ ثُمَّ ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ لهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ اداء الشيء على غير النعت الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ قبل ذٰلِكَ لعلة تحدث.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء المحظور بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ عند سبب يحدث.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ تقديم الشيء المحصور وقته قبل مجيئه او تاخيره عن وقته لعلة تحدث.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ ترك الشيء المامور به عند القيام باشياء مفروضة غير ذٰلِكَ الشيء الواحد المامور به.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: لفظة زجر عَنْ شَيْءٍ مُرَادُهَا تعقيب إِبَاحَةُ شيء ثان بعده.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِيْ شاهدها رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ فعلت في حياته فلم ينكر على فاعليها تلك مباح للمسلمين استعمال مثلها.

سنن کی اقسام میں سے چوتھی قسم

یہ وہ اباحات، جن کے ارتکاب کو مباح قرار دیا گیا ہے۔

امام ابوحاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان "اباحات" کا کھوج لگایا ہے، جن کا ارتکاب مباح ہے تاکہ علم ان (اباحات) کی انواع کی کیفیت، اوران کے احوال سمیت ان کی تفصیلات کے جوامع کو محیط ہو جائے۔ متعلمین کے لئے انہیں محفوظ کرنا سہل ہو جائے اور مقتبسین کے لئے انہیں یاد رکھنا مشکل نہ رہے، تو میں نے یہ دیکھا کہ (یہ اباحات) 50 اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔

پہلی قسم: وہ اشیاء جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں، اور یہ چیز، ان چیزوں پر عمل کرنے کے مباح ہونے کی طرف لے جاتی ہے۔

دوسری قسم: وہ چیز جو کسی سبب کی عدم موجودگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے، اور اس جیسی چیز پر عمل کرنا، اس سبب کی عدم موجودگی میں مباح ہوگا۔

تیسری قسم: وہ اشیاء جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شرط کے ہمراہ انہیں مباح قرار دیا۔

چوتھی قسم: وہ چیز، جسے اللہ تعالیٰ نے کسی ایک صفت کے ساتھ مباح قرار دیا، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ کسی دوسری صفت کے ہمراہ مباح قرار دیا۔

5ویں قسم: الفاظ "تعریض" کے ہوں گے۔ اور اس سے مراد ان اشیاء پر عمل کرنے کو مباح قرار دینا ہوگا جن کے لئے "تعریض" استعمال کی گئی ہے۔

6ویں قسم: "امر" کے الفاظ ہوں گے، اور اس سے مراد مباح قرار دینا اور اطلاق کرنا ہوگا۔

7ویں قسم: کسی ممنوعہ چیز کے بعض حصے کو کسی متعین علت کی وجہ سے مباح قرار دینا۔

8ویں قسم: کسی "مامور بہ" چیز کے بعض حصے کو تاخیر سے ادا کرنے کو مباح قرار دینا، جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہو۔

9ویں قسم: کسی متعین علت کی وجہ سے، کسی ممنوعہ چیز کے استعمال کو مباح قرار دینا، جس چیز کو مردوں کے لئے ممنوعہ قرار دیا گیا ہو، خواتین کے لئے نہیں۔

10ویں قسم: کچھ متعین لوگوں کے لئے کسی چیز کو مباح قرار دینا، جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہو اور ان لوگوں کے علاوہ کسی کے لئے اس پر عمل کرنا جائز نہ ہو۔

11ویں قسم: وہ اشیاء جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں اور "ائمہ" کے لئے ان جیسی چیزوں پر عمل کرنا مباح ہے۔

12 ویں قسم: وہ چیزیں کہ بعض خواتین کے لئے یہ مباح قرار دیا گیا ہے کہ وہ بعض حالتوں میں ان پر عمل کر سکتی ہیں' جبکہ دیگر تمام خواتین اور مردوں کے لئے انہیں ممنوع قرار دیا گیا ہو۔

13 ویں قسم: الفاظ کسی فعل سے ممانعت کے ہوں' اور اس سے مراد یہ ہو کہ جس فعل کو ممنوع قرار دیا گیا ہے' اس کے متضاد کو استعمال کرنا مباح ہو۔

14 ویں قسم: وہ امور' جن پر عمل کرنا اور انہیں ترک کرنا' دونوں مباح قرار دیے گئے ہیں۔ آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ وہ انہیں بجالائے یا ان سے اجتناب کرے۔

15 ویں قسم: آدمی کو کسی ایسی چیز کے بارے میں اختیار دینے کا مباح قرار دینا جس پر عمل کو آدمی کے لئے' بعض ایسی شرائط کے بعد مباح قرار دیا گیا تھا۔ جو پہلے موجود ہوں گی۔

16 ویں قسم: بعض چیزوں کے بارے میں اطلاع دینا' جس سے مراد انہیں مباح قرار دینا ہو۔

17 ویں قسم: وہ اشیاء جنہیں مباح قرار دیا گیا ہے اور یہ چیز ان اشیاء کے ممنوع ہونے کو نسخ کرنے والی ہے' جو پہلے ممنوع قرار دی گئی تھیں۔

18 ویں قسم: وہ چیز' جس سے کسی متعین صفت کی وجہ سے منع کیا گیا تھا اور پھر اس فعل پر عمل کرنے کو اس صفت کے علاوہ کسی دوسری صفت کے ساتھ مباح قرار دیا گیا۔

19 ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا چند افعال کو ترک کرنا' جو اس بات کی طرف لے جاتا ہے کہ ان افعال کو ترک کرنا مباح ہے۔

20 ویں قسم: کسی ایسی چیز کو مباح قرار دینا' جو پہلے تھوڑی یا زیادہ مقدار میں ممنوع تھی اور پھر بعض حالتوں میں بعینہ اسی چیز کے استعمال کو مباح قرار دیدیا جائے' جبکہ اس کا ارتکاب کرنے والا شخص وہ کام کرتے ہوئے نیک نیت رکھتا ہو' برائی کی نیت نہ ہو۔ اگرچہ وہ چیز ہر حال میں ممنوع ہو۔

21 ویں قسم: وہ چیز' جو اس امت کے لئے مباح قرار دی گئی ہے لیکن نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کے لئے وہ حرام ہے۔

22 ویں قسم: وہ افعال' جو ان جیسی چیزوں پر عمل کرنے کے مباح ہونے کی طرف لے جاتے ہیں۔

23 ویں قسم: الفاظ' اطلاع دینے کے ہوں' اور ان سے مراد' ان اشیاء کو مباح قرار دینا ہو' جن کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے۔

24 ویں قسم: وہ چیز' جو فرض قرار دی گئی اور کچھ لوگوں کے لئے اسے ترک کرنے کو مباح قرار دیا گیا' جو اس وقت میں موجود کسی عذر کی وجہ سے ہوگا۔

25 ویں قسم: کسی چیز کو مباح قرار دینا' جسے کسی دوسری چیز کے بارے میں سوال کرنے کے الفاظ کے ذریعے مباح قرار دیا گیا ہو۔

26ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد یہ ہو کہ اس سے پہلے کے فعل کو مباح قرار دیا جائے جس کی وجہ سے وہ حکم دیا گیا تھا۔

27ویں قسم: کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینا' جن کی اباحت (کا حکم) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے۔

28ویں قسم: کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں اطلاع دینا' جن کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا' تو ان کے جوابات دیے گئے اور اس سے مراد ان اشیاء کے استعمال کو مباح قرار دینا ہے' جن کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔

29ویں قسم: کسی ایسی چیز کو مباح قرار دینا' جسے کسی متعین علت کی وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا تھا' اور اس پر عمل کرنا' تین متعین خصال میں سے کسی ایک صورت میں لازم ہوگا۔

30ویں قسم: وہ چیز جس پر عمل کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا' تو اسے ترک کرنے کو مباح قرار دیا گیا' جو تعریض کے لفظ کے ہمراہ ہے۔

31ویں قسم: کسی متعین شرط کی موجودگی میں کسی فعل کو مباح قرار دینا' باوجودیکہ وہی فعل کسی دوسری شرط کی موجودگی میں ممنوع ہو' اور اس فعل کو اس پہلی شرط کی موجودگی میں' ایک مرتبہ ممنوع قرار دیا جا چکا ہو' جس شرط کی موجودگی میں اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے اور اس (دوسری) شرط کی موجودگی میں اس فعل کو مباح قرار دیا جا چکا ہو' جس کی وجہ سے پہلی مرتبہ اسے ممنوع قرار دیا گیا تھا۔

32ویں قسم: وہ چیز جو ابتداء اسلام میں مباح تھی اور پھر اس کے بعد دوسرے حکم کے ذریعے اسے منسوخ کر دیا گیا۔

33ویں قسم: الفاظ' کچھ چیزوں کے بارے میں' دریافت کرنے کے ہوں' لیکن اس سے مراد' ان کے استعمال کو مباح قرار دینا ہو۔

34ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو کسی شرط کے ہمراہ ہو اور اس سے مراد اسے مباح قرار دینا ہو تو جب بھی وہ شرط موجود ہوگی' وہ حکم مباح قرار دینے کے لئے ہوگا اور جب وہ شرط معدوم ہوگی' تو پھر اس چیز کا استعمال مباح نہیں ہوگا۔

35ویں قسم: وہ چیز' جو نبی اکرم ﷺ نے کی ہو' اور اس سے مراد' کسی متعین چیز کے ظہور کی عدم موجودگی کی صورت میں' مباح قرار دینا ہو اور اس کے ظہور کے وقت اس جیسی چیز کا استعمال جائز نہ ہو۔ جس طرح عدم ظہور کے وقت (اس کا استعمال) جائز ہوگا۔

36ویں قسم: کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو' تو ان کے جواب میں اطلاع دینے کے الفاظ ہوں اور اس سے مراد یہ ہو کہ ان چیزوں کے استعمال کو مباح قرار دیا جائے' جن کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔

37ویں قسم: دو چیزوں پر ایک ہی اسم کا اطلاق کر کے ایک چیز کو مباح قرار دینا' جبکہ وہ دو چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں اور ان دونوں کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہو۔

38ویں قسم: نبی اکرم ﷺ سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ کا انہیں درست اور مستحسن قرار دینا تو یہ چیز ان کے استعمال کے مباح ہونے کی طرف لے جاتی ہے۔

39ویں قسم: لفظ کے ''عموم'' کے ذریعے کسی چیز کو مباح قرار دینا جس کی ''تخصیص'' دوسری روایات سے ثابت ہو۔

40ویں قسم: کسی ایسی چیز کو کرنے کا حکم دینا' جس کے استعمال کو کسی متعین علت کی وجہ سے عمومی طور پر مباح قرار دیا گیا ہو۔ اوراس علت کی عدم موجودگی کی صورت میں بھی اس فعل کا استعمال جائز ہو۔ جس علت کی وجہ سے اس چیز کو مباح قرار دیا گیا۔

41ویں قسم: بعض مخاطب افراد کو جن چیزوں سے منع کیا گیا۔ ان میں سے کسی متعین سبب کی عدم موجودگی کی صورت میں' ایک چیز کے کچھ حصے کو مباح قرار دینا' تو جب وہ سبب موجود ہوگا تو اس کی استعمال سے روکنے کا حکم واجب ہوگا اور جب وہ سبب معدوم ہوگا تو اس فعل کو کرنا مباح ہوگا۔

42ویں قسم: وہ اشیاء جنہیں ممنوعہ اشیاء میں سے مباح قرار دیا گیا ہو۔ ان کی بجاآوری کی رخصت دی گئی ہو۔ یا ان میں سے کچھ کو وسعت دینے اور رخصت عطا کرنے کے حوالے سے' متعین شرائط کی بنیاد پر (مباح قرار دیا گیا)

43ویں قسم: کسی ایسی چیز کو مباح قرار دینا' جس کا استعمال مردوں کے لئے نہیں' بلکہ بعض خواتین کے لئے مباح قرار دیا گیا' اور کسی متعین علت کی وجہ سے ہو۔

44ویں قسم: کسی چیز کو کم کرنے کا حکم دینا' جو پہلے بعض مخاطبین کے لئے ممنوع تھی اور پھر اس کا استعمال ان لوگوں کے لئے مباح قرار دیدیا گیا۔

45ویں قسم: کسی چیز کی ادائیگی کو مباح قرار دینا' جس میں اس چیز کی صفت بیان نہ کی گئی ہو' جس کا اس سے پہلے حکم دیا گیا تھا اور یہ کسی درپیش آنے والی علت کی وجہ سے ہو۔

46ویں قسم: کسی ممنوعہ چیز کو مباح قرار دینا' جو لفظ کے عموم کے ساتھ ہو اور وارد ہونے والے کسی سبب کی موجوگی میں ہو۔

47ویں قسم: کسی ایسی چیز کو (اپنے مخصوص وقت سے) پہلے کرنے کو مباح قرار دینا' جس کا اپنا متعین وقت ہو تو اس وقت سے پہلے اسے کرنے کو مباح قرار دینا' یا اس کے مخصوص وقت سے تاخیر کے ساتھ اسے کرنے کو مباح قرار دینا' جو پیش آنے والی کسی علت کی وجہ سے ہو۔

48ویں قسم: کسی ایسی چیز کو ترک کرنے کو مباح قرار دینا' جس کا حکم دیا گیا تھا اور یہ فرض اشیاء کی بجاآوری کے وقت ہو۔ اور اس ایک چیز کے علاوہ ہو' جس کا حکم دیا گیا تھا۔

49ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت کے الفاظ ہوں' لیکن اس سے مراد اس کے بعد آنے والی دوسری چیز کو مباح قرار دینا ہو۔

50ویں قسم: وہ اشیاء جن کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشاہدہ کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں وہ کام کئے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کرنے والے (کے اس فعل) پر انکار نہیں کیا تو ان جیسی اشیاء کو استعمال کرنا مسلمانوں کے لئے مباح ہوگا۔

اَلْقِسْمُ الْخَامِسُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ

وَهُوَ اَفْعَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ اِنْفَرَدَ بِهَا

قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاَمَّا افعال النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانى تاملت تفصيل انواعها وتدبرت تقسيم احوالها لئلا يتعذر على الفقهاء حفظها ولا يصعب على الحفاظ وعيها فرايتها تدور على خمسين نوعا:

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: اَلْفِعْلُ الَّذِىْ فرض عليه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدة ثُمَّ جعل له ذٰلِكَ نفلا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ: الافعال الَّتِىْ فرضت عليه وعلى امته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ: الافعال الَّتِىْ فعلها صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستحب للائمة الاقتداء به فيها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ لِاُمَّتِهِ الِاقْتِدَاءُ به فيها.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعاتبه جل وعلا عليها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم تقم الدلالة على انه خص بِاِسْتِعْمَالِهِ دون امته مباح لهم استعمال مثل ذٰلِكَ الفعل لعدم وجود تخصيصه فيه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرة واحدة للتعليم ثُمَّ لم يعد فيه الى ان قبض صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ: افعال النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ اراد بها تعليم امته.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ: افعاله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ فعلها لاسباب موجودة وعلل معلومة.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تؤدى الى اِبَاحَةُ استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ عَشَرَ: الافعال الَّتِىْ اختلفت الصحابة فى كيفيتها وتباينوا عنه فى تفصيلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ عَشَرَ: الادعية الَّتِىْ كان يدعو بها صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بها يستحب لامته الاقتداء به فيها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قصد بها مخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ: اَلْفِعْلُ الَّذِىْ فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولا يعلم لذٰلِكَ الفعل الا علتان اثنتان كان

مراده اَحَدًاهما دون الاخرى.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ: نفى الصحابة بعض افعال النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ اثبتها بعضهم.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحدوث سبب فلما زال السبب ترك ذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والوحى ينزل فلما انقطع الوحى بطل جواز استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ: افعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ تفسر عن اوامره المجملة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدة ثُمَّ حرم بالنسخ عليه وعلى امته ذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشىء الَّذِىْ ينسخ الامر الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ مع اباحته ترك ذٰلِكَ الشىء المامور به.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْعِشْرُوْنَ: فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشىء الَّذِىْ نهى عنه مع اباحته ذٰلِكَ الفعل المنهى عنه فى خبر آخر.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالْعِشْرُوْنَ: فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشىء نهى عنه مع تركه الانكار على مرتكبه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ خص بهاصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دون امته.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِعْلُ الَّذِىْ نسخه اِسْتِعْمَالُهٗ ذٰلِكَ الفعل نفسه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ تخالف الاوامر الَّتِىْ امر بها فى الظاهر.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ تخالف النواهى 2فى الظاهر دون ان يكون فى الحقيقة بينهما3خلاف.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ فعلها صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اراد بها الاستنان به فيها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ اراد بها تاديب امته.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال مخافة ان تفرض على امته او يشقّ عليهم اتيانها.

اَلنَّوْعُ الثَّلَاثُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ اراد بها التعليم.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالثَّلَاثُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ يضادها اِسْتِعْمَالُهٗ مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالثَّلَاثُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ تدل على الزَّجْرِ عَنْ ضدها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ: الافعال المعجزة اَلَّتِیْ کان یفعلها صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ او فعلت بعده اَلَّتِیْ هی من دلائل النبوة.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: الافعال اَلَّتِیْ فیها تضاد وتهاتر فی الظاهر وهی مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَکُونَ بینهما تضاد او تهاتر.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَلْفِعْلُ اَلَّذِیْ فعله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فارتفعت العلة المعلومة وبقیذٰلِكَ الفعل فرضا علی امته الی یوم القیامة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: قضایاه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَّتِیْ قضی بها فی اشیاء رفعت الیه من امور المسلمین.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: کتبته صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الکتب الی المواضع بما فیها من الاحکام والاوامر وهی ضرب من الافعال.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بامته یجب علی الائمة الاقتداء به فیه اذا کانت العلة اَلَّتِیْ هی مِنْ اَجْلِهَا فَعَلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ موجودة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تُذْکَرْ کیفیتها فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ لا یَجُوْزُ استعمال مثلها الا بتلك الکیفیة اَلَّتِیْ هی مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اراد بها المعاقبة علی افعال مضت متقدمة.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ عِلَّةٍ مَّوْجُوْدَةٍ خفی علی اکثر الناس کیفیة تلك العلة.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَشْیَاءُ اَلَّتِیْ سُئِلَ عَنْهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مسلم فاجاب عنها بالافعال.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الافعال اَلَّتِیْ رُوِیَتْ عَنْهُ مجملة تفسیر تلك الجمل فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الافعال اَلَّتِیْ رُوِیَتْ عَنْهُ مختصرة ذکر تقصیها فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: افعاله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فی اظهاره الاسلام وتبلیغ الرسالة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: هِجْرَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وکیفیة احواله فیها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اخلاق رسول الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شمائله فی ایامه ولیالیه.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: علة رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَّتِیْ قبض فیها وکیفیة احواله فی تلك العلة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وتکفینه ودفنه.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: وصف رسول الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وسنه.

سنن کی اقسام میں سے پانچویں قسم

اور یہ نبی اکرم ﷺ کے وہ افعال ہیں' جو آپ ﷺ کی انفرادیت ہیں

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے افعال کا تعلق ہے' تو میں نے ان کی انواع کی تفصیل میں غور وفکر کیا اور ان کے احوال کی تفصیل میں تدبر کیا تا کہ فقہاء (یعنی اہل علم) کے لئے انہیں یاد رکھنا ناممکن نہ رہے' اور حافظانِ حدیث کے لئے انہیں محفوظ رکھنا مشکل نہ رہے' تو میں نے دیکھا کہ یہ 50 قسموں کے گرد گھومتے ہیں۔

پہلی قسم: وہ فعل' جو ایک مدت تک نبی اکرم ﷺ پر فرض رہا اور پھر آپ ﷺ کے لئے اس کو نفل قرار دیا گیا۔

دوسری قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے لئے فرض قرار دیئے گئے۔

تیسری قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے ہیں اور ائمہ کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس بارے میں آپ ﷺ کی پیروی کریں۔

چوتھی قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے ہیں اور آپ ﷺ کی امت کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس بارے میں آپ ﷺ کی پیروی کرے۔

5ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر عتاب کیا۔

6ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم ﷺ نے کیا لیکن اس بات پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوسکی کہ اس فعل پر عمل کرنا' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور اس (کی اجازت) امت کے لئے نہیں ہے۔ تو اس نوعیت کے افعال آپ ﷺ کی امت کے لئے مباح ہوں گے کیونکہ اس بارے میں آپ ﷺ کی تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

7ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم ﷺ نے تعلیم دینے کے لئے' ایک مرتبہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وصال تک دوبارہ وہ فعل نہیں کیا۔

8ویں قسم: وہ افعال' جن کے ذریعے نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کی تعلیم کا ارادہ کیا۔

9ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کسی موجود سبب یا کسی متعین علت کی وجہ سے کیے۔

10ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے تو یہ بات اس چیز کی طرف لے جاتی ہے کہ اس طرح کے افعال پر عمل کرنا مباح ہے۔

11ویں قسم: وہ افعال' جن کی کیفیت کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہوا اور اس کی تفصیل کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے مختلف رائے رکھتے ہیں۔

12ویں قسم: وہ دعائیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس بارے میں آپ کی پیروی کرے۔

13ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہیں اور ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت تھا۔

14ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' اور اس فعل کے بارے میں صرف دو علتوں کا پتہ چل سکا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ان دو میں سے کوئی ایک علت تھی' دوسری (علت مراد) نہیں تھی۔

15ویں قسم: (بعض) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ایسے افعال کی نفی کرنا' جنہیں دیگر (بعض) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ثابت قرار دیا ہو۔

16ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سبب کے پیش آنے کی وجہ سے کیا ہو اور جب وہ سبب زائل ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فعل ترک کر دیا۔

17ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے اور وحی نازل ہوتی رہی' جب وحی (کے نزول کا سلسلہ) منقطع ہو گیا تو اب اس کی مانند فعل پر عمل کرنے کا جواز باطل ہو گیا۔

18ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (بعض) "مجمل" احکام کی وضاحت کے لئے کیے۔

19ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدت تک کرتے رہے۔ پھر نسخ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے وہ فعل حرام قرار دیدیا گیا۔

20ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا کام کرنا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے کسی حکم کو منسوخ کر دے۔ بعد آپ کا اس مامور بہ چیز کو ترک کرنے کو مباح قرار دینا۔

21ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا کام کرنا' جس سے آپ نے منع کیا تھا' بعد آپ کے اس ممنوعہ فعل کو مباح قرار دینا' جو دوسری روایت میں مذکور ہو۔

22ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا کرم کرنا' جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا' بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل کے مرتکب پر انکار کو ترک کرنا۔

23ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں۔ آپ کی امت کے لئے نہیں ہیں۔

24ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی فعل کو ترک کرنا' کہ آپ کے اس فعل پر بذاتِ خود' کسی علت کی وجہ سے' عمل کرنے نے اسے منسوخ کر دیا ہو۔

25ویں قسم: وہ افعال' جو بظاہر ان احکام کے خلاف ہیں۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے تھے۔

26ویں قسم: وہ افعال' جو بظاہر نواہی کیخلاف ہیں' حالانکہ درحقیقت ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

27ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے اور آپ کا مقصود یہ تھا کہ اس بارے میں آپ کی پیروی کی جائے۔

28ویں قسم: اپنی امت کی تعلیم کے لئے نبی اکرم ﷺ کا کچھ افعال کو ترک کر دینا۔

29ویں قسم: اس اندیشے کے تحت' نبی اکرم ﷺ کا کچھ افعال کو ترک کر دینا' کہ کہیں وہ آپ ﷺ کی امت پر فرض نہ ہو جائیں' یا ان کی بجا آوری ان لوگوں کے لئے مشقت کا باعث نہ ہو۔

30ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا کچھ افعال کو ترک کر دینا' جس سے مراد تعلیم دینا ہو۔

31ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا ایسے افعال کو ترک کرنا' جس کے مثل پر آپ کا عمل کرنا' اس کے برخلاف (ثابت ہو)۔

32ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا بعض افعال کو ترک کر دینا' جو ان کے متضاد کی ممانعت پر دلالت کرتا ہے۔

33ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے معجزے کے طور پر کیے یا وہ آپ ﷺ کے بعد کیے گئے (لیکن وہ آپ ﷺ کا معجزہ ہیں اور یہ تمام معجزات) آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے ہیں۔

34ویں قسم: وہ افعال' جن میں بظاہر تضاد اور فرق نظر آتا ہے' تو یہ مباح اختلاف کی قسم ہے' اس لیے (ان افعال کے درمیان درحقیقت) کوئی تضاد اور فرق نہیں ہوگا۔

35ویں قسم: وہ فعل جو نبی اکرم ﷺ نے کسی متعین علت کی وجہ سے کیا' پھر وہ علت اٹھ گئی لیکن وہ فعل' قیامت تک آپ ﷺ کی امت کے لئے فرض کے طور پر باقی رہ گیا۔

36ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کے فیصلے جو آپ ﷺ نے ان مختلف مقدمات میں دیئے تھے جو مسلمانوں کے مختلف امور سے متعلق آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے۔

37ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا مختلف مقامات کی طرف مکتوبات بھجوانا' جن میں احکام اور اوامر موجود تھے' یہ بھی افعال کی ایک قسم ہے۔

38ویں قسم: وہ فعل کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے ساتھ جو طرز سلوک اختیار کیا' تو ائمہ کے لئے اس حوالے سے آپ ﷺ کی پیروی کرنا لازم ہے جبکہ وہ علت جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ کام کیا تھا' وہ علت موجود ہو۔

39ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ نے کیے' اور نفس خطاب میں اس کی کیفیت کا تذکرہ نہیں ہوا تو اس جیسے فعل پر عمل کرنا صرف اس مخصوص کیفیت کے ساتھ جائز ہوسکتا ہے' جو نفس خطاب میں پوشیدہ ہے۔

40ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ نے کئے اور اس سے مراد پہلے گزرے ہوئے افعال پر معاقبت ہو۔

41ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم ﷺ نے کسی موجود علت کی وجہ سے کیا' لیکن اس علت کی کیفیت اکثر لوگوں سے پوشیدہ رہی۔

42ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے افعال کی شکل میں ان کا جواب دیا۔

43ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ سے ''مجمل'' طور پر روایت کیے گئے اور اس اجمال کی وضاحت دوسری روایات میں مذکور ہے۔

44ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ سے ''مختصر'' طور پر روایت کیے گئے جن کی ''تفصیل'' دوسری روایات میں مذکور ہے۔

45ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے اسلام کے غلبہ اور رسالت کی تبلیغ کے حوالے سے کیے۔

46ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا اور اس دوران آپ ﷺ کے احوال کی کیفیت

47ویں قسم: روزمرہ کے معمولات میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق وشمائل

48ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کی اس بیماری کا تذکرہ جس کے دوران آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ اور اس بیماری کے دوران آپ ﷺ کے احوال کی کیفیت۔

49ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کے وصال' آپ ﷺ کی تکفین وتدفین (کا تذکرہ)

50ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی عمر کا تذکرہ۔

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فجميع انواع السنن اربع مائة نوع على حسب ما ذكرناها ولو اردنا ان نزيد على هذه الانواع الَّتِيْ نوعناها للسنن انواعا كثيرة لفعلنا وانما اقتصرنا على هذه الانواع دون ما وراء ها وان تهيا ذٰلِكَ لو تكلفنا لِاَنَّ قصدنا فى تنويع السنن الكشف عَنْ شَيْئَيْنِ.

احدهما: خبر تنازع الائمة فيه وفى تاويله والآخر عموم خطاب صعب على اكثر الناس الوقوف على معناه واشكل عليهم بغية القصد منه فقصدناه الى تقسيم السنن وانواعها لنكشف عن هذه الاخبار الَّتِيْ وصفناها على حسب ما يسهل الله جل وعلا ويوفق القول فيه فيما بعد ان شاء الله.

وانما بدانا بتراجم انواع السنن فى اول الكتاب قصد التسهيل منا على

من رام الوقوف على تكل حديث من كل نوع منها ولئلا يصعب حفظ كل فصل من كل قسم عند البغية وِلِاَنَّ قصدنا فى نظم السنن حذو تاليف القرآن لِاَنَّ القرآن الف اجزاء فجعلنا السنن اقساما بازاء اجزاء القرآن.

ولما كانت الاجزاء من القرآن كل جزء منها يشتمل على سور جعلنا كل قسم من اقسام السنن يشتمل على انواع فانواع السنن بازاء سور القرآن.

ولما كان كل سورة من القرآن تشتمل على آى جعلنا كل نوع من انواع السنن يشتمل على احاديث والاحاديث من السنن بازاء الآى من القرآن.

فاذا وقف المرء على تفصيل ما ذكرنا وقصد الحفظ لها سهل عليه ما يريد من ذٰلِكَ كما يصعب عليه الوقوف على كل حديث منها اذا لم يقصد قصد الحفظ له الا ترى ان المرء اذا كان عنده مصحف وهو غير حافظ لكتاب الله جل وعلا فاذا احب ان يعلم آية من القرآن فى اى موضع هى صعب عليه ذٰلِكَ فاذا حفظه صارت الآى كلها نصب عينيه.

واذا كان عنده هذا الكتاب وهو لا يحفظه ولا يتدبر تقاسيمه وانواعه واحب اخراج حديث منه صعب عليه ذٰلِكَ فاذا رام حفظه احاط علمه بالكل حَتّٰى لا ينخرم منه حديث اصلا وهذا هو الحيلة الَّتِيْ احتلنا ليحفظ الناس السنن ولئلا يعرجوا على الكتبة والجمع الا عند الحاجة دون الحفظ له او العلم به.

واما شرطنا فى نقله ما اودعناه كتابنا هذا من السنن: فانا لم نحتج فيه الا بحديث اجتمع فى كل شيء من رواته خمسة اشياء "

الْاَوَّلُ: العدالة فى الدين بالستر الجميل.

والثَّانِيُ: الصدق فی الحدیث بالشهرة فيه.

والثَّالِثُ: العقل بما يحدث من الحديث.

والرَّابِعُ: العلم بما يحيل من معانی ما يروی.

وَالْخَامِسُ: المتعرى خبره عن التدليس فكل من اجتمع فيه هذه الخصال الخمس احتججنا بحديثه وبينا الكتاب على روايته وكل من تعرى عن خصلة من هذه الخصال الخمس لم نحتج به.

والعدالة فی الانسان هو ان يكون اكثر احواله طاعة الله لانا متی ما لم نجعل العدل الا من لم يوجد منه معصية بحال ادانا ذٰلِكَ الى ان ليس فی الدنيا عدل اذ الناس لا تخلو احوالهم من ورود خلل الشيطان فيها بل العدل من كان ظاهرا احوله طاعة الله والَّذِیْ يخالف العدل من كان اكثر احواله معصية الله.

وقد يكون العدل الَّذِیْ يشهد له جيرانه وعدول بلده به وهو غير صادق فيما يروی من الحديث لِاَنَّ هذا شیء ليس يعرفه الا من صناعته الحديث وليس كل معدل يعرف صناعة الحديث حَتّٰی يعدل العدل على الحقيقة فی الرواية والدين معا.

والعقل بما يحدث من الحديث هو ان يعقل من اللغة بمقدار ما لا يزيل معانی الاخبار عن سننها ويعقل من صناعة الحديث ما لا يسند موقوفا او يرفع مرسلا او يصحف اسما.

والعلم بما يحيل من معانی ما يروی هو ان يعلم من الفقه بمقدار ما اذا ادی خبرا او رواه من حفظه او اختصره لم يحله عن معناه الَّذِیْ اطلقه رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی معنی آخر.

والمتعری خبره عن التدليس هو ان كون الخبر عن مثل من وصفنا نعته بهذه الخصال الخمس فيرويه عن مثله سماعا حَتّٰی ينتهی ذٰلِكَ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ولعلنا قد كتبنا عن اكثر من الفی شيخ من اسبيجاب الى الاسكندرية ولو نرو فی كتابنا هذا الا عن مائة وخمسين شيخا اقل او اكثر ولعل معول كتابنا هذا يكون على نحو من عَشَرَين شيخا ممن اردنا السنن عليهم واقتنعنا برواياتهم عن رواية غيرهم على الشرائط الَّتِیْ وصفناها وربما اروی فی هذا الكتاب واحتج بمشايخ قد قدح فيهم بعض ائمتنا مثل سماك بن حرب وداود بن ابی هند ومحمد بن اسحاق بن يسار وحماد بن سلمة وابی بكر بن عياش واضرابهم ممن تنكب عن رواياتهم بعض ائمتنا واحتج بهم البعض فمن صح عندی منهم بالبراهين الواضحة وصحة الاعتبار على سبيل الدين انه ثقة احتججت به ولم اعرج على قول من قدح فيه ومن صح عندی بالدلائل النيرة والاعتبار الواضح على سبيل الدين انه غير عدل لم احتج به وان وثقة بعض ائمتنا.

وانی سامثل واَحَدًا منهم واتكلم عليه ليستدرك به المرء من هو مثله كانا 2 جئنا الى حماد بن سلمة

فمثلناه وقلنا لمن ذب عمن ترك حديثه لم 3 استحق حماد بن سلمة ترك حديثه وكان رحمة الله ممن رحل وكتب وجمع وصنف وحفظ وذاكر ولزم الدين والورع الخفى والعبادة الدائمة والصلابة فى السنة والطبق على اهل البدع ولم يشك عوام البصرة انه كان مستجاب الدعوة ولم يكن فى البصرة فى زمانه احد ممن نسب الى العلم يعد من البدلاء غيره فمن اجتمع فيه هذه الخصال لم استحق مجانية روايته فان قال لمخالفته الاقران فيما روى فى الاحايين يقال له وهل فى الدنيا محدث ثقة لم يخالف الاقران فى بعض ما روى فان استحق انسان مجانبة جميع ما روى بمخالفته الاقران فى بعض ما يروى لاستحق 4 كل محدث من الائمة المرضيين ان يترك حديثه لمخالفتهم اقرانهم فى بعض ما رووا.

فان قال كان حماد يخطىء يقال له وفى الدنيا احد بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعرى عن الخطا ولو جاز ترك حديث من اخطا لجاز ترك حديث الصحابة والتابعين ومن بعدهم من المحدثين لانهم لم يكونوا بمعصومين.

فان قال حماد قد كثر خطؤه له ان الكثرة اسم يشتمل على معان شتى ولا يستحق الانسان ترك روايته حَتّٰى يكون منه من الخطا ما يغلب صوابه فاذا فحش ذٰلِكَ منه وغلب على صوابه استحق مجانية روايته واما من كثر خطؤه ولم يغلب على صوابه فهو مقبول الرواية فيما لم يخطىء فيه واستحق مجانية ما اخطا فيه فقط مثل شريك وهشيم وابى بكر بن عياش واضرابهم كانوا يخطئون فيكثرون فروى عنهم واحتج بهم فى كتابه وحماد واحد من هؤلاء .

فان قال كان حماد يدلس يقال له فان قتادة وابا اسحاق السبيعى وعبد الملك بن عمير وابن جريج والاعمش والثورى وهشيما كانوا يدلسون واحتججت بروايتهم فان اوجب تدليس حماد فى روايته ترك حديثه اوجب تدليس هؤلاء الائمة ترك حديثهم.

فان قال يروى عن جماعة حديثا واحدًا بلفظ واحد من غير ان يميز بين الفاظهم يقال له كَانَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والتابعون يؤدون الاخبار على المعانى بالفاظ متباينة وكذٰلِكَ كان حماد يفعل كان يسمع الحديث عن ايوب وهشام وابن عون ويونس وخالد وقتادة عن بن سيرين فيتحرى المعنى ويجمع فى اللفظ فان اوجب ذٰلِكَ منه ترك حديثه اوجب ذٰلِكَ ترك حديث سعيد بن المسيب والحسن وعطاء وامثالهم من التابعين لانهم كانوا يفعلون ذٰلِكَ بل الانصاف فى النقلة الاخبار استعمال الاعتبارفيما رووا.

وانى امثل للاعتبار مثالا يستدرك به ما وراء ه وكانا جئنا الى حماد بن سلمة فرايناه روى خبرا عن اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم لم نجد ذٰلِكَ الخبر عند غيره من

اصحاب ايوب فالَّذِىْ يلزمنا فيه التوقف عن جرحه والاعتبار بما روى غيره من اقرانه فيجب ان نبدا فننظر هـذا الـخبر هل رواه اصحاب حماد عنه او رجل واحد منهم وحده فان وجد اصحابه قد رووه علم ان هذا قـد حدث به حماد وان وجد ذٰلِكَ من رواية ضعيف عنه الزق ذٰلِكَ بذٰلِكَ الراوى دونه فمتى صح انه روى عـن ايـوب مـا لـم يتابـع عليه يجب ان يتوقف فيه ولا يلزق به الوهن بل ينظر هل روى احد هذا الخبر من الثـقـات عـن ابـن سيرين غير ايوب فان وجد ذٰلِكَ علم ان الخبر له اصل يرجع اليه وان لم يوجد ما وصفنا نظر حينئذ هل روى احد هذا الخبر عن ابى هريرة غير ابن سيرين من الثقات فان وجد ذٰلِكَ علم ان الخبر لـه اصـل وان يوجد ما قلنا نظر هل روى احد هَذَا الْخَبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم غير ابى هريرة فان وجـد ذٰلِكَ صـح ان الـخبـر لـه اصـل ومتـى عدم ذٰلِكَ والخبر نفسه يخالف الاصول الثلاثة علم ان الخبر موضوع لا شك فيه وان ناقله الَّذِىْ تفرد به هو الَّذِىْ وضعه.

هـذا حـكـم الاعتبار بين النقلة فى الروايات وقد اعتبرنا حديث شيخ شيخ على ما وصفنا من الاعتبار عـلـى سبيـل الـديـن فمن صح عندنا منهم انه عدل احتججنا به وقبلنا ما رواه وادخلناه فى كتابنا هذا ومن صح عندنا انه غير عدل بالاعتبار الَّذِىْ وصفناه لم نحتج به وادخلناه فى كتاب المجروحين من المحدثين بـاحـد اسبـاب الـجـرح لِاَنَّ الـجـرح فـى المجروحين على عَشَرَين نوعا ذكرناها بفصولها فى اول كتاب المجروحين بما ارجو الغنية فيها لِلْمُتَاَمِّلِ اِذَا تَاَمَّلَهَا فَاَغْنَى ذَلِكَ عَنْ تِكْرَارِهَا فى هذا الكتاب.

فـامـا الاخبار فانها كلها اخبار آحاد 1 لانـه ليـس يـوجد عن النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خبر من رواية عـدليـن روى احـدهـما عن عدلين وكل واحد منهما عن عدلين حَتّٰى ينتهى ذَلِكَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ فـلـمـا استحال هذا وبطل ثبت ان الاخبار كلها اخبار الآحاد وان من تنكب عن قبول اخبار الآحاد فقد عمد الى ترك السنن كلها لعدم وجود السنن الا من رواية الآحاد.

واما قبول الرفع فى الاخبار فانا نقبل ذٰلِكَ عن كل شيخ اجتمع فيه الخصال الخمس الَّتِىْ ذكرتها فان ارسـل عـدل خبـرا واسنده عدل آخر قبلنا خبر من اسند لانه اتى بزيادة حفظها ما لم يحفظ غيره ممن هو مثلـه فـى الاتـقان فان ارسله عدلِاَنَّ واسنده عدلِاَنَّ قبلت رواية العدلين اللذين اسنداه على الشرط الْاَوَّلُ وهٰكَذَا الحكم فيه كثر العدد فيه او قل فان ارسله خمسة من العدول واسنده عدلِاَنَّ نظرت حينئذ الى من فوقه بالاعتبار وحكمت لمن يجب كانا جئنا الى خبر رواة نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم اتـفـق مـالك وعبيد الله بن عمر ويحيى بن سعيد وعبد الله بن عون وايوب السختيانى عن نافع عن ابن عمر ورفـعـوه وارسـلـه ايـوب بـن مـوسى واسماعيل بن امية وهؤلاء كلهم ثقات او اسند هذان وارسل اولئك اعتبـرت فـوق نـافـع هـل روى هـذا الـخبـر عن ابن عمر احد من الثقات غير نافع مرفوعا او من فوقه على

حسب ما وصفنا فاذا وجد قبلنا خبر من اتى بالزيادة فى روايته على حسب ما وصفنا.

وفى الجملة يجب ان يعتبر العدالة فى نقلة الاخبار فاذا صحت العدالة فى واحد منهم قبل منه ما روى من المسند وان اوقفه غيره والمرفوع وان ارسله غيره من الثقات اذ العدالة لا توجب غيره فيكون الارسال والرفع عن ثقتين مقبولين والمسند والموقوف عن عدلين يقبلان على الشرط الَّذِىْ وصفناه.

واما زيادة الالفاظ فى الروايات فانا لا نقبل شيئا منها الا عن من كان الغالب عليه الفقه حَتّٰى يعلم انه كان يروى الشىء ويعلمه حَتّٰى لا يشك فيه انه ازاله عن سننه او غيّره عن معناه ام لا لِاَنَّ اصحاب الحديث الغالب عليهم حفظ الاسامى والاسانيد دون المتون والفقهاء الغالب عليهم حفظ المتون واحكامها واداؤها بالمعنى دون حفظ الاسانيد واسماء المحدثين فاذا رفع محدث خبرا وكان الغالب عليه الفقه لم اقبل رفعه الا من كتابه لانه لا يعلم المسند من المرسل ولا الموقوف من المنقطع وانما همته احكام المتن فقط وكذٰلِكَ لا اقبل عن صاحب حديث حافظ متقن اتى بزيادة لفظة فى الخبر لِاَنَّ الغالب عليه احكام احكام الاسناد وحفظ الاسامى والاغضاء عن المتون وما فيها من الالفاظ الا من كتابه هذا هو الاحتياط فى قبول الزيادات فى الالفاظ.

واما المنتحلون المذاهب من الرواة مثل الارجاء والترفض وما اشبههما فانا نحتج باخبارهم اذا كانوا ثقات على الشرط الَّذِىْ وصفناه ونكل مذاهبهم وما تقلدوه فيما بينهم وبين خالقهم الى الله جل وعلا الا ان يكونوا دعاة الى ما انتحلوا فان الداعى الى مذهبه والذاب عنه حَتّٰى يصير اماما فيه وان كان ثقة ثُمَّ روينا عنه جعلنا للاتباع لمذهبه طريقا وسوغنا للمتعلم الاعتماد عليه وعلى قوله فالاحتياط ترك رواية الائمة الدعاة منهم والاحتجاج بالرواة الثقات منهم على حسب ما وصفناه.

ولو عمدنا الى ترك حديث الاعمش وابى اسحاق وعبد الملك بن عمير واضرابهم لما انتحلوا والى قتادة وسعيد بن ابى عروبة وابن ابى ذئب واسنانهم لما تقلدوا الى عمر بن درّ وابراهيم التَّيمى ومسعر بن كدام واقرانهم لما اختاروا فتركنا حديثهم لمذاهبهم لكان ذٰلِكَ ذريعة الى ترك السنن كلها حَتّٰى لا يحصل فى ايدينا من السنن الا الشىء اليسير واذا استعملنا ما وصفنا اعنا على دحض السنن وطمسها بل الاحتياط فى قبول رواياتهم الاصل الَّذِىْ وصفناه دون رفض ما رووه جملة.

واما المختلطون فى اواخر اعمارهم مثل الجريرى وسعيد بن ابى عروبة واشبههما فانا نروى عنهم فى كتابنا هذا ونحتج بما رووا الا انا لا نعتمد من حديثهم الا ما روى عنهم الثقات من القدماء الذين نعلم انهم سمعوا منهم قبل اختلاطهم وما وافقوا الثقات فى الروايات الَّتِىْ لا نشك فى صحتها وثبوتها من جهة اخرى لِاَنَّ حكمهم وان اختلطوا فى اواخر اعمارهم وحمل عنهم فى اختلاطهم بعد تقدم عدالتهم حكم

الثقة اذا اخطا ان الواجب ترك خطئه اذا علم والاحتجاج بما نعلم انه لم يخطيء فيه وكذٰلِكَ حكم هؤلاء الاحتجاج بهم فيما وافقوا الثقات وما انفردوا مما روى عنهم القدماء من الثقات الذين كان سمعاهم منهم قبل الاختلاط سواء.

واما المدلسون الذين هم ثقات وعدول فانا لا نحتج باخبارهم الا ما بينوا السماع فيما رووا مثل الثورى والاعمش وابى اسحاق واضرابهم من الائمة المتقين 1 واهل الورع فى الدين لانا متى قبلنا خبر مدلس لم يبين السماع فيه وان كان ثقة لزمنا قبول المقاطيع والمراسيل كلها لانه لا يدرى لعل هذا المدلس دلس هذا الخبر عن ضعيف يهى الخبر بذكره اذا عرف اللّٰہ الا ان يكون المدلس يعلم انه ما دلس قط الا عن ثقة فاذا كان كذٰلِكَ قبلت روايته وان لم يبين السماع وهذا ليس فى الدنيا الا سفيان بن عيينة وحده فانه كان يدلس ولا يدلس الا عن ثقة متقن ولا يكاد يوجد لسفيان بن عيينة خبر دلس فيه الا وجد الخبر بعينه قد بين سماعه عن ثقة مثل نفسه والحكم فى قبول روايته لهذه العلة وان لم يبين السماع فيها كالحكم فى رواية ابن عباس اذا روى عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما لم يسمع منه.

وانما قبلنا اخبار اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رووها عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وان لم يبينوا السماع فى كل ما رووا وبيقين نعلم ان احدهم ربما سمع الخبر عن صحابى آخر ورواه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غير ذكر ذٰلِكَ الَّذِيْ سمعه منه لانهم رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اجمعين كلهم ائمة سادة قادة عدول نزه اللّٰہ عز وجل اَقْدَارَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن ان يلزق بهم الوهن وفى قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الا ليبلغ الشاهد منكم الغائب ," اعظم الدليل على ان الصحابة كلهم عدول ليس فيهم مجروح ولا ضعيف اذ لو كان فيهم مجروح او ضعيف او كان فيهم احد غير مجروح ولا ضعيف اذ لو كان فيهم مجروح او ضعيف او كان فيهم احد غير عدل لاستثنى فى قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقال الا ليبلغ فِلَانٌ وفِلَانٌ منكم الغائب فلما اجملهم فى الذكر بالامر بالتبليغ من بعدهم دل ذٰلِكَ على انهم كلهم عدول وكفى بمن عدله رسول اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شرفا.

فاذا صح عندى خبر من رواية مدلس انه بين السماع فيه لا ابالى ان اذكره من غير بيان السماع فى خبره بعد صحته عندى من طريق آخر.

وانا نملى بعد هذا التقسيم وذكر الانواع وصف شرائط الكتاب قسما قسما ونوعا نوعا بما فيه من الحديث على الشرائط الَّتِيْ وصفناها فى نقلها من غير وجود قطع فى سندها ولا ثبوت جرح فى ناقليها ان قضى اللّٰہ ذٰلِكَ وشاءه واتنكب عن ذكر المعاد فيه الا فى موضعين اما لزيادة لفظة لا اجد منها بدا او للاستشهاد به على معنى فى خبر ثان فاما فى غير هاتين الحالَّتَيْن فانى اتنكب ذكر المعاد فى هذا الكتاب.

جعلنا الله ممن اسبل عليه جلابيب الستر في الدنيا واتصل ذٰلِكَ بالعفو عن جناياته في العقبى انه الفعال لما يريد.

انتهى كلام الشيخ رحمه الله في الخطبة.

ثم قال في آخر القسم الْاَوَّلُ فَهٰذَا آخِرُ جَوَامِعِ اَنْوَاعِ الْاَمْرِ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَاهَا بِفُصُولِهَا وَاَنْوَاعِ تَقَاسِيمِهَا وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْاَوَامِرِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ لِاَنَّ تِلْكَ الْمَوَاضِعَ بِهَا اَشْبَهُ كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي الْاَوَامِرِ لِلْبُغْيَةِ فِي الْقَصْدِ فِيهَا.

وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هٰذَا القسم الثَّانِيُّ الَّذِيْ هو النَّوَاهِي بِتَفْصِيلِهَا وَتَقْسِيمِهَا عَلَى حَسَبِ مَا اَمْلَيْنَا الْاَوَامِرَ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهُ.

جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ اَغْضَى فِي الْحُكْمِ فِي دِينِ اللّٰهِ عَنْ اَهْوَاءِ الْمُتَكَلِّفِينَ وَلَمْ يُعَرِّجْ فِي النَّوَازِلِ عَلَى آرَاءِ الْمُقَلِّدِينَ مِنَ الْاَهْوَاءِ الْمَعْكُوسَةِ والآراء المنحوس انه خير مسؤول.

وقال في آخر القسم الثَّانِيُّ فهذا آخر جوامع انواع النَّوَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فصلناها بفصولها ليعرف تفصيل الخطاب مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهِ وقد بقي من النواهي احاديث كثيرة بددناها في سائر الاقسام كما بددنا في النواهي سواء على حسب مَا اَصَّلْنَا الْكِتَابَ عَلَيْهِ.

وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هذا القسم الثَّالِثُ من اقسام السنن الَّذِيْ هو اِخْبَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا احتيج الى معرفتها بفصولها فصلا ان الله يسر ذٰلِكَ وسهله.

جعلنا الله من المتبعين للسنن كيف ما دارت والمتباعدين عن الاهواء حيث ما مالت انه خير مسؤول وافضل مامول.

وقال في آخر القسم الثَّالِثُ فهذا آخر انواع الاخبار عَمَّا احتيج الى معرفتها من السنن قد امليناها وقد بقي من هذا القسم احاديث كثيرة بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا في هذا القسم للاستشهاد على الجمع بين خبرين متضادين في الظاهر والكشف عن معنى شيء تَعَلَّقَ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ العلم فاحال السنة عن معناها الَّتِيْ اطلقها المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وانا نملي بعد هذا القسم الرَّابِعُ من اقسام السنن الَّذِيْ هو الاباحات الَّتِيْ ابيح ارتكابها ان الله قضى بذٰلِكَ وشاء.

جعلنا الله ممن آثر المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ امته وانخضع لقبول ما ورد عليه من سننه بترك ما يشتمل عليه القلب من اللذات وتحتوى عليه النفس من الشهوات من المحدثات الفاضحة والمخترعات الداحضة انه خير مسؤول.

وقال القسم الرَّابِعُ فَهٰذَا آخِرُ جَوَامِعِ الْاِبَاحَاتِ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلَيْنَاهَا بِفُصُولِهَا

وَقَدْ بَقِيَ من هَذَا الْقِسْمِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ كَمَا بَدَّدْنَا مِنهَا فِي هَذَا الْقِسْمِ عَلَى مَا اَصَّلْنَا الْكِتَابَ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هذا

الْقِسمِ الْقِسْمَ الْخَامِسَ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ الَّتِي هي افعال النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفُصُولِهَا وَاَنْوَاعِهَا اِن اللّٰهُ قَضَى ذَلِكَ وَشَاءَهُ.

جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ هدى لسبل الرشاد ووفق لسلوك السداد فى جمع وتشمر فِي جَمْعِ السُّنَنِ وَالْاَخْبَارِ وَتَفَقَّهَ فِي صَحِيحِ الْآثَارِ وَآثَرَ مَا يُقَرِّبُ اِلَى الْبَارِى جَلَّ وعلا من الاعمال على ما يباعد عنه فى الاحوال انه خير مسؤول.

ثم قال فى آخر الكتاب فهذا آخر انواع السنن قد فصلناها على حسب ما اصلنا الكتاب عليه من تقاسيمها وليس فى الانواع الَّتِيْ ذكرناها من اول الكتاب الى لآخره نوع يستقصى لانا لو ذكرنا كل نوع بما فيه من السنن لصار الكتاب اكثره معادا لِاَنَّ كل نوع منها يدخل جوامعه فى سائر الانواع فاقتصرنا على ذكر الانمى 1 من كل نوع لنستدرك به ما وراء ه منها وكشفنا عَمَّا اشكل من الفاظها وفصلنا عَمَّا يجب ان يوقف على معانيها على حسب ما سهل الله ويسره وله الحمد على ذٰلِكَ.

وقد تركنا من الاخبار المروية اخبار كثيرة من اجل ناقليها وان كانت تلك الاخبار مشاهير تداولها الناس فمن احب الوقوف على السبب الَّذِيْ من اجله تركتها نظر فى كتاب المجروحين من المحدثين من كتبنا يجد فيه التفصيل لكل شيخ تركنا حديثه ما يشفى صدره وينفى الريب عن خلده ان وفقه الله جل وعلا لذٰلِكَ وطلب سلوك الصواب فيه دون متابعة النفس لشهواتها ومساعدته اياها فى لذاتها.

وقد احتججنا فى كتابنا هذا بجماعة قد قدح فيهم بعض ائمتنا فمن احب الوقوف على تفصيل اسماء هم فلينظر فى الكتاب المختصر من تاريخ الثقات يجد فيه الاصول الَّتِيْ بنينا ذٰلِكَ الكتاب عليها حَتّٰى لا يعرج على قدح قادح فى محدث على الاطلاق من غير كشف عن حقيقة وقد تركنا من الاخبار المشاهير الَّتِيْ نقلها عدول ثقات لعلل تبين لنا منها الخفاء على عالم من الناس جوامعها.

وانما نملى بعد هذا علل الاخبار ونذكر كل مروى صح او لم يصح بما فيه من العلل ان يسر الله ذٰلِكَ وسهله.

جعلنا الله ممن سلك مسالك اولى النهى فى اسباب الاعمال دون التعرج على الاوصاف والاقوال فارتقى على سلالم اهل الولايات بالطاعات التعرج على الاوصاف والاقوال فارتقى على سلالم اهل الولايات بالطاعات والانقلاع بكل الكل عن المزجورات حَتّٰى تفضل عليه بقبول ما ياتى من الحسنات والتجاوز عَمَّا يرتكب من الحوبات انه خير مسؤول وافضل الحسنات والتجاوز عَمَّا يرتكب من الحوبات انه خير مسئول وافضل مامول انتهى كلامه اولا وآخرا رحمه الله بمنه وكرمه.

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: تو سنن کی تمام اقسام 400 ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ ہم نے سنن کی جو انواع بیان کی ہیں' اگر ہم چاہتے تو ان کے علاوہ بھی بہت سی انواع بیان کر سکتے تھے۔ لیکن باقی کو چھوڑ کر ہم نے ان انواع پر اس لیے اکتفاء کیا ہے' کیونکہ ''سنن'' کی نوع بندی کا مقصد دو چیزوں سے پردہ ہٹانا ہے۔

ایک وہ روایت جس کی تاویل کے بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

دوسرا روایت کے الفاظ کی عمومیت' اکثر لوگوں کیلئے اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے اور اس سے مقصود کا حصول ان کیلئے مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے ہم نے سنن کی تقسیم اور نوع بندی کا ارادہ کیا تاکہ ایسی روایات' جن کے بارے میں ہم نے ذکر کیا ہے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ (کی عطا کردہ توفیق) کے مطابق ان کی وضاحت کر دیں اور اس کے بارے میں قول موافق ہو جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

کتاب کے آغاز میں ہم نے انواعِ سنن کے تراجم سے آغاز کیا ہے' تاکہ اس شخص کیلئے سہولت ہو جائے جو ان میں سے کسی بھی نوع سے متعلق احادیث سے واقفیت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس لیے بھی کہ مقصود کے وقت ہر قسم کی ہر فصل کو حفظ کرنا دشوار نہ رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' ہم نے سنن کی اس ترتیب بندی میں قرآن کی تالیف کی پیروی کرنے کا قصد کیا ہے کیونکہ قرآن کو مختلف اجزاء کی شکل میں تالیف کیا گیا ہے' تو قرآن کے اجزاء کے مقابلے میں (یعنی اس کی طرز پر) ہم نے سنن کی اقسام بنا دی ہیں۔

جس طرح قرآن کے اجزاء میں سے ہر جز مختلف سورتوں پر مشتمل ہوتا ہے' تو اسی طرح ہم نے سنن کی اقسام میں سے ہر قسم کو مختلف انواع پر مشتمل بنایا ہے' تو سنن کی انواع' قرآن کی سورتوں کے مقابل (یعنی اس طرز کے حوالے سے) ہوں گی اور قرآن کی ہر سورت کیونکہ کئی آیات پر مشتمل ہوتی ہے اس لیے ہم نے سنن کی انواع میں سے ہر نوع کو مختلف احادیث پر مشتمل بنایا ہے' تو سنن میں سے احادیث' قرآن کی آیات کے مقابلے میں ہوں گی۔

ہم نے جو تفصیل ذکر کی ہے' جب آدمی اس سے واقف ہو جائے گا اور ان (احادیث کو) حفظ کرنے کا ارادہ کرے گا' تو اس کیلئے یہ چیز آسان ہو گی جو اس نے ارادہ کیا ہے۔ جس طرح اس کیلئے یہ بات دشوار ہو گی کہ اگر وہ انہیں حفظ کرنے کا ارادہ نہیں کرتا تو اس کیلئے ان احادیث سے واقفیت حاصل کرنا (یعنی موضوع کی ترتیب کے حوالے سے انہیں تلاش کرنا) مشکل ہو گا۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا؟ جب کسی شخص کے پاس قرآن مجید موجود ہو اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حافظ نہ ہو اور وہ قرآن کی کسی آیت کے بارے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہو کہ وہ کس مقام پر ہے؟ تو یہ بات اس کیلئے دشوار ہو گی۔ لیکن جب وہ اس (قرآن کو) حفظ کر لے گا' تو تمام آیات اس کی آنکھوں کے سامنے ہونگی۔

تو اگر یہ کتاب کسی شخص کے پاس ہو' اور وہ اسے حفظ نہ کرے' اس کی تقاسیم اور انواع میں غور و فکر نہ کرے۔ اور پھر اس میں سے

کوئی حدیث نکالنا چاہے (یعنی تلاش کرنا چاہے) تو یہ بات اس کیلئے دشوار ہوگی لیکن جب وہ اسے حفظ کرنے کا قصد کرے گا' تو اس کا علم پوری کتاب کو محیط ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ کسی ایک حدیث کو بھی نہیں چھوڑے گا۔ یہ وہ حیلہ ہے' جو ہم نے اس لیے اختیار کیا ہے' تا کہ لوگ ''سنن'' (یعنی احادیث) کو یاد کریں اور ان کو حفظ کرنے اور ان کا علم حاصل کرنے کو چھوڑ کر صرف تحریری طور پر نوٹ کرنے اور جمع کرنے پر اکتفاء نہ کریں البتہ ضرورت کے وقت (انہیں نوٹ بھی کرلیں)۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں جو احادیث شامل کی ہیں۔ ان کو نقل کرنے میں ہم نے شرائط رکھی ہیں۔ ہم نے اس میں صرف وہی روایات شامل کی ہیں' جن کے راویوں میں سے ہر شیخ میں پانچ چیزیں پائی جائیں۔

پہلی: آراستہ پوشیدہ (معاملات) کے ہمراہ' دین میں عدالت

دوسری: حدیث بیان کرنے میں سچ بیانی اور اس حوالے سے اس کا مشہور ہونا۔

تیسری: جو حدیث وہ بیان کر رہا ہے اس کی سمجھ بوجھ ہونا۔

چوتھی: جو روایت وہ نقل کر رہا ہے اس کے معانی (ومصداق) کا علم ہونا۔

پانچویں: اس کی (نقل کردہ) روایت ''تدلیس'' سے خالی ہو۔

ہر وہ راوی جس میں یہ پانچ خصوصیات موجود ہونگی۔ ہم نے اس کی (نقل کردہ) روایت سے استدلال کیا ہے۔

اور اس کی روایت پر ہم نے کتاب کی بنیاد رکھی ہے اور جن راویوں میں یہ پانچ خصوصیات نہیں پائی جاتی ہیں ہم نے ان سے استدلال نہیں کیا۔

انسان میں عدالت موجود ہونے سے مراد یہ ہے' اس کے اکثر احوال اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر مشتمل ہوں اور وہ شخص عادل نہیں ہوگا' جس کے اکثر احوال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مشتمل ہوں۔

بعض اوقات کوئی عادل شخص ایسا ہوتا ہے' جس کے پڑوسی اور اس کے شہر کے عادل لوگ اس کے حق میں گواہی دیتے ہیں لیکن وہ اپنی روایت کردہ حدیث میں سچا نہیں ہوتا۔ اس چیز کی معرفت اسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے' جو باقاعدہ طور پر علم حدیث حاصل کرے اور تعدیل کرنے والا کوئی شخص علم حدیث کا ماہر اس وقت تک شمار نہیں ہوتا۔ جب تک وہ روایت اور دین دونوں حوالوں سے ایک ساتھ تعدیل نہ کرے۔

جو حدیث (راوی) بیان کر رہا ہے اس کی سمجھ بوجھ ہونے سے مراد یہ ہے' وہ لغت کی اتنی سمجھ بوجھ رکھتا ہو' جس کے نتیجے میں وہ روایت کے معانی کو ان کے مخصوص مقام سے ہٹا نہ دے اور اسے علم حدیث کی اتنی سمجھ بوجھ ہو کہ وہ موقوف روایت کو مسند روایت کے طور پر' یا مرسل روایت کو مرفوع روایت کے طور پر نقل نہ کر دے یا کسی اسم کی تصحیف نہ کر دے۔

اپنی نقل کردہ روایت کے ممکنہ معانی کا علم رکھنے سے مراد یہ ہے' وہ علم فقہ کی اتنی سمجھ بوجھ رکھتا ہو کہ جب وہ کسی روایت کو بیان کرے یا اپنے حافظے کی بنیاد پر اسے نقل کرے' یا اس کو مختصر طور پر نقل کرے تو وہ اس کا کوئی ایسا معنی بیان نہ کر دے جو نبی اکرم ﷺ کی مراد سے مختلف ہو۔

روایت میں تدلیس نہ ہونے سے مراد یہ ہے' وہ روایت اس قسم کی ہو' جس کی صفت ہم بیان کر چکے ہیں' اس میں یہ پانچ خوبیاں ہونی چاہئیں اور راوی نے اپنے جیسے (یعنی ان خصوصیات کے حامل شخص) سے سماع کے طور پر (یعنی اپنے استاد سے وہ حدیث با قاعدہ سن کر) اسے نقل کیا ہو یہاں تک کہ (سند کا سلسلہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم نے اسبیجاب سے لے کر اسکندریہ تک تقریباً دو ہزار مشائخ سے احادیث نوٹ کی ہیں لیکن ہم نے اپنی اس کتاب میں صرف 150 مشائخ سے روایات نقل کی ہیں۔ کسی سے کم' کسی سے زیادہ' ہماری اس کتاب میں مذکور زیادہ تر روایات کا مآخذ 20 مشائخ ہیں' جن کے حوالے سے ہم نے احادیث نقل کی ہیں اور ہم نے دوسروں کی روایات (چھوڑ کر) ان حضرات کی روایات پر اکتفاء کیا ہے' جو ان شرائط کے مطابق ہیں' جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بعض اوقات میں اس کتاب میں کوئی روایت نقل کروں گا اور ایسے مشائخ کے حوالے سے نقل کروں گا۔ جن پر ہمارے بعض ائمہ نے تنقید کی ہے جیسے سماک بن حرب' داؤد بن ابو ہند' محمد بن اسحاق بن یسار' حماد بن سلمہ' ابوبکر بن عیاش اور ان جیسے دیگر حضرات ہیں' جن کی روایات سے ہمارے بعض ائمہ نے پہلو تہی کی ہے' جبکہ بعض ائمہ نے ان کی روایات کو نقل کیا ہے' تو ایسے حضرات میں سے' جس کے بارے میں' واضح براہین اور مستند قرائن سے یہ بات پتہ چل جائے کہ یہ ثقہ ہے' تو میں اس سے روایت نقل کردوں گا اور اس پر تنقید کرنے والے کے قول کو خاطر میں نہیں لاؤں گا اور جس راوی کے بارے میں روشن دلائل اور واضح قرائن سے یہ پتہ چل جائے کہ وہ عادل نہیں ہے' تو میں اس کے حوالے سے روایت نقل نہیں کروں گا۔ اگرچہ ہمارے بعض ائمہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہو۔

میں ان میں سے ایک کی مثال پیش کرتا ہوں اور اس کے بارے میں کلام کرتا ہوں تا کہ آدمی اس شخص کے بارے میں اندازہ لگا سکے' جو اس کی مثل ہوگا۔

جیسے ہم حماد بن سلمہ کی طرف آتے ہیں اور ان کی مثال پیش کرتے ہیں جس شخص نے ان کی حدیث کو پرے کیا ہے' ہم اسے یہ کہتے ہیں: حماد بن سلمہ کس وجہ سے اس بات کے مستحق ٹھہرے کہ ان کی نقل کردہ روایت کو ترک کردیا جائے؟

حالانکہ وہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے) ایک ایسے شخص ہیں۔ جنہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا۔ (احادیث کو) نوٹ کیا' جمع کیا' تصنیف کیا' انہیں یاد کیا' ان کا مذاکرہ کیا۔ انہوں نے دینداری اور پوشیدہ (امور میں) تقویٰ کو (اپنے اوپر) لازم کیا۔ ہمیشہ عبادت گزار رہے۔ سنت کے معاملے میں پختہ رہے اور اہل بدعت کی مخالفت کرتے رہے۔ بصرہ کے عام لوگوں کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ''مستجاب الدعوات'' بزرگ ہیں اور ان کے زمانے میں ان کے علاوہ بصرہ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا' جس کی نسبت علم (حدیث) کی طرف کی جاتی ہو اور اس کا شمار ''ابدال'' میں ہوتا ہو' تو جس شخص میں یہ تمام خصوصیات جمع ہوں' اس کی روایت لاتعلقی کی مستحق کیوں ہوگی؟

اگر وہ یہ جواب دے: اس کی وجہ یہ ہے' وہ بعض اوقات اپنے معاصرین سے مختلف الفاظ نقل کر دیتے ہیں' تو اسے یہ کہا جائے گا: کیا دنیا میں کوئی ایسا ثقہ محدث ہے' جس نے بعض روایات میں اپنے معاصرین سے مختلف الفاظ نقل نہ کیے ہوں؟

تو اگر کوئی شخص بعض روایات میں معاصرین کی مخالفت کی وجہ سے اس بات کا مستحق بن جاتا ہے کہ اس کی نقل کردہ تمام تر روایات کو ترک کر دیا جائے' تو پسندیدہ ائمہ میں سے ہر ایک اس بات کا مستحق قرار پائے گا کہ اس کی روایات کو ترک کر دیا جائے کیونکہ اس نے بعض روایات اپنے اقران سے مختلف طور پر نقل کی ہوں گی۔

اگر وہ شخص یہ کہے: حماد غلطی کر جاتے تھے' تو اسے یہ کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے بعد کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے' جو (مکمل طور پر) غلطی سے محفوظ ہو؟

اگر غلطی کرنے کی وجہ سے (کسی راوی کی) حدیث کو ترک کرنا جائز ہو' تو صحابہ کرام' تابعین عظام اور ان کے بعد کے محدثین کی (نقل کردہ) حدیث کو ترک کرنا بھی جائز ہوگا کیونکہ یہ حضرات معصوم نہیں تھے۔

اگر وہ شخص یہ کہے: حماد زیادہ غلطیاں کرتے تھے' تو اسے یہ کہا جائے گا: لفظ ''زیادہ'' ایک ایسا لفظ ہے' جو کئی معانی پر مشتمل ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص اس بات کا مستحق اس وقت تک نہیں بنتا کہ اس کی روایات کو ترک کر دیا جائے جب تک اس سے صادر ہونے والی غلطیاں اس (کی نقل کردہ) ٹھیک (روایات) پر غالب نہیں آ جاتی ہیں۔ جب اس کی غلطیاں زیادہ ہو جائیں اور ٹھیک روایات پر غالب آ جائیں' تو پھر وہ اس بات کا مستحق ہو جاتا ہے' اس کی نقل کردہ روایت سے لاتعلقی اختیار کی جائے۔ تاہم جس کی غلطیاں زیادہ ہوں لیکن وہ درست (روایات) پر غالب نہ ہوں' تو اس کی وہ روایات قبول کی جائیں گی۔ جن میں اس نے غلطی نہیں کی اور اس کی صرف ان روایات سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی جن میں اس نے غلطی کی ہے جیسے شریک' ہشیم' ابوبکر بن عیاش اور ان جیسے دیگر افراد۔ یہ حضرات غلطیاں کرتے ہیں اور زیادہ کرتے ہیں لیکن ان کے حوالے سے احادیث روایت کی جاتی ہیں اور اس (معترض) نے اپنی کتاب میں ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تو حماد بھی ان حضرات میں سے ایک ہیں۔

اگر وہ (معترض) یہ کہے: حماد ''تدلیس'' کرتے تھے' تو اسے یہ کہا جائے گا قتادہ' ابواسحاق سبیعی' عبدالملک بن عمیر' ابن جریج' اعمش' ثوری' ہشیم (یہ سب حضرات) تدلیس کیا کرتے تھے اور تم ان کی روایات سے استدلال کرتے ہو' تو اگر حماد کا اپنی روایات میں تدلیس کرنا' ان کی حدیث کو ترک کرنے کو لازم کرتا ہے' تو ان ائمہ کی تدلیس بھی ان کی روایات کو ترک کرنے کو لازم کر دے گی۔

اگر وہ (معترض) یہ کہے: وہ (یعنی حماد' راویوں کی) ایک جماعت کے حوالے سے ایک روایت' ایک ہی (جیسے) الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں وہ ان (راویوں) کے الفاظ میں اختلاف کی وضاحت نہیں کرتے۔

تو اسے یہ کہا جائے گا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین روایات کو متباین الفاظ کے ہمراہ معنوی طور پر نقل کر دیتے ہیں' تو حماد بھی اسی طرح کر دیتے تھے۔

وہ ایوب' ہشام' ابن عون' یونس' خالد' قتادہ سے ابن سیرین کے حوالے سے (منقول) روایت سنتے تھے' اور اس کے مضمون کی تحقیق کرتے تھے اور اسے ایک ہی طرح کے الفاظ میں جمع کر لیتے تھے۔ اگر اس وجہ سے ان کی حدیث کو ترک کرنا لازم آتا ہو' تو پھر (اس بنیاد پر) سعید بن مسیب' حسن بصری' عطاء اور ان جیسے دوسرے تابعین حضرات کی حدیث کو ترک کرنا لازم آئے گا کیونکہ یہ حضرات بھی ایسا کرتے تھے۔ اس لیے روایات کے ناقلین کے بارے میں اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے' ان کی نقل کردہ روایت کی

قرائن سے تائید حاصل کی جائے (یعنی اس کے متابع اور شواہد کا جائزہ لیا جائے)

میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے دیگر روایات کے بارے میں شناسائی حاصل کی جا سکے۔

ہم حماد بن سلمہ کی طرف آتے ہیں' انہوں نے ایوب' ابن سیرین' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی۔

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' ہمیں حماد کے علاوہ ایوب کے کسی دوسرے شاگرد کے پاس وہ روایت نہیں مل سکی۔

تو اب ہم پر یہ بات لازم ہے' ہم حماد پر جرح کرنے میں' توقف کریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کے معاصرین میں سے دیگر حضرات نے کون سی روایات نقل کی ہیں۔

تو یہ ضروری ہے' ہم سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیں۔

کیا حماد کے کئی شاگردوں نے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے؟ یا ان (کے شاگردوں) میں سے صرف کسی ایک نے وہ روایت نقل کی ہے؟

اگر یہ صورت پائی جائے کہ ان کے کئی شاگروں نے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' تو یہ بات پتہ چل جائے گی کہ حماد نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

اگر یہ صورت پائی جائے کہ وہ روایت حماد کے حوالے (صرف ایک) ضعیف راوی نے روایت کی ہے' تو اس روایت کو حماد کے بعد والے (ضعیف راوی) سے منسلک کر دیا جائے گا۔

جب یہ بات مستند طور پر ثابت ہو جائے کہ انہوں نے ایوب کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے' جس کی متابعت نہیں کی گئی تو یہ ضروری ہو گا کہ اس بارے میں' توقف کیا جائے اور اسے ضعیف قرار نہ دیا جائے۔

بلکہ اس بات کا جائزہ لیا جائے۔ کیا ایوب کے علاوہ کسی اور ثقہ راوی نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے؟

اگر یہ صورت پائی جائے' تو یہ بات پتہ چل جائے گی کہ اس حدیث کی کوئی اصل ہے' جس کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے'

اگر وہ صورت نہیں پائی جاتی جو ہم نے بیان کی ہے' تو پھر اس صورت میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا۔

ابن سیرین کے علاوہ کسی اور ثقہ راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے؟ اگر یہ بات پائی جائے' تو پتہ چل جائے گا کہ اس حدیث کی اصل ہے۔

اگر وہ چیز نہیں پائی جاتی جو ہم نے بیان کی ہے' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا۔

کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور (صحابی) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے؟ اگر یہ بات پائی جائے' تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ اس حدیث کی کوئی اصل ہے۔

لیکن جب یہ چیز بھی نہ پائی جائے اور وہ روایت بذات خود تین اصولوں (یعنی کتاب' سنت اور اجماع) کے خلاف ہو' تو کسی شک کے بغیر یہ بات پتہ چل جائے گی کہ وہ روایت ''موضوع'' (یعنی جھوٹی روایت) ہے۔

یہ روایات کے ناقلین کے بارے میں تحقیق کرنے کا حکم (یعنی طریقہ) ہے۔ ہم نے ہر ایک شیخ کی روایت کی تحقیق کی ہے' جو

اس (اصول کے مطابق ہے) جسے ہم بیان کر چکے ہیں کہ دینی اعتبار سے جائزہ لیا جائے گا۔

تو ان میں سے جس کے بارے میں ہمارے نزدیک مستند طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عادل ہے ہم اس سے استدلال کریں گے (یعنی اس کی نقل کردہ روایات تحریر کریں گے) اور اس کی روایات کو قبول کریں گے اور انہیں اس کتاب میں شامل کریں گے۔ اور ہم نے جو معیار بیان کیا ہے اگر اس کے حوالے سے کسی راوی کے بارے میں ہمارے نزدیک مستند طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عادل نہیں ہے تو ہم اس سے استدلال نہیں کریں گے۔ ایسے راویوں کو ہم نے اپنی کتاب ''المجر وحین'' میں شامل کر دیا ہے جو ان محدثین کے بارے میں ہے جن پر کسی بھی حوالے سے جرح کی گئی ہے کیونکہ ''مجروح'' راویوں پر 20 قسم کی جرح کی گئی ہے جسے ہم نے کتاب ''المجر وحین'' کے آغاز میں مختلف فصول کے تحت ذکر کیا ہے جس کے بارے میں مجھے امید ہے جو شخص اس بارے میں تحقیق کرے گا یہ اس کیلئے کافی ہوگی۔ اس لیے اس (بحث کو) یہاں اس کتاب میں دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں تک روایات کا تعلق ہے تو تمام روایات ''خبر واحد'' ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے جسے دو عادل راویوں نے نقل کیا ہو اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اسے دو عادل راویوں سے نقل کیا ہو یہاں تک کہ (دو عادل راویوں والی سند کا سلسلہ) نبی اکرم ﷺ تک پہنچ جائے۔

تو جب یہ بات ناممکن اور غلط ہے تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ تمام روایات ''خبر واحد'' ہیں تو جو شخص ''اخبار آحاد'' کو قبول کرنے سے روگردانی کرے گا تو وہ تمام احادیث کو ترک کرنے کا ارادہ رکھے گا کیونکہ احادیث صرف ''اخبار آحاد'' کے طور پر ہی موجود ہیں۔

جہاں تک روایات میں ''مرفوع'' ہونے کو قبول کرنے کا تعلق ہے تو ہم اسے ہر ایسے شیخ سے قبول کریں گے جس میں وہ پانچ خصوصیات پائی جاتی ہوں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں۔

تو اگر ایک عادل راوی کسی روایت کو ''مرسل'' کے طور پر نقل کرتا ہے اور دوسرا عادل راوی اسی روایت کو ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کرتا ہے۔ تو ہم اس کی روایت کو قبول کریں گے جس نے اسے ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

کیونکہ اس نے ایک ایسی اضافی چیز نقل کی ہے جسے اس نے محفوظ رکھا اور دوسرے راوی نے اسے محفوظ نہیں رکھا جو ''اتقان'' میں اس کی مثل ہے۔

اگر دو عادل راوی (کسی روایت کو) ''مرسل'' کے طور پر نقل کریں اور دو عادل راوی اسی روایت کو ''مسند'' کے طور پر نقل کریں تو میں ان دو عادل راویوں کی روایت قبول کرلوں گا۔ جنہوں نے اسے ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے لیکن اس کیلئے وہی چیز شرط ہوگی (جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں) اور اس بارے میں حکم اسی طرح ہوگا خواہ اس میں تعداد زیادہ ہو یا کم ہو۔

لیکن اگر پانچ عادل راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہو اور دو عادل راویوں نے ''مسند'' کے طور پر نقل کیا ہو تو اس صورت میں میں نے (متابع اور شواہد کا) جائزہ لیا اور جس کے حق میں (قرائن سامنے آئے) اس کیلئے فیصلہ دیدیا۔

جیسے ہم ایک ایسی روایت کی طرف آتے ہیں جسے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل

کیا ہے۔

امام مالک' عبیداللہ بن عمر' یحییٰ بن سعید' عبداللہ بن عون' ایوب سختیانی اسے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کرنے پر متفق ہیں اور انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ ایوب بن موسیٰ' اسماعیل بن امیہ نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تو یہ سب حضرات ''ثقہ'' ہیں یا ان دو حضرات نے اسے ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کیا ہو اور باقی نے ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہو' تو میں نے نافع سے اوپر (کے بارے میں شواہد اور متابع) کی تحقیق کی ہے۔

یا نافع کے علاوہ کسی اور ثقہ راوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے؟ یا ان سے بھی اوپر (یعنی کسی دوسرے صحابی نے) ایسا کیا ہے' جو (ان شرائط) کے مطابق ہو جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

ہم نے جو بات بیان کی ہے اگر وہ پائی جائے' تو ہم اس کی روایت کو قبول کرلیں گے جس نے اضافی چیز (یعنی اس کا مرفوع ہونا) نقل کیا ہے۔ یہ اس کے مطابق ہوگا' جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

مختصر یہ کہ یہ بات ضروری ہے' نقل کرنے والوں میں عدالت کی تحقیق کی جائے۔ جب ان میں سے کسی ایک کا عادل ہونا ثابت ہو جائے' تو اس کی وہ روایت قبول کر لی جائے جو اس نے ''مسند'' کے طور پر نقل کی ہے اگر چہ دوسرے راوی نے اسے ''موقوف'' کے طور پر نقل کیا ہو' یا (اس کی نقل کردہ) ''مرفوع'' حدیث کو قبول کرلیا جائے اگر چہ دوسرے راوی نے اسے ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہو کیونکہ عدالت صرف اسی چیز کو لازم کرتی ہے اس لیے دو ثقہ راویوں سے ''ارسال'' اور ''رفع'' مقبول ہونگے اور دو عادل راویوں سے ''مسند'' اور ''موقوف'' کو قبول کیا جائے گا' جو اس شرط کے مطابق ہو جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

جہاں تک روایات میں اضافی الفاظ نقل کرنے کا تعلق ہے' تو ہم یہ چیز صرف اس راوی سے قبول کریں گے جس پر فقہ غالب ہو۔ یہاں تک کہ یہ پتہ چل جائے کہ وہ جس چیز کو روایت کر رہا ہے اس کا علم بھی رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے بارے میں یہ شک نہ رہے' وہ (روایت کو) اس کے مخصوص مقام (یعنی مقصود و مفہوم) سے ہٹا دے گا' یا اس کے معنی میں تبدیلی کر دے گا یا ایسا نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے' روایتی محدثین عام طور پر متون کی بجائے (راویوں کے) نام اور اسانید یاد رکھنے پر توجہ دیتے ہیں جبکہ روایتی فقہاء' اسانید اور محدثین کے اسماء کو یاد رکھنے کی بجائے' صرف متون اور ان کے احکام کو یاد رکھنے پر توجہ دیتے ہیں اور وہ روایت کو معنوی طور پر نقل کر دیتے ہیں۔

تو جب کوئی محدث کسی روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتا ہے اور اس پر فقہ (کا رنگ) غالب ہو' تو میں اس کے ''رفع'' کو صرف اسی وقت قبول کروں گا' جب وہ اپنی کتاب میں سے (دیکھ کر حدیث بیان) کرے کیونکہ وہ ''مرسل'' کے مقابلے میں ''مسند'' اور ''منقطع'' کے مقابلے میں ''موقوف'' کا علم نہیں رکھتا۔ اس کی توجہ کا مرکز صرف متون (کے الفاظ) ہیں۔

اسی طرح میں کسی حافظ اور ''متقن'' محدث کے کسی روایت میں اضافی الفاظ کو قبول نہیں کروں گا کیونکہ اس کا واسطہ زیادہ تر اسناد کے احکام اور راویوں کے نام یاد رکھنے سے ہوتا ہے۔ وہ متون اور اس میں موجود الفاظ کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے۔ البتہ اگر

وہ اپنی کتاب (کو دیکھ کر حدیث بیان کرے) تو معاملہ مختلف ہے۔

یہ وہ احتیاط ہے جو (روایت کے) الفاظ میں ''اضافی'' چیز قبول کرنے کے بارے میں ہے۔

جہاں تک ان راویوں کا تعلق ہے جن کی نسبت مختلف فرقوں کی طرف کی جاتی ہے جیسے ''مرجئہ'' ''شیعہ'' اوران جیسے (دوسرے فرقہ جات) تو ہم ایسے راویوں کی نقل کردہ روایات سے استدلال کریں گے جبکہ وہ اس شرط کے مطابق ثقہ ہوں جسے ہم بیان کر چکے ہیں۔ ہم ان کے مسلک اور جس کی وہ پیروی کرتے ہیں اس کو ان کے اور ان کے خالق کے درمیان معاملے پر چھوڑتے ہیں ماسوائے اس صورت کے کہ وہ اپنے فرقے کے باقاعدہ داعی ہیں تو جو شخص اپنے فرقہ کا داعی اور دفاع کرنے والا ہو یہاں تک کہ وہ اس حوالے سے (اپنے فرقے کا) امام ہو اگر اس کے ثقہ ہونے کی وجہ سے ہم اس سے روایت نقل کر دیں تو ہم اس کے فرقے کے پیروکاروں کیلئے راستہ بنا دیں گے اور علم حدیث کے طالب کے لئے یہ راہ کھول دیں گے کہ وہ اس پر اور اس کے قول پر اعتماد کرے۔ اس لیے احتیاط اسی میں ہے ایسے داعیوں (اور) پیشواؤں کی روایت کو ترک کر دیا جائے اور ان میں سے صرف ثقہ راویوں سے استدلال کیا جائے۔ جو (ان شرائط) کے مطابق ہو جو ہم نے بیان کی ہیں۔

اگر ہم اعمش' ابواسحاق' عبدالملک بن عمیر اور ان جیسے حضرات کی روایات کو ان کے مسلک کی وجہ سے ترک کرنے کا ارادہ کریں اور قتادہ' سعید بن ابوعروبہ' ابن ابوذئب' اور ان کی مانند دیگر حضرات جس کے مقلد تھے ان کی وجہ سے (ان کی خدیث ترک کریں) یا عمر بن ذر' ابراہیم تیمی' مسعر بن کدام اور ان کے معاصرین کی (حدیث اس وجہ سے ترک کر دیں) جو انہوں نے اختیار کیا ہے' تو اگر ہم ان کے مسالک کی وجہ سے ان کی حدیث کو ترک کر دیں' تو یہ تمام احادیث کو ترک کرنے کا ذریعہ بن جائے گا اور اس صورت میں ہمارے ہاتھوں میں صرف تھوڑی سی احادیث باقی رہ جائیں گی۔ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اگر اس پر عمل کریں' تو ہم احادیث کو پرے کرنے اور انہیں بجھا دینے میں مددگار بن جائیں گے اس لیے احتیاط کا تقاضا یہ ہے' ان کی روایات قبول کرنے میں اس اصول کو پیش نظر رکھا جائے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کی روایت کردہ تمام احادیث کو پرے کر دیا جائے۔

جہاں تک ان راویوں کا تعلق ہے' جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ جیسے جریری' سعید بن ابوعروبہ اور ان جیسے دیگر حضرات' تو ہم نے اپنی اس کتاب میں ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں اور ان کی روایات سے استدلال کیا ہے۔ ہم نے ان کی احادیث میں سے صرف ان روایات پر اعتماد کیا ہے' جو ان سے ایسے ثقہ راویوں نے نقل کی ہیں جو قدیم ہیں اور ان کے بارے میں ہمیں اس بات کا علم ہے اور انہوں نے ان حضرات سے' ان کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے احادیث کا سماع کیا تھا۔

یا پھر ان روایات (کو قبول کیا ہے) جن میں انہوں نے (دوسرے) ثقہ راویوں کی موافقت کی ہے جن روایات کی دوسرے حوالوں سے صحت اور ثبوت کے بارے میں ہمیں کوئی شک نہیں ہے۔

تو ایسے حضرات جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے اور ان کے عادل ہونے کی وجہ سے ان کے اختلاط کے دوران ان سے روایات نقل کی گئیں۔ اس کے باوجود ان کا حکم' ایسے ثقہ راوی کا ہے' جو غلطی کر جاتا ہے' تو یہ بات لازم ہوتی ہے' جب اس کی غلطی کا پتہ لگ جائے' تو اس کی غلطی کو ترک کر دیا جائے اور اس روایت سے استدلال کیا جائے جس کے بارے میں ہمیں علم ہے' اس نے

اس میں غلطی نہیں کی ہے۔

تو استدلال کے حوالے سے ان حضرات کا ان روایات میں یہی حکم ہوگا' جب وہ ثقہ راویوں کی موافقت کریں اور جو روایات ذکر کرنے میں یہ منفرد ہوں اور ان کے قدیم شاگردوں نے ان کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے ان کے حوالے سے وہ روایات نقل کی تھیں ان کا بھی یہی حکم ہوگا۔

جہاں تک ان ''مدلسین'' کا تعلق ہے' جو ثقہ اور عادل ہوں' تو ہم ان کی صرف ان روایات سے استدلال کریں گے جن کے بارے میں انہوں نے یہ بیان کیا ہو کہ انہوں نے (اپنے مشائخ سے باقاعدہ ان روایات کا) سماع کیا ہے۔ جیسے ثوری' اعمش' ابواسحاق اور ان کی مانند دیگر ائمہ متقنین ہیں جو دین کے حوالے سے پرہیزگار ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے' جب ہم کسی مدلس کی ایسی روایت کو قبول کرلیں خواہ وہ ثقہ ہو' جس روایت کے بارے میں اس نے سماع کی صراحت نہ کی ہو' تو پھر تمام ''مقطوع'' اور ''مرسل'' روایات کو قبول کرلینا لازم آئے گا کیونکہ یہ بات پتہ نہیں چل سکے گی۔ ہوسکتا ہے' اس مدلس نے وہ روایت کسی ایسے ضعیف راوی کے حوالے سے نقل کی ہو کہ اگر اس کا ذکر کردیا جاتا تو وہ روایت ضعیف شمار ہوتی۔

البتہ اگر مدلس یہ بات بیان کردے کہ اس نے ہمیشہ کسی ثقہ راوی کے حوالے سے ہی تدلیس کی ہے (تو معاملہ مختلف ہے) اگر ایسا ہو' تو پھر اس کی روایت قبول کی جائے گی اگر اس نے ''سماع'' کو بیان نہ کیا ہو اور یہ چیز پوری دنیا میں صرف سفیان بن عیینہ میں ہے' وہ تدلیس کرتے ہیں لیکن صرف ثقہ اور متقن سے کرتے ہیں اور سفیان بن عیینہ سے منقول تدلیس والی زیادہ تر روایات ایسی ہیں' وہی خبر بعینہ (دوسرے حوالے سے) یوں بھی پائی گئی کہ انہوں نے اس میں اپنے جیسے ثقہ راوی سے سماع کی وضاحت کردی تو اس علت کی وجہ سے۔ اگر اس نے سماع کو بیان نہ کیا ہو' اس روایت کا حکم وہی ہوگا۔ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا ہوگا' جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہو لیکن انہوں نے (بذات خود) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سماع نہ کیا ہو۔

ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ تمام روایات کو قبول کریں گے۔ جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کی ہوں۔ خواہ انہوں نے اپنی روایت کردہ تمام روایات میں سماع کو بیان نہ کیا ہو۔

ہم یہ بات یقینی طور پر جانتے ہیں' بعض اوقات کسی صحابی نے کوئی حدیث کسی دوسرے صحابی سے سنی ہوتی ہے اور وہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کردیتے ہیں' وہ اس صحابی کا ذکر نہیں کرتے جن سے انہوں نے حدیث سنی تھی۔

اس کی وجہ یہ ہے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' امام' سردار' قائد اور عادل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ ان کے ساتھ ضعف لاحق ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم میں سے موجود شخص' غیر موجود تک اس کی تبلیغ کردے'' اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے تمام صحابہ کرام عادل ہیں' ان میں سے کوئی بھی مجروح یا ضعیف نہیں ہے کیونکہ اگر ان میں سے کوئی مجروح یا ضعیف ہوتا یا ان میں سے کوئی ایک عادل نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرمان میں استثناء کرلیتے اور یہ ارشاد فرماتے: تم میں سے فلاں اور فلاں موجود شخص غیر موجود افراد تک تبلیغ کردے۔ تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد والے افراد تک تبلیغ کے حکم میں (صحابہ کرام) کے ذکر کو ''مجمل'' رکھا

ہے تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ سب (صحابہ کرام) عادل ہیں تو جس کو اللہ تعالیٰ کے رسول نے عادل قرار دیا ہو اس کے شرف کیلئے یہی کافی ہے۔

جب کسی اور مدلس کی نقل کردہ روایت کے بارے میں میرے نزدیک یہ بات مستند طور پر ثابت ہو جائے کہ اس نے اس روایت کے بارے میں سماع کو بیان کیا ہے تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ میں اسے سماع کے ذکر کے بغیر بیان کر دوں جبکہ وہ دوسرے حوالے سے میرے نزدیک مستند ہو۔

اس تقسیم اور انواع کے ذکر کے بعد ہم کتاب کی شرائط ایک ایک قسم اور ایک ایک نوع کر کے بیان کریں گے اس میں وہ روایات ہوں گی جو ان شرائط کے مطابق ہوں گی جو ان کے ناقلین کے بارے میں ہم نے ذکر کی ہیں اور ان احادیث کی سند میں کوئی انقطاع نہیں ہوگا اور ان کے ناقلین کے بارے میں جرح ثابت نہیں ہو سکی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

میں اس کتاب میں روایات کو تکرار کے ساتھ نقل کرنے سے گریز کروں گا۔ البتہ دو صورتوں کا معاملہ مختلف ہے یا تو (روایت کے) الفاظ میں اضافہ ہوگا جسے ذکر کرنا ضروری ہوگا۔ یا پھر اس روایت کے ذریعے کسی دوسری روایت کے مفہوم کے بارے میں استشہاد کرنا ہوگا۔ ان دو صورتوں کے علاوہ میں اس کتاب میں احادیث کو مکرر ذکر کرنے سے گریز کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن پر اس نے دنیا میں ستر (یعنی ان کی خامیوں) پر پردے لٹکائے ہیں اس کے ہمراہ آخرت میں ان کی غلطیوں سے درگزر کیا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

(ابن بلبان کہتے ہیں) شیخ (ابن حبان) کا خطبے میں کلام یہاں ختم ہو گیا۔

☆☆☆☆

(ابن بلبان کہتے ہیں) (سنن کی اقسام کی) پہلی قسم کے آخر میں انہوں نے یہ بات کہی ہے:

مصطفیٰ کریم سے منقول ''اوامر'' کی انواع کے مجموعہ کا یہ آخر ہے جنہیں ہم نے فصول اور تقاسیم کی انواع کے تحت ذکر کیا ہے۔ ''اوامر'' میں سے کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں جنہیں ہم نے دیگر تمام اقسام میں (مختلف مقامات پر) ذکر کیا ہے کیونکہ وہ مقام اس کیلئے زیادہ مناسب ہے جس طرح ہم نے ان میں سے کچھ کو ''اوامر'' کے تحت نقل کر دیا ہے تاکہ ان کے بارے میں قصد کرتے ہوئے مقصود حاصل کر سکے۔

اس کے بعد ہم دوسری قسم املاء کروائیں گے جو فصل بندی اور تقسیم کے ہمراہ ''نواہی'' کے بارے میں ہے اور یہ اس کے مطابق ہوگی جو ہم نے ''امر'' (کی قسم میں) املاء کروایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں حکم بیان کرتے ہوئے شدت پسندوں کی نفسانی خواہشات سے منہ موڑ کر رکھتے ہیں اور نئے پیش آمدہ مسائل کے بارے میں اوندھی خواہشات اور منحوس آراء کی تقلید کرنے والوں کی آراء کی طرف نہیں جھکتے ہیں۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ ان میں) سب سے بہتر ہے جس سے سوال کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆

(ابن بلبان کہتے ہیں) پھرانہوں نے دوسری قسم کے آخر میں یہ کہا ہے: یہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ''نواہی'' کی انواع کے مجموعہ کا آخر ہے' جسے ہم نے فصول کے تحت تقسیم کیا ہے' تاکہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جواحکام بتائے ہیں ان کی تفصیل سے واقفیت حاصل ہوجائے۔

''نواہی'' سے متعلق چند احادیث باقی رہ گئی ہیں' جنہیں ہم نے دیگر تمام اقسام میں ذکر کیا ہے' جس طرح ہم نے انہیں ''نواہی'' (سے متعلق باب) میں ذکر کیاہے اور یہ اس کے مطابق ہے' جس اصول کی بنیاد پر ہم یہ کتاب (مرتب کررہے ہیں)

اس قسم کے بعد ہم سنن کی تیسری قسم فصول کے ہمراہ املاء کروائیں گے جوان چیزوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع پر مشتمل ہیں' جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ہم انہیں فصل' فصل کرکے ذکر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ (ہمارے لیے یہ) آسان کرے اور سہل بنائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کی پیروی کرنے والوں میں رکھے' خواہ وہ جس طرف بھی ہوں اور نفسانی خواہشات سے دور رہنے والا بنائے خواہ وہ جس طرف بھی مائل ہوں۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مسؤل اور افضل مامول ہے۔

انہوں نے تیسری قسم کے آخر میں یہ کہا ہے: یہ ان انواع کا آخر ہے' جو ان چیزوں کے بارے میں اطلاع پر مشتمل ہیں' جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے جن کا تعلق احادیث ہے اور ہم انہیں املاء کرواچکے ہیں۔

اس قسم سے متعلق بہت سی احادیث ایسی ہیں' جنہیں ہم نے دوسری اقسام میں بھی ذکر کیا ہے' جس طرح ہم نے انہیں اس قسم میں ذکر کیا ہے (دوسری اقسام میں انہیں ذکر کرنے کا مقصد) بظاہر دو متضاد روایات میں تطبیق دینے کیلئے استشہاد کرنا ہے یا ایسی چیز کے مفہوم کی وضاحت ہے' جس سے ایسا شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے سنت کا مفہوم اس سے مختلف بیان کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد تھی۔

اس قسم کے بعد ہم سنن کی چوتھی قسم املاء کروائیں گے جو ان اباحات کے بارے میں ہے جن کا ارتکاب مباح ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی امت سے تعلق رکھنے والے دوسرے (کسی بھی فرد) پر ترجیح دیتے ہیں اور آپ کی جو احادیث منقول ہیں' ان کو قبول کرنے کیلئے (سرکو) جھکادیتے ہیں۔ رسوا کرنے والے نئے پیش آمدہ اموراور خراب کرنے والی اختراعات کے حوالے سے' دل جن لذات پر مشتمل ہوتا ہے اور نفس جن خواہشات کو لیے ہوئے ہوتا ہے' ان سب کو ترک کردیتے ہیں' بے شک وہ سب سے بہتر مسؤل ہے۔

☆☆☆☆

انہوں نے چوتھی قسم میں یہ کہا ہے' مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اباحات کے مجموعہ کا یہ آخر ہے' جس کو ہم نے فصول کے ہمراہ املاء کروایا ہے۔ اس قسم سے متعلق کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں۔ جنہیں ہم نے باقی (تمام) اقسام میں ذکر کیا ہے۔ جس طرح ہم

نے انہیں اس قسم میں بھی نقل کیا ہے جو ہماری کتاب کے بنیادی اسلوب کے مطابق ہے۔

اس کے بعد ہم پانچویں قسم املاء کروائیں گے جو ان سنتوں کے بارے میں ہے جو نبی اکرم ﷺ کے افعال سے متعلق ہیں (ہم انہیں) فصول اور انواع کے ہمراہ (ذکر کریں گے) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن کی ہدایت کے راستوں کی طرف رہنمائی کی گئی ہے اور سیدھے (رہنے) کے راستے کی (انہیں) توفیق دی گئی۔ جو سنن اور اخبار (یعنی احادیث) کو جمع کرنے کے حوالے سے اور مستند آثار کا فہم حاصل کرنے کے حوالے سے محنت اور کوشش کے بارے میں ہے۔

(اور جن لوگوں نے) ان اعمال کو ترجیح دی جو باری تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں ان اعمال پر جو مختلف احوال میں اس سے دور کر دیتے ہیں۔ بے شک وہ سب سے بہتر مسؤول ہے۔

(ابن بلبان کہتے ہیں) پھر انہوں نے کتاب کے آخر میں یہ کہا ہے: یہ سنن کی انواع کا آخر ہے جس کی فصل بندی ہم نے اپنی کتاب کے بنیادی اسلوب کے مطابق تقاسیم کے حوالے سے کی ہے۔ ہم نے کتاب کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک جو انواع بیان کی ہیں وہ مکمل نہیں ہیں کیونکہ اگر ہم احادیث کے مضمون کے حوالے سے ہر ایک نوع کو ذکر کرتے تو اس کتاب میں مکرر روایات زیادہ ہو جاتیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک نوع اس کا مجموعہ دیگر تمام انواع میں بھی داخل ہو گا۔ اس لیے ہم نے ہر نوع میں سے صرف نمائندہ (یعنی منتخب) روایات کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے تاکہ ہم اس میں سے ان (روایات) کے علاوہ کا استدارک کر سکیں اور ان (روایات) کے الفاظ میں موجود مشکل کو ختم کر سکیں۔ ہم نے ان روایات کے معانی سے واقفیت کے حصول کیلئے ضروری فصل بندی کی ہے جو اس کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے سہل اور آسان کیا اور اس پر ''حمد'' اسی کیلئے مخصوص ہے۔

منقول روایات میں سے بہت سی روایات کو ہم نے ان کے ناقلین کی وجہ سے ترک کر دیا۔ اگرچہ وہ روایات مشہور اور لوگوں کے درمیان متداول تھیں۔ میں نے جس سبب کی وجہ سے انہیں ترک کیا ہے جو شخص اس سبب سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ کتاب ''المجروحین'' کو دیکھ لے جو (ضعیف) محدثین کے بارے میں ہماری تصنیف ہے۔ وہ اس کتاب میں ہر اس شیخ کے بارے میں تفصیل پالے گا جس کی حدیث کو ہم نے ترک کیا ہے (اور وہ تفصیل) اس کے سینے کو شفا دے گی اور اس کے جھکاؤ سے شک کی نفی کر دے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی توفیق دی اگر وہ شخص اس بارے میں صحیح راستے پر چلنا چاہتا ہو اور نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرے اور اس (نفس) کی لذات میں اس کی موافقت نہ کرے۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں کئی ایسے راویوں سے استدلال کیا ہے جن پر ہمارے بعض ائمہ نے تنقید کی ہے جو شخص ان کے اسماء کی تفصیل سے واقفیت حاصل کرنا چاہے۔ وہ مختصر کتاب ''تاریخ ثقات'' پڑھ لے وہ اس میں وہ اصول پالے گا جن پر ہم نے اس کتاب کی بنیاد رکھی ہے۔ یہاں تک کہ وہ حقیقت کی وضاحت کے بغیر کسی محدث کے بارے میں کسی ناقد کی مطلق تنقید کی طرف مائل نہیں ہو گا۔

ہم نے بعض مشہور روایات بھی ترک کر دی ہیں جنہیں عادل اور ثقہ راویوں نے نقل کیا ہے یہ کچھ علتوں کی وجہ سے (ترک کی

ہیں) جو ہمارے سامنے ظاہر ہو گئیں اور بہت سے لوگوں سے یہ مخفی رہیں۔

اس کے بعد ہم روایات کی علتیں بیان کریں گے۔ اور ہم ہر منقول روایت کا ذکر کریں گے خواہ وہ صحیح ہو یا نہ ہو اور اس کے ہمراہ اس کی علتیں بیان کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے آسان اور سہل کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جو اعمال کے اسباب میں سمجھدار لوگوں کے راستے پر چلتے ہیں اور وہ صرف بیان اور اقوال کی طرف جھکاؤ نہیں رکھتے اور طاعات کے ذریعے اہل ولایت کے درجے پر چڑھ جاتے ہیں اور ممنوعہ امور سے مکمل طور پر اجتناب کرتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر یہ فضل کرتا ہے' انہوں نے جو نیکیاں کی ہوں' انہیں قبول کر لیتا ہے اور وہ جن گناہوں کے مرتکب ہوئے ان سے درگزر کرتا ہے۔

بے شک وہ سب سے بہتر مسؤل اور افضل مامول ہے۔

(ابن بلبان کہتے ہیں) یہاں ان کا (یعنی امام ابن حبان کا) کلام شروع سے لے کر آخر تک مکمل ہو گیا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ذریعے ان پر رحم کرے۔

قال العبد الضعيف جامع شمل هذا التاليف قد رايت ان انبه في اول هذا الكتاب على ما فيه من الكتب والفصول في الابواب لفائدته وتوفيرا لعائدته والله المسؤول ان يجعله خالصا لذاته وفي ابتغاء مرضاته وهو حسبي ونعم الوكيل.

(اَلْمُقَدَّمَةُ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي اِلابْتِدَاءِ بِحَمْدِ اللّٰهِ تعالى

بَابُ اِلاعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا نَقْلًا وامرا وزجرا

كتاب الوحى، كتاب الاسراء ، كتاب العلم، كتاب الايمان

الفطرة التكليف فضل الايمان فرض الايمان صفات المؤمنين الشرك النفاق.

كتاب الاحسان

بَابُ الصِّدْقِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

الطاعات وثوابها الاخلاص واعمال السر حق الوالدين صلة الرحم وقطعها الرحمة حسن الخلق العفو اطعام الطعام وافشاء السلام الجار فصل من البر والاحسان الرفق الصحبة والمجالسة الجلوس على الطريق فصل في تشميت العاطس العزلة.

كتاب الرقائق

التوبة حسن الظن بالله تعالى الخوف والتقوى الفقر والزهد والقناعة الورع والتوكل القرآن وتلاوته المطلقة الاذكار المطلقة الادعية المطلقة الاستعاذة.

كتاب الطهارة

الفطرة بمعنى السنة فضل الوضؤ فرض الوضؤ سنن الوضؤ نواقض الوضؤ الغسل قدر ماء الغسل احكام الجنب غسل الجمعة غسل الكافر اذا اسلم المياه قدر ماء الغسل احكام الجنب غسل الجمعة غسل الكافر اذا اسلم المياه الوضؤ بفضل وضؤ المراة الماء المستعمل الاوعية الاسار اَلتِيُّمم المسح على الخفين وغيرهما الحيض والاستحاضة النجاسة وتطهيرها الاستطابة.

كتاب الصلاة

فرض الصلاة الوعيد على ترك الصلاة مواقيت الصلاة الاوقات المنهى عنها الجمع بين الصلاتين

المساجد الاذان شروط الصلاة فضل الصلوات الخمس صفة الصلاة القنوت الامامة والجماعة فرض الجماعة الاعذار الَّتِیْ تبیح ترکها فرض متابعة الامام ما یکره للمصلی وما یکره اعادة الصلاة الوتر النوافل الصلاة علی الدابة صلاة الضحی التراویح قیام اللیل قضاء الفوائت سجود السهو المسافر صلاة السفر سجود التلاوة صلاة الجمعة صلاة العیدین صلاة الکسوف صلاة الاستسقاء صلاة الخوف الجنائز عیادة المریض الصبر وثواب الامراض والاعراض اعمار هذه الامة ذکر الموت الامل تمنی الموت المحتضر.

فَصْلٌ فِی الْمَوْتِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهِ مِنْ رَاحَةِ الْمُؤْمِنِ وَبُشْرَاهُ وَرُوحِهِ وَعَمَلِهِ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ

الغسل التکفین ما یقول المیت عند حمله القیام للجنازة الصلاة علی الجنازة الدفن احوال المیت فی قبره النیاحة ونحوها القبور زیارة القبور الشهید الصلاة فی الکعبة.

کتاب الزکاة

جمع المال من جله وما یتعلق بذٰلِکَ الخرص وما یتعلق به فضل الزکاة الوعید لمانع الزکاة فرض الزکاة العشر مصارف الزکاة صدقة الفطر صدقة التطوع.

فصل فی اشیاء لها حکم الصدقة

المنان الْمَسْاَلَةِ وَالْاَخْذِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهِ مِنَ الْمُکَافَاَةِ والثناء والشکر.

کتاب الصوم

فضل الصوم فضل رمضان رؤیة الهلال السحور آداب الصوم صوم الجنب الافطار وتعجیله قضاء قضاء رمضان الکفارة حجامة الصائم قبلة الصائم صوم المسافر الصیام عن الغیر الصوم المنهی عنه صوم الوصال.

صوم الدهر صوم یوم الشك صوم العید صوم ایام التشریق صوم عرفة صوم الجمعة صوم السبت صوم التطوع الاعتکاف ولیلة القدر.

کتاب الحج.

فضل الحج والعمرة فرض الحج فضل مکة فضل المدینة مقدمات الحج 1 مواقیت الحج الاحرام دخول مکة وما یفعل فیها الصفا والمروة الخروج من مکة الی منی الوقوف بعرفة والمزدلفة والدفع منهما رمی جمرة العقبة الحلق والذبح الافاضة من منی لطواف الزیارة رمی الجمار ایام منی الافاضة من منی للصدر القران التمتع حجة النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعتماره صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ما یباح للمحرم وما لا یباح الکفارة الحج والاعتمار عن الغیر الاحصار الهدی.

کتاب النکاح وآدابه

الولی الصداق ثبوت النسب والقائف حرمة المناكحة المتعة نكاح الاماء معاشرة الزوجين العزل الغيلة النهى عن اتيان النساء فى اعجازهن القسم الرضع النفقة.

كتاب الطلاق

الرجعة الايلاء الظهار الخلع اللعان العدة.

كتاب العتق

صحبة المماليك اعتاق الشريك العتق فى المرض الكتابة ام الولد الولاء .

كتاب الايمان والنذور كتاب الحدود

الزنى وحده حد الشرب التعزيز السرقة الردة.

كتاب السير

الخلافة والامارة بيعة الائمة وما يستحب لهم طاعة الائمة فضل الجهاد فضل النفقة فى سبيل الله فضل الشهادة الخيل الحمى السبق الرمى التقليد والجرس كتب النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرض الجهاد الخروج وكيفية الجهاد غزوة بدر الغنائم وقسمتها الغلول الفداء وفك الاسرى الهجرة الموادعة والمهادنة الرسول الذمى والجزية.

كتاب اللقطة, كتاب الوقف,

كتاب البيوع

السلم بيع المدبر البيوع المنهى الربا الاقالة الجائحة المفلس الديون.

كتاب الحجر كتاب الحوالة كتاب القضاء الرشوة.

كتاب الشهادات كتاب الدعوى الاستحلاف عقوبة الماطل.

كتاب الصلح كتاب العارية كتاب الهبة الرجوع فى الهبة.

كتاب الرقبى والعمرى كتاب الاجارة كتاب الغصب كتاب الشفعة كتاب المزارعة كتاب احياء الموات كتاب الطعمة آداب الاكل ما يَجُوْزُ اكله وما لا يَجُوْزُ الضيافة العقيقة.

كتاب الاشربة

آداب الشرب ما يحل شربه.

كتاب اللباس وآدابه

الزينة آداب النوم.

كتاب الحظر والاِبَاحَةُ

وفيه: فصل فى التعذيب والمثلة وفصل فيما يتعلق بالدواب باب قتل الحيوان.

بَابُ مَا جَاءَ فِى التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ والتشاحن والتهاجر بين المسلمين.

باب التواضع والتكبر والعجب والاستماع المكروه وسوء الظن والغضب والفحش.

باب ما يكره من الكرم وما لا يكره وفيه الكذب اللعن وذو الوجهين والغيبة والنميمة والمدح والتفاخر والشعر والسجع والمزاح والضحك وفصل من الكلام باب الاستئذان الاسماء والكنى.

باب الصور والمصورين واللعب واللهو والسماع.

كتاب الصيد كتاب الذبائح كتاب الاضحية كتاب الرهن1 الفتن.

كتاب الجنايات

القصاص القسامة.

كتاب الديات الغرة

كتاب الوصية كتاب الفرائض ذوو الارحام الرؤيا.

كتاب الطب كتاب الرقى والتمائم كتاب العدوى والطيرة باب الهام والغول.

كتاب الانواء والنجوم كتاب الكهانة والسحر كتاب التاريخ

بدء الخلق صفة النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خصائصه وفضائله المعجزات تبليغه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرضه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وفاته صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَكُونُ فى امته من الفتن والحوادث مناقب الصحابة رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مفصلا فضل الامة فضل الصحابة والتابعين وباب ذكر الحجاز واليمن والشام وفارس وعمان اِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَعْثِ واحوال الناس فى ذٰلِكَ اليوم وصف الجنة واهلها صفة النار واهلها.

واعلم انى وضعت بازاء كل حديث بالقلم الهندى صورة اَلنَّوْعُ الَّذِىْ هو منه فى كتاب التقاسيم والانواع ليتيسر ايضا كشفه من اصله من غير كلفة ومشقة مثاله اذا كان الحديث من اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ عَشَرَ مثلا كان بازائه هٰكَذَا 11 ثُمَّ ان كان من القسم الْاَوَّلُ كان العدد المرقوم مجردا عن العلامة كما رايته وان كان من القسم الثَّانِىُّ كان تحت العدد خط عرضى 1 هٰكَذَا 11 وان كان من القسم الثَّالِثُ كان الخط من فوقه هٰكَذَا 11 وان كان من القسم الرَّابِعُ كان العددين خطين هٰكَذَا 11 وان كان من القسم الْخَامِسُ كان الخطان فوقه 11 توفيرا للخاطر وتيسيرا للناظر 2 جعله الله خالصا لذاته وفى ابتغاء مرضاته انه على كل شىء قدير وبالاجابة جدير.

(ابن بلبان کہتے ہیں) بندۂ ضعیف جو اس کتاب کی ترتیب بندی کرنے لگا ہے وہ کہتا ہے: میں نے سوچا کہ میں اس کتاب کے آغاز میں اس میں موجود کتب (یعنی مرکزی ابواب) اور ابواب میں موجود فصول سے (اپنے قارئین کو) آگاہ کردوں تاکہ اس کا فائدہ آسان ہو جائے اور اس کی طرف رجوع کرنا زیادہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے یہ سوال ہے وہ اسے خاص طور پر اپنی ذات کیلئے اور اپنی رضا کے حصول کیلئے بنادے میرے لیے وہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

☆☆☆

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

سنت اور اس کے متعلقات کو نقل حکم ممانعت کے حوالے سے مضبوطی سے تھامنا

کتاب: وحی (کے بارے میں روایات)

کتاب: معراج (کے بارے میں روایات)

کتاب: علم (کے بارے میں روایات)

کتاب: ایمان (کے بارے میں روایات)

فطرت - تکلیف (احکام کا پابند کرنا) - ایمان کی فضیلت - ایمان کی فرضیت - مومنین کی صفات شرک - نفاق کا بیان

احسان (بھلائی) (کے بارے میں روایات)

باب: سچائی کا بیان نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔

نیکیاں اور ان کا ثواب ـــــ اخلاص اور پوشیدہ اعمال ـــــ والدین کا حق ـــــ صلہ رحمی اور اسے قطع کرنا ـــــ رحمت ـــــ اچھے اخلاق ـــــ معاف کرنا ـــــ کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا ـــــ پڑوسی ـــــ

فصل: نیکی اور بھلائی ـــــ نرمی ـــــ ساتھ اور ہم نشینی ـــــ راستے میں بیٹھنا ـــــ

فصل: چھینکنے والے کو جواب دینا ـــــ گوشہ نشینی

کتاب: (دلوں کو) نرم کرنے والی روایات

توبہ ـــــ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ـــــ خوف اور تقویٰ ـــــ فقر زہد اور قناعت ـــــ ورع اور توکل ـــــ قرآن اور اس کی مطلق تلاوت ـــــ مطلق اذکار ـــــ مطلق دعائیں ـــــ پناہ مانگنا

کتاب: طہارت (کے بارے میں روایات)

فطرت بمعنی سنت — وضو کی فضیلت — وضو کے فرائض — وضو کی سنتیں — وضو کے نواقض — غسل — غسل کیلئے پانی کی مقدار — جنبی کے احکام — جمعہ (کے دن) غسل کرنا — کافر کا اسلام قبول کرتے وقت غسل کرنا — پانیوں (کا بیان) — عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا — آب مستعمل — برتنوں کا بیان — جوٹھے (پانی کے احکام) — تیمم — موزوں اور دوسری چیزوں پر مسح کرنا — حیض اور استحاضہ — نجاست اور اسے پاک کرنا — پاکیزگی حاصل کرنا (یعنی استنجاء کرنا)

کتاب نماز (کے بارے میں روایات)

نماز کی فرضیت — نماز ترک کرنے پر وعید — نمازوں کے اوقات — ان کے ممنوعہ اوقات — دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا — مساجد — اذان — نماز کی شرائط — پانچ نمازوں کی فضیلت — نماز کا طریقہ — قنوت — امامت اور جماعت — جماعت کی فرضیت — وہ عذر جو اس کے ترک کو مباح کر دیتے ہیں — امام کی متابعت فرض ہونا — نمازی کیلئے کیا مکروہ ہے اور کیا مکروہ نہیں ہے — نماز کو دہرانا — وتر — نوافل — سواری پر نماز پڑھنا — چاشت کی نماز — تراویح — رات کے نوافل — قضا نمازیں پڑھنا — سجدہ سہو — مسافر (کی نماز) — سفر کی نماز — سجدہ تلاوت — نماز جمعہ — نماز عیدین — نماز کسوف — نماز استسقاء — نماز خوف — جنائز — بیمار کی عیادت کرنا — صبر کرنا اور بیماریوں و تکالیف کا ثواب — اس امت کی عمریں — موت کا تذکرہ — (زندگی طویل ہونے کی) امید — موت کی آرزو کرنا — نزع (کا عالم)

فصل: موت اور اس کے متعلق مومن کی راحت' اس کی خوشخبری' اس کی روح' اس کا عمل اور اس کی تعریف

(میت کو) غسل (دینا) — کفن دینا — جب میت کو اٹھایا جاتا ہے' تو وہ کیا کہتی ہے؟ — جنازے کیلئے کھڑے ہو جانا — نماز جنازہ — دفن کرنا — قبر میں میت کے احوال — نوحہ کرنا (اور اس جیسے دیگر امور) — قبریں — قبروں کی زیارت — شہید — خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا —

کتاب زکوٰۃ (کے بارے میں روایات)

حلال مال جمع کرنا اور اس سے متعلق امور — (کھجوروں کی پیداوار کا) اندازہ لگانا اور اس سے متعلق امور — زکوٰۃ کی فضیلت — زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کیلئے وعید — زکوٰۃ کی فرضیت — عشر — مصارف زکوٰۃ — صدقہ فطر — نفلی صدقہ —

فصل: وہ اشیاء جو صدقہ کے حکم میں ہیں

احسان جتانے والا --- مانگنے اور لینے‘ بدلہ دینے‘ تعریف کرنے‘ شکریہ ادا کرنے کے حوالے سے اس سے متعلق امور

کتاب: روزے (کے بارے میں روایات)

روزے کی فضیلت --- رمضان کی فضیلت --- رؤیت ہلال --- سحری کرنا --- روزے کے آداب --- جنبی کا روزہ رکھنا --- افطاری کرنا اور اسے جلدی کرنا --- رمضان کی قضاء --- کفارہ --- روزہ دار کا پچھنے لگوانا --- روزہ دار کا (بیوی کا) بوسہ لینا --- مسافر کا روزہ --- دوسرے کی طرف سے روزہ رکھنا --- ممنوعہ روزے --- صوم وصال --- ہمیشہ (نفلی) روزے رکھنا --- مشکوک دن میں روزہ رکھنا --- عید کے دن روزہ رکھنا --- ایام تشریق میں روزہ رکھنا --- عرفہ کے دن روزہ رکھنا --- جمعہ کے دن روزہ رکھنا --- ہفتہ کے دن روزہ رکھنا --- نفلی روزہ رکھنا --- اعتکاف اور شب قدر

کتاب: حج (کے بارے میں روایات)

حج اور عمرہ کی فضیلت --- حج کی فرضیت --- مکہ کی فضیلت --- مدینہ کی فضیلت --- حج کے مقدمات (یعنی پیشگی امور) --- حج کے مواقیت --- احرام --- مکہ میں داخل ہونا اور وہاں کیا‘ کیا جائے --- صفا و مروہ --- مکہ سے نکل کر منیٰ جانا --- عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنا اور وہاں سے روانہ ہونا --- جمرہ عقبہ کی رمی --- سر منڈوانا اور ذبح کرنا --- طواف زیارت کیلئے منیٰ سے واپس آنا --- منیٰ کے دنوں میں رمی جمار کرنا --- طواف صدر کیلئے منیٰ سے واپس آنا --- (حج) قران --- (حج) تمتع --- نبی اکرم ﷺ کا حج --- آپ کا عمرہ کرنا --- محرم کیلئے کیا مباح ہے اور کیا مباح نہیں ہے --- کفارہ --- دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا --- احصار --- ہدی ---

کتاب: نکاح اور اس کے آداب (کے بارے میں روایات)

ولی --- مہر --- نسب کا ثبوت اور قیافہ شناسی --- حرمت مناکحت --- متعہ --- کنیز کے ساتھ نکاح کرنا --- میاں بیوی کی معاشرت --- عزل --- غیلہ --- عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کی ممانعت --- قسم (یعنی زیادہ بیویوں میں وقت کی تقسیم) --- رضاعت --- خرچ

کتاب: طلاق (کے بارے میں روایات)

رجعت --- ایلاء --- ظہار --- خلع --- لعان --- عدت ---

کتاب: (غلام) آزاد کرنے (کے بارے میں روایات)

ممالیک سے اچھا برتاؤ --- شریک کا آزاد کرنا --- بیماری کے دوران (غلام) آزاد کرنا --- کتابت --- ام ولد --- ولاء

کتاب: ایمان (یعنی قسموں) اور نذروں (کے بارے میں روایات)

کتاب: حدود (کے بارے میں روایات)

زنااوراس کی حد ـــ شراب نوشی کی حد ـــ تعزیر ـــ چوری ـــ مرتد ہونا

کتاب:سیر (سیاسیات) (کے بارے میں روایات)

خلافت اور امارت ـــ حکمرانوں کی بیعت کرنا اور اس کیلئے مستحب امور ـــ حکمرانوں کی اطاعت ـــ جہاد کی فضیلت ـــ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت ـــ شہادت کی فضیلت ـــ گھوڑے ـــ چراگاہ ـــ دوڑ کا مقابلہ ـــ تیر اندازی ـــ ہار پہنانا اور گھنٹی (باندھنا) ـــ نبی اکرم ﷺ کے مکتوبات ـــ جہاد کی فرضیت ـــ خروج اور جہاد کی کیفیت ـــ غزوہ بدر ـــ مال غنیمت اور اس کی تقسیم ـــ غلول (مال غنیمت میں خیانت) ـــ فدیہ دینا اور قیدی آزاد کروانا ـــ ہجرت کرنا ـــ صلح کرنا ـــ پیغام رساں ـــ ذمی اور جزیہ

کتاب:لقطہ (کے بارے میں روایات)

کتاب:وقف (کے بارے میں روایات)

کتاب:خرید وفروخت (کے بارے میں روایات)

بیع سلم ـــ بیع مدبر ـــ وہ سودے جن سے منع کیا گیا ـــ سود ـــ اقالہ ـــ آفت آنا ـــ مفلس ہوجانا ـــ قرضہ جات

کتاب:تصرف سے روکنے (کے بارے میں روایات)

کتاب:حوالہ (دوسرے کی ادائیگی اپنے ذمے لینے) (کے بارے میں روایات)

کتاب:قضاء (کے بارے میں روایات)' رشوت کا بیان

کتاب: گواہی (کے بارے میں روایات)

کتاب:دعویٰ (کے بارے میں روایات)

حلف لینا' (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنے والے کوسزادینا

کتاب:صلح (کے بارے میں روایات)

کتاب:عاریت (کے بارے میں روایات)

کتاب:ہبہ (کے بارے میں روایات)' ہبہ میں رجوع کرنا

کتاب:رقبیٰ اور عمریٰ (کے بارے میں روایات)' کتاب:اجارہ (کے بارے میں روایات)' کتاب:غصب (کے بارے میں روایات)' کتاب: شفعہ (کے بارے میں روایات) کتاب: مزارعت (کے بارے میں روایات) کتاب: بنجر زمین کو آباد کرنے (کے بارے میں روایات) کتاب: کھانے (کے بارے میں روایات)' کھانے کے آداب' کیا چیز کھانا جائز ہے اور کیا جائز نہیں ہے' ضیافت' عقیقہ

کتاب:مشروبات (کے بارے میں روایات)

پینے کے آداب' کیا پینا جائز ہے؟

کتاب: لباس اور اس کے آداب (کے بارے میں روایات)

زینت کا بیان' سونے کے آداب

کتاب: ممنوع اور مباح (چیزوں) (کے بارے میں روایات)

اس میں ایک فصل (کسی کو) عذاب دینے اور مثلہ کرنے کے بارے میں ہے' ایک فصل جانوروں سے متعلق روایات کے بارے میں ہے۔

باب: جانوروں کو مارنا

باب: مسلمانوں کے درمیان ایک دوسرے سے بغض رکھنے' حسد کرنے' ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے' کینہ رکھنے' لاتعلقی اختیار کرنے (کے بارے میں روایات)

باب: تواضع' تکبر خود پسندی ناپسندیدہ بات سننا' برا گمان رکھنا' غصہ کرنا فحش بات کرنا

باب: کون سا کلام مکروہ ہے اور کون سا مکروہ نہیں ہے۔

اس باب میں جھوٹ بولنے' لعنت کرنے' دو غلے پن' غیبت' چغل خوری' مدح' تفاخر' شعر' مسجع گفتگو کرنا' مزاح کرنا' ہنسنا' کے بارے میں روایات ہیں' ایک فصل کلام کے بارے میں ہے۔ باب: (اندر آنے کی) اجازت مانگنا' اسماء اور کنیت

باب: تصویریں اور تصویر بنانے والے' لہو ولعب' سماع

کتاب: شکار (کے بارے میں روایات)' کتاب: ذبائح (کے بارے میں روایات)' کتاب: اضحیہ (کے بارے میں روایات)' کتاب: رہن (کے بارے میں روایات)' فتنوں کا بیان

کتاب: دیات (کے بارے میں روایات)' تاوان (جرمانہ)

کتاب: وصیت (کے بارے میں روایات)' کتاب: وراثت (کے بارے میں روایات)' ذوی الارحام' خوابوں (کا بیان) کتاب: طب (کے بارے میں روایات)' کتاب: دم کرنے اور تعویذ لٹکانے (کے بارے میں روایات)' کتاب: عدویٰ اور طیرہ (کے بارے میں روایات)

باب: ہام اور غول کا بیان

کتاب: ستارہ شناسی اور نجوم (کے بارے میں روایات)' کتاب: کہانت اور جادو (کے بارے میں روایات)

کتاب: تاریخ (کے بارے میں روایات)' مخلوق کا آغاز — نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک — آپ کی خصوصیات اور فضائل — معجزات — آپ کی تبلیغ — آپ کی بیماری — آپ کا وصال — آپ کا اس بات کی اطلاع دینا کہ آپ کی امت میں فتنے اور حوادث پیدا ہوں گے — صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تفصیلی مناقب — امت کی فضیلت — صحابہ اور تابعین کی فضیلت — باب: حجاز' یمن' شام' فارس اور عمان کا تذکرہ —

نبی اکرم ﷺ کا (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہونے اور اس دن میں لوگوں کی حالتوں کے بارے میں خبر دینا۔

جنت اور اہل جنت کا تذکرہ ـــــ جہنم اور اہل جہنم کا تذکرہ ـــــ

(ابن بلبان کہتے ہیں) یہ بات جان لیں! میں نے ہر حدیث کے سامنے ہندی قلم کے ساتھ اس ''نوع'' کی علامت بنادی ہیں جس نوع میں وہ حدیث کتاب ''التقاسیم والانواع'' میں موجود ہے' تا کہ کسی مشکل اور پریشانی کے بغیر اصل کتاب میں اسے تلاش کرنا آسان ہو۔

اس کی مثال یہ ہے: جب وہ حدیث ۱۱ ویں ''نوع'' میں ہوگی' تو اس کے سامنے اس طرح کی علامت ہوگی (۱۱)۔ پھر اگر وہ (نوع) پہلی قسم سے تعلق رکھتی ہوگی۔ تو لکھے ہوئے اس عدد پر مزید کوئی نشان موجود نہیں ہوگا۔

اگر وہ (نوع) دوسری قسم سے تعلق رکھتی ہو' تو پھر عدد کے نیچے عرض لکیر ہوگی جو یوں ہوگی۔

اگر وہ (نوع) تیسری قسم سے تعلق رکھتی ہو' تو پھر لکیر عدد کے اوپر یوں ہوگی۔

اگر وہ (نوع) چوتھی قسم سے تعلق رکھتی ہو' تو عدد' دولکیروں کے درمیان اس طرح ہوگا۔

اگر وہ (نوع) پانچویں قسم سے تعلق رکھتی ہو' تو عدد کے اوپر اس طرح دولکیریں ہونگی۔

یہ چیز فہم کو زیادہ (سہولت دے) گی اور دیکھنے والے کیلئے آسانی کردے گی۔

اللہ تعالیٰ (اس خدمت) کو خاص طور پر اپنی ذات کیلئے کردے' جو اس کی رضامندی کے حصول کیلئے ہو۔ بے شک وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور (دعا) قبول کرنے کے لائق ہے۔

---

۱ صحیح ابن حبان کے عربی نسخے کے محقق نے شیخ ابن بلبان کی ان علامات کی بجائے ہر حدیث کے بعد ارقام تحریر کئے ہیں' جن میں سے بائی طرف سے پہلا رقم حدیث کی پانچ بنیادی اقسام کے بارے میں ہے اور دوسرا رقم اس کی نوع کے بارے میں جیسے پہلی حدیث کے آخر میں (3:66) تحریر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے: یہ حدیث اصل کتاب ''التقاسیم والانواع'' میں احادیث کی تیسری قسم کی 66 ویں نوع میں مذکور ہے۔

1- (اَلْمُقَدَّمَةُ)

مقدمہ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الِابْتِدَاءِ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب 1: اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ ابْتِدَاءِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اَوَائِلِ كَلَامِهٖ عِنْدَ بُغْيَةِ مَقَاصِدِهٖ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کلام کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرے

1 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ[1] لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ. (3:66)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

---

1 ملا علی قاری تحریر کرتے ہیں: ''ذی بال'' سے مراد شان اور اعتبار والا کام ہے' جس کے اختتام پر اچھے انجام کی امید ہو۔ ویسے لفظ ''بال'' کا مطلب ''حال'' اور ''شان'' ہے اور ''امر ذی بال'' سے مراد شرف والا کام ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح' کتاب النکاح' باب اعلان النکاح)

1- إسناده ضعيف لضعف قرة -وأخرجه أحمد 2/359 من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائي في عمل اليوم والليلة رقم 494، وأبو داوُد 4840 في الأدب: باب الهدى في الكلام. والدارقطني 1/229 في أول كتاب الصلاة، من طريق الوليد بن مسلم، وموسى بن أعين، وابن ماجه 1894 في النكاح: باب خطبة النكاح، وأبو عوانة في صحيحه من طريق عُبيد الله بن موسى، والبيهقي في السنن 3/208، 209، من طريق أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج الخولاني كلهم عن الأوزاعي بهذا الإسناد وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة رقم 496 من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن عقيل، عن الزهري مرسلًا، وأخرجه أيضًا برقم 495 من طريق محمود بن خالد، حدثنا الوليد، حدثنا سعيد بن عبد العزيز، عن الزهري، به، وهذا مرسل أيضًا، وذكره المزي في تحفة الأشراف 13/368 في قسم المراسيل.

''ہر وہ کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ نہ کیا جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ تَكُوْنَ فَوَاتِحُ اَسْبَابِهٖ بِحَمْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِئَلَّا تَكُوْنَ اَسْبَابُهٗ بُتْرًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم ہے' وہ اپنے اسباب کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے کرے تاکہ اس کے اسباب (یعنی کام) غیر مکمل شدہ نہ ہوں

2 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ اَبُوْ عَلِيٍّ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ. (1:92)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ نہ کیا جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے''۔

---

2 –إسناده ضعيف، وهو مكرر ما قبله.

2- بَابُ الِاعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا نَقْلًا وَاَمْرًا وَزَجْرًا

سنت اور اس سے متعلق دیگر اُمور جو نقل کے اعتبار سے ہوں حکم کے اعتبار سے ہوں یا ممانعت کے اعتبار سے ہوں انہیں مضبوطی سے تھامنا

3 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ. عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَثَلِىْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِى اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّىْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ وَاِنِّىْ اَنَا النَّذِيْرُ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ وَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِىْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِىْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک میری مثال اور جس چیز کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو اپنی قوم کے پاس آتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اے میری قوم! میں نے ایک لشکر دیکھا ہے' اور میں ڈرانے والا ہوں (یعنی تم لوگوں کو خبردار کر رہا ہوں)' تو اس کی قوم کا ایک گروہ اس کی اطاعت کر لیتا ہے' اور وہ لوگ اس دوران چپکے سے چلے جاتے ہیں اور نجات پا لیتے ہیں' جبکہ ایک گروہ اس کی تکذیب کرتا ہے۔ وہ لوگ اپنی جگہ رہتے ہیں اور صبح کے وقت دشمن ان پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیتا ہے' اور انہیں تباہ و برباد کر دیتا ہے' تو یہ اس شخص کی مثال ہے' جو میری اطاعت کرتا ہے' اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کرتا ہے' اور اس شخص کی مثال ہے' جو میری نافرمانی کرتا ہے' اور میں جس حق کو لے کر آیا ہوں' وہ اسے جھٹلاتا ہے''۔

4 - وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَثَلَ مَا اٰتَانِى اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ ذٰلِكَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَاَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ

3- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 6482 في الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصي و 7283 في الاعتصام: باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ومسلم 2282 في الفضائل: باب شفقته صلى الله عليه وآله وسلم على أمته، ومبالغته في تحذيرهم مما يضرهم، كلاهما عن أبي كُريب، بهذا الإسناد، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة 95 وأخرجه البيهقي في دلائل النبوة 1/396.

فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًأ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَمِلَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ. (3:28)

⚘⚘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم عطا کیا ہے اس کی مثال بارش کی طرح ہے جو کسی سرزمین پر ہوتی ہے تو اس زمین کا کچھ حصہ پاکیزہ ہوتا ہے وہ اسے قبول کر لیتا ہے اور بہت زیادہ گھاس پھوس اور چارہ اگا دیتا ہے یا وہ پانی کو روک لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو نفع دیتا ہے وہ لوگ اس میں سے خود بھی پیتے ہیں۔ (جانوروں وغیرہ) کو بھی پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں۔

یہ بارش زمین کے ایک اور حصے پر بھی ہوتی ہے جو چٹیل میدان ہوتا ہے وہ پانی کو روک نہیں سکتا اور گھاس اگا نہیں سکتا تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین کا فہم حاصل کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جس چیز کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس چیز کے ذریعے نفع دے دیتا ہے وہ شخص علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے اور یہ اس شخص کی مثال ہے جو اس کے لئے سر نہیں اٹھاتا (یعنی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا) اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ مِنْ بَيْنِ الْفِرَقِ الَّتِيْ تَفْتَرِقُ عَلَيْهَا اُمَّةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت جن فرقوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے نجات پانے والے فرقے کی صفت کا تذکرہ

5 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا الوليد بن مسلم حدثنا ثور بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ. حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ الْكَلَاعِيُّ قَالَا

---

4 إسناده هو إسناد سابقه، وأخرجه البخاري 79 في العلم: باب من علم وعلّم، ومسلم 2282 في الفضائل: باب بيان مثل ما بعث النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الهدى والعلم، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة 135 . وأخرجه أحمد 4/399، والنسائي في العلم من الكبرى كما في التحفة 6/439، والرامهرمزي في الأمثال ص24، والبيهقي في دلائل النبوة 1/368 من طرق عن أبي أسامة، به.

5–وأخرجه أحمد 4/126–127، وأبو داؤد 4607 ، والآجري في الشريعة ص 46، وابن أبي عاصم 32 و 57 وأخرجه الترمذي 2672 ، والطحاوي في مشكل الآثار 2/69، وابن أبي عاصم 54 ، وابن ماجه 44 ، والبغوي 102 ، والدارمي 1/44، والآجري 7 من طرق عن ثور بن يزيد به، إلا أنهم لم يذكروا حُجر بن حجر، وقال الترمذي: حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/95، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن ماجة 43 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي . وأخرجه ابن أبي عاصم 27 ، والبيهقي 6/542، والترمذي 2676 من طريق بقية، عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدان، عن عبد الرحمٰن بن عمرو، عن العرباض.

(متن حدیث):اَتَيْنَـا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيْهِ (وَلا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ) (التوبة: 92) فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا قَالَ: اُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا فَاِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَتَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. (3:6)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ ذِكْرِهِ الْاِخْتِلَافَ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِهٖ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ مَنْ وَاظَبَ عَلَى السُّنَنِ قَالَ بِهَا وَلَمْ يُعَرِّجْ عَلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاٰرَاءِ مِنَ الْفِرَقِ النَّاجِيَةِ فِي الْقِيَامَةِ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهٖ.

❁❁ عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کلاعی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ وہ صاحب ہیں' جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''اور نہ ہی ان لوگوں پر کہ جب وہ تمہارے پاس آئے تا کہ تم ان کو سواری کے لئے جانور دو' تو تم نے کہا: مجھے وہ چیز نہیں ملتی جو میں تمہیں سواری کے لئے دوں''۔

ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم نے یہ کہا: ہم آپ کی زیارت کرنے کے لئے اور آپ سے فیض یاب ہونے کے لئے آئے ہیں' تو حضرت عرباض نے فرمایا: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ہمیں بلیغ وعظ کیا جس کے نتیجے میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز گئے۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے' تو آپ ہمیں کس چیز کی تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی۔ (حاکم وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی تلقین کرتا ہوں' اگر چہ وہ (حاکم) کوئی ایسا حبشی غلام ہو' جس کے اطراف (یعنی کان یا ناک) کٹے ہوئے ہوں۔

تم میں سے جو شخص (زیادہ عرصے تک) زندہ رہے گا' وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھ لے گا۔

(تو ایسی صورتحال میں) تم لوگوں پر میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کا مرکز خلفاء کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے' تم لوگ اسے مضبوطی سے تھام لینا اور اچھی طرح پکڑ لینا اور تم نئے پیدا ہونے والے امور سے بچنا' کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''تو تم پر میری سنت کو اختیار کرنا لازم ہے'' یہ اس صورتحال کے بارے میں ہیں جب آپ نے اس اختلاف کا ذکر کیا، جو آپ کی امت میں پیدا ہوگا، تو یہ اس بات کا واضح بیان ہے، جو شخص

سنت پر مواظبت (یعنی باقاعدگی سے اس پر عمل) اختیار کرے گا۔ اس (سنت) کے مطابق رائے دے گا۔ اس (سنت) کی بجائے دوسری آراء کو آگے نہیں کرے گا، تو ایسا شخص قیامت کے دن نجات پانے والے گروہ میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے تحت ہمیں بھی ان میں شامل رکھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ سُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ مَنْ يَّاْبَاهَا مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ وَاِنْ حَسَّنُوْا ذٰلِكَ فِيْ عَيْنِهٖ وَزَيَّنُوْهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات واجب ہے' وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کو لازم پکڑ لے اور اپنے آپ کو ہر اس شخص سے بچائے جو اہل بدعت سنت کا انکار کرتے ہیں

اگر چہ وہ لوگ اس کی آنکھوں میں اور اس کے سامنے اس چیز کو خوبصورت اور آراستہ کر کے پیش کریں

6 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ.

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا فَقَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ: وَهٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ اِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا (وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا) إلى اٰخر الآية (الأنعام: 153). (3:10)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے' پھر آپ ﷺ نے اس لکیر کے دائیں طرف اور بائیں طرف کچھ اور لکیریں کھینچیں' پھر آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: یہ مختلف راستے ہیں' جن میں سے ہر ایک راستے پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے' جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک یہ میرا راستہ ہے' جو مستقیم ہے۔''

یہ آیت آپ ﷺ نے آخر تک تلاوت کی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ تَتَبُّعِ السُّبُلِ دُوْنَ لُزُوْمِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ

اس بات کا تذکرہ کہ وہ راستہ جو صراط مستقیم ہے اسے لازم پکڑنا اور دوسرے راستوں کو ترک کرنا آدمی پر لازم ہے

7 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ

مسکین قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ: هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ (وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ) الآية كلها (الأنعام: 153). (3:66)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی' جس کے دائیں طرف اور بائیں طرف کچھ اور لکیریں بھی کھینچی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں' ان میں سے ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا ہوا ہے' جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک یہ میرا راستہ ہے' جو مستقیم ہے۔ تو تم اس کی پیروی کرو اور تم مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو' ورنہ وہ تم لوگوں کو اس کے راستے سے بھٹکا دے گا''۔

یہ مکمل آیت ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَنْ أَحَبَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا وَصَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِيْثَارِ أَمْرِهِمَا وَابْتِغَاءِ مَرْضَاتِهِمَا عَلٰى رِضَى مَنْ سِوَاهُمَا يَكُوْنُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' وہ ان دونوں کے حکم اور ان دونوں کی رضامندی کو' ان دونوں کے علاوہ ہر ایک کی رضامندی پر ترجیح دیتا ہے

ایسا شخص جنت میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

8 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا هُمْ أَجْدَرَ أَنْ يَّسْأَلُوْهُ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا ؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ: فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

7– إسناده حسن كسابقه، وأخرجه الطيالسى 244 ، وأحمد 1/435 و465، والدارمى 1/67–68، والطبرى قس تفسيره 14168 ، والنسائى فى التفسير من الكبرى كما فى التحفة 7/49، والبزار 2410 ،وصححه الحاكم 2/318، ووافقه الذهبى. وأخرجه البزار أيضًا 2211 من طريق الأعمش عن أبى وائل و 2213 من طريق منذر الثورى عن الربيع، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 7/25 من طريق زر بن حبيش، ثلاثتهم عن ابن مسعود به.وفى الباب عن جابر بن عبد الله عند أحمد 3/397، وابن ماجه 11 أخرجاه من طريق أبى خالد الأحمر، عن مجالد بن سعيد، عن الشعبى، عن جابر.

قَالَ اَنَسٌ: فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ اَشَدُّ مِنْ فَرْحِهِمْ بِقَوْلِهِ. (3:65)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' حالانکہ صحابہ کرام کے لئے یہ زیادہ مناسب تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے' اس دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے تیاری تو نہیں کی ہے' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم اس کے ساتھ ہوگے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر لوگ جتنے خوش ہوئے' میں نے انہیں اسلام قبول کرنے کے بعد اور کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ هَدْيِ الْمُصْطَفٰى بِتَرْكِ الْانْزِعَاجِ عَمَّا اُبِيحَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَهُ بِاِغْضَائِهِ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کو لازم پکڑے اور اس کے لیے دنیا میں جو کچھ مباح قرار دیا گیا ہے' اس سے چشم پوشی کرتے ہوئے' اس سے ہٹنے کو ترک کردے

9 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

8- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/178، والبخاري في الأدب المفرد 352 ، ومسلم 2639 164 في البر والصلة والآداب: باب المرء مع من أحب، والبغوي في شرح السنة 3477 ، من طرق عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه أحمد 3/173 و276، ومسلم 2639 164 من طريقين عن شعبة، عن قتادة، به.وأخرجه أحمد3/192، والبخاري 6167 في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل: ويلك، من طريق همام، عن قتادة، به .وأخرجه مسلم 2639 164 من طريق قتيبة، عن أبي عوانة، عن قتادة، به .وأخرجه أحمد3/104 من طريق ابن أبي عدي، وأخرجه أحمد 3/221، 222 .وأخرجه أبو داوُد 5127 في الأدب: باب إخبار الرجل بمحبته إياه، وابن منده 292 .وأخرجه مسلم 2639 161 ، وابن منده 292 من طريق مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/172 و208 من طريق محمد بن جعفر وروح، عن شعبة، و 207 و255 من طريق أسود بن عامر، والبخاري 7153 في الأحكام، ومسلم 2639 164 من طريق عثمان بن أبي شيبة عن جرير .وأخرجه الطيالسي 2131 من طريق شعبة، عن منصور والأعمش، عن سالم، عن أنس وأخرجه البخاري 6171 في الأدب: باب علامة الحب في الله، ومسلم 2631 164 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/167 من طريق حجاج، عن ليث، عن سعيد، عن شريك، عن أنس، و 3/202 من طريق يزيد، عن محمد بن عمرو، عن كثير بن أخنس، عن أنس.وفي الباب عن أبي ذر سيرد برقم 556 ، وعن أبي موسى سيرد برقم 557 ، وعن صفوان بن عسال سيرد برقم 562 ، وعن جابر عند أحمد 3/336 و394، وعن ابن مسعود عند أحمد 1/392، والبخاري 6169 وهذا الحديث في عداد المتواتر، قال الحافظ في الفتح: 10/560: وقد جمع أبو نعيم طرق هذا الحديث في جزء سماه كتاب المحبين مع المحبوبين وبلغ عدد الصحابة فيه نحو العشرين. وذكر له الكتاني 15 صحابيًا. انظر نظم المتناثر ص129، و الأزهار المتناثرة للسيوطي ص26، و لقط اللآلىء المتناثرة للزبيدي ص85، 86.

قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ. عَنْ عائشة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَتِ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَاسْمُهَا خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ بَذَّةُ الْهَيْئَةِ فَسَاَلَتْهَا عَائِشَةُ مَا شَاْنُكِ فَقَالَتْ زَوْجِي يَقُوْمُ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُ النَّهَارَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لَهُ فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ اِنَّ الرَّهْبَانِيَّةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَحْفَظُكُمْ لِحُدُوْدِهٖ. (3:66)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تشریف لائیں ان کا نام خولہ بنت حکیم تھا۔ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئیں' تو ان کی حالت بری تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: میرے شوہر رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ (اسی دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے آئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عثمان! ہم پر رہبانیت لازم قرار نہیں دی گئی ہے۔ کیا تمہارے لئے میرے طریقے میں بہترین نمونہ نہیں ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور اس کی حدود کا تم سب سے زیادہ خیال رکھتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَحَرِّي اسْتِعْمَالِ السُّنَنِ فِيْ اَفْعَالِهٖ وَمُجَانَبَةِ كُلِّ بِدْعَةٍ تُبَايِنُهَا وَتُضَادُّهَا

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے افعال میں سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کرے اور ہر بدعت سے لاتعلق رہے

جو سنت کے برخلاف اور متضاد ہوتی ہے

10 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةِ كَهَاتَيْنِ يُفَرِّقُ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

9- ابن أبي السرى- صدوق له أوهام كثيرة. وباقي رجاله ثقات، وهو في مصنف عبد الرزاق برقم 10375 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/226، والبزار 1458 وإسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، وأخرجه أحمد أيضًا 6/268، والبزار 1457 من طريق يعقوب بن إبراهيم، عن أبيه،

وَيَقُولُ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً، فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ. (3:66)

ﷺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے' تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں ۔آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی تھی ۔آپ ﷺ کا جوش زیادہ ہو جاتا تھا' یہاں تک کہ یوں لگتا تھا' جیسے آپ کسی لشکر (کے حملے) سے ڈرار ہے ہیں ۔آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: وہ صبح یا شام کے وقت (تم پر حملہ کر دے گا)

آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔

آپ اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے درمیان فرق کرتے تھے اور آپ یہ ارشاد فرماتے تھے:

اما بعد! سب سے بہترین کلام' اللہ کی کتاب ہے' اور سب سے بہترین ہدایت' حضرت محمد ﷺ (کی لائی ہوئی) ہدایت ہے"۔

بے شک سب سے برا کام نیا پیدا شدہ کام ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

نبی اکرم ﷺ یہ ارشاد فرماتے تھے: "میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں' جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا' تو وہ میری طرف آئیں گے اور ان کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْفَلَاحِ لِمَنْ كَانَتْ شِرَّتُهٗ اِلٰى سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شخص کے لئے کامیابی کا اثبات' جس کا مقصد مصطفیٰ کریم ﷺ کی سنت ہو

11- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَاهِدٍ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً وَاِنَّ لِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَمَنْ كَانَتْ شِرَّتُهٗ اِلٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَمَنْ كَانَتْ شِرَّتُهٗ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ. (1:89)

ﷺ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

10- وأخرجه مسلم 867 43 في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، وابن ماجة 45 في المقدمة: باب اجتناب البدع والجدل، والبيهقي في السنن 3/206، من طرق، عن عبد الوهاب الثقفي بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/310 و338 و371، ومسلم 867 44 و 45، والنسائي 3/188 في الصلاة: باب كيف الخطبة، وفي العلم من الكبرى كما في التحفة 2/274، وزاد: وكل ضلالة في النار والرامهرمزي في الأمثال ص19، والبغوي 4295، من طريق سفيان وسليمان بن بلال عن جعفر بن محمد، به، وصححه ابن خزيمة 1785 .

''بے شک ہر عمل کی ایک رغبت ہوتی ہے' اور ہر رغبت کی ایک فترت ہوتی ہے' جس شخص کی رغبت میری سنت کی طرف ہو گی وہ کامیاب ہو گیا اور جس شخص کی رغبت اس کی بجائے کسی اور طرف ہو گی وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ سُنَنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا عَنِ اللّٰهِ لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ کی تمام سنتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں آپ ﷺ کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں ہے

12 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ (حَدَّثَنَا) مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ عَنِ بن اَبِیْ عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنِّیْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهٗ يوشك شعبان عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ اَلَا وَاِنَّهٗ لَيْسَ كَذٰلِكَ . (2:1)

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے کتاب عطا کی گئی ہے اور وہ چیز (عطا کی گئی ہے) جو اس کے برابر ہے۔ عنقریب ایسا وقت آئے گا' جب ایک سیر (بھرے ہوئے پیٹ والا) شخص اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر یہ کہے گا: میرے اور تم لوگوں کے درمیان یہ کتاب (یعنی قرآن مجید) موجود ہے' جو چیز اس میں حلال ہو گی' ہم اسے حلال قرار دیں گے اور جو چیز اس میں حرام ہو گی' ہم اسے حرام قرار دیں گے۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) خبردار ایسا نہیں ہے۔

11- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/188 و210، والطحاوی فی مشكل الآثار 2/88 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/158، وابن أبی عاصم فی السنة 51 ، والطحاوی 2/88 من طرق عن حصين، به.وأخرجه أحمد /2 165 . وفی الباب عن أبی هريرة، سيرد برقم 349 .وعن يحيى بن جعدة عند أحمد 5/509، والطحاوی فی مشكل الآثار 2/88، وإسناده صحيح. وعن ابن عباس عند الطحاوی فی مشكل الآثار 2/88 بلفظ: إن لكل عمل شرة، ثم يكون شرة إلى فترة، فمن كانت فترته إلى سنتی فقد هدى، ومن كانت فترته إلى غير ذلك فقد ضل . قال الهيثمی: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح. وعن جعد بن هبيرة عند الطحاوی أيضًا 2/81 بنحو لفظ ابن عباس . قال الهيثمی: رواه الطبرانی فی الكبير وفيه بشر بن نمير، وهو ضعيف. انظر المجمع 2/258، 259. وقوله: فمن كانت شرته كذا فی الأصل، والتقاسيم والأنواع /1لوحة 564، وفی سائر المصادر: فمن كانت فترته

12- وأخرجه الطبرانی فی الكبير 20 /669، والبيهقی فی السنن /9332 من طريق يحيى بن حمزة، عن الزبيدی، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/131، وأبو داؤد 4604 فی السنة: باب لزوم السنة، والطبرانی فی الكبير 20/132، والترمذی 2664 فی العلم: باب ما نهی عنه أن يقال عند حديث النبی صلى الله عليه وآله وسلم، وابن ماجة 12 فی المقدمة: باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والتغليظ على من عارضه، والدارمی 1/144، والطبرانی /20 649 ، والبيهقی فی السنن 7/76 و 9/331، من طرق عن معاوية بن صالح، عن الحسن بن جابر، عن المقدام بن معديكرب، وسنده حسن كما قال الترمذی، وصححه الحاكم 1/109، وأقره الذهبی.

13 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا اَعْرِفَنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ اِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ وَاِمَّا نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ مَا نَدْرِيْ مَا هٰذَا عِنْدَنَا كِتَابُ اللّٰهِ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ. (2:1)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں' جس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم آئے' جس کے بارے میں' میں نے کرنے کا حکم دیا ہو' یا جسے کرنے سے میں نے منع کیا ہو۔

اور وہ شخص یہ کہے: ہمیں نہیں معلوم یہ کیا چیز ہے؟ ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے۔ یہ حکم اس میں' تو نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الرَّغْبَةِ عَنْ سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ جَمِيْعًا

اقوال اور افعال ہر معاملے میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

14 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عن أنس بن مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهٖ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا اَتَزَوَّجُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ. (2:61)

وأخرجه الشافعي في المسند 1/17، ومن طريقه
13- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو إسحاق هو إبراهيم بن محمد بن الحارث . عن سفيان بن عيينة، عن سالم بن أبي النظر،
البيهقي في السنن 7/76، وفي الدلائل 1/24، والحاكم 1/108، والبغوي في شرح السنة 101 ، من طرق عن ابن عيينة، عن سالم، به .
بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 551 ، وأبو داؤد 4605 في المقدمة، والبيهقي في دلائل النبوة 6/549، عن ابن أبي النضر، عن عبيد الله
ومن طريق الحميدي أخرجه الحاكم 1/108 وصححه ووافقه الذهبي، وأخرجه الحاكم أيضًا من طريق مالك، عن ابن أبي النضر، بهذا الإسناد.
مرسلًا. وأخرجه أحمد 6/8 من طريق ابن لهيعة، عن ابن أبي النضر، بهذا الإسناد.

14- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم عدا محمد بن أبي صفوان، وأخرجه أحمد 3/ 241 و259و285، ومسلم 1401 في النكاح: باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد المؤنة، والنسائي 6/60 في النكاح: باب النهي عن التبتل، والبيهقي في السنن 7/77 من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 5063 في النكاح: باب الترغيب في النكاح، والبيهقي في السنن 7/77، والبغوي في شرح السنة 96 من طريق محمد بن جعفر، عن حميد الطويل، عن أنس بنحوه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوشیدہ اعمال کے بارے میں دریافت کیا: (یعنی آپ خلوت میں جو عبادت کرتے تھے، اس کے بارے میں دریافت کیا)

توان افراد میں سے ایک نے یہ کہا: میں شادی نہیں کروں گا۔ ایک نے یہ کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔

ایک نے یہ کہا: میں بچھونے پرنہیں سوؤں گا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس بارے میں خطاب کرتے ہوئے)

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ وہ ''اس' اس طرح کی باتیں کرتے ہیں' جہاں تک میرا معاملہ ہے' تو میں (رات کے وقت نفل) نماز ادا بھی کرتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں۔ میں (نفلی) روزہ رکھ بھی لیتا ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں' میں نے خواتین کے ساتھ شادیاں بھی کی ہیں' جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

فَصْلٌ: ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ اُمَّتَهٗ بِمَا يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِ مِنْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ قَوْلًا وَفِعْلًا مَعًا

(فصل): اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو قول اور فعل دونوں حوالوں سے ان چیزوں کا حکم دیا ہے' جس کی لوگوں کو دینی معاملات میں ضرورت ہے

15 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ: يَعْمِدُ اَحَدُهُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ خُذْ خَاتَمَكَ فَانْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2:5)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتارا اور ایک طرف رکھ دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص جہنم کے انگارے کی طرف جاتا ہے' اور اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے''۔

15- إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه مسلم 2090 في اللباس: باب تحريم خاتم الذهب على الرجال، ونسخ ما كان من إباحته في أول الإسلام، من طريق محمد بن سهل التميمي، والطبراني في الكبير 12175 من طريق يحيى بن أيوب العلاف، والبيهقي في السنن 2/434 من طريق عبيد بن شريك، ثلاثتهم عن ابن أبي مريم بهذا الإسناد.

(راوی بیان کرتے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے' تو ان صاحب سے یہ کہا گیا: تم اپنی انگوٹھی لو اور اس کے ذریعے نفع حاصل کرو (یعنی اسے فروخت کر کے اس کی قیمت استعمال کرو)

تو اس شخص نے کہا: جی نہیں' اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں لوں گا' جب کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے ایک طرف کر دیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّيْءِ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُفَسَّرًا يُعْقَلُ مِنْ ظَاهِرِ خِطَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم ﷺ کا کسی چیز کے بارے میں حکم دینا اسی وقت درست ہوگا' جب اس کی وضاحت کی گئی ہو' اور خطاب کے الفاظ کے ذریعے اس کا مفہوم سمجھ میں آتا ہو

16 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا نُوْدِيَ بِالْاَذَانِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِيَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ

16- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، ما خلا شيخ ابن حبان عبد الله بن محمد الأزدي وهو ثقة، وأخرجه مسلم 389 83 في المساجد باب السهو في الصلاة والسجود له، عن محمد بن المثنى، عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2345، وأحمد 2/522، والبخاري 1231 في السهو: باب إذا لم يدر كم صلى ثلاثًا أو أربعًا، والنسائي 3/31 في السهو: باب التحري، والدارمي 1/273 و350، 351، والبيهقي في السنن 2/331 من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/229 عن محمد بن مصعب، والبخاري 3285 في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده. وأخرجه أحمد 2/503، 504 وأخرجه الدارقطني 1/374، 375، والبيهقي في السنن 2/340 من طريق ابن إسحاق. وأخرجه مالك 1/69 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، عن أبي الزناد عن الأعرج، عن أبي هريرة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 608 في الأذان: باب فضل التأذين، وأبو داود 516 في الصلاة: باب رفع الصوت بالأذان، والنسائي 2/21، 22 وأبو عوانة 1/334، والبغوي 412 وأخرجه البخاري 1222 في العمل في الصلاة: باب يفكر الرجل الشيء في الصلاة، من طريق جعفر، ومسلم 389 19 في الصلاة: باب فضل الأذان، من طريق أبي الزناد، كلاهما عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/389 و531، ومسلم 389 16 و17 و18 في الصلاة، وأبو عوانة 1/334، والبيهقي في السنن 1/432، والبغوي 413 من طريق الأعمش وسهيل بن أبي صالح، وأخرجه أحمد 2/411 و460 من طريق العلاء بن عبد الرحمن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه دون ذكر الأذان مالك 1/100 في السهو: باب العمل في السهو، عن الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 1232 في السهو: باب السهو في الفرض والتطوع، وأبو داود 1030 في الصلاة: باب من قال يتم على أكبر ظنه، والنسائي 3/31 في السهو: باب التحري. وأخرجه كذلك الترمذي 397 في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي فيشك في الزيادة والنقصان، عن قتيبة بن سعيد عن الليث، عن الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 1662 في كتاب الصلاة، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وبرقم 1663 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة.

فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ . (5:18)

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَمْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ أَمْرٌ مُجْمَلٌ تَفْسِيْرُهُ أَفْعَالُهُ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ الْأَخْبَارَ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ فَيَسْتَعْمِلَهُ فِيْ كُلِّ الْأَحْوَالِ وَيَتْرُكَ سَائِرَ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُهُ بَعْدَ السَّلَامِ وَكَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ الْأَخْبَارَ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ فَيَسْتَعْمِلَهُ فِيْ كُلِّ الْأَحْوَالِ وَيَتْرُكَ الْأَخْبَارَ الْأُخَرَ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُهُ قَبْلَ السَّلَامِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ إِنَّ هٰذِهِ أَخْبَارٌ أَرْبَعٌ يَجِبُ أَنْ تُسْتَعْمَلَ وَلَا يُتْرَكُ شَيْءٌ مِنْهَا فَيَفْعَلُ فِيْ كُلِّ حَالَةٍ مِثْلَ مَا وَرَدَتِ السُّنَّةُ فِيْهَا سَوَاءً فَإِنْ سَلَّمَ مِنَ الِاثْنَتَيْنِ أَوِ الثَّلَاثِ مِنْ صَلَاتِهِ سَاهِيًا أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا[1] وَإِنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَإِنْ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ أَوِ الْأَرْبَعِ يَبْنِيْ عَلَى الْيَقِيْنِ عَلٰى مَا وَصَفْنَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَإِنْ شَكَّ وَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى أَصْلًا تَحَرّٰى عَلَى الْأَغْلَبِ عِنْدَهُ وَأَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُسْتَعْمِلًا لِلْأَخْبَارِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا كُلِّهَا فَإِنْ وَرَدَتْ عَلَيْهِ حَالَةٌ غَيْرُ هٰذِهِ الْأَرْبَعِ فِيْ صَلَاتِهِ رَدَّهَا إِلٰى مَا يُشْبِهُهَا مِنَ الْأَحْوَالِ الْأَرْبَعِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر وہاں تک چلا جاتا ہے' جہاں تک وہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' جب اذان مکمل ہو جاتی ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' پھر جب اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے' جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' اور آدمی کے دل میں مختلف طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے' تم فلاں چیز یاد کرو تم فلاں چیز یاد کرو! اور ایسی چیزیں' یاد کرواتا ہے' جو آدمی نے ویسے یاد نہیں کرنی تھیں۔

حتیٰ کہ آدمی کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ تو جب آدمی کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ تو اسے (آخری قعدہ میں) بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کر لینا چاہئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ایسے شخص کے لئے ہے، جسے اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے اور اسے یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کر لی ہے؟ تو وہ (قعدہ اخیرہ میں) بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا، یہ حکم ''مجمل'' ہے، اس کی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل میں ہے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ کسی بھی شخص کے

---

[1] أي في التقاسيم والأنواع ، وسيرد هنا فيما بعد في سجود السهو.

لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ان روایات کو اختیار کرے، جن میں یہ مذکور ہے کہ سجدۂ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے گا اور پھر وہ شخص ان روایات کو ہر طرح کی صورتحال میں اختیار کرے اور ان تمام روایات کو ترک کردے جن میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا ذکر ہے۔

اسی طرح کسی بھی شخص کے لئے یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ وہ صرف ان روایات کو اختیار کرلے جن میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا ذکر ہے اور پھر ان روایات پر ہر طرح کی صورتحال میں عمل کرے اور ان دوسری تمام روایات کو ترک کردے جن میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کا ذکر ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں: یہ چار طرح کی روایات ہیں اور یہ بات لازم ہے کہ ان پر عمل کیا جائے، اور ان میں سے کسی کو بھی ترک نہ کیا جائے' تو جس طرح کی صورتحال درپیش ہو اس کے مطابق، اس بارے میں منقول حدیث کے مطابق عمل کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اپنی نماز کی دو یا تین رکعات ادا کرلینے کے بعد بھول کر سلام پھیر دیتا ہے' تو وہ اپنی نماز کو مکمل کرلے گا اور سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کرے گا۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں مذکور ہے جن کا ذکر ہم پہلے کرچکے ہیں۔ اگر وہ دو رکعات ادا کرلینے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جاتا ہے۔ بیٹھتا نہیں ہے' تو وہ اپنی نماز جاری رکھے گا اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرلے گا۔ جیسا کہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں مذکور ہے۔

اگر اسے تین یا چار رکعات کی ادائیگی کے حوالے سے شک ہوتا ہے' تو وہ یقین پر بناء قائم کرے گا۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرلے گا۔ جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث سے ثابت ہے۔

اگر آدمی کو شک لاحق ہو' اور اسے یہ سمجھ نہ آئے کہ اس نے کتنی نماز (یعنی کتنی رکعات) ادا کی ہیں' تو وہ غالب گمان قائم کرنے کی کوشش کرے۔ (اور اس کی بنیاد پر) اپنی نماز کو مکمل کرلے۔ وہ (اس صورتحال میں) سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرے گا۔ اس کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔ جسے ہم ذکر کرچکے ہیں۔

(تو اس صورت میں) آدمی تمام احادیث پر عمل کرنے والا بن جائے گا، جن کو ہم نے ذکر کیا ہے۔

اگر ان چار صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت کسی شخص کو درپیش ہوتی ہے' تو اسے اس صورت کی طرف لوٹایا جائے گا' جو ان چار صورتوں جن کا ہم ذکر کرچکے ہیں ان میں سے جس صورت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فِيمَا اَمَرَ وَنَهَى

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے' جو انہوں نے حکم دیا ہے یا جس چیز سے منع کیا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

17 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

مَولٰی ثَقِیفٍ بِنِیسَابُورَ قَالَا : حَدَّثَنَا قُتَیبَةُ بْنُ سَعِیدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِیفَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیهِ عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ کُلُّکُمْ اِلَّا مَنْ اَبٰی وَشَرَدَ عَلَی اللّٰهِ کَشِرَادِ الْبَعِیرِ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ یَّاْبٰی اَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی . (1:2)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: طَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الِانْقِیَادُ لِسُنَّتِهٖ بِتَرْكِ الْکَیْفِیَّةِ وَالْکَمِّیَّةِ فِیْهَا مَعَ رَفْضِ قَوْلِ کُلِّ مَنْ قَالَ شَیْئًا فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِخِلَافِ سُنَّتِهٖ دُوْنَ الِاحْتِیَالِ فِیْ دَفْعِ السُّنَنِ بِالتَّاْوِیْلَاتِ الْمُضْمَحِلَّةِ وَالْمُخْتَرَعَاتِ الدَّاحِضَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم سب لوگ ضرور جنت میں داخل ہو گے۔ ماسوائے اس شخص کے جو انکار کرے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے یوں سرکشی کرے جس طرح اونٹ سرکشی کرتا ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون شخص جنت میں داخل ہونے سے انکار کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری اطاعت کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا''۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری یہ ہے: آپ کی سنت کی، اس کی کیفیت اور کمیت کو ترک کرتے ہوئے پیروی کی جائے اور ہر اس شخص کے قول کو مسترد کرتے ہوئے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں اپنی کوئی رائے پیش کی ہو' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برخلاف ہو۔ آدمی اس سنت کو ترک کرنے کے لئے کمزور تاویلات اور فضول اختراعی باتوں کا حیلہ پیش کرنے کی کوشش نہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمَنَاهِیَ عَنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَوَامِرَ فَرْضٌ عَلٰی حَسَبِ الطَّاقَةِ عَلٰی اُمَّتِهٖ لَا یَسَعُهُمُ التَّخَلُّفُ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول وہ احکام جن میں آپ نے کسی چیز سے منع کیا ہے یا کچھ کرنے کا حکم دیا ہے' تو آپ کی اُمت پر اپنی استطاعت کے مطابق ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے' اور ان کے لئے ان احکام پر عمل پیرا نہ ہونے کی گنجائش نہیں ہے

17- رجاله ثقات، رجال مسلم إلا خلف بن خليفة ونسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 10/70، إلى الطبراني في الأوسط ، وقال: ورجاله رجال الصحيح، وفي الباب ما يشهد له عن أبي هريرة عند أحمد 2/361، والبخاري 7280 في الاعتصام: باب الاقتداء بسنن رسول الله، والحاكم 1/55 . وعن أبي أمامة الباهلي عند أحمد 5/258، والحاكم 1/55، و4/247، قال الهيثمي في مجمع الزوائد 10/70-71: ورجال أحمد رجال الصحيح غير علي بن خالد وهو ثقة. واقتصر الحافظ في الفتح على نسبته إلى الطبراني، وجوّد إسناده.

18 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِى مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَاْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَبَانَ بْنَ صَالِحٍ فَقَالَ لِي: مَا اَجْوَدَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ قَوْلَهُ: فَاْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (3:6)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جن چیزوں کو میں ترک کردوں' تم ان چیزوں کے بارے میں مجھے ایسے ہی رہنے دو' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت سوالات کرنے اوران سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

میں تم لوگوں کو جس چیز سے منع کردوں' اس سے باز آ جاؤ اور میں تمہیں جس بات کا حکم دوں' تم سے جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کرو''۔

ابن عجلان کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابان بن صالح کو سنائی تو انہوں نے مجھے فرمایا۔

یہ کلمہ کتنا عمدہ ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) ''جہاں تک تم سے ہو سکے تم اس پر عمل کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّوَاهِيَ سَبِيْلُهَا الْحَتْمُ وَالْاِيجَابُ اِلَّا اَنْ تَقُومَ الدَّلَالَةُ عَلٰى نَدْبِيَّتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اُمور سے منع کیا ہے' تو یہ حکم حتمی اور واجب ہے البتہ اگر اس کے مستحب ہونے پر دلیل قائم ہو جائے' تو حکم مختلف ہے

19- إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين ما عدا إبراهيم بن بشار الرمادى. والطريق الثانى حسن. وأخرجه مسلم 1337 4/1831 فى الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وآله وسلم وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، عن ابن أبى عمر، والبغوى 1/199 من طريق الشافعى، كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن أبى الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/258 عن يزيد، عن محمد، عن أبى الزناد، به. وأخرجه الشافعى 1/15، وأحمد 2/247 عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/248 و517، من طريقين عن ابن عجلان، به. وأخرجه مسلم 1337 فى الحج: باب فرض الحج فى العمر مرة، وأحمد 2/447 448و 457 و467 و508، والنسائى 5/110-111، والدارقطنى 2/181، وابن خزيمة 2508، والبيهقى 4/326 من طريق محمد بن زياد، عن أبى هريرة وأخرجه مسلم 1337، وابن ماجة 1 و 2، وأحمد 2/495، والترمذى 2679 من طريق الأعمش عن أبى صالح عن أبى هريرة. وأخرجه عبد الرزاق فى المصنف 20372 عن معمر، عن الزهرى عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/482، من طريق هلال بن على، عن عبد الرحمٰن بن أبى عمرة، عن أبى هريرة. وسيورده المؤلف بعده برقم 19 من طريق مالك، عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة. وبرقم 20 و 21 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبى هريرة. ويرد تخريج كل طريق فى موضعه.

19 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إسماعيل البخاري حدثنا 1 إسماعيل ابن اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أنبيائهم فإذا نهيتكم عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (2:1)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے' تو جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں' تو تم اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں' تو جہاں تک تمہارے لئے ممکن ہو' تم اس پر عمل کرو''۔

20 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ما نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِالْاَمْرِ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (2:3)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں جس چیز سے منع کردوں' تم اس سے اجتناب کرو اور میں تمہیں جس بات کا حکم دوں جہاں تک تم سے ہو سکے تم اس پر عمل کرو''۔

21 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا أَمَرْتُكُمْ بِالشَّيْءِ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (2:25)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جس چیز کے بارے میں میں تمہیں چھوڑ دوں تم بھی مجھے ویسے ہی رہنے دو' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے۔

جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں' تو تم اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں' تو جہاں تک تم سے ہو

21- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهذا الحديث عند البخاري برقم 7288 في: الاعتصام: باب الاقتداء بسنن النبي صلى الله عليه وآله وسلم، وتقدم ذكر طرقه فيما قبله . 20- وهو في مصنف عبد الرزاق 20374 ومن طريقه أخرجه أحمد 2 /313، 314، ومسلم 1337 131 في الفضائل: باب توقيره صلى الله عيه وآله وسلم، وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، والبغوي في شرح السنة برقمي 98 و 99. وتقدم برقم 18 من طريق ابن عيينة.

سکے تم اس پر عمل کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ اَرَادَ بِهٖ مِنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ لَا مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں''

اس سے مراد دینی اُمور ہیں، دنیاوی اُمور مراد نہیں ہیں

22 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ. عَنْ عَائِشَةَ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اَصْوَاتًا فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوْا النَّخْلُ يَاْبُرُوْنَهُ فَقَالَ: لَوْ لَمْ يَفْعَلُوْا لَصَلُحَ ذٰلِكَ فَاَمْسَكُوْا فَلَمْ يَاْبُرُوْا عَامَّتَهُ فَصَارَ شِيصًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَاْنُكُمْ وَاِذَا كَانَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَاِلَيَّ. (2:25)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ آوازیں سنیں۔ آپ نے دریافت کیا: یہ کس بات کی آوازیں ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: لوگ کھجوروں کی پیوند کاری کر رہے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ ایسا نہ کریں، تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

(راوی کہتے ہیں) تو وہ لوگ اس عمل سے باز آ گئے۔ انہوں نے اس سال پیوند کاری نہیں کی تو پیداوار ٹھیک نہیں ہوئی۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا کوئی دنیاوی معاملہ ہو، تو اسے تم خود سنبھالو اور اگر کوئی دینی معاملہ ہو، تو وہ میری طرف آئے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ اَرَادَ بِهٖ مَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الدِّيْنِ لَا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''تمہیں میں جس چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس پر عمل پیرا ہو جاؤ''

اس سے مراد یہ ہے، میں تمہیں دینی معاملات میں جن چیزوں کا حکم دوں، یہاں دنیاوی معاملات مراد نہیں ہیں

22- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 6/123، ومسلم 2363 في الفضائل: باب وجوب امتثال ما قاله شرعًا دون ما ذكره من معايش الدنيا على سبيل الرأي، وابن ماجه 2471 في الرهون: باب تلقيح النخل، كلهم من طريق حماد بن سلمة بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/152 عن عبد الصمد وفي الباب عن رافع بن خديج في الحديث الذي بعده. وعن طلحة بن عبيد الله عند مسلم 2361، وابن ماجة 2470.

23 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ (متن حدیث):قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخلَ يَقُوْلُ يُلَقِّحُوْنَ قَالَ: فَقَالَ: مَا تَصْنَعُوْنَ؟ فَقَالُوْا: شَيْئًا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَهُ فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهَا فَنَفَضَتْ اَوْ نَقَصَتْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دُنْيَاكُمْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ . (3:68)

قَالَ عِكْرِمَةُ هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ. اَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعٍ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَهُ الشَّيْخُ.

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ کھجوروں کی پیوند کاری کیا کرتے تھے۔لوگ اسے پیوند کاری کا نام دیتے تھے۔راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یہ ایک ایسا طریقہ ہے' جو وہ لوگ پہلے استعمال کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم یہ نہ کرو' تو یہ زیادہ بہتر ہے' تو لوگوں نے اسے ترک کر دیا' تو پیداوار کم ہوگئی۔لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک انسان ہوں' جب میں تمہارے سامنے کسی دینی معاملے کے بارے میں کوئی چیز بیان کروں' تو تم اسے اختیار کرلو اور جب میں تمہارے سامنے کسی دنیاوی معاملے کے بارے میں کوئی چیز بیان کروں' تو میں ایک انسان ہوں''۔

عکرمہ کہتے ہیں: یہ یا اس کی مانند الفاظ ہیں۔

ابونجاشی (نامی راوی) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور اس کا نام عطاء بن صہیب ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْاِيْمَانِ عَمَّنْ لَمْ يَخْضَعْ لِسُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اعْتَرَضَ عَلَيْهَا بِالْمُقَايَسَاتِ الْمَقْلُوْبَةِ وَالْمُخْتَرَعَاتِ الدَّاحِضَةِ

جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سامنے سرنہیں جھکاتا' اس کے مقابلے میں غلط سلط قیاس پیش کرتا ہے یا باطل اختراعات پیش کرتا ہے

23- إسناده حسن من أجل عكرمة بن عمار، ورجاله رجال مسلم. أبو النجاشي: هو عطاء بن صهيب. وأخرجه مسلم 2362 في الفضائل: باب وجوب امتثال ما قاله شرعًا دون ما ذكره من معايش الدنيا على سبيل الرأى، عن عبد الله بن الرومي اليمامي، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا عن عباس بن عبد العظيم العنبرى وأحمد بن جعفر المعْقِرى، عن النضر بن محمد به. وتقدم قبله من حديث عائشة وأنس.

اس سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

24 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بن سعد عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرَّ فَاَبٰى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ قَالَ الزُّبَيْرُ: فَوَاللّٰهِ لَاَحْسَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ (فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) الآية . (5:36)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حرہ سے آنے والی پانی کی نالی کے بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جھگڑا ہوگیا جس کے ذریعے کھجوروں کے باغوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔

اس انصاری نے کہا: آپ پانی کو چھوڑ دیجئے تا کہ وہ گزر جائے' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ بات تسلیم نہیں کی (یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! (تم اپنے باغ کو سیراب کرلو) پھر اپنے پڑوسی کے لئے (پانی کو) چھوڑ دو' تو وہ انصاری غصے میں آ گیا اور بولا: یارسول اللہ! (آپ نے یہ فیصلہ اس لئے دیا ہے) کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم اپنے (باغ کو) سیراب کرواور پھر پانی کوروکے رکھو' یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے''۔

24- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأخرجه أبو داوُد 2637 في الأقضية: باب أبواب من القضاء ، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الليث بهذا الإسناد: أحمد 4/4-5، والبخاري 2359 و 2360 في المساقاة: باب سكر الأنهار، ومسلم 2357 في الفضائل: باب وجوب اتباعه صلى الله عليه وآله وسلم، والترمذي 1363 في الأحكام: باب ما جاء في الرجلين يكون أحدهما أسفل من الآخر في الماء ، والنسائي 8/245 في القضاة: باب إشارة الحاكم بالرفق، وابن ماجة 15 في المقدمة: باب تعظيم حديث الرسول صلى الله عليه وآله وسلم و 2480 في الرهون: باب الشرب من الأودية ومقدار حبس الماء ، والبيهقي 6/153 و10/106، والطبري في تفسيره 9912 وابن الجارود في المنتقى 1021 . وصححه الحاكم 3/364 من طريق محمد بن عبد الله بن مسلم الزهري، عن عمه الزهري، به. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن عروة بن الزبير عن الزبير أحمد 1/165، والبخاري 2361 في المساقاة: باب شرب الأعلى قبل الأسفل، و 2362 باب شرب الأعلى إلى الكعبين، و 2708 في الصلح: باب إذا أشار الإمام بالصلح فأبى حكم عليه بالحكم البين، و 4585 في التفسير: باب (فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ) والطبري في تفسيره 9913 ، والبيهقي 6/153-154 و10/106، والبغوي 2194 ، وقد صح سماع عروة من أبيه، كما في تاريخ البخاري 7/31، وفي حديثه في مسند أحمد برقم 1418 تصريح بسماعه من أبيه، وسنده قوي.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی:
''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے' جب تک آپس کے اختلافی معاملات کے بارے میں تمہیں ثالث تسلیم نہ کریں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنِ اعْتَرَضَ عَلَى السُّنَنِ بِالتَّاْوِيْلَاتِ الْمُضْمَحِلَّةِ وَلَمْ يَنْقَدْ لِقَبُوْلِهَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جو شخص سنت کے مقابلے میں مضمحل تاویلات پیش کرتا ہے' اور سنتوں کو قبول کرنے کے لئے سر نہیں جھکاتا' وہ بدعتی ہے

25 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ نُعْمٍ. عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبٍ فِىْ اَدَمٍ فَقَسَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ فَقَالَ اُنَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ: نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَقَالَ: اَلَا تَاْمَنُوْنِىْ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِى السَّمَاءِ يَاْتِيْنِىْ خَبَرُ مَنْ فِى السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً فَقَامَ اِلَيْهِ نَاتِئُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْوَجْهِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لَسْتُ بِاَحَقِّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ اَتَّقِىَ اللّٰهَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ

25- إسناده صحيح على شرط الشيخين: أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأخرجه مسلم 1064 145 فى الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، من طريق عثمان بن أبى شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/4-5، ومسلم 1064 146 من طريق محمد بن فضيل، عن عمارة بن القعقاع بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 4351 فى المغازى: باب بعث على بن أبى طالب وخالد بن الوليد رضى الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ومسلم 1064 144 من طريق عبد الواحد، عن عمارة بن القعقاع، به. وأخرجه البخارى 3344 فى الأنبياء: باب قوله تعالى: (وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ)، و 4667 فى التفسير: باب (وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ)، و 7432 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ)، وأحمد 3/68 و73، وعبد الرزاق فى المصنف 18676، وأبو داوٗد 4764 فى السنة: باب الخوارج، والنسائى 7/118، فى تحريم الدم: باب من شهر سيفه ثم وضعه فى الناس، من طريق سفيان الثورى، عن أبيه سعيد بن مسروق، عن عبد الرحمٰن بن أبى نُعم، عن أبى سعيد. وأخرجه مسلم 1064 143 من طريق أبى الأحوص، عن سعيد بن مسروق، عن عبد الرحمٰن بن أبى نُعم، به. وأخرجه الطيالسى 2234، والنسائى 5/87 فى الزكاة: باب المؤلفة قلوبهم، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/426 من طرق، عن سعيد بن مسروق، عن عبد الرحمٰن بن أبى نُعم، به. وأخرجه البخارى 3610 و 6933، ومسلم 1064 148، من طريق الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى سعيد. وأخرجه البخارى أيضًا 5058، ومسلم 1064 147 من طريقين يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، عن أبى سلمة، عن أبى سعيد. وأخرجه البخارى أيضًا 6163، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/427 من طريق الأوزاعى، عن الزهرى، عن أبى سلمة والضحاك، عن أبى سعيد. وفى الباب عن جابر عند أحمد 3/354، 355، وعن أبى برزة عنده أيضًا 4/421، وعن أبى بكرة 5/42.

اللّٰـهِ اَلا اَضْـرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ: لَا اِنَّهُ لَعَلَّهُ يُصَلِّي قَالَ: اِنَّهُ رُبَّ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ: اِنِّي لَمْ اُومَرْ اَنْ اَشُقَّ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُونَهُمْ فَنظَرَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ عُمَارَةُ فَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ. (3:10)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے میں کچھ سونا بھیجا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا زید خیل، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن اور علقمہ بن علاثہ کے درمیان تقسیم کر دیا۔ مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے یہ کہا: ہم اس کے زیادہ حق دار تھے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگ مجھے امین نہیں سمجھتے ہو؟ حالانکہ میں اس ذات کا امین ہوں' جو آسمان میں ہے' میرے پاس آسمان میں موجود ذات کی خبریں صبح وشام آتی ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں:) تو چھوٹی آنکھوں اور ابھرے ہوئے گالوں' تنگ پیشانی' گھنی داڑھی' منڈے ہوئے سر اور اوپر کئے ہوئے تہبند والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمام اہل زمین سے زیادہ اس بات کا حق دار نہیں ہوں کہ میں اللہ سے ڈروں؟ پھر وہ شخص وہاں سے چلا گیا' تو اللہ کی تلوار حضرت خالد رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف جانے لگے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! ہوسکتا ہے' وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی گئی: نمازی ایسے ہیں' جو زبان کے ذریعے وہ بات کہتے ہیں' جو ان کے دل میں نہیں ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دل چیر کے دیکھوں' یا ان کے پیٹ چیر کے دیکھوں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف دیکھا وہ اس وقت واپس جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب اس کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے' جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی' اور وہ لوگ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے' جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے''۔

عمارہ نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ''اگر میں نے ان لوگوں کا زمانہ پالیا' تو میں انہیں اس طرح قتل کروں گا' جس طرح قوم ثمود کو قتل کیا گیا تھا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّحَدِّثَ الْمَرْءُ فِي اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی مسلمانوں کے معاملے میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کرے' جس کی اجازت اللہ اور اس کے رسول نے نہ دی ہو

26 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ.

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَوْصٰى بِوَصَايَا اَبَرَّهَا فِي مَالِهِ فَذَهَبْتُ اِلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَسْتَشِيرُهُ فَقَالَ الْقَاسِمُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. (2:86)

ابراہیم بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے وصیت کرتے ہوئے اپنے مال کے بارے میں کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا' تو میں قاسم بن محمد کے پاس گیا تاکہ میں ان سے اس بارے میں مشورہ لوں' تو قاسم نے بتایا: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص ہمارے اس معاملے (یعنی دین) میں کوئی نئی چیز پیدا کرے گا' جس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو' تو وہ چیز مسترد کی جائے گی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَنْ اَحْدَثَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ حُكْمًا لَيْسَ مَرْجِعُهُ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَهُوَ مَرْدُوْدٌ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص بھی اللہ کے دین کے معاملے میں کوئی ایسا نیا حکم پیدا کرے گا' جس کا ماخذ کتاب وسنت نہ ہوں' تو وہ معاملہ مردود ہوگا' قبول نہیں کیا جائے گا

27 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. (3:43)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص ہمارے اس معاملے (یعنی

---

26 - وأخرجه أحمد 6/73، ومسلم في صحيحه 1718 18 ، والبخاري في خلق أفعال العباد ص 43، وأبو عوانة 4/18، 19، من طريق عبد الله بن جعفر الزهري، أخرجه الطيالسي 1422 ، ومن طريقه أبو عوانة 4/17، عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/240 و270، والبخاري 2697 في الصلح: باب إذا اصطلحوا على صلح جور، فالصلح مردود، ومسلم 1718 17 في الأقضية: باب نقض الأحكام الباطلة وردّ محدثات الأمور، وأبو داوُد 4606 في السنة: باب في لزوم السنة، وابن ماجة 14 في المقدمة باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على من والتغليظ على من عارضه، والدارقطني 4/224 و225 و227، والبيهقي في السنن 10/119، والقضاعي في مسند الشهاب 359 و 360 و 361 ، وأبو عوانة 4/18، والبغوي في شرح السنة 103 من طرق عن إبراهيم بن سعد بهذا الإسناد.

27– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مسند أبي يعلى 4594. وأخرجه مسلم 1718 17 ، وأبو داوُد 4606 عن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد، وتقدم تخريجه في الرواية التي قبله.

دین) میں کوئی نئی چیز پیدا کرے جس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو تو وہ چیز مردود ہوگی"۔

فَصْلٌ ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِمَنْ نَسَبَ الشَّيْءَ اِلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ بِصِحَّتِهٖ

جو شخص مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف کوئی چیز منسوب کرے اور اسے اس کی نسبت صحیح ہونے کا علم نہ ہو تو اس کے لئے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

28 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ . عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ . (**2:109**)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

---

28 – إسناده حسن،وأخرجه ابن ماجة 34 في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/410 و469 و519، والنسائي: في العلم كما في تحفة الأشراف 9/436 من طريقين عن شعبة، عن أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه البخاري 110 في العلم: باب إثم من كذب على النبي، و 6297 في الأدب: باب من سمى بأسماء الأنبياء ومسلم 3 في المقدمة: باب تغليظ الكذب على رسول الله . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/762، وأحمد 2 / 321و365، والطحاوي في المشكل 1/170و171 من طريق بكر بن عمرو . ففي الباب عن أنس بن مالك سيرد برقم 31 . وعن الزبير بن العوام عند أحمد 1/165و167، وابن ماجة 36 في المقدمة، وأبي داوٗد 3651 في العلم: باب التشديد في الكذب على رسول الله، والبخاري 607 ، وابن أبي شيبة 8/760، والقضاعي 549 ، والطحاوي في المشكل .1/211 وعن المغيرة عند البخاري 1291 في الجنائز، ومسلم 4 في المقدمة، وابن أبي شيبة 8/764، والطحاوي 1/226، والبيهقي في السنن .4/72 وعن عبد الله بن عمرو عند البخاري 3461 في الأنبياء، والترمذي 2671 في العلم وأحمد 2/171 و202 و214، والبيهقي في السنن .10/222 وعن عبد الله بن مسعود عند الترمذي 2661 في العلم، وابن ماجة 30 في المقدمة، وابن أبي شيبة 8/759، والطحاوي في 1/213، والقضاعي 547 و 560 و 561 . وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/36 و44 و46 و56، ومسلم 3004 في الزهد، وابن ماجة 37 في المقدمة، وعبد الرزاق 20493 ، وابن أبي شيبة 8/762، والطحاوي 220 . وعن جابر عند أحمد 3/303، وابن ماجة 33 في المقدمة، والدارمي 1/76 وعن علي عند البخاري 106 ، ومسلم 1 ، والترمذي 2660 ، والبغوي 114 ، والطيالسي 107 والطحاوي 209 ، وابن ماجة 31 في المقدمة . وعن أبي قتادة عند ابن ماجة 35 في المقدمة، وابن أبي شيبة 8/761، والطحاوي 225 ، والحاكم .1/112 وعن ابن عباس عند الدارمي 1/76، وأحمد 1/233، وابن أبي شيبة 8/763، والطحاوي 214 ، والقضاعي 554 ، والطبراني في الكبير 12393 و 12394 . وعن قيس بن سعد بن عبادة عند أحمد .3/422 وعن سلمة بن الأكوع عند أحمد 4/47 وعن عقبة بن عامر عند أحمد 4/156 و202، والبيهقي في السنن .3/276 وعن زيد بن أرقم عند أحمد 4/367، وابن أبي شيبة 8/764، والبزار 217 ، والطحاوي 222 . وعن خالد بن عرفطة عند أحمد 5/292، وابن أبي شيبة 8/760، والبزار 213 ، والطحاوي 228 . وعن رجل من الصحابة عند أحمد .4/412

''جو شخص میری طرف منسوب کر کے ایسی بات بیان کرے' جو میں نے نہ کہی ہو' تو وہ شخص جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ فِي الْبَابِ الْمُتَقَدِّمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے' جس کی طرف ہم نے گزشتہ باب میں اشارہ کیا ہے

29- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السِّخْتِيَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى . عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَنْ حَدَّثَ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ . (2:109)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی بات بیان کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ یہ بات جھوٹ ہے' تو وہ شخص بھی جھوٹوں میں سے ایک ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذهبنا إليه

دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے موقف کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

30 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ . (2:109)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے' وہ ہر سنی ہوئی بات کو (آگے) بیان کردے۔

29- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم فى المقدمة: باب وجوب الرواية عن الثقات وترك الكذابين، وابن ماجة 39 فى المقدمة: باب من حدث عن رسول الله حديثًا وهو يرى أنه كذب . وأخرجه الطيالسى 1/38، وأحمد 5/14، ومسلم، وابن ماجه 39 ، والطحاوى فى مشكل الآثار 1/175 من طرق عن شعبة بهذا الإسناد.

30- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه مسلم 5 فى مقدمة صحيحه عن على بن حفص ومعاذ العنبرى، وعبد الرحمٰن بن مهدى، وأبو داؤد 4992 عن على بن حفص، وابن أبى شيبة 8/595 عن أبى أسامة، والحاكم 1/112 عن على بن جعفر المدائنى وقد أرسله حفص بن عمر و أخرجه أبو داؤد 4992 ، والحاكم 1/112، والقضاعى 1416 ولا يضر إرسالهم، فإن الوصل زيادة وهى من الثقات مقبولة. وله شاهد من حديث أبى أمامة عند الحاكم 2/2120 وسنده حسن فى الشواهد.

ذِكْرُ إِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِمُتَعَمِّدِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کی طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرنے والے کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

31 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (2:109)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْكَذِبَ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَفْرَى الْفِرَى

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف' جھوٹی بات منسوب کرنا' سب سے بڑا جھوٹ ہے

32 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرْيَةِ ثَلَاثًا أَنْ يَفْرِيَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ يَقُولُ رَأَيْتُ وَلَمْ يَرَ شَيْئًا فِي الْمَنَامِ أَوْ يَتَقَوَّلَ الرَّجُلُ عَلَى وَالِدَيْهِ فَيُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يَقُولَ سَمِعَ مِنِّي وَلَمْ يَسْمَعْ مِنِّي . (2:109)

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

31- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 3/223 عن إسحاق، وأخرجه ابن ماجة 32 في المقدمة، عن محمد بن رمح المصري، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/763، وأحمد 3/116 و166 و176، وابنه في الزوائد 3/278، والدارمي 1/77 من طرق عن سليمان التيمي، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/203و209، وابنه 3/278، والدارمي 1/77، من طرق عن حماد بن أبي سليمان عن أنس .وأخرجه أحمد 3/98، وأخرجه مسلم 2 في المقدمة من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.ومن طرق أخرى عن أنس أخرجه ابن أبي شيبة 8/ 759، وأحمد 3/113 و172 و209و280، وابنه في زوائده على المسند 3/278 و279، والدارمي 1/76 و77. وتقدم برقم 28 من حديث أبي هريرة، وأوردت في تخريجه هناك من رواه من الصحابة.

32- إسناده قوي، رجاله رجال الصحيح، إلا أن في معاوية بن صالح، وقد جاء الحديث عن غيره . وأخرجه أحمد 3/490 و491، والطبراني في الكبير 22/ 164 ، من طرق عن معاوية بن صالح بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 4/398، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/106، والبخاري 3509 في المناقب، الطبراني في الكبير 22/ 171-181 من طرق عن حريز بن عثمان، عن عبد الواحد بن عبد الله النصري، عن واثلة بن الأسقع . وأخرجه أحمد 4/107 من طريق سعيد بن أيوب عن محمد بن عجلان، عن النضر بن عبد الرحمٰن بن عبد الله، عن واثلة. وأخرجه الشافعي في الرسالة 1090 من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي.

''بے شک سب سے بڑا جھوٹ (یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر فرمایا:) یہ ہے' آدمی اپنی ذات کے بارے میں جھوٹ بولے۔وہ یہ کہے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے' حالانکہ اس نے خواب میں سے کچھ نہ دیکھا ہو' یا پھر آدمی اپنے والدین کے بارے میں جھوٹی بات بیان کرے' تاکہ اسے اس کے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کیا جائے' یا پھر وہ شخص یہ کہے کہ اس نے مجھ سے یہ بات (یعنی حدیث) سنی ہے' حالانکہ اس نے مجھ سے وہ بات نہ سنی ہو''۔

2- كِتَابُ الْوَحْيِ

(کتاب: وحی کے بارے میں روایات)

بَيَانُ كَيْفَ بَدْءُ الْوَحْيِ

وحی کا آغاز کیسے ہوا؟

33 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بن اَبِى السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَا بُدِىءَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ يَرَاهَا فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَ تْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ لَهُ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَاْتِىْ حراء فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعِدَّةِ وَيَتَزَوَّدُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِىْ غَارِ حِرَاءَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ: اقْرَاْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: مَا اَنَا بقارىء قَالَ: فَاَخَذَنِىْ فَغَطَّنِىْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِىْ فَقَالَ لِىْ: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِىءٍ فَاَخَذَنِىْ فَغَطَّنِى الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِىْ فَقَالَ: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِىءٍ فَاَخَذَنِىْ فَغَطَّنِى الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِىْ فَقَالَ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ) حَتّٰى بَلَغَ (مَا لَمْ يَعْلَمْ) قَالَ: فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ: زَمِّلُوْنِىْ زَمِّلُوْنِىْ فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ: يَا خَدِيجَةُ مَا لِىْ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: قَدْ خَشِيتُهُ عَلَيَّ فَقَالَتْ: كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَكَانَ اَخَا اَبِيْهَا وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيلِ مَا شَاءَ اَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: اَىْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ اَخِىْ مَا تَرٰى؟ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِىْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِىْ اَكُوْنُ فِيْهَا جَذَعًا اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ: نَعَمْ لَمْ يَاْتِ أحد قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِىَ وَاُوذِىَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِىْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِيمَا بَلَغَنَا)

حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مرارا لكي يتردي من رؤوس شَوَاهِقِ الْجبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ كَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهَا تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَاِذَا طَالَ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ الْجَبَلِ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَيَقُوْلُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. (3:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وحی کے آغاز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خواب دکھائی دینے لگے' جو آپ نیند کی حالت میں دیکھتے تھے۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے' وہ صبح کے نمودار ہونے کی مانند پورا ہو جاتا تھا' پھر آپ کی طبیعت خلوت کی طرف مائل کر دی گئی۔ آپ غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے اور وہاں ''تحنث'' کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں) یعنی آپ وہاں متعدد راتوں تک عبادت کرتے رہتے تھے۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا زادِ راہ ساتھ لے جایا کرتے تھے' پھر واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تھے۔ وہ اسی کی مانند مزید زادِ راہ تیار کر دیتی تھیں۔ یہاں تک کہ اچانک ایک دن حق آپ کے پاس آ گیا۔ آپ اس وقت غارِ حرا میں موجود تھے۔ وہاں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور بولا: آپ پڑھیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں نہیں پڑھوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس نے مجھے پکڑ لیا۔ اس نے مجھے بھینچ لیا۔ یہاں تک کہ مجھے دقت کا سامنا کرنا پڑا۔

پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا' پھر اس نے مجھ سے کہا: آپ پڑھیے۔ میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ اس نے پھر مجھے پکڑ لیا اور دوسری مرتبہ مجھے بھینچ لیا۔ یہاں تک کہ مجھے دقت کا سامنا کرنا پڑا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ پھر اس نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے تیسری مرتبہ بھینچ لیا۔ یہاں تک کہ مجھے دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا:

''آپ اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھیے' جس نے پیدا کیا ہے۔''

یہ آیات یہاں تک ہیں:

''جو وہ نہیں جانتا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لائے' تو آپ کے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو! انہوں نے آپ کو اوڑھنے کے لئے کوئی چیز دے دی۔ یہاں تک کہ جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہو گئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

33- حديث صحيح . ابن أبي السَّرى قد توبع عليه، وباقي السند على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق 9719 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/232-233، والبخاري 4956 في التفسير، و 6982 في التعبير، ومسلم 160 253 في الإيمان: باب بدء الوحي برسول الله، وأبو عوانة في مسنده 1/113، والبيهقي في دلائل النبوة 2/135-136، وأبو نعيم في دلائل النبوة 1/275-277، والآجري في الشريعة ص439-.440 . وأخرجه الطيالسي 1467 ، والبخاري 3 في بدء الوحي، و 3392 في حديث الأنبياء ، و 4953 و 4957 في التفسير، و 6982 في التعبير، ومسلم 160 254 ، والطبري في تفسيره 30/16 و162، وأبو عوانة 1/110 و113، والبغوي في شرح السنة 3735 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

''اے خدیجہ! میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟ پھر آپ نے انہیں پوری بات بتائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہے' تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں۔ آپ کے لئے خوشخبری ہے' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔ بے شک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' بوجھ اٹھاتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں' حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں''۔

پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں' جو ان کے چچا تھے' یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عربی میں تحریر کیا کرتے تھے۔ انہوں نے انجیل کا کچھ حصہ عربی میں نوٹ کیا ہوا تھا۔

یہ ایک بڑی عمر کے صاحب تھے' جو نابینا ہو چکے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے میرے چچا! آپ اپنے بھتیجے کی بات سنئے' ورقہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے کیا دیکھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات دیکھی تھی اس کے بارے میں انہیں بتایا تو ورقہ نے کہا: یہ وہ ناموس (فرشتہ) ہے' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔

اے کاش کہ میں اس وقت موجود ہوتا' یا اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو (مکہ سے) نکال دیتی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

آپ جو چیز لے کر آئے ہیں' اس طرح کی چیز جو بھی (نبی) لے کر آیا' تو اس سے دشمنی کی گئی اور اسے اذیت پہنچائی گئی۔

اگر مجھے وہ دن دیکھنے کو ملا' تو میں (اس موقعہ پر) آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

(راوی کہتے ہیں) اس کے کچھ عرصے کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا۔

پھر وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے۔ آپ کی یہ کیفیت اتنی شدید ہوئی کہ آپ کئی مرتبہ پہاڑ سے چھلانگ لگانے کے ارادے سے تشریف لے گئے۔

جب بھی آپ پہاڑ کی چوٹی سے خود کو نیچے گرانے کا ارادہ کرتے' تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آجاتے اور آپ سے یہ کہتے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اس وجہ سے آپ کی بے چینی کو سکون آجاتا اور آپ کی جان کو قرار آجاتا۔

اور آپ واپس تشریف لے آتے' جب وحی کے انقطاع کا سلسلہ طویل ہو گیا' تو ایک مرتبہ آپ اسی کی مانند تشریف لے گئے۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آئے اور انہوں نے آپ کے سامنے اسی کی مانند بات کہی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ عَائِشَةَ الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ بات اس روایت کے برخلاف ہے' جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

34 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) قُلْتُ: اِنِّيْ نُبِّئْتُ اَنَّ اَوَّلَ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَيُّ الْقُرْآنِ اُنْزِلَ اَوَّلَ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ لَهُ: اِنِّيْ نُبِّئْتُ اَنَّ اَوَّلَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) قَالَ جَابِرٌ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاوَرْتُ فِيْ حِرَاءَ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُوْدِيتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِي وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَنُوْدِيتُ فَنَظَرْتُ فَوْقِيْ فَاِذَا اَنَا بِهِ قَاعِدٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَاُنْزِلَتْ عَلَيَّ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ) . (3:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ هٰذَا: اِنَّ اَوَّلَ مَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) وَفِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) وَلَيْسَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْزَلَ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) وَهُوَ فِي الْغَارِ بِحِرَاءَ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهِ دَثَّرَتْهُ خَدِيجَةُ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ الْمَاءَ الْبَارِدَ وَاُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِ خَدِيجَةَ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ) مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَهَاتُرٌ اَوْ تَضَادٌّ.

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا: سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ”یا ایھا المدثر“ میں نے کہا: مجھے تو پتہ چلا ہے‘ سب سے پہلے قرآن میں سے یہ سورت نازل ہوئی تھی:

”تم اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھو‘ جس نے پیدا کیا ہے۔“

تو ابوسلمہ نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا ”یا ایھا المدثر“

میں نے ان سے کہا: مجھے تو یہ پتہ چلا ہے‘ سب سے پہلے قرآن میں سے یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”تم اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے‘ یہ پڑھو۔“

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں وہی بات بتاؤں گا‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی تھی‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

34- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مسند أبي يعلى 1949 . وأخرجه من طرق عن يحيى بن أبي كثير بهذا الإسناد أحمد 3/306و392، ومسلم 161 257 و 258 في الإيمان، والواحدي في أسباب النزول ص 295، والطبري في تفسيره 29/90، والبخاري 4923 و 4924 في التفسير، وأبو عوانة في مسنده 1/113 و114و115، والبيهقي في دلائل النبوة 2/155-.156 وأخرجه من طرق عن الوهري، عن أبي سلمة، عن جابر: البخاري 4 في بدء الوحي، و03238 في بدء الخلق، و 4925 و 4926 و 4954 في التفسير، و 6214 في الأدب، ومسلم 161 255 و 256 في الإيمان، والطبري في تفسيره 29/9 والترمذي 3325 ، والبيهقي في دلائل النبوة 2/138 و.156 وأبو نعيم في دلائل النبوة 1/278، وانظر ما بعده.

''میں نے غارِ حرا میں اعتکاف کیا ہوا تھا' جب میرا یہ اعتکاف مکمل ہوا' تو میں نماز سے نیچے اترا' اور وادی کے نشیبی حصے میں آ گیا' تو مجھے پکار کر بلایا گیا' میں نے اپنے سامنے' اپنے پیچھے' اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھا' لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی''۔

پھر مجھے پکارا گیا' میں نے اپنے اوپر دیکھا' تو میرے سامنے فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا' تو میں اس سے گھبرا گیا اور میں خدیجہ کے پاس آ گیا۔ میں نے کہا: تم مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو' تم مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو' تم مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔

پھر مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی:

''اے چادر اوڑھنے والے! تم اٹھو اور ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ قرآن میں سب سے پہلے یا ایھا المدثر نازل ہوئی جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں یہ مذکور ہے۔ اقرأ باسم ربك . سب سے پہلے نازل ہوئی۔ ان دونوں روایات میں تضاد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اقرأ باسم ربك اس وقت نازل کی جب آپ غارِ حرا میں تھے۔ پھر آپ واپس گھر تشریف لے آئے اور سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو چادر اوڑھنے کے لئے دی اور آپ پر ٹھنڈا پانی ڈالا' تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا ایھا المدثر نازل ہوگئی' تو ان دو روایات کے درمیان کوئی اختلاف یا تضاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِیْ جَاوَرَ الْمُصْطَفٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ عِنْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے نزول کے وقت غارِ حرا میں جتنا عرصہ مقیم رہے تھے' اس کی مقدار کا تذکرہ

35- (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ: اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلُ؟ قَالَ: يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ: اَوْ اِقْرَاْ ؟ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اَوْ اِقْرَاْ ؟ فَقَالَ: اِنِّیْ اُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِیْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِیَ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِیْ وَخَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِی الْهَوَاءِ فَاَخَذَتْنِیْ رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَاَمَرْتُهُمْ فَدَثَّرُوْنِیْ ثُمَّ صَبُّوْا عَلَیَّ الْمَاءَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) . (3:1)

35- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه مسلم 161 257 في الإيمان، عن زهير حرب، وأبو عوانة 1/115،

۞۞ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا: قرآن کا کون سا حصہ پہلے نازل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ''یا یھا المدثر''

میں نے کہا: (یہ پہلے نازل ہوا تھا) یا اقراء (پہلے نازل ہوا تھا)

تو ابوسلمہ نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: (یا ایھا المدثر) پہلے نازل ہوئی تھی' تو میں نے کہا: (یہ پہلے نازل ہوئی تھی) یا اقراء (پہلے نازل ہوئی تھی)

تو انہوں نے کہا: میں تم لوگوں کو وہ بات بیان کروں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیان کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

''میں نے غارِ حرا میں ایک مہینے تک اعتکاف کیا' جب میں نے اپنا یہ اعتکاف مکمل کرلیا' تو میں پہاڑ سے نیچے آیا۔ میں وادی کے نشیبی حصے میں پہنچا' تو مجھے آواز دے کر پکارا گیا۔ میں نے اپنے سامنے' اپنے پیچھے' اپنے دائیں طرف اور اپنے بائیں طرف دیکھا' لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آیا' پھر مجھے پکارا گیا۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا' تو وہ (ایک فرشتہ) خلا میں ایک تخت پر تھا۔ اس کی وجہ سے مجھ پر شدید گھبراہٹ طاری ہوگئی۔

میں خدیجہ کے پاس آیا اور میری ہدایت پر انہوں نے مجھے اوڑھنے کے لئے چادر دی اور پھر مجھ پر پانی بہایا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت نازل کی۔

''اے چادر اوڑھنے والے! تم اٹھو اور ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ نُزُولِ الْوَحْيِ عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی ہے' اس وقت فرشتوں کی کیفیت کا تذکرہ

36 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عكرمة. عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِى السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَاَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عن قلوبهم قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. فَيَسْتَمِعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِىَ بِهَا اِلَى الَّذِىْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ

36- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار، وهو الرمادى من رمادة اليمن، وباقى رجال السند على شرطهما. وأخرجه الحميدى 1151، ومن طريقه البخارى 4800 فى التفسير: باب (حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ)، وفى خلق أفعال العباد ص 93، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/235، 236، وفى الأسماء والصفات ص 200، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 4701 فى التفسير: باب (اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ)، و 7481 فى التوحيد باب (وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ)، وأبو داوٗد 3989 فى الحروف والقراءات، والترمذى 3223 فى التفسير: باب ومن سورة سبأ، وابن ماجة 194 فى المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن خزيمة فى التوحيد ص 147، وابن منده فى الإيمان 700 من طرق عن سفيان، به.

الشِّهَابُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا اِلَى الَّذِیْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ قَالَ وَهُمْ هٰكَذَا بَعْضُهُمْ اَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ وَوَصَفَ ذٰلِكَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَيَرْمِي بِهَا هٰذَا اِلٰى هٰذَا وَهٰذَا اِلٰى هٰذَا حَتّٰى تَصِلَ اِلَى الْاَرْضِ فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ الْكَافِرِ وَالسَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ وَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَقَ . (3:1)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی معاملے کے بارے میں فیصلہ دیتا ہے' تو فرشتے اس کے فرمان کے سامنے سر جھکاتے ہوئے اپنے پر یوں مارتے ہیں' جس طرح پتھر پر زنجیر ماری جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ کم ہوتی ہے' تو وہ دریافت کرتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ یہ کہتے ہیں: اس نے حق ارشاد فرمایا ہے' وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر چوری چھپے سننے والا کوئی (جن) اس بات کو سن لیتا ہے' تو بعض اوقات اس (جن) کے اسے نیچے پہنچانے سے پہلے ہی شہاب ثاقب اس تک پہنچ جاتا ہے' اور بعض اوقات شہاب ثاقب اس تک نہیں پہنچ پاتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سے نیچے والے کو وہ بات بتا دیتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا شاید راوی) کہتے ہیں: وہ لوگ اس طرح ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہوتے ہیں۔

سفیان نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ساتھ یہ کر کے دکھایا کہ وہ اس طرح ایک دوسرے کو یہ بات بتاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ بات زمین تک پہنچ جاتی ہے' اور کافر یا جادوگر کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے۔

وہ (شیطان) اس کے ساتھ ایک سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔

تو (کبھی ایسا ہوتا ہے' اصل بات) کی تصدیق کر دی جاتی ہے۔ (یا وہ سچ ثابت ہوتی ہے) تو یہ کہا جاتا ہے' کیا فلاں دن اس نے یہ بات نہیں کہی تھی' تو اس نے سچ کہا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ

وحی کے نزول کے وقت آسمان والوں (یعنی فرشتوں کی کیفیت کا تذکرہ)

37 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكَابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُوْنَ فَلَا يَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ جِبْرِيْلُ فَاِذَا جَاءَهُمْ فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرِيْلُ مَاذَا قَالَ

37- إسناده صحيح. وأخرجه أبو داؤد 4738 في السنة: باب في القرآن، وابن خزيمة في التوحيد ص 145، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 201، والخطيب في تاريخه 11/392، من طريق علي بن إشكاب، بهذا الإسناد.

رَبُّكَ فَيَقُوْلُ الْحَقَّ فَيُنَادُوْنَ الْحَقُّ الْحَقُّ . (3:1)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی وحی کے بارے میں کلام کرتا ہے' تو آسمان پر رہنے والے دوسرے آسمان کے رہنے والوں سے اس بات کو یوں سنتے ہیں' جس طرح گھنٹی کی آواز ہوتی ہے۔ جیسے کسی زنجیر کو پتھر پر مارا جاتا ہے۔ پھر وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں' پھر ان کی یہی کیفیت رہتی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آتے ہیں' جب وہ ان کے پاس آتے ہیں' تو ان کے دلوں سے گھبراہٹ کم ہوتی ہے' تو وہ کہتے ہیں: اے جبرائیل علیہ السلام تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے' تو وہ فرشتے بھی یہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے' حق فرمایا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ نُزُوْلِ الْوَحْيِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کی کیفیت کا تذکرہ

38 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَنْفَصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيَ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَنْفَصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا . (3:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حارث بن ہشام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات وہ میرے پاس گھنٹی کی آواز میں آتی ہے' اور یہ میرے لئے سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔ جب میری یہ کیفیت ختم ہوتی ہے' تو فرشتے نے جو کہا ہوتا ہے' میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے آدمی کی شکل میں آتا ہے' اور میرے ساتھ بات چیت کرتا ہے' تو اس کی کہی ہوئی بات کو میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

38- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/202-203 في القرآن: باب ما جاء في القرآن، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/257، والبخاري 2 في بدء الوحي، وابن سعد في الطبقات 1/198، والترمذي 3638 في المناقب، والنسائي 2/146-147 في الافتتاح، وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 12/194، والبغوي 3737 والبيهقي في الأسماء والصفات ص 204، وفي دلائل النبوة 7/52-53، وأبو نعيم في دلائل النبوة 1/279.' وأخرجه الحميدي 256 ، وأحمد 6/158، والبخاري 3215 في بدء الخلق، ومسلم 2333 في الفضائل: باب عرق النبي صلى الله عليه وآله وسلم، من طرق عن هشام بن عروة به.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایک مرتبہ شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوئی جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ پھوٹ رہا تھا۔

ذِكْرُ اسْتِعْجَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَلَقُّفِ الْوَحْيِ عِنْدَ نُزُوْلِهٖ عَلَيْهِ

وحی کے نزول کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وحی کو محفوظ کرنے کے لئے جلدی کرنے کا تذکرہ

39 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْآنَهٗ) قَالَ: جَمْعُهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهٗ (فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ (ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ اَقْرَاَهٗ. (3:1)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''تم اس کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو' تا کہ تم اسے جلدی حاصل کرلو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے نزول کے وقت شدت کا سامنا کرتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ان ہونٹوں کو حرکت دے کر دکھاتا ہوں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دیتے

39- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 7524 في التوحيد: باب (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) . ومسلم 448 في الصلاة: باب الاستماع للقراءة، والنسائي 2/149 في الافتتاح: باب جامع ما جاء في القرآن، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 198، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 2628 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/343، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، والبخاري 5 في بدء الوحي عن موسى بن إسماعيل، وابن سعد 1/198 عن عفان بن مسلم، ثلاثتهم عن أبي عوانة، به. وأخرجه الحميدي 527 ، ومن طريقه البخاري 4927 في التفسير: باب (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) القيامة: 16 عن سفيان بن عيينة، عن موسى بن أبي عائشة، به. وأخرجه الترمذي 3329 في التفسير: باب ومن سورة القيامة، عن ابن أبي عمر، عن ابن عيينة، عن موسى، به .وأخرجه ابن سعد 1/198، عن عبيد بن حميد التيمي، والبخاري 4928 في التفسير، من طريق إسرائيل، و 4929 في تفسير سورة القيامة، و 5044 في الفضائل: باب الترتيل في القرآن، ومسلم 448 من طريق جرير، ثلاثتهم عن موسى، به .وأخرجه الطبراني 12297 من طريق قيس بن الربيع، عن موسى بن أبي عائشة، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، به. وزاد السيوطي في الدر المنثور 6/289 نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر وابن أبي حاتم، وابن الأنباري، وابن مردويه، وأبي نعيم.

تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''تم اس کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو' تا کہ تم اس کو جلدی حاصل کر لو' بے شک اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہمارے ذمے ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے جمع کرنے سے مراد ''تمہارے سینے میں اسے جمع کرنا ہے''۔

پھر تم اس آیت کو تلاوت کرو۔

''ہم اسے پڑھتے ہیں: تم اس پڑھے ہوئے کی پیروی کرو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی تم اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔

''پھر اس کا بیان ہمارے ذمے ہے۔''

اس سے مراد یہ ہے' پھر تمہارا تلاوت کرنا ہمارے ذمے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر جب جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے غور سے سنتے تھے' جب جبرائیل علیہ السلام چلے جاتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو اسی طرح تلاوت کر لیتے تھے۔ جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے سامنے اسے پڑھا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَمْ يُنْزِلْ اٰيَةً وَاحِدَةً اِلَّا بِكَمَالِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اللہ تعالیٰ نے ہر آیت مکمل طور پر ایک ہی مرتبہ نازل کی

40 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ.

40- إسناده صحيح، محمد بن عثمان العجلي: ثقة من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما' وأخرجه البخاري 4594 في التفسير: باب، عن محمد بن يوسف، عن إسرائيل، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/290 و299، والطبري 5/228، عن وكيع، عن سفيان، عن أبي إسحاق، به.وأخرجه أحمد 4/301، من طريق زهير، والنسائي 6/10 في الجهاد، والطبري 5/228 من طريق أبي بكر بن عياش، كلاهما عن أبي إسحاق، به، وسيرد بعده 41 من طريق سليمان التيمي، عن أبي إسحاق، به . و 42 من طريق شعبة، عن أبي إسحاق به، ويخرج كل طريق في موضعه.وأخرجه البخاري 2832 و 4592 ، وأحمد 5/184، والترمذي 3033 ، والنسائي 6/9، 10، وابن الجارود 1034 ، والطبراني 4814 و 4815 و 4816 ، والبغوي 3739 ، والبيهقي 9/23 من طريقين، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عن مروان بن الحكم، عن زيد بن ثابت فذكر نحوه.وأخرجه أحمد 5/190-191، وسعيد بن منصور في سننه 2314 ، وأبو داؤد 2571 ، والطبراني 4851 و 4852 ، والبيهقي 9/23-24 من طرق عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عن أبيه، عن خارجة بن زيد، عن أبيه .وأخرجه أحمد 5/ 184، والطبراني 4899 من طريقين عن معمر، عن الزهري، عن قبيصة بن ذؤيب، عن زيد بن ثابت.

(متن حدیث): عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ لِي زَيْدًا وَيَجِيءُ مَعَهُ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ اَوْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمَى قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنِي فَاِنِّي رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ؟ قَالَ الْبَرَاءُ: فَاُنْزِلَتْ مَكَانَهَا: (غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ). (4:24)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہنے والے لوگ برابر نہیں ہیں۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس زید کو بلا کر لاؤ' وہ اپنے ساتھ لوح اور دوات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شانے کی ہڈی اور دوات لے کر آئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تم یہ لکھو۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے لوگ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت عمرو بن اُم مکتوم جو نابینا ہیں۔ وہ موجود تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ کیونکہ میں' تو نابینا شخص ہوں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تو اسی جگہ آیت (کے یہ الفاظ) نازل ہوئے۔

''جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو۔''

41 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ خبرنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيْتُوْنِي بِالْكَتِفِ اَوِ اللَّوْحِ. فَكَتَبَ (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هَلْ لِي مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ). (4:24)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کندھے کی ہڈی یا لوح لے کر آؤ' پھر آپ نے یہ آیت املاء کروائی۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے لوگ برابر نہیں ہیں۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلایا' وہ شانے کی ہڈی لے کر آئے' انہوں نے اس پر یہ آیت تحریر کی' جب حضرت

41- إسناده صحيح على شرطهما. أخرجه الترمذي 1670 في الجهاد: باب ما جاء في الرخصة لأهل العذر في القعود، والنسائي 6/10 في الجهاد، والطبري 5/228 عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق إسرائيل، عن أبي إسحاق، به. وسبق تخريجه هناك.

ابن مکتوم نے اپنی معذوری کی شکایت کی تو یہ الفاظ نازل ہوئے: ''جنہیں کوئی ضرر نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ أبا إسحق السَّبِيْعِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ابواسحاق سبیعی نامی راوی نے یہ روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

42 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآية (لا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فِيْهِ فَشَكَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ) . (4:24)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ برابر نہیں ہیں'' تو نبی اکرم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ کندھے (کی ہڈی) لے کر آئے اور انہوں نے اس پر یہ آیت تحریر کردی۔ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو یہ آیت نازل ہوئی: ''جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَاْمُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكتبه الْقُرْآنِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ بَعْدَ الْآيَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت کے نزول کے بعد دوسری آیت کے نازل ہونے پر کاتبین وحی کو کیا حکم دیا کرتے تھے؟

43 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِىْ جَمِيلَةَ عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اَنْ قَرَنْتُمْ بَيْنَ الْاَنْفَالِ وَبَرَاءَةٍ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْمِئِيْنَ وَالْاَنْفَالُ مِنَ الْمَثَانِىْ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُثْمَانُ: كَانَ اِذَا نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ الْاٰيَةُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ لَهُ: ضَعْهُ فِى السُّوْرَةِ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَاُنْزِلَتِ الْاَنْفَالُ بِالْمَدِيْنَةِ وَبَرَاءَةُ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْآنِ فَتُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخْبِرْنَا اَيْنَ نَضَعُهَا فَوَجَدْتُ قِصَّتَهَا شَبِيْهًا بِقِصَّةِ الْاَنْفَالِ فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ نَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

42– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى 2831 فى الجهاد، والدارمى /2 2/209، والواحدى فى أسباب النزول ص 118 من طريق أبى الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن شعبة: أحمد 4/282 و284 و299و300، والبخارى 4593 فى التفسير، ومسلم 1898 فى الإمارة، والطبرى 10237 والطيالسى 704 ، والبيهقى فى سننه 9/23 وانظر ما قبله.

43–وأخرجه أحمد 1/57و69، والنسائى فى فضائل القرآن 32 ، وأبو داوٗد 786 و 787 فى الصلاة: باب من جهر بها، والترمذى 3086 فى التفسير: باب ومن سورة التوبة، وحسنّه، وابن أبى داوٗد فى المصاحف ص 31–32، والبيهقى فى سننه 2/42

فَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ. (3:1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے کس وجہ سے سورہ انفال اور سورہ توبہ کو ایک ساتھ ملا دیا ہے؟ حالانکہ سورہ توبہ دوسو آیات والی سورت ہے اور سورہ انفال مثانی میں سے ہے۔

آپ نے دونوں کو ملا دیا؟ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بھی قرآن کی کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی لکھنے والے کو بلا لیتے تھے اور پھر آپ ان سے یہ فرماتے تھے تم ان کو اس سورت میں شامل کر دو جس میں فلاں چیز کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

تو سورہ انفال بھی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور سورہ توبہ بھی مدینہ منورہ میں نزول کے اعتبار سے آخری زمانے میں نازل ہوئی۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ہم انہیں کہاں رکھیں تو میں نے یہ بات پائی کہ اس کا واقعہ سورہ انفال کے واقعہ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے ان دونوں کو ملا دیا ہے اور ہم نے اُن دونوں کے درمیان "بسم اللہ الرحمٰن" کی سطر نہیں لکھی ہے۔ میں نے انہیں سات طویل سورتوں میں شامل کر دیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَحْيِ لَمْ يَنْقَطِعْ عَنْ صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنَ الدُّنْيَا اِلٰى جَنَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کا سلسلہ اس وقت تک منقطع نہیں ہوا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا سے جنت کی طرف نہیں لے گیا

44 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(متن حدیث): قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ وَاَنَا اَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ كَمِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا اَحَدٌ مُذْ وَعَيْتُهَا مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: لَقَدْ قُبِضَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ اَكْثَرُ مِمَّا كَانَ. (5:48)

عبدالرحمٰن بن اسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص زہری کے پاس آیا میں اس وقت سن رہا تھا اس نے کہا: اے ابوبکر! (یعنی ابن شہاب زہری) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے وحی کا سلسلہ کتنا عرصہ پہلے منقطع ہوا تھا؟ تو زہری نے جواب دیا: جب سے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے اس کے بعد کسی نے مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی تھی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو (وصال سے کچھ عرصہ پہلے) آپ پر زیادہ وحی نازل ہوتی رہی۔

44- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي. وأخرجه أحمد 3/236، والبخاري 4982 في فضائل القرآن: باب كيف نزل الوحي، ومسلم 3016 في التفسير، والنسائي في فضائل القرآن 8 أربعتهم من طريق يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه: أن الله تابع الوحي على رسوله صلى الله عليه وآله وسلم قبل وفاته، حتى توفاه أكثر ما كان الوحي، ثم توفي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعد. واللفظ للبخاري.

3- کِتَابُ الْاِسْرَاءِ

(کتاب: واقعہ معراج کے بارے میں روایات)

ذِكْرُ رُكُوبِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرَاقَ وَاِتْيَانِهٖ عَلَيْهِ بَيْتَ الْمَقْدِسِ مِنْ مَّكَّةَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ

نبی اکرم ﷺ کے براق پر سوار ہونے اور رات کے کچھ حصے میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک تشریف لے جانے کا تذکرہ

45- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ يَا اَصْلَعُ؟ قُلْتُ: اَنَا زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ حَدِّثْنِيْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حِيْنَ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ: مَنْ اَخْبَرَكَ بِهٖ يَا اَصْلَعُ؟ قُلْتُ: الْقُرْآنُ قَالَ: الْقُرْآنُ؟ فَقَرَاْتُ: (سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ مِنَ اللَّيْلِ) وَهٰكَذَا هِيَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ: (اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ) فَقَالَ: هَلْ تَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: اِنَّهٗ اُتِيَ بِدَابَّةٍ قَالَ حَمَّادٌ وَصَفَهَا عَاصِمٌ لَا اَحْفَظُ صِفَتَهَا قَالَ: فَحَمَلَهٗ عَلَيْهَا جِبْرِيْلُ اَحَدُهُمَا رَدِيْفُ صَاحِبِهٖ فَانْطَلَقَ مَعَهٗ مِنْ لَيْلَتِهٖ حَتّٰى اَتٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَاُرِيَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا فَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ وَلَوْ صَلّٰى لَكَانَتْ سُنَّةً. (3:2)

❁❁ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: اے آگے سے گنجے! تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں زر بن حبیش ہوں۔ آپ مجھے بیت المقدس میں معراج کی رات نبی اکرم ﷺ کی نماز

45-یعنی عبد الله بن مسعود، والتلاوة ليلًا وهو الوارد في مصادر التخريج. 2 إسناده حسن من أجل عاصم، فإن حديثه لا يرتقي إلى الصحة، وأخرجه الطيالسي 411 ومن طريقه البيهقي في دلائل النبوة 2/364 عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النجود، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/460، 461 و14/306 عن عفان، وأحمد 5/392 و394 عن يونس، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 5/ 387 من طريق شيبان، والترمذي 3147 في تفسير سورة الإسراء، من طريق مسعر، والنسائي في التفسير كما في التحفة 3/31، والطبري 15/15 من طريق سفيان، ثلاثتهم عن عاصم، به. وصححه الحاكم 2/359 من طريق أبي بكر بن عياش، عن عاصم، به، ووافقه الذهبي.

کے بارے میں بتایئے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آگے سے گنجے! تمہیں اس بارے میں کس نے بتایا ہے؟ میں نے جواب دیا: قرآن نے۔ انہوں نے جواب دیا: کیا قرآن نے؟ تو میں نے یہ آیت پڑھ دی:

''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت اسی طرح ہے یہ آیت یہاں تک ہے:

''بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

انہوں نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی تھی؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔

انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جانور لایا گیا' یہاں حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' عاصم نامی راوی نے اس کا حلیہ بھی بیان کیا تھا' لیکن مجھے اس کا حلیہ یاد نہیں رہا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سوار کروایا ان دونوں میں سے ایک صاحب دوسرے کے پیچھے بیٹھ گئے۔

تو وہ جانور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اسی رات روانہ ہوا' یہاں تک کہ وہ بیت المقدس آ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں اور زمین میں موجود چیزیں دکھائی گئیں' پھر یہ دونوں صاحبان واپس آ گئے' یہ جس طرح گئے تھے اسی طرح واپس آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا نہیں کی۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں) نماز ادا کر لیتے' تو یہ بات سنت ہوتی۔

ذِكْرُ اسْتِصْعَابِ الْبُرَاقِ عِنْدَ اِرَادَةِ رُكُوبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے براق پر سوار ہونے کے وقت براق کے شوخی کرنے کا تذکرہ

46 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاسِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُسْرَجًا مُلْجَمًا لِيَرْكَبَهُ فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى هٰذَا فَوَاللّٰهِ مَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا . (3:2)

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی' اس رات آپ کے پاس براق لایا گیا' جس پر زین رکھی ہوئی تھی اور اس کی لگام ڈالی گئی تھی تا کہ آپ اس پر سوار ہو جائیں۔

اس پر سوار ہونے میں آپ کو دشواری محسوس ہوئی (یعنی براق نے اچھلنا شروع کر دیا)

46– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مصنف عبد الرزاق ومن طريقه أخرجه أحمد 3/164، والترمذي 3131 في التفسير، والطبري 15/12 في تفسيره، والبيهقي في دلائل النبوة 2/362–363، والآجري في الشريعة ص488-.489

تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس سے کہا: تم ایسا کیوں کررہے ہو؟ اللہ کی قسم! تمہارے اوپر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ معزز ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو براق کو پسینہ آ گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيْلَ شَدَّ الْبُرَاقَ بِالصَّخْرَةِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْاِسْرَاءِ

اس بات کا بیان کہ معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیت المقدس کے پاس براق کو پتھر کے ساتھ باندھ دیا تھا

47 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ المتوكل المقرىء حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ جُنَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ انْتَهَيْتُ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَخَرَقَ جِبْرِيْلُ الصَّخْرَةَ بِاِصْبَعِهٖ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ . (3:2)

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میں بیت المقدس پہنچا' تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ذریعے بڑے پتھر میں موجود سوراخ کو کھولا اور اس کے ساتھ براق کو باندھ دیا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِسْرَاءِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

(معراج کی رات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت المقدس سے آگے سفر کرنے کا تذکرہ

48 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بطست من ذهب مَمْلُوْءً ا اِيْمَانًا وَحِكْمَةً فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ: هُوَ الْبُرَاقُ يَا اَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ اَنَسٌ: نَعَمْ يَقَعُ خَطْوُهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ: مَنْ

47–وأخرجه البزار في مسنده فيما ذكره ابن كثير في تفسيره 5/18 من طريق عبد الرحمٰن بن المتوكل، ويعقوب بن إبراهيم، قالا حدثنا أبو تميلة، به. وأخرجه الترمذي 3132 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والحاكم 2/360 من طريقين، عن أبي تميلة بن واضح، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن غريب، وهو كما قال، وصححه الحاكم 2/360، ووافقه الذهبي.

هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح لما خَلَصْتُ اِذَا يَحْيَى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ: هٰذَا يَحْيَى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ: هذا يوسف فسلمت فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا اِدْرِيْسُ قَالَ: هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا هَارُوْنُ قَالَ: هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا مُوْسٰى قَالَ: هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ: اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ: هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهٗ رَاَى الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ وَيَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ . ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ

أَنَسٍ: ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هٰذِهِ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فقال مثله فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَ أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ: قُلْتُ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ لٰكِنِّي أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَانِي مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي. (3:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو واقعہ معراج کے بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن میں حطیم میں سویا ہوا تھا۔

(راوی نے بعض اوقات حطیم کے لئے لفظ حجر استعمال کیا ہے)

اسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے یہاں سے لے کے یہاں تک چیر دیا۔

(راوی کہتے ہیں) جارود جو میرے پہلو میں موجود تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: گلے کے نیچے سے لے کر اور زیر ناف بال اگنے کی جگہ تک (کے حصے کو چیر دیا)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر اس نے میرا دل نکالا' پھر سونے سے بنا ہوا ایک طشت لایا گیا' جو ایمان اور حکمت سے بھرا

48– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 3207 في بدء الخلق، و 3393 و 3430 في أحاديث الأنبياء، و 3887 في مناقب الأنصار، وابن منده في الإيمان 717، والبيهقي في دلائل النبوة 2/387، والبغوي 3752 كلهم من طريق هدبة بن خالد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/208–209، وابن منده 717، من طريق عفان بن مسلم، وأبو عوانة في مسنده 1/120 من طريق عمرو بن عاصم، وابن منده أيضاً من طريق عمران بن موسى، ثلاثتهم عن همام بن يحيى به. وأخرجه ابن أبي شيبة 14/305، وأحمد 4/210، ومسلم 164 في الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلى السموات، والبخاري 3207، والترمذي 3346 في التفسير، والنسائي في التفسير كما في التحفة 8/364، وأبو عوانة في مسنده 1/116و120، والبيهقي في دلائل النبوة 2/373–377، وابن مندة في الإيمان 716 من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه البخاري 3207 ومسلم 164 265 والنسائي 1/217–223 في الصلاة: باب فرض الصلاة، والبيهقي في دلائل النبوة 2/377، وأبو عوانة في مسنده 1/116، وابن مندة في الإيمان 715 من طرق عن هشام الدستوائي، عن قتادة عن أنس. وأخرجه أبو عوانة 1/125، وابن منده 718 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن النحوي، وأبي عوانة، كلاهما عن قتادة به. وأخرجه ابن أبي شيبة 14/302، ومسلم 162 في الإيمان، وأبو عوانة 1/125 و126 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، عن أنس وأخرجه البخاري 7517 في التوحيد من طريق عبد العزيز بن عبد الله، وأبو عوانة 1/125 و135

ہوا تھا' پھر میرے دل کو دھویا گیا' پھر اسے (اپنی جگہ پر رکھ کر) سی دیا گیا)۔

پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا؟ جو خچر سے کچھ چھوٹا تھا' اور گدھے سے کچھ بڑا تھا۔ وہ سفید رنگ کا تھا' تو جارود نے ان سے کہا: اے ابوحمزہ! وہ براق تھا؟ حضرت انس نے فرمایا: جی ہاں۔

جہاں تک نگاہ جاتی ہے' وہاں تک اس کا ایک قدم ہوتا تھا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) مجھے اس پر سوار کیا گیا' جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر آسمان دنیا کی طرف آئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد دریافت کیا گیا: انہیں بلایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جی ہاں۔

تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! وہ کتنے اچھے آنے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں اور دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام موجود تھے' جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر بولے: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر دوسرے آسمان پر آئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے شخص ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا۔

جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود تھے یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔

جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں آپ ان دونوں کو سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: پھر دونوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر تیسرے آسمان کی طرف گئے اور دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل! دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو کہا گیا' انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' انہوں نے سلام کا جواب دیا: پھر انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو سلام۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر چوتھے آسمان پر آئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا:

کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔

دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا۔

جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے' جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں' آپ انہیں سلام کیجئے۔

میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر ارشاد فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر پانچویں آسمان پر آئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: جبرائیل' دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ، دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے آنے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے۔

جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے۔ میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر چھٹے آسمان پر آئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔

دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو کہا گیا: انہیں خوش آمدید!

یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے' جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے' ان سے دریافت کیا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوئے ہیں' ان کی اُمت کے افراد میری امت کے مقابلے میں' زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر ساتویں آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا؟ تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔

دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا گیا: جی ہاں! پھر یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں۔

پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے۔

میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر ارشاد فرمایا: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بلند کیا گیا' تو اس کا پھل ''حجر'' کے مٹکوں جتنا بڑا تھا' اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے یہ بتایا: یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔

وہاں چار نہریں موجود تھیں دو نہریں باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں۔

میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جہاں تک دو باطنی نہروں کا تعلق ہے' تو یہ جنت کی دو نہریں ہیں اور جہاں تک دو ظاہری نہروں کا تعلق ہے' تو یہ دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔

پھر مجھے بیت المعمور کی طرف اٹھایا گیا۔

یہاں قتادہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور کو دیکھا ہے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور وہ دوبارہ کبھی اس میں داخل نہیں ہوتے۔

اس کے بعد قتادہ واپس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف آ گئے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر میرے سامنے شراب کا ایک برتن' دودھ کا ایک برتن اور شہد کا ایک برتن لایا گیا' تو میں نے دودھ لے لیا' تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ وہ فطرت ہے' جس پر آپ اور آپ کی امت گامزن رہیں گے' پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

جب میں واپس آیا' تو میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مجھے روزانہ پچاس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی اُمت روزانہ پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکے گی' میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور میں نے بنی اسرائیل کا پورا تجربہ کیا ہے۔

آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی اُمت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے' میں واپس آیا (یہ درخواست کی) تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے دس نمازیں معاف کر دیں۔

پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں پھر واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے (مزید) دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں

پھر واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے (مزید) دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں واپس گیا تو مجھے روزانہ دس نمازیں ادا کرنے کا حکم ہوا۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں پھر واپس آیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم ملا۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا پورا تجربہ کر چکا ہوں۔

آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی اُمت کے لئے مزید تخفیف کی درخواست کیجئے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نے اپنے پروردگار سے اتنی درخواست کی کہ اب مجھے حیا آتی ہے۔

میں راضی ہوں اور میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔

جب میں وہاں سے آگے گزرا تو کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا: میں نے اپنے فریضے کو برقرار رکھا اور اپنے بندوں پر تخفیف کر دی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

49 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ يُصَلِّی فِیْ قَبْرِهٖ. (3:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''معراج کی رات جب میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا' تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے''۔

49- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه مسلم 2375 165 في الفضائل: باب من فضائل موسى صلى الله عليه وآله وسلم، والنسائي 3/216في قيام الليل: باب ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام وذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه، كلاهما من طريق علي بن خشرم، عن عيسى بن يونس به. وأخرجه أحمد 3/120 من طريق وكيع، عن سفيان، عن سليمان التيمي، به. وأخرجه مسلم والنسائي من طرق أخرى عن سليمان التيمي، به. وأخرجه البغوي 3760 من طريق عمر بن حبيب القاضي، عن سليمان التيمي، به. وسيرد المؤلف في الرواية التالية من طريق ثابت البناني عن أنس.

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ فِیْهِ رَاٰی الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا

50 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی حَدَّثَنَا هُدْبَةُ وَشَیْبَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ بِمُوْسٰی لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ . (3:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَادِرٌ عَلٰی مَا یَشَاءُ رُبَّمَا یَعِدُ الشَّیْءَ لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ یَقْضِیْ كَوْنَ بَعْضِ ذٰلِكَ الشَّیْءِ قَبْلَ مَجِیْءِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَوَعْدِهٖ اِحْیَاءَ الْمَوْتٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجَعْلِهٖ مَحْدُوْدًا ثُمَّ قَضٰی كَوْنَ مِثْلِهٖ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ مِثْلَ مَنْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ وَجَعَلَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِیْ كِتَابِهٖ حَیْثُ یَقُوْلُ: (اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰی یُحْیِیْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ) اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ (البقرة: 259) وكإحياء الله جل وعلا لعيسى بن مَرْیَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ بَعْضَ الْاَمْوَاتِ.

فَلَمَّا صَحَّ وجودُ كَوْنِ هٰذِهِ الْحَالَةِ فِی الْبَشَرِ اِذَا اَرَادَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ لَمْ یُنْكَرْ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَحْیَا مُوْسٰی فِیْ قَبْرِهٖ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْهِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ وَذَاكَ اَنَّ قَبْرَ مُوْسٰی بِمَدْیَنَ بَیْنَ الْمَدِیْنَةِ وَبَیْنَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَرَآهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ فِیْ قَبْرِهٖ اِذِ الصَّلَاةُ دُعَاءٌ فَلَمَّا دَخَلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْتَ الْمَقْدِسِ وَاُسْرِیَ بِهٖ اُسْرِیَ بِمُوْسٰی حَتّٰی رَآهُ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَجَرٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ من الكرم مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ وَكَذٰلِكَ رُؤْیَتُهٗ سَائِرَ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ فِیْ خَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

فَاَمَّا قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ: بَیْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِیْمِ اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَیْنَ هٰذِهٖ اِلٰی هٰذِهٖ فَكَانَ ذٰلِكَ لَهٗ فَضِیْلَةٌ فُضِّلَ بِهَا عَلٰی غَیْرِهٖ وَاَنَّهٗ مِنْ مُعْجِزَاتِ النُّبُوَّةِ اِذِ الْبَشَرُ اِذَا شُقَّ عَنْ مَوْضِعِ الْقَلْبِ مِنْهُمْ ثُمَّ اسْتُخْرِجَ قُلُوْبُهُمْ مَاتُوْا.

وَقَوْلُهٗ: ثُمَّ حُشِیَ یُرِیْدُ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَشَا قَلْبَهُ الْیَقِیْنَ وَالْمَعْرِفَةَ الَّذِیْ كَانَ اسْتِقْرَارُهٗ فِیْ طَسْتِ الذَّهَبِ فَنُقِلَ اِلٰی قَلْبِهٖ.

50- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 14/307، 308، وأحمد 3/148و248، ومسلم 2375 164 في الفضائل: باب من فضائل موسى، والنسائي 3/215، في قيام الليل: باب ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، كلهم من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البناني وسليمان التيمي، عن أنس. وزاد السيوطي نسبته في الدر المنثور 4/150 إلى ابن مردويه والبيهقي، وانظر ما قبله.

ثُمَّ اُتِىَ بِدَابَّةٍ يُقَالُ لَهَا الْبُرَاقُ فَحُمِلَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَطِيمِ اَوِ الْحِجْرِ وَهُمَا جَمِيْعًا فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَانْطَلَقَ بِهِ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتٰى بِهٖ عَلٰى قَبْرِ مُوْسٰى عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ ثُمَّ دَخَلَ مَسْجِدَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَخَرَقَ جِبْرِيْلُ الصَّخْرَةَ بِاِصْبَعِهٖ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ ثُمَّ صَعِدَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ.

ذِكْرُ شَدِّ الْبُرَاقِ بِالصَّخْرَةِ فِىْ خَبَرِ بُرَيْدَةَ وَرُؤْيَتِهٖ مُوْسٰى صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ لَيْسَا جَمِيْعًا فِىْ خَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

فَلَمَّا صَعِدَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا اسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ يُرِيْدُ بِهٖ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ لِيُسْرٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ لَا اَنَّهُمْ لَمْ يَعْلَمُوا بِرِسَالَتِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ لِاَنَّ الْاِسْرَاءَ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ بِسَبْعِ سِنِيْنَ فَلَمَّا فُتِحَ لَهٗ فَرَاٰى اٰدَمَ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا قَبْلُ.

وَكَذٰلِكَ رُؤْيَتُهٗ فِى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا وَعِيْسٰى بن مَرْيَمَ وَفِى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ يُوْسُفَ بْنَ يَعْقُوْبَ وَفِى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ اِدْرِيْسَ ثُمَّ فِى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ هَارُوْنَ ثُمَّ فِى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ مُوْسٰى ثُمَّ فِى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ جَائِزٌ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَحْيَاهُمْ لِاَنْ يَّرَاهُمُ الْمُصْطَفٰى صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اٰيَةً مُعْجِزَةً يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى نُبُوَّتِهٖ عَلٰى حَسَبِ مَا اَصَّلْنَا قَبْلُ.

ثُمَّ رُفِعَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاٰهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِىْ وَصَفَ.

ثُمَّ فُرِضَ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ صَلَاةً وَهٰذَا اَمْرُ ابْتِلَاءٍ اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا ابْتِلَاءَ صَفِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ فَرَضَ عَلَيْهِ خَمْسِيْنَ صَلَاةً اِذْ كَانَ فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ السَّابِقِ اَنَّهٗ لَا يَفْرِضُ عَلٰى اُمَّتِهٖ اِلَّا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَقَطْ فَاَمَرَهٗ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً اَمْرَ ابْتِلَاءٍ وَهٰذَا كَمَا نَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَاْمُرُ بِالْاَمْرِ يُرِيْدُ اَنْ يَّاْتِىَ الْمَاْمُوْرُ بِهٖ اِلٰى اَمْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّرِيْدَ وُجُوْدَ كَوْنِهٖ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا خَلِيْلَهٗ اِبْرَاهِيْمَ بِذَبْحِ ابْنِهٖ اَمَرَهٗ بِهٰذَا الْاَمْرِ اَرَادَ بِهِ الْاِنْتِهَاءَ اِلٰى اَمْرِهٖ دُوْنَ وُجُوْدِ كَوْنِهٖ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ فَدَاهُ بِالذِّبْحِ الْعَظِيْمِ اِذْ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا كَوْنَ مَا اَمَرَ لَوَجَدَ ابْنَهٗ مَذْبُوْحًا فَكَذٰلِكَ فَرَضَ الصَّلَاةَ خَمْسِيْنَ اَرَادَ بِهِ الْاِنْتِهَاءَ اِلٰى اَمْرِهٖ دُوْنَ وُجُوْدِ كَوْنِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اُمِرَ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ اَلْهَمَ اللّٰهُ مُوْسٰى اَنْ يَّسْاَلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ رَبِّهِ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِهٖ فَجَعَلَ جَلَّ وَعَلَا قَوْلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ سَبَبًا لِبَيَانِ الْوُجُوْدِ لِصِحَّةِ مَا قُلْنَا اِنَّ الْفَرْضَ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَرَادَ اِتْيَانَهٗ خَمْسًا لَا خَمْسِيْنَ فَرَجَعَ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فَسَاَلَهٗ فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرًا وَهٰذَا اَيْضًا اَمْرُ ابْتِلَاءٍ اُرِيْدَ بِهِ الْاِنْتِهَاءُ اِلَيْهِ دُوْنَ وُجُوْدِ كَوْنِهٖ ثُمَّ جَعَلَ سُؤَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِيَّاهُ سَبَبًا لِنَفَاذِ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِىْ سَابِقِ عِلْمِهٖ اَنَّ الصَّلَاةَ تُفْرَضُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسًا لَا خَمْسِيْنَ حَتّٰى رَجَعَ فِى التَّخْفِيْفِ اِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ اَلْهَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهٗ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حِيْنَئِذٍ حَتّٰى قَالَ لِمُوْسَى: قَدْ سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ لٰكِنِّيْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ، فَلَمَّا جَاوَزَ نَادَاهُ مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ أَرَادَ بِهِ الْخَمْسَ صَلَوَاتٍ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ يُرِيْدُ عَنْ عِبَادِيْ مِنْ أَمْرِ الْإِبْتِلَاءِ الَّذِيْ أَمَرْتُهُمْ بِهِ مِنْ خَمْسِينَ صَلَاةٍ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا.

وَجُمْلَةُ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ فِي الْإِسْرَاءِ رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِسْمِهِ عِيَانًا دُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ رُؤْيَا أَوْ تَصْوِيرًا صُوِّرَ لَهُ إِذْ لَوْ كَانَ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ وَمَا رَأَى فِيْهَا نَوْمًا دُوْنَ الْيَقَظَةِ لَاسْتَحَالَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْبَشَرَ قَدْ يَرَوْنَ فِي الْمَنَامِ السَّمَاوَاتِ وَالْمَلَائِكَةَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا أَشْبَهَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ فَلَوْ كَانَ رُؤْيَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفَ فِيْ لَيْلَةِ الْإِسْرَاءِ فِي النَّوْمِ دُوْنَ الْيَقَظَةِ لَكَانَتْ هٰذِهِ حَالَةٌ يَسْتَوِيْ فِيْهَا مَعَهُ الْبَشَرُ إِذْ هُمْ يَرَوْنَ فِيْ مَنَامَاتِهِمْ مِثْلَهَا وَاسْتَحَالَ فَضْلُهُ وَلَمْ تَكُنْ تِلْكَ حَالَةً مُعْجِزَةً يُفَضَّلُ بِهَا عَلٰى غَيْرِهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ أَبْطَلَ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ وَأَنْكَرَ قُدْرَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَإِمْضَاءَ حُكْمِهِ لِمَا يُحِبُّ كَمَا يُحِبُّ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَأَشْبَاهِهِ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''معراج کی رات میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی قبر) کے پاس سے ہوا' تو وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہوکر نماز ادا کر رہے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ جو چاہے اس پر قدرت رکھتا ہے۔ بعض اوقات وہ کسی چیز کے بارے میں کسی متعین وقت کا وعدہ کر لیتا ہے پھر وہ یہ فیصلہ دیتا ہے کہ اس چیز کا کچھ حصہ اس مخصوص وقت کے آنے سے پہلے رونما ہو جائے۔

جس طرح اس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرے گا' اور اس نے اس کے لئے ایک حد مقرر کی ہے۔

پھر اس نے یہ فیصلہ دیا کہ بعض حالتوں میں اس کی مانند صورتحال ہو سکتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر کیا ہے' اور اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے' وہ فرماتا ہے:

''یا پھر اس شخص کی مانند جو اس بستی کے پاس سے گزرا' جو ویران ہو چکی تھی' تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ اس کے مر جانے کے بعد اسے کیسے زندہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایک سو سال کے لئے موت دے دی پھر اس نے اسے زندہ کیا اور دریافت کیا تم کتنے عرصے تک (سوئے رہے) اس نے جواب دیا: میں نے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ گزارا ہے' تو فرمایا: نہیں بلکہ تم نے ایک سو سال گزار دیے ہیں''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے

یا جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے لئے بعض مردوں کو زندہ کر دیا تھا۔

تو جب بشر میں اس طرح کی حالت کا موجود ہونا صحیح ہو' جب اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اس چیز کا ارادہ کرے' تو اب اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں زندہ کیا یہاں تک کہ معراج کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

پاس سے گزرے۔

اس کی وجہ یہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مدینہ منورہ اور بیت المقدس کے درمیان ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی قبر میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا' کیونکہ ''الصلوٰۃ'' سے مراد دعا مانگنا ہے تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں معراج کی رات داخل ہوئے' تو اسی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی سفر کروایا گیا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر دیکھا ان کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بات چیت بھی ہوئی جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اسی طرح حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں بھی جن تمام انبیاء کو دیکھنے کا تذکرہ ہے (اس سے بھی یہی مراد ہوگا)

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے' جو حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے۔

''ایک مرتبہ میں حطیم میں موجود تھا اسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اس نے یہاں سے لے کر یہاں تک چیر دیا''۔

تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی فضیلت ہے' جس کے حوالے سے آپ کو تمام دیگر لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے' اور یہ نبوت کے معجزات میں سے ہے۔

کیونکہ جب کسی انسان کے دل کی جگہ کو چیر دیا جائے' اور اگر لوگوں کے دل کو نکال دیا جائے' تو وہ مر جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''پھر اسے سی دیا گیا''

اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو یقین اور معرفت کے ساتھ سی دیا' جو سونے کے طشت میں موجود تھے اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی طرف منتقل کیا گیا۔

پھر ایک جانور لایا گیا جس کا نام براق تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''حطیم'' یا ''حجر'' سے اس پر سوار کیا گیا یہ دونوں جگہیں مسجد حرام میں موجود نہیں۔

تو جبرائیل علیہ السلام آپ کو ساتھ لے کر آئے یہاں تک کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ذریعے اس پتھر کے (سوراخ کو کھول دیا)

اور براق کو اس کے ساتھ باندھ دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر آسمان کی طرف بلند ہو گئے۔

بریدہ کے حوالے سے منقول روایت میں پتھر کے ساتھ براق کو باندھنے کا تذکرہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنے کا تذکرہ' یہ دونوں چیزیں حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نہیں ہیں۔

پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر آسمان دنیا کی طرف بلند ہوئے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دریافت کیا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے: کیا انہیں یہ پیغام بھجوایا گیا ہے؟ تاکہ انہیں آسمان کی سیر کروائی جائے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ لوگ اس وقت تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے واقف نہیں تھے۔

اس کی وجہ یہ ہے: واقعہ معراج' وحی کے نزول کے سات سال بعد پیش آیا تھا۔

جب دروازہ کھول دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اسی طرح آپ کا دوسرے آسمان میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھنا۔

تیسرے آسمان میں حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کو دیکھنا۔

چوتھے آسمان میں حضرت ادریس علیہ السلام کو' پانچویں آسمان میں حضرت ہارون علیہ السلام کو' چھٹے آسمان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو' ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا یہ سب روایات میں مذکور ہے۔

ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو زندہ کیا ہو' تاکہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں ان لوگوں کو دیکھ لیں اور یہ چیز ایک معجزے والی نشانی بن جائے جس کے ذریعے آپ کی نبوت پر استدلال کیا جائے جس کا اصول ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ تک بلند کیا گیا' تو آپ نے اس کو اس حالت میں دیکھا جس کا ذکر آپ نے کیا ہے۔

پھر آپ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ یہ ایک حکم تھا' جو آزمائش میں مبتلا کرنے کے حوالے سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آزمائش میں مبتلا کیا کہ آپ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم سابق میں یہ بات موجود تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر صرف پانچ نمازیں فرض کرے گا' لیکن اس نے آپ کو آزمائش کے حکم کے طور پر پچاس نمازوں کا حکم دیا۔

بالکل اسی طرح جس طرح ہم یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایک حکم دیتا ہے اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس مامور بہ کام کو بجا لایا جائے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ موجود بھی ہوگا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا' تو انہیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا۔

اس سے مراد اس کی انتہا تھی کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے اس سے یہ مراد نہیں تھا کہ حقیقی طور پر بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔

تو جب ان دونوں نے اس حکم کو قبول کیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی پیشانی رکھ دی' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے فدیے کے طور پر ایک عظیم ذبیحہ دے دیا۔

کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس چیز کے ہونے کا ارادہ کرے جس کا اس نے حکم دیا ہے' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح شدہ پاتے۔

اسی طرح پچاس نمازیں فرض کرنے کا حکم ہے کہ اس کے ذریعے حکم کی طرف رجوع کرنا مراد ہے اس کا موجود ہونا مراد نہیں ہے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس تشریف لائے اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ آپ پر روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ الہام کیا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کریں کہ وہ اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی گئی بات کو اس چیز کا سبب قرار دیا۔

تو اس سے ہماری کہی ہوئی یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

پچاس نمازیں فرض کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی' تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں معاف کر دیں' تو یہ حکم بھی آزمائش کا حکم تھا' جس کے ذریعے مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کیا جائے' اس سے یہ مراد نہیں تھی کہ یہ عملی طور پر موجود بھی ہو گا۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا اس بات کا سبب بنا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو نافذ کیا جائے وہ فیصلہ جو اس کے علم میں پہلے سے تھا کہ نمازیں اس امت پر پانچ فرض ہوں گی۔ پچاس نمازیں فرض نہیں ہوں گی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ نمازوں کی تخفیف کا حکم لے کر واپس تشریف لائے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

یہاں تک کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میں نے اپنے پروردگار سے اتنی مرتبہ سوال کیا ہے: اب مجھے حیا آتی ہے۔

اب میں راضی ہوں اور اب میں تسلیم کرتا ہوں جب آپ آگے بڑھ گئے' تو ایک منادی نے یہ اعلان کیا: میں نے اپنے فریضے کو جاری کر دیا ہے' اس سے مراد پانچ نمازیں تھیں۔

اور میں نے اپنے بندوں پر تخفیف کر دی ہے اس سے مراد یہ ہے: میں نے اپنے بندوں سے آزمائش کے حکم کے حوالے سے تخفیف کر دی ہے' جو میں نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ ان پر پچاس نمازیں فرض ہوں گی' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔' تو یہ تمام صورتیں معراج کی رات پیش آئیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم کے ساتھ دیکھا۔

یہ کوئی خواب یا تصور نہیں تھی' جو آپ کے سامنے پیش کی گئی ہو۔

کیونکہ اگر معراج کی رات اور اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا یہ نیند کی حالت میں ہوتا' بیداری کی حالت میں نہ ہوتا' تو یہ بات ناممکن ہے' (کہ اسے معجزہ قرار دیا جائے) کیونکہ لوگ خواب میں آسمان' فرشتے' انبیاء' جنت' جہنم اور ان جیسی چیزوں

کو دیکھ لیتے ہیں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اگر یہ سب چیزیں خواب میں دیکھی ہوتیں بیداری کے عالم میں نہ دیکھی ہوتیں تو اس حالت کے حوالے سے دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ برابر کی حیثیت رکھتے۔

اور وہ بھی اس طرح کی چیزیں اپنے خواب میں دیکھ سکتے ہیں تو اب نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا اظہار ممکن نہیں ہوتا۔

اور یہ حالت معجزہ شمار نہ ہوتی جس کے حوالے سے آپ کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے ان روایات کو غلط قرار دیا ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اپنے فیصلے کو نافذ کرنے کا انکار کیا ہے کہ وہ جس طرح چاہے جو چاہے کرسکتا ہے۔

ہمارا پروردگار اس جیسی اور اس کے ساتھ مشابہت رکھنے والی چیزوں سے بلند و بالا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ حَيْثُ رَآهُمْ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ

معراج کی رات مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس کیفیت میں دیکھا اس کا تذکرہ

51 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى رَجِلَ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِيْ مِنْ حَمَّامٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ فَاُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ اَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالْاٰخَرُ لَبَنٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ. (3:2)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی وہ ایک ایسے فرد تھے جن کے بال

51- إسناده صحيح . وأخرجه أبو عوانة 1/129 عن إسحاق بن إبراهيم، عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وهو في مصنف عبد الرزاق 5/329 آخر الحديث رقم 9719 ومن طريقه: أخرجه أحمد 2/ 282، والبخاري 3437 في الأنبياء : باب (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ..) ، ومسلم 168 في الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والترمذي 3130 في التفسير: باب ومن سورة الإسراء ، والبيهقي في دلائل النبوة 2/387، وابن منده 728 والطبري 15/12. وأخرجه البخاري 3394 في الأنبياء : باب هل أتاك حديث موسى، من طريق هشام بن يوسف، عن معمر به . وأخرجه البخاري 4709 في التفسير، و 5603 في الأشربة: باب شرب اللبن، والنسائي 8/312 في الأشربة: باب منزلة الخمر، من طريق يونس، عن الزهري، به.

گھنگھریالے نہیں تھے۔ یوں لگتا تھا' جیسے ان کا تعلق شنوءہ قبیلے سے ہو (یعنی وہ لمبے قد کے آدمی تھے)

میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی' تو وہ سرخ رنگ کے مالک شخص تھے' یوں جیسے وہ ابھی حمام سے باہر آئے ہوں (یعنی ان کا جسم اور بال وغیرہ بھیگے ہوئے تھے)

میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو ان کی اولاد میں' میں سب سے زیادہ ان سے مشابہت رکھتا ہوں۔

میرے پاس دو برتن لائے گئے' جن میں ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ مجھے کہا گیا: آپ ان دونوں میں سے جسے چاہے پی لیں' میں نے دودھ کو لے لیا' تو مجھ سے کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ اگر آپ شراب لے لیتے' تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ هُدِيتَ الْفِطْرَةَ اَرَادَ بِهٖ اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لَهُ ذٰلِكَ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تو یہ کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی''

اس سے مراد یہ ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے یہ بات کہی تھی

52 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی' اس رات آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کئے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھا' پھر آپ نے دودھ لے لیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے' اگر آپ شراب لے لیتے' تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخُطَبَاءِ الَّذِيْنَ يَتَّكِلُوْنَ عَلَى الْقَوْلِ دُوْنَ الْعَمَلِ حَيْثُ رَآهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ

ان خطیبوں کی حالت کا تذکرہ' جو صرف بات چیت پر تکیہ کئے رہتے ہیں اور عمل نہیں کرتے ہیں' تو معراج کی

52- إسناده صحيح. كثير بن عبيد المذحجي: ثقه وباقي السند على شرطهما. وأخرجه البخاري 5576 في الأشربة: باب قوله تعالى: (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ ...)، والبيهقي في السنن 8/286 عن أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، والنسائي 8/312 في الأشربة: باب منزلة الخمر، والبيهقي في دلائل النبوة 2/357 من طريقعبد الله بن المبارك، عن يونس، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد.

رات میں نبی اکرم ﷺ نے انہیں کس حال میں دیکھا

53 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ خَتَنُ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِضَ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ فَقَالَ الْخُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ . (2:3)

توضیح مصنف: قَالَ الشَّيْخُ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ عَتَّابٍ الدَّلَّالُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ وَوَهِمَ فِيْهِ لِاَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ اَتْقَنُ مِنْ مِئَتَيْنِ مِنْ مِثْلِ اَبِىْ عَتَّابٍ وَذَوِيْهِ.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی اس رات میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آگ کی قینچیوں کے ذریعے ان کے ہونٹ کاٹے جارہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کی اُمت کے خطیب ہیں' جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے تھے اور خود کو بھول جاتے تھے' حالانکہ وہ لوگ کتاب کی تلاوت کرتے تھے' تو کیا یہ لوگ عقل نہیں رکھتے تھے؟

شیخ فرماتے ہیں: یہ روایت ابوعتاب نے ہشام کے حوالے سے مغیرہ کے حوالے سے مالک بن دینار کے حوالے سے ثمامہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور انہیں اس میں وہم ہوا ہے' کیونکہ یزید بن زریع نامی راوی ابوعتاب جیسے دوسو آدمیوں سے زیادہ ''متقن'' ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِى الْجَنَّةِ حَيْثُ رَآهُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ

معراج کی رات میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جو محل دیکھا تھا' اس کا تذکرہ

54 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا: لِفَتًى مِنْ قُرَيْشٍ

53–وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 14/308، وأحمد 3/120و 180 و 231 و239، من طرق عن حماد بن سلمة، عن علي بن زيد بن جدعان، عن أنس. وأخرجه أبو نعيم أيضًا في الحلية 8/172، من طريق عبد الله بن موسى، عن عبد الله بن المبارك، عن سليمان، التيمي، عن أنس، فالحديث صحيح بهذه المتابعات. وذكره السيوطي في الدر المنثور 1/64، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، والبزار، وابن أبي داوٗد في البعث، وابن المنذر، وابن أبي حاتم وابن مردويه، والبيهقي في شعب الإيمان .

فَظَنَنْتُ اَنَّهُ لِيْ قُلْتُ: مَنْ هُوَ قِيْلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. يَا اَبَا حَفْصٍ لَوْلَا مَا اَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ لَدَخَلْتُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَيْهِ فَاِنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَغَارُ عَلَيْكَ. (3:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جنت میں داخل ہوا' وہاں سونے سے بنا ہوا ایک محل تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا ہے۔ میں نے سمجھا کہ شاید یہ میرا ہے' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ تو بتایا گیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:)

اے ابوحفص! مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا' تو میں اس کے اندر چلا جاتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جس شخص پر بھی غصہ کرلوں لیکن آپ پر غصہ نہیں کرسکتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَرٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَ اِلَيْهَا وَيَصِفَهَا لِقُرَيْشٍ لَمَّا كَذَّبَتْهُ بِالْاِسْرَاءِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس دکھا دیا تھا' تا کہ آپ اسے دیکھیں اور قریش کے سامنے اس کا نقشہ بیان کریں

یہ اس وقت کی بات ہے' جب قریش نے اس (واقعہ معراج) کا انکار کیا تھا

55 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا كَذَّبَتْنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ

54- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز، وأبو عمران الجونی: هو عبد الملك بن حبيب البصری. وأخرجه الطحاوی فی مشكل الآثار 2/390 من طريق أبی نصر التمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد فی المسند 3 / 191، عن بهز، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ وحميد الطويل، عن أنس . وأخرجه ابن أبی شيبة 12/27 عن أبی خالد الأحمر، وأحمد فی فضائل الصحابة 715 وفی المسند 3/179 عن يحيی بن سعيد، وأحمد فی المسند 3/107 عن ابن أبی عدی، و 3/263 عن عبد اللّٰه بن بكر، والنسائی فی فضائل الصحابة 26 ، والطحاوی 2/389-390، والترمذی 03688 فی المناقب: باب فی مناقب عمر بن الخطاب، ومن طريق إسماعيل بن جعفر، كلهم عن حميد الطويل، عن أنس به. وقال الترمذی: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 450 من طريق زائدة، عن حميد، والمختار بن فلفل، عن أنس. وأخرجه أحمد فی المسند 3/269، وفی فضائل الصحابة برقم 679 من طريق همام، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه البخاری 3680 فی فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب .

اٰیَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ . (3:2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو ظاہر کردیا' تو میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں اسے دیکھ دیکھ کر بیان کرنے لگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِسْرَاءَ كَانَ ذٰلِكَ بِرُؤْيَةِ عَيْنٍ لَا رُؤْيَةِ نَوْمٍ

اس بات کا بیان کہ واقعہ معراج جاگتی آنکھوں کے ساتھ پیش آیا تھا' نیند کے دوران نہیں ہوا تھا

56 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبِ الطَّائِيُّ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ بن عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ . (3:64)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''ہم نے جو خواب تمہیں دکھائے ہیں' ہم نے انہیں لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ وہ خواب ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھائے گئے' جب آپ کو معراج کروائی گئی تھی۔

55- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخارى 4710 فى التفسير: باب (اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا)، ومن طريقه البغوى 3762 عن أحمد بن صالح، وأبو عوانة 1/125 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 3886 فى مناقب الأنصار: باب حديث الإسراء، ومسلم 170 فى الإيمان: باب ذكر المسيح ابن مريم، والمسيح الدجال، والترمذى 3132 فى التفسير: باب ومن سورة بنـى إسرائيل، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 2/395، البيهقى فى دلائل النبوة 2/359، وأبو عوانة 1/131، وابن منده 739 كلهم من طريق الليث، عن عقيل، عن الزهرى، به . وأخرجه عبد الرزاق 5/329، ومن طريقه أحمد 3/377، 378، وأبو عوانة 1/124، وابن منده 738 عن معمر، وأحمد 3/377، وأبو عوانة 1/124 من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهرى، به.

56- إسناده صحيح . علـى بـن حـرب الطائى: صدوق، روى عنه النسائى، وباقى السند على شرطهما، وسفيان هو ابن عيينة . وأخرجه البخارى 3888 فى مناقب الأنصار: باب المعراج، و 4716 فى التفسير: باب (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ)، و 6613 فى القدر: بـاب (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) والترمذى 3134 فـى التـفسيـر: باب ومن سورة بنى إسرائيل، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 5/155، وابـن خـزيمة فى التوحيد ص 201 و201-202، وابـن أبى عاصم 462 ، والـطبرانى 11641 ، والبيهـقـى فى دلائل النبوة 2/365، والبغوى 3755 ، من طرق عن سفيان، به. وصححه الحاكم 2/362 على شرط البخارى، ووافقه الذهبى.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا تھا

57 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُعَدَّلُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا محمد بن عمرو عن أبى سلمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

قَدْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ . (3:14)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَدْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ اَرَادَ بِهِ بِقَلْبِهٖ فِى الْمَوْضِعِ الَّذِىْ لَمْ يَصْعَدْهُ اَحَدٌ مِّنَ الْبَشَرِ اِرْتِفَاعًا فِى الشَّرْفِ.

❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ: ''حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے''۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے قلب کے ذریعے پروردگار کو ایسے مقام پر دیکھا جہاں تک کسی بشر کی رسائی نہیں ہو سکتی' کیونکہ وہ مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرنے والی روایت کا تذکرہ

58 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَبِىْ ذَرٍّ: لَوْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهُ عَنْ كُلِّ شَىْءٍ فَقَالَ: عَنْ اَىِّ شَىْءٍ كُنْتَ تَسْاَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ اَسْاَلُهُ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُهُ فَقَالَ: رَاَيْتُ نُوْرًا . (3:14)

57- إسناده حسن . من أجل محمد بن عمرو . وأخرجه ابن خزيمة في التوحيد ص 200 عن أحمد بن سنان، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى 3280 فى التفسير: باب ومن سورة النجم، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص442، 443 والطبرى فى التفسير 27/52، عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموى، عن أبيه، عن محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثى، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى فى الكبير 10727 من طريق عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، به.

58- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة فى مسنده 1/147 عن عثمان بن خرزاد، عن القواريرى، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 178 292 فى التوحيد: باب قوله عليه الصلاة والسلام: نور أنى أراه ، وابن خزيمة فى التوحيد ص 206، وابن منده فى الإيمان 772 و 773 و 774 ، وأبو عوانة 1/147، من طرق عن معاذ بن هشام بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 474 ، ومسلم 178 ، والترمذى 03282 فى التفسير: باب ومن سورة والنجم، وأبو عوانة 1/146 و147، وابن خزيمة فى التوحيد ص 205و207، وابن منده فى الإيمان 770 و 771 من طرق يزيد بن إبراهيم، عن قتادة. وأخرجه مسلم 178 292 ، وأبو عوانة 1/147، من طريق عفان، عن همام، عن قتادة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ مَعْنَاهُ اَنَّهٗ لَمْ يَرَ رَبَّهٗ وَلٰكِنْ رَاٰى نُوْرًا عُلْوِيًّا مِنَ الْاَنْوَارِ الْمَخْلُوْقَةِ.

عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا تو آپ سے ہر چیز کے بارے میں دریافت کرتا' تو انہوں نے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز کے بارے میں دریافت کرنا تھا؟ تو عبداللہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کرنا تھا کہ کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں نے ایک نور کو دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو نہیں دیکھا بلکہ آپ نے وہ انوار جو مخلوق ہیں' ان میں سے "عُلوی نور" (یعنی جو مخلوقات سے بلند تر انوار ہیں) اسے دیکھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے' جو علم میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ روایت اس روایت کی متضاد ہے' جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں

59 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعَكْبَرَا حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ يَّاقُوْتٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. (3:14)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى جِبْرِيْلَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ اَنْ يُّعَلِّمَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِبُ اَنْ يَّعْلَمَهٗ كَمَا قَالَ: (عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى) يُرِيْدُ بِهٖ جِبْرِيْلَ (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى) يُرِيْدُ بِهٖ جِبْرِيْلَ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) يُرِيْدُ بِهٖ جِبْرِيْلَ (فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى)

59–وأخرجه أحمد 1/394و418، والترمذى 3283 فى التفسير: باب ومن سورة النجم، وابن خزيمة فى التوحيد ص 204، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص .434 وابن منده فى الإيمان 751 من طرق، عن إسرائيل بن يونس، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 2/ 468–469، ووافقه الذهبى، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. وأخرجه الطيالسى 0323 من طريق قيس، وابن منده 752 من طريق سفيان الثورى، كلاهما عن أبى إسحاق، به. وزاد السيوطى نسبته فى الدر المنثور 6م123 إلى الفريأبى، وعبد بن حميد، وابن المنذر، والطبرانى، وأبى الشيخ، وابن مردويه، وأبى نعيم والبيهقى معًا فى الدلائل. وأخرجه مسلم 174 281 من طريق حفص بن غياث، عن الشيبانى، عن زر، عن ابن مسعود قال: (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى)، قال: رأى جبريل عليه السلام له ستُّ مئة جناح. وبلفظ مسلم هذا أخرجه البخارى 4856 فى: باب (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى)، والترمذى 3277 فى التفسير: باب ومن سورة النجم، وابن خزيمة فى التوحيد ص 202و203، وأبو عوانة 1/153، من طرق عن الشيبانى، عن زر، عن ابن مسعود. وأخرجه أيضًا وابن خزيمة فى التوحيد ص 204، من طريق يحيى بن سعيد.

بِجِبْرِيلَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) يُرِيْدُ بِهِ رَبَّهُ بِقَلْبِهِ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ الشَّرِيفِ وَرَاٰى جِبْرِيْلَ فِي حُلَّةٍ مِّنْ يَّاقُوتٍ قَدْ مَلَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ عَلٰى مَا فِي خَبَرِ بْنِ مَسْعُوْدِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے): ''اس نے جو دیکھا' اس کے دل نے اسے جھٹلایا نہیں۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو یاقوت سے بنے ہوئے حلّے میں دیکھا تھا' اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان اور زمین کی درمیانی جگہ کو بھر دیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کے بارے میں بتائیں جن کا جاننا آپ کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''شدید قوت والے نے اُسے تعلیم دی' جو زبردست ہے' پھر اس نے استواء کیا اور وہ (اس وقت) اُفقِ اعلیٰ میں تھا''۔

اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''پھر وہ قریب ہوا اور زیادہ قریب ہوا''۔

اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو وہ دو کمانوں کے کناروں کی مانند یا اس سے بھی زیادہ قریب ہو گیا''۔

اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو اس نے اپنے بندے کی طرف وہ چیز وحی کی جو اس نے وحی کی''۔

اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس نے جو دیکھا (اس کے) دل نے جھٹلایا نہیں''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اس معزز مقام پر اپنے قلب کے ذریعے اپنے پروردگار کو دیکھا اور حضرت جبرائیل کو یاقوت سے بنے ہوئے حلّے میں دیکھا' انہوں نے اس وقت آسمان اور زمین کے درمیان موجود خلاء کو بھر دیا تھا' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت میں یہ بات مذکور ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ تَعْدَادِ عَائِشَةَ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرْيَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا جو قول ہم ذکر کر چکے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو سب سے بڑا جھوٹ قرار دیتی ہیں

60 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أبو الربيع حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ اَبِي هِنْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث):اَعْظَمُ الْفِرْيَةِ عَلَى اللّٰهِ مَنْ قَالَ: اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَبَّهُ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ قِيْلَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا رَآهُ قَالَتْ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ رَآهُ مَرَّتَيْنِ فِي صُوْرَتِهٖ مَرَّةً مَلَا الْاُفُقَ وَمَرَّةً سَادًّا اُفُقَ السَّمَآءِ .

(3:14)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قَدْ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ مُتَضَادَّانِ وَلَيْسَا كَذٰلِكَ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فَضَّلَ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى كَانَ جِبْرِيْلُ مِنْ رَبِّهٖ اَدْنٰى مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ جِبْرِيْلُ حِيْنَئِذٍ فَرَآهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِهٖ كَمَا شَاءَ .

وَخَبَرُ عَائِشَةَ وَتَاْوِيْلُهَا اَنَّهُ لَا يُدْرِكُهُ تُرِيْدُ بِهٖ فِي النَّوْمِ وَلَا فِي الْيَقْظَةِ.

وَقَوْلُهُ: (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ) فَاِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ يُرٰى فِي الْقِيَامَةِ وَلَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ اِذَا رَاَتْهُ لِاَنَّ الْاِدْرَاكَ هُوَ الْاِحَاطَةُ وَالرُّؤْيَةُ هِيَ النَّظَرُ وَاللّٰهُ يُرٰى وَلَا يُدْرَكُ كُنْهُهُ لِاَنَّ الْاِدْرَاكَ يَقَعُ عَلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ وَالنَّظَرُ يَكُوْنُ مِنَ الْعَبْدِ رَبَّهُ.

وَخَبَرُ عَائِشَةَ اَنَّهُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ فَاِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَنْ يَّتَفَضَّلُ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنْ يُّجْعَلَ اَهْلًا لِذٰلِكَ وَاسْمُ الدُّنْيَا قَدْ يَقَعُ عَلَى الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمَاوَاتِ وَمَا بَيْنَهُمَا لِاَنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ بِدَايَاتٌ خَلَقَهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِتُكْتَسَبَ فِيْهَا الطَّاعَاتُ لِلْاٰخِرَةِ الَّتِيْ بَعْدَ هٰذِهِ الْبِدَايَةِ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ لَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ اسْمُ الدُّنْيَا لِاَنَّهُ كَانَ مِنْهُ اَدْنٰى مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ حَتّٰى يَكُوْنَ خَبَرُ عَائِشَةَ اَنَّهُ لَمْ يَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

✿✿ مسروق بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

60– وأخرجه أبو عوانة 1/155، وابن خزيمة في التوحيد ص ص 224 عن يونس بن عبد الأعلى الصدفي، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 177 287 و 288 في الإيمان: باب معنى قول الله عزوجل: (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً اُخْرٰى) ، والترمذي 3068 في التفسير: باب ومن سورة الأنعام، والنسائي في التفسير كما في التحفة 12/310، وابن خزيمة في التوحيد ص 221، 222و223 و224، والطبري في التفسير 27/50، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 435، وابن منده في الإيمان 763 و 764و 765 و 766 ، وأبو عوانة 1/153و154 من طرق عن داؤد بن أبي هند، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/49،50، والبخاري 4612 في التفسير: باب (يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ) ، و 4855 في التفسير: سورة النجم. و 7380 في التوحيد: باب (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا) ، و 7531 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ) ، ومسلم 177 289 في الإيمان، وابن منده 767 و 768 ، وأبو عوانة 1/154، من طريق إسماعيل بن أبي مجالد، كلاهما عن عامر الشعبي، به. وابن خزيمة في التوحيد ص 225 من طريق أبي معشر، عن إبراهيم، عن مسروق، به. وأخرجه أبو عوانة 1/155، من طريق يوسف بن أسود عن بيان، عن قيس، عن عائشة. وانظر الدر المنثور 6/124.

وہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سب سے بڑی جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' جو یہ کہتا ہے' حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے' یا جو یہ کہتا ہے' حضرت محمد ﷺ نے وحی میں سے کوئی چیز چھپالی تھی۔ (آپ ﷺ نے ساری باتیں بیان نہیں کی ہیں)

یا جو یہ شخص کہتا ہے' حضرت محمد ﷺ یہ جانتے تھے کہ کل کیا ہوگا؟

ان سے دریافت کیا گیا: اے اُم المومنین پھر نبی اکرم ﷺ نے کسے دیکھا تھا؟

تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ اس وقت جب انہوں نے افق کو بھر دیا تھا' اور ایک مرتبہ اس وقت جب انہوں نے آسمان کے اُفق کو گھیرا ہوا تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے کہ یہ دو روایات باہم متضاد ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیگر تمام انبیاء پر فضیلت عطا کی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کے اتنا قریب ہو گئے جتنا دو کمانوں کا فاصلہ ہوتا ہے اور اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو تعلیم دی۔ اس وقت نبی اکرم ﷺ نے انہیں (یا شاید اللہ تعالیٰ کو) دل کی آنکھ سے دیکھ لیا جیسے اس نے چاہا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس روایت' کے نبی اکرم ﷺ اس کا ادراک نہیں کر سکتے' کا مفہوم یہ ہے: آپ نیند کے عالم میں اور بیداری کے عالم میں ایسا نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی'' سے مراد یہ ہے: بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی' اس کا دیدار قیامت کے دن ہوگا لیکن بصارت جب اس کا دیدار کرے گی تو اس کا ادراک نہیں کر سکے گی' کیونکہ ادراک کا مطلب احاطہ کرنا ہے اور دیدار کا مطلب دیکھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوسکتا ہے لیکن اس کی حقیقت کا ادراک نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ادراک مخلوق کا ہوسکتا ہے اور بندے کی طرف سے پروردگار کو دیکھنا (ممکن) ہوسکتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول یہ روایت کہ بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی' اس سے مراد یہ ہے کہ بصارت دنیا اور آخرت میں اس کا ادراک نہیں کر سکتی لیکن اپنے بندوں میں سے وہ جس پر چاہے فضل کر کے اس کا اہل بنا سکتا ہے۔

لفظ دنیا کا اطلاق کبھی زمینوں اور آسمانوں اور ان کے درمیان موجود جگہ پر ہوتا ہے' کیونکہ ان اشیاء سے آغاز ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس لئے پیدا کیا تھا تا کہ ان میں آخرت کے لئے نیکیاں کمائی جائیں جو اس آغاز کے بعد آئے گی' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار اس مقام پر کیا ہے جہاں لفظ دنیا کا اطلاق نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اس وقت دو کمانوں کے درمیان فاصلے سے بھی زیادہ قریب تھے۔ اس لئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کا مطلب یہ ہوگا: نبی اکرم ﷺ نے دنیا میں اس کا دیدار نہیں کیا۔ اس لئے ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے۔

4- كِتَابُ الْعِلْمِ

(کتاب:علم کے بارے میں روایات)

ذِكْرُ اِثْبَاتِ النُّصْرَةِ لِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

باب 1: قیامت کے دن تک علم حدیث کی خدمت کرنے والوں کی مدد ہونے کا اثبات

61 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ خِذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ .

(1:2)

معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اُمت کے ایک گروہ کی ہمیشہ مدد ہوتی رہے گی اور جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا' اس کی یہ کوشش انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

61- إسناده صحيح على شرط الشيخين ما عدا صحابي قرة بن إياس رضي الله عنه فلم يرويا له، وأخرجه ابن ماجة 6 في المقدمة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/34 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 5/34، والترمذي 2192 في الفتن: باب ما جاء في الشام من طريق أبي داؤد، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن شعبة، به. وزاد في أوله: اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/436 و5/35 عن يزيد، والحاكم في معرفة علوم الحديث ص 2 من طريق وهب بن جرير وفي الباب عن ثوبان رضي الله عنه عند مسلم 1920، وأحمد 5/278و279 والترمذي 2230، وابن ماجة 10، والقضاعي في مسند الشهاب 914، والبيهقي في دلائل النبوة 6/527. وعن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه عند أحمد 4/244 و248 و252، والبخاري 3640 و 7311 و 7459، ومسلم 1921، والطبراني 20/959 و 960و 961 و 962. وعن معاوية رضي الله عنه عند البخاري 3461 و 7312 و 7460، ومسلم 1037، وأحمد 4/101، والطبراني 19/755 و 840 و 869 و 870 و 893 و 899 و 905 و 906 و 917. وعن جابر بن سمرة رضي الله عنه عند مسلم 173. وعن جابر بن عبد الله عند مسلم 1923، وابن الجارود في المنتقى 1031، وابن منده في الإيمان 418، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 51، وأبي عوانة 1/106 وعن عقبة بن عامر رضي الله عنه عند مسلم 1924، والطبراني في الكبير 17/ 870. وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه عند الطيالسي ص 9، والدارمي 2/213، والقضاعي في مسند الشهاب 913، وصححه الحاكم 4/449. وعن عمران بن حصين رضي الله عنه عند أحمد 4/437، وأبي داؤد 2484، والخطيب 46، والطبراني 18/ 211 و 228، وصححه الحاكم 4/450 ووافقه الذهبي. وعن أبي أمامة عند أحمد 5/269.

(یعنی قیامت تک ان لوگوں کی مدد ہوتی رہے گی)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ سَمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ السُّنَنَ خَلَفٍ عَنْ سَلَفٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان ایک دوسرے تک سنتوں کا علم منتقل کرتے رہیں گے

62 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَّسْمَعُ مِنْكُمْ. (3:69)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ ثِقَةٌ كُوْفِيٌّ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگ مجھ سے (احادیث) سنتے ہو (آگے آنے والے وقت میں یہ احادیث تم سے سنی جائیں گی) اور پھر ان لوگوں سے سنی جائیں گی' جنہوں نے تم سے سنی تھیں"۔

عبداللہ بن عبداللہ رازی نامی راوی ثقہ ہے' اور کوفہ کا رہنے والا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ كَثْرَةُ سَمَاعِ الْعِلْمِ ثُمَّ الْاِقْتِفَاءُ وَالتَّسْلِيْمُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ علم کا سماع کرے پھر اس کی پیروی کرے اور اسے قبول کرے

63 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ تَعْرِفُهُ قُلُوْبُكُمْ وَتَلِيْنُ لَهُ اَشْعَارُكُمْ وَاَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ اَنَّهُ مِنْكُمْ قَرِيْبٌ فَاَنَا اَوْلَاكُمْ بِهِ وَاِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ تُنْكِرُهُ قُلُوْبُكُمْ وَتَنْفِرُ عَنْهُ اَشْعَارُكُمْ وَاَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ اَنَّهُ

62- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن عبد الله، وهو صدوق أخرج له أصحاب السنن. وأخرجه أبو داود 3659 في العلم: باب فضل نشر العلم، والرامهرمزي في المحدث الفاصل 92، والحاكم 1/95، والبيهقي في دلائل النبوة 6/539 من طريق جرير، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 1/321 من طريق أبي بكر، والحاكم 1/95، من طريق فضيل بن عياض، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 70 من طريق سفيان، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي؛ قال الحاكم: وفي الباب عن عبد الله بن مسعود، وثابت بن قيس. قلت: وحديث ثابت بن قيس أخرجه البزار 146 والطبراني 1321.

مِنكُم بَعِيدٌ فَأَنَا أَبْعَدُكُم مِّنهُ. (3:66)

❁❁ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم میرے حوالے سے کوئی بات سنو' جو تمہاری عقل میں آئے اور تمہارے بال اور تمہاری جلد اس کے لئے نرم ہو جائیں اور تم یہ سمجھو کہ یہ بات تمہارے قریب ہے' تو میں اس کے بارے میں تم سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور جب تم میرے حوالے سے کوئی ایسی بات سنو' جس کا تمہارا ذہن انکار کرے اور تمہارے بال اور تمہاری جلد اس سے تنفر محسوس کریں' اور تم یہ سمجھو کہ تم اس سے دور ہو' تو میں اس بات سے تم سب سے زیادہ دور ہوں گا''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كِتْبَةِ الْمَرْءِ السُّنَنَ مَخَافَةَ اَنْ يَّتَّكِلَ عَلَيْهَا دُوْنَ الْحِفْظِ لَهَا

آدمی کے سنتوں کے تحریر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ' اس اندیشے کے تحت کہ آدمی اس پر ہی اکتفاء کر لے گا اور انہیں حفظ نہیں کرے گا

64 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ يَحْيٰى صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَكْتُبُوْا عَنِّیْ اِلَّا الْقُرْاٰنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّیْ شَيْئًا فَلْيَمْحُهُ. (2:56)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: زَجْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِتْبَةِ عَنْهُ سِوَى الْقُرْاٰنِ اَرَادَ بِهِ الْحَثَّ عَلٰى حِفْظِ السُّنَنِ دُوْنَ الْاِتِّكَالِ عَلٰى كِتْبَتِهَا وَتَرْكِ حِفْظِهَا وَالتَّفَقُّهِ فِيْهَا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا اِبَاحَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ شَاهٍ كَتْبَ الْخُطْبَةِ الَّتِیْ سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو بِالْكِتْبَةِ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے حوالے سے صرف قرآن کو نوٹ کیا کرو۔ جس شخص نے میری کوئی بات نوٹ کی ہو وہ اسے مٹا دے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کے علاوہ کسی بھی چیز کو نوٹ کرنے سے منع کرنا' اس سے مراد یہ

63- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو خيثمة: زهير بن حرب بن شداد، وأبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو القيسي. وأخرجه أحمد 3/497 و5/425، والبزار 187 عن محمد بن المثنى كلاهما عن أبي عامر العقدي بهذا الإسناد، قال الهيثمي في مجمع الزوائد 1/149، 150: رواه أحمد والبزار، ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه ابن سعد في الطبقات 1/387 من طريق عبد الله بن مسلمة بن قعنب.

64- اسناده قوي' كثير بن يحيى صاحب البصري' ذكره ابن حبان في "الثقات" 9/26' و باقي السند على شرطهما وأخرجه أحمد 3/12 و21 و39 و56، ومسلم 3004 في الزهد: باب التثبت في الحديث، والدارمي 1/119، والنسائي في فضائل القرآن 33 والخطيب في تقييد العلم ص 29 و30 و31 من طرق عن همام، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم في المستدرك 1/126، 127 من طريق أبي الوليد، عن همام، به، ووافقه الذهبي.

ہے: آپ ﷺ احادیث کو یاد رکھنے کی ترغیب دیں' ایسا نہ ہو کہ احادیث نوٹ کرلیں اور انہیں یاد نہ کریں اور ان میں غور وفکر نہ کریں۔

اس مؤقف کے درست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوشاہ یمنی کو حجۃ الوداع کا خطبہ نوٹ کرنے کی اجازت دی تھی' جو خطبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنا تھا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو بھی احادیث نوٹ کرنے کی اجازت دی تھی۔

65 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِطْرٍ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): تَرَكَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَائِرٌ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا عِنْدَنَا مِنْهُ عِلْمٌ. (1:78)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى عِنْدَنَا مِنْهُ يَعْنِىْ بِاَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيهِ وَاَخْبَارِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَاِبَاحَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم ﷺ ہم سے رخصت ہوئے' تو پروں کے ساتھ اڑنے والے ہر پرندے کے بارے میں بھی ہمارے پاس کوئی نہ کوئی علم تھا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''کے بارے میں بھی ہمارے پاس کوئی نہ کوئی علم تھا'' سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اوامر' نواہی' اطلاعات' افعال اور مباح قرار دینے کے حوالے سے (ہمیں علم مل چکا تھا)۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ اَدّٰى مِنْ اُمَّتِهٖ حَدِيْثًا سَمِعَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنی اُمت کے اس فرد کو دعا دی ہے جو کسی سنی ہوئی حدیث کو آگے منتقل کردے

66 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

65– إسناده صحيح . محمد بن عبد الله بن يزيد: هو المقرء، ثقة، وباقى السند على شرط الصحيح . وأخرجه الطبرانى 1647 عن محمد بن عبد الله الحضرمى، عن محمد بن عبد الله بن يزيد بهذا الإسناد، وزاد: ما بقى شىء يقرب من الجنة ويباعد عن النار إلا وقد بيّن لكم . وأخرجه البزار 147 قال: كتب إلى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، يخبرنى فى كتابه أن ابن عيينة حدثه عن فطر بن خليفة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/153 عن ابن نمير و162، والطيالسى 479 من طريق شعبة، كلاهما عن الأعمش، عن منذر الثورى، يحدث عن أصحابه، عن أبى ذر. قال الهيثمى فى مجمع الزوائد 8/263: رواه أحمد والطبرانى، ورجال الطبرانى رجال الصحيح.

(متن حدیث): نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعَى مِنْ سَامِعٍ . (5:12)

16 16 ❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے بات کوئی بات سنے اور پھر اسی طرح آگے پہنچا دے جس طرح اسے سنا تھا کیونکہ بعض اوقات (براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں وہ شخص اس کو زیادہ بہتر محسوس کرتا ہے جس تک وہ بات پہنچائی گئی ہے''۔

ذِكْرُ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ بَلَّغَ اُمَّةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا صَحِيْحًا عَنْهُ

اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہونے کا تذکرہ جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ایک صحیح حدیث کی تبلیغ کرے

67 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ بن عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانَ هُوَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنْ عِنْدِ مَرْوَانَ قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقُلْتُ مَا بَعَثَ اِلَيْهِ اِلَّا لِشَيْءٍ سَاَلَهُ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اَجَلْ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنِّيْ حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ

66- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، قال الحافظ في التقريب : صدوق، وقد تغير بأخرة، فكان ربما تلقّن فمثله لا يرقى حديثه إلى الصحة . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 7/331 من طريق محمد بن يونس السامي، عن عبد الله بن داوُد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/437، والترمذي 2657 في العلم: باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، وأخرجه ابن ماجة 232 في المقدمة: باب من بلغ علمًا، وابن عبد البر في جامع بيان العلم 1/45، من طريق شعبة، عن سماك بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي في المسند 1/14، والحميدي 88 ، والترمذي 2658 ، والحاكم في معرفة علوم الحديث ص322، والبيهقي في معرفة السنن والآثار 1/15، والخطيب في الكفاية ص 29، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله ص 45، والبغوي في شرح السنة 112 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عبد الملك بن عمير، عن عبد الرحمٰن بن عبد الله، به. البيهقي في دلائل النبوة 1/23، والخطيب في الكفاية ص 173 . وأخرجه الخطيب في شرف أصحاب الحديث 26 ، وابن عبد البر في جامع العلم ص 45 و46 . وأخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان .2/90 وسيورد المؤلف برقم 68 من طريق شيبان، عن سماك، وبرقم 69 من طريق إسرائيل، عن سماك، بهذا الإسناد. وعن جبير بن مطعم عند أحمد 4/80و82، وابن ماجة 231 والدارمي 1/74، والطحاوي في مشكل الآثار 2/232، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله 1/41، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 25 ، الطبراني في الكبير 1541 ، وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 1/10-11، وأبي يعلى في مسنده 1/349، والحاكم .1/87 وعن أبي سعيد الخدري عند البزار 141 ، والرامهرمزي 5 . وعن النعمان بن بشير عند الحاكم 1/88، وصححه، ووافقه الذهبي . قال الحاكم: وعن جماعة من الصحابة، منهم عمر وعثمان وعلي ومعاذ بن جبل وابن عمر وابن عباس وأبو هريرة وغيرهم. وعن أنس عند أحمد 3/225، وابن ماجة 236 ، وابن عبد البر .1/41 وعن أبي الدرداء عند الدارمي 1/75، .76

بِـفَـقِيهٍ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ الْاةِ الْاَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ . (1:2)

عبدالرحمٰن بن ابان (اپنے والد جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے سوچا اس وقت مروان نے انہیں کسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے ہی بلوایا ہوگا۔

میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ اس نے ہم سے کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا تھا: جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو مجھ سے کوئی بات سنے اور اسے محفوظ کر لے۔ یہاں تک کہ دوسرے تک اسے پہنچا دے۔ کیونکہ بعض اوقات فقہ (یعنی دینی علم) کی کوئی بات سننے والا شخص' اس شخص تک منتقل کر دیتا ہے' جو اس سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے''۔

بعض اوقات دینی بات کا علم حاصل کرنے والا شخص عالم نہیں ہوتا۔

تین خصوصیات ایسی ہیں' جن کے بارے میں کسی مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا۔

عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' حکمرانوں کے لئے خیر خواہی رکھنا اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا۔

کیونکہ ان لوگوں کی دعا غیر موجود افراد تک بھی پہنچتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلِ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ اَدّٰى مَا وَصَفْنَا كَمَا سَمِعَهُ سَوَاءً مِنْ غَيْرِ تَغْيِيرٍ وَّلَا تَبْدِيلٍ فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوگی' جو ہمارے بیان کردہ طریقے کے مطابق احادیث کو منتقل کرتا ہے (یعنی جس طرح اس نے احادیث کو سنا تھا) اسی طرح بغیر کسی تغیر و تبدیلی کے نقل کر دیتا ہے

67- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 5/183، وأبو داوٗد 3660 في العلم: باب فضل نشر العلم، والترمذي 2656 في العلم: باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، والدارمي 1/175، وابن عبد البر في جامع بيان العلم 1/39، والرامهرمزي في المحدث الفاصل 3 و 4، وابن أبي عاصم في السنة 94، والطحاوي في مشكل الآثار 2/232، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 24، والطبراني 4890 و 4891 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 230، والطبراني 4994 و 4925 من طريقين عن زيد بن ثابت ومن حديث جبير بن مطعم أخرجه الحاكم 1/86، 87، وصححه، ووافقه الذهبي.

68 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أبيه بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ مِنِّیْ حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ . (1:2)

عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے' جو مجھ سے کوئی بات سنے اور پھر اسے آگے پہنچا دے۔ اسی طرح جیسے اس نے اسے سنا تھا' کیونکہ بعض اوقات (براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں' وہ شخص اسے زیادہ بہتر طور پر محفوظ کرتا ہے' جس تک وہ بات پہنچائی گئی ہو''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ نَضَارَةِ الْوَجْهِ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ بَلَّغَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّةً صَحِيْحَةً كَمَا سَمِعَهَا

قیامت کے دن اس شخص کا چہرہ روشن ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ایک مستند حدیث کو اسی طرح آگے نقل کردے جس طرح اس نے اسے سنا تھا

69 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مسعود عن اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ . (1:2)

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہم سے کوئی بات سنے اور جس طرح اسے سنا تھا' اسی طرح آگے پہنچا دے' کیونکہ بعض اوقات (براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں وہ شخص زیادہ بہتر طور پر محسوس کرسکتا ہے' جس تک وہ بات پہنچائی گئی ہو''۔

68- إسناده حسن، وتقدم برقم 66 من طريق علي بن صالح، عن سماك، بهذا الإسناد. وأوردت تخريجه من طرقه هناك.

69- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 1/437 عن عبد الرزاق، عن إسرائيل، بهذا الإسناد، وتقدم تخريجه من طرقه برقم 66 .

ذِكْرُ عَدَدِ الْاَشْيَاءِ الَّتِي اسْتَاْثَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعِلْمِهَا دُوْنَ خَلْقِهِ

ان اشیاء کی تعداد کا تذکرہ، جن کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کی مخلوق کے پاس نہیں ہے

70 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُ مَا تَضَعُ الْاَرْحَامُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاْتِي الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ. (3:30)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ رحم کس چیز کو جنم دے گا (یعنی لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی پیدا ہوگی) اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ کل کیا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ بارش کب ہوگی؟ اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی سرزمین پر مرے گا؟ اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

71 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا مَا فِيْ

70- حديث صحيح، حفص بن عمر الدورى ضعيف فى الحديث .وأخرجه البغوى فى شرح السنة 1170 من طريق على بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 4679 فى التفسير: باب (اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى) من طريق مالك و 7379 فى التوحيد: باب (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهِ اَحَدًا) من طريق سليمان بن بلال، كلاهما عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به.وأخرجه أحمد 2/24و52 و58، والبخارى 1039 فى الاستسقاء : باب لا يدرى متى يجىء المطر إلا الله، والطبرى 21/88 من طريق سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به وأخرجه أحمد 2/85، 86، ومن طريقه الطبرانى 13344 من طريق شعبة، والبخارى مختصرًا 4778 فى التفسير: (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) من طريق ابن وهب، كلاهما عن عمر بن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر، عن أبيه، عن ابن عمر. وأخرجه البخارى 4627 فى التفسير: باب (وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ) ، والنسائى فى النعوت كما فى التحفة 5/365 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهرى، عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر. وأخرجه الطبرانى 13246 من طريق الزهرى، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عمر.

71- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَاْتِي الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ. (3:30)

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ان کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم کس چیز کو جنم دے گا؟ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور یہ بات جانتا ہے' کل کیا ہوگا؟"

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی یہ بات نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی؟ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی جگہ پر فوت ہوگا؟ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی یہ نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی؟

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْعِلْمِ بِاَمْرِ الدُّنْيَا مَعَ الِانْهِمَاكِ فِيْهَا وَالْجَهْلِ بِاَمْرِ الْاٰخِرَةِ وَمُجَانَبَةِ اَسْبَابِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دنیاوی اُمور کا علم حاصل کرے اور پھر اس میں انہماک اختیار کرلے اور آخرت کے اُمور سے ناواقف رہے' اور اس کے اسباب سے لاتعلق رہے

72 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ حِمَارٍ بِالنَّهَارِ عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْاٰخِرَةِ. (2:76)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر سخت مزاج، متکبر، کنجوس اور بازاروں میں چیخ کر بولنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے' جو رات کو مردار (کی طرح) سوتا ہے' اور دن کے وقت گدھے (کی طرح وقت گزارتا ہے)۔

وہ دنیاوی امور کے بارے میں واقفیت رکھتا ہے' لیکن آخرت کے بارے میں جاہل ہوتا ہے"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَتَبُّعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

مسلمان شخص کے لئے قرآن کے متشابہات کی پیروی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

72- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البيهقي في السنن 10/194 من طريق أبي بكر القطان، عن أحمد بن يوسف السلمي، بهذا الإسناد.

73 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يزيد بن إبراهيم التسترى قال حدثنى بن اَبِى مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ (هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ) اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاعْلَمُوا اَنَّهُمُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ . (2:3)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی۔

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں سے بعض محکم آیات ہیں۔''

یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر تک تلاوت کی پھر ارشاد فرمایا:

''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو اس کی متشابہ آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو تم یہ بات جان لو! یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں تو تم ان سے بچو۔''

74 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَالْمِرَاءُ فِى الْقُرْآنِ كُفْرٌ ثَلَاثًا مَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا بِهٖ وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ . (1:27)

توضیح مصنف:اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا بِهٖ اَضْمَرَ فِيْهِ الْاِسْتِطَاعَةَ يُرِيْدُ اعْمَلُوْا بِمَا عَرَفْتُمْ مِنَ الْكِتَابِ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَقَوْلُهٗ: وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ فِيْهِ الزَّجْرُ عَنْ ضِدِّ هٰذَا الْاَمْرِ وَهُوَ اَنْ لَا يَسْاَلُوْا مَنْ لَا يَعْلَمُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھ پر قرآن سات حروف میں نازل کیا گیا ہے۔'' قرآن کے بارے میں بحث کرنا کفر ہے۔

73- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/256، والبخارى 4547 فى التفسير: باب (مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ) ، ومسلم 2665 فى العلم: باب النهى عن اتباع متشابه القرآن، وأبو داوٗد 4598 فى السنة: باب النهى عن الجدال واتباع المتشابه من القرآن، والترمذى 2993 و 2994 فى التفسير: باب ومن سورة آل عمران، والدارمى 1/55، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/545، والطبرى 6610 ، والطحاوى فى مشكل الآثار 3/208 من طرق عن يزيد بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

74- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار، وأخرجه أحمد 2/300، والطبرى 7 ، والنسائى فى فضائل القرآن 118 ثلاثتهم من طريق أنس بن عياض بهذا الإسناد . وأخرجه الخطيب فى تاريخ بغداد 11/26، من طريق عبد الوهاب الوراق، عن أبى ضمرة، عن أبى حازم، به، وقد تصحف فيه حازم بالحاء المهملة إلى خازم بالخاء المعجمة. وأخرجه أحمد 2/332، والبزار 2313 من طريق محمد بن بشر، وأحمد 2/440، من طريق ابن نمير، وذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد 7/151.

(یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا:)

''تمہیں اس میں سے جو چیز سمجھ آجائے' تم اس پر عمل کرو اور جس چیز کے بارے میں تمہیں علم حاصل نہ ہو سکے' تم اسے اس کے عالم کی طرف لوٹا دو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تمہیں اس میں سے جو چیز سمجھ آجائے' تم اس پر عمل کرو''۔ اس میں استطاعت کا ذکر پوشیدہ ہے۔ آپ کی مراد یہ ہے: کتاب کے حوالے سے تم جس حکم کو شناخت کرلو' اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو۔

روایت کے یہ الفاظ: ''اور جس چیز کے بارے میں تمہیں علم حاصل نہ ہو سکے' تم اسے اس کے عالم کی طرف لوٹا دو''۔

اس میں اس حکم کی خلاف ورزی کی ممانعت ہے اور وہ حکم یہ ہے: لوگ ایسے شخص سے مسائل دریافت نہ کریں جو علم نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ اِلٰى عَالِمِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ جس چیز سے ناواقف ہو' اس کو اس کے عالم کی طرف لوٹا دو''

75 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عن أبى الأحوص عَنِ ابْنِ مسعود رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ. (1:27)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ ہر آیت کا ایک ظاہری مفہوم ہے' اور ایک باطنی مفہوم ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُجَادَلَةِ النَّاسِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَعَ الْاَمْرِ بِمُجَانَبَةِ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں بحث مباحثہ کریں اور جو شخص ایسا کرتا ہے' اس سے لاتعلق رہنے کا حکم ہونا

76- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا

75- إسناده حسن، وأخرجه الطبرانى فى الكبير 10090 والبزار 2312 من طريقين. وأخرجه الطبرى 10 من طريق محمد بن حميد الرازى.

الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أيوب يحدث عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): قَرَاَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ) (آل عمران: 7) إلى قوله: (أولى الْاَلْبَابِ) قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْهِ فَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ مَطَرٌ: حَفِظْتُ اَنَّهٗ قَالَ: لَا تُجَالِسُوْهُمْ فَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ. (2:3)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَيُّوْبُ عَنْ مَطَرٍ الوراق وابن أبى مليكة جميعا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''وہی وہ ذات ہے' جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں بعض محکم آیات ہیں اور دوسری متشابہ ہیں۔''

(یہ آیت یہاں تک ہے) ''سمجھدار لوگ''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں' تو یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں' تو تم ان لوگوں سے بچو''۔

مطر نامی راوی کہتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

''تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا' کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں' تو تم ان سے بچنا۔''

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایوب نے یہ روایت مطر وراق اور ابن ابوملیکہ دونوں سے سنی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعِلْمِ الَّذِىْ يُتَوَقَّعُ دُخُوْلُ النَّارِ فِى الْقِيَامَةِ لِمَنْ طَلَبَهٗ

اس علم کی صفت کا تذکرہ جس کے طلب گار کے بارے میں یہ توقع ہے' وہ قیامت کے دن جہنم میں داخل ہوگا

77 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ الْمَرْوَزِىُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنِ بن جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا تُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ. (2:109)

76- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطبرى فى جامع البيان 6606 من طريق المعتمر بن سليمان بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/48، وابن ماجة 47 فى المقدمة: باب اجتناب البدع والجدل، والطبرى 6605 و 6607 و 6609، والطحاوى فى مشكل الآثار 3/208، من طريق أيوب، عن ابن أبى مليكة، عن عائشة.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم علم اس لئے حاصل نہ کرو تا کہ اس کی وجہ سے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو اور تم لوگ اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرو اور اس کے ذریعے خود کو محفل میں نمایاں کرنے کی کوشش کرو جو شخص ایسا کرے گا (تو اس کا انجام) جہنم ہے"۔

78 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ أَنْبَأَنَا بْنُ وَهْبٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. (2:109)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے لیکن وہ شخص اسے کسی دنیاوی فائدے کے لئے حاصل کرتا ہے تو وہ شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پاسکے گا"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُجَالَسَةِ اَهْلِ الْكَلَامِ وَالْقَدَرِ وَمُفَاتَحَتِهِمْ بِالنَّظَرِ وَالْجِدَالِ

اہل کلام اور تقدیر کے منکرین کی ہم نشینی اور ان کے ساتھ بحث ومباحثہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

79 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ وَهَارُوْنُ بن معروف قالا حدثنا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُوْنٍ

77- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه عنعنة ابن جريج، وأبي الزبير . يحيى بن أيوب: هو الغافقي المصري، وابن أبي مريم: هو سعيد بن الحكم الجمحي بالولاء ، وأخرجه ابن ماجة 254 في المقدمة: باب الانتفاع بالعلم والعمل به، عن محمد بن يحيى، عن ابن أبي مريم، بهذا الإسناد، قال البوصيري في زوائده ورقة 20: هذا إسناد رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 1/86، وابن عبد البر ص 226، من طرق عن ابن أبي مريم، بهذا الإسناد . وفي الباب عن ابن عمر عند ابن ماجة 253 ، وإسناده ضعيف، وعن كعب بن مالك عند الترمذي 2656 ، والحاكم 1/86، وإسناده ضعيف، وعن حذيفة عند ابن ماجة 259 ، وعن أبي هريرة عند ابن ماجة 260 ، وإسنادهما ضعيف، وعن أنس عند البزار 178 ، فيتقوى الحديث بهذه الشواهد، ويصح.

78- حديث صحيح، وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/85 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ المصري، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/338، وأبو داوٗد 3664 في العلم: باب في طلب العلم لغير الله، وابن ماجة 252 في المقدمة، وابن عبد البر في جامع بيان العلم ص230، والبغدادي في اقتضاء العلم العمل برقم 102 .

الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ . (1:23)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور انہیں پہلے مخاطب نہ کرو۔''

ذِكْرُ مَا كَانَ يَتَخَوَّفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهِ جِدَالَ الْمُنَافِقِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے حوالے سے اس بات کا اندیشہ تھا' کہ منافق کے ساتھ بحث کی جائے گی

80 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ جِدَالُ الْمُنَافِقِ عَلِيْمُ اللِّسَانِ . (3:22)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگوں کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے' تم چرب زبان منافق کے ساتھ بحث کرو گے۔''

81 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ الْبَجَلِيُّ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

79- إسناده ضعيف لجهالة حكيم بن شريك الهذلي. وأخرجه أحمد 1/30، ومن طريقه ابنه عبد الله في السنة 673، وأبو داؤد 4710 في السنة: باب في القدر، وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 3/15 كلاهما عن المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم 330 عن ابن أبي شيبة، والحاكم 1/85، والبيهقي في السنن 10/204 من طريق عبد الصمد بن الفضل البلخي، كلاهما عن المقرء، به. وأخرجه أبو داؤد 4720 في السنة: باب في ذراري المشركين، عن أحمد بن سعيد الهمداني.

80- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه البزار 170 عن محمد بن عبد الملك، عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد. وقال: لا نحفظه إلا عن عمر، وإسناد عمر صالح، فأخرجناه عنه (برقمي 168 و169) وأعدناه عن عمران لحسن إسناد عمران. أخرجه الطبراني في الكبير 18/ 593 من طريق عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن حسين المعلم، به، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/187، ونسبه إلى الطبراني والبزار، وقال: ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب عن عمر عند أحمد 1/22 و44، والبزار 168 و 169، ذكره الهيثمي في المجمع 1/187، وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: ورجاله موثوقون.

(متن حدیث): إن مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَاَ الْقُرآنَ حَتّٰى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا لِلْإِسْلَامِ غَيَّرَهُ إِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ وَسَعٰى عَلٰى جَارِهٖ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَيُّهُمَا اَوْلٰى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ اَمِ الرَّامِي قَالَ بَلِ الرَّامِي . (3:22)

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں یہ اندیشہ ہے ایک شخص قرآن کا علم حاصل کرے گا۔ یہاں تک کہ جب اس کا قرآن کا عالم ہونا معروف ہو جائے گا اور وہ شخص اسلام (کی تعلیمات) کا محافظ ہوگا' تو وہ جو اللہ کو منظور ہوگا' تو وہ اس میں کوئی تبدیلی کرے گا' وہ اس سے کھسک جائے گا اور اسے اپنی پشت کے پیچھے رکھ دے گا۔ وہ اپنے پڑوسی کے پیچھے تلوار لے کر دوڑے گا اور اس پر شرک کا الزام عائد کرے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ان میں سے کون مشرک ہونے کے زیادہ قریب ہوگا' جس پر الزام عائد کیا گیا ہے؟ یا وہ شخص جو الزام عائد کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو الزام عائد کر رہا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْعِلْمَ النَّافِعَ رَزَقَنَا اللّٰهُ اِيَّاهُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہر مسلمان کو یہ چیز عطا کرے

82 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ . (5:12)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے''۔

81- أخرجه البزار برقم 175 عن محمد بن مرزوق، والحسن بن أبي كبشة كلاهما عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد، وقال: لا نعلمه يروى إلا عن حذيفة، وإسناده حسن، والصلت مشهور، ومن بعده لا يسأل عن أمثالهم. وقد نسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 1/187، 188 إلى البزار، وقال: إسناده حسن.

82- إسناده حسن، رجاله رجال مسلم، أسامة بن زيد وهو الليثي مولاهم، أبو زيد المدني، صدوق يهم، فهو حسن الحديث، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 10/185 ومن طريقه أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم ص215، وأخرجه ابن ماجة 3843 في الدعاء: باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، عن علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/181-182، بلفظ المؤلف هنا، ونسبه إلى الطبراني في الأوسط وقال: إسناده حسن. وانظر حديث أنس الآتي، مع تخريجه.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرُنَ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي التَّعَوُّذِ مِنْهَا اَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةً

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' ہم نے جس چیز کا تذکرہ کیا ہے (یعنی نفع دینے والے علم کے ہمراہ) چند دیگر چیزوں سے بھی پناہ مانگے

83 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرِ التَّمَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ. (5:12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے اور ایسے عمل سے جو بلند نہ ہو' اور ایسے دل سے' جو ڈرے نہیں اور ایسی بات سے' جو سنی نہ جائے۔ (ان سب سے تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

ذِكْرُ تَسْهِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا طَرِيْقَ الْجَنَّةِ عَلٰى مَنْ يَّسْلُكُ فِي الدُّنْيَا طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص دنیا میں علم کے حصول کے راستے پر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے

84 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ الزَّاهِدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

83- إسناده صحيح على شرط مسلم.وأخرجه الطيالسي 2007 ، وابن أبي شيبة 10/187، 188، وأحمد 3/192، 255، وأبو نعيم في الحلية 6/252 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/283، والنسائي 8/264 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الشقاق والنفاق وسوء الأخلاق، والحاكم 1/104، من طريقين عن خلف بن خليفة، عن حفص بن أخي أنس، عن أنس، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 19635 ، ومن طريقه البغوي عن معمر بن راشد، عن أبان هو ابن أبي عياش، وهو متروك، عن أنس، به.وفي الباب عن زيد بن أرقم عند ابن أبي شيبة 10/187، ومسلم 2722 ، وابن عبد البر ص 215وعن عبد الله بن عمرو عند الترمذي 3482 ، والنسائي .8/255وعن أبي هريرة عند ابن أبي شيبة 10/187، والنسائي 8/263، والحاكم 1/104، وابن عبد البر ص.215وعن ابن مسعود عند ابن أبي شيبة .10/187وعن ابن عباس عند ابن عبد البر ص 214، .215

84- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبي شيبة 8/729، وأحمد 2/407، وأبو داوُد 3643 في العلم: باب الحث على طلب العلم، والترمذي 2646 في العلم: باب فضل العلم، والدارمي 1/99، والحاكم 1/88، و89، والبغوي في شرح السنة 130 ، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله ص 13و14 من طرق عن الأعمش بهذا الإسناد . وأخرجه باطول مما هنا أحمد 2/252، ومسلم 2696 في القراءات وابن ماجة 225 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، من طريقين، عن الأعمش بهذا الإسناد.

(متن حدیث): مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ . (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے راستے پہ چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے' اور جس شخص کا عمل اسے سست کردے۔اس کا نسب اسے تیز نہیں کرسکتا''۔

ذِكْرُ بَسْطِ الْمَلَائِكَةِ اَجْنِحَتَهَا لِطَلَبَةِ الْعِلْمِ رِضًا بصنيعهم ذلك

اس بات کا تذکرہ کہ علم کے طلب گار کے طرزِ عمل سے راضی ہو کر فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں

85 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ اَنْبُطُ الْعِلْمَ قَالَ: فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يَطْلُبُ الْعِلْمَ اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ . (1:2)

زر بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے؟ تو زر نے جواب دیا: میں علم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں' تو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تو فرشتے اس شخص کے اس عمل سے راضی ہو کر اپنے پر اس کے لیے بچھا دیتے ہیں''

ذِكْرُ اَمَانِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ النَّارِ مَنْ اَوَى اِلٰى مَجْلِسِ عِلْمٍ وَنِيَّتُهٗ فِيْهِ صَحِيحَةٌ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص علم کی مجلس میں جاتا ہے' اور اس بارے میں اس کی نیت صحیح ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے امان دے دیتا ہے

85- إسناده حسن من أجل عاصم وهو ابن أبي النجود. وهو في مصنف عبد الرزاق برقم 795 ، ومن طريقه وأخرجه أحمد 4/239، وابن ماجة 226 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والطبراني 7352 وصححه ابن خزيمة 193 . وأخرجه أحمد 4/239و 240و241، والنسائي 1/98 في الطهارة، والطبراني 7373 و 7382 و 7388 ، ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله ص 1/32 من طرق عن عاصم، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 1/100 من طريق عبد الوهاب بن بخت، عن زر بن حبيش، عن صفوان، وصححه، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني 7348 من طريق المنهال بن عمرو، عن زر بن حبيش، عن عبد الله بن مسعود، عن صفان بن عسال.

86 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِىْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِى الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وأما الآخر فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰه عنه . (1:2)

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کچھ لوگ آپ کے ساتھ موجود تھے۔ تین آدمی آئے اوران میں سے دوآدمی آپ کی طرف آ گئے اورایک شخص چلا گیا' جب وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے' تو ان دونوں نے سلام کیا۔ ان دونوں میں سے ایک نے حلقے میں گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا' جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا۔

جہاں تک تیسرے شخص کا تعلق تھا' تو وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی گفتگو) سے فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں ان تین لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آیا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ عطا کی۔ دوسرے شخص نے حیا کی' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کی اور تیسرے شخص نے منہ پھیر لیا' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا''۔

ذِكْرُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ طَالِبِ الْعِلْمِ وَمُعَلِّمِهٖ وَبَيْنَ الْمُجَاهِدِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ کہ علم کا طالب اور معلم اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص برابر ہوتے ہیں

87 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قال حدثنا المقرىء قَالَ اَنْبَاَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ صَخْرٍ اَنَّ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

86- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنة 3334 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو عند مالك فى الموطأ 3/132 فى جامع السلام، ومن طريقه أخرجه البخارى 66 فى العلم: باب من قعد حيث ينتهى به المجلس، و 474 فى الصلاة: باب الحلق والجلوس فى المسجد، ومسلم 2176 فى السلام: باب من أتى مجلسًا فوجد فرجة فجلس فيها، والترمذى 2724 فى الاستئذان، والنسائى فى العلم كما فى التحفة 11/111. وأخرجه أحمد 5/219 من طريق يحيى بن أبى كثير، عن ابن أبى طلحة، به.

(متن حدیث): مَنْ دَخَلَ مَسْجِدَنَا هٰذَا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَهُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَالنَّاظِرِ اِلٰى مَا لَيْسَ لَهُ . (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ہماری اس مسجد میں بھلائی کا علم حاصل کرنے کے لئے' اس کی تعلیم دینے کے لئے آتا ہے' وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے' اور جو شخص اس میں' اس کی بجائے کسی اور وجہ سے آتا ہے' تو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو اس چیز پر نظر رکھے ہوئے ہو' جو اس کی نہ ہو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْعُلَمَاءِ الَّذِيْنَ لَهُمُ الْفَضْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا قَبْلُ

ان علماء کی صفت کا تذکرہ' جنہیں وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

88 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ الْخُرَيْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ جَمِيْلٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّي اَتَيْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ فِي حَدِيْثٍ بَلَغَنِي اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ اَمَا جِئْتَ لِتِجَارَةٍ اَمَا جِئْتَ اِلَّا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَالْمَلَائِكَةُ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاَوْرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِيْنَ لَهُمُ الْفَضْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا هُمُ الَّذِيْنَ يُعَلِّمُوْنَ عِلْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَيْرِهٖ مِنْ سَائِرِ الْعُلُوْمِ اَلَا تَرَاهُ

87- إسناده حسن، وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/91 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد احتجا بجميع رواته، ثم لم يخرجاه، ولا أعلم له علة.

88- حديث حسن، إسناده ضعيف لضعف داوٗد بن جميل ويقال: الوليد بن جميل وكثير بن قيس ويقال: قيس بن كثير- والأول أكثر، وأخرجه أبو داوٗد 3641 في أول كتاب العلم، وابن ماجة 223 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والدارمي 1/98، وابن عبد البر في جامع بيان العلم ص 39و40، والطحاوي في مشكل الآثار 1/429، والبغوي 129 ، من طرق عن عبد الله بن داوٗد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/196، وابن عبد البر، 37 و38 و41 من طرق عن عاصم بن رجاء ، به . وأخرجه أبو داوٗد 3642 من طريق محمد بن الوزير الدمشقي، حدثنا الوليد قال: لقيتُ شبيب بن شيبة، فحدثني عن عثمان بن أبي سودة، عن أبي الدرداء ... وهذا سند حسن في الشواهد، فيتقوى الحديث به.

يَقُوْلُ: اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَنْبِيَاءُ لَمْ يُوَرِّثُوا اِلَّا الْعِلْمَ وَعِلْمُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّتُهُ فَمَنْ تَعَرَّى عَنْ مَعْرِفَتِهَا لَمْ يَكُنْ مِّنْ وَرَثَةِ الْاَنْبِيَاءِ.

کثیر بن قیس بیان کرتے ہیں: میں مسجد دمشق میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص آیا اور بولا: اے حضرت ابودرداء! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ ایک حدیث کے بارے میں (دریافت کرنے کے لئے)

مجھے یہ پتہ چلا ہے' آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم کسی اور کام کے سلسلے میں نہیں آئے؟ کیا تم تجارت کے لئے نہیں آئے؟ کیا تم صرف اس حدیث کے لئے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے راستے پر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس شخص کو جنت کے راستے پر چلاتا ہے' اور طالب علم سے خوش ہو کر' فرشتے اپنے پر اس پر بچھا دیتے ہیں۔ بے شک عالم شخص کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز' یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں' بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہوتی۔ بے شک علماء' انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء' وراثت میں دینار یا درہم نہیں چھوڑتے ہیں۔ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے۔ وہ بڑا حصہ حاصل کرتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ ہم نے جس فضیلت کا ذکر کیا ہے یہ ان علماء کو حاصل ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی تعلیم دیتے ہیں' انہیں حاصل نہیں ہوگی جو دوسرے علوم سکھاتے ہیں۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''علماء' انبیاء کے وارث ہیں''۔

تو انبیاء وراثت میں صرف علم چھوڑتے ہیں اور ہمارے نبی کا علم آپ کی سنت ہے۔ جو شخص اس کی معرفت سے بے بہرہ ہوگا وہ انبیاء کا وارث نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا خَيْرَ الدَّارَيْنِ بِمَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ

جو شخص دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرے' اللہ تعالیٰ کے' اس کیلئے' دونوں جہانوں میں بھلائی کے ارادے کا تذکرہ

89 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. (1:2)

17 17 ❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے' اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْحَسَدِ لِمَنْ اُوتِيَ الْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهَا النَّاسَ

جس شخص کو حکمت دی گئی ہو' اور وہ شخص لوگوں کو اس کی تعلیم دے' اس پر رشک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

90 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

89- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 1037 في الزكاة: باب النهي عن المسألة، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 71 في العلم: باب مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدين . ومن طريقه 131 ، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله 1/19، عن سعيد بن عفير، و 7312 في الاعتصام: باب قول النبي: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق وهم أهل العلم ، عن إسماعيل بن أبي أويس، والطحاوي في مشكل الآثار 2/278 عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، وابن عبد البر 1/18 من طريق سحنون، أربعتهم عن ابن وهب، به. وأخرجه البخاري 3116 في: باب قوله تعالى: (فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ) عن حبان بن موسى، عن عبد الله ابن المبارك، عن يونس بن يزيد، به وأخرجه أحمد 4/101، والدارمي 1/73، 74 من طريق عبد الوهاب بن أبي بكر، عن الزهري، به. وأخرجه مالك /2 900، و901، وأحمد 92 و93 و95 و96 و97 و98 و99 و104، ومسلم 1037 98 ، وابن ماجة 221 في المقدمة: باب فضل العلماء ، والدارمي 1/74، والطحاوي في المشكل 2/278 و279 و280، والطبراني في الكبير /19 729 و 782 783 و 784 و 785 و 786 و 787 و 792 و 797 و 810 و 815 و 860 و 864 و 868 و 869 و 871 و 904 و 906 911 و 912 و 918 و 929 ، والقضاعي في مسند الشهاب 346 و 954 . وابن عبد البر 1/18 و19، من طرق عن معاوية. وفي الباب عن ابن عباس عند أحمد 1/306، والترمذي 2647 في العلم: إذا أراد الله بعبد خيرًا فقهه في دينه ، والدارمي 2/297، والبغوي 132 . وعن أبي هريرة عند أحمد 2/234، وابن ماجة 220 ، والطبراني في الصغير 2/18، والطحاوي في مشكل الآثار 2/280، والقضاعي 345 ، وابن عبد البر .1/19 وعن ابن عمر عند ابن عبد البر 1/17، والطحاوي في مشكل الآثار .2/281

90- حديث صحيح، رجاله رجال مسلم غير داوُد الطائي، وهو ثقة 99 ومن طريقه البخاري 73 في العلم: باب الاغتباط في العلم، والبيهقي في السنن 10/88، وابن عبد البر في جامع بيان العلم ص 14، عن سفيان بن عيينة عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 1/190 من طريق أبي عامر العقدي، وابن عبد البر ص 14 من طريق حامد بن يحيى ، كلاهما عن ابن عيينة، عن ابن أبي خالد، به. وأخرجه أحمد 1/358 و432، والبخاري 1409 في الزكاة: باب إنفاق المال في حقه، و 7141 في الأحكام: باب أجر من قضى بالحكمة، و 7316 باب ما جاء في اجتهاد القضاة بما أنزل الله، ومسلم 816 في صلاة المسافرين: باب من يقوم بالقرآن ويعلمه، وابن ماجة 4208 في الزهد: باب الحسد، والنسائي في العلم كما في التحفة 7/134، ووكيع في الزهد 440 ، وابن المبارك فيه أيضًا 1205 وكذا المروزي في زياداته 994 ، البغوي 138 من طرق، عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وفي الباب عن ابن عمر، سيأتي عند المصنف برقم 125 و 126 و 1937 . وعن أبي هريرة عند أحمد 3/279، والبخاري 5026 في فضائل القرآن: باب اغتباط صاحب القرآن، و 7232 في التمني، و 7528 في التوحيد، والنسائي في فضائل القرآن 098 ، والبيهقي في السنن 4/189 والطحاوي .1/191 وعن أبي سعيد الخدري عند ابن أبي شيبة 10/557، والطحاوي .1/191

(متن حدیث): لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا . (1:2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف دوطرح کے لوگوں پر رشک کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہے' اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو' اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ فِي فِقْهِهِ

اس بات کا بیان کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کو دین کی سمجھ بوجھ بھی حاصل ہو' اور اس کا اخلاق بھی اچھا ہو

91 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنُ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): خَيْرُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا إِذَا فَقِهُوا . (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں' جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خِيَارَ الْمُشْرِكِيْنَ هُمُ الْخِيَارُ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مشرکین میں سے جو لوگ بہتر سمجھے جاتے تھے' وہ اسلام میں بھی بہتر سمجھے جائیں گے' جب کہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ حاصل ہو جائے

92 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلنَّاسُ مَعَادِنُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوا .

(3:9)

91- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/466، 467 و469 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، و481 عن وكيع، والبخارى فى الأدب المفرد 285 عن حجاج بن منهال، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 2476 ، وأحمد 2/485 عن حسن بن موسى، وعفان، وعبد الرحمٰن بن مهدى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ بھلائی یا برائی کی کان (یعنی معدن) ہوتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جولوگ ان میں بہتر تھے' وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے' جبکہ وہ (دین کی سمجھ بوجھ) حاصل کرلیں۔''

ذكر البيان بأن العلم من خيار مَا يَخْلُفُ الْمَرْءَ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پیچھے جو چیز چھوڑ کر جاتا ہے' ان میں سب سے بہتر علم ہے

93 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اَبِىْ كَرِيْمَةَ هُوَ الْحَرَّانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حديث): خَيْرُ مَا يَخْلُفُ الرَّجُلُ بَعْدَهُ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْا لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِىْ يَبْلُغُهُ اَجْرُهَا وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰه تعالى عَنْهُ: قَدْ بَقِىَ مِنْ هٰذَا النوع اَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ حَدِيْثٍ بَدَّدْنَاهَا فِىْ سَائِرِ الْاَنْوَاعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ لِاَنَّ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ بِهَا اَشْبَهُ

عبیداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی اپنے بعد جو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہے' ان میں تین چیزیں سب سے بہتر ہیں' وہ نیک اولاد' جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔ وہ صدقہ جاریہ' جس کا اجر اس تک پہنچتا رہے' اور وہ علم جس کے ذریعے اس شخص (کے مرنے) کے بعد

92- إسناده صحيح على شرط الشيخين. هشام: هو ابن حسان، ومحمد: هو ابن سيرين، وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 196 من طريق يحيى بن يمان، عن هشام، بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق كثيرة عن أبي هريرة الحميدي 1045، وأحمد في المسند 2/257 و260 و391 و438 و485 و498 و525 و 539، وفي فضائل الصحابة 1518 و 1519 و 1673، والبخاري 3353 في الأنبياء: باب قوله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا) و 3374 باب (اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ) و 3383 باب قوله تعالى: (لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ) و 3493 و 3496 في أول المناقب، و 3588 في المناقب أيضًا: باب علامات النبوة في الإسلام، و 4689 في التفسير: باب (لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ)، ومسلم 02378 و 2526 في الفضائل، و 2638 160 في البر والصلة، والطحاوي في مشكل الآثار 4/315، والنسائي في التفسير كما في التحفة 9/479 و10/303، والبغوي في شرح السنة 3844 و 3845، والقضاعي في مسند الشهاب 606.

93- إسناده صحيح، إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة: ثقة. وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه ابن ماجة 241 في المقدمة: باب ثواب معلم الناس الخير، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 9/248 عن إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 1631 والبخاري في الأدب المفرد 38 وأبي داوُد 2880، وأحمد 2/372، والنسائي 6/251، والطحاوي في المشكل 1/85، والترمذي 1376، والبيهقي 6/278.

بھی نفع حاصل کیا جاسکے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس نوع میں سے ایک سو احادیث باقی ہیں' جنہیں ہم نے اس کتاب کی مختلف انواع (یعنی ابواب) میں ذکر کیا ہے' کیونکہ وہ مقام (ان احادیث کے مضمون) سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِقَالَةِ زَلَّاتِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ

اہل علم اور دین دار افراد کی کوتاہیوں سے صرف نظر کرنے کا حکم ہونا

94 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَقِيْلُوْا ذَوِى الْهَيْئَاتِ زَلَّاتِهِمْ. (1:78)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' روایت کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیک لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرو۔''

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْعُقُوْبَةِ فِى الْقِيَامَةِ عَلَى الْكَاتِمِ الْعِلْمَ الَّذِىْ يُحْتَاجُ اِلَيْهِ فِىْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کو جس علم کی ضرورت درپیش ہوتی ہے' اسے چھپانے والے کے لئے قیامت کے دن سزا لازم ہونے کا تذکرہ

95 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا

94- وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 465 والطحاوى فى مشكل الآثار 3/126، والبيهقى فى السنن 8/334، من طرق عن أبى بكر بن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 4375 فى الحدود: باب فى الحد يشفع فيه، من طريقين عن محمد بن إسماعيل بن أبى فديك، عن عبد الملك بن زيد، عن محمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/181، وأبو نعيم فى الحلية 9/43، والطحاوى فى مشكل الآثار 3/129، والبيهقى 8/267 و334،

95- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه أحمد 2/263 و305 عن أبى كامل البغدادى مظفر بن مدرك و 344 عن عفان بن مسلم، و 353 عن حسن بن موسى الأشيب، وأبو داؤد 3658 فى العلم: باب كراهية منع العلم، عن موسى بن إسماعيل، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 2534 ، وابن أبى شيبة 9/55، وأحمد 2/495، والترمذى 2649 فى العلم: باب ما جاء فى كتمان العلم، وابن ماجة 261 فى المقدمة: باب من سئل عن علم فكتمه، من طريق عمارة بن زاذان، عن على بن الحكم، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 9/55، وأحمد 2/499 و508، والطبرانى فى الصغير 1/60 و114 و162، والبغوى 140 من طرق عن عطاء بن أبى رباح، به وصححه الحاكم 1/101 ووافقه الذهبى. وفى الباب عن عبد الله بن عمرو فى الحديث الذى بعده.

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ كَتَمَ عِلْمًا تَلَجَّمَ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (2:109)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم کو چھپاتا ہے' قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صحت کی صراحت کرتی ہے

96 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ كَتَمَ عِلْمًا اَلْجَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ. (2:109)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم کو چھپاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام ڈالے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ كِتْمَانِ الْعَالِمِ بَعْضَ مَا يَعْلَمُ مِنَ الْعِلْمِ اِذَا عَلِمَ اَنَّ قُلُوبَ الْمُسْتَمِعِينَ لَهُ لَا تَحْتَمِلُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص اپنے کچھ علم کو چھپا سکتا ہے ب اسے اس بات کا علم ہو کہ سننے والوں کے ذہن اس کو سمجھ نہیں سکیں گے

97 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث):بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَسِيبٍ اِذْ جَاءَ

96- إسناده حسن في الشواهد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، والخطيب في تاريخ بغداد 5/38، 39 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. ونسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 1/163، إلى الطبراني في الكبير و الأوسط وقال: ورجاله موثوقون.

97- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 1/410 عن عثمان بن أبي شيبة، ومسلم 2794 34 في صفات المنافقين: باب سؤال اليهود النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح.

تْـهُ الْيَهُوْدُ فَسَـأَلَتْهُ عَنِ الرُّوحِ فَنَزَلَتْ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّى وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) الآية (الاسراء: 85). (3:64)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک باغ میں ایک ٹہنی (تنے) کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے بارے میں دریافت کیا: تو یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تم فرما دو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے اور تم لوگوں کو بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَعْمَشَ لَمْ يَكُنْ بِالْمُنْفَرِدِ فِيْ سَمَاعِ هٰذَا الْخَبَرِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ دُوْنَ غَيْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اعمش اس روایت کو عبداللہ بن مرہ سے نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے

98 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْ سَاَلْتُمُوْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْاَلُوْهُ فَيُسْمِعَكُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقَالُوْا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْتَظِرُ الْوَحْيَ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ يُوْحٰى عَلَيْهِ فَتَاَخَّرْتُ عَنْهُ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَرَاَ (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) الآية

(الاسراء: 85). (3:64)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت سے گزر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی ایک شاخ سے ٹیک لگا کر (چل رہے تھے)

98- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 2794 33 فی صفات المنافقين: باب سؤال اليهود للنبی صلی الله عليه وآله وسلم عن الروح، عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلی، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری 7297 فی الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، عن محمد بن عبيد بن ميمون، ومسلم 2794 33، والترمذی 3141 فی التفسير: باب ومن سورة بنی إسرائيل، والنسائی فی التفسير من الكبرى كما فی التحفة 7/97، عن علی بن خشرم، كلاهما عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/444، 445، وأخرجه البخاری 125 فی العلم: باب (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) و 4721 فی التفسير: باب (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ) و 7456 باب (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ) و 7462 باب (إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ)، ومسلم 2794 32 و 33 34، والطبرى فی التفسير 15/155، والواحدى فی أسباب النزول ص197، والطبرانی فی الصغير 2/86، من طريق الأعمش، به.

کچھ یہودی وہاں سے گزرے‘ تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اگر تم ان سے کوئی سوال کرو (تو یہ مناسب ہوگا)
تو ایک نے کہا: تم ان سے سوال نہ کرو‘ کیونکہ وہ تمہیں کوئی ایسا جواب بھی دے سکتے ہیں‘ جو تمہیں پسند نہ آئے۔
پھر ان لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوالقاسم ﷺ! آپ ہمیں روح کے بارے میں بتایئے‘ تو نبی اکرم ﷺ کچھ دیر تک کھڑے ہوکر وحی کا انتظار کرتے رہے۔
مجھے اندازہ ہوگیا کہ آپ پر وحی نازل ہورہی ہے۔ اس لئے میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا۔ یہاں تک کہ جب وحی نازل ہوگئی‘ تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں: تم فرمادو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے‘ اور تم لوگوں کو تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

99 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِىْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ بن عَبَّاسٍ قَالَ

(متن حدیث): قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلْيَهُوْدِ اَعْطُونَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالُوْا سَلُوْهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَاَلُوْهُ فَنَزَلَتْ (وَيَسْاَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) فَقَالُوْا: لَمْ نُؤْتَ مِنَ الْعِلْمِ نَحْنُ اِلَّا قَلِيْلًا وَقَدْ اُوتِيْنَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ يُؤْتَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ اُوتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَنَزَلَتْ (قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّىْ) اَلْاٰيَةَ (الكهف: 109). (3:64)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش نے یہودیوں سے کہا: تم ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاؤ‘ جس کے بارے میں ہم ان صاحب (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے دریافت کریں‘ تو ان لوگوں نے کہا: تم ان سے روح کے بارے میں دریافت کرو‘ قریش نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں‘ تم فرمادو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے‘ اور تم لوگوں کو تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

تو ان لوگوں نے کہا: کیا ہمیں تھوڑا سا علم دیا گیا ہے؟ جبکہ ہمیں تورات عطا کی گئی ہے‘ اور جس شخص کو تورات دی گئی ہو‘ اسے بہت زیادہ بھلائی عطا کردی گئی‘ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

99- إسناده حسن، مسروق بن المرزبان: صدوق، له أوهام، وباقي رجاله على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 1/255، والترمذي 3140 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي من الكبرى كما في التحفة 5/133، ثلاثتهم عن قتيبة بن سعيد.

''تم یہ فرمادو! اگر سمندر میرے پروردگار کے کلمات کے لئے سیاہی بن جائیں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ سَرْدِ الْاَحَادِيْثِ حَذَرَ قِلَّةِ التَّعْظِيْمِ وَالتَّوْقِيرِ لَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' احادیث کی تعظیم وتوقیر میں کمی سے بچنے کے لئے آدمی مسلسل احادیث بیان کرنے کو ترک کرے

100 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطاهر بن السرح قال حدثنا بن وهب قال أخبرني يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ . (2:109)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: قَوْلُ عَائِشَةَ: لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَرَادَتْ بِهٖ سَرْدَ الْحَدِيْثِ لَا الْحَدِيْثَ نَفْسَهٗ.

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کیا تم لوگوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر حیرت نہیں ہوتی ہے؟ وہ میرے حجرے کے ایک طرف آ کر بیٹھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

وہ مجھے یہ بات سنا رہے ہوتے ہیں' حالانکہ میں اس وقت نوافل ادا کر رہی ہوتی ہوں اور میرے نوافل مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ (احادیث بیان کر کے) اٹھ کے چلے بھی جاتے ہیں۔

اگر میری ان سے ملاقات ہوتی' تو میں انہیں ٹوکتی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تیزی کے ساتھ بات چیت نہیں کرتے ہیں۔ جس طرح تم لوگ تیزی سے بات چیت کرتے ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ ''میں انہیں ٹوکتی''۔ اس سے مراد ان کے تیزی سے روایت بیان کرنے پر ٹوکنا ہے' محض روایت بیان کرنے پر ٹوکنا مراد نہیں ہے۔

100- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2493 في الفضائل: باب من فضائل أبي هريرة، عن حرملة بن يحيى، وأبو داوٗد 3655 في العلم: باب في سرد الحديث، عن سليمان بن داوٗد المهري، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/118 عن علي بن إسحاق، عن عبد الله، و 6/157، عن عثمان بن عمر، كلاهما عن يونس بن يزيد به. وأخرجه أحمد 6/257، والترمذي 3639 في المناقب: باب في كلام النبي صلى الله عليه وآله وسلم، من طريق أسامة بن زيد، وأبو داوٗد 3654 في العلم من طريق ابن عيينة، كلاهما عن الزهري، به. وقولها: لم يكن يسرد الحديث كسردكم أي لم يكن يتابع الحديث استعجالاً بعضه إثر بعض لئلا يلتبس على المستمع، وعلقه البخاري 3568 في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ جَوَابِ الْمَرْءِ بِالْكِنَايَةِ عَمَّا يَسْأَلُ وَاِنْ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْحَالَةِ مَدْحُهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی کسی پوچھے گئے سوال کا کنایہ کے طور پر جواب دے سکتا ہے

اگرچہ ایسی حالت میں آدمی کی اپنی تعریف ہورہی ہو

101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا وَيْلِيْ لَقَدْ شَقِيتُ اِنْ لَمْ أَعْدِلْ . (3:65)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''جعرانہ'' میں مالِ غنیمت تقسیم کررہے تھے۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں گزارش کی: آپ عدل سے کام لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہائے افسوس! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا' تو پھر تو میں برے نصیب والا ہوجاؤں گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْعَالِمَ عَلَيْهِ تَرْكُ التَّصَلُّفِ بِعِلْمِهٖ وَلُزُومُ الْاِفْتِقَارِ اِلَى اللّٰهِ جل وعلا فی كل حاله

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص پر یہ بات لازم ہے' وہ علم کی نسبت اپنی ذات کی طرف نہ کرے اور اسے ہر حالت میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا محتاج تصور کرنا چاہئے

102- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا اَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنِّيْ قَدْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِيْ سَاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوْسَى: لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ

101- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 3138 في فرض الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين، عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/ 332 عن أبي عامر العقدي، عن قرة بن خالد، به. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد 3/353 و354 و355، ومسلم 1063 في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، وابن ماجة 172 ، والطبراني في الكبير 1753 من طرق عن أبي الزبير، عن جابر.

فَسَالَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ تَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ لِمُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ. (3:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کی اور حر بن قیس فزاری کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں ملاقات ہوگئی (یعنی جن سے ملنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام گئے تھے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا: وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ دونوں صاحبان کے پاس سے گزرے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور بولے: اے ابوطفیل! آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔ میری اور میرے اس ساتھی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے والے ان صاحب کے بارے میں بحث ہوگئی ہے، جس کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ ان سے ملاقات کا راستہ مل جائے، تو کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا:

کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں؟ جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی نہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی (ایسا نہیں ہے)

102- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2380 174 في الفضائل: باب من فضائل الخضر عليه السلام، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/116، والبخاري 78 في العلم: باب الخروج في طلب العلم، و 7478 في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة والطبري 15/282، من طريق الأوزاعي، عن الزهري، بهذا الإسناد.. وأخرجه البخاري 74 في العلم: باب ما ذكر في ذهاب موسى صلى الله عليه وآله وسلم في البحر إلى الخضر، و 3400 في أحاديث الأنبياء: باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام، من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، به. وأخرجه الحميدي 371، وأحمد 5/117، 118، والبخاري 122 في العلم: باب ما يستحب للعالم إذا سئل: أي الناس أعلم، و 3278 في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و 3401 في أحاديث الأنبياء، و 4735 في التفسير: باب (وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا)، و 4727 باب (قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ)، و 6672 في الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسيًا في الإيمان، ومسلم 2380 في الفضائل، وأبو داوُد 4707 في السنة: باب في القدر، والترمذي 3149 في التفسير: باب ومن سورة الكهف، من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس. وأخرجه أحمد 5/119، 120، والبخاري 2267 في الإجارة: باب إذا استأجر أجيرًا على أن يقيم حائطًا يريد أن ينقض، و 4726 في التفسير: باب (فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا) من طريق ابن جريج، أخبرني يعلى بن مسلم وعمرو بن دينار، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس. وأخرجه مختصرًا أبو داوُد 4705 و 4706 في السنة: باب في القدر، من طريقين عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس.

بلکہ ہمارا بندہ خضر (تم سے زیادہ علم رکھتا ہے)

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کی دعا مانگی' تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیا ان سے یہ کہا گیا:

جب تم مچھلی کو گم کرو گے' تو تم واپسی کی طرف آنا تمہاری اس سے ملاقات ہو جائے گی۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور جتنا اللہ کو منظور تھا وہ چلتے رہے۔ انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمارا کھانا ہمارے پاس لے کر آؤ' تو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اس وقت جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھانا طلب کیا تھا' کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی؟ جب ہم چٹان کے سائے میں آئے تھے' تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا۔

اور اس کا ذکر کرنا مجھے شیطان نے ہی بھلایا تھا۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ وہ جگہ ہے' جسے ہم تلاش کر رہے تھے' تو وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر چلتے ہوئے واپس آئے' تو ان دونوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پالیا'

پھر ان دونوں کا وہ واقعہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِجَابَةِ الْعَالِمِ السَّائِلَ بِالْاَجْوِبَةِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّشْبِيْهِ وَالْمُقَايَسَةِ دُوْنَ الْفَصْلِ فِى الْقِصَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ سوال کرنے والے شخص کو تشبیہ اور قیاس (یعنی مثال کے ذریعے) کوئی جواب دے سوال کا تفصیلی جواب نہ دے

103 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ جَنَّةً عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ فَاَيْنَ النَّارُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ هٰذَا اللَّيْلَ قَدْ كَانَ ثُمَّ لَيْسَ شَىْءٌ اَيْنَ جُعِلَ؟ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ . (3:65)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ یہ سمجھتے ہیں' جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے' تو پھر جہنم کہاں ہے؟۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس رات کے بارے میں غور کیا؟ پہلے یہ تھی' پھر یہ نہیں ہوتی۔ تو یہ کہاں سے آتی ہے؟

103- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البزار 2196 ، والحاكم 1/36 وصححه، ووافقه الذهبي، من طريق محمد بن معمر، عن المغيرة بن سلمة المخزومي، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في مجمع الزوائد 6/327: ورجاله رجال الصحيح .

اس نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کر لیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِعْفَاءِ الْمَسْؤُوْلِ عَنِ الْعِلْمِ عَنْ اِجَابَةِ السَّائِلِ عَلَى الْفَوْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جس شخص سے سوال کیا گیا ہے' اس کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ سوال کرنے والے شخص کو فوری جواب دینے کی بجائے' ذرا دیر کے بعد جواب دے

104- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ وَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهُ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: هَا اَنَا ذَا قَالَ: اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ: فَمَا إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْأَمْرُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. (3:65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ بات چیت کررہے تھے۔ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟

نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات جاری رکھی۔ حاضرین میں سے بعض حضرات نے یہ سمجھا کہ اس دیہاتی نے جو کہا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سن لی ہے' اور آپ نے اس کے سوال کو پسند نہیں کیا۔

جبکہ بعض نے یہ سمجھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات سنی ہی نہیں ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟

اس نے عرض کی: میں یہاں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امانت کو ضائع کیا جائے' تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

اس نے دریافت کیا: اس کو ضائع کرنے سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب معاملہ شدید ہو جائے' تو تم قیامت کا انتظار کرو۔[1]

104- وأخرجه أحمد 4/361 عن يونس وسريج بن النعمان، والبخاري 059 في العلم: باب من سئل علمًا وهو مشتغل في حديثه، و 6496 في الرقاق: باب رفع الأمانة، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 4232 عن محمد بن سنان، وعن إبراهيم بن المنذر، عن محمد بن فليح، والبيهقي في السنن 10/118 من طريق سريج بن النعمان، أربعتهم عن فليح بن، بهذا الإسناد.

[1] (حاشیہ: روایت کے آخری الفاظ کا مفہوم واضح نہیں ہو جاتا' تاہم ابن حبان کے محقق نے یہ بات بیان کی ہے' صحیح بخاری میں یہی روایت ''کتاب العلم'' میں منقول ہے) جس کے یہ الفاظ ہیں: ''حکومت کا معاملہ نااہل فرد کے سپرد کر دیا جائے''۔

جبکہ صحیح بخاری میں دوسری جگہ یہ الفاظ ہیں۔

''جب معاملہ (یعنی حکومت) نااہل شخص کے حوالے کر دی جائے' تو تم قیامت کا انتظار کرو''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ أَنْ يُغْضِيَ عَنِ الْإِجَابَةِ مُدَّةً ثُمَّ يُجِيبَ ابْتِدَاءً مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ عالم کے لئے یہ بات مباح ہے جب اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ کچھ دیر کے لئے اس کا جواب نہ دے اور پھر نئے سرے سے بات شروع کر کے جواب دے

105 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ.

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ سَاعَتِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ شَيْءٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ أَوْ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ عَمَلٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ أَوْ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ مِثْلَ فَرَحِهِمْ بِهَذَا. (3:65)

۞۞ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا۔ قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (یہاں) ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟

اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے کوئی بڑی تیاری تو نہیں کی نہ تو نماز کے حوالے سے اور نہ ہی روزے کے حوالے سے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے عرض کی: میں نے کسی بڑے عمل کے حوالے سے تیاری نہیں کی ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے''۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد اور کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں

105- إسناده صحيح. وتقدم تخريجه من جميع طرقه برقم 8.

دیکھا' جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِلْقَاءِ الْعَالِمِ عَلٰى تَلَامِيذِهِ الْمَسَائِلَ الَّتِیْ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَلِّمَهُمْ اِيَّاهَا ابْتِدَاءً وَحَثِّهِ اِيَّاهُمْ عَلٰى مِثْلِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص اپنے شاگردوں کے سامنے کسی چیز کے بارے میں سوال رکھ سکتا ہے' جس کے بارے میں وہ یہ چاہتا ہو کہ انہیں اس حوالے سے تعلیم دے اور انہیں اس کی مثال کے ذریعے ترغیب دے

106- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنْ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَنِیْ عَنْ شَیْءٍ فَلْيَسْاَلْنِیْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ اَبِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِیْ بَرَكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ . (3:65)

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے بعد باہر تشریف لائے۔ آپ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ منبر پر کھڑے ہو گئے۔ آپ

106- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 2359 136 في الفضائل، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20786، ومن طريقه أحمد 3/162، والبخاري 7294 في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، ومسلم 2359 في الفضائل، والبغوي في شرح السنة 3720 عن معمرن عن الزهري، به . وأخرجه البخاري 93 في العلم: باب من برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، و 540 في مواقيت الصلاة: باب وقت الظهر عند الزوال، ومسلم 2359 كلاهما عن أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، به . وأخرجه البخاري 6362 في الدعوات: باب التعوذ من الفتن، و 7089 باب التعوذ من الفتن، من طريقين عن هشام، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه مختصرًا البخاري 749 في الأذان: باب رفع البصر إلى الإمام في الصلاة، و 6468 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، من طريقين عن فليح، عن هلال بن علي، عن أنس.

نے قیامت کا تذکرہ کیا اور اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس سے پہلے کچھ بڑے حیرت انگیز (واقعات رونما ہوں گے)

آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہو وہ مجھ سے اس بارے میں دریافت کرے۔ جب تک میں اس جگہ پر کھڑا ہوا ہوں۔ اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں دریافت کرو گے میں تم لوگوں کو اس کے بارے میں بتا دوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سنی تو انہوں نے زیادہ رونا شروع کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت یہ کہنا شروع کیا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو۔ تم لوگ مجھ سے سوال کرو تو حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہ بات ارشاد فرماتے رہے کہ تم لوگ مجھ سے کچھ پوچھو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ (یعنی ان پر ایمان رکھتے ہیں)

راوی کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ابھی میرے سامنے اس دیوار پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا تو میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو (ایک ساتھ) کبھی نہیں دیکھا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَعْرِضُ لَهُ الْاَحْوَالُ فِيْ بَعْضِ الْاَحَايِينَ يُرِيْدُ بِهَا اِعْلَامَ اُمَّتِهِ الْحُكْمَ فِيْهَا لَوْ حَدَثَتْ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے

بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص کیفیت درپیش ہوتی تھی اور اس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ اس صورتحال کے بارے میں اپنی اُمت کو تعلیم دے دیں تاکہ اگر وہ صورتحال آپ کے بعد درپیش ہو (تو انہیں کیا کرنا چاہئے؟)

107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

107- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبدة: هو ابن سليمان الكلابي، وأبو معاوية: محمد بن خازم، وأخرجه مسلم 788 225 في صلاة المسافرين: باب فضائل القرآن وما يتعلق به، عن ابن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في فضائل القرآن 31 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن عبدة، به. وأخرجه أحمد 6/138، والبخاري 2655 في الشهادات: باب شهادة الأعمى، و 5037 و 5038 في فضائل القرآن: باب نسيان القرآن، و 5042 باب من لم ير بأسًا أن يقول سورة البقرة، و 6335 في الدعوات: باب قول الله تعالى: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ)، ومسلم 788، وأبو داؤد 1331 في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، و 3970 في الحروف والقراءات، من طرق عن هشام، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا . (5:17)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک شخص کی قرأت سن کر یہ فرماتے تھے:

''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اس نے مجھے وہ آیت یاد کروادی ہے جو مجھے بھلادی گئی تھی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اعْتِرَاضِ الْمُتَعَلِّمِ عَلَى الْعَالِمِ فِيمَا يَعْلَمُهُ مِنَ الْعِلْمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے شاگرد شخص عالم کے سامنے اعتراض یعنی سوال پیش کرسکتا ہے جو اس بارے میں ہو جس کی تعلیم اسے دی گئی ہے

108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الأوزاعى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعْمَلُ فِي شَيْءٍ نَاْتَنِفُهُ اَمْ فِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: بَلْ فِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: يَا عُمَرُ لَا يُدْرَكُ ذَاكَ اِلَّا بِالْعَمَلِ قَالَ: اِذًا نَجْتَهِدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. (3:30)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا وہ پیدا ہوتا ہے؟ یا یہ کسی ایسی صورت میں ہے جو پہلے سے طے ہوچکی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسی صورت میں ہے جو پہلے سے طے ہوچکی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر عمل کرنے کی وجہ کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اس (نتیجے تک) صرف عمل کے ذریعے ہی پہنچا جاسکتا ہے۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر تو ہم اہتمام کے ساتھ عمل کریں گے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الشَّيْءِ وَهُوَ خَبِيْرٌ بِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ ذَاكَ بِهٖ اسْتِهْزَاءً

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کرے جس سے وہ واقف ہے بشرطیکہ اس کا مقصد مذاق اڑانا نہ ہو

109 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

108- رجاله ثقات رجال الشيخين غير هشام بن عمار، فإنه من رجال البخارى وحده، ورواه البزار 2137 عن صدقة بن الفضل العمى، عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد. بنحوه.

ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِیْ اَخٌ صَغِيْرٌ يُكَنّٰى اَبَا عُمَيْرٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: أبا عمير ما فعل النغير . (4:22)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: ''اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّكَلُّفِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ بِمَا تُنُكِّبَ عنه وأغضى عن إبدائه

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کے دین میں تکلف کو ترک کرے' دین میں تکلف (یعنی پابندی لگوانے) کو ترک کرے' جس (مسئلے کے بارے میں) اس سے پہلوتہی کی گئی ہو' یا جس کے بارے میں پہلے ہی حکم دینے سے چشم پوشی کی گئی ہو

110 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

109- إسناده صحيح . وأخرجه أحمد 3/288، عن عفان، وأبو داوُد 4969 في الأدب: باب ما جاء في الرجل يتكنى وليس له ولد، والبخاري في الأدب المفرد 847 عن موسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد، بهذا الإسناد .. وأخرجه أحمد 3/222، 223، والبخاري في الأدب المفرد 384 من طريقين عن سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به. وأخرجه أبو الشيخ ص 33 من طريق عمارة بن زاذان، عن ثابت، به. وأخرجه من طرق عن أبي التياح، عن أنس: الطيالسي 2088 ، وأخرجه ابن أبي شيبة 9/14، وأحمد 3/119 و171 و190 و212، والبخاري 6129 في الأدب: باب الانبساط إلى الناس، و 6203 باب الكنية للصبي، وفي الأدب المفرد 269 ، ومسلم 2150 في الأدب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، والترمذي 333 في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على البسط، و 1990 في البر: باب ما جاء في المزاح، وابن ماجة 3720 في الأدب: باب ما جاء في المزاح، والترمذي في الشمائل 236، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 1/436، وأبو الشيخ في أخلاق النبي صلى الله عليه وآله وسلم ص32و33، البيهقي في دلائل النبوة 1/312-313، وفي السنن 5/203 و9/310، والبغوي في شرح السنة 3377 .

110- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه الشافعي 1/15، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 144 ، وأخرجه مسلم 2358 132 في الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وآله وسلم، كلاهما عن إبراهيم بن سعد، عن الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي 67 ، وأحمد 1/179، ومسلم 2358 132 ، وأبو داوُد 4610 في السنة: باب لزوم السنة من طريق سفيان بن عيينة عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 1/76، ومسلم 2358 132 ، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري 7289 في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، من طريق عقيل، عن الزهري، به. وأخرجه مسلم 2358 132 من طريق ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، به.

(متن حدیث): إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ مَسْأَلَةٍ لَمْ تُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ . (3:66)

حدیث **110**: عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے' جو کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کرے' جسے حرام قرار نہ دیا گیا ہو اور پھر اس شخص کے دریافت کرنے کی وجہ سے' اسے مسلمانوں کے لئے حرام قرار دے دیا جائے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى إِبَاحَةِ إِظْهَارِ الْمَرْءِ بَعْضَ مَا يُحْسِنُ مِنَ الْعِلْمِ إِذَا صَحَّتْ نِيَّتُهُ فِي إِظْهَارِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ علم میں جو مہارت رکھتا ہے' اس کا اظہار کرے' بشرطیکہ اس اظہار میں اس کی نیت درست ہو

111 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رسول اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ وَإِذَا النَّاسُ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ: أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَبِّرْ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ أَخَذْتَهُ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو فَأَخْبِرْنِي يَا

111- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 2269 في الرؤيا، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 7046 في التعبير: باب من لم ير الرؤيا لأول عابر إذا لم يصب، والبيهقي في السنن 10/39، من طريقين عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 536 ، وابن أبي شيبة 11/59، 60، وأحمد 1/236، ومسلم 2269 في الرؤيا: باب في تأويل الرؤيا، وأبو داوُد 3267 و 3269 في الأيمان والنذور: باب في القسم هل يكون يميناً، و 4633 في السنة: باب في الخلفاء ، والترمذي 2294 في الرؤيا: باب ما جاء في رؤيا النبي، وابن ماجة 3918 في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا، والدارمي 2/128-129، والنسائي في الرؤيا من الكبرى كما في التحفة 5/62، والبيهقي في السنن 10/38، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الترمذي 2293 في الرؤيا، وأبو داوُد 3268 في الأيمان والنذور، و 4632 في السنة، وابن ماجة 3918 ، والبغوي 3283 ، والبيهقي 10/38-39 من طريق عبد الرزاق،

رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّیْ بِالَّذِیْ اَخْطَاْتُ قَالَ: لَا تُقْسِمْ. (3:65)

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یہ بیان کیا کرتے تھے:

ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے گزشتہ رات ایک بادل دیکھا ہے جس سے گھی اور شہد کی بارش ہو رہی تھی اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں میں لے رہے تھے۔ کوئی شخص زیادہ لے رہا تھا' اور کوئی کم لے رہا تھا۔

پھر میں نے آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی ایک رسی دیکھی۔ پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اوپر تشریف لے گئے۔

پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا' تو وہ رسی ٹوٹ گئی۔ پھر اس شخص کے لئے اسے ملا دیا گیا' تو وہ بھی اوپر چلا گیا۔

(راوی کہتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم تعبیر بیان کرو! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بادل سے مراد اسلام کا بادل ہے' اور اس سے ٹپکنے والے گھی اور شکر (سے مراد) قرآن ہے۔ اس کی حلاوت اور نرمی مراد ہے۔

جہاں تک لوگوں کا اسے ہاتھوں میں لینے کا تعلق ہے' تو کچھ لوگ قرآن کا زیادہ علم حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ اس کا کم علم حاصل کرتے ہیں۔

جہاں تک آسمان سے نیچے لٹکنے والی رسی کا تعلق ہے' تو یہ وہ حق ہے' جس پر آپ گامزن ہیں۔ آپ نے اس کو اختیار کیا' تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سربلندی عطا کی۔

پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑ لیا' تو اس نے اس کے ذریعے سربلندی حاصل کی۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑ لیا' تو اس نے اس کے ذریعے سربلندی حاصل کی۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑ لیا' تو رسی منقطع ہوگئی۔

پھر اس شخص کے لئے اسے ملا دیا گیا' تو اس نے بھی سربلندی حاصل کی۔

یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے۔ میرے والد آپ پر قربان ہوں کیا میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی ہے یا غلط بیان کی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کچھ تعبیر غلط بیان کی ہے' اور کچھ ٹھیک بیان کی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! مجھے بتایئے کہ میں نے کہاں غلطی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم قسم نہ دو''۔

ذِكْرُ الْحُكْمِ فِيمَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهِ

اس شخص کے حکم کا تذکرہ، جو ہدایت یا گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اور اس کی پیروی کی جاتی ہے

112 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَىْءٌ وَّمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا . (3:12)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے، تو اس شخص کو ان تمام لوگوں کے اجر جتنا اجر ملے گا، جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے، اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا گناہ ہوگا، جو اس گمراہی کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْعَالِمِ اَنْ لَا يُقَنِّطَ عِبَادَ اللّٰهِ عَنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عالم پر یہ بات لازم ہے، وہ لوگوں کو یعنی اللہ کے بندوں کو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے

113 - (سندحدیث): سَمِعْتُ اَبَا خَلِيْفَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ فَقَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَكَ لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِىْ قَالَ: فَرَجَعَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا . (3:66)

112– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2674 في العلم: باب من سن سنة حسنة أو سيئة، وأبو داوُد 4609 في السنة: باب لزوم السنة، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم 2674 ، والترمذي 2674 في العلم: باب ما جاء فيمن دعا إلى هدى، والدارمي 1/130، 131، والبغوي في شرح السنة 109 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. ورواه ابن ماجة 206

113– إسناده صحيح على شرط مسلم . محمد: هو ابن زياد القرشي الجمحي مولاهم، أبو الحارث المدني. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 254 عن موسى بن إسماعيل، عن الربيع بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/467 عن عبد الرحمٰن بن مهدي . وسيعيده المؤلف برقم 358 في باب ما جاء في الطاعات وثوابها. وقوله: لو تعلمون ما أعلم ... لبكيتم كثيرًا أخرجه أحمد 2/477، والبيهقي في السنن 752 من طريق وكيع. وأخرجه أحمد 2/312، والبخاري 6637 في الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وآله وسلم، من طريقين عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَدِّدُوا يُرِيْدُ بِهٖ كُوْنُوْا مُسَدِّدِيْنَ وَالتَّسْدِيْدُ لُزُوْمُ طَرِيْقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتِّبَاعُ سُنَّتِهٖ وَقَوْلُهُ: وَقَارِبُوا يُرِيْدُ بِهٖ لَا تَحْمِلُوْا عَلَى الْاَنْفُسِ مِنَ التَّشْدِيْدِ مَا لَا تُطِيْقُوْنَ وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّ لَكُمُ الْجَنَّةَ اِذَا لَزِمْتُمْ طَرِيْقَتِيْ فِي التَّسْدِيْدِ وَقَارَبْتُمْ فِي الْاَعْمَالِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کے پاس سے گزرے' جو ہنس رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چیز میں جانتا ہوں اگر تم جان لو' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ آپ سے یہ فرمارہا ہے' آپ کیوں میرے بندوں کو مایوس کررہے ہیں؟

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابہ کے پاس واپس تشریف لائے' اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ٹھیک رہو۔ میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری حاصل کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ ''سددوا'' سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ تسدید اختیار کرنے والے بن جاؤ اور تسدید سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو لازم پکڑنا اور آپ کی سنت کی پیروی کرنا ہے۔

روایت کے الفاظ ''وقاربوا'' سے مراد یہ ہے: تم اپنے اوپر ایسی شدت لازم نہ کرو جس کی تم طاقت نہیں رکھتے۔

روایت کے الفاظ ''وابشروا'' سے مراد یہ ہے: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ جب تم میرے طریقے کو لازم پکڑلو گے اور اعمال میں میانہ روی اختیار کرو گے تو تمہیں جنت ملے گی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَاْلِيفِ الْعَالِمِ كُتُبَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ عالم شخص اللہ کی کتاب کی تالیف کرسکتا ہے (یعنی قرآن کو کتابی شکل میں جمع کرسکتا ہے)

114 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ. (4:1)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

114- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، غير عبد الرحمٰن بن شماسة، فهو من رجال مسلم وحده. وأخرجه الترمذي 3954 في المناقب: باب في فضل الشام واليمن، عن محمد بن بشار، والحاكم 2/611، ومن طريقه البيهقي في دلائل النبوة 7/147 وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/191-192، وأحمد 5/185، والطبراني في الكبير 4933 ، والحاكم 2/229 من طريق يحيى بن إسحاق، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.

''ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں مختلف ٹکڑوں سے قرآن جمع کیا کرتے تھے''۔

ذِكْرُ الْحَثِّ عَلٰى تَعْلِيْمِ كِتَابِ اللّٰهِ وَاِنْ لَمْ يَتَعَلَّمِ الْاِنْسَانُ بِالتَّمَامِ

اللہ کی کتاب کی تعلیم دینے کی ترغیب کا تذکرہ اگرچہ آدمی اس کا مکمل طور پر علم حاصل نہ کرے

115 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ يَاْخُذُهُمَا فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ ؟ قَالُوْا: كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ عِدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ اُضْمِرَ فِيْهِ كَلِمَةٌ وَهِيَ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ فَيَتَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٍ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا لِاَنَّ فَضْلَ تَعَلُّمِ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ فَضْلِ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٍ وَعِدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا اِذْ مُحَالٌ اَنْ يُّشَبَّهَ مَنْ تَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فِي الْاَجْرِ بِمَنْ نَالَ بَعْضَ حُطَامِ الدُّنْيَا فَصَحَّ بِمَا وصفت صحة ما ذكرت.

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے ہم اس وقت صفہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے وہ بطحان یا عقیق جائے اور روزانہ وہاں سے دو ایسی اونٹنیاں لے آیا کرے جن کی کوہان بلند ہو اور ان کی رنگت چمکدار ہو۔

وہ کسی گناہ اور کسی قطع رحمی کے بغیر انہیں حاصل کرلے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک شخص اس بات کو پسند کرے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص مسجد جائے اور اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرے۔ یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے اور تین (آیات کا علم حاصل کرنا) تین اونٹنیاں حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور چار (آیات کا علم حاصل کرنا) ان کی تعداد کے جتنے اونٹ حاصل کرنے سے بہتر ہے''۔

115– إسناده صحيح على شرط مسلم، وحبان هو ابن موسى بن سوار السلمي المروزي، وعبد الله هو ابن المبارك، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/503، 504، ومسلم 803 في صلاة المسافرين: باب فضل قراء ة القرآن في الصلاة وتعلمه، من طريق الفضل بن دكين، وأحمد 4/154 عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، وأبو داوُد 1456 في الصلاة: باب في ثواب قراء ة القرآن، من طريق ابن وهب، والطبراني في الكبير 17/ 799.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں ایک کلمہ پوشیدہ (یعنی محذوف) ہے اور وہ یہ ہے: ''اگر وہ اسے صدقہ کر دے''۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد یہ ہوگی: آدمی کا اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنا اس کے لئے دو یا تین اونٹنیوں کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنا دو یا تین اونٹنیوں یا ان جتنے اونٹوں کو صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنے کے اجر کو دنیاوی ساز و سامان کے حصول سے تشبیہ دیں۔ اس لئے میں نے جو وضاحت کی ہے: وہ درست ہوگی۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔

116 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا لِاَصْحَابِهِ وَعَلَيْكُمْ بِالزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا وَعَلَيْكُمْ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ. (1:88)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کا علم حاصل کرو' کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرنے والا بن کے آئے گا اور تم لوگوں پر دو چمکدار چیزوں کو اختیار کرنا لازم ہے۔

سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران' کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن یوں آئیں گی' جیسے دو بادل ہیں' یا جیسے یہ دو سایہ دار چیزیں ہیں' یا جیسے یہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں اور یہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں بحث کریں گی۔ (یعنی ان کی شفاعت کریں گی)

تم لوگوں پر سورہ بقرہ پڑھنا لازم ہے۔ اسے اختیار کرنا برکت ہے' اور اسے ترک کر دینا حسرت ہے۔

اور باطل لوگ (یعنی جادوگر) اس کی استطاعت نہیں رکھتے''۔

116- حديث صحيح رجاله ثقات، رجاله رجال مسلم . وأخرجه الطبراني 7542 عن علي بن عبد العزيز، عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 5/249 و254-255 عن عفان، والطبراني 7543 من طريق موسى بن إسماعيل . وهو في المستدرك 1/564 . وأخرجه مسلم 804 في صلاة المسافرين: باب فضل قراءة القرآن، والطبراني 7544 ،والبيهقي في السنن 2/395 . وأخرجه أحمد 5/249 و257، والبغوي 1193 . وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 5991 أخرجه الطبراني 8118 . وفي الباب عن عقبة بن عامر الجهني عند أحمد 4/154، وأبي داؤد 1456 وعن بريدة عند الحاكم 1/ 560 وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعَلُّمِ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَاتِّبَاعِ مَا فِيهِ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ خَاصَّةً

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ بطور خاص فتنے کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرے اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرے

117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ الَّذِىْ نَحْنُ فِيْهِ مِنْ شَرٍّ نَحْذَرُهُ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَتَعَلَّمْهُ وَاتَّبِعْ مَا فِيْهِ خَيْرًا لَّكَ . (3:65)

۞۞ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس وقت جس بھلائی پر گامزن ہیں کیا اس کے بعد کوئی ایسی برائی بھی آئے گی جس سے بچنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے حذیفہ! تم پر اللہ کی کتاب کو اختیار کرنا لازم ہے''۔

اس کا علم حاصل کرو اور اس میں تمہارے لیے جو بھلائی ہے اس کی پیروی کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں میں زیادہ بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے

118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ .

117- إسناده صحيح على شرط الشيخين، سوى عبد الله بن الصامت؛ فإنه من رجال مسلم، وأخرجه أحمد 5/406 عن عبد الصمد، وأخرجه مطولًا أحمد 5/386، وأبو داؤد 4246 في الفتن والملاحم: باب ذكر الفتن ودلائلها، والنسائي في فضائل القرآن 57 من طرق. وأخرجه النسائي في فضائل القرآن 58 ، والحاكم 4/432، من طريق حميد بن هلال.

118- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه الطيالسي 73 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/58، والبخاري 5027 في فضائل القرآن: باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، وأبو داؤد 1452 في الصلاة: باب ثواب قراءة القرآن، والترمذي 2907 في ثواب القرآن: باب ما جاء في تعليم القرآن، والدارمي 2/437 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق 5995 عن سفيان الثوري، عن علقمة بن مرثد، عن أبي عبد الرحمن السلمي، به . وأخرجه أحمد 1/57، والبخاري 5028 ، والترمذي 2908 ، وابن ماجة 212 ، من طرق عن سفيان الثوري بإسناد عبد الرزاق السالف.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَهٰذَا الَّذِىْ اَقْعَدَنِىْ هٰذَا الْمَقْعَدَ. (1:2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں زیادہ بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاقْتِنَاءِ الْقُرْآنِ مَعَ تَعْلِيْمِهٖ

قرآن کی تعلیم کے ہمراہ اسے محفوظ رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

119 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْتَنُوْهُ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْمَخَاضِ فِى الْعُقُلِ. (1:2)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کا علم حاصل کرو اور اسے سنبھال کے رکھو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ آدمی کے ذہن سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے کوئی اونٹنی رسی میں سے نکلتی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ لَا يَسْتَغْنِىَ الْمَرْءُ بِمَا اُوْتِىَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کو اللہ کی کتاب کا جو علم دیا گیا ہے' آدمی اسے خوش الحانی سے نہ پڑھے

120 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَهِيْكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

119– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف 10/477 لابن أبي شيبة . وأخرجه أحمد 4/146، والدارمي 2/439، والنسائي في فضائل القرآن 59 ، والطبراني في الكبير 17/ 801 من طرق عن موسى بن على، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/150 و153، والنسائي في فضائل القرآن 60 و 74 ، والطبراني 17/ 801 و 802 من طرق عن قباث بن رزين، عن على بن رباح، به. وقد نسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 7/169 لأحمد والطبراني، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح . وفي الباب عن ابن مسعود سيرد عند المؤلف برقم 762 ، وعن أبي موسى عند ابن أبي شيبة 10/477، ومسلم 791 في صلاة المسافرين.

120– إسناده صحيح وأخرجه أبو داوُد 1469 في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراءة، عن يزيد بن خالد بن موهب الرملي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/175، وأبو داوُد 1469 ، والدارمي 2/471، والطحاوي في مشكل الآثار 2/127–128 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/569 ووافقه الذهبي. وأخرجه الحميدي 76 ، وابن أبي شيبة 2/522 و10/464، وأحمد 1/179، وأبو داوُد 1470 في الصلاة، والدارمي 1/349، والطحاوي 2/127، والبيهقي 10/230، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن ابن أبي مليكة، به، ومن طريق الحميدي وصححه الحاكم 1/569 ووافقه الذهبي. وأخرجه الحميدي 77 ، عن سفيان بن عيينة، عن ابن جريج، عن ابن أبي مليكة، به . وأخرجه الطيالسي 201 ، وابن أبي شيبة 2/522، وأحمد 1/172 من طريق وكيع، كلاهما عن سعيد بن حسان، عن ابن أبي مليكة، به وفي الباب عن أبي هريرة عند البخاري 7527 في التوحيد، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 1218 . وعن ابن عباس عند الحاكم في المستدرك 1/570.

(متن حدیث):قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . (2:61)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا ، فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ يُرِيْدُ بِهٖ لَيْسَ مِثْلَنَا فِيْ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ لَاَنَّا لَا نَفْعَلُهٗ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِثْلَنَا.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ یہ اطلاع دینے کے حوالے سے ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص یہ عمل کرتا ہے' وہ ہماری مانند (عمل کرنے والا) نہیں ہے' کیونکہ ہم یہ عمل نہیں کرتے ہیں' اس لئے جو ایسا کرے گا وہ ہماری مانند نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَنْ اُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَالْاِيْمَانَ اَوْ اُعْطِيَ اَحَدَهُمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ

جس شخص کو قرآن اور ایمان دیا گیا ہے' اور جس شخص کو ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز دی گئی ہے' اس کی مثال کا تذکرہ

121- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ قَسَامَةَ هُوَ بْنُ زُهَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَثَلُ مَنْ اُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَالْاِيْمَانَ كَمَثَلِ اُتْرُجَّةٍ طَيِّبِ الطَّعْمِ طَيِّبِ الرِّيْحِ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يُعْطَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُعْطَ الْاِيْمَانَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ مُرَّةِ الطَّعْمِ لَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ مَنْ اُعْطِيَ الْاِيْمَانَ وَلَمْ يُعْطَ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَيِّبَةِ الطَّعْمِ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ مَنْ اُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُعْطَ الْاِيْمَانَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ مُرَّةِ الطَّعْمِ طَيِّبَةِ الرِّيْحِ . (1:2)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو قرآن اور ایمان دیا جائے' اس شخص کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے' جس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے' اور خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے' اور جس شخص کو قرآن بھی نہ دیا جائے' اور ایمان بھی نہ دیا جائے' اس کی مثال حنظلہ نامی بوٹی کی طرح ہوتی ہے' جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے' اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

جس شخص کو ایمان دیا جائے' لیکن (قرآن کا علم) نہ دیا جائے' اس کی مثال کھجور کی طرح ہے' جس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔

121- إسناده صحيح، وسيورده المؤلف في باب قراءة القرآن برقم 770 من طريق همام، و 771 من طريق سعيد بن أبي عروبة،

اور جس شخص کو (قرآن کا علم دیا جائے) اور اسے ایمان نہ دیا جائے اس کی مثال ریحانہ نامی بوٹی کی طرح ہوتی ہے' جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' لیکن خوشبو اچھی ہوتی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الضَّلَالِ عَنِ الْاٰخِذِ بِالْقُرْاٰنِ

قرآن کا علم حاصل کرنے والے سے گمراہی کی نفی کا تذکرہ

122 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهُ بِاَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تَهْلِكُوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرو۔ تم لوگ خوشخبری قبول کرو۔

کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ قرآن ایک رسی کی طرح ہے' جس کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے' اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔

تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو اس کے بعد تم کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْهُدٰى لِمَنِ اتَّبَعَ الْقُرْاٰنَ وَالضَّلَالَةِ لِمَنْ تَرَكَهٗ

جو شخص قرآن کی پیروی کرے' اس کیلئے ہدایت اور جو قرآن کو ترک کرے اس کیلئے گمراہی کے اثبات کا تذکرہ

123 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ: لَقَدْ رَاَيْتَ خَيْرًا صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ فَقَالَ: نَعَمْ وَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنِّىْ تَارِكٌ فِيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ

122- إسناده حسن على شرط مسلم وأخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف 10/481، ومن طريقه عبد بن حميد فى المنتخب من السند 1/85. وأخرجه محمد بن نصر المروزى فى قيام الليل كما فى مختصره للمقريزى ص 78 من طريق أبى حاتم الرازى، عن يوسف بن عدى، عن أبى خالد الأحمر، به، وقال الهيثمى فى مجمع الزوائد 1/169: رواه الطبرانى فى الكبير ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه من حديث جبير بن مطعم البزار 120، والطبرانى فى الكبير 1539، و الصغير 2/98. قال الهيثمى فى المجمع 1/169 فيه أبو عبادة الزرقى، وهو متروك الحديث.

كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ . (1:2)

حدیث **123**: یزید بن حیان' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے ان سے گزارش کی آپ نے بھلائی کو دیکھا ہے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔

آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں۔

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر جا رہا ہوں' یہ اللہ کی رسی ہے' جو شخص اس کی پیروی کرے گا' وہ ہدایت پر گامزن رہے گا اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا' وہ گمراہی کے راستے پر ہو گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقُرْآنَ مَنْ جَعَلَهُ اِمَامَهُ بِالْعَمَلِ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ بِتَرْكِ الْعَمَلِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص عمل کے حوالے سے قرآن کو اپنا پیشوا بنا لے گا قرآن اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جو شخص عمل ترک کرنے کے حوالے سے قرآن کو پس پشت ڈال دے گا' یہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا

124 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): اَلْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ اِمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ . (1:2)

123- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف 10/505 لابن أبي شيبة، وأخرجه مسلم 2408 37 في فضائل الصحابة: باب من فضائل عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن محمد بن بكار بن الريان، والطبراني 5026 من طريق كثير بن يحيى، كلاهما عن حسان بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/366، ومسلم 2408 ، والدارمي 2/431، والنسائي في المناقب كما في التحفة 2/203، وابن أبي عاصم في السنة 1551 ،والطحاوي في مشكل الآثار 4/368-369، والطبراني 5028 ، والبيهقي في السنن 10/114، من طرق عن يزيد بن حيان، به. وأخرجه الترمذي 3788 في المناقب: باب مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم، عن علي بن المنذر الكوفي، عن محمد بن فُضيل، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن زيد بن أرقم. وفي الباب عن جابر بن عبد الله عند الترمذي 3786 ، وعن أبي سعيد عنده 3788 ، وعن ابن عباس عند البيهقي في السنن 10/114، وغيرهم.

124- إسناده جيد، رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن الأجلح . وفي الباب عن ابن مسعود عند أبي نعيم في الحلية 4/108، والطبراني 10450 في المعجم الكبير ، وفي سنده الربيع بن بدر الملقب بعُلَيْلَةَ، وهو متروك، كما قال الحافظ في التقريب ، فلا يصلح شاهدًا، وانظر مجمع الزوائد .7/164 وأخرجه عبد الرزاق 6010 ، وابن أبي شيبة 1/497 -498، والبزار 121 من طريقين عن ابن مسعود موقوفًا عليه، قال الهيثمي في المجمع 1/171: رواه البزار هكذا موقوفًا على ابن مسعود.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا خَبَرٌ يُوْهِمُ لَفْظُهُ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ الْقُرْآنَ مَجْعُوْلٌ مَرْبُوْبٌ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ لٰكِنَّ لَفْظَهُ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ فِيْ لُغَتِهَا تُطْلِقُ اسْمَ الشَّيْءِ عَلٰى سَبَبِهٖ كَمَا تُطْلِقُ اسْمَ السَّبَبِ عَلَى الشَّيْءِ فَلَمَّا كَانَ الْعَمَلُ بِالْقُرْآنِ قَادَ صَاحِبَهُ اِلَى الْجَنَّةِ اُطْلِقَ اسْمُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الَّذِيْ هُوَ الْعَمَلُ بِالْقُرْآنِ عَلٰى سَبَبِهِ الَّذِيْ هُوَ الْقُرْآنُ لَا اَنَّ الْقُرْآنَ يَكُوْنُ مَخْلُوْقًا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن ایسا سفارشی ہے' جس کی سفارش قبول کی جائے گی اور ایسا جھگڑالو ہے (یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پڑھنے والے کے لئے بحث کرے گا) جس کی تصدیق کی جائے گی' جو شخص اسے اپنا پیشوا بنائے گا' یہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جو شخص اسے پس پشت ڈال دے گا' یہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا' اس روایت کے الفاظ میں اسے اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ قرآن کو بنایا گیا ہے اور یہ مخلوق ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ان الفاظ سے مراد یہ ہے: جیسا کہ ہم نے اپنی کتابوں میں یہ بات تحریر کی ہے: عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات کسی چیز کے اسم کا اطلاق اس کے سبب پر کرتے ہیں' جس طرح وہ اس سبب کے اسم کا اطلاق اس چیز پر کر دیتے ہیں۔

تو جب قرآن پر عمل کرنا' کرنے والے شخص کو جنت کی طرف لے جائے گا تو اس چیز یعنی قرآن پر عمل کرنے کے اسم کا اطلاق اس کے سبب یعنی قرآن پر کیا گیا۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْحَسَدِ لِمَنْ اُوتِيَ كِتَابَ اللّٰهِ تعالى فقام به اٰناء الليل والنهار

جس شخص کو اللہ کی کتاب کا علم دیا گیا ہو' وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو اس پر رشک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

125 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ حدثنا بن اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

125– إسناده صحيح على شرط مسلم والترمذى 1963 فى البر: باب ما جاء فى الحسد، عن ابن أبى عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 617، وابن أبى شيبة 10/557، والبخارى 7529 فى التوحيد: باب قول النبى صلى الله عليه وآله وسلم: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ، وفى كتابه خلق أفعال العباد ص 124، ومسلم 815 فى صلاة المسافرين: باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، والنسائى فى فضائل القرآن 97، وابن ماجة 4209 فى الزهد، والبيهقى فى السنن 4/188، والبغوى 3537 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.. وأخرجه أحمد 2/36 و88 عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى 5025 فى فضائل القرآن: باب اغتباط صاحب القرآن، من طريق شعيب، عن الزهرى، به. وسيرد بعده من طريق يونس، عن الزهرى، به، ويرد تخريجه فى موضعه. وأخرجه أحمد 2/133، والطبرانى 13162 و 13351، والطحاوى 1/191 .

(متن حدیث):لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ . (1:2)

حدیث **125**: سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کے حوالے سے مصروف رہتا ہو اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ شخص دن رات اسے خرچ کرتا ہو''۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ اَرَادَ بِهٖ فَهُوَ یَتَصَدَّقُ بِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:''وہ اس میں سے رات دن خرچ کرتا رہتا ہے''

اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے' وہ شخص اسے صدقہ کرتا ہے

126 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ هٰذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ . (1:2)

حدیث **126**: سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ دن رات اسے صدقہ کرتا رہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِیْنَ وَالْكِبَارَ مِنَ الصَّحَابَةِ غَیْرُ جَائِزٍ أن یخفی علیهم بعض أحكام الوضوء و الصَّلَاةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' خلفائے راشدین اور اکابر صحابہ کے بارے میں یہ بات ممکن نہیں ہے' وضو اور نماز کے بعض احکام ان سے مخفی رہ گئے ہوں

126- إسناده صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه فی صحیحه 815 267 فی صلاة المسافرین، عن حرملة بن یحیی، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوی فی مشكل الآثار 1/190، 191 عن یونس بن عبد الأعلی عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/152، والطحا 1/191، عن عثمان بن عمر بن فارس.

127 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ اَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِیْ كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَالَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُنْزِلْ فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَسَاَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالُوْا: مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَحَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَالَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (3:57)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جوصحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز یعنی غسل لازم نہیں ہوگا۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

زید بن خالد کہتے ہیں: میں نے اس کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو ان حضرات نے بھی اس کی مانند جواب دیا۔

ابوسلمہ نامی راوی کہتے ہیں: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند جواب دیا۔

127- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 1/63، ومسلم 347 في الحيض: باب إنما الماء من الماء إلا أنه لم يذكر قول علي ومن معه والطحاوي في مشكل الآثار 1/53، والبيهقي في السنن 1/164، طريق عبد الصمد، بهذا الإسناد.. وصححه ابن خزيمة برقم 224 ، ومن طريق ابن خزيمة عن عبد الصمد، به، سيورده المؤلف برقم 1172 في باب الغسل. وأخرجه البخاري 292 في الغسل: باب غسل ما يصيب من فرج المرأة، عن أبي معمر، والطحاوي في مشكل الآثار 1/54 من طريق موسى بن إسماعيل، كلاهما عن عبد الوارث، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/90، وأحمد 1/64، والبخاري 179 في الوضوء : باب من لم يرَ الوضوء إلا من المخرجين، والبيهقي في السنن 1/165 من طرق.

5- كِتَابُ الْإِيْمَان

(کتاب: ایمان کے بارے میں روایات)

۱-بَابُ الْفِطْرَةِ

(فطرت کا بیان)

128 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ. (3:35)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاَلِفِ بَيْنَ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

جن تین اشیاء کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کے درمیان مناسبت کے اثبات کا تذکرہ

129 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ.

128- إسناده صحيح وأخرجه البخاري 1358 في الجنائز: باب إذا أسلم الصبي، من طريق شعيب، عن الزهري، عن أبي هريرة، من غير ذكر واسطة بينهما. وأخرجه أحمد 2/393، والبخاري 1359 في الجنائز، و 1385 باب ما قيل في أولاد المشركين، و 4775 في التفسير: باب لا تبديل لخلق الله، ومسلم 2658 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، والطحاوي 2/162، من طريقين عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن أبي هريرة وأخرجه أحمد 2/282 من طريق عمرو بن دينار، و 2/346 من طريق قيس كلاهما عن طاوس، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/410 من طريق الأعمش، عن ذكوان، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم 2658 25 من طريق الدراوردي، عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف بعده من طرق متعددة عن أبي هريرة، ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ اَرَادَ بِهٖ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِىْ فَطَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا جَلَّ وَعَلَا يَوْمَ اَخْرَجَهُمْ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ).

يَقُوْلُ: لَا تَبْدِيلَ لِتِلْكَ الْخِلْقَةِ الَّتِىْ خَلَقَهُمْ لَهَا اِمَّا لِجَنَّةٍ وَاِمَّا لِنَارٍ حَيْثُ اَخْرَجَهُمْ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ فَقَالَ هٰٓؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَهٰٓؤُلَاءِ لِلنَّارِ اَلَا تَرٰى اَنَّ غُلَامَ الْخَضِرِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَبَعَهُ اللّٰهُ يَوْمَ طَبَعَهُ كَافِرًا وَهُوَ بَيْنَ اَبَوَيْنِ مُؤْمِنَيْنِ فَاَعْلَمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَبْدَهُ الْخَضِرَ وَلَمْ يُعْلِمْ ذٰلِكَ كَلِيْمَهُ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِىْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كُتُبِنَا.

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونیوالا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہر پیدا ہونیوالا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے''۔ اس سے مراد یہ ہے: وہ اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے جو فطرت اللہ تعالیٰ نے اس دن مقرر کی تھی' جب ان لوگوں کو حضرت آدم کی پشت سے نکالا تھا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اللہ کی (مقرر کردہ) وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے تو اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی''۔

وہ یہ فرماتا ہے: اس خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی' جس کے لئے اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے' خواہ وہ جنت کے لئے' خواہ جہنم کے لئے ہو' اس وقت جب اس نے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے باہر نکالا تھا' اور یہ فرمایا تھا: یہ لوگ جنت کے لئے ہیں اور یہ لوگ جہنم کے لئے ہیں۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا: حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کر دیا تھا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ نے اسے فطری طور پر کافر بنایا تھا''۔

حالانکہ وہ مؤمن ماں باپ کے درمیان تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت خضر علیہ السلام کو اس بارے میں علم دیا' حالانکہ اس نے اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بارے میں علم نہیں دیا۔ جیسا کہ ہم اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔

---

129 - إسناده صحيح على شرط مسلم، والطحاوي في مشكل الآثار 2/162 من طريق عبد العزيز بن المختار. وأخرجه الطيالسي 2433، وأحمد 2/253 و481، ومسلم 2658 23 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، والترمذي 2138 في القدر: باب ما جاء كل مولود يولد على الفطرة، والآجري في الشريعة ص 194، والبغوي في شرح السنة برقم 85، وأبو نعيم في الحلية 9/26، من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، به. وانظر ما قبله. 1 أخرجه من حديث أبي بن كعب مسلمٌ 2380 172 في الفضائل: باب من فضائل الخضر، و 2661 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، وأبو داوُد 4705 و 4706 في السنة: باب في القدر، والترمذي 3150 في تفسير سورة الكهف.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں حمید بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے

130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تَنْتِجُوْنَ اِبِلَكُمْ هٰذِهٖ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟

ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاقْرَؤُوا اِنْ شِئْتُمْ (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ) . (3:35)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ تُضِيفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاٰمِرِ كَمَا تُضِيفُهٗ اِلَى الْفَاعِلِ فَاَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ التَّهَوُّدِ وَالتَّنَصُّرِ وَالتَّمَجُّسِ عَلٰى مَنْ اَمَرَ وَلَدَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْهَا بِلَفْظِ الْفِعْلِ لَا اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يُهَوِّدُوْنَ اَوْلَادَهُمْ اَوْ يُنَصِّرُوْنَهُمْ اَوْ يُمَجِّسُوْنَهُمْ دُوْنَ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ سَابِقِ عِلْمِهٖ فِيْ عبيده على حسب مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كُتُبِنَا وهذا كقول بن عُمَرَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّتِهٖ يُرِيْدُ بِهٖ اَنَّ الْحَالِقَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفْسَهٗ وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حِيْنَ يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَى الصَّلَاةِ فَخُطْوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً يُرِيْدُ اَنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ لَا اَنَّ الْخُطْوَةَ تَحُطُّ الْخَطِيئَةَ اَوْ تَرْفَعُ الدَّرَجَةَ وَهٰذَا كَقَوْلِ النَّاسِ الْاَمِيرُ ضَرَبَ فُلَانًا اَلْفَ سَوْطٍ يُرِيْدُوْنَ اَنَّهٗ اَمَرَ بِذٰلِكَ لَا اَنَّهٗ فَعَلَ بِنَفْسِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اسے یہودی عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح تمہارے اونٹوں کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تمہیں ان میں سے تمہیں کوئی ایسا نظر آتا ہے جس کے کان کٹے ہوئے ہوں؟''

130– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مصنف عبد الرزاق 20087 ومن طريقه أخرجه أحمد 2/275، ومسلم 2658 في القدر. وأخرجه أحمد 2/233، ومسلم 2658 22 من طريق عبد الأعلى، عن معمر، به. وأخرجه مسلم أيضًا 2658 22 من طريق الزبيدي، عن الزهري، به. وأخرجه الخطيب في تاريخ بغداد 3/308 من طريق قتادة، عن سعيد بن السيب، به. وأخرجه أحمد 2/315، والبخاري 6599 في القدر: باب الله أعلم بما كانوا عاملين، ومسلم 2658 22 والبغوي في شرح السنة 84 من طريق عبد الرزاق، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وانظر الحديثين قبله.

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم لوگ چاہو تو (اس حدیث کی تائید میں) یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔
''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ وہ فطرت ہے' جس پر اس نے لوگوں کو بنایا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:
''اس کے ماں باپ اسے یہودی' عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''
یہ ان باتوں میں سے ایک ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب بعض اوقات فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف کرتے ہیں جس طرح وہ فعل کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں۔
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں یہودی بنانے یا عیسائی بنانے یا مجوسی بنانے کے لفظ کا اطلاق اس شخص پر کیا ہے' جو اپنے بچے کو ان میں سے کسی ایک چیز کا حکم دیتا ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا استعمال فعل کے لفظ کے ذریعے کیا ہے۔
اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ مشرکین اپنی اولاد کو یہودی بنا دیتے ہیں' یا عیسائی بنا دیتے ہیں' یا مجوسی بنا دیتے ہیں' اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے علاوہ ہوتا ہے' جو اس کے اپنے بندوں کے بارے میں علم کے حوالے سے ہے۔
یہ اس کے مطابق ہوگا' جس کا ذکر ہم اپنی کتابوں میں دوسری جگہ کر چکے ہیں۔
اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس بیان کے مطابق ہوگا۔
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈوایا''۔
اس سے مراد یہ ہے: سر مونڈ والے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ فعل کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ نہیں کیا تھا۔
اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔
''جب کوئی شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلتا ہے' تو اس کے دونوں قدم ان میں سے ایک برائی کو مٹا دیتا ہے' اور دوسرا درجے کو بلند کرتا ہے''۔
اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ قدم اس برائی کو مٹاتا ہے یا درجے کو بلند کرتا ہے۔
اور یہ لوگوں کے اس مقولے کی طرح ہوگا کہ امیر نے فلاں شخص کو ایک سو کوڑے مارے۔
اس سے مراد یہ ہے: امیر نے ایسا کرنے کا حکم دیا۔
اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس نے خود ایسا کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس روایات کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا ہے' یہ اس روایت کے برخلاف ہے' جو روایات ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بْنُ وَهَبٍ اَنْبَاَنَا

يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ. (3:35)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے نابالغ فوت ہو جانے والے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' جوانہوں نے عمل کرنا تھا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ روایت اس روایت کے برخلاف ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى اَبُو الْهَيْثَمِ وَكَانَ عَاقِلًا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

(متن حدیث): عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ قَصَّ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ: اَفْضَى بِهِمُ الْقَتْلُ اِلَى اَنْ قَتَلُوْا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا عَلَى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يُعْرِبَ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ. (3:35)

131- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد عبد الرزاق 20077، وأحمد 2/259 و268، والبخاري 1384 في الجنائز: باب ما قيل في أولاد المشركين، و 6600 في القدر: باب الله أعلم بما كانوا عاملين، ومسلم 2659 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، والنسائي 4/58 في الجنائز: باب أولاد المشركين، والآجري في الشريعة ص 194. وأخرجه أحمد 2/471 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أبي هريرة. وفي الباب عن ابن عباس عند البخاري 1383 في الجنائز: باب ما قيل في أولاد المشركين، و 6597 في القدر: باب الله أعلم بما كانوا عاملين، ومسلم 2660 في القدر: وأبي داوُد 4711 في السنة: باب في القدر، والنسائي 4/59 في الجنائز: باب أولاد المشركين. وعن عائشة عند أبي داوُد 4712.

132- رجاله ثقات، وأخرجه الطبراني في الكبير 827 عن الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري التاريخ الكبير 1/445، و الصغير 1/89، عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصرح عنده بسماعه من الأسود. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/163 من طريق عمرو بن الربيع الهلالي، عن السري بن يحيى، به. وعنده التصريح بسماع الحسن. وأخرجه من طرق عن الحسن، عن الأسود: عبد الرزاق 20090 وابن أبي شيبة 12/386 وأحمد 3/435 و4/24، والدارمي 2/223، والنسائي في السير، كما في التحفة 1/70، والحازمي ص213، والطبراني 826 و 828 و 829 و 830 و 831 و 832 و 833 و 834 و 835، والحاكم في المستدرك 2/123، وصححه، ووافقه الذهبي، والبيهقي في السنن 9/77، 78، 130، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 5/316، ونسبه إلى أحمد، والطبراني في الكبير و الأوسط، وقال: وبعض أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح. وقوله: حتى يعرب أي يفصح ويتكلم، وفي رواية ابن أبي شيبة: حتى يبلغ فيعبر عن نفسه، وفي رواية عبد الرزاق: حتى يعرب عنه لسانه، ووقع في المطبوع من موارد الظمآن ص399 حتى يعرف وهو خطأ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ خَبَرِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ هٰذَا: مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ اَرَادَ بِهِ الْفِطْرَةَ الَّتِيْ يَعْتَقِدُهَا اَهْلُ الْاِسْلَامِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ حَيْثُ اَخْرَجَ الْخَلْقَ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ فَاِقْرَارُ الْمَرْءِ بِتِلْكَ الْفِطْرَةِ مِنَ الْاِسْلَامِ فَنَسَبُ الْفِطْرَةُ اِلَى الْاِسْلَامِ عِنْدَ الْاِعْتِقَادِ عَلٰى سَبِيْلِ الْمُجَاوَرَةِ.

حدیث **132:** حسن نامی راوی اسود بن سریع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جو ایک شاعر تھے یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس مسجد میں وعظ کہنا شروع کیا تھا وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ صورتحال ایسی ہوگئی کہ (مشرکین کے) نابالغ بچوں کو قتل کرنا پڑ گیا۔ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ جس بھی بچے نے پیدا ہونا ہوتا ہے وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بولنا شروع کرتا ہے تو اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: "جس بھی بچے نے پیدا ہونا ہوتا ہے وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے"۔ اس سے مراد وہ فطرت ہے جس کا اعتقاد اہل اسلام رکھتے ہیں جس کے بارے میں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق (بنی نوع انسان) کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے باہر نکالا تھا تو آدمی کا اس فطرت کا اقرار کرنا اسلام کا حصہ ہے تو اس فطرت کی نسبت اعتقاد کے وقت مجاورت کے طور پر اسلام کی طرف کی جائے گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ، كَانَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "ان لوگوں نے جو عمل کرنے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے"

یہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بعد ہے

"ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے"

133 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبَجَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تُنَاتَجُ الْاِبِلُ مِنْ بَهِيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ . (3:35)

133– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في الموطأ 1/239 في الجنائز: باب جامع الجنائز . ومن طريق مالك أخرجه أبو داوُد 4714 في السنة: باب في ذراري المشركين، والآجري في الشريعة ص 194، والبيهقي في الاعتقاد والهداية ص 107، 108. وأخرجه الحميدي 1113 من طريق سفيان، عن أبي الزناد، به. وتقدم من طرق عن أبي هريرة بالأرقام 128 و 129 و 130 و 132 .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں' جس طرح اونٹنیاں صحیح وسالم بچے کو جنم دیتی ہیں۔ کیا تمہیں ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا ملتا ہے''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے بچے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو کمسنی میں انتقال کر جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے' جو اس نے عمل کرنے تھے''۔

ذكر العلة مِنْ اَجْلِهَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی ''کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟''

134 - سَمِعْتُ اَبَا خَلِيفَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ اَقْوَامٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ. (3:35)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبَ رَبُّنَا، مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِي لَا يَتَهَيَّأُ عِلْمُ الْمُخَاطَبِ بِمَا يُخَاطَبُ بِهِ فِي الْقَصْدِ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ الَّتِي اسْتَعْمَلَهَا النَّاسُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَالْقَصْدُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ السَّبْيُ الَّذِي يَسْبِيهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ مُكَتَّفِينَ فِي السَّلَاسِلِ يُقَادُوْنَ بِهَا اِلٰى دُوْرِ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يُسْلِمُوْا فَيَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ فِيْ خَبَرِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ اَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ اُطْلِقَتْ اَيْضًا بِحَذْفِ مِنْ عَنْهَا يُرِيْدُ اَوَلَيْسَ مِنْ خِيَارِكُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارا پروردگار ان لوگوں پر حیران ہوتا ہے' جنہیں بیڑیوں میں جکڑ کر جنت میں لے جایا جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہمارا پروردگار ان لوگوں پر حیران ہوتا ہے''۔ یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق ہے' کیونکہ جب کسی شخص کے ساتھ کلام کیا جاتا ہے تو وہی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جو لوگوں کے درمیان

134- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/457، والبخارى 3010 فى الجهاد: باب الأسارى فى السلاسل، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 2711 عن محمد بن بشار، كلاهما أحمد وبندار عن غندر، عن شعبة، عن محمد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/302 و406 عن عبد الرحمٰن بن مهدى وعفان، وأبو داوٗد 2677 فى الجهاد: باب فى الأسير يوثق، عن موسى بن إسماعيل، وأخرجه البخارى 4557 فى التفسير: باب (كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) من طريق محمد بن يوسف، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 10/91 من طريق أبى داوٗد الحفرى، كلاهما عن سفيان، عن ميسرة، عن أبى حازم، عن أبى هريرة.

رائج ہوتے ہیں اور اس روایت میں جکڑے جانے سے مراد یہ ہے: مسلمانوں نے ان لوگوں کو مشرکین کے علاقوں سے قیدی بنایا ہوگا' انہیں زنجیروں میں باندھا گیا ہوگا اور پھر اسلامی سلطنت کی طرف لایا گیا ہوگا' یہاں تک کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے:

''کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں''۔

ان الفاظ سے یہ مراد بھی ہوسکتی ہے: یہاں لفظ ''من'' کو محذوف سمجھا جائے اور مراد یہ ہو: ''مشرکین کی اولاد میں سے کچھ لوگ تمہارے بہترین لوگوں میں سے نہیں ہیں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ طَلَبَ الْعِلْمِ مِنْ مَّظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اچھے طریقے سے' اس کے مآخذ سے حاصل نہیں کیا ہے

اور وہ اس غلط فہمی کا شکار ہے' یہ ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں

135 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ (3:35)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے دوران کسی عورت کو مقتول پایا' تو آپ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے جنگ کے دوران خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

135- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنة 2694 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو فى الموطأ 2/6 فى الجهاد: باب النهى عن قتل النساء والولدان فى الغزو، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 2/103، وأحمد 2/34 و75، 76، وابن ماجة 2841 فى الجهاد: باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/221، وأبو عوانة 4/94. وأخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف 12/381 من طريق أبى أسامة، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به، ومن طريقه وأخرجه مسلم 1744 25 فى الجهاد والسير: باب تحريم قتل النساء والصبيان، والطحاوى 3/220، والبيهقى فى السنن 9/77 وأخرجه من طرق عن نافع به: أحمد 2/100و115، وأخرجه البخارى 3014 فى الجهاد: باب قتل الصبيان فى الحرب، و 3015 باب قتل النساء فى الحرب، ومسلم 1744 24 فى الجهاد، وأبو داوُد 2668 فى الجهاد: باب فى قتل النساء، والترمذى 1569 فى السير: باب ما جاء فى النهى عن قتل النساء والصبيان، والدارمى 2/222، والنسائى فى السير كما فى التحفة 6/196، والطحاوى 3/221، والبيهقى 9/77، والطبرانى 13416، وأبو عوانة 4/94.

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

136 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَوْدًا وَبَدْءًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ بن عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدَيْتُ اِلَيْهِ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَاَى الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِيْ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ.

وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ:

136– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه بتمامه أحمد 4/37، 38 و71، والبيهقي 9/78، من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرج القسمين الأولين منه أحمد 4/37 من طريق سفيان، به. والقسم الأول منه أخرجه الشافعي 2/103، والحميدي 783 ، ومسلم 1194 52 في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، وابن ماجة 3090 في المناسك: باب ما ينهى عنه المحرم من الصيد، والدارمي 2/39 في المناسك من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 1/325 في الحج: باب ما لايحل للمحرم أكله من الصيد، عن الزهري، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/25، وأحمد 4/38، والبخاري 1825 في جزاء الصيد: باب إذا أهدى للمحرم حمارًا وحشيًا حيًا لم يقبل، و 2573 في الهبة: باب في قبول الهدية، ومسلم 1193 50 ، والنسائي 5/183، 184 في الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد والبغوي في شرح السنة 1987 ، وابن الجارود في المنتقى 436 ، والطبراني 7430 ، والبيهقي .5/191 وأخرجه عبد الرزاق 8322 عن معمر، عن الزهري، به، ومن طريق عبد الرزاق وأخرجه أحمد 4/72، ومسلم 1193 51 في الحج، وابن الجارود 436 ، والطبراني 7429 . وأخرجه من طرق عن الزهري به: أحمد 4/72، والبخاري 2596 في الهبة: باب من لم يقبل الهدية لعلة، ومسلم 1193 51 ، وابن ماجة 3090 ، والترمذي 849 في الحج: باب ما جاء في كراهية لحم الصيد، والطبراني 7431 و 7436 ، والبيهقي 5/192 وأخرجه أحمد 1/362، ومسلم 1194 53 والنسائي 5/185، من طرق عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، به والقسم الثاني أخرجه الشافعي 2/103، والحميدي 781 ، وابن أبي شيبة 12/388، وأحمد 4/37، 38 و71 و72 و73، والبخاري 3012 في الجهاد: باب أهل الدار يُبَيَّتون فيصاب الولدان والذراري، ومسلم 1745 في الجهاد: باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات من غير تعمد، وأبو داوُد 2672 في الجهاد: باب في قتل النساء ، والترمذي 1570 في الجهاد: باب ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان، وابن ماجة 2839 في الجهاد: باب الغارة والبيات، والبغوي في شرح السنة 2697 ، والبيهقي 9/78، والحازمي في الاعتبار ص 212، وأبو عوانة 4/96، والطبراني 7446 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 9385 ومن طريقه أحمد 4/38 و72، وأبو عوانة 4/95، 96، والطبراني 7445 عن معمر عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 4/72 و73، والطحاوي 3/222، وأبو عوانة 4/95، 96، 97، والطبراني 7447 و 7448 و 7450 و 7451 و 7452 و 7453 و 7454 من طرق عن الزهري، به. ثم نهى النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن قتل أولاد المشركين. انظر الحديث التالي. والقسم الثالث: أخرجه الحميدي 782 ، وأحمد 4/73، وابنه عبد الله في زياداته على المسند 4/71و73، والبخاري 3012 في الجهاد: باب أهل الدار يبيتون، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 19750 ومن طريقه أحمد 4/38، وابن الجارود 436 ، والطبراني 7419 ، والبيهقي في السنن 6/146، والبغوي في شرح السنة 2190 عن معمر، عن الزهري، به . وأخرجه الطيالسي 1230 ، وأحمد 4/71، وابنه عبد الله 4/71، والبخاري 2370 في المساقاة: باب لا حمى إلا لله ولرسوله، وأبو داوُد 3083 و 3084 في الخراج: باب في الأرض يحميها الإمام أو الرجل، والنسائي في السير كما في التحفة 4/186، والدارقطني 4/238، والطبراني 7419 7428 ، والبيهقي في السنن 4/186 من طرق عن الزهري، به.

هُمْ مِنْهُمْ.

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. (3:35)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت ''ابواء'' یا شاید ''ودان'' کے مقام پر موجود تھا میں نے آپ کی خدمت میں حمار وحشی کا گوشت پیش کیا' تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''ہم نے تمہیں یہ واپس نہیں کرنا تھا' لیکن ہم احرام (باندھے ہوئے ہیں)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اس آبادی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جہاں رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے' اور اس حملے میں ان کی خواتین اور بچے مارے جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لوگ ان کا حصہ ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا ہے۔

''چراگاہ' صرف اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ نَهْيَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنْهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرکین کے بچوں کو قتل کرنے سے منع کرنا' آپ کے اس فرمان کے بعد ہے: ''وہ بچے ان مشرکین کا حصہ ہیں''

137 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ بن عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ اَنَقْتُلُهُمْ مَعَهُمْ قَالَ: نَعَمْ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهَى عَنْ قَتْلِهِمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ. (3:35)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

137- إسناده حسن، قال الحافظ في الفتح 6/147: ويؤكد كون النهي في غزوة حنين ما سيأتي من حديث رباح بن الربيع فقال لأحدهم: إلحق خالدًا، فقل له: لا تقتل ذرية ولا عسيفًا . وخالد أول مشاهده مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم غزوة الفتح، وفي ذلك العام كانت غزوة حنين. والحديث أورده الهيثمي في مجمع الزوائد 5/315، وقال: رواه عبد الله بن أحمد والطبراني ... ورجال المسند رجال الصحيح.

یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا: کیا ہم ان لوگوں کو ان کے ساتھ قتل کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں! یہ ان لوگوں کا حصہ ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر انہیں قتل کرنے سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ اَوْهَمَ مَنْ اَغْضَى عَنْ عِلْمِ السُّنَنِ وَاشْتَغَلَ بِضِدِّهَا اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جس نے سنت کے علم سے چشم پوشی کی اور اس کے متضاد میں مشغول ہوا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم ذکر کر چکے ہیں

138 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ

(متن حدیث): تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰى لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا . (3:35)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ هٰذَا تَرْكَ التَّزْكِيَةِ لِاَحَدٍ مَاتَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَلِئَلَّا يُشْهَدَ بِالْجَنَّةِ لِاَحَدٍ وَاِنْ عُرِفَ مِنْهُ اِتْيَانُ الطَّاعَاتِ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنِ الْمَزْجُوْرَاتِ لِيَكُوْنَ الْقَوْمُ اَحْرَصَ عَلَى الْخَيْرِ وَاَخْوَفَ مِنَ الرَّبِّ لَا اَنَّ الصَّبِيَّ الطِّفْلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُخَافُ عَلَيْهِ النَّارُ وَهٰذِهٖ مَسْاَلَةٌ طَوِيْلَةٌ قَدْ اَمْلَيْنَاهَا بِفُصُوْلِهَا وَالْجَمْعُ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ فِيْ كِتَابِ فُصُوْلِ السُّنَنِ وَسَنُمْلِيْهَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بَعْدَ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ كِتَابِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَخْبَارِ وَنَفْيِ التَّضَادِّ عَنِ الْاٰثَارِ اِنْ يَسَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ وَشَاءَ .

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک بچے کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا: یہ کتنا خوش نصیب ہے' جو جنت کی

138- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 2662 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، عن زهير بن حرب، عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/41 و208، ومسلم 2662 ، وأبو داوُد 4713 في السنة: باب في ذراري المشركين، والنسائي 4/57 في الجنائز: باب الصلاة على الصبيان، وابن ماجة 82 في المقدمة، والآجري في الشريعة ص195-196 من طريقين عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بنت طلحة، به. وأخرجه الطيالسي 1574 من طريق يحيى بن إسحاق، عن عائشة بنت طلحة، به.

ایک چڑیا ہے‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’کیا تم یہ بات نہیں جانتی ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے‘ اور جہنم کو پیدا کیا ہے‘ اور اس (جنت) نے اس کے لئے بھی اہل پیدا کر دیے ہیں اور اس (جہنم) کے لئے بھی اہل پیدا کر دیے ہیں‘‘۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس فرمان کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے: اسلام کی حالت میں مرنے والے کسی بھی شخص کا تزکیہ نہ کیا جائے‘ یعنی اسے باقاعدہ جنتی قرار نہ دیا جائے‘ اگرچہ اس شخص کا نیکوکار ہونا اور برائیوں سے بچنا معروف ہو‘ کیونکہ لوگ بھلائی کے بارے میں زیادہ حریص ہوتے ہیں اور اپنے پروردگار سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: مسلمانوں کے فوت ہونے والے کم سن بچے کے جہنم میں جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ ایک طویل مسئلہ ہے‘ جسے ہم نے اس سے متعلقہ فصول میں املاء کروایا ہے اور ان روایات کے درمیان تطبیق‘ کتاب ’’فصول السنن‘‘ میں ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کتاب کے بعد ہم (اپنی دوسری) کتاب ’’الجمع بین الاخبار ونفی التضاد عن الآثار‘‘ میں اسے املاء کروائیں گے‘ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اسے (ہمارے لئے) آسان کیا۔

2- بَابُ التَّكْلِيفِ

باب 2: تکلیف (یعنی مکلّف کرنے کا بیان)

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَنْ نَفْيِ تَكْلِيفِ اللّٰهِ عِبَادَهُ مَا لَا يُطِيقُونَ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں' اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ان احکام کا پابند نہیں کیا' جن کی وہ طاقت نہیں رکھتے

139 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لِلّٰهِ مَا فِى السَّمَاوَاتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوا مَا فِىْ اَنْفُسِكُمْ اَو تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ) اَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَثَوْا عَلَى الرُّكَبِ وَقَالُوْا لَا نُطِيقُ لَا نَسْتَطِيْعُ كُلِّفْنَا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا نُطِيقُ وَلَا نَسْتَطِيْعُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ) إلى قوله: (غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا) قَالَ: نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ: نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ) قَالَ نَعَمْ. (3:64)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''آسمانوں میں جو کچھ ہے' اور زمین میں جو کچھ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے' تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے۔ اگر تم

139- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 125 في الإيمان: باب بيان أن الله سبحانه لم يكلف إلا ما يطاق، وأبو عوانة 1/76، من طريق محمد بن المنهال الضرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/76 و77 من طرق عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/412 عن عفان، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، والطبرى 3/143، من طريق مصعب بن ثابت. كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وزاد السيوطى نسبته فى الدر المنثور 1/374 إلى أبى داوٗد فى ناسخه، وابن المنذر، وابن أبى حاتم.

اسے ظاہر کر دیتے ہو یا پوشیدہ رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں تم سے حساب لے گا اور پھر وہ جس شخص کی چاہے گا مغفرت کر دے گا اور جس کو چاہے گا وہ عذاب دے گا اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ گھٹنوں کے بل جھک گئے اور انہوں نے عرض کی: ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

ہمیں ایک ایسی چیز کا پابند کر دیا گیا ہے جس کی ہم طاقت بھی نہیں رکھتے اور استطاعت بھی نہیں رکھتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''رسول اس چیز پر ایمان لایا ہے جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل کی گئی ہے اور اہل ایمان بھی ایمان لائے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اور بے شک تیری ہی طرف لوٹنا ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم لوگ اس طرح نہ کہو جس طرح تم سے پہلے اہل کتاب نے کہا تھا ہم نے یہ بات سن لی ہے ہم اس کی نافرمانی کرتے ہیں بلکہ تم لوگ یہ کہو: ہم نے یہ بات سن لی ہے اور ہم اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! مغفرت تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے اور تیری طرف لوٹنا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کی استطاعت کے مطابق پابند کرتا ہے جو وہ کمائے گا وہ اسے مل جائے گا اور جو وہ خرابی کرے گا اس کا وبال اس کے ذمے ہوگا۔ اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا''۔

پروردگار نے فرمایا: جی ہاں!

(وہ لوگ یہ دعا کریں گے)

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس چیز کا پابند نہ کرنا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور تو ہم سے درگزر کرنا اور ہماری مغفرت کرنا اور ہم پر رحم کرنا تو ہمارا آقا ہے اور تو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد کرنا''۔

تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! (یعنی میں ایسا ہی کروں گا)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْحَالَةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ)

ان روایات کا تذکرہ جو ایسی حالت کے بارے میں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''دین میں زبردستی نہیں ہے''

140 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

(متن حدیث):عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ) (البقرة: 256) قَالَ: كَانَتِ الْمَرْاَةُ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا يَكَادُ يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ فَتَحْلِفُ لَئِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ لَتُهَوِّدَنَّهٗ فَلَمَّا اُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيْرِ اِذَا فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْنَاؤُنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ)

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَمَنْ شَاءَ لَحِقَ بِهِمْ وَمَنْ شَآءَ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ. (3:64)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ''دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے''۔

یہ بیان کرتے ہیں: (پہلے یہ رواج تھا) کہ اگر انصار کی کسی عورت کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا' تو وہ یہ قسم اٹھایا کرتی تھی: اگر اس کا بچہ زندہ رہ گیا' تو وہ اسے یہودی بنا دے گی۔

جب بنو نضیر کو جلاوطن کیا گیا' تو ان کے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی تھے' جو انصار کی اولاد تھے۔

انصار نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے ان بچوں کا کیا بنے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے''۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں' جس بچے نے چاہا' وہ ان یہودیوں (کے ساتھ) مل گیا اور جس نے چاہا وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَرْضَ الَّذِيْ جَعَلَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَفْلًا جَائِزٌ اَنْ يُّفْرَضَ ثَانِيًا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ الَّذِيْ كَانَ فَرْضًا فِي الْبِدَايَةِ فَرْضًا ثَانِيًا فِي النِّهَايَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ فرض جسے اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہو' یہ ممکن ہے' اسے دوبارہ فرض قرار دے دیا جائے' تو وہ عمل جو پہلے آغاز میں فرض تھا' وہ اختتام میں دوسرا فرض بن جائے

141- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَفْصٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَاْنَا عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ وَرَاءَهٗ بِصَلَاتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُهُمْ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

140- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داود 2682 في الجهاد: باب في الأسير يكرهُ على الإسلام، عن الحسن بن علي الحلواني، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 9/186 من طريق إبراهيم بن مرزوق، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد أيضًا 2682، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في التحفة 4/401، وأبو جعفر النحاس في الناسخ والمنسوخ ص 82 والطبري في تفسيره 3/14، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 9/186 من طريق أبي عوانة، عن أبي بشر، به. مرسلًا وذكره السيوطي في الدر المنثور 1/329 وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مندة، وابن مردويه، والضياء في المختارة.

وَسَلَّمَ الثَّانِيَةَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَيْلَةَ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قُضِيَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا .

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِقَضَاءِ اَمْرٍ فِيْهِ يَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ. (5:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رمضان کے مہینے میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر (یعنی مسجد میں) تشریف لائے۔ آپ نے نماز (تراویح) ادا کی کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی کرتے ہوئے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔

اگلے دن صبح لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو (اگلے دن) لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن بھی تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو تیسری رات مسجد میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب چوتھی رات آئی تو پوری مسجد بھر چکی تھی۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تشریف نہیں لائے آپ) فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے لوگوں کے پاس تشریف لائے جب فجر کی نماز مکمل ہو

141- إسناده حسن. وأخرجه مسلم 761 178 فى صلاة المسافرين: باب الترغيب فى قيام الليل، من طرق يونس بن يزيد، عن ابن شهاب الزهرى، بهذا الإسناد. عدا القسم الثانى منه. وأخرجه مالك 1/134 فى الصلاة: باب الترغيب فى الصلاة فى رمضان، عن ابن شهاب الزهرى، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك وأخرجه البخارى 1129 فى التهجد: باب تحريض النبى صلى الله عليه وآله وسلم على صلاة الليل، ومسلم 761، وأبو داوٗد 1373 فى رمضان: باب قيام شهر رمضان، والنسائى 3/202 فى قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، والبغوى فى شرح السنة 989. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق فى المصنف 7747، ومن طريقه ابن الجارود 402 عن معمر، وابن جريج، عن الزهرى، به. وأما القسم الثانى من الحديث وهو: وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغبهم فى قيام شهر رمضان ... من ذنبه فلم أقف عليه من حديث عائشة عند غير المصنف، وقد أشار إليه الترمذى بعد إيراده من حديث أبى هريرة، فقال وقد رُوى هذا الحديث عن الزهرى، عن عروة، عن عائشة. وأخرجه من حديث أبى هريرة: عبد الرزاق فى المصنف 7719، وابن أبى شيبة فى المصنف 2/395، وأحمد فى المسند 2/281 و408 و423، 473 و486 و529، ومالك فى الموطأ 1/135، 136، والبخارى 2008 و2009 فى صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، ومسلم 759 0173 و174 فى صلاة المسافرين: باب الترغيب فى قيام رمضان وهو التروايح، وأبو داوٗد فى رمضان: باب قيام شهر رمضان، والترمذى 808 فى الصوم: باب الترغيب فى قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، والنسائى 3/201 و202 فى قيام رمضان: باب ثواب من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا، والدارمى 2/26 فى الصوم: باب فضل قيام شهر رمضان، والبغوى فى شرح السنة برقم 988. وقوله: فخرج رسول الله ... إلى اخر الحديث هو من كلام ابن شهاب كما هو مصرح به عند مالك وفى إحدى روايات البخارى.

گئی' تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا۔ آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی۔

''امابعد! تمہارا یہاں ٹھہرنا مجھ سے مخفی نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض ہو جائے گی اور تم اسے ادا نہیں کر پاؤ گے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رمضان کے مہینے میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب کرتے تھے' تاہم آپ انہیں اس بارے میں باقاعدہ کوئی حکم نہیں دیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان میں نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے' تو یہ معاملہ یوں ہی رہا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بھی یہ معاملہ یوں ہی رہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں بھی ایسے ہی رہا۔

(یعنی اس کے بعد لوگوں نے تراویح کی نماز باجماعت ادا کرنا شروع کی)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اِذَا عُدِمَتْ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ عَنِ النَّاسِ فِيْ كِتْبَةِ الشَّيْءِ عَلَيْهِمْ

ان روایات کا تذکرہ جو اس علت کے بارے میں ہیں (جن کی وجہ سے یہ حکم ہے) کہ جب وہ علت درپیش ہو' تو لوگوں سے قلم اٹھالیا جاتا ہے' اوران کا کوئی گناہ (نوٹ نہیں کیا جاتا)

142 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ . (3:18)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ سوئے ہوئے شخص سے' یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے' نابالغ بچے سے یہاں تک

142- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 6/100، 101، والدارمي 2/171 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/144، وأبو داوُد 4398 في الحدود: باب في المجنون يسرق أو يصيب حدًا، من طريق يزيد بن هارون، عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه النسائي 6/156 في الطلاق: باب من لا يقع طلاقه من الأزواج، وابن ماجة 204 في الطلاق: باب طلاق المعتوه والنائم والصغير.

کہ وہ بالغ ہو جائے' اور مجنون سے' یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

ہم نے جو ذکر کیا ہے' اس کے صحیح ہونے کی صراحت کرنے والی دوسری روایت کا تذکرہ

143 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا يونس بن عبد الأعلى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِیْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِیْ فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ اَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا فَرَدَّهَا عَلِيٌّ وَقَالَ لِعُمَرَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَرْجُمُ هٰذِهٖ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَوَ مَا تَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ فَخَلّٰى عَنْهَا. (3:18)

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر بنوفلاں سے تعلق رکھنے والی ایک پاگل عورت کے پاس سے ہوا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو واپس کر دیا' پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے امیر المومنین! کیا آپ اسے سنگسار کرنا چاہتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ ایسا پاگل شخص جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو۔ سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا اور (نابالغ بچہ) جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

143- رجاله ثقات رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 1003 و 3048. وأخرجه أبو داؤد 4401 في الحدود: باب في المجنون يسرق أو يصيب حدًا، والنسائي في الرجم من الكبرى كما في التحفة 7/413، والدارقطني 3/138-139، والبيهقي 8/264 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/258 و2/59، ووافقه الذهبي. وأخرجه أبو داؤد 4399 و 4400، والبيهقي 8/264، والحاكم 4/389 من طريقين عن الأعمش، به، ولم يصرح برفعه. وأخرجه أحمد 1/154و158، وأبو داؤد 4402، والنسائي في الرجم كما في التحفة 7/367، والطيالسي، والبيهقي 8/264-265 من طرق عن عطاء بن السائب، عن أبي ظبيان، عن علي مرفوعًا. وأخرجه النسائي من طريق إسرائيل، عن أبي حصين، عن أبي ظبيان، عن علي موقوفًا عليه. وأخرجه الترمذي 1423، والنسائي في الرجم كما في التحفة 7/360، وأحمد 1/116 و118، والبيهقي 8/265، من طريقين، عن الحسن البصري عن علي مرفوعًا. وأخرجه أبو داؤد 4403، والبيهقي 6/57 و7/359 من طريق خالد الحذاء، عن أبي الضحى، عن علي رفعه، وأبو الضحى لم يدرك عليًا. وفي الباب عن عائشة في الحديث الذي قبله، وعن أبي هريرة وأبي قتادة، وغيرهم، انظر نصب الراية 4/161-165 للزيلعي.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا بِاَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْاَقْوَامِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَاهُمْ فِيْ كِتْبَةِ الشَّرِّ عَلَيْهِمْ دُوْنَ كِتْبَةِ الْخَيْرِ لَهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جواس بات پر دلالت کرتی ہے‘ہم نے سابقہ ذکر کردہ روایات کی جو تاویل بیان کی ہے‘وہ صحیح ہے‘اوران لوگوں سے قلم کو اٹھالیا گیا ہے‘جن کا ذکر ہم نے کیا ہے‘اور یہ قلم ان کی برائیاں لکھنے کے حوالے سے اٹھایا گیا ہے‘ان کی نیکیاں لکھنے کے حوالے سے نہیں اٹھایا گیا

144 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اسْتَقْبَلَهُ رَكْبٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: الْمُسْلِمُوْنَ فَمَنْ اَنْتُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ فَرَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مِحَفَّةٍ وَاَخَذَتْ بِعَضُلَتِهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَجَّ بِأَهْلِهِ أَجْمَعِيْنَ. (3:18)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے واپس تشریف لائے جب آپ ''روحاء'' کے مقام پر پہنچے تو کچھ سوار آپ کے سامنے آئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: آپ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم مسلمان ہیں۔

آپ لوگ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں) اللہ کا رسول ہوں‘ تو ان میں سے ایک عورت تیزی سے اٹھی اور اس نے اپنے پالان میں سے اپنے بچے کو بلند کیا‘ اس نے اس بچے کے بازو کو پکڑا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! (کیا اس بچے کا) حج ہوا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور تمہیں بھی (اس کا) اجر ملے گا۔

144- إسناده صحيح على شرط مسلم، وابن خزيمة 3049 عن عبد الجبار بن العلاء، بهذا الإسناد وأخرجه الشافعي في مسنده 1/289، والحميدي 504، والطيالسي 2707، وأحمد 1/219، ومسلم 1336 في الحج: باب صحة حج الصبي وأجر من حج به، وأبو داؤد 1736 في المناسك: باب في الصبي يحج، والنسائي 5/120-12 في الحج / باب الحج بالصغير، والبيهقي 5/155، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/256، وفي المشكل 3/229، وابن الجارود في المنتقى 411، والطبراني 12176، والبغوي 1852، من طرق، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/368، 369 في جامع الحج، عن إبراهيم بن عقبة، به، ومن طريق مالك أخرجه الطحاوي في المشكل 2/229، والبيهقي في السنن 5/155، والبغوي في شرح السنة 1853. وأخرجه الطحاوي في المعاني 2/256 من طريق الماجشون، وفي المشكل 2/229 من طريق يحيى بن معين وسفيان الثوري، ثلاثتهم عن إبراهيم بن عقبة، به. وأخرجه مسلم 1336 410، والنسائي 4/120، والطحاوي في المشكل 3/230، والطبراني 12183 من طرق عن محمد بن عقبة، عن كريب، به.

ابراہیم نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابن منکدر کو سنائی' تو انہوں نے اپنے تمام گھر والوں سمیت حج کیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ مِنَ الْحَرَجِ عَنِ الْوَاجِدِ فِيْ نَفْسِهِ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّنْطِقَ بِه

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے گناہ کو معاف کر دیا ہے' جس کے ذہن میں ایسا خیال آتا ہے' جسے بیان کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے

145- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَجِدُ فِي اَنْفُسِنَا اَشْيَاءَ مَا نُحِبُّ اَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَا وَاِنَّ لَنَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ وَجَدْتُمْ ذٰلِكَ ؟ قالوا: نعم، قال: ذاك صريح الإيمان . (3:65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اپنے ذہن میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ ہمیں انہیں بیان کرنا پسند نہیں ہے' اگرچہ اس کے عوض میں ہمیں ساری دنیا مل جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ صریح ایمان ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يَتَفَقَّهْ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ وَلَا اَمْعَنَ فِيْ مَعَانِى الْاَخْبَارِ اَنَّ وُجُوْدَ مَا ذَكَرْنَا هُوَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا اور احادیث کے مفہوم میں غور و فکر نہیں کرتا کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے' اس کا پایا جانا ''محض ایمان'' ہے

146 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ أَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا شَيْئًا لَاَنْ يَّكُوْنَ اَحَدُنَا حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: ذَاكَ مَحْضُ الْاِيْمَانَ . (3:65)

145- إسناده حسن وسيورده بعده برقم 146 من طريق عاصم بن بهدلة، عن أبى صالح، عن أبى هريرة . وبرقم 148 من طريق سهيل بن أبى صالح عن أبيه، عن أبى هريرة به. وبرقم 147 من حديث ابن عباس، وبرقم 149 من حديث ابن مسعود.

146-وأخرجه الطيالسى 2401 ، وأحمد 2/456، وابن منده فى الإيمان 341 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397، وأبو عوانة 1/79، وابن منده 340 و 342 من طريقين، عن الأعمش، عن أبى صالح، به.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اِذَا وَجَدَ الْمُسْلِمُ فِىْ قَلْبِهٖ اَوْ خَطَرَ بِبَالِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِىْ لَا يَحِلُّ لَهُ النُّطْقُ بِهَا مِنْ كَيْفِيَّةِ الْبَارِىْ جَلَّ وَعَلَا اَوْ مَا يُشْبِهُ هٰذِهٖ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى قَلْبِهٖ بِالْاِيْمَانِ الصَّحِيْحِ وَتَرَكَ الْعَزْمَ عَلٰى شَىْءٍ مِّنْهَا كَانَ رَدُّهٗ اِيَّاهَا مِنَ الْاِيْمَانِ بَلْ هُوَ مِنْ صَرِيْحِ الْاِيْمَانِ لَا اَنَّ خَطَرَاتٌ مِّثْلُهَا مِنَ الْاِيْمَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اپنے ذہن میں ایسے خیالات آتے ہیں، ہم میں سے کسی ایک کا راکھ ہو جانا' یہ اس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ وہ اس خیال کو بیان کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ محض ایمان ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب مسلمان اپنے دل میں ایسی چیز پائے یا اس کے ذہن میں ایسا خیال آئے جس کے بارے میں کلام کرنا اس کے لئے جائز نہ ہو' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کیفیت ہو' یا اس کے ساتھ مشابہہ ہو' اور پھر وہ صحیح ایمان کے ہمراہ اپنے دل سے اسے مسترد کردے اور ان میں سے کسی بھی چیز پر پختہ ہونے کو ترک کردے تو اس کا اس وسوسے کو مسترد کرنا ایمان کا حصہ ہے' بلکہ یہ صریح ایمان ہے۔ (حدیث کے الفاظ سے) یہ مراد نہیں ہے: اس طرح کے خیالات کا آنا ایمان کا حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّعْرِضَ بِقَلْبِهٖ شَىْءٌ مِّنْ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ بَعْدَ اَنْ يَّرُدَّهَا مِنْ غَيْرِ اعْتِقَادِ الْقَلْبِ عَلٰى مَا وَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطَانُ

آدمی کیلئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ اس کے ذہن میں شیطانی وسوسے آئیں' اس کے بعد کہ جب اس کے ذہن میں شیطان وسوسہ ڈالے' تو وہ ان کے بارے میں قلبی اعتقاد نہ رکھتا ہو' اور وہ انہیں مسترد کردے

147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَنَا لَيَجِدُ فِىْ نَفْسِهِ الشَّىْءَ لَاَنْ يَّكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ. (4:30)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی:

147- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الطيالسي 2704 ، وأحمد 1/235 و340، وأبو داوُد 5112 في الأدب: باب رد الوسوسة، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 5/ 39، والطحاوي في المشكل 2/251و252، وابن منده في الإيمان 345 ، والبغوي 60 من طرق عن منصور، بهذا الإسناد.

ہم میں سے کسی ایک شخص کو اپنے ذہن میں سے کوئی چیز (یعنی کوئی وسوسہ) محسوس ہوتا ہے‘ تو اس کا راکھ ہو جانا‘ یہ اس کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ وہ آدمی اس وسوسے کو بیان کرے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ اکبر! ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے‘ جس نے اس معاملے کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْوَاجِدِ فِیْ نَفْسِهٖ مَا وَصَفْنَا وَحُكْمَ الْمُحَدِّثِ اِيَّاهَا بِهٖ سِيَّانَ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِهٖ لِسَانُهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو کیفیت ذکر کی ہے‘ اس کو اپنے ذہن میں محسوس کرنے والے شخص کا حکم اور اس بارے میں سوچنے والے شخص کا حکم برابر ہے

جبکہ وہ زبان کے ذریعے اس چیز کے بارے میں بات چیت نہ کرے

148 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَنَا لَيُحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِالشَّیْءِ يَعْظُمُ عَلٰى اَحَدِنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ؟ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ . (3:65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی ایک شخص کو ایسے خیالات آتے ہیں‘ جنہیں بیان کرنا اس کیلئے بہت بڑی بات ہو‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگوں کو یہ صورتحال پیش آتی ہے؟ یہ صریح ایمان ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

149 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُنْذِرِ النَّيْسَابُوْرِیُّ بِمَكَّةَ وَعِدَّةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ عَثَّامٍ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اَتَيْتُ سُعَيْرَ بْنَ الْخِمْسِ اَسْاَلُهٗ عَنْ حَدِيْثِ الْوَسْوَسَةِ فَلَمْ يُحَدِّثْنِیْ فَاَدْبَرْتُ اَبْكِیْ ثُمَّ لَقِيَنِیْ فَقَالَ تَعَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

148– إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه مسلم 132 في الإيمان: باب بيان الوسوسة في الإيمان، وما يقول من وجدها، وأبو داوٗد 5111 في الأدب: باب رد الوسوسة، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 9/396، وأبو عوانة 1/78، وابن منده في الإيمان 344، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد.

وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّيْءَ لَوْ خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ قَالَ: ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ . (3:65)

حدیث **149**: علی بن عثام بیان کرتے ہیں: میں سعیر بن خمس کی خدمت میں آیا' تا کہ ان سے وسوسے کے بارے میں حدیث کے بارے میں دریافت کروں' تو انہوں نے مجھے وہ حدیث بیان نہیں کی' میں روتا ہوا واپس آ گیا' پھر میری ان سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: آ گے آ ؤ۔

مغیرہ نے ابراہیم کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ایسی چیز کو پاتا ہے یعنی وسوسہ یا منفی خیال پاتا ہے) کہ اگر وہ آسمان سے نیچے گر جائے' اور پرندے اسے اچک لیں تو یہ بات اس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ اس (وسوسے کے بارے میں) کلام کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ صریح ایمان ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالْاِقْرَارِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ عِنْدَ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرے جب شیطان اس کے ذہن میں وسوسہ ڈالتا ہے

150 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ السَّامِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

149- إسناده صحيح . محمد بن عبد الوهاب الفراء ، ثقة، وباقي رجال السند على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 133 في الإيمان، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 7/107، وأبو عوانة 1/79، وابن منده في الإيمان 347 ، والطحاوي في مشكل الآثار 2/251، والبغوي 59 من طرق عن علي بن عثّام، بهذا الإسناد.

150- إسناده صحيح. كثير بن عبيد المذحجي: ثقة، وباقي السند على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/257، والبزار 50 عن حميد بن مسعدة، كلاهما عن محمد بن إسماعيل بن اَبِيْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/33 وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: ورجاله ثقات . وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/331، والبخاري 6/240 في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلم 134 في الإيمان: باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، وأبي عوانة 1/81 و82، وأبي داوٗد 4721 في السنة: باب في الجهمية. وعن أنس عند أبي عوانة .1/82 وعن خزيمة بن ثابت عند أحمد .5/214 وعن عبد الله بن عمرو ذكره الهيثمي في المجمع 1/34 ونسبه للطبراني في الأوسط والكبير .

(متنِ حدیث):لَنْ يَدَعَ الشَّيْطَانُ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ؟ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: فَمَنْ خَلَقَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَاِذَا حَسَّ اَحَدُكُمْ بِذٰلِكَ فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ. (1:95)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان اس بات کو ترک نہیں کرے گا کہ وہ کسی شخص کے پاس آ کر یہ کہے: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو آدمی جواب دے گا: اللہ تعالیٰ نے' وہ دریافت کرے گا: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جب کسی شخص کو اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑے' تو وہ یہ کہے: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

3- بَابُ فَضْلِ الْاِیْمَانِ

باب: ایمان کی فضیلت

151 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ قَعْنَبِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا رِيَاحُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ ذَكْوَانَ السَّمَّانِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نَادِ فِي النَّاسِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: ارْجِعْ، فَاَبَيْتُ فَلَهَزَنِي لَهْزَةً فِي صَدْرِي اَلَمُهَا فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَجِدْ بُدًّا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعَثْتَ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ طَمِعُوا وَخَشُوا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أقعد. (3:36)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جو شخص یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

حضرت جابر صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے' راستے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیغام کے ہمراہ بھیجا ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم واپس جاؤ! میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی' تو انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' جس کی تکلیف میں نے محسوس کی۔

میں واپس آ گیا میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے اسے اس' اس ''پیغام'' کے ہمراہ بھیجا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ خوشخبری سن کر (لوگ) جنت کی امید رکھیں گے۔

اور وہ ڈریں گے (حاشیے میں وضاحت ہے' یہاں لفظ غلط نقل ہوا ہے۔ اصل لفظ یہ ہے' وہ لوگ خراب ہو جائیں گے)

151- وذكره السيوطي في الجامع الكبير ص 96 وزاد نسبته إلى ابن خزيمة، وسعيد بن منصور . وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 31 في الإيمان: باب الدليل على من مات على التوحيد دخل الجنة، وعن معاذ بن جبل عنده أيضًا برقم 32 .

تو نبی اکرم ﷺ نے (حضرت جابر) سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ هُوَ الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا سب سے افضل عمل ہے

152 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حدثنا سفيان والدراوردی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيلِه. (1:2)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَاوَ الَّذِىْ فِيْ خَبَرِ اَبِي ذَرٍّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لَيْسَ بِوَاوِ وَصْلٍ وَاِنَّمَا هُوَ وَاوٌ بِمَعْنَى ثُمَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت، جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں، اس میں مذکور "واو" وصل کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ واو "ثم" کے معنی میں ہے

153 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ حَدَّثَنَا بن اَبِي السَّرِيِّ

152- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق 20299 ، والحميدی 131 ، وأحمد 5 / 150 و171، والبخاری 2518 فی العتق: باب أی الرقاب أفضل، ومسلم 84 فی الإيمان: باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، والدارمی 2/307، والنسائی فی العتق كما فی التحفة 9/195، وابن الجارود 969 والبغوی 2418 ، وابن منده فی الإيمان 232 ، والبيهقی فی السنن 6/273، و9/272، و10/373 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 20289 عن معمر، عن الزهری، عن حبيب مولى عروة، والنسائی 6/19 فی الجهاد: باب ما يعدل الجهاد فی سبيل الله عزوجل، وفی العتق من الكبرى كما فی التحفة 9/159 من طريق شعيب، عن الليث، عن عبيد الله بن أبی جعفر، كلاهما عن عروة، بهذا الإسناد . ومن طريق عبد الرزاق وأخرجه أحمد 5/163، ومسلم 84 ، وابن منده فی الإيمان 233 ، والبيهقی فی السنن .6/81 وفی الباب عن أبی هريرة فی الحديث الذی بعده. وعن عبد الله بن حُبْشی الخثعمی عند النسائی 8/94 فی الإيمان وشرائعه، والبيهقی فی السنن 3/9 و4/180و.9/164

153- وهو فی مصنف عبد الرزاق برقم 20296 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/268، ومسلم 83 فی الإيمان: باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، والنسائی 5/113 فی المناسك: باب الحج المبرور، و 6/19 فی الجهاد، وابن منده فی الإيمان 227 ، والبيهقی فی السنن 5/262، وأبو عوانة .1/62 وأخرجه أحمد 2/264، والبخاری 26 فی الإيمان: باب من قال: الإيمان هو العمل، و 1519 فی الحج: باب فضل الحج المبرور، ومسلم 83 ، والنسائی 8/93 فی الإيمان وشرائعه: باب ذكر أفضل الأعمال، والدارمی 2/201 وأبو عوانة، والبيهقی فی السنن 9/157، والبغوی 1840 ، من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهری، به.

حَـدَّثَـنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْاِيمَانُ بِاللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ حَجٌ مَبْرُوْرٌ . (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا''۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: پھر ''مبرور حج''۔

4- بَابُ فَرْضِ الْاِیمَانِ

(باب4: فرض ایمان کا بیان)

154- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَیْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِی الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ فَاَنَاخَهُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَیُّکُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّکِیْءٌ بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ قال: فقلنا له: هذا الأبیض المتکیء، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: یَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ: یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَیْكَ فِی الْمَسْاَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ مَا بَدَا لَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ: نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ اٰللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَی النَّاسِ کُلِّهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نعم قال: فأنشدك الله آلله أمرك أن نُصَلِّیَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نعم قال: فأنشدك الله آلله أمرك أن نصوم هذا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِیَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰی فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ: اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِیْ مِنْ قَوْمِیْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُو بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَکْرٍ . (3:65)

حدیث154: شریک بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اس نے مسجد میں اس اونٹ کو بٹھایا اور پھر اسے باندھ دیا۔ پھر اس نے لوگوں سے دریافت کیا: آپ میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے

154- إسناده صحیح؛ عیسی بن حماد: هو ابن مسلم التجیبی، وباقی السند من رجال الشیخین، وأخرجه أبو داوٗد 486 فی الصلاة: باب ما جاء فی المشرك یدخل المسجد، والنسائی 4/122-123 فی الصوم: باب وجوب الصوم، وابن ماجة 1402 فی الإقامة: باب ما جاء فی فرض الصلوات الخمس والمحافظة علیها، کلهم عن عیسی بن حماد، بهذا الإسناد .'وأخرجه أحمد 3/168، والبخاری 63 فی العلم: باب ما جاء فی العلم، وابن منده 130 ، والبغوی فی شرح السنة برقم 3 ، من طرق عن اللیث، بهذا الإسناد. وقدوم ضمام کان فی سنة تسع بعد فتح مکة، جزم بذلك ابن إسحاق وأبو عبید، وغیرهما کما فی الفتح 1/152.'وأخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان 4 ، وأحمد 1/264 من حدیث ابن عباس.

درمیان ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اسے کہا: یہ سفید رنگت کے مالک' ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے صاحب (نبی اکرم ﷺ) ہیں۔

اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: اے عبدالمطلب کے صاحبزادے! نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا: میں تمہیں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد ﷺ! میں آپ سے کچھ سوال کروں گا اور سوال کرتے ہوئے ذرا سختی کا اظہار کروں گا' تو آپ مجھ سے ناراض نہ ہویئے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں' جو مناسب لگتا ہے تم پوچھو۔

اس نے کہا: میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف بھیجا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں۔

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' ہم روزانہ پانچ نمازیں پڑھا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں۔

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے' ہم سال میں اس مہینے میں روزے رکھیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں۔

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' آپ ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کریں اور اسے ہمارے غریب لوگوں میں تقسیم کردیں؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں!

اس شخص نے کہا: آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں' میں اس پر ایمان لاتا ہوں' میں اپنے پیچھے (موجود) اپنی قوم کا نمائندہ ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے' جس کا تعلق بنوسعد بن بنوبکر سے ہے۔

155 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ الْبَلَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ

155– إسناده صحيح . وأخرجه أبو عوانة في المسند /1 2 من طريقين عن عبد الملك بن إبراهيم الجدى، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف 11/9، 10، وفى كتابه الإيمان 5 ، ومسلم 12 فى الإيمان: باب السؤال عن أركان الإسلام، والترمذى 614 فى الزكاة: باب ما جاء إذا أديت الزكاة، والنسائى 4/121، فى الصوم، وابن منده 129 . وأبو عوانة /1 2 و3، والحاكم فى معرفة علوم الحديث ص 5. والبغوى فى شرح السنة 4 و 5 ، من طرق عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد.

مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُهِينَا اَنْ نَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّاْتِيَهُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَزَعَمَ اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ قَالَ: صدق قال فمن خلق السَّمَاءَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا هٰذِهِ الْمَنَافِعَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَبِالَّذِىْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا هٰذِهِ الْمَنَافِعَ اَللّٰهُ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِىْ يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَدَقَةً فِىْ اَمْوَالِنَا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِىْ سَنَتِنَا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَلَمَّا قَفَّى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ صَدَقَ ليدخلن الجنة. (1:3)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ مِثْلُ الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّمِ وَالِاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالصَّوْمِ الْفَرْضِ وَمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ الَّتِىْ هِىَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الكل.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات سے منع کر دیا گیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کریں۔

تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ کوئی دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور آپ سے سوال کرے تو ہم اسے سن لیا کریں۔

ایک مرتبہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پیغام رساں ہمارے پاس آیا تھا۔

اس نے یہ بات بیان کی: آپ یہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

اس شخص نے دریافت کیا: آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اس نے دریافت کیا: زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔

اس نے دریافت کیا: ان پہاڑوں کو کس نے قائم کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔

اس نے دریافت کیا: ان میں فائدے کس نے رکھے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔

اس نے کہا: پھروہ ذات جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور پہاڑوں کو نصب کیا ہے اور ان میں منافع رکھے ہیں۔ اس کی قسم دے کر میں (آپ سے دریافت کرتا ہوں) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس نے کہا: آپ کے مبلغ نے یہ بات بتائی ہے ہم پر (روزانہ) پانچ نمازیں پڑھنا لازم ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے اس نے دریافت کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ کے مبلغ نے یہ بات بتائی ہے ہمارے اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

اس نے کہا: آپ کے مبلغ نے یہ بات بھی بتائی ہے ہم پر پورے سال میں ایک مہینے کے روزے رکھنا فرض ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اس شخص نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس نوعیت کے احکام جیسے وضو تیمم غسل جنابت پانچ نمازیں فرض روزہ اور اس جیسے دیگر احکام مخاطب افراد پر بعض حالتوں میں فرض ہوتے ہیں تمام حالتوں میں فرض نہیں ہوتے۔

156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ

156- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري 1458 في الزكاة: باب لا تؤخذ كرائم أموال الناس في الصدقة، ومسلم 19 31 في الإيمان: باب الدعاء إلى الشهادتين وشرائع الإسلام، وابن منده في الإيمان 214 ، والطبراني في الكبير 12207 . من طريق أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 7372 في التوحيد: باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلى توحيد الله تبارك وتعالى، من طريق عبد الله بن أبي الأسود، عن الفضل بن العلاء ، عن إسماعيل بن أمية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/114، وأحمد 1/233، والبخاري 1395 في الزكاة، باب وجوب الزكاة، و 1496 باب أخذ الصدقة من الأغنياء ، و 2448 في المظالم: باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم، و 4347 في المغازي: باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع، و 7371 في التوحيد، ومسلم 19 في الإيمان: باب الدعاء إلى الشهادتين وشرائع الإسلام، وأبو داوُد 1584 في الزكاة: باب زكاة السائمة، والترمذي 625 في الزكاة: باب ما جاء في كراهية أخذ خيار المال في الصدقة، والنسائي 5/2 في الزكاة: باب وجوب الزكاة، وابن ماجة 1783 في الزكاة: باب فرض الزكاة، والدارمي 1/379 و384 في الزكاة، وابن منده 116 و 117 و 213 ، والبغوي في شرح السنة 1557 ، والدارقطني 2/136، والطبراني 12408 ، من طرق عن زكريا بن إسحاق المكي، عن يحيى بن عبد الله بن صيفي، بهذا الإسناد.

عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَاِذَا فَعَلُوهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوا بِهٰذَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أموال الناس. (1:4)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ مِثْلُ الْحَجِّ وَالزَّكَاةِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا مِنَ الْفَرَائِضِ الَّتِيْ فُرِضَتْ عَلٰى بَعْضِ الْعَاقِلِيْنَ الْبَالِغِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف جا رہے ہو' تم انہیں سب سے پہلے اللہ کی عبادت کی دعوت دینا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرلیں' تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ ایسا کرلیں' تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے اموال میں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی' جب وہ اس حکم کی فرمانبرداری کریں' تو تم ان سے زکوٰۃ وصول کرلینا اورلوگوں کے عمدہ مال حاصل کرنے سے بچنا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ قسم جیسے حج اور زکوٰۃ اور ان جیسے دیگر فرائض (وہ ہیں) جو بعض عاقل و بالغ لوگوں پر بعض مخصوص حالتوں میں فرض قرار دیئے گئے ہیں' یہ ہر حال میں فرض نہیں ہیں (یعنی زکوٰۃ اس پر فرض ہوگی جو صاحبِ نصاب ہو اور اس نصاب پر ایک سال گزر جائے اور حج اس پر فرض ہوگا جس کے لئے حج کے مخصوص ایام میں مکہ تک جانا ممکن ہو۔ یہ ہر مسلمان پر ہر حال میں فرض نہیں ہے۔)

157- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ

157- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو عبيد في الإيمان 1 ص58، 59، والبخاري 523 في مواقيت الصلاة: باب (مُنِيبِينَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلاةَ وَلا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ) ، ومسلم 17 في الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى، وأبو داوٗد 3692 في الأشربة: باب في الأوعية، والترمذي 2611 في الإيمان: باب ما جاء في إضافة الفرائض إلى الإيمان، والنسائي 8/120 في الإيمان: باب أداء الخمس، وابن مندة 22 و 153 من طرق عن عباد بن عباد، بهذا الإسناد.وأخرجه عبد الرزاق 16927 عن معمر، عن أبي جمرة، به مختصرًا، ومن طريق عبد الرزاق وأخرجه أحمد 1/333، .334وسيورده المؤلف برقم 172 من طريق شعبة، عن أبي جمرة، به، ويأتي تخريجه في موضعه . وأخرجه من طرق أخرى عن أبي جمرة، به: البخاري 1398 في الزكاة، و 3095 في فرض الخمس، و 3510 في المناقب، و 4369 في المغازي، و 6176 في الأدب: باب قول الرجل مرحبًا، و 7556 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ) ، ومسلم 3/1579 17 39 في الأشربة: باب النهي عن الانتباذ في المزفت، والبيهقي في. دلائل النبوة 5/323-324، وابن منده 18 و 19 و 20 و 151 و 169 .

حدثنا أبو جمرة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

2 (متن حدیث):قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَعْمَلُ بِهٖ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا قَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رسول اللّٰه وإقام الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَاَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ . (1:1)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[1] وَاَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے۔

ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار رکاوٹ بن جاتے ہیں۔اس لئے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکتے ہیں۔

آپ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیں جس پر ہم عمل کریں اور اپنے پیچھے لوگوں کو اس کی دعوت دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں۔اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت میں سے خمس کی ادائیگی کرنا اور تمہیں دُباء، حنتم، نقیر اور مقیر سے منع کرتا ہوں۔

یہ روایت قتادہ نے سعید بن مسیّب اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيْمَانَ وَالْاِسْلَامَ اسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان اور اسلام ایک ہی مفہوم کے دو نام ہیں

158 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا

---

[1] أخرجه أحمد 1/361 عن بهز وعفان، وابن منده في الإيمان 156 من طريق مسلم بن إبراهيم، ثلاثتهم عن أبان بن يزيد العطار، عن قتادة، بهذا الإسناد.

[2] وأخرجه أحمد 3/22، 23 عن يحيى بن سعيد، ومسلم 18 في الإيمان، من طريق ابن علية، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري.وأخرجه عبد الرزاق 16929 عن ابن جريج، عن أبي قزعة، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد.

21 (متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اَلَا تَغْزُو؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
21 اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ البيت . (1:1)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَانِ خَبَرَانِ خَرَجَ خِطَابُهُمَا عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْإِيمَانَ ثُمَّ عَدَّهُ اَرْبَعَ خِصَالٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْإِسْلَامَ وَعَدَّهُ خَمْسَ خِصَالٍ وَهٰذَا مَا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الشَّيْءَ فِيْ لُغَتِهَا بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ وَلَا تُرِيْدُ بِذِكْرِهَا ذٰلِكَ الْعَدَدَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ وَلَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْإِيمَانَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا عُدَّ فِيْ خبر بن عَبَّاسٍ لِاَنَّهُ ذَكَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ خَبَرٍ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً مِنَ الْإِيمَانِ ليست في خبر بن عمر ولا بن عباس اللذين ذكرناهما.

حنظلہ بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ بن خالد کو طاؤس کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ جہاد میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دو روایات جن میں الفاظ کا مخصوص پس منظر ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا ذکر کیا ہے اور پھر آپ نے اس کے لئے چار خصلتوں کا تذکرہ کیا ہے' پھر آپ نے اسلام کا تذکرہ کیا اور اس کے لئے پانچ خصلتوں کا تذکرہ کیا۔

یہ وہ صورت ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ عرب اپنے محاورے میں کسی متعین تعداد کے ہمراہ کسی چیز کا ذکر کرتے ہیں اور اس متعین تعداد کے تذکرے سے مراد یہ نہیں ہوتا کہ اس کے علاوہ تعداد کی نفی کر دی جائے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مراد نہیں لیا کہ ایمان سے مراد صرف وہی امور ہوں گے جن کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول

158- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه الترمذي 2609 في الإيمان، عن أبي كريب، والآجري في الشريعة ص106 من طريق إسماعيل، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/143، والبخاري 8 في الإيمان: باب دعاؤكم إيمانكم، ومسلم 16 22 في الإيمان: باب بيان أركان الإسلام، والنسائي 8/107 في الإيمان: باب على كم بني الإسلام، وأبو عبيد في الإيمان 4 ص59 وأبو نعيم في أخبار أصبهان 1/146، والبيهقي في السنن 1/358، وابن منده 40 و 148 والبغوي في شرح السنة 6 ، من طرق عن حنظلة به، وصححه ابن خزيمة برقم 308 .ومن طرق عن ابن عمر أخرجه الحميدي 703 ، وأحمد 2/26 و93و120، ومسلم 16 في الإيمان، والترمذي 2609 في الإيمان، وأبو عبيد في كتاب الإيمان ص 59، والآجري في الشريعة ص 106، وابن منده في الإيمان 41 و 42 و 43 و 149 و 150 ، والطبراني في الكبير 13203 و 13518 ، وأبو نعيم في حلية الأولياء 3/62، والبيهقي في السنن 3/367، وصححه ابن خزيمة برقم 309 . وسيورده المؤلف أيضًا برقم 1446 في أول كتاب الصلاة.

روایت میں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے دیگر روایات میں دیگر بہت سی اشیاء کا ایمان کا حصہ ہونے کا ذکر کیا ہے جن کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ان دوروایات میں نہیں ہے جنہیں ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِيمَانَ وَالْاِسْلَامَ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

159- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَائِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَرَاَيْتَ الْعُرَاةَ الْحُفَاةَ رُؤُوْسَ النَّاسِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ) (لقمان: 34) الْاٰيَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ. (3:26)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے۔ اس دوران ایک شخص چلتا ہوا آپ کے پاس حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں، اس کی بارگاہ میں حاضری پر ایمان رکھو اور تم دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ' فرض نماز ادا کرو' تم فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔

159- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 4777 في التفسير: باب (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ)، عن إسحاق بن إبراهيم وهو الحنظلي المعروف بابن راهويه، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/5، 6، والبخاري 50 في الإيمان: باب سؤال جبريل النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الإيمان والإسلام، ومسلم 9 في الإيمان: باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، وابن ماجة 64 في المقدمة: باب في الإيمان، وابن منده في الإيمان 15 من طرق عن إسماعيل بن عُلية، عن أبي حيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 9 6 عن ابن نمير، عن محمد بن بشر، عن أبي حيان، به. وأخرجه مسلم 10 في الإيمان من طريق زهير بن حرب، وابن منده 16 و 159 من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، عن عمارة بن القعقاع، عن أبي زرعة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/101 في الإيمان: باب صفة الإيمان والإسلام، عن محمد بن قدامة، عن جرير، عن أبي فروة، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة وأبي ذر. وأخرجه دون ذكر السؤال عن الإيمان وما بعده أبو داؤد 4698 في السنة: باب في القدر، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير بإسناد النسائي المذكور. وسيرد برقم 168 من حديث ابن عمر.

اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! احسان سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔

اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس بارے میں جس شخص سے دریافت کیا گیا ہے وہ دریافت کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا تاہم میں تمہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتادیتا ہوں۔

جب کنیز اپنے آقا کو جنم دے اور جب تم برہنہ جسم، برہنہ پاؤں (لوگوں) کو حکمران دیکھو (تو یہ قیامت کی نشانیاں ہوں گی)

پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

''بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔''

(اس کے بعد پوری آیت ہے)

پھر وہ شخص چلا گیا لوگوں نے اسے تلاش کیا وہ انہیں نہیں ملا تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''یہ جبرائیل تھے جو اس لئے آئے تھے تاکہ لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ يَشْتَمِلُ ذٰلِكَ الْمَعْنَى عَلَى الأقوال و الأفعال معا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اسلام اور ایمان ایک ہی معنی کے دو نام ہیں اور وہ مفہوم اقوال اور افعال دونوں پر مشتمل ہے

160- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ قَزَعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ عَدَدَ اَصَابِعِیْ هٰذِهٖ اَنْ لَا اٰتِيَكَ فَمَا الَّذِیْ بَعَثَكَ بِهٖ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ، قَالَ: وَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: اَنْ تُسْلِمَ قَلْبَكَ لِلّٰهِ وَاَنْ تُوَجِّهَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ وَاَنْ تُصَلِّیَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّیَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ اَخَوَانِ نَصِيْرَانِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ تَوْبَةً اَشْرَكَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ. (3:65)

160- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 5/3 عن عفان، والطبراني 19/ 1036 من طريق أسد بن موسى، وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 20115، وأحمد 5/5، والنسائي 5/4 في الزكاة: باب وجوب الزكاة و5/82، 83: باب من سأل بوجه الله عزوجل، وابن المبارك في الزهد 987، والطبراني 19/ 969 من طريق بهز بن حكيم بن معاوية، عن أبيه حكيم، بهذا الإسناد. وله طريقان آخران عند الطبراني 19/ 1033 و 1073. وقسمه الأخير وهو: لا يقبل الله ... أخرجه ابن ماجة 2536 في الحدود: باب المرتد عن دينه، من طريق أبي أسامة، عن بهز بن حكيم، عن أبيه، به.

حکیم بن معاویہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں' جب میں اپنی انگلیوں کی تعداد میں یہ قسم اٹھا چکا تھا کہ میں آپ کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

آپ کو کس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کے۔

انہوں نے دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے لئے جھکا دو اور تم اپنا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرلو۔

اور تم فرض نماز ادا کرو اور تم فرض زکوٰۃ ادا کرو۔

یہ دو بھائی ہیں' جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی بھی ایسے بندے کی توبہ قبول نہیں کرے گا' جو اسلام قبول کرنے کے بعد شرک کا ارتکاب کرے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

161 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَلْمُسْلِمُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فى سبعة أمعاء . (3:13)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے' اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْخِطَابَ مَخْرَجُهُ مَخْرَجُ الْعُمُوْمِ وَالْقَصْدُ فِيْهِ الْخُصُوْصُ اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ النَّاسِ لَا الْكُلَّ.

161- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 3/109 في الجامع: باب ما جاء في معي الكافر، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5396 في الأطعمة: باب المؤمن يأكل في معي واحد، والطحاوي في مشكل الآثار .2/407 وأخرجه أحمد 2/257 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن إسحاق، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 19558 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/318، والبغوي 2879 وأخرجه أحمد 2/415 و455، والبخاري 5397 في الأطعمة، وابن ماجة 3256 في الأطعمة: باب المؤمن يأكل في معي واحد، والنسائي في الوليمة كما في التحفة 10/85-86 من طرق عن شعبة، عن عدي بن ثابت، عن أبي حازم، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/321 عن محمد بن كثير، وأحمد 2/435، والدارمي 2/99 في الأطعمة، عن يحيى بن سعيد، كلاهما عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة . وفي الباب عن ابن عمر عند أحمد 2/21، وابن ماجة 3257 ، وعن جابر عند أحمد 3/357 و392، وعن ميمونة بنت الحارث عند أحمد 6/335، وعن أبي بصرة الغفاري عند أحمد 6/397، وعن أبي موسى الأشعري عند ابن ماجة 3258 .

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روایت کے الفاظ کا مخرج عموم ہے لیکن مراد مخصوص ہے اس سے مراد بعض لوگ ہیں تمام لوگ مراد نہیں ہیں

162 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ بِمَنْبَجَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَ حِلَابَهَا حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِىْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَشْرَبُ فِىْ سبعة أمعاء. (3:13)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک کافر شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا اس نے اس کا دودھ پی لیا' تو دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے اس کا دودھ بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔

پھر صبح کے وقت اس نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے اس کا دودھ پی لیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو وہ اسے ختم نہیں کر سکا۔ (تو اس موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک مومن ایک آنت میں پیتا ہے' اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ بَيْنَهُمَا فُرْقَانٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اسلام اور ایمان کے مفہوم کے درمیان فرق ہے

163 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِى السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ:

162- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى الموطأ 3/109، 110 فى الجامع: باب ما جاء فى معى الكافر، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/375، ومسلم 2063 فى الأشربة: باب المؤمن يأكل فى معى واحد، والترمذى 1819 فى الأطعمة: باب ما جاء أن المؤمن يأكل فى معى واحد، والنسائى فى الوليمة كما فى التحفة 9/416 والبيهقى فى دلائل النبوة 6/116 -117، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/408، 409 والبغوى 2880 .

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ مُسْلِمٌ قَالَهَا ثَلَاثًا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: نَرٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ والإيمان العمل. (3:65)

❀❀ عامر بن سعد بن وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو کچھ عطیات دیئے۔ آپ نے ان میں سے ایک شخص کو کچھ نہیں دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے فلاں اور فلاں کو دے دیا ہے لیکن فلاں شخص کو کچھ نہیں دیا۔ حالانکہ وہ مومن ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مومن ہے یا مسلمان ہے؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

زہری کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں: اسلام سے مراد زبانی طور پر کلمہ پڑھنا ہے اور ایمان سے مراد عمل کرنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِينَ مِمَّنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَّظَانِّهٖ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللذين ذكرناهما

اس روایت کا تذکرہ جس نے احادیث کا سماع کرنے والے بعض ایسے افراد کو غلط فہمی کا شکار کیا' جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (انہیں یہ غلط فہمی ہوئی کہ) یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم ذکر کر چکے ہیں

164 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثني الليث بن سعد عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِيْ فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ وَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَفَاَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ قَطَعَ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ قَطَعَهَا اَفَاَقْتُلُهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قبل أن تقتله وأنت بمنزلة قبل أن يقول كلمته التي قال. (3:65)

163- حديث صحيح، رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي السرى، فإنه كثير الأوهام، وقد توبع، وأخرجه الحميدى 69 ، وأحمد 1/167، وابن منده في الإيمان 161 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 68 ، وأبو داوٗد 4683 فى السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، والنسائى 8/103 و104 فى الإيمان: باب تأويل قوله تعالى: (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا) ، وابن منده فى الإيمان 161 من طرق عن معمر، بهذا الإسناد وأخرجه الحميدى 67 ، والطيالسى 198 ، وابن أبى شيبة 11/31، وأحمد 1/182، والبخارى 27 فى الإيمان: باب إذا لم يكن الإسلام على الحقيقة، و 1478 فى الزكاة: باب لا يسألون الناس إلحافاً، ومسلم 150 فى الإيمان: باب تألف قلب من يخاف على إيمانه، وابن منده 162 ، من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ قتلته بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ يُرِيْدُ بِهِ اَنَّكَ تُقْتَلُ قَوَدًا لِاَنَّهُ كَانَ قَبْلَ اَنْ اَسْلَمَ حَلَالَ الدَّمِ وَاِذَا قَتَلْتَهُ بَعْدَ اِسْلَامِهِ صِرْتَ بِحَالَةٍ تُقْتَلُ مِثْلَهُ قَوَدًا بِهِ لَا اَنَّ قَتْلَ الْمُسْلِمِ يُوجِبُ كُفْرًا يُخْرِجُ مِنَ الْمِلَّةِ اِذِ اللّٰهُ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى) (البقرة: 178).

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت حال کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میں کسی کافر کے مدمقابل آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے اور میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ دیتا ہے پھر (میں اس پر غالب آتا ہوں) تو وہ مجھ سے بچنے کے لئے درخت کے پیچھے جاتا ہے اور کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کے لئے اسلام قبول کرتا ہوں تو اس شخص کے یہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کردوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا تھا اور اس نے اس ہاتھ کو کاٹنے کے بعد یہ بات کہی ہے۔ کیا میں اس کو قتل کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم اسے قتل کردیتے ہو تو وہ تمہاری اس جگہ پر آجائے گا جس جگہ تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے۔

اور تم اس کی اس جگہ پر چلے جاؤ گے جو اس کے کہے ہوئے کلمے سے پہلے اس کا مقام تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم اسے قتل کردیتے ہو تو وہ تمہاری اس جگہ پر آجائے گا جس جگہ تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے۔'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تمہیں قصاص میں قتل کردیا جائے گا کیونکہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اس کا خون بہانا جائز تھا لیکن جب تم نے اس کے اسلام قبول کرنے کے بعد اسے قتل کیا تو تم ایسی حالت میں پہنچ جاؤ گے کہ تمہیں اس کے قصاص میں قتل کردیا جائے گا۔

اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے: کسی مسلمان کو قتل کرنا ایسے کفر کو واجب کردیتا ہے جو آدمی کو دین سے خارج کردے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص پر لازم قرار دیا گیا ہے''۔

164–اسناده صحيح وأخرجه ابن أبي شيبة 10/126 و12/378، ومسلم 95 في الإيمان: باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لا إله إلا الله، وأبو داوُد 2644 في الجهاد: باب علام يُقاتل المشركون، والنسائي في السير كما في التحفة 8/503، وابن منده 57 و 58 ، والطحاوي في مشكل الآثار 1/704، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/5، ومسلم 95 156 من طريق عبد الرزاق، عن ابن جريج، عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق في مصنفه 18719 عن معمر، عن الزهري، به. ومن طريق أخرجه ابن منده 56 . وأخرجه أحمد 6/3، 4، والبخاري 4019 في المغازي، و 6765 في الديات: باب قوله تعالى: (وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) ، وابن منده 55 و 58 و 60 ، والبيهقي 8/195 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْإِيمَانِ لِلْمُقِرِّ بِالشَّهَادَتَيْنِ مَعًا

دوشہادتوں کا ایک ساتھ اقرار کرنے والے کے لئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ

165 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حدثنا بن اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ لِىْ غُنَيْمَةٌ تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِىْ فِىْ قِبَلِ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ ذَهَبَ الذِّئْبُ مِنْهَا بِشَاةٍ وَاَنَا مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اَفَلَا اُعْتِقُهَا؟ قَالَ: ائْتِنِىْ بِهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِى السَّمَاءِ قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مؤمنة . (3:49)

❀❀ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری کچھ بکریاں تھیں جنہیں میری ایک کنیز "احد" اور "جوانیہ" کی طرف چرایا کرتی تھی۔ ایک دن میں وہاں پہنچا' تو پتہ چلا کہ ان میں سے ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔

میں بھی انسان ہوں' مجھے بھی اسی طرح غصہ آ گیا' جس طرح لوگوں کو غصہ آتا ہے' تو میں نے اسے مکا مارا۔

پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد نہ کردوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے میرے پاس لے کر آؤ۔

میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: آسمان میں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آزاد کردو۔ وہ مومن ہے۔

165– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبي شيبة 11/9 و20، وأحمد 5/447، 448، ومسلم 537 في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من إباحة، وأبو داؤد 930 في الصلاة: باب تشميت العاطس في الصلاة، و 3282 في الأيمان والنذور: باب في الرقبة المؤمنة، والنسائي في السير كما في التحفة 8/427، وأبو عبيد في الإيمان 84 وابن الجارود 212 ، والطبراني في الكبير /19 938 من طريقين عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1105 ، وأحمد 5/448، ومسلم 537 في المساجد/ والنسائي 3/14 في السهو: باب الكلام في الصلاة، وابن خزيمة في التوحيد ص 121، وابن أبي عاصم 104 ، والبيهقي في السنن 10/57، وفي الأسماء والصفات ص 421، واللالكائي في السنة 652 ، والطبراني /19 927 و 939 ، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به . وأخرجه مالك 3/5، 6 في العتق والولاء : باب ما يجوز في العتق في الرقاب الواجبة، عن هلال بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عمر بن الحكم، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في الرسالة 242 ، والنسائي في النعوت والتفسير كما في التحفة 2/427، والبيهقي 10/57. وفي الباب عن الشريد بن سويد الثقفي سيورده المؤلف برقم 189 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْإِيمَانَ اَجْزَاءٌ وَشُعَبٌ لَهَا اَعْلٰى وَاَدْنٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان کے اجزاء ہوتے ہیں اوراس کے کچھ شعبے ہوتے ہیں جن میں سے کچھ اعلیٰ ہوتے ہیں' اور کچھ ادنیٰ ہوتے ہیں

166 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً اَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَرْفَعُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطريق والحياء شعبة من الإيمان . (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اِلَى الشيء الذى هو فرض على المخاطبين فى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ فَجَعَلَهُ اَعْلَى الْإِيْمَانِ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الشَّيْءِ الَّذِيْ هُوَ نَفْلٌ لِلْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ فَجَعَلَهُ اَدْنَى الْإِيْمَانِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وَكُلَّ شَيْءٍ فَرْضٌ عَلٰى بَعْضِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وَكُلَّ شَيْءٍ هُوَ نَفْلٌ لِلْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ كُلُّهُ من الإيمان.

وَاَمَّا الشَّكُّ فِيْ اَحَدِ الْعَدَدَيْنِ فَهُوَ مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ فِي الْخَبَرِ كَذٰلِكَ قَالَهُ مَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلٍ وَقَدْ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَرْفُوْعًا وَقَالَ: اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَلَمْ يَشُكَّ وَاِنَّمَا تَنَكَّبْنَا خَبَرَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَاقْتَصَرْنَا عَلٰى خَبَرِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ لِنُبَيِّنَ اَنَّ الشَّكَّ فِي الْخَبَرِ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ كَلَامُ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ كَمَا ذكرناه.

166- إسناده صحيح على مسلم . وأخرجه مسلم 35 58 فى الإيمان: باب بيان عدد شعب الإيمان، وابن ماجة 57 فى المقدمة: باب فى الإيمان، وابن منده فى الإيمان 147 ، والبغوى فى شرح السنة 17 ، والآجرى فى الشريعة 110 من طرق عن جرير هو ابن عبد الحميد ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/414 عن عفان، وأبو داوٗد 4676 فى السنة: باب فى رد الإرجاء ، عن موسى بن إسماعيل، والبغوى فى شرح السنة 18 ، من طريق حجاج الأنماطى، كلهم عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صالح، بهذا الإسناد . وسيورده برقم 191 من طريق سفيان الثورى، عن سهيل بن أبى صالح، به، ويرد تخريجه هناك . وأخرجه ابن أبى شيبة 11/40، والنسائى 8/110 فى الإيمان: باب ذكر شعب الإيمان، وابن ماجة 57 . وسيورده بعده 167 و 190 من طريق سليمان بن بلال، عن ابن دينار، به. وبرقم 181 من طريق بن يزيد بن عبد الله بن الهاد، عن ابن دينار، به، ويرد تخريج كل طريق فى موضعه. وأخرجه الطيالسى 2402 من طريق وهيب، عن سهيل بن أبى صالح، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/379، من طريق قتيبة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ شعبے ہیں''۔

(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے بلند ترین ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنا ہے' اور سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں اس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جو تمام مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض ہے' اور آپ نے اسے ایمان کا بلند تر درجہ قرار دیا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے' جو مخاطب لوگوں کے لئے تمام اوقات میں نفل ہے' اور آپ نے اسے ایمان کا سب سے نیچے کا درجہ قرار دیا ہے۔

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر وہ چیز جو مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض کی گئی ہے' اور ہر وہ چیز جو بعض مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض کی گئی ہے' اور ہر وہ چیز جو مخاطب لوگوں کے لئے ہر حالت میں نفل ہے یہ سب کی سب ایمان کا حصہ ہیں۔

جہاں تک دو عددوں میں سے ایک کے بارے میں شک کا تعلق ہے' تو یہ شک سہیل بن ابوصالح نامی راوی کو اس روایت میں ہوا ہے۔

یہ بات معمر نے سہیل کے حوالے سے اسی طرح بیان کی ہے' اور سلیمان بن بلال نے اسے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں''

انہوں نے کسی شک کے بغیر یہ بات ذکر کی ہے۔

ہم نے اس جگہ پر سلیمان بن بلال کی نقل کردہ روایت کو پرے کر دیا ہے' اور سہیل بن ابوصالح کی نقل کردہ روایت پر اکتفا کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے: تاکہ ہم یہ بات بیان کر دیں کہ روایت کے الفاظ میں شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا حصہ نہیں ہے بلکہ یہ سہیل بن ابوصالح کا کلام ہے جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں سہیل بن ابوصالح نامی راوی منفرد ہے

167 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ

عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وستون شعبة والحياء شعبة من الإيمان. (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اخْتَصَرَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ هٰذَا الْخَبَرَ فَلَمْ يَذْكُرْ ذِكْرَ الْاَعْلٰى وَالْاَدْنٰى مِنَ الشُّعَبِ وَاقْتَصَرَ عَلٰى ذِكْرِ السِّتِّيْنَ دُوْنَ السَّبْعِيْنَ وَالْخَبَرُ فِیْ بِضْعٍ وَسَبْعِيْنَ خَبَرٌ مُتَقَصًّى صَحِيْحٌ لَا ارْتِيَابَ فِیْ ثُبُوْتِهٖ وَخَبَرُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ غَيْرُ مُتَقَصًّى وَاَمَّا الْبِضْعُ فَهُوَ اسْمٌ يَقَعُ عَلٰى اَحَدِ اَجْزَاءِ الْاَعْدَادِ لِاَنَّ الْحِسَابَ بِنَاؤُهٗ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ عَلَى الْاَعْدَادِ وَالْفُصُوْلِ وَالتَّرْكِيْبِ فَالْاَعْدَادُ مِنَ الْوَاحِدِ اِلَى التِّسْعَةِ وَالْفُصُوْلُ هِیَ الْعَشَرَاتُ وَالْمِئُوْنُ وَالْاُلُوْفُ وَالتَّرْكِيْبُ مَا عَدَا مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ تَتَبَّعْتُ مَعْنَى الْخَبَرِ مُدَّةً وَذٰلِكَ اَنَّ مَذْهَبَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ اِلَّا بِفَائِدَةٍ وَلَا مِنْ سُنَنِهٖ شَیْءٌ لَا يُعْلَمُ مَعْنَاهُ فَجَعَلْتُ اَعُدُّ الطَّاعَاتِ مِنَ الْاِيمَانِ فَاِذَا هِیَ تَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا الْعَدَدِ شَيْئًا كَثِيْرًا فَرَجَعْتُ اِلَى السُّنَنِ فَعَدَدْتُ كُلَّ طَاعَةٍ عَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيمَانِ فَاِذَا هِیَ تَنْقُصُ مِنَ الْبِضْعِ وَالسَّبْعِيْنَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ مِنْ كَلَامِ رَبِّنَا وَتَلَوْتُهٗ اٰيَةً اٰيَةً بِالتَّدَبُّرِ وَعَدَدْتُ كُلَّ طَاعَةٍ عَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاِيمَانِ فَاِذَا هِیَ تَنْقُصُ عَنِ الْبِضْعِ وَالسَّبْعِيْنَ فَضَمَمْتُ الْكِتَابَ اِلَى السُّنَنِ وَاَسْقَطْتُ الْمُعَادَ مِنْهَا فَاِذَا كُلُّ شَیْءٍ عَدَّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاِيمَانِ فِیْ كِتَابِهٖ وَكُلُّ طَاعَةٍ جَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيمَانِ فِیْ سُنَنِهٖ تِسْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهَا شَیْءٌ فَعَلِمْتُ اَنَّ مُرَادَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِی الْخَبَرِ اَنَّ الْاِيمَانَ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فِی الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ فَذَكَرْتُ هٰذِهِ المسألة بِكَمَالِهَا بِذِكْرِ شُعْبَةٍ فِیْ كِتَابِ وَصْفُ الْاِيمَانِ وَشُعَبِهٖ بِمَا اَرْجُو اَنَّ فِيْهَا الْغُنْيَةَ لِلْمُتَاَمِّلِ اِذَا تَاَمَّلَهَا فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ تِكْرَارِهَا فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ.

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْاِيمَانَ اَجْزَاءٌ بِشُعَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ: اَلْاِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَعْلَاهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَذَكَرَ جُزْءًا مِنْ اَجْزَاءِ شُعَبِهٖ هِیَ كُلُّهَا فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِیْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالْاِيمَانُ بِمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنْ اَجْزَاءِ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ وَاقْتَصَرَ عَلٰى ذِكْرِ جُزْءٍ وَاحِدٍ مِّنْهَا حَيْثُ قَالَ: اَعْلَاهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّ سَائِرَ الْاَجْزَاءِ مِنْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ كُلُّهَا مِنَ الْاِيمَانِ ثُمَّ

167- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 35 في الإيمان: باب بيان عدد شعب الإيمان، عن عبيد الله بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 9 في الإيمان: باب أمور الإيمان، ومسلم 35، والنسائي 8/110 في الإيمان: باب ذكر شعب الإيمان، وابن منده في الإيمان 144، من طرق عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم 190 من طريق الفضل بن يعقوب الرخامي، عن أبي عامر العقدي، به.

عَطَفَ فَقَالَ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ فَذَكَرَ جُزْءًا مِنْ اَجْزَاءِ شُعَبِهٖ هِيَ نَفْلٌ كُلُّهَا لِلْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ سَائِرَ الْاَجْزَاءِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ وَكُلَّ جُزْءٍ مِّنْ اَجْزَاءِ الشُّعَبِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ بَيْنِ الْجُزْاَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اللذين هما من اَعْلَى الْاِيْمَانِ وَاَدْنَاهُ كُلُّهُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَاَمَّا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ فَهُوَ لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلٰى شَيْءٍ بِكِنَايَةِ سَبَبِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّ الْحَيَاءَ جِبِلَّةٌ فِي الْاِنْسَانِ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّكْثِرُ فِيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقِلُّ ذٰلِكَ فِيْهِ وَهٰذَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى زِيَادَةِ الْاِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ لِاَنَّ النَّاسَ لَيْسُوا كُلُّهُمْ عَلٰى مَرْتَبَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الْحَيَاءِ فَلَمَّا اسْتَحَالَ اسْتِوَاؤُهُمْ عَلٰى مَرْتَبَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْهِ صَحَّ اَنَّ مَنْ وُجِدَ فِيْهِ اَكْثَرُ كَانَ اِيْمَانُهٗ اَزْيَدَ وَمَنْ وُجِدَ فِيْهِ مِنْهُ اَقَلُّ كَانَ اِيْمَانُهٗ اَنْقَصَ وَالْحَيَاءُ فِيْ نَفْسِهٖ هُوَ الشَّيْءُ الْحَائِلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَبَيْنَ مَا يُبَاعِدُهٗ مِنْ ربه عن الْمَحْظُوْرَاتِ فَكَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ تَرْكَ الْمَحْظُوْرَاتِ شُعْبَةً مِنَ الْاِيْمَانِ بِاِطْلَاقِ اسْمِ الحياء عليه على ما ذكرناه.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سلیمان بن بلال نے اس روایت کو مختصر کیا ہے انہوں نے سب سے بلند اور سب سے نیچے والے شعبے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے ستر کی بجائے صرف ساٹھ کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے' جبکہ روایت میں ستر اور کچھ شعبے بھی منقول ہے۔

اور یہ ایسی روایت ہے' جو تفصیلی ہے' اور صحیح ہے اس کے ثبوت میں کوئی شک نہیں ہے۔

سلیمان بن بلال کی نقل کردہ روایت مختصر ہے' اور تفصیلی نہیں ہے جہاں تک لفظ ''بضع'' اور کچھ) کا تعلق ہے' تو یہ ایک ایسا اسم ہے' جو اعداد کے اجزاء میں سے کسی ایک پر واقع ہوتا ہے' کیونکہ حساب کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔ اعداد پر' فصول پر اور ترکیب پر۔

جہاں تک اعداد کا تعلق ہے' تو وہ ایک سے لے کر نو تک ہوتے ہیں جہاں تک فصول کا تعلق ہے' تو وہ دہائیاں' سینکڑے اور ہزار ہوتے ہیں۔

جہاں تک ترکیب کا تعلق ہے' تو وہ اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے (وہ ترکیب ہے)

میں ایک طویل عرصے تک اس روایت کے مفہوم کی تحقیق کرتا رہا اس کی وجہ یہ ہے: ہمارا مذہب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی بات کی ہے وہ کسی فائدے کی وجہ سے کی ہوگی۔

اور آپ کے طریقے میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جس کا مفہوم معلوم نہ ہو' تو میں نے ایمان میں سے نیکیوں کو گننا شروع کیا' تو وہ اس تعداد سے کہیں زیادہ تھیں پھر میں نے سنت کی طرف رجوع کیا اور میں نے ان تمام نیکیوں کو گننا شروع کیا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے حصے کے طور پر شمار کیا ہے' تو یہ ستر اور اس کی تعداد سے کچھ کم تھیں۔

پھر میں نے دو جلدوں کے درمیان پروردگار کے کلام کی طرف رجوع کیا میں نے ایک ایک آیت کو غور سے پڑھا اور ہر اس

نیکی کو شمار کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ایمان کے حوالے سے کیا ہے تو وہ بھی ستر اور اس سے کچھ کم تھیں۔

پھر میں نے کتاب کو سنت کے ساتھ ملایا اور ان میں سے تکرار کے ساتھ آنے والی چیزوں کو ساقط کر دیا تو ہر وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کا حصہ اپنی کتاب میں شمار کیا ہے۔

اور ہر وہ نیکی جسے نبی اکرم ﷺ نے ایمان کا حصہ اپنی سنت میں قرار دیا ہے وہ 79 شعبے تھے۔ نہ اس سے زیادہ تھے نہ اس سے کم تھے۔

تو مجھے پتہ چل گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی اس روایت میں مراد یہ ہے: ایمان کے ستر اور کچھ شعبے کتاب وسنت میں منقول ہیں تو میں نے یہ مسئلہ مکمل طور پر ایمان کے شعبوں کے تذکرے کے ہمراہ کتاب ایمان کی صفت اور اس کے شعبے میں ذکر کر دیا ہے۔

مجھے یہ امید ہے کہ اس میں غور وفکر کرنیوالے شخص کے لئے کفایت ہو جائے گی اور اب مجھے اس بحث کو یہاں دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس بات کی دلیل کہ ایمان کے شعبوں کے حوالے سے اجزاء ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے جو عبداللہ بن دینار کے حوالے سے منقول روایت میں ہے۔

"ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہوتے ہیں جن میں سب سے بلند اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ایمان کے شعبوں کے اجزاء میں سے ایک جز کا ذکر کیا ہے جو سارے کا سارا تمام مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔

کہ میں اللہ کا رسول ہوں یا فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر یا جنت پر یا جہنم پر اور اس جیسی دیگر چیزوں پر ایمان رکھنا اس شعبے کے اجزاء میں سے ایک ہے۔

بلکہ نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے صرف ایک جز پر اکتفا کیا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اس کا سب سے بلند تر شعبہ "اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ تمام اجزاء اس شعبے سے تعلق رکھتے ہے یہ تمام کے تمام ایمان کا حصہ ہیں پھر آپ نے عطف کیا اور لفظ "واؤ" استعمال کیا اور فرمایا: اس میں سب سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے شعبوں میں سے ایک جز کا ذکر کیا ہے جو نفل ہے اور یہ تمام اوقات میں مخاطب لوگوں کے لئے نفل کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ تمام اجزاء جو اس شعبے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان دو ذکر شدہ اجزاء کے درمیان موجود شعبوں کے تمام اجزاء میں سے ہر ایک جز۔ اس کا تذکرہ ان دو روایات میں ہے جو ایمان کا بلند تر مرتبہ اور کمترین مرتبہ ہیں۔

یہ سب کے سب ایمان کا حصہ ہیں۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے۔

''حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

تو یہ ایسے الفاظ ہیں' جن کا اطلاق کسی چیز پر اس کے سبب کے کنائے کے ساتھ کیا گیا ہے۔

اس کی صورت یوں ہے کہ جیسا ایک جبلت ہے' جو انسان میں موجود ہوتی ہے' تو کچھ لوگ ایسے ہیں' جن میں یہ زیادہ ہوتی ہے 'اور کچھ میں یہ کم ہوتی ہے' تو یہ اس چیز کی صحیح دلیل ہے کہ ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے' اور اس میں کمی بھی ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: تمام لوگ حیا کے اعتبار سے ایک ہی مرتبے کے نہیں ہوتے ہیں' تو جب ایمان کے ایک مرتبے کے بارے میں ان لوگوں کا برابر ہونا ناممکن ہے' تو یہ بات درست ہوگی کہ جس میں یہ زیادہ پائی جائے گی اس کا ایمان زیادہ ہوگا' اور جس میں یہ کم پائی جائیگی اس کا ایمان کم ہوگا۔

تو اس کا ایمان ناقص ہوگا' اور حیا اپنے وجود کے اعتبار سے ایک ایسی چیز ہے' جو آدمی اور اس چیز کے درمیان رکاوٹ بن جاتی ہے' جو چیز آدمی کو اس کے پروردگار سے دور کرتی ہے' اور ممنوعہ چیزوں سے تعلق رکھتی ہے' تو گویا کہ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے ممنوعہ چیزوں کو ترک کرنے کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے' اور اس کے لئے آپ نے لفظ حیا استعمال کیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيْمَانِ بِذِكْرِ جَوَامِعِ شُعَبِهِمَا

اس روایت کا تذکرہ جس میں اسلام اور ایمان کی صفت بیان کی گئی ہے اور ان دونوں کے تمام شعبوں کے ہمراہ (بیان کی گئی ہے)

168 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ

(متنِ حدیث): خَرَجْتُ، اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ اَوْ مُعْتَمِرَيْنِ وَقُلْنَا لَعَلَّنَا لَقِيْنَا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فنسأله عن القدر فلقينا بن عُمَرَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَكِلُ الْكَلَامَ اِلَيَّ

168- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن منده في الإيمان 7 من طريقين عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا من طريق محمد بن عبد الله بن بزيع، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 8 في الإيمان: باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، وأبو داؤد 3695 في السنة: باب في القدر، والترمذي 2610 في الإيمان: باب ما جاء في وصف جبريل للنبي الإسلامَ والإيمان، والنسائي 8/97 في الإيمان، وابن ماجة 63 في المقدمة: باب في الإيمان، والبغوي في شرح السنة 2 من طرق عن كهمس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي ص21، ومسلم 8 2 و 3 ، ابن منده 9 و 10 من طرق عن عبد الله بن بريدة، به . وأخرجه أبو داؤد 4697 من طريق الفريابي، بريدة، عن ابن يعمر، به. وأخرجه أحمد 1/52 و53 من طريقين، عن سفيان، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بُريدة، عن ابن يعمر، عن ابن عمر، ولم يذكر فيه عمر. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/44-45 من طريق عطاء بن السائب.

فَقُلْنَا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ ظَهَرَ عِنْدَنَا أناس يقرؤون الْقُرْآنَ يَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ تقفرًا يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ: فَاِنْ لَقِيْتَهُمْ فَاَعْلِمْهُمْ اَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَهُمْ مِنِّيْ بُرَآءُ والذى يحلف به بن عُمَرَ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا ثُمَّ لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا اِذْ جَاءَ شَدِيْدُ سَوَادِ اللِّحْيَةِ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ فَوَضَعَ رُكْبَتَهُ عَلٰى رُكْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ قَالَ: صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا مِنْ سُؤَالِهِ اِيَّاهُ وَتَصْدِيْقِهِ اِيَّاهُ قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تؤمن باللّٰه وملائكته وكتبه ورسله وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَعَجِبْنَا مِنْ سُؤَالِهٖ إياه وَتَصْدِيْقِهٖ اِيَّاهُ قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ: مَا الْمَسْؤُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَمَا اَمَارَتُهَا؟ قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ: فَتَوَلّٰى وَذَهَبَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَالِثَةٍ فَقَالَ: يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يعلمكم دينكم. (3:30)

❀❀ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج کرنے کے لئے یا شاید عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ ہم نے یہ سوچا: ہوسکتا ہے' ہماری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی شخص سے ہوجائے' تو ہم ان سے تقدیر کے بارے میں دریافت کرلیں گے۔

پھر ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ مجھے اندازہ ہوگیا کہ میرا ساتھی یہ چاہے گا کہ اس بات کا آغاز میں کروں ہم نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارے ہاں کچھ لوگ پیدا ہوئے ہیں' جو قرآن پڑھتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں' لیکن وہ یہ گمان رکھتے ہیں' تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اور معاملہ (کسی گزشتہ تقدیر کے بغیر) نئے سرے سے شروع ہوتا ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو' تو انہیں بتا دینا کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس ذات کی قسم! جس کا نام لے کر عبداللہ بن عمر قسم اٹھاتا ہے' اگر ان لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے اور وہ تقدیر پر ایمان نہ رکھتا ہو' تو اس کا یہ عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک شخص وہاں آیا جس کی داڑھی انتہائی سیاہ تھی اور اس کے کپڑے انتہائی سفید تھے۔ اس نے اپنا گھٹنا نبی اکرم ﷺ کے گھٹنے کے ساتھ ملایا اور عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا،

رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

اس شخص نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں اس شخص کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے پر اور آپ کی بات کی تصدیق کرنے پر حیرت ہوئی۔

اس شخص نے کہا: آپ مجھے بتائیے کہ ایمان سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی یا بری ہو، میٹھی ہو یا کڑوی ہو۔

اس شخص نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں اس شخص کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے پر اور آپ کے جواب کی تصدیق کرنے پر حیرت ہوئی۔ اس شخص نے کہا: آپ مجھے بتائیے احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس شخص نے کہا: آپ مجھے بتائیے قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس شخص سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

اس شخص نے دریافت کیا: اس کی نشانیاں کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی۔

یہ کہ تم برہنہ پاؤں برہنہ جسم یعنی ناکافی لباس والے بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے۔ وہ ایک دوسرے کے مقابل میں بلند عمارات تعمیر کریں گے۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص مڑ کر چلا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تین دن بعد میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمر! تم جانتے ہو وہ شخص کون تھا؟

میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ وہ تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْاِيمَانَ بِكَمَالِهِ هُوَ الْاِقْرَارُ بِاللِّسَانِ دُوْنَ اَنْ يَّقْرِنَهُ الْاَعْمَالُ بِالْاَعْضَاءِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کامل ایمان سے مراد (صرف) زبان کے ذریعے اقرار کرنا ہے اس کے ساتھ اعضاء کے ذریعے کئے گئے اعمال کو نہیں ملایا جائے گا

169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

2/2 شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَبِيبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ؟:
(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سرق . (3:26)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''
میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو' اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ مِنْ اَئِمَّتِنَا اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ كَانَ بِمَكَّةَ فِىْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْاَحْكَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے آئمہ میں سے ان صاحب کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کے قائل ہیں: یہ روایت مکہ سے تعلق رکھتی ہے اور احکام کے نازل ہونے سے پہلے ابتدائے اسلام کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے

169- إسناده صحيح . رجال السند ثقات . أبو داوُد: هو سليمان بن داوُد الطيالسي، والحديث في مسنده 444 ، ومن طريقه أخرجه الترمذي 2644 في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، وابن منده في الإيمان 83 . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1122 من طريق بقية وأخرجه البخاري 3222 في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، من طريق ابن أبي عدي، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1120 من طريق يحيى بن أبي بكير، كلاهما عن شعبة، عن حبيب بن أبي ثابت، به . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1119 من طريق غندر، عن شعبة، عن الأعمش، به . وأخرجه البخاري 2388 في الاستقراض: باب أداء الديون من طريق أبي شهاب، و 6268 في الاستئذان: باب من أجاب بلبيك، من طريق حفص بن غياث، و 6444 في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: ما يسرني أن عندي مثل أحد ذهبًا ومن طريقه البغوي في شرح السنة 54 من طريق أبي الأحوص، وأحمد 5/152، ومسلم 94 في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة، وأخرجه ابن منده في الإيمان 84 من طريق أبي معاوية الضرير، أربعتهم عن الأعمش، به . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1118 ، وابن منده 85 من طريق حاتم بن أبي صغيرة، عن حبيب بن أبي ثابت، به . وأخرجه البخاري 6443 في الرقاق: باب المكثرون هم الأقلون، ومسلم 94 33 كلاهما عن قتيبة بن سعيد، عن جرير، عن عبد العزيز بن رفيع، به. وأخرجه أحمد 5/166، والبخاري 5827 في اللباس: باب الثياب البيض، ومسلم 94 154 في الإيمان: باب من مات لا يشرك بالله شيئًا دخل الجنة ، وأبو عوانة 1/19، وابن منده 87، والبغوي 51 من طريق حسين المعلم، عن ابن بريدة، عن يحيى بن يعمر، عن أبي الأسود عن أبي ذر وأخرجه أحمد 5/159 و161، والبخاري 1237 في الجنائز: باب من كان آخر كلامه لا إله إلا الله، و 7487 في التوحيد: باب كلام الرب مع جبريل، ومسلم 94 في الإيمان، وأبو عوانة 1/18، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1116 و 1117 من طرق عن واصل الأحدب، عن معرور بن سويد عن أبي ذر وأخرجه ابن منده 78 و 80 و 81 و 82 من طريق واصل الأحدب والأعمش، عن معرور بن سويد عن أبي ذر . وسيورده المؤلف بعده 170 مطولًا من طريق عيسى بن يونس، عن الأعمش، به. وبرقم 195 من طريق حماد بن أبي سليمان، عن زيد بن وهب، به. وبرقم 213 من طريق النضر بن شميل، عن شعبة، بهذا الإسناد.

170 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ يَقُوْلُ: كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّ اُحُدًا لِیْ ذَهَبًا اُمْسِیْ وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا اَصْرِفُهُ لِدَيْنٍ، ثُمَّ مَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ: اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ؟ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَقُلْتُ اَنْطَلِقُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِیْ فَلَبِثْتُ حَتّٰى جَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُدْرِكَكَ فَذَكَرْتُ قَوْلَكَ لِیْ فَقَالَ: ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زنی وإن سرق۔

اسنادِ دیگر: اَخْبَرْنَاه القطان فی عقبه حدثنا هشام بن عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔[1] (3:26)

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتا ہوا جا رہا تھا۔

ہمارے سامنے "اُحد" پہاڑ آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر شام کے وقت ان میں سے ایک بھی دینار میرے پاس باقی رہے۔

ماسوائے اس کے' جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے رکھا ہو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی چلتا رہا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن (اجر و ثواب کے اعتبار سے) قلت والے ہوں گے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم یہیں رہنا جب تک میں تمہارے پاس نہیں آ جاتا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' یہاں تک کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے' پھر میں نے ایک آواز سنی میں نے سوچا میں آگے جاتا ہوں۔

170- إسناده صحيح على شرط البخاری، وتقدم تخريجه من طرقه فی الرواية التی قبله.

[1] إسناده صحيح على شرط البخاری، وأخرجه أحمد 6/447 من طريق ابن نمير، والبخاری 6268 فی الاستئذان من طريق حفص بن غياث، وأخرجه النسائی فی عمل اليوم والليلة 1126 من طريق أبی معاوية، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وانظر طرق هذا الحديث فی عمل اليوم والليلة 597-608 و فتح الباری 11/267.

لیکن پھر مجھے نبی اکرم ﷺ کا فرمان یاد آ گیا' جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا' تو میں وہاں ٹھہرا رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آواز سنی تھی۔ پہلے میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے پاس آتا ہوں' پھر مجھے آپ کا فرمان یاد آ گیا۔ جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے' جو میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری اُمت کا جو بھی شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْاِيمَانَ هُوَ الْاِقْرَارُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ دُوْنَ اَنْ تَكُوْنَ الطَّاعَاتُ مِنْ شُعَبِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا: ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرنا ہے اعمال' ایمان کا شعبہ نہیں ہے

171 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِهٖ حرم ماله ودمه وحسابه على الله. (3:26)

ابو مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرے اور اس کے علاوہ جتنی چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے' ان کا انکار کرے' تو اس شخص کا مال اور اس کی جان قابل احترام ہوں گے اور اس شخص کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔''

171– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 10/123 و12/375 ومن طريقه مسلم 23 38 في الإيمان. وأخرجه أحمد 6/395، ومسلم 23، وابن منده 34، والطبراني 8193 من طريق مروان بن معاوية، عن أبي مالك الأشجعي، به. وأخرجه أحمد 3/472 و6/394، وابن منده 34، والطبراني 8194 من طريق يزيد بن هارون، عن أبي مالك الأشجعي، به. وأخرجه الطبراني 8190 و08191 و 8192 من ثلاثة طرق عن أبي مالك، به.

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَّدَ اللّٰهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِهِ

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ ''وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرے اور اس کے علاوہ جس کسی کی بھی عبادت کی جاتی ہے اس کا انکار کرے''

172 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: رَبِيعَةُ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَاِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ: فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ: وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ وَقَالَ: احْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْهُ من وراء كم. (3:26)

✿✿ ابوجمرہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتا تھا۔ (یعنی جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ گورنر تھے تو میں ان کا سیکرٹری تھا)

ایک مرتبہ ایک خاتون ان کے پاس آئی وہ ان سے مٹکے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کرنا چاہتی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں کا وفد ہے' اور کون سی قوم ہے؟

انہوں نے جواب دیا: ربیعہ (قبیلے سے ہمارا تعلق ہے)۔

172– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 87 في العلم: باب تحريض النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفد عبد القيس على أن يحفظوا الإيمان، ومسلم 17 24 في الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/6، وأحمد 1/228، عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم 17 24 . وأخرجه الطيالسي 2747 ومن طريقه البيهقي في السنن 6/294، عن شعبة، به . وأخرجه البخاري 53 في الإيمان: باب أداء الخمس من الإيمان، و 7266 في أخبار الآحاد: باب وصاة النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفود العرب أن يبلغوا من وراء هم، وابن منده في الإيمان 21 ، والبغوي في شرح السنة 20 من طريق على بن الجعد، عن شعبة، به. وأخرجه البخاري 7266 عن إسحاق بن راهويه، عن النضر بن شميل، عن شعبة، به. وتقدم برقم 157 من طريق عباد بن عباد، عن أبي جمرة، به. وورد تخريجه من طريقه هناك

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس قوم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس وفد کو خوش آمدید جو کسی رسوائی اور ندامت کے بغیر ہو۔

ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دور دراز کے علاقے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار کا قبیلہ حائل ہے۔ اس لئے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔

آپ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیجئے' جسے ہم اپنے پیچھے والوں کو بتادیں اور اس کی وجہ سے ہم لوگ جنت میں داخل ہو سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور انہیں چار چیزوں سے منع کیا۔

آپ نے انہیں ''صرف اللہ تعالیٰ پر'' ایمان رکھنے کا حکم دیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ ''صرف اللہ تعالیٰ پر'' ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے؟ تو ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (مزید احکام یہ ہیں)

نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مالِ غنیمت میں سے خمس ادا کرو۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے انہیں دُباء، حنتم، مزفت اور نقیر (استعمال کرنے سے منع کیا)

یہاں شعبہ نامی راوی بعض اوقات لفظ نقیر نقل کرتے ہیں اور بعض اوقات لفظ مقیر نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان باتوں کو یاد کرلو اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ان کے بارے میں بتادینا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيْمَانَ وَالْاِسْلَامَ شُعَبٌ وَاَجْزَاءٌ غير ما ذكرنا في خبر بن عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ بِحُكْمِ الْاَمِيْنَيْنِ مُحَمَّدٍ وَجِبْرِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان اور اسلام کے شعبے اور اجزاء ہوتے ہیں اور یہ بات دو امین افراد حضرت محمد ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حکم کے ذریعے ثابت ہے اور یہ اس روایت کے علاوہ ہے' جسے ہم اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں

173- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ:

173- إسناده صحيح، وأخرجه مسلم 8 4 في الإيمان، وابن منده 11 و 13 من طريقين عن يونس بن محمد المؤدب، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي لِابْنِ عُمَرَ اِنَّ اَقْوَامًا يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَيْسَ قَدَرٌ قَالَ: هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَاَبْلِغْهُمْ عَنِّيْ اِذَا لَقِيْتَهُمْ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ بُرَآءُ مِنْهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَحْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطّٰى حَتّٰى وَرَكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتَمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاَنْ تُتِمَّ الْوُضُوْءَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَا تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ هٰذَا فَاَنَا مُحْسِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتَ نَبَّاْتُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا قَالَ: اَجَلْ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْعَالَةَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبِنَاءِ وَكَانُوْا مُلُوْكًا قَالَ: مَا الْعَالَةُ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ قَالَ: الْعُرَيْبُ قَالَ: وَاِذَا رَاَيْتَ الْاَمَةَ تَلِدُ رَبَّتَهَا فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ قَالَ: صَدَقْتَ ثُمَّ نَهَضَ فَوَلّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطَلَبْنَاهُ كُلَّ مَطْلَبٍ فلم نقدر عليه فقال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْنَكُمْ خُذُوْا عَنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا شُبِّهَ عَلَيَّ مُنْذُ اَتَانِيْ قَبْلَ مَرَّتِيْ هٰذِهٖ وَمَا عَرَفْتُهٗ حَتّٰى وَلّٰى. (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: تَفَرَّدَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِقَوْلِهٖ: خُذُوْا عَنْهُ وَبِقَوْلِهٖ: تعتمر وتغتسل وتتم الوضوء.

❀❀ یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! (یعنی انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا) کچھ لوگ ہیں، جو اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں، تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہمارے ہاں ان لوگوں میں سے کوئی شخص ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تمہاری ان لوگوں کے ساتھ ملاقات ہو، تو تم میری طرف سے انہیں یہ پیغام پہنچا دینا کہ عبداللہ بن عمر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سے بری الذمہ ہونے کا اعتراف کرتا ہے۔ اور تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بات بیان کی تھی۔

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس پر سفر کی کوئی علامت

نہیں تھی اور وہ شہر کا رہنے والا بھی نہیں تھا۔

وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے آ کر نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سامنے بیٹھ گیا۔

اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! اسلام سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے' تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم حج' عمرہ کرو' تم غسل جنابت کرو' وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔

اس نے دریافت کیا: جب میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں۔

اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اس نے کہا: اے حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! ایمان سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو۔

تم جنت' جہنم اور میزان پر ایمان رکھو۔ تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو۔

تم تقدیر پر ایمان رکھو' خواہ وہ اچھی ہو' یا بری ہو۔

اس شخص نے دریافت کیا: جب میں یہ کرلوں گا' تو کیا میں مومن ہوں گا؟ تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: احسان یہ ہے' تم عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے اس طرح کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں احسان کرنے والا شمار ہوں گا؟

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اس نے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے' وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا' اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے' تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم غریب' ننگے پاؤں اور نامناسب لباس والے لوگوں کو دیکھو کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارتیں تعمیر کریں اور وہ بادشاہ بن جائیں' تو اس نے دریافت کیا: ننگے پاؤں اور نامناسب لباس والے لوگوں سے مراد کیا ہے؟"

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عریب (یعنی نچلے طبقے کے عرب)

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم کنیز کو دیکھو کہ وہ اپنے آقا کو جنم دے' تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہوگی' تو اس نے

کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔

پھر وہ واپس چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آئے۔

(راوی کہتے ہیں) ہم نے اسے ہر جگہ تلاش کیا لیکن وہ ہمیں نہیں ملا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کون تھا؟ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے' جو تمہارے پاس اس لئے آئے تھے' تا کہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں' تو تم اس سے حاصل کرلو۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔

اس ایک مرتبہ سے پہلے کبھی مجھے اسے پہچاننے میں دقت نہیں ہوئی' لیکن اس مرتبہ میں نے اسے اس وقت پہچانا' جب وہ واپس چلا گیا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سلیمان تیمی نامی راوی روایت کے یہ الفاظ نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

''تم اس سے حاصل کرلو۔''

اور یہ الفاظ بھی

''اور یہ کہ تم عمرہ کرو اور تم غسل کرو اور تم وضو مکمل کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيمَانَ بِكُلِّ مَا جَاءَ بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جو بھی تعلیمات لے کر آئے ہیں ان پر ایمان رکھنا' ایمان کا حصہ ہے

174 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

174– إسناده صحيح على شرط مسلم. وسيورده المؤلف برقم 220 من طريق أحمد بن عبدة الضبى، عن عبد العزيز الدراوردى، بهذا الإسناد. ويرد تخريجه هناك. وأخرجه مسلم 21 34 فى الإيمان: باب الأمر بقتال النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ محمد رسول الله، وابن منده 196 و 402 ، والبيهقى 8/202، مـن طـريق روح بن القاسم، وابن منده 403 ، والدارقطنى 2/89، مـن طـريق سعيد بن سلمة بن أبى الحسام، كلاهما عن العلاء ، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/122، و12/374، ومسلم 21 35 فى الإيمان، وأبو داوُد 2640 فى الجهاد: باب علام يقاتل المشركون، والترمذى 2606 فـى الإيمان: باب ما جاء أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، وابن ماجة 3927 فى الفتن: باب الكف عمّن قال: لا إله إلا الله، وابن منده 26 و 28 ، والبيهقى /1 196 و3/92 و8/19و196 و9/182 مـن طرق عن الأعمش، عن أبى صالح عن أبى هـريرة. وأخـرجـه الطيالسى 2441 ، وابن أبى شيبة 10/124، وأحمد 2/314 و377 و423 و439 و475 و482 و502 و528، والـنسائى 6/6، 7 فى الجهاد، و 7/77، 78، 79 فـى تحريم الدم، والدارقطنى 1/231 232و2/89، وابن منده 23 و 27 و 199 و 200 ، وابن الجارود 1032 ، والبغوى 31 و 32 مـن طرق عن أبى هريرة، به. وسيورده المصنف 218 مـن طـريـق الزهرى، عن ابن المسيب، عن عبد الله، عن أبى هـريرة، عن عمر، ويرد تخريج كل طريق فى موضعه. 2 هـذا وهـم من ابن حبان، فقد تابعه عليه روح بن القاسم، وسعيد بن سلمة بن أبى الحسام كما تقدم تخريجه.

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا شَهِدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا شَهِدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَآمَنُوْا بِىْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ عَصَمُوا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.

تفرد به الدراوردی قاله الشيخ. (1:1)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں اس وقت تک ان کے ساتھ جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ اعتراف نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لے آئیں' تو وہ اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اسلام کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔''

اس روایت کو نقل کرنے میں دراوردی نامی راوی منفرد ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيمَانَ بِكُلِّ مَا اَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيمَانِ مَعَ الْعَمَلِ بِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی لے کر آئے ہیں' اس پر ایمان رکھنے کے ہمراہ' اس پر عمل کرنا ایمان کا حصہ ہے۔

175 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حدثنا شعبة عن واقد بن محمد عن أبيه عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: تَفَرَّدَ بِهٖ شُعْبَةُ وَفِىْ هٰذَا الْخَبَرِ بيان واضح بأن الْاِيمَانَ اَجْزَاءٌ وَشُعَبٌ تَتَبَايَنُ اَحْوَالُ الْمُخَاطَبِينَ فِيْهَا لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ

175- إسناده صحيح، إبراهيم بن محمد بن عرعرة: ثقة، وباقى السند رجاله رجال الشيخين . وأخرجه الدارقطنى 1/232 من طريقين، عن إبراهيم بن محمد بن عرعرة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 25 فى الإيمان: باب (فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ) ، وابن منده فى الإيمان 25 ، والبيهقى فى السنن 3/367 و8/177، والبغوى فى شرح السنة 33 من طريق عبد الله بن محمد المسندى، عن حَرَمى بن عُمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 22 فى الإيمان: باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، والبيهقى فى السنن 3/92 من طريق أبى المثنى العنبرى، كلاهما عن أبى غسان مالك بن عبد الواحد المِسْمَعىّ، عن عبد الملك بن الصّباح، عن شعبة، بهذا الإسناد . وسيعيده المصنف برقم 219 بإسناده هنا.

رَسُوْلُ اللّٰهِ فَهٰذَا هُوَ الْاِشَارَةُ اِلَى الشُّعْبَةِ الَّتِيْ هِيَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ثُمَّ قَالَ: وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ فَذَكَرَ الشَّيْءَ الَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ ثُمَّ قَالَ: وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَذَكَرَ الشَّيْءَ الَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنَ الطَّاعَاتِ الَّتِيْ تُشْبِهُ الْاَشْيَاءَ الثَّلَاثَةَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ من الإيمان.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کرلیں گے' تو اپنی جانوں اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اسلام کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں شعبہ نامی راوی منفرد ہے' اور اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ ایمان کے اجزاء اور شعبے ہوتے ہیں' جو اس بارے میں مخاطب لوگوں کے احوال کے حوالے سے مختلف ہوتے ہیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

''یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں گے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں''۔

تو اس میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے کہ یہ وہ شعبہ ہے' جو تمام مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض ہے۔

پھر آپ نے یہ فرمایا اور وہ نماز قائم کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تذکرہ کیا ہے' جو مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض ہوتی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا اور وہ زکوٰۃ ادا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تذکرہ کیا ہے' جو مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض ہوتی ہے۔

تو یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تمام نیکیوں' جو ان تین چیزوں کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے' جس کا آپ نے اس روایت میں ذکر کیا ہے یہ سب ایمان کا حصہ ہیں۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْاِيْمَانِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِبَعْضِ اَجْزَائِهٖ

ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اس کے بعض اجزاء پر عمل کرے

176 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهٖ

(متنِ حدیث): عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ: اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ وَسَاءَ

تُكَ سَيِّئَاتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ؟ قَالَ: إِذَا حَاكَ فِي قَلْبِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ. (3:23)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری نیکیاں تمہیں اچھی لگیں اور تمہاری برائیاں تمہیں بری لگیں' تو تم مومن ہو۔

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکے تو تم اسے چھوڑ دو''۔

ذِكْرُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْإِيْمَانِ عَلٰى مَنْ أَتٰى جُزْءًا مِنْ بَعْضِ أَجْزَائِهِ

ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اِس کے بعض اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے

177 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَّ اسْتَكْتَمَنِيْ أَنْ أُحَدِّثَ بِهِ مَا عَاشَ مُعَاوِيَةُ فَذَكَرَ عَامِرٌ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ قَاضِي الْمَدِيْنَةِ قَالَ: سمعت بن مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يقولون فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَا إِيْمَانَ بَعْدَهُ.

قَالَ عَطَاءٌ: فَحِيْنَ سَمِعْتُ الْحَدِيْثَ مِنْهُ انْطَلَقْتُ بِهِ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ بن مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ هٰذَا؟ كَالْمُدْخِلِ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ هُوَ مَرِيْضٌ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَعُوْدَهُ قَالَ فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنْ شَكْوَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ عن الحديث قال فخرج ابن عُمَرَ وَهُوَ يُقَلِّبُ كَفَّهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا كان ابن أُمِّ عَبْدٍ يَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (3:49)

عطاء بن یسار' جو مدینہ منورہ کے قاضی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

عنقریب میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے' جو وہ بات کہیں گے' جو وہ کرتے نہیں ہوں گے' اور وہ لوگ ایسے کام کریں گے

176- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/252، والقضاعي في مسند الشهاب 402 من طريق روح، والحاكم 1/141 من طريق مسلم بن إبراهيم، وابن منده 1088 من طريق أبي عامر العقدي، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20104، ومن طريقه الحاكم 1/14، والقضاعي 401، والطبراني 7539 بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/251 من طريق رباح، وابن منده 1089 من طريق عبد الله بن المبارك.

177- إسناده جيد، رجاله رجال الصحيح غير عامر بن السمط، وهو ثقة، وأخرجه مسلم 50 في الإيمان: باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، وأبو عوانة في مسنده 1/35 و36، والبيهقي في السنن 10/91، من طرق.

جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا ہوگا۔

تو جو شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور جو اپنی زبان کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور جو شخص اپنی زبان کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور جو شخص اپنے دل کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا۔ اس کے بعد ایمان نہیں ہوگا۔

عطاء نامی راوی کہتے ہیں: جب میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی' تو میں یہ روایت لے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے خود سنا ہے؟

عطاء کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ بیمار ہیں۔ کیا وجہ ہے' آپ ان کی عیادت کے لئے نہیں جاتے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمیں ان کے پاس لے جاؤ۔

جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے' تو ان کے ساتھ میں بھی گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی بیماری کے بارے میں دریافت کیا: پھر ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

راوی کہتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے' تو وہ اپنی ہتھیلی پلٹ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: ابن اُم عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِجُزْءٍ مِّنْ اَجْزَاءِ شُعَبِ الْإِقْرَارِ

ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اقرار کے شعبوں میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے

178- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر. (3:49)

حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک وہ چار چیزوں پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں' اور وہ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان رکھے اور وہ تقدیر پر ایمان رکھے۔''

178- إسناده صحيح على شرطهما وأخرجه الطيالسي 106 ومن طريقه الترمذي 2145 في القدر: باب ما جاء في الإيمان بالقدر خيره وشره، وأحمد 1/97 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، وابن ماجة 81 في المقدمة: باب في القدر من طريق شريك، والحاكم 1/33 من طريق جرير بن عبد الحميد.

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَلٰى مَنْ اَتَى بِجُزْءٍ مِّنْ اَجْزَاءِ الشُّعْبَةِ الَّتِىْ هِىَ الْمَعْرِفَةُ

ایسے شخص پر''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جواس شعبے کے اجزاء میں سے ایسے جزء کا ارتکاب کرے' جوشعبہ معرفت ہو

179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ ووالده والناس أجمعين . (3:49)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا' جب تک میں اس کے نزدیک' اس کی اولاد اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتا۔''

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَلٰى مَنْ اٰمَنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْلَاكِهِمْ

ایسے شخص پر''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' کہ لوگ اپنی جانوں اور اموال کے حوالے سے اس سے محفوظ ہوں

180 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابن عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

179- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 3/177 و275، ومسلم 44 70 في الإيمان: باب وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، وابن ماجة 67 في المقدمة: باب في الإيمان، من طريق محمد بن جعفر، وأحمد 3/207 و278 عن روح، والبخارى 15 في الإيمان: باب ابن حبان الرسول من الإيمان، ومن طريقه البغوى في شرح السنة 22 عن آدم بن إياس، والنسائى 8/114، 115 من طريق بشر بن المفضل، والدارمى 2/307 عن يزيد بن هارون، وهاشم بن القاسم، وأبو عوانة 1/33 من طريق حجاج وأبى النضر، وابن منده في الإيمان 284 من طريق آدم ومحمد بن جعفر وبشر بن المفضل وأحمد بن مهدى، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 15 ، ومسلم 44 ، والنسائى 8/115، وابن منده 286 من طريق إسماعيل ابن علية، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه أيضًا مسلم 44 ، والنسائى 8/115، وابن منده 285 من طريق عبد الوارث بن سعيد، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.

180- إسناده قوى. ابن عجلان واسمه محمد: صدوق. أخرج له مسلم في صحيحه متابعة، وباقى السند على شرط مسلم . وأخرجه الترمذى 2627 في الإيمان: باب ما جاء أن الْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، والنسائى 8/104، 105 في الإيمان: باب صفة المؤمن عن قتيبة بن سعيد، والحاكم 1/10 من طريق يحيى بن بكير، كلاهما عن الليث، بهذا الإسناد قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح . وقال الحاكم: قد اتفقا على إخراج طرف حديث المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ولم يخرجا هذه الزيادة، وهى صحيحة على شرط مسلم، ووافقه الذهبى . وفى الباب عن عبد الله بن عمرو سيرد برقم 196 ، وعن جابر سيرد برقم 197 ، وعن أنس بن مالك سيرد برقم 510 . وعن فضالة بن عبيد عند أحمد 6/21 و22، وابن ماجة 3934 في الفتن: باب حرمة دم المؤمن وماله، وابن منده في الإيمان 315 . قال البوصيرى في الزوائد : إسناده صحيح وصححه الحاكم 1/10، 11 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى.

(متن حدیث):اَلْـمُسْلِـمُ مَنْ سَلِـمَ الْـمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أمنه الناس على دمائهم وأموالهم . (3:49)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے کہ دوسرے اپنی جان اور مال کے حوالے سے اس سے امن میں رہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِيمَانَ شَیْءٌ وَاحِدٌ وَلَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ایمان ایک ہی حقیقت ہے' جس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوتی

181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِیُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حدثنا بن اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال:

(متن حدیث):اَلْاِيـمَـانُ سَبْـعُوْنَ اَوِ اثْـنَـانِ وَسَبْـعُوْنَ بَابًا اَرْفَعُهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهُ اِمَاطَةُ الْاَذٰى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان . (1:1)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلِاقْتِصَارُ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ على هذا العدد المذكور فی خبر بن الْهَادِ مِمَّا نَقُوْلُ فِیْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الْعَدَدَ لِلشَّیْءِ وَلَا تُرِيْدُ بِذِكْرِهَا ذٰلِكَ الْعَدَدَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهٗ وَلِهٰذَا نَظَائِرُ نَوَّعْنَا لِهٰذَا اَنْوَاعًا سَنَذْكُرُهَا بِفُصُوْلِهَا فِيمَا بَعْدُ اِنْ شاء الله .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے **70** (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) **72** دروازے ہیں' جن میں سب سے بلند ''لا الہ الا اللہ'' ہے' اور سب سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس ذکر شدہ عدد پر' جو اکتفا کیا گیا ہے' جو ابن ہاد سے منقول روایت میں ہے' یہ ان صورتوں میں سے ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ بعض اوقات عرب کسی چیز کے لئے کوئی عدد ذکر کرتے ہیں' لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہوتا کہ اس عدد کے علاوہ کی نفی کر دی جائے۔

اس کی کئی مثالیں موجود ہیں' اور ہم نے اس کی کئی انواع بیان کی ہیں۔

181– إسناده صحيح على شرطهما . وتقدم برقم 166 من طريق سهيل بن أبي صالح، وبرقم 167 من طريق سليمان بن بلال، كلاهما عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وسيرد أيضًا برقم 190 و 191 .

جن میں سے چند ایک کا ہم ان کی متعلقہ فصول میں بعد میں ذکر کریں گے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِيمَانَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدٌ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ فِيهِ زِيَادَةٌ اَوْ نُقْصَانٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: تمام مسلمانوں کا ایمان ایک سی حیثیت رکھتا ہے اس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوتی

182 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْـنُ عِيسٰـى قَـالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ بِرَحْمَتِهِ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ (النَّارَ) ثُمَّ يَقُوْلُ اَخْـرِجُوا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيمَانٍ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ حَبَّةٌ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَهَا صفراء ملتوية . (3:80)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کر دے گا' وہ جسے چاہے گا اپنی رحمت کی وجہ سے داخل کرے گا۔

اور وہ اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دے گا' پھر وہ یہ فرمائے گا: اس شخص کو جہنم سے نکال دو' جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہے۔

تو ان لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا اور وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے۔

پھر انہیں جنت کی نہر میں ڈالا جائے گا' تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں سے دانہ پھوٹتا ہے۔ کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے' وہ زرد ہوتا ہے' اور ادھر ادھر جھکتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ حَبَّةَ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيمَانٍ اَرَادَ بِهِ بَعْدَ اِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ قَدْرُ قِيرَاطٍ مِّنْ اِيمَانٍ

182- إسناده صحيح على شرط البخاري، وليس هو في الموطأ برواية يحيى، وقد تابع مَعنَ ابنِ عيسى في روايته عن مالك، عبدُ الله بن وهب، وإسماعيل بن أبي أويس، ومن طريق عبد الله بن وهب سيورده المصنف برقم 222 ، ويخرج هناك. ومن طريق إسماعيل بن أبي أويس عن مالك، به: أخرجه البخاري 22 في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال، والبغوي في شرح السنة 4357 ، وابن منده في الإيمان 821 . وأخرجه أحمد 3/56، والبخاري 6560 في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم 184 305 في الإيمان، وابن منده 822 من طرق عن وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، به.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا): ''اس شخص کو جہنم سے نکال دو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو''

نبی اکرم ﷺ کی اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں کو ان لوگوں کے بعد میں نکالا جائے گا' جن کے دلوں میں ایمان ایک قیراط کی مقدار جتنا تھا

183- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ رَجَاءِ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدَةَ الْحَرَّانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا مُيِّزَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قَامَتِ الرُّسُلُ فَشَفَعُوا فَيُقَالُ اذْهَبُوا فَمَنْ عَرَفْتُمْ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ قِيرَاطٍ مِّنْ اِيمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ بَشَرًا كَثِيْرًا ثُمَّ يُقَالُ اذْهَبُوا فَمَنْ عَرَفْتُمْ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُونَ بَشَرًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا اَنَا الْاٰنَ اُخْرِجُ بِنِعْمَتِىْ وَبِرَحْمَتِىْ فَيُخْرِجُ اَضْعَافَ مَا اَخْرَجُوا وَاَضْعَافَهُمْ قَدِ امْتَحَشُوْا وَصَارُوْا فَحْمًا فَيُلْقَوْنَ فِىْ نَهْرٍ اَوْ فِىْ نَهْرٍ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَتَسْقُطُ مَحَاشُّهُمْ عَلٰى حَافَةِ ذٰلِكَ النَّهْرِ فَيَعُوْدُوْنَ بِيضًا مِثْلَ الثَّعَارِيْرِ فَيُكْتَبُ فِىْ رِقَابِهِمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ وَيُسَمَّوْنَ فِيهَا الْجَهَنَّمِيِّينَ . (3:80)

الثَّعَارِيْرُ: الْقِثَّاءُ الصِّغَارُ قَالَهُ الشيخ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جنت اور اہل جہنم کو ایک دوسرے سے نمایاں کر دیا جائے گا اور اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے' تو رسول کھڑے ہوں گے اور وہ شفاعت کریں گے۔

تو یہ کہا جائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس شخص کے بارے میں تمہیں یہ لگتا ہے' اس کے دل میں ایک قیراط کے برابر ایمان ہے' تم اسے (جہنم سے نکال دو)

تو وہ لوگ بہت زیادہ لوگوں کو نکال دیں گے' پھر یہ کہا جائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس کے بارے میں تمہیں یہ پتہ چلتا ہے' اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے' تو تم اسے بھی نکال دو' تو وہ لوگ بہت سے لوگوں کو نکال دیں گے۔

183-وأخرجه أحمد 3/325، 326 عن أبى النضر، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/379 مختصرًا من طريق زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، عن أبى الزبير، حدثنى جابر. وهذا سند جيد. وأخرجه أبو عوانة 1/139 من طريقين عن ابن جريج، عن أبى الزبير، عن جابر، بنحوه. وأخرجه مختصرًا مسلم 191 320 فى الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة، من طريق يزيد الفقير، عن جابر، بنحوه. وللبخارى 6558 فى الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ومسلم 191 317، وابن أبى عاصم فى السنة 842، والآجرى فى الشريعة 344، وابن خزيمة فى التوحيد ص 277، من طرق عن حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، عن جابر مرفوعًا إن الله يخرج قومًا من النار بالشفاعة. وذكره السيوطى فى الجامع الطبير 1/90، وزاد نسبته لابن منيع والبغوى فى الجعديات. وفى الباب عن أبى سعيد الخدرى فى الحديث التالى.

(پھر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں اپنی نعمت اور رحمت کی وجہ سے (لوگوں کو جہنم سے) نکالوں گا۔
تو ان رسولوں نے جتنے لوگوں کو نکالا تھا' اللہ تعالیٰ اس سے کئی گنا زیادہ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا۔
وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے' انہیں نہر میں ڈالا جائے گا۔
(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جنت کی ایک نہر میں ڈالا جائے گا' تو ان کا جلا ہوا حصہ اس نہر کے کنارے پر گر پڑے گا اور وہ لوگ ''ثعاریر'' کی مانند سفید ہو جائیں گے' ان کی گردنوں پر یہ لکھا جائے گا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کئے ہوئے ہیں اور (جنت میں) ان کا نام جہنمی ہوگا۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ثعاریر'' ایک چھوٹی قسم کا پھول ہوتا ہے۔
یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّهُمْ يَعُوْدُوْنَ بِيضًا بَعْدَ أَنَّ كَانُوْا فَحْمًا يَرُشُّ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق وہ لوگ پہلے کوئلہ ہو جانے کے بعد دوبارہ سفید ہو جائیں گے اور اہل جنت ان پر پانی چھڑکیں گے

184 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِيْ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُهَا فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا فَحْمًا أُذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ قَالَ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: كَأَنَّهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالبادية. (3:80)

184- إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين غير أبي نضرة واسمه المنذر بن مالك فإنه من رجال مسلم . وأخرجه مسلم 185 في الإيمان: باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، وابن ماجة 4309 في الزهد: باب ذكر الشفاعة، كلاهما عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في التوحيد ص 282 عن أحمد بن المقدام، وابن منده 831 من طريق مسدد، كلاهما عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أحمد 3/11 عن إسماعيل بن علية، و3/78، 79 من طريق شعبة، والدارمي 2/331 من طريق خالد بن عبد الله، وابن خزيمة في التوحيد ص 274 من طريق شعبة، و 279 من طريق ابن علية، و 280 من طريق يزيد بن زريع، و 281 من طريق غسان بن مضر، وابن منده 829 من طريق إبراهيم بن طهمان، و 830 من طريق شعبة، و 832 من طريق ابن علية، وأبو عوانة 1/186 من طريق شعبة، كلهم عن أبي مسلمة، بهذا الإسناد . وتحرف مطبوع الدارمي إلى أبي سلمة . وأخرجه من طرق عن أبي نضرة، عن أبي سعيد: أحمد 3/5 و20 و25، وابن خزيمة في التوحيد ص 282و283، وأبو عوانة 1/186، وابن منده 824 و 825 و 827 و 828 و 833 و 834 و 835 ، وأخرجه من طرق عن أبي سعيد أحمد 3/90، وابن خزيمة في التوحيد ص 281، وابن منده 820 و 821 و 822 و 823 ، وأبو عوانة 1/185.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے' تو وہ جہنم میں رہیں گے ان کو موت نہیں آئے گی اور وہ (ٹھیک طرح سے) زندہ نہیں ہوں گے''۔

لیکن کچھ لوگ ہوں گے جنہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے آگ (کا عذاب پہنچے گا)

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

ان کی خطاؤں کی وجہ سے ہوگا یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے' تو پھر ان لوگوں کو گروہ در گروہ بلایا جائے گا۔

انہیں اہل جنت کے سامنے رکھا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: اے اہل جنت! تم ان پر پانی بہاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں سے دانہ پھوٹ پڑتا ہے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: یوں لگتا ہے' جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ویرانوں میں بھی رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِيمَانَ لَمْ يَزَلْ عَلٰى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ مِّنْ غَيْرِ اَنْ يَّدْخُلُهُ نَقْصٌ اَوْ كَمَالٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ایمان ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتا ہے اس میں کوئی کمی یا کمال شامل نہیں ہوتا

185 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِعُمَرَ: لَوْ عَلِمْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيدًا (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ) (المائدة: 3) وَلَوْ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ لاتخذناه عيدا فقال عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي اُنْزِلَتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ. (5:46)

185- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه النسائي 5/251، في الحج: باب ما ذكر في يوم عرفة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 3017 4 في التفسير، والطبري 11095، والآجري في الشريعة ص105، والبيهقي في السنن 5/118، من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 31، وأحمد 1:28، والبخاري 45 في الإيمان: باب زيادة الإيمان ونقصانه، و 4407 في المغازي: باب حجة الوداع، و 4606 في التفسير: باب (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ)، و 7268 في الاعتصام، ومسلم 3017 في التفسير، والترمذي 3043 في التفسير: باب ومن سورة المائدة، والنسائي 8/114 في الإيمان، والآجري في الشريعة ص 105، والطبري 11094 و 11096، والبيهقي في السنن 5/118 من طرق عن قيس بن مسلم، به.

طارق بن شہاب کہتے ہیں: ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم یہودیوں کو یہ پتہ چل جائے کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی؟ تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیں۔

''آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔''

اور اگر اب بھی ہمیں اس دن کا پتہ چل جائے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی' تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیں گے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس دن کے بارے میں پتہ ہے' جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اس رات کے بارے میں بھی پتہ ہے' جس میں یہ نازل ہوئی تھی: یہ جمعہ کا دن تھا' اور ہم اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں موجود تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِطْلَاقِ لَفْظَةٍ مُرَادُهَا نَفْيُ الِاسْمِ عَنِ الشَّيْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ لَا الْحُكْمُ عَلٰى ظَاهِرِهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس لفظ کے اطلاق کی صراحت کرتی ہے' جس کی مراد یہ ہے ایسی چیز سے اسم کی نفی کی جائے جو کامل ہونے کے حوالے سے ناقص ہو

ایسا نہیں ہے کہ اس کے ظاہر پر حکم دیا گیا ہے۔

186 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم قال:

(متن حدیث): لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ

186- إسناده صحيح على شرطهما لولا عنعنة الوليد بن مسلم، لكنه توبع . وأخرجه النسائي 8/313 في الأشربة: باب ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد وأخرجه أبو عوانة 1/19، 20 وابن منده 510 ، والبغوي في شرح السنة 46 من طريق العباس بن الوليد بن مزيد، عن أبيه، عن الأوزاعي، به. وأخرجه مسلم 57 102 في الإيمان: باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي، والدارمي 2/87، في الأضاحي، و2/115 في الأشربة، وابن منده 510 من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه ابن منده في الإيمان 512 من طريق عبد الله بن المبارك، عن يونس، والبيهقي في السنن 10/186 من طريق الليث، عن عقيل، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه البخاري 5578 في الأشربة: باب (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ) عن أحمد بن صالح، ومسلم 57 ، وابن منده 512 عن حرملة بن يحيى، كلاهما عن ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، عن أبي سلمة، وابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري 2475 في المظالم: باب النهبى بغير إذن صاحبه، و 6772 في الحدود: باب ما يحذر من الحدود، ومسلم 57 101 في الإيمان، والنسائي 8/313، وابن ماجة 3936 في العتق: باب النهي عن النهبة، وابن منده 511 ، والبيهقي 10/186، من طرق عن الليث، عن عقيل، عن الزهري، عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن بن هشام، به وأخرجه ابن أبي شيبة 11/32 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.

حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ .

فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ . (2:65)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شخص شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا، ڈاکہ ڈالنے والا شخص جو کسی کی قیمتی چیز پر ڈاکہ ڈالتا ہے' جب کہ مسلمان اس کی طرف دیکھ رہے ہوں' تو وہ ڈاکہ ڈالتے وقت مومن نہیں رہتا''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تبلیغ کرنا لازم تھا' اور ہم پر اسے تسلیم کرنا لازم ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صراحت کرتی ہے

187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَابْنُ كَثِيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ بن عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَرْجِعُوا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بعض . (2:65)

❁❁ واقد بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''میرے بعد دوبارہ زمانہ کفر کی طرح نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ فِيْ لُغَتِهَا تُضِيفُ الِاسْمَ اِلَى الشَّيْءِ لِلْقُرْبِ مِنَ التَّمَامِ وَتَنْفِي الِاسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ

اس بات کا بیان کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات کسی اسم کی نسبت کسی چیز کی طرف کرتے ہیں' کیونکہ

187- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 6868 في الديات: باب قول الله تعالى: (وَمَنْ اَحْيَاهَا ...) ، وأبو داوُد 4686 في السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن منده في الإيمان 658 من طريق أبي مسعود، وأبو عوانة 1/25، من طريق أبي قلابة، كلاهما عن أبي الوليد، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 15/30، وأحمد 2/85 و87 و104، والبخاري 6166 في الأدب: باب قول الرجل: ويلك، و 7077 في الفتن: باب لا ترجعوا بعدى كفارًا ، ومسلم 66 في الإيمان: باب معنى قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا ترجعوا بعدى كفارًا ، والنسائي 7/126 في تحريم الدم: باب تحريم القتل، وأبو عوانة 1/25، وابن منده 658 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 6785 في الحدود من طريق عاصم بن محمد، عن واقد بن محمد، عن أبيه، به . وأخرجه البخاري 4403 في المغازي: باب حجة الوداع، ومسلم 66 120 ، وابن ماجة 3943 في الفتن: باب لا ترجعوا بعدى كفارًا .

وہ مکمل ہونے کے قریب ہوتی ہے اور بعض اوقات کسی چیز سے کسی اسم کی نفی کر دیتے ہیں کیونکہ وہ کامل ہونے کے حوالے سے ناقص ہوتی ہے

188- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ

(متن حدیث): قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِىْ اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِىْ مُؤْمِنٌ بِىْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فذٰلك مؤمن بِىْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِىْ مُؤْمِنٌ بالكواكب. (**2:65**)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اس سے پہلے رات کے وقت بارش ہو چکی تھی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ تمہارے پروردگار نے کیا بات ارشاد فرمائی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے)

''میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ بندے کافر ہیں' جو شخص یہ کہے: اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے' تو وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے' اور ستاروں کا انکار کرتا ہے' اور جو شخص یہ کہے: فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے' تو وہ شخص میرا انکار کرتا ہے' اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اٰخَرَ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ فِىْ لُغَتِهَا الشَّىْءَ الْوَاحِدَ الَّذِىْ هُوَ مِنْ اَجْزَاءِ شَىْءٍ بِاسْمِ ذٰلِكَ الشَّىْءِ نَفْسِهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات ایک چیز کا تذکرہ کرتے ہیں' جو کسی دوسری چیز کے اجزاء کا ایک حصہ ہوتی ہے' لیکن

188- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى الموطأ 1/192، فى الاستسقاء : باب الاستمطار بالنجوم، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/117، والبخارى 846 فى الأذان: باب يستقبل الناس الإمام إذا سلم، و 1038 فى الاستسقاء : باب (وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ) ، ومسلم 71 في الإيمان: باب كفر من قال: مطرنا بنوء كذا، وأبو داوُد 3906 فى الطب: باب فى النجوم، وأبو عوانة 1/26، وابن منده 503 ، والبغوى 1169 . وأخرجه عبد الرزاق 21003 ، والحميدى 813 ، والبخارى 4147 فى المغازى: باب غزوة الحديبية، و 7503 فى التوحيد: باب (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) ، والنسائى 3/165 فى الاستسقاء : باب كراهية الاستمطار بالكواكب، وابن منده 504 و 505 و 506 ، والطبرانى 5213 و 5214 و 5215 و 5216 ، وأبو عوانة 1/27 من طرق عن صالح بن كيسان، به.

اس کا تذکرہ دوسری چیز کے نام کے ذریعے کرتے ہیں

189 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّى اَوْصَتْ اَنْ نُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً وَعِنْدِىْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ: ادْعُ بِهَا فَجَاءَ تْ فَقَالَ: مَنْ رَبُّكِ؟ قَالَتِ: اَللّٰهُ قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: رَسُوْلُ اللّٰهِ قال: أعتقها فإنها مؤمنة. (2:65)

✿✿ حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ نے یہ وصیت کی تھی کہ ہم ان کی طرف سے ایک گردن آزاد کردیں میرے پاس ایک سیاہ فام کنیز ہے۔ کیا میں اسے آزاد کردوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے بلاؤ! وہ کنیز آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا پروردگار کون ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے رسول۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آزاد کردو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ مِنَ الْاَلْفَاظِ

الَّتِىْ ذَكَرْنَا اَنَّ الْعَرَبَ اِذَا كَانَ الشَّىْءُ لَهُ اَجْزَاءٌ وَشُعَبٌ تُطْلِقُ اسْمَ ذٰلِكَ الشَّىْءِ بِكُلِّيَّتِهٖ عَلٰى بَعْضِ اَجْزَائِهٖ وَشُعَبِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْجُزْءُ وَتِلْكَ الشُّعْبَةُ ذٰلِكَ الشَّىْءَ بِكَمَالِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بے شک یہ مومن ہے''

یہ ان الفاظ میں سے ایک ہے' جس کے بارے میں ہم یہ ذکر کر چکے ہیں' بعض اوقات کسی چیز کے اجزاء اور شعبے ہوتے ہیں' تو عرب اپنے محاورے میں اس چیز کا اسم مکمل طور پر اس کے بعض اجزاء یا بعض شعبوں کے لئے استعمال کر لیتے ہیں اگرچہ وہ جزء یا وہ شعبہ مکمل چیز نہیں ہوتا (بلکہ اس کا کچھ حصہ ہوتا ہے)

190 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ اِسْحَاقَ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

189- إسناده حسن، من أجل محمد بن عمرو. وأخرجه الطبراني 7257 من طريق أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 7م388-389 من طريق العباس بن محمد الدوري، عن أبي الوليد، به. وأخرجه أحمد 4/222 و 388 عن عبد الصمد، و 289 عن مهنّا بن عبد الحميد، وأبو داؤد 3283 في اليمان والنذور: باب الرقبة المؤمنة، عن موسى بن إسماعيل، والنسائي 6/252 في الوصايا: باب فضل الصدقة عن الميت، من طريق هشام بن عبد الملك، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وفي الباب عن معاوية بن الحكم السلمي، أورده المؤلف برقم 165، وتقدم تخريجه في موضعه.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بابا والحياء من الإيمان . (2:65)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں اور حیاء ایمان کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا ، اَرَادَ بِهٖ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ایمان کے 70 اور کچھ دروازے ہیں''

اس سے مراد یہ ہے کہ 70 اور کچھ شعبے ہیں

191 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَعْلَاهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وأدناها إماطة الأذى عن الطريق . (2:65)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں ان میں سب سے بلند (شعبہ) اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور کمتر (شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَمَّنْ اَتَى بِبَعْضِ الْخِصَالِ الَّتِيْ تَنْقُصُ بِاِتْيَانِهٖ اِيمَانَهُ

ایسے شخص کے ایمان کی نفی کا تذکرہ جو کسی ایسی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے جس کے ارتکاب سے ایمان میں کمی آجاتی ہے

190- إسناده صحيح على شرط البخاري، وقد أورده المؤلف برقم 167 من طريق أبي قدامة عبيد الله بن سعيد، عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

191- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن منده 170 من طريق أسيد بن عاصم، عن حسين بن حفص، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/445، والبخاري في الأدب المفرد 598 ، والترمذي 2614 في الإيمان: باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، والنسائي 8/110 في الإيمان وشرائعه: باب ذكر شعب الإيمان، وابن ماجة 57 في المقدمة: باب الإيمان، وابن منده في الإيمان 170 ، من طرق عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 166 من طريق جرير، عن سهيل بن أبي صالح، به، وذكرت هناك الطرق التي أوردها المؤلف.

192 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بِنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ليس الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللِّعَانِ وَلَا الْبَذِيْءِ وَلَا الفاحش. (3:58)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن شخص طعنہ دینے والا' لعنت کرنے والا' بدزبانی کرنے والا اور فحش گفتگو کرنے والا نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا لِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو ان روایات کے بارے میں ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَمَوْهَبُ بْنُ يزيد قالاحدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ.

قَالَ مَوْهَبٌ: قَالَ لِيْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَيْشٍ كَتَبْتَ بِالشَّامِ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ: لَوْ لَمْ تَسْمَعْ إلا هذا لم تذهب رحلتك. (3:58)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لغزش کے بغیر (کوئی) بردبار نہیں ہوتا اور تجربے کے بغیر (کوئی) دانش مند نہیں ہوتا''۔

موہب کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا: کیا تم نے شام میں احادیث نوٹ کی ہیں؟ میں نے ان کے سامنے یہ

192- حديث صحيح، محمد بن زيد الرفاعي، لكنه توبع عليه، فقد أخرجه أحمد 1/416 عن الأسود بن عامر، والبخاري في الأدب المفرد 312، والطبراني في الكبير 10483، والحاكم 1/12، والبيهقي في السنن 10/193، من طريق أحمد بن عبد الله بن يونس، كلاهما عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 101 من طريق عبد الرحمٰن بن مَغْراء، عن الحسن بن عمرو، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/18، وأحمد 1/404، 405، والبخاري في الأدب المفرد 332، والترمذي 1977 في البر: باب ما جاء في اللعنة، والحاكم 1/12، والبغوي في شرح السنة 3555، والخطيب في تاريخه 5/339، وأبو نعيم في الحلية 4/235، و5/58، والبيهقي في السنن 10/243.

193- إسناده ضعيف لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم: ومع ذلك فقد حسنه الترمذي، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 835 من طريق أبي عمرو عثمان بن محمد الأطروشي، عن [illegible] بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/293، والقضاعي 834 من طرق عن يزيد بن موهب الرملي، به [illegible] الإسناد. وأخرجه أحمد 3/8، والبخاري في الأدب المفرد 565، والترمذي 2033 في البر: باب ما جاء في التجارب، وأبو نعيم في الحلية 8/324، من طريق قتيبة بن سعيد، وأحمد 3/69 عن هارون بن معروف، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 565 موقوفًا على أبي سعيد، وسنده أصح.

روایت ذکر کی تو وہ بولے: اگر تم نے صرف یہی روایت وہاں سے سنی ہوئی ہو تو تمہارا سفر بیکار نہیں گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ بِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ نَفْىُ الْاَمْرِ عَنِ الشَّىْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات سے مراد یہ ہے کسی چیز سے کسی معاملے کی نفی سے مراد کامل ہونے کی نفی ہے

194- (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا اَبُـوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَـطَبَـنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِى الْخُطْبَةِ: لَا اِيمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ ولا دين لمن لا عهد له. (3:50)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:
''اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا جس شخص میں امانت نہیں ہوتی اور اس شخص کا دین نہیں ہوتا' جس شخص کا عہد نہیں ہوتا۔ (یعنی جو عہد کو پورا نہیں کرتا)''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَعَانِىَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ مَا قُلْنَا

اِنَّ الْعَرَبَ تَنْفِى الِاسْمَ عَنِ الشَّىْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ وَتُضِيفُ الِاسْمَ اِلَى الشَّىْءِ لِلْقُرْبِ مِنَ التَّمَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے نقل کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات کا مفہوم وہ ہے' جو ہم بیان کر چکے ہیں بعض اوقات عرب کامل ہونے میں نقص کے حوالے سے کسی چیز سے اسم کی نفی کر دیتے ہیں اور اسی طرح کسی اسم کی نسبت کسی چیز کی طرف کر دیتے ہیں' کیونکہ وہ مکمل ہونے کے قریب ہوتی ہے

195- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَانْطَلَقْتُ خَلْفَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ

193- إسناده حسن في الشواهد. مؤمل بن إسماعيل: صدوق، سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان 7، و المصنف 11/11، وأحمد 3/135 و154 و210، والبزار 100، والقضاعي في مسند الشهاب 849 و 850، والبيهقي في السنن 6/288 و 9/231 من طرق عن أبي هلال محمد بن سليم الراسبي عن قتادة، عن أنس، وحسنه والبغوي في شرح السنة 38. وأورده الهيثمي في المجمع 1/96، وزاد نسبته للطبراني في الأوسط، وقال: فيه أبو هلال، وثقه ابن معين وغيره، وضعفه النسائي وغيره. وأخرجه البيهقي في لسنن 4/97 من طريق عمرو بن الحارث، عن ابن أبي حبيب، عن سنان بن سعد الكندي، عن أنس بن مالك، به. وأخرجه أحمد 3/251، والقضاعي 848 من طريق عفان، عن حماد، عن المغيرة بن زياد الثقفي، عن أنس، به.

فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ ثُمَّ سَعْدَيْكَ وَاَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ: الْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ قَالَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ عَرَضَ لَنَا اُحُدٌ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّهٗ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ ذَهَبًا يُمْسِیْ مَعَهُمْ دِيْنَارٌ اَوْ مِثْقَالٌ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ثُمَّ عَرَضَ لَنَا وَادٍ فَاسْتَبْطَنَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فِيْهِ وَجَلَسْتُ عَلٰی شَفِيْرِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهٗ حَاجَةً فَاَبْطَاَ عَلَیَّ وَسَاءَ ظَنِّیْ فَسَمِعْتُ مُنَاجَاةً فَقَالَ: ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِیْ لِاُمَّتِیْ مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ . (3:50)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''بقیع غرقد'' کی طرف تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' میں آپ پر قربان جاؤں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن (اجر و ثواب کے اعتبار سے) قلت والے ہوں گے۔ ماسوائے اس شخص کے' جو اپنے مال کے بارے میں' اس طرح اور اس طرح کہتا ہے' اپنے دائیں طرف اور اپنے بائیں طرف (یعنی ہر طرف خرچ کرتا ہے)

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر ہمارے سامنے اُحد پہاڑ آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس سونا ہو' اور پھر شام کے وقت ان کے پاس ایک دینار یا ایک مثقال سونا بھی باقی رہ جائے''۔

میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

پھر ہمارے سامنے ایک وادی آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نشیبی حصے میں تشریف لے گئے۔ آپ نیچے اتر گئے میں اس کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

آپ کو واپس آنے میں تاخیر ہو گئی' تو مجھے برے خیال آنے لگے۔ پھر میں نے مناجات کی آواز سنی۔

(بعد میں' میں نے اس بارے میں دریافت کیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے' جو مجھے میری اُمت کے بارے میں یہ بتا رہے تھے کہ ان میں سے جو شخص بھی اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو وہ شخص جنت میں داخل ہو گا۔

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' یا اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ اسے زنا کا ارتکاب کیا ہو' یا اگرچہ اس نے چوری کی ہو''۔

195– إسناده صحيح على شرط مسلم . حماد بن أبي سليمان من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 803 عن معاذ بن فضالة، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1123 من طريق معاذ بن هشام، وتقدم برقم 169 و 170 من طريق الأعمش وغيره.

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْإِسْلَامِ لِمَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

ایسے شخص کیلئے اسلام کے اثبات کا تذکرہ کہ دوسرے مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں

196 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَرَبِّ هٰذِهِ الْبَنِيَّةِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ . (1:2)

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اسی عمارت کے پروردگار کی قسم ہے۔

(انہوں نے خانہ کعبہ کے بارے میں یہ بات کہی)

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مہاجر وہ شخص ہوتا ہے' جو گناہوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ كَانَ مِنْ اَسْلَمِهِمْ اِسْلَامًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں' وہ ان سب کے مقابلے میں بہترین اسلام والا ہوتا ہے

197 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أبو عاصم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

196- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البخاری تعليقًا بصيغة الجزم 10 فی: باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده. وأخرجه بلفظ رواية البخاری: أحمد 2/163 و192 و205 و212، والبخاری 10 فی الإيمان، و 6484 فی الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصی، وأبو داؤد 2481 فی الجهاد: باب الهجرة هل انقطعت، والنسائی 8/105 فی الإيمان: باب صفة المسلم، وفی السير من الكبرى كما فی التحفة 6/346، والدارمی 2/300 فی الرقاق: باب فی حفظ اليد، والطبرانی فی الصغير 1/166، وابن منده 309 و 310 و 311 و 312، والقضاعی 166 و 179 و 180 و 181، والبيهقی فی السنن 10/187، والبغوی فی شرح السنة 12، وسيورده المؤلف برقم 230 فی باب ما جاء فی صفات المؤمنين، من طريق بيان بن بشر، عن الشعبی، به. وأخرجه أحمد 2/206 و215 عن زيد بن الحباب، عن موسى بن علی بن رباح، عن أبيه، عن عبد الله بن عمرو، به وسيورده المؤلف بنحوه فی باب الإخلاص وأعمال السر برقم 400 من طريق يزيد بن أبی حبيب، عن أبی الخير عن عبد الله بن عمرو، ويأتی تخريجه هناك. وسيعيده المؤلف بالإسناد المذكور هنا برقم 399 فی باب الإخلاص. وفی الباب عن أبی هريرة تقدم برقم 180، وعن جابر سيرد برقم 197، وعن أنس بن مالك سيرد برقم 510.

(متن حدیث): اَسْلَمُ الْمُسْلِمِیْنَ اِسْلَامًا مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ ویده . (1:2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اسلام کے اعتبار سے مسلمانوں میں سے سب سے بہتر اسلام اس شخص کا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ مَّاتَ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتَعَرَّى عَنِ الدَّيْنِ وَالْغُلُوْلِ

ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کے لئے لازم ہونے کا تذکرہ جو ایسی حالت میں مرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اور وہ قرض اور خیانت سے محفوظ ہو

198 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرِ وَاُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال:

(متن حدیث): مَنْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَرِيْئًا مِنْ ثَلَاثٍ دخل الجنة الكبر والغلول والدين . (1:2)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ وہ تین چیزوں سے بری ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(وہ تین چیزیں یہ ہیں) تکبر، خیانت اور قرض''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ مَعَ تَحْرِيْمِ النَّارِ عَلَيْهِ بِهٖ

ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے اور اس وجہ سے اس شخص پر جہنم کے حرام ہونے کا تذکرہ

199 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرني حيوة قال حدثنا بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ قَالَ:

197- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 41 في الإيمان: باب بيان تفاضل الإسلام، عن حسن الحلواني، وعبد بن حميد، وابن منده في الإيمان 314 من طريق إسحاق بن سيار النصيبي، والبيهقي في السنن 10/187 .

198- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه النسائي في السير من الكبرى كما في التحفة 2/140، والدارمي 2/262 عن محمد بن عبد الله بن بزيع الرقاشي، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/281، والترمذي 1573 في السير: باب ما جاء في الغلول، وابن ماجة 2412 في الصدقات: باب في التشديد في الدين، والبيهقي في السنن 5/355 من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. ورواية الترمذي الكنز بدل الكبر . وأخرجه أحمد 5/276 و277 و282، والبيهقي في السنن 9/101، 102 من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الترمذي 1572 في السير: باب في الغلول.

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ حَتّٰى إِذَا اجْتَمَعُوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أنه مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَاَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ. (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ خَرَجَ خِطَابُهُ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ وَهُوَ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِيْ كِتَابِ فُصُوْلُ السُّنَنِ اَنَّ الْخَبَرَ اِذَا كَانَ خِطَابُهُ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ لَمْ يَجُزْ اَنْ يُحْكَمَ بِهِ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وَكُلُّ خِطَابٍ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ فَهُوَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ اَحَدُهُمَا وُجُوْدُ حَالَةٍ مِّنْ اَجْلِهَا ذَكَرَ مَا ذَكَرَ لَمْ تُذْكَرْ تِلْكَ الْحَالَةُ مَعَ ذٰلِكَ الْخَبَرِ وَالثَّانِيْ اَسْئِلَةٌ سُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجَابَ عَنْهَا بِاَجْوِبَةٍ فَرُوِيَتْ عَنْهُ تِلْكَ الْاَجْوِبَةُ مِنْ غَيْرِ تِلْكَ الْاَسْئِلَةِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّحْكَمَ بِالْخَبَرِ اِذَا كَانَ هٰذَا نَعْتَهُ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ دُوْنَ اَنْ يُّضَمَّ مجمله إلى مفسره ومختصره إلى متقصاه.

حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنوعبدالدار سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو آپ نے اپنے سے آگے والے لوگوں کو بٹھا دیا اور آپ سے پیچھے آنے والے لوگ آپ تک پہنچ گئے۔

جب لوگ اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب حالت کے مخصوص پس منظر کے حوالے سے ہے اور یہ اس قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کو میں نے کتاب ''معول السنن'' میں ذکر کیا ہے۔

کہ جب کسی روایت میں خطاب کا مخصوص پس منظر ہو تو اب یہ بات جائز نہیں ہے کہ تمام حالتوں میں اس کے مطابق فیصلہ دیا جائے اور ہر وہ خطاب جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص پس منظر کے ساتھ صادر ہوا ہو اس کی دو قسمیں ہوں گی ان میں سے ایک قسم یہ ہے: وہ کسی حالت کی موجودگی میں ہو گا اور اسی کی وجہ سے اس چیز کو ذکر کیا گیا ہو۔

اس حالت کو اس خبر کے ہمراہ ذکر نہیں کیا گیا ہو گا۔

دوسری صورت یہ ہے: کچھ سوالات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے گئے ہوں گے آپ نے ان کے جوابات عنایت کیے ہوں گے تو ان جوابات کو روایت کر لیا گیا اور سوالات روایت نہیں ہو سکے تو اب یہ بات جائز نہیں ہے کہ کوئی شخص اس روایت کی بنا پر فیصلہ دے جو ہر حالت میں ہو۔

اس میں مجمل اور مفسر یا مختصر اور تفصیلی کا خیال نہ رکھا گیا ہو۔

199- رجاله ثقات رجال الصحيح غير سعد بن الصلت، فإنه لم يوثقه غير المؤلف. وأخرجه الطبراني في الكبير 6034 عن أحمد بن داؤد المكي، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/467 عن هارون، عن ابن وهب، به. وأخرجه الطبراني 6033 من طرق عن ابن الهاد، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَنْ يَقِيْنٍ مِّنْ قَلْبِهٖ لَا اَنَّ الْاِقْرَارَ بِالشَّهَادَةِ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ لِلْمُقِرِّ بِهَا دُوْنَ اَنْ يُّقِرَّ بِهَا بِالْاِخْلَاصِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے لازم ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور وہ اپنے دل کے یقین کے ساتھ ایسا کرتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے: محض شہادت کا اقرار کرنا' جنت کو واجب کرتا ہے اس شخص کے لئے جو اس کا اقرار کرتا ہے' حالانکہ وہ خلوص کے ساتھ اس کا اقرار نہیں کرتا

200 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَسْكَرِيُّ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: اكْشِفُوا عَنِّيْ سِجْفَ الْقُبَّةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ الْجَنَّةَ، يُرِيْدُ بِهٖ جَنَّةً دُوْنَ جَنَّةٍ لِاَنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ فَمَنْ اَتٰى بِالْاِقْرَارِ الَّذِيْ هُوَ اَعْلٰى شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَلَمْ يُدْرِكِ الْعَمَلَ ثُمَّ مَاتَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ اَتٰى بَعْدَ الْاِقْرَارِ مِنَ الْاَعْمَالِ قَلَّ اَوْ كَثُرَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ جَنَّةً فَوْقَ تِلْكَ الْجَنَّةِ لِاَنَّ مَنْ كَثُرَ عَمَلُهُ عَلَتْ دَرَجَاتُهُ وَارْتَفَعَتْ جَنَّتُهُ لَا اَنَّ الْكُلَّ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَدْخُلُوْنَ جَنَّةً وَاحِدَةً وَاِنْ تَفَاوَتَتْ اَعْمَالُهُمْ وَتَبَايَنَتْ لِاَنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ لا جنة واحدة.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو انہوں نے فرمایا: خیمے کا پردہ ہٹادو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص خلوص دل کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس سے مراد یہ ہے: ایک جنت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے' کیونکہ جنت کی مختلف قسمیں ہیں' تو جو شخص وہ اقرار کرتا ہے' ایمان کا سب سے بلند تر شعبہ ہے' اور وہ عمل تک نہیں پہنچا اور پھر انتقال کر جاتا ہے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جو شخص اقرار کے بعد اعمال بھی بجالاتا ہے خواہ وہ کم ہوں' یا زیادہ ہوں وہ بھی جنت میں جائے گا۔

200- إسناده صحيح، وأخرجه الحميدى 369 ، وأحمد 5/236، وابن منده 11 ، والطبرانى /20 63 من طريق سفيان [illegible] الإسناد. وأخرجه ابن منده 112 و 113 ، والطبرانى /20 59 و 60 و 61 و 62 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وسيرد من حديث [illegible] بن سمرة، عن معاذ برقم 203 ، ومسلم 32 في الإيمان، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1134 .

لیکن یہ وہ پہلے والی جنت سے اوپر ہوگی۔

کیونکہ اس کے عمل زیادہ ہیں' تو اس کے درجات بلند ہوں گے اور اس کی جنت بلند ہوگی ایسا نہیں ہے کہ تمام مسلمان ایک ہی جنت میں داخل ہوں گے۔

اگر چہ ان کے اعمال کے درمیان تفاوت اور تباین پایا جاتا ہو' کیونکہ جنت کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی جنت ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ اَتَى بِمَا وَصَفْنَا عَنْ يَقِيْنٍ مِّنْ قَلْبِهِ ثُمَّ مَاتَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہوتی ہے' جو اپنے دل کے یقین کے ساتھ وہ کرتا ہے' جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور پھر وہ اسی کیفیت میں مرجاتا ہے

201 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِىْ بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دخل الجنة . (1:2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں میرے کہ وہ اس بات کا علم رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَقَرَنَ ذٰلِكَ بِالشَّهَادَةِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے حق میں واجب ہوتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور اس کے ہمراہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے

202- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ

201- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 26 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، عن محمد بن أبى بكر المقدمى، وأبو عوانة 1/6 من طريق على بن عبد الله، وأبو عوانة أيضًا، وابن منده 33 من طريق مسدد، والقواريرى، ثلاثتهم عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/65 و69، ومسلم 26 ، والنسائى فى اليوم والليلة 1113 و 1114 ، وأبو عوانة 1/7وابن منده 32 من طرق عن خالد الحذاء ، به .وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة 1115 ، من طريق شعبة، عن بيان بن بشرن عن حمران، به. وسيرد برقم 204 من رواية عثمان بن عفان، عن عمر بن الخطاب، عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ بن مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي: مَهْ لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتَ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ اُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيطَ بِنَفْسِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حرمه الله على النار. (1:2)

صنابحی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت وہ قریب الموت تھے۔ میں رونے لگا' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: رُک جاؤ تم کیوں رو رہے ہو؟

اللہ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی طلب کی گئی' تو میں تمہارے بارے میں ضرور گواہی دوں گا اور اگر مجھے شفاعت کا موقع دیا گیا' تو میں تمہارے لئے شفاعت کروں گا اور اگر مجھ سے ہو سکا تو میں تمہیں فائدہ پہنچاؤں گا۔

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بھی حدیث سنی' جس میں تمہارے لئے بہتری تھی' وہ حدیث میں نے تمہارے سامنے بیان کر دی۔

صرف ایک حدیث بیان نہیں کی اور وہ میں آج تمہارے سامنے بیان کروں گا' کیونکہ اب میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دیدے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَنْ يَّقِيْنٍ مِّنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بے شک جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نبی علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور یقین کے ساتھ یہ گواہی دیتا ہے

202– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 5/318 عن يونس بن محمد، ومسلم 29 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، والترمذي 2638 في الإيمان: باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ومن طريقه ابن منده 46 عن قتيبة بن سعيد، وأبو عوانة 1/15 من طريق شعيب بن الليث، وداؤد بن منصور، أربعتهم عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1128 . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1129 . وسيرد بنحوه برقم 207 من طريق جنادة بن أبي أمية، عن عبادة بن الصامت. ويرد تخريجه في موضعه.

203- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بن مسرهد عَنِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِصَّانُ بْنُ كَاهِنٍ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ وَلَا اَعْرِفُهُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ تَمُوتُ لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبِ مُوقِنٍ اِلَّا غُفِرَ لَهَا

قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُعَاذٍ قَالَ فَعَنَّفَنِي الْقَوْمُ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهُ لم يسيء الْقَوْلَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاذٍ زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (1:2)

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین پر بسنے والا جو بھی شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اور وہ اس بات کی گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہ بات یقین رکھنے والے دل کی طرف لوٹتی ہو تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

(راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟

راوی کہتے ہیں تو حاضرین نے مجھے گھور کر دیکھا لیکن انہوں نے کہا: تم لوگ اسے چھوڑ دو اس نے غلط بات نہیں کی ہے۔

جی ہاں! میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی تھی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ بِمَا وَصَفْنَا عَنْ يَقِينٍ مِّنْهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ

اس بات کا بیان جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو یقین کے ساتھ اس چیز کی گواہی دیتا ہے جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں اور پھر اسی حالت میں مر جاتا ہے

204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

203–وأخرجه أحمد في المسند 5/229، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1138 عن عمرو بن علي، كلاهما عن محمد بن أبي عدي، عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد . وقد تابع حجاجًا حبيبُ بن الشهيد عند النسائي في عمل اليوم والليلة 1139 . وسقط في المسند لفظ أبي من ابن أبي عدي، ووقع فيه هصان الكاهن، بإسقاط لفظ ابن . وأخرجه الحميدي 370 ، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1136 و 1137 ، وابن ماجة 3796 في الأدب: باب فضل لا إله إلا الله . وتقدم من حديث جابر عن معاذ برقم 200 وورد تخريجه عنده . وأخرجه أبو داوُد 3116 في الجنائز: باب في التلقين.

(متن حدیث): اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ . (1:2)

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''میں ایک ایسے کلمے کے بارے میں جانتا ہوں' جو بھی بندہ سچے دل کے ساتھ اس کلمے کو پڑھ لے گا اور وہ اس پر مرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دے گا''
(وہ کلمہ یہ ہے) ''لا الـه الا اللّٰه''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا نُورَ الصَّحِيفَةِ مَنْ قَالَ عِنْدَ الْمَوْتِ مَا وَصَفْنَاهُ

جو شخص مرتے وقت وہی چیز کہتا ہے' جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کا اسے صحیفہ کے لیے نور عطا کرنے کا تذکرہ

205- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ سُعْدَى الْمُرِّيَّةِ قَالَتْ

(متن حدیث): مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَكَ مُكْتَئِبًا اَسَاءَتْكَ اِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا لِصَحِيفَتِهٖ وَاِنَّ جَسَدَهٗ وَرُوْحَهٗ لَيَجِدَانِ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَقُبِضَ وَلَمْ اَسْاَلْهُ فَقَالَ: مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا الَّتِيْ اَرَادَ عَلَيْهَا عَمَّهٗ وَلَوْ عَلِمَ اَنَّ شيئا أنجى له منها لأمره . (1:2)

❁❁ سعدی بن مریہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' تو دریافت کیا: کیا وجہ ہے' آپ پریشان ہیں؟
کیا آپ کو اپنے چچازاد کی حکومت پسند نہیں ہے؟
تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں ایک ایسے کلمے کے بارے میں جانتا ہوں کہ جو بھی بندہ مرتے وقت اس کلمے کو پڑھے گا' تو یہ کلمہ اس کے صحیفے میں' اس کے لئے نور کی

204- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 1/63، والحاكم 1/72، وأبو نعيم في الحلية 2/296 من طريق عبد الوهاب بن عطاء ، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.وتقدم برقم 201 من طريق الوليد

205- إسناده صحيح، محمد بن عبد الوهاب هو القناد السكري الكوفي، والشعبي: هو عامر بن شراحيل، وسُعدى المرية: لها صحبة، وهي امرأة طلحة بن عبيد الله التيمي أحد العشرة المبشرين بالجنة. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1101 ، وابن ماجة 3796 في الأدب: باب فضل لا إله إلا الله، عن هارون بن إسحاق الهمداني، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/161، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1100 ، والحاكم 1/350 350 من طرق عن مطرف. وأخرجه أحمد 1/28، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1098 . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1099 . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/324-325، ونسبه إلى أبي يعلى، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

حیثیت رکھے گا۔ اور اس شخص کا جسم اور اس شخص کی روح مرنے کے وقت اس کلمے کی وجہ سے راحت محسوس کریں گے''۔

(حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا' لیکن میں آپ سے اس کلمے کے بارے میں دریافت نہیں کرسکا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں یہ وہی کلمہ ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا (جناب ابوطالب) کو پڑھانا چاہتے تھے۔

اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوتا کہ کوئی اور کلمہ' اس کلمے سے زیادہ بہتر طور پر آپ کے چچا کے لئے نجات کا باعث بن سکتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں وہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُثَبِّتُ فِي الدَّارَيْنِ مَنْ اَتَى بِمَا وَصَفْنَا قَبْلُ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دونوں جہانوں میں ثابت رکھتا ہے جو اس چیز کو کرتا ہے' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ اِذَا شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَرَفَ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرِهٖ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

(يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراهيم: 27). (1:2)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن اپنی قبر میں جب اس بات کی گواہی دے دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ کے رسول

206- إسناده صحيح على شرط البخاري. حفص بن عمر الحوضي من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه البخاري 1369 في الجنائز: باب ما جاء في عذاب القبر، عن حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي في مسنده 745، ومن طريقه الترمذي 3120 في التفسير: باب ومن سورة إبراهيم. وابن منده في الإيمان 1062 عن شعبة، به. وأخرجه البخاري 4699 في التفسير: باب قَوْلُهُ تَعَالٰى: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ)، وأبو داوٗد 4750 في السنة: باب في المسألة في القبر، والطبري في التفسير 13/214، وابن منده في الإيمان 1062، والبغوي في شرح السنة 1520 من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، به. وأخرجه البخاري 1369 في الجنائز: باب ما جاء في عذاب القب، ومسلم 2871 في الجنة: باب عَرْض مقعد الميت في الجنة أو النار عليه، والنسائي 4/101، 102 في الجنائز: باب عذاب القبر، وابن ماجة 4269 في الزهد: باب ذكر القبر والبلى، كلهم عن محمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري 13/214 من طريق وهب بن جرير، عن شعبة، بنحوه. وأخرجه الطبري 13/213 من طريقين عن الأعمش، عن سعيد بن عبيدة، به. وأخرجه مسلم 2871 74، والنساءى 4/101، وابن منده 1063 من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، عن أبيه، عن خيثمة، عن البراء.

حضرت محمد ﷺ کو پہچان لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا' دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ اَتٰى بِمَا وَصَفْنَا وَقَرَنَ ذٰلِكَ بِالْاِقْرَارِ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَآمَنَ بِعِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو وہ کرتا ہے' جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں وہ اس کے ہمراہ جنت اور جہنم کے اقرار کو بھی ملا دیتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتا ہے

207 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ. (1:2)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے' اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں' جو اس نے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا' اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں' جنت اور جہنم حق ہیں' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا کہ وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے' جس میں سے چاہے' جنت میں داخل ہو جائے۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ شَهِدَ بِالرِّسَالَةِ لَهُ وَعَلٰى مَنْ اَبٰى ذٰلِكَ

نبی اکرم ﷺ کے اس شخص کو دعا دینے کا تذکرہ جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور اس شخص کے خلاف دعائے ضرر کرنا' جو اس حوالے سے انکار کرتا ہے

208- إسناده صحيح، صفوان بن صالح: وثقه غير واحد، وأخرج له أصحاب السنن وباقي السند من رجال الشيخين، وأخرجه أحمد 5/314، والبخاري 3435 في أحاديث الأنبياء : باب قوله: (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ) عن صدقة بن الفضل، ومسلم 28 في الإيمان: باب من مات على الإيمان دخل الجنة قطعًا . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1130 ، وأبو عوانة 1/6، وابن منده 45 و 404 من طرق عن ابن جابر، به. وأخرجه أحمد 5/313، والبخاري 3435 ومن طريقه البغوي في شرح السنة 55 عن صدقة بن الفضل، وأبو عوانة 1/6 .

208 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي هَانِئٍ عَنْ اَبِي عَلِيِّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِكَ وَشَهِدَ اَنِّيْ رَسُوْلُكَ فَحَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَاَقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ اَنِّيْ رَسُوْلُكَ فَلَا تُحَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَلَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَاَكْثِرْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا. (5:12)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے' اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے لئے محبوب کر دے اور اپنے فیصلے (یعنی موت کو) اس کے لئے آسان کر دے اور دنیا کو اس کے لئے تھوڑا کر دے اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ لائے' اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری کو اس کے نزدیک محبوب نہ کرنا اور تو اپنے فیصلے (یعنی اس شخص کی موت) کو اس کے لئے آسان نہ کرنا اور اس کے لئے (دنیا کی) پریشانیاں اور مشکلات کو زیادہ کر دینا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجِنَانِ لِمَنْ صَدَّقَ الْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ عِنْدَ شَهَادَتِهِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینے کے ہمراہ انبیاء و مرسلین کی تصدیق کرتا ہے' اس کے لئے جنتوں میں درجات کی صفت کا تذکرہ

209 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا وَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

208- إسناده صحيح، يزيد وهو ابنُ خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب ثقة، وما فوقه من رجال الصحيح، وأبو هانء: هو حميد بن هانء، وأبو علي: هو عمرو بن مالك الهمداني الجنبي. وأخرجه الطبراني في الكبير 18/ 808 من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد.

209- إسناده حسن، رجاله ثقات خلا أيوب بن سُوَيد، وأخرجه الطبراني في الكبير 18/ 808 من طريق ياسين بن عبد الأحد المصري، عن أيوب بن سويد، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرًا أحمد 5/340، والبخاري 6555 في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم 2830 في الجنة وصفة نعيمها: باب ترائي أهل الجنة أهل الغرف. وأخرجه البخاري 3256 في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة، ومسلم 2831 من طرق عن مالك، عن صفوان بن سليم، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد الخدري. قلت: وأخرجه الطبراني 5740 و 5762 و 5878 و 5940 و 5998 من طرق عن أبي حازم، عن سهل بن سعد. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/339، والترمذي 2556 في صفة الجنة: باب ما جاء في ترائي أهل الجنة في الغرف.

(متن حدیث): اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَرَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمَا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: بَلٰى وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ رجال اٰمنوا باللّٰه و صدقوا المرسلين . (1:2)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت بالا خانے میں (یعنی اپنے سے اوپر کے مرتبے میں رہنے والے لوگوں) کو یوں دیکھیں گے، جس طرح تم لوگ مشرق یا مغرب کے اُفق میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو اس کی وجہ یہ ہے' ان دونوں درجات میں رہنے والے لوگوں کے درمیان اتنا فرق ہوگا''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ انبیاء کی مخصوص منازل ہوں گی؟ جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں' جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہوگی۔ (تو انہیں اس کا یہ اجر و ثواب ملے گا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ اَتٰى بِمَا وَصَفْنَا مِنْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَرَنَ ذٰلِكَ بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ الَّتِىْ هِىَ اَعْمَالٌ بِالْاَبْدَانِ لَا اَنَّ مَنْ اَتٰى بِالْاِقْرَارِ دُوْنَ الْعَمَلِ تَجِبُ الْجَنَّةُ لَهٗ فِىْ كُلِّ حَالٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہوجاتی ہے' جو ان امور کو سر انجام دیتا ہے' ایمان کے جن شعبوں کا ہم نے ذکر کیا ہے اور اس کے ہمراہ ان تمام عبادات کو ملا دیتا ہے' جو جسم کے اعمال ہیں

ایسا نہیں ہے کہ جو شخص اقرار کر لیتا ہے' لیکن عمل نہیں کرتا' اس کے لئے بہر صورت جنت واجب ہو جائے

210- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ ، قَالَ: فَمَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: يَغْفِرُ لَهُمْ ولا يعذبهم . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ الْاَخْبَارَ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ كُلُّهَا مُخْتَصَرَةٌ غَيْرُ مُتَقَصَّاةٍ وَاَنَّ بَعْضَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِذَا اَتَى الْمَرْءُ بِهٖ لَا تُوْجَبُ لَهُ الْجَنَّةُ فِىْ دَائِمِ الْاَوْقَاتِ اَلَا تَرَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَعِبَادَةُ اللّٰهِ

جَلَّ وَعَلا اِقْرَارٌ بِـالِلّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ ثُمَّ الْمُسْلِمُوْنَ لَمَّا سَاَلُوْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَقِّهِمْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالُوْا فَمَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُوْلُوْا فَمَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ وَلَا اَنْكَرَ عَلَيْهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فَفِيمَا قُلْنَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ لَا تَجِبُ لِمَنْ اَتَى بِبَعْضِ شُعَبِ الْاِيمَانِ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ بَلْ يُسْتَعْمَلُ كُلُّ خَبَرٍ فِيْ عُمُومِ مَا وَرَدَ خِطَابُهُ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ فِيْهِ عَلٰى مَا ذكرناه قبل

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ لوگ ایسا کریں تو پھر ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا؟

لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یہ کہ) اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کردے اور ان کو عذاب نہ دے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وہ روایات جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں وہ مختصر ہیں وہ تفصیلی نہیں ہیں اور ایمان کے بعض شعبے ایسے ہیں کہ جب آدمی ان کا ارتکاب کرتا ہے تو تمام اوقات میں اس کے لئے جنت واجب نہیں ہوتی۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے بندوں پر اللہ حق قرار دیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

210– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسى 565 ، ومن طريقه أبو عوانة 1/16، وابن منده 107 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20546 ومن طريقه الطبرانى فى الكبير /20 254 والبغوى فى شرح السنة 48 عن معمر، وأحمد 5/228 من طريق إسرائيل، والطيالسى 565 ، والبخارى 2856 فى الجهاد: باب اسم الفرس والحمار، ومسلم 30 49 فى الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، وأبو عوانة 1/61، وابن منده 108 ، والطبرانى /20 256 من طريق أبى الأحوص سلّام بن سليم، والترمذى 2643 فى الإيمان: باب ما جاء فى افتراق هذه الأمة، وابن منده 106 من طريق سفيان، والنسائى فى العلم من الكبرى كما فى التحفة 8/411، 412 من طريق عمار بن زريق، خمستهم عن أبى إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/242، والبخارى 5967 فى اللباس: باب إرداف الرجل خلف الرجل، و 6267 فى الاستئذان: باب من أجاب بلبيك أو سعديك، و 6500 فى الرقاق: باب من جاهد نفسه فى طاعة الله، ومسلم 30 48 فى الإيمان، وأبو عوانة 1/17، وابن منده فى الإيمان 92 من طرق عن همام، عن قتادة، عن أنس بن مالك، عن معاذ. وأخرجه أحمد 5/229، 230، والبخارى 7373 فى التوحيد: باب ما جاء فى دعاء النبى صلى الله عليه وآله وسلم أمته إلى توحيد الله، ومسلم 30 50 و 51 فى الإيما، وأبو عوانة 1/16، 17، وابن منده فى الإيمان 106 و 109 و 110 من طرق عن أبى حصين والأشعث ابن سُليم، عن الأسود بن هلال، عن معاذ ... وأخرجه من طرق عن معاذ بن جبل: البخاريُّ فى الأدب المفرد 943 ، وأحمد 5/230 و234 و236 و238، وابن ماجة 4296 فى الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، وابن منده 92 و 102 و 105 ، والطبراني /10 81 و 83 و 84 و 85 و 86 و 87 و 88 و 140 و 245 و 273 و 274 و 275 و 276 و 317 و 318 و 319 و 320 و 372 .

اوراللہ کی عبادت زبان کے ذریعے اقرار دل کے ذریعے تصدیق اوراعضاء کے ذریعے عمل ہے۔

پھر مسلمانوں نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ پر اپنے حق کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے دریافت کیا ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا جب وہ ایسا کریں۔

ان لوگوں نے یہ نہیں کہا: ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا جب وہ یہ کہہ دے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کا انکار بھی نہیں کیا۔

تو ہم نے جو یہ بات بیان کی ہے اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ جنت اس شخص کے لئے واجب نہیں ہوتی ہے جو ایمان کے کچھ شعبوں کو تمام حالتوں میں بجالاتا ہے بلکہ ہر روایت کا اپنا عموم ہوتا ہے اور اس کے حکم کا مخصوص پس منظر ہوتا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الشَّفَاعَةِ لِمَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اس کے لئے شفاعت واجب ہونے کا تذکرہ

211 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهٖ قَالَ فَانْتَبَهْتُ فِىْ بَعْضِ اللَّيْلِ فَاِذَا نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا اَحَدٌ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رسول لله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَا: لَا نَدْرِىْ غَيْرَ اَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا بِاَعْلَى الْوَادِىْ فَاِذَا مِثْلُ هَدِيْرِ الرَّحٰى قَالَ: فَلَبِثْنَا

211- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عبد الواحد بن غياث، وأخرجه أحمد 6/28، والترمذى 2441 فى صفة القيامة، والطبرانى 18/ 134 من طرق، عن أبى عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 998، وأحمد 6/29، والترمذى 2441 فى صفة القيامة، وابن خزيمة فى التوحيد ص 264 و265، وابن منده فى الإيمان 925 من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الطبرانى 18/ 133 من طريق أبى قلابة، عن أبى المليح، به. وأخرجه عبد الرزاق فى المصنف 20865، وابن خزيمة فى التوحيد ص 267، والطبرانى فى الكبير 18/ 136 و 137 و 138 من طرق. وأخرجه أحمد 6/23، وابن ماجة 4317 فى الزهد: باب ذكر الشفاعة، وابن خزيمة فى التوحيد ص 263 و268، والطبرانى 18/ 135 من طرق عن عوف بن مالك. وصححه الحاكم 1/67 من طريق خالد بن عبد الله الواسطى، عن حميد بن هلال، عن أبى بردة، عن عوف. وأورده الهيثمى فى المجمع 10/369-370 مطولًا، وقال: رواه الطبرانى بأسانيد رجال بعضها ثقات. وفى الباب عن أبى موسى عند أحمد 4/404، 415، وابن خزيمة فى التوحيد ص 267، وابن منده فى الإيمان 2/870، وعن أبى موسى ومعاذ عند أحمد 5/232، وعن أبى هريرة عند ابن خزيمة فى التوحيد ص 260.

يَسِيْرًا ثُمَّ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهُ اَتَانِيْ مِنْ ربى ات فيخبرنى بِاَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِى الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَاِنِّيْ اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ وَالصُّحْبَةِ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ: فَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِيْ قَالَ: فَلَمَّا رَكِبُوا قَالَ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ اَنَّ شَفَاعَتِيْ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شيئا من أمتى .

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا' ہم میں سے ہر شخص نے اپنی سواری کی بازو کو بچھالیا (یعنی آرام کرنے لگا)

راوی کہتے ہیں: رات کے کسی حصے میں' میں بیدار ہوا' میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے سامنے کوئی موجود نہیں ہے۔

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلا تو مجھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کھڑے نظر آئے۔ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟

ان دونوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم' البتہ ہم نے وادی کے بالائی حصے کی طرف سے ایک آواز سنی ہے۔

وہ چکی چلنے کی آواز کی مانند تھی۔

راوی کہتے ہیں: ہم کچھ دیر وہیں ٹھہرے رہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے میری اُمت کے نصف حصے کے حساب اور شفاعت کے بغیر جنت میں داخل ہو جانے (یا مطلق طور پر مجھے) شفاعت کرنے کے بارے میں اختیار دیا' تو میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر' اپنے ساتھ کا واسطہ دے کر یہ گزارش کرتے ہیں' آپ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرلیں' جو آپ کی شفاعت کے اہل ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میری شفاعت کے اہل ہو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ لوگ سوار ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں یہاں موجود تمام لوگوں کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری اُمت کے ہر فرد کو نصیب ہوگی' جو ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ سمجھتا ہو''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ وَاِيْجَابِهَا لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ ثُمَّ سَدَّدَ بَعْدَ ذٰلِكَ

جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے' اور اس کے بعد سیدھا راستہ اختیار کرے' اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے جنت کو نوٹ کر لینا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دینا

212 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ رِفَاعَةُ بْنُ عَرَابَةَ الْجُهَنِيُّ قَالَ

(متن حدیث): صَدَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ فَجَعَلَ نَاسٌ يَسْتَاْذِنُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَاْذَنُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ شِقِّ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ تَلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغَضَ اِلَيْكُمْ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَ: فَلَمْ نَرَ مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا بَاكِيًا قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ الَّذِيْ يَسْتَاْذِنُكَ بَعْدَ هٰذَا لَسَفِيْهٌ فِيْ نَفْسِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَكَانَ اِذَا حَلَفَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سُلِكَ بِهٖ فِي الْجَنَّةِ وَلَقَدْ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَاِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ لَا يَدْخُلُوهَا حتى تتبوؤوا اَنْتُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَذَرَارِيْكُمْ مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ: اِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ لَا اَسْاَلُ عَنْ عِبَادِيْ غَيْرِيْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصبح . (3:66)

حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے واپس آ رہے تھے۔ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لینی شروع کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عطا کرنا شروع کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا وجہ ہے' اللہ کے رسول کی طرف والا درخت کا حصہ' تمہارے نزدیک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ناپسندیدہ ہے''۔

(یعنی تم لوگ میرے ساتھ نہیں چلنا چاہ رہے)

راوی کہتے ہیں: حاضرین میں سے ہر شخص مجھے روتا ہوا نظر آیا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کیا' میرے خیال میں اس کے بعد آپ سے جو شخص اجازت مانگے گا' وہ بے وقوف ہوگا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔

آپ جب بھی قسم اٹھاتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے''۔

212- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 4/16، وابنُ ماجة مختصرًا 4285 في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم، والطبراني 4556 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1291 و01292 ، وأحمد 4/16، والبزار 3543 والطبراني 4559 من طرق عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، به .وأخرجه أحمد 4/16، والطبراني 4557 و 4557 و 4560 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به .ونصفه الثاني وهو من قوله: إذا مضى شطر الليل .. إلخ أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 475 ، وابن ماجة 1367 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في المجمع 10/408، وقال: رواه الطبراني والبزار بأسانيد، ورجال بعضها عند الطبراني والبزار رجال الصحيح.

(آپ نے فرمایا): ''میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم میں سے جو شخص بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوا اس کے بعد وہ ٹھیک رہے۔ (یعنی اسلامی احکام پر عمل کرتا رہے) تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے' وہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد کو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا اور مجھے یہ اُمید ہے' وہ لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے' جب تک تم لوگ اور تمہارے نیک بیوی بچے جنت میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ نہیں جاتے''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جب نصف رات۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب رات ہو جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے:

میں اپنے بندوں سے اپنے علاوہ کسی اور کے بارے میں دریافت نہیں کرتا۔ کون شخص ہے' جو مجھ سے مانگتا ہے' تو میں اسے عطا کروں۔

کون شخص ہے' جو مجھ سے مغفرت طلب کرے' تو میں اس کی مغفرت کردوں۔

کون شخص ہے' جو مجھ سے دعا کرتا ہے' تو میں اس کی دعا قبول کروں''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَلَّتِ الْمَنِيَّةُ بِهٖ وَهُوَ لَا يَجْعَلُ مَعَ اللّٰهِ ندا

ان روایات کا تذکرہ' جن کے مطابق جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو ایسی حالت میں فوت ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو

213 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا محمد بن الحسن بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ وَسُلَيْمَانَ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالُوْا سَمِعْنَا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ.

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: اِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ. (3:42)

213- إسناده صحيح، خلاد بن أسلم: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1121 عن عبدة بن عبد الرحيم، عن النضر بن شميل، بهذا الإسناد. وقد أورده المؤلف برقم 169 من طريق أبي داوُد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد . وتقدم تخريجه هناك، مع ذكر طرقه في الكتاب2. تقدم تخريجه من حديث أبي الدرداء عقب حديث 170 .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِىْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُرِيْدُ بِهٖ اِلَّا اَنْ يرتكب شيئا أو عدته عَلَيْهِ دُخُوْلَ النَّارِ.

وَلَهُ مَعْنًى اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ مَنْ لَّمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَا مَحَالَةَ وَاِنْ عُذِّبَ قَبْلَ دخوله إياها مدة معلومة.

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل میرے پاس آئے اورانہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ میری اُمت کا جو بھی شخص ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اگر چہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اور اس نے چوری کی ہو''۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے زید نامی راوی سے کہا: یہ روایت تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''میری امت کا جو شخص ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس سے مراد یہ ہے: اس نے کسی ایسی چیز کا ارتکاب نہ کیا ہو' جس کے حوالے سے میں نے جہنم میں داخل ہونے کی وعید سنائی ہو۔

اس کا دوسرا مطلب یہ ہوگا کہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا اور وہ اس حالت میں مرجاتا ہے وہ لامحالہ طور پر جنت میں داخل ہوگا' اگرچہ اس کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے اسے ایک متعین مدت تک عذاب دیا جائے۔

214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حدثنا على بن الجعد قال أَخْبَرَنَا بن ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاذَ بن جبل عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: حَدِّثْنِىْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِى الْجَنَّةَ قَالَ: بَخٍ بَخٍ سَاَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ وَهُوَ يَسِيْرٌ لِمَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ بِهٖ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤْتِى الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَلَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا . (1:11)

214- إسناده حسن. ابن ثوبان: صدوق يخطىء. وباقى رجاله ثقات. وأخرجه الطبرانى فى الكبير /20 122 من طريق أحمد. وأخرجه من طرق عن عبد الرحمٰن بن غنم، عن معاذ: أحمد 5/245، والبزار 1653 و 1654، والطبرانى /20 115 و 137 و 141. وأخرجه من طرق عن معاذ بن جبل: الطيالسى 560، وابن أبى شيبة 7/11-8، وعبد الرزاق 20303، وأحمد 5/231 و237، والترمذى 2616 فى الإيمان: باب ما جاء فى حرمة الصلاة، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 8/399، وابن ماجة 3973 فى الفتن: باب كف اللسان فى الفتنة، والطبرانى /20 266 و 291 و 292 و 293 و 294 و 304 و 305، والبغوى فى شرح السنة 11.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰه تعالی عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، اَرَادَ بِهِ الْاَمْرَ بِتَرْكِ الشِّرْكِ.

❀❀ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کسی عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت میں داخل کردے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے اور یہ اس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے آسان کردے۔

''تم فرض نمازیں ادا کرو' زکوٰۃ ادا کرو اور (کسی کو) اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ''

اس سے مراد شرک کو ترک کرنے کا حکم دینا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَجْمَعُ فِي الْجَنَّةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَقَاتِلِهِ مِنَ الْكُفَّارِ اِذْ سَدَّدَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَسْلَمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ جنت میں مسلمان اور اس کے کافر قاتل کو جمع کردے گا' جبکہ وہ کافر شخص بعد میں سیدھا راستہ اختیار کرے اور اسلام قبول کرلے

215 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ وَكِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ . (3:67)

215– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنة 2632 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى الموطأ 2/460 فى الجهاد: باب الشهداء فى سبيل الله، ومن طريق مالك أخرجه البخارى 2826 فى الجهاد: باب الكافر يقتل المسلم، ثم يسلم، والنسائى 6/39 فى الجهاد: باب اجتماع القاتل والمقتول فى سبيل الله فى الجنة، وفى النعوت من الكبرى كما فى التحفة 10/194، والآجرى فى الشريعة ص 277، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 467–468، وفى السنن 9/165، وابن خزيمة فى التوحيد ص.234 وأخرجه مسلم 1890 فى الإمارة: باب بيان الرجلين يقاتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة، وابن ماجة 191 فى المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن خزيمة فى التوحيد ص 234، والآجرى فى الشريعة ص 278، من طريق سفيان، عن أبى الزناد، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 20280 ومن طريقه مسلم 1890 129 ، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 468وفى السنن 9/165، وابن خزيمة ص 234 و235، والآجرى ص 278، والبغوى 2633 عن معمر، وأخرجه الدارقطنى فى كتاب الصفات 31 ، وابن خزيمة فى التوحيد ص 234 من طريق أبى المغيرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر مسکرا دیتا ہے' جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے' اور وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیتا ہے''۔

ذِكْرُ اَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا ہے' جب تک وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آئیں

216 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أبو بكر رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ: يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ أبا بكر رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ مِنْ حَقِّ الْمَالِ وَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أبى بكر لقتال عرفت أنه الحق. (3:7)

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' تو عربوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے کفر کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت ابوبکر! آپ لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں' جب تک وہ یہ اعتراف نہ کر لیں کہ اللہ

216- إسناده صحيح؛ عمرو بن عثمان بن سعيد: صدوق، وأبوه ثقة، وباقي السند على شرطهما وأخرجه النسائي 6/5 في الجهاد: باب وجوب الجهاد و7/78 في تحريم الدم، من طريق عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 1399 في الزكاة: باب وجوب الزكاة، و1456 في الزكاة: باب أخذ العناق في الصدقة، وابن منده في الإيمان 215، والبيهقي في السنن 4/104، من طريق أبي اليمان، والنسائي 6/5 من طريق بقية، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، به. وأخرجه عبد الرزاق 18718 عن معمر، وأحمد 2/528 من طريق محمد بن أبي حفصة، و2/423، والنسائي 7/77 في تحريم الدم، من طريق سفيان بن حسين، والنسائي 6/5، وابن منده في الإيمان 216 من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، أربعتهم عن الزهري، به. وسيورده المصنف في الرواية التالية من طريق عقيل عن الزهري، ويأتي تخريجها في موضعها.

تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو وہ اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اس کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ جنگ کروں گا' جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسا بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں' جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے' تو میں ان کے اس انکار کرنے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اندازہ لگالیا کہ جنگ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے' اور مجھے یہ پتہ چل گیا کہ یہی بات درست ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيِّرَ الْفَاضِلَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنَ الْعِلْمِ بَعْضُ مَا يُدْرِكُهُ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل ایمان میں سے بہترین فضیلت والے شخص سے بھی' بعض اوقات علم کی کوئی بات مخفی رہ جاتی ہے' جس کا علم اس شخص کو ہوتا ہے' جو اس حوالے سے اس سے بلند مرتبے کا مالک ہو

217 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بحقه وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰه تعالى عَنْهُ: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ.

قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ عرفت أنه الحق. (3:7)

217- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاری 7284 و 7285 باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ومسلم 20 فی الإيمان، وأبو داؤد 1556 فی الزكاة، والترمذی 2607 فی الإيمان: باب ما جاء اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لا إله إلا الله، والنسائی 5/14 فی الزكاة: باب مانع الزكاة، و 7/77 فی تحريم الدم، وابن منده فی الإيمان 24 ، والبيهقی فی السنن 7/4 و4/104 و8/176 و9/182 كلهم من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری 6024 فی استتابة المرتدين: باب قتل من أبى قبول الفرائض، والبيهقی فی السنن 4/114 و7/3 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق شعيب بن أبی حمزة، عن الزهری، به، فانظر تخريجه ثمت.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے اور عربوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے کفر کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے محفوظ کر لے گا' البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے۔ اور اس شخص کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا' جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔

بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسی رسی دینے سے انکار کر دیں' جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے' تو میں ان کے اس انکار کرنے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اندازہ لگا لیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے' اور مجھے یہ پتہ چل گیا کہ یہ موقف درست ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يَعْصِمُ مَالَهُ وَنَفْسَهُ بِالْاِقْرَارِ لِلّٰهِ اِذَا قَرَنَهُ بِالشَّهَادَةِ لِلْمُصْطَفٰى بِالرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال اسی صورت میں محفوظ کر سکتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اس گواہی کے ہمراہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی ملا دے (یعنی اس کا بھی اعتراف کرے)

218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ

218- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان: صدوق، وأبوه ثقة، وباقي السند على شرطهما، وأخرج نصفه الأول النسائي 6/7 في وجوب الجهاد، عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا 6/7 في وجوب الجهاد، و7/78 في تحريم الدم، عن أحمد بن محمد بن المغيرة، عن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا 7/78، 79من طريق الوليد بن مسلم، والبيهقي في السنن 9/49 من طريق أبي اليمان، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، به . وأخرجه مسلم 21 33 في الإيمان، والنسائي 7/78 في تحريم الدم، وابن منده في الإيمان 23 ، والبيهقي في السنن 8/136 و9/182 من طريق ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزهري، به. وتقدم قبله 216 من طريق شعيب، و 0217 من طريق عقيل، وبرقم 174 من طريق الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . وأخرجه بتمامه الطبري 26/104، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 106 كلاهما من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أخيه عبد الحميد بن عبد الله، عن سليمان بن بلال، عن يحيى بن سعيد، عن الزهري، به. وأخرج نصفه الثاني، وهو من قوله: وأنزل الله ... البيهقي في الأسماء والصفات ص 105، 106 من طريق ابن إسحاق.

حَـدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُمِـرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ.

وَاَنْـزَلَ الـلّٰـهُ فِیْ كِتَابِهٖ فَذَكَرَ قَوْمًا اسْتَكْبَرُوْا فَقَالَ: (اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ) وَقَالَ: (اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى) (الفتح: 26) وَهِیَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ استكبر عنها المشركون يوم الحديبية. (3:7)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو شخص یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لے گا البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اس شخص کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا''۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آیت نازل کی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کا تذکرہ کیا جنہوں نے تکبر اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''بے شک یہ وہ لوگ ہیں جب ان سے یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو یہ لوگ تکبر کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

(اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى) (الفتح: 26)

''جن لوگوں کے دلوں میں کفر تھا جب انہوں نے وہ ہٹ دھرمی اختیار کی جو زمانہ جاہلیت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور اہل ایمان پر سکینت نازل کی اور انہیں تقویٰ کے کلمے پر لازم کر دیا''۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) یہاں تقویٰ کے کلمے سے مراد یہ کہنا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔

مشرکین نے حدیبیہ کے موقع پر اس بارے میں تکبر کا اظہار کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يُحَقِّنُ دَمَهٗ وَمَالَهٗ بِالْاِقْرَارِ بِالشَّهَادَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا اِذَا اَقَرَّ بِهِمَا بِاِقَامَةِ الْفَرَائِضِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال کو ان دوشہادتوں کے اقرار کے ذریعے محفوظ کرتا ہے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہ فرائض کی انجام دہی کے ہمراہ ان کا اقرار کرتا ہے

219 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بحق الإسلام وحسابهم على الله [1] (3:7)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ اپنی جانیں اور مال مجھ سے محفوظ کرلیں گے البتہ اسلام کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يُحْقَنُ دَمُهُ وَمَالُهُ اِذَا اٰمَنَ بِكُلِّ مَا جَاءَ بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَفَعَلَهَا دُوْنَ الِاعْتِمَادِ عَلَى الشَّهَادَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال کو اس وقت محفوظ کرتا ہے جب وہ ہر اس چیز پر ایمان لے آتا ہے جسے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کے آئے ہیں

اور جو عمل بھی آپ نے کیا ہے

ایسا نہیں ہے وہ صرف ان دو گواہیوں پر اعتماد کرلے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

220 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَآمَنُوا بِي وَبِمَا جئت به فإذا فعلوا

---

[1] إسناده صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم 175 .

220- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 21 34 في الإيمان: باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، وابن منده في الإيمان 197 من طريق أحمد بن عبدة الضّبي، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 174 من طريق القعنبي، عن الدراوردي، به، وتقدم عنده تخريجه.

عَصَمُوا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ . (3:7)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حق دیا گیا ہے' میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ اعتراف نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ لوگ مجھ پر اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان نہیں لے آتے' جب وہ ایسا کریں گے' تو وہ اپنی جانیں اور اپنے مال محفوظ کرلیں گے' البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مُسْتَمِعَهُ اَنَّ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالشَّهَادَةِ حَرُمَ عَلَيْهِ دُخُوْلُ النَّارِ فِيْ حَالَةٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے سننے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جو شخص اس گواہی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اس پر جہنم میں داخلہ ہر حالت میں حرام ہو جائے گا

221 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَاَصَابَ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ نَحْرِ بَعْضِ ظُهْرِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِنَا اِذَا لَقِيْنَا عَدُوَّنَا جِيَاعًا رَجَّالَةً وَلٰكِنْ اِنْ رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَدْعُوَ النَّاسَ بِبَقِيَّةِ اَزْوِدَتِهِمْ فَجَاؤُوا بِهِ يَجِيءُ الرَّجُلُ بِالْحِفْنَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ وَكَانَ اَعْلَاهُمُ الَّذِيْ جَاءَ بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ فَجَمَعَهُ عَلٰى نِطَعٍ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ دَعَا النَّاسَ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَمَا بَقِيَ فِي الْجَيْشِ وِعَاءٌ اِلَّا مَمْلُوءٌ وَبَقِيَ مِثْلُهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّيْ رسول اللّٰهِ وَاَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ لَا يَلْقَاهُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا اِلَّا حَجَبَتَاهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

221- المطلب بن حنطب: صدوق، وهو وإن كان موصوفًا بالتدليس قد صرح بالتحديث فى رواية أحمد والطبرانى والبيهقى، وباقى رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 3/417، 418 عن على بن إسحاق، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1140' بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى الكبير 575 ، من طريق محمد بن يوسف الفريابى، وعبد الله بن العلاء ، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/121 من طريق عمرو بن أبى سلمة، ثلاثتهم عن الأوزاعى، به . وأخرجه الطبرانى 575 من طريق عبد الله بن العلاء ، عن الزهرى، عن المطلب بن حنطب، به. وأورده الهيثمى فى المجمع 1/20، وزاد نسبته إلى الأوسط وقال: رجاله ثقات . وأخرجه من حديث أبى هريرة: أحمد 2/421، ومسلم 27 44 فى الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، وأبو عوانة 1/8 و9. وأخرجه مسلم أيضًا 27 45 ، وأبو عوانة 1/7 من حديث أبى هريرة أو أبى سعيد، شك الأعمش روای الحديث.

اَبُوْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ هٰذَا اسْمُهُ ثَعْلَبَةُ بن عمرو بن محصن. (3:41)

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے لوگوں کو شدید بھوک لاحق ہوگئی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے سواری کے بعض جانور قربان کردیں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم بھوک کے عالم میں پیادہ ہوکر دشمن کا سامنا کریں گے تو پھر ہمارا کیا بنے گا۔

یارسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ لوگوں کو کہیں ان کے پاس جو کچھ بھی کھانے پینے کی چیز بچی ہوئی ہے وہ لے آئیں۔ (نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دے دیا) تو لوگ وہ چیزیں لانے لگے ایک شخص ایک مٹھی اناج یا اس سے زیادہ لے آیا۔

جو شخص سب سے زیادہ لے کر آیا تھا وہ ایک صاع کھجور لے کر آیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سب کو ایک دستر خوان پر جمع کروایا پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر آپ نے لوگوں کو بلایا کہ وہ اپنے برتن لے آئیں اور آپ نے وہ اناج ان میں ڈالنا شروع کیا تو لشکر میں موجود کوئی برتن ایسا باقی نہیں رہا جو بھر نہ گیا ہو اور وہ اناج پھر اتنا ہی باقی رہ گیا۔

تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو مومن بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان دو باتوں کے ہمراہ حاضر ہوگا تو یہ دونوں چیزیں اس شخص کے لئے قیامت کے دن جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی۔''

حضرت ابوعمرہ انصاری کا نام ثعلبہ بن عمرو بن محصن ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَجَبَتَاهُ عَنِ النَّارِ اَرَادَ بِهِ اِلَّا[1] اَنْ يَّرْتَكِبَ شَيْئًا يَسْتَوْجِبُ مِنْ اَجْلِهِ دُخُوْلَ النَّارِ وَلَمْ يَتَفَضَّلِ الْمَوْلٰى جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ بِعَفْوِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''یہ کہ وہ دونوں اسے جہنم سے بچالیں گے''

اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے: وہ شخص کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہ کرے جس کی وجہ سے جہنم میں داخل ہونا اس کے لئے لازم ہوجائے اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنی معافی کا فضل نہ کرے

222 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا وَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سليمان المرادى حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُ اَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا انْظُرُوْا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنَ الْإِيمَانِ فَاَخْرِجُوْهُ قَالَ فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا حمما بعد ما امْتَحَشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ اِلٰى جَانِبِ السَّيْلِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تروها كيف تخرج صفراء ملتوية. (3:41)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' اہل جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم ان لوگوں کا جائزہ لو جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان تمہیں مل جائے اسے (جہنم میں سے) نکال دو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ لوگ جہنم سے یوں نکلیں گے کہ وہ جلنے کے بعد کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا' تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے کنارے پر دانہ پھوٹ پڑتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے' وہ کس طرح زرد رنگ کا ہوتا ہے' اور ادھر ادھر لہرا رہا ہوتا ہے؟

ذِكْرُ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى النَّارِ مَنْ وَحَّدَهٗ مُخْلِصًا فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ دُوْنَ الْبَعْضِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جہنم کو حرام کیا ہے' جو خلوص کے ساتھ اس کی وحدانیت کا اعتراف ایک حالت میں کرتا ہے اور دوسری حالت میں نہیں کرتا

223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى حدثنا بن وهب أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): اَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رسول اللّٰهِ اِنِّيْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاَنَا اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ وَاِذَا كَانَ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّيَ لَهُمْ وَدِدْتُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاَفْعَلُ قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ

222- إسناده صحيح. الربيع بن سليمان: ثقة، ومن فوقه رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 184 في الإيمان: باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، وابن منده 821، كلاهما من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد. وتقدم من طريق معن ابن عيسى عن مالك برقم 182، وخرج هناك من طريق إسماعيل بن أبي أويس عن مالك أيضًا، فانظره.

وَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ: فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ حَوْلَهُ حتى اجتمع في البيت رجال

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فصدقه بذلك. (3:9)

ذَوُو عَدَدٍ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَاكَ مُنَافِقٌ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ

223- أو ابنُ الدُّخَيْشِن، وهما رواية البخاري 425 ومسلم 33 264 في المساجد، ونقل الطبراني في المعجم الكبير 18/ 50 عن أحمد بن صالح أن الصواب: الدخشم بالميم، وهي رواية الطيالسي، ومسلم 33 في الإيمان، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1105 و 1108، والطبراني. 2 إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 33 263 في المساجد: باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 18/ 50 من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 5/450، والدارقطني 2/80 من طريق عثمان بن عمر، والطبراني 18/ 51 من طريق عنبسة بن خالد، كلاهما عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد مختصرًا. وأخرجه عبد الرزاق 1929 عن معمر، عن الزهري، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/144 و5/449، ومسلم 33 264 في المساجد، وابن خزيمة في التوحيد ص 329، وأبو عوانة في مسنده 1/12، وابن منده في الإيمان 50، والطبراني في الكبير 18/ 47. وأخرجه أحمد 4/44، والنسائي 2/105 في الإمامة: باب الجماعة للنافلة، من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، وابن سعد 5/330 عن محمد بن عمر، كلاهما عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 4/43، والبخاري 686 في الأذان: باب إذا زار الإمام قومًا فأمّهم، و 838 باب يسلم حين يسلّم الإمام، و 840 باب من لم يرد السلام على الإمام واكتفى بتسليم الصلاة، و 6423 في الرقاق: باب العمل الذي يبتغى فيه وجه الله، و 6938 في استتابة المرتدين: باب ما جاء في المتأولين، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1108، و3/64، 65 في السهو: باب تسليم المأموم حين يسلّم الإمام، وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 7/230، والبيهقي في السنن 2/181، 182، من طرق عن عبد الله بن المبارك، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي 1241، والبخاري 424 في الصلاة: باب إذا دخل بيتًا يصلي حيث شاء، و 1186 في التهجد: باب صلاة النوافل جماعة، ولبن ماجة 754 في المساجد: باب المساجد في الدور، والبيهقي في السنن 3/53 و87 و88، وابن خزيمة في التوحيد ص 330 و333 و334، وأبو عوانة 1/11، والطبراني 18/ 48 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به وأخرجه البخاري 425 في الصلاة و 4009 في المغازي: باب شهود الملائكة بدرًا، و 5401 في الأطعمة: باب الخزيرة، وابن خزيمة في التوحيد ص 335، وأبو عوانة 1/11، والطبراني 18/ 53، والبيهقي في السنن 3/88، من طريق عقيل، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 4/43، 44 من طريق سفيان بن حسين، ومسلم 33 265 في المساجد، والطبراني 18/ 55 من طريق الأوزاعي، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الطبراني 18/ 52 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أبيه، و 18/ 54 من طريق عبد الرحمٰن بن نمر، و 18/ 56 من طريق الزبيري، ثلاثتهم عن الزهري به. وسيرد برقم 1612 في كتاب المساجد، من طريق مالك، عن الزهري، به. ويرد تخريجه من طريقه هناك. وأخرجه أحمد 5/449، ومسلم 33 في الإيمانك باب الدليل على أن من مات على التوحد دخل الجنة قطعًا، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1107، وأبو عوانة 1/13، وابن منده 52، والطبراني 18/ 43 من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، عن أنس بن مالك، عن محمود بن الربيع، عن عتبان. وأخرجه مسلم 33 55، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1105 و 1106، وابن خزيمة في التوحيد ص 330 و331 و332، وابن منده 51 من طريق سليمان بن المغيرة، وحماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، عن عتبان، ولم يذكر محمود بن الربيع، وله طرق أخرى عن أنس عند أحمد 4/44، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1103، والطبراني 18/44 و 45 و 46.

اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يبتغى به وجه الله.

❀❀ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ' ان کا تعلق انصار سے ہے' اور انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بینائی کمزور ہوگئی ہے۔ میں اپنے محلے کے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں' جب بارش ہوتی ہے' تو نشیبی حصے میں میرے اور ان لوگوں کے درمیان پانی بہنے لگتا ہے' تو میں ان کی مسجد تک نہیں آسکتا کہ انہیں جا کر نماز پڑھاؤں اس لئے یارسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ (میرے ہاں) تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ آپ نماز ادا کریں' تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عنقریب ایسا کروں گا۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے کے بعد پہلے تشریف فرما نہیں ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

تم اپنے گھر میں کہاں یہ پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز ادا کروں؟

راوی کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کی۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھائی اور آپ نے سلام پھیر دیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے آپ کو خزیرہ (مخصوص قسم کا کھانا) کھانے کے لئے روک لیا' جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔

راوی کہتے ہیں' محلے کے کچھ لوگ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اکٹھے ہوگئے۔ یہاں تک کہ گھر میں متعدد افراد اکٹھے ہوگئے۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: مالک بن دخشن کہاں ہے؟ تو کسی دوسرے نے کہا: وہ منافق ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کے بارے میں یہ بات نہ کہو' کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے' اس نے یہ کہا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے یہ کلمہ پڑھا ہے۔

لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

ہم نے تو یہ بات نوٹ کی ہے' اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقین کے لئے ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حصول کے لئے ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتا ہے''۔

ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حصین بن محمد انصاری سے سوال کیا: یہ بنو سالم سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ہیں' اور ان

کے اکابرین میں سے ہیں۔

ان سے میں نے حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے اس روایت کی تصدیق کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ لَا يُدْخِلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى شُعْبَةٍ مِّنْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُلُوْدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ایسے شخص کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل نہیں کرے گا' جس کے دل میں ایمان کے شعبوں میں سے سب سے کم تر شعبہ ہوگا

224 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ حَبَّةُ خَرْدَلٍ من إيمان . (3:79)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر ہوگا اور جہنم میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہوگا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ قَدْ يَغْفِرُ لِمَنْ اَحَبَّ مِنْ عِبَادِهٖ ذُنُوْبَهُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَضْلُ حَسَنَاتٍ يَرْجُوْ بِهَا تَكْفِيْرَ خَطَايَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت' اپنے بندوں میں سے جس کے گناہوں کی چاہے گا' مغفرت کردے گا' کیونکہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی (رسالت) کی گواہی دی ہوگی

224– عبد الغفار بن عبد الله: ذكره المؤلف في الثقات 8/421، وباقي رجال الإسناد ثقات على شرطهما وأخرجه مسلم 91 148 في الإيمان: باب تحريم الكبر وبيانه، وابن ماجة 4173 في الزهد: باب البراء ة من الكبر، وابن منده في الإيمان 542 من طريق عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/89، وأحمد 1/412و 416، وأبو داوٗد 4091 في اللباس: باب ما جاء في الكبر، والترمذي 1998 في البر والصلة: باب ما جاء في الكبر، والطبراني 10000 و 10001 ، وأبو عوانة في مسنده 1/17، وابن منده 542 من طريق عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم 91 في الإيمان، والترمذي 1999 ، وابن خزيمة في التوحيد ص 384، وأبو عوانة 1/31، وابن منده 540 و 541 ، والبغوي في شرح السنة 3587 من طريق ابان بن تغلب، وأحمد 1/451 من طريق حجّاج، كلاهما عن فضيل بن عمرو الفقيمي، عن إبراهيم النخعي، بوأخرجه أحمد 1/399، والطبراني 10533 ، والحاكم 1/26 من طريق عبد العزيز القسملي. وأخرجه الطبراني 10066 من طريق قيس بن الربيع.

اگر چہ اس بندے کے پاس ایسی اضافی نیکیاں نہ ہوں جن کی وجہ سے اس کے گناہوں کی معافی کی اُمید کی جاسکے

225– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إن اللّٰه سيخلص رجل من أمتي على رؤوس الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ اَتُنْكِرُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ اَوْ حَسَنَةٌ فَيُبْهَتُ الرَّجُلُ وَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ: بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ لَهُ بِطَاقَةً فِيْهَا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ: احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتَ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتَ الْبِطَاقَةُ قَالَ: فَلَا يَثْقُلُ اسْمَ اللّٰهِ شيء. (3:74)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق میں سے الگ کرے گا' پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھول دے گا۔ ان میں سے ہر ایک اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے۔ پھر ارشاد فرمائے گا: کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا نوٹ کرنے والے محافظ فرشتوں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟

وہ جواب دے گا: جی نہیں۔ اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی عذر ہے یا نیکی ہے؟ تو وہ شخص مبہوت ہو جائے گا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جی ہاں! تمہاری ایک نیکی ہمارے پاس ہے' اور آج کے دن تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

پھر اس شخص کے سامنے کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا' جس میں یہ تحریر ہوگا۔

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میزان کے پاس آجاؤ' وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! ان رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

225– إسناده صحيح، عبد الوارث بن عبيد الله: صدوق، وباقي رجاله على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/213، والترمذي 2639 في الإيمان: باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، والبغوي 4321 من طرق عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 4300 في الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، من طريق محمد بن يحيى، عن ابن أبي مريم، والحاكم 1/529 من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير، كلاهما عن الليث، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/222 من طريق قتيبة، عن ابن لهيعة.

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ کاغذ کا ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا' تو رجسٹروں والا پلڑا اوپر چلا جائے گا اور کاغذ کے ٹکڑے والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (یا شاید نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی یا شاید کسی راوی کے یہ الفاظ ہیں)

''اللہ تعالیٰ کے اسم سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ يَغْفِرُ بِتَفَضُّلِهِ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا جَمِيْعَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس شخص کی مغفرت کر دے گا' جو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا' جو اللہ تعالیٰ کے اور اس بندے کے درمیان میں ہوں گے

226 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): قال الله تبارك وتعالى: يا ابن آدم لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِمِثْلِ الْاَرْضِ خَطَايَا لَا تشرك بي شيئا لقيتك بملء الأرض مغفرة. (3:68)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر تم زمین جتنی خطائیں لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہو' لیکن تم کسی کو میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہو' تو میں زمین جتنی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملاقات کروں گا''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ مَرَّتَيْنِ لِمَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

اللہ تعالیٰ کا اہل کتاب میں سے اسلام قبول کرنے والے شخص کو دو مرتبہ اجر دینے کا تذکرہ

227 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ اَتَاهُ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو اِنَّ مَنْ قَبْلَنَا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُوْلُوْنَ

226- شريك: هو ابنُ عبد الله النخعي الكوفي، سيّء الحفظ، لكن تابعه أبو معاوية وباقي رجال الإسناد ثقات، فالحديث صحيح. وأخرجه أحمد 5/153، 169، ومسلم 2687 في الذكر والدعاء: باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، من طريق أبي معاوية، ومسلم 2687، وابن ماجة 3821 في الأدب: باب فضل العمل، من طريق وكيع، والبغوي في شرح السنة 1253. وأخرجه أحمد 5/147 و148 و155 و180 من طرق عن المعرور بن سويد، به. وأخرجه أحمد 5/154 و167 و172، والدارمي 2/322 في الرقاق.

إِذَا عَتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهِ ثُمَّ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهُ فَلَهُ اَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عليه وحق الذى عليه لمولاه فله اَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ فَغَذَّاهَا فَاَحْسَنَ غِذَاءَ هَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فله أجران . (1:2)

قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ: خُذْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فيما هو دونه.

۞۞ صالح ہمدانی' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے خراسان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ امام شعبی کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعمرو! ہماری طرف اہل خراسان اس بات کے قائل ہیں' جب کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کرے' تو اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہو جاتا ہے' تو امام شعبی نے بتایا: ابوبردہ نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں دگنا اجر عطا کیا جائے گا۔ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لائے' اور پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آئے اور آپ کی پیروی کرے' تو اسے دگنا اجر ملے گا۔

ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اپنے ذمے حق ادا کرے اور اپنے ذمے اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے اسے بھی دگنا اجر ملے گا۔

227- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 154 فى الإيمان: باب وجوب الإيمان برسالة محمد صلى الله عليه وآله وسلم إلى جميع الناس، والدارمى 2/154 _ 155، وسعيد بن منصور فى سننه 913 ، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/394، والبيهقى 7/128، من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 768 ، وأحمد 4/395، والبخارى 3011 فى الجهاد: باب فضل من أسلم من أهل الكتابين، ومسلم 154 ، والترمذى 1116 فى النكاح: باب ما جاء فى الفضل فى ذلك، وسعيد بن منصور 914 ، وأبو عوانة 1/103، والطحاوى 2/396، وابن منده 395 و 397 ، والحاكم فى معرفة علوم الحديث ص 7، والبيهقى 7/128، من طريق سفيان بن عيينة، وسفيان الثورى، وابن المبارك، عن صالح، به. وأخرجه الطيالسى 502 ، وأحمد 4/402 و414، والبخارى 97 فى العلم: باب تعليم الرجل أمته وأهله، 3446 فى الأنبياء : باب (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ) ، و 5083 فى النكاح: باب اتخاذ السرارى، وفى الأدب المفرد 203 ، ومسلم 154 فى الإيمان، والنسائي 6/115 فى النكاح: باب عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، وابنُ ماجة 1956 فى النكاح: باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، والدارمى 2/155، وأبو عوانة 1/103، والطحاوى 2/395 و396، وابن منده 396 و 398 و 399 و 400 ، والبغوى 25 و 26 من طرق عن صالح، به. وأخرجه أحمد 4/405، والبخارى 2544 فى العتق باب فضل من أدب جاريته وعلمها، وأبو داوُد 2053 فى النكاح: باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، والترمذى 1116 فى النكاح، والنسائى 6/115 فى النكاح، وأبو عوانةُ 1/103، وابن منده فى الإيمان 400 ، والطبرانى فى الصغير 1/44، والطحاوى فى المشكل 2/395، 396، من طرق عن الشعبى، به.

اورایک وہ شخص جس کی کوئی کنیز ہو وہ اسے اچھی خوراک فراہم کرے۔ اس کی اچھی تعلیم وتربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کرے تو اس کو دگنا اجر ملے گا''۔

امام شعبی نے خراسان کے رہنے والے اس شخص سے کہا: تم کسی معاوضے کے بغیر اس حدیث کو حاصل کرلو ورنہ پہلے اس سے کم (مضمون والی) روایت کے لئے مدینہ منورہ تک سفر کر کے جانا پڑتا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا تَفَضَّلَ اللّٰهُ عَلَى الْمُحْسِنِ فِي إِسْلَامِهِ بِتَضْعِيفِ الْحَسَنَاتِ لَهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اسلام میں اچھائی کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ یہ فضیلت دے گا کہ اس کی نیکیوں کو دگنا کردے گا (یا کئی گنا کردے گا)

228 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا يُكْتَبُ لَهُ مِثْلُهَا حتى يلقى الله جل وعلا. (3:66)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کا اسلام اچھا ہو جائے تو وہ جو بھی نیکی کرتا ہے اس کا اجر اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے اور ہر برائی جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے وہ ایک برائی کے طور پر نوٹ کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہے''۔

228- إسناده صحيح على شرط مسلم، والعباس بن عبد العظيم، هو العنبري، ثقة، حافظ، أخرج له مسلم، ومن فوقه على شرطهما، وأخرجه أحمد 2/317 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 42 في الإيمان: باب حسن إسلام المرء ومن طريقه البغوي 4148 عن إسحاق بن منصور، ومسلم 129 في الإيمان: باب إذا همّ العبد بحسنة كتبت. وإذا همّ بسيئة لم تكتب، عن محمد بن رافع، وابن منده في الإيمان 373 من طريق حماد بن حماد الطهراني، وأحمد بن يوسف السلمي، كلهم عن عبد الرزاق، به.

5- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ

(باب 5 اہل ایمان کی صفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے)

229 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إنَّ مِنْ حُسْنِ إسلام المرء تركه ما لا يعنيه . (2:88)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ایک چیز' لایعنی چیزوں کو ترک کرنا ہے۔''

230 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِّ الصِّلْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هاجر ما نهى الله عنه . (3:49)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے' جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں' مہاجر وہ شخص ہے' جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَعُوْنَةِ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا فِي الْاَسْبَابِ الَّتِيْ تُقَرِّبُهُمْ اِلَى الْبَارِيْ جَلَّ وَعَلَا

وہ اُمور جن کے ذریعے مسلمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرسکتے ہیں ان کے بارے میں مسلمانوں کو

229- حديث حسن لغيره، اسناده ضعيف لضعف قرة، وأخرجه ابن ماجة 3976 في الفتن: باب كف اللسان في الفتنة، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 192 من طريق الوليد بن مزيد، عن الأوزاعي، به . وأخرجه الترمذي 2317 في الزهد، عن أحمد بن نصر النيسابوري. وأخرجه مرسلًا مالك في الموطأ 3/96 في حسن الخلق: باب ما جاء في حسن الخلق.

230- إسناده صحيح على شرط البخاري، وعامر هو الشعبي . وتقدم برقم 196 من طريق داوٗد بن أبي هند، عن الشعبي، به، وأوردت تخريجه هناك.

ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم ہونا

231 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يشد بعضه بعضا . (1:13)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک عمارت کی مانند ہے' جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔''

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْبُنْيَانِ الَّذِىْ يُمْسِكُ بَعْضُهُ بَعْضًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل ایمان کو ایسی عمارت کے ساتھ تشبیہ دینا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو تھامے ہوئے ہوتا ہے

232 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ كَمَثَلِ الْبُنْيَانِ قال: وأدخل أصابع يده فى الأرض وقال: يمسك بعضها بعضا . (3:28)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل ایمان کی آپس میں مثال ایک عمارت کی مانند ہے۔''

راوی کہتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں زمین میں داخل کردیں اور ارشاد فرمایا: ''اس کا ایک حصہ دوسرے کو تھام کے رکھتا ہے''۔

231- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى 2446 فى المظالم: باب نصر المظلوم، ومسلم 2585 فى البر والصلة: باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، والقضاعى فى طمسند الشهاب برقم 135 من طريق أبى كريب، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى 1928 فى البر: باب ما جاء فى شفقة المسلم على المسلم من طريق الحسن بن على الخلال، والقضاعى 134 من طريق إبراهيم بن سعيد، كلاهما عن أبى أسامة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 11/21 _ 22، وأحمد 4/405، والقضاعى 134 من طريق محمد بن إدريس، والطيالسى 503 من طريق ابن المبارك، كلاهما عن بُريد، به.

232- إسناده صحيح على شرط مسلم. أحمد بن عبدة الضبى: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الحميدى 772، وأحمد 4/404، 405 عن سفيان، عن بريد بن عبد الله بن أبى بردة، عن جده أبى بردة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 481 فى الصلاة: باب تشبيك الأصابع فى المسجد وغيره عن خلاد بن يحيى، و 6026 فى الأدب: باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضًا، ومن طريقه البغوى 3461 عن محمد بن يوسف، والنسائى 5/79 فى الزكاة: باب الخازن إذا تصدق بإذن مولاه.

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنُوْا عَلَيْهِ مِنَ الشفقة والرأفة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل ایمان کی مثال بیان کرنا' جو اس حوالے سے ہے کہ ان پر جو شفقت اور مہربانی لازم ہے

233 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنُ قَحْطَبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ شَيْءٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الجسد . (3:28)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مومن کی مثال جسم کی مانند ہے' جب اس کا ایک حصہ تکلیف کا شکار ہوتا ہے' تو پورا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْإِيمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

جو شخص اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہیں کرتا' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے' اس سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

234 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ بِاللّٰهِ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ . (1:2)

233– إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح، وأخرجه أحمد 4/270، والبخاري 6011 في الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، ومسلم 2586 في البر: باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، والبيهقي في السنن 3/353، والبغوي في شرح السنة 3459 من طرق وأخرجه أحمد 4/268 و276، ومسلم 2586 67 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1367 ، والبغوي في شرح السنة 3460 ، من طرق عن الأعمش، عن الشعبي، به . وأخرجه الحميدي 919 ، والطيالسي 790 ، والرامهرمزي في الأمثال ص 84و85 من طرق عن الشعبي، به . وأخرجه أحمد 4/271 و276، ومسلم 2586 من طريق الأعمش، عن خيثمة، عن النعمان بن بشير . وأخرجه بنحوه أحمد 4/274، والطيالسي 793 من طريق سماك بن حرب، والرامهرمزي 84 85، والقضاعي 1366 و 1368 من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن النعمان بن بشير . وسيورده المؤلف برقم 297 من طريق المغيرة، عن الشعبي، عن النعمان بن بشير.

234– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/176 و272، ومسلم 45 في الإيمان: باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه، وابن ماجة 66 في المقدمة: باب الإيمان، وابن منده في الإيمان 296 من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 13 في الإيمان، والترمذي 2515 في صفة القيامة، والنسائي 8/125 باب علامة المؤمن، والدارمي 2/307، وابن المبارك في الزهد 677 ، والقضاعي 889 ، وأبو عوانة 1/33، وابن منده 296 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد وأخرجه الطيالسي 2004 ، وأحمد 3/251 و289، وأبو عوانة 1/33، وابن منده 297 ، والبغوي 3474 من طرق عن همام، عن قتادة، به . وسيورده المصنف في الرواية التالية من طريق حسين المعلم عن قتادة، به.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ پر اس وقت تک (کامل ایمان رکھنے والا) شمار نہیں ہوسکتا' جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفْىَ الْإِيمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ اِنَّمَا هُوَ نَفْىُ حَقِيْقَةِ الْإِيمَانِ لَا الْإِيمَانَ نَفْسَهُ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا يُحِبُّ لِاَخِيهِ اَرَادَ بِهِ الْخَيْرَ دُوْنَ الشَّرِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے' تو ایسے شخص سے ایمان کی نفی سے مراد ایمان کی حقیقت کی نفی ہے نفس ایمان کی نفی مراد نہیں ہے

اور اس بات کا بیان کہ اپنے بھائی کے لئے پسند کرنے سے مراد بھلائی ہے برائی مراد نہیں ہے

235 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ سَمِيْنَةَ قال حدثنا بن اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حديث): لَا يَبْلُغُ عَبْدٌ حَقِيْقَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لنفسه من الخير . (1:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند نہیں کرتا' جو بھلائی وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ الْإِيمَانِ عَمَّنْ لَا يَتَحَابُّ فِي اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

جو دو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت نہیں رکھتے ان سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

(**236**) (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرَّمَّاحِ قَالَ

235- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أحمد 3/206، والبخاري 13 في الإيمان: باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، ومسلم 45 72 في الإيمان، والنسائي 8/115 في الإيمان: باب علامة الإيمان، وأخرجه ابن منده في الإيمان 294 و 295.

236- وأخرجه ابن أبي شيبة 8/624، 625 ومن طريقه مسلم 54 في الإيمان: باب بيان لا يدخل الجنة إلا المؤمنون. وبن ماجة 68 في المقدمة: باب في الإيمان، و 3692 في الأدب: باب إفشاء السلام، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 2688 في الاستئذان: باب ما جاء في إفشاء السلام، عن هناد، وأبو عوانة 1/30 من طريق أبي عمر الكوفي، وابن منده في الإيمان 331 من طريق زكريا بن عدي، وإسحاق بن إبراهيم، وعبد الله بن محمد العبسي، ومحمد بن العلاء، ستتهم عن أبي معاوية، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/624، وأحمد 2/495، وابن ماجة 3692، وأبو عوانة 1/30، وابن منده 329 من طريق عبد الله بن نمير، وأحمد 2/442 و477، ومسلم 54 93، وابن ماجة 68، وأبو عوانة 1/30، وابن منده 328 و 332، والبغوي في شرح السنة 3300 من طريق وكيع، وأحمد 2/391 من طريق شريك، ومسلم 54 94، وابن منده 332 من طريق جرير بن عبد الحميد، وأبو داؤد 5193 في الأدب: باب في إفشاء السلام، وأبو عوانة 1/30، وابن منده 330 وأخرجه أحمد 2/512 من طريق أسود بن عامر، عن أبي بكر، عن عاصم، عن أبي صالحوأخرجه البخاري في الأدب المفرد 980، وابن منده 333

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بينكم . (1:2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے' جب تک تم مومن نہیں ہو جاتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے' جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے۔ کیا میں ایسی چیز کے بارے میں تمہاری رہنمائی نہ کروں کہ جب وہ تم کرلو گے' تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی' تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ وُجُوْدِ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ لِمَنْ اَحَبَّ قَوْمًا لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

جو شخص اللہ کے لئے کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اس کے لئے ایمان کی حلاوت کی موجودگی کے اثبات کا تذکرہ

237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَالرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا فِی اللّٰهِ وَالرَّجُلُ اِنْ قُذِفَ فِی النَّارِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا . (1:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین چیزیں ایسی ہیں' جو کسی شخص میں ہوں گی' تو وہ ایمان کی حلاوت کو پا لے گا۔ وہ شخص کہ اللہ اور اس کا رسول' اس کے نزدیک ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

ایک وہ شخص جو کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہو' اور وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے ان لوگوں سے محبت رکھتا ہو۔

اور ایک وہ شخص جسے آگ میں ڈالا جانا' اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ دوبارہ یہودی یا عیسائی ہو جائے۔

237- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 3/174 و248 عن المؤمل بن إسماعيل وعفان بن مسلم، و3/230 عن يونس وحسن بن موسى، ومسلم 43 68 فى الإيمان: باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، من طريق النضر بن شميل، وابن منده فى الإيمان 283 من طريق حجاج بن منهال، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 1959 ، وأحمد 3/172 و275، والبخارى 21 فى الإيمان: باب من كره أن يعود فى الكفر، و 6041 فى الأدب: باب الحب فى الله، ومسلم 43 68 فى الإيمان، والنسائى 8/96 فى الإيمان: باب حلاوة الإيمان، وابن ماجة 4033 فى الفتن: باب الصبر على البلاء ، وابن المبارك فى الزهد 827 ، وابن منده 282 ، والبغوى 21 من طريق 237–وأخرجه النسائى 8/94 فى الإيمان وشرائعه: باب طعم الإيمان . وأخرجه أيضًا 8/97 عن على بن حجر، عن إسماعيل، عن حميد عن أنس،. وأخرجه الطبرانى فى الكبير 724 ; و الصغير 1/257 _ 258 .

238 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لا يحبه إلا الله وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُوْقَدَ لَهُ نَارٌ فَيُقْذَفَ فِيْهَا . (1:93)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین خصوصیات جس شخص میں ہوں گی' وہ ایمان کی حلاوت کو پالے گا۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول' اس کے نزدیک ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

(دوسری) یہ کہ وہ کسی شخص کے ساتھ محبت رکھتا ہو' اور وہ صرف اللہ کے لئے اس سے محبت رکھتا ہو۔

اور (تیسری) یہ کہ وہ کفر کی طرف واپس جانے کو اسی طرح ناپسند کرے' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ آگ جلا کر اسے اس آگ میں ڈال دیا جائے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْقِيَامِ فِىْ اَدَاءِ حُقُوْقِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کے حقوق کی ادائیگی کو پورا کرنا واجب ہے

239 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ عَلَى الْمُسْلِمِ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَشُهُوْدُ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ الله . (3:32)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین باتیں ہر مسلمان پر لازم ہیں' بیمار کی عیادت کرنا' جنازے میں شریک ہونا اور چھینکنے والا شخص جب ''الحمدللہ'' کہے

238- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الوهّاب هو ابن عبد المجيد الثقفي، ثقة تغير قبل موته بثلاث سنين، لكنه لم يحدث في زمن التغيير، إذ حجب الناس عنه، كما ذكره العقيلي في الضعفاء 3/75، ولم ينفرد به كما في الحديث السابق . وأخرجه البخاري 16 في الإيمان: باب حلاوة الإيمان، وابن منده في الإيمان 281 من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/103، والبخاري 6941 في الإكراه: باب من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر، ومسلم 43 في الإيمان: باب بيان خصالٍ من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، والترمذي 2624 في الإيمان، وابن منده 281 ، من طرق عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد.

239- إسناده حسن؛ عمر بن أبي سلمة: صدوق يخطىء، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطيالسي 2342 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/356 عن يحيى بن إسحاق، و 357 عن إسحاق بن عيسى، و 388 عن عفان بن مسلم، والبخاري في الأدب المفرد 519 عن مالك بن إسماعيل، أربعتهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وسيورده برقم 241 من طريق ابن المسيب، عن أبي هريرة . وبرقم 242 من طريق العلاء ، عن أبيه، عن أبي هريرة. وفي الباب عن أبي مسعود في الحديث التالي.

تو اسے جواب دینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُوْرِ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اس مذکورہ عدد سے مراد یہ نہیں لیا کہ اس کے علاوہ کی نفی کردی جائے

240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ اَرْبَعُ خِلَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ ويجيبه إذا دعاه . (3:32)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو جائے' تو اس کی عیادت کرے' جب وہ فوت ہو جائے' تو اس کے جنازے میں شریک ہو' جب وہ چھینکے' تو وہ اسے چھینک کا جواب دے اور جب وہ اس کی دعوت کرے' تو وہ اس کی دعوت قبول کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِىْ ذَكَرَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خَبَرِ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْىَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ عدد جس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے: اس کے علاوہ کی نفی کردی جائے

241 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ

240–وأخرجه أحمد 5/273، والبخاری فی الأدب المفرد برقم 923 عن علی بن عبد الله، وابن ماجة 1434 فی الجنائز: باب ما جاء فی عيادة المريض؟

241– إسناده صحيح على شرط البخاری باب الأمر باتباع الجنائز، والنسائی فی عمل اليوم والليلة 221، والطحاوی فی مشكل الآثار 1/222، و4/150، والبيهقی فی السنن 3/386، من طرق عن الأوزاعی، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسی 2299 عن زمعة، ومسلم 2162 فی السلام: باب من حق المسلم للمسلم، ردّ السلام، من طريق يونس بن يزيدن كلاهما عن الزهری، به. وأخرجه عبد الرزاق 19679 .

الدعوة وتشميت العاطس . (3:32)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سعید بن میسّب سے منقول روایت میں مذکور ''عدد'' سے مراد یہ نہیں ہے: اس کے علاوہ کی نفی کردی جائے

242 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قَالُوْا: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاهُ اَجَابَهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَ نَصَحَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ يُشَمِّتُهُ وَاِذَا مرض عاده وإذا مات صحبه . (3:32)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب وہ اس سے ملاقات کرے' تو اسے سلام کرے اور جب وہ اس کی دعوت کرے' تو وہ اسے قبول کرے اور جب وہ اس سے خیر خواہی کا طلب گار ہو' تو اس کی خیر خواہی کرے اور جب وہ چھینک کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو یہ اسے جواب دے' جب وہ بیمار ہو' تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ فوت ہو جائے' تو یہ اس کے جنازے کے ساتھ جائے''۔

242- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 991 من طريق مالك، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وفيه خمس . وأخرجه أحمد 2/372، ومسلم 2162 5 في السلام، والبخاري في الأدب المفرد 925 ، والبيهقي في السنن 5/347 و10/108، والبغوي 1405 من طريق إسماعيل بن جعفر، وأحمد 2/412 من طريق عبد الرحمٰن بن إبراهيم القاص، كلاهما عن العلاء ، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي 2737 في الأدب: باب ما جاء في تشميت العاطسن والنسائي 4/53 في الجنائز: باب النهي عن سب الأموات، كلاهما عن قتيبة بن سعيدن عن محمد بن موسى المخزومي المدني، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/321 من طريق أبي عبد الرحمٰن، عن سعيد، عن عبد الله بن الوليد، عن ابن حجيرة، عن أبيه، عن أبي هريرة. وفي الباب عن البراء عند البخاري 1239 في الجنائز، و 2445 في المظالم، و 5175 في النكاح، و 5635 في الأشربة، و 5650 في المرضى، و 5849 و 5863 في اللباس، و 6222 في الأدب، و 6235 في الاستئذان، وفي الأدب المفرد 924 ، ومسلم 2066 ، والبيهقي في السنن .10/108 وعن علي عند الترمذي 2736 ، وعن أبي أيوب الأنصاري عند البخاري في الأدب المفرد 922 ، والطحاوي في مشكل الآثار 1/223 و.4/149

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُشْبِهُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْاَشْجَارِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کو درخت سے تشبیہ دی گئی ہے

243- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ يُّخْبِرُنِيْ عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَمَنَعَنِيْ مَكَانُ اَبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ فَقَالَ: لَوْ قُلْتَهَا كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَحْسَبُهُ قَالَ: حمر النعم. (3:66)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کون شخص مجھے ایسے درخت کے بارے میں بتائے گا' جس کی مثال بندہ مومن کی طرح ہے' جس کی بنیاد مضبوط ہے' اوراس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔وہ ہر وقت اپنے پروردگار کے اذن کے تحت پھل دیتا ہے''۔

حضرت عبداللہ کہتے ہیں: میں نے یہ کہنے کا ارادہ کیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے' لیکن اپنے والد صاحب کی موجودگی کی وجہ سے میں ایسا نہیں کرسکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بعد میں) میں نے اپنے والد سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے' تو میرے نزدیک اس چیز سے زیادہ محبوب تھا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُشْبِهُ الْمُسْلِمَ مِنَ الشَّجَرِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمان کی درخت سے تشبیہ کی صفت بیان کی گئی ہے

243- إسناده صحيح. أبو عمر الضرير ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/123، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/61، والبخارى 131 فى العلم: باب الحياء فى العلم عن إسماعيل بن أبى أويس، والترمذى 2867 فى الأمثال: باب ما جاء فى مثل المؤمن القارء للقرآن من طريق معن، وابن منده 188 من طريق القعنبى، أربعتهم عن مالك، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وأخرجه أحمد 2/61 أيضًا عن عبد الملك بن عمر، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به . وأخرجه الحميدى 677 ، وأحمد 2/157، من طريق سفيان، والبخارى 62 فى العلم: باب طرح الإمام المسألة على أصحابه. وسيورده المؤلف برقم 246 من طريق إسماعيل بن جعفر، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وأخرجه أحمد 2/31، والبخارى 6122 فى الأدب: باب ما لا يستحيى من الحق للتفقه فى الدين، وابن منده 190 من طريق شعبة، عن محارب بن دثار، عن ابن عمر. وأخرجه البخارى 4698 فى التفسير: باب (كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ ...) ، و 6144 فى الأدب: باب إكرام الكبير، ومسلم 2811 . وسيرد بعده من طريقين عن مجاهد، عن ابن عمر.

244- (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مجاهد عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ بَرَكَتُهَا كَالْمُسْلِمِ قَالَ: فَاُرِيتُ اَنَّهَا النَّخْلَةُ ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا اَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ وَاَنَا اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِیَ النَّخْلَةُ. (3:28)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ''جمار'' (کھجور کے درخت کا گوند) لایا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درخت ایسا ہے' جس کی برکت مسلمان کی مانند ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا۔ پھر میں نے حاضرین کا جائزہ لیا' تو میں وہاں دس آدمیوں میں سے دسواں فرد تھا' اور میں وہاں سب سے کم سن تھا۔ اس لئے میں خاموش رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

245 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبی الخليل عن مجاهد عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ: اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ قَالَ: فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَذَاكَرُوْنَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْوَادِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاُلْقِیَ فِیْ نَفْسِیْ اَوْ رُوْعِیْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ: فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَ فَاَرٰی اَسْنَانًا مِنَ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمْ يَكْشِفُوا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِیَ النَّخْلَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مجھے ایسے درخت کے بارے میں بتاؤ! جس کی مثال بندہ مومن کی طرح ہے۔

راوی کہتے ہیں: لوگ جنگلات کے مختلف درختوں کے بارے میں بات چیت کرنے لگے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ذہن میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہوسکتا ہے۔ پہلے میں یہ بات کہنے لگا' لیکن جب میں نے حاضرین کی عمر کا جائزہ لیا' تو

244- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 2/41 عن أبى معاوية، والبخارى 5444 فى الأطعمة: باب أكل الجُمّار، من طريق حفص بن غياث، طلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه الحميدى 676، وأحمد 2/12و115، والبخارى 72 فى العلم: باب الفهم فى العلم، و 2209 فى البيوع: باب بيع الجُمّار وأكله، و 5448 فى الأطعمة: باب بركة النخلة، ومسلم 2811 فى صفات المنافقين: باب مثل المؤمن مثل النخلة، والبزار 43.

245- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدرى: هو فضيل بن حسين، وأبو الخليل: هو صالح بن أبى مريم، وأخرجه مسلم 2811 64 فى صفات المنافقين: باب مثل المؤمن مثل النخلة، وابن منده 189.

مجھے بات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی' کوئی بھی شخص اس سوال کا جواب نہیں دے سکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ ؟ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَقَالَ: لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبَّ اِلَيَّ من كذا و كذا. (3:53)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے' جس کے پتے گرتے نہیں ہیں اور اس کی مثال مسلمان کی مانند ہے' تم لوگ مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟

لوگ جنگلات کے مختلف درختوں کے بارے میں غور و فکر کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ذہن میں یہ آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے' لیکن مجھے شرم آ گئی۔

پھر لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بتائیے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

(راوی کہتے ہیں) بعد میں' میں نے اس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے کہ یہ کھجور کا درخت ہے' تو یہ میرے نزدیک اس' اس چیز سے زیادہ محبوب ہوتی۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنَ بِالنَّحْلَةِ فِيْ اَكْلِ الطَّيِّبِ وَوَضْعِ الطَّيِّبِ

مصطفیٰ کریم ﷺ کا مومن کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دینا' جو پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز نکالتی ہے

247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ: قَالَ

246- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2811 63 عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 61 في العلم: باب قول المحدث: حدثنا أو أخبرنا، ومسلم 2811 63 في صفات المنافقين، والبغوي 143 من طريق قتيبة وعلي بن حجر، وتقدم برقم 243 فانظر تخريجه هناك.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّحْلَةِ لَا تَأْكُلُ اِلَّا طَيِّبًا وَلَا تَضَعُ اِلَّا طَيِّبًا . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: شُعْبَةُ وَاهِمٌ فِيْ قَوْلِهِ: عُدُس اِنَّمَا هُوَ حُدُسٍ كما قاله حماد بن سلمة وأولئك.

✿✿ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہے' جوصرف پاکیزہ چیز کھاتا ہے' اور جوصرف پاکیزہ چیز دیتا ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نامی راوی کو روایت میں راوی کا نام ''عدس'' نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔ اصل لفظ ''حدس'' ہے جیسا کہ حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات نے یہ لفظ بیان کیا ہے۔

247– حديث حسن . مؤمل بن إسماعيل سيّء الحفظ، ووكيع بن عُدُس لم يوثقه غير المؤلف . وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 7/248 من طريق حَرَميّ بن عمارة، والنسائي في التفسير، كما في التحفة 8/335، والطبراني في الكبير /19 460 من طريق محمد بن أبي عدي، والقضاعي 1353 و 1354 من طريق حجاج بن نصير، ثلاثتهم عن شعبة، به. ونسبه الهيثمي في المجمع 10/295 إلى الطبراني في الأوسط ، وأعلّه بحجاج بن نصير.

فَصْلٌ: ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَكْفَرَ اِنْسَانًا فَهُوَ كَافِرٌ لَا مَحَالَةَ

(فصل: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کسی انسان کو کافر قرار دے تو وہ لازمی طور پر کافر ہو جاتا ہے)

248 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا سلمة بن الفضل عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَكْفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ اِلَّا بَاءَ اَحَدُهُمَا بِهَا اِنْ كَانَ كَافِرًا وَاِلَّا كَفَرَ بِتَكْفِيْرِهٖ. (2:54)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر قرار دے' تو وہ کفر' ان دونوں میں سے کسی ایک شخص کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اگر وہ (دوسرا شخص) کافر ہو (تو ٹھیک ہے) ورنہ (پہلا شخص) اسے کافر قرار دینے کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے''۔

249 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهٖ أَحَدُهُمَا. (2:54)

248– سلمة بن الفضل _ وهو الأبرش الأنصاري _ كثير الخطأ إلا أنه أثبت الناس في ابن إسحاق، وباقي رجال الإسناد ثقات، ويشهد له حديث ابن عمر التالي، وحديث أبي هريرة، عند البخاري 6103 في الأدب: باب من أكفر أخاه بغير تأويل، فهو كما قال، وحديث أبي ذر عند البخاري 6045 في الأدب، وأبو عوانة 1/23، وابن منده 593، والبغوي 3552 بنحوه.

249– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة 3551 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 2/984 في الكلام: باب ما يكره من الكلام، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/113، والبخاري 6104 في الأدب: باب من أكفر أخاه بغير تأويل، فهو كما قال، والترمذي 2637 في الإيمان: باب ما جاء فيمن رمى أخاه بكفر، وأبو عوانة في مسنده 1/22، والبيهقي في السنن 10/208. وأخرجه أحمد 2/18 و60 و112، وابن منده 595 من طريق سفيان، وأحمد 2/44 و47، وابن منده 521 والبغوي 3550 من طريق شعبة، وأبو عوانة 1/23، وابن منده 521 من طريق يزيد بن الهاد، ثلاثتهم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، بهذا الإسناد. وسيورده بعده من طريق إسماعيل بن جعفر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. ويخرج عنده. وأخرجه أحمد 2/23 و142، ومسلم 60 في الإيمان: باب بيان حال من قال لأخيه المسلم يا كافر، وأبو داؤد 4687 في السنة، وأبو عوانة 1/22 و23، وابن منده 596 و 597 من طرق عن نافع، عن ابن عمر.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے' تو یہ (کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ
''وہ ان دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹ آتا ہے''

250 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سمع بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قال وإلا رجعت عليه . (2:54)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو بھی شخص اپنے بھائی کو کافر کہے' تو یہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے اگر وہ شخص ویسا ہی ہو جیسا کہ اس شخص نے کہا ہے (تو ٹھیک ہے) ورنہ یہ (کفر) کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا''۔

250– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 60 في الإيمان، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم أيضًا 60 ، وابن منده 521 من طرق.

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ

باب 6: شرک اور نفاق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ دُخُوْلِ النَّارِ لَا مَحَالَةَ مَنْ جَعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے تو وہ لازمی طور پر جہنم میں داخلے کا مستحق ہو جاتا ہے

251 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَلِمَتَانِ سَمِعْتُ اِحْدَاهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاُخْرٰى اَنَا اَقُوْلُهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَبْدٌ يُشْرِكُ بِهٖ اِلَّا اَدْخَلَهُ النَّارَ وَاَنَا اَقُوْلُ: لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَبْدٌ لَمْ يشرك به إلا أدخله الجنة . (2:109)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو کلمات ہیں، جن میں سے ایک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے اور دوسری بات میں کہتا ہوں۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی بندہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ ضِدُّ الشِّرْكِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اسلام، شرک کی ضد ہے

251- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 1/374، وابن منده 73 من طريق هشيم وأخرجه أحمد 374/1، وابن منده 73 من طريق هشيم عن سيار ومغيرة بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 256 ، وأحمد 1/382 و425 و443، والبخاري 1238 في الجنائز، و 4497 في التفسير : باب قوله تعالى: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا) ، و 6683 في الأيمان والنذور، ومسلم 92 في الإيمان: باب من مات لا يشرك بالله شيئًا دخل الجنة ، والنسائي في التفسير كما في التحفة 7/41، وابن منده 66 و 67 و 68 و 69 و 70 و 71 من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل، به . وأخرجه الطبراني 10410 من طريق أبي أيوب الإفريقي، عن عاصم، عن أبي وائل، به . وأخرجه أبو عوانة 1/17 من طريق الأعمش.

252- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَيَاْخُذَنَّ رَجُلٌ بِيَدِ اَبِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرِيْدُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ فَيُنَادٰى اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا مُشْرِكٌ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ مُشْرِكٍ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَبِىْ قَالَ فَيَتَحَوَّلُ فِىْ صُوْرَةٍ قَبِيْحَةٍ وَرِيحٍ مُّنْتِنَةٍ فَيَتْرُكُهُ.

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَوْنَ اَنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ وَلَمْ يَزِدْهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذلك. (3:78)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کرنا چاہے گا' تو پکار کر یہ کہا جائے گا: بے شک کوئی مشرک جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو ہر مشرک کے لئے حرام قرار دیا ہے' تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ میرا باپ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اس کا باپ انتہائی بدصورت اور انتہائی بدبودار ہو جائے گا' تو وہ شخص اسے چھوڑ دے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ سمجھتے تھے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ الفاظ استعمال نہیں کئے۔ (جو اس روایت میں پہلے ذکر کر دیئے گئے ہیں)

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الظُّلْمِ عَلَى الشِّرْكِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے پر لفظ ''ظلم'' کا اطلاق ہو سکتا ہے

253- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فِيلٍ الْبَالِسِيُّ بِاَنْطَاكِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حدثنا بن اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث):لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآية (اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الأنعام: 82) قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ قَالَ: فَنَزَلَتْ (اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ) (لقمان: 13)

252- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه البزار برقم 94. وأخرجه الحاكم 4/587، 588 من طريق عبيد بن عبيدة القرشي. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ: حَدَّثَنِيهِ اَبِىْ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْاَعْمَشِ ثم لقيت الأعمش فحدثنى به. (3:64)

❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی،

''وہ لوگ جو ایمان لائے' اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو شامل نہیں کیا۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: ہم میں سے کون شخص ایسا ہے' جس نے اپنے اوپر ظلم نہ کیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''بے شک شرک' عظیم ظلم ہے۔''

ابن ادریس نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت میرے والد نے مجھے ابان بن تغلب کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے سنائی تھی۔ پھر میری ملاقات اعمش سے ہوئی' تو انہوں نے بھی مجھے یہ حدیث سنائی۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِجُزْءٍ مِّنْ اَجْزَائِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص نفاق کے اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے اس پر نفاق کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے

(254) (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بن جنادة حدثنا بن نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

253- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 124 198 فى الإيمان: باب صدق الإيمان وإخلاصه، والطبرى 7/255 من طريق محمد بن العلاء بن كريب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 124 197، والبيهقى فى السنن 10/185، عن أبى بكر بن أبى شيبة، عن عبد الله بن إدريس، به. وأخرجه الطيالسى 270، وأحمد 1/387 و424 و444، والبخارى 32 فى الإيمان: باب ظلم دون ظلم، و 3428 و 3429 فى أحاديث الأنبياء: باب (وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ)، و 4629 فى التفسير: باب (الَّذِيْنَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ)، و 4776 باب: (لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ)، و 6918 فى استتابة المرتدين: باب إثم من أشرك بالله، و 6937 باب ما جاء فى المتأولين، ومسلم 124 فى الإيمان، والترمذى 3067 فى التفسير: باب ومن سورة الأنعام، والطبرى 7/255و256، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 7/100، وابن منده 265 و 266 و 267، والبيهقى فى السنن 10/185، من طرق عن الأعمش، به.

254- إسناده صحيح، سلم بن جنادة: ثقة، أخرج له الترمذى، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/593، 594، ومن طريقه مسلم 58 فى الإيمان: باب بيان خصال المنافق، وأبو داؤد 4688 فى السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، عن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضًا 58 عن محمد بن نمير، والترمذى 2632 فى الإيمان: باب ما جاء فى علامة المنافق، عن الحسن بن على الخلال، وأبو عوانة فى مسنده 1/20، وابن منده 522، والحاكم فى معرفة علوم الحديث ص 11، والبيهقى فى السنن 9/230 و 10/74 من طريق الحسن بن على بن عفان العامرى، ثلاثتهم عنعبد الله بن نمير، به. وأخرجه أحمد 2/189 و198، والبخارى 34 فى الإيمان: باب علامة المنافق، و 2459 فى المظالم: باب إذا خاصم فجر، ومسلم 58، والترمذى 2632، ووكيع فى الزهد 473 والنسائى 8/116 فى الإيمان: باب علامة الإيمان، وفى التفسير كما فى التحفة 6/382، وأبو عوانة 1/20، وابن منده 523 و 524 و 526، والبغوى 37 من طريق سفيان الثورى، وشعبة، وأبى إسحاق الفزارى عن الأعمش، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنهَا كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا وَعَدَ أخلف وإذا خاصم فجر . (3:49)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار عادات جس شخص میں ہوں گی' وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی' اس میں نفاق کی خصلت موجود ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے ترک کردے۔ (وہ عادات درج ذیل ہیں)

جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے اور عہد کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب وہ وعدہ کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن مرہ نامی راوی منفرد ہے

255- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فيه خصلة من النفاق . (3:49)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار خصلتیں جس شخص میں موجود ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا۔

وہ شخص جب بات کرے' تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب عہد کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت موجود ہوگی' اس میں نفاق کی خصلت موجود ہوگی''۔

256 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ فِي عَقِبِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمثله۔

255- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري 3178 في الجزية والموادعة: باب إثم من عاهد ثم غدر، عن قتيبة بن سعيد، وابن منده 525 من طريق إسحاق بن إبراهيم .

256- إسناده صحيح على شرط مسلم، فإن البخاري أخرج لأبي سفيان _ وهو طلحة بن نافع القرشي _ مقرونًا بغيره.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرِ وَرَدَ لِغَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کا خطاب غیر مسلموں کے لئے وارد ہوا ہے

257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَحَبِيْبٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وإذا ائتمن خان . (3:49)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین خصلتیں جس شخص میں موجود ہوں' وہ منافق ہوگا' اگرچہ وہ روزہ رکھے' وہ نماز پڑھے' اور یہ دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہے۔ وہ شخص کہ جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے' تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے سپرد امانت کی جائے' تو خیانت کرے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلٰى غَيْرِ الْمَعْدُوْدِ اِذَا تَخَلَّفَ عَنْ اِتْيَانِ الْجُمُعَةِ ثَلَاثًا

اس بات کا تذکرہ کہ جب کوئی شخص تین مرتبہ جمعے کی نماز میں شریک نہ ہو اس پر کسی حد بندی کے بغیر لفظ نفاق کا اطلاق ہوسکتا ہے

258- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

257- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 59 110 في الإيمان: باب بيان خصال المنافق، وأبو عوانة 1/21 عن محمد بن هارون، والبيهقي في السنن 6/288 من طريق محمد بن بشر، ثلاثتهم عن أبي نصر التمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397 و536، ومسلم 59 110 ، وأبو عوانة 1/21، وابن منده 530 ، والبيهقي في السنن 6/288، والبغوي 36 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/357، والبخاري 33 في الإيمان: باب علامة المنافق، و 2749 في الوصايا: باب (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا) ، و 2682 في الشهادات: باب من أمر بإنجاز الوعد، و 6095 في الأدب، ومسلم 59 في الإيمان، والترمذي 2631 في الإيمان: باب ما جاء علامة المنافق، والنسائي 8/117 في الإيمان: باب علامة الإيمان، وفي التفسير كما في التحفة 10/313، وأبو عوانة 1/20، 21، والبيهقي في السنن 6/288، وابن منده 527 ، والبغوي 35 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، عن نافع بن مالك، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم 59 109 في الإيمان، والترمذي 2631 في الإيمان، وأبو عوانة 1/21، وابن منده 528 و 529 من طرق.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غير عذر فهو منافق . (3:49)

حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر تین جمعہ ترک کردے وہ منافق ہے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلَى الْمُؤَخِّرِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ

جو شخص عصر کی نماز میں اتنی تاخیر کردے کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جائے اس شخص پرنفاق کے لفظ کا اطلاق ہونے کا تذکرہ

259- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّيْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ اَصَلَّيْتُمَا الْعَصْرَ قَالَ: فَقُلْنَا لَا قَالَ: فَصَلِّيَا عِنْدَكُمَا فِي الْحُجْرَةِ فَفَرَغْنَا وَطَوَّلَ هُوَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَا كَلَّمَنَا بِهِ اَنْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ يُمْهِلُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا كانت الشمس عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لا يذكر الله فيها إلا قليلا . (3:49)

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اور میرے ساتھ ایک اور صاحب تھے' ہم ظہر کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے فرمایا: تم دونوں حجرہ میں نماز ادا کرلو۔

ہم اس سے فارغ ہوگئے انہوں نے نماز طویل ادا کی جب وہ نماز پڑھ کر ہماری طرف متوجہ ہوئے' تو انہوں نے سب سے پہلے ہم سے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ منافقین کی نماز ہے' اُن میں سے کوئی شخص نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگیں مارتا ہے' وہ نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر' بہت کم کرتا ہے''۔

258- إسناده حسن، يحيى بن داؤد: هو ابن ميمون الواسطي، ثقة، ومن فوقه على شرط الصحيح، إلا محمد بن عمرو _ له أوهام، فحديثه من قبيل الحسن . وأخرجه ابن خزيمة برقم 1857 عن سلم بن جنادة، عن وكيع، بهذا الإسناد . وبهذا اللفظ . قلت: بلفظ: طبع الله على قلبه ، سيورده المؤلف في باب الجمعة.

259- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسي 2130 عن ورقاء . وأخرجه أحمد 3/102، 103 عن محمد بن فضيل، عن محمد بن أبي إسحاق، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، به. وانظر سنن الدارقطني 1/254. وسيعيده المؤلف برقم 263. وسيورده برقم 261 من طريق مالك، و 262 من طريق إسماعيل بن جعفر، كلاهما عن العلاء ، به. وبرقم 260 من طريق أسامة بن زيد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں علاء بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے

260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بن معروف حدثنا بن وهب أَخْبَرَنَا أسامة بن زيد عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدَّثَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ حَفْصَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِيْنَ يَدَعُ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ كَنَقَرَاتِ الدِّيكِ لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ إلا قليلا . (3:49)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں منافقین کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ عصر کی نماز کو ادا نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے سینگ تک پہنچ جاتا ہے' تو وہ مرغ کی طرح ٹھونگے مارتا ہے۔ وہ اس نماز میں اللہ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ الْمُنَافِقِ عَلَى الْمُؤَخِّرِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اِلٰى اصْفِرَارِ الشَّمْسِ

عصر کی نماز کو سورج زرد ہونے تک مؤخر کرنے والے شخص پر لفظ ''منافق'' کے اثبات کا تذکرہ

261 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قرني الشيطان أو على قرني الشيطان فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قليلا . (2:109)

260- إسناده حسن من أجل أسامة بن زيد وهو الليثي، وأخرجه أحمد 3/247 عن هارون بن معروف.

261- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داؤد 413 في الصلاة: باب وقت العصر، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/444، عن القعنبي، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/221 في الصلاة: باب النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/149 و185، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/192، والبغوي في شرح السنة 368 . وسيرد بعده من طريق إسماعيل بن جعفر، عن العلاء ، به.

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ظہر کے بعد حاضر ہوئے' تو وہ عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو ہم نے یا شاید انہوں نے جلدی نماز ادا کرنے کا تذکرہ کیا' تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ منافقین کی نماز ہے یہ منافقین کی نماز ہے۔'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی:

''اُنمیں سے کوئی ایک شخص بیٹھا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے' اور وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے دوسینگوں پر پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے''۔

وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَاْخِيرَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ يَّقْرُبَ اصْفِرَارُ الشَّمْسِ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کرنا کہ سورج زرد ہو جائے' یہ منافقین کی نماز ہے

262- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا . (5:7)

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا جب وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کے آئے ہیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عصر کی نماز ادا کرلو! تو ہم نے عصر کی نماز ادا کر لی' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

262- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 333 ، وأخرجه مسلم 622 في المساجد، والترمذي 160 في الصلاة: باب ما جاء في تعجيل العصر، والنسائي 1/254 في المواقيت: باب التشديد في تأخير العصر، ثلاثتهم عن علي بن حُجْر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضًا 622 ، والبيهقي في السنن 1/443، 444 من طريق محمد بن الصباح.

''یہ منافقین کی نماز ہے (منافق شخص) بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے۔ وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

263 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبٌ لِي بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ: اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ قَالَ: فَقُلْنَا: لَا قَالَ: فَصَلِّيَا عِنْدَنَا فِي الْحُجْرَةِ فَفَرَغْنَا وَطَوَّلَ هُوَ وَانْصَرَفَ اِلَيْنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَا كَلَّمَنَا بِهِ اَنْ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ يَقْعُدُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ عَلٰى قَرْنِ الشَّيْطَانِ اَوْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إلا قليلا. (5:7)[1]

❀❀ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں اور میرا ایک ساتھی ظہر کی نماز کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے عصر کی نماز ادا کرلی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم ہمارے ہاں حجرے میں نماز ادا کرلو جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے طویل نماز ادا کی۔ نماز پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے سب سے پہلی بات ہمارے ساتھ یہ کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ منافقین کی نماز ہے۔ ان میں سے کوئی ایک شخص بیٹھا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے سینگ پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے وہ ان رکعات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عِشْرَةِ الْمُنَافِقِ لِلْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو منافق کی مسلمانوں کے ساتھ طرزِ معاشرت کی صفت بیان کرتی ہے

264 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عبد الله اليحمدى حدثنا بن الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُصُّ بِمَكَّةَ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ

---

[1] هو مكرر الحديث 259.

بْنُ صَفْوَانَ وَنَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ اِنْ مَّالَتْ اِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ نُطِحَتْ وَاِنْ مَّالَتْ اِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ نُطِحَتْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ هٰكَذَا فَغَضِبَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَقَالَ: تَرُدُّ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنِّيْ لَمْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّيْ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: فَكَيْفَ قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ قَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ وَبَيْنَ الْغَنَمَيْنِ سَوَاءٌ قَالَ: كَذَا سَمِعْتُ كَذَا سَمِعْتُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سَمِعَ شَيْئًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْدُهُ وَلَمْ يَقْصُرْ دُوْنَهُ. (3:28)

ابوجعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر مکہ مکرمہ میں تقریر کررہے تھے۔ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام بھی موجود تھے عبید بن عمیر نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان والی بکری کی مانند ہے اگر وہ اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے' تو اسے سینگ مارے جاتے ہیں' اگر وہ اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے' تو اسے سینگ مارے جاتے ہیں۔''

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔اس پر عبید بن عمیر غصے میں آ گئے اور بولے: آپ میری بات کو مسترد کر رہے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہاری بات کو مسترد نہیں کر رہا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات ارشاد فرمائی تھی اس وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ارشاد فرمایا

اس پر عبداللہ بن صفوان نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا؟

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریوڑ کے لئے) لفظ ''ربیضین'' استعمال کیا تھا (جب کہ تم نے لفظ ''غنمین'' استعمال کیا ہے)

تو عبید بن عمیر یا شاید عبداللہ بن صفوان بولے: اے ابوعبدالرحمٰن! ربیضین اور غنمین دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے' تو اسی طرح سنا ہے' میں نے' تو اسی طرح سنا ہے۔ میں نے' تو اسی طرح سنا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی لفظ سنتے' تو آپ رضی اللہ عنہ اس میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کرتے تھے۔

264- إسناده صحيح، عتبة بن عبد الله اليحمدي: صدوق، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه الحميدي 688، والدارمي 1/93 من طريق سفيان، وأحمد 2/82 من طريق مصعب بن سلام.

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّفَاتِ

باب 7: صفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يحيى الذهلى حدثنا المقرىء حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا) اِلٰى قَوْلِهٖ: (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا) (النساء: 58) رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ اِبْهَامَهُ عَلٰى اُذُنِهٖ وَاُصْبُعَهُ الدَّعَّاءَ عَلٰى عَيْنِهٖ. (3:37)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِهٖ اُصْبُعَهُ عَلٰى اُذُنِهٖ وَعَيْنِهٖ تَعْرِيفَ النَّاسِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لا يسمع بالأذن التى لَهَا سِمَاخٌ وَالْتِوَاءٌ وَلَا يُبْصِرُ بِالْعَيْنِ الَّتِيْ لَهَا اَشْفَارٌ وَحَدَقٌ وَبَيَاضٌ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ اَنْ يُّشَبَّهَ بِخَلْقِهٖ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ بَلْ يَسْمَعُ وَيُبْصِرُ بِلَا اٰلَةٍ كَيْفَ يشاء.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اس آیت کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو یہ حکم دیتا ہے تم امانتیں ان کے اہل لوگوں کو ادا کردو۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا انگوٹھا اپنے کان پر رکھا اور اپنی انگلی جس کے ذریعے نماز کے دوران اشارہ کیا جاتا ہے اسے اپنی آنکھ پر رکھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی انگلی کو اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں پر رکھنے کا مطلب یہ ہے: آپ لوگوں کے سامنے اس بات کو واضح کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کان کی وجہ سے نہیں سنتا جس میں سوراخ اور موڑ ہوتا ہے۔

265- إسناده صحيح على شرط الصحيح . وهو عند ابن خزيمة فى التوحيد ص 42، 43. وأخرجه أبو داؤد 4728 فى السنة: باب فى الجهمية، ومن طريقه البيهقى فى الأسماء والصفات ص179 .

اور اس آنکھ کی مدد سے نہیں دیکھتا ہے' جس میں پتلیاں اور ڈیلا اور سفیدی ہوتی ہے۔

ہمارا پروردگار اس بات سے بلند و برتر ہے کہ اسے اس کی مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ مشابہ قرار دیا جائے بلکہ وہ کسی آلے کے بغیر سنتا اور دیکھتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے۔

266 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ وَعَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كُشِفَ طَبَقُهَا اَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَىْءٍ اَدْرَكَهٗ بَصَرُهٗ وَاضِعٌ يَدَهٗ لِمُسِىْءِ اللَّيْلِ لِيَتُوْبَ بِالنَّهَارِ وَلِمُسِىْءِ النَّهَارِ لِيَتُوْبَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى تطلع الشمس من مغربها . (3:67)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے' اور یہ اس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے کہ وہ سو جائے' وہ پلڑے کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے۔ دن کے اعمال' رات ہونے سے پہلے اور رات کے اعمال دن ہونے سے پہلے اس کی بارگاہ میں پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کا حجاب نور ہے۔ اگر اس کے ایک پردے کو ہٹا دیا جائے' تو اس کی ذات کے انوار ہر اس چیز کو جلا دیں' جو اس کی بصارت کے دائرے میں ہیں۔ اس نے اپنا دست رحمت رات کے وقت گناہ کرنے والے شخص کے لئے پھیلایا ہوا ہے' تا کہ دن میں اس کی توبہ قبول کرے اور دن میں گناہ کرنے والے شخص کے لئے پھیلایا ہوا ہے' تا کہ رات میں اس کی توبہ قبول کرے"۔

(ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ كُلَّ صِفَةٍ اِذَا وُجِدَتْ فِى الْمَخْلُوْقِيْنَ كَانَ لَهُمْ بِهَا النَّقْصُ غَيْرُ جَائِزٍ اِضَافَةُ مِثْلِهَا اِلَى الْبَارِىْ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وہ صفت جو مخلوق میں پائی جائے گی' تو وہ ان کے لئے نقص سمجھی جائے

266– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو في التوحيد لابن خزيمة ص .19 وأخرجه الطيالسي 491 ، وأحمد 4/395 و401 و405، ومسلم 179 في الإيمان: باب في قوله عليه السلام: إن الله لا ينام ، وابن ماجة 195 و 196 في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، والآجرّي في الشريعة ص304، وابن خزيمة في التوحيد ص 19 و20، وابن منده 775 و 776 و 777 و 779 ، والبيهقي في الأسماء والصفات ص180، 181، والبغوي في شرح السنة 91 من طرق عن عمرو بن مرة، بهذا الإسناد.

ایسی صفت کی نسبت باری تعالیٰ کی طرف کرنا جائز نہیں ہے

267 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:

(متن حدیث): كَذَّبَنِى ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اَنْ يُكَذِّبَنِى وَيَشْتُمُنِى ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِى لَهُ اَنْ يَشْتُمَنِى فَاَمَّا تَكْذِيبُهُ اِيَّاىَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِى كَمَا بَدَاَنِى اَوَ لَيْسَ اَوَّلُ خَلْقٍ بِاَهْوَنَ عَلَىَّ مِنْ اِعَادَتِهِ وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّاىَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِىْ كفوا أحد . (3:68)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِىْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أوليس اَوَّلُ خَلْقٍ بِاَهْوَنَ عَلَىَّ مِنْ اِعَادَتِهِ فِيهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ اَنَّ الصِّفَاتِ الَّتِى تُوقِعُ النَّقْصَ عَلٰى مَنْ وُجِدَتْ فِيهِ غَيْرُ جَائِزٍ اِضَافَةُ مِثْلِهَا اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِذِ الْقِيَاسُ كَانَ يُوجِبُ اَنْ يُّطْلِقَ بَدَلَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ بِاَهْوَنَ عَلَىَّ بِاَصْعَبَ عَلَىَّ فَتَنَكَّبَ لَفْظَةَ التَّصْعِيبِ اِذْ هِىَ مِنْ اَلْفَاظِ النَّقْصِ وَاُبْدِلَتْ بِلَفْظِ التهوين الذى لا يشوبه ذلك.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے جھوٹا قرار دیتا ہے۔ حالانکہ اسے اس بات کا حق نہیں ہے کہ مجھے جھوٹا قرار دے۔ ابن آدم مجھے برا کہتا ہے' حالانکہ اسے اس کا حق نہیں ہے کہ وہ مجھے برا کہے' جہاں تک اس کے میری تکذیب کرنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد اس کا یہ کہنا ہے' اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ پیدا نہیں کرے گا' جس طرح اس نے مجھے پہلے پیدا کیا ہے۔

تو کیا اسے دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلے میں پہلی مرتبہ پیدا کرنا میرے لئے زیادہ آسان نہیں ہے؟

جہاں تک اس کے مجھے برا کہنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد اس کا یہ کہنا ہے' اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے' حالانکہ میں اللہ تعالیٰ ہوں' میں یکتا ہوں۔ میں بے نیاز ہوں۔ میں نے کسی کو جنم نہیں دیا ہے' اور مجھے جنم نہیں دیا گیا اور کوئی میرا ہمسر نہیں ہوسکتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''کیا پہلی مرتبہ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلے میں زیادہ آسان نہیں تھا''۔

اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وہ صفات' جو اس شخص میں نقص واقع کر دیں جس میں وہ صفت پائی جاتی ہے' تو یہ بات جائز نہیں ہے کہ اس کی مثل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے' کیونکہ قیاس اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ بات لازم ہو کہ ''میرے لیے زیادہ آسان'' کے بجائے ''میرے لیے زیادہ مشکل'' کے الفاظ ہونے چاہیے تھے۔

267– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/393، 394، والبخارى 3193 فى بدء الخلق، من طريق سفيان الثورى، و 4974 فى التفسير: باب سورة (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ، والنسائى فى النعوت كما فى التحفة 10/175، وابن منده 1073 ، من طريق شعيب بن أبى حمزة، والنسائى 4/112 فى الجنائز: باب أرواح المؤمنين .

لیکن مشکل ہونے کے لفظ کو اس لیے ترک کیا گیا' کیونکہ یہ نقص کے الفاظ میں سے ہے' اور اس کی جگہ آسان ہونے کے لفظ کو بدلے کے طور پر لایا گیا جس میں نقص کا پہلو نہیں پایا جاتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ اَهْلُ الْبِدَعِ عَلٰى اَئِمَّتِنَا حَيْثُ حُرِمُوا التَّوْفِيقَ لِإِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی بنیاد پر اہل بدعت ہمارے آئمہ پر اعتراض کرتے ہیں' حالانکہ ان اہل بدعت کو اس کے مفہوم کے ادراک کی توفیق ہی نصیب نہیں ہوئی

268 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يُلْقٰى فِى النَّارِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا قَدَمَهُ فِيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ.(3:67)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هذا الخبر من الأحبار الَّتِىْ اُطْلِقَتْ بِتَمْثِيلِ الْمُجَاوَرَةِ وَذٰلِكَ اَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْقٰى فِى النَّارِ مِنَ الْاُمَمِ وَالْاَمْكِنَةِ الَّتِىْ عُصِيَ اللّٰهُ عَلَيْهَا فَلَا تَزَالُ تَسْتَزِيْدُ حَتّٰى يَضَعَ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا مَوْضِعًا مِنَ الكفار والأمكنة فى النار فتمتلىء فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ تُرِيْدُ حَسْبِىْ حَسْبِىْ لِاَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ فِىْ لُغَتِهَا اسْمَ الْقَدَمِ عَلَى الْمَوْضِعِ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ) يُرِيْدُ مَوْضِعَ صِدْقٍ لَا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَضَعُ قَدَمَهُ فِى النَّارِ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَاَشْبَاهِهِ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں لوگوں کو ڈالا جائے گا' تو جہنم کہے گی: کیا اور لوگ ہیں؟ یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دے گا' تو وہ کہے گی: بس' بس''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ان روایات میں سے ایک ہے' جس میں مجاورت کی مثال کا اطلاق کیا گیا ہے' اور اس کی صورت یہ ہے: قیامت کے دن کچھ لوگوں اور جگہوں کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا وہ جگہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی تھی جہنم مزید کے حصول کا تقاضا کرتی رہے گی' یہاں تک کہ پروردگار کفار اور جگہوں میں سے ایک جگہ جہنم میں ڈال دے گا' تو وہ بھر جائے گی۔

268- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى 4848 فى التفسير: باب (وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ) ، و 7384 فى التوحيد: بـاب قـولـه تعالى: (وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ) ، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 349، مـن طريقين عن حرمى بن عمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/134 و141 و224. والبخارى فى الأيمان: باب الحلف بعزة الله، ومسلم 2848 فى الجنة: باب النار يدخلها الجبارون، والترمذى 3272 فى التفسير: باب ومن سورة (ق) ، وابن خزيمة فى التوحيد ص 97 و98، والطبرى 26/106، من طرق عن قتادة، به. وفى الباب عن أبى هريرة عند البخارى 4849 و 4850 فى تفسير سورة (ق) ، ومسلم 2846 فى الجنة، وابن خزيمة فى التوحيد ص 92 و93 و94 و95. وعن أبى سعيد الخدرى عند مسلم 2847 ، وابن خزيمة فى التوحيد ص 98.

تو جہنم کہے گی: بہت ہے بہت ہے اس سے مراد یہ ہے: یہ میرے لئے کافی ہے یہ میرے لیے کافی ہے۔
اس کی وجہ یہ ہے: عرب بعض اوقات لفظ ''قدم'' کو اپنی لغت میں ''جگہ'' کے لئے استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''ان کے لئے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں سچائی کا مقام ہوگا''

اس سے مراد سچائی کا مقام ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں جہنم میں رکھ دے گا۔

ہمارا پروردگار اس سے اور اس جیسی دیگر چیزوں سے بلند و برتر ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ دُوْنَ الْحُكْمِ عَلٰى ظَوَاهِرِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اس نوعیت کے الفاظ جب مثال بیان کرنے اور تشبیہ کے طور پر ذکر کئے جائیں تو وہ لوگوں کے عام محاورے کے حساب سے ہوتے ہیں

ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگایا جاتا

269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ يوم القيامة يا بن اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِىْ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِىْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِىْ وَيَقُوْلُ يَا بن اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِىْ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِىْ يا بن اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِىْ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ عَبْدِىْ فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِىْ. (3:67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا لیکن تم نے میری عبادت نہیں کی بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کس طرح کرسکتا ہوں؟ جب کہ تو تمام جہانوں کا

269- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه مسلم 2569 في البر: باب فضل عيادة المريض، من طريق بهز، والبخاري في الأدب المفرد برقم 517 من طريق النضر بن شميل.

پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے: میرا فلاں بندہ بیمار ہوا ہے' اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی؟

کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے: اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو اس کا اجر و ثواب میرے پاس پا لیتے؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں نے تم سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو تم نے مجھے پانی نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے: اگر تم اس شخص کو پانی پلا دیتے۔ (تو اس کا اجر و ثواب) میرے پاس پا لیتے۔

اے آدم کے بیٹے! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں' جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے' تو تم اس کا (اجر و ثواب) میرے پاس پا لیتے [1]

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ دُوْنَ كَيْفِيَّتِهَا اَوْ وُجُوْدِ حَقَائِقِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ روایات جب تمثیل اور تشبیہ کے طور پر نقل کی جائیں' تو یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق استعمال ہوں گی اس سے مراد ان کی حقیقت کی کیفیت یا ان کا حقیقی وجود مراد نہیں ہوگا

270 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِى الْحُبَابِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَصَدَّقَ عَبْدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا طَيِّبًا وَلَا يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ اِلَّا طَيِّبٌ اِلَّا كَاَنَّمَا يَضَعُهَا فِىْ يَدِ الرَّحْمٰنِ فَيُرَبِّيهَا لَهٗ كَمَا يُرَبِّى اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ وَفَصِيلَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ اَوِ التَّمْرَةَ لَتَاْتِىْ يَوْمَ القيامة مثل الجبل العظيم . (3:67)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا كَاَنَّمَا يَضَعُهَا فِىْ يَدِ الرَّحْمٰنِ يُبَيِّنُ لَكَ اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ دُوْنَ وُجُوْدِ حَقَائِقِهَا اَوِ الْوُقُوفِ عَلٰى كَيْفِيَّتِهَا اِذْ لم

[1] (نوٹ: یہاں شاید روایت کے متن میں کچھ الفاظ کی کمی ہے' موسسۃ الرسالہ سے شائع ہونے والے نسخے میں یہ روایت انہیں الفاظ میں منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہونے چاہئیں تھے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پینے کے لئے مانگا تھا اور تو نے اسے نہیں پلایا تھا۔ مترجم عفی عنہ)

يتهيأ معرفة المخاطب بهذه إلا بالألفاظ التى أطلقت بها.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب بھی کوئی بندہ حلال کمائی میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے، ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے' اور آسمان کی طرف صرف حلال چیز ہی بلند ہوتی ہے' تو اس کے ساتھ یوں ہوتا ہے' جیسے پروردگار اس صدقے کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے' اور پھر اسے بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ ایک لقمہ یا ایک کھجور قیامت کے دن جب آئیں گے' تو وہ بڑے پہاڑ کی مانند ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''بالکل اسی طرح جس طرح اس نے اس کو رحمٰن کے ہاتھ میں رکھ دیا ہے''۔

یہ بات آپ کے لئے اس بات کو بیان کرتی ہے کہ ان روایات میں مثال کے الفاظ کا استعمال ہوا ہے اس کی حقیقت کا موجود ہونا مراد نہیں ہے یا اس کی کیفیت پر وقوف کرنا مراد نہیں ہے' کیونکہ مخاطب شخص کو ان چیزوں کی معرفت صرف ان الفاظ کے ذریعے ہو سکتی ہے جن پر اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

270– إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار: حافظ، ومن فوقه على شرط مسلم . وأخرجه الحميدى 1154 ، والشافعى 1/221 222، والبغوى 1631 ، من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/418، وابن خزيمة فى التوحيد ص 61 عن بكر بن مضر، وأحمد 2/431، وابن خزيمة ص 60 من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن ابن عجلان، به . وأخرجه أحمد 2/331 عن أبى النضر، والحسن بن موسى كلاهما عن ورقاء ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عن سعيد بن يسار، به . وأخرجه أحمد 2/538، ومسلم 1014 فى الزكاة: باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، والترمذى 661 فى الزكاة: باب ما جاء فى فضل الصدقة، والنسائى 5/57 فى الزكاة: باب الصدقة من غلول، وفى النعوت كما فى التحفة /10 75، وابن ماجة 1842 فى الزكاة: باب فى فضل الصدقة، وابن خزيمة ص 61، والآجرى فى الشريعة ص320 و321، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 328، والبغوى 1632 ، من طرق عن الليث . وأخرجه ابن خزيمة فى التوحيد ص 61 و62 و63، وفى صحيحه 2425 ، والدارقطنى فى كتاب الصفات 56 ، وابن المبارك فى الزهد 648 ، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 10/75، والآجرى ص 321، والدارمى 1/395 من طرق. وأخرجه مالك فى الموطأ 2/995 فى الصدقة: باب الترغيب فى الصدقة، ومن طريقه ابن خزيمة ص 61 62 و63 عن يحيى بن سعيدن عن سعيد بن يسار، به. وأخرجه البخارى 1410 فى الزكاة: باب الصدقة من كسب طيب . وأخرجه أحمد 2/381 و419، ومسلم 1014 64 فى الزكاة، من طريقين عن سهيل بن أبى صالح، عن أبيه، عن أبى هريرة . وأخرجه عبد الرزاق 20050 ، وابن أبى شيبة 3/111–112، وأحمد 2/268 و404 و471، والترمذى 662 ، والدارقطنى فى كتاب الصفات 55 ، وابن خزيمة ص 63، وفى صحيحه 2426 و 2427 ، والبغوى 1630 ، من طُرق عن القاسم بن محمد عن أبى هريرة.

6- کِتَابُ الْبِرِّ وَالْإِحْسَانِ

(کتاب: نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات)

1- بَابُ الصِّدْقِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

(1 سچائی اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا)

271 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِضْمَنُوْا لِىْ سِتًّا اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا أبصاركم و كفوا أيديكم. (1:57)

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو' میں تمہیں' جنت کی ضمانت دوں گا' جب تم بات کرو' تو سچ بولو' جب تم وعدہ کرو' تو اسے پورا کرو' جب تمہارے سپرد امانت کی جائے' تو اسے ادا کرو۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو' اور اپنے ہاتھوں کو تھام کے رکھو''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمَرْءَ عِنْدَهُ مِنَ الصِّدِّيقِيْنَ بِمُدَاوَمَتِهِ عَلَى الصِّدْقِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اگر دنیا میں باقاعدگی کے ساتھ سچ بولتا رہے' تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے ''صدیقین'' میں نوٹ کر لیتا ہے

271- حديث صحيح ورجاله ثقات إلا أن فيه انقطاعًا، المطلب لم يسمع من عبادة، وأخرجه أحمد 5/323 عن أبي الربيع الزهراني سليمان بن داوٗد، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم في المستدرك 4/358، 359 من طريق عاصم بن علي، والبيهقي في السنن 6/288 من طريق أبي عبيد، كلاهما عن إسماعيل بن جعفر، به.

272 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَلَا يَزَالُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كذابا . (1:2)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا لکھ دیا جاتا ہے اور کوئی شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلدَّوَامِ عَلَى الصِّدْقِ فِي الدُّنْيَا

دنیا میں سچ بولنے کی وجہ سے جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہونے کی اُمید ہونے کا تذکرہ

273 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إنَّ الصِّدْقَ لَيَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا . (1:2)

272- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 1/393 و439، 440 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في الصغير 1/243 من طريق شبيب بن سعيد المكي، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 247 عن شعبة، عن منصور، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/590، 591، وأحمد 1/384 و432، ومسلم 2607 105 في البر والصلة: باب قبح الكذب، وحسن الصدق وفضله، وأبو داوُد 4989 في الأدب، والترمذي 1972 في البر والصلة: باب ما جاء في الصدق والكذب، ووكيع في الزهد 397 ، والبخاري في الأدب المفرد 386 ، والبغوي في شرح السنة 3574 ، من طرق عن الأعمش. وأخرجه مسلم 2607 104 من طريق أبي الأحوص، عن منصور، عن أبي وائل، به. وسيورده المؤلف بعده من طريقين عن جرير، عن منصور، به وأخرجه أحمد 1/410، ومسلم 2606 في البر: باب تحريم النميمة، من طريق شعبة.

273- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البيهقي في السنن 10/243 من طريق أبي بكر الإسماعيلي، عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2607 103 عن زهير بن حرب أبي خيثمة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 6094 في الأدب: باب قوله تعالى: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ) ، ومسلم 2607 103 ، والبيهقي 10/243، من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد . وأورده المؤلف بعده من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به.

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا نوٹ کرلیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ بے شک آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعَوُّدِ الصِّدْقِ وَمُجَانَبَةِ الْكَذِبِ فِي أَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے معاملات میں سچ بولنے کو عادت بنائے اور جھوٹ بولنے سے کنارہ کشی کرے

274 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ منصور عن أبي وائلعن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا. (3:66)

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا نوٹ کرلیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَرِهَهُ النَّاسُ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ حق بات بیان کرے اگرچہ اسے لوگ پسند نہ کریں

275 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

274– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم 2607 في البر والصلة: باب قبح الكذب، وحسن الصدق وفضله، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): إلا لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بالحق إذا رآه . (2:16)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! لوگوں کا خوف کسی بھی شخص کو حق بات کہنے سے منع نہ کرے' جب کہ آدمی اسے دیکھ لے۔ کہ یہاں حق بات کہنا بنتا ہے)''۔

ذِكْرُ رِضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَمَّنِ الْتَمَسَ رِضَاهُ بِسَخَطِ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کے اس شخص سے راضی ہونے کا تذکرہ' جولوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتا ہے

276 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ الْعُمَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ الله تعالى عَنْهُ وَاَرْضَى النَّاسَ عَنْهُ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ سَخَطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَسْخَطَ عليه الناس . (1:2)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے' اور لوگوں کو اس سے راضی کر دیتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ساتھ' لوگوں کی رضامندی تلاش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے' اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے''۔

275- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم، إلا ان الجريري قد اختلط قبل موته بثلاث سنين، وقد أخرج له الشيخان من رواية خالد بن عبد الله. وأخرجه أحمد 3/87 عن خلف بن الوليد، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد .'وأخرجه أحمد 3/5 و53 من طريق سليمان بن طرخان التيمي، و3/44 من طريق أبي سلمة، و3/46، 47 عن طريق المستمر بن الريان، ثلاثتهم عن أبي نضرة، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق 20730 عن معمر، وأحمد 3/19 من طريق حماد بن سلمة، والترمذي 2191 في الفتن: باب ما جاء ما أخبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم بما هو كائن إلى يوم القيامة، وابن ماجة 4007 في الفتن: باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، من طريق حماد بن زيد، ثلاثتهم عن علي بن زيد بن جدعان، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد. وعلي بن زيد: حسن الحديث بالمتابعة، وهذا منها. وأخرجه أحمد 3/50 من طريق جعفر، عن المعلى القَّردوسي، و71، من طريق حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، كلاهما عن الحسن، عن أبي سعيد . وسيرد برقم 278 من طريق شعبة، عن قتادةن عن أبي نضرة، به.

276- إسناده حسن، عثمان بن واقد: صدوق ربما وهم . وباقي رجاله ثقات . وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 499 و500، وابن عساكر 15/278/1 من طرق عن عبد الرحمٰن المحاربي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن المبارك في الزهد 199، ومن طريقه الترمذي 2414 في الزهد، والبغوي 4213 عن عبد الوهاب بن الورد.

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِرْضَاءِ اللّٰهِ عِنْدَ سَخَطِ الْمَخْلُوقِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرے اگرچہ مخلوق ناراض ہوتی ہو

277 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شعبة عن واقد بن محمد عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال:

مَنْ اَرْضَى اللّٰهَ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَسْخَطَ اللّٰهَ بِرِضَا النَّاسِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إلى الناس . (3:69)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے' اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ السُّكُوْتِ لِلْمَرْءِ عَنِ الْحَقِّ اِذَا رَاَى الْمُنْكَرَ اَوْ عَرَفَهُ مَا لَمْ يُلْقِ بِنَفْسِهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جب کوئی منکر دیکھے یا اسے پہچان لے' تو حق بات کہنے سے خاموش رہے' جبکہ اس صورت میں اس کی اپنی جان جانے کا اندیشہ نہ ہو

278 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِحَقٍّ اِذَا رَآهُ اَوْ عَرَفَهُ .

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَمَا زَالَ بِنَا الْبَلَاءُ حَتّٰى قَصَرْنَا وَاِنَّا لَنَبْلُغُ فِي الشر . (2:3)

277- رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن يعقوب، وهو ثقة . وهو في مسند الشهاب 501 من طريق إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني، بهذا الإسناد. لكن أخرجه أحمد في الزهد ص164 من طريق أبي داوُد، عن شعبة، بهذا الإسناد موقوفًا عليها.

278- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسي 2151 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/84 عن يزيد بن هارون، و92 عن محمد بن جعفر، وحجاج، والبيهقي في السنن 10/90 من طريق يحيى بن أبي بكير، ووهب بن جرير، وعبد الصمد، ستتهم عن شعبة به. والبيهقي في السنن 10/90 من طريق يحيى بن أبي بكير، عن شعبة، عن أبي مسلمة، أبي نضرة به . وتقدم برقم 275 من طريق الجُريري، عن أبي نضرة، به. وأوردت تخريجه من طريقه وغيرها هناك. وأخرجه ابن ماجة 4008 من طريقين عن الأعمش.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''لوگوں کا خوف کسی بھی شخص کو حق بات کہنے سے منع نہ کرے، جب آدمی اسے دیکھے یا یہ بات جان لے کہ (یہاں حق بات کہنا بنتا ہے)''
حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم پر مسلسل آزمائشیں وارد ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ ہم سے کوتاہی ہوئی۔ اب ہم بری صورتحال کا شکار ہو چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَرِدُ فِي الْقِيَامَةِ الْحَوْضَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقوله الحق عند الأئمة فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آئے گا اور اس کی وجہ یہ ہوگی: اس نے دنیاوی حکمرانوں کے سامنے حق بات بیان کی ہوگی

279 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:
(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ: خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: اسْمَعُوا اَوْ هَلْ سَمِعْتُمْ اِنَّهٗ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا منه وهو وارد على الحوض. (1:2)
حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نو افراد تھے، جن

279- إسناده صحيح. وأخرجه الترمذي 2259 في الفتن: باب تحريم إعانة الحاكم الظالم، والنسائي 7/160 في البيعة: باب من لم يعن أميرًا على الظلم، كلاهما عن هارون بن إسحاق الهمداني، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث صحيح، وصححه الحاكم 1/79، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني في الكبير 19/0296 و0297 من طرق عن مسعر بن كدام به. وأخرجه الطبراني 19/ 295 من طريق قيس بن الربيع، والحاكم 1/78، 79 من طريق مالك بن مغول، كلاهما عن أبي حصين به. وسيورده المؤلف برقم 282 و 283 و 285 من طريق سفيان، عن أبي حصين، به، ويأتي تخريجه من طريقه هناك. وأخرجه الطبراني في الكبير 19/ 298، وفي الصغير 1/224 225، من طريق إبراهيم بن طهمان، عن عقيل رجل من بني جعدة، عن أبي إسحاق، عن عاصم العدوي، به. وأخرجه الطيالسي 1064، والطبراني 19/ 212، والبيهقي في السنن 8/165، من طرق عن كعب بن عجرة وأخرجه الترمذي 614 في الصلاة: باب ما ذكر في فضل الصلاة بأطول مما هنا، من طريق عبيد الله بن موسى، عن غالب أبي بشر، عن أيوب بن عائذ الطائي، عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، عن كعب بن عجرة، وحسنه. وله شاهد بإسناد صحيح على شرط مسلم، من حديث جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: يا كعب بن عجرة ... سيورده المؤلف برقم 1723، يرد تخريجه مع متنه هناك. وفي الباب عن خباب، سيرد برقم 284، وعن أبي سعيد الخدري سيرد برقم 286. وانظر مجمع الزوائد 5/247، 248.

میں سے پانچ ایک قسم کے تھے اور چار دوسری قسم کے تھے۔

ان دونوں میں سے ایک گروہ عربی تھا' اور دوسرے عجمی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''تم لوگ غور سے سنو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

کیا تم لوگ سن رہے ہو؟ میرے بعد حکمران آئیں گے' جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ وہ میرے حوض پر نہیں آسکے گا۔

اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا' ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا' اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ میرے حوض پر میرے پاس آسکے گا''۔

ذِكْرُ رِجَاءِ تَمَكُّنِ الْمَرْءِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ بِقَوْلِهِ الْحَقَّ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی دنیا میں حکمرانوں کے سامنے جو حق بات کہے گا
اس کی وجہ سے قیامت کے دن' اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی اُمید ہوگی

280- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَهٗ شَرَفٌ وَهُوَ جَالِسٌ بِسُوقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عَلْقَمَةُ يَا فُلَانُ اِنَّ لَكَ حُرْمَةً وَاِنَّ لَكَ حَقًّا وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ فَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ

280- إسناده حسن. محمد بن عمرو حسن الحديث. وباقي رجال الإسناد ثقات. وأخرجه الحميدي 911، وأحمد 3/469، والترمذي 2319 في الزهد: باب في قلة الكلام، وابن ماجة 3969 في الفتن: باب كف اللسان في الفتنة، والبيهقي 8/165، والنسائي في الرقائق كما في التحفة 2/103، 104، والطبراني 1129 و 1130 و 1131 و 1132، والبغوي 4124 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وصححه الحاكم 1/45 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن المبارك في الزهد 1394، ومن طريقه النسائي في الرقاق، والطبراني 1136، والبيهقي في السنن 8/165، والبغوي 4125، من طريق موسى بن عقبة، عن علقمة، به. وأخرجه الطبراني 1135 من طريق حماد بن سلمة، عن محمد بن عمرو، عن محمد بن إبراهيم، عن علقمة، به. وأخرجه الطبراني في الصغير 1/235 من طريق معتمر بن سليمان، عن عبيد الله بن عمر، عن عمر بن عبد الله، عن بلال بن الحارث. وأخرجه مالك في الموطأ 2/985 في الكلام: باب ما يؤمر به من التحفظ في الكلام، ومن طريقه أخرجه النسائي في الرقائق كما في التحفة 2/103، والطبراني 1134، عن محمد بن عمرو، عن أبيه وسيعيده المؤلف برقم 281 من طريق عبدة بن سليمان، وبرقم 287 من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة عند البخاري 6477 و 6478 في الرقاق: باب حفظ اللسان، ومسلم 2988 في الزهد والرقاق: باب التكلم بالكلمة يهوى بها في النار، والبيهقي في السنن 8/164 و 165.

اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تبلغ ما بلغت فيكتب الله له بها رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تبلغ ما بلغت فيكتب اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

قَالَ عَلْقَمَةُ: انْظُرْ وَيْحَكَ مَاذَا تَقُوْلُ وَمَاذَا تَكَلَّمُ بِهٖ فَرُبَّ كَلَامٌ قَدْ مَنَعَنِيْ مَا سمعته من بلال بن الحارث. (1:2)

❁❁ علقمہ بن وقاص کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ایک مرتبہ ان کے پاس سے مدینہ منورہ کا رہنے والا ایک شخص گزرا' جو صاحب حیثیت تھا (یا کوئی سرکاری اہلکار تھا)

علقمہ اس وقت مدینہ منورہ کے بازار میں بیٹھے ہوئے تھے۔علقمہ نے کہا: اے فلاں! تمہارے کچھ حقوق بھی ہیں اور تمہارے کچھ فرائض بھی ہیں۔

میں نے دیکھا ہے' تم ان حکمرانوں کے پاس آتے جاتے رہتے ہو' ان کے ساتھ بات چیت کرتے رہتے ہو۔میں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک تم میں سے کوئی ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق ایک بات کہتا ہے' اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی' تو اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس دن تک کے لئے اس سے رضامندی نوٹ کر لیتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔اور ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے۔اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ بات کہاں تک جائے گی' لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لئے اس شخص کے لئے ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے۔''

علقمہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم اس بات کا جائزہ لیا کرو' تم کیا کہتے ہو' اور کس بارے میں کلام کر رہے ہو؟ کیونکہ جب سے میں نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی ہے' میں کئی باتیں بیان نہیں کرتا ہوں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

281 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ: سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ

281- إسناده حسن، وأخرجه الترمذي 2319 في الزهد: باب في قلة الكلام، عن هناد، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، به.

الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِن اَحَدَكُم لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنَّهَا تَبْلُغ مَا بَلَغت فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُم لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنَّهَا تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ بها سخطه إلى يوم يلقاه . (1:2)

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک تم میں سے کوئی ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سے متعلق کوئی ایک بات کہتا ہے' اس شخص کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ جائے گی' لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے' اس دن تک کے لئے' اس شخص کے بارے میں رضا مندی کو نوٹ کر لیتا ہے' جس دن وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے: اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ جائے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے' اس شخص کے بارے میں' اس دن تک کے لئے' اپنی ناراضگی تحریر کر دیتا ہے' جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ الْوُرُوْدِ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّنْ صَدَّقَ الْأُمَرَاءَ بِكَذِبِهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق وہ شخص قیامت کے دن حوضِ کوثر پر نہیں آسکے گا جو حکمرانوں کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا

282 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ وَبَيْنَنَا وِسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ: سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ . (3:69)

اَبُوْ حَصِيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَهُ الشَّيْخُ.

282- حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد، وأبوه، ترجمهما ابن أبي حاتم 8/53 و7/26، ولم يذكر فيهما جرحًا ولا تعديلًا، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/263، والترمذي 2259 في الفتن، والنسائي 7/160 باب ذكر الوعيد لمن أعان أميرًا على الظلم، وفي السير كما في التحفة 8/297، والطحاوي في مشكل الآثار 2/136، والطبراني 19/ 294 ، والبيهقي في السنن 8/165، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 279 من طريق مسعر، عن أبي حصين، به. وأوردت تخريجه من طريقه هناك.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم اس وقت نو افراد تھے۔ ہمارے درمیان چمڑے کا بنا ہوا تکیہ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد عنقریب کچھ حکمران آئیں گے، جو شخص ان کے پاس جائے گا، ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا، ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ میرے حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔

اور جو شخص ان کے ہاں نہیں جائے گا، ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئے گا''۔

ابوحصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْوُرُودِ عَلٰى حَوْضِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ اَعَانَ الْاُمَرَاءَ عَلٰى ظُلْمِهِمْ اَوْ صَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ

اس بات کا تذکرہ کہ وہ شخص مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر نہیں آسکے گا، جو حکمرانوں کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا، یا ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا

283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ: سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ. (2:109)

اَلْمُلَائِيُّ هُوَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بن دكين.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اس وقت چمڑے کے بنے ہوئے تکیے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے، جو شخص ان کے ہاں جائے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، اور وہ میرے حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا، اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ ان کے ظلم میں

283- إسناده صحيح. وأخرجه البيهقي في السنن 8/165 من طريق أبي حاتم الرازي وعمرو بن تميم، عن الملائي، بهذا الإسناد. وهو مكرر ما قبله.

ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ میرے حوض پر میرے پاس آئے گا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ملائی نامی راوی ابونعیم فضل بن دکین ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَصْدِيقِ الْأُمَرَاءِ بِكَذِبِهِمْ وَمَعُوْنَتِهِمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ إِذْ فَاعِلُ ذٰلِكَ لَا يَرِدُ الْحَوْضَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ

حکمرانوں کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرنے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

کیونکہ ایسا کرنے والا شخص مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر نہیں آسکے گا اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے

284- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِىْ صَغِيْرَةَ اَبُوْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِىُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا قُعُوْدًا عَلٰى بَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اسْمَعُوْا قُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا قَالَ: اسْمَعُوْا قُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا قَالَ: اسْمَعُوْا قُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا قَالَ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِىْ اُمَرَاءُ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَا تُعِيْنُوْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاِنَّهُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظلمهم لم يرد على الحوض . (2:3)

❀❀ عبداللہ بن جناب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: تم لوگ غور سے سنو! ہم نے عرض کی: ہم سننے کے تیار ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غور سے سنو! ہم نے عرض کی: ہم سننے کے لئے تیار ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غور سے سنو! ہم نے عرض کی: ہم سننے کے لئے تیار ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عنقریب میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے' تو تم ان کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرنا' کیونکہ جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' وہ میرے حوض تک نہیں آسکے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّصَدِّقَ الْمَرْءُ الْاُمَرَاءَ عَلٰى كَذِبِهِمْ اَوْ يُعِيْنَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی حکمرانوں کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے یا ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے

285 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ

284- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، وأخرجه أحمد 6/395 عن روح، والطبراني في الكبير 3627 من طريق خالد بن الحارث، والحاكم 1/78، من طريق عبد الله بن بكر السهمي، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، ونسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 5/248، إلى الطبراني، وقال: ورجاله رجال الصحيح، خلا عبد الله بن خباب، وهو ثقة.

بْنِ مُرَّةَ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ وَبَيْنَنَا وِسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ . (2:61)

❁❁ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم لوگ اس وقت نو افراد تھے ہمارے درمیان چمڑے کا بنا ہوا تکیہ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب میرے بعد کچھ ایسے حکمران آئیں گے، جو شخص ان کے پاس جائے گا' ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا۔ ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کچھ تعلق نہیں ہوگا' وہ شخص میرے حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔

اور جو شخص ان کے ہاں نہیں جائے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئے گا''۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ دَخَلَ عَلَى الْاُمَرَاءِ يُرِيْدُ تَصَادِيقَ كَذِبِهِمْ وَمَعُوْنَةَ ظُلْمِهِمْ

اس بات کی شدید مذمت کہ کوئی شخص اس لئے حکمرانوں کے پاس جائے' تاکہ ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے

286 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ يَغْشَاهُمْ غَوَاشٍ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاَنَا مِنْهُ بَرِیءٌ وَهُوَ مِنِّیْ بَرِیءٌ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاَنَا مِنْهُ وهو منی . (3:51)

285- وهو مكرر الحديث 282 .

286- سليمان بن أبي سليمان، ذكره المؤلف في الثقات 4/315، وروى عنه قتادة والعوام بن حوشب، وأورده بن أبي حاتم 4/122 ولم يذكر فيه جرحًا، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 3/24 عن يحيى بن سعيد، و 3/92 عن محمد بن جعفر وحجاج، ثلاثتهم عن شعبة، عن قتادة، بهذا الإسناد . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 5/246، ونسبه غلى أحمد، وأبي يعلى بنحوهن وقال: فيه سليمان بن أبي سليمان القرشي، لم أعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے جن کے ہاں لوگ آئیں جائیں گے' تو جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اوران کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا۔ میں اس سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے لاتعلق ہے۔ اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا اوران کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا' میرا اس سے تعلق ہے' اوراس کا مجھ سے تعلق ہے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ سَخَطِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلدَّاخِلِ عَلَى الْاُمَرَاءِ الْقَائِلِ عِنْدَهُمْ بِمَا لَا يَاْذَنُ بِهِ اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ایسے شخص کے لیے لازم ہوجاتی ہے' جو حکمرانوں کے پاس اس لئے جاتا ہے' تاکہ ان کے پاس ایسی بات کرے' جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دی ہے

287 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أبيه عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَهُ جُلُوسًا فِي السُّوقِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَهُ شَرَفٌ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ اَخِي اِنَّ لَكَ حَقًّا وَاِنَّكَ لَتَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ وَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ وَاِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ وَلَا يَرَاهَا بَلَغَتْ حَيْثُ بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضَاهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَاهَا بَلَغَتْ حَيْثُ بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ

فَانْظُرْ يَا ابْنَ اَخِي مَا تَقُوْلُ وَمَا تَكَلَّمُ فَرُبَّ كَلَامٍ كَثِيْرٍ قَدْ مَنَعَنِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ. (2:109)

محمد بن عمرو بن علقمہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ان کے ساتھ بازار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس سے مدینہ منورہ کا رہنے والا ایک صاحب حیثیت شخص گزرا' تو وہ علقمہ بن وقاص نے اس سے کہا: تمہارا ایک حق ہے (کہ میں تمہیں یہ بات بتاؤں)

تم ان حکمرانوں کے ہاں آتے جاتے ہو۔ ان سے بات چیت کرتے ہو۔ میں نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ کوئی بات کرتا ہے' اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لئے اس بندے کے بارے میں رضامندی تحریر کردیتا ہے۔

287- صحيح، وأخرجة الطبراني في الكبير 1129 عن إدريس بن جعفر، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد.وتقدم برقم 280

اور ایک بندہ کوئی بات کہتا ہے' اور اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک کے لئے اس شخص کے بارے میں ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے''۔

تو اے میرے بھتیجے! تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا کہتے ہو' اور کیا بات کرتے ہو؟

میں نے جب سے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے' تب سے میں نے (غیر محتاط) باتیں کرنا ترک کر دی ہیں۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ وَمِثْلَهُ وَدُوْنَهُ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا اِذَا كَانَ قَصْدُهُ فِيْهِ النَّصِيحَةَ دُوْنَ التَّعْيِيرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے: وہ دین اور دنیا میں اپنے سے اوپر والے' اپنی مانند اور اپنے سے نیچے کے مرتبے کے شخص کو نیکی کا حکم دے' جبکہ اس کا ارادہ اس حوالے سے خیر خواہی کرنا ہو' کسی کو عار دلانا مقصود نہ ہو

288- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المتوكل وهو بن اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمَّا اَرَادَ هُدٰى زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِيْ وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا اثْنَتَيْنِ لَمْ اَخْبُرْهُمَا مِنْهُ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا فَكُنْتُ اَتَلَطَّفُ لَهُ لِاَنْ اُخَالِطَهُ فَاَعْرِفَ حِلْمَهُ وَجَهْلَهُ

قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُجُرَاتِ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ كَالْبَدَوِيِّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَرْيَةُ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْلَمُوا وَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ وَكُنْتُ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ اَسْلَمُوا اَتَاهُمُ الرِّزْقُ رَغَدًا وَقَدْ اَصَابَهُمْ شِدَّةٌ وَقَحْطٌ مِنَ الْغَيْثِ وَاَنَا اَخْشٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَّخْرُجُوا مِنَ الْاِسْلَامِ طَمَعًا كَمَا دَخَلُوْا فِيْهِ طَمَعًا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُرْسِلَ اِلَيْهِمْ مَنْ يُّغِيثُهُمْ بِهِ فَعَلْتَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ جَانِبَهُ اُرَاهُ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ فَدَنَوْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا مُحَمَّدُ هَلْ لَكَ اَنْ تَبِيْعَنِيْ تَمْرًا مَعْلُوْمًا مِنْ حَائِطِ بَنِيْ فُلَانٍ اِلٰى اَجَلِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: لَا يَا يَهُوْدِيُّ وَلٰكِنْ اَبِيْعُكَ تَمْرًا مَعْلُوْمًا اِلٰى اَجَلِ كَذَا وَكَذَا وَلَا اُسَمِّي حَائِطَ بَنِيْ فُلَانٍ قُلْتُ: نَعَمْ فَبَايَعَنِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

288-وأخرجه أبو نعيم الأصبهاني في دلائل النبوة برقم 48 ، والبيهقي في دلائل النبوة 6/278 – 280 من طريق الحسن بن سفيان، به. وأخرجه الحاكم 3/604، 605، والطبراني في الكبير 5147 من طريق أحمد بن علي الأبار، والبيهقي 6/278 – 280 من طريق خشنام بن بشر، وأبو الشيخ ص81 من طريق الحسن بن محمد، عن أبي زرعة، ثلاثتهم عن محمد بن المتوكل، به. وأخرجه الطبراني في الكبير 5147 .

وَسَلَّمَ فَاطْلَقْتُ هِمْيَانِي فَاَعْطَيْتُهُ ثَمَانِينَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فِي تَمْرٍ مَعْلُومٍ اِلَى اَجَلٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَاَعْطَاهَا الرَّجُلَ وَقَالَ: اعْجَلْ عَلَيْهِمْ وَاَغِثْهُمْ بِهَا

قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ مَحِلِّ الْاَجَلِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَنَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ دَنَا مِنْ جِدَارٍ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَاَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِيصِهٖ وَنَظَرْتُ اِلَيْهِ بِوَجْهٍ غَلِيظٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلَا تَقْضِيْنِي يَا مُحَمَّدُ حَقِّي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُكُمْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِمَطْلٍ وَلَقَدْ كَانَ لِي بِمُخَالَطَتِكُمْ عِلْمٌ قَالَ وَنَظَرْتُ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَيْنَاهُ تَدُوْرَانِ فِي وَجْهِهٖ كَالْفَلَكِ الْمُسْتَدِيْرِ ثُمَّ رَمَانِي بِبَصَرِهٖ وَقَالَ: اَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْمَعُ وَتَفْعَلُ بِهٖ مَا اَرَى؟ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَوْلَا مَا اُحَاذِرُ فَوْتَهُ لَضَرَبْتُ بِسَيْفِي هٰذَا عُنُقَكَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى عُمَرَ فِي سُكُوْنٍ وَتُؤَدَةٍ ثُمَّ قَالَ: اِنَّا كُنَّا اَحْوَجَ اِلَى غَيْرِ هٰذَا مِنْكَ يَا عُمَرُ اَنْ تَاْمُرَنِي بِحُسْنِ الْاَدَاءِ وَتَاْمُرَهُ بِحُسْنِ التِّبَاعَةِ اذْهَبْ بِهٖ يَا عُمَرُ فَاقْضِهٖ حَقَّهُ وَزِدْهُ عِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ غَيْرِهٖ مَكَانَ مَا رُعْتَهُ قَالَ زَيْدٌ: فَذَهَبَ بِي عُمَرُ فَقَضَانِي حَقِّي وَزَادَنِي عِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الزِّيَادَةُ قَالَ: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَزِيْدَكَ مَكَانَ مَا رُعْتُكَ فَقُلْتُ:

اَتَعْرِفُنِي يَا عُمَرُ؟ قَالَ: لَا فَمَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ قَالَ: الْحَبْرُ قُلْتُ: نَعَمِ الْحَبْرُ قَالَ: فَمَا دَعَاكَ اَنْ تَقُوْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتَ وَتَفْعَلُ بِهٖ مَا فَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ كُلُّ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ قَدْ عَرَفْتُهَا فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا اثْنَتَيْنِ لَمْ اَخْتَبِرْهُمَا مِنْهُ: يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا فَقَدِ اخْتَبَرْتُهُمَا فَاُشْهِدُكَ يَا عُمَرُ اَنِّي قَدْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَاُشْهِدُكَ اَنَّ شَطْرَ مَالِي - فَاِنِّي اَكْثَرُهَا مَالًا - صَدَقَةٌ عَلَى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: اَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ فَاِنَّكَ لَا تَسَعُهُمْ كُلَّهُمْ قُلْتُ: اَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ فَرَجَعَ عُمَرُ وَزَيْدٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَيْدٌ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهُ وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَاهِدَ كَثِيْرَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ رَحِمَ اللّٰهُ زَيْدًا قَالَ فَسَمِعْتُ الْوَلِيْدَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي بِهٰذَا كُلِّهٖ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ. (1:2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت عطا کرنے کا ارادہ کیا' تو زید بن سعنہ نے کہا: نبوت کی جتنی بھی علامات باقی رہ گئی ہیں' وہ سب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں پہچان لی ہیں۔ جب میں نے آپ کی زیارت کی صرف دو باتیں باقی رہ گئی ہیں' وہ میں آپ کی شخصیت میں نہیں جان سکا۔

ایک یہ کہ آپ کے مزاج میں بردباری اور (برداشت) کا عنصر کتنا ہے؟ دوسرا یہ کہ جب آپ کے ساتھ بدتمیزی کا مظاہرہ کیا

جائے' تو آپ زیادہ بردباری کا مظاہرہ کرتے ہیں؟

تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نرمی سے پیش آؤں' ان کے ساتھ ملتا رہوں' تا کہ مجھے آپ کی بردباری کا اندازہ ہو سکے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

ایک شخص جو دیکھنے میں دیہاتی لگ رہا تھا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں بستی کے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔

میں نے انہیں بتایا تھا کہ اگر انہوں نے اسلام قبول کرلیا' تو اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ رزق عطا کرے گا۔

اب انہیں قحط سالی لاحق ہوگئی ہے' بارش نہیں ہوئی، مجھے یہ اندیشہ ہے' یارسول اللہ! جس طرح وہ لالچ کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوئے تھے' کہیں اسی طرح لالچ کی وجہ سے اسلام سے خارج نہ ہو جائیں، اگر آپ مناسب سمجھیں' تو ان کی طرف کوئی ایسی چیز بھیج دیں' جو ان کی امداد کر سکے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص کی طرف دیکھا' میرا خیال ہے' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔

زید بن سعنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! کیا آپ بنوفلاں کے باغ کی متعین کھجوریں فلاں عرصے تک ادائیگی کی شرط پر مجھے فروخت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں۔ اے یہودی میں تمہیں متعین کھجوریں فلاں' فلاں عرصے تک فروخت کردوں گا' لیکن میں بنوفلاں کے باغ کا تعین نہیں کروں گا۔ میں نے جواب دیا: ٹھیک ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ سودا کرلیا۔ میں نے اپنے تھیلے کو کھولا اور اس میں سے **80** مثقال سونا نکال کر آپ کو دے دیا' جو کھجوروں کی متعین تعداد کے عوض میں تھا' جس کی ادائیگی فلاں' فلاں مدت تک تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا اس شخص کو دیا اور کہا: تم جلدی سے ان کے پاس جاؤ اور اس کے ذریعے ان کی مدد کرو۔

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب متعین مدت پوری ہونے کا وقت قریب آیا' تو ابھی اس میں دو یا تین دن باقی تھے۔

نبی اکرم ﷺ کسی انصاری کے جنازے میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر کچھ صحابہ کرام بھی تھے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ ادا کرلی' تو آپ ایک دیوار کے قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کی قمیص کے دامن کو پکڑا اور سخت نظروں سے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: اے حضرت محمد ﷺ کیا آپ میرا حق مجھے ادا نہیں کریں گے؟ اللہ کی قسم!

آپ یعنی عبدالمطلب کی اولاد کی طرف سے مجھے ٹال مٹول کرنے کا علم نہیں ہے؟ کیونکہ میں آپ لوگوں کے لین دین کو جانتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا' تو ان کی آنکھیں غصے سے اُبل رہی تھیں۔ انہوں نے میری طرف گھور کے دیکھا اور بولے: اے اللہ کے دشمن! کیا تم اللہ کے رسول کے ساتھ یہ بات کر رہے ہو؟ جو میں سن رہا ہوں اور یہ طریقہ اختیار کر رہے ہو' جو میں دیکھ رہا ہوں؟

اس ذات کی قسم! جس نے انہیں حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر ان کا احترام پیش نظر نہ ہوتا' تو میں اس تلوار کے ذریعے تمہاری گردن اڑا دیتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی اور مہربانی کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا:

''اے عمر! تمہاری طرف سے اس سے مختلف ردعمل سامنے آنے کی زیادہ ضرورت تھی' تم مجھے اچھے طریقے سے ادائیگی کرنے کا کہتے اور اس کو اچھے طریقے سے تقاضا کرنے کا کہتے۔

اے عمر! اسے ساتھ لے جاؤ۔ اس کا حق اسے ادا کر دو اور تم نے جو اسے ڈانٹا ہے' اس کے بدلے میں اسے بیس صاع کھجوریں زیادہ دینا۔

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے گئے' انہوں نے میرا حق ادا کر دیا اور مزید بیس صاع کھجوریں عطا کیں' تو میں نے دریافت کیا: یہ اضافی ادائیگی کس لئے ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں نے تمہیں' جو ڈانٹا ہے' اس کی جگہ میں تمہیں یہ اضافی ادائیگی کروں۔

میں نے دریافت کیا: اے عمر! تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں زید بن سعنہ ہوں۔

انہوں نے دریافت کیا: یہودیوں کا بڑا عالم؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ یہودیوں کا بڑا عالم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طریقے کے ساتھ بات چیت اور اس طرح کا طرزِ عمل کیوں کیا؟

میں نے جواب دیا: اے عمر! میں نے اللہ کے رسول کے چہرے میں تمام علامات نبوت دیکھ لی تھیں' جب میں نے آپ کی زیارت کی تھی' صرف دو چیزیں باقی رہ گئی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھے یہ پتہ نہیں چل سکا تھا۔ ایک یہ کہ آپ کے مزاج میں بردباری کتنی ہے؟ دوسرا یہ کہ جب آپ کے ساتھ بدتمیزی کا مظاہرہ کیا جائے' تو آپ بردباری اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ تو میں نے ان دونوں کا علم بھی حاصل کر لیا ہے۔

اے عمر! اب میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔ (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)

اور میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں: میرا نصف مال' حالانکہ یہودیوں میں سے' سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ یہ

حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے لئے صدقہ ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ کہو کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے لئے ہے کیونکہ تم ان سب کو پورا نہیں کر سکتے' تو میں نے کہا: ان میں سے بعض لوگوں کے لئے ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت زید نے عرض کی: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لے آئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بہت سے غزوات میں شریک ہوئے اور پھر غزوہ تبوک کے دوران دشمن کا سامنا کرتے ہوئے انہوں نے انتقال کیا۔

اللہ تعالیٰ زید پر رحم کرے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے میں نے ولید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے مجھے یہ تمام روایت محمد بن حمزہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاٰمِرَ بِالْمَعْرُوْفِ ثَوَابَ الْعَامِلِ بِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نیکی کا حکم دینے والے کو اس پر عمل کرنے والے کا سا ثواب عطا کرے گا' حالانکہ اس عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی

289 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَـى رَجُـلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكَ لٰكِنِ ائْتِ فُلَانًا قَـالَ: فَـاَتَـى الـرَّجُـلَ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ عامله . (1:2)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے مدد طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جو میں تمہیں دوں' تم فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ۔

(راوی بیان کرتے ہیں) وہ اس شخص کے پاس آیا اس نے اسے عطیہ دے دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

289- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 1893 في الإمارة: باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله، عن بشر بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/273 من طريق وأخرجه الطيالسي 611 ومن طريقه الترمذي 2671 في العلم: باب الدالّ على الخير كفاعله، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20054، وأحمد 4/120، و5/272 و274، ومسلم 1893، وأبو داؤد 5129 في الأدب: باب الدال على الخير، والبخاري في الأدب المفرد 242، والطبراني 17/ 622 و 623 و 624 و 625 و 627 و 628 و 629 و 630 و 631، والبغوي 3608 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطبراني 17/ 632 من طريق الحرّ بن مالك.

''جو شخص بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے' تو اس کو اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنِ اسْتِحْلَالِ النُّصْرَةِ عَلَى أَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ اسلامی سلطنت میں نیکی کا حکم دے کر اور برائی سے منع کر کے' اللہ تعالیٰ کے کافر دشمنوں کے خلاف (اللہ تعالیٰ کی مدد کو اپنے لئے حلال کروالے)

290 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بن إبراهيم حدثنا بن أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ أَنْ قَدْ حَضَرَهُ شَيْءٌ فَتَوَضَّأَ وَمَا كَلَّمَ أَحَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَلَصِقْتُ بِالْحُجْرَةِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لَكُمْ مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُونِي فَلَا أُجِيبُكُمْ وَتَسْأَلُونِي فَلَا أُعْطِيكُمْ وَتَسْتَنْصِرُونِي فَلَا أنصركم

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' تو آپ کے چہرے سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ آپ کا مزاج ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے وضو کیا آپ نے کسی کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔

پھر باہر تشریف لے گئے۔ میں حجرے کے (دروازے) کے پاس ہو گئی' تا کہ میں یہ سنوں کہ آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں: آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے' تم لوگ نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو۔ اس سے پہلے کہ تم لوگ مجھ سے دعا مانگو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں' تم لوگ مجھ سے کچھ مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں' تم لوگ مجھ سے مدد، مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہی کلمات ارشاد فرمائے' اور پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الْغَيْرَةِ عِنْدَ اسْتِحْلَالِ الْمَحْظُورَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: جب ممنوعہ چیزوں کا ارتکاب کیا جانے لگے'

290- إسناده ضعيف؛ لجهالة عاصم بن عمر وأخرجه أحمد 6/159، وابن ماجة 4004 مختصرًا في الفتن: باب الأمر بالمعروف، والبزار أيضًا 3305 من طريقين عن هشام بن سعد، عن عمرو بن عثمان، به. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 7/266، ونسبه إلى أحمد، والبزار، وأعله بعاصم بن عمر.

اس وقت وہ غصے کا اظہار کرے

291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ وَالْوَلِيْدُ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ:

(متن حدیث): اِنَّهُ لَا شَيْءَ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وعلا. (3:67)

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی چیز' اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ غَيْرَةَ اللّٰهِ تَكُوْنُ اَشَدَّ مِنْ غَيْرَةِ اَوْلَادِ اٰدَمَ

اس روایت کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کا غصہ' اولادِ آدم کے غصے سے زیادہ شدید ہوتا ہے

292 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ أشد غيرة. (3:67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن غیرت والا ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ زیادہ شدید غیرت والا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ يَكُوْنُ اللّٰهُ جل وعلا أشد غيرة

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس چیز کی صفت بیان کی گئی ہے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غصہ کرتا ہے

293 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنُ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سلمة عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ فَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عليه. (3:67)

291- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 6/352، عن أبي المغيرة، والطبراني 24/ 220 من طريق محمد القرقساني، كلاهما عن الأوزاعي، به. وأخرجه الطيالسي 1640، وأحمد 6/348، والبخاري 5222 في النكاح باب الغيرة، ومسلم 2762 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، والطبراني 24/ 221 و 223 و 244 و 225 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني أيضًا 24/ 222 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن، عن أبي سلمة، به.

292- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2761 38 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/235 عن ابن أبي عدي و 438 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/300، ومسلم 2761 38 من طريق محمد بن جعفر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت والا ہوتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی غیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مومن کسی ایسی چیز کا ارتکاب کرے جو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صحت کی صراحت کرنے والی دوسری روایت کا تذکرہ

294 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الفواحش . (3:67)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی تعریف سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اس لئے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے اور کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔ اس لئے اس نے فحش کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْغَيْرَةِ الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَالَّتِيْ يُبْغِضُهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس غیرت کے بارے میں ہے
جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے

295 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بن مسرهد قال حدثنا بن اَبِيْ عَدِيٍّ

293- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه الطيالسي 2357 ، وأحمد 2/343و519 و520 و536 و539، والبخاري 5223 في النكاح: باب الغيرة، ومسلم 2761 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، والترمذي 11168 في الرضاع: باب الغيرة، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه أحمد 2/387 عن عفان بن مسلم.

294- إسناده صحيح على شرط الشيخين وأخرجه مسلم 2760 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2760 أيضًا عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/381 و425، والبخاري 5220 في النكاح: باب الغيرة، و 7403 في التوحيد: باب قوله تعالى: (وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ) ، ومسلم 2760 33 ، والنسائي في التفسير كما في التحفة 7/41، 42، والدارمي 2/149 في النكاح: باب في الغيرة، والبغوي في شرح السنة 2373

295-وأخرجه أحمد 5/445 من طريق إسماعيل، والطبراني 1776 من طريق محمد بن بشر ، كلاهما عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/446، وأبو داوٗد 2659 في الجهاد: باب الخيلاء في الحرب، والطبراني 1772 من طريق أبن بن يزيد، والنسائي 5/78 في الزكاة: باب الاختيال في الصدقة، والدارمي 2/149 في النكاح: باب في الغيرة، والطبراني 1774 و 1775 من طريق الأوزاعي، والطبراني 1773 من طريقق حرب بن شداد، و 1777 من طريق شيبان.

عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التيمى عَنِ ابْنِ عَتِيْكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم:

29 29

(متن حدیث): إن من الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِیْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِی اللّٰهِ وَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِیْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِیْ غَيْرِ اللّٰهِ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِیْ يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يَتَخَيَّلَ الْعَبْدُ بِنَفْسِهٖ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاَنْ يَتَخَيَّلَ عِنْدَ الصَّدَاقَةِ وَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِیْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَالْخُيَلَاءُ لغير الدين . (3:66)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: (ابْنُ عَتِيْكٍ) هٰذَا هُوَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ النعمان الأشهلى لأبيه صحبة.

ابن عتیک انصاری اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غیرت کی ایک قسم وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور ایک قسم وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک اس قسم کا تعلق ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' تو یہ وہ غیرت ہے' جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہے' اور وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو یہ وہ غیرت ہے' جو اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کے لئے ہو' تکبر کا اظہار کرنے والے لوگوں میں کچھ لوگ وہ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور کچھ لوگ وہ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جو تکبر کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو پسند کرتا ہے' تو اس سے مراد وہ بندہ ہے' جو جنگ کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور وہ شخص جو صدقہ کرتے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے۔

اور جہاں تکبر کرنے والے اس شخص کا تعلق ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو اس سے مراد وہ شخص ہے' جو کسی دینی معاملے کی بجائے (دنیاداری کے حوالے سے) تکبر کا اظہار کرتا ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عتیک نامی راوی ابوسفیان بن جابر بن عتیک بن نعمان اشہلی ہیں۔ ان کے والد صحابی ہیں۔

ذِكْرُ رَجَاءِ الْاَمْنِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ لِمَنْ لَّمْ يَغْضَبْ لِغَيْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

جو شخص اللہ کے غیر کے لئے غضبناک نہیں ہوتا' اس کے لئے' اللہ کے غضب سے' محفوظ ہونے کی اُمید کا تذکرہ

296- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عمر قَالَ:

296- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/175 عن الحسن بن موسين عن ابن لهيعة، عن دراج، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/69، ونسبه إلى أحمد، وقال: وفيه ابن لهيعة وهو لين الحديث، وبقية رجاله ثقات . وفي الباب عن جارية عند أحمد 3/484 و5/34 و370، وأبي يعلى 2/395، والطبراني 2093 و 2097 ، وأحمد 2/362 و466، والترمذي 2020 ، وعن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم عند أحمد 5/373، وعن ابن عمر عند أبي يعلى، وعن أبي الدرداء عند الطبراني في الكبير و الأوسط .

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَمْنَعُنِي من غضب الله؟ قال: لا تغضب. (1:2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچا سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنِ فِيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جس میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے کی صفت بیان کی گئی ہے

297 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّغْتُ لَهُ سَمْعِيْ وَقَلْبِيْ وعرفت أني لأن اَسْمَعَ اَحَدًا عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ كَمَثَلِ قَوْمٍ كَانُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ فَاقْتَرَعُوا مَنَازِلَهُمْ فَصَارَ مَهْرَاقُ الْمَاءِ وَمُخْتَلَفُ الْقَوْمِ لِرَجُلٍ فَضَجِرَ فَاَخَذَ الْقَدُومَ وَرُبَّمَا قَالَ الْفَاْسَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ لِلْاٰخَرِ اِنَّ هٰذَا يُرِيْدُ اَنْ يغرقنا ويخرق سفينتكم وقال الآخر فإنما يخرق مكانه

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صلح الْجَسَدُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ لَهَا الْجَسَدُ كُلُّهُ.

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْمُؤْمِنُونَ تَرَاحُمُهُمْ وَلُطْفُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ كَجَسَدِ رَجُلٍ وَاحِدٍ اِذَا اشْتَكَى بَعْضُ جَسَدِهٖ اَلِمَ له سائر جسده. (3:28)

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری سماعت اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا ہے۔

اور مجھے یہ بات پتہ ہے اب میں اس منبر پر کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے نہیں سن سکوں گا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات

297- إسناده صحيح على شرط الشيخين. واخرج القسمين الأول والثاني: أحمد 4/270 عن يحيى بن سعيد، عن زكريا عن الشعبي، به. وأخرج القسم الأول منه: أحمد 4/268 و270 و273، والبخاري 2493 في الشركة: باب هل يقرع في القسمة، و 2686 في الشهادات: باب القرعة في المشكلات، والترمذي 2173 في الفتن، والرامهرمزي في الأمثال ص 104، والبيهقي في السنن 10/91 و288، والبغوي 4151، من طرق عن الشعبي، به. وأخرج القسم الثاني: الطيالسي 788، وأحمد 4/274، والبخاري 52 في الإيمان: باب فضل من استبرأ لدينه، ومسلم 1599 في المساقاة: باب أخذ الحلال وترك الشبهات، وابن ماجة 3984 في الفتن: الوقوف عند الشبهات، والدارمي 2/245 في البيوع: باب الحلال بيّن والحرام بيّن، من طرق عن الشعبي، به. والقسم الثالث تقدم برقم 233 فانظر تخريجه هناك.

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں)

''اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والے شخص اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کی مثال اس طرح ہے، جیسے کچھ لوگ ایک کشتی میں سوار ہوں، وہ اپنی جگہوں کے بارے میں قرعہ اندازی کرلیں، تو پانی حاصل کرنے کی جگہ اور لوگوں کے گزرنے کی جگہ ایک شخص کے حصے میں آئے، تو وہ غصے میں آجائے، اور پھاوڑہ پکڑے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو ان میں سے ایک شخص دوسرے سے یہ کہے: یہ شخص ہمیں ڈبونا چاہتا ہے، اور کشتی کو توڑنا چاہتا ہے، اور دوسرا شخص کہے: اسے کرنے دو، یہ اپنی جگہ کو توڑ رہا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک رہے، تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے، اور اگر وہ خراب ہو جائے، تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپس میں ایک دوسرے پر رحمت اور لطف کے حوالے سے اہل ایمان کی مثال ایک شخص کے جسم کی مانند ہے، جب جسم کا ایک حصہ بیمار ہو جائے، تو پورا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔''

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبَ حُدُوْدَ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنَ فِيْهَا مَعَ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ بِاَصْحَابِ مَرْكَبٍ رَكِبُوا لَجَّ الْبَحْرِ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور اس کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو سفینے میں سوار ایسے افراد سے تشبیہ دینا جو اتھاہ سمندر میں سفر کر رہے ہوں

298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حدثنا جرير عن مطرف عن الشعبيعن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْمُدَاهِنُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالرَّاكِبُ حُدُوْدَ اللّٰهِ وَالْاٰمِرُ بِهَا وَالنَّاهِي عَنْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ مِّنْ سُفُنِ الْبَحْرِ فَاَصَابَ اَحَدُهُمْ مُؤَخَّرَ السَّفِيْنَةِ وَاَبْعَدَهَا مِنَ الْمِرْفَقِ وَكَانُوْا سُفَهَاءَ وَكَانُوْا اِذَا اَتَوْا عَلٰى رِجَالِ الْقَوْمِ اٰذَوْهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ اَقْرَبُ اَهْلِ السَّفِيْنَةِ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُهُمْ مِنَ الْمَاءِ فَتَعَالَوْا نَخْرِقُ دَفَّ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَرُدَّهُ اِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ فَقَالَ مَنْ نَاوَاهُ مِنَ السُّفَهَاءِ افْعَلْ فَاَهْوٰى اِلٰى فَاْسٍ لِيَضْرِبَ بِهَا اَرْضَ السَّفِيْنَةِ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِ رَجُلٌ رُشَيْدٌ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ فَقَالَ نَحْنُ اَقْرَبُكُمْ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُكُمْ مِنْهُ اَخْرِقُ دَفَّ السَّفِيْنَةِ فَاِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ سَدَدْنَاهُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّكَ اِنْ فعلت تهلك ونهلك. (3:66)

298– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وتقدم تخريجه في الذي قبله.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والا' اس کا حکم دینے والا اور اس سے منع کرنے والا۔ اس کی مثال ایسے لوگوں کی طرح ہے' جو سمندر کی کسی کشتی میں اپنی جگہ کے بارے میں قرعہ اندازی کر لیتے ہیں' تو ان میں سے ایک شخص کو کشتی کا پچھلا حصہ ملتا ہے۔ وہ شخص اپنے ساتھیوں سے دور ہوتا ہے' اور وہ لوگ بے وقوف ہوتے ہیں' جب بھی لوگ وہاں آتے ہیں' تو اسے اذیت دیتے ہیں' تو وہ لوگ یہ کہتے ہیں' ہم تمام کشتی والوں میں سہولت کے زیادہ قریب ہیں اور پانی سے زیادہ دور ہیں' تو تم لوگ آؤ ہم کشتی کے زیریں حصے کو توڑ دیتے ہیں' جب ہم اس سے بے نیاز ہو جائیں گے' تو ہم اسے واپس لگا دیں گے' تو ان میں سے جو بے وقوف شخص ہوتا ہے' وہ کہتا ہے تم ایسا کر لو پھر وہ کلہاڑی کی طرف بڑھتا ہے' تاکہ اسے کشتی کے فرش پر مارے' تو ایک سمجھدار شخص جھانک کر اس کی طرف دیکھتا ہے' اور دریافت کرتا ہے: تم کیا کر رہے ہو؟ وہ کہتا ہے ہم سہولت میں تمہارے زیادہ قریب ہیں اور اس سے تم سے زیادہ دور ہیں۔ میں کشتی کا تختہ توڑنے لگا ہوں۔ جب ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی' تو ہم اسے بند کر دیں گے' تو وہ سمجھدار شخص یہ کہتا ہے: تم ایسا نہ کرو' اگر تم ایسا کرو گے' تو تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے اور ہم بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِمَنْ يَّأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ اِذَا تَعَرّٰى فِيْهِمَا عَنِ الْعِلَلِ

جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے صدقے کو نوٹ کر لینے کا تذکرہ' جبکہ وہ ان دونوں کاموں میں کسی علت سے محفوظ رہتا ہے

299 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): عَلٰى كُلِّ مَنْسِمٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَمَنْ يُّطِيْقُ هٰذَا؟ قَالَ: اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَالْحَمْلُ عَلَى الضَّعِيْفِ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يخطوها أحدكم إلى الصلاة صدقة. (1:2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بنی آدم کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: کون اس کی

299-وأخرجه البزار 926، والطبراني 11791، من طريق الوليد بن أبي ثور، عن سماك، به. وتابع الوليد عليه حازم بن إبراهيم عند الطبراني 11792. وأورده الهيثمي في المجمع 3/104، وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.

طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم دیا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، کمزور شخص کا وزن اٹھا دینا صدقہ ہے اور تم میں سے کوئی شخص جب نماز کی طرف چل کر جاتا ہے تو اس کا ہر قدم صدقہ ہے۔''

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ لَا يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ عَنْ قُدْرَةٍ مِّنْهُمْ عَلَيْهِ عُمُوْمَ الْعِقَابِ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

سابات کا تذکرہ' جولوگ نیکی کا حکم نہیں دیتے ہیں اور برائی سے منع نہیں کرتے ہیں' حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتے ہیں' وہ اس بات کے مستحق ہوجاتے ہیں کہ ان سب پر اللہ کا عذاب نازل ہو

300 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِىْ يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا يُغَيِّرُوْا اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَّمُوْتُوْا. (2:109)

✿✿ عبداللہ بن جریر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کسی قوم کے درمیان گناہوں کا ارتکاب ہونے لگے اور وہ لوگ انہیں روک سکتے ہوں اور پھر بھی نہ روکیں' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے مرنے سے پہلے ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ لِعَوَامِّ النَّاسِ دُوْنَ الْاُمَرَاءِ الَّذِيْنَ لَا يَاْمَنُ عَلٰى نَفْسِهِ مِنْهُمْ اِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے لئے عام لوگوں میں سے اہلکار مقرر کرے' اگر ایسا کرنا ہو تو ان حکمرانوں میں سے اہلکار مقرر نہ کئے جائیں' جوخود ان برائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں

300- إسناده حسن. وأخرجه الطبرانی 2382 عن أبی خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانی 2382 أيضًا عن معاذ بن المثنی، عن أبی الوليد الطيالسی، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوٗد 4339 فی الملاحم: باب الأمر والنهی، والطبرانی 2382 ، من طريق مسدد، عن أبی الأحوص، به. وأخرجه أحمد 4/364 و366، وابن ماجة 4009 فی الفتن: باب الأمر بالمعروف، والنهی عن المنكر، والطبرانی 2380 و 2381 و 2383 و 2384 و 2385 ، والبيهقی فی السنن 10/91، من طرق عن أبی إسحاق، به . وأخرجه أحمد 4/361 و363، والطبرانی 2379 ، من طريق حجاج بن محمد،وفی الباب عن أبی بكر وسيأتی برقم 304 .

301 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُدَاهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْاٰمِرِ بِهَا وَالنَّاهِي عَنْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً مِنْ سُفُنِ الْبَحْرِ فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ مُؤَخَّرِ السَّفِينَةِ وَاَبْعَدِهِمْ مِنَ الْمِرْفَقِ وَبَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَى السَّفِينَةِ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوا الْمَاءَ وَهُمْ فِيْ اٰخِرِ السَّفِينَةِ اٰذَوْا رِحَالَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَحْنُ اَقْرَبُ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُ مِنَ الْمَاءِ نَخْرِقُ دَفَّةَ السَّفِينَةِ وَنَسْتَقِي فَاِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ سَدَدْنَاهُ فَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنْهُمْ افْعَلُوْا قَالَ فَاَخَذَ الْفَاْسَ فَضَرَبَ عَرْضَ السَّفِينَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رُشَيْدٌ مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: نَحْنُ اَقْرَبُ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُ مِنَ الْمَاءِ نَكْسِرُ دَفَّ السَّفِينَةِ فَنَسْتَقِي فَاِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ سَدَدْنَاهُ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ فَاِنَّكَ اِذًا تَهْلِكُ و نهلك . (3:55)

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے اور اس پر (عمل کرنے کا) حکم دینے والا اور اس کی (خلاف ورزی) سے روکنے والے شخص کی مثال ایسے لوگوں کی مانند ہے' جو سمندر میں کسی کشتی کے بارے میں قرعہ اندازی کرتے ہیں' تو ان میں سے کچھ لوگوں کو کشتی کا پیچھے والا حصہ ملتا ہے۔

وہ لوگ سہولت سے دور ہوتے ہیں اور کچھ لوگ بالائی حصے میں چلے جاتے ہیں جب وہ لوگ پانی لینے کا ارادہ کرتے ہیں' تو وہ کشتی کے آخری حصے میں ہوتے ہیں' تو وہ سوار لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں' تو ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے ہم سہولت سے زیادہ قریب ہیں اور پانی سے زیادہ دور ہیں ہم کشتی کے ایک حصے کو توڑ دیتے ہیں اور پانی حاصل کر لیتے ہیں' جب ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی' تو ہم اسے بند کر دیں گے' تو ان میں سے بے وقوف لوگ یہ کہتے ہیں: تم لوگ ایسا کر لو۔

تو ان میں سے ایک شخص کلہاڑی پکڑتا ہے' اور کشتی کے فرش پر مارتا ہے' تو ان میں سے ایک سمجھدار شخص کہتا ہے: کیا کرنے لگے ہو؟ وہ کہتا ہے: ہم سہولت سے قریب ہیں اور پانی سے زیادہ دور ہیں' ہم کشتی کا فرش توڑنے لگے ہیں' تا کہ پانی حاصل کر لیں۔ جب ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی' تو ہم اسے بند کر دیں گے' تو وہ شخص کہتا ہے: تم ایسا نہ کرو' کیونکہ اس صورت میں تم بھی ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے اور ہم بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

ذِكْرُ تَوَقُّعِ الْعِقَابِ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ قَدَرَ عَلٰى تَغْيِيرِ الْمَعَاصِي وَلَمْ يُغَيِّرْهَا

ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہونے کے امکان کا تذکرہ' جو گناہوں کو ختم کرنے کی قدرت رکھتا ہو' لیکن وہ انہیں ختم نہ کرے

302 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ

301- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر 298 .

حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِیْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِی يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْا اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ قبل أن يموتوا . (2:109)

❀❀ عبیداللہ بن جریر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کسی قوم میں گناہوں کا ارتکاب ہونے لگے اور وہ لوگ ان گناہوں کو روک سکتے ہوں' لیکن وہ انہیں نہ روکیں' تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ جَوَازِ زَجْرِ الْمَرْءِ الْمُنْكَرَ بِيَدِهٖ دُوْنَ لِسَانِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ تَعَدٍّ

اس بات کے جائز ہونے کا تذکرہ کہ آدمی منکر کو اپنے ہاتھ کے ذریعے روک سکتا ہے' اگرچہ وہ زبان کے ذریعے ایسا نہ کرے' جبکہ اس صورت میں کسی زیادتی کا امکان نہ ہو

303 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ وَزَحْمَوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ:

(متن حدیث): قَعَدَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بِقَضِيْبٍ كَانَ فِیْ يَدِهٖ ثُمَّ غَفَلَ عَنْهُ فَاَلْقَى الرَّجُلُ خَاتَمَهُ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيْنَ خَاتَمُكَ؟ قَالَ: اَلْقَيْتُهُ قَالَ: اَظُنُّنَا قَدْ اَوْجَعْنَاكَ وَاَغْرَمْنَاكَ . (5:9)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: النُّعْمَانُ بن راشد ربما أخطأ على الزهری

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں موجود شاخ اس کے ہاتھ پر ماری (اور اسے انگوٹھی اتارنے کا اشارہ کیا) جب نبی اکرم ﷺ کی توجہ اس شخص سے ہٹی تو اس نے اپنی انگوٹھی اتار دی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو دریافت کیا: تمہاری انگوٹھی کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے وہ اتار دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے' ہم نے تمہیں تکلیف پہنچائی' ہم نے تمہیں نقصان پہنچایا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نعمان بن راشد نامی راوی بعض اوقات زہری کے حوالے سے حدیث روایت کرتے

302- إسناده حسن، وهو مكرر رقم 300 .

303- إسناده ضعيف لضعف النعمان بن راشد . وأخرجه أحمد 4/195، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/261 عن ابن مرزوق، كلاهما عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/195، والنسائی 8/171 فی الزينة: باب خاتم الذهب.

ہوئے غلطی کر جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُنْكَرَ وَالظُّلْمَ اِذَا ظَهَرَا كَانَ عَلٰى مَنْ عَلِمَ تَغْيِيرُهُمَا حَذَرَ عُمُومِ الْعُقُوبَةِ اِيَّاهُمْ بِهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ منکر اور ظلم جب غالب آجائیں' تو جس شخص کو یہ علم ہو' تو اس پر یہ بات لازم ہے: وہ انہیں ختم کرنے کی کوشش کرے' تاکہ ان دونوں کی وجہ سے لوگوں پر نازل ہونے والے عذاب نازل سے بچا جاسکے

304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: 105) قَالَ: اِنَّ النَّاسَ يَضَعُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى غَيْرِ مَوْضِعِهَا اَلَا وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْ قَالَ المنكر فلم يغيروه عمهم الله بعقابه . (3:66)

❁❁ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اے ایمان والو! تم پر اپنا خیال رکھنا لازم ہے۔ جب تم ہدایت حاصل کرلو' تو گمراہ ہونے والا شخص تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگ اس آیت کا غلط مفہوم مراد لیتے ہیں۔ خبردار! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھوں کو نہیں پکڑیں گے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب وہ کسی گناہ کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں' تو اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں پر عذاب نازل کرے گا''۔

ذكر البيان بأن المتأول للآى قد يخطىء فِيْ تَاْوِيْلِهٖ لَهَا وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آیات کی تاویل کرنے والا شخص' اپنی تاویل میں بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے' اگرچہ وہ اہل فضل اور اہل علم ہو

304- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه الحميدى 3 ، وأحمد 1/2 و5 و7، وأبو داوٗد 4338 فى الملاحم: باب الأمر والنهى، والترمذى 2168 فى الفتن: باب ما جاء فى نزول العذاب إذا لم يغيّر المنكر، و 3057 فى التفسير: باب ومن سورة المائدة، وابن ماجة 4005 فى الفتن: باب الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر، والبيهقى فى السنن 10/91 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد.

305 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عن أبی بکر الصديق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَضَعُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ مَا وَضَعَهَا اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: **105**) اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يعمهم اللّٰه بعقاب . (**3:66**)

۞۞ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! تم لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہو اور اس کا اس سے مختلف مفہوم مراد لیتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے لوگو تم پر اپنا خیال رکھنا لازم ہے' جب تم ہدایت حاصل کرلو تو گمراہ ہونے والا شخص تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) لوگ جب منکر (یعنی گناہ) کو دیکھیں گے اور اسے روکنے کی کوشش نہیں کریں گے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اِذَا رَآهُ الْمَرْءُ اَوْ عَلِمَهُ

منکر سے روکنے کی صفت کا تذکرہ' جب آدمی اسے دیکھے یا آدمی کو اس کا علم ہو

306 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْاَحْمَسِیِّ قَالَ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيْدِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالَ: تُرِكَ مَا هُنَاكَ اَبَا فُلَانٍ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى

305- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 1/9 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد . وتقدم قبله من طريق جرير. فانظر تخريجه ثمت.

306- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/54، ومسلم 49 في الإيمان: باب كون النهي عن المنكر من الإيمان، عن أبي بكر بن أبي شيبة، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/49، والترمذي 2172 في الفتن: باب ما جاء في تغيير المنكر باليد، والنسائي 8/111 في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان، عن محمد بن بشار، كلاهما عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، به . وأخرجه الطيالسي 2196 ، وأحمد 3/20، ومسلم 49 ، ثلاثتهم من طريق شعبة، والنسائي 8/112 في الإيمان وشرائعه: باب تفاضل أهل الإيمان . وسيورده المؤلف بعده من طريق الأعمش، عن أبي سعيد، ويرد تخريجه في موضعه.

مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ يستطع فبقلبه وذاك أضعف الإيمان . (1:37)

طارق بن شہاب احمسی بیان کرتے ہیں: عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دینے کا آغاز مروان بن حکم نے کیا' تو ایک شخص اس کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: خطبے سے پہلے نماز پڑھی جائے گی؟ اس نے بلند آواز میں یہ بات کہی' تو مروان نے کہا: اے ابوفلاں! یہاں یہ طریقہ ترک کر دیا گیا ہے۔

تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے اپنے ذمے لازم چیز کو ادا کر دیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کوئی منکر دیکھے' تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کرے' اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کے ذریعے کرے' اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنے دل میں اسے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں طارق بن شہاب نامی راوی منفرد ہے

307 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَبَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السنة اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَلَمْ يَكُنْ يَّخْرُجُ وَبَدَاْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُّبْدَاُ بِهَا فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ هٰذَا قَالُوْا: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ زَادَ اِسْحَاقُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الإيمان . (1:37)

307- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أبو داوُد 434 في الملاحم: باب الأمر والنهي، عن هنّاد بن السري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/10، ومسلم 49 79 في الإيمان: باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، وأبو داوُد 1140 في الصلاة: باب الخطبة يوم العيد، و 4340 في الملاحم: باب الأمر والنهي، وابن ماجة 1275 في الإقامة: باب ما جاء في صلاة العيدين، و 4013 في الفتن: باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، عن أبي كريب محمد بن العلاء ، كلاهما أحمد وأبو كريب عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/52، والبيهقي في السنن 10/90؛ من طريق محمد بن عبيد، عن الأعمش، عن إسماعيل بن رجاء ، به.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مروان نے عید کے دن منبر نکلوایا اور اس نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دیا' تو ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: اے مروان! تم سنت کے برخلاف کررہے ہو' تم نے عید کے دن منبر نکالا ہے' حالانکہ عید کے دن اسے نہیں نکالا جاتا اور تم نماز سے پہلے خطبہ دے رہے ہو' حالانکہ اس سے آغاز نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ فلاں بن فلاں ہے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے اپنے ذمے لازم فرض کو ادا کرلیا ہے۔

یہاں اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:)

''تم میں سے جو شخص کوئی منکر دیکھے' تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرے اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو' تو اپنی زبان کے ذریعے کرے اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنے دل کے اندر سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور مرتبہ ہے۔''

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّاعَاتِ وَثَوَابِهَا

طاعات اوران کے ثواب کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اَهْلَ كُلِّ طَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا يُدْعَوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ مِنْ بَابِهَا

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق دنیا میں ہر قسم کی نیکی کرنے والے شخص کو جنت کی طرف اس نیکی کے مخصوص دروازے سے بلایا جائے گا

308 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ؛ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ بن شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ .عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ، يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ،

دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى من دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: نعم، وأرجو أن تكون

309- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوى فى شرح السنة 1635 من طريق أبى إسحاق الهاشمى، عن أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد، وهو فى الموطأ 2/24، 25 فى الجهاد: باب ما جاء فى الخيل والمسابقة بينها والنفقة فى الغزو، ومن طريق مالك أخرجه البخارى 1897 فى الصوم: باب الريان للصائمين، والترمذى 3674 في المناقب: باب مناقب أبى بكر وعمر رضى الله عنهما كليهما،

والنسائى4/168، 169 فى الصوم: باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبى يعقوب فى حديث أبى أمامة فى فضل الصائم، و 6/47، 48 فى الجهاد: باب فضل النفقة فى سبيل الله تعالى. وأخرجه البخارى 3666 فى فضائل الصحابة: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: لو كنت متخذًا خليلًا ، والنسائى 5/9 فى الزكاة: باب وجوب الزكاة، والبيهقى فى السنن 9/171، من طريق شعيب،

ومسلم 1027 فى الزكاة: باب من جمع الصدقة وأعمال البر، والنسائى 6/22، 23 فى الجهاد: باب فضل من أنفق زوجين فى سبيل الله عز وجل، من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهرى، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 3/7 من طريق محمد بن إسحاق، عن الزهرى، به، مختصرًا. وأخرجه أحمد 2/366 من طريق أبى إسحاق الفزارى، عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى هريرة. وسيورده المؤلف فى باب فضل الصوم من طريق معمر، وفى مناقب الصحابة من طريق يونس، كلاهما عن الزهرى، به، وفى باب

منهم . (3: 78).

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (کسی بھی چیز کا جوڑا) اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے' تو جنت میں یہ اعلان کیا جاتا ہے: اے اللہ کے بندے! یہ چیز زیادہ بہتر ہے' (قیامت کے دن) جو لوگ اہل نماز ہوں گے' انہیں نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ اہل جہاد ہوں گے۔ انہیں جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ صدقہ کرنے والے ہوں گے۔ انہیں صدقے والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو لوگ روزہ رکھنے والے ہوں گے' انہیں باب ''ریان'' سے بلایا جائے گا''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے' جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے' تو کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور مجھے امید ہے' تم ان لوگوں میں سے ایک ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِجَازَةِ اِطْلَاقِ اسْمِ الْقُنُوتِ على الطاعات

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق اطاعت کے لئے لفظ ''قنوت'' استعمال کرنا جائز ہے

309 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ درَّاج، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ - عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ حَرْفٍ فِي الْقُرْآنِ يُذْكَرُ فيه القنوت فهو الطاعة . (3: 66)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن میں موجود ہر وہ حرف جس میں قنوت کا ذکر کیا گیا ہے' تو اس سے مراد فرمانبرداری ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعَوُّدِ نَفْسِهِ اَعْمَالَ الْخَيْرِ فِيْ اَسْبَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اسباب (یعنی روزمرہ کے معمولات) میں نیکی کے کام کرنے کی عادت بنائے

310 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنَا

309– إسناده ضعيف لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/325، وابن أبي حاتم فيما ذكره ابن كثير في تفسير قوله تعالى (وَقَالُوْا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُوْنَ) (البقرة: 116) ، من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/75 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج، به. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 6/320

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جُنَاحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْخَيْرُ عَادَةٌ، وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ، مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدين.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بھلائی عادت ہے اور برائی لجاجت ہے جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْمَ فِيْ اَدَاءِ الشُّكْرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِإِتْيَانِ الطَّاعَاتِ بِاَعْضَائِهِ دُوْنَ الذِّكْرِ بِاللِّسَانِ وَحْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرے، یوں کہ اپنے اعضاء کے ذریعے طاعات بجالائے، صرف یہ نہیں' (محض) اپنی زبان کے ذریعے (شکر) کا تذکرہ کرے

311 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا. (5: 47)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے اور اتنا طویل قیام کرتے تھے: آپ کے دونوں پاؤں ورم آلود ہو جاتے تھے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟

310- إسناده حسن، وأخرجه ابن ماجة 221 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والطبراني في الكبير 19/ 904، وابن عدي في الكامل 3/1005

311- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار وهو الرمادي- أبو إسحاق البصري حافظ روى له أبو داوُد والنسائي، وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق 4746 / والحميدي 759، وأحمد 4/251، عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/255 عن وكيع وعبد الرحمٰن، والبخاري 4836 في التفسير: باب قوله تعالى: (يَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) عن صدقة بن الفضل، ومسلم 2819 80 في صفات المنافقين وأحكامهم: باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، والنسائي 3/219 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، وابن ماجة 1419 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في طول القيام في الصلوات، والبيهقي في السنن 3/16 وصححه ابن خزيمة برقم 1833. وأخرجه أحمد 4/255، والبخاري 1130 في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم الليل، و 6471 في الرقاق: باب الصبر عن محارم الله، والبيهقي في السنن 7/39 ومسلم 2819 79، والترمذي 412 في الصلاة: باب ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، وفي الشمائل 258، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 931 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن زياد بن علاقة، به، وصححه ابن خزيمة برقم 1182. وفي الباب عن عائشة عند أحمد 6/115، والبُخاري 4837، ومسلم 2820، والبيهقي في السنن 7/39

جبکہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ (ذنب) کی مغفرت ہو چکی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتْرُكُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالَ الصَّالِحَةَ بِحَضْرَةِ الناس

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی موجودگی میں (بعض) نیک اعمال ترک کر دیتے تھے

312 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حدثني الليث، عن عقيل، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كانت تقول: ما كان رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ الضُّحَى . وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسَبِّحُهَا وَكَانَتْ تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ كَثِيْرًا مِنَ الْعَمَلِ خَشْيَةَ اَنْ يستن به، فيفرض عليهم .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز باقاعدگی سے (ادا نہیں کرتے تھے) جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نماز ادا کیا کرتی تھیں۔

وہ یہ فرماتی تھیں: نبی اکرم ﷺ بہت سے عمل اس لئے ترک کر دیتے تھے: یں ایسا نہ ہو کہ لوگ اس طریقے کی پیروی کرنا شروع کر دیں اور یہ بات ان پر لازم ہو جائے۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتْرُكُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الطَّاعَاتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے (بعض) نیک اعمال ترک کئے

313– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ الزهري بن شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ

312– إسناده صحيح، يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب ثقة، روى له أبو داوُد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/223 عن حجاج، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/406، وأحمد 6/169، 170، وأبو عوانة 2/267 من طريق ابن جريج، وعبد الرزاق 4867 .

313–إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البغوي في شرح السنة 1004 من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/166، 167 في صلاة الضحى، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/178، والبخاري 1128 في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب، ومسلم 717 في المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى، وأبو داوُد 1293 في الصلاة: باب صلاة الضحى، وأبو عوانة 2/267، والبيهقي في السنن 3/50. وتقدم قبله من طريق عُقَيل بن خالد الأيلي، عن الزهري، به، فانظره.

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ليدع الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ، خَشْيَةَ أن يعمل به الناس، فيفرض عليهم (5: 29)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کوئی عمل ترک کر دیتے تھے حالانکہ ان کو اس پر عمل کرنا پسند ہوتا تھا آپ اس اندیشے کے تحت ایسا کرتے تھے کہ لوگ بھی وہ عمل کرنا شروع کر دیں گے اور یہ ان پر لازم ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الشُّكْرِ لِلّٰهِ، جَلَّ وَعَلَا، بِأَعْضَائِهِ عَلَى نِعَمِهِ، وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَتِ النِّعْمَةُ تَعْقُبُ بَلْوَى تَعْتَرِيهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا لازم ہے

کہ آدمی اس کی نعمتوں پر اپنے اعضاء کے ذریعے (شکر کرے) بطور خاص (اس وقت) جب کوئی نعمت کسی آزمائش کا سامنا کرنے کے بعد آدمی کو ملے (تو اس وقت آدمی ضرور شکر کرے)

314 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وجلد حسن. قال: فأى المال أحب إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا.

قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَافِلَةً قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا.

قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ قَالَ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا وَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الغنم.

قَالَ ثُمَّ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ بِيَ الْيَوْمَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ

314- إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن فروخ، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما.

الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ كَأَنِّي اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ الْمَالَ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فقال إن كنت كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ.

قَالَ ثُمَّ اَتَى الْاَقْرَعَ فِي صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ.

وَاَتَى الْاَعْمٰى فِي صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وابن سب الْحِبَالُ فِي سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ ودع ما شئت فوالله لا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وسخط على صاحبيك.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک پھلبہری کا مریض تھا ایک لنگڑا تھا' اور ایک اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ کیا' تو ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجا وہ پھلبہری کے مریض کے پاس آیا اور دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سی چیز زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس نے جواب دیا: صاف رنگ اور صاف جلد''۔

فرشتے نے دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ پسندیدہ ہوگا؟ اس نے جواب دیا: اونٹ۔

فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری ختم ہوگئی پھر اس شخص کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دی گئی فرشتے نے کہا: اللہ تمہارے لئے اس میں برکت عطا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا تمہیں کون سی چیز پسندیدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: اچھے بال اور مجھ سے یہ برائی ختم ہوجائے' جس کی وجہ سے لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری ختم ہوگئی اور اسے اچھے بال عطا کردیئے گئے۔

فرشتے نے دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ پسندیدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: گائے' تو اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی۔

فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت پیدا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ نابینا شخص کے پاس آیا اور دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری بصارت واپس کردے تاکہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو دیکھ سکوں فرشتے نے اس شخص پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔

فرشتے نے دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ پسندیدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: بکریاں' تو اس شخص کو ایک حاملہ بکری دے دی گئی۔

ان تینوں کے ہاں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے' تو اس شخص کے پاس بہت سے اونٹ ہوگئے۔

اس شخص کے پاس بہت سی گائیں ہوگئیں اوراس کے پاس بہت سی بکریاں ہوگئیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ اپنی مخصوص صورت میں اور ہیئت میں پھلبہری کے (سابقہ) مریض کے پاس آیا اور کہا میں ایک غریب اور مسافر شخص ہوں سفر کے دوران میرا زادِ سفر ختم ہوگیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور تمہارے علاوہ میرا کوئی آسرا نہیں ہے میں تم سے اس ذات کے وسیلے سے مانگتا ہوں جس نے تمہیں خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور مال عطا کیا ہے۔

تم مجھے ایک اونٹ دے دو تا کہ میں اس کے ذریعے اپنا سفر جاری رکھ سکوں۔ اس شخص نے کہا: میرے اور بہت سے اخراجات ہیں۔ (میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا)

فرشتے نے کہا: میں شاید تمہیں جانتا ہوں کیا تم پھلبہری کے مریض نہیں تھے؟ لوگ تمہیں برا سمجھتے تھے اور تم غریب بھی تھے' تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا کردیا' تو اس شخص نے کہا: مجھے یہ مال اپنے بڑوں کی طرف سے وراثت میں ملا ہے۔

تو فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹ بول رہے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی صورتحال کی طرف واپس کردے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ گنجے شخص کے پاس اسی شکل میں آیا اور اس سے بھی وہی بات کہی جو اس سے کہی تھی' تو اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا' تو فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹ بول رہے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی صورتحال کا شکار کردے۔

پھر وہ فرشتہ اسی صورت اور اسی ہیئت میں (سابقہ) نابینا شخص کے پاس آیا اور بولا: میں ایک غریب اور مسافر شخص ہوں میرا زادِ سفر ختم ہوگیا ہے' تو اس شخص نے کہا: میں پہلے نابینا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت عطا کی اب تم جو چاہو حاصل کرلو اور جو چاہو چھوڑ دو اللہ کی قسم! آج تم اللہ کے نام پر جو کچھ بھی لو گے میں اس معاملے میں تمہارے ساتھ کوئی سختی نہیں کروں گا' تو فرشتے نے کہا: تم اپنا مال اپنے پاس رکھو اور تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے' تو تم پر رضامندی ہوگئی اور تمہارے دوساتھیوں پر ناراضگی ہوگئی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِإِعْطَاءِ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ لِلْمُفْطِرِ إِذَا شَكَرَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ وہ روزہ نہ رکھنے والے شخص کو، صبر کرکے روزہ رکھنے والے، کا سا اجر وثواب عطا کرتا ہے، جب وہ شخص اپنے پروردگار کا شکر بجالاتا ہے

315 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْعَابِدُ الطَّاحِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الطَّاعِمُ الشاكر بمنزلة الصائم الصابر

315– إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن فروخ، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وأخرجه مسلم 2964 10 فى الزهد والرقائق، والبيهقى فى السنن 7/219، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 3464 فى أحاديث الأنبياء : باب حديث أبرص وأعمى وأقرع فى بنى إسرائيل، و 6653 فى الأيمان والنذور : باب لا يقول ما شاء الله وشئت .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ شُكْرُ الطَّاعِمِ الَّذِیْ يَقُوْمُ بِإِزَاءِ اَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ هُوَ اَنْ يَّطْعَمَ الْمُسْلِمُ ثُمَّ لَا يَعْصِى بَارِيَهُ يُقَوِّيهِ وَيُتِمُّ شُكْرَهُ بِإِتْيَانِ طَاعَاتِهِ بِجَوَارِحِهِ لِاَنَّ الصَّائِمَ قُرِنَ بِهِ الصَّبْرُ لِصَبْرِهِ عَنِ الْمَحْظُورَاتِ وَكَذٰلِكَ قُرِنَ بِالطَّاعِمِ الشُّكْرُ فَيَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا الشُّكْرُ الَّذِیْ يَقُوْمُ بِإِزَاءِ ذٰلِكَ الصَّبْرِ يُقَارِبُهُ اَوْ يُشَاكِلُهُ وَهُوَ تَرْكُ الْمَحْظُورَاتِ عَلٰى ما ذكرناه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کھا کر شکر ادا کرنے والا صبر کر کے روزہ رکھنے والے کی مانند ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کھا کر شکر کرنے والے، جس شخص کو صبر کر کے روزہ رکھنے والے کے اجر کے بالمقابل قرار دیا گیا ہے یہ وہ مسلمان شخص ہے، جو کچھ کھاتا ہے، اور پھر وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرتا ہے وہ اپنی ذات کو قوت پہنچاتا ہے وہ شکر کو مکمل کرتا ہے کہ اپنے اعضاء کے ذریعے نیکیوں کا ارتکاب کرتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: روزہ دار اس کے ساتھ صبر کے حوالے سے مل جاتا ہے، کیونکہ وہ ممنوعہ چیزوں سے صبر کرتا ہے۔

اسی طرح اسے صبر شکر کرنے والے کے ساتھ ملایا گیا ہے۔

تو اب یہ بات لازم ہے کہ یہ شکر جس سے اس صبر کے مقابلے میں رکھا گیا ہے۔ یہ وہ ہو جو اس کے قریب ہو یا اس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہو اور یہ ممنوعہ چیزوں کا ترک کرنا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْقِيَامِ فِيْ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ مَعَ اِتْيَانِ النَّوَافِلِ ثُمَّ إِعْطَائِهِ عَنْ نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ فِيمَا بَعْدُ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نوافل کی ادائیگی کے ہمراہ فرائض کی ادائیگی کی کوشش کرے اور اس کے بعد اپنی جان اور اپنے اہل خانہ کو ان کا حق دے

316 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ الْبَلَدِيُّ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَتِ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْنَهَا سَيِّئَةَ الْهَيْئَةِ فَقُلْنَ مَا لَكِ مَا فِیْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ اَغْنٰى مِنْ بَعْلِكِ قَالَتْ مَا لَنَا مِنْهُ شَيْءٌ اَمَّا نَهَارُهُ فَصَائِمٌ وَاَمَّا لَيْلُهُ فَقَائِمٌ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَ ذٰلِكَ لَهُ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ اَمَا لَكَ فِیْ اُسْوَةٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ اَمَّا اَنْتَ فَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ وَاِنَّ لِاَهْلِكَ

316- حسن لغيره، وأخرجه ابن سعد في الطبقات 3/394، 395 من طريقين عن أبي إسحاق، عن أبي بردة مرسلًا. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 4/301، 302: وقال: رواه أبو يعلى والطبراني بأسانيد، وبعض أسانيد الطبراني رجالها ثقات. وفي الباب عن عائشة تقدم برقم 9

عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَافْطِرْ قَالَ فَاَتَتْهُمُ الْمَرْاَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَطِرَةً كَاَنَّهَا عَرُوسٌ فَقُلْنَ لَهَا مَهْ قَالَتْ اَصَابَنَا مَا اَصَابَ الناس .

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی خدمت میں حاضر ہوئیں' توان ازواج نے دیکھا کہ ان کی ظاہری حالت ٹھیک نہیں ہے' تو ازواج نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ قریش میں تمہارے شوہر سے زیادہ خوشحال اور کوئی شخص نہیں ہے' تو اس خاتون نے جواب دیا: ہمارا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

وہ دن کے وقت روزہ رکھ لیتے ہیں اور رات کے وقت نفل پڑھتے رہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے' تو ازواج مطہرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو آپ نے فرمایا۔

اے عثمان! کیا تمہارے لئے میرے طریقے میں نمونہ نہیں ہے؟ انہوں نے دریافت کیا۔ کیا ہوا؟ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو' اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھ لیتے ہو؟ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تم (رات کے وقت) نفل نماز پڑھ بھی لیا کرو اور سو بھی جایا کرو اور دن کے وقت نفل روزہ رکھ بھی لیا کرو اور نہ بھی رکھا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ان کی اہلیہ ازواج مطہرات کے پاس آئیں' تو انہوں نے عطر لگایا ہوا تھا یوں جیسے وہ دلہن ہوں۔

ازواج مطہرات نے ان سے کہا: کیا ہوا؟ تو انہوں نے بتایا: ہمیں بھی وہی چیز ملی ہے' جو لوگوں کو ملی ہے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

ہم نے جو سنت ذکر کی ہے اس کی خلاف ورزی کرنے والے کی شدید مذمت کا تذکرہ

317 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ اَنَّهُ سَمِعَ أنس بن مالك يَقُولُ:

(متن حدیث): جاء ثلاث رَهْطٍ اِلٰى بُيُوتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّي اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ

317- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في صحيح البخارى 5063 في النكاح: باب الترغيب في النكاح. وأورده المؤلف برقم 14 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، فانظر تخريجه ثمت.

وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال أنتم الذى قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّىْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّىْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ . (11:3)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے گھر آئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں جب انہیں اس بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے اسے کم سمجھا انہوں نے کہا: ہمارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا واسطہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے' تو گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے۔

تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں گا۔

دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ نفلی روزے رکھتا رہوں گا کبھی روزہ افطار نہیں کروں گا۔

تیسرے نے کہا: میں خواتین سے علیحدگی اختیار کروں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ کو یہ باتیں بتائیں گئیں' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم لوگوں نے یہ بات کہی ہے؟ خدا کی قسم! میں تم سب کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اس کا سب سے زیادہ تقویٰ رکھنے والا ہوں۔

لیکن میں نفلی روزے رکھ بھی لیتا ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں میں نوافل ادا بھی کرتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں۔

اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہے۔

تو جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْمُ مَقَامَ الْجِهَادِ النَّفْلُ مِنَ الطَّاعَاتِ لِلْمَرْءِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کی کچھ نفلی نیکیاں جہاد کی قائم مقام بن جاتی ہیں

318 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ غَيْلَانَ اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِىْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ وَهُوَ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخ الشاعر المكى يَقُوْلُ: سمعت

318- إسناده صحيح على شرط البخارى . وأخرجه البيهقى فى شرح السنة 2638 وأخرجه الطيالسى 2254 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/188 عن محمد بن جعفر، و 2/193 و 197 و221 'والبخارى 3004 فى الجهاد: باب الجهاد بإذن الأبوين، والبيهقى فى السنن 9/25 من طريق ادم بن أبى إياس، ومسلم 2549 فى البر والصلة: باب بر الوالدين، والبغوى فى شرح السنة 2638 أيضًا . وأخرجه البخارى 5972 فى الأدب: باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين، ومسلم 2549 أيضًا، والنسائى 6/10 فى الجهاد: باب الرخصة فى التخلف لمن له والدان، والترمذى 1671 فى الجهاد: باب فيمن خرج فى الغزو وترك أبويه . وسيورده المؤلف برقم 420 من طريق سفيان الثورى، عن حبيب، به، فانظره . وأخرجه الحميدى 585 ، وأحمد 2/165 و 193، ومسلم 2549 6 ، والبيهقى فى السنن 9/25 من طريق مسعر والأعمش، عن حبيب بن أبى ثابت، به.

عبد اللّٰه بن عمر يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فقَالَ: اَحَيٌّ والداك ؟ قال نعم قال ففيهما فجاهد .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں کی اچھی طرح خدمت کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اَنْ يُّظْهِرَ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ التَّوْفِيقِ لِلطَّاعَاتِ اِذَا قَصَدَ بِذٰلِكَ التَّاَسِّي فِيْهِ دُوْنَ اِعْطَاءِ النَّفْسِ شَهْوَتَهَا مِنَ الْمَدْحِ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نیکیوں کی

جو توفیق عطا کی ہے، اس کا اظہار کرے جبکہ اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگ اس حوالے سے اس کی پیروی کریں گے اس کا مقصد یہ نہ ہو کہ لوگ اس کی تعریف کریں گے' تو اس کے نفس کی خواہش پوری ہو گی

319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَثَرَ الْوَجَعِ عَلَيْكَ بَيِّنٌ قَالَ اِنِّي عَلٰى مَا تَرَوْنَ قَرَاْتُ البارحة السبع الطول . (5: 47)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اگلے دن صبح آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ پر تکلیف کے آثار واضح ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری وہ صورتحال ہے' جو تم دیکھ رہے ہو' (اس حالت میں) میں نے گزشتہ رات (نوافل میں) سات لمبی سورتوں کی تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ مَعَ قِيَامِهِ فِي النَّوَافِلِ اِعْطَاءَ الْحَظِّ لِنَفْسِهِ وَعِيَالِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی جان اور اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی کے ہمراہ رات کے وقت نوافل ادا کرے

320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا

320- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 1968 في الصوم: باب من أقسم على أخيه ليفطر في التطوع ولم ير عليه قضاء إذا كان أوفق له، و 6139 في الأدب: باب صنع الطعام والتكلف للضيف، والترمذي 2413 في الزهد، عن محمد بن بشار، والبيهقي في السنن 4/276 من طريق أحمد بن حازم، كلاهما عن جعفر بن عون، بهذا الإسناد.

اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُوْرُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاَى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فقالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ ليست له حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَلَمَّا جَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رحب به سليمان وقرب إليه الطعام فقالَ لَهُ سَلْمَانُ اطْعَمْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا طَعِمْتَ فَاِنِّیْ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ مَعَهُ وَبَاتَ عِنْدَهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ قَامَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَبَسَهُ سَلْمَانُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا اَعْطِ كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهُ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَائْتِ اَهْلَكَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا ثُمَّ خَرَجَا اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهِ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ سَلْمَانُ فقالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ.

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔

ایک دن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے' تو سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کو بکھرے ہوئے حلیے میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو انہوں نے خوش آمدید کہا اور ان کے سامنے کھانا رکھ دیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کھائیے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم نے' تو روزہ رکھا ہوا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ کھائیں' کیونکہ میں بھی اس وقت تک نہیں کھاؤں گا' جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھالیا پھر وہ رات کو ان کے پاس ہی ٹھہر گئے جب رات کا وقت ہوا' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اٹھ کر نوافل ادا کرنے لگے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا' انہوں نے فرمایا: اے ابودرداء! تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔

تم ہر حق دار کو اس کا حق دو تم نفلی روزہ رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو تم نوافل ادا کیا بھی کرو اور سو بھی جایا کرو اور تم اپنی بیوی کے پاس بھی جایا کرو۔

جب صبح صادق کا وقت قریب آیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اٹھ جائیں پھر یہ دونوں حضرات اٹھ کھڑے ہوئے ان دونوں نے نوافل ادا کئے اور نماز ادا کرنے کے لئے چلے گئے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی بات کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے وہی بات کہی جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِتْيَانُ الْمُبَالَغَةِ فِي الطَّاعَاتِ وَكَذٰلِكَ اجْتِنَابُ الْمَحْظُوْرَاتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیاں کرتے ہوئے ان میں اہتمام کرے اور ممنوعہ چیزوں سے بھرپور طریقے سے بچے

321 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي يَعْفُوْرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ

(متن حدیث):عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيْقَظَ اَهْلَهُ وَاَحْيَى اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ.

وَقَدْ ذَكَرَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْهِ وَجَدَّ اَبُوْ يَعْفُوْرٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نسطاس. (5: 47)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (رمضان کا آخری) عشرہ آجاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کو بھی بیدار رکھتے تھے اور رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے اور کمر ہمت باندھ لیتے تھے۔

سفیان نامی راوی نے ایک مرتبہ ''لفظ کوشش کرتے تھے'' استعمال کیا۔

ابویعفور نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عبید نسطاس ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُوْمُ الْمُدَاوَمَةِ عَلٰى اِتْيَانِ الطَّاعَاتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیوں پر عمل پیرا ہونے میں باقاعدگی اختیار کرے

322- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:

321- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/40، 41 عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 2024 في فضل ليلة القدر: باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 1829 عن علي بن عبد الله، ومسلم 1174 في الاعتكاف: باب الاجتهاد في العشر الأواخر، وأبو داوٗد 1376 في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، والنسائي 3/217، 218 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل وابن ماجة 1768 في الصيام: باب في فضل العشر الأواخر' والبيهقي في السنن 4/313.

322- إسناده صحيح، محمود بن خداش وثقه ابن معين والمصنف وأبو الفتح الأزدي، روى له الترمذي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد في المسند 6/43، وفي الزهد ص 8، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 6466 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، وأبو داوٗد 1370 في الصلاة: باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة، ومسلم 783 في صلاة المسافرين: باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، والنسائي في السنن الكبرى في الرقائق عن حسين بن حريث كما في تحفة الأشراف 12/245 . وأخرجه أحمد 6/55، والبخاري 1987 في الصوم: باب هل يخص شيئًا من الأيام، من طريق يحيى القطان، وأحمد 6/189، والترمذي في الشمائل 303 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي.

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كَانَ عَمَلُهُ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم ديمة .

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل باقاعدگی سے ہوا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَحَبَّ الطَّاعَاتِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا وَاظَبَ عَلَيْهِ الْمَرْءُ وَاِنْ قَلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نیکی وہ ہے جسے کرنے والا شخص باقاعدگی سے اسے سرانجام دے اگرچہ وہ نیکی تھوڑی ہو

323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يدوم عليه صاحبه .

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے کرنے والا شخص اسے باقاعدگی کے ساتھ کرتا رہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاجْتِهَادِ فِيْ اَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

ذوالحج کے پہلے عشرے میں مختلف طرح کی نیکیوں میں اہتمام کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثم لم يرجع من ذلك

323- إسناده صحيح على شرط الشيخين، والحديث في الموطأ برواية يحيى الليثي المتداولة 1/187 في الصلاة: باب جامع الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/176، والبخاري 6462 في الرقاق: باب القصد والمداومة في العمل . وأخرجه عبد الرزاق 20566 ومن طريقه البغوي في شرح السنة 934 عن معمر، وأحمد 6/46 عن أبي معاوية، و6/51، وفي الزهد ص24، 25، والبخاري 43 في الإيمان: باب أحب الدين إلى الله أدومه، ومسلم 785 221 في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بأن يرقد أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك، والنسائي 8/123 في الإيمان وشرائعه: باب أحب الدين إلى الله عز وجل، والبيهقي في السنن 3/17، من طريق يحيى بن سعيد، ومسلم 785-221 أيضًا، وابن ماجة 4238 في الزهد: باب المداومة على العمل، من طريق أبي أسامة، والترمذي 2856 في الأدب، وفي الشمائل 304 ومن طريقه البغوي في شرح السنة 933 من طريق عبدة بن سليمان، والبيهقي 3/17 من طريق أنس بن عياض.

بِشَيْءٍ . (2:1)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں، جن میں کوئی نیک عمل کرنا اللہ کے نزدیک ان دس دنوں (میں عمل کرنے سے) زیادہ پسندیدہ ہو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔

البتہ جو شخص اپنی جان اور مال کو لے کر نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ آئے۔ (اس کا اجر وثواب اس سے زیادہ ہے)''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ وَشَهْرَ رَمَضَانَ فِي الْفَضْلِ يَكُونَانِ سِيَّانَ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق ذوالحج کا پہلا عشرہ اور رمضان کا مہینہ فضیلت کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں

325 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرحمٰن بن أبى بكرة عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وذو الحجة . (1:1)

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

324– وأخرجه الترمذى 757 فى الصوم: باب ما جاء فى العمل فى أيام العشر، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 1125، عن هَنَّاد، وابن ماجة 1727 فى الصيام: باب صيام العشر، عن على بن محمد، والبيهقى فى السُّنن 4/284 من طريق أحمد بن عبد الجبار . وأخرجه الطيالسى فى مسنده 2631 ومن طريقه البيهقى فى السُّنن 4/284 عن شعبة. وأخرجه أحمد 1/338 عن محمد بن جعفر، والبخارى 969 فى العيدين: باب فضل العمل فى أيام التشريق عن محمد بن عرعرة، والدارمى 2/25 عن سعيد بن الربيع، ثلاثتهم عن شعبة، وأبو داوُد 2438 فى الصوم: باب فى صوم العشر، من طريق وكيع. وأخرجه أبو داوُد 2438 أيضًا من طريق وكيع وفى الباب عن أبى هريرة عند الترمذى 757، وابن ماجة 1728، والبغوى فى شرح السنة 1226 . وعن عبد الله بن عمرو عند الطيالسى 2283 . وعن جابر سيورده المؤلف فى باب الوقوف بعرفة والمزدلفة والدفع منهما.

325– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجاله، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه الطيالسى 863 عن حماد بن سلمة، وأحمد 5/38 عن إسماعيل، وأحمد 5/47، 48، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/58 من طريق شعبة، والبخارى 1912 فى الصوم: باب شهرا عيد لا ينقصان، ومسلم 1089 32 فى الصيام: باب معنى قوله صلى الله عليه وسلم: شهرا عيد لا ينقصان، والبيهقى فى السنن 4/250، والبغوى فى شرح السُّنة 1717 من طريق معتمر بن سليمان، ومسلم 1089 31، وأبو داوُد 2332 فى الصوم: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، وابن ماجة 1659 فى الصيام: باب ما جاء فى شهرى العيد، من طريق يزيد بن زريع، ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة . 1717 من طريق بشر بن المفضل، كلهم عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 863 أيضًا، والطحاوى 2/58 من طريق سالم بن عبد الله بن سالم، وأحمد 5/51 من طريق على بن زيد، والبخارى 1912 أيضًا، ومسلم 1089 32، والبيهقى 4/250، والبغوى 1717 من طريق إسحاق بن سويد، ثلاثتهم عن عبد الرحمٰن بن أبى بكرة، به.

''عیدوالے دو مہینے کم نہیں ہوتے ہیں رمضان اور ذوالحج''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِعْمَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَهْلَ الطَّاعَةِ بِطَاعَتِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق اللہ تعالیٰ اہل اطاعت سے اپنی اطاعت کا کام لیتا ہے

326- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوْفِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ زُرْعَةَ الْخَوْلَانِيَّ قال: سَمِعْتُ اَبَا عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيَّ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ صَلَّى لِلْقِبْلَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا وَاَكَلَ الدَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَغْرِسُ فِيْ هٰذَا الدين بغرس يستعملهم في طاعته.

حضرت ابوعنبہ خولانی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک ہیں' جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی ہوئی ہے۔ انہوں نے جاہلیت میں خون کھایا تھا۔

وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس دین میں مسلسل پودے لگاتا رہے گا اور وہ ان لوگوں کو اپنی فرمانبرداری کے لئے استعمال کرتا رہے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلَى الصَّالِحِيْنَ فِيْ زَمَانِهٖ دُوْنَ السَّعْيِ فِيمَا يَكِدُّوْنَ فِيْهِ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کے نیک لوگوں پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائے' اور خود نیکیوں کے حوالے سے کوشش نہ کرے

327- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يحيى قال حدثنا بن وهب قال اَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسام فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاَصْبُعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيهَا

326- وأخرجه أحمد 4/200، والبخاري في التاريخ الكبير 9/ 61 عن الهيثم بن خارجة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجة 8 في المقدمة، وابن عدي في الضعفاء 2/583 من طريق هشام بن عمار، عن الجراح بن مليح، بهذا الإسناد . قال البوصيري في الزوائد : هذا إسناد صحيح، رجاله كلهم ثقات.

قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نعم إذا كثر الخبث .(3: 65)

سیّدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان عنہما بیان کرتی ہیں: سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں تشریف لائے آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا' اور آپ یہ فرمارہے تھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ عربوں کے لئے اس برائی کی وجہ سے بربادی ہے' جو قریب آچکی ہے' آج ''یاجوج ماجوج'' کی دیوار کا اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے ذریعے حلقہ بنا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی' تو پھر سب لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ قَدْرَ شِبْرٍ اَوْ ذِرَاعٍ بِالطَّاعَةِ كَانَتِ الْوَسَائِلُ وَالْمَغْفِرَةُ اَقْرَبُ مِنْهُ بِبَاعٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق جو شخص ایک بالشت یا ایک ہاتھ (کے برابر) نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے' تو وسائل اور مغفرت دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ (جتنا) اس کے قریب ہو جاتے ہیں

328 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

327- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 2880 2 في الفتن: باب اقتراب الفتن وفتح ردم يأجوج ومأجوج. وأخرجه عبد الرزاق 20749 عن معمر، والبخاري 3346 في الأنبياء: باب قصة يأجوج ومأجوج، ومسلم 2880 2 من طريق عقيل بن خالد، وأحمد 6/ 428، ومسلم 2880 2 من طريق صالح بن كيسان، وأحمد 6/ 429 من طريق ابن إسحاق، والبخاري 3598 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و 7135 في الفتن: باب يأجوج ومأجوج، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4201، من طريق شعيب، والبخاري 7059 في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: ويل للعرب من شر قد اقترب، ومسلم 2880 1، والنسائي في السنن الكبرى من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري 7135 أيضًا ومن طريقه البغوي 4201، من طريق محمد بن أبي عتيق، كلهم عن الزهري، بهذا الإسناد، وسقط من إسناد عبد الرزاق عن أم حبيبة. وأخرجه أحمد 6/ 428، والحميدي 308، وابن أبي شيبة 19061 ومن طريقه مسلم 2880، وابن ماجة 3953 في الفتن: باب ما يكون في الفتن، وأخرجه الترمذي 2187 في الفتن: باب ما جاء في خروج يأجوج ومأجوج.

328- حديث صحيح إسناده قوي. والقسم الأول منه وهو قوله: الكبرياء ردائي ..إلى قذفته في النار أخرجه الطيالسي 2387، وأبو داوُد 4090 في اللباس: باب ما جاء في الكبر. وأخرجه الطيالسي 2387 عن سلام، وابن أبي شيبة 9/89 عن ابن فضيل، والحميدي 1149، وأحمد 2/248 و376 عن سفيان، وأحمد 2/427 عن ابن علية، و 2/442 عن عمار بن محمد، وأبو داوُد 4090 أيضًا، وابن ماجة 4174 في الزهد: باب البراءة من الكبر والتواضع، والبغوي في شرح السُّنة 3592.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث):اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ اِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي فِي وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ وَمَنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنِ اقْتَرَبَ منى ذراعا اقتربت منه باعا ومن جائنى يَمْشِيْ جِئْتُهُ اُهَرْوِلُ وَمَنْ جَاءَنِيْ يُهَرْوِلُ جِئْتُهُ اَسْعَى وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ ملأ أكثر منهم وأطيب . (3: 67)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کبریائی میری چادر ہے عظمت میرا تہبند ہے' جو شخص ان دونوں میں سے ایک حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوگا میں ایک ذراع اس کے قریب ہوں گا اور جو شخص ایک ذراع میرے قریب ہوگا میں دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ جتنا اس کے قریب ہوں گا اور جو شخص چلتے ہوئے میری طرف آئے گا میں دوڑتے ہوئے اس کی طرف جاؤں گا اور جو شخص دوڑتے ہوئے میری طرف آئے گا میں اس سے زیادہ تیزی سے اس کی طرف جاؤں گا اور جو شخص دل میں مجھے یاد کرے گا' تو میں بھی تنہا اسے یاد کروں گا اور جو شخص محفل میں مجھے یاد کرے گا' تو میں اس سے زیادہ افراد اور زیادہ پاکیزہ لوگوں کی محفل میں اسے یاد کروں گا''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْخَيْرِ عَلَى الْاَفْعَالِ الصَّالِحَةِ اِذَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

جب غیر مسلم لوگ نیک اعمال سرانجام دیں' تو اس پر ''بھلائی'' کے لفظ کا اطلاق کرنا

329- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث):اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه أرأيت اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ فَهَلْ فِيْهَا اَجْرٌ فقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمْتَ عَلٰى ما سلف لك من أجر . (3: 65)

329- إسناده صحيح ،وأخرجه عبد الرزاق 19685 ، وأحمد 3/402، والبخارى 1436 فى الزكاة: باب من تصدق فى الشرك ثم أسلم، ومسلم 123 195 فى الإيمان: باب بيان حكم عمل الكافر إذا أسلم بعده، والطبرانى فى الكبير 3086 ، والبيهقى فى السُّنن 9/123 و10/316، والبغوى شرح السُّنة 27 من طريق معمر، والبخارى 2220 فى البيوع: باب شراء المملوك من الحربى وهبته وعتقه، و 5992 فى الأدب: باب من وصل رحمه فى الشرك ثم أسلم، وأبو عوانة 1/73 من طريق شعيب، ومسلم 123 194 وأبو عوانة 1/72، والطبرانى 3087 من طريق يونس بن يزيد، ومسلم 123 195 ، وأبو عوانة 1/72، والطبرانى 3089 ، من طريق صالح بن كيسان، والطبرانى 3088 من طريق عبد الرحمٰن بن مسافر، كلهم عن الزهرى، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 554 ، وأحمد 3/434، والبخارى 2538 فى العتق: باب عتق المشرك، ومسلم 123 195 و 196 ، وأبو عوانة 1/73، والطبرانى 3076 و 3084 ، والبيهقى فى السُّنن 10/316من طريق هشام بن عروة، عن أبيه عروة، به.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان امور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو میں نے زمانہ جاہلیت میں نیکی کے طور پر کیے تھے جن کا تعلق صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ کرنے سے ہے کیا ان کا اجر ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے پہلے جو عمل کیے تھے۔ ان کے اجر کے طور پر ہی اسلام قبول کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَعْمَالَ الَّتِي يَعْمَلُهَا مَنْ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَتْ اَعْمَالًا صَالِحَةً لَا تَنْفَعُ فِي الْعُقْبٰى مَنْ عَمِلَهَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ اعمال جنہیں کوئی غیر مسلم شخص سرانجام دیتا ہے، اگرچہ وہ نیک اعمال ہوتے ہیں، لیکن اگر اس (غیر مسلم) نے دنیا میں یہ نیک اعمال کیے تھے تو یہ آخرت میں اسے فائدہ نہیں دیں گے

330 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بن جُدْعَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَقْرِي الضَّيْفَ وَيُحْسِنُ الْجِوَارَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ قَالَ لَا اِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا قَطُّ اللّٰهُمَّ اغفر لي خطيئتي يوم الدين . (3: 65)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی:۔ ابن جدعان زمانہ جاہلیت میں مہمان نوازی کرتا پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا تھا۔ صلہ رحمی کرتا تھا، تو کیا اس کو (ان اچھائیوں کا) کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! کیونکہ اس نے کبھی بھی یہ نہیں کہا۔ اے اللہ! قیامت کے دن میرے گناہوں کی مغفرت کردے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْكَافِرَ وَاِنْ كَثُرَتْ اَعْمَالُ الْخَيْرِ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَنْفَعْهُ مِنْهَا شَيْءٌ فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق اگر کافر شخص کے دنیا میں کیے گئے نیک اعمال زیادہ بھی ہوں، تو ان میں سے کوئی بھی چیز اسے آخرت میں فائدہ نہیں دے گی

331 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

330- إسناده صحيح، على شرط مسلم، القواريري: هو عبيد الله بن عمر . وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع، احتج به مسلم، وروى له البخاري مقرونًا، وروى له الأعمش أحاديث مستقيمة، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أبو عوانة 1/ 100 من طريق عفان بن مسلم، عن عبد الله الواحد ابن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/ 93، ومسلم 214 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على الكفر لا ينفعه عمل، وأبو عوانة 1/100 . وأخرجه الحاكم 2/405 وقال: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): اَنَّهَا سَاَلَتْهُ عَنْ قَوْلِهِ: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ) (ابراهيم:48) فَايْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ فقَالَ: عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَتْ قُلْتُ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يوم الدين . (3: 73)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''جب زمین کو دوسری زمین میں اور آسمانوں کو بھی تبدیل کر دیا جائے' تو یہ سب' ایک اور زبردست اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھک جائیں گے۔''

تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پل صراط پر ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابن جدعان زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا لوگوں کو کھانا کھلاتا تھا' تو کیا یہ چیز اسے فائدہ دے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسے فائدہ نہیں دے گی' کیونکہ اس نے کبھی بھی یہ نہیں کہا: اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کی مغفرت کر دینا۔

ذِكْرُ الْقَصْدِ الَّذِيْ كَانَ لِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ اسْتِعْمَالِهِمُ الْخَيْرَ فِيْ اَنْسَابِهِمْ

اس مقصد کا تذکرہ جس کی وجہ سے زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے انساب میں نیکیاں کیا کرتے تھے

332- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرِّيَّ بْنَ قَطَرِيٍّ يُحَدِّثُ عن عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

(متن حدیث): قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ وَكَانَ يَفْعَلُ وَيَفْعَلُ قَالَ اِنَّ اَبَاكَ اَرَادَ اَمْرًا فَاَدْرَكَهُ يَعْنِي الذِّكْرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عَنْ طَعَامٍ لَا اَدَعُهُ اِلَّا تَحَرُّجًا قَالَ لَا تَدَعْ شَيْئًا

331- إسناده صحيح على شرط مسلم، داوٗد بن أبى هند روى له مسلم، وعلّق له البخارى، وباقى السند ثقات على شرطهما . وأخرجه إلى قوله: على الصراط أحمد 6/35 عن ابن أبى عدى، و 6/134 من طريق وهيب، و 6/218 عن إسماعيل بن علية، ومسلم 2791 فى صفات المنافقين: باب فى البعث والنشور وصفة الأرض يوم القيامة، وابن ماجة 4279 فى الزهد: باب ذكر البعث، من طريق على بن مسهر، والترمذى 3121 فى التفسير: باب ومن سورة إبراهيم عليه السلام من طريق سفيان، والدرامى 2/328 من طريق خالد الحذاء ، والحاكم 2/352 .

332-وأخرجه بتمامه الطبرانى فى الكبير /17 247 و 250 و 251 عن محمد بن عبدوس بن كامل، عن على بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 1033 و 1034 عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 4/258 عن محمد بن جعفر، و 4/377 عن يحيى بن سعيد، والبيهقى فى السُّنن 7/279 من طريق روح بن عبادة، ثلاثتهم عن شعبة، به . وقسمه الأول إلى قوله: فادركه- يعنى الذكر أخرجه أحمد 4/258 عن حسين، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد أيضًا /4 379 من طريق سفيان، عن سماك، به . وقوله لا تدع شيئًا ضارعت النصرانية فيه أخرجه الترمذى 1565 فى السير: باب ما جاء فى طعام المشركين، من طريق وهب بن جرير، عن شعبة، به.

ضَارَعَتِ النَّصْرَانِيَّةَ فِيهِ قَالَ قُلْتُ اِنِّي اُرْسِلُ كَلْبِي فَيَأْخُذُ صَيْدًا وَلَا اَجِدُ مَا اَذْبَحُ بِهِ اِلَّا الْمَرْوَةَ اَوِ الْعَصَا قَالَ
اَمِرَّ الدَّمَ بما شئت واذكر اسم الله . (3: 65) 31

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد صلہ رحمی کرتے تھے وہ یہ عمل کیا کرتے تھے اور وہ عمل کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے والد ایک چیز کے طلب گار تھے وہ انہیں مل گئی' (راوی کہتے ہیں) یعنی شہرت۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے ایسے کھانے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں جسے میں حرج کے طور پر ترک کر دیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسی کسی چیز کو نہ چھوڑو جس میں نصرانیت نے شمولیت اختیار کی ہو۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر وہ ایک شکار کو پکڑ لیتا ہے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس کے ذریعے میں اسے ذبح کروں۔ صرف کانہ یا لاٹھی ملتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس چیز کے ذریعے چاہو خون بہادو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو (اور پھر شکار کو کھالو)

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّشْمِيرِ فِي الطَّاعَاتِ وَاِنْ جَرٰى قَبْلَهَا مِنْهُ مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْمَحْظُورَاتِ

نیکیاں کرنے کے حوالے سے' جو اہتمام کرنا آدمی پر لازم ہے اس کا تذکرہ اگرچہ اس سے پہلے آدمی کی طرف سے ایسے ممنوعہ امور کا ارتکاب ہو چکا ہو' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

333 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

(متن حدیث): قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ فَمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل ميسر لما خلق . (3:30)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا اہل جہنم کے مقابلے میں اہل جنت

333- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 2649 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه، والبيهقي في الاعتقاد ص 94، من طريق يحيى بن يحيى، وأبو داوُد 4709 في السُّنة: باب في القدر، عن مسدد، والطبراني في الكبير /18 267 من طريق أبي عبد الرحمٰن المقرء، ثلاثتهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . بلفظ لما خلق له . وأخرجه أحمد 4/431، والبخارى 6596 في القدر: باب جف القلم على علم الله، وقوله: (وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ) ، و 7551 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) ، وفي كتابه خلق أفعال العباد ص 53، ومسلم 2649 أيضًا، وعبد الله بن أحمد في السُّنة 691 ، وأبو نعيم في الحلية 6/294، والآجرى في الشريعة ص 174، والطبراني في الكبير /18 266 ، و 268 و 269 و 270 و 272 و 273 و 274 .

معلوم (یعنی طے) شدہ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔
عرض کی گئی: پھر عمل کرنے والے لوگ عمل کیوں کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلٰى قَضَاءِ اللّٰهِ دُوْنَ التَّشْمِيرِ فِيمَا يُقَرِّبُهُ اِلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب بنانے والے اعمال کو سرانجام دیئے بغیر اللہ تعالیٰ کے فیصلے (یعنی تقدیر کے لکھے) پر اکتفاء کرنے کو ترک کرے

334 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ جِنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازے میں شریک ہوئے آپ نے ایک شاخ لی اور اس کے ذریعے زمین کو کریدنے لگے پھر آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم میں سے ہر ایک شخص کا جہنم یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ طے کر دیا گیا ہے'' تو ایک صاحب نے عرض کی: کیا ہم (اسی پر) تکیہ نہ کر لیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو' کیونکہ ہر شخص کے لئے (اس کا مخصوص عمل) آسان کر دیا جاتا ہے۔''

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''پس جو شخص دے اور پرہیز گاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے' تو ہم اس کے لئے آسانی کو آسان کر دیں گے اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرے بے نیازی اختیار کرے اور اچھائی کی تکذیب کرے' تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کر دیں گے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ

اس بات کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان اعمش نامی راوی منفرد ہے

335- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ فِيْ جِنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا يَنْكُتُ فِى الْاَرْضِ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ اَوْ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا كُلٌّ مُيَسَّرٌ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى).

قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِىْ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ فَلَمْ أنكره من حديث سليمان.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ایک مرتبہ آپ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔آپ نے ایک شاخ لی اوراس کے ذریعے زمین کریدنے لگے۔آپ نے ارشادفرمایا:

''تم میں سے ہرایک کا جہنم میں' یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ طے کردیا گیا ہے''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کرلیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو' کیونکہ ہرشخص کے لئے آسانی کردی جاتی ہے۔(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''پس جوشخص دے اور پرہیزگاری اختیار کرے اوراچھائی کی تصدیق کرے' تو ہم اس کے لئے آسانی کوآسان کردیں گے۔اور جوشخص بخل کا مظاہرہ کرے اور بے نیازی اختیار کرے اوراچھائی کی تکذیب کرے' تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کردیں گے''۔

شعبہ کہتے ہیں: منصور بن معتمر نے مجھے یہ حدیث سنائی' لیکن میں نے سلمان سے منقول ہونے کے حوالے سے اس کا انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلَى الْقَضَاءِ النَّافِذِ دُوْنَ اِتْيَانِ الْمَاْمُوْرَاتِ وَالْاِنْزِجَارِ عَنِ الْمَحْظُوْرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مامور چیزوں پرعمل پیرا ہونے اور ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کرنے کوترک کرکے نافذ ہونے والی قضاء (یعنی تقدیر کے فیصلے) پرتکیہ کرنے کوترک کرے

336 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ

(متن حدیث): عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَعْمَلُ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَمْ لِاَمْرٍ نَاْتَنِفُهٗ قَالَ لِاَمْرٍ قَدْ

336- إسناده على شرط مسلم، ويشهد له الحديث السابق. وأخرجه مسلم 2647 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه، عن أبي الطاهر، عن ابن وهب ، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ إِذًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عامل ميسر لعمله . (3: 65)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم کسی ایسے معاملے کے حوالے سے عمل کرتے ہیں جو پہلے سے طے ہو چکا ہے یا کسی ایسے معاملے کے حوالے سے کرتے ہیں جو نئے سرے سے رونما ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ایسی صورت ہے جو پہلے سے طے ہو چکا ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لئے اس کا مخصوص عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْاِغْتِرَارِ بِكَثْرَةِ اِتْيَانِهِ الْمَأْمُوْرَاتِ وَسَعْيِهِ فِي أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ماموراحکام پر عمل پیرا ہونے اور مختلف طرح کی نیکیوں (پر عمل پیرا ہونے کی) کوشش کرنے کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو

337 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا بن عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا عَنْ اَمْرِنَا كَاَنَّا نَنْظُرُ اِلَيْهِ اَبِمَا جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَوْ بِمَا يُسْتَاْنَفُ قَالَ لَا بَلْ بِمَا جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ اِذًا قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ .

قَالَ سُرَاقَةُ فَلَا اَكُوْنُ اَبَدًا اَشَدَّ اجْتِهَادًا فِي الْعَمَلِ مِنِّي الْاٰنَ. (3: 30)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اس صورت حال کے بارے میں بتائیے جس کا ہم جائزہ لیتے ہیں۔ کیا اس کے بارے میں قلم جاری ہو چکے ہیں اور تقدیر طے ہو چکی ہے؟ یا یہ نئے سرے سے کوئی چیز ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ اس بارے میں قلم جاری ہو چکے ہیں اور تقدیر طے ہو چکی ہے۔ انہوں نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لئے آسانی کر دی جاتی ہے۔

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آج کے بعد میں ہمیشہ عمل کے بارے میں بھرپور کوشش کرتا رہوں گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَرَادَ بِهِ مُيَسَّرٌ لِمَا قُدِّرَ لَهُ فِي سَابِقِ عِلْمِهِ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ

337- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 3/292، 293 عن يحيى بن ادم وأبي النضر، ومسلم 2648 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه، عن أحمد بن يونس، ويحيى بن يحيى، والبغوي في شرح السنة 74. وأخرجه أحمد 3/304، ومن طريقه ابنه عبد الله في السُّنة 690.

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''ہر کسی کے لئے آسانی کردی جاتی ہے''

اس سے مراد یہ ہے: جو چیز آدمی کے نصیب میں لکھی ہوتی ہے وہ اس کے لئے آسان کردی جاتی ہے جو بھلائی یا برائی سے تعلق رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے ہے

338 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ حدثنا ابن وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَتَادَةَ السُّلَمِيُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ ثُمَّ اَخَذَ الْخَلْقَ مِنْ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَهٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلٰى مَاذَا نَعْمَلُ قَالَ عَلٰى مَوَاقِعِ الْقَدَرِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اس نے ان کی پشت میں سے مخلوق کو نکالا اور فرمایا: یہ جنت میں ہوں گے اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور یہ جہنم میں ہوں گے اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر ہم عمل کس بنیاد پر کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تقدیر کے فیصلے کی بنیاد پر''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلٰى مَا يَاْتِيْ مِنَ الطَّاعَاتِ دُوْنَ الْاِبْتِهَالِ اِلَى الْخَالِقِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اِصْلَاحِ اَوَاخِرِ اَعْمَالِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ جن نیکیوں پر عمل پیرا ہوتا ہے

ان پر تکیہ کرنے کو ترک کردے جبکہ اس نے (وہ نیکیاں کرتے ہوئے) خالق کی طرف اپنی توجہ مبذول نہ کی ہو جو اس کے اعمال کے انجام میں بھلائی کے حوالے سے ہو

339 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ رَبِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

338- وأخرجه الحاكم 1/31 من طريق الربيع بن سليم، عن ابن وهب، بهذا الإسناد، ولفظه على موافقة القدر، وصححه، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/186 عن الحسن بن سوار. قال الهيثمي في المجمع 7/186: ورجاله ثقات.

339- إسناده حسن، وأخرجه ابن ماجة 4199 في الزهد: باب التوقي على العمل، وأخرجه ابن المبارك في الزهد 596 ومن طريقه أحمد 4/94، والطبراني في الكبير 19/ 866، والقضاعي في مسند الشهاب 1175 .

(متن حدیث): اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا كَالْوِعَاءِ اِذَا طَابَ اَعْلَاهُ طَابَ اَسْفَلُهُ وَاِذَا خبث أعلاه خبث أسفله.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال کا دارومدار خاتمے کے اعتبار سے ہوتا ہے جس طرح برتن ہوتا ہے جس کا اوپر والا حصہ ٹھیک ہو تو نیچے والا بھی صاف ہوگا' جب اوپر والا حصہ گندہ ہوگا' تو نیچے والا بھی گندہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ اَنْ يَّعْتَمِدَ مِنْ عَمَلِهٖ عَلٰى اٰخِرِهٖ دُوْنَ اَوَائِلِهٖ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے عمل کے آخری حصے پر اعتماد کرے نہ کہ پہلے حصے پر (اعتماد) کرے

340 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ. (3: 66)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال کا دارومدار خاتمے کے اعتبار سے ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ وُّفِّقَ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ مَوْتِهٖ كَانَ مِمَّنْ اُرِيْدَ بِهِ الْخَيْرُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق جس شخص کو مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیدی گئی وہ ان لوگوں میں شامل (شمار) ہوگا جن کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلیا گیا

341 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا يَسْتَعْمِلُهُ قِيلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ.

340- نعيم بن حماد، سيِّء الحفظ، لكن يشهد له حديث معاوية الذى قبله.

341- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الترمذى 2142 فى القدر: باب ما جاء أن الله كتب كتابًا لأهل الجنة وأهل النار، والبغوى فى شرح السُّنة 4098 من طريق على بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/340 من طريق قتيبة بن سعيد، عن إسماعيل بن جعفر، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 3/106 و120 و230، والآجرى فى الشريعة ص 185، والحاكم 4/ 339، 340 من طرق عن حميد، به. ونسبه الهيثمى فى المجمع 7/215 إلى الطبرانى فى الأوسط.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے' تو اس سے کام لیتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ اس سے کیسے کام لیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیدیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ فَتْحَ اللّٰهِ عَلَى الْمُسْلِمِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فِيْ اٰخِرِ عُمْرِهٖ مِنْ عَلَامَةِ إِرَادَتِهٖ جَلَّ وَعَلَا لَهُ الْخَيْرَ

اس روایت کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو اس کی عمر کے آخری حصے میں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا کرتا ہے' تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلیا ہے

342 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أبى قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إذا أراد الله بعبد خير عَسَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهٖ قِيْلَ وَمَا عَسَلُهُ قَبْلَ مَوْتِهٖ قَالَ يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يدى موته حتى يرضى عنه . (3: 66)

حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے' تو اس کے مرنے سے پہلے اسے شہد کردیتا (یعنی اس کی پاکیزہ تعریف کرتا) ہے''۔
عرض کی گئی: اس کو مرنے سے پہلے شہد کردینے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے مرنے سے پہلے نیک عمل کو کھول دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اس سے راضی ہوجاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ الَّذِىْ يُفْتَحُ لِلْمَرْءِ قَبْلَ مَوْتِهٖ مِنَ السَّبَبِ الَّذِىْ يُلْقِى اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَحَبَّتَهٗ فِىْ قُلُوْبِ اَهْلِهٖ وَجِيرَانِهٖ بِهٖ

اس بات کا بیان' جب کسی شخص کو مرنے سے پہلے نیک عمل کرنے کی توفیق عطا کردی جائے' تو اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اہل خانہ اور اس کے پڑوسیوں کے دل میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے

342- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 5/224، والبزار 2155 عن بشر بن ادم، والحاكم 1/340 من طريق يحيى بن أبى طالب، ثلاثتهم عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد، ولفظ المسند : استعمله بدل عسله . قال الهيثمى فى المجمع 7/214: ورجال أحمد والبزار رجال الصحيح. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وانظر ما قبله.

343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إذا أراد الله بعبد خير عَسَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ قِيْلَ وَمَا عَسَلُهُ قَالَ يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يَدَىْ مَوْتِهِ حتى يرضى عنه . (3: 66)

حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے' تو اس کو مرنے سے پہلے اسے شہد کر دیتا (یعنی اس کی پاکیزہ تعریف کرتا) ہے۔ عرض کی گئی: اس کو شہد کرنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے مرنے سے پہلے اس کے لئے نیک عمل کو کھول دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اس سے راضی ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْقُنُوْطِ اِذَا وَرَدَتْ عَلَيْهِ حَالَةُ الْفُتُوْرِ فِي الطَّاعَاتِ فِيْ بَعْضِ الْاَحَايِيْنِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس پر بعض اوقات میں نیکیوں کے حوالے سے کمی کی کیفیت طاری ہو' تو آدمی (اس صورتحال میں) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

344- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ' عَنْ اَنَسٍ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اِذَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْنَا مِنْ اَنْفُسِنَا مَا نُحِبُّ فَاِذَا رَجَعْنَا اِلٰى اَهَالِيْنَا فَخَالَطْنَاهُمْ اَنْكَرْنَا اَنْفُسَنَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ فِى الْحَالِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُظِلَّكُمْ بِاَجْنِحَتِهَا وَلٰكِنْ سَاعَةً وساعة . (3: 65)

343- إسناده صحيح، موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي، روى له النسائي والترمذي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله.

344- إسناده صحيح، عبيد الله بن فضالة ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البزار 3234 عن زهير بن محمد الرازي، عن رجال الصحيح، غير زهير بن محمد الرازي، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/175 من طريق ثابت البناني، عن أنس . ويشهد له حديث حنظلة عند مسلم 2750 في التوبة: باب فضل دوام الذكر والفكر في أمور الآخرة . وحديث أبي هريرة عند ابن المبارك في الزهد 1075 ، والطيالسي 2583 .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ کہا کرتے تھے: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں' تو ہمیں اپنی باطنی کیفیات پسندیدہ محسوس ہوتی ہیں' لیکن جب ہم اپنے گھر والوں کے ساتھ جا کر ان کے ساتھ میل جول کرتے ہیں' تو ہماری کیفیات مختلف ہو جاتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے پاس جس کیفیت میں ہوتے ہو اگر مستقل طور پر اس کیفیت میں رہو' تو فرشتے تمہارے ساتھ مصافحہ کریں اور تم پر اپنے پروں کے ذریعے سایہ کریں' لیکن وقت' وقت (کی کیفیت مختلف ہوتی ہے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِنْ تَرْكِ الْقُنُوْطِ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلٰى سَعَةِ رَحْمَتِهٖ وَاِنْ كَثُرَتْ اَعْمَالُهٗ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

اور یہ بھی لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پر تکیہ نہ کرے اگرچہ اس کے اعمال زیادہ ہوں

345 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ. (3: 72)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر مومن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیسی سزا موجود ہے' تو کوئی شخص جنت کی امید نہ رکھے اور کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کتنی ہے' تو کوئی شخص جنت سے مایوس نہ ہو"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ الرَّجَاءِ وَتَرْكِ الْقُنُوْطِ مَعَ لُزُوْمِهِ الْقُنُوْطَ وَتَرْكَ الرَّجَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے فضل) کی امید رکھے اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو

اس کے ہمراہ وہ مایوسی کو بھی لازم رکھے اور امید کو بھی ترک رکھے

346 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا

345- إسناده جيد على شرط مسلم . وأخرجه الترمذي 3542 في الدعوات: باب خلق الله مئة رحمة، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن، لا نعرفه إلا من حديث العلاء ، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/334 و 484 من طريق زهير بن محمد التميمي، عن العلاء ، به . وأخرجه البخاري 6469 في الرقاق: باب الرجاء مع الخوف، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4180 من طريق سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 656 من طريق إسماعيل بن جعفر، عن العلاء ، به، ويخرج هناك.

اَحْـمَـدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عائشة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ الـرَّجُـلَ لَيَـعْـمَـلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ الجنة . (3: 30)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بعض اوقات ایک شخص اہل جنت کا سا عمل کرتا رہتا ہے' حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے بعض اوقات ایک شخص ایسے جہنم کا سا عمل کرتا رہتا ہے' حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الثِّقَةِ بِاللّٰهِ فِيْ اَحْوَالِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ بِاِتْيَانِ الْمَاْمُوْرَاتِ وَانْزِعَاجِهِ عَنْ جَمِيْعِ الْمَزْجُوْرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام احوال میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے

جب وہ مامور کاموں کو سرانجام دیتا ہے اور جب وہ تمام ممنوعہ کاموں سے بچتا ہے

347 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم

(متن حدیث): أن اللّٰـهَ جَلَّ وَعَلَا يَقُوْلُ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَـيَّ مِـمَّـا افْـتَـرَضْـتُ عَـلَيْهِ وَمَا يَزَالُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَـصَـرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا فَاِنْ سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ اَعْطَيْتُهُ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِيْ اَعَذْتُهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يكره الموت وأكره مساء ته .

346–وأخرجه أحمد 6/107 من طريق حماد بن زيد، و6/108 من طريق أبي الزناد.

347– ولكن للحديث طرق أخرى يدل مجموعها على أنه له أصلًا.. منها عن عائشة أخرجه أحمد في الزهد، والبيهقي في الزهد من طريق عبد الواحد بن ميمون، عن عروة، عنها، وذكر ابن حبان وابن عدي، أنه تفرد به، وقد قال البخاري: إنه منكر الحديث، لكن أخرجه الطبراني من طريق يعقوب بن مجاهد، عن عروة، وقال: لم يروه عن عروة إلا يعقوب وعبد الواحد. ومنها عن أبي أمامة، أخرجه الطبراني والبيهقي في الزهد بسند ضعيف. ومنها عن علي عند الإسماعيلي في مسند علي. وعن أنس أخرجه أبو يعلى، والبزار، والطبراني، وفي سنده ضعيف أيضًا. وعن حذيفة أخرجه الطبراني مختصرًا وسنده حسن غريب. وعن معاذ بن جبل أخرجه ابن ماجة 3989 وأبو نعيم في الحلية 1/5 مختصرًا وسنده ضعيف أيضًا. والحديث الذي أورده المؤلف أخرجه البخاري 6502 في الرقاق: باب التواضع، عن محمد بن عثمان بن كرامة، بهذا الإسناد.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا يُعْرَفُ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا طَرِيْقَانِ اثْنَانِ هِشَامٌ الْكِنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَكِلَا الطَّرِيْقَيْنِ لَا يَصِحُّ وَاِنَّمَا الصَّحِيْحُ مَا ذَكَرْنَاهُ.

(3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے وہ مجھے (جنگ کی) دعوت دیتا ہے اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ چیزیں وہ ہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ سنتا ہے۔ اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے میرا بندہ جو مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں اور پھر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں اور مجھے کسی بھی کام کو کرنے میں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا مومن کی جان قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے کیونکہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور مجھے اس کا ناپسند کرنا پسند نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت صرف انہی دو طریقوں سے معروف ہے یعنی ہشام کنعانی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جبکہ عبدالواحد بن میمون نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں سندیں مستند نہیں ہیں۔

صحیح روایت وہ ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّشْدِيدِ فِي الْاُمُوْرِ وَتَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلَى الطَّاعَاتِ

امور میں احتیاط کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ اور اس اطاعت پر تکیہ کرنے کو ترک کرنا

348 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يُنَجِّيهِ عَمَلُهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا. (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کسی بھی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے تو تم لوگ میانہ روی اختیار کرو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّسْدِيدِ وَالْمُقَارَبَةِ فِي الْأَعْمَالِ دُونَ الْإِمْعَانِ فِي الطَّاعَاتِ حَتَّى يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اعمال میں سیدھا رہے اور میانہ روی اختیار کرے

وہ اتنی زیادہ نیکیاں نہ کرے کہ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کیا جائے

349 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسماعيل عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَإِنْ كَانَ صَاحِبُهَا سَادًّا وَقَارِبًا فَارْجُوْهُ وَإِنْ اُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تعدوه . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک ہر عمل کی ایک رغبت ہوتی ہے اور ہر رغبت کی ایک فترت ہوتی ہے جب عمل کرنے والا شخص ٹھیک رہے اور میانہ روی اختیار کرے تو تم اس کی امید رکھو اور اگر انگلی کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو پھر تم اسے کسی گنتی میں شمار نہ کرو''۔

348- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/451 عن حجاج ويونس، ومسلم 2816 71 في صفات المنافين: باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى، عن قتيبة بن سعيد، ثلاثتهم عن ليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2816 71 أيضًا من طريق عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، به . وأخرجه الطيالسي 2322 ، وأحمد 2/514و 537، والبخاري 6463 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، والبيهقي في السُّنن 3/18، والبغوي في شرح السُّنة 4192 من طريق ابن أبي ذئب، وأحمد في الزهد ص 475 من طريق أبي معشر، كلاهما عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة . = وأخرجه أحمد 2/235و 326 و390و 509و 524، ومسلم 2816 72 و 73 من طريق عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/344و 466و 495، ومسلم 2816 74 و 76 ، وابن ماجة 4201 في الزهد: باب التوقي على العمل، وأبو نعيم في الحلية 7/129، والبغوي في شرح السُّنة 4194 والبزار 3448 من طرق عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/262، ومسلم 2816 75 ، من طريق إبراهيم بن سعد، والبخاري 5673 في المرضى: باب تمني المريض الموت، والبيهقي في السنن 3/377 من طريق شعيب. وأخرجه أحمد 2/386و 469 من طريق حماد، عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/256 من طريق زياد المخزومي، و 2/482 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي عمرة، و2/488 من طريق أبي مصعب، و 2/509 من طريق أبي سلمة، 2/519 من طريق أبي الزياد الطحان، وأبو نعيم في الحلية 8/379 من طريق حماد، عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 660 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. فانظره.

349- إسناده قوي، وأخرجه الترمذي 2453 في صفة القيامة. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/89 . وفي الباب عن عبد الله بن عمرو، تقدم برقم 11 ، فانظره مع شرح معناه هناك.

ذِكْـرُ الْاَمْرِ بِالْمُقَارَبَةِ فِي الطَّاعَاتِ اِذِ الْفَوْزُ فِي الْعُقْبٰى يَكُوْنُ بِسَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ لَا بِكَثْرَةِ الْاَعْمَالِ

اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' نیکیوں میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے' کیونکہ آخرت کی کامیابی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی وجہ سے ہوگی اعمال کی کثرت کی وجہ سے نہیں ہوگی

350- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يُنْجِي اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قُلْنَا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ منه برحمته . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو' کسی بھی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلوائے گا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ وَالدُّلْجَةِ فِي الطَّاعَاتِ عِنْدَ الْمُقَارَبَةِ فِيهَا

صبح وشام اور رات کے ابتدائی حصے میں نیکیوں کا حکم ہونے کا تذکرہ' جبکہ ان میں میانہ روی اختیار کی جائے

351- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ سَعِيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهُ فسددوا وقاربوا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوَاحِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ دین آسان ہے اور جو شخص اس میں سختی کرنے کی کوشش کرے گا' تو یہ دین اس پر غالب آ جائے گا' تو تم لوگ ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری حاصل کرو اور تم لوگ صبح' شام اور رات کے کچھ حصے (میں عمل) کے ذریعے مدد

350- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي، ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما. ومن حديث جابر أخرجه أحمد 3/337 من طريق محمد بن طلحة، ومسلم 2817 في صفات المنافقين. وأخرجه مسلم 2817 77 من طريق معقل، عن أبي الزبير، عن جابر. ومن حديث أبي هريرة تقدم برقم 348.

351- إسناده صحيح على شرط البخاري، أحمد بن المقدام من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري 39 في العلم: باب الدين يسر، والنسائي 8/121، 122 في الإيمان وشرائعه: باب الدين يسر، عن أبي بكر بن نافع، والبيهقي في السُّنن 3/18.

حاصل کرو"۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ بِإِتْيَانِ الطَّاعَاتِ عَلَى الرِّفْقِ مِنْ غَيْرِ تَرْكِ حَظِّ النَّفْسِ فِيهَا

آدمی کواس بات کاحکم ہے کہ وہ نرمی کے ساتھ نیکیاں سرانجام دے اوران کے بارے میں اپنی ذات کے حصے کوترک نہ کرے (یعنی اس کے حقوق کا خیال رکھے)

352 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متن حدیث): قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَعْنِيْ نَفْسَهُ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنت الذى تقول ذلك ؟ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ صُمْ وَاَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَلَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يُرِيْدُ بِ[ذٰ]لِكَ لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ ضَعْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَمًّا وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَيْهِ من الطاعات . (1: 95)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پتہ چلی کہ میں نے یہ کہا ہے: می[ں] جب تک زندہ رہا' رات بھر نفل پڑھتا رہوں گا اوردن بھر روزہ رکھتا رہوں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیاتم نے یہ بات ک[ہی ہے]

352- إسناده صحيح على شرط مسلم؛ حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه مسلم 1159 181 في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر . وأخرجه مسلم 1159 181 أيضًا عن أبي الطاهر، والنسائي 4/211 في الصيام: باب صوم [...] وإفطار يوم. وأخرجه عبد الرزاق 7862 ، ومن طريقه أحمد 2/187، 188، وأبو داوُد 2427 في الصوم: باب في صوم الدهر تطوعًا، عن مع[...] والبخاري 1976 في الصوم: باب صوم الدهر، و 3418 في أحاديث الأنبياء : باب (وَاسْاَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ [فِي] السَّبْتِ) والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/86، والبغوي في شرح السُّنة 1808 ، والطحاوي 2/85 من طريق محمد بن أبي حفصة، وسي[...] المؤلف في آخر باب صوم التطوع من طريق شعيب، عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 2/201، والنسائي 4/212، والطحاوي 2/86، من [...] محمد بن إبراهيم، وأحمد 2/200 .

ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے' نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم اس کے استطاعت نہیں رکھو گے' تم نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو (رات کے وقت) سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو' نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے' تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو۔ یہ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے۔ میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس سے زیادہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے تین دن روزہ رکھنے کی جو بات ارشاد فرمائی تھی' اگر میں اسے قبول کر لیتا' تو یہ میرے نزدیک اپنے اہل خانہ اور مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

(امام ابن حبان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان:

''اس سے زیادہ فضیلت اور کسی چیز میں نہیں ہے''۔

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اس سے مراد یہ ہے: تمہارے لیے ایسا نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بارے میں اس بات کا پتہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو جن نیکیوں کا پابند کر رہے ہیں وہ ان کے حوالے سے کمزور ہو جائیں گے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

353 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا

353- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم هو الدمشقي، الملقب برحيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد صرح الوليد بالسماع من الأوزاعي. وأخرجه الطبراني 29/50. وأخرجه أحمد 6/84، وابن خزيمة في صحيحه 1283. وأخرجه أحمد 6/189 و244، والبخاري 1970 في الصوم: باب صوم شعبان، ومسلم 2/811 782 في الصيام: باب صيام النبي، وأحمد 6/233 من طريق أبان بن يزيد، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/176 و180، والبخاري 6465 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل. وسيورده برقم 2571 من طريق سعيد المقبري، عن أبي سلمة، به، ويخرج هناك. وسيورده أيضًا برقم 359 و2586 من طريقين عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. فانظرهما. وتقدم برقم 323 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. وسيعيده برقم 1578 بالإسناد المذكور هنا.

قَالَتْ وَكَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَامَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَامَ عَلَيْهَا.

قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ) (المعارج:23).

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِيْ لَا يَتَهَيَّاُ لِلْمُخَاطَبِ اَنْ يَّعْرِفَ صِحَّةَ مَا خُوْطِبَ بِهٖ فِي الْقَصْدِ عَلَى الحقيقة إلا بهذه الألفاظ. (1: 95)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اتنا عمل اختیار کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت تک تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم تھکاوٹ کا شکار نہیں ہو جاتے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے سرانجام دیں' اگرچہ وہ تھوڑا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تھے' تو آپ اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اور وہ لوگ اپنی نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''بے شک اللہ تعالیٰ تھکتا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ تم تھک جاتے ہو''۔

یہ لوگوں کے محاورے کے الفاظ میں سے ہیں' کیونکہ مخاطب شخص کو صرف اسی حوالے سے مفہوم منتقل کیا جاسکتا ہے۔

اس سے مراد اس کا حقیقی مفہوم نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ قَبُوْلِ مَا رُخِّصَ لَهٗ بِتَرْكِ التَّحَمُّلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيْقُ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات لازم ہے کہ وہ اس رخصت کو قبول کرے جو اسے اپنی ذات پر بوجھ لادنے کو ترک کرنے کے حوالے سے دی گئی ہے' جو ان نیکیوں کے حوالے سے ہے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

354 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِحْصَنٍ حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يحب أن تؤتى عزائمه . (3: 68)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: 32

''بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی دی ہوئی رخصت کو قبول کیا جائے۔ جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی لازم کی ہوئی چیزوں پر عمل کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ قَبُوْلَ رُخْصَةِ اللّٰهِ لَهُ فِيْ طَاعَتِهٖ دُوْنَ التَّحَمُّلِ عَلَى النَّفْسِ مَا يَشُقُّ عَلَيْهَا حَمْلُهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے ملنے والی رخصت کو قبول کرے' نہ کہ وہ اپنے اوپر ایسا بوجھ لاددے' جس کو اٹھانا اس کے لئے مشقت کا باعث ہو

355 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث): رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيْ سَفَرٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ يَرُشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ليس من البر الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رخص لكم فاقبلوها . (3: 68)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ایک شخص کو دیکھا جو ایک درخت کے سائے میں موجود تھا' اور اس پر پانی چھڑکا جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے تم لوگوں پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ رخصت قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّرَفُّقُ بِالطَّاعَاتِ وَتَرْكُ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيْقُ

354- إسناده صحيح، الحسين بن محمد وثقه النسائي، وقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح .. وأخرجه الطبراني في الكبير 11880، وأبو نعيم في الحلية 8/276 .

355- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 2/62، من طريق الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/176 في الصيام: باب العلة التي من أجلها قيل ذلك، من طريق شعيب، عن الأوزاعي، به . وفي الباب عن ابن عمر، سيورده المؤلف في أول باب صوم المسافر. وعن أبي مالك كعب بن عاصم الأشعري عند أحمد 5/434، والنسائي 4/174-175، وابن ماجة 1664، والطحاوي 2/63، والبيهقي 4/242 وسنده صحيح.

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیوں میں نرمی اختیار کرے اور اپنے اوپر ایسا بوجھ لادے، جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

356 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): مَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يكون رمضان . (5: 29)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد کبھی بھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف رمضان میں (پورا مہینہ) روزے رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَصْدِ فِي الطَّاعَاتِ دُوْنَ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُ

نیکیوں میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہونا، نہ یہ کہ آدمی اپنے اوپر ایسا بوجھ لادے، جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

357- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يعلى الموصلي حدثنا أبو الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ جَارِيَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ قَائِمٍ يُصَلِّي عَلٰى صَخْرَةٍ فَاَتٰى نَاحِيَةَ مَكَّةَ فَمَكَثَ مَلِيًّا ثُمَّ اَقْبَلَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ عَلٰى حَالِهِ يُصَلِّي فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حتى تملوا . (1: 63)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو ایک چٹان پر کھڑا نماز ادا کر رہا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ایک کنارے (کسی کام کے سلسلے میں) تشریف لائے وہاں آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔ جب آپ واپس تشریف لائے، تو آپ نے اس شخص کو اسی حالت میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ ملائے اور یہ ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تھکاوٹ کا شکار

356- إسناده صحيح. وأخرجه مسلم 1156 174 في الصيام: باب صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان . وأخرجه مسلم 1156 174 أيضا، والنسائي 4/199 في الصيام: باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي. وأخرجه مسلم 1156 173 من طريق كهمس، عن عبد الله بن شقيق، به. وسيورده المصنف في أول باب صوم الدهر. وسيورده في باب صوم التطوع برقم 3651 من طريق مالك. وفي الباب عن ابن عباس عند البخاري 1971 في الصيام: باب ما يذكر من صوم النبي صلى الله عليه وسلم وإفطاره.

357- إسناده ضعيف وأخرجه ابن ماجة 4241 في الزهد: باب المداومة على العمل.

نہیں ہوتا ہے اور تم لوگ تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہو"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّسْدِيدِ فِي اَسْبَابِهٖ مَعَ الِاسْتِبْشَارِ بِمَا يَأْتِي مِنْهَا

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے کاموں میں میانہ روی کو لازم پکڑے اور جو نیکیاں وہ کرتا ہے، ان سے بشارت حاصل کرے

358- (سندحدیث): سَمِعْتُ الْفَضْلَ بْنَ الْحُبَابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَضْحَكُوْنَ فقال لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قليلا ولبكيتم كثيرا فأتاه جبريل فقال إن اللّٰهَ قَالَ لَكَ لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِيْ قَالَ فرجع إليهم وقال سددوا وأبشروا . (3: 20)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اپنے اصحاب کے کچھ افراد کے پاس سے ہوا جو ہنس رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم جان لو، تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔

تو حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ ارشاد فرمایا ہے: آپ میرے بندوں کو کیوں مایوس کر رہے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس واپس تشریف لے گئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ٹھیک رہو اور خوشخبری حاصل کرو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الرِّفْقِ فِي الطَّاعَاتِ وَتَرْكِ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نیکیاں کرتے ہوئے نرمی سے کام لے اور اپنے اوپر ایسا بوجھ نہ لادے، جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

359 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا اَنَّهَا لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

358- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر 113 . وسيعيده المؤلف برقم 662 .

359- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان ثقة، وكذا أبوه، روى لهما أصحاب السُّنن، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/247 عن أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/247 أيضًا من طريق النعمان، عن الزهري، به . وسيورده المؤلف برقم 2586 من طريق يونس.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يسأم الله حتى تسأموا .
توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْأَمُوا مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِي لَا يَتَهَيَّأُ لِلْمُخَاطَبِ اَنْ يَّعْرِفَ الْقَصْدَ فيما يخاطب به إلا بهذه الألفاظ. (3:65)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حولاء بنت تویت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزری' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ کے پاس موجود تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یہ حولاء بنت تویت ہے' یہ رات بھر سوتی نہیں ہیں بلکہ نفل پڑھتی رہتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ رات بھر سوتی نہیں ہیں؟ تم لوگ اتنا عمل کیا کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت تک تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم تھک نہیں جاتے ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''اللہ تعالیٰ تھکتا نہیں ہے' یہاں تک کہ تم تھک جاتے ہو''۔

یہ لوگوں کے محاورے کے الفاظ ہیں' جو مخاطب تک مفہوم منتقل کرنے کے لئے استعمال کیے گئے ہیں' اور وہ مفہوم انہی الفاظ کے ذریعے منتقل ہو سکتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِغْتِرَارِ بِالْفَضَائِلِ الَّتِي رُوِيَتْ لِلْمَرْءِ عَلَى الطَّاعَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کو نیکیوں کے حوالے سے' جو فضائل دکھائے جاتے ہیں ان کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار ہو

360 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ

(متن حدیث): رَاَيْتُ عُثْمَانَ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقْعَدِي هٰذَا تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَغْتَرُّوا . (3:23)

حمران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مقاعد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا پھر یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ پر دیکھا آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

360- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن الملقب بدحيم، ثقة حافظ متقن روى له البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن ماجة 285 في الطهارة: باب ثواب الطهور . وأخرجه أحمد 1/66 عن أبي المغيرة، عن الأوزاعي، به . وسيورده المؤلف برقم 1041 وبرقم 1058 و 1060 .

نے یہ بات ارشادفرمائی:

''جوشخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی: ''تم لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ حَظٌّ رَجَاءَ التَّخَلُّصِ فِي الْعُقْبٰى بِشَيْءٍ مِّنْهَا

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ اس کا ہر بھلائی میں کوئی حصہ ہو اس امید کے تحت کہ اس میں سے کسی ایک کی وجہ سے اسے آخرت میں نجات مل جائے

361- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِشَامِ بن يحيى بن يحيى بن الْغَسَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَحْدَهُ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةً وَاِنَّ تَحِيَّتَهُ رَكْعَتَانِ فَقُمْ فَارْكَعْهُمَا قَالَ فَقُمْتُ فَرَكَعْتُهُمَا ثُمَّ عُدْتُ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ بِالصَّلَاةِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرُ مَوْضُوعٍ اسْتَكْثِرْ اَوِ اسْتَقِلَّ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْمَلُ اِيمَانًا قَالَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ المؤمنين اَسْلَمُ قَالَ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ ويده قال الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوتِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰه فما الصيام قال فرض مجزیء وَعِنْدَ اللّٰهِ اَضْعَافٌ كَثِيْرَةٌ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيْقَ دَمُهُ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ يُسَرُّ اِلٰى فَقِيرٍ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ مَعَ الْكُرْسِيِّ اِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ وَفَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ الْفَلَاةِ عَلَى الْحَلْقَةِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْاَنْبِيَاءُ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ اَوَّلُهُمْ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ نَعَمْ خَلَقَهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ

361- إسناده ضعيف جدًا، وأخرجه بطوله أبو نعيم في الحية 1/166- 168 أخرجه الطبراني في الكبير 1651

فِيْهِ مِنْ رُوحِهِ وَكَلَّمَهُ قِبَلًا ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَرْبَعَةٌ سُرْيَانِيُّونَ اٰدَمُ وَشِيثُ وَاَخْنُوخُ وَهُوَ اِدْرِيسُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ وَنُوحٌ وَاَرْبَعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ هُوْدٌ وَشُعَيْبٌ وَصَالِحٌ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ كِتَابًا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ قَالَ مِائَةُ كِتَابٍ وَاَرْبَعَةُ كُتُبٍ اُنْزِلَ عَلٰى شِيثٍ خَمْسُوْنَ صَحِيفَةً وَاُنْزِلَ عَلٰى اَخْنُوخَ ثَلَاثُونَ صَحِيفَةً وَاُنْزِلَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ عَشْرُ صَحَائِفَ وَاُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى قَبْلَ التَّوْرَاةِ عَشْرُ صَحَائِفَ وَاُنْزِلَ التَّوْرَاةُ والإنجيل والزبور والقرآن

قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ صَحِيفَةُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَتْ اَمْثَالًا كُلُّهَا اَيُّهَا الْمَلِكُ الْمُسَلَّطُ الْمُبْتَلَى الْمَغْرُورُ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْكَ لِتَجْمَعَ الدُّنْيَا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلٰكِنِّيْ بَعَثْتُكَ لِتَرُدَّ عَنِّيْ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنِّيْ لَا اَرُدُّهَا وَلَوْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ وَعَلَى الْعَاقِلِ مَا لَمْ يَكُنْ مَّغْلُوبًا عَلٰى عَقْلِهٖ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ سَاعَاتٌ سَاعَةٌ يُنَاجِي فِيْهَا رَبَّهٗ وَسَاعَةٌ يُحَاسِبُ فِيْهَا نَفْسَهٗ وَسَاعَةٌ يَتَفَكَّرُ فِيْهَا فِيْ صُنْعِ اللّٰهِ وَسَاعَةٌ يَخْلُو فِيْهَا لِحَاجَتِهٖ مِنَ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ لَا يَكُوْنَ ظَاعِنًا اِلَّا لِثَلَاثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ اَوْ مَرَمَّةٍ مَعَاشٍ اَوْ لَذَّةٍ فِيْ غَيْرِ مُحَرَّمٍ وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَصِيرًا بِزَمَانِهٖ مُقْبِلًا عَلٰى شَاْنِهٖ حَافِظًا لِلِسَانِهٖ وَمَنْ حَسَبَ كَلَامَهٗ مِنْ عَمَلِهٖ قَلَّ كَلَامُهٗ اِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰى قَالَ كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ هُوَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَاَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ رَاْسُ الْاَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ نُورٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ وَذُخْرٌ لك فى السماء قلت: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهٗ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّمْتِ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ عَنْكَ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ اَحِبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَجَالِسْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ انْظُرْ اِلٰى مَنْ تَحْتَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى مَنْ فَوْقَكَ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَا تُزْدَرِيَ نِعْمَةُ اللّٰهِ عِنْدَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ لِيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِكَ وَلَا تَجِدْ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَاْتِيْ وَكَفٰى بِكَ عَيْبًا اَنْ تَعْرِفَ مِنَ النَّاسِ مَا تَجْهَلُ مِنْ نَفْسِكَ اَوْ تَجِدَ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَاْتِيْ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أبو إدريس الخولانى هذا هو عائذ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وُلِدَ عَامَ حُنَيْنٍ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ.

وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ مِنْ كِنْدَةَ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الشَّامِ وَقُرَّائِهِمْ سَمِعَ اَبَا إدريس الخولانی وهو بن خمس عَشْرَةَ سَنَةً وَمَوْلِدُهُ يَوْمَ رَاهِطَ فِيْ اَيَّامِ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَزِيْدَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَوَلَّاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَضَاءَ الْمَوْصِلِ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَهْلَ الْحِجَازِ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى الْقَضَاءِ بِهَا حَتّٰى وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْخِلَافَةَ فَاَقَرَّهُ عَلَى الْحُكْمِ فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهَا اَيَّامَهُ وَعُمِّرَ حَتّٰى مَاتَ بدمشق سنة ثلاث وثلاثين ومئة. (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! مسجد کے لئے ایک نفلی (نماز) ہوتی ہے اور اس کی نفلی (نماز) دو رکعات ہے۔ تم اٹھ کر انہیں ادا کرلو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دو رکعات کو ادا کرلیا پھر میں واپس آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا نماز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ (اب تمہاری مرضی ہے) کہ تم زیادہ حاصل کرتے ہو یا کم حاصل کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل ایمان میں سے ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل کون شخص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل ایمان میں سے سب سے زیادہ سلامتی والا کون شخص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گناہوں سے لاتعلق ہو جائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزہ کیا چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک فرض ہے' جو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں (اس کا اجر وثواب) کئی گنا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں (گھوڑے کے) پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس پیسے کم ہوں اور جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ غریب ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو کچھ بھی نازل کیا ہے۔ اس میں سب سے عظیم چیز کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آیت الکرسی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی) کرسی کے مقابلے میں سات آسمان اس طرح ہیں' جیسے کسی بے آب و گیاہ جگہ کے اوپر ایک چھلہ (انگوٹھی) ہو اور عرش کو کرسی پر وہی فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح اس آب و گیاہ جگہ کو اس چھلے (انگوٹھی) پر فضیلت حاصل ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! انبیاء کتنے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار میں نے عرض کی: اس میں سے رسول کتنے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین سو تیرہ کا گروہ ہے۔ میں نے عرض کی: ان میں سب سے پہلے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ رسول نبی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے

انہیں اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا اور ان میں اپنی رُوح کو پھونکا اور سامنے آ کر ان سے کلام کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! چار حضرات سریانی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام' حضرت شیث علیہ السلام' حضرت اخنوخ علیہ السلام یہ حضرت ادریس علیہ السلام اور یہ وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے قلم کے ذریعے لکھا تھا' اور حضرت نوح علیہ السلام چار حضرات کا تعلق عرب سے ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام' حضرت صالح علیہ السلام اور تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل کی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک سو چار کتابیں حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت اخنوخ علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس صحیفے نازل ہوئے پھر تورات' انجیل' زبور اور قرآن نازل ہوئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صحیفہ کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ سارے کا سارا مثالوں والا تھا' لیکن اس میں یہ تحریر تھا۔

''اے بادشاہ! جسے اقتدار عطا کیا گیا ہے اور آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے اور غلط فہمی کا شکار کیا گیا میں نے تمہیں اس لئے نہیں بھیجا تا کہ تم ایک دوسرے کے مقابلے میں دنیا جمع کرو' میں نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے' تا کہ تم مظلوم کی بددعا کو مجھ تک نہ آنے دو' کیونکہ میں مظلوم کی دعا کو مسترد نہیں کرتا۔ خواہ وہ کوئی کافر ہی کیوں نہ ہو اور عقل مند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب تک اس کی عقل مغلوب نہیں ہوتی وہ اپنے وقت کو مختلف حصوں میں تقسیم کرے کچھ وقت میں وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا رہے۔ کچھ وقت میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے کچھ وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر غور وفکر کرتا رہے اور کچھ وقت وہ اپنے کھانے پینے کی تیاری کے لئے مخصوص رکھے۔ عقلمند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تین چیزوں کی تیاری رکھے۔ اپنے انجام (یعنی آخرت) کے لئے زادراہ کی' اپنی زندگی گزارنے کے لئے ضروریات زندگی کی' یا پھر ایسی لذت کی جو حرام نہ ہو اور عقلمند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کی بصیرت رکھتا ہوا اپنے حال کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی زبان کی حفاظت کرے اور جو شخص اپنے عمل کے مقابلے میں اپنے کلام کا حساب رکھتا ہے اس کا کلام کم ہوتا ہے اور صرف وہی کلام ہوتا ہے' جو انتہائی ضروری ہو''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ساری کی ساری عبرت آمیز باتیں تھیں۔ (جن میں سے کچھ باتیں یہ ہیں)

''مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو موت پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ خوش رہتا ہے۔ مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے' جو جہنم پر بھی یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ ہنستا ہے مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے' جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ نصب کر لیتا ہے۔ مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو دنیا اور اہل دنیا کی حالات کی تبدیلی کو دیکھتا ہے اور پھر بھی وہ دنیا سے مطمئن ہوتا ہے۔ مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے' جو حساب پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی عمل نہیں کرتا''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی نصیحت

کرتا ہوں' کیونکہ یہ تمام معاملے کی بنیاد ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا لازم ہے اور کیونکہ یہ زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا اور آخرت میں تمہارے لئے ذخیرہ ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ زیادہ ہنسنے سے بچو' کیونکہ یہ چیز دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کے نور کو رخصت کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر خاموشی اختیار کرنا لازم ہے' البتہ بھلائی کی بات کا حکم مختلف ہے' کیونکہ یہ چیز تم سے شیطان کو پرے کر دے گی اور تمہارے دین کے معاملے میں تمہارے لئے مددگار رہوگی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو' کیونکہ اس طرح تم اپنے پاس موجود اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کمتر نہیں سمجھو گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حق بات کہو اگر چہ وہ کڑوی ہو۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہونا یہ چاہئے کہ وہ چیز تمہیں لوگوں سے پرے کر دے' جسے تم اپنی ذات کے حوالے سے جانتے ہو اور جو کام تم خود کرتے ہو اس کی وجہ سے لوگوں کے خلاف جذبات نہ رکھو۔ اور تمہارے عیب دار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ تم لوگوں کے حوالے سے اس چیز کی شناخت رکھو جس سے تم اپنے حوالے سے ناواقف ہو یا لوگوں کے خلاف اس حوالے سے جذبات رکھو جو تم خود کرتے ہو۔

پھر نبی اکرم ﷺ اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا:

''اے ابوذر! تدبیر کی مانند کوئی عقلمندی نہیں ہے اور رکنے کی مانند کوئی ورع (پرہیز) نہیں ہے اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوادریس خولانی نامی یہ راوی عائذ اللہ بن عبداللہ ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں غزوہ حنین کے سال پیدا ہوئے تھے اور سن **80** ھ میں ان کا شام میں انتقال ہوا تھا۔

یحییٰ بن یحییٰ غسانی نامی راوی کا تعلق کندہ سے ہے' اور یہ دمشق کا رہنے والا ہے۔

یہ شام کے علم فقہ اور علم قرأت کے ماہرین میں سے ایک ہے انہوں نے ابوادریس خولانی سے احادیث کا سماع پندرہ سال کی عمر میں کیا تھا ان کی پیدائش راہط کے دن معاویہ بن یزید کے دور خلافت میں **64** ھ میں ہوئی تھی۔

سلیمان بن عبدالملک نے انہیں موصل کا قاضی مقرر کیا تھا۔ انہوں نے سعید بن مسیّب اور اہل حجاز سے احادیث کا سماع کیا ہے یہ وہاں قاضی کے منصب پر اس وقت تک فائز رہے' جب تک عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نہیں بن گئے پھر حکم نے انہیں برقرار رکھا اور اس کے عہد خلافت میں یہ مسلسل اسی عہدے پر فائز رہے ان کی عمر طویل ہوئی تھی یہاں تک کہ ان کا انتقال **133** ھ میں دمشق میں ہوا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الْعِبَادَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ رَجَاءَ النَّجَاةِ فِي الْعُقْبَى بِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ خفیہ اور اعلانیہ طور پر عبادت کو لازم پکڑے اس امید کے تحت کہ آخرت میں اسے اس کی وجہ سے نجات مل جائے گی

362 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حق العباد على الله إذا فعلوا ذلك أن لا يعذبهم. (3: 53)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری پر) سوار تھا میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی پچھلی لکڑی تھی۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر چلتے رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

362- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 5967 في اللباس: باب إرداف الرجل خلف الرجل، و 6267 في الاستئذان: باب من أجاب بلبيك وسعديك، و 6500 في الرقاق: باب من جاهد نفسه في طاعة الله، ومسلم 30 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، والطبراني في الكبير 20/ 81. وأخرجه أحمد 5/242 من طريق عفان، والبخاري 6267 عن همام بن يحيى، به. وأخرجه البخاري في الإيمان 128 باب: من خص بالعلم قومًا دون قوم كراهية ألا يفهموا، ومسلم في الإيمان 32، والبغوي في شرح السُّنة 49، من طريق هشام بن أبي عبد الله الدستوائي، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 5/228، 236، والطبراني في الكبير 20/ 83 و 84 و 85 و 76 و 87، من طرق عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن أنس، عن معاذ. وأخرجه عبد الرزاق 20546، وأحمد 5/228، والبخاري 2856 في الجهاد: باب اسم الفرس والحمار، ومسلم 30 49، والطبراني 20/ 254 و 255 و 256 و 257، والترمذي 2643 في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، والبغوي 48، من طرق عن أبي إسحاق، عن عمرو بن ميمون، عن معاذ بن جبل، ونسبه المزي في تحفة الأشراف 8/411 إلى النسائي في كتاب العلم من السُّنن الكبرى. وأخرجه أحمد 5/229، 230، والبخاري 7373 في التوحيد: باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم أمته إلى توحيد الله، ومسلم، 30 50، والطبراني 20/ 317 و 318 و 319 و 320 من طرق عن أبي حصين والأشعث بن سليم، عن الأسود بن هلال، عن معاذ. وأخرجه أحمد 5/230، والطبراني في الكبير 20/ 273 من طريق شعبة، وابن ماجة 4296 في الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة.

فرمایا: یہ کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو جب بندے ایسا کرلیں تو پھر بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ جب وہ ایسا کرلیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِصْلَاحِ أَحْوَالِهِ حَتّٰى يُؤَدِّيَهُ ذٰلِكَ إِلٰى مَحَبَّةِ لِقَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے احوال کی اصلاح کرے تاکہ یہ بات اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرنے تک لے جائے

363 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ فإذا كره لقائی كرهت لقاءه. (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میرا بندہ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاِسْتِدْلَالِ عَلٰى مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِتَعْظِيمِ النَّاسِ عِنْدَهُ بِمَحَبَّةِ خَوَاصِّ أَهْلِ الْعَقْلِ وَالدِّينِ إِيَّاهُ

اہل عقل اور اہل دین میں سے خواص لوگ جب کسی شخص سے محبت کریں اور لوگ کسی شخص کی تعظیم کریں تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس شخص سے محبت رکھنے پر استدلال کرنے کا تذکرہ

364 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

363- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 1448 . وهو في الموطأ 1/240 في الجنائز: باب جامع الجنائز، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 7504 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلامَ اللّٰهِ) ، والنسائي 4/10 في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله. وأخرجه أحمد 2/418، والنسائي 4/10 عن قتيبة بن سعيد، عن المغيرة بن عبد الرحمن القرشي، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/451 . وسيورده المؤلف برقم 3008 من حديث أبي هريرة أيضًا. وفي الباب عن عبادة بن الصامت، سيورده المؤلف برقم 3009 ، وعن عائشة سيورده برقم 3010 .

زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا نَادَی جِبْرِیْلَ اِنِّیْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فأحبه قال فیقول جِبْرِیْلُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ رَبَّكُمْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ وَیُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا فَمِثْلُ ذلك . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو جبرائیل سے فرماتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو' تو حضرت جبرائیل اہل آسمان سے کہتے ہیں: بیشک تمہارا پروردگار فلاں بندے سے محبت کرتا ہے' تو تم لوگ بھی اس سے محبت کرو' تو آسمان والے اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے' تو پھر بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَّحَبَّةِ اَهْلِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ الْعَبْدَ الَّذِیْ یُحِبُّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اہل آسمان اور اہل زمین اس بندے سے محبت کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

365- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِدْرِیْسَ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

(متن حدیث): اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِیْلَ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ مَالِكٌ لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ فِی الْبُغْضِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تعالی عَنْهُ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سُهَیْلٌ عَنْ اَبِیْهِ وَسَمِعَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ

364-إسناده صحيح على شرط مسلم .'وأخرجه البخاري 7485 في التوحيد: باب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة

365- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 3470 من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 3/128 باب ما جاء في المتحابين في الله، ومن طريق مالك أخرجه مسلم 2637 في البر والصلة، باب إذا أحب الله عبدًا حببه إلى عباده. وأخرجه الطيالسي 2436 ، عن وهيب، وعبد الرزاق 19673 ومن طريقه أحمد 2/267 عن معمر، وأحمد 2/341 من طريق ليث، و 2/413 من طريق أبي عوانة، و 2/509، ومسلم 2637 158 من طريق عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة الماجشون، ومسلم 2637 ، والترمذي 3161 في التفسير: باب ومن سورة مريم

حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ (3: 68)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو وہ جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت رکھو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ پھر وہ آسمان والوں کے درمیان اعلان کرتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے' تو تم لوگ بھی اس سے محبت رکھو' تو آسمان والے بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

''اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے'' مالک نامی راوی نے یہ کہا ہے میرا گمان ہے کہ روایت میں ناپسند کرنے کے الفاظ ہیں۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت سہیل نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ روایت کا قعقاع بن حکیم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ مَنْ وَصَفْنَا قَبْلُ لِلْمَرْءِ عَلَى الطَّاعَاتِ اِنَّمَا هُوَ تَعْجِيلُ بُشْرَاهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے پہلے جس محبت کا تذکرہ کیا ہے' جو نیکیوں کے حوالے سے آدمی کو ملتی ہے' تو یہ اسے دنیا میں پہلے ہی مل جانے والی خوشخبری ہے

366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ يَعْمَلُ لِنَفْسِهِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ . (1: 2)

❀❀ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص اپنے لئے عمل کرتا ہے' لیکن لوگ اس سے محبت کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کو جلدی مل جانے والی خوشخبری ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحْمَدَةَ النَّاسِ لِلْمَرْءِ وَثَنَاءَ هُمْ عَلَيْهِ اِنَّمَا هُوَ بُشْرَاهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں کا کسی شخص کی اچھائی بیان کرنا اور اس کی تعریف کرنا اسے دنیا میں مل جانے والی خوشخبری ہے

366- إسناده صحيح على شرط الصحيح، مسدد من رجال البخاري، وعبد الله بن الصامت من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه أحمد 5/157 و168 عن وكيع ومحمد بن جعفر، ومسلم 2642 في البر والصلة: باب إذا أثنى على الصالح وابن ماجة 4225 في الزهد: باب الثناء الحسن: والبغوي في شرح السُّنة 4139 و 4140.

367 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ يَحْمَدُهُ النَّاسُ قَالَ ذٰلِكَ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ . (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جوکوئی نیکی کا عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مومن کو ملنے والی خوشخبری ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُثْنِىْ عَلٰى مَنْ يُّحِبُّهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِاَضْعَافِ عَمَلِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو مسلمان اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تعریف یوں کرتا ہے کہ بھلائی یا برائی کے حوالے سے اس کے عمل کو دگنا کر دیتا ہے (یا کئی گنا کر دیتا ہے)

368 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَشِيْطٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ قال حدثنا المقرىء عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا السَّمْحِ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اَثْنَى عَلَيْهِ بِسَبْعَةِ اَضْعَافٍ مِّنَ الْخَيْرِ لَمْ يَعْمَلْهَا وَاِذَا سَخِطَ عَلٰى عَبْدٍ اَثْنَى عَلَيْهِ بِسَبْعَةِ اَضْعَافٍ مِّنَ الشَّرِّ لَمْ يَعْمَلْهَا . (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو ایسی سات ہزار بھلائیوں کے ہمراہ اس کی تعریف کرتا ہے' جس کا اس بندے نے ارتکاب بھی نہیں کیا اور جب وہ کسی بندے پر ناراض ہوتا ہے' تو ایسی سات ہزار برائیوں کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے' جس کا اس شخص نے ارتکاب نہیں کیا''۔

367- إسناده صحيح على شرط الصحيح، أحمد بن المقدام العجلي: خرج له البخاري فقط .وأخرجه أحمد 5/156 عن بهز، ومسلم 2642 في البر والصلة: باب إذا أثنى على الصالح .

368- إسناده ضعيف . وأخرجه أحمد 3/38 عن أبي عبد الرحمن المقرىء، وأخرجه أحمد 3/40 عن أبي عاصم. وأخرجه أحمد 3/76 عن حسن بن موسى. قال الهيثمي في المجمع 10/272، 273 بعد أن زاد نسبته إلى أبي يعلى: ورجاله وثقوا على ضعف في بعضهم.

فَصْلٌ

(فصل)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِعْدَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِعِبَادِهِ الْمُطِيْعِينَ مَا لَا يَصِفُهُ حِسٌّ مِنْ حَوَاسِّهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے جس کی صفت ان کے حواس میں سے کوئی بھی حس بیان نہیں کر سکتی

369 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَمِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ: (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) (السجدة: 17). (3: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

"اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار رکھی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہے۔ کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں ہے۔ کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال تک نہیں آیا۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:) اس کا مصداق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود (یہ آیت ہے)

"کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے جو ان کے کئے ہوئے عمل کا بدلہ ہے"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا وَعَدَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْعُقْبٰى مِنَ الثَّوَابِ عَلٰى اَعْمَالِهِمْ فِي الدُّنْيَا

369- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار: هو الرمادى أبو إسحاق البصرى حافظ روى له أبو داوُد والترمذى، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الحميدى 1133، ومن طريقه البخارى 3244 فى بدء الخلق: باب ما جاء فى صفة الجنة وأنها مخلوقة، وأخرجه البخارى 4779 فى التفسير: باب (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ)، ومسلم 2824 فى الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب ومن سورة السجدة. وأخرجه مسلم 2824 3. وأخرجه ابن أبى شيبة 13/109، ومن طريقه مسلم 2824 4، وابن ماجة 4328 فى الزهد: باب صفة الجنة. عن أبى معاوية، وأحمد 2/466 من طريق سفيان، و 2/495 عن ابن نمير، والبخارى 4780 ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 4371.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کے ساتھ ان کے دنیا میں کئے گئے اعمال کے بدلے میں آخرت میں جس اجر وثواب کا وعدہ کیا ہے

370 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ

(متنِ حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ قَوْلِهٖ (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) (الفتح: 1، 2) قَالَ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاِنَّ اَصْحَابَهٗ قَدْ اَصَابَتْهُمُ الْكَآبَةُ وَالْحُزْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَتَلَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَا يَفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يَفْعَلُ بِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ بَعْدَهَا: (لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ) الآية (الفتح: 5)، (3: 64)

حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بیشک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کردی ہے' تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو پریشانی اور غم کا سامنا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے' جو میرے نزدیک دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ان لوگوں کے سامنے تلاوت کی' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات' تو بیان کردی ہے کہ اس نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے' لیکن اس نے ہمارے ساتھ کیا کرنا ہے۔ (یہ بیان نہیں کیا)' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد والی یہ آیت نازل کردی۔

''تاکہ وہ مومن مردوں اور مومن خواتین کو ایسی جنتوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

370- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/215 ومسلم 1786 في الجهاد والسير: باب صلح الحديبية، عن طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/122 و134 و 252، ومسلم 1786 ، والبغوي في شرح السُّنة 4019 من طريق همّام، وأحمد 3/173، والبخاري 4172 في المغازي: باب غزوة الحديبية، و 4834 في التفسير: باب (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) من طريق شعبة، وأحمد 3/197، والترمذي 3263 في التفسير: باب ومن سورة الفتح، من طريق معمر، ومسلم 1786 ، والبيهقي في السُّنن 5/217 من طريق شيبان، ومسلم 1786 .

371- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سعيد بن بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِيْ جدى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِىْ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) اَنَّهَا نَزَلَتْ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصْحَابُهُ قَدْ خَالَطَهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ قَدْ حِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَسَاكِنِهِمْ وَنَحَرُوا الْبُدْنَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا فَقَرَاَهَا عَلَيْهِمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يَفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يَفْعَلُ بِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ) إلى اٰخر الآية (3: 64)

حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بیشک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کی''۔

''یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر نازل ہوئی تھی جبکہ آپ کے اصحاب کو غم اور تکلیف کا سامنا تھا' کیونکہ وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکے تھے اور انہوں نے حدیبیہ میں ہی اپنے قربانی کے جانور قربان کر دیئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوری آیت ان لوگوں کے سامنے تلاوت کی' تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے لئے مبارک باد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کر دیا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ کیا سلوک کرے گا' لیکن وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تا کہ وہ مومن مردوں اور مومن خواتین کو ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ كَانَ ضَامِنًا بِهَا عَلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

ان خصوصیات کا تذکرہ' جب کوئی بندہ ان پر عمل پیرا ہوتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں آ جاتا ہے

372 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عمرو عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ

372– إسناده حسن . وأخرجه البيهقي في السُّنن 9/166، 167 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، به. وهو في المعجم الأوسط للطبراني، كما في مجمع البحرين .507. وأخرجه أحمد 5/241، والطبراني في الكبير 20/ 55 ، والبزار 1649

غَدَا اِلٰى مَسْجِدٍ اَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُعَزِّزُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ جَلَسَ فِىْ بَيْتِهٖ لَمْ يَغْتَبْ اِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ. (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' تو وہ اللہ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو وہ بھی اللہ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص حاکم وقت کے پاس جاتا ہے' تاکہ اس کی مدد کرے وہ بھی اللہ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے اور کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوتا ہے۔ (یعنی اس کی امان میں ہوتا ہے)''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِىْ يَسْتَوْجِبُ الْمَرْءُ بِهَا الْجِنَانَ مِنْ بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا

ان خصوصیات کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کیلئے اس کے پروردگار کی طرف سے جنت واجب ہو جاتی ہے

373 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِىُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مَعَ الْاِيْمَانِ عَمَلًا قَالَ يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ قُلْتُ وَاِنْ كَانَ مُعْدَمًا لَا شَىْءَ لَهٗ قَالَ يَقُوْلُ مَعْرُوْفًا بلسانه قال قلت وإن كَانَ عَيِيًّا لَا يُبْلِغُ عَنْهُ لِسَانُهٗ قَالَ فَيُعِيْنُ مَغْلُوْبًا قُلْتُ فَاِنْ كَانَ ضَعِيْفًا لَا قُدْرَةَ لَهٗ قَالَ فَلْيَصْنَعْ لِاَخْرَقَ قُلْتُ وَاِنْ كان أخرق قال فالتفت إلى وقال مَا تُرِيْدُ اَنْ تَدَعَ فِىْ صَاحِبِكَ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ فَلْيَدَعِ النَّاسَ مِنْ اَذَاهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ كَلِمَةُ تَيْسِيْرٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا يُرِيْدُ بِهَا مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا اَخَذَتْ بيده يوم القيامة حتّٰى تدخله الجنة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِىُّ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُذَيْنَةَ مِنْ ثقات أهل اليمامة . (1: 2)

ابوکثیر سحیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے کہ بندہ جب اسے کر لے' تو وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ایمان کے ہمراہ کوئی عمل بھی ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

373- وأخرجه الحاكم 1/63 وأخرجه الطبرانی فی الكبير 1650 قال الهيثمی فی المجمع 3/135: ورجاله ثقات . وأخرجه البزار 941 عن أبی كريب، قال الهيثمی فی المجمع 3/109: فيه العوام بن جويرية، وفيه ضعف.

بندے کو جو رزق دیا ہے وہ اس میں سے تھوڑا سا (اللہ کی راہ میں بھی) دے' میں نے عرض کیا اگر وہ کوئی ایسا شخص ہو' جس کے پاس کوئی بھی چیز نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنی زبان کے ذریعے نیکی کی بات کہے میں نے عرض کی: اگر وہ ایسا معذور ہو کہ اپنی زبان کے ذریعے کچھ نہ پہنچا سکتا ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مغلوب شخص کی مدد کرے میں نے عرض کی: اگر وہ ایسا کمزور ہو کہ وہ اس کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ کسی معذور کے لئے کوئی کام کرے میں نے عرض کی: اگر وہ خود معذور ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: اگر تم اس شخص کے بارے میں کوئی بھلائی باقی نہیں رہنے دینا چاہتے' تو پھر وہ شخص لوگوں کو اپنی اذیت سے محفوظ رکھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ کلمات آسانی فراہم کرنے کے لئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جو کوئی بندہ ان میں سے جو بھی کام کرے گا اور وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کا ارادہ کرے گا تو یہ عمل قیامت کے دن اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوکثیر سحیمی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن اذینہ ہے اور یہ یمامہ کے رہنے والے ''ثقہ'' راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ اَوْ بَعْضَهَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ان خصائل کا تذکرہ' جب کوئی بندہ ان پر عمل کرتا ہے یا ان میں سے بعض خصائل پر عمل کرتا ہے' تو وہ جنتی ہوتا ہے

374- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ فَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْاَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ اَوَلَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعْطِيَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْقَاطِعِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذَاكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ . (1: 2)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

374- إسناده صحيح . وأخرجه الطيالسي 739 ، وأحمد 4/299، والبيهقي في السُّنن 10/272، 273، والبغوي في شرح السُّنة 2419 من طرق عن عيسى بن عبد الرحمٰن، به. قال الهيثمي في المجمع 4/240: ورجاله يعني أحمد ثقات.

نے مختصر الفاظ استعمال کئے ہیں اور بڑی بات دریافت کی ہے' تم جان (یعنی غلام یا کنیز) کو آزاد کرو اور گردن کو چھڑاؤ' اس نے دریافت کیا: یہ دونوں ایک ہی چیز نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جان کو آزاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ تم صرف اسے آزاد کرو اور گردن کو چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ تم اس کی قیمت ادا کرو (اور دوسرے شخص کے غلام کو آزاد کردو) ایسا عطیہ دینا جو مسلسل جاری ہو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال نہ رکھنے والے رشتے دار پر خرچ کرنا اور اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو تم بھوکے کو کھانا کھلا دو اور پیاسے کو کچھ پلا دو نیکی کا حکم دو برائی سے منع کردو اگر تم اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے' تو تم بھلائی کی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روک کے رکھو۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَجْرَ السِّرِّ وَاَجْرَ الْعَلَانِيَةِ لِمَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ طَاعَةً فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فَاطَّلِعَ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ وُجُوْدِ عِلَّةٍ فِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ' جو شخص خفیہ اور اعلانیہ طور پر' اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیکی کا کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر خفیہ طور پر یا اعلانیہ طور پر لکھتا ہے

اور پھر اس صورتحال میں اس میں موجود کسی علت کے بغیر اس پر مطلع ہوا جاتا ہے

375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ اَبُوْ سِنَانٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَيُسِرُّهُ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ سَرَّهُ قَالَ له أجران أجر السر وأجر العلانية.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ اِنَّ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَيُسِرُّهُ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ سَرَّهُ مَعْنَاهُ اَنَّهُ يَسُرُّهُ اَنَّ اللّٰهَ وَفَّقَهُ لِذٰلِكَ الْعَمَلِ فَعَسٰى يُسْتَنُّ بِهٖ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ كُتِبَ لَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا سَرَّهُ ذٰلِكَ لِتَعْظِيْمِ النَّاسِ اِيَّاهُ اَوْ مَيْلِهِمْ اِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ ضَرْبًا مِنَ الرِّيَاءِ لَا يَكُوْنُ لَهٗ اَجْرَانِ وَلَا اَجْرٌ واحد. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کوئی عمل کرتا ہے اور اسے پوشیدہ رکھتا ہے' لیکن جب اس کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے' تو کیا یہ بات اسے اچھی لگنی چاہئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے شخص کو دو اجر ملیں گے۔ ایک پوشیدہ رکھنے کا اجر اور ایک ظاہر ہونے کا اجر۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ:

375– حبيب بن أبي ثابت مدلس، ولم يصرح بالتحديث، وسعيد بن سنان وثقه أبو داؤد وأبو حاتم وغيرهما، وقال أحمد: ليس بالقوى فـي الحديث، وهو من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات. والحديث في مسند أبي داؤد الطيالسي 2430 من طريقه أخرجه الترمذي 2384 في الزهد: باب عمل السر، وابن ماجة 4226 في الزهد: باب الثناء الحسن.

''بے شک ایک شخص ایک عمل کرتا ہے اور وہ اسے پسند آتا ہے اور وہ جب اس پر مطلع ہوا جائے تو یہ چیز اسے اچھی لگتی ہے''۔

اس کا مطلب یہ ہے: آدمی اس بات پہ خوش ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس عمل کی توفیق دی ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس بارے میں اس کی پیروی کی جائے تو جب اس طرح کی صورتحال ہو تو اسے دوطرح کا اجر ملے گا اور جب آدمی کو یہ بات اس لیے اچھی لگے تاکہ لوگ اس کی تعظیم کریں گے یا اس کی طرف مائل ہوں گے یہ ریا کی ایک قسم ہے ایسے شخص کو دگنا اجر نہیں ملے گا بلکہ اسے ایک اجر بھی نہیں ملے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ مَغْفِرَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا تَكُوْنُ اَقْرَبُ اِلَى الْمُطِيْعِ مِنْ تَقَرُّبِه بِالطَّاعَةِ اِلَى الْبَارِئ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت نیکی کرنے والے شخص کے زیادہ قریب ہوتی ہے

جتنا وہ شخص نیکی کرنے کی وجہ سے باری تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے

376 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ اَنْبَاَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِىْ مِنِّىْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّىْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وإذا أتانى مشيا أتيته هرولة وإن هرولة سعيت إليه والله أوسع بالمغفرة .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ذراع میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک باع اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں اور اگر وہ دوڑتا ہوا آتا ہے تو میں زیادہ تیزی سے چل کر اس کی طرف جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ وسیع مغفرت کرنے والا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يُجَازِى الْمُؤْمِنَ عَلٰى حَسَنَاتِهٖ فِى الدُّنْيَا كَمَا يُجَازِى عَلٰى سَيِّئَاتِهٖ فِيْهَا

376- حديث صحيح، محمد بن المتوكل صدوق عارف، له أوهام كثيرة. وقد توبع عليه، وباقى رجال الإسناد ثقات، رجال الشيخين.

وأخرجه مسلم 2675 20 فى الذكر والدعاء : باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى. وعلقه البخارى 7537 فى التوحيد: باب ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وروايته عن ربه. وتقدم برقم 811 و 812 من طريق الأعمش.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی مومن بندے کو اس کی نیکیوں کا اجر دنیا میں ہی دے دیتا ہے' جس طرح وہ کسی مومن کی برائی کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتا ہے

377 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ حَسَنَةً يُثَابُ عَلَيْهَا الرِّزْقَ فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَإِذَا اَفْضٰى إِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يعطى بها خيرا . (3: 66)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ کسی مومن پر نیکی کے حوالے سے ظلم نہیں کرتا وہ دنیا میں اسے رزق عطا کرتا ہے اور آخرت میں اس نیکی کا بدلہ عطا کرے گا جہاں تک کافر کا تعلق ہے' تو وہ دنیا میں اپنی نیکیوں کا پھل کھا لیتا ہے اور جب وہ آخرت کی طرف جائے گا' تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی' جس کے عوض میں اسے کوئی بھلائی دی جائے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَةَ الْوَاحِدَةَ قَدْ يُرْجٰى بِهَا لِلْمَرْءِ مَحْوُ جِنَايَاتٍ سَلَفَتْ منه

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات کسی ایک نیکی کے بارے میں امید رکھی جا سکتی ہے کہ وہ آدمی کے گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے

378 –(سندحدیث): أَخْبَرَنَا بن قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ وَزِيرٍ الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَعَبَّدَ عَابِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَعَبَدَ اللّٰهَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِّينَ عَامًا فَاَمْطَرَتِ الْاَرْضُ فَاخْضَرَّتْ فَاَشْرَفَ الرَّاهِبُ مِنْ صَوْمَعَتِهِ فقَالَ لَوْ نَزَلْتُ فَذَكَرْتُ اللّٰهَ لَازْدَدْتُ خَيْرًا فَنَزَلَ وَمَعَهُ رَغِيفٌ اَوْ رَغِيفَانِ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْاَرْضِ لَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهَا وَتُكَلِّمُهُ حَتّٰى غَشِيَهَا ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ الْغَدِيرَ يَسْتَحِمُّ فَجَاءَهُ سَائِلٌ فَاَوْمَاَ إِلَيْهِ اَنْ يَاْخُذَ الرَّغِيفَيْنِ اَوِ الرَّغِيفَ ثُمَّ مات فوزنت عبادة ستين سنة بتلك الزينة فَرَجَحَتِ الزَّنْيَةُ بِحَسَنَاتِهِ ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيفُ اَوِ الرَّغِيفَانِ مَعَ حَسَنَاتِهِ فَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُ فَغُفِرَ لَهُ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ غَالِبُ بْنُ وَزِيرٍ عَنْ وَكِيعٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ

377– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/123، ومسلم 2808 56 فى صفات المنافقين: باب جزاء المؤمن بحسناته فى الدنيا والآخرة، من طريق يزيد بن هارون، وأحمد 3/123 و283، والبغوى فى شرح السُّنة 4118 .

وأخرجه الطيالسى 2011 عن عمران، ومسلم 2808 57 من طريق سليمان بن طرخان.

378– إسناده ضعيف، وأورده السيوطى فى الجامع الكبير ص 473 عن ابن حبان.

بِالْعِرَاقِ وَهٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ به أهل فلسطين عن وكيع. (3: 6)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک عبادت گزار شخص عبادت کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنی عبادت گاہ میں ساٹھ برس تک عبادت کی ایک مرتبہ بارش ہوئی اور زمین سرسبز و شاداب ہوگئی۔ اس راہب نے اپنی عبادت گاہ سے باہر جھانک کر دیکھا' تو اس نے سوچا اگر میں نیچے جا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں' تو میں زیادہ بھلائی حاصل کرلوں گا۔ پھر وہ وہاں سے نیچے اتر آیا اس کے ساتھ ایک یا شاید دو روٹیاں تھیں۔ ابھی وہ زمین میں پہنچا تھا کہ ایک عورت سے اس کی ملاقات ہوئی۔ وہ راہب اس عورت سے بات چیت کرنے لگا۔ وہ عورت اس شخص کے ساتھ بات چیت کرنے لگی' یہاں تک کہ اس شخص نے اس عورت کے ساتھ زنا کرلیا پھر اس پر مدہوشی طاری ہوئی' تو وہ غسل کرنے کے لئے کنویں میں اتر گیا۔ اسی دوران ایک مانگنے والا اس کے پاس آیا' تو اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا کہ ان دو روٹیوں' یا ایک روٹی کو لے لو' پھر وہ راہب فوت ہوگیا' تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا وزن اس ایک مرتبہ زنا کرنے کے ساتھ کیا گیا' تو وہ زنا کرنا اس کی نیکیوں سے زیادہ وزنی تھا پھر وہ ایک یا دو روٹیاں اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھی گئیں' تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا اور اس شخص کی مغفرت ہوگئی''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غالب بن وزیر نامی راوی نے وکیع نامی راوی سے بیت المقدس میں سنی تھی۔ انہوں نے یہ روایت عراق میں بیان نہیں کی یہ ان روایات میں سے ایک ہے جنہیں اہل فلسطین' وکیع کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

ذكر تفضل الله حل وَعَلا عَلَى الْعَامِلِ حَسَنَةً بِكَتْبِهَا عَشْرًا وَالْعَامِلِ سيئة بواحدة

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس نیکی کا اجر دس گنا لکھتا ہے' اور برائی کرنے والے کا بدلہ کا ایک گنا لکھتا ہے

379 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِيْ اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَا لَمْ يعمل فإذا عملها فأنا أكتبى اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَاِذَا عَمِلَهَا فَاَنَا اَكْتُبُهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ بِاَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَاَنَا اَغْفِرُهَا مَا لَمْ يَفْعَلْهَا فَاِذَا فَعَلَهَا فأنا

379– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 2/315، ومسلم 129 في الإيمان: باب إذا همَّ العبد بحسنة، وابن منده في الإيمان برقم 376 ، والبغوي في شرح السُّنة 4148 . وسيورده المؤلف برقم 380 و 381 و 382 وبرقم 383 من طريق العلاء.

أكتبها مثلها .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ''جب میرا بندہ یہ سوچتا ہے کہ وہ ایک نیکی کرے گا' تو میں اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہوں جب تک وہ اس پر عمل نہیں کرتا جب وہ اس پر عمل بھی کر لیتا ہے' تو میں اس کا دس گنا اجر نوٹ کر لیتا ہوں اور جب بندہ یہ سوچتا ہے کہ وہ کوئی گناہ کرے گا' تو جب تک وہ اس کا ارتکاب نہیں کرتا میں اس سے درگزر کرتا ہوں اور جب وہ اس کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو میں اسے ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَارِكَ السَّيِّئَةِ اِذَا اهْتَمَّ بِهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِفَضْلِهٖ حَسَنَةً بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کوئی شخص برائی کا پختہ ارادہ کرے اور پھر اسے ترک کر دے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے

380 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تكتبوها بمثلها فإن تركها فاكتبوها حسنة . (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔ ''اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے' جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لو اور جب وہ اس پر عمل کرے' تو تم اسے دس گنا کے طور پر نوٹ کر لو اور جب میرا بندہ برائی کا ارادہ کرے' تو تم اسے نوٹ نہ کرو اور اگر وہ اسے چھوڑ دے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهٖ حَسَنَةً وَاحِدَةً لِمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا وَكَتْبِهٖ سَيِّئَةً وَاحِدَةً اِذَا عَمِلَهَا مَعَ مَحْوِهَا عَنْهُ اِذَا تَابَ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' جس نے برائی کا پختہ ارادہ کیا تھا پھر اس نے اس پر عمل نہیں کیا

اس کے لئے ایک برائی نوٹ کرتا ہے' جب بندہ اس پر عمل کر لیتا ہے' اور پھر اگر وہ اس سے توبہ کر لے' تو وہ برائی کو مٹا دیتا ہے

380- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار روى له أبو داوُد والترمذي، وهو حافظ، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/242 عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 128 في الإيمان: باب إذا هم العبد .. والترمذي 3073 في التفسير: باب ومن سورة الأنعام. وأخرجه البخاري 7501 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ).

381 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الوقار حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ

(متن حدیث): اِذَا هَمَّ عَبْدِىْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ سَيِّئَةً فَاِنْ تَابَ مِنْهَا فَامْحُوْهَا عَنْهُ وَاِذَا هَمَّ عَبْدِىْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ . (2 :1)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے اور وہ اس پر عمل نہ کرے' تو تم لوگ اسے نیکی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس پر عمل کرلے' تو تم اسے برائی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس سے توبہ کرلے' تو تم اس کی طرف سے برائی کو مٹادو اور جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے' تو تم اسے نیکی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس پر عمل کرلے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا (اجر وثواب) کے طور پر نوٹ کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَارِكَ السَّيِّئَةِ اِنَّمَا يُكْتَبُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً اِذَا تَرَكَهَا لِلّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' برائی کے ترک کرنے والے کو اس عمل کی وجہ سے ایک نیکی ملتی ہے' جبکہ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے برائی کو ترک کیا ہو

382 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا اَرَادَ عَبْدِىْ اَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فإن عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا مِثْلَهَا فَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِىْ فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فاكتبوها له حسنة فَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِىْ فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ عَشْرَةَ اَمْثَالِهَا اِلٰى سبع مائة ضعف . (68 :3)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: (اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے' تو تم اُسے اس وقت تک نوٹ نہ کرو جب تک وہ اس پر عمل نہیں کرتا اور اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو تم اسے ایک برائی کے طور پر نوٹ کرو اگر وہ میری وجہ سے اسے چھوڑ دیتا ہے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو اگر وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اسے نیکی کے طور پر نوٹ

382– إسناده صحيح على شرط البخاري، الحسن بن محمد بن الصباح ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرط الشيخين. وانظر 380 .

کروا گر وہ اس نیکی پر عمل بھی کر لیتا ہے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا (اجر و ثواب) کے طور پر نوٹ کرو"۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ بِكَتْبِهَا لَهُ وَاِنْ لَّمْ يَعْمَلْهَا وَبِكَتْبِهٖ عَشْرَةَ اَمْثَالِهَا اِذَا عَمِلَهَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت (یہ بات عطا کی ہے)

جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کیلئے نیکی نوٹ کر لی جاتی ہے اگر چہ وہ اس نیکی پر عمل پیرا نہ ہوا ہو

اور جب وہ اس نیکی پر عمل کرے' تو اس کے لئے دس گنا (اجر و ثواب) نوٹ کیا جاتا ہے

383 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِالْحَسَنَةِ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَاِنْ هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كتبتها واحدة .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ اَرَادَ بِهٖ اِذَا عَزَمَ فَسَمَّى الْعَزْمَ هَمًّا لِاَنَّ الْعَزْمَ نِهَايَةُ الْهَمِّ وَالْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا تُطْلِقُ اسْمَ الْبَدَاءَةِ عَلَى النِّهَايَةِ وَاسْمَ النِّهَايَةِ عَلَى الْبَدَاءَةِ لِاَنَّ الْهَمَّ لَا يُكْتَبُ عَلَى الْمَرْءِ لِاَنَّهٗ خَاطِرٌ لَا حُكْمَ لَهٗ وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ يَكْتُبُ لِمَنْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ الْحَسَنَةَ وَاِنْ لَّمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِ وَلَا عَمِلَهٗ لِفَضْلِ الْاِسْلَامِ فَتَوْفِيْقُ اللّٰهِ الْعَبْدَ لِلْاِسْلَامِ فَضْلٌ تَفَضَّلَ بِهٖ عَلَيْهِ وَكِتْبَتُهٗ مَا هَمَّ بِهٖ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَلَمَّا يَعْمَلْهَا فَضْلٌ وَكِتْبَتُهٗ مَا هَمَّ بِهٖ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَلَمَّا يَعْمَلْهَا لَوْ كَتَبَهَا لَكَانَ عَدْلًا وَفَضْلُهٗ قَدْ سَبَقَ عَدْلَهٗ كَمَا اَنَّ رَحْمَتَهٗ سَبَقَتْ غَضَبَهٗ فَمِنْ فَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ مَا لَمْ يُكْتَبْ عَلٰى صِبْيَانِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا يَعْمَلُوْنَ مِنْ سَيِّئَةٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ وَكَتَبَ لَهُمْ مَا يَعْمَلُوْنَهٗ مِنْ حَسَنَةٍ كَذٰلِكَ هٰذَا ولا فرق. (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے' جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لیتا ہوں اور اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اسے دس نیکیوں کے طور پر نوٹ کر لیتا ہوں اور اگر میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کر لیتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اسے نوٹ نہیں کرتا اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اسے ایک (برائی) کے طور پر نوٹ کرتا ہوں"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

383- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 128 204 فى الإيمان: باب إذا همَّ العبد .

''جب میرا بندہ ارادہ کرتا ہے''

اس سے مراد یہ ہے: جب وہ عزم کرتا ہے' تو یہاں عزم کے لئے لفظ ''ہم'' استعمال ہوا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: ''ہم'' کی انتہا عزم ہے' اور عرب اپنے محاورے میں کسی ابتدا والے اسم کا اطلاق انتہا پر کر دیتے ہیں' اور انتہا والے اسم کا اطلاق آغاز پر کر دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے: ارادہ کرنا آدمی کے نامہ اعمال میں نہیں لکھا جاتا' کیونکہ وہ صرف ایک خیال ہے اس کا کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اور اس میں اس بات کا احتمال بھی موجود ہے کہ' جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکی لکھ لیتا ہے اگرچہ اس نے اس کا پختہ ارادہ نہ کیا ہو اور اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ اسلام کی فضیلت کی وجہ سے ایسا کر دیتا ہو' تو اللہ تعالیٰ کا بندے کو اسلام کی توفیق دینا ایک فضل ہے' جو اس نے اپنے بندے پر کیا ہے' اور بندہ جس نیکی کا ارادہ کرتا ہے' اور اس پر عمل نہیں کرتا ہے اس کو نوٹ کر لینا بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا' اور بندہ جس برائی کا ارادہ کرتا ہے' اور اس پر عمل نہیں کرتا' تو اگر اللہ تعالیٰ اسے نوٹ کر لیتا ہے' تو یہ انصاف کے مطابق ہوگا۔

لیکن' کیونکہ اس کا فضل اس کے انصاف سے آگے نکل گیا ہے اس طرح اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے' تو اس کے فضل اور اس کی رحمت میں یہ بات شامل ہے کہ مسلمانوں کے کمسن بچے' جب تک بالغ نہیں ہو جاتے اس وقت تک ان کا کوئی گناہ نوٹ نہ کیا جائے' اور ان کی نیکیاں نوٹ کی جائیں۔

تو یہ اسی طرح ہوگا' اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَكْتُبُ لِلْمَرْءِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ اَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ اَمْثَالِهَا اِذَا شَاءَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ جب چاہے' کسی بندے کی ایک نیکی کے عوض میں اسے دس گنا سے زیادہ اجر و ثواب نوٹ کر لیتا ہے

384- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ وَاِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْ عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَلَيْهِ سيئة واحدة . (2:1)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

384- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/ 234 و 411، ومسلم 130 في الإيمان: باب إذا هَمَّ العبد بحسنة كتبت.

''جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہوں اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک نوٹ کر لیتا ہوں اگر وہ ایک برائی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اس کے خلاف کچھ نوٹ نہیں کرتا اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے تو میں اس کے خلاف ایک برائی نوٹ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَامِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَجْرَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل پیرا ہونے والے شخص کو اللہ تعالیٰ آخری زمانے میں پچاس آدمیوں کا سا اجر و ثواب عطا کرے گا' جنہوں نے پہلے زمانے میں اس کے عمل کا سا عمل کیا تھا

385 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حدثنا بن الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِى **2** حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ

(متنِ حدیث): اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: **105**) ؟ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالَ وَزَادَنِيْ غَيْرُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ خمسين منكم .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يشبه أن يكون بن المبارك هو الذى قال وزادنى غيره . (**1**: **2**)

ابو اُمیہ شعبانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے ابوثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

''جب تم لوگ اطاعت کر لو' تو گمراہ ہونے والا شخص تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایک ایسے شخص سے اس بارے میں دریافت کیا ہے' جو اس بارے میں جانتا ہے میں نے

385- وأخرجه أبو داؤد 4341 فى الملاحم: باب الأمر والنهى، ومن طريقه البيهقى فى السُّنن 10/92، وأخرجه أبو نعيم فى الحلية 2/30 . وأخرجه الترمذى 3058 فى التفسير: باب ومن سورة المائدة، عن سعيد بن يعقوب الطالقانى، والبغوى فى شرح السُّنة 4156 . وأخرجه ابن ماجة 4014 فى الفتن: باب قوله تعالى: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ) من طريق صدقة بن خالد، والبيهقى فى السُّنن 10/91، 92.

نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم لوگ نیکی کا حکم دو اور ایک دوسرے کو برائی سے منع کرو' یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ کنجوسی کی پیروی کی جانے لگی ہے، خواہش نفس کے پیچھے چلنے لگ پڑے ہیں۔ دنیا کو ترجیح دی جانے لگی ہے۔ ہر سمجھدار شخص اپنی رائے کے بارے میں خود پسندی کا شکار ہو چکا ہے' تو اس وقت تم پر صرف اپنا خیال رکھنا لازم ہے تم لوگوں کے معاملے کو ترک کر دو' کیونکہ اس کے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا انگارے کو مٹھی میں لینے کی مانند ہو گا۔ ان دنوں میں عمل کرنے والے شخص کو اس کے عمل جیسے پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب ملے گا۔

جبکہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے کہ ابن مبارک نے یہ الفاظ نقل کیے ہوں کہ دوسرے راوی نے مجھے مزید (الفاظ) بیان کیے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْكَبَائِرَ الْجَلِيْلَةَ قَدْ تُغْفَرُ بِالنَّوَافِلِ الْقَلِيْلَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات تھوڑے نوافل کی وجہ سے بڑے کبیرہ گناہوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے

386- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِىْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لها . (3: 6)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک فاحشہ عورت نے ایک سخت گرم دن میں ایک کتے کو دیکھا جو ایک کنویں کے کنارے چکر لگا رہا تھا' اور وہ اپنی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکال رہا تھا۔ اس عورت نے اسے پانی نکال کر دیا اور اسے پلایا' تو اس عورت کی مغفرت ہو گئی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ الْمَرْءِ بَعْضَ الْمَحْظُوْرَاتِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَيْهِ قَدْ يُرْجَى لَهُ بِهِ الْمَغْفِرَةُ لِلْحَوْبَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ

386- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو خالد، روى له البخاری متابعة، وباقی السند على شرطهما . وأخرجه مسلم 2245 154 فی السلام: باب فضل ساقی البهائم المحترمة وإطعامها . وأخرجه البخاری 3467 فی أحاديث الأنبياء : باب 54، عن سعيد بن تليد، ومسلم 2245 155 ، والبيهقی فی السُّنن 8/14، عن أبی الطاهر . وسيورد المؤلف برقم 544 من طريق مالك، عن سمی.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کسی گناہ پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے ترک کردے

تو اس عمل کی وجہ سے اس کے بارے میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی

387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عن سعيد بن جبير عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقُوْلُ كَانَ ذُو الْكِفْلِ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَهَوِيَ امْرَاَةً فَرَاوَدَهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَاَعْطَاهَا سِتِّينَ دِيْنَارًا فَلَمَّا جَلَسَ مِنْهَا بَكَتْ وَاُرْعِدَتْ فقَالَ لَهَا مَا لَكِ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَمْ اَعْمَلْ هٰذَا الْعَمَلَ قَطُّ وَمَا عَمِلْتُهُ اِلَّا مِنْ حَاجَةٍ قَالَ فَنَدِمَ ذُو الْكِفْلِ وَقَامَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحَ وَجَدُوا عَلٰى بَابِهٖ مَكْتُوْبًا إن الله قد غفر لك. (3: 6)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس سے زیادہ مرتبہ یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''ذوالکفل'' کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا وہ کسی بھی گناہ سے بچتا نہیں تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک عورت کے پاس گیا۔ اس عورت نے اپنا آپ اس کے سامنے پیش کردیا۔ ذوالکفل نے اسے ساٹھ دینار دیئے جب وہ اس عورت کے پاس آکر بیٹھا' تو وہ عورت رونے لگی اور کپکپانے لگی۔ ذوالکفل نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں نے کبھی یہ عمل (گناہ کا کام) نہیں کیا اور میں صرف مجبوری کی وجہ سے یہ کرنے لگی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو ذوالکفل کو ندامت ہوئی اور وہ کچھ بھی کئے بغیر اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی رات اسے موت آگئی۔ صبح کے وقت اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا۔

''بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کردی ہے''۔

387- وأخرجه احمد 2/23، والترمذی 2496 فی صفة القيامة

بَابُ الْاِخْلَاصِ وَاَعْمَالِ السِّرِّ

باب[3] اخلاص اور پوشیدہ طور پر (عمل کرنے) کے بارے میں روایات

388 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هاجر إليه . (3: 24)

✿✿ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال (کی جزاء) کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا' جو اس نے نیت کی ہوگی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی۔ اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف (نیت کرکے) اس نے ہجرت کی تھی''۔

388- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله بن هاشم الطوسى ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وأخرجه الخطيب فى تاريخ بغداد 9/346 وأخرجه مالك فى الموطأ برواية الإمام محمد بن الحسن برقم 983 عن يحيى بن سعيد الأنصارى، به، ومن طريق مالك أخرجه البخارى 54 فى الإيمان: باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة، و 5070 فى النكاح: باب من هاجر أو عمل خيرًا لتزويج امرأة فله ما نوى، ومسلم 1907 فى الإمارة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: إنما الأعمال بالنية وإنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، والنسائى 1/58 فى الطهارة: باب النية فى الوضوء ، و 6/158 فى الطلاق: باب الكلام إذا قصد به فيما يحتمل معناه، والبيهقى فى السُّنن 4/235 و6/331، والبغوى فى شرح السُّنة 1 . وأخرجه الحميدى 28 ، وأحمد 1/25، والبخارى 1 باب كيف بدء الوحى، و 2529 فى العتق: باب الخطأ والنسيان فى العتاقة والطلاق ونحوه، ومسلم 1907 ، وأبو داوُد 2301 فى الطلاق: باب فيما عنى به الطلاق والنيات، وابن الجارود فى المنتقى 64 ، والبيهقى فى السُّنن 1/41و 7/341 . وأخرجه الطيالسى ص 9، والبخارى 3898 فى مناقب الأنصار: باب هجرة النبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، و 6953 فى الحيل: باب ترك الحيل، ومسلم 1907 ، والبيهقى فى السُّنن 1/41 وفى معرفة السُّنن والآثار ص 189 من طريق حماد بن زيد، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، به . وأخرجه أحمد 1/43، ومسلم 1907 ، وابن ماجة 4227 فى الزهد: باب النية، والبيهقى فى السُّنن 1/298 و2/14 و 4/112 و 5/39 و7/341، وفى معرفة السُّنن والآثار ص 190، والدارقطنى 1/50، والخطيب فى تاريخ بغداد 4/244 .

389 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِى قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ. (3: 66)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال (کی جزاء) کا مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا' جو اس نے نیت کی ہے' جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگئی' تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جس طرف (نیت کر کے) اس نے ہجرت کی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حِفْظِ الْقَلْبِ وَالتَّعَاهُدِ لِاَعْمَالِ السِّرِّ اِذِ الْاَسْرَارُ عِنْدَ اللّٰهِ غَيْرُ مَكْتُوْمَةٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم کہ وہ اپنے دل (کی کیفیت) کی حفاظت کرے اور اپنے عمل کو اہتمام کے ساتھ پوشیدہ رکھے' کیونکہ پوشیدہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پوشیدہ نہیں ہوتا

390 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ بن مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِحِجَابِ الْكَعْبَةِ وَفِى الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيْفٍ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَقَالُوْا تَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيْثَنَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنَّهٗ يَسْمَعُ اِذَا رَفَعْنَا فَقَالَ رَجُلٌ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا رَفَعْنَا لَيَسْمَعَنَّ اِذَا اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ مَا اَرٰى اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ يسمع حديثنا قال بن مَسْعُوْدٍ فَاَتَيْتُ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ) إلى اٰخر الآية (فصلت: 22)

390– إسناده صحيح. وأخرجه الحميدى 87، ومن طريقه البخارى 4817 فى التفسير: باب (وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِىْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدَاكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ)، و 7521 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ)، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 177، وأخرجه أحمد 1/443، 444، والبخارى 483 أيضًا من طريق يحيى القطان، ومسلم 2775 فى صفات المنافقين، والترمذى 3248 فى التفسير: باب ومن سورة حم السجدة.

34 ۞۞ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں خانہ کعبہ کے پردے میں چھپا ہوا تھا۔ مسجد (یعنی خانہ کعبہ کے قریب) ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور اس کے دو داماد جن کا تعلق قریش سے تھا وہ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ ہماری بات سن لیتا ہے؟ تو ان میں سے ایک نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں بات کریں گے تو وہ سن لے گا۔ دوسرے نے کہا: اگر وہ بلند آواز میں بات کرنے پر سن لیتا ہے تو پھر پست آواز والی بات کو بھی ضرور سننا چاہیے۔ تیسرے نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر بات سن لیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو ان لوگوں کے قول کے بارے میں بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور جو کچھ تم چھپا کر رکھتے ہو تو تمہاری سماعت اور بصارت تمہارے خلاف گواہی دیں گی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ سَمِعَهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى فَقَطْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اعمش نامی راوی سے یہ روایت صرف ابوضحیٰ نامی راوی نے سنی ہے

391- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبٍ هُوَ بن ربيعة عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

(متن حدیث): اِنِّي لَمُسْتَتِرٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ اِذْ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ قَلِيلٌ فِقْهُهُمْ فَتَحَدَّثُوا الْحَدِيثَ بَيْنَهُمْ فقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَى اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا قُلْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِذَا رَفَعْنَا سَمِعَ وَاِذَا خَفَضْنَا لَمْ يَسْمَعْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا رَفَعْنَا فَاِنَّهُ يَسْمَعُ اِذَا خَفَضْنَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ:

(وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلا اَبْصَارُكُمْ وَلا جُلُوْدُكُمْ) الآية (فصلت: **22**). (**3**: **64**)

۞۞ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں خانہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اسی دوران تین آدمی وہاں آئے ایک ثقیف قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اور دو اس کے قریشی داماد تھے۔ ان کے پیٹ پر چربی زیادہ تھی اور عقل ان میں کم تھی۔ وہ آپس میں بات چیت کرنے لگے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ ہم جو کہتے ہیں: کیا وہ سن لیتا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں بات کریں گے تو وہ سن لے گا اگر پست آواز میں بات کریں تو نہیں سنے گا۔

391- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن ربيعة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 1/408 عن عبد الرزاق و 1/443، 444، ومسلم 2775 في صفات المنافقين، من طريق يحيى القطان، وأحمد 1/442، والترمذي 3249 في التفسير: باب ومن سورة حم السجدة. وأخرجه أحمد 1/381 و426، والترمذي 3299 أيضًا من طريق أبي معاوية.

تیسرے نے کہا: اگر وہ بلند آواز میں بات سن لیتا ہے تو پھر وہ پست آواز میں بات بھی سن لے گا۔ (حضرت عبداللہ کہتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور جو کچھ بھی تم پوشیدہ رکھتے ہو تو تمہاری سماعت اور تمہاری بصارت اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِصْلَاحِ النِّيَّةِ وَإِخْلَاصِ الْعَمَلِ فِي كُلِّ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى الْبَارِئِ جَلَّ وَعَلَا وَلَا سِيَّمَا فِي نِهَايَاتِهَا

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے ہر اس عمل میں نیت کی اصلاح کرے اور عمل کو خالص رکھے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے

خاص طور پر اپنے اختتامی اعمال میں ایسا کرے

392 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ بِدِمَشْقَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابن جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ رَبٍّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

(متن حدیث): إِنَّمَا الْعَمَلُ كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ وإذا خبث أعلاه خبث أسفله . (3: 66)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عمل کی مثال برتن کی مانند ہے جس کا بالائی حصہ صاف ہوگا تو نیچے والا بھی صاف ہوگا اور اگر اوپر والا حصہ گندہ ہوگا تو نیچے والا حصہ بھی گندہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّفَرُّغِ لِعِبَادَةِ الْمَوْلَى جَلَّ وَعَلَا فِي أَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے معاملات میں سے اپنے پروردگار کی عبادت کے لئے خود کو فارغ کرے

393 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا يقول يا ابن آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا

392– إسناده حسن، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 5/162 . وتقدم برقم 339 من طريق الوليد بن مسلم، عن ابن جابر، به، فانظره.

تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا ولم أسد فقرك . (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم میری عبادت کے لئے فارغ ہو جاؤ۔ میں تمہارے سینے کو خوشحالی سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو ختم کر دوں گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو میں تمہارے دونوں ہاتھوں کو مصروفیات سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو ختم نہیں کروں گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَعَهُّدَ قَلْبِهِ وَعَمَلِهِ دُوْنَ تَعَهُّدِهِ نَفْسَهُ وَمَالَهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے دل اور عمل کے ساتھ، خود کو تیار کرے (یہ نہیں کہ) صرف جان اور مال کے ساتھ خود کو تیار کرے

394 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰه لا ينظر إلى صوركم وأمواكم ولكن ينظر إلى قلوبكم وأعمالكم . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور اموال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَنْ لَمْ يُخْلِصْ عَمَلَهُ لِمَعْبُوْدِهِ فِي الدُّنْيَا لَمْ يُثَبْ عَلَيْهِ فِي الْعُقْبَى

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق، جو شخص اپنے عمل کو اپنے معبود کے لئے دنیا میں خالص نہیں کرے گا، اسے آخرت میں اس کا ثواب نہیں ملے گا

395 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ خِيَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

393- إسناده حسن، زائدة بن نشيط: روى عنه اثنان، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه الترمذي 2466 في صفة القيامة . وأخرجه أحمد 2/358 عن محمد بن عبد الله، وابن ماجة 4107 في الزهد: باب الهم بالدنيا، من طريق عبد الله بن داوُد، والحاكم 2/443 من طريق أبي أحمد الزبيري.

394- إسناده صحيح، رجاله على شرط مسلم، غير عمرو بن هشام فقد روى له النسائي وهو ثقة . وأخرجه أحمد 2/539، وفي الزهد ص 59، ومسلم 2564 34 في البر والصلة: باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 4150 عن عمرو الناقد، وابن ماجة 4143 في الزهد: باب القناعة . وأخرجه [illegible] 256[illegible] 33 من طريق أسامة بن زيد، عن أبي سعيد مولى عبد الله بن عامر بن كريز، عن أبي هريرة.

(متن حدیث):قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا فأشرك فيه غيرى فأنا منه برىء هو للذى أشرك به . (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں تمام شراکت داروں سے زیادہ بہتر ہوں' جو شخص کوئی عمل کرتا ہے اور وہ اس میں میرے علاوہ دوسرے کو شریک کر لیتا ہے' تو میں اس عمل سے لاتعلق ہوں یہ عمل اس کے لئے ہوگا۔ جس کو اس شخص نے شریک کیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ يَنْفَعُهُ إِخْلَاصُهُ حَتّٰى يُحْبِطَ مَا كَانَ قَبْلَ الْاِسْلَامِ مِنَ السَّيِّئَةِ وَاَنَّ نِفَاقَهُ لَا تَنْفَعُهُ مَعَهُ الْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق مسلمان شخص کا اخلاص اسے فائدہ دیتا ہے' یہاں تک کہ یہ اس کی اسلام سے پہلے کی برائیوں کو بھی ختم کر دیتا ہے' اور آدمی کے نفاق کے ہمراہ نیک اعمال اسے فائدہ نہیں دیں گے

396- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث):قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُؤَاخِذُ اللّٰهُ اَحَدَنَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِى الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِى الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ . (3: 65)

395- عبد الرحمٰن بن عثمان هو البكراوى أبو بحر، ضعفه غير واحد، وباقى رجاله ثقات . العلاء : هو ابن عبد الرحمٰن . فقد أخرجه أحمد فى المسند 2/301، وفى الزهد ص 57 عن محمد بن جعفر، و 2/301 أيضًا عن روح، و 2/435 عن يحيى القطان، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 2559 عن ورقاء ، ومسلم 2985 فى الزهد والرقائق: باب من أشرك فى عمله غير الله، من طريق روح بن القاسم، وابن ماجة 4202 فى الزهد: باب الرياء والسمعة، من طريق عبد العزيز بن أبى حازم، ثلاثتهم عن العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب، بهذا الإسناد، بلفظ أنا أغنى الشركاء ... . وأخرجه البغوى فى شرح السُّنة 4136 من طريق سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة، و 4137 من طريق أبى سعيد المقبرى، عن أبى هريرة . وفى الباب عن أبى سعيد بن أبى فضالة الأنصارى سيرد برقم 404 . وعن شداد بن أوس عند الطيالسى 1120 . وعن محمود بن لبيد عند أحمد 5/428 و 429، والبغوى 4135 وسنده قوى.

396- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 1/409 عن عبد الرزاق، و 1/429 عن يحيى القطان، والبخارى 6921 فى استتابة المرتدين: باب إثم من أشرك بالله ، والبيهقى فى السُّنن 9/123 . وأخرجه عبد الرزاق 19686 ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 28 عن معمر، وأحمد 1/379، 380، ومسلم 120 189 فى الإيمان: باب هل يؤاخذ بأعمال الجاهلية، وأخرجه أحمد 1/429، والبخارى 6921 أيضًا، الدارمى 1/3 من طريق سفيان، وأحمد 1/431و 462 من طريق شعبة، وأحمد 1/379 عن أبى معاوية، وأحمد 1/431، ومسلم 120 190 ، وابن ماجة 4242 فى الزهد: باب ذكر الذنوب، والبيهقى فى السُّنن 9/123 ومسلم 120 191 من طريق على بن مسهر . وفى الباب عن جابر عند البزار 73 .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ ہم میں سے کسی ایک شخص کے ان اعمال کا بھی مواخذہ کرے گا' جو وہ زمانہ جاہلیت میں کیا کرتا تھا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں اچھائی کرے گا۔ اس نے زمانہ جاہلیت میں جو کچھ کیا اس پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور جو شخص اسلام میں برائی کرے گا' تو اس کے پہلے اور بعد والے (تمام اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّعَاهُدِ لِسَرَائِرِهٖ وَتَرْكِ الْإِغْضَاءِ عَنِ الْمُحَقَّرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پوشیدہ معاملات کا خیال رکھے اور حقیر نظر آنے والی چیزوں سے صرف نظر کرنے کو ترک کرے

397 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نفير بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَكَّ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ . (3: 65)

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ چیز ہے' جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات بری لگے کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَنَالُ بِحُسْنِ السَّرِيْرَةِ وَصَلَاحِ الْقَلْبِ مَا لَا يَنَالُ بِكَثْرَةِ الْكَدِّ فِي الطَّاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات آدمی اپنے پوشیدہ معاملات کی اچھائی اور قلبی کیفیت کی بہتری کی وجہ سے اس مرتبے تک پہنچ جاتا ہے

جہاں وہ طاعت میں زیادہ کوشش کرنے سے نہیں پہنچتا

397- إسناده صحيح على شرط الصحيح .وأخرجه أحمد 4/182 . وأخرجه الترمذی 2389 فی الزهد: باب ما جاء فی البر والإثم، والبيهقی فی السُّنن 10/192، والبغوی فی شرح السُّنة 3494 . وأخرجه أحمد 4/182، ومسلم 2553 14 فی البر والصلة: باب تفسير البر والإثم، والترمذی 3389 أيضًا، من طريق ابن مهدی، ومسلم 2553 15 من طريق عبد الله بن وهب، والبخاری فی الأدب المفرد 295 و 302 . وأخرجه أحمد 4/182، والدارمی 2/322 .

398 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَيَذْكُرَنَّ اللّٰهُ قَوْمًا فِی الدُّنْيَا على الفرش الممهدة يدخلهم الدرجات العلى. (3: 9)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک قوم کا ذکر ضرور کرے گا جو آراستہ بچھونوں پر ہوں گے اور وہ انہیں بلند درجات میں داخل ضرور کرے گا''۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْخِصَالِ الَّتِیْ يَسْتَوْجِبُ الْمَرْءُ بِهَا مَا وَصَفْنَاهُ دُوْنَ كَثْرَةِ النَّوَافِلِ وَالسَّعْیِ فِی الطَّاعَاتِ

بعض ایسے خصال کا تذکرہ' جس کی وجہ سے آدمی اس مرتبے تک پہنچ جاتا ہے' جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے' حالانکہ وہ نوافل اور نیکیوں میں زیادہ اہتمام کی وجہ سے وہاں تک نہیں پہنچتا

399 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ. (3/ 9)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ فَعَلَ مَا وَصَفْنَا كان من خير المسلمين

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص وہ کچھ کرتا ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو وہ بہترین مسلمانوں میں سے ہے

400 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

398- إسناده ضعيف، وأورده السيوطي في الجامع وزاد نسبته إلى أبي يعلى.

399- إسناده صحيح على شرط مسلم. وتقدم تخريجه برقم 196، وسيرد بعده من طريق أبي الخيره.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون شخص زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الرِّيَاضَةِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلٰى اَعْمَالِ السِّرِّ

اس روایت کا تذکرہ‘ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پوشیدہ اعمال میں ریاضت اور ان پر باقاعدگی کو لازم اختیار کرے

401 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الجوزاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ كَانَتْ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَكَانَ اِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ شَاْنِهَا (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک انتہائی خوب صورت عورت نماز ادا کیا کرتی تھی‘ تو حاضرین میں سے بعض لوگ پہلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے تاکہ وہ اسے نہ دیکھ سکیں اور بعض حضرات پچھلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے تاکہ جب رکوع میں جائیں‘ تو اپنی بغل کے نیچے سے اسے دیکھ لیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

’’اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کو بھی جانتے ہیں اور پیچھے ہونے والوں کو بھی جانتے ہیں‘‘۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ تحفظ مِنْ تَحَفُّظِ اَحْوَالِهِ فِيْ اَوْقَاتِ السِّرِّ.

اس روایت کا تذکرہ‘ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ پوشیدہ اوقات میں اپنے احوال کی

400- إسناده صحيح على شرط مسلم . . وأخرجه مسلم 40 في الإيمان: باب بيان تفاضل الإسلام . وأخرجه أحمد 2/187 عن حسن بن موسى . وأخرجه ابن أبي شيبة 9/64، 65 من طريق شعبة، وأحمد 2/191 من طريق المسعودي . وفي الباب عن أبي موسى الأشعري عند البخاري 11 في الإيمان: باب أي الإسلام أفضل، ومسلم 42 ، وابن مندة 307 ، والبغوي في شرح السُّنة 13 وعن جابر عند ابن أبي شيبة 9/64، والطيالسي 1777 ، وأحمد 3/154و 372، ومسلم 41 ، والبغوي 15 . وعن فضالة بن عبيد عند أحمد 6/21، وابن مندة 315 ، والبغوي 14 . وعن عمير بن قتادة عند أبي نعيم في الحلية 3/357.

401- إسناده حسن، من أجل عمرو بن مالك -فإنه صدوق له أوهام، وباقي رجاله على شرط مسلم . وأخرجه الطيالسي 2712 ، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 3/98 . وأخرجه أحمد 1/305 عن سريج، والترمذي 3122 في التفسير: باب ومن سورة الحجر، والنسائي 2/118 في الإمامة: باب المنفرد خلف الصف، وابن ماجة 1046 في الإقامة: باب الخشوع في الصلاة، والحاكم 2/353، والبيهقي 3/98 .

حفاظت کرے

402- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ يُكَفِّرُ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ فِي الْحَسَنَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ اَوِ الطُّهُوْرِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ' وَمَا مِنْ اَحَدٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ مَعَ الْاِمَامِ ثُمَّ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الَّتِيْ بَعْدَهَا اِلَّا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ.

فَاِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاعْدِلُوْا صُفُوْفَكُمْ وَسُدُّوا الْفُرَجَ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِيْ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. وَخَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ وَشَرُّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْمُؤَخَّرُ وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ وَشَرُّ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُقَدَّمُ.

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فاحفظن أبصاركن من عورات الرجال

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ مَا يعني بذلك قال ضيق الأزر. (3: 66)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسی چیز کی طرف کروں؟ جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ لفظ وضو استعمال ہوا ہے یا طہارت استعمال ہوا ہے) اور اس مسجد کی طرف زیادہ چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جو بھی شخص اچھی طرح وضو کر کے اپنے گھر سے نکل کر مسجد تک آتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ (راوی کو یہ شک ہے شاید) امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے اور پھر وہ اس سے بعد والی نماز کا انتظار کرتا ہے' تو فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے۔اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔

جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو اپنی صفوں کو سیدھا کرلو اور درمیان میں خالی جگہ کو پر کردو جب امام تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں جب امام سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے' تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

402- إسناده صحيح على شرط البخاري، محمد بن عبد الرحيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة 177 و 357، والحاكم 1/191، 192 . وأخرجه أحمد 3/3، وابن خزيمة 117 والبيهقي في السُّنن 2/16 .

مردوں کی سب سے زیادہ بہتر صف آگے والی ہے اور مردوں کی کم بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے اور خواتین کی سب سے بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے آگے والی ہے۔

اے خواتین کے گروہ! جب مرد سجدے میں جائیں تو تم لوگ مردوں کی شرم گاہ کے حوالے سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو"۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوبکر سے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ (یعنی اس حکم کی وجہ کیا ہے) تو انہوں نے فرمایا: کیونکہ ان کے تہبند چھوٹے ہوتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ ارْتِكَابِ الْمَرْءِ مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا مِنْهُ فِي الْخَلَاءِ كَمَا قَدْ لَا يَرْتَكِبُ مِثْلَهُ فِي الْمَلَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی خلوت میں ایسے عمل کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بالکل اسی طرح جس طرح آدمی اس جیسا عمل لوگوں کی موجودگی میں نہیں کرسکتا

(**403**) (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَا كَرِهَ اللّٰهُ مِنْكَ شَيْئًا فَلَا تَفْعَلْهُ اِذَا خَلَوْتَ . (**3:2**)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کو تمہاری طرف سے جو بات پسند نہیں ہے تم اسے تنہائی میں بھی نہ کرو"۔

ذِكْرُ نَفْيِ وُجُوْدِ الثَّوَابِ عَلَى الْاَعْمَالِ فِي الْعُقْبٰى لِمَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ فِيْ عَمَلِهِ

جو شخص اپنے عمل میں کسی اور کو اللہ کا شریک ٹھہرائے اس شخص کو آخرت میں اس کا ثواب ملنے کی نفی کا تذکرہ

404 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلِهٖ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ أغنى الشركاء عن الشرك . (**109:2**)

403- إسناده ضعيف، مؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ، وأورده السيوطي في"الجامع الكبير : ونسبه إلى ابن حبان والباوردي، ورمز له بالضعيف.

حضرت ابوسعید بن فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ' جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلے والوں اور بعد والوں کو اکٹھا کرے گا یہ ایک ایسا دن ہوگا' جس میں کوئی شک نہیں ہے' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا' جو شخص اپنے عمل میں کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا تھا' تو وہ اپنا ثواب اسی سے طلب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شریک سے' سب سے زیادہ بے نیاز ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اِشْرَاكِ الْمَرْءِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي عَمَلِهِ

عمل میں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانے کے طریقے کا تذکرہ

405 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): بَشِّرْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالنَّصْرِ وَالسَّنَاءِ وَالتَّمْكِينِ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْاٰخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ نصيب . (2: 109)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس اُمت کو مدد' چمک اور تمکین (یعنی دنیا میں اثر و رسوخ) کی خوشخبری دیدو' ان لوگوں میں سے جو بھی شخص آخرت کا عمل' دنیا کے لئے کرے گا اسے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ نَفْيِ الثَّوَابِ فِي الْعُقْبٰى عَنْ مَّنْ رَاءٰى وَسَمَّعَ فِيْ اَعْمَالِهِ فِي الدُّنْيَا

ایسے شخص کے لیے آخرت میں ثواب کی نفی کے اثبات کا تذکرہ' جو دکھاوا کرتا ہے' اور دنیا میں اپنے اعمال کی نمود و نمائش کرتا ہے

406 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

404- إسناده حسن . وأخرجه أحمد 3/466 و4/215 عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى 3154 في التفسير: باب ومن سورة الكهف، وابن ماجة 4203 في الزهد: باب الرياء والسمعة، والطبراني في الكبير 22/ 778

405- إسناده حسن. الربيع بن أنس هو البكرى صدوق له أوهام، وباقي رجال السند ثقات . وأخرجه أحمد في المسند 5/134، وفي الزهد ص 41، 42 ، وابنه عبد الله في زيادات المسند 5/134، والبغوى في شرح السُّنة 4144 . وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 5/134، والبغوى في شرح السُّنة 4145 . والحاكم 4/311 و318، وصححه الحاكم. ووافقه الذهبي.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَوْتُ قَرِيبًا مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ سَمَّعَ يُسَمِّعُ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ راءى يرائى الله به . (2: 109)

سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے ان کے علاوہ اور کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس لئے میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گیا۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص شہرت کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کروا دے گا اور جو کوئی دکھاوے کے لئے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا ظاہر کر دے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ جُنْدُبٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں جندب نامی راوی منفرد ہے

407 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ اَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ سَمَّعَ يُسَمِّعُ اللّٰهُ به ومن راءى يرائى الله به .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شہرت کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کروا دے گا اور جو کوئی دکھاوے کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا ظاہر کر دے گا''۔

406- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 2987 في الزهد والرقائق: باب من أشرك في عمله غير الله، وأخرجه البخاري 6499 في الرقاق: باب الرياء والسمعة، ومن طريقه البغوي في شرح السّنة 4134 . وأخرجه أحمد 4/313 عن وكيع وعبد الرحمن بن مهدي، والبخاري 6499 أيضًا من طريق يحيى القطان، ومسلم 2987 48 من طريق وكيع، وابن ماجة 4207 في الزهد: باب الرياء والسمعة. وأخرجه الحميدي 7152 ، ومسلم 2987 . وأخرجه البخاري 7152 في الأحكام: باب من شاقّ شق الله عليه

407- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه برقم 2976 في الزهد والرقائق: باب من أشرك في عمله غير الله . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 4/201 من طريق جعفر بن محمد الصائغ، عن عمر بن حفص، بهذا الإسناد . وفي الباب عن جندب بن عبد الله البجلي تقدم قبله 406 . وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند أحمد 2/162 و195 و 212 و223، 224، وأبي نعيم في الحلية 4/123، 124 و5/99 ، البغوي في شرح السّنن 4138 . وعن أبي سعيد الخدري عند الترمذي 2381 . وعن أبي بكرة نفيع بن الحارث عند أحمد 5/45.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ رَاءَى فِيْ عَمَلِهٖ يَكُوْنُ فِي الْقِيَامَةِ مِنْ اَوَّلِ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اپنے عمل کا دکھاوا کرے گا قیامت کے دن
وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

408 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا حيوة بن شريح قال حدثنى الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِى الْوَلِيْدِ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ حَدَّثَهٗ

(متن حدیث): اَنَّهٗ دَخَلَ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِحَقِّى لَمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقلته وعلمته

فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقلته وَعَلِمْتُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰى فَمَكَثَ كَذٰلِكَ ثُمَّ اَفَاقَ فَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَهٗ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ وَاشْتَدَّ بِهٖ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ

فَاَوَّلُ مَنْ يَدْعُوْ بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى للقارىء اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ

408- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى صحيحه برقم 2976 فى الزهد والرقائق: باب من أشرك فى عمله غير الله. وأخرجه أبو نعيم فى الحلية 4/301 .بهٰذا الاسناد . وفى الباب عن جندب بن عبد الله البجلى تقدم قبله 406 . وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند أحمد 2/162 و195 و 212 و223، 224، وأبى نعيم فى الحلية 4/123، 124 و5/99، والبغوى فى شرح السُّنن 4138 . وعن أبى سعيد الخدرى عند الترمذى 2381 . وعن أبى بكرة نفيع بن الحارث عند أحمد .5/45 إسناده صحيح . الوليد بن أبى الوليد، من رجال مسلم، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه الترمذى 2382 فى الزهد: باب ما جاء فى الرياء والسمعة، فى شرح السُّنة 4143 . وأخرجه مسلم 1905 فى الإمارة: باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، والنسائى 6/23 فى الجهاد: باب من قاتل ليقال فلان جرء، من طريق خالد بن الحارث، ومسلم 1905، والبيهقى فى السُّنن 9/168 من طريق عبد الوهاب بن عطاء.

لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ أن يقال فلان قارىء فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ.

وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بل إنما أردت أن يقال فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ.

وَيُؤْتَى بِالَّذِىْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُ فِىْ مَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِىْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ أردت أن يقال فلان جرىء فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتِىْ فقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تسعر بهم النار يوم القيامة.

قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِى الْوَلِيْدِ فَاَخْبَرَنِىْ عُقْبَةُ اَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِىْ دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْخَبَرِ.

قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْوَلِيْدُ وَحَدَّثَنِى الْعَلَاءُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ اَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِهٰؤُلَاءِ مِثْلُ هٰذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِىَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَ نَا هٰذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ اَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ فقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ: (مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) (هود: 15، 16).

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ اَلْفَاظُ الْوَعِيْدِ فِى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ كُلُّهَا مَقْرُوْنَةٌ بِشَرْطٍ وَهُوَ اِلَّا اَنْ يَّتَفَضَّلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مُرْتَكِبِ تِلْكَ الْخِصَالِ بِالْعَفْوِ وَغُفْرَانِ تِلْكَ الْخِصَالِ دُوْنَ الْعُقُوْبَةِ عَلَيْهَا وَكُلُّ مَا فِى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ مِنْ اَلْفَاظِ الْوَعْدِ مَقْرُوْنَةٌ بِشَرْطٍ وَهُوَ اِلَّا اَنْ يَّرْتَكِبَ عَامِلُهَا مَا يَسْتَوْجِبُ بِهِ الْعُقُوْبَةَ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ حَتّٰى يُعَاقَبَ اِنْ لَمْ يَتَفَضَّلْ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ ثُمَّ يُعْطٰى ذٰلِكَ الثَّوَابَ الَّذِىْ وُعِدَ بِهٖ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ. (2: 109)

❁❁ عقبہ بن مسلم بیان کرتے ہیں: شفی اصحی نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ کی مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں ایک صاحب موجود تھے جن کے اردگرد لوگ بھی موجود تھے۔ شفی نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ شفی کہتے ہیں: میں ان کے قریب ہوکر ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے جب وہ خاموش ہوئے اور تنہا رہ گئے' تو میں نے ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو اور آپ نے اسے سمجھا ہو اور جان لیا ہو' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں میں تمہیں ایک ایسی حدیث بتاتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی تھی اور میں نے اسے سمجھا بھی تھا' اور جان بھی لیا تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک سسکی لی پھر تھوڑا وقت گزر گیا جب ان کی طبیعت سنبھلی' تو انہوں نے فرمایا میں

تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سنائی تھی اس وقت اس گھر میں میں اور نبی اکرم ﷺ موجود تھے۔ میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ ہمارے ساتھ اور کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ سسکی لی پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا اور بولے: میں ایسا کرتا ہوں میں ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بیان کی تھی۔ اس وقت اس گھر میں میں اور نبی اکرم ﷺ تھے۔ میرے ساتھ کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے زیادہ زور سے سسکی لی اور وہ اپنے چہرے کے بل گرنے کی طرح آگے کی طرف جھکے اس مرتبہ ان کی یہ کیفیت طویل ہوئی پھر جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی تھی:

''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائے گا اور ہر اُمت گھٹنوں کے بل موجود ہوگی تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بلائے گا جس نے قرآن کو جمع کیا (یعنی اس کا علم حاصل کیا) اور ایک ایسے شخص کو جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا گیا ہو اور ایک ایسے شخص کو جس کے پاس مال بہت زیادہ تھا (انہیں بلایا جائے گا) اللہ تعالیٰ قرآن کے عالم سے کہے گا: میں نے اپنے رسول پر جو نازل کیا تھا کیا اس کا علم میں نے تمہیں نہیں دیا تھا؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! میرے پروردگار اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جو علم حاصل کیا ہے اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا۔ میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ فرشتے بھی اس شخص سے کہیں گے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے: فلاں شخص قرآن کا عالم ہے تو یہ بات کہہ دی گئی۔

پھر مال دار شخص کو لایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کیا میں نے تمہیں کشادگی عطا نہیں کی تھی یہاں تک کہ میں نے تمہیں ایسی حالت میں رکھا تھا کہ تمہیں کسی کی بھی ضرورت نہ ہو؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں! میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو کچھ تمہیں دیا تھا اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا میں صلہ رحمی کرتا رہا اور خیرات کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے یہ کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے: فلاں شخص سخی ہے تو یہ بات کہہ دی گئی۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا جسے (دنیا میں) اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا تھا تو اس سے یہ دریافت کیا جائے گا تمہیں کیوں قتل کیا گیا؟ وہ جواب دے گا مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا میں نے جنگ میں حصہ لیا یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے فرشتے بھی اس سے کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص کتنا بہادر ہے تو یہ بات کہہ دی گئی۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا:

''اے ابوہریرہ! یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے پہلے تین لوگ ہوں گے جن کے ذریعے قیامت کے دن جہنم کو بھڑکایا جائے گا''۔ (یعنی انہیں سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا)

ولید بن ابوولید بیان کرتے ہیں عقبہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے "شفی" نامی راوی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا۔

ابوعثمان ولید نے یہ بات بیان کی ہے۔علاء بن ابوحکیم نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جلاد تھے وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث ان کے سامنے بیان کی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان لوگوں کے ساتھ اس طرح ہوگا' تو باقی لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انتہائی زیادہ روئے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ کہیں وہ ہلاکت کا شکار نہ ہو جائیں۔

ہم نے کہا: یہ شخص ایک برائی لے کر آیا ہے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا' تو انہوں نے اپنے چہرے کو پونچھا اور کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

"جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ کرتا ہے' تو ہم دنیا میں اسے اس کے اعمال کا پورا بدلہ دے دیں گے اور انہیں اس میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی' یہ وہ لوگ ہیں' جن کا آخرت میں حصہ صرف جہنم میں ہوگا' اور انہوں نے دنیا میں' جو کچھ کیا وہ ضائع ہو جائیگا' اور جو عمل وہ کرتے رہے وہ باطل ہوں گے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کتاب اور سنت میں وعید کے جتنے بھی الفاظ ہیں' وہ سب شرط کے ساتھ ملے ہوئے ہیں' اور وہ یہ ہے: اگر اللہ تعالیٰ چاہے' تو اپنے فضل کے ساتھ ان باتوں کے مرتکب شخص کو معاف کر سکتا ہے' اور ان غلطیوں کی مغفرت کر سکتا ہے۔ان پر (آدمی کو سزا نہ دے)

اور کتاب وسنت میں وعدے کے جتنے بھی الفاظ ہیں' وہ اس شرط کے ساتھ ملے ہوئے ہیں کہ اس پر عمل کرنے والا شخص کسی ایسی چیز کا مرتکب نہیں ہوگا' جو اس فعل کے ارتکاب پر سزا کو لازم کر دے' یہاں تک کہ اسے سزا دی جائے اگر اس پر معافی کا فضل نہیں کیا جاتا۔

پھر اس شخص کو اس چیز کا ثواب ملے گا' جو وعدہ اس فعل کے حوالے سے اس شخص کے ساتھ کیا گیا ہے۔

4- بَابُ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

باب 4: والدین کے حق کے بارے میں روایات

409 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

(متن حدیث): صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِيَ عَتَبَةً قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً اُخْرٰى فقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً ثَالِثَةً فقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ قَالَ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ فقَالَ وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ اٰمِيْنَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ قَدِ اسْتَحَبَّ لَهُ تَرْكُ الِانْتِظَارِ لِنَفْسِهِ وَلَا سِيَّمَا اِذَا كَانَ الْمَرْءُ مِمَّنْ يُتَاَسّٰى بِفِعْلِهِ وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ بَادَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ قال آمِيْنَ وَكَذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهِ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ اَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا قَالَ لَهُ وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَلَمْ يُبَادِرْ اِلٰى قَوْلِهِ اٰمِيْنَ عِنْدَ وُجُوْدِ حَظِّ النَّفْسِ فِيْهِ حَتّٰى قَالَ جِبْرِيْلُ قُلْ اٰمِيْنَ قَالَ قُلْتُ اٰمِيْنَ اَرَادَ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاَسِّيَ بِهِ فِيْ تَرْكِ الِانْتِصَارِ لِلنَّفْسِ بِالنَّفْسِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا هُوَ نَاصِرُ اَوْلِيَائِهِ فِي الدَّارَيْنِ وَاِنْ كَرِهُوا نُصْرَةَ الْاَنْفُسِ فِي الدُّنْيَا. (3: 20)

مالک بن حسن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے جب آپ نے پہلے زینے پر قدم رکھا' تو آپ نے کہا: آمین اور جب آپ نے دوسرے زینے پر قدم رکھا' تو آپ نے کہا: آمین جب آپ نے تیسرے زینے پر قدم رکھا' تو آپ نے کہا: آمین پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کردے' تو میں نے کہا: آمین، جبرائیل نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے

409- حديث صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف، وأخرجه الطبراني في الكبير 19/291 من طريق عبيد العجلي، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/166 عن الطبراني. وأخرجه ابن عدي في الضعفاء 6/2378.

اور پھر بھی جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کرے' تو میں نے کہا: آمین، جبرائیل نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے' آپ آمین کہیں' تو میں نے آمین کہا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اپنی ذات کے لئے مدد حاصل کرنے کو ترک کر دے خصوصاً اس صورت میں جب آدمی ایسی شخصیت کا مالک ہو' جس کے فعل کی پیروی کی جاتی ہو اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا

''جو شخص رمضان کا مہینہ پالے اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت سے دور کر دے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی سے یہ کہا: آمین۔

اسی طرح جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا:

''جو شخص اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے اور جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے''۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً آمین کہہ دیا)

لیکن جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے سامنے یہ کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے' اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے دور کر دے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً آمین نہیں کہا۔

کیونکہ اس جملے میں آپ کی ذات کا حصہ موجود تھا۔

یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے گزارش کی کہ آپ آمین کہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے آمین کہہ دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد یہ تھی: اس بارے میں آپ اسوہ قائم کریں کہ اپنی ذات کے لئے کسی دوسرے سے مدد حاصل نہیں کرنی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اپنے دوستوں کا مددگار رہے' اگرچہ وہ دنیا میں لوگوں کی مدد کو ناپسند کرتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ مَالَ الِابْنِ يَكُوْنُ لِلْاَبِ

وہ روایت جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے: بیٹے کا مال باپ کی ملکیت ہوتا ہے

410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّاجِرُ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَطَاءٍ عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُ اَبَاهُ فِيْ دَيْنٍ عَلَيْهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنت ومالك لأبيك .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ مَعْنَاهُ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنْ مُعَامَلَتِهِ اَبَاهُ بِمَا يُعَامِلُ بِهِ الْاَجْنَبِيِّيْنَ وَاَمَرَ بِبِرِّهِ وَالرِّفْقِ بِهِ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ مَعًا اِلٰى اَنْ يَّصِلَ اِلَيْهِ مَالُهُ فَقَالَ لَهُ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ لَا اَنَّ مَالَ الِابْنِ يَمْلِكُهُ الْاَبُ فِيْ حَيَاتِهِ عَنْ غَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِّنَ الِابْنِ به. (3: 42)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے اپنے والد کے ذمے لازم قرض کی وجہ سے اپنے والد کے ساتھ جھگڑا کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس چیز سے منع کیا ہے کہ وہ باپ کے ساتھ ایسا طرزِ عمل اختیار کرے جس طرح کا سلوک اجنبی لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے والد کے ساتھ بھلائی کرنے اور زبان اور فعل کے حوالے سے نرمی کرنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ آپ نے اس کے مال کو اس کے والد کے ساتھ ملا دیا ہے' اور آپ نے اس سے یہ فرمایا:

''تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے''۔

لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بیٹے کے مال کا مالک باپ بن جاتا ہے' جبکہ بیٹا زندہ ہو اور بیٹے کی یہ خواہش بھی نہ ہو کہ (اس کا باپ اس کی مرضی کے بغیر اس کے مال کو استعمال کرے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِيْ يَسُبُّ الْمَرْءُ وَالِدَيْهِ بِهِ

اس سبب سے ممانعت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے

(411) (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ

410- حديث صحيح، عبد الله بن كيسان، صدوق يخطء كثيرًا. وباقى رجاله ثقات. وله شاهد من حديث عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/179 و204 و214، وأبى داؤد 2291 ، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 4/158، وابن ماجة 2292 ، وابن الجارود 995 ، وسنده حسن. وآخر من حديث جابر عند ابن ماجة 2291 ، والطحاوى 4/158، وفى مشكل الآثار 2/230، وإسناده صحيح على شرط البخارى كما قال البوصيرى فى مصباح الزجاجة ورقة 141.

411- حديث صحيح، الحسين بن حسن لم أتبينه، ويحيى بن زكريا ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/164 عن وكيع. وأخرجه أحمد 2/216، والبخارى 5973 فى الأدب: باب لا يسب الرجل والديه، وأبو داؤد 5141 فى الأدب: باب فى بر الوالدين، من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، وأحمد 2/214 من طريق حماد بن سلمة، وأحمد 2/164، ومسلم 90 فى الإيمان: باب بيان الكبائر وأكبرها، والبخارى فى الأدب المفرد 27 من طريق سفيان الثورى، ومسلم 90 أيضًا، والترمذى 1902 فى البر والصلة: باب ما جاء فى عقوق الوالدين، وأبو نعيم فى الحلية 3/172 من طريق ابن الهاد.

اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):من الْكَبَائِرِ اَنْ يَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ وَ كَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَتَعَرَّضُ لِلنَّاسِ فَيَسُبُّ والديه . (2: 109)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہوں میں سے ایک چیز یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو برا کہے عرض کی گئی: کوئی شخص اپنے ماں باپ کو کیسے برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں کے ماں باپ کے در پے ہوتا ہے اور وہ اس کے ماں باپ کو برا کہتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ وَهَمَ فِيْهِ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں مسعر بن کدام نامی راوی کو وہم ہوا ہے

412- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ وَكَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فيسب أباه ويسب أمه فيسب أمه . (2: 109)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو برا کہے (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: کوئی شخص اپنے ماں باپ کو کیسے برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کے باپ کو برا کہتا ہے۔ وہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّرْغَبَ الْمَرْءُ عَنْ اٰبَائِهٖ اِذِ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ ضَرْبٌ مِنَ الْكُفْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑے' کیونکہ ایسا کرنا کفر کی ایک قسم ہے

413- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ

412- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 90 في الإيمان: باب بيان الكبائر وأكبرها، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2269 ، ومن طريقه أبو عوانة 1/55 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/195، وأبو عوانة 1/55، والبغوي في شرح السُّنة 3427

يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ انْقَلَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِنًى فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا.

قَالَ عُمَرُ اِنِّيْ قَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ وَاُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّغْصِبُوْهُمْ اَمْرَهُمْ.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَا تَفْعَلْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ وَاِنَّ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى مَجْلِسِكَ اِذَا اَقَمْتَ فِي النَّاسِ فَيَطِيْرُوْا بِمَقَالَتِكَ وَلَا يَضَعُوْهَا مَوَاضِعَهَا اَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدُمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ فَتَخْلُصَ بِعُلَمَاءِ النَّاسِ وَاَشْرَافِهِمْ وَتَقُوْلُ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا وَيَعُوْنَ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوْنَهَا مَوَاضِعَهَا.

فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ سَالِمًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا تَكَلَّمَنَّ فِيْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهُ.

فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَوَجَدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ سَبَقَنِيْ فَجَلَسَ اِلٰى رُكْنِ الْمِنْبَرِ الْاَيْمَنِ وَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ تَمَسُّ رُكْبَتِيْ رُكْبَتَهٗ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ طَلَعَ عُمَرُ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ اَمَا اِنَّهٗ سَيَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ قَالَ وَمَا عَسٰى اَنْ يَّقُوْلَ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ:

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ قَائِلٌ لَّكُمْ مَقَالَةً قُدِّرَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَهَا لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ اَجَلِيْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَمَنْ لَّمْ يَعْقِلْهَا فَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّكْذِبَ عَلَيَّ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَاَ بِهَا وَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاَخَافُ اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِي كتاب الله فيضلوا بترك فريضة أنزله اللّٰهُ وَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ حَمْلٌ اَوِ اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا.

اَلَا وَاِنَّا كُنَّا نَقْرَاُ لَا تَرْغَبُوا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّ كُفْرًا بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوا عَنْ اٰبَائِكُمْ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ ورسوله.

اَلَا وَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ فُلَانًا قَالَ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَمَنْ بَايَعَ امْرَاً مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهٗ لَا بَيْعَةَ لَهٗ وَلَا لِلَّذِيْ بَايَعَهٗ فَلَا يَغْتَرَّنَّ اَحَدٌ فَيَقُوْلُ اِنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً اَلَا وَاِنَّهَا كَانَتْ فَلْتَةً اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَنْ تُقْطَعُ اِلَيْهِ الْاَعْنَاقُ مِثْلَ اَبِيْ بَكْرٍ اَلَا وَاِنَّهٗ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا يَوْمَ تَوَفَّى اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ اجْتَمَعُوْا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَتَخَلَّفَ عَنَّا الْاَنْصَارُ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ

بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَنْظُرُ مَا صَنَعُوا فَخَرَجْنَا نَؤُمُّهُمْ فَلَقِيَنَا رَجُلَانِ صَالِحَانِ مِنْهُمْ فَقَالَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ نُرِيدُ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فلا عليكم أن لا تأتوهم اقضوا أَمْرَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا نَرْجِعُ حَتّٰى نَأْتِيَهُمْ فَجِئْنَاهُمْ فَإِذَا هُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا وَجِعٌ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَامَ خَطِيبُهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ وَقَدْ دَفَّتْ إِلَيْنَا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مِنْكُمْ دَافَّةٌ وَإِذَا هُمْ قَدْ أَرَادُوا أَنْ يَخْتَصُّوا بِالْأَمْرِ وَيُخْرِجُونَا مِنْ أَصْلِنَا.

قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَقَدْ كُنْتُ زَوَّرْتُ مَقَالَةً قَدْ أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ وَكَانَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ اجْلِسْ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا تَرَكَ مِمَّا زَوَّرْتُهُ فِي مَقَالَتِي إِلَّا قَالَ مِثْلَهُ فِي بَدِيهَتِهِ أو أفضل،فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا ذَكَرْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَلَنْ يَعْرِفَ الْعَرَبُ هٰذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَنَسَبًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ وَأَخَذَ بِيَدِي وَيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا فَلَمْ أَكْرَهْ شَيْئًا مِنْ مَقَالَتِهِ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ لَأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي فِي أَمْرٍ لا يقربني ذلك إلى إثم أحب إلي من أَنْ أُؤَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ فقال فَتًى الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَخَشِيتُ الِاخْتِلَافَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَهَا فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدٍ فقال قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدًا فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا فَلَمْ نجد شيئا هُوَ أَفْضَلَ مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِيتُ إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ أَنْ يُحْدِثُوا بَعْدَنَا بَيْعَةً فَإِمَّا أَنْ نُبَايِعَهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِمَّا أَنْ نُخَالِفَهُمْ فَيَكُونُ فَسَادًا وَاخْتِلَافًا فَبَايَعْنَا أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَرَضِينَا بِهِ.

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُ عُمَرَ: قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا يُرِيدُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جو آخری حج کیا تھا اس کے دوران حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اپنی منیٰ میں موجود رہائش گاہ سے واپس آئے اور بولے: فلاں شخص یہ کہہ رہا ہے اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' تو میں فلاں کی بیعت کرلوں گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج شام میں لوگوں کے درمیان کھڑا ہوں گا (یعنی ان سے خطاب کروں گا) اور انہیں ان لوگوں سے بچاؤں گا' جو ان کے معاملے کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ ایسا نہ کیجئے۔ امیرالمومنین حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ جب

413- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه بطوله ابن أبي شيبة 14/563- 567 والبخارى 6830 فى الحدود: باب رجم الحبلى من الزنا إذا أحصنت، عن عبد العزيز بن عبد الله، عن إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، كلاهما عن الزهرى، بهذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق مالك، عن الزهرى. وأخرجه مختصرًا ابن أبي شيبة 14/563 ، بهذا الإسناد.

آپ لوگوں کے درمیان (خطاب کرنے کے لئے) کھڑے ہوں گے تو یہ لوگ آپ کی محفل میں غالب آ جائیں گے اور آپ کی گفتگو کو آگے اپنے رنگ میں پیش کریں گے اور اسے درست طور پر بیان نہیں کریں گے۔ آپ ابھی ٹھہر جائیں۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئیں تو وہ ہجرت کی جگہ ہے وہاں صرف لوگوں میں سے اہل علم اور معززین ہوں گے۔ وہاں آپ جو بھی کہیں پورے اطمینان سے کہیں گے۔ وہ لوگ آپ کی بات کو سمجھیں گے اور اسے صحیح جگہ استعمال کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں مدینہ منورہ پہنچ گیا تو اللہ نے چاہا تو میں اپنی سب سے پہلی گفتگو (یا خطاب) میں اسی بارے میں بات کروں گا۔

پھر ذوالحجہ کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آگئے جب جمعہ کا دن آیا تو شدید گرمی کے دن کے باوجود میں جلدی مسجد چلا گیا تو میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ منبر کے دائیں کنارے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ میرا گھٹنا ان کے گھٹنے کے ساتھ مس ہو رہا تھا تھوڑی ہی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے تو میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی بات چیت اس منبر پر کرنی ہے جو انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد کبھی نہیں کی تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا بات کریں گے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق ان کی حمد وثناء بیان کی پھر انہوں نے یہ فرمایا:

''میں آپ لوگوں کے ساتھ ایسی بات کرنا چاہتا ہوں جسے کرنے کا مجھے موقع دیا گیا ہے مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے میری موت کا وقت میرے قریب آچکا ہو اور جو شخص اس بات کو سمجھ لے اور اسے محفوظ رکھ لے وہ اس بات کو یہاں تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری جا سکتی ہے جو شخص اس کو نہیں سمجھ پاتا تو کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے۔ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا۔ اس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ اس نے جو چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی اس میں سنگسار کرنے کے حکم والی آیت بھی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تلاوت بھی کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا۔ بھی آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کروایا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے جب طویل زمانہ گزر جائے گا تو کوئی شخص یہ کہے گا ہمیں اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے سے حکم سے متعلق آیت نہیں ملتی تو وہ لوگ ایک ایسے فریضے کو ترک کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا حالانکہ ہر ایسے شخص کو سنگسار کرنا لازم ہے جو مرد ہو یا عورت ہو اور اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو جبکہ ثبوت کے ذریعے یہ بات ہو جائے یا (عورت) حاملہ ہو جائے یا (مرد یا عورت) اعتراف کرلیں اگر اللہ کی قسم! اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ عمر نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اضافہ کر دیا ہے تو میں اس چیز کو نوٹ کروا دیتا۔

خبردار! ہم پہلے یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے۔

''تم لوگ اپنے آباؤاجداد سے منہ نہ موڑو کیونکہ اپنے آباؤاجداد سے تمہارا منہ موڑنا تمہارا کفر ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم مجھے اس طرح نہ بڑھا دینا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا تھا۔ بیشک میں بندہ ہوں تو تم لوگ

یہ کہنا: اللہ کے بندے اوراس کے رسول''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) خبردار! مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں فلاں کا بیعت کرلوں گا' جو بھی شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی بھی امیر کی بیعت کرے گا' تو اس کی کوئی بیعت نہیں ہو گی اور نہ ہی اس شخص کی ہو گی' جس کی اس نے بیعت کی ہے۔کوئی بھی شخص اس غلط فہمی کا شکار ہو کر یہ نہ کہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہو گئی تھی۔خبردار وہ اچانک ہوئی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خرابی سے بچا کے رکھا اور آج تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح کی حیثیت حاصل ہو' خبردار! جس دن اللہ کے رسول کا انتقال ہوا تھا۔اس وقت وہ ہم میں سب سے زیادہ بہتر تھے۔

بیشک مہاجرین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کی بیعت کرنے کے لئے) اکٹھے ہوئے تھے' لیکن انصار ہم سے الگ سقیفہ بنو ساعدہ میں اکٹھے ہوئے میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے ساتھ چلیں تاکہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں' تو ہم لوگ روانہ ہوئے۔ ہمارا ارادہ ان کی طرف جانے کا تھا ہماری ملاقات ان میں سے دو نیک آدمیوں سے ہوئی' تو ان دونوں نے دریافت کیا: اے مہاجرین کے گروہ آپ لوگ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: ہم اپنے انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں' تو ان صاحب نے کہا: آپ پر کوئی گناہ نہیں ہو گا اگر آپ ان کے پاس نہ جائیں آپ اپنا معاملہ خود نمٹا لیں اے مہاجرین کے گروہ' تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک ہم ان لوگوں کے پاس چلے نہیں جاتے پھر ہم ان کے پاس آئے' تو وہ لوگ سقیفہ بنو ساعدہ میں اکٹھے ہو چکے تھے وہاں ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ یہ تو لوگوں نے بتایا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں میں نے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے بتایا انہیں تکلیف ہے' جب ہم بیٹھ گئے' تو ان کا خطیب کھڑا ہوا۔اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر اس نے یہ کہا: اما بعد! ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار اور اسلام کا لشکر ہیں۔اے مسلمانوں کے گروہ! اب ہمیں پیچھے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور وہ لوگ حکومت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں سرے سے ہی نکال دینا چاہتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ خاموش ہوا' تو میں نے کلام کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے ذہن میں مضمون سوچ لیا تھا جو مجھے بہت پسند آیا کہ اگر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بیان کو کروں گا' تو یہ بہت عمدہ ہو گا اور میں اس کی وجہ سے ان لوگوں کی ناراضگی کو کسی حد تک کم کر دوں گا' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ بردبار اور زیادہ پروقار تھے۔انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: تم بیٹھے رہو۔ مجھے انہیں ناراض کرنا پسند نہیں آیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلام کرنا شروع کیا۔اللہ کی قسم! جو بھی گفتگو میں نے سوچی ہوئی تھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فی البدیہہ اس کی مانند بلکہ اس سے بھی بہتر گفتگو کی اور کوئی پہلو نہیں چھوڑا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد یہ بات ارشاد فرمائی:

اما بعد! تم نے جس بھلائی کا ذکر کیا ہے تم لوگ اس کے اہل ہو' لیکن اہل عرب حکومت کے معاملے میں صرف قریش قبیلے سے واقف ہیں' کیونکہ اپنی رہائش اور نسب کے اعتبار سے یہ عربوں میں سب سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ میں تم لوگوں کے لئے ان

دو میں سے کسی ایک شخص سے راضی ہوں تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اس کی بیعت کرلو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صرف یہ بات اچھی نہیں لگی۔ اس وقت صورت حال یہ تھی کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے آگے کر کے میری گردن اڑا دی جاتی جو بغیر کسی جرم کے ہوتی' تو یہ بات میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ تھی کہ مجھے کسی ایسی قوم کا امیر مقرر کیا جائے' جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوں۔

انصار کے ایک نوجوان نے کہا: میں ایک ایسی شاخ ہوں جس کے ساتھ خارش کی جاتی ہے (یعنی اُمور میں میری رائے اور مشورے پر عمل کیا جاتا ہے) اور ایک ایسی کھجور ہوں جسے بچایا جاتا ہے (یعنی میرے قبیلے کے لوگ میرے پسِ پشت نہ ہیں) ایک امیر ہم میں سے ہوا ے قریش کے گروہ! اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے ہو' اس پر آوازیں بلند ہوئیں' لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا' تو میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ آگے بڑھایئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ میں نے ان کی بیعت کر لی پھر مہاجرین اور انصار نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ہم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بالکل نظرانداز کر دیا' تو کسی شخص نے کہا: تم لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے' تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے' تو ہمیں اس وقت کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے سے افضل ہو۔ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ اگر ہم ان لوگوں سے جدا ہو گئے' تو وہ کہیں ہمارے بعد نئے سرے سے بیعت نہ کرلیں' تو یا' تو ہمیں اس چیز پر بیعت کرنی پڑے گی' جس سے ہم راضی نہیں ہیں' یا' پھر مخالفت کرنی پڑے گی' تو فساد اور اختلاف ہوگا اس لئے ہم سب نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور اس سے راضی ہو گئے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: اللہ کی راہ میں ایسا ہوا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الرَّغْبَةِ عَنِ الْاٰبَاءِ اِذْ رَغْبَةُ الْمَرْءِ عَنْ اَبِيْهِ ضَرْبٌ مِنَ الْكُفْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑے' کیونکہ آدمی کا اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑنا کفر کی ایک قسم ہے

414 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِنَسَا وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ وَالْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بن اَخِي جُوَيْرِيَةَ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهٗ كَانَ يقرىء عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَلَمْ اَرَ رَجُلًا يَجِدُ مِنَ الْاَقْشَعْرِيْرَةِ مَا يَجِدُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَجِئْتُ اَلْتَمِسُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يَوْمًا فَلَمْ اَجِدْهُ فَانْتَظَرْتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لِيْ لَوْ رَاَيْتَ رَجُلًا اٰنِفًا قَالَ لِعُمَرَ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمِنًى فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ فَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا قَالَ عُمَرُ حِيْنَ بَلَغَهُ ذٰلِكَ اِنِّيْ لَقَائِمٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَغْتَصِبُوْنَ الْاُمَّةَ اَمْرَهُمْ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فقلت يا أمير المؤمنين لَا تَفْعَلْ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ وَاِنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى مَجْلِسِكَ فَاَخْشٰى اِنْ قُلْتَ فِيْهِمُ الْيَوْمَ مَقَالًا اَنْ يَّطِيْرُوْا بِهَا وَلَا يَعُوْهَا وَلَا يَضَعُوْهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا اَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِعُلَمَاءِ النَّاسِ وَاَشْرَافِهِمْ فَتَقُوْلُ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعُوْا مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوْهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا.

قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ صَالِحًا لَاُكَلِّمَنَّ بِهَا النَّاسَ فى أول مقام أقومه.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِيْ عَقِبِ ذِى الْحِجَّةِ وَجَاءَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ هَجَّرْتُ صَكَّةَ الْاَعْمٰى لِمَا اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَوَجَدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ فَجَلَسَ اِلٰى رُكْنِ جَانِبِ الْمِنْبَرِ الْاَيْمَنِ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ تَمَسُّ رُكْبَتِيْ رُكْبَتَهٗ فَلَمْ يَنْشَبْ عُمَرُ اَنْ خَرَجَ فَاَقْبَلَ يَؤُمُّ الْمِنْبَرَ فَقُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَعُمَرُ مُقْبِلٌ وَاللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ الْيَوْمَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ مَا عَسٰى اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَمْ يَقُلْهُ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَلَمَّا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَلَمَّا اَنْ سَكَتَ قَامَ عُمَرُ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَهَا لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ اَجَلِيْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَمَنْ خَشِيَ اَنْ لَا يَعِيَهَا فَلَا اُحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّكْذِبَ عَلَيَّ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَاْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَتْرُكَ فَرِيْضَةً اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَاِنَّ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ.

ثُمَّ اِنَّا قَدْ كُنَّا نَقْرَاُ اَنْ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّ كُفْرًا بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ.

ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لا تطرونى كما أطرى بْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.

ثُمَّ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ فُلَانًا مِنْكُمْ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لقد بايعت فلانا فلا يغرن امرءًا أن يقول إن بيعة أبى بكر كانت فَلْتَةً فَتَمَّتْ فَاِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا وَلَيْسَ فِيْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ اِلَيْهِ الْاَعْنَاقُ مِثْلَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاِنَّهٗ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَمَنْ مَّعَهُمَا تَخَلَّفُوْا عَنَّا وَتَخَلَّفَتِ الْاَنْصَارُ عَنَّا بِاَسْرِهَا وَاجْتَمَعُوْا فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَجُلٌ يُنَادِيْ مِنْ وَرَاءِ الْجِدَارِ اخْرُجْ إلى يا

بن الْخَطَّابِ فَقُلْتُ اِلَيْكَ عَنِّی فَاِنَّا مَشَاغِيلُ عَنْكَ فقَالَ اِنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ لَا بُدَّ مِنْكَ فِيْهِ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِیْ سَقِيْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ فَاَدْرِكُوهُمْ قَبْلَ اَنْ يُّحْدِثُوا اَمْرًا فَيَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ فِيْهِ حَرْبٌ فَقُلْتُ لِاَبِی بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نَؤُمُّهُمْ فَلَقِيَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَمَشٰی بَيْنِیْ وَبَيْنَهُ حَتّٰی اِذَا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا رجلان صالحان فذكرا الذی صنع القوم وقالا اَيْنَ تُرِيْدُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقُلْتُ نُرِيْدُ اِخْوَانَنَا مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَا لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَقْرَبُوهُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ اقْضُوا اَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَنَاْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَيْنَاهُمْ فَاِذَا هُمْ فِیْ سَقِيْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ فَاِذَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ رَجُلٌ مُزَّمِّلٌ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قالوا سعد بن عبادة قُلْتُ فَمَا لَهُ قَالُوْا هُوَ وَجِعٌ فَلَمَّا جَلَسْنَا تَكَلَّمَ خَطِيْبُ الْاَنْصَارِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيبَةُ الْاِسْلَامِ وَاَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَهْطٌ مِنَّا وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ قَالَ عُمَرُ وَاِذَا هُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْتَزِلُوْنَا مِنْ اَصْلِنَا وَيَحُطُّوا بِنَا 1 مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَضٰی مَقَالَتَهُ اَرَدْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً اَعْجَبَتْنِیْ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْمَ بِهَا بَيْنَ يَدَیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَكُنْتُ اُدَارِیْ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ بَعْضَ الْحِدَّةِ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰی رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ كَانَ اَحْلَمَ مِنِّیْ وَاَوْقَرَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ اَعْجَبَتْنِیْ فِیْ تَزْوِيرِیْ اِلَّا تَكَلَّمَ بِمِثْلِهَا اَوْ اَفْضَلَ فِیْ بَدِيهَتِهٖ حَتّٰی سَكَتَ فَتَشَهَّدَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا الْاَنْصَارُ فَمَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَاَنْتُمْ اَهْلُهُ وَلَنْ تَعْرِفَ الْعَرَبُ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَّا لِهٰذَا الْحَیِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيْتُ لَكُمْ اَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا اَيُّهُمَا شِئْتُمْ فَاَخَذَ بِيَدِیْ وَبِيَدِ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَلَمْ اَكْرَهْ مِنْ مَقَالَتِهٖ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ اَنْ اُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِی لَا يُقَرِّبُنِیْ ذٰلِكَ اِلٰی اِثْمٍ أحب إلی من أن اُوَمَّرَ عَلٰی قَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اِلَّا اَنْ تَغَيَّرَ نَفْسِیْ عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمَّا قَضٰی اَبُوْ بَكْرٍ مَقَالَتَهُ قَالَ قَائِلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا اَمِيرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَالَ عُمَرُ فكثر اللغط وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ حَتّٰی اَشْفَقْتُ الِاخْتِلَافَ قُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَتَلْتُمْ سَعْدًا قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ وَاَنَا مُغْضَبٌ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا فَاِنَّهُ صَاحِبُ فِتْنَةٍ وَشَرٍّ وَاِنَّا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا فِيمَا حَضَرَ مِنْ اَمْرِنَا اَمْرٌ اَقْوٰی مِنْ بَيْعَةِ اَبِیْ بَكْرٍ فَخَشِينَا اِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ بَيْعَةٌ اَنْ يُّحْدِثُوا بَعْدَنَا بَيْعَةً فَاِمَّا اَنْ نُبَايِعَهُمْ عَلٰی مَا لَا نَرْضٰی وَاِمَّا اَنْ نُخَالِفَهُمْ فَيَكُوْنُ فَسَادًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ اَنْ يقول إن بيعة أبی بكر كانت فلتة فَتَمَّتْ فَقَدْ كَانَتْ فَلْتَةً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَقٰی شَرَّهَا اَلَا وَاِنَّهُ لَيْسَ فِيكُمُ الْيَوْمَ مِثْلُ اَبِیْ بَكْرٍ.

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ الرَّجُلَيْنِ الْاَنْصَارِيَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَقِيَا الْمُهَاجِرِيْنَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ وَزَعَمَ مَالِكٌ اَنَّ الزُّهْرِیَّ سمع سعيد بن الْمُسَيِّبِ يَزْعُمُ اَنَّ الَّذِیْ قَالَ

يَوْمَئِذٍ اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُ عُمَرَ اِنَّ بَيْعَةَ اَبِي بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا يُرِيْدُ اَنَّ بَيْعَةَ اَبِي بَكْرٍ كَانَ ابْتِدَاؤُهَا مِنْ غَيْرِ مَلَاٍ وَالشَّيْءُ الَّذِي يَكُوْنُ عَنْ غَيْرِ مَلَاٍ يُقَالُ لَهُ الْفَلْتَةُ وَقَدْ يُتَوَقَّعُ فِيْمَا لَا يَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْمَلَاُ الشَّرُّ فَقَالَ وَقَى اللّٰهُ شَرَّهَا يُرِيْدُ الشَّرَّ الْمُتَوَقَّعَ فِي الْفَلَتَاتِ لَا اَنَّ بَيْعَةَ اَبِي بَكْرٍ كَانَ فِيْهَا شر. (1/101)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کوقرآن پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی وہ حالت ہو جاتی ہو جو حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی قرأت کرتے وقت ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتا ہوا آیا۔ وہ مجھے نہیں ملے میں ان کے گھر میں ان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس آنے کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ واپس آگئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کاش تم اس شخص کو بھی دیکھتے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہی ہے وہ ان دنوں منیٰ میں مقیم تھے۔ یہ اس آخری حج کی بات ہے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے یہ بتایا کہ ایک شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ کی قسم! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں کی بیعت کرلوں گا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا کہ آج شام میں لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے کھڑا ہوں گا اور انہیں اس طرح کے لوگوں سے بچنے کی تلقین کروں گا جو اس امت سے اس کے معاملے کو غصب کرنا چاہتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے کہا: اے امیر المومنین آپ آج کے دن ایسا نہ کیجئے کیونکہ حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہ لوگ آپ کی محفل میں غالب آجائیں اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ آج ان کے درمیان آپ جو بات کہیں گے یہ اس کا فسانہ بنا دیں گے۔ یہ اسے محفوظ نہیں رکھیں گے اور غلط جگہ استعمال کر دیں گے۔ ابھی آپ ٹھہر جائیں جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائیں تو وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں لوگوں کے علماء اور اشراف کے سامنے آپ جو مناسب سمجھیں وہ بات آرام سے کرلیں وہ لوگ آپ کی بات کو محفوظ بھی رکھیں گے اور درست استعمال بھی کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں صحیح سلامت مدینہ منورہ پہنچ گیا تو میں لوگوں سے اپنے پہلے خطاب میں اسی موضوع پر بات کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ذوالحجہ کے آخر میں ہم مدینہ منورہ آگئے جب جمعہ کا دن آیا تو میں ایک نابینا شخص کی طرح (یعنی) وقت اور موسم کی پرواہ کئے بغیر جلدی (مسجد کی طرف) چلا گیا کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ مجھے اس بارے میں بتا چکے تھے وہاں مجھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے آچکے تھے وہ منبر کے دائیں طرف والے کنارے کے پاس بیٹھے

414- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو عند مالك مختصرًا في الموطأ 2/823 في الحدود: باب ما جاء في الرجم، ومن طريقه أخرجه أحمد بطوله 1/55 بنحو منه.

ہوئے تھے۔ میں ان کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا' تو میرا گھٹنا ان کے گھٹنے کے ساتھ مس ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے وہ منبر کی طرف تشریف لائے' تو میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت آ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! آج امیر المومنین اس منبر پر ایسی گفتگو کریں گے' جو انہوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں کی' تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری بات کو تسلیم نہیں کیا اور بولے: وہ آج ایسی کون سی بات کریں گے' جو اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہیں کی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ گئے اور مؤذن نے اذان دی جب مؤذن خاموش ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' تو انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی ثناء بیان کی۔ پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''اما بعد آج میں آپ لوگوں کے ساتھ ایسی گفتگو کرنا چاہتا ہوں جسے کرنے کا مجھے موقع دیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ میرے مرنے سے پہلے (کی آخری بڑی اہم) گفتگو ہو' تو شخص اسے سمجھ لے وہ اسے محفوظ رکھے اور جہاں تک اس کی سواری جا سکتی ہو وہاں تک اسے پہنچا دے اور جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اس نے اسے محفوظ نہیں رکھا' تو میں اس کے لئے اس بات کو جائز قرار نہیں دوں گا کہ وہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا۔ اس نے ان پر کتاب نازل کی۔ اس نے ان پر جو چیز نازل کی تھی اس میں سنگسار کرنے والی آیت بھی تھی۔ ہم نے اس کی تلاوت کی اور اسے سمجھا اور اسے محفوظ رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا۔ آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کروایا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ جب طویل زمانہ گزر جائے گا' تو کوئی شخص یہ نہ کہے۔ اللہ کی قسم! ہمیں' تو اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کی آیت نہیں ملتی ہے' تو وہ شخص ایک ایسے فریضے کو ترک کر دے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم ایسے شخص کے بارے میں ہے' جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو جبکہ وہ مرد ہو یا عورت ہو' لیکن محصن ہو جب ثبوت قائم ہو جائے یا (عورت) حاملہ ہو جائے یا اعتراف کر لے پھر ہم یہ بھی پڑھتے رہے ہیں۔

''تم لوگ اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو' کیونکہ تمہارا آباؤ اجداد سے منہ موڑنا تمہارا کفر کرنا ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم لوگ مجھے اس طرح نہ بڑھادو' جس طرح ابن مریم کو بڑھا دیا گیا۔ میں بندہ ہوں' تو تم لوگ یہ کہو: اللہ کا بندہ اور اس کا رسول''۔

(پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ تم میں سے فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر عمر فوت ہو گیا' تو میں فلاں کی بیعت کر لوں گا۔ یہ بات کسی کو بھی دھوکے کا بھی شکار نہ کرے۔ کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوگئی اور مکمل ہوگئی' وہ ہوئی اچانک ہی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے خرابی سے محفوظ رکھا تھا' اور تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسی نمایاں حیثیت حاصل ہو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا اس وقت وہ ہم میں سب سے بہتر تھے۔ بیشک علی' زبیر اور ان کے ساتھ کے دیگر افراد ہم سے پیچھے رہ گئے تھے اور انصار بھی ہم سے کچھ پیچھے رہے تھے۔ وہ لوگ بنو ساعدہ کی بیٹھک میں اکٹھے ہوئے مہاجرین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اردگرد اکٹھے ہوگئے تھے۔ ابھی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ میں تھے کہ

دیوار کے پرے سے ایک شخص نے بلند آواز میں کہا: اے خطاب کے صاحب زادے! میرے پاس باہر تشریف لائیں میں نے کہا: تم مجھ سے دور رہو۔ میری تمہارے علاوہ اور بھی مصروفیات ہیں' تو وہ شخص بولا ایک ایسا معاملہ رونما ہو گیا ہے جہاں آپ کی موجودگی ضروری ہے۔ انصار بنو ساعدہ کی بیٹھک میں اکٹھے ہو چکے ہیں۔ آپ لوگ ان کے پاس پہنچ جائیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی نیا فیصلہ کر لیں اور بعد میں آپ کے اور ان کے درمیان جنگ ہو' تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ بھی ہمارے ساتھ ہمارے ان انصار بھائیوں کی طرف چلیں' تو ہم لوگ ان لوگوں کی طرف جانے کے ارادے سے روانہ ہوئے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی ہم سے ملاقات ہوئی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ میرے اور ان کے درمیان چلنے لگے' یہاں تک کہ ہم لوگ ان لوگوں کے قریب ہوئے' تو دو نیک آدمی ہم سے ملے ان دونوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' جو ان کی قوم کے افراد کر رہے ہیں ان دونوں نے دریافت کیا۔ اے مہاجرین کے گروہ! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ہم لوگ اپنے ان انصار بھائیوں کی طرف جا رہے ہیں۔ ان دونوں نے کہا: آپ کے لئے مناسب نہیں ہے کہ آپ ان کے قریب جائیں۔ اے مہاجرین کے گروہ! آپ لوگ اپنا فیصلہ خود کر لیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور ان لوگوں کے پاس آ گئے' تو وہ بنو ساعدہ کے سقیفے میں موجود تھے۔ ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ سعد بن عبادہ ہیں۔ میں نے کہا: انہیں کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے بتایا یہ بیمار ہیں۔ جب ہم بیٹھ گئے' تو انصار کے خطیب نے گفتگو شروع کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی ثنا بیان کی پھر یہ بات کہی۔ اما بعد! ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے مددگار اور اسلام کا لشکر ہیں اور تم لوگ اے مہاجرین کے گروہ! ہمارا ایک گروہ ہو تمہیں تمہاری قوم نے پرے کر دیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ ہمیں اصل سے دور کر دیں اور ہمیں ایک طرف کر دیں جب اس شخص نے اپنی گفتگو مکمل کر لی' تو میں نے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے ذہن میں ایک مضمون سوچ لیا تھا جو مجھے پسند بھی آیا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہو جاؤں اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ صورت حال کو بہتر کر سکوں۔ جب میں نے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ٹھہر جاؤ۔ مجھے انہیں ناراض کرنا اچھا نہ لگا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات چیت شروع کی وہ مجھ سے زیادہ بردبار اور زیادہ پروقار تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنے ذہن میں جو مضمون سوچا تھا' اور جو مجھے اچھا لگا تھا۔ انہوں نے اس میں سے کوئی بھی بات ترک نہیں کی۔ انہوں نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ عمدہ انداز میں بات کی' یہاں تک کہ جب وہ خاموش ہو گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد یہ کہا۔

اما بعد! اے انصار! تم لوگوں نے اپنے اندر موجود جس بھلائی کا ذکر کیا ہے تم لوگ اس کے اہل ہو' لیکن عرب اس معاملے (یعنی حکومت) کے بارے میں صرف اسی قبیلے قریش سے واقف ہیں' کیونکہ یہ نسب اور رہائش کے اعتبار سے عربوں میں سب سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ میں تم لوگوں کے لئے ان دو میں سے کسی ایک فرد سے راضی ہوں تم جس کی چاہو بیعت کر لو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صرف یہی بات اچھی نہیں لگی۔

اللہ کی قسم! اگر مجھے آگے کر دیا جائے اور میری گردن اڑا دی جائے اور وہ کسی گناہ کی پاداش میں نہ ہو۔ یہ بات میرے نزدیک اسے زیادہ پسندیدہ ہے کہ مجھے کسی ایسی قوم کا امیر مقرر کیا جائے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں البتہ اگر مرنے کے قریب میری صورتحال تبدیل ہو جائے تو اس کا معاملہ مختلف ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بات مکمل کر لی تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا: میں وہ شاخ ہوں جس کے ذریعے کھجایا جاتا ہے اور وہ کھجور ہوں جس کی حفاظت کی جاتی ہے (یعنی مشکل وقت میں مجھ سے مشورہ لیا جاتا ہے اور میری قوم میرے ساتھ ہوتی ہے) اے قریش کے گروہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پر شور شرابا شروع ہو گیا اور آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ میں نے اس اختلاف کو چیرا اور میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ میں نے ان کی بیعت کر لی۔ مہاجرین اور انصار نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ہم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا تو انصار میں سے ایک صاحب نے کہا: تم لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اس وقت غصے میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سعد کو قتل کیا ہے کیونکہ یہ فتنہ اور شر پیدا کرنا چاہتا تھا۔ بے شک ہم لوگ اللہ کی قسم! ہم نے اپنے معاملے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ بہتر اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ اگر ہم لوگ ان لوگوں سے الگ ہو گئے اس سے پہلے کہ بیعت ہو جائے تو کہیں ہمارے بعد وہ نئی بیعت نہ کر لیں تو پھر یا تو ہمیں ایسی بیعت کرنی پڑے گی جس سے ہم راضی نہیں ہوں گے یا ان کی مخالفت کرنی پڑے تو پھر فساد پیدا ہو گا تو کسی بھی شخص کا یہ کہنا ہرگز غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی اچانک ہو گئی تھی لیکن وہ مکمل ہو گئی تھی۔ وہ اچانک ہوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خرابی سے محفوظ رکھا تھا۔ خبردار! اب تمہارے درمیان ابوبکر جیسا اور کوئی شخص نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: زہری نے عروہ بن زبیر کی یہ بات نقل کی ہے کہ وہ دو انصاری افراد جن کی مہاجرین سے ملاقات ہوئی تھی وہ حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: زہری نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک دن انہوں نے یہ کہا روایت کے یہ الفاظ: "میں وہ شاخ ہوں جس کے ذریعے کھجایا جاتا ہے"۔ یہ بات کہنے والا شخص بنو سلمہ سے تعلق رکھتا تھا جس کا نام حباب بن المنذر رتھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو برائی سے محفوظ رکھا اس سے مراد یہ ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے آغاز میں سب لوگ شامل نہیں تھے اور وہ چیز جس میں سب لوگ شامل نہ ہوں اس کے لیے لفظ اچانک استعمال ہوتا ہے اور جس چیز میں سب لوگ شریک نہ ہوں اس کے بارے میں خرابی کا اندیشہ بھی ہوتا ہے اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے اس کو خرابی سے محفوظ رکھا۔

اس سے مراد وہ خرابی ہے جو اچانک ہو جانے والی چیزوں میں متوقع ہوتی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں کوئی خرابی تھی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَمَّنِ ادَّعَى اَبًا غَيْرَ اَبِيهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کی گئی ہے جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے

415 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيتُ اَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ اِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعَ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال من ادَّعَى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فقَالَ اَبُو بَكْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (3: 19)

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: جب زیاد کے بارے میں دعویٰ کیا گیا' تو میری ملاقات حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا: یہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میرے دونوں کانوں نے اس بات کو سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام میں کسی باپ کی طرف خود کو منسوب کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے' تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگی''۔

تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ عَلَى الْمُنْتَمِي اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ فِي الْاِسْلَامِ

ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے' جو اسلام میں اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے

416 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

415– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 5/46، ومسلم 63 114 في الإيمان: باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه، والبيهقي في السُّنن 7/403 من طريق عمرو بن عون . وأخرجه أحمد 1/169 عن هشام، وأبو عوانة 1/30 . وأخرجه الطيالسي 199 عن ثابت أبي زيد وسلام بن سليم، وأحمد 1/174 و179 و5/38، وأبو عوانة 2/30 من طريق إسماعيل بن علية، وأحمد 1/174، والبخاري 4326 و4327 في المغازي: باب غزوة الطائف، وأبو عوانة 1/29، والدارمي 2/244 و343، والبغوي في شرح السُّنة 2376 ، من طريق شعبة، وأحمد 1/174، وأبو عوانة 1/28 من طريق سفيان، ومسلم 63 115 ، وابن ماجة 2610 في الحدود: باب من ادعى إلى غير أبيه أو تولى غير مواليه، وأبو عوانة 1/29 من طريق أبي معاوية ويحيى بن زكريا بن أبي زائدة، وأبو داوُد 5113 في الأدب: باب في الرجل ينتمي إلى غير مواليه.

(متن حدیث): مَنِ ادَّعَى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي بَكْرَةَ قَالَ وَاَنَا سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2: 109)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دونوں کانوں کے ساتھ یہ بات سنی ہے اور میرے دل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر اسے محفوظ رکھا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام میں کسی باپ (کی اولاد ہونے) کا دعویٰ کرے اور وہ شخص یہ بات جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے' تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگئی''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے کہا: میں نے بھی اپنے دونوں کانوں کے ذریعے اس بات کو سنا تھا' اور میرے دل نے بھی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر محفوظ رکھا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ لَعْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَمَلَائِكَتِهِ عَلَى الْفَاعِلِ الْفِعْلَيْنِ اللَّذَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

ہم نے اس سے پہلے جن دو افعال کا تذکرہ کیا ہے ان کے مرتکب شخص پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی لعنت واجب ہونے کا تذکرہ

417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (2: 109)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی

416- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما، خالد الأول هو ابن عبد الله الواسطي الطحان، وخالد الثاني هو ابن مهران الحذاء . وأخرجه البخاري 6766، 6767 في الفرائض: باب من ادعى إلى غير أبيه، والبيهقي في السُّنن 7/403، من طريق مسدد، عن خالد الواسطي، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله . وفي الباب عن ابن عباس في الحديث التالي. وعن علي عند أحمد 1/181 و126، والبخاري 6755 ، ومسلم 1370 . وعن أبي ذر عند البخاري 3508 في المناقب، ومسلم 61 ، والبيهقي 7/403. وعن أنس بن مالك عند أبي داؤد 5115 وسنده صحيح. وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند الطيالسي 2274 ، وأحمد 2/171 و194، وابن ماجة 6211 ، أورده الهيثمي في المجمع 1/98، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح. وعن أبي أمامة الباهلي عند الطيالسي 1127 ، وأحمد 5/267 وعن عمرو بن خارجة الخشني عند أحمد 4/187 و 238 و 239.

417- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله بن عثمان بن خثيم من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أحمد 1/328 عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 2609 في الحدود: باب من ادعى إلى غير أبيه . وأخرجه أحمد 1/318 عن أبي النضر.

طرف خود کو منسوب کرے' تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو''۔

ذِكْرُ وَصْفِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ لِمَنْ تُوُفِّيَ اَبَوَاهُ فِي حَيَاتِهِ

جس شخص کی زندگی میں اس کے ماں باپ فوت ہوجائیں' اس کے لئے ماں باپ سے حسن سلوک کرنے کے طریقے کا تذکرہ

418 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَوَيَّ قَدْ هَلَكَا فَهَلْ بَقِيَ لِيْ بَعْدَ مَوْتِهِمَا مِنْ بِرِّهِمَا شَيْءٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عُهُوْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا وَصِلَةُ رَحِمِهِمَا الَّتِيْ لَا رَحِمَ لَكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَ الرَّجُلُ مَا اَكْثَرَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَطْيَبَهُ قَالَ فَاعْمَلْ بِهِ . (1: 2)

حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ انتقال کر چکے ہیں۔ کیا ان کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ نیکی کرنے کی کوئی صورت ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تم ان کے لئے دعائے رحمت کرو ان کے لئے دعائے مغفرت کرو اور ان کے بعد ان کے کئے ہوئے عہد کو پورا کرو۔ ان کے دوستوں کی عزت افزائی کرو ان کے رشتے داروں کے حقوق کا خیال رکھو وہ رشتے دار جن کے ساتھ تمہارا رشتہ صرف انہی کے حوالے سے ہے۔

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنی زبردست اور عمدہ بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر عمل کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِدْخَالَ الْمَرْءِ السُّرُوْرَ عَلٰى وَالِدَيْهِ فِيْ اَسْبَابِهٖ يَقُوْمُ مَقَامَ جِهَادِ النَّفْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے والدین کو خوش کرنا اس کیلئے نفل جہاد میں حصہ لینے کے قائم مقام ہے

419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ السَّرَّادُ بِتُسْتَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

418- علي بن عبيد مجهول . وأخرجه أحمد 3/497، 498 'وأبو داؤد 5142 في الأدب: باب في بر الوالدين، وابن ماجة 3664 في الأدب: باب صل من كان أبوك يصل، والبخاري في الأدب المفرد 35 عن أبي نعيم، والطبراني في المعجم الكبير /19 592 .

419- إسناده صحيح . وأخرجه الحميدي 584 ، وأحمد 2/198، وعبد الرزاق 9285 ومن طريقه أحمد 2/160، ثلاثتهم عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 2528 في الجهاد: باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، والبخاري في الأدب المفرد 19 ، والبيهقي في السُّنن 9/26 من طريق محمد بن كثير، والبخاري في الأدب المفرد 13 ، عن أبي نعيم، والحاكم 4/152 ' والبغوي في شرح السُّنَّة 2639 . وأخرجه أحمد 2/194 عن إسماعيل ابن علية، وأحمد 2/204، والحاكم 4/153 من طريق شعبة، والنسائي 7/143 في البيعة: باب البيعة على الهجرة من طريق حماد بن زيد، وابن ماجة 2782 في الجهاد: باب الرجل يغزو.

مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابن جُرَيْجٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُبَايِعَكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فقَالَ ارجع إليهما فأضحكهما كما أبكيتهما . (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور جس طرح، تم نے انہیں رُلایا ہے اس طرح انہیں ہنساؤ۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤْثِرَ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى الْجِهَادِ النَّفْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرنے کو اللہ کی راہ میں نفل جہاد کرنے پر ترجیح دے

420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ وَهُوَ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُجَاهِدُ فقَالَ لَكَ اَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ ففيهما فجاهد . (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں کی بھرپور (خدمت کرو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُجَاهَدَةَ الْمَرْءِ فِيْ بِرِّ وَالِدَيْهِ هُوَ الْمُبَالَغَةُ فِيْ بِرِّهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک میں مجاہدہ کرنے سے مراد یہ ہے: وہ ان کے ساتھ اچھائی کرنے میں مبالغہ کرے

421 (سند حدیث): حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يعلى بن عطاء عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

420- إسناده صحيح. وأخرجه البخاري 5972 في الأدب: باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين، وأبو داوُد 2529 في الجهاد: باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان. وأخرجه عبد الرزاق 9284 عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِي الْجِهَادِ؟ قَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نعم قال اذهب فبرهما فذهب وهو يحمل الركاب. (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے جہاد کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اوران کے ساتھ اچھا سلوک کرو، تو وہ شخص چلا گیا حالانکہ وہ رکاب اٹھا کر آیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ اَفْضَلُ مِنْ جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، والدین کے ساتھ حسن سلوک، نفل جہاد سے افضل ہے

422 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ حدثنا أبو الطاهر بن السرح حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ هَاجَرْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَجَّرْتَ الشِّرْكَ وَلٰكِنَّهُ الْجِهَادُ هَلْ لَكَ اَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ اَبَوَايَ قَالَ اَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَاسْتَاْذِنْهُمَا فَاِنْ اَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا. (2 :1)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ہجرت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے شرک سے لاتعلقی اختیار کی ہے لیکن جہاد (کا معاملہ باقی ہے) کیا یمن میں تمہارا کوئی عزیز ہے اس نے عرض کیا میرے ماں باپ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں نے تمہیں اجازت دی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور ان دونوں سے اجازت لو اگر وہ تمہیں اجازت دیدیں، تو تم جہاد میں حصہ لو ورنہ تم ان کی خدمت کرو"۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کو نفلی جہاد پر ترجیح دے

423 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

421– إسناده حسن في الشواهد. وأخرجه أحمد 2/197 عن بهز، عن شعبة، بهذا الإسناد.

422– إسناده ضعيف لضعف دراج أبي السمح في روايته عن أبي الهيثم. وأخرجه أبو داوُد 2530 في الجهاد: باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، عن سعيد بن منصور، والحاكم 2/103، 104 ومن طريقه البيهقي في السُّنن 9/26. وأخرجه أحمد 3/75، 76.

423– رجاله ثقات، إلا أن رواية مسعر عن عطاء بعد الاختلاط، لكن رواه شعبة وحماد بن زيد وغيرهما عنه، وهم سمعوا منه قبل الاختلاط فالحديث صحيح، انظر 419.

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَـى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ وَقَدْ اَسْلَمَ وَقَالَ قَدْ تَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا وَاَبٰى اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهُ . (5: 28)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ اس نے اسلام قبول کیا' تو اس نے عرض کی: میں نے اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور جس طرح تم نے ان کو رلایا ہے اسی طرح ان دونوں کو ہنساؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ وہ آپ کے ساتھ (جہاد کے لئے) جائے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْمُبَالَغَةِ لِلْمَرْءِ فِيْ بِرِّ وَالِدِهٖ رَجَاءَ اللُّحُوقِ بِالْبَرَرَةِ فِيْهِ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے مبالغہ کرے یہ امید رکھتے ہوئے کہ وہ اس عمل کے ذریعے نیک لوگوں میں شامل ہو جائے گا

424 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَاَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا يَجْزِى وَلَدٌ وَالِدَهُ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهُ مَمْلُوكًا فيشتريه فيعتقه . (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اپنے باپ کو بدلا نہیں دے سکتا' ماسوائے اس صورت حال کے' کہ وہ اس (باپ) کو غلام کی حیثیت میں پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلْمَرْءِ بِالْمُبَالَغَةِ فِيْ بِرِّ الْوَالِدِ

والد کے ساتھ حسن سلوک میں مبالغہ کرنے والے شخص کے لئے جنت میں داخلے کی امید ہونے کا تذکرہ

425 (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى اَبَا الدَّرْدَاءِ فقَالَ اِنَّ اَبِيْ لَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ وَاِنَّهُ الْاٰنَ يَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا

424- إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه الطيالسي 2405 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/230 و376 و445، ومسلم 1510 في العتق: باب فضل عتق الوالد، وأبو داوٗد 5137 في الأدب: باب في بر الوالدين، والبخاري في الأدب المفرد 10 ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/109، والبيهقي في السُّنن 10/189 من طرق . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/539، ومن طريقه مسلم 1510 ، وابن ماجة 3659 في الأدب: باب بر الوالدين، والبغوي في شرح السُّنَّة 2425 ، وأخرجه الترمذي 1906 في البر: باب ما جاء في حق الوالدين، والبيهقي في السُّنن 10/189 .

قَالَ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اٰمُرُكَ اَنْ تَعُقَّ وَالِدَكَ وَلَا اَنَا بِالَّذِیْ اٰمُرُكَ اَنْ تُطَلِّقَ امْرَاَتَكَ غَيْرَ اَنَّكَ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَحَافِظْ عَلٰى ذٰلِكَ اِنْ شِئْتَ اَوْ دَعْ قَالَ فَاَحْسِبُ عَطَاءً قَالَ فَطَلَّقَهَا . (1: 2)

ابوعبدالرحمان سلمی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرے والد نے بہت اصرار کر کے میری شادی کروائی اور اب وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں اس عورت کو طلاق دیدوں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس بات کی ہدایت نہیں کروں گا کہ تم اپنے باپ کی نافرمانی کرو اور میں تمہیں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دیدو البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ بات سنا دیتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے اب اگر تم چاہو تو اس کی حفاظت کرو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی تھی: پھر اس شخص نے اس عورت کو طلاق دیدی تھی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ بِاَمْرِ اَبِيْهِ اِذَا لَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ دِيْنَهُ وَلَا كَانَ فِيْهِ قَطِيْعَةُ رَحِمٍ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ اگر اس کا باپ اسے حکم دے تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے جب کہ اس صورت میں اس کے دین کو نقصان نہ ہو اور قطع رحمی کی کوئی صورت نہ پائی جاتی ہو

426 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ وعمر بن على عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَ اَبِیْ امْرَاَةً وَكَرِهَهَا عُمَرُ فَاَمَرَهُ بِطَلَاقِهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطِعْ اَبَاكَ .

425- حديث صحيح . فقد أخرجه أحمد 5/196، وابن ماجة 2089 فى الطلاق: باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته عن محمد بن بشار، والحاكم 4/152 . وأخرجه من غير قصة الطلاق: الطيالسى 981 ، ومن طريقه البغوى فى شرح السنّة 3422 . وأخرجه الحميدى 395 ، ومن طريقه الحاكم 4/152، وأخرجه الترمذى 1900 فى البر: باب ما جاء فى الفضل فى رضا الوالدين . وأخرجه أحمد 6/445، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/158 وأخرجه البغوى فى شرح السنّة 3421 . وأخرجه من غير قصة الطلاق ابن أبى شيبة 8/540 ، وأحمد 6/451، وابن ماجة 3663 فى الأدب: باب بر الوالدين. وأخرجه أحمد 5/197، 198 عن حسين بن محمد، عن شريك، عن عطاء ، به.

426- إسناده صحيح . رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحارث بن عبد الرحمٰن، فقد روى له الأربعة . وأخرجه أحمد 2/20، وأبو داوٗد 5138 فى الأدب: باب فى بر الوالدين، وابن ماجة 2088 فى الطلاق: باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته. وأخرجه الطيالسى 1822 ، ومن طريقه البيهقى فى السُّنن 7/322 . وأخرجه أحمد 2/42 و53 و157، والترمذى 1189 فى الطلاق: باب ما جاء فى الرجل يسأله أبوه أن يطلق زوجته، والحاكم 2/197 و4/152، 153 .

حمزہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ عورت اچھی نہیں لگی۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس عورت کو طلاق دیدیں۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی بات مان لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمر بن عُمَرَ بِطَلَاقِهَا طَاعَةً لِاَبِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی اہلیہ کو طلاق دینے کا حکم دیا تھا

427 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا علی بن الجعد أنبأنا بن اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): كَانَتْ تَحْتِيْ امْرَاَةٌ وَكُنْتُ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِيْ يَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِيْ بِطَلَاقِهَا فَاَبَيْتُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ طَلِّقْهَا . (1: 2)

حمزہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا' لیکن میرے والد اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے اسے طلاق دینے کی ہدایت کی۔ میں نے ان کی بات تسلیم نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! تم اس عورت کو طلاق دیدو۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ بِرِّ الْمَرْءِ وَالِدَهُ وَاِنْ كَانَ مُشْرِكًا فِيمَا لَا يَكُوْنُ فِيْهِ سَخَطُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لئے اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ' اگرچہ وہ والد مشرک ہو اور یہ حسن سلوک ان چیزوں کے بارے میں ہوگا' جن میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو

428 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَبِيْبُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أبی بن سَلُوْلَ وَهُوَ فِيْ ظِلِّ اَجَمَةٍ فَقَالَ قَدْ غبر عَلَيْنَا ابْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ فَقَالَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ وَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَئِنْ شِئْتَ لَآتِيَنَّكَ بِرَاْسِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنْ بَرَّ اَبَاكَ وَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبُوْ كَبْشَةَ هٰذَا وَالِدُ اُمِّ اُمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

427- إسناده صحيح، وهو في مسند ابن الجعد 2859 ، وهو مكرر ما قبله.

428-وأخرجه البزار 2708 عن محمد بن بشار وأبي موسى.

وَسَلَّمَ كَانَ قَدْ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَحْسَنَ دِيْنَ النَّصَارٰى فَرَجَعَ إِلٰى قُرَيْشٍ وَاَظْهَرَهُ فَعَاتَبَتْهُ قُرَيْشٌ حَيْثُ جَاءَ بِدِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِهِمْ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَيِّرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَنْسِبُهُ إِلَيْهِ يَعْنُونَ بِهٖ اَنَّهٗ جَاءَ بِدِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِهِمْ كَمَا جَاءَ اَبُوْ كَبْشَةَ بِدَيْنٍ غَيْرِ دِيْنِهِمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر عبداللہ بن اُبی کے پاس سے ہوا۔ وہ اس وقت ایک گنجان درخت کے سائے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بولا ابن ابی کبشہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ہم پر غبار اڑایا ہے' تو اس کے بیٹے عبداللہ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) عرض کی اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت عطا کی ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے۔ اگر آپ چاہیں' تو میں اس کا سر لے کر آپ کی خدمت میں آجاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ تم اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اس کی خدمت کرو۔

ابوکبشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نانی کے والد تھے یہ شام تشریف لے گئے تھے۔ انہیں عیسائیوں کا دین اچھا لگا' جب یہ قریش کی طرف واپس تشریف لائے' تو انہوں نے عیسائیت کی تبلیغ شروع کی' تو قریش نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ ان لوگوں کے دین سے مختلف دین پیش کررہے ہیں' یہی وجہ ہے کہ قریش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے سے عار دلاتے تھے اور ان کی طرف منسوب کیا کرتے تھے' اس سے قریش کی مراد یہ ہوتی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے دین کے علاوہ نیا دین لے کے آئے ہیں۔ جس طرح جناب ابوکبشہ ان لوگوں کے دین سے مختلف دین لے کے آئے تھے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ تَمَكُّنِ الْمَرْءِ مِنْ رِضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِرِضَاءِ وَالِدِهٖ عَنْهُ

اس بات کی امید کا تذکرہ' آدمی والد کو اپنے سے راضی کر کے اللہ تعالیٰ کو اپنے سے راضی کرسکتا ہے

429 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): رِضَاءُ اللّٰهِ فِيْ رِضَاءِ الْوَالِدِ وَسَخَطُ اللّٰهِ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ. (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے''۔

429—وأخرجه البغوی فی شرح السنّة 3424 من طریق الحسن بن سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذی 1899 فی البر والصلة: باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، وأخرجه أبو الشیخ فی الفوائد ورقة 81/2، وابن عساکر فی تاریخه 4/76/1 . وأخرجه الترمذی 1899 أیضًا من طریق محمد بن جعفر، والبخاری فی الأدب المفرد 2 من طریق آدم، والبغوی فی شرح السنّة 3423 من طریق النضر بن شمیل

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصِلَ اِخْوَانَ اَبِيْهِ بَعْدَهٗ رَجَاءَ الْمُبَالَغَةِ فِيْ بِرِّهٖ بَعْدَ مَمَاتِهٖ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک میں مبالغہ کرتے ہوئے' ان کے بعد ان کے بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

430 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِى الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يصل الرجل أهل ود أبيه.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیشک سب سے عمدہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِى الْوَلِيْدِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ولید بن ابو ولید نامی راوی منفرد ہے

431 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ. (1: 2)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک سب سے بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اس کے (دنیا سے) چلے

430– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الوليد بن أبي الوليد فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي 1903 في البر والصلة: باب ما جاء في إكرام صديق الوالد، عن أحمد بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/97، والبخاري في الأدب المفرد 41 عن عبد الله بن يزيد، عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2552 في البر والصلة: باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، عن طريق سعيد بن أيوب، عن الوليد بن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق ابن الهاد، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. فانظره.

431– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/88، وأبو داوُد 5143 في الأدب: باب في بر الوالدين. وأخرجه أحمد 2/91 عن أبي نوح، و2/111 عن إسحاق بن عيسى، ومسلم 2552 13 في البر والصلة: باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، والبغوي في شرح السنّة 3445.

جانے کے بعد اچھا سلوک کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِرَّ الْمَرْءِ بِإِخْوَانِ اَبِيْهِ وَصِلَتَهُ اِيَّاهُمْ بَعْدَ مَوْتِهٖ مِنْ وَصْلِهٖ رَحِمَهُ فِيْ قَبْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرنے کا حصہ ہے

432 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَزْمُ بْنُ اَبِیْ حَزْمٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ

(متن حدیث): قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ اَتَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصِلَ اَبَاهُ فِيْ قَبْرِهٖ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ بَعْدَهُ وَاِنَّهُ كَانَ بَيْنَ اَبِیْ عُمَرَ وَبَيْنَ اَبِيكَ اِخَاءٌ وَوُدٌّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَصِلَ ذَاكَ . (1: 2)

ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں اچھا سلوک کرے' اسے اپنے باپ کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے اچھا سلوک کرنا چاہئے''۔

(حضرت ابن عمر نے بتایا) میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے والد کے درمیان بھائی چارگی اور دوستی تھی' تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس حوالے سے (تمہارے ساتھ) اچھا سلوک کروں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِيْثَارِ الْمَرْءِ اُمَّهُ بِالْبِرِّ عَلٰى اَبِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی حسن سلوک کے حوالے سے اپنی ماں کو اپنے باپ پر ترجیح دے گا

433 (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ

الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوكَ .

قَالَ فَيَرَوْنَ اَنَّ لِلْاُمِّ ثلثى البر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا والد۔

راوی کہتے ہیں: علماء اس بات کے قائل ہیں: دو تہائی اچھا سلوک والدہ کے ساتھ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ إِيثَارِ الْمَرْءِ الْمُبَالَغَةَ فِي بِرِّ وَالِدَتِهِ عَلٰى بِرِّ وَالِدِهِ مَا لَمْ تُطَالِبْهُ بِإِثْمٍ

آدمی کا اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں مبالغہ کرتے ہوئے

اسے اپنے والد پر ترجیح دینا' جبکہ وہ کسی گناہ کا مطالبہ نہ کرے

434 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صُحْبَتِي قَالَ اُمُّكَ فقَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے دریافت کیا: میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ' تو اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ' تو اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا والد۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ بِرِّ الْمَرْءِ خَالَتَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ وَالِدَانِ

اگر آدمی کے ماں باپ نہ ہوں' تو اس کا اپنی خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا مستحب ہے

435 (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ بن عُمَرَ قَالَ

434- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 5971 في الأدب: باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ومسلم 2548 في البر والصلة: باب بر الوالدين وأنهما أحق به.

435- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/13، 14، والترمذي 1905 في البر والصلة: باب ما جاء في بر الخالة . والحاكم 4/155 من طريق سهل بن عثمان العسكري. وأخرجه الترمذي 1906 من طريق سفيان بن عيينة .

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا كَبِيرًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ خَالَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا إِذًا . (1: 2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے بہت زیادہ گناہ کئے ہیں۔ کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

5- بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَقَطْعِهَا

باب 5: صلہ رحمی اور قطع رحمی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ حَثِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِیْ قُبِضَ فِيْهِ اُمَّتَهٗ عَلٰى صِلَةِ الرَّحِمِ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا' اپنی امت کو صلہ رحمی کرنے کی ترغیب دینا

436 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال فی مرضه أرحامكم أرحامكم . (5: 48)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض (وفات) کے دوران فرمایا:

''اپنے رشتے داروں (کے حقوق کا خیال رکھنا) اپنے رشتے داروں (کے حقوق کا خیال رکھنا)''

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهٗ اِذَا قَرَنَهٗ بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ

صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے جنت میں داخل کے جواب ہونے کا تذکرہ' جبکہ وہ ساری عبادات کے ہمراہ یہ عمل کرے

437 (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ

(متنِ حدیث): اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِاَمْرٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَيُنْجِينِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ فَنَظَرَ اِلٰى وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ وَكَفَّ عَنْ نَاقَتِهٖ وَقَالَ لَقَدْ وُفِّقَ اَوْ هُدِیَ لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ . (1: 2)

436- إسناده صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه.

437- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 5/417 عن يحيى القطان، والبخاری فی الأدب المفرد 49، والبغوی فی شرح السنّة 8، ومسلم 13 فی الإيمان: باب الإيمان الذی يدخل به الجنة. وأخرجه مسلم 13 14 عن ابن أبی شيبة ويحيى بن يحيى التميمی.

✿✿ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گیا۔ اس نے آپ کی اونٹنی کی لگام کو پکڑ لیا اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے معاملے کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے نجات دیدے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے چہروں کی طرف دیکھا اور اپنی اونٹنی کو روک لیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو توفیق دی گئی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہدایت دی گئی، تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم نماز ادا کرو زکوٰۃ ادا کرو۔ صلہ رحمی کرو اور (اب) اونٹنی کو چھوڑ دو۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ طِيبِ الْعَيْشِ فِي الْاَمْنِ وَكَثْرَةِ الْبَرَكَةِ فِي الرِّزْقِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهُ

صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے امن کی حالت میں زندگی بسر کرنے اور رزق میں برکت ہونے کے اثبات کا تذکرہ

438 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ بن شهاب اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): من أحب أن ينسأ لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ وَيُبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ فليصل رحمه . (1: 2)

✿✿ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی زندگی طویل ہو اور اس کے رزق میں کشادگی ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ طِيبَ الْعَيْشِ فِي الْاَمْنِ وَكَثْرَةَ الْبَرَكَةِ فِي الرِّزْقِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهُ اِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِذَا قَرَنَهٗ بِتَقْوَى اللّٰهِ

اس بات کا بیان کہ امن کی حالت میں زندگی کا پاکیزہ ہونا اور رزق میں برکت ہونا اس صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے ہے، جبکہ اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے ہمراہ ملایا ہو

439 (سندحدیث): أَخْبَرَنَا بن ناجية بحران حدثنا هشام بن القاسم الحرانى حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَا لَهُ فِي اَجَلِهِ فليتق الله وليصل رحمه . (1: 2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی زندگی لمبی ہو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور صلہ رحمی کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول سابقہ نقل شدہ روایت کی' جو تاویل بیان کی ہے وہ درست ہے

440- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِى مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِى بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِنَّ اَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا صِلَةُ الرَّحِمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْبَيْتِ لِيَكُوْنُوْا فَجَرَةً فَتَنْمُوْ اَمْوَالُهُمْ وَيَكْثُرُ عَدَدُهُمْ اِذَا تَوَاصَلُوْا وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَتَوَاصَلُوْنَ فَيَحْتَاجُوْنَ . (1: 2)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک جس نیکی کا سب سے جلدی ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے۔ بیشک ایک گھرانے کے لوگ گناہ گار ہوتے ہیں' لیکن ان کے اموال زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے' جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں اور جس گھرانے کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہوں' ایسا نہیں ہوگا کہ وہ محتاج ہوں''۔

ذِكْرُ تَعَوُّذِ الرَّحِمِ بِالْبَارِىْ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ خَلْقِهِ اِيَّاهَا مِنَ الْقَطِيْعَةِ وإِخْبَارِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهَا بِوَصْلِ مَنْ وَصَلَهَا وَقَطْعِ مَنْ قَطَعَهَا

اس بات کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا کیا' تو اس نے قطع رحمی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہ بتادیا تھا کہ جو شخص رحم کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا' اور جو شخص اسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے قطع کردیگا

441- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّىْ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ اَبَا الْحُبَابِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحِمَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِيْنَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهُوَ لَكِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَؤُوا اِنْ شِئْتُمْ

(فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ) (محمد:23). (1: 2)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا کیا' یہاں تک کہ جب وہ اس کی تخلیق سے فارغ ہو گیا' تو رحم کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یہ قطع رحمی سے پناہ مانگنے والوں کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جی ہاں! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جو تمہیں ملا کر رکھے گا۔ میں اسے ملاؤں گا اور جو تمہیں کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ چیز تمہیں مل گئی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو یہ آیت تلاوت کر لو۔

(فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ) (محمد:23)

''(اے منافقین!) عنقریب یہ ہوگا کہ اگر تم واپس چلے گئے تو تم زمین میں فساد پیدا کرو گے اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کرو گے' یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے' انہیں بہرہ کیا ہے اور ان کی بصارت کو اندھا کر دیا ہے''۔

ذِكْرُ تَشَكِّي الرَّحِمِ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ قَطَعَهَا وَأَسَاءَ إِلَيْهَا

اس بات کا تذکرہ' رحم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس شخص کی شکایت کی تھی جو اس کو قطع کرے گا یا' جو اس کے ساتھ برا سلوک کرے گا

442 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي قُطِعْتُ إِنِّي أُسِيءَ إِلَيَّ فَيُجِيبُهَا رَبُّهَا أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ وَأَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ. (1: 2)

441- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى 4832 فى التفسير سورة محمد: باب (وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ) ، و 5987 فى الأدب: باب من وصل وصله الله، عن بشر بن محمد، والبيهقى فى السُّنن 7/26 من طريق عبدان، كلاهما عن عبد الله - وهو ابن المبارك- بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/330، والبخارى 4831 فى تفسير سورة محمد، و 7502 فى التوحيد: باب قول الله تعالى (يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلامَ اللَّهِ) ، وفى الأدب المفرد 50 ، ومسلم 2554 فى البر والصلة: باب صلة الرحم، والبغوى فى شرح السُّنة 3431 ، والحاكم 4/162 .

442- إسناده حسن، وهو حديث صحيح . وأخرجه ابن ابى شيبة 8/538، وأحمد 2/295 و383 و 406 و455 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 5988 فى الأدب: باب من وصل وصله الله، ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 3434 .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لفظ رحم رحمان سے ماخوذ ہے۔ یہ عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! مجھے قطع کر دیا گیا۔ میرے ساتھ برائی کی گئی' تو اس کے پروردگار نے اسے فرمایا ہے: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جو تمہیں قطع کر دے میں اسے قطع کر دوں اور جو تمہیں ملا کر رکھے میں اسے ملاؤں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ اَرَادَ اَنَّهَا مُشْتَقَّةٌ مِنِ اسْمِ الرَّحْمٰنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''رحم' رحمٰن سے ماخوذ ہے'' اس سے مراد یہ ہے: یہ لفظ رحمٰن سے ماخوذ ہے

443- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وصلها وصلته ومن قطعها بتته . (1: 2)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں رحمان ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے اپنے اسم سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے' جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے قطع کرے گا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَشَكِّي الرَّحِمِ الَّذِيْ وَصَفْنَا قَبْلُ اِنَّمَا يَكُوْنُ فِي الْقِيَامَةِ لَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' رحم' جو شکایت کرے گا' جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یہ قیامت میں ہوگی' دنیا میں نہیں ہوگی

444 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا

443–وأخرجه عبد الرزاق 20234 ، ومن طريقه أحمد 1/194، وأبو داوٗد 1695 في الزكاة: باب في صلة الرحم، والحاكم 4/157 عن معمر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/194، والبخاري في الأدب المفرد 53 ، والحاكم 4/158 من طرق عن الزهري، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/535، 536، والحميدي 65 ، وأحمد 1/194، وأبو داوٗد 1694 في الزكاة: باب في صلة الرحم، والترمذي 1907 في البر والصلة: باب ما جاء في قطيعة الرحم، والحاكم 4/158، والبغوي في شرح السنّة 3432 من طريق سفيان بن عيينة، والحاكم 4/158 من طريق سفيان بن حسين.

عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ ظُلِمْتُ اِنِّیْ اُسِیْءَ اِلَیَّ اِنِّیْ قُطِعْتُ قَالَ فَيُجِيْبُهَا رَبُّهَا اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ وَاَصِلُ مَنْ وَصَلَكَ . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک رحم' رحمان سے وابستہ ہے' جب قیامت کا دن آئے گا' تو رحم کہے گا: اے میرے پروردگار! میرے ساتھ ظلم کیا گیا۔ میرے ساتھ برائی کی گئی۔ مجھے قطع کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اس کا پروردگار جواب دے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو' جس نے تمہیں قطع کیا۔ میں اسے قطع کردوں اور جس نے تمہیں ملایا میں اسے ملاؤں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْوَاصِلِ رَحِمَهُ الَّذِیْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْوَاصِلِ

صلہ رحمی کرنے والے کی صفت کا تذکرہ جس پر صلہ رحمی کرنے کا اطلاق ہوسکتا ہے

445- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):الرحم معلقة بالعرش وليس الواصل بالمكافیء وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا . (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحم' عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور بدلے کے طور پر اچھائی کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا شمار نہیں ہوتا۔ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے کہ جب اس کی رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا جائے' تو وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ فِی الْاَخَوَاتِ وَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ

جو شخص اپنی بہنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

446 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الأعشى عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فيهن دخل الجنة . (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں' یا تین بہنیں ہوں' یا دو بیٹیاں ہوں' یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اوران کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِىْ بِصُحْبَتِهِ اِيَّاهُنَّ يُعْطَى هٰذَا الْاَجْرَ لَهُ بِهَا

اس مدت کا تذکرہ' جس کے دوران ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے شخص کو بھی اجر ملے گا

447 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ عَالَ ابنتين اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى يَبِنَّ اَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِى الْجَنَّةِ كهاتين وأشار بأصبعه الوسطى والتى تليها .

وَالْحَدِيْثُ عَلٰى لَفْظِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَّافِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِى الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ اَرَادَ بِهِ فِى الدُّخُوْلِ وَالسَّبْقِ لَا اَنَّ مَرْتَبَةَ مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ اَوْ اُخْتَيْنِ فِى الْجَنَّةِ كَمَرْتَبَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سواءٌ . (1: 2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دو بیٹیوں' یا تین بیٹیوں' یا دو بہنوں' یا تین بہنوں کی کفالت کرے' یہاں تک وہ شادی شدہ ہو جائیں' یا وہ شخص انہیں چھوڑ کر (ان کی کفالت کے دوران ہی) انتقال کر جائے' تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اوراس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کرکے (یہ بات ارشاد فرمائی)''

روایت کے یہ الفاظ ابراہیم بن حسن علاف کے نقل کردہ ہیں۔

446- إسناده ضعيف لاضطرابه، وجهالة سعيد الأعشى وأخرجه الترمذى 1916 فى البر والصلة: باب ما جاء فى النفقة على البنات والأخوات.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

اس سے مراد داخل ہونے اور سبقت لے جانے کے حوالے سے ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس مرتبے پر فائز ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِحْسَانَ اِلَى الْاَوْلَادِ قَدْ يُرْتَجَى بِهِ النَّجَاةُ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اولاد کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے جہنم سے نجات ملنے اور جنت میں داخل ہونے کی امید کی جا سکتی ہے

448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مضر عَنِ ابْنِ الْهَادِ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِىْ زِيَادٍ مَوْلٰى بن عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْنِىْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ اِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتَاهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِىْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِىْ حَنَانُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِىْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا الْجَنَّةَ و أعتقها بها من النار .

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک غریب عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھا کر لائی میں نے اسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں۔ اس نے دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک کو ایک کھجور دی اور ایک کھجور اپنے منہ کی طرف بڑھائی تا کہ اسے کھا لے' تو ان دونوں بچیوں نے وہ مانگ لی۔ اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی اور اسے ان دونوں میں تقسیم کر دیا۔ مجھے اس کی یہ مہربانی بہت اچھی لگی۔ میں نے اس کے اس طرز عمل کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا ہے اور اس وجہ سے اسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

ذِكْرُ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنْ قُطِعَتْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صلہ رحمی کرنے کی تلقین کرنا' اگرچہ قطع رحمی کی گئی ہو

449 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِىُّ بِالْكَرْخِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَزِيْدَ

الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

(متن حدیث):عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِصَالٍ مِّنَ الْخَيْرِ اَوْصَانِىْ بِاَنْ لَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِىْ وَاَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِىْ وَاَوْصَانِىْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَوْصَانِىْ اَنْ اَصِلَ رَحِمِىْ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَوْصَانِىْ اَنْ لَا اَخَافَ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَوْصَانِىْ اَنْ اَقُوْلَ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَوْصَانِىْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كنز من كنوز الجنة .

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھلائی کی کچھ باتوں کی تلقین کی تھی۔ آپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں اپنے سے اوپر والے شخص کی طرف نہ دیکھوں میں اپنے سے نیچے والے شخص کی طرف دیکھوں آپ نے مجھے مسکینوں کے ساتھ محبت رکھنے اوران کے قریب رہنے کی تلقین کی تھی اور آپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ مجھ سے منہ موڑے اور آپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوں اور آپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ کڑوا ہو اور آپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں بکثرت لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہوں' کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

ذِكْرُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْوَاصِلَ رَحِمَهُ اِذَا قَطَعَتْهُ

جب کسی شخص کے ساتھ قطع رحمی کی جائے' اور پھر وہ صلہ رحمی کرے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہونے کا تذکرہ

450- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث):اَتٰى رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِىْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَىَّ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَىَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَا دُمْتَ عَلٰى ذلك .

اَلْمَلَّ: رماد يكون فيه الشطبة. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے کچھ رشتے دار ہیں' جن کے ساتھ میں اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں۔ وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

449- حديث صحيح، وأخرجه البيهقي 10/91 وأخرجه البزار 3309، والطبراني في الكبير 1648، وأبو نعيم في الحلية 1/159، 160 وأخرجه ابن أبي شيبة 13/232، والطبراني في الكبير 1649 من طريق محمد بن بشر

450- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البغوي في شرح السنّة 3436 . وأخرجه أحمد 2/412 من طريق عبد الرحمٰن بن إبراهيم القاص، 2/484 من طريق زهير بن محمد التميمي، والبخاري في الأدب المفرد 52 من طريق ابن أبي حازم.

نے ارشاد فرمایا: اگر صورت حال اسی طرح ہے جس طرح تم بیان کر رہے ہو تو تم ان پر راکھ پھینکتے ہو جب تک تم اس طرح کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے ساتھ رہے گی۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الملّ'' سے مراد ایسی راکھ ہے جس میں شطبہ (یعنی انگاروں کے ٹکڑے) ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ''دراوردی'' نامی راوی منفرد ہے

451 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِي وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظهير ما دمت على ذلك . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتے دار ہیں جن کے ساتھ میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر صورت حال ویسی ہی ہے جیسی تم بیان کر رہے ہو تو گویا کہ تم ان پر راکھ چھڑکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد تمہاری شامل حال رہے گی۔ جب تک تم اس طرح کرتے رہو گے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ وَصْلَ رَحِمِهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا طَمِعَ فِيْ اِسْلَامِهَا

عورت کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے مشرک رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے جبکہ عورت کے اسلام قبول کرنے کے بعد وہ لوگ اس کی توقع رکھتے ہوں

452 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ تَقُوْلُ

(متن حدیث): قَدِمَتْ اُمِّى مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فِىْ هُدْنَةِ قُرَيْشٍ وَهِىَ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّى اَتَتْ رَاغِبَةً اَفَاَصِلُهَا فَقَالَ لَهَا نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم صليها . (4: 28)

❁ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میری والدہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئی۔ یہ قریش کے ساتھ صلح کے زمانے کی بات ہے۔ وہ خاتون مشرک تھیں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری والدہ میرے پاس اُمید لے کر آئی ہیں' تو کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جی ہاں! تم ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ صِلَةَ قَرَابَتِهٖ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِذَا طَمِعَ فِىْ اِسْلَامِهِمْ

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مشرکین سے تعلق رکھنے والے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے اگر ان سے امید ہو کہ وہ مسلمان ہو جائیں گے

453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ السَّلْمَسِينِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَسْمَاءَ سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمٍّ لَهَا مُشْرِكَةٍ قَالَتْ جاء تنى راغبة راهبة أصلها قَالَ نَعَمْ . (4: 36)

❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کے بارے میں دریافت کیا: جو مشرک تھیں۔ انہوں نے عرض کی: وہ میرے پاس اُمید لے کر آئی ہیں' تو کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

ذِكْرُ نَفْىِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ عَنِ الْقَاطِعِ رَحِمَهٗ

قطع رحمی کرنے والے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کرنے کا تذکرہ

452- إسناده حسن، محمد بن وهب بن أبي كريمة: روى له النسائي، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي 1643 وأحمد 6/347 من طريق عبد الله بن عقيل وابن نمير، والبخاري 2620 في الهبة: باب الهدية للمشركين، من طريق أبي أسامة، و 3183 في الجزية والموادعة: باب 18، ومسلم 1003 في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الاقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين وأبو داؤد 1668 في الزكاة: باب الصدقة على أهل الذمة. وأخرجه أحمد 6/355 من طريق حماد بن سلمة. وأخرجه أحمد 6/344 عن حسن بن موسى.

453- مصعب بن ماهان سيّء الحفظ، وباقي رجاله ثقات، وهو حسن لغيره، يتقوى بما قبله. وأخرجه الشافعي في مسنده ص 100، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 4/191، والبغوي في شرح السنّة 3425، وأخرجه أحمد 6/344، والحميدي 318 ومن طريقه البخاري 5978 في الأدب: باب صلة الوالد المشرك، والبيهقي 4/191.

454 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

لَيْسَ هٰذَا فِي الْمُوَطَّأ. (2: 109)

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''موطا'' میں نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا يُتَوَقَّعُ مِنْ تَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ لِلْقَاطِعِ رَحِمَهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ، قطع رحمی کرنے والے شخص کو دنیا میں اس کی سزا مل جاتی ہے

455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ من البغي وقطيعة الرحم. (1: 2)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا اور قطع رحمی سے زیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کرنے والے کو دنیا میں بھی سزا دے اور اس کے ساتھ آخرت میں بھی سزا تیار رکھے''۔

454- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 2556 19 في البر والصلة: باب صلة الرحم وتحريم قطعها. وأخرجه عبد الرزاق 20328 ومن طريقه أحمد 4/84، والبيهقي في السُّنن 7/27، والبغوي في شرح السُّنَّة 3437 عن معمر، وأحمد 4/80، ومسلم 2556، وأبو داوُد 1696 في الزكاة: باب في صلة الرحم، والترمذي 1909 في البر والصلة: باب ما جاء في صلة الرحم، والبيهقي 7/27 من طريق سفيان بن عيينة، وأحمد 4/83. وأخرجه البخاري 5984 في الأدب: باب إثم القاطع، وفي الأدب المفرد 64.

455- إسناده صحيح. وأخرجه ابن ماجة 4211 في الزهد: باب البغي، والحاكم 2/356 من طريق عبدان، كلاهما. وأخرجه الطيالسي 880 عن عيينة بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/36 عن وكيع ويحيى بن القطان، وأحمد 5/38، وأبو داوُد 4902 في الأدب: باب في النهي عن البغي، والترمذي 2511 في صفة القيامة، وابن ماجة 4211، والحاكم 2/162 من طريق إسماعيل ابن علية، والبيهقي في السُّنن 10/234 من طريق وكيع.

ذِكْرُ تَعْجِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعُقُوْبَةَ لِلْقَاطِعِ رَحِمَهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ قطع رحمی کرنے والے شخص کو دنیا میں ہی جلدی سزا دے دیتا ہے

456 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْيِ . (2: 109)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قطع رحمی اور زنا سے زیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو دنیا میں بھی سزا دے اور اس کے ہمراہ آخرت میں بھی اس کے لئے سزا تیار رکھے"۔

456- إسناده صحيح، وأخرجه البغوى فى شرح السنّة 3438 من طريق أبى القاسم البغوى. وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 67 والحاكم فى المستدرك 4/163 .

6- بَابُ الرَّحْمَةِ

باب [6] رحمت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْحَمَ اَطْفَالَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجَاءَ رَحْمَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ مسلمانوں کے چھوٹے بچوں پر اس امید پر رحم کرے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے گا

457 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ اِنَّ لِيْ عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس تمیمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لے رہے تھے۔ اس نے عرض کی: میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی کبھی بوسہ نہیں لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَوْقِيْرِ الْكَبِيْرِ اَوْ رَحْمَةِ الصِّغَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں میں سے بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحمت کرنے کو ترک کرنے کی ممانعت کرنے کا تذکرہ

458- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ . (2: 61)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

457-وأخرجه مسلم 2318 في الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه، وأبو داؤد 5218 في الأدب: باب في قبلة الرجل ولده، والترمذي 1911 في البر والصلة: باب ما جاء في رحمة الوالد، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5997 في الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، وفي الأدب المفرد 91، ومن طريقه البغوي في شرح السنّة 3446

''اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' جو بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا' چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا' نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالُ التَّعَطُّفِ عَلٰى صِغَارِ اَوْلَادِ اٰدَمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے: اولاد آدم کے کمسن افراد کے بارے میں مہربانی کا رویہ اختیار کرے

459- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ الْاَنْصَارَ وَيُسَلِّمُ عَلٰى صِبْيَانِهِمْ ويمسح رؤوسهم.

۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے ملنے جایا کرتے تھے۔ آپ ان کے بچوں کو سلام کیا کرتے تھے اوران کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ الْجَنَّةِ لِلْمُتَكَفِّلِ الْاَيْتَامَ اِذَا عَدَلَ فِي اُمُوْرِهِمْ وَتَجَنَّبَ الْحَيْفَ

یتیموں کی کفایت کرنے والا شخص جب ان کے معاملات کے بارے میں انصاف سے کام لے اور زیادتی سے اجتناب کرے' تو اس کے جنت میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ

460 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بن معروف قال حدثنا بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكذا وأشار بالسبابة والوسطى.

459- إسناده صحيح، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 6/291 . وأخرجه الترمذي 2696 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على الصبيان، والنسائي في عمل اليوم والليلة 329 ، وفي فضائل الصحابة 244 ، والبغوي في شرح السُّنَّة 3306 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 2007 عن محمد بن عبد الملك، عن جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد . قال الهيثمي في المجمع 8/34: ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه البخاري 6247 في الاستئذان: باب التسليم على الصبيان، ومسلم 2168 149 و 15 في السلام: باب استحباب السلام على الصبيان، والترمذي 2696 ، والنسائي في عمل اليوم والليلة 330 ، والدارمي 2/276، والبغوي في شرح السُّنَّة 3305 ، من طريق سيار أبي الحكم، ومسلم 2482 في فضائل الصحابة: باب فضائل أنس، من طريق حماد بن سلمة، وأبوداوُد 5202 في الأدب: باب في السلام على الصبيان، والنسائي في عمل اليوم والليلة 331 .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اَرَادَ بِهِ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ لَا اَنَّ كَافِلَ الْيَتِيمِ تَكُوْنُ مَرْتَبَتُهُ مَعَ مَرْتَبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ وَاحِدَةٌ. (1: 2)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس طرح''۔

اس سے مراد جنت میں داخل کرنے کے حوالے سے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یتیم کی کفالت کرنے والا شخص اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ایک ہی مرتبے میں ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے

461 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ (متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنَاتِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْسَلَتْ اِلَيْكَ ابْنَتُكَ اَنْ تَاْتِيَهَا فَاِنَّ صَبِيًّا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ائْتِهَا فَقُلْ لَهَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ

460- إسناده صحيح على شرط الشيخين، ابن أبي حازم: هو عبد العزيز. وأخرجه البخاري 5304 في الطلاق: باب اللعان، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنَّة 3454 عن عمرو بن زرارة، و 6005 في الأدب: باب فضل من يعول يتيمًا، وفي الأدب المفرد 135، والبيهقي في السُّنن 6/283 من طريق عبد الله بن عبد الوهاب، وأبو داوُد 5150 في الأدب: باب فيمن ضم اليتيم، عن محمد بن الصباح، والترمذي 1918 في البر: باب ما جاء في رحمة اليتيم وكفالته، عن عبد الله بن عمران، كلهم عن ابن أبي حازم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/333 عن سعيد بن منصور. وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 2983 في الزهد: باب إلى الأرملة، وابن ماجة 3679 في الأدب: باب حق اليتيم، والبخاري في الأدب المفرد 137، والبغوي في شرح السُّنَّة 3455. وعن أبي أمامة عند أحمد 5/250 و265، والبغوي في شرح السُّنَّة 3456، أورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/160، وضعفه بعلي بن يزيد الألهاني.

461- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير أبي بكر بن خلاد. وأخرجه أحمد 5/204 و206، والبخاري 1284 في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، و 5655 في المرضى: باب عيادة الصبيان، و 6602 في القدر: باب وكان أمر الله قدرًا مقدورًا، و 6655 في الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ)، و 7377 في التوحيد: باب قول الله تبارك وتعال: (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى) ن و 7448 في التوحيد: باب ما جاء في قول الله تعالى: (اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ)، ومسلم 923 في الجنائز: باب البكاء على الميت، وأبو داوُد 3125 في الجنائز: باب الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة، وابن ماجة 1588 في الجنائز: باب ما جاء في البكاء على الميت، والبيهقي في السُّنن 4/68، والبغوي في شرح السّنة 1527، من طرق عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف من حديث ابن عباس برقم 2914 في الجنائز.

شَیْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ قَالَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تُقْسِمُ عَلَيْكَ اِلَّا جِئْتَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ رَهْطٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلْنَا فَرُفِعَ اِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فِيْ صَدْرِهٖ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءِ .

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی کی طرف سے ایک پیغام رساں آیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی صاحب زادی نے آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ ان کے ہاں تشریف لے آئیں' کیونکہ ان کے صاحب زادے فوت ہونے والے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے پاس جا کر اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ جو چیز واپس لے وہ اس کی ملکیت ہے' جو چیز اسی نے دی ہو وہ چیز بھی اسی کی ملکیت ہے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کی ایک متعین مدت ہے۔ اس لئے اسے صبر سے کام لینا چاہئے اور ثواب کی اُمید رکھنی چاہئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ دیر بعد وہ شخص واپس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! وہ آپ کو قسم دے رہی ہیں۔ آپ ان کے ہاں ضرور تشریف لے جائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جو انصار کے کچھ افراد تھے ہم ان کے ہاں گئے اس بچے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' تو اس کا سانس سینے میں اکھڑ کر آ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ رحمت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِى السُّعَدَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رحمت (کے جذبات) صرف خوش نصیب لوگوں میں ہوتے ہیں

462 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ اَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ فَقَالَ اَلَيْسَ اِذَا قَرَاْتُهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهٖ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ يَقُوْلُ

(متنِ حدیث): اِنَّ الرَّحْمَةَ لا تنزع إلا من شقى . (1: 2)

---

1 إسناده حسن، أبو عثمان مولى المغيرة بن شعبة، وثقه ابن حبان، وباقى رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داوُد 4942 فى الأدب: باب فى الرحمة. وأخرجه الطيالسى 2529 ، ومن طريقه الترمذى 1924 فى البر والصلة: باب ما جاء فى رحمة المسلمين. وأخرجه أحمد 2/301 عن محمد بن جعفر، و2/461 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، والبخارى فى الأدب المفرد 374 عن آدم، وأبو داوُد 4942 أيضًا عن حفص بن عمر، والبيهقى فى السُّنن 8/161 من طريق يحيى القطان، والبغوى فى شرح السنَّة 3450 من طريق مسلم بن إبراهيم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو صادق اور مصدوق ہیں انہیں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''رحمت' صرف بدبخت سے الگ کی جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْحَمَ اَطْفَالَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجَاءَ رَحْمَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمانوں کے کمسن بچوں پر رحم کرے اس امید کے تحت کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوگی

463 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث):قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ اِنَّ لِيْ عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ .

(مضروب عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس تمیمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لے رہے ہیں' تو اس نے عرض کی: میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی کبھی بوسہ نہیں لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَوْقِيرِ الْكَبِيرِ اَوْ رَحْمَةِ الصَّغِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی بڑے مسلمان کی تعظیم اور چھوٹے پر رحمت کو ترک کرے

464 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أبي بشير عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ المنكر .

(مضروب عليه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد

463– تقدم برقم 457 .

464– سقط من إسناده ليث بن أبي سليم وهو ضعيف، وتقدم برقم 449 .

فرمایا ہے:
''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بڑے کی تعظیم نہیں کرتا، چھوٹے پر رحم نہیں کرتا نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَمَّنْ لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نفی کا تذکرہ جو دنیا میں لوگوں پر رحم نہیں کرتا

465 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث):مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يرحمه الله . (2: 109)

حضرت جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لا تنزع إلا من الأشقياء

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف بدبخت لوگوں سے الگ ہوتی ہے

466 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شقي . (2: 109)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

465- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني في الكبير 2495 .وأخرجه الطبراني أيضًا 2491 و 2494 . وأخرجه البخاري 7376 في التوحيد: باب قول الله تبارك وتعالى: (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ) ، ومسلم 2319 في الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه، والطبراني في الكبير 2492 و 2493 ، والبيهقي في السُّنن 8/161 . وأخرجه الطبراني 2497 من طريق أبي إسحاق، عن أبي ظبيان، به . وأخرجه أحمد 4/362، والبخاري 6013 في الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، والطبراني 2297 و 2298 و 2299 و 2300 و 2301 ، والبغوي في شرح السُّنة 3449 . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/528، والحميدي 802 ، والطبراني 2238 و 2239 و 2240 و 2241 و 2242 و 2243 من طريق إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، عن جرير. وأخرجه الحميدي 803 ، ومسلم 2319 أيضًا، والطبراني 2504 ، والبيهقي في السُّنن 9/41، والقضاعي في مسند الشهاب 894 . وأخرجه الطيالسي 661 ، وأحمد 4/361، والطبراني 2489 من طريق شعبة، والطبراني 2488 .

466- إسناده حسن، رجاله رجال مسلم غير أبي عثمان. وتقدم برقم 462 من طريق شعبة، عن منصور، به، فانظره.

''رحمت' صرف بدبخت سے الگ کی جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْعُقْبٰى عَمَّنْ لَا يَرْحَمُ عِبَادَهُ فِي الدُّنْيَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ کی رحمت کی نفی اس شخص سے ہوگی جو دنیا میں اس کے بندوں پر رحم نہیں کرتا

467 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث):مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يرحمه الله .

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''۔

467- إسناده حسن، محمد بن وهب صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي 662 عن قيس، عن زياد بن علاقة به. وتقدم برقم 465 من طريق أبي ظبيان، عن جرير، به، فانظر تخريجه ثمت.

7- بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب [7] اچھے اخلاق کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْمُلَايَنَةِ لِلنَّاسِ فِي الْقَوْلِ مَعَ بَسْطِ الْوَجْهِ لَهُمْ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے نرمی کی جائے' اوران کے ساتھ کشادہ روئی سے ملا جائے

468 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قهزاد حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ تجد فلاين الناس ووجهك إليهم منبسط . (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگر تمہیں کچھ نہیں ملتا' تو لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور کشادہ روئی کے ساتھ ان سے ملو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيبًا سَهْلًا قَدْ يُرْجَى لَهُ النَّجَاةُ مِنَ النَّارِ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی منکسر المزاج' نرم خو' گھلنے ملنے والا ہو اور آسان ہو' تو ان خصوصیات کی وجہ سے اس کو جہنم سے نجات ملنے کی امید کی جاسکتی ہے

469 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ

468- حديث صحيح، أبو عامر الخزاز مع كونه من رجال مسلم مختلف فيه، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/173 عن روح، والترمذي 1833 في الأطعمة: باب ما جاء في إكثار ماء المرقة.

469-وأخرجه الترمذي 2488 في صفة القيامة، والبغوي في شرح السنّة 3505. وأخرجه الطبراني 10562 . وأخرجه أحمد 1/415 . وللحديث شواهد يتقوى بها ويصح.

مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):اِنَّمَا يُحَرَّمُ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ لين قريب سهل . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر آسان، نرم، قریب ہونے والے اور سہل شخص کو جہنم کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تفَرَّدَ بِهٖ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبدہ بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے

470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِالصُّغْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تُحَرَّمُ عَلَيْهِ النَّارُ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى كل هين لين قريب سهل . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جس پر جہنم کو حرام قرار دیا گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں، یارسول اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آسان ''نرم'' قریب اور سہل شخص''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ الصَّدَقَةَ لِلْمُدَارِيْ اَهْلَ زَمَانِهٖ مِنْ غَيْرِ ارْتِكَابِ مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْهَا

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کے لئے صدقے کا ثواب نوٹ کرنے کا تذکرہ، جو اپنے زمانے کے افراد کا خیال رکھتا ہے، اور اس بارے میں کسی ایسی چیز کا ارتکاب نہیں کرتا جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

471 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ ومحمد بن الحسن بن قيبة وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ فِيْ اٰخَرِيْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):مداراة الناس صدقة .

470- صحيح بشواهده، وأخرجه الطبراني في الكبير 10562 .

471- إسناده ضعيف وأخرجه ابن عدي 4/2614، وابن السني في عمل اليوم والليلة 327 ، وأبو نعيم في الحلية 8/246، والقضاعي في مسند الشهاب 91 و 92

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْمُدَارَاةُ الَّتِي تَكُوْنُ صَدَقَةً لِلْمُدَارِي هِيَ تَخَلُّقُ الْإِنْسَانِ الْاَشْيَاءَ الْمُسْتَحْسَنَةَ مَعَ مَنْ يُّدْفَعُ اِلٰى عِشْرَتِهِ مَا لَمْ يَشُبْهَا بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهَنَةُ هِيَ اسْتِعْمَالُ الْمَرْءِ الْخِصَالَ الَّتِي تُسْتَحْسَنُ مِنْهُ فِي الْعِشْرَةِ وَقَدْ يَشُوْبُهَا مَا يَكْرَهُ اللّٰه جل وعلا. (2:1)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا صدقہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ مدارات' جو مدارات کرنے والے شخص کے لئے صدقہ ہوتی ہیں اس سے مراد یہ ہے: آدمی مستحسن اشیاء کو اپنے اخلاق کا حصہ بنائے۔

نیز اس کے ہمراہ اپنی ذات سے اس چیز کو پرے رکھے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا امکان ہو سکتا ہے۔

جبکہ مداہنت سے مراد آدمی کا ان خصائل کو اختیار کرنا ہے' جو لوگوں کے ساتھ تعلق میں مستحسن سمجھے جاتے ہیں' اور ان میں ایسی چیز بھی شامل ہوتی ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمَرْءِ بِالْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ يُكَلِّمُ بِهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لئے صدقے (کے اجر و ثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ بات کرتے ہوئے اسے پاکیزہ بات کہتا ہے

472 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قال حدثنا بن الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خطوة تخطوها إلى المسجد صدقة. (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور مسجد کی طرف چل کر جانے والا ہر قدم صدقہ ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَلَامَ الطَّيِّبَ لِلْمُسْلِمِ يَقُوْمُ مَقَامَ الْبَذْلِ لِمَالِهِ عِنْدَ عَدَمِهِ

472- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/312 ، وابن خزيمة في صحيحه 1494 عن الحسين، والبيهقي في السُّنن 3/229 ، والقضاعي في مسند الشهاب 93 من طريق الحسن بن عيسى، وأحمد 2/374 . وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري 2891 في الجهاد: باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر، و 2989 باب من أخذ بالركاب ونحوه، ومسلم 1009 في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي في السُّنن 4/187، 188، والبغوي في شرح السُّنَّة 1645 . وأخرجه أحمد 2/350 من طريق ابن لهيعة وابن خزيمة 1493 من طريق عمرو بن الحارث، كلاهما عن أبي يونس سليم بن جبير مولى أبي هريرة، عن أبي هريرة. وسيورده المصنف ضمن حديث مطول، أوله: كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم في باب ما يكون له حكم الصدقة، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، بهذا الإسناد.

اس بات کے بیان کا تذکرہ مسلمان سے پاکیزہ بات کہنا مال کی عدم موجودگی میں مال خرچ کرنے کے قائم مقام ہوتا ہے

473 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحِلِّ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فبكلمة طيبة . (1: 2)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آگ سے بچو خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعے ہو اور اگر تمہیں یہ بھی نہیں ملتی تو پاکیزہ بات کے ذریعے (آگ سے بچنے کی کوشش کرو)''

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمُسْلِمِ بِتَبَسُّمِهِ فِيْ وَجْهِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کے لئے صدقے (کا اجر و ثواب) نوٹ کرلیتا ہے جو اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملتا ہے

474 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

473– إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه الطبراني في الكبير 17/ 220، وابن السني في عمل اليوم والليلة 322 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 17/ 220 أيضًا عن علي بن عبد العزيز، عن حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1039 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/256 عن ابن مهدي وابن جعفر، والنسائي 5/75 في الزكاة: باب القليل من الصدقة، من طريق خالد الواسطي، ثلاثتهم عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي 1039، وابن أبي شيبة 3/110، وأحمد 4/258 و259 و377، والبخاري 1417 في الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، ومسلم 1016 في الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، والطبراني في الكبير 17/ 207 و208 و209 و210 و211 و212 و213 و214 من طرق عن أبي إسحاق، عن عبد الله بن معقل، عن عدي. وأخرجه الطبراني 17/ 215 من طريق عبد العزيز بن رفيع، عن عبد الله بن معقل، عن عدي. وأخرجه الطيالسي 1037، والطبراني 17/ 239 من طريق أبي عوانة، عن عبد الله بن عمير، عن غير واحد حديه عن عدي. وأخرجه أحمد 4/378، 379، والطبراني 17/ 237 من طريق شعبة، عن سماك بن حرب، عن عباد بن حبيش، عن عدي. وأورده الهيثمي في المجمع 5/235 وقال: رجاله رجال الصحيح غير عباد بن حبيش، وهو ثقة، وكذا قال في المجمع 6/208. وسيورده المؤلف برقم 666 و2804 من طريق خيثمة، عن عدي، ويرد تخريجه برقم 2804 فانظره. وفي الباب عن أبي بكر عند البزار 933، وعن أنس عنده 944، وعن النعمان بن بشير عنده 935، وعن عائشة عنده 936، وعن أبي هريرة عنده 937. وانظر مجمع الزوائد 3/105 و106.

474– وأخرجه الترمذي مطولًا 1956 في البر: باب ما جاء في صنائع المعروف، عن عباس بن عبدالعظيم العنبري، عن النضر بن محمد، بهذا الاسناد. وقال: حديث حسن غريب. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 891 من طريق عبد الله بن رجاء، عن عكرمة بن عمار، به، مطولًا. وللحديث طريق أخر عند أحمد 5/168 يتقوى، به. وسيورده المؤلف برقم 529 مطولًا من طريق أبي داوُد السنحي، عن النضر بن محمد، به.

الرُّومِيّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبُوْ زُمَيْلٍ هٰذَا هُوَ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ يَمَانِيٌّ ثِقَةٌ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ مَرْوَزِيٌّ صَاحِبُ الرَّأْيِ وَكَانَا فِيْ زَمَنٍ واحد. (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوزمیل نامی یہ راوی سماک بن ولید حنفی یمانی ہے اور ثقہ ہے جبکہ نصر بن محمد نامی راوی جرشی یمانی ہے اور نصر بن محمد قریشی مروزی ہے جو صاحب رائے تھا اور یہ دونوں ایک ہی زمانے میں تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَشْبِيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةَ الطَّيِّبَةَ بِالنَّخْلَةِ وَالْخَبِيْثَةَ بِالْحَنْظَلِ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ بات کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہوئی ہے اور بری بات کو حنظلہ سے تشبیہ دی ہے

475- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِنَاعِ جَزْءٍ فَقَالَ: (مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا) فَقَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ (وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ) (ابراهيم: 26) قال هي الحنظلة .

قَالَ شُعَيْبٌ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ كُنَّا نَسْمَعُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ قَوْلُ اَنَسٍ اِنَّهُ اُتِيَ بِقِنَاعِ جَزْءٍ اَرَادَ بِهِ طَبَقَ رُطَبٍ لِاَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يسمون الطبق القناع والرطب الجزء . (3: 66)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال پیش کیا گیا' تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

475- إسناده حسن . غسان بن الربيع ذكره ابن حبان في الثقات 9/2، وقد تابعه عليه النضر بن شميل عند الطبراني في تفسيره 20678 ، وموسى بن إسماعيل عند ابن أبي حاتم كما في تفسير ابن كثير 4/413، وغيرهما.

''پاکیزہ کلمے کی مثال پاکیزہ درخت کی مانند ہے' جس کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں بلند ہوتی ہیں۔ وہ ہر موسم میں اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق پھل دیتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد کھجور کا درخت ہے (پھر آپ نے یہ آیت پڑھی)

''بری بات کی مثال بُرے درخت کی طرح ہے' جسے زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جاتا ہے اور اسے قرار نہیں ہوتا''۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد حنظلہ ہے۔

شعیب نامی کہتے ہیں: میں نے یہ بات ابوالعالیہ کو بتائی' تو انہوں نے فرمایا: ہم نے بھی اسی طرح سنی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ

''وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں قناع جزء لے کر آئے'' اس سے مراد کھجوروں کا تھال ہے' کیونکہ اہل مدینہ تھال کے لئے لفظ ''قناع'' استعمال کرتے ہیں' اور کھجوروں کے لئے لفظ جزء استعمال کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مِنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ التُّقٰى وَحُسْنَ الْخُلُقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پرہیز گاری اور اچھے اخلاق زیادہ تعداد میں لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے

476 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكَرْخِيُّ بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حدثنا ابن إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متنِ حدیث): سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ قِيلَ فَمَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْأَجْوَفَانِ الفم والفرج.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ابن إِدْرِيسَ هٰذَا اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزَّعَافِرِيُّ الْأَوْدِيُّ مِنْ ثِقَاتِ الْكُوفَةِ وَمُتْقِنِيهِمْ وَلَمْ يَكُنْ فِي عَصْرِهِ بِالْكُوفَةِ من لا يشرب غيره. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی چیز ایسی ہے' جس کی وجہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق عرض کی گئی: کون سی چیز ایسی ہے' جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں داخل کرنے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوراخ والی دو چیزیں منہ اور شرم گاہ''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ادریس نامی راوی عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن زعافری اودی ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ثقہ اور متقن افراد میں سے ایک ہے اس کے زمانے میں کوفہ میں اس کے علاوہ اور کوئی شخص ایسا نہیں تھا' جو یہ

476- وأخرجه الترمذي 2004 في البر والصلة: باب ما جاء في حسن الخلق، والحاكم 4/324 من طريق سهل بن عثمان، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن ماجة 4246 في الزهد: باب ذكر الذنوب، من طريق هارون بن إسحاق وعبد الله بن سعيد، والبغوي في شرح السنّة 3498 من طريق أحمد بن عبد الله بن حكيم . وأخرجه أحمد 2/291 و 392 من طريق المسعودي، و 2/442 عن محمد بن عبيد، والبغوي في شرح السنّة 3497 من طريق أبي نعيم.

مشرب نہ رکھتا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ كَانَ اَحْسَنَ خُلُقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں میں بہترین وہ شخص ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو

477 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَاحِشًا وَكَانَ يَقُولُ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ أخلاقا . (2 :1)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فحش گفتگو نہیں کرتے تھے۔ بدزبانی نہیں کرتے تھے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔

''تم لوگوں میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ مِنْ اَفْضَلِ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اچھے اخلاق دنیا میں کسی شخص کو دی گئی سب سے افضل چیز ہے

478 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا قَالَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ

(متن حدیث): عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَفْضَلُ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ قال: حسن الخلق . (2 :1)

477- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 271 ، والبغوي في شرح السُّنَّة 3666 من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514، وأحمد 2/161 و193، ومسلم 2321 في الفضائل: باب كثرة حيائه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبيهقي في السُّنن 10/192، من طريق أبي معاوية ووكيع، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/189، والطيالسي 2246 ، والبخاري 3559 في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و 3759 باب مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، و 6029 في الأدب: باب لم يكن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاحشًا ولا متفحشًا، و 6035 في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، والترمذي 1975 في البر والصلة: باب ما جاء في الفحش والتفحش، وسيعيده المؤلف في آخر باب صفته صلى الله عليه وسلم.

478- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير هناد فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514 عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في الكبير 470 من طريق ابن أبي شيبة، عن وكيع، عن الثوري، به . وأخرجه أيضًا 475 من طريق عبد الله بن إدريس، عن مسعر، به، و 468 من طريق مسدد، عن الثوري، به. وأخرجه الطيالسي 1233 ، وأحمد 4/278، والطبراني 463 و 464 و 466 و 469 و 475 و 479 و 480 و 481 و 482 من طرق عن زياد بن علاقة، بهذا الإسناد . قال الهيثمي في المجمع 8/24: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.وسيورده المؤلف برقم 486 من طريق عثمان بن حكيم، عن زياد بن علاقة، به، فانظره.

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بندہ مسلم کو جو چیزیں دی گئی ہیں ان میں سب سے افضل چیز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا مَنْ كَانَ اَحْسَنَ خُلُقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ 'مومنین میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے' جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو

479 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ إبراهيم قال أَخْبَرَنَا بن اِدْرِيْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَكْمَلُ المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل ایمان میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھے ہوں''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْمَرْءِ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ لَيْلَهُ الصَّائِمِ نَهَارَهُ

اس بات کی امید کا تذکرہ 'آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے رات (بھر) نوافل ادا کرنے اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھنے والے کے مرتبے تک پہنچ جاتا ہے

479– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيِّ، فإنه صدوق له أوهام، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه الآجرى في الشريعة ص 115 عن الفريابى، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/250 عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة في المصنف 8/515، وفي الإيمان 17 عن حفص بن غياث، وفي المصنف 11/27، وفي الإيمان 18 عن محمد بن بشر، وأحمد 2/472، ومن طريقه أبو داوُد 4682 في السُّنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، عن يحيى بن سعيد، والترمذى 1162 في الرضاع: باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، من طريق عبدة بن سليمان، والبغوى في شرح السُّنَّة 3495، وأبو نعيم في الحلية /9 248، من طريق يعلى بن عبيد، والحاكم في المستدرك 1/3 من طريق عبد الوهاب، والقضاعى في مسند الشهاب 1291 من طريق حفص بن عياث، كلهم عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبة في المصنف 8/516 و11/27، 28، وفي الإيمان 20، وأحمد 2/527، والدارمى 2/323، والحاكم 1/3 من طريق أبى عبد الرحمٰن المقرء، عن سعيد بن أبى أيوب، عن محمد بن عجلان، عن القعقاع بن حكيم، عن أبى صالح، عن أبى هريرة .قال الحاكم: هذا حديث صحيح لم يخرج في الصحيحين وهو صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبى . وأخرجه البيهقى في السُّنن 10/192 من طريق سعيد بن أبى مريم، عن يحيى بن أيوب، عن ابن عجلان، بالإسناد السابق .وسيورده المؤلف في باب معاشرة الزوجين بزيادة: وخياركم خياركم لنسائهم .وفي الباب عن عائشة عند ابن أبى شيبة 8/515 و11/27، وأحمد 6/47 و99، والترمذى 2612 في الإيمان: باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، والحاكم في المستدرك 1/53، وقال: رواته ثقات على شرط الشيخين، قال الذهبى: فيه انقطاع .وعن جابر عند ابن أبى شيبة في الإيمان 8 .وعن عمرو بن عبسة عند أحمد 4/385 .وعن عبادة بن الصامت عند أحمد 5/318، 319.

480- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِخُلُقِهِ درجة الصائم القائم .

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن اپنے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نوافل ادا کرنے والے شخص کا درجہ پالیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخُلُقَ الْحَسَنَ مِنْ اَثْقَلِ مَا يَجِدُ الْمَرْءُ فِیْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن اچھے اخلاق ان زیادہ بھاری چیزوں میں سے ہوں گے جنہیں آدمی اپنے نامہ اعمال میں پائے گا

481 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ وَشُعَيْبُ بْنُ مُحْرِزٍ وَالْحَوْضِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِیْ بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَثْقَلُ شَیْءٍ فِی الْمِيْزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ .

غير المطلب وهو صدوق، إلا أن في سماعه من
480- حديث صحيح، خالد بن مخلد فيه ضعف، وقد توبع، وباقي رجاله على شرطهما، وقال أبو زرعة: نرجو أن يكون سمع
عائشة خلافًا، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فيما نقله عنه ابنه في المراسيل ص 128: وروايته عن عائشة مرسلة لم يدركها. والبغوي في شرح
منها. وأخرجه أحمد 6/94 و90 من طريق عبد الله بن أسامة، و 6/133، وأبو داوُد 4798 في الأدب: باب في حسن الخلق، من طريق ابن
السنّة 3501 من طريق يعقوب بن عبد الرحمٰن الإسكندري، وأحمد 6/187 من طريق زهير، والحاكم 1م60، والبغوي 3500 وصححه
الهاد، كلهم عن عمرو بن أبي عمرو، بهذا الإسناد. وله شاهد حسن من حديث أبي هريرة عند البخاري في الأدب المفرد برقم 284 ، من طريق عبد الله بن
الحاكم 1/60 من طريق أخر عنه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وآخر من حديث عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/220 وسلم
المبارك، عن ابن لهيعة، عن الحارث بن يزيد، عن ابن حجيرة الأكبر، عن عبد الله بن عمرو، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه لأن عبد الله بن
يقول: إن المسلم المسدد ليدرك درجة الصوام القوام بآيات الله عز وجل لكرم ضريبته، وحسن خلقه . وهذا سند صحيح، وثالث من
المبارك سماعه من ابن لهيعة قديم قبل أن يسوء حفظه . وهو في المسند 2/117، و مكارم الأخلاق ص: 9 و60 من طريق ابن الهيعة.
حديث أبي أمامة عند البغوي في شرح السّنة 3499 وفي سنده عفير بن معدان، وهو ضعيف، وباقي رجاله ثقات، فهو حسن في الشواهد.

481- إسناد محمد بن كثير صحيح على شرط الشيخين غير عطاء، وأخرجه أبو داوُد 4799 في الأدب: باب في حسن الخلق، عن
محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/516 عن أبي أسامة، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/446 و448، والبخاري
في الأدب المفرد 270 من طرق عن شعبة، به . وأخرجه الترمذي 2003 في البر والصلة: باب ما جاء في حسن الخلق، عن مطرف، وأحمد
6/442 عن أبي عامر العقدي، وأخرجه عبد الرزاق 20157 ، وأحمد 6/451، والترمذي 2002 ، والبغوي في شرح السنّة 3496 ، والبزار
1975 .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَطَاءٌ هٰذَا هُوَ عَطَاءُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَيْخَارَانَ مَوْضِعٌ بِالْيَمَنِ.

وَاُمُّ الدَّرْدَاءِ هِيَ الصُّغْرٰى وَاسْمُهَا هُجَيْمَةُ بِنْتُ حُيَيِّ الْاَوْصَابِيَّةُ وَالْكُبْرٰى خَيْرَةُ بِنْتُ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَنْصَارِيَّةُ لَهَا صُحْبَةٌ. (1: 2)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میزان میں سب سے زیادہ وزنی چیز اچھے اخلاق ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطاء نامی راوی عطاء بن عبداللہ ہے' اور کیخاران یمن میں ایک جگہ کا نام ہے۔

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کمسن ہیں ان کا نام ہجیمہ بنت حیی ہے' جبکہ بڑی والی سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام خیرہ بنت ابوحدرد انصاریہ ہے' اور وہ صحابیہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَحَبِّ الْعِبَادِ اِلَى اللّٰهِ وَاَقْرَبِهِمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ كَانَ اَحْسَنَ خُلُقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب بندے کون ہیں؟ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا اخلاق (زیادہ) اچھے ہوں گے

482- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَى اللّٰهِ وأقربكم منى أحسانكم اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّي الثرثارون المتفيهقون المتشدقون. (1: 2)

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور تم میں سے' میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ

482- رجاله ثقات على شرط مسلم، إلا أن مكحولًا لم يسمع من أبي ثعلبة. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/515 عن حفص بن غياث، وأحمد 4/193 عن محمد بن عدي، وأحمد 4/194، وأبو نعيم في حلية الأولياء 3/97 و5/188، والبغوي في شرح السنّة 3395، من طريق يزيد بن هارون، ثلاثتهم عن داوُد بن أبي هند، بهذا الإسناد. وأوره الهيثمي في مجمع الزوائد 8/21: وقال: رواه أحمد، والطبراني، ورجاله رجال الصحيح، وكذا قال المنذري في الترغيب والترهيب 3/261. وله شاهد عن جابر عند الترمذي 2018، والخطيب في تاريخ بغداد 4/63 وسنده حسن، وآخر من حديث أبي هريرة عند الطبراني في معجمه الصغير، وأبي نعيم في أخبار أصبهان وسنده حسن أيضًا، وثالث عن ابن مسعود عند الطبراني في الكبير 10423 فالحديث صحيح بهذه الشواهد.

ہیں جواخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور تم میں سے مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہیں جو زیادہ بولتے ہوں۔ باتیں بڑھا چڑھا کر کرتے ہوں اور چبا چبا کر بولتے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَنْتَفِعُ فِيْ دَارَيْهِ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ مَالَا يَنْتَفِعُ فِيْهِمَا بِحَسَبِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے دونوں جہانوں میں اتنا نفع حاصل کر لیتا ہے جتنا نفع وہ دونوں جہانوں میں اپنے حسب کی وجہ سے حاصل نہیں کرتا

483- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ' وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ الْمَرْوَزِيُّ بِمَرْوَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عبد اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): كَرَمُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَمُرُوْءَ تُهٗ عَقْلُهٗ وحسبه خلقه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کی عزت اس کا دین ہے۔ اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَحْسِيْنِ الْخُلُقِ عِنْدَ طُوْلِ عُمُرِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ طویل عمر ہونے کی صورت میں اپنے اخلاق کو آراستہ کرے

483- إسناده ضعيف، مسلم بن خالد الزنجي سيِّء الحفظ . وأخرجه أحمد 2/365 عن حسين بن محمد، والحاكم 1/123، والبيهقي في السُّنن 7/136، من طريق القعنبي، و10/195 من طريق يونس بن محمد المؤدب، وأبو الشيخ في أخلاق النبي 1 ، والقضاعي في مسند الشهاب 190 من طريق عبد الله بن رجاء ، كلهم عن مسلم الزنجي، بهذا الإسناد . قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، فتعقبه الذهبي بقوله: بل مسلم يعني الزنجي ضعيف، وما خَرَّج له. وأخرجه البزار 3607 عن محمد بن بشار، عن معدى بن سليمان، عن ابن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: حسب المرء ماله، وكرمه تقواه أو قال: الحسب المال، والكرم التقوى . وأورده الهيثمي في المجمع 10/251، وقال: رواه أحمد والطبراني في الأوسط والبزار. ولم يتكلم الهيثمي عليه . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/520، والبيهقي في السُّنن 10/195، من قول عمر موقوفًا بلفظ حسب الرجل دينه، ومروء ته خلقه، وأصله عقله . وفي الباب عن سمرة بن جندب بلفظ الحسب المال، والكرم التقوى عند الترمذي 3271 في التفسير: باب ومن سورة الحجرات، وابن ماجة 4219 في الزهد، وأبي الشيخ في أخلاق النبي 4 ، والبيهقي 7/135، 136، والبغوي في شرح السُّنَّة 3545 من طريق سلام بن أبي مطيع، عن قتادة عن الحسن، عن سمرة، ورجاله ثقات، إلا أن سلام بن أبي مطيع قالوا: في روايته ضعف، والحسن مدلس، وقد عنعن، لكن متن الحديث صحيح لشواهده، ولذا حَسَّنَهُ الترمذي، وصححه الحاكم 2/163، وأقره الذهبي. وانظر الحديث الوارد برقم 699 و 700 .

484 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حدثنی بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا.

(3: 53)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن کی عمر زیادہ طویل ہو اور جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ كَانَ فِي الْقِيَامَةِ مِمَّنْ قَرُبَ مَجْلِسُهُ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں وہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین بیٹھا ہوگا

485 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَجْلِسٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُهَا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا. (م3: 53)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں: ایک محفل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور قیامت کے دن میرے سب

484- رجاله ثقات رجال مسلم، إلا أن فيه عنعنة ابن إسحاق. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/254، 255، والبزار 1971 من طريق جعفر بن عون، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في المجمع 8/22: رواه البزار، وفيه ابن إسحاق، وهو مدلس. وأخرجه أحمد 2/235 و403 من طريقين عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم 2981 من طريق عبد الأعلى، عن ابن إسحاق، به. وله شاهد من حديث جابر عند الحاكم 1/339 وصححه ووافقه الذهبي، وهو كما قالا، فالحديث صحيح.

485- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/217، 218 وأخرجه أحمد 2/185 عن يونس وأبي سلمة الخزاعي، والبخاري في الأدب المفرد 272 عن عبد الله بن صالح، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب 3/258 وقال: رواه أحمد وابن حبان في صحيحه، وأورده الهيثمي في المجمع 8/21 وقال: رواه أحمد وإسناده جيد، وله في الصحيح: وإن من أحبكم إليّ أحسنكم خلقًا فقط. قلت: الرواية المختصرة التي ذكرها الهيثمي تقدمت هنا برقم 477 بلفظ: خياركم أحاسنكم أخلاقًا فانظر تخريجها ثمت.

سے زیادہ قریب بیٹھے ہوں گے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ فِي الدُّنْيَا كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کے اخلاق دنیا میں اچھے ہوں گے وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین فرد ہوگا

486- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ عَلٰى رؤوسنا الرَّخَمَ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ اِذْ جَاءَهُ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا فِيْ كَذَا اَفْتِنَا فِيْ كَذَا فقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنْكُمُ الْحَرَجَ اِلَّا امْرَاً اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيهِ فَذَاكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ قَالُوْا اَفَنَتَدَاوٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْهَرَمُ قَالُوْا فَاَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: أحب الناس إلى الله أحسنهم خلقا .(3: 65)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ہمارے سروں پر گھونسلے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی شخص کلام نہیں کرتا تھا اسی دوران کچھ دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں اس مسئلے کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ آپ ہمیں اس مسئلے کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے حرج کو اٹھالیا ہے۔ ماسوائے اس شخص کے' جو اپنے بھائی کی عزت کو خراب کرنے کی کوشش کرے۔ یہ وہ شخص ہے' جو گناہ کا ارتکاب کرے گا اور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دوا استعمال کر سکتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کے لئے دوا بھی نازل کی ہے۔ صرف ایک بیماری کا معاملہ مختلف ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی؟ آپ نے فرمایا: بڑھاپا لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون شخص زیادہ محبوب ہے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں زیادہ محبوب وہ شخص ہے' جس کے اخلاق اچھے ہوں گے۔

486- إسناده صحيح، على شرط مسلم غير صحابى أسامة بن شريك، وهو صحابى يعد من أهل الكوفة . وأخرجه الطبرانى فى الكبير 471 بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 1232 ، وأحمد 4/278، وابن ماجة 3436 فى الطب: باب ما أنزل الله داء إلا وأنزل له شفاء ، والبغوى فى شرح الـ 3226 ، والطبرانى فى الكبير 463 و 464 و 465 و 466 و 467 و 469 و 472 و 479 و 480 و 482 و 483 و 484 ، وفى الصغير: 1/202 –203، والخطيب فى تاريخ بغداد 9/197 من طرق عن زياد بن علاقة، بهذا الإسناد، ورواه الحاكم: 4/399– 400 .

8- بَابُ الْعَفْوِ

معاف کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنِ اسْتِعْمَالِ الْعَفْوِ وَتَرْكِ الْمُجَازَاةِ عَلَى الشَّرِّ بِالشَّرِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ معاف کرنے کو اختیار کرے اور برائی کا بدلہ برائی سے دینے کو ترک کرے

487 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ

(متن حدیث): حَدَّثَنِیْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَسَبْعُوْنَ وَمِنْهُمْ سِتَّةٌ فِيهِمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ) (النحل: 126) فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كفوا عن القوم غير أربعة. (3: 64)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے دن انصار کے 74 آدمی شہید ہوئے اور ان میں سے چھ آدمی شہید ہوئے جن میں سے ایک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان (کافر) لوگوں نے ان کی لاشوں کی بے حرمتی کی تو انصار نے کہا: اگر کسی دن ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہوا، تو ہم بھی انہیں پورا بدلہ دیں گے۔ جب فتح مکہ کا موقع آیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"اگر تم سزا دینا چاہتے ہو، تو اس کی مانند سزا دو جو سلوک تمہارے ساتھ کیا گیا تھا، اور اگر تم صبر سے کام لو، تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے زیادہ بہتر ہے"۔

ایک شخص نے کہا: آج کے بعد قریش بالکل نہیں رہیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کے علاوہ اور کسی کو قتل نہ کرنا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَنْتَقِمَ لِنَفْسِهٖ مِنْ اَحَدٍ اعْتَرَضَ عَلَيْهَا اَوْ اٰذَاهَا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ کسی شخص سے اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لے، جو شخص

487- إسناده حسن من أجل الربيع بن أنس. وأخرجه عبد الله بن أحمد 5/135 من طريق أبي تميلة، والبيهقي في دلائل النبوة 3/289 من طريق عبد الله بن عثمان، كلاهما عن عيسى بن عبيد، بهذا الإسناد.

اس کے درپے ہوتا ہے یا اسے تکلیف پہنچاتا ہے

488 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ خَادِمًا قَطُّ وَلَا ضَرَبَ امْرَاَةً لَهُ قَطُّ وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُهُ مِنْ صَاحِبِهِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِلّٰهِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ انْتَقَمَ لَهُ وَلَا عَرَضَ لَهُ اَمْرَانِ اِلَّا اَخَذَ بِالَّذِيْ هُوَ اَيْسَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ اِثْمًا فَاِذَا كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ الناس منه . (5: 47)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی خادم کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نہ ہی آپ نے کبھی اپنی کسی اہلیہ کو مارا' نہ ہی آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے کسی چیز کو کبھی مارا' البتہ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران (دشمنوں کو مارتے تھے) اور جب بھی آپ کے ساتھ کوئی زیادتی کی گئی' تو آپ نے اس زیادتی کرنے والے سے انتقام نہیں لیا' البتہ اگر اللہ تعالیٰ کے لئے (انتقام لینا ہو' تو وہ لیا ہے)' کیونکہ اگر کوئی معاملہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا تھا' تو آپ اس کا انتقام لیتے تھے اور جب بھی آپ کے سامنے دوقسم کی صورت حال پیش آئی' تو آپ نے ان میں سے اس صورت حال کو اختیار کیا جو زیادہ آسان تھی۔ بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو' کیونکہ اگر وہ گناہ ہوتی' تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے تھے''۔

488- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وأخرجه البيهقي في السُّنن 10/192 من طريق أحمد بن سلمة، عن هناد بن السري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/229، ومسلم 2328 79 في الفضائل: باب مباعدته صلى الله عليه وسلم للآثام واختياره من المباح أسهله، والبيهقي في السُّنن 10/192، من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/31، 32 و281، ومسلم 2327 و 2328، والترمذي في الشمائل 341، والدارمي 2/147، من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 3/95، 96 في باب ما جاء في حسن الخلق، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/115، 116 و 181، 182، 262، والبخاري 3560 في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و 6126 في الأدب: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يسروا ولا تعسروا، وفي كتابه الأدب المفرد 274، وأبو داوُد 4785 في الأدب: باب التجاوز في الأمر، والبيهقي في السُّنن 7/41، والبغوي في شرح السُّنَّة 3703 عن الزهري، عن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/114 و130 و223 و232، والبخاري 6786 في الحدود: باب إقامة الحدود والانتقام لحرمات الله، و 6853 باب كم التعزير والأدب، وأبو داوُد 4786 في الأدب، والترمذي في الشمائل 342 من طرق عن الزهري، عن عروة، به.

9-بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب9: سلام کو پھیلانا اور کھانا کھلانا

489 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطعام تدخلوا الجنان .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ لَفْظَةٌ يَشْتَمِلُ اسْتِعْمَالُهَا عَلٰى شُعَبٍ كَثِيْرَةٍ بِاخْتِلَافِ اَحْوَالِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْهَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِهٰذَا الْوَصْفِ فِيْمَا قَبْلُ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلَى الْعُمُوْمِ لَا يَجِبُ اسْتِعْمَالُهُ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ لِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ ضَاقَ بِهِ الْاَمْرُ وَخَرَجَ اِلٰى مَا لَيْسَ فِيْ وُسْعِهِ وَتَكَلَّفَ اِلْزَامَ الْفَرَائِضِ بِالرَّدِّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ الرَّدُّ هُوَ الْفَرْضُ صَارَ عَلَى الْكِفَايَةِ كَانَ ابْتِدَاءُ السَّلَامِ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ تَخْصِيْصٌ فَرْضٌ اَوْلٰى اَنْ يَكُوْنَ عَلَى الْكِفَايَةِ وَقَوْلُهُ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ اَمْرٌ نُدِبَ اِلٰى اسْتِعْمَالِهِ وَحُثَّ عَلَيْهِ قصدا لطلب الثواب. (1: 7)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو (اپنے درمیان) سلام کو پھیلاؤ کھانا کھلاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: تم رحمٰن کی عبادت کرو یہ ایسے الفاظ ہیں جو مخاطبین کے

489- حديث صحيح رجاله ثقات، إلا أن عطاء بن السائب اختلط بأخرة، والراوي عنه هنا- وهو جرير - وفي المصادر الآتية سمع منه بعد اختلاطه. وأخرجه الدارمي 2م109، وأبو نعيم في الحلية 2/287 من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 981 ، وابن أبي شيبة 8/624، ومن طريقه ابن ماجة 3694 في الأدب: باب إفشاء السلام، من طريق محمد بن فضيل، وأحمد 2/170 عن عبد الوارث وأبي عوانة، والترمذي 1855 في الأطعمة، عن أبي الأحوص، ثلاثتهم عن عطاء ، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم 508 . وعن أبي مالك الأشعري سيرد برقم 509 . وعن علي عند ابن أبي شيبة 8/625، وأحمد 1/156، والترمذي 1985 . وعن عبد الله بن سلام عند ابن أبي شيبة 8/624، وأحمد 5/415، وابن سعد في الطبقات 1/235، وابن نصر في قيام الليل ص 17، والترمذي 2485 في صفة القيامة، وابن ماجة 1334 في الإقامة: باب ما جاء في قيام الليل، و 3251 في الصيد: باب إطعام الطعام، والدارمي 1/340، والبغوي في شرح السنّة 926 .

اختلاف کے حوالے سے کئی شعبوں کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں' جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں' جو اس وصف کے ہمراہ ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم لوگ سلام کو پھیلاؤ''

یہ ایسے الفاظ ہیں' جو عموم پر اطلاق کیے جاتے ہیں' لیکن تمام حالتوں میں ان کا استعمال واجب نہیں ہے۔

کیونکہ اگر آدمی ان کو تمام حالتوں میں استعمال کرے گا' اور ہر شخص کے لئے کرے گا' تو پھر معاملہ تنگی کا باعث بن جائے گا' اور یہ چیز آدمی کی گنجائش سے باہر نکل آئے گی اور اس صورت میں مسلمانوں پر یہ بات لازم کرنا آئے گا کہ وہ سلام کا جواب دیں' کیونکہ سلام کا جواب دینا فرض ہے۔

تو یہ چیز کفایت کر جائے گی' تو وہ سلام' جو آغاز میں کیا جاتا ہے' جس کے فرض ہونے کی تخصیص نہیں ہے مناسب ہے کہ وہ کفایت کر جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم لوگ کھانا کھلاؤ''۔

یہ ایسا حکم ہے کہ اس پر عمل کرنا مستحب ہے' اور اس کا مقصود ثواب کے حصول کے لئے اس کی ترغیب دینا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ كَلَامَهُ وَبَذَلَ سَلَامَهُ

ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ' جو اپنے کلام کو آراستہ کرتا ہے' اور سلام کو پھیلاتا ہے

490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيهِ شُرَيْحٍ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بحسن الكلام وبذل السلام

شریح اپنے والد ہانی کا بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے لئے جنت کو واجب کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمدہ کلام کرنا اور سلام کو پھیلانا تم پر لازم ہے''۔

490- إسناده قوي، وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 8/519، والبخاري في الأدب المفرد 811، وفي خلق أفعال العباد ص 49، والطبراني في الكبير 22/ 470، من طرق عن يزيد بن المقدام، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/23، ووافقه الذهبي، ولفظه عليك بحسن الكلام وبذل الطعام. وأخرجه الطيالسي في الكبير 22/ 467 و 468، وفي مكارم الأخلاق 158 من طريق قيس بن الربيع، عن المقدام بن شريح، به. وأخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق ص 23، والطبراني في الكبير 22/ 469، والقضاعي في مسند الشهاب 1140 من طريق أحمد بن حنبل. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/29 وعزاه للطبراني.

39

ذِكْرُ اِثْبَاتِ السَّلَامَةِ فِيْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کے درمیان سلام پھیلانے کی صورت میں سلامتی کے اثبات کا تذکرہ

491 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ قِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال أفشوا السلام تسلموا . (1: 2)

حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سلام کو پھیلاؤ تم لوگ سلامت رہوگے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمُصَافَحَةِ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ السَّلَامِ

سلام کرتے وقت مسلمانوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

492 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ عَلٰى عهد رسول اللّٰه قَالَ نَعَمْ . قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ الْحَسَنُ يُصَافِحُ.

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مصافحہ ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

491- إسناده حسن، قنان بن عبد الله وثقه ابن ابن معين والمؤلف 7/344، وقال النسائي: ليس بالقوي، ونسبته النهمي إلى نهم: بطن من همدان، ضبطها السمعاني بكسر النون، وضبطها الحافظ ابن حجر بفتحها، وتحرفت في الثقات إلى التميمي، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/286، والبخاري في الأدب المفرد 787، وأبو يعلى 1687، وأبو نعيم في أخباب أصبهان 1/277من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد، بزيادة: والأشرة شر . وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 979 عن مسدد، عن عبد الواحد، عن قنان، به . وأورده الهيثمي في المجمع 8/29، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجاله ثقات، وقال البوصيري: رواه ابن منيع بإسناد صحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/624 عن علي بن مسهر، عن الشيباني، وأحمد 4/299 عن يحيى بن آدم، عن سفيان، كلاهما عن أشعث بن أبي الشعثاء المحاربي، عن معاوية بن سويد بن مقرن، عن البراء بن عازب قال: أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بإفشاء السلام.

492- إسناده صحيح على شرط الشيخين، همام هو ابن يحيى العوذي. وأخرجه البخاري 6263 في الاستئذان: باب المصافحة، ومن طريقه البغوي في شرح السنّة 3325 عن عمرو بن عاصم، والترمذي 2729 في الاستئذان: باب ما جاء في المصافحة، من طريق ابن المبارك، والبيهقي في السُّنن 7/99 من طريق عبد الملك بن إبراهيم، ثلاثتهم عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/619 عن وكيع، عن شعبة، عن قتادة، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/619 عن أبي خالد الأحمر، عن حنظلة السدوسي، عن أنس قال: قلنا: يا رسول الله أيصافح بعضنا بعضا؟ قال: نعم .

قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن (بصری) مصافحہ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ الْحَسَنَاتِ لِمَنْ سَلَّمَ عَلٰى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِتَمَامِهِ

ایسے شخص کے لئے نیکیاں لکھے جانے کا تذکرہ' جو اپنے بھائی کو مکمل سلام کرتا ہے

493- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حدثنا محمد بن جعفر يعنى بن اَبِیْ كَثِيرٍ عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ التَّيْمِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ اٰخَرَ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً فَمَرَّ رَجُلٌ اٰخَرَ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کی: سلام علیکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس کو) دس نیکیاں ملیں پھر ایک اور شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمتہ اللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیس نیکیاں پھر اور ایک شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیس نیکیاں' پھر حاضرین میں سے ایک شخص اٹھا اور اس نے سلام نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے تمہارا یہ ساتھی (سلام کرنا) بھولا نہ ہوگا' جو شخص کسی محفل میں آئے' تو سلام کرے اگر اسے مناسب لگے' تو وہاں بیٹھ جائے اور اگر اٹھ کر جانا چاہے' تو پھر سلام کرے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق دار نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّلَامِ لِمَنْ اَتٰى نَادِیْ قَوْمٍ فَجَلَسَ اِلَيْهِمْ وَاسْتِعْمَالِ مِثْلِهِ عِنْدَ الْقِيَامِ

سلام کا حکم ایسے شخص کے لئے ہونے کا تذکرہ' جو کچھ لوگوں کے پاس آ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے اسی طرح وہاں سے اٹھتے وقت بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے

494 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا يزيد بن وهب الرملى حدثنا المفضل بن فضالة عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

493- إسناده صحيح، وهو عند البخاری فی الأدب المفرد 986 . وأخرجه النسائی فی عمل اليوم والليلة 368 عن زكريا بن يحيى، عن أحمد بن حفص بن عبد الله، عن أبيه، عن إبراهيم بن طهمان، عن يعقوب بن زيد، به . وسيرد بعد 494 و 495 و 496 من ثلاث طرق عن ابن عجلان، عن المقبری، به، مختصرًا.

(متن حدیث): إِذَا انْتَهَى اَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ فَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُولٰى بِاَحَقَّ مِنَ الآخرة . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے' تو اسے سلام کرنا چاہئے پھر اگر اسے وہاں بیٹھنا مناسب لگے' بیٹھ جائے اور جب کھڑا ہو' تو سلام کرنا چاہئے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق دار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّلَامِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ الانْتِهَاءِ إِلَى نَادِىْ قَوْمٍ مَعَ اسْتِعْمَالِهِ مِثْلَهُ عِنْدَ رُجُوْعِهِ عَنْهُمْ

آدمی کو یہ حکم ہے کہ وہ اس وقت سلام کرے' جب کسی محفل کے کنارے پر پہنچ جائے' اور وہاں سے واپس جاتے ہوئے بھی وہیں پہنچ کر یہ عمل کرے

495 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إِذَا انْتَهَى اَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فليست الأولى بأحق من الآخرة. (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے' تو اسے سلام کرنا چاہئے اور جب وہ اٹھے' تو سلام کرنا چاہئے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے زیادہ حقدار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّلَامِ لِمَنْ اَتَى نَادِىْ قَوْمٍ واسْتِعْمَالِ مِثْلِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ مِنْهُ بِالصَّلَاةِ

494- إسناده حسن، ففي ابن عجلان- واسمه محمد- كلام يسير لا ينزل عن رتبة الحسن، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحميدي 1162 عن سفيان، وأحمد 2/287 عن قران بن تمام، و 2/439 عن يحيى بن سعيد، والترمذي 2706 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم عند القيام وعند القعود، والنسائي في عمل اليوم والليلة 369 من طريق الليث بن سعد، والبخاري في الأدب المفرد 1007 ، والبغوي في شرح السنّة 3328 من طريق أبي عاصم، والبخاري في الأدب المفرد 1008 من طريق سيمان بن بلال، والطحاوي في مشكل الآثار 2/139 من طريق أبي عاصم وأبي غسان وابن جريج والوليد بن مسلم، والنسائي في عمل اليوم والليلة 369 أيضًا من طريق جريج، كلهم عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 1007 أيضًا من طريق صفوان بن عيسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة 370 من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان 1/131 من طريق شعبة، عن بكر بن وائل، عن سعيد المقبري، به، مختصرًا. وذكره السيوطي في الجامع الكبير والصغير، وزاد نسبته إلى الحاكم. وسيرد بعده 495 من طريق بشر بن المفضل، و 496 من طريق روح بن القاسم، كلاهما عن ابن عجلان، بهذا الإسناد.

495- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/230، ومن طريقه أبو داوٗد 5208 في الأدب: باب في السلام إذا قام من المجلس، عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد 5208 أيضًا عن مسدد، عن بشر بن المفضل، به. وانظر ما قبله.

ایسے شخص کو سلام کا حکم ہونے کا تذکرہ' جو کسی محفل میں آتا ہے' اور وہاں سے اٹھتے وقت بھی وہ یہی عمل کرے گا

496 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ رُوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ من الآخرة.

قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ وَأَخْبَرْنَاهُ بْنُ عَجْلَانَ (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص محفل میں آئے' تو اسے سلام کرنا چاہئے پھر اگر اسے بیٹھنا مناسب لگے' تو بیٹھ جائے' تو جب وہ کھڑا ہو' تو اسے پھر سلام کرنا چاہئے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق دار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِابْتِدَاءِ السَّلَامِ لِلْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

تھوڑے آدمیوں کا زیادہ آدمیوں کو' پیدل چلنے والے کا بیٹھے ہوئے کو اور سوار شخص کا پیدل چلنے والے کو ابتداء میں سلام کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

497- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عيسى المصرى حدثنا بن وَهْبٍ

496- إسناده حسن، محمد بن عبد الرحيم هو المعروف بصاعقة، وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة 371 عن محمد بن عبد الرحيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوى فى مشكل الآثار 2/139 عن أحمد بن شعيب، عن محمد بن عبد الرحيم، به. وانظر 493 و 494 و 495. فى الأصل: حاتم، تحريف وتصويب من التقاسيم 1/598.

497- إسناده جيد، وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 996 عن أصبغ، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/19، والبخارى فى الأدب المفرد 998، والدارمى 2/276 عن أبى عبد الرحمٰن المقرء عن حيوة بن شريح، عن حميد بن هانىء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/19، والترمذى 2705 فى الاستئذان: باب ما جاء فى تسليم الراكب على الماشى، والبخارى فى الأدب المفرد 999 من طريق عبد الله بن المبارك، عن حيوة بن شريح، عن حميد بن هانىء، به. قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 6/20 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبى هانىء حميد، به. وفى الباب عن جابر فى الحديث التاليز وعن أبى هريرة عند عبد الرزاق 19445، وأحمد 2/304، والبخارى 6231 فى الاستئذان: باب تسليم القليل على الكثير، و 6232 باب تسليم الراكب على الماشى، و 6233 باب يسلم الناشى على القاعد، و 6234 باب يسلم الصغير على الكبير، وفى الأدب المفرد 993 و 995، ومسلم 2160 فى السلام: باب يسلم الراكب على الماشى والقليل على الكثير، وأبو داؤد 6198 و 5199 فى الأدب، والترمذى 2703 و 2704 فى الاستئذان، وأبو نعيم فى أخبار أصبهان 2/83 و 301، والبيهقى فى السُّنن 9/203، والبغوى فى شرح السُّنّة 3303. وعبد الرحمٰن بن شبل عند عبد الرزاق 19444، وأحمد 3/444، والبخارى فى الأدب المفرد 992.

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لِيُسَلِّمِ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ على الكثير . (1: 78)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سوار شخص کو پیدل چلنے والے کو سلام کرنا چاہئے اور پیدل چلنے والے شخص کو بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرنا چاہئے اور تھوڑے لوگوں کو زیادہ لوگوں کو سلام کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاشِيَيْنِ اِذَا بَدَاَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِالسَّلَامِ كَانَ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ فضیلت والا ہوتا ہے

498 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابن جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لِيُسَلِّمِ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى القاعد والماشيان أيهما بدأ فهو أفضل . (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سوار شخص کو پیدل چلنے والے کو' پیدل چلنے والے کو بیٹھے ہوئے شخص کو' سلام کرنا چاہئے اور دو پیدل چلنے والوں میں سے جو پہلے سلام کرے گا وہ زیادہ فضیلت والا ہوگا''۔

ذِكْرُ تَضَمُّنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دُخُوْلَ الْجَنَّةِ لِلْمُسَلِّمِ عَلٰى اَهْلِهِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ عَلَيْهِمْ اِنْ مَّاتَ وَكِفَايَتَهُ وَرِزْقَهُ اِنْ عَاشَ

اللہ تعالیٰ کے ایسے شخص کے جنت میں داخلے کے ضامن ہونے کا تذکرہ' جو مسلمان اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اپنے اہل خانہ کو سلام کرتا ہے کہ اگر وہ مر گیا' تو جنت میں داخل ہوگا' اور اگر زندہ رہا' تو اس کی کفایت ہوگی اور اسے رزق دیا جائیگا

499 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيْبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَاِنْ مَّاتَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ

498- رجاله ثقات رجال مسلم، وأخرجه البزار 2006 عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد . قال الهيثمي في المجمع 8/36: ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 983 وانظر ما قبله.

ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمْ يَطْعَمْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافٰى ثَمَانِيَة عشر سَنَةً مِنْ طَيِّبَاتِ الدُّنْيَا شَيْئًا غَيْرَ الْحَسْوِ عند إفطاره. (1: 2)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی ضمانت اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے کہ اگر وہ زندہ رہے' تو انہیں رزق دیا جائے گا اور ان کی کفایت کی جائے گی اور اگر وہ فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ انہیں' جنت میں داخل کرے گا' جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جو شخص نکل کر مسجد کی طرف جائے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) نکلے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن معافی نے اٹھارہ سال تک دنیا کی پاکیزہ چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں کھائی' وہ افطار کے وقت شوربا وغیرہ پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ

اہل کتاب کو سلام میں پہل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

500 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لا تُبَادِرُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فِيْ طريق فاضطروهم إلى أضيقه. (2: 3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل کتاب کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو' جب تمہارا ان سے راستے میں سامنا ہو' تو انہیں زیادہ تنگ راستے پر جانے پر مجبور کرو''۔

499– وأخرجه أبو داؤد 2494 في الجهاد: باب فضل الغزو في البحر، عن عبد السلام بن عتيق، والحاكم في المستدرك 2/73، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 9/166 من طريق سماك بن عبد الصمد.

500– إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه عبد الرزاق 19457 ومن طريقه أحمد 2/266، والبغوي في شرح السُّنَّة 3310 عن معمر، وأحمد 2/225و444، ومسلم 2167 في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، والبخاري في الأدب المفرد 111 ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/341، وأبو نعيم في حلية الأولياء 7/140، 142، والبيهقي في السُّنن 9/203، من طريق سفيان، وأحمد 2/263 من طريق زهير، ومسلم 2167 ، والترمذي 1602 في السير: باب ما جاء في التسليم على أهل الكتاب و 2700 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على أهل الذمة، من طريق عبد العزيز الدراوردي، والبخاري في الأدب المفرد 1103 من طريق وهيب، ومسلم 2167 ، والبيهقي في السُّنن 9/203، من طريق جرير بن عبد الحميد، والطحاوي في شرح الآثار 4/341 من طريق أبي بكر بن عياش وشريك ويحيى بن أيوب، كلهم عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد.

501 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْخَطِيبُ بِالْاَهْوَازِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَبْدَؤُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُمْ فِىْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل کتاب کو سلام میں پہل نہ کرو جب تم انہیں کسی راستے میں دیکھو تو انہیں زیادہ تنگ راستے پر جانے کے لئے مجبور کرو''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ رَدِّ السَّلَامِ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ

مسلمان کے لئے اہل ذمہ کو سلام کا جواب دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

502 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ أنه سمع بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ اِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ. (3:4)

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہودی جب تم لوگوں کو سلام کرتے ہیں' تو ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے: السام علیک (یعنی تمہیں موت آئے)' تو

501- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسى 2424 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/436 و459، ومسلم 2167 فى السلام: باب النهى عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وأبو داوٗد 5205 فى الأدب: باب فى السلام على أهل الذمة، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 4/341 من طرق عن شعبة، به. وتقدم قبله من طريق أبى عوانة، عن سهيل، به، فانظره.

502- إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه مسلم 2164 فى السلام: باب النهى عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد.

وأخرجه مسلم 2164 أيضًا، والترمذى 1603 فى السير: باب ما جاء فى التسليم على أهل الكتاب، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 378 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/630، 631، وأحمد 2/19، والبخارى 6928 فى المرتدين: باب إذا عرض الذمى أو غيره بسب النبى صلى الله عليه وسلم ولم يصرح، ومسلم 2164 9، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 379 و 380، والبيهقى فى السُّنن 9/203، والبغوى فى شرح السُّنَّة 3112، من طريق سفيان،

وأبو داوٗد 5206 فى الأدب: باب السلام على أهل الذمة، من طريق عبد العزيز بن مسلم القسملى، وأخرجه مالك 3/132 فى باب ما جاء فى السلام على اليهودى والنصرانى، ومن طريقه البخارى 6257 فى الاستئذان: باب كيف الرد على أهل الذمة بالسلام، و 6928 أيضًا، وفى الأدب المفرد 1106، والبيهقى 9/203، والبغوى 3311.

تم یہ کہو: وعلیک (تمہیں بھی آئے)

ذِكْرُ وَصفِ رَدِّ السَّلَامِ لِلْمَرْءِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ اِذَا سَلَّمُوا عَلَيْهِ

جب اہل کتاب کسی مسلمان کو سلام کریں تو آدمی کے اسے جواب دینے کے طریقے کا تذکرہ

503 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ يَهُودِيًّا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا قَالَ قَالُوْا نَعَمْ سَلَّمَ عَلَيْنَا قَالَ لَا اِنَّمَا قَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ اَيْ تُسَامُوْنَ دِيْنَكُمْ فَاِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا وعليك. (1: 78)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سلام کرتے ہوئے السام علیک (آپ لوگوں کو موت آئے) کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو اس نے کیا کہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اس نے ہمیں سلام کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ اس نے یہ کہا ہے السام علیک یعنی تمہارا دین کمزور ہو' تو جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں (اس طرح سے) سلام کرے' تو تم یہ کہو وعلیک اور تم پر بھی ایسا ہی ہو"۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَرْءِ بِطِيبِ الْكَلَامِ وَاِطْعَامِ الطعام

پاکیزہ کلام اور کھانا کھلانے کی وجہ سے آدمی کے لئے جنت واجب ہو جانے کا تذکرہ

504- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ هَانِئٍ

(متن حدیث): اَنَّ هَانِئًا لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهٖ فَسَمِعَهُمْ يُكَنُّونَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ

503- إسناده صحيح على شرط الشيخين، فإن يزيد بن زريع سمع من سعيد بن أبي عروبة قديمًا قبل الاختلاط. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/630، ومن طريقه ابن ماجة 3697 في الأدب: باب رد السلام على أهل الذمة، وأخرجه مسلم 2163 7 في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وأبو داوٗد 5207 في الأدب: باب في السلام على أهل الذمة، من طريق شعبة، والترمذي 3301 في التفسير: باب ومن سورة المجادلة، من طريق شيبان، والبخاري في الأدب المفرد 1105 من طريق همام، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2069 ومن طريقه النسائي في عمل اليوم والليلة 385، وأخرجه البخاري 6926 في المرتدين: باب إذا عرض الذمي أو غيره بسب النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق ابن المبارك، والنسائي في عمل اليوم والليلة 386 من طريق عيسى، و 387 من طريق خالد، كلهم عن شعبة، عن هشام بن زيد بن أنس، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/99، والبخاري 6258 في الاستئذان: باب كيف الرد على أهل الذمة، عن عثمان بن أبي شيبة، ومسلم 2163 6، عن يحيى بن يحيى وإسماعيل بن سالم.

قَالَ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ رَضُوا بِي حَكَمًا فَاحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَحَسَنٌ فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَمُسْلِمٌ قَالَ فَأَيُّهُمْ أَكْبَرُ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهِ فَلَمَّا أَرَادَ الْقَوْمُ الرُّجُوعَ إِلَى بِلَادِهِمْ أَعْطَى كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَرْضًا حَيْثُ أَحَبَّ فِي بِلَادِهِ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَبَذْلُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ. (2:1)

ابن ہانی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ہانی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ہمراہ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قوم کے افراد کو سنا کہ وہ حضرت ہانی رضی اللہ عنہ کو ابوالحکم کی کنیت کے ساتھ بلا رہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہی ''حکم'' ہے اور ''حکم'' اسی کی طرف لوٹتا ہے' تو پھر تمہاری کنیت ''ابوالحکم'' کیوں ہے؟ حضرت ہانی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جب میری قوم کے افراد کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں' تو وہ میرے حکم (ثالث) ہونے سے راضی ہوتے ہیں' تو میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو اچھی بات ہے اور یہ جو بچے ہیں شریح' عبداللہ اور مسلم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان میں کون بڑا ہے؟ انہوں نے عرض کی: شریح' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابوشریح ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور ان کے بچوں کو بلایا جب ان کی قوم کے افراد اپنے علاقے میں واپس جانے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک شخص کو وہ زمین عطا کی جو اسے اپنے علاقے میں پسند ہو' تو حضرت ابوشریح نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے لئے جنت کو واجب کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکیزہ کلام کرنا سلام کو عام کرنا اور کھانا کھلانا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ إِطْعَامَ الطَّعَامِ وَإِفْشَاءَ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کھانا کھلانا اور سلام کو پھیلانا اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے

505 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. (0:00)

504- إسناده جيد.

505- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزني. وأخرجه البخاري في صحيحه 12 في الإيمان: باب إطعام الطعام من الإسلام، و 28: باب إفشاء السلام من الإسلام و 6236 في الاستئذان: باب السلام للمعرفة وغير المعرفة، وفي الأدب المفرد 1013، ومسلم 39 في الإيمان: باب بيان تفاضل الإسلام، والنسائي 8/107 في الإيمان: باب أي الإسلام خير، وأحمد 2/169، وأبو داوُد 5194 في الأدب: باب في إفشاء السلام، وابن ماجة 3253 في الأطعمة: باب إطعام الطعام، وأبو نعيم في الحلية 1/287، والخطيب في تاريخه 8/169، والبغوي في شرح السُّنَّة 3302، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے اسے سلام کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اِطْعَامَ الطَّعَامِ من الإيمان

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کھانا کھلانا ایمان کا حصہ ہے

506 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا محمد بن أحمد بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِىْ مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِى جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فليقل خيرا أو ليسكت .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ وَاَبُوْ حُصَيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ وَاَبُوْ صَالِحٍ ذَكْوَانُ السَّمَّانُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بن عمرو الدوسى. (0: 00)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواحور نامی راوی کا نام سلام بن سلیم ہے' جبکہ ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم ہے' اور ابوصالح کا نام ذکوان بن سمان ہے۔

جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عمرو دوسی ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَفْشَى السَّلَامَ مَعَ عِبَادَةِ الرَّحْمٰنِ

506– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير المنصور بن أبى مزاحم فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/546، والبخارى 6018 فى الأدب: باب مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يؤذ جاره، ومسلم 47 75 فى الإيمان: باب الحث على إكرام الجار والضيف، وابن مندة فى الإيمان 300 من طرق عن أبى الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/463، والبخارى 6136 فى الأدب: باب إكرام الضيف، وابن مندة 299 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 47 76 ، وابن مندة 301 من طريق الأعمش، عن أبى صالح، به. وأخرجه أحمد 2/433 عن يحيى، عن محمد بن عجلان، عن أبيه، عن أبى هريرة. وأخرجه ابن مندة 298 من طريق ميسرة، عن أبى حازم، عن أبى هريرة. وأخرجه البزار بأطول مما هنا 2031 من طريق محمد بن كثير الملائى، عن ليث بن أبى سليم، عن مجاهد، عن أبى هريرة، قال الهيثمى فى المجمع 8/75: رواه البزار، وفيه محمد بن كثير، وهو ضعيف جدًا. وقال: هو فى الصحيح، وفى هذا زيادة. وأخرجه ابن أبى الدنيا بن زباح، فى مكارم الأخلاق 323 من طريق كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبى هريرة. وسيورده المؤلف برقم 516 من طريق الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة.

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی امید ہونے کا تذکرہ' جو پروردگار کی عبادت کے ہمراہ کھانا کھلاتا ہے' اور سلام پھیلاتا ہے

507 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجِنَانَ .[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو' سلام کو پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَفْشَى السَّلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَقَرَنَهُمَا بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کے واجب ہو جانے کا تذکرہ' سلام پھیلاتا ہے کھانا کھلاتا ہے اوران دونوں کے ہمراہ دیگر تمام عبادات [illegible] ہے

508 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ [illegible] اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِ[illegible] هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اِذَا [illegible]لْتُهُ اَوْ [illegible] بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ اَفْشِ السَّلَامَ وَاَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ [illegible]مٍ . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے کہ جب میں اس پر عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سلام کو پھیلاؤ کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت نوافل ادا کرو جب لوگ سورہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغُرَفِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَدَامَ عَلٰى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَاَفْشَى السَّلَامَ

ان بالاخانوں کی کیفیت کا تذکرہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتا ہے باقاعدگی کے ساتھ رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' اور سلام پھیلاتا ہے

[1] حديث صحيح بشاهده، وهو مكرر 489 .

508- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي ميمونة، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 2/295 عن يزيد بن هارون، و 2/323 و493 عن عفان وعبد الصمد، ثلاثتهم عن همام، بهذا الإسناد . ومن طريق يزيد بن هارون عن همام، به، أخرجه الحاكم 4/129 و160 وصححه ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في المجمع 5/16 وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، خلا أبا ميمونة، وهو ثقة.

509 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ بن مُعَانِقٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وأفشى السلام وصلى بالليل والناس نيام.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بن مُعَانِقٍ هٰذَا اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَانِقٍ الْاَشْعَرِيُّ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کے لئے تیار کئے ہیں جو کھانا کھلاتا ہے، سلام کو پھیلاتا ہے اور رات کے وقت نماز ادا کرتا ہے' جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن معانق نامی راوی کا نام عبداللہ بن معانق اشعری ہے۔

509- إسناده قوى. وهو فى مصنف عبد الرزاق 20883 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/343، والطبرانى فى الكبير 3466 ، والبيهقى فى السُّنن 4/300، 301، والبغوى فى شرح السنّة 927. قال الهيثمى فى مجمع الزوائد 2/254 رواه الطبرانى فى الكبير ، ورجاله ثقات. وروى أحمد 2/173 من طريق ابن لهيعة، والحاكم 1/321 من طريق ابن وهب.

10- بَابُ الْجَارِ

باب 10: پڑوسی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مُجَانَبَةَ الرَّجُلِ اَذٰى جِيرَانِهٖ مِنَ الْإِيمَانِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے بچنا' ایمان کا حصہ ہے

510 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَحُمَيْدٍ وَذَكَرَ الصُّوْفِيُّ اٰخَرَ مَعَهُمَا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ السُّوْءَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عبد لا يأمن جاره بوائقه .

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن وہ ہے' جس سے لوگ امن میں رہیں اور مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے' جو برائی سے لاتعلق ہو جائے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ایسا بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا عَظَّمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ حَقِّ الْجِوَارِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پڑوسی کے حق کو عظیم قرار دیا ہے

511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ

510- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/154، والحاكم في المستدرك 1/11، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم، وأقره الذهبي. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/288 و336 و372، 373، والبخاري 6016 في الأدب: باب إثم من لا يامن جاره بوائقه، ومسلم 46 في الإيمان: باب بيان تحريم إيذاء الجار . وعن أبي شريح الكعبي عند البخاري 6016 أيضًا، وأحمد 4/31 و6/385. وعن ابن مسعود عند أحمد 1/387.

اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَیُوَرِّثُهُ. (3: 20)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دیدیں گے''۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ الْاِحْسَانَ اِلَى الْجِیْرَانِ رَجَاءَ دُخُوْلِ الْجِنَانِ بِهِ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بھلائی کرے' یہ امید رکھتے ہوئے کہ اس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوگا

512 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ غَیْلَانَ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِیْجَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَیُوَرِّثُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

511- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/238، وابن أبي شيبة 8/545 ومن طريقه مسلم 2624 في البر: باب الوصية بالجار والإحسان إليه، وابن ماجة 3673 في الأدب: باب حق الجوار، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السُّنن 7/27 من طريق الحسن بن مكرم، عن يزيد بن هارون، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/545 ومن طريقه مسلم 2624 ، وابن ماجة 3673 عن غبدة بن سليمان، والبخاري 6014 في الأدب: باب الوصاة بالجار، وفي الأدب المفرد 101 ، والبيهقي في السُّنن 6/275، من طريق مالك، ومسلم 2624 من طريق مالك والليث بن سعد، والترمذي 1942 في البر: باب ما جاء في حق الجوار، وابن ماجة 3673 أيضًا من طريق الليث بن سعد، وأبو داوُد 5151 في الأدب: باب في حق الجوار، من طريق حماد، والبخاري في الأدب المفرد 106 من طريق عبد الوهاب الثقفي، كلهم عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به. وأخرجه أحمد 6/52 عن يحيى القطان، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن رجل، عن عمرة، به، والرجل هو أبو بكر بن محمد. وأخرجه ابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 321 من طريق سعيد بن أبي هلال، عن أبي بكر بن حزم، به . وأخرجه مسلم 2624 أيضًا من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/91 و125 و187، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 319 ، وأبو نعيم في حلية الأولياء 3/307 من طريق زبيد، عن مجاهد، عن عائشة.

512- إسناده حسن، وهو حديث صحيح . وأخرجه ابن عدي في الكامل 3/949 عن عمر بن إسماعيل بن أبي غيلان، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي في شرح السنّة 3488 من طريق أبي القاسم البغوي، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/546، 547، والبزار 1898 من طريق غندر محمد بن جعفر، وأحمد 2/514 عن روحن و2/259 عن عبد الواحد، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/ 305 من طريق أبي قطن، و2/445، وابن ماجة 3674 في الأدب: باب حق الجوار، من طريق وكيع، وأبو نعيم في حلية الأولياء 3/306 من طريق أبي نعيم.

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دیدیں گے''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِإِكْثَارِ الْمَاءِ فِي مَرَقَتِهِ وَالْغَرْفِ لِجِيرَانِهِ بَعْدَهُ

آدمی کو شوربے میں پانی زیادہ ڈالنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' تا کہ وہ بعد میں اپنے پڑوسیوں کو اس میں سے کچھ بھجوائے

513 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إِذَا طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهَا فَاِنَّهُ اَوْسَعُ لِلْاَهْلِ وَالْجِيْرَانِ . (1: 67)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم ہنڈیا پکاؤ' تو اس میں شوربا زیادہ کرلو' کیونکہ یہ اہل خانہ اور پڑوسیوں کے لئے زیادہ گنجائش والا ہو جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ غَرْفَ الْمَرْءِ مِنْ مَّرَقَتِهِ لِجِيرَانِهِ اِنَّمَا يَغْرِفُ لَهُمْ مِنْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَلَا تَقْتِيرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے شوربے میں سے پڑوسیوں کو کچھ بھجوا دینا ایسا ہوگا جو کسی اسراف اور کنجوسی کے بغیر ہو

514 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): إِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ .

(1: 67)

513- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه 5/156 عن بهز، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 139 ، وأحمد 5/149، والبخاري في الأدب المفرد 114 ، ومسلم 2625 142 في البر والصلة: باب الوصية بالجار، من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد العمي، عن أبي عمران الجوني، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 7/357 من طريق سفيان الثوري، وسيرد بعده 514 من طريق شعبة، و 523 من طريق أبي عامر الخزاز. وفي الباب عن جابر عند البزار 1091 : أورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/165 .

514- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فهو من رجال مسلم . وأخرجه البيهقي في السنن 3/88 من طريق أحمد بن سلمة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/161 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 450 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/161 عن حجاج، والبخاري في الأدب المفرد 113 من طريق ابن المبارك، ومسلم 2625 143 في البر والصلة، من طريق ابن إدريس، والدارمي 2/108 من طريق أبي نعيم، والبغوي في شرح السنة 391 من طريق شبابة بن سوار، كلهم عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 5/171 عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن شعبة، عن قتادة، عن أبي عمران الجوني، به، ففي إسناد هذا زيادة قتادة بين شعبة والجوني. انظر 513 و 523 . وسيعيده المؤلف برقم 1718 وأوله: أوصاني خليلي بثلاث ... وبرقم 5944 من طريق شعبة، به.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم شوربا بناؤ' تو اس میں پانی زیادہ کرلو اور پھر اپنے پڑوسیوں کے گھر کا جائزہ لو اور اس میں سے مناسب طور پر کچھ انہیں بھی دیدو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَّنْعِ الْمَرْءِ جَارَهُ اَنْ يَّضَعَ الْخَشَبَةَ عَلٰى حَائِطِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر لگانے سے منع کرے

515 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدُكُمْ جاره أن يغرز خشبة على جداره.

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يَقُوْلُ هٰذَا اَوَّلُ مَا لِمَالِكٍ عِنْدَنَا وَآخِرُهُ.

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ قَوْلِ اللَّيْثِ هٰذَا اَوَّلُ مَا لِمَالِكٍ عِنْدَنَا وَآخِرُهُ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْخَبَرَ الذى رواه قراد عن الليث عن مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قِصَّةُ الْمَمَالِيْكِ خَبَرٌ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ. (2: 3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں شہتیر لگانے سے ہرگز منع نہ کرے''۔

ابن رمح کہتے ہیں: میں نے لیث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام مالک کے حوالے سے منقول ہمارے پاس یہ پہلی اور

515- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن رمح فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقي في السُّنن 6/157، من طريق يونس بن المؤدب، وأبو نعيم في الحلية 3/378 من طريق شعيب بن يحيى، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وهو عند مالك في الموطأ 2/745 في الأقضية: باب القضاء في المرفق، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/463، والبخاري 2463 في المظالم: باب لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة في الجدار، وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/269، والبيهقي في السُّنن 6/68 و157، والبغوي في شرح السنَّة 2174 . وأخرجه أحمد 2/396 من طريق أبي أويس، والشافعي 2/193، والحميدي 1076 ، وأحمد 2/240، ومسلم 1609 ، وأبو داؤد 3634 في الأقضية: باب أبواب من القضاء ، والترمذي 1353 في الأحكام: باب ما جاء في الرجل يضع على حائط جاره خشبة، وابن ماجة 2335 في الأحكام: باب الرجل يضع خشبة على جدار جاره، والبيهقي في السُّنن 6/68 من طريق سفيان بن عيينة، وعبد الرزاق ومن طريقه البيهقي 6/68 عن معمر، ثلاثتهم عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/396 من طريق عبد الله بن الفضل وأبي الزناد، والبيهقي في السُّنن 6/68 من طريق صالح بن كيسان، ثلاثتهم عن الأعرج، به. وأخرجه الحميدي 1077 ، وأحمد 2/ 230 و327، والبخاري 5627 في الأشربة: باب الشرب من فم السقاء ، والبيهقي في السُّنن 6/69 من طريق أيوب، والبيهقي 6/68 من طريق خالد الحذاء ، كلاهما عن عكرمة، عن أبي هريرة . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 3/378 من طريقين عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وحميد بن عبد الرحمٰن، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/447 عن وكيع، عن منصور بن دينار، عن أبي عكرمة المخزومي، عن أبي هريرة. وأداة الكنية في أبي عكرمة وهم فيما قاله الحافظ في تعجيل المنفعة ص 507. وفي الباب عن ابن عباس عند أحمد 1/255 و317، والبيهقي في السُّنن 6/69. وعن مجمع بن جارية ورجال من الأنصار عند أحمد 3/479، 480، وابن ماجة 2336 ، والطبراني في الكبير 19/ 1087 ، والبيهقي 6/69 و157.

آخری روایت ہے۔

40 (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لیث کا یہ کہنا کہ امام مالک کے حوالے سے منقول ہمارے پاس یہ پہلی اور آخری روایت ہے اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ وہ روایت جسے قراد نے لیث کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے زہری عروہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے زہری کیا ہے جس میں غلاموں کا حصہ ہے وہ ایک جھوٹی روایت ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَذَى الْجِيرَانِ اِذْ تَرْكُهُ مِنْ فَعَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی پڑوسی کو ایذاء پہنچائے کیونکہ اس چیز کو ترک کرنا اہل ایمان کے مخصوص افعال میں سے ایک ہے

516 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خيرا أو ليصمت . (2: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ اَجْرَ مَوْؤُوْدَةٍ لَوِ اسْتَحْيَاهَا فِيْ قَبْرِهَا

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس کو یہ اجر عطا کرنے کا تذکرہ جو کسی زندہ گاڑھ دی گئی بچی کو اس کی قبر میں سے بچانے کا ہوتا ہے

517 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَشِيْطٍ الوعلاني عن كعب بن علقمة عَنْ دُخَيْنٍ اَبِي الْهَيْثَمِ كَاتِبِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

516- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/267، وأبو داوُد 5154 فى الأدب: باب فى حق الجوار، والترمذى 2500 فى صفة القيامة، من طريقين عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 2347 ، وأحمد 2/267، 269 و463، والبخارى 6475 فى الرقاق: باب حفظ اللسان، ومسلم 47 74 فى الإيمان: باب الحث على إكرام الجار والضيف، والبيهقى فى السُّنن 8/164، والبغوى فى شرح السُّنَّة 4121 من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 506 من طريق أبى صالح، عن أبى هريرة. فانظر تخريجه ثمت.

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَاَنَا دَاعٍ الشُّرَطَ لِيَاْخُذُوهُمْ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ عِظْهُمْ وَهَدِّدْهُمْ قَالَ اِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا وَاِنِّي دَاعٍ الشُّرَطَ لِيَاْخُذُوهُمْ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيْحَكَ لَا تفعلْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مؤمن فكأنما استحيى موؤودة في قبرها . (2:1)

ابو ہیثم دخین' یہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے دست رات تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے کچھ پڑوسی شراب پیتے ہیں۔ میں کوتوال کو بلانا چاہتا ہوں تاکہ وہ انہیں پکڑ لے' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم ایسا نہ کرو' تم انہیں واضح نصیحت کرو' تم انہیں ڈراؤ' اس نے کہا: میں نے انہیں منع کیا ہے' لیکن وہ باز نہیں آئے۔ اب میں کوتوال کو بلاؤں گا تاکہ وہ انہیں پکڑ لے' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو' تم ایسا نہ کرو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے:

''جو شخص کسی مومن کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو اس کی مثال اسی طرح ہے' جیسے وہ زندہ گاڑ دی جانے والی بچی کو اس کی قبر میں سے بچا لیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ خَيْرًا لِجَارِهٖ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پڑوسیوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو دنیا میں اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو

518 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى' اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ' اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ' عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ شَرِيْكٍ' عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ' وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

517- ورواه البخاري في الأدب المفرد 758 ، والطيالسي 1005 ، وأبو داؤد 4891 ، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 7/307، والبيهقي في السُّنن 8/331، كلهم من طريق إبراهيم بن نشيط، عن كعب بن علقمة، عن أبي الهيثم مولى عقبة، عن عقبة، ورواه الحاكم: 4/384 . ورواه أحمد 4/153، وأبو داؤد 4892

518- إسناده صحيح رجاله رجال صحيح غير شراحبيل بن شريك، فقد روى له أبو داؤد والترمذي وهو ثقة. وأخرجه الترمذي 1944 في البر والصلة: باب ما جاء في حق الجوار، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 329 عن ابن جميل، والحاكم في المستدرك 1/164 من طريق عبدان، وأخرجه أحمد 2/167، و168، والبخاري في الأدب المفرد 115 ، والدارمي 2/215' وأخرجه أحمد 2/167، 168، والدارمي 2/215 أيضًا من طريق ابن لهيعة، عن شرحبيل بن شريك، به. وسيرد بعده من طريق هاشم بن القاسم، عن ابن المبارك، به.

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے زیادہ بہتر شخص وہ ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خَيْرِ الْاَصْحَابِ وَخَيْرِ الْجِيرَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو بہترین ساتھیوں اور بہترین پڑوسیوں کے بارے میں ہے

519 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا هاشم بن القاسم حدثنا بن الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عند الله خيرهم لجاره .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں زیادہ بہتر وہ شخص ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو"۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّصَبُّرِ عِنْدَ اَذَى الْجِيرَانِ اِيَّاهُ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ پڑوسیوں کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر سے کام لے

520 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الأحمر عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ جَارًا لَهٗ فقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اصْبِرْ ثُمَّ قَالَ لَهٗ فِى الرَّابِعَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ اطْرَحْ مَتَاعَكَ فِى الطَّرِيْقِ فَفَعَلَ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ بِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ مَا لَكَ فَيَقُوْلُ اٰذَاهُ جَارُهٗ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَجَاءَهٗ جَارُهٗ فَقَالَ رُدَّ مَتَاعَكَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْذِيْكَ اَبَدًا . (2 :1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کی خدمت

519– إسناده صحيح.

520– إسناده قوى وأخرجه البخارى في الأدب المفرد 124 عن على بن المدينى، والحاكم 4/165 وله شاهد من حديث أبى جحيفة عند البخارى فى الأدب المفرد 125 ، والبزار 1903 ، وفى إسناده سيّء الحفظ ومجهول ومع ذلك فقد صححه الحاكم 4/166، ووافقه الذهبى. وأورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 8/170 .

میں اپنے پڑوسی کی شکایت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی ''تم صبر سے کام لو'' پھر آپ نے چوتھی مرتبہ یا شاید تیسری مرتبہ یہ فرمایا: تم اپنا سامان راستے میں ڈال دو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ اس کے پاس سے گزرتے وقت دریافت کرتے: تمہیں کیا ہوا ہے' تو وہ یہ کہتا تھا کہ اس کے پڑوسی نے اسے تکلیف پہنچائی ہے' تو لوگ یہ کہتے تھے: اللہ کی لعنت ہو' تو اس کا پڑوسی آیا اور بولا: تم اپنا سامان واپس لے جاؤ۔ اللہ کی قسم! آئندہ میں کبھی تمہیں اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔

11- فَصْلٌ مِنَ الْبِرِّ وَالْإِحْسَانِ

باب 11: فعل نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات

521 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ مُوْسَى الْهُجَيْمِيِّ

(متن حدیث): (عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرِ الْهُجَيْمِى) قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٌ فِىْ بُرْدَةٍ لَهُ وَاِنَّ هُدْبَهَا لَعَلٰى قَدَمَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِىْ قَالَ عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِىْ اِنَاءِ الْمُسْتَقِى وَتُكَلِّمَ اَخَاكَ وَوَجْهُكَ اِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَاِنِ امْرُؤٌ عَيَّرَكَ بِشَىْءٍ يَعْلَمُهُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِشَىْءٍ تَعْلَمُهُ مِنْهُ دَعْهُ يَكُوْنُ وَبَالُهُ عَلَيْهِ وَاَجْرُهُ لَكَ وَلَا تَسُبَّنَّ شَيْئًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ دَابَّةً وَلَا اِنْسَانًا .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ اَمْرٌ فُرِضَ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ كُلِّهِمْ اَنْ يَّتَّقُوا اللّٰهَ فِىْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وَاِفْرَاغُ الْمَرْءِ الدَّلْوَ فِىْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِى مِنْ اِنَائِهِ وَبَسْطُهُ وَجْهَهُ عِنْدَ مُكَالَمَةِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِعْلَانِ قُصِدَ بِالْاَمْرِ بِهِمَا النَّدْبُ وَالْاِرْشَادُ قَصْدًا لِطَلَبِ الثَّوَابِ. (9:1)

❀❀ حضرت سلیم بن جابر ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی چادر کو احتباء کے طور پر لپیٹ کر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کا پلّو آپ کے پاؤں پر تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو (خواہ وہ نیکی یہ ہو) کہ تم اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے کے برتن میں انڈیل دو یا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لو اور تم تہبند لٹکانے سے بچو' کیونکہ یہ تکبر کی علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص تمہیں کسی ایسی خامی کے حوالے سے عار دلائے جس کے بارے میں اسے یہ علم ہو کہ یہ خامی تمہارے اندر موجود ہے' تو تم اسے کسی ایسی چیز کے حوالے سے عار نہ دلاؤ جس کے بارے

521- حديث صحيح وأخرجه الطيالسي 1208 ، والبخاري في الأدب المفرد 1182 من طريق وهب بن جرير، كلاهما عن قرة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/64 عن عفان، وأورده البخاري في التاريخ الكبير 2/206 من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد . وأخرجه أبو داؤد 4084 في اللباس: باب ما جاء في إسبال الإزار، عن مسدد . وأخرجه أحمد 5/63 عن هشيم. وأخرجه أحمد 5/64 عن عفان، عن وهيب وسيرد الحديث بعده من طريق سلام بن مسكين، عن عقيل بن طلحة، عن جابر بن سليم، فانظره.

میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں ہے' تو وہ جو کرتا ہے تم اسے کرنے دو' اس کا وبال اس کے ذمے ہوگا اور تمہیں تمہارا اجر مل جائے گا اور تم کسی کو برا ہرگز نہ کہنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی جانور یا انسان کو برا نہیں کہا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم پر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا لازم ہے''۔

یہ ایک ایسا حکم ہے' جو تمام مخاطب لوگوں پر فرض ہے کہ وہ تمام حالتوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں' جبکہ اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے شخص کے ڈول میں پانی انڈیل دینا یا اپنے مسلمان بھائی سے بات چیت کرتے وقت اسے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا ایسے فعل ہیں' جن کا حکم دینے کا مقصد استحباب ہے' اور مقصد ثواب کا حصول ہے۔

522 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ بِهِ فَقَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي وَلَوْ اَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَوَجْهُكَ اِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهُ مِنَ الْمَخِيلَةِ وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تَشْتُمْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّ اَجْرَهُ لَكَ وَوَبَالَهُ عَلٰى مَنْ قَالَهُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْاَمْرُ بِتَرْكِ اسْتِحْقَارِ الْمَعْرُوْفِ اَمْرٌ قُصِدَ بِهِ الْاِرْشَادُ وَالزَّجْرُ عَنْ اِسْبَالِ الْاِزَارِ زَجْرُ حَتْمٍ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَهِيَ الْخُيَلَاءُ فَمَتٰى عُدِمَتِ الْخُيَلَاءُ لَمْ يَكُنْ بِاِسْبَالِ الْاِزَارِ بَاْسٌ وَالزَّجْرُ عَنِ الشَّتِيمَةِ اِذَا شُوتِمَ الْمَرْءُ زَجْرٌ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَقَبْلَهُ وَبَعْدَهُ وَاِنْ لَّمْ يَشْتُمْ. (2: 2)

حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں دیہات کا رہنے والا شخص ہوں۔ آپ ہمیں ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر ہرگز نہ سمجھنا' خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی انڈیل دو۔ خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لو اور تم تہبند کو لٹکانے سے بچنا' کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص کسی ایسی چیز کے حوالے سے تمہیں برا کہے' جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہے کہ یہ خامی

522- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقيل بن طلحة فمن رجال أبي داوٗد والنسائي وابن ماجة، وأخرجه أحمد 5/63 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/63 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، والبغوي في شرح السنّة 3504 من طريق على بن الجعد، والبخاري في التاريخ الكبير 2/206 من طريق موسى بن إسماعيل . وتقدم قبله من طريق قرة بن موسى الهجيمي، عن جابر بن سليم أبي جرى، به. فانظره.

تمہارے اندر ہے تو تم ایسی چیز کے حوالے سے اس کو برانہ کہنا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ خامی اس کے اندر ہے۔ تمہارا اجر تمہیں مل جائے گا اور اس کا وبال اس شخص پر ہوگا' جس نے وہ بات کہی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نیکی کو حقیر نہ سمجھنے کا حکم ہونا یہ ایک ایسا امر ہے' جس کے ذریعے رہنمائی کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے' اور تہبند کو لٹکانے سے ممانعت کا حکم ایک لازمی حکم ہے' جو ایک متعین علت کی وجہ سے ہے' اور وہ تکبر کرنا ہے' تو جب تکبر کرنے کی علت معدوم ہو' تو تہبند کو لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اور جب آدمی کو برا کہا جائے' تو اس وقت برا کہنے سے ممانعت کا حکم ایسا ہے' جو اس وقت کے لئے بھی ہے اس سے پہلے کے لئے بھی ہے' اور اس کے بعد کے لئے بھی ہے' اگرچہ آدمی کو برانہ کہا گیا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ طَلَاقَةَ وَجْهِ الْمَرْءِ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا مسلمانوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی کا حصہ ہے

523 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْخَطِيْبُ بِالْاَهْوَازِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَوْذَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ فَاِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَاغْرِفْ لِجِيْرَانِكَ مِنْهَا . (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا' خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو اور جب تم شوربا بناؤ' تو اس میں پانی زیادہ ڈال دو اور اس میں سے اپنے پڑوسیوں کو بھی (شوربا بھجوا دو)''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَعْقِيْبَ الْاِسَاءَةِ بِالْاِحْسَانِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ فِىْ اَسْبَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ برائی کا بدلہ بھلائی کے ساتھ دے جو بھی بھلائی اس کے لئے ممکن ہو

524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثنا بن

523– حديث صحيح، وأخرجه مسلم 2626 في البر والصلة: باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء، عن أبي غسان المسمعي، وابن ماجة 3362 في الأطعمة: باب من طبخ فليكثر ماءه، عن محمد بن بشار، والبغوي في شرح السنّة 1689 من طريق يزيد بن سنان، ثلاثتهم عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 1833 في الأطعمة: باب ما جاء في إكثار ماء المرقة قلت: ومن طريق شعبة تقدم برقم 514، وتقدم برقم 315 من طريق حماد بن سلمة، عن أبي عمران الجوني، به. وورد تخريج كل في موضعه. وانظر أيضًا 468.

وَهْبٍ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ . عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متنِ حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَوْصِنِي قَالَ اعْبُدِ اللّٰهَ لَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ اِذَا اَسَاْتَ فَاَحْسِنْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ اسْتَقِمْ وليحسن خلقك .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سفر پر جانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم برائی کرو تو اچھائی بھی کرلو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم استقامت اختیار کرو اور تمہارے اخلاق اچھے ہونے چاہئیں۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِي يَسْتَدِلُّ الْمَرْءُ بِهَا عَلٰى اِحْسَانِهِ

اس علامت کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کی اچھائی پر استدلال کیا جاسکتا ہے

525 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متنِ حدیث): قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى اَكُوْنُ مُحْسِنًا قَالَ اِذَا قَالَ جِيرَانُكَ اَنْتَ مُحْسِنٌ فَاَنْتَ مُحْسِنٌ وَاِذَا قَالُوْا إنك مسيء فأنت مسيء . (3: 66)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اچھائی کرنے والا کب شمار ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارا پڑوسی یہ کہے کہ تم اچھے ہو تو تم اچھے ہوگے اور لوگ یہ کہیں گے کہ تم برے ہو تو تم برے ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَسْتَدِلُّ بِهِ الْمَرْءُ عَلٰى اِحْسَانِهِ وَمَسَاوِئِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ جس کی وجہ سے آدمی کی اچھائی اور برائی پر استدلال کیا جاسکتا ہے

524- وأخرجه الحاكم 1/54 و4/244، والطبراني في الكبير 20/58، وفي الأوسط ورقة 233، والدولابي في الكنى والأسماء 1/202

525- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الله بن فضالة، وهو ثقة . وأخرجه أحمد 1/402، وابن ماجة 4223 في الزهد: باب الثناء الحسن، والطبراني في الكبير 10433 ، والبيهقي في السُّنن 10/125، وأبو نعيم في الحلية 5/43، والبغوي في شرح السُّنّة 3490 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وصححه البوصيري في الزوائد ورقة 268. واقتصر الهيثمي في المجمع 10/217 على نسبته إلى الطبراني، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

526 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ لِىْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَاْتُ قَالَ اِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ أسأت . (3: 65)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ بات کیسے جان سکتا ہوں کہ میں نے اچھائی کی ہے یا میں نے برائی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھائی کی ہے تو اس کا مطلب ہے تم نے اچھائی کی ہے اور جب تم ان لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برائی کی ہے تو اس کا مطلب ہے تم نے برائی کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ مَنْ رُجِىَ خَيْرُهٗ وَاُمِنَ شَرُّهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جائے

527 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يؤمن شره . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

''کیا میں تم لوگوں کو تمہارے بروں کے مقابلے میں تمہارے اچھے لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں زیادہ بہتر لوگ وہ ہیں جن سے بھلائی کی امید کی جاتی ہے اور جن کی برائی سے محفوظ رہا جاتا ہے اور تمہارے برے لوگ وہ ہیں جن سے بھلائی کی اُمید نہیں کی جاتی اور جن کی

526- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى فمن رجال مسلم، وهو مكرر ما قبله.

525- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 1247 من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/378، والترمذي 2263 في الفتن، عن قتيبة بن سعيد، والقضاعي في مسند الشهاب 1246 من طريق ضرار بن صرد، كلاهما عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد، قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وضرار بن صرد ضعيف لكنه متابع بقتيبة. وأخرجه أحمد 2/368 من طريق هيثم بن خارجة، عن حفص بن ميسرة الصنعاني، عن العلاء ، به، وهذا إسناد صحيح . وأورده الهيثمي في المجمع 8/183 مع أنه ليس من شرطه، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال أحدهما رجال الصحيح. وفي الباب عن جابر عند القضاعي في مسند الشهاب 1248 .

برائی سے محفوظ نہیں رہا جاتا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّهِمْ لِنَفْسِهِ وَلِغَيْرِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو بہترین لوگوں کے بارے میں اور برے لوگوں کے بارے میں ہے جو اپنے حق میں اور دوسروں کے حق میں (اچھے یا برے) ہوتے ہیں

528 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يرجى خيره ولا يؤمن شره . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس رُکے اور ارشاد فرمایا: میں تمہیں تمہارے اچھے یا برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ کچھ دیر خاموش رہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' تو ایک صاحب نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! آپ ہمیں ہمارے بُرے اور اچھوں کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں' جن سے بھلائی کی امید کی جاتی ہے اور جن کی برائی سے محفوظ رہا جاتا ہے اور تم میں سے برے لوگ وہ ہیں' جن سے بھلائی کی امید نہیں کی جاتی اور جن کی برائی سے محفوظ نہیں رہا جاتا۔

ذِكْرُ بَيَانِ الصَّدَقَةِ لِلْمَرْءِ بِإِرْشَادِ الضَّالِّ وَهِدَايَةِ غَيْرِ الْبَصِيرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا گمشدہ شخص کی رہنمائی کرنا اور نابینا شخص کو راستہ دکھانا صدقہ ہے

529- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ نَوْفَلٍ بِمَرْوَ بِقَرْيَةِ سِنْجَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِيكَ صَدَقَةٌ لَكَ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالَةِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِىءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ أخيك لك صدقة .

528- هو مكرر ما قبله.

529- حديث صحيح، وقد تقدم برقم 474 من طريق عبد الله الرومي،

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا تمہارے لئے صدقہ ہے۔ تمہارا نیکی کا حکم دینا تمہارا برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ تمہارا کسی شخص کی گم شدہ زمین پر رہنمائی کرنا تمہارے لئے صدقہ ہے یا جس شخص کی نگاہ کمزور ہو تمہارا اسے راستہ دکھا دینا، تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے کانٹے یا پتھر یا ہڈی کو ہٹا دینا تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں (پانی ڈال دینا تمہارے لئے صدقہ ہے)''

ذِكْرُ اِجَازَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الصِّرَاطِ مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِلٰى ذِىْ سُلْطَانٍ فِىْ تَفْرِيجِ كُرْبَةٍ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کو پل صراط سے گزار دے گا' جو اپنے مسلمان بھائی کی کسی پریشانی کو دور کرنے کے لئے اسے حاکم وقت یا متعلقہ اہلکار (کے پاس لے جائیگا)

530 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامِ الْغَسَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمِ اللَّخْمِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِلٰى ذِىْ سُلْطَانٍ فِىْ مَبْلَغِ بِرٍّ اَوْ تَيْسِيرِ عُسْرٍ اَجَازَهُ اللّٰهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْاَقْدَامِ.

لَفْظُ الْخَبَرِ لِابْنِ قُتَيْبَةَ قاله الشيخ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کسی حاکم کے سامنے' اپنے کسی مسلمان بھائی تک بھلائی پہنچانے یا تنگی کو آسان کرنے' کا ذریعہ بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے پل صراط سے پار کروا دے گا' جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے''۔

روایت کے یہ الفاظ ابن قتیبہ کے نقل کردہ ہیں۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

530- إسناده ضعيف جدًا . وأخرجه الطبراني في الصغير 1ﻫ161 عن داوُد بن السرح الرملي، والقضاعي في مسند الشهاب 530 من طريق محمد بن الفيض الغساني، و 531 من طريق أحمد بن إبراهيم بن هشام، و 532 من طريق جعفر الفريابي، كلهم عن إبراهيم بن هشام الغساني، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 8/191، وقال: رواه الطبراني في الصغير و الأوسط ، وفيه إبراهيم بن هشام الغساني، وثقه ابن حبان وغيره، وضعفه أبو حاتم وغيره . وأورده السيوطي في الجامع الكبير ص 824 . وفي الباب عن ابن عمر عند ابن حبان في الثقات 8/409، 410، والبيهقي في السُّنن 8/167 .

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالتَّشَفُّعِ اِلٰى مَنْ بِيَدِهِ الْحَلُّ وَالْعَقْدُ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جولوگ متعلقہ اہلکار ہیں ان کے سامنے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے حوالے سے سفارش کرے

531 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أبي بردة عن أبيه عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنِّيْ اُوتِي فَاُسْاَلُ وَيُطْلَبُ اِلَيَّ الْحَاجَةُ وَاَنْتُمْ عِنْدِيْ فَاشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا اَحَبَّ أو ما شاء .

قَالَ الشَّيْخُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اَرَادَ بِهٖ بن بن اَبِيْ بُرْدَةَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ وَهُوَ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ. (1: 67)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک مجھے (مال ودولت) عطا کیا گیا ہے اس لئے مجھ سے مانگا جاتا ہے اور مجھ سے حاجت طلب کی جاتی ہے اور تم لوگ میرے پاس ہوتے ہو' تم لوگ سفارش کیا کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے زبانی جو چیز پسند کرتا ہے اور جو چاہتا ہے فیصلہ سنا دیتا ہے''۔

شیخ کہتے ہیں: ابن ابو بردہ نامی راوی' جو اس روایت میں مذکور ہیں اس سے مراد ابن ابو بردہ کے صاحبزادے ہیں۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں یہ برید بن عبداللہ بن ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں۔

531- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة الضبي فمن رجال مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 620. وأخرجه أبو داوٗد 5131 في الأدب: باب في الشفاعة، عن مسدد، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/400 عن وكيع، و4/413 عن محمد بن عبيد، كلاهما عن ابن أبي بردة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/409، والبخاري 6027 في الأدب: باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضًا، وأبو داوٗد 5133، والنسائي 5/77، 78 في الزكاة: باب الشفاعة في الصدقة. وأخرجه البخاري 1432 في الزكاة: باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها، ومن طريقه القضاعي في مسند الشهاب 619 من طريق عبد الواحد بن زياد، والبخاري 6028 في الأدب: باب قول الله تعالى: (مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَهٗ نَصِيبٌ مِنْهَا)، و 7476 في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، والترمذي 2672 في العلم: باب ما جاء الدال على الخير كفاعله، والبيهقي في السُّنَن 8/167، والقضاعي 621 من طريق أبي أسامة، ومسلم 2627 في البر والصلة: باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام، من طريق ابن مسهر وابن غياث، كلهم عن بريد، عن جده أبي بردة، عن أبي موسى.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ بَذْلِ الْمَجْهُودِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ

اس روایت کا تذکرہ جواس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ مسلمانوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے بھرپور کوشش کرے

532 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أبو عاصم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

(متن حدیث): لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْقِيهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ . (3: 65)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک صاحب نے عرض کی: میں اسے دم کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو جو نفع پہنچا سکتا ہو اسے وہ کر لینا چاہئے"۔

ذِكْرُ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا حَوَائِجَ مَنْ كَانَ يَقْضِيْ حَوَائِجَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضروریات پوری کرتا ہے جو دنیا میں مسلمانوں کی ضروریات پوری کرتا ہے

533 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ، كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

532- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقرونًا. وأخرجه أحمد 3/283، ومسلم 2199 في السلام: باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة، والبيهقي في السُّنن 9/348 من طريق روح بن عبادة، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وهو في مكارم الأخلاق للخرائطي ص 90. وأخرجه أحمد 3/334 من طريق الليث بن سعد، و3/393 من طريق ابن الهيعة، كلاهما عن أبي الزبير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/302، ومسلم 2199 62 و63 من طريق وكيع وجرير وأبي مُعَاوِيَةَ،

533- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 2580 في البر والصلة: باب تحريم الظلم، وأبو داوُد 4893 في الأدب: باب المؤاخاة، والترمذي 1426 في الحدود: باب ما جاء في الستر على المسلم، والبغوي في شرح السُّنَّة 3518، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/91 عن حجاج، والبخاري 2442 في المظالم: باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، و 6951 في الإكراه: باب يمين الرجل لصاحبه أنه أخوه إذا خاف عليه القتل أو نحوه، والبيهقي في السُّنن 6/94 و8/330 من طريق يحيى بن بكير، كلاهما عن ليث بن سعد، بهذا الإسناد.

الْقِيَامَةِ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے' جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں کو دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

ذِكْرُ تَفْرِيجِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْكُرَبَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّنْ كَانَ يُفَرِّجُ الْكُرَبَ فِي الدُّنْيَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی پریشانیوں کو دور کرے گا جو شخص دنیا میں مسلمانوں سے پریشانیاں دور کرتا ہے

534- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ وَاَبِىْ سُورَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ سَتَرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاللّٰهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كان العبد فى عون أخيه . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں کو دور کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں مشغول رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

534- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/252، ومسلم 2699 فى الذكر والدعاء : باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، وأبو داؤد 4946 فى الأدب: باب فى المعونة للمسلم، وابن ماجة 225 فى المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والبغوى فى شرح السنّة 127 ، من طريق أبى معاوية وجرير وابن نمير، والترمذى 1425 فى الحدود: باب ما جاء فى الستر على المسلم، وأبو نعيم فى أخبار أصبهان 2/17 من طريق أبى عوانة، ومسلم 2699 أيضًا، والترمذى 2945 فى القراء ات، من طريق أبى أسامة، وأبو نعيم فى الحلية 8/119 من طريق فضيل بن عياض، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد 4946 أيضًا، والترمذى 1425 فى الحدود، و 1930 فى البر والصلة: باب ما جاء فى الستر‍ة على المسلم . وأخرجه أحمد 2/500 من طريق حزم، عن محمد بن واسع، عن بعض أصحابه، عن أبى صالح، به. وأخرجه أحمد 2/514 من طريق هشام، عن محمد بن المنكدر، عن أبى صالح، به.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْإِقْبَالُ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَالْقِيَامُ بِأُمُورِهِمْ وَإِنْ كَانَ اسْتِعْمَالُ مِثْلِهِ مَوْجُودًا مِنْهُ فِي غَيْرِهِمْ

اس بات کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ کمزور افراد کے پاس جائے ان کے معاملات کی دیکھ بھال کرے اگرچہ وہ دوسرے افراد کے ساتھ بھی یہ اچھائی کرتا ہو

535- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قالت

(متن حدیث): أنزلت: (عَبَسَ وَتَوَلّٰى) في بن اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمٰى قَالَتْ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرْشِدْنِيْ قَالَتْ وَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اَتَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بأسا فيقول لا فنزلت: (عَبَسَ وَتَوَلّٰى). (5: 4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت "اس نے ماتھے پر بل ڈال لیا اور منہ پھیر لیا" یہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا کے بارے میں نازل ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! آپ میری رہنمائی کیجئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کے بڑوں میں سے ایک فرد بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیرتے رہے اور اس کی طرف متوجہ رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں جو بات کہہ رہا ہوں اس میں کوئی حرج ہے' تو وہ جواب دیتا: جی نہیں' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "اس نے ماتھے پر بل ڈال لئے اور منہ پھیر لیا)

ذِكْرُ رَجَاءِ الْغُفْرَانِ لِمَنْ نَحَّى الْاَذٰى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِيْنَ

ایسے شخص کے لئے مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جو تکلیف دہ چیز کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹاتا ہے

536- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

535- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر الجعفي فهو من رجال مسلم. وأخرجه الترمذي 3331 في التفسير: باب ومن سورة عبس، والحاكم 2/514 من طريق سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، عن أبيه، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حديث غريب، وقال: وروى بعضهم هذا الحديث عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: أنزل على ابن أم مكتوم، ولم يذكر فيه عن عائشة. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، فقد أرسله جماعة عن هشام بن عروة. قلت: رواه مرسلًا مالك في الموطأ 1/207، وصوب الإمام الذهبي كونه مرسلًا. وانظر الدر المنثور 6/314.

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِىْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَذَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَجَلُّ مِنْ اَنْ يشكر عبيده إِذْ هُوَ الْبَادِىءُ بِالْإِحْسَانِ اِلَيْهِمْ وَالْمُتَفَضِّلُ بِإِتْمَامِهَا عَلَيْهِمْ وَلٰكِنَّ رِضَا اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِعَمَلِ الْعَبْدِ عَنْهُ يَكُوْنُ شُكْرًا مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى ذٰلِكَ الفعل. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ایک مرتبہ ایک راستے میں جا رہا تھا اسے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ نظر آئی اس نے اسے لیا (اور ایک طرف کر دیا)' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات سے بلند و برتر ہے کہ وہ اپنے بندے کا شکر ادا کرے' کیونکہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ بھلائی کر کے ان کے ساتھ آغاز کرتا ہے' اور پھر اسے ان پر مکمل کر کے ان پر فضل کرتا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے عمل سے راضی ہو جانا' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر شمار ہوگا' جو بندے کے اس فعل پر ہوگا۔

ذِكْرُ رَجَاءِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ نَحَّى الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ

ایسے شخص کے لیے مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے

537 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِىْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ (3: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک شخص ایک راستے سے جا رہا تھا اسے راستے میں کانٹوں کی ٹہنی ملی۔ اس نے اسے پرے کر دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی''۔

536- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو عند مالك في الموطأ 1/131 باب ما جاء في العتمة والصبح، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/533، والبخاري 652 في الأذان: باب فضل التهجير إلى الظهر، و 2472 في المظالم: باب من أخذ الغصن وما يؤذي الناس في الطريق فرمى به، ومسلم 1914 في الإمارة: باب بيان الشهداء، و 4/2021 1914 أيضًا في البر والصلة: باب ما جاء في إماطة الأذى عن الطريق. وعندهم فأخره بدل فأخذه وهو الوارد في الروايات التالية. وأخرجه ابن ماجة 3682 في الأدب: باب إماطة الأذى عن الطريق، من طريق ابن نمير، عن الأعمش، عن أبي صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 1134، وأحمد 2/286 و341 و404 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/485 عن عبد الرحمٰن بن مهدي وأبي عامر العقدي، عن زهير، عن العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب الجهني، عن أبيه، عن أبي هريرة. وسيورده برقم 540 من طريق زيد بن أسلم، عن أبي صالح، به، وبرقم 538 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن أبي هريرة، وبرقم 539 من طريق عبد الرحمٰن بن حجيرة، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ نَحّٰی غُصْنَ الشَّوْكِ عَنِ الطَّرِيْقِ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا غَيْرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ شخص جس نے راستے سے ٹہنی کو ہٹایا تھا اس شخص نے اس کے علاوہ کوئی نیکی نہیں کی تھی

538- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الْكَتَّانِيُّ بِالْاُبُلَّةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ اِلَّا غُصْنُ شَوْكٍ كَانَ عَلَى الطَّرِيْقِ كَانَ يُؤْذِی النَّاسَ فَعَزَلَهُ فَغُفِرَ له . (3: 6)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب کیا گیا' تو اس کے نامہ اعمال میں کانٹوں کی ٹہنی کے علاوہ اور کوئی بھلائی نہیں ملی۔ وہ ٹہنی ایک راستے میں پڑی ہوئی تھی' تو لوگوں کو اذیت دیتی تھی' اس شخص نے اسے پرے کر دیا تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہوگئی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ لِذٰلِكَ الْفِعْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس شخص کے اس فعل کی وجہ سے اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کی مغفرت ہوگئی تھی

539 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بحر بن نصر أَخْبَرَنَا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السمح حدثه عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):غُفِرَ لِرَجُلٍ اَخَذَ غُصْنَ شَوْكٍ عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ ذَنْبُهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ . (3: 6)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک ایسے شخص کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کی مغفرت ہوگئی' جس نے لوگوں کے راستے میں سے کانٹوں کی ٹہنی لی تھی (اور ایک طرف کر دی تھی)''۔

538- إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 2/286 عن حماد بن أسامة، و2/439 عن ابن نمير. وتقدم قبله من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة، به. فانظر تخريجه ثمت.

539- إسناده حسن، وانظر ما قبله.

ذِكْرُ رَجَاءِ الْغُفْرَانِ لِمَنْ اَمَاطَ الْاَذَى عَنِ الْاَشْجَارِ وَالْحِيطَانِ إِذَا تَاَذَّى الْمُسْلِمُوْنَ بِهِ

ایسے شخص کے لئے مغفرت کی امید کا تذکرہ' جو درختوں اور باغات سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے جبکہ وہ چیز مسلمانوں کو اذیت پہنچاتی ہو

540 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ بن عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيْقِ اِمَّا كَانَ فِیْ شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ فَاَلْقَاهُ وَاِمَّا كَانَ مَوْضُوْعًا فَاَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ مَعْنَى قَوْلِهِ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ يُرِيْدُ بِهِ سِوَى الإسلام. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے راستے سے کانٹوں کی شاخ ایک طرف کردی۔ اس شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا' یا تو شاخ درخت میں لگی ہوئی تھی اور اس نے اسے کاٹ کر ایک طرف رکھ دیا تھا یا پھر راستے میں رکھی ہوئی تھی' تو اس نے اسے پرے کردیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کردیا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''اس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا'' اس سے مراد یہ ہے' کہ اس نے مسلمان ہونے کے علاوہ اور کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْمَرْءِ اَنْ يُّمِيطَ الْاَذَى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ اِذْ هُوَ مِنَ الْاِيمَانِ

آدمی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹائے کیونکہ یہ عمل ایمان کا حصہ ہے

541 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ عَنْ اَبِی الْوَازِعِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ

540- إسناده حسن على شرط مسلم، غير ابن عجلان. وأخرجه أبو داؤد 5245 في الأدب: باب في إماطة الأذى عن الطريق، عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 537 و 537 من طريق أبي صالح، وبرقم 538 من طريق عروة، وبرقم 539 من طريق ابن حجيرة، ثلاثتهم عن أبي هريرة.

541- أبان بن صمعة ثقة، إلا أنه اختلط لَمَّا كبر، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم. وهو في مصنف ابن أبي شيبة 9/28، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 3681 في الأدب: باب إماطة الأذى عن الطريق. وأخرجه ابن ماجة 3681 أيضًا عن علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2618 131 في البر والصلة: باب فضل إزالة الأذى عن الطريق،

(متن حدیث):قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی عمل اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ نَحِّ الْاَذٰی عَنْ طَرِيْقِ المسلمين .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ هٰذَا وَالِدُ عُتْبَةَ الْغُلَامِ وَاَبُو الْوَازِعِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وأبو برزة اسمه نضلة بن عبيد. (1: 2)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو پرے کردو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابان بن صمعہ نامی راوی عتبہ غلام کے والد ہیں' اور ابووازع راوی کا نام جابر بن عمرو ہے' اور ابو برزہ کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِمَنْ سقى كل ذات كبد حرى

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کو اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو کسی بھی جاندار چیز کو پانی پلاتا ہے

542- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ

(متن حدیث):اَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الضَّالَّةُ ترد عَلٰی حَوْضِی فَهَلْ فِيْهَا اَجْرٌ اِنْ سَقَيْتُهَا قَالَ اسْقِهَا فَاِنَّ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حرى أجر . (1: 2)

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی گم شدہ اونٹ میرے حوض پر آجاتا ہے' تو اگر میں اسے پانی پلادیتا ہوں' تو کیا اس کا اجر ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اسے پانی پلادو' کیونکہ ہر جاندار کے ساتھ اچھائی کرنے میں اجر ہوتا ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِمَنْ سَقٰی ذَوَاتَ الْاَرْبَعِ اِذَا كَانَتْ عَطْشٰی

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی امید کا تذکرہ' جو چار پاؤں والے جانور کو پانی پلاتا ہے' جبکہ وہ پیاسا ہو

543 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الليث عَنِ ابْنِ عجلان عن القعقاع بن حكيم وزيد عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰی

542- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 4/175، وابن ماجة 3686 في الأدب: باب فضل صدقة الماء وأخرجه الطبراني في الكبير 6598 من طريق الزهري، عن عبد الرحمٰن بن كعب بن مالك بن جعشم، عن عمه سراقة. وأخرجه الطبراني 6600، والحاكم 3/619 من طريق يونس بن يزيد، وأخرجه عبد الرزاق 19692، ومن طريقه أحمد 4/175، والطبراني 6587، والبيهقي في السُّنن 4/186 عن معمر، عن الزهري، عن عروة بن الزبير، عن سراقة. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 112 من طريق سفيان. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم 544. وعن عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/222، والقضاعي في مسند الشهاب 114، وذكره الهيثمي في المجمع 3/131، وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): دَنَا رَجُلٌ اِلٰى بِئْرٍ فَنَزَلَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَعَلَى الْبِئْرِ كَلْبٌ يَلْهَثُ فَرَحِمَهُ فَنَزَعَ اِحْدٰى خُفَّيْهِ فَغَرَفَ لَهُ فَسَقَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فأدخله الجنة. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ایک کنویں کے پاس ہوا، وہ اس کے اندر اترا، اس نے اس میں سے پانی پی لیا۔ اس کنویں کے کنارے پر ایک کتا ہانپ رہا تھا۔ اس شخص کو اس پر رحم آیا۔ اس نے اپنے ایک موزے کو اتارا اور اس میں پانی بھر کر اس کتے کو پلا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِحْسَانَ اِلٰى ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ قَدْ يُرْجَى بِهٖ تَكْفِيرُ الْخَطَايَا فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ چوپائے کے ساتھ بھلائی کرنے کی صورت میں بھی، آخرت میں گناہ کی معافی کی امید کی جا سکتی ہے

544- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ بمنبج وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

543- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق. وأخرجه البخاري 173 في الوضوء: باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، من طريق عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، بهذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق مالك، عن سمي، عن أبي صالح، به.

544- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السُّنة من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو عند مالك في الموطأ 2/929-930 باب جامع ما جاء في الطعام والشراب، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/375 و517، والبخاري 2363 في المساقاة: باب فضل سقي الماء، و 2466 في المظالم: باب الآبار التي على الطريق، و 6009 في الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، وفي الأدب المفرد 378، ومسلم 2244 في السلام: باب فضل ساقي البهائم المحترمة وإطعامها، وأبو داوُد 2550 في الجهاد: باب ما يؤمر به من القيام على الدواب البهائم، والبيهقي في السُّنن 4/185 و8/14، والقضاعي في مسند الشهاب 113.

''ایک مرتبہ ایک شخص کسی راستے پر جا رہا تھا اسے شدید پیاس محسوس ہوئی۔ اسے ایک کنواں ملا وہ اس کے اندر اتر گیا۔ اس نے اس میں سے پانی پیا اور جب وہ باہر نکلا' تو وہاں ایک کتا ہانپ رہا تھا۔ وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا اس کتے کو بھی اس طرح پیاس لگی ہوگی' جس طرح مجھے لگی تھی۔ وہ کنویں کے اندر اترا اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا پھر اس نے منہ کے ذریعے اس موزے کو پکڑا اور اوپر چڑھ آیا پھر اس نے کتے کو پانی پلایا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جانوروں (کے ساتھ اچھا سلوک کرنے) پر ہمیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے پر) اجر ملتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَعَاهُدِ الْمَرْءِ ذَوَاتَ الْاَرْبَعِ بِالْإِحْسَانِ اِلَيْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی چوپائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو ترک کرے

545 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ الْاَنْصَارِيَّ

(متن حدیث): اَنَّ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعَ سَاَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَاَمَرَ مُعَاوِيَةَ اَنْ يَّكْتُبَ بِهٖ لَهُمَا فَفَعَلَ وَخَتَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ بِدَفْعِهٖ اِلَيْهِمَا فَاَمَّا عُيَيْنَةُ فَقَالَ مَا فِيْهِ فَقَالَ فِيْهِ مَا اُمِرْتُ بِهٖ فَقَبَّلَهٗ وَعَقَدَهٗ فِيْ عِمَامَتِهٖ وَاَمَّا الْاَقْرَعُ فَقَالَ اَحْمِلُ صَحِيْفَةً لَا اَدْرِيْ مَا فِيْهَا كَصَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَاَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِمَا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی حاجته فمر ببعير مناخ على الباب الْمَسْجِدِ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ مَرَّ بِهٖ مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ وَهُوَ عَلٰى حَالِهٖ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَابْتُغِيَ فَلَمْ يُوجَدْ فقال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ ارْكَبُوْهَا صِحَاحًا وَكُلُوْهَا سِمَانًا كَالْمُتَسَخِّطِ اٰنِفًا اِنَّهٗ مَنْ سَاَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ اَرَادَ بِهٖ عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ وَفِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبُوْهَا صِحَاحًا كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّاقَةَ الْعَجْفَاءَ الضَّعِيفَة يَجِبُ أن ينتكب رُكُوْبُهَا اِلٰى اَنْ تَصِحَّ وَفِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُوْهَا سِمَانًا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ النَّاقَةَ

545- إسناده صحيح على شرط البخاري غير صحابيه، فقد روى له أبو داؤد والنسائي. وأخرجه أحمد 4/180، 181 عن علي بن المديني، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد 1629 في الزكاة: باب من يعطى من الصدقة، وأخرجه الطبراني في الكبير 5620. وسيعيده المؤلف برقم 3385.

الْمَهْزُوْلَةَ الَّتِيْ لَا نِقْيَ لَهَا يستحب ترك نحرها إلى أن تسمن. (2: 49)

حضرت سہل بن حنظلیہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیینہ اور اقرع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان کے لئے وہ چیز لکھ دیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مہر لگا دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کے سپرد کر دیں عیینہ نے دریافت کیا۔ اس میں کیا ہے؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ اس میں وہ کچھ تحریر ہے جو مجھے حکم دیا گیا تھا۔ عیینہ نے اسے قبول کر لیا اور اسے اپنے عمامے میں باندھ لیا' لیکن اقرع نے کہا: میں ایک ایسا صحیفہ اٹھا کہ لے جاؤں جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا تحریر ہے یہ تو دھوکے کے صحیفے کی مانند ہوگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے قول کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی کام کے سلسلے میں باہر تشریف لائے آپ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو مسجد کے دروازے کے پاس بندھا ہوا تھا۔ یہ دن کے ابتدائی حصے کی بات ہے' جب آپ دن کے آخری حصے میں وہاں سے گزرے' تو وہ اونٹ اسی حالت میں موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اسے تلاش کیا گیا۔ وہ نہیں ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب یہ تندرست ہوں اور انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ موٹے تازے ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی چیز مانگے اور اس کے پاس وہ چیز موجود ہو' جو اسے بے نیاز کر دے' تو وہ جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جو چیز اسے بے نیاز کر دے اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا صبح اور شام کا کھانا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''اس کا صبح اور شام کا کھانا'' اس سے مراد یہ ہے: ہمیشہ ایسا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم صحیح ہونے کی حالت میں ان پر سواری کرو''۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیمار اور کمزور اونٹنی کے حوالے سے یہ بات لازم ہے: جب تک وہ تندرست نہیں ہو جاتی اس پر سواری کرنے سے گریز کیا جائے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ موٹے تازے ہو جائیں''۔

اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' ایسی کمزور اونٹنی جس کے اندر گودا ہی نہیں ہو' اس کے حوالے سے یہ بات مستحب ہے کہ اس کو اس وقت تک قربان نہ کیا جائے' جب تک وہ موٹی تازی نہیں ہو جاتی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِحْسَانِ إِلٰى ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ رَجَاءَ النَّجَاةِ فِي الْعُقْبٰى بِهِ

آخرت میں اس حوالے سے نجات کی امید رکھتے ہوئے چوپائیوں کے ساتھ اچھائی کے مستحب ہونے کا تذکرہ

546 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ .

اسنادِ دیگر: اَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ فِيْ عَقِبِهٖ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عن سعيد المقبرى عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمثله ۔[1] (2 :1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے باندھ دیا تھا' اور وہ اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی زمین میں سے کچھ کھا پی لیتی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

546- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى 3318 فى بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب فى شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم 2242 فى السلام: باب تحريم قتل الهرة، و 4/2022 فى البر والصلة: باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يؤذى، كلاهما عن نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 2336 فى المساقاة: باب فضل سقى الماء ، وفى الأدب المفرد 379 ، ومسلم 2242 أيضًا، والدارمى 2/330، 331، والبيهقى فى السُّنن 5/214 و8/13 من طريق مالك، والبخارى 3482 فى أحاديث الأنبياء : باب 54، ومسلم 2242 فى السلام، و 4/2022 فى البر والصلة، من طريق جويرية بن أسماء ، كلاهما عن نافع، بهذا الإسناد.

[1] إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى 3318 فى بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب فى إناء أحدكم، ومسلم 2242 فى السلام: باب تحريم قتل الهرة، و 4/2044 فى البر والصلة: باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يؤذى، كلاهما عن نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/261 من طريق أبى سلمة، و 2/457و 467 و479 من طريق محمد بن زياد، و 2/501 من طريق موسى بن سيار، والأعرج و 2/507 من طريق ابن سيرين، و 2/269، ومسلم 2619 4/2110 فى التوبة: باب سعة رحمة الله تعالى، وابن ماجة 4256 فى الزهد: باب ذكر التوبة، والبغوى فى شرح السُّنَّة 4184 ، من طريق حميد بن عبد الرحمٰن بن عوف، وأحمد 2/317، ومسلم 2619 فى البر والصلة: باب تحريم تعذيب الهرة وغيرها من الحيوان الذى لا يؤذى، والبيهقى فى السُّنن 8/14 من طريق همام بن منبه، والبغوى 1670 من طريق عروة، كلهم عن أبى هريرة، به.

12- بَابُ الرِّفْقِ

باب 12: نرمی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الرِّفْقِ لِلْمَرْءِ فِي الْأُمُوْرِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُحِبُّهُ

تمام امور میں آدمی کے لئے نرمی کے مستحب ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے

547 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يحب الرفق في الأمر كله.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا رَوٰى مَالِكٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ مَالِكٍ اَرْبَعَةَ أحاديث. (1: 2)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے''۔

547- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن المنذر الحزامي فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني في الصغير 1/154، والقضاعي في مسند الشهاب 1063 من طريق سلمة بن العيار، وأبي مصعب، وعبد الأعلى بن مسهر، عن مالك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/85، وابن ماجة 3689 في الأدب: باب في الرفق، من طريق محمد بن مصعب والوليد بن مسلم، والدارمي 2/323 عن محمد بن يوسف، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 19460 ومن طريقه أحمد 6/199، ومسلم 2165 في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، والنسائي في عمل اليوم والليلة 383، والبغوي في شرح السُّنَّة 3314 عن معمر، وأخرجه البخاري 6024 في الأدب: باب الرفق في الأمر كله، والنسائي في عمل اليوم والليلة 382 من طريق صالح بن كيسان، والبخاري 6256 في الاستئذان: باب كيف الرد على أهل الذمة بالسلام، والنسائي في عمل اليوم والليلة 384 من طريق شعيب، والبخاري 6395 في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، من طريق معمر، و 6927 في استتابة المرتدين: باب إذا عَرَّض الذمي أو غيره بسب النبي صلى الله عليه وسلم ولم يصرح، ومسلم 2165 أيضًا، والترمذي 2710 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على أهل الذمة، والنسائي في عمل اليوم والليلة 381، والقضاعي في مسند الشهاب 1065 من طريق ابن عيينة، كلهم عن الزهري، بهذا الإسناد. وانظر التعليق على الحديث المتقدم برقم 502.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے امام اوزاعی کے حوالے سے صرف یہی روایت نقل کی ہے، جبکہ اوزاعی نے امام مالک کے حوالے سے چار روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الِاسْتِدْلَالِ عَلٰى حِرْمَانِ الْخَيْرِ فِيمَنْ عَدِمَ الرِّفْقَ فِيْ اُمُوْرِهٖ

جو شخص معاملات میں نرمی سے محروم رہے اس کے بھلائی سے محروم ہونے پر استدلال کرنے کا تذکرہ

548 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هلال عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متنِ حدیث): مَنْ يحرم الرفق يحرم الخير . (1: 2)

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعِينُ عَلَى الرِّفْقِ بِاَنْ يُّعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ نرمی کے ساتھ پیش آنے پر مدد کرتا ہے اور نرمی کرنے پر وہ کچھ عطا کرتا ہے، جو سختی کرنے پر عطا نہیں کرتا

549 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بعسكر مكرم قال حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْاُبُلِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يعطي على العنف . (1: 2)

548- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 4/362 عن يحى القطان بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2592 74 في البر والصلة: باب فضل الرفق، عن محمد بن المثنى، عن يحيى القطان، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/510، وأحمد 4/366 والبخاري في الأدب المفرد 463 ، ومسلم 2592 75 ، وأبو داؤد 4809 في الأدب: باب في الرفق، وابن ماجة 3687 في الأدب: باب الرفق، والطبراني في الكبير 2449 و 2450 2451 و 2452 و 2453 ، من طرق عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/511، و511، 512، ومسلم 2592 76 ، والطبراني في الكبير 2454 و 2455 من طرق عن محمد بن أبي إسماعيل، عن عبد الرحمن بن هلال، بهذا الإسناد.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بیشک اللہ تعالیٰ نرم ہے وہ نرمی کو پسند کرتا ہے اور وہ نرمی پر وہ چیز عطا کرتا ہے' جو سختی پر عطا نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرِّفْقَ مِمَّا يُزَيِّنُ الْاَشْيَاءَ وَضِدَّهُ يُشِينُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نرمی ان چیزوں میں سے ایک ہے' جو اشیاء کو سنوار دیتی ہیں اور اس کی ضد (یعنی سختی) چیزوں کو بگاڑ دیتی ہے

550- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ وَقَالَ لِىْ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِىْ شَىْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهُ ولا نزع من شیء إلا شانه . (1: 2)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس اونچی (یا نیچی) زمین کے پاس تشریف لائے آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! تم مجھ سے نرمی سے کام لو' کیونکہ نرمی جس چیز میں ہوگی' اسے سنوار دے گی اور جس چیز سے الگ ہوگی' یہ اسے رسوا کر دے گی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِلُزُوْمِ الرِّفْقِ فِى الْاَشْيَاءِ اِذْ دَوَامُهُ عَلَيْهِ زِيْنَتُهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

معاملات میں نرمی کے لازم ہونے کے حکم کا تذکرہ' کیونکہ اس پر باقاعدگی اختیار کرنا

549- حديث صحيح، وأخرجه ابن ماجة 3688 في الأدب: باب في الرفق، عن إسماعيل بن حفص الأيلي، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء 8/306 من طريق الحسين بن علي الأيلي، عن الأعمش، به . وأخرجه البزار 1964 عن أحمد بن منصور بن سيار . قلت: يتقوى الحديث بطريقيه، ويشهد له حديث عائشة 547 المتقدم، والآتي برقم 552 . وحديثُ عبد الله بن مغفل عند ابن أبي شيبة 8/512، وأحمد 4/78، والبخاري في الأدب المفرد 472 ، وأبي داؤد 4807 في الأدب: باب في الرفق، والدارمي .2/323 وحديث علي بن أبي طالب عند أحمد 1/112، والبخاري في التاريخ الكبير 1/308، والبزار 1960 ، وأبي نعيم في أخبار أصبهان .1/336 قال الهيثمي في المجمع 8/18: رواه أحمد أبو يعلى والبزار، وأبو خليفة لم يضعفه أحد، وبقية رجاله ثقات . وحديث أنس عند الطبراني في الصغير 1/81، 82، والبزار 1961 و 1962 . قال الهيثمي في المجمع 8/18: وأحد إسنادي البزار ثقات . وحديث ابن عباس في أخبار أصبهان .2/254 وحديث خالد بن معدان عند ابن أبي شيبة 8/512، أورده الهيثمي في المجمع 8/18، 19، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح. وحديث جرير بن عبد الله عند الطبراني في الكبير 2273 .قال الهيثمي في المجمع 8/18: ورجاله ثقات.

550- حديث صحيح، وأخرجه أبو داؤد 2478 في الجهاد: باب ما جاء في الهجرة وسكنى البدو، و 4808 في الأدب: باب في الرفق، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/510، ومن طريقه أبو داؤد 2478 و 4808 أيضًا، وأخرجه أحمد 6/85 و 206 و 222، من طرق عن شريك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/112 من طريق إسماعيل، و 6/125 و 171 ومسلم 2594 78 و 79 في البر والصلة: باب فضل الرفق، والبخاري في الأدب المفرد 469 و 475 ، والبغوي في شرح السنّة 3493 ، من طريق شعبة، والبزار 1966

دنیا اور آخرت میں زینت کا باعث ہے

551- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبِ الْبَذَشِيُّ الْقُومِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا كَانَ الرِّفْقُ فِىْ شَىْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِىْ شَىْءٍ قط إلا شانه (1: 89)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نرمی جس چیز میں بھی ہوگی یہ اسے آراستہ کردے گی اور فحش (یعنی سختی) جس چیز میں بھی ہوگی اسے بگاڑ دے گی''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الرفق في جميع أسبابه

اس بات کا تذکرہ آدمی پر اپنے تمام معاملات میں نرمی کو لازم پکڑنا واجب ہے

552- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرني حيوة عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يحب الرِّفْقَ وَيُعْطِى عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِى عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِى عَلٰى مَا سواه. (3: 68)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ نرم ہے اور وہ نرمی پر وہ چیز عطا کرتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور جو نرمی کے علاوہ اور کسی چیز پر عطا نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَفَقَ بِالْمُسْلِمِيْنَ فِىْ اُمُوْرِهِمْ مَعَ دُعَائِهٖ عَلٰى مَنِ اسْتَعْمَلَ ضِدَّهٗ فِيْهِمْ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے شخص کے لئے دعا کرنے کا تذکرہ جو مسلمانوں کے ساتھ ان کے معاملات میں نرمی

551- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داوٗد والنسائي، وهو ثقة. وأخرجه عبد الرزاق 20145، ومن طريقه البخاري في الأدب المفرد 601، والترمذي 1974 في البر والصلة: باب ما جاء في الفحش والتفحش، وابن ماجة 4185 في الزهد: باب الحياء، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 77، البغوي في شرح السنّة 3596. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 466 عن أحمد بن عبيد الله الغداني، عن كثير بن أبي كثير، عن ثابت، عن أنس. وأخرجه البزار 1963. قال الهيثمي في المجمع 8/18: فيه كثير بن حبيب، وثقه ابن أبي حاتم، وفيه لين: وبقية رجاله ثقات.

552- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 2593 في البر والصلة: باب فضل الرفق، ومن طريقه البغوي في شرح السنّة 3492، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة تقدم برقم 549، فانظره، وذكرت أحاديث الباب ثمت.

کرتا ہے اور نبی اکرم ﷺ کا ایسے شخص کے لئے دعائے ضرر کرنا جو ان امور میں اس کے برخلاف طریقے (یعنی سختی) سے پیش آتا ہے

553 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي بَيْتِي هٰذَا اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ به . (5: 12)

عبدالرحمان بن شماسہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کوئی چیز مانگنے کے لئے حاضر ہوا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس گھر میں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! جو شخص میری اُمت کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے اور وہ ان لوگوں پر سختی سے کام لے تو اس پر سختی کرنا اور جو شخص میری اُمت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور وہ ان کے ساتھ نرمی سے کام لے تو اس پر نرمی کرنا''۔

553- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 6/93 عن هارون بن معروف، ومسلم 1828 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنّة 2471 عن هارون بن سعيد الأيلي، وأخرجه البيهقي في السُّنن 10/136 من طريق هارون بن سعيد الأيلي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/257 و258، ومسلم 1828 أيضًا، والبيهقي في السُّنن 9/43 من طريق جرير بن حازم، عن حرملة بن عمران، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/62 عن وكيع، وأخرجه أحمد 6/260 عن محمد بن ربيعة، عن جعفر بن برقان، عن عبد الله المديني، وغيره، عن عائشة.

13- بَابُ الصُّحْبَةِ وَالْمُجَالَسَةِ

باب 13: ساتھ رہنے اور ہم نشینی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَصْحَبَ اِلَّا الصَّالِحِيْنَ وَلَا يُنْفِقَ اِلَّا عَلَيْهِمْ

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ صرف نیک لوگوں کے ساتھ رہے' اور صرف ان پر خرچ کرے

554 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ :

(متن حدیث): لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يأكل طعامك إلا تقى . (1: 63)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم صرف مومن کی مصاحبت اختیار کرنا اور تمہارا کھانا صرف پرہیز گار لوگ کھائیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّصْحَبَ الْمَرْءُ اِلَّا الصَّالِحِيْنَ وَيُؤْكِلَ طَعَامَهُ اِلَّا اِيَّاهُمْ

اس بات کا تذکرہ' آدمی صرف نیک لوگوں کے ساتھ رہے' اور اپنا کھانا صرف ان لوگوں کو کھلائے

555 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَصْحَبْ اِلَّا مؤمنا ولا يأكل طعامك إلا تقى . (2: 23)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

554- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 3/38، وأبو داوٗد 4832 في الأدب: باب مَنْ يؤمر أن يجالس، والترمذي 2395 في الزهد: باب ما جاء في صحبة المؤمن، والبغوي في شرح السنّة 3484 من طرق عن ابن المبارك، به. وأخرجه الدارمي 2/103، والحاكم في المستدرك 4/128 من طريق أبي عبد الرحمٰن المقرء، عن حيوة ابن شريح. بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف برقم 555 و 560 .

555- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله.

"تم صرف مومن کی مصاحبت اختیار کرنا اور تمہارا کھانا صرف پرہیز گار لوگ کھائیں"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ الْمَرْءِ الصَّالِحِينَ وَاِنْ كَانَ مُقَصِّرًا فِى اللُّحُوقِ بِاَعْمَالِهِمْ يَبْلُغُهُ فِى الْجَنَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھنا آدمی کو جنت تک پہنچا دیتا ہے' اور وہ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا اگر چہ وہ نیک لوگوں کے اعمال کے حوالے سے ان کے ساتھ نہ مل سکتا ہو

556- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِى ذَرٍّ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ اِنَّكَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاِنِّى اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ من أَحْبَبْتَ . (3: 65)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن وہ ان کے عمل کی طرح عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم اس کے ساتھ ہوگے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم جس سے محبت رکھتے ہو' تم اس کے ساتھ ہوگے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرِ قُصِدَ بِهِ التَّخْصِيصُ دُوْنَ الْعُمُومِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت میں مذکور خطاب کے ذریعے مخصوص افراد مراد لیے گئے ہیں اس کا مفہوم عمومی نہیں ہے

557- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِى مُوْسٰى قَالَ

(متن حدیث): اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ . (3: 65)

556- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 5/156 و166، وأبو داوٗد 5126 فى الأدب: باب إخبار الرجل بمحبته إياه، والدارمى 2/321، 322، والبخارى فى الأدب المفرد 351 من طريق سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد . وفى الباب عن أنس تقدم برقم 8، وسيرد برقم 563 و 564 و 565 . وعن أبى موسى سيرد برقم 557 . وعن صفوان بن عسال سيرد برقم 562 . وعن ابن مسعود عند الطيالسى 53، وأحمد 4/405، والبخارى 6168 و 6169 فى الأدب: باب علامة الحب فى الله، ومسلم 2640 فى البر والصلة: باب المرء مع أحب . وعن على عند البزار 3596 ، أورده الهيثمى فى المجمع 10/280، ونسبه إلى البزار.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّبَرُّكُ بِالصَّالِحِينَ وَاَشْبَاهِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیک لوگوں سے اوران جیسوں سے برکت حاصل کرے

558 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِىْ يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِىْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ لَقَدْ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنَ الْبُشْرٰى قَالَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاَقْبَلَا اَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا اَوْ نُحُوْرِكُمَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا فِىْ اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لها منه طائفة. (5: 9)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان ''جعرانہ'' کے مقام پر نیچے کی طرف اتر رہے تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک دیہاتی شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ آپ نے جو میرے ساتھ وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم خوشخبری قبول کرو دیہاتی نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ پہلے ہی مجھے بہت ساری خوشخبریاں دے چکے

557- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 4/405 عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2641 في البر والصلة: باب المرء مع من أحب، عن أبي بكر بن أبي شيبة وأبي كريب، كلاهما عن أبي معاوية، به. وأخرجه أحمد 4/395 و405 من طريق سفيان الثوري، و4/398، والبخاري 6170 في الأدب: باب علامة الحب في الله، من طريق ابن عيينة، وأحمد 4/392، ومسلم 2641، والبغوي في شرح السنّة 3478 من طريق محمد بن عبيد، ثلاثتهم عن الأعمش، بهذا الإسناد.

558- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو كريب هو محمد بن العلاء، وأبو أسامة هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري 4328 في المغازي: باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ومسلم 2497 في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي موسى الأشعري، وأخرجه البخاري مختصرًا برقم 196 في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة.

ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف غصے کے عالم میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس شخص نے خوشخبری کو مسترد کردیا ہے' تو تم دونوں اسے قبول کرلو' تو ان دونوں صاحبان نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے قبول کرتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی موجود تھا۔ پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا: تم دونوں اس میں سے پی لو اور اسے اپنے سینے اور چہرے کے اوپر بھی انڈیل لو' ان دونوں حضرات نے پیالہ لیا اور ایسا ہی کیا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تھی۔ پردے کے پیچھے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پکار کر کہا: اپنے برتن میں سے اپنی والدہ کے لئے بھی کچھ بچا لینا' تو ان دونوں نے اس میں سے تھوڑا سا (پانی) ان کے لئے بھی بچا لیا''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّبَرُّكِ لِلْمَرْءِ بِعِشْرَةِ مَشَايِخِ اَهْلِ الدِّينِ وَالْعَقْلِ

اہل دین اور اہل فضل مشائخ کے ساتھ رہتے ہوئے آدمی کے برکت حاصل کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

559 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن الْمُبَارَكِ بِدَرْبِ الرُّومِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قال البركة مع أكابركم .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لم يحدث بْن الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِخُرَاسَانَ اِنَّمَا حَدَّثَ بِهِ بِدَرْبِ الرُّومِ فَسَمِعَ مِنْهُ اَهْلُ الشَّامِ وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْ كُتُبِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مَرْفُوعًا. (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): عبداللہ بن مبارک نے یہ حدیث خراسان میں بیان نہیں کی تھی۔ یہ حدیث انہوں نے درب (روم) میں بیان کی' تو اہل شام نے ان سے اس حدیث کو سن لیا اور یہ حدیث ابن مبارک کی کتابوں میں مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّؤْثِرَ بِطَعَامِه وَصَحِبَتِهِ الْاَتْقِيَاءَ وَاَهْلَ الْفَضْلِ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے کھانے اور ساتھ میں پرہیزگار لوگوں

559- إسناده صحيح . وأخرجه الخطيب في تاريخه 11/165، والقضاعي في مسند الشهاب 36 من طريق عيسى بن عبد الله بن سليمان، والقضاعي 37 من طريق الخطاب بن عثمان . وأخرجه الحاكم 1/62، وأبو نعيم في الحلية 8/171، 172 من طريق عبيد الله بن موسى، وصححه الحاكم وأقره الذهبي . وفي الباب عن أبي أمامة عند الطبراني 7895 ولفظه: اشرب فإن البركة في أكابرنا فمن لم يرحم صغيرنا، ويجل كبيرنا، فليس منا .

اور اہل فضیلت لوگوں کوترجیح دے

42

560 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيْوَةَ بْنَ شُرَيْحٍ يَقُولُ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيْبِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يأكل طعامك إلا تقى . (1: 2)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم صرف مومن کی مصاحبت اختیار کرنا اور تمہارا کھانا صرف پرہیز گار شخص کھائے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَاَهْلِ الدِّيْنِ دُوْنَ اَضْدَادِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' نیک لوگوں اور دیندار لوگوں کی ہم نشینی اختیار کی جائے' نہ کہ ان کی ضد (یعنی گناہگار) مسلمانوں کے ساتھ رہا جائے

561– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ المقايسات فِي الدِّيْنِ. (1: 89)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال اسی طرح ہے' جیسے کسی نے مشک اٹھایا ہوا ہو اور کوئی بھٹی جھونکتا ہو' تو مشک

560– إسناده حسن، وقد تقدم برقم 554 و 555 .

561– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 5534 في الذبائح: باب المسك، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 3483 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1380 ، وأخرجه مسلم 2628 في البر والصلة: باب استحباب مجالسة الصالحين، كلاهما عن أبي كريب محمد بن العلاء ، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 2101 في البيوع: باب في العطار وبيع المسك، من طريق عبد الواحد بن زياد، عن بريد، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف برقم 579 من طريق سفيان بن عيينة، عن يريد، به، ويريد تخريجه هناك. وأخرجه الطيالسي 515 عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، عن أبي موسى موقوفاً لم يرفعه . وأخرجه أحمد 4/408 من طريق عاصم الأحول، عن أبي كبشة، عن أبي موسى. وفي الباب عن أنس عند أبي داوُد 4829 في الأدب: باب يؤمر أن يجالس، والقضاعي في مسند الشهاب 1381 ، وهو ضمن حديث طويل أوله: مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن.. سيرد برقم 770 و 771

اٹھانے والے شخص سے یا تو تم اسے خرید لو گے یا پھر تم اس سے خوشبو حاصل کرلو گے اور بھٹی جھونکنے والا شخص یا تو تمہارے کپڑے کو جلا دے گا یا پھر تمہیں اس سے بدبو آئے گی"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ دینی معاملات میں قیاس کرنا مباح ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُولِ الْجِنَانِ لِلْمَرْءِ مَعَ مَنْ كَانَ يُحِبُّهُ فِي الدُّنْيَا

آدمی دنیا میں جس شخص سے محبت رکھتا ہو قیامت میں اسکے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی امید ہونے کا تذکرہ

562 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ، فَقُلْنَا: وَيْلَكَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ، فَاِنَّكَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اُسْمِعَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ: " هَاؤُمُ "، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا اَحَبَّ قَوْمًا، وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ؟ قَالَ: " ذٰلِكَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ "

توضیح مصنف: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَاؤُمُ " اَرَادَ بِهِ رَفْعَ الصَّوْتِ فَوْقَ صَوْتِ الْاَعْرَابِيِّ، لِئَلَّا يَاْثَمَ الْاَعْرَابِيُّ بِرَفْعِ صَوْتِهِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَهُ الشَّيْخُ.

❀❀ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بلند آواز میں آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو۔ تم اپنی آواز کو پست رکھو کیونکہ تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے: وہ بولا: نہیں۔ اللہ کی قسم! جب تک میں انہیں سنا نہیں لیتا (میں اپنی آواز نیچی نہیں کروں گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے اشارہ کیا کہ آگے آجاؤ۔ اس شخص نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "ھاؤم" اس سے مراد یہ ہے کہ دیہاتی کی آواز سے زیادہ بلند آواز میں یہ لفظ کہا تاکہ وہ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنے کے حوالے سے گنہگار نہ ہو۔ یہ بات شیخ سے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا السَّائِلَ اِنَّمَا اَخْبَرَ عَنْ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَرَسُولِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، سوال کرنے والے شخص نے اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے رسول سے محبت کے بارے میں بتایا تھا

563 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہوگے' جس سے محبت رکھتے ہو۔

ذِكْرُ إِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُسْلِمَ نِيَّتَهُ فِي مَحَبَّتِهِ الْقَوْمَ إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرًّا فَشَرٌّ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ بندہ مسلم کو قوم کے ساتھ محبت رکھنے میں اس کی نیت کا بدلہ عطا کرتا ہے اگر وہ اچھی ہوگی' تو اچھا بدلہ ہوگا' اور اگر وہ بری ہوگی' تو وہ برا بدلہ ہوگا

564 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا قَائِمَةٌ فَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟، قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيرَ عَمَلٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تو قائم ہو ہی جانا ہے۔ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے زیادہ عمل کی تیاری نہیں کی ہے' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس سے محبت رکھتے ہو' تم اس کے ساتھ ہوگے اور تم نے جس ثواب کی امید رکھی ہے وہ تمہیں مل جائے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ حَيْثُ حُرِمُوا تَوْفِيقَ الْإِصَابَةِ لِمَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ''معطلہ'' فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض لوگ محدثین پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رہے ہیں

565 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا، قَالَ:

(متن حدیث): يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: هَا أَنَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: إِنَّهَا قَائِمَةٌ فَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟،

قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ عَمَلٍ غَيْرَ اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، قَالَ: وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ، فَقَالَ: اِنْ يَعِشْ هٰذَا، فَلَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ زَادَ هُدْبَةُ: قَالَ اَنَسٌ: فَنَحْنُ نُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْاَلْفَاظِ الَّتِي اُطْلِقَتْ بِتَعْيِينِ خِطَابٍ مُرَادُهُ التَّحْذِيرُ، وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ تَحْذِيرَ النَّاسِ عَنِ الرُّكُونِ اِلٰى هٰذِهِ الدُّنْيَا، بِتَعْرِيفِهِمُ الشَّيْءَ الَّذِي يَكُونُ بِخَلَدِهِمْ تَقَبُّلُ حَقِيقَتِهِ مِنْ قُرْبِ السَّاعَةِ عَلَيْهِمْ، دُونَ اعْتِمَادِهِمْ عَلٰى مَا يَسْمَعُونَ.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہاں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تو قائم ہو ہی جانا ہے تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے زیادہ عمل کی صورت میں تیاری نہیں کی ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کا ایک شخص موجود تھا جس کا نام محمد تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ زندہ رہ گیا' تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔

یہاں ہدبہ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): یہ روایت ان الفاظ سے تعلق رکھتی ہے' جس میں خطاب کی تعین مطلق رکھی گئی ہے' اور اس سے مراد منع کرنا ہے وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس چیز سے منع کرنا مراد لیا ہے کہ وہ اس دنیا کی طرف راغب ہوں اور ان کے سامنے ایسی چیز کی تعریف بیان کی ہے' جو ان کے ہمیشہ رہنے کے حوالے سے ہے کہ اس کی حقیقت اس بات کو قبول کرتی ہے کہ ان لوگوں کے لئے قیامت کا وقت قریب ہے' اور انہیں اس چیز پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے' جو وہ سن رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ كَانَ اَحَبَّ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ كَانَ اَفْضَلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ محبت رکھتا ہے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے

566 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيدَ الْفَرَّاءُ اَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا تَحَابَّ اثْنَانِ فِي اللّٰهِ، اِلَّا كَانَ اَفْضَلَهُمَا اَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی دو لوگ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' تو ان دونوں میں سے افضل وہ شخص ہوتا ہے' جو اپنے

ساتھی سے زیادہ شدید محبت رکھتا ہو"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَمْكُرَ الْمَرْءُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ اَوْ يُخَادِعَهُ فِيْ اَسْبَابِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ مکر کرے' یا اس کے معاملات میں اسے دھوکہ دے

567 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمَكْرُ، وَالْخِدَاعُ فِى النَّارِ .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہمیں دھوکا دے' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' مکر اور دھوکا جہنم میں ہوں گے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُفْسِدَ الْمَرْءُ امْرَاَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ اَوْ يُخَبِّبَ عَبِيْدَهُ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیوی کو خراب کرے یا اس کے غلام کو خراب کرے

568 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلٰى اَهْلِهٖ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ اَفْسَدَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا، فَلَيْسَ مِنَّا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی بیوی کے حوالے سے دھوکا دے' وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے حوالے خلاف کردے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُعْلِمَ اَخَاهُ مَحَبَّتَهُ اِيَّاهُ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے بھائی کو یہ بات بتادے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے محبت رکھتا ہے

569 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُو الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ وَلّٰى عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ، قَالَ: فَهَلْ اَعْلَمْتَهُ ذَاكَ ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاَعْلِمْ ذَاكَ اَخَاكَ ، قَالَ:

فَاتَّبَعْتُهُ فَاَدْرَكْتُهُ فَاَخَذْتُ بِمَنْكِبِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ، قَالَ هُوَ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ قُلْتُ: لَوْلَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَنِیْ اَنْ اُعْلِمَكَ لَمْ اَفْعَلْ

توضیح مصنف: تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَهُ الشَّيْخُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ کو سلام کیا پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اس شخص سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے یہ بات بتائی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ بات اپنے بھائی کو بتادو۔ راوی کہتے ہیں: میں اس شخص کے پیچھے گیا۔ میں اس تک پہنچ گیا۔ میں نے اسے کندھے سے پکڑا۔ میں نے اسے سلام کیا اور میں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں' تو انہوں نے بھی یہ کہا: اللہ کی قسم! میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ میں نے بتایا: اگر اللہ کے نبی! نے مجھے اس بات کا حکم نہ دیا ہوتا کہ میں آپ کو یہ بات بتادوں' تو میں ایسا نہ کرتا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ازرق بن علی نامی راوی منفرد ہے اور یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَحَبَّ اَخَاهُ فِی اللّٰهِ اَنْ يُعْلِمَهٗ ذٰلِكَ

آدمی کے لئے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' وہ جب اپنے بھائی کے ساتھ اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو تو اسے اس بارے میں بتادے

570 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ، فَلْيُعْلِمْهُ.

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہو' تو وہ اسے بتادے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَا اَصْلَ لَهٗ اَصْلًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کی کوئی حقیقت نہیں ہے

571 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِیُّ، كِتَابَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْ

مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ مَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ: هَلْ أَعْلَمْتَهُ ذَاكَ ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: قُمْ أَعْلِمْهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا هٰذَا، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، قَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص وہاں سے گزرا حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: یارسول اللہ! میں اس شخص سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے یہ بات بتائی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اٹھو اور اسے یہ بتاؤ' تو وہ شخص اٹھ کر اس کے پاس گیا اور بولا: اے صاحب! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں' تو ان صاحب نے جواب دیا: جس ذات کی خاطر آپ مجھ سے محبت رکھتے ہیں وہ ذات آپ سے بھی محبت رکھے۔

ذِكْرُ إِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت کے ایسے افراد کے لئے اثبات کا تذکرہ

جو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں

572 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، قَالَ: فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ، إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو متعین کیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس پہنچا' تو فرشتے نے دریافت کیا۔ تم کہاں جارہے ہو' تو اس نے بتایا میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے اس سے کہا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کی تھی جس کا تم بدلہ دینا چاہتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں۔ میں اللہ کی خاطر اس شخص سے محبت رکھتا ہوں' تو فرشتے نے کہا: میں اللہ کی طرف سے پیغام رساں کے طور پر تمہاری طرف آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ فِي الْقِيَامَةِ عِنْدَ حُزْنِ النَّاسِ وَخَوْفِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے افراد کی اس صفت کا تذکرہ وہ قیامت کے دن (امن کی کیفیت میں ہوں گے) جبکہ لوگ اس دن غمگین ہوں گے اور خوف کے عالم میں ہوں گے

573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ، قِيلَ: مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِنُورِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَرْحَامٍ وَلَا انْتِسَابٍ، وُجُوهُهُمْ نُورٌ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، لَا يَخَافُونَ اِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُونَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَاَ:

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ سورة یونس آیة 62.

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نبی نہیں ہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کرتے ہیں۔ دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ (ہمیں بھی اس بارے میں بتایا جائے) تاکہ ہم ان سے محبت رکھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو کسی رشتے داری یا کسی اور نسبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کے چہرے نور والے ہوں گے اور یہ نور کے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے جب لوگ خوف زدہ ہوں گے اس وقت انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ غمگین ہوں گے اس وقت انہیں کوئی غم نہیں ہوگا

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''خبردار بیشک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ لوگ غمگین ہوں گے''۔

ذِكْرُ ظِلَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُتَحَابِّيْنَ فِيْهِ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهِ وَفَضْلِهِ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کو اپنے سائے میں رکھنا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے تحت ہمیں بھی ان میں شامل کرے

574 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِى الْحُبَابِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِى؟ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِىْ ظِلِّى، يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

ظِلِّي .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنا سایہ رحمت عطا کروں گا۔ ایک ایسے دن میں' جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا لِلْمُتَجَالِسِيْنَ فِيْهِ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں' اور ایک دوسرے سے ملتے ہیں

575 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا، وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ، اِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ، اَسْنَدُوهُ اِلَيْهِ، وَصَدَرُوا عَنْ رَاْيِهِ، فَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَقِيلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ، فَاَخَذَ بِحَبْوَةِ رِدَائِي فَجَذَبَنِي اِلَيْهِ وَقَالَ: اَبْشِرْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، كَانَ سَيِّدَ قُرَّاءِ اَهْلِ الشَّامِ فِي زَمَانِهِ، وَهُوَ الَّذِي اَنْكَرَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ مُحَارَبَتَهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ حِيْنَ، قَالَ لَهُ: مَنْ اَنْتَ حَتّٰى تُقَاتِلَ عَلِيًّا، وَتُنَازِعُهُ الْخِلَافَةَ، وَلَسْتَ اَنْتَ مِثْلَهُ، لَسْتَ زَوْجَ فَاطِمَةَ وَلَا بِاَبِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَا بِابْنِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشْفَقَ مُعَاوِيَةُ اَنْ يُفْسِدَ قُلُوبَ قُرَّاءِ الشَّامِ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّمَا اَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ، قَالَ: فَلَيْسَ عَلِيٌّ قَاتِلَهُ، قَالَ: لٰكِنَّهُ يَمْنَعُ قَاتِلَهُ عَنْ اَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ، قَالَ: اصْبِرْ حَتّٰى اٰتِيَهُ، فَاَسْتَخْبِرُهُ الْحَالَ، فَاَتٰى عَلِيًّا وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ، قَالَ لَهُ: مَنْ قَتَلَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: اَللّٰهُ قَتَلَهُ وَاَنَا مَعَهُ، عَنٰى: وَاَنَا مَعَهُ مَقْتُولٌ، وَقِيلَ: اَرَادَ اللّٰهُ قَتْلَهُ، وَاَنَا حَارَبْتُهُ، فَجَمَعَ جَمَاعَةَ قُرَّاءِ الشَّامِ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْقِتَالِ .

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں مسجد دمشق میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے سامنے کے دانت انتہائی چمک دار تھے۔ اس کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے جب ان لوگوں کے درمیان کسی چیز؟ کے بارے میں اختلاف ہوتا تھا' تو وہ لوگ اس کی طرف رجوع کرتے تھے اور اس کی رائے پر عمل کرتے تھے میں نے اس نوجوان کے بارے میں دریافت کیا' تو بتایا گیا

کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگلے دن میں جلدی آ گیا' تو میں نے دیکھا کہ وہ نوجوان مجھ سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا۔ میں نے اسے نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ ابوادریس کہتے ہیں: میں ان صاحب کا انتظار کرتا رہا' یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو میں سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا۔ میں نے انہیں سلام کیا اور میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اللہ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ کی خاطر؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی خاطر' انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور بولے: تم یہ خوشخبری حاصل کر لو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے لازم ہوگئی ہے' جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ میری خاطر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوادریس خولانی نامی راوی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔ یہ اپنے زمانے میں شام سے تعلق رکھنے والے علم قرأت کے ماہرین کے سردار ہیں۔

یہ وہ صاحب ہیں' جنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیخلاف جنگ کرنے کا انکار کیا تھا۔

جب انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: آپ کون ہوتے ہیں' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کریں اور خلافت کے حوالے سے ان کے ساتھ جھگڑا کریں۔ آپ ان کی مانند نہیں ہیں۔

آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (جیسی خاتون کے) شوہر نہیں ہیں۔ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جیسے حضرات) کے والد نہیں ہیں۔

آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد نہیں ہیں' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس بات سے ڈر گئے کہ کہیں وہ شام کے قاریوں کے ذہن خراب نہ کر دیں' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے بدلے کا طلبگار ہوں' تو انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو انہیں قتل نہیں کیا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا' لیکن وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل سے قصاص لینے میں رکاوٹ بن رہے ہیں' تو انہوں نے کہا آپ صبر سے کام لیں میں ان کے پاس جاتا ہوں اور حقیقت حال جاننے کی کوشش کرتا ہوں۔ پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا اور پھر ان سے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا ہے' اور میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی: ان کے ساتھ میں بھی مقتول ہوں۔

اور ایک قول یہ ہے: ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور میں نے اس بارے میں بچنے کی کوشش کی۔ (لیکن) ابوادریس خولانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ کا مفہوم نہیں سمجھ سکے اور انہوں نے شام کی ایک جماعت کو اکٹھا کیا اور انہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے کی ترغیب دی)۔

ذِكْرُ إِيجَابِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الزَّائِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے شخص کے لئے واجب ہو جانے کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے

576 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ: أَزُورُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو تعینات کر دیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس آیا' تو اس فرشتے نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی اچھائی کی تھی جس کا تم بدلہ دے رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سے محبت رکھتا ہوں' تو فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام رساں کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو''۔

ذِكْرُ إِيجَابِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ لِلْمُتَنَاصِحِينَ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے لوگوں کے لئے واجب ہو جانے کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے خیر خواہی رکھتے ہیں' اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں

577 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ أَبِي زُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِغَيْرِ دُنْيَا أَرْجُو أَنْ أُصِيبَهَا مِنْكَ، وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، قَالَ: فَلِأَيِّ شَيْءٍ ؟ قُلْتُ: لِلّٰهِ، قَالَ: فَجَذَبَ حُبْوَتِي، ثُمَّ قَالَ: أَبْشِرْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، يَغْبِطُهُمْ بِمَكَانِهِمِ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ ثُمَّ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَأَتَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِ مُعَاذٍ.

فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: حُقَّتْ

مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَنَاصِحِينَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ، وَهُمْ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ بِمَكَانِهِمْ،

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَبُو مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثُوَبٍ، يَمَانِيٌّ، تَابِعِيٌّ، مِنْ أَفَاضِلِهِمْ وَأَخْيَارِهِمْ، وَهُوَ الَّذِي قَالَ لَهُ الْعَنْسِيُّ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِنَارٍ عَظِيمَةٍ، فَأُجِّجَتْ وَخَوَّفَهُ أَنْ يَقْذِفَهُ فِيهَا إِنْ لَمْ يُوَاتِهِ عَلَى مُرَادِهِ، فَأَبَى عَلَيْهِ، فَقَذَفَهُ فِيهَا فَلَمْ تَضُرَّهُ فَاسْتَعْظَمَ ذٰلِكَ، وَأَمَرَ بِإِخْرَاجِهِ مِنَ الْيَمَنِ، فَأُخْرِجَ فَقَصَدَ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلَ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا فَعَلَ الْفَتَى الَّذِي أُحْرِقَ؟ فَقَالَ: لَمْ يَحْتَرِقْ، فَتَفَرَّسَ فِيهِ عُمَرُ أَنَّهُ هُوَ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ، أَنْتَ أَبُو مُسْلِمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عُمَرُ حَتَّى ذَهَبَ بِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَسُرَّا بِذٰلِكَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَرَانَا فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَنْ أُحْرِقَ فَلَمْ يَحْتَرِقْ، مِثْلَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ: إِنَّهُ كَانَ لَهُ امْرَأَةٌ صَبِيحَةُ الْوَجْهِ، فَأَفْسَدَتْهَا عَلَيْهِ جَارَةٌ لَهُ، فَدَعَا عَلَيْهَا، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَعْمِ مَنْ أَفْسَدَ عَلَيَّ امْرَأَتِي فَبَيْنَمَا الْمَرْأَةُ تَتَعَشَّى مَعَ زَوْجِهَا إِذْ قَالَتْ: انْطَفَأَ السِّرَاجُ؟ قَالَ زَوْجُهَا: لَا، فَقَالَتْ: فَقَدْ عَمِيتُ، لَا أُبْصِرُ شَيْئًا، فَأُخْبِرَتْ بِدَعْوَةِ أَبِي مُسْلِمٍ عَلَيْهَا، فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ: أَنَا قَدْ فَعَلْتُ بِامْرَأَتِكَ ذٰلِكَ، وَأَنَا قَدْ غَرَّرْتُهَا وَقَدْ تُبْتُ، فَادْعُ اللّٰهَ يَرُدُّ بَصَرِي إِلَيَّ، فَدَعَا اللّٰهَ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ رُدَّ بَصَرَهَا، فَرَدَّهُ إِلَيْهَا.

ابومسلم خولانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں لیکن کسی دنیاوی وجہ سے نہیں رکھتا کہ جس کے بارے میں مجھے یہ اُمید ہو کہ مجھے آپ کی طرف سے وہ مل جائے گی اور نہ ہی میرے اور آپ کے درمیان کوقرابت ہے جس کی وجہ سے میں یہ محبت رکھتا ہوں۔ حضرت معاذ نے دریافت کیا: تو پھر کس وجہ سے رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے راوی کہتے ہیں: انہوں نے میری چادر کا کنارہ کھینچا اور پھر ارشاد فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہے ہو تو تم یہ خوشخبری حاصل کرلو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جس دن عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا اور ان لوگوں کے مقام پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنائی تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

"(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ میری محبت میری خاطر ایک دوسرے کی خیرخواہی رکھنے والے لوگوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ میری محبت میری خاطر

ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ یہ لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کے مقام پر انبیاء اور صدیقین رشک کریں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابومسلم خولانی نامی راوی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔ یہ یمانی ہیں' اور تابعی ہیں۔ یہ تابعین میں سے فضیلت رکھنے والے اور بہتر لوگوں میں سے ایک ہیں۔ یہ وہ ہیں' جن سے عنسی نے یہ کہا تھا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے جواب دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

عنسی کے حکم کے تحت ڈھیر ساری آگ جلائی گئی' تو انہیں ڈرایا دھمکایا گیا کہ انہیں اس میں ڈال دیا جائیگا' اگر وہ اس کی مراد میں اس کا ساتھ نہیں دیں گے' لیکن انہوں نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

تو اس نے انہیں آگ میں ڈال دیا' لیکن انہیں آگ کا کوئی نقصان نہیں ہوا' تو عنسی نے اس بات کو بہت بڑا شمار کیا۔ اس کے حکم کے تحت انہیں یمن بھجوا دیا۔ انہیں وہاں سے نکالا گیا' تو یہ مدینہ منورہ آ گئے وہاں ان کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا: اس سے آئے ہو؟ انہوں نے اس بارے میں بتایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اس نوجوان کا کیا بنا جس کو جلایا گیا تھا' تو انہوں نے بتایا: وہ جلا نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگالیا کہ یہی وہ صاحب ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں تم ابومسلم ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کا ہاتھ تھام کر انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور انہوں نے انہیں پورا واقعہ سنایا' تو وہ دونوں حضرات اس پر بہت خوش ہوئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں اس امت میں ایسا شخص دکھایا ہے' جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح جلایا گیا' لیکن وہ جلا نہیں''۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: ان کی اہلیہ بہت خوبصورت تھیں۔ ان کی ایک پڑوسن نے اس خاتون کو خراب کرنے کی کوشش کی' تو انہوں نے اس کو بددعا دی: اے اللہ! جو میری بیوی کو خراب کرنا چاہتا ہے' تو اسے اندھا کر دے' تو وہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھی رات کا کھانا کھا رہی تھی۔ اسی دوران اس نے دریافت کیا: کیا تم نے چراغ بجھا دیا ہے؟ اس کے شوہر نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس نے کہا میں اندھی ہوگئی ہوں۔ مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔

پھر اس عورت کو ابومسلم کی اسے دی گئی بددعا کے بارے میں بتایا گیا' تو وہ عورت ان کے پاس آئی اور بولی: میں نے آپ کی بیوی کے بارے میں اس طرح کرنے کی کوشش کی تھی۔

میں نے اسے دھوکہ بھی دیا اب میں توبہ کرتی ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میری بینائی کو واپس کر دے۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی اور یہ کہا: اے اللہ! اس عورت کی بینائی کو واپس کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بینائی کو واپس کر دیا۔

ذِكْرُ الاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اسْتِمَالَةَ قَلْبِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِمَا لا يَحْظُرُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے مسلمان بھائی کی اس حوالے سے دلجوئی کرے' جو کتاب وسنت کی رو سے ممنوع نہ ہو

578 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَامَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيْنَ اَبِيْ ؟ قَالَ: فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے دریافت کیا: میرے والد کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جہنم میں' جب وہ مڑ کر واپس گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور ارشاد فرمایا: میرا باپ اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَلِيْسَ الصَّالِحَ بِالْعَطَّارِ الَّذِيْ مَنْ جَالَسَهُ عَلِقَ بِهٖ رِيْحُهُ وَاِنْ لَّمْ يَنَلْ مِنْهُ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نیک ہم نشین کو عطار کے ساتھ تشبیہ دینا' جس کے ساتھ آدمی بیٹھتا ہے تو اس کی خوشبو اس تک پہنچتی ہے اگرچہ وہ اس سے خوشبو خریدتا نہیں ہے

579 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ، اِنْ لَّمْ يُصِبْكَ مِنْهُ، اَصَابَكَ رِيْحُهُ، وَمَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوْءِ مَثَلُ الْقَيْنِ، اِنْ لَّمْ يُحْرِقْكَ بِشَرَرِهٖ، عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيْحِهٖ .

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیک ہم نشین کی مثال عطار کی مانند ہے اگر تم اس سے کچھ خریدتے نہیں ہو' تو بھی اس کی خوشبو تم تک پہنچ جائے گی اور برے ہم نشین کی مثال لوہار کی طرح ہے اگر وہ اپنے شرارے کے ذریعے تمہیں جلاتا نہیں ہے' تو بھی اس کی بدبو تم تک پہنچے گی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَنَاجِي الْمُسْلِمَيْنِ بِحَضْرَةِ ثَالِثٍ مَعَهُمَا

اس بات کی ممانعت کہ دومسلمان تیسرے کی موجودگی میں آپس میں سرگوشی میں بات کریں

580 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ ثَالِثٍ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوآدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَنَاجِي الْمُسْلِمَيْنِ وَبِحَضْرَتِهِمَا اِنْسَانٌ ثَالِثٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' دومسلمان سرگوشی میں بات کریں' جبکہ ان کے ساتھ تیسرا فرد بھی موجود ہو

581 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ حُبَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، اَنَا وَرَجُلٌ اٰخَرُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُكَلِّمُهُ، فَقَالَ لَهُمَا: اسْتَرْخِيَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ .

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میرے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ ایک اور شخص آیا اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے لگا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں صاحبان سے کہا آپ دونوں پرے ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دوآدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَنَاجِي الْمُسْلِمَيْنِ بِحَضْرَةِ اثْنَيْنِ جَائِزٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' مزید دوآدمیوں کی موجودگی میں دومسلمانوں کا سرگوشی میں بات کرنا جائز ہے

582 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِي بِالسُّوقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ الرَّجُلِ الَّذِي يُرِيدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ، فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا، حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً، فَقَالَ لِي وَلِلرَّجُلِ الَّذِي دَعَا، اسْتَرْخِيَا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ.

❁❁ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' خالد بن عتبہ کے بازار میں موجود گھر کے پاس موجود تھے۔ وہاں ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کرنا چاہی۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ میرے علاوہ اور اس شخص کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا جو ان کے ساتھ سرگوشی میں بات کرنا چاہتا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اور شخص کو بلوایا' یہاں تک کہ ہم چار افراد ہو گئے' تو انہوں نے مجھے اور جس شخص کو انہوں نے بلوایا تھا اسے یہ کہا کہ تم دونوں پرے ہو جاؤ۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

583 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا حَتّٰى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم لوگ تین آدمی ہو' تو دو آدمی اپنے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں' یہاں تک کہ جب وہ لوگوں میں گھل مل جائیں (تو آپس میں سرگوشی میں بات کر سکتے ہیں)' کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

584 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَاَرْبَعَةٌ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں' کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی''۔

ابو صالح نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اگر چار آدمی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔

43

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَجَالِسِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کے درمیان بیٹھنے کی صفت کے بارے میں بتایا گیا ہے

585 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمَجَالِسُ ثَلَاثَةٌ: سَالِمٌ، وَغَانِمٌ، وَشَاجِبٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجالس کی تین قسمیں ہیں۔ (یعنی محفل میں تین طرح کے لوگ شریک ہوتے ہیں) سلامتی والا (یعنی جو خاموش رہتا ہے) اور غنیمت حاصل کرنے والا (یعنی جو بھلائی کا حکم دیتا ہے) اور غمگین ہونے والا (جو غلط بات کرتا ہے)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَجَالِسَ اِذَا تَضَايَقَتْ كَانَ عَلَيْهِمُ التَّوَسُّعُ وَالتَّفَسُّحُ دُوْنَ اَنْ يُّقِيْمَ اَحَدُهُمْ اٰخَرَ عَنْ مَّجْلِسِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب محفل کے افراد تنگ ہوں' تو ان پر یہ بات لازم ہے' وہ کشادگی اور فراخی اختیار کریں' جبکہ ان میں کوئی شخص ان میں سے کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھائے نہیں

586 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَرَادِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدَ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایک شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے' بلکہ تم کشادگی اور وسعت اختیار کرو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُقِيْمَ الْمَرْءُ اَحَدًا مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَقْعُدُ فِيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے

587 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهٖ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے ہرگز نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اَحَقُّ بِمَوْضِعِهِ اِذَا قَامَ مِنْهُ بَعْدَ رُجُوْعِهِ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں یہ بات بتائی گئی ہے' جب آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے' تو وہاں واپس آنے کے بعد وہ اس جگہ کا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوتا ہے

588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص کسی محفل سے اٹھ کر جائے اور پھر وہاں واپس آجائے' تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اتِّكَاءِ الْمَرْءِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا جَلَسَ

آدمی جب بیٹھا ہوا ہو' تو اپنے بائیں طرف ٹیک لگانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

589 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو بائیں طرف موجود تکیے پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَفَرُّقَ الْقَوْمِ عَنِ الْمَجْلِسِ عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ يَكُوْنُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کچھ لوگ اپنی محفل میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر اٹھ کر چلے جاتے ہیں' تو یہ بات قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی

590 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَارَةَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَارَةَ الْحَافِظُ، بِالْكَرْجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ، فَتَفَرَّقُوا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کچھ لوگ کسی محفل میں اکٹھے ہوتے ہیں' پھر اس محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر جدا ہو جاتے ہیں' تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَسْرَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا تَلْزَمُ مَنْ ذَكَرْنَاهُ وَاِنْ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ حسرت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس شخص کو لازم ہوگی' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا جائے

591 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنْ اُدْخِلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ کسی جگہ پر اکٹھے بیٹھتے ہیں اور وہ وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے' تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی' اگرچہ انہیں ثواب کے لئے جنت میں داخل کر دیا جائے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ افْتِرَاقِ الْقَوْمِ عَنْ مَجْلِسِهِمْ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' لوگ اپنی محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ کر چلے جائیں

592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ الْفَرْغَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب بھی کچھ لوگ کسی جگہ پر بیٹھتے ہیں اور وہ وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے' تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی' اگرچہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنْ مَجْلِسِهِ خُتِمَ لَهُ بِهِ إِذَا كَانَ مَجْلِسَ خَيْرٍ، وَكَفَّارَةٌ لَّهُ إِذَا كَانَ مَجْلِسَ لَغْوٍ

ان الفاظ کا تذکرہ' جب کوئی شخص محفل سے اٹھتے وقت ان الفاظ کو پڑھ لے گا' تو ان پر مہر لگا دی جاتی ہے' جبکہ وہ محفل بھلائی کی ہو اور اگر وہ لغو محفل ہو' تو یہ کلمات اس کے لئے کفارہ بن جاتے ہیں

593 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِ لَغْوٍ أَوْ مَجْلِسِ بَاطِلٍ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كَفَّرَتْهُنَّ عَنْهُ، وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ، إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ،

قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ کلمات ایسے ہیں' جو بھی شخص کسی لغو محفل میں' یا باطل محفل میں موجود رہا ہو اور وہاں اٹھتے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھ لے' تو یہ کلمات اس کا کفارہ بن جائیں گے اور جو شخص کسی بھی بھلائی کی محفل میں' یا ذکر کی محفل میں ان کلمات کو پڑھ لے گا' تو ان کلمات پر اس کے نام کی مہر لگ جائے گی۔ جس طرح کسی صحیفے پر مہر لگائی جاتی ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

''تو پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسی طرح کی روایت عبدالرحمان بن ابوعمرو نے مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہونے کے طور پر مجھے سنائی تھی۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا لِقَائِلِ مَا وَصَفْنَا مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مِنْ لَّغْوٍ

اس بات کا تذکرہ ہم نے جوکلمات ذکر کیے ہیں ان کے پڑھنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ ان چیزوں کی مغفرت کردیتا ہے جو اس محفل میں اس سے لغو حرکت ہوئی تھی

594 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ كَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، لا اِلٰهَ اِلا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، اِلا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ایسی محفل میں شریک ہو جہاں فضول گفتگو زیادہ ہوا اور وہ وہاں سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھ لے۔

''تو پاک ہے اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو اس شخص نے اس محفل میں جو بھی غلطی کی ہوگی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

14 - بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ

باب: راستے میں بیٹھنا

595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجْلِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلا الْمَجْلِسَ، فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ ، قَالُوا: مَا حَقُّ الطَّرِيْقِ ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے اس طرح بیٹھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہم اس طرح بیٹھ کر آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بیٹھنے پر اصرار کر رہے ہو تو راستے کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے دریافت کیا: راستے کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگاہ کو جھکا کر رکھنا' تکلیف دہ چیز کو روک کر رکھنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَنْ تَجْلِسُوا بِاَفْنِيَةِ الصُّعُدَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لا نَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ وَلا نُطِيقُهُ، قَالَ: اِمَّا لا فَاَدُّوا حَقَّهَا قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: رَدُّ التَّحِيَّةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَغَضُّ الْبَصَرِ، وَاِرْشَادُ السَّبِيلِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم لوگ گھروں کے تھڑوں پر بیٹھو۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے (یعنی ہم ایسا کرنے پر

مجبور ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا ہے تو پھر تم اس کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا۔ اس کا حق کیا ہے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سلام کا جواب دینا' چھینکنے والا جب اللہ کی حمد بیان کرے' تو اسے جواب دینا، نگاہ کو جھکا کر رکھنا اور راستے کی طرف رہنمائی کرنا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْخِصَالِ الَّتِي يَحْتَاجُ اَنْ يَّسْتَعْمِلَهَا مَنْ جَلَسَ عَلٰى طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ

ان آداب کو اختیار کرنے کا حکم ہونا کہ راستے میں بیٹھنے والے شخص کے لئے جن پر عمل کرنا ضروری ہے

597 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اِنْ اَبَيْتُمْ اِلا اَنْ تَجْلِسُوا، فَاهْدُوا السَّبِيْلَ، وَرُدُّوا السَّلَامَ، وَاَغِيثُوا الْمَلْهُوفَ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ انصار کی ایک محفل کے پاس سے گزرے' تو ارشاد فرمایا: ''اگر تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو' تو راستے کی طرف رہنمائی کرو اور سلام کا جواب دو اور ضرورت مند کی مدد کرو''۔

ذِكْرُ مَا يُقَالُ لِلْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ عِنْدَ عُطَاسِهٖ

اس بات کا تذکرہ' جب چھینکنے والا شخص چھینکنے کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے' تو اسے کیا کہا جائے؟

598 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ، فَلْيَرُدَّ مَا اسْتَطَاعَ، وَلا يَقُلْ: هَاوْ، فَاِنَّهُ اِذَا قَالَ: هَاوْ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى مَنْ سَمِعَهُ اَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

توضیح مصنف: لَمْ اَسْمَعْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ فَحَقٌّ، قَالَهُ الشَّيْخُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے' جبکہ کسی شخص کو جمائی آئے' تو وہ جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے اور ''ہاؤ'' نہ کہے' کیونکہ جب وہ ''ہاؤ'' کہتا ہے' تو شیطان اس پر ہنستا ہے اور جب کسی شخص کو چھینک آئے' تو وہ الحمد للہ کہے اور جو اس کو حمد کہتے ہوئے سنے اس پر لازم ہے وہ یرحمک اللہ کہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسحاق نامی راوی کی زبانی (روایت کے الفاظ میں) لفظ ''فحق'' (تو یہ بات

لازم ہے) نہیں سنا ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُجِيبُ بِهِ الْعَاطِسُ مَنْ يُشَمِّتُهُ بِمَا وَصَفْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ' جب چھینکنے والے کو کوئی شخص اس طریقے کے مطابق جواب دے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو چھینکنے والے پر' اسے کیا جواب دینا لازم ہوتا ہے؟

599 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فِيْ غَزَاةٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ فِيْ نَفْسِهِ، فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ: كَاَنَّكَ وَجَدْتَ فِيْ نَفْسِكَ ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ تَذْكُرَ اُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ، فَقَالَ سَالِمٌ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَوْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلْيَقُلْ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ.

ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: میں سالم بن عبید کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوا۔ حاضرین میں ایک صاحب کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے کہا: السلام علیکم' تو سالم نے کہا: تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری والدہ پر بھی سلام ہو' اس آدمی کو یہ بہت برا لگا۔ سالم نے اس سے کہا تمہیں شاید یہ بات بری لگی ہے۔ وہ بولا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میری والدہ کا تذکرہ کیا جائے۔ خواہ بھلائی کے ساتھ کیا جائے یا برائی کے ساتھ کیا جائے' تو سالم نے کہا: ہم نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔ ایک صاحب کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے کہا: السلام علیکم کہا' تو نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری والدہ پر بھی ہو؟ جب کسی شخص کو چھینک آئے' تو اسے الحمد لله على كل حال کہنا چاہئے یا الحمد لله رب العلمين کہنا چاہئے اور دوسرا شخص اس کے جواب میں يرحمك الله کہے اور وہ شخص اسے یہ کہے يغفر الله لكم (اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے)

ذِكْرُ إبَاحَةِ تَرْكِ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ اِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا

چھینکنے والا شخص جب اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا' تو اسے جواب دینے کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

600 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ اَوْ فَسَمَّتَ اَحَدَهُمَا، وَتَرَكَ الْاٰخَرَ، قَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں کو چھینک آئی' تو آپ نے ان میں سے ایک کو چھینک کا جواب دیا: اور دوسرے کو نہیں دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ تَرْكُ التَّشْمِيتِ لِلْعَاطِسِ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم نہیں ہے' جب چھینکنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا تو وہ اسے جواب دینے کو ترک کرے

601 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا اَوْ قَالَ: فَسَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ، فَقِيلَ لَهُ: رَجُلَانِ عَطَسَا، فَشَمَّتَّ اَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْاٰخَرَ؟ قَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور آپ نے دوسرے شخص کو جواب نہیں دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: دو آدمیوں کو چھینک آئی تھی۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا ہے اور دوسرے کو نہیں دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور اس نے اس کی حمد بیان نہیں کی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان دو آدمیوں کا تذکرہ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینک آئی تھی

602 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا اَشْرَفُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَعَطَسَ الشَّرِيفُ، فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، وَعَطَسَ الْاٰخَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي، وَعَطَسَ هٰذَا فَشَمَّتَّهُ؟، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا ذَكَرَ اللّٰهَ، فَذَكَرْتُهُ، وَاَنْتَ نَسِيتَ فَنَسِيتُكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے معزز حیثیت کا مالک تھا۔ معزز آدمی کو چھینک آئی' تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی۔ دوسرے شخص کو چھینک آئی'

تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے چھینک کا جواب دیا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے چھینک آئی تھی تو آپ نے مجھے تو جواب نہیں دیا۔ اس شخص کو چھینک آئی ہے تو آپ نے اسے جواب دیدیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تھا تو میں نے اس کا ذکر کیا اور تم بھول گئے تھے تو میں بھی تمہیں بھول گیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَزْكُوْمَ يَجِبُ اَنْ يُشَمَّتَ عِنْدَ اَوَّلِ عَطْسَتِهِ ثُمَّ يُعْفٰى عَنْهُ فِيمَا بَعْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس شخص کو زکام ہو اس کے حوالے سے یہ بات لازم ہے جب وہ پہلی مرتبہ چھینکے تو اسے جواب دے دیا جائے اس کے بعد اسے چھوڑ دیا جائے

603 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ.

ایاس بن سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں: مجھے میرے والد نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص کو چھینک آئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے" پھر اسے دوسری مرتبہ چھینک آئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کو زکام ہے"۔

16- بَابُ الْعُزْلَةِ

باب 16: گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعُزْلَةَ عَنِ النَّاسِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بعد سب سے افضل عمل ہے

604 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدِ الْقَارِظِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مَجْلِسٍ، فَقَالَ: اَلا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلا ؟ فَقُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: رَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى عُقِرَتْ اَوْ يُقْتَلَ، اَفَاُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: امْرُؤٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ، اَفَاُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: الَّذِيْ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلا يُعْطِيْ بِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کے سر پکڑ کر (جہاد کے لئے جائے)' یہاں تک کہ اس (گھوڑے) کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا وہ شخص قتل کر دیا جائے' کیا میں تمہیں اس سے بعد والے شخص کے بارے میں بتاؤں۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور لوگوں کے شر سے لاتعلق رکھتا ہو کیا میں تمہیں سب سے زیادہ برے شخص کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام سے مانگا جائے اور وہ نہ دے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الاعْتِزَالَ فِي الْعِبَادَةِ يَلِي الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِي الْفَضْلِ

اس بات کا تذکرہ عبادت کیلئے الگ تھلگ رہنا فضیلت کے اعتبار سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بعد ہے

605 -(سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):اَلا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ ؟ اِنَّ خَيْرَ النَّاسِ رَجُلٌ يُمْسِكُ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غَنَمِهٖ، يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا، وَاُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ، رَجُلٌ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلا يُعْطِي بِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تمہیں سب سے بہتر شخص کے بارے میں بتاؤں؟ سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر (جہاد کے لئے جاتا ہے) میں تمہیں اس کے بعد والے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں یہ وہ شخص ہے جو الگ تھلگ اپنی بکریوں میں رہتا ہے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا کرتا ہے اور میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں۔ یہ وہ شخص ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہیں دیتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الاعْتِزَالَ لِمَنْ تَفَرَّدَ بِغَنَمِهٖ مَعَ عِبَادَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا يَسْتَحِقُّ الثَّوَابَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ يُؤْذِي النَّاسَ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ علیحدگی اختیار کرنا اس شخص کے لئے جو اللہ کی عبادت کے ہمراہ اپنی بکریوں کے ساتھ الگ ہو جاتا ہے ایسا شخص اس ثواب کا مستحق بنتا ہے

جس کا ہم نے ذکر کیا ہے جبکہ وہ اپنی زبان اور ہاتھوں کے ذریعے لوگوں کو اذیت نہ پہنچائے

606 -(سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرے اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

7- كِتَابُ الرَّقَائِقِ

کتاب 7: (دلوں کو) نرم کرنے والی روایات

1- بَابُ الْحَيَاءِ

باب 1: حیا کے بارے میں روایات

607 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُولٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

مَا سَمِعَ الْقَعْنَبِيُّ مِنْ شُعْبَةَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَهُ الشَّيْخُ.

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں نے پہلی نبوت (یعنی سابقہ انبیاء علیہم السلام) کے کلام میں سے جو چیز پائی ہے اس میں سے ایک بات یہ ہے:

''جب تمہیں شرم نہ آئے' تو پھر جو چاہے کرو''۔

قعنبی نامی راوی نے شعبہ سے صرف یہی حدیث سنی ہے' یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ الْحَيَاءِ عِنْدَ تَزْيِيْنِ الشَّيْطَانِ لَهُ ارْتِكَابَ مَا زُجِرَ عَنْهُ

607- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند 5/273، والطبراني 17/651، والقضاعي 1156. عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد 4797 في الأدب: باب في الحياء، والطبراني 17/651، والقضاعي 1153 من طرق عن القعنبي عبد الله بن مسلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 621، وأحمد 4/121 و122، البخاري 3484 في أحاديث الأنبياء، وفي الأدب المفرد 1316، وأبو نعيم في الحلية 4/370، والبيهقي في السُّنن 10/192، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 83 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/121 و122 و5/273، وأبو نعيم في الحلية 4/370 من طريق سفيان الثوري، والبخاري 3483 في أحاديث الأنبياء، وفي الأدب المفرد 597 ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 3597 من طريق زهير، وابن ماجة 4183 في الزهد: باب الحياء من طريق جرير، وأبو نعيم في الحلية 8/124 من طريق فضيل بن عياض، كلهم عن منصور، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20149 عن معمر، عن الأعمش، عن أبي الضحى، عن مسروق، عن أبي مسعود. وفي الباب عن حذيفة عند أحمد 5/383 و405، وأبي نعيم في الحلية 4/371، وفي أخبار أصبهان 2/78، والخطيب في تاريخ بغداد 12/135، 136، وإسناده صحيح على شرط مسلم.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اس وقت حیا کو اختیار کرے جب شیطان اس کے سامنے اس چیز کو آراستہ کرتا ہے جس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے

608- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيمَانِ وَالْاِيمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ .

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حیا' ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور فحش گوئی' جفاء کا حصہ ہے اور جفاء جہنم میں ہوگی''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

609 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بن زيد قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيمَانِ وَالْاِيمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ .

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور فحش گوئی' جفاء کا حصہ ہے اور جفاء جہنم میں ہوگی''۔

608- إسناده حسن، محمد بن عمرو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان ص 13، وأحمد 2/501، والترمذي 2009 في البر والصلة: باب ما جاء في الحياء، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 75، وابن وهب في الجامع 73، والحاكم في المستدرك 1/52، 53 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حسن صحيح. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن ابن عمر في الحديث برقم 610. وعن أبي بكرة عند البخاري في الأدب المفرد 1314، وابن ماجة 4184 في الزهد: باب الحياء، والطبراني في الصغير 2/115، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 72، وأبي نعيم في الحلية 3/60، والطحاوي في مشكل الآثار 4/237، 238، وصححه الحاكم 1/52 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وعن عمران بن الحصين عند الطبراني في الصغير 2/11، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 76، وأبي نعيم في الحلية 3/59، 60. وعن أبي أمامة عند الحاكم في المستدرك 1/52، وصححه ووافقه الذهبي.

609- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن داوُد، فمن رجال مسلم. وتقدم قبله من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَيَاءَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ الْإِيمَانِ اِذِ الْإِيمَانُ شُعَبٌ لِاَجْزَاءٍ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس بات کا بیان کا تذکرہ' حیا ایمان کے اجزاء میں سے ایک جز ہے' کیونکہ ایمان کے اجزاء کے مختلف شعبے ہیں جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

610 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بن اَبِي السَّرِيّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فإن الحياء من الإيمان .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ دَعْهُ لَفْظَةُ زَجْرٍ يُرَادُ بها ابتداء أمر مستأنف.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں تلقین کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو' کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ''تم اسے چھوڑ دو''۔

اس سے مراد ایسی ممانعت ہے' جو معاملے کے آغاز میں نئے سرے سے ہو۔

610- حديث صحيح، ابن أبي السرى: صدوق إلا أن له أوهاما كثيرة، وقد توبع عليه كما يأتي. وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وهو عند عبد الرزاق في المصنف 20146 ، ومن طريقه أخرجه مسلم 36 في الإيمان: باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها، وابن منده في الإيمان 175 . وأخرجه مالك 3/98 في باب ما جاء في الحياء، ومن طريقه أحمد 2/56، والبخاري 24 في الإيمان: باب الحياء من الإيمان، وفي الأدب المفرد 602 ، وأبو داؤد 4795 في الأدب: باب في الحياء ، والنسائي 8/121 في الإيمان: باب الحياء ، وابن منده في الإيمان 176 عن الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي 625 ، وأحمد 2/9، ومسلم 36 أيضًا، والترمذي 2615 في الإيمان: باب ما جاء أن الحياء من الإيمان، وابن ماجة 58 في المقدمة، وابن منده 174 ، من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري 6118 في الأدب: باب الحياء ، وفي الأدب المفرد 602 ، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 73 ، والبغوي في شرح السُّنة 3594 ، وابن منده 176 من طريق عبد العزيز الماجشون، وابن منده 176 من طريق شعيب بن أبي حمزة، والطبراني في الصغير 1/263 من طريق قرة بن عبد الرحمٰن، أربعتهم عن الزهري، به.

2- بَابُ التَّوْبَةِ

باب 2: توبہ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخبرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّدَمَ تَوْبَةٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ندامت توبہ ہے

611- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (متن حدیث): كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ وَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فدل على رجل فقال إنه قتل مائة فَهَلْ لَهُ تَوْبَةٌ قَالَ نَعَمْ مَنْ يَّحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ائْتِ اَرْضَ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا نَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ نَا تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُ مَلَكٌ فِیْ صُوْرَةِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ اَيُّهُمَا كَانَ اَقْرَبَ فَهِیَ لَهٗ فَقَاسُوْهُ فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ أراد فقبضته بها ملائكة الرحمة. (0: 00)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا تھا۔ اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو اس کی رہنمائی ایک راہب کی طرف کی گئی۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے۔ راہب نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس شخص نے اس

611- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 2766 46 في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله. وأخرجه أحمد 3/20 و72، وابن ماجة 2622 في الديات: باب هل لقاتل مؤمن توبة. وسيرد برقم 615 من طريق شعبة، عن قتادة، به. ويخرج هناك.

راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد کو مکمل کر لیا پھر اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو اس کی رہنمائی ایک شخص کی طرف کی گئی۔ اس نے بتایا: اس نے ایک سو لوگوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تمہارے اور توبہ کے درمیان کون سی چیز رکاوٹ بن سکتی ہے؟ تم فلاں سرزمین میں چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی اللہ تعالیٰ کی (وہاں رہ کر) عبادت کرنا اور واپس اپنی سرزمین کی طرف نہ آنا' کیونکہ یہ برائی کی جگہ ہے۔ وہ شخص روانہ ہوا' یہاں تک کہ جب وہ نصف راستے میں پہنچا' تو اسے موت نے آلیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ شخص توبہ کرتے ہوئے خلوصِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف آتے ہوئے' ہمارے پاس آیا ہے۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی پھر ایک فرشتہ ایک انسان کی شکل میں ان کے پاس آیا۔ ان لوگوں نے اسے اپنے درمیان ثالث تسلیم کیا' تو فرشتے نے کہا: دونوں طرف کی زمین کو ناپ لو۔ ان میں سے جن کے زیادہ قریب ہو گا یہ اس کا حصہ شمار ہو گا۔ ان فرشتوں نے اس زمین کو ناپا انہوں نے اس شخص کو اس زمین کے زیادہ قریب پایا جہاں وہ جا رہا تھا' تو رحمت کے فرشتوں نے اسے قبضے میں لے لیا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا اَسْنَدَ لِلنَّاسِ خَبَرَ أَبِىْ سَعِيْدِ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ وہ روایت صحیح ہے' جس کی سند لوگوں کے سامنے بیان کی گئی ہے' جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

612 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بن نَاجِيَةَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْتَامٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بن مغول عن منصور عن خيثمة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): قِيْلَ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّدَمُ توبة قال نعم. (1: 2)

612- رجاله على انقطاعه رجال الصحيح . وسيورده المؤلف برقم 614 ، بهذا الإسناد. وله طريق اخر موصول يصح به أخرجه ابن أبى شيبة 9/361 و362، والحميدى 105 ، وأحمد 3568 و 4124 ، وابن ماجة 4252 فى الزهد: باب ذكر التوبة، والبغوى فى شرح السُّنة 1307 ، والقضاعي فى مسند الشهاب 13 و 14 ، والفسوى فى المعرفة والتاريخ 3/135 و136 و362،

والحاكم فى المستدرك 4/243، والبيهقى فى السنن 10/154 .وعن عائشة عند أحمد 6/264 ولفظه فإن التوبة من الذنب الندم والاستغفار وإسناده صحيح. وعن وائل بن حجر عند الطبرانى 22/41 وفى سنده إسماعيل بن عمرو البجلى. وعن أبى سعد الأنصارى عند الطبرانى أيضًا 22/306، وأبى نعيم 10/398، وابن مندة فى المعرفة 2/145/1،

قال الهيثمى فى المجمع 10/199: وفيه من لم أعرفه. وعن أبى هريرة عند الطبرانى فى الصغير 1/69، وانظر مجمع الزوائد 10/198-199.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ندامت توبہ ہوتی ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

613 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحِ السهمي حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا الطَّوِيلَ يَقُولُ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَدَمِ تَوْبَةٌ ؟ قَالَ نَعَمْ. (1: 2)

حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ ''ندامت توبہ ہوتی ہے'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

614 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ اَخْبَرَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مغول عن منصور عن خيثمة

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

(متن حدیث): اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ندامت توبہ ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ النَّدَمِ وَالتَّاَسُّفِ عَلَى مَا فَرَطَ مِنْهُ رَجَاءَ مَغْفِرَةِ اللهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَهُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی کوتاہیوں پر ندامت اور افسوس کے اظہار کو لازم کرلے یہ امید کرتے ہوئے کہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا

615- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حدثنا بن اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

614- إسناده ضعيف لضعف محفوظ ابن أبي توبة، وباقي رجاله رجال الصحيح وأخرجه الحاكم 4/243 . وأخرجه البزار 3239 عن عمرو بن مالك . قال الهيثمي في المجمع 10/199: رواه البزار عن شيخه عمرو بن مالك الرواسي، وضعفه غير واحد، ووثقه ابن حبان. وهذا الحديث على ضعفه شاهد لحديث ابن مسعود المتقدم . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/251 من طريق المسيب بن واضح، بهذا الإسناد. وأخرجه الخطيب في تاريخ بغداد 9/405 من طريق حسام بن مصك، عن منصور، به. وتقدم برقم 612 من طريق مخلد بن يزيد الحراني.

(متن حدیث): كَانَ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَمَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ تَقَرَّبِيْ وَاِلٰى هٰذِهِ تباعدی أقرب إلى هذه بشبر فغفر له.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے میں انسانوں کو قتل کیا تھا پھر وہ شخص روانہ ہوا تا کہ اس بارے میں دریافت کرے وہ ایک راہب کے پاس آیا۔ راہب سے دریافت کیا: کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے' تو اس نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا پھر وہ دریافت کرتا رہا' تو ایک شخص نے اس سے کہا تم فلاں بستی میں چلے جاؤ پھر اس شخص کو موت آ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا' تو اللہ تعالیٰ نے زمین کے اس (حصے) کی طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ۔ دوسرے حصے کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ' تو اس شخص کو ایک بالشت اس حصے (یعنی جہاں وہ جا رہا تھا) کے قریب پایا گیا تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ عِنْدَ السَّهْوِ وَالْخَطَأِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سہو اور خطا کے صدور کے وقت' توبہ اور اللہ کی بارگاہ میں رجوع کو لازم کر لے

616 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُو ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيمَانِ فَاَطْعِمُوا طعامكم الأتقياء وولوا معروفكم المؤمنين. (3: 28)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

615– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 3470 في أحاديث الأنبياء، ومسلم 2766 48 في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2766 47 عن عبيد الله بن معاذ العنبري، عن أبيه، عن شعبة، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم 611 من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به، فانظره.

616– إسناده ضعيف، وأخرجه أبو يعلى 1106 و 1332 من طريقين عن أبي عبد الرحمٰن المقرء عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، بهذا الإسناد. وقد تحرف أبو سليمان الليثي في 1332 إلى التيمي.

''مومن اور ایمان کی مثال ایک ایسے گھوڑے کی مانند ہے' تو اپنی کھونٹی میں ہوتا ہے وہ گھوم پھر کر پھر اسی جگہ آ جاتا ہے۔ مومن گھول جاتا ہے' تو پھر وہ واپس ایمان کی طرف آ جاتا ہے۔ لوگو! اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور اپنی اچھائیوں کا رُخ اہل ایمان کی طرف کرو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوْبَةِ فِيْ اَوْقَاتِهٖ وَاَسْبَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اوقات اور اسباب میں توبہ کو لازم کرلے

617 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَسْتَيْقِظُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ أضله بأرض فلاة . (**3**:**67**)

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جو بیدار ہو کر اس اونٹ کو پالیتا ہے' جسے وہ بے آب وگیاہ زمین میں گم کر چکا تھا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْبَعِيْرِ الضَّالِّ الَّذِيْ تُمَثَّلُ هٰذِهِ الْقِصَّةُ بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس گمشدہ اونٹ کے بارے میں ہے' جس کی مثال اس واقعے میں بیان کی گئی ہے

618 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

617- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 6309 في الدعوات: باب التوبة، ومسلم 2747 8 في التوبة: باب في الحيض على التوبة، كلاهما عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 6309 أيضًا عن إسحاق، ومسلم 2747 عن أحمد الدارمي، كلاهما عن حبان بن هلال، عن همام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/312 من طريق عمر بن إبراهيم، عن قتادة، به . 1303 من طريق إسحاق بن أبي طلحة، عن أنس. وفي الباب عن ابن مسعود في الحديث التالي. وعن أبي هريرة سيرد برقم 621 . وعن النعمان بن بشير عند مسلم 2745 . وعن البراء بن عازب عند مسلم 2746 .

618- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 1/383 عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري 6308 في الدعوات: باب التوبة، عن أبي معاوية، به. وعن شعبة وأبي مسلم، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 4/129 من طريق أبي عوانة، عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 6308 ، ومسلم 2744 3 و 4 في التوبة: باب في الحض على التوبة والفرح بها، والترمذي 2498 في صفة القيامة، وأبو نعيم في الحلية 4/129، والبغوي في شرح السُّنة 1301 و 1302 من طرق عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ الحارث بن سويد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/383، والبخاري 6308 تعليقًا .

(متن حدیث): اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلَكَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِي فَاَمُوْتُ فِيْهِ فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهِ الَّذِي اَضَلَّهَا فِيْهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَاْسِهِ عَلَيْهَا زَادُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ من هٰذَا الرَّجل . (3: 67)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کے توبہ کرنے پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جو کسی ویران سنسان' ہلاکت کا شکار کر دینے والی جگہ پر موجود ہو۔ اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو' جس پر اس کا زادراہ اس کا کھانا اور اس کی ضروریات کی چیزیں موجود ہوں اور پھر وہ شخص اس سواری کو گم کر دے' پھر وہ اس کی تلاش میں نکلے' یہاں تک کہ اسے موت آجائے' تو وہ یہ سوچے کہ میں اپنی جگہ پر واپس چلا جاتا ہوں اور وہاں فوت ہو جاؤں گا' تو وہ شخص واپس اس جگہ چلا جائے جہاں اس نے اپنی سواری کو گم کیا تھا' تو اسی حالت کے دوران اس کی آنکھ لگ جائے پھر جب وہ بیدار ہو اس کی سواری اس کے سر کے پاس موجود ہو' جس پر اس کا زادرہ اور چیزیں موجود ہوں' تو اللہ تعالیٰ تم میں کسی ایک کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ التَّوْبَةِ فِيْ جَمِيْعِ اَسْبَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے تمام معاملات میں توبہ کو لازم کرلے

619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيّ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ

(متن حدیث): يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَّالَمُوْا يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا الَّذِيْ اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَلَا اُبَالِيْ

فَذَكَرَهُ بِطُوْلِهِ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ وَكَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اِذَا حَدَّثَ بهذا الحديث حتّٰى على ركبتيه. (3: 68)

619- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه مسلم 2577 في البر والصلة، والبخاري في الأدب المفرد 490، وأبو نعيم في الحلية 5/125، 126، والحاكم في المستدرك 4/241، من طرق عن أبي مسهر، بهذا الإسناد. وليس هو من شرط الحاكم، لذا قال الذهبي: هو في مسلم. وأخرجه مسلم 2577 أيضًا من طريق مروان بن محمد الدمشقي، عن سعيد بن عبد العزيز، به. وأخرجه الطيالسي 463، وأحمد 5/160، ومسلم 2577 أيضًا، من طريق همام، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عن أبي ذر. وأخرجه عبد الرزاق 20272. وأخرجه الترمذي 2495 في صفة القيامة، وابن ماجة 4257 في الزهد: باب ذكر التوبة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات کے لئے ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے' تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو' اے میرے بندو! بیشک تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں وہ ہوں جو گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہوں اور میں اس کی پرواہ نہیں کرتا''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس کے آخر میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ ابوادریس نامی راوی جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے' تو وہ گھٹنوں کے بل جھک جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ عَلَيْهِ اِذَا تَخَلّٰى لُزُوْمُ الْبُكَاءِ عَلٰى مَا ارْتَكَبَ مِنَ الْحَوْبَاتِ وَاِنْ كَانَ بَائِنًا عَنْهَا مُجِدًّا فِيْ اِتْيَانِ ضِدِّهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ تنہا ہو' تو اپنے سے صادر ہونے والے گناہوں پر رونے کو لازم کرلے اگرچہ وہ ان سے جدا ہو

ان (گناہوں کی' ضد کی انجام دہی' یعنی توبہ کر کے بزرگی حاصل کرے

620- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ النَّخَعِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ

(متن حدیث): عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِعُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَدْ اٰنَ لَكَ اَنْ تَزُوْرَنَا فَقَالَ اَقُوْلُ يَا اُمَّهْ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا قَالَ فَقَالَتْ دَعُوْنَا مِنْ رَطَانَتِكُمْ هٰذِهِ قَالَ بن عُمَيْرٍ اَخْبِرِيْنَا بِاَعْجَبِ شَيْءٍ رَاَيْتِهِ مِنْ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَتْ لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِيْ قَالَ يَا عَائِشَةُ ذَرِيْنِيْ اَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّيْ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ قُرْبَكَ وَاُحِبُّ مَا سَرَّكَ قَالَتْ فَقَامَ فَتَطَهَّرَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ حِجْرَهُ قَالَتْ ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهُ قَالَتْ ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ الْاَرْضَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا رَآهُ يَبْكِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تَبْكِيْ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ اٰيَةٌ وَيْلٌ لِمَنْ قَرَاَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا: (اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ) الآية كلها (آل عمران: **190**).

عطا بیان کرتے ہیں میں اور عبید بن عمیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں داخل ہوئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا: تمہیں اب ہمارے ہاں آنے کا موقع ملا ہے' تو انہوں نے عرض کی: امی جان میں یہ کہوں گا' جیسے پہلے لوگوں میں

620- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو الشيخ في أخلاق النبي ص 186 عن الفريابي، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وله طريق أخرى عن عطاء عند أبي الشيخ ص 190، 191 .

سے کسی نے کہا ہے: وقفے کے ساتھ ملاکرو محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس طرح کی چکنی چپڑی باتیں ہمارے ساتھ نہ کرو۔ابن عمیر نے عرض کی: آپ ہمیں اس چیز کے بارے میں بتایئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سب سے حیرت انگیز چیز دیکھی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں پھرانہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم مجھے موقع دو تا کہ میں آج رات اپنے پروردگار کی عبادت کروں میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ کے ساتھ کو پسند کرتی ہوں اور میں اس چیز کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو اچھی لگے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگے۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے یہاں تک کہ آپ کی آنکھ کا سوراخ گیلا ہوگیا۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر آپ رونے لگے اور مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی بھیگ گئی۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر آپ روتے رہے پھر اتنی دیر تک روتے رہے کہ زمین بھیگ گئی۔پھر بلال آئے اور آپ کو (فجر کی) نماز کے لئے بلایا جب انہوں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ (ذنب) کی مغفرت کر دی ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے۔اس شخص کے لئے بربادی ہے جو اس کی تلاوت کرے اور اس میں غور و فکر نہ کرے۔(وہ آیت یہ ہے) ''آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں'' یہ مکمل آیت ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَقَعُ بِمَرْضَاةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ تَوْبَةِ عَبْدِهٖ عَمَّا قَارَفَ مِنَ الْمَآثِمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اس شخص کے لئے ہوتی ہے جو توبہ کرتا ہے اگر چہ وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہو

621- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حدثنا بن اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عَجْلَانَ مَوْلَى الْمُشْمَعِلِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حديث): ذَكَرُوا الْفَرَحَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا الضَّالَّةَ يَجِدُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الضَّالَّةِ يَجِدُهَا الرَّجُلُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ . (3: 28)

621- إسناده جيد، وأخرجه عبد الرزاق 20587 ومن طريقه أحمد 2م316، ومسلم 2675 في التوبة: باب في الحض على التوبة، والبغوي في شرح السُّنة 1300 عن معمر بن منبه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/500 من طريق موسى بن يسار، و 2/500 و534، ومسلم 2675 1 من طريق أبي صالح، ومسلم 2675 2 ، والترمذي 3538 في الدعوات: باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، وابن ماجة 4247 في الزهد: باب ذكر التوبة من طريق الأعرج، ثلاثتهم عن أبي هريرة. وفي الباب عن أنس تقدم برقم 618 . وعن ابن مسعود تقدم برقم 619 .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خوشی کا ذکر کیا پھر انہوں نے ایسی گمشدہ چیز کا ذکر کیا جسے کوئی شخص پالیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جتنا کوئی شخص بے آب وگیاہ جگہ پر اپنی گمشدہ چیز کو پا کر ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَوْبَةَ الْمَرْءِ بَعْدَ مُوَاقَعَتِهِ الذَّنْبَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ تُخْرِجُهُ عَنْ حَدِّ الْاِصْرَارِ عَلَى الذَّنْبِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا گناہ کے ارتکاب کے بعد کسی بھی وقت پر توبہ کر لینا اسے گناہ کرنے پر اصرار کرنے کی حد سے نکال دیتا ہے

622- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ اَيْ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اَوْ قَالَ عَمِلْتُ عَمَلًا فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ عَمِلَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا اٰخَرَ اَوْ قَالَ عَمِلَ ذَنْبًا اٰخَرَ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ عَمِلْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ عَمِلَ ذَنْبًا اٰخَرَ اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا اٰخَرَ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ عَمِلْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَعْمَلْ مَا شَآءَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے گناہ کا ارتکاب کیا پھر وہ بولا: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے ایک عمل کیا ہے' تو میری مغفرت کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا وہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہوں کی مغفرت کر سکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے' تو میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی پھر اس شخص نے دوسرے گناہ کا ارتکاب کیا۔ (راوی کو شک ہے

622- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجالُه ثِقاتٌ رجال الشيخين غيرَ الحسن بن محمد بن الصباح فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد 2/296 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 4/242 على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/405و 492 عن عفان، والبخاري 7507 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) من طريق عمرو بن عاصم، ومسلم 2758 30 في التوبة: باب قبول التوبة من الذنوب، والبيهقي في السُّنن 10/188 من طريق أبي الوليد الطيالسي، ثلاثتهم عن همام، بهذا الإسناد. وسيرد برقم 625 من طريق حماد بن سلمة، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به.

کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے دوسرا گناہ کیا' تو اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے' تو میری مغفرت کردے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہوں کی مغفرت کرسکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کرسکتا ہے' تو میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی پھر اس شخص نے دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کیا۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی اور گناہ کا ارتکاب کیا پھر اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے' تو میری مغفرت کردے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہوں کی مغفرت بھی کرسکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کرسکتا ہے۔ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنارہا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ہے اب وہ جو چاہے عمل کرے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلتَّائِبِ الْمُسْتَغْفِرِ لِذَنْبِهٖ اِذَا عَقِبَ اسْتِغْفَارَهٗ صَلَاةٌ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی مغفرت کرنا' جو توبہ کرتا ہے' اور اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہے جبکہ وہ مغفرت طلب کرنے کے بعد نماز بھی پڑھے

623- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَنْفَعَنِي حَتّٰى حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ اِذَا حَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَاِنْ حَلَفَ صَدَّقْتُهُ وَاَنَّهُ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ. (00: 00)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنتا تھا' تو اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا تھا وہ اس کے ذریعے مجھے نفع عطا کردیتا تھا' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے

623- إسناده حسن من أجل أسماء بن الحكم الفزاري، وباقي رجاله ثقات على شرط البخاري. وأخرجه أبو داوُد 1521 في الصلاة: باب في الاستغفار، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/10 عن أبي كامل، والترمذي 406 في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة عند التوبة و 3006 في التفسير: باب ومن سورة آل عمران، عن قتيبة بن سعيد، والمروزي في مسند أبي بكر 11 من طريق عبد الواحد بن غياث، والبغوي في شرح السُّنة 1015 من طريق عفان بن مسلم، كلهم عن أبي عوانة، به. وأخرجه الحميدي 1 عن سفيان بن عيينة، عن مسعر بن كدام، عن عثمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1، وأحمد 1/8، 9، والمروزي في مسند أبي بكر 10، والطبري 7853 في الإقامة: باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، والمروزي في مسند أبي بكر 9، والطبري 7854 من طريق سفيان الثوري ومسعر بن كدام، ثلاثتهم عن عثمان بن المغيرة، به. وأخرجه الحميدي 5، والطبري 7855 من طريق سعد بن سعيد بن أبي سعيد المقبري.

کوئی شخص جب بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث میرے سامنے بیان کرتا تھا' تو میں اس سے حلف لیا کرتا تھا اگر وہ حلف اٹھالیتا' تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو بھی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر وہ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرلے اور پھر اس گناہ کی مغفرت اللہ تعالیٰ سے طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کو مغفرت عطا کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَ التَّائِبِ الْمُسْتَغْفِرِ وَإِنْ لَمْ يَتَقَدَّمِ اسْتِغْفَارَهُ صَلَاةٌ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے اور مغفرت طلب کرنے والے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے اگر چہ اس کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے نماز نہ ہو

624- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَنَانٍ بِمَنْبِجَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ فِىْ اٰخَرِيْنَ قَالَا حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَوْ سَعِيْدٍ اَوْ كِلَاهُمَا شَكَّ حَامِدٌ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِى اللّٰهَ وَتُوبِىْ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ .

توضیح مصنف: مَا رَوَى وَائِلٌ عَنِ ابْنِهِ اِلَّا ثلاثة أحاديث قاله الشيخ. (00: 00)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا' تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور توبہ کرو' کیونکہ بندہ جب گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

وائل نے اپنے صاحبزادے کے حوالے سے صرف تین روایات ذکر کی ہیں۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى التَّائِبِ الْمُعَاوِدِ لِذَنْبِهِ بِمَغْفِرَةٍ كُلَّمَا تَابَ وَعَادَ يَغْفِرُ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ دوبارہ توبہ کر کے گناہ کرنے والے شخص پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس کی مغفرت کر دیتا ہے' جب بھی وہ دوبارہ گناہ کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ مغفرت کر دیتا ہے

625 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأعلى بن حماد عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

624- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/264 من طريق سفيان بن عيينة . وهو جزء من حديث الإفك المطول سيورده المؤلف في مناقب الصحابة برقم 7068 تحت عنوان: ذِكْرُ اِنْزَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاٰىَ فِىْ براءة عائشة رضى الله عنها قذفت به. ويرد تخريجه هناك.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث):اَذْنَبَ عَبْدِىْ ذَنْبًا فَقَالَ اَىْ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَقَالَ اَذْنَبَ عَبْدِىْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَيَاْخُذُ بِالذُّنُوْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَىْ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَقَالَ اَذْنَبَ عَبْدِىْ وَعَلِمَ اَنَّ رَبَّهُ يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ قَوْلُهُ اعْمَلْ مَا شِئْتَ لَفْظَةُ تَهْدِيدٍ اُعْقِبَتْ بِوَعْدٍ يُرِيْدُ بِقَوْلِهِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ اَىْ لَا تَعْصِ وَقَوْلُهُ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ يُرِيْدُ إِذَا تُبْتَ.

۞۞ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ان کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' پھر وہ یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی مغفرت بھی کرسکتا ہے اور گناہوں پر گرفت بھی کرسکتا ہے۔ پھر وہ بندہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی مغفرت بھی کرسکتا ہے اور گناہوں پہ گرفت بھی کرسکتا ہے۔ (اے میرے بندے!) تم جو چاہو عمل کرو' میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ: ''تم جو چاہو عمل کرو'۔

یہ تہدید کے الفاظ ہیں جس کے عقب میں وعدہ ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے مراد: ''تم جو چاہو عمل کرو''۔

اس سے مراد یہ ہے: تم نافرمانی نہ کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ''میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے'' اس سے مراد یہ ہے' جب تم توبہ کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَغْفِرُ ذُنُوْبَ التَّائِبِ كُلَّمَا اَنَابَ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ بِالْإِشْرَاكِ بِهِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے شخص کے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے' جب بھی (توبہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتا ہے

625- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم 2758 في التوبة: باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة، عن عبد الأعلى بن حماد بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/492 عن بهز، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 622 .

جبکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان شرک کرنے کے حوالے سے حجاب نہ آ جائے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

626 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قِيْلَ وَمَا يَقَعُ الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. (2:1)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مغفرت کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہیں ہوتا دریافت کیا گیا: حجاب واقع ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ آدمی ایسی حالت میں مرے کہ وہ مشرک ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَكْحُوْلًا سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ اُسَامَةَ كَمَا سَمِعَهٗ مِنْ اُسَامَةَ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مکحول نامی راوی نے یہ روایت عمر بن نعیم سے سنی ہے، جو اسامہ سے منقول ہے بالکل اسی طرح جس طرح انہوں نے یہ روایت اسامہ سے بھی سنی ہے

627- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا وُقُوْعُ الْحِجَابِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. (2:1)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مغفرت اس وقت تک کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہیں ہوتا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حجاب کے واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ مشرک ہو''۔

626- إسناده ضعيف . ورواه البخاری فی التاريخ الكبير 2/21 . وانظر الإسناد الآخر فی الرواية التالية.

627- إسناده ضعيف لجهالة عمر بن نعيم وشيخه أسامة بن سلمان، ومع هذا صححه الحاكم 4/257، ووافقه الذهبی . وأخرجه علی بن الجعد فی مسنده 3527 ، وأحمد 5/174، والبزار 3242 من طرق عن عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/174 من طريق عصام بن خالد، والبزار 3241 من طريق أبی داوٗد . وأورده الهيثمی فی مجمع الزوائد 10/198، وذكره السيوطی فی الجامع الكبير 1/186، وزاد نسبته إلى الضياء المقدسی.

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى التَّائِبِ بِقَبُولِ تَوْبَتِهِ كُلَّمَا اَنَابَ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ حَالَةَ الْمَنِيَّةِ بِهِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے شخص پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے جب بھی وہ رجوع کرتا ہے جبکہ اس پر موت کے قریب نزع کا عالم طاری نہ ہوا ہو

628 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يقبل توبة العبد ما لم يغرغر .(00: 00)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَوْبَةَ التَّائِبِ اِنَّمَا تُقْبَلُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا لَا بَعْدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ توبہ کرنے والے شخص کی توبہ قبول ہوتی ہے جب بھی وہ اس کی طرف سے آتی ہے لیکن یہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تک ہے اس کے بعد نہیں ہوگا

629 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ .(00: 00)

628- إسناده حسن من أجل ابن ثوبان، وباقي رجاله ثقات. وهو في مسند علي بن الجعد 3529 ، ومن طريقه أخرجه البغوي في شرح السُّنة 1306 . وأخرجه أحمد 2/132، وأبو نعيم في الحلية 5/190 من طريق علي بن عياش وعصام بن خالد، وأحمد 2/153 عن أبي داوٗد الطيالسي، والترمذي 3537 في الدعوات: باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، وابن ماجة 4253 في الزهد: باب ذكر التوبة من طريق الوليد بن مسلم، والحاكم 4/257 وحسنه الترمذي، وصححه الحاكم والذهبي . وفي الباب عن عبادة بن الصامت عند الطبري 8858 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1085 وإسناده منقطع. وعن رجل من الصحابة عند أحمد 3/425، وسنده ضعيف.

629- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن رجاء ' فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 2/427 و495 و506 و507، ومسلم 2703 في الذكر: باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه، والبغوي في شرح السُّنة 1299 من طرق عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/275، والطبري 14220 من طريق عبد الرزاق، عن مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ . وأخرجه أحمد 2/395 من طريق هوذة، عن عوف، عن ابن سيرين، به . وله طرق أخرى عن أبي هريرة عند الطبري 14203 و 14209 و 14210 و 14212 و 14219 و 14225 . وفي الباب عن صفوان بن عسال المرادي عند الطبري 14206 و 14207 و 14208 و 14216 و 14218 وأحمد 4/240 وأبي داوٗد الطيالسي 160 وابن ماجة 4070 والترمذي 3536 .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کی طرف سے سورج نکلنے سے پہلے توبہ کر لے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا عَلَى الْمُسْلِمِ التَّائِبِ اِذَا خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِهِمَا بِإِدْخَالِ النَّارِ فِي الْقِيَامَةِ مَكَانَهُ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والے مسلمان پر یہ فضل کیا ہے کہ جب وہ دنیا سے ان دونوں چیزوں (یعنی توبہ اور اسلام) کے ہمراہ نکلتا ہے

تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جگہ کسی یہودی یا عیسائی کو جہنم میں داخل کر دے گا

630 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِىْ سَعِيْدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ. (1: 2)

عون بن عبداللہ اور سعید بن ابوبردہ بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے ابوبردہ کو عمر بن عبدالعزیز کو اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی یہودی یا عیسائی کو جہنم میں داخل کر دیتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ان سے اس اللہ کے نام کی قسم لی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ انہوں نے تین مرتبہ ان سے یہ قسم لی کہ ان کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی تو انہوں نے یہ قسم اٹھالی۔

سعید نامی راوی نے مجھے یہ حدیث بیان نہیں کی ہے کہ انہوں نے ان سے قسم لی تھی تاہم انہوں نے عون کے بیان کا انکار بھی نہیں کیا۔

630- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عون بن عبد الله فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 2767 50 في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتلهن عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. ومن طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، عن همام، به. وأخرجه الطيالسي 499 عن همام، عن سعيد بن أبي بردة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2767 49 عن ابن أبي شيبة. وأخرجه مسلم 2767 51 من طريق غيلان بن جرير.

3- بَابُ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

باب 3: اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا' مسلمان شخص کے اچھی طرح عبادت کرنے کا حصہ ہے

631 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ العبادة . (00: 00)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(اللہ تعالیٰ کے بارے میں)''اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت کا حصہ ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِالْمَعْبُودِ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَنْفَعُ فِى الْاٰخِرَةِ لِمَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اپنے معبود کے بارے میں اچھا گمان رکھنا آخرت میں بھی فائدہ دے گا یہ اس کے لئے ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہو

632 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

631–وأخرجه أحمد 2/297 و304 و407 و491، وأبو داؤد 4993 في الأدب: باب في حسن الظن، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/359، والترمذي 3604 في الدعوات، من طريق صدقة بن موسى، عن محمد بن واسع، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 4/241 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وهو وهم منهما.

632– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم 192 في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، وابن مندة في الإيمان 860 ، وأبو نعيم في الحلية 2/315 و6/253، والبغوي في شرح السُّنة 4362 . وفي الباب عن أبي هريرة عند الترمذي 2599 في صفة جهنم، والبغوي في شرح السُّنة 4363 من طريق ابن المبارك .

(متن حدیث):يَخْرُجُ رَجُلَانِ مِنَ النَّارِ فَيُعْرَضَانِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمَا إلى النار فليلتفت اَحَدُهُمَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا كَانَ هٰذَا رَجَائِي قَالَ وَمَا كَانَ رَجَاؤُكَ قَالَ كَانَ رَجَائِي اِذْ اَخْرَجْتَنِي مِنْهَا اَنْ لَا تُعِيْدَنِي فيرحمه الله فيدخله الجنة . (00: 00)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی جہنم سے نکلیں گے انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر انہیں جہنم کی طرف جانے کا حکم ہوگا' تو ان میں سے ایک مڑ آئے گا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس بات کی امید نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تمہیں کس بات کی امید تھی؟ وہ عرض کرے گا مجھے اس بات کی امید تھی کہ جب' تو نے مجھے اس (جہنم) سے نکال دیا ہے' تو اب' تو مجھے دوبارہ اس میں داخل نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا اور اسے جنت میں داخل کردے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الثِّقَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِحُسْنِ الظَّنِّ فِيْ اَحْوَالِهِ بِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں اطلاع ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور اپنے احوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھے

633 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ حَدَّثَنَا حَيَّانُ اَبُو النَّضْرِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):قَال اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فليظن بي ما شاء . (3: 68)

حضرت واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ اب اس کی مرضی ہے وہ میرے بارے میں جو چاہے گمان کرے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ سُوْءِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ كَثُرَتْ حَيَاتُهُ فِي الدُّنْيَا

633- إسناده صحيح وأخرجه ابن المبارك في الزهد 909 ومن طريقه الدارمي 2/305، والطبراني في الكبير 22/ 210، والدولابي في الكنى 2/137، 138، وأخرجه أحمد 3/491 عن الوليد بن مسلم، و 4/106، والطبراني 22/ 210 من طريق أبي المغيرة . وأخرجه أحمد 3/491، والطبراني 22/ 211 من طريق الوليد بن مسلم. وسيرد بعده من طريق صدقة بن خالد، وبرقم 641 من طريق يزيد بن عبيدة، عن حيان أبي النضر، به . وفي الباب عن جابر سيرد برقم 636 و 637 و 638 . وعن أبي هريرة سيرد برقم 639 . وعن أنس عند أحمد 3/210 و277، وأورده الهيثمي في المجمع 2/319، وقال: رواه أحمد وفيه ابن لهيعة، وفيه كلام.

اس روایت کا تذکرہ' جواس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برے گمان سے لاتعلق رہے اگر چہ دنیا میں اس کی زندگی زیادہ ہوجائے

634 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ حَدَّثَنِي حَيَّانُ اَبُو النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بِنِ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ فَلْيَظُنَّ بِیْ مَا شاء . (3: 68)

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ اب وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان کر لے''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ مَا اَمَّلَ وَرَجَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ مسلمان بندے کووہی کچھ عطا کرتا ہے' جووہ بندہ (اللہ تعالیٰ سے خواہش اور امید رکھتا ہے)

635 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الدِّمَشْقِيُّ بِجُرْجَانَ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بن الغاز قال حدثنا حيان بن أبو النضر قال سمعت واثلة بن الأسقع يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ فَلْيَظُنَّ بِیْ مَا شَآءَ . (00: 00)

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ اب وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان کر لے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُسْلِمِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِمَعْبُوْدِهٖ مَعَ قِلَّةِ التَّقْصِيرِ فِي الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان کو یہ حکم ہے کہ وہ نیکیوں میں اپنی کوتاہیوں کے ہمراہ اپنے پروردگار کے بارے میں حسن ظن رکھے

634- حديث صحيح، وهو مكرر ما قبله.

635- حديث صحيح، وهو مكرر ما قبله.

636 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ

(متن حدیث):لَا يَمُوتَنَّ أحدكم إلا وهو يحسن بالله الظن . (1: 94)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز فوت نہ ہو مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو''۔ (یعنی تم میں سے ہر ایک شخص کو مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے)۔

ذِكْرُ الْحَثِّ عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ

637 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ

(متن حدیث):مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَمُوتَ اِلَّا وظنه بالله حسن فليفعل .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو شخص یہ کر سکے کہ وہ مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھ سکے تو اسے ایسا کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ حَثِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ بِمَعْبُودِهِمْ جَلَّ وَعَلَا

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے معبود کے بارے میں حسن ظن رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ

638- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ

636- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/293 عن يحيى بن آدم، و2/330 عن عبد الرزاق، كلاهما عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1779 ، ومسلم 2877 81 في الجنة وصفة نعيمها: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، وأبو داؤد 3113 في الجنائز: باب ما يستحب من حسن الظن بالله تعالى عند الموت، وابن ماجة 4167 في الزهد: باب التوكل واليقين، وأبو نعيم في الحلية 5/78، والبيهقي في السُّنن 3/378، والبغوي في شرح السُّنة 1455 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/325 و334 و390، ومسلم 2877 82 ، والبيهقي في السُّنن 3/378 من طريق أبي الزبير، عن جابر. وانظر 637 و 638 .

637- إسناده حسن، جعفر بن مهران السباك، ذكره المؤلف في الثقات 8/160، 161، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/121 من طريق سعد بن زنبور، عن الفضيل بن عياض، بهذا الإسناد. وانظر 636 و 638 .

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ

(متن حدیث): لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وهو يحسن الظن بالله جل وعلا. (5: 4)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''کوئی بھی شخص ہرگز فوت نہ ہو' مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔ (یعنی تم میں سے ہر شخص کو مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعْطِي مَنْ ظَنَّ مَا ظَنَّ اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ گمان کرنے والے شخص کو اس کے گمان کے مطابق عطا کرتا ہے اگر (بھلائی کا گمان ہوتا ہے' تو بھلائی اور اگر برائی کا گمان ہوتا ہے' تو برائی ملتی ہے)

639 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَذَكَرَ بن سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهُ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ اِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهُ وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَبُوْ يُوْنُسَ هٰذَا اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ تَابِعِيٌّ. (8: 88)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اگر وہ بھلائی کا گمان رکھتا ہے' تو وہ اسے مل جائے گی اور اگر وہ برائی کا گمان رکھتا ہے' تو وہ اسے مل جائے گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو یونس نامی راوی کا نام سلیم بن جبیر ہے' اور یہ تابعی ہے۔

638- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 2877 في الجنة وصفة نعيمها: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد.

639- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/391 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/445 و539، ومسلم 2675 19 في الذكر والدعاء: باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله، والترمذي 2388 في الزهد: باب ما جاء في حسن الظن بالله تعالى، من طريق جعفر بن برقان، عن يزيد الأصم، عن أبي هريرة، بلفظ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَأَنَا مَعَهُ إذا دعاني. وأخرجه أحمد 2/315، والبغوي في شرح السُّنة 1252 من طريق همام، والبخاري 7505 في التوحيد: باب (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُبَدِّلُوْا كَلامَ اللّٰهِ) من طريق الأعرج، كلاهما عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 811 و 812 من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة، به، فانظره.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مَقْرُوْنًا بِالْخَوْفِ مِنْهُ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ حسن ظن جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے' لازم یہ ہے

وہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے ساتھ ملا ہونا چاہئے

640 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِیْ عَنْ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): وَعِزَّتِیْ لَا اَجْمَعُ عَلٰی عَبْدِیْ خَوْفَيْنِ وَاَمْنَيْنِ اِذَا خَافَنِیْ فِی الدُّنْيَا اَمَّنْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِذَا اَمِنَنِیْ فِی الدُّنْيَا اَخَفْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اپنی عزت کی قسم ہے میں اپنے کسی بندے پر دوطرح کا خوف اور دوطرح کا امن اکٹھا نہیں کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے خوف رکھے گا' تو میں قیامت میں اسے امن عطا کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے مامون رہے گا' تو میں قیامت میں اسے خوف میں مبتلا کروں گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَحْسَنَ بِالْمَعْبُوْدِ كَانَ لَهٗ عِنْدَ ظَنِّهٖ وَمَنْ اَسَاءَ بِهِ الظَّنَّ كَانَ لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ'' جو شخص معبود کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے' تو وہ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہے' اور جو شخص برا گمان رکھتا ہے' تو وہ اس کے مطابق ہوتا ہے

641 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ حَيَّانَ اَبِی النَّضْرِ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجْتُ عَائِدًا لِيَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ فَلَقِيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ وَهُوَ يُرِيْدُ عِيَادَتَهٗ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى وَاثِلَةَ بَسَطَ يَدَهٗ وَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَاثِلَةُ حَتّٰی جَلَسَ فَاَخَذَ يَزِيْدُ بِكَفَّیْ وَاثِلَةَ فَجَعَلَهُمَا عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ لَهٗ وَاثِلَةُ كَيْفَ ظَنُّكَ بِاللّٰهِ قَالَ ظَنِّیْ بِاللّٰهِ وَاللّٰهِ حَسَنٌ قَالَ فَاَبْشِرْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی

640- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، وله شاهد مرسل بسند صحيح عند ابن المبارك في الزهد برقم 157 .

641- إسناده صحيح، وأخرجه الطبراني في الكبير 22/ 209 من طريق أبي توبة الربيع بن نافع، عن محمد بن مهاجر، بهذا الإسناد . دون ذكر قصة عيادة يزيد بن الأسود. وأخرجه الطبراني في الكبير 22/ 215 ، وفي الأوسط 104 كما في مجمع البحرين ، من طريق عمرو بن واقد، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ واثلة بن الأسقع. وتقدم برقم 633 و 634 و 635

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ اِنْ ظَنَّ خَيْرًا وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا . (1: 95)

حیان ابونضر بیان کرتے ہیں: میں یزید بن اسود کی عیادت کرنے کے لئے روانہ ہوا' تو میری ملاقات حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہوئی وہ بھی ان کی عیادت کے لئے جا رہے تھے ہم یزید کے پاس پہنچے جب انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' تو اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور ان کی طرف اشارہ کرنے لگے۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آگے ہوئے اور تشریف فرما ہوئے' تو یزید نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور ان دونوں کو اپنے چہرے پر رکھا۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہارا گمان کیا ہے؟ یزید نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرا گمان اچھا ہے' تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خوشخبری قبول کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ خواہ وہ بھلائی کا گمان رکھے خواہ وہ برائی کا گمان رکھے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِاَنْوَاعِ النِّعَمِ عَلٰى مَنْ يَّسْتَوْجِبُ مِنْهُ اَنْوَاعَ النِّقَمِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت ان لوگوں کو مختلف طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں' جن لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ ان پر مختلف طرح کا عذاب ہو

642- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ يَجْعَلُوْنَ لَهٗ نِدًّا وَيَجْعَلُوْنَ لَهٗ وَلَدًا وهو فى ذلك يرزقهم ويعافيهم ويعطيهم . (3: 66)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص کسی بھی تکلیف دہ بات کو سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر نہیں کرتا' لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔ لوگ اس کی اولاد قرار دیتے ہیں اور وہ اس کے باوجود ان لوگوں کو رزق دیتا ہے۔ ان کو عافیت دیتا ہے ان کو (مختلف طرح کی نعمتیں) عطا کرتا ہے''۔

642- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه البخاري 6099 في الأدب: باب الصبر في الأذى، عن مسدد بن مُسَرْهَد، والنسائي في النعوت في الكبرى كما في تحفة الأشراف 6/424 عن عمرو بن علي، كلاهما عن يحيى القطان، عن سفيان الثوري، عن الأعمش، به، بزيادة سفيان بين القطان والأعمش. وأخرجه أحمد 4/395 و401 و405، والبخاري 7378

4- بَابُ الْخَوْفِ وَالتَّقْوَى

باب 4: خوف اور تقویٰ کے بارے میں روایات

643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ .

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ لَمَّا قُبِرَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ طِبْتَ اَبَا السَّائِبِ فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ فَقَالَتْ اَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ مَا رَاَيْنَاهُ اِلَّا خَيْرًا وَهَا اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا يُصْنَعُ بِي .

قَالَ عَمْرٌو: وَسَمِعَهُ اَبُو النَّضْرِ مِنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ .

ابونضر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو جب دفن کر دیا گیا' تو ام العلاء نے کہا: اے ابوسائب! آپ نے جنت میں ٹھکانہ بنالیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی یہ بات سنی' تو ارشاد فرمایا: یہ کون عورت ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری مراد کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں عثمان بن مظعون' ہمیں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے' لیکن میں اللہ کا رسول ہوں' لیکن اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

عمرو کہتے ہیں ابونصر نامی راوی نے یہ روایت خارجہ بن زید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سنی ہے۔

644 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

643- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/436 عن يونس بن محمد، وأخرجه عبد الرزاق 20422 ومن طريقه أحمد 6/436، والطبراني في الكبير /25 337 عن معمر، وأخرجه أحمد 6/436، والبخاري 3929 في مناقب الأنصار: باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، والطبراني /25 338 من طريق إبراهيم بن سعد، والبخاري 1243 في الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت، و 7003 في التعبير: باب رؤيا النساء، من طريق عقيل، و 2687 في النساء، من طريق شعيب، و 7018 في التعبير: باب العين الجارية في المنام، وابن سعد في الطبقات 3/398 من طريق معمر، والطبراني /25 339 .

(متن حدیث):اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِي هٰذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوقِ حَتّٰى وَقَعَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلٰى عاتقه على رجليه. (3: 79)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں''۔

(حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری اس جگہ پر ہوتے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ میں تھے' تو بازار کے لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن لیتے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر موجود چادر گر کر آپ کے پاؤں میں آ گئی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الِانْتِسَابَ اِلَى الْاَنْبِيَاءِ لَا يَنْفَعُ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يَنْتَفِعُ الْمُنْتَسِبُ اِلَيْهِمْ اِلَّا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' انبیاء کی طرف نسبت کرنا آخرت میں فائدہ نہیں دے گا ان کی طرف نسبت صرف اسی شخص کو فائدہ دے گی' جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو

645- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):يَاْخُذُ رَجُلٌ بِيَدِ اَبِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرِيْدُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ فَيُنَادٰى اَلَا اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا مُشْرِكٌ قَالَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَبِيْ قَالَ فَيُحَوَّلُ فِيْ صُوْرَةٍ قَبِيحَةٍ وَرِيحٍ مُنْتِنَةٍ فَيَتْرُكُهُ.

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ وَلَمْ يَزِدْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کا ہاتھ پکڑے گا وہ اسے جنت میں لے جانا چاہے گا' تو پکار کر کہا جائے گا۔ خبردار! جنت میں کوئی مشرک داخل نہیں ہوگا' تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ میرا باپ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اس کے باپ کو انتہائی بدصورت اور بدبودار کر دیا جائے گا' تو وہ شخص اسے چھوڑ دے گا''۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ یہ کہا کرتے تھے: اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام (اور ان کے والد) کا معاملہ ہے'

644- إسناده حسن من أجل سماك- وأخرجه أحمد في المسند 4/268 و272، والدارمي 2/330 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في الزهد ص 29 من طريق أبي الأحوص، عن سماك، به. وسيعيده المؤلف برقم 667.

645- إسناده صحيح على شرط البخاري. أحمد بن المقدام من شرط البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وقد أورده المؤلف برقم 252

تاہم نبی اکرم ﷺ نے اس کے علاوہ مزید کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَوْلَادَ فَاطِمَةَ لَا يَضُرُّهُمُ ارْتِكَابُ الْحَوْبَاتِ فِي الدنيا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَنْ بَعْلِهَا وَعَنْ وَلَدِهَا وَقَدْ فَعَلَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کو دنیا میں کیے جانے والے کسی بھی گناہ کے ارتکاب کا نقصان نہیں ہوگا

اللہ تعالیٰ ان سے' ان کے شوہر (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے اور ان کی اولاد سے راضی ہو اور اللہ تعالیٰ ایسا کر چکا ہے (یعنی ان سے وہ راضی ہے)

646 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) (الشعراء: **214**) جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَلِبَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا إلا أن لك رحما سأبلها ببلالها .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ هٰذَا مَنْسُوْخٌ اِنَّ فِيْهِ اَنَّهُ لَا يَشْفَعُ لِاَحَدٍ واخْتِيَارُ الشَّفَاعَةِ كَانَتْ بالمدينة بعده. (5: 45)

۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے قریش کو اکٹھا کیا آپ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' کیونکہ میں تمہارے حوالے سے کسی نقصان یا نفع کا مالک نہیں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے عبد مناف کی اولاد سے بھی یہی بات کہی۔ عبدالمطلب کی اولاد سے بھی یہی بات کہی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے محمد کی صاحبزادی فاطمہ! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' کیونکہ میں تمہیں کوئی نقصان یا نفع پہنچانے کا مالک نہیں ہوں' البتہ میری تمہارے ساتھ رشتے داری ہے۔ اس کا فائدہ میں تمہیں پہنچاؤں گا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منسوخ ہے' کیونکہ اس میں' تو یہ مذکور ہے کہ کوئی شخص کسی کے لئے شفاعت نہیں

646– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير حكيم بن سيف الرقي، وأخرجه الترمذي 3185 في التفسير: باب ومن سورة الشعراء . وأخرجه أحمد 2/333 من طريق مسعر، و 360 من طريق زائدة، و 361 من طريق شيبان، و 519 من طريق أبي عوانة، ومسلم 204 في الإيمان: باب في قوله تعالى: (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) ، والنسائي 6/248 في الوصايا: باب إذا أوصى لعشيرته الأقربين.

کرے گا‘ لیکن (نبی اکرم ﷺ کو) بعد میں مدینہ منورہ میں شفاعت کا اختیار مل گیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَوْلِيَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ دُوْنَ اَقْرِبَائِهٖ اِذَا كَانُوْا فَجَرَّةً

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھی پرہیزگار لوگ ہوں گے آپ کے قریبی رشتے دار مراد نہیں ہیں‘ جبکہ وہ گناہگار رہوں

647 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَشِيطٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ رُهَيْمٍ بَغْدَادِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُوْنِيِّ

(متن حدیث): عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيْهِ مُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا لَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ وَقَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ خَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: اِنَّ اَهْلَ بَيْتِيْ هٰؤُلَاءِ يَرَوْنَ اَنَّهُمْ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ وَاِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا حَيْثُ كَانُوا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اُحِلُّ لَهُمْ فَسَادَ مَا اَصْلَحْتَ وَايْمُ اللّٰهِ لَيَكْفَؤُوْنَ اُمَّتِيْ عَنْ دِيْنِهَا كَمَا يُكْفَاُ الْإِنَاءُ فِي الْبَطْحَاءِ .(3: 66)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا‘ تو نبی اکرم ﷺ انہیں تلقین کرنے کے لئے ان کے ساتھ نکلے۔ حضرت معاذ اس وقت سوار تھے جب کہ نبی اکرم ﷺ ان کی سواری کے نیچے (پیدل) چل رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے‘ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”اے معاذ! ہوسکتا ہے اس سال کے بعد تمہاری مجھ سے ملاقات نہ ہو۔ ہوسکتا ہے‘ اب کی بار تمہارا گزر میری قبر اور میری مسجد کے پاس سے ہو‘ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی جدائی کے خوف سے رونے لگے پھر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت یہ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ باقی سب لوگوں کے مقابلے میں میرے زیادہ قریب ہیں‘ حالانکہ میرے سب سے زیادہ قریب پرہیزگار لوگ ہیں‘ خواہ وہ جو کوئی بھی ہوں اور خواہ وہ جہاں کہیں بھی رہتے ہوں۔ اے اللہ! میں ان کے لئے ایسی کسی چیز کے فساد کو حلال قرار نہیں دیتا جسے‘ تو نے صالح

647– إسناده قوي، وأخرجه أحمد 5/235، والطبراني في الكبير 20/ 241 عن أحمد بن عبد الوهاب بن نجدة الحوطي، كلاهما عن أبي المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/235، والطبراني في الكبير 20/ 242، والبيهقي في السُّنن 10/86 من طريق أبي اليمان، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 9/22، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال الإسنادين. وأورده الهيثمي أيضًا 10/231، 232، واقتصر في نسبته على الطبراني، وقال: إسناده جيد. وأخرج البخاري 5990 في الأدب؛ ومسلم 215 في الإيمان، وأحمد 4/203

قرار دیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ میری امت کے دین کے حوالے سے اسی طرح اوندھے ہوں گے' جس طرح میدان میں برتن کو الٹا دیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِ كَانَ هُوَ الْكَرِيْمُ دُوْنَ النَّسِيْبِ الَّذِیْ يُقَارِفُ مَا حُظِرَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس چیز کے حوالے سے ڈرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہے' تو وہ کسی صاحب نسب شخص کے مقابلے میں زیادہ معزز ہے

جو صاحب نسب ممنوعہ چیزوں کا مرتکب ہوتا ہے

648 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ

(متن حدیث): عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ: اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَسْنَا عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ: فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ فِی الْاِسْلَامِ إذا فقهوا . (3: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو' لوگوں نے عرض کی: ہم اس کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم عربوں کے بڑوں کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ تم میں سے جو لوگ زیادہ بہتر (شمار ہوتے ہیں) وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔

ذِكْرُ رَجَاءِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ غَلَبَتْ عَلَيْهِ حَالَةُ خَوْفِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى حَالَةِ الرَّجَاءِ

ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جس پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی کیفیت' امید کی کیفیت پر غالب ہو

648- إسناده صحيح على شرط البخاری، فإن محمد بن سنان- من رجال البخاری، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه البخاری 3374 فی أحاديث الأنبياء : باب (اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ) من طريق المعتمر بن سليمان، و 3383 باب قول الله تعالى: (لَقَدْ كَانَ فِیْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِلسَّائِلِيْنَ)، و 4689 فی التفسير: باب (لَقَدْ كَانَ فِیْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِلسَّائِلِيْنَ) من طريق أبی أسامة وعبيدة بن سليمان، ثلاثتهم عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری 3353 فی الأنبياء : باب (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا) عن علی بن عبد الله المدينی، و 3490 فی المناقب: باب قول الله تعالى: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى ..) وتقدم الحديث برقم 92 من طريق محمد بن سيرين، عن أبی هريرة. فانظره.

649- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَانَ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ النَّاسِ رَجُلٌ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ جَمَعَ بَنِيْهِ فَقَالَ اَيَّ اَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوْا خَيْرَ اَبٍ فقَالَ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللّٰهِ خير قَطُّ وَاِنَّ رَبَّهُ يُعَذِّبُهُ فَاِذَا اَنَا مِتُّ فأحرقوني ثم اسحقوني ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِيْ رِيح عَاصِفٍ قَالَ اللّٰهُ كُنْ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ يَّلْقَاهُ غَيْرَ اَنْ غُفِرَ لَهٗ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایک شخص تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد میں وسعت عطا کی تھی جب اس کی موت کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے بچوں کو جمع کیا اور دریافت کیا: میں تمہارے لئے کیسا باپ تھا' تو انہوں نے جواب دیا۔ بہترین باپ تھے' تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لئے کوئی بھلائی ذخیرہ نہیں کی ہے' تو اب اس کا پروردگار اسے عذاب دے گا' تو جب میں مرجاؤں' تو تم مجھے جلادینا اور پھر مجھے پیس کر تیز چلتی ہوئی ہوا میں اڑادینا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کھڑے ہو جاؤ' تو وہ شخص کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: تیرے خوف کی وجہ سے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ خَوْفَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِذَا غَلَبَ عَلَى الْمَرْءِ قَدْ يُرْجٰى لَهُ النَّجَاةُ فِي الْقِيَامَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف جب بندے پر غالب آ جاتا ہے' تو قیامت کے دن اس شخص کی نجات کی امید کی جا سکتی ہے

650 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

649- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 3478 في الأنبياء : باب 54، ومسلم 2757 28 في التوبة: باب في سعة رحمة الله تعالى.وعلقه البخاري عقب 3478 و 6481 عن معاذ.

(متنِ حدیث): كَـانَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لِبَنِيهِ عِنْدَ الْمَوْتِ يَا بَنِيَّ اَىَّ اَبٍ كـنـت لكم قالوا خير أب قال فَإِذَا اَنَا مِتُّ فَاحْرِقُونِيْ واسْحَقُونِيْ فَإِذَا كَانَ فِيْ يَوْمٍ رِيح عَاصِفٍ فَذُرُّوْنِيْ قَـالَ فَـمَـاتَ فَـفُـعِـلَ بِهِ ذٰلِكَ فقَالَ لَهُ كُنْ فَكَانَ كَاَسْرَعِ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ فقَالَ اللّٰهُ يَا عَبْدِىْ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ فقَالَ مَخَافَتُكَ اَىْ رَبِّ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ غُفِرَ لَهُ.

قَـالَ الْـمُـعْـتَـمِـرُ قَالَ اَبِىْ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ وَزَادَ فِيْهِ وَذُرُّوْنِىْ فِى الْبَحْرِ. (3: 6)

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لئے کوئی بھلائی ذخیرہ نہیں کی تھی۔ اس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا: اے میرے بیٹو! میں تمہارے لئے کیسا باپ تھا؟ انہوں نے جواب دیا: بہترین باپ تھے۔ اس شخص نے کہا: جب میں مرجاؤں' تو تم مجھے جلا کر مجھے پیس دینا اور جب تیز ہوا چل رہی ہو' تو مجھے اڑا دینا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ شخص فوت ہوگیا۔ اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: ہو جاؤ' تو وہ پلک جھپکنے سے بھی پہلے (انسان بن کر کھڑا ہو گیا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسے یہ بدلہ دیا کہ اس کی مغفرت کردی گئی''۔

معتمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے میں نے یہ روایت ابوعثمان نہدی کو سنائی' تو انہوں نے کہا: سلیمان نے یہ حدیث مجھے اسی طرح سنائی تھی تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کئے تھے:

''تم لوگ مجھے دریا میں ڈال دینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ كَانَ يَنْبِشُ الْقُبُوْرَ فِى الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ شخص (جس کا ذکر سابقہ حدیث میں ہے) دنیا میں قبریں کھود کر مردوں کی بے حرمتی کیا کرتا تھا

650– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطحاوى فى مشكل الآثار 559 من طريق صالح بن حاتم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 6481 فى الرقاق: باب الخوف من الله، و 7508 فى التوحيد: باب (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلامَ اللّٰهِ) ، ومسلم 2757 28 فى التوبة: باب فى سعة رحمة اللّٰه تعالى وأنها سبقت غضبه، من طرق عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق أبى عوانة، عن قتادة، به، فانظره . وفى الباب عن حذيفة فى الحديث التالى. وعن أبى هريرة عند مالك فى الموطأ 1/240 فى الجنائز: باب جامع الجنائز، والبخارى 3481 فى أحاديث الأنبياء، و 7506 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلامَ اللّٰهِ) ، ومسلم 2757 فى التوبة: باب فى سعة رحمة الله تعالى، والبغوى فى شرح السُّنة 4183 و 4184 . وعن معاوية بن حيدة القشيرى عند الدارمى 2/330.

651 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَجُلٌ كَانَ نَبَّاشًا فقَالَ لِوَلَدِهِ احْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي فَذُرُّونِي فِي الرِّيحِ فَسُئِلَ مَا صَنَعْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ يَا رب قال فغفر له . (3: 6)

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک کفن چور کا انتقال ہوگیا۔ اس نے اپنے بیٹے سے کہا تم مجھے جلا دینا پھر مجھے پیس کر مجھے ہوا میں اڑا دینا۔ اس سے دریافت کیا گیا تم نے ایسا کیوں کیا' تو اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْغَفْلَةِ وَلُزُومِ الِانْتِبَاهِ لِوُرُدِ هَوْلِ الْمَطْلَعِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم' ہے کہ وہ غفلت سے لاتعلق رہے' اور ہمیشہ (اپنی حالت کا نگراں رہے' کیونکہ ہولناک چیز (یعنی قیامت آجانی ہے)

652- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): (اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ) (مريم: 39)

قال: في الدنيا . (3: 6)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''جب معاملے کا فیصلہ ہوجائے گا اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے''۔

651- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاری 3479 فی أحاديث الأنبياء ، عن مسدد بن مسرهد وموسى بن إسماعيل، عن أبي عوانة، عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاری 6480 فی الرقاق: باب الخوف من الله، والنسائی 4/113 فی الجنائز: باب أرواح المؤمنين، من طريق جرير، وأبو نعيم فی الحلية 8/124 من طريق فضيل بن عياض، كلاهما عن منصور، عن ربعی بن حراش، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من حديث أبی سعيد الخدری.

652- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/9، ومسلم 2849 فی الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء ، والطبری فی التفسير 16/87 من طريق أبی معاوية ومحمد بن خازم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/9 عن محمد بن عبيد، والبخاری 4730 فی التفسير: باب (وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ) ومن طريقه البغوی فی شرح السُّنة 4366 من طريق حفص بن غياث، والترمذی 3156 فی التفسير: باب ومن سورة مريم، من طريق أبی المغيرة، والطبری 16/88 من طريق أسباط بن محمد، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ دنیا کے بارے میں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْخِصَالِ الَّتِيْ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ تَفَقُّدُهَا مِنْ نَفْسِهِ حَذَرَ اِيْجَابِ النَّارِ لَهُ بِارْتِكَابِ بَعْضِهَا

اس روایت کا تذکرہ جوان خصال کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اپنے آپ کو ان سے بچانے کی کوشش کرے

تا کہ ان میں سے کسی ایک کے ارتکاب کی صورت میں اپنے لیے جہنم کو واجب کرنے سے بچ سکے

653 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ اَخُو مُطَرِّفٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ اٰخَرَانِ اَنَّ مُطَرِّفًا حَدَّثَهُمْ

(متن حدیث): اَنَّ عِيَاضَ بْنَ حِمَارٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِي هٰذَا اِنَّ كُلَّ مَا اَنْحَلْتُهُ عَبْدِيْ حَلَالٌ وَاِنِّيْ خلقت عبادى حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ فَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سلطان وَاِنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ غَيْرَ بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاُنْزِلَ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ يَقْظَانَ وَنَائِمًا وَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَنِيْ اَنْ اُخْبِرَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ اِذًا يَثْلَغُوا رأسى فيتركوه خبزة قال فَاسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ يَسْتَغْزُوكَ وَاَنْفِقْ يُنْفَقْ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً اَمْثَالَهُمْ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ وَقَالَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ اِمَامٌ مُقْسِطٌ مُصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رقيق القلب لكل ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَرَجُلٌ عَفِيفٌ فَقِيرٌ مُصَّدِّقٌ وقال اَصْحَابُ النَّارِ خَمْسَةٌ رَجُلٌ جَائِرٌ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ وَرَجُلٌ لَا يُمْسِيْ وَلَا يُصْبِحُ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَالضَّعِيفُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا فقَالَ لَهُ

653- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير العلاء بن زياد، فقد روى له النسائي وابن ماجة، وهو ثقة. وأخرجه الطبراني فى الكبير /17 992 عن أبى خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني /17 992 أيضًا. وأخرجه أحمد 4/266، والطبراني /17 993 من طريقين عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 1088 ، والطيالسي 1079 ، وأحمد 4/162 و266، ومسلم 2865 63 و 64 فى الجنة وصفة نعيمها: باب الصفات التى يعرف بها فى الدنيا أهل الجنة وأهل النار، والطبراني فى الكبير /17 987 و 994، والبيهقى فى السُّنن 9/60 من طرق عن قتادة، عن مطرف بن عبد اللّٰه بن الشخير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني /17 995 من طريق أبى قلابة، عن أبى العلاء مطرف، عن عياض، به. وأخرجه أيضًا /17 997 من طريق ثور بن يزيد، عن يحيى بن جابر، عن عبد الرحمٰن بن عائذ الأزدى، عن عياض، به. وسيرد بعده من طريق الحسن، عن مطرف، به. فانظره.

رَجُلٌ يَـا اَبَـا عَبْدِ اللّٰهِ اَمِنَ الْمَوَالِيْ هُوَ اَوْ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ: هُوَ التَّابِعَةُ يَكُوْنُ للرجل فيصيب من حرمته سِفَاحًا غَيْرَ نِكَاحٍ وَالشِّنْظِيرُ الْفَاحِشُ وَذَكَرَ الْبُخْلَ والكذب. (3: 68)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ اس نے مجھے جن چیزوں کا علم دیا ہے اور تم ان سے ناواقف ہو۔ آج میں اس جگہ تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دیدوں''۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ہر وہ چیز جو میں نے اپنے بندے کو عطیے کے طور پر دی ہے وہ حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو مسلمان پیدا کیا ہے۔ پھر شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور ان کے دین کے حوالے سے انہیں گمراہ کر دیتے ہیں اور ان کے لئے ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جو میں نے ان کے لئے حلال قرار دی ہیں اور انہیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ وہ کسی کو میرا شریک بنا دیں حالانکہ میں نے اس بارے میں کوئی مضبوط دلیل نازل نہیں کی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اہل زمین کی طرف جھانک کر تمام اہل عرب اور عجمیوں پر ناراضگی کا اعلان کرتا ہے۔) صرف اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والے لوگوں کو ناراضگی کا اظہار نہیں کرتا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! میں نے تمہیں اس لئے مبعوث کیا ہے' تاکہ میں تمہیں آزمائش میں مبتلا کروں اور تمہاری وجہ سے لوگوں کو آزماؤں اور میں نے تم پر ایک کتاب نازل کی ہے' جسے پانی دھو نہیں سکے گا۔ (یعنی وہ بالکل ختم نہیں ہوگی) بیدار شخص اور سویا ہوا شخص اس کی تلاوت کریں گے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ میں قریش کو یہ بات بتا دوں میں نے عرض کی: اس صورت میں وہ لوگ میرا سر کچل دیں گے اور وہ لوگ اسے پیس دیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم بھی انہیں نکلنے پر مجبور کرو جس طرح انہوں نے تم کو نکلنے پر مجبور کیا تھا' اور تم ان کے ساتھ جنگ کرو جس طرح انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کی تھی اور تم خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا اور تم ایک لشکر کو بھیجو ہم اس کے جتنے پانچ گنا بھیج دیں گے اور جو شخص تمہاری فرمانبرداری کرتا ہے اس کے ساتھ مل کر اس شخص کے ساتھ جنگ کرو جو تمہاری نافرمانی کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت تین قسم کے ہیں۔ ایسا امام جو عادل ہو تصدیق کرنے والا ہو اور اسے توفیق دی گئی ہو' ایک وہ شخص جو مہربان ہو رقیق القلب ہو' ہر قریبی رشتہ دار ہر مسلمان کے لئے (نرم دل ہو) ایک وہ شخص جو پاک دامن ہو' غریب ہو اور تصدیق کرنے والا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم پانچ قسم کے ہیں۔

''ایسا ظالم شخص جس کا لالچ پوشیدہ نہ ہو اگرچہ وہ بہت ہی باریک ہو ایسا شخص جو صبح شام تمہارے ساتھ تمہاری بیوی اور مال کے بارے میں دھوکا دیتا ہو ایسا کمزور شخص جو تمہارے تابع ہیں وہ لوگ اہل یا مال طلب نہیں کرتے ہیں''۔

ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا یہ لوگ موالی میں سے ہوں گے یا عربوں میں سے ہوں گے' تو انہوں نے جواب دیا: یہ پیروکاروں میں سے ہوں گے۔ یہ اس شخص کے لئے ہوگا' تو یہ اس کی حرمت میں سے گناہ کے طور پر (زنا کا

ارتکاب کرے گا) نکاح نہیں کرے گا اور شنظیر کا مطلب فحاشی کرنے والے کو کہتے ہیں: پھر راوی نے بخل اور جھوٹ کا بھی تذکرہ کیا۔ 46

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

654- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الْاَثْرَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ اِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّ كُلَّ مَا اَنْحَلْتُ عِبَادِيْ فَهُوَ لَهُمْ حَلَالٌ وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ اَتَتْهُمْ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمُ الَّذِيْ اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَتٰى اَهْلَ الْاَرْضِ قَبْلَ اَنْ يَّبْعَثَنِيْ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ قَدْ اَنْزَلْتُ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ فَاقْرَاْهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُخْبِرَ قُرَيْشًا وَاِنِّيْ قُلْتُ اَيْ رَبِّ إذا يثغلوا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ اسْتَخْرِجْهُمْ كما استخرجوك واغزهم يستغزونك وأنفق عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةَ اَمْثَالِهٖ وَقَاتِلْ بمن أطاعك من عصاك. (3: 68)

❁❁ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میں آج تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دوں جو علم مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ فرمایا ہے: میں نے اپنے تمام بندوں کو مسلمان پیدا کیا ہے اور میں نے اپنے بندوں کو جو چیز بھی عطا کی ہے۔ وہ ان کے لئے حلال ہے۔ شیاطین لوگوں کے پاس آتے ہیں اور انہیں دین کے حوالے سے گمراہ کر دیتے ہیں وہ ان کے لئے ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جو میں نے ان کے لئے حلال قرار دی ہیں اور وہ ان لوگوں کو یہ حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ شریک کریں جس کے بارے میں میں نے کوئی حکم نازل نہیں کیا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کرنے سے پہلے زمین کی طرف توجہ کی اور تمام اہل عرب اور تمام عجمیوں پر ناراضگی کا اظہار کیا' البتہ اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والوں کا معاملہ مختلف ہے۔ اللہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے ایک کتاب نازل کی ہے' جسے پانی دھو نہیں سکے گا تم سونے اور بیداری کی حالت میں اس کی تلاوت کرو۔ اللہ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں قریش کو یہ بات بتادوں میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس صورت میں

654- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 4/266، والطبراني في الكبير /17 996 من طرق عن عوف بن أبي جميلة الأعرابي، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عياض، به. فانظره.

46 وہ میرے سر کو کچل کر اسے پیس کے رکھ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم انہیں نکلنے پر مجبور کرو جس طرح انہوں نے تم کو نکالا تھا' اور تم ان سے جنگ کرو جس طرح انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کی تھی اور تم خرچ کرو ہم تم پر خرچ کریں گے اور تم لشکر کو بھیجو ہم اس جیسے پانچ بھیجیں گے اور جو شخص تمہاری اطاعت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ مل کر اس شخص کے ساتھ جنگ کرو جو تمہاری نافرمانی کرتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ اَفْعَالٍ يُتَوَقَّعُ لِمُرْتَكِبِهَا الْعُقُوبَةُ فِي الْعُقْبٰى بِهَا

اس روایت کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ ایسے افعال سے لاتعلق رہے' جس کے مرتکب کے بارے میں آخرت میں سزا ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے

655 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَقُوْلُ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُصَّ وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِيَ انْطَلِقْ وَاِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ يَهْوِىْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهِ فَيَثْلَغُ بِهَا رَاْسَهُ فَتَدَهْدَهُ الصَّخْرَةُ هَا هُنَا فَيَقُوْمُ اِلَى الْحَجَرِ فَيَاْخُذُهُ فما يرجع إليه أحسبه قال حَتّٰى يَصِحَّ رَاْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ قَالَا لِيَ انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَاِذَا اٰخَرُ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ فَاِذَا هُوَ يَاْتِىْ اَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ الْجَانِبُ الْاَوَّلُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ما هذان قالا انطلق انطلق فانطلقت معهما

فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ قَالَ عَوْفٌ أحسب أنه قال فإذا فيه لغط وَاَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَاِذَا بِنَهَرٍ لَهِيْبٍ مِّنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ تَضَوْضَوْا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِيَ انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ اَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَاِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ يَسْبَحُ وَاِذَا عِنْدَ شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَاْتِىْ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ جَمَعَ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِيَ انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ

فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْاٰةِ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْاٰهُ فَاِذَا هُوَ عِنْدَ نَارٍ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا قَالَا لِيَ انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ قَائِمٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهُ طولا فى السماء وراى حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ

رَاَيْتُهُمْ قَطُّ وَاَحْسَنَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِيْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا وَاَتَيْنَا دَوْحَةً عَظِيْمَةً لَمْ اَرَ دَوْحَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ قَالَا لِيْ ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فيها فانتهينا إلى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا باب المدينة فاستفتحنا ففتح لنا فقلنا ما منها رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ فَاِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا وَقَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ وَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ قَالَا لِيْ هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا فَاِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ قَالَا لِيْ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا ذَرَانِيْ اَدْخُلْهُ قَالَ قَالَا لِيْ اَمَّا الْاٰنَ فَلَا وَاَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ قَالَ قَالَا لِيْ اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ.

اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهُ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ فَتَبْلُغُ الْاٰفَاقَ.

وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَيَلْتَقِمُ الْحِجَارَةَ فَاِنَّهُ اٰكِلُ الرِّبَا.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْآةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا فَاِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ. قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ.

وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صالحا وآخر سيئا فتجاوز اللّٰه عنهم. (3: 3)

655– إسناده صحيح، عيسى بن أحمد روى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/8، 9 عن محمد بن جعفر، والبخاري 7047 في التعبير: باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح. من طريق إسماعيل ابن علية، والطبراني في الكبير 6984 من طريق هوذة بن خليفة، و 6985 من طريق شعبة، أربعتهم عن عوف بن أبي جميلة الأعرابي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/14، والبخاري 1386 في الجنائز، والطبراني في الكبير 6986 و 6990، والبغوي في شرح السُّنة 2053 من طرق عن أبي رجاء العطاردي، به. وأخرجه مختصرًا: البخاري 1143 في التهجد، و 2085 في البيوع، و 2791 في الجهاد، و 3236 في بدء الخلق، و 3354 في الأنبياء، و 4674 في التفسير، و 6096 في الأدب، ومسلم 2275 في الرؤيا، والترمذي 2295 في الرؤيا، والطبراني 6987 و 6988 و 6989، والبيهقي في السُّنن 2/187، و 5/275 من طريق أبي رجاء العطاردي، به.

حضرت سمرہ بن جندب فزاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دریافت کیا کرتے تھے کیا کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر جو اللہ کو منظور ہوتا تھا وہ شخص اپنا خواب آپ کے سامنے بیان کر دیتا تھا۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: گزشتہ رات دو فرشتے میرے پاس آئے وہ میرے پاس بھیجے گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا آپ چلئے میں ان دونوں کے ساتھ چل پڑا ہمارا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو لیٹا ہوا تھا' اور دوسرا شخص اس کے سرہانے پتھر لے کے کھڑا ہوا تھا۔ وہ اپنا پتھر اس شخص کے سر پر مار کر اس پتھر کے ذریعے اس کے سر کو کچل دیتا تھا پتھر لڑھکتا ہوا دور چلا جاتا تھا وہ شخص اس پتھر کو لینے کے لئے جاتا تھا۔ اسے پکڑ کر واپس اس شخص کے پاس آتا تھا (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' یہاں تک کہ وہ شخص پہلے کی طرح ٹھیک ہو جاتا تھا پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ وہی عمل کرتا تھا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا: سبحان اللہ ان دونوں کا معاملہ کیا ہے۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔ آپ چلتے رہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں ان دونوں کے ساتھ چلتا رہا' یہاں تک کہ ہم ایک شخص کے پاس آئے جو گردن کے بل چت لیٹا ہوا تھا' اور دوسرے شخص کے پاس لوہے کا بنا ہوا آنکڑا تھا۔ وہ اس کے منہ کے ایک کنارے کی طرف آتا تھا' اور اس کے منہ کو گدی تک چیر دیتا تھا' اور پھر اس کے ناک کے نتھنے کو پیچھے گردن تک چیر دیتا تھا' اور اس کی آنکھ کو پیچھے گردن تک چیر دیتا تھا پھر وہ دوسری طرف آتا تھا' اور اس کے ساتھ اسی طرح کرتا تھا جس طرح پہلی طرف کیا تھا پھر جب وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تھا' تو پہلی والی طرف پہلے کی طرح ٹھیک ہو چکی ہوتی تھی پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا تھا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا: سبحان اللہ ان دونوں کا کیا معاملہ ہے۔ ان دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہئے۔ آپ چلتے رہئے۔ میں ان دونوں فرشتوں کے ساتھ چلتا رہا پھر ہم تندور جیسی عمارت کے پاس آئے عوف نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں سے چیخ و پکار اور آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ہم نے اس میں جھانک کے دیکھا' تو اس میں کچھ برہنہ مرد اور خواتین تھے اور اس تندور کے نیچے آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ جب کوئی شعلہ ان لوگوں کے پاس آتا تھا' تو وہ چیخ و پکار کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں' تو ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔ آپ چلتے رہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہم ایک نہر کے پاس آئے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں جس کا پانی خون کی طرح سرخ تھا اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا' اور اس نہر کے کنارے پر ایک اور شخص موجود تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ وہ تیرنے والا شخص جب اس شخص کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے' تو وہ اپنا منہ اس شخص کے سامنے کھولتا تھا' تو وہ دوسرا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔ آپ چلتے رہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ہم چلتے رہے' پھر ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جس کی شکل انتہائی بدصورت تھی تم نے زندگی میں جو بھی بدصورت ترین شخص دیکھا ہوگا وہ اس کی مانند تھا وہ شخص ایک آگ کے پاس تھا وہ اسے جلانے کی کوشش کرتا تھا' اور اس کے گرد دوڑتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے ان دونوں سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔ آپ چلتے رہئے پھر ہم روانہ ہوئے'

یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں آئے جس میں ہر طرف بہار آئی ہوئی تھی۔ اور اس باغ کے درمیان میں ایک طویل شخص کھڑا ہوا تھا وہ اتنا اونچا تھا کہ مجھے اس کا سر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ میں نے اس شخص کے اردگرد اس کے ڈھیر سارے بچے دیکھے لیکن میں نے ان میں سے کوئی بھی شخص اس سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں سے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔ آپ چلتے رہئے۔ پھر ہم لوگ چلتے رہے یہاں تک کہ ہم ایک بڑے پھیلے ہوئے درخت کے پاس آ گئے۔ میں نے اس سے بڑا اور اس سے خوبصورت درخت کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ اس پر چڑھ جائیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ہم اس پر چڑھ گئے تو ہم ایک شہر میں پہنچ گئے جس کی عمارتیں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی۔ ہم اس شہر کے دروازے پر آئے۔ ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا دروازہ کھول دیا گیا' تو ہم نے کہا: یہاں جتنے بھی لوگ ہیں ان میں سے نصف ایسے ہوں گے' جو تم نے سب سے زیادہ خوبصورت لوگ دیکھے ہوں اور نصف ایسے ہیں جو تم نے سب سے زیادہ بدصورت دیکھے ہوں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ان دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا تم لوگ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ وہ نہر چوڑی تھی اور بہہ رہی تھی۔ اس کا پانی سفیدی کے اعتبار سے خالص دودھ کی طرح تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ پھر جب وہ لوگ واپس آئے' تو ان کی خرابی ختم ہو چکی تھی اور ان کی شکلیں انتہائی خوبصورت ہو چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا ٹھکانہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے نگاہ اٹھا کر بلندی کی طرف دیکھا' تو وہاں ایک محل تھا جو سفید بادل کی مانند تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ آپ کی رہائش گاہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں سے کہا اللہ تعالیٰ تم کو برکت نصیب کرے۔ مجھے موقع دو کہ میں اس کے اندر چلا جاؤں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ان دونوں نے مجھ سے کہا ابھی نہیں' آپ اس میں داخل ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے گزشتہ رات جو حیران کن چیزیں دیکھی ہیں' تو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی حقیقت کیا ہے' تو ان فرشتوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو اس کی حقیقت بتاتے ہیں۔

جہاں تک اس پہلے شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا' تو یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے پرے کر دیا اور یہ فرض نماز کے وقت سویا رہ جاتا تھا۔ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے جس کی باچھوں کو گدی تک اور اس کی آنکھوں کو گدی تک اور اس کے نتھنوں کو گدی تک چیرا جا رہا تھا' تو یہ وہ شخص تھا جو اپنے گھر سے نکلتا تھا' اور ایک جھوٹ بولتا تھا' اور اس کا جھوٹ دنیا میں پھیل جاتا تھا۔

جہاں تک ان برہنہ مردوں اور خواتین کا تعلق ہے' جو تنور نما عمارت کے اندر موجود تھے' تو یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں تھیں۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جو نہر میں تھا' اور پتھر منہ میں لے رہا تھا' تو یہ سود کھانے والا شخص تھا۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جو انتہائی بدصورت تھا' اور جو آگ کے پاس تھا' اور اسے دہکاتا تھا' تو یہ ''مالک'' تھا جو جہنم کا داروغہ ہے۔

جہاں تک اس طویل شخص کا تعلق ہے' جو باغ میں تھا' تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

جہاں تک ان کے اردگرد موجود بچوں کا تعلق ہے' تو ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مشرکین کی اولاد کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی اولاد بھی (فطرت پر پیدا ہوتی ہے)

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن میں سے آدھے لوگ خوبصورت تھے اور آدھے لوگ بدصورت تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے نیکیوں کے ساتھ برے اعمال بھی کئے۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَّجْعَلَ لِنَفْسِهِ مَحَجَّتَيْنِ يَرْكَبُهُمَا اِحْدَاهُمَا الرَّجَاءُ وَالْاُخْرَى الْخَوْفُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے دوطرح کی کیفیات مخصوص رکھے جن پر وہ عمل پیرا ہوتا رہے' ان میں سے ایک امید کی ہو اور دوسری خوف کی ہو

656 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ. (3: 9)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود سزا کا پتہ چل جائے' تو کوئی بھی شخص جنت کی امید نہ رکھے اور اگر کافر شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے' تو کوئی بھی شخص جنت سے ناامید نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلَى الطَّاعَاتِ وَاِنْ كَانَ الْمَرْءُ مُجْتَهِدًا فِىْ اِتْيَانِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کو اپنی نیکیوں پر تکیہ کرنے کو ترک کرنا چاہئے اگرچہ آدمی اہتمام کے ساتھ ان نیکیوں کو بجالاتا ہو

657 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

656- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 2755 في التوبة: باب في سعة رحمة الله، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم 2755 أيضًا. وتقدم برقم 345 من طريق عبد العزيز بن محمد، عن العلاء، به. فانظره.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ يُؤَاخِذُنِي اللّٰهُ وَابْنَ مَرْيَمَ بِمَا جَنَتْ هَاتَانِ يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا لَعَذَّبَنَا ثُمَّ لَمْ يَظْلِمْنَا شَيْئًا. (3: 10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا' ان دونوں (انگلیوں) کے قصور کی وجہ سے مواخذہ کرے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کر کے یہ فرمایا) اور وہ ہمیں عذاب دے' تو وہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کرے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْأَمْنِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ نَعُوذُ بِهِ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ مُشَمِّرًا فِي أَسْبَابِ الطَّاعَاتِ جَهْدَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ کے عذاب سے خود کو محفوظ سمجھنے میں کمی کرے' اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سے بچا کر رکھے اگرچہ وہ شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہونے میں بھرپور محنت کرتا ہو

658 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ أَوْ غَيْمٍ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَسُئِلَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي. (3: 65)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا والے دن یا بارش والے دن پریشان ہو جایا کرتے تھے۔ آپ ادھر اُدھر آیا جایا کرتے تھے جب بارش شروع ہو جاتی تھی' تو آپ خوش ہو جایا کرتے تھے اور آپ کی پریشانی ختم ہو جاتی

657- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أبو نعيم فى الحلية 8/132 . وسيعيده المؤلف برقم 659 من طريق موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي.

658- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه فى صحيحه 899 فى الاستسقاء : باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، والبيهقي فى السُّنن 3/361 من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 3206 فى بدء الخلق: باب ما جاء فى قوله تعالى: (وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ) ومسلم 899 15 ، والترمذي 3257 فى التفسير: باب ومن سورة الأحقاف، وابن ماجة 3891 من طريق ابن جريج، عن عطاء بن أبى رباح، به . وأخرجه أحمد 6/66، والبخاري 4829 فى التفسير: باب (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ) ، ومسلم 899 16 ، وأبو داوُد 5098 فى الأدب: باب ما يقول إذا هاجت الريح. وفى الباب عن أنس سيرد برقم 664 .

تھی آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو' جو میری امت پر مسلط کر دیا گیا ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ الرُّجُوْعَ بِاللَّوْمِ عَلٰى نَفْسِهِ فِيمَا قَصَّرَ فِي الطَّاعَاتِ وَاِنْ كَانَ سَعْيُهُ فِيهَا كَثِيْرًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کی ملامت کے ہمراہ رجوع کرے

اس چیز کے حوالے سے' جو اس نے نیکیوں میں کوتاہی کی ہے اگرچہ اس نے نیکیوں کے حوالے سے زیادہ کوشش کی ہو

659 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عياض عن هشام بن حسان عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَوْ اَنَّ اللّٰهَ يُؤَاخِذُنِيْ وَعِيْسٰى بِذُنُوْبِنَا لَعَذَّبَنَا وَلَا يَظْلِمُنَا شيئا قال وأشار بالسبابة والتى تليه ا (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ میرا اور عیسیٰ کا ہمارے ذنوب کی وجہ سے مواخذہ کرے اور ہمیں عذاب دے' تو وہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی کرنے والا نہیں ہوگا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی:

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلٰى مَوْجُوْدِ الطَّاعَاتِ دُوْنَ التَّسَلُّقِ بِالْاِضْطِرَارِ اِلَيْهِ فِي الْاَحْوَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی موجود' نیکیوں پر تکیہ کرنے کو ترک کرے اور یہ نہ کرے کہ مختلف حالتوں میں مجبوری کے عالم میں ان کی طرف رجوع کرے

660- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

659– إسناده صحيح .

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ اَحَدٌ مِنكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ وَلٰكِنْ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: وَلَا اَنَا اِلَّا أن يتغمدنى بمغفرة وفضل. (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کسی بھی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا تاہم تم لوگ میانہ روی اختیار کرو اور انتہا پسندی سے گریز کرو۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ اسْتِحْقَارِهِ الْيَسِيْرَ مِنَ الطَّاعَاتِ وَالْقَلِيْلَ مِنَ الْجِنَايَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تھوڑی نیکی کو کمتر سمجھنے کو ترک کرے' یا تھوڑے گناہ کو کمتر سمجھنے کو ترک کرے

661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ والنار مثل ذٰلك.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت تم میں سے کسی ایک شخص کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی اسی کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ النَّظَرِ فِی الْعَوَاقِبِ فِیْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ دُوْنَ الاعتماد على يومه

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام امور میں عواقب کا جائزہ لیتا رہے' اور صرف اسی دن پر اعتماد کرنے سے بچے

660- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى مصنف عبد الرزاق 20562، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/319، والبغوى فى شرح السُّنة 4193. وأورده المؤلف برقم 348 من طريق بسر بن سعيد، عن أبى هريرة، فانظر تخريجه هناك.

661- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 1/442 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/387 عن ابن نمير، و1/442، والبخارى 6488 فى الرقاق: باب اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، والبغوى فى شرح السُّنة 4174 وأخرجه أحمد 1/413 و442، والبخارى 6488 أيضًا، والبيهقى فى السُّنن 3/368.

662- (سندحدیث):أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا. (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم لوگ وہ بات جان لو' جو میں جانتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ عِنْدَمَا جَرٰى مِنْهُ مِنْ مُقَارَفَةِ الْمَاثَمِ حِيْنَ يُزَيِّنُ الشَّيْطَانُ لَهُ ارْتِكَابَ مِثْلِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے

جب کہ شیطان نے اس گناہ کو اس کے سامنے آراستہ کیا ہو' تو اس کے ارتکاب کے بعد آدمی کو کیا کرنا چاہیے؟

663- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافٰى بْنِ اَبِیْ حَنْظَلَةَ الْعَابِدُ بِصَيْدَاءَ فِیْ اٰخَرِيْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

662- إسناده صحيح، يزيد بن موهب روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/453 عن حجاج بن محمد، والبخاري 6485 في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلًا ولبكيتم كثيرًا عن يحيى بن بكير، كلاهما عن الليث بن سعد، عن عقيل، عن الزهري، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 113 و 358 من طريق الربيع بن مسلم، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة، وورد تخريجه من طرقه برقم 113 . وفي الباب عن أنس سيورده المؤلف برقم 5773 في باب المزاح والضحك . وعن عائشة عند أحمد 6/81 و164، والبخاري 6631 في الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم. وعن أبي ذر عند أحمد 5/173، وابن ماجة 4190 في الزهد: باب الحزن والبكاء، والترمذي 2313 في الزهد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلًا ... والبيهقي 7/52، والبغوي في شرح السُّنة 4172 . وعن أبي الدرداء موقوفًا عند ابن أبي شيبة 13/312.

663- إسناده صحيح، هشام بن خالد الأزرق: صدوق، روى له أبو داوٗد وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه أبو الشيخ في الأمثال 9 ، وأبو نعيم في الحلية 6/127 من طريقين عن هشام بن خالد الأزرق، بهذا الإسناد، بلفظ لا يلسع وأخرجه أحمد 2/379، والبخاري 6133 في الأدب، ومسلم 2998 في الزهد والرقائق، كلاهما في باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، وأبو داوٗد 4862 في الأدب: باب في الحذر من الناس، و نبيهقي في السُّنن 10/129، وفي الآداب 582 ، والبغوي في شرح السُّنة 3507 عن قتيبة بن سعيد، وابن ماجة 3982 في الفتن: باب العزلة عن محمد بن الحارث المصري، والدارمي 2/319 عن عبد الله بن صالح، ثلاثتهم عن الليث بن سعد، عن عقيل، عن الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي في السُّنن 6/320 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وفي الباب عن ابن عمر الطيالسي 1813 .

اَنَّ هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ اَدّٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ سَبْعَةَ الَافِ دِيْنَارٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِلزُّهْرِيِّ لَا تَعُوْدَنَّ تَدَّانُ

فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَدْ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ .

لَفْظُ الْخَبَرِ لِعُمَرَ بن سعيد سنان.

❀❀ سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ہشام بن عبدالملک نے زہری کی طرف سے سات ہزار دینار ادا کر دیئے جوان کے ذمے قرض تھے۔ انہوں نے کہا: اب آپ دوبارہ قرض نہ لیجئے گا' تو زہری نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب کیسے ہوسکتا ہے' جبکہ سعید بن مسیّب نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا''

روایت کے یہ الفاظ عمر بن سعید سنان کے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هُبُوْبِ الرِّيَاحِ قَبْلَ الْمَطَرِ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر بارش سے پہلے تیز ہوا چلنے سے کیا کیفیت نمودار ہوتی تھی؟

664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا هَبَّتِ الرِّيْحُ عرف ذلك في وجهه . (5: 12)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تیز ہوا چلتی تھی' تو اس کی وجہ سے پریشانی کا اثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پتہ چل جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ وَخَلَا بِالطَّاعَاتِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ حَالَةُ الْخَوْفِ عَلَيْهِ غَالِبَةً لِئَلَّا يُعْجَبَ بِهَا وَاِنْ كَانَ فَاضِلًا فِيْ نَفْسِهِ تَقِيًّا فِيْ دِيْنِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی جب رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرے اور نیکی کرنے کے لئے تنہا ہو' تو یہ بات لازم ہے کہ اس پر خوف کی کیفیت غالب ہونی چاہیے

664- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم . وأخرجه البخاري 1034 في الاستسقاء : باب إذا هبت الريح، والبيهقي في السُّنن 3/360 من طريق سعيد بن أبي مريم، عن محمد بن جعفر، عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وفي الباب عن عائشة تقدم برقم 658 .

تاکہ آدمی اس حوالے سے خود پسندی کا شکار نہ ہو اگرچہ وہ شخص اپنی ذات کے اعتبار سے فضیلت والا ہو اور اپنے دین کے اعتبار سے پرہیزگار ہو

665- (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

(متنِ حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي وبصدره أزيز كأزيز المرجل. (5: 47)

مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور آپ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی جس طرح ہنڈیا ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا تَوَاجَدَ عِنْدَ وَعْظٍ كَانَ لَهُ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جب آدمی نصیحت کے وقت "تواجد" کی کیفیت محسوس کرے تو اس کو اس بات کا حق حاصل ہے

666- (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اتَّقُوْا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوْا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وأشاح حتّٰى رأيْنَا اَنَّهُ يَرَاهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور چہرے کو بچانے کی کوشش کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور چہرے کو بچانے کی کوشش کی، یہاں تک ہمیں یوں محسوس ہوا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں پھر آپ نے

665- إسناده صحيح، حوثرة بن أشرس: روى عنه أبو حاتم وأبو زرعة. وذكره المؤلف في الثقات 8/215، وقد تابعه غير واحد من الثقات كما يأتي، وباقي رجاله ثقات على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 4/ 25 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، و 4/26 عن عفان، و 4/25، وأبو داؤد 904 في الصلاة: باب البكاء في الصلاة، والحاكم 1م264، والبيهقي في السُّنن 2/251 من طريق يزيد بن هارون، والنسائي 3/13 في السهو: باب البكاء في الصلاة، والترمذي في الشمائل 315، والبيهقي في السُّنن 2/251، والبغوي في شرح السُّنة 729 من طريق ابن المبارك، وابن خزيمة في صحيحه 900 من طريق عبد الصمد، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم 753 من طريق يزيد بن هارون، عن حماد، بهذا الإسناد.

666- وسيورده المؤلف مع عنوانه في باب صلاة الجمعة برقم 2804، وأورد تخريجه هناك، فانظره. 667- إسناده حسن، وهو مكرر 644.

ارشاد فرمایا:

''جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرو اور اگر تمہیں یہ بھی نہیں ملتی' تو پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرو)''۔

667 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِىْ مَقَامِى هٰذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوقِ حَتّٰى وَقَعَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ على عاتقه على رجليه.

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں''۔

(حضرت نعمان بن بشیر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں) اگر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس وقت میری جگہ پر کھڑے ہوئے ہوتے۔ حضرت نعمان اس وقت کوفہ میں تھے' تو بازار کے رہنے والے لوگ بھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی آواز سن لیتے' یہاں تک کہ (جوش زیادہ ہونے کی وجہ سے) آپ کے کندھے پر موجود چادر آپ کے پاؤں میں گر گئی تھی۔

5- بَابُ الْفَقْرِ وَالزُّهْدِ وَالْقَنَاعَةِ

باب 5: فقر زُہد اور قناعت کے بارے میں روایات

668 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ

(متن حدیث): نَزَلْتُ عَلٰى اَبِىْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهُوَ مَطْعُوْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهُ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيكَ اَىْ خَالِ اَوَجَعٌ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا فَقَالَ عَلٰى كُلٍّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَوَدِدْتُ اَنِّىْ كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ اِنَّكَ لَعَلَّكَ اَنْ تُدْرِكَ اَمْوَالًا تُقَسَّمُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِىْ سبيل الله فأدركت وجمعت. (1: 63)

سمرہ بن سہم بیان کرتے ہیں: میں ابو ہاشم بن عتبہ کے ہاں گیا جو طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی عیادت کے لئے آئے تو ابو ہاشم رونے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ماموں! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف ہو رہی ہے؟ یا آپ دنیا (چھوڑنے کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں) اس کی صفائی تو رخصت ہو چکی ہے تو ابو ہاشم نے کہا: دونوں صورتیں نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میری یہ خواہش تھی کہ میں اس کی پیروی کر لیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ہو سکتا ہے تمہیں ایسے اموال ملیں جو لوگوں کے درمیان تقسیم کئے جائیں تو اس میں سے تمہارے لئے ایک خادم اور اللہ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کافی ہے"۔

(ابو ہاشم نے فرمایا) مجھے وہ چیز ملی بھی اور میں نے انہیں جمع بھی کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِذَا اَحَبَّ عَبْدَهُ حَمَاهُ الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اسے دنیا سے بچا لیتا ہے

669 - (سندحدیث): حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الزُّرَقِيُّ بِطَرَسُوْسَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ

668-إسناده ضعيف، وأخرجه النسائي 8/218، 219 في الزينة: باب اتخاذ الخادم والمركب، عن محمد بن قدامة، وابن ماجة 4103 في الزهد: باب الزهد في الدنيا، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/443 عن أبي معاوية، و3/444، والترمذي 2327 في الزهد.

مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يحمى سقيمه الماء . (3: 66)

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے' تو اسے دنیا سے یوں بچاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَّنْ صَارَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس زائل ہونے والی دنیا میں کون لوگ کامیاب ہوتے ہیں؟

670- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَمَةَ الْجُمَحِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فصبر عليه . (3: 66)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسلام قبول کرلے اور اس کا رزق اس کے لئے کافی ہو اور وہ اس پر صبر سے کام لے' تو وہ کامیاب ہوگیا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّنْ طَيَّبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَيْشَهُ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس شخص کے بارے میں ہے' جس کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پاکیزہ کردیا ہے

671- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ وَابْنُ سَلْمٍ وَابْنُ قُتَيْبَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَبْلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ عَبْلَةَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

669- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد في الزهد ص 17 عن أبي موسى محمد بن المثنى، والحاكم 4/207 وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه الترمذي 2036 في الطب: باب ما جاء في الحمية .وأخرجه أحمد في الزهد ص 17

670- حديث صحيح .وأخرجه أحمد في المسند 2/168و 172، وفي الزهد ص 14، ومسلم 1054 في الزكاة: باب في الكفاف القناعة، والترمذي 2348 في الزهد: باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه، والبيهقي في السُّنن 4/196، والبغوي في شرح السُّنة 4043 من طريق شرحبيل بن شريك، وأحمد 2/173، وابن ماجة 4138 في الزهد: باب القناعة.وفي الباب عن فضالة بن عبيد سيرد برقم 705 .

671- سنده ضعيف جدًا.

(متن حدیث): مَنْ اَصْبَحَ مُعَافًى فِیْ بَدَنِهٖ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ عِنْدَهٗ قُوتُ يومه فكأنما حيزت له الدنيا . (3: 66)

سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ اس کے جسم میں عافیت ہو' اپنی رہائش میں امن کے ساتھ ہو' اس کے پاس اُس دن کی خوراک ہو' تو گویا اس کے لئے دنیا کو سمیٹ دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ الْاَشْيَاءِ مِنَ الْفُضُولِ الَّتِیْ تُذَكِّرُ الدُّنْيَا وَتُرَغِّبُ النَّاسَ فِيْهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی ان فضول چیزوں کو ترک کردے' جو دنیا کی یاد دلاتی ہیں اورلوگوں کو دنیا کی طرف راغب کرتی ہیں

672 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ هو بن سَعْدٍ الْاَعْوَرُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِیِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامٌ فِيْهِ تَمَاثِيلُ فَعُلِّقَتْ عَلٰى بَابِیْ فَرَاَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فقَالَ: انْزِعِيهِ فَاِنَّهٗ يُذَكِّرُنِی الدُّنْيَا . (1: 95)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے پاس ایک پردہ تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں وہ میں نے دروازے پر لٹکا دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو ارشاد فرمایا:

''اسے اتارلو' کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسْلِمِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْفُضُولِ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ مسلمان کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس فانی اور زائل ہونے والی دنیا میں سے فضول چیزوں سے لاتعلقی اختیار کرے

673 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يزيد بن موهب قال حدثنا بن

672- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الترمذي 2468 في صفة القيامة، عن هناد، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2107 88 في اللباس والزينة: باب تحريم تصوير صورة الحيوان،

673- إسناده صحيح .وأخرجه أبو داوُد 4141 في اللباس: باب في الفرش، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2084 في اللباس: باب كراهية ما زاد على الحاجة من الفراش واللباس، عن أبي الطاهر بن السرح، والنسائي 6/135 في النكاح: باب الفرش، عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/293 و324 عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، عن حيوة بن شريح، عن أبي هانىء، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك في الزهد 762 ، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 3127 عن حيوة .

وَهْبٍ عَنْ اَبِي هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ للضيف والرابع للشيطان . (3: 52)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک بستر مرد کے لئے ہو اور ایک اس کی بیوی کے لئے ہو اور تیسرا مہمان کے لئے ہو اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْفُضُولِ فِي قُوَّتِهٖ رَجَاءَ النَّجَاةِ فِي الْعُقْبٰى مِمَّا يُعَاقِبُ عَلَيْهِ اَكَلَةُ السُّحْتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی خوراک میں سے اضافی چیزوں کو ترک کردے

تاکہ آخرت میں نجات کی امید رکھے' اس چیز کے حوالے سے' جو حرام کھانے کے حوالے سے اسے سزا ملے گی

674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ما من وعاء ملأ بن اٰدم وعاء شرا من بطن حسب بن اٰدَمَ اَكَلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ .

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدم کا بیٹا پیٹ سے زیادہ برے اور کسی برتن کو نہیں بھرتا ہے۔ آدم کے بیٹے کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں اگر وہ نہیں مانتا' تو پھر اسے (اپنے پیٹ کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے' ایک تہائی حصہ پینے کے لئے اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے رکھنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَصْحَابَ الْجَدِّ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا يُحْبَسُوْنَ فِي الْقِيَامَةِ عَنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ مُدَّةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس دنیا میں صاحب ثروت لوگ قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے سے طویل مدت تک روکے رکھے جائیں گے

674- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 4/121 وأخرجه الطبراني في الكبير /20 645 . وأخرجه ابن المبارك في الزهد 603 ، وأحمد 4/132، والترمذي 2380 في الزهد: باب ما جاء في كراهية كثرة الأكل، والطبراني في الكبير /20 644 ، والبغوي في شرح السُّنة 4048 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1340 و 1341 .

675 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ يَّدْخُلُهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ وَاِذَا اَصْحَابُ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَنَظَرْتُ اِلَى النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ من يدخلها النساء .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَرَنَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ سَعِيْدَ بْنَ زيد وأنا أهابه. (3: 78)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا' تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر لوگ غریب تھے اور خوشحال لوگوں کو روک لیا گیا تھا' اور جب اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم ہوا' میں نے جہنم کا جائزہ لیا' تو اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر خواتین تھیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمران بن موسیٰ نے اس روایت میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی ملا دیا ہے' اور میں اس بات سے خوفزدہ ہوں۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى فُقَرَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الصَّابِرِيْنَ عَلٰى مَا اُوْتُوا بِاِدْخَالِهِمُ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِمُدَدٍ مَعْلُوْمَةٍ

اللہ تعالیٰ کا اس امت کے غریب لوگوں پر یہ فضل کرنا جنہوں نے اس چیز پر صبر سے کام لیا ہو' جو انہیں دی گئی (ان پر یہ فضل ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ انہیں خوشحال لوگوں سے ایک متعین مدت پہلے جنت میں داخل کردے گا

676 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

675- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 2736 في الذكر والدعاء: باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء، عن محمد بن عبد الأعلى، عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20611 ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4064 عن معمر، وأحمد 5/205، والبخاري 5196 في النكاح، و 6547 في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، من طريق ابن علية، وأحمد في المسند 5/209 عن يحيى القطان، وفي الزهد ص 32 من طريق حماد بن سلمة، ومسلم 2736 أيضًا من طريق حماد ومعاذ العنبري وجرير ويزيد بن زريع، والطبراني في الكبير 421 من طريق أبي جعفر الرازي، والخطيب في تاريخه 5/149 من طريق أبي عبد الله الأنصاري، كلهم عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وفي الباب عن عمران بن الحصين وابن عباس عند البخاري 3241 و 5198 و 6449 و 6546، والترمذي 2602 و 2603. ورواه مسلم 2737 عن ابن عباس.

(متن حدیث): يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الأغنياء بنصف يوم خمس مائة سنة . (3: 9)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غریب مسلمان، خوشحال مسلمانوں سے نصف دن پہلے جنت میں جائیں گے، جو پانچ سو برس کا ہوگا''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِإِدْخَالِهِمُ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِمُدَدٍ مَعْلُوْمَةٍ

اللہ تعالیٰ نے غریب مہاجرین پر، جو فضل کیا ہے اس کا تذکرہ، انہیں خوشحال لوگوں سے ایک متعین مدت پہلے جنت میں داخل کردے گا

677 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بِنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ نِصْفَ النَّهَارِ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِمْ فَجَلَسَ مَعَهُمْ فَلَمَّا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اِلَيْهِمْ قُمْتُ اِلَيْهِ فَاَدْرَكْتُ مِنْ حَدِيْثِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: بَشِّرْ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَنَّهُمْ لَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بأربعين عاما . (3: 9)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ غریب مہاجرین کا ایک حلقہ بنا ہوا تھا وہ لوگ مسجد کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے یہ دوپہر کے وقت کی بات ہے، آپ ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ

676- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة الليثي، روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه ابن أبي شيبة 13/246 ومن طريقه ابن ماجة 4122 في الزهد: باب منزلة الفقراء ، عن محمد بن بشر ، وأحمد 2/296 و451 عن يزيد، و 2/343 عن حماد بن سلمة، والترمذي 2353 في الزهد: باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، وأبو نعيم في الحلية 7/91 و8/250 من طريق سفيان الثوري 2354 من طريق المحاربي، وأبو نعيم في الحلية 8/212 من طريق محمد بن السماك، كلهم عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/513، وأبو نعيم في الحلية 8/307 من طريق أبي صالح، وأحمد 2/519 من طريق شتير بن نهار، وأبو نعيم في الحلية 7/99، 100 من طريق أبي حازم، ثلاثتهم عن أبي هريرة . وفي الباب عن عبد الله بن عمرو في الحديث التالي . وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/63 و96، وأبي داؤد 3666 ، والترمذي 2352 ، وابن ماجة 4123 ، والبغوي في شرح السُّنة 14/191، 192 .وعن أنس عند الترمذي 2352 . وعن جابر عند الترمذي 2355 . وعن ابن عمر عند ابن أبي شيبة 13/244، وابن ماجة 4124 .

677- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارمي 2/339 .

گئے ہیں' تو میں اٹھ کے آپ کے پاس آیا' تو میں نے آپ کی گفتگو کا یہ حصہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:
''غریب مہاجرین کو یہ خوشخبری دیدو کہ وہ لوگ خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ تعداد' جو اس روایت میں مذکور رہے اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کر دیں

678 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ خريفا . (3: 9)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بیشک غریب مہاجرین خوشحال لوگوں سے قیامت کے دن ستر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سال پہلے (جنت میں داخل ہوں گے)''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَالِكَ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الشَّيْءَ الْكَثِيْرَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ لَهُ فَقِيْرٌ كَمَا اَنَّ مَنْ مُنِعَ مِنْ حُطَامِهَا يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ لَهُ غَنِيٌّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس فانی دنیا میں بہت ساری چیزوں کے مالک شخص کے لئے یہ بات جائز ہے اسے ''فقیر'' کہا جائے جس طرح جس شخص کو دنیا کا ساز و سامان نہیں ملتا تو اس کے لئے یہ بات جائز ہے کہ اس کو ''غنی'' کہا جائے

679 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّيْلِيُّ بِاَنْطَاكِيَّةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ حدثنا ابن وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ .

678- إسناده صحيح على شرط مسلم.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''خوشحالی مال زیادہ ہونے سے نہیں آتی' اصل خوشحالی دل کی بے نیازی ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغِنَى الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ قَبْلُ

اس خوشحالی کی صفت کا تذکرہ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

680- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قَالَ قُلْتُ مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا لِشَىْءٍ سَاَلَهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الأمر ولزوم الجماع فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ اَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فى قلبه وأتته الدنيا وهى راغمة.

عبدالرحمٰن بن ابان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے' تو میں نے سوچا یہ اس وقت ضرور کسی ایسے کام کے سلسلے میں گئے ہوں گے کہ جو مروان ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوگا میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس نے ہم سے کچھ چیزوں کے بارے میں

679- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب (1208) وأخرجه الحميدي 1063 ، وأحمد 2/243، ومسلم 1051 في الزكاة: باب ليس الغنى عن كثرة العرض، وابن ماجة 4137 في الزهد: باب القناعة، من طريق سفيان بن عيينة، والقضاعي في مسند الشهاب 1211 . وأخرجه أحمد 2/389، 390، والبخاري 6446 في الرقاق: باب الغنى غنى النفس، والترمذي 2373 في الزهد: باب ما جاء أن الغنى عنى النفس، والقضاعي في مسند الشهاب 1207 من طريق أبي حصين، والقضاعي 1210 من طريق الأعمش، كلاهما عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد في المسند 2/443 و539 و540، وفي الزهد ص 25، وأبو نعيم في الحلية 4/99 من طريق جعفر بن برقان، عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/315، والبغوي في شرح السُّنة 4040 .

680-وأخرجه أحمد في الزهد ص 42، وابن أبي عاصم في السُّنة 94 ، والخطيب في الفقيه والمتفقه 2/71 من طريق يحيى القطان، والطحاوي في مشكل الآثار 2/232 من طريق حجاج بن محمد، والطبراني في المعجم الكبير 4891 . وأخرجه الطبراني 4924 . وفي الباب عن ابن مسعود، وجبير بن مطعم، وأبي الدرداء ، وأنس، وقد تقدمت، وعن النعمان بن بشير عند الرامهرمزي 11 ، والحاكم .1/88 وعن أبي سعيد الخدري عند الرامهرمزي 5 ، وأبي نعيم في الحلية 5/105 .

دریافت کیا: جو ہم نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہیں۔

(حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اسے خوش رکھے جو ہم سے حدیث سنے اور پھر اسے دوسرے تک پہنچا دے' کیونکہ بعض اوقات علم حاصل کرنے والا شخص اس شخص تک اسے منتقل کر دیتا ہے' جو اس سے زیادہ علم والا ہوتا ہے اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا شخص درحقیقت عالم نہیں ہوتا' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں مسلمان کا دل دھوکہ نہیں دیتا۔ عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کے لئے خیر خواہی اور ان کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ ان کی دعا غیر موجود لوگوں تک محیط ہوتی ہے' جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کر دے گا اور اس کی غربت کو اس کے سامنے کر دے گا اور دنیا میں سے اسے صرف وہی کچھ ملے گا' جو اس کے نصیب میں لکھا گیا ہے اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو سمیٹ دے گا۔ اس کے دل میں خوشحالی ڈال دے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آئے گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَعْضَ الْفُقَرَاءِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ قَدْ يَكُوْنُوْنَ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضِ الْاَغْنِيَاءِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض حالتوں میں بعض غریب لوگ بعض حالتوں میں بعض خوشحال لوگوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں

681 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ: اُنْظُرْ اَرْفَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ عَيْنَيْكَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا رَجُلٌ فِيْ حُلَّةٍ جَالِسٌ يُحَدِّثُ قَوْمًا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ: اُنْظُرْ اَوْضَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ عَيْنَيْكَ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا رُوَيْجِلٌ مِسْكِيْنٌ فِيْ ثَوْبٍ لَهُ خَلَقٍ قُلْتُ هٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قَرَارِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا .(3: 9)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھا اسی دوران آپ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے دیکھ کر بتاؤ کہ مسجد میں تمہارے سامنے کون سا شخص سب سے بلند تر حیثیت کا مالک ہے؟ میں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو وہاں ایک شخص حلّہ پہن کر لوگوں کے ساتھ بیٹھا بات چیت کر رہا تھا میں نے جواب دیا: یہ والا شخص' نبی اکرم ﷺ

681- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد في المسند 5/157، وفي الزهد ص 36 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/115 . وأخرجه البزار 3630 . وأورده الهيثمي في المجمع 10/265 .

نے فرمایا: تم اب اس بات کا جائزہ لو کہ تمہارے سامنے کون سا شخص سب سے کم تر حیثیت کا مالک ہے' تو میں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو وہاں ایک غریب سا شخص پرانے سے کپڑوں میں بیٹھا ہوا تھا میں نے عرض کی: یہ والا شخص' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب شخص) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس (امیر آدمی جیسے) زمین بھر لوگوں سے بہتر ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اصحاب صفہ کی حالت کے بارے میں ہے

682 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّفَّةِ مَا عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ رِدَاءٌ اِلَّا اِزَارٌ اَوْ كِسَاءٌ مُتَوَشِّحًا به قد عقده خلفه. (3: 9)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ستر اصحاب کو صفہ میں دیکھا ہے ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی چادر نہیں ہوتی تھی صرف چھوٹا تہبند ہوتا تھا یا ایک چادر ہوتی تھی جسے وہ توشیح کے طور پر لپیٹ لیتا تھا' اور اپنے پیچھے باندھ لیتا تھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ طَعَامُ الْقَوْمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْاَغْلَبِ فِيْ اَحْوَالِهِمْ عِنْدَ ابْتِدَاءِ ظُهُوْرِ الْاِسْلَامِ بِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کی خوراک عام طور پر کیا ہوا کرتی تھی؟ جب اسلام کے ظہور کا آغاز ہوا تھا

683 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): مَا كان طعامنا على عهد رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا الأسودان التمر والماء. (5: 47)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک صرف دو سیاہ چیزیں ہوتی ہیں کھجور اور پانی۔

682- إسناده صحيح علىٰ شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 442 في الصلاة: باب نوم الرجال في المسجد، والبيهقي في السّنن 2/241، والبغوي في شرح السُّنة 4081 .

683- وأخرجه أحمد 2/298 و405 و458، والبزار 3677 من أربع طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وسيعيده برقم 5776 . وأخرجه الترمذي 3357 في التفسير: باب ومن سورة التكاثر

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ فِيْ اَصْحَابِهٖ مَا وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں یہ چیز ہوتی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

684 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ حدثنا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّا كُنَّا نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ فَقَدْ كَذَبَكُمْ فَلَمَّا افْتَتَحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ أصبنا شيئا من التمر والودك . (5: 47)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ ہم پیٹ بھر کر کھجوریں کھالیا کرتے تھے۔ اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کو فتح کیا' تو ہمیں کچھ کھجوریں اور چربی ملی تھی۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ لِلْمُسْلِمِ الْفَقِيْرِ الصَّابِرِ عَلٰى مَا اُوْتِيَ مِنْ فَقْرِهٖ بِمَا مُنِعَ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الزَّائِلَةِ

اللہ تعالیٰ کا اس غریب مسلمان کے لئے نیکیاں لکھ دینا' جو ملے ہوئے فقر پر صبر سے کام لیتا ہے کہ اسے اس زائل ہو جانے والی دنیا کا ساز وسامان نہیں دیا گیا

685 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابن وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَرٰى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنٰى قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَتَرٰى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ وَتَرَاهُ؟ قُلْتُ اِذَا سَاَلَ اُعْطِيَ وَاِذَا حَضَرَ اُدْخِلَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا زَالَ يُحَلِّيْهِ وَيَنْعَتُهُ حَتّٰى عَرَفْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ عَرَفْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ اَوْ تَرَاهُ قُلْتُ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ مِنَ الْاٰخَرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا يُعْطٰى مِنْ بَعْضِ مَا يُعْطَى الْاٰخَرُ فَقَالَ: اِذَا اُعْطِيَ خَيْرًا فَهُوَ اَهْلُهُ وَاِنْ صُرِفَ عَنْهُ فقد أعطى حسنة . (3: 9)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر غفاری! کیا تم یہ سمجھتے ہو مال کا

684- إسناده قوي . وانظر حديث عائشة أيضًا الآتي برقم 729 .

685- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد مضى بأخصر مما هنا برقم 681 من طريق آخر عن أبي ذر. وطلاع الأرض: ملؤها.

زیادہ ہونا خوشحالی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو تم یہ سمجھتے ہو گے کہ مال کا کم ہونا غربت ہے میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ!، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصل خوشحالی دل کا خوشحال ہونا ہے اور اصل غربت دل کا غریب ہونا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم فلاں شخص کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہاری اس کے بارے میں کیا رائے ہے اور اسے کیا سمجھا جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: جب وہ کوئی چیز مانگے تو اسے دیدی جائے جب وہ کہیں آئے تو اسے اندر آنے دیا جائے پھر نبی اکرم ﷺ نے اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا اور فرمایا: کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میں اسے نہیں جانتا پھر نبی اکرم ﷺ اس کا حسب نسب میرے سامنے بیان کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے اس کو پہچان لیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اس کی شناخت ہو گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری اس کے بارے میں کیا رائے ہے اور اسے کیا سمجھا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: وہ صفہ سے تعلق رکھنے والا ایک غریب آدمی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (غریب آدمی) اس دوسرے (امیر آدمی جیسے) زمین بھر لوگوں سے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص کو اس چیز میں سے کچھ حصہ عطا نہیں کیا گیا جو دوسرے کو دی گئی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کو بھلائی دی گئی ہے تو یہ اس کا زیادہ اہل ہے اور اگر اس کو اس سے پھیر لیا گیا ہے تو اسے نیکی عطا کی گئی ہے۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا فُضِّلَ بَعْضُ الْفُقَرَاءِ عَلٰى بَعْضِ الْاَغْنِيَاءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بعض فقیر لوگوں کو بعض خوشحال لوگوں پر فضیلت دی گئی

686 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ اللّٰهُمَّ مَنْ اَنْفَقَ فَاَعْقِبْهُ خَلَفًا وَمَنْ اَمْسَكَ فَاَعْقِبْهُ تَلَفًا. (3: 9)

686– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، خليد العصرى: هو خليد بن عبد الله. وأخرجه الطيالسى 979، والحاكم 2/444، 445، وأبو نعيم فى الحلية 2/233 من طريق هشام الدستوائى، وأحمد فى المسند 5/197، وفى الزهد ص 26 من طريق همام، والقضاعى فى مسند الشهاب 810 من طريق سلام بن مسكين، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمى فى المجمع 2/122، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح. وسيعيده المؤلف برقم 3330. وفى الباب عن أبى هريرة سيورده المؤلف برقم 3334. وعن أبى سعيد الخدرى عند البزار 3424، أورده الهيثمى فى المجمع 10/336.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج نکلتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں۔

''اے اللہ! جو شخص (تیری راہ میں) خرچ کرتا ہے' تو اسے اس کے بدلے میں مزید عطا کر اور جو شخص خرچ نہیں کرتا ہے' تو اس کے بدلے میں اس کا نقصان کردے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الدُّنْيَا سِجْنًا لِمَنْ اَطَاعَهُ وَمَخْرَفًا لِمَنْ عَصَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس شخص کے لئے قید گاہ بنایا ہے' جو اس کی اطاعت کرتا ہے' اور اس شخص کے لئے باغ بنایا ہے' جو اس کی نافرمانی کرتا ہے

687- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدُّنْيَا اِنَّمَا جُعِلَتْ سِجْنًا لِلْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَوْفُوا بِتَرْكِ مَا يَشْتَهُونَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْجِنَانِ فِي الْعُقْبٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' دنیا کو مسلمانوں کے لئے قید خانہ بنایا گیا ہے' تاکہ وہ لوگ دنیا میں اپنی پسندیدہ چیزوں کو ترک کرنے کی وجہ سے آخرت میں جنت میں پورا بدلہ حاصل کریں

687- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2956 في الزهد الرقائق، والترمذي 2324 في الزهد: باب ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر . وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 4105 من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في المسند 2/323 و485، وفي الزهد ص 37 من طريق زهير، وفي المسند 2/389 من طريق عبد الرحمٰن بن إبراهيم القاص، وابن ماجة 4113 في الزهد: باب مثل الدنيا، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، وأبو نعيم في الحلية 6/350 من طريق مالك، والبغوي في شرح السُّنة 4104 من طريق روح بن القاسم، خمستهم عن العلاء، بهذا الإسناد . وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند أحمد 6855، وأبي نعيم في الحلية 8/177 و185، والبغوي في شرح السُّنة 4106، والحاكم في المستدرك .4/315 أورده الهيثمي في المجمع 10/288، 289 . وعن ابن عمر عند البزاز 3654، وأبي نعيم في أخبار أصبهان 2/340، والخطيب في تاريخ بغداد 6/401، والقضاعي في مسند الشهاب 145، وأورده الهيثمي في المجمع 10/289، وقال: رواه البزار بسندين أحدهما ضعيف، والآخر فيه جماعة لم أعرفهم . وعن سلمان الفارسي عند الطبراني في الكبير 6183، والحاكم .3/603 أورده الهيثمي في المجمع 10/289 .

688 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجنَّة الْكَافِر . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَسْبَابَ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ يَجْرِيْ عَلَيْهَا التَّغَيُّرُ وَالْاِنْتِقَالُ فِي الْحَالِ بَعْدَ الْحَالِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں اطلاع ہے کہ اس فانی ہونے والی زائل ہونے والی (دنیا) کے اسباب پر تغیر ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقلی ہوتی رہتی ہے

689 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَزِيْرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ: (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ)

(متن حدیث): قَالَ: مِنْ شَاْنِهٖ اَنْ يَّغْفِرَ ذَنْبًا وَيُفَرِّجَ كربا ويرفع قوما ويضع آخرين . (3: 66)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''ہر روز اس کی نئی شان ہوتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کی شان میں یہ بات شامل ہے کہ وہ گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے' پریشانی کو ختم کر دیتا ہے۔ ایک قوم کو سربلندی نصیب کرتا ہے اور دوسروں کو پست کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَا بَقِيَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا هُوَ الْمِحَنُ وَالْبَلَايَا فِيْ اَكْثَرِ الْاَوْقَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس دنیا میں سے' جو کچھ باقی رہ گیا ہے وہ پریشانی اور آزمائش ہے' جو اس کے زیادہ تر اوقات میں ہوگی

688- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة.

689-وأخرجه ابن ماجة 202 في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبي عاصم رقم 301 ، وابن عساكر في تاريخ دمشق 2/2 و15/126/1،

690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا بن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ رَبِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ .(3: 66)

ابوعبدرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا میں سے صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الِاغْتِرَارِ بِمَنْ اُوتِىَ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةَ الزَّائِلَةَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اسے اس فانی اور زائل ہونے والی دنیا میں سے' جو کچھ دیا گیا ہے اس کے حوالے سے کم غلط فہمی کا شکار ہو

691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قال حدثنا بْنِ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ اَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِى الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .(3: 6)

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' کتنے ہی فتنے نازل کر دیئے گئے ہیں اور کتنے ہی خزانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ حجرے میں رہنے والی خواتین کو بیدار کر دو' کیونکہ دنیا میں بہت سی باپردہ عورتیں قیامت کے دن بے پردہ ہوں گی''۔

690- إسناده قوى . وأخرجه ابن المبارك فى الزهد 596 ، ومن طريقه أحمد 4/94، والطبرانى 9/86، والقضاعي فى مسند الشهاب 1175 ، والرامهرمزى فى الأمثال 59 ، وأخرجه ابن ماجة 4035 فى الفتن: باب شدة الزمان، وابن أبى عاصم فى الزهد 146 من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن ابن جابر، بهذا الإسناد. قال البوصيرى فى مصباح الزجاجة 4/190: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات. وسيعيده المؤلف برقم 2899 من طريق بشر بن بكر، عن ابن جابر، به . وتقدمت تتمة الحديث وهى قوله: وإنما مثل أحدكم مثل الوعاء ... برقم 339 من طريق الوليد بن مسلم، وبرقم 392 من طريق صدقة بن جابر، كلاهما عن ابن جابر، بهذا الإسناد، فانظرهما.

691- إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/297، والبخارى 115 فى العلم، و 1126 فى التهجد، و 5844 فى اللباس، و 6218 فى الأدب، و 7069 فى الفتن، والترمذى 2196 فى الفتن من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد . ورواه مالك فى الموطأ 2/913 باب ما يكره للنساء لبسه من الثياب.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اغْتِرَارِ الْمَرْءِ بِمَا اُوتِیَ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا مِنَ النِّسَاءِ وَالنِّعَمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کو اس حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے جو اسے اس دنیا میں سے خواتین اور مختلف نعمتیں دی گئی ہیں

692 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ وَاَصْحَابُ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَنَظَرْتُ اِلَی النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَرَنَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی بِاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدٍ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُعْتَمِرِ مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ. (2: 55)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تھا اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر لوگ غریب لوگ تھے اور خوشحال لوگوں کو وہاں روک لیا گیا تھا' اور جب اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم ہوا اور میں نے جہنم کا جائزہ لیا' تو اس میں داخل ہونے والی اکثر خواتین تھیں''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمران بن موسیٰ نامی راوی نے اس روایت میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی ملا دیا ہے۔

یہاں معتمر نامی راوی سے مراد معتمر بن سلیمان ہے۔

ذِكْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ تَعْزُفَ نَفْسُهٗ عَمَّا یُؤَدِّیْ اِلَی اللَّذَّاتِ مِنْ هٰذِهِ الْفَانِیَةِ الْغَرَّارَةِ وَاِنْ اُبِیْحَ لَهٗ ارْتِكَابُهَا حَذَرَ الْوُقُوْعِ فِی الْمَحْذُوْرِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچائے' جو اس فنا ہونے والی اور دھوکے دینے والی (دنیا) کی لذات کی طرف لے جاتی ہیں

اگرچہ ان کا ارتکاب آدمی کے لئے مباح ہو' آدمی اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچانے کے لئے ایسا کرے' جو ممنوع ہیں

693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ

692- هو مكرر 675.

مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ

(متن حدیث):سمع بن عمر صوت زمارة راعى قَالَ فَجَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَعَدَلَ عَنِ الطَّرِيْقِ وَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا نَافِعُ اَتَسْمَعُ فَاَقُوْلُ نَعَمْ فَلَمَّا قُلْتُ لَا رَاجَعَ الطَّرِيْقَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. (5: 47)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی' تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیں اور راستے سے ایک طرف ہٹ گئے وہ یہ فرماتے جا رہے تھے: اے نافع! کیا تمہیں آواز آ رہی ہے؟ میں جواب دیتا تھا جی ہاں! جب میں نے کہا: اب نہیں آ رہی' تو وہ واپس راستے پر آ گئے پھر انہوں نے فرمایا

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

ذكر الإخبار عما يجب على المؤمن من حِفْظِ نَفْسِهِ عَمَّا لَا يُقَرِّبُهُ اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا دُوْنَ نَوَالِهٖ شَيْئًا مِنْ حُطَامِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مومن پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کی اس چیز سے حفاظت کرے' جو اسے اس کے پروردگار کی بارگاہ میں قرب نہیں دلاتی ہے

اور وہ فنا ہونے والی دنیا کے ساز و سامان میں سے کچھ بھی حاصل کرنے سے بچے

694 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَلَا اِنَّ الدِّيْنَارَ وَالدِّرْهَمَ اَهْلَكَا مَنْ كَانَ قبلكم وهما مهلكاكم. (3: 66)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! بیشک درہم اور دینار نے تم سے پہلے لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر دیا اور یہ تم لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر دیں گے''۔

693- رجالـه ثقات رجال الصحيح، غير سليمان بن موسى - وهو الأشدق- فقد روى له مسلم في المقدمة والأربعة. وأخرجه أحمد 2/8 و38، وأبو داوُد 4924 في الأدب: باب كراهية الغناء والزمر. وأخرجه أبو داوُد 4925 . وأخرجه أبو داوُد 4926 .

694-إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأورده الهيثمي في المجمع 10/245، وقال: رواه الطبراني في الكبير و الأوسط وإسناده حسن

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّذُودَ نَفْسَهُ مِنْ هٰذِهِ الْغَرَّارَةِ الزَّائِلَةِ بِبَذْلِ مَا يَمْلِكُ مِنْهَا لِغَيْرِهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس دھوکہ دینے والی زائل ہونے والی (دنیا) سے بچائے

وہ یوں کہ دنیا میں سے وہ جس چیز کا مالک بنتا ہے اسے دوسرے پر خرچ کرے

695- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خالد حدثنا همام عن قتاد عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ بِقِنَاعٍ فِيهِ رُطَبٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقْبِضُ الْقَبْضَةَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ ثُمَّ يَقْبِضُ الْقَبْضَةَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلٰى اَزْوَاجِهِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَاَنَّهُ لَيَشْتَهِيهِ فَعَلَ ذلك غير مرة وإنه ليشتهيه. (5: 47)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں کا ایک تھال بھیجا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی میں کھجوریں لے کر انہیں اپنی ایک زوجہ محترمہ کی طرف بھجوادیا پھر آپ نے مٹھی میں کھجوریں لیں اور اپنی ازواج کی طرف بھجوادیا پھر آپ نے انہیں بھجوادیا اور آپ کو اس بات کی خواہش بھی تھی آپ نے کئی مرتبہ ایسا کیا اور آپ کو اس بات کی خواہش بھی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ رِعَايَةُ عِيَالِهِ بِذَبِّهِمْ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِي يُخَافُ عَلَيْهِمْ مُتَعَقَّبُهَا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اہلخانہ کا اس حوالے سے خیال رکھے انہیں ان چیزوں سے بچائے جن کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ ان پر سزا ہو سکتی ہے

696/697- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الْاَدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قُعَيْسٍ عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ فِي غَزَاةٍ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِفَاطِمَةَ وَاِذَا قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ كَانَ اَوَّلُ عَهْدِهِ بِفَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَاِنَّهُ خَرَجَ لِغَزْوِ تَبُوكَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ فَبَسَطَتْ فِي بَيْتِهَا بِسَاطًا وَعَلَّقَتْ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا وَصَبَغَتْ مِقْنَعَتَهَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَمَّا قَدِمَ اَبُوهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰى مَا اَحْدَثَتْ رَجَعَ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى بِلَالٍ فَقَالَتْ يَا بِلَالُ اذْهَبْ اِلٰى اَبِي

695- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه 3/125 و269 .

فَسَلْهُ مَا يَرُدُّهُ عَنْ بَابِي فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رَأَيْتُهَا اَحْدَثَتْ ثَمَّ شَيْئًا فَاَخْبَرَهَا فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَرَفَعَتِ الْبِسَاطَ وَاَلْقَتْ مَا عَلَيْهَا وَلَبِسَتْ أطمارها فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاَخْبَرَهُ فَاَتَاهُ فَاعْتَنَقَهَا وَقَالَ: هٰكَذَا كُوْنِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. (5: 8)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جنگ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو آپ سب سے آخر میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے تھے اور جب بھی آپ کسی جنگ سے واپس تشریف لاتے تھے' تو سب سے پہلے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے تھے جب آپ غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے' تو آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں ایک چٹائی بچھالی اور گھر کے دروازے پر پردہ لٹکا دیا۔ انہوں نے اس پردے کو زعفران کے ساتھ رنگ دیا تھا جب ان کے والد تشریف لائے اور انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس عمل کو دیکھا' تو وہ واپس تشریف لے گئے اور مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا اور کہا: اے بلال! تم میرے والد کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو کہ آپ میرے دروازے سے واپس کیوں چلے گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ اس نے وہاں ایک نیا کام کیا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے اس پردے کو اتار دیا اور اس بچھونے کو اٹھا دیا اور اس پر موجود چیزوں کو ایک طرف رکھ کے خود پرانے سے کپڑے پہن لئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) انہوں نے گلے لگالیا اور ارشاد فرمایا:

''تم اسی طرح رہا کرو' میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْوَصْفِ الَّذِي يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَرْءُ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ آدمی کو اس فانی اور زائل ہوجانے والی (دنیا) میں اس طرح سے ہونا چاہیے

698- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عن مجاهد عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

(متن حدیث): اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي اَوْ قَالَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيبٌ اَوْ عَابِرُ سبيل قال فكان بن عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لمرضك وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

697- وأخرجه أحمد 2/21، وأبو داوُد 4149 و 4150 في اللباس: باب في اتخاذ الستور،

وَقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ مَا سَاَلَنِىْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ. (3: 66)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے دونوں کندھوں کو پکڑا اور فرمایا: "تم دنیا میں یوں رہو جیسے تم اجنبی ہو یا تم مسافر ہو"۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے جب تم صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو اور جب شام کرلو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور بیماری سے پہلے اپنی صحت کو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: حسن بن قزعہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے مجھ سے صرف اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَحْسَابِ اَهْلِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اس فانی اور زائل ہونے والی (دنیا سے محبت رکھنے والوں) کے نزدیک حسب (یعنی فضیلت کا معیار کیا ہے؟)

699 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أحساب أهل الدنيا المال. (3: 66)

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"اہل دنیا کے نزدیک حسب (برتری کا معیار) مال ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَابُ اَهْلِ الدُّنْيَا الْمَالُ اَرَادَ بِهِ الَّذِيْنَ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ عِنْدَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "اہل دنیا کا حسب مال ہے" اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ لوگ ہیں جو اس کی طرف جاتے ہیں

698–وأخرجه البخاري 6416 في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم كن في الدنيا كأنك غريب ... والبيهقي في السُّنن 3/369

699– وأخرجه أحمد 5/361 عن علي بن الحسين بن شقيق، والنسائي 6/64 في النكاح: باب الحسب . وصححه الحاكم 2/163، ووافقه الذهبي. وسيرد بعده من طريق زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، به، فانظره.

700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَحْسَابَ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِىْ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ لهذا المال . (3: 66)

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل دنیا کے نزدیک حسب (یعنی برتری) کا معیار مال ہے جس کی طرف وہ جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَؤُوْلُ مُتَعَقِّبُ اَمْوَالِ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّتِىْ هِىَ اَحْسَابُهُمْ اِلَيْهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اہل دنیا کے وہ اموال جوان کے نزدیک عزت کا معیار ہیں ان کا انجام کیا ہوگا؟

701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): اِنْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: (اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ) (التكاثر: 1) قَالَ: يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا لَكَ مِنْ مَّالِكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تصدقت فأمضيت

❁❁ مطرف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ یہ آیت تلاوت کررہے تھے۔

700- إسناده على شرط مسلم، إلا أن الحسين بن واقد ثقة له أوهام، فالسند حسن، وأخرجه أحمد 5/353، والخطيب في تاريخ بغداد 1/318، والحاكم في المستدرك 2/163 من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وتقدم قبله من طريق عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ به، فانظره . وأوردت أحاديث الباب في التعليق على الحديث المتقدم برقم 483 من حديث أبي هريرة كرم المرء دينه، ومروء ته عقله، وحسبه خلقه فانظره.

701- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير صحابي أبي مطرف عبد الله بن الشخير، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 2958 في الزهد والرقائق، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في المسند 4/24، وفي الزهد ص 17، ومسلم 2958 عن ابن المثنى، كلاهما عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابنُ المبارك في الزهد 497، وأحمد 4/24، والترمذي 2342 في الزهد، و 3354 في التفسير: باب ومن سورة التكاثر، والنسائي 6/238 في الوصايا: باب الكراهية في تأخير الوصية، والبيهقي في السُّنن 4/61، وأبو نعيم في الحلية 6/281، والبغوي في شرح السُّنة 4055، والقضاعي في مسند الشهاب 1217 عن طرق عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي 1148، وأحمد 4/24، ومسلم 2958، وأبو نعيم في الحلية 6/281، والخطيب في تاريخ بغداد 1/359 من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 4/26، ومسلم 2958 من طريق سعيد بن أبي عروبة، وأحمد في المسند 4/26، وفي الزهد ص 40، ومسلم 2958 من طريق همام، وأبو نعيم في الحلية 6/281 من طريق أبان بن يزيد، كلهم عن قتادة، به. وصححه الحاكم 2/533، 534 و4/322، 323. وسيعيده المؤلف برقم 3327 في باب صدقة التطوع من طريق الدستوائي، عن قتادة . وذكره السيوطي في الدر المنثور 6/386، وزاد نسبته لسعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وابن جرير، وابن المنذر، والطبراني، وابن مردويه. وفي الباب عن أبي هريرة سيورده المؤلف برقم 3328 .

''کثرت تمہیں غفلت کا شکار کردے گی''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: یہ میرا مال ہے' یہ میرا مال ہے' حالانکہ تمہارا مال وہ ہے' جو کھا کر تم فنا کردو' یا جسے پہن کر تم پرانا کردو' یا جسے صدقہ کر کے تم آگے بھیج دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَ مُتَعَقَّبَ طَعَامِ ابْنِ اٰدَمَ فِي الدُّنْيَا مَثَلًا لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ دنیا میں ابن آدم کے کھانے کا انجام کیا بنا تا ہے جو اس کے لئے مثال کی حیثیت رکھتا ہے

702 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إن مطعم بن اٰدَمَ ضُرِبَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا بِمَا خَرَجَ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ وَاِنْ قَزَّحَهُ وَمَلَّحَهُ فَانْظُرْ مَا يَصِيرُ إِلَيْهِ .(3: 66)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابن آدم نے جو کچھ کھایا ہے' اس کے ذریعے دنیا کی مثال بیان کی جاسکتی ہے' جو ابن آدم کے جسم سے نکلتا ہے۔ وہ اگرچہ اس میں مصالحہ ڈالتا ہے اور نمک ڈالتا ہے لیکن تم اس بات کا جائزہ لو (کہ آدمی کے پیٹ میں رہ کر) وہ کیا بن جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا ارْتَفَعَ مِنْ هٰذِهِ الأشياء لا بد لَهُ اَنْ يَّتَّضِعَ لِاَنَّهَا قَذِرَةٌ خُلِقَتْ لِلْفَنَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس دنیا میں سے' جو چیز بھی بلند ہوتی ہے اس کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ پست بھی ہو' کیونکہ یہ گندگی ہے' جسے فنا ہونے کے تخلیق کیا گیا ہے

703 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

(متن حدیث): كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ كُلَّمَا سَابَقُوْهَا سَبَقَتْ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فسبقها فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

702– حديث صحيح، وأخرجه الطبراني 531 ، والبيهقي في الزهد الكبير 414 ، وعبد الله بن أحمد في زوائد المسند 5/136 وأبو نعيم في الحلية 1/254، من طريق أبي حذيفة بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك في الزهد برقم 493 و 494 و 495 .

رَاٰی ذٰلِكَ فِیْ وُجُوْهِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِنْ هٰذِهِ الْقَذِرَةِ اِلَّا وَضَعَهَا اللّٰهُ. (3: 66)

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء سے آگے کوئی نہیں نکل سکتا تھا جب بھی اس کے ساتھ مقابلہ ہوتا تھا وہ آگے نکل جاتی تھی۔ایک مرتبہ ایک دیہاتی ایک اونٹ پر بیٹھ کر آیا۔اس نے اس اونٹنی کے ساتھ مقابلہ کیا' تو وہ آگے نکل گیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو گراں گزری جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر یہ چیز ملاحظہ کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ اس دنیا میں جب کسی چیز کو سربلندی عطا کرے' تو اسے پستی بھی عطا کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُّقْنِعَ نَفْسَهُ عَنْ فُضُوْلِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ بِتَذَكُّرِهَا عَاقِبَةَ الْخَيْرِ وَاَهْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو بھلائی اور اہل بھلائی کے انجام کے ذریعے نصیحت حاصل ہونے سے اس فنا ہونے والی اور زائل ہونے والی دنیا کی اضافی چیزوں سے بچا کے رکھے

704- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِی الْمَاضِی بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْرٌ مُشَبَّكٌ بِالْبَرْدِيِّ عَلَيْهِ كِسَاءٌ اَسْوَدُ قَدْ حَشَوْنَاهُ بِالْبَرْدِيِّ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ عَلَيْهِ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُمَا اسْتَوَى جَالِسًا فَنَظَرَا فَاِذَا اَثَرُ السَّرِيْرِ فِیْ جَنْبِ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَكَيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُؤْذِيْكَ خُشُوْنَةُ مَا نَرٰی مِنْ سَرِيْرِكَ وَفِرَاشِكَ وَهٰذَا كِسْرٰی وَقَيْصَرُ عَلٰی فُرُشِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ فقال: لَا تَقُوْلَا هٰذَا فَاِنَّ فِرَاشَ كِسْرٰی وَقَيْصَرَ فِی النَّارِ وَاِنَّ فِرَاشِیْ وَسَرِيْرِیْ هذا عاقبته إلى الجنة. (5: 47)

703- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي خالد الأحمر . وأخرجه البخارى 6501 في الرقائق: باب التواضع،بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/103 من طريق ابن أبي عدى، والبخارى 2871 في الجهاد: باب ناقة النبي صلى الله عليه وسلم من طريق أبي إسحاق الفزارى، و 2872 و 6501 أيضًا، وأبو داوُد 4803 في الأدب: باب في كراهية الرفعة في الأمور، من طريق زهير بن معاوية، والنسائي 6/227 في الخيل: باب السبق من طريق خالد، و 6/228 باب الجنب، من طريق شعبة، والبيهقي في السُّنن 10/16، 17 من طريق محمد بن عبد الله الأنصارى، و 10/25 من طريق عبد الله بن بكر السهمي، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ص 153 ومن طريقه البغوى في شرح السُّنة 2652 . وأخرجه أحمد 3/253، وأبو داوُد 4802 ، والبغوى في شرح السُّنة 2651 من طريق حماد، والقضاعي في مسند الشهاب 1009 من طريق سفيان بن حسين، كلاهما عن ثابت، عن أنس.

704- انظر الحديث بطوله ورواياته في المسند 1/33- 34، والبخارى 2468 في المظالم، و 5191 في النكاح، ومسلم 1479 في الطلاق، والترمذى 3315 ، والنسائي 4/137- 138 في الصوم، و جامع الأصول 2/400-410 الطبعة الدمشقية.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مخصوص پلنگ تھا' جسے مخصوص قسم کے (کے پتوں' یا شاخوں) کے ذریعے بنا گیا تھا۔اس پر سیاہ رنگ کی چادر موجود تھی جس کے اندر ہم نے اس قسم کے پتے بھرے ہوئے تھے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوئے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو دیکھا' تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ان دونوں صاحبان نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر پلنگ کا نشان موجود ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا جو پلنگ اور جو بستر ہم دیکھ رہے ہیں کیا اس کی سختی آپ کو تکلیف نہیں دیتی ہے' جبکہ قیصر اور کسریٰ ریشم اور دیباج کے اوپر آرام کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں یہ بات نہ کرو' کیونکہ قیصر اور کسریٰ کے بستر جہنم میں ہوں گے اور میرا پلنگ اور میرا بستر ان کا ٹھکانہ جنت میں ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاقْتِنَاعِ لِلْمَرْءِ بِمَا أُوتِيَ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' آدمی کو دنیا میں سے' جو کچھ دیا گیا ہے وہ اسلام اور سنت کے ہمراہ اس پر قناعت کرے

705 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَابِدُ الطَّاحِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قال أَخْبَرَنَا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِئٍ اَنَّ اَبَا عَلِيِّ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّـهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: طُوبٰى لِمَنْ هُدِىَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَكَانَ عيشه كفافا وقنعه الله به . (1: 2)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جسے اسلام کی طرف ہدایت دی گئی۔ضروریات کے مطابق اسے چیزیں دی گئیں اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز پر قناعت عطا کی''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّخَلِّي عَنِ الدُّنْيَا وَالِاقْتِنَاعِ مِنْهَا بِمَا يُقِيْمُ اَوَدَ الْمُسَافِرِ فِيْ رِحْلَتِهِ

اس بات کا حکم ہونا کہ آدمی دنیا سے خالی ہو جائے' اور دنیا سے وہ چیز حاصل کرے

705- إسناده صحيح .وأخرجه أحمد 6/19، والترمذي 2349 في الزهد: باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه، والطبراني في الكبير 18/ 786 ، والحاكم في المستدرك 1/34، 35 من طريق المقرء بهذا الإسناد .وأخرجه ابن المبارك في الزهد 553 ومن طريقه القضاعي في مسند الشهاب 616' بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني في الكبير 18/787، والقضاعي 617، بهذا الإسناد.وفي الباب عن عبد الله بن عمرو بن العاص تقدم برقم 670 .

جو مسافر شخص زادراہ کے طور پر لیتا ہے

706 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بن موهب الرملى حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ هَانِئٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِىُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متنِ حدیث): اَنَّ سَلْمَانَ الْخَيْرَ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ عَرَفُوا مِنْهُ بَعْضَ الْجَزَعِ قَالُوْا مَا يُجْزِعُكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ كَانَتْ لَكَ سَابِقَةٌ فِى الْخَيْرِ شَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغَازِىَ حَسَنَةً وَفُتُوحًا عِظَامًا قَالَ يُجْزِعُنِىْ اَنَّ حَبِيْبَنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَارَقَنَا عَهِدَ اِلَيْنَا قَالَ: لِيَكْفِ الْيَوْمَ مِنْكُمْ كَزَادِ الرَّاكِبِ فَهٰذَا الَّذِىْ اَجْزَعَنِىْ فَجُمِعَ مَالُ سَلْمَانَ فَكَانَ قِيْمَتُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ عَامِرٌ هٰذَا هُوَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ وَسَلْمَانُ الْخَيْرُ هُوَ سَلْمَانُ الْفَارِسِىُّ. (1:63)

✿✿ عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان الخیر (یعنی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ) کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو لوگوں نے ان پر گھبراہٹ محسوس کی۔ لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ جبکہ آپ کو بھلائی کی طرف سبقت لے جانے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے اور بڑی فتوحات میں حصہ لیا ہے' تو حضرت سلمان فارسی نے فرمایا مجھے یہ چیز گھبراہٹ کا شکار کر رہی ہے کہ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم سے جدا ہوئے تھے' تو آپ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا آپ نے فرمایا تھا۔

"تم میں سے کسی شخص کے لئے ایک دن کے لئے اتنی چیز کافی ہے' جو کسی سوار کا زادِ سفر ہوتی ہے"۔

تو یہ چیز مجھے گھبراہٹ کا شکار کر رہی ہے' پھر جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مال جمع کیا گیا' تو اس کی قیمت پندرہ دینار بنتی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عامر نامی راوی عامر بن عبدقیس ہیں' جبکہ سلمان خیر سے مراد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ التَّلَهُّفِ عِنْدَ فَوْتِهِ الْبُغْيَةَ فِىْ غَدْوِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ صبح کے وقت اپنے مقصود کی فوتگی کی صورت میں غم کا اظہار کم کرے

706- إسناده صحيح' وأخرجه الطبراني في الكبير 182 من طريق أحمد بن صالح، وأبو نعيم في الحلية 1/197 وأخرجه ابن ماجة 4104 في الزهد: باب الزهد في الدنيا، والطبراني في الكبير 6069، وأبو نعيم في الحلية 1/197. وأخرجه عبد الرزاق 20632، وأحمد 5/438، وأبو نعيم في الحلية 1/196 من طريق الحسن البصري، عن سلمان. وأخرجه الطبراني 6160، وأبو نعيم في الحلية 1/196 و2/237، والقضاعي في مسند الشهاب 728، من طريق مورق العجلي، وأبو نعيم 1/196، والقضاعي 718 من طريق سعيد بن المسيب، كلاهما أن سعد بن أبي وقاص وابن مسعود دخلا على سلمان ... وأخرجه أحمد في الزهد ص 190، وأبو نعيم في الحلية 1/195 .

707 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ

(متن حدیث):عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عليه (وَالْمُرْسَلاتِ عُرْفًا) فَاَخَذْتُهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ رَطْبٌ بِهَا فَمَا اَدْرِىْ بِاَيِّهَا خَتَمَ (فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُوْنَ) (المرسلات: 50) اَوْ (اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُوْنَ) (المرسلات: 48) فَسَبَقَتْنَا حَيَّةٌ فَدَخَلَتْ فِيْ جُحْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وقيتم شرها كما وقيت شركم. (3: 66)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں موجود تھے آپ پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

"والمرسلت عرفا"

تو میں نے آپ کی زبانی اس سورۃ کو سیکھ لیا حالانکہ یہ ابھی کچھ دیر پہلے آپ پر نازل ہوئی تھی: مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے کون سی آیت پر اسے ختم کیا تھا؟ فبای حديث بعده يومنون پر یا پھر اس آیت پر واذا قيل لهم اركعوا لا يركعون

اسی دوران ایک سانپ نکل کر آ گیا اور پھر اپنے بل میں داخل ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو اس کے شر سے بچا لیا گیا جس طرح اسے تمہاری طرف سے پہنچنے والے نقصان سے بچایا گیا۔

708 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ

(متن حدیث):عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَالْمُرْسَلاتِ عُرْفًا) فَاِنَّهُ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّىْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ

707- إسناده حسن.وأخرجه أحمد 1/377، وعبد الرزاق 8389 ومن طريقه الطبراني في الكبير 10154 .وأخرجه أحمد 1/453 عن عفان، عن حماد بن سلمة، عن عاصم، به.وأخرجه الطبراني 10153 من طريق الأعمش، عن أبي رزين، عن زر، به.وأخرجه أحمد 1/462 من طريق الأعمش، عن أبي رزين، عن ابن مسعود.وسيرد بعده من طريق الأسود، عن ابن مسعود. فانظره.

708- إسناده صحيح، وهو في صحيح البخاري 1830 في جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم من الدواب، و 4934 في التفسير: باب (هٰذَا يَوْمُ لا يَنْطِقُوْنَ) .وأخرجه مسلم 2234 في السلام: باب قتل الحيات وغيرها، عن عمر بن حفص بن غياث، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم 2235 عن أبي كريب، والنسائي 5/208 في الحج: باب قتل الحية في الحرم، من طريق يحيى بن آدم، والطبراني في الكبير 10149' أخرجه الحاكم 1/453 .وأخرجه البخاري 4931 في التفسير: باب سورة المرسلات، ومسلم 2234 من طريق أبي معاوية، والطبراني 10148 من طريق زيد بن أبي أنيسة، ثلاثتهم عن الأعمش، بهذا الإسناد . وعلقه البخاري 4931 أيضًا .وأخرجه الطبراني 10156 من طريق جابر، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، به.وأخرجه الطبراني 10150 من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبد الله.وأخرجه البخاري 4930 من طريق إسرائيل، والطبراني في الكبير 10159 من طريق ورقاء ، و 10160 من طريق شيبان .وأخرجه الطبراني 10158 .وأخرجه الطبراني 10151 من طريق حفص بن غياث، و 10152 من طريق المسعودي.وأخرجه أحمد 1/385، والنسائي 5/209 في الحج: باب قتل الحيات، والطبراني 10157 ، وأبو نعيم في الحلية 4/207 .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا . (4: 5)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں موجود تھے۔آپ پر سورۃ مرسلت نازل ہوئی۔آپ نے اس کی تلاوت کی میں نے آپ کی زبانی اس کو سیکھ لیا یہ کچھ دیر پہلے آپ پر نازل ہوئی تھی: اسی دوران ایک سانپ نکل کر ہمارے سامنے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ماردو! ہم تیزی سے اس کی طرف لپکے' تو وہ چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تمہارے نقصان سے بچالیا گیا جس طرح تمہیں اس کے شر سے بچالیا گیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْإِمْعَانَ فِي الدُّنْيَا يَضُرُّ فِي الْعُقْبٰى كَمَا اَنَّ الْإِمْعَانَ فِيْ طَلَبِ الْاٰخِرَةِ يَضُرُّ فِيْ فُضُولِ الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' دنیا میں غور وفکر کرنا آخرت میں نقصان دیتا ہے' جس طرح آخرت کی طلب میں غور وفکر کرنا دنیا کی اضافی چیزوں کے حوالے سے نقصان دیتا ہے

709 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهُ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى .

(66:3)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا سے محبت رکھتا ہے یہ چیز اس کی آخرت کو نقصان پہنچاتی ہے' جو شخص آخرت سے محبت رکھتا ہے' تو یہ چیز اس کی دنیا کو نقصان پہنچاتی ہے' تو جو چیز باقی رہنے والی ہے' تم اسے اس چیز پر ترجیح دو' جو فنا ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الضِّيَاعِ اِذِ اتِّخَاذُهَا يُرَغِّبُ فِي الدُّنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی عمارات بنائے' کیونکہ انہیں بنانا دنیا کی طرف راغب کرتا ہے' ماسوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ بچالے

709– إسناده ضعيف لانقطاعه . وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 438 ، والقضاعي في مسند الشهاب 418 من طريق محمد بن خلاد الإسكندري . وأخرجه أحمد 4/412، والحاكم في المستدرك 4/308، والبيهقي في السُّنن 3/370 من طريق الداوردي، والبغوي في شرح السُّنة 4038 ، والحاكم 4/319 من طريق إسماعيل بن جعفر . وأورده الهيثمي في المجمع 10/249، وزاد نسبته إلى البزار والطبراني، وقال: رجالهم ثقات، وكون رجاله ثقات لا يعني صحة الحديث، فإنه لا بد من شرط آخر، وهو اتصال السند، وهو هنا مفقود.

710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَخْرَمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تتخذوا الضيعة فترغبوا في الدنيا .

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ وَبِرَاذَانَ وما براذان. (2: 23)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زیادہ ساز و سامان نہ بناؤ' تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے''۔

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جو کچھ ''مدینہ'' میں ہے وہ مدینے میں ہے اور جو کچھ ''رازان'' میں ہے وہ ''رازان'' میں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالنَّظَرِ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَ الْمَرْءِ فِيْ اَسْبَابِ الدُّنْيَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی اس شخص کی طرف دیکھے' جو دنیاوی مال و اسباب کے حوالے سے اس سے کمتر حیثیت کا مالک ہو

711 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الليث بن سعد عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ اَوِ الرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ فضل هو عليه . (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے' جس کو تخلیق (یعنی شکل و صورت) یا رزق کے حوالے سے اس پر فضیلت دی گئی ہو' تو اسے اس شخص کا بھی جائزہ لینا چاہئے جو اس شخص سے نیچے ہے' جس پر اسے فضیلت دی گئی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ دُوْنَ مَنْ فَوْقَهٗ فِيْهِمَا

710- وأخرجه الطيالسي 379، وأحمد في المسند 1/377، 426، وفي الزهد ص 37، والترمذي 2328 في الزهد، وأبو الشيخ في طبقات المحدثين بأصبهان الورقة 150، وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/116، والبغوي في شرح السنة 4035، ويحيى بن آدم في الجرح والتعديل 1254، والخطيب في تاريخ بغداد 1/18 من طريق شمر بن عطية، بهذا الإسناد.

711- إسناده حسن من أجل ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق. وباقي رجاله على شرط الشيخين. وسيورده المؤلف برقم 714 من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، به، ويخرج هناك. وسيورده أيضًا بعده 712 من طريق همام بن منبه، و 713 من طريق أبي صالح، كلاهما عن أبي هريرة. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند أبي نعيم في أخبار أصبهان 1/257.

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ مال اور تخلیق کے اعتبار سے
اپنے سے نیچے والے شخص کو دیکھے اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھے

712 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِی السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ هو عليه . (1: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے جسے مال اور تخلیق کے لحاظ سے اس پر فضیلت دی گئی ہے تو اسے اس شخص کا بھی جائزہ لینا چاہئے جو اس شخص سے بھی نیچے ہے جس پر اسے فضیلت دی گئی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّنْظُرَ الْمَرْءُ اِلٰى مَنْ فَوْقَهُ فِی اَسْبَابِ الدُّنْيَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی دنیا کے اسباب کے حوالے سے اپنے سے اوپر والے شخص کو دیکھے

713 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ وَانْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ. (2: 43)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہیں تم ان کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہیں کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو مسترد نہیں کرو گے۔ (یعنی انہیں کم تر نہیں سمجھو گے)''

ذِكْرُ وَصْفِ الْفَوْقِ الَّذِی فِی خَبَرِ اَبِی صَالِحٍ الَّذِی ذَكَرْنَاهُ

اس اوپر والے شخص کی صفت کا تذکرہ جس کا تذکرہ ابو صالح کی نقل کردہ اس روایت میں ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

714 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرٍ الْبَزَّارُ قَالَ حدثنا بن أبی عمرو الْعَدَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا

712- حديث صحيح، ابن أبی السرح: صدوق له أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وهو فی مصنف عبد الرزاق 714، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/314، ومسلم 2963 فی الزهد، والبغوی فی شرح السُّنة 4099.

713- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاری. وأخرجه أحمد فی المسند 2/254 و482، وفی الزهد ص 25، ومسلم 2963 9 فی الزهد، والترمذی 2513 فی صفة القيامة، وابن ماجة 4142 فی الزهد: باب القناعة، والبغوی فی شرح السُّنة 4101.

سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَنْ فَوْقَهُ فِي الْمَالِ وَالْحَسَبِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِي الْمَالِ وَالْحَسَبِ . (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص مال اور حسب کے اعتبار سے اپنے سے اوپر والے شخص کو دیکھے تو اسے مال اور حسب کے اعتبار سے اپنے سے نیچے والے شخص کو بھی دیکھنا چاہئے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ خُرُوْجُهُ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ وَهُوَ صِفْرُ الْيَدَيْنِ مِمَّا يُحَاسَبُ عَلَيْهِ مِمَّا فِيْ عُنُقِهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب آدمی فنا ہونے والی زائل ہونے والی دنیا سے نکلے تو وہ خالی ہاتھ ہو اس چیز کے حوالے سے جس کے حوالے سے اس سے حساب لیا جا سکتا ہے جو اس کی گردن میں ہے

715- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ بن عَجْلَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اشْتَدَّ وَجَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ سَبْعَةُ دَنَانِيرَ اَوْ تِسْعَةٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلَتْ تِلْكَ الذَّهَبُ فَقُلْتُ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ: تَصَدَّقِي بِهَا قَالَتْ فَشُغِلْتُ بِهٖ ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلَتْ تِلْكَ الذَّهَبُ فَقُلْتُ هِيَ عِنْدِيْ فَقَالَ: ائْتِيْنِيْ بِهَا قَالَتْ فَجِئْتُ بِهَا فَوَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ اَنْ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ وَهٰذِهٖ عِنْدَهُ مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ اَنْ لَوْ لقى اللّٰه وَهٰذِهٖ عِنْدَهُ . (5: 48)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف زیادہ ہوگئی آپ کے پاس سات یا شاید نو دینار موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تم نے اس سونے کا کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کردو، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں مشغولیت کی وجہ سے یہ کام نہ کر سکی پھر آپ نے دریافت کیا: اے عائشہ! تم نے اس سونے کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس لے

714- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي عمر - فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/243، والبغوى في شرح السُّنة 4100 من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 6490 في الرقاق باب لينظر إلى من هو أسفل منه. وأخرجه مسلم 2963 8 في الزهد والرقائق. وانظر 711 و 712 و 713 .

715- إسناده حسن، ابن عجلان صدوق، روى له مسلم متابعة، وباقي رجاله على شرط الصحيح . وأخرجه أحمد 6/49 و182 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في المجمع 10/239، 240، وقال: رواه أحمد بأسانيد، ورجال أحدها رجال الصحيح.

کے آؤ۔ سیّدہ عائشہ کہتی ہیں: میں وہ لے کر آئی' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی ہتھیلی میں لیا اور ارشاد فرمایا:

''محمد کے بارے میں کیا گمان کیا جائے گا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ یہ کچھ اس کے پاس ہو' محمد ﷺ کے بارے میں کیا گمان کیا جائے گا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ یہ اس کے پاس ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ ذَمِّهِ نَفْسَهُ عَنْ شَهَوَاتِهَا وَاحْتِمَالِهِ الْمَكَارِهَ فِي مَرْضَاةِ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے بچا کے رکھے اور پروردگار کی رضا کے حصول کے لئے (اپنے نفس پر ناپسندیدہ صورتحال کا وزن ڈالے)

716 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وحفت النار بالشهوات . (3: 10)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو پسند آنے والی چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الشَّدِيدَ الَّذِي غَلَبَ نَفْسَهُ عِنْدَ الشَّهَوَاتِ وَالْوَسَاوِسِ لَا مَنْ غَلَبَ النَّاسَ بِلِسَانِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' طاقتور وہ شخص ہوتا ہے' جو نفسانی خواہش اور وسوسے کے وقت اپنے آپ پر غالب آئے وہ شخص نہیں ہوتا' جو زبان کے حوالے سے لوگوں پر غالب آئے

717 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

716- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/153 عن حسن بن موسى، و 3/254 عن غسان بن الربيع، و3/284، والبغوي في شرح السُّنة 4114 من طريق عفان، ومسلم 2822 في الجنة وصفة نعيمها، عن القعنبي، والترمذي 2559 في صفة الجنة: باب ما جاء حفت الجنة بالمكاره، من طريق عمرو بن عاصم، والدارمي 2/339 من طريق سليمان بن حرب، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وسيورده برقم 718 من طريق أبي نصر التمار، عن حماد، به. وفي الباب عن أبي هريرة سيورده برقم 719 .

(متن حدیث):لَيْسَ الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَهُ . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو غالب آجائے طاقتور وہ ہوتا ہے' جو اپنے آپ کو قابو میں رکھے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ الِاحْتِرَازِ مِنَ النَّارِ مُجَانَبَةَ الشَّهَوَاتِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دنیا میں نفسانی خواہشات سے لاتعلق رہ کر جہنم سے بچنے کی کوشش کرے

718 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ . (3: 79)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو پسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

719 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم کو پسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

717- إسناده صحيح على شرط مسلم . هنّاد من رجاله، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه الطيالسي 2525 ، والبغوي في شرح السُّنة 3582 من طريق مسدد، كلاهما عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 3/98، 99 باب جاء في الغضب، ومن طريقه أحمد 2/236، والبخاري 6114 في الأدب: باب الحذر من الغضب ، .

718- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 568 . وتقدم برقم 716 من طريق هدبة بن خالد القيسي، عن حماد، به. فانظره.

6- بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّوَكُّلِ

باب 6: ورع اورتوکل کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ التَّوَرُّعِ فِيْ اَسْبَابِهِ دُوْنَ التَّعَلُّقِ بِالتَّاْوِيْلِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ ذٰلِكَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اسباب میں تورع کو استعمال کرے اور تاویل سے متعلق ہونے کو ترک کردے' اگرچہ اس کو اس کا حق حاصل ہو

720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بن اَبِيْ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةَ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ اَرْضًا وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ ذَهَبًا وَقَالَ الَّذِيْ بَاعَ الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا وَتَصَدَّقَا . (1: 6)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک زمین خریدی اس نے جو زمین خریدی تھی اس زمین میں اس نے سونے کا ایک مٹکا پایا' تو اس نے اس شخص سے یہ کہا' جس سے اس نے یہ زمین خریدی تھی کہ تم اپنا یہ سونا مجھ سے لے لو میں نے تم سے زمین خریدی تھی میں نے تم سے سونا نہیں خریدا جس شخص نے زمین فروخت کی تھی اس نے یہ کہا کہ میں نے تمہیں زمین اور اس میں موجود ساری چیزیں فروخت کردی تھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان دونوں نے ایک تیسرے شخص کو اپنا ثالث مقرر کیا' تو جس شخص کو ثالث مقرر کیا تھا اس

720- حديث صحيح، ابن أبى السرح متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/316، والبخارى 3472 فى أحاديث الأنبياء ، ومسلم 1721 فى الأقضية: باب استحباب إصلاح الحاكم بين المتخاصمين، والبغوى فى شرح السُّنة 2412 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 2511 فى اللفظة: باب من أصاب ركازًا.

نے دریافت کیا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا بیٹا ہے۔ دوسرے نے کہا: میری بیٹی ہے اس شخص نے کہا: تم اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ کردو اور اس (دولت) کو اپنے اوپر بھی خرچ کرو اور صدقہ بھی کرو"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ حَالَةِ مَنْ يَتَوَرَّعُ عن الشبهات في الدنيا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس حالت کی صفت کے بارے میں ہے' جس میں آدمی دنیا کی مشتبہ چیزوں سے بچ جاتا ہے

721 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا محمد بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيّ حَدَّثَنَا يزيد بن زريع حدثنا بن عَوْنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ وَرُبَّمَا قَالَ مُتَشَابِهَةٌ وَسَاضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰهَ حَمَى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ وَاِنَّهُ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يُّخَالِطَ الْحِمَى وَرُبَّمَا قَالَ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ وَاَنَّ مَنْ خَالَطَ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ أن يجسر. (3: 28)

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) میں تمہارے سامنے اس کی مثال بیان کرتا ہوں۔ بیشک اللہ کی چراگاہ ہی چراگاہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں' تو جو شخص چراگاہ کے اردگرد جانور چرانے کی کوشش کرتا ہے' تو ہوسکتا ہے وہ چراگاہ کے اندر داخل ہوجائیں (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ استعمال کئے) جو شخص چراگاہ کے اردگرد جانور چراتا ہے' تو آگے جا کر وہ چراگاہ کے اندر چرنے لگ پڑتے ہیں' تو جو شخص مشکوک چیزوں کے ساتھ ملاپ اختیار کرتا ہے وہ آگے چل کر اسے عبور بھی کرلیتا ہے"۔

721- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي 8/327 في الأشربة: باب الحث على ترك الشبهات. وأخرجه البخاري 2051 في البيوع: باب الحلال بين والحرام بين وبينهما شبهات، وأبو داوُد 3329 في البيوع: باب في اجتناب الشبهات، والنسائي 7/241 في البيوع: باب اجتناب الشبهات، وأبو نعيم في الحلية 4/270 و326، وابن المستوفي في تاريخ إربل 1/147 و204 من طرق عن عبد الله بن عون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/270، والبخاري 52 في الإيمان: باب فضل من استبرأ لدينه، ومسلم 1599 في المساقاة: باب أخذ الحلال وترك الشبهات، وأبو داوُد 3330، وابن ماجة 3984 في الفتن: باب الوقوف عند الشبهات، والدارمي 2/245، والبيهقي في السُّنن 5/64، وأبو نعيم في الحلية 4/336، والبغوي في شرح السُّنة 2031 من طريق زكريا بن أبي زائدة، وأحمد 4/269 و271، والترمذي 1205 في البيوع: باب ما جاء في ترك الشبهات، من طريق مجالد، وأحمد 4/271، والبخاري 2051 في البيوع: باب الحلال بين والحرام بين، ومسلم 1599، والبيهقي في السُّنن 5/264 من طريق أبي فروة الهمداني عروة بن الحارث، وأحمد 4/267 من طريق عاصم، ومسلم 1599. وأخرجه أحمد 4/267 من طريق خيثمة، وأبو نعيم في الحلية 5/105. وفي الباب عن جابر عند الخطيب في تاريخ بغداد 9/70.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَمَّا يُرِيبُ الْمَرْءَ مِنْ اَسْبَابِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کا تذکرہ' اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا کے اسباب میں سے جو چیز آدمی کو شک میں مبتلا کرتی ہے اس سے بچنا چاہیے

722- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِى الْحَوْرَاءِ السَّعْدِىِّ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِّثْنِىْ بِشَىْءٍ حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَدِّثْكَ بِهٖ اَحَدٌ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ دَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيبُكَ قَالَ الْخَيْرُ طُمَاْنِيْنَةٌ وَالشَّرُّ رِيبَةٌ .

وَاُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَىْءٍ مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَاَخَذْتُ تَمْرَةً فَاَلْقَيْتُهَا فِىْ فِىْ فَاَخَذَهَا بِلُعَابِهَا حَتّٰى اَعَادَهَا فِى التَّمْرِ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ مِنْ هٰذَا الصَّبِىِّ فَقَالَ: اِنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِىْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لا يذل من واليت تباركت وتعاليت . (2: 23)

ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر یاد رکھی ہو' وہ کسی اور نے آپ کو نہ سنائی ہو' تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تم اس چیز کو چھوڑ دو' جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے اور اس چیز کی طرف جاؤ جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

722- حديث صحيح، مؤمل بن إسماعيل وإن كان سيّء الحفظ فقد تابعه غير واحد، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه بتمامه أحمد 1/200 . وأخرجه بتمامه عبد الرزاق 4984 ومن طريقه الطبراني في الكبير 2711 من طريق الحسن بن عمارة، والطبراني 2708 ، وأبو نعيم في الحلية 8/264 من طريق الحسن بن عبيد الله . والقسم الأول وهو قوله: دع ما يريبك إلى ما يريبك فإن الصدق طمأنينة والشر ريبة أخرجه الطيالسي 1178 ، والترمذي 2518 في صفة القيامة، والحاكم في المستدرك 2/13و4/99 من طريق شعبة، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وقوله دع ما يريبك إلى ما لا يريبك دون تتمته أخرجه النسائي 8/327 في الأشربة: باب الحث على ترك الشبهات، والدارمي 2/245، والبغوي في شرح السُّنة 2032 ، من طريق شعبة، به . وفي الباب عن ابن عمر عند الطبراني في الصغير 1/102، وأبي الشيخ في الأمثال 40 ، وأبي نعيم في أخبار أصبهان 2/243، وفي الحلية 6/352، والخطيب في تاريخ بغداد 2/220 و387 و6/386، والقضاعي في مسند الشهاب 645 . وقوله الصدق طمأنينة والشر ريبة أخرجه القضاعي في مسند الشهاب 275 من طريق شعبة، به. بلفظ والكذب بدل والشر .

''بھلائی اطمینان ہوتا ہے اور برائی مشکوک ہوتی ہے''۔

(حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا) ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقے کی کچھ کھجوریں پیش کی گئیں میں نے ان میں سے ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھجور کو پکڑا اس کا لعاب لیا اور واپس اس کھجور میں ڈال دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس بچے نے جو کھجور لی تھی اس کے حوالے سے آپ کو تو کوئی نقصان نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے' آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بتائی) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! جنہیں' تو نے ہدایت عطا کی ہے ان میں ہمیں بھی ہدایت پر ثابت قدم رکھ! جنہیں' تو نے عافیت عطا کی ہے ان میں ہمیں بھی عافیت عطا کر' جن کا تو نگران بنا ہے ان میں سے ہمارا بھی نگران بن' ہمیں تو نے جو کچھ عطا کیا ہے ان میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے' اس کے شر سے ہمیں بچالے۔ بیشک تو فیصلہ دیتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا جاسکتا' جس کا تو نگران ہو وہ رسوا نہیں ہوسکتا' تو برکت والا اور بلند و برتر ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ لَا يَعْتَاضَ عَنْ اَسْبَابِ الْاٰخِرَةِ بِشَيْءٍ مِّنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ عِنْدَ حُدُوثِ حَالَةٍ بِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ کسی بھی صورتحال میں اس فنا ہو جانے والی

اور زائل ہو جانے والی دنیا کا کوئی ساز و سامان آخرت کے اسباب میں سے کسی چیز کے عوض میں حاصل نہ کرے

723 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا محمد بن يزيدالرفاعى حدثنا بن فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ

(متنِ حدیث): اَتَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا فَاَكْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ ائْتِنَا فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ حَاجَتَكَ قَالَ نَاقَةٌ نَرْكَبُهَا وَاَعْنُزٌ يَحْلِبُهَا اَهْلِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعَجَزْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عَجُوْزُ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ قَالَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا سَارَ بِبَنِىْ اِسْرَائِيلَ مِنْ مِصْرَ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ عُلَمَاؤُهُمْ اِنَّ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا قَالَ فَمَنْ يَعْلَمُ مَوْضِعَ قَبْرِهِ قَالَ عَجُوْزٌ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ فَبَعَثَ اِلَيْهَا فَاَتَتْهُ فَقَالَ دُلِّيْنِىْ عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ قَالَتْ حَتّٰى

723–وأخرجه الحاكم 2/404، 405 من طريق أبى نعيم، عن يونس بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى .وأورده السيوطى فى الدر المنثور 5/87، 88، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، والفريابى.

تُعْطِيَنِیْ حُكْمِی قَالَ وَمَا حُكْمُكِ قَالَتْ اَكُوْنُ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ فَكَرِهَ اَنْ يُّعْطِيَهَا ذٰلِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ اَعْطِهَا
49/49 حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ اِلٰى بُحَيْرَةٍ مَوْضِعِ مُسْتَنْقَعِ مَاءٍ فَقَالَتْ اَنْضِبُوا هٰذَا الْمَاءَ فَاَنْضَبُوهُ فَقَالَتْ احْتَفِرُوْا
فَاحْتَفَرُوْا فَاسْتَخْرَجُوا عِظَامَ يُوْسُفَ فَلَمَّا اَقَلُّوهَا اِلَى الْاَرْضِ وإذا الطريق مثل ضوء النهار . (3: 6)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس تشریف لائے اس نے آپ کی عزت افزائی کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: اسے ہمارے پاس لے کے آؤ وہ آپ کی خدمت میں آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اپنی حاجت طلب کرو۔ اس نے عرض کی: ایک اونٹنی چاہئے جس پہ ہم سوار ہوسکیں اور کچھ بکریاں چاہئیں جن کا دودھ میرے گھر والے دوہ لیا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اتنے عاجز ہو گئے ہو کہ تم بنی اسرائیل کی بوڑھیوں کی مانند بھی نہیں ہو سکتے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بنی اسرائیل کی بوڑھیوں کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے روانہ ہوئے' تو وہ لوگ راستہ بھول گئے۔ حضرت موسیٰ نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے' تو ان کے علماء نے بتایا: حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تھا' تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم سے یہ پختہ عہد لیا تھا کہ جب ہم لوگ مصر سے نکلیں گے' تو اپنے ساتھ ان کی میت بھی ساتھ لے کے جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: ان کی قبر کی جگہ کو کون جانتا ہے' تو اس شخص نے بتایا بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی ایک بوڑھی عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عورت کو بلوایا وہ عورت آپ کے پاس آئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی طرف میری رہنمائی کرو۔ اس عورت نے کہا: جب تک آپ مجھے میرا معاوضہ نہیں دیں گے۔ (میں ایسا نہیں کروں گی) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہارا معاوضہ کیا ہے۔ اس نے جواب دیا: یہ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بات اچھی نہیں لگی کہ اسے یہ بات کہیں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ وہ جو مانگ رہی ہے وہ اسے دیدو' پھر وہ عورت ان لوگوں کو لے کر ایک جگہ پر آئی جہاں سے پانی پھوٹ رہا تھا۔ عورت نے کہا: اس پانی کو بند کردو' ان لوگوں نے پانی کو بند کر دیا۔ اس عورت نے کہا: اب اسے کھولو ان لوگوں نے اسے کھولا' تو وہاں سے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں نکل آئیں جب وہ اس سرزمین کی طرف واپس آئے' تو راستہ یوں تھا جیسے دن کی روشنی ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ الْعُدْمِ النَّظَرَ اِلٰى مَا ادُّخِرَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ دُوْنَ التَّلَهُّفِ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْ بُغْيَتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو' تو پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اس کے لئے اجر وثواب محفوظ رکھا گیا ہے؟

ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنی پسندیدہ چیز نہ ملنے کی وجہ سے افسوس کا اظہار کرے

724 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ

حدثنا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ اَنَّ اَبَا عَلِيِّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ لِمَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمَجَانِيْنَ فَاِذَا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً . قَالَ فَضَالَةُ وَاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ.

✿✿ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے تو بعض لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے نماز کے دوران گر پڑا کرتے تھے یہ اہل صفہ تھے یہاں تک کہ دیہاتی یہ کہا کرتے تھے: یہ لوگ پاگل ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم لوگوں کو یہ بات پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارا کیا اجر و ثواب ہے تو تم لوگ اس بات کو پسند کرو گے کہ تمہارے فاقہ اور بھوک میں اضافہ ہو جائے''۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دن میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الِاتِّكَالِ عَلٰى تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي اَسْبَابِ دُنْيَاهُ دُوْنَ التَّاَسُّفِ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر تکیہ کرلے اور جو چیز اس میں نہیں ملتی ہے اس پر افسوس کا اظہار نہ کرے

725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِيْنِهِ وَالْيَدُ الْاُخْرَى الْقَبْضُ يرفع ويخفض وعرشه على الماء .

724–وأخرجه أحمد 6/18 عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 2368 في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي صلى الله عليه وسلم من طريق عباس الدوري، والطبراني في الكبير /18 798 عن هارون بن ملول، وأبو نعيم في الحلية 2/17 من طريق بشر بن موسى، ثلاثتهم عن المقرء، به، قال الترمذي: هذا حديث صحيح . وأخرجه الطبراني /18 799 من طريق ابن وهب، و /18 800 من طريق ابن لهيعة.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰذِهٖ اَخْبَارٌ اُطْلِقَتْ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ تُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ مُشَبِّهَةٌ عَائِذٌ بِاللّٰهِ اَنْ يَّخْطُرَ ذٰلِكَ بِبَالِ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ اَطْلَقَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيْلِ لِصِفَاتِهٖ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ دون تكييف صفات الله جل رَبُّنَا عَنْ اَنْ يُّشَبَّهَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ اَوْ يُكَيَّفَ بِشَيْءٍ مِّنْ صِفَاتِهٖ اِذْ لَيْسَ كمثله شيء. (3: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات اور دن میں مسلسل خرچ کرنا اس میں کوئی کمی نہیں کرتا کیا تم نے یہ بات نوٹ نہیں کی ہے کہ جس دن سے اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس دن سے خرچ کر رہا ہے اور اس چیز نے اس کے ہاتھ میں موجود چیز میں کوئی کمی نہیں کی ہے' جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ قبض کرنے والا ہے وہ بلندی اور پستی عطا کرتا ہے اور اس کا عرش پانی پر ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان روایات کو اس قسم میں مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے' جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ محدثین عظام مشبہہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' کہ محدثین میں سے کسی ایک کے ذہن میں بھی اس کے حوالے سے خیال آیا ہو۔

لیکن یہ روایات اللہ تعالیٰ کی صفات کے لئے مثالی الفاظ کے ہمراہ اسی طرح مطلق طور پر منقول ہیں' جو لوگوں کے آپس کے محاورے کے مطابق ہیں۔

ان میں اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت بیان نہیں کی گئی ہے۔

ہمارا پروردگار اس بات سے بلند و برتر ہے کہ اسے مخلوق میں سے کسی چیز کے مشابہ قرار دیا جائے' یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کی کیفیت بیان کی جائے' کیونکہ اس کی مانند اور کوئی چیز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ جَمِيْعِ اَسْبَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جنت ایسے شخص پر لازم ہو جاتی ہے' جو تمام اسباب میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے

726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْاَشْعَثِ بِسَمَرْقَنْدَ وَيَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بِبُخَارٰى قَالَا

725- حديث صحيح، ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/313، والبخاري 7419 في التوحيد: باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) ، ومسلم 993 37 في الزكاة: باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، والبغوى في شرح السُّنة 1656 ، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 395، .396 وأخرجه أحمد 2/242و 500، والبخاري 4684 في التفسير: باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) ، و 411 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ) ، ومسلم 993 36 ، والترمذي 3045 في التفسير: باب ومن سورة المائدة، وابن ماجة 197 في المقدمة.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بِنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دَخَلَتْ اُمَّةٌ الْجَنَّةَ بِقَضِّهَا وَقَضِيضِهَا كَانُوْا لَا يكتوون ولا يسترقُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. (3: 6)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک امت ساری کی ساری اس وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی وہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے' جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے اور اپنے پروردگار پر توکل رکھتے تھے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَسْلِيمِ الْاَشْيَاءِ اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام اشیاء کو اپنے خالق کے سپرد کردے

727- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ عن وهب بن خالد عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ وَقَعَ فِىْ نَفْسِىْ شَىْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِىْ بِشَىْءٍ لَعَلَّهٗ اَنْ يَذْهَبَ مِنْ قَلْبِىْ فقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَوْ عَذَّبَ اَهْلَ سَمَاوَاتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا أخطئك لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ.

قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فقَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فقَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِىْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ. (3: 66)

ابن دیلمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: میرے ذہن میں تقدیر کے حوالے سے کچھ الجھن ہے' تو آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تاکہ اس کے ذریعے سے میرے ذہن کی یہ الجھن

726- إسناده ضعيف، لضعف محمد بن عيسى بن حيان المدائنى، قال الدارقطنى والحاكم: متروك، لكن يشهد له حديث ابن عباس فى البخارى 5752 فى الطب: باب من لم يرق، ومسلم 220 فى الإيمان، وحديث عمران بن حصين عند مسلم 218 . وانظر شرح الحديث فى فتح البارى 10/211، و11/408- 410.

727- إسناده قوى وأخرجه أبو داوُد 4699 فى السُّنة: باب فى القدر. وأخرجه أحمد 5/182 عن يحيى القطان، عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/189 عن قران بن تمام، و 5/185، وابن ماجه 77 فى المقدمة: باب فى القدر، وابن أبى عاصم فى السُّنة 245 ، والبيهقى فى السُّنن 10/204 من طريق إسحاق بن سليمان الرازى . وأخرجه الطبرانى فى الكبير 4940 من طريق إسحاق بن سليمان الرازى، عن أبى سنان، عن وهب بن خالد، عن ابن الديلمى، عن زيد بن ثابت.

ختم ہوجائے' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے تمام لوگوں کو عذاب دیدے' تو وہ انہیں عذاب دیتے ہوئے ان کے ساتھ ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان سب پر رحم کردے' تو اس کی رحمت ان لوگوں کے لئے ان کے اعمال سے زیادہ بہتر ہے' اگر تم اللہ کی راہ میں اُحد پہاڑ جتنا خرچ کرو' تو بھی اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے اسے اس وقت تک قبول نہیں کرے گا' جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے اور تم یہ بات جان نہیں لیتے کہ جو صورت حال تمہیں لاحق ہوئی ہے وہ تمہیں لاحق ہو کے رہنی تھی اور جو صورتحال تمہیں لاحق نہیں ہوئی ہے وہ تمہیں کبھی لاحق نہیں ہونی تھی اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مروگے' تو تم جہنم میں جاؤ گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے بھی اس کی مانند الفاظ بیان کئے پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے بھی اسی طرح کی بات کہی پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث مجھے بیان کی۔

ذكر الإخبار عما يجب على المؤمن من السُّكُوْنِ تَحْتَ الْحُكْمِ وَقِلَّةِ الِاضْطِرَابِ عِنْدَ وُرُوْدِ ضِدِّ الْمُرَادِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کے تحت پرسکون رہے اور اپنی مراد کے متضاد صورتحال پیش آنے پر اضطراب کا اظہار نہ کرے

728 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَقْضِي اللّٰهُ لَهُ شَيْئًا اِلَّا كَانَ خَيْرًا لَّهُ . (3: 66)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں جو بھی فیصلہ دیتا ہے' وہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے''۔

728- إسناده جيد .وأخرجه أحمد 5/24 عن نوح بن حبيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/117 و184، من طريق القاسم بن شريح، وأبو يعلى في مسنده /198ب، والقضاعي في مسند الشهاب 596 ، والذهبي في السير 15/342 من طريق الحسن بن عبيد الله، كلاهما عن ثعلبة بن عاصم، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في المجمع 7/209، 210، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجال أحمد ثقات، وأحد أسانيد أبي يعلى رجاله رجال الصحيح، غير أبي بحر ثعلبة، وهو ثقة . وفي الباب عن صهيب سيرد برقم 2896 . وعن سعد بن أبي وقاص عند الطيالسي 211 ، وأحمد 1/173 و177 و182، والبغوي في شرح السُّنة 1540 ، والبيهقي في السُّنن 3/375، 376. وأورده الهيثمي في المجمع 7/209،

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ وَاِنْ كَانَ مُجِدًّا فِي الطَّاعَاتِ اِذَا وَرَدَتْ عَلَيْهِ حَالَةُ الضِّيقِ وَالْمَنْعِ يَجِبُ اَنْ يَّسْتَوِيْ قَلْبُهُ عِنْدَهَا مَعَ حَالَةِ الْوُسْعِ وَالْاِعْطَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اگرنیکیوں کے حوالے سے بزرگ ہے' اوراس پرتنگی اور نہ ملنے کی کیفیت وارد ہوجاتی ہے' تو اب یہ بات لازم ہے کہ ایسی صورتحال میں اس کے دل کی وہی کیفیت ہو' جو وسعت اور نعمتیں ملنے کی صورت میں ہوتی تھی

729 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): لَقَدْ كَانَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَوْنَ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ مَا يَسْتَوْقِدُوْنَ فِيْهِ بِنَارٍ مَا هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ وَكَانَ حَوْلَنَا اَهْلُ دُوْرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَهُمْ دَوَاجِنُ فِيْ حَوَائِطِهِمْ فَكَانَ اَهْلُ كُلِّ دَارٍ يَبْعَثُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَزِيْرِ شَاتِهِمْ فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ اللبن . (5: 27)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو تین مہینے بعض اوقات ایسے گزر جاتے تھے کہ اس دوران وہ آگ نہیں جلا پاتے تھے۔ ان کی خوراک صرف پانی اور کھجور ہوتی تھی۔ ہمارے اردگرد انصار کے کچھ گھرانے تھے جن کے باغات میں ان کی بکریاں ہوتی تھیں' تو بعض اوقات ان میں سے کسی گھرانے کے لوگ اپنی بکریوں کا تازہ دودھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوادیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دودھ کو پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قَطْعِ الْقَلْبِ عَنِ الْخَلَائِقِ بِجَمِيْعِ الْعَلَائِقِ فِيْ اَحْوَالِهِ وَاَسْبَابِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو مخلوق سے لاتعلق کرے جو اس کے احوال اور اس کے اسباب میں ہر حوالے سے ہو

730 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا المقرىء عَنْ

729– إسناده صحيح على شرط مسلم، الوليد بن شجاع من جال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه عبد الرزاق 20625 ، وابن أبي شيبة 13/361، وأحمد 6/108، والبخاري 6458 في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه وتخليهم عن الدنيا، ومسلم 2972 في الزهد والرقائق، وابن ماجة 4144 في الزهد: باب معيشة آل محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ص 274 و2078 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 2567 في الهبة، و 6459 في الرقاق، ومسلم 2972 في الزهد والرقائق، وأخرجه أحمد 6/182 و237، وابن ماجة 4145 في الزهد: باب معيشة آل محمد صلى الله عليه وسلم وأخرج البخاري 5383 في الأطعمة: باب من أكل حتى شبع، و 5442 باب الرطب والتمر، ومسلم 2975 في الزهد . وانظر الحديث المتقدم برقم 684 .

حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِىْ تَمِيمِ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):لَوْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمُ اللّٰهُ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خماصا وتعود بطانا. (3: 66)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے' تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا' جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے' جو صبح کے وقت خالی پیٹ جاتے ہیں اور پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعَ تَوَكُّلِ الْقَلْبِ الْاِحْتِرَازُ بِالْاَعْضَاءِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دل کے ساتھ' توکل کرے اعضاء کے ذریعے ایسا کرنے سے احتراز کرلے' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے متروک قرار دیا ہے

731 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْسِلُ نَاقَتِيْ وَاَتَوَكَّلُ؟ قال: اعقلها وتوكل.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَعْقُوْبُ هٰذَا هُوَ يَعْقُوْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضمرى من أهل الحجاز مشهور مأمون. (3: 65)

جعفر بن عمرو بن امیہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کیا میں اپنی اونٹنی کو کھول کر توکل کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے باندھ کر توکل کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یعقوب نامی یہ راوی یعقوب بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن امیہ ضمری ہے۔ یہ اہل حجاز سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشہور اور مامون ہیں۔

730- إسناده جيد، وأخرجه أحمد 1/30، والحاكم في المستدرك 4/318، وأبو نعيم في الحلية 10/69 من طريق المقرء، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن المبارك في الزهد 559 ، ومن طريقه الترمذي 2344 في الزهد: باب في التوكل على الله، وأبو نعيم في الحلية 10/69، والبغوي في شرح السُّنة 4108 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1444 عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/52، وابن ماجة 4164 في الزهد: باب التوكل واليقين من طريق ابن وهب، عن ابن لهيعة، عن ابن هبيرة، به .وفي الباب عن ابن عمر عند أبي نعيم في أخبار أصبهان 2/297.

731- حديث حسن، يعقوب بن عبد الله: ذكره المؤلف في الثقات 7/640، وروى عنه اثنان، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحاكم في المستدرك 3/623، والقضاعي في مسند الشهاب 633 .وأورده الهيثمي في المجمع 10/303 .

7- بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآن

باب 7: قرآن کی تلاوت کرنا

732 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فإذا اختلفتم فيه فقوموا عنه

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم قرآن کی تلاوت اس وقت تک کرو' جب تک تمہارے دل اس کی طرف مائل ہوں اور جب تمہاری توجہ منتشر ہونے لگے' تو تم (اس کی تلاوت چھوڑ کر) اٹھ جاؤ''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِرَاءَةَ الْمَرْءِ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ جَمِيْعًا بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بلند آواز اور پست آواز کی بجائے ان دونوں کے درمیان میں آدمی کا قرأت کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھا

733 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ

732- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير خلف بن هشام، فمن رجال مسلم، وهو في مسند أبي يعلى 1519 ، وسيورده المؤلف برقم 759 .وأخرجه البخاري 5060 في فضائل القرآن، والطبراني 1673 ، والبغوي في شرح السنة 1224 ، وأخرجه أحمد 4/312، والبخاري 5061 و 7364 من طريق عبد الرحمن بن مهدي، حدثنا سلام بن أبي مطيع، عن أبي عمران الجوني به. وأخرجه البخاري 7365 ، ومسلم 2667 4 ، من طريق عبد الصمد، والدارمي 2/442 عن يزيد بن هارون، كلاهما عن همام، عن أبي عمران الجوني، به. وأخرجه الدارمي 2/441 من طريق أبي النعمان، حدثنا هارون الأعور، عن أبي عمران، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/528، والدارمي 2/442، عن أبي غسان مالك بن إسماعيل، عن أبي قدامة، عن أبي عمران، به . وأخرجه مسلم 2667 من طريق الحارث بن عبيد، عن بي عمران، ومن طريق أبان عن أبي عمران، به. وأخرجه الطبراني في الكبير 1674 و 1675 من طريق هارون النحوي،

(متن حدیث): عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ یُصَلِّی یَخْفِضُ صَوْتَهٗ، وَمَرَّ بِعُمَرَ یُصَلِّی رَافِعًا صَوْتَهٗ. قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ: یَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّی تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ. قَالَ: قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ، قَالَ: وَمَرَرْتُ بِكَ یَا عُمَرُ، وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوقِظُ الْوَسْنَانَ، وَاَحْتَسِبُ بِهٖ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَكْرٍ: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَیْئًا، وَقَالَ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صوتك شیئًا.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا وہ نماز ادا کر رہے تھے اور پست آواز میں قرأت کر رہے تھے۔ آپ کا گزر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' تو وہ بلند آواز میں قرأت کرتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا تم پست آواز میں قرأت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس ذات کو سنا رہا تھا جس کی بارگاہ میں' میں مناجات کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تھا' اور تم بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں سوئے ہوئے شخص کو جگانا چاہتا تھا' اور اس کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کو کچھ بلند کرو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کو کچھ پست کرلو۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ قِرَاءَةَ الْمَرْءِ الْقُرْآنَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ نَفْسِهٖ تَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ بِحَیْثُ یُسْمَعُ صَوْتُهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اس طرح قرآن کی تلاوت کرنا' جو اس کے اور اس کے نفس کے درمیان ہو' یہ اس کے لئے اس طرح قرأت کرنے سے افضل ہے کہ اس کی آواز دوسرا شخص بھی سنے

734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، حدثنا بن وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ بَحِیرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِیرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

733- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن عبد الرحيم، فمن رجال البخاري وهو في صحيح ابن خزيمة 1161، وأخرجه أبو داؤد 1329 في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، عن الحسن بن الصباح، والترمذي 447 في الصلاة: باب ما جاء في قراءة الليل، عن محمود بن غيلان، والحاكم 1/310 من طريق جعفر بن محمد بن شاكر.

734- إسناده حسن، من أجل معاوية بن صالح، وأخرجه النسائي 5/80 في الزكاة: باب المُسِرّ بالصدقة. وأخرجه أحمد 4/151 و 158 عن حماد بن خالد، عن معاوية بن صالح، به. وأخرجه الطبراني في الكبير 1/3347 من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح به. وأخرجه أبو داؤد 1333 في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، والترمذي 2919 في فضائل القرآن، والطبراني /17 334 من طرق. وأخرجه أحمد 4/201، والطبراني 17/334.

وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بالصدقة.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے والا ظاہر کر کے صدقہ کرنے والے کی مانند ہے اور پست آواز میں قرأت کرنے والا پوشیدہ کر کے صدقہ کرنے والے کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اُمَّتِهٖ اَنْ يَّقْرَاَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے ایک فرد کو اس بات کی ہدایت کرنا کہ وہ آپ کے سامنے قرآن کی تلاوت کرے

735- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ عليَّ . قَالَ: قُلْتُ: اَقْرَاُ عَلَيْكَ، وَاِنَّمَا اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ . فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ: (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا) (النساء :41)

نظرت إليه فإذا عيناه تهراقان .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے تلاوت کرو میں نے عرض کی: کیا میں آپ کے سامنے تلاوت کروں جبکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں میں دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

735- إسناده صحيح . وأخرجه مسلم 800 في صلاة المسافرين: باب فضل استماع القرآن، والطبراني 8461 . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/1563، وأحمد 1/380 و 433، والبخاري 4582 في التفسير: باب (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا) و 5049 في فضائل القرآن: باب من أحب أن يستمع القرآن من غيره، و 5050 باب قول المقرء للقارء: حسبك، و 5055 و 5056 باب البكاء عند قراءة القرآن، ومسلم 800 في صلاة المسافرين، وأبو داوُد 3668 في العلم: باب في القصص، والترمذي 3028 في التفسير: باب ومن سورة النساء، وفي الشمائل برقم 316 ، والبيهقي 10/231، والبغوي في شرح السنة 1220 ، والطبراني 8460 ، و 8461 وأبو يعلى 5228 من طرق عن الأعمش، به . وأخرجه مسلم 800 248 من طريق عمرو بن مرة، والطبراني 8462 من طريق إبراهيم بن مهاجر، كلاهما عن إبراهيم، به. وأخرجه الطبراني 8463 و 8467 من طريق الأعمش، ومغيرة عَنْ اِبْرَاهِيْمَ؛ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ . وأخرجه الطبراني 8464 وأبو نعيم في الحلية 7/203 من طريق عمرو بن مرزوق، والطبراني 8465 من طريق سليمان بن حرب، كلاهما عن شعبة، عن إبراهيم بن المهاجر، عن إبراهيم النخعي عن علقمة وأخرجه الحميدي 101 عن سفيان، عن المسعودي، عن القاسم، عن عبد الله بن مسعود . وأخرجه ابن أبي شيبة /10 564، والطبراني 8459 . وأخرجه أحمد 1/374، والطبراني 8466 من طريق هشيم. وأخرجه أبو يعلى 5150 وصححه الحاكم 3/319 ووافقه الذهبي .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ کے سامنے سورۃ نساء پڑھنی شروع کی جب میں نے اس آیت کی تلاوت کی۔
''اس وقت کیا عالم ہوگا' جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے''۔
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا' تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَخْذِ الْقُرْآنِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ

قرآن کا علم مہاجرین سے تعلق رکھنے والے دو افراد اور انصار سے تعلق رکھنے والے دو افراد سے حاصل کرنے کا حکم ہونا

736 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُوْدٍ بِحَرَّانَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِـىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مَّسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَـمْ اَزَلْ أحب عبد الله بن مَسْعُوْدٍ مُنْـذُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اقرؤوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وأبى بن كعب .

۞ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے اس کے بعد سے ہمیشہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
''قرآن کی تلاوت چار لوگوں سے سیکھو' عبداللہ بن مسعود' ابوحذیفہ کا غلام سالم' معاذ بن جبل اور اُبی بن کعب''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا اُبِيحَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فِىْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اس اُمت کے لئے سات حروف میں قرأت کو مباح قرار دیا گیا ہے

736– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني وأخرجه الطيالسي 2/4، وأحمد 2/195، والبخاری 3758 فی فضائل الصحابة: باب مناقب سالم مولى أبي حذيفة، و 3806 باب مناقب معاذ بن جبل، و 3808 باب مناقب أبي بن كعب، و 4999 فی فضائل القرآن: باب القراء من أصحاب النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم 2464 118 فی فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن مسعود، وأبو نعيم فی حلية الأولياء 1/176، والفسوی فی المعرفة والتاريخ 2/537 من طريق عمرو بن مرة، عن إبراهيم النخعي، عن مسروق، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسی 2/4، وابن أبی شيبة 10/518، وأحمد 2/163 و 175 و 190 و 191، والبخاری 3760 فی فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله بن مسعود رضی الله عنه، ومسلم 2464 ، والترمذی 3810 فی المناقب: باب مناقب عبد الله بن مسعود، والطبرانی 8410 و 8411 و 8412 ، من طريق الأعمش، عن أبی وائل شقيق بن سلمة، عن مسروق، به . رفی الباب عن عبد الله بن مسعود أخرجه البزار 2703 ، والحاكم 5/225، وصححه، ووافقه الذهبی، وأورده الهيثمی فی المجمع 9/311، وقال: رجاله ثقات . قال الحافظ ابن حجر فی الفتح 9/48: الظاهر أنه أمر بالأخذ عنهم فی الوقت الذی صدر فيه ذلك القول، ولا يلزم من ذلك أن لا يكون أحد فی ذلك الوقت شاركهم فی حفظ القرآن. بل كان الذين يحفظون مثل الذی حفظوه وأزيد منهم جماعة من الصحابة، وقد تقدم فی غزوة بئر معونة أن الذين قتلوا بها من الصحابة كان يقال لهم القراء ، وكانوا سبعين رجلًا.

737 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَـا اَحْـمَـدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

قَـالَ: قَـرَاَ رَجُـلٌ آيَةً وَقَرَاْتُهَا عَلٰى غَيْرِ قِرَاءَ تِهٖ فَقُلْتُ: مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ: اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرَاْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَـذَا؟ قَـالَ: نَـعَـم، قَالَ الرَّجُلُ: اَقْرَاْتَنِيْ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ؛ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيلَ اَتَيَانِي، فَجَلَسَ جِبْرِيْلُ عَـلَيْـهِ السَّلَامُ عَـنْ يَـمِيْـنِـي، وَمِيـكَـائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ يَسَارِي، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: يَا مُحَمَّدُ، اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَـرْفٍ، فَـقَـالَ مِيكَائِيلُ: اَسْتَزِدْهُ، فَقُلْتُ: زِدْنِي، فَقَالَ: اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ. حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ، وَقَالَ: اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، كُلٌّ شَافٍ كَافٍ .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک آیت تلاوت کی۔ میں نے وہ آیت اس سے مختلف طور پر تلاوت کی ہوئی تھی۔ میں نے اس سے دریافت کیا: تمہیں یہ آیت پڑھنی کس نے سکھائی ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ مجھے اللہ کے رسول نے پڑھنی سکھائی ہے۔ حضرت اُبی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے فلاں' فلاں آیت پڑھنی سکھائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے عرض کی: آپ نے مجھے فلاں' فلاں آیت پڑھنی سکھائی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جبرائیل اور میکائیل میرے پاس آئے تھے۔ جبرائیل میرے دائیں طرف بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں طرف بیٹھ گئے' تو جبرائیل نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایک حرف کے مطابق قرآن کی تلاوت کیجئے۔ میکائیل نے کہا: آپ مزید کے لئے کہیں' تو میں نے کہا: مزید طریقہ بتائیں' تو جبرائیل نے کہا: آپ دو حرف کے مطابق اس کی تلاوت کیجئے' تو میکائیل نے کہا: آپ مزید کے لئے کہیں' یہاں تک کہ سات حروف تک بات پہنچ گئی' تو جبرائیل نے کہا: آپ سات حروف تک میں اس کی تلاوت کیجئے۔ ان میں سے ہر ایک شافی اور کافی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ مِّنَ الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ كَانَ مُصِيبًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص بھی ان سات حروف میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق قرآن کی تلاوت کرے گا وہ صحیح تلاوت کرے گا

738 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، (متن حدیث): اَنَّ جِبْـرِيْـلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِاَضَاةِ بَنِيْ غِفَارَ فَقَالَ:

737- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 5/122 عن يحيى بن سعيد القطان، والنسائي 2/154 في الصلاة: باب جامع ما جاء في القرآن، والطبري في تفسيره رقم 26) من طريق يحيى بن أيوب الغافقي، والطبري 27 من طريق حماد بن سلمة.

يَامحمد، إن الله يأمرك أن تقرىء أُمَّتَكَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، اَوْ مَعُوْنَتَهُ وَمُعَافَاتَهُ، سَلْ لَهُمُ التَّخْفِيفَ، فَاِنَّهُمْ لَنْ يُّطِيقُوْا ذٰلِكَ. فَانْطَلَقَ، ثُمَّ رَجَعَ فقال: إن الله يأمرك أن تقرىء أُمَّتَكَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، اَوْ مَعُوْنَتَهُ وَمُعَافَاتَهُ، سَلْ لَهُمُ التَّخْفِيفَ فَاِنَّهُمْ لَنْ يُّطِيقُوْا ذٰلِكَ، فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ اَنْ تُقْرِىءَ اُمَّتَكَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَحْرُفٍ، قَالَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، اَوْ مَعُوْنَتَهُ وَمُعَافَاتَهُ، سَلْ لَهُمُ التَّخْفِيفَ، فَاِنَّهُمْ لَنْ يُّطِيقُوْا ذَاكَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَمَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنْهَا فَهُوَ كَمَا قَرَاَ .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اضاۃ بنوغفار کے علاقے (یہ مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ ہے) میں تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک طریقے کے مطابق قرآن کی تلاوت سکھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور اس کی مغفرت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی معونت اور اس کی معافات کا سوال کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں کے لیے تخفیف کا سوال کرو' کیونکہ وہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے جبرائیل واپس چلے گئے پھر وہ واپس آئے' تو انہوں نے کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرف کے مطابق قرآن کی تلاوت سکھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافات اور مغفرت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی معونت اور معافات کا سوال کرتا ہوں تم ان لوگوں کے لئے تخفیف کی درخواست کرو' کیونکہ وہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ جبرائیل واپس چلے گئے' پھر وہ واپس آئے اور بولے: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو یہ قرآن تین حروف میں پڑھنا سکھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافات اور اس کی مغفرت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی معونت اور معافات کا سوال کرتا ہوں تم ان کے لئے تخفیف کی درخواست کرو' کیونکہ وہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ جبرائیل واپس چلے گئے پھر وہ واپس آئے اور بولے: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اس قرآن کو سات حروف میں پڑھ سکتے ہیں' جو شخص ان میں سے کسی بھی ایک طریقے سے پڑھے گا' تو وہ ٹھیک پڑھے گا''۔

738 إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عاصم –وهو ابن أبى النجود– فقد روى له البخارى مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق حسن الحديث، وهو فى مصنف ابن أبى شيبة .10/518 وأخرجه أحمد 5/132 عن حسين بن على الجعفى بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 2/8 عن حماد بن سلمة، والترمذى 2944 فى القراء ات، من طريق شيبان، كلاهما عن عاصم، به. وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا سَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار سے اس کی معافات اور مغفرت طلب کی تھی

739- (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيَّةٍ، مِنْهُمُ الْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ، وَالْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْفَانِی، قَالَ: مُرْهُمْ فليقرؤوا القرآن على سبعة أحرف (20:1)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

''مجھے ایک اُمی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہے جن میں لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد بھی ہیں' تو جبرائیل نے کہا: آپ انہیں ہدایت کیجئے کہ وہ سات حروف میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق تلاوت کر سکتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ مَسْاَلَةٍ سَاَلَ بِهَا التَّخْفِيفَ عَنْ اُمَّتِهِ فِیْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بِدَعْوَةٍ مُسْتَجَابَةٍ

اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو عطا کی ہے کہ انہوں نے قرآن کی تلاوت کے حوالے سے اپنی اُمت کے لئے جس تخفیف کا سوال کیا تھا' وہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کر دی اور ان کی دعا مستجاب ہوئی

740- (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنْتُ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَرَاَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَاَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ دَخَلَا جَمِيْعًا، عَلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَرَاَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْاٰخَرُ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ فقرآ (فَقَالَ:) اَحْسَنْتُمَا اَوْ قَالَ اَصَبْتُمَا. قَالَ: فَلَمَّا قَالَ لَهُمَا الَّذِیْ قَالَ، كَبُرَ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غَشِيَنِیْ، ضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى رَبِّیْ فَرَقًا، فَقَالَ

740–وأخرجه ابن أبی شیبة 10/516 ومن طریقه مسلم 820 عن محمد بن بشر، وأحمد 5/127 عن یحیی بن سعید، وابنه عبد الله 5/128– 129 من طریق خالد بن عبد الله، ومسلم 820 فی صلاة المسافرین: باب بیان أن القرآن علی سبعة أحرف، ومن طریقه البغوی فی شرح السنة 1227 من طریق عبد الله بن نمیر، والطبری 30 من طریق عبد الله بن نمیر، ومحمد بن فضیل، ووكیع.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُبَيُّ اِنَّ رَبِّي اَرْسَلَ اِلَيَّ: اَنِ اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ مَرَّتَيْنِ، فَرَدَّ عليَّ: اَنِ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا مَسْاَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي. ثُمَّ اَخَّرْتُ الثَّانِيَةَ اِلٰى يوم يرغب إلي فيه

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص اندر آیا اس نے قرأت کرنا شروع کی۔ مجھے اس کی قرأت نامانوس لگی پھر ایک اور شخص آیا اس نے اپنے اس ساتھی سے کچھ مختلف قرأت کی پھر اس نے نماز مکمل کر لی' پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس شخص نے اس طریقے کے مطابق قرأت کی ہے' جو مجھے نامانوس لگا ہے' پھر دوسرے شخص نے اپنے ساتھی سے مختلف طریقے سے قرأت کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا تم لوگ تلاوت کرو۔ انہوں نے تلاوت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں نے اچھی تلاوت کی ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ٹھیک تلاوت کی ہے راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو یہ بات کہی' تو مجھے یہ بات بہت گراں گزری جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز ملاحظہ کی کہ جو میرے ذہن میں آئی ہے' تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' تو مجھے یوں لگا جیسے میں اس وقت اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُبی! بیشک میرے پروردگار نے مجھے پیغام بھجوایا ہے کہ تم ایک حرف کے مطابق قرآن کی تلاوت کرو' تو میں نے دو مرتبہ اس کی بارگاہ میں یہ درخواست کی کہ وہ میری امت کو آسانی فراہم کرے' تو اس نے مجھے یہ حکم دیا کہ تم سات حروف کے مطابق اس کی تلاوت کر سکتے ہو اور تم نے ہر مرتبہ جو دوبارہ کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس کے عوض میں' میں تمہیں قیامت کے دن سوال کرنے (یعنی شفاعت کرنے کا مرتبہ) عطا کرتا ہوں۔ میں نے درخواست کی اے میرے پروردگار! تو میری امت کی مغفرت کر دے پھر میں نے دوسری دعا کو اس دن کے لئے مؤخر کر دیا ہے' جس دن مخلوق کو اس کی ضرورت ہوگی' یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی (اس کی ضرورت) ہوگی۔

741 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ

741– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في الموطأ 1/ 206 في القرآن: باب ما جاء في القرآن. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/ 453، وأحمد 1/40، والبخاري 2419 في الخصومات: باب كلام الخصوم بعضهم في بعض، ومسلم 818 في صلاة المسافرين: باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف، والنسائي 2/151 في الصلاة: باب جامع ما جاء في القرآن، والبغوي في شرح السنة 1226. وأخرجه عبد الرزاق 20369 عن معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عبد الرحمٰن بن عبد القاري والمسور بن مخرمة، عن عمر، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 1/40 و 42، 43، ومسلم 818 271 في صلاة المسافرين، والترمذي 2943 في القراءات: باب ما جاء أنزل القرآن على سبعة أحرف، والبغوي في شرح السنة 1226 /4 .503 وأخرجه أحمد 1/24، والنسائي 2/150 من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه مسلم 818 271 عن حرملة بن يحيى، والنسائي 2/151، والطبري 1/13 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي 2/5 عن فليح بن سليمان الخزاعي، وابن أبي شيبة 10/517، 518 من طريق عبد الرحمٰن بن عبد العزيز، والبخاري 4992 في فضائل القرآن: باب أنزل القرآن على سبعة أحرف، و 7550 في التوحيد: باب ﴿فَاقْرَاُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ من طريق عقيل، و 5041 في فضائل القرآن: باب من لم ير بأسًا أن يقول سورة البقرة وسورة كذا وكذا، من طريق شعيب، و 6936 في المرتدين: باب ما جاء في المتأولين، معلقًا من طريق يونس بن يزيد، كلهم عن الزهري، به.

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، فَقَرَأَ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَقْرَأَنِيهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُ حَتّٰى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ،

فَجِئْتُ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا،

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ. ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَأْ. فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ. (41:1)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم کو تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ سورۃ فرقان اس سے مختلف طریقے سے پڑھ رہے تھے جس طریقے سے میں پڑھتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورۃ پڑھنی سکھائی تھی۔ پہلے میں ان پر حملہ کرنے لگا' لیکن پھر میں کچھ ٹھہر گیا جب انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو میں نے انہیں ان کی چادر سے پکڑا اور انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: میں نے اس شخص کو سورۃ فرقان کی قرأت اس طریقے سے مختلف طور پر کرتے ہوئے سنا ہے' جو آپ نے مجھے پڑھنا سکھایا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم تلاوت کرو انہوں نے اسی طریقے کے مطابق قرأت کی جس طریقے سے میں نے انہیں سنا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: تم تلاوت کرو میں نے قرأت کی' تو آپ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اس میں سے جو تمہیں آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کر لو'۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى أَحْرُفٍ مَعْلُومَةٍ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قرآن کو متعین حروف پر نازل کیا ہے

742 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصامت، قال:

قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سبعة أحرف. (66:1)

742– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم وأخرجه الطبرى 1/15 عن محمد بن مرزوق، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/114 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، به. وانظر الأحاديث الخمسة قبله.

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ الْقَصْدِ فِي الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

ان روایات کا تذکرہ جن میں اس روایت کے بعض مفہوم کی وضاحت ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے

743 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ حَكِيْمًا، عَلِيْمًا، غَفُوْرًا رَحِيْمًا

قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، اَدْرَجَهُ فِي الْخَبَرِ، وَالْخَبَرُ اِلٰى سَبْعَةِ أحرف فقط.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے''۔
(اس روایت کے یہ الفاظ) حکمت والا، علم والا، مغفرت کرنے والا، رحم کرنے والا۔
یہ محمد بن عمرو کے الفاظ ہیں، جو روایت کے متن میں درج کر لئے گئے ہیں۔ اصل روایت صرف سات حروف کے الفاظ تک ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلٰى اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ حَيْثُ حُرِمُوا التَّوْفِيقَ لِإِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے حوالے ''معطلہ'' فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض افراد محدثین پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے: وہ اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم ہیں

743– إسناده حسن محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبري 1/12، والبزار 2313 من طريق عبدة بق سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/516، وأحمد 2/332 عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/440 عن ابن نمير، والطبري 1/11 من طريق أسباط بن محمد، والبزار 2313 من طريق عيسى بن يونس، كلهم عن محمد بن عمرو، به وأورده الهيثمي في المجمع 7/153، وقال: رواه البزار، وفيه محمد بن عمر وهو حسن الحديث، وبقية رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/300، والطبري 7، عن أنس بن عياض، عن أبي حازم، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، عن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بلفظ أنزل القرآن على سبعة أحرف، فالمراء في القرآن كفر، فما عرفتم منه فاعملوا به، وما جهلتم منه فردوه إلى عالمه. وأورده الهيثمي في المجمع 7/151، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال أحدهما رجال الصحيح، ورواه البزار بنحوه.

744 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ قَدْ قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، عُدَّ فِينَا، ذُو شَاْنٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُمْلِ عَلَيْهِ (غَفُوْرًا رَحِيمًا) فَيَكْتُبُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ، فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ وَيُمْلِيْ عَلَيْهِ (عَلِيْمًا حَكِيْمًا) ، فَيَكْتُبُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ اَيَّهُمَا شِئْتَ . قَالَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنْ كُنْتُ لَاَكْتُبُ مَا شِئْتُ. فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَنْ تَقْبَلَهُ . قَالَ : فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: فَاَتَيْتُ تِلْكَ الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا، وَقَدْ عَلِمْتُ

اَنَّ الَّذِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا قَالَ، فَوَجَدْتُهُ مَنْبُوْذًا، فَقُلْتُ: مَا شَاْنُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْض .(5:33)

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ ہمارے درمیان اہم حیثیت کا مالک تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے املاء کروایا ''مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا'' تو اس نے لکھ دیا ''معاف کرنے والا مغفرت کرنے والا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ لکھو آپ نے اسے املاء کروایا ''علم والا حکمت والا'' تو اس نے لکھ دیا ''سننے والا دیکھنے والا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان دونوں میں سے جو چاہو لکھ لو''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا اور مشرکین کے ساتھ مل گیا۔ اس نے کہا: میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں' کیونکہ میں جو چاہوں وہ لکھ سکتا ہوں پھر وہ فوت ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے فرمایا: زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے میں اس سرزمین پر آیا جہاں وہ شخص مرا تھا' تو مجھے پتہ چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے' تو میں نے اسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا۔ میں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے' تو لوگوں نے بتایا ہم نے اسے دفن کیا تھا' لیکن زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔

744- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم، وأخرجه أحمد 3/120، والبيهقي في إثبات عذاب القبر رقم 54 من طريق يزيد بن هارون، وأحمد 3/121، والطحاوي في مشكل الآثار 4/240 من طريق عبد الله بن بكر السهمي، كلاهما عن حميد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 3617 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، عن أبي معمر، عن عبد الوارث، عن عبد العزيز، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/245 عن عفان، عن حماد، ومسلم 2781 في صفات المنافقين وأحكامهم، عن محمد بن رافع، عن أبي النضر، عن سليمان بن المغيرة، كلاهما عن ثابت، عن أنس . وانظر ما كتبه الإمام الطحاوي في الإجابة عن الإشكال الذي تضمنه هذا الحديث في مشكل الآثار 4/241.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْبَعْضِ الْأَخَرِ لِقَصْدِ النَّعْتِ فِي الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس میں ہماری ذکر کردہ روایت کے مفہوم کے ایک اور پہلو کی وضاحت کی گئی ہے

745 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عَقِيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْكِتَابُ الْاَوَّلُ يَنْزِلُ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَعَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ اَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ: زَاجِرٌ، وَآمِرٌ، وَحَلَالٌ، وَحَرَامٌ، وَمُحْكَمٌ، وَمُتَشَابِهٌ، وَاَمْثَالٌ، فَاَحِلُّوا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَافْعَلُوْا مَا اُمِرْتُمْ بِهِ، وَانْتَهُوا عَمَّا نُهِيتُمْ عَنْهُ، وَاعْتَبِرُوْا بِاَمْثَالِهِ، وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهِ، وَآمِنُوْا بِمُتَشَابِهِهِ، وَقُوْلُوْا آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلے ایک کتاب ایک دروازے سے ایک حرف کے مطابق نازل ہوتی تھی' لیکن قرآن کو سات دروازوں سے سات حروف کے مطابق نازل کیا گیا (وہ یہ ہیں)

''تنبیہ کرنے والا' حکم دینے والا' حلال' حرام' محکم' متشابہ اور امثال''

تو تم لوگ اس کے حلال کو حلال قرار دو اس کے حرام کو حرام قرار دو' جس چیز کا تمہیں اس میں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو اور جس چیز سے تمہیں منع کیا گیا ہے اس سے باز آجاؤ۔ اس کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو اس کے محکم پر عمل کرو اس کے متشابہ پر ایمان لاؤ اور یہ کہو کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ سارے کا سارا ہمارے پروردگار کی طرف سے آیا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ لَا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَقْرَاَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ

اس بات کا بیان کہ اگر آدمی سات حروف میں سے' جسے بھی چاہے تلاوت کرے' تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے

746 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

745– رجال ثقات، إلا أنه منقطع، أبو سلمة بن عبد الرحمن لم يدرك عبد الله بن مسعود، قال الحافظ في الفتح 9/29: قال ابن عبد البر: هذا حديث لا يثبت، لأنه من رواية أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن ابن مسعود، ولم يلق ابن مسعود. ثم قال: وصححه ابن حبان والحاكم 1/553، وفي تصحيحه نظر، لانقطاعه بين أبي سلمة وابن مسعود. وقد أخرجه البيهقي من وجه آخر عن الزهري عن أبي سلمة مرسلًا، وقال: هذا مرسل جيد. وأخرجه الطبري في التفسير 67 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الهروي في ذم الكلام لوحة 62 ب، والطحاوي في مشكل الآثار 4/184 من طريق حيوة بن شريح، به. وأخرجه الطبراني في الكبير 8296.

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خِلَافَ مَا قَرَأَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُنَاجِي عَلِيًّا، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَقْرَؤُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ . (41:1)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو ایک آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھنا سکھائی تھی' لیکن وہ شخص اس کے برخلاف طریقے سے تلاوت کررہا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت سرگوشی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بات کررہے تھے میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: بیشک اللہ کے رسول نے تم لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ تم اسی طریقے سے تلاوت کرو جس طرح تمہیں تعلیم دی گئی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْعَتْبِ عَلٰى مَنْ قَرَأَ بِحَرْفٍ مِّنَ الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ

جوشخص سات حروف میں سے کسی حرف کے مطابق تلاوت کر لیتا ہے اس پر عتاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

747 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْخَطِيبُ بِالْأَهْوَازِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُورَةَ الرَّحْمٰنِ، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ عَشِيَّةً، فَجَلَسَ إِلَيَّ رَهْطٌ، فَقُلْتُ لِرَجُلٍ: اقْرَأْ عَلَيَّ . فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ أَحْرُفًا لَا أَقْرَؤُهَا، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ؟ فَقَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى وَقَفْنَا عَلَى النَّبِيِّ؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اخْتَلَفْنَا فِي قِرَاءَتِنَا . فَإِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيهِ تَغَيُّرٌ، وَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ حِينَ ذَكَرْتُ الِاخْتِلَافَ؛ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ بِالِاخْتِلَافِ فَأَمَرَ عَلِيًّا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

746- إسناده حسن عاصم -وهو ابن أبي النجود- روى له البخاري ومسلم متابعة، وهو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطبري في التفسير 13 عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/419 و421 والطبري 13 من طريقين عن أبي بكر بن عياش، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 1/421 من طريق عفان، عن عاصم، به. وأخرجه الطبري في التفسير 13 . وأخرجه أحمد 1/419 و421 والطبري 13 من طريقين عن أبي بكر بن عياش، عن عاصم، به .وأخرجه أحمد 1/421 من طريق عفان، عن عاصم، به.

747- إسناده حسن . معمر بن سهل ترجمه ابن حبان في ثقاته 9/196، فقال: شيخ متقن يغرب، وعامر بن مدرك ذكره ابن حبان في ثقاته 8/501، وقال: ربما أخطأ، وروى عنه غير واحد، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه الحاكم 2/223- 224 عن أبي العباس المحبوبي، حدثنا سعيد بن مسعود، حدثنا عبيد الله بن موسى، أخبرنا إسرائيل بهذا الإسناد، وصححه هو والذهبي، وهو حسن فقط . وانظر ما قبله. وأخرجه مختصرًا الطيالسي 387 ، وابن أبي شيبة 10/529، وأحمد 1/393، و411، 412، والبخاري 2410 في الخصومات: باب ما يذكر في الإشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، و 3476 في أحاديث الأنبياء ، و 5062 في فضائل القرآن: باب: اقرؤوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم، والبغوي في شرح السنة 1229 .

يَأْمُرُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ كَمَا عُلِّمَ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الِاخْتِلَافُ، قَالَ فَانْطَلَقْنَا وَكُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَقْرَاُ حرفا لا يقرأ صاحبه . (1: 41)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ رحمٰن پڑھنا سکھائی' ایک دن میں شام کے وقت مسجد میں آیا' تو کچھ لوگ میرے پاس آکر بیٹھ گئے میں نے ان میں سے ایک شخص سے کہا تم میرے سامنے تلاوت کرو' تو اس نے کچھ الفاظ ایسے طریقے سے تلاوت کیے جنہیں میں نے نہیں پڑھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: تمہیں کس نے یہ تلاوت سکھائی ہے۔ اس نے جواب دیا: مجھے اللہ کے رسول نے یہ تلاوت سکھائی ہے' پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کی: ہمارا قرأت کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک یہ سن کر متغیر ہو گیا جب میں نے اختلاف کا تذکرہ کیا' تو آپ کو اس سے بہت افسوس ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگ اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ کے رسول تم کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک شخص اسی طریقے کے مطابق تلاوت کرے جس طرح اسے تعلیم دی گئی ہے' کیونکہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ وہاں سے آ گئے ہم میں سے ہر شخص اسی طریقے کے مطابق تلاوت کرتا تھا (جو اس نے سیکھا تھا) اس کا ساتھی اس کے طریقے کے مطابق تلاوت نہیں کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّرَجِّعَ فِيْ قِرَاءَ تِهِ اِذَا صَحَّتْ نِيَّتُهُ فِيْهِ

آدمی کے لئے اپنی تلاوت میں ترجیع کرنا مباح ہے' جبکہ اس کی نیت اس بارے میں ٹھیک ہو

748 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ معاوية بن قرة اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ يَقُوْلُ: قَرَاَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيْ قِرَاءَ تِهِ .

748- إسناده صحيح، نوح بن حبيب روى له أبو داوُد والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 5/54، ومسلم 794 237 في صلاة المسافرين: باب ذِكْرُ قِرَاءَ ةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سورة الفتح يوم فتح مكة، من طريق وكيع، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطيالسي 2/3، وأحمد 4/85، 86 عن ابن إدريس، و 5/ 56 عن محمد بن جعفر وبهز، والبخاري 4281 في المغازي: باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، و 4835 في التفسير: باب ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ ، عن مسلم بن إبراهيم، و 5034 في فضائل القرآن: باب القراء ة على الدابة، عن حجاج بن منهال، و 5047 باب الترجيع، عن آدم بن أبي إياس، و 7540 في التوحيد: باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وروايته عن ربّه، عن أحمد بن أبي سريج، عن شبابة، ومسلم 794 238 عن محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، و 794 239 عن يحيى بن حبيب الحارثي، عن خالد بن الحارث، وعن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، وأبو داوُد 1467 في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراء ة، عن حفص بن عمر، والترمذي في الشمائل برقم 312 من طريق أبي داوُد الطيالسي، والبيهقي 2/53 من طريق آدم بن أبي إياس، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. ومن طريق البخاري 5047 أخرجه البغوي في شرح السنة 1215 .

قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عليَّ، لحكيتُ قراء ته. (1:4)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تلاوت کے دوران ترجیع کی۔

معاویہ نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے اردگرد اکٹھے ہوجائیں گے تو میں اس طریقے سے تلاوت کرکے دکھاتا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَحْسِينِ الْمَرْءِ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ

آدمی کے لئے قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز کو خوبصورت کرنا مباح ہے

749 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بأصواتكم . (2:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنَ الْفَاظِ الْاَضْدَادِ يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ لَا زَيِّنُوْا اَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ الفاظ ہیں' جنہیں بول کر متضاد مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد یہ ہے: تم قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو' یہ نہیں' تم قرآن کے ذریعے اپنی آوازوں کو آراستہ کرو۔

749- إسناده صحيح، عبد الرحمٰن بن عوسجة روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، وباقي السند من رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري. وأخرجه الدارمي 2/474 في فضائل القرآن: باب التغني بالقرآن عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 4175 عن سفيان الثوري، عن منصور والأعمش، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 4/296. وأخرجه عبد الرزاق 4176 عن معمر، عن منصور، به. وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/ 571 و 572 من طرق عن منصور، به . وأخرجه الطيالسي 2/3، وابنُ أبي شيبة 2/521 و 10/462، وأحمد 4/283 و 285 و 304، وأبو داؤد 1468 في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراء ة، والنسائي 2/179، 180 في الصلاة: باب تزيين القرآن بالصوت، وابن ماجة 1342 في إقامة الصلاة: باب في حسن الصوت بالقرآن، والحاكم في المستدرك 1/ 572-575، وأبو نعيم في الحلية 5/27 والبيهقي في السنن 2/53، من طرق عن طلحة بن مصرف، به. وعلقه البخاري 13/518 في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة . وأخرجه موصولًا في كتابه خلق أفعال العباد ص 49 من طريق جرير، عن منصور، به. وص 48 و 49 من طريق الأعمش وشعبة، عن طلحة، به.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں عبدالرحمٰن بن عوسجہ نامی راوی منفرد ہے

750 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَحْزِيْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ اِذِ اللّٰهُ اَذِنَ فِيْ ذٰلِكَ

قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو آراستہ کرنا مباح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو توجہ سے سنتا ہے

751 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ سَمِعْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ

750– إسناده صحيح . سهل: ثقة من رجال، ومن فوق البخارى على شرطهما وقد أشار الحافظ فى الفتح 13/519 إلى هذه الرواية، ونسبها لابن حبان، وزاد نسبته الحافظ السيوطى فى الجامع الكبير 539 لأبى نصر السجزى فى الإبانة وانظر ما قبله . 751– إسناده صحيح، حامد بن يحيى: ثقة روى له أبو داوُد، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الحميدى 949 ، والبخارى 5024 فى فضائل القرآن: باب من لم يتغن بالقرآن، عن على بن عبد الله، ومسلم 792 232 فى صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، عن عمرو الناقد وزهير بن حرب، والنسائى 2/180 فى الافتتاح: باب تزيين القرآن بالصوت، عن قتيبة، والدارمى 1/350 فى الصلاة عن محمد بن أحمد . وأخرجه عبد الرزاق 4166 عن معمر، عن الزهرى، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/271، والبيهقى فى السنن 2/54. وأخرجه عبد الرزاق 4167 ، والبغوى فى شرح السنة 1218 من طريق أبى عاصم، كلاهما عن ابن جريج، عن الزهرى، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/285. وأخرجه البخارى 5023 فى فضائل القرآن: باب من لم يتغن بالقرآن، و 7482 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ) عن يحيى بن بكير، والدارمى 2/472 باب التغنى بالقرآن، عن عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث، عن عقيل، عن الزهرى، بلا . وأخرجه مسلم 792 232 فى صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، والدارمى 2/472 عن عبد الله بن صالح، عن الليث. وأخرجه البخارى 7544 فى التوحيد: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة والنسائى 3/180 . وأخرجه مسلم 792 233 فى صلاة المسافرين، والبيهقى فى السنن 2/54، عن بشر بن الحكم. وأخرجه مسلم 792 233 عن ابن أخى ابن وهب، وأبو داوُد 1473 فى الصلاة: باب استحباب الترتيل فى القراءة .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يُرِيْدُ يَتَحَزَّنُ بِهٖ وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الْغُنْيَةِ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الْغُنْيَةِ لَقَالَ: يَتَغَانَى بِهٖ، وَلَمْ يَقُلْ: يَتَغَنَّى بِهٖ، وَلَيْسَ التَّحَزُّنُ بِالْقُرْآنِ نَقَاءَ الْجِرْمِ، وَطِيبَ الصَّوْتِ وَطَاعَةَ اللَّهَوَاتِ بِاَنْوَاعِ النَّغَمِ بِوِفَاقِ الْوِقَاعِ، وَلٰكِنَّ التَّحَزُّنَ بِالْقُرْآنِ هُوَ اَنْ يُقَارِنَهُ شَيْئَانِ: الْاَسَفُ وَالتَّلَهُّفُ: الْاَسَفُ عَلٰى مَا وَقَعَ مِنَ التَّقْصِيرِ، وَالتَّلَهُّفُ عَلٰى مَا يُؤَمَّلُ مِنَ التَّوْقِيرِ، فَاِذَا تَاَلَّمَ الْقَلْبُ وَتَوَجَّعَ، وَتَحَزَّنَ الصَّوْتُ وَرَجَّعَ، بدر الجفن بِالدُّمُوعِ، وَالْقَلْبَ بِاللُّمُوعِ، فَحِيْنَئِذٍ يَسْتَلِذُّ الْمُتَهَجِّدُ بِالْمُنَاجَاةِ، وَيَفِرُّ مِنَ الْخَلْقِ اِلٰى وَكْرِ الْخَلَوَاتِ، رَجَاءَ غُفْرَانِ السَّالِفِ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَالتَّجَاوُزِ عَنِ الْجِنَايَاتِ والعيوب، فنسأل الله التوفيق له.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اس نبی کو سنتا ہے' جو قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ قرآن کو خوش الحانی سے پڑھے'' اس سے مراد اس کو دردمندی سے پڑھنا ہے۔ اگر یہ غنیۃ (یعنی خوش الحانی) سے ماخوذ ہوتا۔ تو آپ یہ کہتے: يتغانى به' یہ نہ کہتے: يتغنى به۔

قرآن کو دردمند انداز میں پڑھنے کا یہ مطلب نہیں ہے' حلق پر بوجھ لادا جائے یا آواز کو سنوارا جائے یا نغمگی کی پیروی کرتے ہوئے (آواز میں اتار چڑھاؤ پیدا کیا جائے) قرآن کو دردمندانہ انداز میں پڑھنے سے مراد یہ ہے' تلاوت کے ہمراہ دو چیزیں ہوں' افسوس کا اظہار کرنا' غمگین ہونا' آدمی سے جو غلطیاں سرزد ہوئی تھیں ان پر افسوس کا اظہار کرنا اور جس توقیر کی خواہش ہو اس پر غمگین ہونا۔

جب دل الم اور تکلیف کو محسوس کرے' تو آواز غمگین ہو جائے اور وہ ترجیع کرے' آنکھیں آنسو بہائیں' اور دل روشن ہو' تو اس صورت میں مناجات کے ہمراہ تہجد پڑھنے والے کو لذت محسوس ہوگی اور وہ شخص مخلوق سے فرار ہو کر خلوت کے گھونسلے (یعنی اس کی پناہ) میں آ جائے۔ اس بات کی امید رکھتے ہوئے کہ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے۔ اس کے جرائم اور عیوب سے درگزر کیا جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگتے ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِمَاعِ اللّٰهِ اِلَى الْمُتَحَزِّنِ بِصَوْتِهٖ بِالْقُرْآنِ

اس بات کا تذکرہ' جو شخص اپنی آواز کو آراستہ کر کے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توجہ سے سنتا ہے

752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ كَاَذَنِهٖ لِلَّذِیْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهٖ . (2:1)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ يُرِيْدُ: مَا اسْتَمَعَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ كَاَذَنِهٖ : كَاسْتِمَاعِهٖ: لِلَّذِیْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهٖ ، يُرِيْدُ: يَتَحَزَّنُ بِالْقِرَاءَةِ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا نَعْتَهٗ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے قرآن کی خوش الحانی سے کی جانے والی تلاوت کو سنتا ہے' جو بلند آواز میں کی جاتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ماأذن اللّٰہ سے مراد یہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا۔ کاذنہ یعنی جس طرح وہ سنتا ہے اس شخص کو جو شخص الحانی سے قرآن کی تلاوت کرے' جو بلند آواز میں اس کی تلاوت کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: وہ دردمندانہ انداز میں قرات کرے جو اس کے مطابق ہو' جس کی صفت کو ہم نے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَیْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جو ہماری بیان کردہ تاویل کے درست ہونے پر دلالت کرتی ہے' جو دو روایات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں' جن دونوں کو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

753- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ . (2:1)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ التَّحَزُّنَ الَّذِیْ اَذِنَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْهِ بِالْقُرْآنِ وَاسْتَمَعَ اِلَيْهِ هُوَ التَّحَزُّنُ بِالصَّوْتِ مَعَ بِدَايَتِهٖ وَنِهَايَتِهٖ، لِاَنَّ بَدَاءَ تَهٗ هُوَ الْعَزْمُ الصَّحِيْحُ عَلَى الْاِنْقِلَاعِ عَنِ الْمَزْجُوْرَاتِ، وَنِهَايَتُهٗ وُفُوْرُ التَّشْمِيْرِ فِیْ اَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ، فَاِذَا اشْتَمَلَ التَّحَزُّنُ عَلَى الْبِدَايَةِ الَّتِیْ وَصَفْتُهَا، وَالنِّهَايَةِ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا، صَارَ الْمُتَحَزِّنُ بِالْقُرْآنِ كَاَنَّهٗ قَذَفَ بِنَفْسِهٖ فِیْ مِقْلَاعِ الْقُرْبَةِ اِلٰى مَوْلَاهُ، وَلَمْ يَتَعَلَّقْ بِشَیْءٍ دُوْنَهٗ.

752- إسناده حسن، محمد بن عمرو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/522 عن محمد بن بشر، وأحمد 2/450، والدارمي 1/ 349 و 2/473 .عن يزيد بن هارون، ومسلم 792 234 في صلاة المسافرين، والبغوي في شرح السنة 1217 .

مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ گریہ و زاری کی وجہ سے آپ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا ابلتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے، جس دردمندانہ تلاوت کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور پوری توجہ سے سنتا ہے وہ ایسا درد ہے، جو آواز میں آغاز اور اختتام کے ہمراہ ہو کیونکہ آغاز یہ ہوتا ہے' اس بات کا پختہ ارادہ کیا جائے کہ ممنوعہ چیزوں سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی اور انجام یہ ہے' مختلف نوعیت کی عبادات میں بھرپور کوشش کی جائے گی' تو جب وہ درد آغاز میں اس کے مطابق ہو جو ہم نے بیان کیا ہے اور اختتام اس کے مطابق ہو جو میں نے ذکر کیا ہے' تو قرآن کے ہمراہ دردمند ہونے والا شخص گویا اپنے آپ کو اپنے پروردگار کے قرب میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے متعلق نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ اسْتِمَاعِ اللّٰهِ اِلٰى مَنْ ذَكَرْنَا نَعْتَهُ اَشَدَّ مِنَ اسْتِمَاعِ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ اِلٰى قَيْنَتِهِ

اس بات کا تذکرہ' ہم نے جس شخص کا تذکرہ کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کی تلاوت کو اس شخص سے زیادہ غور سے سنتا ہے جتنے غور سے کوئی شخص کسی کنیز کا گانا سنتا ہے

754 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ مَيْسَرَةَ مَوْلٰى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَلّٰهُ اَشَدُّ اَذَنًا اِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ، مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ اِلٰى قَيْنَتِهِ . (2:1)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جتنے شوق کے ساتھ کوئی شخص کسی کنیز کا گانا سنتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ پسندیدگی کے ساتھ اچھی آواز والے شخص کی قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُقْرَاُ بِهِ الْقُرْاٰنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کا تذکرہ' اس اُمت میں کس طرح لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے؟

755 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيْبِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

754– إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (665) . وأخرجه أحمد 6/19 و20، وابن ماجة (1340) في الإمامة: باب في حسن الصوت بالقرآن، والطبراني في الكبير 18/301 (772) .

يَكُوْنُ خَلْفٌ بَعْدَ سِتِّينَ سَنَةً اَضَاعُوا الصَّلَاةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ، فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، ثُمَّ يَكُوْنُ خَلْفٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، وَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ، وَمُنَافِقٌ، وَفَاجِرٌ . قَالَ بَشِيرٌ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيدِ: مَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ؟، قَالَ: الْمُنَافِقُ كَافِرٌ بِهٖ، وَالْفَاجِرُ يَتَاَكَّلُ بِهٖ، وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهٖ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ساٹھ سال کے بعد ایسے لوگ آ جائیں گے' جو نماز کو ضائع کریں گے' خواہشات کی پیروی کر دیں گے' وہ عنقریب جہنم میں جائیں گے پھر اس کے بعد وہ لوگ آ جائیں گے' جو قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ قرآن کو تین طرح کے لوگ پڑھتے ہیں، مومن، منافق اور فاجر''۔

بشیر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ولید سے دریافت کیا: یہ تین لوگ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: منافق سے مراد وہ شخص ہے' جو قرآن کا انکار کرتا ہو' فاجر سے مراد وہ شخص ہے' جو اس کا معاوضہ وصول کرتا ہو اور مومن سے مراد وہ شخص ہے' جو اس پر ایمان رکھتا ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اقْتِصَارِ الْمَرْءِ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ كُلِّهٖ فِيْ كُلِّ سَبْعٍ

ان روایات کا تذکرہ' جن کے مطابق آدمی ایک ہفتے میں پورے قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے

756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَاْتُ بِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ، فَقَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ كُلِّ عِشْرِيْنَ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ عَشْرٍ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ سَبْعٍ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ، فَاَبٰى .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے قرآن کو جمع کیا اور ایک ہی رات میں اس کی تلاوت کرلی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم مہینے میں پورے قرآن کی تلاوت کیا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیس دن میں پورے قرآن کی تلاوت کرلیا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت ا

756- ابن جريج مدلس، وقد عنعن، لكنه صرح في الرواية الآتية بالسماع، فانتفت شبهة تدليسه، وأخرجه عبد الرزاق (5956) عن ابن جريج، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/199، وأخرجه أحمد 2/163، وابن ماجة (1346) في إقامة الصلاة: باب في كم يستحب يختم القرآن، من طريق يحى بن سعيد، عن ابن جريج، به.

جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اس کی تلاوت کرلیا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سات دن میں اس کی تلاوت کرلیا کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں، لیکن نبی اکرم ﷺ نے میری اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِقَارِیءِ الْقُرْآنِ اَنْ يَّخْتِمَهُ فِیْ سَبْعٍ لَا فِيمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ هٰذَا الْعَدَدِ

قرآن کی تلاوت کرنے والے کو اس بات کا حکم ہونا کہ اس سے کم دنوں میں ختم نہ کرے

757 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ حَكِيمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): حَفِظْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَاْتُ بِهٖ فِیْ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْهُ فِیْ شَهْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِیْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِیْ وَشَبَابِیْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِیْ عَشْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِیْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِیْ وَشَبَابِیْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِیْ سَبْعٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِیْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِیْ وَشَبَابِیْ، قَالَ: فَاَبٰی. (1: 78)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے قرآن کو یاد کرلیا اور میں نے ایک رات میں اس کی تلاوت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ایک مہینے میں اس کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور اپنی جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اس کی تلاوت کرلو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور اپنی جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سات دن میں اس کی تلاوت کرلو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور اپنی جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے میری اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّخْتَمَ الْقُرْآنُ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِذِ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ يَكُوْنُ اَقْرَبَ اِلَى التَّدَبُّرِ وَالتَّفَهُّمِ

تین دن سے کم میں قرآن کو ختم کرنے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ اتنے دن میں آدمی اس میں غور وفکر اور تدبر نہیں کرسکتا ہے

758 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین دن سے کم میں اس کی (یعنی پورے قرآن کی) تلاوت کر لیتا ہے اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔(یا وہ شخص سمجھ بوجھ ہی نہیں رکھتا)''۔

759 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا عَنْهُ .

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم قرآن کی تلاوت اس وقت تک کرتے رہو جب تک تمہارے دل اس کی طرف مائل رہیں اور جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو تم (اس کی تلاوت ختم کرکے) اٹھ جاؤ''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ اَنْ يُّرِيدَ بِقِرَاءَتِهِ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ دُوْنَ تَعْجِيلِ الثَّوَابِ فِي الدُّنْيَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہے کہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرے تو اس کی تلاوت کے ذریعے آخرت کے اجر و ثواب کی نیت کرے وہ دنیاوی (فائدے کا حصول) اپنے پیش نظر نہ رکھے

760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ، آخَرَ مَعَهُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِـ

758–وأخرجه أبو داؤد (1394) في الصلاة: باب تحزيب القرآن، والدارمي 1/350 في الصلاة: باب في كم يختم القرآن، عن مـ... بـن الـمنهـال، بهذا الإسناد، لكن ورد عند الدارمي شعبة بدل قتادة .وأخرجه أحمد 2/195، والترمذي (2949) في القراء ات، وابن ... (1347) في إقامة الصلاة: باب في كم يستحب يختم القرآن .

760–وأخرجه أبو داؤد (831) في الصلاة: باب ما يجزىء الأمي والأعجمي من القراءة، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب ... الإسناد إلا أنه بين الراوي الآخر، وهو ابن لهيعة، وهو في معجم الطبراني (6024) من طريق أحمد ابن صالح، به . وأخرجه أحمد 338/... حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن بكر بن سوادة، به، ومن طريق أحمد أخرجه الطيالسي .2/2 وأخرجه ابن المبارك في الزهد (3... والطبراني (6021) و (6022) من طريق موسى بن عبيدة الربذي، عن أخيه عبد الله بن عبيدة،

كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ، وَفِيكُمُ الْاَحْمَرُ، وَفِيكُمُ الْاَسْوَدُ، اقْرَؤُوهُ قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَهُ اَقْوَامٌ يُقَوِّمُوْنَهُ كَمَا يُقَوِّمُ اَلْسِنَتُهُمْ ، يَتَعَجَّلُ (اَحَدُهُمْ) اَجْرَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُهُ . (1: 78)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَذَا وَقَعَ السَّمَاعُ، وَاِنَّمَا هُوَ السَّهْمُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت قرأت سیکھ رہے تھے آپ نے فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک ہے' تمہارے اندر سفید فام بھی ہیں اور سیاہ فام بھی ہیں' تم لوگ اس کی قرأت سیکھ لو اس سے پہلے کہ ایسے لوگ اس کی قرأت سیکھیں جو اس کی یوں قیمت لگوائیں گے جس طرح وہ اپنی زبانوں (دراصل یہاں لفظ سامان ہونا چاہئے) کی قیمت لگواتے ہیں۔ اور وہ لوگ اس کا معاوضہ جلدی (یعنی دنیا میں ہی) وصول کریں گے۔ وہ اسے تاخیر سے (یعنی آخرت میں) وصول کرنا نہیں چاہیں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سماع اسی طرح واقع ہوا ہے' لیکن اصل لفظ (السنتھم نہیں ہے بلکہ) السھم (یعنی حصہ) ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی یہ کہے: میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں

761 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَاِنَّهُ لَيْسَ هُوَ نَسِيَ، وَلٰكِنَّهُ نُسِّيَ. (2: 43)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں' وہ شخص اسے بھولا نہیں ہوتا بلکہ وہ آیت اسے بھلا دی گئی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاسْتِذْكَارِ الْقُرْاٰنِ، وَالتَّعَاهُدِ عَلَيْهِ حَذَرَ نِسْيَانِهِ وَتَفَلُّتِهِ

اس بات کا حکم ہونا کہ آدمی قرآن کو یاد رکھے اور اس کا خیال رکھے تاکہ اس کو بھول جانے اور کھو دینے سے بچے

762 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِّ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، وَبِئْسَمَ
لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ: نَسِيتُ ايَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، مَا نَسِيَ وَلٰكِنْ نُسِّيَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ يُسْنِدْ سَعِيْدٌ عَنِ الْاَعْمَشِ غَيْرَ هٰذَا.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو یاد کرتے رہو کیونکہ یہ آدمی کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے جتنی تیزی سے کوئی جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے اور کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت کو بھول گیا ہوں وہ بھولا نہیں ہے بلکہ اسے بھلا دی گئی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید نے اعمش کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ کوئی اور روایت ''مسند'' حدیث کے طور پر روایت نہیں کی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ بِالتَّعَاهُدِ عَلٰى قِرَاءَ تِهِ

قرآن کی تلاوت باقاعدگی سے کر کے اسے یاد رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

763 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْ
قَحْطَبَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَ
الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، وَبِئْسَ

762- إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبى شيبة 2/500 فى الصلوات، عن وكيع، عن الأعمش، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 477/
وأحمد 1/382، ومسلم (790) (229) فى صلاة المسافرين: باب الأمر بتعهد القرآن، والنسائى فى عمل اليوم والليلة برقم (725)
طريق أبى معاوية، عن الأعمش، به. وأخرجه البيهقى فى السنن 2/395 من طريق ابن نمير عن الأعمش، به. وأخرجه عبد الرزاق (67
والطيالسى 2/4، وابن أبى شيبة 10/478، وأحمد 1/417 و423 و429 و438 و463، والبخارى (5032) فى فضائل القرآن: باب است
القرآن وتعاهده، و (5039) باب نسيان القرآن، ومسلم (790) (228)، والترمذى (2942) فى القراء ات: باب ومن سورة الحج، والن
2/154، 155 فى الافتتاح: باب جامع ما جاء فى القرآن، وفى عمل اليوم والليلة برقم (726) و (727) و (728)، والدارمى 2/308 و
والبيهقى فى السنن 2/395، والبغوى فى شرح السنة (1222)، من طرق عن منصور، عن أبى وائل شقيق بن سلمة، به. وأخرجه عبد ال
(5969) ومن طريقه أحمد 1/449 عن ابن جريج، ومسلم (790) (230) من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، والنسائى فى عمل
والليلة (724)، وابن أبى عاصم فى السنة (422) من طريق محمد بن جحادة، كلاهما عن عبدة بن أبى لبابة، عن أبى وائل، به. وأخرج
الرزاق (5968) عن معمر، وأحمد 1/463 عن عفان، عن حماد ابن زيد، كلاهما عن عاصم بن بهدلة، عن أبى وائل، به. وأخرجه ال
1/553

لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ: نَسِيتُ ايَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ . (1: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الِاسْتِطَاعَةَ مَعَ الْفِعْلِ لَا قَبْلَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو یاد کرتے رہو' کیونکہ یہ آدمی کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے جانور اپنی رسی چھڑا کر نکلتا ہے اور کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں' بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے' استطاعت فعل کے ہمراہ ہوگی اس سے پہلے نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَاظِبَ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بِصَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ

باقاعدگی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنے والے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بندھے ہوئے اونٹ سے تشبیہ دینا

764 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَصَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کا علم حاصل کرنے والے کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی مانند ہے اگر وہ اس کا دھیان رکھے گا' تو اسے روک کے رکھے گا اور اگر چھوڑ دے گا' تو وہ چلا جائے گا''۔

764- إسناده صحيح، وأحمد بن أبي بكر: هو أبو مصعب الزهري العوفي قاضي المدينة، وأحد شيوخ أهلها، لازم مالكًا وروى عنه موطأه، وفي روايته للموطأ زيادة نحو مئة حديث على سائر الروايات الأخر، ومن طريقه أخرجه البغوي في شرح السنة (1221) . والحديث في الموطأ 1/202 برواية يحيى بن يحيى وهي المطبوعة المتداولة، وص 135 برواية القعنبي، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64 و112، والبخاري (5031) في فضائل القرآن: باب استذكار القرآن وتعاهده، ومسلم (789) (226) في صلاة المسافرين: باب الأمر بتعهد القرآن، والنسائي 2/154 في الافتتاح: باب جامع ما جاء في القرآن، والبيهقي في السنن 2/395. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/500 و10/476، وأحمد 2/17 و23 و30، ومسلم (789) (227) من طرق عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به . وأخرجه عبد الرزاق (5971) و (6032) عن معمر، عن أيوب، عن نافع، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه مسلم (789) (227) ، وابن ماجه (3783) في الأدب: باب ثواب القرآن . وأخرجه مسلم (789) (227) من طريق موسى بن عقبة، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (5972) عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر.

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَاظِبَ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالْمُقَصِّرَ فِيهَا بِالْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ

با قاعدگی سے قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص اور اس میں کوتاہی کرنے والے شخص کو نبی اکرم ﷺ کا بندھے ہوئے اونٹوں سے مثال دینا

765 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَثَلَ صَاحِبِ الْقُرْآنِ مَثَلُ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا عَقَلَهَا، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ .(28:3)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے عالم (یا حافظ) کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی طرح ہے' اگر وہ اس کا خیال رکھے گا' تو اسے روک کے رکھے گا۔ اگر چھوڑ دے گا' تو وہ چلا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اٰخِرَ مَنْزِلَةِ الْقَارِءِ فِي الْجَنَّةِ تَكُونُ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کا بیان کہ قرأت کرنے والے شخص کی جنت میں آخری منزل وہاں ہوگی' جہاں وہ آخری آیت آئے گی' جس کی وہ دنیا میں تلاوت کرتا تھا

766 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اقْرَاْ (وَارْقَ) وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي دَارِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ كُنْتَ تَقْرَؤُهَا .(1: 2)

765- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

766- إسناده حسن، وابن مهدي: هو عبد الرحمٰن، وعاصم: هو ابن بهدلة، وهو ابن أبي النجود، وزر: هو ابن حبيش . وأخرجه أحمد 2/192، والترمذي (2914) في فضائل القرآن، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/498، وأبو داوٗد (1464) في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراء ة، والترمذي (2914) في فضائل القرآن، والبيهقي في السنن 2/53، والبغوي في شرح السنة (1178) من طرق عن سفيان الثوري به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم 552/1-553 ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/498 عن أبي أسامة، عن زائدة، عن عاصم، به.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے حافظ سے قیامت کے دن یہ کہا جائے گا: تم تلاوت کرنا شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو اور تم اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرو جس طرح تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے تھے' تمہارا مقام اس آخری آیت کے پاس ہوگا' جس کی تم تلاوت کروگے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ بِكَوْنِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ وَعَلٰى مَنْ يَّصْعُبُ عَلَيْهِ قِرَاءَ تُهٗ بِتَضْعِيفِ الْاَجْرِ لَهٗ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ماہر کو جو فضیلت عطا کی ہے' اس کا تذکرہ' وہ سفرۃ (یعنی فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور جس شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنا مشکل ہو' اسے دگنا اجر ملے گا

767 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِىْ يَقْرَؤُهٗ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهٗ اَجْرَانِ . (1: 2)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور مہارت کے ساتھ اس کی تلاوت کرتا ہے' تو وہ معزز نیک (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے مشکل کا سامنا کرتا ہے اس کے لئے دوگنا اجر ہے''۔

ذِكْرُ حُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ بِالْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ فِيمَا بَيْنَهُمْ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّحْمَةَ تَشْمَلُهُمْ فِىْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

767- إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/490 ومن طريقه مسلم (798) في صلاة المسافرين: باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه، وأخرجه أحمد 6/192، كلاهما (ابن أبي شيبة وأحمد) عن وكيع، به . وأخرجه الطيالسي 2/2، 3، وأحمد 6/48 و239، وأبو داوٗد (1454) في الصلاة: باب في ثواب قراءة القرآن، والترمذي (2904) في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل قارىء القرآن، والدارمي 2/444 في فضائل القرآن: باب فضل من يقرأ القرآن ويشتد عليه، والبغوي (1174)، من طرق عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه أحمد 6/94 و98 و110 و170 و266، والبخاري (4937) في التفسير: باب سورة عبس، ومسلم (798) في صلاة المسافرين، وأبو داوٗد (1454)، والترمذي (2904)، وابن ماجه (3779) في الأدب: باب ثواب القرآن، والدارمي 2/444، والبغوي (1173)، والبيهقي في السنن 2/395، من طرق عن قتادة، به.

فرشتوں کا ان لوگوں کو ڈھانپ لینے کا تذکرہ' جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں

اور مزید یہ کہ اس وقت میں رحمت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔

768 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيّ اَبُوْ عَمْرٍو بِنَسَا، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ مِّنْ مَّسَاجِدِ اللّٰهِ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں' تو ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود (فرشتوں کے سامنے) ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کا عمل اسے سست کر دے اس کا نسب اسے تیز نہیں کرسکتا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَرْءِ الْقُرْآنَ

آدمی کے قرآن کی تلاوت کرنے کے وقت سکینت نازل ہونے کے اثبات کا تذکرہ

769 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

768- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/252 و407، ومسلم (2699) في الذكر والدعاء: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، وأبو داؤد (1455) في الصلاة: باب في ثواب قراءة القرآن، والترمذي (2945) في القراءات، وابن ماجه (225) في المقدمة: باب فضل العلماء، من طريقين عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/447، ومسلم (2700) من طريقين دون قوله: وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ به نسبه.

769- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي 2/3، وأحمد 4/281 و284، والبخاري (3614) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (795) (241) في صلاة المسافرين: باب نزول السكينة لقراءة القرآن، والترمذي (2885) في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل سورة الكهف، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 4/293 و298، والبخاري (4839) في التفسير: باب (هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ)، و (5011) في فضائل القرآن: باب فضل الكهف، ومسلم (795) (240)، والبغوي (1206) من طرق عن أبي إسحاق، به. قوله: إن رجلًا كان يقرأ، قيل: هو أسيد بن حضير، كما في حديثه نفسه عند البخاري برقم (5018) باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن، وسيورده المؤلف هنا برقم (779).

(متن حدیث): اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَدَابَّتُهُ مُوثَقَةٌ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، تَرَى مِثْلَ الضَّبَابَةِ اَوِ الْغَمَامَةِ قَدْ غَشِيَتْهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اقْرَأْ يَا فُلَانُ، تِلْكَ السَّكِينَةُ اُنْزِلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ، اَوْ لِلْقُرْآنِ . (2:1)

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس کا جانور بندھا ہوا تھا۔ اس جانور نے اچھلنا شروع کر دیا۔ اس شخص نے ایک بادل دیکھا جس نے اسے ڈھانپ لیا تھا وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے فلاں! تم تلاوت کرتے رہتے یہ سکینت تھی جو قرآن کے پاس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی''۔

ذِكْرُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْفَاجِرِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ

مومن اور فاجر کی مثال کا تذکرہ' جب وہ دونوں تلاوت کرتے ہوں

770 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي مُوسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا . (2:1)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ مومن جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے' جس کا ذائقہ بھی میٹھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی پاکیزہ ہوتی ہے اور وہ مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی مثال کھجور کی طرح ہے' جس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور وہ فاجر (یعنی منافق یا کافر) شخص جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ریحانہ کی مانند ہے' جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے' لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور وہ فاجر (یعنی کافر یا منافق) شخص جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی مثال حنظلہ کی مانند ہے' جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

770- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي 2/2، وابن أبي شيبة 10/529، 530، وأحمد 4/403، 404، والبخاري (5020) في فضائل القرآن: باب فضل القرآن على سائر الكلام، و (7560) في التوحيد: باب قراء ة الفاجر والمنافق، ومسلم (797) في صلاة المسافرين: باب فضيلة حافظ القرآن، من طريق همام، به. وأخرجه عبد الرزاق (20933)، وأحمد 4/408، والبخاري (5059) في فضائل القرآن: باب إثم من راء ى بقراء ة القرآن أو تأكل به، و (5427) في الأطعمة: باب ذكر الطعام، ومسلم (797)، وأبو داوٗد (4830) في الأدب: باب من يؤمر أن يجالس، والترمذي (2865) في الأمثال: باب ما جاء في مثل المؤمن القارىء للقرآن وغير القارىء، والنسائي 8/124، 125 في الايمان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُؤْمِنِ، وَالْفَاجِرِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ

ان روایات کا تذکرہ جن میں مومن اور فاجر کی صفت بیان کی گئی ہے جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوں

771 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ، أَوِ الْفَاجِرِ، الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ، أَوِ الْفَاجِرِ، الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا . (3: 82)

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ مومن جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ناشپاتی کی مانند ہے جس کا ذائقہ بھی میٹھا ہوتا ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور وہ مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی مثال کھجور کی مانند ہے جس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔

اور جو منافق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فاجر شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ریحانہ نامی پھل کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہیں لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) فاجر شخص قرآن کی تلاوت نہیں کرتا ہے۔ اس کی مثال حنظلہ کی مانند ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْقُرْآنَ يَرْتَفِعُ بِهِ أَقْوَامٌ وَيَتَّضِعُ بِهِ آخَرُونَ عَلَى حَسَبِ نِيَّاتِهِمْ فِي قِرَاءَتِهِمْ

اس بات کا بیان کہ قرآن کی وجہ سے کچھ لوگ بلندی حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ پستی میں چلے جاتے ہیں اس کی وجہ تلاوت کرتے ہوئے ان کی نیتوں (کا فرق ہے)

772 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

772- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي 8/124 في الإيمان: باب مثل الذي يقرأ القرآن من مؤمن ومنافق، عن عمرو بن علي، عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 4/397 عن روح، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه أبو داوُد (4829) من طريق مسلم بن إبراهيم، عن أبان، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ولم يذكر أبا موسى . وانظر ما قبله . (2) ابن أبي السرى، وهو محمد بن المتوكل صدوق، إلا أنه سيىء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. ومتن الحديث صحيح. أخرجه أحمد 1/35 من طريق عبد الرزاق، به. وأخرجه مسلم (817) في صلاة المسافرين: باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وابن ماجة (218) في المقدمة: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، والدارمي 2/443 في فضائل القرآن: باب إن الله يرفع بهذا القرآن أقوامًا، والبغوي برقم (1184) ، من طريقين عن الزهري، به.

الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ،

(متنِ حدیث):اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ تَلَقَّى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلٰى عُسْفَانَ وَكَانَ نَافِعٌ عَامِلًا لِعُمَرَ عَلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ؟ يَعْنِيْ اَهْلَ مَكَّةَ، قَالَ: ابْنَ اَبْزٰى، قَالَ: وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰى؟، قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ، قَالَ عُمَرُ: اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟، فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ بِهٰذَا الْقُرْآنِ اَقْوَامًا، وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ . (1: 2)

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: نافع بن عبد حارث کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ''عسفان'' کے مقام پر ہوئی ۔ نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے گورنر تھے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اپنے پیچھے کس کو مکہ میں اپنا نائب مقرر کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: ابن ابزیٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ۔ ابن ابزیٰ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: ایک آزاد کردہ غلام ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان لوگوں پر اپنا ایک آزاد کردہ غلام نائب بنا دیا ہے' تو نافع نے ان سے گزارش کی کہ وہ اللہ کی کتاب کا عالم ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے کچھ لوگوں کو سربلندی عطا فرمائے گا اور کچھ دوسرے لوگوں کو پستی عطا کرے گا'' ۔

ذِكْرُ مَا اَمَرَ غَيْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بِقِرَاءَتِهٖ ابْتِدَاءً

اس بات کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے شخص کو ابتداء میں تلاوت کا حکم دیا گیا

773 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، اَنَّ عَيَّاشَ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متنِ حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرِئْنِي الْقُرْآنَ، قَالَ: اقْرَاْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الر ، قَالَ الرَّجُلُ: كَبُرَ سِنِّيْ، وَثَقُلَ لِسَانِيْ، وَغَلُظَ قَلْبِيْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حم ، فَقَالَ الرَّجُلُ مِثْلَ ذٰلِكَ : وَلٰكِنْ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُوْرَةً جَامِعَةً، فَاَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ) (الزلزلة:1) حَتّٰى بَلَغَ: (مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ) (الزلزلة: 7-8) ، قَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَزِيْدَ عَلَيْهَا حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ، وَلٰكِنْ اَخْبِرْنِيْ بِمَا عَلَيَّ مِنَ الْعَمَلِ اَعْمَلُ مَا اَطَقْتُ الْعَمَلَ، قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَاَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ، وَمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے قرآن پڑھنا سکھائیے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ''الر'' سے شروع ہونے والی تین سورتوں کی تلاوت سیکھ لو اس شخص نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہوگئی ہے ۔ زبان وزنی ہوگئی ہے دل سخت ہوگیا ہے (یعنی حافظہ کمزور ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

''حم'' سے شروع ہونے والی تین سورتیں سیکھ لو اس شخص نے اسی کی مانند کلمات کہے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایک جامع سورۃ پڑھنا سکھادیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے سورۃ زلزال پڑھنا سکھادی' یہاں تک کہ جب آپ اس آیت پر پہنچے: ''جو شخص ذرّے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو شخص ذرّے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا''۔

اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا کہ میں اس کے علاوہ مزید بھی کچھ سیکھوں' یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ آپ مجھے یہ بتادیجئے مجھ پر کون سا عمل کرنا لازم ہے میں وہ عمل کروں گا' جس کی میں طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں پڑھنا' رمضان کے روزے رکھنا بیت اللہ کا حج کرنا اور تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو' نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو'۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ اَفْضَلِ الْقُرْآنِ

اس بات کا بیان کہ سورہ فاتحہ' قرآن کی (سب سے زیادہ) فضیلت والی سورت ہے

774 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اٰدَمَ غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْمَعْنِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَنَزَلَ، فَمَشٰى رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِلٰى جَانِبِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ ؟، قَالَ: فَتَلَا عَلَيْهِ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2). (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ، اَرَادَ بِهٖ: بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ لَكَ، لَا اَنَّ بَعْضَ الْقُرْآنِ يَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ، لِاَنَّ كَلَامَ اللّٰهِ يَسْتَحِيْلُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ تَفَاوُتُ التَّفَاضُلِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے۔ آپ سواری سے نیچے اترے آپ کے صاحب میں سے ایک صحاب آپ کے پیچھے کی طرف گئے نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں قرآن کے سب سے افضل حصے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ تلاوت کی۔ ''الحمد للہ رب العلمین''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''کیا میں تمہیں قرآن کے افضل کے بارے میں نہ بتاؤں' اس سے آپ کی مراد یہ ہے: (جسے پڑھنا) تمہارے لیے افضل ہے' ایسا نہیں ہے' قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے بارے میں یہ بات ناممکن ہے' اس میں ''تفاضل'' ہو (یعنی کسی ایک حصے کو دوسرے پر فضیلت ہو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنَ الْقَارِءِ وَبَيْنَ رَبِّهٖ

اس بات کا بیان کہ سورت فاتحہ' قرأت کرنے والے شخص اور پروردگار کے درمیان تقسیم کی گئی ہے

775 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، وَعِدَّةٌ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا

اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الْاِنْجِيلِ، مِثْلُ اُمِّ الْقُرْآنِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنٰى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ مَا فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الْاِنْجِيلِ، مِثْلُ اُمِّ الْقُرْآنِ، اَنَّ اللّٰهَ لَا يُعْطِي لِقَارِءِ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ مِنَ الثَّوَابِ مَا يُعْطِي لِقَارِءِ اُمِّ الْقُرْآنِ، اِذِ اللّٰهُ بِفَضْلِهِ فَضَّلَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ عَلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاُمَمِ، وَاَعْطَاهَا الْفَضْلَ عَلٰى قِرَاءَةِ كَلَامِ اللّٰهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰى غَيْرَهَا مِنَ الْفَضْلِ عَلٰى قِرَاءَةِ كَلَامِهِ، وَهُوَ فَضْلٌ مِنْهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَعَدْلٌ مِنْهُ عَلٰى غَيْرِهَا.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' تورات میں اور انجیل میں ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ کی) مانند اور کوئی سورت نہیں ہے یہی سبع مثانی ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہوئی ہیں اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اسے ملے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''تورات اور انجیل میں ام القرآن'' (یعنی سورہ فاتحہ) کی مانند کوئی چیز نہیں ہے'' اس کا مطلب یہ ہے' تورات اور انجیل کی تلاوت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اتنا اجر عطا نہیں کرتا۔ جتنا سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے والے کو عطا کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت' اس امت کو باقی تمام امتوں پر فضیلت عطا کی ہے اور اس (امت کو) اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت کرنے پر اس سے زیادہ فضیلت عطا کی ہے' جو دوسری (امتوں کو ان پر نازل ہونیوالے) اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت پر عطا کی تھی اور یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دوسری امتوں کے لئے یہ اس کا عدل ہے۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رَبِّهِ

سورہ فاتحہ کی بندے اور اس کے پروردگار کے مابین تقسیم کی کیفیت کا تذکرہ

776 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَوْدُوْدٍ اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

775- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه عبد الله بن أحمد في زيادات المسند 5/114 عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الله بنُ أحمد أيضًا 5/114 عن محمد بن عبد الله بن نمير وأبي معمر، كلاهما عن أبي أسامة، به . وصححه ابن خزيمة برقم (500) عن محمد بن معمر بن ربعي القيسي، وبرقم (501) عن حوثرة بن محمد . وصحّحه الحاكم 1/557 على شرطِ مُسلم . وأخرجه الترمذي (3125) في تفسير القرآن: باب ومن سورة الحجر، والنسائي 2/139 في الافتتاح: باب تأويل قول الله عز وجل: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ) من طريق الفضل بن موسى، عن عبد الحميد بن جعفر، به .

(متن حدیث):مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ.

قَالَ: ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّي اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ، قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ، قَالَ: يَا فَارِسِيُّ، اقْرَاْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: قُسِمَتِ الصَّلَاةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَنِصْفُهَا لِي، وَلِعَبْدِي مَا سَاَلَ، اِذَا، قَالَ الْعَبْدُ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2) ، قَالَ اللّٰهُ: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَاِذَا، قَالَ: (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: (مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ) ، قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي، وَهٰذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، يَقُوْلُ: (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) (الفاتحة: 5) ، وَمَا بَقِيَ فَلِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَاَلَ، (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) ، فَهٰذَا لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَاَلَ . (1: 2)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْمُغِيرَةِ: عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ الْخَوْلَانِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا' تو وہ نماز ناقص ہوتی ہے وہ ناقص ہوتی ہے وہ مکمل نہیں ہوتی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے بازو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے فارسی! تم دل میں اسے پڑھ لیا کرو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۃ فاتحہ کی تلاوت کو) اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے' اس کا نصف حصہ میرے بندے کے لئے ہے اور نصف حصہ میرے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا' جب بندہ الحمد للہ رب العلمین پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی' جب بندہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی' جب بندہ ملک یوم الدین پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا

776-وأخرجه أحمد 2/241 و457 و478، ومسلم (395) (38) في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والترمذي (2953) في تفسير القرآن: باب ومن سورة فاتحة الكتاب، وابن ماجة (3784) في الأدب: باب ثواب القرآن، من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، به. وصححه ابن خزيمة (490) بنحوه. وأخرجه مسلم (395) (41) ، والترمذي (2953) من طريق أبي أويس، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه وأبي السائب مولى هشام بن زهرة وكانا جليسين لأبي هريرة، عن أبي هريرة، به. وأخرجه مالك 1/84 في الصلاة: باب القراءة خلف الإمام فيما لا يجهر فيه بالقراءة، ومن طريقه: عبد الرزاق (2768) ، وأحمد 2/460، ومسلم (395) (39) ، وأبو داؤد (821) في الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، والنسائي 2/135، 136 في الافتتاح: باب ترك قراءة بسم الله الرحمٰن الرحيم في فاتحة الكتاب، والبغوي (578) ، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبي السائب، عن أبي هريرة، به، وصححه ابن خزيمة (502) . وأخرجه عبد الرزاق (2767) ، ومن طريقه: أحمد 2/285، ومسلم (395) (40) ، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/360، ومن طريقه ابن ماجة (838) في إقامة الصلاة: باب القراءة خلف الإمام، وأخرجه أحمد 2/250 و487، كلهم من طريق ابن جريج، عن العلاء، عن أبي السائب، عن أبي هريرة، وصححه ابن خزيمة (489) .

ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور یہ (یہ بعد والی آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے وہ کہتا ہے۔
"ایاك نعبد و ایاك نستعین"
اور اس کے بعد والا باقی حصہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا وہ یہ پڑھتا ہے:
"تو صراط مستقیم کی طرف ہمیں ہدایت دے ان لوگوں کے راستے کی طرف جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی طرف جن پر غضب نازل کیا گیا اور جو گمراہ ہوئے"۔
(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) تو یہ چیز میرے بندے کو ملے گی اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا"۔
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومغیرہ نامی راوی کا نام عبدالقدوس بن حجاج خولانی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ هِيَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِيْ اُوتِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا بیان کہ سورہ فاتحہ قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے اور یہی وہ "سبع مثانی" ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے

777 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى، قَالَ:

كُنْتُ اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّي، فَقَالَ: اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: (اسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ) (الأنفال: 24) ؟ ثُمَّ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الَّذِيْ اُوتِيتُهُ .(1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ، اَرَادَ بِهِ فِي الْاَجْرِ، لَا اَنَّ بَعْضَ الْقُرْآنِ اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ .

وَاَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اِسْمُهُ: رَافِعُ بْنُ الْمُعَلّٰى بْنِ لَوْذَانَ بْنِ حَارِثَةَ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ.

ابوسعید بن معلی بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی میں آپ کی طرف نہیں گیا (جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

777- إسناده صحيح، وأخرجه البخاری (4474) فی التفسير: باب ما جاء فی فاتحة الكتاب، عن مُسَدَّد، به. وأخرجه أحمد 4/211، والبخاری (5006) فی فضائل القرآن: باب فضل فاتحة الكتاب، عن علی بن عبد الله، كلاهما عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه الطيالسی 2/9، وأحمد 3/450، والبخاری (4647) فی التفسير: باب (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ...) و (4703)

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''جب اللہ اور اس کا رسول تم کو بلائیں' تو تم ان کی طرف جاؤ''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی سورۃ کی تعلیم نہ دوں جو قرآن میں موجود سب سے عظیم سورت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: الحمد للہ رب العٰلمین یہی سبع مثانی ہے اور وہ قرآن ہے' جو مجھے دیا گیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''یہ سب سے عظیم سورت ہے'' اس سے مراد اجر کے اعتبار سے (سب سے عظیم ہونا) ہے۔ ایسا نہیں ہے' قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو۔

حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ کا نام رافع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ ہے۔ ان کا انتقال **74** ہجری میں ہوا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَارِئَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ يُعْطَى مَا يَسْاَلُ فِي قِرَاءَ تِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے والا شخص اور سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کرنے والا شخص اپنی تلاوت کے دوران جو مانگتا ہے وہ اسے دیا جائے گا

778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهٖ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ: لَقَدْ فُتِحَ بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ، فَاَتَاهُ مَلَكٌ، فَقَالَ لَهٗ: اَبْشِرْ بِسُورَتَيْنِ اُوتِيتَهُمَا لَمْ يُعْطَهُمَا نَبِيٌّ كَانَ قَبْلَكَ: فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَاَ مِنْهَا حَرْفًا اِلَّا اُعْطِيتَهٗ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''ایک مرتبہ جبرائیل نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اسی دوران انہوں نے اوپر سے (آسمان کا دروازہ) کھلنے کی آواز سنی انہوں نے سر اٹھایا اور بولے: آج آسمان کا ایسا دروازہ کھلا ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا پھر ایک فرشتہ ان کے پاس آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ کو دو ایسی سورتوں کی خوشخبری قبول ہو' جو آپ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی گئی ہیں' وہ سورہ فاتحہ اور سورہ البقرہ کی آخری آیات ہیں۔ آپ ان کا جو بھی حرف تلاوت کریں گے آپ کو وہ چیز مل جائے گی''۔

778- إسناده حسن، معاوية بن هشام -وإن خرج له مسلم- فيه كلام ينزل فيه عن رتبة الصحة، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وصححه الحاكم في المستدرك 1/558-559 من طريق أحمد بن خازم، وأخرجه مسلم (806) في صلاة المسافرين: باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، والنسائي 2/138 في الافتتاح: باب فضل فاتحة الكتاب، وفي عمل اليوم والليلة برقم (722)، والطبراني في الكبير (12255)، والبغوي (1200)، من طرق عن أبي الأحوص، عن عمار بن رُزَيق، بهذا الإسناد، وفيه عندهم أبشر بنورين بدل بسورتين.

ذِكْرُ نُزُوْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورہ بقرہ کی تلاوت کے وقت فرشتے نازل ہونے کا تذکرہ

779 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَيْنَمَا اَنَا اَقْرَاُ اللَّيْلَةَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ اِذْ سَمِعْتُ وَجْبَةً مِنْ خَلْفِي، فَظَنَنْتُ اَنَّ فَرَسِيْ انْطَلَقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ يَا اَبَا عَتِيْكٍ ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا مِثْلُ الْمِصْبَاحِ مُدَلًّى بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اقْرَاْ يَا اَبَا عَتِيْكٍ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَمْضِيَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَاَيْتَ الْعَجَائِبَ . (1: 2)

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات میں سورہ بقرہ کی تلاوت کررہا تھا۔ اسی دوران میں نے اپنے پیچھے ایک آہٹ سنی مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید میرا گھوڑا چلا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابواسید! تم تلاوت کرتے رہو میں نے توجہ کی' تو وہاں کچھ چراغ نظر آئے' جو آسمان وزمین کے درمیان موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعتیک! تم تلاوت کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اب تلاوت جاری نہیں رکھ سکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو سورہ بقرہ کی تلاوت کی وجہ سے نازل ہوئے تھے' اگر تم تلاوت جاری رکھتے' تو اور بھی حیران کن چیزیں دیکھتے۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ بِالسَّنَامِ مِنَ الْبَعِيْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کی سورہ بقرہ کی تلاوت کو اونٹ کی کوہان سے تشبیہ دینا

780 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَدَنِيُّ ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَاَهَا فِيْ بَيْتِهٖ لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهٗ ثَلَاثَ لَيَالٍ، وَمَنْ قَرَاَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ . (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ، اَرَادَ بِهٖ مَرَدَةَ الشَّيَاطِيْنِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی ایک چوٹی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ بقرہ ہے' جو شخص رات کے وقت اس کی تلاوت کر لیتا ہے' شیطان تین راتوں تک اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا اور جو شخص دن کے وقت اس کی تلاوت کر لیتا ہے' شیطان تین دن تک اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''شیطان تین دن تک اس گھر میں داخل نہیں ہوتا'' اس سے مراد سرکش شیاطین ہیں۔ دوسرے شیاطین مراد نہیں ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ تَكْفِيَانِ لِمَنْ قَرَاَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ بقرہ کی آخری دو آیات اس شخص کے لئے کافی ہوتی ہیں جو ان کی تلاوت کرتا ہے

781 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ فِي الطَّوَافِ فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ، فَحَدَّثَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ . (1: 2)

❀❀ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: طواف کے دوران میری ملاقات حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کر لے' تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اٰخِرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ اِذَا قُرِءَ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ اَمِنَ اَهْلُ الدَّارِ دُخُوْلَ الشَّيْطَانِ عَلَيْهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ بقرہ کا آخری حصہ جب کسی گھر میں تین دن میں پڑھا جاتا ہے تو اس گھر کے افراد اپنے ہاں شیطان کے داخل ہونے سے محفوظ ہو جاتے ہیں

781- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/122، والبخارى (5009) فى فضائل القرآن: باب فضل سورة البقرة، والنسائى فى عمل اليوم والليلة برقم (718)، والبغوى فى شرح السنة (1199)، من طرق عن سفيان، به. وأخرجه البخارى (5051) فى فضائل القرآن: باب فى كم يقرأ القرآن، من طريق سفيان أيضًا به، لكن فيه: عن عبد الرحمٰن بن يزيد أخبره علقمة عن أبى مسعود، ولقيته وهو يطوف بالبيت. وأخرجه الطيالسى 2/10، وأحمد 4/121، ومسلم (807) (255) فى صلاة المسافرين: باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، وأبو داوٗد (1397) فى الصلاة: باب تحزيب القرآن، والترمذى (2881) فى فضائل القرآن: باب ما جاء فى اٰخر سورة البقرة، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (719)، وابن ماجة (1369) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يرجى أن يكفى من قيام الليل، والدارمى 1/349 فى الصلاة: باب مَنْ قَرَاَ الاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، و2/450 فى فضائل القرآن: باب فضل أول سورة البقرة وآية الكرسى، من طرق عن منصور، به.

782 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْمِيُّ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):الْاٰيَتَانِ خُتِمَ بِهِمَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَآنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ . (2:1)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ دو آیات جہاں سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے وہ جس بھی گھر میں تین دن تک تلاوت کی جائیں تو شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا''۔

ذِكْرُ فِرَارِ الشَّيْطَانِ مِنَ الْبَيْتِ اِذَا قُرِءَ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

شیطان کے اس گھر سے فرار ہونے کا تذکرہ جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے

783 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَا تَتَّخِذُوْا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، صَلُّوا فِيْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ يَسْمَعُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَاُ فِيْهِ (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ تم وہاں نماز ادا کیا کرو کیونکہ شیطان ایسے گھر سے دور بھاگتا ہے جس گھر میں وہ سورہ بقرہ کی تلاوت کو سنتا ہے''۔

ذِكْرُ الِاحْتِرَازِ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ بِقِرَاءَةِ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

شیاطین کا آیت الکرسی کی تلاوت سے احتراز کرنے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچائے

784 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِیْ ابْنُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ،

782- إسناده صحيح، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد بن عمرو أو عامر الجرمي البصري. وأخرجه أحمد 4/274، والترمذي (2882) في فضائل القرآن: باب ما جاء في آخر سورة البقرة، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (967)، والدارمي 2/449، والبغوي في شرح السنة برقم (1201)، من طرق عن حماد بن سلمة، به، وصححه الحاكم 1/562 و2/260، ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم (966) من طريق ريحان بن سعيد، عن عباد بن منصور، عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، عن أبي صالح الحارثي، عن النعمان بن بشير. وأخرجه الطبراني في الكبير (7146) من طريق عبد الله بن أحمد، عن هدبة بن خالد، عن حماد بن سلمة، عن أشعث بن عبد الرحمن.

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ لَهُمْ جَرِيْنٌ فِيْهِ تَمْرٌ، وَكَانَ مِمَّا يَتَعَاهَدُهُ فَيَجِدُهُ يَنْقُصُ، فَحَرَسَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ كَهَيْئَةِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: مَا اَنْتَ، جِنٌّ اَمْ اِنْسٌ؟، فَقَالَ: جِنٌّ، فَقُلْتُ: نَاوِلْنِيْ يَدَكَ، فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ وَشَعْرُ كَلْبٍ، فَقُلْتُ: هٰكَذَا خُلِقَ الْجِنُّ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ اَنَّهُ مَا فِيْهِمْ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنِّي، فَقُلْتُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّكَ رَجُلٌ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُصِيْبَ مِنْ طَعَامِكَ، قُلْتُ: فَمَا الَّذِيْ يَحْرِزُنَا مِنْكُمْ؟، فَقَالَ: هٰذِهِ الْاٰيَةُ، اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ، قَالَ: فَتَرَكْتُهُ . وَغَدَا اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الْخَبِيْثُ . (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ ابْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هُوَ الطُّفَيْلُ بْنُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے یہ بات بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے ان کا ایک گودام تھا جس میں کھجوریں موجود تھیں۔ وہ اس کا دھیان رکھتے تھے' لیکن کھجوریں کم ہوتی جا رہی تھیں۔ ایک رات وہ اس کا پہرہ دے رہے تھے' تو وہاں ایک نوجوان لڑکے کی طرح کا جانور آیا۔ حضرت ابی کہتے ہیں: میں نے سلام کیا' تو اس نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا: تم کون ہو' تم جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے کہا: میں جن ہوں میں نے کہا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ' تو اس کا ہاتھ کتے کی مانند تھا۔ اس کے بال کتے کے جیسے تھے میں نے کہا: کیا جنوں کی تخلیق اس طرح ہوئی ہے۔ اس نے کہا: جن یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ طاقت ور ہیں میں نے کہا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ایک ایسے شخص ہیں جو صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں' تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں بھی آپ کے اناج میں سے کچھ حاصل کرلوں۔ میں نے دریافت کیا: تم لوگوں سے کون سی چیز ہمیں محفوظ رکھ سکتی ہے' تو اس نے کہا: یہ آیت یعنی آیت الکرسی حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگلے دن حضرت ابی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خبیث نے ٹھیک کہا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام طفیل بن ابی بن کعب ہے۔

ذِكْرُ الْاِعْتِصَامِ مِنَ الدَّجَّالِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ بِقِرَاءَةِ عَشْرِ اٰيَاتٍ مِّنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

دجال سے بچنے کے لئے سورہ کہف کی دس آیات کی تلاوت کرنے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ہمیں اس (دجال) کے شر سے بچائے

785 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَخْرَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِبَغْدَادَ بَيْنَ السُّوْرَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

785- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/449 . وأخرجه أحمد 5/196 و6/449، ومسلم (809) في صلاة المسافرين: باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، وأبو داوُد (4323) في الملاحم: باب خروج الدجال، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (951)، والبغوي في شرح السنة (1204)، من طرق عن قتادة، به، وصححه الحاكم 2/368، ووافقه الذهبي .

الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ . (1:2)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورۃ الکہف کی دس آیات کی تلاوت کر لے گا وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاٰىَ الَّتِىْ يَعْتَصِمُ الْمَرْءُ بِقِرَاءَ تِهَا مِنَ الدَّجَّالِ هِىَ اٰخِرُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

اس بات کا بیان جن آیات کی تلاوت سے آدمی دجال کے فتنے سے محفوظ رہ سکتا ہے وہ سورہ کہف کی آخری دس آیات ہیں

786 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ .

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص سورۃ الکہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کر لے گا وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِكْثَارِ مِنْ قِرَاءَ ةِ سُوْرَةِ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

سورہ ملک کی تلاوت زیادہ کرنے کا حکم ہونا

787 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِىْ اُسَامَةَ: اَحَدَّثَكُمْ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اِنَّ سُوْرَةً فِى الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُ: (تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ

786- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/446 من طريق محمد بن جعفر، وحجاج عن شعبة، به، وأخرجه مسلم (809) من طريقين عن محمد بن جعفر، عن شعبة، وقال عقبها: وقال همام من أول الكهف كما قال هشام . ينزع فى ذلك إلى ترجيح روايتهما على رواية شعبة، وهو الأشبه بالصواب، لا سيما وقد وافقهما سعيد بن أبى عروبة وشيبان بن عبد الرحمٰن . وقد أخرجه الترمذى (2886) من طريق محمد بن جعفر به، ولفظه: من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف .... وأخرجه النسائى فى الكبرى كما فى تحفة الأشراف 8/233 فى فضائل القرآن وفى اليوم والليلة عن عمرو بن على عن غندر، به،

الْمُلْكُ) (الملك: 1)

(متن حدیث): فَاَقَرَّ بِهٖ اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَالَ: نَعَمْ . (1: 80)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا ، اَرَادَ بِهٖ ثَوَابَ قِرَاءَ تِهَا، فَاَطْلَقَ الِاسْمَ عَلٰى مَا تَوَلَّدَ مِنْهُ وَهُوَ الثَّوَابُ، كَمَا يُطْلَقُ اسْمُ السُّوْرَةِ نَفْسِهَا عَلَيْهِ. وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ اُمَامَةَ اَرَادَ بِهٖ ثَوَابَ الْقُرْاٰنِ، وَثَوَابَ الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ، اِذِ الْعَرَبُ تُطْلِقُ فِيْ لُغَتِهَا اسْمَ مَا تَوَلَّدَ مِنَ الشَّيْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ كَمَا ذَكَرْنَاهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک قرآن میں ایک سورۃ ہے' جس کی تیس آیات ہیں۔ یہ سورۃ اپنے حافظ کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے گی' یہاں تک کہ اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔ (وہ سورت یہ ہے) تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ'

تو ابواسامہ نے ان کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا: جی ہاں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ اپنے ساتھی (یعنی باقاعدگی سے پڑھنے والے یا حافظ) کیلئے دعاء مغفرت کرتی ہیں'' اس سے مراد ان کی قرات کا ثواب ہے' تو یہاں اسم کا اطلاق' اس سے حاصل ہونے والے نتیجے پر کیا گیا ہے اور وہ ثواب ہے۔ جس طرح سورت کے اسم کا اطلاق اس کے نفس وجود پر بھی ہوتا ہے۔

اس طرح حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مراد قرآن' سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھنے کا ثواب ہے کیونکہ عرب اپنے محاورے میں (بعض اوقات) کسی اسم کا اطلاق اس سے حاصل ہونے والے نتیجے پر کرتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے یہ ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ ثَوَابِ قِرَاءَةِ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ لِمَنْ قَرَاَهٗ

سورہ ملک کی تلاوت کرنے والے شخص کو حاصل ہونے والے ثواب (یعنی اس سورت کا اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ)

788 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): سُوْرَةٌ فِي الْقُرْاٰنِ، ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً، تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ: تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن میں ایک سورۃ ہے' جس کی تیس آیات ہیں۔ یہ اپنے پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے گی'

یہاں تک کہ اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔ (وہ سورۃ یہ ہے)
تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مَضْجَعَهُ

جو شخص اپنے بستر پر جائے اسے سورہ کافرون کی تلاوت کرنے کا حکم ہونا

789 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي، قَالَ: اقْرَأْ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) (الکافرون: 1)

⚘⚘ فروہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے کہ جب میں بستر پر جایا کروں تو اسے پڑھ لیا کروں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِهٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کا حکم دیا گیا ہے

790 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ لَكَ فِي رَبِيبَةٍ يَكْفُلُهَا رَبِيبٌ ؟، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ أُمِّهَا، قَالَ: فَمَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ؟، قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ: اقْرَأْ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) (الْكَافِرُونَ)، (ثُمَّ) نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

⚘⚘ فروہ بن نوفل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنی سوتیلی بیٹی کو حاصل کرنا چاہتے ہو وہ اپنے سوتیلے باپ کی کفالت میں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ

789- رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 5/456، والترمذي (3403) في الدعوات . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (802).

790- إسناده صحيح، وأخرجه أبو داؤد (5055) في الأدب: باب ما يقول عند النوم، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (801)، وفي الكبرى كما في تحفة الأشراف 9/63، والدارمي 2/459، والحاكم 2/538 . وذكره السيوطي في الدر المنثور 6/405

نے ان سے یہی سوال کیا' تو انہوں نے عرض کی: میں نے اسے اس کی ماں کے پاس چھوڑ دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں آئے ہو۔ اس نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں تا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الکفرون کی تلاوت کیا کرو تم اسے مکمل پڑھ کے سویا کرو' کیونکہ یہ شرک سے براۃ (کا اظہار) ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قَارِءِ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ بِاِعْطَائِهٖ اَجْرَ قِرَاءَ ةِ ثُلُثِ الْقُرْاٰنِ

اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے والے شخص کو جو فضیلت عطا کی ہے

اسے ایک تہائی قرآن کا اجر ملتا ہے' اس کا تذکرہ

791 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الْعَابِدُ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ (2:1)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو سورۃ اخلاص بار بار تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا وہ شخص اس سورت کو چھوٹی سمجھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو فرمایا۔

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ فِيْ لُغَتِهَا تَنْسِبُ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ نَفْسِهٖ كَمَا تَنْسِبُهٗ اِلَى الْفَاعِلِ وَالْاَمْرُ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' عرب اپنی لغت میں بعض اوقات فعل کی نسبت فعل کی طرف ہی کر دیتے ہیں جس طرح کبھی وہ فعل کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں اور دونوں صورتیں ایک جیسی ہیں

792 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُحِبُّ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ . (2:1)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں سورۃ اخلاص سے محبت کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس سے محبت کرنا تمہیں' جنت میں داخل کر دے گا؟

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ لِمُحِبِّي سُورَةِ الْاِخْلَاصِ

سورۃ اخلاص سے محبت کرنے والے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کے اثبات کا تذکرہ

793 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ، اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِىْ صَلَاتِهِمْ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ صَنَعَ هٰذَا؟ فَسَاَلُوهُ، فَقَالَ: اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ

.(1: 2)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر بنا کر روانہ کیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ اخلاص پڑھا کرتا تھا وہ لوگ واپس آئے۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس سے دریافت کرو وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے اس سے دریافت کیا' تو اس نے بتایا مجھے اس سورۃ کی تلاوت کرنا اچھا لگتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے بتا دو اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُبَّ الْمَرْءِ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بِالْمُدَاوَمَةِ عَلٰى قِرَاءَ تِهَا يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا سورہ اخلاص سے اس طرح محبت کرنا کہ اس کی باقاعدگی سے تلاوت کرتا رہے' اسے یہ چیز جنت میں داخل کر دیتی ہے

794 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَلْزَمُ قِرَاءَ ةَ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الإخلاص: 1) فِي الصَّلَاةِ مَعَ كُلِّ سُوْرَةٍ، وَهُوَ يَؤُمُّ بِاَصْحَابِهٖ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ، فَقَالَ: اِنِّىْ اُحِبُّهَا، قَالَ: حُبُّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ.

(1: 2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص باقاعدگی کے ساتھ نماز میں ہر سورۃ کے ساتھ سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتا تھا وہ شخص اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اس نے عرض

794–وقد علقه البخاری (774) فی الأذان: باب الجمع بین السورتین فی الرکعة، وأخرجه الترمذی (2901) فی فضائل القرآن: باب ما جاء فی سورة الإخلاص، والبیهقی 2/61 فی السنن.

کی: میں اس سورہ سے محبت کرتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس سورۃ سے محبت کرنا تمہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَارِءَ لَا يَقْرَاُ شَيْئًا اَبْلَغَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، قرأت کرنے والا شخص کوئی ایسی چیز قرأت نہیں کرتا جو سورۂ فلق کے مقابلے میں زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچتی ہو

795 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ اَسْلَمَ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تَبِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ رَاكِبٌ، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى يَدِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرِئْنِي مِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ . (1: 2)

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھا۔ آپ اس وقت سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے دستِ مبارک پر رکھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے سورۃ ہود اور سورۃ یوسف پڑھنی سکھا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسی کسی چیز کی تلاوت نہیں سیکھو گے، جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سورۃ فلق سے زیادہ بلیغ ہو۔ (یا زیادہ مرتبے کی حامل ہو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَارِئَ لَا يَقْرَاُ شَيْئًا يُشْبِهُ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، قرأت کرنے والا شخص کوئی ایسی چیز تلاوت نہیں کرتا، جو سورہ فلق اور سورہ ناس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو

796 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ

795- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 4/159، والنسائي 2/158 في الافتتاح: باب الفضل في قراء ة المعوذتين، و 8/254 في الاستعاذة، والبغوي في شرح السنة (1213)، من طرق عن ليث بن سعد، به. وأخرجه أحمد 4/149 من طريق ليث، به، لكن بزيادة هاشم بين يزيد وأسلم. وأخرجه أحمد 4/155، والدارمي 2/461، 462، من طريق أبي عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد، عن حيوة وابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وإسناده صحيح، ابن لهيعة متابع. وصححه الحاكم 2/540، ووافقه الذهبي، من طريق يحيى بن أيوب، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وأخرجه الطبراني 17/286 من طريق ليث، عن يزيد، عن أبي الخير، عن عقبة. وأخرجه أحمد 4/144 و150 و152، ومسلم (814) (265) في صلاة المسافرين: باب فضل قراء ة المعوذتين، والترمذي (2902) في فضائل القرآن: باب ما جاء في المعوذتين، والنسائي 8/254 في الاستعاذة، وفي فضائل القرآن في الكبرى كما في تحفة الأشراف 7/315، والدارمي 2/462، والبيهقي في السنن 2/394، من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن حازم، عن عقبة. وأخرجه أحمد 4/149، 150 و153، وأبو داوُد (1462) في الصلاة: باب في المعوذتين، والنسائي 8/252 في الاستعاذة، والبيهقي 2/394، من طريق معاوية بن صالح، عن العلاء بن الحارث، عن القاسم مولى معاوية، عن عقبة.

بْنِ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اقْرَاْ يَا جَابِرُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا اَقْرَاُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَنْتَ؟، قَالَ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) و (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)، فَقَرَاْتُهُمَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ بِهِمَا، وَلَنْ تَقْرَاَ بِمِثْلِهِمَا . (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جابر تلاوت کرو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں کیا تلاوت کروں۔ آپ نے فرمایا: سورۃ فلق اور سورۃ الناس' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان دونوں کی تلاوت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں کی تلاوت کیا کرو۔ تم ان دونوں (جیسی کسی اور سورۃ) کی تلاوت نہیں کرو گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ قِرَاءَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ اَسْبَابِهِ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی کے لئے اپنے اسباب میں معوذتین کی تلاوت مستحب ہے

797 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَا يَكْتُبُ فِيْ مُصْحَفِهِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، فَقَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) فَقُلْتُهَا، وَقَالَ لِيْ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) فَقُلْتُهَا فَنَحْنُ نَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (1: 2)

زر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مصحف میں معوذتین تحریر نہیں کرتے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: جبرائیل نے مجھ سے کہا۔

قل اعوذ برب الفلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے اسے پڑھا' تو پھر انہوں نے مجھ سے کہا: قل اعوذ برب الناس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:' تو میں نے اسے پڑھا۔

(حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم وہ کہتے ہیں: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْآنَ، وَهُوَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ فِيْ حِجْرِ امْرَاَتِهٖ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ قرآن کی تلاوت ایسی حالت میں کرے

797- إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود، وقد تابعه عليه عبدة بن أبي لبابة كما سيرد، فهو صحيح. وأخرجه أحمد 5/129 عن عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (374) ومن طريقه البيهقي 2/394، وأحمد 5/130، والبخاري (4977) في التفسير: باب سورة قل أعوذ برب الناس

جب کہ اس نے اپنا سر اپنی بیوی کی گود میں رکھا ہوا اور وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

798 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَاْسَهُ فِيْ حِجْرِ اِحْدَانَا، فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ . (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کی گود میں سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے جبکہ وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِغَيْرِ الْمُتَطَهِّرِ اَنْ يَّقْرَاَ كِتَابَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

بے وضو شخص کے لئے اس بات کی اباحت کا تذکرہ وہ قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے جبکہ وہ جنبی نہ ہو

799 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمْعَةَ الْاَصَمُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَمِسْعَرٍ، وَذَكَرَ اَبُوْ قُرَيْشٍ آخَرَ مَعَهُمَا، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ مَا خَلَا الْجَنَابَةَ . (1:4)

حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں قرآن کی تلاوت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔صرف

798- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه عبد الرزاق (1252) ، والحميدى برقم (169) ، وأحمد 6/148 و190 و204، والبخارى (7549) فى التوحيد: باب قول النبى - صلى الله عليه وسلم -: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة ، وأبو داوُد (260) فى الطهارة: باب فى مؤاكلة الحائض ومجامعتها، والنسائى 1/147 فى الطهارة: باب فى الذى قرأ القرآن ورأسه فى حجر امرأته وهى حائض، و1/191 فى الحيض: باب الرجل يقرأ القرآن ورأسه فى حجر امرأته وهى حائض، وابن ماجة (634) فى الطهارة: باب الحائض تتناول الشىء من المسجد، وأبو عوانة 1/313، من طرق، عن سفيان، به . وأخرجه أحمد 6/117 و135 و158 و258، والبخارى (297) فى الحيض: باب قراءة الرجل فى حجر امرأته وهى حائض، ومسلم (301) فى الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، والبيهقى فى السنن 1/312، والبغوى فى شرح السنة برقم (319). وأخرجه أحمد 6/68، 69 و72، من طريق ابن لهيعة.

799-وأخرجه الحميدى (57) ، والطيالسى 1/59، وأحمد 1/83 و84 و107 و124، وأبو داوُد (229) فى الطهارة: باب فى الجنب يقرأ القرآن، والنسائى 1/144 فى الطهارة: باب حجب الجنب من قراءة القرآن، وابن ماجة (594) فى الطهارة: باب ما جاء فى قراءة القران على غير طهارة، والطحاوى 1/87، وابن الجارود فى المنتقى (94) ، والدارقطنى 1/119، والبيهقى فى السنن 1/88، 89، والبغوى فى شرح السنة (273) ، وصححه ابن خزيمة برقم (208) ، والحاكم 4/107، ووافقه الذهبى، من طرق عن شعبة بهذا الإسناد . قال شعبة: هذا الحديث ثلث رأس مالى . وقال: لا أروى أحسن منه عن عمرو بن مرة. وقال الحافظ ابن حجر فى الفتح 1/408: والحق أنه من قبيل الحسن يصلح للحجة.وأخرجه أبن أبى شيبة 1/101، 102، والترمذى (146) فى الطهارة: باب ما جاء فى الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنبًا، والنسائى 1/144 .

جنابت کا معاملہ مختلف ہے۔ (یعنی آپ جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے)

800 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَشُعْبَةَ، وَذَكَرَ ابْنُ قُتَيْبَةَ اٰخَرَ مَعَهُمَا، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا. (5: 31)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی بھی چیز قرآن کی تلاوت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکاوٹ نہیں بنتی تھی' البتہ اگر آپ جنبی ہوتے تھے (تو آپ قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(وہ غلط فہمی یہ ہے کہ) یہ روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

801 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهِ. (5: 31)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں)

802 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهِ. (1:4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ عَائِشَةَ: يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهِ، اَرَادَتْ بِهِ الذِّكْرَ الَّذِیْ هُوَ غَيْرُ الْقُرْآنِ، اِذِ الْقُرْآنُ يَجُوْزُ اَنْ يُّسَمَّى الَّذِیْ ذِكْرٌ، وَقَدْ كَانَ لَا يَقْرَؤُهُ وَهُوَ جُنُبٌ، وَكَانَ يَقْرَؤُهُ فِی سَائِرِ الْاَحْوَالِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے"۔ اس سے ان کی مراد وہ ذکر ہے جو قرآن کے علاوہ ہو کیونکہ یہ ممکن ہے انہوں نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں اس سے مراد قرآن ہو۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں اس کی تلاوت نہیں کرتے تھے۔ آپ باقی تمام حالتوں میں اس کی تلاوت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ طَلَبَةِ الْعِلْمِ مِنْ مَّظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان لوگوں کو یہ وہم ہو جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا گیا ہے روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

803 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَخَالِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ جُدْعَانَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَضَّاَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اِنِّیْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ، اَوْ، قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ (1:4)

802- إسناده قوی علی شرط مسلم، وأخرجه أحمد 6/70 و153، ومسلم (372) فی الحيض: باب ذكر الله تعالی فی حال الجنابة وغيرها، وأبو داوُد (18) فی الطهارة . باب فی الرجل يذكر الله تعالی علی غير طهر، والترمذی (3384) فی الدعاء : باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، وابن ماجة (302) فی الطهارة: باب ذكر الله عز وجل علی الخلاء ، وأبو عوانة صحيحه 1/217، والبيهقی فی السنن 1/90، والبغوی فی شرح السنة برقم (274) ، من طرق عن يحيى بن زكريا، به . وأخرجه أحمد 6/278 من طريق الوليد، حدثنا زكريا بن أبی زائدة، به وصححه ابن خزيمة برقم (207).

803- إسناده صحيح، وهو فی صحيح ابن خزيمة برقم (206) . وأخرجه أبو داوُد (17) فی الطهارة: باب أَيَرُدُّ السلام وهو يبول، عن محمد بن المثنی، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/167، ووافقه الذهبی. وأخرجه أحمد 4/345 و 5/80، والنسائی 1/37 فی الطهارة: باب رد السلام بعد الوضوء ، وابن ماجة (350) فی الطهارة. باب الرجل يُسَلَّم عليه وهو يبول، والبيهقی فی السنن 1/90، والطبرانی 20/229 (781) ، من طرق عن سعيد به. وأخرجه الدارمی 2/278 من طريق معاذ بن هشام، عن أبيه، عن قتادة، به أخرجه ابن أبی شيبة 8/623 مختصرًا من طريق الحسن، عن المهاجر، به.

وَكَانَ الْحَسَنُ بِهِ يَأْخُذُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ، اَرَادَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ، لِاَنَّ الذِّكْرَ عَلَى الطَّهَارَةِ اَفْضَلُ، لَا اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُهٗ لِنَفْيِ جَوَازِهٖ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وضو کر رہے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا۔ جب آپ نے وضو مکمل کر لیا' تو (سلام کا جواب دے کر) عذر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

حسن بصری اس روایت کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''مجھے ناپسند ہوا کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں'' اس سے مراد فضیلت (کے حصول کا ارادہ) ہے کیونکہ باوضو حالت میں ذکر کرنا افضل ہے۔ ایسا نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ناجائز ہونے کی وجہ سے اسے ناپسند کیا۔

8- بَابُ الْاَذْكَارِ

باب 8: اذکار کے بارے میں روایات

804 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ الْقَوْمُ فِيْ عَقَبَةٍ اَوْ ثَنِيَّةٍ، فَكُلَّمَا عَلَاهَا رَجُلٌ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ يَعْرِضُهَا فِي الْجَبَلِ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، ثُمَّ، قَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى، اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟، قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (2: 59)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، لَفْظَةُ اِعْلَامٍ عَنْ هٰذَا الشَّيْءِ، مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالدُّعَاءِ

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یعنی (صحابہ کرام) جب بھی کسی گھاٹی پر چڑھتے تھے تو جب آدمی اوپر پہنچ جاتا تھا تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے۔ جب آپ اس کے ساتھ پہاڑ پر پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم کسی بہرے یا غیر موجود (مبعو) کو نہیں پکار رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے

804- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 4/407 من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2704) (45) في الذكر والدعاء: باب استحباب خفض الصوت بالذكر، وأبو داوُد (1527) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (537)، من طرق عن يزيد بن زريع، عن سليمان التيمي، به. وأخرجه أحمد 4/402، والبخاري (6610) في القدر: باب لا حول ولا قوة إلا بالله، ومسلم (2704) (46) من طرق عن خالد الحذاء، عن أبي عثمان النهدي، به. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 10/376، وأحمد 4/403 و 417، 418، والبخاري (4205) في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم (2704) في الذكر والدعاء، وأبو داوُد (1528) في الصلاة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (538)، وابن ماجة (3824) في الأدب: باب ما جاء في لا حول ولا قوة إلا بالله، من طرق عن عاصم الأحول، عن أبي عثمان النهدي، به. وأخرجه البخاري (6384) في الدعوات. باب الدعاء إذا علا عقبة، و (7386) في التوحيد: باب (وكان الله سميعًا بصيرًا)، ومسلم (2704)، من طرق عن حماد بن زيد، عن أيوب السختياني، عن أبي عثمان النهدي، به. وأخرجه أحمد 4/402، 403، ومسلم (2704) (47) من طريقين عن عثمان ابن غياث، عن أبي عثمان، به. وأخرجه أحمد 4/418، 419، وأبو داوُد (1526) في الصلاة، من طريق الجريري، عن أبي عثمان، به. وأخرجه الترمذي (3461) في الدعوات: باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير، والنسائي في عمل اليوم والليلة (552)، كلاهما من طريق محمد بن بشار، حدثنا مرحوم بن عبد العزيز العطار، حدثنا أبو نعامة السعدي، عن أبي عثمان، به.

ابوموسیٰ! (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانے کی طرف نہ کروں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (وہ یہ کلمہ ہے) لا حول ولا قوة الا باللہ

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "تم کسی بہرے یا غیرموجود کو نہیں پکار رہے ہو" لفظی طور پر اس بات کی اطلاع ہے لیکن اس سے مراد دعا کرتے ہوئے آواز لند کرنے کی سے منع کرنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ بندے کا اپنے پروردگار کا بے وضو حالت میں ذکر کرنا جائز نہیں ہے

805 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ، فَقَالَ اَبُو الْجُهَيْمِ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجَمَلِ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ السَّلَامَ

(5: 31)

✿✿ عمیر جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن یسار اور حضرت ابوجہیم حاضر ہوئے تو حضرت ابوجہیم نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے سامنے آیا۔ اس نے سلام کیا نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ دیوار کے پاس گئے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا یعنی (تیمم کیا) پھر آپ نے سلام کا جواب دیا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

806 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

805- إسناده صحيح، وأخرجه النسائی 1/165 فی الطهارة: باب التيمم فی الحضر، عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد (329) فی الطهارة: باب التيمم فی الحضر، عن عبد الملك بن شعيب بن الليث، عن أبيه شعيب، به. وأخرجه البخاری (337) فی التيمم: باب التيمم فی الحضر إذا لم يجد الماء ، والبيهقی فی السنن 1/205 عن يحيی بن بكير، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم (369) تعليقًا فی الحيض: باب التيمم، فقال: وروی الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/169 عن حسن بن موسی، عن ابن لهيعة، عن عبد الرحمٰن بن هرمز، به. 806- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (803) .

الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ، فَقَالَ: اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ، اَوْ، قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ كَرَاهِيَه الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرَ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ، كَانَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الذِّكْرَ عَلٰى طَهَارَةٍ اَفْضَلُ، لَا اَنَّ ذِكْرَ الْمَرْءِ رَبَّهٗ عَلٰى غَيْرِ الطَّهَارَةِ غَيْرُ جَائِزٍ، لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهٖ

❁❁ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پیشاب کررہے تھے انہوں نے سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا۔ پہلے آپ نے وضو کیا پھر آپ نے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ناپسند کرنا اس وجہ سے تھا کہ باوضو حالت میں ذکر کرنا افضل ہے۔ ایسا نہیں ہے' آدمی کا بے وضو حالت میں اپنے پروردگار کا ذکر کرنا جائز ہی نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اَسَامِي اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اللَّاتِيْ يَدْخُلُ مُحْصِيهَا الْجَنَّةَ

اللہ تعالیٰ کے ان اسماء کا تذکرہ جنہیں شمار کرنے والا شخص (یعنی انہیں یاد کرنے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا

807 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. (1: 2)

807- إسناده صحيح، وأخرجه الترمذی (3506) فی الدعوات .807- وأخرجه أحمد 2/427 و 499 من طرق عن هشام بن حسان، به. وأخرجه الحاكم 1/17، والبيهقی فی الأسماء والصفات ص 7، وأخرجه أحمد 2/267، ومسلم (2677) (6) فی الذكر والدعاء: باب فی أسماء الله تعالى وفضل من أحصاها، والبيهقی فی الأسماء والصفات ص 4، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أحمد 2/516 من طريق روح، عن ابن عون، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أحمد 2/267 و 314، ومسلم (2677) (6)، والبيهقی فی الأسماء والصفات ص 4، والبغوی (1256) من طريق عبد الرزاق (19656)، وأخرجه أحمد 2/503، وابن ماجة (3860) فی الدعاء. باب أسماء الله عز وجل، من طريق محمد بن عمرو، عن أبی سلمة، عن أبی هريرة . وأخرجه الترمذی (3506) فی الدعوات. وأورده المؤلف بعده من طريق أبی الزناد، عن الأعرج، عن أبی هريرة. ويرد تخريجه عنده.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم 100 جو انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ تَفْصِيلِ الْاَسَامِي الَّتِي يُدْخِلُ اللّٰهُ مُحْصِيهَا الْجَنَّةَ

ان اسماء کا تفصیلی تذکرہ جنہیں یادرکھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردے گا

808 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ بِدِمَشْقَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا، مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا، اِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ؛ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِءُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيْعُ، الْبَصِيْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الْحَلِيْمُ، الْعَظِيْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُقِيْتُ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيْدُ، الْمُجِيْبُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيْلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِيْنُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيْدُ، الْمُحْصِي، الْمُبْدِءُ، الْمُعِيْدُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيْتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْاٰخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْمُتَعَالِ، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّؤُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْمَانِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِي، الْجَامِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِي، الْبَدِيْعُ، الْبَاقِي، الْوَارِثُ، الرَّشِيْدُ، الصَّبُوْرُ. (1: 2)

808- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم 100 اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے جو شخص انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ رحمان ہے، رحم کرنے والا ہے، بادشاہ ہے، پاک ہے، سلامتی عطا کرنے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگرانی کرنے والا ہے، غالب ہے، زبردست ہے، کبریائی والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، بنانے والا ہے، شکل وصورت عطا کرنے والا ہے، مغفرت کرنے والا ہے، قہر والا ہے، عطیہ دینے والا ہے، رزق عطا

808- قال الترمذی بعد أن أخرجه فی سننه (3507) . وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه

کرنے والا ہے، کھولنے والا ہے، علم رکھنے والا ہے، تنگی عطا کرنے والا ہے، کشادگی دینے والا ہے، پست کرنے والا ہے، بلند کرنے والا ہے، عزت دینے والا ہے، ذلت دینے والا ہے، سماعت والا ہے، بصیرت والا ہے، فیصلہ دینے والا ہے، عدل کرنے والا ہے، مہربان ہے، خبر رکھنے والا ہے، بردبار ہے، عظیم ہے، مغفرت کرنے والا ہے شکر کرنے والا ہے، بلند ہے، بڑا ہے، حفاظت کرنے والا ہے، نگرانی کرنے والا ہے، حساب رکھنے والا ہے، عظمت والا ہے، معزز ہے، نگران ہے، وسعت والا ہے، حکمت والا ہے، مہربان ہے، بزرگی والا ہے، دعا قبول کرنے والا ہے، زندہ کرنے والا ہے، گواہ ہے، حق ہے، وکیل ہے، طاقت ور ہے، متین ہے، نگران ہے، لائق حمد ہے، شمار کرنے والا ہے، آغاز کرنے والا ہے، دوبارہ پیدا کرنے والا ہے، زندگی دینے والا ہے، موت دینے والا ہے، زندہ ہے، قیوم ہے، پالنے والا ہے، بزرگی والا ہے، ایک ہے، یکتا ہے، بے نیاز ہے، قدرت والا ہے، اقتدار والا ہے، آگے کرنے والا ہے، پیچھے کرنے والا ہے، پہلا ہے، بعد والا ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، بلند و برتر ہے، مہربان ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، انتقام لینے والا ہے، معاف کرنے والا ہے، مہربان ہے، بادشاہ ہے، جلال و اکرام والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، روکنے والا ہے، بے نیاز ہے، غنی ہے، جمع کرنے والا ہے، نقصان پہنچانے والا ہے، نفع دینے والا ہے، نور ہے، ہدایت دینے والا (کسی سابقہ شان کے بغیر پیدا کرنے والا ہے، باقی ہے، وارث ہے، ہدایت دینے والا ہے، صبر عطا کرنے والا (برداشت کرنے والا ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِهِ بِحَيْثُ يَسْمَعُ صَوْتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پست آواز میں اپنے پروردگار کا ذکر اس سے افضل ہے کہ وہ اتنی بلند آواز میں ذکر کرے کہ دوسرا شخص اس کی آواز کو سن لے

809 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَبِيبَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِى وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ

809–وأخرجه الترمذى (3507) فى الدعوات، والبغوى (1257)؛ من طريق إبراهيم بن يعقوب الجوزانى، والبيهقى فى الأسماء والصفات من طريق جعفر بن محمد الفريابى، كلاهما عن صفوان بن صالح بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/16 وسكت عنه الذهبى. وأخرجه بدون سياق الأسماء البخارى (2736) فى الشروط: باب ما يجوز من الاشتراط، و (7392) فى التوحيد، إن لله مئة اسم إلا واحدة، من طريق أبى اليمان، عن شعيب بن أبى حمزة، به. وأحمد 2/258 من طريق محمد، عن أبى الزناد، به. والحمدى (1130)، والبخارى (6410) فى الدعوات، باب لله مئة اسم غير واحدة، ومسلم (2677) (5) فى الذكر والدعاء باب أسماء الله تعالى، والترمذى (3508) فى الدعوات، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص4، كلهم من طريق سفيان بن عيينة عن أبى الزناد، به دون سرد الأسماء. وأخرجه ابن ماجة (3861) فى الدعاء باب أسماء اللّٰه عز وجل، من طريق هشام بن عمار، عن عبد الملك بن محمد الصنعانى، عن زهير بن محمد، عن موسى بن عقبة عن الأعرج، عن أبى هريرة، وفيه سرد الأسماء وهذا إسناد ضعيف لضعف عبد الملك بن محمد. انظر الدر المنثور 3/147–149، تفسير قوله تعالى (ولله الأسماء الحسنى فادعوه بها).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ، وَخَيْرُ الرِّزْقِ، اَوِ الْعَيْشِ، مَا يَكْفِي. (1: 2)
الشَّكُّ مِنِ ابْنِ وَهْبٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''سب سے بہترین ذکر وہ ہے' جو پست آواز میں ہو' سب سے بہترین رزق (ضروریات زندگی راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: بہتر زندگی) وہ ہے' جو کہ کفایت کر جائے''۔
یہاں روایت کے الفاظ میں شک ابن وہب نامی راوی کو ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا فِيْ نَفْسِهٖ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِهٖ بِحَيْثُ يَسْمَعُ النَّاسُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بندے کا پست میں ذکر کرنا اس سے افضل ہے کہ وہ یوں ذکر کرے کہ لوگ اسے سن سکیں

810 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ اذْكُرْنِيْ فِيْ نَفْسِكَ اَذْكُرْكَ فِيْ نَفْسِيْ، اذْكُرْنِيْ فِيْ مَلَاٍ مِّنَ النَّاسِ اَذْكُرْكَ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ. (3: 28)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم اپنے دل میں مجھے یاد کرو میں اپنے دل میں تمہیں' یاد کروں گا تم لوگوں کی محفل میں مجھے یاد کرو میں ان سے بہتر گروہ میں تمہیں' یاد کروں گا''۔

ذِكْرُ ذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ مَلَكُوْتِهٖ مَنْ ذَكَرَهٗ فِيْ نَفْسِهٖ مِنْ عِبَادِهٖ، مَعَ ذِكْرِهٖ اِيَّاهُمْ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ مَّلَائِكَتِهٖ عِنْدَ ذِكْرِهِمْ اِيَّاهُ فِيْ خَلْقِهٖ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کا تذکرہ ملکوت میں کرتا ہے' جو اپنے دل میں اللہ کا ذکر کرتا ہے' نیز اللہ تعالیٰ اس کے ہمراہ وہ اس شخص کا تذکرہ مقرب فرشتوں میں کرتا ہے

810- إسناده حسن على شرط مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/309، وأحمد 2/405.

جبکہ وہ شخص مخلوق کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے

811 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بْنِ مَرْزُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:

(متنِ حدیث): اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَهٗ حَيْثُ يَذْكُرُنِیْ، اِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَاِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْلٰى مِنْ اَنْ يُّنْسَبَ اِلَيْهِ شَیْءٌ مِنْ صِفَاتِ الْمَخْلُوقِ، اِذْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ، وَهٰذِهِ اَلْفَاظٌ خَرَجَتْ مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ مِمَّا بَيْنَهُمْ، وَمَنْ ذَكَرَ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا فِیْ نَفْسِهٖ بِنُطْقٍ اَوْ عَمَلٍ يَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ، ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِیْ مَلَكُوتِهٖ بِالْمَغْفِرَةِ لَهٗ تَفَضُّلًا وَجُوْدًا، وَمَنْ ذَكَرَ رَبَّهٗ فِیْ مَلَاٍ مِّنْ عِبَادِهٖ، ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِیْ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ بِالْمَغْفِرَةِ لَهٗ، وَقَبُولِ مَا اَتٰى عَبْدُهٗ مِنْ ذِكْرِهٖ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَى الْبَارِیْ جَلَّ وَعَلَا بِقَدْرِ شِبْرٍ مِّنَ الطَّاعَاتِ، كَانَ وُجُوْدُ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ مِنَ الرَّبِّ مِنْهُ لَهٗ اَقْرَبَ بِذِرَاعٍ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلٰى مَوْلَاهُ جَلَّ وَعَلَا بِقَدْرِ ذِرَاعٍ مِّنَ الطَّاعَاتِ كَانَتِ الْمَغْفِرَةُ مِنْهُ لَهٗ اَقْرَبَ بِبَاعٍ، وَمَنْ اَتٰى فِیْ اَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ بِالسُّرْعَةِ كَالْمَشْیِ، اَتَتْهُ اَنْوَاعُ الْوَسَائِلِ وَوُجُوْدُ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِالسُّرْعَةِ كَالْهَرْوَلَةِ، وَاللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ وہ جب جہاں مجھے یاد کرتا ہے میں وہاں ہوتا ہوں اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ لوگوں میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے بھی بہترین گروہ میں اسے یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت مجھے یاد کرتا ہے تو میں ایک بالشت اس کے قریب ہوتا ہوں وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات سے بلند و برتر ہے مخلوق کی صفات میں سے کوئی چیز اس کی

811- إسناده صحيح وأخرجه مسلم (2675) في الذكر والدعاء . باب الحث على ذكر الله تعالى . وأخرجه أحمد 2/251 و413، والبخاري (7405) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (ويحذركم الله نفسه)، ومسلم (2675)(21) في الذكر: باب فضل الذكر، والترمذي (3603) في الدعوات: باب في حسن الظن بالله عز وجل، وابن ماجة (3822) في الأدب: باب فضل العمل، وابن خزيمة في التوحيد ص7، والبغوي في شرح السنة برقم (1251)، من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/516 و517، و524 و534، 535، ومسلم (2675) في الوية: باب في الحض على التوبة، والبخاري في خلق أفعال العباد ص 85.

طرف منسوب کی جائے کیونکہ کوئی بھی چیز اس کی مثل نہیں ہے۔ یہ الفاظ (جو اس روایت میں استعمال ہوئے ہیں) یہ اس عام محاورے کے مطابق ہیں جو لوگوں کے درمیان رائج ہے۔ جو شخص تنہائی میں زبان کے ذریعے یا عمل کے ذریعے اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے' جس کے ذریعے وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں قرب حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے تحت' اپنی ملکوت میں مغفرت کے ہمراہ اس کا ذکر کرتا ہے اور جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر اس کے بندوں کی موجودگی میں کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کے سامنے اس شخص کا ذکر مغفرت کے ہمراہ کرتا ہے۔ اس نے اپنے بندے کے ذکر کو قبول کرلیا ہے (اس کے ہمراہ بندے کا ذکر کرتا ہے) اور جو شخص ایک بالشت جتنی فرمانبرداری کے ہمراہ پروردگار کے قریب ہو' تو پروردگار کی طرف سے مہربانی اور رحمت ایک ذراع (درمیانی بڑی انگلی کے کنارے سے لے کر کہنی تک) جتنا اس کے قریب ہوتی ہیں۔ جو شخص ایک ذراع جتنی فرمانبرداری کے ہمراہ (اپنے) خالق کے قریب ہوتا ہے' تو اس (پروردگار) کی طرف سے مغفرت ایک باع (دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ) سے زیادہ اس کے قریب ہوتی ہے' جو شخص مختلف طرح کی نیکیاں پیدل چلنے جتنی سرعت کے ساتھ کرتا ہے' تو وسائل' مہربانی اور رحمت کے وجود اور مغفرت اتنی تیزی سے اس کی طرف آتے ہیں جس طرح دوڑنا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ نَفْسِهِ يَذْكُرُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ بِالْمَغْفِرَةِ فِيْ مَلَكُوتِهِ

ان روایات کا تذکرہ (جن کے مطابق) جب بندہ دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں مغفرت کے حوالے سے اس شخص کا تذکرہ کرتا ہے

812 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: عَبْدِيْ عِنْدَ ظَنِّهِ بِيْ، وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِيْ، اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٌ مِنْهُ وَاَطْيَبُ . (3: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا: اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، يُرِيْدُ بِهِ: اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ بِالدَّوَامِ عَلَى الْمَعْرِفَةِ الَّتِيْ وَهَبْتُهَا لَهُ، وَجَعَلْتُهُ اَهْلًا لَهَا، ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، يُرِيْدُ بِهِ: فِيْ مَلَكُوْتِيْ بِقَبُوْلِ تِلْكَ الْمَعْرِفَةِ مِنْهُ مَعَ غُفْرَانِ مَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ، ثُمَّ، قَالَ: وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ، يُرِيْدُ بِهِ: وَاِنْ ذَكَرَنِيْ بِلِسَانِهِ، يُرِيْدُ بِهِ الْاِقْرَارَ الَّذِيْ هُوَ عَلَامَةُ تِلْكَ الْمَعْرِفَةِ فِيْ مَلَاٍ مِّنَ النَّاسِ لِيَعْلَمُوا اِسْلَامَهُ، ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ، يُرِيْدُ بِهِ: ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْجَنَّةِ، بِمَا اَتَى مِنَ الْاِحْسَانِ فِي الدُّنْيَا الَّذِيْ هُوَ الْاِيْمَانُ اِلَى اَنِ اسْتَوْجَبَ بِهِ التَّمَكُّنَ مِنَ الْجِنَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

812- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/480 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد وانظر ما قبله.

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے' تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ دل میں مجھے یاد کرتا ہے' تو میں بھی دل میں اسے یاد کرتا ہوں اگر وہ لوگوں میں مجھے یاد کرتا ہے' تو میں بھی اس سے بہتر اور پاکیزہ گروہ میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اگر وہ اپنے نفس میں (یعنی دل میں یا تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے' تو میں اپنے من میں اس کا ذکر کرتا ہوں''۔ اس سے مراد یہ ہے اگر وہ اپنے من میں اس معرفت کی وجہ سے باقاعدگی سے میرا ذکر کرتا ہے' جو (معرفت) میں نے اسے ہبہ کی ہے اور میں نے اسے اس کا اہل بنایا ہے' تو پھر میں اپنے من میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے: میں اپنے ملکوت میں اس کی طرف سے اس معرفت کو قبول کرتا ہوں' اور اس کے ہمراہ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہوں۔

پھر اس نے یہ فرمایا: ''اگر وہ لوگوں میں میرا ذکر کرے'' اس سے مراد یہ ہے: اگر وہ اپنی زبان کے ہمراہ میرا ذکر کرے گا' اس سے مراد وہ اقرار ہے' جو لوگوں کی موجودگی میں اس معرفت کی علامت ہوگا تاکہ انہیں اس کے اسلام کا پتہ چل جائے۔

تو میں اس سے بہتر گروہ میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے میں اس کا ذکر ایسے گروہ میں کرتا ہوں' جو اس سے بہتر ہے' جس میں انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین ہونگے جو جنت میں ہونگے اس (شخص کے ذکر کی صورت یہ ہوگی) اس نے دنیا میں بھلائی کی ہوگی جو ایمان ہے' یہاں تک اس (ایمان) کی وجہ سے وہ جنت میں رہنے کا مستحق ہو جائے گا۔

ذِكْرُ مُبَاهَاةِ نَوْعِ اٰخَرَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَلَائِكَتَهُ بِذَاكِرِهٖ اِذَا قَرَنَ مَعَ الذِّكْرِ التَّفَكُّرَ

اللہ تعالیٰ کا اپنے فرشتوں کے سامنے اپنا ذکر کرنے والے شخص پر فخر کا اظہار کرنا جبکہ اس شخص نے ذکر کے ہمراہ غور و فکر کو بھی ساتھ ملایا ہو

813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا

813- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي 1/249، وابن أبي شيبة 10/305، وأحمد 4/92، ومسلم (2701) في الذكر: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، والترمذي (3379) في الدعاء: باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عز وجل ما لهم من الفضل، والنسائي 8/249 في أدب القضاة: باب كيف يستحلف الحاكم.

هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ، قَالَ: اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ، قَالَ: اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلٰكِنْ جِبْرِيْلُ اَتَانِي فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ. (1: 2)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ لوگوں نے بتایا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھتے ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اور اس نے جو اسلام کی ہدایت دی ہے اور ہم پر یہ احسان کیا ہے اس بات پر اس کی حمد بیان کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! تم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم پر کوئی الزام عائد کرنے کے لئے تم سے قسم نہیں لی ہے' بلکہ جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ دَوَامَ ذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَوْقَاتِ وَالْاَسْبَابِ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ تمام اوقات اور تمام اسباب میں باقاعدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے

814 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ قَيْسٍ الْكِنْدِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيَّانِ اِلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِي بِاَمْرٍ اَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (1: 2)

❁❁ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے گویا ان میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کسی ایسی چیز کے بارے میں مجھے بتائیں جو میں مضبوطی سے پکڑ لوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنی چاہئے۔

814– إسناده قوي، معاوية بن صالح صدوق له أوهام، أخرج له مسلم، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/190 عن عبد الرحمٰن بن مهدي وابن أبي شيبة 10/301، والترمذي (3375) في الدعاء: باب ما جاء فضل الذكر، وابن ماجة (3793) في الأدب: باب فضل الذكر، من طريق زيد بن الحباب، كلاهما عن معاوية بن صالح، به، وصححه الحاكم (1) 495، وأقره الذهبي. وأخرجه أحمد 4/188 من طريق علي بن عياش، سيرد برقم (818).

ذِكْرُ رَجَاءِ سُرْعَةِ الْمَغْفِرَةِ لِذَاكِرِ اللّٰهِ اِذَا تَحَرَّكَتْ بِهٖ شَفَتَاهُ

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا شخص جب اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے تو اس کی جلدی مغفرت ہونے کی امید کا تذکرہ

815 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جُوصَا اَبُو الْحَسَنِ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ الْحَسْحَاسِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِ اُمِّ الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا مَعَ عَبْدِي مَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ . (1: 2)

کریمہ بنت حسحاس بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے لئے حرکت کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ مَا يُكْرِمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهٖ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ ذَكَرَهٗ فِي دَارِ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ اس شخص کو جو عزت عطا کرے گا جو دنیا میں اس کا ذکر کرتا تھا

816 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو طَاهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ ، فَقِيلَ: مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ . (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آج کے دن اہل دولت جان لیں گے کہ کون معزز ہیں تو دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ! کون معزز ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں منعقد کی جانے والی محفل ذکر کے افراد ''معزز'' ہے۔

815–وأخرجه أحمد 2/540، وابن ماجة (3792) في الأدب: باب فضل الذكر، والبغوي في شرح السنة (1242) والحاكم 1/496 من طريق بشر بن بكر. وعلقه البخاري 13/499 في التوحيد –بصيغة الجزم– باب قول الله تعالى (لا تحرك به لسانك)، ووصله في خلق أفعال العباد ص 87 من طريق الحميدي.

816– إسناده ضعيف وأخرجه أحمد 3/68 عن سريج، عن ابي وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/76 عن الحسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج: به. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/76 .

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِهْتَارِ لِلْمَرْءِ بِذِكْرِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کا اپنے پروردگار کا ذکر کرتے ہوئے بےخود ہو جانے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

817 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُولُوا: مَجْنُونٌ. (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اللہ تعالیٰ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ لوگ یہ کہیں: یہ پاگل ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدَاوَمَةَ لِلْمَرْءِ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ مِنْ اَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ذکر کو باقاعدگی کے ساتھ کرنا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین اعمال میں سے ایک ہے

818 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟، قَالَ: اَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (1: 2)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس حالت میں مرو کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْمَرْءِ عَنْ دَارِهِ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ لِلشَّيْطَانِ بِذِكْرِهِ رَبَّهُ عِنْدَ دُخُولِهِ وَابْتِدَائِهِ

اس بات کا تذکرہ' جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے کے وقت اور آغاز میں اپنے پروردگار کا ذکر کر لیتا ہے' تو پھر آدمی کے گھر میں شیطان کو رہنے کی جگہ اور رات کا کھانا نہیں ملتا

817- إسناده ضعيف لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه أحمد 3/68 عن سريج، عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وهو في المنتخب من مسند عبد بن حميد 102/1، وتاريخ ابن عساكر 6/29/2 من طريق دراج، به، وصححه الحاكم 1/499 وأخرجه أحمد 3/71، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/75-76

819 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ . (1: 2)

ﷺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو اور داخلے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے' تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) یہ کہتا ہے تمہیں یہاں رہنے کے لئے جگہ بھی نہیں ملے گی اور کھانا بھی نہیں ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخلے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو شیطان یہ کہتا ہے کہ تمہیں یہاں جگہ مل جائے گی اور جب کوئی شخص کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو شیطان کہتا ہے تمہیں یہاں رہنے کی جگہ بھی مل جائے گی اور کھانا بھی مل جائے گا۔

ذِكْرُ اسْتِحْسَانِ الْاِكْثَارِ لِلْمَرْءِ مِنَ التَّبَرِّی مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَّا بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، اِذْ هُوَ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ

اس بات کے مستحسن ہونے کا تذکرہ' آدمی بکثرت لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ پڑھا کرے کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے

820 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِیْ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰی يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . (1: 2)

ﷺ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے ایک خزانے کی طرف نہ کروں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ (جنت کا خزانہ ہے)

819- إسناده صحيح. وأخرجه مسلم (2018) فی الأشربة. باب آداب الطعام والشراب، وأبو داوٗد (3765) فی الأطعمة باب التسمية علی الطعام، وابن ماجة (3887) فی الدعاء باب مايدعو به إذا دخل بيته، من طرق، عن أبی عاصم الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/383، ومسلم (2018) من طريق روح بن عادة عن ابن جريج، به. وأخرجه النسائی فی عمل اليوم والليلة (178) من طريق يوسف بن سعيد، عن حجاج، عن ابن جريج، به وأخرجه أحمد 3/346 عن موسی بن داوٗد، عن ابن لهيعة، عن أبی الزبير .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ كُلَّمَا كَثُرَ تَبَرِّيهِ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَّا بِبَارِئِهٖ كَثُرَ غِرَاسُهُ فِي الْجِنَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ جب بھی بکثرت ''لا حول ولا قوة الا باللّٰه'' پڑھے گا تو جنت میں اس کی طرف سے زیادہ درخت لگ جائیں گے

821 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مَرَّ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِجِبْرِيْلَ: مَنْ مَّعَكَ يَا جِبْرِيْلُ؟، قَالَ جِبْرِيْلُ: هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ اُمَّتَكَ اَنْ يُّكْثِرُوْا غِرَاسَ الْجَنَّةِ، فَاِنَّ تُرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ، وَاَرْضُهَا وَاسِعَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِبْرَاهِيْمَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟ ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (1: 2)

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی آپ کا گزر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے پاس سے ہوا' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا: اے جبرائیل آپ کے ساتھ کون ہے؟ حضرت جبرائیل نے بتایا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کو یہ ہدایت کریں کہ وہ جنت میں زیادہ درخت لگائے' کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کی زمین کشادہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا: جنت میں درخت لگانے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: لا حول ولا قوة الا باللّٰه (پڑھنا)

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ يُهْدَى الْقَائِلُ بِهٖ وَيُكْفٰى وَيُوْقٰى اِذَا، قَالَهٗ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنْ مَّنْزِلِهٖ

اس چیز کا تذکرہ' جو اپنے پڑھنے والے کو ہدایت دیتی ہے اور اس کے لئے کفایت کرلیتی ہے اور اس کے لئے بچاؤ (کا ذریعہ) بن جاتی ہے' جب آدمی وہ کلمہ اپنے گھر سے نکلتے ہوئے پڑھتا ہے

822 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

821– عبد الله بن عبد الرحمٰن لم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/418 عن أبي عبد الرحمٰن المقرىء ، بهذا الإسناد، وحسنه المنذرى فى الترغيب والترهيب 2/445 وذكره الهيثمي فى مجمع الزوائد 10/97 وقال رواه أحمد، والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ

(متن حدیث): إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَيُقَالُ لَهُ: حَسْبُكَ قَدْ كُفِيتَ وَهُدِيتَ وَوُقِيتَ؛ فَيَلْقَى الشَّيْطَانُ شَيْطَانًا آخَرَ فَيَقُولُ لَهُ: كَيْفَ * لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ كُفِيَ وَهُدِيَ وَوُقِيَ. (1: 2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

تو اس شخص سے یہ کہا جاتا ہے تمہارے لئے اتنا کافی ہے تمہاری کفایت کردی گئی تمہاری رہنمائی کی گئی اور تم کو بچالیا گیا پھر شیطان دوسرے شیطان سے ملتا ہے۔ اس سے کہتا ہے: ایسے شخص کے ساتھ تم کیا کرسکتے ہو' جس کی کفایت بھی کر لی گئی ہو رہنمائی بھی کردی گئی ہو اور اسے بچا بھی لیا گیا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنِ انْتَظَرَ النَّفْخَ فِي الصُّورِ أَنْ يَقُولَ: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

جو شخص صور میں پھونک مارے جانے یعنی قیامت قائم ہونے کا انتظار کررہا ہے اسے اس بات کا حکم ہے کہ وہ یہ پڑھے ''حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل'' (ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے)

823 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْبُخَارِيِّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ أَنْ يَنْفُخَ؟، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا نَقُولُ يَوْمَئِذٍ؟، قَالَ: قُولُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ نَحْوِهِ، قَالَ: قُولُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا. (1: 104)

822– وأخرجه أبو داوٗد (5095) في الأدب: باب ما يقول إذا خرج من بيته، والنسائي في اليوم والليلة (89) عن عبد الله بن محمد بن تميم، كلاهما عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (3426) في الدعوات باب ما يقول إذا خرج من بيته.

823– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مسند أبي يعلى (1084)، وأخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب الأهوال فيما ذكره ابن كثير في النهاية 1/244، وأخرجه الحاكم 4/559 من طريق إسماعيل بن إبراهيم. وأخرجه الحميدي (754)، وأحمد 3/7 و 73، والترمذي (2431) في صفة القيامة: باب ما جاء في شأن الصور، و (3243) في التفسير. باب ومن سورة الزمر، وابن المبارك في الزهد (1597)، وأبو نعيم في الحلية 5/105 و 7/130 و 312 من طرق. وأخرجه أحمد 1/326، والحاكم 4/559 من طريق مطرف، وأحمد 4/374

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کیسے نعمت میں رہ سکتا ہوں جبکہ (صور میں) پھونک مارنے والے نے اپنا منہ صور کے ساتھ لگایا ہوا ہے اور اس نے اپنی پیشانی کو اس بات کے انتظار میں تیار رکھا ہوا ہے کب اسے پھونک مارنے کا حکم ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے کہا: یارسول اللہ! ہمیں پھر اس دن کیا کہنا چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

''تم لوگ یہ کہو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَشْيَاءَ النَّامِيَةَ الَّتِيْ لَا رُوحَ فِيْهَا تُسَبِّحُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن اشیاء میں نشوونما ہوتی ہے ان میں روح موجود نہیں ہوتی، جب تک وہ تر رہتی ہیں، وہ تسبیح پڑھتی رہتی ہیں

824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَرْنَا عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَامَ، فَقُمْنَا مَعَهُ، فَجَعَلَ لَوْنُهُ يَتَغَيَّرُ حَتّٰى رَعَدَ كُمُّ قَمِيصِهِ، فَقُلْنَا: مَا لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: مَا تَسْمَعُوْنَ مَا اَسْمَعُ؟ قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: هٰذَانِ رَجُلَانِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا عَذَابًا شَدِيدًا فِيْ ذَنْبٍ هَيِّنٍ، قُلْنَا: مِمَّ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ، وَكَانَ الْاٰخَرُ يُؤْذِي النَّاسَ بِلِسَانِهِ، وَيَمْشِيْ بَيْنَهُمْ بِالنَّمِيمَةِ فَدَعَا بِجَرِيدَتَيْنِ مِنْ جَرَائِدِ النَّخْلِ، فَجَعَلَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قُلْنَا: وَهَلْ يَنْفَعُهُمَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ، يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَا رَطْبَتَيْنِ. (5: 9)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے۔ ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت تبدیل ہوگئی یہاں تک کہ آپ کے قمیض کی آستین کپکپانے لگی۔ ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کو کیا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میں سن رہا ہوں کیا تم بھی وہ سن رہے ہو۔ ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کیا چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دو لوگوں کو ان کی قبروں میں دو ہلکے گناہ کی وجہ سے شدید عذاب ہو رہا ہے۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان میں سے ایک شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا' اور دوسرا شخص اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' اوران کے درمیان چغلی کیا کرتا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائی اور آپ نے ہر ایک کی قبر پر اسے گاڑ دیا۔ ہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا ان دونوں کو اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہو جاتیں ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِحَطِّ الْخَطَايَا، وَكَتْبِهِ الْحَسَنَاتِ عَلٰى مُسَبِّحِهِ

اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو عطا کی ہے' جو اس کی تسبیح بیان کرتا ہے وہ یہ کہ وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اوراس کے لئے نیکیاں نوٹ کر دیتا ہے

825 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْتَسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ ؟ فَسَاَلَهُ نَاسٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: وَكَيْفَ يَكْتَسِبُ اَحَدُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟، قَالَ: يُسَبِّحُ اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ حَسَنَةٍ، وَيَحُطُّ عَنْهُ اَلْفَ سَيِّئَةٍ .(1: 2)

۞۞ مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص یہ کر سکتا ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمایا کرے' تو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے آپ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ لے گا وہ اس کے ایک ہزار گناہوں کو مٹا دے گا۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْاَمْرِ بِغَرْسِ النَّخِيلِ فِي الْجِنَانِ لِمَنْ سَبَّحَهُ مُعَظِّمًا لَهُ بِهِ

اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ نے اس شخص کو عطا کی ہے' جو اس کی پاکی بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں کھجور کے درخت لگانے کا حکم دے دیتا ہے' تا کہ اس کی عزت افزائی ہو

826 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

825– إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/185، ومسلم (2698) في الذكر والدعاء . باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، من طريق عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (80) من طريق سفيان، وابن أبي شيبة 10/294، من طريق مروان بن معاوية، وأحمد 1/174، والنسائي في عمل اليوم والليلة (152) من طريق شعبة، وأحمد 1/180، والترمذي (3463) في الدعوات، من طريق يحيى القطان، وأحمد 1/185، والبغوي (1266)، من طريق يعلى بن عبيد.

حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ بِهِ نَخْلَةٌ فِى الْجَنَّةِ. (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص سبحان الله و بحمده پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تفَرَّدَ بِهِ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں حجاج صواف نامی راوی منفرد ہے

827 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، غُرِسَ لَهُ شَجَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ. (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص سبحان الله العظيم پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد' اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر تسبیح بیان کرنے کا حکم کے ہونے کا تذکرہ

828 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

826- رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أبا الزبير فمن رجال مسلم وقد عنعن، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/290، والبغوی (126)، والترمذی (3464) فی الدعوات، من طريق عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث أبی الزبير، عن جابر. وأخرجه النسائی فی عمل اليوم والليلة (827)، والحاكم 1/501 و512، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبی، وأورده الحاكم شاهدًا لحديث أبی هريرة عنده 1/512.

827- مؤمل بن إسماعيل: سيّء الحفظ، وباقی رجاله ثقات وأخرجه الترمذی (3465) فی الدعوات، عن محمد بن رافع، حدثنا المؤمل، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق حجاج الصواف، عن أبی الزبير، به. فانظر تخريجه ثمت. 828- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/325 و429، 430، والترمذی (3555) فی الدعوات، والنسائی 3/77 فی السهو: باب نوع آخر من التسبيح، وفی عمل اليوم والليلة (163) و(164) من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2726) فی الذكر والدعاء. باب التسبيح أول النهار وعند النوم، وابن ماجة (3808) فی الأدب. باب فضل التسبيح، من طريق أبی بكر بن أبی شيبة، عن محمد بن بشر، والنسائی فی عمل اليوم والليلة (165)

شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُسَبِّحُ، ثُمَّ انْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ قَاعِدَةً؟، قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ لَوْ عُدِلْنَ بِهِنَّ عَدَلَتْهُنَّ، اَوْ لَوْ وُزِنَّ بِهِنَّ وَزَنَتْهُنَّ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (1: 104)

سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت تسبیح پڑھ رہی تھی۔ پھر آپ اپنے کام کے سلسلے میں تشریف لے گئے پھر دوپہر کے وقت آپ واپس تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم اس وقت سے اب تک بیٹھی ہوئی ہو؟ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے جواب دیا جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی کلمات کی تعلیم نہ دوں اگر (انہیں تمہارے پڑھے ہوئے کلمات) کے ساتھ ملایا جائے تو وہ زیادہ ہوں اور اگر ان کا وزن ان کے وزن کے ساتھ ملایا جائے تو وہ زیادہ وزنی ہوں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''سبحان الله عدد خلقه ''اللہ تعالیٰ کی میں اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو۔ یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے سبحان الله زينة عرشه میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہو جو اس کے عرش کے وزن جتنی ہو۔ یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے۔ سبحان الله رضا نفسه (میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی ذات کی رضا مندی کے مطابق ہو) یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے اور سبحان ا لله مداد كلماته میں اس کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کے کلمات کے سیاہی جتنی ہو) یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِ الْمَرْءِ بِالتَّسْبِيْحِ، وَالتَّحْمِيْدِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ

تسبیح اور تحمید کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا آدمی کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ (اس تسبیح اور تحمید) کی تعداد متعین ہو

829 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ

829- إسناده صحيح، وهو في شرح البينة (1262) من رواية أحمد بن أبي بكر، عن مالك، وهو في الموطأ 1/209-210 برواية يحيى بن يحيى، باب ما جاء في ذكر الله تعالى. ومن طريق مالك أخرجه ابن أبي شيبة 10/290، وأحمد 2/302 و515، والبخاري (6405) في الدعوات: باب فضل التسبيح، ومسلم (2691) في الذكر: باب فضل التهليل والتسبيح، والترمذي (3466) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (826)، وابن ماجة (3812) في الأدب. باب فضل التسبيح. وسيورده المؤلف برقم (859).

مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص روزانہ سو مرتبہ سبحان الله و بحمدهٗ پڑھتا ہے اس کے گناہ ختم کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

ذِكْرُ التَّسْبِيحِ الَّذِیْ يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ اَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِهٖ رَبَّهٗ بِاللَّيْلِ مَعَ النَّهَارِ، وَالنَّهَارِ مَعَ اللَّيْلِ

اس تسبیح کا تذکرہ جسے پڑھنا دن کے ہمراہ رات بھر اور رات کے ہمراہ دن بھر اپنے پروردگار کا ذکر کرنے سے افضل ہے

830 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِی ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ،
(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ: مَاذَا تَقُوْلُ يَا اَبَا اُمَامَةَ؟، قَالَ: اَذْكُرُ رَبِّیْ، قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ؟ اَنْ تَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَیْءٍ، وَتَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ. (1: 2)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوامامہ تم کیا پڑھ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں اپنے پروردگار کا ذکر کر رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے دن کے ہمراہ تمہارے رات بھر ذکر کرنے اور تمہارے رات کے ہمراہ دن بھر ذکر کرنے سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) افضل

830- إسناده حسن، من أجل ابن عجلان وهو محمد، ويحيى بن أيوب: هو الغافقي، وابن أبي مريم هو: سعيد بن الحكم الجمحي المصري. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (166) من طريق إبراهيم بن يعقوب، عن ابن أبي مريم، به. وأخرجه أحمد 5/249 عن أبي الوليد الطيالسي، عن أبي عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي أمامة. وصححه الحاكم 1/513 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبيُّ، وهو كما قالا. وأخرجه الطبراني في الكبير (7930) وفي سنده ليث بن أبي سليم وهو سيِّيء الحفظ، وأخرجه أيضًا برقم (8122)، وأورده الهيثمي في المجمع 10/93، وقال: رواه الطبراني من طريقين، وإسناد أحدهما حسن.

ہوں تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جواس کے مخلوق کی تعداد کے برابر ہو۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کو بھر دے، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو آسمان اور زمین کے درمیان والی جگہ کو بھر دے۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اتنی تعداد میں ہو' جس کو اس کی کتاب نے گھیرا ہوا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر شے کی تعداد جتنی ہو اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر چیز کو بھر دے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) الحمد للہ بھی اس کی مانند پڑھو۔

ذِكْرُ التَّسْبِيحِ الَّذِي يُحِبُّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، وَيَثْقُلُ مِيزَانُ الْمَرْءِ بِهِ فِي الْقِيَامَةِ

اس تسبیح کا تذکرہ جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور قیامت کے دن اس کی وجہ سے آدمی کا میزان وزنی ہوگا

831 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ . (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں۔ رحمان کے نزدیک پسندیدہ ہے میزان میں وہ بھاری ہوں گے وہ سبحانہ اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ہیں''۔

ذِكْرُ التَّسْبِيحِ الَّذِي يُعْطِي اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَرْءَ بِهِ زِنَةَ السَّمَاوَاتِ ثَوَابًا

اس تسبیح کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آدمی کو آسمانوں کے وزن جتنا اجر و ثواب عطا کرتا ہے

832 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

831- إسناده صحيح، أبو زرعة هو ابن عمرو، تحرف في مطبوع الترمذي إلى عن عمرو وأخرجه ابن أبي شيبة 10/288، 289، وأحمد 2/232، والبخاري (6406) في الدعوات: باب فضل التسبيح، و (6682) في الإيمان والنذور: باب إذا قال: والله لا أتكلم اليوم فصلى، و (7563) في التوحيد: باب قوله تعالى: (ونضع الموازين القسط ليوم القيامة) ومسلم (2694) في الذكر: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والبغوي (1264) ، والترمذي (3467) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (830) ، وابن ماجة (3806) في الأدب: باب فضل التسبيح، والبيهقي الأسماء والصفات ص 499 . وسيعيده المؤلف برقم (841) .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَجُوَیْرِیَةُ جَالِسَةٌ فِی الْمَسْجِدِ، فَرَجَعَ حِیْنَ تَعَالَی النَّهَارُ،

فَقَالَ: لَنْ تَزَالِیْ جَالِسَةً بَعْدِیْ؟ ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ قُلْتُ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِهِنَّ لَوَزَنَتْهُنَّ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَمِدَادَ کَلِمَاتِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ . (1:2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: جُوَیْرِیَةُ هِیَ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ دن چڑھنے کے بعد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' تو آپ نے دریافت کیا: تم میرے بعد اسی طرح بیٹھی رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے چار کلمات پڑھے تھے۔ اگر ان کا وزن ان کے ساتھ کیا جائے' تو وہ کلمات وزنی ہوں گے۔ (وہ یہ ہیں:)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کے ہمراہ اس کی حمد بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہے اور اس کی کلمات کی سیاہی جتنی اور اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن جتنی ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جویریہ (نامی خاتون) جناب حارث بن عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔

ذِکْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِکْثَارِ لِلْمَرْءِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّمْجِیْدِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَجَاءَ ثِقَلِ الْمِیْزَانِ بِهٖ فِی الْقِیَامَةِ

آدمی کے لئے بکثرت تسبیح، تحمید، تمجید، تہلیل اور تکبیر کہنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ یہ اُمید رکھتے ہوئے کہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کا میزان وزنی ہوگا

833 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، وَابْنُ جَابِرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَّامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلْمٰی رَاعِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقِیْتُهُ بِالْکُوْفَةِ فِیْ

832–وأخرجه أحمد 1/258 عن أسود بن عامر، ومسلم (2726) (79) في الذكر والدعاء : باب التسبيح أول النهار وعند النوم، عن قتيبة بن سعد، وعمرو الناقد، وابى أبى عمر، وأبو داوُد (1503) في الصلاة. بـاب التسبيح بالحصى، عن داوُد بن أميه، والنّسائى فى عمل اليوم والليلة (161) عن ابن المقرىء محمد بن عبد الله بن يزيد، والبغوى فى شرح السنة (1297) من طريق على بن المدينى، كلهم عن سفيان، بهذا الاسناد. وقد تقدم برقم (828) من طريق شعبة عن محمد بن عبد الرحمٰن.

مَسْجِدِهَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ بِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهٗ. (1: 2)

ابوسلمٰی جو نبی اکرم ﷺ کے چرواہے ہیں۔ میری ان سے ملاقات کوفہ کی مسجد میں ہوئی' تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔ وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بہت خوب بہت خوب نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے پانچ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا (یہ پانچ چیزیں) میزان میں کتنی وزنی ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا اور یہ کہ کسی مسلمان کا نیک بچہ فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْاِنْسَانِ بِمَا وَصَفْنَا يَكُوْنُ خَيْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَهٗ

اس بات کا بیان کہ آدمی کا یہ کہنا' جو ہم ذکر کر چکے ہیں' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے جس بھی چیز پر بھی سورج طلوع ہوتا ہے' وہ اسے مل جائے

834 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ بِاَرْغِيَانَ بِقَرْيَةِ سَبَنْجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَاَنْ اَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. (1: 2)

833- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، غير شيخ ابن حبان وهو ثقة. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (167)، والدولابي في الأسماء والكنى 1/36، وابن سعد في الطبقات 6/58، وابن أبي عاصم في السنة 2/363، والطبراني في الكبير 22/348 من طرق عن الوليد بن مسلم، به، وصححه الحاكم 1/511، وأقره الذهبي. وأورده الهيثمي في المجمع 10/88، وقال: رواه الطبراني من طريقين، ورجال أحدهما ثقات. وأخرجه أحمد 3/443 و 4/237 عن عفان بن مسلم، عن أبان العطار، عن يحيى ابن أبي كثير، عن زيد عن أبي سلام عن مولى لرسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال ... وأخرجه أحمد 5/366 عن يزيد، عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلام، أن رجلًا حدثه، أنه سمع النبي.... قال الهيثمي: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح. المجمع 10/88.

834- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/288 عن أبي معاوية، به.

وأخرجه مسلم (2695) في الذكر: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والترمذي (3597) في الدعوات: باب في العفو والعافية، عن أبي كريب، والنسائي في عمل اليوم والليلة (835) عن أحمد بن حرب، والبغوي (1277).

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ لینا لومیرے نزدیک ہراس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ اَحَبِّ الْكَرَمِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلمات میں سے ایک ہیں

835 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمِيلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (1: 104)

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام چار کلمات ہیں: سبحان اللہ والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ خَيْرِ الْكَلِمَاتِ لَا يَضُرُّ الْمَرْءُ بِاَيِّهِنَّ بَدَاَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ کلمات بہترین کلمات میں سے ایک ہیں اور آدمی ان میں سے جس کے ذریعے بھی آغاز کرے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا

836 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ، لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (1: 104)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے بہترین کلام چار کلمات ہیں تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ان میں سے کسی کے ذریعے بھی آغاز کرلو''۔
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيرِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَمَا هُوَ خَالِقُهُ

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر اتنی تعداد میں کہنے کا تذکرہ جو اس تعداد کے مطابق ہو جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور جسے اس نے پیدا کرنا ہے

837 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهَا،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ فِىْ يَدِهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا وَاَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ. (1: 104)

❀❀ عائشہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص) بیان نقل کرتی ہیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس تشریف لے گئے جن کے ہاتھ میں گٹھلیاں تھیں۔ جن پر وہ گن کر تسبیحات پڑھ رہی تھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لئے زیادہ آسان اور زیادہ فضیلت والی ہو (وہ یہ کلمات ہے)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو جنہیں آسمان میں پیدا کیا میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو جنہیں زمین میں پیدا کیا پاکی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جنہیں پیدا کرنا ہے۔

''پھر تم اللہ اکبر بھی اسی کی مانند کہو الحمد للہ بھی اسی کی مانند کہو لا الہ الا اللّٰہ الا اللہ بھی اسی کی مانند کہو اور ولا حول ولا قوۃ بھی اسی کی مانند پڑھو''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً، وَكَذٰلِكَ التَّكْبِيرُ وَالتَّحْمِيْدُ وَالتَّهْلِيْلُ

اللہ تعالیٰ کا بندے کے لئے' ہر تسبیح کے عوض میں صدقہ نوٹ کرنا اور اسی طرح تکبیر، تحمید اور تہلیل کے عوض میں بھی (صدقہ نوٹ کرنا)

838 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِىْ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ،

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُورِ بِالْاَجْرِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ اَمْوَالِهِمْ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَتَصَدَّقُونَ بِهِ، كُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ. (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! صاحب حیثیت لوگ اجر لے گئے ہیں۔ وہ نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں' لیکن وہ اپنے اضافی مال کو صدقہ کردیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ چیز نہیں بنائی جسے تم صدقہ کیا کرو۔ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ مِنْ اَفْضَلِ الْكَلَامِ لَا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ بِاَيِّهِنَّ بَدَاَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے تسبیح تحمید اور تہلیل اور تکبیر کے بارے میں' جو یہ چیز بیان کی ہے کہ یہ افضل بہترین کلام ہے' تو اس میں آدمی کو کوئی حرج نہیں ہوگا کہ وہ ان میں سے جس سے چاہے آغاز کرے

839 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ، لَا تُبَالِي بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (1: 2)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا کلام چار کلمات ہیں تم اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ کس کے ذریعے آغاز کرتے ہو۔

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم لا الہ الا اللہ واللہ اکبر''

838- وأخرجه أبو داوُد (5243) و (5244) في الأدب: باب في إماطة الأذى عن الطريق من طرق عن واصل، به، وفي الباب عن أبي هريرة عند البخاري (843) في الأذان. باب صفة الصلاة، و (6329) في الدعوات. باب الدعاء بعد الصلاة، ومسلم (595) في المساجد. باب استحباب الذكر بعد الصلاة والنسائي في عمل اليوم والليلة (146)، وعن أبي الدرداء عند النسائي (147) و (148) و (149) و (150) و (151). 839- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي (899)، وأحمد 5/11، والنسائي في عمل اليوم والليلة (847) من طريق محمد بن جعفر. وأخرجه أحمد 5/20، وابن ماجة (3811) في الأدب: باب فصل التسبيح. وتقدم برقم (835) من رواية هلال بن يساف. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه (720) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، و (1006) في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف. أخرجه أحمد 5/167 و 168 من طرق: عن مهدي بن ميمون به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَلِمَاتِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا مَعَ التَّبَرِّیْ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَّا بِاللّٰهِ مَعَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ کلمات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے جس میں ''لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ'' پڑھا جاتا ہے' تو یہ باقی رہ جانے والی نیکیوں کے ساتھ ہے

840 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ، قِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: التَّكْبِيْرُ، وَالتَّهْلِيْلُ، وَالتَّسْبِيْحُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔(1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باقی رہنے والی نیکیوں کی کثرت کرو' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد سبحان اللہ' الحمد للہ' اللہ اکبر اورولا حول ولا قوۃ پڑھنا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَقْرِيْنِ التَّعْظِيْمِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِلَى التَّسْبِيْحِ اِذْ هُوَ مِمَّا يُثْقِلُ الْمِيْزَانَ فِی الْقِيَامَةِ

اس بات کا حکم ہونا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت والے کلمات کو اس کی تسبیح کے کلمات کے ساتھ ملا دیا جائے کیونکہ یہ چیز قیامت کے دن میزان کو وزنی کردے گی

841 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَزُّوْزُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَابِدُ بِطَرَسُوْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔(1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوکلمات ایسے ہیں جو زبان پر آسان ہیں اور میزان میں وزنی ہوں گے۔ (وہ یہ ہیں:) سبحان اللہ و بحمدہ

840– إسناده ضعف، دراج فی رواية عن أبی الهيثم ضعيف، وأخرجه الطبری 15/255 عن يونس، والحاكم 1/512 من طريق أحمد بن عيسى المصری، بهذا الاسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبی. وأورده السيوطی فی الدر 4/224 . وأخرجه أحمد 3/75 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج، به. وله شواهد أخر انظرها فی الدر المنثور 4/224–225.

سبحان الله العظيم''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ عَقْدِ الْمَرْءِ التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّقْدِيْسَ بِالْاَنَامِلِ اِذْ هُنَّ مَسْؤُولَاتٌ وَمُسْتَنْطَقَاتٌ

اس بات کا مستحب ہونا کہ آدمی اپنی تسبیح وتہلیل ،تقدیس کے کلمات کو انگلیوں کے پوروں پر شمار کرے کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کی جائے گی

842 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هَانِءَ بْنَ عُثْمَانَ، عَنْ اُمِّهٖ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ، وَكَانَتْ اِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ، وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ، فَاِنَّهُنَّ مَسْؤُولَاتٌ وَمُسْتَنْطَقَاتٌ. (1: 2)

حمیضہ بنت یاسر اپنی دادی سیّدہ یسیرہ کا بیان نقل کرتی ہیں: یہ ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہے وہ بیان کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم خواتین تسبیح تہلیل اور تقدیس پڑھا کرو اور اپنی انگلیوں کے پوروں پر انہیں شمار کیا کرو کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کی جائے گی۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلَ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس عمل کو اختیار کرنے کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

843 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِىُّ، حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَدِهٖ. (1: 2)

842- هو في المصنف لابن أبي شيبة 10/289، وأخرجه أحمد 6/370-371، وابن سعد في الطبقات 8/310، والترمذي (3583)، والطبراني في الكبير 25/73 (181) من طرق وأخرجه أبو داوٗد (1501)، والطبراني 25/74 من طريق مسدد .

843-وأخرجه أبو داوٗد (1502) في الصلاة: باب التسبيح بالحصى، والترمذي (3411) في الدعوات، و (3486) باب ما جاء في عقد التسبيح باليد، والنسائي 3/79 في السهو: باب عقد التسبيح، والحاكم 1/547، والبيهقي 2/253، والبغوي (1268)، من طرق عن عثام بن علي، بهذا الإسناد.وأخرجه الحاكم 1/547 من طريق عفان، والبيهقي في السنن 2/253 من طريق آدم بن أبي إياس، كلاهما عن شعبة، عن عطاء، به.وصححه الذهبي في المختصر .وأخرجه مطولًا أحمد في المسند 2/160، 161 و 204، 205، وأبو داوٗد (506) في الأدب: باب في التسبيح عند النوم، والترمذي (3410) في الدعوات، والنسائي 3/74 في السهو: باب عدد التسبيح بعد التسليم، من طرق عن عطاء، به.

❁❁ ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دست مبارک پر تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى حَامِدِهٖ بِاِعْطَائِهٖ مِلْءَ الْمِيزَانِ ثَوَابًا فِي الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ کا اپنی حمد بیان کرنے والے شخص کو یہ فضیلت عطا کرنا کہ قیامت کے دن اسے میزان بھر کر اجر و ثواب عطا کرے گا

844 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ اَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ، عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ حَدَّثَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيزَانَ، وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّدَقَةُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ، فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا، اَوْ مُوبِقُهَا. (1: 2)

❁❁ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھی طرح وضو کرنا نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ' الحمد اللہ' اللہ اکبر پڑھنا آسمانوں اور زمین کے (درمیان کی جگہ کو) بھر دیتا ہے نماز نور ہے زکوۃ برہان ہے صدقہ روشنی ہے قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے ہر شخص نکلتا ہے اور وہ اپنے آپ کا سودا کرتا ہے' تو یا' تو خود کو آزاد کروالیتا ہے یا خود کو غلام بنالیتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّذِيْ يُكْتَبُ لِلْحَامِدِ رَبِّهٖ بِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءٌ كَاَنَّهٗ قَدْ فَعَلَهٗ

اللہ تعالیٰ کی حمد ایسے الفاظ میں کرنے کا تذکرہ' ان الفاظ کے ہمراہ اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے کے لئے اس کی مانند کلمات نوٹ کر لئے جاتے ہیں گویا کہ اس نے ایسا کیا ہے

845 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حَفْصٍ ابْنِ اَخِيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلْقَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكُمْ

844- إسناده صحيح . وأخرجه ابن ماجة (280) في الطهارة: باب الوضوء شطر الإيمان، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (169) من طريق عيسى بن مساور، وأخرجه أحمد 5/342 و 343، ومسلم (223) في الطهارة: باب فضل الوضوء والترمذي (3517) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (168)، من طرق عن أبان بن يزيد .

السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَرَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا، قَالَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشَرَةُ اَمْلَاكٍ كُلُّهُمْ حَرِيصٌ عَلٰى اَنْ يَكْتُبُوهَا، فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُونَهَا، فَرَجَعُوهُ اِلٰى ذِي الْعِزَّةِ جَلَّ ذِكْرُهُ، فَقَالَ: اكْتُبُوهَا كَمَا، قَالَ عَبْدِي. (1: 2)

قَالَ الشَّيْخُ: مَعْنَى قَالَ عَبْدِي فِي الْحَقِيقَةِ: اَنِّي قَبِلْتُهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور حاضرین کو بھی سلام کیا۔ اس نے کہا: السلام علیکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ' یا' وہ شخص بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

''اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو پاک ہو اس میں برکت موجود ہو' جسے ہمارا پروردگار پسند کرے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے کیا کلمات کہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ کلمات اس نے دوبارہ دوہرا دیئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بارہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش تھی وہ اسے نوٹ کر لے پھر انہیں یہ سمجھ نہیں آئی وہ اسے کیسے نوٹ کریں۔ وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اسے ایسے نوٹ کرلو جس طرح میرے بندے نے کہے ہیں''۔

شیخ کہتے ہیں: ''میرے بندے نے کہا:'' کا مطلب درحقیقت یہ ہے' میں نے اس کو قبول کرلیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَفْضَلِ الدُّعَاءِ، وَالتَّهْلِيلَ لَهُ مِنْ اَفْضَلِ الذِّكْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا' دعا میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنا ذکر میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

846 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْاَنْصَارِيُّ، مِنْ وَلَدِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

845- رجاله ثقات، إلا أن خلف بن خليفة اختلط بآخرة، وقد أخرج له مسلم من رواية قتيبة عنه وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (341) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/158 عن حسين بن محمد، عن خلف بن خليفة، به. وأخرجه أحمد 3/167، ومسلم (600) في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، والنسائي 2/132، 133 في الافتتاح، من طرق .

(متن حدیث):اَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ . (1: 2)

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ اور سب سے افضل دعا الحمد للہ'' ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَا هَدَاهُ لِلْاِسْلَامِ اِذَا رَاٰى غَيْرَ الْاِسْلَامِ، اَوْ قَبْرَهُ

بندہ مسلمان کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اس بات پر بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف اس کی رہنمائی کی ہے ایسا وہ اس وقت کرے' جب وہ کسی غیر اسلامی چیز کو یا کسی غیر مسلم کی قبر کو دیکھے

847 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا مَرَرْتُمْ بِقُبُوْرِنَا وَقُبُوْرِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَخْبِرُوْهُمْ اَنَّهُمْ فِي النَّارِ . (1: 83)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ بِقَبْرِ غَيْرِ الْمُسْلِمِ، اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى هِدَايَتِهِ اِيَّاهُ الْاِسْلَامَ، بِلَفْظِ الْاَمْرِ بِالْاِخْبَارِ اِيَّاهُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يُّخَاطَبَ مَنْ قَدْ بَلِيَ بِمَا لَا يَقْبَلُ عَنِ الْمُخَاطِبِ بِمَا يُخَاطِبُهُ بِهٖ

✿✿ ''جب تم زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہماری اور اپنی یعنی (ہماری اور اپنے رشتے داروں) کی قبروں سے گزرو' تو انہیں بتا دو وہ لوگ جہنم میں ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو یہ حکم دیا ہے' جب وہ کسی غیر مسلم کی قبر کے پاس سے گزرے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام کی ہدایت نصیب کی ہے۔ یہاں ''امر'' کے لفظ کے ذریعے اس بات کی اطلاع دی گئی ہے' وہ اہل جہنم (میں سے) ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے' ان کو مخاطب کیا جائے جو بوسیدہ ہو

846- إسناده حسن، وأخرجه الترمذی (3383) فی الدعوات. باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، والنسائی فی عمل اليوم والليلة (831)، والحاكم 1/503 وصححه ووافقه الذهبی، وأخرجه ابن ماجة (3800) فی الأدب: باب فضل الحامدين، وابن أبی الدنيا فی الشكر ص 37، والبيهقی فی الأسماء والصفات ص 105، وفی شعب الإيمان 2/1/128 والخرائطی فی فضيلة الشكر ص 35، والبغوی (1269)، والحاكم 1/498، عن طرق عن موسى ابن ابراهيم الأنصاری، به.

847- إسناده ضعيف جدًا، وأخرجه ابن السنی فی عمل اليوم والليلة برقم (599) بن طريق أبی يعلى، عن الحارث بن سريج، به ويغنی عنه حديث سعد بن أبی وقاص عند البزار 1/64، 65، والطبرانی (326)، وابن السنی (600)، والبيهقی فی دلائل النبوة 1/191، 192، والضياء فی المختارة 1/333 .

چکے ہیں اور مخاطب کی طرف سے خطاب کو قبول نہیں کر سکتے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْحَمْدِ لِلّٰهِ عَلٰى عِصْمَتِهِ اِيَّاهُ عَمَّا خَرَجَ اِلَيْهِ مَنْ حَادَ عَنْهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر اللہ تعالیٰ کی حمد اس حوالے سے لازم ہوتی ہے کہ اس نے آدمی کو اس چیز سے بچایا ہے جس سے منہ موڑ کر وہ شخص اس کی طرف آیا ہے

848 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: كَذَّبَنِي عَبْدِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، تَكْذِيبِي اَنْ يَقُوْلَ: اَنِّي يُعِيدُنَا كَمَا بَدَاَنَا، وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ: اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَاِنِّي الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ. (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے مجھے جھوٹا قرار دیا حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا' اور اس نے مجھے برا کہا ہے' حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اس کا مجھے جھوٹا قرار دینا یہ ہے کہ وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ نے جیسے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے دوبارہ ہمیں کیسے پیدا کرے گا اس کا مجھے برا کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے' حالانکہ اس کا یہ کہنا جبکہ میں ''صمد'' ہوں میں نے کسی کو جنم نہیں دیا مجھے جنم نہیں دیا گیا اور میرا کوئی ہمسر نہیں ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّهْلِيلِ الَّذِي يُعْطِي اللّٰهُ مَنْ هَلَّلَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثَوَابَ عِتْقِ رَقَبَةٍ

اس تہلیل کی صفت کا تذکرہ (یعنی ان کلمات کا تذکرہ' جنہیں دس مرتبہ پڑھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے)

849 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

848-وأخرجه البخاري (3193) في بدء الخلق، و (4974) في التفسير، والنسائي 4/112 في الجنائز: باب أرواح المؤمنين، من طرق عن أبي الزناد، بن الأعرج، عن أبي هريرة.وأخرجه أحمد 2/350 بن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي يونس، عن أبي هريرة.

قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ عَمَلًا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے: ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص روزانہ سومرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ ایک سو نیکیاں لکھ لی جائیں گی۔ ایک سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور یہ بات اس دن میں شام تک شیطان سے اس کے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گی اور اس دن میں کسی بھی شخص نے اس شخص کے عمل سے افضل کوئی عمل نہیں کیا ہوگا ماسوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ تعداد میں اس کلمے کو پڑھا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا يُعْطِي الْمُهَلِّلَ لَهٗ بِمَا وَصَفْنَا ثَوَابَ رَقَبَةٍ لَوْ اَعْتَقَهَا اِذَا اَضَافَ الْحَيَاةَ وَالْمَمَاتَ فِيْهِ اِلَى الْبَارِئِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس طریقے کے مطابق ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنے والے شخص کو غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے' جبکہ آدمی اس میں زندگی اور موت کی نسبت اپنے خالق کی طرف کرلے

850 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ نَافِلَةُ الْحَسَنِ بْنِ عِيسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّهٗ، قَالَ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا الْاِيَامِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ اَوْ نَسَمَةٍ .(2:1)

849- إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/209 في القرآن: باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/302 و375، والبخاري (3293) في بدء الخلق: باب صفة إبليس، و (6403) في الدعوات: باب فضل التهليل، ومسلم (2691) في الذكر والدعاء: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والترمذي (3468) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (25)، وابن ماجة (3798) في الأدب: باب فضل لا إله إلا الله، والبغوي (1272) . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (26).

850- إسناده قوي . وأخرجه أحمد 4/285 عن عفان، عن محمد بن طلحة، عن طلحة بن مصرف، بهذا الاسناد . وأخرجه أحمد 4/285 عن عفان، و 4/304 . وأخرجه أحمد 4/286، 287 عن أبي معاوية.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھتا ہے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے۔ وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: غلام آزاد کرنے (یا گردن آزاد کرنے) کی مانند ہے۔

ذِكْرُ الْكَلِمَاتِ الَّتِي اِذَا، قَالَهَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهَا

ان کلمات کا تذکرہ' جب بندہ مسلم ان کلمات کو پڑھتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتا ہے

851 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا، وَاَنَا اَكْبَرُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا شَرِيْكَ لِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا، لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، وَقَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِي. (1: 104)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھتا ہے' تو پروردگار اس کی تصدیق بیان کرتا ہے' اس نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں سب سے بڑا ہوں لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: اس نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ صرف میں معبود ہوں اور جب بندہ لا الٰہ الا اللّٰہ کہتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میرا کوئی شریک نہیں ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ بادشاہی میرے لئے ہے اور حمد میرے لئے مخصوص ہے اور بندہ جب لا الٰہ الا اللّٰہ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ پڑھتا ہے اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْإِحْرَازِ بِذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اَسْبَابِهٖ دُوْنَ الْاِتِّكَالِ عَلٰى قَضَاءِ اللّٰهِ فِيْهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اسباب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے انہیں محفوظ کرے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر تکیہ نہ کرے

852 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِىْ مَوْدُوْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ. (1: 2)

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے:

''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جس کے اسم کے ہمراہ کوئی چیز زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

تو شام تک اسے کوئی اچانک آزمائش درپیش نہیں ہوگی اور اگر وہ شام کے وقت انہیں پڑھ لے گا تو صبح تک اسے کوئی آزمائش درپیش نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِى الْاَحْوَالِ حَذَرَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَوَاضِعُ عَلَيْهِ تِرَةً فِى الْقِيَامَةِ

ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا مستحب ہونا اس چیز سے بچتے ہوئے کہ

852-وأخرجه عبد الله بن أحمد فى زوائد المسند 1/72، وأبو داوُد (5089) فى الأدب باب ما يقول إذا أصبح، والطحاوى فى مشكل الآثار 4/171 والبغوى (1326) ، من طرق عن أبى ضمرة أنس بن عياض، بهذا الإسناد . وأخرجه ابو داوُد (5088) فى الأدب، عن عبد الله بن مسلمة، عن أبى مودود عمن سمع أبان بن عثمان، به . وأخرجه أبو داوُد الطيالسى ص 14 رقم (79) من طريق عبد الرحمٰن بن أبى الزناد، عن أبيه، عن أبان، به، ومن طريق أبى داوُد أخرجه البخارى فى الأدب المفرد برقم (660) ، والترمذى (3388) فى الدعوات: باب ما جاء فى الدعاء إذا أصبح واذا أمسى، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (346) ، وابن ماجة (3869) فى الأدب: باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح واذا أمسى. وأخرجه أحمد 1/62 و 66، والحاكم 1/514 من طرق عن ابن أبى الزناد، عن أبيه، عن أبان، به. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى . وسيرد أيضًا برقم (862) .

ان میں سے کچھ جگہیں قیامت کے دن حسرت کا باعث نہ ہوں

853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، وَمَا مَشٰى اَحَدٌ مَمْشًى لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً، وَمَا اَوٰى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهٖ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب بھی کوئی شخص کسی محفل میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے‘ تو وہ ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی جب کوئی شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور وہ اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا‘ تو وہ اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اور جب کوئی شخص اپنے بستر پر جاتا ہے اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا‘ تو یہ اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی“۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى الْمَوْضِعَ الَّذِیْ يُذْكَرُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْهِ وَالْمَوْضِعَ الَّذِیْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس جگہ کی مثال بیان کرنا‘ جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس جگہ کی مثال بیان کرنا‘ جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا

853- حديث صحيح، رجاله ثقات، إلا أن فيه عنعنة الوليد وهو مدلس، وأخرجه أبو داوُد (4856) في الأدب: باب كراهية إن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، والنسائي في عمل اليوم والليلة (404) عن قتية بن سعيد، عن الليث، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، به. وأخرجه أبو داوُد (5059) في الأدب. باب ما يقول عند النوم، عن حامد بن يحيى، عن أبي عاصم، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، به. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (405) عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، عن ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبرى، عن أبي إسحاق مولى عبد الله بن الحارث، عن أبي هريرة، به. وأخرجه أحمد 2/432 من طريق يحيى القطان وروح، والنسائي في عمل اليوم والليلة (406) من طريق يحيى القطان، كلاهما عن ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبرى، عن إسحاق مولى عبد الله بن الحارث، عن أبي هريرة، به. وأورده الهيثمي في المجمع 10/80 وقال. رواه أحمد، وابو إسحاق مولى عبد الله بن الحارث بن نوفل لم يوثقه أحد، ولم يجرحه، وبقية رجال أحد إسنادى أحمد رجال الصحيح قلت وأبو إسحاق مولى عبد الله بن الخارث، ذكره المزى في تهذيب الكمال في الكنى، وذكره قبل ذلك فيمن اسمه إسحاق غير منسوب لكنه رجح أن الصواب أبو إسحاق، وقال الحافظ ابن حجر. ووقع في بعض النسخ من النسائي: عن أبي إسحاق، والثابت في رواية حمزة الحافظ إسحاق بغير أداة كنية، وكذا عند أحمد وأبي داوُد والطبراني في الدعاء وإسحاق المذكور ما عرفت من حاله شيئًا. انظر تهذيب الكمال 2/501، 502، و تهذيب التهذيب 1/258، و النكت الظراف 10/425. وصححه الحاكم 1/550 ووافقه الذهبي، لكن تحرف فيه إسحاق مولى عبد الله بن الحارث إلي إسحاق بن عبد الله بن الحارث. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (407) عن أحمد بن حرب، عن قاسم بن يزيد، عن ابن أبي ذئب، عن إسحاق عن أبي هريرة قال المزى: وهو وهم. يعني بإسقاط المقبرى انظر تحفة الأشراف 10/426. وأخرجه أحمد 2/446 و 481 و 484، والترمذى (3380) في الدعاء: باب في القوم يجلسون ولا يذكرون الله، واسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي (54)، وأبو نعيم في الحلية 8/130، والبيهقي في السنن 3/210، والبغوى في شرح السنة (1254)

854 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِىْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ . (1: 2)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا' ان کی مثال زندہ اور مردہ شخص جیسی ہے''۔

ذِكْرُ حُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ بِالْقَوْمِ يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ مَعَ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ عَلَيْهِمْ

فرشتوں کا ان لوگوں کو ڈھانپ لینے کا تذکرہ' جو اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں نیز ان لوگوں پر سکینت کا نازل ہونا

855 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ، قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ، اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ . (1: 2)

اغر کہتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کچھ لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں' تو فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر رحمت نازل ہوتی ہے اور ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَعَ سُؤَالِهِمْ اِيَّاهُ الْجَنَّةَ وَتَعَوُّذِهِمْ بِهٖ مِنَ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کی مغفرت کر دینا' جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور جو اس سے جنت مانگتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں' ہم بھی اس سے پناہ مانگتے ہیں

856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ،

854- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (6407) في الدعوات باب فضل ذكر الله عز وجل، ومسلم (779) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته، وجوازها في المسجد.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، يَمْشُونَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُوْنَ الذِّكْرَ، فَاِذَا رَاَوْا اَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَاتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ جَلَّ وَعَلَا، وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُوْلُ: عِبَادِیْ مَا يَقُوْلُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، يُسَبِّحُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَسْبِيْحًا وَتَمْجِيْدًا وَتَكْبِيْرًا وَتَحْمِيْدًا، فَيَقُوْلُ: مَاذَا يَسْاَلُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَسْاَلُوْنَكَ يَا رَبِّ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: هَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ قَدْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ طَلَبًا وَاَشَدَّ حِرْصًا، فَيَقُوْلُ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَتَعَوَّذُوْنَ بِكَ مِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ قَدْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ تَعَوُّذًا، فَيَقُوْلُ: فَاِنِّیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرنے کے علاوہ ہیں' وہ راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور ذکر کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ کچھ لوگوں کو دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں' تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں۔ اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ پھر وہ آسمان تک اپنے پروں سے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے: میرے بندے کیا کہتے ہیں' تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! وہ تیری تسبیح اور تیری حمد بیان کرتے ہیں: پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ زیادہ شدت کے ساتھ تیری تسبیح' تیری بزرگی تیری کبریائی' وہ تیری حمد بیان کرتے۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ کیا چیز مانگتے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی نہیں، پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا' تو فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو زیادہ شدت کے ساتھ اسے طلب کرتے اور زیادہ شدت کے ساتھ اس کے اصول کے خواہش مند ہوتے۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ پروردگار دریافت کرتا

586- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/447 من طريق إسرائيل، ومسلم (2700) في الذكر. باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، من طريق شعبة، والترمذي (3378) في الدعاء. باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عز وجل ما لهم من الفضل.

ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں پروردگار دریافت کرتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو وہ زیادہ شدت کے ساتھ اس سے پناہ مانگتے' تو پروردگار فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ جَالَسَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ يُسْعِدُهُ اللّٰهُ بِمُجَالَسَتِهٖ اِيَّاهُمْ

اس بات کا بیان کہ' جو شخص اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے' تو اس شخص کے ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو بھی سعادت عطا کر دیتا ہے

857 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ، فَيَقُوْلُ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يُكَبِّرُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيُسَبِّحُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا لَكَ اَشَدَّ عِبَادَةً وَاَكْثَرَ تَسْبِيْحًا وَتَحْمِيْدًا وَتَمْجِيْدًا، فَيَقُوْلُ: وَمَا يَسْاَلُوْنِيْ؟، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا عَلَيْهَا اَشَدَّ حِرْصًا وَاَشَدَّ طَلَبًا، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، فَيَقُوْلُ: وَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا مِنْهَا اَشَدَّ فِرَارًا، وَاَشَدَّ هَرَبًا، وَاَشَدَّ خَوْفًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ: اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: ، فَقَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ. (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرنے کے علاوہ ہیں۔ وہ راستوں میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں کچھ لوگ ملتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں' تو وہ (ایک دوسرے کو) بلاتے ہیں۔ اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ پھر وہ آسمان دنیا تک اپنے پروں سے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے پروردگار فرماتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تیری کبریائی

---

857 إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري (6408) في الدعوات. باب فضل ذكر الله . وتقدم قبله من طريق الفضيل بن عياض، عن الأعمش، به، فانظره.

تیری تکبیر تیری پاکی اور تیری حمد بیان کرتے ہیں: پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں پروردگار دریافت کرتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے' تو زیادہ شدت کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتے۔ زیادہ حمد اور بزرگی بیان کرتے، پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ لوگ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتے ہیں کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں اللہ کی قسم! (اے پروردگار انہوں نے اسے نہیں دیکھا) پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو وہ اس کے حصول کی زیادہ خواہش کرتے اور زیادہ شدت کے ساتھ اس کی رغبت کرتے پروردگار فرماتا ہے: وہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں، اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار (انہوں نے اسے نہیں دیکھا) پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو اس سے زیادہ دور بھاگتے' شدت سے بھاگتے اور اس سے زیادہ خوف زدہ ہوتے' تو پروردگار فرشتوں سے فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے کہتا ہوں میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے' ان میں فلاں شخص تھا جو ان میں سے نہیں تھا وہ اپنے کام کے سلسلہ میں وہاں آیا تھا پروردگار فرماتا ہے: وہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ سِبَاقِ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ فِي الْقِيَامَةِ اَهْلَ الطَّاعَاتِ اِلَى الْجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین کا قیامت کے دن جنت کی طرف جاتے ہوئے' دیگر اطاعت گزاروں سے سبقت لے جانے کا تذکرہ

858 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: جُمْدَانَ، فَقَالَ: سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟، قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مکہ کے راستے میں سفر کر رہے تھے۔ آپ کا گزر ایک پہاڑ کے

858– إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (2676) في الذكر: باب الحث على ذكر الله، عن امية بن بسطام العيشي، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 2/323، والحاكم 1/495، ومن طريقه البيهقي في شعب الايمان 1/314 من طريق أبي عامر العقدي.

پاس سے ہوا جس کا نام ''جمدان'' تھا۔ آپ نے فرمایا: اس ''جمدان'' کی طرف چلو ''مفردون'' سبقت لے گئے ہیں لوگوں نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی خواتین۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا قُدِّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِقَوْلِهٖ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

اگر بندہ صبح اور شام کے وقت ''سبحان اللّٰه و بحمده'' متعین تعداد میں پڑھ لے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ

859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ سبحان اللّٰه و بحمده پڑھتا ہے اور شام کے وقت بھی سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا قَالَهُ الْاِنْسَانُ حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يُوَافِ فِي الْقِيَامَةِ اَحَدٌ بِمِثْلِ مَا وَافٰى

اس چیز کا تذکرہ جب انسان صبح کے وقت اسے پڑھ لے تو قیامت کے دن اس شخص جیسا اجر و ثواب اور کسی کے پاس نہیں ہوگا

860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى كَذٰلِكَ، لَمْ

860- إسناده قوى، وأخرجه أبو داوٗد (5091) فى الأدب: باب ماذا يقول إذا أصبح، وأخرجه مسلم (2692) فى الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ، والترمذى (3469) فى الدعوات، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (568) وتقدم عند المؤلف من طرق أخرى برقم (829) و (859) . 861-وأخرجه أبو داوٗد (5073) فى الأدب: باب ماذا يقول إذا أصبح، عن أحمد بن صالح، عن يحيى بن حسان واسماعيل بن أبى أويس، والنسائى فى اليوم والليلة (7) من طريق عمرو بن منصور، والبغوى فى شرح السنة (1328) من طريق إسماعيل بن أبى أويس.

يُوَافِ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافٰى . (1: 2)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت 100 مرتبہ اور شام کے وقت بھی اسی طرح (100 مرتبہ) سبحان اللّٰہ العظیم و بحمدہ پڑھتا ہے تو مخلوق میں سے کسی کا (عمل) اس کے برابر نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا، قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الصَّبَاحِ كَانَ مُؤَدِّيًا لِشُكْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی صبح کے وقت اسے پڑھ لے تو وہ شکر ادا کرنے والا شمار ہوگا

861 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَهُوَ رَبِيْعَةُ الرَّاْيِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنْبَسَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ، اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ . (1: 2)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھتا ہے:

''اے اللہ! آج کے دن مجھے جو بھی نعمت حاصل ہو تیری مخلوق میں سے جس کسی کو جو بھی نعمت حاصل ہو وہ تیری طرف سے ہے تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں حمد تیرے لئے مخصوص ہے اور شکر بھی تیرے لئے ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) وہ شخص اس دن کے شکر کو ادا کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ يَحْتَرِزُ الْمَرْءُ بِهٖ مِنْ فَاجِئَةِ الْبَلَاءِ حَتّٰى يُمْسِيَ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّبَاحِ، وَحَتّٰى يُصْبِحَ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ الْمَسَاءِ

اس چیز کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی شام تک اچانک آنے والی بلا سے محفوظ رہتا ہے جبکہ آدمی نے اسے صبح کے وقت پڑھ لیا ہو اور جب شام کے وقت پڑھا ہو تو صبح تک محفوظ رہتا ہے

862 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى، يَعْنِي الْبِسْطَامِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ مَوْدُوْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ

بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ . (1: 2)

وَقَدْ كَانَ اَصَابَهُ الْفَالِجُ فَقِيْلَ لَهُ: اَيْنَ مَا كُنْتَ تُحَدِّثُنَا بِهِ؟، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ اَرَادَ بِيْ مَا اَرَادَ اَنْسَانِيْهَا .

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے: ''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے نام کے ہمراہ زمین اور آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دیتی ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

تو شام تک اسے کوئی اچانک مصیبت لاحق نہیں ہوتی جو شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتا ہے' تو صبح تک اسے اچانک کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتا ہے: اسے فالج ہو گیا' تو انہیں کہا گیا آپ نے ہمیں وہ حدیث سنائی اس پر خود عمل کیوں نہیں کیا' تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں اس بات کا ارادہ کیا' تو مجھے یہ بات یاد نہیں رہی۔ (یعنی مجھے دعا پڑھنا یاد نہیں رہا)

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَالَ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَقَرَنَهُ بِرِضَاهُ بِالْاِسْلَامِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ' جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے کے راضی ہوں' اور اس کے ہمراہ' وہ اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رضامندی کا بھی اظہار کرتا ہے

863 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ التُّجِيْبِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ هَانِئٍ اِسْمُهُ: حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ، وَاَبُوْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيُّ اِسْمُهُ: عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کہے میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے

863- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال مسلم غير أبي علي الجنبي الهمداني، وهو ثقة روى له أصحاب السنن . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/241، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (1529) في الصلاة باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة (5) وصححه الحاكم 1/518 ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (6). وأخرجه مطولًا أحمد 3/14 من طريق يحيى بن إسحاق.

راضی ہوں۔(یعنی میں ان پر ایمان رکھتا ہوں) اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو ہانی نامی راوی کا نام حمید بن ہانی ہے۔ یہ مصر سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ ابو علی ہمدانی کا نام عمرو بن مالک جنبی ہے۔ یہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْكَرْبِ يُرْتَجَى لَهُ زَوَالُهَا عَنْهُ

اس چیز کا تذکرہ جب آدمی مصیبت کے وقت اسے پڑھ لے تو پھر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ مصیبت اس سے زائل ہو جائے گی

864 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ بْنِ الْبِرِنْدِ، حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ حَرْبٍ اَبُوْ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَهْلَ بَيْتِهٖ، فَقَالَ: اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ غَمٌّ اَوْ كَرْبٌ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ، لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. (2:1)

اسْمُ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ: صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ رُوِيَ لَهُ اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو اکٹھا کیا اور ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی غم یا مصیبت لاحق ہو جائے تو وہ یہ کلمات پڑھے:

"اللہ میرا پروردگار ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا"۔

ابو عامر خذاز نامی راوی کا نام صالح بن رستم ہے۔ ان کے حوالے سے چالیس روایات نقل کی گئی ہیں اور یہ بصرہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ التَّحْمِيْدِ لِمَنْ اَصَابَتْهُ شِدَّةٌ اَوْ كَرْبٌ

اس بات کا تذکرہ جس شخص کو کوئی شدت یا پریشانی لاحق ہو تو وہ تحمید کے ہمراہ "لا الہ الا اللہ" پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے گا

865 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): لَقَّنَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَاَمَرَنِيْ اِنْ اَصَابَنِيْ كَرْبٌ اَوْ

864- إسناده ضعيف، عتاب بن حرب ضعفه غير واحد .

شِدَّةٌ اَقُوْلُهُنَّ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَهٗ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . (1: 104)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات کی تعلیم دی تھی۔ آپ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی جب بھی مجھے کوئی تکلیف یا مصیبت لاحق ہو تو میں یہ کلمات پڑھ لوں۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جو بردبار اور معزز ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے وہ برکت والا ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

865- إسناده قوى، وأخرجه أحمد 1/94 من طريق يونس، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (630) و (631) ، والحاكم 1/508 وصححه ووافقه الذهبى . وأخرجه أحمد 1/91 من طريق أسامة بن زيد، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (629) من طريق أبان بن صالح.

الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان

2

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

2

تصنیف

امام ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالی معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

اردو بازار ○ لاہور

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب	صحیح ابن حبان 2
مترجم	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
کمپوزنگ	ورڈز میکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	اکتوبر 2013ء
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	روپے

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

هو القادر

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

صفحہ	عنوان

باب: 10 پناہ مانگنے کا بیان

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

باب 21: استنجاء کرنا

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

باب 7: اذان کا بیان

عنوان	صفحہ

۱۰- باب صفة الصلوٰة

عنوان	صفحہ

9- بَابُ الْاَدْعِيَةِ

باب 9: دعاؤں کا بیان

866 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَسْاَلُ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهِ اِذَا انْقَطَعَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر شخص کو اپنے پروردگار سے تمام حاجتیں طلب کرنی چاہئیں یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے' (تو وہ بھی پروردگار سے مانگنا چاہئے)''۔

867 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيْ نَوْفَلِ بْنِ اَبِيْ عَقْرَبَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْجَوَامِعُ مِنَ الدُّعَاءِ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَبُوْ نَوْفَلٍ: اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ عَقْرَبَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع دعائیں پسند تھیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابونوفل نامی راوی کا نام معاویہ بن مسلم بن ابوعقرب ہے' اور یہ بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ قَصْدُ الْمَرْءِ فِيْ جَوَامِعِ دُعَائِهِ وَبَيَانِ اَحْوَالِهِ لَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنی جامع دعاؤں میں اور اپنے احوال کے بیان میں کیا ارادہ ہونا ضروری ہے

868 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو

866- وأخرجه الترمذي (3612) آخر كتاب الدعوات، من طريق أبي داؤد سليمان ابن الأشعث السجزي، حدثنا قطن البصري بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث غريب .

زُنَيْجٌ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: مَا تَقُوْلُ فِى الصَّلَاةِ؟، فَقَالَ: اَتَشَهَّدُ ثُمَّ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ. اَمَا وَاللّٰهِ مَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ .(3: 15)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت کیا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ (یعنی کیا دعا مانگتے ہو) اس نے کہا: میں تشہد پڑھتا ہوں پھر میں یہ دعا مانگتا ہوں۔

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' (اس شخص نے عرض کی) اللہ کی قسم! میں آپ کی طرح اور حضرت معاذ کی طرح (جامع دعا) نہیں مانگتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم بھی اسی کے آس پاس والی مانگتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ وَيَتَعَوَّذَ بِهٖ مِنْ جَوَامِعِ الشَّرِّ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم ہے' وہ اپنے پروردگار سے بھلائی کا مجموعہ مانگے اور شر کے مجموعے سے اس کی پناہ مانگے

869 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، مَا لَا اُحْصِى مِنْ مَّرَّةٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حمادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ،
(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلَهٗ وَآجِلَهٗ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ،وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلَهٗ وَآجِلَهٗ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ

668–قطن، عن جعفر بن سليمان. ورواه البزار في مسنده رقم (3135) عن سليمان بن عبد الله الغيلاني، عن سيار بن حاتم، عن جعفر، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَ قَالَ: لم يروه عن ثابت سوى جعفر . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 10/150 وقال: ورجاله رجال الصحيح، غير سيار بن حاتم وهو وهو ثقة، وسيعيده المصنف برقم (894) و (895) .(1) تحرف في الأصل الى سنان .(2) إسناده صحيح على شرط مسلم، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي البصري الحافظ الحجة. وأخرجه أبوداؤد الطيالسي (1491) ، وأحمد 6/148 و 189 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، وأبو داؤد (1482) في الصلاة: باب الدعاء ، من طريق يزيد بن هارون، ثلاثتهم عن الأسود بن شيبان، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/538 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/199 من طريق الأسود بن شيبان.

869 –إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجة (910) في الإقامة: باب ما يقال في التشهد والصلاة، و (3847) في الدعاء : باب الجوامع من الدعاء ، عن يوسف بن موسى القطان، عن جرير، بهذا الإسناد، وقال البوصيري في الزوائد ورقة 60/1: إسناده صحيح ورجاله ثقات وأشار إلى رواية ابي حبان هذه .وأخرجه أحمد 3/474 عن معاوية بن عمرو، وأبو داؤد (792) في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة من طريق حسين بن علي.

اَعْلَمُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ، وَاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِيْ خَيْرًا .(1: 104)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ تعلیم دی تھی کہ وہ یہ دعا مانگیں: ''اے اللہ! میں تجھ سے ساری بھلائی کی دعا کرتا ہوں' خواہ وہ جلدی ملے یا دیر سے ملے' مجھے اس کا علم ہو یا مجھے اس کا علم نہ ہو اور میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں خواہ وہ جلدی ہو یا دیر سے ہو' خواہ مجھے اس کا علم ہو یا علم نہ ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے تجھ سے مانگی ہے اور ہر اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے' اور میں تجھ سے جنت اور جنت سے قریب کر دینے والے قول اور میں جہنم سے جہنم کے قریب کر دینے والے قول سے پناہ مانگتا ہوں' اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں' تو نے میرے بارے میں جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ بہتر کر دے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَكْرَمِ الْاَشْيَاءِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز چیز ہے

870 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، اَخِي الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ.(1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ النَّجَاةِ مِنَ الْاٰفَاتِ لِمَنْ دَامَ عَلَى الدُّعَاءِ فِيْ اَوْقَاتِهٖ

جو شخص اپنے معمولات میں باقاعدگی سے دعا مانگتا رہے اس کے آفات سے نجات پانے کی اُمید ہونے کا تذکرہ

870- رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 6/134، وابن أبي شيبة 10/264، ومن طريقه ابن ماجة (3846) في الدعاء : باب الجوامع من الدعاء ' وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (96) عن الصلت بن محمد .وصححه الحاكم 1/521-522 ووافقه الذهبي.وأخرجه أبو يعلى في مسنده ورقة (209) / 1.

871 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زُهَيْرٍ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ، فَاِنَّهُ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ (1: 2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دعا کے بارے میں سستی نہ کرو' کیونکہ کوئی بھی شخص دعا کے ہمراہ ہلاکت کا شکار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الْمُوَاظَبَةِ عَلَى الدُّعَاءِ وَالْبِرِّ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے' وہ دعا اور نیکی کو باقاعدگی سے کرتا رہے

872 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ، وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا بِالدُّعَاءِ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ. (3: 42)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ لَمْ يُرِدْ بِهِ عُمُومَهُ، وَذَاكَ اَنَّ الذَّنْبَ لَا يَحْرِمُ الرِّزْقَ الَّذِي رُزِقَ الْعَبْدُ، بَلْ يُكَدِّرُ عَلَيْهِ صَفَاءَهُ اِذَا فَكَّرَ فِي تَعْقِيبِ الْحَالَةِ فِيهِ.

وَدَوَامُ الْمَرْءِ عَلَى الدُّعَاءِ يُطَيِّبُ لَهُ وُرُودَ الْقَضَاءِ، فَكَاَنَّهُ رَدَّهُ لِقِلَّةِ حِسِّهِ بِاَلَمِهِ، وَالْبِرُّ يُطَيِّبُ الْعَيْشَ حَتّٰى كَاَنَّهُ يُزَادُ فِي عُمْرِهِ بِطِيبِ عَيْشِهِ، وَقِلَّةِ تَعَذُّرِ ذٰلِكَ فِي الْاَحْوَالِ

871– إسناده حسن، عمران القطان: وهو ابن داوَر، ويكنى أبا العوام: صدوق يهم، فهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (712) عن عمرو بن مرزوق، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد الطيالسي في مسنده 1/253 بترتيب الساعاتي، ومن طريقه أحمد 2/362، والترمذي (3370) في الدعوات باب ما جاء في فضل الدعاء، وابن ماجة (3829) في الدعاء: باب فضل الدعاء، عن عمران القطان، به، وصححه الحاكم 1/490 ووافقه الذهبي. وأخرجه الترمذي (3370) أيضاً، من طريق ابن مهدي، عن عمران، به. إسناده ضعيف لضعف عمر بن محمد بن صهبان كما تقدم.

872– عبد الله بن أبي الجعد: ذكره المؤلف في الثقات 5/20، وروى عنه اثنان، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/441–442، وأحمد 5/277 و 280 و 282، وابن ماجة (90) في المقدمة: باب في القدر، و (4022) في الفتن، . والطحاوي في مشكل الآثار 4/169، والطبراني في الكبير (1442) وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/60، والبغوي في شرح السنة (3418)، والحاكم 1/493، والقضاعي في مسنده (831) من طرق، عن سفيان بهذا الإسناد. وقال البوصيري في الزوائد ورقة 8/1: وسألت شيخنا أبا الفضل العراقي رحمه الله عن هذا الحديث، فقال: هذا حديث حسن.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(بعض اوقات) کوئی شخص کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے اور تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی کرتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں مذکور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مراد اس کا قوم نہیں ہے۔ یعنی آدمی کے نصیب میں جو رزق لکھا گیا ہے گناہ اس رزق سے محروم نہیں کرتا بلکہ اس کی پاکیزگی کو گدلا کر دیتا ہے۔ جب وہ اس کے بارے میں حالت کی بعد کی صورتحال میں غور وفکر کرتا ہے اور آدمی کا ہمیشہ دعا کرتے رہنا۔ اس کے لئے تقدیر کے فیصلے کو قابل قبول بنا دیتا ہے۔ گویا وہ اس کی تکلیف کو کم محسوس کرتے ہوئے اس کو پرے کر دیتا ہے اور نیکی آدمی کی زندگی کو پاکیزہ کر دیتی ہے یہاں تک کہ اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس کی زندگی کے آرام کی وجہ سے اس کی عمر میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور عام طور پر یہ چیزیں بہت کم پائی جاتی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا دَعَا اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِنِيَّةٍ صَحِيحَةٍ وَّعَمَلٍ مُخْلِصٍ قَدْ يُسْتَجَابُ لَهُ دُعَاؤُهُ، وَاِنْ كَانَ الشَّيْءُ الْمَسْؤُولُ مُعْجِزَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اللہ تعالیٰ سے صحیح نیت کے ساتھ اور خالص عمل کے ساتھ دعا مانگتا رہے تو اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے اگرچہ وہ مانگی ہوئی چیز معجزہ ہو (یعنی عام عادت کے خلاف ہو)

873 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَهُ سَاحِرٌ، فَلَمَّا كَبِرَ، قَالَ لِلْمَلِكِ: اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ، فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمُهُ السِّحْرَ، فَبَعَثَ لَهُ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ، فَكَانَ فِيْ طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ، فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ وَاَعْجَبَهُ، فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ، وَاِذَا رَجَعَ مِنْ عِنْدِ السَّاحِرِ قَعَدَ اِلَى الرَّاهِبِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ، فَاِذَا اَتَى اَهْلَهُ ضَرَبُوهُ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ، فَقَالَ لَهُ: اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ: حَبَسَنِيْ اَهْلِي، وَاِذَا خَشِيتَ اَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ، فَقَالَ: الْيَوْمَ اَعْلَمُ: الرَّاهِبُ اَفْضَلُ اَمِ السَّاحِرُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ

873- إسناده صحيح، وأخرجه مسلم (3005) في الزهد: باب قصة أصحاب الأخدود والساحر والراهب والغلام، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد.

فَـاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا، وَمَضَى النَّاسُ، فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اَیْ بُنَـیَّ، اَنْـتَ الْيَـوْمَ اَفْـضَـلُ مِـنِّـیْ ، وَاِنَّكَ سَتُبْتَـلٰـى، فَـاِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَیَّ، فَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ، وَيُدَاوِیْ سَائِرَ الْاَدْوَاءِ، فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ ، كَانَ قَدْ عَمِيَ، فَاَتَى الْغُلَامَ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ، فَقَالَ: مَا هَـاهُـنَـا لَكَ اَجْـمَـعُ اِنْ اَنْـتَ شَـفَيْتَـنِی، قَالَ: اِنِّیْ لَا اَشْفِیْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِی اللّٰهُ، فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَـفَاكَ، فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ، فَاَتَى الْمَلِكَ يَمْشِی يَجْلِسُ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ، فَقَالَ الْمَلِكُ: فُلَانُ مَنْ رَدَّ عَـلَيْكَ بَـصَـرَكَ؟، قَـالَ: رَبِّی، قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِی؟، قَالَ: رَبِّی وَرَبُّكَ وَاحِدٌ، فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْـغُلَامِ، فَـجِـیْءَ بِـالْـغُلَامِ، فَـقَـالَ لَـهُ الْـمَـلِكُ: اَیْ بُنَیَّ، قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَـفْـعَـلُ؟، قَـالَ: اِنِّـیْ لَا اَشْفِیْ اَحَدًا، اِنَّمَا يَشْفِی اللّٰهُ، فَاَخَذَهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ، فَجِیْءَ بِـالـرَّاهِـبِ، فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ، فَاَبٰی، فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ، فَشُقَّ بِهٖ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِیْءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ، فَقِيلَ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ، فَاَبٰی، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ، فَشَقَّهُ بِهٖ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِیْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰی، فَدَفَعَهُ اِلٰی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰـى جَبَـلِ كَـذَا وَكَـذَا، فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ، فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ، فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَاِلَّا فَاطْرَحُوهُ، فَذَهَبُوْا بِهٖ فَـصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَسَقَطُوا، وَجَاءَ يَمْشِی اِلَى الْمَلِكِ، فَـقَـالَ لَـهُ الْـمَـلِكُ: مَـا فَـعَـلَ اَصْـحَـابُكَ؟، قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ، فَدَفَعَهُ اِلٰی قَوْمٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ، فَـاحْـمِـلُـوْهُ فِـیْ قُرْقُوْرٍ ، فَوَسِّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ، فَلَجِّجُوا بِهٖ، فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَاِلَّا فَاقْذِفُوهُ، فَذَهَبُوْا بِهٖ، فَقَالَ: اَلـلّٰهُـمَّ اكْـفِـنِيهِـمْ بِـمَـا شِـئْـتَ، فَـانْكَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ ، وَجَاءَ يَمْشِی اِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْـحَـابُكَ؟، قَـالَ: كَـفَـانِيهِمُ اللّٰهُ، فَقَالَ لِلْمَلِكِ: وَاِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِیْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟، قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ، وَتَصْلُبُنِیْ عَلٰی جِذْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِكَ ، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِیْ كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِی، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِی، فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ، ثُـمَّ صَـلَبَـهُ عَـلٰـى جِـذْعٍ، ثُـمَّ اَخَـذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِیْ كَبِدِ قَوْسِهٖ، ثُمَّ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ، فَوَقَعَ السَّهْمُ فِیْ صُدْغِهٖ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِیْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، اٰمَـنَّـا بِـرَبِّ الْـغُلَامِ، ثَلَاثًـا، فَـاُتِیَ الْمَلِكُ، فَقِيلَ لَهُ: اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ، قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ، قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ، فَاَمَرَ بِالْاُخْدُودِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ، وَاَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَحْمُوْهُ ، فَفَعَلُوْا حَتّٰـى جَـاءَتِ امْـرَاَةٌ وَمَـعَهَـا صَـبِـیٌّ لَهَا، فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا اُمَّهِ اصْبِرِی، فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ.(3: 6)

ﷺ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اس کا ایک جادوگر

تھا۔ جب وہ عمر رسیدہ ہو گیا' تو اس نے بادشاہ سے کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں تم میرے پاس کسی لڑکے کو بھیجو تا کہ میں اسے جادو کی تعلیم دوں' تو بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکے کو بھیجا تا کہ وہ اسے تعلیم دینا شروع کرے ابھی وہ لڑکا راستے میں جا رہا تھا کہ وہاں سے ایک راہب کا گزر ہوا وہ اس کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی بات چیت سننے لگا اس کو اس کی باتیں اچھی لگیں جب وہ جادوگر کے پاس آیا' تو جادوگر نے اسے مارا جب وہ جادوگر کے پاس سے واپس آیا' تو راہب کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی بات چیت سننے لگا۔ جب وہ اپنے گھر آیا' تو گھر والوں نے اسے مارا اس نے اس بات کی شکایت راہب سے کی' تو راہب نے کہا: جب تمہیں جادوگر سے اندیشہ ہو' تو تم کہنا مجھے گھر والوں نے نہیں آنے دیا تھا اور جب تمہیں گھر والوں سے اندیشہ ہو' تو تم کہنا جادوگر نے مجھے روک لیا تھا۔ اسی طرح ہوتا رہا اسی دوران ایک مرتبہ اس لڑکے کا گزر ایک بڑے جانور کے پاس سے ہوا جس نے لوگوں کو گزرنے سے روکا ہوا تھا۔ اس لڑکے نے سوچا آج یہ بات میں جان لوں گا کہ راہب فضیلت رکھتا ہے یا جادوگر؟ اس نے ایک پتھر لیا اور پھر کہا: اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک جادوگر کے معاملے سے زیادہ پسندیدہ ہے' تو اس جانور کو مار دے تا کہ لوگ وہاں سے گزر جائیں پھر اس نے وہ پتھر اس جانور کو مار کر قتل کر دیا' تو لوگ وہاں سے گزر گئے۔ وہ راہب کے پاس آیا اور اسے اس بارے میں بتایا' تو راہب نے اسے کہا: اے میرے بیٹے آج تم مجھ سے زیادہ فضیلت رکھتے ہو عنقریب تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا اگر تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا جائے' تو تم میری طرف کسی کی رہنمائی نہ کرنا پھر وہ لڑکا پیدائشی نابینا لوگوں اور برص کے شکار لوگوں کو ٹھیک کرنے لگا۔ وہ تمام بیماریوں کی دوا دینے لگا (یعنی انہیں ٹھیک کرنے لگا) بادشاہ کے ایک مصاحب کو اس کے بارے میں پتہ چلا جو نابینا ہو چکا تھا۔ وہ بہت سے تحائف کے ہمراہ اس لڑکے کے پاس آیا اور بولا: اگر تم نے مجھے شفا دیدی' تو یہ سب کچھ تمہیں مل جائے گا۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا' تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے' اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ' تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا۔ وہ تمہیں شفا دے گا' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی پھر وہ بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے ہاں پہلے کی طرح آیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا: فلاں شخص تمہاری بینائی کیسے واپس آئی اس نے جواب دیا: میرے پروردگار نے واپس کی ہے۔ بادشاہ نے دریافت کیا: کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی پروردگار ہے۔ اس نے کہا: میرا اور تمہارا پروردگار ایک ہے۔ اس کے بعد بادشاہ اس شخص کو تکلیف پہنچاتا رہا' یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کے بارے میں رہنمائی کر دی پھر اس لڑکے کو لایا گیا' تو بادشاہ نے اس سے کہا: اے لڑکے اب تمہارا جادو اس مقام تک پہنچ گیا ہے کہ تم پیدائشی نابینا اور برص کے شکار اور فلاں فلاں شخص کو ٹھیک کر دیتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا: میں کسی کو ٹھیک نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو پکڑا وہ اسے مسلسل تکلیف پہنچاتا رہا' یہاں تک کہ اس نے راہب کی طرف رہنمائی کر دی۔ اس راہب کو لایا گیا' اس سے یہ کہا گیا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ اس راہب نے اس بات کو نہیں مانا' تو پھر ایک ''آرا'' لایا گیا وہ ''آرا'' اس کے سر کے درمیان میں رکھا گیا اور اسے چیر دیا گیا' یہاں تک کہ اس کا جسم دو حصوں میں تقسیم ہو گیا پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا۔ اسے کہا گیا تم اپنے دین سے پھر جاؤ' لیکن اس نے یہ بات نہیں مانی' تو وہی آرا اس کے سر کے درمیان میں رکھا گیا اسے بھی چیر کر دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور اسے کہا گیا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ اس لڑکے نے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو ساتھیوں کے سپرد کیا اور کہا

اسے لے کرفلاں فلاں پہاڑ کی طرف جاؤ اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ جاؤ جب تم پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤ اگر یہ اپنے دین سے رجوع کر لے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے نیچے پھینک دینا۔ وہ لوگ اسے ساتھ لے کر گئے اسے ساتھ لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اس لڑکے نے دعا کی اے اللہ' تو ان لوگوں کے حوالے سے جیسے چاہے میرے لئے کافی ہو جا' تو پہاڑ کانپنے لگا اور وہ لوگ نیچے گر گئے۔ وہ لڑکا چلتا ہوا پھر بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے ساتھیوں کا کیا بنا۔ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں میرے لئے کافی ہے۔ بادشاہ نے اسے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ سپرد کیا اور کہا اسے ساتھ لے کر جاؤ اسے کشتی میں بٹھاؤ اور اس کو لے جا کر سمندر کے درمیان میں لے جاؤ وہاں اگر یہ اپنے دین سے رجوع کر لے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے دریا میں ڈال دینا وہ اسے ساتھ لے کر گئے' تو لڑکے نے کہا: اے اللہ' تو ان لوگوں کے مقابلے میں جیسے چاہے میرے لئے کفایت کر لے' تو ان لوگوں کی کشتی الٹ گئی (باقی سب لوگ ڈوب گئے) وہ لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے ساتھیوں کا کیا بنا۔ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں میرے لئے کافی ہو گیا' تو اس نے بادشاہ سے کہا تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک تم وہ کام نہیں کرو گے' جس کی میں تمہیں ہدایت کروں گا۔ بادشاہ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے اس نے کہا: تم لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو پھر مجھے کھجور کے درخت پر صلیب پر لٹکاؤ پھر اپنے ترکش میں سے ایک تیر لو' پھر اس تیر کو کمان میں لگاؤ اور پھر یہ کہو اس لڑکے کے پروردگار اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں یہ تیر چلانے لگا ہوں) پھر وہ تیر مجھے مار دینا جب تم ایسا کرو گے' تو تم مجھے قتل کر دو گے۔ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اس لڑکے کو کھجور کے درخت پر لٹکایا پھر اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان میں رکھا اور یہ کہا اس لڑکے کے پروردگار اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں تیر چلانے لگا ہوں) پھر بادشاہ نے اسے تیر مارا وہ تیر اس کی کنپٹی پر لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ تیر کی جگہ رکھا اور انتقال کر گیا۔ لوگوں نے کہا: ہم اس لڑکے کے پروردگار پر ایمان لے آتے ہیں۔ ہم ایمان لے آتے ہیں۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔ (مصاحبین) نے بادشاہ کو آ کر بتایا کہ تم نے اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ تم جس چیز سے بچنا چاہ رہے تھے وہی صورت حال سامنے آ گئی ہے۔ وہ ایمان لے آئے ہیں' تو بادشاہ کے حکم کے تحت مختلف جگہ پر گڑھے کھودے گئے۔ ان میں آگ جلائی گئی بادشاہ نے حکم دیا جو شخص اپنے دین سے رجوع نہیں کرے گا تم لوگ اسے جلا دو ان لوگوں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا' وہ آگ میں کودنے سے ہچکچائی تو لڑکے نے کہا: امی جان آپ صبر سے کام لیجئے۔ آپ حق پر ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ تُسْتَجَابُ لَهٗ لَا مَحَالَةَ، وَاِنْ اَتٰى عَلَيْهَا الْبُرْهَةُ مِنَ الدَّهْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مظلوم کی دعا ضرور مستجاب ہوتی ہے' اگرچہ اس کا اثر ظاہر ہونے میں کچھ وقت لگ جائے

874 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ رَوَاحَةَ الْمَنْبِجِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُدِلَّةِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ، وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَعِزَّتِي لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ. (1: 87)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْمُدِلَّةِ اِسْمُهُ: عُبَيْدُ اللّٰهِ مَدِيْنِيٌّ، ثِقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی بددعا بادلوں کے اوپر اٹھائی جاتی ہے اور (اس کے لیے) آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار یہ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم ہے میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ تھوڑی دیر بعد کروں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالمدلہ کا نام عبیداللہ مدینی ہے یہ ثقہ ہیں۔

875 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَّعْرُوْفِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ. (1: 87)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ اَمْرٌ بِاتِّقَاءِ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، مُرَادُهُ الزَّجْرُ عَمَّا تَوَلَّدَ ذٰلِكَ الدُّعَاءُ مِنْهُ، وَهُوَ الظُّلْمُ، فَزَجَرَ عَنِ الشَّيْءِ بِالْاَمْرِ بِمُجَانَبَةِ مَا تَوَلَّدَ مِنْهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی بددعا سے بچو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''مظلوم کی بددعا سے بچو'' یہاں آپ نے مظلوم کی بددعا سے بچنے کا حکم دیا ہے' لیکن اس سے مراد اس چیز سے رُکنا ہے' جس کے نتیجے میں یہ بددعا سامنے آتی ہے' اور وہ چیز ظلم ہے۔ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے رُکنے کے حکم کے ذریعے اس سے الگ رہنے کا حکم دیا ہے' جس کے نتیجے میں وہ چیز سامنے آئی ہے۔

874- وانظر فتح الباری 8/698، وتفسير ابن كثير .4/494'وأخرجه عبد الرزاق (9751) ومن طريقه الترمذی (3340) والطبرانی (7319) عن معمر، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صهيب .وأخرجه أحمد 6/17، 18، والطبرانی فی الكبير (7320)، والنسائی فی الكبرى كما فی التحفة 4/198 من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد 874.-وأخرجه أحمد 2/304-305 عن أبی كامل وأبی النضر، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/445، وابن ماجة (1752) فی الصيام: باب الصائم لا ترد دعوته، من طريق وكيع، والترمذی (3598) فی الدعوات: باب فی العفو والعافية، من طريق عبد الله بن نمير، والبغوی فی شرح السنة (139) من طريق عُبيد الله بن موسى،

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الدُّعَاءِ رَفْعُ الْيَدَيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرے

876 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا. (3: 67)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارا پروردگار زندہ اور معزز ہے وہ اپنے بندے سے حیاء کرتا ہے کہ جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ اس کی بارگاہ میں بلند کرے تو وہ انہیں خالی لوٹا دے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ الدُّعَاءِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ بلند کرلے

877 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ الْاَنْطَاكِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

875- إسناده صحيح، معروف بن سويد، وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات . 876- حديث قوى، جعفر بن ميمون فيه خلاف، وحديثه يصلح للمتابعة، وهذا منها، وباقي رجاله ثقات . وأخرجة الترمذى (3556) فى الدعوات، وحسنه: عن محمد بن بشار وابن ماجه

876- (3865) فى الدعاء : باب رفع اليدين فى الدعاء ، عن بكر بن خلف، كلاهما عن ابن أبى عدى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (1488) فى الصلاة: باب الدعاء ومن طريقه البيهقى فى الأسماء والصفات ص 90، من طريق عيسى بن يونس . والطبرانى (6148) من طريق أبى أسامة، كلاهما عن جعفر بن ميمون، به. وأخرجه البغوى فى شرح السنة (1385) من طريق أبى حاتم محمد بن إدريس، حدثنا الأنصارى، حدثنى أبو المعلى، حدثنا أبو عثمان النهدى، قال سمعت سلمان الفارسى يقول: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وسيرد من طريق سليمان التيمى عن أبى عثمان النهدى برقم (880) .

877- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 3/209 عن سليمان بن داوُد، و3/216 عن عبد الصمد، و3/259 عن أسود بن عامر، وابنُ أبى شيبة 10/379 ومن طريقه مسلم (895) فى الاستسقاء : باب رفع اليدين فى الدعاء فى الاستسقاء . وعلقه البخارى (1030) فى الاستسقاء باب رفع الناس أيديهم مع الامام فى الاستسقاء ، و (6341) فى الدعوات: باب رفع الأيدى فى الدعاء . قال الحافظ: وصله أبو نعيم فى المستخرج. وانظر تغليق التعليق 2/393، 394، و 5/146.

الزَّوْرَاءِ، قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِي، رَافِعًا كَفَّيْهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهُ، مُقْبِلًا بِبَاطِنِ كَفِّهِ اِلٰى وَجْهِهِ (5: 12)

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ''اجارزیت'' کے قریب دیکھا جو ''زوراء'' کے قریب ہے۔ بارش کے نزول کی دعا مانگتے ہوئے دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے اور بارش کے نزول کی دعا مانگ رہے تھے۔ آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں بلند کی ہوئی تھیں' لیکن آپ نے انہیں سر سے اونچا نہیں اٹھایا تھا۔ آپ نے ہتھیلی کا رخ اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

ذِكْرُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِلرَّافِعِ يَدَيْهِ اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا

اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگنے والے کی دعا کے مستجاب ہونے کا تذکرہ

880 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْعَبْدِ اَنْ يَّرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ. (2:1)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حیا کرتا ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ اللہ کی بارگاہ میں اٹھائے اور وہ انہیں نامراد واپس کر دے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ مَنْ رَفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اِذَا لَمْ يَدْعُ بِمَعْصِيَةٍ اَوْ يَسْتَعْجِلِ الْاِجَابَةَ، فَيَتْرُكُ الدُّعَاءَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص پروردگار کی بارگاہ میں دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتا ہے

اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرتا ہے' جبکہ وہ معصیت کے لئے دعا نہ مانگے اور قبولیت کا اثر جلدی ظاہر ہونے کا طلب گار ہوتے ہوئے (اثر ظاہر نہ ہونے کی صورت میں) دعا کو ترک نہ کر دے

881 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

880- إسناده جيد وأخرجه الطبراني (6130) من طريق العباس بن حمدان الحنفي، عن جميل بن الحسن، به . وأخرجه أحمد 5/438 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن الزبرقان، به وصححه الحاكم 1/497، ووافقه الذهبي، وجود إسناده الحافظ في الفتح 11/143. وتقدم برقم (876) من طريق جعفر بن ميمون عن أبي عثمان.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ، أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟، قَالَ: (يَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدْ دَعَوتُ و) قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي، فَيَنْحَسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيَتْرُكُ الدُّعَاءَ. (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کی دعا مسلسل قبول ہوتی رہتی ہے' جب تک وہ کسی گناہ' یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہیں کرتا وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! جلد بازی کا مظاہرہ کرنے سے کیا مراد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ کہے کہ میں نے دعا مانگی میری دعا قبول نہیں ہوئی' تو ایسی صورت میں وہ بددل ہو کر دعا مانگا ترک کر دے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِشَارَةِ لِلْمَرْءِ بِإِصْبَعِهِ عِنْدَ إِرَادَتِهِ الدُّعَاءَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے انگلی کے ذریعے اشارہ کرنے کی صفت کا تذکرہ

882 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ

(متن حدیث): أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهِ كَذَا، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ لِلسَّبْحَةِ (5: 12)

حضرت عمارہ بن رویبہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو قبیح کر دے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے یہ بات کہی۔

881- إسناده قوي على شرط مسلم، معاوية بن صالح صدوق له أوهام، وباقي رجاله ثقات.وأخرجه مسلم (2735) (92) في الذكر . باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل، والبخاري في الأدب المفرد برقم (655) والبيهقي في السنن 3/353، من طريق ابن وهب بهذا الإسناد .وأخرجه البغوي في شرح السنة (1390) من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، به. وسيعيده المؤلف من طريق ابن وهب برقم (976) .وسيورده المؤلف أيضاً من طريق مالك برقم (975) ويأتي تخريجه عنده.

882- إسناده صحيح، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/147-148، ومن طريقه أخرجه مسلم (874) في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة.وأخرجه أحمد 4/135، والنسائي 3/108 في الجمعة: باب الإشارة في الخطبة، وفي الكبرى كما في التحفة 7/486، والدارمي 1/366 في الصلاة: باب كيف يشير الأمام في الخطبة، من طرق عن سفيان، عن حصين، به . وأخرجه أحمد 4/136 من طريق زهير، و 4/261 من طريق ابن فضيل، وأبو داود (1104) في الصلاة: باب رفع اليدين على المنبر، من طريق زائدة، والدارمي 1/366 من طريق أبي زبيد، جميعهم عن حصين، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَرَادَ الْاِشَارَةَ فِي الدُّعَاءِ يَجِبُ اَنْ يُّشِيرَ بِالسَّبَّابَةِ الْيُمْنَى بَعْدَ اَنْ يَّحْنِيَهَا قَلِيلًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی دعا کے دوران اشارہ کرنے کا ارادہ کرے

تو یہ بات لازم ہے وہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے اور اسے تھوڑا سا جھکا دے

883 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ عَلٰى مِنْبَرٍ وَّلَا غَيْرِهٖ، وَلٰكِنْ رَاَيْتُهٗ يَقُوْلُ هٰكَذَا

وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: بِاُصْبُعِهٖ السَّبَّابَةِ مِنْ يَّدِهِ الْيُمْنَى يُقَوِّسُهَا . (5: 12)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی منبر پر یا منبر کے علاوہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں نے آپ کو صرف اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابوسعید نامی راوی نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور اسے تھوڑا سا خمیدہ کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِشَارَةِ فِي الدُّعَاءِ بِالْاُصْبُعَيْنِ

دعا کے دوران دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

884 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

883- حديث صحيح بشواهده، عبد الرحمٰن بن معاوية: هو ابن الحويرث الأنصاري الزرقي، سيّىء الحفظ، وباقي رجاله ثقات وابن أبي ذباب هو: عبد الله بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن سعد، وهو في مسند أبي يعلى الورقة 353، وأخرجه أبو داوُد (1105) في الصلاة: باب رفع اليدين على المنبر، والطبراني في الكبير (6023) من طريق مسدد، عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/337 من طريق ربعي بن إبراهيم، عن عبد الرحمٰن بن إسحاق، به. وصححه الحاكم 1/536، ووافقه الذهبي، وأورده الهيثمي في المجمع 10/167، واقتصر في نسبته إلى أحمد، وأعله بعبد الرحمٰن بن إسحاق ويشهد له حديث عمارة بن رُوَيبة (882) المتقدم، وحديث أبي هريرة (884) الآتي.

884- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح، خلا شيخ ابن حبان، فإنه ثقة، وعبد الله ابن عمر هو ابن محمد بن أبان الأموي الكوفي الملقب بمشكدانة. وأخرجه الترمذي (3557) في الدعوات، والنسائي 3/38 في السهو: باب النهي عن الإشارة بأصبعين، عن محمد بن بشار، وهو في، المستدرك 1/536. وهذا الرجل هو سعد كما صرح به أبو هريرة عند ابن أبي شيبة 10/381

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا یَدْعُوْ بِاُصْبُعَیْهِ جَمِیْعًا فَنَهَاهُ وَقَالَ بِاِحْدَاهُمَا، بِالْیُمْنٰی . (2: 24)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِیْهِ اَنَّ الْاِشَارَةَ بِالْاُصْبُعَیْنِ لِیَكُوْنَ اِلَی الْاِثْنَیْنِ، وَالْقَوْمُ عَهْدُهُمْ كَانَ قَرِیْبًا بِعِبَادَةِ الْاَصْنَامِ وَالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ، فَمِنْ اَجْلِهِمَا اَمَرَ بِالْاِشَارَةِ بِاُصْبُعٍ وَّاحِدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دو انگلیوں کے ذریعے دعا مانگتے دیکھا اور ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کرنے کے لئے کہا جو دائیں ہاتھ کی ہوتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں بات کی طرف اشارہ پوشیدہ ہے' دو انگلیوں کے ذریعے دو چیزوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے' اور وہ لوگ کیونکہ بتوں کی عبادت اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے زمانے کے قریب تھے۔ اس لئے انہیں ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِخَارَةِ اِذَا اَرَادَ الْمَرْءُ اَمْرًا قَبْلَ الدُّخُوْلِ عَلَیْهِ

جب آدمی کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے' تو اسے شروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنے کے حکم کا تذکرہ

885 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عِیسَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَمْرًا فَلْیَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِیْ یُرِیْدُ خَیْرًا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِی، فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِ، وَاِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِیْ یُرِیْدُ شَرًّا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِی، فَاصْرِفْهُ عَنِّی، ثُمَّ اقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ اَیْنَمَا كَانَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . (1: 104)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

885- إسناده حسن، عيسى بن عبد الله بن مالك، وثقه المؤلف، وروى عنه جمع،وباقي رجاله ثقات، وأخرجه البزار (3185) 4/56 من طريق عبيد الله بن سعد بن إبراهيم، عن يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد .وأورده السيوطي في الجامع الكبير 1/38، وزاد نسبته الى أبي يعلى، والبيهقي في الشعب، والضياء في المختارة.وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/281 وقال: رواه أبو يعلى، ورجاله موثقون، ورواه الطبراني في الأوسط بنحوه وما عزاه الهيثمي للبزار.

''جب کوئی شخص کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے' تو وہ یہ دعا مانگے''۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے مطابق بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں تیری قدرت کے مطابق تجھ سے طاقت طلب کرتا ہوں میں تیرے عظیم فضل کی دعا کرتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ معاملہ ایسے' ایسے' ہے۔ یہاں آدمی اس کام کا نام لے جو وہ کرنا چاہتا ہے' اگر یہ میرے لئے میرے دین میری زندگی اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے' تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے اور میری مدد کر اور اگر یہ معاملہ' یہاں آدمی کام کا نام لے' میری زندگی اور میرے دین' میرے حق میں برا ہے' تو مجھے اس سے پھیر دے اور مجھے بھلائی کی قدرت عطا کر' وہ جہاں کہیں بھی ہو' تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

886 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ طِلْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُفَضَّلِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَمْرًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا خَيْرًا لِىْ فِىْ دِيْنِى، وَخَيْرًا لِىْ فِىْ مَعِيشَتِى، وَخَيْرًا لِىْ فِىْ عَاقِبَةِ اَمْرِى، فَاقْدُرْهُ لِىْ وَبَارِكْ لِىْ فِيْهِ، وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِى، فَاقْدُرْ لِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كَانَ، وَرَضِّنِىْ بِقَدَرِكَ . (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْمُفَضَّلِ اِسْمُهُ: شِبْلُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مُسْتَقِيمُ الْاَمْرِ فِى الْحَدِيْثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے علم طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے مطابق تجھ سے مدد مانگتا ہوں تیرے عظیم فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک' تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا' تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا' تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ معاملہ میرے دین کے حق میں میرے لئے بہتر ہے۔ زندگی کے حق میں میرے لئے بہتر ہے۔ آخرت کے حق میں میرے لئے بہتر ہے' تو اسے میرے لئے مقدر کر دے میرے لئے اس میں برکت پیدا کر دے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ میرے لئے بہتر ہے' تو بہتر والے

معاملے کو میرے لئے مقدر کر دے وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اپنے فیصلے سے راضی کر دے"۔

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: ابومفضل بیان کرتے ہیں: مفضل نامی راوی کا نام شبل بن علا بن حاکم ہے اور یہ حدیث میں مستقیم الامر ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالمفضل کا نام شبل بن العلاء بن عبدالرحمٰن ہے اور یہ حدیث میں مستقیم الامر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِدُعَاءِ الْاِسْتِخَارَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَمْرًا اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ بَعْدَ رُكُوعِ رَكْعَتَيْنِ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کوئی کام کرنا چاہتا ہوا سے استخارہ کی شکل میں جس دعا کا حکم دیا گیا ہے اس کا حکم دو رکعات ادا کرنے کے بعد ہے' جو فرض نماز کے علاوہ ہو

887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ الْمَوَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِیْ فِیْ دِيْنِی، وَمَعَاشِی، وَعَاقِبَةِ اَمْرِی، فَقَدِّرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ وَبَارِكْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَادِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَرَضِّنِیْ بِهٖ. (1: 104)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ فرماتے تھے۔

"جب بھی کوئی شخص کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرے' تو پہلے دو رکعات نفل ادا کرے پھر وہ یہ دعا مانگے"۔

"اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے صلاحیت

887- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (1162) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، والترمذي (480) في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستخارة، والنسائي 6/80 في النكاح: باب كيف الاستخارة، وفي عمل اليوم والليلة (498)، عن قتيبة بن سعيد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/344، والبخاري (6382) في الدعوات: باب الدعاء عند الاستخارة، و (7390) في التوحيد: باب (قل هو القادر) وفي الأدب المفرد (293) وأبو داؤد (1538) في الصلاة، وابن ماجة (1383) في الاقامة: باب ما جاء في صلاة الاستخارة، والبيهقي في السنن 3/52، وفي الأسماء والصفات عن 124، 125، من طُرُق عن عبد الرحمٰن.

معاملے کو میرے لئے مقدر کردے وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اپنے فیصلے سے راضی کردے''۔

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: ابومفضل بیان کرتے ہیں: مفضل نامی راوی کا نام شبل بن علا بن حاکم ہے اور یہ حدیث میں مستقیم الامر ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالمفضل کا نام شبل بن العلاء بن عبدالرحمٰن ہے اور یہ حدیث میں مستقیم الامر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِدُعَاءِ الْاِسْتِخَارَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَمْرًا اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ بَعْدَ رُكُوعِ رَكْعَتَيْنِ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کوئی کام کرنا چاہتا ہو اسے استخارہ کی شکل میں جس دعا کا حکم دیا گیا ہے اس کا حکم دو رکعات ادا کرنے کے بعد ہے' جو فرض نماز کے علاوہ ہو

887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ اَمْرِي، فَقَدِّرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَبَارِكْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَرَضِّنِيْ بِهٖ . (1: 104)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ فرماتے تھے۔

''جب بھی کوئی شخص کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرے' تو پہلے دو رکعات نفل ادا کرے پھر وہ یہ دعا مانگے''۔

''اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے صلاحیت

887- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (1162) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، والترمذي (480) في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستخارة، والنسائي 6/80 في النكاح: باب كيف الاستخارة، وفي عمل اليوم والليلة (498)، عن قتيبة بن سعيد بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/344، والبخاري (6382) في الدعوات: باب الدعاء عند الاستخارة، و (7390) في التوحيد: باب (قل هو القادر) وفي الأدب المفرد (293) وأبو داؤد (1538) في الصلاة، وابن ماجة (1383) في الاقامة: باب ما جاء في صلاة الاستخارة، والبيهقي في السنن 3/52، وفي الأسماء والصفات عن 124، 125، من طُرُق عن عبد الرحمٰن.

طلب کرتا ہوں تیرے عظیم فضل کا تجھ سے سوال طلب کرتا ہوں' تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا' تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا' تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے' تو یہ کام' یہاں وہ اس کام کا نام لے میرے دین میری زندگی اور میرے حق میں آخرت کے حوالے سے بہتر ہے۔ تو اسے میرے لئے مقدر کر دے۔ اسے میرے لئے آسان کر دے اس میں برکت رکھ دے اور اگر یہ میرے دین میری آخرت میری زندگی اور میری عاقبت کے حوالے سے میرے حق میں برا ہے' تو پھر اسے مجھ سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی کو مقدر کر دے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اس سے راضی کر دے''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ اَوَّلَ مَا يَرَاهُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی پہلی کا چاند پہلی مرتبہ دیکھے تو وہ کیا پڑھے؟

888 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ عَمِّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا نُحِبُّ وَتَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ .(5: 12)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! تو اسے ہم پر امن و امان' سلامتی اور اسلام کے ہمراہ طلوع کر دے اور اس چیز کے ہمراہ جسے تو پسند کرتا ہو' جس سے' تو راضی ہو (اے چاند!) ہمارا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِكْثَارِ فِي السُّؤَالِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ دُعَائِهِ، وَتَرْكِ الْاِقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِيْلِ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی دعا کے دوران اپنے پروردگار سے مانگتے ہوئے کثرت کا سوال کرے اور اس سے تھوڑی چیز مانگنے پر اکتفاء کرنے کو ترک کرے

889 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ

888- حديث صحيح لغيره، عبد الرحمٰن بن عثمان: قال الذهبي: مقل، ضعفه أبو حاتم الرازي، وأما ابن حبان، فذكره في الثقات، وأبوه عثمان بن إبراهيم روى عنه غير واحد، ووثقه المؤلف، وقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: شيخ يكتب حديثه، روى عنه انه أحاديث منكرة، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الدارمي 2/3، 4 في الصوم، والطبراني (1330) عن طريق سعيد بن سليمان الواسطي بهذا الإسناد، وسقط من سند الطبراني المطبوع عبد الرحمٰن بن عثمان. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/139، وقال: رواه الطبراني، وفيه عثمان بن إبراهيم الحاطبي، وفيه ضعف، وبقية رجاله ثقات .

الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا سَاَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ، فَاِنَّهُ يَسْاَلُ رَبَّهُ . (1: 2)

سیّدہ عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی شخص کچھ مانگے' تو کثرت سے مانگے کیوں کہ وہ اپنے پروردگار سے سوال کررہا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ رَبَّهُ فِي الْاَحْوَالِ مِنَ الْعِبَادَةِ الَّتِيْ يَتَقَرَّبُ بِهَا اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا مختلف اوقات میں اپنے پروردگار سے دعا مانگنا اس عبادت کا حصہ ہے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے

890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ يُّسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ، اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ) . (غافر: 60). (1: 2)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعا ہی عبادت ہے'' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر اختیار کرتے ہیں۔

889- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو أحمد الزبيرى، اسمه: محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمر الأسدى، وقد تابعه عليه عبد الله بن موسى -وهو من رجال الشيخين- عبد عبد بن حميد فى المنتخب من المسند ورقة 193/1، بلفظ: إذا تمنى أحدكم فليستكثر، فإنما يسأل ربه عز وجل وذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد 10/150 وقال: رواه الطبرانى فى الأوسط، ورجاله رجال الصحيح وانظر حديث أبى هريرة الآتى برقم (896).

890- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير يسيع ويقال: أسيع بن معدان الحضرمى، وهو ثقة، وأبو خيثمة . هو زهير بن حرب، وجرير هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وذر هو: ابن عبد الله المُرهبى. وأخرجه أحمد 4/267، والترمذى (3247) فى التفسير: باب ومن سورة غافر، والحاكم 1/490، 491، وصححه ووافقه الذهبى، والبغوى فى شرح السنة (1384)، من طريق سفيان عن منصور، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حسن صحيح. وأخرجه الطيالسى (801)، وأبو داوُد (1479) فى الصلاة: باب الدعاء، والبخارى فى الأدب المفرد (714)، من طريق شعبة، عن منصور، به، وصححه الحاكم 1/491، ووافقه الذهبى. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/200، وأحمد 4/267 و 271 و 276، والترمذى (3372) فى الدعوات: باب ما جاء فى فضل الدعاء، وابن ماجة (3828) فى الدعاء: باب فضل الدعاء، والطبرى فى التفسير 24/78، والنسائى فى الكبرى 9/30 كما فى التحفة، وأبو نعيم فى حلية الأولياء 8/120، من طرق عن الأعمش، عن ذر، به.

وہ عنقریب رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوگے''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا دَعَا الْمَرْءُ بِهٖ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا اَجَابَهٗ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی اس کے ہمراہ اپنے پروردگار سے دعا مانگتا ہے تو پروردگار اس کی دعا کو قبول کرتا ہے

891 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ، الْاَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰهَ بِالِاسْمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى، وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ . (1: 2)

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اے اللہ! ''میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک میں تجھے اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ایک ہے' صمد ہے' جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اسے (کسی سے) جنم دیا گیا اور جس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم کے ذریعے دعا مانگ لی ہے' جب اس کے وسیلے سے مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور دعا کی جائے' تو اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ بِمَا وَصَفْنَا اِنَّمَا هُوَ دُعَاؤُهٗ بِاسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ لَا يَخِيبُ مَنْ سَاَلَ رَبَّهٗ بِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے دعا کی جو صفت بیان کی ہے آدمی جب اس کے ذریعے دعا مانگتا ہے' تو یہ اسم اعظم کے ذریعہ دعا ہوتی ہے' جو شخص اس اسم اعظم کے ہمراہ اپنے پروردگار سے

891- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال البخاري، وأخرجه أبو داؤد (1493) في الصلاة: باب الدعاء، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 5/350 عن يحيى القطان، به وأخرجه ابن أبي شيبة 10/271، وابن ماجة (3857) في الدعاء . باب اسم الله الأعظم من طريق وكيع، والبغوي (1260) من طريق الحجاج بن نصير، كلاهما عن مالك بن مغول، به .وأخرجه مطولاً أحمد 5/349 من طريق عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، به .وأخرجه مطولاً البغوي في شرح السنة (1259) من طريق عثمان بن عمر، عن عمرو بن مرزوق، عن مالك بن مغول، به . وصححه الحاكم 1/504، وأقره الذهبي . وسيرد بعده مطولاً من طريق زيد بن الحباب، عن مالك بن مغول، به.

کچھ مانگے تو وہ رسوا نہیں ہوتا

892 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السِّكِّينِ الْبَلَدِيُّ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ الرَّهَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي يَدْعُو، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاَنِّي اُشْهِدُكَ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ، الَّذِي اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطَى، وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ ، وَاِذَا رَجُلٌ يَقْرَاُ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ اُعْطِيَ مِزْمَاراً مِنْ مَّزَامِيرِ اٰلِ دَاوُدَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بن قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهُ؟ فَقَالَ: اَخْبِرْهُ ، فَاَخْبَرْتُ اَبَا مُوْسَى فَقَالَ: لَنْ تَزَالَ لِيْ صَدِيقاً . (2:1)

قَالَ زَيْدُ بن الحباب: فَحَدَّثت بِهِ زُهَيرَ بن مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: سَمِعتُ اَبَا اِسْحَاق السَّبِيْعِي يُحَدِّث بِهٰذَا الحَدِيْث عَنْ مَّالِك بن مِغْوَل.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص نماز ادا کررہا تھا اور دعا مانگ رہا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اور میں تجھے گواہ بنا کے یہ کہتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو ایک ہے اور صمد ہے جس نے کسی کو نہیں جنم دیا اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا نہ ہی کوئی اس کا ہم سر ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم کے ذریعے مانگا ہے کہ جب اس کے وسیلے سے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو وہ دعا کو قبول کرتا ہے۔

پھر ایک شخص مسجد کے پہلو میں قرأت کررہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو حضرت داؤد علیہ السلام کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔یہ عبداللہ بن قیس (یعنی ابوموسیٰ اشعری) ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا میں اسے بتادوں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے بتادو میں نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا تم ہمیشہ میرے دوست رہو گے۔

892- إسناده صحيح، وهو مطول ما قبله، وأخرجه الترمذي مختصراً (3475) في الدعوات: باب جامع الدعوات عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ جعفر بن محمد

زید بن حباب نامی راوی کہتے ہیں۔ میں نے یہ روایت زہیر بن معاویہ کو سنائی' تو انہوں نے کہا: میں نے ابواسحاق سبیعی کو یہ حدیث مالک بن مغول کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے:

ذِكْرُ اسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِیْ اِذَا سَاَلَ الْمَرْءُ رَبَّهٗ اَعْطَاهُ مَا سَاَلَ

اللہ تعالیٰ کے اس عظیم اسم کا تذکرہ کہ جب آدمی (اس کے وسیلے سے) اپنے پروردگار سے مانگتا ہے' تو پروردگار اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے' جو اس نے مانگی ہو

893 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ اَخِی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْحَلْقَةِ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّی، فَلَمَّا رَكَعَ سَجَدَ وَتَشَهَّدَ، دَعَا، فَقَالَ فِیْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَیُّ يَا قَيَّامُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَقَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ، لَقَدْ دَعَا بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَفْصٌ هٰذَا: هُوَ حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَخُو اِسْحَاقَ بْنِ اَخِی اَنَسٍ لِاُمِّهٖ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جب وہ رکوع میں گیا۔ اس نے سجدہ کیا اور تشہد پڑھ لیا' تو پھر اس نے دعا مانگتے ہوئے یہ کہا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو حنان اور منان ہے۔ (بڑا مہربان اور احسان کرنے والا ہے) آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے جلال اور اکرام والے' زندہ اور ہر چیز کے قائم رکھنے والے اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ شخص کسی کے وسیلے سے دعا مانگ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا:

893- خلف بن خليفة: هو ابن صاعد الأشجعي الكوفي: صدوق إلا أنه اختلط بأخرة، لكنه قد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه النسائي 3/52 في السهو: باب الدعاء بعد الذكر، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/158 و245، وأبو داود (1495) في الصلاة: باب الدعاء، والبخاري في الأدب المفرد (705)، والبغوي في شرح السنة (1258) من طرق عن خلف ابن خليفة، به، وصححه الحاكم 1/503-504 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/272، وأحمد 3/120، وابن ماجة (3858) في الدعاء: باب اسم الله الأعظم.

اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے اس عظیم اسم کے واسطے سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے واسطے سے دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس کے واسطے سے کوئی چیز مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حفص نامی راوی حفص بن عبداللہ بن ابوطلحہ ہے' جو اسحاق کا بھائی ہے' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے شریک بھائی کا بیٹا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَفْوِيضِ الْمَرْءِ لِلْأُمُوْرِ كُلِّهَا اِلٰى بَارِئِهٖ مَعَ سُؤَالِهٖ اِيَّاهُ الدِّقَّ وَالْجِلَّ مِنْ اَسْبَابِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ یہ بات مستحب ہے' آدمی اپنے تمام اُمور کو اپنے پروردگار کو تفویض کر دے اور اس کے ہمراہ اپنے اسباب میں سے ہر چھوٹی بڑی چیز اسی سے مانگے

894 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا، حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ . (1: 2)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر شخص کو اپنی تمام حاجات اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے' یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے''۔

895 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: (حَدَّثَنَا) قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا، حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ . (1: 2)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر ایک کو اپنی حاجات اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے' یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا (تسمہ) ٹوٹ جائے' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے

896 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِيْ مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ

هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَاِنَّهُ لَا يَتَعَاظَمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْءٌ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص دعا مانگتا ہے اس میں رغبت کو زیادہ کرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز بھی بڑی (یعنی مشکل) نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ بِاَوْثَقِ عَمَلِهٖ قَدْ يُرْجَى لَهٗ اِجَابَةُ ذٰلِكَ الدُّعَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کا اپنے سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے وسیلے سے دعا مانگنے میں اس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ وہ دعا مستجاب ہوگئی

897 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَرَجَ ثَلَاثَةٌ يَتَمَاشَوْنَ، فَاَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَدَخَلُوْا كَهْفَ جَبَلٍ، فَانْحَطَّ عَلَيْهِمْ حَجَرٌ فَسَدَّ عَلَيْهِمُ الطَّرِيقَ، فَقَالُوْا: ادْعُوا اللّٰهَ بِاَوْثَقِ اَعْمَالِكُمْ.

فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَاَنِّيْ رُحْتُ يَوْمًا فَحَلَبْتُ لَهُمَا، فَاَتَيْتُهُمَا وَهُمَا نَائِمَانِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ اَنْ اَسْقِيَ وَلَدِي، وَصِبْيَتِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَتَضَاغَوْنَ، فَقُمْتُ قَائِمًا حَتّٰى انْفَجَرَ الصُّبْحُ فَسَقَيْتُهُمَا اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا وَاَرِنَا السَّمَاءَ قَالَ: فَانْفَرَجَ فُرْجَةٌ فَرَاَوَا السَّمَاءَ.

896- هو مكرر الحديث (866)، فانظر تخريجه هناك. (2) هو مكرر ما قبله. (3) إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/457، 458 من طريق شعبة، ومسلم (2679) في الذكر: باب العزم بالدعاء، والبغوى في شرح السنة (1303)، من طريق إسماعيل بن جعفر، والبخارى في الأدب المفرد (607)

897- إسناده صحيح، وأخرجه البخارى (2215) في البيوع: باب إذا اشترى شيئاً لغيره بغير إذنه فرضي، عن يعقوب بن إبراهيم، ومسلم (2743) في الذكر: باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، عن إسحاق بن منصور وعبد بن حميد، ثلاثتهم عن أبي عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (2333) في الحرث والزراعة: باب إذا زرع بمال قوم بغير إذنهم، عن إبراهيم بن المنذر، ومسلم (274) في الذكر والدعاء، عن محمد ابن إسحاق المسيبي، كلاهما عن أبي ضمرة أنس بن عياض، عن موسى بن عقبة به. وأخرجه البخارى (3465) في أحاديث الأنبياء: باب حديث الغار و (5974) في الأدب: باب إجابة دعاء من برّ والديه، والبغوى في شرح السنة (3420)، من طريقين عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/116، والبخارى (2272) في الإجارة: باب من استأجر أجيراً فترك أجره، ومسلم (2743) في الذكر والدعاء، من طريقين عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عمر، به. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم (971).

وَقَالَ الآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ وَكُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَاَنِّيْ سَاَلْتُهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لَا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ بِمِئَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَاَتَيْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَتَرَكْتُهَا اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا وَاَرِنَا السَّمَاءَ قَالَ: فَزَالَتْ قِطْعَةٌ مِنَ الْحَجَرِ وَرَاَوَا السَّمَاءَ.

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اسْتَعْمَلْتُ اَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنَ الاَرُزِّ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ اَعْطَيْتُهُ فَلَمْ يَاْخُذْ اَجْرَهُ وَتَسَخَّطَهُ فَاَخَذْتُ الْفَرَقَ فَزَرَعْتُهُ حَتّٰى صَارَ مِنْ ذٰلِكَ بَقَرًا وَّغَنَمًا فَاَتَانِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَظْلِمْنِيْ اَجْرِيَ فَقُلْتُ خُذْ هٰذِهِ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَهْزَاْ بِيْ قُلْتُ مَا اَهْزَاُ بِكَ فَهُوَ لَكَ وَلَوْ شِئْتُ لَمْ اُعْطِهِ اِلَّا الْفَرَقَ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَزَالَ الْحَجَرُ وَخَرَجُوا . (3: 6)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین آدمی چلتے ہوئے جا رہے تھے انہیں بارش نے آلیا وہ لوگ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے۔ ایک پتھر ان پر آ کر گرا اور اس نے راستے کو بند کر دیا' تو ان لوگوں نے کہا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنے سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے وسیلے سے دعا مانگو"۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے۔ ایک دن میں شام کے وقت گھر آیا۔ میں نے ان دونوں کے لئے دودھ دوہ لیا جب میں ان کے پاس آیا' تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ مجھے انہیں بیدار کرنا اچھا نہیں لگا اور مجھے یہ بات بھی اچھی نہیں لگی کہ میں اپنے (ماں باپ سے پہلے) اپنے بچوں کو دودھ پلا دوں۔ میرے بچے میرے پاؤں میں بلبلاتے رہے' لیکن میں کھڑا رہا' یہاں تک کہ صبح ہوئی وہ (بیدار ہوئے)' تو میں نے ان دونوں کو پلایا۔ اے اللہ! اگر' تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید میں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ عمل کیا تھا' تو کشادگی نصیب کر اور ہمیں آسمان دکھا دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تھوڑی سی کشادگی ہو گئی اور انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے میری ایک چچازاد تھی جس سے میں شدید ترین محبت کرتا تھا جتنی محبت مرد عورتوں سے کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ اس کے قرب کا مطالبہ کیا' تو اس نے کہا: جی نہیں جب تک تم مجھے ایک سو دینار ادا نہیں کرو گے میں تمہارے (قریب نہیں آؤں گی) میں نے اس کے لئے کوشش کی اور وہ رقم اکٹھی کر کے اس کے پاس آیا جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا' تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑو' تو میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر' تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ عمل کیا تھا' تو میں کشادگی نصیب کر اور ہمیں آسمان دکھا دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو پتھر کا ایک ٹکڑا ہٹ گیا اور انہوں نے آسمان کو دیکھ لیا۔

تیسرے شخص نے یہ کہا: اے اللہ! میں نے چاولوں کی مخصوص مقدار کے عوض میں ایک شخص کو ملازم رکھا جب رات کا وقت ہوا'

تو میں نے اس کا معاوضہ ادا کیا' لیکن اس نے اپنا معاوضہ نہ لیا وہ اس سے ناراض ہو گیا۔ میں نے چاولوں کے پیمانے کو لیا اور میں نے اس کے ساتھ کھیتی باڑی شروع کی' یہاں تک کہ وہ گائے اور بکریوں میں تبدیل ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور بولا: اے اللہ کے بندے! تم اللہ سے ڈرو اور میرے معاوضے میں زیادتی نہ کرو' تو میں نے اس سے کہا یہ گائے اور ان کے چرواہے کو لے لو' تو اس نے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ یہ تمہارے ہیں اگر میں چاہتا' تو اسے صرف چاولوں کا ایک پیمانہ دے سکتا تھا۔ اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا' تو ہمیں کشادگی نصیب کر' تو وہ پتھر وہاں سے ہٹ گیا اور وہ لوگ باہر آ گئے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ اَنْ لَا يُضِلَّهُ بَعْدَ اِذْ مَنَّ عَلَيْهِ بِالْاِسْلَامِ لَهُ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ بندے کو اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جب اس نے اسلام کے ذریعے بندے پر احسان کر دیا ہے' تو پھر اسے گمراہ نہ کرے اور بندہ اس پر توکل کرے

898 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمُرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَعُوْذُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِي، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ . (5: 12)

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا میں نے تیری طرف رجوع کیا میں تیری مدد سے جھگڑا کرتا ہوں۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ' تو مجھے گمراہ کر دے' تو زندہ ہے' جسے موت نہیں آئے گی جب کہ تمام جنات اور انسان مر جائیں گے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الدُّعَاءِ قَبْلَ هِدَايَةِ اللّٰهِ اِيَّاهُ لِلْاِسْلَامِ وَبَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے بندے کو اسلام کی ہدایت نہ دی ہو اس سے پہلے اور اس کے بعد کون سی دعا مانگنا آدمی کے لئے ضروری ہے؟

899 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ

الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ خَيْرٌ لِقَوْمِهِ مِنْكَ، كَانَ يُطْعِمُهُمُ الْكَبِدَ وَالسَّنَامَ، وَاَنْتَ تَنْحَرُهُمْ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَنْصَرِفَ، قَالَ: مَا اَقُوْلُ؟، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَقُلْتُ: عَلِّمْنِي، فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي، فَمَا اَقُوْلُ الْاٰنَ حِيْنَ اَسْلَمْتُ؟، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَخْطَاْتُ، وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا جَهِلْتُ. (1: 104)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے مقابلے میں جناب عبدالمطلب قوم کے حق میں زیادہ بہتر تھے۔ وہ انہیں کھانے کے لئے (اونٹوں کے) جگر اور کوہان دیا کرتے تھے جبکہ آپ انہیں ذبح کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی جو اللہ کو منظور تھا وہ اس نے کہا: جب وہ واپس جانے لگا' تو اس نے دریافت کیا: میں کیا پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ معاملے پر پختہ کر دے''۔

پھر وہ شخص چلا گیا۔ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ (کچھ عرصے بعد وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس آیا تھا۔ میں نے یہ عرض کی تھی کہ آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' تو آپ نے یہ کہا تھا۔

''اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت والے معاملے پر پختہ کر دے''۔

اب جب میں نے اسلام قبول کر لیا' تو پھر میں کیا کہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔

''اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت والے معاملے پر پختہ کر دے' اے اللہ! جو کچھ میں نے پوشیدہ طور پر کیا یا اعلانیہ طور پر کیا' جو کچھ میں نے غلطی سے کیا' جو کچھ جان بوجھ کے کیا اور جو کچھ بھی لاعلمی سے کیا، ان سب کی مغفرت کر دے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالَ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا الزِّيَادَةَ لَهُ فِي الْهُدٰى وَالتَّقْوٰى

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس

899- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/302 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري (7383) في التوحيد باب قول الله تعالى: (وهو العزيز الحكيم)، مختصراً، ومسلم (2717) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل. عن حجاج بن الشاعر، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 5/269 عن عثمان بن عبد الله.

کی ہدایت اور پرہیز گاری میں اضافہ کرے

900 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدَى، وَالتُّقَى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنَى. (5: 12)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت پرہیز گاری پاک دامنی اور خوش حالی کی دعا مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ لِاَرْشَدِ اُمُوْرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے معاملات میں سب سے بہتر کی طرف رہنمائی کی دعا مانگے

901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، وامْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ (ذَنْبِي) وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ، وَقَالَ الْآخَرُ: اِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَهْدِيكَ لِاَرْشَدِ اُمُوْرِيْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ. (5: 12)

حضرت عثمان بن ابوالعاص اور قریش سے تعلق رکھنے والی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے ان دونوں نے

900- إسناده صحيح، وهو في المستدرك 1/510 من طريق أحمد بن حازم، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وصححه، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/444 عن حسين، عن شيبان، والطحاوي في مشكل الآثار 3/272-213 من طريق زكريا بن أبي زائدة، كلاهما عن منصور، به. وأخرجه الترمذي (3483) في الدعوات، والطبراني 18/174، والبخاري في التاريخ 3/1 من طرق عن أبي معاوية، عن شبيب بن شيبة، عن الحسن البصري، عن عمران بن حصين، بنحوه. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب. وانظر الطبراني 18/103 و 115 و 185-186 و 238. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/172، وقال: رواه أحمد، والبزار، والطبراني بنحوه.

901- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 1/411، و 416 و 437، ومسلم (2721) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، والترمذي (3489) في الدعوات، والبخاري في الأدب المفرد (، 67)، من طرق عن شعبة، بهذ الإسناد. وأخرجه مسلم (2721)، وابن ماجة (3832) في الدعاء: باب دعاء رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إسناده صحيح، وحماد بن سلمة سمع من سعيد الجريري قبل أن يختلط، وأخرجه أحمد 4/21 و217، والطبراني في الكبير (8369) من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/177، وقال: رواه أحمد، والطبراني ... ورجالهما رجال الصحيح.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تو میرے ذنب' میری خطاؤں اور میری عمد کی مغفرت کر دے''۔

جبکہ دوسرے راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! میں اپنے معاملات میں تجھ سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ رہنمائی طلب کرتا ہوں اور میں اپنی ذات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا صَرْفَ قَلْبِهٖ اِلٰى طَاعَتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے

902 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ قُلُوبَ ابْنِ اٰدَمَ مُلْقًى بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يَصْرِفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ قُلُوبَنَا اِلٰى طَاعَتِكَ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اولادِ آدم کے تمام قلوب رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ایک قلب کی مانند ہیں' وہ جسے چاہتا ہے اسے پلٹ دیتا ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! تو ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے''۔

902- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/168، ومسلم (2654) في القدر: باب تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء، وأبو بكر الآجري في تنزيه الشريعة ص 316، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 147، وابنُ اَبِيْ عاصم في السنة 1/100 من طرق عن عبد اللّٰه بن يزيد المقرىء، به. وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة 6/351 من طريق ابن المبارك عن حيوة، به. وأخرجه أحمد 2/173 من طريق يحيى بن غيلان، عن رشدين، عن أبي هانىء الخولاني، به. وفي الباب عن النواس بن سمعان عند الآجري ص 317، والبيهقي ص 148، والحاكم 1/525 وصححه، ووافقه الذهبي، وعن أم سلمة وأنس وعائشة عند الآجري ص 317-318.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الدَّاعِي رَبَّهُ عَلٰى صِفَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُعَائِهٖ تَكُوْنُ لَهٗ صَدَقَةً عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب اپنے پروردگار سے دعا مانگنے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا مانگنے کے طریقے کے مطابق دعا مانگتا ہے تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ بن جاتی ہے جبکہ اسے صدقہ کرنے کی قدرت حاصل نہ ہو

903 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ اَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ، فَلْيَقُلْ فِيْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَاِنَّهَا زَكَاةٌ

وَقَالَ: لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ . (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی مسلمان شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ یہ دعا مانگے۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں ان پر درود نازل کر اور مومن مردوں اور مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر درود نازل کر

تو یہ چیز زکوٰۃ ہوگی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن کبھی بھی بھلائی کے حوالے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا ٹھکانہ جنت ہوتی ہے''۔

حَطُّ الْخَطَايَا عَنِ الْمُصَلِّي عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے شخص کے اس عمل کی وجہ سے اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں

904 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ

بُرَيْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ.(2:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا اور اس کی دس خطاؤں کو ختم کر دے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ صَلَّى عَلٰى صَفِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کر لیتا ہے' جو اس کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

905 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ،

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً، كُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ.(2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

904- إسناده ضعيف، لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (640) من طريق يحيى بن سليمانوذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/167 دون قوله لا يشبع ... ، وقال: رواه أبو يعلى، وإسناده حسن .وله شاهد من حديث أبي هريرة عند ابن أبي شيبة 2/517 بلفظ صلوا على فإن الصلاة على زكاة لكم .وأخرج القسم الثاني منه: الترمذي (2686) في العلم: باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، عن عمر بن حفص الشيباني.

905- إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/517، وأحمد 3/102 و261، والبخاري في الأدب المفرد (643)، والنسائي 3/50 في السهو: باب الفضل في الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وفي عمل اليوم والليلة (62) و(362) و(363)، من طرق. وصححه الحاكم 1/550، ووافقه الذهبي .وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (63) من طريق عن يونس، عن بُريد، عن الحسن، عن أنس .وفي الباب عن أبي هريرة في الروايتين التاليتين، وعن أبي طلحة سيرد برقم (915)، وعن عبد الله بن عمرو عند مسلم (384) في الصلاة . باب استحباب القول مثل قول المؤذن، والترمذي (3614) في المناقب: باب في فضل النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي 2/25 في الأذان: باب الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد الأذان، وفي عمل اليوم والليلة (45)، وعن عمير بن نيار الأنصاري عند النسائي في عمل اليوم والليلة (64) وعن أبي بردة بن نيار عند النسائي (65) والبزار (3160) وعن عبد الرحمٰن بن عوف عند ابن أبي شيبة 2/518، وعن عامر بن ربيعة عند البزار (3161).

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصَلِّي عَلٰى صَفِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً بِمَغْفِرَتِهٖ عَشْرِ مِرَارٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص اللہ کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر یہ فضل کرتا ہے' اس کی دس مرتبہ مغفرت کرتا ہے

906 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا . (2:1)

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ الْمُصَلِّي عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ مَعَ خَوْفِ دُخُوْلِ النِّيْرَانِ عِنْدَ اِغْضَائِهٖ عَنْهُ كُلَّمَا ذَكَرَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ پر درود بھیجنے والے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی اُمید کی جاسکتی ہے' اور جو شخص آپ کے ذکر کے وقت آپ پر درود نہیں بھیجتا' اس کے جہنم میں داخل ہونے کا اندیشہ ہے' خواہ وہ جب بھی آپ کا ذکر کرے

906- إسناده صحيح، وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطى المزنى، وأخرجه إسماعيل القاضى فى فضل الصلاة على النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم (11) من طريق بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إسحاق، به. وبهذا اللفظ أخرجه أحمد 2/262 من طريق أبى كامل،مجمع الزوائد .10/160 ورجاله رجال الصحيح. وانظر ما يأتى. (3) صحيح، وأخرجه أحمد 2/372 و375، ومسلم (408) فى الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد، وأبو داؤد (1530) فى الصلاة: باب فى الاستغفار، والترمذى (485) فى الصلاة: باب ما جاء فى فضل الصلاة على النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائى 3/50 فى السهو: باب الفضل فى الصلاة على النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والدارمى 2/317 فى الرقاق: باب فى فضل الصلاة على النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبخارى فى الأدب المفرد (645) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/485 من طريق زهير وأبى عامر، واسماعيل القاضى فى فضل الصلاة على النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برقم (9) من طريق محمد بن جعفر، كلاهما عن العلاء، به.

907 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ قُلْتَ: اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ، قَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ اَتَانِى، فَقَالَ: مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ، وَمَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ، وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ نے فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! جب آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے آمین، آمین، آمین کہا اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے) دور کرے آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔ جب کوئی اپنے ماں باپ کو پائے یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور مرنے کے بعد جہنم میں جائے تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے دور کرے) آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔

(پھر جبرائیل نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے مرنے کے بعد جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے دور کرے) آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ، وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ،

907– إسناده حسن، وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد برقم (646) من طريق محمد بن عبد الله، واسماعيل القاضى (18) من طريق أبى ثابت، كلاهما عن ابن أبى حازم، عن كثير، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ .وأخرجه البزار (3169)، وصححه ابن خزيمة (1888) من طريق سليمان بن بلال، عن كثير بن زيد، بالإسناد المذكور. وورد بعده من طريق المقبرى، عن أبى هريرة. وفى الباب عن كعب بن عجرة، وأنس بن مالك، عند إسماعيل القاضى رقم (15) و (19)، وعن جابر بن عبد الله عند البخارى فى الأدب المفرد (644)، وعن عمار بن ياسر، وعبد الله بن مسعود، وجابر بن سمرة، وعبد الله.

فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ، ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهُ . (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کریں۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے رمضان کا مہینہ آ جائے اور پھر اس شخص کی مغفرت ہونے سے پہلے وہ مہینہ گزر جائے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْبُخْلِ عَنِ الْمُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے سے بخل کی نفی کا تذکرہ

909 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِسَنْجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْبَخِيلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا اَشْبَهُ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَانَ الْحُسَيْنُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَيْثُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ اِلَّا شَهْرًا، وَذٰلِكَ اَنَّهُ وُلِدَ لِلَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ اَرْبَعٍ، وَابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاَشْهُرٍ اِذَا كَانَتْ لُغَتُهُ الْعَرَبِيَّةَ يَحْفَظُ الشَّيْءَ بَعْدَ الشَّيْءِ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک بخیل وہ ہے جس کے سامنے کہ میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ سب سے مستند روایت ہے جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کیونکہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر سات سال سے ایک ماہ کم تھی۔ وہ یوں کہ وہ ۴ سن ہجری میں شعبان کے مہینے میں پیدا ہوئے تھے اور جب ان کی عمر چھ سال اور چند ماہ تھی اس وقت وہ عربی کی بہت ساری چیزیں یکے بعد دیگرے یاد کر رہے تھے۔

909- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأخرجه إسماعيل القاضي برقم (16) من طريق مسدد عن بشر بن المفضل بهذا الإسناد، وأخرجه الحاكم 1/549، شاهداً لحديث الحسين بن على الآتى بعده. وأخرجه أحمد 2/254، والترمذى (3545) فى الدعوات: باب قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغِمَ أنف رجل عن أحمد بن إبراهيم الدورقى، عن ربعى بن إبراهيم بن علية، عن عبد الرحمٰن بن إسحاق، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُمَّتِهٖ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اس کا درود آپ کی قبر مبارک میں آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

910 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوْا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ؟، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَامَنَا . (2:1)

حضرت اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا جمعے کا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اسی دن ان کا انتقال ہوا۔ اسی دن پہلی مرتبہ پھونک ماری جائے گی جب اسی دن قیامت آئے گی تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے عرض کی: ہمارا درود آپ کے

910- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال مسلم ما عدا عبد الله بن علي، وقد روى عنه جمع، ووثقه المؤلف . وأخرجه الترمذى (3546) فى الدعوات، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (56) من طرق عن أبى عامر العقدى، به . وأخرجه أحمد 1/201، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 3/66، وفى عمل اليوم والليلة (55) ، وابن السنى فى عمل اليوم والليلة (384) ، وأبو يعلى (6776) ، وإسماعيل القاضى فى فضل الصلاة على النبى (32) من طرق عن سليمان بن بلال بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/549، ووافقه الذهبى، وقد تابع سليمان بن بلال إسماعيل بن جعفر عند إسماعيل القاضى (35) ، وتابعه أيضاً عليه عبد الله بن جعفر بن نجيح .إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، حسين بن على هو : الجعفى، وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم (1733) . وأخرجه أحمد 4/8، وابن أبى شيبة 2/516 ومن طريقه ابن ماجة (1085) فى الإقامة: باب فضل الجمعة، عن حسين بن على الجعفى، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (1047) فى الصلاة: باب تفريع أبواب الجمعة، عن هارون ابن عبد الله، و (1531) فى الصلاة: باب فى الاستغفار، عن الحسن بن على، والنسائى 3/91-92 فى السهو باب إكثار الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجمعة، عن إسحاق بن منصور، والدارمى 1/361، والطبرانى فى الكبير (589) ، من طريق عثمان بن أبى شيبة، والبيهقى 3/248 من طريق أحمد بن عبد الحميد الحارثى، إسماعيل القاضى (22)وصححه الحاكم 1/278، ووافقه الذهبى، وصححه النووى فى الأذكار .

سامنے کیسے پیش کیا جائے گا' جبکہ آپ بوسیدہ ہوں چکے ہوگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے لئے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ ہمارے (یعنی انبیاء) کے جسم کو کھائے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَقْرَبَ النَّاسِ فِي الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اَكْثَرَ صَلَاةً عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا

911 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ، اِذْ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ اَكْثَرَ صَلَاةٍ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو (دنیا میں) مجھ پر زیادہ درود بھیجتا تھا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے' قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریب علم حدیث کے ماہرین ہوں گے کیونکہ اس اُمت میں سے کوئی اور گروہ ان حضرات کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود نہیں بھیجتا ہوگا۔

911-وأخرجه البخاری فی تاريخه الكبير 5/177، والخطيب فی شرف أصحاب الحديث رقم (63) من طريق أبی بكر بن أبی شيبة، به.وأخرجه ابن عدی فی الكامل فی الضعفاء 6/2342 من طريق الحسين بن إسماعيل، عن عمرو بن معمر العمری، عن خالد بن مخلد، به .وقد روى الحديث أيضاً عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عبد الله بن مسعود بلا واسطة، وهو ما أخرجه الترمذی (484) فی الصلاة: باب ما جاء فی فضل الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن محمد بن بشار، والبخاری فی تاريخه الكبير 5/177 من طريق محمد بن المثنى، ومن طريق الترمذی أخرجه البغوی فی شرح السنة (686) .وأورده البخاری فی تاريخه الكبير 5/177 عن ابراهيم بن المنذر.

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

''اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور اہتمام سے سلام بھیجو''

912 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ: اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟، قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيدٌ؛ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيدٌ. (1: 12)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ تو پتہ چل گیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔

912– إسناده صحيح، وأخرجه ابن ماجة (904) في إقامة الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد. أخرجه مسلم (406) (67) في الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/507 من طريق وكيع، عن مسعر، عن الحكم، به. وأخرجه أحمد 4/241، والبخاري (6357) في الدعوات، ومسلم (406) (66)، وأبو داؤد (976) و (977) في الصلاة، والنسائي 3/48 في السهو: باب كيف الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وفي عمل اليوم والليلة (54)، وابن ماجة (904)، والدارمي 1/309 في الصلاة، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق (3105)، وأحمد 4/241 و243، والبخاري (4797) في التفسير: باب (إن الله وملائكته يصلون على النبي)، ومسلم (406) (68)، وأبو داؤد (978)، والترمذي (483) في الصلاة، والنسائي 3/47، والطبري في التفسير 22/43، من طرق عن الحكم، به. وأخرجه الحميدي (711) و (712)، وأحمد 4/244، والبخاري (3370) في الأنبياء، وأبو عوانة 2/231، 232، و233، والشافعي 1/92، واسماعيل القاضي (56) و (57) و (58)، والطبراني في الكبير 19/116 و 123 و124 و 125 و 126 و 127 و 128 و 129 و 130 و 131 و 132، والبيهقي في السنن 2/147–148، وابن الجارود (206) والطيالسي (1061)، والطبراني في الصغير ص 193، والطحاوي في مشكل الآثار 3/72، وابن أبي شيبة 2/507، والنسائي في عمل اليوم والليلة (359)، والبغوي (681)، من طرق عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، به. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند البخاري (4798) في التفسير، وعن أبي حميد الساعدي عند البخاري (6360) في الدعوات، وعن أبي مسعود الأنصاري عند مسلم (405) في الصلاة، وعن أبي هريرة عند النسائي في عمل اليوم والليلة، (47)، وعن طلحة عند النسائي في السنن 3/48، وعن عقبة بن خارجة عند النسائي 3/49، وفي عمل اليوم والليلة (53)، وعن عقبة بن عمرو عند ابن أبي شيبة 2/507، 508، وعن الحسن عند ابن أبي شيبة 2/508.

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح' تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک' تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح' تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی تھی۔ بے شک' تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ صَلّٰى عَلٰى صَفِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَّاحِدَةً

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

913 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ . (1: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَلَامَ الْمُسَلِّمِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْلُغُ اِيَّاهُ ذٰلِكَ فِيْ قَبْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے شخص کا سلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے

914 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ . (2:1)

913- إسناده صحيح، وهو مكرر (905) . (2) إسنـاده صـحيح، رجاله رجال الصحيح، وعبد الله بن السائب هو الشيباني الكندي .وأخرجه أحمد 1/441، والنسائي 3/43 فـي السهو، من طريق وكيع، به .وأخـرجه عبد الرزاق (3116) ، وابن أبي شيبة 2/517، وأحمد 1/387 و452، والنسائي 3/43، وفـي عمل اليوم والليلة (66) ، والدارمي 2/317 فـي الـرقاق: باب فـي فضل الـصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبزار 1/295، وأبو يعلى 241/1/2 وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/205، والطبراني في الكبير (10528) و (10529) و (10530) ، وإسـماعيل القاضي (21) ، والبغوي في شرح السنة (687) ، كـلهم من طريق سفيان الثوري به. وصححه الحاكم 2/421، ووافقه الذهبي، وصححه أيضاً ابن القيم في جلاء الأفهام ص 24.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ وہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسَلِّمِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً بِاَمْنِهٖ مِنَ النَّارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ کے رسول پر ایک مرتبہ سلام بھیجنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ یہ فضل کرتا ہے اسے دس مرتبہ جہنم سے امان دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سے بچائے

915 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْحَادِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مَسْرُوْرٌ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَكَ جَاءَنِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَمَا تَرْضَى اَنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِيْ صَلَاةً اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ تَسْلِيمَةً اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا؟ قُلْتُ: بَلٰى اَيْ رَبِّ . (2:1)

حدیث **915**: عبداللہ بن ابوطلحہ اپنے والد (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ خوش تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے۔ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ میرے بندوں میں سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے گا تو میں اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور جو بندہ ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجے گا تو میں اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ سلام نازل کروں گا' تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے پروردگار۔

915- وأخرجه ابن أبى شيبة 2/516، وأحمد 4/29- 30 كلاهما عن عفان، والنسائى 3/50 فى السهو: باب الفضل فى الصلاة على النبى، وفى عمل اليوم والليلة (60) ، من طريق ابن المبارك، والدارمى 2/317 فى الرقاق: باب فى فضل الصلاة على النبى، من طريق سليمان بن حرب، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهذ الإسناد. وصححه الحاكم 2/420، ووافقه الذهبى. وللحديث طريقان آخران عند إسماعيل القاضى رقم (1) و (2) ، وشاهدان من حديث أنس وعمر يصح بهما. وله شاهد من حديث عبد الرحمٰن بن عوف عند الحاكم 1/550، وصححه، ووافقه الذهبى.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ اِلَّا عَلَى الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَقَطْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے وہ اپنے مسلمان بھائی پر درود بھیجے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے درود صرف انبیاء پر بھیجا جا سکتا ہے

916 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَتْهُ امْرَاَتِيْ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِي، فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ . (1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میری بیوی نے بلند آواز میں آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل کرے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَجُوزُ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

درود بھیجنے کا لفظ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لئے استعمال ہو سکتا ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے

917 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى، يَقُوْلُ:

917- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين ما عدا نبيح، وهو ابن عبد الله العنزى الكوفى، ووثقه العجلى ص 448، وابن حبان 5/484 وغيرهما . وأخرجه ابن أبى شيبة 2/519، وأحمد 3/303 عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (423) عن عبد الاعلى بن واصل، عن يحيى بن ادم، عن سفيان، به . وسيعيده المؤلف من طريق سفيان مطولاً برقم (984) . وسيرد برقم (918) من طريق أبى عوانة عن الأسود بن قيس، به . ويأتى تخريجه هناك . (3) إسناده صحيح، وهو فى مسند أبى داؤد الطيالسى (819) ، ومن طريقه أخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء 5/96. وأخرجه عبد الرزاق (6957) ، وأحمد 4/353 و 355 و 381 و 388، والبخارى (1497) فى الزكاة: باب صلاة الإمام ودعاؤه لصاحب الصدقة، و (4166) فى المغازى: باب غزوة الحديبية، و (6332) فى الدعوات: باب قوله تعالى: (وصل عليهم) ، و (6359) باب هل يصلى على غير النبى، ومسلم (1078) فى الزكاة . باب الدعاء لمن أتى بصدقة، وأبو داؤد (1590) فى الزكاة، والنسائى 5/31 فى الزكاة، وأبو نعيم فى الحلية 5/96، والبيهقى فى السنن 2/152 و 4/157، من طرق عن شعبة، به.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ إِلَيْهِ أَهْلُ بَيْتٍ بِصَدَقَةٍ صَلَّى عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَتَصَدَّقَ أَبِيْ إِلَيْهِ بِصَدَقَةٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ أَبِيْ أَوْفٰى . (1:4)

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب بھی کسی گھرانے کے لوگ صدقہ لے کر آتے تھے تو آپ ان کے لئے دعائے رحمت کیا کرتے تھے میرے والد نے اپنا صدقہ آپ کی خدمت میں پیش کیا' تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفی کی آل پر رحمت نازل کر۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَّدْعُوَ لِأَحَدٍ بِلَفْظِ الصَّلَاةِ إِلَّا لِآلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی کے لئے لفظ ''درود'' کے ہمراہ دعا مانگے یہ صرف مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے ہوسکتا ہے

918 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِيْ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ . (5: 12)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل کرے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الدُّعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس کی اطلاع کے بارے میں ہے' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ رات کے آخری تہائی حصے میں دعا مانگے اور استغفار کرے

919 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ

919- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 3/198، وإسماعيل القاضي (77)، وأبو داوُد (1533) في الصلاة: باب الصلاة على غير النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والدارمي 1/24 في المقدمة. بـاب ما أكرم بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بركة طعامه، والبيهقي في السنن 2/153 من طرق عن أبي عوانة بهذا الإسناد. ورواية أحمد والدارمي مطولة. وقد تقدم برقم (916) من طريق سفيان عن الأسود بن قيس، به.

اَبِیْ الْعِشْرِیْنَ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا مَضَی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ: مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِیْبُ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَرْزِقُنِیْ اَرْزُقُهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ اَغْفِرُ لَهُ؟ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ . (3: 67)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نصف رات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور پکارتا ہے کون شخص مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کروں کون ہے؟ جو مجھ سے دعا مانگتا ہے میں اس کی دعا کو قبول کروں' کون ہے؟ جو رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق دوں کون شخص ہے' جو مغفرت مانگتا ہے۔ میں اس کی مغفرت کروں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) یہ صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ رَجَاءَ الْمَرْءِ اسْتِجَابَهُ الدُّعَاءِ فِی الْوَقْتِ الَّذِیْ ذَکَرْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ سُنَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی یہ اُمید کرسکتا ہے کہ جس وقت میں دعا کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیا ہے وہ پورے سال کی ہر رات میں ہوتا ہے

920 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِیُّ بِمَنْبِجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ، وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): یَنْزِلُ رَبُّنَا جَلَّ وَعَلَا کُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ: مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهُ؟ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ؟ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ اَغْفِرُ لَهُ؟ . (3: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: صِفَاتُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لَا تُکَیَّفُ، وَلَا تُقَاسُ اِلٰی صِفَاتِ الْمَخْلُوْقِیْنَ، فَکَمَا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا مُتَکَلِّمٌ مِنْ غَیْرِ اٰلَةٍ بِاَسْنَانٍ وَّلَهَوَاتٍ وَّلِسَانٍ وَّشَفَةٍ کَالْمَخْلُوْقِیْنَ، جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰی عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَاَشْبَاهِهِ، وَلَمْ یَجُزْ اَنْ یُّقَاسَ کَلَامُهُ اِلٰی کَلَامِنَا، لِاَنَّ کَلَامَ الْمَخْلُوْقِیْنَ لَا یُوْجَدُ اِلَّا بِاٰلَاتٍ، وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا یَتَکَلَّمُ کَمَا شَاءَ بِلَا اٰلَةٍ، کَذٰلِکَ یَنْزِلُ بِلَا اٰلَةٍ، وَلَا تَحَرُّکٍ، وَلَا انْتِقَالٍ مِنْ مَّکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ، وَکَذٰلِکَ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ، فَکَمَا لَمْ یَجُزْ اَنْ یُّقَالَ: اَللّٰهُ یُبْصِرُ کَبَصَرِنَا بِالْاَشْفَارِ وَالْحَدَقِ وَالْبَیَاضِ، بَلْ یُبْصِرُ کَیْفَ یَشَاءُ بِلَا اٰلَةٍ، وَیَسْمَعُ مِنْ غَیْرِ اُذُنَیْنِ، وَسِمَاخَیْنِ، وَالْتِوَاءٍ، وَغَضَارِیْفَ فِیْهَا، بَلْ یَسْمَعُ کَیْفَ

يَشَاءُ بِلَا آلَةٍ، وَكَذٰلِكَ يَنْزِلُ كَيْفَ يَشَاءُ بِلَا آلَةٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّقَاسَ نُزُولُهُ اِلٰى نُزُولِ الْمَخْلُوقِينَ، كَمَا يُكَيَّفُ نُزُولُهُمْ، جَلَّ رَبُّنَا وَتَقَدَّسَ مِنْ اَنْ تُشَبَّهَ صِفَاتُهُ بِشَيْءٍ مِنْ صِفَاتِ الْمَخْلُوقِينَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار ہر رات آسمان دنیا کی طرف اس وقت نزول کرتا ہے، جب ایک تہائی آخری رات باقی رہ جاتی ہے وہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اس کو عطا کروں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی اور اسے مخلوق کی صفات پر قیاس نہیں کیا جاسکتا تو اس طرح اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح دانتوں، زبان، ہونٹوں، کے کسی آلے کے بغیر کلام کرنے والا ہے۔ ویسے ہمارا پروردگار ان جیسی چیزوں سے بلند و بالاتر ہے، تو یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ اس کے کلام کو ہمارے کلام پر قیاس کیا جائے' کیونکہ مخلوق کا کلام صرف آلات کی مدد سے پایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے کلام کرتا ہے۔ اس طرح وہ کسی آلے کے بغیر نزول کرتا ہے۔ وہ حرکت نہیں کرتا، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا ہے۔ اس کی سماعت اور بصارت کی بھی یہی کیفیت ہے، تو اس طرح یہ کہنا جائز نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اسی طرح دیکھتا ہے۔ جس طرح ہم آنکھ کی پتلی اس کی سیاہی اور سفیدی کی مدد

920– إسناده حسن، وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة (497) من طريق هشام بن عمار بهذا الإسناد، وأخرجه مسلم (758) (170) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، والنسائي في عمل اليوم والليلة (478) عن إسحاق بن منصور، وابن خزيمة في التوحيد ص 129 من طريق محمد بن يحيى، كلاهما عن أبي المغيرة، قال: حدثنا الأوزاعي، به، إلا أنه لم يذكر الاستزاق.وأخرجه أحمد 2/504، والدارمي 1/346، وابن أبي عاصم (495) و (496) ، وابن خزيمة في التوحيد ص 129 من طرق 'وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (477) من طريق سفيان، عن الأوزاعي، عن يحيى، عن أبي جعفر، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/258 من طريق هشام، عن يحيى، عن أبي جعفر، عن أبي هريرة .وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (479) من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري. إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/214 في القرآن: باب ما جاء في الدعاء ، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/487، والبخاري (1145) في التهجد: باب الدعاء والصلاة في آخر الليل، و (6321) في الدعوات . باب الدعاء نصف الليل، و (7494) في التوحيد. باب قوله تعالى: (يريدون أن يبدلوا كلام الله) ، ومسلم (758) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، وأبو داؤد (1315) في الصلاة: باب أي الليل أفضل، وابن خزيمة في التوحيد ص 127، وابن أبي عاصم في السنة (492) ، وأبو القاسم اللالكائي في شرح السنة 3/435 و 436، والبيهقي في سننه 3/2، وفي الأسماء والصفات ص .449' وأخرجه أحمد 2/267، والنسائي في عمل اليوم والليلة (480) وابن ماجة (1366) في الإقامة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، من طريقين عن الزهري بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/282 و 419، ومسلم (87) (169) ، والترمذي (446) في الصلاة: باب ما جاء في نزول الرب تعالى إلى السماء الدنيا كل ليلة، وابنُ خزيمة في التوحيد ص 130، من طريقين عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة .وأخرجه مسلم (758) (171) ، وابن خزيمة في التوحيد ص 131 من طريق سعد بن سعيد، عن سعيد ابن مرجانة، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمدُ 2/433، والنسائي عمل اليوم والليلة (483) من طريقين عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة . وأخرجه النسائي (484) ، وابن خزيمة في التوحيد ص 130، من طريق عبيد الله، عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة.

سے دیکھتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہتا ہے ویسے دیکھتا ہے۔ اور وہ کانوں اور سوراخ اور پردوں کے بغیر سنتا ہے۔ بلکہ وہ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے سنتا ہے' اور اس طرح وہ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے نزول کرتا ہے۔ اس کے نزول کو مخلوق کے نیچے آنے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح لوگوں کے نیچے کی طرف آنے کی کیفیت بیان کی جا سکتی ہے۔ ہمارا پروردگار اس چیز سے پاک اور بلند و برتر ہے کہ اس کی صفات کو مخلوق کی صفات میں سے کسی چیز کے مشابہ قرار دیا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ وَّاحِدٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھتا ہے) کہ ہم نے پہلے جو دو روایات ذکر کی ہیں یہ روایت ان کی متضاد ہے

921 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ، نَزَلَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ.

(3: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِىْ خَبَرِ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ، اَنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، وَفِىْ خَبَرِ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَنَّهُ يَنْزِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ نُزُوْلُهُ فِىْ بَعْضِ اللَّيَالِىْ حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، وَفِىْ بَعْضِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَهَاتُرٌ وَّلَا تَضَادٌّ.

921–وأخرجه النسائى أيضاً (485) من طريق سعيد المقبرى، عن عطاء مولى أم حبيبة، عن أبى هريرة. وفى الباب عن أبى سعيد الخدرى عند مسلم (758) (172)، والطيالسى (2232) و (2385)، وابن أبى عاصم (500) و (501)، وأحمد 2/383 و 3/34 و 43 و 94، وابن خزيمة فى التوحيد ص 126، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 450. وعن جبير بن مطعم عند الدارمى 1/347، وأحمد 4/81، والآجرى فى الشريعة ص 312، وابن خزيمة فى التوحيد ص 133، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 451، وسنده صحيح. وعن رفاعة بن عرابة الجهنى عند أحمد 4/16، والدارمى 1/347، وابن ماجة (1367)، وابن خزيمة ص 132، والآجرى ص 310، وسنده صحيح أيضاً. وعن علي بن أبى طالب عند الدارمى 1/348، وأحمد 1/120 وسنده قوى. وعن ابن مسعود عند أحمد 1/388 و 403 و 446، والآجرى ص 312، وابن خزيمة ص 134، وسنده صحيح.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات گزر جاتی ہے تو ہمارا پروردگار آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے ہمارا پروردگار فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا ہے جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نزول کرتا ہے اور ابواسحاق کی الاغر کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے وہ نزول کرتا ہے یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کچھ راتوں میں وہ اس وقت نزول کرتا ہو جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہو اور بعض راتوں میں اس وقت نزول کرتا ہو جب رات کا ایک تہائی ابتدائی حصہ رخصت ہو جاتا ہو۔ اس طرح دونوں روایات میں اختلاف اور تضاد نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ الَّتِیْ اِذَا دَعَا الْمَرْءُ رَبَّهُ بِهَا اُعْطِیَ اِحْدَاهُنَّ

ان تین اشیاء کا تذکرہ کہ جب بندہ اپنے پروردگار سے ان کے بارے میں دعا مانگتا ہے تو ان میں سے کوئی ایک چیز دی جاتی ہے

922 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَی جِبْرِيلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَاِنِّیْ مُعْطِيكَ اِحْدَاهُنَّ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ، اَوْ صَبْرًا عَلٰی بَلِيَّتِكَ، اَوْ خُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا اِلٰی رَحْمَتِكَ . (2:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم دیتا ہے کہ آپ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگیں میں آپ کو ان میں سے کوئی ایک چیز عطا کروں گا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری جلدی عافیت یا تیری آزمائش پر صبر کرنے یا دنیا سے نکل کر تیری رحمت کی طرف جانے کا سوال کرتا ہوں''۔

922- إسناده صحيح، وأخرجه مسلم (758) (172) في صلاة المسافرين، من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے تو تین مرتبہ مغفرت مانگتے تھے

923 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَّدْعُوَ ثَلَاثًا، وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا . (5: 12)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ دعا مانگنا اور تین مرتبہ مغفرت طلب کرنا پسند تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُوْرَ بِاسْتِغْفَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِعَدَدٍ لَمْ يَكُنْ يَّزِيْدُ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغفرت طلب کرنے کے بارے میں مذکور اس تعداد سے یہ مراد نہیں ہے اس سے زیادہ مرتبہ مغفرت طلب نہیں کی جاسکتی

924 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّيْ لَاَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً . (5: 12)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں ایک دن میں ستر مرتبہ توبہ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنْ بِعَدَدٍ لَّمْ يَزِدْهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ تعداد جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ کوئی ایسی تعداد نہیں ہے کہ

923- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/394 و 397، وأبو داوُد (241) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة (457)، والطبراني (10317) من طرق عن إسرائيل بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/397 من طريق أبي سعيد عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمٰن بن يزيد، عن ابن مسعود.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ مرتبہ (مغفرت طلب نہیں کی)

925 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً . (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَصِرُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَزِيْدَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ تعداد جو ہم نے ذکر کی ہے ایسا نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی پر اکتفاء کرتے تھے اور اس پر کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے

926 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا ذَرِبَ اللِّسَانِ عَلٰى اَهْلِى، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ خَشِيتُ اَنْ يُّدْخِلَنِىْ

925- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم، وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (432) ، من طريق أبى الأشعث أحمد بن المقدام، عن معتمر بن سيمان بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى (433) ، والبزار (3246) من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الله بن رجاء ، عن عمران، عن قتادة، به .وأخرجه البزار (3245) من طريق عن شعبة، عن قتادة، به .وذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد 10/208، وقال: رواه أبو يعلى، والبزار، وأحد إسنادى أبى يعلى، رجاله رجال الصحيح . وانظر ما بعده .(2) إسناده صحيح، وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (436) من طريق يونس ابن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/282 و 341، والبخارى (6307) فى الدعوات: باب استغفار النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى اليوم والليلة، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (435) ، والبغوى (1285) ، من طرق عن الزهرى، به .وأخرجه أحمد 2/450، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (434) ، وابن أبى شيبة 10/297، ومن طريقه ابن ماجة (3815) فى الأدب: باب الاستغفار، والبغوى (1286) ، من طرق .وأخرجه من طرق عن أبى هريرة النسائى فى عمل اليوم والليلة (437) و (439) .

926- إسناده ضعيف، لجهالة عبيد الله بن أبى المغيرة.وأخرجه أحمد 5/397، ومن طريقه الحاكم 1/511، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (451) عن عمرو بن على، كلاهما (أحمد وعمرو) عن عبد الرحمٰن ابن مهدى، عن سفيان، عن أبى إسحاق، عن عند أبى المغيرة، به. (فى المسند عبيد بن المغيرة) .وأخرجه أحمد 5/402 من طريق وكيع، والحاكم 2/457

لِسَانِي النَّارَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْإِسْتِغْفَارِ؟ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (5: 12)

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بُرْدَةَ، فَقَالَ: وَأَتُوبُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ بدزبانی کیا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میری زبان مجھے جہنم میں داخل کر دے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم استغفار سے کیوں غافل ہو؟ میں روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے ابوبردہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) ''میں توبہ کرتا ہوں'' (یعنی روزانہ سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں)۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِسْتِغْفَارِ الَّذِي كَانَ يَسْتَغْفِرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَدَدِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس استغفار کی صفت کا تذکرہ کہ جن کلمات کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ تعداد میں مغفرت طلب کرتے تھے

927 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رُبَّمَا أَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اوقات یہ بات نوٹ کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل میں ایک سو مرتبہ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے' تو میری توبہ قبول کر لے' بے شک تو' توبہ قبول کرنے والا ہے رحم کرنے والا ہے''۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْإِقْتِصَارِ عَلَى دُونِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ

ہم نے استغفار کی جو صفت بیان کی ہے اس سے کم پر اکتفاء کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

928 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

927-أخرجه ابن أبي شيبة 10/297، والنسائي في عمل اليوم والليلة (450) من طريق أبي الأحوص، و (452) من طريق سفيان، وابن ماجة (3817) في الأدب: باب الاستغفار، وأخرجه النسائي (453). وأخرجه الدارمي 2/302 في الرقاق: باب في الاستغفار، . وأخرجه أحمد 5/396، والنسائي في عمل اليوم والليلة (449) من طريق محمد بن جعفر غندر، والحاكم 1/510 من طريق بشر بن المفضل،

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَحْوَالِ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ، وَلِاسْتِغْفَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَيَانِ: اَحَدُهُمَا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَهُ مُعَلِّمًا لِخَلْقِهٖ قَوْلًا وَّفِعْلًا، فَكَانَ يُعَلِّمُ اُمَّتَهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَالدَّوَامَ عَلَيْهِ، لِمَا عَلِمَ مِنْ مُقَارَفَتِهَا الْمَآثِمَ فِي الْاَحَايِيْنِ بِاسْتِعْمَالِ الْاِسْتِغْفَارِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِيْ: اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِنَفْسِهٖ عَنْ تَقْصِيْرِ الطَّاعَاتِ لَا الذُّنُوْبِ، لِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَصَمَهُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهٖ، وَاسْتَجَابَ لَهُ دُعَاءَهُ عَلٰى شَيْطَانِهٖ حَتّٰى اَسْلَمَ، وَذَاكَ اَنَّ مِنْ خُلُقِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتٰى بِطَاعَةٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَاوَمَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَقْطَعْهَا، فَرُبَّمَا شُغِلَ بِطَاعَةٍ عَنْ طَاعَةٍ حَتّٰى فَاتَتْهُ اِحْدَاهُمَا، كَمَا شُغِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ بِوَفْدِ تَمِيْمٍ، حَيْثُ كَانَ يَقْسِمُ فِيْهِمْ وَيَحْمِلُهُمْ حَتّٰى فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ دَاوَمَ عَلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ فِيْمَا بَعْدُ، فَكَانَ اسْتِغْفَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَقْصِيْرِ طَاعَةٍ اَنْ اَخَّرَهَا عَنْ وَقْتِهَا مِنَ النَّوَافِلِ لِاشْتِغَالِهٖ بِمِثْلِهَا مِنَ الطَّاعَاتِ الَّتِيْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَوْلٰى مِنْ تِلْكَ الَّتِيْ كَانَ يُوَاظِبُ عَلَيْهَا، لَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ مِنْ ذُنُوْبٍ يَرْتَكِبُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کسی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ (مرتبہ) یہ کلمہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا:

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف احوال میں اپنے رب سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے کہ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغفرت طلب کرنے کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قوم کے لئے قول و فعل کے اعتبار سے معلم بنا

928- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/297، وأحمد 2/21، والبخاري في الأدب المفرد (618). والبغوي (1289)، من طريق ابن نمير، وأبو داؤد (1516) في الصلاة: باب في الاستغفار، من طريق أبي أسامة، والترمذي (3434) في الدعوات. باب ما يقول إذا قام من المجلس، من طريق المحاربي، وابن ماجة (3814) في الأدب، من طريق أبي أسامة والمحاربي، والنسائي في عمل اليوم والليلة (458).

کر بھیجا تھا' تو آپ اپنی اُمت کو مغفرت طلب کرنے اور اس پر باقاعدگی اختیار کرنے کی دعوت دیتے تھے' کیونکہ آپ یہ بات جانتے تھے کہ آپ کی اُمت گناہوں میں اکثر مبتلا ہوتی رہے گی۔ تو یوں وہ مغفرت طلب کرنے کے فعل پر عمل کرتے رہیں گے۔
اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے نیکیوں میں کمی کے حوالے سے دعائے مغفرت کرتے تھے۔ آپ گناہوں سے دعائے مغفرت نہیں کرتے تھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کے درمیان آپ کو (گناہوں سے) پاک رکھا ہے' اور آپ کے ساتھ (فطری طور پر پیدا ہونے والے) شیطان کے بارے میں آپ کی دعا کو مستجاب کیا' یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا' تو صورت حال یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں یہ بات شامل ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے متعلق عمل کرتے تھے' تو باقاعدگی سے کرتے تھے۔ آپ اسے منقطع نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ بعض اوقات آپ کسی دوسرے نیک کام کی وجہ سے کسی ایک نیک کام کو انجام نہیں دے پاتے تھے اور وہ ایک نیک کام آپ سے رہ جاتا تھا۔ جس طرح آپ مصروفیت کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعت ادا نہیں کر سکے تھے' کیونکہ تمیم قبیلے کا وفد آیا ہوا تھا اور آپ ان کے درمیان مال تقسیم کر رہے تھے۔ انہیں سواریاں فراہم کر رہے تھے۔ اس وجہ سے ظہر کے بعد والی دو رکعت آپ سے رہ گئی تھیں' تو آپ نے عصر کے بعد ادا کی تھیں۔ پھر آپ اس کے بعد اس وقت میں ان رکعات کو باقاعدگی سے ادا کرتے رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغفرت طلب کرنا نیکی میں اس کمی کے حوالے سے تھا کہ آپ نے نوافل کو مصروفیت کی وجہ سے ان کے وقت پر ادا نہیں کیا تھا اور آپ دوسری نیکیوں میں مصروف رہے تھے جو اس وقت میں اس نیکی سے زیادہ ضروری تھیں جن کو آپ باقاعدگی سے سرانجام دیتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ نبی کریم گناہوں سے مغفرت طلب کرتے تھے جن کا آپ نے ارتکاب کیا ہوا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِغْفَارِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ عَمَّا ارْتَكَبَهُ مِنَ الْحَوْبَاتِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اس نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا ہے ان پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

929 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

929- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأبو بردة. هو ابن أبى موسى الأشعرى، وقد اختلف فى اسمه، فقيل: الحارث، وقيل: عامر، وقيل: اسمه كنيته، روى له الستة. وأخرجه الطبرانى (882) عن محمد بن محمد التمار وعثمان بن عمر الضبى قالا: حدثنا أبو الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/298، ومن طريقه مسلم (2702) (42) فى الذكر والدعاء: باب استحباب الاستغفار عن غندر، وأحمد 4/260 عن وهب، والبخارى فى الأدب المفرد (621) عن حفص، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (446) من طريق عبد الرحمٰن، و (447) من طريق محمد بن جعفر، والبغوى (1288) من طريق وبن جرير، كلهم عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى (445)، والطبرانى (883) و (884) من طريقين عن عمرو فى مرة، به. وأخرجه الطبرانى (887) من طريق حميد بن هلال، عن أبى بردة، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/299، والنسائى (444)، والطبرانى (885) و (886) من طريقين عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ رجل من المهاجرين.

مُرَّةَ، اَخْبَرَنِی، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ يُقَالُ لَهٗ: الْاَغَرُّ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ، فَاِنِّيْ اَتُوبُ اِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ يُرِيْدُ بِهِ: اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: فَاِنِّيْ اَتُوبُ اِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَكَانَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَقْصِيرِهٖ فِي الطَّاعَاتِ الَّتِيْ وَظَّفَهَا عَلٰى نَفْسِهٖ، لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَخْلَاقِهٖ اِذَا عَمِلَ خَيْرًا اَنْ يُّثْبِتَهٗ فَيَدُومَ عَلَيْهِ، فَرُبَّمَا اشْتَغَلَ فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ عَنْ ذٰلِكَ الْخَيْرِ الَّذِيْ كَانَ يُوَاظِبُ عَلَيْهِ بِخَيْرٍ اٰخَرَ، مِثْلُ اشْتِغَالِهٖ بِوَفْدِ بَنِيْ تَمِيمٍ وَّالْقِسْمَةِ فِيْهِمْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَمَّا صَلَّى الْعَصْرَ اَعَادَهُمَا، فَكَانَ اسْتِغْفَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلتَّقْصِيرِ فِيْ خَيْرٍ اشْتَغَلَ عَنْهُ بِخَيْرٍ ثَانٍ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا

✿✿ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میں نے جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ''اغر'' کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی بارگاہ توبہ کرو' کیونکہ میں روزانہ اس کی بارگاہ میں ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرو'' اس سے مراد یہ ہے' تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میں اس کی بارگاہ میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ان نیکیوں میں کمی کے حوالے سے مغفرت طلب کرتے تھے۔ جن کو آپ نے اپنے لئے باقاعدگی سے مقرر کیا ہوا تھا کہ آپ کے معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ جب آپ کوئی نیکی کا کام کرتے تو اسے ثابت رکھتے تھے اور باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ کسی مصروفیت کی وجہ سے اس نیکی کے کام کو سرانجام نہیں دے پاتے تھے۔ جسے آپ باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ اور ایسا کسی دوسرے نیک کام کی وجہ سے ہوتا تھا' جس طرح آپ بنوتمیم کے وفد کے ساتھ مصروف رہے' اور ان کے درمیان مال تقسیم کرنے کی وجہ سے وہ دو رکعت ادا نہیں کر سکے تھے جو آپ ظہر کے بعد ادا کیا کرتے تھے' تو جب آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی تو ان دو رکعات کو بھی ادا کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار اس کمی کے حوالے سے ہوتا تھا جو اس نیکی میں ہوتی تھی جس نیکی کو آپ کسی دوسری نیکی میں مصروفیت کی وجہ سے سرانجام نہیں دے پاتے تھے۔

جیسا کہ ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعْقِيبِ الْإِسْتِغْفَارِ كُلَّ عَثْرَةٍ، وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ مُشَمِّرًا فِي أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ ہر کوتاہی کے بعد استغفار کرے اگرچہ آدمی مختلف قسم کی نیکیوں میں بھرپور اہتمام کرتا ہو

930 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، (عَنْ أَبِي صَالِحٍ) ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ، فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَتْ، فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا، فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ فِيهِ، فَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (المطففين: 14) . (3: 65)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی بندہ غلطی کرتا ہے' تو اس کے دل میں ایک نقطہ لگ جاتا ہے' پھر اگر وہ الگ ہو کر مغفرت طلب کرے اور توبہ کرے' تو وہ صاف ہو جاتا ہے' پھر وہ دوبارہ غلطی کرے' تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اگر دوبارہ غلطی کرے' تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس میں غالب آ جاتا ہے۔ یہ وہ ران یا (زنگ یا پردہ) ہے جس کا ذکر اللہ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

''خبردار! ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے' جو وہ عمل کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ لَفْظٍ لَمْ يَعْرِفْ مَعْنَاهُ جَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

(روایت کے) ان الفاظ کا تذکرہ جن کا مفہوم ایک جماعت کی سمجھ میں نہیں آسکا جو لوگ علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتے

931 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

930- إسناده حسن من أجل محمد بن عجلان، وأخرجه الترمذي (3334) في التفسير: باب ومن سورة ويل للمطففين، والنسائي في عمل اليوم والليلة (418) ، وفي المسنى كما في تحفة الأشراف 9/443، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، به . وقال الترمذي: حسن صحيح .وأخرجه ابن ماجة (4244) في الزهد: باب ذكر الذنوب، والطبري 30/98، والحاكم 2/517، من طرق عن محمد بن عجلان، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ، عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، يُرِيْدُ بِهِ: يَرِدُ عَلَيْهِ الْكَرْبُ مِنْ ضِيقِ الصَّدْرِ مِمَّا كَانَ يَتَفَكَّرُ فِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَمْرِ اشْتِغَالِهِ كَانَ بِطَاعَةٍ عَنْ طَاعَةٍ، اَوِ اهْتِمَامِهِ بِمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنَ الْاَحْكَامِ قَبْلَ نُزُوْلِهَا، كَاَنَّهُ كَانَ يَعُدُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَدَمَ عِلْمِهِ بِمَكَّةَ بِمَا فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنَ الْاَحْكَامِ قَبْلَ اِنْزَالِ اللّٰهِ اِيَّاهَا بِالْمَدِيْنَةِ ذَنْبًا، فَكَانَ يُغَانُ عَلٰى قَلْبِهِ لِذٰلِكَ، حَتّٰى كَانَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَا اَنَّهُ كَانَ يُغَانُ عَلٰى قَلْبِهِ مِنْ ذَنْبٍ يُذْنِبُهُ، كَاُمَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

''بعض اوقات میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے اور میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے ایک سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے' سینے کی تنگی کے حوالے سے آپ پر تکلیف کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جب آپ کسی نیکی کی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کر پاتے۔ جو نیکی کا کام ہوتا ہے' اور آپ اس بارے میں غور وفکر کرتے تھے۔ یا جب آپ اس چیز کا اہتمام کرتے' جن احکام کا آپ کو علم نہیں ہے' اور ایسا ان کے نازل ہونے سے پہلے ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گویا سورۃ البقرہ میں موجود احکام سے مکہ میں اپنی لاعلمی کو ذنب شمار کرتے جو لاعلمی مدینہ منورہ میں سورۃ نازل ہونے سے پہلے تھی' تو اس وجہ سے آپ کے دل پر مخصوص کیفیت طاری ہو جاتی' یہاں تک کہ آپ روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' آپ سے کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے آپ کے دل پر پردہ آجاتا۔ جس طرح کہ آپ کی اُمت کے ساتھ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُ الْمَرْءُ رَبَّهُ لِمَا قَارَفَ مِنَ الْمَاٰثِمِ

''سید الاستغفار'' کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اس وقت اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے

931- إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/260، ومسلم (2702) (41) في الذكر والدعاء : باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه، وأبو داوُد (1515) في الصلاة: باب في الاستغفار، والبغوى (1287) ، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة ، (442) ، والطبراني (888) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، به. وأخرجه الطبراني (889) من طريق هشام بن حسان، عنه ثابت البناني، به.

گا' جب اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہو

932 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ، وَاَنَا عَبْدُكَ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ، اَصْبَحْتُ عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذُنُوْبِىْ، فَاغْفِرْ لِىْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ . (**1: 104**)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سیدالاستغفار یہ ہے: بندہ یہ کہے:

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر جہاں تک ہو سکے گا قائم رہوں گا اور میں نے جو کچھ کیا ہے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' تو نے میرے اوپر جو نعمت کی ہے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں' اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کردے۔ بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کرسکتا ہے۔''

ذِكْرُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِىْ يَدْخُلُ قَائِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ اِذَا كَانَ عَلٰى يَقِيْنٍ مِنْهُ

اس ''سیدالاستغفار'' کا تذکرہ جسے پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا جب کہ وہ یقین کے ساتھ اسے پڑھے گا

933 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِىُّ اَبُوْ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ

932- إسناده صحيح، رجاله رجال البخارى. وهو فى مصنف ابن أبى شيبة 10/296، ومن طريقه أخرجه الطبرانى (7174). وأخرجه الحاكم 2/458 من طريق الحسن بن على بن عفان العامرى، عن أبى أسامة، بهذا الإسناد، وصححه، وأقره الذهبى. وأخرجه أحمد 4/122 و 124 و 125، والبخارى (6306) فى الدعوات: باب أفضل الاستغفار، و (6323) باب ما يقول إذا أصبح، وفى الأدب المفرد (617) والنسائى 8/279، 280 فى الاستعاذة: باب الاستعاذة من شر ما صنع، وفى عمل اليوم والليلة (19) و (464) و (580)، والطبرانى (7172) و (7173)، والبغوى (1308)، من طرق عن حسين بن ذكوان المعلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (465) و (581) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البنانى، عن عبد الله بن بريدة، عن نفر صحبوا شداداً، عنه. وأخرجه الترمذى (3393) فى الدعوات .

شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِالنِّعْمَةِ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِي، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاِنْ قَالَهَا بَعْدَمَا يُصْبِحُ مُوقِنًا بِهَا ثُمَّ مَاتَ، كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنْ، قَالَهَا بَعْدَمَا يُمْسِي مُوقِنًا بِهَا، كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَسَمِعَهٗ مِنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ.

فَالطَّرِيقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سید الاستغفار یہ ہے: بندہ یہ کہے۔

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں تیرے عہد پر قائم رہوں گا میں تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں۔ تو میری مغفرت کردے بے شک گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر بندہ صبح ہونے کے بعد یقین کے ساتھ یہ کلمات پڑھے اور اس کا انتقال ہو جائے، تو وہ جنتی ہوگا اور اگر وہ شام ہونے کے بعد یقین کے ساتھ یہ کلمات پڑھے (اور پھر اس کا انتقال ہو جائے، تو وہ جنتی ہوگا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن بریدہ نے یہ روایت اپنے والد سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت بشیر بن کعب کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔

تو اس کے دونوں طریقے محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ حِفْظَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُ بِالْإِسْلَامِ فِيْ اَحْوَالِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام احوال میں اسلام کے ہمراہ اس کی حفاظت کرے

934 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّمِيمِيُّ هُوَ

3 - وسيرد برقم (1035) من طريق ابن بريدة، عن أبيه، ويخرج هناك، فانظره . وفى الباب عن جابر عند النسائى فى عمل اليوم والليلة (46) و (468) .

الْحِمْصِيُّ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ، وَسَاَلَهُ اَنْ يَّاْمُرَ لَهُ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتَ اَمَرْتُ لَكَ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، وَاِنْ شِئْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَاتٍ هِيَ خَيْرٌ لَكَ؟، قَالَ: عَلِّمْنِيهِنَّ، وَمُرْ لِي بِوَسْقٍ، فَاِنِّي ذُو حَاجَةٍ اِلَيْهِ، فَقَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُطِعْ فِيَّ عَدُوًّا حَاسِدًا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ . (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تُوُفِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهَاشِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ابْنُ تِسْعِ سِنِيْنَ

ہاشم بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک مصیبت لاحق ہوگئی۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کی شکایت کی اور آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ انہیں کھجوروں کا ایک وسق دینے کا حکم دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں کھجوروں کا ایک وسق دینے کا حکم دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں جو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوں گے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے ان کلمات کی تعلیم دیں اور مجھے ایک وسق دینے کا بھی حکم دیں۔ مجھے اس کی شدید ضرورت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! جب میں بیٹھا ہوں تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور جب میں کھڑا ہوں تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور جب میں سورہا ہوں تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور میرے بارے میں کسی حسد کرنے والے دشمن کی بات نہ ماننا اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے اور میں تجھ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو ساری کی ساری تیرے دست قدرت میں ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ہاشم بن عبداللہ بن زبیر 9 سال کے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاكْتِنَازِ سُؤَالِ الْمَرْءِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الثَّبَاتَ عَلَى الْاَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ عِنْدَ اكْتِنَازِ النَّاسِ الدَّنَانِيرَ وَالدَّرَاهِمَ

934- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه أحمد 4/122، والنسائي في عمل اليوم والليلة (580)، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. (2) سيرد عند المصنف برقم (1035) وسيخرج هناك، فانظره.

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اسے دین پر ثابت قدمی اور ہدایت پر پختگی کی دولت سے نوازے جب لوگ دینار اور درہم کی دولت حاصل کر رہے ہوں

935 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا وَلَمْ يَشْرَبِ الْمَاءَ فِي الدُّنْيَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَيَتَّخِذُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَسْوًا فَيَحْسُوهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، فَنَزَلْنَا مَرْجَ الصُّفَّرِ، فَقَالَ: ائْتُونِيْ بِالسُّفْرَةِ نَعْبَثْ بِهَا، فَكَانَ الْقَوْمُ يَحْفَظُونَهَا مِنْهُ، فَقَالَ: يَا بَنِيْ اَخِي، لَا تَحْفَظُوهَا عَنِّي، وَلٰكِنِ احْفَظُوْا مِنِّيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اكْتَنَزَ النَّاسُ الدَّنَانِيرَ وَالدَّرَاهِمَ، فَاكْتَنِزُوا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. (1: 104)

✿✿ ابوعبیداللہ مسلم بیان کرتے ہیں: میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا ہم نے ''مرج الصفر'' کے مقام پر پڑاؤ کیا۔

انہوں نے فرمایا: ہمارا زادراہ لے کر آؤ تا کہ ہم اسے استعمال کریں۔

حاضرین ان سے اس چیز کو محفوظ کرنا چاہتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: میرے بھتیجے تم مجھ سے اس چیز کو محفوظ نہ کرو بلکہ مجھ سے اس چیز کو محفوظ کرلو' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) جس وقت لوگ دینار اور درہموں کا خزانہ بنا رہے ہوں' تو تم ان کلمات کا خزانہ اکٹھا کرو۔

''اے اللہ! میں دین میں ثابت قدمی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' اور ہدایت میں عزیمت کا سوال کرتا ہوں' اور تیری نعمت کے شکر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' اور تیری اچھی طریقے سے عبادت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' اور میں ہر اس بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' جسے تو جانتا ہے' اور ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور میں

935- وأخرجه أحمد 4/123 من طريق روح، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، قال: كان شداد بن أوس ... ، ورجاله ثقات إلا أن حسان بن عطية لم يدرك شدادا. وأخرجه أحمد 4/125، والترمذي (3407) ، والطبراني في الكبير (7175) و (7176) و (7177) من طرق عن سعيد الجريري. ورواه الطبراني (7178) ، وقال. عن رجل من بني مجاشع. وأخرجه الطبراني (7179) من طريق الجريري، عن أبي العلاء ، عن رجلين من بني حنظلة، عن شداد بن أوس. وأخرجه النسائي 3/54 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء ، والطبراني (7176) و (7180) من طريق الجريري، عن أبي العلاء ، عن شداد. وصححه الحاكم 1/508 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

تجھ سے اس چیز کی مغفرت طلب کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَسْاَلَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فِيْ دُعَائِهٖ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنی دعا میں اپنے پروردگار سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا سوال کرے

936 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الزُّرَقِيُّ بِطَرَسُوسَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ: مَا كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُ؟، قَالَ: كُنْتُ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبَنِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تَسْتَطِيْعُهٗ، اَوْ لَا تُطِيْقُهٗ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَا سَمِعَ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيْثًا، وَالْاٰخَرُ سَمِعَهَا مِنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی' جو بیماری کی وجہ سے سکڑ کر پرندے کی مانند ہو گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا دعا مانگتے ہو' یا تم کیا مانگتے ہو۔ اس نے عرض کی: میں یہ کہتا ہوں۔

''اے اللہ! تو نے آخرت میں مجھ کو جو سزا دینی ہے وہ دنیا میں ہی دیدے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم یہ کہو۔

''اے اللہ! تو دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر۔ اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حمید نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف اٹھارہ احادیث سنی ہیں۔ باقی

936- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (1053) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2688) عن عاصم بن النضر، عن خالد بن الحارث، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/261، وأحمد 3/107، والبخاري في الأدب المفرد (727) و (728)، ومسلم (2688) في الذكر: باب كراهية الدعاء بتعجيل العقوبة، والترمذي (3487) في الدعوات. باب من جاء في عقد التسبيح، والطبري 2/300، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1053)، والبغوي (1383)، من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/288، ومسلم (2688) (24) في الذكر طريق عفان عن حماد، عن ثابت، به. وسيرد من طرق أخرى مع تخريجها في الروايات الآتية بالأرقام: (937) و (938) (939) و (940).

روایات انہوں نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ لَهُ فِيْ دَارَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اپنے خالق سے دونوں جہانوں میں اپنے لئے بھلائی کا سوال کرے

937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (5: 12)

قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَانَ اَنَسٌ يَدْعُوْ بِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔''

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کے سامنے اس روایت کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی یہ دعا مانگا کرتے تھے:

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدُّعَاءَ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ كَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَا يَدْعُوْ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَحْوَالِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ دعا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات یہ دعا مانگا کرتے تھے

938 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوْا: زِدْنَا، فَاَعَادَهَا؛ قَالُوْا: زِدْنَا، فَاَعَادَهَا؛ فَقَالُوْا: زِدْنَا، فَقَالَ: مَا تُرِيْدُوْنَ؟ سَاَلْتُ

938- إسناده صحيح، وهو في مسند الطيالسي برقم (2036)، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/209 و277، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1054)، والبغوي في شرح السنة (1382). وأخرجه أحمد 3/208 عن روح، والبخاري في الأدب المفرد (677) عن عمرو بن مرزوق، ومسلم (2690) (27) عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، كلهم عن شعبة، به وانظر ما بعده.

لِکُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

قَالَ اَنَسٌ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهَا: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (5: 12)

ثابت بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کیجئے، تو انہوں نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

لوگوں نے درخواست کی آپ مزید دعا کیجئے، تو انہوں نے دوبارہ یہی دعا کی۔

لوگوں نے کہا مزید کیجئے، تو انہوں نے پھر یہی دعا کی۔

لوگوں نے کہا مزید کیجئے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا چاہتے ہو میں نے تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگ لی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ شُعْبَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ اِلَّا خَبَرَ التَّزَعْفُرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، شعبہ نامی راوی نے اسماعیل بن علیہ نامی راوی سے صرف زعفران لگانے والی روایت کا سماع کیا ہے

939 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الْكَرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ فَلَقِيْتُ اِسْمَاعِيْلَ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (5: 12)

939- إسناده صحيح، والقسم الثاني أخرجه ابن أبي شيبة 10/248 عن يزيد بن هارون، وأحمد 3/247، والبغوي (1381) عن عفان، كلاهما عن حماد، بهذا الإسناد. وانظر ما مضى. وقسمه الأول أخرجه البخاري في الأدب المفرد (633) عن موسى، عن عمر بن عبد الله الرومي، عن أبيه، عن أنس. (2) في الأصل: بكر وهو تحريف.

عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ایسی دعا کے بارے میں مجھے بتائیے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے:

انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے)

''اے اللہ! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات اسماعیل سے ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا:

(روایت کے الفاظ یہ ہیں)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيْدَ فِي الدُّعَاءِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ الْإِقْرَارَ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، وہ دعا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے آدمی اس میں پروردگار کی ربوبیت کا اقرار بھی شامل کرلے

940 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا: اَيُّ دَعْوَةٍ اَكْثَرُ مَا يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (5: 12)

عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات کون سی دعا مانگا کرتے تھے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

940- صحيح، عبد الله بن أبي يعقوب، وثقه المؤلف، وتابعه عليه غير واحد، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (2690) (26) في الذكر والدعاء: باب فضل الدعاء باللّٰهم آتنا في الدنيا حسنة ..، عن زهير بن حرب، وأبو داوُد (1519) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1056) عن زياد بن أيوب. (3) إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (6389) في الدعوات: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ربنا آتنا في الدنيا حسنه، وفي الأدب المفرد (682)، وأبو داوُد (1519) في الصلاة، كلاهما عن مسدد، بهذا الإسناد. لكن قوله: سأل قتادة أنساً.. لم يرد عند البخاري. وأخرجه البخاري (4522) في التفسير. باب (ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة) عن أبي معمر، عن عبد الوارث، به ولم يرد عنده قوله: سأل قتادة أنساً. وبلفظ المؤلف أخرجه مسلم وأبو داوُد والنسائي من طريق زهير بن حرب

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر آخرت میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ مَكْرُوْهٌ لَهٗ اَنْ يَّدْعُوْ بِضِدِّ مَا وَصَفْنَا مِنَ الدُّعَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کے لئے یہ بات مکروہ ہے' وہ دعا مانگتے ہوئے اس کی متضاد دعا مانگے' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

941 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كُنْتَ دَعَوْتَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ؟، قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَطِيْعُهٗ، اَوْ لَا تُطِيْقُهٗ، فَهَلَّا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟ قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ فَشَفَاهُ. (5: 12)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی جو (بیماری کی وجہ سے) پرندے کے بچے کی مانند کمزور ہو گیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں میں یہ کہتا ہوں۔

''اے اللہ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزا دینی ہے وہ ابھی مجھے دنیا میں ہی دیدے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم یہ کیوں نہیں کہتے۔

''اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی' تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کر دی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ سُؤَالِ الْبَارِي تَعَالَى الثَّبَاتَ وَالْاِسْتِقَامَةَ عَلٰى مَا يُقَرِّبُهٗ اِلَيْهِ بِفَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ پروردگار سے ان چیزوں پر ثابت قدمی

اور استقامت کا سوال کرے جو اس کو پروردگار کی بارگاہ میں مقرب کر دیں اللہ تعالیٰ اس چیز کے ذریعے ہم پر بھی فضل کرے

942 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْ لِيْ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ، قَالَ: قُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ. (3: 65)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں آپ کے بعد اس بارے میں کسی اور سے دریافت نہ کروں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّمَلُّقِ اِلَى الْبَارِى فِىْ ثَبَاتِ قَلْبِهٖ لَهٗ عَلٰى مَا يُحِبُّ مِنْ طَاعَتِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یہ دعا کرے کہ وہ اس کے دل کو ان چیزوں پر ثابت رکھے جن کا تعلق پروردگار کی فرمانبرداری سے ہے اور جسے پروردگار پسند کرتا ہے

943 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ، اِنْ شَاءَ اَقَامَهٗ، وَاِنْ شَاءَ اَزَاغَهٗ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ: وَالْمِيزَانُ بِيَدِ

942- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (936) من طريق خالد بن الحارث، عن حميد، به . العباس بن الوليد القرشي ترجمه المؤلف في الثقات 8/510 . وباقي رجاله ثقات، رجال الصحيحين وأخرجه أحمد 3/413، ومسلم (38) في الايمان: باب جامع أوصاف الاسلام من طرق عن هشام بن عروة بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (2410)، وأبو داؤد الطيالسي (1231)، وابن ماجة (3972)، والطبراني (6396) و (6397)، وأحمد 3/413، والنسائي في الرقائق كما في التحفة 4/20 من طرق. وأخرجه أحمد 3/413 و 4/384، 385، والطبراني (6398)، والنسائي في التفسير كما في التحفة 4/20 من طريقي عن يعلى بن عطاء، عن عبد الله بن سفيان الثقفي، عن أبيه، وهذا إسناد صحيح. وانظر شرح هذا الحديث في جامع العُلوم والحكم ص 191-194.

الرَّحْمٰنِ يَرْفَعُ قَوْمًا وَّيَخْفِضُ اٰخَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . (3: 67)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر (شخص کا) دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے' اگر وہ چاہتا ہے' تو اسے ثابت رکھتا ہے اور اگر چاہتا ہے' تو اسے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے دلوں کو پھیرنے والے' تو ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھنا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے۔

''میزان رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہ ایک قوم کو سربلندی عطا کرتا ہے اور دوسروں کو پست کر دیتا ہے۔ ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ اُطْلِقَتْ بِالْفَاظِ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ دُونَ الْحُكْمِ عَلٰى ظَوَاهِرِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ الفاظ اس نوع سے تعلق رکھتے ہیں

جس میں تمثیل اور تشبیہ کے الفاظ لوگوں کے محاورے کے مطابق استعمال کئے گئے ہیں لیکن اس کے ظاہر پر حکم عائد نہیں کیا جائے گا

944 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

943- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيحين ما خلا أبا ثور . وأخرجه أحمد 4/182، والآجرى فى الشريعة ص 317 و 386 عن الوليد بن مسلم، والنسائى فى النعوت من الكبرى كما فى التحفة 9/61 من طريق ابن المبارك، وابن ماجة (199) فى القمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبى عاصم فى السنة (219) ، والبغوى فى شرح السنة (89) من طريق صدقة بن خالد، والحاكم 1/525 من طريق بشر بن بكر، و 2/289 من طريق ابن شابور، كلهم عن عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر، بهذا الإسناد، وصرح الوليد بن مسلم بسماعه من عبد الرحمٰن، فانتفت شبهة تدليسه، وقال البوصيرى فى مصباح الزجاجة ورقة 14/2: إسناده صحيح وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى .وفى الباب عن عبد الله بن عمرو تقدم برقم (902) .وعن أنس عند الترمذى (2140) فى القدر: باب ما جاء أن القلوب بين أصبعى الرحمٰن، وحسنه، وابن ماجة (2834) ، وابن أبى عاصم (225) ، والآجرى ص .317. وعَنْ عَآئِشَةَ عند أحمد 6/91 و 251، وابن أبى عاصم (224) ، والآجرى ص .317 وعن أم سلمة عند أحمد 6/294 و 302، وابن أبى عاصم (223) ، والآجرى ص .316 وعن سبْرة بن الفاكه عند ابن أبى عاصم (220) . وعن أبى هريرة عنده (229) .

944- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (269) .

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ اٰدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِي.

وَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي.

يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا لَوْ اَنَّكَ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے سے یہ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی' تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں کیسے تیری عیادت کرسکتا ہوں' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا' تو نے اس کی عیادت نہیں کی تمہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو اس کا اجر میرے پاس پالیتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو نے مجھے پینے کے لئے پانی نہیں دیا' تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں تجھے کیسے پینے کے لئے کچھ دے سکتا ہوں' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہیں علم نہیں ہے' میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا' تو تم نے اسے پانی نہیں دیا تھا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر تم اسے پانی پلا دیتے' تو اس کا اجر وثواب میرے پاس پالیتے۔

اے آدم کے بیٹے میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا۔

بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا' تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا۔

اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے' تو اس کا اجر وثواب میرے پاس پالیتے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ وَالْعَافِيَةَ وَالْوِلَايَةَ فِيمَنْ رُزِقَ اِيَّاهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے' جو رزق اس نے عطا کیا ہے اس میں ہدایت' عافیت اور ولایت کا سوال کرے

945 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ بُرَيْدَ بْنَ اَبِي مَرْيَمَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: اَذْكُرُ اَنِّي اَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ، فَانْتَزَعَهَا بِلُعَابِهَا، فَطَرَحَهَا فِي التَّمْرِ، وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَالَ: تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ . (1: 104)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ السَّعْدِيُّ، وَاَبُو الْجَوْزَاءِ اِسْمُهُ: اَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُمَا جَمِيْعًا تَابِعِيَّانِ بَصْرِيَّانِ

ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کیابات یاد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات یاد ہے ایک مرتبہ میں نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی تھی۔ اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کھجور کو لعاب سمیت باہر نکال دیا تھا اور انہیں کھجوروں میں رکھ دیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ دعا تعلیم دیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! جنہیں' تو نے ہدایت عطا کی ہے ان میں مجھے بھی ہدایت عطا کر اور جنہیں' تو نے عافیت عطا کی ہے ان میں مجھے بھی عافیت عطا کر اور جن کا تو نگران ہے ان میں سے میرا بھی نگران بن جا' تو نے جو کچھ عطا کیا ہے اس میں

945– إسناده صحيح، ومحمد: هو ابن جعفر الهذلي مولاهم البصري الملقب بغندر، وأخرجه أحمد 1/200 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي (1177) و (1179) عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/200 عن يحيى بن سعيد، والدارمي 1/373 في الصلاة: باب الدعاء في القنوت، عن عثمان بن عمر، كلاهما عن شعبة بهذ الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (4984) ، والطبراني (2711) من طريق الحسن بن عمارة، عن بُريد، به .وأخرج القسم الأول أيضاً الطبراني (2710) من طريق عفان، عن شعبة، به.وأخرجه أحمد 1/200، والطبراني (2714) ، عن أبي أحمد الزبيري، عن العلاء بن صالح، عن بُريد، به.وأخرج القسم الثاني الطبراني (2707) من طريق عمرو بن مرزوق، عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داوُد (1425) في الصلاة: باب القنوت في الوتر، والترمذي (464) في الصلاة: باب ما جاء في القنوت في الوتر، والنسائي 3/248 في قيام الليل: باب الدعاء في الوتر، والدارمي 1/373، والطبراني (2705) ، والبغوي (640) ، من طرق عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق السبيعي، عن بريد، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/300، وأحمد 1/200، وابن ماجة (1178) في الإقامة: باب ما جاء في القنوت في الوتر، والدارمي 1/373، والبيهقي في السنن 2/209، والطبراني (2701) و (2702) و (2703) و (2704) و (2706) ، وابن الجارود (273) ، من طرق عن أبي إسحاق، عن بُريد، به.وأخرجه أحمد 1/199، والطبراني (2712) وابن الجارود (272) ، وابن نصر ص 135 كما في مختصر قيام الليل عن وكيع، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بُريد، به .وأخرجه النسائي 3/248 عن محمد بن سلمة، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الله بن سالم، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ علي عن الحسن بن علي به، وصححه الحاكم 3/172، وانظر الطبراني (2713) .

میرے لئے برکت رکھ دے اور تو نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچا لے۔
بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا جس کا تو نگران ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا''۔
شعبہ نامی راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔
''تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالجوزاء ربیعہ بن شیبان سعدی ہیں اور ابوالجوزاء کا نام اوس بن عبداللہ ہے اور یہ دونوں حضرات تابعی ہیں اور دونوں بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالرِّزْقَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے مغفرت رحمت ہدایت اور رزق کا سوال کرے

946 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ، قَالَ: قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِي؟، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِيْ . (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُلُّ مَا فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدَى، وَمَا يُشْبِهُهَا مِنَ الْاَلْفَاظِ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا الثَّبَاتُ عَلَى الْهُدٰى وَالزِّيَادَةُ فِيْهِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يُّؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ بِسُؤَالِ الزِّيَادَةِ وَقَدْ هَدَاهُ اللّٰهُ قَبْلَ ذٰلِكَ

۞۞ مصعب بن سعد بن وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلام کی تعلیم دیجئے جسے میں پڑھا کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جو زیادہ ہے [illegible] تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا وہ بلند و برتر اور عظیم ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔''

اس شخص نے عرض کی: یہ کلمات تو میرے پروردگار کے لئے ہیں میرے لئے کیا ہوں گے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔
''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے، تو مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور تو مجھے رزق عطا کر۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں جو یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں' اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے۔اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی مانند جو دیگر الفاظ ہیں۔اس سے مراد ہدایت پر ثابت قدم رہنا اور اس میں اضافہ ہونا ہے' کیونکہ یہ بات ناممکن ہے' کوئی مومن اضافی ہدایت کا سوال کرے جبکہ اللہ اس سے پہلے اسے ہدایت دے چکا ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا الْمَعُوْنَةَ وَالنَّصْرَ وَالْهِدَايَةَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے پروردگار سے اعانت' مدد اور ہدایت کا سوال کرے

947 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي، وَلَاتَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ اَوَّاهًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا اَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَاَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِيْ . (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے میرے پروردگار! تو میری اعانت کر' تو میرے خلاف اعانت نہ کر' تو میری مدد کر' تو میرے خلاف مدد نہ کر' تو میرے حق میں خفیہ تدبیر کر' تو میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ کر' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور میرے لئے ہدایت پر ثابت قدم رہنا آسان کر دے اور جو شخص میرا مقابلہ کرتا ہے' تو اس کے خلاف میری مدد کر۔اے میرے پروردگار تو

947- إسناده صحيح، موسى الجهني: هو موسى بن عبد الله، ويقال: ابن عبد الرحمٰن الجهني أبو سلمة الكوفي ثقة عابد من رجال مسلم، وأخرجه أحمد 1/185 عن عبد الله بن نمير ويعلى بن عبيد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2696) في الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن ابن نمير ، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/180 عن يحيى بن سعيد، ومسلم (2696) من طريق علي بن مسهر ، كلاهما عن موسى الجهني، به.(1) إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، غير طليق بن قيس، وهو ثقة، سفيان: هو الثوري، وعبد الله بن الحارث . هو الزبيدي المعروف بالمكتب، وأخرجه أبو داوُد (1510) في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلّم، عن محمد ابن كثير العبدي، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/519-520 ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/280، وأحمد 1/227، والترمذي (3551) في الدعوات: باب في دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي في، عمل اليوم والليلة (607) ، وابن ماجة (3830) في الدعاء : باب دعاء رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبخاري في الأدب. المفرد (664) و (665) ، والبغوي في شرح السنة (1375) ، من طرق عن سفيان، به، وهو في السنة (384) لابن أبي عاصم من طريق سفيان مختصراً،

مجھے اپنا شکر گزار بنا دے اور اپنا ذکر کرنے والا بنا دے اپنا فرمانبردار بنا دے اپنا اطاعت کرنے والا بنا دے اور اپنی بارگاہ کی طرف رجوع کرنے والا اور تواضع وانکساری کرنے والا اور فرمانبردار بنا دے۔اے میرے پروردگار! تو میری توبہ کو قبول کرلے میری خطا کو دھودے' میری دعا کو قبول کرلے۔ میری حجت کو ثابت کردے' میرے دل کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ میری زبان کو ٹھیک رکھ اور مجھے دل کی خرابیوں سے محفوظ رکھ۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے عمرو بن مرہ نامی راوی نے یہ روایت عبداللہ بن حارث سے نہیں سنی ہے

948 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ طَلِيقُ بْنُ قَيْسٍ الْحَنَفِىُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو، فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ وَلَا تُعِنْ عَلَىَّ، وَانْصُرْنِىْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَىَّ، وَامْكُرْ لِىْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَىَّ، وَاهْدِنِىْ وَيَسِّرْ لِىَ الْهُدَى، وَانْصُرْنِىْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَىَّ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ مِطْوَاعًا، اِلَيْكَ مُخْبِتًا، لَكَ اَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ اقْبَلْ تَوْبَتِى، وَاغْسِلْ حَوْبَتِى، وَثَبِّتْ حُجَّتِى، وَسَدِّدْ لِسَانِى، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِىْ . (5: 12)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَبُوْ صَالِحٍ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَبُوْ يَعْلٰى اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو میری اعانت کر' تو میرے خلاف اعانت نہ کرنا' تو میری مدد کر' تو میرے خلاف مدد نہ کر' تو میرے حق میں خفیہ تدبیر کر' تو میرے خلاف تدبیر نہ کر' تو مجھے ہدایت عطا کرے اور میرے لئے ہدایت کو آسان کردے اور جو شخص میرے خلاف آتا ہے' تو اس کے خلاف میری مدد کر اے اللہ! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر کرنے والا بہت زیادہ ذکر کرنے والا اپنا بہت زیادہ فرمانبردار، اپنی طرف رجوع کرنے والا اپنا مطیع وفرمانبردار بنا دے۔اے میرے پروردگار! تو میری توبہ کو قبول کرلے اور میری خطاؤں کو دھودے۔ میری حجت کو ثابت کردے۔ میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کی بیماریوں کو ختم کردے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن یحییٰ بن سعید ابوصالح کے حوالے سے امام ابویعلیٰ نے صرف یہی حدیث ہمیں

سنائی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ فِيْ اُمُوْرِهٖ كُلِّهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے
وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام امور میں عافیت کا سوال کرے

949 - سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَمَّارٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَيُّوْبَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ:

سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ اَرْطَاةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَافِيَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا، وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ.

وَاَخْبَرَنَاهُ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ بْنِ مَيْسَرَةَ بِاِسْنَادِهٖ وَقَالَ: عَاقِبَتَنَا بِالْقَافِ. (5: 12)

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تمام امور میں ہماری عافیت کو اچھا کر دے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا لے۔''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں لفظ ''عافیت'' کی بجائے لفظ ''عاقبت'' منقول ہے' جو'ق' کے ساتھ ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ، اِذْ هِيَ خَيْرُ مَا يُعْطَى الْمَرْءُ بَعْدَ التَّوْحِيدِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا جائے' کیونکہ توحید کے بعد انسان کو ملنے والی یہ سب سے بہترین چیز ہے

950 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَيْ

949- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه أحمد 1/227. وأبو داؤد (1511)، والنسائي (607)، من طريق يحـ القطان، بهذا الإسناد.

950- أيوب بن ميسرة بن حلبس: روى عنه ابنه محمد وغيره، وذكره المؤلف في الثقات. وأخرجه أحمد 181 والطبراني (1196) عن الهيثم بن خارجة، عن محمد ابن أيوب، به. وأخرجه الطبراني (1197) من طريق هيثم بن خارجة، عن عـ ابن علاق، عن يزيد بن عبيدة، عن مولى لآل بسر، عن بسر بن أرطاة، وزاد. وقال: من كان ذلك دعاءه مات قبل أن يصيبه البـ وأخرجه الطبراني (1198) والحاكم في المستدرك 3/591 من طريق محمد بن المبارك الصوري. وذكره الهيثمي في مـ الزوائد 10/178، وقال رواه أحمد. والطبراني. ورجال أحمد، وأحد أسانيد الطبراني ثقات.

بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ الْحَارِثِ السَّهْمِيَّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ عَامَ اَوَّلِ يَقُوْلُ، ثُمَّ اسْتَعْبَرَ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَبَكٰى، ثُمَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَنْ تُؤْتَوْا شَيْئًا بَعْدَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ مِثْلَ الْعَافِيَةِ، فَسَلُوْا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ.

(104:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے آج سے ایک سال پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کے دن یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا اس کے بعد حضرت ابوبکر رونے لگے۔

پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا۔

''کلمہ اخلاص کے بعد تمہیں عافیت جیسی اور کوئی چیز نہیں دی گئی تو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَقْرِيْنِ الْعَفْوِ اِلَى الْعَافِيَةِ عِنْدَ سُؤَالِهِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ سَاَلَهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ عافیت کے ساتھ عفو کو بھی ساتھ ملا لیا جائے' جب بندہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرے' پھر یہ حکم اس شخص کے لئے ہے' جو اس کا سوال کرتا ہے

951 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَهْضَمٍ مُوْسَى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَسْاَلُ اللّٰهَ؟، قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا اَسْاَلُ اللّٰهَ؟ قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ. (1: 104)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے کیا چیز مانگوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو''

انہوں نے پھر دریافت کیا: میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو۔

951- وأخرجه النسائي في وعمل اليوم والليلة (886) عن محمد بن رافع. وأخرجه النسائي (887) عن محمد بن رافع أيضاً بالإسناد المذكور. وأخرجه النسائي (888) عن محمد بن علي بن الحسين. وسيورده المؤلف مطولاً برقم (952) من طريق أوسط بن عامر البجلي، عن أبي بكر. ويخرج من طريقه هناك. وأخرجه الحاكم 1/529 عن طريق مسدد، عن عبد الواحد بن زياد، وصححه الحاكم على شرط البخاري ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/206 عن ابن فضيل، وأحمد 1/209، ومن طريقه الطيالسي 1/257، عن حسين بن علي، عن زائدة، والبخاري في الأدب المفرد (726) عن فروة، عن عبيدة، والترمذي (3514) في الدعوات، عن أحمد بن منيع.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْيَقِينَ بَعْدَ الْمُعَافَاةِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے معافات کے بعد یقین کا بھی سوال کرے

952 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ اَوْسَطَ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ يَخْطُبُ النَّاسَ وَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوَّلٍ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، سَلُوْا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ، فَاِنَّهُ لَمْ يُعْطَ اَحَدٌ مِثْلَ الْيَقِينِ بَعْدَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا اَشَدَّ مِنَ الرِّيبَةِ بَعْدَ الْكُفْرِ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهُ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَاِنَّهُ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَهُمَا فِي النَّارِ. اَرَادَ بِهٖ مُرْتَكِبَهُمَا لَا نَفْسَهُمَا. (1: 104)

❀❀ اوسط بن عامر بجلی یہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ منورہ آیا' تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے پایا۔ انہوں نے فرمایا: گزشتہ سال نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے۔ (یہ بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی)

لیکن وہ ہر مرتبہ درمیان میں رونے لگ پڑتے تھے۔ پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے معافات مانگو کیونکہ کسی بھی شخص کو معافات کے بعد یقین جیسی (یہاں ہونا یہ چاہئے کہ یقین کے بعد معافات جیسی) کوئی چیز نہیں دی گئی اور کفر کے بعد شک سے زیادہ شدید اور کوئی چیز نہیں ہے اور تم پر سچائی کو اختیار کرنا لازم ہے۔

952- إسناده قوى، وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (883) عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/8 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى (2)، والنسائى (881)، وأبو بكر المروزى فى مسند أبى بكر (94) من طريق الوليد بن مسلم، والنسائى (880) عن يحيى بن عثمان . وأخرجه الحميدى (7) عن عبد الرحمٰن بن زياد الرصاصى، وأحمد 1/3 عن محمد بن جعفر، و 1/5 عن هاشم، و 1/7 عن روح، والنسائى (882) عن على بن الحسين، عن أمية بن خالد، وأبو بكر المروزى (92) عن أحمد بن على، عن على بن الجعد، و (93) عن أحمد بن على، عن أبى خيثمة، عن وهب بن جرير، و (95) عن أحمد بن على، عن عبيد الله بن عمر القواريرى، عن غندر، وابن ماجة (3849) فى الدعاء، عن أبى بكر وعلى بن محمد، عن عبيد بن سعيد، كلهم عن شعبة. وصححه الحاكم 1/529 من طريق بشر بن بكر، عن سليم بن عامر، به، ووافقه الذهبى. وقال الهيثمى فى المجمع 10/173: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح غير أوسط، وهو ثقة. وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد (724) عن آدم، عن شعبة، عن سويد ابن حجير عن سليم، به. وأخرجه النسائى (879) من طريق لقمان بن عامر،

کیونکہ یہ نیکی کی طرف لے کر جاتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مراد ان کا ارتکاب کرنے والا شخص ہے ان کا وجود مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَسْتَعْمِلُهُ ...

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی جو عمل کرتا ہے (محشی نے یہ وضاحت کی ہے یہاں اصل مسودے میں تقریباً سات الفاظ مٹے ہوئے ہیں)

953 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ وَّسَمٍّ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ.

حضرت عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ جب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بخار تھا' تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو دم کیا انہوں نے یہ کلمات پڑھے:

"میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آپ کو ہر اس بیماری سے بچنے کا دم کر رہا ہوں' جو آپ کو اذیت دیتی ہے اور ہر حاسد کے حسد سے بچنے کے لئے اور (نقصان پہنچانے والی) نظر اور زہر سے بچاؤ کے لئے آپ کو دم کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا کرے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا التَّفَضُّلَ عَلَيْهِ بِمَغْفِرَةِ اَنْوَاعِ ذُنُوْبِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرتے ہوئے اس کے مختلف قسم کے گناہوں کی مغفرت کر دے

954 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ، وَهَزْلِيْ، وَخَطَئِيْ، وَعَمْدِيْ، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. (5: 12)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو میری کوشش (یا سنجیدگی) میرے مذاق میری خطا میرے جان بوجھ کے کرنے اور میری طرف سے ہونے والی ہر چیز کی مغفرت کردے۔''

ذِكْرُ مَا اُبِيحَ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِهٖ بِلَفْظِ التَّمْثِيلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح قرار دی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے تمثیل کے الفاظ استعمال کرے

955 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَقَبَةُ بْنُ مَصْقَلَةَ، عَنْ مَّجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِىْ مِنَ الذُّنُوْبِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِىْ مِنَ الذُّنُوْبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ مِنَ الدَّنَسِ . (5: 12)

حضرت ابن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو برف اولوں اور پانی کے ذریعے مجھے ذنوب سے پاک کردے۔ اے اللہ! تو مجھے ذنوب سے یوں پاک کردے جس طرح میل سے کپڑے کو پاک کیا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّقَدِّمَ قَبْلَ هٰذَا الدُّعَاءِ التَّحْمِيْدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ اس دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے

953–وأخرجه ابن أبی شيبة 10/205 عن يحيی بن أبی كثير، وأحمد 1/3، وأبو بكر المروزی (47)، والترمذی (3558) فی الدعوات، من طريق أبی عامر العقدی، والبغوی فی شرح السنة (1377) من طريق يحيی بن أبی بكير، كلهم عن زهير بن محمد، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن معاذ بن رفاعة، عن أبيه، عن أبی بكر. وسنده حسن. وأخرجه أحمد 1/9، ومن طريقه النسائی (885) عن بهز بن أسد، عن سليم بن حبان، عن قتادة عن حميد بن عبد الرحمٰن، عن عمر، عن أبی بكر. وأخرجه أحمد 1/8 عن وكيع، و 1/11 عن سفيان، كلاهما عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ، عن أبی بكر. وأخرجه النسائی (884) من طريق جبير بن نفير، عن أبی بكر. وأخرجه ابن أبی شيبة 10/205 من طريق يحيی بن جعدة، عن أبی بكر. وتقدم برقم (950) من طريق أبی هريرة، عن أبی بكر.. وفی الباب ما يقويه من حديث أبی سعيد الخدری عند مسلم (2186)، والترمذی (972)، وابن أبی شيبة 10/317، وعَنْ عَآئِشَةَ عند مسلم (2185)، وعن أبی هريرة عند ابن ماجة (3524)، وفيه عاصم بن عبيد الله العمری، وهو ضعيف. (1) حديث صحيح، شريك: هو ابن عبد الله النخعی الكوفی القاضی سيّیء الحفظ، لكنه متابع، وباقی رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/417 من طريق أبی أحمد الزبيری، وابن ابی شيبة 10/281 من طريق محمد بن عبد الله الأسدی، كلاهما، عن شريك، بهوأخرجه البخاری (6399) فی الدعوات: باب قول النبی: اَللّٰهم اغفر لی، وفی الأدب المفرد (689) عن محمد بن المثنی.

956 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ كَمَا یُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ . (5: 12)

حضرت ابن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' جو آسمانوں کو بھر دے اور جو زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے بھر دے' تو مجھے برف اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کر دے اے اللہ! تو مجھے گناہوں سے یوں پاک کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ یَّسْاَلَ الرَّبَّ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِهٖ، وَاِنْ كَانَ فِیْ لَفْظِهٖ اسْتِقْصَاءٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے اگرچہ اس کے الفاظ میں استقصاء ہو

957 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ:

956- إسناده صحيح، رجاله رجال البخاری ما عدا إبراهيم بن يزيد، وهو صدوق . وأخرجه النسائی 1/199 فی الطهارة: باب الاغتسال بالماء البارد. (3) إسناده صحيح على شرط الشيخين وأخرجه أبو داؤد الطيالسی (824) عن شعبة، به.

957-وأخرجه أحمد 4/354 عن محمد بن جعفر وحجاج وروح، ومسلم (476) (204) فی الصلاة: باب ماذا يقول إذا رفع رأسه من الركوع من طريق محمد بن جعفر، والنسائی 1/198 فی الطهارة: باب الاغتسال بالثلج، من طريق بشر بن المفضل، والبخاری فی الأدب المفرد (684) من طريق آدم، جميعهم عن شعبة، به. وأخرجه البخاری فی الأدب المفرد (676) من طريق عبد الله بن محمد، عن أبی عامر، عن إسرائيل، عن مجزأة، به . ونصفه الأول اللّٰهم لك الحمد .. من شیء بعد أخرجه ابن أبی شيبة 2/247، ومن طريقه مسلم (476) (202)، وأخرجه أحمد 4/381، كلاهما (ابن أبی شيبة وأحمد) عن أبی معاوية عن الأعمش، عن عبيد بن الحسن، عن ابن أبی أوفی . وأخرجه أبو داؤد الطيالسی 1/256، ومسم (476) (203) عن شعبة، عن عبيد بن الحسن، عن ابن أبی أوفی . وأخرجه أحمد 4/356 عن أبی نعيم، عن مسعر، عن عبيد بن الحسن، عن ابن أبی أوفی. ونصفه الآخر اللّٰهم طهرنی بالثلج .. أخرجه ابن أبی شيبة 10/213 من طريق يحيی بن أبی بكير، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 4/381 عن إسماعيل، عن ليث عن مدرك، عن ابن أبی أوفی. وأخرجه الترمذی (473) فی الدعوات: باب فی دعاء النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِي، وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِي، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ، وَعَمْدِيْ وَجَهْلِي، وَجَدِّي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . (5: 12)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میری خطاؤں' میرے جہل' میرے اپنے معاملے میں اسراف کے حوالے سے میری مغفرت کردے اور ہر چیز کے بارے میں بھی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' اے اللہ! میری خطاؤں میرے جان بوجھ کر کئے گئے اعمال میرے عمد' میرے جہل میری سنجیدگی اور میرے مذاق اور ہر وہ چیز جو میری طرف سے ہوئی ہے اس کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! جو میں نے پہلے کیا ہے' جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' جو اعلانیہ کیا۔ اس کے حوالے سے میری مغفرت کردے' بے شک تو آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى فِيْ دُعَائِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہوئے ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ سے ''فردوس اعلیٰ'' کا سوال کرے

958 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا لَجِنَانٌ، وَاِنَّ حَارِثَةَ لَفِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ . (1:104)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اُم حارثہ! بے شک جنت کی کئی قسمیں ہیں اور حارثہ' فردوس اعلیٰ میں ہے' جب تم نے اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو' تو اس سے (جنت) فردوس مانگو۔''

958- إسناد صحيح، على شرطهما، وأخرجه البخاري (639) في الدعوات: باب قول النبي: اللهم اغفر في ما قدمت وما أخرت، وفي الأدب المفرد (688)، ومسلم (2719) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2719) (70) عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن شعبة، به. وانظر الحديث (954).

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا تَحْسِينَ خُلُقِهِ كَمَا تَفَضَّلَ عَلَيْهِ بِحُسْنِ صُورَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے اخلاق کو اچھا کردے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ فضل کیا ہے کہ اس کی شکل وصورت کو اچھا بنایا ہے

959 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي (5:12)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو نے میری تخلیق کو خوبصورت کیا ہے تو میرے اخلاق کو بھی خوبصورت کردے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْمُجَانَبَةَ عَنِ الْاَخْلَاقِ الْمُنْكَرَةِ وَالْاَهْوَاءِ الرَّدِيَّةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرے کہ وہ اسے برے اخلاق اور خراب خواہشات سے محفوظ رکھے

960 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهٖ قَالَ:

959- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الترمذى (3174) فى التفسير: باب ومن سورة المؤمنين، عن عبد بن حميد، عن روح بن عبادة، عن سعيد بن أبى عروبة، بهذا الإسناد، وقال. هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/210 و 260 والبخارى (2809) فى الجهاد. باب من أتاه سهم غرب فقتله، من طريقين عن قتادة، به. وأخرجه ابن سعد 3/510، 511، وأحمد 3/124 و 215 و 272 و 282 و283، من طريقين عن ثابت، عن أنس. وصححه الحاكم 3/208، ووافقه الذهبى، وهو كما قالا. وأخرجه أحمد 3/264، والبخارى (3982) فى المغازى، و (6550) و (6567) فى الرقاق، من طريقين عن حميد، عن أنس.

960- إسناده صحيح، محمد بن على بن محرز: بغدادى نزل مصر، وكان صديقاً للامام أحمد وجاره قال ابن أبى حاتم 8/27: كتب عنه أبى بمصر، وسألته عنه، فقال: كان ثقة، وذكره المؤلف فى الثقات 9/127، وباقى رجاله ثقات، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه الترمذى (3591) فى الدعوات، عن سفيان بن وكيع، عن أحمد بن بشير وأبى أسامة، بهذا الإسناد، وسفيان بن وكيع ضعيف، ومع ذلك فقد حسنه الترمذى. وأخرج الطبرانى 19/19 من طريق عبيد بن غنام، عن أبى بكر بن أبى شيبة، وعن أحمد بن القاسم بن مساور الجوهرى، عن سعد بن سليمان الواسطى، كلاهما

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَهْوَاءِ، وَالْاَسْوَاءِ، وَالْاَدْوَاءِ. (5: 12)

زیاد بن علاقہ اپنے چچا (حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! مجھ سے ناپسندیدہ اخلاق، نفسانی خواہشات، بری عادات اور بیماریوں کو دور کردے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ عِنْدَ الصَّبَاحِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، وہ صبح کے وقت اپنے پروردگار سے عفو اور عافیت کا سوال کرے

961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِيْنَ يُمْسِي وَحِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِي، وَدُنْيَايَ، وَاَهْلِي، وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِيْنِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ. (5: 12)

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي: الْخَسْفَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت ان کلمات کو پڑھنا کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں تجھ سے عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین اپنی دنیا اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کے بارے میں تجھ سے معافی اور عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پوشیدہ چیزوں پر پردہ رکھ اور میری

961–وأخرجه ابن أبي شيبة 10/240، وأحمد 2/25، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (5074) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، عن يحيى بن مسلم، وابن ماجة (3871) في الدعاء: باب ما يدعو الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، عن علي بن محمد الطنافسي، والبخاري في الأدب المفرد برقم (1200) عن محمد بن سلام، ثلاثتهم عن وكيع، به. وحسنه الحاكم 1/517–518، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/239، والنسائي 8/282 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الخسف، وفي عمل اليوم والليلة برقم (566)، والطبراني في الكبير (13296) من طريق الفضل بن دكين، وأبو داوُد (5074) من طريق ابن نمير كلاهما عن عبادة بن مسلم الفزاري، به. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (698) عن الوليد بن صالح، عن عبيد الله ابن عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يونس بن خباب، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ ابن عمر.

پریشانیوں کوامن دے۔اے اللہ! میرے سامنے میرے پیچھے، میرے دائیں طرف، میرے بائیں طرف اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ مجھے اپنے نیچے کی طرف سے کوئی دھوکا دیا جائے۔''

وکیع نامی راوی کہتے ہیں اس سے مراد زمین میں دھنستا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو صبح اور شام کے وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

962 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَّعْلٰى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ مَا اَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ، وَاِذَا اَمْسَيْتُ، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ.

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. (1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے، جسے میں صبح وشام پڑھا کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اپنی ذات کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: صبح کے وقت شام کے وقت اور جب تم بستر پر لیٹو، تو اس وقت یہ پڑھ لیا کرو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَبْدِ عِنْدَ الصَّبَاحِ اَنْ يَّسْاَلَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا خَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، وہ صبح کے وقت اپنے پروردگار سے اس دن کی بھلائی کا سوال کرے

963 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الشَّعْثَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا اَصْبَحَ: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الْيَوْمِ، وَمِنْ خَيْرِ مَا فِيْهِ، وَخَيْرِ مَا بَعْدَهُ.

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَسُوْءِ الْعُمُرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَاِذَا اَمْسَى، قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ،

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ: وَحَدَّثَنِي زُبَيْدٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . (5: 12)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

''ہم نے صبح کر لی ہے اور اللہ کی بادشاہی میں بھی صبح ہوگئی ہے تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے اس دن کی بھلائی اور اس میں موجود بھلائی اور اس کے بعد آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں کاہلی، بڑھاپے، بری عمر، دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) جب شام ہو جاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی مانند کلمات پڑھا کرتے تھے:

حسن بن عبید اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا میں یہ بھی پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُوْ الْمَرْءُ بِهٖ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا اِذَا اَصْبَحَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو صبح کے وقت اپنے پروردگار سے کیا دعا مانگنی چاہئے؟

964 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ،

963- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عمرو بن عاصم الثقفي، وهو ثقة، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/237 عن غندر، وأحمد 1/9 و 10، 11 عن بهز وعفان، و 2/297 عن محمد بن جعفر، والبخاري في الأدب المفرد (1202) عن سعيد بن الربيع، والطيالسي 1/251، ومن طريقه الترمذي (3392) في الدعوات باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح واذا أمسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة (11) عن بندار، عن غندر، و (795) عن عبد الله بن محمد بن تميم، عن حجاج بن محمد، والدارمي 2/292 في الاستئذان. باب ما يقول إذا أصبح، عن سعيد بن عامر، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (1203) عن مسدد، وأبو داؤد (5067) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح عن مسدد، والنسائي في عمل اليوم والليلة (576) عن زياد بن أيوب، والحاكم 1/513 من طريق عمرو بن عون.

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. (5: 12)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! تیری مدد سے ہم نے صبح کی ہے تیری مدد سے ہم شام کرتے ہیں تیری مدد سے ہم زندہ ہیں اور تیری مدد سے مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے مؤقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں حماد بن سلمہ نامی راوی منفرد ہے

965 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. (5: 12)

964- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 10/238، وأخرجه من طريقه مسلم (2723) (76) في الذكر: باب التعوّذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، والنسائي في عمل اليوم والليلة (23) عن أحمد بن سليمان، كلاهما عن حسين ابن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/440 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، ومسلم (2723) في الذكر، والنسائي في عمل اليوم والليلة (573)، عن قتيبة بن سعيد، كلاهما عن عبد الواحد بن زياد، عن الحسن بن عبد الله، به. وأخرجه مسلم (2723) (75) في الذكر، وأبو داوٗد (5071) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، والترمذي (3390) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، من طرق عن جرير عن الحسن بن عبد الله، به، وقال الترمذي: حسن.

965- إسناده حسن، سهيل بن أبي صالح، صدوق تغير حفظه بأخرة، أخرج له مسلم في الأصول والشواهد وروى له البخاري مقروناً وتعليقاً، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/244، عن حسن بن موسى، وأحمد 2/354 عن حسن بن موسى، و522 عبد الصمد وعفان، والنسائي في عمل اليوم والليلة (8) عن الحسن بن أحمد بن حبيب، عن إبراهيم، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف في الرواية التالية من طريق وهيب عن سهيل بن أبي صالح، فانظره. (2) إسناده حسن، وأخرجه البغوي في شرح السنة (1325) من طريق محمد بن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (564) عن زكريا بن يحيى، عن عبد الأعلى بن حماد، به. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (1119) عن معلى، وأبو داوٗد (5068) في الأدب، عن موسى بن إسماعيل، كلاهما عن وهيب، به. وأخرجه الترمذي (3391) في الدعوات، عن علي بن حجر، عن عبد الله بن جعفر، وابن ماجة (3868) في الدعاء، عن يعقوب بن حميد بن كاسب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! ہم تیری مدد سے صبح کرتے ہیں تیری مدد سے شام کرتے ہیں تیری مدد سے زندہ ہیں تیری مدد سے مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْمَرْءِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا قَضَاءَ دَيْنِهِ وَغِنَاهُ مِنَ الْفَقْرِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے قرض کو ادا کردے اور اسے فقر سے بے نیاز کردے (یعنی خوشحال کردے)

966 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّ
اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ لَهَا:
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَ
وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، اَعُوْذُ بِكَ مِ
كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، اقْ
الدَّيْنَ، وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. (1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آ
خادم مانگیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! اے سات آسمانوں کے پروردگار اے عرش عظیم کے پروردگار اے ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے
پروردگار! تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے تو باطن ہے تجھ سے نیچے کوئی چیز نہیں ہے۔ اے تورات انجیل او
فرقان (یعنی قرآن) کو نازل کرنے والے۔ اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے۔ میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پن
مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے تو ہی پہلا ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں تھا تو ہی بعد والا ہے تیرے بعد کو

966- إسناده صحيح، أبو كريب: محمد بن العلاء، وأبو أسامة: حماد بن أسامة، وأخرجه مسلم (2713) (63) ف
باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، من طريق أبي كريب بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/262، ومن طر
(3713) (63)، وابن ماجة (3831) في الدعوات: باب دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وأخرجه أحمد 2/381،
(5051) في الأدب: باب ما يقول عند النوم، والبخاري في الأدب المفرد، (1212) من طريق وهيب . وأخرجه مسلم
، 61) عن زهير بن حرب، والنسائي في عمل اليوم والليلة (790) عن إسحاق بن ابراهيم. وأخرجه أحمد 2/536،
(5051)، وابن ماجة (3873) في الدعاء: باب ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، من طرق.

نہیں ہوگا' تو ہمارا قرض ادا کردے اور ہمیں غربت سے بے نیاز کردے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ)

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''حالانکہ انہوں نے اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اختیار نہیں کی اور وہ گڑگڑائے نہیں تھے''۔

967 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغْوَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ فَقَدْ اَكَلْنَا الْعِلْهِزَ - يَعْنِى الْوَبَرَ وَالدَّمَ - فَاَنْزَلَ اللّٰهُ:

(وَلَقَدْ اَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ، فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ). (المؤمنون: 76) (3: 64)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوسفیان بن حرب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر اور اپنے ساتھ رشتے داری کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ ہم لوگ قحط کی شدت کی وجہ سے العلہز (یعنی بال اور خون کھا رہے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

(وَلَقَدْ اَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ، فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ). (المؤمنون: 76)

''اور ہم نے عذاب کے ذریعے ان پر گرفت کی حالانکہ انہوں نے اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اختیار نہیں کی اور وہ گڑگڑائے نہیں تھے۔''

ذِكْرُ مَا يَدْعُوْ الْمَرْءُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالضُّرِّ اِذَا نَزَلَ بِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو مشکل اور مصیبت کا سامنا کرنے کے وقت کیا دعا مانگنی چاہئے؟

968 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ:

967-إسناده حسن كما قال الحافظ في الفتح 6/510، علي بن الحسين بن واقد: صدوق يهم، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه الطبراني في الكبير (12038) من طريق عيسى بن القاسم الصيدلاني البغدادي. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 7/73، وقال: رواه الطبراني.

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی پیش آنے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہو تو پھر وہ یہ کہے۔

''اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے حق میں بہتر ہو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صراحت کرتی ہے

969 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، وَلٰكِنْ لِيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ. (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

968- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (910) عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/281 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه الطيالسى 1/152، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/101، والبخارى (6351) فى الدعوات: باب الدعاء بالموت والحياة، عن ابن سلام، ومسلم (2680) (10) فى الذكر: باب كراهة تمنى الموت لضر نزل به، عن زهير بن حرب، والترمذى (2971) فى الجنائز: باب ما جاء فى النهى عن التمنى للموت، والنسائى 4/3 فى الجنائز: باب تمنى الموت، وفى عمل اليوم والليلة (1057) عن على بن حجر، كلهم عن إسماعيل ابن علية، عن عبد العزيز بن صهيب به. وأخرجه أبو داؤد (3108) فى الجنائز: باب فى كراهة تمنى الموت، عَنِ ابْنِ بن هلال، والنسائى 4/3، وابن ماجه (4265) فى الزهد: باب ذكر الموت والاستعداد له، عن عمران بن موسى، كلاهما عن عبد الوارث بن سعيد، عن عبد العزيز بن صيب، به. وأخرجه أحمد 3/163 و 195 و 208 و 247، والبخارى (5671) فى المرضى: باب تمنى المريض للموت، ومسلم (2680)، والنسائى 4/4 فى الجنائز: باب الدعاء بالموت، والبيهقى فى السنن 3/377، والبغوى فى شرح السنة (1444)، من طرق عن ثابت، عن أنس. وأخرجه أبو داؤد الطيالسى 1/152، ومن طريقه أبو داؤد (3109)، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (1060) عن شعبة، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه الطيالسى 1/152، وأحمد 3/171 عن محمد بن جعفر، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (1061) عن إسحاق بن إبراهيم، عن النضر، ثلاثتهم عن شعبة، عن على بن زيد، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/258 عن عفان، ومسلم (2680) عن حامد بن عمر، كلاهما عن عبد الواحد، عن عاصم الأحول، عن النضر بن أنس، عن أنس. وفى الباب عن خباب عند البخارى، (5672) و (6349) و (6350)، ومسلم (2681)، وعن أبى هريرة عند البخارى (5673) ومسلم (2682).

''کوئی بھی شخص کسی پیش آنے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو ہرگز نہ کرے بلکہ اسے یہ کہنا چاہئے اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے حق میں بہتر ہو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ دَعَوَاتِ الْمَكْرُوبِ

پریشانی کا شکار شخص کی دعا کی صفت کا تذکرہ

970 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهُ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ .

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

پریشانی کا شکار شخص کی دعا یہ ہے:

''اے اللہ! میں تیری رحمت سے اُمید رکھتا ہوں اس لئے تو پلک جھپکنے تک کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام معاملات کو ٹھیک کردے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ يُرْتَجَى لِلْمَرْءِ بِاسْتِعْمَالِهَا زَوَالُ الْكَرْبِ فِي الدُّنْيَا عَنْهُ

ان خصائل کا تذکرہ جن پر عمل کرنے کی صورت میں آدمی کے لئے یہ اُمید کی جاسکتی ہے دنیا میں اس سے پریشانی ختم ہو جائے گی

971 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

970- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/104 عن ابن أبي عدي، والنسائي 4/3 في الجنائز: باب تمني الموت، عن قتيبة، عن يزيد بن زريع، كلاهما، عن حميد بهذا الإسناد . (2) إسناده محتمل للتحسين، عبد الجليل بن عطيه، صدوق يهم، وجعفر بن ميمون: صدوق يخطىء ، وباقي رجاله ثقات . وأبو بكرة: هو نفيع بن الحارث. وأخرجه مطولاً ابن أبي شيبة 10/196، وأحمد 5/42، وأبو داوُد (5090) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، والنسائي في عمل اليوم والليلة (651) ، والبخاري في الأدب المفرد (701) ، من طرق عن أبي عامر العقدي بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 10/137 وقال: رواه الطبراني وإسناده حسن. وحسنه الحافظ في أمالي الأذكار فيما نقله عنه ابن علان 4/8.

(متن حدیث): خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَرْتَادُونَ لِاَهْلِهِمْ، فَاَصَابَتْهُمُ السَّمَاءُ، فَلَجَؤُوا اِلٰى جَبَلٍ، فَوَقَعَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: عَفَا الْاَثَرُ، وَوَقَعَ الْحَجَرُ، وَلَا يَعْلَمُ مَكَانَكُمْ اِلَّا اللّٰهُ، ادْعُوا اللّٰهَ بِاَوْثَقِ اَعْمَالِكُمْ.

فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُعْجِبُنِي، فَطَلَبْتُهَا، فَاَبَتْ عَلَيَّ، فَجَعَلْتُ لَهَا جُعْلًا، فَلَمَّا قَرَّبَتْ نَفْسَهَا، تَرَكْتُهَا، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ، وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا، فَزَالَ ثُلُثُ الْجَبَلِ.

فَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ، وَكُنْتُ اَحْلُبُ لَهُمَا فِي اِنَائِهِمَا، فَاِذَا اَتَيْتُهَا، وَهُمَا نَائِمَانِ، قُمْتُ قَائِمًا حَتّٰى يَسْتَيْقِظَا، فَاِذَا اسْتَيْقَظَا شَرِبَا، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَزَالَ ثُلُثُ الْحَجَرِ.

فَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي اسْتَاْجَرْتُ اَجِيرًا يَوْمًا فَعَمِلَ لِي نِصْفَ النَّهَارِ، فَاَعْطَيْتُهُ اَجْرَهُ فَتَسَخَّطَهُ وَلَمْ يَاْخُذْهُ، فَوَفَّرْتُهَا عَلَيْهِ حَتّٰى صَارَ مِنْ كُلِّ الْمَالِ، ثُمَّ جَاءَ يَطْلُبُ اَجْرَهُ فَقُلْتُ: خُذْ هٰذَا كُلَّهُ، وَلَوْ شِئْتَ لَمْ اُعْطِهِ اِلَّا اَجْرَهُ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا، قَالَ: فَزَالَ الْحَجَرُ وَخَرَجُوا يَتَمَاشَوْنَ. (12:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ فَوَفَّرْتُهَا عَلَيْهِ بِمَعْنَى قَوْلِهِ: فَوَفَّرْتُهَا لَهُ، وَالْعَرَبُ فِي لُغَتِهَا تُوقِعُ عَلَيْهِ بِمَعْنَى لَهُ.

وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ، لِاَنَّهُ بِهَا نَشَاَ، وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ لِخُرُوجِهِ عَنْهَا فِي يَفَاعَتِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے کے زمانے میں تین لوگ اپنے گھر کی طرف واپس جارہے تھے راستے میں بارش شروع ہوگئی۔ وہ پہاڑ کی پناہ میں آ گئے ان پر ایک پتھر آ کر گر گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہمارے قدموں کے نشانات ختم ہو گئے ہیں۔ اور پتھر آ کر گر گیا ہے۔ اب تمہاری اس جگہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے' تو تم اپنے سب سے زیادہ قابل اعتماد وسیلے کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

971- إسناده حسن، عمران القطان: صدوق يهم، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه البزار (1869) عن محمد بن المثنى وعمرو بن علي قالا: حدثنا أبو داوٗد، حدثنا عمران القطان، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في المجمع 8/142، 143، وقال: رواه البزار والطبراني في الأوسط بأسانيد، ورجال البزار وأحد أسانيد الطبراني رجالهما رجال الصحيح . وفي الباب عن ابن عمر تقدم برقم (897) ، وذكرت في تخريجه أحاديث الباب، فراجعه.

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے' ایک عورت مجھے بہت پسند تھی میں نے اس کے قرب کا مطالبہ کیا لیکن اس نے میری بات نہیں مانی۔ پھر میں نے اسے معاوضہ دیا جب وہ میرے قریب آئی' تو میں نے اسے چھوڑ دیا اگر تو یہ بات جانتا ہے' میں نے تیری رحمت کی اُمید کرتے ہوئے اور تیرے خوف سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا' تو ہمیں کشادگی نصیب کر۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو ایک تہائی پہاڑ (یعنی پتھر) اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔

دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے' میرے ماں باپ تھے میں ان کے لئے ان کے برتن میں دودھ لیا کرتا تھا جب میں ان کے پاس آیا' تو وہ دونوں سوئے ہوئے تھے۔

میں کھڑا ہوا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ بیدار ہوئے' تو انہوں نے اسے پی لیا اگر تو یہ بات جانتا ہے' میں نے ایسا تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے کیا تھا' تو ہم سے اس مشکل صورتحال کو دور کر دے۔

تو (مزید) ایک تہائی پتھر ہٹ گیا۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے' میں نے ایک دن ایک شخص کو مزدور رکھا تھا۔ اس نے نصف دن تک میرے لیے کام کیا میں نے اسے اس کا معاوضہ دیا تو اس نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اسے وصول نہیں کیا' تو میں نے اس معاوضے کے ذریعے آگے کام شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ بہت سا مال ہو گیا وہ شخص اپنا معاوضہ وصول کرنے کے لئے آیا' تو میں نے کہا یہ ساری چیزیں تم لے لو اگر میں چاہتا' تو میں اس وقت اس کو صرف اس کا معاوضہ دے سکتا تھا اگر تو یہ بات جانتا ہے' میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا' تو ہمیں کشادگی نصیب کر۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو وہ پتھر ہٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر آ گئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''تو میں نے اس پر زیادہ کئے''۔ اس کا مطلب یہ ہے' میں نے اس کے لئے زیادہ کیا' کیونکہ عرب اپنے محاورے میں لفظ ''علیٰ'' کو ''لہٗ'' کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

سعید بن ابوالحسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مدینہ منورہ میں احادیث کا سماع کیا ہے' کیونکہ ان کی نشوونما وہیں ہوئی تھی' اور حسن ان سے احادیث کا سماع اس لئے نہیں کر سکے' کیونکہ وہ بچپن میں مدینہ منورہ سے چلے گئے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَصَابَهُ حُزْنٌ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ ذَهَابَهُ عَنْهُ وَاِبْدَالَهُ اِيَّاهُ فَرَحًا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جس شخص کو کوئی حزن لاحق ہو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس حزن کو اس سے دور کر دے اور اس کی جگہ اسے خوشی عطا کر دے

972 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

972- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، والحديث في مسند أبي يعلى ورقة 249/2، وأخرجه أحمد 1/391 و 452، والطبراني في الكبير (10352)، والحارث ابن أبي أسامة في مسنده ص 251 من زوائده من طريق فضيل بن مرزوق

هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ، اِذَا اَصَابَهُ هَمٌّ اَوْ حُزْنٌ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ بَصَرِيْ، وَجَلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ، اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَاَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَتَعَلَّمَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ؟، قَالَ: اَجَلْ، يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَهُنَّ اَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ . (1: 104)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کسی بندے کو سخت غم یا پریشانی لاحق ہو' تو وہ یہ کلمات پڑھے۔''

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں تیری کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے میرے بارے میں تیرا حکم جاری ہوگا میرے بارے میں تیرا فیصلہ بالکل عدل کے مطابق ہے۔ میں تیرے ہر اسم کے وسیلے سے تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں ہر وہ اسم جو تو نے اپنی ذات کے لئے مقرر کیا ہے یا جسے تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو اس کا علم دیا ہے۔ یا جس کے بارے میں' تو نے اپنے پاس موجود علم غیب میں ترجیحی فیصلہ دیا ہے (میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں) کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھ کا نور بنا دے اور میرے غم کی جلا بنا دے اور میرے غم کی رخصتی کا ذریعہ بنا دے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے غم کی جگہ خوشی عطا کر دیتا ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے یہ بات مناسب ہے' ہم ان کلمات کا علم حاصل کر لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ ہر اس شخص کے لئے یہ بات مناسب ہے' جو ان کو سنتا ہے وہ ان کا علم حاصل کر لے۔''

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ الدُّعَاءُ عَلٰى اَعْدَائِهٖ بِمَا فِيْهِ تَرْكُ حَظِّ نَفْسِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے دشمنوں کے خلاف دعا اس وقت کرے جب اس میں اس کی اپنی ذاتی خواہش کا حصہ نہ ہو

973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

973- إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح إلا أن محمد بن فليح فيه كلام ينزل حديثه إلى رتبة الحسن . وأخرجه الفسوى في تاريخه 1/338، والطبراني (5694) من طرق عن ابراهيم بن المنذر الحزامي بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 6/117، وقال. رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح. وله شاهد من حديث ابن مسعود عند أحمد 1/380 و 427، والبخاري (3477)

فُلَيْحٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ . (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَعْنِيْ هٰذَا الدُّعَاءُ اَنَّهُ، قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ لَمَّا شُجَّ وَجْهُهُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي ذَنْبَهُمْ بِيْ مِنَ الشَّجِّ لِوَجْهِي، لَا اَنَّهُ دُعَاءٌ لِلْكُفَّارِ بِالْمَغْفِرَةِ، وَلَوْ دَعَا لَهُمْ بِالْمَغْفِرَةِ لَاَسْلَمُوْا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَا مَحَالَةَ .

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! تو میری قوم کی مغفرت کردے کیونکہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا غزوہ اُحد کے دن مانگی تھی۔ جب آپ کا چہرہ زخمی ہوگیا تھا۔ آپ نے یہ فرمایا تھا: ''اے پروردگار! تو میری قوم کی مغفرت کردے''۔ یعنی ان کے اس گناہ کی مغفرت کردے جو انہوں نے میرے چہرے کو زخمی کیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' کفار کے لئے مغفرت کی دعا مانگی جارہی ہے' کیونکہ اگر آپ اس وقت ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگ لیتے تو وہ لازمی طور پر اسی وقت مسلمان ہو جاتے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا تَسْهِيلَ الْاُمُوْرِ عَلَيْهِ اِذَا صَعُبَتْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے خالق سے اپنے اُمور کے آسان ہونے کا سوال کرے جب وہ اس کے لئے مشکل ہوں

974 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ . (5: 12)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! صرف وہی چیز آسان ہے' جسے تو آسان کردے اور اگر تو چاہے' تو' تو غم کو بھی آسان کرسکتا ہے۔''

974- إسناده صحيح، وصححه الحافظ ابن حجر في أمالي الأذكار فيما نقله ابن علان 4/25، وأخرجه ابن السني (353) من طريق محمد بن هارون بن المُجدر .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْجَالِ الْمَرْءِ اِجَابَةَ دُعَائِهِ اِذَا دَعَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب آدمی دعا مانگتا ہے تو اس کی قبولیت کا اثر جلدی ظاہر ہونے کا طلب گار رہو

975 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ، مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِىْ . (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے ہر شخص کی دعا مستجاب ہوتی رہتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہیں کہتا کہ میں نے دعا مانگی تھی لیکن وہ قبول نہیں ہوئی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِجَابَةَ دُعَاءِ الدَّاعِي مَا لَمْ يُعَجِّلْ اِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِذَا دَعَا بِمَا لِلّٰهِ فِيْهِ طَاعَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دعا مانگنے والی کی دعا مستجاب ہوتی ہے

جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہ کوئی ایسی دعا مانگتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہو

976 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ، اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ ، قِيلَ: يَارَسُوْلَ

975– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/213 في القرآن: باب ما جاء في ذكر الله تعالى، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/487، والبخاري (6340) في الدعوات: باب يستجاب لأحدكم ما لم يعجل، ومسلم (2735) في الذكر: باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل، وأبو داوُد (1484) في الصلاة: باب الدعاء، والترمذي (3387) في الدعوات: باب ما جاء فيمن يستعجل بدعائه، وابن ماجة (3853) في الدعاء: باب يستجاب لأحد كم ما لم يعجل، والطحاوي في مشكل الآثار 1/374، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (654) من طريق أبي اليمان، عن شعيب: عن الزهري، به، وأخرجه أحمد 2/396، ومسلم (2730) (91) من طرق عن الزهري، به .وأخرجه الترمذي (3607) و (3608) في الدعوات، والطحاوي في مشكل الآثار 1/374، 375 من طرق عن أبي هريرة.

اللّٰهِ، مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟، قَالَ: يَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَمَا اَرَاكَ تَسْتَجِيْبُ لِي، فَيَدَعُ الدُّعَاءَ.

(43:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کی دعا مسلسل مستجاب ہوتی رہتی ہے' جب تک کہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہیں کرتا اور جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔''

عرض کی گئی یارسول اللہ! جلد بازی کا مظاہرہ کرنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہتا ہے، اے میرے پروردگار! میں نے دعا کی پھر میں نے دعا کی' لیکن میرا خیال ہے' تو نے میری دعا قبول نہیں کی۔

پھر وہ شخص دعا کرنا ترک کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ فِيْ دُعَائِهِ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنی دعا میں یہ کہے: اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے' تو میری مغفرت کر دے

977 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ. فَاِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ، وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ.(43:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے' تو میری مدد کر! کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔ آدمی کو پورے اعتماد کے ساتھ مانگنا چاہئے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِكْثَارِ الْمَرْءِ السَّجْعَ فِي الدُّعَاءِ دُوْنَ الشَّيْءِ الْيَسِيْرِ مِنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دعا میں آسان الفاظ استعمال کرنے کی بجائے مقفع و مسجع الفاظ استعمال کرے

977- إسناده قوي، وسبق برقم (881) وتقدم تخريجه هناك. وانظر ما قبله.

978 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِی السَّائِبِ قَاصِّ الْمَدِیْنَةِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: قُصَّ فِی الْجُمُعَةِ مَرَّةً، فَاِنْ اَبِیتَ فَمَرَّتَیْنِ، فَاِنْ اَبَیْتَ فَثَلَاثًا، وَلَا اُلْفِیَنَّكَ تَاْتِی الْقَوْمَ وَهُمْ فِیْ حَدِیْثِهِمْ فَتَقْطَعَهُ عَلَیْهِمْ، وَلٰكِنْ اِنِ اسْتَمَعُوا حَدِیْثَكَ فَحَدِّثْهُمْ، وَاجْتَنِبِ السَّجْعَ فِی الدُّعَاءِ، فَاِنِّیْ عَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ یَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ. (2:110)

عامر شعبی، مدینہ منورہ کے واعظ ابن ابوسائب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ہفتے میں ایک مرتبہ وعظ کیا کرو اگر یہ بات نہیں مانتے‘ تو دو مرتبہ کرلیا کرو اور اگر یہ بھی نہیں مانتے‘ تو تین مرتبہ کرلیا کرو۔ میں تمہیں ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ تم لوگوں کے پاس آؤ اور وہ اپنی بات چیت میں مگن ہوں‘ اور پھر تم ان کی بات کو منقطع کردو۔

ہونا یہ چاہئے کہ وہ لوگ غور سے تمہاری بات سنیں‘ تو تم ان کے ساتھ بات چیت کرو اور دعا مانگتے ہوئے مقفع اور مسجع الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا ہے‘ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الدُّعَاءُ لِاَعْدَاءِ اللّٰهِ بِالْهِدَایَةِ اِلَى الْاِسْلَامِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے‘ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لئے دعا کرے کہ انہیں اسلام کی طرف ہدایت نصیب ہو

979 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰى نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ

978- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (583) عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/243، والنسائي في عمل اليوم والليلة (582) من طريق سفيان، به. وأخرجه مالك في الموطأ 1/213 في القرآن: باب ما جاء في الدعاء، عن أبي الزناد، به، ومن طريق مالك أخرجه البخاري (6339) في الدعوات: باب ليعزم المسألة، والترمذي (3497) في الدعوات. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/199، ومن طريقه ابن ماجة (3854) في الدعاء: باب لا يقول الرجل اللّٰهم اغفر لي إن شئت، عن عبد الله بن إدريس، عن ابن عجلان، عن أبي الزناد، به. وأخرجه البخاري (7477) في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، والبغوي في شرح السنة (1391) و (1392)، من طريق عبد الرزاق، عن معمر عن همام، عن أبي هريرة، به. وأخرجه مسلم (2678) (9) في الذكر: باب العزم بالدعاء، من طريق أنس بن عياض، عن الحارث، عن عطاء بن ميناء، عن أبي هريرة به. وفي الباب عن أنس بن مالك عند ابن أبي شيبة، 10/198، والبخاري (6338) في الدعوات، و (7464) في التوحيد، وفي الأدب المفرد (608)، ومسلم (2678) (7) في الذكر، والنسائي في عمل اليوم والليلة (584) وعن أبي سعيد موقوفاً عند ابن أبي شيبة 10/200، وانظر الحديث المتقدم برقم (896).

اللّٰهِ، اِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَاَبَتْ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ.(12:5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوس قبیلے کے افراد نافرمانی کر رہے ہیں اور (اسلام قبول کرنے کی) بات نہیں مان رہے۔ آپ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تو دوس قبیلے کو ہدایت عطا کر اور انہیں اسلام کے دامن میں لے آ۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، اعرج کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابوزناد نامی راوی منفرد ہے

980 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ بُدَيْلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ دَوْسًا، فَقَالَ: اِنَّهُمْ ... فَذَكَرَ رِجَالَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، هَلَكَتْ دَوْسٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا .(5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دوس قبیلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا: یہ لوگ پھر اس نے ان کے مردوں اور خواتین کا ذکر کیا کہ (وہ مسلمان نہیں ہو رہے)

979- ابن أبي السائب: قاص المدينة، لم أقف له على ترجمة، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 6/217 عن إسماعيل بن إبراهيم عن داؤد، عن الشعبي، قال: قالت عائشة لابن أبي السائب، قاص أهل المدينة .. وهذا إسناد صحيح، فإن الشعبي روى عَنْ عَآئِشَةَ وسمع منها. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/191، وقال. رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، ورواه أبو يعلى بنحوه . وأورده ابن الجوزي في القصاص والمذكرين ص 362 مختصراً.

980- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو عروبة: هو الحافظ الإمام محدث حران الحسين بن محمد بن أبي معشر مردود السلمي الحراني المتوفى سنة 318 هـ، تذكرة الحفاظ 2/774، ومحمد بن معمر هو ابن ربعي القيسي. وأبو نعيم: هو الفضل بن دكين، وسفيان هو الثوري. وأخرجه البخاري (4392) في المغازي. باب قصة دوس والطفيل بن عمرو الدوسي، عن أبي نعيم، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 2/243 و 448 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2524) في فضائل الصحابة: باب من فضائل غفار وأسلم عن يحيى بن يحيى، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/502 عن يَزِيْدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أبي هريرة .(2) إسناده جيد، مسلم بن بديل روى عنه جمع، ووثقه المؤلف، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وانظر الحديث المتقدم.

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیئے' تو وہ شخص بولا: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔اور بے شک ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

رب کعبہ کی قسم! دوس ہلاکت کا شکار ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور دعا کی۔

''اے اللہ! دوس قبیلے کو ہدایت عطا کر۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتْرُكَ الْاِسْتِغْفَارَ لِقَرَابَتِهِ الْمُشْرِكِيْنَ اَصْلًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے مشرک رشتہ داروں کے لئے دعائے مغفرت کو سرے سے ترک کر دے

981 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ مَّسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الْمَقَابِرِ، فَاَمَرَنَا فَجَلَسْنَا، ثُمَّ تَخَطَّى الْقُبُوْرَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَبْرٍ مِنْهَا فَجَلَسَ اِلَيْهِ، فَنَاجَاهُ طَوِيْلًا، ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاكِيًا، فَبَكَيْنَا لِبُكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَتَلَقَّاهُ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَالَ: مَا الَّذِيْ اَبْكَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَدْ اَبْكَيْتَنَا وَاَفْزَعْتَنَا؟ فَاَخَذَ بِيَدِ عُمَرَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اَفْزَعَكُمْ بُكَائِي؟ قُلْنَا: نَعَمْ ، فَقَالَ: اِنَّ الْقَبْرَ الَّذِيْ رَاَيْتُمُوْنِيْ اُنَاجِي قَبْرُ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّي الْاِسْتِغْفَارَ لَهَا، فَلَمْ يَاْذَنْ لِي، فَنَزَلَ عَلَيَّ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِيْنَ) (التوبة: 113) ، فَاَخَذَنِيْ مَا يَاْخُذُ الْوَلَدُ لِلْوَالِدِ مِنَ الرِّقَّةِ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَبْكَانِي، اَلَا وَاِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُرَغِّبُ فِي الْاٰخِرَةِ . (5: 5)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے ہم بھی آپ کے ساتھ آئے جب ہم قبرستان پہنچے' تو آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم لوگ بیٹھ گئے پھر نبی اکرم ﷺ قبروں کو پھلانگتے ہوئے' ان میں سے ایک قبر پر تشریف لے گئے آپ اس کے پاس بیٹھ گئے وہاں آپ نے طویل مناجات کی۔

981- إسناده ضعيف، ابن جريج: مدلس وقد عنعن، وأيوب بن هانيء : فيه لين، وأخرجه الواحدي في أسباب النزول ص 178، والحاكم 2/336 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد وصححه الحاكم، فتعقبه الذهبي بقوله: أيوب ضعفه ابن معين وقوله: كنت نهيتكم عن زيارة القبور ... أخرجه ابن ماجة (1571) في الجنائز: باب ما جاء في زيارة القبور، والبيهقي 4/76،

نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ رو رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے۔

نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں۔ آپ نے ہمیں بھی رلا دیا ہے اور ہمیں گریہ وزاری کا شکار کر دیا ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا تم لوگ میرے رونے کی وجہ سے گھبرا گئے ہو ہم نے عرض کی: جی ہاں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ قبر جسے تم نے دیکھا ہے میں وہاں مناجات کررہا تھا وہ (میری والدہ) آمنہ بنت وہب کی قبر تھی میں نے اپنے پروردگار سے ان کے لئے استغفار کا سوال کیا تو مجھے اجازت نہیں دی مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''نبی اور اہل ایمان کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔''

تو مجھ پر وہی کیفیت طاری ہوگئی جو کسی بچے کی اپنی ماں کے لئے رقت ہوتی ہے۔

اسی بات نے مجھے رلا دیا۔

خبردار! میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی طرف راغب کرتی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْاِقْتِصَارِ عَلٰى حَمْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِمَا مَنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْهِدَايَةِ، وَتَرْكِ التَّكَلُّفِ فِيْ سُؤَالِ تِلْكَ الْحَالَةِ لِمَنْ خُذِلَ وَحُرِمَ التَّوْفِيْقَ وَالرَّشَادَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت نصیب کر کے اس پر جو احسان کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے پر اکتفاء کرے

اور یہ حالت (یعنی ہدایت) اس شخص کے لئے مانگنے میں تکلف (یعنی اہتمام) کو ترک کردے جو شخص رسوا ہوا اور توفیق وہدایت سے محروم ہو

982 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

982–وأخرجه مختصراً ابن أبی شبة فی المصنف 3/343، ومن طريقه أخرجه مسلم (976) (108) فی الجنائز: باب استئذان النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ربه عز وجل فی زيارة قبر أمه، وابن ماجة (1572) فی الجنائز، والبيهقی فی السنن، 4/76، وأخرجه ابن داؤد (3234) فی الجنائز: باب فی زيارة القبور، عن محمد بن سليمان الأنباری، والنسائی 4/90 عن قتيبة بن سعيد. وفی الباب عن بريدة عند ابن أبی شيبة 3/343، وأحمد 5/355 و 356، وابن عباس عند الطبرانی (12049). ورخصة زيارة القبور وردت من حديث أنس عند ابن أبی شيبة 3/343، وأحمد 3/250، والبيهقی 4/77، وأبی سعيد الخدری عند البيهقی 4/77، وعلی عند ابن أبی شيبة 3/343.

اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَ اَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمِّ، قُلْ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ، قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ: يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟، قَالَ: فَلَمْ يَزَلِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْـهَ عَنْكَ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ) (التوبة: 113) ، وَاُنْزِلَتْ فِىْ اَبِىْ طَالِبٍ: (اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ، وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ) (القصص: 56) . (5 :5)

حدیث **982**: سعید بن مسیّب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا' تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اس وقت جناب ابوطالب کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابواُمیہ بھی موجود تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے چچا جان! آپ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھ لیجئے اس کلمہ کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے لئے گواہی دوں گا۔

ابوجہل اور عبداللہ بن ابواُمیہ بولے: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منہ موڑ رہے ہو؟

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے سامنے مسلسل یہی پیشکش کرتے رہے اور یہی بات دہراتے رہے' یہاں تک کہ جناب ابوطالب نے ان لوگوں کے ساتھ جو آخری بات کی وہ یہ تھی۔

کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے سے انکار کر دیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں آپ کے لئے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتا رہوں گا' جب تک مجھے اس سے منع نہیں کر دیا جاتا۔''

تو یہ آیت نازل ہوئی:

''نبی اور اہل ایمان کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے' وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ ان کے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں اس کے بعد کہ ان لوگوں کے سامنے یہ بات واضح ہو چکی ہو کہ وہ لوگ جہنمی ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) یہ آیت جناب ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''بے شک تم اسے ہدایت نہیں دیتے' جسے تم پسند کرتے ہو' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔ وہ ہدایت پانے والوں کے بارے میں زیادہ جانتا ہے۔''

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْوَطْأِ لَمْ يَضُرَّ الشَّيْطَانُ وَلَدَهُ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی صحبت کرتے وقت اسے پڑھ لے گا تو شیطان اس کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچائے گا

983 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَا اِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنَّهُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ رُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ. (2:1)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں یہ عمل کرنے لگا ہوں) اے اللہ! تو شیطان کو ہم سے دور رکھنا اور شیطان کو اس چیز سے بھی دور رکھنا' جو تو ہمیں رزق (یعنی اولاد عطا کرے گا)''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:)

پھر اگر انہیں اولاد عطا کر دی جائے' تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِذَا زَارَ قَوْمًا اَنْ يَّدْعُوَ لِلْمَزُوْرِ عِنْدَ انْصِرَافِهِ عَنْهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب وہ کسی کو ملنے کے لئے جائے' تو وہاں سے واپس آتے وقت ان لوگوں کے لئے دعا کرے جن سے ملنے گیا تھا

983– إسناده صحيح، على شرط مسلم، يونس: هو ابن يزيد بن أبي النجاد الأيلي، وأخرجه مسلم (24) في الإيمان: باب الدليل على صحة إسلام من حضره الموت ما لم يشرع في النزع، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري في التفسير 11/41، و 20/92 عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، عن عبد الله بن وهب، به.وأخرجه أحمد 5/433، والبخاري (1360) في الجنائز: باب إذا قال المشرك عند الموت: لا إله إلا الله، و (3884) في مناقب الأنصار: باب قصة أبي طالب، و (4675) في التفسير. باب (ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين)، و (4772) باب (إنك لا تهدي من أحببت) و (6681) في الأيمان والنذور: باب إذا قال: والله لا أتكلم اليوم فصلي، ومسلم (24) (40) في الإيمان، والنسائي 4/9 في الجنائز: باب النهي عن الاستغفار للمشركين، والطبري 11/42 و 20/92، والواحدي في أسباب النزول ص 187، والبيهقي في الأسماء والصفات، ص 97، 98، من طرق عن ابن شهاب الزهري، به.

984 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعِينُهُ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ، فَقَالَ: اٰتِيكُمْ، فَقُلْتُ لِلْمَرْاَةِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِينَا، فَاِيَّاكِ اَنْ تُكَلِّمِيهِ اَوْ تُؤْذِيهِ، قَالَ: فَاَتَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَبَحْتُ لَهُ دَاجِنًا كَانَ لَنَا، قَالَ: يَا جَابِرُ كَاَنَّكَ عَلِمْتَ حُبَّنَا اللَّحْمَ؟، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَتْ لَهُ الْمَرْاَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى وَزَوْجِي، قَالَ: فَفَعَلَ، فَقَالَ لَهَا: اَلَمْ اَقُلْ لَكِ؟ فَقَالَتْ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ بَيْتِيْ وَيَخْرُجُ وَلَا يُصَلِّي عَلَيْنَا؟. (5: 12)

۞۞ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں آپ سے مدد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ قرض جو میرے والد کے ذمے لازم تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے ہاں آؤں گا' میں نے اپنی بیوی سے کہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں آئیں گے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بات چیت کرنے یا آپ کو کوئی اذیت پہنچانے سے بچنے کی کوشش کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ کے لئے اپنے گھر میں موجود ایک بکری ذبح کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! لگتا ہے تمہیں پتہ ہے' مجھے گوشت بہت پسند ہے پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے جانے لگے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے کہا: کیا میں نے تمہیں انہیں تھا کہ تم (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ کہنا)

تو وہ عورت بولی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائیں اور پھر ہمارے لئے دعائے رحمت کیے بغیر واپس چلے جائیں؟

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّدْعُوَ الْمَرْءُ لِنَفْسِهٖ، وَيُعْقِبَ دُعَاءَهُ بِسُؤَالِ اللّٰهِ مَنْعَ ذٰلِكَ غَيْرَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنے لئے کوئی دعا مانگے اور پھر اس دعا کے بعد یہ سوال کرے

984- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاری (3271) فی بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، عن موسى ابن اسماعيل، والطبرانی فی الكبير (12195) عن حفص بن عمر الحوضی، كلاهما عن همام، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبی شيبة 10/394، وأحمد 1/217 و 220 و 243 و 283 و286، والبخاری (141) فی الوضوء : باب التسمية على كل حال وعند الوقاع، و (3283) فی بدء الخلق، و (5165) فی النكاح: باب ما يقول الرجل إذا أتى أهله، و (6388) فی الدعوات، و (7396) فی التوحيد: باب السؤال بأسماء الله تعالى، ومسلم (1434) فی النكاح: باب ما يستحب أن يقوله عند الجماع، وأبو داود (2161) فی النكاح، والترمذی (1092) فی النكاح، والنسائی فی عمل اليوم والليلة (266) ، وفی عشرة النساء فی الكبرى كما فی التحفة 5/204، وابن ماجة (1919) فی النكاح، والبغوی فی شرح السنة (1330) من طرق عن منصور، به.وأخرجه البخاری (3283) والنسائی فی عمل اليوم والليلة (270) من طريق الأعمش، عن سالم بن أبی الجعد، به.

کہ اللہ تعالیٰ وہ چیز کسی دوسرے کوعطا نہ کرے

985 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْـنُ خَشْـرَمٍ، قَـالَ: اَخْبَـرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَـلَ اَعْـرَابِـيٌّ عَـلٰـى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَهُوَ جَالِسٌ، فَقَالَ: اَللّٰهُـمَّ اغْـفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَّلَا تَغْفِرْ لِاَحَدٍ مَعَنَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ، قَالَ: لَقَدِ احْتَـظَـرْتَ وَاسِـعًـا ، ثُمَّ وَلَّى الْاَعْرَابِيُّ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَّجَ لِيَبُوْلَ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ اَنْ فَـقِـهَ فِـي الْاِسْلَامِ: فَـقَـامَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُؤَنِّبْنِيْ، وَلَمْ يَسُبَّنِيْ، وَقَالَ: اِنَّمَا بُنِيَ هٰذَا الْمَسْجِدُ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ، وَاِنَّهُ لَا يُبَالُ فِيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِسَجْلٍ مِنْ مَّاءٍ فَاَفْرَغَهُ عَلَيْهِ .(2: 62)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت تشریف فرما تھے وہ بولا: اے اللہ! تو میری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کردے اور تو ہمارے ساتھ کسی اور کی مغفرت نہ کرنا۔

راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کردیا ہے۔

پھر وہ دیہاتی مڑ کے واپس چلا گیا وہ مسجد کے کنارے پر پہنچا تو وہ پیشاب کرنے کے ارادہ سے رکا

وہ دیہاتی مسلمان ہوجانے کے بعد یہ بات بیان کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کے میرے پاس آئے، آپ نے مجھے ڈانٹا نہیں آپ نے صرف یہ فرمایا: یہ مسجد اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اور نماز ادا کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول منگوایا اور وہ اس پر بہادیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّدْعُوَ الْمَرْءُ لِنَفْسِهٖ بِالْخَيْرِ وَحْدَهٗ دُونَ اَنْ يَّقْرِنَ بِهٖ غَيْرَهٗ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی صرف اپنے لئے بھلائی کی دعا مانگے اور اس بھلائی میں اپنے ساتھ دوسرے کو شامل نہ کرے

985- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين ما عدا نبيح، وهو ابن عبد الله العَنَزى الكوفى وثقه أبو زرعة والعجلى والمؤلف، وصحح حديثه الترمذى وابن خزيمة والحاكم، وقد تقدم من طريق سفيان بهذا الإسناد برقم (916) ، ومن طريق أبى عوانة عن الأسود بن قيس به برقم (918) ، وتقدم تخريجه هناك .(2) إسناده حسن، رجاله رجال مسلم إلا أن محمد بن عمرو صدوق له أوهام، وأخرجه ابن أبى شيبة 1/193، ومن طريقه ابن ماجة (529) فى الطهارة: باب الأرض يصيبها البول كيف تغسل، عن على بن مسهر، وأحمد 2/503 عن يزيد، كلاهما عن محمد بن عمرو. بهذا الإسناد . وسيعيده المؤلف برقم (1402) .وسيورده المؤلف برقم (987) من طريق الزهرى، عن أبى سلمة، به، وبرقم (1399) من طريق الزُّهْرِيّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أبى هريره، به.

986 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِمُحَمَّدٍ وَّحْدَنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَجَبْتَهَا عَنْ نَاسٍ كَثِيرٍ . (2: 86)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو صرف میری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرنا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے (اس مغفرت) کو بہت سے لوگوں سے محجوب کر دیا ہے۔ (یعنی اس کو ان تک نہیں پہنچنے دیا)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ اَلَّا يَرْحَمَ مَعَهُ غَيْرَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ بندہ پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے ہمراہ کسی دوسرے پر رحم نہ کرے

987 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا؛ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ . (2: 46)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ ایک دیہاتی نے نماز کے دوران کہا: اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کرنا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی، تو آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا:

''تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا ہے۔''

(راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

986- حديث صحيح، رجاله ثقات، وحماد بن سلمة سمع من عطاء قبل الاختلاط وبعده. وأخرجه أحمد 2/170 و 196 و 221 عن عبد الصمد وعفان، والبخاري في الأدب المفرد (626) عن موسى بن إسماعيل وشهاب، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/150 وقال. رواه أحمد، والطبراني بنحوه، وإسنادهما حسن. وانظر الحديث قبله، والحديث بعده.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَجِبُ اَنْ يَّبْدَاَ بِنَفْسِهٖ، ثُمَّ بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جب بندہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کرتا ہے' تو یہ بات ضروری ہے' وہ پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر اس کے لئے کرے

988 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ، وَاِنَّهٗ، قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوْسٰى، لَوْ صَبَرَ مَعَ صَاحِبِهٖ، لَرَاَى الْعَجَبَ الْاَعَاجِيْبَ، وَلٰكِنَّهٗ، قَالَ: (اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي) (الكهف: 76)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سے پہلے جن بھی انبیاء کا ذکر کرتے تھے' تو پہلے آپ اپنا ذکر کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ہم پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحمت کرے اگر وہ اپنے ساتھی (یعنی حضرت خضر علیہ السلام) کے ساتھ صبر سے کام لیتے' تو وہ خود بھی حیران کن چیزیں دیکھتے لیکن انہوں نے یہ کہا۔

''اگر میں نے آپ سے اس کے بعد کوئی سوال کیا' تو آپ میرے ساتھ نہ رہے گا۔''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ كَثْرَةِ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَجَاءَ الْاِجَابَةِ لَهُمَا بِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے زیادہ دعا مانگنا مستحب ہے' کیونکہ اس بات کی اُمید کی جاسکتی ہے' کہ وہ دعا ان دونوں کے حق میں مستجاب ہوگئی

989 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي

988– إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/283، والبخارى (6010) فى الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، والنسائى 3/14 فى السهو: باب الكلام فى الصلاة، من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/239، وأبو داؤد (380) فى الطهارة: باب الأرض يصيبها البول، والترمذى (147) فى الطهارة: باب ما جاء فى البول يصيب الأرض، والنسائى 3/14 فى السهو: باب الكلام فى الصلاة، بن طريق سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أبى عن هريرة. وفى الباب عن واثلة بن الأسقع عند ابن ماجه (530) فى الطهارة.

الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا، قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ، وَلَكَ بِمِثْلٍ . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُلُّ مَا يَجِيْءُ فِي الرِّوَايَاتِ فَهُوَ: كُرَيْزٌ، اِلَّا هٰذَا فَاِنَّهُ: كَرِيزٌ وَاُمُّ الدَّرْدَاءِ اسْمُهَا: هُجَيْمَةُ بِنْتُ حُيَيٍّ الْاَوْصَابِيَّةُ، وَاَبُو الدَّرْدَاءِ: عُوَيْمِرُ بْنُ عَامِرٍ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے' تو فرشتہ یہ کہتا ہے: تمہیں بھی اسی کی مانند ملے تمہیں بھی اسی کی مانند ملے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تمام تر روایات میں راوی کے (دادا) کا نام کریز ہے۔ (یعنی ''ک'' پر پیش اور ''ر'' پر زبر ہے) جبکہ یہاں اس کا نام کریز ہے (یعنی ک پر زبر اور ر پر زیر) نقل ہوا ہے۔ جبکہ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام ہجیمہ بنت حیی ہے' جبکہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا نام عویمر بن عامر ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے بھائی کے مال اور اولاد میں کثرت کی دعا کرے

990 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْحَاتِمٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

989- حديث صحيح غسان بن عمر بن عبيد الله العدني انفرد بتوثيقه المؤلف 9/2، ولم يرو عنه غير أبي الربيع الزهراني سليمان بن داؤد، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه أبو داؤد (3984) في الحروف والقراء ات من طريق عيسى بن يونس، والطبري في التفسير 15/288 من طريق حجاج بن محمد، كلاهما عن حمزة الزيات بهذا الإسناد .وأخرجه مطولا مسلم (2380) (172) في الفضائل: باب من فضائل الخضر، من طريقين عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، به.وأخرجه بنحوه البخاري (122) و (3401) و (4725) و (4727) ، ومسلم (2380) من طرق.(2) حديث صحيح، أبو هاشم الرفاعي محمد بن يزيد العجلي: أخرج له مسلم في صحيحه، وقال ابن معين: ما أرى به بأساً، وكذا قال العجلي، وقال البرقاني: ثقة أمرني الدارقطني أن أخرج حديثه في الصحيح، وقال الحافظ في التقريب . ليس بالقوي، وقد توبع عليه، وبقية رجاله ثقات . فأخرجه مسلم (2732) (86) في الذكر: باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، عن أحمد بن عمر ابن حفص الوكيعي، عن محمد بن فضيل بن غزوان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2732) (87) ، والبيهقي في السنن 3/353 من طريق إسحاق بن إبراهيم، وأبو داؤد (1534) في الصلاة: باب الدعاء بظهر الغيب، عن رجاء بن المرجي، كلاهما عن النضر بن شميل، عن موسى بن مروان المعلم، عن طلحة بن عبد الله بن كريز، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/198 عن ابن نمير، عن فضيل بن غزوان، عن طلحة، عن أم الدَّرْدَاءِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/197 ومن طريقه مسلم (2732) (2733) عن يزيد بن هارون، والبخاري في الأدب المفرد (625) من طريق يحيى بن أبي غنية، والبغوي (1397) من طريق يعلى بن عبيد، كلهم عن عبد الملك بن أبي سليمان، عن أبي الزبير، عن صفوان بن عبد الله بن صفوان، عن أم الدرداء وأبي الدرداء ، به . وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند ابن أبي شيبة 10/198، وأبي داؤد (1535) ، والترمذي (1981) ، والبخاري في الأدب المفرد (623) .

الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ، فَقَالَ: اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ، فَاِنِّيْ صَائِمٌ فَصَلّٰى صَلَاةً غَيْرَ مَكْتُوْبَةٍ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنَّ لِيْ خُوَيْصَةً، قَالَ: مَا هِيَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ ، قَالَتْ: خَادِمُكَ اَنَسٌ، فَدَعَا لِيْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ ، قَالَ: فَاِنِّيْ مِنْ اَكْثَرِ النَّاسِ وَلَدًا.(12:5)

قَالَ: وَاَخْبَرَتْنِيْ ابْنَتِيْ اُمَيْنَةُ اَنَّهَا دَفَنَتْ مِنْ صُلْبِيْ اِلٰى مَقْدِمِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمِئَةً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ اُم سُلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے وہ آپ کی خدمت میں کھجور اور گھی لے کر آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھی کو واپس اسی برتن میں ڈال دو اور اپنی کھجوروں کو واپس اسی برتن میں ڈال دو' کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نماز ادا کی۔ آپ کی اقتداء میں ہم نے بھی نماز ادا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر کے افراد کو بلایا' تو سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک درخواست ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! وہ کیا انہوں نے عرض کی: آپ کا خادم انس (آپ اس کے لیے دعا کر دیں)۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا کی۔

(آپ نے دعا کی:)

''اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا کر اور اس کے لئے ان میں برکت رکھ دے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں لوگوں میں اولاد کے اعتبار سے کثرت والا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بیٹی امینہ نے یہ بات بتائی ہے' حجاج کے بصرہ کا گورنر بننے تک میری اولاد اور (اولاد کی اولاد میں سے) ایک سو بیس لوگوں کا انتقال ہو چکا تھا۔

990– إسناده صحيح، على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/108 و 188، والبخارى (1982) في الصوم: لا من زارَ قوماً فلم يفطر عندهم، من طرق عن حميد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/248، ومسلم (2481) في فضائل الصحابة: باب من فضائل ابن، من طريق عن ثابت، عن أنس .وأخرجه ابن سعد في الطبقات ، 7/19 من طريق سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن سنان بن ربيعة قال. سمعت أنس بن مالك ....وأخرجه الطبراني في الكبير (710) وأخرجه الطيالسي 2/140، والبخارى (6334) في الدعوات: باب قوله تعالى: (وصلِّ عليهم) ، و (6344) باب دعوة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لخادمه، و (6378، 6379) باب الدعاء بكثرة المال والولد مع البركه، و (6380، 6381) باب الدعاء بكثرة الولد مع البركة، ومسلم (2480) ، والترمذى (3829) في المناقب: باب مناقب لأنس، من طرق عن شعبة، عن قتادة، عن أنس .وأخرجه البخارى (6378، 6379) أيضاً من طريق شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ.

ذِكْرُ مَا يَدْعُوْ الْمَرْءُ بِهٖ عِنْدَ وُجُوْدِ الْجَدْبِ بِالْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب مسلمانوں کو قحط کی صورت حال لاحق ہو تو آدمی کو کیا دعا کرنی چاہئے؟

991 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِيِّ)، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَحْطَ الْمَطَرِ، فَاَمَرَ بِالْمِنْبَرِ، فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ، قَالَ: اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ جِنَانِكُمْ، وَاحْتِبَاسَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ، وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ، وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ، ثُمَّ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ، وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابًا، فَرَعَدَتْ وَاَبْرَقَتْ وَاَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ فِيْ مَسْجِدِهٖ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَثَقَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے بارے میں حکم دیا۔ اسے عیدگاہ میں رکھ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ ایک دن کا وعدہ کیا کہ وہ لوگ اس دن نکلیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سورج کی ٹکیہ ظاہر ہوئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں نے اپنے باغات کے خشک ہو جانے کی اور طویل عرصے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے، تم اس سے دعا مانگو اور اس نے تم سے یہ وعدہ کیا ہے، وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔''

پھر آپ نے یہ فرمایا:

''تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے: اے اللہ! تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے: اے اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، تو بے نیاز ہے اور ہم غریب ہیں، تو ہم پر بارشیں نازل کر اور ہم پر جو چیز تو نازل کرے گا اسے مخصوص مدت کے لئے قوت اور بلاغ بنا دے۔''

پھر نبی اکرم صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی بھی دیکھ لی۔

پھر نبی اکرم صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے اپنی پشت لوگوں کی طرف کر لی اور آپ نے اپنی چادر کو الٹا لیا۔ آپ نے اس وقت اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے نیچے اتر آئے پھر آپ نے دو رکعات نماز ادا کی' تو اللہ تعالیٰ نے بادل پیدا کر دیا وہ گرجا بجلی چمکی اور اللہ کے حکم سے بارش نازل ہونا شروع ہوگئی۔

نبی اکرم صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابھی مسجد (یعنی عیدگاہ) میں ہی تھے کہ نالیاں بہنے لگیں۔

جب نبی اکرم صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے یہ بات ملاحظہ کی کہ لوگوں نے اپنے اوپر کپڑے کر لئے ہیں' تو نبی اکرم صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مسکرا دیئے۔ یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

آپ نے فرمایا:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

ذِكْرُ مَا يَدْعُوْ بِهِ الْمَرْءُ عِنْدَ اشْتِدَادِ الْاَمْطَارِ، وَكَثْرَةِ دَوَامِهَا بِالنَّاسِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب لوگوں پر شدید بارش ہو رہی ہو اور مسلسل ہو رہی ہو' تو آدمی کو کیا دعا مانگنی چاہیے؟

992 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ رَجَاءَهُ الْمِنْبَرُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ لِيُغِيثُنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، قَالَ اَنَسٌ: وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً وَلَا قَزَعَةً بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ، فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ تُرْسٍ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ، فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَابِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا ثُمَّ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَكُفَّهَا عَنَّا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

991- إسناده حسن، وأخرجه أبو داؤد (1173) في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/325، والبيهقي في السنن 3/349 من طريق هارون بن سعيد الأيلي،وقال أبو داؤد: إسناده جيد، وصححه الحاكم 1/328 ووافقه الذهبي على شرط الشيخين

يَـدَيْـهِ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ، قَالَ: فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الشَّمْسِ، فَسَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ؟، قَالَ: لَا اَدْرِي. (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ شخص آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں راستے منقطع ہو رہے ہیں۔

آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور دعا مانگی۔

''اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر۔ اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خدا کی قسم! ہمیں اس وقت آسمان میں بادل یا بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا' جو ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان ہو۔

کسی گھر اور محلے کے اوپر بادل نہیں تھا اسی دوران اس (پہاڑ) کے پیچھے کی طرف سے ڈھال کی طرح کا بادل نمودار ہوا وہ آسمان کے درمیان میں پہنچا' تو پھیلنے لگا اور پھر بارش شروع ہو گئی پھر اللہ کی قسم ہم نے چھ دن تک سورج نہیں دیکھا۔

اگلے جمعے والے دن اس دروازے سے ایک شخص اندر آیا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مال مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔ راستے منقطع ہو رہے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم سے بارش کو روک لے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور دعا مانگی:

992- حديث صحيح. وأخرجه مالك في الموطأ 1/198 باب ما جاء في الاستسقاء، ومن طريقه أخرجه البخاري (1016) و (1017) و (1019) في الاستسقاء، وأبو نعيم في دلائل النبوة 2/577، 578، عن شريك، به. وأخرجه البخاري (1013) و (1014) في الاستسقاء، ومسلم (897) في الاستسقاء: باب الدعاء بالاستسقاء، وأبو داؤد (1175) في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، والنسائي 3/161، 162 في السهو: باب ذكر الدعاء، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/322، والبيهقي في السنن 3/355، والبغوي في شرح السنة (1166) من طرق عن شريك، به. وأخرجه أحمد 3/256، والبخاري (933) في الجمعة، و (1018) و (1033) في الاستسقاء، ومسلم (897) (9) في الاستقساء، والنسائي 3/166، وأبو نعيم الأصبهاني في دلائل النبوة 2/576، والبيهقي في السنن 3/354، وفي دلائل النبوة 6/139، وابن الجارود (256)، والبغوي في شرح السنة (1167) من طرق عن الأوزاعي، عن إسحاق ابن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ. وأخرجه أحمد 3/271، والبخاري (932) في الجمعة، و (1015) و (1021) و (1029) في الاستسقاء، و (3582) في المناقب: باب علامات النبوة في الاسلام، و (6093) في الأدب: باب التبسم والضحك، و (6342) في الدعوات: باب الدعاء غير مستقبل القبلة، ومسلم (798) (10) و (11) و (12) في الاستسقاء، وأبو داؤد (1174) في الصلاة، والنسائي 3/160، 161، والبيهقي في السنن 3/356 و 357، وفي دلائل النبوة 6/140 و 141 و 142، من طرق عن أنس، به.

''اے اللہ! ہمارے آس پاس (بارش) ہو،ہم پر نہ ہو،اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں پر کھلے میدانوں میں جنگلات میں بارش ہو۔''

راوی بیان کرتے ہیں' تو بادل چھٹ گیا اور نبی اکرم ﷺ دھوپ میں چلتے ہوئے باہر تشریف لائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا یہ پہلے والا شخص تھا؟

انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ إِذَا تَفَضَّلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَى النَّاسِ بِالْمَطَرِ وَرَآهُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں پر بارش کے ذریعے فضل کرے اور آدمی بارش کو دیکھے تو اسے کیا پڑھنا چاہئے؟

993 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَاَى الْمَطَرَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيًّا .(5: 12)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب بارش دیکھتے تھے' تو یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ! یہ موسلا دھار ہو' اور نفع دینے والی ہو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَنِيًّا اَرَادَ بِهِ: نَافِعًا

993- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبد الرحمٰن هو: ابن حكيم بن سهم، وأخرجه أحمد 6/90 عن علي بن بحر، والنسائي في عمل اليوم والليلة (917) عن علي بن خشرم، كلاهما عن عيسى بن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/90، والنسائي في عمل اليوم والليلة (918)، والبيهقي في السنن 3/361 من طريق الوليد بن مسلم، وابن ماجة (3890) في الدعاء، من طريق ابن أبي العشرين، كلاهما عن الأوزاعي، عن نافع، عن القاسم بن محمد، به. وأخرجه النسائي (919)، والبيهقي 3/361، 362 من طريقين عن الأوزاعي، عن رجل، عن نافع، عن القاسم، به. وأخرجه النسائي (920) من طريق الأوزاعي، عن محمد بن الوليد، عن نافع، عن القاسم به. وأخرجه أحمد 6/129، والبخاري (1032) في الاستسقاء: باب ما يقال إذا أمطرت، والنسائي في عمل اليوم والليلة (921)، والبيهقي في السنن 3/361 من طريق عبد الله بن المبارك، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن القاسم، به. ولفظ البخاري اللّٰهم صيباً نافعاً والصيب: هو المطر المنهمر المتدفق. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/218، من طريق أبي أسامة، والنسائي (922) من طريق يحيى، كلاهما عن عبيد الله، عن نافع، عن القاسم، عن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرسلاً. وأخرجه أحمد 6/119 من طريق علي بن إسحاق، عن عبد الله، عن نافع، وعبد الرزاق (19999) ومن طريقه أحمد 6/166، وأبو نعيم في الحلية 2/186، و 3/14، عن معمر، عن أيوب، كلاهما عن القاسم بن محمد، به. وانظر ما بعده.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "ھنیا" سے مراد نفع دینے والا ہے

994 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُنَيْسٍ الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْغَيْثَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا اَوْ سَيْبًا نَافِعًا.(5: 12)

مقدام بن شریح اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے، تو یہ دعا مانگتے تھے۔

"اے اللہ! یہ موسلا دھار ہو اور فائدہ دینے والی ہو۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ سُؤَالِهِمْ رَبَّهُمْ اَنْ يُّبَارِكَ لَهُمْ فِيْ رَيْعِهِمْ دُوْنَ اتِّكَالِهِمْ مِنْهُ عَلَى الْاَمْطَارِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ عام مسلمانوں پر بات لازم ہے وہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگیں کہ وہ ان کی پیداوار میں ان کیلئے برکت رکھے یہ نہیں وہ اس کی بجائے صرف بارشوں پر اکتفاء کرلیں

995 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوا، وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوا، وَاَنْ تُمْطَرُوا، وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا .(3: 53)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

995- أخرجه النسائي 3/164 في الاستسقاء : باب القول عند المطر، وفي اليوم والليلة كما في التحفة 11/422 من طريق محمد بن منصور، حدثنا سفيان، بهذا الإسناد وهذا إسناد صحيح. وأخرجه أحمد 6/137، 138 عن وكيع، و 6/190 عن عبد الرحمٰن، وأبو داؤد (5099) في الأدب: باب ما يقول إذا هاجت الريح، عن ابن بشار، عن عبد الرحمٰن، والنسائي في عمل اليوم والليلة (915) عن إبراهيم بن محمد التيمي القاضي، عن يحيى، والبخاري في الأدب المفرد (686) عن خلاد بن يحيى، كلهم عن سفيان، عن المقدام بن شريح، به. وأخرجه أحمد 1/46 عن عبدة، والبيهقي 3/362 من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن مسعر، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/218، والنسائي في عمل اليوم والليلة (914) عن قتية بن سعيد، وابن ماجة (3889) في الدعاء ، عن أبي بكر بن أبي شيبة، كلاهما عن يزيد بن المقدام بن شريح، عن أبيه، به. وسيورده المؤلف برقم (1006) من طريق شريك عن المقدام بن شريح.

''خشک سالی یہ نہیں ہے، تم پر بارش نہ ہو خشک سالی یہ ہے: تم پر بارش ہو پھر بارش ہو لیکن زمین پر کوئی سبزہ پیدا نہ ہو۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا التَّاَلُّفَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِصْلَاحَ ذَاتِ بَيْنِهِمْ

مسلمان کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ مسلمانوں کے درمیان الفت قائم کرے اور ان کے درمیان اصلاح رکھے

996 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَيُعَلِّمُنَا مَا لَمْ يَكُنْ يُّعَلِّمُنَا كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَاَزْوَاجِنَا، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِيْنَ بِهَا عَلَيْكَ، قَابِلِيْنَ بِهَا، فَاَتْمِمْهَا عَلَيْنَا. (1: 104)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز کے دوران تشہد پڑھنے کے کلمات اسی طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

آپ ہمیں جس طرح تشہد کے کلمات سکھایا کرتے تھے اسی طرح آپ ہمیں یہ کلمات کہنا بھی سکھاتے تھے۔

''اے اللہ! تو ہمارے دلوں کے درمیان الفت پیدا کر دے اور ہمارے درمیان اصلاح کر دے اور سلامتی کے راستوں کی طرف ہماری رہنمائی کر اور تاریکیوں سے ہمیں نجات دے کر ہمیں نور کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہری اور باطنی فحاشیوں سے دور کر دے۔ اے اللہ! ہماری سماعت، ہماری بصارت اور ہماری بیویوں کی حفاظت کر اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا دے اور ان پر اپنی تعریف کرنے والا بنا دے اور انہیں قبول کرنے والا بنا دے اور ان کو ہم پر مکمل کر دے۔''

996- إسناده جيد، وخالد هو: ابن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطي. وأخرجه أحمد 2/342 عن عفان، عن حماد بن سلمة و 2/358 عن يحيى بن أبي كثير، عن زهير بن محمد، ومسلم (2904) في الفتن: باب في سكنى المدينة وعمارتها قبل الساعة، عن قتيبة بن سعيد، حدثنا يعقوب بن إبراهيم، والشافعي 1/198 عمن لا يتهم، جميعهم عن سهيل ابن أبي صالح، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا كَانَ فِيْ حَالَةٍ لَيْسَ لَهُ سُؤَالُ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا الْحُلُولَ مِنْ تِلْكَ الْحَالَةِ، لِاَنَّ هٰذَا كَلَامٌ مُحَالٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے جب کوئی شخص مخصوص حالت میں ہو' تو اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے

وہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اسے اس حالت سے (دوسری حالت میں) منتقل کردے' اس کی وجہ یہ ہے' یہ ناممکن کلام ہے

997 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً، وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً، فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ، وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى، فَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ قَرَاَ: (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ) الْاٰيَةَ (البقرة: **268**). (**1: 95**)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک شیطان کا ایک اثر ہوتا ہے اور فرشتے کا ایک اثر ہوتا ہے شیطان کا اثر یہ ہوتا ہے' وہ برائی کی طرف واپس لے کر جاتا ہے اور حق کی تکذیب کرتا ہے اور فرشتے کا اثر یہ ہوتا ہے' وہ بھلائی کی طرف واپس لے کے جاتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے' تو جو شخص اس صورتحال کو پائے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور جو شخص دوسری صورت حال کو پائے' تو وہ شیطان سے پناہ مانگے''۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''شیطان تمہارے ساتھ غربت کا وعدہ کرتا ہے''۔

998 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

997-وأخرجه أبو داوُد (969) فی الصلاة: باب التشهد، من طریق تمیم بن المنتصر، أخبرنا إسحاق بن یوسف، عن شریک بهذا الإسناد، وصحّحه الحاکم 1/265 علی شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبی. وأخرجه الطبرانی فی الکبیر (10426) من طریق شریک عن جامع بن أبی راشد، عن أبی وائل، عن عبد الله، وأورده الهیثمی فی المجمع 10/679، ونسبه للطبرانی فی الکبیر والأوسط، وقال: وإسناد الکبیر جید. (2) عطاء بن السائب: اختلط، وأبو الأحوص -وهو سلامة بن سلیم- سمع منه بعد الاختلاط، وباقی رجاله ثقات. وأخرجه الترمذی (2988) فی التفسیر: باب ومن سورة البقرة، والطبری فی التفسیر 3/88، والنسائی فی التفسیر من الکبری کما فی التحفة 7/139 عن هناد بن السری، بهذا الإسناد.

مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ،عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ، وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ، وَاذْكُرْ بِالتَّسْدِيدِ تَسْدِيدَ السَّهْمِ ، وَنَهَانِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ، وَالْمِيثَرَةِ، وَعَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى . (5: 12)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھا رہنا مانگتا ہوں۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں' یا شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''تم ہدایت کے ہمراہ راستے کی ہدایت کو ذہن میں رکھو اور سیدھے رہنے کے ہمراہ تیر کے سیدھے رہنے کو ذہن میں رکھو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی اور میثرہ استعمال کرنے اور شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا تھا۔

998–وأخرجه الطبرى 3/88 و 89 من طريق ابن علية، وعمرو بن قيس الملائى، وحماد بن سلمة، ثلاثتهم عن عطاء ، به، موقوفاً على ابن مسعود . وأخرجه الطبرى أيضاً 3/88 من طريق عبد الرزاق. (1) إسناده صحيح. وأخرجه الطيالسى 1/257، وأحمد 1/138 عن محمد بن جعفر ، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/134 و 154، ومسلم (2725) في الذكر: باب التعوذ من شر ما عمل، وأبو داوُد (4225) فى الخاتم: ما جاء في خاتم الحديد، والنسائى 8/177 فى الزينة: باب النهى عن الخاتم فى السبابة، و 8/219 باب النهى عن الجلوس على المياثر من الأرجوان، من طرق عن عاصم بن كليب، به . ونصفه الثانى أخرجه الترمذى (1786) فى اللباس: باب كراهية التختم فى أصبعين، والنسائى 8/194 فى الزينة: باب موضع الخاتم، وابن ماجة (3648) فى اللباس: باب التختم فى الإبهام، والبغوى فى شرح السنة (3149) من طرق عن عاصم، به.

10- بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

باب: 10 پناہ مانگنے کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاَشْيَاءِ الْاَرْبَعِ الَّتِيْ يُسْتَحَقُّ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْهَا بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ان چار اشیاء سے اللہ کی پناہ مانگی جائے جو اس بات کی مستحق ہیں کہ ان سے اللہ کی پناہ مانگی جائے

999 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبَجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ . (1: 104)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو اس دعا کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جس طرح انہیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگی جائے

1000 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ،

فَحَادَتْ بِهٖ بَغْلَتُهٗ،

فَاِذَا فِي الْحَائِطِ اَقْبُرٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّعْرِفُ هٰؤُلَاءِ الْاَقْبُرَ؟، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا هُمْ؟، قَالَ: مَاتُوا فِي الشِّرْكِ، قَالَ: لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا، لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ، اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.(**1:104**)

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں - ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بنونجار کے ایک باغ میں موجود تھے - آپ اس وقت ایک خچر پر سوار تھے - وہ آپ کو لے کر چل رہا تھا - باغ میں کچھ قبریں موجود تھیں - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان قبروں کے بارے میں کون جانتا ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ ان صاحب نے عرض کی: یہ شرک پر مرے تھے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم ایک دوسرے کو (یعنی اپنے مردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کے عذاب کے حوالے سے وہ (آوازیں) سنائے جو میں نے سنی ہیں - بے شک اس امت کی ان کی قبروں میں آزمائش ہو گی -

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا:

''جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو' ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو' دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو'' -

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعِيذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگے' ہم اس سے پناہ مانگتے ہیں

1000- إسناده صحيح، وأخرجه البغوى (1364) عن طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك، وهو فى الموطأ 1/215 فى الصلاة: باب ما جاء فى الدعاء، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/242 و 258 و 298 و 311، ومسلم (590) فى المساجد: باب ما يستعاذ منه فى الصلاة، وأبو داوُد (1542) فى الصلاة: باب الإستعاذة، والترمذى (3494) فى الدعوات، والنسائى 4/102 فى الجنائز: باب التعوذ من عذاب القبر، و 8/276-277 فى الإستعاذة: باب الإستعاذة من فتنة الممات. وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد (694) وابن ماجة (3840) فى الدعاء: باب ما تعوذ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والطبرانى فى الكبير (12159) من طريق إبراهيم بن المنذر، عن بكر بن سليم، عن حميد الخراط، عن كريب، عن ابن عباس وقال البوصيرى فى مصباح الزجاجة ورقة 238/1: هذا إسناد حسن حميد بن زياد أبو صخر الخراط وبكر بن سليم الصواف، مختلف فيهما، وأصله فى الصحيحين من حديث عائشة.

1001 - سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانَ بِالرَّقَّةِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ مُوْسَى الْاَنْصَارِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ عِيَاضٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ عُقْبَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ (خَالِدِ بْنِ) سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، تَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا . (5: 12)

❀❀ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ اُم خالد رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

(وہ بیان کرتی ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

(موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں) میں نے اس خاتون کے علاوہ اور کسی کو یہ بیان کرتے ہوئے نہیں سنا کہ "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے"۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ فِي التَّعَوُّذِ اَنْ يَّقْرِنَهَا اِلٰى مَا ذَكَرْنَا قَبْلُ

ان خصائل کا تذکرہ جن کے بارے میں یہ بات مستحب ہے، وہ پناہ مانگتے ہوئے انہیں اس چیز کے ساتھ ملا دے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

1002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ (اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِيْ) اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَبِي الْحَجَّاجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا صَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا اَوِ اثْنَتَيْنِ اِلَّا سَمِعْتُهُ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَسُوْءِ

1001- إسناده صحيح، وخالد: هو ابن عبد الله الواسطي، وأبو نضرة اسمه: المنذر بن مالك. وأخرجه أحمد 5/190، والبغوي في شرح السنة (1361) من طريق يزيد بن هارون، وابنُ أبي شيبة 10/185، وعن طريقه مسلم (2867) في الجنة: باب عرض مقعد الميت في الجنة والنار، عن ابن علية. وأخرجه الطبراني في الكبير (4785) من طريق عفان بن مسلم، عن وهيب بن خَالِدٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عن أبي سعيد، عن زيد بن ثابت.

1002- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق (6743) ، والحميدي (336) ، وابنُ أبي شيبة 10/193، وأحمد 6/364 و 365، والبخاري (1376) في الجنائز: باب التعوذ من عذاب القبر، و (6364) في الدعوات: باب التعوذ من عذاب القبر، والنسائي في النعوت من الكبرى كما في التحفة 11/269 من طرق عن موسى بن عقبة، به . (2) رجاله ثقات رجال الصحيح خلا محمد بن وهب بن أبي كريمة، وهو صدوق، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن يزيد أو ابن أبي يزيد الحراني، وأبو إسحاق: هو السبيعي، وسيورده المؤلف برقمي (1018) و (1019) من طريقين آخرين عن أبي هريرة، بنحوه . وفي الباب عن عمر سيأتي برقم (1024) .

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی چار یا دو رکعات ادا کیں تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، سینے کی آزمائش، بری زندگی اور (بری) موت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ الَّذِىْ يُطْغِى وَالذُّلِّ الَّذِىْ يُفْسِدُ الدِّينَ

ایسا فقر جو سرکش کر دے اور ایسی ذلت جو دین کو خراب کر دے ان سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1003 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث): تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ، وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ . (1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فقر، ذلت، یہ کہ تم ظلم کرو یا تم پر ظلم کیا جائے، ان (سب سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

بزدلی اور کنجوسی سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1004 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

1004- حديث صحيح، جعفر بن عياض لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف 4/105، ولم يَروِ عنه سوى إسحاق بن عبد الله، وباقي رجاله ثقات، وقد صرح الوليد بالسماع، وأخرجه النسائي 8/261 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الذلة، وباب الاستعاذة من القلة، و8/262 باب الاستعاذة من الفقر، وابن ماجة (3842) في الدعاء: باب ما تعوذ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/531، ووافقه الذهبي. وله طريق آخر يتقوى به، إسناده صحيح، سيأتي برقم (1030) ويخرج هناك.

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ . (1:104)

مصعب بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان کلمات کی اس طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح کتابت کی تعلیم دی جاتی ہے۔

''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے رذیل ترین عمر کی طرف لوٹایا جائے اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الشَّيْطَانِ عِنْدَ نَهِيقِ الْحَمِيرِ

گدھے کے رینکنے کے وقت شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1005 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَمِعْتُمْ اَصْوَاتَ الدِّيَكَةِ، فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا، فَاسْاَلُوا اللّٰهَ، وَارْغَبُوْا اِلَيْهِ، وَاِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ، فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا، فَاسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا رَاَتْ . (1:104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اس نے کسی فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ سے مانگو اس کی طرف رغبت کرو اور جب تم گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو اس نے کسی شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔ (اس موقع پر) تم اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جسے اس نے دیکھا ہے (یعنی شیطان)''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ شَرِّ الرِّيَاحِ اِذَا هَبَّتْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے جب ہوا چلے تو اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے

1005– إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/188، والبخاري (6390) في الدعوات: باب التعوذ من فتنة الدنيا، من طريق عبيدة بن حميد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/183 و 186، والبخاري (6365) في الدعوات: باب التعوذ من القبر، و (6370) باب التعوذ من البخل، والنسائي 8/256 و 266 و 271 في الاستعاذة، وفي عمل اليوم والليلة (131) من طرق عن شعبة، عن عبد الملك بن عمير، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/189، والبخاري (6374) في الدعوات، من طريق حسن بن علي، عن زائدة، عن عبد الملك بن عمر، به .وأخرجه البخاري (2822) في الجهاد: باب ما يتعوذ من الجبن، عن موسى بن إسماعيل، والنسائي في عمل اليوم والليلة (132) عن يحيى بن محمد، عن حبان بن هلال، كلاهما عن أبي عوانة، عن عبد الملك بن عمر، عن عمرو بن ميمون، عن سعد. قال عبد الملك في آخره: فحدثت به مصعباً فصدقه .وأخرجه الترمذي (3567) في الدعوات: باب في دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتعوذه دبر كل صلاة عن عبد الله بن عبد الرحمن، عن زكريا بن عدي، والنسائي 8/266 في الاستعاذة، عن هلال بن العلاء، عن أبيه.وسيورده المؤلف برقم (1011) من طريق زيد بن أبي أنيسة، عن عبد الملك بن عمير: عن مصعب، به.

1006 – (سندحدیث): اَخْبَـرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى فِي السَّمَاءِ غُبَارًا اَوْ رِيحًا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ، فَإِذَا اَمْطَرَتْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا . (5: 12)

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان میں غبار (یعنی آندھی) یا ہوا دیکھتے تھے تو اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے (لیکن) جب بارش ہو جاتی تو آپ یہ کہتے:

''اے اللہ! یہ موسلا دھار اور فائدہ دینے والی ہو''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الرِّيَاحِ اِذَا هَبَّتْ

جب ہوا چلے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1007 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ، قَالَ:

1006– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيحين، والمقرىء: هو عبد الله بن يزيد العدوى أبو عبد الرحمٰن، وأخرجه أحمد 2/321، وابن السنى فى عمل اليوم الليلة عن 124، من طريق المقرىء، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (943) عن وهب بن بيان، عن ابن وهب، عن سعيد بن أبى أيوب والليث بن سعد، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/420، والبخارى (3303) فى بدء الخلق: باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ومسلم (2729) فى الذكر والدعاء: باب استحباب الدعاء عند صياح الديك، وأبو داوُد (5102) فى الأدب: باب ما جاء فى الديك والبهائم، والترمذى (3459) فى الدعوات: باب ما يقول إذا سمع نهيق الحمار، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (944)، كلهم عن قتيبة بن سعيد، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ ربيعة، به. وأخرجه أحمد 2/306 عن هاشم، و 364 عن شعيب بن حرب، والبخارى فى الأدب المفرد (1236) عن عبد الله بن صالح، والبغوى فى شرح السنة (1334) من طريق سعيد بن أبى مريم، كلهم عن الليث بن سعد، عن جعفر بن ربيعة، به.

1007– حديث صحيح، إسناده ضعيف، يحيى بن طلحة اليربوعى: لين الحديث، وشريك: هو ابن عبد الله القاضى سيىء الحفظ، وباقى رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 6/222 من طريق حجاج، عن شريك بهذا الإسناد. وله طريق اٰخر عند الإمام أحمد 6/190 عن عبد الرحمٰن. وأخرجه الشافعى 1/201 عمن لا يتهم، عن المقدام، به. وأورده المؤلف برقم (994) من طريق سفيان، عن مسعر، عن المقدام، به، وبرقم (993) من طريق الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عن عائشة. وتقدم تخريجهما هناك. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/216، ومن طريقه ابن ماجة (3727) فى الأدب: باب النهى عن سب الريح، وأحمد 2/250 و 436، 437، والبخارى فى الأدب المفرد (720) كلهم عن يحيى القطان، وأحمد 2/409 عن محمد بن مصعب، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (932) عن حميد بن مسعدة، عن سفيان بن حبيب، والحاكم 4/285 من طريق شريك بن بكر، جميعهم عن الأوزاعى، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه الشافعى 1/200، وأحمد 2/268 و 518، وأبو داوُد (5097) فى الأدب: باب ما يقول إذا هاجت الريح، والبخارى فى الأدب المفرد (906)، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (931) من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (929) من طريق الزهرى، عن سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة. وقوله من روح الله بفتح الراء وسكون الواو، أى: من رحمته بعباده.

حَـدَّثَـنَـا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَابِتٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): الـرِّيْـحُ مِـنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَاْتِیْ بِالرَّحْمَةِ، وَتَاْتِیْ بِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوْا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيذُوْا مِنْ شَرِّهَا . (1:104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہوا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے' یہ رحمت بھی لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لے کر آتی ہے' تو تم اسے برے نہ کہو' تم اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگو''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ اشْتِدَادِ الرِّيَاحِ اِذَا هَبَّتْ

اس بات کا تذکرہ کہ جب تیز ہوا چل رہی ہو' تو آدمی کو کیا پڑھنا چاہئے؟

1008 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا اَبُـوْ يَـعْـلٰـى، قَـالَ: (حَـدَّثَـنَـا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ) ، حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْـمٰـنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

كَانَ اِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيْحُ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا .

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

جب تیز ہوا چلتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے (یعنی یہ دعا کرتے تھے)

''اے اللہ! یہ (بارش یا بادلوں کے ہمراہ) بوجھل ہو' بانجھ نہ ہو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْكَسَلِ فِي الطَّاعَاتِ وَالْهَرَمِ الْقَاطِعِ عَنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے' طاعات میں کاہلی سے اور طاعات کو ختم کر

1008- فی الأدب المفرد . لاقحاً، وفی التزيل (وأرسلنا الرياح لواقح) . قال ابن السكيت: لواقح جمع لاقح، قال الأزهری: ومعنى قوله. (وأرسلنا الرياح لواقح) أی: حوامل، حعل الريح لاقحاً، لأنها تحمل الماء والسحاب، وتقلبه وتصرفه، ثم تمريه فتستدر، أی: تنزله .(2) إسناده قوی علی شرط البخاری، والمغيرة بن عبد الرحمٰن هو: ابن الحارث بن عبد اللّٰه بن عياش المخزومی أبو هاشم المدنی.وأخرجه البخاری فی الأدب المفرد (718) عن أحمد بن أبی بكر، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 4/285، ووافقه الذهبی .وأورده الهيثمی فی مجمع الزوائد 10/135 وقال: وزواه الطبرانی فی الكبير والأوسط، ورجاله رجال الصحيح، غير المغيرة بن عبد الرحمٰن، وهو ثقة.

دینے والے بڑھاپے سے اللہ کی پناہ مانگے

1009 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ، وَالْجُبْنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں عاجز ہو جانے' کاہلی' بڑھاپے' کنجوسی' بزدلی' قبر کے عذاب اور دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1010 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ، وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' عاجز ہوجانے' کنجوسی' دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

1009- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري (2823) في الجهاد: باب ما يتعوذ من الجبن، و (6367) في الدعوات، وفي الأدب المفرد (671) ، وأبو داوُد (1540) في الصلاة: باب في الإستعاذة، كلاهما عن مسدد، عن معتمر، عن أبيه سليمان التيمي، عن أنس. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة (1356) .وأخرجه أحمد 3/113 و 117، ومسلم (2706) (50) و (51) في الذكر والدعاء : باب التعوذ من العجز والكسل، من طرق عن سليمان التيمي، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/122 و 159 و 220 و 226 و 240، والبخاري (6369) في الدعوات، ومن طريقه البغوي في شرح السنة (1355) ، وفي الأدب المفرد (672) ، والنسائي 8/258 و 265 و 274 في الإستعاذة، من طرق عن عمرو بن أبي عمرو، عن أنس .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/190، وأحمد 3/208 و 214 و 231، والنسائي 8/260 في الاستعادة: باب الاستعاذة من الكسل، من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، عن أنس .وأخرجه البخاري (4707) في التفسير . باب (ومنكم من يرد إلى أرذل العمر) ومسلم (2706) (52) في الذكر والدعاء ، من طريقين عن هارون الأعور، عن شعيب بن الحبحاب، عن أنس .وأخرجه البخاري (6371) في الدعوات، عن أبي معمر، عن عبد الوارث، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ.وسيورده المؤلف بعده من طريق حميد، عن أنس.

ذِكْرُ وَصْفِ الْهَرَمِ الَّذِیْ يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْهُ

اس بڑھاپے کی صفت کا تذکرہ جس کے حوالے سے یہ بات مستحب ہے' آدمی اس سے اللہ کی پناہ مانگے

1011 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَبَغْيِ الرِّجَالِ. (5: 12)

مصعب بن سعد اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے رذیل ترین عمر کی طرف لوٹا دیا جائے۔ میں کنجوسی اور بزدلی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' میں سینے کی آزمائش اور لوگوں کی سرکشی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُعَوِّذُ الْمَرْءُ بِهٖ وَلَدَهٗ وَوَلَدَ وَلَدِهٖ عِنْدَ شَیْءٍ يَخَافُ عَلَيْهِمْ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کن الفاظ کے ذریعے اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دم کرے؟ جبکہ کوئی ایسی صورتحال ہو' جس میں ان کے حوالے سے اندیشہ ہو

1012 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا: اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِبْرَاهِيمُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُعَوِّذُ

1011- إسناده صحيح عن شرط مسلم،وأخرجه ابن أبي شيبة 10/191 و 194، وأحمد 3/201 و 205 و 235 و264، والنسائي 8/260 و 271 في الاستعاذة، من طرق عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

1012- إسناده صحيح، محمد بن وهب بن أبي كريمة أبو المعافي الحراني، قال النسائي . لا بأس به، وانفرد بإخراج حديثه من بين الستة، وأورده المؤلف في الثقات 9/105، وقال: مات بكفر جديا قرية بحران سنة ثلاث وأربعين ومئتين، وباقي رجال الاسناد على شرط الصحيح وأبو عبد الرحيم. اسمه خالد بن يزيد، ويقال: ابن أبي يزيد، وهو المشهور. وقد تقدم برقم (1004). (

2) إسناده صحيح، وانظر الحديث الذي بعده.

بِهٖ ابْنَيْهِ اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ . (5: 12)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

''میں ہر شیطان' تکلیف دہ چیز اور لگنے والی نظر (کے شر سے) تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دو صاحبزادوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو یہی (کلمات پڑھ کر) دم کیا کرتے تھے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ زَيْدُ بْنُ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو منہال بن عمرو سے نقل کرنے میں زید بن ابوانیسہ نامی راوی منفرد ہے

1013 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا: اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ، وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اَبُوْكُمَا يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ . (5: 12)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت

1013- إسناده صحيح، على شرط البخاری، وأخرجه فی صحيحه (3371) فی الأنبياء ، وأبو داؤد (4737) فی السنة: باب فی القرآن، عن عثمان بن أبی شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائی فی عمل اليوم والليلة (1007) عن محمد بن قدامة، عن جرير، به . وأخرجه ابن أبی شيبة 7/48 فی الطب و 10/315 فی الدعاء عن يعلی بن عبيد، وأحمد 1/236 عن يزيد بن هارون، و 1/270 عن عبد الرزاق، والترمذی (2060) فی الطب، عن محمود بن غيلان، عن عبد الرزاق ويعلی، وعن الحسن بن علی الخلال، عن يزيد بن هارون وعبد الرزاق، والنسائی فی عمل اليوم والليلة (1006) ، عن محمد بن بشار، عن يزيد وأبی عامر، وابن ماجة (3525) فی الطب: باب ما عَوَّذ به النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وما عُوِّذ به، عن محمد بن سليمان البغدادی، عن وكيع، وعن أبی بكر بن خلاد الباهلی، عن أبی عامر، كلهم عن سفيان، عن منصور، به. وأخرجه ابن أبی شيبة 7/49 و 10/395 عن عبيدة بن حميد، عن منصور، به.

امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

''میں ہر شیطان' تکلیف دہ چیز اور لگنے والی نظر (کے شر سے بچانے کیلئے) تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دے رہا ہوں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:

''تمہارے جدامجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو دم کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ سُؤَالَ رَبِّهٖ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَتَعَوُّذَهٗ بِهٖ مِنَ النَّارِ فِيْ اَيَّامِهٖ وَلَيَالِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ دن رات اپنے پروردگار سے جنت میں داخلے کا سوال کرے اور جہنم سے اس کی پناہ مانگے

1014 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ ،، قَالَ بُرَيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا سَاَلَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَلَا اسْتَجَارَ مُسْلِمٌ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ . (2:1)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے' تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے' اور جو مسلمان شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے' تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! تو اسے پناہ عطا کر دے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِىْ لَا تَنْفَعُ وَمِنَ النَّفْسِ الَّتِىْ لَا تَشْبَعُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ ہر ایسی دعا سے اللہ کی پناہ مانگے جو فائدہ نہ دے اور ایسے نفس سے اللہ کی پناہ مانگے جو سیر نہ ہو

1015 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ. (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے)

''اے اللہ! میں ایسے نفس سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو سیر نہ ہو اور ایسی نماز سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور میں ایسی دعا سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو سنی نہ جائے اور میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو خشوع والا نہ ہو''۔

ذِكْرُ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِهٖ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو فیصلے کی خرابی (یعنی تقدیر کے فیصلے کے نتیجے میں سامنے آنے والی خرابی) اور دشمن کی شماتت سے پناہ مانگنی چاہئے

1016 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، وَاَبُوْ

1015- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح ما خلا بريد بن أبي مريم، وهو ثقة، وأخرجه أحمد 3/141 و 155 و 262، والبغوى فى شرح السنة (1365) من طرق عن يوب بن أبى إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/421 عن محمد بن فضيل، عن يونس بن عمرو، عن بُريد، به. وسيورده المؤلف برقم (1034) من طريق أبى اسحاق، عن بريد، ويرد تخريجه من طريقه هناك.

1016- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوٗد (1549) فى الصلاة: باب فى الاستعاذة، عن محمد بن المتوكل، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد، ولفظه اللّٰهم إنى أعوذ بك من صلاة لا تنفع . وأخرجه ابن أبى شيبة 10/187، 188، وأحمد 3/255 عن حسن بن موسى، وأحمد 3/192 عن بهز وأبى كامل، والطيالسى 1/258، كلهم عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، به، ولفظه: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، ودعاء لا يسمع. وأخرجه أحمد 3/283 عن عفان، والنسائى 8/263، 264 فى الإستعاذة: باب الاستعاذة من الشقاق والنفاق وسوء الأخلاق، عن قتيبة، كلاهما عن خلف بن خليفة، عن حفص بن عمر، عن أنس، به، ولفظه: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لا ينفع، وقلب لا يخشع، ودعاء لا يسمع، ونفس لا تشبع، اَللّٰهم إنى أعوذ بك من هؤلاء الأربع . وفى الباب عن أبى هريرة، وعبد الله بن عمرو ابن العاص، وزيد بن أرقم وعبد الله بن مسعود، انظر مصنف ابن أبى شيبة 10/186-195، والنسائى كتاب الاستعاذة. (2) إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (2707) فى الذكر والدعاء : باب فى التعوذ من سوء القضاء ، عن عمرو الناقد، وأبى خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى (972) ، وأحمد 2/246، والبخارى (6616) فى القدر: باب من تعوذ بالله من درك الشقاء ، عن مسدد، و (6347) فى الدعوات: باب التعوذ من جهد البلاء ، وفى الأدب المفرد (669) ، عن على بن عبد الله، و (730) عن محمد بن سلام، والنسائى 8/269 فى الاستعاذة من سوء القضاء ، عن إسحاق بن إبراهيم، و 270 فى الاستعاذة من درك الشقاء ، عن قتيبة، وابن أبى عاصم فى السنة (382) عن الشافعى، والبغوى فى شرح السنة (1360) من طريق البخارى.

خَيْثَمَةَ ،، قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سُمَيٌّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ (5: 12)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آزمائش کی مشقت، بدبختی لاحق ہونے، برے فیصلے اور دشمنوں کی شماتت سے پناہ مانگتے تھے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ حُدُوْثِ الْعَاهَاتِ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اپنے آپ کو (جسمانی) خرابیاں لاحق ہونے سے اللہ کی پناہ مانگے

1017 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ : حَدَّثَنَا، مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ . (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں پھلبہری، پاگل پن، کوڑھ اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ شَرِّ حَيَاتِهِ وَمَمَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی زندگی یا موت کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے

1018 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ

1017- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبوداؤد (1554) في الصلاة: باب في وأخرجه ابن أبي شيبة: 10/188 عن الحسن بن موسى، وأحمد 3/192 عن بهز بن أسد وحسن بن موسى، والطيالسي (2007)، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/270 في الإستعاذة عن محمد بن المثنى، عن الطيالسي، عن همام، عن قتادة، به. (كذا عند النسائي: عن الطيالسي، همام، والطيالسي رواه في مسنده عن حماد).

الدَّجَّالِ(12:5)

۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی اور موت کے شر، قبر کے عذاب اور دجال کے شر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ شَرِّ الْمَحْيَا الَّذِيْ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ التَّعَوُّذُ مِنْهُ الْفِتْنَةُ، وَكَذٰلِكَ الْمَمَاتُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ زندگی کا وہ شر، جس سے پناہ مانگنا آدمی پر لازم ہے اس سے مراد فتنہ ہے یہی حکم موت کا ہے

1019 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: (متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ .(5: 12)

۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔
''اے اللہ! میں قبر کے عذاب، جہنم کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ التَّعَوُّذِ الَّذِيْ يُعَاذُ الْاِنْسَانُ مِنْهُ مِنْ نَهْشِ الْهَوَامِّ

اس دم کا تذکرہ جس کے نتیجے میں آدمی زہریلی چیزوں کے کاٹنے سے محفوظ رہتا ہے

1020 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

1018– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. محمد بن زياد هو القرشي الجمحي مولاهم، أبو الحارث المدني، روى له الجماعة، وأبو رافع: هو نفيع الصائغ المدني نزيل البصرة ثقة مشهور بكنيته. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (657) عن موسى بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/469 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، و 482 عن وكيع، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر (1002) المتقدم.

1020– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه الطيالسي 1/258، وأحمد 2/522 عن عبد الملك بن عمرو، كلاهما عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (1377) في الجنائز: باب التعوذ من عذاب القبر، عن مسلم بن إبراهيم، ومسلم (588) (131) من طريق ابن أبي عدي، كلاهما عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه عبد الرزاق (6755)، ومسلم (588) في المساجد: باب ما يستعاذ منه في الصلاة، والنسائي 8/275 و 278 في الاستعاذة من عذاب النار، وأبو عوانة 2/235 و 236، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به وصححه ابن خزيمة برقم (721) . وأخرجه النسائي 8/275 في الاستعاذة من عذاب جهنم، وشر المسيح الدجال، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي أسامة، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/190، والبخاري في الأدب المفرد (648)، والترمذي (3604) في الدعوات: باب في الاستعاذة. وأورده المؤلف من طرق أخرى برقم (1002) و (1018) .

اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ، وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوْبَ حَدَّثَاهُ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّكَ. (1:104)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات مجھے بچھو نے ڈنگ مار دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے:

''(اللہ تعالیٰ نے) جو بھی چیز پیدا کی ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں''۔

تو وہ (بچھو) تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ يَحْتَرِزُ الْمَرْءُ لِقَوْلِهٖ عِنْدَ الْمَسَاءِ مِنْ لَسْعِ الْحَيَّاتِ

اس چیز کا تذکرہ جسے شام کے وقت پڑھنے سے آدمی سانپ کے کاٹنے سے محفوظ رہتا ہے

1021 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

1021- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه (2709) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من سوء القضاء، والنسائي في عمل اليوم والليلة (587) عن وهب بن بيان، كلهم عن عبد الله بن وهب، به. وأخرجه النسائي أيضاً (586) عن أحمد بن عمرو بن السرح، عن عبد الله بن وهب، عن الليث، عن ابن أبي حبيب، عن يعقوب، عن أبي صالح، به. وأخرجه مسلم (2709)، والنسائي (585) عن عيسى بن حماد. (2) إسناده حسن، سهيل بن أبي صالح، قال الحافظ في التقريب: صدوق تغير حفظه بأخره، أخرج حديثه مسلم والأربعة، وروى له البخاري مقرونًا وتعليقًا، وأخرجه البغوي في شرح السنة (93) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر بهذا الإسناد، وما بين الحاصرتين منه، وهو في الموطأ 2/952 في الجامع: باب ما يؤمر به من التعوّذ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/375، والنسائي في عمل اليوم والليلة (589). وأخرجه أحمد 2/290، والترمذي (3605) في الدعوات، عن يحيى بن موسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة (590) عن محمد بن عبد الله بن المبارك، كلهم عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (588) عن محمد بن سليمان لوين، عن حماد بن زيد، وأبو داوُد (3898) في الطب: باب كيف الرقى، عن أحمد بن يونس، عن زهير، كلاهما عن سهل بن أبي صالح، به. وأخرجه النسائي (592) عن إبراهيم بن يوسف الكوفي، وابن ماجة (3518) في الطب: باب رقية الحية والعقرب، عن إسماعيل بن بهرام، كلاهما عن عبيد الله الأشجعي، عن سفيان، عن سهيل بن أبي صالح، به. قال البوصيري في مصباح الزجاجة: إسناده صحيح، ورجاله ثقات. وسيورده المؤلف برقم (1022) من طريق جرير بن حازم، عن سهيل، به، وبرقم (1036) من طريق عبيد الله بن عمر، عن سهيل، به. وفي الباب عن خولة بنت الحكيم الأنصارية عند ابن أبي شيبة 10/287، ومسلم (2708) في الذكر والدعاء.

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ، قَالَ: مَا نِمْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مِنْ اَيِّ شَيْءٍ؟، قَالَ: لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) : اَمَا اِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: گزشتہ رات میں سو نہیں سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے؟ اس نے عرض کی: مجھے بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیے ہوتے۔

''(اللہ تعالیٰ نے) جو چیز پیدا کی ہے میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

تو انشاء اللہ اس (بچھو) نے تمہیں نقصان نہیں پہنچانا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يَحْتَرِزُ بِقَوْلِهِ مَا قُلْنَا مِنْ لَسْعِ الْحَيَّاتِ عِنْدَ الْمَسَاءِ اِذَا، قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا مَرَّةً وَاحِدَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو کلمات ذکر کیے ہیں' اسے شام کے وقت پڑھنے سے

آدمی سانپ کے کاٹنے سے اس وقت محفوظ رہتا ہے' جب وہ اس کلمے کو تین مرتبہ پڑھے' یہ نہیں کہ صرف ایک مرتبہ پڑھے

1022 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تَضُرَّهُ حَيَّةٌ اِلَى الصَّبَاحِ ، قَالَ: وَكَانَ اِذَا لُدِغَ اِنْسَانٌ مِنْ اَهْلِهِ، قَالَ: اَمَا، قَالَ الْكَلِمَاتِ؟. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''(اللہ تعالیٰ نے) جو بھی چیز پیدا کی ہے' میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

وہ تین مرتبہ انہیں پڑھے تو صبح تک کوئی سانپ (یا زہریلی چیز) اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ان کے گھر والوں میں سے جب کسی کو (کوئی زہریلی چیز) کاٹ لیتی تو وہ یہ کہتے: کیا اس نے وہ کلمات نہیں پڑھے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ النِّفَاقِ فِيْ دِيْنِهِ، وَالرِّيَاءِ فِيْ طَاعَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ اپنے دین میں نفاق اور اپنی اطاعت میں ریاء کاری سے اللہ کی پناہ مانگے

1023 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ، وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ، وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ، وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ، وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ، وَالْجُنُونِ، وَالْبَرَصِ وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ.

(5: 12)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں عاجز ہو جانے' کاہلی' کنجوسی' بڑھاپے' دل کی سختی' غفلت' ذلت اور ناداری سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں غربت' کفر' شرک' منافقت' ریاکاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بہرے پن' گونگے پن' پاگل پن' پھلبہری' کوڑھ اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّعَوُّذُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ فَسَادِ الدِّينِ وَالدُّنْيَا عَلَيْهِ بِسُوْءِ عُمْرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی عمر کی خرابی کی وجہ سے اپنے دین اور دنیا میں فساد سے اللہ کی پناہ مانگے

1024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ.

1024- إسناد صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله، وفاعل قال هو أبو هريرة كما سيرد مصرحاً به في الحديث (1036). (2) إسناده صحيح، وأحمد بن منصور: هو الرمادي، ثقة، أخرج له ابن ماجة، وعبد الصمد بن النعمان: صدوق صالح الحديث. مترجم في الجرح والتعديل 6/51-52، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن النحوي نسبة إلى نحوة بطن من الأزد لا إلى علم النحو. وأخرجه الطبراني في الصغير 1/114، والحاكم 1/530 من طريقين عن آدم ابن أبي إياس، عن شيبان، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/143 وقال. رواه الطبراني في الصغير، ورجاله رجال الصحيح.

(متن حدیث): حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَجَّتَيْنِ ، اِحْدَاهُمَا: الَّتِي اُصِيْبَ فِيْهَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بِجَمْعٍ: اَلَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ (اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ) مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

(12:5)

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دومرتبہ حج کیا ہے۔ان میں ایک مرتبہ وہ حج تھا (جس کے کچھ عرصہ بعد) وہ شہید ہو گئے (اس حج کے موقع پر) میں نے انہیں مزدلفہ میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

خبردار! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں کنجوسی اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور خرابی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور سینے کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الدَّيْنِ الَّذِيْ لَا وَفَاءَ لَهُ عِنْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ ایسے قرض سے اللہ کی پناہ مانگے' جس کی ادائیگی کی اس کے پاس گنجائش نہ ہو

1025 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ ، اَنَّهُ سَمِعَ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْهَيْثَمِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، يُعْدَلُ الدَّيْنُ بِالْكُفْرِ؟، قَالَ: نَعَمْ . (12 :5)

1025– إسناده صحيح، وقد توبع يونس عليه . وأخرجه أبو بكر ابن أبي شيبة 10/189 عن شبابة، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 8/267 في الاستعاذة: باب الإستعاذة من فتنة الدنيا من طريق النضر، و 8/272 باب الاستعاذة من سوء العمر، من طريق أحمد بن خالد، كلاهما عن يونس، بهذا الإسناد . وأخرجه ابنُ أبي شيبة 10/189، وأحمد 1/54، وأبو داؤد (1539) في الصلاة: باب في الاستعاذة، وابن ماجة (3844) في الدعاء : باب ما تعوذ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق وكيع، وأحمد 1/22 عن أبي سعيد وحسين بن موسى، والبخاري في الأدب المفرد (670) ، والنسائي 8/255 في الاستعاذة من فتنة الصدر، و 8/266 في الاستعاذة من فتنة الدنيا والحاكم 1/530، من طريق عبيد الله بن موسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة (134) من طريق يحيى بن آدم، ثلاثتهم عن إسرائيل، عن أبي إسحاق بهذا الإسناد . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن سعد بن أبي وقاص تقدم برقم (1004) و (1011) ، وعن أبي هريرة برقم (1002) .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں کفر اور قرض سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قرض، کفر کے برابر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يَشْتَبِهُ بِالشَّيْءِ اِذَا اَشْبَهَهُ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ، وَاِنْ كَانَ مُبَايِنًا لَهُ فِي الْحَقِيْقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات ایک چیز دوسری چیز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے

اور وہ بعض حوالوں سے اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے اگرچہ حقیقت کے اعتبار سے وہ اس سے مختلف ہوتی ہے

1026 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ التُّجِيْبِيُّ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَيَعْتَدِلَانِ؟، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ .(5: 12)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ یہ کہا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الدَّيْنَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو قرض کے بارے میں ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

1027 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

1026- هو سالم بن غيلان التُّجيبي المصري، قال أحمد وأبو داوُد والنسائي: لا بأس به، وذكره المؤلف في الثقات 6/409، وفي الميزان 2/113 عن الدارقطني: أنه متروك . وقد تحرف في الأصل إلى علان .(2) إسناده ضعيف، دراج أبو السمح في روايته عن أبي الهيثم ضعيف. وأخرجه أحمد 3/28، والنسائي 8/264 و 265 في الإستعاذة: باب الاستعاذة من الدين من طريقين عن عبد الله بن يزيد المقرىء ، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/532 ووافقه الذهبي !!(3) إسناده ضعيف كما تقدم في الحديث قبله، وأخرجه النسائي 8/267 عن أحمد بن عمرو بن السرح بهذا الإسناد.

السَّـرْحِ، قَـالَ: حَـدَّثَـنَـا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ حُیَیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحُبُلِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّـهٗ كَـانَ يَـدْعُـوْ: اَللّٰهُـمَّ اغْـفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا، وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَعَمْدَنَا، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعِبَادِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ . (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! ہمارے ذنوب' زیادتی 'مذاق' سنجیدگی' جان بوجھ کر کیے گئے (غرضیکہ) ہماری طرف سے ہونے والی (ہر قسم کی کوتاہی) کی مغفرت کردے۔اے اللہ! میں قرض کے غلبہ' بندوں کے غلبہ اور دشمنوں کی شماتت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْفَقْرِ عَنْهُ اِلَى الْعِبَادِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی بجائے لوگوں کا محتاج ہو جائے

1028 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا اَحْـمَـدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ . (5: 12)

1028- إسناده حسن، حيى بن عبد الله بن شريح المعافرى المصرى، قال الحافظ فى التقريب : صدوق يهم، وباقى رجاله ثقات والحبلى: هو عبد الله بن يزيد المعافرى أبو عبد الرحمٰن ثقة من رجال مسلم .وأخرج القسم الأخير منه النسائى 8/265 و 268 عن أحمد بن عمرو بن السرح به، وصححه الحاكم 1/531، ووافقه الذهبى، وذكر القسم الأول منه الهيثمى فى المجمع 10/172، وقال: رواه أحمد والطبرانى، وإسنادهما حسن.(2) إسناده قوى، وأخرجه ابن أبى شيبة 10/190، وأحمد 5/36 و 39، وكيع، وأحمد 5/44 عن روح، والنسائى 3/73، 74 فى السهو: باب التعوذ فى دبر كل صلاة، من طريق يحيى بن سعد، و 8/262 فى الاستعاذة: باب الاستعاذة من الفقر، من طريق ابن أبى عدى، والترمذى (3503) فى الدعوات، من طريق أبى عاصم النبيل، كلهم عن عثمان الشحام، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، ولفظ الترمذى: اَللّٰهم إنى أعوذ بك من الهم والكسل وعذاب القبر .وأخرجه أحمد 5/42، والبخارى فى الأدب المفرد (701) من طريق أبى عامر عبد الملك بن عمرو العقدى، عن عبد الجليل، عن جعفر بن ميمون، عن عبد الرحمٰن بن أبى بكرة، عن أبيه، به، وهذا سند حسن، وصححه الحاكم 1/533، ووافقه الذهبى.

۞۞ مسلم بن ابوبکرہ اپنے والد (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کفر' فقر اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْجُوْعِ وَالْخِيَانَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ بھوک اور خیانت سے اللہ کی پناہ مانگے

1029 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ، فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ (5: 12)

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں یہ (کلمات بھی شامل) تھے۔

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بری ساتھی ہے' اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بری ہم راز ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَنْ يَّظْلِمَ اَحَدًا اَوْ يَظْلِمَهُ اَحَدٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اس چیز سے اللہ کی پناہ مانگے کہ وہ کسی پر ظلم کرے یا کوئی اس پر ظلم کرے

1030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا (یعنی یہ دعا کیا) کرتے تھے:

1029- إسناده حسن، ابن عجلان: هو محمد بن عجلان المدني فيه كلام لا ينزل حديثه عن رتبة الحسن، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه أبو داؤد (1547) في الصلاة: باب في الاستعاذة، والنسائي 8/263 في الاستعاذة باب الاستعاذة من الجوع، ومن الخيانة، عن محمد بن العلاء، ومحمد بن المثنى، كلاهما عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة (3354) في الأطعمة: باب التعوذ من الجوع، من طريق أخرى فيها ليث بن أبي سليم وهو ضعيف، وهو في شرح السنة (1370) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن ليث، عن رجل عن أبي هريرة.

''اے اللہ! میں فقر و فاقہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّعَوُّذُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْمُنَاقَشَةِ عَلٰى جِنَايَاتِهٖ فِي الْعُقْبٰى، وَالْوُقُوْعِ فِيْ اَمْثَالِهَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ آخرت میں اپنے گناہوں کے محاسبے اور دنیا میں ان گناہوں میں مبتلا ہونے سے اللہ کی پناہ مانگے

1031 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ، قَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ. (5: 12)

۞۞ فروہ بن نوفل اشجعی بیان کرتے ہیں: میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس دعا کے بارے میں دریافت کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا (یعنی یہ دعا کیا) کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اور میں نے جو عمل نہیں کیا' میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا وَصَلَهٗ اِلَّا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو صرف منصور بن معتمر نامی راوی نے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے

1032 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ، قُلْتُ: حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ،

1031– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوٗد (1544) في الصلاة: باب في الإستعاذة، والبخاري في الأدب المفرد (678)، والبيهقي في سننه 7/12، عن طريق موسى بن إسماعيل بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/305 و 325 و 354، والنسائي 8/261 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الذلة، من طرق عن حماد بن سلمة، به. وسبق برقم (1003) من طريق. فانظره.

قَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ . (5: 12)

فروہ بن نوفل اشجعی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی: میں نے کہا: آپ مجھے اس چیز (یعنی ان کلمات) کے بارے میں بتایئے جن کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے تو انہوں نے بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا (یعنی یہ دعا کیا) کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اور میں نے جو عمل نہیں کیا' میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ سُوْءِ الْجِوَارِ فِى الْعُقْبٰى بِهٖ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ آخرت میں برے پڑوس سے اللہ کی پناہ مانگے' ہم اس سے پناہ مانگتے ہیں

1033 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ مُوْسَى التُّسْتَرِيُّ بِعَبَّادَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِىْ دَارِ

1032- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو داوُد (1550) في الصلاة: باب في الاستعاذة، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2716) (15) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، عن يحيى بن يحيى وإسحاق بن إبراهيم، والنسائي 3/56 في السهو: باب التعوذ في الصلاة، عن إسحاق بن إبراهيم، و 8/281 في الاستعاذة من شر ما عمل، عن محمد بن قدامة، ثلاثتهم عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/278 عن حسين، عن شيبان، عن منصور، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق حصين عن هلال بن يساف. (2) إسناده، وحصين هو: ابن عبد الرحمٰن السلمي أبو الهذيل الكوفي. وأخرجه النسائي 8/281 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من شر ما لم يعمل، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/186، ومن طريقه مسلم (2716) في الذكر والدعاء، وابن ماجة (3839) في الدعاء: باب ما تعوذ منه رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن ابن إدريس، وأحمد 6/31، عن محمد بن فضيل، و 6/100 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، والنسائي 8/281 في الاستعاذة، عن هناد، عن أبي الأحوص، كلهم عن حصين، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/213، ومسلم (2716) (66) عن عبد الله بن هاشم، كلاهما عن وكيع، عن الأوزاعي، عن عدة بن أبي لبابة، عن هلال بن يساف، به. وأخرجه النسائي 8/280 في الإستعاذة، من طريقين عن الأوزاعي، عن عبدة، عن هلال، عن عائشة، من غير ذكر فروة بن نوفل بين هلال وعائشة. وأخرجه أحمد 6/139 من طريق وكيع، و 257 من طريق شريك، كلاهما عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، به. وتقدم قبله من طريق منصور. عن هلال بن يساف، به.

1033- إسناده حسن، عن أجل ابن عجلان، وأخرجه النسائي 8/274 في الإستعاذة: باب الإستعاذة من جار السوء، من طريق يحيى بن سعيد القطان، والبخاري في الأدب المفرد برقم (117) من طريق سليمان بن حبان، والحاكم 1/532 من طريق أبي خالد الأحمر، ثلاثتهم عن ابن عجلان بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي، أخرجه أحمد 2/346، والحاكم 1/532، من طريق عفان، عن وهيب، عن عبد الرحمٰن بن إسحاق وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا

الْمُقَامَةِ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيْ يَتَحَوَّلُ . (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا (یعنی یہ دعا کیا) کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ''دارالمقامہ'' میں بُرے پڑوس سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ دنیاوی پڑوسی تو تبدیل ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ سُؤَالِ النَّارِ رَبَّهَا اَنْ يُّجِيرَ مَنِ اسْتَجَارَ بِهٖ مِنَ النَّارِ

جہنم کا اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنا کہ جو شخص جہنم سے پروردگار کی پناہ مانگے' پروردگار اسے پناہ دیدے

1034 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ اِمْلَاءً بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ . (2:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگتا ہے' تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے' اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے' تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے پناہ عطا کر دے''

ذِكْرُ الشَّیْءِ الَّذِیْ اِذَا قَالَهُ الْاِنْسَانُ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِقَوْلِهٖ ذٰلِكَ لَيْلًا كَانَ اَوْ نَهَارًا

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی اسے پڑھ لے گا' تو اسے پڑھنے کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' خواہ وہ اس کو رات کے وقت پڑھے یا دن کے وقت پڑھے

1035 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ ثَعْلَبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ

1035– حديث صحيح، رجاله ثقات، وأخرجه النسائي 8/279 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من حر النار، عن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (2572) في صفة الجنة: باب ما جاء في صفة أنهار الجنة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (110)، وابن ماجة (4340) في الزهد: باب صفة الجنة، كلهم عن هناد بن السري، عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 3/117 عن قران بن تمام، عن يونس، والحاكم 1/535 من طريق إسرائيل، كلاهما عن أبي اسحاق، به. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وتقدم برقم (1014) من طريق يونس بن أبي إسحاق، عن بريد.

اَوْ لَيْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ . (2:1)

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ کہے:

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں' میں نے جو کیا میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کردے' گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اسی دن یا اسی رات میں فوت ہوجائے' تو جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ الدُّعَاءَ يَدْفَعُ الْقَضَاءَ السَّابِقَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ دعا تقدیر کے سابقہ فیصلے کو ٹال دیتی ہے

1036 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا لُدِغَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، مَا ضَرَّكَ

قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا لُدِغَ اِنْسَانٌ مِنَّا اَمَرَهُ اَنْ يَّقُوْلَهَا . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ضَرَّكَ اَرَادَ بِهٖ اَنَّكَ لَوْ قُلْتَ مَا قُلْنَا، لَمْ يَضُرَّكَ اَلَمُ اللَّدْغِ، لَا اَنَّ الْكَلَامَ الَّذِيْ، قَالَ يَدْفَعُ قَضَاءَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیے ہوتے:

1036- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 5/356، وأبو داوُد (5070) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، والنسائي في عمل اليوم والليلة (466) و (579)، والبزار (564)، من طريق زهير بن معاوية، وابن ماجة (3872) في الدعاء: باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، من طريق إبراهيم بن عيينة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (20)، والحاكم 1/514، 515 من طريق عن عيسى بن يونس، إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (591) عن محمد بن عثمان العقيلي، عن عبد الأعلى، عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1021) من طريق مالك، وبرقم (1022) من طريق جرير بن حازم، كلاهما عن سهيل بن أبي صالح، به، وبرقم (1020) من طريق القعقاع بن حكيم، عن أبي صالح، به، وسبق تخريجها هناك.

''(اللہ نے) جو پیدا کیا ہے میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس چیز نے تمہیں نقصان نہیں پہنچانا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم میں سے جب کسی شخص کو کوئی زہریلی چیز کاٹ لیتی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے یہ کلمات پڑھنے کی ہدایت کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے ''کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی'' اس سے مراد یہ ہے ہم نے جو پڑھا ہے اگر تم وہ پڑھ لو گے تو ڈنگ مارنے کی تکلیف تمہیں نقصان نہیں دے گی۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا پڑھی تھی۔ وہ اس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو پرے کر دے گی۔

8- كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِيمَانِ لِلْمُحَافِظِ عَلَى الْوُضُوْءِ

وضو کی حفاظت کرنے والے کے لئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ

1037 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، وَاَبُوْخَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِیْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، اَنَّ اَبَا كَبْشَةَ السَّلُوْلِيَّ حَدَّثَهُ ,اَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَاعْلَمُوا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ. (2:1)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِمَّا ذَكَرْنَا فِیْ كُتُبِنَا اَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ الْاِسْمَ بِالْكُلِّيَّةِ عَلٰى جُزْءٍ مِنْ اَجْزَاءِ شَیْءٍ يُطْلَقُ اسْمُ ذٰلِكَ الشَّیْءِ عَلٰى جُزْءٍ مِنْ اَجْزَائِهِ . فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ اَطْلَقَ اسْمَ الْاِيمَانِ عَلَى الْمُحَافِظِ عَلَى الْوُضُوْءِ، وَالْوُضُوْءُ مِنْ اَجْزَاءِ الْاِيمَانِ، كَذٰلِكَ اسْمُ الْاِيمَانِ عَلَى الْمُفْرِدِ الْعَمَلَ بِهِ، لِاَنَّهُ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ الْاِيمَانِ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ.

وَخَبَرُ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عن ثوبان خبر منقطع، فلذلك تنكبناه.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سنت کی پیروی کرواور میانہ روی اختیار کرو''۔

اور یہ بات جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے'اور وضو کی حفاظت صرف مومن کرتا ہے۔

1037- حديث صحيح، إسناده حسن، رجاله رجال البخاری عدا ابن ثوبان -واسمه عبد الرحمٰن- وهو حسن الحديث، وأخرجه أحمد 5/282، والدارمی 1/168، والطبرانی فی الكبير (1444) من طريق الوليد بن مسلم بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 5/280 من طريقين. وأخرجه أحمد 5/276-277 و 282، والطيالسی (996)، والدارمی 1/168، والطبرانی فی الصغير 2/88، وابن ماجة (277)، والحاكم 1/130، والبيهقی 1/457، والخطيب فی تاريخه 1/293 من طريقين

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ الفاظ ہیں جن کا ہم اپنی کتابوں میں کئی بار ذکر کر چکے ہیں عرب اپنے محاورے میں کسی چیز کے مختلف اجزاء میں سے کسی ایک جز پر مکمل چیز کا نام استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس چیز کے نام کو اس ایک جز کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وضو کی حفاظت صرف مومن کرے گا''۔ یہاں لفظ ایمان کے لفظ کا اطلاق وضو کی حفاظت کرنے والے پر کیا گیا ہے۔ حالانکہ وضو ایمان کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اس طرح لفظ ایمان کا اطلاق ایک ایسی مفرد چیز پر کیا گیا ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے یہ ایمان کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

سالم بن ابوالجعد نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ ''منقطع'' ہے۔ اس لئے ہم نے اس سے پہلوتہی کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

وضو کی فضیلت

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

طبیعت آمادہ نہ ہونے کی صورت میں اچھی طرح وضو کرنے سے گناہوں کے مٹ جانے اور درجات بلند ہونے کا تذکرہ

1038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءُ عَلَى الْمَكَارِهِ. وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرباط، فذلكم الرباط، فذلكم الرباط. 1:2

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: مَعْنَاهُ الرِّبَاطُ مِنَ الذُّنُوْبِ، لأن الوضوء يكفر الذنوب.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے درجات کو بلند کر دیتا ہے، جب طبیعت آمادہ نہ ہو تو اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مسجد تک جانا اور ایک نماز کے بعد

1038 - إسناده صحيح، على شرط مسلم، وهو في الموطأ 1/176 في الصلاة: باب انتظار الصلاة والمشي إليها، برواية يحيى الليثي ولم يرد فيه من رواية القعنبي طبعة عبد الحفيظ منصور ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/277 و 303، ومسلم 251 في الطهارة: باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، والنسائي 1/89 في الطهارة: باب الفضل في إسباغ الوضوء، وابن خزيمة في، صحيحه برقم 5، والبيهقي في السنن 1/82، والبغوي في شرح السنة 149. وأخرجه أحمد 2/235 و 301 و 438، ومسلم 251 في الطهارة، والترمذي 51 و 52 في الطهارة: باب ما جاء في إسباغ الوضوء وقال الترمذي: حسن صحيح، وفي الباب عن جابر في الحديث التالي، وعن أبي سعيد الخدري تقدم برقم 402، وعن علي بن أبي طالب عند البزار 447، والحاكم 1/132 وصححه على شرط مسلم، وعن أنر عند البزار 263. والرباط: في الأصل: ربط الخيل وإعدادها للجهاد، أو مرابط العدو وملازمتهم، فشبه هذه الأعمال بتلك ونزلها منزلتها.

دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے یہی تیاری یہی تیاری ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب گناہوں سے (بچنے کے لئے) پہرہ ہے کیونکہ وضو گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں عبدالرحمٰن بن یعقوب نامی راوی منفرد ہے

1039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا هَوْبَرُ بْنُ مُعَاذٍ الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ شرحبيل بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيُكَفِّرُ بِهِ الذُّنُوبَ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكْرُوْهَاتِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصلاة، فذلك الرباط. 1:2

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو تو اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ (چل کر) مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے''۔

ذكر حط الخطايا بالوضوء وخروج المتوضىء نَقِيًّا مِنْ ذُنُوْبِهٖ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ وَضُوْئِهٖ

وضو کی وجہ سے گناہوں کے ختم ہو جانے کا تذکرہ اور وضو کرنے والے شخص کا وضو سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلنے کا تذکرہ

1040 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ -اَوِ الْمُؤْمِنُ- فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ

نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، وَمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، اَوْ نَحْوَ هٰذَا، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نقيا من الذنوب . 1:2

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسلمان بندہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مومن بندہ وضوکرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یا اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں۔اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کے ذریعے وہ اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے' جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے۔اس سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کو اس نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے پکڑا تھا۔پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ' یہاں تک کہ وہ شخص گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا بَيْنَ الصلاتين للمتوضیء بِوُضُوْئِهٖ وَصَلَاتِهٖ

وضوکرنے والے شخص کے وضوکرنے اور نماز پڑھنے کی وجہ سے دونمازوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کی' اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کا تذکرہ

1041- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حمران بن بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حُمْرَانَ

1040- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البغوى في شرح السنة 150 من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به، وهو في الموطأ 1/32 في الطهارة: باب جامع الوضوء، ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 2/303، ومسلم 244 في الطهارة: باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، والترمذى 2 في الطهارة: باب ما جاء في فضل الطهور، والدارمي 1/183 في الوضوء: باب فضل الوضوء، وابن خزيمة في صحيحه برقم 4، والبيهقي في السنن 1/81.

1041- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى في شرح السنة 153 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ 1/51، 52 في الطهارة: باب جامع الوضوء، ومن طريقه أخرجه النسائي 1/91 في الطهارة: باب ثواب من توضأ كما أمر. وأخرجه عبد الرزاق 141 عن ابن جريج، والطيالسي 1/48 عن حماد بن سلمة، وأحمد 1/57 عن يحيى بن سعيد، مسلم 227 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، من طريق جرير، وابن خزيمة في صحيحه 2، والبغوى في شرح السنة 152، والشافعي كما في بدائع المنن 1/28، ومن طريقه البيهقي في معرفة السنن والآثار 1/225، من طريق سفيان، كلهم عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 160 في الوضوء: باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، ومسلم 227 61 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، من طريق إبراهيم بن سعد، عن صالح بن كيسان، عن عروة، به. وأخرجه أحمد 1/64 و 68، والبخاري 6433 في الرقاق: باب قوله تعالى: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا) من طريق محمد بن إبراهيم القرشي، عن معاذ بن عبد الرحمٰن، عن حمران، به. وتقدم برقم 360 من طريق شقيق بن سلمة، عن حمران، به، فانظره. وأخرجه أحمد 1/66 و 67، وأبو داؤد 107 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وابن ماجة 285 من طرق أخرى، عن حمران، به.

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ، فَجَاءَ هُ الْمُؤَذِّنُ، فَآذَنَهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَالَ: لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَمَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ما من امْرِءٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ، اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الأخرى حتى يصليها.

حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ صحن میں بیٹھے تھے مؤذن ان کے پاس اطلاع دینے کے لئے آیا۔ انہوں نے پانی منگوایا وضو کیا پھر یہ بات ارشاد فرمائی میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت موجود نہ ہوتی' تو میں وہ حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے:

''جو بھی شخص اچھی طرح وضو کرتا تھا پھر نماز ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس نماز اور اس کے بعد والی نماز کے درمیانی گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جب تک وہ (اگلی) نماز ادا نہیں کرتا''۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ آیت تھی۔

''تم دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں نماز قائم کرو۔ بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يغفر ذنوب المتوضىء بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْهُ اِذَا تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وضو کرنے والے کے وضو سے فارغ ہونے کے بعد

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت اس وقت کرتا ہے' جب وہ اسی طرح وضو کرے جس طرح اسے حکم دیا گیا تھا اور اس طرح نماز ادا کرے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے

1042 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ، فَفَاتَهُمُ الْعَدُوُّ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ اَبُو اَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَنَا الْعَدُوُّ الْعَامَ وَقَدْ، اُخْبِرْنَا اَنَّهُ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غفر له ذنبه. قال: يا بن أخي، اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ؟ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ، وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

1042–وأخرجه أحمد 5/423، والنسائي 1/90، 91 في الطهارة: باب ثواب من توضأ كما أمر، وابن ماجة 1396 في الإقامة: باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، والدارمي 1/182 في الوضوء: باب فضل الوضوء من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَلْمَسَاجِدُ الْاَرْبَعَةُ: مَسْجِدُ الْحَرَامِ وَمَسْجِدُ الْمَدِينَةِ وَمَسْجِدُ الْاَقْصَى وَمَسْجِدُ قُبَاءٍ.

وَغَزَاةُ السَّلَاسِلِ كَانَتْ فِيْ اَيَّامِ مُعَاوِيَةَ، وَغَزَاةُ السَّلَاسِلِ كَانَتْ فِيْ اَيَّامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے غزوہ سلاسل میں شرکت کی لیکن وہ دشمن پر قابو نہ پا سکے وہ پہرے داری کرتے رہے' پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے' تو اس وقت ان کے پاس حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ عاصم بن سفیان نے کہا: اے حضرت ابوایوب اس سال ہم دشمن پر قابو نہیں پا سکے۔ ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے' جو شخص چار مساجد میں نماز ادا کر لیتا ہے اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اسی طرح وضو کرتا ہے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' اور اسی طرح نماز ادا کرتا ہے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

(پھر انہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا) اے عقبہ! کیا اسی طرح ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ چار مساجد یہ ہیں۔ مسجد حرام، مسجد مدینہ، مسجد اقصیٰ اور مسجد قبا

جنگ سلاسل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی' اور غزوہ سلاسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اَرَادَ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے'' اس سے مراد ایک نماز سے لے کر دوسری نماز تک (کے درمیانی گناہ ہیں)

1043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ

1043- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الطيالسي 75 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/66 عن هاشم، و 1/69، ومسلم 231 11 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، وابن ماجة 459 في الطهارة وسننها: باب ما جاء في الوضوء على ما أمر الله تعالى، من طريق محمد بن جعفر، والنسائي 1/91 عن محمد بن عبد الأعلى، عن خالد، والبغوي في شرح السنة 154 من طريق علي بن الجعد، أربعتهم عن شعبة، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/7، ومسلم 231 10 من طريق وكيع، عن مسعر، عن جامع بن شداد أبي صخرة، به.

جَرِيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَـمِـعَ حُـمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ اَبَا بُرْدَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كفارة لما بينهن . 1:2

جامع بن شداد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حمران کو ابو بردہ کو یہ بات بتاتے ہوئے سنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''جو شخص اس طرح مکمل وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' تو پانچ نمازیں' اپنے درمیان میں (ہونے) والے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يغفر ذنوب المتوضىء الَّتِي ذَكَرْنَاهَا اِذَا كَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ دُونَ مَنْ لَمْ يَجْتَنِبْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ وضو کرنے والے کے ان گناہوں کی مغفرت کرتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے' جبکہ وہ شخص کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو' یہ حکم اس شخص کے لئے نہیں ہے' جو کبیرہ گناہوں سے اجتناب نہیں کرتا

1044 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَـا اَبُـو خَـلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْـتُ مَـعَ عُثْـمَـانَ بْنِ عَفَّانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ، يَقُـوْلُ: مَـا مِـنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَرُكُوعَهَا وَخُشُوعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ، مَا لَمْ يَاْتِ كَبِيرَةً، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ . 1:2

اسحاق بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا پھر یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جاتا ہے' اور وہ اچھی طرح وضو کرے اچھی طرح رکوع اچھی طرح خشوع (کے ساتھ) نماز ادا کرے' تو یہ نماز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ اس نے گناہ کبیرہ کا

1044- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 228 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، عن عبد بن حميد وحجاج بن الشاعر، كلاهما عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد.

ارتکاب نہ کیا ہو اور یہ (فضیلت) ہمیشہ حاصل ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَبْلُغُهُمْ مَبْلَغَ وُضُوْئِهِمْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا نَسْاَلُ اللّٰهَ الوصول إلٰى ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل جنت کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک دنیا میں ان کا وضو ہوتا تھا ہم اللہ تعالیٰ سے وہاں پہنچنے کی دعا کرتے ہیں

1045 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَبْلُغُ حِلْيَةُ أهل الجنة مبلغ الوضوء .1:2

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کے زیور وہاں تک جائیں گے جہاں تک وضو کیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اُمَّةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَفُ فِي الْقِيَامَةِ بِالتَّحْجِيلِ بِوُضُوْئِهِمْ كَانَ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قیامت کے دن دنیا میں کئے جانے والے اپنے وضو کی چمک کی وجہ سے پہچانی جائے گی

1046 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

1045- حديث صحيح. عبد الغفار بن عبد الله الزبيرى ذكره المؤلف في الثقات 8/421، وترجمه ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 6/54، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وروى عنه اثنان وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 2/371 ومن طريقه أبو عوانة 1/244 عن حسين بن محمد المروزى، ومسلم 250 في الطهارة: باب تلغ حلية المؤمن حيث يبلغ الوضوء، والنسائي 1/93 في الطهارة: باب حلية الوضوء، والبيهقي 1/56- 57، والبغوى في شرح السنة . 219، من طريق قتيبة بن سعيد،

1046- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في الموطأ 1/28 في الطهارة: باب جامع الوضوء . ومن طريق مالك أخرجه: مسلم 249 في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، والنسائي 1/93، 95 في الطهارة: باب حلية الوضوء وابن خزيمة في صحيحه 6، والبيهقي في السنن 1/82- 83، والبغوى في شرح السنة 151 . وأخرجه أحمد 2/300 و 408، ومسلم 249 في الطهارة، وابن ماجة 4306 في الزهد: باب ذكر الحوض، وابن خزيمة في صحيحه 6 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمن.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ. وَدِدْتُ اَنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ اِخْوَانَنَا. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ؟ قَالَ: بَلْ اَصْحَابِیْ، وَاِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَاْتُوا بَعْدُ، وَاَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِی بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ فقال: أرأيت لو كانت لرجل خيل غير مُحَجَّلَةٌ فِیْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهُمْ يَاْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِی، كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، اُنَادِيهِمْ: اَلَا هَلُمَّ، اَلَا هَلُمَّ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ قَدْ بدلوا بعدك. فأقول: فسحقا فسحقا، فسحقا.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَلْاِسْتِثْنَاءُ يَسْتَحِيلُ فِی الشَّیْءِ الْمَاضِی، وَاِنَّمَا يَجُوزُ الْاِسْتِثْنَاءُ فِی الْمُسْتَقْبَلِ مِنَ الْاَشْيَاءِ

وَحَالُ الْاِنْسَانِ فِی الْاِسْتِثْنَاءِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ، اِذَا اسْتَثْنَى فِیْ اِيمَانِهِ: فَضَرْبٌ مِنْهُ يُطْلَقُ مُبَاحٌ لَهُ ذٰلِكَ، وَضَرْبٌ اٰخَرُ اِذَا اسْتَثْنَى فِيْهِ الْاِنْسَانُ، كَفَرَ.

وَاَمَّا الضَّرْبُ الَّذِیْ لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ، فَهُوَ اَنْ يُقَالَ لِلرَّجُلِ: اَنْتَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالْبَعْثِ وَالْمِيزَانِ، وَمَا يُشْبِهُ هٰذِهِ الْحَالَةَ؟ فَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَقُوْلَ: اَنَا مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ حَقًّا، وَمُؤْمِنٌ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ حَقًّا، فَمَتَى مَا اسْتَثْنَى فِیْ هٰذَا، كَفَرَ.

وَالضَّرْبُ الثَّانِی: اِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ: اِنَّكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِیْ يُقِيمُوْنَ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ، وَهُمْ فِيْهَا خَاشِعُوْنَ، وَعَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ؟ فَيَقُوْلُ: اَرْجُو اَكُونَ مِنْهُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. اَوْ يُقَالُ لَهُ: اَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَيَسْتَثْنِیْ اَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ.

وَالْفَائِدَةُ فِی الْخَبَرِ حَيْثُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنَّهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ بَقِيعَ الْغَرْقَدِ فِیْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ وَمُنَافِقُونَ، فَقَالَ: اِنَّا -اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- بِكُمْ لَاحِقُونَ وَاسْتَثْنَى الْمُنَافِقِينَ اَنَّهُمْ -اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- يُسْلِمُوْنَ، فَيَلْحَقُونَ بِكُمْ، عَلٰى اَنَّ اللُّغَةَ تُسَوِّغُ اِبَاحَةَ الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الشَّیْءِ الْمُسْتَقْبَلِ وَاِنْ لَمْ يَشُكَّ فِیْ كَوْنِهِ، لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ) (الفتح:27).

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے تو آپ نے یہ دعا پڑھی۔

''تم پر سلام ہوا ے اہل ایمان کی بستی کے رہنے والو! بے شک ہم بھی اللہ نے چاہا تو تم سے آ پ ملیں گے میری یہ

خواہش ہے میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھ لیا ہوتا''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے ساتھی ہو ہمارے بھائی وہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آئیں گے اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنی اُمت کے بعد میں آنے والے لوگوں کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کا کوئی ایسا سیاہ گھوڑا ہو جس کے ماتھے اور چاروں پاؤں کے پاس سفید نشان ہوں تو وہ مکمل سیاہ گھوڑوں کے درمیان اس کو پہچان نہیں لے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ بھی جب قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں عرض ان پر لوگوں پر پیش رو ہوں گا اور میرے حوض سے کچھ لوگوں کو پرے کر دیا جائے گا جس طرح گم شدہ اونٹ کو پرے کیا جاتا ہے۔ میں انہیں پکار کر کہوں گا: آگے آؤ! آگے آؤ! تو یہ کہا جائے گا ان لوگوں نے آپ کے بعد تبدیلی کی تھی تو میں کہوں گا: پرے ہو جاؤ پرے ہو جاؤ پرے ہو جاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ماضی کی چیز میں استثنیٰ کرنا ناممکن ہے۔ استثنیٰ صرف ان چیزوں میں ہوسکتا ہے جو مستقبل سے تعلق رکھتی ہو۔

استثنیٰ کے بارے میں انسان کی حالت دو طرح کی ہوسکتی ہے۔ اس وقت جب وہ اپنے ایمان میں استثنیٰ کرتا ہے ان میں سے ایک قسم وہ ہے جس کو مطلق طور پر کرنا آدمی کے لئے مباح ہے۔ دوسری قسم وہ ہے اس میں انسان استثنیٰ کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جہاں تک اس قسم کا تعلق ہے جو جائز نہیں ہے وہ یہ ہے آدمی سے کہا جائے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، رسولوں، جنت، جہنم، دوبارہ زندہ ہونے، میزان اور ان جیسی دوسری چیزوں پر ایمان رکھتے ہو تو آدمی پر لازم ہے وہ یہ کہے میں اللہ تعالیٰ کے حق ہونے پر اور ان چیزوں کے حق ہونے پر ایمان رکھتا ہوں۔ جب آدمی ان چیزوں کے بارے میں استثنیٰ کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا اور دوسری قسم یہ ہے جب آدمی سے یہ سوال کیا جائے کہ تم ان مومنوں میں سے ہو جو نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ ان میں خشوع کرتے ہیں اور وہ لغو چیزوں سے اعراض کرتے ہیں تو وہ شخص پھر یہ کہے میں اُمید کرتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں ان میں سے ہوں گا۔ یا اس سے یہ کہا جائے کہ کیا تم جنتی ہو تو جنتی ہونے میں استثنیٰ کر لے۔

یہ فائدہ روایت سے اس طرح ثابت ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے''بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے''۔ یہ اس وقت ہوا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے۔ جس میں مومن اور منافق دونوں لوگ تھے''بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استثنیٰ کر لیا) جبکہ منافقین کے بارے میں آپ نے یہ استثنیٰ کیا کہ اگر اللہ نے چاہا تو وہ مسلمان ہو کر تم لوگوں سے آملیں گے۔ اس کی بنیاد پر یہ بات سامنے آتی ہے لغت اس بات کو درست قرار دیتی ہے مستقبل سے تعلق رکھنے والی کسی چیز کے بارے میں استثنیٰ کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اس کے ہونے کے بارے میں شک نہ ہو۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اگر اللہ نے چاہا تو تم لوگ ضرور بہ ضرور امن کی حالت میں مسجد حرام میں داخل ہو گے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْقِيَامَةِ بِآثَارِ وُضُوْئِهِمْ كَانَ فِي الدُّنْيَا

قیامت کے دن اس اُمت کی صفت کا تذکرہ جو دنیا میں ان کے کئے گئے وضو کے آثار کی وجہ سے ہوگی

1047 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: غر محجلون بلق من اثار الطهور.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنی اُمت کے جن افراد کو دیکھا نہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وضو کے آثار کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّحْجِيلَ بِالْوُضُوْءِ فِي الْقِيَامَةِ اِنَّمَا هُوَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَطْ وَاِنْ كَانَتِ الْاُمَمُ قَبْلَهَا تَتَوَضَّأُ لِصَلَاتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن وضو کی وجہ سے چمک صرف اس اُمت کے لئے ہو گی اگرچہ اس سے پہلے کی اُمتیں بھی نماز کے لئے وضو کیا کرتی تھیں

1048 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَرِدُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الوضوء سيما أمتي ليس لأحد غيرها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ وضو کی وجہ سے چمک دار پیشانیاں لے کر آؤ گے یہ میری اُمت کا مخصوص علامتی نشان ہے۔ یہ ان کے علاوہ کسی اور کا نہیں ہوگا''۔

1047- إسناده حسن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/6 عن يزيد بن هارون، والطيالسي 1/49، وأحمد 1/403 عن عبد الصمد، وأحمد 1/451، 452 عن يزيد، و 453 عن عفان، وابن ماجة 284 في الطهارة: باب ثواب الطهور، من طريق هشام بن عبد الملك، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

1048- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/6، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 4282 في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم. وأخرجه مسلم 247 في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، من طريق مروان الفزاري، ومحمد بن فضيل.

ذكر البيان بأن التحجيل يكون للمتوضىء فِي الْقِيَامَةِ مَبْلَغُ وَضُوْئِهِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن وضو کرنے والے شخص کی چمک وہاں تک ہوگی جہاں تک وہ دنیا میں وضو کیا کرتا تھا

1049 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغَ الْمَنْكِبَيْنِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى رَفَعَ اِلَى السَّاقَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يطيل غرته فليفعل. 1:2

۞۞ نعیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے وضو کے دوران چہرہ دھویا اور بازوؤں کو کندھوں تک دھویا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے اور انہیں پنڈلیوں تک دھویا پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک قیامت کے دن میری اُمت کے افراد وضو کے نشان کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے''۔ تم میں سے جو شخص اپنی چمک میں جتنا اضافہ کرسکتا ہو اسے کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ اِيجَاب دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ بعد فراغه من وضوئه

جو شخص وضو سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نبی کی رسالت کی گواہی دے اس کے جنت میں داخلے کے لازم ہونے کا تذکرہ

1049- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 246 35 في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، عن هارون بن سعيد الأيلي، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/400 عن أبي العلاء الحسن بن سوار، والبخاري 136 في الوضوء: باب فضل الوضوء والغر المحجلون من آثار الوضوء، والبيهقي 1/57 عن يحيى بن بكير، كلاهما عن الليث بن سعد، عن خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبي هلال، به. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة 218. وأخرجه أحمد 2/523 من طريق فليح بن سليمان، ومسلم 246 من طريق عمارة بن غزية، كلاهما عن نعيم بن عبد الله المُجْمِر، به. وأخرجه أحمد 2/362 عن معاوية بن عمرو، قال: حدثنا زائدة، عن ليث، عن كعب، عن أبي هريرة.

1050 – (سندحدیث): أَخْبَرْنَا بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خُدَّامَ اَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعْيَةَ –رِعْيَةَ اِبِلِنَا– فَكُنْتُ عَلٰى رِعْيَةِ الْاِبِلِ، فَرُحْتُهَا بِعَشِيٍّ، فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ النَّاسَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، فَقَدْ اَوْجَبَ.

قَالَ: فَقُلْتُ: مَا اَجْوَدَ هٰذِهِ فَقَالَ رَجُلٌ: الَّذِىْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ.

فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. قُلْتُ: مَا هُوَ يَا اَبَا حَفْصٍ؟ قَالَ: اِنَّهُ قَالَ اٰنِفًا، قَبْلَ اَنْ تَجِيْءَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ وَضُوْئِهِ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اِلَّا فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ لَهٗ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ. 1:2

قَالَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: وَحَدَّثَنِيهِ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيسَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُو عُثْمَانَ هٰذَا يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ الرَّحَبِيَّ، وَاِنَّمَا اعْتِمَادُنَا عَلٰى هٰذَا الْاِسْنَادِ الْاٰخِيرِ، لِاَنَّ حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فِى الْحَدِيثِ.

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم اپنے خادم خود ہی تھے۔ اپنے اونٹوں کی دیکھ بھال خود کیا کرتے تھے۔ میں بھی کچھ اونٹوں کو چرا رہا تھا۔ میں شام کے وقت انہیں واپس لایا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملے آپ لوگ کو خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' پھر اٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرتا ہے' جس کے دوران وہ اپنے

1050–أخرجه أبو داؤد 169 فى الطهارة: باب ما يقول الرجل إذا توضأ أخرجه أحمد 4/145، 146 من طريق الليث بن سعد عن معاوية بن صالح به، ومن طريق أحمد أخرجه البيهقى 1/78 و 2/280، وأخرجه البيهقى أيضاً 1/78 من طريق عبد الله بن صالح الجهنى . وأخرجه أحمد 4/153، ومسلم 234 17 فى الطهارة: باب الذكر المستحب عقب الوضوء ، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى . وأخرجه أبو بكر بن أبى شيبة 3/1، 4، ومن طريقه مسلم 234 ، والبيهقى 1/78، وأخرجه النسائى 1/92 فى الطهارة . وأخرجه الترمذى 55 فى الطهارة: باب فيما يقال بعد الوضوء من طريق زيد بن الحباب . وأخرجه عبد الرزاق 142 عن إسرائيل، وابن ماجة 470 فى الطهارة: باب ما يقال بعد الوضوء من طريق أبى بكر بن عياش . وأخرجه أحمد 1/19، وأبو داؤد 170 ، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 84 ، والدارمى 1/182 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، وأحمد 1/150، 151 عن عبد اللّٰه بن يزيد المقرء، عن سعيد بن أبى أيوب، كلاهما عن أبى عقيل زهرة بن معبد، عن ابن عمه، عن عقبة بن عامر . وأخرجه الطيالسى 1/49، 50 عن حماد بن سلمة، عن زياد بن مخراق، عن شهر بن حوشب، عن عقبة بن عامر، به.

دماغ اور چہرے کے ساتھ متوجہ رہتا ہے' تو وہ شخص (اپنے لیے جنت کو) واجب کر لیتا ہے''۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا یہ کتنی عمدہ بات ہے' تو ایک صاحب نے کہا جو بات اس سے پہلے تھی وہ زیادہ عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوحفص! وہ کیا بات تھی' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے آنے سے پہلے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' وہ ان میں سے جس میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔

معاویہ بن صالح کہتے ہیں ربیعہ بن یزید نے ابوادریس کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعثمان نامی راوی کے بارے میں امکان موجود ہے' یہ حریز بن عثمان رحبی ہو۔ ہمارا اعتماد اس دوسری سند پر ہے' حریز بن عثمان نامی راوی علم حدیث میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَكِ لِلْبَائِتِ مُتَطَهِّرًا، عِنْدَ اسْتِيقَاظِهِ

جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرتا ہے اس کے بیدار ہونے تک' فرشتے کے اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

1051- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ، حدثنا بن الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاتَ طَاهِرًا، بَاتَ فِي

1051- رجاله رجال الصحيح إلا الحسن بن ذكوان وأخرجه البزار (288) عن وهب بن يحيى بن زمام القيسي، عن ميمون بن زيد، عن الحسن بن ذكوان، بهذا الإسناد . وأورده السيوطي في الجامع الكبير ص 758، وزاد نسبته إلى الدارقطني والبيهقي، وقال: ورواه الحاكم في تاريخه من حديث ابن عمر . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 11/226 وقال: أرجو أنه حسن الإسناد. قاد الحافظ في الفتح 11/109: وأخرج الطبراني في الأوسط من حديث ابن عباس نحوه بسند جيد . ويشهد له أيضاً حديث عمرو بن عبسة عند أحمد 4/113 ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/223 ونسبه إلى أحمد والطبراني في الكبير و الأوسط ، وقال: وإسناده حسن والشعار، ككِتاب: ما تحت الدثار من اللباس، وهو يلي شعر الجسد.

شِعَارِهٖ مَلَكٌ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَاِنَّهٗ بَاتَ طَاهِرًا . 1:2

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرتا ہے تو اس کے لحاف کے اندر فرشتہ بھی رات بسر کرتا ہے وہ شخص جب بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ یہ کہتا ہے اے اللہ! فلاں بندے کی مغفرت کر دے کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات بسر کی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَعْقِدُ عَلٰى مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُسْلِمِ عُقَدًا كَعَقْدِهٖ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِهٖ عِنْدَ النَّوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان مسلمان کے وضو کے مقامات پر اسی طرح گرہیں لگاتا ہے جس طرح وہ مسلمان کے سونے کے وقت اس کے سر کی گدی پر گرہ لگاتا ہے

1052 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حدثنا بن وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا اَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا مِّنْ جَهَنَّمَ.

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِي يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهٗ اِلَى الطَّهُوْرِ، وَعَلَيْكُمْ عُقَدٌ، فَاِذَا وَضَّاَ يَدَيْهِ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِذَا وَضَّاَ وَجْهَهٗ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا مَسَحَ رَاْسَهٗ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا وَضَّاَ رِجْلَيْهِ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلَّذِيْ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهٗ لِيَسْاَلَنِي، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا، فَهُوَ لَهٗ، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا، فَهُوَ لَهٗ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آج کوئی ایسی بات بیان نہیں کر رہا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی بات منسوب کرتا ہے وہ جہنم میں اپنے گھر پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بتائی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا

1052- إسناده صحيح، أبو عُشَّانة: هو حيُّ بن يُؤْمِن روى له أصحاب السنن وهو ثقة، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 4/201 عن هارون بن معروف، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/159 عن الحسن بن موسى، والطبراني في الكبير 17/305 843 من طريق عبد الله بن الحكم، كلاهما عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/224 وقال: رواه أحمد، والطبراني في الكبير، وله سندان، رجال أحدهما رجال الصحيح.

ہے:

''میری اُمت کا ایک شخص رات کے وقت کھڑا ہو کر وضو کرنے کے لئے جاتا ہے تم لوگوں پر گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں' جب وہ شخص اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حجاب کے دوسرے طرف (موجود) فرماتا ہے: میرے اس بندے کا جائزہ لو! جو مجھ سے مانگنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کررہا ہے۔ میرا یہ بندہ مجھ سے جو بھی مانگے وہ اسے مل جائے گا میرا یہ بندہ مجھ سے جو بھی مانگے گا وہ اسے مل جائے گا''۔

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوْءِ

باب 2: وضو کے فرائض

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ لِمَنْ اَرَادَ اَدَاءَ فَرْضِهِ

جوفرض کی ادائیگی کا ارادہ کرے اس کے لئے وضو اچھی طرح کرنے کا حکم ہونا

1053 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَفْقَتَانِ فِيْ صَفْقَةٍ رِبًا، وَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بإسباغ الوضوء. 1:78

❁❁ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک سودے میں دوسودے کرنا سود ہے اور اللہ کے رسول نے ہمیں اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذكر الأمر بتخليل الأصابع للمتوضىء مَعَ الْقَصْدِ فِيْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

وضوکرنیوالے کواچھی طرح وضوکرنے کے ارادے کے ہمراہ انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1054 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِيْ مَنْزِلِهِ، وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ، فَاَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ، وَاَتَتْنَا

1053–وأخرجه البزار 1278 عن محمد بن عثمان بن أبي صفوان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 176 . وأخرج القسم الأول منه عبد الرزاق في المصنف 14636 ، والطبراني 9609 من طريق أبي نعيم، كلاهما عن سفيان الثوري، به. وأخرجه أحمد 1/393 من طريق شعبة، عن سماك بن حرب، به، وهذا سند حسن، وأخرجه أيضاً 1/398، والبزار 1277 ؛ طرق عن شريك، عن سماك به . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 4/84 وقال: رواه البزار، وأحمد، والطبراني في الأوسط، ورجال أحمد ثقات وفي الباب عن أبي هريرة، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين في بيعة، أخرجه الترمذي 1231 في البيوع: باب ما جاء في النهي عن بيعتين في بيعة، والنسائي 7/296 في البيوع، والبغوي في شرح السنة 8/142. وعن ابن عمر أخرجه أحمد 1/72، والبزار 1279 . وعن ابن عمرو أخرجه أحمد 2/174، 175، 205، والبغوي في شرح السنة 8/144 .

بِقِنَاعٍ -وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ التَّمْرُ- فَأَكَلْنَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ أَصَبْتُمْ شَيْئًا؟ أَوْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَبَيْنَمَا نَحْنُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ، إِذْ رَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ إِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا وَلَّدْتَ؟ قَالَ: بَهْمَةً. قَالَ: اذْبَحْ مَكَانَهَا شَاةً. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: لَا تَحْسِبَنَّ -وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ- أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا، إِنَّ لَنَا غَنَمًا مِائَةً لَا تَزِيدُ، فَمَا وَلَدَتْ بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ، قَالَ: فَطَلِّقْهَا إِذًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا، وَلَهَا صُحْبَةً. قَالَ: عِظْهَا، فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ، فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أَمَتَكَ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا. 3:65

عاصم بن لقیط بن سبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں بنو منتفق کے وفد میں شامل ہو کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن آپ ہمیں اپنے گھر میں نہیں ملے۔ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے تھے۔ انہوں نے ہمارے لئے خزیرہ تیار کرنے کا حکم دیا تھا۔ وہ تیار ہو گیا وہ ہمارے پاس ایک تھال میں کھجوریں لے کے آئی۔ ہم انہیں کھا رہے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے کوئی چیز کھائی ہے یا میں تمہارے لئے کسی چیز کا حکم دوں۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران چرواہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریاں لے کر ان کے باڑے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بکری تھی جو آواز نکال رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے بچے کو جنم دے دیا ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ بچہ پیدا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بچے کی جگہ ایک بکری کو ذبح کر دو پھر

1054- أخرجه الشافعي في مسنده 1/30، 31، وأبو داؤد 142 في الطهارة: باب في الاستنثار، والبغوي 213، والبيهقي 7/303 في السنن، وفي المعرفة 1/213- 214 من طرق عن يحيى بن سليم، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أحمد 4/211، وأبو داؤد 143، والبيهقي في السنن 1/51- 52 من طريق يحيى بن سعيد القطان، والدارمي 1/179 في الصلاة: باب في تخليل الأصابع، عن أبي عاصم، كلاهما عن ابن جريج، قال: أخبرني إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ، عن أبيه، وهذا إسناد صحيح، فقد صرح ابن جريج بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف رقم 80، ومن طريقه الطبراني 19/215 479 عن ابن جريج، عن إسماعيل بن كثير، به. وأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 1/11 و 27، ومن طريقه ابن ماجة 407 في الطهارة وسننها: باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، و 448 باب تخليل الأصابع، عن يحيى بن سليم، وأبو داؤد 2366 في الصوم: باب الصائم يصب عليه الماء من العطش، والترمذي 788 في الصوم: باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، والنسائي 1/66 في الطهارة: باب المبالغة في الاستنشاق، و 1/79 باب الأمر بتخليل الأصابع، وابن الجارود في المنتقى 80، والبيهقي 1/76، من طرق عن يحيى بن سليم، به، وصححه ابن خزيمة 150 و 168. وأخرجه مختصراً الطيالسي 1/52 عن الحسن بن علي أبي جعفر، عن إسماعيل بن كثير، به. وأخرجه مختصراً أيضاً عبد الرزاق 79، والنسائي 1/66 و 79، والترمذي 38 في الطهارة: باب ما جاء في تخليل الأصابع، والبيهقي 1/50 و 1/264 من طرق عن سفيان.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ سمجھنا ہم تمہاری وجہ سے اسے ذبح کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایک سو بکریاں ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں ہوتی جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہم اس بچے کی جگہ ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جس کی زبان میں کچھ تیزی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے طلاق دے دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا اس سے بچہ بھی ہے اور بڑا پرانا ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے نصیحت کرو اگر اس میں بھلائی ہوگی تو وہ اسے قبول کر لے گی تاہم تم اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارو جس طرح کنیز کو مارا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو البتہ اگر تم روزے کی حالت میں (ہو تو اس کا حکم مختلف) ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے

1055 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَتَوَضَّؤُوا وَهُمْ عِجَالٌ. قَالَ: فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ، وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ، لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ . 1:78

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے۔ راستے میں کسی جگہ کچھ لوگ عصر کی نماز کے وقت تیزی سے آگے بڑھے۔ انہوں نے جلد بازی میں

1055–أخرجه مسلم 241 أيضاً، والبيهقي في السنن 1/69، عن إسحاق بن راهويه، عن جرير بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 161 .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/26، ومن طريقه مسلم 241 ، وابن ماجة 450 في الطهارة: باب غسل العراقيب، عن وكيع، وأحمد 2/193، عن وكيع وعبد الرحمٰن بن مهدي، وأبو داوُد 97 في الطهارة: باب في إسباغ الوضوء ، عن مسدد، عن يحيى، والنسائي 1/77 في الطهارة: باب إيجاب غسل الرجلين، عن محمود بن غيلان، عن وكيع، وعن عمرو بن علي، عن عبد الرحمٰن، والطبري 6/133 عن ابن بشار، . عن عبد الرحمٰن، و 6/134 عن أبي كريب، عن وكيع، البيهقي 1/69 من طريق عبد الرحمٰن، كلاهما وكيع وعبد الرحمٰن عن سفيان الثوري، عن منصور، به.وأخرجه الطيالسي 3/51، وأحمد 2/201، والطبري 6/133، والطحاوي 1/39، من طريق شعبة، والدارمي 1/179 في الصلاة: باب ويل للأعقاب من النار، من طريق جعفر بن الحارث، والطحاوي 1/38 من طريق زائدة، كلهم عن منصور، به .وأخرجه أحمد 2/205، والطبري 6/134 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن أبي بشر، عن رجل من أهل مكة، عن عبد الله بن عمرو.

وضوشروع کیا۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو ان کی (ایڑیاں) خشک تھیں۔ چمک رہی تھیں وہاں پانی نہیں لگا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْفَرضِ عَلَى الْمُتَوَضىء فِيْ وَضُوْئِهِ الْمَسْحُ عَلَى الرِجْلَيْنِ دُوْنَ الْغُسْلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' وضو کرنے والے شخص پر وضو کے دوران دونوں پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے دھونا فرض نہیں ہے

1056 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّى عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ الرَّحَبَةَ، فَدَخَلْنَا مَعَهُ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَتَاهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ، فَاَخَذَ الْاِنَاءَ بِيَمِيْنِهِ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَسَارِهٖ فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، غَسَلَ كَفَّيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْاِنَاءِ، فَغَرَفَ مِنْهُ مَاءً، فَمَلَاَ فَاهُ، فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ، ثُمَّ اَدْخَلَ الْيُمْنَى، فَاَفْرَغَ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنَى، فَغَسَلَهَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ، ثُمَّ اَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ الْاُخْرَى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهذا وضوء ٥.2.5

❁❁ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر صحن میں تشریف لائے ہم بھی

1056- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير خالد بن علقمة، وعبد خير، فقد روى لهما أصحاب السنن وهما ثقتان. وأخرجه البيهقي في السنن 1/47 و 59 باب صفة غسل اليدين، وباب الاختيار في استيعاب الرأس بالمسح، من طريق عباس بن الفضل الأسفاطي، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 112 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي 1/67 في الطهارة: باب بأي اليدين يستنثر، والبيهقي في السنن 1/48 و 58و74 من طريق الحسين بن علي الجعفي، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/35 من طريق الفريابي، وابن خزيمة في صحيحه 147 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، كلهم عن زائدة بن قدامة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 111، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/50، عن مسدد والنسائي 1/68 في الطهارة: باب غسل الوجه، عن قتيبة، والبغوي في شرح السنة 222 من طريق قتيبة وعبد الواحد بن غياث، والبيهقي 1/68 من طريق يوسف، بن يعقوب، كلهم عن أبي عوانة، عن خالد بن علقمة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/38، وأحمد 1/125 من طريق شريك، عن خالد بن علقمة، به. وأخرجه الطيالسي 1/50، ومن طريقه البيهقي 1/50، 51، وأحمد 1/122 عن يحيى بن سعيد، و 139 عن محمد بن جعفر وحجاج، وأبو داوُد 113 عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، والنسائي 1/68 عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، و 1/69 عن عمرو بن علي وحميد بن مسعدة، عن يزيد بن زريع، والطحاوي 1/35، عن ابن مرزوق.

ان کے ساتھ آ گئے۔انہوں نے وضو کا پانی منگوایا۔ایک لڑکا ان کے پاس ایک برتن لے کر آیا جس میں پانی موجود تھا اور ایک طشت لے کر آیا۔انہوں نے برتن کو دائیں ہاتھ میں پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اسے تین مرتبہ دھولیا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھولئے پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر اس میں سے چلو لے کر اپنے منہ میں بھرا اور کلی کی اور ناک صاف کیا۔ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر چہرے کو تین مرتبہ دھولیا دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر کا اور پیچھے والے حصے کا مسح کیا پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے دائیں پاؤں پر انڈیلا اور اسے دھولیا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اسے باہر نکالا پھر دوسرے پاؤں کو دھویا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو (یعنی وہ یہ چاہتا ہو) کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے، تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَمْسَحُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رِجْلَيْهِ فِيْ وَضُوْئِهٖ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے وضو کے دوران اپنے دونوں پاؤں پر مسح کیا تھا

1057 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بن سبرة قال:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ –رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ– الظُّهْرَ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى مَجْلِسٍ لَهُ كَانَ يَجْلِسُهُ فِي الرَّحْبَةِ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَاَخَذَ مِنْهُ كفا، فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَمَسَحَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ اِنَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ حُدِّثْتُ اَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَشْرَبَ اَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ، وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ2.1

1057– إسناده صحيح، وأخرجه عبد الله بن أحمد في زيادات المسند 1/159 من طريق أبي خيثمة، وإسحاق بن إسماعيل، كلاهما عن جرير بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 16 و 202 من طريق جرير، به. وأخرجه الطيالسي 1/51، وأحمد 1/78، و123، و 139، و 144، و 153 و 159، والبخاري 5615 و 5616، في الأشربة: باب الشرب قائماً، وأبو داود 3718 في الأشربة: باب في الشرب قائماً، والنسائي 1/84، 85 في الطهارة: باب صفة الوضوء من غير حدث، والترمذي في الشمائل 210، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/34، والبيهقي في السنن 1/75، والبغوي في شرح السنة برقم 3047، والطبري 11326 من طرق عن عبد الملك بن ميسرة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/116، والبيهقي في السنن 1/116 من طريق سفيان وشريك عن السدي، عن عبد خير، عن علي، وصححه ابن خزيمة برقم 200. وأخرجه أحمد 1/102 من طريق ربعي بن حراش، عن علي.

نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر وہ اس بیٹھک کی طرف تشریف لے گئے جہاں وہ کھلے میدان میں بیٹھتے تھے وہ تشریف فرما ہوئے ان کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے پھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ انہوں نے اس میں سے ایک چلو لیا اس کے ذریعے کلی کی ناک صاف کیا۔ اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔ اپنے سر کا مسح کیا۔ دونوں پاؤں کا مسح کیا پھر وہ کھڑے ہوئے انہوں نے اس برتن میں بچے ہوئے پانی کو پی لیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی۔ مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں وہ کھڑے ہو کر پانی پئیں۔ حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح میں نے کیا ہے یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے سے باوضو ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الكعب هو العظم الناتيء عَلٰى ظَاهِرِ الْقَدَمِ دُونَ الْعَظْمَيْنِ النَّاتِئَيْنِ عَلٰى جَانِبِهِمَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی جو اس بات کا قائل ہے

کعب سے مراد وہ ہڈی ہے جو قدم کے اوپری حصے پر اُبھری ہوئی ہوتی ہے اس سے مراد وہ دو ہڈیاں نہیں ہیں جو اطراف میں ابھری ہوئی ہوتی ہیں

1058 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وهب، قال: أخبرنا يونس، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ (متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- دَعَا بِوَضُوْءٍ فتوضأ وَغَسَلَ كَفَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثم غسل وجهه ثلاث مرات، ثم غسل يَدَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ) تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. 5:2

حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو اسی طرح دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر اٹھ کر دو رکعات ادا کرے اس دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو'

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

باب 3: وضو کی سنتیں

ذكر وصف إدخال المتوضىء يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ

وضو کرنے والے کے وضو کے آغاز میں وضو کے پانی میں ہاتھ داخل کرنے کی صفت کا تذکرہ

1060 – (سندحدیث): اَخْبَـرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ مولى عثمان

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوَضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْئِى هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِى هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ ما تقدم من ذنبه . 5:2

حمران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ انہوں نے برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر تین مرتبہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کر کے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر ناک صاف کیا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر ہر پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر اٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرے ان کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم

1060– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين عدا عمرو بن عثمان وأباه، والأول صدوق، والثاني ثقة. وأخرجه البخاري 164 في الوضوء : باب المضمضة في الوضوء ، والبيهقي 1/48 باب إدخال اليمين في الإناء والغرف بها للمضمضة والاستنشاق، من طريق أبي اليمان، والنسائي 1/65 في الطهارة: باب بأي اليدين يتمضمض، من طريق عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، بهذا الإسناد. وتقدم من طرق أخرى برقم 1058 و 1041 وسبق تخريجها هناك.

نہ ہو تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِدْخَالِ الْمَرْءِ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فِيْ اِبْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ غَسْلَهُمَا ثَلَاثًا اِذَا كَانَ مُسْتَيْقِظًا مِنْ نَوْمِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونے سے پہلے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر لے، جب کہ وہ نیند سے بیدار ہوا ہو

1061 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا 2 ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يدخل يده في الإناء حَتّٰى يَغْسِلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي اَيْنَ كانت تطوف يده . 2:43

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک پانی میں ہاتھ نہ ڈالے، جب تک انہیں تین دفعہ دھو نہ لے'، کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ لِلْمُسْتَيْقِظِ ثَلَاثًا قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ

بیدار ہونے والے شخص کو برتن میں دونوں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے انہیں تین مرتبہ دھونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1062 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ، فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِيْ اِنَائِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يَدِهِ. 1:95

1061–وأخرجه أبو داؤد 105 في الطهارة: باب في الرجل يدخل يده في الإناء قبل أن يغسلها، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/46 عن أحمد بن عمرو بن السرح ومحمد بن سلمة المرادي، والدارقطني 1/50 من طريق بحر بن نصر، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر الروايات الثلاثة التالية.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا تو وہ اس وقت پانی میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک انہیں دھو نہ لے کیونکہ وہ اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ لِلْمُسْتَيْقِظِ مِنْ نَوْمِهٖ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ

نیند سے بیدار ہونے والے کے لئے وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھ دھونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1063 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ، فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْئِهٖ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يدرى أين باتت يده . 1:55

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے دونوں ہاتھ وضو کرنے سے پہلے دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کا ہاتھ رات کے وقت کہاں رہا؟''

1062– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 1/242، ومسلم 278 في الطهارة: باب كراهية غمس المتوضء وغيره يده المشكوك في نجاستها في الإناء قبل غسلها ثلاث مرات، والنسائي 1/6، 7 في الطهارة: باب تأويل قوله عز وجل: (إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ)، والدارمي 1/196 في الوضوء: باب إذا استيقظ أحدكم من منامه، والبيهقي في السنن 1/45، وفي معرفة السنن والآثار 1/195، والبغوي في شرح السنة برقم 208، وابن الجارود 9 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 99. وأخرجه الترمذي 24 في الطهارة: باب ما جاء إذا استيقظ أحدكم من منامه فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسل، وابن ماجة 393 في الطهارة، من طريق الأوزاعي، والنسائي 1/99 في الطهارة: باب الوضوء من النوم، من طريق معمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/98 عن عبد الرحيم بن سليمان، وأحمد 2/348 و 382 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به. وأخرجه أحمد 2/265 و 284، ومسلم 278؛ عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/98، وأحمد 2/253 و 471، ومسلم 278، وأبو داؤد 103 و 104 في الطهارة، والبيهقي في السنن 1/46، من طرق عن الأعمش، عن أبي رزين وأبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي 1/51 عن شعبة، عن الأعمش، عن ذكوان، عن أبي هريرة. وأخرجه احمد 1/271، 316، 395، 403، 500، 507، ومسلم 278 من طرق عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف بعده من طريق مالك بن أنس، ثم من طريق خالد الحذاء، ويرد تخريج كلٍ في موضعه.

1063– إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/21 في الطهارة: باب وضوء النائم إذا قام إلى الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/27، وأحمد 2/465، والبخاري 162 في الوضوء: باب الاستجمار وتراً، والبيهقي في السنن 1/45، وفي معرفة السنن والآثار 1/194، والبغوي في شرح السنة 207.

ذِكْرُ الْعَدَدِ الَّذِىْ يَغْسِلُ الْمُسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهٖ يَدَيْهِ بِهٖ

اس تعداد کا تذکرہ جس کے مطابق نیند سے بیدار ہونے والا شخص اپنے دونوں ہاتھ دھوئے گا

1064– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثلاث مرات . 1:55

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈبوئے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ مَخَافَةِ النَّجَاسَةِ اِذَا اَصَابَتْ يَدَ الْمَرْءِ عِنْدَ طَوَفَانِهَا مِنْ بَدَنِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ حکم نجاست کے اندیشے کی وجہ سے ہے' جب وہ آدمی کے ہاتھ پر اس وقت لگ جاتی ہے' جب وہ اس کو جسم پر پھیرتا ہے

1065 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ بَاتَتْ يده منه . 1:55

1064– إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله: هو ابن المبارك، وخالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وأخرجه أحمد 2/455، ومسلم 278 في الطهارة، والبيهقي في السنن 1/46 من طريق بشر بن المفضل، والدارقطني 1/49، وابن خزيمة في صحيحه أبرقم 100 من طريق شعبة، كلاهما عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 1062 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، وبرقم 1063 من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، كلاهما عن أبي هريرة، به.

1065– إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله: هو ابن المبارك، وخالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وأخرجه أحمد 2/455، ومسلم 278 في الطهارة، والبيهقي في السنن 1/46 من طريق بشر بن المفضل، والدارقطني 1/49، وابن خزيمة في صحيحه أبرقم 100 من طريق شعبة، كلاهما عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 1062 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، وبرقم 1063 من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، كلاهما عن أبي هريرة، به . 2 إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارقطني 1/49، وابن خزيمة في صحيحه برقم 100 عن محمد بن الوليد، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈبوئے جب تک اسے تین مرتبہ دھونہ لے وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم پر (رات کے وقت کہاں لگا تھا)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى السِّوَاكِ اِذِ اسْتِعْمَالُهُ مِنَ الْفِطْرَةِ

باقاعدگی سے مسواک کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اس کو استعمال کرنا فطرت کا حصہ ہے

1066 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْآدَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَكْثَرْتُ عليكم في السواك . **1:92**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں مسواک کرنے کی بکثرت تاکید کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ رِضَا اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَسَوِّكِ

مسواک کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے اثبات کا تذکرہ

1067 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بن عبْد المؤمن المقرىء ،

1066- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/171، وأحمد 3/143 و 249 عن عبد الصمد وعفان، والبخاري 888 في الجمعة: باب السواك في الجمعة، عن أبي معمر، والنسائي 1/11 في الطهارة: باب الإكثار في السواك، عن حميد بن مسعدة وعمران بن موسى، والدارمي 1/174 في الصلاة: باب في السواك، عن محمد بن عيسى، والبيهقي في السنن 1/35 من طريق أبي معمر، كلهم عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد . وتحرف اسم شعيب في مطبوع مصنف ابن أبي شيبة إلى شعبة .وأخرجه الدارمي 1/174 عن يحيى بن حبان، عن سعيد بن زيد، عن شعيب ابن الحبحاب، به.

1067- إسناده جيد، وعلقه البخاري في صحيحه 4/158 في الصيام: باب سواك الرطب واليابس للصائم، بصيغة الجزم وأخرجه أحمد 6/124 عن عفان، والنسائي 1/10 في الطهارة عن حميد بن مسعدة ومحمد بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 1/34 من طريق محمد بن أبي بكر، كلهم عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي في السنن 1/34، من طريق سليمان بن بلال، عن عبد الرحمن بن أبي عتيق، عن القاسم بن محمد، عن عائشة.وأخرجه الشافعي في المسند 1/27، وأحمد 6/47، و 62، و 238، والبيهقي 1/34 في السنن ، و 1/187 في المعرفة ، وأبو نعيم في الحلية 7/159، والبغوي في شرح السنة 199 و 200 ، من طرق عن ابن إسحاق، حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي عتيق، عن عائشة، وهذا سند قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند أحمد .6/47وأخرجه ابن أبي شيبة 1/169، وأحمد 6/146، والدارمي 1/174 في الصلاة: باب السواك مطهرة للفم، من طريقين عن إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة الأشهلي، عن داؤد بن الحصين، عن القاسم بن محمد، عن عائشة. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم 135 ، والبيهقي في السنن 1/34، من طريق ابن جريج.

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَتِيقٍ، سَمِعْتُ اَبِی

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ . 1:2

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُو عَتِيقٍ هٰذَا اسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ، لَهُ مِنَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رُؤْيَةٌ، وَهٰؤُلَاءِ اَرْبَعَةٌ فِیْ نَسَقٍ وَّاحِدٍ، لَهُمْ كُلُّهُمْ رُؤْيَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُو قُحَافَةَ، وَابْنُهُ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَابْنُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَابْنُهُ اَبُو عَتِيقٍ، وَلَيْسَ هٰذَا لِاَحَدٍ فِیْ هٰذِهِ الأمة غيرهم.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مسواک منہ کوصاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعتیق نامی راوی کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوقحافہ ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے۔ یہ چارافراد ایک نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ (یعنی آپس میں باپ بیٹا اور دادا پوتا ہیں) ان سب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے ابوعتیق (یعنی محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) اس اُمت میں ان حضرات کے علاوہ کسی کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے' (یعنی یہ کہ ان کی چار پشتیں صحابی ہوں)

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَ اُمَّتِهٖ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى السِّوَاكِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ اپنی اُمت کو باقاعدگی سے مسواک کرنے کا حکم دیں

1068 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كل صلاة . 3:34

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ اَرَادَ بِهٖ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَتَوَضَّأُ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ہر نماز کے وقت'' اس سے مراد وہ نماز ہے' جس کے لئے وضو کیا جائے

1069 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى عَوْنٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سليمان بن بلال، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حديث): لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِى لَاَمَرْتُهُمْ مع الوضوء بالسواك عند كل صلاة . 3:34

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

1068- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 1/66 في الطهارة: باب ما جاء في السواك، ولم يذكر في رواية يحيى عند كل صلاة ، وأخرجه البخاري 887 في الجعد: باب السواك يوم الجمعة، من طريق عبد الله بن يوسف، عن مالك، به. ومن طريق مالك أيضاً أخرجه البيهقي في السنن 1/37، وفي معرفة السنن والآثار 1/184، وأخرجه الشافعي في الأم 1/23، وفي مسنده 1/27، وأحمد 2/245، و531، ومسلم 252 ، وأبو عوانة 1/191، وأبو داوٗد 46 ، والنسائي 1/12، والدارمي 1/174، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/44، والبيهقي 1/35، والبغوي 197 وصححه ابن خزيمة 139 . وأخرجه من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة عنه: أحمد 2/259 و 287 و 399 و 429، والطحاوي 1/44، والترمذي 22 .وأخرجه من طريق عبيد الله بن عمر، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عنه أحمد 2/433، وابن ماجة 287 ، والطحاوي 1/44، وأخرجه البيهقي 1/36 بلفظ لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك مع الوضوء وصححه الحاكم 1/146 على شرطهما ووافقه الذهبي، وأخرجه الطيالسي في مسنده 2328 بلفظ عند كل صلاة ومع كل وضوء وفي سنده أبو معشر واسمه نجيح بن عبد الرحمٰن، وهو ضعيف.وأخرجه مالك 1/66 عن ابن شهاب الزهري، عن حميد بن عبد الرحمٰن بن عوف، عنه بلفظ مع كل وضوء ومن طريق مالك أخرجه أحمد في المسند 2/460 و 517، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/43، والبيهقي في السنن 1/35، وفي المعرفة 1/185، وابن خزيمة في صحيحه برقم وأخرجه أحمد 2/400 من طريق سعيد بن أبي هلال، وأخرجه أحمد 2/509، والطحاوي 1/43، والبيهقي 1/36 من طريق ابن إسحاق، حدثني سعيد بن أبي سعيد، عن عطاء مولى أم صُبَيَّةَ، عن أبي هريرة.

1069- إسناده حسن، يعقوب بن حميد حسن الحديث، ومن فوقه من رجال الشيخين غير ابن عجلان، فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة وهو صدوق .وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/97 وقال: رواه البزار، وفيه معاوية ابن يحيى الصدفي، وهو ضعيف

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْمُرَ اُمَّتَهُ بِهٰذَا الأمر

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو یہ حکم دینے کا ارادہ کیا تھا

1070 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيرِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ، فَاِنَّهُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ عَزَّ وجل . 4:34

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر مسواک کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يَسْتَاكَ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَشِمُهُمْ فِيْهِ

امام کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رعایا کی موجودگی میں مسواک کرے جبکہ امام کو اس میں الجھن محسوس نہ ہو

1071 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ، اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ، فَكِلَاهُمَا سَاَلَا الْعَمَلَ، قُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّا لَا -اَوْ لَنْ- نَسْتَعِيْنَ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ، لٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ اَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. 4:11

1070- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن الحافظ قال في التلخيص 1/60 بعدما أورده عن ابن حبان: والمحفوظ عن عبيد الله بن عمر بهذا الإسناد بلفظ لولا أن أشق.... رواه النسائي وابن حبان، لكن يشهد له الحديث 1067 فانظره.

1071- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه النسائي 1/9، 10 في الطهارة: باب هل يستاك الإمام بحضرة رعيته، عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/409، والبخاري 6923 في استتابة المرتدين: باب حكم المرتد، ومسلم 3/1456 – 1457 1733 15 في الأمارة: باب النهي عن طلب الإمارة، وأبو داوُد 1354 في الحدود: باب الحكم فيمن ارتد.

۞۞ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ اشعر قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو افراد بھی تھے۔ ان میں سے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا میرے بائیں طرف تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی سرکاری ذمہ داری کی درخواست کی۔ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ انہوں نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ ان کے ذہن میں کیا ہے' اور مجھے بھی یہ اندازہ نہیں ہوا کہ یہ کسی سرکاری ذمہ داری کا مطالبہ کریں گے۔ (حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں) گویا کہ میں اس وقت بھی یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ کے نیچے مسواک تھی۔ جسے آپ چبا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم اپنے (ریاستی) کاموں میں ایسے شخص کو مامور نہیں کریں گے جو اس (عہدے) کا طالب گار ہو البتہ تم چلے جاؤ''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیج دیا' اور پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھجوایا۔

ذِكْرُ اسْتِنَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ قِيَامِهٖ لِمُنَاجَاةِ حَبِيْبِهٖ جَلَّ وَعَلَا

(رات کے وقت) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کے وقت اٹھنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک کرنے کا تذکرہ

1072 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

1072- إسناده صحيح على شرطهما، منصور هو ابن المعتمر، وحصين هو ابن عبد الرحمٰن السلمي، وأبو وائل: شقيق بن سلمة، وأخرجه أحمد 5/402، وابن ماجة 286 في الطهارة وسننها: باب السواك، عن علي بن محمد، وابن خزيمة في صحيحه برقم 136 من طريق يوسف بن موسى، ثلاثتهم عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/402، ومسلم 255 47 في الطهارة: باب السواك، والنسائي 3/212 في قيام الليل: باب ما يفعل إذا قام من الليل من السواك، والبيهقي في السنن 1/38 من طريق عبد الرحمٰن بت مهدي، عن سفيان بن عيينة، به. وصححه ابن خزيمة أيضاً برقم 136 . وأخرجه أحمد 5/382 عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/169 من طريق زائدة، وأحمد 5/407 عن عبيدة بن حميد، والبخاري 245 في الوضوء : باب السواك، ومسلم 255 ، والنسائي 1/8 في الطهارة: باب السواك إذا قام من الليل، والبيهقي في معرفة السنن والآثار 1/188، من طريق جرير، ثلاثتهم عن منصور، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/168، ومن طريقه مسلم 255 46 ، والبيهقي في السنن 1/38، عن هشيم، وأحمد 5/407، والطيالسي 1/48، والنسائي 3/212، والدارمي 1/175، من طريق شعبة، وأحمد 5/390 من طريق زائدة، والبخاري 1136 في التهجد: باب طول القيام في صلاة الليل، من طريق خالد بن عبد الله، أربعتهم عن حصين، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/168، وأحمد 5/397، ومسلم 255 ، وابن ماجة 286 ، والبغوي في شرح السنة 202 من طريق أبي معاوية وابن نمير، عن الأعمش، عن أبي وائل، به.وسيرد برقم 1075 من طريق محمد بن كثير، عن سفيان، به.

اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَّنْصُورٍ وَّحُصَيْنٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ الليل يشوص فاه بالسواك .5:1

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے (وقت نوافل ادا کرنے) کے لئے بیدار ہوتے تو آپ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِنَانِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1073 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ، وَطَرَفُ السواك على لسانه، وهو يقول عأعأ.5:1

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت مسواک کررہے تھے مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا۔آپ عاعا کی آواز نکال رہے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَسْتَعْمِلَ الْاِسْتِنَانَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ بَيْتَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ گھر میں داخل ہونے کے بعد مسواک کرے

1074 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا بن مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ،

1073- إسناده صحيح على شرط مسلم، أحمد بن عبدة الضبى من رجال مسلم ومن فوقه على شرطهما وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم 141 . وأخرجه النسائى 1/8 فى الطهارة: باب كيف يستاك، عن أحمد بن عبدة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 244 فى الوضوء : باب السواك، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 203 عن أبى النعمان، ومسلم 254 فى الطهارة، عن يحيى ابن حبيب الحارثى، وأبو داؤد 49 فى الطهارة، عن مسدد وسليمان بن داؤد العتكى، والبيهقى 1/35 فى السنن عن طريق عارم، كلهم عن حماد بن زيد، به.

1074- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه فى صحيحه 253 44 فى الطهارة: باب السواك، وأحمد 6/188، وأبو عوانة 1/192، وابن خزيمة فى صحيحه 134 ، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/192 عن وكيع، عن سفيان، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 1/168، ومن طريقه ابن ماجة 290 فى الطهارة: باب السواك، عن شريك، وأحمد 6/110 و 182 و 237 من طريق شريك، عن المقدام بن شريح، به . وأخرجه أحمد 6/41، 42، ومسلم 253 ، وأبو داؤد 51 فى الطهارة: باب الرجل يستاك بسواك غيره، والنسائى 1/13 فى الطهارة: باب السواك فى كل حين، والبيهقى فى السنن 1/34، والبغوى فى شرح السنة 201 ، من طرق عن مسعر، عن المقدام بن شريح، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ بيته يبدأ بالسواك 5:47

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَبْدَاَ بِالسِّوَاكِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے جب وہ رات کے وقت بیدار ہو تو پہلے مسواک کرے

1075 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ. 5:47

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ جَمْعِ الْمَرْءِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي وَضُوْئِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے وہ وضو کے دوران کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو جمع کرلے

1076 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

1075- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى 889 فى الجمعة: باب السواك يوم الجمعة، وأبو داوُد 55 فى الطهارة: باب السواك لمن قام من الليل، والبيهقى فى السنن 1/38، من طريق محمد بن كثير، عن سفيان، عن منصور وحصين بهذا الإسناد. وتقدم برقم 1072 من طريق وكيع، عن سفيان، به، فانظره.

1076- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأخرجه الدارمى 1/177 فى الصلاة: باب الوضوء مرة مرة، والحاكم 1/150، والبيهقى فى السنن 1/50، من طريق أبى الوليد هشام بن عبد الملك، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعى 1/29، والنسائى 1/73 فى الطهارة: باب مسح الأذنين، والبيهقى 1/72 فى السنن ، و 1/220 و 225 فى المعرفة ، وابن خزيمة فى صحيحه برقم 171 ؛ من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/268، والبخارى 140 فى الوضوء : باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة، والبيهقى 1/53 و72 من طريق سليمان بن بلال، عن زيد بن أسلم، به .وأخرجه عبد الرزاق 126 عن معمر، و 127 عن داوُد بن قيس، والطيالسى 1/53 من طريق خارجة بن مصعب، وأبو داوُد 137 فى الطهارة: باب الوضوء مرتين .، والبيهقى فى المعرفة 1/222، وفى السنن 1/73، من طريق هشام بن سعد، والبيهقى فى السنن 1/73 من طريق ورقاء ، كلهم عن زيد بن أسلم، به . وصححه الحاكم 1/147 و 150 و 151، ووافقه الذهبى .وسيورده المؤلف برقم 1078 و 1086 من طريق ابن عجلان، عن زيد بن أسلم، به، وبرقم 1095 من طريق سفيان الثورى، عن زيد بن أسلم، به، ويأتى تخريج كل طريق فى موضعه.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً مرة، وجمع بين المضمضة والاستنشاق. 4:1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو جمع کرلیا (یعنی ایک ہی چلو کے ساتھ یہ دونوں کام کیے)

ذكر وصف المضمضة والاستنشاق للمتوضىء فِيْ وَضُوْئِهِ

وضو کرنے والے کیلئے وضو کے دوران کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے طریقے کا تذکرہ

1077- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ اَبِيْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَّاءٍ، فَاَكْفَاَ عَلٰى يَدِهِ، فَغَسَلَ يَدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مَرَّتَيْنِ، اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ فَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإناء فغسل رجليه إلى الكعبين. 5:12

عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں اس وقت عمرو بن ابوحسن کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے وضو کے پانی کا برتن منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ

1077- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري 186 في الوضوء: باب غسل الرجلين إلى الكعبين، عن موسى، و 192 باب مسح الرأس مرة، عن سليمان بن حرب، ومسلم 235 في الطهارة: باب في وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عبد الرحمٰن بن بشر العبدي، عن بهز، والبيهقي في السنن 1/50 و 80 من طريق سليمان بن حرب، ومعلى بن أسد، كلهم عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/8، وأحمد 4/40، والترمذي 47 في الطهارة: باب فيمن يتوضأ بعض وضوئه مرتين وبعضه ثلاثاً، والنسائي 1/72 في الطهارة: باب عدد مسح الرأس، والدارقطني 1/81 و 82، وابن خزيمة في صحيحه برقم 156 و 172، والبيهقي في السنن 1/63، من طريق سفيان بن عيينة. وأخرجه أحمد 4/39 و 42، والبخاري 191 في الطهارة: باب من مضمض واستنشق من غرفة واحدة، ومسلم 235 18، وأبو داؤد 119 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والترمذي 28 باب المضمضة والاستنشاق من كف واحد، والدارمي 1/177 باب الوضوء مرتين مرتين، والبيهقي في السنن 1/50، والبغوي في شرح السنة 224، من طريق خالد بن عبد الله، عن عمرو بن يحيى، به. وأخرجه الطيالسي 1/51 عن خارجة بن مصعب، والبخاري 199 باب الوضوء من التور، ومسلم 235 من طريق سليمان بن بلال، والدارقطني 1/82 من طريق محمد بن فليح، ثلاثتهم عن عمرو، به. وسيورده المؤلف برقم 1084 من طريق مالك بن أنس، عن عمرو بن يحيى، به، وبرقم 1093 من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة، عن عمرو بن يحيى، به، وبرقم 1085 من طريق حبان بن واسع، عن أبيه، عن عبد الله بن زيد. ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

پر انڈیلا انہوں نے اپنے ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا اور تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر کیا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے اپنے سر کا مسح کیا۔ وہ ہاتھ آگے سے پیچھے لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لئے۔

ذكر إباحة المضمضة والاستنشاق بغرفة واحدة للمتوضىء

وضو کرنیوالے کیلئے ایک ہی چلو کے ذریعے وضو کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1078 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حدثنا بن إدريس، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ فَغَرَفَ غَرْفَةً، (فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً) ، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَبَاطِنِ اُذُنَيْهِ وَظَاهِرِهِمَا، وَاَدْخَلَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رجله اليسرى. 5:12

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک چلو میں پانی لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر آپ نے ایک چلو لیا اور اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ نے ایک چلو لیا اپنے دائیں بازو کو دھویا پھر آپ نے ایک چلو لیا اور بائیں بازو کو دھویا پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اپنے سر کا اور اپنے کان کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا پھر آپ نے اپنی انگلیاں کانوں میں داخل کیں پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اپنے دائیں پاؤں کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور بائیں پاؤں کو دھویا۔

1078– إسناده حسن، ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس الأودي، روى له الستة، وابن عجلان: هو محمد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق .وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه 148 عن عبد الله بن سعيد، بهذا الإسناد . وما بين حاصرتين مستدرك منه ومن النسائي .وأخرجه النسائي 1/74 في الطهارة: باب مسح الأذنين مع الرأس وما يستدل به على أنهما من الرأس، عن مجاهد بن موسى، والترمذي 36 مختصراً، عن هناد، كلاهما عن ابن إدريس، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/10 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به . وتقدم برقم 1076 من طريق الدراوردي، عن زيد بن أسلم، به، وسيرد برقم 1086 من طريق ابن أبي شيبة، عن ابن إدريس.

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلْمُتَوَضِّیءِ اِذَا اَرَادَ الْوُضُوْءَ

وضو کرنے والا شخص جب وضو کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے ناک میں پانی ڈالنے کے طریقے کا تذکرہ

1079 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قال: خدثنا خالد بن علقمة الهمداني

(متن حدیث): قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ خَيْرٍ، قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ، –رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ– الرَّحْبَةَ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ، فَجَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ: ائْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ، فَاَتَاهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ. قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ اِلَيْهِ. قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْاِنَاءَ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ. ثُمَّ اَخَذَ بيده اليمنى الإناء، فأفرغ على يده اليسرى –كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى غَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ– ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، قَالَ: فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى –فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ– ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنْ مَّاءٍ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طَهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طَهُوْرِ نَبِيِّ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهٰذَا طَهُوْرُهٗ. 5:12

عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد میدان میں تشریف لائے۔ آپ میدان میں تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے لڑکے سے کہا میرے پاس وضو کا پانی لے کر آؤ وہ لڑکا آپ کے پاس پانی کا برتن اور طشت لے کر آیا۔ عبد خیر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بیٹھے ہوئے آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ کے ذریعے برتن پکڑا اور اس کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے ہر مرتبہ میں انہوں نے برتن میں ہاتھ داخل نہیں کیا' یہاں تک کہ انہوں نے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھو لئے پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور دائیں ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کیا۔ انہوں نے یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازوؤں کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا یہاں تک کہ اسے ڈبو دیا' یہاں تک کہ انہوں نے

1079– يقال: نثر يَنْثِرُ، وانتثر ينتثر، واستنثر يستنثِر: إذا استنشق بأنفه الماء الذى فى يده، ثم استخرج ما فيه من أذى. 2 إسناده صحيح، وتقدم برقم 1056، وسبق تخريجه هناك.

اس میں موجود پانی سمیت نکالا اور اپنے بائیں ہاتھ پر مسح کیا۔ انہوں نے اپنے سر کا مسح دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے دائیں پاؤں پر پانی ڈالا پھر اسے بائیں ہاتھ کے ذریعے تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ سے دھویا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا۔ اس میں سے ایک چلو لیا اور اسے پی لیا پھر یہ بات بیان کی: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے، جو شخص اللہ کے نبی کے وضو کے طریقے کو دیکھنا چاہتا ہو، تو یہ آپ کے وضو کا طریقہ ہے۔

ذكر استحباب صك الوجه بالماء للمتوضىء عِنْدَ اِرَادَتِهٖ غَسْلَ وَجْهِهٖ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وضو کرنے والا شخص جب اپنے چہرے کو دھونے کا ارادہ کرتا ہے، تو اپنے چہرے پر پانی کے ذریعے چھپکا مارے

1080 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بن عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلِيٌّ بَيْتِي، وَقَدْ بَالَ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَجِئْنَاهُ بِقَعْبٍ يَاْخُذُ الْمُدَّ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اَلَا اَتَوَضَّاُ لَكَ وضوء رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ. قَالَ: فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْمَاءَ فَصَكَّ بِهٖ وَجْهَهٗ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وضوئه. 5:2

❁❁ عبیداللہ خولانی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے وہ پیشاب کر چکے تھے۔ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا ہم ایک بڑے برتن میں آپ کے پاس پانی لے کر آئے جس میں ایک مد پانی آ جاتا ہے۔ اسے آپ کے سامنے رکھا گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (ضرور ایسا کریں) راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ دھوئے۔ انہوں نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا ناک کو صاف کیا پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر اسے اپنے چہرے پر چھپکا مار کر (دھویا) یہاں تک کہ انہوں نے پورا وضو کیا۔

1080–وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم 153 .وأخرجه أحمد 1/82 ومن طريقه البيهقى فى السنن 1/74 عن إسماعيل ابن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 117 فى الطهارة: باب صفة وضوء النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومن طريقه البيهقى فى السنن 1/53، 54، عن عبد العزيز بن يحيى الحرانى، عن محمد بن سلمة، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/32 و 34 و 35 من طريق عبدة بن سليمان.

ذکر الاستحباب للمتوضیء تَخْلِیْلُ لِحْیَتِهٖ فِیْ وُضُوْئِهٖ

وضو کرنے والے کیلئے وضو کے دوران اپنی داڑھی کا خلال کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1081 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِیْقٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَیْتُ عُثْمَانَ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِ- تَوَضَّاَ، فَخَلَّلَ لِحْیَتَهٗ ثَلَاثًا، وَقَالَ: هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ. 5:2

ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال کیا پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذکر استحباب دلك الذراعين للمتوضیء فِیْ وُضُوْئِهٖ

وضو کرنے والے کیلئے وضو کے دوران اپنے ہاتھوں کو ملنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1082 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِیْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَبِیْبُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ فَجَعَلَ یَدْلُكُ ذراعیه. 5:2

عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ اپنے دونوں بازو مل رہے تھے۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ دَلْكَ الذِّرَاعَیْنِ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ فِی الْوُضُوْءِ اِنَّمَا یَجِبُ

1081– حديث صحيح لغيره، عامر بن شقيق، ضعفه ابن معين، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في الثقات، وقد روى عنه شعبة، وهو لا يروى إلا عن ثقة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/13، ومن طريقه أخرجه الدارقطني 1/86 باب ما روى في الحث على المضمضة والاستنشاق والبداءة بهما أول الوضوء .وأخرجه عبد الرزاق 125 ومن طريقه أخرجه الترمذي 31 في الطهارة: باب ما جاء في تخليل اللحية، وابن ماجة 430 في الطهارة: باب ما جاء في تخليل اللحية، والبيهقي في السنن 1/54، عن إسرائيل، بهذا الإسناد . قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . ونقل في التهذيب 5/69 عن العلل الكبير 1/115 للترمذي، قال البخاري: أصحُّ شيء في التخليل عندي حديث عثمان، قلت: إنهم يتكلمون في هذا، فقال: هو حسن. وأخرجه الدارمي 1/178، 179 في الوضوء : باب في تخليل اللحية، والدارقطني 1/86 و91، والبيهقي في السنن 1/63 باب التكرار في مسح الرأس، وابن الجارود 72 من طرق عن إسرائيل، به . وصححه ابن خزيمة برقم 151 ، و 152 ،ورواه الحاكم 1/149، وقال: هذا إسناد.

ذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ الَّذِىْ يَتَوَضَّأُ بِهٖ يَسِيْرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کلائیوں کو ملنے کا جو طریقہ ہم نے بیان کیا ہے یہ اس وقت ضروری ہوتا ہے جب آدمی کے پاس وضو کرنے کے لئے پانی زیادہ ہو

1083 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كريب، قال: حدثنا بن اَبِىْ زَائِدَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُتِىَ بِثُلُثَىْ مُدٍّ مَاءً فتوضأ، فجعل يدلك ذراعيه.5:2

عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ آپ نے وضو کیا اور آپ نے اپنے دونوں بازوؤں کو ملا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَسْحِ الرَّاْسِ اِذَا اَرَادَ الْمَرْءُ الْوُضُوْءَ

جب آدمی وضو کا ارادہ کرے تو سر پر مسح کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1084 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ –وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى–: هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُرِيَنِىْ كَيْفَ

1083– إسناده صحيح، وأخرجه البيهقي في السنن 1/196 من طريق إبراهيم بن موسى الرازى، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/196 أيضاً من طريق أبى خالد الأحمر ومعاذ بن معاذ، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 94 في الطهارة: باب ما يجزء من الماء في الوضوء، ومن طريقه أخرجه البيهقي 1/196، من طريق غندر محمد بن جعفر، عن شعبة، عن حبيب بن زيد، عن عباد بن تميم، عن جدته، وهى أم عمارة أن النبى صلى الله عليه وسلم. ونقل البيهقي عن أبى زرعة الرازى قوله: الصحيح عندى حديث غندر.

1084– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أبو داؤد 118 في الطهارة: باب صفة وضوء النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عبد الله بن مسلمة القعنبى، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو فى الموطأ 1/18 فى الطهارة: باب العمل في الوضوء ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق برقم 5، وأحمد 4/38 و 39، والشافعى 1/28، والبخارى 185 فى الوضوء: باب مسح الرأس كله، ومسلم 235 فى الطهارة، والترمذى 32 فى الطهارة: باب ما جاء في مسح الرأس أنه يبدأ بمقدم الرأس إلى مؤخره، والنسائى 1/71 باب حد الغسل، وباب صفة مسح الرأس، وابن ماجة 434 فى الطهارة: باب ما جاء في مسح الرأس، وابن خزيمة فى صحيحه 155 و 157 و 173، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/30، والبيهقى فى معرفة السنن والآثار 1/212، وفى السنن 1/59، والبغوى فى شرح السنة 223. وانظر ما بعده. وتقدم برقم 1077 من طريق وهيب بن خالد، عن عمرو بن يحيى، به، وسيرد برقم 1093 من طريق عبد العزيز بن أبى سلمة، عن عمرو، به.

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ بِيَدَيْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، بدأ بمقدم رَأْسَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يتوضأ.

✿✿ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔ کیا آپ یہ کر کے دکھا سکتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے' تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی انڈیلا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دو' دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے سر کا دونوں ہاتھوں کے ذریعے مسح کیا۔ وہ ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے۔ انہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا تھا پھر پیچھے گدی تک ہاتھ لے کر گئے پھر وہ اسے واپس اسی جگہ لے کر آئے جہاں سے آغاز کیا تھا پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذكر الاستحباب أن يكون مسح الرأس للمتوضىء بماء جديد غير فضل يده

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ سر کا مسح وضو کرنے والے شخص کو نئے پانی سے کرنا چاہئے جو بازوؤں کے پانی کے علاوہ ہو

1085 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا، وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، وَالْاُخْرٰى مِثْلَهَا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يده، وغسل رجليه حتى أنقاهما.

1085- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/41، ومسلم 336 في الطهارة: باب في وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو داوُد 120 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والترمذي 35 في الطهارة: باب ما جاء أنه يأخذ لرأسه ماءً جديداً، والبيهقي في السنن 1/65، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 154، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/39 و 40 عن موسى بن داوُد، و 4/41 عن الحسن بن موسى، و 4/42 من طريق عبد الله بن المبارك، والدارمي 1/180 باب ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأخذ لرأسه ماء جديداً، عن يحيى بن حسان، كلهم عن ابن لهيعة، عن حبان بن واسع، به.

۞۞ حبان بن واسع اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا۔ اپنے دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا۔ دوسرے کو بھی اسی کی مانند (تین مرتبہ) دھویا۔ اپنے سر کا مسح ہاتھ پر موجود پانی کے علاوہ اضافی پانی لئے بغیر کیا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ انہیں اچھی طرح صاف کیا۔

ذكر استحباب مسح المتوضىء ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهِ بِالْإِبْهَامَيْنِ وَبَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ

وضو کرنے والے کے لئے وضو کے دوران کانوں کے ظاہری حصے کا انگوٹھے کے ذریعے اور اندرونی حصے کا شہادت کی انگلی کے ذریعے مسح کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1086 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حدثنا بن إدريس، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ فَغَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ، وَخَالَفَ بِاِبْهَامَيْهِ اِلٰى ظَاهِرِ اُذُنَيْهِ، فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ اليسرى.

۞۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چلو میں پانی لیا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنے دائیں بازو کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنے بائیں بازو کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا۔ ان کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلیوں کے ذریعے مسح کیا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو باہر والے حصے پر رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا۔ پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اپنے دائیں پاؤں کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور بائیں پاؤں کو دھویا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو کے دوران انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1086- إسناده حسن، من أجل محمد بن عجلان، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/9 و 18 و21 و31، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 439 في الطهارة وسننها: باب ما جاء في مسح الأذنين، والبيهقي في السنن 1/55 و 73. وتقدم برقم 1076 من طريق الدراوردي عن زيد بن أسلم، وبرقم 1078 من طريق عبد الله بن سعيد، عن ابن إدريس، به، وسيرد برقم 1095 من طريق سفيان الثوري، عن زيد بن أسلم، به، فانظره.

1087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إلا أن تكون صائما . 1:95

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو۔ انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو اگر تم روزے کی (حالت میں ہو، تو حکم مختلف ہے)

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِالتَّخْلِيْلِ بين الأصابع

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے انگلیوں کے درمیان خلال کرنے کا حکم دیا گیا ہے

1088 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَاتِي عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ يَتَوَضَّؤُونَ عِنْدَ الْمَطْهَرَةِ فَيَقُولُ لَهُمْ: اَسْبِغُوا الْوُضُوءَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَيْلٌ للأعقاب من النار . 1:95

محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تھے۔ وہ لوگ اس وقت وضو خانے میں وضو کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُن سے فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو' کیونکہ میں نے حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے"۔

1087- إسناده جيد، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/27، وقد تقدم مطولاً 1054 فانظر تخريجه ثَمَّت.

1088- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 4/409 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/26، ومن طريقه أخرجه مسلم 242 29 في الطهارة: باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، عن وكيع، عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 4/430 و 498 عن يحيى وحجاج، والبخاري 165 في الوضوء : باب غسل الأعقاب، عن آدم بن أبي إياس، والنسائي 1/77 في الطهارة: باب إيجاب غسل الرجلين، من طريق يزيد بن زريع وإسماعيل، والدارمي 1/179 عن هاشم بن القاسم، والطحاوي 1/38 من طريق وهب وعلى ابن الجعد، كلهم عن شعبة، به .وأخرجه عبد الرزاق 62 ومن طريقه أحمد 4/284 عن معمر، عن محمد بن زياد، به. وأخرجه أحمد 4/406 و 407 عن عفان، و 466، 467 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، و 482 عن وكيع، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، عن محمد بن زياد، به .وأخرجه أحمد 4/228 عن هشيم، عن شعيب، عن محمد بن زياد، به . وأخرجه مسلم 242 28 ، والبيهقي في السنن 1/69 عن عبد الرحمٰن ابن سلام الجمحي، عن الربيع بن مسلم، عن محمد بن زياد، به .وأخرجه مختصراً عبد الرزاق 63 ومسلم 242 30 ، وأحمد 2/282 و389، والترمذي 41 في الطهارة، وابن خزيمة 162 والطحاوي 1/38 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنِ ابْتِدَاءِ الْمَرْءِ فِيْ وُضُوْئِهِ بفيه قبل غسل اليدين

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی وضو کرتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ دھونے کی بجائے چہرہ دھونے سے آغاز کردے

1089 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا جُبَيْرٍ الْكِنْدِيَّ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ، وَقَالَ: تَوَضَّاْ يَا اَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَاَ بِفِيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْدَاْ بِفِيكَ فَاِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَاُ بِفِيْهِ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِوَضُوْءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ برأسه وغسل رجليه. 2:43

۞۞ عبدالرحمان بن جندب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابوجبیر کندی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے وضو کا پانی لانے کے لئے حکم دیا' اور ارشاد فرمایا: اے ابوجبیر! تم جاؤ اور وضو کرو انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے آغاز کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اپنے منہ کے ذریعے آغاز نہ کرو' کیونکہ کافر شخص اپنے منہ کے ذریعے آغاز کرتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے انہیں اچھی طرح صاف کیا پھر آپ نے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر دائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھو لئے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوْءِ وَانْلِبَاسِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

وضو کرتے ہوئے اور لباس پہنتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے دائیں طرف والے اعضاء سے آغاز کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1090 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

1089– إسناده جيد رجاله رجال مسلم، ما عدا صحابي أبا جبير واسمه: نفير بن مالك بن عامر الحضرمي، وفد على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وعداده في أهل الشام . وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/36 – 37 عن بحر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي أيضاً 1/37، والدولابي في الكنى 1/23، والبيهقي في السنن 1/46 – 47، من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بهذا الإسناد.

مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا لَبِسْتُمْ، وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ، فَابْدَؤُوا بِمَيَامِنِكُمْ . 1:78

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو' تو اپنے دائیں طرف والے حصے سے آغاز کرو''۔

ذِكْرُ مَا لِلْمَرْءِ اَنْ يَسْتَعْمِلَ فِىْ اَسْبَابِهٖ كُلِّهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات (مستحب ہے) کہ وہ تمام کاموں میں دائیں طرف سے آغاز کرے

1091 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ، عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ: فِىْ طُهُوْرِهٖ، وَتَنَعُّلِهٖ، وَتَرَجُّلِهٖ. 5:47

قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ بِوَاسِطَ يقول: يحب التيامن -وَذَكَرَ شَاْنَهٗ كُلَّهٗ ثُمَّ قَالَ-: شَهِدْتُهٗ بِالْكُوفَةِ يقول: يحب التيامن ما استطاع.

1090- إسناده جيد رجاله رجال مسلم، ما عدا صحابى أبا جبير واسمه: نفير بن مالك بن عامر الحضرمى، وفد على النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وعِداده فى اهل الشام . وأخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/36- 37 عن بحر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوى أيضاً 1/37، والدولابى فى الكنى 1/23، والبيهقى فى السنن 1/46- 47، من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بهذا الإسناد. 2 حديث صحيح، عبد الرحمٰن بن عمرو البجلى، ترجمه المؤلف فى الثقات 8/380، فقال: عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد الرحمٰن البجلى من أهل حران. كنيته أبو عثمان، يروى عن زهير بن معاوية وموسى بن أعين، حدثنا عنه أبو عروبة، مات بحران سنة ست وثلاثين ومئتين وقد توبع عليه، وباقى رجاله ثقات رجال الستة . وأخرجه أحمد 2/354، عن الحسن بن موسى، وأحمد بن عبد الملك، وأبو داوُد 4141 فى اللباس: باب فى الانتعال، وابن ماجة 402 فى الطهارة: باب التيمن فى الوضوء ، من طريق أبى جعفر النفيلى، ثلاثتهم عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 176 . وأخرجه الترمذى 1766 فى اللباس: باب ما جاء فى القمص، من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، والبغوى فى شرح السنة 3156 من طريق يحيى بن حماد، كلاهما عن شعبة، عن الأعمش، به، ولفظه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لبس ثوباً بدأ بميامنه وإسناده صحيح. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/415 عن أبى معاوية، عن الأعمش، به، موقوفاً على ابى هريرة بلفظ إذا لبست فابدأ باليمنى، وإذا خلعت فابدأ باليسرى وفى الباب عَنْ عَآئِشَةَ فى الحديث الآتى.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں تک ہو سکے وضو کرتے ہوئے جوتا پہنتے ہوئے کنگھی کرتے ہوئے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں میں نے اشعث نامی راوی کو واسط میں یہ بیان کرتے سنا۔

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) دائیں طرف کو پسند کرتے تھے پھر انہوں نے تمام معاملات کا ذکر کیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے انہیں کوفہ میں یہ کہتے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں تک ہو سکے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

وضو کو تین' تین مرتبہ کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1092 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، اَخْبَرَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَوَضَّاُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. **4:1**

❀❀ مطلب بن حنطب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تین مرتبہ وضو کرتے تھے اور اس بات کی

1091– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأبو الأشعث: هو سليم بن حنظلة أبو الشعثاء المحاربي الكوفي، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 179 . وأخرجه النسائي 1/78 في الطهارة: باب بأي الرجلين يبدأ بالغسل، و 8/185 في الزينة: باب التيامن في الترجل، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2/127، وأحمد 6/94 عن بهز، و 6/130 عن عفان، و 6/147 عن محمد بن جعفر، و 6/202 عن يحيى، والبخاري 168 في الوضوء : باب التيمن في الوضوء والغسل، عن حفص بن عمر، و 426 في الصلاة: باب التيمن في دخول المسجد وغيره، عن سليمان بن حرب، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 216 ، والبخاري 5380 في الأطعمة: باب التيمن في الأكل وغيره، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، و 5854 في اللباس: باب يبدأ بالنعل باليمنى، عن حجاج بن منهال، و 5926 باب الترجيل والتيمن فيه، عن أبي الوليد، ومسلم 268 67 في الطهارة: باب التيمن في الوضوء وغيره، عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، وأبو داؤد 4140 في اللباس: باب في الانتعال عن حفص بن عمر ومسلم بن إبراهيم، والبيهقي في السنن 1/216 من طريق بشر بن عمر وأبي عمر الحوضي، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/210 عن وكيع، عن أبيه، ومسلم 268 26 عن يحيى بن يحيى التميمي، عن أبي الأحوص، والترمذي 608 في الصلاة: باب ما يستحب من التيمن في الطهور، وابن ماجة 401 في الطهارة: باب التيمن في الوضوء ، عن هناد بن السري، عن أبي الأحوص، كلاهما عن أشعث بن سليم، بهذا الإسناد.

1092– رجاله ثقات، وفي سماع المطلب من عبد الله بن عمر خلاف، وحبان: هو ابن موسى بن سوار المروزي الكشميهني، وعبد الله: هو ابن المبارك، وأخرجه النسائي 1/62، 63 في الطهارة: باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/372 من طريق روح، و 2/8، وابن ماجة 4414 في الطهارة: باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن الأوزاعي بهذا الإسناد.

نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے۔

ذكر إباحة غسل المتوضىء بَعْضَ اَعْضَائِهِ شَفْعًا وَّبَعْضَهَا وِتْرًا فِيْ وُضُوْئِهِ

وضوکرنے والے کے لئے وضو کے دوران بعض اعضاء کو جفت تعداد میں اور بعض اعضاء کو طاق تعداد میں دھونے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1093 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ الْخُوَارِزْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا فِي الْبَيْتِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَتَوَضَّاَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ رَاْسَهُ، فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. **5:2**

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں گھر میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا میں پیتل کے بنے برتن میں پانی لے کر حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ آپ نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ دونوں بازو دو مرتبہ دھوئے پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' آپ ہاتھ کو آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے آگے لے کے آئے اور آپ نے دونوں پاؤں دھوئے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْتَصِرَ مِنْ عَدَدِ الْوُضُوْءِ عَلٰى مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وضو کی تعداد میں دو دو مرتبہ پر اکتفاء کرے۔

1094 –(سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ جُوصَا اَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زيد بن الحباب، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عن الأعرج عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توضأ مرتين مرتين. **4:1**

1093– إسناده صحيح، صالح بن مالك الخوارزمي أبو عبد الله، قال الخطيب في تاريخ بغداد 9/316: كان صدوقاً، وباقي رجاله على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 4/40 عن هاشم بن القاسم، والبخاري 197 في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المِخْضَب والقَدَح والخشب والحجارة، عن أحمد بن يونس، والدارمي 1/177 باب الوضوء مرتين، عن يحيى بن حسان. وتقدم من طرق أخرى برقم 1077 و 1084 و 1085 واستوفي تخريج كل طريق في موضعه.

1094– إسناده حسن، وابن ثوبان هو عبد الرحمٰن بن ثابت مختلف فيه، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/11، وأبو داؤد 136 في الطهارة: باب الوضوء مرتين، والترمذي 43 في الطهارة: باب ما جاء في الوضوء مرتين مرتين، والبيهقي في السنن 1/79 من طرق عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا إسناد صحيح، وصححه الحاكم 1/150 ووافقه الذهبي، وفي الباب ما يشهد له عن عبد الله بن زيد عند البخاري 158، وأحمد 4/41، وعن ابن عمر عند الحاكم 1/150.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''دومرتبہ'' وضوکیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْتَصِرَ فِي الْوُضُوْءِ عَلٰى مَرَّةٍ مَرَّةٍ اِذَا اَسْبَغَ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وضو کے دوران ایک مرتبہ دھونے پر اکتفاء کرے جبکہ وہ ایک مرتبہ میں اچھی طرح دھولے۔

1095 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فتوضأ مرة مرة.**4:1**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ایک مرتبہ'' (بھی) وضوکیا۔

1095- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داوُد 138 في الطهارة: باب الوضوء مرة مرة، عن مسدد، والترمذى 42 فـي الـطهـارة: باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، عن محمد بن بشار، والنسائي 1/62 فـي الطهارة، عن محمد بن المثنى، وابن ماجة 411 فـي الـطهـارة: باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، عن أبي بكر بن خلاد الباهلي، كلهم عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 128 ، والبخارى 157 فـي الـوضـوء : باب الوضوء مرة مرة، عن محمد بن يوسف، والدارمي 1/177 عن أبي عاصم، و 1/180 عـن قبيـصـة، والـطحاوى في شرح معاني الآثار 1/29 مـن طـريق أبي عاصم، والبيهقي 1/73 مـن طـريق القاسم بن محمد الجرمي، و 1/80 مـن طريق عبد الرزاق، والبغوى في شرح السنة 226 مـن طـريـق المؤمل بن إسماعيل كلهم عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 1076 و 1078 و 1086 من طرق أخرى وسبق تخريجها عندها.

بَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

باب 4: نواقض وضو کا بیان

1096 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، في غزوة ذات الرقاع، فأصاب رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ امْرَاَةَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا اَتٰى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَلَمَّا اُخْبِرَ، حَلَفَ لَا يَنْتَهِي حَتّٰى يُهْرِيْقَ فِيْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَمًا، فَخَرَجَ يَتْبَعُ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا، فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ ؟ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَرَجُلٌ من الأنصار قالا: نَحْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فكونا بفم الشِّعْبِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ نَزَلُوْا اِلٰى شِعْبٍ مِنَ الْوَادِي، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ اِلٰى فَمِ الشِّعْبِ، قَالَ الْاَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: اَيُّ اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اَكْفِيَكَ اَوَّلَهُ اَوْ اٰخِرَهُ؟ قَالَ: اكْفِنِيْ اَوَّلَهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ، فَنَامَ، وَقَامَ الْاَنْصَارِيُّ يُصَلِّي، وَاَتٰى زَوْجُ الْمَرْاَةِ، فَلَمَّا رَاٰى شَخْصَ الرَّجُلِ، عَرَفَ اَنَّهُ رَبِيئَةُ الْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ، فَوَضَعَهُ، وَثَبَتَ قَائِمًا يُصَلِّي، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اٰخَرَ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ، وَثَبَتَ قَائِمًا يُصَلِّي، ثُمَّ عَادَ لَهُ الثَّالِثَةَ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ، فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ اَهَبَّ صَاحِبَهُ، وَقَالَ: اجْلِسْ، فَقَدْ اُتِيتُ، فَوَثَبَ، فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ نَذِرَ بِهِ، هَرَبَ، فَلَمَّا رَاَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْاَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَفَلَا اَهْبَبْتَنِيْ اَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ فِيْ سورة أقرأها، فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا حَتّٰى اُنْفِذَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ، رَكَعْتُ فَآذَنْتُكَ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ اُضَيِّعَ ثَغْرًا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِهِ، لَقَطَعَ نَفْسِي قبل أن

1096- إسناده ضعيف، عقيل بن جابر لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَرْوِ عنه غير صدقة بن يسار، وباقي رجاله ثقات، وعلق البخاري في صحيحه 1/280 طرفاً منه بصيغة التمريض أخرجه أحمد 3/343، 344، وأبو داؤد 198 في الطهارة: باب الوضوء من الدم، من طريقين عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/359 عن يعقوب، عن أبيه، عن محمد بن إسحاق، به. وأخرجه الدارقطني 1/223، والبيهقي في السنن 1/140 من طريقين عن يونس بن بكير، عن ابن إسحاق، به. وصححه ابن خزيمة برقم 36 .

أقطعها أو أنفذها. 4:50

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں روانہ ہوئے مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی بیوی کو قتل کر دیا (یا اسے نقصان پہنچایا) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے تو اسی دوران اس عورت کا شوہر وہاں آ چکا تھا۔ جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا۔ جب اسے اس بارے میں بتایا گیا' تو اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ اس وقت تک باز نہیں آئے گا' جب تک حضرت محمد کے ساتھیوں میں سے کسی کا خون نہیں بہائے گا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کرتے ہوئے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور ارشاد فرمایا: آج رات کون یہاں ہماری پہرے داری کرے گا۔ تو مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے خود کو پیش کیا۔ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ایسا کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گھاٹی کے سرے پر رہنا راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وادی کی گھاٹی میں پڑاؤ کر لیا جب یہ دونوں صاحبان گھاٹی کے سرے کی طرف جانے کے لئے نکلے' تو انصاری شخص نے مہاجر سے کہا آپ کو کیا پسند ہے' میں رات کے کون سے حصے میں آپ کی جگہ کفایت کروں۔ ابتدائی حصے میں' یا آخری حصے میں؟ تو مہاجر نے کہا اس کے ابتدائی حصے میں کفایت کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: مہاجر شخص لیٹ کر سو گیا۔ انصاری اٹھ کر نماز ادا کرنے لگا' اس دوران اس عورت کا شوہر آیا جب اس نے ایک شخص کے ہیولے کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ لوگوں کا پہرے دار ہے۔ اس نے ایک تیر مارا وہ جا کر اس انصاری کو لگا۔ انصاری نے اس تیر کو نکال کے ایک طرف رکھا اور کھڑا ہو کے نماز ادا کرتا رہا پھر اس شخص نے انصاری کو دوسرا تیر مارا وہ بھی اسے لگا۔ انصاری نے اسے باہر نکالا اور کھڑا ہو کے نماز ادا کرتا رہا۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ تیر مارا وہ بھی اسے لگا۔ انصاری نے اسے باہر نکالا اور اسے ایک طرف رکھ دیا پھر وہ رکوع میں گیا پھر اس نے سجدہ کیا پھر اس نے اپنے ساتھی کو بیدار کیا اور کہا اٹھو! کہ مجھ پر حملہ ہو گیا ہے' تو وہ (مہاجر) فوراً اٹھ گیا جب اس شخص نے ان دو آدمیوں کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اسے مشکل پیش آ جائے گی' تو وہ شخص بھاگ گیا۔ جب مہاجر نے انصاری کا بہتا ہوا خون دیکھا تو بولا: سبحان اللہ! جب اس نے تمہیں پہلی مرتبہ تیر مارا تھا' تو تم نے اس وقت مجھے بیدار کیوں نہیں کیا' تو انصاری نے جواب دیا: میں ایک سورۃ کی تلاوت کر رہا تھا' تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اسے ختم کرنے سے پہلے درمیان میں ہی منقطع کر دوں لیکن جب اس نے مسلسل مجھے تیر مارے تو میں رکوع میں چلا گیا۔ میں نے تمہیں اطلاع دی اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس کام کی حفاظت کا حکم دیا ہے میں اسے ضائع کر دوں گا' تو میرے اس سورۃ کو ختم کرنے سے پہلے میری جان چلی جاتی یا پھر یہ ہے' میں اسے مکمل کر لیتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْقَيْءَ يَنْقُضُ الطَّهَارَةَ سَوَاءً كَانَ مِلْءَ الْفَمِ اَوْ لَمْ يكن

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' قے وضو کو توڑ دیتی ہے خواہ وہ منہ بھر کے آئے یا منہ بھر کے نہ ہو

1097 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا محمد بن إسحاق بن خزيمة، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بن أبى كثير، أنّ بن عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَدَّثَهُ، اَنَّ مَعْدَانَ بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِىْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: صَدَقَ أنا صببت له وُضُوْءًا. 5:9

۞۞ معدان بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر کے روزہ ختم کر دیا تھا (راوی کہتے ہیں) پھر میری ملاقات مسجد دمشق میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے یعنی (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ النَّوْمَ لَا يُوجِبُ الْوُضُوْءَ عَلَى النَّائِمِ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ بعض حالتوں میں نیند سونے والے شخص پر وضو کو لازم نہیں کرتی ہے

1098 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حدثنا بن جُرَيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: لِعَطَاءٍ اَىُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ لِلْعَتَمَةِ اِمَّا اِمَامًا وَّاِمَّا خَلْوًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَالَ عُمَرُ رضى الله تَعَالٰى عَنْهُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْآنَ تَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى رَاْسِهِ فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا هٰكَذَا. 3:34

۞۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ لوگ سو گئے پھر وہ بیدار ہو گئے۔ پھر وہ سو گئے پھر بیدار ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

1097- إسناده صحيح، وأبو موسى: هو محمد بن المثنى، وابن عمرو الأوزاعى هو عبد الرحمٰن، وهو عند ابن خزيمة 1956 بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى السنن الكبرى، كما فى تحفة الأشراف 8/234، والحاكم 1/426 من طريق أبى موسى محمد بن المثنى، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه البغوى فى شرح السنة 160 من طريق عبد الصمد، به. وأخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/96 من طريق عبد الوارث، به.

عرض کی: نماز، نماز تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) گویا کہ یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اسے اسی طرح ادا کریں (یعنی عشاء کی نماز کو اسی وقت میں ادا کریں)۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ كان فی أول الإسلام

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ روایت ابتداءِ اسلام کے بارے میں ہے

1099 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عبد الرزاق، حدثنا بن جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، حَدَّثَنَا ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شُغِلَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَنْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ، حَتّٰى رَقَدْنَا فِى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ يَنْتَظِرُ اَحَدٌ مِنْ

1098- إسناده صحيح على شرطهما، عمرو بن على هو الفلاس، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد، وعطاء: هو ابن أبى رباح. وسيعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم 1532 فى باب مواقيت الصلاة. وأخرجه عبد الرزاق 2112 عن ابن جريج، بهذا الإسناد، ومن طريق عبد الرزاق- أخرجه البخارى 571 فى المواقيت: باب النوم قبل العشاء لمن غلب، ومسلم 642 فى المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، والطبرانى فى الكبير 11424، والبيهقى 1/449. وأخرجه الحميدى 492، والبخارى 7239 فى التمنى: باب ما يجوز من اللو، والنسائى 1/266 فى المواقيت: باب ما يستحب من تأخير العشاء، من طريق سفيان، عن ابن جريج، به وصححه ابن خزيمة 342. وأخرجه النسائى 1/265 من طريق حجاج، عن ابن جريج، به. وأخرجه الطبرانى 11358 من طريق عبيد الله بن عمر القواريرى، عن عون ابن معمر، عن إبراهيم الصائغ، عن عماء، عن ابن عباس. وسيورده المؤلف بعده من طريق ابن جريج، عن نافع، عن ابن عمر. وسيورده برقم 1533 فى باب الصلاة، من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو ابن دينار، عن عطاء، عن ابن عباس. ويخرج فى موضعه.

1099- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم 348. وأخرجه مسلم 639 221 فى المساجد ومواضع الصلاة: باب وقت العشاء وتأخيرها، عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. وهو فى مصنف عبد الرزاق برقم 2115، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/88، والبخارى 570 فى المواقيت: باب النوم قبل العشاء لمن غلب. وصححه ابن خزيمة أيضاً 347 من طريق محمد بن بكر البرسانى، عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 2/126 عن سريج، عن فليح، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق 2116. ومن طريقه أخرجه ابن خزيمة فى صحيحه 342، والبزار 376، عن معمر، عن الزهرى، عن سالم، عن ابن عمر. وسيورده المؤلف برقم 1537 فى باب الصلاة، من طريق الحكم بن عتيبة، عن نافع، عن ابن عمر. ويخرج من طريقه هناك. وفى الباب عن ابن مسعود عند عبد الله بن الإمام أحمد فى زوائد المسند 1/396، وأبى يعلى 250/2، والطيالسى 333، وأحمد 1/423، والنسائى 2/18، والطبرانى فى الكبير 10283، والبزار 375.

اَهْلِ الْاَرْضِ الصَّلَاةَ غيركم . 3:34

⚘⚘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مصروف رہے' یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں ہی سو گئے پھر ہم بیدار ہو گئے پھر ہم سو گئے پھر بیدار ہو گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت روئے زمین میں تمہارے علاوہ کوئی شخص (اس) نماز کا انتظار نہیں کر رہا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرُّقَادَ الَّذِىْ هُوَ النُّعَاسُ لَا يُوجِبُ عَلٰى مَنْ وُجِدَ فِيْهِ وُضُوْءًا وَّاَنَّ النَّوْمَ الَّذِىْ هُوَ زَوَالُ العقل بوجب عَلٰى مَنْ وُجِدَ فِيْهِ وُضُوْءًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے'' رقاد'' یعنی اُونگھ اس شخص پر وضو کو لازم نہیں

کرتی ہے' جس میں یہ پائی جائے اور نیند سے مراد وہ چیز ہے' جو عقل کو زائل کر دے اور جس شخص میں یہ پائی جائے گی یہ اس پر وضو کو لازم کر دے گی

1100 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي: مَا حَاجَتُكَ؟ قُلْتُ لَهُ: ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ، قَالَ: فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا يَطْلُبُ، قُلْتُ: حَكَّ فِيْ نَفْسِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بعد الغائط والبول، وكنت امرأ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُكَ اَسْاَلُكَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ -اَوْ مُسَافِرِيْنَ- اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أيام

1100- إسناده حسن، عاصم: هو ابن بهدلة حديثه حسن، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه عبد الرزاق 759، والشافعي 1/33، وابن أبي شيبة 1/177، 178، والحميدي 881، وأحمد 4/239 و 240، والنسائي 1/83 في الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، وابن ماجة 478 في الطهارة وسننها: باب الوضوء من النوم من طريق ابن أبي شيبة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/82، والبيهقي في السنن 1/276، والطبراني 7353، وابن خزيمة في صحيحه 17، والبغوي في شرح السنة 161 من طرق عن سفيان بن عيينة، به.وأخرجه عبد الرزاق 792، والنسائي 1/83، عن سفيان الثوري، عن عاصم، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه الطبراني 7351 .وأخرجه عبد الرزاق 793 عن معمر، عن عاصم، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/239، 240، والدارقطني 1/196، 197، والطبراني 7352، وابن خزيمة في صحيحه 193 .وأخرجه الطيالسي 1166، والترمذي 96 في الطهارة: باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، والنسائي 1/83، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/82، والطبراني في الصغير 1/91، وفي الكبير 7347 و 7348 و 7349 و 7350 و 7354 و 7355 إلى 7388، والبغوي 162، من طريق عن عاصم، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، ونقل عن البخاري أنه أحسن شيء في هذا الباب.وأخرجه الطحاوي 1/82 عن نصر بن مرزوق.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الـرُّقَادُ لَهُ بِدَايَةٌ وَنِهَايَةٌ، فَبِدَايَتُهُ النُّعَاسُ الَّذِىْ هُوَ اَوَائِلُ النَّوْمِ، وَصِفَتُهُ اَنَّ الْـمَرْءَ اِذَا كُلِّمَ فِيْهِ يَسْمَعُ، وَاِنْ اَحْدَثَ، عَلِمَ اِلَّا اَنَّهُ يَتَمَايَلُ تَمَايُلًا. وَنِهَايَتُهُ زَوَالُ الْعَقْلِ، وَصِفَتُهُ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَحْدَثَ فِىْ تِلْكَ الْحَالَةِ لَمْ يَعْلَمْ، وَاِنْ تَكَلَّمَ لَمْ يَفْهَمْ. فَالنُّعَاسُ لَا يُوجِبُ الْوُضُوْءَ عَلٰى اَحَدٍ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ عَلٰى اَىِّ حَالَةٍ كَانَ النَّاعِسُ، وَالنَّوْمُ يُوجِبُ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ وُجِدَ عَلٰى اَىِّ حَالَةٍ كَانَ النَّائِمُ. عَلٰى اَنَّ اسْمَ النَّوْمِ قَدْ يَقَعُ عَلَى النُّعَاسِ، وَالنُّعَاسُ عَلَى النَّوْمِ، وَمَعْنَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا بِقَوْلِهِ: (لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ) (البقرة: 255) وَلَمَّا قَرَنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِىْ خَبَرِ صَفْوَانَ بَيْنَ النَّوْمِ، وَالْغَائِطِ، وَالْبَوْلِ، فِىْ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فُرْقَانٌ، وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَلِيْلُ اَحَدِهِمَا اَوْ كَثِيْرُهُ اَوْجَبَ عَلَيْهِ الطَّهَارَةَ، سَوَاءً كَانَ الْبَائِلُ قَائِمًا، اَوْ قَاعِدًا، أو راكعا، أو ساجداً، كان كانت كُلُّ مَنْ نَامَ بِزَوَالِ الْعَقْلِ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ، سَوَاءً اخْتَلَفَتْ اَحْوَالُهُ، اَوِ اتَّفَقَتْ، لِاَنَّ الْعِلَّةَ فِيْهِ زَوَالُ الْعَقْلِ لَا تَغَيُّرُ الْاَحْوَالِ عَلَيْهِ، كَمَا اَنَّ الْعِلَّةَ فِى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وُجُوْدُهُمَا لَا تَغَيُّرُ اَحْوَالِ الْبَائِلِ وَالْمُتَغَوِّطِ فِيْهِ.

❁❁ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔انہوں نے مجھ سے دریافت کیا تمہیں کیا کام ہے۔ میں نے ان سے گزارش کی علم کا حصول انہوں نے فرمایا: فرشتے طالب علم کی طلب سے راضی ہوکر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ میں نے کہا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں میں آپ کے پاس اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ جب ہم لوگ سفر کی حالت میں ہوں۔(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں' تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' تاہم پاخانہ یا پیشاب یا سونے (کی وجہ سے وضو ختم ہونے کی صورت میں ہم موزے نہ اتاریں)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) رقاد (یعنی سونے) کا ایک آغاز ہے اور ایک اختتام ہے۔اس کا آغاز وہ اُونگھ ہے' جو نیند کے شروع میں ہوتی ہے' اور اس کی حالت یہ ہوتی ہے' اس دوران اگر آدمی کے ساتھ کلام کیا جائے' تو وہ سن لیتا ہے' اور اگر وہ بے وضو ہو جائے' تو اسے یہ پتہ ہوتا ہے البتہ اگر وہ ایک طرف ڈھلک جائے (تو معاملہ مختلف ہے) اور اس کا اختتام عقل (یعنی شعور) کا زائل ہو جانا ہے۔اور اس کی حالت یہ ہوتی ہے' جب آدمی اس حالت کے دوران بے وضو ہو جائے' تو اسے پتہ نہیں چلتا اور اگر اس کے ساتھ کلام کیا جائے' تو اسے سمجھ نہیں آتا تو اُونگھ کسی بھی شخص پر وضو کو لازم نہیں کرتی۔خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔خواہ اونگھنے کی حالت کوئی سی بھی ہو جبکہ نیند وضو کو لازم کر دیتی ہے۔خواہ وہ کسی بھی حالت میں پائی جائے جو سونے والے کی ہوتی ہے۔اس کے ہمراہ بعض اوقات لفظ نوم (یعنی نیند) کا اطلاق نعاس (یعنی اونگھ) پر بھی ہوتا ہے' اور لفظ نعاس کا اطلاق لفظ نوم پر بھی ہوتا ہے۔لیکن ان دونوں کا معنی مختلف ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان فرق کو بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اسے اونگھ نہیں آتی ہے اور نیند بھی نہیں آتی ہے''۔

توجب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفوان کی نقل کردہ روایت میں نیند، پاخانے اور پیشاب کو وضو لازم کرنے والی چیزوں میں شامل کرلیا تو جس طرح پیشاب اور پاخانے میں کوئی فرق نہیں ہے یہ دونوں جس کسی سے بھی صادر ہوں گے خواہ وہ تھوڑے ہوں یا زیادہ تو ایسے شخص پر وضو کرنا لازم ہوجائے گا۔ خواہ پیشاب کرنے والا شخص بیٹھ کر کرے یا کھڑا ہو کر کرے یا رکوع کی حالت میں کرے یا سجدے کی حالت میں کرے تو ہر وہ شخص جس کی عقل زائل ہوجائے اور وہ سو جائے تو اس پر وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔ خواہ اس کی حالتوں میں اختلاف ہو یا حالتوں میں اتفاق ہو کیونکہ اس میں بنیادی علت عقل کا زائل ہوجانا ہے۔ حالت کا تبدیل ہونا بنیادی علت نہیں ہے۔ جیسا کہ پیشاب اور پاخانے میں علت ان دونوں کا پایا جانا ہے۔ پیشاب کرنے والے یا پاخانہ کرنے والے کی حالت کا متغیر ہونا (علت نہیں) ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ

مذی کے خروج پر نماز کے وضو کی طرح وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ،

اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَاِنْ عِنْدِيْ ابْنَتَهُ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ، قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ، فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ، وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. **1:78**

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَاتَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ بِالْجُرُفِ، سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ . وَمَاتَ سليمان بن يسار اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ، وَقَدْ سَمِعَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ المقداد وهو بن دون عشر سنين.

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں کہ جب وہ اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے (تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے) تو ایسے شخص پر کیا بات لازم ہوگی (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

1101- رجاله ثقات إلا أن في السند انقطاعاً سقط منه ابن عباس، لأن سليمان بن يسار لم يسمع من المقداد ولا من علي، وقد أخرجه مسلم 303 19، وابن خزيمة 22، والنسائي 1/214، والبيهقي في معرفة السنن 1/292، من طريق ابن وهب، .وهو في الموطأ 1/40 في الطهارة: باب الوضوء من المذي، ومن طريق مالك عن أبي النضر، عن سليمان، عن المقداد أخرجه الشافعي 1/23، وعبد الرزاق 600، وأحمد 6/5، وأبو داؤد 207 في الطهارة: باب في المذي، والنسائي 1/97 و215 في الطهارة، وابن ماجة 505، وابن الجارود 5، والبيهقي في السنن 1/115، وفي المعرفة 1/291، وابن خزيمة برقم 21 وسيعيده المؤلف برقم 1106. ولابن أبي شيبة 1/90 من طريق هشيم.

صاحب زادی میری اہلیہ ہے۔اس لئے مجھے خود ان سے حیا آتی ہے۔حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب وہ شخص اس طرح کی صورت حال پائے' تو اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود رضی اللہ عنہ کا انتقال **33** ہجری میں ہوا جبکہ سلیمان بن یسار کا انتقال **94** ہجری میں ہوا جس وقت سلیمان بن یسار نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا تھا۔اس وقت ان کی عمر ۱۰ سال سے کم تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ اَرَادَ بِهِ: فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے'' اس سے مراد یہ ہے' وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے

1102 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ، فَاغْسِلْ ذكرك، وإذا رأيت الماء ، فاغتسل . **1:78**

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَ رسول الله، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن هٰذَا الْحُكْمِ فَسَاَلَهُ وَاَخْبَرَهُ، ثُمَّ اَخْبَرَ الْمِقْدَادُ عَلِيًّا بِذٰلِكَ، ثُمَّ سَاَلَ عَلِىٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَمَّا اَخْبَرَهُ بِهِ الْمِقْدَادُ حَتّٰى يَكُونَا سُؤَالَيْنِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى

1102- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه النسائى 1/112 فى الطهارة: باب الغسل من المنى، من طريق أبى الوليد الطيالسى، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داوُد الطيالسى 4/ 1 عن زائدة، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبى شيبة 1/92 عن حسين بن على، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/46 من طريق عبد الله بن رجاء ، كلاهما عن زائدة، به.وأخرجه أحمد 1/145 عن يزيد، عن شريك، وأبو داوُد 206 فى الطهارة: باب فى المذى، عن قتيبة بن سعيد، عن عبيدة بن حميد، كلاهما عن الركين بن الربيع، به.فى شرح معانى الآثار 1/46، والبيهقى فى السنن 1/115، والبغوى فى شرح السنة 159 من طرق عن الأعمش، عن منذر الثورى، عن ابن الحنفية، عن على. وصححه ابن خزيمة برقم 19 .وأخرجه عبد الرزاق 602 و 603 ، وأحمد 1/126، وأبو داوُد 208 و 209 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن على .وأخرجه ابن أبى شيبة 1/90، وأحمد 1/87 و109 و111، 112 و 121، والترمذى 114 فى الطهارة: باب ما جاء فى المنى والمذى، وابن ماجة 504 ، والطحاوى 1/46 من طرق عن يزيد بن أبى زياد، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ على .وأخرجه ابن خزيمة فى صحيحه 23 ، والطحاوى 1/46، من طريق عبيدة بن حميد، عن الأعمش، عن حبيب بن أبى ثابت.

اَنَّهُمَا كَانَا فِيْ مَوْضِعَيْنِ اَنَّ عِنْدَ سُؤَالِ عَلِيٍّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَهُ بِالِاغْتِسَالِ عِنْدَ الْمَنِيِّ، وَلَيْسَ هٰذَا فِيْ خَبَرِ الْمِقْدَادِ. يَدُلُّكُ هٰذَا عَلٰى اَنَّهُمَا غير متضادين.

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو لو اور جب تم پانی (یعنی منی کو دیکھو) تو تم غسل کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اس بات کی ہدایت کی ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا حکم دریافت کریں۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے انہیں بتایا پھر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جس کے بارے میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا' تو یہ دو سوال ہوں گے جو دو مختلف موقعوں پر کئے گئے۔ اور اس بات کی دلیل یہ دونوں سوال مختلف موقعوں پر کئے گئے تھے۔ یہ ہے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ تو آپ نے منی کے نزول کے وقت انہیں غسل کرنے کا حکم دیا تھا اور یہ بات حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے۔ یہ بات آپ کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے گی کہ یہ دو مختلف احادیث ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ غَسْلَ الذَّكَرِ للذى لَا يُجْزِءُ بِهٖ صَلَاتَهٗ دُوْنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِءُ عَنْ نَضْحِ الثَّوْبِ لَهٗ

اس بات کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' مذی کے خروج کی وجہ سے شرم گاہ کو دھونے سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوجاتا جب کہ وضو نہ کیا گیا ہو' نیز وضو کرنا کپڑے پر پانی چھڑکنے کی جگہ کفایت کرجاتا ہے

1103 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ:

1103- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وأخرجه ابن أبى شيبة 1/91، وأبو داوُد 210 فى الطهارة: باب فى المذى، والترمذى 115 فى الطهارة: باب فى المذى يصيب الثوب، وابن ماجة 506 فى الطهارة: باب الوضوء من المذى، والدارمى فى الوضوء 1/184، والطحاوى 1/47 من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح نعرفه إلا من حديث محمد بن إسحاق. وقوله: ترى هو بضم التاء بمعنى تظن، وبفتحها بمعنى تبصر.

(متن حدیث): كُنْتُ اَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً، فَكُنْتُ اُكْثِرُ الْاِغْتِسَالَ مِنْهُ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ . فَقُلْتُ: فَكَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ؟ قَالَ: يَكْفِيكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى اَنَّهُ اَصَابَهُ . 1:78

❁❁ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے مذی کی وجہ سے مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ مجھے اس کی وجہ سے بکثرت غسل کرنا پڑتا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ سے تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے۔ میں نے عرض کی: اگر یہ میرے کپڑے پر لگ جائے' تو پھر کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے' تم چلو میں پانی لو اور اسے اپنے کپڑے پر اس جگہ چھڑک لو جہاں تمہیں نظر آ رہا ہے کہ یہ لگی ہوئی ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمُمْذِيْ وَالاِغْتِسَالِ عَلَى الْمُمْنِي

مذی خارج کرنے والے پر وضو اور منی خارج کرنے والے پر غسل لازم ہونے کا تذکرہ

1104 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْمَاءَ ، فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّاْ، وإذا رأيت المنى فاغتسل . 3:65

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم پانی (مذی) کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لو اور جب تم منی دیکھو تو تم غسل کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا

1104- إسناده صحيح على شرط البخارى، وهو فى صحيحه 269 فى الغسل: باب غسل المذى والوضوء منه، عن أبى الوليد الطيالسى، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 158 ، وأخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/46 من طريق عبد الله بن رجاء ، والطيالسى 1/44، ثلاثتهم عن زائدة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/129، والنسائى 1/96 فى الطهارة: باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذى، وابن خزيمة فى صحيحه 18 ، وابن الجارود 6 ، من طرق عن أبى بكر بن عياش، عن أبى حصين، به. ولفظه: عن علي قال: كنت رجلاً مذاة، فأمرت رجلاً يسأل النبى صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته-، فسأل، فقال: توضأ واغسل ذكرك ، ولم يرد عند من ذكرنا جملة: وإذا رأيت المنى فاغتسل .وانظر تخريج الحديث المتقدم برقم 1102 و 1101 .

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھا) کہ یہ روایت ابوعبدالرحمٰن سلمی کی نقل کردہ اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

1105 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ القاسم، عن بن اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْمَذْىِ، فَقَالَ: يَغْسِلُ مذاكيره ويتوضأ. 3:65

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنی شرمگاہ کو دھولے اور وضو کرلے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَّظَانِّهِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہوا) کہ یہ روایت ان دو روایات کے خلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

1106 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ اَمَرَهٗ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْىُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَاِنَّ عِنْدِىْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِى اَنْ اَسْاَلَهٗ. قَالَ: الْمِقْدَادُ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ، فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ، وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ 3:65

1105– رجاله رجال الشيخين غير إياس بن خليفة، وأخرجه النسائي 1/97 في الطهارة: باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذي، والطحاوي 1/45 من طريقين عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وانظر الحديث السابق. وأخرجه بنحوه الحميدي 39، والنسائي 1/97، والطحاوي /971/ من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن عطاء، عن عائش بن أنس، عن علي.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ يَتَوَهَّمُ بَعْضُ الْمُسْتَمِعِيْنَ لِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ، مِمَّنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَّظَانِّهِ، وَلَا دَارَ فِي الْحَقِيْقَةِ عَلٰى اَطْرَافِهِ، اَنْ بَيْنَهَا تَضَادًّا اَوْ تَهَاتُرًا، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِيْ خَبَرِ اِيَاسِ بْنِ خَلِيفَةَ اَنَّهُ اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ خَبَرِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَمَرَ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ بَيْنَهَا تَهَاتُرٌ، لِاَنَّهُ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُونَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ، ثُمَّ اَمَرَ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَهُ، فَسَاَلَهُ، ثُمَّ سَاَلَ بِنَفْسِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ اَنْ مَّتْنَ كُلِّ خَبَرٍ يُخَالِفُ مَتْنَ الْخَبَرِ الْآخَرِ، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ. وَفِيْ خَبَرِ اِيَاسِ بْنِ خَلِيفَةَ: اَنَّهُ اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّاُ، وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْمَنِيِّ الَّذِيْ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَخَبَرُ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ سُؤَالٌ مُسْتَاْنَفٌ، فَيَسْاَلُ اَنَّهُ لَيْسَ بالسؤالين الأولين اللذين ذَكَرْنَاهُمَا، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ الْمِقْدَادِ: اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَاِنْ عِنْدِيْ ابْنَتَهُ. فَذٰلِكَ مَا وَصَفْنَا، عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ اَسْئِلَةٌ مُتَبَايِنَةٌ، فِيْ مَوَاضِعَ مُخْتَلِفَةٍ، لِعِلَلٍ مَوْجُوْدَةٍ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ اَوْ تهاتر.

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے‘ تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے۔ ایسے شخص پر کیا چیز لازم ہوگی (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی میری اہلیہ ہے۔ اس لئے مجھے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا‘ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اس طرح کی صورت حال کا سامنا کرے تو اسے اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لینا چاہئے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان روایات کو سننے والے بعض ایسے افراد جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا اور حقیقت کو اس کے اپنے دائرے میں نہیں گھمایا۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں‘ ان روایات کے درمیان تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے‘ کیونکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی کی نقل کردہ روایت میں یہ ہے‘ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جبکہ ایاس بن خلیفہ کی نقل کردہ روایت میں ہے‘ انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

1106– رجاله ثقات إلا أنه منقطع، وأخرجه أبو داوُد 207 في الطهارة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد . وهو مكرر الحديث 1101 وانظر الحديثين قبله.

سوال کریں جبکہ سلیمان بن یسار کی نقل کردہ روایت میں ہے انہوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں۔ حالانکہ ان روایات کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ اس بات کا احتمال موجود ہے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار کو یہ حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ پھر آپ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں تو انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بذاتِ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا ہو۔

میں نے جو چیز ذکر کی ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے ان میں سے ہر روایت کا متن دوسری روایت کے متن سے مختلف ہے۔ کیونکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میں ایک ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی۔ پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جب پانی کو دیکھو تو غسل کرو''۔

ایاس بن خلیفہ کی روایت میں الفاظ ہیں ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار کو یہ حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرلے۔

اس روایت میں منی کا تذکرہ نہیں ہے' جو ابوعبدالرحمٰن کی نقل کردہ روایت میں ہے' جبکہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود کی نقل کردہ روایت میں مذکور ہے' انہوں نے پہلے سوال کیا تھا' تو یہ پہلے والے دو سوالات نہیں ہیں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں' حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے' تو اس کی منی خارج ہوتی ہے' تو ایسے شخص پر کیا بات لازم ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہے۔ میں (اس لئے براہ راست آپ سے یہ سوال نہیں کرسکتا) تو ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ مختلف سوالات ہیں جو مختلف مواقعوں پر کئے گئے جن کی اپنی مخصوص علتیں ہیں۔ ان کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ وَالاغْتِسَالِ مِنَ الْمَنِيِّ

مذی کے خروج پر وضو اور منی کے خروج پر غسل لازم ہونے کا تذکرہ

1107 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ

1107– إسناده صحيح، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم 20 عن بشر بن معاذ العقدي، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/92، وأحمد 1/109، وأبو داوٗد 206 في الطهارة: باب في المذي، والنسائي 1/111 في الطهارة: باب الغسل من المني، من طريق عبيدة بن حميد، به. وتقدم برقم 1102 من طريق زائدة بن قدامة، عن الركين بن الربيع، به، واستوفى هناك تخريجه من طرقه فانظره.

بْنُ حُمَيْدٍ الْحَذَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَجَعَلْتُ اَغْتَسِلُ فِي الشِّتَاءِ حَتّٰى تَشَقَّقَ ظَهْرِي، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ ذُكِرَ لَهُ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ، فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، وَتَوَضَّأْ وضوءك للصلاة، وإذا نضحت الماء فاغتسل. 4:49

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا، جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی، میں اس کی وجہ سے سردی کے موسم میں غسل کرتا تھا، تو اس کی وجہ سے میری پشت کو تکلیف کا شکار ہونا پڑتا تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، یا آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کرو اور جب تم پانی چھڑکو (یعنی منی خارج ہو) تو تم غسل کر لو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيهِ كَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ مِنْ لَمْسِ الْمَرْءِ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل موجود ہے، آدمی اپنی محرم خواتین کو چھو لے، تو اس سے وضو واجب نہیں ہوتا

1108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، في الإناء الواحد. 5:18

1108- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم 319 41 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، والنسائي 1/127 في الطهارة: باب ذكر القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للغسل، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 319 41، وأبو عوانة 1/295، والبيهقي في السنن 1/193؛ من طرق عن الليث، به. وأخرجه الشافعي 1/20، وعبد الرزاق 1027، والحميدي 159، والطيالسي 1/42، وابن أبي شيبة 1/35، وأحمد 6/37 و 127 و 199، والبخاري 250 في الغسل: باب غسل الرجل مع امرأته، ومسلم 319 41 في الحيض، وأبو داؤد 238 في الطهارة: باب في مقدار الماء الذي يجزء في الغسل، والنسائي 128 في الطهارة: باب ذكر الدلالة على أنه لا وقت في ذلك، وابن ماجة 376 في الطهارة: باب الرجل والمرأة يغتسلان من إناء واحد، والدارمي 1/191 و 192، وابن الجارود 57، والبيهقي في السنن 1/187؛ من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/230، والبخاري 263، والبيهقي 1/187، 188، من طريقين عن عروة، به. وأخرجه عبد الرزاق 1031، وابن أبي شيبة 1/35، وأحمد 6/191 و 192 و 201، والبخاري 299، وأبو داؤد 77، والنسائي 1/129، 1/، والبيهقي 1/189، من طريق سفيان، عن منصور، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة. وأخرجه الدارقطني 1/52 من طرق عن حارثة، عن عمرة، عن عائشة. وأخرجه الدارقطني 1/52 أيضاً من طريق أبي الزبير، عن عُبيد بن عمير، عَنْ عَائِشَةَ وأخرجه من طرق أخرى عن عائشة: ابن أبي شيبة 1/35، وأحمد 6/30 و 43 و 64 و 103 و 129 و 157 و 171، ومسلم 321 43 و 44.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کرلیا کرتی تھیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُلَامَسَةَ مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ لَا تُوجِبُ الْوُضُوْءَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، محرم خواتین کو چھو لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا

1109 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّي، وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ ابْنَتِهِ، فَكَانَ اِذَا قَامَ، حَمَلَهَا، وَاِذَا سَجَدَ وضعها. 5:10

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ لیتے تھے حالانکہ آپ نے سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا ہوتا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے، تو انہیں اٹھا لیتے تھے۔ جب سجدے میں جاتے تھے، تو انہیں ایک طرف (یعنی کھڑا کر دیتے تھے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى نَفْيِ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ اِذَا كَانَتْ مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، خاتون کو چھونے سے وضو لازم نہیں ہوتا جبکہ وہ خاتون محرم ہو

1110 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا نَحْنُ عَلٰى بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جُلُوسٌ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَحْمِلُ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ، وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ صَبِيَّةٌ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ

1109- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم 543 41 في المساجد، وأبو داوٗد 917 في الصلاة: باب العمل في الصلاة، كلاهما عن القعنبي، عن مالك، به، وهو في الموطأ 1/170 في قصر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/295، 296 و 353، والبخاري 516 في الصلاة: باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، والنسائي 3/10 في السهو: باب حمل الصبايا في الصلاة، والدارمي 1/316 في الصلاة: باب العمل في الصلاة . وأخرجه أحمد 5/296 و 297 و304 و 310 و 311، والطيالسي 1/109، والشافعي 1/96، والحميدي 422 ، ومسلم 543 42 ، والنسائي 3/10، والطبراني في الكبير /22 1066 و 1067 و 1068 و 1069 و 1070 و 1071 من طرق عن عامر بن عبد الله بن الزبير، به.

عَلٰى عَاتِقِهِ، يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ، وَيُعِيدُهَا عَلٰى عَاتِقِهِ إِذَا قَامَ، حَتّٰى قضى صلاته يفعل ذلك بها.

عمرو بن سلیم زرقی بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوقتادہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ امامہ بنت ابوالعاص کو اٹھایا ہوا تھا اس بچی کی والدہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی تھیں وہ ابھی کم سن بچی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' تو بچی آپ کے کندھے پر تھی۔ جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے اس کو زمین پر ایک طرف (کھڑا) کردیا۔ جب آپ کھڑے ہوئے' تو آپ نے دوبارہ اسے کندھے پر بٹھالیا' یہاں تک کہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُلَامَسَةَ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ لَا يُوجِبُ الْوُضُوْءَ عَلَيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' عورت اگر مرد کو چھولے' تو اس سے عورت پر وضو واجب نہیں ہوتا

1111 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أبو الطاهر، قال: حدثنا بن وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُوْلُ:

1110- نسبة إلى بنى زريق بطن من الأنصار، وقد تحرف فى الأصل إلى الرومى . 2 فى الأصل: جلوساً . 3 إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 5996 فى الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، عن أبى الوليد الطيالسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/303 و 304، فى مسلم 543 فى المساجد: باب جواز حمل الصبيان فى الصلاة، وأبو داوُد 918 و 920 فى الصلاة: باب العمل فى الصلاة، والنسائى 2/45 فى المساجد: باب إدخال الصبيان المساجد، والدارمى 1/316، وابن الجارود 214 ، والطبرانى 22/ 1071 و 1072 و 1073 و 1074 و 1075 و 1076 ، والبيهقى فى السنن 1/127؛ من طرق عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 543 43 فى المساجد، وأبو داوُد 919 فى الصلاة، والطبرانى 22/ 1077 و 1078 و 1079 ، من طرق عن عمرو بن سليم الزُّرَقى، به . وفى إحدى الروايات أن ذلك كان فى صلاة الصبح . وانظر ما قبله.

1111- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الطاهر هو أحمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بن السرح المصرى، ثقة من رجال مسلم، وأخرجه أبو عوانة 1/284 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/192 عن أفلح بن حميد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 261 فى الغسل: باب هل يدخل الجنب يده فى الإناء قبل أن يغسلها، ومسلم 321 45 فى الحيض: باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة، والبيهقى فى السنن 11/186، 187، من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبى، وأبو عوانة 1/284 من طريق ابن أبى فديك، كلاهما عن أفلح، به . وأخرجه النسائى 1/201 باب الدليل، على أن لا توقيت فى الماء الذى يغتسل فيه، والبيهقى فى السنن 1/194 من طريق الزهرى، عن القاسم، به. وسيورده المؤلف برقم 1262 و 1264 من طريق عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، به . ويرد تخريجه من طريقه هناك . وتقدم برقم 1108 من طريق الزهرى، عن عروة، عن عائشة، وأوردت فى تخريجه طرقه، فانظره.

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنْ كُنْتُ لَاَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ واحد، تختلف أيدينا فيه وتلتقي. 4:1

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ ہمارے ہاتھ اس برتن میں الگ ہوتے تھے اور اس میں ملتے تھے۔

1112 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ، فَقَالَ: مَرْوَانُ. اَخْبَرَتْنِىْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: إذا مس أحدكم ذكره، فليتوضأ. 1:23

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: عَائِذٌ بِاللّٰهِ اَنْ نَحْتَجَّ بِخَبَرٍ رَوَاهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَذَوُوْهُ فِىْ شَىْءٍ مِنْ كُتُبِنَا، لَاَنَّا لَا نَسْتَحِلُّ الْاِحْتِجَاجَ بِغَيْرِ الصَّحِيحِ مِنْ سَائِرِ الْاَخْبَارِ، وَاِنْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَذْهَبَنَا، وَلَا نَعْتَمِدُ مِنَ الْمَذَاهِبِ اِلَّا عَلَى الْمُنْتَزَعِ مِنَ الْآثَارِ، وَاِنْ خَالَفَ ذٰلِكَ قَوْلَ اَئِمَّتِنَا.

وَاَمَّا خَبَرُ بُسْرَةَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ، فَاِنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَهٗ مِنْ مَّرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بُسْرَةَ، فَلَمْ يُقْنِعْهُ ذٰلِكَ حَتّٰى بَعَثَ مَرْوَانُ شُرْطِيًّا لَهٗ اِلٰى بُسْرَةَ فَسَاَلَهَا، ثُمَّ اَتَاهُمْ، فَاَخْبَرَهُمْ بِمِثْلِ مَا قَالَتْ بُسْرَةُ، فَسَمِعَهٗ عُرْوَةُ ثَانِيًا عَنِ الشُّرْطِيِّ، عَنْ بُسْرَةَ، ثُمَّ لَمْ يُقْنِعْهُ ذٰلِكَ حَتّٰى ذَهَبَ اِلٰى بُسْرَةَ فَسَمِعَ مِنْهَا، فَالْخَبَرُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ بُسْرَةَ، مُتَّصِلٌ لَيْسَ بِمُنْقَطِعٍ، وَصَارَ مَرْوَانُ وَالشُّرْطِيُّ كَاَنَّهُمَا عاريتان يسقطان من الإسناد.

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں مروان بن حکم کے پاس گیا ہم نے وہاں اس بات کا ذکر شروع کیا کون سی صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے؟ تو مروان نے بتایا سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے

1112– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وقد صححه غير واحد من الأئمة، وهو في الموطأ 1/42 في الطهارة: باب الوضوء من مسّ الفرج. ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في المسند 1/34، وأبو داوُد 181 في الطهارة: باب الوضوء من مَسّ الذكر، والنسائي 1/100 في الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر، والحازمي في الاعتبار ص 41، والبيهقي في السنن 1/128، والمعرفة 1/327، والطبراني في الكبير 496، والبغوي في شرح السنة 165. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/163، والحميدي 352، والطيالسي 1657، وأحمد 6/406 و 407، والنسائي 1/100 و 216 في الطهارة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/185، والدارمي 1/185، وابن الجارود 16، والطبراني 24/ 487 و 488 و 489 و 490 و 491 و 492 و 493 و 494 و 495 و 497 و 498 و 499 و 500 و 501 و 502 و 503 و 504 من طرق عن عبد الله بن أبي بكر به. وأخرجه عبد الرزاق 412 من طريق ابن شهاب عن عبد الله، عن بسرة، عن زيد بن خالد الجهني ...، وصححه الحاكم 1/136، وانظر الحديث 1115 و 1116 و 1117 و 1118

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو چھولے تو اسے وضو کرنا چاہئے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' ہم اپنی کتابوں میں کوئی ایسی روایت نقل کریں جسے مروان بن حکم یا اس جیسے افراد نے نقل کیا ہو۔ وجہ یہ ہے' ہم اس چیز کو جائز نہیں سمجھتے کہ روایات میں سے غیر مستند روایات سے استدلال کیا جائے۔ حتیٰ کہ وہ ہمارے موقف کے موافق ہی کیوں نہ ہو اور مذاہب میں سے ہم صرف ان ہی روایات پر عمل کریں گے جو مستند ہوں۔ اگرچہ وہ ہمارے ائمہ کے قول کے خلاف ہوں۔

جہاں تک سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے پیچھے ہم نے ذکر کیا ہے' تو عروہ بن زبیر نے یہ روایت مروان بن حکم کے حوالے سے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے' لیکن انہوں نے اس پر قناعت نہیں کی' یہاں تک کہ مروان نے اپنے ایک سپاہی کو سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور اس نے ان سے سوال کیا۔ پھر وہ ان لوگوں کے پاس گیا اور انہیں اس چیز کے بارے میں بتایا جو سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے۔ تو عروہ نے دوسری دفعہ یہ روایت سپاہی کے حوالے سے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے سن لی لیکن پھر انہوں نے اس پر بھی قناعت نہیں کی' یہاں تک کہ وہ خود سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اس حدیث کو سنا تو یہ روایت عروہ کے حوالے سے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ یہ متصل ہے یہ منقطع نہیں ہے۔ مروان اور اس کا سپاہی دو عاریت کے طور پر راوی ہوں گے جنہیں ان کی سند سے ساقط کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ عُرْوَةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ بُسْرَةَ نَفْسِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عروہ نے یہ روایت خود بسرہ بنت صفوان سے سنی ہے

1113 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بن مسرح الحرانی أبو بدر بسر غامرطا مِنْ دِيَارِ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1113-أخرجه الدارقطني /2261/، والبيهقي في السنن 1/129 و 130، وفي المعرفة 1/359، والحاكم في المستدرك 1/137، من طرق عن الحكم بن موسى، عن شعيب بن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 83 في الطهارة: باب الوضوء من مسّ الذكر، والنسائي 1/216 في الغسل والتيمم: باب الوضوء من مس الذكر، وابنُ الجارود برقم 17، والحاكم 1/137، والبيهقي في السنن 1/129 و 130، من طرق عن هشام بن عروة، به. وانظر الطرق الأخرى للحديث بالأرقام 1112 و 1114 و 1115 و 1116 و 1117.

قَالَ: إِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ، فَلْيَتَوَضَّأْ قَالَ: فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عُرْوَةُ، فسأل بسرة، فصدقته. 1:23

سیّدہ بصرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو اسے وضو کرنا چاہئے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عروہ نے اس بات کا انکار کیا ہے پھر انہوں نے سیّدہ بسرہ سے دریافت کیا تو اس خاتون نے اس بیان کی تصدیق کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ بُسْرَةَ كَمَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے عروہ بن زبیر نے یہ روایت سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے سنی ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم یہ بات ذکر کر چکے ہیں

1114 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بن اَبِىْ فُدَيْكٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ
(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ قال عروة: فسألت بسرة، فصدقته. 1:23

سیّدہ بصرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص اپنی شرم گاہ کو چھولے تو اسے وضو کرنا چاہئے۔

عروہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس بات کی تصدیق کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الْفَرْجِ اِنَّمَا هُوَ الْوُضُوْءُ الَّذِىْ لَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ اِلَّا بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' شرم گاہ کو چھونے پر وضو کرنے کا حکم ہونا اس سے مراد وہ وضو ہے' نماز صرف اسی کے ساتھ جائز ہوتی ہے

1115 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1114- إسناده قوى، رجاله رجال الصحيح، ابن أبى فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم بن أبى فديك الدِّيلى مولاهم المدنى، روى له الجماعة، وأخرجه ابن الجارود 18 عن أحمد بن الأزهر، عن ابن أبى فديك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة رقم 33 عن محمد بن العلاء ومحمد بن عبد الله بن المبارك، وابن الجارود 17

(متن حدیث): مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ . 1:23

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: لَوْ كَانَ الْمُرَادُ مِنْهُ غَسْلَ الْيَدَيْنِ كَمَا قَالَ بَعْضُ النَّاسِ، لَمَّا قَالَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ اِذِ الْاِعَادَةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لِلْوُضُوْءِ الَّذِىْ هُوَ للصلاة.

بسرہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جوشخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے چاہئے کہ وہ دوبارہ وضو کرے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر اس سے مراد دونوں ہاتھ دھونا ہوتا جس طرح بعض لوگوں نے یہ بات کہی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے: ''دوبارہ وضو کرلے'' کیونکہ دوبارہ صرف وہی وضو ہوسکتا ہے' جو نماز کے لئے کیا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْوُضُوْءَ مِنْ مَّسِّ الْفَرْجِ اِنَّمَا هُوَ وُضُوْءُ الصَّلَاةِ وَاِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ تُسَمِّي غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءًا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے

شرم گاہ کو چھونے سے وضو لازم ہونے سے مراد وہ وضو ہے' جو نماز کے لئے کیا جاتا ہے' کیونکہ عرب بعض اوقات دونوں ہاتھ دھونے کو بھی وضو کا نام دے دیتے ہیں

1116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو نُعَيْمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِىءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَّرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): من مس ذكره، فليتوضأ وضوءه للصلاة . 1:23

سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے:

''جوشخص اپنی شرم گاہ کو چھولے اسے چاہئے کہ نماز کے وضو والا وضو کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِيمَا ذَكَرْنَا سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو ذکر کیا ہے اس بارے میں مردوں اور خواتین کا حکم برابر ہے

1117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ الْيَحْصَبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ

1116- إسناده قوي، وأخرجه ابن ماجة في الطهارة 479 باب الوضوء من مس الذكر، من طريق عبد الله بن إدريس، عن هشام، به. وانظر الطرق الأخرى للحديث في الروايات الأربعة قبله.

عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ. وَالْمَرْاَةُ مثل ذلك . 1:23

❀❀ سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو چھولے تو اسے وضو کرنا چاہئے اور عورت بھی اسی طرح کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا مُجْمَلَةً بِاَنَّ الْوُضُوْءَ اِنَّمَا يَجِبُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِالْاِفْضَاءِ دُونَ سَائِرِ الْمَسِّ اَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا حَائِلٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں وہ مجمل ہیں

کیونکہ شرم گاہ کو چھونے سے وضو اس وقت واجب ہوتا ہے جب اس کی طرف ہاتھ بڑھایا گیا ہو ہر قسم کے چھونے کا یہ حکم نہیں ہے یا ہاتھ اور شرم گاہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو (وضو کرنا لازم نہیں ہوتا)

1118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِالْفُسْطَاطِ، وَعِمْرَانُ بْنُ فَضَالَةَ الشَّعِيرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَنَافِعِ بْنِ اَبِي نعيم القارىء ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهِ اِلٰى فَرْجِهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا ستر ولا حجاب، فليتوضأ . 1:23

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: احْتِجَاجُنَا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بِنَافِعِ بْنِ اَبِي نُعَيْمٍ دُونَ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِيِّ لِاَنَّ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ تَبَرَّاْنَا من عهدته في كتاب الضعفاء

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کی طرف بڑھائے اور ان دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا رکاوٹ نہ ہو تو اس شخص کو وضو کرنا چاہئے''۔

1117- رجاله ثقات. وأخرجه البيهقي في السنن 1/132 من طريق هشام بن عمار، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . ونقل بعده عن أبي أحمد بن عدي قوله في الكامل 4/1602: وهذا الحديث بهذه الزيادة في متنه: والمرأة مثل ذلك لا يرويه عن الزهري غير ابن نمر هذا.

1118- وأخرجه الشافعي في الأم 1/19، وأحمد 2/333، والدارقطني 7/141، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/74، والبيهقي في السنن 2/131، 132، وفي معرفة السنن 1/330، والحازمي في الاعتبار ص 41، والبغوي في شرح السنة 166 ، من طرق عن يزيد بن عبد الملك بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في الصغير 1/42 من طريق يزيد ونافع معاً، بهذا الإسناد.وصححه الحاكم في المستدرك 1/138 من طريق نافع بن أبي نعيم، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں ہمارا استدلال نافع بن ابونعیم کی نقل کردہ روایت سے ہے یزید بن عبدالملک کی نقل کردہ روایت سے نہیں ہے' کیونکہ یزید بن عبدالملک کے مستند ہونے سے ہم بری الذمہ ہیں۔ جیسا کہ یہ بات کتاب الضعفاء میں بیان کی گئی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ بُسْرَةَ اَوْ مُعَارِضٌ لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے خلاف ہے یا معارض ہے

1119 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَا تَقُوْلُ فِيْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَمَا يَتَوَضَّاُ؟ فَقَالَ: هَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ اَوْ بضعة منه . 1:23

❀❀ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک شخص آیا اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (شرمگاہ) اس کے جسم کا گوشت کا ایک لوتھڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک ٹکڑا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْمُتَعَمِّدِ وَالنَّاسِي فِيْ هذا سواء

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس بارے میں جان بوجھ کر یا بھول چوک کر' کرنیوالے شخص کا حکم برابر ہے

1119- إسناده قوى، وأخرجه ابن أبى شيبة 1/165، وأبو داوُد 182 فى الطهارة: باب الرخصة فى ذلك عن مسدد، والترمذى 85 فى الطهارة: باب ما جاء فى ترك الوضوء من مس الذكر، والنسائى 1/101 في الطهارة: باب ترك الوضوء من ذلك، كلاهما عن هناد بن السرى، والدارقطنى 1/149 من طريق أبى روح، وابن الجارود 21 من طريق محمد بن قيس، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/75 و 76 من طريق يوسف بن عدى، وحجاج، والبيهقى فى السنن 1/134 من طريق محمد بن أبى بكر، كلهم عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسى 1/57، ومن طريقه الحازمى فى الاعتبار ص 40، والبيهقى فى معرفة السنن 1/355، وأخرجه أحمد 4/22 من طريق حماد بن خالد، والطحاوى 1/75 و 76 من طريق حجاج وغيره، كلهم عن أيوب بن عتبة، عن قيس بن طلق، به .وأخرجه عبد الرزاق 426، وأحمد 4/23، وابن ماجة 483 فى الطهارة: باب الرخصة فى ذلك، والدارقطنى 1/148 و 149، والحازمى ص 41، وابن الجارود 20، والطبرانى 8233 و 8234، وصححه عمرو بن على الفلاس، وابن المدينى، والطحاوى والطبرانى وابن حزم وغيرهم، من طرق عن محمد بن جابر، عن قيس، به. وانظر ابن خزيمة برقم 34 .

1120 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابن قتيبة بعسقلان، حدثنا ابن اَبِي السَّرِيّ، اَخْبَرَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ أحدنا يكون في الصلاة، فيحتك فيصيب يَدُهُ ذَكَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِنْكَ أو مضغة منك. 1:23

❀❀ قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔ اسے خارش ہوتی ہے' اور اس کا ہاتھ اس کی شرمگاہ تک پہنچ جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (شرمگاہ) تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا' راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: تمہارے جسم کے گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا مَا رَوَاهُ ثِقَةٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ خَلَا مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو قیس بن طلق کے حوالے سے جس کا راوی نے نقل کیا ہے وہ ملازم بن عمرو کے علاوہ کوئی اور ہے

1121 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا بأس به إنه لبعض جسدك. 1:23

❀❀ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو نماز میں اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي وَفَدَ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس وقت کا تذکرہ جس میں حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ وفد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے

1121- إسناده قوي. وانظر 1119.

1122 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): بَنَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَقُوْلُ: قَدِّمُوا الْيَمَامِيَّ مِنَ الطِّينِ، فَاِنَّهُ مِنْ اَحْسَنِكُمْ لَهُ مَسًّا. 1:23

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: خَبَرُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ خَبَرٌ مَنْسُوخٌ، لِاَنَّ طَلْقَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ قُدُومُهُ عَلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوَّلَ سَنَةٍ مِنْ سِنِيِّ الْهِجْرَةِ، حَيْثُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْنُونَ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالْمَدِينَةِ. وَقَدْ رَوَى اَبُو هُرَيْرَةَ اِيجَابَ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ، عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ خَبَرَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ بَعْدَ خَبَرِ طَلْقِ بن علی بسبع سنين.

قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد نبوی کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔

''مٹی میں سے یمامی کو آگے کرو' کیونکہ مس کرنے کے اعتبار سے یہ سب سے زیادہ عمدہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت طلق بن علی کی نقل کردہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے یہ منسوخ حدیث ہے۔ حضرت طلق بن علی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کے پہلے سال آئے تھے۔ جب مسلمان مسجد نبوی کی تعمیر مدینہ منورہ میں کر رہے تھے۔ جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونے کی حدیث نقل کی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سن 7 ہجری میں اسلام قبول کیا تھا۔ یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت حضرت طلق بن علی کی نقل کردہ روایت سے سات سال بعد کی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِرُجُوْعِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ اِلٰى بَلَدِهِ بَعْدَ قِدْمَتِهِ تِلْكَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ اس موقع پر آنے کے بعد اپنے علاقے کی طرف واپس چلے گئے تھے

1123 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

1122– إسناده قوى، وأخرجه الطبراني في الكبير 8242 عن معاذ بن المثنى، عن مسدد؛ بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/148، 149، والبيهقي 1/135، من طريق محمد بن جابر، عن قيس بن طلق، به. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/9 وقال: رواه أحمد، والطبراني في الكبير، ورجاله موثقون.

(متن حدیث): خَرَجْنَا سِتَّةً وَفْدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَمْسَةٌ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ ضُبَيْعَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا، وَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ وَتَمَضْمَضَ، وَصَبَّ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوْا بِهٰذَا الْمَاءِ فَاِذَا قَدِمْتُمْ بَلَدَكُمْ، فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ، ثُمَّ انْضَحُوا مَكَانَهَا مِنْ هٰذَا الْمَاءِ، وَاتَّخِذُوْا مَكَانَهَا مَسْجِدًا . فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الْبَلَدُ بَعِيْدٌ، وَالْمَاءُ يَنْشَفُ، قَالَ: فَاَمِدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيبًا . فَخَرَجْنَا فَتَشَاحَحْنَا عَلٰى حَمْلِ الْاِدَاوَةِ اَيُّنَا يَحْمِلُهَا، فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَوْبًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا يَوْمًا وَّلَيْلَةً، فَخَرَجْنَا بِهَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَعَمِلْنَا الَّذِيْ اَمَرَنَا، وَرَاهِبُ ذلك القوم رَجل من طيء ، فَنَادَيْنَا بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ الرَّاهِبُ: دَعْوَةُ حَقٍّ، ثُمَّ هَرَبَ فَلَمْ يُرَ بَعْد. 1:23

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رضی اللّٰه تعالٰی عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ طَلْقَ بْنَ عَلِيٍّ رَجَعَ اِلٰى بَلَدِهِ بَعْدَ الْقِدْمَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا وَقْتَهَا، ثُمَّ لَا يُعْلَمُ لَهُ رُجُوعٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَمَنِ ادَّعٰى رُجُوعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَعَلَيْهِ اَنْ يَاْتِيَ بِسُنَّةٍ مُصَرَّحَةٍ، وَلَا سَبِيلَ لَهُ اِلٰى ذٰلِكَ.

۞۞ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ہم چھ افراد وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پانچ افراد کا تعلق بنوحنیفہ سے تھا اور ایک شخص کا تعلق بنوضبیعہ بن ربیعہ سے تھا۔ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہم نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ہم نے آپ کو بتایا کہ ہمارے علاقے میں ایک گرجا گھر ہے ہم نے آپ سے یہ درخواست کی آپ اپنے وضو کا بچا ہوا پانی ہمیں عنایت کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا۔آپ نے اس کے ذریعے وضو کیا کلی کی پھر آپ نے ہمارے لئے ایک برتن میں پانی انڈیل دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس پانی کو لے جاؤ تم اپنے علاقے میں جاؤ تو گرجا گھر کو توڑ دینا اور اس جگہ پر اس پانی کو چھڑک دینا اور اس جگہ پر مسجد بنا دینا۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا علاقہ بہت دور ہے۔پانی خشک ہو جائے گا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس میں پانی ملاتے رہنا۔اس کے نتیجے میں اس کی پاکیزگی میں اضافہ ہی ہوگا۔راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا۔پانی کے اس برتن کو کون اٹھائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک دن اور ایک رات کی باری مقرر کر دی۔ہم لوگ اسے لے کر روانہ ہوئے' یہاں تک کہ اپنے علاقہ میں آئے۔ہم نے وہی کام کیا جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی۔اس قوم کا راہب طے قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جب ہم نے نماز کے لئے اذان دی تو راہب نے کہا: یہ حق کی دعوت ہے' پھر وہ بھاگ گیا۔اس کے بعد وہ نظر نہیں آیا۔

1123- إسناده صحيح، وتقدم مختصراً برقم 1119 وأخرجه الطبراني 8241 من طريق مسدد به، وأخرجه النسائي 2/38-39 من طريق هناد بن السرى عن ملازم بن عمرو، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے بعد اپنے علاقے واپس چلے گئے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد ان کے دوبارہ مدینہ منورہ میں آنے کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا۔ جو شخص ان کے دوبارہ مدینہ منورہ میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے اس پر یہ بات لازم ہے وہ کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس میں اس بات کی صراحت موجود ہو اور یہ حدیث اسے مل نہیں سکتی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ لَحْمِ الْجَزُوْرِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ نَفٰى عَنْهُ ذٰلِكَ

جو شخص اونٹ کا گوشت کھالیتا ہے اسے وضو کا حکم ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اس کی نفی کی ہے

1124 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّاْ قَالَ: اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ، قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: اُصَلِّي فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: لَا . 3:65

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کرلیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو وضو کرلو اور اگر تم چاہو تو وضو نہ کرو۔ اس شخص نے عرض کی: کیا ہم اونٹوں کا گوشت کھا کر وضو کرلیا کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔

1125 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن نَتَوَضَّاَ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ، وَلَا نَتَوَضَّاَ مِنْ لحوم الغنم . 1:100

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں ہدایت کی تھی۔ اونٹوں کا گوشت کھا کر وضو کیا کریں اور ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کریں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَعْلُولٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ''معلول'' ہے

1126 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ثَوْرِ بْنَ عِكْرِمَةَ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَبَاتِ الْغَنَمِ، فَرَخَّصَ فِيْهَا، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَبَاتِ الْاِبِلِ فَنَهَى عَنْهَا، وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تتوضأ . **1:100**

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُو ثَوْرِ بْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: اسْمُهُ جَعْفَرٌ، وَكُنْيَةُ اَبِيْهِ: اَبُو ثَوْرٍ، فَجَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ هُوَ: اَبُو ثور بن عكرمة بن جابر بن سمرة، روى، عنه عثمان بن عَبْدِ

1125- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح خلا بشر بن معاذ العقدي وهو صدوق، أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 31 .وسيعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم 1154 و 1156 .وأخرجه أحمد 5/98 عن محمد بن سليمان لوين، و 106 عن عفان، ومسلم 360 في الحيض: باب الوضوء من لحوم الإبل، والبيهقي في السنن 1/158 من طريق فضيل بن حسين الجحدري أبي كامل، وابن حزم في المحلى 1/242، من طريق مسلم، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/70 من طريق حجاج، والطبراني 1866 من طريق مسدد ويحيى الحماني ومحمد بن عيسى الطباع، كلهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني 1867 من طريق عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، به .وسيورده المؤلف برقم 1125 و 1127 من طريق أشعث بن أبي الشعثاء، عن جعفر بن أبي ثور، به . وبرقم 1126 من طريق سماك، عن جعفر، به. ويُخَرَّج كل طريق في موضعه 2. إسناده صحيح كسابقه، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/46- .47'وأخرجه أحمد 5/102 من طريق إسحاق بن منصور السلولي، والطبراني 1865 من طريق محمد بن كثير، كلهم عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/105 عن هاشم، ومسلم 360 عن القاسم بن زكريا، عن عبيد الله بن موسى، والطبراني 1864 من طريق الحسن بن موسى الأشيب، كلهم عن شيبان، عن أشعث، به.وسيورده المؤلف برقم 1127 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد.وبرقم 1157 من طريق بندار، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن زائدة وإسرائيل، بهذا الإسناد. ويخرج هناك.

1126- إسناده حسن، وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على المسند 5/100 عن أبي بكر بن خلاد، عن النضر بن شميل، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي 1/57، وأحمد 5/93 عن محمد بن جعفر، والطبراني 1863 من طريق روح بن عبادة، ثلاثتهم عن شعبة، به .وأخرجه أحمد 5/86 و 88 و 100، 101، وابن الجارود 25 ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/70، من طريق سفيان، وأخرجه أحمد 5/100 و 108، ومسلم 360 ، والطحاوي 1/70، والطبراني 1859 من طريق زائدة بن قدامة.وأخرجه أحمد 5/92 و 102، والطحاوي 1/70، والطبراني 1860 من طريق حماد بن سلمة، والطبراني 1861 من طريق زكريا بن أبي زائدة، و 1862 من طريق حسن بن صالح، عن سماك بن حرب، به.

اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَاَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ، وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ. فَمَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ تَوَهَّمَ اَنَّهُمَا رَجُلَانِ مَجْهُولَانِ، فَتَفَهَّمُوا رحمكم الله كيلا تغالطوا فيه.

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ سے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے اس بات کی اجازت دی اور آپ سے اونٹوں کے باڑے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے اس سے منع کر دیا۔ آپ سے بکری کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو' تو وضو کر لو اگر تم چاہو' تو وضو نہ کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:) ابوثور بن عکرمہ بن جابر بن سمرہ' ان کا نام جعفر ہے۔ ان کے والد کی کنیت ابوثور ہے۔ جعفر بن ابوثور جو ہیں' وہ ابوثور بن عکرمہ بن جابر بن سمرہ ہیں۔ ان کے حوالے سے عثمان بن عبداللہ بن موہب، اشعث بن ابوشعثاء سماک بن حرب نے احادیث نقل کی ہیں جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار رہوا کہ یہ دو مجہول آدمی ہیں۔ اس لئے آپ اس بات کا فہم حاصل کر لیں اللہ آپ پر رحم کرے تا کہ آپ اس بارے میں کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ لُحُومِ الْجَزُوْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' جو شخص اونٹ کا گوشت کھا لیتا ہے اس پر وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے

1127 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي ثَوْرٍ

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَوَضَّاَ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ، وَلَا نَتَوَضَّاَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، وَاَنْ نُصَلِّيَ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا نُصَلِّيَ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ. 4:1

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی تھی کہ ہم اونٹوں کا گوشت کھا کر وضو کریں اور بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کریں اور ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کریں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ لُحُومِ الْاِبِلِ اِنَّمَا هُوَ الْوُضُوْءُ الْمَفْرُوضُ لِلصَّلَاةِ دُونَ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

1127- إسناده صحيح وتقدم برقم 1125 من طريق ابن أبي شيبة عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کا حکم ہونا

اس سے مراد وہ وضو ہے جو نماز کے لئے فرض ہوتا ہے اس سے مراد دونوں ہاتھ دھونا نہیں ہے

1128 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ: اَنُصَلِّي فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: لَا. قِيلَ اَنُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَا. 1:11

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عنه: في سؤال السائل عن الوضوء مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ، وَعَنِ الصَّلَاةِ فِيْ اَعْطَانِهَا، وَتَفْرِيقِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَ الْجَوَابَيْنِ: اَرَى الْبَيَانَ اَنَّهُ اَرَادَ الْوُضُوْءَ الْمَفْرُوضَ لِلصَّلَاةِ، دُونَ غَسْلِ الْيَدَيْنِ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ غَسْلَ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغَمَرِ لَاسْتَوَى فِيْهِ لُحُومُ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ جَمِيعًا، وَقَدْ كَانَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ، وَبَقِيَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ مُدَّةً، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ، وَبَقِيَ لُحُومُ الْاِبِلِ مُسْتَثْنًى من جملة ما أبيح بعد الخطر الذى تقدم ذكرنا له.

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ عرض کی گئی: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں عرض کی گئی: ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سائل کے سوال میں اونٹوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کا تذکرہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں جوابوں میں فرق کیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی مراد یہ ہے وہ وضو جو فرض نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد دونوں ہاتھ دھونا نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس کی وجہ سے دونوں ہاتھ دھونا مراد ہوتا' تو اس بارے میں اونٹوں کے گوشت اور بکریوں کے گوشت کا حکم برابر ہوتا۔ پہلے یہ حکم تھا کہ آگ پر پکی ہوئی

1128- إسناده صحيح، عبد الله بن عبد الله الرازى: وثقه غير واحد من الأئمة، وقال النسائى: لا بأس به، روى له أصحاب السنن. وباقى رجال الإسناد على شرطهما. وهو فى مصنف عبد الرزاق برقم 1596 ومن طريقه أخرجه أحمد 4/303، وابن حزم فى المحلى 1/242. وأخرجه أحمد 4/288، وابن أبى شيبة 1/46، ومن طريقه ابن ماجة 494 فى الطهارة، وأبو داوُد 184 عن عثمان بن أبى شيبة، والترمذى 81 عن هناد، أربعتهم عن أبى معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن الجارود فى المنتقى 26، وابن خزيمة فى صحيحه 32 عن محمد بن يحيى، عن محاضر الهَمْدانى، عن الأعمش، به. قال ابن خزيمة: ولم نر خلافاً بين علماء أهل الحديث أن هذا الخبر صحيح من جهة النقل، لعدالة ناقليه. وأخرجه الطيالسى 735، ومن طريقه البيهقى فى السنن 1/159 عن شعبة، عن الأعمش، به. ونقل البيهقى تصحيحه عن أحمد وإسحاق بن راهويه.

چیز کھانے پر سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ یہ حکم منسوخ ہوگیا' اوراونٹوں کا گوشت کا حکم مستثنیٰ طور پر باقی رہا۔ جس کا استثنیٰ ان چیزوں سے کیا گیا جنہیں بعد میں مباح قرار دیا گیا تھا' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ إِذَا أُكِلَتْ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو واجب نہیں ہوتا

1129 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الْخَلْقَانِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ عَلٰى قِدْرٍ، فَانْتَشَلَ مِنْهَا عظما، فأكله ثم صلى ولم يتوضأ.4:1

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قول بن عَبَّاسٍ، فَاَكَلَهُ اَرَادَ بِهِ: اللَّحْمَ الَّذِيْ عَلَى العظم لا العظم نفسه.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہنڈیا کے پاس سے گزرے

1129- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير داوُد بن أبى هند، فمن رجال مسلم، وعكرمة من رجال البخارى. وأخرجه أحمد 1/254، والبخارى 5405 فى الأطعمة: باب النهش وانتشال اللحم .وأخرجه أحمد 1/273 عن حسين، عن جرير. وأخرجه الطبرانى 11508 من طريق خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبى هلال، عن العلاء بن عبد العزيز، عن عكرمة، به .وسيورده المؤلف برقم 1162 من طريق سماك بن حرب، عن عكرمة، به، ويخرج هناك .وأخرجه أحمد 1/244 عن يونس، والبخارى 5404 عن عبد الله بن عبد الوهاب، كلاهما عن حماد بن زيد، عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/353 عن يزيد، و 1/363 عن محمد بن سلمة، كلاهما عن هشام بن حسان، عن ابن سيرين، عن ابن عباس .وأخرجه ابن أبى شيبة 1، 47، وأحمد 1/241 عن هشيم، عن جابر الجعفى، عن أبى جعفر محمد بن على، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/227، وابن الجارود 22 ، وابن خزيمة 39 و 40 ، من طريق محمد بن على بن عبد الله بن عباس، وأحمد 1/258، والطحاوى 1/64، من طريق محمد بن الزبير، كلاهما عن على بن عبد الله بن عباس، عن ابن عباس .وأخرجه الحميدى 898 ، وأحمد 1/227 و 336، وابن الجارود 22 ، وابن خزيمة 39 و 40 ، من طرق عن الزهرى، عن على بن عبد الله بن عباس، عن ابن عباس .وأخرجه عبد الرزاق 642 ، ومن طريقه أحمد 1/366، وخرجه النسائى 1/108 فى الطهارة: باب ترك الوضوء مما غيرت النار، من طريق خالد، كلاهما عن ابن جريج، عن محمد بق يوسف، عن سليمان بن يسار، عن ابن عباس . وأخرجه عبد الرزاق 637 ، وأحمد 1/226 عن يحيى، كلاهما عن ابن جريج، عن عمر بن عطاء بن أبى الخوار، عق ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/279 عن عفان، و 1/361 عن بهز، وأبو داوُد 190 فى الطهارة، والطحاوى 1/64 من طريق أبى عمر الحوضى،

آپ نے اس میں سے ایک ہڈی والا (گوشت) کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ ''اسے کھالیا''۔اس سے مراد ہڈی پر لگا ہوا گوشت ہے۔ہڈی کھانا مراد نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان کہ پھر آپ نے اسے کھالیا۔اس سے مراد وہ گوشت جو ہڈیوں پر لگا ہوا تھا۔ہڈی کو کھانا مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ مِنْ اَكْلِ لُحُومِ الْجَزُورِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنا واجب نہیں ہوتا

1130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرزاق، قال: أخبرنا بن جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَاَكَلَهُ وَدَعَا بِوَضُوْءٍ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَاَكَلَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ ولم يتوضأ، ثُمَّ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَلَمْ يَجِدُوا، فَقَالَ: اَيْنَ شَاتُكُمُ الْوَالِدُ؟ فَاَمَرَنِيْ بِهَا. فَاعْتَقَلْتُهَا فَحَلَبْتُ لَهُ، ثُمَّ صَنَعَ لَنَا طَعَامًا فَاَكَلْنَا، ثُمَّ صَلَّى قَبْلَ أن يتوضأ، ثُمَّ دَخَلْتُ مَعَ عُمَرَ، فَوَضَعْتُ جَفْنَةً فِيهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ، فَاَكَلْنَا، ثُمَّ صَلَّيْنَا قَبْلَ اَنْ نتوضأ.1:4

قال: وحدثنا معمر، عَنِ ابْنِ المنكدر، عن جابر مثله.

1130- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في المصنف برقم 639 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/322.وأخرجه أحمد 3/322 عن محمد بن بكر، وأبو داوُد 191 في الطهارة: باب في ترك الوضوء مما مست النار، من طريق حجاج، والبيهقي في السنن 1/156 من طريق ابن وهب، كلهم عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/307، والترمذي 80 في الطهارة: باب ما جاء في ترك الوضوء مما غيرت النار، وابن ماجة 489 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، والبيهقي في السنن 1/154، من طريق سفيان بن عيينة، عن ابن المنكدر، به.وأخرجه أحمد 4/303، وابن أبي شيبة 1/47 من طريق هشيم، عن علي بن زيد، عن محمد بن المنكدر، عن جابر . وسيأتي من طرق أخرى عن ابن المنكدر برقم 1132 ، و 1135 و 1136 و 1137 و 1138 و 1139 .وأخرجه أحمد 3/374 من طريق محمد بن إسحاق، والترمذي 80 في الطهارة: باب ما جاء في ترك الوضوء مما غيرت النار، وابن ماجة 489 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، من طريق سفيان بن عيينة، وأبو داوُد الطيالسي برقم 167 ومن طريقه الطحاوي 1/65، عن زائدة، كلهم عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن جابر .وأخرجه عبد الرزاق 649 ، وابن ماجة 489 ، والطحاوي 1/67، من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن جابر1. سقطت من الأصل. وسيرد من طريق معمر برقم 1132 و 1136 .

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا آپ نے اسے کھالیا پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور آپ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ نے باقی بچے ہوئے کھانے کو منگوا کر اسے کھالیا پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا: کیا کوئی چیز ہے' تو انہیں کوئی چیز نہیں ملی ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری وہ بکری کہاں ہے' جو بچہ دینے والی تھی' پھر آپ نے اس کے بارے میں مجھے حکم دیا میں نے اسے کھول لیا اور اس کا دودھ دوہ لیا پھر آپ کے لئے کھانا تیار کروایا' آپ نے اسے کھایا پھر آپ نے وضو کرنے سے پہلے ہی نماز ادا کر لی۔

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ایک پیالہ رکھا جس میں روٹی اور گوشت موجود تھا۔ہم نے اسے کھالیا پھر ہم نے از سر نو وضو کئے بغیر نماز ادا کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ مِنْ اَكْلِ لُحُومِ الْاِبِلِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے' اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنا واجب نہیں ہوتا

1131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ مِنْ كَتِفٍ -اَوْ قَالَ: تَعَرَّقَ مِنْ ضِلَعٍ- ثم صلي ولم يتوضأ. 5:20

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور) کے شانے کا گوشت کھایا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پسلی کا گوشت کھایا آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

1131- إسناده صحيح، على شرطهما، أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/47 عن ابن علية، بهذا الإسناد.وسيورده المؤلف برقم 1133 و 1153 من طريقين عن هشام بن عروة، عن وهب ابن كيسان، به. وبرقم 1140 من طريق موسى بن عقبة، عن محمد ابن عمرو بن عطاء ، به .وأخرجه أحمد 1/272 عن حسين، عن ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن محمد بن عمرو بن عطاء ، به .وأخرجه مسلم 359 96 في الحيض، والطحاوي 1/64 من طريقين عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ محمد بن عمرو بن عطاء بنحوه.وأخرجه مسلم 359 من طريق الوليد بن كثير، عن محمد بن عمرو بن عطاء ، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ نَاسِخٌ لِلْاَمْرِ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ اَوْ مُضَادٌّ لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ اس حکم کی ناسخ ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں یا یہ اس کی متضاد ہے

1132 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَحْمٍ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، ثُمَّ قَامُوا اِلَى الصف ولم يتوضؤوا. قَالَ جَابِرٌ: ثُمَّ شَهِدْتُ اَبَا بَكْرٍ اَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ. ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ اَكَلَ مِنْ جَفْنَةٍ، ثُمَّ قام فصلى ولم يتوضأ. 4:1

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے پھر یہ حضرات صف کی طرف اٹھ گئے۔ انہوں نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی تھا۔ انہوں نے گوشت کھایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور از سر نو وضو نہیں کیا پھر ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی موجود تھا۔ انہوں نے پیالے میں سے کھایا اور اٹھ کر نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ نَاسِخٌ لِلْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہونے کی ناسخ ہے

1133 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ الريانى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ

1132- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه عبد الرزاق 639 و 640 من طريق معمر، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم 1135 من طريق عبد الرزاق، عن ابن جريج، عن ابن المنكدر، به. فانظره.

1133-إسناده صحيح، بكر بن خلف وثقه أبو حاتم، وباقي رجاله على شرطهما، وأخرجه أحمد 1/227، ومسلم 354 في الطهارة: باب نسخ الوضوء مما مست النار، وابن الجارود برقم 22، وابن خزيمة في صحيحه برقم 40، والبيهقي في السنن 1/153، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/281 من طريق وهيب، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/64 من طريق حماد، كلاهما عن هشام بن عروة، به. وسيعيده المؤلف برقم 1153 من طريق شعيب بن إسحاق، عن هشام بن عروة، به. وقد أورده المؤلف بالأرقام 1131 و 1140 و 1153 من طريق محمد بن عمرو بن عطاء، به. وبالأرقام 1142 و 1143 و 1144 من طريقين عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار، عن ابن عباس، وبرقم 1129 و 1162 من طريق عكرمة، عن ابن عباس.

خَلَفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أكل كتفا فصلى ولم يتوضأ. 1:100

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت کھایا اور نماز ادا کر لی۔ آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صَنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ نَاسِخٌ لِاَمْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی ناسخ ہے' جس میں آپ نے اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کا حکم دیا

1134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اٰخِر الأمرين من رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَرَكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. 1:100

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رضى اللّٰه تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيْلٍ، اخْتَصَرَهُ شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ مُتَوَهِّمًا لِنَسْخِ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مُطْلَقًا، وَاِنَّمَا هُوَ نَسْخٌ لِاِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، خلا لحم الجزور فقط.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کے معاملات میں سے آخری معاملہ یہ منقول ہے' آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا تھا۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ایک مختصر روایت ہے جو ایک طویل حدیث کا حصہ ہے' شعیب بن ابوحمزہ نامی راوی نے اس کا اختصار کیا ہے' انہیں یہ وہم ہوا کہ یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو لازم ہونے کے منسوخ ہونے کے بارے میں مطلق حدیث ہے۔ حالانکہ یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی صورت میں وضو کے لازم ہونے کو اس صورت میں منسوخ کرتی ہے جب وہ پکی ہوئی چیز اونٹ کے گوشت کے علاوہ ہو۔

1134- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح خلا موسى بن سهل الرملي وهو ثقة، وعبد الله: هو ابن المبارك، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 43 .وأخرجه أبو داؤد 192 في الطهارة: باب ترك الوضوء مما مست النار، عن موسى بن سهل الرملي، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 1/108 في الطهارة: باب ترك الوضوء مما غيرت النار، وابن الجارود 24 ، والطحاوي 1/67،

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُقْتَضِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ روایات کے مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

1135 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو عَلْقَمَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ طَعَامًا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، ثُمَّ صَلّٰى قَبْلَ أن يتوضأ، ثُمَّ رَاَيْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَبَا بَكْرٍ) اَكَلَ طَعَامًا مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ، ثُمَّ صَلّٰى قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّاَ، ثُمَّ رَاَيْتُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ عُمَرَ اَكَلَ طَعَامًا مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ، ثُمَّ صَلّٰى قَبْلَ أن يتوضأ. **1:108**

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے آگ پر پکا ہوا کھانا کھایا۔ آپ نے ازسرنو وضو کرنے سے پہلے ہی نماز ادا کر لی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھائی پھر ازسرنو وضو کرنے سے پہلے نماز ادا کی۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھائی اور ازسرنو وضو نہیں کیا اور نماز ادا کر لی۔

1136 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَحْمٍ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا- ثُمَّ قَامُوا اِلَى العصر ولم يتوضؤوا. قَالَ جَابِرٌ: ثُمَّ شَهِدْتُ اَبَا بَكْرٍ اَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ اَكَلَ مِنْ جَفْنَةٍ، ثُمَّ قام فصلى ولم يتوضأ. **5:20**

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے پھر یہ حضرات نماز ادا کرنے کے لئے اٹھ گئے اور انہوں نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا (یہ ان کے عہد خلافت کی بات ہے) انہوں نے کھانا کھایا اور نماز ادا کرنے کیلئے اٹھ گئے اور ازسرنو وضو نہیں کیا۔

1135- إسناده صحيح على شرط مسلم، وانظر 1130 .

1136- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 1132 .

پھر ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا (یہ ان کے عہد خلافت کی بات ہے) انہوں نے ایک پیالے میں سے کھانا کھایا اور پھر اٹھ کر نماز ادا کر لی اور ازسرنو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الطَّعَامَ الَّذِیْ لَمْ يَتَوَضَّأْ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَكْلِهٖ كَانَ لَحْمَ شَاةٍ لَا لَحْمَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ کھانا جسے کھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا تھا' وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا

1137– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى شَاةٍ، فَاَكَلَ النَّبِیُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْحَابُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَادَ اِلٰى بَقِيَّتِهَا فَاَكَلُوْا، فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَلَمْ يَتَوَضَّاْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰه عليه وسلم. **1:100**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا گوشت کھانے کی دعوت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے اسے کھا لیا نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا (اور نماز ادا کر لی) پھر آپ گوشت میں سے باقی حصے رہ جانے کی طرف تشریف لائے اور ان لوگوں نے اسے کھا لیا پھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَكْلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ لَحْمِ شَاةٍ لَا مِنْ لَحْمِ جَزُوْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز کھائی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا

1138– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1137– إسناده قوی،

1138– إسناده صحيح على شرطهما، والد وهب –وهو جرير بن حازم– فی روايته عن قتادة ضعف، وهذا ليس منها، وانظر ما قبله.

وَسَلَّمَ، أُتِيَ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: فَبَسَطَتْ لَهُ عِنْدَ ظِلِّ صَوْرٍ، وَرَشَّتْ بِالْمَاءِ حَوْلَهُ، وَذَبَحَتْ شَاةً فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهُ. ثُمَّ قَالَ تَحْتَ الصَّوْرِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ، تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَضَلَتْ عِنْدَنَا فَضْلَةٌ مِنْ طَعَامٍ، فَهَلْ لَكَ فِيهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صلى قبل أن يتوضأ.4:1

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لائے راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے کھجوروں کے جھنڈ کے سائے کے قریب آپ کے لئے دستر خوان بچھایا اور اس کے ارد گرد پانی چھڑک دیا۔ اس نے ایک بکری ذبح کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھایا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی کھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے قیلولہ کیا پھر آپ بیدار ہوئے تو آپ نے وضو کیا اور ظہر کی نماز ادا کر لی۔ اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے پاس کھانے میں سے کچھ بچا ہوا ہے تو کیا آپ اسے مزید کھانا پسند کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تو آپ نے اسے کھایا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی کھایا پھر آپ نے (از سرِ نو) وضو کئے بغیر نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللَّحْمَ الَّذِیْ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ كَانَ لَحْمَ شَاةٍ لَا لَحْمَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا اور اس کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا

1139 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَتْنَا امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَذَبَحَتْ شَاةً، وَصَنَعَتْ طَعَامًا، وَرَشَّتْ لَنَا صَوْرًا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهُوْرِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى، ثُمَّ اَتَيْنَا بِفُضُوْلِ الطَّعَامِ فَاَكَلَهُ وَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يتوضأ. وَدَخَلْنَا عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ، فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَقَالَ: اَيْنَ شَاتُكُمُ الَّتِیْ وَلَدَتْ؟ قَالَتْ: هِيَ ذِهِ، فَدَعَا بِهَا فَحَلَبَهَا بِيَدِهٖ ثُمَّ صنعوا لبأ، فأكل فصلى ولم يتوضأ. وَتَعَشَّيْتُ مَعَ عُمَرَ، فَاُتِيَ بِقَصْعَتَيْنِ، فَوُضِعَتْ وَاحِدَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْاُخْرٰى بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.4:1

1139- إسناده قوى، بشر بن معاذ العَقَدى صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين، وأخرجه الطحاوى في شرح معاني الآثار 1/65 من طريق محمد بن المنهال، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وتقدم الحديث من طرق عن ابن المنكدر بالأرقام 1130 و 1132 و 1135 و 1136 و 1137 و 1138.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الصَّور: مُجْتَمِعُ النخل.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری خاتون نے ہماری دعوت کی اس نے بکری ذبح کی تھی اور کھانا تیار کیا تھا۔ اس نے کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے پانی چھڑک دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی منگوایا' آپ نے وضو کیا اور نماز ادا کی پھر ہم بچے ہوئے کھانے کے پاس آئے آپ نے اسے کھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے کھانا منگوایا تو انہیں کوئی چیز کھانے کے لئے نہیں ملی۔ انہوں نے دریافت کیا: تمہاری وہ بکری کہاں ہے' جس نے بچہ دیا ہے' تو اہلیہ نے عرض کی: وہ یہاں ہے' پھر انہوں نے اسے بلوایا اور اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کا دودھ دوہ لیا پھر انہوں نے اس کا لبا (مخصوص قسم کا کھانا) تیار کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا پھر انہوں نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رات کا کھانا کھایا ان کی خدمت میں دو پیالے پیش کئے گئے۔ ایک پیالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا گیا اور دوسرا حاضرین کے سامنے رکھا گیا (سب نے کھانا کھالیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی اور انہوں نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الصور'' سے مراد کھجور کے درختوں کا اکٹھا ہونا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِىْ لَمْ يَتَوَضَّاْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَكْلِهٖ كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شانے کا وہ گوشت جسے کھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1140 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يتوضا. **5:20**

1140 - إسناده حسن، أبو مروان العثماني: صدوق يخطء، وأخرجه أحمد 1/253 عن عفان، عن وهيب، و 1/258 عن عبد اللّٰه بن المبارك، كلاهما عن موسى بن عقبة، بهذا الإسناد، وكلا الإسنادين صحيح، وقد تقدم برقم 1131 و 1133 من طرق عن ابن عطاء ، فانظره.

۞۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت تناول کیا آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِیْ اَكَلَهُ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے جس شانے کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا اور اس کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1141 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شاة فَيَاْكُلُ مِنْهَا، فَدُعِیَ اِلَی الصَّلَاةِ، فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ، فَصَلّٰی وَلَمْ يَتَوَضَّاْ. 5:20

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِیْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذلك.

۞۞ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا پھر آپ کو نماز کے لئے بلوایا گیا آپ اٹھ گئے آپ نے چھری کو ایک طرف رکھ دیا' اور نماز ادا کر لی آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

1141– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 355 93 في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، والبيهقي 1/154 من طريق أحمد بن عيسى المصري، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه من طرق عن الزهري به: الشافعي 1/34، وعبد الرزاق في المصنف برقم 634 وسقط منه لفظ جعفر بن قبل عمرو بن أمية ، والحميدي 898 ، والطيالسي 1/58، وابن أبي شيبة 1/48، وأحمد 4/139 و179 و 5/278 و 288، والبخاري 258 في الوضوء : باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق، و 675 في الأذان: باب إذا دُعي الإمام إلى الصلاة وبيده ما يأكل، و 2923 في الجهاد: باب ما يذكر في السكين، و 5408 في الأطعمة: باب قطع اللحم بالسكين، و 5422 باب شاة مسموطة والكتف والجنب، و 5462 باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه، ومسلم 355 في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، والترمذي 1836 في الأطعمة: باب ما جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم من الرخصة في قطع اللحم بالسكين، والدارمي 1/185 في الوضوء : باب الرخصة في ذلك، وابن الجارود 23 ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/66، والبيهقي في السنن 1/153 و 157، والحازمي في الاعتبار ص.48 وسيورده المؤلف برقم 1150 من طريق أخرى عن عمرو بن أمية.

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت مجھے سنائی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِیْ اَكَلَهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى مِنْ غَيْرِ اِحْدَاثِ وُضُوْءٍ كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' شانے کا جو گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا اور اس کے بعد نئے سرے سے وضو کئے بغیر نماز ادا کر لی تھی وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1142 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَلَمْ يتمضمض. 5:20

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اور نماز ادا کرنے کے لئے اٹھ گئے آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا اور کلی بھی نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِیْ اَكَلَهُ الْمُصْطَفٰى، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ شانہ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا اس کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

1142- إسناده حسن، أبو مروان العثماني، تقدم أنه صدوق يخطء، وباقي رجاله رجال الصحيح، وأخرجه عبد الرزاق 635 ومن طريقه أحمد 1/365 عن معمر، عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه الطيالسي 1/59 عن خارجة بن مصعب، عن زيد بن أسلم، به، وخارجة بن مصعب متروك كما في التقريب . وأخرجه أحمد 1/356 عن وكيع عن هشام، عن زيد بن أسلم، به . وسيورده المؤلف بعده من طريق مالك، عن زيد بن أسلم، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كتف شاة، ثم صلى ولم يتوضأ. 1:100

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِىْ لَمْ يَتَوَضَّاْ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَكْلِهٖ كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شانے کا گوشت کھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1144 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كتف شاة، ثم صلى ولم يتوضأ. 4:19

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَكْلَ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ مِنَ الْمُصْطَفٰى، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّحْمَ الَّذِىْ لَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهُ، كَانَ ذٰلِكَ لَحْمَ شَاةٍ لَا لَحْمَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت کو کھایا تھا اور اس کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا

1145 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1143- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/25 في الطهارة: باب ترك الوضوء مما مسته النار، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/266، والبخاري 207 في الوضوء: باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق، ومسلم 354 في الطهارة: باب نسخ الوضوء مما مست النار، وأبو داوُد 187 في الطهارة: باب في ترك الوضوء مما مست النار، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/64، والبيهقي في السنن 1/153 باب ترك الوضوء مما مسّت النار، وابن خزيمة في صحيحه 41، والبغوي في شرح السنة 169. وانظر ما سبله.

1144- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وقد أخرجه البغوي في شرح السنة 169 من طريق أحمد بن أبي بكر وهو أبو مصعب- عن مالك.

جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُتِيَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَبَسَطَتْ لَهُ عِنْدَ صَوْرٍ، وَرَشَّتْ حَوْلَهُ، وَذَبَحَتْ شَاةً فَصَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا، فَاَكَلَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ تَوَضَّاَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّى، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ فَضَلَتْ عِنْدَنَا مِنْ شَاتِنَا فَضْلَةٌ، فَهَلْ لَكَ فِي الْعَشَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا، ثُمَّ صَلَّى العصر ولم يتوضأ. 5:20

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لائے اس نے کھجوروں کے درختوں کے جھنڈ کے قریب آپ کے لئے بچھونا بچھا دیا۔ اس کے اردگرد پانی چھڑک دیا اس نے ایک بکری ذبح کی اور آپ کے لئے کھانا تیار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھالیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی کھالیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا پھر نماز ادا کی۔ اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے ہاں اس بکری کے گوشت میں سے کچھ کھانا بچ گیا ہے کیا آپ اسے کھانا پسند کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا ہم نے بھی اسے کھالیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ نَسَخَهُ فِعْلُهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

ایک ایسی چیز کا حکم ہونے کا تذکرہ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل نے منسوخ کر دیا ہے' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

1146 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بن

1145– إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن أبي شيبة من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين، وتقدم برقم 1138 من طريق وهب بن جرير عن أبيه جرير، به. فانظره.

1146– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 1/50، وأخرجه أحمد 2/427، والنسائي 1/105 في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار، من طريق إسماعيل ابن عُلية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 667 ومن طريقه أحمد 2/265، والنسائي 1/105، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 668 ومن طريقه أحمد 2/271، عن ابن جريج، عن الزهري، به. وأخرجه من طرق عن الزهري به: الطيالسي 1/58، وأحمد 2/470 و 478، 479، ومسلم 352 في الحيض: باب الوضوء مما مست النار، والنسائي 1/105، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/63– وتحرف فيه لفظ عمر بن عبد العزيز إلى عمرو– والبيهقي في السنن 1/155. وأخرجه أحمد 2/503، والترمذي 79، وابن ماجة 485، والطحاوي 1/63 من طريق الزهري ومحمد بن عمرو بن علقمة، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/529، والنسائي 1/106، والطحاوي 1/63 من طريق الأوزاعي، عن المطلب بن عبد الله بن حنطب، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي 1/106 من طريق يحيى بن جعدة، عن عبد الله بن عمرو، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 1148 من طريق أبي بكر بن حفص، عن الأغر، عن أبي هريرة. وبرقم 1153 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة.

عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَكَلَ اَثْوَارَ اَقِطٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ لِمَ تَوَضَّاْتُ؟ اِنِّيْ اَكَلْتُ اَثْوَارَ اَقِطٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): تَوَضَّاُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ . 5:20

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يتوضأ من السكر.

ابراہیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پنیر کے ٹکڑے کھائے اور وضو کیا پھر انہوں نے یہ بات بتائی کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو میں نے کیوں وضو کیا ہے؟ میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم آگ پر پکی ہوئی چیزوں کو کھانے کے بعد وضو کرو''۔

عمر بن عبدالعزیز شکر کھانے کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دینا

1147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ وَجَدَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّاُ، فَسَاَلَهُ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنَّمَا اَتَوَضَّاُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَضَّاُوْا مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰكَذَا اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ وَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، وَاِنَّمَا هُوَ إبراهيم بن عبد الله بن قارظ.

عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے پایا انہوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے تھے۔ اس وجہ سے میں وضو کر رہا ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ یہ روایت ابن کو قتیبہ نے اسی طرح سنائی ہے' اور انہوں نے راوی کا نام عبداللہ بن

1147- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

ابراہیم بیان کیا ہے جبکہ اس کا نام ابراہیم بن عبداللہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسی طرح یہ روایت ابن قتیبہ نے ہمیں بیان کی ہے وہ ہمیں یہ کہتا ہے۔ راوی کا نام عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ ہے۔ حالانکہ اس کا نام ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّأْ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ اَرَادَ بِهِ مَا اَنْضَجَتْهُ النَّارُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''آگ سے لگی ہوئی چیز (کھانے کے بعد) وضو کرو'' اس سے مراد وہ چیز ہے جسے آگ پر پکایا گیا ہو

1148 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَوَضَّأْ مِمَّا مَسَّتِ النار . **1:100**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ آگ پر پکے ہوئے بکری کے گوشت کو کھانے کے بعد وضو نہ کرے

1149 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ، فَشُوِيَ لَهُ بَطْنُهَا، فَاَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَام

1148- إسناده صحيح، على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/458 عن محمد ابن جعفر، وأبو داوُد 194 في الطهارة: باب التشديد في ذلك، عن مسدد، عن يحيى، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر 1146 و 1147 .

1149- وأخرجه ابن أبي شيبة 1/48 من طريق خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ. وأخرجه مسلم 357 في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، والبيهقي 1/154 من طريق أحمد بن عيسى . وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/66 من طريق ابن خزيمة، عن القعنبي.

يصلى ولم يتوضأ.

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری پیش کی گئی اس کا پیٹ آپ کے لئے بھون لیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا پھر آپ نے اٹھ کر نماز ادا کی اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ آگ پر پکے ہوئے بکری کے گوشت کو کھانے کے بعد وضو نہ کرے

1150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الخليل بنسا، قالا: حدثنا بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَحْتَزُّ مِنْ عَرْقٍ يَاْكُلُ، فَاَتَى الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ، فَاَلْقَى الْعَرْقَ وَالسِّكِّينَ مِنْ يَدِهِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ. 4:19

قَالَ اِسْحَاقُ: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الضَّمْرِيَّ، وَقَالَ: يَحْتَزُّ مِنْ عَرْقٍ فَاَتَاهُ الْاِذْنُ بِالصَّلَاةِ.

وَقَالَ: من يده وصلى ولم يتوضأ.

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے گوشت کو کھایا پھر مؤذن نماز کے لئے بلانے آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی کو اور چھری کو ایک طرف رکھ دیا جو آپ کے دست اقدس میں موجود تھی اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

اسحاق نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ فضل بن عمرو کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کا نام ذکر نہیں کیا اور انہوں نے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں۔

''آپ ہڈی کا گوشت نوچ کر کھا رہے تھے پھر نماز کیلئے بلاوا آ گیا''۔

اس راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں ''آپ نے اپنے ہاتھ میں سے (چھری) کو رکھ دیا' اور نماز ادا کی از سر نو وضو نہیں کیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ كَتِفِ الشَّاةِ كَانَ بَعْدَ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا مست النار

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بکری کے شانے کا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا یہ والا فعل آگ

1150-فالحديث صحيح، وقد تقدم برقم 1141 من طريق أخيه جعفر بن عمرو.

پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کے حکم کے بعد کا ہے

1151 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ ثُمَّ رَآهُ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ فَصَلّٰى وَلَمْ يتوضأ. 1:100

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پنیر کے ٹکڑے کھانے کے بعد وضو کیا پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اور نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ مِنَ الْاَسْوِقَةِ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ آگ پر پکے ہوئے ستو کھانے کے بعد وضو نہ کیا جائے

1152 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حدثنا حماد بن يزيد، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا عَلٰى رَوْحَةٍ مِّنْ خَيْبَرَ، دَعَا

1151- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة 42 ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن 1/156. وأخرجه البزار 297 من طريق أحمد بن أبان، عن عبد العزيز بن محمد، به . وأخرجه الطيالسي 1/58 عن وهيب، وابن ماجة 493 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، من طريق عبد العزيز بن المختار، والطحاوي 1/67 من طريق عبد العزيز بن مسلم، كلهم عن سهيل بن أبي صالح، به. وانظر 1146 .

1152- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري 5390 في الأطعمة: باب السويق، عن سليمان بن حرب، والطحاوي في شرح معاني الآثار من طريق حجاج، والطبراني 6458 من طريق عارم، كلهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وليس لسويد بن النعمان عند البخاري إلا هذا الحديث، وأخرجه من طرق عدة كما سيرد. وأخرجه عبد الرزاق 691 ، والحميدي 437 ، والبخاري 5384 في الأطعمة: باب ليس على الأعمى حرج، و 5454 و 5455 باب المضمضة بعد الطعام، والطبراني 6455 ، من طريق سفيان بن ت ! ة، عن يحيى بن سعيد، به . وأخرجه أحمد 3/462، ومن طريقه الطبراني 6461 ، وأخرجه البخاري 4175 في المغازي: باب غزوة الحديبية، كلاهما من طريق شعبة، عن يحيى، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/48، ومن طريقه ابن ماجة 492 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، عن علي بن مسهر، عن يحيى، به . وأخرجه ابن أبي شبة 1/48، وأحمد 3/462، عن ابن نمير، عن يحيى، به. وأخرجه البخاري 215 في الوضوء : باب الوضوء من غير حدث، من طريق سليمان بن بلال، و 2981 في الجهاد: باب حمل الزاد في الغزو، من طريق عبد الوهاب، كلاهما عن يحيى، به. وأخرجه الطبراني 6457 من طريق الأوزاعي، و 6459 من طريق الليث، و 6460 من طريق زهير بن معاوية، و 6462 من طريق بشر بن المفضل، و 6463 من طريق مسدد، كلهم عن يحيى بن سعيد، به. وسيورده المؤلف برقم 1155 من طريق مالك، عن يحيى بن سعيد، به، ويخرج من طريقه هناك.

رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِطَعَامٍ فَلَمْ يُوجَدْ إِلَّا سَوِيْقٌ، قَالَ: فَأَكَلْنَاهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰه عليه وسلم، وصلى ولم يتوضأ. 4:19

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم خیبر کے ایک مقام روحاء پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا تو کھانے میں صرف ستو دستیاب ہوئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے انہیں کھالیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور نماز ادا کرلی۔ آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ إِذَا أَكَلَ لَحْمًا مَسَّتْهُ النَّارُ أَنْ يُصَلِّيَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً بِيَدِهِ وَلَا فَمِهِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ کوئی ایسا گوشت کھالے جو آگ پر پکا ہوا ہو تو پھر وہ بعد میں ہاتھوں یا منہ پہ پانی لگائے بغیر (یعنی وضو کئے بغیر نماز ادا کرسکتا ہے)

1153 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بَدْرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أكل عرقا مِنْ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَمَضْمَضْ، وَلَمْ يمس ماء. 4:1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی۔ آپ نے کلی نہیں کی اور پانی کو نہیں چھوا (یعنی از سر نو وضو نہیں کیا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مَنْسُوخٌ خَلَا لَحْمِ الْإِبِلِ وَحْدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہونا منسوخ ہے البتہ اونٹ کے گوشت کا حکم مختلف ہے

1154 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ

1153- تقدم برقم 1133 من طريق يحيى القطان، عن هشام، به، واستوفى تخريجه هناك.

1154- إسناده صحيح، وهو في صحيح ابن خزيمة 31، وهو مكرر 1124 فانظر تخريجه ثَمَّت.

الْغَنَمِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ . قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ تَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ . قَالَ: أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الإبل؟ قال: لا . 5:20

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو وضو کرلو اگر تم چاہو تو وضو نہ کرو اس نے دریافت کیا: کیا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو میں نے دریافت کیا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ مِنْ أَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ خَلَا لَحْمِ الْجَزُورِ لِلْأَمْرِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد

وضو کرنا واجب نہیں ہے' البتہ اونٹ کے گوشت کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس کی وجہ وہ حکم ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1155- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ -وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ- نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَثُرِّيَ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. 5:20

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح خیبر کے موقع پر روانہ ہوئے۔راوی کہتے ہیں جب ہم صہباء کے مقام پر پہنچے یہ خیبر کے قریب ایک جگہ ہے وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا اور عصر کی نماز ادا کی پھر آپ نے کھانا لانے کا حکم دیا تو صرف ستو پیش کئے گئے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں پانی

1155- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/26 في الطهارة: باب ترك الوضوء مما مسته النار. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 209 في الوضوء : باب من مضمض من السويق ولم يتوضأ، و 4195 في المغازي: باب غزوة خيبر، والنسائي 1/108، 109 في الطهارة: باب المضمضة من السويق، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/66، والبيهقي في السنن 1/160، والحازمي في الاعتبار ص51، والطبراني 6456 ، والبغوي في شرح السنة 171 .

میں گھول دیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھالیا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی کھالیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، تو آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ هُوَ الْمُسْتَثْنٰى مِمَّا اُبِيحَ مِنْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد

وضو کرنے کا حکم ہونا یہ مستثنیٰ ہے ان چیزوں میں سے جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کے ترک کو مباح قرار دیا گیا ہے

1156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّاْ . قَالَ: اَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ تَوَضَّاْ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ . قَالَ: اُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ

الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: اُصَلِّي فِيْ مَبَارِكِ الإبلِ؟ قال: لا . 1:100

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو، تو وضو کرلو اور اگر تم چاہو، تو وضو نہ کرو۔ اس نے عرض کی: کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں میں نے عرض کی: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اس نے عرض کی: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1157 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

1156– إسناده صحيح وهو مكرر 1124 و 1154 .

1157– إسناده صحيح على شرط مسلم.

بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ: تَوَضَّأْ اِنْ شِئْتَ . وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ: صَلِّ اِنْ شِئْتَ . وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ فَقَالَ: تَوَضَّأْ . وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فى مبات الإبل فقال: لا تصل . 1:100

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو وضو کرلو آپ سے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو' تو (وہاں) نماز ادا کرلو۔ آپ سے اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم وضو کرو آپ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس (جگہ) پر نماز ادا نہ کرو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ شُرْبِ الْاَلْبَانِ كلها

ہر قسم کا دودھ پینے کے بعد وضو نہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، ثُمَّ دَعَا بإناء فمضمض وقال: إن له دسما . 4:1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ نے برتن منگوایا اور کلی کی آپ نے ارشاد فرمایا: اس (دودھ) میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ شُرْبَ اللَّبَنِ لَا يُوجِبُ عَلٰى شَارِبِهِ وُضُوْءًا

1158- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 358 في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضاً 358 عن أحمد بن عيسى، والبيهقي في السنن 1/160 من طريق بحر بن نصر، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/57، وأحمد 1/223 و 227 و 329، والبخاري 5609 في الأشربة: باب شرب اللبن، ومسلم 358، وابن ماجة 498 في الطهارة وسننها: باب المضمضة من شرب اللبن، وابن خزيمة في صحيحه 47، والبيهقي في السنن 1/160، والبغوي في شرح السنة 170 من طرق عن الأوزاعي، عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/373 عن عثمان بن عمر، عن يونس، عن الزهري، به. وسيورده المؤلف بعده 1159 من طريق عقيل، عن الزهري، به، ويخرج عند.، فانظره. وأخرجه عبد الرزاق 673 عن معمر، وابن أبي شيبة 1/57 عن سفيان بن عيينة، عن عبد الله بن أبي بكر، كلاهما عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، مرسلاً.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دودھ کو پینا' پینے والے شخص پر وضو کو لازم نہیں کرتا

1159 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ: اِنَّ لَهُ دسما .5:8

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی اور ارشاد فرمایا: ''اس میں چکناہٹ ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ الْفَوَاكِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' پھل کھانے کے بعد وضو کو ترک کرنا مباح ہے

1160 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَفْصٍ خَالُ النُّفَيْلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا يَاْكُلُوْنَ تَمْرًا عَلٰى تُرْسٍ، فَمَرَّ بِنَا النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: سلم، فَتَقَدَّمَ فَاَكَلَ مَعَنَا مِنَ التَّمْرِ، وَلَمْ يَمَسَّ ماء .4:1

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ ایک ڈھال پر کھجوریں رکھ کر کھا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے ہم نے عرض کی: آپ آگے تشریف لے آئیں آپ آگے تشریف لائے آپ نے ہمارے ہمراہ کھجوریں کھائیں اور آپ نے پانی کو نہیں چھوا (یعنی از سر نو وضو نہیں کیا)

1159- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى 211 فى الوضوء: باب هل يمضمض من اللبن، ومسلم 358 95 فـى الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، وأبو داؤد 196 فى الطهارة: باب فى الوضوء من اللبن، والترمذى 89 فى الطهارة: باب المضمضة من اللبن، والنسائى 1/109 فى الطهارة: باب المضمضة من اللبن، كلهم عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/337 عن الليث بن سعد، به. وتقدم قبله برقم 1158 من طريق عمرو بن الحارث، عن الزهرى، به، وسبق تخريجه هناك.

1160- حديث صحيح، سعيد بن حفص هو ابن عمرو بن نفيل النفيلى، أبو عمرو الحرانى، ذكره المؤلف فى الثقات 8/269- 270، ووثقه مسلمة بن قاسم، ونقل الحافظ فى التهذيب عن أبى عروبة الحرانى أنه كان قد كبر، ولزم البيت، وتغير فى آخر عمره. وقد توبع عليه، وباقى رجاله على شرط الشيخين . وأخرجه أبو داؤد 3752 فى الأطعمة: باب فى طعام الفجاءة، من طريق أحمد بن سعد بن أبى مريم، حدثنا عمى سعيد بن الحكم، حدثنا الليث بن سعد، أخبرنى خالد بن يزيد، عن أبى الزبير، عن جابر، وهذا سند رجاله ثقات.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ حَمْلِ الْمَيِّتِ

میت کو اٹھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1161 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَاَبُو يَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا، فليغتسل، ومن حمله فليتوضأ . 1:55

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا حَائِلٌ . وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّهُ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ لَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ اِلَّا بِهٖ دُوْنَ غَسْلِ الْيَدَيْنِ تَقْرِيْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بالاغتسال فی شيئين متجانسين.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اسے غسل کرنا چاہئے اور جو شخص میت کو اٹھاتا ہے اسے وضو کرنا چاہئے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات پوشیدہ ہے جب ان دونوں کے درمیان کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو۔ اس بات کی دلیل کہ اس سے مراد وہ وضو ہے جس کے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (اس کی دلیل یہ ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوہم جنس چیزوں میں غسل کے ہمراہ وضو کوذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اقْتِصَارِ الْمَرْءِ عَلٰى مَسْحِ الْيَدِ بِشَيْءٍ مَعَهُ مِنَ الْغَمَرِ دُوْنَ غَسْلِ الْيَدَيْنِ مِنْهُ عِنْدَ الْقِيَامِ اِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی کے ہاتھ پر (گوشت کی) بو ہو تو وہ کسی چیز کے ذریعے ہاتھ پونچھنے پر اکتفاء کرلے اور دونوں ہاتھوں کو دھوئے نہیں' اس وقت جب وہ نماز کے لئے اٹھے

1161- إسناده صحيح، وأخرجه الترمذی 993 فی الجنائز: باب ما جاء فی الغسل من غسل الميت، وابن ماجة 1463 فی الجنائز: باب ما جاء فی غسل الميت، والبيهقی فی السنن 1/301، من طريق محمد بن عبد الملك بن أبی الشوارب، عن عبد العزيز بن المختار، عن سهيل، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقی 1/300 من طريق القعقاع بن حكيم، عن أبی صالح، به. وأخرجه الطيالسی 2314، وابن أبی شيبة 3/269، وأحمد 2/433، و 454 و 472، والبغوی 339 من طرق عن ابن أبی ذئب . وأخرجه أبو داؤد 3162 فی الجنائز، وابن حزم 1/250، والبيهقی 1/301 من طريق سفيان بن عيينة، عن سهيل، عن أبيه، عن إسحاق مولی زائدة، عن أبی هريرة، وإسحاق مولی زائدة ثقة. وأخرجه عبد الرزاق 6110 ومن طريقه أحمد 2/280 عن معمر، عن يحيی ابن أبی كثير.

1162 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَكَلَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَتِفًا، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى **4:19**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت تناول کیا پھر آپ نے اپنے ہاتھ کو نیچے موجود بچھونے سے پونچھ لیا پھر آپ نے اٹھ کر نماز ادا کی۔

ذكر البيان بأن مسح المرء اللحم النيء لا يُوجِبُ عَلَيْهِ وُضُوْءًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا بودار گوشت پر ہاتھ پھیرنا وضو کو لازم نہیں کرتا

1163 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً، فَقَالَ لَهُ: تَنَحَّ حَتّٰى اُرِيَكَ، فَاِنِّيْ لَا اَرَاكَ تُحْسِنُ تَسْلُخُ . قَالَ: فَاَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَدَحَسَ بِهَا حَتّٰى تَوَارَتْ اِلَى الْاِبْطِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا يَا غُلَامُ فَاسْلُخْ ثُمَّ انْطَلَقَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، وَلَمْ يَمَسَّ ماء . **5:8**

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا تم ایک طرف ہٹو میں تمہیں دکھاتا ہوں' کیونکہ میں نے یہ بات نوٹ کی ہے' تم اچھی طرح سے کھال نہیں اتار رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی کھال اور گوشت کے درمیان رکھ لیا۔ آپ اسے اندر لے گئے یہاں تک کہ بغل تک وہ اس میں چھپ گیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے تم اس طرح کھال اتارو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا اور پانی کو چھوا نہیں۔

1162- سماك- وهو ابن حرب- صدوق إلا أن في روايته عن عكرمة اضطراباً، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/47، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 488 في الطهارة وسننها: باب الرخصة في ذلك، وأخرجه أبو داوُد 189 في الطهارة: باب في ترك الوضوء مما مست النار، عن مسدد، كلاهما عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/267 من طريق زهير، والطبراني 11738 من طريق شريك، كلاهما عن سماك، به. والمِسْح بكسر الميم، ثوب من الشعر غليظ . ومر من رواية عكرمة برقم 1129 ، وتقدم تخريجه هناك.

1163- إسناده قوي، هلال بن ميمون الجهني ليس بالقوي، يكتب حديثه، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أبو داوُد 185 في الطهارة: باب الوضوء من مس اللحم النّيء وغسله، عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجة 3179 في الذبائح: باب السلخ، من طريق أبي كريب محمد بن العلاء .

بَابُ الْغُسْلِ

باب 5: غسل کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُسْلَ يَجِبُ مِنَ الْاِنْزَالِ وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ مَوْجُوْدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ غسل انزال کے نتیجے میں واجب ہو جاتا ہے اگرچہ شرم گاہوں کا ملنا موجود نہ ہو

1164 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: إذا أنزلت المرأة، فلتغتسل. **3:57**

۞۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو خواب میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اس خاتون کو احتلام ہو جاتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عورت کو انزال ہو جائے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اُمِّ سُلَيْمٍ: الْمَرْاَةُ تَرَى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ، اَرَادَتْ بِهِ الْاِحْتِلَامَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ ”عورت بھی خواب میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے“ اس سے ان کی مراد احتلام تھا

1164- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي 1/112 في الطهارة: باب غسل المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/121، ومسلم 311 في الحيض: باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها، والبيهقي في السنن 1/169 من طرق عن يزيد بن زريع. وأخرجه من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، به: ابنُ أبي شيبة في المصنف 1/80 في الطهارات، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، وأحمد في المسند 3/121، وابن ماجة في الطهارة 601 باب: في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل.

1165 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ امْرَاَةُ اَبِي طَلْحَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ قال: نعم، إذا رأت الماء

3:57.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحب زادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا (اپنی والدہ) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ابوطلحہ کی اہلیہ ام سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا اگر عورت کو احتلام ہو جائے' تو کیا اس پر غسل لازم ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جبکہ وہ پانی (یعنی منی) کو دیکھے (یعنی جب اس کی منی خارج ہوئی ہو)

ذِكْرُ اِيجَابِ الْاِغْتِسَالِ عَلَى الْمُحْتَلِمِ مِنَ النِّسَاءِ

خواتین میں سے جسے احتلام ہو جائے اس پر غسل واجب ہونے کا تذکرہ

1166 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابن وهب، قال: أخبرنا يونس، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَوْجِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيَّةَ، وَهِيَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ، اَتَغْتَسِلُ اَمْ لَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَغْتَسِلُ، فَقَالَتْ زَوْجُ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: اُفٍّ

1165- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 1/51 في الطهارة: باب غسل المرأة إذا رأت في المنام مثل ما يرى الرجل، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في المسند 1/36، والبخاري 282 في الغسل: باب إذا احتلمت المرأة، و 6121 في الأدب: باب ما يستحيا من الحق للتفقه في الدين، والبيهقي في السنن 1/167- 168، وفي المعرفة 9/411، والبغوي في شرح السنة 244، وابن خزيمة في صحيحه 235. وأخرجه من طرق عن هشام بن عروة به: عبد الرزاق في المصنف برقم 1049، والحميدي في المسند برقم 298، وابن أبي شيبة في المصنف 1/80 باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، وأحمد في المسند 2/292 و 6/382 و 306، والبخاري 130 في العلم: باب الحياء في العلم، و 3328 في أحاديث الأنبياء: باب خلق آدم وذريته، و 6091 في الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم 313 في الحيض: باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها، والترمذي 122 في الطهارة: باب ما جاء في المرأة ترى في المنام مثل ما يرى الرجل، والنسائي 1/114 في الطهارة: باب غسل المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، وابن ماجة 650 في الطهارة: باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، والبيهقي في السنن 1/168، وابن الجارود برقم 88 في الجنابة والتطهر لها، والبغوي في شرح السنة برقم 245. وصححه ابن خزيمة برقم 235 باب ذكر إيجاب الغسل على المرأة في الاحتلام إذا أنزلت الماء.

لَكِ، وَهَلْ تَرَى ذٰلِكَ الْمَرْاَةُ؟ قَالَتْ: فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: تربت يمينك فمن أين يكون الشبه؟ 1:65.

عروہ بن زبیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ ام سلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہے رحمۃ اللہ علیہ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ہے۔ کیا کسی عورت پر ایسی صورت میں غسل لازم ہوگا وہ نیند کے دوران پانی دیکھ لیتی ہے، جس طرح مرد دیکھتا ہے۔ (اس عورت کو احتلام ہوجاتا ہے) تو کیا وہ غسل کرے گی یا نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں۔ میں اس عورت کی طرف متوجہ ہوئی میں نے کہا تم پر افسوس ہے۔ کیا کوئی عورت بھی اس طرح کا خواب دیکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس زوجہ محترمہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر (بچے کی ماں) کے ساتھ مشابہت کس وجہ سے ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِغْتِسَالَ اِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الْمُحْتَلِمَةِ عِنْدَ الْاِنْزَالِ دُوْنَ الْاِحْتِلَامِ الَّذِیْ لَا يُوْجَدُ مَعَهُ الْبَلَلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ احتلام کا شکار ہونے والی عورت پر انزال کی صورت میں غسل کرنا واجب ہوگا اس سے مراد وہ احتلام نہیں ہے، جس کے ہمراہ تری نہیں پائی جاتی (یعنی انزال نہیں ہوتا)

1167 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ امْرَاَةُ اَبِیْ طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ

1166– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 314 في الحيض: باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها، وأبو داوٗد 237 في الطهارة: باب في المرأة ترى في منامها ما يرىٰ الرجل، والنسائي 1/112 في الطهارة: باب غسل المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، والدارمي 1/195 في الوضوء: باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، والبيهقي في السنن 1/168، وفي معرفة السنن والآثار 1/420، من طرق، عن الزهري، بهذا الإسناد. ولكنهم عينوا زوج النبي بأنها عائشة. وقد تابع الزهري في تعيين زوج النبي أنها عائشة، مسافع بن عبد الله، في الرواية التي أخرجها أحمد 6/92، ومسلم 314 33 والبيهقي 1/168 من طريق مصعب بن شيبة، عن مسافع بن عبد الله، عن عروة بن الزبير، عن عائشة.

1167– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر الحديث 1165، وهو في شرح السنة 245 من طريق أحمد بن أبي بكر، به.

الماء . 3:65

۞۞ سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحب زادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا اگر عورت کو احتلام ہو جائے' تو کیا اس پر غسل لازم ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے (یعنی اس کی منی خارج ہوئی ہو)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِسْقَاطِ الْاِغْتِسَالِ عَنِ المحتلم الذى لا يجد بللا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' احتلام کا شکار ہونے والا جو شخص تری کو نہیں پاتا اس پر غسل لازم نہیں ہوتا

1168 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بن شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: الماء من الماء . 3:57

۞۞ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانی (یعنی منی کے خروج کی وجہ سے پانی (یعنی غسل) لازم ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَرْضَ فِىْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ عِنْدَ الْاِكْسَالِ غَسْلَ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ مِنْهُ ثُمَّ الْوُضُوْءَ لِلصَّلَاةِ دُوْنَ الْاِغْتِسَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ابتداءِ اسلام میں یہ حکم تھا کہ صحبت کرنے کے نتیجے میں (اگر انزال

1168- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه فى صحيحه 343 81 فى الحيض: باب إنما الماء من الماء، عن هارون بن سعيد الأيلى، وأبو داوُد 217 فى الطهارة: باب فى الإكسال، ومن طريقه البيهقى فى السنن 1/167، باب وجوب الغسل بخروج المنى، عن أحمد بن صالح، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/54 عن أحمد بن عبد الرحمٰن، كلهم عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/29 عن يحيى بن كيلان، عن رشدين، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 3/36، ومسلم 343، وابن خزيمة فى صحيحه 2 من طريق شريك بن أبى نمر، عن عبد الرحمٰن بن أبى سعيد الخدرى، عن أبيه. وأخرجه ابن خزيمة أيضاً برقم 233 من طريق سعيد بن عبد الرحمٰن بن أبى سعيد الخدرى، عن أبيه، عن جده. وسيورده المؤلف برقم 1171 من طريق أبى صالح، عن أبى سعيد الخدرى بنحوه. وفى الباب عن أبى أيوب عند أحمد 5/416 و 421، والنسائى 1/115، والدارمى 1/194، والطحاوى 1/54.

نہیں ہوتا) تو عورت (کی شرم گاہ کی جو) رطوبت لگی ہوئی ہوا سے دھولیا جائے اور پھر نماز کے وضو کی طرح کا وضو کرلیا جائے، غسل کرنا (ضروری نہیں تھا)

1169 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو اَيُّوْبَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يَاْتِى الْمَرْاَةَ فَلا يُنْزِلُ؟ قَالَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ منه ويتوضأ ويصلى . 3:57

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے) اور اس شخص کو انزال نہیں ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی جو رطوبت اسے لگی ہے وہ اسے دھولے اور وضو کر کے نماز ادا کرلے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ عَلٰى مَنْ اَكْسَلَ فِىْ اَوَّلِ الْإِسْلَامِ سِوَى الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ ابتداءِ اسلام میں جو شخص صحبت کرتا تھا اس پر غسل جنابت کی بجائے کیا لازم ہوتا تھا

1170 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اَحَدَنَا اِذَا جَامَعَ الْمَرْاَةَ فَاَكْسَلَ وَلَمْ يُمْنِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ليغسل ذكره وأنثييه، وليتوضأ ثم ليصل . 4:32

1169- إسناده صحيح، على شرطهما، وأخرجه أحمد 5/113، والبخاري 293 في الغسل: باب غسل ما يصيب من فرج المرأة، والبيهقي في السنن 1/164 من طريق مسدد، كلاهما أحمد ومسدد عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن هشام بن عروة، به: الشافعي 1/35، وعبدُ الرزاق في المصنف برقم 957 و 958، وابن أبي شيبة 1/90، وأحمد في المسند 5/113، 114، ومسلم. 346 84 و 85 في الحيض: باب إنما الماء من الماء، وعبد الله بن أحمد في زوائد المسند 5/114، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/54، والبيهقي في المعرفة 1/408، والحازمي في الاعتبار ص. 29 وفي الباب عن عثمان بن عفان وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهما، سيورد المؤلف روايتهما بعد هذه الرواية.

1170- محمد بن عبد ربه، ذكره المؤلف في الثقات 9/107، وقال: يخطىء ويخالف، وقد تابعه عليه نعيم بن حماد عند الطحاوي 1/54، وباقي رجاله ثقات، وانظر الحديث الذي قبله.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس مسئلے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چاہئے کہ اپنی شرم گاہ کو اپنے خصیوں کو دھولے اور وضو کر کے نماز ادا کر لے۔

1171 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا حَتّٰى مَرَّ بِدَارِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ فُلَانٌ؟ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ مُسْتَعْجِلًا، يَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ عَنْ حَاجَتِكَ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَجَلْ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اُعْجِلْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا عَجِلَ اَحَدُكُمْ، اَوْ اُقْحِطَ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ، اِنَّمَا عليه أن يتوضأ . 3:57

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جارہے تھے آپ کا گزر ایک انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس سے ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں شخص کہاں ہے۔راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلوایا وہ شخص جلدی سے اندر باہر آیا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید ہم نے تمہاری ضرورت کے حوالے سے تمہیں جلدی کرنے پر مجبور کیا ہے۔اس شخص نے عرض کی: جی ہاں اللہ کی قسم! یا رسول اللہ مجھے جلدی کرنی پڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو جلدی سے کوئی کام کرنا ہو یا اسے (وقت کی) تنگی ہو' تو اس پر غسل لازم نہیں ہوتا۔اس پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔

1172 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، قَالَ:

1172- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح خلا محمد بن وهب بن أبي كريمة، وهو صدوق . وأخرجه من طريق شعبة، عن الحكم بن عتيبة، به: الطيالسي 1/59، وابن أبي شيبة 1/89، وأحمد 3/21، والبخاري 180 في الوضوء : باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين من القبل والدبر، ومسلم 345 83 في الحيض: باب إنما الماء من الماء، وابن ماجة 606 في الطهارة: باب الماء من الماء، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/54، والبيهقي في السنن 1/165، والحازمي في الاعتبار ص 29. وأخرجه عبد الرزاق 963 عن الثوري، عن الأعمش، عن أبي صالح، به . وقد سمى مسلمٌ هذا الرجل عِتْبان من طريق أخرى عن أبي سعيد الخدري في صحيحه 343 80 وتقدم مختصراً برقم 1168 . إسناده صحيح على شرطهما، وهو في، صحيح، ابن خزيمة برقم 224 ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن 1/164. وأورده المؤلف برقم 127 عن عمر بن محمد الهمداني، عن محمد بن المثنى، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.وهذا الحديث منسوخ بالأحاديث التالية. وانظر الفتح 1/397.

حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِیَّ حَدَّثَهُ، (متن حدیث): اَنَّـهُ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ، فَلا يُنْزِلُ، فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ . ثُمَّ قَالَ عُثْـمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَسَاَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقَالُوْا: مثل ذلك.

قَـالَ اَبُـو سَلَمَةَ: وَحَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ فَقَالَ: مِثْلَ ذٰلِكَ، عَنِ النَّبِیِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. 4:32

❀❀ حضرت زید بن خالد بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو صحبت کرتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا ایسے شخص پر غسل لازم نہیں ہوتا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی۔ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی سنی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں' میں نے حضرت علی بن ابوطالب' حضرت زبیر بن عوام' حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا' تو ان حضرات نے بھی اسی کی مانند جواب دیا:

ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر نے یہ بات بتائی ہے' انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند بات بیان کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ يَعْنِیْ خَبَرَ عُثْمَانَ مَنْسُوخٌ بَعْدَ اَنْ كَانَ مُبَاحًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت منسوخ ہے حالانکہ پہلے یہ عمل مباح تھا

1173 – (سندحدیث): اَخْبَـرَنَـا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

1173– إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الله هو ابن المبارك، وأخرجه أحمد 5/115 عن على بن إسحاق، و 116 عن خلف بن الوليد، والترمذى 110 فى الطهارة: باب ما جاء أن الماء من الماء، وابن خزيمة فى صحيحه 225 عن أحمد بن منيع، والبيهقى فى السنن 1/165 من طريق الحسن بن عرفة، والحازمى فى الاعتبار ص 32 من طريق الترمذى، أربعتهم عن عبد الله بن المبارك، به.قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وقال الحافظ فى الفتح 1/397: إسناده صالح لأن يحتج به. وأخرجه الشافعى 1/35، 36 عن الثقة، وأحمد 5/115، وابن ماجة 609، وابن الجارود 91، وابن خزيمة 225 من طريق عثمان بن عمر، والبيهقى فى المعرفة 1/411، والحازمى فى الاعتبار ص 32 من طريق الشافعى، كلاهما عن يونس بن يزيد، به وأخرجه أحمد 5/116، والترمذى 111، وابن خزيمة 225 من طريق عبد الله بن المبارك، عن معمر، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 5/116 عن محمد بن بكر، عن ابن جريج، وعن أبى اليمان، عن شعيب بن أبى حمزة، والدارمى 1/194، والطحاوى 1/57 .

(متن حدیث): اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ أول الإسلام، ثم نهى عنها. 3:57

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ اَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ. وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ الْخَبَرَ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ كَمَا قَالَهُ غُنْدَرٌ، وَسَمِعَهُ عَنْ بَعْضِ مَنْ يَرْضَاهُ، عَنْهُ فَرَوَاهُ مَرَّةً عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَاُخْرَى عَنِ الَّذِيْ رَضِيَهُ عَنْهُ.

وَقَدْ تَتَبَّعْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا رَوَاهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا اِلَّا اَبَا حَازِمٍ، وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ الَّذِيْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِيْ مَنْ اَرْضَى، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ اَبُو حَازِمٍ رَوَاهُ عَنْهُ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پانی کے نتیجہ میں پانی (یعنی منی کے خروج کی صورت میں غسل لازم ہونے کا حکم) ابتداءِ اسلام میں رخصت تھی' پھر اس سے منع کر دیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت معمر نے زہری کے حوالے سے نقل کی ہے' جسے غندر نے نقل کیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔

یہی روایت عمرو بن خالد نے زہری کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس میں وہ یہ کہتے ہیں۔ مجھے اس شخص نے وہ حدیث بیان کی ہے' جس سے میں راضی ہوں اور اس نے حضرت سہل بن سعد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

تو اس بات کا امکان موجود ہے' زہری نے یہ روایت حضرت سہل بن سعد سے خود سنی ہو جیسا کہ غندر نے یہ بات بیان کی ہے' اور زہری نے یہ روایت کسی ایسے شخص سے سنی ہو' جس سے وہ راضی تھے اور اس شخص کے حوالے سے حضرت سہل بن سعد سے سنی ہو۔ تو ایک مرتبہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد کے حوالے سے اسے نقل کر دی ہو اور دوسری مرتبہ اس شخص کے حوالے سے حضرت سہل بن سعد سے نقل کیا جس سے وہ راضی تھے۔

میں نے اس روایت کے طرق کی تحقیق کی کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جس نے اس روایت کو حضرت سہل بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہو' تو مجھے دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ملا صرف ابوحازم ایسا شخص ہے' تو اس بات کا امکان موجود ہے' وہ شخص جس کے بارے میں زہری نے کہا تھا۔ مجھے اس شخص نے وہ حدیث بیان کی ہے' جس سے میں راضی ہوں۔ اس نے حضرت سہل بن سعد کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے' تو وہ شخص ابوحازم ہو' جس نے حضرت سہل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہو۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْاِغْتِسَالِ عَلٰى مَنْ فَعَلَ الْفِعْلَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ

جو شخص یہ فعل کرتا ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے' تو اسے اگر انزال نہیں بھی ہوتا تو بھی اس پر غسل کے واجب ہونے کا تذکرہ

1174- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ إبراهيم، قال: و،

اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَ فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص عورت کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھ جائے اور پھر وہ صحبت کرے تو اس پر غسل لازم ہوگا''۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الَّذِیْ اَبَاحَ تَرْكَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ جس کے ترک کو آپ نے مباح قرار دیا ہو

1175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عبد الله بن كثير القارىء الدِّمَشْقِیُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عائشة:

(متن حدیث): أنها سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ، فَلا يُنْزِلُ الْمَاءَ، قَالَتْ: فَعَلْتُ ذٰلِكَ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰه عليه وسلم، فاغتسلنا منه جميعاً. 3:57

1174- إسناده صحيح على شرطهما، أبو رافع: هو نفيع الصائغ المدني وأخرجه مسلم 348 في الحيض: باب نسخ الماء من الماء، والبيهقي في السنن 1/163، وفي المعرفة 1/417، من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. قال مسلم: وفي حديث مطر: وإن لم يُنزل. قال البيهقي: وقد ذكر أبان بن يزيد وهمامُ ين يحيى وابْن أبي عروبة عن قتادة الزيادة التي ذكرها مطر. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/85، 86، وأحمد 2/393، والبخاري 291 في الغسل: باب إذا التقى الختانان، والدارمي 1/194، والطحاوي 1/56، وابن الجارود 92، والبيهقي في السنن 1/163 كلهم عن أبي نعيم الفضل بن دكين، عن هشام الدستوائي، به. ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه ابن ماجة 610، والبغوي في شرح السنة 242. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي 241. وأخرجه أحمد 2/234 عن عمرو بن الهيثم، و 2/520، وابن الجارود 92 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، والبخاري 291، والبيهقي في السنن 1/163 عن معاذ بن فضالة، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه الطيالسي 1/59، ومن طريقه أحمد 2/520، والبيهقي في المعرفة 1/416، وأخرجه أبو داوُد 216 في الطهارة: باب في الإكسال، وابن حزم في المحلى 2/2، 3 عن مسلم بن إبراهيم، كلاهما الطيالسي ومسلم بن إبراهيم عن هشام وشعبة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 2/520، ومسلم 348، والطحاوي 1/56، عن وهب بن جرير، والنسائي 1/110 في الطهارة: باب وجوب الغسل إذا التقى الختانان، عن محمد بن عبد الأعلى، عن خالد، كلاهما عن شعبة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 2/347، والطحاوي 1/56، وابن حزم 2/3، والبيهقي 1/163، عن عفان بن مسلم، عن همام بن يحيى وأبان بن يزيد العطار قالا: حدثنا قتادة، به. وأخرجه البيهقي في السنن 1/163 من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/86 عن ابن علية، عن يونس، وأحمد 2/471 عن يحيى، عن أشعث بن عبد الملك، كلاهما عن الحسن البصري، عن أبي هريرة. لم يذكرا أبا رافع، ومن طريق أشعث أخرجه النسائي 1/111 عن أشعث ابن عبد الملك، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة. قال النسائي: هذا خطأ، والصواب أشعث، عن الحسن، عن أبي هريرة. يعني مثل رواية أحمد. وسيعيده المؤلف برقم 1178 و 1182.

؎؎ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو صحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کیا کرتے تھے لیکن ہم دونوں اس صورت میں غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُسْلَ يَجِبُ عَلَى الْمُجَامِعِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْاِنْزَالُ مَوْجُوْدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صحبت کرنے والے شخص پر غسل اس وقت واجب ہو جاتا ہے جب شرم گا ہیں مل جائیں اگر چہ انزال موجود نہ ہو

1176 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، فَعَلْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فاغتسلنا. 3:57

؎؎ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب شرم گاہ شرم گاہ سے مل جاتی ہے تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔ میں

1175- إسناده صحيح، محمود بن خالد ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الشافعي 1/36 عن الثقة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، لكن قال: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، أو يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ . قال البيهقي في المعرفة 1/414: هكذا رواه الربيع عن الشافعي بالشك، ورواه المزني عن الشافعي، فقال: عن عبد الرحمن بن القاسم . فذكره بلا شك. وأخرجه ابن الجارود 93 ، والطحاوى 1/55، عن سليمان بن شعيب الغزى، عن بشر بن بكر، والبيهقي في السنن 1/164 من طريق الوليد بن مزيد، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف بعده من طريق الوليد بن مسلم، عن الأوزاعي، به . ويخرج في موضعه . وانظر ما قاله الحافظ في تلخيص الحبير 1/134. وأخرجه أحمد 6/68 و 110، ومسلم 350 ، والطحاوى 1/55، والبيهقي 1/164 من طرق عن أبي الزبير المكي.

1176- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث عند أحمد وابن ماجة، فانتفت شبهة تدليسه، وأخرجه ابن ماجة 608 في الطهارة: باب ما جاء في وجوب الغسل إذا التقى الختانان، عن عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي كما في مختصر المزني المطبوع بهامش الأم 1/20، 21، وأحمد 6/161، والترمذي 108 في الطهارة، والنسائي في الطهارة في الكبرى كما في التحفة 12/272، أربعتهم عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/86 عن ابن علية، عن عبد الرحمن بن القاسم، به . وأخرجه الشافعي 1/36، وأحمد 6/47 و 112 و 135، والترمذي (109) في الطهارة، والطحاوى 1/56، والبيهقي في المعرفة 1/413، من طرق عن علي بن زيد بن جدعان، عن سعيد بن المسيب، عن عائشة . قال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/85 عن وكيع، عن عبد الله بن أبي زياد، عن عطاء ، عن عائشة.وأخرجه الطحاوى 1/56 من طريق حبان بن واسع، عن عروة بن الزبير ، عن عائشة.

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس طرح کرتے تھے، تو ہم غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْغُسْلِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْاِنْزَالُ مَوْجُوْدًا

شرم گاہوں کے ملنے پر غسل واجب ہونے کا تذکرہ اگرچہ انزال موجود نہ ہو

1177 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فقد وجب الغسل . 3:43

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جب شرم گاہ شرم گاہ سے مل جاتی ہے، تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْاِكْسَالِ

صحبت کرنے سے غسل واجب ہونے کا تذکرہ

1178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . وَفِىْ حَدِيثِ مَطَرٍ: وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ . 3:43

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مرد عورت کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اسے مشقت کا شکار کرے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرے) تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔

مطر نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگر چہ اسے انزال نہ ہوا ہو۔

1177- عبد العزيز بن النعمان: لم يوثقه غير المؤلف 5/125، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 6/123 عن عفان، و 6/227 عن أبي كامل الجحدري، و 6/239 عن يزيد، والطحاوي 1/55 من طريق حجاج، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وانظر ما قبله.

1178- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر الحديث 1174 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَرْكَ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْاِكْسَالِ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صحبت کرنے کے نتیجے میں (انزال نہ ہونے پر) غسل کو ترک کرنے کا حکم ابتداءِ اسلام میں تھا اس کے بعد اس صورت حال میں غسل کرنے کا حکم دیا گیا

1179- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ اَبِيْ غَسَّانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ اُبَيٌّ، اَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوا يُفْتُوْنَ: اَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ، كَانَ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ اَوَّلِ الزَّمَانِ، اَوْ بَدْءِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْاِغْتِسَالِ بَعْدُ. 4:32

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَدَّى نَسْخَ هٰذَا الْفِعْلِ عَلٰى مَا اَخْبَرَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْهُ، ثُمَّ نَسِيَهُ، وَاَفْتٰى بِالْفِعْلِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ هُوَ مَنْسُوْخٌ، عَلٰى مَا اَخْبَرَ، عَنْهُ زَيْدُ بْنُ خالد الجهني.

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے لوگ جو یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں: پانی کے نتیجے میں پانی (یعنی منی کے خروج کی صورت میں ہی) غسل لازم ہوتا ہے تو یہ ایک رخصت تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائی زمانے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسلام کے ابتداء میں عطا کی تھی پھر آپ نے اس کے بعد غسل کرنے کا حکم دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس فعل کے منسوخ ہونے کا پہلے ذکر کیا ہو۔ جیسا کہ حضرت سہل بن سعد نے ان کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

پھر وہ اس بات کو بھول گئے ہوں اور انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ اس فعل کے حوالے سے جو پہلا حکم تھا جسے منسوخ کر دیا گیا جیسا کہ زید بن خالد جوہری نے ان کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ نُسِخَ فِيْهِ هٰذَا الْفِعْلُ

اس وقت کا تذکرہ جس میں اس فعل کو منسوخ قرار دیا گیا

1180- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ

1179- إسناده صحيح، وأخرجه أبو داوُد 215 في الطهارة: باب في الإكسال، ومن طريقه الدارقطني 1/126، والبيهقي في السنن 1/166، وأخرجه الدارمي 1/194، والطبراني 538، ثلاثتهم عن أبي جعفر محمد بن مهران الجمال، بهذا الإسناد. وصححه الدارقطني، والبيهقي. وتقدم من طريق الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيٍّ برقم 1173 واستوفي تخريجه هناك، فارجع إليه.

الْجُوزَجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عُرْوَةَ عَنِ الَّذِيْ يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ؟ قَالَ: عَلَى النَّاسِ اَنْ يَاْخُذُوْا بِالْآخِرِ، وَالْآخِرُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَلَا يَغْتَسِلُ، وَذٰلِكَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ، ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاَمَرَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ. 4:32

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: الْحُسَيْنُ هٰذَا: هُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ بِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ سكن مرو، ثقة من الثقات.

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو صحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا' تو عروہ نے بتایا لوگوں پر یہ بات لازم ہے' وہ آخری حکم کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول آخری معاملے کو اختیار کریں۔ (عروہ نے یہ بات بتائی)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے اور آپ غسل نہیں کرتے تھے لیکن یہ فتح مکہ سے پہلے کی بات ہے اس کے بعد آپ اس صورت میں غسل کرنے لگے۔ آپ نے لوگوں کو بھی غسل کرنے کا حکم دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسین نامی راوی حسین بن عثمان بن بشر بن محتفز ہیں۔ ان کا تعلق بصرہ سے ہے۔ انہوں نے مرو میں رہائش اختیار کی تھی۔ یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجِمَاعِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اِمْنَاءٌ

صحبت کرنے کے نتیجے میں غسل کے لازم ہونے کا تذکرہ اگرچہ وہاں انزال موجود نہ ہو

1181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ، فَلَا يُنْزِلُ، قَالَتْ: فَعَلْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيْعًا.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو صحبت کرتا ہے' لیکن اسے انزال نہیں ہوتا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کرتے تھے' تو ہم ایسی صورت میں غسل کیا کرتے تھے۔

1181- إسناده صحيح، وهو مكرر 1175 .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِإِيجَابِ الْاِغْتِسَالِ، عِنْدَ الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ إِمْنَاءٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' شرم گاہوں کے ملنے کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے' اگرچہ انزال نہ ہوا ہو

1182 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثم جهد، فقد وجب الغسل**4:32**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب مرد عورت کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھ کر اسے مشقت کا شکار کرے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کر لے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1183 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

1182 - إسناده صحيح، وقد تقدم برقم 1174 من طريق معاذ بن هشام، عن أبيه، به.

1183 - إسناده صحيح، على شرط الشيخين. محمد بن عبد الله: هو محمد بن عبد الله ابن المثنى بن عبد الله بن أنس بن مالك الأنصاري، وقد تحرف في الإحسان هشام بن حسان إلى هشام بن حسين، والتصويب من الأنواع /4لوحة .33 وأخرجه مسلم 349 في الحيض: باب نسخ الماء من الماء ووجوب الغسل بالتقاء الختانين، والبيهقي في السنن 1/163، وفي المعرفة 1/415، من طريق محمد بن المثنى، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 227. وأخرجه الشافعي 1/36، ومن طريقه البيهقي في المعرفة 1/412، 413، والبغوي في شرح السنة 343 عن سفيان، وأحمد 6/97 من طريق شعبة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/55 من طريق حماد بن سلمة، ثلاثتهم عن علي بن زيد، عن سعيد بن المسيب، عن أبي موسى، عن عائشة، به. وأخرجه مالك 1/46 في الطهارة: باب واجب الغسل إذا التقى الختانان، وعبد الرزاق 954 عن ابن جريج، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، عن أبي موسى، عَنْ عَائِشَةَ موقوفاً عليها.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وجب الغسل . 4:32

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب شرم گاہیں مل جائیں' تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1184 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حدثنا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا جَاوَزَ الختان الختان وجب الغسل . 4:32

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب شرم گاہیں مل جائیں' تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَ مَا وَصَفْنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فعل کرنے کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1185- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ اَهْلَهُ، فَلَا يُنْزِلُ الْمَاءَ . قَالَتْ: فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيعًا . 5:8

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا

1184- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، صدوق له أوهام، روى له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة، فهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، وأبو قرة: اسمه موسى بن طارق اليماني.وأخرجه مالك 1/46 في الطهارة: باب واجب الغسل إذا التقى الختانان، ومن طريقه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/60، عن أبي النضر مولى عمر بن عبيد، عن أبي سلمة، عَنْ عَائِشَةَ موقوفاً عليها، وهذا إسناد صحيح.وانظر الأحاديث 1176 و 1177 و 1183 .

1185- صحيح، وهو مكرر الحديث 1176 ، وذكرت في تخريجه هناك أن الوليد بن مسلم قد صرح بالتحديث عند أحمد وابن ماجة.

جو اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے لیکن اس کی منی خارج نہیں ہوتی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کرتے تھے' تو ہم دونوں اس صورت میں غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجِمَاعِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اِمْنَاءٌ

صحبت کے نتیجے میں غسل واجب ہونے کا تذکرہ اگرچہ انزال نہ ہوا ہو

1186 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ، فَلَا يُنْزِلُ الْمَاءَ، قَالَتْ: فَعَلْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جميعا. 5:8

۞۞ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو صحبت کرتا ہے' لیکن اس کی منی خارج نہیں ہوتی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کرتے تھے' تو ہم دونوں اس صورت میں غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ الْاِغْتِسَالَ وَهُوَ فِي فَضَاءٍ اَنْ يَاْمُرَ مَنْ يَسْتُرُ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ حَتّٰى لَا يَرَاهُ نَاظِرٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب وہ کھلی جگہ پر غسل کرنے کا ارادہ کرے

تو وہ کسی شخص کو یہ ہدایت کرے کہ وہ کپڑے کے ذریعے اس کے لئے پردہ کر دے تا کہ کوئی شخص اسے دیکھے نہیں

1187 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى، قال: حدثنا بن وهب، قال: أخبرني يونس، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ:

1186- إسناده صحيح، وهو مكرر 1175 و 1181.

1187- إسناده صحيح على شرط مسلم، وعبيد الله بن عبد الله بن الحارث، ويقال: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قال أبو حاتم: وهو أصح. وهو في صحيح مسلم 1/498 في المسافرين 336 81 عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/346 عن هارون، ومسلم 336 81 أيضاً عن محمد بن سلمة المرادي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 4858 وأحمد 6/341 و342 و425، والطبراني في الكبير 24/422 1025 و 1026 و 1027 و 1028 و 1029 و 1030 و 1031 و 1032 و 1033 و 1034 و 1035 و 1036 و 1037، والحميدي 332 و 333، وابن ماجة 1379، والبيهقي 3/48، من طرق عن عبد الله بن الحارث، عن أم هانىء، وصححه ابن خزيمة برقم 1235. وانظر الحميدي 331، والطيالسي 1620، وابن أبي شيبة 2/409.

(متن حدیث): سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلَى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُخْبِرُنِي عَنْ ذٰلِكَ غَيْرَ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ، اَخْبَرَتْنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعْدَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاَمَرَ بِثَوْبٍ يُسْتَرُ عَلَيْهِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، لَا اَدْرِي اَقِيَامُهُ فِيْهَا اَطْوَلُ، اَمْ رُكُوْعُهُ، اَمْ سُجُوْدُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبَةٌ . قَالَتْ: فَلَمْ اَرَهُ يُسَبِّحُهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. 5:8

عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا تھا اور مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے بتائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی ہے تو مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو مجھے اس بارے میں بتاتا صرف سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی۔ انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے دن وہ دن چڑھ جانے کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے لئے پردہ تان دیا گیا۔ آپ نے غسل کیا پھر آپ نے اٹھ کر آٹھ رکعات ادا کیں۔ مجھے یہ اندازہ نہیں ہوسکا ان رکعات میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا رکوع زیادہ طویل تھا یا سجدہ زیادہ طویل تھا یا یہ سب ایک دوسرے کے قریب قریب تھے۔

سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُغْتَسِلَ جَائِزٌ اَنْ يَسْتُرَهُ، عند اغتساله امرأة يكون لها مُحْرِمٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ غسل کرنے والے کے لئے یہ بات جائز ہے جب وہ غسل کرنے لگے تو اس کی کوئی محرم عورت اس کے لئے پردہ کرلے

1188 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ ؟ قُلْتُ: اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا يَا اُمَّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّي عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ: فُلَانُ بن هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ وذلك ضحى. 5:8

سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا۔ آپ کی صاحب زادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے میں نے عرض کی: ام ہانی بنت ابوطالب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام ہانی کو خوش آمدید پھر جب آپ غسل کر کے فارغ ہوئے' تو آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعات نماز ادا کی جس میں آپ نے ایک ہی کپڑے کو التحاف کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں جائے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں' وہ ایک ایسے شخص کو قتل کر دیں گے' جسے میں پناہ دے چکی ہوں یعنی فلاں بن ہبیرہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ (سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں' یہ چاشت کے وقت کی بات ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ مُرَّةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس

1188- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبـو النضر : هو سالم بن أبي أمية القرشي، وأبو مرة: هو يزيد الهاشمي، وفي في الموطأ 1/152 فـي قصر الصلاة في السفر : باب صلاة الضحى . ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 6/343 و423 و425، والبخاري 280 فـي الـغسـل : باب التستر في الغسل عند الناس، و 357 فـي الـصـلاة : باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفاً به، و 3171 في الجزية: باب أمان النساء وجوارهن، و 6158 في الأدب: باب ما جاء في زعموا، ومسلم 336 70 في الحيض: باب تستر المغتسل بثوب ونحوه، وفي صلاة المسافرين 1/498 336 82 باب استحباب صلاة الضحى، والترمذي 2735 في الاستئذان: باب ما جاء فـي مرحباً، والنسائي 1/126 فـي الطهارة: باب ذكر الاستتار عند الاغتسال، والدارمي 1/339 فـي الـصلاة: باب صلاة الضحى، والبيهقي في السنن 1/198، والطبراني 24/418 1017 .وأخرجه مالك 1/152 مـختصراً عن موسى بن ميسرة، عن أبي مرة، به، ومن طريقه أخرجه مطولاً عبد الرزاق 4861 ، وأحمد 6/425 مختصراً.وأخرجه ابن أبي شيبة 2/409، وأحمد 1/346 و 343 من طريق سعيد المقبري، عن أبي مرة، به .وأخرجه مسلم 336 72 في الحيض: باب تستر المغتسل بثوب ونحوه، والبيهقي في السنن 1/198، من طريق الوليد بن كثير، عن سعيد بن أبي هند، عن أبي مرة، به.وأخرجه مسلم 336 71 من طريق يزيد بن أبي حبيب، عن سـعيـد بن أبي هند، عن أبي مرة، به.وأخرجه أحمد 6/342 عـن يـزيـد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن إبراهيم بن عبد الله بن حسيـن، عن أبي مرة، به .وأخـرجه ابن أبي شيبة 2/409 عـن وكيـع، عـن شريك، عن عمرو بن مرة، عن ابن أبي ليلى، عن أم هانىء .وأخرجه أحمد 6/342، والبخاري 1176 فـي التهجد: باب صلاة الضحى في السفر، ومسلم 1/497 336 في المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، وأبو داوُد 1291 فـي الصلاة: باب صلاة الضحى، من طرق عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن عبد الرحمٰن بـن أبـي ليلى، عن أم هانيء ، وصححه ابن خزيمة برقم 1233 .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/409 عـن ابن عيينة، عن يزيد، عن ابن أبي ليلى، عن أم هانيء .وأخـرجه ابن أبي شيبة 2/409 عـن وكيـع، عـن ابـن أبـي خـالـد، عن أبي صالح مولى أم هانيء ، عن أم هانيء .وأخرجه أبو داوُد 2763 فـي الجهاد: باب في أمان المرأة، وابن ماجة 1323 فـي الإقـامة: باب ما جاء في صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، والبيهقي 3/48، مـن طـريـق ابن وهب، أخبرني عياض بن عبد الله، عن مخرمة بن سليمان، عن كريب مولى ابن عباس، عن أم هانيء . وصححه ابن خزيمة برقم 1234 . وعند أبي داوُد وحده: عن كريب، عن ابن عباس، عن أم هانيء .

بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ابومرہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1189 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ، فأتيته، فَجَاءَ هُ اَبُو ذَرٍّ بِجَفْنَةٍ فِيْهَا مَاءٍ، قَالَتْ: اِنِّیْ لَاَرٰى فِيْهَا اَثَرَ الْعَجِينِ، قَالَتْ: فَسَتَرَهُ اَبُو ذَرٍّ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ ركعات و ذلك فى الضحى. **5:8**

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ، سَتَرَتْهُ فَاطِمَةُ ابْنَتُهُ وَاَبُو ذَرٍّ جَمِيعًا بِثَوْبٍ فَاَدَّى اَبُو مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ الْخَبَرَ بِذِكْرِ فَاطِمَةَ وَحْدَهَا، وَاَدَّى الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ الْخَبَرَ بِذِكْرِ اَبِىْ ذَرٍّ وَحْدَهُ، حَتّٰى لَا يَكُونَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ، وَلَا تَهَاتُرٌ، لِاَنَّ الْاِغْتِسَالَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَلَمَّا اَرَادَ اَبُو ذَرٍّ اَنْ يَغْتَسِلَ سَتَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ فَاطِمَةَ.

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک بڑے برتن میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے اس برتن میں آٹے کا نشان دیکھا۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے پردہ تان لیا پھر آپ نے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لئے پردہ تان لیا پھر انہوں نے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔ یہ چاشت کے وقت کی بات ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' فتح مکہ کے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تھا' تو آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ دونوں نے پردہ تان لیا ہو۔ جو ایک ہی کپڑے کے ذریعے ہو' تو سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے غلام ابومرہ نے وہ روایت نقل کر دی جس میں صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوا اور مطلب بن حطب نے وہ روایت نقل کر دی جس میں صرف حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔ اس صورت میں ان دونوں روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں رہتا' کیونکہ اس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ہی مرتبہ غسل کیا تھا۔ یہی

1189- إسناده ضعيف، المطلب بن عبد الله بن حنطب: صدوق إلا أنه كثير التدليس والإرسال، ولم يلق أم هانىء ، وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم 237 ، وفى مصنف عبد الرزاق برقم 4860 ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/341، والطبرانى 24/426 1038 ، والبيهقى 1/8، وأورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 2/269، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح

وجہ ہے جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے غسل کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے پردہ تان لیا تھا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِسْتِحْبَابِ لِلْمُغْتَسِلِ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنْ يَكُونَ غَسْلُ فَرْجِهِ بِشِمَالِهِ دُونَ الْيَمِيْنِ مِنْهُ

غسل جنابت کرنے کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ کی بجائے بائیں ہاتھ سے دھوئے

1190- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ، قَالَتْ:

اَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ . قَالَتْ: فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَدْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى فِي الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ فَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ تَنَحَّى غَيْرَ مَقَامِهِ ذٰلِكَ، فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أتيته بالمنديل فرده. 5:2

1190- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 241 وأخرجه مسلم في الحيض 317 باب: صفة غسل الجنابة، عن علي بن حجر السعدي، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 998 ، والحميدي 316 ، والطيالسي 1/61، وابن أبي شيبة 1/62، 63 و 69، وأحمد 6/329، 330 و335 و336، والبخاري 249 في الغسل: باب الوضوء قبل الغسل، و 257 باب الغسل مرة واحدة، و 259 باب المضمضة والاستنشاق في الجنابة، و 260 باب مسح اليد بالتراب لتكون أنقى، و 265 باب تفريق الغسل والوضوء ، و 266 باب من أفرغ بيمينه على شماله في الغسل، و 274 باب من توضأ في الجنابة، ثم غسل سائر جسده، ولم يعد غسل مواضع الوضوء مرة أخرى، و 276 باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة، و 281 باب التستر في الغسل عند الناس، ومسلم 317 37 و 38 في الحيض: باب صفة غسل الجنابة، وأبو داوُد 245 في الطهارة: باب في الغسل من الجنابة، والترمذي 103 في الطهارة: باب ما جاء في الغسل من الجنابة، والنسائي 1/137 في الطهارة: باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه، و 1/200 في الغسل: باب الاستتار عند الاغتسال، و 204 باب إزالة الجنب الأذى عنه قبل إفاضة الماء ، وباب مسح اليد بالأرض بعد غسل الفرج، والدارمي 1/191 في الصلاة: باب في الغسل من الجنابة، وابن الجارود 97 و 100 ، والبيهقي في السنن 1/173 و 174 و 177 و 184 و 183 و 197، والبغوي 248 ؛ من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد .وانظر الطبراني 23/422 1023 و 1024 و 1025 و 1026 و 1027 و24/18 35 ، والطيالسي 1628 ، والدارمي 1/180، باب: المنديل بعد الوضوء .قال الترمذي عقب الحديث: وهو الذي اختاره أهل العلم في الغسل من الجنابة، أنه يتوضأ وضوء ه للصلاة، ثم يفرغ على رأسه ثلاث مرات، ثم يفيض الماء على سائر جسده، ثم يغسل قدميه .قال الحافظ: وفي الحديث من الفوائد جواز الاستعانة بإحضار ماء الغسل والوضوء ، وفيه خدمة الزوجات لأزواجهن، واستدل بعضهم به على كراهة التنشيف بعد الغسل، ولا حجة فيه لأنها واقعة حال يتطرق إليها الاحتمال. انظر بقية الأقوال في الفتح 1/363.

ﷺ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ بیان کرتی ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دومرتبہ یا تین مرتبہ دھوئے۔ پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پانی میں داخل کیا پھر آپ نے اپنی شرم گاہ کو صاف کیا، پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر اسے دھویا۔ آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا۔ پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ زمین پر رکھ کر اسے اچھی طرح ملا۔ پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا پھر آپ نے اپنے سر پر دونوں ہاتھ ملا کر پانی بہایا پھر آپ اپنی جگہ سے ایک طرف ہٹ گئے پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھولئے پھر میں رومال لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

ذكر وصف الاغتسال من الجناية لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَهُ

جنبی شخص جب غسل جنابت کا ارادہ کرے' تو اس کے طریقے کا تذکرہ

1191 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

(متن حدیث): وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ رَسُولِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ، ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، ثم يصب عليه الماء. **5:2**

ﷺ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا طریقہ بیان کیا وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی بہاتے تھے اور اپنی شرم گاہ پر لگی چیز کو دھوتے تھے۔ پھر آپ تین مرتبہ کلی کرتے تھے۔ ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر اپنے بازوؤں اور چہرے کو تین' تین مرتبہ دھوتے تھے۔ پھر آپ اپنے سر پر پانی بہاتے تھے۔ پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہالیتے تھے۔

1191-وأخرجه النسائي 1/134 في الطهارة: باب إعادة الجنب غسل يديه بعد إزالة الأذى عن جسده، عن إسحاق بن إبراهيم بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/143 و 173، والنسائي 1/133 باب ذكر عدد غسل اليدين قبل إدخالهما الإناء، وباب إزالة الجنب الأذى عن جسده بعد غسل يديه، من طريقين، عن شعبة، عن عطاء، به. وشعبة سمع من عطاء قبل الاختلاط. فالإسناد صحيح. وأخرجه الطيالسي 1/60، ومن طريقه البيهقي 1/174، وأحمد 6/96 عن عفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن عطاء، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/63، والنسائي 1/132 باب غسل الجنب يديه قبل أن يدخلهما الإناء، عن حسين بن علي، عن زائدة، عن عطاء، به. وهذا إسناد صحيح أيضاً، زائدة سمع من عطاء قبل الاختلاط. وأخرجه مسلم 321 43 في الحيض، والبيهقي 1/172، من طريق ابن وهب، عن مخرمة بن بكير، عن أبيه، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، به. وسيورده المؤلف من طريق مالك، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، برقم 1196، ومن طريق أبي عاصم، عن حنظلة، عن القاسم، عن عائشة، برقم 1197 .

ذكر البيان بأن المرأة وزوجها إذا أراد الِاغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَجِبُ اَنْ تَبْدَاَ الْمَرْاَةُ فَتُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَغْتَسِلَانِ مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب عورت اور اس کا شوہر غسل جنابت کرنے کا ارادہ کریں تو یہ بات لازم ہے عورت مرد کے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلے اور پھر وہ دونوں ایک ساتھ غسل کریں

1192 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ. حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ،

(متن حدیث): قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ: اَتَغْتَسِلُ الْمَرْاَةُ مَعَ زَوْجِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، الْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يَجْنُبُ وَلَقَدْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ، اَبْدَاُهُ فَاُفْرِغُ عَلٰى يَدِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَغْمِسَهُمَا فى الماء **.4:1**

معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ہمراہ ایک ہی برتن کے ساتھ غسل جنابت کر سکتی ہے؟ جبکہ وہ دونوں ایک ساتھ غسل کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں پانی پاک ہوتا ہے اسے جنابت لاحق نہیں ہوتی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔ میں پہلے آپ کے ہاتھ پر پانی بہاتی تھی اس سے پہلے کہ آپ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کریں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَ امْرَاَتِهٖ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ

جنبی شخص کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے ہمراہ ایک ہی برتن سے غسل کرے

1193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

1192- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عمران بن موسى وهو ثقة، وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم 251. وأخرجه أحمد 6/172 عن محمد بن جعفر، والبيهقي فى السنن 1/187 من طريق آدم بن أبي إياس، كلاهما عن شعبة، عن يزيد الرشك، به. ويزيد الرشك: هو يزيد بن أبي يزيد الضبعي، والرشك لقب له، وهو لفظ فارسي معناه: كبير اللحية. انظر تاج العروس: رشك. وأخرجه أحمد 6/171 من طريق قتادة، عن معاذة العدوية، به. وسيورده المؤلف برقم 1195 من طريق عاصم الأحول، عن معاذة العدوية، به.وتقدم من طريق الليث، عن عروة، عن عائشة، برقم 1108 واستوفيت هناك تخريج طرقه فانظره.

1193- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن أبي سليمان- وهو العرزمي- فمن رجال مسلم. زائدة: هو ابن قدامة، وعطاء: هو ابن أبي رباح، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/36، وأحمد 6/170، من طريق هشيم، عن عبد الملك، به.وأخرجه عبد الرزاق 1028 عن ابن جريج، عن عطاء، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/168، والبيهقي 1/188. وانظر الحديث المتقدم برقم 1108.

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ، نَشْرُعُ فِيْهِ جميعا 3:50

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ ہم اس میں سے ایک ساتھ غسل شروع کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے ہمراہ ایک ہی برتن سے غسل کرے

1194 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ، نَغْتَرِفُ مِنْهُ جميعا. 4:1

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ ہم دونوں اس میں سے چلو سے پانی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اغْتِسَالِ الْجُنُبَيْنِ مَعًا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّاِنْ كَانَ الْمَاءُ قَلِيلًا

دو جنبی افراد کا ایک ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ پانی تھوڑا ہو

1195 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

1194- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ من رواية القعنبي، ولم أجده في القطعة المطبوعة منه بتحقيق الأستاذ عبد الحفيظ منصور .وأخرجه النسائي 1/128 و 201، من طريق قتيبة، عن مالك، به .وأخرجه من طرق عن هشام بن عروة، به: عبد الرزاق 1034 ، وأحمد 2/192 و193 و230 و 231، والبخاري 273 في الغسل: باب تخليل الشعر، و 5956 في اللباس: باب ما وطئ من التصاوير، و 7339 في الاعتصام بالكتاب والسنة: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والبيهقي 1/188 و 193، وصححه ابن خزيمة برقم 239 .وانظر الطرق الأخرى للحديث وتخريجها برقم 1108 و 1192 و 1193 و 1195 .

1195- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو كامل الجحدري: اسمه فضيل بن حسين بن طلحة . وأخرجه مسلم في صحيحه 321 46 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، والبيهقي في السنن 1/188 من طريق أبي خيثمة عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 1/20، والحميدي 168 ، والطيالسي 1/42، وأحمد 6/103 و 118 و 123 و161 و171 و 172 و 265، والنسائي 1/130 في الطهارة و 1/202 في الغسل، والبيهقي 1/188، وصححه ابن خزيمة برقم 36 كلهم من طرق عن عاصم الأحول، به.وانظر الطرق الأخرى للحديث فيما تقدم بالأرقام 1108 و 1192 و 1193 و 1194 .

الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ عَائِشَةُ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ، يَبْتَدِرُ فيقول: أبقى لى، أبقى لى. 4:1

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔آپ آغاز کرتے ہوئے فرماتے تھے۔میرے لئے بھی باقی رہنے دینا میرے لئے بھی باقی (پانی) رہنے دینا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَخْلِيْلِ الْجُنُبِ اُصُوْلَ شَعْرِهٖ عِنْدَ اغْتِسَالِهٖ مِنَ الْجَنَابَةِ

جنبی شخص کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ غسل جنابت کرتے ہوئے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرے

1196 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِيَدِهٖ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ. 5:2

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر وضو کرتے تھے۔جس طرح آپ نماز کے لئے وضو کرتے تھے پھر آپ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کرتے تھے اس کے ذریعے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے تھے پھر آپ اپنے سر پر تین لپ پانی کے بہا لیتے تھے پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

1196– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ برواية القعنبي ص 53، 54 باب العمل في الغسل من الجنابة طبعة رواية القعنبي بتحقيق الأستاذ عبد الحفيظ منصور ، وفيه أيضاً 1/44 برواية يحيى بن يحيى .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/36، 37، والبخارى 248 في الغسل: باب الوضوء قبل الغسل، والنسائى 1/134 في الطهارة و 1/200 في الغسل والتيمم، والبيهقي في السنن 1/175 و 194، وفي المعرفة .1/427‘ومن طرق عن هشام بن عروة به، أخرجه: عبد الرزاق 999 ، والحميدى 163 ، وابن أبي شيبة 1/63، وأحمد 6/101، والبخارى 262 في الغسل: باب هل يدخل الجنب يده في الإناء قبل أن يغسلها، و 272 باب تخليل الشعر، ومسلم 316 في الحيض: باب صفة غسل الجنابة، وأبو داوُد 242 في الطهارة: باب في الغسل من الجنابة، والترمذى 104 في الطهارة: باب ما جاء في الغسل من الجنابة، والنسائى 1/135 في الطهارة: باب تخليل الجنب رأسه، والدارمي 1/191 في الوضوء ، والبيهقي 1/172 و 173 و 174 و 175 و 176 و 193، وصححه ابن خزيمة برقم 242 . وانظر الطرق الأخرى لهذا الحديث مع تخريجها برقم 1191 و 1197 .

ذِكْرُ وَصْفِ الْغَرَفَاتِ الثَّلَاثِ الَّتِي وَصَفْنَاهُ لِلْمُغْتَسِلِ مِنْ جَنَابَتِهِ

تین مرتبہ لپ بھرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم غسل جنابت کرنے والے کے حوالے سے کر چکے ہیں

1197 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بن أبى سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْتَسِلُ فِيْ حِلَابٍ مِثْلَ هٰذِهِ -وَاَشَارَ اَبُو عَاصِمٍ بِكَفَّيْهِ- يَصُبُّ عَلٰى شق الأيمن ثم يأخذ بكفيه فيصب على سائر جسده. **5:2**

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلاب میں غسل کرتے تھے۔(اس سے مراد وہ برتن ہے جس میں اونٹنی کا دودھ آ جاتا ہے) وہ اتنا ہوتا تھا ابوعاصم نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں پہلو پر پانی انڈیلتے تھے پھر آپ دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر جسم پر بہا لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ إِذَا كَانَتْ جُنُبًا تَرْكَ حَلِّهَا ضَفْرَةَ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

عورت کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ جنبی ہو تو وہ غسل جنابت کرتے ہوئے اپنی مینڈھیاں نہ کھولے

1198 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أبو خيثمة، قال: حدثنا بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن رافع

(متن حدیث): عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِي، اَفَاَحُلُّهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِي عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ، ثُمَّ

1197- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى 258 فى الغسل: باب من بدأ بالحلاب أو الطيب عند الغسل، ومسلم 318 فى الحيض: باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة، وأبو داوُد 240 فى الطهارة: باب فى الغسل من الجنابة، والنسائى 1/206 فى الغسل: باب استبراء البشرة من الغسل من الجنابة، والبيهقى فى السنن 1/184، من طريق محمد بن المثنى، عن أبى عاصم الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقى 1/184 من طريق محمد بن يعقوب، عن العباس بن محمد، عن أبى عاصم، به.وصححه ابن خزيمة 245 من طريق أحمد بن سعيد الدارمى، عن أبى عاصم، به . وانظر الطريقين الآخرين للحديث برقم 1191 و 1196 .

تُفِيضِي عليك الماء، فإذا أنت قد طهرت . 4:3

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں ایسی خاتون ہوں جس نے اپنے بالوں کی مینڈھیاں کی ہوتی ہیں' یا باندھی ہوتی ہیں' تو کیا میں جنابت کے لئے انہیں کھول لیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے' تم اپنے سر پر تین لپ بہالیا کرو۔ اپنے پورے جسم پر پانی بہالو اس طرح تم پاک ہوجاؤ گی۔

ذِكْرُ الْإِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْاَةِ الْحَائِضِ اسْتِعْمَالُ السِّدْرِ فِيْ اغْتِسَالِهَا وَتَعْقِيبُ الْفِرْصَةِ بَعْدَهُ

حیض والی عورت کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ غسل کرتے ہوئے بیری کے پتے استعمال کرے اس کے بعد (شرمگاہ پر) روئی کا ٹکڑا رکھ لے

1199 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ صَفِيَّةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْحَيْضِ، فَاَمَرَهَا اَنْ

1198- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الشافعي 1/37، وابن أبي شيبة 1/73، واحمد في المسند 6/289، ومسلم 330 في الحيض: باب حكم ضفائر المغتسلة، وأبو داؤد 251 في الطهارة: باب في الوضوء بعد الغسل، والترمذي 105 في الطهارة: باب هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل، والنسائي 1/131 في الطهارة: باب ذكر ترك المرأة نقض ضفر رأسها عند اغتسالها من الجنابة، وابن ماجة 603 في الطهارة: باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة، وابن الجارود في المنتقى 98، وابن خزيمة في صحيحه 246، والبيهقي في المعرفة 1/428، والبغوي في شرح السنة 251 كلهم من طريق سفيان بن عيينة، به.وأخرجه الحميدي 294، والطبراني في الكبير 23/ 657 عن أيوب بن موسى، به .وأخرجه أحمد 6/314، 315، ومُسلم 330 عن يزيد بن هارون، وعبد الرزاق 1046 ومن طريقه مسلم 330، والبيهقي 1/181، كلاهما عن سفيان الثوري، عن أيوب بن موسى، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/73، وأبو داؤد 252، والدارمي 1/263، والبيهقي 1/181 من طرق عن أسامة بن زيد الليثي، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أم سلمة. لكن جاء في روايتي الدارمي والبيهقي أن امرأة من الأنصار هي التي سألت النبي صلى الله عليه وسلم.

1199- إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه الحميدي 167، الشافعي 1/41- 42 عن سفيان بهذا الإسناد، وأخرجه البخاري 314 في الحيض: باب ذلك المرأة نفسها إذا تطهرت من المحيض، و 7357 في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، ومسلم 332 في الحيض: باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك، والنسائي 1/131 في الطهارة: باب ذكر العمل في الغسل من الحيض، والبيهقي في السنن 1/183، وفي المعرفة 1/437، والبغوي في شرح السنة 252، من طرق عن سفيان ابن عيينة، به .وأخرجه أحمد 6/122، والبخاري 315 في الحيض: باب غسل المحيض، ومسلم 332، والنسائي 7/201 في الغسل: باب العمل في الغسل من الحيض، من طرق عن وهيب، عن منصور، به .وسيورده المؤلف بعده من طريق الفضيل بن سليمان، عن منصور، به.

تَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَتَأْخُذُ فِرْصَةً فَتَوَضَّأَ بِهَا وَتَطْهُرَ بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: تَطَهَّرِي بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَاسْتَتَرَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدِهِ وَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اطَّهَّرِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَذَبْتُ المرأة وقلت: تتبعين بها أثر الدم. 1:50

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ سے غسل حیض کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرے پھر وہ روئی لے کر اس کے ذریعے وضو کرے پاکیزگی حاصل کرے اس نے عرض کی: میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو اس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کیسے پاکیزگی حاصل کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک چہرے پر رکھ لیا اور فرمایا سبحان اللہ تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور میں نے اسے بتایا کہ تم اس کے ذریعے خون کے نشانات صاف کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَائِضَ اِنَّمَا اُمِرَتْ بِتَعْقِيبِ الْغُسْلِ بِالْفِرْصَةِ الْمُمَسَّكَةِ دُونَ غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حیض والی عورت کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ غسل کے بعد مشک لگا ہوا روئی کا ٹکڑا رکھے' کوئی اور نہ رکھے

1200 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَبَّرَتْنِي اُمِّي اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ؟ قَالَ: تَاْخُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً، فَتَتَوَضَّئِينَ بِهَا. قَالَتْ كَيْفَ اَتَوَضَّأُ بِهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ: كَيْفَ اَتَوَضَّأُ بِهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فعرفت الذي يريد، فجبذتها إلى فعلمتها. 1:50

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اس کے بعد غسل کیسے کرے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مشک لگا ہوا روئی کا ٹکڑا لو اور اس کے ذریعے

1200- فضيل بن سليمان هو النميري، قال الحافظ في التقريب : صدوق له خطأ كثير، ومع ذلك فقد روى له الستة، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه البخاري في الاعتصام 7357، باب: الأحكام التي تعرف بالدلائل، عن محمد بن عقبة، عن الفضيل بن سليمان، به. وهو بمعنى ما قبله .وقوله: فرصة ممسكة أي طيبت بالمسك أو لغيره من الطيب، فتتبع بها المرأة أثر الدم ليقطع عنها رائحة الأذى.

وضو کرو اس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کرو۔ اس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کرو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کا پتہ چل گیا تھا۔ اس لئے میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اسے طریقہ بتایا۔

بَابُ قَدْرِ مَاءِ الْغُسْلِ

باب 6: غسل کے پانی کی مقدار کا بیان

ذِكْرُ مَا كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ اِذَا كَانَ جُنُبًا

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے تھے تو آپ کس چیز (یعنی کون سے برتن) سے غسل کرتے تھے

1201 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عن مالك، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ، وَهُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ. 5:8

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن کے ذریعے غسل کرتے تھے جو ''فرق'' تھا۔ آپ غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِىْ كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰه عليه وسلم عائشة يَغْتَسِلَانِ مِنْهُ

پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا غسل کیا کرتے تھے

1202 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ،

1201- إسناده صحيح، على شرطهما، وأخرجه أبو داؤد 238 في الطهارة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، به . وهو في الموطأ 1/44 في الطهارة: باب العمل في غسل الجنابة، ومن طريق مالك أخرجه مسلم 319 40 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة. وأخرجه الشافعي 1/20، وابن أبي شيبة 1/65 عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به، ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة .1/442، وأخرجه الطيالسي 1/42، ومسلم 319 41 من طرق عن الزهري، به. برقم 1108 و 1192 و 1193 و 1194 و 1195 من طرق متعددة. فانظر استيفاء تخريجه ثمت.

(متن حدیث): اَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ كَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِیَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يَسَعُ ثَلَاثَةَ اَمْدَادٍ، اَوْ قريبا من ذلك .4:1

حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر جو منذر بن زبیر کی اہلیہ ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں:
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے غسل کیا کرتے تھے جس میں تین مد کے قریب پانی آجاتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَدْرَ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ لِلاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ لَيْسَ بِقَدْرٍ لَا يَجُوزُ تَعَدِّيهِ فيما هو أول اَوْ اَكْثَرُ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے غسل جنابت کے لئے جس مقدار کا تذکرہ کیا ہے یہ کوئی ایسی مقدار نہیں ہے جس سے کم یا زیادہ مقدار میں (پانی استعمال کرنا) جائز نہ ہو

1203 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتوضأ بمكوك، وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ. 5:8

قَالَ اَبُو خَيْثَمَةَ: الْمَكُّوكُ: المد.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ''مکوک'' کے ذریعے وضو کر لیتے تھے پانچ ''مکوک'' (پانی) غسل کر لیتے تھے۔
ابوخیر سماء نامی راوی بیان کرتے ہیں: یا ''مکوک'' سے مراد ''مد'' ہے۔

1202 - إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه فى صحيحه 321 44 فى الحيض: باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة.

1203 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 325 50 فى الحيض: باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة، من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الرحمٰن بن مهدى، به . وسيورده المؤلف بعده من طريق بندار عن عبد الرحمٰن بن مهدى، به. وأخرجه أحمد 2/113 و 116 و 259 و 282 و 290، والنسائى 1/57، 58، و 127 فى الطهارة، و 1/179 فى المياه، والدارمى 1/175 فى الوضوء : باب كم يكفى فى الوضوء من الماء ، من طرق عن شعبة، به. وذكر رواية شعبة هذه أبو داوٗد بعد الحديث رقم 95 .وأخرجه ابن أبى شيبة 1/65، ومسلم 325 51 من طريق مسعر عن ابن جبر، عن أنس، ولفظه: كان النبى صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد، ويغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْقَدْرَ مِنَ الْمَاءِ لِلاغْتِسَالِ لَيْسَ بِقَدْرٍ لَا يَجُوزُ تَعَدِّيهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے غسل کے لئے پانی کی مقدار یہ کوئی ایسی مقدار نہیں ہے جس میں کمی وبیشی جائز نہ ہو

1204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يتوضأ بمكوك، ويغتسل بخمس مكاكي. 4:1

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ''مکوک'' (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے پانچ ''مکوک'' (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

1204- إسناده صحيح، وصححه ابن خزيمة برقم 116 من طريق بندار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

7- بَابُ اَحْكَامِ الْجُنُبِ

باب 7: جنبی کے احکام کا بیان

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الدَّارَ الَّتِي فِيهَا الْجُنُبُ

فرشتوں کے ایسے گھر میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جس میں جنبی موجود ہو

1205 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بن عمرو يحدث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَلِيًّا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

عبداللہ بن نجی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا یا جنبی شخص موجود ہو''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الطَّوَافَ عَلٰى نِسَائِهِ اَوْ جَوَارِيهِ بِالْغُسْلِ الْوَاحِدِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی تمام بیویوں یا کنیزوں کے ساتھ (صحبت کرنے کے بعد) ایک ہی مرتبہ غسل کرے

1206 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ

1205- عبد اللّٰه بن نجي، صدوق، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 1/83 و104 و139 و150، وأبو داوُد (127) و (4152)، والنسائي 1/141 و 7/185، وابن ماجة (3650)، من طرق عن شعبة بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/171، ووافقه الذهبي مع أنه قال في الميزان: نجي الحضرمي لا يدرى من هو.! وأخرجه الدارمي 2/284، من طريق الحارث العكلي. وأخرجه أحمد 1/80 و107 و150 من طريقين عن عبد اللّٰه بن نجي، عن علي. واصل الحديث في الصحيحين دون ذكر الجنب من حديث أبي طلحة. انظر شرح السنة (3212).

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ واحد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور پھر ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً فَقَطْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل صرف ایک ہی مرتبہ نہیں کیا (بلکہ کئی مرتبہ ایسا کیا ہے)

1207 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى جَمِيْعِ نِسَائِهِ فِيْ لَيْلَةٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے پھر آپ ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

1206- إسناده صحيح على شرط البخاري. إسماعيل: هو ابن إبراهيم بن مِقسَم الأسدي المعروف بابن علية وهو أمه. وأخرجه أبو داؤد (218) في الطهارة: باب في الجنب يعود، عن مسدد بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/147، والنسائي 1/143 في الطهارة: باب إتيان النساء قبل إحداث الغسل، عن إسحاق بن إبراهيم، ويعقوب بن إبراهيم، والبيهقي في السنن 1/204، وأبو عوانة 1/280، من طريق الحسن بن محمد بن الصباح الزعفراني، أربعتهم، عن إسماعيل بن علية، به. وسيورده المؤلف بعده برقم (1207) من طريق هشيم، عن حميد، به. وبرقم (1208) و (1209) من طريقين عن قتادة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/160 و185و 252، والطحاوي 1/129 والدارمي 1/192 و 193 من طريق حمادة بن سلمة، عن ثابت، عن أنس. وصححه ابن خزيمة (229) من طريق معمر، عن ثابت، عن أنس. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريقين عن عيسى بن يونس، عن صالح بن أبي الأخضر، عن الزهري، عن أنس. وأخرجه الطبراني في الصغير 1/246 من طريق مصعب بن المقدام، عن سفيان الثوري، عن معمر، عن الزهري، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/229 عن حسن بن موسى، عن أبي هلال، عن مطر الوراق، عن أنس. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/147، وأحمد 3/99، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ عَدَدِ النِّسَاءِ اللَّاتِي كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی تعداد کا تذکرہ جن کے پاس تشریف لے جانے کے بعد آپ ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے

1208 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بِنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدُورُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ أو النهار وهن إحدى عشرة فَقُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَ يُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ اُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں رات یا دن میں کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے ان ازواج کی تعداد گیارہ تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اتنی طاقت تھی، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم لوگ تو یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ آپ کو تیس [30] مردوں جتنی قوت دی گئی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

1208– رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن هشيماً مدلس وقد عنعن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/147، وأحمد 3/99، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (231) عن محمد بن منصور الجواز المكي، عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه عبد الرزاق (1061) ومن طريقه ابن خزيمة في صحيحه (230)، وأخرجه أحمد 3/185 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، والترمذي (140) في الطهارة: باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد، عن محمد بن بشار، عن أبي احمد الزبيري، عن سفيان، والنسائي 1/143، 144 عن محمد بن عبيد، عن عبد الله بن المبارك، وابن ماجه (588) في الطهارة وسننها: باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلاً واحداً من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي وأبي أحمد الزبيري عن سفيان، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق أبي نعيم وقبيصة بن عقبة، عن سفيان، ثلاثتهم (عبد الرزاق وسفيان وعبد الله بن المبارك) عن معمر، عن قتادة، به. وسيورده بعده من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به، فانظره.

(اور وہ اس بات کا قائل ہوا) کہ یہ روایت ہشام دستوائی کی نقل کردہ اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

1209- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ خَبَرِ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ نِسْوَةٍ وَّفِيْ خَبَرِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ اَمَا خَبَرُ هِشَامٍ فَاِنَّ اَنَسًا حَكٰى ذٰلِكَ الْفِعْلَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ حَيْثُ كَانَتْ تَحْتَهُ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً وَخَبَرُ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اِنَّمَا حَكَاهُ اَنَسٌ فِيْ اٰخِرِ قُدُومِهِ الْمَدِيْنَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حيث كان تحته تسع نِسْوَةٍ لِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا كَثِيْرَةً لَا مَرَّةً واحدة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس وقت آپ کی 9 ازواج تھیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہشام دستوائی نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ''ان ازواج کی تعداد گیارہ تھی''۔ جبکہ سعید نے قتادہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ مذکور ہے' اس وقت آپ کی نو ازواج تھیں۔

1209- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (268) في الغسل: باب إذا جامع ثم عاد ومن دار على نسائه في غسل واحد، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة (270). وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (231) عن محمد بن منصور الجواز المكي، عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه عبد الرزاق (1061) ومن طريقه ابن خزيمة في صحيحه (230)، وأخرجه أحمد 3/185 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، والترمذي (140) في الطهارة: باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد، والنسائي 1/143، 144 عن محمد بن عبيد، عن عبد الله بن المبارك، وابن ماجه (588) في الطهارة وسننها: باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلاً واحداً، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق أبي نعيم وقبيصة بن عقبة، عن سفيان، ثلاثتهم (عبد الرزاق وسفيان وعبد الله بن المبارك) عن معمر، عن قتادة، به. وسيورده بعده من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به، فانظره. إسناده صحيح على شروطهما، سعيد هو ابن أبي عروبة، وأخرجه البخاري (284) في الغسل: باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره، و (5215) في النكاح: باب من طاف على نسائه في غسل واحد، عن عبد الأعلى بن حماد، و (5068) باب كثرة النساء، عن مسدد، والنسائي 6/53، 54 في النكاح: باب ذكر أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في النكاح وأزواجه، عن إسماعيل بن مسعود، ثلاثتهم عن يزيد بن زريع بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/166 عن عبد العزيز بن عبد الصمد العمي، عن سعيد بن أبي عروبة، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہشام دستوائی نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے "ان ازواج کی تعداد گیارہ تھی" جبکہ سعید نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ "اس وقت ان ازواج کی تعداد نو تھی" جہاں تک ہشام کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا ذکر اس زمانے کے حساب سے کیا ہے جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔ اس وقت آپ کی گیارہ ازواج تھیں جبکہ سعید نے قتادہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس زمانے کا ذکر کیا ہے جو مدینہ منورہ میں آپ کا آخری زمانہ ہے۔ جب آپ کی نو ازواج تھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کئی مرتبہ کیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اسے صرف ایک مرتبہ کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ لِمَنْ اَرَادَ مُعَاوِدَةَ اَهْلِهِ

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو اسے وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1210 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَاَرَادَ أن يعود فليتوضأ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص عورت کو چھولے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرلے) اور پھر وہ دوبارہ ایسا کرنا چاہے تو اسے پہلے وضو کرلینا چاہئے"۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

1211 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّنْجِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ هَاشِمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ

1210- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، وأبو المتوكل: هو علي بن داوٗد الناجي. وأخرجه الطيالسي 1/61، وابن أبي شيبة 1/79، وأحمد 3/28، ومسلم (308) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، وأبو داوٗد (220) في الطهارة: باب الوضوء لمن أراد أن يعود، والترمذي (141) في الطهارة: باب ما جاء في الجنب إذا أراد أن يعود توضأ، والنسائي 1/142 في الطهارة: باب في الجنب إذا أراد أن يعود، وابن ماجه (587) في الطهارة: باب في الجنب إذا أراد العود توضأ، وأبو عوانة 1/280، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129، والبيهقي في السنن 1/204، والبغوي في شرح السنة (271)، من طرق عن عاصم بن سليمان الأحول، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (219) و (220) و (221). وانظر ما بعده.

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ أن يعود فليتوضأ فإنه أنشط للعود .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: تفرد بهذا اللفظة الأخيرة مسلم بن إبراهيم .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہے تو اسے پہلے وضو کر لینا چاہئے۔اس طرح دوبارہ کرنے میں زیادہ لذت ہوگی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)ان آخری الفاظ کو نقل کرنے میں مسلم بن ابراہیم نامی راوی منفرد ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْجُنُبُ إِذَا اَرَادَ النَّوْمَ قَبْلَ الْإِغْتِسَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جنبی شخص جب غسل کرنے سے پہلے سونا چاہے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

1212- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَالْحَوْضِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ:سمعت ابن عمر يقول:

(متن حدیث): أن عـمـر اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُصِيْبُنِى الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَكَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ: اغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ تَوَضَّأْ ثُمَّ ارْقُدْ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: (بعض اوقات) مجھے رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو میں کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی شرم گاہ کو دھو کر پھر وضو کر کے سو جاؤ۔

1213- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ،عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ

(متن حدیث): ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ

1211- إسناده صحيح؛ جعفر بن هاشم العسكري، حدث عنه جماعة، ووثقه الخطيب في تاريخه 7/183، وباقي رجال الإسناد على شرطهما. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (221) ، عن أبي يحيى محمد بن عبد الرحيم البزاز، والحاكم في المستدرك 1/152، والبيهقي في السنن 1/204، والبغوي في شرح السنة (271) من طريق علي بن عبد العزيز، كلاهما عن مسلم بن إبراهيم بهذا الإسناد.

فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثم نم .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: توضأ واغسل ذكرك أمرا نَدْبٍ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ من اِبَاحَةٍ وَّلَيْسَ فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ لِاَنَّ الْاَمْرَ بِغَسْلِ الذِّكْرِ اِنَّمَا اَمْرٌ لِاَنَّ الْمَرْءَ قَلَّمَا يَطَأُ اِلَّا وَيُلَاقِي ذَكَرُهٗ شَيْئًا نجسًا فَاِنْ تَعَرّٰى عَنْ هٰذَا فَلَا يَكَادُ يَخْلُو مِنَ الْبَوْلِ قَبْلَ الْاِغْتِسَالِ فَمِنْ أجل ملاقاة النجاسة لِلذَّكَرِ اَمَرَ بِغَسْلِهٖ لَا اَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ لِاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي فيه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ بعض اوقات انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وضو کرو شرم گاہ کو دھو لو اور پھر سو جاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم وضو کر لو اور اپنی شرمگاہ کو دھو لو''۔ یہ حکم استحباب کے طور پر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''پھر تم سو جاؤ'' یہ مباح قرار دینے کیلئے حکم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ''تم اپنی شرمگاہ کو دھو لو'' میں اس بات کی دلیل موجود نہیں ہے کہ منی نجس ہوتی ہے کیونکہ شرمگاہ کو دھونے کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ آدمی جب صحبت کرتا ہے' تو اس کی شرمگاہ پر کوئی نجس چیز لگ جاتی ہے اگر یہ نہ بھی ہو تو غسل کرنے سے پہلے عام طور پر آدمی کو پیشاب کرنا پڑتا ہے' تو اس نجاست کے لگنے کی وجہ سے بھی شرمگاہ کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے نہیں دیا گیا' کہ منی نجس ہوتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اسے کھرچ دیا کرتی تھیں اور نبی اکرم

1212- إسناده صحيح على شرطهما، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، والحوضي: هو محفص بن عمر بن الحارث . واخرجه أبو داوٗد الطيالسي 1/62 ومن طريقه أبو عوانة 1/278، عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه عبد الله بن أحمد 2/46 وجادة عن أبيه، عن يزيد، وابن خزيمة في صحيحه (214) عن أبي موسى محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، وأبو عوانة 1/2278 من طريق بدل بن المحبر، وبشر بن عمر، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/127 عن ابن مرزوق، عن وهب بن جرير، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف بعده برقم (1213) من طريق مالك، عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1214) من طريق اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، به، وبرقم (1216) من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1215) من طريق لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عمر .وأخرجه الطحاوى في شرح معاني الآثار 1/127 من طريق الأوزاعي، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر، به. دون قوله: اغسل ذكرك 1. إسناده صحيح على شرطهما، القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة القعنبي الحارثي، ثقة عابد، أخرج حديثه الشيخان، وكان ابن معين وابن المديني لا يقدمان عليه في الموطأ أحداً، والحديث في الموطأ بروايته ص 58 (طبعة عبد الحفيظ منصور) ، وعن القعنبي بهذا الإسناد أخرجه أبو داوٗد (221) في الطهارة: باب في الجنب ينام .وهو في الموطأ 1/47 برواية يحيى بن يحيى المصمودي . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخاري (290) في الغسل: باب الجنب يتوضأ ثم ينام، ومسلم (306) (25) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، والنسائي 1/140 في الطهارة: باب وضوء الجنب وغسل ذكره إذا أراد أن ينام، والطحاوي 1/127، والبيهقي في السنن 1/199، والبغوي في شرح السنن (263) .

صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ تَرْكَ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ اِرَادَةِ النَّوْمِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ وَالْوُضُوْءِ لِلصَّلَاةِ

جنبی شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سونے سے پہلے غسل نہ کرے جبکہ وہ شرم گاہ کو دھولے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے

1214- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَمِـعَ ابْـنَ عُـمَـرَ يَـقُـوْلُ: ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَاَمَرَهُ اَنْ يتوضأ ويغسل ذكره ثم ينام.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ وضو کریں اور اپنی شرم گاہ کو دھولیں اور پھر سو جائیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ اَنْ يَنَامَ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ مِنْ جَنَابَتِهِ اِذَا تَوَضَّاَ قَبْلَ النَّوْمِ

جنبی شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ غسل جنابت کرنے سے پہلے سو جائے جب کہ وہ سونے سے پہلے وضو کرلے

1215- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ

1214- إسناده صحيح على شرط مسلم وتقدم برقم (1212) من طريق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به، وسيرد برقم (1216) من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به، فانظر تخريجه فيهما.

1215- إسناده صحيح على شرط مسلم وتقدم برقم (1212) من طريق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به، وسيرد برقم (1216) من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به، فانظر تخريجه فيهما . إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى (287) في الغسل: باب نوم الجنب، عن قتيبة، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . ومن طريق البخارى أخرجه البغوى في شرح السنة (264) . وأخرجه عبد الرزاق (1074) ، ومن طريقه أبو عوانة 1/277، وأخرجه ـ أبى شيبة 1/61 عن معتمر بن سليمان، وأحمد 2/17، ومسلم (306) (23) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، والترمذى (120) في الطهارة: باب ما جاء في الوضوء للجنب إذا أراد أن ينام، والنسائى 1/139 في الطهارة: باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام، من طريق يحيى بن سعيد، وابن ماجة (585) في الطهارة: باب من قال لا ينام الجنب حتى يتوضأ وضوء ه للصلاة، من طريق عبد الأعلى، والبيهقى في السنن 1/200، وأبو عوانة 1/277 و279 من طريق محمد بن عبيد، خمستهم عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به . وتحرف اسم عبيد الله بن عمر في مطبوع مصنف عبد الرزاق إلى عبد الله بن عمر.ولم يرد في رواية البيهقى تسمية عمر في السؤال.وأخرجه البخارى (289)

عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ اِذَا توضأ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ہم میں سے کوئی ایک شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں جب وہ وضو کر لے (تو سوسکتا ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوُضُوْءَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ لَيْسَ بِاَمْرِ فَرْضٍ لَا يَجُوْزُ غَيْرُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنبی شخص جب سونے لگے تو اسے وضو کرنے کا حکم دینا فرض حکم نہیں ہے کہ اس کے علاوہ (یعنی وضو کیے بغیر سونا) جائز ہی نہ ہو

1216 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أينام وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ: نَعَمْ وَيَتَوَضَّاُ اِنْ شَاءَ اللّٰه .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں اگر وہ چاہے تو وضو کر کے (سو) جائے۔

(بقیه تخریج 1215)في الغسل: باب الجنب يتوضأ ثم ينام، عن موسى بن إسماعيل، عن جويرية، عن نافع، به .وأخرجه عبد الرزاق (1077)، ومن طريقه مسلم (306) (24)، وأبو عوانة 1/277، والبيهقي في السنن 1/201، عن ابن جريج، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127، من طريق ابن عون، كلاهما عن نافع، به .وأخرجه أبو عوانة 1/277 من طريق حجاج، عن ابن جريج، عن نافع، به .وأخرجه عبد الرزاق (1075) عن معمر، عن أيوب، عن نافع، به.وأخرجه أحمد 1/16، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127 من طريق محمد بن إسحاق، من نافع، به، ولفظه: ليتوضأ وضوء ه للصلاة ثم لينم .

1216- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (211) .وأخرجه أحمد 1/24-25، والحميدي (657) عن سفيان، بهذا الإسناد، ولفظ أحمد يتوضأ وينام إن شاء وقال سفيان مرة: ليتوضأ وليتم ولفظ الحميدي نعم إذا توضأ، ويطعم إن شاء .وأخرجه الدارمي 1/193، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127، وابن خزيمة (121) من طرق عن سفيان، به .

وانظر التعليق رقم (1) من الصفحة 15.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ بعد أن يتوضأ وضوء ه للصلاة

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرنے کے بعد جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے

1217- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إذا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ هُ للصلاة قبل أن ينام .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا' تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا كَانَ جُنُبًا وَّاَرَادَ النَّوْمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ وُضُوْءَ هُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب وہ جنبی ہو اور سونے کا ارادہ کرے' تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے اور پھر سو جائے

1217- إسناده صحيح. ابن قتيبة: هو محمد بن الحسن، ويزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب الرملي، ثقة عابد، أخرج له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجة، وباقي رجال الإسناد رجال الشيخين .وأخرجه البيهقي في السنن 1/203 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (305) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، والنسائي 1/139 في الطهارة: باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام، وابن ماجة (584) في الطهارة: باب لا ينام الجنب حتى يتوضأ وضوء ه للصلاة، وأبو عوانة 1/277، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/126، والبيهقي في السنن 1/200، والبغوي في شرح السنة (265) ، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/60، وأبو داوٗد (222) في الطهارة: باب الجنب يأكل، وابن خزيمة في صحيحه برقم (213) ، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (1073) عن ابن جريج، وأبو عوانة 1/277 من طريق ابن أخي الزهري، كلاهما عن الزهري، به .وأخرجه الطيالسي 1/62، وابن أبي شيبة 1/61، والبخاري (286) في الغسل: باب كينونة الجنب في البيت إذا توضأ قبل أن يغتسل، والطحاوي 1/126، وطريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، به. وأخرجه البخاري (288) باب الجنب يتوضأ ثم ينام، من طريق أبي الأسود محمد بن عبد الرحمٰن، عن عروة، عن عائشة .وأخرجه الطيالسي 1/61، 62، ومن طريقه البيهقي 1/202، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/61، ومن طريقه مسلم (305) (22) ، والبيهقي في السنن 1/203، وأخرجه أبو داوٗد (224) باب من قال: يتوضأ الجنب، والنسائي 1/138 باب وضوء الجنب إذا أراد أن يأكل، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/125، وأبو عوانة 1/278، وابن خزيمة في صحيحه برقم (215) ، من طريق عن شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة.وسيورده بعده (1218) من طريق يونس، عن الزهري، به، ويخرج عنده فانظره.

1218 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً قَالَ حَدَّثَنَا بن الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمْ يَنَمْ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ وَاَكَلَ .

1218: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے۔تو آپ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک وضونہیں کر لیتے تھے اور جب آپ (جنابت کی حالت) میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ دونوں ہاتھ دھوکر کھاتے تھے۔

1218- إسناده صحيح على شرطهما وهو في مسند أبي يعلى (4595) . وأخرجه أبو داوُد (223) في الطهارة: باب الجنب يأكل، عن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد . ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن .1/203 وأخرجه البيهقي 1/203 أيضاً من طريق إبراهيم الحربي، عن محمد بن الصباح، به . وأخرجه عبد الرزاق (1073) و (1085) ، وابن أبي شيبة 1/60، والنسائي 1/139 باب اقتصار الجنب على غسل يديه إذا أراد أن يأكل أو يشرب، والدارقطني 1/126 باب الجنب إذا أراد أن ينام أو يأكل أو يشرب كيف يصنع، والبغوي في شرح السنة (266) من طريق عبد الله بن مبارك، به. وأخرجه الدارقطني 1/125 و126، وأبو عوانة 1/277، والطحاوي 1/126، والبيهقي 1/200، والبغوي (265) من طرق عن يونس بن يزيد، به . وتقدم قبله من طريق الليث، عن الزهري، به, فانظره.

8- بَابُ غُسْلِ الْجُمُعَةِ

باب 8: جمعہ کے لئے غسل کرنا

1219- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): على كُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ غُسْلٌ وهو يوم الجمعة .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مسلمان پر سات دنوں میں ایک بار غسل کرنا لازم ہے اور یہ جمعہ کا دن ہے''۔

1220- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِیُّ حدثنا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عن عياش ابن عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ الْغُسْلُ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ اِتْيَانُ الْجُمُعَةِ فَرْضٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّالْعِلَّةُ فِيْهِ اَنَّ الْاِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ فَمَتٰى بَلَغَ الصَّبِیُّ وَاَدْرَكَ بِاَنْ يَاْتِیَ عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً كَانَ بَالِغًا وَّاِنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا

1219– رجاله ثقات، إلا أن أبا الزبير مدلس وقد عنعنه . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/93، ومن طريقه الطحاوى 1/116، عن أبي خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/95 عن محمد بن فضيل، وأحمد 3/304، والنسائی 3/93 فی الجمعة: باب إيجاب الغسل يوم الجمعة، عن بشر بن المفضل، والطحاوى 1/116 من طريق خالد بن عبد الله، ثلاثتهم عن داوُد بن أبي هند، به .وأخرجه عبد الرزاق (5296) عن الثورى، عن سعد بن إبراهيم، عن عمر بن عبد العزيز، عن رجل من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم.

1220– إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، وباقي رجال الإسناد على شرط الصحيح . وأخرجه أبو داوُد (342) فی الطهارة: باب فی الغسل يوم الجمعة، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة (721) عن محمد بن على بن حمزة، الطحاوى 1/116 عن روح بن الفرج، كلاهما عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائی 3/89 فی الجمعة: باب التشديد فی التخلف عن الجمعة، ولفظه: رواح الجمعة واجب على كل محتلم ، وابن الجارود فی المنتقی (287) ، وابن خزيمة فی صحيحه (1721) ، والطحاوى فی شرح معانی الآثار 1/116، والطبرانی فی الكبير 23/195، والبيهقی فی السنن 3/172 و187؛ من طرق عن المفضل بن فضالة، بهذا الإسناد.وقد يبغ الطِّفْلُ دُونَ اَنْ يَحْتَلِمَ وَيَكُونُ مُخَاطَبًا بِالِاسْتِئْذَانِ كما يكون مخاطبا عند الاحتلام به.

وَنَظِيرُ هٰذَا قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (وَإِذَا بَلَغَ الاَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) (النور: 59) فَأَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي هٰذِهِ الْآيَةِ بِالْإِسْتِئْذَانِ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ، إِذِ الْحُلُمُ بُلُوغٌ، وَقَدْ يَبْلُغُ الطِّفْلُ دُوْنَ اَنْ يَّحْتَلِمَ، وَيَكُوْنُ مُخَاطَبًا بِالْإِسْتِئْذَانِ كَمَا يَكُوْنُ مُخَاطَبًا عِنْدَ الْإِحْتِلَامِ بِهٖ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر بالغ شخص کو جمعہ کے لئے جانا لازم ہے اور جو شخص (جمعہ ادا کرنے کے لئے) جائے اس پر غسل کرنا لازم ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ ہر بالغ شخص پر جمعے کی نماز کے لئے آنا فرض ہے اس میں علت یہ ہے کہ احتلام ہونا بالغ ہونے کا نشان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بچہ بالغ ہو جائے یا عمر کے اعتبار سے پندرہ سال کا ہو جائے تو وہ بالغ شمار ہوگا۔ اگرچہ اسے احتلام نہ ہوا ہو۔ اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو وہ اجازت طلب کریں گے جس طرح ان لوگوں نے اجازت لی جن کا ذکر پہلے ہوا ہے''۔

تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کا حکم اس شخص کو دیا ہے جو بالغ ہو جاتا ہے کیونکہ یہاں لفظ حلم سے مراد بالغ ہونا ہے اور بعض اوقات بچہ احتلام کے بغیر بالغ ہو جاتا ہے اور وہ اجازت لینے کے حکم کا مخاطب بن جاتا ہے جس طرح کا احتلام کے ہمراہ اس حکم کا مخاطب بنتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِغْتِسَالَ لِلْجُمُعَةِ مِنْ فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جمعہ کے لئے غسل کرنا اسلام کے فطری احکام میں سے ایک ہے

1221- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بن زنجويه حدثنا بن اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ فِطْرَةَ الْاِسْلَامِ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالِاسْتِنَانُ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحَى فَاِنَّ الْمَجُوسَ تُعْفِيْ شَوَارِبَهَا وَتُحْفِيْ لحاها فخالفوهم حدوا شواربكم واعفوا لحاكم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اسلام کے فطری احکام میں جمعہ کے دن غسل کرنا مسواک کرنا مونچھیں چھوٹی رکھنا داڑھی بڑی رکھنا شامل ہے کیونکہ مجوسی اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھی چھوٹی رکھتے ہیں تو تم لوگ ان کی مخالفت کرو تم لوگ اپنی مونچھیں چھوٹی رکھو اور داڑھی بڑھاؤ''۔

ذِكْرُ تَطْهِيرِ الْمُغْتَسِلِ لِلْجُمُعَةِ مِنْ ذُنُوبِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

اس بات کا تذکرہ کہ جمعہ کے لئے غسل کرنیوالے شخص کے اگلے جمعے تک کے گناہ پاک ہوجاتے ہیں

1222- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُو يَعْلَى بِالْاُبُلَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ صَاحِبُ الْحِنَّاءِ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو قَتَادَةَ وَاَنَا اَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَغُسْلُكَ هٰذَا مِنْ جَنَابَةٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَعِدْ غُسْلًا اٰخَرَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمْ يَزَلْ طَاهِرًا اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرَى.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَزَلْ طَاهِرًا اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرَى يُرِيْدُ بِهِ مِنَ الذُّنُوْبِ لن مَنْ حَضَرَ الْجُمُعَةَ بِشَرَائِطِهَا غُفِرَ لَهُ مَا بينها وبين الجمعة الأخرى.

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے جمعہ کے دن غسل کیا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے یہ غسل جنابت کیا ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: تم دوبارہ غسل کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے وہ آئندہ جمعہ تک طہارت کی حالت میں رہتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ شخص اگلے جمعے تک پاک رہتا ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ گناہوں سے پاک رہتا ہے کیونکہ جو شخص شرائط کے ہمراہ جمعے کی نماز میں شریک ہوتا ہے۔اس کی اس جمعے اور اگلے جمعے کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْاِغْتِسَالُ لِلْجُمُعَةِ اِذَا قَصَدَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب وہ جمعہ کے لئے جانے لگے تو اس وقت جمعہ کے لئے غسل کرے

1223- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حدثنا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دينار

1222- إسناده قوى، هارون بن مسلم روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 9/237، وقال الحاكم: بصرى ثقة، وصحح حديثه هذا 1/282، ووافقه الذهبي . وقال أبو حاتم: لين . وباقي رجال الإسناد على شرط الصحيح، وهو في صحيح ابن خزيمة (1760) عن محمد بن عبد الأعلى، بهد الإسناد .وأخرجه البيهقي 1/299 من طريق سريج بن يونس، عن هارون بن مسلم،

(متن حدیث): أنـه سـمـع بـنَ عُـمَـرَ يَـقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إذا جئتم الجمعة فاغتسلوا.

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو غسل کرلو''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ اَتَاهَا مَعَ اِسْقَاطِهَا عَنْ مَّنْ لَمْ يَاْتِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے' جو نماز جمعہ پڑھنے کے لئے جاتا ہے' جو شخص نماز جمعہ کے لئے نہیں جاتا اس سے یہ حکم ساقط ہے

1224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مكرم قال: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

1223- إسناده قوي، هارون بن مسلم روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 9/237، وقال الحاكم: بصري ثقة، وصحح حديثه هذا 1/282، ووافقه الذهبي . وقال أبو حاتم: لين . وباقي رجال الإسناد على شرط الصحيح، وهو في صحيح ابن خزيمة (1760) عن محمد بن عبد الأعلى، بهذ الإسناد .وأخرجه البيهقي 1/299 من طريق سريج بن يونس، عن هارون بن مسلم، به. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الحميدي (609) عن سفيان، وأحمد 2/75 عن عفان، عن عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عَنِ الزُّهْرِيّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ ابن عمر: الشافعي 1/154، وعبد الرزاق (5290) و (5291) ، والحميدي (608) ، والطيالسي 1/142، 143، وأحمد 2/9 و37، والبخاري (894) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، و (919) باب الخطبة على المنبر، ومسلم (844) في الجمعة، والترمذي (492) في الصلاة: باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة، وابن الجارود (283) ، وابن خزيمة (1749) ، والطحاوي 1/115، والبيهقي في السنن 1/293 و3/188،وأخرجه الطيالسي 1/143 عن شعبة، وابن أبي شيبة 1/93 عن شريك وأبي الأحوص، وأحمد 2/53 و57 من طريق سفيان، والطحاوي 1/115 من طريق شعبة، كلهم عن أبي إسحاق، عن يحيى بن وثاب، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/115، والطحاوي 1/115،من طريق اسرائيل، عن أبي إسحاق، عن يحيى بن وثاب ونافع، عن ابن عمر.وأورده المؤلف بعده من طريق نافع عن ابن عمر، ويأتي تخريجه من طريقه عنده.

1224- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الحميدي (609) عن سفيان، وأحمد 2/75 عن عفان، عن عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد.وأخرجه من طرق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، عن أبيه ابن عمر: الشافعي 1/154، وعبد الرزاق (5290) و (5291) ، والحميدي (608) ، والطيالسي 1/142، 143، وأحمد 2/9 و37، والبخاري (894) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، و (919) باب الخطبة على المنبر، ومسلم (844) في الجمعة، والترمذي (492) في الصلاة: باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة، وابن الجارود (283) ، وابن خزيمة (1749) ، والطحاوي 1/115، والبيهقي في السنن 1/293 و3/188،وأخرجه الطيالسي 1/143 عن شعبة، وابن أبي شيبة 1/93 عن شريك وأبي الأحوص، وأحمد 2/53 و57 من طريق سفيان، والطحاوي 1/115 من طريق شعبة، كلهم عن أبي إسحاق، عن يحيى بن وثاب، عن ابن عمر.وأخرجه أحمد 2/115، والطحاوي 1/115، من طريق اسرائيل، عن أبي إسحاق، عن يحيى بن وثاب

اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كثير الكاهلى عَنْ نَافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من أتى الجمعة فليغتسل .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے''۔

ذِكْرُ اِيقَاعِ اسْمِ الرَّوَاحِ عَلَى التَّبْكِيرِ

اس بات کا تذکرہ یہ یہاں ''جانے'' کا لفظ ''جلدی جانے'' کے لئے استعمال ہوا ہے

1225- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَقْبُرِيُّ الْخَطِيبُ بِوَاسِطَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو ويحيى بن سعيد الأنصارى عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاحَ اِلَى الجمعة فليغتسل .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے''۔

(بقيه تخريج 1224)ونافع، عن ابن عمر.وأورده المؤلف بعده من طريق نافع عن ابن عمر، ويأبى تخريجه من طريقه عنده . يحيى بن كثير الكاهلى، ذكره المؤلف فى الثقات 5/527، وقال أبو حاتم: شيخ، وقال النسائى: ضعيف، وقد تابعه عليه مالك، وباقى رجال الإسناد على شرك الصحيح.'وأخرجه مالك فى الموطأ 1/102 عن نافع بهذا الإسناد، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخارى (877) فى الجمعة: باب فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائى 3/93 فى الجمعة: باب الأمر بالغسل يوم الجمعة، والدارمى 1/361،والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/115، والبيهقى فى السنن .1/293'وأخرجه من طرق عن نافع، به: الحميدى (610) ، وابن أبى شيبة 2/93و95و96، وأحمد 2/3و41 و42و48و 55و75و77و78 و101و105و141و245، ومسلم (844) فى الجمعة، وابن ماجة (1088) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الغسل يوم الجمعة، والطحاوى 1/115، والطبرانى (13392) ، والبيهقى فى السنن 1/297، وابن خزيمة (1750) و (1751) .وتقدم قبله من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر. فانظره.

1225- يحيى بن كثير الكاهلى، ذكره المؤلف فى الثقات 5/527، وقال أبو حاتم: شيخ، وقال النسائى: ضعيف، وقد تابعه عليه مالك، وباقى رجال الإسناد على شرك الصحيح.وأخرجه مالك فى الموطأ 1/102 عن نافع بهذا الإسناد، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخارى (877) فى الجمعة: باب فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائى 3/93 فى الجمعة: باب الأمر بالغسل يوم الجمعة، والدارمى 1/361،والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/115، والبيهقى فى السنن .1/293'وأخرجه من طرق عن نافع، به: الحميدى (610) ، وابن أبى شيبة 2/93و95و96، وأحمد 2/3و41 و42و48و 55و75و77و78 و101و105و141و245، ومسلم (844) فى الجمعة، وابن ماجة (1088) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الغسل يوم الجمعة، والطحاوى 1/115، والطبرانى (13392) ، والبيهقى فى السنن 1/297، وابن خزيمة (1750) و (1751) .وتقدم قبله من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر. فانظره.

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلنِّسَاءِ اَنْ يَغْتَسِلْنَ لِلْجُمُعَةِ اِذَا اَرَدْنَا شُهُودَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ خواتین کے لئے یہ بات مستحب ہے، جب وہ نماز جمعہ میں شریک ہونے کا ارادہ کریں تو وہ جمعہ کے لئے غسل کریں

1226- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ مِنَ الرِّجَالِ والنساء فليغتسل .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں اور خواتین میں جو جمعہ کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے''۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَرْضٌ لَا يَجُوْزُ تَرْكُهُ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ایسا فرض ہے کہ اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے

1227- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حدثنا عبيد بن عمر القوايرى قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ

(متن حدیث): عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ حَالِمٍ مِنَ الرِّجَالِ وَعَلٰى كُلِّ بَالِغٍ مِنَ النساء .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر اور خواتین میں سے ہر بالغ عورت پر لازم ہے''۔

ذكر خبر ثان اِلَيْهِ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا فَزَعَمَ اَنَّ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ہمارے بعض ائمہ اس بات کے قائل ہوئے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے

1228- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كل محتلم .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ وَالِاغْتِسَالِ لَهَا لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَشْهَدَهَا

جو شخص جمعے میں شریک ہونے کا ارادہ کرے اس کے جمعہ کے لئے غسل کرنے اور اس کے لئے اغتسال کے طریقے کا تذکرہ

1229- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غُسْلُ يَوْمِ الجمعة واجب على كل محتلم كغسل يوم الجنابة .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔(یہ غسل) غسل جنابت کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالِاغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ فِى الْاَخْبَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ نَدْبٍ وَّاِرْشَادٍ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جمعہ کیلئے غسل کرنے کا تذکرہ جن روایات میں

1228- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 1/102، ومن طريقه أخرجه الشافعي 1/154، وأحمد 3/60، والبخاري (879) في الجمعة: باب غسل الجمعة، و (895) باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، ومسلم (846) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، وأبو داؤد (341) في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، والنسائي 3/93 في الجمعة: باب إيجاب الغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/116، والبيهقي في السنن 1/294و3/188،وابن خزيمة في صحيحه (1742) .وأخرجه الشافعي 1/154، وعبد الرزاق (5307) ، والحميدي (736) ، وابن أبي شيبة 2/92، والبخاري (858) في الأذان: باب وضوء الصبيان، و (2665) في الشهادات: باب بلوغ الصبيان وشهادتهم، وابن ماجة (1089) في الإقامة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/116، وابن الجارود (284) ، وابن خزيمة (1742) من طريق سفيان بن عيينة، عن صفوان بن سليم، به.وأخرجه ابن خزيمة (1742) أيضاً من طريق أبي علقمة الفروي، عن صفوان بن سليم، به . وسيرد برقم (1233) من طريق عبد الرحمٰن بن أبي سعيد، عن أبيه أبي سعيد ويأتي تخريجه هناك.

1229- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

منقول ہے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں یہ ندب اور ارشاد کے طور پر ہے' اور اس کی ایک متعین علت ہے

1230- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرنا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيُّ سَاعَةٍ هٰذِهِ قَالَ اِنِّيْ شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ اَزِدْ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَّقَدْ علمت اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى نَفْيِ اِيْجَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ يَشْهَدُهَا لأن عمر بن الخطاب كان يخطب إذا دَخَلَ الْمَسْجِدَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ مَا زَادَ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَاْمُرْهُ عُمَرُ وَلَا اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالرُّجُوْعِ وَالِاغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ ثُمَّ الْعَوْدِ اِلَيْهَا فَفِيْ اِجْمَاعِهِمْ عَلٰى مَا وَصَفْنَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالِاغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حتم.

1230: سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی

1230– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه (845) عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي في السنن 3/189 من طريق حرملة بن يحيى، به .وهو في الموطأ 1/101 عن ابن شهاب، عن سالم بن عبد الله: أنه دخل ... قال أبو عمر في التمهيد 10/68–69: هكذا رواه أكثر رواة الموطأ عن مالك مرسلاً، عن ابن شهاب، عن سالم، لم يقولوا: عن أبيه، ووصله عن مالك روح بن عبادة، وجويرية بن أسماء ، وإبراهيم بن طهمان، وعثمان بن الحكم الجذامي، وأبو عاصم النبيل الضحاك بن مخلد، وعبد الوهاب بن عطاء ، ويحيى بن مالك بن أنس، وعبد الرحمٰن بن مهدي، والوليد بن مسلم، وعبد العزيز بن عمران، ومحمد بن عمر الواقدي، وإسحاق بن إبراهيم الحنيني، والقعنبي في رواية إسماعيل بن إسحاق عنه؛ فرووه عن مالك عن ابن شهاب، عن اسلم، عن أبيه .وقد أورد الترمذي رواية مالك المرسلة، ثم قال: سألت محمداً (يعني البخاري) عن هذا؟ فقال: الصحيح حديث الزهري عن سالم، عن أبيه . وانظر الفتح 2/359. ومن طريق مالك مرسلاً أخرجه الشافعي 1/157، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/117. ومن طريق مالك موصولاً أخرجه البخاري (878) في الجمعة: باب فضل الغسل يوم الجمعة، والطحاوي 1/118، والبيهقي في السنن 1/294 من طريق جويرية بن أسماء ، عن مالك، عن الزهري، به .وأخرجه البيهقي أيضاً 1/294 من طريق روح بن عباجة، عن مالك، عن الزهري، به .وأخرجه الشافعي 1/157، وعبد الرزاق (5292) ، والترمذي (494) في الصلاة: باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة، من طريق معمر، عن الزهري، به . وأخرجه الترمذي (495) من طريق الليث، عن يونس، عن الزهري به. وقد رويت هذه القصة من حديث أبي هريرة أخرجه الطيالسي 1/142، وابن أبي شيبة 2/93، البخاري (882) في الجمعة، ومسلم (845) (4) في الجمعة، والدارمي 1/361، والبيهقي في السنن 1/294، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/118. ومن حديث ابن عبّاسٍ أخرجه ابن أبي شيبة 2/94، والطحاوي 1/117.

اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب اندر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بلند آواز میں دریافت کیا یہ کون سا وقت ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں آج مصروف تھا میں اپنے گھر اس وقت گیا جب میں نے اذان کی آواز سنی پھر میں نے وضو کے علاوہ کچھ نہیں کیا (یعنی فوراً یہاں آ گیا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: (صرف) وضو کرنا بھی (غلطی) ہے۔ آپ یہ بات جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ) کے دن (غسل) کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی صحیح دلیل موجود ہے کہ جو شخص جمعہ میں شرکت کیلئے آتا ہے اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بتایا' انہوں نے صرف وضو کیا ہے اور وہ مسجد میں آ گئے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کسی صحابی نے بھی انہیں جمعہ کیلئے غسل کر کے آنے کو نہیں کہا تو صحابہ اکرام کا اس بات پر اجماع کر لینا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس بات کا واضح بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعے کیلئے غسل کرنے کا حکم دینا استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْاِغْتِسَالَ لِلْجُمُعَةِ غَيْرُ فَرْضٍ عَلٰى مَنْ شَهِدَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' جو شخص جمعہ میں شریک ہونا چاہتا ہو اس کے لئے جمعہ کے لئے غسل کرنا فرض نہیں ہے

1231 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1231- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1756). وأخرجه ابن أبي شيبة 2/97، ومن طريقه مسلم (857) (27) في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، وابن ماجة (1090) في الإقامة: باب ما جاء في الرخصة في ذلك: وأخرجه أحمد 2/424، وأبو داوٗد (1050) في الصلاة: باب فضل الجمعة، عن مسدد، والترمذي (498) في الجمعة: باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة، عن هناد، والبيهقي في السنن 3/223 من طريق أحمد بن عبد الجبار، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد، بزيادة ومن مس الحصا فقد لغا. وأخرجه مسلم (857) (26) في الجمعة، والبغوي في شرح السنة (1059)، من طريق أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، عن روح، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به، بلفظ من اغتسل بدل من توضأ.

''جو شخص جمعہ کے روز وضو کرے اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لئے آئے (امام کے قریب ہو) اور خاموش رہے اور غور سے (خطبہ) سنے اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس جمعے اور اس سے آئندہ جمعے تک کے اور ''مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیتا ہے''۔

ذكر خبر ثالث عَلٰى اَنَّ غُسَلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جمعہ کے دن غسل کرنا فرض نہیں ہے

1232- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ لِلّٰهِ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا فَاِنْ كان له طيب مسه .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے' وہ مسلمان ہفتے میں ایک دن غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو' تو وہ بھی لگائے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَنْ اَنَّ الْاَمْرَ بِالْاِغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جمعہ کے لئے غسل کا حکم ندب (استحباب) کے طور پر ہے یہ لازمی نہیں ہے

1233- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بن سليم قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ هِلَالٍ وَّبُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِىِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ

1232- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم (1756) . وأخرجه ابن أبى شيبة 2/97، ومن طريقه مسلم (857) (27) فى الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت فى الخطبة، وابن ماجة (1090) فى الإقامة: باب ما جاء فى الرخصة فى ذلك: وأخرجه أحمد 2/424، وأبو داوُد (1050) فى الصلاة: باب فضل الجمعة، عن مسدد، والترمذى (498) فى الجمعة: باب ما جاء فى الوضوء يوم الجمعة، عن هناد، والبيهقى فى السنن 3/223 من طريق أحمد بن عبد الجبار، خمستهم عن أبى معاوية، بهذا الإسناد، بزيادة ومن مس الحصا فقد لغا . وأخرجه مسلم (857) (26) فى الجمعة، والبغوى فى شرح السنة (1059) ، من طريق أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، عن روح، عن سهيل بن أبى صالح، عن أبيه، به، بلفظ من اغتسل بدل من توضأ 2. إسناده صحيح على شرط الشيخين خلا هشام بن الغاز وهو ثقة . وذكره السيوطى فى الجامع الكبير 1/ 262، ولم يعزه لغير ابن حبان، ويشهد له حديث أبى هريرة (1234) الآية وغيره.

(متن حدیث): عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّالسِّوَاكُ وَاَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ.

اللفظ لسعيد بن أبي هلال.

1233: عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے اور مسواک کرنا اور اگر اسے میسر ہو تو خوشبو لگانا (بھی لازم ہے)''۔
روایت کے یہ الفاظ سعید بن ابو ہلال نامی راوی کے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْغُسْلَ لِلْجُمُعَةِ قُصِدَ بِهِ الْاِرْشَادُ وَالْفَضْلُ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جمعہ کے لئے غسل کرنے (کا حکم دینے) سے مراد رہنمائی کرنا اور فضیلت (کا اظہار کرنا ہے)

1234 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ

1233- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (846) في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، عن عمرو بن سواد العامري، وأبو داوُد (344) في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، والنسائي 3/ 92 في الجمعة: باب الأمر بالسواك يوم الجمعة، عن محمد بن سلمة المرادي، والبيهقي في السنن 3/ 242 من طريق عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (880) في الجمعة: باب الطيب للجمعة، وابن خزيمة (1745) ، والبيهقي في السنن 3/ 242، من طريق علي بن المديني، عن حرمي بن عمارة، عن شعبة، عن أبي بكر بن المنكدر، حدثني عمرو بن سليم، قال: أشهد على أبي سعيد، قال: أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم، وأن يستن، وأن يمس طيباً إن وجد ، وأبو بكر لا يعرف إلا بكنيته وهو أخو محمد بن المنكدر . وأخرجه الطيالسي 1/ 142، وأحمد 3/ 65-66 من طريق فليح بن سليمان، قال: أخبرني أبو بكر بن المنكدر، عن عمرو بن سليم الزرقي، عن أبي سعيد الخدري. وقد سقط اسم عمرو بن سليم من مسند أحمد . وأخرجه ابن خزيمة (1744) من طريق محمد بن المنكدر، عن أخيه أبي بكر، عن عمرو، عن أبي سعيد . وأخرجه عبد الرزاق (5318) عن عمر بن راشد، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي سعيد.

1234- إسناده صحيح على شرطهما خلا يحيى بن حبيب، فإنه من رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1761) . وأخرجه عبد الرزاق (5298) عن ابن جريج، والطحاوي في شرح معاني الآثار عن يونس، عن سفيان، كلاهما عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (5297) عن معمر، والبخاري (897) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل، ومسلم (849) في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والبيهقي في السنن 3/ 188- 189 من طريق وهيب، كلاهما عن عبد الله بن طَاوُسٍ، عن أبيه، به . ولم يرد عندهم ذكر مس الطيب .وأخرجه البخاري (898) في الجمعة، عن أبان بن صالح، عن مجاهد، عن طَاوُسٍ، به .وفي الباب عن ابن عمر تقدم برقم (1232) ، وعن أبي سعيد الخدري تقدم برقم (1233) وعن جابر تقدم برقم (1219) ، وعن ابن عباس، أخرجه من طرق عن ابن جريج، عن أبراهيم بن ميسرة، عن طَاوُسٍ، عنه: عبد الرزاق (5303) ، ومسلم (848) (8) ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 115.وعن البراء بن عازب عند ابن أبي شيبة 2/ 93، والطحاوي 1/ 116،وعن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عند ابن أبي شيبة 2/ 94، وعبد الرزاق (5296) .

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دينار يحدث عن طَاوُسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ وَّاَنْ يَمَسَّ طِيبًا اِنْ وَجَدَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مسلمان پر یہ بات لازم ہے وہ ہفتے میں ایک بار غسل کرے اور اگر اسے دستیاب ہو تو خوشبو لگائے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ الْقَوْمُ بِالاغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے لوگوں کو جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیا گیا

1235 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَخِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أبى بردة بن أَبِي مُوْسٰى عَنْ اَبِيهِ قَالَ

(متن حدیث): لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَنَحْنُ عِنْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَصَابَتْنَا مطرة، لشممت منا ريح الضأن.

1235: ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے تھے اور اگر ہم پر بارش ہو جاتی' تو ہمارے اندر سے تمہیں بھیڑوں کی سی بو آتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

1235- إسناده صحيح على شرطهما خلا يحيى بن حبيب، فإنه من رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1761). وأخرجه عبد الرزاق (5298) عن ابن جريج، والطحاوي في شرح معاني الآثار عن يونس، عن سفيان، كلاهما عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (5297) عن معمر، والبخاري (897) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل، ومسلم (849) في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والبيهقي في السنن 3/ 188- 189 من طريق وهيب، كلاهما عن عبد الله بن طاوس، عن أبيه، به. ولم يرد عندهم ذكر مس الطيب. وأخرجه البخاري (898) في الجمعة، عن أبان بن صالح، عن مجاهد، عن طاوس، به. وفي الباب عن ابن عمر تقدم برقم (1232)، وعن أبي سعيد الخدري تقدم برقم (1233) وعن جابر تقدم برقم (1219)، وعن ابن عباس، أخرجه من طرق عن ابن جريج، عن أبراهيم بن ميسرة، عن طاوس، عنه: عبد الرزاق (5303)، ومسلم (848) (8)، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 115. وعن البراء بن عازب عند ابن أبي شيبة 2/ 93، والطحاوي 1/ 116. وعن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عند ابن أبي شيبة 2/ 94، وعبد الرزاق (5296)، وعن ثوبان عند البزار (624). 12. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخو نوح: اسمه خالد بن قيس بن رباح الأزدي الحداني. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/ 412، ومن طريقه ابن ماجه (3562) في اللباس: باب لبس الصوف، عن الحسن بن موسى، عن شيبان، وأحمد 4/ 419 عن روح، عن سعيد، وأبو داؤد (4033) في اللباس: باب في لبس الصوف والشعر، والترمذي (2479) في صفة القيامة، والبغوي في شرح السنة (3098) من طريق أبي عوانة، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/ 325 مع أنه ليس من شرطه، وقال: رواه الطبراني في الأوسط، ورجاله رجال الصحيح.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا كَانُوا يَرُوحُونَ اِلَى الْجُمُعَةِ فِى ثِيَابِ مِهَنِهِمْ فَلِذٰلِكَ اُمِرُوْا بِالاغْتِسَالِ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پہلے لوگ اپنے کام کاج کے کپڑوں میں جمعہ کے لئے چلے جاتے تھے اس لئے انہیں جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا گیا

1236 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ حِسَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يحيى بن عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ أنفسهم فَكَانُوْا يَرُوحُونَ اِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغتسلتم.

1236: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے لوگ اپنے کام کاج خود ہی کیا کرتے تھے پھر وہ اسی حالت میں جمعہ کے لئے آجایا کرتے تھے (جس کی وجہ سے بدبو پھیل جاتی تھی) تو ان سے یہ کہا گیا اگر تم غسل کرلو (تو یہ مناسب ہوگا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ اَرَادَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ''تو ان سے یہ کہا گیا اگر تم غسل کر لو'' اس سے مراد یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس بات کا حکم دیا تھا

1237 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بن محمد بن سليم قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عبيد الله بن أبى جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

1236- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوُد (352) في الطهارة: باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، عن مسدد، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي /1 155، وعبد الرزاق (5315) عن سفيان بن عيينة، وابن أبي شيبة /2 95 عن هشيم، وأحمد /6 62 63 عن وكيع، عن سفيان، والبخاري (903) في الجمعة: باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، ومسلم (847) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، عن محمد بن رمح، عن الليث، والطحاوي في شرح معاني الآثار /1 117 من طريق عبيد الله، والبيهقي، في السنن /3 189، من طريق جعفر بن عون، كلهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2071) في البيوع: باب كسب الرجل وعمله بيده، من طريق عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، عن أبي الأسود النوفلي، عن عروة، عن عائشة. وعلقه البخاري (2071) أيضاً عن همام، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، ووصله ابن خزيمة في صحيحه (1753) عن محمد بن الوليد، عن قريش بن أنس، عن هشام، به. ووصله أبو نعيم في المستخرج من طريق هدبة، عن هشام، به. كما ذكره الحافظ في الفتح /4 305.

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِيْ فَيَاْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ ليومكم هذا؟

1237: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ نواحی علاقوں سے اپنے گھروں سے جمعہ کی نماز کے لئے آیا کرتے تھے وہ لوگ عبا پہن کے آتے تھے انہیں غبار اور پسینہ لاحق ہوتا تھا' جس کی وجہ سے ان کے جسم سے بو آتی ہے۔ان میں سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے اس دن کے لئے اچھی طرح طہارت حاصل کرلو (یعنی غسل کرلو تو یہ مناسب ہوگا)

1237– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري (902) في الجمعة: باب من أين تؤتى الجمعة، عن أحمد بن صالح، ومسلم (847) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، عن هارون بن سعيد الأيلي، وأحمد بن عيسى، وابن خزيمة (1754) عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، والبيهقي في السنن 3/ 189–190 من طريق أحمد بن عيسى، أربعتهم عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (1055) من طريق ابن وهب به مختصراً. وأخرجه النسائي 3/ 93–94 في الجمعة: باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، عن محمود بن خالد، عن الوليد، حدثنا عبد الله بن العلاء أنه سمع القاسم بن محمد، عن عائشة.

9- بَابُ غُسْلِ الْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ

باب9: کافر شخص جب مسلمان ہو جائے تو اس کا غسل کرنا

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاغْتِسَالِ لِلْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ

کافر شخص جب مسلمان ہو جائے تو اسے غسل کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

1238- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنَفِيَّ اُسِرَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فيقول إن تقتل تقتل وَاِنْ تَمُنَّ تَمُنَّ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تُرِدِ المال تعطه مَا شِئْتَ قَالَ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّوْنَ الْفِدَاءَ وَيَقُوْلُوْنَ مَا نَصْنَعُ بِقَتْلِ هٰذَا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَسْلَمَ فَبَعَثَ بِهِ اِلٰى حَائِطِ اَبِیْ طَلْحَةَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَغْتَسِلَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لقد حسن إسلام صاحبكم.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ثمامہ حنفی کو قید کرلیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ملنے کے لئے آئے تو آپ نے دریافت کیا: اے ثمامہ! تمہارے من میں کیا ہے۔ اس نے کہا اگر آپ قتل کردیتے ہیں تو پھر ایک خون والے شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جو آپ چاہتے ہیں وہ آپ کو دے دیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے فدیہ لینے والی صورت کو پسند کیا۔ انہوں نے کہا اس کو قتل کر کے ہمیں کیا ملے گا پھر ایک دن نبی کریم اس کے پاس سے گزرے تو اس نے اسلام قبول کرلیا۔ نبی کریم نے اسے ابوطلحہ کے باغ کی طرف بھیجا اور یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کرلے انہوں نے غسل کر کے دو رکعات نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے ساتھی کا اسلام عمدہ ہے''۔

1238- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله بن عمر وإن كان ضعيفاً- تابعه عليه عبيد الله بن عمر، وهو ثقة روى له الشيخان، وهو في مصنف عبد الرزاق (9834) ، ومن طريقه أخرجه ابن الجارود في المنتقى برقم (15) ، وابن خزيمة في صحيحه برقم (253) ، والبيهقي في السنن /1 .171

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ثُمَامَةَ رُبِطَ اِلٰى سَارِيَةٍ فِيْ وَقْتِ اَسْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کو جب قید کیا گیا تو انہیں مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا

1239- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَـمِـعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْـهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ ؟ قَالَ عِنْدِىْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْنِيْ تَقْتُلْ ذَا دم وإن تـنـعـم تـنـعـم على شاكر وعن كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ حَتّٰـى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَـانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ ؟ فَقَالَ عِنْدِىْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُـنْـتَ تُـرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ . فَـانْـطَـلَـقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوهِ

1239- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخارى (469) فى الصلاة: باب دخول المشرك المسجد، و (2422) فى الخصومات: باب التوثق ممن تخشى معرته، ومسلم (1764) فى الجهاد: باب ربط الأسير وحبسه وجواز المن عليه، وأبو داؤد (2679) فـى الجهاد: باب فى الأسير يوثق، والنسائى 1/ 109-110 فـى الطهارة: باب تقديم غسل الكافر إذا أراد أن يسلم، كلهم عـن قتيبة بن سعد، عن الليث، بهذا الإسناد . ورواية البخارى مختصرة . وأخرجه أحمد 2/ 453 عن حجاج، والبخارى (462) فى الـصـلاة: باب الاغتسال إذا أسلم وربط الأسير أيضاً فى المسجد، و (2423) فـى الـخصومات: باب الربط والحبس فى الحرم، و (4372) فـى المغازى: باب وفد بنى حنيفة وحديث ثمامة بن أثال، عن عبد الله بن يوسف، وأبو داؤد (2679) عن عيسى بن حماد الـمصرى، وابن خزيمة فى صحيحه (252) عـن الـربيع بن سليمان المرادى، عن شعيب بن الليث، والبيهقى فى السنن 1/ 171 من طـريـق شعيب بن الليث، وفى دلائل النبوة 4/ 78 مـن طـريـق يحيى بن بكير، كلهم عن الليث، به. وقـد سقط اسم الليث من إسناد صحيح ابن خزيمة .وأخرجه أحمد 2/ 246، 247 عـن سـفيان، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، به . وأخرجه مسلم (1764) (60) عـن مـحـمـد بن المثنى، عن أبى بكر الحنفى، عن عبد الحميد بن جعفر، والبيهقى فى دلائل النبوة 4/ 79 من طريق يونس بن بكير، عن محمد بن إسحاق، كلاهما عن سعيد، به. وأخرجه البيهقى أيضاً فى دلائل النبوة 4/ 81 من طريق محمد بن سلمة، عن ابن إسحاق، عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى، عن أبيه، عن أبى هريرة.

كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فقد أصبح اَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ بلد أبغض عَلَى مِنْ بَلَدِكَ فَقَدَ اَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِي وَاَنَا اُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ لَا تَاْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ التجارة إلى دور الحرب لأهل الورع.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت میں ایک مہم روانہ کی وہ لوگ بنوحنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کے لے آئے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا۔ یہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ لوگوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے من میں کیا ہے۔ اے ثمامہ! وہ بولا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بھلائی ہے۔ اگر آپ مجھے قتل کر دیتے ہیں' تو آپ ایک خون والے شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ انعام کرتے ہیں' تو آپ ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو آپ مانگیں جو مانگیں گے آپ کو دیا جائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا' یہاں تک کہ اگلا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اے ثمامہ! تمہارے ذہن میں کیا ہے؟ وہ بولا: وہی ہے' جو میں نے آپ کو کہا تھا کہ اگر آپ انعام کریں گے تو ایک شکر گزار پر کریں گے اور اگر قتل کرتے ہیں' تو ایک خون والے شخص کو قتل کرتے ہیں اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو آپ مانگئے آپ جو مانگیں گے آپ کو مل جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے چھوڑ دیا پھر اگلا دن آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اے ثمامہ! تمہارے ذہن میں کیا ہے۔ وہ بولا: میرے ذہن میں وہی ہے' جو میں آپ کو بتا چکا ہوں اگر آپ انعام کریں گے تو شکر گزار شخص پر انعام کریں گے اگر آپ قتل کریں گے تو ایک خون والے شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو آپ مانگئے جو چاہیں وہ آپ کو دیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو پھر وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے باغ میں چلے گئے۔ انہوں نے وہاں غسل کیا پھر وہ مسجد میں آئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! روئے زمین پر کسی بھی شخص کا چہرہ میرے نزدیک آپ کے چہرے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا لیکن اب میری یہ حالت ہے' آپ کا چہرہ میرے نزدیک تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ ناپسندیدہ دین اور کوئی نہیں تھا لیکن اب میری یہ حالت ہے' آپ کا دین میرے نزدیک تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ میرے نزدیک اور کوئی شہر نہیں تھا لیکن اب یہ حالت ہے' آپ کا شہر میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ کے گھڑ سواروں نے مجھے پکڑ لیا۔ میں عمرے کے لئے جا رہا تھا

اب آپ کی کیارائے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دی (مبارک باد دی) اوراسے عمرہ کرنے کی ہدایت کی جب وہ مکہ آیا تو کسی نے اس سے کہا تم بے دین ہو گئے ہو اس نے جواب دیا: جی نہیں میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسلام قبول کیا ہے جو اللہ کے رسول ہے اللہ کی قسم! ثمامہ کی طرف سے تمہارے پاس گندم کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک اللہ کے رسول اس کی اجازت نہیں دیں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پرہیز گار لوگ (مسلمان) حربیوں کے علاقے میں تجارت کر سکتے ہیں۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ اَنْ يَكُونَ اغْتِسَالُهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ

کافر شخص کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ اسلام قبول کرے تو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرے

1240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ

(متن حدیث): عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وسدر.

1240: خلیفہ بن حصین حضرت قیس بن عاصم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہے۔انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کریں۔

1240- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي 1/ 109 في الطهارة: باب غسل الكافر إذا ألم، عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (255) عن محمد بن المثنى، عن يحيى القطان، به. وأخرجه عبد الرزاق (9833) عن سفيان الثوري، به. وأخرجه أحمد 5/ 61 عن عبد الرحمن بن مهدي، وأبو داؤد (355) في الطهارة: باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل، عن محمد بن كثير العبدي، والترمذي (605) في الصلاة: باب ما ذكر في الاغتسال عندما يسلم الرجل، وابن خزيمة (254)، عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمن بن مهدي، والطبراني في المعجم الكبير 18/ 338 (866)، والبيهقي في السنن 1/ 171 من طريق أبي عاصم، كلهم عن سفيان الثوري، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن. وأخرج ابن الجارود في المنتقى (14) عن إبراهيم بن مرزوق، عن أبي عامر، عن سليمان، عن الأغر، به. وأخرجه أحمد 5/ 61 عن وكيع، والبيهقي في السنن 1/ 172 من طريق قبيصة بن عقبة.

10- بَابُ الْمِيَاهِ

مختلف طرح کے پانیوں کا بیان

1241- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسه شَيْءٌ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ وَرَدَ فِي الْمِيَاهِ الْجَارِيَةِ دُونَ الْمِيَاهِ الرَّاكِدَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' یہ روایت بہتے ہوئے پانی کے بارے میں ہے' ٹھہرے ہوئے پانی کے بارے میں نہیں ہے

1242- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ موسى أخبرنا عبد الله عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ

1241- حديث صحيح سماك: هو ابن حرب، صدوق إلا أن روايته عن عكرمة خاصة مضطربة، وباقي رجاله ثقات . وأبو معمر هو: إسماعيل بن إبراهيم بن معمر بن الحسن الهلالي القطيعي الهروي . أخرج له الشيخان. وأبو الأحوص هو: سلام بن سليم، والحديث في مسند أبي يعلى (2411) .وأخرجه ابن أبي شيبة /1 143 عن أبي الأحوص بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داؤد (68) ، والطبراني في الكبير (1716) ، والترمذي (65) ،وابن ماجه (370) ، والبيهقي /1 189و 267 من طرق عن أبي الأحوص به.وأخرجه الدارمي /1 187 عن يحيى بن حسان، عن يزيد بن عطاء ، عن سماك بن حرب، به . وأخرجه الطبراني (11715) من طريق حماد بن سلمة، عن سماك به . وصححه الحاكم /1 159، وابن خزيمة برقم (91) من طريق شعبة، عن سماك، به. وقال الحاكم والذهبي: الخبر صحيح، لا يحفظ له علة. وسيورده المؤلف بعده من طريق سفيان الثوري، عن سماك به ويخرج هناك.

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ فَضْلِهَا فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الماء لا ينجسه شيء .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک خاتون نے غسل جنابت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوران کے بچائے ہوئے پانی سے وضوکرنے لگے۔ان خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی: (یہ ان کے غسل کا بچا ہوا پانی ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

اس روایت کا تذکرہ جواس شخص کے موقف کوغلط ثابت کرتی ہے جس نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو جائز ہونے کی نفی کی ہے

1243- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ من آل بنى الأزرق أن النغيرة بْنَ اَبِى بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِى عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ من تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فقال: هو الطهور ماؤه الحل ميتته .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمندری سفر پر جاتے ہیں ہم اپنے ساتھ بہت تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں اگر ہم اس کے ذریعے وضوکر لیتے ہیں تو ہم پیاسے رہ جاتے ہیں کیا ہم سمندری پانی کے ذریعے وضوکرلیا کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اوراس کا مردار حلال ہے۔

1243- إسناده صحيح، رجاله كلهم ثقات، وأخرجه أبو داوُد (83) في الطهارة: باب الوضوء بماء البحر، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد . ومن طريق أبي داوُد أخرجه البيهقي في السنن 1/3. وهو في الموطأ 1/22، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/19، وابن أبي شيبه 1/131، وأحمد 2/237و361، والبخاري في التاريخ الكبير 3/478، والترمذي (69) في الطهارة: باب ما جاء في ماء البحر أنه طهور، والنسائي 1/50 في الطهارة: باب ماء البحر، و 1/176 في المياه: باب الوضوء بماء البحر، و 7/207 في الصيد: باب ميتة البحر، وابن ماجه (386) في الطهارة باب الوضوء بماء البحر، و (3246) في الصيد: باب الطافي من صيد البحر، والدارمي 1/186 باب الوضوء من باب البحر، وابن الجارود (43)، والبغوي (281)، والحاكم 1/140، وصححه، ووافقه الذهبي، وابن خزيمة برقم (111).

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں سعید بن سلمہ نامی راوی منفرد ہے

1244- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بن حازم عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ يَعْنِي عُبَيْدَ اللّٰهِ

(متن حدیث): عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سئل عن ماء الْبَحْرِ فَقَالَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے' اور اس کا مردار حلال ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِيْ خَالَطَهُ بعض المأكول ما تغلب عَلَى الْمَاءِ كَثْرَتُهُ

ایسے پانی کے ذریعے غسل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس پانی کے ساتھ کوئی کھائی ہوئی چیز مل گئی ہو جب کہ وہ پانی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اس پر غالب نہ آئی ہو

1245- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ

(متن حدیث): اَنَّ مَيْمُوْنَةَ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَا فِي قصعة فيها أثر العجين.

1244- إسناده حسن، وهو في المسند 3/373، ومن طريق أحمد أخرجه ابن ماجه (388) في الطهارة: باب الوضوء بماء البحر، والدارقطني 1/34، وصححه ابن خزيمة (112)، والحاكم 1/143، وأخرجه الطبراني (1759)، والدارقطني 1/34 من طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر.

1245- إسناده حسن، وهو في المسند 3/373، ومن طريق أحمد أخرجه ابن ماجه (388) في الطهارة: باب الوضوء بماء البحر، والدارقطني 1/34، وصححه ابن خزيمة (112)، والحاكم 1/143، وأخرجه الطبراني (1759)، والدارقطني 1/34 من طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه أحمد 6/342 عن عبد الملك بن عمرو وابن أبي بكير، والنسائي 1/131 في الطهارة: باب ذكر الاغتسال في القصعة التي يعجن فيه، عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، وابن ماجه (378) في الطهارة: باب الرجل والمرأة يغتسلان من إناء واحد، عن عبد الله بن عامر، عن يحيى بن أبي بكير، والبيهقي في السنن 1/7 من طريق أبي عامر، كلهم عن إبراهيم بن نافع، بهذا الإسناد. وهذا سند صحيح على شرط الشيخين، وصححه ابن خزيمة (240) وأخرجه البيهقي في السنن 1/8 من طرق عن أم هانيء، به.

1245: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی برتن میں (موجود پانی) سے غسل کیا تھا' جس میں آٹے کا نشان موجود تھا۔

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ عِنْدَ وُقُوعِ مَا لَا نَفْسَ لَهُ تَسِيلُ فِي مَائِهِ، اَوْ مَرَقَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کے پانی یا شوربے میں کوئی ایسی چیز گر جائے جس کا خون نہ بہتا ہو

1246 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بن المفضل حدثنا بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَاِنَّ فِي اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيْهِ الدَّاءُ فليغمسه كله ثم لينزعه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مکھی کسی برتن میں گر جائے' تو اس مکھی کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے' اور دوسرے پر میں شفا ہوتی ہے وہ اپنے اس پر کو بچا کے رکھتی ہے' جس میں بیماری ہوتی ہے' تو آدمی کو چاہئے کہ مکمل طور پر اسے ڈبو کر باہر نکالے''۔

ذكر الأمر الذُّبَابِ فِي الْاِنَاءِ اِذَا وَقَعَ فِيْهِ اِذْ اَحَدُ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَالْآخَرُ شِفَاءٌ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی کے برتن میں مکھی گر جائے' تو وہ اسے ڈبو دے' کیونکہ

1246– رجاله رجال الصحيح، خلا ابن عجلان، وهو محمد، فقد أخرج له مسلم في المتابعات، وهو صدوق حسن الحديث، فالسند حسن. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (105). وأخرجه أحمد 2/229، ومن طريقه أبو داود (3844) في الأطعمة: باب في الذباب يقع في الطعام، وأخرجه البيهقي في السنن 1/252 من طريق الحسن بن عرفة، كلاهما عن بشر بن المفضل بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/246 عن سفيان، عن ابن عجلان، به. وأخرجه أحمد 2/443 عن وكيع، عن إبراهيم بن الفضل، عن سعيد المقبري، به . وفيه: وإنه يقدم الداء بدل وإنه يتقي .... وأخرجه أحمد 2/398، والبخاري (3320) في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، و (5782) في الطب: باب إذا وقع الذباب في الإناء، وابن ماجة (3505) في الطب، والدارمي 2/98، 99 في الأطعمة، والبيهقي في السنن 1/252، وابن الجارود في المنتقى برقم (55)، والبغوي في شرح السنة برقم (2813) و (2814) من طرق عن عتبة بن مسلم، عن عبيد بن حنين، عن أبي هريرة. وقد وهم الحافظ ابن قيم الجوزية في زاد المعاد فنسبه إلى الصحيحين، والصواب أن مسلماً لم يخرجه، وإنما أخرجه البخاري وحده. وأخرجه أحمد 2/263 و355 و388، والدارمي 2/99 من طريق حماد بن سلمة، عن ثمامة بن عبد الله بن أنس، عن أبي هريرة. وثمامة لم يدرك أبا هريرة، فهو منقطع. وأخرجه أحمد 2/355 و388 من طريق حماد بن سلمة، عن حبيب بن الشهيد، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/340 عن يونس، عن الليث، عن محمد عن القعقاع، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. ولم ينفرد أبو هريرة بالحديث، فقد رواه أبو سعد الخدري كما في الحديث التالي، ورواه أنس عند البزار (2866)، قال الهيثمي: ورجاله رجال الصحيح. انظر المجمع 5/38. وسيعيد المؤلف حديث أبي هريرة هذا في كتاب الأطعمة: باب آداب الأكل، من طريق نصر بن علي الجهضمي، عن بشر بن المفضل، بالإسناد المذكور هنا.

اس کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے

1247- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يحيى القطان قال حدثنا بن اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِىْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِى الْآخَرِ دواء .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مکھی کسی شخص کے برتن میں گر جائے تو تم اسے پورا ڈبو دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں دوا ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَدْحَضُ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَاءَ الْمُغْتَسَلَ بِهٖ مِنَ الْجَنَابَةِ اِذَا كَانَ راكدا ينجس بعد أن اَنْ يَكُونَ قَلِيْلًا لَا يَكُونُ عَشْرًا فِىْ عَشْرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے جس پانی میں غسل جنابت کیا گیا ہو اگر وہ ٹھہرا ہوا ہو اور قلیل ہو تو وہ ناپاک ہو جائے گا یعنی جب وہ 10x10 نہ ہو

1248- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ غَيْلَانَ الثَّقَفِىُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

1247- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين خلا سعيد بن خالد، وهو القارظي، الكناني المدني حليف بني زهرة، فإنه صدوق كما قال الحافظ في التقريب . أو خثيمة هو زهير بن حرب، وهو في مسند أبي يعلى (986) .وأخرجه أحمد 3/24، والنسائي 7/178، 179 في الفرع والعتيرة، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/44، 45، وأحمد 3/67، وابن ماجه (3504) في الطب، والبيهقي في السنن 1/253 ،والبغوي في شرح السنة (2815) ، والمؤلف في الثقات 2/102 من طرق عن ابن أبي ذئب، به.

1248- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين خلا سعيد بن خالد، وهو القارظي، الكناني المدني حليف بني زهرة، فإنه صدوق كما قال الحافظ في التقريب . أو خثيمة هو زهير بن حرب، وهو في مسند أبي يعلى (986) .وأخرجه أحمد 3/24، والنسائي 7/178، 179 في الفرع والعتيرة، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/44، 45، وأحمد 3/67، وابن ماجه (3504) في الطب، والبيهقي في السنن 1/253 ،والبغوي في شرح السنة (2815) ، والمؤلف في الثقات 2/102 من طرق عن ابن أبي ذئب، به . و امقلوه : أي اغمسو . إسناده على شرط الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي مولاهم الكوفي. وهو في مصنف ابن أبي شيبه 1/144، وأخرجه أبو داوُد (63) في الطهارة: باب ما ينجس الماء ، والنسائي 1/46 في الطهارة: باب التوقيت في الماء ، وابن الجارود في المنتقى (45) ، والدارقطني 1/14، 15، والبيهقي 1/260و261 من طرق عن أبي إسامة

(متن حدیث): اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْهَا اَوْ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الماء لا يجنب.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے برتن میں سے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس برتن میں سے غسل یا شاید وضو کرنے لگے تو اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوتی ہے۔

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِيصَيْنِ اللَّذَيْنِ يَخُصَّانِ عُمُوْمَ الْخَبَرِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

وہ دو قسم کی تخصیص جو ہماری ذکر کردہ خبر کے عموم کو خاص کرتی ہیں ان میں سے ایک کا تذکرہ

1249 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُمْ:

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الماء قلتين لم ينجسه شيء

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلٰى

1249- إسناده على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي مولاهم الكوفي. وهو في مصنف ابن أبي شيبه 1/144، وأخرجه أبو داؤد (63) في الطهارة: باب ما ينجس الماء، والنسائي 1/46 في الطهارة: باب التوقيت في الماء، وابن الجارود في المنتقى (45)، والدارقطني 1/14، 15، والبيهقي 1/260و261 من طرق عن أبي إسامة بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/132، قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد احتجا جميعاً بجميع رواته، ولم يخرجاه، وأظنهما- والله أعلم- لم يخرجاه لخلاف فيه على أبي أسامة على الوليد بن كثير وانظر ما يأتي اخر التعليق. وأخرجه الدرامي 1/187، والنسائي 1/175، وابن خزيمة (92)، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/15 من طرق عن أبي أسامة، عن الوليد بن كثير، عن محمد بن جعفر بن الزبير، عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر، عن أبيه، وهذا سند صحيح أيضاً على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبه 1/144، وأحمد 2/27، وأبو داؤد (64)، والترمذي (67)، وابن ماجه (517)، والدارقطني 1/19و21، وابن الجارود (45)، والدارمي 1/186-187، والطحاوي 1/15، والبيهقي 1/261، والحاكم 1/133، والبغوي في شرح السنة (282) ؛من طرق عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن جعفر بن الزبير، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عمر. وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند الدارقطني، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه الطيالسي 1/41 عن حماد بن سلمة، من عاصم بن المنذر، عن ابن لابن عمر، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/3، وأبو داؤد (65)، وابن ماجه (518)، وابن الجارود في المنتقى (46)، والبيهقي في السنن 1/262، الحاكم في المستدرك 1/134، من طرق عن حماد بن سلمة، عن عاصم بن المنذر عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عمر. وهذا سند رجاله ثقات كما قال البوصيري في مصباح الزجاجة الورقة 39، وقد صحح هذا الحديث غير واحد من الحفاظ، وأعله بعضهم بما لا ينتهض حجة. وسيورده المؤلف برقم (1253) من طريق الوليد بن كثير، عن محمد بن عباد بن جعفر، عن عبد الله به.

الْعُمُومِ تُسْتَعْمَلُ فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ وَهُوَ المياه الكثيرة التي لا تحتمل النجاسة فتظهر فِيهَا وَتَخُصُّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي أُطْلِقَتْ عَلَى الْعُمُومِ وُرُودُ سُنَّةٍ وَّهُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ وَّيَخُصُّ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيرًا فَغَيَّرَ طَعْمَهُ أَوْ لَوْنَهُ أَوْ رِيحَهُ نَجَاسَةٌ وَقَعَتْ فيها أَنَّ ذٰلِكَ الْمَاءَ نَجِسٌ بِهٰذَا الْإِجْمَاعِ الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الْمُطْلَقَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا.

1249: عبداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کو یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے بعد میں جانور اور درندے بھی آ کر پی لیتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب پانی دو قلے ہو تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے'' یہاں الفاظ عمومی استعمال ہوئے ہیں لیکن بعض حالتوں میں اس پر عمل کیا جائے گا اور پانی سے مراد وہ پانی ہے' جو زیادہ ہو اور وہ نجاست کو نہ اٹھاتا ہو۔ یہاں استعمال ہونے والے عمومی الفاظ کو ایک اور حدیث خاص کر دیتی ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''جب پانی دو قلے ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

اور ان دونوں روایات کو وہ اجماع خاص کر دیتا ہے' جو اس بات پر ہے' جب نجاست پانی میں گر کر اس کے ذائقے' رنگ یا بو کو تبدیل کر دے تو وہ پانی ناپاک ہوگا۔ اس بات پر اجماع ہے' جو ان مطلق الفاظ کے عموم کو خاص کر دیتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَبُولَ الْمَرْءُ فِي الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِي إِذَا كَانَ ذٰلِكَ دون قلتين

اس بات کی ممانعت کہ آدمی ایسے پانی میں پیشاب کرے جبکہ وہ بہتا نہ ہو' جبکہ وہ دو قلے سے کم ہو

1250 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الراكد.

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

1250- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن موهب، ثقة عابد، وباقي رجال الإسناد على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/350، ومسلم (281) في الطهارة: باب النهي عن البول في الماء الراكد، وابن ماجه (343) في الطهارة: باب النهي عن البول في الماء الراكد، وأبو عوانة 1/216، والبيهقي في السنن 1/97، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبه 1/141 عن علي بن هاشم، عن ابن أبي ليلى، وأحمد 3/341 عن حسن بن موسى. عن ابن لهيعة. كلاهما عن أبي الزبير، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الَّذِيْ دُونَ الْقُلَّتَيْنِ ثُمَّ الْوُضُوْءِ مِنْهُ

دو قلے سے کم پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی پھر اس سے ہی وضو کر لے

1251- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عن عوف عن محمد عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فى الماء الدائم ثم يتوضأ منه .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس میں سے ہی وضو کرلے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِيْ اَقَلَّ مِنَ الْقُلَّتَيْنِ مِنَ الْمَاءِ حَذَرَ نَجَاسَةٍ عَلٰى بَدَنِهٖ اِنْ بَقِيَتْ

دو قلے سے کم پانی میں جنبی شخص کے غسل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ اس بات سے بچنے کے لئے کہ اس کے جسم پر نجاست لگی ہوئی ہو (تو وہ پانی میں مل جائے گی)

1251- إسناده صحيح على شرطهما. عوف: هو ابن أبي جميلة العبدى الهجرى، ومحمد: هو ابن سيرين .وأخرجه النسائى 1/49 فى الطهارة: باب الماء الدائم، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/492 عن محمد بن جعفر وروح، عن عوف، به.وأخرجه ابن أبى شيبه 1/141 من طريق علقمة، والنسائى 1/49 من طريق يحيى بن عتيق، كلاهما عن محمد بن سيرين، به.وأخرجه عبد الرزاق (300) ومن طريقه أحمد 2/265، وأبو عوانة 1/276، وابن الجارود فى المنتقى برقم (54) عن معمر، والنسائى 1/197 فى الغسل والتيمم، وابن خزيمة فى صحيحه برقم (66) من طريق سفيان بن عيينة، كلاهما عن أيوب السختيانى، عن ابن سيرين، به .وأخرجه ابن أبى شيبه 1/141، وأحمد 2/362، ومسلم (282) وأبو داوُد (69) ، والدارمى 1/186، والطحاوى 1/14، والبيهقى 1/256، من طرق عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، به.وأخرجه أحمد 2/259و492 من طريقين عن عوف، عن خلاس، عن أبى هريرة .وأخرجه عبد الرزاق (299) ومن طريقه مسلم (282) (96) ، والترمذى (68) ، وأبو عوانة 1/276، والبيهقى 1/97، والبغوى (284) ، وأخرجه النسائى 1/197 من طريق عبد الله، كلاهما عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبى هريرة.واخرجه ابن أبى شيبه 1/141، وأحمد 2/288 عن زيد بن الحباب، وأحمد 2/532 عن حماد بن خالد، كلاهما عن معاوية بن صالح، عن أبى مريم، عن أبى هريرة.وأخرجه البخارى (238) فى الوضوء ، من طريق شعيب، والنسائى 1/197، والطحاوى 1/15 من طريق ابن عجلان، وابن خزيمة برقم (66) من طريق ابن عيينة، كلهم عن أبى الزناد، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ أبى هريرة .وأخرجه الطحاوى 1/15 من طريق عبد الله بن عياش، عن الأعرج، عن أبى هريرة، ومن طريق ابن لهيعة، عن الأعرج، به.وأخرجه أحمد 2/346 من طريق أبى عوانة، عن داوُد الأودى، عن حميد الحميرى، عن أبى هريرة، وصححه الحاكم 1/168.وسيورده المؤلف بعده (1252) من طريق أبى السائب، عن أبى هريرة، و (1254) من طريق موسى بن أبى عثمان، عن أبى هريرة، و (1256) من طريق عطاء بن ميناء ، عن أبى هريرة، و (1257) من طريق ابن عجلان، عن أبيه، عن أبى هريرة. ويخرج كل طريق فى موضعه.

1252- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هشام بن زهرة حدثه اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَقَالُوْا: كَيْفَ نَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تناولا .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جبکہ وہ جنابت کی حالت میں ہولوگوں نے عرض کی: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پھر ہم کیا کریں تو انہوں نے فرمایا: آدمی اس میں سے پانی حاصل کرلے (اوردوسری جگہ جاکر غسل کرلے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْمَاءَ مِنَ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِى الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری نقل کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے' جو اس پانی کے بارے میں ہے' جو ان دوروایات میں ہے جن کا تذکرہ ہم نے گزشتہ دوابواب میں کیا ہے

1253- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ

1252- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو السائب: لا يعرف له اسم، وقد انفرد صاحب نوادر الأصول بتسميته عبد الله، ولم يتابع، وقد أخرج حديثه مسلم والأربعة، وهو متفق على توثيقه. وأخرجه ابن ماجه (605) في الطهارة: باب الجنب ينغمس في الماء الدائم أيجزئه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (283) في الطهارة: باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد، والنسائي 1/197 في الغسل: باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم، وأبو عوانة 1/276، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/14، وابن الجارود (56)، والدارقطني 1/51، 52، وابن خزيمة في صحيحه (93)، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة أيضاً 1/276 من طريقين عن موسى بن أعين، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد.

1253- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو السائب: لا يعرف له اسم، وقد انفرد صاحب نوادر الأصول بتسميته عبد الله، ولم يتابع، وقد أخرج حديثه مسلم والأربعة، وهو متفق على توثيقه. وأخرجه ابن ماجه (605) في الطهارة: باب الجنب ينغمس في الماء الدائم أيجزئه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (283) في الطهارة: باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد، والنسائي 1/197 في الغسل: باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم، وأبو عوانة 1/276، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/14، وابن الجارود (56)، والدارقطني 1/51، 52، وابن خزيمة في صحيحه (93)، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة أيضاً 1/276 من طريقين عن موسى بن أعين، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد. إسناده صحيح، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/ 144، لكن فيه: محمد بن جعفر بن الزبير، بدل: محمد بن عباد بن جعفر. وأخرجه الشافعي 1/ 19 عن الثقة، وابن الجارود (44)، والبيهقي في السنن 1/ 262، والحاكم في المستدرك 1/ 133 من طريق أبي أسامة، كلاهما عن الوليد بن كثير، بهذا الإسناد. قال الحاكم: هكذا رواه الشافعي عن الثقة، وهو أبو أسامة بلا شك فيه. ثم أخرجه الحاكم من طريق الشافعي. وأخرجه الحاكم 1/ 133، والبيهقي 1/ 261 من طريق أبي أسامة.

عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.

(متن حدیث): عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ هٰذِهِ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ مُرَادُهُ الْاِعْلَامُ عَمَّا سُئِلَ عَنْهُ يَعْنِيْ لَا ينجسه شيء مما سألني عنه.

1253: عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے درندے اور جانور بھی آ کر پیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''جب پانی دو قلے ہو جائے' تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ الفاظ اطلاع دینے کے ہیں۔ اس سے مراد اس چیز کے بارے میں اطلاع دینے کے ہیں جس کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہے' ان میں سے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَبُولَ الْمَرْءُ فِي الْمَاءِ الَّذِي دُونَ الْقُلَّتَيْنِ وَمَنْ نِيَّتُهُ الْاِغْتِسَالُ مِنْهُ بَعْدَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے پانی میں پیشاب کرے جو دو قلے سے کم ہو اور اس کی نیت یہ ہو کہ بعد میں اسی پانی سے غسل بھی کرے گا

1254 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يغتسل منه .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سمعت بن اَبِي اُمَيَّةَ يَقُولُ سَمِعْتُ حَامِدَ بْنَ يَحْيَى

1254- موسى بن أبي عثمان هو التبان المدنيوروى له البخاري تعليقات، وحسن الترمذي حديثه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه عبد الرزاق (302) عن سفيان الثوري، عن أبي الزناد. به. وأخرجه الشافعي 1/ 20، وأحمد 2/ 394و 464، والنسائي 1/ 125 في الطهارة، و1/ 197 في الغسل، وابن خزيمة في صحيحه (66)، والطحاوي 1/ 14، والبيهقي في السنن 1/ 256، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 1/14 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عن أبيه، به. وتقدم برقم (1251) من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة، وبرقم (1252) من طريق أبي السائب، عن أبي هريرة. وسبق تخريج كل طريق في موضعه.

يقول سمعت سفيان يقول سمعت بن اَبِیْ الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ أربعة ونسيت واحدا يعنى أربعة أحاديث.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہتا نہ ہو اس میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس میں سے غسل کرے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے ابن ابوامیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حامد بن یحییٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابن ابوزناد کو موسیٰ بن ابوعثمان کے حوالے سے چار روایات کو نقل کرتے ہوئے سنا ہے اور ان میں سے ایک میں بھول گیا ہوں۔ ان کی مراد چار احادیث ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَوْلِ الْمَرْءِ فِي الْمُغْتَسَلِ الَّذِىْ لَا مَجْرَى لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے غسل خانے میں پیشاب کرے جہاں پانی نہ بہتا ہو (یعنی وہاں پانی کھڑا ہو جاتا ہو)

1255 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِیْ مُغْتَسَلِهٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الوسواس يكون منه.

❁❁ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی غسل کی جگہ پر پیشاب کرے' کیونکہ عام طور پر وہ اس کی وجہ سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِىْ دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ اِذَا اَرَادَ الْبَائِلُ الْوُضُوْءَ اَوِ الشُّرْبَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

1255-وأخرجه أحمد 5/56 عن عتاب بن زياد، والبخارى فى التاريخ الكبير 1/429، عن عبدان، والترمذى (21) فى الطهارة: باب ما جاء فى كراهية البول فى المغتسل، عن على بن حجر وأحمد بن محمد بن موسى مردويه، والنسائى 1/34 فى الطهارة: باب كراهية البول فى المستحم، عن على بن حجر، كلهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (978) عن معمر، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/56، وابن ماجه (304)، ومن طريق أحمد أخرجه أبو داوُد (27) فى الطهارة: باب البول فى المستحم، والبيهقى فى السنن 1/98، الحاكم 1/167، وصححه ووافقه الذهبى. وأخرجه موقوفاً ابن أبى شيبة 1/112، والبيهقى 1/98 من طريق شعبة عن قتادة .

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ٹھہرے ہوئے ایسے پانی میں پیشاب کیا جائے جو دو قلے سے کم ہو جب کہ پیشاب کرنیوالے کا ارادہ یہ ہو کہ بعد میں اسی پانی سے وضو کرے گا یا اس میں سے پی لے گا

1256- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى ذُبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ اَوْ يشرب .

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس میں سے ہی وضو کرلے گا یا اسے پی لے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ اغْتِسَالَ الْجُنُبِ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ يُنَجِّسُهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی کا پیشاب کردینا پانی کو ناپاک کردیتا ہے

1257 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قال حدثنا يحيى القطان عن بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ،

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبُوْلُ اَحَدُكُمْ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فيه من الجنابة .

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں غسل جنابت کرے''۔

1256–إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (94) .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/14 عن يونس بن عبد الأعلى، به.وتقدم برقم (1251) من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة، واستوفيت طرقه في تخريجه هناك.

1257– كذا في التقاسيم /2لوحة 133 و الإحسان ، والجادة. لا يبولن أو لا يبل . وما هنا جائز على لغة من يهمل عمل لا الناهية، وقد وقع مثله في البخاري (585) ، ومسلم (828) ، والشافعي في الرسالة فقرة (873) من حديث ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ، فَيُصَلِّي عند طلوع الشمس، ولا عند غروبها 2. إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/433 عن يحيى القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد (70) في الطهارة: باب البول في الماء الراكد، ومن طريقه البغوي في شرح السنة (285) عن مسدد، عن يحيى به .وأخرجه ابن أبي شيبه 1/141، ومن طريقه ابن ماجه (344) ، عن أبي خالد الأحمر، عن محمد بن عجلان به.وتقدم استيفاء طرقه فيما تقدم برقم (1251) فانظره.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اغْتِسَالَ الْجُنُبِ فِي الْبِئْرِ يُنَجِّسُ مَا فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' کنوئیں میں جنبی شخص کا غسل کرنا کنویں میں موجود پانی کو ناپاک کر دیتا ہے

1258 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ،

(متن حدیث): عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا لقى الرجل من اَصْحَابِهٖ مَسَحَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ فَرَاَيْتُهُ يَوْمًا بكرة،فَحِدْتُ عَنْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَخَشِيتُ اَنْ تَمَسَّنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لا ينجس.

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب بھی کسی شخص کے ساتھ آپ کی ملاقات ہوتی تھی' تو آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اس کے لیے دعائے رحمت کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نے آپ کو صبح کے وقت دیکھا تو میں آپ کے سامنے آنے سے ہٹ گیا پھر میں دن چڑھنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا تم میرے سامنے سے ہٹ گئے تھے۔ میں نے عرض کی: میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ آپ مجھے مس نہ کر دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کبھی نجس نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْجُنُبَ اِذَا وَقَعَ فِي الْبِئْرِ وَهُوَ يَنْوِي الْاِغْتِسَالَ يَنْجُسُ مَاءُ الْبِئْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' جب جنبی شخص کنوئیں میں اُترے اور اس کی نیت غسل کرنے کی ہو' تو وہ کنویں کے پانی کو ناپاک کر دے گا

1259– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ رافع، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

1258– إسناده صحيح على شرطهما، جرير: هو ابن عبد الحميد، والشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان الكوفي، وأبو بردة هو أبي موسى الأشعري. وأخرجه النسائي 1/145 في الطهارة: باب مماسة الجنب ومجالسته، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وسيعيده المؤلف برقم (1370) بهذا الإسناد.

(متن حدیث): قَالَ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَمَشَيْتُ مَعَهُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِي فَانْسَلَلْتُ مِنْهُ فَانْطَلَقْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَقِيتَنِي وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا ينجس .

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ میں جنابت کی حالت میں تھا۔ میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر میں آپ کے پاس سے چلا گیا۔ میں واپس آیا اور میں نے غسل کیا پھر میں واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ میں نے عرض کی: جب آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی تو میں جنابت کی حالت میں تھا۔ مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں ایسی حالت میں آپ کے ساتھ بیٹھا رہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مومن نجس نہیں ہوتا۔

1259- إسناده قوی، رجاله رجال الشيخين خلا عبد الوارث العتكی، وهو صدوق وأبو رافع: اسمه نفيع بن رافع الصائغ المدنی. وأخرجه ابن أبی شيبه 1/173 عن إسماعيل بن علية، ومن طريقه مسلم (371) فی الحيض: باب الدليل علی أن المسلم لا ينجس، وابن ماجه (534) فی الطهارة وسننها: باب مصافحة الجنب، والبيهقی فی السنن 1/189، وأخرجه أحمد 2/235و382 عن ابن أبی عدی، و471 عن يحيی القطان، والبخاری (283) فی الغسل: باب عرق الجنب وأن المسلم لا ينجس، عن علی بن عبد الله، عن يحيی، و (285) باب الجنب يخرج ويمشی فی السوق، وغيره، عن عياش، عن عبد الأعلی، وأبو داؤد (231) عن مسدد، عن يحيی وبشر بن المفضل، والترمذی (121) باب ما جاء فی مصافحة الجنب عن إسحاق بن منصور، عن يحيی، والنسائی 1/145 عن حميد بن مسعدة، عن بشر، وأبو عوانة 1/275 من طريق مسدد، عن بشر بن المفضل، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 1/13، من طريق يحيی القطان، ستتهم عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من حديث حذيفة. فانظره.

بَابُ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ

عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرنا

1260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قال سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَتَوَضَّاَ الرجل بفضل وضوء المرأة.

قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْحَاجِبٍ اِسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ الْقَيْزِيُّ .

حضرت حکم بن عمرو غفاری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے، مرد عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحاجب نامی راوی کا نام سوادہ بن عاصم قیزی ہے۔

1260- إسناده صحيح على شرط مسلم خلا أبا حاجب، وهو ثقة، وثقه ابن معين والنسائي، وقال أبو حاتم: شيخ، وذكره المؤلف في الثقات 4/341. وأبو داؤد هو الطيالسي .وأخرجه النسائي 1/179 في المياه: باب النهي عن فضل وضوء المرأة، عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد.وهو في مسند الطيالسي برقم (1252) (1/42 بترتيب الساعاتي في منحة المعبود) ، وليس في إسناده برواية يونس بن حبيب، تسمية الحكم بن عمر، بل فيه: سمعت أبا الحاجب يحدث عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم. قال يونس عقبه: هٰكذا حدثنا أبو داؤد. قال عبد الصمد بن عبد الوارث، عن شعبة، عن عاصم، عن أبي حاجب، عن الحكم بن عمرو .ومن طريق أبي داؤد بتسمية الصحابي أخرجه أحمد 5/66، وأبو داؤد (82) في الطهارة: باب النهي عن ذلك، والترمذي (64) في الطهارة: باب ما جاء في كراهية فضل وضوء المرأة، وابن ماجه (373) في الطهارة: باب النهي عن ذلك، والدارقطني 1/53، والبيهقي 1/191 .وأخرجه من طريق أبي داؤد من غير تسمية الصحابي البيهقي 1/191 .وأخرجه أحمد 4/213، والبيهقي 1/191، من طريق عبد الصمد، وأخرجه الطبراني (3156) من طريق شعبة، به. بلفظ: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتوضأ بفضل المرأة .وأخرجه ابن أبي شيبه 1/33، والطبراني (3157) ، والبيهقي 1/192، والدارقطني 1/53، من طريقين عن سليمان التيمي، عن أبي حاجب، عن رجل من بني غفار من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم .وأخرجه الطبراني (3155) من طريقين، عن قيس بن الربيع، عن عاصم بن سليمان، عن أبي حاجب سوادة بن عاصم، عن الحكم بن عمرو الغفاري، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سؤر المرأة. وفي الباب عن عبد الله بن سرجس عند ابن ماجة (374) ، والدارقطني 1/116، 117، والبيهقي في السنن 1/192و 193. قال الدارقطني: والصحيح هو الموقوف.

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِاسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر عمل کیا ہے جس سے پہلے منع کیا تھا

1261 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

(متن حدیث): اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ: الْمَاءُ لَا يُجْنِبُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ لَمْ يَقُلْ فِيْ جَفْنَةٍ اِلَّا اَبُو الْاَحْوَصِ فَاِنَّهُ قَالَ فِيْ جَفْنَةٍ وَّهٰذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ عَلٰى نَفْيِ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ إذا كانت مع ذوات المحارم.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک برتن میں (موجود پانی سے) غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا' تو اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی جنبی نہیں ہوتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''فی جفنہ'' کے الفاظ صرف ابواحوص نامی راوی نے نقل کیے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ''فی جفنہ'' اور یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ محرم خواتین کو چھو لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ

دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' یہ فعل مباح ہے' جس سے پہلے منع کیا گیا تھا

1262 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

1262- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين سوى محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم .واخرجه النسائي 1/201 باب اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من إناء واحد، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/42، وأحمد 6/172 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (250) عن بندار وأبي موسى، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، به.وسيرد برقم (1264) من طريق أبي الوليد الطيالسي عن شعبة، ويخرج هناك.وقد تقدم برقم (1111) من طريق أفلح بن حميد، عن القاسم، به. وسبق تخريجه من طريقه هناك. وذكره المؤلف أيضاً برقم (1108) من طريق الزهري، عن عروة، عَنْ عَائِشَةَ واستوفيت في تخريجه طرقه، فانظره.

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من إناء واحد من الجنابة .

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ تَرْكِ اِنْكَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ فَعَلَ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُوْرَ عَنْهُ فِيْ خَبَرِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر انکار نہ کرنا جس نے یہ فعل کیا' جو پہلے منع کیا گیا تھا' جس کا تذکرہ حکم بن عمرو کی روایت میں ہے

1263 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ يَتَطَهَّرُوْنَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ اِنَاءٍ واحد كلهم يتطهر منه .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا ہے' وہ یعنی مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے وضو کر لیتے تھے۔ وہ سب اس سے طہارت حاصل کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ مَا بَقِيَ مِنَ الْمُغْتَسِلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے غسل جنابت سے بچ جانے والے پانی کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہے

1263- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين سوى محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم .واخرجه النسائي 1/201 باب اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من إناء واحد، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/42، وأحمد 6/172 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (250) عن بندار وأبي موسى، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، به.وسيرد برقم (1264) من طريق أبي الوليد الطيالسي عن شعبة، ويخرج هناك.وقد تقدم برقم (1111) من طريق أفلح بن حميد، عن القاسم، به. وسبق تخريجه من طريقه هناك. وذكره المؤلف أيضاً برقم (1108) من طريق الزهري، عن عروة، عَنْ عَآئِشَةَ واستوفيت في تخريجه طرقه، فانظره1 . إسناده صحيح على شرطهما غير عاصم بن النضر، فقد انفرد مسلم بإخراج حديثه. وصححه ابن خزيمة برقم (121) عن محمد بن عبد الأعلى، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/103و142، وأبو داوُد (80) في الطهارة: باب الوضوء بفضل وضوء المرأة، وابن الجارود (58)، والدارقطني 1/52، والبيهقي في السنن 1/190، من طرق، عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (120) و (205) وتصحف في رقم (205) عبيد الله إلى عبد الله .وأخرجه أبو داوُد (79)، والبيهقي 1/190، وابن خزيمة (205) من طرق عن نافع، به .وسيرد برقم (1265) من طريق مالك، عن نافع، به. فانظر تخريجه ثمت.

1264 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الجنابة.

1264: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

مردوں اور خواتین (یعنی میاں بیوی) کے لئے مباح ہے' وہ ایک ہی برتن سے وضو کر سکتے ہیں

1265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مالك عن نافع،

(متن حدیث): أَن ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ كَانُوا يَتَوَضَّئُوْنَ فِىْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جميعا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مرد اور عورتیں (یعنی میاں بیوی) ایک ساتھ وضو کر لیتے تھے۔

1264- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (263) في الغسل، والبيهقي في السنن 1/188، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد وتقدم تخريجه من طريق خالد بن الحارث، عن شعبة، به، برقم (1262)، ومن طريق أفلح بن حميد، عن القاسم، برقم (1111).

1265- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داوُد (79) في الطهارة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، به، بزيادة: فقي الإناء الواحد، وهو في الموطأ ص 47 برواية القعنبي (تحقيق عبد الحفيظ منصور، نشر دار الشروق في الكويت) في الطهارة: باب الطهور للوضوء، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/20، والبخاري (193) في الوضوء: باب وضوء الرجل من امرأته، وفضل وضوء المرأة، والنسائي 1/57، في الطهارة: باب وضوء الرجال والنساء جميعاً، وابن ماجه (381) في الطهارة: باب الرجل والمرأة يتوضآن من إناء واحد، والبيهقي في السنن 1/190. وتقدم برقم (1263) من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به. فانظره.

12- بَابُ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

باب 12: آبِ مستعمل کا بیان

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ الْمَاءَ الْمُسْتَعْمَلَ الْمُؤَدَّى بِهِ الْفَرْضُ مَرَّةً طَاهِرٌ جَائِزٌ اَنْ يُؤَدَّى بِهِ الْفَرْضُ اُخْرَى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ایسا آبِ مستعمل جس کے ذریعے ایک مرتبہ فرض ادا کرلیا گیا ہو وہ پاک ہوتا ہے اور یہ بات جائز ہے اس کے ذریعے دوسرے فرض کو بھی ادا کرلیا جائے

1266- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

1266- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرج البخارى (194) فى الوضوء : باب صب النبى صلى الله عليه وسلم وضوء ه على مغمى عليه، والدرامى 1/ 187 باب الوضوء بالماء المستعمل، والبيهقى فى السنن 1/ 235، من طريق أبى الوليد الطيالسى بهذا الإسناد، ومن طريق البخارى أخرجه البغوى فى شرح السنة برقم (2219) .وأخرجه أبو داوُد الطيالسى (1791) (2/ 17 بترتيب الساعاتى) عن شعبة، بهذا الإسناد، بلفظ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأنا مريض، فنضح فى وجهى، فأفقت، ونزلت اٰية الفريضة (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) .وأخرجه أحمد 3/ 298، والبخارى (5676) فى المرضى: باب وضوء العائد للمريض، و (6743) فى الفرائض: باب ميراث الأخوات والإخوة، ومسلم (1616) (8) فى الفرائض: باب ميراث الكلالة، والدارمى 1/ 187، والطبرى (8730) من طريق عن شعبة، به .وأخرجه أحمد 3/ 307، والحميدى (1229) ، والبخارى (5651) فى المرضى: باب عيادة المغمى عليه، و (6723) فى الفرائض: باب قول الله تعالى: (يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ) ، و (7309) فى الاعتصام: باب ما كان النبى صلى الله عليه وسلم يسأل مما لم ينزل عليه الوحى فيقول: لا أدرى، أو لم يجب حتى ينزل عليه الوحى، ومسلم (1616) ، وأبو داوُد (2886) فى الفرائض: باب فى الكلالة، والترمذى (2097) فى الفرائض: باب ميراث الأخوات، و (3015) فى التفسير: باب ومن سورة النساء ، وابن ماجة (2728) فى الفرائض: باب الكلالة، والنسائى فى الكبرى كما فى تحفة الأشراف 2/ 362، والطبرى (10869) ، وابن خزيمة فى صحيحه برقم (106) ، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن المنكدر، به .وأخرجه البخارى (4577) فى التفسير: باب (يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ) ، ومسلم (1616) (6) ، والطبرى (8731) ، والواحدى فى أسباب النزول ص 107، من طرق عن ابن جريج، عن ابن المنكدر، به .وصححه الحاكم فى المستدرك 2/ 303 من طريق عمرو بن أبى قيس، عن ابن المنكدر، به، دون ذكر الوضوء .وأخرجه أحمد 3/ 372، وأبو داوُد (2887) ، والطبرى (10867) ، والبيهقى فى السنن 6/ 231 من طرق عن هشام الدستوائى، عن أبى الزبير، عن جابر .والمراد بآية الفرائض: (يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ ...) وهى الآية (11) من سورة النساء ، وقيل: هى (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) وهى الآية (176) من سورة النساء ، وهو المراد فى رواية أبى داوُد الطيالسى وأحمد 3/ 307، 372،

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ نِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِىْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّاَ وَصَبَّ مِنْ وَضُوْئِهِ عَلَيَّ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيرَاثُ فَاِنَّمَا يَرِثُنِىْ كَلَالَةً فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِىْ صَبِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهُ عَلٰى جَابِرٍ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ الْمَاءَ الْمُتَوَضَّاَ بِهٖ طَاهِرٌ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَتَيَمَّمَ لِاَنَّهُ وَاجِدُ الْمَاءِ الطَّاهِرِ وَاِنَّمَا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّيَمُّمَ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ الطاهر وكيف التيمم لواجد الماء الطاهر؟

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت بیمار تھا اور مجھے ہوش نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑک دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (میری) میراث کس کے لئے ہوگی' کیونکہ میری میراث کی صورت کلالہ کی ہے' تو وراثت کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کا حضرت جابر پر چھڑکنا اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ جس پانی سے وضو کیا گیا ہو وہ پانی پاک ہوتا ہے اور جس شخص کو یہ پانی میسر ہو اس کو تیمّم کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ وہ پاک پانی کو پانے والا شمار ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے تیمّم کو اس وقت مباح قرار دیا ہے' جب پانی دستیاب نہ ہو تو پاک پانی کو پانے والا شخص تیمّم کیسے کرسکتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَنْفِى الرِّيَبَ عَنِ الْخُلْدِ بِالتَّصْرِيحِ بِاِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے مباح ہونے کی تصریح کے ہمراہ خلد سے شک کی نفی کرتی ہے

1267 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن الحكم عن ذر عن بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّىْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ فِىْ سَرِيَّةٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً فَنَفَخَ فِىْ كَفَّيْهِ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِىْ تَعْلِيمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيَمُّمَ وَالِاكْتِفَاءُ فِيْهِ بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُؤَدّٰى بِهِ الْفَرْضُ مَرَّةً جَائِزٌ اَنْ يُؤَدّٰى بِهِ الْفَرْضُ ثَانِيًا وَّذَاكَ اَنَّ الْمُتَيَمِّمَ عَلَيْهِ الْفَرْضُ اَنْ يُيَمِّمَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ جَمِيعًا فَلَمَّا اَجَازَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَدَاءَ الْفَرضِ فِي التَّيَمُّمِ لِكَفَّيْهِ بِفَضْلِ مَا اَدّٰى بِهٖ فَرَضَ وَجْهِهٖ صَحَّ اَنَّ التُّرَابَ الْمُؤَدّٰى بِهِ الْفَرْضُ بِعُضْوٍ وَّاحِدٍ جَائِزٌ اَنْ يُؤَدّٰى بِهٖ فَرْضُ الْعُضْوِ الثَّانِيْ بِهٖ مَرَّةً اُخْرٰى وَلَمَّا صَحَّ ذٰلِكَ فِي التيمم صح ذلك فی الوضوء سواء

1267: عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اس نے کہا میں جنابت کا شکار ہو جاتا ہوں۔ مجھے پانی نہیں ملتا (تو مجھے کیا کرنا چاہئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نماز نہ پڑھو (جب تک پانی نہیں مل جاتا) حضرت عمار نے کہا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' میں اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگی مہم میں شریک ہوئے تھے۔ (تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا) اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی تھا پھر آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اور آپ نے اپنی ہتھیلیوں پر پھونک ماری اور اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کرلیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیمّم کی تعلیم دیتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کیلئے ایک ہی ضرف پر اکتفاء کرنا اس بات کا واضح بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں جس کے ذریعے فرض کو ادا کیا گیا ہو اس کے ذریعے دوسرے فرض کو ادا کرنا جائز ہے۔ اس کی صورت یوں ہے کہ تیمّم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمّم میں دونوں ہاتھوں کیلئے اس چیز کو جائز قرار دیا ہے' جو اس کی ہتھیلی پر چہرے کے فرض کو ادا

1267- إسناده صحيح على شرط الشيخين . والحكم: هو ابن عتيبة، وذر: هو ابن عبد الله المرهبي، وابن عبد الرحمٰن بن أبزى اسمه: سعيد، وأبوه عبد الرحمٰن: صحابي صغير، وكان في عهد عمر رجلاً، وكان على خراسان لعلي رضى الله عنهم .وأخرجه الطيالسي /1 63، ومن طريقه البيهقي في السنن /1 214، وأخرجه أحمد /4 265، 320، والبخاري (338) في التيمم: باب المتيمم هل ينفخ فيهما، و (339) و (340) و (341) و (342) و (343) باب التيمم للوجه والكفين، ومسلم (368) (112) و (113) في الحيض: باب التيمم، وأبو داوٗد (326) في الطهارة: باب التيمم، والنسائي /1 169و 170 في الطهارة، وابن ماجه (569) في الطهارة: باب ما جاء في التيمم ضربة واحدة، وأبو عوانة 1/306، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/11، والدارقطني 1/183، وابن الجارود (125) ، والبيهقي في السنن 1/209و116، والبغوي (308) ، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (266) و (268) .وأخرجه الطيالسي 1/63، وأحمد 2/265، وأبو داوٗد (224) و (225) ، والنسائي 1/170، والبيهقي في السنن 1/210، من طريق شعبة عن سلمة بن كهيل، عن ذر، به .وأخرجه ابن أبي شهيبة 1/159، وأبو داوٗد (323) ، وأبو عوانة 1/305، وابن خزيمة في صحيحه (269) ، والطحاوي 1/112، والدارقطني 1/183، من طرق عن الأعمش، عن سلمة بن كهيل، عن سعيد بن عبد الرحمٰنبن أبزى، عن أبيه، به، وليس في هذا الإسناد ذر بين سلمة وسعيد .وأخرجه أحمد 1/319، والنسائي 1/168من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، عَنْ سُفْيَانَ، وأخرجه أبو داوٗد (322) والنسائي 1/168، والطحاوي 1/113 والبيهقي 1/210، من طريق سفيان، عن سلمة بن كهيل، وابن أبي شيبه 1/159 عن ابن إدريس، عن حصين، كلاهما عن أبي مالك، عن عبد الرحمٰن بن أبزى، به .وأخرجه الطيالسي 2/64، وابن أبي شيبه 1/156،وأحمد 4/263، والبيهقي في السنن 1/230، من طرق عن أبي إسحاق، عن ناجية العنزي عن عمار .وسيورده المؤلف برقم (1306) و (1309) من طريق شعبة، بالإسناد المذكور هنا، وبرقم (1303) و (1308) وبرقم (1304) و (1305) و (1307) من طريق الأعمش، عن شقيق بن سلمة، عن أبي موسى الأشعري، عن عمار.

کرنے کے بعد بچا رہنے والا (غبار ہے) تو یہ بات درست ہوگی کہ وہ مٹی جس کے ذریعے ایک ظرف کے فرض کوادا کیا گیا ہے۔ یہ بات جائز ہے کہ اس کے ذریعے دوسری مرتبہ میں دوسرے ظرف کے فرض کوادا کیا جائے' تو جب یہ بات تیمم میں درست ہوگی تو وضو میں بھی درست ہوگی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّبَرُّكِ بِوَضُوْءِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانُوا مُتَّبِعِيْنَ لِسُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ اَهْلِ الْبِدَعِ مِنْهُمْ

اہل علم سے تعلق رکھنے والے نیک افراد کے بچے ہوئے پانی سے برکت حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے پیروکار ہوں اور اہل بدعت سے تعلق نہ رکھتے ہوں

1268- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ،

(متن حدیث): عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ وَضُوْءَهُ فَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ وَضُوْءَهُ يَتَمَسَّحُونَ قَالَ ثُمَّ اَخْرَجَ بِلَالٌ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ سِيَرَاءَ فَصَلَّى اِلَيْهَا وَالنَّاسُ والدواب يمرون بين يديه.

1268- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 4/308 عن أبي داوُد، والبخاري (376) في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الأحمر، و (5859) في اللباس: باب القبة الحمراء من أدم، عن محمد بن عرعرة، و (5786) باب التشمير في الثياب، عن إسحاق بن راهويه، عن النظر بن شميل، ومسلم (503) (205) في الصلاة: باب سترة المطلي، عن محمد بن حاتم، عن بهز، أربعتهم عن عمر بن أبي زائدة، به . ومن طريق البحاري (376) أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (535) باب سترة المصلي. وأخرجه الشافعي 1/66، 67، وعبد الرزاق (2314) ، والطيالسي 1/88، وابن أبي شيبه 1/277، وأحمد 4/307و308، والبخاري (495) في الصلاة: باب سترة الإمام سترة من خلفه، و (499) باب الصلاة إلى العنزة، و (633) في الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة والإقامة، و (3566) في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم (503) (249) (251) وأبو داوُد (688) في الصلاة: باب ما يستر المصلي، وانسائي 2/73 في القبلة: باب الصلاة في الثياب الحمر، وابن خزيمة في صحيحه برقم (841) ، والبيهقي في السنن 2/270؛ من طرق عن عون بن أبي جحيفة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/88، وأحمد 4/307و308و309، والبخاري (187) في الوضوء : باب استعمال فضل وضوء الناس، و (501) في الصلاة: باب السترة بمكة وغيرها، و (3553) في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم (503) (252) باب سترة المصلي، والدارمي 1/327، 328 من طريق شعبة، عن الحكم بن عتيبة، عن أبي جحيفة . وفي رواية أحمد 4/308، والبخاري (187) و (3566) أن الوضوء الذي ابتده الناس كان فضل الماء الذي توضأ به النبي صلى الله عليه وسلم.

1268: عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ خیمے میں دیکھا میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کے بچے ہوئے پانی کی طرف تیزی سے لپکے اور وہ اسے (اپنے جسم) پر ملنے لگے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک نیزہ لے کر باہر آئے۔ انہوں نے اسے گاڑ دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کے سیرانی حلّے میں باہر تشریف لائے آپ نے اس نیزے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جبکہ اس کے دوسری طرف سے لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔

بَابُ الْاَوْعِيَةِ

باب 13: مختلف قسم کے برتنوں (کا بیان)

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ مِنَ الْاَوَانِي الَّتِي اتُّخِذَتْ مِنْ خَشَبٍ

جنبی شخص کے لئے ایسے برتنوں میں غسل کرنا مباح ہونا جولکڑی سے بنائے گئے ہوں

1269- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ اَوْ يَغْتَسِلُ مِنْ فَضْلِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إن الماء لا ينجسه شيء .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک ٹب میں (پانی) سے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوراس کے بچے ہوئے پانی سے وضو یا شاید غسل کرنے لگے۔ خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنبی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ بِاللَّيْلِ وَلَوْ بِعُوْدٍ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

رات کے وقت برتن کوڈھانپنے کاحکم ہونا خواہ ان پرلکڑی رکھ دی جائے

1270- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَّهُوَ بِالنَّقِيْعِ1غَيْرِ مُخَمَّرٍ فَقَالَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرِضُ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ اَبُو حُمَيْدٍ اِنَّمَا كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوكَا لَيْلًا وَّبِالْاَبْوَابِ اَنْ تغلق ليلا.

1269- تقدم الحديث فی (1241) و (1242)، فانظر تخريجه هناك.

۞۞ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دودھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو ڈھانپا ہوا نہیں تھا۔ آپ اس وقت "نقیع" (کے مقام) پر موجود تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہیں دیا۔ خواہ اس پر ایک لکڑی ہی رکھ دیتے۔

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں برتنوں کے بارے میں اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ رات کے وقت ان کا منہ بند کر دیا کریں اور دروازوں کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ رات کے وقت انہیں بند کر دیا کریں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِغْلَاقِ الْاَبْوَابِ وَاِيكَاءِ السِّقَاءِ وَاِطْفَاءِ الْمِصْبَاحِ وَتَخْمِيرِ الْاِنَاءِ

(رات کو سوتے وقت) دروازے بند کرنے اپنے مشکیزے کا منہ بند کرنے چراغ بجھانے اور برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم ہونا

1271 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِىْ الزبير المكى

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَغْلِقُوْا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَخَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ على الناس بيتهم.

1270- إسناده صحيح على شرط مسلم سوى يوسف بن سعيد، فإنه من رجال النسائى، وهو ثقة حافظ، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث عند مسلم وأحمد فانتفت شبهة تدليسهما. وأخرجه مسلم (2010) فى الأشربة: باب فى شرب النبيذ وتخمير الإناء، والدارمى 2/122 فى الأشربة: باب فى تخمير الإناء، وابن خزيمة فى صحيحه برقم (129) من طريق الضحاك بن مخلد أبى عاصم النبيل، أخبرنا ابن جريج، أخبرنى أبو الزبير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/425، ومسلم (2010) عن إبراهيم بن دينار. ومن حديث جابر أخرجه ابن أبى شيبة 8/229، وأحمد 3/294 و370، والبخارى (5605) و (5656) فى الأشربة: باب شرب اللبن، ومسلم (2011) (95) والبغوى فى شرح السنة (3063). ولفظه: جاء أبو حميد بقدح من لبن من النقيع، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ألا حمرته؟ ولو تعرض عليه عوداً. وأخرجه أيضاً مسلم (2011) (94)، وأبو داوُد (3734) فى الأشربة: باب فى إيكاء الآنية.

1271- حديث صحيح، رجال ثقات، وهو فى الموطأ 2/928-929 باب جامع ما جاء فى الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه مسلم (2012) فى الأشربة: باب الأمر بتغطية الإناء وإيكاء السقاء. وأبو داوُد (3732) فى الأشربة: باب فى إيكاء السقاء، والترمذى (1812) فى الأطعمة: باب ما جاء فى تخمير الإناء وإطفاء السراج والنار عند المنام، والبخارى فى الأدب المفرد (1221). وأخرجه مسلم (2012)، وابن ماجه (3410) فى الأشربة: باب تخمير الإناء، عن محمد بن رمح، حدثنا الليث، عن أبى الزبير، به، وهذا سند صحيح. وأخرجه الحميدى (1273)، وأحمد 3/301 و362 و374 و386 و395، ومسلم (2012) والبغوى فى شرح السنة (3057)، من طرق عن أبى الزبير، عن جابر. وأخرجه احمد 3/355، ومسلم (2014)، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة برقم (3061) من طريق القعقاع بن حكيم، عن جابر بنحوه.

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''(رات کو سوتے وقت) دروازے بند کر دو مشکیزوں کا منہ بند کر دو۔ برتنوں کو ڈھانپ دو چراغ بجھا دو' کیونکہ شیطان بند دروازوں کو کھولتا نہیں ہے۔ بند منہ والے مشکیزوں کو کھولتا نہیں ہے۔ برتن پر سے چیز کو ہٹاتا نہیں ہے' اور چوہا بعض اوقات لوگوں کے گھر کو آگ لگا دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اِنَّمَا اَمْرٌ مَعَ التَّسْمِيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے' اس کے ہمراہ بسم اللہ پڑھی جائے

1272 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ ،عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فإن الشيطان لا يفتح بابا مغلقا وأطفىء مصباحك واذكر اسم اللّٰه وأوك سقائك وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰه ولو بعود يعرض عليه.

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کر دو' کیونکہ شیطان بند دروازوں کو کھولتا نہیں ہے۔ اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ کو بجھا دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ بند کر دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتن کو ڈھانپ دو خواہ اس پر کوئی لکڑی ہی رکھ دو''۔

1272- إسناده صحيح على شرطهما، عطاء هو ابن أبي رباح، وأخرجه النسائي في عمر اليوم والليلة (745) عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/319، وابن خزيمة في صحيحه برقم (131) عن عبد الرحمٰن بن بشر، كلاهما عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. ومن طريق أحمد أخرجه أبو داوُد (3731) في الأشربة: باب في إيكاء الآنية. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم (746) عن أحمد بن عثمان، عن أبي عاصم، عن ابن جريج، به. وأخرجه البخاري (3304) في بدء الخلق: باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، و (5623) في الأشربة: باب تغطية الإناء، ومسلم (2012) (97) في الأشربة: باب الأمر بتغطية الإناء، عن إسحاق بن منصور، عن روح بن عبادة، عن ابن جريج، به. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (3058). وأخرجه البخاري (3280) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، عن يحيى بن جعفر، عن محمد بن عبد الأنصاري، عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 3/388 عن إسحاق بن عيسى، والبخاري (3316) في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، وأبو داوُد (3733) في الأشربة، عن مسدد، والبخاري (6295) في الاستئذان: باب لا تترك الناء في البيت عند النوم، والترمذي (2857) في الأدب، عن قتيبة، كلهم عن حماد بن زيد، عن كثير بن شنظير، عن عطاء به. ومن طريق البخاري (3316) أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (3059). وأخرجه البخاري (5624) في الأشربة: باب تغطية الإناء، عن موسى بن إسماعيل، و (6296) في الاستئذان: باب غلق الأبواب بالليل، عن حسان بن أبي عباد، كلاهما عن همام، عن عطاء به. وأخرجه أحمد 3/306، والبخاري في الأدب المفرد (1234)، والبغوي في شرح السنة (3060).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اِنَّمَا اَمْرٌ بِاسْتِعْمَالِهَا لَيْلًا لَا نَهَارًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان چیزوں کے بارے میں حکم یہ ہے' ان پر رات کے وقت عمل کیا جائے' دن میں (ان پر عمل کرنے کا حکم) نہیں ہے

1273 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أبو عاصم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَانَا عَنْ خَمْسٍ اِذَا رَقَدْتَ فَاَغْلِقْ بابك وأوك سقاء ك وخمر إناء ك وأطفىء مِصْبَاحَكَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً وَاِنَّ الْفَارَةَ الْفُوَيْسِقَةَ تُحْرِقُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَا تَاْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْرَبْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تحتب فى الدار مفضيا.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چار باتوں کا حکم دیا' اور آپ نے پانچ باتوں سے منع کیا (آپ نے یہ فرمایا تھا) جب تم سونے لگو تو اپنے دروازے کو بند کر دو اپنے مشکیزے کا منہ بند کر دو۔ اپنے برتن کو ڈھانپ دو اپنے چراغ کو بجھا دو' کیونکہ شیطان بند دروازے کو کھولتا نہیں ہے بند منہ والے مشکیزے کو کھولتا نہیں ہے۔ برتن پر پڑی ہوئی چیز کو ہٹاتا نہیں ہے' اور چوہا بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے' اور تم اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھاؤ اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ پیو اور صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلو اور تم اشتمال صماء (کے طور پر کپڑے کو نہ پہنو) اور گھر میں احتباء کے طور پر اس طرح کپڑا نہ پہنو کہ شرم گاہ ظاہر ہوتی ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اَمْرٌ بِاسْتِعْمَالِهَا بِاللَّيْلِ دُوْنَ النَّهَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' ان چیزوں کو کرنے کا حکم رات کے بارے میں ہے دن کے بارے میں نہیں ہے

1274 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَقِيْلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بن منبه قال،

1274- إسناده قوي، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه (133) عن محمد بن يحيى، عن إسماعيل بن عبد الكريم الصنعاني، بهذا الإسناد. وصححه الحكم 4/140 من طريق علي بن المبارك الصنعاني، عن إسماعيل بن عبد الكريم، به، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): اَخْبَرَنِی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ اِذَا رَقَدْتُمْ بِاللَّيْلِ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِی فَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْبَابَ مُغْلَقًا دَخَلَ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ السِّقَاءَ مُوكًى شَرِبَ مِنْهُ وَاِنْ وَجَدَ الْبَابَ مُغْلَقًا وَّالسِّقَاءَ مُوكًى لَمْ يَحْلِلْ وِكَاءً وَلَمْ يَفْتَحْ بَابًا مُغْلَقًا وَّاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ لِاِنَائِهِ الَّذِیْ فِيْهِ شَرَابُهُ مَا يُخَمِّرُهُ فَلْيَعْرِضْ عليه عودا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

''مشکیزوں کا منہ بند کر دو جب تم رات کے وقت سونے لگو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو' کیونکہ شیطان آتا ہے' اگر اسے دروازہ بند نہیں ملتا تو وہ اندر آجاتا ہے' اور اگر اسے مشکیزے کا منہ بند نہیں ملتا تو وہ اس میں سے پی لیتا ہے' لیکن اگر اسے دروازہ بند ملتا ہے۔ مشکیزے کا منہ بند ملتا ہے' تو وہ مشکیزے کے بند منہ کو کھول نہیں سکتا اور بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور اگر کسی شخص کو اپنے اس برتن جس میں اس کا مشروب موجود ہے اسے ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی' تو وہ اس پر لکڑی ہی رکھ دے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الَّتِی وَصَفْنَاهَا اَمْرٌ بِاسْتِعْمَالِهَا فِیْ بَعْضِ اللَّيْلِ لَا كُلِّهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ اشیاء جن کا تذکرہ ہم نے کیا ہے ان کے بارے میں جو حکم دیا گیا ہے یہ رات کے کچھ حصے کے بارے میں ہے پوری رات کے بارے میں نہیں ہے

1275 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غَلِّقُوْا اَبْوَابَكُمْ وَاَوْكُوا اَسْقِيَتَكُمْ وَخَمِّرُوا اٰنِيَتَكُمْ وَاَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اَضْرَمَتْ عَلٰی اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَكُفُّوا فَوَاشِيَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ عِنْدَ غروب الشمس إلى أن تذهب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا تھا۔

''تم اپنے دروازے بند کر دو اور اپنے مشکیزے کے منہ بند کر دو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو' کیونکہ شیطان (بند دروازوں) کو کھولتا نہیں ہے' اور بند مشکیزے کو کھولتا نہیں ہے' اور ڈھانپی ہوئی چیز کو ہٹاتا نہیں ہے'

1275- رجاله رجال الصحيح . جرير: هو ابن عبد الحميد، وهو في صحيح ابن خزيمة (132) ، وأخرجه ابن أبي شيبة 8/230 وأحمد 3/302، عن وكيع، عن فطر بن خليفة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/395 عن موسى بن داوُد، عن زهير، عن أبي الزبير، به.وأخرجه مسلم (2013) عن يحيى بن يحيى، عن أبي خيثمة، عن أبي الزبير، به، مختصراً، ومن طريق مسلم أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (3062) .

اور چوہا بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے تم اپنے مویشیوں اور گھر والوں کو سورج غروب ہونے کے قریب گھر میں روکے رکھو یہاں تک کہ رات کا ابتدائی حصہ گزر جائے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس وقت میں یہ حکم دیا گیا ہے

1276- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُفُّوا فَوَاشِيَكُمْ حَتّٰى تَذْهَبَ فَزْعَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ يحترق فيها الشيطان .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے مویشیوں کو (گھر میں) بند کر کے رکھو یہاں تک کہ رات کا ابتدائی حصہ گزر جائے' کیونکہ یہ ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں شیطان آگ لگاتا ہے''۔

1276- إسناده صحيح على شرط مسلم سوى إبراهيم بن الحجاج، وهو ثقة، وهو في مسند أبي يعلى (1771). وأخرجه البخاري في الأدب المفرد برقم (1231) عن عارم، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

بَابُ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ

باب 14: مردار کی کھال کا بیان

1277 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ بِالْبَصْرَةِ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ:

كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوا من الميتة بإهاب ولا عصب.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے ایک مہینہ پہلے ہمیں یہ خط لکھا تھا کہ جس میں یہ تحریر تھا

''تم لوگ مردار کی کھال اور اس کے پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ شَهِدَ قِرَاءَةَ كِتَابِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْضِ جُهَيْنَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود تھے جب جہینہ کی سرزمین پہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھا گیا تھا

1278 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا

1278–وأخرجه الترمذي (1729) في اللباس: باب ماجاء في جلود الميتة إذا دبغت، والنسائي 7/175، في الفرع والعتيرة: باب ما يدبغ به جلود الميتة، وابن حزم في المحلى 1/121، وابن ماجة (3613) في اللباس: باب من قال: با ينتفع من الميتة بإهاب ولا عصب، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/465؛ والبيهقي في السنن 1/18 من طريق الأعمش والشيباني ومنصور، ثلاثتهم عن الحكم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (4128) في اللباس: باب من روى أن لا ينتفع بإهاب الميتة، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/15، عن محمد بن إسماعيل. وأخرجه أحمد 4/311 عن إبراهيم بن أبي العباس، والنسائي 7/175 عن علي بن حجر، كلاهما عن شريك، عن هلال الوزان، عن عبد الله بن عكيم. قال الترمذي: هذا حديث حسن، ويروى عن عبد الله بن عكيم، عن أشياخ لهم هذا الحديث، وليس العمل على هذا عند أكثر أهل العلم. وسيورده المؤلف بعده (1278) من طريق النضر بن شميل، عن شعبة، عن الحكم، به. وبرقم (1279) من طريق القاسم بن مخيمرة، عن الحكم، عن ابن أبي ليلى، عن عبد الله بن

النَّضرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا، الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى يُحَدِّثُ،

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِاَرْضِ جُهَيْنَةَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عصب .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عکیم جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کے سنایا گیا۔ ہم اس وقت جہینہ کی سرزمین پر موجود تھے۔ (اس میں تحریر تھا)

''تم لوگ مردار کی کھال یا اس کے پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو''۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مُرْسَلٌ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

ان الفاظ کا تذکرہ جنہوں نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ''مرسل'' ہے یہ ''متصل'' نہیں ہے

1279 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى،

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَشْيَخَةٌ لَنَا مِنْ جُهَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِمْ اَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بشيء .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ حَدَّثَنَا مَشْيَخَةٌ لَنَا مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْخَبَرَ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، وَهٰذَا مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا: اِنَّ الصَّحَابِيَّ قَدْ يَشْهَدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ يَسْمَعُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ عَنْ مَّنْ هُوَ اَعْظَمُ خَطَرًا مِنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(بقیہ حاشیہ 1278) عكيم، عن أشياخ لهم . كما ذكر الترمذى . ويخرج كل طريق فى موضعه. صحيح، رجال إسناده رجال الشيخين، غير عبد الله بن عكيم، فمن رجال مسلم، وأخرجه البيهقى فى السنن 1/14 من طريق سعيد بن مسعود عن النضر بن شميل، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى (1293) ، وعبد الرزاق (202) ، وابن سعد فى الطبقات 6/1130، وأحمد 4/310 و311، وأبو داؤد (4127) فى اللباس: باب من روى أن لا ينتفع بإهاب الميتة، والنسائى 7/175 فى الفرع والعتيرة: باب ما يدبغ به جلود الميتة، وابن ماجة (3613) فى اللباس: باب من قال: لا ينتفع من الميتة بإهاب ولا عصب، والبيهقى 1/14، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/468 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

1279- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأشياخ جهينة صحابة، فلا تضر جهالتهم. وأخرجه الطحاوى 1/468، والبيهقى 1/25 من طريق صدقة بن خالد، بهذا الإسناد. حديث صحيح أخرجه مسلم وغيره من حديث ابن عباس، وسيرد عنه المصنف برقم (1287) ، ويخرج هناك.

وَسَلَّمَ فَمَرَّةً يُخبِرُ عَمَّا شَاهَدَ وَاُخْرَى يَرْوِیُ عَمَّنْ سمع ألا ترى أن بن عُمَرَ شَهِدَ سُؤَالَ جِبْرِيلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ وَسَمِعَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؟ فَمَرَّةً اَخْبَرَ بِمَا شَاهَدَ وَمَرَّةً رَوَى عَنْ اَبِيْهِ مَا سَمِعَ فَكَذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ شَهِدَ كِتَابَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قُرِءَ عَلَيْهِمْ فِي جُهَيْنَةَ وَسَمِعَ مَشَايِخَ جُهَيْنَةَ يَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ فَاَدَّى مَرَّةً مَا شَهِدَ وَاُخْرَى مَا سَمِعَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ فِي الْخَبَرِ انْقِطَاعٌ.

وَمَعْنٰى خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ: اَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ يُرِيْدُ بِهٖ قَبْلَ الدِّبَاغِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّتِهٖ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فقد طهر .

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ سے تعلق رکھنے والے ہمارے بزرگوں نے یہ بات ہمیں بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو خط میں یہ تحریر کیا تھا۔

''تم لوگ مردار کی کسی بھی چیز سے فائدہ حاصل نہ کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت میں یہ الفاظ کہ ''جہینہ'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے ہمارے بزرگوں نے یہ بات بتائی ہے۔اس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا ہے کہ یہ روایت متصل نہیں ہے' جبکہ ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ بعض اوقات صحابہ کرام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی آپ کی زبانی کوئی بات سنتے ہیں اور پھر وہ اسی بات کو ایسے شخص کے حوالے سے سن لیتے ہیں جو اس صحابی سے زیادہ مرتبے کا مالک ہوتا ہے اور اس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے ہیں' تو بعض اوقات وہ ایسی روایت نقل کرتے ہیں جس میں وہ خود موجود تھے اور بعض اوقات وہ اس شخص کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں جس سے انہوں نے سنا تھا' کیا آپ نے غور کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس وقت موجود تھے جب حضرت جبرائیل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تھا۔حضرت عبداللہ بن عمر نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب سے بھی سنی ہے' تو ایک مرتبہ انہوں نے وہ روایت بیان کی جس میں وہ خود موجود تھے۔ایک مرتبہ انہوں نے اسے اپنے والد کے حوالے سے سنی ہوئی روایت کے طور پر بیان کر دیا۔اسی طرح عبداللہ بن عکیم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خط کے وقت موجود تھے جب جہینہ قبیلے میں ان لوگوں کے سامنے اس خط کو پڑھا گیا تھا اور انہوں نے جہینہ قبیلے کے مشائخ کو بھی یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا تو ایک مرتبہ انہوں نے وہ روایت نقل کر دی جس میں وہ موجود تھے اور ایک مرتبہ وہ کر دی جس کو انہوں نے سنا تھا تو اب اس روایت میں کوئی انقطاع نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عکیم کی نقل کردہ روایت کے یہ الفاظ ''تم مردار کی کھال یا پٹھے سے نفع حاصل نہ کرو' اس مراد یہ ہے کہ تم دباغت سے پہلے ایسا نہ کرو۔اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''جس بھی کھال کی دباغت کر لی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ بِنَفْعٍ مُطْلَقٍ

مردار کی کھال کو استعمال کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ استعمال مطلق ہے

1280 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِزَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ: اَلَا انْتَفَعْتُمْ بِمَسْكِهَا ؟ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَسْكُ مَيْتَةٍ؟قَالَ فَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيْ مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّماً عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَيْتَةً) إلى آخر الآية (الأنعام: 145) ؛ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَاكُلُوْنَهُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَعَثَتْ اِلَيْهَا فَسُلِخَتْ فَجَعَلَتْ مِنْ مَّسْكِهَا قِرْبَةً قَالَ ابن عباس فرأيتها بعد سنة.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کی بکری مرگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے ہاں تشریف لائے انہوں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا مردار کی کھال سے راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم یہ فرمادو جو چیز میری طرف کی گئی ہے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے کے لئے حرام ہو ماسوائے اس کے کہ وہ مردار ہو''۔

یہ آیت آخر تک تلاوت کی (پھر آپ نے ارشاد فرمایا:) لوگ اسے کھا نہیں رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر اس خاتون نے اس کی کھال کو بھجوایا اس کی دباغت کی گئی اور اس کی کھال سے مشکیزہ بنالیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایک سال کے بعد بھی وہ مشکیزہ دیکھا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ لَهَا فِي الْاِنْتِفَاعِ بِجَلْدِ الْمَيْتَةِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کو مباح قرار دیا ہے اس کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں

1281 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةٌ يَعْنِي الشَّاةَ قَالَ: فَهَلَّا اَخَذْتُمْ مَسْكَهَا قَالَتْ: فَنَاْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ مَاتَتْ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا قَالَ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيْ مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّماً) -اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ- لَا بَاْسَ اَنْ تَدْبُغُوْهُ فَتَنْتَفِعُوا بِهِ. قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا فَسَلَخَتْ مَسْكَهَا فَاتَّخَذَتْ مِنْهَا قِرْبَةً حَتّٰى تحرقت.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں مرگئی ہے یعنی بکری' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال کیوں نہیں حاصل کرتے۔ انہوں نے عرض کی: کیا ہم ایک ایسی بکری کی کھال حاصل کریں جو مرگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ) نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم یہ فرمادو! جو چیز میری وحی کی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تم اس کی دباغت کر کے نفع حاصل کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے اسے اس خاتون کی طرف اسے بھجوایا تو انہوں نے اس کی کھال کی دباغت کی اور اس سے مشکیزہ بنالیا یہاں تک کہ وہ جل گیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم اس حوالے سے ہے' اس کا استعمال اس وقت مباح ہوگا' جب کھال کی دباغت کرلی گئی ہو (اس سے پہلے نہیں ہوگا)

1282- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ قَالَ: هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ

1281- إسناده كسابقه، وهو في مسند أبي يعلى (2334)، وأخرجه أحمد 1/ 327- 328، والطبراني (11765)، والبيهقي 1/ 18، من طريقين عن أبي عوانة، بهذا الإسناد.

1282- إسناده كسابقه، وهو في مسند أبي يعلى (2334)، وأخرجه أحمد 1/ 327- 328، والطبراني (11765)، والبيهقي 1/ 18، من طريقين عن أبي عوانة، بهذا الإسناد 1. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارقطني 1/ 47 من طريق الوليد بن مسلم، عن أخيه عبد الجبار بن مسلم، عن الزهري، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك في الموطأ 2/ 498 عن الزهري، به، ومن طريق مالك أخرج الشافعي في مسنده 1/ 23 (بترتيب الساعاتي في بدائع المنن ، وأحمد 1/ 327، والنسائي 7/ 172، وأبو عوانة 1/ 210. وأخرجه من طرق عن الزهري، به: عبد الرزاق (184)، وأحمد 1/365، وأبو داوُد (4120) و (4121)، والنسائي 7/172، والدارمي 2/86، البيهقي 1/15 و20، وابن حزم في المحلى 1/119، والدارقطني 1/41 و42، وأبو عوانة 1/210

بِجِلْدِهَا؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال سے فائدہ حاصل کیوں نہیں کرتے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کوحرام قرار دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اُبِيحَ اسْتِعْمَالُهُ عِنْدَ دِبَاغِ جِلْدِ الْمَيْتَةِ لَا قَبْلَهُ

1283: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حکم یہ ہے کہ مردار کی کھال کی دباغت کے بعد اسے استعمال کرنا مباح قرار دیا گیا ہے

1283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حدثنا حجاج عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ مُنْذُ حِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَتْنِىْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ شَاةً لَهُمْ (مَاتَتْ)، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هلا دبغتم إهابها فاستمتعتم به.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے ان کی ایک بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کی دباغت کرکے اس سے فائدہ حاصل کیوں نہیں کرتے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ الَّتِى تَحِلُّ بالذكاة إذا دبغت

جو مردار ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے اس کی کھال سے نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ اس کی دباغت کرلی گئی ہو

1284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قال أخبرنا بن وهب قال حدثنا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ

1283- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير يوسف بن سعيد، هو الحافظ ثقة . وأخرجه النسائى 7/ 172، والطحاوى 1/ 469 عن أبى بشر الرقى، عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟ قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بکری کو مردار پایا جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو صدقے میں سے دی گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے۔ لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِبَاحَةَ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِنَّمَا هِيَ بَعْدَ الدِّبَاغِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنا دباغت کے بعد ہے اس سے پہلے نہیں ہے

1285- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرٍ الْبَزَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا بْنِ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ:

1284- وأخرجه مسلم (364) في الحيض: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، والبيهقي في السنن 1/ 23، عن أحمد بن عثمان النوفلي، وأبو عوانة 1/ 211 عن أبي أميه، كلاهما عن أبي عاصم، عن ابن جريج، به .وأخرجه الحميدي (491) ، ومسلم (363) (102) ، والنسائي 7/ 172 في الفرع والعتيرة، وأبو عوانة 1/ 211، والطحاوي 1/ 469، والطبراني (11383) ، والبيهقي 1/ 16، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، به. وعمرو بن دينار سقط من مسند الحميدي.وأخرجه ابن أبي شيبة 8/ 380، وعبد الرزاق (188) ، وعنه أحمد 6/ 336، وابن حزم في الحلى 1/ 119 من طريق ابن جريج، عن عطاء : قال ابن عباس: أخبرتني ميمونة ....وأخرجه أحمد 1/ 227، والدارقطني 1/ 44 عن يحيى، عن ابن جريج عن عطاء ، به.وأخرجه أحمد 1/ 372، والطحاوي 1/ 469 من طريق يعقوب بن عطاء ، عن أبيه، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/ 380، ومن طريق مسلم (365) عن عبد الرحيم بن سليمان، عن عبد الملك بن سليمان، عن عطاء ، به.وأجرجه الطحاوي 1/ 469، والدارقطني 1/ 44، والبيهقي 1/ 16 من طريق ابن وهب، عن أسامة بن زيد الليثي، عن عطاء ، به، دون ذكر ميمونة.وأخرجه الترمذي (1727) في اللباس: باب ما جاء في جلود الميتة إذا دبغت، وأبو عوانة 1/ 211، والطحاوي 1/ 469 من طريق الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن عطاء ، به، دون ذكر ميمونة. إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه ، (363) (101) في الحيض: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (1492) في الزكاة: باب الصدقة على موالي أزواج النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن سعيد بن كثير بن عفير، وأبو عوانة 1/ 210 و211، عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 1/ 23 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، ثلاثتهم عن ابن وهب، به.وأخرجه أبو عوانة 1/ 210 من طريق يحيى بن أيوب، عن يونس بن يزيد، به .وأخرجه البخاري (2221) في البيوع: باب جلود الميتة قبل أن تدبغ، و (5531) في الذبائح والصيد: باب جلود الميتة، عن زهير بن حرب، وأبو عوانة 1/ 210 عن أبي داوُد الحراني وعباس الدوري، ثلاثتهم عن يعقوب بن إبراهيم، عن أبيه، عن صالح، عن الزهري، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق سفيان، عن الزهري، به.وأخرجه البخاري (5532) من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس، دون ذكر ميمونة.

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةٍ اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ، فَقَالَ: آلَا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا حرم أكلها

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا یہ بات بیان کرتی ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صدقے کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو دی گئی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اس کی کھال حاصل کر کے اس کی دباغت کر کے اس سے نفع حاصل کیوں نہیں کیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ مَا يَحِلُّ مِنْهَا بِالذَّكَاةِ وَمَا لَا يَحِلُّ اِذَا احْتَمَلَتِ الدِّبَاغَ

اس روایت کا تذکرہ جس بات پر دلالت کرتی ہے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنا مباح ہے بشرطیکہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو خواہ وہ مردار ذبح کے ذریعے حلال ہو جاتا ہو یا حرام ہوتا ہو

1286- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ الرُّوَاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ .

1285- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه، (363) (101) في الحيض: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1492) في الزكاة: باب الصدقة على موالي أزواج النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن سعيد بن كثير بن عفير، وأبو عوانة 1/ 210 و 211، عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 1/ 23 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، ثلاثتهم عن ابن وهب، به. وأخرجه أبو عوانة 1/ 210 من طريق يحيى بن أيوب، عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه البخاري (2221) في البيوع: باب جلود الميتة قبل أن تدبغ، و (5531) في الذبائح والصيد: باب جلود الميتة، عن زهير بن حرب، وأبو عوانة 1/ 210 عن أبي داوُد الحراني وعباس الدوري، ثلاثتهم عن يعقوب بن إبراهيم، عن أبيه، عن صالح، عن الزهري، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق سفيان، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (5532) من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس، دون ذكر ميمونة 2. في الأصل عبد الله وهو خطأ، وتقدم على الصواب برقم (714). إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/ 23، وعبد الرزاق (184)، وابن أبي شيبة 8/ 379، والحميدي (315)، وأحمد 6/ 329، ومسلم (363)، وأبو داوُد (4120)، والنسائي 7/ 171، وابن ماجه (3610)، الدارمي 2/ 86، والدارقطني 1/ 42، وأبو عوانة 1/ 209، والبيهقي في السنن 1/ 15، وابن حزم في المحلى 1/ 119، من طرق، عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف برقم (1289) من طريق أبي خيثمة، عن سفيان، به.

1286: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے مردار کی کھال کو دباغت کے بعد استعمال کرلیا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِكُلِّ جِلْدِ مَيِّتٍ اِذَا دُبِغَ وَاحْتَمَلَ الدِّبَاغَ

دوسری روایت کا تذکرہ اس بات پر دلالت کرتی ہے ہر (مردہ جانور) کی کھال سے نفع حاصل کرنا مباح ہے جب کہ اس کی دباغت کرلی گئی ہو اور اس کی دباغت ہوسکتی ہو

1287- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا إهاب دبغ فقد طهر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی کھال کی دباغت حاصل کرلی جائے تو وہ پاک ہوجاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هذا الخبر لم يسمعه بن وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ کہ اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کردیا جو اس بات کا قائل ہے

ابن وعلہ نامی راوی نے یہ روایت بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں سنی ہے اور نہ ہی زید بن اسلم نے (یعنی ابن وعلہ) سے سنی ہے

1287–وهو في الموطأ /2 498، ومن طريقه أخرجه الشافعي /1 23، والطيالسي /1 43، وابن أبي شيبة /8 380، وعبد الرزاق (191)، وأحمد /6 73 و 104 و 148و 153، وأبو داؤد (4124)، والنسائي /7 176، وابن ماجه (3612)، والدارمي /2 86، والطحاوي /1 469، والبيهقي /1 .17 وانظر الحديث (1290) 1. إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي (303) من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ /2 498، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي /1 23، والدارمي /2 86، والطحاوي في شرح معاني الآثار /1 469، وفي المشكل /4 .262 وأخرجه الطيالسي /1 43، وأحمد /1 279 و 280، ومسلم (366)، والدارقطني /1 46، والخطيب في تاريخ بغداد /10 338، والطبراني في الصغير /1 239، وأبو نعيم في الحلية /10 218 من طرق عن زيد بن أسلم، به .وأخرجه الطيالسي /1 46، والخطيب في تاريخ بغداد /10 338، والطبراني في الصغير /1 239، وأبو نعيم في الحلية /10 218 من طرق عن زيد بن أسلم، به .وأخرجه الدارمي /2 86 و 256 من طريق القعقاع بن حكيم، وأبو عوانة /1 213 من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن عبد الرحمٰن بن وعلة، به .وأخرجه أبو عوانة /1 212 و 213 من طريق جعفر بن ربيعة ويزيد بن أبي حبيب، كلاهما عن أبي الخير، عن ابن وعلة، به .وأخرجه الخطيب /2 295 من طريق شعبة، عن بسطام بن مسلم، عن أبيه، عن ابن عباس. وسيرد بعد من طريق سفيان بن عيينة، عن زيد بن أسلم، به.

1288- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ قال حدثنا بن اَبِى عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ سمعت بن وَعْلَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا إهاب دبغ فقد طهر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس بھی کھال کی دباغت حاصل کرلی جائے وہ پاک ہوجاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ انْتِفَاعِ الْمَرْءِ بِجُلُوْدِ مَا يَحِلُّ بِالذَّكَاةِ اِذَا دُبِغَتْ وَاِذَا كَانَتْ مَيْتَةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اس جانور کی کھال سے نفع حاصل کرسکتا ہے' جو ذبح کے ذریعے حلال ہوجائے بشرطیکہ اس کی دباغت کرلی گئی ہو اور وہ مردہ ہو

1289- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشاة ميتة، فَقَالَ: اَلَا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ؟ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے اس کی کھال حاصل کرکے اس کی دباغت حاصل کرکے اس سے نفع حاصل کیوں نہیں کیا۔ لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذكر بيان بِاَنَّ الْاِنْتِفَاعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ بَعْدَ الدِّبَاغِ جَائِزٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دباغت کے بعد مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنا جائز ہے

1290- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ،

1288- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق (190)، والحميدى (486)، وابن أبى شيبة 8/ 378، وأحمد 1/ 219 و 270 و 343، ومسلم (366)، وأبو داؤد (4123)، الترمذى (1728)، النسائى 7/ 173، وابن ماجة (3609)، والدارمى 2/ 85، وأبو عوانة 1/ 212، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/ 469، و مشكل الآثار 4/ 262، وابن الجارود فى المنتقى (61)، والبيهقى فى السنن 1/ 16، وابن حزم فى المحلى 1/ 118، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد.

1289- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى مسند أبى يعلى (7079)، وقد تقدم برقم (1285).

(متن حدیث):عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دباغ جلود الميتة طهورها .

1290: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مردار کی کھال کی دباغت اسے پاک کر دیتی ہے''۔

1291- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حدثنا حرملة عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ

(متن حدیث):اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِىْ غَنَمٌ بِاُحُدٍ فَوَقَعَ فِيْهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِىْ مَيْمُوْنَةُ لَوْ اَخَذْتِ جُلُوْدَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا قَالَتْ فَقُلْتُ وَيَحِلُّ ذٰلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا: اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ .

1291: عبداللہ بن مالک اپنی والدہ سیدہ عالیہ بنت سبیع رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری بکریاں احد پہاڑ کے پاس موجود تھیں۔ان میں سے ایک مرگئی تھیں' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا تم اس کی کھال لے کر نفع حاصل کرلو وہ خاتون بیان کرتی ہیں (میں نے دریافت کیا:) کیا یہ جائز ہے؟ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو اپنی بکری کو یوں کھینچ رہے تھے جیسے گدھے کو کھینچا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم لوگ اس کی کھال کیوں نہیں حاصل کر لیتے۔لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی اور قرظ کے پتے اسے پاک کردیں گے۔

1290- رجاله ثقات غير شريك، فإنه سيء الحفظ، وقد توبع عليه. وأخرجه أحمد 6/ 154، 155، والنسائي 7/ 174 في الفرع: باب جلود الميتة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 470، والدارقطني 1/ 44 من طريق الحسين بن محمد المروزي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/ 154، 155 عن حجاج بن محمد بن شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/ 174، والدارقطني 1/ 44 من طرق عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عائشة. وأخرجه النسائي 7/ 174، والطحاوي 1/ 470 من طريقين عن إسرائيل، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، به. وأخرجه الطحاوي 1/470 من طريق جرير بن عبد الحميد، عن منصور، عن إبراهيم، عن الأسود، به. وهذا إسناد صحيح أيضاً. وأخرجه الطحاوي أيضاً 1/ 470 من طريق عمر بن حفص بن غياث، عن أبيه، عن الأعمش، قال: حدثنا أصحابنا عن عائشة. ورواه الطبراني في الصغير 1/ 189-190 من طريق محمد بن مسلم الطائفي، عن عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، عَنْ عَآئِشَةَ ...

1291- عبد اللّٰه بن مالك بن حذافة لم يوثقه غير المؤلف، وأمه العالية: قال العجلي: مدنية تابعية ثقة، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داوٗد (4126)، والنسائي 7/ 174- 175، والطحاوي 1/ 471، والدارقطني 1/ 45، والبيهقي في السنن 1/ 19 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/ 334، من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه الطحاوي 1/ 470 من طريق الليث، عن كثير بن فرقد، به.

15- بَابُ الْاَسْآرِ
(مختلف) طرح کے جوٹھے کا بیان

ذِكْرُ اِبَاحَةِ مَجِّ الْمَرْءِ فِي البئر التي يستقى منها
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی کنویں میں کلی کردے جس کنویں میں سے پانی پیا جاتا ہو

1292 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة قال حدثنا بْنُ اَبِيْ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(متن حدیث): عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ فی بئر فی دارهم.

✿✿ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں موجود کنویں سے ڈول میں پانی لے کر اس کے ذریعے کلی کی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سُؤْرَ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ نَجِسٌ
اس روایت کا تذکرہ جو اس آدمی کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے حیض والی عورت کا جوٹھا نجس ہوتا ہے

1292- ابن أبي السری: هو محمد بن المتوكل بن العسقلاني، وثقه ابن معين، وقال المؤلف: كان من الحفاظ، ولينه أبو حاتم، وضعفه ابن عدى بكثرة الغلط، وقد تابعه عليه الإمام أحمد فرواه في المسند 5/ 429 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري (839) في الأذان، و (6422) في الرقاق: باب العمل الذي يبتغى به وجه الله، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (1108) عن معمر، به. وأخرجه أحمد 5/ 427، والبخاري (77) في العلم: باب متى يصح سماع الصغير، و (189) في الوضوء: باب استعمال فضل وضوء الناس، و (1185) في التهجد: باب صلاة النوافل جماعة، و (6354) في الدعوات: باب الدعاء للصبيان بالبركة، ومسلم 1/ 456 (33) (265) في المساجد: باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر، والنسائي في العلم من الكبرى كما في تحفة الأشراف 8/ 364، وابن ماجة (457) في المساجد: باب المساجد في الدور، من طرق عن الزهري، به.

1293 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَضَعُ الْاِنَاءَ عَلٰى فِىْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ وَآخُذُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ فيضع فاه على موضع فى.

1293: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حیض کی حالت میں برتن اپنے منہ کے ساتھ لگاتی تھی' پھر میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا دیتی تھی' تو آپ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا۔ میں حیض کی حالت میں ہڈی (والا گوشت) لے کر (اسے کھا کے) پھر اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا دیتی تھی' تو آپ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْاِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ

جب کتا برتن میں منہ ڈال دے' تو اسے متعین تعداد میں دھونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1294 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ[1] حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

1293- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 6/ 192 و 210، ومسلم (300) في الحيض: باب غسل الحائض رأس زوجها، والنسائي 1/ 149 في الطهارة: باب الانتفاع بفضل الحائض، والبغوي (321)، وابن حزيمة في صحيحه برقم (110)، من طرق عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (110) أيضاً عن يوسف بن موسى، عن جرير، عن مسعر، به. وأخرجه أبو عوانة 1/ 311 من طريق مخلد بن يزيد وعلى بن قادم، كلاهما عن مسعر، به. وأخرجه عبد الرزاق (1253) عن سفيان الثورى، به. وأخرجه عبد الرزاق (388)، والطيالسي (1514)، وأحمد 6/ 62 و 214، وأبو داوُد (259)، وابن ماجة (643)، والنسائي 1/ 190، والدارمي 1/ 246 من طرق، عن المقدام بن شريح، به. وأخرجه أحمد 6/ 64، والحميدى (166)، والنسائي 1/ 149 من طرق سفيان، عن مسعر، عن المقدام بن شريح ... وسيذكره المصنف برقم (1360) من طريق يزيد بن هارون، عن مسعر، به.

1294- إسناده قوى، وجاله رجال مسلم. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه مالك 1/ 34 في الطهارة: باب جامع الوضوء، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/ 21، وأحمد 2/ 460، والبخاري (172) في الوضوء: باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، ومسلم (279) (90) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، والنسائي 1/ 52 في الطهارة: باب سؤر الكلب، وابن ماجة (364) في الطهارة: باب غسل الإناء من ولوغ الكلب، وأبو عوانة 1/ 207، وابن الجارود (50)، والبغوى (288)، والبيهقي 1/ 240. وأخرجه الدارقطني 1/ 65 من طرق عن إسماعيل بن عياش، عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أحمد 2/ 245، وابن الجارود (52)، وأبو عوانة 1/ 207 من طريق سفيان، عن أبي الزناد، به. وصححه ابن خزيمة (96).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو تم اسے سات مرتبہ دھودو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَجَاسَةَ مَا فِى الْاِنَاءِ بَعْدَ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے بعد اس میں کیا نجاست ہوتی ہے؟

1295- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بن اَبِى السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): طَهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الكلب أن يغسل سبع مرات .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کسی بھی شخص کے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ جب کہ کتے نے اس میں منہ ڈال دیا ہو یہ ہے اسے سات مرتبہ دھولیا جائے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَا فِى الْاِنَاءِ بَعْدَ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ طاهر غير نجس ينتفع به

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے برتن میں جو کچھ موجود ہوتا ہے وہ پاک رہتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا اس سے نفع حاصل کیا جاسکتا ہے

1296- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ

1295–وأخرجه عبد الرزاق (335) ومن طريقه أحمد /2 271، وأخرجه النسائى /1 52 من طريق حجاج، كلاهما عن ابن جريج، عن زياد بن سعد، عن ثابت بن عياض، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد /2 360 و 482 من طريقين. وأخرجه أحمد /2 398 عن سليمان، عن إسماعيل، عن عتبة بن سلم، عن عبيد بن حنين، عن أبى هريرة. وأخرجه النسائى /1 177 فى المياه، والدارقطنى /1 65، والبيهقى /1 241، من طريق قتادة، عن خلاس، عن أبى هريرة. وسيرد من طرق أخرى عن أبى هريرة فى الروايات الثلاثة التالية، تخرج فى مواضعها 1. تحرفت فى الإحسان إلى: يجاب ، والتصحيح من التقاسيم والأنواع /3 لوحة 141.2 الطهور بفتح الطاء –: المطهر، – بالضم –: الفعل، والمراد هنا الأول، أى: مطهر الإناء 3. حديث صحيح . ابن أبى السرى وإن كان فيه كلام قد توبع، وباقى السند على شرطهما، وهو فى المصنف (329) ، ومن طريق عبد الرزاق أخرج أحمد /2 314، ومسلم (279) (92) ، والبيهقى /1 240، وأبو عوانة /1 .205

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَّاَبِیْ رَزِينٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مرات .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ پانی کو بہا دے پھر اسے سات مرتبہ دھو لے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَامُورٌ عِنْدَ غَسْلِهِ الْاِنَاءَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ اَنْ يَّجْعَلَ اَوَّلَ الْغَسَلَاتِ بِالتُّرَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا اس بات کا حکم دیا گیا ہے جب وہ کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے بعد برتن کو دھونے لگے تو پہلی مرتبہ دھوتے ہوئے ساتھ میں مٹی بھی استعمال کرے

1297 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

1296- إسناده صحيح على شرط الصحيح . أبو صالح: هو ذكوان السمان المدني، وأبو رزين: هو مسعود بن مالك الأسدي. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (98) .وأخرجه الدراقطني /1 64، وابن الجارود في المنتقى (51) من طريق محمد بن يحيى بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (279) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، والنسائي /1 53 في الطهارة: باب الأمر بإراقة ما في الإناء إذا ولغ فيه الكلب، و /1 176 في المياه: باب سؤر الكلب، والبيهقي في السنن /1 239 عن علي بن حجر، وأبو عوانة /1 207 من طريق عبد اللّٰه بن محمد الكرماني، كلاهما عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد /2 253 و 424 عن أبي معاوية، عن الأعمش، به .وأخرجه الدارقطني /1 63 من طريق عبد الواحد بن زياد، عن الأعمش، به.وأخرجه الطيالسي /1 43 عن شعبة، عن الأعمش، عن أبي صالح وحده، به . وأخرجه أحمد /2 480 عن محمد بن جعفر، والطحاوي /1 21 من طريق عبد الوهاب بن عطاء ، كلاهما عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.وأخرجه ابن أبي شيبة /1 173 عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي رزين، عن أبي هريرة، ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه ابن ماجة (363) باب غسل الإناء من ولوغ الكلب.وأخرجه الطحاوي أيضاً /1 21 من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، به .وأخرجه الطبراني في الصغير /1 93 من طريق عبد الرحمٰن الرؤاسي، و/2 61 من طريق أبان بن تغلب، كلاهما عن الأعمش، عن أبي رزين، به.

1297- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وأخرجه مسلم (279) (91) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة /1 173، وأحمد /2 427، والبيهقي /1 240، من طريق إسماعيل بن إبراهيم بن علية، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (95) ، ومن طريق أحمد أخرجه البيهقي في السنن /1 240. وأخرجه عبد الرزاق (330) ، ومن طريقه أحمد /2 265 وأبو عوانة /1 207، عن هشام بن حسان، به .وأخرجه أحمد /2 508 عن يزيد، وأبو داؤد (71) في الوضوء بسؤر الكلب، وأبو عوانة /1 207 من طريق إبراهيم صدقة وزائدة، كلهم عن هشام بن حسان، به.وأخرجه أبو عوانة أيضاً /1 208 عن أبي أمية، عن عبد الله بن بكر السهمي، عن هشام، به .وأخرجه الشافعي /1 21، ومن طريقه أبو عوانة /1 208، والبيهقي /1 241، وأبو نعيم في الحلية /9 158، عن سفيان بن عيينة، وعبد الرزاق (331) ومن طريقه أحمد

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث):طَهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أن يغسل سبع مرات أولاهن بالتراب .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کسی شخص کے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ جبکہ کتے نے اس میں منہ ڈال دیا ہو یہ ہے اس کو سات مرتبہ دھولیا جائے جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يُسْتَحَبُّ لَهُ عِنْدَ غَسْلِهِ الْاِنَاءَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ اَنْ يُعَفِّرَ الْاِنَاءَ بِالتُّرَابِ عِنْدَ الثَّامِنَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے برتن کو دھوتے ہوئے آٹھویں مرتبہ برتن کو مٹی کے ذریعے مانجھ لے۔

1298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فاغسلوه سبع مرات وعفروا الثامنة بالتراب .

حضرت عبداللہ بن مغفل، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(بقيه حاشيه 1297)/2 265، وأبو عوانة /1 208 عن محمد بن جعفر، عن سعيد، وأبو داؤد (72) ، والدارقطنی /1 64 من طريق حماد بن زيد، كلهم عن أيوب، عن ابن سيرين، به.وأخرجه أبو داؤد (73) ومن طريقه البيهقی /1 241، عن موسى بن إسماعيل، عن أبان، والنسائی /1 177، 178 فی المياه: باب تعفير الإناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه، من طريق سعيد بن أبی عروبة، والطحاوی /1 21 من طريق عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد، كلاهما عن قتادة، عن ابن سيرين، به.وأخرجه الدارقطنی /1 64، والطحاوی فی شرح معانی الآثار /1 21، وفی مشكل الآثار /3 267 من طريق أبی عاصم، عن قرة بن خالد، عن ابن سيرين، به.وأخرجه الخطيب فی تاريخه /11 109 من طريق ابن عون، عن ابن سيرين، به.وتقدم من طرق أخرى عن أبی هريرة فی الروايات الثلاثة قبله.

1298- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبد الأعلى: هو الصنعانی البصری، ثقة، أخرج له مسلم، وباقی رجال السند على شرطهما. اَبُو التَّيَّاحِ: اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِیُّ.وأخرجه النسائی /1 54 فی الطهارة و /1 177 فی المياه: باب تعفير الإناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم (280) فی الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، عن يحيى بن حبيب الحارثی، عن خالد بن الحارث، به.وأخرجه ابن أبی شيبة /1 174، وأحمد /4 86 و /5 56، ومسلم (280) ، وأبو داؤد (74) ، النسائی /1 177، وابن ماجة (365) ، والدرامی /1 188، والدارقطنی /1 65، وأبو عوانة /1 208 والطحاوی فی شرح معانی الآثار /1 23، والبغوی (2781)، والبيهقی /1 241- 242 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

''جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے' تو اسے سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی کے ذریعے مانجھ لو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَسْآرَ السِّبَاعِ كُلَّهَا طَاهِرَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' تمام درندوں کا جوٹھا پاک ہوتا ہے

1299- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بنت عبيد بن رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَتْ تَحْتَ (ابْنِ) اَبِىْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وُضُوْءًا فَجَاءَ تْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغَى اَبُو قَتَادَةَ الْاِنَاءَ فَشَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِىْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِىَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عليكم والطوافات.

1299: سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہے: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ ایک بلی آئی اور اس میں سے پینے لگی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف کر دیا۔ اس بلی نے پانی پی لیا سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا۔ میں ان کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی' تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم حیران ہو رہی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے یہ تمہارے ہاں گھر میں آنے جانے والے جانوروں میں سے ایک ہے''۔

1299-وأخرجه أبو داوٗد (75) فى الطهارة: باب سؤر الهرة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبى، بهذا الإسناد.وهو فى الموطأ 1/ 22- 23 فى الطهارة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/ 21، 22، وعبد الرزاق (353)، وابن أبى شيبة 1/ 31، وأحمد 5/ 303 و 309، والترمذى (92)، والنسائى 1/ 55 و 178، وابن ماجه (367)، والدارمى 1/ 187- 188، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/ 18، وابن الجارود (60)، والبيهقى 1/ 245، والبغوى (286)، والحاكم 1/ 160، وابن خزيمة برقم (104)، وقال الترمذى: حسن صحيح، وقال الحاكم: حديث صحيح، وهو مما صححه مالك، واحتج به فى الموطأ، ووافقه الذهبى، وصححه البخارى والعقيلى والدارقطنى كما فى التلخيص 1/ 41، وصححه أيضاً النووى فى المجموع 1/ 171، ونقل عن البيهقى أنه قال: إسناده صحيح، وله طرق أخرى وشاهد، فيتقوى. انظر تلخيص الحبير 1/ 41 42، و نصب الراية 1/ 133- 134.'وأخرجه عبد الرزاق (352)، والحميدى (430)، وأحمد 5/ 296، من طريق سفيان، عن إسحاق بن عبد الله، به.

16- بَابُ التَّيَمُّمِ

باب 16: تیمّم کا بیان

1300- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ فَاَقَامَ مَعَهُ النَّاسُ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ نَاسٌ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهٗ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وليس معهم ماء فجاء أبو بكر، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ، (فَتَيَمَّمُوْا).

قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هٰذَا بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ.

1300- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو عوانة 1/ 302 عن محمد بن إسماعيل السلمي، عن القعنبي، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ برواية القعنبي ص 68 (نشر دار الشروق بتحقيق عبد الحفيظ منصور) ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في مسنده 1/ 43، 44 (ترتيب الساعاتي)، وعبد الرزاق (880)، والبخاري (334) في التيمم: باب قوله تعالى: (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا)، و (3672) في فضائل الصحابة: باب لو كنت متخذا خليلاً، و (4607) في التفسير: باب (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوا)، و (5250) في النكاح: باب قول الرجل لصاحبه: هل أعرستم الليلة، و (6844) في الحدود: باب من أدب أهله أو غيره دون السلطان، ومسلم (367) في الحيض: باب التيمم، والنسائي 1/ 163-164 في الطهارة: باب بدء التيمم، والواحدي في أسباب النزول ص 113، وابن خزيمة في صحيحه (262)، والبيهقي في السنن 1/223- 224، والبغوي في شرح السنة برقم (307). وأخرجه البخاري (4608) في التفسير: باب (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيْداً طَيِّباً)، و (6845) في الحدود: باب من أدب أهله، والبيهقي 1/223، والطبراني (9641) من طريق ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عبد الرحمٰن بن القاسم، به. وسيرد برقم (1709) من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عَنْ عَآئِشَةَ ويأتي تخريجه من طريقه هنالك.

1300: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم ایک سفر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ جب ہم ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ''ذات الجیش'' کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے۔ آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے وہاں آس پاس پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے دیکھا ہے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ہمراہ لوگوں کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس پانی نہیں ہے' اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (کے پاس) آئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے زانوں پر رکھ کر سو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اللہ کے رسول کو اور لوگوں کو رکنے پر مجبور کیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس پانی نہیں ہے' اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ میرے پہلو پر مارتے رہے' لیکن میں نے حرکت اس لئے نہیں کی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (میرے زانون پر سر رکھ کر آرام فرما رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے رہے' یہاں تک کہ صبح کا وقت ہو گیا' تو اللہ تعالیٰ نے تیمّم سے متعلق آیت نازل کر دی تو لوگوں نے تیمّم کر لیا۔

اس وقت اسید بن حضیر' جو نقیبوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے یہ کہا: اے ابوبکر کی آل! یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی' تو ہمیں اس کے نیچے سے ہار بھی مل گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّيَمُّمَ بِالْكُحْلِ وَالزَّرْنِيخِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا دُونَ الصَّعِيدِ الَّذِىْ هُوَ التُّرَابُ وَحْدَهٗ غَيْرُ جَائِزٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سرمہ اور سنکھیا اور ان جیسی دوسری چیزوں جو مٹی کے علاوہ ہیں' صرف ان سے تیمّم کرنا جائز نہیں ہے''

1301 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أبو رجاء ، قال حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى سَفَرٍ وَّاِنَّا سِرْنَا لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وقعة أحلى عند المسافر منها فما أيقضنا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ قَالَ وَكَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ وَكَانَ يُسَمِّيهِمْ اَبُو رَجَاءٍ وَّنَسِيَهُمْ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِاَنَّا لَا نَدْرِى مَا يَحْدُثُ لَهٗ فِى نَوْمِهِ قَالَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَاَى مَا اَصَابَ النَّاسَ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَجْوَفَ جَلِيْدًا قَالَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَمَا

زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوَا الَّذِى اَصَابَهُمْ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا ضَيْرَ اَوْ لَا يَضِيْرُ ارْتَحِلُوْا . فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَنُوْدِىَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ: مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّىَ مَعَ الْقَوْمِ ؟ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِىْ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيكَ . ثُمَّ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى اِلَيْهِ النَّاسُ الْعَطَشَ قَالَ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا وَّكَانَ يُسَمِّيهِ اَبُو رَجَاءٍ وَّنَسِيَهٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: اذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ فَلَقِيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِىْ بِالْمَاءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ قَالَ فَقَالَا لَهَا انْطَلِقِى اِذًا قَالَتْ اِلٰى اَيْنَ قَالَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هٰذَا الَّذِىْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِى قَالَا هو الذى تعنين فانطلقى إذا فجاء ا بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ وَاَوْكَا اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِىْ وَنُوْدِىَ فِى النَّاسِ اَنِ اسْتَقُوْا وَاسْقُوْا قَالَ فَسَقٰى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقٰى مَنْ شَاءَ وَكَانَ اٰخِرُ ذٰلِكَ أن أعطى الذى أصابته الجنابة إناء من مَاءٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ عَلَيْكَ قَالَ وَهِىَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يَفْعَلُ بِمَائِهَا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا حِيْنَ اُقْلِعَ وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ لَنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مَلْئًا مِنْهَا حين ابتدىء فِيْهَا فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا طَعَامًا قَالَ فَجَمَعَ لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَّدَقِيْقَةٍ وَّسَوِيْقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا

1301- إسناده صحيح على شرطهما. عوف: هو ابن أبى جميلة الأعرابى، وأبو رجاء : هو عمران بن ملحان العطاردى البصرى. وأخرجه أحمد 4/434، 435، والبخارى (344) فى التيمم: باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء ، وابن خزيمة فى صحيحه برقم (271) و (987) ، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20537) ، وابن أبى شيبة 1/156، والبخارى (348) فى التيمم، ومسلم (682) فى المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والنسائى 1/171 فى الطهارة: باب التيمم بالصعيد، وأبو عوانة 1/307و 2/256، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/401، والدارقطنى 1/202، والبيهقى فى السنن 1/218، 219و404، وفى دلائل النبوة 4/276-279، والطبرانى فى الكبير /18 (276) و (277) وابن خزيمة في صحيحه برقم (271) و (987) و (997) من طرق عن عوف، به . وعوف تحرف فى مطبوع مصنف ابن أبى شيبه إلى عون بالنون اخره. وأخرجه الشافعى فى مسنده 1/45 (بترتيب الساعاتى) ، والبخارى (3571) فى المناقب: باب علامات النبوة فى الإسلام، ومسلم (682) (312) ، وأبو عوانة 1/308 و2/254-257، والدارقطنى 1/200، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/400، والبيهقى فى دلائل النبوة 4/279-281، وفى السنن 1/219، 220، والبغوى فى شرح السنة برقم (309) من طرق عن أبى رجاء العطارى، به. وسيورده المؤلف برقم (1461) فى باب الوعيد على ترك الصلاة، من طريق الحسن البصرى، عن عمران بن حصين، به، ويخرج هناك' 2. إسناده صحيح على شرطهما سوى مسدد، فإنه من رجال البخارى، وأخرجه البخارى (344) فى التيمم، باب: الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء ، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وهو مكرر ما قبله.

كَثِيرًا وَّجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَّحَمَلُوهَا عَلٰى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا قَالَ فَقَالَ: لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْلَمِينَ اَنَّا وَاللّٰهِ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ سَقَانَا.

قَالَ فَاَتَتْ اَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي اِلٰى هٰذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ فَفَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا الَّذِي قَدْ كَانَ فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَسْحَرُ مَنْ بَيْنَ هٰذِهِ اِلٰى هٰذِهِ اَوْ اِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا قَالَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُغِيرُونَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ فِيهِ فَقَالَتْ لِقَوْمِهَا وَاللّٰهِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الإسلام فأطاعوها فدخلوا في الإسلام.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ ہم رات بھر سفر کرتے رہے جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہمیں نیند نے آلیا اور مسافر کے نزدیک نیند سے پیاری اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بیدار ہونے والوں میں سے سب سے پہلے فلاں شخص تھے پھر فلاں صاحب تھے اور پھر فلاں صاحب تھے۔

ابورجاء نامی راوی نے ان کے نام بھی بیان کئے تھے لیکن عوف نامی راوی ان کے ناموں کو بھول گئے پھر چوتھے بیدار ہونے والے فرد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے تو ہم آپ کو بیدار نہیں کرتے تھے۔ آپ خود ہی بیدار ہوتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے ہم یہ نہیں جان سکتے تھے کہ نیند کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا صورتحال پیش آرہی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے صورت حال کو دیکھا تو راوی بیان کرتے ہیں: وہ بلند آواز کے مالک ایک سخت مزاج شخص تھے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی اور مسلسل تکبیر کہتے رہے۔ ان کی تکبیر کی آواز بلند رہی یہاں تک کہ ان کی آواز کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو لوگوں نے پیش آنے والی صورت حال کی شکایت آپ کی خدمت میں کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نقصان نہیں ہے۔ یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔ تم لوگ روانہ ہو جاؤ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا آگے گئے پھر آپ سواری سے نیچے اترے پھر آپ نے پانی منگوایا وضو کیا نماز کے لئے اذان دی گئی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک شخص الگ موجود تھا۔ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں کیا وجہ ہے تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور (غسل کرنے کے لئے) پانی نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر مٹی کو استعمال کرنا لازم ہے یہ تمہارے لئے کافی ہوگی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے آپ کی خدمت میں پیاسے ہونے کی شکایت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے آپ نے فلاں صاحب کو بلوایا اس شخص کا نام ابورجاء نامی نے بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی اسے بھول گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور ارشاد فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کرو (یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے) ان دونوں حضرات کا سامنا ایک خاتون سے ہوا جو اپنے اونٹ پر دو مشکیزوں کے درمیان سوار تھی۔ ان دونوں حضرات نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے۔ اس نے جواب دیا: گزشتہ کل اسی وقت میں پانی کے پاس تھی (یعنی ایک دن کے فاصلے پر ہے) اور ہمارے مرد قبیلے میں موجود نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے اس خاتون سے کہا پھر تم (ہمارے ساتھ) چلو۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اللہ کے رسول کی طرف اس نے دریافت کیا: کیا یہی وہ شخص ہے' جسے بے دین کہا جاتا ہے ان دونوں صاحبان نے فرمایا: وہ وہی ہیں' جو تم مراد لے رہی ہو۔ اب تم چل پڑو پھر یہ دونوں اس خاتون کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو پورے واقعے کے بارے میں بتایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کو اس کے اونٹ سے نیچے اتار لیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزوں کے منہ سے اس میں پانی انڈیلا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آپ نے مشکیزے کے منہ کو بند رکھا اور اس کے نیچے کے سوراخ کو کھول دیا' اور لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ تم لوگ خود بھی پانی حاصل کرو اور (اپنے جانوروں وغیرہ کو) بھی پلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر جس نے چاہا اس نے پی لیا جس نے چاہا اس نے پلانے کے لئے حاصل کر لیا۔ سب سے آخر میں اس شخص کو پانی کا برتن دیا گیا جسے جنابت لاحق ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے جسم پر انڈیل لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ عورت کھڑی دیکھتی رہی۔ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جب اس میں سے اتنا سارا پانی نکال لیا گیا' تو پھر بھی ہمیں یوں محسوس ہوا کہ شاید یہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے لئے کھانے کا سامان جمع کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس عورت کے لئے عجوہ کھجوریں اور ستو جمع کر لیے گئے' یہاں تک کہ اس کے لئے بہت سا اناج جمع ہو گیا اور لوگوں نے اسے ایک کپڑے میں ڈال دیا۔ اسے اس کے اونٹ پر سوار کر دیا' اور وہ کپڑا اس کے آگے رکھ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: تم یہ بات جانتی ہو؟ اللہ کی قسم! ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی جبکہ وہ کچھ تاخیر سے گئی تھی ان لوگوں نے دریافت کیا: اے فلاں تم کہاں رہ گئی تھی۔ اس نے جواب دیا: بڑی حیرانگی کی بات ہے مجھے دو لوگ ملے وہ مجھے ساتھ لے کر ان صاحب کے پاس چلے گئے جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے' وہ بے دین ہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا یعنی اس چیز کے بارے میں بتایا جو ہو چکی تھی۔

اور کہا: اللہ کی قسم! وہ یہاں سے لے کر یہاں تک کے درمیانی حصے کے سب سے بڑے جادوگر ہیں یا پھر وہ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد وہاں کے مسلمانوں نے آس پاس کے مشرکین پر حملے کئے لیکن اس بستی پر حملہ نہیں کیا جہاں وہ عورت رہتی تھی۔ اس عورت نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی قسم! یہ لوگ جان بوجھ کر تمہیں چھوڑ رہے ہیں تو کیا تم لوگ اسلام میں دلچسپی رکھتے ہو؟ تو ان لوگوں نے اس عورت کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

1302 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو رَجَاءٍ قَالَ،

(متن حدیث): حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا فِي اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَاسْتَيْقَظَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَكَانَ يُسَمِّيهِمْ اَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُمْ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰه عليهم الرَّابِعُ.

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لَاَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي النَّوْمِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَرَاٰى مَا اَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيْدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا اِلَيْهِ الَّذِي اَصَابَهُمْ فَقَالَ: لَا يَضِيرُ فَارْتَحِلُوْا وَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بالناس فلما انفتل من صلاته مِنْ صَلَاتِهِ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ يَا فلان أن تصلى مع القوم ؟ فقال:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيكَ.

ثُمَّ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فشكى الناس إليه الْعَطَشَ قَالَ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا وَكَانَ يُسَمِّيهِ اَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَالَ: اذْهَبَا فَاتِيَا بِالْمَاءِ فَانْطَلَقَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا امْرَاَةٌ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهَا وَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ قَالَا لَهَا انْطَلِقِي قَالَتْ اِلٰى اَيْنَ قَالَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هٰذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِيْنَ فَانْطَلِقِي.

وَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ وَاَوْكَا اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اَنِ اسْتَقُوْا وَاسْقُوْا قَالَ فَسَقٰى مَنْ شَاءَ وَاسْتَسْقٰى مَنْ شَاءَ وكان اٰخر ذلك أن أعطى الذى أصابته جنابة اِنَاءً مِنْ مَّاءٍ فَقَالَ: اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ عَلَيْكَ.

قَالَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يَفْعَلُ بِمَائِهَا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا حِيْنَ اُقْلِعَ وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ ملئا منها حين ابتدیء فيها.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اجْمَعُوْا لَهَا طَعَامًا." فَجَمَعَ لَهَا مِنْ تَمْرٍ عَجْوَةٍ وَّدَقِيْقَةٍ وَّسَوِيْقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوْا لَهَا طَعَامًا كَثِيْرًا وَّجَعَلُوْهُ فِيْ ثَوْبٍ وَّحَمَلُوْهَا عَلٰى بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ الَّذِيْ فِيْهِ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ: لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعْلَمِيْنَ وَاللّٰهِ مَا رَزَاْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ سَقَانَا."

فَاَتَتْ اَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوْا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِيْ رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِيْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِيْ فَفَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا الَّذِيْ قَدْ كَانَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَسْحَرُ مَنْ بَيْنَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَقَالَتْ بِاُصْبُعَيْهَا السَّبَّابَةُ الْوُسْطٰى فَرَفَعَتْهُمَا اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْ اِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا قَالَ فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِيْ هِيَ فِيْهِمْ قَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا اَرٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدَعُونَكُمْ اِلَّا عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَاَطَاعُوهَا فَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُوْرَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عِمْرَانُ بْنُ تَيْمٍ مات وهو بن مائة وعشرين سنة.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ جب رات کا آخری حصہ آیا تو ہمیں نیند آ گئی اور مسافر کے نزدیک نیند سے زیادہ پیاری کوئی اور چیز نہیں ہوتی۔ ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا فلاں فلاں اور فلاں بیدار ہوئے ابورجاء نامی راوی نے ان کا نام بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی ان کا نام بھول گئے پھر چوتھے بیدار ہونے والے شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سویا کرتے تھے تو آپ کو بیدار نہیں کیا جاتا تھا یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہوتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے ہم یہ نہیں جان سکتے تھے کہ نیند کے دوران آپ کے ساتھ کیا صورت حال پیش آ رہی ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ان پر ہو اور انہوں نے وہ چیز دیکھی جو لوگوں کو پیش آئی ہے وہ بلند آواز کے مالک تھے۔ انہوں نے تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے آواز کو بلند کیا۔ وہ مسلسل تکبیر کہتے رہے اور بلند آواز میں تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ ان کی آواز کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو لوگوں نے پیش آنے والی صورت حال کی شکایت آپ کے سامنے کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں تم لوگ روانہ ہو جاؤ پھر آپ روانہ ہوئے تھوڑا آگے جانے کے بعد آپ سواری سے اترے پھر آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا وضو کیا نماز کے لئے اذان دی گئی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ لوگوں کو نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو ایک شخص الگ موجود تھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ آپ نے دریافت کیا: اے فلاں کیا بات ہے تم نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں ادا کی۔ اس نے کہا: یارسول اللہ!

مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی' اور پانی موجود نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر مٹی استعمال کرنا لازم ہے وہ تمہارے لئے کفایت کرے گی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے آپ کی خدمت میں پیاسے ہونے کی شکایت کی' تو آپ سواری سے نیچے اترے اور فلاں کو بلایا رجاء نامی راوی نے ان کا نام بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی اسے بھول گئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی لے کر آؤ۔ دونوں حضرات روانہ ہوئے ان کا سامنا ایک عورت سے ہوا جو اپنے اونٹ پر دو مشکیزوں کے درمیان سوار تھی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ان دونوں حضرات نے اس سے دریافت کیا پانی کہاں ہے۔ اس نے جواب دیا: گزشتہ دن اسی وقت میں پانی کے پاس موجود تھی۔ ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں (اس لئے میں اتنی دور سے پانی لے کر آئی ہوں) ان دونوں حضرات نے اس سے کہا تم چلو اس نے دریافت کیا: کہاں؟ ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اللہ کے رسول کی طرف اس نے دریافت کیا: کیا یہ وہی صاحب ہیں' جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے' وہ بے دین ہیں ان دونوں صاحبان نے جواب دیا: یہ وہی ہیں' جو تم مراد لے رہی ہو تم چلو۔

یہ دونوں حضرات اس عورت کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے اس عورت کو اس کے اونٹ سے نیچے اتارا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا۔ آپ نے مشکیزوں کے منہ سے پانی انڈیلا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ کو بند کر دیا۔ ان کے نیچے والے سوراخ کو کھول دیا۔ لوگوں میں اعلان کر دیا کہ وہ پانی حاصل کر لیں اور (جانوروں وغیرہ کو بھی) پانی پلائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر جس نے چاہا اس نے پانی پلایا اور جس نے چاہا پانی پی لیا۔ سب سے آخر میں اس شخص کو دیا' جسے جنابت لاحق ہوئی تھی۔ پانی کا برتن دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے اوپر بہالو۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ عورت کھڑی دیکھتی رہی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس میں سے جتنا بھی پانی نکلا اس کے بعد بھی ہمیں یوں محسوس ہوا تھا شاید وہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے لئے کھانے کا سامان اکٹھا کرو' تو اس عورت کے لئے عجوہ کھجوریں آٹا اور ستو اکٹھے کئے گئے' یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے لئے بہت سا اناج اکٹھا کر لیا۔ لوگوں نے اسے ایک کپڑے میں رکھا اور اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کر کے' وہ تھیلا اس کے آگے رکھ دیا جس میں اناج موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا تم یہ بات جانتی ہو اللہ کی قسم! ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کیا ہے' پھر وہ عورت اپنے اہل خانہ کے پاس آئی وہ تاخیر سے ان کے پاس پہنچی تھی' تو ان لوگوں نے دریافت کیا: اے فلانہ تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا۔ وہ بولی بڑی حیران کن بات ہے۔ مجھے دو آدمی ملے وہ مجھے ساتھ لے گئے اور ان صاحب کے پاس لے گئے جنہیں بے دین کہا جاتا ہے' پھر انہوں نے میرے ساتھ اس' اس طرح کا سلوک کیا یعنی جو کچھ ہوا تھا (اس کو اس نے بیان کیا) اللہ کی قسم! یہاں سے لے کر یہاں تک کے درمیان موجود اس جگہ میں وہ سب سے بڑے جادوگر ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس عورت نے اپنی شہادت کی انگلی اور

درمیانی انگلی کو پہلے آسمان کی طرف اٹھایا۔ پھر زمین کی طرف کیا (اور یہ بات کہی) یا پھر وہ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد مسلمانوں نے اس کے آس پاس کے علاقوں میں موجود مشرکین پر حملے کئے لیکن اس بستی پر حملہ نہیں کیا جہاں وہ عورت رہتی تھی۔ ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا میرا یہ خیال ہے یہ لوگ تم لوگوں کو جان بوجھ کر چھوڑ رہے ہیں تو کیا تم لوگ اسلام میں دلچسپی رکھتے ہو؟ تو لوگوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابورجاء بن عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے ان کا انتقال **120** سال کی عمر میں ہوا۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّيَمُّمِ الَّذِيْ يَجُوزُ اَدَاءُ الصَّلَاةِ بِهٖ عِنْدَ اِعْوَازِ الْمَاءِ

تیمّم کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے ہمراہ پانی کی عدم موجودگی میں نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے

1303 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قال سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ (متن حدیث): قَالَ سَاَلْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ التَّيَمُّمِ فَاَمَرَنِيْ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً.

و كان قتادة به يفتي.

1303: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمّم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے مجھے ایک ضرب (زمین پر) مارنے کی ہدایت کی۔

قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيَمُّمِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے منہ اور کلائیوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

1303- إسناده صحيح على شرط مسلم. عـزرة- بفتح العين المهملة، وإسكان الزاي، وفتح الراء -هو ابن عبد الرحمٰن بن زرارة الخزاعي الكوفي، تصحف في "صحيح" ابن خزيمة (267) إلى "عرزة" بتقديم الراء، وفي "شرح معاني الآثار" و"مصنف" ابن أبي شيبة إلى "عروة." وأخرجه أبو داؤد (327) في الطهارة: باب التيمم، عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (144) في الطهارة: باب ما جاء في التيمم، عن أبي حفص عمرو بن علي الفلاس، والدارقطني 1/182 من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/159، وابن خزيمة في "صحيحه" (267) من طريق ابن علية، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/112، والبيهقي في "السنن" 1/210 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه أحمد 4/263، والدارمي 1/190، والدارقطني 1/182، وابن الجارود (126) من طريق عفان بن مسلم، عن أبان بن يزيد العطار، عن قتادة، به. وقد سقط من إسناده الدارمي عزرة بين قتادة وسعيد. وسيعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم (1308)، وأورده برقم (1267)

1304 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَيَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّجُلُ يُجْنِبُ فَلَا يَجِدُ الْمَاءَ اَيُصَلِّي فَقَالَ لَا فَقَالَ اَمَا تَذْكُرُ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِى التُّرَابِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ:

"كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا"، وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ فَقَالَ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِذٰلِكَ. قَالَ فَمَا تصنع

بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) فَقَالَ اَمَا اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِىْ هٰذَا لَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا وَجَدَ بَرْدَ الْمَاءِ تَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ زَادَ يَعْلٰى قَالَ الْاَعْمَشُ فَقُلْتُ لشقيق فلم يكن هٰذا إلا لهٰذا.

1304: شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! ایک شخص کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اسے پانی نہیں ملتا تو کیا وہ نماز ادا کرے گا۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے حضرت عمار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو کسی جگہ بھیجا تھا تو مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور انہیں اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے اس بیان پر قناعت کی ہو۔

1304- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/158، 159، ومن طريقه مسلم (368) (110) في الحيض: باب التيمم، وأخرجه أحمد 2/396و264، والبخاري (347) في التيمم: باب التيمم ضربة واحدة، عن محمد بن سلام، ومسلم (368) (110) عن يحيى بن يحيى وابن نمير، وأبو داود (321) عن محمد بن سليمان الأنباري، والنسائي 1/170عن محمد بن العلاء، والدارقطني 1/179، 180 من طريق الحسين بن إسماعيل ويوسف بن موسى، كلهم عن أبي معاوية الضرير، بهٰذا الإسناد، وبه صححه ابن خزيمة برقم (270). وأخرجه أحمد 2/265، وأبو عوانة 1/304، والبيهقي في "السنن" 1/211و226 من طريق يعلى بن عبيد الطنافسي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/265، البخاري (345) باب إذا خاف الجنب على نفسه المرض أو الموت أو خاف العطش تيمم، من طريق محمد بن جعفر غندر، عن شعبة، و (346) عن عمر بن حفص، عن أبيه، وأبو عوانة 1/303، 304 من طريق الوليد بن القاسم. وسيورده المؤلف بعده من طريق عبد الواحد بن زياد، عن الأعمش، به. وانظر طرق الحديث في التخريج المتقدم لرقم (1267).

تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے:

''اور تمہیں پانی نہیں ملتا تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلو''۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم اس بارے میں لوگوں کو رخصت دینا شروع کردیں تو ان دونوں میں سے کسی ایک شخص کو پانی ٹھنڈا لگے تو وہ مٹی کے ذریعے تیمّم کرلیا کرے گا۔

یعلی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے اعمش نے یہ بات بیان کی ہے میں نے شقیق سے کہا یہ حکم صرف اس کے لئے ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيَمُّمِ وَاجِبٌ لَا يَجُوزُ تَرْكُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے تیمّم میں کلائیوں پر ہاتھ پھیرنا واجب ہے اور اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے

1305 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْمُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَوْ اَنَّ جُنُبًا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ يُصَلِّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ اَبُوْمُوْسٰى اَمَا تَذْكُرُ حِيْنَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ اَلَا تَذْكُرُ حِيْنَ بَعَثَنِيْ وَاِيَّاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِبِلِ فَاَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا"، وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا جَرَمَ مَا رَاَيْتُ عُمَرَ قَنِعَ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) (المائدة: 6) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ يُوْشِكُ اِذَا بَرَدَ عَلٰى جِلْدِ اَحَدِهِمُ الْمَاءُ اَنْ يَتَيَمَّمَ قَالَ الْاَعْمَشُ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ اَمَا كَانَ لِعَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ لَا.

1305: شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر کسی جنبی کو ایک مہینے تک پانی نہیں ملتا تو کیا وہ نماز ادا نہیں کرے گا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: نہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ اے امیر المومنین کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں۔ کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے اللہ کے رسول نے مجھے اور آپ کو (اونٹوں) کے

1305- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/365 عن عفان، ومسلم (368) (111) في الحيض: باب التيمم، وأبو عوانة 1/304 من طريق أبي كامل الجحدري، والعلاء بن عبد الجبار، ثلاثتهم عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد، وتقدم قبله من طريق أبي معاوية الضرير ويعلى بن عبيد، عن الأعمش، به. فانظره تخريجه عنده.

باڑے میں بھیجا تھا' تو مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی' تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا جب میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اس طرح کرلو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اور اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا۔

حضرت عبداللہ نے فرمایا: یہ بات طے ہے' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ انہوں نے اس پر قناعت نہیں کی تھی' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ سورۃ نساء میں موجود اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے۔

''اور تمہیں پانی نہیں ملتا تو تم پاک مٹی کے ذریعے تیمّم کرلو''۔

اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو اس بارے میں رخصت دینا شروع کردیں تو عنقریب ایسا وقت آ جائے گا کہ جب ان میں سے کسی ایک کو پانی ٹھنڈا لگے گا' تو وہ تیمّم کرلیا کرے گا۔

اعمش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نے شقیق سے کہا کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (کی اس مسئلے کے بارے میں) کوئی اور دلیل بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

1306 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الحكم عن ذر عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا أمير المؤمنين إذ أنت وأنا فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا أنت فلم تصلى وأما أنا فتمعكت فى التراب فَلَمَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ:

"اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ"، وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا وَمَسَحَ بهما وجهه وكفيه.

عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے' اور مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز نہ پڑھو تو حضرت عمار نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے' میں اور آپ ایک جنگ میں تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہیں ملا آپ نے تو نماز ادا نہیں کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا تھا' اور میں نے نماز ادا کرلی۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اتنا کافی تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اس پر پھونک ماری اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا۔

1306- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1267) الذى أورده المؤلف طريق يزيد بن زريع، عن شعبة، به .وأخرجه البخاري مختصرًا برقم (343) في التيمم للوجه والكفين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1307 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي مُوسٰى فَقَالَ اَبُوْمُوسٰى يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّجُلُ يُجْنِبُ فَلَا يَجِدُ الْمَاءَ يُصَلِّي فَقَالَ تَسْمَعُ قَوْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ لِعُمَرَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "اِنَّمَا يَكْفِيكَ هٰذَا"، وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِذٰلِكَ فَقَالَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيدًا طَيِّبًا) قَالَ لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هٰذِهِ كَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا وَجَدَ الْمَاءَ الْبَارِدَ يَمْسَحُ بِالصَّعِيدِ قَالَ الْاَعْمَشُ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ مَا كَرِهَهُ اِلَّا لِهٰذَا.

1307: شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبدالرحمٰن ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی اور اسے پانی نہیں ملتا تو وہ نماز ادا کرے گا؟ پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے حضرت عمار بن یاسر کا قول سنا تھا جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔ میں جنابت کا شکار ہوگیا۔ میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس طرح کرلینا کافی تھا پھر آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ اس پر حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس بات پر قناعت کی ہو' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے۔

''اور تمہیں پانی نہیں ملتا تم پاک مٹی کے ذریعے تیمّم کرلو''۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو اس بارے میں رخصت دینا شروع کردیں تو ان میں سے کسی ایک کو اگر پانی ٹھنڈا لگے گا' تو وہ مٹی سے مسح کرلیا کرے گا۔

اعمش نامی راوی کہتے ہیں میں نے شقیق سے کہا: کیا وہ (حضرت ابن مسعود) اس وجہ سے اسے ناپسند کرتے تھے۔

1307- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1267) الذى أورده المؤلف طريق يزيد بن زريع عن شعبة به. وأخرجه البخارى مختصرًا برقم (343) فى التيمم للوجه والكفين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وإسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (1304) وورد تخريجه هناك.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاقْتِصَارِ فِي التَّيَمُّمِ بِالْكَفَّيْنِ مَعَ الْوَجْهِ دُونَ السَّاعِدَيْنِ بِالضَّرْبَتَيْنِ

تیمّم کے دوران دوضربیں لگاتے ہوئے' چہرے کے ہمراہ ہتھیلیوں پر تیمّم کرنے پر اکتفاء کرنا اور کلائیوں پر تیمم نہ کرنا

1308 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

(متن حدیث): قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَاَمَرَنِي بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً.

وَكَانَ قَتَادَةُ بِهٖ يُفْتِي.

✿✿ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمّم کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے مجھے ایک ضرب (زمین پر) لگانے کا حکم دیا۔

قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ النَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى الصَّعِيدِ لِلتَّيَمُّمِ

تیمّم کے لئے دونوں ہاتھ زمین پر مارنے کے بعد ان پر پھونک مارنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَعُمَرُ بن محمد الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّي اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا أمير المؤمنين إذ أنت وأنا فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التراب فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ:

"اِنَّمَا يَكْفِيكَ"، وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وكفيه.

1308- إسناده صحيح على شرك مسلم، وهو مكرر (1303).

1309- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1304) وورد تخريجه هناك 2. إسناده صحيح على شرك مسلم، وهو مكرر (1303). إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (268). وأنظر استيفاء تخريجه برقم (1267).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

✿✿ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے۔ مجھے پانی نہیں ملا تو انہوں نے فرمایا: تم نماز نہ پڑھو تو حضرت عمار نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے' جب میں اور آپ ایک مہم میں شریک تھے۔ ہمیں جنابت لاحق ہوگئی اور ہمیں پانی نہیں ملا تو آپ نے نماز ادا نہیں کی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا دونوں ہاتھوں پر پھونک ماری۔ پھر ان دونوں کو چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ محمد بن اسحاق (یعنی امام ابن خزیمہ) کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صناعة الحديث أنه مضاد للأخبار التى ذكرناه قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں پہلے ذکر کر چکے ہیں

1310 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بن اَخِي جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ أبيه، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ

(متن حدیث): تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ.

1310- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم (268). وأنظر استيفاء تخريجه برقم (1267). إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه النسائى 1/168 فى الطهارة: باب الاختلاف فى كيفية التيمم، والطحاوى فى "شرح معنى الآثار" 1/110 والبيهقى فى "السنن" 1/208، من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعى 1/44 عن الثقة، عن معمر، وابن ماجه (566) فى الطهارة، الطحاوى 1/110 من طريق سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، كلاهما عن الزهرى، به. وأخرجه الطحاوى 1/110 من طريق سعيد بن داوُد، عن مالك، به. وأخرجه الطيالسى 1/63، ومن طريقه البيهقى فى "السنن" 1/208، عن ابن أبى ذئب، وعبد الرزاق (827) ومن طريقه احمد 4/320، عن معمر، وأحمد 4/321، وأبو داوُد 318، (319)، وابن ماجه (571) من طريق يونس بن يزيد، وابن ماجه (565) من طريق الليث بن سعد، والطحاوى 1/111 من طريق ابن أبى ذئب، أربعتهم عن الزهرى، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن عمار. قال الزيلعى فى "نصب الراية" 1/155 وهو منقطع. فإن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة لم يدرك عمار بن ياسر. وأخرجه أبو داوُد (320)، والطحاوى 1/111، والبيهقى 1/208 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهرى، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عباس، عن عمار. وذكره الطيالسى 1/63 من طريق محمد بن إسحاق عن الزهرى، به.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: كَانَ هٰذَا حَيْثُ نَزَلَ آيَةُ التَّيَمُّمِ قَبْلَ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّارًا كَيْفِيَّةَ التَّيَمُّمِ ثُمَّ عَلَّمَهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَمَّا سَاَلَ عَمَّارٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کندھوں تک تیمّم کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس وقت کی بات ہے جب تیمّم کے حکم کے حوالے سے آیت نازل ہوگئی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو تیمّم کا طریقہ تعلیم نہیں دیا تھا۔ پھر اس کے بعد آپ نے انہیں تعلیم دیتے ہوئے بتایا چہرے اور دونوں ہاتھوں کیلئے ایک ہی مرتبہ ضرب لگائی جائی گی۔ اس وقت جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُعْدِمِ الْمَاءَ وَاِنْ اَتٰى عَلَيْهِ سِنُوْنَ كَثِيْرَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پاک مٹی اس شخص کے لئے وضو کرنے کا ذریعہ ہے جسے پانی نہیں ملتا اگر چہ اس پر کئی برس ایسی ہی حالت میں گزر جائیں (اسے پانی نہ ملے)

1311 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اجْتَمَعَتْ غَنِيمَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: (متن حدیث): "يَا اَبَا ذَرٍّ ابْدُ فِيْهَا" قَالَ فَبَدَوْتُ فِيْهَا اِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيْبُنِي الْجَنَابَةُ فَاَمْكُثُ

1311–حديث صحيح. وأخرجه أبو داوُد (332) في الطهارة: باب الجنب يتيمم، والحاكم 1/170، والبيهقي في "السنن" 1/220 من طريق عمرو بن عون ومسدد، عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهٰذا الإسناد، قال الحاكم: "هٰذا حديث صحيح، ولم يخرجاه إذ لم نجد لعمرو بن بجدان راويًا غير أبي قلابة الجرمي، وهٰذا مما شرطت فيه، وثبت أنهما خرجا مثل هٰذا في مواضع من الكتابين" ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق (913)، ومن طريقه أحمد 5/155، وأخرجه أحمد 5/180، والترمذي (124) في الطهارة: باب ما جاء في التيمم للجنب إذا لم يجد الماء، من طريق أبي أحمد الزبيري. وأخرجه النسائي 1/171 من طريق مخلد بن يزيد، عن سفيان، عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، به. وأخرجه الدارقطني 1/186، والبيهقي 1/212 من طريق مخلد بن يزيد، عن سفيان، عن أيوب، وخالد الحذاء بهٰذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/187 من طريق العباس بن يزيد، عن يزيد بن زريع، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/156–157، والدارقطني 1/187، وأحمد 5/146 من طريق ابن علية، والطيالسي (484)، وأبو داوُد (333)، من طريق حماد بن سلمة، وحماد بن زيد، ثلاثتهم عن أيوب، عن أبي قلابة، عن رجل من بني عامر، عن أبي ذر. وأخرجه عبد الرزاق (912) عن معمر، وأحمد 5/146–147 عن محمد بن جعفر، عن سعيد بن أبي عروبة، كلاهما عن أيوب، عن أبي قلابة، عن رجل من بني قشير، عن أبي ذر ...

الْخَمْسَ وَالسِّتَّ فَدَخَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَبُوْذَرٍّ" فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ: "اَبُوْذَرٍّ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ" فَاَخْبَرْتُهُ فَدَعَا بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ مَاءٍ فَسَتَرَتْنِيْ وَاسْتَتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ فَاغْتَسَلْتُ فَكَاَنَّمَا اَلْقَتْ عَنِّيْ جَبَلًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدْتَ الماء، فأمسسه جلدك فإن ذلك خير".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ بکریاں اکٹھی ہوگئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم ان کے ہمراہ دیہات میں رہو۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں میں انہیں لے کر ربذہ کے مقام پر آ گیا۔ مجھے جنابت لاحق ہوگئی۔ میں پانچ یا چھ دن تک اسی حالت میں رہا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ابوذر! میں خاموش رہا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر تمہاری ماں تمہیں روئے پھر میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیاہ فام کنیز کو بلوایا وہ پانی کا ایک برتن لے کر آئی اور اس نے میرے لئے پردہ تان دیا۔ میں سواری کی اوٹ میں ہوگیا۔ میں نے غسل کیا' تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اتار دیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اگرچہ دس سال تک اسے (پانی نہ ملے) جب پانی ملے' تو پھر تم اسے اپنی جلد کے ساتھ مس کرلو (یعنی غسل کرلو) یہ زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَاجِدَ الْمَاءِ اِذَا كَانَ جُنُبًا بَعْدَ تَيَمُّمِهِ عَلَيْهِ اِمْسَاسُ الْمَاءِ بَشَرَتَهُ حِيْنَئِذٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جنبی شخص اگر تیمّم کرنے کے بعد پانی کو پالیتا ہے' تو اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اپنی جلد پر پانی بہائے (یعنی غسل کرے)

1312 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): اجْتَمَعَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمٌ مِنْ غَنَمِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ: "ابْدُ يَا اَبَا ذَرٍّ." قَالَ فَبَدَوْتُ فِيْهَا اِلَى الرَّبَذَةِ قَالَ فَكَانَ يَاْتِيْ علی الخمس والست وَاَنَا جُنُبٌ فَوَجَدْتُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ: "مَا لَكَ يا أبا ذر"؟ قال فجلست قال: "مالك يَا اَبَا ذَرٍّ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ؟" قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جُنُبٌ قَالَ فَاَمَرَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَجَاءَتْ

1312– صحيح، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/ 212 من طريق إبراهيم بن موسى، والدارقطني 1/ 187 من طريق العباس بن يزيد، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد.

بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ" فَاسْتَتَرْتُ بِالْبَعِيرِ وَبِالثَّوْبِ فَاغْتَسَلْتُ فَكَأَنَّمَا وَضَعَ عَنِّيْ جَبَلًا فَقَالَ: "ادْنُ فَإِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ عَشْرَ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّ بَشَرَتَهُ الْمَاءَ".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کی بکریوں میں سے کچھ بکریاں اکٹھی ہوگئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر تم بدویت کی زندگی بسر کرو۔ راوی کہتے ہیں میں انہیں لے کر ربذہ کے مقام پر آ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں پانچ یا چھ دن تک جنابت کی حالت میں رہا۔ مجھے بہت الجھن محسوس ہوتی تھی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ حجرے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب آپ نے مجھے ملاحظہ کیا' تو دریافت کیا: اے ابوذر تجھے کیا ہوا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں بیٹھ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوذر کیا ہوا ہے۔ تیری ماں تجھے روئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیاہ کنیز کو حکم دیا وہ پانی کا برتن لے کر آئی۔ میں نے اونٹ کی اوٹ میں کپڑے کا پردہ کیا اور غسل کرلیا' تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اتار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگے آ جاؤ پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اگرچہ دس سال گزر جائیں پھر جب وہ پانی پالے تو اسے اپنے جلد پر پانی لگالینا چاہئے۔ (یعنی غسل کرلینا چاہئے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ خَالِدُ الْحَذَّاءُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں خالد الحذاء نامی راوی منفرد ہے

1313 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكِّينِ بِوَاسِطَ وَكَانَ يَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَيُذَاكِرُ بِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَخَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لم يجد الماء عشر سنين".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے''۔

1313- صحيح، وأخرجه الدارقطني 1/ 186، عن أحمد بن عيسى بن السكين، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي من طريق عمرو بن هشام وأحمد بن بكار، عن مخلد بن يزيد، به. وانظر الحديث (1311) و (1312).

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّيَمُّمِ لِلْعَلِيْلِ الْوَاجِدِ الْمَاءَ اِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِاسْتِعْمَالِهِ الْمَاءَ

ایسے بیمار شخص کے لئے تیمّم کے مباح ہونے کا تذکرہ جو پانی کو پاتا ہے لیکن پانی استعمال کرنے کے نتیجے میں اسے اپنی جان ضائع ہونے کا اندیشہ ہو

1314 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ اَخْبَرَنِى الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَنَّ عَطَاءً عَمَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فِىْ شِتَاءٍ فَسَاَلَ فَاُمِرَ بِالْغُسْلِ فَمَاتَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا لَهُمْ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ ثَلَاثًا – قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الصَّعِيْدَ – اَوِ التَّيَمُّمَ – طَهُوْرًا".

قَالَ شك ابن عباس ثم أثبته بعد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک آدمی سردی کے موسم میں جنابت کا شکار ہوگیا۔ اس نے مسئلہ دریافت کیا' تو اسے غسل کرنے کی ہدایت کی گئی (غسل کرنے کی وجہ سے اس کا انتقال ہوگیا) اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے اس کو کیوں مروادیا' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مٹی کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تیمّم کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

1314– صحيح، وأخرجه الدارقطني 1/ 186، عن أحمد بن عيسى بن السكين، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقي من طريق عمرو بن هشام وأحمد بن بكار، عن مخلد بن يزيد، به. وانظر الحديث (1311) و (1312). الوليد بن عبيد الله: هو ابن أبي رباح بن أخي عطاء بن أبي رباح، ترجمه ابن أبي حاتم 9/ 9، ونقل توثيقه عن يحيى بن معين، وصحح حديثه هٰذا مع المؤلف شيخه ابن خزيمة (273)، وتلميذه الحاكم 1/ 165، ووافقه الذهبي. وقال الذهبي في "الميزان" 4/ 341: "وضعفه الدارقطني"، وباقي رجاله ثقات، وجال الصحيح، وله طرق أخرى يتقوى بها. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" (128)، والبيهقي في "السنن" 1/ 226، من طريق عمر بن حفص، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/ 330، وأبو داؤد (337)، والدارمي 1/ 192، والدارقطني 1/ 191 و 192، والبيهقي 1/ 227 من طرق عن الأوزاعي، أنه بلغه عن عطاء بن أبي رباح، به. وأخرجه عبد الرزاق (867)، ومن طريقه الدارقطني 1/ 191، عن الأوزاعي، عن رجل، عن عطاء بن أبي رباح، به. وأخرجه ابن ماجة (572) من طريق عبد الحميد بن حبيب بن أبي العشرين، (وهو صدوق ربما أخطأ)، والدارقطني 1/ 191 من طريق أيوب بن سويد، كلاهما عن الأوزاعي عن عطاء بن أبي رباح، به. وأخرجه الدارقطني 1/ 190، والحاكم 1/ 178 من طريقين، عن الهقل بن زياد (وهو ثقة، وثقه ابن معين وغيره) قال: سمعت الأوزاعي قال: قال عطاء: قال ابن عباس. وأخرجه الحاكم أيضًا 1/ 178 من طريق بشر بن بكر، حدثني الأوزاعي، حدثنا عطاء بن أبي رباح أنه سمع عبد الله بن عباس ... ففي هذه الرواية التصريح بأن عطاء حدث الأوزاعي. وبشر بن بكر التنيسي: ثقة مأمون، وثقه أبو زرعة، وأخرج له البخاري، وهو من أصحاب الأوزاعي. وأخرجه الطبراني في الكبير (11472) من طريق عبد الرزاق، عن الاوزاعي سمعته منه أو أخبرته عن عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس.

روایت کے الفاظ میں یہ شک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ہے۔اس کے بعد انہوں نے اسے شک کے بغیر ذکر کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ إِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلٰى نَفْسِهِ مِنَ الْبَرْدِ الشَّدِيدِ عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ اَنْ يُصَلِّيَ بِالْوُضُوءِ اَوِ التَّيَمُّمِ دُونَ الْإِغْتِسَالِ

جنبی شخص کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب غسل کرنے کے نتیجے میں' شدید سردی کی صورت میں اپنی جان ضائع ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ وضو یا تیمّم کر کے نماز ادا کرلے اور غسل نہ کرے

1315 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متن حدیث): اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ ، وأنه أصابهم برد شديد لم يرو مِثْلَهُ فَخَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدِ احْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ فَغَسَلَ مَغَابَتَهُ وَتَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ فَقَالَ:

(متن حدیث): "كيف وجدتم عمرا وأصحابه"؟ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا وَّقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى بِنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمْرٍو فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ وَبِالَّذِيْ لَقِيَ مِنَ الْبَرْدِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ) (النساء : 29) وَلَوِ اغْتَسَلْتُ مُتُّ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عمرو .

1315: ابوقیس جو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی ایک مہم پر تھے۔لوگوں کو اتنی شدید سردی کا سامنا کرنا پڑا کہ اس طرح کی سردی انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔حضرت عمرو بن العاص صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا گزشتہ رات مجھے احتلام ہو گیا تھا' تو انہوں نے اپنی شرم گاہ کو دھویا اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر کے لوگوں کو نماز پڑھا دی۔جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا تم نے عمرو اور اس کے ساتھیوں کو کیسا پایا تو لوگوں نے ان کی تعریف کی اور یہ بات کہی۔یارسول

1315– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوٗد (335) ، والدارقطني /1 179، والحاكم /1 177، والبيهقي /1 226 من طريقين عن ابن وهب بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. أبو قيس مولى عمرو بن العاص: اسمه عبد الرحمٰن بن ثابت. وقال أبو داوٗد باثر هٰذا الحديث: وروى هذه القصة عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، قال فيه: فتيمم.وأخرجه أحمد /4 203– 204 من طريق ابن لهيعة واخرجه أبو داوٗد"334" والدارقطني 1/178من طريق يحيى .

اللہ انہوں نے جنابت کی حالت میں ہمیں نماز پڑھادی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو کو بلوایا اور ان سے دریافت کیا' تو حضرت عمرو نے آپ کو بتایا اور جس سردی کا سامنا کرنا پڑا اس کے بارے میں بتایا: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو'' اگر میں غسل کر لیتا تو میں مرجاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرو کی اس بات پر ہنس پڑے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَيَمَّمَ لِرَدِّ السَّلَامِ وَاِنْ كَانَ فِي الْحَضَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ یہ بات مستحب ہے' وہ تیمّم کرنے کے بعد سلام کا جواب دے اگرچہ وہ حضرت کی حالت میں ہو

1316 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الهاد أن نافعا حدثه عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کر کے تشریف لائے بحر جمل کے قریب آپ کا سامنا ایک شخص سے ہوا اس نے آپ کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ دیوار کے پاس تشریف لائے آپ نے اپنا دست مبارک دیوار پر رکھا پھر آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرا (یعنی تیمّم کیا اور) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْ مَنْزِلٍ بِسَبَبٍ مِنْ اَسْبَابِ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَهُوَ غَيْرُ وَاجِدِ الْمَاءَ

1316- إسناده صحيح رجاله رجال البخاري. عبد الله بن يحيى: هو المعافري البرلسي، ويزيدبن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الليثي المدني. وأخرجه أبو داوُد (331)، ومن طريقه البيهقي 1/ 206 عن جعفر بن مسافر، عن عبد الله بن يحيى، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أبي عوانة" 1/ 215، وأخرجه الدارقطني 1/ 177 من طريق عبد العزيز الجروي، عن عبد الله بن يحيى، به. وفي الباب عن أبي جهيم الحارث بن الصمة الأنصاري مرفوعًا عند البخاري (337)، وعلقه مسلم (369)، وقد تقدم في الجزء الثالث برقم (805).

مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی دنیاوی کام کے سلسلے میں ایک جگہ پڑاؤ کر لے اگر چہ اسے وہاں پانی نہ ملتا ہو

1317 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): "خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسَ هُمْ عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ" فَجَاءَ اُنَاسٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ" فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا.

قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هٰذَا بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تحته.

1317: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے ہم ''بیداء'' کے یا شاید ''ذات الجیش'' کے مقام پر پہنچے تو ہار گر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار کی تلاش میں وہاں پڑاؤ کر لیا۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ وہاں رک گئے ۔ وہاں آس پاس پانی نہیں تھا۔ لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے یہ ملاحظہ فرمایا ہے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو یہاں رکنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس پانی نہیں ہے' اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (سیّدہ عائشہ پر) ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا وہ اپنا ہاتھ میرے پہلو پر مارتے رہے' لیکن میں نے حرکت اس لئے نہیں کی تھی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (میری گود) میں سر رکھ کر سو رہے تھے پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو صبح کا وقت ہو گیا تھا اور پانی موجود نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے تیمّم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی تو لوگوں نے تیمّم کیا۔

اس پر حضرت اسید بن حضیر جو نقباء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے اے آل ابوبکر یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جس اونٹ پر میں سوار تھی جب ہم نے اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہمیں ہار مل گیا۔

1317- إسناده صحيح، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (307) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه برقم (1301).

17- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا

باب 17: موزوں اور دوسری چیزوں پر مسح کرنے کا بیان

1318- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ يَعْفُوْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بن مالك عن المسح عن الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمسح عليهما .

1318: ابویعفور بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا اُبِيحَ عَنِ الْاَحْدَاثِ دُوْنَ الْجَنَابَةِ

موزوں پر مسح کرنے کا حکم حدث کی صورت میں مباح قرار دیا گیا ہے جنابت کی صورت میں نہیں ہے

1319- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرّ بن حبيش، قال:

1318- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكرى. وأخرجه البيهقى فى "السنن" 1/ 275 من طريق سفيان، عن أبى يعفور العبدى أنه رأى أنس بن مالك فى دار عمرو بن حريث دعا بماء فتوضأ، ومسح على خفيه. ولم يرفعه أنس فى رواية البيهقى.

1319- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكرى. وأخرجه البيهقى فى "السنن" 1/ 275 من طريق سفيان . إسناده حسن من أجل عاصم بن أبى النجود، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة، وهو فى "مصنف عبد الرزاق" (793) ، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/239-240، والدارقطنى 1/196-197، والبيهقى فى "السنن" 1/282، وله طرق كثيرة عن عاصم، به مطولًا ومختصرًا عند عبد الرزاق (792) و (795) ، والشافعى فى "المسند" 1/33، وأحمد 4/239و241، وابن أبى شيبه 1/177-178، والحميدى (881) ، والطيالسى (1165) و (1166) والترمذى (96) و (3535) و (3546) ،وابن ماجة (478) ، الطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/82، والنسائى 1/83 و84، والبيهقى 1/114و115و118و276و289،والخطيب فى "تاريخه" 9/222و12/78، وأبى نعيم فى "الحلية" 7/307، وابن حزم فى "المحلى" 2/83، والطبرانى فى "الصغير" 1/91، وصححه ابن خزيمة (17) و (193) و (197) . وأخرجه أحمد 4/240، والطحاوى 1/82، والبيهقى 1/276و282 من طريقين عن أبى روق عطية بن الحارث، عن أبى الغريف عبيد الله بن خليفة، عن صفوان.

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا غَدَا بِكَ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ." فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن نَمْسَحَ ثَلَاثًا اِذَا سَافَرْنَا وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا اَقَمْنَا وَلَا نَنْزِعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ ولا نوم ولكن من الجنابة.

1319: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''طالب علم کے عمل سے راضی ہو کے فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں''۔

میں نے ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا کہ اللہ کے رسول نے یہ حکم دیا تھا ہم سفر کر رہے ہوں' تو تین روز اور جب ہم مقیم ہوں' تو ایک دن رات تک مسح کر سکتے ہیں۔ ہم پاخانہ یا پیشاب یا سونے (کی وجہ سے وضو کرتے ہوئے) انہیں اتاریں گے البتہ جنابت (کی صورت میں انہیں اتار کر پاؤں کو دھویا جائے گا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ مَعًا اِنَّمَا اُبِيحَ عَنِ الْاَحْدَاثِ دُونَ الْجَنَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم مقیم اور مسافر دونوں کے لئے ہے' اور اسے حدث لاحق ہونے کی صورت میں مباح قرار دیا ہے جنابت کی صورت میں مباح قرار نہیں دیا ہے

1320 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقُلْتُ اِنَّهُ حَاكَ فِيْ نَفْسِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ شَيْئًا قَالَ: نَعَمْ، اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مسافرين أن لا ننزع خفافنا اَوْ نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ مِنْ غائط و لا بول إلا مِنَ الْجَنَابَةِ."

1320- إسناده حسن . عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي هو الحراني، روى عن جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/381، وقال أبو زرعة: شيخ فيما نقله عنه ابن أبي حاتم 5/267، وقد توبع عليه. وباقي رجاله ثقات .وأخرجه النسائي 1/83-84 في الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، عن يحيى بن آدم، عن زهير بن معاوية وغيره، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

1320: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے کیا آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کہتے ہیں شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں' تو پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے الگ نہ کریں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اتاریں نہیں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے۔

1321 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أجنحتها لطالب الْعِلْمِ رِضًا لِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ حَكَّ فِيْ نَفْسِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وكنت امرأ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُكَ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا إذا كنا سفرا أو مسافرين أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن إلا من جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ.

قُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ الْهَوٰى قَالَ نَعَمْ بَيْنَا نَحْنُ مَعَهٗ فِيْ مَسِيرٍ فَنَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ جهوری يا محمد فأجابه على نحو كَلَامِهِ قَالَ هَاؤُمُ قُلْنَا وَيْلَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ نُهِيتَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمَّا يَلْحَقُهُمْ قَالَ: "هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ." ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ بَابًا فَتَحَهُ اللّٰهُ لِلتَّوْبَةِ مَسِيرَةَ اَرْبَعِيْنَ سنة يوم خلق اللّٰه السماوات والأرض،

1321: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے انہوں نے فرمایا۔ طالب علم کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ میں نے عرض کی: پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔ آپ صحابی رسول ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ کیا آپ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی اس بارے میں کچھ سنا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے تھے۔ جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں' تو تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' تاہم پاخانہ پیشاب یا نیند کی (صورت میں وضو ٹوٹنے پر وضو کرتے ہوئے ہم انہیں نہیں اتاریں گے) میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

1321- إسناده حسن، وهو مكرر (1319) و (1320)، وروى عنه قوله: "المرء مع من أحب" الطبراني في "الصغير" 1/91 من طريق مبارك بن فضالة، عن عاصم، به. ورواه الطيالسي (1167) من طرق عن عاصم به. وروى القسم الأخير منه الطيالسي (1168) من الطريق السابق.

خواہش کے بارے میں کوئی چیز ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ایک مرتبہ ہم سفر کر رہے تھے۔ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں پکارا اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کلام کی مانند (بلند آواز میں) اسے جواب دیا: فرمایا: آگے آ جاؤ ہم نے (اس دیہاتی) سے کہا تمہارا ستیاناس ہو تم اپنی آواز کو پست کرو۔ تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے۔ (تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچی آواز میں بات کرو) اس شخص نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ہمارے ساتھ بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے' جس کی چوڑائی چالیس برس کی مسافت جتنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس دن زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اس دن اسے توبہ کے لئے پیدا کیا تھا اور وہ اسے اس وقت تک بند نہیں کرے گا' جب تک سورج اس (مغرب کی) طرف سے طلوع نہیں ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَمْرُ تَرْخِيصٍ وَّسَعَةٍ دُونَ حَتْمٍ وَّاِيجَابٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم رخصت اور گنجائش کے طور پر ہے یہ حتمی اور واجب قرار دینے کے طور پر نہیں ہے

1322 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْغَزَّالُ بِالْبَصْرَةِ حدثنا زياد بن أيوب حدثنا

1322– إسناده صحيح على شرط مسلم، وابن أبي غنية: هو يحيى بن عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اَبِىْ غَنِيَّةَ، والحكم: هو ابن عتيبة.وأخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه" (195) عن أبى هاشم زياد بن أيوب، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبه 1/177، وأحمد 1/113، ومسلم (276) فى الطهارة: باب التوقيت فى المسح على الخفين، والنسائى 1/84 فى الطهارة: باب التوقيت فى المسح على الخفين للمقيم، وأبو عوانة 1/361، 362، والبيهقى فى "السنن" 1/272و275،وابن حزم فى "المحلى" 2/82، والبغوى فى "شرح السنة" (238) ، وابن خزيمة فى "صحيحه" (194) من طرق عن أبى معاوية، عن الأعمش، عن الحكم به . وسقط الحكم من إسناده "مصنف" ابن أبى شيبه.وأخرجه عبد الرزاق (789) ، ومن طريقه مسلم (276) (85) باب التوقيت فى المسح على الخفين، والنسائى 1/84 باب التوقيت فى المسح على الخفين للمقيم، وأبو عوانة 1/261،وابن حزم فى "المحلى" 2/82، والبيهقى فى "السنن" 1/275،وأخرجه الدارمى 1/181 باب التوقيت فى المسح، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/81، من طريق سفيان الثورى، عن عمرو بن قيس الملائى، وأحمد 1/96و149 من طريق الحجاج بن أرطاة، كلاهما عن الحكم بن عتيبة، به. وتحرف عتيبة فى مطبوع الدارمى إلى عطية .وسيورده المؤلف برقم (1331) من طريق شعبة، عن الحكم، به. ويخرج من طريقه هناك. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/180، والطحاوى 1/81 من طريق أبى إسحاق، عن القاسم بن مخيمرة، به . وأخرجه الحميدى (46) عن سفيان، وعبد الرزاق (788) عن معمر كلاهما عن يزيد بن أبى زياد، عن القاسم بن مخيمرة، به.وأخرجه الطحاوى 1/81 من طريق زبيد، عن الحكم بن عتيبة، عن شريح بن هانىء ، به. سقط من إسناده القاسم بين الحكم وشريح .وأخرجه أحمد 1/117، 118، 6/110، والبيهقى 1/282 من طرق عن شريك، عن المقدام بن شريح، عن أبيه، به.

بن اَبِیْ غَنِيَّةَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثلاثة أيام للمسافر ويوما وليلة للحاضر."

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ رخصت دی تھی کہ مسافر تین دن تک اور مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرسکتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُسَافِرًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' مقیم شخص جب مسافر نہ ہو' تو اس کے لئے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

1323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ

(متن حدیث): دَخَلَ بِلَالٌ ورسول الله صلى الله عليه وسلم الأسواق فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ على الخفين ثم صلى.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار تشریف لائے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا۔ آپ نے سر پر مسح کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا پھر آپ نے نماز ادا کی۔

1323– إسناده قوي، على شرط مسلم . وأخرجه الحاكم 1/151 من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وصححه، ووافقه الذهبي .وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/28،والنسائي 1/81، 82 في الطهارة: باب المسح على الخفين، والبيهقي في "السنن" 1/275، والطبراني (1065) ، وابن خزيمة في "صحيحه" برقم (185) من طرق عن عبد اللّٰه بن نافع، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/151 من طريق أبي نعيم عن داوُد بن قيس، به.وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الحاكم أيضًا 1/151 من طريق مالك بن أنس، عن زيد بن أسلم، به. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.وأخرجه من حديث بلال: ابن أبي شيبه 1/177و178و184، والطيالسي (1116) (1/56بترتيب الساعاتي) والحميدي (150) ، وأحمد 6/12و13و14و15،ومسلم (275) ، وأبو داوُد (153) ، والترمذي (101) ،والنسائي 1/75و76، والطبراني (1064) وأبو نعيم 4/178، والخطيب 11/137، من طرق عن بلال.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسَافِرَ اِنَّمَا اُبِيحَ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا اَدْخَلَ الْخُفَّيْنِ عَلٰى طهر

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر شخص کے لئے موزوں پر مسح کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے' جبکہ اس نے باوضو حالت میں پاؤں موزوں میں داخل کئے ہوں

1324 – أخبرنا الخليل بن محمد بن بنت تميم بن المنتصر، بواسط حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ اَبُوْمَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ،عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَنَّهُ رخص لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ إذا تطهر ولبس خفيه فليمسح عليهما".

1324: عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' مسافر شخص کو تین دن اور تین راتوں تک اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر مسح کرنے) کی رخصت دی ہے' جب آدمی وضو کرنے کے بعد موزوں کو پہن لے' تو وہ ان پر مسح کرسکتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا اُبِيحَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَرْءُ رِجْلَيْهِ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُوَ عَلٰى طُهُوْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم اس وقت مباح قرار دیا گیا ہے' جب آپ نے دونوں پاؤں باوضو حالت میں موزوں میں داخل کئے ہوں

1325 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ جِئْتُ اَنْبُطُ الْعِلْمَ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَطْلُبُ الْعِلْمَ اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ

1324– إسناده حسن . المهاجر أبو مخلد: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن معين: صالح، وقال الساجي: صدوق، ولينه أبو حاتم، وباقي رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/32، وابن أبي شيبه 1/179، وابن ماجه (556)، والدارقطني 1/194، وابن الجارود (87)، والبيهقي في "السنن" 1/276، 282، والبغوي في "شرح السنة" (237) من طرق عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (192). وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/276 من طريق الحسن بن علي بن عفان.

الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ" قَالَ جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ كُنَّا فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ بَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا نَحْنُ اَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهُوْرٍ ثَلَاثًا اِذَا سَافَرْنَا وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَلا بول.

1325: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا: علم حاصل کرنے کے لئے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص علم کے حصول کے لئے گھر سے نکلتا ہے' تو فرشتے اس کے اس عمل سے راضی ہو کے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں''۔

زر نے کہا میں اس لئے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں ہم ایک لشکر میں تھے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا تھا' تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ جب ہم موزوں کو طہارت کی حالت میں (یعنی وضو کر کے) پہن لیں تو سفر کے دوران تین دن تک ہم ان پر مسح کر سکتے ہیں۔ ہم پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) انہیں نہیں اتاریں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاسِحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا اُبِيحَ لَهُ الصَّلَاةُ بِذٰلِكَ الْمَسْحِ اِذَا كَانَ لُبْسُهُ الْخُفَّيْنِ عَلٰى طُهْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ موزوں پر مسح کرنے والے شخص کے لئے اس مسح کے ہمراہ نماز کو اس وقت مباح قرار دیا گیا ہے' جب اس نے باوضو حالت میں موزے پہنے ہوں

1326 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

1325- إسناده حسن، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (193)، وهو مكرر (1319).

1326- إسناده حسن، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (193)، وهو مكرر (1319). إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/32، والحميدي (758)، وأحمد 4/251و255، والبخاري (206) و (5799)، ومسلم (274) (79)، وأبو داوُد (151)، والنسائي 1/63، والدارمي 1/181، وأبو عوانة 1/225و226، والطحاوي 1/83، والبيهقي في "السنن" 1/281، والطبراني في "الكبير" 20/ (864) و (866) و (867) و (868) و (869) و (871)، والبغوي (235)، والخطيب 12/427، وصححه ابن خزيمة برقم (190) و (191)؛ من طرق عن عامر الشعبي، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/35، 36، والشافعي 1/32، والحميدي (757)، وعبد الرزاق (747) و (748) و (749) و (750)، وابن أبي شيبه 1/176 و176 و178 و179، وأحمد 4/244و246و247و248 و249و250 و251 و253 و254، والبخاري (182) و (203) و (363) و (388) و (2918) و (4412) و (5798)، ومسلم (274)، وأبو داوُد (149) و (150)، والترمذي (100)، النسائي

عَنْ زَكَرِيَّا وَغَيْرِهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْكَ قَالَ: "اِنِّيْ اَدْخَلْتُ رجلي وهما طاهرتان".

1326: عروہ بن مغیرہ بن شعبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کرلیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ آپ اپنے موزوں پر مسح کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پاؤں باوضو حالت میں ان میں داخل کئے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى التَّوْقِيتَ وَالْمَسْحَ لِلْمُسَافِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنے کے لئے (کوئی مدت) متعین نہیں ہے

1327 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اَبِي غَنِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ

(متن حدیث): قَالَ سَاَلْتُ عَلِيَّ بن طالب عن المسح عن الْخُفَّيْنِ فَقَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ولياليهن.

1327: شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے ہمیں حضر کی حالت میں ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین راتوں تک موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے۔

(1327)1/63و76و82و83، وابن ماجه (545) ، وأبو عوانة 1/257و258، والبيهقي 1/271و274و283، وابن الجارود (83) و (85) ، والبغوى (236) ، وأبو نعيم فى "الحلية" 7/335، والطبرانى فى "الكبير" /20 (858) و (865) و (872) , (873) و (874) و (875) و (876) و (877) و (967) و (968) و (971) و (972) و (976) و (977) و (984) و (985) و (990) و (992) و (995) و (997) و (1005) و (1006) و (1007) و (1018) و (1028) و (1029) و (1030) و (1031) و (1033) و (1034) و (1035) و (1036) و (1037) و (1039) و (1041) و (1050) و (1051) و (1062) و (1063) و (1064) و (1078) ... و (1081) و (1085) من طرق عن المغيرة، به.

1327– صحيح، وهو مكرر (1322) 4.صحيح، وهو مكرر (1324).

ذِكْرُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ

مقیم اور مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنے کے لئے متعین مدت کا تذکرہ

1328 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ اَبُوْمَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يوم وليلة.

1328: عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کرنے کے لئے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتوں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کی مدت مقرر کی ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ مَعًا مُدَّةً مَعْلُومَةً لَيْسَ لَهُمَا اَنْ يُجَاوِزَاهُمَا

مسافر اور مقیم کے لئے موزوں پر مسح کرنا ایک متعین مدت تک مباح ہے ان دونوں کو یہ حق حاصل نہیں ہے وہ اس (متعین مدت) سے تجاوز کر جائیں۔

1329 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

1328– صحيح، وهو مكرر (1322) 4.صحيح، وهو مكرر (1324) .

1329– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير حميد بن زنجويه وأبى عبد الله الجدلى، وهما ثقتان. حميد بن زنجويه: هو حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الأزدى، ثقة، ثبت، له تصانيف، وزنجويه لقب أبيه. وأبو نعيم: هو الفضل بن دكين، وإبراهيم التيمى: هو إبراهيم بن يزيد. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/177، وأحمد 5/214، والطبرانى فى "الكبير" (3749) ، من طريق أبى نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق فى "المصنف" برقم (790) عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/215، والطبرانى (3749) ، والبيهقى فى "السنن.1/277"وأخرجه أحمد 5/214 عن ابن مهدى، عن سفيان، به. وأخرجه الحميدى (435) عن عمر أخى سفيان، عن أبيه سعيد، به. وأخرجه ابن ماجه (553) باب ما جاء فى التوقيت فى المسح للمقيم والمسافر، عن على بن محمد، عن وكيع، والخطيب فى "تاريخه" 2/50 من طريق محمد بن يوسف الفريابى. وأخرجه الطبرانى (3758) ، والبيهقى 1/277 من طريق الحسن بن عبيد اله عن إبراهيم التيمى، بإسناد المؤلف. وأخرجه أحمد 5/213، وابن ماجه (554) ، والطبرانى (3759) ، والبيهقى 1/278، من طريق محمد بن جعفر، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عن عمرو بن ميمون، عن خزيمة بن ثابت، به. ففى هذا الإسناد أدخل الحارث بن سويد بين إبراهيم التيمى وعمرو بن ميمون، وترك أبو عبد الله الجدلى بين عمرو بن ميمون وخزيمة بن ثابت. وأخرجه الطبرانى (3756) من طريقين عن أبى الأحوص، عن منصور، عن إبراهيم التيمى، عن أبى عبد الله الجدلى، عن خزيمة. قال الطبرانى بإثره: أسقط أبو الأحوص من الإسناد عمرو بن ميمون. انظر "نصب الراية" .1/176،وسيورده المؤلف برقم (1332)

زَنْجُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

(متن حدیث): جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلٰى مَسْاَلَتِهٖ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے۔ اگر سائل اپنا سوال جاری رکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پانچ دن بھی کر دیتے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِىْ يَمْسَحُ الْمُقِيمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

اس مقدار کا تذکرہ جتنے عرصے میں مسافر اور مقیم شخص موزوں پر مسح کرتا ہے

1330 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِىْ عبد الله الجدلى، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: "ثَلَاثًا لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا".

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن مسح کرنے کی اجازت ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَّيَوْمًا اَرَادَ بِهٖ بِلَيَالِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تین دن" اس سے مراد ان کے ہمراہ ان کی راتیں بھی ہیں

1330- رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الترمذى (95) فى الطهارة: باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وقال: هٰذا حديث حسن صحيح. وأخرجه البيهقى 1/276 من طريق مسدد، عن أبى عوانة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله والآتى برقم (1332) 2. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 1/120، وأبو عوانة 1/262 عن يحيى بن سعيد القطان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 1/55 عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/100 و133، وابن ماجه (552)، وابن حزم فى "المحلى" 2/88، والخطيب فى "تاريخه" 11/246، 247، من طرق عن شعبة، به. وتقدم برقم (1322) من طريق ابن أبى غنية، عن أبيه، عن الحكم، وخرج من طريقه هناك.

1331 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ،عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ: "لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ ولياليهن وللمقيم يوم وليلة".

قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ مَا رَفَعَهُ عَنْ شُعْبَةَ إلا يحيى القطان وأبو الوليد الطيالسى.

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف یحییٰ القطان اور ابوولید طیالسی نے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ

مسافر کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزوں پر مسح کرسکتا ہے

1332 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ،عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

(متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن نمسح ثلاثا ولو استزدناه لزادنا.

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے۔ (ہم سفر کے دوران) تین دن تک (موزوں پر) مسح کرسکتے ہیں اگر ہم مزید (رخصت کی درخواست کرتے) تو آپ ہمیں مزید عطا کردیتے۔

1331– رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الترمذى (95) فى الطهارة: باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد . وقال: هٰذا حديث حسن صحيح.وأخرجه البيهقى 1/276 من طريق مسدد، عن أبى عوانة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله والآتى برقم (1332) 2.إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 1/120، وأبو عوانة 1/262 عن يحيى بن سعيد القطان، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الطيالسى 1/55 عن شعبة، به .وأخرجه أحمد 1/100و133، وابن ماجه (552)، وابن حزم فى "المحلى" 2/88، والخطيب فى "تاريخه" 11/246، 247، من طرق عن شعبة، به.وتقدم برقم (1322) من طريق ابن أبى غنية، عن أبيه، عن الحكم، وخرج من طريقه هناك.

1332– رجاله ثقات، وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/81، والطبرانى فى "الكبير" (3757) من طرق، عن جرير، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الحميدى (434) ، وأحمد 5/213، وأبو عوانة 1/262، والطحاوى 1/81، عن سفيان، عن منصور به، ومن طريق الحميدى أخرجه الطبرانى (3754) .وأخرجه أحمد 5/213 عن أبى عبد الصمد العمى، عن منصور، به، ومن طريقه أحرجه الطبرانى (3755) .وأخرجه البيهقى فى "السنن" 1/277 من طريق شجاع بن الوليد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِبَاحَةَ لِلْمُسَافِرِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اُرِيْدَ بِلَيَالِيهَا وَيَوْمًا لِلْمُقِيمِ اُرِيْدَ بِلَيْلَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے تین دن تک موزوں پر مسح کو مباح قرار دیا ہے

اس سے مراد ان کی راتیں بھی ساتھ ہیں اور مقیم شخص کیلئے ایک دن کی اجازت ہے اس سے مراد اس کی رات بھی ہے

1333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الجدلى، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ: "لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وليلة."

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح کے بارے میں سوال کیا' تو آپ نے فرمایا: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَاسِحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْحَدَثِ اَنْ يُصَلِّيَ مَا اَحَبَّ اِذَا لَمْ يُجَاوِزِ الْقَدْرَ الَّذِىْ وُقِّتَ لَهُ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ حدث لاحق ہونے کے بعد مسح کرنیوالے شخص کیلئے یہ بات مباح ہے' وہ جتنی چاہے نمازیں ادا کرسکتا ہے' جبکہ اس نے اس متعین مقدار سے تجاوز نہ کیا ہو جو اس کیلئے مقرر کی گئی ہے

1334 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فَقِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يُحْدِثُ

1333- وأحمد 5/214و215، وأبو داوُد (157) باب التوقيت في المسح، عن شعبة، عن الحكم وحماد، عن إبراهيم النخعي، بالإسناد المذكور، ومن طريق الطيالسي أخرجه الطحاوي 1/81، والبيهقي 1/278. وأخرجه ابن أبي شيبه 1/177، وأحمد 5/213و214، والطحاوي 1/81، والطبراني (3772) و (3773) و (3774) و (3775) و (3776) و (3777) و (3778) و (3779) و (3780) من طرق عن حماد، عن إبراهيم النخعي، عن أبي عبد الله الجدلي، به. وأخرجه أحمد 5/215، والطبراني (3781) و (3782) و (3783) من طرق عن أبي معشر، عن إبراهيم النخعي، عن أبي عبد الله الجدلي، به. وأخرجه الطبراني (3786) من طريق الحارث بن يزيد العكلي، عن النخعي، به. وأخرجه الطبراني (3784) و (3785) و (3787) و (3788) من طرق عن إبراهيم النخعي، عن أبي عبد الله الجدلي، به. رجاله ثقات، وأخرجه البيهقي 1/276 من طريق مسدد، عن أبي عوانة، به. وتقدم برقم (1330) من طريق قتيبة بن سعيد، عن أبي عوانة، به. وانظر تخريج رقم (1329) و (1332).

فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ أيصلي قال: "لا بأس بذٰلك".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو بے وضو ہو جاتا ہے اور وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر کے نماز ادا کرلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد بھی موزوں پر مسح کرتے تھے

1335 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

1334- فضيل بن سليمان: هو النميرى، ليس بالقوى يخطء كثيراً، وإن خرج له الشيخان، وباقي رجاله ثقات، رجال الصحيح، وهو صحيح بشواهده. وتقدم بعض الحديث، وانظر الحديث الآتي.

1335- إسناده قوى. مصعب بن المقدام: صدوق، له أوهام، وهو من رجال مسلم. وباقي رجاله ثقات. وداوُد الطائي: هو داوُد بن نصير الطائي، الإمام، الفقيه، الزاهد، الثقة، كان من أئمة الفقه والرأى. مترجم فى "السير" 7/422-425. وأخرجه عبد الرزاق (756) و (757)، والحميدى (797)، والطيالسى 1/55، وابن أبى شيبه 1/176، وأحمد 4/358و361و364، والبخارى (387) فى الصلاة: باب الصلاة فى الخفاف، ومسلم (272) باب المسح على الخفين، والنسائى 1/81 باب المسح على الخفين، والترمذى (93)، وابن ماجه (543)؛ وأبو عوانة 1/254، والخطيب فى "تاريخه" 11/153، والدارقطنى 1/193، والطبرانى فى "الكبير" (2421) و (2422) و (2423) و (2424) و (2425) و (2426) و (2427) و (2428) و (2429) و (2430)، والبيهقى فى "السنن"س 1/270و273 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (186). وأخرجه الطبرانى (2431) و (2432) و (2433) و (2434) و (2435) و (2436) من طرق عن إبراهيم التيمى به. وأخرجه أبو داوُد (145)، والبيهقى فى "السنن" 1/270 من طريق عبد الله بن داوُد، وابن خزيمة فى "صحيحه" (187) من طريق الفضل بن موسى، كلاهما عن بكير بن عامر البجلى، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عن جرير. وأخرجه ابن أبى شيبه 1/179 عن وكيع، عن جرير، عن أيوب، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيْرٍ. وأخرجه أحمد 4/363 من طريق عبد الكريم بن مالك الجزرى، عن مجاهد، عن جرير، ومن طريق شريك، عن إبراهيم بن جرير، عن قيس بن أبى حازم، عن جرير. وأخرجه عبد الرزاق (758) عن محمد بن راشد، عن عبد الكريم ابن أبى المخارق، عن جرير، و (759) عن ياسين بن معاذ الزيات، عن حماد بن أبى سليمان، عن ربعى بن حراش، عن جرير. وأخرجه ابن أبى شيبه 1/176، والدارقطنى 1/193 من طريق زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عن ضمرة بن حبيب، عن جرير. وأخرجه الدارقطنى 1/194 من طريق إبراهيم بن أدهم، عن مقاتل بن حيان، عن شهر، عن جرير.

(متن حدیث): اَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يفعله.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ اِسْلَامُهُ فِيْ آخِرِ الْاِسْلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے

سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام کے آخری دور میں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات ظاہری کے آخری دور میں) اسلام قبول کیا تھا

1336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنع مثل هٰذا قَالَ اِبْرَاهِيمُ كَانَ هٰذَا يُعْجِبُهُمْ لِاَنَّ جَرِيرًا كان فى آخر من أسلم.

ہمام بن حارث نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا پھر اٹھ کر نماز ادا کی۔ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں: ان لوگوں کو یہ روایت بہت پسند تھی' کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں) اسلام قبول کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِبَاحَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِغَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کرنے کو اس وقت مباح قرار دیا تھا یہ اس سے پہلے کی بات ہے' جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ میں پاؤں دھونے کا حکم دیا

1336- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله . ومن طريق شعبة، بهذا الإسناد أخرجه الطيالسى 1/55، وأحمد 4/364، والبخارى (387) ، وأبو عوانة 1/254.

1337 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَیَّاضُ بْنُ زُهَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِیعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

(متن حدیث): بَالَ جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقِیلَ له أتفعل هٰذا قال وَمَا یَمْنَعُنِی وَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهُ؟

قَالَ اِبْرَاهِیمُ فَكَانَ یعجبهم حدیث جریرا لأن إسلامه كان بعد نزول المائدة.

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: کیا آپ ایسا کرتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کروں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں ان لوگوں کو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت بہت پسند تھی' کیونکہ انہوں نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا (اور سورۃ مائدہ میں وضو کرتے ہوئے پاؤں دھونے کا حکم ہے)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبَیْنِ اِذَا كانا مع النعلین

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جرابوں پر مسح کرسکتا ہے' جبکہ وہ جوتوں کے ہمراہ ہوں

1338 - أخبرنا بْنِ خُزَیْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی قَیْسٍ الْاَوْدِیِّ عَنْ هُزَیْلِ بْنِ شُرَحْبِیلَ، عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین.

(توضیح مصنف): اَبُوْ قَیْسٍ الْاَوْدِیُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثروان.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

1337-وأخرجه ابن أبی شیبه 1/176، ومسلم (272)، والترمذی (93)، وابن ماجه (543)، وابن الجارود (81)، وأبو عوانة 1/255، من طرق عن وكیع بهٰذا الإسناد.

1338- إسناده صحیح، رجاله رجال الصحیح . وهو فی "صحیح ابن خزیمة" برقم (198). وأخرجه ابن أبی شیبه 1/188، وأحمد 4/252، وأبو داوٗد (159)، والترمذی (99)، وابن ماجه (559)، والنسائی فی "الكبری" كما فی "التحفة" 8/493 من طرق عن وكیع، عن سفیان، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذی: هٰذا حدیث حسن صحیح. وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/97، والطبرانی 20/ (996)، والبیهقی فی "السنن" 1/283 من طرق عن سفیان، به. وفی الباب عن ثوبان عند أحمد 5/277، ومن طریقه أبو داوٗد (146) عن یحیی بن سعید. وعن أبی موسی الأشعری عند ابن ماجه (560)، والطحاوی 1/97، وفی سنده عیسی بن سنان الحنفی الفلسطینی، وهو ضعیف. وروی الدولابی فی "الكنی والأسماء" 1/181 من طریق أحمد بن شعیب.

ابوقیس اودی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔

1339 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى بن عطاء، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِىْ اَوْسٍ قَالَ

(متن حدیث): رَاَيْتُ اَبِى تَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَتَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمسح عليهما.

حضرت اوس بن ابواوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے والد کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے جوتوں پر مسح کر لیا۔ میں نے ان کی اس حرکت پر اعتراض کیا میں نے کہا کیا آپ جوتوں پر مسح کر رہے ہیں' تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَسْحَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّعْلَيْنِ كَانَ ذٰلِكَ فِىْ وُضُوْءِ النَّفْلِ دُوْنَ الْوُضُوْءِ الَّذِىْ يَجِبُ مِنْ حَدَثٍ مَعْلُوْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پر جو مسح کیا تھا وہ نفلی وضو کے دوران تھا یہ وہ وضو نہیں ہے' جو حدث لاحق ہونے کی صورت میں لازم ہوتا ہے

1340 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بن سبرة قال

(متن حدیث): صليت مع على رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الظُّهْرَ ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ كَانَ يَجْلِسُهُ فِى الرَّحَبَةِ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَاُتِىَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَاَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ بِرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ مَائِهِ ثُمَّ قَالَ اِنِّىْ حُدِّثْتُ اَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُوْنَ

1339- رجاله ثقات، رجال مسلم، وأخرجه أحمد 4/9 عن بهز بن أسد، والطبرانى فى "الكبير" (650) والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/96 من طريق حجاج بن منهال وأبى داؤد، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبه 1/190، ومن طريقه الطبرانى فى "الكبير" (606)، وأخرجه أحمد 4/9 عن وكيع و4/10 عن الفضل بن دكين، والطحاوى 1/97 من طريق محمد بن سعيد، أربعتهم عن شريك، عن يعلى بن عطاء، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 1/56 عن حماد بن سلمة، عن يعلى بن عطاء، عن أوس الثقفى أن رسول الله توضأ ومسح على نعليه. لم يذكر عن أبيه. ومن طريق الطيالسى أخرجه البيهقى فى "السنن" 1/287. وأخرجه أبو داؤد (160) عن مسدد وعباد بن موسى، والطبرانى (603) من طريق عثمان بن أبى شيبه، ثلاثتهم عن هشيم، عن يعلى بن عطاء، عن أبيه، عن أوس بن أوس الثقفى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح.. ومن طريق أبى داؤد أخرجه البيهقى فى "السنن" 1/286. وأخرجه الطبرانى (607) و(608) من طريقين، عن يحيى بن سعيد، عن شعبة، عن يعلى بن عطاء، عن أبيه، عن أوس بن أبى أوس ...

فرمایا: کچھ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ وہ کھڑے ہو کر پانی پی لیں جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے اور یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے بے وضو نہ ہوا ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ جَمِيعًا فِىْ وَضُوئِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مباح ہے کہ وہ اپنی پیشانی اور عمامے دونوں پر مسح کر لے

1342 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الثَّقَفِيُّ،

(متن حدیث): اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خفيه.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی اور عمامے پر مسح کیا تھا اور موزوں پر مسح کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهِ كَمَا كَانَ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ سَوَاءً دُونَ النَّاصِيَةِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ پیشانی کی بجائے صرف اپنے عمامے پر مسح کر لے جس طرح وہ اپنے موزوں پر مسح کرتا ہے

1343– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سلام بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ

1342– إسناده قوى . عبد الوارث بن عبيد الله: هو العتكى المروزى، روى عن جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات" /8 416، وباقى رجاله ثقات، رجال الشيخين خلا عمرو بن وهب الثقفى فإنه من رجال النسائى .وأخرجه أحمد عن يزيد، عن هشام، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الشافعى /1 30، وابن أبى شيبة /1 179، وأحمد /4 244 و 249، والبغوى فى "شرح السنة" (232) من طريق حماد بن زيد وإسماعيل ابن علية، عن محمد بن سيرين، به .وأخرجه الطيالسى /1 56 عن سعيد بن عبد الرحمٰن، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أحمد /4 248 عن أسود بن عامر، عن جرير بن حازم، والبيهقى فى "السنن" /1 58 من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، كلاهما عن ابن سيرين، عن رجل، عن عمرو بن وهب الثقفى، به .وأخرجه النسائى /1 63 من طريق ابن عون، عن ابن سيرين، عن رجل حتى رده إلى المغيرة.وسيورده المؤلف برقم (1346) من طريق سليمان التيمى، عن بكر بن عبد الله المزنى، عن الحسن، عن ابن المغيرة، عن أبيه، وبرقم (1347) من طريق حميد الطويل، عن بكر، عن حمزة بن المغيرة، عن أبيه. وتقدم برقم (1326) من طريق الشعبى، عن عروة بن المغيرة، عن أبيه.

عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ على العمامة والخفين.

❁❁ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں عمرو بن امیہ ضمری نامی راوی منفرد ہے

1344 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْالْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَاَى رَجُلًا قَدْ اَحْدَثَ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّنْزِعَ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوْءِ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَيْهِمَا وَعَلٰى عِمَامَتِكَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى

1343- رجاله رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث وكذا يحيى بن أبي كثير عند ابن ماجة، فانتفت شبهة تدليسهما .وأخرجه ابن ماجة (562) عن حيم عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة /1 23 و 178 و 179، ومن طريقه ابن ماجة (562) عن محمد بن مصعب، حدثنا الأوزاعي، به .وأخرجه أحمد /4 139 و 179 و /5 288، والدارمي /1 180، عن أبي المغيرة ومحمد بن مصعب، والبخاري (205) في الوضوء : باب المسح على الخفين، والبيهقي في "السنن" /1 279، 271، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، وابن خزيمة في "صحيحه" (181) من طريق عبد الله بن داوٗد، أربعتهم عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة /1 178 عن معاوية بن هشام، وأحمد /4 139 و /5 288 عن حسن بن موسى وحسين بن محمد، والبخاري (204) عن أبي نعيم، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ولم يرد في هذه الرواية ذكر المسح على العمامة .وأخرجه الطيالسي /1 55، والنسائي /1 81 عن حرب بن شداد، عن يحيى بن أبي كثير، به، بذكر المسح على الخفين فقط، وأشار البخاري إلى رواية حرب عقب الحديث (204) ، وقد سقط من إسناد الطيالسي أبو سلمة .وأخرجه أحمد /4 179 عن يونس، عن أبان، عن يحيى، به، وأشار البخاوى إلى رواية أبان هذه عقب الحديث (204) .وأخرجه أحمد /4 139 و /5 287 عن أبي عامر، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه أحمد /4 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا /4 139 و /5 288 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به .وأخرجه أحمد /4 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا /4 139 و /5 288 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به.

1344- أبو شريح وأبو مسلم مجهولان، لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات، فهو حسن في الشواهد .وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي /1 56، وابن أبي شيبة /1 22، 23 و 178، وأحمد /5 439 و 440، وابن ماجة (563) ، والطبراني (6164) و (6165) و (6166) من طرق عن داوٗد بن الفرات، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الطبراني (6167) دون ذكر القصة من طريق سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أبي شريح، به.

عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ على العمامة والخفين.

❀❀ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں عمرو بن امیہ ضمری نامی راوی منفرد ہے

1344- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَاَى رَجُلًا قَدْ اَحْدَثَ وَهُوَ يُرِيدُ اَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَيْهِمَا وَعَلٰى عِمَامَتِكَ فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى

1343- رجاله رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث وكذا يحيى بن أبي كثير عند ابن ماجة، فانتفت شبهة تدليسهما .وأخرجه ابن ماجة (562) عن حيم عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة /1 23 و 178 و 179، ومن طريقه ابن ماجة (562) عن محمد بن مصعب، حدثنا الأوزاعي، به .وأخرجه أحمد /4 139 و 179 و /5 288، والدارمي /1 180، عن أبي المغيرة ومحمد بن مصعب، والبخاري (205) في الوضوء : باب المسح على الخفين، والبيهقي في "السنن" /1 279، 271، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، وابن خزيمة في "صحيحه" (181) من طريق عبد الله بن داوٗد، أربعتهم عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة /1 178 عن معاوية بن هشام، وأحمد /4 139 و /5 288 عن حسن بن موسى وحسين بن محمد، والبخاري (204) عن أبي نعيم، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ولم يرد في هذه الرواية ذكر المسح على العمامة .وأخرجه الطيالسي /1 55، والنسائي /1 81 عن حرب بن شداد، عن يحيى بن أبي كثير، به، بذكر المسح على الخفين فقط، وأشار البخاري إلى رواية حرب عقب الحديث (204) ، وقد سقط من إسناد الطيالسي أبو سلمة .وأخرجه أحمد /4 179 عن يونس، عن أبان، عن يحيى، به، وأشار البخاوي إلى رواية أبان هذه عقب الحديث (204) .وأخرجه أحمد /4 139 و /5 287 عن أبي عامر، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه أحمد /4 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا /4 139 و /5 288 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به.وأخرجه أحمد /4 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا /4 139 و /5 288 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به.

1344- أبو شريح وأبو مسلم مجهولان، لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات، فهو حسن في الشواهد .وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي /1 56، وابن أبي شيبة /1 22، 23 و 178، وأحمد /5 439 و 440، وابن ماجة (563) ، والطبراني (6164) و (6165) و (6166) من طرق عن داوٗد بن الفرات، بهٰذا الإسناد.وأخرجه الطبراني (6167) دون ذكر القصة من طريق سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أبي شريح، به.

خِمَارِهِ وَعَلٰى خفيه.

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو بے وضو ہوا تھا' وہ وضو کرنے کے لئے اپنے موزے اتارنے لگا تو حضرت سلمان نے اس سے فرمایا: تم ان (موزوں) پر اور اپنے عمامے پر مسح کرلو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چادر اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ سَلْمَانَ وَعَلٰى خِمَارِهِ اَرَادَ بِهٖ عَلٰى عِمَامَتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ''وہ اپنی چادر پر'' اس سے مراد (عمامے) پر مسح کرنا ہے

1345 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ الْاَهْوَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِى الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ، عَنْ سَلْمَانَ

(متن حدیث): قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توضأ ومسح على الخفين والعمامة.

ابومسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں اور عمامے پر مسح کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ عمامے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

1346 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنِ

1345– هو مكرر ما قبله.

1346– إسناده صحيح على شرط مسلم. التيمي: هو سليمان، وابن المغيرة في هٰذا الإسناد: حمزة، كما سيجيء مصرحًا به في (1374)، وقد بينه في رواية النسائي 1/ 76، والبيهقي 1/ 58 و 60، وللمغيرة ابنان: حمزة وعروة، وكلاهما ثقة. وأخرجه أبو داؤد (150) في الطهارة: باب المسح على الخفين، عن مسدد بن مسرهد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/ 255، عن يحيى القطان، به. وأخرجه مسلم (274) (83) في الطهارة، والترمذي (100) باب ما جاء في المسح على العمامة، عن محمد بن بشار ومحمد بن حاتم، والنسائي 1/ 76 عن عمرو بن علي، وأبو عوانة 1/ 259، وابن الجارود في "المنتقى" برقم (83)، عن عبد الرحمٰن بن بشر، كلهم عن يحيى القطان، به. وأخرجه أبو عوانة أيضًا 1/ 260 عن يوسف القاضي، عن محمد بن أبي بكر، عن يحيى القطان، بمثله. وأخرجه مسلم (274) (82)، عن أمية بن بسطام ومحمد بن عبد الأعلى، وأبو داؤد (150) عن مسدد، ثلاثتهم عن المعتمر بن سليمان التيمي، عن أبيه، عن بكر بن عبد الله، عن ابن المغيرة، به. وأخرجه أبو عوانة 1/ 259، والبيهقي 1/ 58 من طريق يزيد بن هارون، عن سليمان التيمي، عن بكر بن عبد الله، عن ابن المغيرة، به. وأخرجه عبد الرزاق (749)،

التَّيْمِيّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَفَوْقَ الْعِمَامَةِ.

قَالَ بَكْرٌ وسمعته من بن المغيرة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ: وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَفَوْقَ الْعِمَامَةِ. قَدْ تُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ دُونَ النَّاصِيَةِ غَيْرُ جَائِزٍ وَّيَجْعَلُ خَبَرَ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ مُجْمَلًا وَّخَبَرَ مُغِيرَةَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ مُفَسِّرًا لَهُ اَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعِمَامَةِ كَانَ ذٰلِكَ مَعَ النَّاصِيَةِ فَوْقَ الْمَسْحِ عَلَى النَّاصِيَةِ دُوْنَ الْعِمَامَةِ اِذِ النَّاصِيَةُ مِنَ الرَّاْسِ وَلَيْسَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهٖ كَذٰلِكَ بَلْ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهٖ فِىْ وَضُوئِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ دُوْنَ النَّاصِيَةِ وَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهٖ وَعِمَامَتِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ فِىْ ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ مُخْتَلِفَةٍ فَكُلٌّ سُنَّةٌ يُسْتَعْمَلُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ اسْتِعْمَالُ أحدهما حتما واستعمال الآخر مكروها.

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے پیشانی اور عمامے پر مسح کیا۔

بکر بن عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سے بھی سنی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ الفاظ "آپ نے اپنی پیشانی پر اور عمامے پر مسح کیا" ان الفاظ نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کر دیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ پیشانی کو چھوڑ کر عمامے پر مسح کر لینا جائز نہیں ہے اس شخص نے عمرو بن امیہ کے حوالے سے منقول روایت کو مجمل قرار دیا ہے اور مغیرہ کے حوالے سے ہماری نقل کردہ روایت کو اس حدیث کی توضیحی روایت قرار دیا ہے۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامے پر پیشانی کے ہمراہ مسح کرنے والی روایت اس روایت پر فوقیت رکھتی ہے جس میں عمامے کے علاوہ پیشانی کا ذکر ہے کیونکہ پیشانی سر کا حصہ ہے۔

حالانکہ اللہ کے فضل و کرم کے تحت ایسا نہیں ہے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وضو کے دوران اپنے سر پر بھی مسح کیا اور پیشانی کو چھوڑ کر اپنے عمامے پر بھی مسح کیا ہے اور پیشانی اور عمامے دونوں پر بھی مسح کیا ہے تو یہ تین مختلف مواقع پر تین الگ سے واقعات ہیں ان میں سے ایک سنت پر عمل کیا جائے گا اور ان میں سے کسی ایک سنت کو لازم قرار دیتے ہوئے دوسری پر عمل کو مکروہ قرار نہیں دیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ وَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ "انہوں نے اپنی پیشانی پر مسح کیا"

ان کو اس روایت میں نقل کرنے سلمان تیمی نامی راوی منفرد ہے

1347 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَخَلَّفَ فَتَخَلَّفَ مَعَهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ هَلْ مَعَكَ مَاءٌ" قُلْتُ فَاَتَيْتُهُ بِالْمَطْهَرَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَحْسِرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهَا الْجُبَّةُ فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَاَلْقَاهَا عَلٰى عَاتِقِهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَعِمَامَتِهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ مَعَهُ فَانْتَهٰى اِلَى النَّاسِ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِجَيْئَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلِّ فَلَمَّا قَضٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الصَّلَاةَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُغِيرَةُ فَاَكْمَلَا مَا سَبَقَهُمَا".

حمزہ بن مغیرہ بن شعبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (قافلے سے پیچھے) رہ گئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی پیچھے رہ گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کر لی تو آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں (ہے) میں پانی کا برتن لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اور چہرے کو دھو لیا آپ بازوؤں دھونے لگے تو جبے کی آستین تنگ تھی' تو آپ نے نیچے سے اپنے بازو کو باہر نکالا اور جبے کو اپنے کندھے پر رکھ لیا پھر آپ نے اپنے دونوں بازو دھوئے پھر آپ نے اپنے موزوں اور عمامے پر مسح کیا پھر آپ سوار ہوئے آپ کے ہمراہ میں بھی سوار ہوا۔ ہم لوگوں تک پہنچے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری محسوس ہوئی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نماز پڑھتے رہو جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مغیرہ کھڑے ہوئے اور ان حضرات نے پہلے گزر جانے والی رکعت کو ادا کیا''۔

1347– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/ 248، والنسائي في "الكبرى" كما في "تحفة الأشراف" 8/ 475، عن محمد بن أبي عدي، عن حميد الطويل، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 1/ 76 باب المسح على العمامة مع الناصية، عن عمرو بن علي وحميد بن مسعدة، وأبو عوانة 1/ 259، والبيهقي في "السنن" 1/ 58 من طريق مسدد، والبيهقي 1/ 60 من طريق حميد بن مسعدة .وأخرجه مسلم (274) (81) عن محمد بن عبد الله بن بزيع، عن يزيد بن زريع، عن حميد الطويل، به . لكن عنده عروة بدل حمزة.وأخرجه ابن ماجة (1326) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف رجل من أمته، عن محمد بن المثنى، عن ابن أبي عدي، عن حميد الطويل، بقصة الصلاة خلف عبد الرحمٰن بن عوف حسب.وأخرجه مسلم (274) (82) عن محمد بن عبد الأعلى وأمية بن بسطام، وأبو داوُد (150) عن مسدد، كلهم عن المعتمر بن سليمان، عن سليمان التيمي، عن بكر بن عبد الله، به.وتقدم قبله من طريق سليمان التيمي، عن بكر، عن الحسن، عن ابن المغيرة برقم (1346) .

18- بَابُ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ

حیض اور استحاضہ کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّمِ الَّذِيْ يُحْكَمُ لِمَنْ وُجِدَ فِيهَا بِحُكْمِ الْحَائِضِ

خون کی اس صفت کا تذکرہ جو کسی عورت میں پایا جائے تو اس پر حائضہ کا حکم جاری ہوگا

1348- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): "اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلَاةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وصلي".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ فاطمہ بنت ابوحبیش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے وہ پہچانا جاتا ہے۔ جب یہ ہو تو تم نماز سے رک جاؤ اور جب دوسری رنگت کا مواد ہو تو تم وضو کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْحَائِضِ اِذَا طَهُرَتْ تَرْكَهَا اَدَاءَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ تَرَكَتْ فِيْ اَيَّامِ حَيْضَتِهَا

حیض والی عورت کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ پاک ہو جائے تو ان قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی ترک کردے جنہیں اس نے اپنے حیض کے مخصوص ایام میں ترک کر دیا تھا

1348- إسناده حسن. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي فقد روى له البخاري مقرونًا، ومسلم متابعه، وهو صدوق حسن الحديث . وابن أبي عدى: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدى .وأخرجه أبو داؤد (286) و (304) في الطهارة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" /1 325، وأخرجه النسائي /1 185، والطحاوي في "مشكل الآثار" /3 306، والدارقطني /1 206 و 207، والحاكم /1 174، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه الدارقطني /1 207 من طريق خلف بن سالم، والبيهقي /1 325 عن أحمد بن حنبل، كلاهما عن ابن أبي عدى، به .وأخرجه أحمد /6 420 و 463 و 464 من حديث فاطمة بنت أبي حبيش.وسيورده المؤلف برقم (1350) من طريق مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عائشة. وبرقم (1354) من طريق أبي حمزة، عن هشام بن عروة، به.

1349- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ؟ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ.

معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضا کرے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم ''حروریہ'' ہو؟ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض آیا کرتا تھا' تو ہم نہ تو قضا کرتی تھیں اور نہ ہی ہمیں قضا کرنے کا حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ الصَّلَاةِ عِنْدَ اِقْبَالِ الْحَيْضَةِ وَالاغْتِسَالِ عِنْدَ اِدْبَارِهَا

حیض کی آمد کے وقت نمازوں کو ترک کرنے کا اور حیض کے رخصت ہونے کے وقت غسل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1350- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عائشة اَنَّهَا قَالَتْ

(متن حدیث): قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَاِذَا ذَهَبَ عنك قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی

1349–إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه النسائي 1/ 191 عن عمرو بن زرارة، وابن الجارود في "المنتقى" (101) عن علي بن خشرم، كلاهما عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (1278) ومن طريقه أبو عوانة 1/ 324، والبيهقي في "السنن" 1/ 308، وأخرجه مسلم (335) (69) وأبو عوانة 1/ 324 من طريق سفيان، عن أيوب، عن معاذة، عن عائشة، بإسقاط "أبي قلابة."وأخرجه عبد الرزاق (1277) ومن طريقه مسلم (335) (69) وأبو عوانة 1/ 324، والبيهقي 1/ 308، عن معمر، عن عاصم الأحول، عن معاذة، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/ 339، 340، ومن طريقه ابن ماجة (631) عن علي بن مسهر، وأحمد 6/ 97 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن معاذة، به .وأخرجه أحمد 6/ 94 عن بهز، و 120 عن عفان، 143 عن يزيد، والبخاري (321) في الحيض عن موسى بن إسماعيل، كلهم عن همام بن يحيى، عن قتادة، عن معاذة، به. وأخرجه الطيالسي (1570) ومن طريقه أبو عوانة 1/ 324، 425، وأخرجه مسلم (335) (68) من طريق محمد بن جعفر كلاهما عن شعبة، عن يزيد الرشك، عن معاذة، به.وقوله:"أن امرأة قالت لعائشة" كذا أبهمت في إسناد المؤلف والبخاري، وبين شعبة عند الطيالسي ومسلم، وعاصم عند عبد الرزاق، أنها هي معاذة الراوية.

ہوں تو کیا میں نماز ترک کردوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو تم نماز کو ترک کردو اور جب اس کی مقدار تم سے رخصت ہو جائے (یعنی حیض کے مخصوص دن گزر جائیں) تو تم اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کرنا شروع کردو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالِاغْتِسَالِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1351 – أخبرنا يوسف بن يعقوب المقرىء بِوَاسِطَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا

1350–إسناده صحيح، على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/61، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/39–40، والبخاري (306)، والنسائي 1/186 في الحيض، والدارقطني 1/206، وأبو عوانة 1/319، والدارمي 1/199، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/102، والبيهقي في "السنن" 1/321، والبغوي في "شرح السنة" (324). وأخرجه عبد الرزاق (1165)، وابن أبي شيبه 1/125، والبخاري (228) و (320) و (331)، ومسلم (333) وأبو داؤد (282)، والترمذي (125)، والنسائي 1/181 و185و186، والدارمي 1/199، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/102، والدارقطني 1/206و207، وأبو عوانة 1/319، وابن الجارود (112)، والبيهقي 1/323و324و325و327و329من طريق، عن هشام بن عروة، به.وأخرجه ابن أبي شيبه 1/125، وأحمد 6/42و137و194و204و262، وأبو داؤد (298)، وابن ماجه (624)، والدارقطني 1/211، والطحاوي 1/102، والبيهقي 1/344، من طق، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن عروة، به. وحبيب بن أبي ثابت لم يسمع من عروة، فهو منقطع، لكن تابعه هشام بن عروة في الطريق المتقدمة، فيتقوى ويصح. وانظر "نصب الراية" 1/200.

1351– حديث صحيح. محمد بن خالد بن عبد الله: هو الطحان الواسطي: ضعفه غير واحد، وقال المؤلف في "الثقات" 9/90: يخطء ويخالف، ولكنه لم يتفرد به، فقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/187 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، وأبي كامل، ومسلم (334) في الحيض: باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، عن محمد بن جعفر بن زياد، والدارمي 1/200، وأبو عوانة 1/320، عن سليمان بن داؤد الهاشمي، وداؤد بن منصور، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/99 من طريق محمد بن إدريس، كلهم عن إبراهيم بن سعد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (160)، ومسلم (334)، والنسائي 1/121، والطحاوي 1/99 من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري به.وأخرجه عبد الرزاق (1164) عن معمر، عن الزهري، به.وأخرجه أحمد 6/28، والنسائي 1/183، وأبو عوانة 1/323، والطحاوي 1/98، والبيهقي 1/349، من طريق يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أبي بكر، عن عمرة وانظر ما بعده1. إسناده صحيح على شرط مسم، وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/348 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد.وأخرجه مسلم (334)، وأبو داؤد (285) و (288)، والنسائي 1/119 عن محمد بن سلمة المرادي وابن أبي عقيل، وأبو عوانة 1/321، 322 من طريق حجاج بن إبراهيم، والحاكم 1/173، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/348 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، أربعتهم عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أبو عوانة 1/322 عن أبي عبد الله، عن عمه، عن عمرو بن الحارث، به.وادعى الحاكم أن مسلمًا لم يخرجه من طريق عمرو بن الحارث هذه، وليس كذلك، كما رأيت، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.وأخرجه أحمد 6/141 عن يزيد، والبخاري (327) في البحيض عن إبراهيم بن المنذر، عن معن، والطحاوي 1/99 من طريق أسد، وأبو داؤد (291) عن محمد بن إسحاق المسيبي، عن أبيه، أربعتهم عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، به.وأخرجه أبو داؤد (292)

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): جَاءَ تْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واستفته فَقَالَ: لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِحَيْضٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي" قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ تغتسلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَكَانَتْ تَجلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَيَعْلُو حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ ثُمَّ تصلي.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے۔ تم غسل کر کے نماز ادا کرو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو ام حبیبہ بنت جحش ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھی۔ وہ ایک ٹب میں بیٹھ جاتی تھی' تو خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی تھی' پھر وہ نماز ادا کیا کرتی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خَبَرَ عَائِشَةَ هٰذَا تَفَرَّدَ بِهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو نقل کرنے میں عروہ بن زبیر نامی راوی منفرد ہے

1352 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَاسْتَفْتَتْ رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ذٰلِكَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي." قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فِيْ مِرْكَنِ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى يَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الماء.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اہلیہ تھیں۔ انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی۔ انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے تم غسل کر کے نماز ادا کرتی رہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھی وہ پتھر کے بنے ہوئے ٹب میں بیٹھ جاتی تھی' اور اس کی بہن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا تھا یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خَبَرَ عَمْرَةَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَالْاَوْزَاعِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے عمرہ کے حوالے سے منقول روایت کو نقل کرنے میں عمرو بن حارث اور امام اوزاعی منفرد ہیں۔

1353 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَالْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّهَا قالت استحيضت أم حبيبة بنت جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اُخْتُهَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِيْنَ فَشَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَهَا "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهٗ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّي." فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَّكَانَتْ تَقْعُدُ فِيْ مِرْكَنِ اُخْتِهَا فَكَانَتْ حُمْرَةُ الدَّمِ تعلو الماء.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی۔ وہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی۔ ان کی بہن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھی) اس خاتون کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی۔ انہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے تم غسل کر کے نماز ادا کرتی رہو تو وہ خاتون ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھی۔ وہ اپنی بہن کے ٹب میں بیٹھ جاتی تھی اور خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ بِتَجْدِيدِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے وقت از سر نو وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1354 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخُلْقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

1353- حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأخرجه أحمد 6/82 عن إسحاق، عن الليث، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (334) في الحيض: باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، وأبو داوُد (290) في الطهارة: باب من روى أن المستحاضة تغتسل لكل صلاة، والنسائي 1/119 في الطهارة: باب ذكر الاغتسال من الحيض، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/119، والبيهقي في "السنن" 1/331و349، من طرق عن الليث بن سعد، عن ابن شهاب، عن عروة، به. وأخرجه الشافعي 1/40، وأحمد 6/83 ومن طريقه الحاكم 1/173، 174، وأخرجه النسائي 1/117، 119 في الطهارة: باب ذكر الاغتسال من الحيض، والدارمي 1/196و199، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/99، وأبو عوانة 1/320، والبيهقي 1/327-328 من طرق، عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ الشهر والشهرين قال: "ليس ذلك بِحَيْضٍ وَّلٰكِنَّهُ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِی الصَّلَاةَ عَدَدَ اَيَّامِكِ الَّتِیْ كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيْهِ فإذا أدبرت فاغتسلي وتوضئي لكل صلاة".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک دو ماہ تک استحاضہ کا شکار رہتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے جب حیض آ جائے، تو تم اپنے ان مخصوص ایام میں نماز کو ترک کر دو جن ایام میں تمہیں پہلے حیض آیا کرتا تھا اور جب وہ دن گزر جائیں تو تم غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا اَبُوْحَمْزَةَ وَاَبُوْحَنِيفَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے ان الفاظ کو نقل کرنے میں ابوحمزہ اور ابوحنیفہ نامی راوی منفرد ہے

1355 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ فِیْ عَقِبِ خَبَرِ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ: "تَدَعُ الصَّلَاةَ اَيَّامَهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عند كل صلاة.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ کا شکار عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: وہ اپنے مخصوص ایام میں نماز کو ترک کر دے گی پھر ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی اور پھر ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْتِخْدَامِ الْمَرْءِ الْمَرْاَةَ الْحَائِضَ فِیْ اَسْبَابِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اپنی روزمرہ کے کاموں میں حائضہ عورت سے خدمت لے سکتا ہے

1356 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ

1354-وأخرجه أبو عوانة 1/321 من طريق ابن أبي ذئب، عن الزهري، به. وأخرجه الدارمي 1/198، والطحاوي 98/1 من طريقين عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه أبو عوانة 1/322 من طريق سفيان، عن الزهري، عن عمرة، به. وانظر الروايتين المتقدمتين قبل هذه، وتخريجهما في موضعيهما.

السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْجَارِيَةِ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ ، اَرَادَ اَنْ يَبْسُطَهَا، فَيُصَلِّي عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: اِنَّهَا حَائِضٌ، فَقَالَ: اِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِيْ يَدِهَا . (3: 65)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز سے فرمایا: مجھے جائے نماز پکڑاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ یہ تھا کہ اس کو بچھا کر اس پر نماز ادا کریں میں نے عرض کی: وہ حیض کی حالت میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِخْدَامَ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ فِيْ اَحْوَالِهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے احوال میں حائضہ عورت سے خدمت لے سکتا ہے

1357 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، قُلْتُ: اِنِّي حَائِضٌ، قَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ . (4: 5)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسجد میں سے چٹائی پکڑا دو میں نے

1356– إسناده حسن، إسماعيل السدى، وعبد الله البهى وإن خرج لهما مسلم فى " صحيحه " لا يرقى حديثهما إلى الصحة. وباقى رجاله ثقات. وأخرجه الدارمى 1/247 عن أبى الوليد الطيالسى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/106 عن أبى سعيد، و179 عن عبد الصمد وعبد الرحمٰن بن مهدى، وأبو نعيم فى " الحلية " 9/23 من طريق ابن مهدى، ثلاثتهم عن زائدة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة (632) فى الطهارة: باب الحائض تتناول الشىء من المسجد. وأخرجه أحمد 6/110 و114 من طريق شريك، عن العباس بن ذريح، عن البهى، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/111، 112 و245 من طريق إسرائيل، و6/214

1357– إسناده على شرط مسلم إلا أن معاوية بن هشام له أوهام، لكنه قد توبع عليه. وأبو كريب: هو محمد بن العلاء. وأخرجه عبد الرزاق (1258) ومن طريقه أحمد 6/173، وابن الجارود (102) ، عن سفيان الثورى، به. وأخرجه البغوى فى " شرح السنة " (320) من طريق أبى حذيفة، عن سفيان، به . وأخرجه مسلم (298) فى الحيض، عن أبى كريب، عن أبى معاوية، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 6/45 و229، ومسلم (298) ، وأبو داؤد (261) ، والنسائى 1/192 من طرق عن أبى معاوية، عن الأعمش، به. وأخرجه النسائى 1/192 عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، وأبو عوانة 1/314 من طريق محمد بن سلمة المرادى، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه الترمذى (134) ، والنسائى 1/192، عن قتيبة، عن عبيدة بن حميد، وأبو عوانة 1/313 من طريق أبى يحيى الحمانى ويحيى بن عيسى الرملى، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 6/114، ومسلم (298) (12) ، والبيهقى فى " السنن " 2/409، من طريقين عن حجاج وعبد الملك بن حميد بن أبى غنيَّة، عن ثابت بن عُبيد، به . وسيورده المؤلف بعده من طريق شعبة عن الأعمش، به، فانظر تخريجه عنده. وأخرجه أبو عوانة 1/314 من طريق مسلم بن صبيح، عن مسروق، عن عائشة. وأخرجه أيضًا 1/314 من حديث أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعائشة..

عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو سفیان کے حوالے سے نقل کرنے میں معاویہ بن ہشام نامی راوی منفرد ہے

1358 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: اِنِّي حَائِضٌ، قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ فَنَاوَلْتُهُ. (4: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْاَعْمَشُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْبَهِيِّ، وَالْقَاسِمِ جَمِيعًا، عَنْ عَائِشَةَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: چٹائی پکڑادو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے' تو میں نے آپ کو وہ (چٹائی) پکڑادی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اعمش نے ثابت بن عبید کے حوالے سے بہی اور قاسم دونوں کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْجِيلِ الْمَرْاَةِ شَعَرَ زَوْجِهَا وَاِنْ لَمْ يَحِلَّ لَهَا اَدَاءُ الصَّلَاةِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ

عورت کے لئے اپنے شوہر کے بالوں میں کنگھی کرنا مباح ہے' اگرچہ اس وقت میں اس عورت کے لئے نماز کی ادائیگی جائز نہ ہو (یعنی اس وقت وہ حیض کی حالت میں ہو)

1359 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

1359- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 6/173 عن محمد بن جعفر، بهٰذا الاسناد. وأخرجه الطيالسي 1/62، ومن طريقه أبو عوانة 1/313، والبيهقي في " السنن " 1/186، عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/101 عن عفان، والدارمي 1/197 و248 عن أبي الوليد الطيالسي، كلاهما عن شعبة، به. (2) إسناده صحيح على شرطهما، وهو في " الموطأ " 1/60، ومن طريق مالك أخرجه البخاري (295) في الحيض، والنسائي 1/193 في الحيض، والدارمي 1/246، وأبو عوانة 1/312، والبيهقي في " السنن " 1/186. وأخرجه أحمد 6/99، 100 و204 و208، والبخاري (296) في الحيض، و (2028) في الاعتكاف، ومسلم (297) (9) في الحيض، وأبو عوانة 1/312، 313، وابن الجارود (104) من طرق عن هشام بن عروة، بهٰذا الإسناد .

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ . (4:50)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُشَارَبَتِهَا

حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1360 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: اِنْ كُنْتُ لَاُوتٰى بِالْاِنَاءِ وَاَنَا حَائِضٌ، فَاَشْرَبُ مِنْهُ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ، وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ، فَيَاْخُذُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ مَوْضِعَ فِيَّ . (4:1)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میرے سامنے کوئی برتن آتا میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ میں اس میں سے پانی پی لیتی تھی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ برتن لے کر اپنا منہ مبارک اس جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پانی پی لیتے تھے۔ اسی طرح میں حیض کی حالت میں کوئی ہڈی چوستی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کے اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَاْخُذُ الْاِنَاءَ لِتَشْرَبَ وَتَاْخُذُ الْعَرْقَ لِتَاْكُلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا برتن لے کر اسے پی لیتی تھیں

(بقيه تخريج 1359) وأخرجه الدارمي 1/246 من طريق مالك، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1247) وعنه أحمد 6/231 عن معمر، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه أحمد 6/234، والنسائي 1/193 من طريق عبد الأعلى، والبخاري (2046) في الاعتكاف، من طريق هشام بن يوسف. وأخرجه أحمد 6/230، والنسائي 1/193 من طرق عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، عن عروة، به، بلفظ: أغسل. وأخرجه مسلم (297) (8)، والبيهقي في "السنن" 1/308 من طريق عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُروة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1248)، وأحمد 6/261، والبخاري (301) في الحيض، و (2031) في الاعتكاف، ومسلم (297) (10)، والنسائي 1/193، والدارمي 1/247، وأبو عوانة 1/313، والبغوي في "شرح السنة" (317) من طرق عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة.

1360– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة 1/311 عن الدقيقي وأبي غسان الهمداني، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وقد تقدم (1293) من طريق وكيع، عن مسعر وسفيان الثوري، عن المقدام بن شريح، به. وسبق تخريجه هناك.

اور ہڈی لے کر اس سے (گوشت کو) کھالیتی تھیں

1361 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمِقْدَامُ بْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: اِنْ كُنْتُ لَآتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِنَاءِ، فَآخُذُهُ فَاَشْرَبُ مِنْهُ، فَيَاْخُذُ فَيَضَعُ فَاهُ مَوْضِعَ فِيَّ فَيَشْرَبُ، وَاِنْ كُنْتُ لَآخُذُ الْعَرْقَ مِنَ اللَّحْمِ فَآكُلُهُ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَاْكُلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ . (1:4)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی برتن لے کر آتی۔ میں اسے لے کر اس میں سے پانی پی لیتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر اپنا منہ اس جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پانی پی لیتے تھے۔ اسی طرح میں گوشت والی کوئی ہڈی لیتی اور اسے کھالیتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے۔ جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور آپ اسے کھالیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُشَارَبَتِهَا وَاسْتِخْدَامِهَا اِذِ الْيَهُوْدُ لَا تَفْعَلُ ذٰلِكَ

حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے اور خدمت لینے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہودی ایسا نہیں کرتے

1362 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا اِذَا حَاضَتْ بَيْنَهُمُ امْرَاَةٌ اَخْرَجُوهَا مِنَ الْبُيُوتِ، وَلَمْ يَاْكُلُوا مَعَهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا، وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبُيُوتِ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَيَسْاَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) (البقرة: 222)، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا نَرٰى هٰذَا الرَّجُلَ يَدَعُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِنَا

1362- إسناده صحيح. محمد بن أبان الواسطي، ذكره المؤلف في " الثقات "، ووثقه مسلمة بن القاسم، وأخرج له البخاري في موضعين في صحيحه، وباقي رجال الإسناد على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي (2052)، وأحمد 3/131 و246، ومسلم (302) في الحيض: باب جواز غسل المرأة الحائض رأس زوجها، وأبو داوُد (258) في الطهارة: باب مؤاكلة الحائض ومجامعتها، و (2165) في النكاح: باب في إتيان الحائض ومباشرتها، والترمذي (2977) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي 1/152 و187، وابن ماجة (644) في الطهارة: باب ما جاء في مؤاكلة الحائض وسؤرها، والدارمي 1/245 باب مباشرة الحائض، وأبو عوانة 1/311، والبيهقي في " السنن " 1/313، والبغوي في " شرح السنة " (314)، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

اِلَّا يُخَالِفُنَا، فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلَتْهُ هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ، فَبَعَثَ فِي اٰثَرِهِمَا، فَظَنَنَّا اَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا، فَسَقَاهُمَا. (1: 103)

ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ ان کے درمیان کسی عورت کو حیض آ جاتا تھا' تو وہ اسے اپنے گھر سے نکال دیتے تھے۔ (یعنی اس کے ساتھ کھاتے پیتے نہیں تھے) اور گھروں میں اس کے ساتھ نہیں ٹھہرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تو فرما دو! وہ گندگی ہے تم لوگ حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ تم سب کچھ کر سکتے ہو۔

اس پر یہودیوں نے کہا ہم نے یہ بات نوٹ کی ہے' یہ صاحب ہمارے معاملے میں ہر بات پر مخالفت کرتے ہیں۔ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر آئے۔ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہودیوں نے یہ بات کہی ہے' تو کیا ہم حیض کے دوران بیویوں کے ساتھ صحبت بھی نہ کر لیا کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں پر سخت ناراض ہوئے ہیں۔ یہ دونوں صاحبان چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر دودھ پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بلوایا۔ اس سے ہمیں اندازہ ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سخت ناراض نہیں ہوئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو (وہ دودھ پلوا دیا)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُضَاجِعَ امْرَاَتَهُ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ لیٹ سکتا ہے جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

1363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا، قَالَتْ: بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِيْ، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ. (1: 4)

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹ گئی۔ اسی دوران مجھے حیض آ گیا۔ میں کس کس کر باہر آ گئی میں نے اپنے حیض کے کپڑے رکھ لئے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہیں حیض آیا ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں آ کر آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَائِضَ اِذَا نَامَ مَعَهَا زَوْجُهَا يَجِبُ اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب حیض والی عورت کے ساتھ اس کا شوہر سونا چاہے تو یہ بات ضروری ہے وہ عورت تہبند باندھ لے اور پھر وہ مرد اس عورت کے ساتھ لیٹے

1364 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1363- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (296) في الحيض: باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 1/149 و188 عن عبيد الله بن سعيد وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (298) في الحيض: باب من سمى النفاس حيضًا، عن مكي بن إبراهيم، و (323) باب من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر، عن معاذ بن فضالة، و (1929) في الصوم: عن مسدد، عن يحيى، والنسائي 1/149 و188 عن إسماعيل بن مسعود، عن خالد بن الحارث، والدارمي 1/243 عن وهب بن جرير، وأبو عوانة 1/310 من طريق أبي داوُد، والبيهقي في " السنن " 1/311 من طريق أبي عمر الحوضي، كلهم عن هشام بن أبي عبد الله الدستوائي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/300 عن عفان، عن همام، والبخاري (322) في الحيض: باب النوم مع الحائض وهي في ثيابها، عن سعد بن حفص، عن شيبان، وأبو عوانة 1/310 و311 من طريق حرب بن شداد وحسين المعلم، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في " شرح السنة " (316) .وأخرجه عبد الرزاق (1235) عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أم سلمة . لم يرد بينهما زينب بنت أم سلمة.وأخرجه أحمد 6/294، والدارمي 1/243 عن يزيد بن هارون ويعلى بن عبيد، وابن ماجة (637) عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، ثلاثتهم عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أم سلمة. وأخرجه عبد الرزاق (1236) عن ابن جريج، عن عكرمة، عن أم سلمة بنحوه.وأخرجه ابن أبي شيبة 4/254 عن وكيع، عن الأوزاعي، عن عبدة، عن أم سلمة.

1364- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري. وأخرجه الطيالسي 1/62 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد، ومن طريق الطيالسي أخرجه أبو عوانة الإسفرايني 1/308. وأخرجه أحمد 6/134 عن عفان، وأبو عوانة 1/308 من طريق أحمد بن عبد الملك، كلاهما عن أبي عوانة، به .وأخرجه عبد الرزاق (1237) ، والطيالسي (1375) (1/62) ، وابن أبي شيبة 4/254، وأحمد 6/55 و174 و189 و259، والبخاري (300) في الحيض: باب مباشرة الحائض، ومسلم (293) في الحيض: باب مباشرة الحائض فوق الإزار، وأبو داوُد (268) في الطهارة: باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع، والترمذي (132) في الطهارة: باب ما جاء في مباشرة الحائض، والنسائي 1/189 في الحيض: باب مباشرة الحائض، وابن ماجة (636) في الطهارة: باب ما للرجل من المرأة إذا كانت حائضًا، وأبو عوانة 1/308 و309، والدارمي 1/242، وابن الجارود (106) ، والبيهقي في " السنن " 1/310، والبغوي في " شرح السنة " (317) ، من طرق عن منصور، بهذا

اَبُوْعَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم (ازواج) میں سے کسی ایک کو حیض آ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ تہبند کو مضبوطی سے باندھ لیں اور پھر آپ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِتِّزَارِ الَّذِىْ تَسْتَعْمِلُ الْحَائِضُ عِنْدَ مُضَاجَعَةِ زَوْجِهَا اِيَّاهَا

تہبند باندھنے کی صفت کا تذکرہ جسکے مطابق حیض والی عورت شوہر کے ساتھ لیٹتے وقت اسے باندھے

1365 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَبِيْبٍ، مَوْلٰى عُرْوَةَ، عَنْ نُدْبَةَ، مَوْلَاةِ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(بقيه تخريج 1364) الإسناد. وأخرجه أحمد 6/170 عن هشيم، عن مغيرة، عن إبراهيم، عن عائشة. وأخرجه ابن أبى شيبة 4/254 من طريقه مسلم (293) (2)، وابن ماجة (635) باب ما للرجل من امرأته إذا كانت حائضًا، والبيهقى فى " السنن 1/310 عن على بن مسهر، عن أبى إسحاق الشيبانى، وأحمد 6/143 و235 عن يزيد، عن الحجاج، والبخارى (302)، وأبو عوانة 1/309 من طريق على بن مسهر، عن الشيبانى، وابن ماجة (635) من طريق أبى الأحوص، عن عبد الكريم، ومن طريق عبد الأعلى، عن محمد بن إسحاق، جميعهم عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة، وصححه الحاكم 1/172 من طريق جرير، عن الشيبانى، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، به. وأخرجه أحمد 6/174 و182 و206، والنسائى 1/151 و189، والدارمى 1/244، والبيهقى فى " السنن " 1/314، من طرق عن أبى إسحاق، عن أبى ميسرة عمرو بن شرحبيل، عن عائشة. وأخرجه الطيالسى 1/62، ومن طريقه البيهقى 1/312، وأخرجه أحمد 6/187 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، والدارمى 1/244 عن سليمان بن حرب، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، عن أبى عمران الجونى، عن يزيد بن بابنوس، عن عائشة.

1365- نُدْبة، ويقال: بُدَية: ذكرها المؤلف فى " الثقات " 5/487، وذكرها ابن مندة وأبو نعيم فى الصحابة، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه أبو داؤد (267) فى الطهارة: باب فى الرجل يصيب منها ما دون الجماع، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 4/256، والنسائى 1/151-152 فى الطهارة: باب مباشرة الحائض، و 189 فى الحيض: باب ذكر ما كان النبى صلى الله عليه وسلم يصنعه إذا حاضت إحدى نسائه، والدارمى 1/246، والبيهقى فى " السنن " 1/313، من طرق عن الليث بن سعد، به. وأخرجه عبد الرزاق (1234) عن ابن جريج، والبيهقى فى " السنن " 1/313 من طريق شعيب بن أبى حمزة، كلاهما عن الزهرى، به. وأخرجه عبد الرزاق (1233)، ومن طريقه أحمد 6/336، والطبرانى 24/ (16) عن معمر، عن الزهرى، عن ندبة، عن ميمونة. وانظر الطبرانى (17) و (18) و (19) و (20) و (21). وأخرجه ابن أبى شيبة 4/254، والبخارى (303)، ومسلم (294) فى الحيض: باب مباشرة الحائض فوق الإزار، وأبو داؤد (2167)، وأبو عوانة 1/309، 310 والبيهقى فى " السنن " 1/311 من طرق عن أبى إسحاق الشيبانى، عن عبد الله بن شداد، عن ميمونة. وأخرجه الدارمى 1/244 عن عمرو بن عون، حدثنا خالد، عن الشعبى عن عبد الله بن شداد، عن ميمونة. وأخرجه مسلم (295)، وأبو عوانة 1/310، والبيهقى 1/311 من طريق مخرمة بن بكير، عن أبيه، عن كريب مولى ابن عباس، عن ميمونة.

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، اِذَا كَانَ عَلَيْهَا اِزَارٌ يَبْلُغُ اَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ، اَوِ الرُّكْبَتَيْنِ فَتَحْتَجِزُ بِهِ . (1:4)

❁❁ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور اس خاتون نے تہبند باندھا ہوا ہوتا تھا۔ جو نصف زانوں تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گھٹنوں تک ہوتا تھا وہ خاتون اسے لنگوٹ کے طور پر باندھ لیتی تھیں۔

ذِكْرُ جَوَازِ اتِّكَاءِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهِ اِيَّاهَا دُونَ وَضْعِ الْاِزَارِ

مرد کے لئے حیض والی عورت سے ٹیک لگانے اور تہبند کے مقام کے علاوہ جسم کے ساتھ جسم مس کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

1366 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيَّ وَاَنَا حَائِضٌ .

(10:5)

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے حالانکہ آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوتی تھی۔ (اور اس وقت) میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ الْحَائِضِ بِالِاتِّزَارِ عِنْدَ اِرَادَةِ مُبَاشَرَةِ الزَّوْجِ اِيَّاهَا

حیض والی عورت کو اس وقت تہبند باندھنے کا حکم ہونا جب اس کا شوہر اس کے ساتھ مباشرت کرے

1367 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَتَّزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا . (1:82)

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کو یہ ہدایت کرتے تھے۔ وہ حیض کی حالت میں ہوں، تو تہبند باندھ لیں اور پھر آپ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا اَرَادَتْ بِهٖ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ کہ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مباشرت کرتے تھے'' اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے' آپ ان کے ساتھ لیٹ جاتے تھے

1368 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُضَاجِعَ بَعْضَ نِسَائِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ اَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ. (1: 82)

۞۞ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ لیٹتے اور اس وقت وہ حیض کی حالت میں ہوتی' تو آپ اسے یہ حکم دیتے تھے کہ وہ تہبند باندھ لے۔

1368– إسناده صحيح على شرطهما. صفيَّة: هى بنت شيبة بن عثمان بن أبى طلحة العبدرية .وقد تقدم برقم (798) فى باب قراء ة القرآن، من طريق سفيان الثورى، عن منصور، بهٰذا الإسناد، واستوفى تخريجه هناك .(2) إسناده صحيح، وهو مكرر (1364) . (1) إسناده صحيح على شرطهما؛ أبو معاوية: هو محمد بن خازم، والشيبانى: هو أبو إسحاق سليمان بن أبى سليمان . وتقدم فى حديث ميمونة برقم (1365) تخريجه من طريق الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ ميمونة .وأورده المؤلف هنا من طريق الشيبانى من حديث عائشة. قال الحافظ: وكانَ الشيبانى كان يحدث به تارة من مسند عائشة، وتارة من مسند ميمونة.انظر " الفتح " 1/405،وقد أخرجه الحاكم 1/172 من طريق عثمان بن أبى شيبة، عن جرير، عن الشيبانى، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة.وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى.

19- بَابُ النَّجَاسَةِ وَتَطْهِيرِهَا

نجاست اور اسے پاک کرنے کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا اَوْ غَيْرَ جُنُبٍ لَا يَجُوزُ اَنْ يُطْلَقَ عَلَيْهِ اسْمُ النَّجَاسَةِ وَاِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ الْقَلِيلِ لَمْ يُنَجِّسْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان جنبی ہو یا جنبی نہ ہو اس پر نجاست کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا اگر وہ تھوڑے پانی میں داخل ہو تو اسے ناپاک نہیں کرے گا

1369 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنِيْ وَاصِلٌ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ، فَاَهْوَى اِلَيَّ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ جُنُبٌ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ . (3: 10)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا۔ آپ نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

1369– إسناده صحيح على شرطهما . واصل: هو ابن حيان الأحدب، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي الكوفي .وأخرجه أحمد 5/384 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داوُد (230) في الطهارة: باب في الجنب يصافح، وأبو عوانة 1/275 من طريق مسدد، والنسائي 1/145 في الطهارة: باب مماسة الجنب ومجالسته، وابن ماجة (535) باب مصافحة الجنب، عن إسحاق بن منصور، وأبو عوانة 1/275 من طريق عمر بن شبة ومحمد بن أبي بكر، وأبو نعيم في " أخبار أصبهان " 2/73 من طريق هارون بن سليمان، كلهم عن يحيى بن سعيد، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/173 ومن طريقه مسلم (372) ، وأخرجه أحمد 5/402، وابن ماجة (535) ، والبيهقي في " السنن " 1/189، كلهم من طريق وكيع، عن مسعر، به. وصححه ابن خزيمة برقم (1359) .وقد تقدم برقم (1258) من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ حذيفة، ومن هذه الطريق سيورده المؤلف أيضًا بعد هذا.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَهْوَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حُذَيْفَةَ

اس بات کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھایا تھا

1370 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِهِ مَسَحَهُ وَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَرَاَيْتُهُ يَوْمًا بُكْرَةً، فَحِدْتُ عَنْهُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّيْ ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَخَشِيْتُ اَنْ تَمَسَّنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ . (3: 10)

۞۞ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب میں سے جب بھی کسی شخص کے ساتھ ملاقات ہوتی تھی' تو آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اسے دعا دیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے صبح کے وقت دیکھا تو ایک طرف ہٹ گیا پھر دن چڑھ جانے کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا کہ تم (مجھے دیکھ کر) ایک طرف ہٹ گئے تھے میں نے عرض کی: میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ ایسی حالت میں مجھے مس نہ کرلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ شَعْرَ الْاِنْسَانِ طَاهِرٌ اِذَا وَقَعَ فِي الْمَاءِ لَمْ يُنَجِّسْهُ، وَاِنْ كَانَ عَلَى الثَّوْبِ لَمْ يَمْنَعِ الصَّلَاةَ فِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' انسان کا بال پاک ہوتا ہے

اگر وہ پانی میں گر جائے' تو وہ اسے ناپاک نہیں کرتا اور اگر وہ کپڑے پر لگا ہوا ہو' تو اس کپڑے میں نماز ادا کرنے سے نہیں روکتا

1371 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى اَبُوْيَعْلٰى ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ الْفَزَارِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

1370- إسناده صحيح على شرطهما . جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، والشيباني: هو أبو إسحاق، وأبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري. وهو مكرر (1258) وتقدم تخريجه هناك.

(متن حدیث): قَالَ: رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْبُدْنِ فَنُحِرَتْ - وَالْحَلَّاقُ جَالِسٌ عِنْدَهُ - فَسَوَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَئِذٍ شَعْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَبَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَقِّ جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى شَعْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: احْلِقْ فَحَلَقَ، فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَهُ يَوْمَئِذٍ بَيْنَ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ النَّاسِ - الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ - ثُمَّ قَبَضَ بِيَدِهِ عَلٰى جَانِبِ شِقِّهِ الْاَيْسَرِ عَلٰى شَعْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: احْلِقْ، فَحَلَقَ، فَدَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ، فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ. (8:5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ قِسْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَهُ بَيْنَ اَصْحَابِهِ اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ شَعْرَ الْاِنْسَانِ طَاهِرٌ، اِذِ الصَّحَابَةُ اِنَّمَا اَخَذُوا شَعْرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَبَرَّكُوا بِهِ، فَبَيْنَ شَادٍ فِيْ حُجْزَتِهِ، وَمُمْسِكٍ فِيْ تِكَّتِهِ، وَآخِذٍ فِيْ جَيْبِهِ، يُصَلُّوْنَ فِيْهَا، وَيَسْعَوْنَ لِحَوَائِجِهِمْ وَهِيَ مَعَهُمْ، وَحَتّٰى اِنَّ عَامَّةً مِنْهُمْ اَوْصَوْا اَنْ تُجْعَلَ تِلْكَ الشَّعْرَةُ فِيْ اَكْفَانِهِمْ وَلَوْ كَانَ نَجِسًا لَمْ يَقْسِمْ عَلَيْهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءَ النَّجِسَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَتَبَرَّكُوْنَ بِهِ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا، فَلَمَّا صَحَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحَّ ذٰلِكَ مِنْ اُمَّتِهِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ شَيْءٌ طَاهِرٌ، وَمِنْ اُمَّتِهِ ذٰلِكَ الشَّيْءُ بِعَيْنِهِ نَجِسًا.

❁❁ محمد بن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر آپ کے حکم کے تحت قربانی کے اونٹوں کو نحر کر دیا گیا۔ سر مونڈنے والا شخص آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے بال سیدھے کئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے دائیں طرف والے حصے کو اپنی مٹھی میں لیا اور حجام سے کہا تم مونڈھ دو اس نے انہیں مونڈھ دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال اس دن اپنے پاس موجود افراد میں ایک' ایک دو' دو کر کے تقسیم کر دیئے پھر آپ نے اپنے بائیں طرف والے بال مٹھی میں لئے اور حجام سے کہا انہیں مونڈ دو تو اس نے وہ مونڈ دیئے۔ آپ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ انہیں دے دیئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اصحاب کے درمیان اپنے بال تقسیم کرنا اس بات کا واضح بیان ہے کہ انسان کا بال پاک ہوتا ہے کیونکہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک حاصل کیے تھے تا کہ اس کے ذریعے برکت حاصل کریں' تو کسی نے اسے اپنے تہہ بند میں رکھ لیا۔ کسی نے اسے اپنے میں پکڑ لیا۔ کسی نے گریبان میں

1371- إسناده صحيح. مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ: ذكره المؤلف فى " الثقات " 9/87 .وأخرجه الحميدى (1220)، وأحمد 3/208 و256، ومسلم (1305) فى الحج: باب بيان أن السنة يوم النحر اَنْ يرمى، ثم ينحر، ثم يحلق، والابتداء فى الحلق بالجانب الأيمن من رأس المحلوق، وأبو داوُد (1981) و (1982) فى المناسك: باب الحلق والتقصير، والترمذى (912) فى الحج: باب ما جاء بأى جانبى الرأس يبدأ فى الحلق، والنسائى فى " الكبرى " كما فى " التحفة " 1/371. والبيهقى فى " السنن " 1/25، من طرق عن هشام بن حسان، بهٰذا الإسناد . ومن طريق مسلم أخرجه البغوى فى " شرح السنة " برقم (1962)، ومن طريق الحميدى أخرجه البيهقى فى " السنن " 5/134. وأخرجه البخارى (171) فى الوضوء : باب الماء الذى يغسل به شعر الإنسان، من طريق ابن عون، عن ابن سيرين، به.

رکھ لیا اور وہ لوگ ان کے سمیت نماز ادا کرتے تھے اور وہ اپنی ضروریات پوری کیا کرتے تھے اور موئے مبارک ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے زیادہ تر نے وصیت کی کہ ان موئے مبارک کو ان کے کفن میں رکھا جائے۔ اگر یہ بال ناپاک ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ناپاک چیز لوگوں میں تقسیم نہ کرتے۔ جبکہ آپ کو اس بات کا علم بھی تھا کہ وہ اس طرح سے برکت حاصل کریں گے جس طریقے کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے' تو آپ کی امت کے حوالے سے بھی یہ بات مستند ہوگی کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ ایک چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے پاک ہو اور آپ کی امت کی طرف سے وہی چیز بعینہ ناپاک ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكَ غَسْلِ الثَّوْبِ الَّذِىْ اَصَابَهُ بَوْلُ الصَّبِيِّ الْمُرْضَعِ الَّذِىْ لَمْ يَطْعَمْ بَعْدُ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اس کپڑے کو نہ دھوئے جس پر دودھ پیتے بچے کا پیشاب لگا ہوا ہو جو ابھی کچھ کھاتا نہ ہو

1372 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ

1372– إسحاق بن زيد: ذكره المؤلف في " الثقات ".8/122، وروى عنه جمع، وأورده ابن أبي حاتم 2/220، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق (1489) ، والحميدي (164) ، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن الجارود في " المنتقى " (145) عن ابن المقرىء، عن سفيان، به. وأخرجه مالك 1/64 في الطهارة: باب ما جاء في بول الصبي، ومن طريقه أخرجه البخاري (222) في الوضوء : باب بول الصبيان، والنسائي 1/157 في الطهارة: باب بول الصبي الذي لم يأكل الطعام، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/93، والبيهقي في "السنن " .2/414وأخرجه ابن أبي شيبة 1/120، وأحمد 6/52 و210 و212، والبخاري (5468) في العقيقة: باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه، و (6002) في الأدب: باب وضع الصبي في الحجر، و (6355) في الدعوات: باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ومسلم (286) في الطهارة: باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، وابن ماجة (523) في الطهارة، وأبو عوانة 1/201 و202، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/92 و93، والبيهقي في " السنن " 2/414: من طرق عن هشام بن عروة، به .(1) تحرف في " الإحسان " إلى: " عون "، وابن أبي عمر: هو محمد بن يحيى الحافظ نزيل مكة.(2) إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق (1486) ، والحميدي (343) ، وابن أبي شيبة 1/120، وأحمد 6/355، والبخاري (5693) في الطب: باب السعوط بالقُسط الهندي والبحري، ومسلم (287) ، والترمذي (71) ، وابن ماجة (524) ، وابن الجارود (139) ، وابن خزيمة في " صحيحه " (285) ، والبغوي (294) ، والطبراني في " الكبير " /25 (435) و (436) من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/64 في الطهارة: باب بول الصبي، عن الزهري، به. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (223) ، وأبو داوُد (374) ، والدارمي 1/189، والطبراني /25 (437) ، والبغوي (293) ، والنسائي 1/157، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/92، وابن خزيمة (286) ، وأبو عوانة 1/202، والبيهقي .2/414وأخرجه الطيالسي 1/44، وعبد الرزاق (1485) ، و (1486) ، و (20168) ، وأحمد 6/356، ومسلم (287) ، والدارمي 1/189، والطحاوي 1/92، والطبراني /25 (435) و (438) و (440) و (441) و (442) و (443) و (444) ، وأبو عوانة 1/202 و203، وابن خزيمة (286) ، والبيهقي في " السنن " 2/414، من طرق عن الزهري، به.

الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُحَنِّكُهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَاَتْبَعَهُ الْمَاءَ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا تھا۔ آپ انہیں گھٹی دیتے تھے۔ ایک بچے کو لایا گیا' تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے اس پر پانی چھڑک دیا اس جگہ کو دھویا نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ فَاَتْبَعَهُ الْمَاءَ، اَرَادَتْ بِهِ رَشَّهُ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''پھر آپ نے اس کے پیچھے پانی کیا'' اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے' آپ نے اس پر پانی چھڑکا

1373 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ،

(متن حدیث): قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَرَشَّهُ عَلَيْهِ. (1:4)

سیدہ اُمّ قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھاتا نہیں تھا۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا۔

ذِكْرُ الْاِكْتِفَاءِ بِالرَّشِّ عَلَى الثِّيَابِ الَّتِي اَصَابَهَا بَوْلُ الذَّكَرِ الَّذِي لَمْ يَطْعَمْ بَعْدُ

اس کپڑے پر پانی چھڑکنے پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ جس پر بچے کا پیشاب لگا ہو' جو ابھی کچھ کھاتا نہ ہو

1374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةَ، اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ

1374- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابنُ خُزيمة في " صحيحه " (286)، وأبو عوانة 1/202، والطحاوي في " شرح معاني الآثار، 1/92 عن يونس بن عبد الأعلى الصدفي، والبيهقي في " السنن " 2/414 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، كلاهما عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم في " صحيحه " (287) (104) عن حرملة بن يحيى، عن ابنِ وَهْبٍ، عَنْ يونُس بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزهري، به. وانظر ما قبله.

الَّتِي بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ بِاَنْ لَا يُغْسَلَ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَاْكُلَ الطَّعَامَ، فَاِذَا اَكَلَ الطَّعَامَ غُسِلَ مِنْ بَوْلِهِ (5: 8)

سیدہ اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں اور ان مہاجر خواتین میں سے ایک ہیں' جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی تھی وہ بیان کرتی ہیں: میں اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھاتا نہیں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور گود میں بٹھالیا۔اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی لیا اور اس جگہ پر چھڑک دیا۔آپ نے اسے دھویا نہیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں اس کے بعد یہ رواج چل پڑا کہ بچے کے پیشاب کو دھویا نہیں جاتا جب تک وہ کچھ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا جب وہ کھانے لگے گا' تو اس کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ اِنَّمَا هُوَ مَخْصُوْصٌ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ دُوْنَ الصَّبِيَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم بچے کے پیشاب کے ساتھ مخصوص ہے بچی کے پیشاب کا یہ حکم نہیں ہے

1375 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1375- إسناده صحيح.وهو فى " صحيح ابن خزيمة " (284) ، وقال الحافظ فى " التلخيص " 1/28: إسناده صحيح إلا أنه اختلف فى رفعه ووقفه، وفى وصله وإرساله، وقد رجح البخارى صحته، وكذا الدارقطنى.وأخرجه عبد الله بن أحمد فى " زوائده " على " المسند " 1/137، والترمذى (610) فى الصلاة: باب ما ذكر فى نضح بول الغلام الرضيع، عن محمد بن بشار بندار، بهٰذا الإسناد، ومن طريق الترمذى أخرجه البغوى فى " شرح السنة " برقم (296) . قال الترمذى: رفع هشام الدستوائى هٰذا الحديث عن قتادة، وأوقفه سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، ولم يرفعه .قلت: ومن طريق سعيد أخرجه عبد الرزاق وابن أبى شيبة وأبو داوٗد كما سيرد.وأخرجه أحمد 1/97 و137، والبيهقى فى " السنن " 2/415 من طريق الحارثى، كلاهما عن معاذ بن هشام، به . وأخرجه عبد الله بن أحمد فى زيادات " المسند " 1/137، وأبو داوٗد (378) فى الطهارة: باب بول الصبى يصيب الثوب، وابن ماجة (525) فى الطهارة: باب ما جاء فى بول الصبى الذى لم يطعم، والطحاوى فى " شرح معانى الآثار " 1/92، والدارقطنى 1/129، والحاكم 1/165، 166، من طرق عن معاذ بن هشام، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى.وأخرجه أحمد 1/76 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن هشام، به .وأخرجه أبو داوٗد (377) ، ومن طريقه البيهقى فى " السنن " 2/415، من طريق سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، عن أبى حرب، عن أبيه، عن على موقوفًا.وأخرجه أحمد 1/137 عن عبد الصمد بن عبد

اَبِی، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ بَوْلِ الرَّضِیعِ: یُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ، وَیُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِیَةِ. (5: 8)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا' اورلڑکی کے پیشاب کودھویا جائے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمِسْكَ نَجِسٌ غَیْرُ طَاهِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' مشک نجس ہوتی ہے یہ پاک نہیں ہوتی

1376 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(بقیه تخریج 1375)الوارث، عن هشام، عن قتادة، عن أبی حرب، عن علی مرفوعًا.وأخرجه أبن أبی شیبة 1/21، وعبد الرزاق (1488) من طریق سعید، عن قتادة، عن أبی حرب قال: قال علی ...(1) تحرف فی " الإحسان " إلی: شقیق.(2) إسناده صحیح علی شرط مسلم، وهو فی " صحیحه " (1190) (45) فی الحج: باب الطیب للمحرم عند الإحرام، عن اسحاق بن إبراهیم، بهٰذا الإسناد. أبو عاصم هو الضحاك بن مخلد، وإبراهیم: هو ابن یزید النخعی، والأسود: هو ابن یزید خال إبراهیم.وأخرجه البیهقی 5/34 من طرق عن أبی عاصم الضحاك بن مخلد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/38، والنسائی 5/138 فی المناسك: باب إباحة الطیب عند الإحرام، عن إسحاق بن یوسف الأزرق، عن سفیان، بهٰذا الإسناد.وأخرجه مسلم (1190) (45) فی الحج، عن قتیبة بن سعید، عن عبد الواحد، وأبو داؤد (1746) فی المناسك، من طریق إسماعیل بن زكریا، كلاهما عن الحسن بن عبید الله، به.وأخرجه الطیالسی 1/208، وأحمد 6/191، والبخاری (271) فی الغسل: باب من تطیب ثم اغتسل وبقی أثر الطیب، و(5918) فی اللباس: باب الفرق، ومسلم (1190) (42) ، والنسائی 5/139، والطحاوی فی " شرح معانی الآثار " 2/129، والبیهقی فی " السنن " 5/34، من طریق شعبة، عن الحكم، عن إبراهیم، به.وأخرجه الشافعی 2/8، والحمیدی (215) ، وأحمد 6/41 و264، والنسائی 5/140، والطحاوی 2/129، والبیهقی 5/35، والبغوی فی " شرح السنة " (1864) من طرق عن عطاء بن السائب، عن إبراهیم، به.وأخرجه أحمد 6/267 و280، والبخاری (1538) فی الحج: باب الطیب عند الإحرام، ومسلم (1190) (39) ، والنسائی 5/139، والبیهقی 5/34، من طرق عن منصور بن المعتمر، عن إبراهیم، به.وأخرجه أحمد 6/124 و128 و212، والطحاوی 2/129 من طرق عن حماد، عن إبراهیم، به.وأخرجه البخاری (5923) فی اللباس: باب الطیب فی الرأس واللحیة، ومسلم (1190) (44) ، والنسائی 5/139، والطحاوی 2/129، من طریق أبی إسحاق السبیعی، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبیه، به . وأخرجه أحمد 6/250، ومسلم (1190) (43) ، والطحاوی 2/129 من طریق مالك بن مغول، عن عبد الرحمٰن بن الأسود عن أبیه، به.وأخرجه الطیالسی 1/208، وأحمد 6/109، والنسائی 5/140، وابن ماجة (2928) فی المناسك: باب الطیب عند الإحرام، من طریق أبی إسحاق، عن الأسود، به.وأخرجه أحمد 6/130 و212 من طریق عطاء بن السائب، عن إبراهیم، عن علقمة بن قیس، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/264 من طریق علی بن عاصم، عن یزید بن زیاد، عن مجاهد، عن عائشة.

(متن حدیث): قَالَتْ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں موجود مشک کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ اِنَّمَا هُوَ مَخْصُوصٌ فِيْ بَوْلِ الصَّبِيِّ، دُونَ الصَّبِيَّةِ[1]

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم بچی کی بجائے صرف بچے کے پیشاب کے ساتھ مخصوص ہے

1377 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُصَحِّحٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، (كِلَاهُمَا)، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلَبِّيْ. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں موجود مشک کی چمک کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تلبیہ پڑھ رہے تھے (یعنی آپ حالت احرام میں تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْمِسْكَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجِسٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' مشک پاک ہوتا ہے نجس نہیں ہوتا

1378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمِسْكُ هُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ. (1:4)

---

[1] اصل کتاب میں یہ ترجمۃ الباب انہی الفاظ میں شائع ہوا ہے۔ تاہم اس کے بعد ذکر ہونے والی حدیث اور گزشتہ و آئندہ تراجم ابواب کے ساتھ یہ ترجمۃ الباب مطابقت نہیں رکھتا۔ شاید نسخہ نقل کرنے والے سے سہو ہوا اور محقق کی توجہ بھی اس طرف مبذول نہیں ہو سکی۔ مترجم عفی عنہ

1378- وأخرجه أحمد 6/109 و191 و224، ومسلم (1190) (40)، والنسائي 5/140، والبيهقي 5/35، من طرق عن الأعمش، عن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/109 و207، ومسلم (1190) (41)، وابن ماجة (2927) في المناسك، والبيهقي 5/35 من طرق. وتقديم تخريجه من بقية طرقه فيما قبله، فانظره. (1) فياض بن زهير: ذكره المؤلف في " الثقات " 9/11، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/31 و47، والترمذي (992) في الجنائز من طريق وكيع بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه من طرق عن شعبة به: أحمد 3/87، 88، ومسلم (2252) في الألفاظ من الأدب: باب استعمال المسك، والترمذي (991)، والنسائي 4/39، 40 و8/151 و191، وصححه الحاكم 1/361، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/36 و40 و46 و63، والطيالسي (2160)، وأبو داوْد (3158)، والنسائي 4/40 من طرق عن المستمر بن الريان، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد. وصححه الحاكم أيضًا 1/361، ووافقه الذهبي.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مشک سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو ہے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ اَصَابَهُ الْمَنِيُّ، وَاِنْ لَمْ يَغْسِلْهُ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس کپڑے میں نماز ادا کرے جس پر منی لگ گئی تھی حالانکہ اس نے اسے دھویا نہ ہو۔

1379 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ،

1379– إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد (الأول) : هو خالد بن عبد الله الواسطي، وخالد (الثاني) : هو خالد بن مهران الحذاء ، وأبو معشر: هو زياد بن كليب التميمي الحنظلي .وأخرجه مسلم (288) (105) في الطهارة: باب حكم المني، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/50، والبيهقي في " السنن " 2/416 عن يحيى بن يحيى، وابن خزيمة في " صحيحه " (288) عن أبي بشر الواسطي، كلاهما عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهذا الإسناد. وذكره أبو عوانة 1/205.'وأخرجه أحمد 6/35 و97، ومسلم (288) (107) ، وابن خزيمة (288) ، من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، عن أبي معشر، به .وسيورده المؤلف بعده من طريق هشام، عن أبي معشر، به، ويخرج عنده .وأخرجه الشافعي 1/24 عن يحيى بن حسان، وأبو داوُد (372) ومن طريقه البيهقي في " السنن " 2/416 عن موسى بن إسماعيل، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/50، 51 من طريق خالد بن عبد الرحمٰن، وابن الجارود في " المنتقى " (137) من طريق عفان، أربعتهم عن حماد بن سلمة، عن حماد بن أبي سليمان، عن إبراهيم، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/84، ومن طريقه مسلم (288) (107) ، وابن ماجة (539) في الطهارة، وأخرجه النسائي 1/157 عن محمد بن كامل المروزي، وأبو عوانة 1/205 من طريق الهيثم بن جميل، ومعلى، والبيهقي 2/416 من طريق الحسن بن عرفة، ثلاثتهم عن هشيم بن بشير عن مغيرة، عن إبراهيم، به .وأخرجه مسلم (288) (107) ، وابن خزيمة (288) ، وأبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/416، من طرق عن مهدي بن ميمون، عن واصل الأحدب، عن إبراهيم، به .وأخرجه ابن خزيمة (289) من طريق سلمة بن كهيل، عن إبراهيم .وأخرجه مسلم (288) (106) و (107) ، والطحاوي 1/48، من طرق عن الأعمش ومنصور ومغيرة، عن إبراهيم، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/84، ومن طريقه ابن ماجة (538) ، وأخرجه أحمد 6/43، والترمذي (116) في الطهارة، ثلاثتهم عن أبي معاوية، ومسلم (288) (106) من طريق حفص بن غياث، والنسائي 1/56 من طريق يحيى القطان، وابن ماجة (537) من طريق عبدة بن سليمان، وأبو عوانة 1/205 من طريق ابن نمير، والطحاوي 1/48، من طريق أبي عوانة، كلهم عن الأعمش، عن إبراهيم، عن همام بن الحارث، عن عائشة .وأخرجه الطيالسي 1/44، والنسائي 1/156، وأبو داوُد (371) ، والطحاوي 1/48، من طريق شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن همام بن الحارث، عن عائشة، وفي رواية شعبة هذه أن الضيف هو همام بن الحارث نفسه .وأخرجه الطحاوي أيضًا 1/48، من طريق زيد بن أبي أنيسة، والبيهقي 2/417 من طريق المسعودي. وأخرجه عبد الرزاق (1439) ، والحميدي (186) ومن طريقه البيهقي في " السنن " 2/417، وأخرجه مسلم (288) (107) ، والنسائي 1/156، وابن الجارود في " المنتقى " (135) ، وأبو عوانة 1/205، والبغوي في " شرح السنة " (298) ، وابن خزيمة (288) من طرق عن سفيان بن عيينة، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عائشة. وأخرجه البيهقي 2/417 من طريق شريك، عن منصور، به.وأخرجه الطيالسي 1/44. ومن طريقه البيهقي 2/417، عن عباد بن منصور، عن القاسم، عن عائشة .وأخرجه أبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/417 من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن القاسم، عن عائشة.وأخرجه الدارقطني 1/125، وأبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/417 من طريق يحيى، عن عمرة، عن عائشة.ومن طرق كثيرة عَنْ عَائِشَةَ أخرجه ابن خزيمة (288) و (290) .

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّمَا كَانَ يُجْزِيْكَ - اِنْ رَاَيْتَهُ - اَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، وَاِنْ لَمْ تَرَهُ نَضَحْتَ حَوْلَهُ، لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا، فَيُصَلِّىْ فِيْهِ . (4: 50)

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا۔ صبح کے وقت اس نے اپنے کپڑے (یعنی بچھونے) کو دھولیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے لئے یہ بھی جائز تھا کہ اگر تمہیں نجاست نظر آئی ہے' تو تم صرف اس کی جگہ کو دھو دو اور اگر وہ تمہیں نظر نہیں آرہی تو تم اس کے آس پاس کی جگہ پر پانی چھڑک دو مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (منی کو) کھرچ دیتی تھی' اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ غَيْرُ طَاهِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے اس بات کا قائل ہے' منی نجس ہوتی ہے پاک نہیں ہوتی

1380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّىْ فِيْهِ . (4: 50)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی' اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِىْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اسے غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ہماری ذکر کردہ سابقہ دو روایات کی متضاد ہے

1381 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ، وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِىْ ثَوْبِهِ . (4: 50)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھودیتی تھی۔ پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ پانی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَائِشَةَ

اس روایت کا تذکرہ کہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' سلیمان بن یسار نے یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے

1382 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ رَطْبًا، لِاَنَّ فِيْهِ اسْتِطَابَةً لِلنَّفْسِ، وَتَفْرُكُهُ اِذَا كَانَ يَابِسًا، فَيُصَلِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ، فَهٰكَذَا نَقُوْلُ وَنَخْتَارُ: اِنَّ الرَّطْبَ مِنْهُ يُغْسَلُ لِطِيبِ النَّفْسِ، لَا اَنَّهُ نَجِسٌ، وَاِنَّ الْيَابِسَ مِنْهُ يُكْتَفٰى مِنْهُ بِالْفَرْكِ اتِّبَاعًا لِلسُّنَّةِ.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو دھودیتی تھی' آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو پانی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو اس وقت دھوتی تھی جب وہ تر ہوتی تھی کیونکہ اس صورت میں آدمی کو زیادہ پاکیزگی محسوس ہوتی ہے اور جب وہ خشک ہوتی تھی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اسے کھرچ دیتی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔ ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور ہم اس قول کو اختیار کرتے ہیں کہ جب منی تر ہوگی' ذہن کے اطمینان کیلئے اس کو دھولیں گے اس وجہ سے نہیں کہ وہ ناپاک ہے اور جب منی خشک ہو تو سنت کی پیروی کرتے ہوئے اسے کھرچنے پر اکتفا کیا جائے۔

1381– إسناده صحيح. لُوين: لقب محمد بن سليمان بن حبيب الأسدي، ثم المصيصي، أخرج له أبو داؤد والنسائي، وباقي رجال السند رجال الصحيح .وأخرجه مسلم (288) (107)، والنسائي 1/156–157 عن قتيبة بن سعيد، عن حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن الجارود في " المنتقى " (136) من طريق محمد بن عبد اللّٰه الأنصاري، والبغوي في " شرح السنة " (298) من طريق يزيد بن هارون .(3) إسناده صحيح على شرطهما، عبد اللّٰه: هو ابنُ المبارك، وأخرجه الطيالسي 1/44 عن عبد اللّٰه بن المبارك، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري (229) في الوضوء عن عبدان، ومسلم (289)، وابن خزيمة في " صحيحه " (287) عن أبي كريب، والنسائي 1/156 في الطهارة، عن سويد بن نصر، وأبو عوانة 1/205 من طريق يحيى بن حسان، كلهم عن ابن المبارك، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/84، ومن طريقه ابن ماجة (536)، وأخرجه البخاري (230) و (231) و (232) في الوضوء : باب غسل المني وفركه، وباب إذا غسل الجنابة أو غيرها فلم يذهب أثره، ومسلم (289)، وأبو داؤد (373)، والترمذي (117)، والدارقطني 1/125، وأبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/418 و419، والبغوي في " شرح السنة " (797) من طرق عن عمرو بن ميمون، به، وصححه ابن خزيمة برقم (287) .وسيرد بعده من طريق يزيد بن هارون، عن عمرو بن ميمون، به.

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّمَا كَانَ يُجْزِيْكَ - اِنْ رَاَيْتَهُ - اَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، وَاِنْ لَمْ تَرَهُ نَضَحْتَ حَوْلَهُ، لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا، فَيُصَلِّىْ فِيْهِ . (4: 50)

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا۔ صبح کے وقت اس نے اپنے کپڑے (یعنی بچھونے) کو دھولیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے لئے یہ بھی جائز تھا کہ اگر تمہیں نجاست نظر آئی ہے تو تم صرف اس کی جگہ کو دھو دو اور اگر وہ تمہیں نظر نہیں آرہی تو تم اس کے آس پاس کی جگہ پر پانی چھڑک دو مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (منی کو) کھرچ دیتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ غَيْرُ طَاهِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے اس بات کا قائل ہے منی نجس ہوتی ہے پاک نہیں ہوتی

1380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّىْ فِيْهِ . (4: 50)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِىْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اسے غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ہماری ذکر کردہ سابقہ دو روایات کی متضاد ہے

1381 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ، وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِىْ ثَوْبِهِ . (4: 50)

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: كُنْتُ اَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ، وَاِنَّهُ لِيُرٰى اَثَرُ الْبُقَعِ فِيْ ثَوْبِهٖ. (4: 50)

قَالَ الْحُلْوَانِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی، پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے، تو دھونے کا نشان آپ کے کپڑے پر نظر آ رہا ہوتا تھا۔

حلوانی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات بیان کی ہے سلیمان بن یسار نے مجھے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ فَرْثَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ غَيْرُ نَجِسٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا گوبر نجس نہیں ہوتا

1383 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: حَدِّثْنَا مِنْ شَاْنِ الْعُسْرَةِ، قَالَ: خَرَجْنَا اِلٰى تَبُوْكَ فِيْ قَيْظٍ شَدِيْدٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، اَصَابَنَا فِيْهِ عَطَشٌ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّ رِقَابَنَا سَتَنْقَطِعُ، حَتّٰى اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَذْهَبُ يَلْتَمِسُ الْمَاءَ، فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنَّ رَقَبَتَهٗ سَتَنْقَطِعُ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْحَرُ بَعِيْرَهٗ فَيَعْصِرُ فَرْثَهٗ فَيَشْرَبُهٗ وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلٰى كَبِدِهٖ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَوَّدَكَ اللّٰهُ فِي الدُّعَاءِ خَيْرًا، فَادْعُ لَنَا، فَقَالَ:

1382– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه البخاري (230) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/203 عن محمد بن عبد الملك الواسطي، والبيهقي في " السنن " 2/418، من طريق إبراهيم بن عبد الله، وابن خزيمة في " صحيحه " (287) عن محمد بن عبد الله المخرمي، ثلاثتهم عن يزيد بن هارون، به. وتقدم قبله من طريق ابن المبارك، عن عمرو بن ميمون، به، وتقدم برقم (1379) و (1380) من طريقين عن أبي معشر، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة.

1383– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين خلا حرملة بن يحيى، فإنه من رجال مسلم فقط. وأخرجه البزار في " مسنده " (1841)، والحاكم في " المستدرك " 1/159، والبيهقي في " دلائل النبوة " 5/231 من طرق عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وفيه نظر، فإن حرملة بن يحيى لم يخرج له البخاري، فهو على شرط مسلم وحده. قال الحاكم: وقد ضمنه سنة غريبة، وهو أن الماء إذا خالطه فرث ما يؤكل لحمه لم ينجسه، فإنه لو كان ينجس الماء لما أجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم لمسلم أن يجعله على كبده حتى ينجس يديه. وأورده الهيثمي في " مجمع الزوائد " 6/194–195، ونسبه إلى البزار، والطبراني في " الأوسط "، وقال: ورجال البزار ثقات.

اَتُحِبُّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُرْجِعْهُمَا حَتّٰى اَظَلَّتْ سَحَابَةٌ، فَسَكَبَتْ، فَمَلَاُوا مَا مَعَهُمْ، ثُمَّ ذَهَبْنَا نَنْظُرُ، فَلَمْ نَجِدْهَا جَاوَزَتِ الْعَسْكَرَ. (2: 35)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: فِيْ وَضْعِ الْقَوْمِ عَلٰى اَكْبَادِهِمْ مَا عَصَرُوْا مِنْ فَرْثِ الْاِبِلِ وَتَرْكِ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِغَسْلِ مَا اَصَابَ ذٰلِكَ مِنْ اَبْدَانِهِمْ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ اَرْوَاثَ مَا يُؤْكَلُ لُحُوْمُهَا طَاهِرَةٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا گیا آپ ہمیں غزوہ تبوک کے بارے میں کچھ بتائیے' تو انہوں نے بتایا کہ ہم شدید گرمی کے موسم میں تبوک کی طرف روانہ ہوئے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ ہمیں پیاس لاحق ہوگئی یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے ہماری گردنیں کٹ جائیں گی (یعنی ہم پیاس کی شدت سے مر جائیں گے) یہاں تک کہ یہ عالم ہوگیا کہ ایک شخص پانی کی تلاش میں جاتا اور وہ واپس نہ آتا تو ہم یہ گمان کرتے کہ شاید وہ مرگیا ہے ایک شخص اپنے اونٹ کو قربان کرتا وہ اس کے گوبر کو نچوڑ کر اسے پیتا تھا اور باقی بچ جانے والے حصے کو اپنے جگر پر رکھ لیتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا میں بھلائی رکھی ہے' تو آپ ہمارے لئے دعا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ چاہتے ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیئے۔ ابھی آپ کے ہاتھ واپس نہیں آئے تھے کہ بادل نے سایہ کر دیا' اور بارش شروع ہوگئی۔ لوگوں نے اپنے پاس موجود سب چیزیں بھرلیں پھر اس کے بعد ہم نے اس بات کا جائزہ لیا۔ لشکر سے آگے کہیں بارش نہیں ہوئی (یعنی صرف لشکر کے اوپر بارش ہوئی تھی)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لوگوں کا اونٹ کے گوبر کا نچوڑے ہوئے پانی کو اپنے جگر پر رکھ لینا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کو اپنے جسم پر لگی ہوئی اس چیز کو دھونے کا حکم نہ دینا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا گوبر پاک ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لُحُوْمُهَا نَجِسَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجس ہوتا ہے

1384 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ، وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ

مَعَاطِنِ الْإِبِلِ. (4: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑ اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ملے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو لیکن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز ادا نہ کرو''۔

ذِكْرُ جَوَازِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ عَلَى الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ اَصَابَهَا اَبْوَالُ مَا يُؤْكَلُ لُحُوْمُهَا وَاَرْوَاثُهَا

آدمی کے لئے ایسی جگہ پر نماز ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جہاں ان جانوروں کا پیشاب یا گوبر لگا ہوا ہو جن کا گوشت کھایا جاتا ہے

1385 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ. (5: 8)

(توضیح مصنف): اَبُوْ التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ابوتیاح یزید بن حمید ضبعی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ اَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لُحُوْمُهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجس نہیں ہوتا

1386 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ،

1384- إسناده صحيح؛ سويد بن نصر بن سويد المروزي، راوية ابن المبارك، ثقة، أخرج له الترمذي والنسائي، وباقي رجال الإسناد على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/383، ومن طريقه ابن ماجة (768) في المساجد: باب الصلاة في أعطان الإبل ومراح الغنم، عن يزيد بن هارون، وأحمد 2/451 و491 عن يزيد بن هارون ومحمد بن جعفر، والترمذي (348) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة في مرابض الغنم وأعطان الإبل، ومن طريقه البغوي في " شرح السنة " (503)، من طريق أبي بكر بن عياش، وأبو عوانة 1/402، والطحاوي 1/384 من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، وابن خزيمة في " صحيحه " (795) من طريق أبي بكر بن عياش، وعبد الأعلى، وأبي خالد، كلهم عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد.

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمَ اَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِيْنَةَ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَشَرِبُوْا حَتّٰى صَحُّوا، فَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ، فَاُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهِمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِاَنَسٍ:

1386- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطيالسي (2085)، وابن أبي شيبة 1/385، وأحمدُ 3/131 و194، والبخاريُّ (234) في الوضوء و (429) في الصلاة، ومسلم (524) (10) في المساجد، والترمذي (350) في الصلاة، وأبو عوانة 1/396، والبغوي في " شرح السنة " (501)، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (2085)، وأحمد 3/211، 212، والبخاريُّ (428) في الصلاة، و (3932) في المناقب، ومسلم (524)، والنسائي 2/39-40، وأبو عوانة 1/397 و398، من طرق عن عبد الوارث، عن أبي التياح، به، مطولًا، وصححه ابن خزيمة برقم (788). وأخرجه الطيالسي (2085)، وأحمد 3/123 و244 من طريق حماد بن سلمة، عن أبي التياح، به. ومن طريق الطيالسي أخرجه أبو عوانة 1/397. وانظر ما قبله. (2) إسناده صحيح. محمد بن وهب بن أبي كريمة: صدوق أخرج له النسائي، وباقي الإسناد رجاله رجال الصحيح. أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني. وأخرجه النسائي 1/160، 161 في الطهارة: باب بول ما يؤكل لحمه، عن محمد بن وهب بن أبي كريمة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 7/75، وأحمد 3/186، والبخاري (4193) في المغازي: باب قصة عكل وعرينة، و (4610) في التفسير: باب (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ ...)، و (6899) في الديات: باب القسامة، ومسلم (1671) (10) و (11) و (12) في القسامة: باب حكم المحاربين والمرتدين، والنسائي 7/93 في تحريم الدم: باب تأويل قول الله عز وجل: (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ ...) من طريق أبي رجاء مولى أبي قلابة، عن أبي قلابة، عن أنس. وسقط في المطبوع من " مصنف " ابن أبي شيبة لفظ " عن أبي قلابة ". وأخرجه عبد الرزاق (17132)، وأحمد 3/161، والبخاري (233) في الوضوء: باب أبوال الأبل والدواب والغنم ومرابضها، و (3018) في الجهاد: باب إذا حرق المشرك المسلم هل يحرق، و (6804) في الحدود: باب لم يسق المرتدون المحاربون حتى ماتوا، و (6805) باب سمر النبي صلى الله عليه وسلم أعين المحاربين، وأبو داوُد (4364) في الحدود: باب ما جاء في المحاربة، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 3/180، من طريق أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/198، والبخاري (6802) في الحدود: باب المحاربين من أهل الكفر والردة، و (6803) باب لم يحسم النبي صلى الله عليه وسلم المحاربين من أهل الردة حتى هلكوا، ومسلم (1671) (12)، والنسائي 7/94 و95، من طريق الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي قلابة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/107 و205، والنسائي 7/95 و96، وابن ماجة (2578) في الحدود: باب من حارب وسعى في الأرض فسادًا، والطحاوي 1/107 و3/180، والبغوي في " شرح السنة " (2569)، من طريق حميد الطويل، عن أنس. وأخرجه البخاري (5685) في الطب: باب الدواء بألبان الإبل، من طريق ثابت، عن أنس. وأخرجه الترمذي (72) في الطهارة: باب ما جاء في بول ما يؤكل لحمه، و (1845) في الأطعمة: باب ماجاء في شرب أبوال الإبل، و (2042) في الطب: باب ما جاء في شرب أبوال الإبل، والنسائي 7/97، والطحاوي 1/107 من طريق قتادة وحميد وثابت، عن أنس. وأخرجه الطحاوي 3/180 من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه مسلم (1671) (9)، والدارقطني 1/131 من طريق عبد العزيز بن صهيب وثابت، عن أنس. وأخرجه مسلم (1671) (14)، والترمذي (73) في الطهارة، من طريق يزيد بن زريع، عن سليمان التيمي، عن أنس. وسيورده المؤلف برقم (1391) من طريق سماك بن حرب، عن معاوية بن قرة، عن أنس، وبرقم (1388) من طريق شعبة، عن قتادة، عن أنس. ويخرج من كل طريق في موضعه.

وَهُوَ يُحَدِّثُهُ بِكُفْرٍ اَوْ بِذَنْبٍ؟ قَالَ: بِكُفْرٍ. (2: 35)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پئیں ان لوگوں نے وہ پیا تو وہ صحت مند ہو گئے۔ انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر دیا' اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں لوگ روانہ کئے۔ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں۔

عبدالملک نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا ان کے کفر کی وجہ سے ایسا کیا گیا تھا یا ان کے گناہ (قتل) کی وجہ سے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے کفر کی وجہ سے۔

1387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنُ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ الْعُرَنِيِّينَ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِ الْاِبِلِ وَاَلْبَانِهَا. (4: 40)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُبِيحَ لِلْعُرَنِيِّينَ فِي شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کو مباح قرار دیا گیا

1388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ وَفْدَ عُرَيْنَةَ، قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي لِقَاحِهِ، فَقَالَ: اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا، وَاَبْوَالِهَا، فَشَرِبُوْا، حَتّٰى صَحُّوا، وَسَمِنُوا، فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، وَارْتَدُّوْا، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ، فَجِيءَ بِهِمْ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ فِي الرَّمْضَاءِ (4: 40)

1388– شريك: هو ابن عبد الله القاضي، سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (1671) (13)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/180، من طريق زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طرقه برقم (1386).

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے اونٹوں کی طرف بھیج دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان کا دودھ اور ان کا پیشاب پیو ان لوگوں نے وہ پیا تو وہ صحت مند ہو گئے اور موٹے تازے ہو گئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا' اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے لوگ روانہ کئے۔ انہیں پکڑ کر لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں کٹوا دیئے۔ ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں اور انہیں تپتے ہوئے پتھروں پر پھینکوا دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعُرَنِيِّينَ اِنَّمَا اُبِيحَ لَهُمْ فِيْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ لِلتَّدَاوِي لَا اَنَّهَا طَاهِرَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عرینہ قبیلے کے لوگوں کے لئے دوا کے طور پر اونٹوں کا پیشاب پینے کو مباح قرار دیا گیا تھا اس لئے نہیں دیا گیا تھا کہ وہ پاک ہوتا ہے

1389 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا، وَنَشْرَبُ مِنْهَا، قَالَ: لَا تَشْرَبْ قُلْتُ: اَفَنَشْفِي بِهَا الْمَرْضَى؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ دَاءٌ، وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ . (4: 40)

حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے علاقے میں انگور ہوتے ہیں۔ ہم انہیں نچوڑ کر اسے پی لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ پیو میں نے عرض کی: کیا ہم اس کے ذریعے اپنے بیماروں کو دوا دے سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری ہے شفا نہیں ہے۔

1389- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البخاري (1501) في الزكاة: باب استعمال إبل الصدقة وألبانها لأبناء السبيل، عن مسدد، عن يحيى القطان، به. وأخرجه النَّسائي 7/97 من طريق يزيد بن زريع، عن شعبة، به. وأخرجه البخاري (4192) في المغازي: باب قصة عكل وعرينة، و (5727) في الطب: من خرج من أرض لا تلائمه، والنسائي 1/158 في الطهارة: باب بول ما يؤكل لحمه، وابن خزيمة في "صحيحه" (115) من طريق يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، به. وأخرجه أحمد 3/170 و233، ومسلم (1671) (13) من طرق عن سعيد، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/163 و177 و287 و290، والبيهقي في "السنن" 10/4 من طرق عن قتادة، به. وتقدم قبله من طريق سِمَاكٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسٍ، وبرقم (1386) من طريق يحيى بن سعيد الأنصاري، عن أنس، وخرجته من طرقه هناك.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ لَهُمْ شُرْبَ اَبْوَالِ الْاِبِلِ لِلتَّدَاوِى لَا اَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ

اس بات کا تذکرہ جواس شخص کے موقف کوغلط ثابت کرتی ہے' جواس بات کا قائل ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کے طور پر ان لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کو مباح قرار دیا تھا اس سے یہ مراد نہیں ہے' وہ نجس نہیں ہوتا

1390 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ طَارِقٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ، وَقَالَ: اِنَّا نَصْنَعُهَا، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا دَوَاءٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ، وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ (2: 35)

❀❀ حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں۔ حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے عرض کی: ہم اسے تیار کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دوا نہیں بلکہ یہ بیماری ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اِبَاحَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعُرَنِيِّيْنَ فِيْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ لَمْ يَكُنْ لِلتَّدَاوِى

اس روایت کا تذکرہ جواس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کو جو مباح قرار دیا تھا یہ دوا کے طور پر نہیں تھا

1390- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، وأخرجه أحمد 4/311 و5/293، وابن ماجة (3500)، والطبراني (8212) من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/339 عن شعبة، عن سماك بن حرب، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق شعبة، عن سماك، به، لكن بزيادة وائل بن حجر بين ابنه علقمة بن وائل، وطارق بن سويد (ويقال: سويد بن طارق)، ويرد تخريجه بهذه الزيادة في موضعه. (2) إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه عبد الرزاق (17100)، وابن أبي شيبة في الطب 7/22، وأحمد 4/311، ومسلم (1984) في الأشربة: باب تحريم التداوي بالخمر، وأبو داود (3873) في الطب: باب: في الأدوية المكروهة، والترمذي (2046) في الأشربة: باب ما جاء في كراهية التداوي بالمسكر، والدارمي 2/112، والبيهقي 10/4 من طرق، عن شعبة بهذا الاسناد. وتقدم قبله من طريق حماد بن سلمة، عن سماك، به، إلا أنه. بحذف وائل بن حجر بين علقمة وطارق.

1391 – (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اشْتَكَتِ ابْنَةٌ لِي، فَنَبَذْتُ لَهَا فِيْ كُوزٍ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَغْلِي، فَقَالَ مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: اِنَّ ابْنَتِيْ اشْتَكَتْ فَنَبَذْنَا لَهَا هٰذَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْ حَرَامٍ. (2: 35)

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میری ایک بیٹی بیمار ہوگئی میں نے اس کے لئے ایک کوزے میں نبیذ تیار کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو اس میں جوش آ چکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میری ایک بیٹی بیمار ہے ہم نے اس کے لئے نبیذ تیار کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1391– حسان بن مخارق: روى عنه اثنان، وترجمه البخاری 3/33، وابن أبی حاتم 3/235، فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا . وذكره المؤلف فی " الثقات " 4/163، وباقی رجاله رجال الشيخين. وهو فی " مسند أبی يعلى " 323/1،وأخرجه الطبرانی 23/ (749) ، وأحمد فی " الأشربة " (159) ، والبيهقی 10/5، وابن حزم 1/175 من طريق جرير، بهٰذا الإسناد.وذكره الهيثمی فی " مجمع الزوائد " 5/86، وزاد نسبته إلى البزار، وقال: ورجال أبی يعلى رجال الصحيح، خلا حسان بن مخارق، وقد وثقه ابن حبان . ويغلب على الظن أنه وَهِمَ فی نسبته إلى البزار، فإنه ليس فی " زوائده ." وقد ذكره الحافظ فی " الفتح " 10/79 وفی " المطالب العالية " (2462) ، ونسبه فی الموضعين إلى أبی يعلى. = وله شاهد من حديث ابن مسعود عند ابن أبی شيبة 7/23 فی الطب، من طريق جرير، والطبرانی (9714) من طريق الثوری، كلاهما عن منصور، عن أبی وائل أن رجلًا أصابه الصفر، فنعت له السَّكَرَ، فسأل عبد اللّٰه عن ذلك، فقال: " إن اللّٰه لم يَجعلْ شفاءَ كم فيما حَرم عليكم ." وهٰذا إسناد صحيح على شرط الشيخين.وأخرجه أحمد فی " كتاب الأشربة "، والطبرانی فی " الكبير "(9716) ، والحاكم 4/218، والبيهقی 10/5 من طريق أبی وائل نحوه.وذكره الهيثمی فی " مجمع الزوائد " 5/86، ونسبه إلى الطبرانی، وقال: ورجاله رجال الصحيح.وفی الباب عن أم الدرداء عند الطبرانی 24/ (649) ، والدولابی فی " الكنى " 2/38، وقال الهيثمی فی " المجمع " 5/86: ورجاله ثقات .(1) إسناده صحيح على شرطهما إلا أن فيه زيادة غريبة، وهی " وإن كانَ ذائبًا فلا تقربوه " قد انفرد بها إسحاق بن إبراهيم –وهو ابن راهويه– عن ابن عيينة دون حفاظ أصحابه كالإمام أحمد والحميدی ومسدد وقتيبة وغيرهم.فقد أخرجه ابن أبی شيبة 8/280، والحميدی (312) ، وأحمد 6/329، والبخاری (5538) فی الذبائح والصيد: باب إذا وقعت الفأرة فی السمن الجامد أو الذائب، عن الحميدی، وأبو داوُد (3841) فی الأطعمة: باب فی الفأرة تقع فی السمن، عن مسدَّد، والترمذی (1798) فی الأطعمة: باب ما جاء فی الفأرة تموت فی السمن، عن سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومی وأبی عمار، والنسائی 7/178 فی الفرع: باب الفأرة تقع فی السمن، عن قتيبة، والدارمی 2/109 عن علیّ بن عبد اللّٰه، ومحمد بن يوسف، والبيهقی 9/353 من طريق الحسن بن محمد الزعفرانی، والطبرانی 23/ (1043) و (1044) من طريق الحميدی وعلی بن المدينی؛ كلهم عن سفيان بن عيينة، حدثنا الزهری، أخبرنی عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه أنه سمع ابن عباس يحدث عن ميمونة أن فأرة وقعت فی سمن، فماتت، فسئل عنها رسول اللّٰه – صلى اللّٰه عليه وسلم –، فقال: " ألقوها وما حولها وكلوه ."وأخرجه مالك 2/971–972 فی الاستئذان: باب ما جاء فی الفأرة تقع فی السمن، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/335، والبخاری (235) و (236) فی الوضوء و (5540) ، فی الذبائح والصيد، والنسائی 7/178، والبيهقی 9/353، والطبرانی 23/ (1042) عن ابن شهاب.

اللہ تعالیٰ نے حرام میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْمَرْءُ عِنْدَ وُقُوعِ الْفَارَةِ فِيْ آنِيَتِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کو بتاتی ہے' جب آدمی کے برتن میں چوہا گر جائے تو پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟

1392 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمْنِ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ، وَاِنْ كَانَ ذَائِبًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ. (3: 65)

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں مر جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا تھا' تو اس چوہے' اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک کر (باقی رہ جانے والے) گھی کو کھالو اور اگر وہ گھی پگھلا ہوا تھا' تو پھر تم اسے استعمال نہ کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ اَنَّ رِوَايَةَ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذِهِ مَعْلُوْلَةٌ اَوْ مَوْهُوْمَةٌ.

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایسے شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا

جس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ ابن عیینہ کی نقل کردہ یہ روایت معلول ہے یا اس میں وہم پایا جاتا ہے

1393 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ يَعْنِيْ ذَائِبًا. (3: 65)

1393- ابن أبي السري: هو محمد بن المتوكل العسقلاني، وثقه ابن معين، ولينه غير واحد، وقال المؤلف في " الثقات " 9/88: كان من الحفاظ، وقد توبع عليه، وباقي رجال الإسناد على شرطهما . وهو في " مصنف عبد الرزاق " (278) ومن طرق عن عبد الرزاق به أخرجه أحمد 2/265، وأبو داؤد (3842) في الأطعمة، والبيهقي في " السنن " 9/353، وابن حزم في " المحلى " 1/140، والبغوي (2812) .وأخرجه أحمد 2/232، 233 و490 عن محمد بن جعفر، والبيهقي 9/353 من طريق عبد الواحد بن زياد، كلاهما عن معمر، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی میں گر جانے والے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا تھا' تو تم اس چوہے' اور اس کے اردگرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر وہ مائع تھا' تو تم اس کے قریب نہ جاؤ (راوی کہتے ہیں) یعنی اگر وہ پگھلا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الطَّرِيْقَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا لِهٰذِهِ السُّنَّةِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اس روایت کے دونوں طریقوں (کی سندیں) جو ہم نے ذکر کی ہیں وہ دونوں محفوظ ہیں

1394 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ، فَتَمُوْتُ، قَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا اَلْقَاهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاَكَلَهُ، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا لَمْ يَقْرَبْهُ .

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بُوْذَوَيْهِ، اَنَّ مَعْمَرًا، كَانَ يَذْكُرُ اَيْضًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (3: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر کر مر جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا تھا' تو تم اس چوہے' اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک دو اور باقی رہ جانے والے گھی کو کھا لو اور اگر وہ مائع تھا' تو تم اس کے قریب نہ جاؤ۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن بوذویہ نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ معمر نامی راوی نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ روایت زہری کے حوالے سے عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

1394- هو في "مصنف عبد الرزاق" (278)، وهو مكرر ما قبله.

20- بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَةِ

باب 20: نجاست کو پاک کرنا

1395 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ، مَوْلٰى اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ،

(متن حدیث): قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ: اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحُكِّيهِ بِضِلَعٍ. (1:50)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ اَمْرُ فَرْضٍ، وَذِكْرُ السِّدْرِ وَالْحَكِّ بِالضِّلَعِ اَمْرُ نَدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

❀❀ سیدہ اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے اس خون کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے اسے دھولو اور ہڈی کے ذریعے اسے کھرچ لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''تم اس کو پانی کے ذریعے دھولو''۔ فرض حکم ہے جبکہ بیری کے پتوں کا ذکر اور ہڈی کے ذریعے کھرچنے کا ذکر استحباب اور رہنمائی کے طور پر حکم ہے۔

1396 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

1395- إسناده صحيح، وثابت: هو ابن هرمز الكوفي أبو المقدام الحداد، ثقة، وكذا شيخه عدي روى لهما أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه ابن ماجه (628) في الطهارة: باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب، عن محمد بن بشار، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (277)، وقال الحافظ في " الفتح " 1/334: إسناده حسن. وأخرجه أحمد 6/355، وأبو داؤد (363) في الطهارة: باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها، ومن طريقه البيهقي 2/407، عن مسدد، والنسائي 1/154-155 في الطهارة: باب دم الحيض يصيب الثوب، و1/195-196 في الحيض: باب دم الحيض يصيب الثوب، عن عبيد الله بن سعيد، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه عبد الرزاق (1626) ومن طريقه الطبراني 25/ (447)، وأخرجه أحمد 6/356 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، وابن ماجة (628) من طريق ابن مهدي، كلاهما عن سفيان الثوري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة (990) عن أبي خالد الأحمر، عن حجاج، وأحمد 6/356، عن إسرائيل، كلاهما عن ثابت، به.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ، فَقَالَ: حُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ رُشِّيهِ، وَصَلِّي فِيهِ. (1: 51)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَلْاَمْرُ بِالْحَتِّ وَالرَّشِّ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ، وَالْاَمْرُ بِالْقَرْصِ بِالْمَاءِ مَقْرُوْنٌ بِشَرْطِهٖ، وَهُوَ اِزَالَةُ الْعَيْنِ، فَاِزَالَةُ الْعَيْنِ فَرْضٌ، وَالْقَرْصُ بِالْمَاءِ نَفْلٌ اِذَا قَدَرَ عَلٰى اِزَالَتِهٖ بِغَيْرِ قَرْصٍ، وَالْاَمْرُ بِالصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الثَّوْبِ بَعْدَ غَسْلِهٖ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا حَتْمٍ

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں۔ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا (یعنی جو کپڑے پر لگ جاتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھرچ کر پانی کے ذریعے مل دو پھراس پہ پانی چھڑکو پھراس پہ (کپڑے) میں نماز ادا کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کھرچنے اور پانی چھڑکنے کا حکم استحباب کے طور پر ہے' لازم نہیں ہے اور پانی کے ہمراہ اسے ملنے کا حکم اس کی شرط کے ساتھ ملا ہوا ہے اور وہ اس نجاست کے وجود کو زائل کرنا ہے' تو اس نجاست کے وجود کو زائل کرنا فرض ہوگا اور پانی کے ذریعے اسے ملنا نفل ہوگا' جب ملے بغیر اس نجاست کو زائل کرنا ممکن ہو اور اس کپڑے کو دھو لینے کے بعد اس کپڑے میں نماز ادا کرنے کا حکم اباحت کے طور پر ہے۔لازم قرار دینے کے طور پر نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ امْرَاَةٌ اِنَّمَا سَاَلَتْ عَمَّا يُصِيْبُ الثَّوْبَ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ دُوْنَ غَيْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس خاتون نے کپڑے پر لگنے والے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا اس کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا

1396– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الشافعي في " المسند " 1/22، والحميدي (320)، والترمذي (138) في الطهارة: باب ما جاء في غسل دم الحيض من الثوب، والبيهقي في " السنن " 1/13 و2/406 من طريق سفيان بن عيينة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/79 في الطهارة: باب جامع الحيضة، عن هشام بن عروة، به، ووقع في رواية يحيي: عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن فاطمة، قال ابن عبد البر: وهو خطأ بين منه، وغلط بلا شك، وإنما الحديث في الموطآت لهشام، عن فاطمة امرأته، وكذا رواه كل من روى عن هشام مالك وغيره. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/22 – ومن طريقه أبو عوانة 1/206 – والبخاري (307) في الحيض: باب دم الحيض، ومسلم (291) في الطهارة: باب نجاسة الدم وكيفية غسله، وأبو داوٗد (361) في الطهارة: باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها، والبغوي في " شرح السنة " (290)، والطبراني 24/ (286)، والبيهقي في " السنن " 1/13، وصححه ابن خزيمة برقم (275). وأخرجه الطيالسي 1/42، 43، وعبد الرزاق (1223)، وابن أبي شيبة 1/95، وأحمد 6/345 و346 و353، والبخاري (227)، ومسلم (291)، والنسائي 1/155 في الطهارة و195 في الحيض، وابن ماجة (629)، وأبو عوانة 1/206، والطبراني 24/ (285) و(287) و(289) و(290) و(291) و(292) و(293) و(294) و(295) و(296)، والبيهقي في " السنن " 2/402 و406، وابن خزيمة في " صحيحه " (275) من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أبو داوٗد (360)، والدارمي 1/197 في الوضوء: باب في دم الحيض يصيب الثوب، والبيهقي 2/406 من طريقين عن محمد بن إسحاق، عن فاطمة بنت المنذر، به، وصححه ابن خزيمة برقم (276).

1397 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَقَالَ: لِتَحُتَّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ فَتُصَلِّيَ فِيهِ . (1: 51)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے کپڑے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس پر حیض کا خون لگ جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو چاہئے کہ وہ پانی کے ذریعے اسے دھوکر پھر اس پر پانی چھڑک دے اور اس (کپڑے) میں نماز ادا کر لے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ اَرَادَ بِهِ اَنْ تَنْضَحَ مَا حَوْلَهُ لَا نَفْسَ الْمَوْضِعِ الْمَغْسُوْلِ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''پھر وہ اس پر پانی چھڑک لے''

اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے' اس کے آس پاس کے حصے پر وہ عورت پانی چھڑک لے اس سے یہ مراد نہیں ہے' جس جگہ سے حیض کے خون کو دھویا جاتا ہے وہاں پانی چھڑکے

1398 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَصْنَعُ بِمَا اَصَابَ ثَوْبِي مِنْ دَمِ الْحَيْضِ؟ قَالَ: حُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، وَانْضَحِي مَا حَوْلَهُ . (1: 51)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے جس کپڑے پر حیض کا خون لگ جاتا ہے۔ میں اس کے ساتھ کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کھرچ کر پانی کے ذریعے دھولو اور اس کے اردگرد کی جگہ پر پانی چھڑک لو۔

1398- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم (291) في الحيض: باب نجاسة الدم و كيفية غسله، عن أبي الطاهر، وأبو عوانة 1/206 عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في " السنن " 1/13 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْ عَبْدِ الْحَكَمِ، وبحر بن نصر، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وانظر (1396) . (2) إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج السامي: نسبه إلى سامة بن لؤي بن غالب، ثقة، أخرج له النسائي، وباقي السند رجاله رجال الصحيح .وأخرجه الطيالسي 1/42، 43 عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد (362) في الطهارة عن مسدد وموسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد بن سلمة، به، وانظر (1397) .

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِإِهْرَاقَةِ الدَّلْوِ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا أَصَابَهَا بَوْلُ الْإِنْسَانِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب زمین پر انسان کا پیشاب لگ جائے تو وہاں پانی کا ڈول بہادیا جائے

1399 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَبَالَ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، وَأَهْرِيقُوا عَلٰى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ. (1: 90)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں کھڑا ہوا اس نے پیشاب کرنا شروع کیا۔ لوگ اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اسے کرنے دو اس کے پیشاب پر ایک پانی کا ڈول بہا دینا تمہیں آسانی کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ تنگی کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ النَّجَاسَةَ الْمُتَفَشِّيَةَ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا غَلَبَ عَلَيْهَا الْمَاءُ الطَّاهِرُ حَتّٰى أَزَالَ عَيْنَهَا طَهَّرَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ زمین پر پھیلی ہوئی نجاست پر جب پاک پانی غالب آجائے یہاں تک کہ اس نجاست کے وجود کو زائل کردے تو وہ پانی زمین کو پاک کردے گا

1399– إسناده صحيح. عمر بن عبد الواحد: ثقة، أخرج له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، وباقي رجال السند رجاله رجال الصحيح. وأخرجه النسائي 1/48 في الطهارة: باب ترك التوقيت في الماء، و 1/175 في المياه: باب التوقيت في الماء، عن دحيم عبد الرحمٰن بن ابراهيم، بهٰذا الإسناد، وتصحف فيه 1/175 محمد بن الوليد إلى عمرو. وقد ذكر ابن حجر في كتاب " النكت الظراف " 10/242، أن ابن حبان، أخرجه دون ذكر " الأوزاعي "، وهو وهم منه، كما يتبين من الإسناد المذكور هنا. وأخرجه أحمد 2/282، والبخاري (220) في الوضوء: باب صب الماء على البول في المسجد، و (6128) في الأدب: باب قوله صلى الله عليه وسلم: " يسروا ولا تعسروا "، والبيهقي في " السنن " 2/428 في الصلاة: باب طهارة الأرض من البول، من طرق عن الزهري، به، وصححه ابن خزيمة برقم (297). وأخرجه الشافعي في " المسند " 1/23، والحميدي (938)، وأحمد 2/239، وأبو داوٗد (380) في الطهارة: باب الأرض يصيبها البول، والترمذي (147) في الطهارة: باب ما جاء في البول يصيب الأرض، والنسائي 3/14 في السهو: باب الكلام في الصلاة، وابن الجارود (141) في " المنتقى "، والبغوي في " شرح السنة " (291) من طرق عن سفيان بن عيينة، من الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وصححه ابن خزيمة برقم (298). وتقدم برقم (985) في باب الأدعية، من طريق الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أبى هريرة، وسيعيده هنا برقم (1040)، وسيورده المؤلف أيضًا برقم (1400) من طريق يونس عن الزهري بالإسناد المذكور هنا، وبرقم (1401) من حديث أنس بن مالك.

1400 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَثَارَ اِلَيْهِ اُنَاسٌ لِيَقَعُوْا بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوا عَلٰى بَوْلِهٖ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، اَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِيْنَ. (5: 8)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگ اس کی طرف لپکے تا کہ اس کی پٹائی کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کا ایک سجل (ڈول) بہا دینا تم لوگوں کو آسانی کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تمہیں تنگی کا شکار کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَعُوْهُ اَرَادَ بِهِ التَّرَفُّقَ لِتَعْلِيمِهٖ مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَاَحْكَامِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ کے نبی کا یہ فرمان ''اسے چھوڑ دو''

اس سے مراد اس کے ساتھ نرمی کرنا ہے تا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے دین کے احکام کے بارے میں ان چیزوں کی تعلیم دی جائے جس کا وہ علم نہیں رکھتا

1401 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1400- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد أورد المؤلف طرفه في باب الأدعية برقم (987) بالإسناد الذى ذكره هنا، لكن فيه " أبو سلمة بن عبد الرحمٰن " بدل " عبيد الله بن عبد الله ".

1401- إسناده حسن، فإن عكرمة بن عمار -وإن خرج له مسلم- لا يرقى إلى رتبة الصحيح. وأخرجه أبو الشيخ فى " أخلاق النبى " ص 70، 71 عن أبى خليفة الفضل بن الحباب، بهٰذا الإسناد، ومن طريق أبى الشيخ أخرجه البغوى فى " شرح السنة " برقم (500). وأخرجه أبو عوانة 1/214 عن على بن سهل البزاز، عن أبى الوليد الطيالسى، به. وأخرجه أحمد 3/191، ومسلم (285) فى الطهارة: باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات إذا حصلت فى المسجد، وأبو عوانة 1/214، والبيهقى فى " السنن " 2/412، 413 فى الصلاة: باب نجاسة الأبوال والأرواث وما خرج من مخرج حى، من طرق عن عكرمة بن عمار، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (293). وأخرجه البخارى (219) فى الوضوء: باب ترك النبىّ صلى الله عليه وسلم والناسِ الأعرابىَّ حتى فرَغ من بوله فى المسجد، والبيهقى فى " السنن " 2/428 من طريقين عن همام بن يحيى، عن إسحاق بن عبد الله بن أبى طلحة، به. وأخرجه الشافعى فى " المسند " 1/33 (بدائع المنن)، وعبد الرزاق (1660)، وابن أبى شيبة 1/193، والحميدى (1196)، وأحمد 3/110 و114 و167، والبخارى (221) فى الوضوء: باب صب الماء على البول فى المسجد، ومسلم (284) (99) فى الطهارة، والنسائى 1/47 و48 فى الطهارة: باب ترك التوقيت فى الماء، والترمذى (148) فى الطهارة، وأبو عوانة

عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَعَدَ يَبُولُ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ مَهْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزْرِمُوهُ، ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْخَلَاءِ، وَكَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هِيَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ ذِكْرِ اللَّهِ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ. (5: 8)

اسحاق بن عبداللہ اپنے چچا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی اندر آیا اور بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا رُکو رُکو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے پیشاب کرنے کے دوران اسے روکنے کی کوشش نہ کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: ان مساجد کے اندر گندگی اور قضائے حاجت کرنا مناسب نہیں ہے' یا جو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ یا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس پر بہادیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي وَصَفْنَاهُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ اسْتِعْمَالِهِ مَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس دیہاتی کو مسجد میں

پیشاب کرنے سے منع کردیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' لیکن آپ نے اس عمل کے بعد ایسا کیا تھا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1402 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متنِ حدیث): قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَلِمُحَمَّدٍ، وَلَا تَغْفِرْ لِأَحَدٍ مَعَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرْتَ وَاسِعًا، ثُمَّ

1/213 و214 و215، والبيهقي في " السنن " 2/427، من طرق عن يحيى بن سعيد، عن أنس، به .وأخرجه أحمد 3/226، والبخاري (6025) في الأدب: باب الرفق في الأمر كله، ومسلم (284) (98) في الطهارة، والنسائي 1/47 في الطهارة، وابن ماجة (528) في الطهارة، وأبو عوانة 1/215، والبيهقي في " السنن " 2/427، 428 من طرق عن حماد بن زيد، عن ثابت البناني، عن أنس. وصححه ابن خزيمة برقم (296) .

تَنَحَّى الْاَعْرَابِيُّ، فَبَالَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ اَنْ فَقِهَ فِي الْاِسْلَامِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ اِنَّمَا هُوَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ، وَلَا يُبَالُ فِيْهِ ، ثُمَّ دَعَا بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَاَفْرَغَهُ عَلَيْهِ . (5: 8)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس دیہاتی نے کہا: اے اللہ! تو میری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کر دے اور ہمارے ساتھ کسی اور کی مغفرت نہ کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک کھلی چیز کو تنگ کر دیا ہے' پھر وہ دیہاتی ایک طرف ہٹا اور مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا بعد میں جب اس دیہاتی کو اسلامی تعلیمات کا علم حاصل ہو گیا' تو اس نے یہ کہا: اللہ کے رسول نے اس سے یہ فرمایا تھا: یہ مساجد اللہ کا ذکر کرنے اور نماز ادا کرنے کے لئے ہیں۔ ان میں پیشاب نہ کیا جائے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر اس کے پیشاب پر بہا دیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ اَنَّ النِّعَالَ اِذَا وَطِئَتْ فِي الْاَذٰى يُطَهِّرُهَا تَعْقِيبُ التُّرَابِ اِيَّاهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب جوتا کسی گندی چیز پر آ جائے' تو اس کے بعد آنے والی چیز (یعنی پاک مٹی) اسے پاک کر دیتی ہے

1403 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ فِي الْاَذٰى، فَاِنَّ التُّرَابَ لَهَا طَهُوْرٌ . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے جوتے کے ذریعے گندگی کو روند دے' تو مٹی اس (جوتے پر لگنے والی گندگی) کو صاف کر دیتی ہے۔

1402- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/193 ومن طريقه ابن ماجة (529) في الطهارة، عن علي بن مسهر، وأحمد 2/503 عن يزيد، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (985) في باب الأدعية، من طريق علي بن خشرم، عن الفضل بن موسى، به، وسبق تخريجه هناك من طريقه.

1403- الوليد: هو ابن مزيد، ثقة ثبت، أخرج له أبو داؤد والنسائي، وباقي رجال السند رجاله رجال الصحيح .وأخرجه أبو داؤد (385) من ثلاثة طرق، ومن طريقه البغوي (300) ، عن الأوزاعي، قال: أُنبئت أن سعيد بن أبي سعيد المَقْبُري حدَّث عن أبيه، عن أبي هريرة: أنَ رسول الله صلى الله عليه وسلم ...وأخرجه الحاكم 1/166، والبيهقي في " السنن " 2/430 من طريق العباس بن الوليد بن مزيد، أخبرني أبي، قال: سمعت الأوزاعي ... وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَوْزَاعِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا' وروہ اس بات کا قائل ہے (امام اوزاعی نے یہ روایت سعید مقبری سے نہیں سنی ہے)

1404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمُ الْاَذٰى بِخُفَّيْهِ فَطَهُوْرُهُمَا التُّرَابُ . (3: 66)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب کوئی شخص اپنے موزوں کے ذریعے گندگی کو روند دے' تو مٹی انہیں صاف کر دیتی ہے''۔

1404- محمد بن كثير: هو الصنعاني، كثير الخطأ، ومع ذلك فقد صحح حديثه هٰذا المؤلفُ، وشيخُه ابن خزيمة وتلميذُه الحاكم. وأخرجه أبو داوٗد (386)، وابن خزيمة (292)، والحاكم 1/166 والبيهقي في "السنن" 2/430، من طرق، عن محمد بن كثير، بهٰذا الإسناد. وله شاهدان صحيحان يتقوى بهما، الأول: من حديث أبي سعيد عند أحمد 3/20، وأبي داوٗد (650)، والثاني: من حديث عائشة عند أبي داوٗد (387).

21- بَابُ الِاسْتِطَابَةِ

باب 21: استنجاء کرنا

ذِكْرُ الِاسْتِنْجَاءِ لِلْمُحْدِثِ إِذَا أَرَادَ الْوُضُوءَ

بے وضو شخص جب وضو کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے استنجاء کرنے کا تذکرہ

1405 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ آدَمَ بْنِ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ، فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ، فَاسْتَنْجَى بِهِ، وَمَسَحَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْأَرْضِ، فَغَسَلَهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ فَتَوَضَّأَ. (2 :5)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے میں ایک پیالے یا برتن میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا آپ نے اس کے ذریعے استنجاء کیا پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ زمین پر پھیرا اور اسے دھولیا پھر میں برتن میں (پانی لے کر) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وضو کیا۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْحَشَائِشَ

آدمی بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟

1406 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ،

1405- إسناده ضعيف. شريك: هو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي القاضي، سَيِّء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/311، وأبو داوُد (45) في الطهارة: باب الرجل يدلك يده بالأرض إذا استنجى، والنسائيُّ 1/45 في الطهارة: باب دلك اليد بالأرض بعد الاستنجاء، وابنُ ماجة (358) في الطهارة، والبيهقي في "السنن" 1/106-107، والبغوي في "شرح السنة" (196) من طرق عن شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/173 من طريق محمد بن يوسف، عن أبان بن عبد الله بن أبي حازم، عن مولى لأبي هريرة، عن أبي هريرة. ومولى أبي هريرة لا يعرف. وأخرجه ابن ماجة (359)، والدارمي 1/174، وابن خزيمة (89) من طريقين، عن أبان بن عبد الله البجلي، عن إبراهيم بن جرير، عن أبيه جرير رضي الله عنه ... وإبراهيم بن جرير: قال غير واحد من الأئمة: لم يسمع من أبيه.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّدْخُلَ فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ . (1:104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْحَدِيْثُ مَشْهُورٌ عَنْ شُعْبَةَ، وَسَعِيْدٍ جَمِيْعًا وَّهُوَ مَا تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (قضائے حاجت کے مقام پر) شیاطین حاضر ہوتے ہیں' تو جب کوئی شخص (قضائے حاجت کی جگہ) داخل ہونے لگے تو اسے یہ پڑھ لینا چاہئے۔

''میں مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شعبہ اور سعید دونوں کے حوالے سے یہ روایت مشہور ہے اور یہ وہ روایت ہے جسے نقل کرنے میں قتادہ منفرد ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ مِنَ التَّعَوُّذِ عِنْدَ اِرَادَتِهٖ دُخُولَ الْخَلَاءِ

آدمی بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت ''تعوذ'' کے کون سے کلمات پڑھے؟

1407 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ

1407- إسناده صحيح على شرط مسلم. القاسم الشيباني: هو القاسم بن عوف. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/1، وأحمد 4/337، والنسائي في " عمل اليوم والليلة " (77) و (78)، وابن ماجة (296) في الطهارة، والطبراني (5100) و (5115)، والبيهقي في " السنن " 1/96، والخطيب في " تاريخه " 13/301 من طرق عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/187. وسيورده المؤلف برقم (1408) من طريق النضر بن أنس، عن زيد بن أرقم، وبرقم (1407) من حديث أنس بن مالك.

1407- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/1، وأحمد 3/99، ومسلم (375)، عن هشيم بن بشير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/282، والبخاري (142) في الوضوء و (6322) في الدعوات، وأبو داوُد (5)، والترمذي (5)، وابن الجارود في " المنتقى " (28)، وأبو عوانة 1/216، والبغوي في " شرح السنة " (186)، من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/101، ومسلم (375)، والبخاري في " الأدب المفرد " (692)، وأبو داوُد (4)، والترمذي (6)، والنسائي 1/20 في الطهارة، وفي " عمل اليوم والليلة " (74)، وابن ماجة (298)، وأبو عوانة 1/216، والدارمي 1/171، والبيهقي في " السنن " 1/95 من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، به. وقال الترمذي: حديث أنس أصح شيء في الباب وأحسن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/1 من طريق عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وذكره المؤلف قبله وبعده من حديث زيد بن أرقم.

الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ . (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ : جَمْعُ الذُّكُوْرِ وَالْاِنَاثِ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ، يُقَالُ لِلْوَاحِدِ مِنْ ذُكْرَانِ الشَّيَاطِيْنِ خَبِيْثٌ، وَالِاثْنَيْنِ خَبِيثَانِ، وَالثَّلَاثُ خَبَائِثِ، وَكَانَ يَعُوْذُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذُكْرَانِ الشَّيَاطِيْنِ وَاِنَاثِهِمْ، حَيْثُ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ جب آپ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) الخبث اور الخبائث یہ مذکر اور مونث شیاطین کی جمع ہیں۔ ایک مذکر شیطان کیلئے لفظ خبیث استعمال ہوتا ہے اور دو کے لئے خبیثان استعمال ہوتا ہے اور تین کیلئے خبائث استعمال ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مذکر اور مؤنث دونوں طرح کے شیاطین سے پناہ مانگتے تھے اور یہ کہتے تھے:

''اے اللہ! میں مذکر اور مؤنث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اَرَادَ دُخُوْلَ الْخَلَاءِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

جو شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ مذکر شیاطین اور مونث شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگے

1408 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَاِذَا دَخَلَهَا اَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ، وَالْخَبَائِثِ . (1: 104)

1408- تحرف فی " الإحسان " إلی: " دخوله "، والتصويب من " التقاسيم والأنواع " 2/لوحة 29. (2) إسناده صحيح علی شرط الشيخين سوی محمد بن عبد الأعلی، فلم يخرج له البخاری . وأخرجه الطيالسی 1/45، 46، وأحمد 4/369 و373، وأبو داؤد (6)، والنسائی فی " عمل اليوم والليلة " (75)، وابن ماجة (296)، والطبرانی (5099)، والبيهقی فی " السنن " 1/96، والخطيب فی " تاريخه " 4/287، وابن خزيمة فی " صحيحه " (69)، والحاكم فی " المستدرك " 1/187 وصححه ووافقه الذهبی، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائی أيضًا فی " عمل اليوم والليلة " (76) عن مؤمل بن هشام، عن إسماعيل، عن ابن أبی عروبة، عن قتادة، به . وتقدم برقم (1406) من طريق القاسم الشيبانی عن زيد بن أرقم، وبرقم (1407) من حديث أنس بن مالك.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْخُبُثُ جَمْعُ الذُّكُورِ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ، وَالْخَبَائِثُ جَمْعُ الْإِنَاثِ مِنْهُمْ، يُقَالُ خَبِيثٌ وَخَبِيثَانِ، وَخُبُثٌ وَخَبِيثَةٌ، وَخَبِيثَتَانِ وَخَبَائِثُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قضائے حاجت کے مقام پر شیاطین آجاتے ہیں' تو جب کوئی شخص وہاں جائے' تو اسے یہ پڑھ لینا چاہئے۔

اے اللہ! میں مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) خبث مذکر شیاطین کی جمع ہے اور خبائث مؤنث شیاطین کی جمع ہے یہ کہا جاتا ہے کہ:

خَبِيثٌ وَخَبِيثَانِ، وَخُبُثٌ وَخَبِيثَةٌ، وَخَبِيثَتَانِ وَخَبَائِثُ

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلنِّسَاءِ اَنْ يَّخْرُجْنَ اِلَى الصَّحَارِى لِلْبَرَازِ عِنْدَ عَدَمِ الْكُنُفِ فِيْ بُيُوتِهِنَّ

خواتین کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ گھروں میں بیت الخلاء نہ ہونے کی صورت میں قضائے حاجت کے لئے کھلی جگہ چلی جائیں

1409 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ امْرَاَةً جَسِيمَةً، وَكَانَتْ اِذَا خَرَجَتْ لِحَاجَتِهَا بِاللَّيْلِ اَشْرَفَتْ عَلَى النِّسَاءِ، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: انْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ فَاِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا اِذَا خَرَجْتِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ عَرْقٌ، فَمَا رَدَّ الْعَرْقَ مِنْ يَّدِهِ حَتّٰى فَرَغَ الْوَحْيُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ لَكُنَّ رُخْصَةً اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ. (4:27)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری رقم خاتون تھیں۔ وہ جب رات کے وقت قضائے حاجت کے لئے جاتی تھیں تو خواتین کے درمیاں نمایاں ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا اور بولے: آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کیسی حالت میں باہر آئی ہیں۔ اللہ کی قسم! جب آپ باہر آتی ہیں' تو ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی ہیں۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک بوٹی تھی۔ ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے واپس نہیں رکھا تھا یہاں تک کہ وحی مکمل ہوگئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم خواتین کے لئے یہ رخصت دی ہے' تم قضائے حاجت کے لئے گھر سے باہر نکل سکتی ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِتَارِ لِمَنْ اَرَادَ الْبَرَازَ عِنْدَهُ

جو شخص قضائے حاجت کرنے کا ارادہ کرے اُسے پردہ کرنے (یا کسی چیز کی اوٹ میں ہونے) کے حکم کا تذکرہ

1410 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَعْدِ الْخَيْرِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ، وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، وَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ آدَمَ. (1: 95)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''(استنجا کرتے ہوئے) جو شخص پتھر استعمال کرتا ہے اسے طاق تعداد میں استعمال کرنے چاہئیں اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اچھی بات ہے اور جو شخص قضائے حاجت کے لئے جائے اسے پردہ کر لینا چاہئے اگر اسے پردہ کرنے کے لئے صرف ریت کا ٹیلہ ملتا ہے (تو اس سے ہی پردہ کرنا چاہئے) کیونکہ شیطان اولاد آدم کی شرم گاہوں سے کھیلتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْقُعُوْدِ عَلَى الْحَاجَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے قضائے حاجت کے وقت کون سی چیز کے ذریعے اوٹ کرنا مستحب ہے؟

1411 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ . عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

1410– إسناده جيد . الطفاوی: هو محمد بن عبد الرحمٰن من شيوخ أحمد بن حنبل، وثقة ابن المدينی، وقال أبو حاتم: صدوق إلا أنه يَهِمُ أحيانا، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال أبو زرعة: منكر الحديث، وأورد له ابن عدی عدة أحاديث، وقال: إنه لا بأس به. وله في البخاری ثلاثة أحاديث (2057) و (6416) و (6998) ، وباقي رجاله على شرطهما. وهو فی " صحيح " ابن خزيمة برقم (54) .وأخرجه أحمد 6/56، والبخاری (147) فی الوضوء و (4795) فی التفسير، و (5237) فی النكاح، ومسلم (2170) (17) فی السلام من طرق عن هشام بن عروة، بهٰذا الإسناد.وأخرجه البخاری (146) فی الوضوء ومسلم (2170) (18) فی السلام، من طريق عقيل بن خالد، عن الزهری، عن عروة بن الزبير، به.وأخرجه البخاری (6240) فی الاستئذان، من طريق صالح بن كيسان، عن الزهری، عن عروة، به.

1411– إسناده ضعيف.وأخرجه أحمد 2/371، وابن ماجة (3498) فی الطب: باب من اكتحل وترًا، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار " 1/122، والبيهقی فی "السنن " 1/94 من طرق عن ثور بن يزيد، بهٰذا الإسناد . وعندهم جميعًا " أبو سعد الخير "، وفی رواية أحمد زيادة: " وكان من أصحاب عمر "، وتحرف " حصين " إلى " حسن " في " سنن " البيهقی.وأخرجه أبو داوٗد (35) فی الطهارة: باب الاستتار فی الخلاء ، والطحاوی 1/122 من طريق ثور بن يزيد، به . وعندهما: " أبو سعيد ."وأخرجه ابن ماجة (337) فی الطهارة: باب الارتياد للغائط والبول، والدارمی 1/169–170 من طريق ثور بن يزيد، وفيهما:" أبو سعيد الخير ."

جَعْفَرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ هَدَفٌ اَوْ حَائِشُ نَخْلٍ . (5: 8)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ کسی ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ میں قضائے حاجت کریں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِتَارِ الْمَرْءِ بِالْهَدَفِ اَوْ حَائِشِ النَّخْلِ اِذَا تَبَرَّزَ

آدمی کے لئے قضائے حاجت کے وقت کسی ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کے ذریعے پردہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1412 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي يَعْقُوبَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَتَهُ وَاَرْدَفَنِي خَلْفَهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ كَانَ اَحَبَّ مَا تَبَرَّزَ اِلَيْهِ هَدَفٌ يَسْتَتِرُ بِهٖ، اَوْ حَائِشُ نَخْلٍ ، قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ . (1:4)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار ہوئے آپ نے مجھے بھی اپنے پیچھے بٹھالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ کسی ٹیلے کی اُوٹ میں قضائے حاجت کریں یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ میں کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔

1412– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح . محمد بن أبى يعقوب: هو مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوبَ .وأخرجه أحمد 1/204 عن يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد .وأخرجه مسلم (342) فى الطهارة: باب ما يستتر به لقضاء الحاجة، وأبو داوُد (2549) فى الجهاد: باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، وابن ماجة (340) فى الطهارة: باب الارتياد للغائط والبول، والدارمى 1/170 و193، وأبو عوانة 1/197، والبيهقى فى " السنن " 1/94 من طرق عن مهدى بن ميمون، به .(2) محمد بن عبد الكريم العبدى، ذكره المؤلف فى " الثقات " 9/136، وكذبه أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه .8/16 وباقى رجاله ثقات.وأخرجه أحمد 1/205 عن وهب بن جرير بهٰذا الإسناد –وتحرف فيه " جرير " إلى " جريج "– وإسناده صحيح على شرطهما غير الحسن بن سعد، فإنه من رجال مسلم. وانظر (1411) .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى نَفْيِ اِجَازَةِ دُخُوْلِ الْمَرْءِ الْخَلَاءَ بِشَيْءٍ فِيْهِ ذِكْرُ اللّٰهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی قضائے حاجت کے مقام پر کوئی ایسی چیز نہیں لے جا سکتا جس میں اللہ کے نام والی کوئی چیز ہو

1413 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ. (5: 8)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ كَانَ يَضَعُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْخَلَاءَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اپنی انگوٹھی کو اتار دیا تھا

1414 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلُ سَطْرٌ، وَاللّٰهِ سَطْرٌ. (5: 8)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر نقش بنا ہوا تھا جو تین سطروں میں تھا لفظ محمد ایک سطر میں لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں۔

1413- إسناده ضعيف، رجاله رجال الشيخين إلا أنَّ ابن جريج قد عنعنَ وهو مدلس. هُدْبة: بضم أوله وسكون الدال بعدها موحدة، ويقال له: هدّاب بالتثقيل وفتح أوله. وأخرجه الحاكم 1/187 ومن طريقه البيهقي في " السنن " 1/94، 95 عن أبي بكر ابن بالويه، عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن هُدْبَة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (19) في الطهارة: باب الخاتم يكون فيه ذكر الله يدخل به الخلاء، والترمذي في " سننه " (1746) في اللباس: باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين، وفي " الشمائل " (88)، والنسائي 8/178، وابن ماجة (303) في الطهارة: باب ذكر الله عز وجل على الخلاء، والبيهقي في " السنن " 1/95 من طرق عن همام بن يحيى، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبَوْلِ فِيْ طُرُقِ النَّاسِ وَاَفْنِيَتِهِمْ

لوگوں کے راستوں اوران کی عمارتوں کے قریب پیشاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1415 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ، قَالُوْا: وَمَا اللَّعَّانَانِ؟ قَالَ: الَّذِىْ يَتَخَلّٰى فِىْ طُرُقِ النَّاسِ وَاَفْنِيَتِهِمْ. (2: 3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہت زیادہ لعنت کرنے والی دوچیزوں سے بچو لوگوں نے عرض کی: بہت زیادہ لعنت کرنے والی دو چیزیں کیا ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستے میں' یا ان کے (گھروں کی) عمارت کے پاس قضائے حاجت کرے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ (وَاسْتِقْبَالِهَا) بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

پاخانہ یاپیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے یارخ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1416 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِىِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوْا.

قَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. (2: 11)

1415–وأخرجه ابن سعد فى " الطبقات " 1/474، 475، والبخارى (3106) فى فرض الخمس: باب ما ذكر من درع النبى صلى الله عليه وسلم، وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه، و (5878) فى اللباس: باب هل يجعل نقش الخاتم ثلاثة أسطر، والترمذى فى " سننه " (1747) ، وفى " الشمائل " (86) ، وأبو الشيخ فى " أخلاق النبى " ص 132، والبغوى (3136) من طريق محمد بن عبد الله الأنصارى، بهذا الإسناد. وفى الباب عن أنس: " أن النبى صلى الله عليه وسلم صنع خاتمًا من وَرِق، فنقش فيه: محمد رسول الله ... " أخرجه عبد الرزاق فى " المصنف " (19465) ، والبخارى (5872) ، ومسلم (2092) ، والنسائى 8/172–173، وأبو داوٗد (4214) ، والترمذى فى " الشمائل " (89) ، وابن سعد 1/475. وعن ابن عمر عند ابن أبى شيبة 8/463، والبخارى (5873) ، ومسلم (2091) (55) ، وأبى داوٗد (4218) و (4219) و (4220) .

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے آئے' تو وہ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کرے بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرے''۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم شام آئے' تو وہاں ہمیں ایسے بیت الخلاء ملے جو قبلہ کی سمت میں بنائے ہوئے تھے' تو ہم لوگ ان میں تھوا ڑمڑ کے بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

1417 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ، وَلَا غَائِطٍ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوْا

قَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ، فَاِذَا مَرَاحِيضُ قَدْ صُنِعَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ النُّعْمَانُ: فَاِذَا مَرَافِيْقُ قَدْ صُنِعَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، قَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ: فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. (1: 28)

1416- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/372، ومسلم (269) في الطهارة: باب النهي عن التخلي في الطرق والظلال، وأبو داؤد (25) في الطهارة: باب المواضع التي نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ البول فيها، والبيهقي 1/97، والبغوي (191)، من طرق عن إسماعيل بن جعفر بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (67)، والحاكم 1/185-.186،وأخرجه أبو عوانة 1/199 عن محمد بن يحيى، عن ابن أبي مريم، عن محمد بن جعفر، عن العلاء، به. وأخرجه ابن الجارود في " المنتقى " (33) من طريق ابن وهب، وأبو عوانة 194 1/194 من طريق يحيى بن صالح. ابن أبي السري: محمد بن المتوكل -وإن كان كثير الأوهام- قد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/421، وأبو عوانة 1/199، والطبراني (3935) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/416 و417، والنسائي 1/23 في الطهارة: باب الأمر باستقبال الشرق أو الغرب عند الحاجة، من طريقين، عن معمر، به. وأخرجه الشافعي في " المسند " 1/25، والحميدي (378)، والبخاري (394) في الصلاة: باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق، ومسلم (264) في الطهارة: باب الاستطابة، وأبو داؤد (9) في الطهارة، والترمذي (8) في الطهارة، والنسائي 1/22-23 في الطهارة، وأبو عوانة 1/199، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 4/232، والطبراني (3937)، والبيهقي في " السنن " 1/91، والبغوي (174)، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة برقم (57). وأخرجه ابن أبي شيبة 1/150، والبخاري (144)، وابن ماجة (318)، والطحاوي 4/232، وأبو عوانة 1/199، والطبراني (3936) و (3938) و (3939) و (3940) و (3941) و (3942) و (3943) و (3944) و (3945) و (3946) و (3947) و (3948) و (3973)، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه مالك 1/193، ومن طريقه الشافعي 1/25-26، وأحمد 5/414، والنسائي 1/21-22، والطبراني (3931)، وابن أبي شيبة (1576)، وأخرجه من طريق إسحاق بن عبد الله، به: أحمد 5/415، والطبراني (3932) و (3933). وأخرجه الطبراني (3917)، وفي " الصغير " 1/200، والدارقطني 1/60، من طريق ورقاء، عن سعد بن سعيد، عن عمر بن ثابت، عن أبي أيوب ...وأخرجه الطحاوي 4/232، والطبراني (3921) من طريق إبراهيم بن سعد عن الزهري، عن عبد الرحمٰن بن يزيد بن جارية، عن أبي أيوب ...

1417- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ: شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوْا لَفْظَةُ اَمْرٍ تُسْتَعْمَلُ عَلٰى عُمُومِهِ فِي بَعْضِ الْاَعْمَالِ، وَقَدْ يَخُصُّهُ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قُصِدَ بِهِ الصَّحَارِي دُونَ الْكُنُفِ وَالْمَوَاضِعِ الْمَسْتُورَةِ. وَالتَّخْصِيصُ الثَّانِي الَّذِي هُوَ مِنَ الْاِجْمَاعِ اَنَّ مَنْ كَانَتْ قِبْلَتُهُ فِي الْمَشْرِقِ اَوْ فِي الْمَغْرِبِ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَسْتَقْبِلَهَا وَلَا يَسْتَدْبِرَهَا بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ، لِاَنَّهَا قِبْلَتُهُ، وَاِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ اَوْ يَسْتَدْبِرَ ضِدَّ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ.

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرو''۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم شام آئے' تو وہاں ایسے بیت الخلاء تھے جو قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے۔نعمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں وہ ایسے بیت الخلاء تھے جو قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' تو ہم (قبلہ سے) دوسری طرف منہ موڑ لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو' اس میں لفظی طور پر حکم دیا گیا ہے اور بعض اعمال میں اس کے عموم پر عمل کیا جائے گا' جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت اس کے حکم کو مخصوص کر دیتی ہے کہ یہ حکم صحرا سے تعلق رکھتا ہے۔ بیت الخلاء یا پوشیدہ مقامات اس حکم میں داخل نہیں ہیں اور دوسری تخصیص وہ ہے' جو اجماع سے ثابت ہوتی ہے کہ جس شخص کا قبلہ مشرق یا مغرب کی سمت ہو اس شخص پر لازم ہے کہ وہ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے اس طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے کیونکہ وہ اس کا قبلہ ہے اور آدمی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی بجائے کسی دوسری طرف رخ یا پیٹھ کرے۔

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِيصَيْنِ اللَّذَيْنِ يَخُصَّانِ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

ان دو تخصیصوں میں سے ایک کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کو خاص کرتے ہیں

1418 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَقِيتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَاِذَا اَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلٰى مَقْعَدَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ. (1: 28)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ آپ بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف رُخ کر کے اور شام کی طرف پیٹھ کر کے قضائے حاجت کررہے تھے۔

1419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَوْثُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَدَعَا بِطَسْتٍ، وَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: اسْتُرِيْنِي، فَسَتَرَتْهُ، فَبَالَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يَّبُوْلَ اَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. (1:4)

❁❁ غوث بن سلیمان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن حارث زبیدی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایک طشت منگوایا انہوں نے کنیز سے فرمایا تم میرے لئے پردہ کردو۔ اس نے ان کے لئے پردہ کردیا۔ انہوں نے اس طشت میں پیشاب کیا اور پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی شخص قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ نَاسِخٌ لِلزَّجْرِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت اس ممانعت کو نسخ کرنے والی ہے' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

1418- إسناده صحيح . وأخرجه الطحاوي في " شرح معاني الآثار " 4/234 عن أحمد بن داوُد، عن إبراهيم بن الحجاج، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في " صحيحه " (59) عن محمد بن عبد الله المخزومي، عن أبي هشام المخزومي، عن وهيب، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/151 عن حفص بن غياث، وأحمد 2/41 عن يزيد بن هارون، والبخاري (149) في الوضوء : باب التبرز في البيوت، عن يعقوب بن إبراهيم؛ عن يزيد بن هارون، وابن ماجة (322) من طريق الأوزاعي ويزيد بن هارون، والدارمي 1/171 عن يزيد بن هارون، وأبو عوانة 1/201 من طريق سليمان بن بلال وأنس بن عياض، والدارقطني 1/61، والبغوي في " شرح السنة " (177) من طريق هشيم، والبيهقي في " السنن " 1/92 من طريق يزيد، كلهم عن يحيى بن سعيد، به.وسيورده المؤلف برقم (1421) من طريق مالك، عن يحيى بن سعيد، به، ويرد تخريجه من طريقه هناك .وأخرجه البخاري (148) في الوضوء، و (3102) في فرض الخمس، ومن طريقه البغوي (175) ، عن إبراهيم بن المنذر، عن أنس بن عياض، والترمذي (11) من طريق عبدة بن سليمان، وأبو عوانة 1/200 من طريق محمد بن بشر العبدي، وابن الجارود (30) من طريق عقبة بن خالد، والطبراني (13312) من طريق عبد الرزاق، والبغوي (177) من طريق يحيى القطان، ستتهم عن عبيد الله بن عمر، عن محمد بن يحيى بن حبان، به .وأخرجه أحمد 2/99 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن نافع، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/99 من طريق عبد الله بن عكرمة، عن رافع بن حنين، عن ابن عمر.

1420 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِى اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ اَوْ نَسْتَدْبِرَهَا بِفُرُوجِنَا اِذَا اَهْرَقْنَا الْمَاءَ، قَالَ: ثُمَّ رَاَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. (2: 11)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات سے منع کیا کرتے تھے کہ جب ہم پانی انڈیلیں تو اپنی شرم گاہوں کے ہمراہ قبلہ کی طرف رُخ کریں' یا پیشاب کریں (یعنی قضائے حاجت کرتے ہوئے ایسا کریں) راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے ایک سال پہلے آپ کو قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا بِالْغَائِطِ، وَالْبَوْلِ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْ ذٰلِكَ فِى الصَّحَارِى دُوْنَ الْكُنُفِ وَالْمَوَاضِعِ الْمَسْتُوْرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت کا تعلق کھلی جگہ سے ہے' یہ بیت الخلاء یا پوشیدہ مقامات سے متعلق نہیں ہیں

1421 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ: اِذَا قَعَدْتَ لِحَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ. (2: 11)

1420- إسناده صحيح. أبو الوليد: هو الطيالسي. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/151، وأحمد 4/190، 191، وابن ماجة (317)، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 4/232، من طرق. وأخرجه من طرق، عن عبد الله بن الحارث بن جزء: أحمد 4/190، والطحاوى 4/232 و 233.

1421- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وأخرجه أحمد 3/360، وابن الجارود (31)، والدارقطنى 1/58-59. والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 4/234، والبيهقى فى "السنن" 1/92 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/154، ووافقه الذهبى. وأخرجه أبو داؤد (13)، والترمذى (9)، وابن ماجة (325)، عن محمد بن بشار، عن وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (58).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھو تو قبلہ کی طرف رُخ نہ کرو یا بیت المقدس کی طرف رُخ نہ کرو حالانکہ میں ایک مرتبہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَظَرِ اَحَدِ الْمُتَغَوِّطِيْنَ اِلٰى عَوْرَةِ صَاحِبِهٖ يُحَدِّثُهُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ پاخانہ کرنے والے دوافراد ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف دیکھیں اور وہ اس مقام پر ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کریں

1422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَقْعُدِ الرَّجُلَانِ عَلَى الْغَائِطِ يَتَحَدَّثَانِ، يَرٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَوْرَةَ صَاحِبِهٖ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ. (2: 3)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آدمی اس طرح بیٹھ کر قضائے حاجت نہ کریں کہ وہ آپس میں بات چیت کر رہے ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھ رہا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّبُوْلَ الْمَرْءُ وَهُوَ قَائِمٌ فِيْ غَيْرِ اَوْقَاتِ الضَّرُوْرَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی غیر ضروری طور پر کھڑا ہو کر پیشاب کرے

1422- إسناده صحيح. وأخرجه البغوى (176) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به. وهو فى "الموطأ" 1/193-194 فى القبلة: باب الرخصة لاستقبال القبلة لبول أو غائط .ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/26، والبخارى (145) فى الوضوء: باب من تبرز على لبنتين، وأبو داوُد (12) فى الطهارة: باب الرخصة فى ذلك، والنسائى 1/23، 24 فى الطهارة: باب الرخصة فى ذلك فى البيوت، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 4/233، والبيهقى فى "السنن" 1/92، والبغوى فى "شرح السنة" (176) .وقد تقدم برقم (1418) من طريق وهيب، عن يحيى بن سعيد، به .وسبق تخريجه من طريقه هناك. (2) إسناده ضعيف. إسماعيل بن سنان: لم يوثقه غير المؤلف 6/39، وعكرمة بن عمار فى روايته عن يحيى بن أبى كثير اضطراب، ويحيى مدلس، وقد عنعن، وعياض بن هلال -وبعضهم يقول: هلال بن عياض، وهو مرجوح-: مجهول .وأخرجه أحمد 3/36، وأبو داوُد (15) فى الطهارة: باب كراهية الكلام عند الحاجة، وابن ماجة (342) فى الطهارة: باب النهى عن الاجتماع على الخلاء والحديث عنده، والبيهقى 1/99-100 و100، والبغوى (190)، وابن خزيمة (71)، والحاكم 1/157 من طرق عن عكرمة بن عمار بهذا الإسناد.

1423 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَابِرٍ زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الْفَرَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبُلْ قَائِمًا . (2: 108)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَخَافُ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ نَافِعٍ هٰذَا الْخَبَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ روایت ابن جریج نے نافع سے نہیں سنی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبُلْ قَائِمًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ہماری بیان کردہ تاویل صحیح ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''تم کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو'' (کے بارے میں)

1424 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1423- إسناده ضعيف لتدليس ابن جريج، وهو لم يسمعه من نافع، إنما سمعه من عبد الكريم بن أبي أمية. وأخرجه ابن ماجة (308) في الطهارة: باب في البول قاعدًا، والبيهقي في " السنن " 1/202، والحاكم في " المستدرك " 1/185 من طريق ابن جريج عن عبد الكريم بن أبي أمية، عن نافع، عن ابن عمر، عن عمر قال: رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبول قائمًا، فقال: " يا عمر، لا تَبُلْ قائمًا ."

1424- إسناده صحيح على شرطهما. أبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه البخاري (224) في الوضوء : باب البول قائمًا وقاعدًا، عن آدم، وأبو داوُد (23) في الطهارة عن حفص بن عمر ومسلم بن إبراهيم، والنسائي 1/25 في الطهارة، عن مؤمل بن هشام، عن إسماعيل، والخطيب 5/11، 12 من طريق الأسود بن عامر، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (751) ، والحميدي (442) ، وأبو نعيم في " الحلية " 4/111، والبغوي في " شرح السنة " (193) من طريق سفيان الثوري، وابنُ أبي شيبة 1/123، والترمذي (13) من طريق وكيع، وأحمد 5/382 عن هشيم و402 عن يحيى بن سعيد، ومسلم (273) (73) من طريق أبي خيثمة، والنسائي 1/19، وابن الجارود (36) من طريق عيسى بن يونس، وابن ماجة (305) من طريق شريك وهشيم ووكيع، والدارمي 1/171، والبيهقي 1/100 من طريق جعفر بن عون، وأبو عوانة 1/197، 198 من طريق وكيع وأبي معاوية ويحيى بن عيسى الرملي وسفيان بن عيينة، والخطيب 5/11، 12 من طريق الحسن بن صالح ومحمد بن طلحة، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة برقم (61). وسيورده المؤلف أيضًا بالأرقام (1425) و (1427) و (1428) من طرق أخرى عن الأعمش، وبرقم (1429) من طريق منصور، عن أبي وائل، به، ويرد تخريجه من طريق منصور في موضعه. وأخرجه أحمد 5/394 من طريق يونس بن إسحاق، عن أبي إسحاق، عن نهيك عن عبد الله السلولي، عن حذيفة. وأخرجه الخطيب 8/180 من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي ظبيان، عن حذيفة.

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ . (2:108)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔

1425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: عَدَمُ السَّبَبِ فِىْ هٰذَا الْفِعْلِ هُوَ عَدَمُ الْاِمْكَانِ، وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى السُّبَاطَةَ وَهِىَ الْمَزْبَلَةُ، فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ فَلَمْ يَتَهَيَّاْ لَهُ الْاِمْكَانُ، لِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا قَعَدَ يَبُوْلُ عَلٰى شَىْءٍ مُرْتَفِعٍ عَنْهُ رُبَّمَا تَفَشَّى الْبَوْلُ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَمَنْ اَجْلِ عَدَمِ اِمْكَانِهٖ مِنَ الْقُعُوْدِ لِحَاجَةٍ بَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا .

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے۔ آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس فعل میں سبب کا نہ ہونا۔ امکان کا نہ ہونا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے جو گندگی تھی۔ آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا لیکن (وہاں بیٹھ کر پیشاب کرنا) بھی ممکن نہیں تھا کیونکہ جب آدمی کسی ایسی جگہ بیٹھ کر پیشاب کرتا ہے، جو کچھ بلند ہو تو پیشاب پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور آدمی کی طرف واپس آ سکتا ہے، تو قضائے حاجت کیلئے بیٹھنے کیلئے ممکن نہ ہونے کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا تھا۔

1426 - حَدَّثَنَا اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِىُّ،

1426- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه أبو داوُد (23) عن مُسَدَّد، وابن خزيمة في "صحيحه" (61) عن أحمد بن عبدة الضبي، كلاهما عن أبي عوانة، بهٰذا الإسناد. وانظر (1424). (2) حُكَيمة بنت أميمة لم يوثقها غير المؤلف 4/195، وما روى عنها غير ابن جريج، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داوُد (24) في الطهارة: باب في الرجل يبول في الليل في الإناء، ثم يضعه عنده، ومن طريقه البغوي (194) عن محمد بن عيسى، والنسائي 1/31 في الطهارة: باب البول في الإناء عن أيوب بن محمد الوزان، والبيهقي 1/99 من طريق محمد بن الفرج الأزرق، والطبراني في "الكبير" 14/ (477) كلهم عن حجاج بن محمد، بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/167، ووافقه الذهبي. وحسنه النووي وابن حجر وغيرهما، وله شاهد عند النسائي 1/32-33 من حديث عائشة.

بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ فِي قَدَحٍ مِنْ عِيدَانٍ، ثُمَّ يُوضَعُ تَحْتَ سَرِيرِهِ.

حکیمہ بنت امیمہ اپنی والدہ سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی سے بنے ہوئے پیالے میں پیشاب کیا کرتے تھے۔ اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ دُنُوِّ الْمَرْءِ مِنَ الْبَائِلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَشِمُهُ

آدمی کے لئے پیشاب کرنے والے شخص کے قریب ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ شخص اس سے شرم محسوس نہ کرے

1427 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى صِرْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ وَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. (2:4)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ میں آپ کے قریب ہوا یہاں تک کہ آپ کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔ میں نے آپ پر پانی انڈیلا تو آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ حُذَيْفَةَ إِنَّمَا دَنَا مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْحَالَةِ بِأَمْرِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے تذکرہ کا بیان کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے قریب ہوئے تھے

1428 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

1428- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، وقد تقدم برقم (1424) من طريق شعبة، عن الأعمش، به، وسبق تخريجه هناك. (2) عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد الرحمٰن البجلي، قال المؤلف في " الثقات " 8/380: من أهل حران، كنيته أبو عثمان، يروي عن زهير بن معاوية، وموسى بن أعين، حدثنا عنه أبو عروبة، مات بحران سنة ست وثلاثين ومئتين. وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وتقدم برقم (1424) من طريق شعبة، عن الأعمش، بهذا الإسناد، وأوردتُ تخريجه هناك.

عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، فَتَنَحَّيْتُ، فَدَعَانِي فَقَالَ: ادْنُ فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. (4: 2)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا آپ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں ایک طرف ہٹنے لگا تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا قریب ہو جاؤ میں قریب ہوا اور آپ کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا پھر آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان اعمش نامی راوی منفرد ہے۔

1429 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ مُوْسٰى يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ، وَيَقُوْلُ: اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَوَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هٰذَا التَّشْدِيدَ، لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰى، فَاَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ، فَبَالَ، قَالَ: فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ، فَاَشَارَ اِلَيَّ، فَجِئْتُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰى فَرَغَ. (4: 2)

ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پیشاب کے معاملے میں نہایت سختی کیا کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے: بنی اسرائیل میں سے اگر کسی شخص کی کھال پر پیشاب لگ جاتا تھا تو وہ قینچی کے ذریعے اسے کاٹ دیا کرتا تھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش تھی کہ تمہارے صاحب (یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اس

1429- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (225) في الوضوء: باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط، عن عثمان بن أبي شيبة، ومسلم (273) (74) في الطهارة: باب المسح على الخفين عن يحيى بن يحيى التميمي، والبيهقي في "السنن" 1/100 من طريق عثمان بن أبي شيبة، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (52) عن زياد بن أيوب، عن جرير، به. وأخرجه الطيالسي 1/45 عن شعبة، عن منصور، بهذا الإسناد، ومن طريق الطيالسي أخرجه أبو عوانة 1/197، والبيهقي في "السنن" 1/101. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/122 عن غندر، وأحمد 5/402، والنسائي 1/25 من طريق محمد بن جعفر، والبخاري (2471) في المظالم: باب الوقوف والبول عند سباطة قوم، عن سليمان بن حرب، والخطيب 11/311، وأبو نعيم 8/316 من طريق عبد الكريم بن روح، كلهم عن شعبة، عن منصور، به. وأخرجه أبو نعيم 4/111 من طريق سفيان، عن منصور، به، وتقدم تخريجه برقم (1424) من طريق الأعمش، عن أبي وائل، به.

معاملے میں اتنی سختی نہ کرتے' کیونکہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھے چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ کے پیچھے کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح تم میں سے کوئی ایک شخص کھڑا ہوتا ہے۔ آپ نے پیشاب کیا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ کے لئے پردہ کیا' تو آپ نے میری طرف اشارہ کیا۔ میں آگے آیا اور پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا' یہاں تک کہ آپ اس سے فارغ ہو گئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ حُذَيْفَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے' یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1430 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَكَذِّبْهُ، اَنَا رَاَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا. (4: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ حُذَيْفَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، لَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ حُذَيْفَةَ رَاَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ قَائِمًا عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، وَهِيَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، وَقَدْ اَبَنَّا السَّبَبَ فِي فِعْلِهِ ذٰلِكَ، وَعَائِشَةُ لَمْ تَكُنْ مَعَهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ، اِنَّمَا كَانَتْ تَرَاهُ فِي الْبُيُوتِ يَبُولُ قَاعِدًا، فَحَكَتْ مَا رَاَتْ، وَاَخْبَرَ حُذَيْفَةُ بِمَا عَايَنَ، وَقَوْلُ عَائِشَةَ فَكَذِّبْهُ، اَرَادَتْ: فَخَطِّئْهُ، اِذِ الْعَرَبُ تُسَمِّي الْخَطَاَ كَذِبًا.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے' تو تم اسے جھوٹا قرار دو کیوں کہ میں نے آپ کو ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ یہ سمجھا کہ یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ حالانکہ ایسا

1430- شريك: وهو ابن عبد الله القاضي -وإن كان سيىء الحفظ- قد توبع، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه الطيالسي 1/45، وابن أبي شيبة 1/123، 124، والترمذي (12) في الطهارة: باب ما جاء في النهي عن البول قائمًا، والنسائي 1/26 في الطهارة : باب البول في البيت جالسًا، وابن ماجة (307) في الطهارة: باب في البول قاعدًا، من طرق عن شريك، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/192 و213، وأبو عوانة 1/198، والبيهقي في " السنن " 1/101 من طرق عن سفيان، عن المقدام بن شريح، به، بلفظ " ما بال رسول الله صلى الله عليه وسلم قائمًا منذ أنزل عليه القرآن ." وهذا إسناد صحيح.وأخرجه البيهقي أيضًا 1/101، 102 من طريق عبيد الله بن موسى، عن إسرائيل عن المقدام بن شريح، به.

نہیں ہے کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پاس کچرے کے ڈھیر کے پاس پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تھا اور یہ مدینہ منورہ کے کنارے کی بات ہے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا سبب بیان کر دیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے وہ چیز بیان کی ہے' جو انہوں نے دیکھی ہے مگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ بات بیان کی ہے' جو انہوں نے دیکھی ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان کہ ''تم اس شخص کو جھوٹا قرار دو''۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ تم اسے غلط قرار دو کیونکہ بعض اوقات عرب لفظ غلطی کیلئے لفظ کذب استعمال کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ وَالْعَظْمِ

مینگنی اور ہڈی سے استنجاء کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1431 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، اُعَلِّمُكُمْ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلَا يَسْتَنْجِ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ، وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، وَيَنْهٰى عَنِ الرَّوْثَةِ وَالرِّمَّةِ. (2: 3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہارے لئے باپ کی جگہ ہوں میں تمہاری تعلیم وتربیت کرتا ہوں جب تم قضائے حاجت کے لئے آؤ تو قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کرو اور کوئی شخص دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجانہ کرے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں کے ذریعے استنجا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور آپ مینگنی اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کرتے تھے۔

1431- إسناده حسن من أجل ابن عجلان، واسمه محمد. وأخرجه الطحاوی 1/121 و123 من طريق عفان، عن وهيب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في " المسند " 1/24-25، والحميدی (988)، وأحمد 2/247، وابن ماجة (313) في الطهارة: باب الاستجمار بالحجارة والنهي عن الروث والرمة، والطحاوی في " شرح معاني الآثار " 1/123، وأبو عوانة 1/200، والبيهقي في " السنن " 1/102، والبغوی (173) من طرق عن سفيان بن عيينة، عن ابن عجلان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/250، وأبو داؤد (8) في الطهارة: باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة، والنسائي 1/38 في الطهارة: باب النهي عن الاستطابة بالروث، وابن ماجة (312) باب كراهة مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين، والدارمي 1/172، 173 في الوضوء وأبو عوانة 1/200، والطحاوی في " شرح معاني الآثار " 1/123 و4/233، والبيهقي في " السنن " 1/112 من طرق عن ابن عجلان، به. وأخرجه مختصرًا مسلم (265) في الطهارة: باب الاستطابة، وأبو عوانة 1/200، والبيهقي 1/102 من طريق يزيد بن زريع، حدثنا روح، عن سُهيل، عن القعقاع، به.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زَجَرَ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعَظْمِ وَالرَّوْثِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1432 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَقَالَ عَلْقَمَةُ: اَنَا سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَفَقَدْنَاهُ، فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ، فَقُلْنَا: اسْتُطِيرَ اَوِ اغْتِيلَ. قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ، فَلَمْ نَجِدْكَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَقَالَ: اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا، فَاَرَانَا نِيرَانَهُمْ، وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ، فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، يَقَعُ فِيْ اَيْدِيكُمْ اَوْفَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرٍ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَسْتَنْجُوا بِالْعَظْمِ، وَلَا بِالْبَعْرِ، فَاِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ. (2: 3)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا: کیا جنات سے ملاقات کی رات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ تو علقمہ نے بتایا میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا جنوں سے ملاقات کی رات آپ میں سے کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو انہوں نے بتایا جی نہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات موجود تھے۔ ہم نے آپ کو غیر موجود پایا ہم نے گھاٹیوں اور نشیبی علاقوں میں آپ کو تلاش کیا ہم نے یہ سوچا شاید آپ کو چپکے سے یا دھوکے کے ساتھ شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہماری وہ رات ایسے تھی جیسے کسی قوم نے سب سے زیادہ بری رات بسر کی ہو۔ جب صبح کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا کی طرف سے تشریف لائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو غیر موجود پایا۔ ہم نے آپ کو تلاش

1432- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة. وصححه ابنُ خزيمة (82) عن زياد بن أيوب، عن ابن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/47، وابن أبي شيبة 1/155، ومسلم (450) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن، وأبو داوُد (85) مختصرًا، والترمذي (18) في الطهارة: باب ما جاء في كراهية ما يُستنجى منه، و (4258) في التفسير: باب ومن سورة الأحقاف، وأبو عوانة 1/219، والبيهقي في " السنن " 1/108-109، وفي " دلائل النبوة " 2/229، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 7/112، والبغوي في " شرح السنة " (178) من طرق عن داوُد بن أبي هند، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (82) وسقط لفظ " ابن مسعود " من مطبوع ابن أبي شيبة. وأخرجه أبو داوُد (39) ومن طريقه البغوي في " شرح السنة " (180)

کیا آپ ہمیں نہیں ملے تو ہم نے اس طرح رات بسر کی جس طرح کسی قوم نے انتہائی بری حالت میں بسر کی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جنوں کی طرف سے ایک نمائندہ آیا تھا میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر گئے اور آپ نے ہمیں ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زادِراہ کی درخواست کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا ذکر کر دیا جائے وہ تمہارے ہاتھوں میں جب آئے گی اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوا ہوگا' اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کا چارا ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہم سے) فرمایا: تم لوگ ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجانہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کی خوراک ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ

آدمی کا اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو چھونے کی ممانعت کا تذکرہ

1433 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَطَّانُ، بِتِنِّيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ. (2: 3)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو چھوئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زَجَرَ عَنْهُ عِنْدَ مَسْحِ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ اِذَا بَالَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے' جب آدمی پیشاب کرتے ہوئے شرم گاہ پر ہاتھ پھیرے

1434 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ:

1434- رجاله ثقات إلا أن أبا الزبير -واسمه: محمد بن مسلم بن تدرس- مدلس وقد عنعن، ويشهد له حديث أبي قتادة الآتي. ومحمد بن إشكاب: هو محمد بن الحسين بن إبراهيم العامري البغدادي الحافظ. والحديث بأطول مما هنا نسبه السيوطي في " الجامع الصغير " للنسائي، ولم أجده في المطبوع ولا في " التحفة ."(2) إسناده صحيح. عبد الرحمٰن بن ابراهيم: هو العثماني مولاهم الدمشقي الملقب بدُحَيْم، ثقة، حافظ، أخرج له البخاري. وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه ابن ماجة (310) في الطهارة: باب كراهة مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/220 عن أحمد بن محمد بن عثمان الثقفي، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/300 عن أبي المغيرة، والبخاري (154)

حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِی، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا یَمْسَحْ ذَكَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ، وَلَا یَسْتَنْجِیْ بِیَمِیْنِهٖ. (3:2)

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص پیشاب کرے، تو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجا کرے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْیَمِیْنِ لِمَنْ اَرَادَهٗ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی استنجاء کرنے لگے تو اپنے بائیں ہاتھ سے استنجاء کرے

1435 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ، وَاللَّیْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِیْمٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْیَمِیْنِ. (3 :2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ الْاِسْتِجْمَارَ اَنْ یَّجْعَلَهٗ وِتْرًا

جو شخص استنجاء کرتے ہوئے (ڈھیلے سے استنجاء کرنے کا ارادہ کرے) اسے یہ حکم ہونا کہ وہ طاق تعداد میں انہیں استعمال کرے

(بقیه تخریج1434)فی الوضوء : باب لا یمسك ذكره بیمینه إذا بال، عن محمد بن یوسف، وابن ماجة (310) من طریق عبد الحمید بن حبیب بن أبی العشرین، ثلاثتهم عن الأوزاعی، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزیمة برقم (79) من طریق ابن المبارك وعمرو بن أبی سلمة، عن الأوزاعی، به .وأخرجه الحمیدی (428) ، وأحمد 4/383 و5/295 و296 و309، 310 و311، والبخاری (153) فی الوضوء : باب النهی عن الاستنجاء بالیمین، و (5630) فی الأشربة: باب النهی عن التنفس فی الإناء ، ومسلم (267) فی الطهارة، وأبو داؤد (31) فی الطهارة، والترمذی (15) ، والنسائی 1/25 و43 و44، وأبو عوانة 1/220 و221، والبیهقی فی " السنن " 1/112، والبغوی فی " شرح السنة " (181) من طرق عن یحیی بن أبی كثیر، به، وصححه ابن خزیمة برقم (78).

1436 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ، وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ. (1: 78)

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم وضو کرو' تو ناک میں بھی پانی ڈالا کرو اور جب تم (استنجا کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرو' تو طاق تعداد میں کرو''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

1437 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ السَّرِيِّ، بِنَصِيبِينَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، اَمَا تَرَى السَّمَاوَاتِ سَبْعًا، وَالْاَيَّامَ سَبْعًا، وَالطَّوَافَ؟ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ. (1: 78)

1436- إسناده حسن، وقد تقدم برقم (1431) من طريق وهيب، عن ابن عجلان، به، بأطول مما هنا. (2) إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه الحميدي (856)، والطبراني (3607) و (6313) و (6314) و (6316) من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/339 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 4/340، والطبراني (6306) من طريق عبد الرزاق، عن معمر والثوري، به. وأخرجه أحمد 4/313 عن جرير بن عبد الحميد، عن سفيان، عن هلال، به. سقط منه منصور بين سفيان وهلال. وأخرجه أحمد 4/339 عن سفيان بن عيينة، عن منصور، به. وأخرجه الطيالسي 1/47، وابن أبي شيبة 1/27، والترمذي (27) في الطهارة: باب ما جاء في المضمضة والاستنشاق، والنسائي 1/41 في الطهارة: باب الرخصة في الاستطابة بحجر واحد، و 67 باب الأمر بالاستنثار، وابن ماجة (406) في الطهارة: باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/121، والخطيب في " تاريخه " 1/286، والطبراني (6309) و (6310) و (6311) و (6312) و (6315) من طرق عن منصور، به.

1437- أبو عامر الخزاز: اسمه صالح بن رستم المزني، مختلف فيه، وهو من رجال مسلم، وثقه أبو داؤد وغيره، وروى عباس، عن يحيى بن معين: ضعيف، وكذا ضعفه أبو حاتم، وقال ابن عدي: لم أر له حديثًا منكرًا جدًا، وقال ابن أبي شيبة: سألت ابن المديني عنه، فقال: كان يحدث عن ابن أبي مليكة، كان ضعيفًا، ليس بشيء. قال الإمام الذهبي في " ميزان الاعتدال " 2/294: وهو كما قال أحمد بن حنبل: صالح الحديث. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه البزار (239) عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/158 ومن طريقه البيهقي في " السنن " 1/104 عن عبد الله بن الحسين، عن الحارث بن أبي أسامة، عن روح بن عبادة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (77)، والحاكم، فتعقبه الذهبي بقوله: منكر، والحارث ليس بعمدة. وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " 1/211، وقال: رواه البزار، والطبراني في " الأوسط "، ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب عن جابر عند أبي عوانة 1/219.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص پتھر استعمال کرے' تو طاق تعداد میں کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے وہ طاق کو پسند کرتا ہے کیا تم نے دیکھا نہیں ہے۔ آسمان سات ہیں دن سات ہیں طواف (کے چکر) سات ہیں''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھی کچھ چیزوں کا تذکرہ کیا'۔

1438 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُوْاِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ، يَقُوْلَانِ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ (1: 52)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَلْاِسْتِنْثَارُ هُوَ اِخْرَاجُ الْمَاءِ مِنَ الْاَنْفِ، وَالاِسْتِنْشَاقُ: اِدْخَالُهٗ فِيْهِ، فَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ اَرَادَ فَلْيَسْتَنْشِقْ، فَاَوْقَعَ اسْمَ الْبِدَايَةِ الَّذِیْ هُوَ الْاِسْتِنْشَاقُ عَلَى النِّهَايَةِ الَّذِیْ هُوَ الْاِسْتِنْثَارُ، لِاَنَّهٗ لَا يُوْجَدُ الْاِسْتِنْثَارُ اِلَّا بِتَقَدُّمِ الْاِسْتِنْشَاقِ لَهٗ، وَالِاسْتِجْمَارُ هُوَ الْاِسْتِطَابَةُ، وَهُوَ اِزَالَةُ النَّجَاسَةِ عَنِ الْمَخْرَجَيْنِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص وضو کرے اسے ناک میں پانی ڈالنا چاہئے اور جو شخص پتھر استعمال کرے اسے طاق تعداد میں کرنے چاہئیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ استنثار سے مراد ناک سے پانی کو باہر نکالنا ہے اور استنشاق سے مراد ناک میں پانی کو داخل کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جو شخص وضو کرے اسے استنثار کرنا چاہئے اس سے مراد یہ ہے کہ اسے استنشاق کرنا چاہئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں آغاز کے لفظ استنشاق کو اختتام کیلئے استعمال کیا ہے' جو استنثار ہے کیونکہ استنثار صرف اس وقت پایا جاتا ہے' جب اس سے پہلے استنشاق موجود ہو اور استجمار سے مراد پاکیزگی حاصل کرنا یعنی دونوں مخرجوں سے نجاست کو زائل کرنا ہے۔

1438– إسناده صحيح على شرط مسلم؛ وأخرجه مسلم (237) في الطهارة: باب الإيتار في الاستنثار والاستجمار، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في " صحيحه " (75)، عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 2/401 و518، والبخاري (161) في الوضوء: باب الاستنثار في الوضوء ومسلم (237)، وابن خزيمة (75)؛ من طرق عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه مالك 1/19 في الطهارة: باب العمل في الوضوء عن الزهري، به. ومن طريق مالك أخرجه: ابن أبي شيبة 1/27، وأحمد 2/236 و277، ومسلم (237) (22)، والنسائي 1/66–67 في الطهارة: باب الأمر بالاستنثار وابن ماجة (409) في الطهارة: باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، والطحاوي 1/120 و121، والبغوي (211)، والبيهقي في " السنن " 1/103، وصححه ابن خزيمة برقم (75) أيضًا. وأخرجه أحمد 2/308 من طريق معمر، والدارمي 1/178، والطحاوي 1/120 من طريق ابن إسحاق، والطبراني في " الصغير " 1/49 من طريق عبيد الله بن عمر بن حفص، ثلاثتهم عن الزهري، به.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ اللَّفْظَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جو گزشتہ الفاظ کے بارے میں ہے

1439 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلِ الْمَاءَ فِي اَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ. (1: 52)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص وضو کرے' تو اسے اپنی ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا چاہئے اور جو شخص پتھر استعمال کرے اسے طاق تعداد میں کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِطَابَةِ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لِمَنْ اَرَادَهُ

جو شخص پتھر استعمال کرنے کا ارادہ کرے اسے تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1440 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ اَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، فَاِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِيْنِهِ، وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، وَيَنْهٰى عَنِ الرَّوْثِ، وَالرِّمَّةِ. (1: 90)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہارے لئے والد کی جگہ ہوں جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے' تو وہ قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کرے اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجا نہ کرے''۔

1439- إسناده صحيح، وأخرجه أبو داؤد (140) في الطهارة: باب في الاستنثار، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد، دون لفظ " ومن استجمر فليوتر "، وهو في " الموطأ " 1/19 في الطهارة: باب العمل في الوضوء ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/278، والبخاري (162) في الوضوء: باب الاستجمار وترًا، والنسائي 1/65-66 في الطهارة: باب اتخاذ الاستنشاق، والطحاوي 1/120، والبغوي (210). وأخرجه الحميدي (957)، وأحمد 2/242 و463، ومسلم (237) (20)، والنسائي 1/65 في الطهارة، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/315 مختصرًا، ومسلم (237) (21) عن محمد بن رافع، كلاهما عن عبد الرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هريرة.

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھر استعمال کرنے کا حکم دیتے تھے۔ آپ مینگنی اور بوسیدہ ہڈی (کے ذریعے استنجا کرنے) سے منع کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مَسِّ الْمَاءِ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنَ الْخَلَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ بیت الخلاء سے باہر آ کر پانی استعمال کرے

1441 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ، وَلَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ اِلَّا مَسَّ مَاءً . (5: 8)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ذوالحج کے ابتدائی) دس دنوں میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ جب بھی قضائے حاجت کر کے تشریف لاتے تھے تو پانی استعمال کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَسَّ الْمَاءِ الَّذِي فِي خَبَرِ عَائِشَةَ اِنَّمَا هُوَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں ''پانی استعمال کرنا'' سے مراد پانی سے استنجاء کرنا ہے

1442 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي مُعَاذٍ وَّهُوَ

1441- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/250، والنسائي 1/38 عن يعقوب بن إبراهيم، وابن خزيمة (80) عن محمد بن بشار، والبيهقي 1/112 من طريق محمد بن أبي بكر، أربعتهم عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (1431).

1442- إسناده ضعيف لضعف يحيى بن طلحة اليربوعي، قال النسائي: ليس بشيء . وذكره المؤلف في " الثقات " 9/264، وقال: وكان يُغرِبُ .وأخرج القسم الأول منه ابن أبي شيبة 3/41، ومسلم (1176)، والترمذي (756)، وأبو داوُد (2439)، والبغوي (1793) وأخرجه ابن ماجة (1729) من طريق هناد بن السرى، عن أبي الأحوص، عن منصور، عن إبراهيم، به.والمراد بالعشر هنا: الأيام التسعة من أول ذي الحجة . وانظر " شرح مسلم " 8/71-72.وأخرج القسم الثاني منه ابن أبي شيبة 1/153 عن جرير، عن منصور، عن إبراهيم، قال: بلغني أنَّ رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يدخل الخلاء الا توضأ أو مسح ماء . وانظر الحديث الآتي.(2) إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري (150) في الوضوء : باب الاستنجاء بالماء، عن أبي الوليد الطيالسي، هشام بن عبد الملك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابو داوُد الطيالسي 1/48 ومن طريقه أبو عوانة 1/221، والبيهقي في " السنن " 1/105، عن شعبة، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/152، وأحمد 3/203 و259 و284، والبخاري (151) في الوضوء : باب من حمل معه الماء لطهوره، و (152) باب حمل العَنَزَة مع الماء في الاستنجاء، و (500) في الصلاة: باب الصلاة إلى العَنَزَة، ومسلم (271) في الطهارة: باب الاستنجاء بالماء من التبرز، والنسائي 1/42 في الطهارة: باب الاستنجاء بالماء، والدارمي 1/173، وأبو عوانة 1/195 و221، والبغوي في " شرح السنة " (195) من طرق، عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (85) و

عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ حَاجَتِهٖ اَجِیْءُ اَنَا وَغُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَیَسْتَنْجِیْ بِهٖ. (5: 8)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کر کے باہر تشریف لائے تو میں اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا برتن میں پانی رکھ کر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے استنجا کیا۔

1443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَیْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ یَّسْتَطِیْبُوْا بِالْمَاءِ، فَاِنِّیْ اَسْتَحْیِیْهِمْ مِنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ یَفْعَلُهٗ. (5: 8)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (خواتین سے) فرمایا: تم اپنے شوہروں کو کہو کہ وہ پانی کے ذریعے استنجا کیا کریں کیونکہ مجھے اس حوالے سے ان سے (بات کرتے ہوئے) شرم آتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ یَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ مِنَ الْخَلَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ بیت الخلاء سے باہر آ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

1444 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ:

(بقیه تخریج 1442)(86) و (87). وأخرجه أحمد 3/112، ومن طریقه أبو عوانة 1/196 و221، وأخرجه البخاری (217) فی الوضوء: باب ما جاء فی غسل البول، وابن خزیمة (84)، عن یعقوب بن إبراهیم، ومسلم (271) (71) فی الطهارة، عن زهیر بن حرب وأبی کریب، أربعتهم عن إسماعیل ابن علیة، عن روح بن القاسم، عن عطاء، به. وأخرجه مسلم (270) عن یحیی بن یحیی، وأبو داؤد (43) فی الطهارة: باب الاستنجاء بالماء، ومن طریقه أبو عوانة 1/195 عن وهب بن بقیة.

1444- إسناده صحیح، رجاله رجال الشیخین. وأخرجه الترمذی (19) فی الطهارة: باب ما جاء فی الاستنجاء بالماء، والنسائی 1/42-43 فی الطهارة: باب الاستنجاء بالماء، عن قتیبة بن سعید، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبی شیبة 1/152، والبیهقی فی " السنن " 1/105-106، من طریق سعید بن أبی عروبة، وأحمد 6/113 و114 من طریق أبان، کلاهما عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 6/113 عن یونس، عن أبان، عن یزید الرشك، عن معاذة، به. (3) إسناده حسن. یوسف بن أبی بردة، ذکره المؤلف فی "الثقات" 7/638 ووثقه العجلی ص 485، والذهبی فی " الکاشف " 3/297، وباقی رجال السند علی شرطهما. وأخرجه أبو بکر بن أبی شیبة 1/2، ومن طریقه ابن ماجة (300) فی الطهارة: باب ما یقول إذا خرج من الخلاء، عن یحیی بن أبی بکیر، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائی فی " عمل الیوم واللیلة " (79)، ومن طریقه ابن السنی (22)، عن أحمد بن نصر، عن یحیی بن أبی بکیر، به. وصححه ابن خزیمة برقم (90) ومن طریقه البیهقی فی " السنن " 1/97، عن محمد بن المثنی، عن یحیی بن أبی بکیر، به.

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ:
(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: غُفْرَانَكَ. (5: 12)

یوسف بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ پڑھتے تھے غفرانک (یعنی میں تجھ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا بَالَ بِاللَّيْلِ وَاَرَادَ النَّوْمَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ لِوِرْدِهِ اَنْ يَّغْسِلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے جب وہ رات کے وقت پیشاب کرے اور اپنے معمول کے نوافل ادا کرنے سے پہلے دوبارہ سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ استنجاء کرنے کے بعد اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھولے

1445 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى خَتٌّ، - وَكَانَ كَخَيْرِ

(بقيه تخريج 1444)وأخرجه أحمد 6/155، وأبو داؤد (30) في الطهارة، وابن الجارود (42)، والبغوي في " شرح السنة " (188)، من طريق هاشم بن القاسم، والبخاري في " الأدب المفرد " (693)، والترمذي (7) في الطهارة، والدارمي 1/174، من طريق مالك بن إسماعيل، والحاكم 1/185، والبيهقي في "السنن" 1/97، من طريق عبيد الله بن موسى، ثلاثتهم عن إسرائيل بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/97 أيضًا من طرق أخرى عن إسرائيل، به. وصححه أبو حاتم الرازي، والحاكم ووافقه الذهبي، وحسنه الترمذي.

1445- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وخَت: بفتح المعجمة، وتشديد التاء المثناة، وفي الأصل: ابن خت، وهو خطأ، لأن " خت " لقب ليحيى بن موسى، لقبَ به لأنها كلمة كانت تجري على لسانه .وهو عند أبي داؤد الطيالسي 1/115، 116 (منحة المعبود)، ومن طريقه أخرجه أبو عوانة 1/279. وأخرجه أحمد 1/283، ومسلم (763) (187) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وابن ماجة (508) في الطهارة: باب وضوء النوم، وأبو عوانة 1/279 و2/312، من طرق عن شعبة بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/283، والبخاري (6316) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (304) في الحيض: باب غسل الوجه واليدين إذا استيقظ من النوم، و (763) (181) في صلاة المسافرين، وأبو داؤد (5043) في الأدب: باب النوم على طهارة، والترمذي في " الشمائل " (255)، وابن ماجة (508)، وأبو عوانة 1/279 و2/311، من طرق عن سفيان، من سلمة بن كهيل، به.وأخرجه مسلم (763) (188)، والنسائي 2/218 في التطبيق: باب الدعاء في السجود من طريق سعيد بن مسروق، عن سلمة، به.وأخرجه مسلم (763) (189) من طريق عقيل بن خالد، عن سلمة، به.

الرِّجَالِ - قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ، قَالَ: اَنْبَانَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ، فَبَالَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ نَامَ . (5: 8)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اُٹھے آپ نے پیشاب کیا پھر آپ نے اپنے چہرے کو دھویا اور پھر سو گئے۔

9- كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِقَامَةَ الْمَرْءِ الْفَرَائِضَ مِنَ الْاِسْلَامِ

نماز کے بیان کا تذکرہ کہ فرائض کو آدمی کا قائم کرنا اسلام کی (بنیادی تعلیمات) میں سے ایک ہے

1446 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِىَّ يُحَدِّثُ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَلَا تَغْزُوْ؟ فَقَالَ: اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ. (3: 66)

عکرمہ بن خالد مخزومی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آپ جنگوں میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز قائم کرو زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

1446- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأورده المؤلف برقم (158) في كتاب الإيمان: باب فرض الإيمان، من طريق وكيع، عن حنظلة، به، وتقدم تخريجه هناك.

بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ

باب1: نماز کا فرض ہونا

1447 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ" قَالَ: هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ قَالَ: "افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ" فَقَالَ هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: "افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ" قَالَ: فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ صدق دخل الجنة".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَنَسٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْقِصَّةَ بِطُولِهَا عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَسَمِعَ بَعْضَ الْقِصَّةِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ فَالطُّرُقُ الثَّلَاثُ كُلُّهَا صحاح.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اس نے دریافت کیا: ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور چیز (یعنی مزید کوئی نماز) بھی لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اس نے عرض کی: ان سے پہلے یا ان کے بعد کچھ اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا' اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا ہے' تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ انہوں نے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور اس واقعہ کا کچھ حصہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا ہے' تو اس کے تینوں طرق مستند ہیں۔

1447– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/267، عن أحمد بن عبد الملك، والنسائي 1/228–229 في الصلاة: باب كم فرضت في اليوم والليلة عن قتيبة، كلاهما، عن نوح بن قيس، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (12) (10) و (11) في الإيمان: باب السؤال

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اَخَذَهَا مُحَمَّدٌ عن جبريل صلوات الله عليهما

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پانچ نمازوں کا حکم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمتیں نازل کرے

1448 - أخبرنا بن قُتَيْبَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلٰى بَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ اِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ عُرْوَةُ فَاَخَّرَ عُمَرُ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: اَمَا اِنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: اَعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلّٰى فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ فَحَسَبَ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ".

ابن شہاب کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کے مدینہ منورہ کا گورنر ہونے کے زمانے میں ان کے دروازے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ عروہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ نے ان سے کہا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز ادا کی تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! آپ دھیان کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے نماز ادا کی میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی

1448- إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه البخاري (3221) في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، ومسلم (610) في المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس، والنسائي 1/245، 246 في المواقيت، وابن ماجة (668) في الصلاة: أبواب مواقيت الصلاة، والطبراني /17 (715)، من طريق قتيبة بن سعيد، ومحمد بن رمح، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 1/342 من طريق سعيب بن الليث وحجاج وعبد الله بن يزيد المقرىء، كلهم عن الليث بن سعد، به.وأخرجه الحميدي (451)، وابن أبي شيبه 1/319، والشافعي في "مسنده" 1/48، وأبو عوانة 1/341، والطبراني /17 (714)، والبيهقي في "السنن" 1/363، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به.وأخرجه عبد الرزاق (2044)، وعنه أحمد 4/120-121، وأبو عوانة 1/343، والطبراني /17 (711) عن معمر، عن الزهري، به.وأخرجه عبد الرزاق (2045)، وأبو عوانة 1/343 من طريق حجاج، كلاهما عن ابن جريج، عن الزهري، به .وأخرجه البخاري (4007) في المغازي، والبيهقي في "السنن" 1/441 من طريق شعيب، عن الزهري، به .وسيورده بعده (1449) من طريق أسامة بن زيد، عن الزهري، به .وبرقم (1450) من طريق مالك، عن الزهري، به. ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی''۔

انہوں نے اپنی انگلیوں پر شمار کر کے پانچ نمازوں کے بارے میں بتایا۔

1449 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ بن شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَمَا اِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ اَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بوقت الصلاة فقال له عمر اعلم ما تَقُوْلُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "نَزَلَ جِبْرِيلُ فَاَخْبَرَنِىْ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ " فَحَسَبَ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَّرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَاْتِىْ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْاُفُقُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهٗ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ وَّصَلّٰى مَرَّةً اُخْرٰى فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْغَلَسِ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يعد إلى أن يسفر.

اسامہ بن زید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر نے یہ کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازوں کے اوقات کے بارے میں بتایا ہے' عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: آپ غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں' تو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل نازل ہوئے انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تو میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں

1449-إسناده قوى. أسامة بن زيد: هو الليثى المدنى، قال الحافظ فى التقريب ": صدوق يهم، وهو من رجال مسلم، وباقى السند رجاله ثقات .وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم (352) .وأخرجه الدارقطنى 1/250، والبيهقى فى "السنن" 1/363 من طريقين عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد (394) فى الصلاة: باب ما جاء فى المواقيت، عن محمد بن سلمة المرادى، حدثنا ابن وهب، به.وأخرجه الدارقطنى 1/251، والحاكم 1/192، 193، والبيهقى 1/441 من طريق الليث بن سعد، عن يزيد بن أبى حبيب، عن أسامة بن زيد، به.

نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہاں نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی''۔

راوی نے اپنی انگلیوں پر حساب کر کے پانچ نمازوں کے بارے میں بتایا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا جب گرمی شدید ہوتی تھی' تو آپ بعض اوقات اس نماز کو تاخیر سے بھی ادا کرتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج بلند اور چمک دار ہوتا تھا۔ ابھی اس میں زردی شامل نہیں ہوئی ہوتی تھی' اور کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج غروب ہونے سے ذوالحلیفہ جا سکتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہو جانے کے بعد مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے اور آپ عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب اُفق سیاہ ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات آپ اس نماز کو تاخیر سے ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے۔ صبح کی نماز آپ کبھی اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے اور کبھی روشنی میں ادا کرتے تھے پھر اس کے بعد آپ صبح کی نماز اندھیرے میں ہی ادا کرنے لگے' یہاں تک کہ (اسی معمول کے مطابق) آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے دوبارہ روشنی میں یہ نماز ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ عَدَدَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ عَلَى الْمَرْءِ فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ

ان نمازوں کی تعداد کا تذکرہ جو آدمی پر دن اور رات میں فرض ہیں

1450 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مالك عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فِيْ اِمْرَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْمَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ مَا هٰذَا اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1450– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (521) في مواقيت الصلاة: باب مواقيت الصلاة وفضلها، وأبو عوانة 1/340، والبيهقي في "السنن" 1/363و441 من طريق عبد اللّٰه بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهٰذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/3–4 في الصلاة: باب وقوت الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 5/274، ومسلم (610) (167) في المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس، والدارمي 1م268، وأبو عوانة 1/340، 341، والبيهقي في "السنن" 1/363، والطبراني 17/ (713). وحديث عائشة أخرجه البخاري (544) في المواقيت: باب وقت العصر، و (1303) في فرض الخمس: باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، عن إبراهيم بن المنذر، عن أنس بن عياض، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، به. وأخرجه البخاري (545)، أيضًا عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه أيضًا (546) عن أبي نعيم، عن ابن عيينة، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه عبد الرزاق (2070) و (2072) و (2073)، والطبراني 17/ (712) و (715) و (717)، وابن أبي سيبة 1/326 من طرق، عن الزهري، به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ:

(متن حدیث): "بِهٰذَا اُمِرْتُ." قَالَ اَعْلَمُ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ اَوْ اِنَّ جِبْرِيلَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلَاةِ قَالَ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ.

قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِىْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِىْ حُجْرَتِهَا قبل أن تظهر.

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں (یا گورنری کے زمانے میں) ایک نماز میں تاخیر کردی۔ عروہ بن زبیران کے پاس آئے اورانہوں نے یہ بتایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن ایک نماز کو تاخیر سے ادا کیا۔ وہ اس وقت کوفہ میں (گورنر تھے) تو حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بولے: اے مغیرہ! یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے، تو انہوں نے نماز ادا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز ادا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز ادا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز ادا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز ادا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔

تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! آپ غور کریں کہ آپ کیا بیان کررہے ہیں۔ کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نماز کا وقت قائم کریں گے۔

تو عروہ نے کہا: بشیر بن ابومسعود نے اپنے والد کے حوالے سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرلیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہی ہوتی تھی، اور بلند نہیں ہوئی ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَجْمَلَ عَدَدَ الرَّكَعَاتِ لِلصَّلَوَاتِ فِى الْكِتَابِ وَوَلِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ ذٰلِكَ بِقَوْلٍ وَّفِعْلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نمازوں کی رکعات کی تعداد

کا اجمالی ذکر کیا ہے، اور اللہ کے رسول کو اس بات کا نگران مقرر کیا ہے کہ وہ اپنے قول اور فعل کے ذریعے اس کی وضاحت کریں

1451 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ

سعد عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ قَـالَ لِعَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِى الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِى الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ يَا ابن اَخِى اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَاهُ يفعل.

اُمیہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: حضر کی نماز اور خوف کے عالم والی نماز کا ذکر ہم قرآن میں پاتے ہیں لیکن ہمیں سفر کی نماز کا ذکر قرآن میں نہیں ملتا تو حضرت عبداللہ نے ان سے کہا: اے میرے بھتیجے! بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث کیا۔ ہمیں کسی چیز کا علم نہیں تھا ہم اسی طرح کرتے ہیں جس طرح ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصلاة ركعة واحدة غير جائز

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' ایک رکعت نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے

1452 - أخبرنا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

1451- تحرفت فى "التقاسيم" /1لوحة 363و"الإحسان" إلى "عبد الملك" إلا أن ناسخ "الإحسان" أثبت فوق "عبد الملك": "الله." 2إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/94، والنسائى 3/117 فى تقصير الصلاة فى السفر، وابن ماجة (1066) فى إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة فى السفر، من طرق عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (946) .وأخرجه البيهقى فى "السنن" 3/136 من طريق يونس، عن ابن شهاب، بهٰذا الإسناد، وفيه "عبد الملك بن أبى بكر ."وأخرجه مالك 1/145-146 فى قصر الصلاة فى السفر، ومن طريقه أحمد 2/65، عن ابن شهاب الزهرى، عن رجل من آل خالد بن أسيد، أنه سأل عبد الله بن عمر.

1452- إسناده صحيح، ثعلبة بن زهدم: مختلف فى صحبته، وقد جزم بصحة صحبته المؤلف، وابن السكن، وابن مندة، وأبو نعيم الأصبهانى، وابن عبد البر، وابن الأثير، وذكره البخارى فى "التاريخ" 2/174 وقال: قال الثورى: له صحبة، ولا يصح، وذكره مسلم فى الطبقة الأولى من التابعين، وقال الترمذى: أدرك النبى صلى الله عليه وسلم، وعامة روايته عن الصحابة، وقال العجلى: تابعى ثقة، وباقى رجال السند على شرط الشيخين.وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم (1343) .وأخرجه أبو داوُد (1246) فى الصلاة: باب من قال يصلى بكل طائفة ركعة ولا يقضون، عن مسدد، والنسائى 3/168 فى صلاة الخوف، عن عمرو بن على. والبيهقى 3/261 من طريق محمد بن أبى بكر .وأخرجه عبد الرزاق (4249)، وابن أبى شيبة 2/461، 462، وأحمد 5/385و399، والنسائى 3/167، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/310، والبيهقى فى "السنن" 3/261 من طرق، عن سفيان، به . وصححه الحاكم 1/335، ووافقه الذهبى .وأخرجه أحمد 5/406،والبيهقى فى "السنن" 3/261، 262 من طريق أبى إسحاق، عن سليم بن عبد الله السلولى، عن حذيفة . وسليم: وثقه المؤلف 4/330، وقال: وكان قد شهد غزوة طبرستان، وقال العجلى (601) : كوفى، تابعى، ثقة.وأخرجه أحمد 5/395، عن عفان، عن عبد الواحد بن زياد.

قَالَ حَدَّثَنِي الْاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ،عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صِفَّيْنَ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيًا لِلْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ مَكَانَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا.

ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سعید بن العاص کے ساتھ طبرستان میں موجود تھے۔انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگوں میں سے کس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز خوف ادا کی ہے‘ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے‘ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنالیں۔ ایک ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی۔انہوں نے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر یہ لوگ جا کر ان کی جگہ کھڑے ہوگئے اور وہ لوگ آ گئے‘ تو انہوں نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ان لوگوں نے نماز کی قضا نہیں کی (نماز مکمل نہیں کی یعنی صرف ایک ہی رکعت پڑھی)۔

بَابُ الْوَعِيْدِ عَلٰى تَرْكِ الصَّلَاةِ

باب 2: نماز ادا نہ کرنے پر وعید

1453 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الكفر إلا ترك الصلاة".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز کو ترک کرنا''۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِىْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ حَتّٰى خَرَجَ وَقْتُهَا كَافِرٌ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس لفظ کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کو ترک کرنے والا شخص' یہاں تک کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے' اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا (شمار ہوگا)

1453- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير أبو يوسف- واسمه طلحة بن نافع وقد صرح بالسماع عند مسلم .وأخرجه ابن منده فى "الإيمان" (219) من طريق معاذ بن المثنى، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم (82) فى الإيمان: باب إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، والترمذى (2618) فى الإيمان: باب ما جاء فى ترك الصلاة، والبيهقى 3/366، من طرق عن جرير، عن الأعمش، به.وأخرجه أحمد 3/370، وابن أبى شيبة 11/14، والترمذى (2618) و (2619) ، والطبرانى فى "الصغير" 2/14، وابن مندة فى "الإيمان" (219) من طريق عن الأعمش، به .وأخرجه مسلم (82) ، والدارمى 1/280، وابن منده فى "الإيمان" (217) ، والبيهقى فى"السنن" 3/366 من طريق أبى عاصم، عن ابن جريج، قال: أخبرنى أبو الزبير، قال: سمعت جابرًا . وهذا سند صحيح، فقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث وأخرجه النسائى 1/232 (كما فى إحدى نسخ "السنن" فى الصلاة) من طريق محمد بن ربيعة.وأخرجه ابن أبى شيبة 11/33، أبو داوٗد (4678) فى السنة: باب فى رد الإرجاء ، والترمذى (2620) فى الإيمان، وابن ماجة (1078) فى الإقامة: باب ما جاء فيمن ترك الصلاة، والدارقطنى 2/53، وابن مندة فى "الإيمان" (218) ، والبغوى (347) ، والقضاعى فى "مسند الشهاب" (267) من طرق .وأخرجه أحمد 3/389 عن سريج، عن ابن أبى الزناد .وأخرجه الطبرانى فى "الصغير" 1/134، والقضاعى فى "مسند الشهاب" (266) ، والبيهقى فى "السنن" 3/366 من طريق أبى الربيع الزهرانى.

1454 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كفر.

✿✿ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''بیشک ہمارے اوران (کفار) کے درمیان بنیادی چیز نماز ہے' جو شخص اسے ترک کردے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ حَتّٰى خَرَجَ وَقْتُهَا مُتَعَمِّدًا لَا يَكْفُرُ بِهِ كُفْرًا يُخْرِجُهُ عَنِ الْمِلَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نماز کو اس طرح ترک کرنے والا شخص

کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے اور وہ شخص جان بوجھ کر ایسا کرے' تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا یہ عمل اسے اسلام سے باہر کردے گا

1455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

1454- إسناده جيد. الحسين بن واقد: ثقة، من رجال مسلم إلا أن له أوهامًا، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه الترمذى (2621) فى الإيمان: باب ما جاء فى ترك الصلاة، والنسائى 1/231 فى الصلاة: باب الحكم فى تارك الصلاة، عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حسن صحيح غريب . ومن طريق الحسين بن حريث صححه الحاكم 1/6، 7، ووافقه الذهبى .وأخرجه الترمذى (2621) أيضًا عن يوسف بن عيسى، عن الفضل بن موسى، به .وأخرجه ابن أبى شيبه 11/34، وأحمد 5/346و355، والترمذى (2621) أيضًا، وابن ماجة (1079) فى الإقامة، والدارقطنى 2/52، والبيهقى 3/366، من طرق عن الحسين بن واقد، به.

1455- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى مصنف عبد الرزاق برقم (4402) ومن طريقه أخرجه أحمد 2/80، والنسائى 1/289 فى المواقيت: باب الحال التى يجمع فيها بين الصلاتين .وأخرجه أبو داوٗد (1207) فى الصلاة، وأبو عوانة 2/349، 350، والبيهقى فى "السنن" 3/159 من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، به .وأخرجه الدارقطنى 1/391و392 من طريق سفيان الثورى، عن موسى بن عقبة، به .وأخرجه مالك 1/144 فى الجمع بين الصلاتين فى الحضر والسفر، عن نافع، به، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4394) ، والنسائى 1/289 فى المواقيت: باب الحال التى يجمع فيها بين الصلاتين، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/161، والبيهقى 3/159، والبغوى (1039) .وأخرجه أحمد 2/4و54و102و106، والترمذى (555) فى الصلاة: باب ما جاء فى الجمع بين الصلاتين، وأبو عوانة 2/350، والطحاوى 1/162، والبيهقى 3/159 من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به . وأخرجه عبد الرزاق (4400) و (4401) ، والبخارى (1668) فى الحج: باب النزول بين عرفة وجمع، والنسائى 1/287و288، والدارقطنى 1/390و291و392و393، وأبو عوانة 1/350، والطحاوى 1/161 و163، والبيهقى 3/159و160، وابن خزيمة فى "صحيحه" (970) من طرق عن نافع، به.وأخرجه الشافعى 1/117، وعبد الرزاق (4393) ، وابن أبى شيبة 2/456، والبخارى

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَمُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

(متن حدیث): اُخْبِرَ ابْنُ عُمَرَ بِوَجَعِ امْرَاَتِهِ فِي السَّفَرِ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقِيلَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ وَاَخَّرَهَا بَعْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ حَتّٰى ذَهَبَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَفْعَلُ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَوْ حَزَبَهُ أمر.

1455 : نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر کے دوران اپنی بیوی کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا۔ ان سے کہا گیا ہے: نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو وہ خاموش رہے۔ انہوں نے اس نماز کو شفق رخصت ہو جانے کے بعد تک مؤخر کیا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا پھر وہ سواری سے نیچے اترے اور انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے جب آپ کو تیزی سے سفر کرنا مطلوب ہوتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا حَتّٰى خَرَجَ وَقْتُهَا لَا يَكْفُرُ بِاسْتِعْمَالِهِ ذٰلِكَ كُفْرًا تَبِيْنُ امْرَاَتُهُ بِهِ عَنْهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں' جان بوجھ کر نماز کو ترک کرنے والا شخص

یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے' اس کے اس عمل کی وجہ سے اس شخص کو ایسا کافر قرار نہیں دیا جائے گا کہ اس کی بیوی اس سے بائنہ ہو جائے

1456 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(بقيه تخريج 1455)(1106) فى تقصير الصلاة، باب الجمع فى السفر بين المغرب والعشاء، والنسائى 1/290، والطحاوى 1/161، وابن الجارود (226)، والبيهقى 3/159، وابن خزيمة فى "صحيحه" (964) و (965) من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهرى، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه عبد الرزاق (4392)، والبخارى (1091) و (1092) فى تقصير الصلاة: باب يصلى المغرب ثلاثًا فى السفر، و (1109) باب هل يؤذن أو يقيم إذا جمع بين المغرب والعشاء، و (1673) فى الحج: باب من جمع بينهما ولم يتطوع، والنسائى 1/287 فى المواقيت: باب الوقت الذى يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء، وأبو عوانة 2/350، والبيهقى 3/165 من طرق عن الزهرى، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه النسائى 1/285و288، والدارقطنى 1/391، والبيهقى 3/165 من طرق عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه البخارى (1805) فى العمرة: باب المسافر إذا جد به السير يعجل إلى أهله، و (3000) فى الجهاد: باب السرعة فى السير، والبيهقى 3/160 من طريق محمد بن جعفر، عن زيد بن أسلم، عن أبيه، عن ابن عمر. وأخرجه النسائى 1/286، والطحاوى 1/161، والبيهقى 3/161 من طريق ابن عيينة، عن ابن أبى نجيح، عن إسماعيل بن عبد الرحمٰن بن أبى ذؤيب، عن ابن عمر. وأخرجه أبو داؤد (1217) فى الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والبيهقى 3/160 من طريق الليث بن سعد، عن ربيعة بن أبى عبد الرحمٰن، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر.

(متن حدیث): قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ العصر ثم يجمع بينهما.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے دوران دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہو جاتا تھا تو آپ ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَنْ ترك الصلاة متعمدا إلى أن يدخل وَقْتُ صَلَاةٍ أُخْرٰى لَا يَكْفُرُ بِهِ كُفْرًا يُوجِبُ دَفْنَهُ فِي مَقَابِرِ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرے یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آجائے تو وہ ایسا کافر نہیں ہوگا کہ اسے غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا لازم ہو اگر وہ شخص اس نماز کو ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جاتا ہے

1457 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ

(متن حدیث): أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إلا أنه واقف عند الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَأَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا

1456- إسناده صحيح. سعيد بن بحر القراطيسي: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/272، وقد تحرف فيه "بحر" إلى "بحير"، وترجمه الخطيب في "تاريخه" 9/93، ووثقه، وأورده السمعاني في "الأنساب" 10/84، وباقي رجال الإسناد على شرطهما. وأخرجه مسلم (704) (47) في صلاة المسافرين: باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر، عن عمرو الناقد، وأبو عوانة 2/351 عن عيسى بن أحمد البلخي، والدارقطني 1/389، 390، والبيهقي في "السنن" 3/161، من طريق الحسن بن محمد بن الصباح. وأخرجه الدارقطني 1/390 من طريق عبد الله بن صالح، عن الليث بن سعد، به، وانظر " التلخيص " 2/49، =.50، وأخرجه مسلم (704) (48)، وأبو داؤد (1219) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائي 1/287 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء، وأبو عوانة 2/351، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/164، والبيهقي 3/161، والبغوي (1040) من طرق عن ابن وهب، عن جابر بن إسماعيل، عن عقيل بن خالد، به. وقد تحرف "جابر" في المطبوع من "شرح السنة" إلى "حاتم." وصححه ابن خزيمة (969). وسيورده المؤلف برقم (1592) في باب الجمع بين الصلاتين، من طريق المفضل بن فضالة، عن عقيل بن خالد، به، ويرد تخريجه من طريقه هناك. وله طريق أخرى عند الطبراني في "الأوسط" في سندها يعقوب بن محمد، قال الحافظ في "التقريب": صدوق كثير الوهم، وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد " 2/160 وقال: رجاله موثقون. وله طريق أخرى أيضًا عند ابن أبي شيبه 2/456، 457، والبزار (668) ورجاله ثقات إلا أن فيه عنعنة ابن إسحاق.

حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ،فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا.

اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَاَنَّ اَوَّلَ دَمٍ أضع من دمائنا دم بن رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أحدا تَكْرَهُوْنَهُ،فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَّلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ " قَالُوْا نَشْهَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغْتَ فَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَی السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَی النَّاسِ: "اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ." ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظهر ثم أقام فصلى العصر ولم يصلي بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ لَمَّا جَازَ تَقْدِيمُ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَنْ وَقْتِهَا وَلَمْ يَسْتَحِقَّ فَاعِلُهُ اَنْ يَّكُوْنَ كَافِرًا كَانَ مِنْ اَخَّرَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ اَدَّاهَا بَعْدَ وَقْتِهَا أولى أن لا يكون كافرا.

امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتے تو انہوں نے بتایا (حجۃ الوداع کے موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت بالوں سے بنا ہوا خیمہ لگا دیا گیا وہ آپ کے لئے نمرہ میں لگایا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے۔ قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ مشعر حرام کے قریب وقوف کریں گے جس طرح قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آگے بڑھ گئے اور آپ عرفہ تشریف لے آئے۔ وہاں آپ نے یہ دیکھا کہ وادی نمرہ میں آپ کے لئے خیمہ لگا دیا گیا ہے۔ وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا' تو آپ کے حکم کے تحت آپ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھ دیا گیا۔ آپ وادی کے نشیبی حصے میں تشریف لائے۔ آپ نے لوگوں سے خطاب کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دن اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے''۔

خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میرے دونوں پاؤں کے نیچے رکھی گئی ہے' اور زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہو

1457- حديث صحيح، هشام بن عمار وإن كان فيه ضعف- قد توبع . وأخرجه أبو داؤد (1905) في المناسك: باب صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 5/7و49، وأخرجه ابن ماجة (3074) في المناسك: باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم. كلاهما عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1218) في الحج: باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داؤد (1905)، والنسائي 1/290 في الجمع بين الظهر والعصر بعرفة، والدارمي 2/44و49، وابن الجارود (469)، والبيهقي 5/7-9، من طرق عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/54، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (1928) عن إبراهيم بن محمد وغيره، وأبو داؤد (1906) من طريق عبد الوهاب الثقفي، وسليمان بن بلال، كلهم عن جعفر بن محمد، به.

گیا ہے۔سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے صاحب زادے کا ہے' جو بنولیث میں دودھ پیتے بچے تھے اور ہذیل قبیلے کے لوگوں نے انہیں مار دیا تھا تم لوگ خواتین کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا' کیونکہ تم نے اللہ کی امان میں انہیں حاصل کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کے مطابق ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے تمہارا ان پر یہ حق ہے' وہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو' اگر وہ ایسا کرتی ہیں' تو تم زیادتی کیے بغیر ان کی پٹائی کرو اور ان کا تم پر یہ حق ہے' تم انہیں رزق اور لباس مناسب طور پر فراہم کرو میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب ہے' جب تم سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے گا' تو تم کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے کہا: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں' آپ نے تبلیغ کر دی ہے' (فریضہ رسالت کو) ادا کر دیا ہے آپ نے خیر خواہی کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کیا اور پھر اسے لوگوں کی طرف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ ہو جا'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر اذان ہوئی اقامت کہی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اقامت کہی گئی آپ نے عصر کی نماز پڑھائی آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب عصر کی نماز کو اپنے مخصوص وقت سے پہلے ادا کرنا جائز ہے اور ایسا کرنے والا شخص اس بات کا مستحق نہیں ہوتا کہ اسے کافر قرار دیا جائے' تو جو شخص نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیتا ہے پھر اس کا وقت گزر جانے کے بعد ادا کرتا ہے' تو وہ اس بات کا زیادہ مستحق ہوتا ہے کہ وہ کافر نہ ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا لَا يَكْفُرُ كُفْرًا لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ الْمُسْلِمُوْنَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَهَا

چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جان بوجھ کر نماز کو ترک کرنے والا شخص

اس طرح کافر نہیں ہوگا کہ اس کے مسلمان وارث اس کے وارث ہی نہ بنیں' اگر وہ اس نماز کو ادا کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے

1458 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ

1458- إسناده صحيح على شرطهما. ابو الطُّفيل: هو عامر بن واثلة الليثي، ولد عام أُحُد، ورأى النبي صلى الله عليه وسلم، وروى عن أبي بكر فمن بعده، وعُمِّر إلى أن مات سنة عشر ومئة على الصحيح، وهو آخر من مات من الصحابة، قاله مسلم وغيره. وأخرجه أحمد 5/241، 242، وأبو داوُد (1220) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والترمذي (553) و (554) في الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين، والدارقطني 1/392و393، والبيهقي في "السنن" 3/163، والخطيب في "تاريخه" 12/465و466 من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وسيعيده المؤلف من طريقه برقم (1593) في باب الجمع بين الصلاتين. وأخرجه البيهقي 3/162، وأبو نعيم في "الحلية" 7/89 من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن أبي الطفيل، به. وسيورده المؤلف برقم (1591) من طريق قرة بن خالد، وبرقم (1595) من طريق مالك.

بْنِ اَبِیْ حَبِیبٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ،عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَیْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰی یَجْمَعَهَا اِلَی الْعَصْرِ فَیُصَلِّیَهُمَا جَمِیْعًا وَّاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ صَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ وَصَلَّاهَا مع المغرب.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے جب آپ سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوجاتے تھے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کردیتے تھے یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ جمع کردیتے تھے اور وہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرلیتے تھے اور جب آپ سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہوتے تھے تو آپ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے پھر روانہ ہوتے تھے جب آپ مغرب سے پہلے روانہ ہوجاتے تھے تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کردیتے تھے یہاں تک کہ اسے عشاء کے ہمراہ ادا کرتے تھے اور جب آپ مغرب کے بعد روانہ ہوتے تھے تو آپ عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرتے تھے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ بَعْدَ اَنْ وَجَبَ عَلَیْهِ اَدَاؤُهَا وَاِنْ ذَهَبَ وَقْتُهَا لَا یَكُوْنُ كَافِرًا كُفْرًا یَكُوْنُ مَالُهٗ بِهٖ فَیْئًا لِلْمُسْلِمِیْنَ

پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جب آدمی پر نماز واجب ہوچکی ہو

تو اس کو ترک کرنے والا شخص یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہوجائے تو وہ شخص اس طرح سے کافر نہیں ہوگا کہ اس کا مال مسلمانوں کے لئے مال فے کی حیثیت اختیار کرجائے

1459 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْیَعْلٰی حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا بن فُضَیْلٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ كَیْسَانَ

1459- إسناده جيد، يزيد بن كيسان: صدوق من رجال مسلم إلا أنه يخطىء، وباقي رجال السند على شرطهما. ابن فضيل: هو محمد، وأبو حازم: هو سليمان الكوفي الأشجعي .وأخرجه أحمد 2/428، 429، ومن طريقه أبو عوانة 2/252، وأخرجه مسلم (680) (310) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والنسائي 1/298 في المواقيت: باب كيف يقضي الفائت من الصلاة، عن محمد بن حاتم ويعقوب بن إبراهيم الدورقي، وابن خزيمة في "صحيحه" (988) عن محمد بن بشار، والبيهقي في "السنن" 2/218 من طريق محمد بن أبي بكر، كلهم عن يحيى بن سعيد، عن يزيد بن كيسان، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 2/251 من طريق الوليد بن القاسم، عن يزيد بن كيسان، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 2/64، وابن الجارود (240) من طريقين، عن أبي حازم، به.وسيورده المؤلف برقم (2069) من طريق الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، ويرد تخريجه هناك. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/402 عن روح بن الفرج، عن أبي مصعب الزهري، عن ابن أبي حازم، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِیْ هريرة .وسيورده المؤلف برقم (1579) من حديث أبي قتادة، وبرقم (1580) من حديث عبد الله بن مسعود.

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى آذَتْنَا الشَّمْسُ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ يَتَنَحّٰى عَنْ هٰذَا الْمَنْزِلِ"، ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ فَسَجَدَ سجدتين ثم أقيمت الصلاة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ فِیْ تَاْخِيْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِیْ اَثْبَتَهُ اِلٰى اَنْ خَرَجَ مِنَ الْوَادِیْ دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ اِلٰى اَنْ يَّخْرُجَ وَقْتُهَا لَا يَكُوْنُ كَافِرًا اِذْ لَوْ كَانَ كَذٰلِكَ لَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَدَاءِ الصَّلَاةِ فِیْ وَقْتِ انْتِبَاهِهِمْ مِنْ مَنَامِهِمْ وَلَمْ يَاْمُرْهُمْ بِالتَّنَحِّیْ عَنِ الْمَنْزِلِ الَّذِیْ نَامُوْا فِيْهِ وَالْفَرْضُ لَازِمٌ لَهُمْ قَدْ جاز وقته.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت پڑاؤ کیا ہم لوگ بیدار نہیں ہو سکے یہاں تک کہ سورج نے ہمیں بیدار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنی سواری کو پکڑ لے اور پھر اس پڑاؤ کی جگہ سے کچھ ہٹ جائے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر دو رکعت نماز ادا کی پھر نماز قائم کی گئی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیلئے جو وقت مقرر کیا تھا۔ آپ کا اس نماز کو تاخیر سے ادا کرنا یہاں تک کہ آپ کا اس وادی سے باہر چلے جانا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ نماز اتنی دیر تک ترک کرنے والا شخص کہ اس کا وقت رخصت ہو جائے' تو وہ کافر نہیں ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو ہدایت کرتے کہ وہ نماز کو اس وقت ادا کرلیں' جب نیند سے بیدار ہوئے تھے اور آپ انہیں یہ ہدایت نہ کرتے کہ اس جگہ سے کچھ ہٹ جائیں جہاں وہ سوئے رہ گئے تھے اور فرض ان کیلئے اس وقت لازم تھا۔ جب ان کا وقت بھی جائز ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ لَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ اِطْلَاقُ الْكُفْرِ الَّذِیْ يُخْرِجُهُ عَنْ ملة الإسلام به

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جان بوجھ کر' کسی عذر کے بغیر نماز کو ترک کرنے والے شخص پر اس کفر کا اطلاق کرنا لازم نہیں ہوگا' جو آدمی کو دین اسلام سے خارج کردے

1460 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ موسى أخبرنا عبد الله عن سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَيْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجِیْءَ وَقْتُ صَلَاةٍ اُخْرٰى".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِیْ اِطْلَاقِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "التفريط" على من لم يصل الصلاة حتى دَخَلَ وَقْتُ صَلَاةٍ اُخْرٰی بَیَانٌ وَاضِحٌ اَنَّهٗ لَمْ یَکْفُرْ بِفِعْلِهٖ ذٰلِکَ اِذْ لَوْ کَانَ کَذٰلِکَ لَمْ یُطْلِقْ عَلَیْهِ اسْمُ التَّاْخِیْرِ وَالتَّقْصِیْرِ دون إطلاق الكفر.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیند میں تفریط نہیں ہے تفریط اس شخص کے لئے ہے' جو اس وقت تک نماز ادا نہیں کرتا جب تک دوسری نماز کا وقت نہیں آجاتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں لفظ تفریط اس شخص کیلئے استعمال کیا ہے' جو نماز کو ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو یہ اس بات کا واضح بیان ہے کہ ایسا کرنے والا شخص کافر نہیں ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کیلئے کفر کا لفظ استعمال کرنے کی بجائے تاخیر یا کوتاہی کا لفظ استعمال نہ کرتے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ وَّلَا نَوْمٍ حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُهَا لَا يَكْفُرُ بِذٰلِكَ كُفْرًا يَكُوْنُ ضِدَّ الْإِسْلَامِ

اس ساتویں روایت کا تذکرہ' اس بات پر دلالت کرتی ہے' بھولے بغیر اور سوئے بغیر نماز کو ترک کرنے والا شخص یہاں تک کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے

تو اس کو اس طرح سے کافر قرار نہیں دیا جائے گا' جو اسلام کی ضد ہے

1460- إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه النسائي 1/294 في المواقيت: باب فيمن نام عن الصلاة، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم (681) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، عن شيبان بن فروخ، وأبو داوٗد (441) من طريق الطيالسي، وابن الجارود (153) ، من طريق موسى بن إسماعيل، والدارقطني 1/386 من طريق علي بن الجعد وشيبان بن فروخ، وأبو عوانة 2/257 والبيهقي في "السنن" 1/404و2/216 من طريق يحيى بن أبي بكير، كلهم عن سليمان بن المغيرة، به .وأخرجه أحمد 5/298، وأبو داوٗد (437) في الصلاة: باب في من نام عن الصلاة أو نسيها، والدارقطني 1/386، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/401 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، به .ومن طريق أبي داوٗد أخرجه البغوي في "شرح السنة" (439) .وأخرجه الترمذي (177) في الصلاة: باب ما جاء في النوم عن الصلاة، والنسائي 1/294 في المواقيت: باب فيمن نام عن الصلاة، عن قتيبة بن سعيد، وابن خزيمة في "صحيحه" (989) عن أحمد بن عبدة الضبي، كلاهما عن حماد بن زيد، عن ثابت، به. ومن طريق النسائي أخرجه ابن حزم في "المحلى" 3/15. وأخرجه عبد الرزاق (2240) من طريقين عن قتادة، وأحمد 5/305 من طريق بكر بن عبد الله، وأبو داوٗد (438) ، والبيهقي 2/217 من طريق خالد بن سمير، ثلاثتهم عن عبد الله بن رباح، به .وسيورده المؤلف برقم (1579) من طريق حصين بن عبد الرحمٰن، عن عبد الله بن أبي قتادة، عن أبيه، به. ويرد تخريجه هناك.

1461 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

(متن حدیث):سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسْنَا فَغَلَبَتْنَا اَعْيُنُنَا وَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ اِلٰى وَضُوْئِهِ دَهِشًا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتوضؤوا ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلُّوا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْفَجْرَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَّطْنَا اَفَلَا نُعِيْدُهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: "يَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ عَنِ الرِّبَا ويقبله منكم إنما التفريط فى اليقظة".

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے جب رات کا آخری حصہ آیا تو ہم نے پڑاؤ کرلیا ہماری آنکھ لگ گئی ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا ہر شخص خوف زدہ ہو کر وضو کے لئے اٹھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی انہوں نے وضو کرلیا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر ان لوگوں نے فجر کی دو رکعات ادا کیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سے کوتاہی ہوئی ہے۔ کیا ہم اس نماز کو کل اس کے وقت میں دوبارہ ادا نہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار تمہیں سود سے منع کرتا ہے تو کیا وہ خود تم سے اسے قبول کرلے گا؟ کوتاہی جاگنے کے عالم میں ہوتی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَامِنٍ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْخُلْدِ بِاَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ وَّلَا نَوْمٍ وَّلَا وُجُوْدِ عُذْرٍ حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُهَا لَا يَكُوْنُ كَافِرًا كُفْرًا يُؤَدِّي حُكْمَهُ اِلٰى حُكْمِ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس آٹھویں روایت کا تذکرہ جو اس بات کی مکمل نفی کرتی ہے' بھولے بغیر' جان بوجھ کر نماز کو ترک کرنے والا شخص اور کسی نیند کے علاوہ یا کسی عذر کے بغیر نماز کو ترک کرنے والا شخص

یہاں تک کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے وہ اس طرح سے کافر نہیں ہوگا کہ اس کا کفر اس کے حکم کو غیر مسلموں کی طرف لے جائے

1461- حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح إلا أن فيه عنعنة الحسن، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم (994) .وأخرجه أحمد 4/441 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد أيضًا 4/441، والدارقطني 1/385، والطحاوى فى "شرح معاني الآثار" 1/400، من طريق روح بن عبادة، عن هشام بن حسان، به . وأخرجه أحمد 4/441، والبيهقي فى "السنن" 2/217 من طريق مكي بن إبراهيم وزائدة بن قدامة، عن هشام، به .وأخرجه الشافعي 1/54، 55، وأبو داوُد (443) فى الصلاة، والدارقطني 1/383، والطحاوى 1/400من طرق عن يونس بن عبيد، عن الحسن البصري، به.وأخرجه عبد الرزاق (2241) من طريق ابن عيينة، عن إسماعيل بن مسلم، عن الحسن، به.وتقدم برقم (1301) و (1302) فى باب التيمم من طريق أبى رجاء العطاردي، عن عمران بن حصين، وأوردت تخريجه من طريقه هناك.

1462 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بن أسماء عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادٰى فِيهِمْ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنْهُمُ الْاَحْزَابُ: "اَلَا لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ." فَاَبْطَاَ نَاسٌ فَتَخَوَّفُوا فَوْتَ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلُّوا وَقَالَ آخَرُوْنَ لَا نُصَلِّي اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ فَاتَ الْوَقْتُ فَمَا عَنَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا من الفريقين.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ لَوْ كَانَ تَاْخِيرُ الْمَرْءِ لِلصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا اِلٰى اَنْ يَّدْخُلَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى يَلْزَمُهُ بِذٰلِكَ اسْمُ الْكُفْرِ لَمَّا اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ يَكْفُرُوْنَ بِفِعْلِهِ وَلَعَنَّفَ فَاعِلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا لَمْ يُعَنِّفْ فَاعِلَهُ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أنه لم يكفر كفرا يشبه الارتداد.

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (غزوۂ احزاب کے موقع پر جب دشمن) کے لشکر واپس چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں حکم دیا خبردار! کوئی بھی شخص ظہر کی نماز بنو قریظہ (کے علاقے) میں پہنچنے سے پہلے ہرگز ادا نہ کرے کچھ لوگوں کو جانے میں تاخیر ہوگئی انہیں نماز کا وقت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے نماز ادا کر لی دوسرے لوگوں نے یہ کہا: ہم اسی طرح نماز ادا کریں گے۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے اگرچہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں فریقوں میں سے کسی پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) آدمی کا نماز میں اتنی تاخیر کر دینا کہ اگلی نماز کا وقت شروع ہو جائے۔ اگر ایسا کرنے کے نتیجے میں اس پر کفر کا اطلاق لازم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کسی ایسی چیز کی تعلیم نہ دیتے جس کو کرنے کی وجہ سے وہ لوگ کافر ہو جاتے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مرتکب شخص پر شدید انکار کا اظہار کرتے۔ آپ کا اس پر شدید انکار کا اظہار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایسا شخص اس طرح سے کافر نہیں ہوتا جو مرتد ہونے سے مشابہت رکھتا ہے۔

1462- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البخاري (946) في صلاة الخوف: باب صلاة الطالب والمطلوب راكبًا وإيماءً ، و (4119) في المغازي: باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب، ومسلم (1770) في الجهاد: باب المبادرة بالغزو وتقديم أهم الأمرين المتعارضين، والبغوي (3798) من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء ، عن جويرية بن أسماء ، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اسے غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1463 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَطْلَقَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْكُفْرِ عَلَى تَارِكِ الصَّلَاةِ إِذْ تَرْكُ الصَّلَاةِ أَوَّلُ بِدَايَةِ الْكُفْرِ لِأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا تَرَكَ الصَّلَاةَ وَاعْتَادَهُ ارْتَقَى مِنْهُ إِلَى تَرْكِ غَيْرِهَا مِنَ الْفَرَائِضِ وَإِذَا اعْتَادَ تَرْكَ الْفَرَائِضِ أَدَّاهُ ذٰلِكَ إِلَى الْجَحْدِ فَأَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ النِّهَايَةِ الَّتِي هِيَ آخِرُ شُعَبِ الْكُفْرِ عَلَى الْبِدَايَةِ الَّتِي هِيَ أَوَّلُ شُعَبِهَا وهي ترك الصلاة.

❁❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بادل والے (یعنی ابر آلود) دن میں نماز کو جلدی ادا کرلیا کرو' کیونکہ جو شخص نماز کو ترک کردے اس نے کفر کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو ترک کرنے والے پر کفر کا اطلاق کیا ہے کیونکہ نماز کو ترک کرنا کفر کے آغاز کا ابتدائی حصہ ہے کیونکہ جب کوئی شخص نماز کو ترک کرتا ہے اور اس کی عادت بنالیتا ہے' تو وہ دیگر فرائض کو ترک کرنے کے راستے پر چل پڑتا ہے اور جب وہ فرائض ترک کرنے کی عادت بنالیتا ہے' تو یہ چیز اسے انکار کی طرف لے جاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اختتامی نام کو جو کفر کے شعبوں میں سے آخری حصہ ہے اسے ابتداء کیلئے استعمال کیا ہے' جو اس کا پہلا شعبہ ہے اور وہ نماز کو ترک کرنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ تَاسِعٍ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ اسْمَ الْمُتَوَقَّعِ مِنَ الشَّيْءِ فِي النِّهَايَةِ عَلَى الْبِدَايَةِ

1463– حديث صحيح. إسحاق بن إبراهيم: قال أبو حاتم: شيخ لا بأس به، ولكنهم يحسدونه، سمعت يحيى بن معين أثنى عليه خيرًا، وقال مسلمة: ثقة، وقال النسائي: ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، وسئل عنه أبو داوٗد، فقال: ليس بشيء، ونقل تكذيبه عن ابن عوف، وباقي السند رجاله رجال الصحيح. وعم أبي قلابة: هو أبو المهلب الجرمي: ثقة من رجال مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/342، وأحمد 5/361، وابن ماجة (694) في الصلاة: باب ميقات الصلاة في الغيم، والبيهقي في "السنن" 1/444 من طرق عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي قلابة، عن أبي المهاجر، عن بريدة.

اس نویں روایت کا تذکرہ' جواس بات پر دلالت کرتی ہے' ہم نے جومفہوم ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے' کیونکہ عرب بعض اوقات انتہا میں کسی چیز کے متوقع ہونے کا لفظ آغاز کے لیے استعمال کر لیتے ہیں

1464- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كفر".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اِذَا مَارَى الْمَرْءُ فِي الْقُرْآنِ اَدَّاهُ ذٰلِكَ اِنْ لَمْ يَعْصِمْهُ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يَّرْتَابَ فِي الْاٰيِ الْمُتَشَابِهِ مِنْهُ وَاِذَا ارْتَابَ فِيْ بَعْضِهِ اَدَّاهُ ذٰلِكَ اِلَى الْجَحْدِ فَاَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْكُفْرِ الَّذِيْ هُوَ الْجَحْدُ عَلٰى بِدَايَةِ سَبَبِهِ الذى هو المراء.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کے بارے میں بحث ومباحثہ کرنا کفر ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب کوئی شخص قرآن کے بارے میں بحث کرنا شروع کرتا ہے' تو یہ چیز اسے اس چیز کی طرف لے جاتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بچائے' تو وہ شخص متشابہ آیات کے بارے میں شکوک کا شکار ہو جاتا ہے اور جب وہ قرآن کے بعض حصے کے بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے تو یہ چیز انکار کی طرف لے جاتی ہے اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر جو درحقیقت انکار ہے اس کا اطلاق اس کے سبب کے آغاز پر کیا ہے اور وہ (قرآن کے بارے میں) بحث کرنا ہے۔

1464- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي، فقد أخرج له البخاري مقرونًا، ومسلم متابعة، وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح. محمد بن عبيد: هو الطنافسي .وأخرجه أحمد 2/528 عن محمد بن عبيد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/503 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، به، ومن طريق أحمد أخرجه أبو داؤد (4603) في السنة: باب النهي عن الجدال في القرآن .وأخرجه أحمد 2/286 و424 و475،وأبو نعيم في "الحلية" 8/212-213، وفي "أخبار أصبهان" 2/123، من طرق،عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 2/223، من طريق المعتمر بن سليمان، عن محمد بن عمرو بن علقمة، به وتحرف فيه "بن علقمة" إلى "عن علقمة" ووافقه الذهبي .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/529 عن يحيى بن يعلى التيمي، عن منصور، وأحمد 2/258 عن يزيد، عن زكريا، كلاهما عن سعد بن إبراهيم (وقد تحرف في "المسند" إلى: سعيد) عن أبي سلمة، به. وسعد بن إبراهيم يروى عن عمه أبي سلمة كثيرًا، إلا أن سفيان ومنصورًا رويا عن سعد بن إبراهيم، فذكرا عمر بن أبي سلمة بينه وبين أبي سلمة، وهما أحفظ وأثبت وأقدم سماعًا من زكرياورواية سفيان ومنصور أخرجها أحمد 2/478و494، وسندها حسن، وصححها الحاكم 2/223، من طريق أبي عاصم، عن سعيد، عن سعد بن إبراهيم، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، به. ووافقه الذهبي.وأورد المؤلف طرفه برقم (743) في باب قراءة القرآن، بالإسناد نفسه الذي ذكره هنا، لكن فيه عبدة بن سليمان، بدل محمد بن عبيد.وأورده المؤلف برقم (74) في كتاب العلم، من طريق أبي حازم، عن أبي سلمة، به بأطول مما هنا. وسبق تخريجه من طريقه هناك.وفي الباب عن عمرو بن العاص، وعن أبي جهيم عند أحمد 4/170 و204-=-205.

ذِكْرُ خَبَرٍ عَاشِرٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا لِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ بِاَنَّ الْقَصْدَ فِيْهَا، اِطْلَاقُ الْاِسْمِ عَلٰى بِدَايَةِ مَا يُتَوَقَّعُ نِهَايَتُهُ قَبْلَ بُلُوْغِ النِّهَايَةِ فِيْهِ

اس دسویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ان روایات کے بارے میں

ہماری بیان کردہ تاویل صحیح ہیں یوں کہ یہاں آغاز پر متوقع اختتام کا اطلاق کیا گیا ہے' اور یہ اس اختتام تک پہنچنے سے پہلے ہے

1465- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَتْنِيْ كَرِيْمَةُ بِنْتُ الْحَسْحَاسِ الْمُزَنِيَّةُ، (متن حدیث): قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مِنَ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ شق الجيب والنياحة والطعن فی النسب".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین چیزیں اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے کے مترادف ہیں (نوحہ کرتے ہوئے) گریبان کو پھاڑنا' نوحہ کرنا اور کسی کے نسب پر طعن کرنا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ فِيْ لُغَتِهَا اسْمَ الْكَافِرِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِبَعْضِ اَجْزَاءِ الْمَعَاصِي الَّتِيْ يُؤُوْلُ مُتَعَقِّبُهَا اِلَى الْكُفْرِ عَلٰى حَسَبِ مَا تَاَوَّلْنَا هٰذِهِ الْاَخْبَارَ قَبْلُ

1465- حديث صحيح . كريمة بنت الحَسْحَاس: ذكرها المؤلف في "الثقات" 5/344، وعلق البخاري في "صحيحه" 13/499، الحديث القدسي "أنا مع عبدي إذا ذكرني وتحركت به شفتاه" من روايتها عن أبي هريرة بصيغة الجزم، وكانت من صواحب أبي الدرداء، وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه الحاكم 1/383 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن سعيد بن عثمان التنوخي، عن بشر بن بكر، بهٰذا الإسناد، وصححه ووافقه الذهبي، وسيورده المصنف برقم (3161). وأخرجه ابن أبي شيبة 3/390، وأحمد 2/377 و441 و496، ومسلم (67) في الإيمان: باب إطلاق اسم الكفر على الطعن في النسب والنياحة، من طرق. ولأبي داوُد الطيالسي (2395)، وأحمد 2/415 و455 و526، والترمذي: (1001) في الجنائز: باب ما جاء في كراهية النوح، من طريق المسعودي وشعبة، عن علقمة بن مرثدن عن أبي الربيع، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "أربعة من أمر الجاهلية لن يدعهن الناس: الطعن في الأحساب، والنياحة على الميت، والأنواء، والعدوى؛ جرب بعير، فأجرب مئة، فمن أجرب البعير الأول." وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن. ولأحمد 2/262 من حديث أبي هريرة بلفظ: "ثلاث من عمل الجاهلية، لا يتركهن أهل الإسلام: النياحة، والاستسقاء بالأنواء، والتعاير" يعني بالأنساب، وسيأتي عند الصنف برقم (1341). وفي الباب عن جنادة بن مالك عند البزار (797)، والطبراني (2178)، والبخاري في "تاريخه" 2/233. وعن سلمان الفارسي عند الطبراني (6100). وعن عمرو بن عوف عند البزار (798). وانظر "مجمع الزوائد" 3/12- 13.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات ''کافر'' لفظ کا اطلاق اس شخص پر کرتے ہیں جو کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' اور جو انجام کار کفر تک لے جاتا ہے یہ اس تاویل کے مطابق ہوگا' جو ہم نے اس روایت کی بیان کی ہے

1466- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا المقرىء حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ جعفرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حديث): "لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ فَاِنَّهُ مَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيهِ فقد كفر".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو' کیونکہ جو شخص اپنے باپ سے منہ موڑتا ہے اس نے کفر کیا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ الْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی فرض نمازوں کی محافظت کو ترک کرے

1467- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حدثنا المقرىء قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ

(متن حديث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: "مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بُرْهَانٌ وَلَا نُوْرٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَهَامَانَ وَفِرْعَوْنَ وَاُبَيِّ بن خلف".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' ایک دن آپ

1466- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/526، وأبو عوانة 1/24، وابن مندة في "الإيمان" (590) والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/368 من طرق عن عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد.وأخرجه البخاري (6868) في الفرائض: باب من ادعى إلى غير أبيه، ومسلم (62) في الإيمان: باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم، وأبو عوانة 1/24، من طريق ابْنُ وَهْبٍ.

1467- إسناده صحيح. عيسى بن هلال الصدفي: صدوق، وباقي السند على شرط الصحيح. المقرء: هو عبد الله بن يزيد المكي أبو عبد الرحمٰن .وأخرجه أحمد 2/169، والدارمي 2/301، والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/229 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 4/229 من طريق ابن لهيعة وسعيد بن أبي أيوب، عن كعب بن علقمة، به.وذكره الهيثمي في "المجمع" 1/192، وزاد نسبته للطبراني في "الكبير" و"الأوسط" وقال: ورجال أحمد ثقات.

نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جو شخص انہیں باقاعدگی سے ادا کرے گا یہ قیامت کے دن اس کے لئے نور بُرہان اور نجات ہوں گی اور جو شخص انہیں باقاعدگی سے ادا نہیں کرے گا۔ اس کے لئے کوئی برہان کوئی نور اور کوئی نجات نہیں ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن قارون وہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ مُوَاظَبَةِ الْمَرْءِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

آدمی کے باقاعدگی کے ساتھ نماز ادا کرنے کو ترک کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1468- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ قال حدثنا أبو عامر عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فكأنما وتر أهله وماله".

❀❀ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس کی ایک نماز فوت ہوجائے گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہوگئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ" اَرَادَ بِهِ: صَلَاةَ الْعَصْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جس شخص کی نماز فوت ہو جائے'' اس سے آپ کی مراد عصر کی نماز ہے

1468- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدى. وأخرجه أحمد 5/429 عن أبى عامر العقدى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى (1237) عن ابن أبى ذئب، به. وأخرجه البيهقى 1/445 من طريق ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، به. وأخرجه البخارى (3602) فى المناقب: باب علامات النبوة فى الإسلام، ومسلم (2886) (11) من طريق الزهرى، حدثنى اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عن عبد الرحمٰن بن مطيع بن الأسود، عن نوفل بن معاوية ... "من الصلاة صلاة، من فاتته، فكأنما وتر أهله وماله." وأخرجه النسائى 1/238- 239 من طريق ابن إسحاق. وأخرجه النسائى أيضًا 1/238 من طريق الليث بن سعد، وأخرجه النسائى 1/237-238 من طريق ابن المبارك. وأخرجه بهٰذا اللفظ الشافعى 1/49 من طريق ابن أبى فديك، عن ابن أبى ذئب، عن الزهرى، عن أبى بكر بن عبد الرحمٰن، عن نوفل بن معاوية. وانظر "الفتح" 2/30-.31، وقوله: "فكأنما وتر أهله وماله"، "أهله" بالنصب عند الجمهور على أنه مفعول ثان لوتر، وأضمر فى "وتر" مفعول لم يسم فاعله، وهو عائد على الذى فاتته، فالمعنى: أصيب بأهله وماله، وهو متعد إلى مفعولين، ومثله قوله تعالى: ﴿وَلَنْ يَتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ﴾. وقال الخطابى: ومعنى "وتر" أى: نقص وسلب، فبقى وترًا فردًا بلا أهل ولا مال، يريد: فليكن حذره من فوتها كحذره من ذهاب أهله وماله.

1469- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مالك عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "الَّذِىْ تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وتر أهله وماله".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَهُوَ عَامِدٌ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جان بوجھ کر عصر کی نماز کو ترک کرے

1470- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "بَكِّرُوْا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ الْغَيْمِ فَاِنَّهُ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عمله".

(توضیح مصنف): قال الشيخ وهم من الْاَوْزَاعِيُّ فِىْ صَحِيْفَتِهِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ فَقَالَ عَنْ اَبِى الْمُهَاجِرِ وَاِنَّمَا هُوَ اَبُوالْمُهَلَّبِ عَمُّ اَبِىْ قِلَابَةَ وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ زَيْدٍ الجرمى.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بادل چھایا ہوا ہو، تو عصر کی نماز جلدی ادا کرلو، کیونکہ جو شخص عصر کی نماز کو چھوڑ دے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے''۔

1469- إسناده صحيح على شرطهما . القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة .وأخرجه أبو داوٗد (414) في الصلاة: باب في وقت صلاة العصر، والبيهقي في "السنن" 1/444، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/11 -12 في وقوت الصلاة: باب جامع الوقوت، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخاري (552) في المواقيت: باب إثم من فاته صلاة العصر، ومسلم (626) في المساجد: باب التغليظ في تفويت صلاة العصر، والنسائي 1/255 في المواقيت: باب التشديد في تأخير العصر، والبيهقي في "السنن" 1/444، والبغوي (370) .وأخرجه عبد الرزاق (2075) ، وابن أبي شيبة 1/342، وأحمد 2/13 و27 و48 و54 و75 و76 و102 و124، والترمذي (175) في الصلاة: باب ما جاء في السهو عن وقت صلاة العصر، والدارمي 1/280، والبغوي في "شرح السنة" (371) ، من طرق، عن نافع، به.وأخرجه عبد الرزاق (2074) ومن طريقه أحمد 2/145 عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/342، ومن طريقه مسلم (626) عن ابن عيينة، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر .ومن طرق عن ابن عيينة عن الزهري، عن سالمن عن ابن عمر أخرجه أحمد 2/8، والنسائي 1/255، وابن ماجة (685) ، والدارمي 1/280، والبيهقي في "السنن" 1/445، وابن خزيمة في "صحيحه" (335) .وأخرجه الطيالسي (1803) و (1808) ، وأحمد 2/134 و145، والطبراني في "الكبير" (13108) من طرق عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر.

1470- صحيح، وقد تقدم برقم (1463) .

شیخ بیان کرتے ہیں امام اوزاعی کو اپنے صحیفہ میں یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ابومہاجر کے حوالے سے منقول ہے حالانکہ اس راوی کا نام ابومہلب ہے' جو ابوقلابہ کے چچا ہیں اور ان کے نام عمرو بن معاویہ بن زید جرمی ہے۔

ذِكْرُ تَضْيِيعِ مَنْ قَبْلَنَا صَلَاةَ الْعَصْرِ حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِمْ

ہم سے پہلے کے لوگوں کے عصر کی نماز کو ترک کرنے کا تذکرہ' جو ان کے سامنے پیش کی گئی تھی

1471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ وَاَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ اَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا وَتَرَكُوهَا فَمَنْ صَلَّاهَا مِنْكُمْ كَانَ لَهُ اَجْرُهَا ضِعْفَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَرَى الشَّاهِدَ." وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ.

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کے سامنے بھی پیش کی گئی تھی' تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا' اور اسے چھوڑ دیا تم میں سے جو شخص اسے ادا کرے گا' اسے اس کا دُگنا اجر ملے گا' اور اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک شاہد (ستارہ) نظر نہیں آ جاتا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

1471– إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وباقى السند على شرط الصحيح.وأخرجه أحمد 6/396، 397، ومسلم (830) فى صلاة المسافرين وقصرها: باب الأوقات التى نهى عن الصلاة فيها، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/153، والدولابى فى "الكنى" 1/18، من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم (830)، النسائى 1/259–260 فى المواقيت: باب تأخير المغرب، والدولابى فى "الكنى والأسماء" 1/18 من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن خير بن نعيم، به . وقد تحرفت "خير" عند النسائى إلى "خالد."وأخرجه أحمد 6/397 عن يحيى بن إسحاق، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/153 من طريق عبد الله بن صالح، والبيهقى فى "السنن" 1/448 من طريق يحيى بن بكير، كلهم عن الليث بن سعد، عن خير بن نعيم، به . وابن هبيرة تحرف عند البيهقى إلى أبى هبيرة.وأخرجه أحمد 6/397 عن يحيى بن إسحاق، والدولابى 1/18 من طريق قتيبة، كلاهما عن ابن لهيعة، عن ابن هبيرة، به.وقوله:"والشاهد: النجم" قال ابن الأثير: سماه الشاهد، لأنه يشهد بالليل، أى: يحضر ويظهر، ومنه قيل لصلاة المغرب: صلاة الشاهد.

3- بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

باب 3: نمازوں کے اوقات

ذِكْرُ وَصْفِ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

فرض نمازوں کے اوقات کی صفت کا تذکرہ

1472- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ جِبْرِيلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فقال قم فصل العصر ثم قام فَصَلّى

1472- إسناده صحيح . حسين بن علي بن الحسين الهاشمي يقال له: حسين الأصغر، وثقه النسائي، وذكره المؤلف في "الثقات" (6/205) ، وباقي رجال السند على شرطهما . عبد الله: هو ابن المبارك.وأخرجه أحمد 3/330، والترمذي (150) في الصلاة: باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/263 في المواقيت: باب أول وقت العشاء ، والدارقطني 1/256و257، والبيهقي في "السنن" 1/368 من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح . وصححه الحاكم 1/195-196، ووافقه الذهبي.وأخرجه أحمد 3/351، وا لنسائي 1/251-252، عن عبيد الله بن سعيد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/147 من طريق حامد بن يحيى، والبيهقي في "السنن" 1/372و373 من رطيق أحمد، ثلاثتهم عن عبد الله بن الحارث، عن ثور، عن سليمان بن موسى، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر .أخرجه النسائي 1/255-256، والدارقطني 1/257، والبيهقي في "السنن" 1/368، 369، من طريقين، عن برد بن سنان، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر.وأخرجه الدارقطني 1/257 من طريق عبد الكريم بن أبي المخارق، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/318، والنسائي 1/261، من طريق زيد بن الحباب، عن خارجه بن عبد الله بن سليمان بن زيد بن ثابت، عن الحسين بن بشير بن سلمان، عن أبيه، عن جابر .وفي الباب عن أبي مسعود الأنصاري تقدم برقم (1449) ، وعن بريدة سيرد برقم (1492) ، وعن ابن عباس عند ابن أبي شيبة 1/317، وعبد الرزاق (2028) ، وأحمد 1/333، وأبي داؤد (393) ، والترمذي (149) ، والبيهقي 1/365، 366، والبغوي (348) ، وعن أبي موسى الأشعري عند ابن أبي شيبة 1/317، ومسلم (614) ، والنسائي 1/260، وأبي داؤد (395) ، والبغوي (349) ، وعن أبي هريرة عند ابن أبي شيبة 1/317، 318، والترمذي (151) ، والدارقطني 1/261و262، وعن أنس عند ابن أبي شيبة 1/318، والدارقطني 1/260، وعن عمرو بن حزم عند عبد الرزاق (2032) ، وعن ابن عمر عند الدارقطني 1/259. وقال البخاري: أصح شيء في المواقيت حديث جابر.وانظر اختلاف أهل العلم في المواقيت في "شرح السنة" 2/185-187.

الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فقال قم فصل المغرب فقام فصلى المغرب ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يا محمد فصل فقام فصل الصُّبْحَ وَجَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الظُّهْرَ فقام فصل الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَّاحِدًا لَمْ يَزَلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فصل الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ الصُّبْحَ حِينَ اَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الصُّبْحَ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ فقال ما بين هذين وقت كله.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج ڈھل چکا تھا انہوں نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جائیے اور ظہر کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے' جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی پھر وہ سورج غروب ہو جانے کے بعد آپ کے پاس آئے اور عرض کی آپ اٹھئے اور مغرب کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے مغرب کی نماز ادا کر لی پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ جب شفق رخصت ہوگئی تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی آپ اٹھئے اور عشاء کی نماز ادا کر لیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے یہ نماز ادا کر لی پھر وہ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب صبح صادق ہو چکی تھی انہوں نے عرض کی: آپ اٹھئے اور نماز ادا کر لیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے صبح کی نماز ادا کر لی اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا۔ انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور ظہر کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ظہر کی نماز ادا کر لی پھر وہ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا انہوں نے عرض کی: آپ اٹھئے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی پھر وہ سورج غروب ہو جانے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ ایک ہی وقت ہے اس میں کوئی فرق نہیں آیا انہوں نے کہا آپ اٹھئے اور مغرب کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے مغرب کی نماز ادا کر لی پھر وہ عشاء کی نماز کے لئے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب ایک تہائی رات رخصت ہو چکی تھی۔ انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے عشاء کی نماز ادا کر لی پھر وہ صبح کی نماز کے لئے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی۔ انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور صبح کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے صبح کی نماز ادا کر لی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: ان دو اوقات کے درمیان تمام نمازوں کا وقت ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَوَائِلِ الْاَوْقَاتِ وَاَوَاخِرِهَا

(نمازوں کے) ابتدائی اور آخری اوقات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

1473 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ:

(متن حدیث): "وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ ووقت العصر ما لم تصفر الشمس، وَوَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ظہر کا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کی لمبائی جتنا ہو (یہ اس وقت تک رہتا ہے) جائے جب تک عصر کا وقت شروع نہیں ہو جاتا اور عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا اور عشاء کا وقت نصف رات تک رہتا ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور فجر کا وقت اس وقت تک جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَدَاءَ الْمَرْءِ الصَّلَوَاتِ لِمِيقَاتِهَا مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا سب سے افضل عمل ہے

1474 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ: "الصَّلَاةُ لميقاتها".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل

1473– إسناده صحيح على شرطهما. هدبة بن خالد، ويقال له: هداب، بالتثقيل وفتح أوله، ثقة، عابد، تفرد النسائي بتليينه. وأخرجه الطيالسي (2249)، ومن طريقه النسائي 1/260 في المواقيت: آخر وقت المغرب، والبيهقي في "السنن" 1/366، عن همام وشعبة، عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/319، وأحمد 2/210و213و232، ومسلم (612) (172) و(173) في المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس، وأبو داوٗد (396)، والطحاوي 1/150، وابن حزم 3/166، والبيهقي 1/365و367و371و374و378، من طرق عن همام وشعبة، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم (612) (174)، والبيهقي في "السنن" 1/365، من طريق حجاج بن حجاج، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم (612)، والبيهقي 1/366 من طريق معاذ بن هشام، عن أبيه، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (326).

1474– إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس الكوفي. وهو في "صحيح مسلم" (85) (140) في الأيمان: باب كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، وانظر الأحاديث الواردة بعده.

زیادہ فضیلت رکھتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا" اَرَادَ بِهٖ فِي اَوَّلِ الْوَقْتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا'' اس سے آپ کی مراد ''ابتدائی وقت'' ہے

1475 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَيْزَارٍ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ: "الصلاة في أول وقتها".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَدَاءَ الْمَرْءِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَةَ لِمَوَاقِيتِهَا مِنْ اَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا فرض نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے

1476 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ: "الصَّلَوَاتُ لِمَوَاقِيتِهَا". قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ قَالَ: "ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ"، قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ قَالَ: "ثُمَّ

1475- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وصححه ابن خزيمة (327)، ومن طريقه الحاكم 1/188 عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. ووافق الذهبي الحاكم على تصحيحه. وصححه الحاكم أيضًا 1/188 ووافقه الذهبي من طريق الحسن بن مكرم، عن عثمان بن عمر، به. وأخرجه البخاري (2782) في الجهاد والسير: باب فضل الجهاد والسير، من طريق محمد بن سابق، عن مالك بن مغول به، ولفظه "الصلاة على ميقاتها"، ولفظ "الصلاة في أول وقتها" الوارد هنا تفرد به عثمان بن عمر، وسينبه عليه المصنف عقب الرواية الآتية برقم (1479)، وأما الرواية السابقة برقم (1474) فبلفظ "الصلاة لميقاتها." انظر لذلك "الفتح" 2/9.

الْجِهَادُ"، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر جہاد کرنا ہے۔

(حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں) اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوال کرتا تو آپ مزید جواب عنایت کرتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا مِنْ اَحَبِّ الأعمال إلى الله جلا وَعَلا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور بہترین عمل ہے

1477 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْالْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ: "الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا"، قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ"، قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ: "الْجِهَادُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ"، قَالَ خَصَّنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ أبو عمرو الشيباني كان من المخضرمين، وَالرَّجُلُ اِذَا كَانَ فِي الْكُفْرِ سِتُّونَ سَنَةً وفي الإسلام ستون سنة يدعى مخضرميا.

1476– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 1/421 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن عبد العزيز بن مسلم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 3/28 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أبي إسحاق، به. وانظر ما قبله.

1477– إسناده صحيح على شرطهما. أبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس وأخرجه البخاري (527) في المواقيت: باب فضل الصلاة لوقتها، و(5970) في الأدب: باب البر والصلة، والدارمي 1/278 في الصلاة: باب استحباب الصلاة في أول وقت، كلاهما عن أبي الوليد الطيالسي، بهٰذا الإسناد. ومن طريق البخاري أخرجه البيهقي في "السنن" 2/215. وأخرجه أبو داوُد الطيالسي (372) عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/409– 410، البخاري (7534) في التوحيد: باب وسمى النبي صلى اللّٰه عليه وسلم الصلاة عملا، ومسلم (85) (139) باب كون الإيمان بالله أفضل العمل، والنسائي 1/292، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/27، والبغوي (344) من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/246، والحاكم 1/188، 189 من طريق حجاج بن الشاعر، عن علي بن حفص المدائني، عن شعبة، به، بلفظ "الصلاة في أول وقتها" ثم قال الحاكم: قد روى هٰذا الحديث. وأخرجه أحمد 1/451، والبخاري (7534) في التوحيد، ومسلم (85) (138) في الإيمان، والترمذي (173) في الصلاة، و(1898) في البر والصلة: باب ما جاء في بر الوالدين، من طرق عن الوليد بن العيزار، به. وأخرجه الحميدي (103)، والنسائي 1/292– 293،

ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: اس گھر کے مالک نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بتائی۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا انہوں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا انہوں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صرف انہی چیزوں کے بارے میں بتایا تھا اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو آپ مزید جواب عنایت کرتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعمرو شیبانی مخضر مین میں سے ہیں جب کسی شخص نے زمانہ کفر میں ساٹھ سال گزارے ہوں اور زمانہ اسلام میں ساٹھ سال گزارے ہوں، تو اسے مخضرمی کہا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا افضل اعمال میں سے ایک ہے

1478 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِيَاسٍ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ أفضل؟ قال: "الصلاة لوقتها"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لِوَقْتِهَا" اَرَادَ بِهِ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''نماز کو اس کے وقت میں'' اس سے آپ کی مراد اس کا ابتدائی وقت ہے

1479 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ

1478- تحرف في "الإحسان" إلى "سعيد2." إسناده صحيح على شرطهما . الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان الكوفي . وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 1/316، وأخرجه من طريقه مسلم (85) في الإيمان: باب كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

الْعَيْزَارِ عَنْ اَبِیْ عمرو الشيبانی عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

(متن حدیث):قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: " الصَّلَاةُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا " .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: "الصَّلَاةُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا" تفرد به عثمان بن عمر.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا''۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا یہ الفاظ نقل کرنے میں عثمان بن عمر بن راوی منفرد ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اسْتِحْبَابِ اَدَاءِ الصَّلَوَاتِ فِیْ اَوَائِلِ الْاَوْقَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نمازوں کو ان کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا مستحب ہے

1480 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ:

(متن حدیث):شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ مَعْمَرٍ: اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ.

1479- هو فی "صحيح ابن خزيمة" برقم (327)، وتقدم تخريجه برقم (1475) 2. ورواية غيره: "على وقتها." قال الحافظ فی "الفتح 2/10: وكأن من رواها كذلك، ظن أن المعنى واحد، ويمكن أن يكون أخذه من لفظه "على" لأنها تقتضی الاستعلاء على جميع الوقت، فيتعين أوله. وانظر "نصب الراية" 1/241-242، و"الجوهر النقی" 1/434.

1480- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار الرمادی: حافظ، إلا أن له أوهامًا، وقد توبع عليه، وباقی رجال السند على شرطهما، وأخرجه الطبرانی فی "الكبير" (3686) من طريق أبی خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2055)، والحميدی (152)، والطيالسی (1052)، وابن أبی شيبة 1/323، 324، وأحمد 5/108 و110، ومسلم (619) فی المساجد: باب استحباب تقديم الظهر فی أول الوقت فی غير شدة الحر، والنسائی 1/247 فی المواقيت: بابٌ أول وقت الظهر، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/185، والطبرانی (3698) و (3699) و (3700) و (3701) و (3702) و (3703)، والبيهقی فی "السنن" 1/438- 439 و2/104- 105، والبغوی فی "شرح السنة" (358) من طرق عن أبی إسحاق، عن حارثة بن مضرب عن خباب، به. وأخرجه الحميدی (153)، وابن ماجه (675)، والطبرانی (3676) و (3677) و (3678) من طريق أبی إسحاق، عن حارثة بن مضرب، عن خباب، به. وأخرجه الطبرانی (3704) من طريق محمد بن جحادة، عن سلمان بن أبی هند، عن خباب. وخباب: هو خباب بن الأرت أبو عبد الله مولى بنی زهرة، مات سنة سبع وثلاثين. قال البغوی فی "شرح السنة" 2/201: قوله: "فلم يشكنا" أی: لم يزل عنا الشكوى.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گرمی کی شدت کی شکایت کی' تو آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہیں کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومعمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا اِذَا اَخَّرَهَا اِمَامُهُ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ سُبْحَةً لَهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرلے

جب کہ امام نے نماز کو اس کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کیا ہو اور پھر وہ شخص امام کے ہمراہ اس نماز کو نفل کے طور پر ادا کرے

1481 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا فَسَمِعْتُ تَكْبِيرَهُ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ اَجَشُّ الصَّوْتِ فَاُلْقِيَتْ عَلَيْهِ مَحَبَّتِيْ فَمَا فَارَقْتُهُ حَتّٰى دَفَنْتُهُ بِالشَّامِ.

ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَى اَفْقَهِ النَّاسِ بعده فأتيت بن مَسْعُوْدٍ فَلَزِمْتُهُ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ بكم إذ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا"؟ قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلْ صلاتك معهم سبحة."

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً" اَعْظَمُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اِجَازَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ لِلْمَاْمُوْمِ خَلْفَ الَّذِيْ يُؤَدِّي الْفَرْضَ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِضِدِّهِ وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِجَازَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ جماعة.

عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس یمن تشریف لائے انہیں

1481- إسناده صحيح على شرط الصحيح. عبد الرحمٰن بن إبراهيم وهو الملقب بدحيم: من رجال البخاري، وعبد الرحمن بن سابط: من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، والوليد بن مسلم صرح بالتحديث .وأخرجه أبو داوْد (432) في الصلاة: باب إذا أخر الإمام الصلاة عن الوقت، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/231-232 عن الوليد بن مسلم، به .وأخرجه أحمد 1/379، والنسائي 2/75، 76 في الإمامة: باب الصلاة مع أئمة الجور، وابن ماجة (1255) في الإقامة: باب ما جاء فيما إذا أخروا الصلاة عن وقتها، من طريق أبي بكر بن عياش

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف بھیجا تھا۔ میں نے فجر کے ہمراہ ان کی تکبیر سنی وہ ایک ایسے شخص تھے جن کی آواز دھیمی تھی ان کے دل میں میری محبت گھر کر گئی میں ان سے اس وقت جدا ہوا جب میں نے انہیں شام میں دفن کر دیا۔

پھر میں نے ان کے بعد لوگوں میں سب سے بڑے عالم کا جائزہ لیا تو میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے ساتھ رہا' یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا' جب تم پر ایسے امراء مسلط کر دیئے جائیں گے جو نماز کو اس کے مخصوص اوقات کے علاوہ ادا کریں گے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں انہیں پاؤں تو آپ اس بارے میں مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لینا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لو'' یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ نفل ادا کرنے والے شخص کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جائز ہوتی ہے' جو فرض ادا کر رہا ہو۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اس کے متضاد کا حکم دیا ہے اس میں اس بات کی بھی دلیل موجود ہے کہ نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جا سکتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ تَأْخِيرِ الْأُمَرَاءِ الصَّلَاةَ عَنْ أَوْقَاتِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ جب کوئی شخص نمازوں کو ان کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کرے' تو آدمی پر کیا کرنا لازم ہوتا ہے

1482 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

1482- إسناده صحيح على شرح مسلم. عبد الله بن الصامت: ثقة، من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما. أبو العالية البراء: هو زياد بن فيروز، وقيل: زياد بن أذينة، وقيل: كلثوم، وقيل: لقبه أذينة، ولقب بالبرّاء لأنه كان يبرى النبل. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/128، من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3781) عن سفيان الثوري، عن أيوب، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم (648) (242) في المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، عن زهير بن حرب، والنسائي 2/75 عن الإمامة: باب الصلاة مع أئمة الجور، عن زياد بن أيوب، كلاهما عن إسماعيل بن إبراهيم، عن أيوب، به. وأخرجه الطيالسي (454)، ومسلم (648) (241)، والنسائي 2/113 في الإمامة: باب إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، من طريق خالد بن الحارث، والدارمي 1/279 عن سهل بن حماد، والبيهقي 3/182 من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، أربعتهم عن شعبة، عن بديل بن ميسرة، عن أبي العالية، به. وأخرجه عبد الرزاق (3780) عن معمر، عن أيوب، عن ابن

بْـنُ جَـعْـفَـرٍ قَـالَ حَـدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِى ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "كَيْفَ اَنْـتَ اِذَا بَـقِيـتَ فِـى قَـوْمٍ يُـؤَخِّـرُوْنَ الـصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا"؟ قَـالَ: كَيْفَ اَفْـعَلُ؟ قَالَ: "صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَاِذَا اَدْرَكْتَهُمْ لَمْ يُصَلُّوا فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُلْ اِنِّىْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّى".

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا' جب تم ایسے لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے جو نمازوں کو ان کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے۔ حضرت ابوذر نے دریافت کیا: پھر میں کیا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لینا اور اگر تم ان لوگوں کو پاؤ اور انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی' تو تم ان کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا تم یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ اس لئے اب نماز نہیں پڑھوں گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاِدْرَاكِ الصَّلَاةِ لِلْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نماز کی ایک رکعت کو پانے والا شخص نماز کو پانے والا شمار ہوتا ہے

1483 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا الْـفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عن مالك عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(بقيه تخريج 1482)سيرين، ومسلم (648) (244) عن أبى غسان المسمعي، عن معاذ بن هشام، عن أبيه، عن مطر، كلاهما عن أبى العالية، به. وأخرجه مسلم (648) (243) ، والطبراني (1633) ، والبغوى (293) من طريقين عن أبى نعامة، عن عبد الله بن الصامت، به.وسيورده المؤلف برقم (1718) و (1719) من طريق أبى عمران الجونى، عن عبد الله بن الصامت، به، ويرد تخريجه من طريقه هناك.وأخرجه ابن أيب شيبة 2/381 من طريق الأعمش عن مسلم قال: كنت أجلس مع مسروق وأبى عبيدة فى المسجد فى زمن زياد، فإذا دخل وقت الظهر قاما فصليا، ثم يجلسان، حتى إذا أذن المؤذن وخرج الإمام قاما فصليا، ويفعلانه فى العصر.

1483- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أبو داوُد (1121) فـى الصلاة: باب من أدرك من الجمعة ركعة، عن القعنبى عبد الله بن مسلمة، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" 1/10 فى وقوت الصلاة: باب من أدرك ركعة من الصلاة.ومن طريق مـالك أخرجه الشافعي فى "مسنده" 1/51، والبخارى (580) فـى المواقيت: باب من أدرك من الصلاة ركعة، ومسلم (607) فى الـمسـاجـد: بـاب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، والنسائى 1/274 فـى الـمواقيت: باب من أدرك ركعة من الصلاة، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/151، وفى "مشكل الآثار" 3/105، والبغوى فى "شرح السنة" (400) .وأخرجه الحميدى (946) ، وأحمد 2/241، ومسلم (607) ، والترمذى (524) فـى الـصلاة: باب ما جاء فيمن أدرك من الجمعة ركعة، وابن ماجة (1122) فـى الإقـامة: باب فيمن أدرك من الجمعة ركعة، والدارمى 1/277، والطحاوى فى "مشكل الآثار " 3/105، والبغوى فى "شرح السنة" (401) ، مـن طريق سفيان بن عيينة، عن الزهرى، به .وأخرجه عبد الرزاق (3370) عـن ابن جريج، عن الزهرى، به. وأخـرجه عبد الرزاق (2224) و (3369) ، ومـن طريقه أحمد 2/254 و270، 271و280، ومسلم (608) ، وأبو عوانة 1/372، 373، وابن الجارود (152) ، عن معمر، عن الزهرى، به .وأخرجه أحمد 2/260 عـن عبد الأعلى، وصححه ابن خزيمة (985) من طريق معتمر، كلاهما عن معمر، عن الزهرى، به.وأخرجه الدرا مى 1/277 من طريق الأوزاعى، عن الزهرى، به.وأخرجه الطحاوى

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أدرك الصلاة".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت (اس کے مخصوص وقت میں) پالے اس نے نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ لَمْ تَفُتْهُ صَلَاتُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو اس کے مخصوص وقت میں پالے وہ نماز فوت نہیں ہوتی

1484 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَّبُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ صَلّٰى مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَمْ تَفُتْهُ الصَّلَاةُ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ لَمْ تَفُتْهُ الصلاة".

(بقیه تخریج 1483) فی "مشکل الآثار" 3/105 من طریق عبد الوهاب بن أبی بکر، عن الزهری، به، بزیادة لفظ "وفصنها". وأخرجه أحمد 2/348، وابن خزیمة برقم (985) من طریقین عن محمد بن عمرو، عن أبی سلمة، به. وسیورده المؤلف برقم (1586) من طریق یحیی بن أبی کثیر، عن أبی سلمة، به، بأطول من هنا، ویرد تخریجه هناك. وأخرجه أحمد 2/265 من طریق زید بن أبی حبیب، عن عراك بن مالك، عن أبی هریرة. وأخرجه الحاکم 1/216 و273، 274 من طریق زید بن أبی عتاب وسعید المقبری، عن أبی هریرة، وصححه، ووافقه الذهبی. وسیورده المؤلف برقم (1485) من طریق عبید الله بن عمر، عن الزهری، به. وبرقم (1484) و (1583) من طریق عطاء بن یسار والأعرج عن أبی هریرة. وبرقم (1582) و (1585) من طریق ابن عباس، عن أبی هریرة. وبرقم (1581) من طریق بشر بن نهیك، عن أبی هریرة.

1484- إسناده صحیح علی شرطهما. زهیر بن محمد وهو التمیمی- روایة غیر الشامیین عنه صحیحه، وهذا منها، فإن أبا عمر- وهو عبد الملك بن عمرو القیسی- بصری. وأخرجه الطیالسی (2381) عن زهیر بن محمد، بهذا الإسناد. وسیورده المصنف برقم (1557) و (1583) من طریق مالك، عن زید بن أسلم، به، لکن فیه عطاء بن یسار بدل أبی صالح، ویرد تخریجه هناك. وأخرجه ابن ماجة (699) فی الصلاة: باب وقت الصلاة فی العذر والضرورة، والبیهقی فی "السنن" 1/378 من طریقین عن عبد العزیز بن محمد الدراوردی، وأبو عوانة 1/358 من طریق حفص بن میسرة، کلاهما عن زید بن أسلم، به. وأخرجه الدارقطنی 2/84 من طریق أبی الزناد، عن الأعرج، به. وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/150، وابن خزیمة فی "صحیحه" (985) من طریقین عن شعبة، عن سهیل بن أبی صالح، عن أبیه، به. وأخرجه النسائی 1/273 فی المواقیت: باب من أدرك رکعة من صلاة الصبح، عن إبراهیم بن محمد، ومحمد بن المثنی، عن یحیی، عن عبد الله بن سعید، قال: حدثنی عبد الرحمن الأعرج، به. وانظر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص صبح کی نماز کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالے اس کی نماز فوت نہیں ہوئی جوشخص عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پالے اس کی وہ نماز فوت نہیں ہوئی''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاتِهٖ يَكُوْنُ مُدْرِكًا لَهَا كُلَّهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کی ایک رکعت کو پانے والا شخص مکمل نماز کو پانے والا شمار نہیں ہوگا

1485 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادٍ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حدثنا بن اِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أدرك الصلاة كلها".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اس مکمل نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ اِتْمَامُ الْبَاقِي مِنْ صَلَاتِهٖ دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ مُدْرِكًا لِكُلِّيَّةِ صَلَاتِهٖ بِاِدْرَاكِ بَعْضِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کی ایک رکعت کو پانے والے شخص پر یہ بات لازم ہے' وہ باقی نماز کو مکمل کرے علاوہ ازیں کہ وہ نماز کے بعض حصے کو پانے کی صورت میں مکمل نماز کو پانے والا شمار ہوتا ہے

1486 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُوْلٌ بِبَيْرُوْتَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْاَنْطَاكِيُّ حدثنا غصن بن إسماعيل حدثنا بن ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

1485- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد. وأخرجه النسائي 1/274 في المواقيت: باب من أدرك من الصلاة ركعة، عن إسحاق بن إبراهيم، عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 2/375، ومسلم (607) في المساجد، وأبو عوانة 1/372، والبيهقي في "السنن" 1/378 من طرق عن عبدالله بن عمر، به. وتقدم برقم (1483) من طريق مالك، عن الزهري، به، وأوردت تخريجه هناك.

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَکَ مِنْ صَلَاۃٍ رَکْعَۃٍ فَقَدْ اَدْرَکَھَا وَلْیُتِمَّ ما بقی".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اسے پالیا وہ باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرلے''۔

ذِکْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ الطُّرُقَ الْمَرْوِیَّۃَ فِیْ خَبَرِ الزُّھْرِیِّ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً کُلَّھَا مُعَلَّلَۃٌ لَیْسَ یَصِحُّ مِنْھَا شَیْءٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' زہری کے حوالے سے منقول روایت کے تمام طرق ''معلل'' نہیں ہیں

ان میں سے کوئی بھی مستند نہ ہو وہ روایت ہے: ''جوشخص جمعہ کی ایک رکعت کو پالے''

1487 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَدْرَکَ مِنْ صَلَاۃٍ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ" قَالُوْا مِنْ ھُنَا قِیلَ وَمَنْ اَدْرَکَ من الجمعۃ رکعۃ صلی إلیھا أخری.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس (نماز کو) پالیا''۔

لوگ یہ کہتے ہیں' اس بنیاد پر یہ بات کہی جاتی ہے' جوشخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ادا کرلے گا۔

ذِکْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاۃِ لِلنَّائِمِ اِذَا اسْتَیْقَظَ عِنْدَ اسْتِیْقَاظِہٖ

(نماز کے وقت) سویا رہ جانے والا شخص جب بیدار ہو' تو اسے یہ حکم ہے وہ بیدار ہونے کے وقت نماز ادا کرے

1486- غصن بن إسماعیل: ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 9/4، وقال: ربما خالف، وابن ثوبان: ھو عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان العنسی، مختلف فیہ، وفی "التقریب": صدوق یخطیء، وتغیر بأخرۃ، وباقی السند رجالہ ثقات. وانظر (1483) و (1484).

1487- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. أبو کامل الجحدری: ھو فضیل بن حسین بن طلحۃ الجحدری.

1488 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ فَسَاَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّيْتُ فَاِنَّهَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتِیْ وَقَدْ نَهَيْتُهَا عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ كَانَتْ سُوْرَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ." قَالَ وَاَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ وَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يومئذ: "لا تصوم امرأة إلا بِاِذْنِ زَوْجِهَا." قَالَ وَاَمَّا قَوْلُهَا لَا اُصَلِّي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فإذا استيقظت فصل".

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے شوہر حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ (کا یہ حال ہے) کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں، تو وہ مجھے مارتے ہیں اور جب میں نفلی روزہ رکھتی ہوں، تو وہ میرا روزہ تڑوا دیتے ہیں اور وہ خود فجر کی نماز اس وقت تک ادا نہیں کرتے جب تک سورج نکل نہیں آتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس خاتون کے بیان کے بارے میں دریافت کیا، تو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! جہاں تک اس کا یہ کہنا ہے، جب میں نماز پڑھتی ہوں، تو یہ مجھے مارتے ہیں، تو اس کی وجہ یہ ہے یہ دو سورتوں کی تلاوت کرتی ہے، تو میں اسے اس بات سے منع کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک سورت ہوتی، تو وہ بھی لوگوں کے لئے کفایت کر جاتی۔ حضرت صفوان نے عرض کی: جہاں تک اس عورت کے یہ کہنے کا تعلق ہے، جب میں روزہ رکھتی ہوں، تو یہ میرا روزہ تڑوا دیتے ہیں، تو یہ مسلسل روزے رکھتی رہتی ہے میں نوجوان آدمی ہوں مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے''۔

1488- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان الزيات. وأخرجه أحمد وابنه عبد الله في "المسند" 3/80، وأبو داوٗد (2459) في الصوم: باب المرأة تصوم بغير إذن زوجها، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/424 عن فهد بن سليمان، أربعتهم عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/436 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وقال الحافظ في "الإصابة" 5/153: وإسناده صحيح. وأخرجه أحمد 3/85 عن أسود بن عامر، عن أبي بكر، عن الأعمش، به. وانظر تفسير قوله: "فإنها تقرأ بسورتي ..." في "مشكل الآثار" 2/424. وانظر "معالم السنن" 2/136، 137.

حضرت صفوان نے عرض کی: جہاں تک اس عورت کے یہ کہنے کا تعلق ہے' میں اس وقت تک نماز ادا نہیں کرتا جب تک سورج نکل نہیں آتا تو ہمارے گھر میں یہ صورت حال ہے' ہم اس وقت تک بیدار نہیں ہوتے جب تک سورج نکل نہیں آتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیدار ہو جاؤ تو نماز ادا کرلو۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ تَعَلَّقَ بِهَا مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ وَزَعَمَ اَنَّ الْاِسْفَارَ بِالْفَجْرِ اَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيسِ

اس لفظ کا تذکرہ جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا' جو علم حدیث سے ناواقف ہے وہ اس بات کا قائل ہے' روشنی میں فجر کی نماز ادا کرنا اندھیرے میں یہ نماز ادا کرنے سے افضل ہے

1489 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطان عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّكُمْ كُلَّمَا اَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ كَانَ اَعْظَمَ لِاُجُوْرِكُمْ اَوْ لِاَجْرِهَا".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْفَارِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ لِاَنَّ الْعِلَّةَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ مُضْمَرَةٌ وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأصحابه كانوا يغلسون بِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَاللَّيَالِي الْمُقْمِرَةُ اِذَا قَصَدَ الْمَرْءُ التَّغْلِيسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ صَبِيْحَتَهَا رُبَّمَا كَانَ اَدَاءُ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ فَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْفَارِ بِمِقْدَارِ مَا يَتَيَقَّنُ اَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ وَقَالَ: "اِنَّكُمْ كُلَّمَا اَصْبَحْتُمْ" يُرِيْدُ بِهِ تَيَقَّنْتُمْ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ كَانَ اَعْظَمَ لِاُجُوْرِكُمْ مِنْ أن تؤدوا الصلاة بالشك.

❀❀ حضرت رافع بن خدیج' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1489- إسناده صحيح. ابن عجلان: هو محمد وثقه غير واحد، وأخرج حديثه أصحاب السنن، وروى له مسلم في المتابعات، وليس هذا الحديث مما تكلم فيه بعضهم، وقد توبع عليه. وباقي السند على شرطهما غير محمود بن لبيد، فإنه لم يخرج له البخاري، وهو صحابي صغير، جل روايته عن الصحابة .وأخرجه النسائي 1/272 في المواقيت: باب الإسفار، عن عبيد الله بن سعيد، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. ولفظه "أسفروا بالفجر."وأخرجه ابن أبي شيبة 1/321، وحمد 4/142 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به، بلفظ "أسفروا بالفجر، فإنه ... ."وأخرجه الطبراني (4285) و (4289) و (4291) من طرق عن عاصم بن عمر بن قتادة، به.وأخرجه الطحاوي 1/179، الطبراني (4292) من طريق شعبة، عن أبي داوُد، عن زيد بن أسلم، عن محمود بن لبيد، به.وأخرجه أحمد 4/143 عن أسباط بن محمد، عن هشام بن سعد، عن زيد بن أسلم، عن محمود بن لبيد، عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، عن النبي صلى الله عليه وسلم .وأخرجه الطحاوي 1/179 من طريق الليث، عن هشام بن سعد، عن زيد بن أسلم، عن عاصم بن عمر، عن رجال من قومه من الأنصار من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن النبي صلى الله عليه وسلم.وأخرجه أحمد 5/429 عن إسحاق بن عيسى، عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم، عن أبيه، عن محمود بن لبيد، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''تم لوگ صبح کے ہمراہ صبح کرو' کیونکہ تم لوگ جب بھی صبح کے ہمراہ صبح کرو گے تو یہ تمہارے اجر کے لئے زیادہ فضیلت رکھے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے اجر کے لئے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کو روشنی کرنے کا حکم دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس حکم میں علت پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صبح اندھیرے میں ہی نماز ادا کرنا شروع کر دیتے تھے' تو چاندنی راتوں میں جب انسان صبح کی نماز صبح صادق کے وقت اندھیرے میں ادا کرنے کا ارادہ کر لے گا' تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی نماز رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) شروع ہو جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی روشنی کرنے کا حکم دیا' جس سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو جائے کہ صبح صادق طلوع ہو چکی ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ جب صبح کرو''

اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہیں صبح صادق ہو جانے کا یقین ہو جائے' تو یہ بات تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوگی بہ نسبت اس کے کہ تم نماز کو شک کے ہمراہ ادا کرو۔ (یعنی ابھی اس کا وقت شروع ہونے کے بارے میں تمہیں شک ہو)

1490 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ومحمد بن يزيد عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ".

✿✿ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کو روشن کر کے پڑھو' کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاِسْفَارَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ اَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيْسِ فِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) صبح کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا اندھیرے میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے

1490- حديث صحيح، إسناده قوى لولا عنعنة ابن إسحاق .وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/179 عن على بن شيبة، والبيهقى فى "السنن" 1/457، من طريق احمد بن الوليد الفحام، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسى (959)، والترمذى (154) فى الصلاة: باب ما جاء فى الإسفار بالفجر، والدارمى 1/277، والطبرانى (4286) و (4287) و (4288) و (4290)، والبغوى (354) من طرق، عن ابن إسحاق، به . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 3/465 من طريق يزيد، عن محمد بن إسحاق، قال: أنبأنا ابن عجلان، عن عاصم بن عمر .وأخرجه النسائى 1/372، والطبرانى (4294) من طريق أبى غسان محمد بن مطرف.

1491 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حدثنا بْنِ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيدٍعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "اَسْفِرُوْا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ" اَوْ قَالَ: "اَعْظَمُ لِاُجُوْرِكُمْ".

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أراد النبى صلى الله عليه وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: "اَسْفِرُوا" فِي اللَّيَالِي الْمُقْمِرَةِ الَّتِيْ لَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا وُضُوحُ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِئَلَّا يُؤَدِّي الْمَرْءُ صَلَاةَ الصُّبْحِ اِلَّا بَعْدَ التَّيَقُّنِ بِالْاِسْفَارِ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاِنَّ الصَّلَاةَ اِذَا اُدِّيَتْ كَمَا وَصَفْنَا كَانَ اَعْظَمَ لِلْاَجْرِ مِنْ اَنْ تُصَلّٰى عَلٰى غَيْرِ يَقِيْنٍ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو' کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے''۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں ''تمہارے اُجور کو زیادہ کرنے کا باعث ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان ''تم روشنی کرو'' اس سے مراد چاندنی راتیں لی ہیں' جن میں صبح صادق کا طلوع ہونا واضح نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی صبح کی نماز اس وقت ادا کرے جب اسے صبح صادق طلوع ہونے کی وجہ سے روشنی ہو جانے کا یقین ہو جائے کیونکہ جب نماز اس طریقے سے ادا کی جائے گی جو ہم نے بیان کی ہے' تو یہ اس کے مقابلے میں زیادہ اجر کا باعث ہوگی کہ آدمی صبح صادق طلوع ہونے کا یقین نہ ہونے کے ہمراہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ اَسْفَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فِيْهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کو روشنی میں ادا کیا تھا

1492 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ:

(متن حدیث): "صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ"، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

1491- إسناده صحيح . وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/50، 51، وعبد الرزاق (2159)، والحميدي (408)، وأحمد 4/140، وأبو داؤد (424) في الصلاة: باب في وقت الصبح، وابن ماجة (672) في الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، والدارمي 1/277، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/178، والطبراني في "الكبير" (4283) و (4287)، وأبو نعيم في "الحلية" 7/94، والحازمي في "الاعتبار" ص75 من طرق، عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني (4284) من طريق سفيان بن عيينة، وسفيان الثوري، عن ابن عجلان، به.وانظر ما تقدم برقم (1489) و (1490) .

مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْفَجْرَ بِغَلَسٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَمَرَ بِلَالًا فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِىْ كَانَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّفَقِ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ" قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "وقت صلاتكم بين ما رأيتم".

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان دو اوقات میں ہمارے ساتھ نماز ادا کرو جب سورج ڈھل گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ابھی بلند روشن اور چمکدار تھا پھر آپ نے مغرب کی نماز سورج غروب ہو جانے کے بعد ادا کی اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غروب ہوگئی فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں ادا کر لی۔

جب اگلا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز (کے لئے اقامت) ٹھنڈے وقت میں کہی اور اچھی طرح ٹھنڈے وقت میں کہی پھر آپ کے حکم کے تحت انہوں نے عصر کے لئے اقامت اس وقت کہی جب سورج ابھی چمک دار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو اس وقت سے ذرا تاخیر سے ادا کیا' جس وقت میں آپ نے پہلے دن اسے ادا کیا تھا۔آپ کے حکم کے تحت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کے لئے اقامت شفق غروب ہونے سے کچھ پہلے کہی اور آپ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کے لئے اقامت ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد کہی۔آپ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لئے اقامت روشنی ہو جانے کے بعد کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری نمازوں کا وقت ان کے درمیان ہے' جو تم نے دیکھا ہے''۔

1492- إسناده صحيح. سليمان بن بريدة: ثقة، روى له أبو داوٗد، والترمذي، وابن ماجة، وباقي السند على شرطهما. إسحاق الأزرق: هو إسحاق بن يوسف بن مرداس المخزومي الواسطي، المعروف بالأزرق. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (323) عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/349، ومسلم (613) في المساجد: باب أوقا الصلوات الخمس، والترمذي (152) في الصلاة: باب مواقيت الصلاة، وابن ماجة (667) في الصلاة: باب مواقيت الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/148، وابن الجارود في "المنتقى" (151)، والدارقطني 1/262، والبيهقي في "السنن" 1/371، من طرق، عن إسحاق الأزرق، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 1/258 في الصلاة: باب أول وقت المغرب، والدارقطني 1/263 من طريقين عن مخلد بن يزيد، عن سفيان الثوري، به. وأخرجه مسلم (613) (177)، والدارقطني 1/263، والبيهقي في "السنن" 1/374 من طريق حرمي بن عمارة، عن شعبة، عن علقمة بن مرثد، به، ومن طريقه صححه ابن خزيمة برقم (324).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ" اَرَادَ بِهٖ صَلَاتَهُ بِالْاَمْسِ وَالْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے جو تم نے دیکھا ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ نماز جو گزشتہ کل ادا کی تھی اور جو آج ادا کی گئی

1493 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فيما بين صلاتى أمس واليوم".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ نے اسے اندھیرے میں ادا کیا پھر اگلے دن آپ نے اسے روشنی میں ادا کیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ (اس نماز کا وقت) ان دو نمازوں کے درمیان ہے جو ہم نے گزشتہ کل اور آج ادا کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْفِرْ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ قَطُّ اِلَّا هٰذِهِ الْمَرَّةَ حَيْثُ سَاَلَهُ السَّائِلُ عَنْ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ فَاَرَادَ اِعْلَامَهُ وَحِيْنَ اَمَّهُ جِبْرِيْلُ فِیْ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصَّلَاةِ وَمَا عَدَا هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ كَانَتْ صَلَاتُهُ بِالتَّغْلِيْسِ اِلٰى اَنْ قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَنَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی فجر کی نماز روشنی میں ادا نہیں کی تھی

صرف ایک مرتبہ ایسا کیا' جب سوال کرنے والے نے آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تھا' تو آپ سے اطلاع دینا چاہتے تھے نماز کی فرضیت کے آغاز میں جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی امامت کی تھی اس وقت بھی ایسا ہوا تھا ان دو اوقات کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اندھیرے میں فجر کی نماز ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی جنت کی طرف منتقل کیا

1493- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو -وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي- فقد روى له البخاري مقرونًا، ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث. سعيد بن يحيى: هو سعد بن يحيى بن أبان بن سعد بن العاص. وسيعيده المصنف برقم (1495). وفي الباب عن أنس عند البزار (380)، والبيهقي 1/377-378. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/317، وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح.

1494 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن خزيمة حدثنا الربيع بن سليمان اخبرنا بن وهب اخبرنی أسامة بن زيد أن بن شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيلَ قَدْ اَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بوقت الصلاة فقال له عمر اعلم مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "نَزَلَ جِبْرِيلُ فَاَخْبَرَنِیْ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ". فَحَسَبَ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَّرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَاْتِیْ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّی الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّی الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْاُفُقُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلّٰى مَرَّةً اُخْرٰى فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْغَلَسِ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعُدْ اِلٰى أن يسفر.

اسامہ بن زید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے انہیں یہ بات بتائی ہے۔ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔انہوں نے نماز ادا کرنے میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر نے یہ کہا کہ آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازوں کے وقت کے بارے میں خبر دی تھی' تو عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: اے عروہ! آپ دھیان کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں' تو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابو مسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔وہ کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل نازل ہوئے انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تو میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی انگلیوں پر گنتی کر کے پانچ نمازوں کے بارے میں یہ بات بیان بتائی۔

(حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا تھا اور جب گرمی شدید ہوتی تھی' تو آپ بعض اوقات اسے تاخیر سے بھی ادا کرتے تھے۔میں

1494- إسناده قوی، وهو فی "صحيح ابن خزيمة" (352) وهو مكرر (1449).

نے آپ کو دیکھا ہے آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا اور اس میں زردی داخل نہیں ہوئی ہوتی تھی' اور کوئی شخص یہ نماز ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ تک جاسکتا تھا آپ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہوجاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب افق سیاہ ہوجاتا تھا۔ بعض اوقات آپ اس نماز میں تاخیر کردیتے تھے' یہاں تک کہ جب لوگ اکٹھے ہوجاتے (تو آپ اس وقت اسے ادا کرتے تھے) صبح کی نماز آپ اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے پھر بعد میں کئی مرتبہ آپ نے اسے روشنی میں بھی ادا کیا۔ اس کے بعد آپ یہ نماز اندھیرے میں ہی ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔ آپ نے دوبارہ یہ نماز روشنی میں ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اَسْفَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ الْمَرَّةَ الْوَاحِدَةَ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک مرتبہ میں فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا تھا' جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

1495 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْغَدَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ؟ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتِیْ أمس واليوم".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ نے اسے اندھیرے میں ادا کیا پھر اگلے دن آپ نے نماز پڑھائی تو اسے روشنی میں ادا کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے۔ (اس نماز کا وقت وہ ہے) جو ان دونمازوں کے درمیان میں ہے' جو ہم نے گزشتہ کل اور آج ادا کی ہیں''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ اَسْفَرَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فِیْ اَوَّلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَ مَا اَسْفَرَ بِهَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس اُمت کے آغاز (کے دور) میں پہلی مرتبہ فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا گیا

1496 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

1495- إسناده حسن، وهو مكرر (1493).

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَهِيكُ بْنُ يَرِيمَ . عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ

(متن حدیث): قَالَ صَلّٰى بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ فَالْتَفَتُّ إلى بن عُمَرَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هٰذِهِ صَلَاتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰه عليه.

مغیث بن سمی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائی۔ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے۔؟ انہوں نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی جانے والی ہماری نماز ہے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اسے روشنی میں ادا کرنے لگے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَلِّسُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے

1497 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): اُتِىَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بِسَحُوْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُحُوْرِهِ قَامَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِ مِنْ سُحُوْرِهِ وَحِيْنَ دَخَلَ فِىْ صَلَاتِهِ قَالَ قَدْرُ ما يقرأ الرجل خمسين آية.

1496- إسناده صحيح . وأخرجه ابن ماجة (671) في الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الاسناد. قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 45: هٰذا إسناد صحيح، رواه ابن حبان في "صحيحه" عن عبد الله بن محمد بن سلم، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم الدمشقي، فذكره بإسناده ومتنه، وحكى الترمذي عن البخاري قال: حديث الأوزاعي، عن نهيك بن يريم في التغليس بالفجر- حديث حسن، وله شاهد في "صحيح مسلم " (614) من حديث أبي موسى الأشعري ...وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/176، والبيهقي في "السنن" 1/456، من طريقين، عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد.

1497- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري (576) في مواقيت الصلاة: باب وقت الفجر، و (1134) في التهجد: باب من تسحر فلم ينم حتى صلى الصبح، والنسائي 4/143 في الصيام: باب قدر ما بين السحور وبين صلاة الصبح، من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/10، وأحمد 5/182و185و186و188و192، والبخاري (575) في مواقيت الصلاة، و (1921) في الصوم: باب قدركم بين السحور وصلاة الفجر، ومسلم (1097) في الصيام: باب فضل السحور وتأكيد استحبابه، والترمذي (703) و (704) في الصوم، والنسائي 4/143، وابن ماجة (1694) في الصيام، والطبراني (4793) من طرق، عن قتادة، عن أنس بن مالك، عن زيد بن ثابت.وصححه ابن خزيمة برقم (1941) .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سحری کا کھانا پیش کیا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سحری کر کے فارغ ہوئے تو آپ صبح کی نماز کے لئے اٹھ گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ان حضرات کے سحری سے فارغ ہونے اور فجر کی نماز کا آغاز کرنے کے درمیان کتنا فرق تھا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الَّتِيْ كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاُمَّتِهٖ

صبح کی اس نماز کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو پڑھایا کرتے تھے

1498 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليصلى الصبح فينصرف النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے تو خواتین اپنی چادریں لپیٹ کر واپس آ جاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمَّتِهٖ

صبح کی نماز کی اس صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو پڑھایا کرتے تھے

1499 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا يوسف بن يعقوب المقرىء بِوَاسِطَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ قَدْ كُنَّ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ مَا يعرفن من الغلس.

1498- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوى (353) من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد، وهو فى "الموطأ" 1/5 فى وقوت الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/50، وأحمد 6/178، 179، والبخارى (867) فى الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، ومسلم فى المساجد (645) (232) فى المساجد: باب استحباب التبكير بالصبح فى أول وقتها وهو التغليس وبيان قدر القراءة فيها، وأبو داوُد (423)، والترمذى (153)، والنسائى 1/271 فى المواقيت: باب التغليس فى لحضر. والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/176، والبيهقى فى "السنن" 1/454.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مومن خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اپنی چادریں لپیٹ کر فجر کی نماز ادا کرتی تھیں پھر وہ اپنے گھروں کی طرف واپس آجاتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1500 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ سُلَيْمَانَ السعدى قال: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ تَخْرُجُ نِسَاءُ المؤمنين بمروطهن لا يعرفن من الغلس.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا دیتے تھے پھر مومن خواتین اپنی چادروں میں (مسجد سے) باہر آجاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انہیں شناخت نہیں کیا جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

1499– إسناده ضعيف. محمد بن خالد بن عبد الله: هو الطحان الواسطي، قال المؤلف في "الثقات" 9/90: يخطء ويخالف، ونقل في "التهذيب" تضعيفه عن ابن معين وأبي زرعة وغيرهما. وباقي رجاله ثقات، ومتن الحديث صحيح من غير هٰذا الطريق. فأخرجه الطيالسي (1459) عن إبراهيم بن سعد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/50، والحميدي (174)، وابن أبي شيبة 1/320، وأحمد 6/37و248، والبخاري (372) في الصلاة: باب في كم تصلي المرأة من الثياب، و (578) في مواقيت الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، ومسلم (645) في المساجد: باب استحباب التبكير في الصبح، والنسائي 1/371 في المواقيت: باب التغليس في الحضر، و 3/82 في السهو: الوقت الذي ينصرف فيه النساء من الصلاة، وابن ماجة (669) في الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، والدارمي 1/277، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/176، والبيهقي في "السنن" 1/454 من طرق، عن الزهري، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (350). وأخرجه أحمد 6/258، والبخاري (872) في الأذان: باب سرعة انصراف الناس من الصبح، والطحاوي 1/176، والبيهقي 1/454، من طريق فليح، عن عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة. وتقدم قبله من طريق عمرة، عن عائشة. وانظر مابعده.

1500– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/320 عن ابن إدريس، عن محمد بن عمرو، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم (1499) من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به. فانظر تخريجه هناك.

1501 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصبح فينصرف النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تھے، تو خواتین اپنی چادریں لپیٹ کر واپس آجاتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ فِيْهِ اَدَاءُ صَلَاةِ الأولى

اس وقت کا تذکرہ جس میں پہلی (یعنی ظہر کی نماز) ادا کرنا مستحب ہے۔

1502 – أخبرنا بن قتيبة قال: حدثنا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ نے سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز پڑھائی۔

1503 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوالْمِنْهَالِ قَالَ

(متن حدیث): انْطَلَقَ اَبِيْ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلْنَا عَلٰى اَبِي بَرْزَةَ فَقَالَ لَهُ اَبِي: حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ؟ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ

1501– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاری (867) فی الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، وأبو داؤد (423) فی الصلاة: باب فی وقت الصبح، والبيهقی 1/454، عن عبد الله بن مسلمة القعنبی، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1498) من طريق أبی مصعب، عن مالك، به. وأوردت تخريجه هناك.

1502– حديث صحيح، ابن أبی السری وهو محمد بن المتوكل– وإن كان صاحب أوهام، قد توبع عليه، وباقی رجال السند على شرطهما، وهو فی "مصنف" عبد الرزاق (2046)، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/161، وأخرجه البخاری (7294) فی الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، عن محمود بن غيلان، ومسلم (2359) (136) فی الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وسلم وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، عن عبد بن حميد، والترمذی (156) فی الصلاة: باب ما جاء فی التعجيل فی الظهر، عن الحسن بن علی الحلوانی، كلهم عن عبد الرزاق، به. وأورده المؤلف مطولًا برقم (106) فی كتاب العلم، من طريق يونس بن يزيد، عن الزهری، به. وتقدم تخريجه هناك.

وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يقرأ بالستين إلى المئة .

ابومنہال بیان کرتے ہیں: میرے والد گئے ان کے ہمراہ میں بھی گیا ہم لوگ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد نے ان سے کہا: آپ ہمیں بتائیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح ادا کرتے تھے تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز جسے تم ''پہلی'' کہتے ہو۔ اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا اور آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے کہ اس کے بعد کوئی شخص مدینہ منورہ کے دور دراز کے کونے تک واپس جا سکتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو بتایا تھا وہ میں بھول گیا ہوں انہوں نے یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات پسند کرتے تھے کہ آپ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کریں یہ وہ نماز ہے جسے تم لوگ ''عتمہ'' کہتے ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ صبح کی نماز پڑھ کر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوتے تھے تو کوئی شخص اپنے پاس بیٹھے شخص کو پہچان سکتا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ سے لے کر ایک سو تک آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

1504- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أبيه عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1503- إسناده صحيح على شرطهما. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي العبدي البصري، وقد تصحف في "الإحسان" إلى "عون"، وأبو المنهال، وأبو برزة وقد تحرف في المطبوع من ابن أبي شيبة إلى بردة -: هو نضلة بن عبيد الأسلمي، صحابي مشهور بكنيته، أسلم قبل الفتحن وغزا سبع غزوات، ثم نزل البصرة، وغزا خراسان، ومات بها سنة خمس وستين على الصحيح "تقريب التهذيب" 2/303. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/318. وأخرجه الترمذي (168) مختصرًا في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النوم قبل العشاء والسمر بعدها، عن أحمد بن منيع، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/420 و423، والبخاري (547) في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر، و (599) باب ما يكره من السمر بعد العشاء، والنسائي 1/262 في المواقيت: باب كراهية النوم بعد صلاة المغرب، و 1/265 باب ما يستحب من تأخير العشاء، والدارمي 1/298، وابن ماجة (674) في الصلاة: باب وقت صلاة الظهر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/178 و185 و193، والبيهقي في "السنن" 1/450 و454، والبغوي في "شرح السنة" (350) من طرق عن عوف الأعرابي، به. وصححه ابن خزيمة برقم (346). وأخرجه عبد الرزاق مختصرًا (2131) عن سفيان الثوري، عن عوف، به. وأخرجه الطيالسي (920)، والبخاري (541) في مواقيت الصلاة: باب وقت الظهر عند الزوال، و (771) في الأذان: باب القراءة في الفجر، ومسلم (647) في المساجد: باب استحباب التبكير في الصبح، وأبو داؤد (398) في الصلاة: باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/246 في المواقيت: باب أول وقت الظهر، والبيهقي في "السنن" 1/436، من طرق، عن شعبة، عن أبي المنهال سيار بن سلامة، به. وأخرجه مسلم (647) (237) من طريق حماد بن سلمةن عن سيار، به. وأخرجه البخاري (568) في المواقيت: باب ما يكره من النوم قبل العشاء، من طريق عبد الوهاب الثقفي، ومسلم (461) في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وابن خزيمة (530)، من طريق سفيان. كلاهما عن خالد الحذاء، عن أبي المنهال، به.

(متن حدیث): "اِنَّ الْحَرَّ مِنْ فیح جهنم فأبردوا بالصلاة".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک گرمی جہنم کی تپش کا حصہ ہے تو تم نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکرکردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1505 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ: حدثنا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ بَيَانَ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلاة الظُّهْرِ بِالْهَاجِرَةِ وَقَالَ لَنَا: "اَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شدة الحر من فيح جهنم".

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے آپ ہم سے یہ فرماتے تھے: نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِبْرَادَ بِالصَّلَاةِ فِي الْحَرِّ اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ عِنْدَ اشْتِدَادِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گرمی کے موسم میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم اس وقت ہے جب گرمی شدید ہو

1506 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

1504- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد العزيز: هو الدراوردي، والعلاء: هو ابن عبد الرحمٰن بن يعقوب الحرقي. وأخرجه مسلم (615) (182) في المساجد: باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضي إلى جماعة ويناله الحر في الطريقه، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز الداوردي، بهٰذا الإسناد. وسيرد من طرق أخرى عن أبي هريرة برقم (1506) و (1507) و (1510) وتخريج في مواضعها.

1505- حديث صحيح. شريك: هو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي القاضي، سيىء الحفظ، وحديثه قوي في الشواهد، وهٰذا منها، وباقي رجال السند على شرطهما، وهو في "مسند" أحمد 4/250، ومن طريقه أخرجه البيهقي في "السنن" 1/439. وأخرجه ابن ماجة (680) في الصلاة: باب الإبراد بالصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/187، والطبراني 20/ (949) من طرق عن إسحاق بن يوسف الأزرق، بهٰذا الإسناد.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جهنم".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی شدید ہو' تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِبْرَادِ بِالصَّلَاةِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْبُلْدَانِ الْحَارَّةِ

گرمی کی شدت میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم گرم علاقوں میں ہے

1507 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جهنم".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی شدید ہو' تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

1506– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (2049)، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/266، ومسلم (615) (183) في المساجد. وأخرجه الشافعي 1/48، والحميدي (942)، والبخاري (536) في مواقيت الصلاة، وابن الجارود (156)، والبغوي (361) من طريق سفيان، عن الزهري، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (329). وأخرجه أحمد 2/285 من طريق ابن جريج، عن الزهري. وهو في "المصنف" (2048) عن ابن جريج، عن عطاء، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق (2051)، وأحمد 2/318 عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه مالك 1/16 في وقوت الصلاة: باب النهي عن الصلاة بالهاجرة، ومن طريقه الشافعي 1/49، وابن ماجه (677)، والطحاوي 1/187، والبغوي (362). وأخرجه من طرق عن أبي هريرة ابن أبي شيبة 1/324 و325، وأحمد 2/229 و256 و348 و393 و394 و462 و501 و507، والبخاري (533) و(534) في مواقيت الصلاة، ومسلم (615) (181) في المساجد: باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر، والبغوي (364).

1507– إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه أبو داود (402) في الصلاة: باب في وقت صلاة الظهر، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي 1/437. وأخرجه مسلم (615) في المساجد، وأبو داود (402)، والترمذي (157) في الصلاة: باب ما جاء في تأخير الظهر في شدة الحر، والنسائي 1/248–249 في المواقيت، والبيهقي في "السنن" 1/437، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، به. وأخرجه مسلم (615)، وابن ماجة (678) في الصلاة، عن محمد بن رمح، والدارمي 1/274 من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث، به. وأخرجه الطيالسي (2302) و(2352) عن زمعة، عن الزهري، به، وأخرجه عبد الرزاق (2049) عن ابن جريج ومعمر، عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/49، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/437 عن سفيان، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْاِبْرَادِ بِالصَّلَاةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ اُرِيْدَ بِهٖ صَلَاةُ الظُّهْرِ دُوْنَ غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گرمی کی شدت کے وقت نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کے حکم سے مراد صرف ظہر کی نماز ہے اس کے علاوہ کوئی اور نماز مراد نہیں ہے

1508 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ بيان عن قيس بن حازم عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَقَالَ: "اَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عنه: تفرد به إسحاق الأزرق.

۞۞ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں اسحاق ازرق نامی راوی منفرد ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَرَّ كُلَّمَا اشْتَدَّ يَجِبُ اَنْ يُّبَرَّدَ بِالظُّهْرِ اَكْثَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گرمی جب بھی شدید ہوگی یہ بات لازم ہوگی کہ ظہر کی نماز کو زیادہ ٹھنڈے وقت میں ادا کیا جائے

1509 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوالْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ

1508– هو مكرر (1505).

1509– سناده صحيح على شرطهما . أبو الحسن: هو مهاجر التيمي الكوفي الصائغ مولى بني تيم الله، وقد وهم المصنف في اسمه كما سيأتي بإثر حديثه هذا .وأخرجه البخاري (3258) في بدء الخلق: باب صفة النار وأنها مخلوقة، وأبو داوُد (401) في الصلاة: باب في وقت صلاة الظهر، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي داوُد أخرجه البيهقي في "السنن" 1/438، وأخرجه أيضًا من طريقه الأسفاطي عن أبي الوليد، به.وأخرجه أبو داوُد الطيالسي (445) ومن طريقه الترمذي (158) في الصلاة، عن شعبة، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/324، وأحمد 5/155و162و176، والبخاري (535) في المواقيت: باب الإبراد بالظهر في شدة الحر و (539) باب الإبراد بالظهر في السفر، و (629) في الأذان: باب الأذان للمسافرين، ومسلم (616) في المساجد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 186، والبغوي (363) من طرق، عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (328).

اَنْ يُؤَذِّنَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ لَهُ لنبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَبْرِدْ" ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: "اَبْرِدْ" مَرَّتَيْنِ اَوْ ثلاثا حتى رأينا فى التُّلُولِ وَقَالَ: "اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جهنم فإذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة "

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُوْالْحَسَنِ عُبَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ مُهَاجِرٌ كُوْفِىٌّ.

زید بن وہب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ مؤذن نے ظہر کی نماز کے لئے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو پھر اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ٹھنڈک ہو لینے دو ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا یہاں تک کہ جب ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے' تو جب گرمی شدید ہو' تو تم (ظہر کی) نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالحسن عبید بن حسن مہاجر کوفی ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے گرمی کی شدت کے دوران ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا

1510 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلٰى اَسْوَدَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا كَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ" وَذُكِرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نفس فى الشتاء ونفس فى الصيف.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی ہو' تو تم (ظہر کی) نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی کہ جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی' تو اس کے پروردگار نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس گرمی کے موسم میں ہوتی ہے' اور ایک سانس سردی کے موسم میں ہوتی ہے۔

1510- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/16 في وقوت الصلاة: باب النهي عن الصلاة بالهاجرة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/48، 49، ومسلم (617) (186) في المساجد: باب استحباب الإبراد في شدة الحر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/187، والبيهقي في "السنن" 1/437.

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِىْ يُسْتَحَبُّ فِيْهِ اَدَاءُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ لِلْمُسْلِمِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کے لئے جمعہ کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْالْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِىْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجمعة وليس للحيطان فىء يستظل به.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے جب کہ دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ اس کے سائے میں آیا جاسکے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَقْتَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ لِلْجُمُعَةِ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ وقت جس کو ہم نے جمعہ کے لئے ذکر کیا ہے یہ سورج کے ڈھلنے کے بعد ہوگا اس سے پہلے نہیں ہوگا

1512 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثم نرجع نتتبع الفىء.

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورج ڈھل جانے کے بعد جمعے کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر واپس آتے ہوئے سایہ ڈھونڈا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے نقل کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی وضاحت کرتی ہے

1511- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطبراني (6257)، والبيهقي في "السنن" 3/191 من طريق أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (860) (32) في الجمعة، والطبراني (6257)، والبيهقي 3/191 من طرق عن أبي الوليد الطيالسي، به. وأخرجه أحمد 4/46، والبخاري (4168) في المغازي: باب غزوة الحديبية، وأبو داوٗد (1085) في الصلاة، والنسائي 3/100 في الجمعة، وابن ماجة (1100) في الإقامة، والدارمي 1/363 في الصلاة، والدارقطني 2/18، والبيهقي في "السنن" 3/190-191 من طرق عن يعلى بن الحارث، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (1839). وانظر ما بعده.

1512- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (860) في الجمعة: باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، والبيهقي في "السنن" 3/190 عن إسحاق بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/108 عن وكيع، به. وانظر ما قبله.

1513 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمْعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا فَقُلْتُ اَيَّةُ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالُ الشمس.

امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے پھر ہم واپس آ کر اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام کرواتے تھے۔

(امام باقر بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: یہ کون سی گھڑی ہوتی تھی' تو انہوں نے بتایا سورج ڈھلنے کی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّعْجِيلِ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز کو جلدی ادا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1514 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ خَلَّادٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا يُصَلِّي فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا: يَا اَبَا حَمْزَةَ اَيَّ صَلَاةٍ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: الْعَصْرَ فقلنا: اِنَّمَا انْصَرَفْنَا الْاٰنَ مِنَ الظُّهْرِ صَلَّيْنَاهَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ اَنَسٌ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصلي هٰكذا فلا أتركها أبدا.

خلاد بن خلاد انصاری بیان کرتے ہیں: ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ایک دن نماز ادا کی پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے انہیں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے پایا جب انہوں نے نماز مکمل کر

1513- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/108، ومن طريق مسلم (858) في الجمعة: باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، والبيهقي في "السنن" 3/190، وأخرجه أحمد 3/331، والنسائي 3/100 في الجمعة: باب وقت الجمعة، عن هارون بن عبد الله، ثلاثتهم عن يحيى بن آدم، به. وأخرجه مسلم (858) (29)، البيهقي 3/190 من طريق خالد بن مخلد، ويحيى بن حسان، وعبد الله بن وهب، عن سليمان بن بلال، عن جعفر بن محمد، به. والنواضح: الإبل التي يستقى عليها، واحدها ناضح.

1514- خلاد بن خلاد، ترجمه البخاري في "التاريخ الكبير" 3/187، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا، وأورد له هذا الحديث من طريق أيوب بن سليمان، بهذا الإسناد، وذكره المؤلف في "الثقات" 4/208. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه النسائي 1/253-254 في المواقيت: باب تعجيل العصر، عن إسحاق بن إبراهيم، عن أبي علقمة المدني، عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة، عن أنس. وإسناده حسن. وأخرجه أحمد 3/214 عن عبد الملك بن عمرو. وانظر الرواية الآتية برقم (1517).

لی تو ہم نے دریافت کیا: اے ابوحمزہ! یہ آپ نے کون سی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: عصر کی ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر آ رہے ہیں جو ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ادا کی' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' وہ اس نماز کو اسی (وقت میں) طرح ادا کرتے تھے میں تو اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَحَبَّ تَاْخِيرَ الْعَصْرِ وَكَرِهَ التَّعْجِيلَ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عصر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا پسندیدہ ہے' اور وہ اس نماز کو جلدی ادا کرنے کو ناپسند کرتا ہے

1515 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُوْلُ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَيَنْظُرُ اِلٰى موقع نبله.

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر اس کے بعد اونٹ کو قربان کیا جاتا اور اسے دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا اور پھر پکا دیا جاتا تھا' تو ہم سورج غروب ہونے سے پہلے وہ پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مغرب کی نماز ادا کرتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی شخص اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا (یعنی اس وقت اتنی روشنی ہوتی تھی)

1515- إسناده صحيح على شرط البخاري . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: ثقة، حافظ، من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما . أبو النجاشي: هو عطاء بن صهيب الأنصاري، وهو مولى رافع بن خديج .وأخرجه أحمد 4/141-142 عن أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، والأوزاعي، بهٰذا الإسناد . وهٰذا سند صحيح على شرطهما .وأخرج القسم الأول منه مسلم (625) في المساجد: باب استحباب التبكير بالعصر، عن محمد بن مهران، عن الوليد بن مسلم، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/327،وأحمد 4/143 عن محمد بن مصعب، والبخاري (2485) في الشركة: باب الشركة في الطعام والنهد والعروض، عن محمد بن يوسف، والدارقطني 1/252 من طريق الوليد بن مزيد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/194 من طريق بشر بن بكر، والطبراني (4421) من طريق محمد بن يوسف ومحمد بن كثير ويحيى بن عبد الله البابلتي، كلهم عن الأوزاعي، به، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في "شرح السنة" (367) .والقسم الثاني: أخرجه ابن ماجة (687) في الصلاة: باب صلاة المغرب، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه البخاري (559) في المواقيت: باب وقت المغرب، ومسلم (637) في المساجد: باب بيان أن أول وقت المغرب عند غروب الشمس، عن محمد بن مهران، عن الوليد بن مسلم، به .وأخرجه الطبراني (4422) من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، عن الأوزاعي، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1516 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قال أخبرنا بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ اَنَّ مُوْسٰى بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِیَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهُ قَالَ: "نَعَمْ" فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ يُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثم أكلنا قبل أن تغيب الشمس.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنے اونٹ کو قربان کرنا چاہتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں، آپ بھی وہاں تشریف لائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ کے ساتھ ہم بھی روانہ ہو گئے، تو ہم نے وہاں یہ صورت حال پائی کہ اونٹ ابھی قربان نہیں ہوا تھا پھر اسے قربان کیا گیا پھر اس کا گوشت کاٹا گیا پھر اسے پکایا گیا اور سورج غروب ہونے سے پہلے ہم نے اسے کھا بھی لیا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِیْ يُسْتَحَبُّ اَدَاءُ الْمَرْءِ فِيْهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کے لئے عصر کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1517 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّی الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِیْ صَلَّيْتَ؟ قَالَ:

1516- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن يحيى: هو يحيى بن يحيى بن بكير النيسابوري، وموسى بن سعد الأنصاري: روى عن جمع، وروى عنه جمع، ولم يجرحه أحد وذكره المؤلف في "الثقات"، وأخرج حديث مسلم في "صحيحه"، وقد أخطأ الحافظ في "التقريب"، فلينه بقوله: "مقبول." مع أنه رحمه الله قد ذكر في "مقدمة الفتح" ص484 أن تخريج صاحب الصحيح لأي راوٍ في الأصول مقتض لعدالته عنده وصحة ضبطه، وعدم غفلته. وأخرجه مسلم (624) في المساجد: باب استحباب التبكير في صلاة العصر، والدارقطني 1/255، من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/255 من طريق صالح بن كيسان، عن حفص بن عبيد الله، به.

الْعَصْرُ قُلْتُ وَهٰذِهِ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هٰذِهِ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نصلي معه.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَدْ رَوَى عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَلَّادٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ اَيُّ صَلَاةٍ صَلَّيْتَ قَالَ: الْعَصْرَ فَقُلْتُ اِنَّمَا انصرفنا الآن مع عمر بن عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصلي هٰكذا فلا أتركها أبدا.

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں۔ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر ہم وہاں سے نکلے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا میں نے کہا: اے چچا! یہ کون سی نماز ہے' جو آپ نے ادا کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے وہ نماز جو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن یحییٰ مازنی نے خالد بن خلاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس کا تعلق بنو نجار سے ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی' پھر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ انہوں نے نماز مکمل کی تو میں نے کہا کہ آپ نے کون سی نماز ادا کی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ عصر کی۔ میں نے کہا ہم تو ابھی عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کر کے آ رہے ہیں' تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح یہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو روایت کے ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1518 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الحنفي قال حدثنا بن اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

1517– إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله: هو ابن المبارك، وأبو أمامة: هو أسعد بن سهل بن حنيف الأنصاري، معدود في الصحابة، له رؤية، لكنه لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم، مات سنة مئة، وله اثنتان وتسعون سنة، وهو عم الراوي عنه في هذا الحديث .وأخرجه البخاري (549) في المواقيت: باب وقت العصر، عن محمد بن مقاتل، ومسلم (623) في المساجد: باب استحباب التبكير في صلاة العصر، عن منصور بن أبي مزاحم، والنسائي 1/253 في المواقيت: باب تعجيل العصر، عن سويد بن نصر، والبيهقي في "السنن" 1/443 من طريق منصور وأحمد، كلهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأورده المؤلف برقم (261) و (262) في كتاب الإيمان: باب ما جاء في الشرك والنفاق . هو مكرر (1514) ، خالد بن خلاد: هو خلاد بن خلاد . انظر "تاريخ البخاري" 3/146 ت (494) ، و187ت (635) .

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِى فَيَاْتِيهَا والشمس مرتفعة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جب کہ سورج ابھی روشن اور چمکدار ہوتا تھا پھر اس کے بعد کوئی شخص نواحی علاقے میں چلا جاتا اور وہاں پہنچ جاتا تو سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَرَادَ به بعد أن يأتى العوالى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ''اور سورج جب بلند ہوتا تھا'' اس سے ان کی مراد یہ ہے''عوالی'' تک پہنچ جانے کے بعد سورج بلند ہوتا تھا

1519 – أخبرنا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِى فيأتى العوالى والشمس مرتفعة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا پھر کوئی شخص ''عوالی'' کی طرف جاتا وہ ''عوالی'' پہنچ جاتا اور سورج ابھی بھی بلند ہوتا تھا۔

1518– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الطيالسى (2093) عن ابن أبى ذئب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعى 1/49 عن ابن أبى فديك، وأحمد 3/214و217 عن عبد الملك بن عمرو، وحماد بن خالد، والدارمى 1/274 عن عبد الله بن موسى، أربعتهم عن ابن أبى ذئب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/9 فى وقوت الصلاة، عن الزهرى، به، من طريقه أخرجه البخارى (551) فى مواقيت الصلاة: باب وقت العصر، ومسلم (621) (193) فى المساجد: باب استحباب التبكير بالعصر، والنسائى 1/252 فى المواقيت: باب تعجيل العصر، والدارقطنى 1/253، والطحاوى 1/190، والبغوى (365). وأخرجه عبد الرزاق (2069)، ومن طريقه أحمد 3/161 عن معمر، وأخرجه البخارى (550) فى مواقيت الصلاة، ومن طريقه البغوى (336)، من طريق شعيب، و (7329) فى الاعتصام: باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، من طريق صالح بن كيسان، ثلاثتهم عن الزهرى، به. وأخرجه مالك 1/8 عن إسحاق عن عبد الله بن أبى طلحة، عن أنس بن مالك، قال: كنا نصلى العصر، ثم يخرج الإنسان إلى بنى عمرو بن عوف، فيجدهم يصلون العصر، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (2079)، والبخارى (548) فى المواقيت، ومسلم (621) (194)، والنسائى 1/252، والطحاوى 1/190، والدارقطنى .1/253، وأخرجه ابن أبى شيبة 1/326، وأحمد 3/131و169و184، والنسائى 1/253 فى المواقيت: باب تعجيل العصر، والدارقطنى 1/254، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/190 من طريق ربعى بن حراش، عن أبى الأبيض رجل من بنى عامر، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/209 عن الضحاك بن مخلد، عن عبد الرحمٰن بن وردان، عن أنس، وانظر ما بعده.

1519– إسناده صحيح . وأخرجه ابن أبى شيبة 1/327 عن شبابة، وأحمد 3/223 عن إسحاق بن عيسى وهاشم، ومسلم (621) فى المساجد، وأبو داؤد (404) فى الصلاة، والنسائى 1/253 فى المواقيت، عن قتيبة بن سعيد، وابن ماجة (682) فى الصلاة عن محمد بن رمح، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/190، من طريق شعيب بن الليث، كلهم عن الليث، بهٰذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْعَصْرِ يَجِبُ اَنْ يُعَصَّرَ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عصر کی نماز کے لئے ضروری ہے' اسے نچوڑ لیا جائے

1520 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بِنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إلى العوالي فيأتي العوالي والشمس مرتفعة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا پھر کوئی شخص ''عوالی'' کی طرف جاتا وہ ''عوالی'' پہنچ جاتا تھا اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّي فِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلاة العصر

اس وقت میں سورج کے بلند ہونے کی صفت کا تذکرہ جس وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کیا کرتے تھے

1521 -- أحبرنا بِنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال حدثنا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ

1520 – إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (621) في المساجد، عن هارون بن سعيد الأيلي، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

1521 – إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (611) (169) في المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/5 في وقوت الصلاة: عن الزهري، به، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (2072)، وأبو داؤد (407) في الصلاة، والطحاوي 1/192، وأخرجه الحميدي (170)، وابن أبي شيبة 1/326، وأحمد 6/37، والبخاري (546) في المواقيت، ومسلم (611) (168)، وابن ماجة (683) في الصلاة، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (545) في المواقيت، والترمذي (159) في الصلاة، والنسائي 1/252 في المواقيت، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/85 عن محمد بن مصعب، عن الأوزاعي، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/204 عن وكيع، والبخاري (544) في المواقيت، من طريق أنس بن عياض، كلاهما عن هشام بن عروة، عن عروة، به.

حُجْرَتِهَا لَمْ يظهر الفيء في حجرتها.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج (یعنی دھوپ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوتی تھی' اوران کے حجرے میں سے سایہ بلند نہیں ہوا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُعَجِّلَ فِيْ أداء صلاة العصر ولا يؤخرها

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ عصر کی نماز کو جلدی ادا کرے اسے تاخیر سے ادا نہ کرے

1522 – أخبرنا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثني الليث عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي فَيَاْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مرتفعة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا پھر کوئی شخص عوالی جاتا اور وہ عوالی پہنچ جاتا تھا جب کہ سورج ابھی بلند ہی ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ فِيْهِ اَدَاءُ الْمَرْءِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کے لئے مغرب کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1523 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وتوارت بالحجاب.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے

1522– إسناده صحيح، وهو مكرر (1519).

1523– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (636) في المساجد: باب بيان أن أول وقت المغرب عند غروب الشمس، والترمذي (164) في الصلاة: باب ما جاء في وقت المغرب، والبيهقي 1/446 من طريق أحمد بن سلمة، ثلاثتهم عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/54، والبخاري (561) في المواقيت: باب وقت المغرب، وأبو داوُد (417) في الصلاة: باب في وقت المغرب، وابن ماجة (688) في الصلاة: باب وقت صلاة المغرب، والطبراني (6289)، والبيهقي 1/446، والبغوي (372)، من طرق عن يزيد بن أبي عبيد، به.

جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور پردے کے پیچھے چھپ جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَغْرِبَ لَيْسَ لَهُ وَقْتٌ وَاحِدٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' مغرب کی نماز کا وقت ایک ہی ہے

1524 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المغرب ثم يرجع إلى قومه فيؤمهم.

؂؂ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کی امامت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَغْرِبَ لَهُ وَقْتٌ وَاحِدٌ دُوْنَ الْوَقْتَيْنِ الْمَعْلُوْمَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' مغرب کی نماز کا وقت ایک ہی ہے' اس کے دو متعین اوقات نہیں ہیں

1525 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ

1524- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الترمذي (583) في الصلاة: باب ما جاء في الذي يصلي الفريضة ثم يؤم الناس بعدما صلى، ومن طريقه البغوي (858) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (465) (181) في الصلاة: باب القراءة في العشاء ، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، لكن بزيادة أيوب بين حماد بن زيد وعمرو بن دينار، وفيه أنه كان يصلي العشاء بدل المغرب .وأخرجه بزيادة أيوب أيضًا البخاري (711) في الأذان: باب إذا صلى ثم أم قومًا، عن سليمان بن حرب وأبي النعمان، عن حماد بن زيد، عن أيوب، عن عمرو بن دينار، عن جابر قال: "كان معاذ يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم، ثم يأتي قومه، فيصلي بهم" لم يعين الصلاة.وأخرجه الطيالسي (1694) عن شعبة، عن عمرو بن دينار، به.وأخرجه أحمد 3/369، والبخاري (700) و (701) في الأذان: باب إذا طول الإمام وكان للرجل حاجة فخرج فصلى، من طريقين عن شعبة، عن عمرو بن دينار، به .وأخرجه الشافعي 1/143، والدارقطني 1/274و275 من طرق عن ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به. وفيه "العشاء " بدل "المغرب."وأخرجه أحمد 3/308، ومسلم (465) ، وأبو داوٗد (600) في الصلاة: باب إمامة من يصلي بقوم وقد صلى تلك الصلاة، و (790) باب في تخفيف الصلاة، والنسائي 2/102 في الإمامة: باب اختلاف نية الإمام والمأموم من طريق سفيان، والبخاري (6106) في الأدب: باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولًا أو جاهلًا .وأخرجه الشافعي 1/143 ومن طريقه البغوي (857) عن إبراهيم بن محمد، وأبو داوٗد (599) من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن محمد بن عجلان، عن عبيد الله بن مقسم، عن جابر، وفيه "العشاء ."

(متن حدیث): عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَالَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: "صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ" فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ قَالَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْفَجْرَ بِغَلَسٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ لِلظُّهْرِ فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاَمَرَهُ فَاَقَامَ لِلْمَغْرِبِ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّفَقِ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ" قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "وَقْتُ صلاتكم بين ما رأيتم".

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے ساتھ ان دو اوقات میں نماز ادا کرو جب سورج ڈھل گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب کہ سورج ابھی بلند اور چمک دار اور روشن تھا پھر آپ نے سورج غروب ہو جانے کے بعد مغرب کی نماز ادا کی شفق غروب ہو جانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کی اور فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں ادا کی راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے ظہر کی نماز کی اقامت کہی اور ٹھنڈے وقت میں کہی پھر آپ کے حکم کے تحت عصر کے لئے اقامت اس وقت کہی جب سورج چمکدار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو اس سے ذرا تاخیر سے ادا کیا تھا' جس وقت میں آپ نے اسے گزشتہ روز ادا کیا تھا پھر آپ کے حکم کے تحت مغرب کی نماز کے لئے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہونے والی تھی۔ آپ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لئے اقامت ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد کہی اور آپ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لئے اقامت روشنی ہو جانے پر کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں ہوں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری نمازوں کا وقت ان کے درمیان ہے' جو تم نے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى غَيْبُوبَةِ بَيَاضِ الشَّفَقِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ عشاء کی نماز کو شفق کی سفیدی غائب ہونے تک موخر کرے

1526 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ

1525- إسناده صحيح، وهو مكرر (1492).

(متن حدیث): عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي الْعِشَاءَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ القمر لثالثة.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز (راوی کہتے ہیں یعنی عشاء کی نماز) کے وقت کے بارے میں لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس وقت ادا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اَدَاءُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِهٖ

اس وقت کا تذکرہ جس میں عشاء کی نماز ادا کرنا آدمی کے لئے مستحب ہے

1527 اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو بہت تاخیر سے ادا کیا تھا

1528– (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ:

1526– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الطيالسي (797) ، وابن أبي شيبة 1/330، وأحمد 4/270، والحاكم 1/194 من طريق هشيم، عن أبي بشر جعفر بن إياس، عن حبيب بن سالم، به . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي . وتابع هشيمًا رقبة بن مصقلة فرواه عن أبي بشر، عن حبيب، به، أخرجه النسائي 1/264 في المواقيت: باب الشفق.وقد خالفهما أبو عوانة وشعبة، فقالا عن أبي بشر، عن بشير بن ثابت، عن حبيب بن سالم، به، أخرجه من طريقهما بهذا الإسناد: أحمد 4/272 و274، وأبو داؤد (419) في الصلاة: باب في وقت العشاء الآخرة، والترمذي (165) في الصلاة، والنسائي 1/264 في المواقيت: باب الشفق، والدارمي 1/275، والدارقطني 1/269 و270، والبيهقي 1/448، وصححه الحاكم أيضًا 1/194.

1526– إسناده حسن، فإن سماكًا وهو ابن حرب فيه كلام ينزله عن رتبة الصحة.وهو عند ابن أبي شيبة 1/330 ومن طريقه أخرجه مسلم (643) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، والطبراني (1983) .وأخرجه أحمد 5/89 عن عبد الله بن محمد، و93 و95 عن داؤد بن عمرو الضبي، ومسلم (463) (226) ، والبيهقي 1/450، 451 من طريق يحيى بن يحيى، كلهم عن أبي الأحوص بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم (643) (227) ، والطبراني (1974) من طريق أبي عوانة، عن سماك، به.وأخرجه الطبراني (1959) و (2016) من طريق شريك وقيس بن الربيع، عن سماك، به.وسيورده المؤلف برقم (1534) من طريق قتيبة بن سعيد، عن أبي الأحوص، به. ويخرج هناك.

(متن حدیث): سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغِيْبُ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ رُبَّمَا عَجَّلَهَا وربما أخرها وكان الناس إذا جاؤوا عجلها وإذا لَمْ يَجِيْئُوا اَخَّرَهَا وَكَانُوا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ .

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا آپ ظہر کی نماز سورج ڈھل جانے کے بعد ادا کرتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی روشن ہوتا تھا اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز کو آپ بعض اوقات جلدی ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات تاخیر سے ادا کرتے تھے جب لوگ پہلے آ جاتے تھے' تو آپ اسے جلدی ادا کر لیتے تھے اور جب لوگ (پہلے) نہیں آتے تھے' تو آپ اسے تاخیر سے ادا کرتے تھے جبکہ آپ صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْخِيْرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی نماز کو نصف رات تک تاخیر سے ادا کرنے کے ارادے کا تذکرہ

1529 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ

1528- إسناده صحيح على شرط البخاري .وأخرجه الطيالسي (1722) عن شعبة، به، ومن طريق الطيالسي أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/184 وتحرف فيه سعد إلى سعيد .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/318، وأحمد 3/369، والبخاري (560) في المواقيت: باب وقت المغرب، و (565) باب وقت العشاء إذا اجتمع الناس أو تأخروا، ومسلم (646) في المساجد: باب استحباب التبكير بالصبح في أول وقتها، وأبو داوُد (397) في الصلاة: باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/264 في المواقيت: باب تعجيل العشاء ، والبيهقي في "السنن" 1/449، والبغوي في "شرح السنة" (351) من طريق مسلم بن إبراهيم ومحمد بن جعفر، عن شعبة، به .وأخرجه أحمد 3/303 عن وكيع، عن سفيان، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن جابر، نحوه.

1529- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعة العبدي العوقي البصري . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/402، البيهقي في "السنن" 1/375 عن أبي معاوية محمد بن خازم، بهاذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف" 1/402، ومن طريقه أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/157، عن حسين بن علي، عن زائدة (هو ابن قدامة) ، عن سليمان (هو الأعمش، وليس بالتيمي) ، عن أبي سفيان طلحة بن نافع، عن جابر وهذا الإسناد صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 3/367 من طريق أبي الجواب، عن عمار بن رزيق، عن الأعمش، به .وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/312، وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.

فَقَالَ: "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَاَنْتُم تَنْتَظِرُوْنَهَا اَمَا اِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا" ثُمَّ قَالَ: "لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ - اَوْ كِبَرُ الْكَبِيرِ - لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيلِ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے وہ لوگ اس وقت عشاء کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں نے نماز ادا کر بھی لی ہے اور وہ سو بھی گئے ہیں اور تم لوگ اس کا انتظار کر رہے ہو تم جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو۔ اس وقت سے نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کمزور شخص کی کمزوری (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عمر رسیدہ شخص کی عمر کا خیال نہ ہوتا' تو میں اس نماز کو نصف رات تک موخر کرتا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَاْخِيرَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِذَا لَمْ يَخَفْ ضَعْفَ الضَّعِيفِ وَكَانَ ذٰلِكَ بِرِضَا الْمَاْمُومِيْنَ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرے' جبکہ اسے کسی کمزور کی کمزوری کے حوالے سے اندیشہ نہ ہو اور یہ بات مقتدیوں کی رضامندی کے ساتھ ہو

1530- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرّ بن حبيش عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

(متن حدیث): قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَ الصَّلَاةَ فَقَالَ: "اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْاَدْيَانِ اَحَدٌ يَذْكُرُ اللّٰهَ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ"، ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ (لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُوْنَ آيَاتِ اللّٰهِ) إلى (يَسْجُدُونَ) (آل عمران: **113**).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لائے لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس

1530- إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود. وأخرجه أحمد 1/396، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 7/25، والبزار (375)، والواحدي في "أسباب النزول" ص87، 88 من طرق عن شيبان، به، وهو في "مسند" أبي يعلى ورقة 1/247.' وأخرجه الطبري (7661)، والواحدي في "أسباب النزول" ص (88)، والطبراني في "الكبير" (10209)، وأبو نعيم في "الحلية" 4/187 من طريقين، عن يحيى بن أيوب، عن عبيد الله بن زحر، عن سليمان الأعمش، عن زر، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/312، وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، والبزار، والطبراني في "الكبير"، وقال: ورجال أحمد ثقات. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 4/187 من طريق محمد بن عبد الله بن الحسن، حدثنا شيبان بن فروخ، حدثنا عكرمة بن إبراهيم، حدثنا عاصم، به. وأخرجه الطبري (7662) من طريق يونس، عن علي بن معبد، عن أبي يحيى الخراساني، عن نصر بن طريف، عن عاصم، به. ونصر بن طريف ضعيف جدًا، أجمعوا على ضعفه. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 2/65، وزاد نسبته لابن المنذر، وابن أبي حاتم.

وقت تمہارے علاوہ کسی بھی دین کا ماننے والا کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہا''۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''وہ لوگ برابر نہیں ہیں۔اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک امت ایسی ہے جو قیام کی حالت میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں''۔یہ آیت یہاں تک''وہ سجدہ کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى بَعْضِ اللَّيْلِ مَا لَمْ يَشُقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَأْمُومِينَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے' وہ عشاء کی نماز کو رات کا کچھ حصہ گزرنے تک موخر کر دے جبکہ یہ بات مقتدیوں کیلئے مشقت کا باعث نہ ہو

1531- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نصف رات تک مؤخر کرتا''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَأْخِيرِ الْمَرْءِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ عَنْ اَوَّلِ وَقْتِهَا

آدمی کا عشاء کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت سے تاخیر سے ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1532- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عمرو بن عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن جُرَيْجٍ قَالَ

1531- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/250 عن يحيى القطان بهٰذا الإسناد.وأخرجه عبد الرزاق (2106) عن عبيد اللّٰه بن عمر، بهٰذا الإسناد، وتحرف فيه إلى عبد الله.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/331 ومن طريقه ابن ماجة (287) في الطهارة: باب السواك، عن أبي أسامة وابن نمير، عن عبيد الله بن عمر، به .وشقه الأول تقدم برقم (1068) من طريق مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هريرة. وتقدم تخريجه هناك.

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَیُّ حِیْنٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ اَنْ اُصَلِّیَ الْعَتَمَةَ اِمَّا اِمَامًا اَوْ خَلْوًا فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اعْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ حِیْنَ رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَیْقَظُوا وَرَقَدُوْا وَاسْتَیْقَظُوا فَقَالَ عُمَرُ الصَّلَاةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ الْاٰنَ یَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً وَاضِعًا یَدَیْهِ عَلٰی رَاْسِهِ فَقَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یصلوا هكذا".

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطا سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سا وقت زیادہ پسندیدہ ہے، جس میں، میں عشاء کی نماز ادا کروں، خواہ میں امام ہوں، یا تنہا نماز ادا کر رہا ہوں، تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ لوگ سو گئے پھر وہ بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نماز، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

"اگر مجھے اپنی اُمت کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں ان لوگوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ اس نماز کو اس وقت میں ادا کریں"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1533 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ بِبُسْتَ حدثنا بْنِ اَبِیْ عُمَرَ الْعَدَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ بِالْعَشَاءِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ فَقَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1532- إسناده صحيح . وتقدم برقم (1098) في نواقض الوضوء ، وأوردت تخريجه هناك. وسيورده المؤلف برقم (1533) من طريق سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ ابن عباس، وبرقم (1537) من طريق منصور، عن الحكم، عن نافع، عن ابن عمر. ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

1533- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحميدي (492) ، والبخاري (7239) في التمني: باب ما يجوز من اللو، عن علي بن المديني، والنسائي 1/266 في المواقيت: باب ما يستحب من تأخير العشاء ، عن محمد بن منصور المكي، والدارمي 1/276 في الصلاة: باب ما يستحب من تأخير العشاء ، عن محمد بن أحمد بن خلف، والطبراني (11391) من طريق سعيد بن منصور، كلهم عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (342) .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/331 عن إسحاق بن منصور، والبخاري (7239) تعليقًا من طريق معن، وعبد الرزاق (2113) ومن طريقه الطبراني (11390) ، كلهم عن محمد بن مسلم، عن عمرو بن دينار، به. وانظر سابقه.

وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً وَهُوَ يَقُوْلُ: "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُصَلُّوا هذه الصلاة".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (حجرہ مبارک کے قریب) آئے اور بولے: نماز (کا وقت ہو گیا ہے) خواتین اور بچے سو چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں یہ حکم دیتا کہ وہ یہ نماز (یعنی اس وقت میں یہ نماز) ادا کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کئی مرتبہ کیا تھا

1534 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

(متن حدیث): قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الآخرة.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ تَعَلَّقَ بِهٖ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ فَزَعَمَ اَنَّ تَاْخِيرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ كان ذلك فى أول الإسلام

اس روایت کا تذکرہ جس سے وہ شخص متعلق ہوا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کی تھی یہ ابتداءِ اسلام کی بات ہے

1535 - أخبرنا بن قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرنا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِىْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ

1534- إسناده حسن، وأخرجه مسلم (643) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، والنسائي 1/266 في المواقيت: باب ما يستحب من تأخير العشاء، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1527) من طريق ابن أبي شيبة، عن أبي الأعوص، به، فانظر تخريجه من طريقه هناك.

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ حِيْنَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ: "مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ1 مِنْ أهل الأرض غيركم" وذلك قبل أن يفشوا الإسلام فى الناس.

قال ابن شِهَابٍ وَّذَكَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): "وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تبدروا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلَاةِ" وَذٰلِكَ حِيْنَ صَاحَ عمر بن الخطاب.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کردی۔ یہ وہ نماز ہے جسے ''عتمہ'' کہا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف نہیں لائے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بلند آواز میں کہا) خواتین اور بچے ہو چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے تشریف لانے کے بعد اہل مسجد سے فرمایا۔ اس وقت تمہارے علاوہ روئے زمین پر اور کوئی شخص اس کا انتظار نہیں کر رہا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) یہ لوگوں کے درمیان اسلام کے پھیل جانے سے پہلے کی بات ہے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

''تمہارے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے' تم نماز کے حوالے سے اللہ کے رسول سے آگے نکلنے کی کوشش کرو''۔

یہ بات آپ نے اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں (آپ کی خدمت میں گزارش کی تھی)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ اَرَادَ بِهٖ مِنْ اَهْلِ الْاَدْيَانِ غَيْرُكُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اہل زمین میں سے تمہارے علاوہ کوئی بھی اس کا انتظار نہیں کرتا'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی تمہارے علاوہ کسی اور دین کے پیروکار (اس کا انتظار نہیں کر رہے)

1535- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى "صحيحه" (638) فى المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (638) أيضًا عن عمرو بن سواد العامرى، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 6/199 و215 و272، والبخارى (566) فى المواقيت: باب فضل العشاء، و (569) باب النوم قبل العشاء لمن غلب، و (862) فى الأذان: باب وضوء الصبيان، و (864) باب خروج النساء إلى المساجد بالليل والغلس، والنسائى 1/239 فى الصلاة: باب فضل صلاة العشاء، و 1/267 فى المواقيت: باب آخر وقت العشاء، والبيهقى فى "السنن" 1/374، والبغوى فى "شرح السنة" (375) من طرق عن الزهرى، به.

1536 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عتيبة عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ: "اِنَّكُمْ تَنْتَظِرُوْنَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ تَثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ هٰذِهِ السَّاعَةَ" قَالَ ثُمَّ أمر المؤذن فأقام ثم صلى۔

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم عشاء کی نماز کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے۔ آپ اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی یا شاید اس کے کچھ بعد کی بات ہے' جب آپ تشریف لائے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ نماز کا انتظار کر رہے ہو تمہارے علاوہ کسی بھی دین کے ماننے والے اس کا انتظار نہیں کر رہے' اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ بات میری اُمت کے لئے مشکل ہو گی تو میں انہیں یہ نماز اس گھڑی میں پڑھاتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَدْ اَخَّرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ تِلْكَ الْمُدَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' وہ نماز جس کا ہم نے ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد) مدت گزر جانے کے بعد تاخیر سے ادا کیا تھا

1537 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ فَقَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "اِنَّ النَّاسَ قَدْ

1536- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (639) (220) في المساجد ومواضع الصلاة: باب وقت العشاء وتأخيرها، والنسائي 1/267 في المواقيت: باب آخر وقت العشاء، والبيهقي في "السنن" 1/450، من طريق أحمد بن سلمة، ثلاثتهم عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (420) في الصلاة: باب في وقت العشاء الآخرة، عن عثمان بن أبي شيبة، الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/156، 157 من طريق الحسن بن عمر بن شقيق، كلاهما، عن جرير، به. وصححه ابن خزيمة برقم (344). وأخرجه ابن أبي شيبة 1/331 عن حسين بن علي، عن زائدة، عن منصور، به. وأورده المؤلف برقم (1099) في باب نواقض الوضوء، من طريق عبد الرزاق، وتقدم تخريجه من طريقه هناك.

صلوا وإنكم لن تزالوا في الصلاة مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ ." قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ وَرَفَعَ أنس يده اليسرى.

ثابت بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی تھی؟ تو انہوں نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی تو پھر آپ تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز ادا کر چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ اس وقت سے نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر یہ بات کہی۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِىْ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلَيْهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ عشاء کی نماز کو اس وقت تک تاخیر سے ادا کرے

1538 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْعَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ".

1537- إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج السامي: ثقة، روى له النسائي، وباقي السند على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/267 عن عفان، ومسلم (640) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها عن أبي بكر بن نافع العبدي، عن بهز بن أسد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/157 عن ابن مرزوق، عن عفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد 3/182و189و200، والبخاري (572) في المواقيت: باب وقت العشاء إلى نصف الليل، و (661) في الأذان: باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، و (847) باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم، و (5869) في اللباس: باب فص الخاتم، والنسائي 1/268 في المواقيت: باب آخر وقت العشاء، والطحاوي 1/157 و158، والبغوي في "شرح السنة" (376)، من طرق عن حميد عن أنس. وأخرجه البخاري (600) في المواقيت: باب السمر في الفقه والخير بعد العشاء، عن عبد الله بن الصباح، عن عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي، عن قرة بن خالد، عن الحسن، عن أنس. وأخرجه مسلم (640) (223) عن حجاج بن الشاعر، عن سعيد بن الربيع، وعن عبد الله بن الصباح، عن عبيد الله الحنفي، كلاهما عن قرة بن خالد، عن قتادة، عن أنس.

1538- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1531).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک مؤخر کرتا''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ لَا يُؤَخِّرُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو ہمیشہ تاخیر سے ادا نہیں کرتے تھے

1539 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْعَرُوبَةَ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إلى ثلث الليل أو شطر الليل".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں عشاء کو ایک تہائی رات تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نصف رات تک مؤخر کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شَطْرَ اللَّيْلِ اَرَادَ نِصْفَهُ"

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''شطر اللیل'' سے مراد ''نصف رات'' ہے

1540 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابُوْرَ الرُّوْمِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ وَلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أو نصف الليل".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1539- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

1540- إسناده صحيح. محمد بن عبد الله بن سابور (وقد تصحف في "ثقات المؤلف" 9/92 إلى: شابور) قال أبو حاتم: صدوق، روى له ابن ماجة، وباقي السند على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کوایک تہائی رات تک (راوی کوشک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) نصف رات تک مؤخر کرتا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُسَمَّى صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ الْعَتَمَةَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عشاء کی نماز کو''عتمہ'' کہا جائے

1541 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حدثني بن أبي لبيد عن أبي سلمة عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): **"لا تغلبنكم الاعراب عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ يُسَمُّونَهَا الْعَتَمَةَ لِإِعْتَامِ الإبل".**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دیہاتی لوگ تمہاری نماز عشاء کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں وہ لوگ اسے عتمہ کہتے ہیں' کیونکہ وہ اونٹوں (کی دیکھ بھال کے حوالے سے) تاخیر کرتے ہیں''۔

1541- إسناده صحيح على شرط مسلم، واسم ابن أبي لبيد: عبد الله. وأخرجه أحمد 2/19 عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2151) ومن طريقه أبو عوانة 1/397، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أبي لبيد، به. وأخرجه عبد الرزاق (2152) ومن طريقه أحمد 2/144 عن ابن عيينة، به. وأخرجه أحمد 2/10، والشافعي 1/50، ومن طريقه أبو عوانة 1/397، والبيهقي في "السنن" 1/372، والبغوي في "شرح السنة" (377) عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه أحمد 2/49 عن عبد الله بن الوليد، ومسلم (644) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، عن زهير بن حرب وابن أبي عمر، ومن طريق وكيع، وأبو داوٗد (4984) في الأدب: باب في صلاة العتمة، عن عثمان بن أبي شيبة، والنسائي 1/270 في المواقيت: باب الكراهية في ذلك، من طريق أبي داوٗد الخضري، وابن ماجة (704) في الصلاة: باب النهي أن يقال: صلاة العتمة، عن هشام بن عمار ومحمد بن الصباح، وأبو عوانة في "مسنده" 1/369 من طريق أبي عامر العقدي، كلهم عن سفيان بن عيينة، بهٰذا الإسناد.

فَصَلٌ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَنهِیِّ عَنْهَا

فصل 4: ان اوقات کا بیان (جن میں نماز ادا کرنے) سے منع کیا گیا ہے

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ إِنْشَاءِ الصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِي أَوْقَاتٍ مَعْلُومَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے وہ متعین اوقات میں نفل نمازیں ادا نہ کرے

1542 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الشَّطَوِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ سَالَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ اَمْرٍ اَنْتَ بِهٖ عَالِمٌ وَاَنَا بِهٖ جَاهِلٌ قَالَ: "مَا هُوَ" قَالَ هَلْ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلَاةُ قَالَ: "نَعَمْ اِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ لِقَرْنِ الشَّيْطَانِ ثُمَّ صَلِّ وَالصَّلَاةُ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى تَسْتَوِيَ الشَّمْسُ عَلٰى رَاْسِكَ كَالرُّمْحِ فَاِذَا كَانَتْ عَلٰى رَاْسِكَ كَالرُّمْحِ فَدَعِ الصَّلَاةَ فَاِنَّهَا السَّاعَةُ الَّتِيْ تُسْجَرُ فِيْهَا جَهَنَّمَ وَيُغَمُّ فِيْهَا زَوَايَاهَا حَتّٰى تَزِيغَ فَاِذَا زَاغَتْ فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ دع الصلاة حتى تغرب الشمس".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں آپ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں آپ جانتے ہیں اور میں اس سے ناواقف ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے عرض کی: کیا رات اور دن کے اوقات میں کوئی گھڑی ایسی ہے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں جب

1542- إسناده حسن. يحيى بن المغيرة: صدوق، روى له الترمذي، وباقي السند رجاله رجال الصحيح إلا أن الضحاك بن عثمان فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح. وأخرجه ابن ماجة (1252) في الإقامة: باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة، عن الحسن بن داوُد المنكدري، والبيهقي في "السنن" 2/455 من طريق أحمد بن الفرج، كلاهما، عن محمد بن إسماعيل بن أبي فديك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/312، والطبراني (7344) من طريق محمد بن أبي بكر المقدمي، عن حميد بن الأسود، عن الضحاك بن عثمان، عن المقبري، عن صفوان. وهذا إسناد منقطع. قال الهيثمي في "المجمع" 2/224-225 بعد أن نسبه لعبد الله بن زيادات المسند، ورجاله رجال الصحيح إلا أني لا أدري سمع سعيد المقبري منه أم لا، والله أعلم.

تم صبح کی نماز ادا کرلوتو نماز کوترک کردو یہاں تک کہ سورج شیطان کے سینگ سے طلوع ہو جائے پھر تم نماز ادا کر سکتے ہو اور نماز قبول کی جائے گی یہاں تک کہ سورج تمہارے سر کے اوپر نیزے کی طرح بالکل برابر ہو جائے جب وہ تمہارے سر پر نیزے کی طرح ہو جائے‘ تو تم نماز کوترک کردو‘ کیونکہ یہ ایک ایسی گھڑی ہے‘ جس میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے‘ اور اس کے گوشوں کو ملایا جاتا ہے‘ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے جب وہ ڈھل جائے‘ تو نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے‘ اور وہ قبول بھی ہوتی ہے‘ یہاں تک کہ جب تم عصر کی نماز ادا کرلوتو پھر نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کے سورج غروب ہو جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ قَدْ زُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ وَقْتَيْنِ مَعْلُومَيْنِ اِلَّا بِمَكَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو دو متعین اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ مکہ میں موجود شخص کا حکم مختلف ہے

1543 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بعد الصبح حتى تطلع الشمس.

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

1544 – أخبرنا الفضل بن الحباب قال الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

1543– إسناده صحيح على شرطهما . الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (774) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهٰذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/221 في وقوت الصلاة: باب النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/52، وأحمد 2/462و529، ومسلم (825) في صلاة المسافرين: باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، والنسائي 1/276 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد الصبح، والبيهقي في "السنن" 2/452، ومن نسبه إلى البخاري، فقد وهم.وأخرجه ابن أبي شيبة 2/348، والطيالسي (2463) ، وأحمد 2/496و510، والبخاري (588) في المواقيت: باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، والبيهقي 2/452، من طريق عبيد الله (وقد تحرف إلى "عبد الله" عند ابن أبي شيبة) ابن عمر، عن خبيب (وقد تصحف إلى "حبيب" عند الطيالسي، وابن أبي شيبة) ابن عبد الرحمٰن، عن حفص بن عاصم، عن أبي هريرة.

1544– إسناده صحيح على شرطهما. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة. وهو مكرر ما قبله.

وَعَنِ الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1545 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَلَا تُصَلُّوا حَتّٰى يَبْرُزَ ثُمَّ صَلُّوا فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَلَا تُصَلُّوا حَتّٰى تَغْرُبَ ثُمَّ صَلُّوا وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا وإنها تطلع بين قرني شيطان".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب سورج کا کنارہ نکل آئے' تو تم نماز ادا نہ کرو یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جائے پھر تم نماز ادا کرو پھر جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے تم نماز ادا نہ کرو یہاں تک کہ وہ مکمل غروب ہو جائے' تو پھر تم نماز ادا کرو اور تم اپنی نماز کے لئے سورج کے طلوع ہونے یا سورج کے غروب ہونے کے وقت کو متعین نہ کرو (یعنی اس وقت میں نماز ادا نہ کرو)' کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَحْصُوْرَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت میں متعین تعداد سے یہ مراد نہیں ہے' اس کے علاوہ تعداد کی نفی کر دی جائے

1545– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري (3272) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، عن محمد بن سلام، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/354، ومن طريقه مسلم (829) في صلاة المسافرين: باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، عن وكيع، عن هشام بن عروة به.وأخرجه مسلم أيضًا (829) ، والطحاوي 1/152 من طريق عبد اللّٰه بن نمير، عن أبيه، وابن بشر، عن هشام بن عروة، به .وأخرجه البيهقي 2/453 من طريق أنس بن عياض، عن ابن عروة، به . وسيورده المصنف برقم (1567) و (1569) من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن هشام بن عروة، به، وياتي تخريجه من طريقه هناك .وأخرجه مالك في "الموطأ" ص43 (برواية القعنبي) في وقوت الصلاة: باب ما قيل في النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر، عن هشام بن عروة، عن أبيه مرسلًا لم يذكر ابن عمر.وانظر الحديث (1549) .

1546 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْفَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ الشمس وحين تصوب الشمس لغروبها.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز ادا کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے اور ان اوقات میں ہمیں اپنے مردوں کو دفنانے سے منع کیا ہے۔ اس وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ اس وقت جب عین زوال کا وقت ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور اس وقت جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ لَمْ يُرِدْ كُلَّ الْاَوْقَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي الْخَطَّابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی دلالت کرتی ہے ان اوقات میں نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد وہ تمام اوقات نہیں ہیں جن کا متن میں ذکر ہے

1547 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا أن تصلوا والشمس مرتفعة".

1546- إسناده صحيح . الحسن بن سفيان، محله الصدق، وباقي رجال السند على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 4/152، والنسائي 4/82 في الجنائز: باب الساعات التي نهي عن إقبار الموتى فيها، والبغوي في "شرح السنة" (778)، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، عن موسى بن علي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد (3192) في الجنائز: باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها، والترمذي (1030) في الجنائز: باب ما جاء في كراهية الصلاة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها، وابن ماجة (1519) في الجنائز: باب ما جاء في الأوقات التي لا يصلى فيها على الميت ولا يدفن، من طرق عن وكيع، عن موسى بن علي، به. وأخرجه من طرق عن موسى بن علي، به: الطيالسي (1001)، وابن أبي شيبة 2/353، ومسلم (831) في صلاة المسافرين: باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، والنسائي 1/275-276 في المواقيت: باب الساعات التي نهي عن الصلاة فيها، و 1/277 باب النهي عن الصلاة نصف النهار، والدارمي 1/333، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/155، والبيهقي في "السنن" 2/454و4/32، والطبراني 17/ (797) و (798).

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''عصر کی نماز کے بعد نماز ادا نہ کرو البتہ تم اس وقت نماز ادا کر سکتے ہو جب سورج بلند ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّهْىَ عَنِ الصَّلَاةِ فِى الْاَوْقَاتِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا بَعْضُ تِلْكَ الْاَوْقَاتِ لَا الْكُلَّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ان اوقات میں نماز ادا کرنے کی ممانعت' یعنی وہ اوقات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس سے مراد ان کا اوقات کا کچھ حصہ ہے تمام اوقات مراد نہیں ہیں

1548 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَتَحَرَّىْ اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّى عِنْدَ طلوع الشمس ولا عند غروبها".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''کوئی بھی شخص سورج طلوع ہونے کے وقت یا اس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کی کوشش نہ کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

1547- إسناده صحيح. وهب بن الأجدع: ثقة، أخرج له أبو داؤد، والنسائي، وباقي السند على شرط الصحيح. عبد الرحمٰن: هو ابن مهدى. وأخرجه أحمد 1/129، وابن خزيمة في "صحيحه" (1285) والبيهقي في "السنن" 2/459 من طريق عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (108) (وتحرف فيه "يساف" إلى سنان) وأحمد 1/141، وابن الجارود (281)، وأبو داؤد (1274)، والبيهقي 2/459 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف برقم (1562) من طريق ابن خزيمة، عن الدورقي، عن جرير، عن منصور، به، ويخرج هناك. وأخرجه أحمد 1/130 من طريق إسحاق بن يوسف الأزرق، عن سفيان، عن أبي إسحاق، عن عاصم بن ضمرة، عن علي، وهذا سند قوى، وصححه ابن خزيمة برقم (1286).

1548- إسناده صحيح عن شرطهما، وأخرجه البغوى (773) من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/220 في النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/52، وعبد الرزاق (3951)، والبخاري (585) في المواقيت: باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، ومسلم (828) في المساجد: باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها، والنسائي 1/277 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة عند طلوع الشمس، والبيهقي في "السنن" 2/453، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/152، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/353، والنسائي 1/277 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة عند طلوع الشمس، وابن الجارود (280) من طرق عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/349 من طريق موسى بن عبيدة، عن نافع، به. وسيورده المؤلف برقم (1566) من طريق القعنبي، عن مالك، به. وتقدم برقم (1545) من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن أبي عمر، وأوردت تخريجه هناك.

اَرَادَ بِهِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر اور فجر کے بعد نماز کو ادا کرنے کی ممانعت سے مراد عصر کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز کے بعد (نماز ادا کرنے سے منع کرنا ہے)

1549 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِىْ مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "صَلَاتَانِ لَا صَلَاةَ بَعْدَهُمَا: صَلَاةُ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَصَلَاةُ الصبح حتى تطلع الشمس"

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو نمازیں ایسی ہیں جن کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی عصر کی نماز یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز یہاں تک کہ سورج نکل آئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِىَ عَنِ الصَّلَاةِ فِىْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1550 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ

1549- معاذ التيمى لم يوثقه غير المؤلف، وباقى السند على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 1/171، وأبو يعلى (733) عن إسحاق بن عيسى، عن إبراهيم بن سعد، بهٰذا الإسناد. وذكره الهيثمى فى "مجمع الزوائد" 2/225، وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، ورجاله رجال الصحيح. كذا قال مع أن معاذًا التيمى لم يخرجا له ولا أحدهما، ولم يوثقه غير ابن حبان، لكن للحديث شواهد ذكرها المؤلف قبل هٰذا، فيتقوى بها.

1550- حديث صحيح. عياض بن عبد اللّٰه: هو عياض بن عبد اللّٰه القرشى الفهرى، ترجم له البخارى فى "التاريخ الكبير" 7/22، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف فى "الثقات" 7/283، وأخرج له مسلم فى "صحيحه"، وقال الذهبى فى "الكاشف": وثق، وقال أبو حاتم: ليس بالقوى كما فى "الجرح والتعديل" 6/409، ولينه الحافظ فى "التقريب"، قد تابعه عليه الضحاك بن عثمان فى الزواية المتقدمة برقم (1543)، وباقى السند على شرط الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه" برقم (1275) عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم (1542) من طريق الضحاك بن عثمان عن سعيد المقبرى، به. وسمى السائل صفوان بن المعطل. وله شاهد من حديث عمرو بن عبسة عند أحمد 4/112، ومسلم (832) فى صلاة المسافرين: باب إسلام عمرو بن عبسة، والنسائى 1/279-280 فى المواقيت: باب النهى عن الصلاة بعد العصر، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/152، والبغوى (777).

(متن حدیث): عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تَاْمُرُنِیْ اَنْ لَا اُصَلِّیَ فِيْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَاَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَیِ الشَّيْطَانِ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰی يَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ فَاَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰی تَمِيْلَ الشَّمْسُ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسَعَّرُ جَهَنَّمُ وَشِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ فَاِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَاَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰی تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغِيْبُ بَيْنَ قَرْنَیِ الشَّيْطَانِ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُوْدَةٌ محضورة متقبلة حتى تصلي الصبح".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! رات اور دن کی گھڑیوں میں سے کون سی گھڑی ایسی ہے جس کے بارے میں آپ مجھے یہ حکم دیتے ہیں میں ان میں نماز ادا نہ کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کی نماز ادا کرلو تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے کیونکہ یہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے پھر اس کے بعد نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک نصف النہار ہو جائے جب نصف النہار ہو جائے تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے یہ وہ وقت ہے جس میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔ جب سورج ڈھل جائے تم نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ تم عصر کی نماز ادا کرلو جب تم عصر کی نماز ادا کرلو تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے پھر اس کے بعد نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ تم صبح کی نماز ادا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

1551 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْفَرَّاءُ اَبُوْ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ (عَنْ اَبِيْهِ)

1551- لفظ "عن أبيه" سقط من الأصلن وقد ورد على الصواب فيما تقدم برقم (1546) 2. "تصوب": تنحدر وفي هامش "التقاسيم" /2لوحة95:"تضيف"، وهي رواية مسلم، ومعناها: تميل3. إسناده صحيح، وهو مكرر (1546)، وسعد بن يزيد تحرف في "الإحسان" إلى: سعيد.

(متن حدیث): عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ يَنْهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تصوب الشمس لغروبها."

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین گھڑیاں ایسی ہیں، جن میں نماز ادا کرنے اور مردوں کو دفن کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے اس وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور اس وقت جب نصف النہار کا وقت ہو جائے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور اس وقت جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اُطْلِقَ بِلَفْظَةٍ عَامٍّ مُرَادُهَا خَاصٌّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، یہ ممانعت عام الفاظ کے ذریعے منقول ہے، تاہم اس کی مراد مخصوص ہے

1552 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنْ كَانَ اِلَيْكُمْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ" فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْهُمْ اَنْ يَّمْنَعَ مَنْ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أو نهار".

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عبدالمطلب کی اولاد! اگر (خانہ کعبہ کے امور کی نگرانی کا) معاملہ تمہارے سپرد ہو، تو میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ بیت اللہ کے قریب کسی شخص کو نماز ادا کرنے سے منع کرے خواہ رات یا دن کی کوئی سی بھی گھڑی ہو''۔

1552- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1280). وأخرجه الحميدي (561)، وأحمد 4/80، وأبو داود (1894) في المناسك: باب الطواف بعد العصر، والترمذي (868) في المناسك: باب ما جاء في الصلاة بعد العصر وبعد الصبح لمن يطوف، والنسائي 1/284 في المواقيت: باب إباحة الصلاة في الساعات كلها بمكة، و 5/223 في المناسك: باب إباحة الطواف في كل الأوقات، وابن ماجة (1254) في الإقامة: باب ماجاء في الصلاة بمكة في كل الأوقات، والدارمي 2/70، والدارقطني 1/423، والطبراني (1600)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/186، والبيهقي في "السنن" 2/461 و5/92، والبغوي في شرح السنة (780) من طرق عن سفيان بن عيينة بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/448 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق (9004)، ومن طريقه أحمد 4/80، والطبراني (1599)، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، به. ومن طرق عن ابن جريج به أخرجه أحمد 4/81 و84.

1553- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ أبا الزبير حدثه عَنِ ابْنِ بَابَاهَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَیَّ سَاعَةٍ شاء من ليل أو نهار".

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے بنوعبد مناف! تم رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں اس گھر کا طواف کرنے والے (اوراس کے قریب) نماز ادا کرنے والے (کسی بھی) شخص کو منع نہ کرنا''۔

1554- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى بِالْمَوْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَّاَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ

(متن حدیث): عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَذْكُرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَیَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ ليل ونهار".

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اے بنوعبد مناف! تم رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں اس گھر کا طواف کرنے والے کسی شخص (اوراس کے قریب) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو منع ہرگز نہ کرنا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ لَمْ يُزْجَرْ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا كُلَّ الصَّلَوَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کو سورج نکلنے اور غروب ہونے کے وقت تمام نمازوں سے منع نہیں کیا گیا

1555- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ

1554- وأخرجه أحمد 4/82 و83، والطبرانی (1602) من طريقين عن محمد بن إسحاق، حدثنی عبد الله بن أبی نجيح، عن عبد الله بن باباه، به. وأخرجه الطبرانی (1167) من طريق إسماعيل بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ نافع بن جبير، عن أبيه. وأخرجه أيضًا (1603) من طريق رجاء صاحب الركين عن مجاهد، عن جبير 1. إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطبرانی (1601) من طريق أحمد بن صالحن عن ابن وهب، به. وانظر (1552) 2 إسناده صحيح، وهو مكرر (1552).

بْنُ غِيَاثٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث):عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "من نسى صلاة فليصليها إذا ذكرها".

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب وہ اسے یاد آئے تو اسے ادا کرلے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَمْ يُرَدْ بِهِ الْفَرِيضَةُ

اس بات کے بیان کرنے کا تذکرہ کہ ان اوقات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد فرض نماز نہیں ہے

1556- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْخَلَّالُ بِالْكَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّيهَا إِذَا ذَكَرَهَا".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1555- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/243، وأبو عوانة 2/252 من طريق سريج بن النعمان، ومسلم (684) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة، والترمذي (178) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل ينسى الصلاة، والنسائي 1/293 في المواقيت: باب فيمن نسي صلاة، عن يحيى بن يحيى، وقتيبة بن سعيد، وبشر بن معاذ، وسعيد بن منصور، وابن ماجة (696) في الصلاة: باب من نام عن الصلاة أو نسيها عن جبارة بن المغلس، وأبو عوانة 2/252 من طريق الهيثم بن جميل، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/466 من طريق أبي الوليد الطيالسي، والبيهقي في "السنن" 2/218 من طريق يحيى، والبغوي في "شرح السنة" (393) من طريق قتيبة، كلهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/269، والبخاري (597) في المواقيت: باب من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها، ومسلم (684) (314)، وأبو داوٗد (442) في الصلاة، وأبو عوانة 1/385 و2/252، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/466، وفي "مشكل الآثار" 1/187، والبيهقي في "السنن" 2/218 و456، والبغوي في "شرح السنة" (394) من طرق، عن همام، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة (993) .وأخرجه أحمد 3/100، ومسلم (684) (315)، الدارمي 1/280، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/187، والبيهقي في "السنن" 2/456، وأبو عوانة 1/385 و2/260، والبغوي في "شرح السنة " (395)، من طرق عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، به. وصححه ابن خزيمة (992) .وأخرجه أحمد 3/267، والنسائي 1/293، 294 في المواقيت، وابن ماجة (695) في الصلاة، وأبو عوانة 1/385 و2/260 من طريق حجاج بن الحجاج الأحول، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة (991) .وأخرجه مسلم (684) (316)، وأبو عوانة 1/385 من طريق المثنى، عن قتادة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/63، 64 عن هشيم، عن أيوب، عن أبي العلاء، عن قتادة، به.

1556- إسناده صحيح . أحمد بن الفرات: حافظ، ثقة، وباقي السند على شرط الصحيح . إبراهيم: هو ابن يزيد بن قيس النخعي، والأسود. هو ابن يزيد بن قيس النخعي، وهو خال إبراهيم بن يزيد، وأبو داوٗد: هو الطيالسي. وانظر الحديث (1555) قبله.

''جو شخص نماز کو بھول جائے یا اس کے وقت سویا رہ جائے' تو جب وہ اسے یاد آئے' تو اسے ادا کرلے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْقُلُوبِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُرَدْ بِهِ الْفَرَائِضُ وَالْفَوَائِتُ

اس روایت کا تذکرہ جو دلوں سے اس بات کے شک کو دور کرتی ہیں' صبح کے بعد اور عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد فرض نمازیں اور فوت شدہ نمازیں نہیں ہیں

1557 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وعن بسر بن سعيد وعن الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُرَدْ بِهِ كُلُّ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے ممانعت سے مراد تمام نفلی نمازیں نہیں ہیں

1558 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: حدثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1557- إسناده صحيح على شرطهما . الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (399) من طريق أحمد بن أبي بكر، بهٰذا الإسناد . وهو في "الموطأ" 1/6 في وقوت الصلاة .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/51، وأحمد 2/462، والبخاري (579) في مواقيت الصلاة: باب من أدرك من الفجر ركعة، ومسلم (608) في المساجد: باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، والترمذي (186) في الصلاة: باب ما جاء فيمن أدرك ركعة من العصر قبل أتغرب الشمس، والنسائي 1/257 في المواقيت: باب من أدرك ركعتين من العصر، والدارمي 1/277-287 في الصلاة، وأبو عوانة 1/358، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/151، والبيهقي في "السنن" 1/367، 368، وابن خزيمة في "صحيحه" برقم (985) . وسيرد برقم (1583) من طريق القعنبي، عن مالك، به. وتقدم برقم (1482) من طريق زهير بن محمد، عن زيد بن أسلم. به.

(متن حدیث): "اِنَّهَا سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ يُسِيئُوْنَ الصَّلَاةَ يَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَلْيَجْعَلْ صلاته معهم سبحة".

حضرت عبداللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو خراب کریں گے وہ اس کو اتنا تنگ کریں گے جتنی مردے کی چمک ہوتی ہے' تو تم میں سے جو شخص ان کو پائے وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرلے اور ان (حکمرانوں) کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنالے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ عَلٰى اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُرَدْ بِهٖ صَلَاةُ التَّطَوُّعِ كُلُّهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد بعض نمازیں ہیں تمام نمازیں مراد نہیں ہیں

1559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ

1558- إسناده صحيح على شرط مسلم. على بن خشوم من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/381 عن أبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد، موقوفًا على ابن مسعود، ولم يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم، وكذلك أخرجه مسلم (534) في المساجد: باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع من طرق عن الأعمش، به، موقوفًا على ابن مسعود. أخرجه عبد الرزاق (3787) عن معمر، عن أبي إسحاق السبيعي، عن أبي الأحوص، عن ابن مسعود قال: إنكم في زمان قليل خطباؤه، كثير علماؤه، يطيلون الصلاة، ويقصرون الخطبة، وإنه سيأتي عليكم زمان كثير خطباؤه، قليل علماؤه، يطيلون الخطبة، ويؤخرون الصلاة، حتى يقال: هذا شرق الموتى، قال: قلت له: وما شرق الموتى؟ قال: إذا اصفرت السمش جدًا، فمن أدرك ذلك، فليصل الصلاة لوقتها، فإن احتبس، فليصل معهم، وليجعل صلاته وحده فريضة، وليجعل صلاته معهم تطوعًا. وأورده ابن حزم في "المحلى" 3/4-5 من طريق عبد الرزاق إلا أنه زاد فيه: عن النبي صلى الله عليه وسلم، وهو خطأ، فالحديث موقوف على ابن مسعود.

1559- إسناده صحيح على شرطهما، عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1287)، والبيهقي في "السنن" 2/475 عن أبي العلاء محمد بن كريب، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/ 356، وأحمد 5/54، ومسلم (838) في صلاة المسافرين: باب بين كل أذانين صلاة، والترمذي (185) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل المغرب، وابن ماجة (1162) في الإقامة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب، من طريق وكيع، كهمس، به. وأخرج مسلم أيضًا (838)، والدارقطني 1/266 من طريق أبي أسامة، عن كهمس، به. وأخرجه البخاري (627) في الأذان: باب بين كل أذانين صلاة لمن شاء، والبيهقي في "السنن" 2/472، والبغوي (430) من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن كهمس، به. وأخرجه أحمد 4/86، والنسائي 1/28 في الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة، من طريق يحيى بن سعيد، عن كهمس، به. وأخرجه أحمد 5/54و 56 عن محمد بن جعفر، و5/57، وأبو عوانة 2/32 و265 عن يزيد بن هارون، والدارقطني 1/266 من طريق عون بن كهمس، به، وأبو عوانة 2/32 و264 من طريق روح بن عبادة، كلهم عن كهمس، به. وصححه ابن خزيمة أيضًا (1287). وصححه ابن خزيمة (1287) أيضًا من طريق سليم بن أخضر، عن كهمس، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق سعيد الجريري، عن عبد الله بن بريدة، به.

كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ "،وَكَانَ بن بريدة يصلى قبل المغرب ركعتين.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''دواذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جاتی ہے۔ (یہ حکم) اس شخص کے لئے ہے جو یہ چاہے ہر دواذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جاتی ہے یہ (حکم) اس کے لئے ہے جو چاہے''۔
ابن بریدہ نامی راوی مغرب سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

1560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ:
(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَآءَ ".

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''دواذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی (یہ حکم) اس کے لئے ہے (جو یہ نماز ادا کرنا) چاہے''۔

1561 - أخبرنا بن قتيبة حدثنا بن اَبِيْ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ " ثَلَاثَ مرات.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1561- إسناده صحيح . أيوب بن محمد الوزان (وقد تحرف في "الإحسان" إلى الوراق وجاء على الصواب في التقاسيم 4/لوحة 47) : ثقة روى له أبو داوُد، والنسائي، وابن ماجة، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وإسماعيل بن علية: سمع من سعيد الجريري قبل الاختلاط.وأخرجه أبو داوُد (1283) في الصلاة: باب الصلاة قبل المغرب، ومن طريقه أبو عوانة 2/31، عن عبد الله بن محمد النفيلي، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/356 ومن طريقه مسلم (838) عن عبد الأعلى، وأحمد 5/57، والدارمي 1/336، وأبو عوانة 2/265، والبيهقي في "السنن" 2/474 من طريق يزيد بن هارون، والبخاري (624) في الأذان: باب كم بين الأذان والإقامة من طريق خالد بن عبد الله الطحان، والدارقطني 1/266 من طريق بزيد بن زريع وأبي أسامة، وابن خزيمة في "صحيحه" (1287) من طريق يزيد وسالم بن نوح العطار، كلهم عن سعيد الجريري، به . وعبد الأعلى سمع من سعيد قبل الاختلاط . وذكر الحافظ في "الفتح" 2/107: أن الإسماعيلي أخرجه من رواية يزيد بن زريع وعبد الأعلى، وابن علية، وقال: وهم ممن سمع منه قبل اختلاطه .وتقدم قبله من طريق كهمس، عن عبد الله بن بريدة، به . 2 إسناده حسن من أجل ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل وهو صحيح بالطريقين المتقدمتين (1559) و (1560) .

''دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی (یہ حکم اس شخص کے لئے ہے' جو یہ نماز ادا کرنا چاہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اُرِيْدَ بِهٖ بَعْضُ ذٰلِكَ الْبَعْدِ لَا الْكُلُّ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' عصر کے بعد نماز کی ممانعت سے مراد بعد کا کچھ وقت ہے' پورا وقت مراد نہیں ہے

1562 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا يُصَلَّى بَعْدَ العصر إلا أن تكون الشمس مرتفعة".

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عصر کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی البتہ اگر سورج بلند ہو (تو حکم مختلف ہے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْغَدَاةِ لَمْ يُرَدْ بِهٖ جَمِيْعُ الصَّلَوَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صبح کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد تمام نمازیں نہیں ہیں

1563 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَوَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ جَدِّهٖ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ، اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.

1562– إسناده صحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1284) .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/348، 349، وأحمد 1/80، 81 والنسائي 1/280 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، عن إسحاق بن إبراهيم، ثلاثتهم عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد.وأورده المؤلف برقم (1547) من طريق سفيان وشعبة، عن منصور، به، وتقدم تخريجه عنده.

حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ وہ فجر کی دو رکعات سنت نہیں ادا کر سکے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے فجر کی دو رکعات سنت ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھتے رہے لیکن آپ نے ان پر انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ لَمْ يُرَدْ بِهِ كُلُّ الصَّلَوَاتِ فِيْ جَمِيعِ الْاَوْقَاتِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے صبح کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد تمام اوقات میں تمام نمازیں مراد نہیں ہے

1564 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

1563– إسناده ضعيف. سعيد بن قيس والد يحيى. لم يوثقه غير المؤلف 4/281،وهو مترجم فى "التاريخ الكبير" 3/508، و"الجرح التعديل" 4/55–56، وأسد بن موسى وهو الملقب بأسد السنة، وإن كان صدوقًا –: يغرب. وهذا الحديث عده ابن مندة من غرائبه فيما نقله عنه الحافظ فى "الإصابة" 3/245، وقد تفرد بوصله، وغيره يرسله .وأخرجه عبد الرزاق (4016) ، ومن طريقه أحمد 5/447 عن ابن جريج، قال: سمعت عبد ربه (وتحرف فى "المسند" إلى "عبد الله"، وهو ثقة من رجال الستة) ابن سعيد أخا يحيى بن سعيد يحدث عن جده ...وقال أبو داؤد فى "سننه" بإثر الحديث (1268) : وروى عبد ربه ويحيى ابنا سعيد هذا الحديث مرسلًا ...وأخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه" (1116) فقال: حدثنا الربيع بن سليمان المرادى، ونصر بن مرزوق بخبر غريب، قال: حدثنا أسد بن موسى، فذكره بإسناده ومتنه، ومع وصف ابن خزيمة له بالغرابة، فقد صحح المحقق إسناده، وفات الشيخ الفاضل ناصر الدين الألبانى أن ينبه عليه.وأما الحاكم فأخرجه في "المستدرك" 1/275 من طريق الربيع بن سليمان، به، وقال: صحيح على شرطهما، وأقره الذهبى، وهو وهم منهما رحمهما الله فإن والد يحيى بن سعيد لم يخرج له أحد من أصحاب الكتب الستة، ولم يوثقه أحد غير ابن حبان، والربيع بن سليمان: لم يخرجا له، ولا أحدهما، وأسد بن موسى: أخرج له مسلم وحده.وأخرجه البيهقى فى "السنن" 2/483 من طريق الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارقطنى 1/383–384 من طريق الربيع بن سليمان ونصر بن مرزوق، عن أسد بن موسى، به .وأخرجه الشافعى 1/52، والحميدى (868) ، والطبرانى /18 (938) ، والبيهقى 2/456 من طريق ابن عيينة، وابن أبى شيبة 2/254، وأبو داؤد (1267) فى الصلاة: باب من فاتته متى يقضيها، وابن ماجة (1154) فى الإقامة: باب فيمن فاتته الركعتان قبل الفجر متى يقضيهما، والدارقطنى 1/384، 385، والطبرانى /18 (937) ، والحاكم 1/275، والبيهقى 2/483، من طريق ابن نمير، والترمذى (422) فى الصلاة: باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر، من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردى، ثلاثتهم عن سعيد بن قيس، عن محمد بن إبراهيم التيمى، عن قيس. قال الترمذى: وإسناد هذا الحديث ليس بمتصل . محمد بن إبراهيم التيمى: لم يسمع من قيس. وسعد بن سعيد: هو أخو يحيى بن سعيد الأنصارى.وأخرجه الطبرانى /18 (939) من طريق أيوب بن سهل، عن ابن جريج، عن عطاء، عن قيس .وأخرجه ابن حزم فى "المحلى" 3/112–113 من طريق الحسن بن ذكوان، عن عطاء، عن رجل من الأنصار.

(متن حدیث):صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ اِذَا هو برجلين فی مؤخر الناس فجیء بهما ترتعد فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: "مَا حَمَلَكُمَا عَلٰى اَنْ لَا تُصَلِّيَا مَعَنَا "؟ قَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا ثُمَّ اَقْبَلْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَدْرَكْتُمَا الصَّلَاةَ فَصَلِّيَا فَاِنَّهَا لَكُمَا نافلة"

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی جب آپ نے نماز مکمل کی، تو لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے (جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان دونوں کو لایا گیا' تو ان کے جسم کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ ان دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم نے اپنے رہائشی جگہ پر نماز ادا کر لی تھی' پھر ہم یہاں آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر (امام کے ساتھ) نماز کو پاؤ تو نماز ادا کر لو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَمْ تَكُنْ صَلَاةَ الصُّبْحِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے اس قول کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس سے مراد صبح کی نماز نہیں تھی

1565 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ

(متن حدیث):عَنْ اَبِيهِ قَالَ شَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ اِذَا رَجُلَانِ فِيْ آخِرِ النَّاسِ لَمْ يصليا فأتى بهما ترتعد فرائصهما فقال لهما: "ما منعكم اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا"؟ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ: "فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ".

1564- إسناده صحيح. وأخرجه الطيالسی (1247)، وأبو داوُد (575) و (576) فی الصلاة: باب فیمن صلی فی منزله ثم أدرك الجماعة يصلی معهم، والطحاوی 1/363، والدارقطنی 1/413، والطبرانی 22/ (610) و (611) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3934)، وأحمد 4/160 و161، والترمذی (219) فی الصلاة: باب ما جاء فی الرجل يصلی وحده، ثم يدرك الجماعة، والنسائی 2/112- 113 فی الإمامة: باب إعادة الفجر مع الجماعة لمن صلی وحده، والدارقطنی 1/413 -414 و414، والحاكم 1/244 -245، والطبرانی 22/ (608) و (609) و (612) و (613) و (614) و (615) و (616) و (617) من طرق عن يعلى بن عطاء، به. وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح، وصححه ابن خزيمة برقم (1279).

1565- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 4/160، 161، والترمذی (219) عن أحمد بن منيع، والنسائی 2/112، 113 عن زياد بن أيوب، ثلاثتهم عن هشيم، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة من طريقه برقم (1279).

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّیْخُ قَوْلُهُ: "فَلَا تَفْعَلَا" لَفْظَةُ زَجْرٍ مرادها ابتداء أمر مستانف

جابر بن یزید عامری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے حج (یعنی حجتہ الوداع) میں شریک ہوا ہوں۔ میں نے آپ کی اقتداء میں صبح کی نماز منیٰ میں موجود مسجد خیف میں ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے جنہوں نے (باجماعت) نماز ادا نہیں کی تھی۔ ان دونوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' تو وہ دونوں کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اپنے رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو' جب تم اپنے رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم جماعت کے ساتھ نماز والی مسجد میں آؤ تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

شیخ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم دونوں ایسا نہ کرو'' یہ لفظ ممانعت کے ہیں لیکن اس سے مراد ابتدائی طور پر کوئی حکم دینا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَخْبَارِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ اِنَّمَا زَجْرٌ عَنْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ روایات کی وضاحت کرتی ہے' اوقات میں نماز کی ممانعت سے مراد بعض نمازیں ہیں بعض نمازیں یہاں مراد نہیں ہیں

1566- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مالك عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا يَتَحَرَّ اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طلوع الشمس ولا عند غروبها".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص یہ کوشش نہ کرے کہ وہ سورج طلوع ہونے کے قریب یا سورج غروب ہونے کے قریب نماز ادا کرے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُفَسِّرُ الْاَخْبَارَ الْمُجْمَلَةَ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ان مجمل روایات کی وضاحت کرتی ہیں' جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1567- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ

1566- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" برواية القعنبي ص 45 (تحقيق عبد الحفيظ منصور، نشر دار الشروق) . وقد تقدم برقم (1548) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به.

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "إذا بَرَزَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَمْسِكُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى يَسْتَوِيَ فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَمْسِكُوا عَنِ الصلاة حتى يغيب".

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے' تو نماز سے رُک جاؤ یہاں تک کہ وہ برابر ہو جائے (یعنی پورا باہر نکل آئے) اور جب سورج کا کنارہ غائب (ہونے کے قریب) ہو' تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ' یہاں تک کہ وہ (مکمل طور پر) غروب ہو جائے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' جو ہمارے موقف کے صحیح ہونے (پر دلالت کرتی ہے)

1568 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ صَلِّ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الصلاة إذا طلعت الشمس.

❀❀ مقدام بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عصر کے بعد نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نماز ادا کرلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہوتے وقت نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

1567- إسناده صحيح على شرطهما. بندار: لقب محمد بن بشار، ويحيى: هو ابن سعيد القطان. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1273). وأخرجه البخاري (582) في المواقيت: باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، عن مسدد، والنسائي 1/279 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد العصر، عن عمرو بن علي، والبيهقي في "السنن" 2/453 من طريق مسدد، كلاهما عن يحيى بن سعيد القطان، بهٰذا الإسناد. وتقدم تخريجه برقم (1545) من طريق عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ به.

1568- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد: هو ابن جعفر المدني المعروف بغندر. وأخرجه أحمد 6/145 عن محمد بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/301 من طريق عثمان بن عمر، عن إسرائيل، عن المقدام بن شريح، به. وأخرجه مسلم (833) في صلاة المسافرين: باب لا تتحروا بصلاتكم طلوع الشمس ولا غروبها، والنسائي 1/278-279 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد العصر، والبيهقي في "السنن" 2/453 من طريق وهيب، عن عبد الله بن طاوس، عن أبيه، عن عائشة.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان دو اوقات میں نفل نمازیں ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1569- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غروبها فإنها تغرب بين قرني الشيطان".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سورج کے طلوع ہونے کے وقت یا اس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کی کوشش نہ کرو' کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1570- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ

1569- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (582) في المواقيت: باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، والبيهقي في "السنن" 2/453 من طريق مسدد، عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأورد المؤلف طرفه برقم (1567) من طريق بندار، عن يحيى، به. وأورده برقم (1545) من طريق عبدة بن سليمان، عن هشام بن عروة، به.

1570- إسناده صحيح على شرطهما. أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله الهمداني السبيعي، وشعبة ممن روى عنه قديمًا. وأخرجه أحمد 6/134و 176، والبخاري (593) في المواقيت: باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت وغيرها، ومسلم (835) (301) في صلاة المسافرين: باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر، وأبو داؤد (1279) في الصلاة: باب الصلاة بعد العصر، والنسائي 1/281 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، والدارمي 1/334 في الصلاة، وأبو عوانة 2/263، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/300، والبيهقي في "السنن" 2/458، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 6/113 عن أبي أحمد الزبيري، عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/353، والبيهقي 2/458، من طريق مسعر، عن حبيب بن ثابت، عن أبي الضحى، عن مسروق، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/352، 353، والطحاوي 1/301 من طريق أبي عوانة، عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر، عن أبيه، عن مسروق، به. وأخرجه البخاري (592) في المواقيت، ومسلم (835) (300)، والنسائي 1/281، وأبو عوانة 2/263، والطحاوي 1/300، 301 من طريق علي بن مسهر وعبد الواحد بن زياد وعباد بن العوام، عن أبي إسحاق الشيباني، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، به. وأخرجه البخاري (590) في المواقيت: باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت، والبيهقي 2/ 458، وابن حزم 2/273 من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن عبد الواحد بن أيمن، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه البخاري (1631)

عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا:

(متن حدیث): نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَاْتِىْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلا صلى بعد العصر ركعتين.

اسود اور مسروق بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے پاس تشریف لاتے تھے تو آپ عصر کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا اِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اسحاق نامی راوی نے یہ حدیث اسود اور مسروق سے نہیں سنی ہے

1571 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِىُّ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا قَالَا:

(متن حدیث): نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِىْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا اِلَّا صَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ.

اسود اور مسروق بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتے ہیں' انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوتے تھے' تو آپ عصر کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا اَبُوْاِسْحَاقَ السَّبِيْعِىُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' یہ روایت صرف ابواسحاق سبیعی نے نقل کی ہے

1572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ قَالَ

1571- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن خلاد: لم يخرج له البخاري، وباقي السند على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَيُضْرَبُ عَلَيْهِمَا مَا دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إلا صلاهما.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کیا ان دو رکعات کی وجہ سے پٹائی کی جائے گی؟ جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے' تو آپ ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ دَوَامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ حَيَاتِهِ كُلِّهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی پوری زندگی میں ان دو رکعات کو باقاعدگی سے ادا کرنا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

1573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العصر فى بيتى حتى فارق الدنيا.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کو کبھی ترک نہیں کیا' یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي ابْتِدَاءِ الْاَمْرِ

1572- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن المغيرة وهو ابن مقسم الضبى موصوف بالتدليس، ولا سيما عن إبراهيم. إسحاق بن أبى عمران: هو إسحاق بن شاهين بن الحارث الواسطى أبو بشر بن أبى عمران. وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطى.وأخرجه النسائى 1/281 فى المواقيت: باب الرخصة فى الصلاة بعد العصر، عن محمد بن قدامة، عن جرير بن عبد الحميد، عن المغيرة بن مقسم، بهذا الإسناد.وقول عائشة:"أيضرب عليهما" تعريض بأمير المؤمنين عمر بن الخطاب، ففى "مصنف ابن أبى شيبة" /2 350 من طريق وكيع.

1573- إسناده صحيح، فقد صرح صفوان بن صالح ومروان بن معاوية بالتحديث. وأخرجه الحميدى (194) ، وابن أبى شيبة 2/351، والبخارى (591) فى المواقيت: باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت وغيرها، ومسلم (835) (299) فى صلاة المسافرين، والنسائى 1/280 -281 فى المواقيت: باب الرخصة فى الصلاة بعد العصر، والدارمى 1/334 فى الصلاة: باب فى الركعتين بعد العصر، والطحاوى 1/301، وأبو عوانة 2/264، والبيهقى فى "السنن" 2/458، والبغوى (782) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وتقدم برقم (1570) و (1571) من طريق أبى إسحاق السبيعى، عن الأسود ومسروق، عن عائشة، وبرقم (1572) من طريق المغيرة.

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ابتدائے امر میں یہ دو رکعات ادا کی تھیں

1574– (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

(متن حدیث): عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا شُغِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظهر صلاهما بعد العصر.

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد والی دو رکعات کسی مصروفیات کی وجہ سے ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ انہیں عصر کے بعد ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشُّغْلِ الَّذِىْ شُغِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ حَتّٰى صَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ

اس مصروفیت کی صفت کا تذکرہ جس مصروفیت کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد یہ دو رکعات ادا نہیں کر سکے یہاں تک کہ آپ نے عصر کے بعد ان دو رکعات کو ادا کیا تھا

1575– (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ

1574– إسناده حسن. طلحة بن يحيى: هو ابن طلحة بن عبيد الله التيمي، وإن أخرج له مسلم، لا يرقى إلى رتبة الصحيح، ولذا قال الحافظ في "التقريب": صدوق، يخطء، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/353، وأحمد 6/306، والطبراني 23/ (978) من طريق وكيع، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/301 من طريق عبيد الله بن موسى، والطبراني 23/ (584) من طريق عبد الواحد بن زياد، وصححه ابن خزيمة برقم (1276) من طريق عبد الله بن داوٗد، كلهم عن طلحة بن يحى، به. وأخرجه الطيالسي (1597)، وعبد الرزاق (3970)، وأحمد 6/304، والنسائي 1/281، 282 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، والطبراني 23/ (534) والبيهقي في "السنن" 2/457، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن أم سلمة. ورجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/293 عن يعلى بن عبيد، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أم سلمة. وهٰذا سند حسن. وأخرجه أحمد 6/315، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/306 من طريق يزيد بن هارون، عن حماد بن سلمة، عن الأزرق بن قيس، عن ذكوان، عن أم سلمة. وهٰذا إسناد صحيح. وأخرجه مطولًا عبد الرزاق (3971)، والشافعي في "مسنده" 1/52–53، ومن طريقه البغوي (781) عن سفيان، عن عبد الله بن أبي لبيد، عن أبي سلمة، عن أم سلمة.

1575– رجاله ثقات إلا أن عطاء بن السائب قد اختلط، والراوي عنه هنا وهو والد حميد بن عبد الرحمٰن– ممن روى عنه بعد الاختلاط. وأخرجه الترمذي (184) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة بعد العصر، عن قتيبة بن سعيد، عن جرير بن عبد الحميد، عن عطاء، بهٰذا الإسناد. ولفظه: "إنما صلى النبي صلى الله عليه وسلم الركعتين بعد العصر، لأنه أتاه مال، فشغله عن الركعتين بعد الظهر، فصلاهما بعد العصر، ثم لم يعد لهما." وجرير بن عبد الحميد سمع من عطاء بعد اختلاطه، وظاهر قوله: "ثم لم يعد لهما" معارض لحديث عائشة المتقدم (1570) و (1571) و (1572) و (1573)، وهو أثبت إسنادًا.

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَسَمَهُ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَ عَائِشَةَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَالَ: "شَغَلَنِيْ هٰذَا المال عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَلَمْ اُصَلِّهِمَا حَتّٰى كان الآن".

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ظہر کے بعد کچھ مال لایا گیا۔ آپ نے اسے تقسیم کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی پھر آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس مال نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعات ادا نہیں کرنے دیں۔ میں انہیں ادا نہیں کر پایا تھا' یہاں تک کہ یہ وقت ہو گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ حضرت سعید بن جبیر کے حوالے سے ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1576 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَّسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَاِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيهَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّكُنْتُ اَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ

1576– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (834) في صلاة المسافرين: باب معرفة الركعتين اللتين كان النبي صلى الله عليه وسلم يصليهما بعد العصر، والبيهقي في "السنن" 2/457 من طريق علي بن إبراهيم النسوي، كلاهما عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري (1233) في السهو: باب إذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع، و (4370) في المغازي: باب وفد عبد القيس، عن يحيى بن سليمان، وأبو داوُد (1273) في الصلاة: باب الصلاة بعد العصر، عن أحمد بن صالح، والدارمي 1/334 في الصلاة: عن أحمد بن عيسى، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد .وعلقه البخاري أيضًا (4370) عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، به، ووصله الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/302 من طريق عبد اللّٰه بن صالح، عن بكر بن مضر بإسناده .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/351–352 من طريق عبد الله بن الحارث، عن ابن عباس .وأخرجه عبد الرزاق (3971)، والشافعي في "مسنده" 1/52–53 والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/302، والبغوي (781) من طريق سفيان بن عيينة، عن عبد الله بن أبي لبيد، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن أم سلمة.

فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِي بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ (فَقَالَتْ: سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِي اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِي بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ).

فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيهَا اَمَّا حِيْنَ صَلَّاهَا فَاِنَّهٗ حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِي بِجَنْبِهٖ فَقُوْلِي لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَاَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِي عَنْهُ فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ "يَا بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ اَتَانِيْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللتين

کریب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عبدالرحمٰن بن از ہراور مسور بن مخرمہ نے انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور یہ کہا کہ تم انہیں ہماری طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کرنا اور یہ بھی بتانا کہ ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے' آپ یہ دو رکعات ادا کرتی ہیں جبکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگوں کی ان دو رکعات ادا کرنے پر پٹائی کیا کرتا تھا۔

کریب بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات نے جو پیغام دے کر مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تھا وہ ان تک پہنچا دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے (اس بارے میں) دریافت کرو میں واپس ان حضرات کے پاس آیا اور انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کے بارے میں بتایا تو ان حضرات نے مجھے اسی پیغام کے ہمراہ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا جو پیغام انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تھا۔

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' پھر میں نے آپ کو یہ رکعات ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے آپ نے یہ رکعات جس وقت ادا کی تھیں اس وقت آپ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد (میرے ہاں) تشریف لائے تھے۔ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلے بنو حرام سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو رکعات ادا کیں تو میں نے ایک لڑکی کو آپ کی طرف بھیجا میں نے اسے یہ ہدایت کی کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور آپ سے گزارش کرنا کہ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا یہ عرض کر رہی ہیں اے اللہ کے رسول! میں نے تو آپ کو ان دو رکعات کو ادا کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' اور اب میں دیکھ رہی ہوں۔ آپ انہیں ادا کر رہے ہیں اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر دیں تو تم پیچھے ہٹ جانا لڑکی نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا تھا اس لئے میں پیچھے ہٹ گئی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی۔ اے ابوامیہ کی

صاحبزادی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کیا ہے۔ میرے پاس عبدالقیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اپنی قوم کی طرف سے اسلام کے حوالے سے آئے تھے۔ انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعات ادا نہیں کرنے دیں۔ یہ وہی دو رکعات ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا دَاوَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی کے ساتھ عصر کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے

1577 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِىُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فِىْ بَيْتِهَا فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَاِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً أثبتها .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاجَكَ من العباد

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو رکعات کے بارے میں دریافت کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد ان کے گھر میں ادا کی تھیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد یہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مصروفیت کی وجہ سے آپ انہیں ادا نہیں کر سکے تو آپ نے عصر کے بعد انہیں ادا کیا تھا۔ اس کے بعد آپ انہیں باقاعدگی سے ادا کرنے لگے۔ آپ جب کوئی نماز ادا کرتے تو اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن محمد بن ہاجک عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ الْعِلَّةِ الَّتِىْ تقدم ذكرنا لها

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس علت کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1577- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى "صحيح ابن خزيمةط برقم (1278) .وأخرجه مسلم (835) فى صلاة المسافرين، والنسائى 1/281 فى المواقيت: باب الرخصة فى الصلاة بعد العصر، والبغوى فى "شرح السنة" (783) من طريق أحمد بن على الكشميهنى، ثلاثتهم عن على بن حجر، بهٰذا الإسناد.وأخرجه البيهقى فى "السنن" 2/457 من طريق أبى الربيع، عن إسماعيل بن جعفر، به.

1578 - أخبرنا ابْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا" وَكَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْوَمَهَا وَاِنْ قَلَّ كَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا. يَقُوْلُ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اللّٰهُ: (اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ) (المعارج: 23)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا" مِنَ الْاَلْفَاظِ الَّتِي لَا يُحِيطُ عِلْمُ الْمُخَاطَبِ بها في نفس القصد إلا به."

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اتنا عمل اختیار کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز ادا کرتے تھے' تو آپ اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں کے حوالے سے باقاعدگی رکھتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''بیشک اللہ تعالیٰ تھکتا نہیں۔ یہاں تک کہ تم تھک جاتے ہو''۔ یہ ان الفاظ میں سے ہے کہ مخاطب شخص کا علم وہاں تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا جو ان الفاظ کے ذریعے مقصود ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی صفت کیا ہے یہ آدمی نہیں جان سکتا)

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّلَاةَ الْفَائِتَةَ لَا تُؤَدّٰى عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَبْيَضَّ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ فوت شدہ نماز کو سورج طلوع ہونے کے وقت ادا نہیں کیا جا سکتا جب تک سورج روشن نہیں ہو جاتا

1579 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سعيد الجوهري قال:

1578- إسناده صحيح على شرطهما سوى عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فإنه من رجال البخاري، وقد صرح الوليد بالسماع من الأوزاعي. وأخرجه الطبري في "تفسيره" 29/50 من طريق العباس بن الوليد، عن الوليد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (1283) من طريق علي بن خشرم، عن عيسى، عن الأوزاعي، به. وقد تقدم مع تخريجه برقم (353).

حدثنا بن فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

(متنِ حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ." فَقَالَ بِلَالٌ: اَنَا اُوقِظُكُمْ فَاسْتَنَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهِ وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ "يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ؟" قَالَ: اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مَا نِمْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ: "قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ" فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ قَامَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا یارسول اللہ اگر آپ ہمیں پڑاؤ کی اجازت دیں (تو مہربانی ہوگی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے تم لوگ نماز کے وقت سوئے رہ جاؤ گے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ لوگوں کو بیدار کردوں گا پھر وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیدار ہوئے جب سورج کا کنارہ نکل چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! تم نے جو کہا تھا وہ کہاں گیا؟ انہوں نے عرض کی: مجھ پر بھی نیند طاری ہوگئی تھی اور یہ ایسی نیند تھی کہ اس طرح کی نیند مجھے کبھی نہیں آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اٹھو اور لوگوں کے درمیان نماز کا اعلان کرو جب سورج نکل آیا، روشن ہوگیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِیْ وَصَفْنَاهَا صَلَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا ذَهَبَ وَقْتُهَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1579- زاد فی "المستخرج" لأبی نعیم: "فتوضأ الناس، فلما ارتفعت "، وفی روایة البخاری فی التوحید (7471) من طریق هشیم بن حصین: "فقضوا حوائجهم، وتوضؤوا إلی أن طلعت الشمس، وابیضت، فقام، فصلی " قال الحافظ: وهو أبین سیاقًا، ونحوه لأبی داؤد من طریق خالد، عن حصین، ویستفاد منه أن تأخیره الصلاة إلی أن طلعت الشمس، وارتفعت، کان بسبب الشغل بقضاء حوائجهم، لا لخروج وقت الکراهة 2. إسناده صحیح. إبراهیم بن سعید الجوهری: ثقة، حافظ، تکلم فیه بلا حجة، وهو من رجال مسلم، وباقی السند رجاله رجال الشیخین. وأخرجه البخاری (595) فی مواقیت الصلاة: باب الأذان بعد ذهاب الوقت، ومن طریقه البغوی فی "شرح السنة" (438)، عن عمران بن میسرة، والبیهقی فی "السنن" 1/403 من طریق أحمد بن عبد الجبار، کلاهما عن محمد بن فضیل، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبی شیبة 2/66، وأحمد 5/307، والبخاری (7471) فی التوحید: باب المشیئة والإرادة، وأبو داؤد (439) و(440) فی الصلاة: باب فیمن نام عن الصلاة أو نسیها، والنسائی 2/105، 106 فی الإمامة: باب الجماعة للفائت من الصلاة، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار " 1/401، وابن حزم فی "المحلی" 3/20، 21، والبیهقی فی "السنن" 2/216، من طرق، عن حصین بن عبد الرحمٰن، به. وقد تقدم مختصرًا برقم (1460) من طریق سلیمان بن المغیرة، عن ثابت، عن عبد الله بن رباح، عن أبی قتادة.

نے اس نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اذان اور اقامت کے ہمراہ اسے ادا کیا تھا

1580 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لو أمسسنا الْاَرْضَ فَنِمْنَا وَرَعَتْ رَكَائِبُنَا قَالَ: "فَمَنْ يَّحْرُسُنَا" قَالَ قُلْتُ اَنَا فَغَلَبَتْنِىْ عَيْنِىْ فَلَمْ يُوقِظْنِىْ اِلَّا وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِكَلَامِنَا قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بنا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ ہمیں زمین کے ساتھ چھونے (یعنی رُک کر آرام کرنے کی اجازت دیں اور ہم سو جائیں تو ہمارے جانور بھی آرام کرلیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (یعنی ہمیں نماز کے لئے بیدار کون کرے گا) راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں پھر میری بھی آنکھ لگ گئی۔ میں اس وقت بیدار ہوا جب سورج نکل چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہماری بات چیت سن کر بیدار ہوئے پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَنْ يُصَلِّيَ اِلَيْهَا اُخْرٰى مِنْ غَيْرِ اَنْ يُفْسِدَ عَلٰى نَفْسِهِ صَلَاتَهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کرے گا اور وہ اپنی نماز کو فاسد نہیں کرے گا

1581 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ

1580– إسناده حسن . رجاله رجال الصحيح . إلا أن سماكا وهو ابن حرب– لا يرقى حديثه إلى الصحة . زائدة. هو ابن قدامة، والقاسم بن عبد الرحمٰن: هو ابن عبد الله بن مسعود . وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة .2/83، وأخرجه أحمد 1/450 عن حسين بن علي بهذا الإسناد.وفي الباب عن أبي قتادة تقدم برقم (1579) ، وعن أبي هريرة تقدم برقم (1459) .

1581– إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 2/347و521 عن عبد الصمد، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (986) .وأخرجه أحمد 2/306 عن بهز، وصححه الحاكم 1/274 من طريق محمد بن سنان العوقي، كلاهما عن همام، به. وتقدم تفصيل طرقه في تخريج الرواية المتقدمة برقم (1483) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): " مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ طلعت الشمس فليصل إليها أخرى".

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت پالے اور پھر سورج نکل آئے' تو اسے اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کر لینی چاہئے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِجَازَةِ صَلَاةِ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَاُخْرٰى بَعْدَهَا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَفْسَدَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اس شخص کی نماز درست ہوتی ہے

جو سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت کو پالیتا ہے' اور دوسری رکعت کو اس کے بعد پاتا ہے' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس کے نزدیک اس شخص کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

1582 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أخبرنا معمر عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَكْعَةً بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ فقد أدركها".

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے اور ایک رکعت سورج نکلنے کے بعد ادا کرے' تو اس نے اس (فجر کی نماز) کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ يَكُوْنُ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ

1582- إسناده صحيح على شرطهما، وابن طَاوُسٍ: اسمه عبد الله، وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم (2227)، ومن طريقه أخرجه أبو عوانة 1/371، وأخرجه أحمد 2/282 عن إبراهيم بن خالد، عن رباح، ومسلم (608) (165) في المساجد، وأبو داوُد (412) في الصلاة، وأبو عوانة 1/372، والبيهقي في "السنن" 1/368 عن الحسن بن الربيع، عن عبد الله بن المبارك، والنسائي 1/257 في المواقيت، عن محمد بن عبد الأعلى، عن معتمر، ثلاثتهم عن معمر، به. وصححه ابن خزيمة برقم (984).

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پانے والا عصر کی نماز کو پانے والا شمار ہوگا

1583 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پالے اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے عصر کی نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ تُطْلَقُ فِىْ لُغَتِهَا اسْمَ الرَّكْعَةِ عَلَى السَّجْدَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات لفظ ''رکعت'' کا اطلاق ''سجدے'' پر کرتے ہیں

1584 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حدثنا بن وهب أخبرنى يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا".

والسجدة إنما هى الركعة.

1583– إسناده صحيح على شرط الشيخين والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز وهو فى "الموطأ" برواية القعنبى ص 29 ومن طريق القعنبى أخرجه أبو عوانة 1/358، وتقدم برقم (1557) من طريق أحمد بن أبى بكر، عن مالك، به، وبرقم (1484).

1584– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه فى "صحيحه" (609) فى المساجد: باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك تلك الصلاة، وابن ماجة (700) فى الصلاة: باب وقت الصلاة فى العذر والضرورة، والبيهقى فى "السنن" 1/378، من طريق حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/372، والطحاوى 1/151، عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقى 1/378 من طريق بحر بن نضر، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 6/78، والنسائى 1/273 فى المواقيت: باب من أدرك ركعة من صلاة الصبح، وابن الجارود (155) عن زكريا بن عدى، ومسلم (609) فى المساجد، عن الحسن بن الربيع، كلاهما عن ابن المبارك، عن يونس بن يزيد، به.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عصر کی ایک رکعت کو سورج غروب ہونے سے پہلے پالے یا صبح کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پالے اس نے اس نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَرَكْعَةً بَعْدَهَا يَكُوْنُ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صبح کی نماز کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلےپانے والا اور ایک رکعت کو سورج نکلنے کے بعد پانے والا' صبح کی نماز کو پانے والا شمار ہوگا

1585 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَكْعَةً بَعْدَمَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ فقد أدركها".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص عصر کی ایک رکعت کو سورج غروب ہونے سے پہلے پالے اس نے اس (نماز) کو پالیا اور جو شخص فجر کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پالے اور ایک رکعت سورج نکلنے کے بعد ادا کرے اس نے اس (فجر کی نماز) کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ عَلَيْهِ اِتْمَامُ الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ دُوْنَ قَطْعِهَا عَلٰى نَفْسِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پانے والے شخص پر

یہ بات لازم ہے' وہ سورج نکل آنے کے بعد اپنی نماز کو پوری کرے وہ درمیان میں (نماز کو) منقطع نہیں کرے گا

1586 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1585- إسناده صحيح على شرطهما وهو مكرر الحديث (1582).

(متن حدیث): "إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وإذا أدرك أول سجدة من صلاة الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی پہلی رکعت کو پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے اور جب کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی پہلی رکعت کو پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ إِذَا انْفَجَرَ الصُّبْحُ أَنْ لَا يَرْكَعَ إِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے صبح صادق ہو جانے کے بعد وہ (فجر کے دو فرائض کے علاوہ) صرف فجر کی دو رکعات (سنت ادا کرے) اور کوئی نماز ادا نہ کرے

1587 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ

1586- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين. الحسين بن محمد: هو ابن بهرام التميمي المروذي، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن التميمي مولاهم النحوي، نسبة إلى نحوة، بطن من الأزد، ويحيى: هو ابن أبي كثير. وأخرجه البخاري (556) في المواقيت: باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب، والنسائي 1/257 في المواقيت: باب من أدرك ركعتين من العصر، والبيهقي في "السنن" 1/378، والبغوي (402) من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن شيبان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/254 عن عبد الملك بن عمرو، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، به. وتقدم برقم (1483) من طريق مالك، عن الزهري، عن أبي سلمة، به، مختصرًا. وأوردت تخريجه هناك.

1587- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين سوى زيد بن محمد، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه أبو عوانة 2/275 عن محمد بن إسحاق الصغاني، عن يحيى بن معين، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/284 عن محمد بن جعفر غندر، به. وأخرجه مسلم (723) (88) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، والنسائي 1/283 في المواقيت: باب الصلاة بعد طلوع الفجر، عن أحمد بن عبد الله بن الحكم، عن غندر، به. وأخرجه مسلم (723) (88) عن إسحاق بن إبراهيم، عن النضر، عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/244، والبخاري (1173) في التهجد: باب التطوع بعد المكتوبة، ومسلم (723) (87)، والدارمي 1/336 من طريق وكيع وأبي أسامة ويحيى بن سعيد عن عبيد الله العمري، عن نافع، به. وأخرجه مالك 1/127 في الصلاة: باب ما جاء في ركعتي الفجر، عن نافع، به. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/284، والبخاري (618) في الأذان: باب الأذان بعد الفجر، ومسلم (723) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، والدارمي 1/336، 337، وأبو عوانة 2/274، والطبراني 23/ (319)، والبيهقي في "السنن" 2/481، ولفظه: "كان صلى الله عليه وسلم إذا سكت (ووقع في رواية البخاري: اعتكف، وهو تحريف ناشىء عن محمد بن يوسف شيخ البخاري فيه) المؤذن عن الأذان لصلاة الصبح صلى ركعتين خفيفتين. وأخرجه عبد الرزاق (4811)، وأحمد 6/283، والبخاري (1181) في التهجد: باب الركعتان قبل الظهر، والترمذي في "سننه" (433)، وفي "الشمائل" (278)، وأبو عوانة 2/275، والطبراني 23/ (317) و (318)، والبغوي (867)، وابن خزيمة في "صحيحه" (1197) من طريق إسماعيل بن إبراهيم، وحماد بن زيد، عن أيوب، عن نافع، به. وأخرجه مسلم (723)، والطبراني 23/ (320)، وابن ماجة (1145) في الإقامة: باب ما جاء في الركعتين قبل الفجر، والنسائي 3/252 و255 من طريقين، عن الليث

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ محمد قال سمعت نافعا يحدث عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لا يصلى إلا ركعتى الفجر.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف فجر کی دو رکعات سنت ادا کرتے تھے۔ (یعنی اور کوئی نفلی نماز ادا نہیں کرتے تھے)

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

1588 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: "صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ" ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ" خَافَ اَنْ يَّحْسِبَهَا النَّاسُ سنة.

حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرتے ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرو''۔

پھر تیسری مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا: (یہ حکم اس شخص کے لئے ہے)' جوان دو رکعات کو (ادا کرنا) چاہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ اسے سنت شمار نہ کرلیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ

(بقيه تخريج 1587)بن سعد، عن نافع، به.وأخرجه الحميدى (288)، وابن أبى شيبة فى "المصنف" 2/244، وأحمد 6/284-285، والنسائى 3/254، 255، وأبو عوانة 2/275، والطبرانى 23/ (322) و (323) و (324) و (325) و (326) و (327) و (328) و (329) و (330)؛ من طرق عن نافع، به.وأخرجه عبد الرزاق (4771)، والنسائى 3/256، وأبو عوانة 2/274، والطبرانى 23/ (331) و (332) من طريقين، عن الزهرى، عن سالم، عن ابن عمر، عن حفصة.

1588- إسناده صحيح على شرط مسلم . حسين المعلم: هو حسين بن ذكوان المعلم المُكْتِب العَوْذِى، وعبد الله المزنى هو عبد الله بن مغفل . وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم (1289) عن محمد بن يحيى، عن أبى معمر، عن عبد الوارث، عن حسين المعلم، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخارى (1183) فى التهجد: باب الصلاة قبل المغرب، و (7368) فى الاعتصام: باب نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم على التحريم إلا ما تعرف إباحته، عن أبى معمر، وأبو داوُد (1281) فى الصلاة: باب الصلاة قبل المغرب. ومن طريقه البيهقى فى "السنن" 2/474، عن عبيد الله بن عمر، والبغوى فى "شرح السنة" (894) من طريق عفان، ثلاثتهم عن عبد الوارث، به. وتقدم برقم (1559) و (1560) و (1561) من حديث عبد الله بن المغفل أيضًا بمعناه.وأخرجه الدارقطنى 2/265 266 من حديث أبى ذر.

الْمَغْرِبِ وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مغرب سے پہلے

دورکعات (نفل) ادا کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہوتے تھے اور آپ نے اس حوالے سے ان لوگوں پر انکار نہیں کیا

1589 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: اِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مؤذن اذان دے دیتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اٹھ کر تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو وہ لوگ اسی طرح مغرب سے پہلے والی دو رکعات ادا کر رہے ہوتے تھے حالانکہ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا۔

1589– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري (625) في الأذان: باب كم بين الأذان والإقامة، وابن خزيمة في "صحيحه" (1288) ، كلاهما عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/280 عن محمد بن جعفر، به .وأخرجه النسائي 2/28–29 في الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة عن إسحاق بن إبراهيم، عن أبي عامر العقدي، عن شعبة، به.وأخرجه عبد الرزاق (3986) ، والبخاري (503) في الصلاة: باب الصلاة إلى الأسطوانة، عن قبيصة، كلاهما عن سفيان الثوري، عن عمرو بن عامر الأنصاري، به .وأخرجه مسلم (837) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب، البيهقي في "السنن" 2/475 والبغوي (895) من طريق شيبان بن فروخ، عن عبد الوارث، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.أخرجه بنحواه ابن أبي شيبة في "المصنف" 2/356 من طريق غندر، عن شعبة، عن يعلى بن عطاء ، عن أبي فزارة، عن أنس .وأخرجه أيضًا 2/356 عن الثقفي، عن حميد، عن أنس .وأخرجه عبد الرزاق (3980) من طريق معمر، عن أبان، عن أنس .وأخرجه مسلم (836) ن وأبو عوانة 2/31، والبيهقي 2/475 من طريق محمد بن فضيل، عن المختار بن فلفل، عن أنس . وأخرجه أبو داوُد (1282) ، وأبو عوانة 2/32 من طريقين عن سعيد بن سليمان، عن منصور بن أبي الأسود، عن المختار بن فلفل، عن أنس .وأخرجه عبد الرزاق (3982) و (3983) من طريقين عن أنس.

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

باب 5: دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

1590 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِى السفر.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا جَمَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِى السَّفَرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران دونمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں

1591 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا

1590- رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى الزبير واسمه محمد بن مسلم بن تدرس- فمن رجال مسلم، وهو مدلس وقد عنعن. وأخرجه أبو داوُد (1215) فى الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائى 1/287 فى المواقيت: باب الوقت الذى يجمع فيه المسافر، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/161، والبيهقى فى "السنن" 3/164 من طريق مالك، عن أبى الزبير، عن جابر، قال: "غابت الشمس ورسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة، فجمع بين الصلاتين بسرف" وسرف-بفتح السين، وكسر الراء: قرية تبعد عن مكة ستة أميالٌ، بها قبر ميمونة رضى الله عنها. وأخرجه عبد الرزاق (4432) عن إبراهيم بن يزيدن عن أبى الزبير، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/456 من طريق على بن مسهر.

1591- إسناده صحيح على شرط مسلم، ولبو الزبير قد صرح أبو الزبير بالتحديث. أبو عامر العقدى: هو عبد الملك بن عمرو القيسى، وأبو الطفيل: هو عامر بن واثلة بن عبد الله بن عمرو بن جحش الليثى، ولد عام أُحد، ورأى النبى صلى الله عليه وسلم، وروى عن أبى بكر فمن بعده، وعُمّر إلى أن مات سنة عشر ومئة على الصحيح، وهو آخر من مات من الصحابة. قاله مسلم وغيره. وأخرجه الطيالسى (569) عن قرة بن خالد، بهذا الإسناد. وتحرف فيه إلى مرة. وأخرجه مسلم (706) فى صلاة المسافرين: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر من طريق خالد بن الحارث، وأحمد 5/229، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/160، وابن خزيمة فى "صحيحه" (966) من طريق عبد الرحمن بن مهدى، كلاهما عن قرة بن خالد، به. وأخرجه عبد الرزاق (4398)، وابن أبى شيبة 2/456، وأحمد 5/230، وابن ماجة (1070)، وأبو نعيم فى "الحلية" 7/88، والبيهقى فى "السنن" 3/162 من طريق سفيان الثورى، عن أبى الزبير، به. وأخرجه أحمد 5/233، وأبو داوُد (1208) فى الصلاة، والدارقطنى 1/392، والبيهقى

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّابُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالطُّفَيْلِ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرَهَا وَذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةٍ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَقُلْتُ لَهُ فَمَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کے دوران نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں یہ سفر آپ نے کیا تھا اور یہ ایک غزوے کی بات ہے آپ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا' تو حضرت معاذ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ آپ اپنی امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لِلْمُسَافِرِ اِذَآ اَرَادَ ذٰلِكَ

مسافر شخص جب ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کرے' تو اس کے طریقے کا تذکرہ

1592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا يزيد بن موهب قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى

(بقيه تخريج 1591) 3/162 من طريق هشام بن سعد، عن أبي الزبير، به. وسبق تخريجه برقم (1458) من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الطفيل، به. وذكرت هناك أن قتيبة بن سعيد تفرد بذكر جمع التقديم مما لم يرد من طريق قرة ومالك والثوري عن أبي الزبير، وأنه لا يضر تفرده بذلك، لأنها زيادة من ثقة فهي مقبولة، ثم ذكرت شواهد هذه الزيادة. فانظرها هناك. وسيرد برقم (1595) من طريق مالك عن أبي الزبير، به، ويرد تخريجه هناك.

1592- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، وباقي رجال السند على شرطهما. عقيل: هو عقيل بن خالد بن عقيل الأيلي. وأخرجه أبو داوُد (1218) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، ومن طريقه أبو عوانة 2/352، والبيهقي في "السنن" 3/161 و162، 163، عن يزيد بن موهب الرملي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/352 عن يعقوب بن سفيان، عن يزيد بن موهب، به. وأخرجه أحمد 3/247، والبخاري (1112) في تقصير الصلاة: باب إذا ارتحل بعدما زاغت الشمس، ومسلم (704) في صلاة المسافرين: باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر، وأبو داوُد (1218)، والنسائي 1/284 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر، والبيهقي في "السنن" 3/161 من طريق قتيبة بن سعيد، عن المفضل بن فضالة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1111) في تقصير الصلاة: باب يؤخر الظهر إلى العصر إذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس، عن حسان الواسطي، وأحمد 3/256، والدارقطني 1/390، وأبو عوانة 2/352، من طريق يحيى بن غيلان، كلاهما عن المفضل بن فضالة، به. وأورده المؤلف برقم (1456) من طريق شبابة بن سوار، عن الليث بن سعد، عن عقيل بن خالد، به، وتقدم تخريجه من هذه الطريق هناك، مع ذكر طرق أخرى للحديث.

وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا وَإِذَا زَاغَتْ قبل أن يرتحل صلى ثم رحل .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہونا ہوتا' تو آپ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے پھر آپ پڑاؤ کر کے دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا أَرَادَ الْمُسَافِرُ ذٰلِكَ

مسافر شخص جب مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا چاہے' تو اس کو اکٹھا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1593 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ

(متن حدیث): عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ العشاء فصلاها مع المغرب.

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ عَلَيْهِ عَلَامَةُ سَبْعَةٍ مِنَ الْحُفَّاظِ كَتَبُوا عَنِّي هٰذَا الْحَدِيثَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَالْحُمَيْدِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو خَيْثَمَةَ حَتّٰى عد سبعة.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہوتا' تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ ملا دیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ نے سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرنا ہوتا' تو آپ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے بعد پھر روانہ ہوتے تھے۔ اسی طرح جب آپ نے مغرب سے پہلے کوچ کرنا ہوتا' تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ اسے عشاء کے ہمراہ ادا کرتے تھے اور جب آپ نے مغرب کے بعد کوچ کرنا ہوتا تھا تو عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیتے تھے اور اسے مغرب کے ہمراہ پڑھ لیتے تھے۔

میں نے سنا محمد بن اسحاق ثقفی کہتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس پر سات حافظان حدیث کی علامت ہے جنہوں نے میرے حوالے سے اس حدیث کو نوٹ کیا ہے (وہ حضرات یہ ہیں) احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' حمیدی' ابوبکر بن ابوشیبہ'

1593 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، رجاله ثقات، رجال الستة، وقد أعله الحاكم بما لا يقدح في صحته، وقد تقدم بسط ذلك في الحديث رقم (1458).

ابوخیثمہ یہاں تک کہ انہوں نے سات افراد گنوائے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَّعْمَلَ الْعَمَلَ الْيَسِيرَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا أَرَادَ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا چاہتا ہو تو ان کے درمیان کوئی معمولی سا کام کرلے

1594 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ، نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّلَاةُ أَمَامَكَ" فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ، نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بينهما.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ

1594- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي (1937) في الحج، من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/400-401 في الحج: باب صلاة المزدلفة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/208، والبخاري (139) في الوضوء: باب إسباغ الوضوء، و (1672) في الحج: باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة، ومسلم (1280) في الحج: باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة، وأبو داود (1925) في المناسك: باب الصلاة بجمع، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/214، والبيهقي في "السنن" 5/122. وأخرجه البخاري (181) في الوضوء: باب الرجل يوضء صاحبه، و (1667) في الحج: باب النزول بين عرفة وجمع، ومسلم (1280) (277) في الحج، والطبراني في "الكبير" (386) من طرق عن يحيى بن سعيد، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه الدارمي 2/58 في المناسك، من طريق حماد، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه أحمد 5/199، ومسلم (1280) (279)، وأبو داود (1912)، والدارمي 2/57، والبيهقي في "السنن" 5/122 من طريق زهير بن معاوية، عن إبراهيم بن عقبة، عن كريب، به وأخرجه أحمد 5/200و210، وأبو داود (1912)، والنسائي 1/292 في المواقيت: باب كيف الجمع، و 5/259 في المناسك: باب النزول بعد الدفع من عرفة، وابن ماجة (3019) في المناسك: باب النزول بين عرفات وجمع لمن كانت له حاجة، من طريق سفيان الثوري، عن إبراهيم بن عقبة، عن كريب، به. وصححه ابن خزيمة (973). وأخرجه أحمد 5/202 ومن طريقه أبو داود (1924) من طريق محمد بن إسحاق، ومسلم (1280) (278) من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائي 5/259 في المناسك من طريق حماد، والبيهقي 5/120 من طريق إبراهيم بن طهمان، كلهم عن إبراهيم بن عقبة، عن كريب، به. وأخرجه مسلم أيضًا (1280) (280) من طريق سفيان، عن محمد بن عقبة، عن كريب، به. وأخرجه البخاري (1669) في الحج، والنسائي 1/292 في المواقيت، والبيهقي في "السنن" 5/119 من طريقين عن إسماعيل بن جعفر، عن محمد بن أبي حرملة، عن كريب، به. وأخرجه أحمد 5/201، 202 من طريق ابن إسحاق، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن أسامة.

جب آپ گھاٹی میں پہنچے تو آپ سواری سے نیچے اترے آپ نے پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا اور وضو میں اسباغ نہیں کیا۔ میں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی نماز آپ نے فرمایا: نماز آگے جا کے ہوگی پھر آپ سوار ہوئے جب آپ مزدلفہ آئے تو سواری سے نیچے اترے آپ نے وضو کرتے ہوئے اس میں اسباغ کیا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر ہر شخص نے اپنے رہائشی جگہ پر اونٹ کو باندھ دیا پھر عشاء کی نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز ادا کی۔ آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَهُوَ نَازِلٌ غَيْرُ سَائِرٍ وَّلَا رَاجِلٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران

دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں جب کہ آپ پڑاؤ کئے ہوئے تھے آپ (سواری پر سوار ہوکر) یا پیدل نہیں چل رہے تھے

1595 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ:

"اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ." قَالَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا" قَالَا: نَعَمْ فَسَبَّهُمَا وَقَالَ لَهُمَا: مَا شَاءَ

1595 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (1041) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/143 في الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/117، وعبد الرزاق (4399)، وأحمد 5/237، 238، ومسلم (706) 4/1784 في الفضائل: باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داود (1206) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين والنسائي 1/285 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر، والدارمي 1/356، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/160، والطبراني في "الكبير" 20/102، والبيهقي في "السنن" 3/162، وفي "دلائل النبوة" 5/236، وابن خزيمة في "صحيحه" (968). وتقدم برقم (1591) من طريق قرة بن خالد، عن أبي خالد، عن أبي الزبير، به، وبرقم (1458) و (1593) من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الطفيل، به. وذكرت في تخريج (1458) ما تفردت به رواية قتيبة. فارجع إليه.

اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ غَرَفُوا مِنَ الْعَيْنِ بِاَيْدِيهِمْ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ اَعَادَهُ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بماء كثير فاستسقى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوْشِكُ بِكَ يَا مُعَاذُ اِنْ طالت بك حياة أن ترى ما ها هنا قد ملىء جنانا".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازیں جب کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن آپ نے نماز کو مؤخر کیا پھر آپ باہر تشریف لائے آپ نے ظہر وعصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں پھر آپ اندر تشریف لے گئے پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کل تم تبوک کے چشمے کے پاس پہنچ جاؤ گے اگر اللہ نے چاہا' تم اس کے پاس اس وقت پہنچو گے جب دن چڑھ چکا ہوگا' جو شخص وہاں پہنچے وہ میرے آنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم وہاں پہنچ گئے دو لوگ پہلے ہی وہاں تک پہنچ چکے تھے۔ وہ چشمہ تسمے کی مانند تھا' جس میں سے پانی کے قطرے پھوٹتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ ان دونوں کو کہا پھر لوگوں نے اس چشمے میں سے اپنے ہاتھوں میں تھوڑا تھوڑا پانی لیا' یہاں تک کہ اسے کسی چیز میں جمع کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر وہ پانی دوبارہ اس چشمے میں ڈال دیا تو اس چشمے سے بہت زیادہ پانی پھوٹ پڑا۔ لوگوں نے اس سے پانی حاصل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! اگر تمہاری زندگی رہی تو عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ تم دیکھو گے کہ یہاں ہر طرف باغات ہوں گے۔ (جو اس چشمے سے سیراب ہوتے ہوں گے)''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ لِغَيْرِ الْمَعْذُوْرِ مُبَاحٌ

دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) حضر میں ایسے شخص کے لئے جو معذور نہ ہو دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا مباح ہے

1596- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا فِيْ غير خوف ولا سفر.قَالَ مَالِكٌ: أرى ذلك فى مطر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور یہ کسی خوف کے بغیر اور سفر کے علاوہ تھا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے یہ بارش کے موسم میں ہوا ہوگا۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِىْ فَعَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1597 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

1596- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" (1043) من طريق أحمد بن أبى بكر، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو فى "الموطأ" 1/144 فى الجمع بين الصلاتين فى الحضر والسفر. ومن طريق مالك أخرجه الشافعى فى "مسنده" 1/118، ومسلم (705) فى صلاة المسافرين: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر، وأبو داوُد (120) فى الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائى 1/209 فى المواقيت: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر، وأبو عوانة 2/353، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/160، والبيهقى فى "السنن" 3/166، وصححه ابن خزيمة برقم (972). وأخرجه الشافعى 1/119، وعبد الرزاق (4435)، والطيالسى 1/137، والحميدى (471)، وأحمد 1/223، ومسلم (705) (50) و (51)، وأبو عوانة 2/353، والبيهقى فى "السنن" 3/166، 167، والبغوى (1044) من طرق، عن أبى الزبير، به. وفيه: قال أبو الزبير: قلت لسعيد بن جبير: لم فعله؟ قال: سألت ابن عباس كما سألتنى، فقال: لئلا يحرج أحد من أمته. وأخرجه الطيالسى 1/126 عن حبيب بن عمرو بن هرم، عن سعيد بن جبير، به. وأخرجه مسلم (705)، وأبو داوُد (1211)، والترمذى (187) فى الصلاة: باب ما جاء فى الجمع بين الصلاتين فى الحضر، والنسائى 1/290 فى المواقيت: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر، وأبو عوانة 2/353، والبيهقى 3/167 من طريق الأعمش، عن حبيب بن أبى ثابت، عن سعيد بن جبير، به، وفيه: "من غير خوف ولا مطر." وأخرجه عبد الرزاق (4434)، وابن أبى شيبة 2/456، وأحمد 1/346، والطحاوى 1/160، والطبرانى (10803) و (10804)، من طرق، عن داوُد بن قيس، عن صالح مولى التوأمة، عن ابن عباس، وفيه: "من غير سفر ولا مطر." وأخرجه الطيالسى 1/127، وابن أبى شيبة 2/456، وأحمد 1/351، ومسلم (705) (57)، وأبو عوانة 2/354، والبيهقى 3/168 من طريقين عن عبد الله بن شقيق العقيلى، عن ابن عباس.

1597- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبيد بن حساب: ثقة، من رجال مسلم، وباقى الإسناد على شرطهما. وأخرجه البخارى (543) فى المواقيت: باب تأخير الظهر إلى العصر، ومسلم (705) (56) فى صلاة المسافرين: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر، وأبو داوُد (1214) فى الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، وأبو عوانة 2/354، والبيهقى فى "السنن" 3/167 من طرق، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعى فى "مسنده" 1/118، 119، وعبد الرزاق (4436)، وابن أبى شيبة 2/456، والطيالسى 1/127، والحميدى (470)، والبخارى (562) فى الواقيت و (1174) فى التهجد، ومسلم (705) (55)، والنسائى 1/286 فى المواقيت: باب الوقت الذى يجمع فيه المقيم، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/160، والبيهقى 3/166و168 من طرق، عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/223 من طريق يحيى، عن قتادة، عن جابر بن زيد، به. وفيه: "فى غير خوف ولا مطر"، وإسناده صحيح. وأخرجه النسائى 1/286 من طريق حبيب بن أبى حبيب، عن عمرو بن هرم، عن جابر بن زيد، به. وصححه ابن خزيمة برقم (971) من طريق أبى الزبير، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس.

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زيد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظهر والعصر والمغرب والعشاء.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں سات اور آٹھ رکعات یعنی ظہر اور عصر کی نمازیں (ایک ساتھ) اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

باب 6: مساجد کا بیان

1598 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْعَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ

(متن حدیث): عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلُ؟ فَقَالَ: "الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی." قَالَ قُلْتُ کَمْ کَانَ بَیْنَهُمَا قَالَ: "کَانَ بَیْنَهُمَا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً وَحَیْثُ مَا اَدْرَکَتْكَ الصلاة فصل فثم مسجد".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام پھر مسجد اقصیٰ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان چالیس برس کا عرصہ تھا ویسے تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تم نماز ادا کرلو وہی (جگہ) مسجد ہوگی۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ خَیْرَ الْبِقَاعِ فِی الدُّنْیَا الْمَسَاجِدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دنیا میں زمین کا سب سے بہترین حصہ مساجد ہیں

1599 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِیُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السائب عن محارب بن دثار

1598– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطيالسي (462) عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 5/160و166و167 من طريق محمد بن جعفر، وأبو عوانة 1/392 من طريق وهب بن جرير وبشر بن عمر، ثلاثتهم عن شعبة، به . وأخرجه عبد الرزاق (1578) ،والحميدي (134) ، وابن أبي شيبة 2/402، وأحمد 5/150و156و157و160، والبخاري (3366) في الأنبياء : باب رقم (10) ، و (3425) باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ) (ص: الآية 30) ، ومسلم (520) في أول المساجد، والنسائي 2/32 في المساجد: باب ذكر أبي مسجد وضع أولًا، وابن ماجة (753) في المساجد: باب أى مسجد وضع أول، وأبو عوانة 1/391و392، والطحاوي في "مشكل الآثار " 1/32، والبيهقي في "السنن" 2/433، وفي "دلائل النبوة " 2/43، وابن خزيمة في "صحيحه" (1290) من طرق عن الأعمش، به.

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ قَالَ: "لَا اَدْرِی حَتّٰی اَسْاَلَ جِبْرِيلَ" فَسَاَلَ جِبْرِيلَ فَقَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی اَسْاَلَ مِيكَائِيلَ فَجَاءَ فَقَالَ: "خير البقاع المساجد وشرها الأسواق".

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا زمین کا کون سا حصہ برا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم میں اس بارے میں جبرائیل سے دریافت کرتا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا مجھے نہیں معلوم میں اس بارے میں حضرت میکائیل سے دریافت کرتا ہوں پھر وہ آئے اور انہوں نے بتایا زمین کا سب سے بہتر حصہ مساجد ہیں اور سب سے برا حصہ بازار ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسَاجِدَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مساجد سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ ہیں

1600 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وأبغض البلاد إلى الله أسواقها".

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ بِنَاءِ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِي بَنَاهُ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ قُدُوْمِهِمْ اِيَّاهَا

مسجد مدینہ کی تعمیر کا تذکرہ جسے مسلمانوں نے مدینہ منورہ آنے پر تعمیر کیا تھا

1599- حديث حسن، رجاله ثقات، إلا أن عطاء بن السائب رمي بالاختلاط، وجرير بن عبد الحميد: ممن روى عنه بعد الاختلاط، لكن يشهد له حديث أبي هريرة الآتي، فيتقوى به. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/65 من طريق إسحاق بن إسماعيل الطالقاني، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأورده الحاكم 1/90 شاهدًا لحديث جبير بن مطعم الذي ذكره في الباب. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/6 وقال: رواه الطبراني في "الكبير"، وفيه عطاء بن السائب، وهو ثقة، لكنه اختلط في آخر عمره، وبقية رجاله موثقون.

1600- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (671) في المساجد: باب فضل السجود في مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد، والبزار (408)، وأبو عوانة 1/390، والبيهقي في "السنن" 3/65، والبغوي (460) من طريق عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (1293). وفي الباب عن جبير بن مطعم عند أحمد 4/81، والحاكم 1/89-90.

1601 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

(متن حدیث): اَخْبَرَ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا مِنْ لَبِنٍ وَّسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عنه وزاد فيه عمر رضى اللّٰه تَعَالٰى عَنْهُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَبِيرَةً وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وسقفه بالساج.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی' اوراس کی چھت پر کھجور کی شاخیں رکھی گئی تھیں۔ اس کے ستون کھجور کے درخت کے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں توسیع کی انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی بنیادوں کے مطابق دوبارہ کچی اینٹوں اور شاخوں کے ذریعے تعمیر کیا۔ انہوں نے دوبارہ اس کے ستون لکڑی کے بنائے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اوراس میں انہوں نے بہت زیادہ توسیع کی۔ انہوں نے اس کی دیواریں منقش پتھروں سے بنوائیں اوراس کے ستون منقش پتھروں سے بنوائے اوراس کی چھت ساجھ کی لکڑی سے بنوائی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْمَسْجِدِ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِي مَوْضِعِ الْكَنَائِسِ وَالْبِيَعِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمانوں کے لئے یہ بات جائز ہے وہ کنیسہ اور گرجا گھر کی جگہ کو مسجد بنا سکتے ہیں

1602 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا سِتَّةٌ وَفَدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةٌ مِنْ بَنِي

1601- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين سوى عبد الله بن سعد، فإنه من رجال البخاري . عم عبد الله: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزهري، ورواية صالح بن كيسان، عن نافع من رواية الأقران، لأنهما مدنيان، ثقتان، تابعيان من طبقة واحدة. وأخرجه أحمد 2/130، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/438 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (446) في الصلاة: باب بنيان المسجد، عن علي ابن المديني، وأبو داوُد (451) في الصلاة: باب في بناء المسجد، ومن طريقه البيهقي في "دلائل النبوة" 2/541 عن مجاهد بن موسى، ومحمد بن يحيى بن فارس، ثلاثتهم عن يعقوب بن إبراهيم، به. وصححه ابن خزيمة برقم (1324) عن محمد بن يحيى وعلي بن سعيد النسوي، عن يعقوب، به.

حَنِيفَةَ وَالسَّادِسُ رَجُلٌ مِنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ رَبِيعَةَ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا وَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ ثُمَّ قَالَ: "اذْهَبُوْا بِهٰذَا الْمَاءِ فَاِذَا قَدِمْتُمْ بَلَدَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ ثُمَّ انْضَحُوْا مَكَانَهَا مِنْ هٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْا مَكَانَهَا مَسْجِدًا"، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَلَدُ بَعِيْدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ قَالَ: "فَاَمِدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيبًا" فَخَرَجْنَا فَتَشَاحَحْنَا عَلٰى حَمْلِ الْاِدَاوَةِ اَيُّنَا يَحْمِلُهَا فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا يَوْمًا وَّلَيْلَةً فَخَرَجْنَا بِهَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَعَمِلْنَا الَّذِیْ اَمَرَنَا وَرَاهِبُ ذلك القوم رجل من طيء فَنَادَيْنَاهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّاهِبُ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ هَرَبَ فلم ير بعد.

1602: قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم چھ آدمی وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پانچ کا تعلق بنوحنیفہ سے تھا اور چھٹا شخص ضبیعہ بن ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتا تھا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ ہم نے آپ کو بتایا ہمارے علاقے میں ایک گرجا گھر ہے۔ ہم نے آپ سے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو عنایت کرنے کی درخواست کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا آپ نے کلی کی پھر آپ نے ہمارے لئے ایک برتن میں پانی انڈیل دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس پانی کو لے جاؤ جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو اس گرجے کو توڑ دینا اور اس کی جگہ اس پانی کو چھڑک دینا اور اس کی جگہ مسجد بنا لینا۔ ہم نے عرض کی: ہمارا علاقہ بہت دور ہے۔ یہ پانی خشک ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس میں اور پانی ملاتے رہنا' کیونکہ اس نتیجے میں اس کی پاکیزگی میں اضافہ ہی ہوگا۔ راوی کہتے ہیں ہم روانہ ہوئے ہم نے اس بارے میں اختلاف کیا کہ پانی کا وہ برتن کون اٹھائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک دن اور ایک رات کی باری مقرر کر دی۔ ہم اسے ساتھ لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم اپنے علاقے میں آئے پھر ہم نے وہ کام کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا اس قوم کا راہب طے قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جب ہم نے نماز کے لئے اذان دی تو اس راہب نے کہا یہ حق کی دعوت ہے' پھر وہ بھاگ گیا۔ اس کے بعد وہ کبھی نظر نہیں آیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُعِيْنَ فِيْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَلَوْ بِنَفْسِهِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مساجد کی تعمیر میں مدد کرے

1602– إسناده قوى. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (8241) عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/38، 39 في المساجد: باب اتخاذ البيع مساجد، عن هناد بن السرى، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/542–543 من طريق محمد بن أبي بكر، وابن سعد في "الطبقات" 5/552 من طريق سعيد بن سليمان، وابن شبه في تاريخ المدينة 2/599–601 من طريق فليح بن محمد اليمامي، أربعتهم عن ملازم بن عمرو (وتحرف في المطبوع من "تاريخ المدينة": إلى ملتزم بن عمرو)، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/23 عن موسى بن داوٗد، عن محمد بن جابر، عن عبد الله بن بدر، به.

خواہ وہ جسمانی طور پر اس میں حصہ لے

1603 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابن جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبَّاسُ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ اِزَارَكَ عَلٰى عَاتِقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَفَعَلَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: "اِزَارِىْ اِزَارِىْ" فَشَدَّ عليه إزاره.

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر منتقل کر رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنا تہبند اپنے کندھے پر رکھ لیں تا کہ پتھر سے بچاؤ ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا' تو آپ زمین پر گر گئے۔ آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف چڑھ گئی پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: میرا تہبند میرا تہبند پھر آپ نے اپنا تہبند باندھ لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِيْنَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی وہ مسجد مدینہ ہے

1604 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِىْ اَنَسٍ

1603- إسناده صحيح . حسين بن مهدى: صدوق، وقد توبع، وباقى السند على شرطهما، وهو فى "مصنف عبد الرزاق" (1103) ومن طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد أخرجه أحمد 3/295و380، والبخارى (3829) فى مناقب الأنصار: باب بنيان الكعبة، ومسلم (340) فى الحيض: باب الاعتناء بحفظ العورة .وأخرجه أحمد 3/380، عن محمد بن بكر، والبخارى (1582) فى الحج: باب فضل مكة وبنيانها، من طريق أبى عاصم النبيل، كلاهما عن ابن جريج، به.وأخرجه أحمد 3/310و333، ومسلم (340) (77) عن زهير بن حرب، كلاهما عن روح بن عبادة، عن زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، به . قوله: "وطمحت عيناه إلى السماء " أى: ارتفعت.

1604- إسناده قوى، رجاله رجال الصحيح، وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة " .2/372،وأخرجه أحمد 5/331، والطبرانى فى "التفسير" (17218) ، والطبرانى (6025) من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وقال الهيثمى فى "المجمع" 4/10و7/34 بعد أن نسبه لأحمد، والطبرانى: ورجالهما رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 5/335 من طريق عبد الله بن بن الحارث، والطبرى (17219) من طريق أبى نعيم، كلاهما عن عبد الله بن عامر الأسلمى عن عمران بن أبى أنس، به . وصححه الحاكم 2/334، ووافقه الذهبى، مع أن عبد الله بن عامر الأسلمى ضعيف. وسيورده المؤلف برقم (1606) من حديث أبى سعيد الخدرى.

(متن حدیث): عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اخْتَلَفَ رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ اَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَاَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "هُوَ مسجدی هٰذا".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ان میں سے ایک کا کہنا تھا اس سے مراد مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے۔ دوسرے کا کہنا تھا اس سے مراد مسجد قبا ہے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس سے مراد میری یہ مسجد ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَسْجِدِ الَّذِي اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

اس مسجد کی صفت کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

1605 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبكر بن اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ

(متن حدیث): قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اخْتَلَفَ رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ اَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَاَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ان میں سے ایک کا یہ کہنا تھا کہ (اس سے مراد) مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے، اور دوسرے کا یہ کہنا تھا کہ مسجد قبا ہے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس سے مراد میری یہ مسجد ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ

اَنَّ خَبَرَ رَبِيْعَةَ بْنِ عُثْمَانَ الذی ذکرناه معلول

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) ربیع بن عثمان کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت معلول ہیں

1606 – أخبرنا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ

1605– إسناده قوي، وهو مكرر ما قبله.

اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ آخَرُ هُوَ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ مَسْجِدِىْ هٰذَا".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: الطريقان جميعا محفوظان.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہو گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ایک شخص نے یہ کہا کہ اس سے مراد مسجد قبا ہے دوسرے شخص نے کہا اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس سے مراد میری یہ مسجد ہے''۔

(امام ابوحاتم فرماتے ہیں:) اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ اِلَى الْمُوَطِّنِ الْمَكَانَ فِى الْمَسْجِدِ لِلْخَيْرِ وَالصَّلَاةِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی طرف رحمت اور مہربانی کے ساتھ دیکھنے کا تذکرہ جو مسجد میں' بھلائی اور نماز کے لئے' جگہ کو مخصوص کر لیتا ہے (یعنی وہاں بیٹھا رہتا ہے)

1607 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا بن اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا يُوَطِّنُ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ اَوْ لِذِكْرِ اللّٰهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ اِذَا قدم عليهم غائبهم".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْعَرَبُ اِذَا اَرَادَتْ وَصْفَ شَيْئَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّشْبِيْهِ اَطْلَقَتْهُمَا مَعًا

1606- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: ثقة، روى له أبو داؤدن والنسائى، وابن ماجة، وباقى رجال السند على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/8 عن إسحاق بن عيسى، والترمذى (3099) فى التفسير: باب ومن سورة التوبة، والنسائى 2/36 فى المساجد: باب ذكر المسجد الذى أسس على التقوى، عن قتيبة بن سعد، والطبرى فى "التفسير" (17220) من طريق شعيب بن الليث وابن وهب. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/372، ومن طريقه الحاكم 2/334 عن وكيع، عن أسامة بن زيد، ومسلم (1398) فى الحج: باب بيان أن المسجد الذى أسس على التقوى هو مسجد النبى صلى الله عليه وسلم بالمدينة، عن محمد بن حاتم، عن يحيى بن سعيد، عن حميد الخراط، عن أبى سلمة بن عبد الرحمٰن، كلاهما عن عبد الرحمٰن بن أبى سعيد الخدرى، عن أبيه، به . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/372، 373، ومن طريقه مسلم (1398)

بِلَفْظِ اَحَدِهِمَا وَاِنْ كَانَ مَعْنَاهُمَا فِي الْحَقِيقَةِ غَيْرَ سِيَّيْنِ كَمَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَ طَعَامُنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأسودان التمر والماء .فَاَطْلَقَهُمَا جَمِيْعًا بِلَفْظِ اَحَدِهِمَا عِنْدَ التَّثْنِيَةِ وَهٰذَا كَمَا قِيلَ عَدْلُ الْعُمَرَيْنِ فَاُطْلِقَا مَعًا بِلَفْظِ اَحَدِهِمَا فَتَبَشْبَشَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِعَبْدِهِ الْمُوْطِنَ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ وَالْخَيْرِ اِنَّمَا هُوَ نَظَرَهُ اِلَيْهِ بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَحَبَّةِ لِذٰلِكَ الْفِعْلِ مِنْهُ وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى: "مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا" يُرِيْدُ بِهٖ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا بِالطَّاعَةِ وَوَسَائِلِ الْخَيْرِ تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَلِهٰذَا نَظَائِرُ كَثِيْرَةٌ سَنَذْكُرُهَا فِيْ مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ يسر اللّٰه ذلك وسهله.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرنے کے لئے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے مسجد کو وطن بنالیتا ہے (یعنی وہاں ٹھہرا رہتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا خوش کسی غائب شخص کے واپس آنے پر اس کے اہل خانہ ہوتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب جب ایک دوسرے سے مختلف چیزوں کی تشبیہ کے طور پر صفت بیان کرنے کا ارادہ کرتے ہیں' تو ان دونوں میں سے کسی ایک کے لفظ کے ہمراہ ان دونوں کو استعمال کر لیتے ہیں اگر چہ حقیقت کے اعتبار سے ان دونوں کا معنی ایک دوسرے سے مختلف ہو جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں ہوتی تھیں۔ کھجور اور پانی' تو یہاں انہوں نے ان دونوں کیلئے ان دونوں میں سے ایک لفظ استعمال کیا ہے' جبکہ وہ دو چیزیں ہیں اور یہ اسی طرح ہوگا' جس طرح یہ دو عمروں کے برابر ہے' تو یہاں ان دونوں میں سے ایک کے لفظ کے ذریعے ان دونوں کو استعمال کیا گیا ہے' تو آدمی کا نماز اور بھلائی کیلئے مسجد میں اپنی جگہ کو مقرر کر لینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بندے سے خوش ہونا' اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی' رحمت اور محبت کے ذریعے اس کی طرف نظر کرتا ہے' جو اس کے اس کے فعل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مانند ہے' جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے طور پر نقل کیے ہیں۔

''جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں''۔

1607- إسناده صحيح، على شرط الشيخين.وأخرجه الطيالسي في "مسنده" (2334) عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/328و553،وابن ماجة (800) في المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، والبغوي في "مسند ابن الجعد" (2939) من طرق عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 2/307و340 من طرق عن الليث بن سعد، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي عبيدة، عن سعيد بن يسار، أنه سمع أبا هريرة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يتوضأ أحدكم فيحسن وضوء ه ويسبغه، ثم يأتي المسجد لا يريد إلا الصلاة فيه، إلا تبشبش الله عزوجل به كما يتبشبش أهل الغائب بطلعته"، وهٰذا إسناد صحيح.وسيعيده المؤلف برقم (2278) بالإسناد المذكور هنا.

اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ایک بالش اطاعت اور بھلائی کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے تو مہربانی اور رحمت کے ہمراہ ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں جنہیں ہم عنقریب اس کے مخصوص مقام سے متعلق باب میں نقل کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو آسان کیا اور اسے سہل کیا۔

ذِكْرُ بِنَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لِمَنْ بَنٰى مَسْجِدًا فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنانے کا تذکرہ جو دنیا میں مسجد تعمیر کرتا ہے

1608 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِى الْوَلِيْدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَذْكُرُ فِيْهِ اسْمَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

✿✿ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد تعمیر کرتا ہے جس میں اللہ کا نام ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَبْنِى الْبَيْتَ فِي الْجَنَّةِ لِبَانِى الْمَسْجِدِ فِي الدُّنْيَا عَلٰى قَدْرِ صِغَرِهٖ وَكِبَرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں مسجد بنانے والے کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے خواہ وہ اس مسجد کے حساب سے چھوٹا یا بڑا ہوتا ہے

1608–وهذا إسناد صحيح. أحمد بن منصور: هو الرمادي، ثقه، حافظ، وباقي السند رجاله رجال الصحيح، وكلهم قد صرح بالسماع ممن فوقه، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/310، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (735) في المساجد: باب من بنى لله مسجدًا .وأخرجه أحمد 1/20و53، وابن ماجة (735) أيضًا من طريقين عن الوليد بن أبي الوليد، به .وفي الباب عن عثمان بن عفان سيأتي بعده برقم (1609) .وعن أبي ذر سيرد برقم (1610) و (1611) .وعن علي عند ابن ماجة (737) وفيه ابن لهيعة، وعنعنة الوليد .وعن جابر عند ابن ماجة أيضًا (738) قال البوصيري في "الزوائد" ورقة 50: إسناده صحيح، وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 1/486، وصححوعن ابن عباس عند أحمد 1/241، والطيالسي (2617)، والبزار (402)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/486، وفيه جابر الجعفي وهو ضعيف .وعن عمرو بن عبسة عند أحمد 4/386، والنسائي 2/31. ورجاله ثقات .وعن أنس عند الترمذي (319) .وعن أبي بكر، وأبي أمامة، وأبي هريرة، وعبد الله بن عمرو، وعبد الله ابن عمر، وواثلة بن الأسقع، وغيرهم. انظر "مجمع الزوائد" 2/7–9.هـ ابن خزيمة (1292).

1609 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْمَقْدِسِيُّ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ

اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الجنة".

قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: "يَبْتَغِيْ بِهٖ وجه الله جل وعلا."

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس (مسجد) کی مانند جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

بکیر نامی راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ''اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے (مسجد بناتا ہے)''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُدْخِلُ الْمَرْءَ الْجَنَّةَ بِبُنْيَانِهٖ مَوْضِعَ السُّجُوْدِ فِيْ طُرُقِ السَّابِلَةِ بِحَصًى يَجْمَعُهَا اَوْ حِجَارَةٍ يُنَضِّدُهَا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ بَنَى الْمَسْجِدَ بِتَمَامِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی جنت میں

داخل کر دے گا' جو کسی گزرگاہ میں نماز ادا کرنے کے لئے جگہ بنا دیتا ہے' جو کنکریوں کو اکٹھا کر کے یا پتھروں کو ترتیب دے کے بناتا ہے' اگرچہ وہ مکمل مسجد نہیں بناتا

1610- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا

1609- إسناده صحيح على شرط مسلم، وفي هذا الإسناد ثلاثة من التابعين في نسق: بكير وهو ابن عبد الله بن الأشج عاصم، وعبيد الله .وأخرجه البخاري (450) في الصلاة: باب من بني مسجدًا، ومسلم (533) في المساجد: باب فضل بناء المساجد والحث وعليها، و 4/2287 (533) (43) في الزهد: باب فضل بناء المساجد، وأبو عوانة 1/391، والبيهقي في "السنن" 2/437، من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/70، ومسلم (533) (25) في المساجد، و 4/2287 (533) (44) في الزهد، والدارمي 1/323، وأبو عوانة 1/390، 391، والبيهقي في "السنن" 2/437، والبغوي (461) من طرق عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، عن عبد الحميد بن جعفر، عن أبيه، عن محمود بن لبيد، عن عثمان.وأخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف" 1/310 قال: وجدت في كتاب أبي، عن حميد بن جعفر ...وأخرجه أحمد 1/61، ومسلم 4/2288 (533) (44) في الزهد، والترمذي (318) في الصلاة: باب ما جاء في فضل بنيان المساجد، وابن ماجة (736) في المساجد، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/486، والبغوي في "شرح السنة" (462) من طريق أبي بكر الحنفي عبد الكبير بن عبد الحميد، عن عبد الحميد بن جعفر، به. وصححه ابن خزيمة (1291) ، وأبو بكر الحنفي تحرف في مطبوع "صحيح" مسلم إلى "الخفي."وأخرجه مسلم أيضًا (533) (44) في الزهد، من طريق عبد الملك بن الصباح .

قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَّلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الجنة".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے' اگرچہ وہ قطاۃ کے گھونسلے جتنی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی روایت کی صراحت کرتی ہے

1611- أخبرنا الخليل بن محمد البزار بن ابْنَةِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَخِيهِ يَعْلٰى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَّلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بناتا ہے' اگرچہ وہ قطاۃ کے گھونسلے جتنی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا كَانَ مَعْذُوْرًا اَنْ يَّتَّخِذَ الْمُصَلّٰى فِىْ بَيْتِهِ لِصَلَوَاتِهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ معذور ہو' تو نماز ادا کرنے کے لئے

1610- إسناده صحيح. قطبة بن عبد العزيز صدوق، وباقي رجال الإسناد على شرطهما، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/310، وقد تحرف فيه "قطبة" إلى "يزيد."وأخرجه أبو نعيم في الحلية 4/217 من طريق الحسن بن سفيان بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الصغير" 2/138، والبيهقي في "السنن" 2/437، من طريق علي بن المديني، عن يحيى بن آدم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/309-310، والطيالسي (461)، والطحاوي في "مشكل امن طرق عن الأعمش، به. وتقدم من حديث عمر برقم (1608)، من حديث عثمان برقم (1609)، فانظرهما. و"مفحص القطاة": موضعها الذي تجثم فيه وتبيض، كأنها تفحص عنه التراب، أي تكشفه، والفحص: البحث والكشف. قاله في "النهاية." لآثار" 1/485، والقضاعي في "مسند الشهاب" (479)، والطبراني في "الصغير" 2/120، والبزار (401)، والبيهقي 2/437 من طرق عن الأعمش، به. وتقدم من حديث عمر برقم (1608)، من حديث عثمان برقم (1609)، فانظرهما.

1611- إسناده صحيح على شرطهما. إبراهيم التيمي. هو إبراهيم بن يزيد بن شريك التيمي. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/485 عن محمد بن حرب النسائي بهٰذا الإسناد. عبد الوهاب، عن يعلى بن عبيد، به، فذكره موقوفًا وهو مكرر ماقبله.

اپنے گھر میں کوئی جگہ مخصوص کر لے

1612- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ

(متن حدیث):اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ اَعْمَى وَاَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ؟ " فَاَشَارَ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے۔ وہ نابینا تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: بعض اوقات تاریکی زیادہ ہوتی ہے یا بارش ہوئی ہوتی ہے یا راستے میں پانی آ جاتا ہے تو میں ایک نابینا شخص ہوں۔ یارسول اللہ! آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کر لیجئے میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کون سی جگہ کے بارے میں تم یہ چاہتے ہو کہ میں وہاں نماز ادا کروں؟ تو انہوں نے اپنے گھر کے ایک حصے کی طرف اشارہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَبَاهِي الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مساجد کی تعمیر میں مسلمان ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کریں

1613- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَبَاهَى الناس فى المساجد.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنے کے لئے مساجد بنائیں۔

1612- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/172 في قصر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (667) في الأذان: باب الرخصة في المطر والعلة أن يصلي في رحله، والنسائي 2/80 في الإقامة: باب إمامة الأعمى. وقد ذكره المؤلف مطولاً برقم (223) في باب فرض الإيمان، من طريق يونس، عن ابن شهاب الزهري، به، وتقدم تخريجه هناك.

1613- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 3/152 و283، والدارمي 1/337، والبيهقي 2/439 من طريق عفان، بهذا الإسناد. ولفظه: "لا تقوم الساعة حتى يتباهى".. وهو لفظ الرواية الآتية بعد هذه. فانظر تخريجها ثمت.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

1614 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يتباهى الناس فى المساجد"

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد کی تعمیر کے حوالے سے ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر نہیں کریں گے''۔

1615 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِیْ فَزَارَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ."

قَالَ ابْنُ عباس لتزخرفنها كما زخرفتها اليهود والنصارى.

اَبُوْفَزَارَةَ رَاشِدُ بْنُ كَيْسَانَ مِنْ ثِقَاتِ الكوفيين وأثباتهم.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1615- إسناده صحيح، وأخرجه ابن ماجة (739) فى المساجد: باب تشييد المساجد، عن عبد الله بن معاوية، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/145 عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد 4/134 و152 عن عبد الصمد، و230 عن يونس وحسن بن موسى، والنسائى 2/32 فى المساجد: باب المباهاة فى المساجد، من طريق عبد الله بن المبارك، كلهم عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أبو داوٗد (449) فى الصلاة: باب فى بناء المسجد، والطبرانى فى "الكبير" (752)، وفى "الصغير" 2/114، وابن خزيمة فى "صحيحه" (1323) من طريق محمد بن عبد الله الخزاعى، عن حماد، به، من طريق أبى داوٗد أخرجه البغوى فى "شرح السنة" (464). وقد تابع أبا قلابة قتادة عند أبى داوٗد الطبرانى. وأخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه" (1322) من طريق مؤمل بن إسماعيل، والبغوى (465) من طريق موسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد، به. وانظر ما قبله. إسناده صحيح. محمد بن الصباح بن سفيان: صدوق، وباقى رجال الإسناد على شرط الصحيح. وأخرجه أبو داوٗد (448) فى الصلاة: باب فى بناء المساجد، ومن طريقه البغوى (463)، والبيهقى 2/438-439، عن محمد بن الصباح بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى (13003) من طريقين، عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى (13000) من طريق عبيد بن محمد، عن صباح بن يحيى المزنى، و(13001) و(13003) من طريق ليث بن أبى سليم، كلاهما عن أبى فزارة، به. وقول ابن عباس علقه البخارى بصيغة الجزم فى "صحيحه" بعد الحديث رقم (445) فى الصلاة: باب بنيان المسجد.

''مجھے مساجد کو آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''تم لوگ ان مساجد کو اسی طرح آراستہ کرو گے جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں نے (اپنی عبادت گاہوں کو) آراستہ کیا''۔

ابوفزارہ نامی راوی راشد بن کیسان ہے اور یہ کوفہ سے تعلق رکھنے والے ''ثقہ'' اور ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔

ذِكْرُ الْمَسَاجِدِ الْمُسْتَحَبِّ لِلْمَرْءِ الرِّحْلَةُ اِلَيْهَا

ان مساجد کا تذکرہ جن کی طرف سفر کر کے جانا آدمی کے لئے مستحب ہے

1616 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِنَّ خَيْرَ مَا رُكِبَتْ اِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ مَسْجِدِي هٰذَا وَالْبَيْتُ الْعَتِيقُ".

۞۞ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک جن چیزوں کی طرف سوار ہو کر سفر کیا جاتا ہے ان میں سب سے بہتر میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے اور بیت عتیق (یعنی مسجد حرام) ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

1617 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى ومسجدى هٰذا".

1616- إسناده صحيح على شرط مسلم، لأنَّ ما رواه الليث خاصة من حديث أبي الزبير لا تضر فيه العنعنة، لأنه لم يرو عنه غير ما سمعه من جابر. وأخرجه أحمد 3/350، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 2/341، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/336 من طريق ابن لهيعة، عن أبي الزبير، وأخرجه البزار (1075)، والطحاوي في مشكل الآثار 1/241 من طريق موسى بن عقبة، عن أبي الزبير. وانظر "مجمع الزوائد" 4/3 و4.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں مذکور تعداد کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

1618 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

1617- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار الرمادى: حافظ، روى له أبو داوٗد والترمذى، وهو متابع، وباقى رجال السند رجال الشيخين. قزعة: هو ابن يحيى البصرى. وأخرجه أحمد 3/7، والحميدى (750)، والترمذى (326) فى الصلاة: باب ما جاء فى أى المساجد أفضل، من طريق سفيان بن عيينة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/ 374، وأحمد 3/34 و51 و52 و71 و77، والبخارى (1197) فى فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة: باب مسجد بيت المقدس، و (1995) فى الصوم: باب صوم يوم النحر، ومسلم 2/975 (827) (415) فى الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 1/242، والبغوى فى "شرح السنة" (450) من طرق عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه أحمد 3/45 و78، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 1/242، والبيهقى فى "السنن" 2/452 من طرق عن قزعة، به. وأخرجه ابن ماجة (1410)، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 1/242 من طريق محمد بن شعيب، حدثنا يزيد بن أبى مريم، عن قزعة، عن أبى سعيد، وعبد الله بن عمرو بن العاص، به. (وقد تحرف "عبد الله بن عمرو" فى المطبوع من "المشكل" إلى: عبد الله بن عروة). وأخرجه أحمد 3/53 عن يحيى بن سعيد، عن مجالد، عن أبى الوداك، عن أبى سعيد. وسنده حسن فى الشواهد. وأخرجه أحمد 3/93 عن أبى معاوية، عن ليث، عن شهر بن حوشب، أنه سمع أبا سعيد الخدرى. وشهر: حسن فى الشواهد، وفى الباب عن أبى هريرة سيرد برقم (1619).

1618- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى "شرح السنة" للبغوى (458) من رواية أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك. وأخرجه أحمد 2/58 و65 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، ومسلم (1399) (518) فى الحج: باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه وزيارته، عن يحيى بن يحيى، والنسائى 2/37 فى المساجد: باب فضل مسجد قباء، والصلاة فيه، عن قتيبة، ثلاثتهم عن مالك، بهٰذا الإسناد. ولم يرد فى "الموطأ" برواية يحيى الليثى من هٰذا الطريق، وإنما رواه مالك 1/171 فى العمل فى جامع الصلاة، عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/30 من طريق يحيى بن سعيد، و 2/72 من طريق سليمان بن بلال، و 2/108، والبخارى (1193) فى فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة: باب من أتى مسجد قباء كل سبت، من طريق عبد العزيز بن مسلم، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، بهٰذا الإسناد. وفى رواية البخارى زيادة "كل سبت"، ومن طريق البخارى أخرجه البغوى فى "شرح السنة" (457). وصححه الحاكم 1/487 من طريق يحيى بن سعيد، عن عبد الله بن دينار، به، بلفظ "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر الاختلاف إلى قباء ماشيًا وراكبًا." ووافقه الذهبى. وسيورده المصنف برقم (1629) من طريق الحسن بن صالح بن حى، وبرقم (1630) من طريق إسماعيل بن جعفر، وبرقم (1632) من طريق سفيان بن عيينة، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1628) من طريق أيوب، عن نافع، عن ابن عمر. ويرد تخريج كل طريق فى موضعه.

بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يأتی قباء راكبا وماشيا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر اور پیدل قبا آیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ شَدَّ الْمَرْءِ الرِّحْلَةَ اِلٰى مَسْجِدٍ غَيْرِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ ان تین مساجد جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنا جائز ہی نہیں ہے

1619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ ومسجدی هذا والمسجد الأقصى".

1619- ابن أبی السری وهو محمد بن المتوكل: صدوق إلا أن له أوهاما كثيرة، وقد توبع، وباقی رجاله رجال الشيخين .وهو فی "مصنف عبد الرزاق" برقم (9158)، ومن طريقه أخرجه أحمد .2/278وأخرجه أحمد 2/234، ومسلم (1397) (512) فی الحج: باب لا تشد الرحال إلا ... وابن ماجة (1409) فی إقامة الصلاة: باب ما جاء فی الصلاة فی مسجد بيت المقدس، عن أبی بكر ابن أبی شيبة، كلاهما عن عبد الأعلى، عم معمر، بهٰذا الإسناد.وأخرجه الحميدی (943)، وأحمد 2/238، والبخاری (1189) فی فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة، ومسلم (1397) (511)، وأبو داوٗد (2033) فی المناسك: باب فی إتيان المدينة، والنسائی 2/37 فی المساجد: باب ما تشد الرحال إليه من المساجد، والبيهقی فی "السنن" 5/244، والخطيب فی "تاريخه" 9/222 من طرق، عن سفيان بن عيينة، عن الزهری، به.وأخرجه الطحاوی فی "مشكل الآثامن طريق سلمان الأغر، عن أبی هريرة بلفظ: "إنما يسافر إلى ثلاثة مساجد: مسجد الكعبة، ومسجدی، ومسجد إيلياء " أخرجه مسلم (1397) (513)، وأبو نعيم فی "المستخرج 21/187/1، والبيهقی .5/244وسيورده المصنف برقم (1631) من طريق الزبيدی عن الزهری، عن ابن المسيب وأبی سلمة، به. ويرد تخريجه من هذه الطريق هناك .ومن حديث أبی هريرة عن أبی بصرة الغفاری رضی الله عنهما أخرجه الطيالسی (1348)، والطحاوی فی "مشكل الآثار" 1/242و243و.244 ر" 1/244 من طريق عبد الرحمٰن بن مسافر، وصالح بن أبی الأخضر، عن الزهری، به ومن طريق سلمان الأغر، عن أبی هريرة بلفظ: "إنما يسافر إلى ثلاثة مساجد: مسجد الكعبة، ومسجدی، ومسجد إيلياء " أخرجه مسلم (1397) (513)، وأبو نعيم فی "المستخرج 21/187/1، والبيهقی .5/244وسيورده المصنف برقم (1631) من طريق الزبيدی عن الزهری، عن ابن المسيب وأبی سلمة، به. ويرد تخريجه من هذه الطريق هناك . ومن حديث أبی هريرة عن أبی بصرة الغفاری رضی الله عنهما أخرجه الطيالسی (1348)، والطحاوی فی "مشكل الآثار" 1/242و243ر.. 24

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ''۔

ذِكْرُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى الصلاة في مسجد المدينة بمئة صَلَاةٍ

مسجد مدینہ کے مقابلے میں مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے پر ایک سو نمازوں کی فضیلت کا تذکرہ

1620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي ذَاكَ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي هٰذَا" يعني في مسجد المدينة.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے وہاں ایک نماز ادا کرنا یہاں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں) اس سے مراد مدینہ منورہ کی مسجد ہے۔

1621 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ

(متن حدیث): اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَاَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْهُرَيْرَةَ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ

1620- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 1/246 عن محمد بن عبد الله بن مخلد، عن محمد بن عبيد بن حساب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/5، والبزار (425)، والطحاوي 1/245، والبيهقي في "السنن" 5/246، وابن حزم 7/290 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (1367) عن الربيع بن صبيح، عن عطاء بن أبي رباح، به. وذكره الهيتمي في "مجمع الزوائد" 4/4، وزاد نسبته إلى الطبراني.

فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ جَالَسْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِى فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ اَبِى هُرَيْرَةَ فِيهِ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّى سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِنِّى آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّهُ آخِرُ المساجد".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوحَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ"، يُرِيدُ بِهِ آخِرُ الْمَسَاجِدِ لِلْاَنْبِيَاءِ لَا اَنَّ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ آخر مسجد بنى فى هذه الدنيا.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔اللہ کے رسول کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے۔اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد آخری مسجد ہے۔(یعنی جو کسی نبی سے منسوب ہوگی)

1621- إسناده صحيح. كثير بن عبيد المذحجي: ثقة روى له أبو داوُد، والنسائي، وابن ماجة، وباقي رجاله على شرط الشيخين سوى عبد الله بن إبراهيم بن قارظ، ويقال: إبراهيم بن عبد الله بن قارظ، فإنه من رجال مسلم. والزبيدي: هو محمد بن الوليد، وأبو عبد الله الأغر: هو سلمان. وأخرجه النسائي 2/35 في المساجد: باب فضل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم فيه، عن كثير بن عبيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1394) (507) في الحج: باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة، عن إسحاق بن منصور، عن عيسى بن المنذر، عن محمد بن حرب، به. وأجرجه أحمد 2/278 من طريق أبن جريج، عن عطاء، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/371، وأحمد 2/386و468، والنسائي 5/214 في المناسك: باب فضل الصلاة في المسجد الحرام. وأخرجه أحمد 2/256 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن سلمان الأغر، به. وأخرجه أحمد 2/485، والدارمي 1/330 من طريقين عن أفلح بن حميد، عن أبي بكر بن حزم، عن سلمان الأغر، به. وأخرجه أحمد 2/251و473، ومسلم (1394) (508)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/247 من طريقين عن إبراهيم بن عبد الله بن قارظ، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه أحمد 2/239 و277، ومسلم (1394) (506)، وابن ماجة، (1404) في إقامة الصلاة، الدارمي 1/330، من طريق ابن عيينة ومعمر، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، به. وقد سقط "الزهري" من مطبوع "الدارمي." وأخرجه أحمد 2/484 عن عبد الرحمٰن، عن سفيان، عن صالح مولى التوأمة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/397 و528 من طريق خبيب بن عبد الرحمٰن الأنصاري، عن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/499 عن يونس بن محمد، عن محمد بن هلال، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه الترمذي (3916) في المناقب: باب في فضل المدينة، من طريق كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم (1625) من طريق مالك، عن زيد بن رباح وعبيد الله بن أبي الأغر، عن أبي عبد الله الأغر، عن أبي هريرة، ويرد تخريجه هناك. وفي الباب عن عبد الله بن الزبير تقدم برقم (1621). وعن أبي سعيد الخدري في الحديثين اللذين بعد هذا برقم (1623) و (1624). وعن ابن عمر عند الطيالسي (1826)، وابن أبي شيبة 1/371، وأحمد 2/16 و29 و53و 54و68 و102، مسلم (1395)، وابن ماجة (1395)، والدارمي 1/330، والبيهقي 5/246، وعن سعد بن أبي وقاص عند أحمد 1/184 بسند حسن. وعن جبير بن مطعم عند الطيالسي (950)، وأحمد 4/80 وفيه انقطاع. وعن ميمونة عند مسلم (1396)، وأحمد 6/334، النسائي 2/32، وعن جابر عند أحمد 3/343 و397، وابن ماجة (1406)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/246. وإسناده صحيح. وعن أنس عند البزار (424)، وعن أبي الدرداء عنده أيضًا (422).

ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے طور پر یہ بات بیان کیا کرتے تھے لیکن ہم اس وجہ سے اس حدیث کو بیان کرنے سے رُکے رہے' تاکہ پہلے ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تصدیق کرلیں' یہاں تک کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' تو ہم آپس میں اس روایت کا تذکرہ کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو ملامت کیا کرتے تھے کہ ہم نے اس روایت کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کیوں نہیں کی تاکہ وہ اس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کردیتے اگرانہوں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ایک مرتبہ ہم اسی حالت میں عبداللہ بن ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم نے اس حدیث کا تذکرہ کیا اور اس بارے میں ہم سے جو کوتاہی ہوئی تھی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حتمی رائے ہم نے نہیں لی تھی۔اس کا بھی تذکرہ کیا' تو عبداللہ بن ابراہیم نے ہمیں کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں آخری نبی ہوں اور یہ آخری مسجد ہے (جو کسی نبی کی طرف منسوب ہوگئی)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''یہ مساجد میں سے آخری ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ یہ انبیاء سے متعلق مساجد میں سے آخری ہے کیونکہ مدینہ منورہ کی یہ مسجد اس حوالے سے آخری مسجد ہے' جو دنیا میں بنائی گئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَارِجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيْدُ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ اَيِّ بَلَدٍ كان يكتب بِاِحْدٰى خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ وَّيُحَطُّ عَنْهُ بِاُخْرٰى سَيِّئَةٌ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَلَدِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جو شخص اپنے گھر سے مسجد نبوی کی طرف

جانے کے لئے نکلتا ہے وہ کسی بھی علاقے میں رہتا ہو' تو اس کے ہر دو قدموں میں سے ایک پر نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی برائی کو مٹا دیا جاتا ہے (اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہتا ہے) جب تک وہ اپنے شہر میں واپس نہیں آجاتا

1622- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قالا أخبرنا بن اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ

1622- إسناده صحيح على شرط الشيخين سوى الأسود بن العلاء بن جارية، فإنه من رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة.وأخرجه النسائي 2/42 في المساجد: باب الفضل في إتيان المساجد، عن عمرو بن علين عن يحيى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/319 و478، والحاكم 1/217، والبيهقي في "السنن" 3/62 من طريق عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد. وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي.

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ حِيْنِ يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنْزِلِهِ اِلٰى مَسْجِدِى فَرِجْلٌ تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَحُطُّ عَنْهُ سَيِّئَةً حَتّٰى يَرْجِعَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے گھر سے نکل کر میری اس مسجد کی طرف آتا ہے' تو (اس کے) ہر ایک قدم پر اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے' اور دوسرے قدم پر اس کے گناہ کو ختم کردیا جاتا ہے۔ (ایسا اس وقت تک ہوتا رہتا ہے)' جب تک وہ واپس نہیں آتا۔

ذِكْرُ تَضْعِيفِ صَلَاةِ الْمُصَلِّي فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الْمَسَاجِدِ

مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے والے نمازی کو دیگر مساجد کے مقابلے میں کئی گنا اجر ثواب ملنے کا تذکرہ

1623 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): وَدَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ: "اَيْنَ تُرِيْدُ"؟ قَالَ اُرِيْدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ "وَصَلَاةٌ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهٖ اِلَّا المسجد الحرام".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے دریافت کیا تم کہاں جانا چاہتے ہو اس نے عرض کی: میں بیت المقدس جانا چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس مسجد (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

ذِكْرُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى غيره من المساجد بمئة صَلَاةٍ خَلَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

1623- إسناد صحيح. إسحاق بن إسماعيل: ثقة روى له أبو داوُد، وباقي رجال السند على شرطهما سوى سهم بن منجاب، فإنه من رجال مسلم، جرير: هو ابن عبد الحميد، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي .وأخرجه أبو يعلى (1165) عن زهير، والبزار (429) عن يوسف بن موسى، كلاهما عن جرير، بهٰذا الإسناد . وقد وقع في المطبوع من "مسند أحمد": "عن إبراهيم بن سهل، عن قزعة" وهو تحريف .وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 4/6 وقال: رواه أبو يعلى، والبزار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.وأخرجه البزار أيضًا (428) عن محمد بن عقبة السدوسي، عن عبد الواحد بن زياد، عن إسحاق بن شرقي، عن عبد الله بن عبد الرحمٰن، عن ابن عمر، عن أبي سعيد . محمد بن عقبة السدوسي: سيء الحفظ، وعبد الله بن عبد الرحمٰن: لا يعرف، وباقي رجاله ثقات.

مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی فضیلت جو دیگر مساجد میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ ہے البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے

1624- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ:

(متن حدیث): وَدَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا، فَقَالَ: "اَیْنَ تُرِیْدُ؟" قَالَ اُرِیْدُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

"صَلَاةٌ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِیْ غَیْرِهٖ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ".

قَالَ عُثْمَانُ: سَاَلَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ حنبل عنه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے دریافت کیا تم کہاں جانا چاہتے ہو۔ اس نے عرض کی: میں بیت المقدس جانا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ کسی بھی جگہ پر ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

عثمان بن ابوشیبہ نامی راوی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے مجھ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُرِدْ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُوْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس تعداد میں فضیلت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ نہیں ہے اس مذکورہ عدد کے علاوہ کی نفی کی جائے

1625- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ وَّالْحُسَیْنُ بْنُ اِدْرِیْسَ الْاَنْصَارِیُّ قَالَا اَخْبَرَنَا

1624– إسناده صحيح، وأخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" 3/73 عن عثمان بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. وهو مكرر ماقبله.

1625– إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه ابن ماجة (1404) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام، والبغوي في "شرح السنة" (449) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهٰذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/196 في القبلة: باب ماجاء في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/446، والبخاري (1190) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، والترمذي (325) في الصلاة: باب ما جاء في أي المساجد أفضل، والبيهقي في "السنن" 5/246. وعبيد الله تحرف في "مسند" أحمد إلى عبد الله. وتقدم برقم (1621) من طريق الزهري، عن أبي سلمة وأبي عبد الله الأغر، عن أبي هريرة. وأوردت تخريجه هناك مع ذكر الرواة في هذا الباب. فانظره.

اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَّعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْ غَیْرِهٖ اِلَّا الْمَسْجِدَ الحرام".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَیْرِ لِلْمُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ یُرِیْدُ بِهِ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت (کے اجر وثواب) کے ارادے سے مسجد قباء میں نماز ادا کرنے والے کے لئے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ

1626- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اُنَیْسِ بْنِ اَبِیْ یَحْیٰی حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّرَجُلًا مِنْ بَنِیْ خُدْرَةَ امْتَرَیَا فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی فَقَالَ الْخُدْرِیُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْعُمَرِیُّ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ قَالَ فَخَرَجَا حَتّٰی جَاءَ ا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ:

"هُوَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِیْ ذٰلِكَ خَیْرٌ كثیر".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور بنو خدرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہوگئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ خدری شخص نے کہا اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔ عمری شخص نے کہا اس سے مراد مسجد قبا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ یہ دونوں صاحبان نکلے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ

1626- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين ما عدا أنيس بن أبي يحيي، وهو ثقة، وأبوه: اسمه سمعان، وهو عند أبي يعلى (985) وأخرجه ابن أبي شيبة 2/372، وأحمد 3/23 و91، والترمذي (323) في الصلاة: باب ما جاء في المسجد الذي أسس على التقوى، والطبري (17222) و (17223) و (17224)، والبغوي (455) من طرق، عن أنيس بن أبي يحيي، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/478، ووافقه الذهبي، وأنيس تحرف في مطبوع "مصنف" ابن أبي شيبة إلى أنس مكبرًا. وتقدم برقم (1606) من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ أنس، عن أبي سعيد الخدري. وأوردت تخريجه من هذه الطريق هناك.

علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ مسجد ہے اس سے مراد اللہ کے رسول کی مسجد ہے اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصَلِّي فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ بِكَتْبِهٖ اَجْرَ عَمْرَةٍ لَهٗ بِصَلَاتِهٖ تِلْكَ

مسجد قباء میں نماز ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ اس کے وہاں نماز ادا کرنے کے نتیجے میں اس کے لئے عمرے کا اجر نوٹ کیا جاتا ہے

1627- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الأنصارى

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ شَهِدَ جَنَازَةً بِالْاَوْسَاطِ فِيْ دَارِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَاَقْبَلَ مَاشِيًا اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِفِنَاءِ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقِيلَ لَهٗ اَيْنَ تَؤُمُّ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَؤُمُّ هٰذَا الْمَسْجِدَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ صلى فيه كان كعدل عمرة".

ﺿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ سعد بن عبادہ کے محلے میں اوساط میں ایک جنازے میں شریک ہوئے پھر وہ چلتے ہوئے بنو عمرو بن عوف کے محلے کی طرف آئے جو بنو حارث بن خزرج کے اختتام پر تھا۔ ان سے دریافت کیا گیا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں موجود اس مسجد میں جا رہا ہوں کیونکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے۔

''جو اس شخص اس میں نماز ادا کرتا ہے تو یہ عمرہ کرنے کے برابر ہے''۔

ذِكْرُ كَثْرَةِ زِيَارَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبَاءَ عَلَى الْاَحْوَالِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بکثرت مسجد قباء تشریف لے جانے کا تذکرہ

1628- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا

1627- حديث صحيح بشواهده. داؤد بن إسماعيل: ترجم له ابن أبى حاتم 3/406، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلًا وقال: روى عنه مجمع بن يعقوب الأنصارى، وعاصم بن سويد، وذكره المؤلف فى "الثقات" 4/217، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/373 عن سليمان بن حبان، عن سعد بن إسحاق، عن سليط بن سعد، عن ابن عمر موقوفًا بلفظ "من خرج يريد قباء لا يريد غيره فصلى فيه كانت كعمرة ."وله شاهد من حديث أسيد بن ظهير عند ابن أبى شيبة 2/373 و12/210، والترمذى (324)، وابن ماجة (1411)، والبيهقى 5/248، والحاكم 1/487، والبغوى (459)، وعمر بن شبة فى "تاريخ المدينة" 1/41-42، ولفظه: "الصلاة فى مسجد قباء كعمرة ."وآخر من حديث أبى سعيد الخدرى عند ابن سعد فى "الطبقات" 1/244، ولفظه: "من توضأ فأسبغ الوضوء، ثم جاء مسجد قباء، فصلى فيه، كان له أجر عمرة." وثالث من حديث سهل بن حنيف عند ابن أبى شيبة 2/373 و12/210، وأحمد 3/487، والنسائى 2/37، وابن ماجة (1412)، وعمر بن شبة فى "تاريخ المدينة " 1/40 و41 بلفظ: "من توضأ فأحسن وضوءه، ثم جاء مسجد قباء، فركع فيه أربع ركعات؛ كان ذلك عدل عمرة."

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أيوب عن نافع

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يزور قباء ماشيا وراكبا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کرنے کے لئے پیدل چل کراور سوار ہوکر جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْتِيَ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِلصَّلَاةِ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ مسجد قباء میں نماز ادا کرنے کیلئے وہاں جائے

1629- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عن عبد اللّٰه بن دينار

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يأتي مسجد قباء راكبا وماشيا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر یا پیدل چل کر مسجد قباء کی طرف جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ صحیح ہے

1630- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بن دينار

(متن حدیث): أنه سمع بن عُمَرَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتي قباء ماشيا وراكبا.

1628- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (1399) (515) في الحج: باب فضل مسجد قباء، عن أحمد بن منيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/4، 5، والبخاري (1191) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدنية: باب مسجد قباء، عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن إسماعيل ابن علية، به. وأخرجه الطيالسي (1840)، وابن أبي شيبة 2/373، وأحمد 2/57 و101، والبخاري (1194) باب إتيان مسجد قباء ماشيًا وراكبًا، ومسلم (1399) (516) و (517)، وأبو داوٗد (2040) في المناسك: باب في تحريم المدينة، والبيهقي في "السنن" 5/248 من طرق عن عبيد الله العمري، عن نافع، به، وفي بعضها (وهي رواية ابن نمير) زيادة: فيصلي فيه ركعتين. وأخرجه أحمد 2/155، ومسلم (1399) (517) من طريق محمد بن عجلان، عن نافع، به. وتقدم برقم (1618) من طريق مالك، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، وتقدم تفصيل طرقه في تخريجه هناك.

1629- إسناده صحيح، رجاله على شرط الصحيح، وهو في "الجعديات" (1239)، وتقدم تفصيل طرقه برقم (1618).

1630- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في "صحيحه" (1399) (519) عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وانظر الحديثين قبله.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل کر اور سوار ہو کر قبا تشریف لایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُخَالِفُ فِي الظَّاهِرِ الْفِعْلَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کے مخالف ہے، جس کو ہم نے ذکر کیا ہے

1631- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا الرِّحْلَةُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اِلٰى مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِكُمْ هٰذَا وإيلياء".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر تین مساجد کی طرف کیا جائے گا۔ مسجد حرام کی طرف اور تمہاری اس مسجد کی طرف اور ایلیا کی مسجد (یعنی مسجد بیت المقدس) کی طرف''۔

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ اِتْيَانُ مَسْجِدِ قُبَاءَ لِمَنْ اَرَادَهُ

اس دن کا تذکرہ جس دن میں مسجد قباء آنا مستحب ہے اس شخص کے لئے جو وہاں آنا چاہتا ہو

1632- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يأتي قباء كل يوم سبت.

1631- إسناده صحيح. كثير بن عبيد: ثقة، روى له أبو داوٗد، والنسائي، وابن ماجة، وباقي الإسناد على شرطهما . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار " 1/244 من طريق سليمان بن عبد الرحمٰن الدمشقي، عن محمد بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي أيضًا 1/244 من طريق شعيب، عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وأخرجه أحمد 2/501، والدارمي 1/330 في الصلاة: باب لا تشد الرحال إلا ...، والطحاوي في "مشكل الآثار " 1/245، والبغوي في "شرح السنة" (451) من طريق زيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به. وأورده المؤلف برقم (1619) من طريق معمر، عن الزهرين عن ابن المسيب، به . وتقدم تخريجه هناك.

1632- إسناده صحيح. هشام بن عمار وإن كان فيه كلام خفيف قد توبع، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه الحميدي (658)، وأحمد 2/58 و60، والبخاري (7326) في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم (1399) (520) و (521) في الحج: باب فضل مسجد قباء، ووكيع في "الزهد" (390)، والبيهقي في "السنن" 5/248 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر تفصيل طرقه في تخريج الحديث المتقدم برقم (1618).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے دن قبا تشریف لایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ خُرُوجِ الْمُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى مِنْ ذُنُوبِهٖ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

اس بات کی اُمید ہونے کا تذکرہ کہ مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنے والا شخص اپنے گناہوں سے یوں باہر آ جاتا ہے جیسے اس دن تھا' جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا

1633- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ سَاَلَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثَلَاثًا فَاَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ وَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ اَعْطَاهُ الثَّالِثَةَ سَاَلَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ وسأله حكما يواطىء حُكْمَهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَسَاَلَهُ مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ يُرِيْدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاَرْجُو اَنْ يكون قد أعطاه الثالث".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں انہیں عطا کر دیں اور مجھے یہ امید

1633- إسناده صحيح. عبد الله بن الديلمي: هو عبد الله بن فيروز الديلمي أبو بسر، وثقة ابن معين، والعجلين، وابن حبان، وباقي رجال السند على شرط الصحيح، وقد جزم البخاري في "التاريخ الكبير" 3/288 بسماع ربيعة بن يزيد من عبد الله بن الديلمي، وقد صرح في رواية الحاكم والفسوي بسماعه منه. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد 2/176 عن معاوية بن عمرو، عن إبراهيم بن محمد أبي إسحاق الفزاري، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه الفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/293، والحاكم 1/30 - 31 من طريق الوليد بن مزيد البيروتي، ومن طريق محمد بن كثير المصيصي، ومن طريق أبي إسحاق الفزاري، ثلاثتهم، عن الأوزاعي، به. قال الحاكم: حديث صحيح، قد تداوله الأئمة، وقد احتجا بجميع رواته، ثم لم يخرجاه، ولا أعلم له علة، وقال الذهبي: على شرطهما، ولا علة له. وأخرجه الحاكم أيضًا 2/424 من طريق بحر بن نصر الخولاني، حدثنا بشر بن بكر، عن الأوزاعي، قال: حدثني ربيعة بن يزيد، قال: حدثني عبد الله بن الديلمي، قال: دخلت على عبد الله بن عمرو بن العاص في حائط بالطائف، يقال له الوهط يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إن سليمان بن داوُد عليهما السلام ..." وأخرجه الفسوي أيضًا 2/291، 292 ومن طريقه الخطيب في "الرحلة في طلب الحديث" (47) عن عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، عن ربيعة بن يزيد، قال: حدثني عبد الله بن الديلمي، به. وأخرجه الخطيب أيضًا (47) من طريق مَعَنِ ابْنِ عيسى، عن معاوية بن صالح، بالإسناد السابق. وأخرجه النسائي 2/34 في المساجد: باب فض المسجد الأقصى والصلاة فيه، عن عمرو بن منصور، عن أبي مسهر

ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں تیسری چیز بھی عطا کردی ہوگی۔انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان کو ایسی بادشاہی ملے جوان کے بعد کسی اور کو نہ ملے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز انہیں عطا کردی۔انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انہیں ایسا فیصلہ کرنے کی ایسی صلاحیت ملے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ چیز بھی عطا کردی۔انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ جو شخص اس گھر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بیت المقدس تھی) کی زیارت کے لئے آئے اور اس کا مقصد صرف وہاں نماز ادا کرنا ہو تو وہ اپنے گناہوں سے یوں باہر آجائے جس طرح اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے اُمید ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ تیسری چیز بھی عطا کردی ہوگی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَنْظِيفِ الْمَسَاجِدِ وَتَطْيِيبِهَا

مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1634 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ المساجد فی الدور وأن تطيب وتنظف.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے کا اور انہیں پاک و صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔

1634- إسناده صحيح على شرط البخارى. زائدة: هو ابن قدامة، ثقة، روى له البخارى، وباقى السند على شرطهما. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، والحسين بن على: هو ابن الوليد الجعفى.وأخرجه أبو داوُد (455) فى الصلاة: باب اتخوأخرجه ابن ماجة (795) فى المساجد: باب تطهير المساجد وتطييبها، من طريق يعقوب بن إسحاق الحضرمى، عن زائدة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/279، والترمذى (594) فى الصلاة: باب ما ذكر فى تطييب المساجد، والبيهقى 2/440، والبغوى (499) من طريق عامر بن صالح الزبيرى، عن هشام بن عروة، بهٰذا الإسناد. وعامر بن صالح وإن كان متروك الحديث قد تابعه عليه زائدة بن قدامة، ومالك بن سعير. وأخرجه ابن ماجة (758) من طريق مالك بن سعير، عن هشام بن عروة، به . ومالك بن سعير: قال أبو حاتم وغيره: صدوق، وضعفه أبو داوُد، وروى له البخارى حديثين من روايته عن هشام، عن أبيه، عن عائشة، أحدهما فى تفسير سورة المائدة فى لغو اليمين، والآخر فى الدعوات فى قوله تعالى: (وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا) نزلت فى الدعاء، وكلاهما قد توبع عليه عنده، وروى له أصحاب السنن، وصحح حديثه هٰذا ابن خزيمة برقم (1294) .وأخرجه ابن أبى شيبة 2/363، والترمذى (595) و (596) من ثلاث طرق، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلًا، ولا يعل المسند بالمرسل، فإن الوصل من الثقة زيادة مقبولة .وفى الباب عن سمرة عند أبى داوُد (456)، والطبرانى (7026) و (7027)، والبيهقى فى "السنن" 2/440، ولفظه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بالمساجد أن نصنعها فى ديارنا، ونصلح صنعتها ونطهرها.

ذِكْرُ الزَّجْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَنَخَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّدْفِنَ نُخَامَتَهُ

آدمی کے لئے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ مسجد میں تھوک پھینکے اور پھر دفن نہ کرے

1635- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وكفارتها دفنها".

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے''۔

ذِكْرُ اِيذَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِمَنْ بَصَقَ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

جو شخص مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک پھینکتا ہے اس کے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینے کا تذکرہ

1636- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ الْجُذَامِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ: "لَا يُصَلِّي لَكُمْ" فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ: "نَعَمْ"،

1635- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه مسلم (552) في المساجد، والنسائي 2/50، 51 في المساجد، والترمذي (572) في الصلاة، ثلاثتهم عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (552)، وأبو داوٗد (475) في الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/291 من طريق يحيى بن يحيى ومسدد، عن أبي عوانة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1697) عن معمر، عن قتادة، به. وأخرجه الطيالسي (1988)، وأحمد 3/173 و232 و277، والبخاري (415) في الصلاة، مسلم (552) (56) في المساجد، والدارمي 1/324، وأبو عوانة 1/404، والبيهقي 2/291، والبغوي (488) مُن طريق شعبة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/109 و209، وأبو داوٗد (476) من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/365، وأحمد 3/232 و274 و277، وأبو داوٗد (474)، وأبو عوانة 1/404، 405 من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به. صححه ابن خزيمة (1309)، من طريق شعبة الدستوائي. وأخرجه أحمد 3/289، وأبو داوٗد (477) من طريق أبان بن يزيد، والطبراني في "الصغير" 1/40 من طريق روح بن القاسم، كلاهما عن قتادة، به. وسيعيده المؤلف برقم (1637) من طريق مسدد، عن أبي عوانة، به.

1636- أخرجه أحمد 4/56 عن سريج بن النعمان، وأبو داوٗد (481) في الصلاة، عن أحمد بن صالح، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد، وزاد أبو داوٗد: "ورسوله."

وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: "اِنَّكَ آذَيْتَ اللّٰهَ".

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی قوم کی امامت کر رہا تھا۔ اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا: اس نے تم لوگوں کو نماز نہیں پڑھائی ہے۔ اس کے بعد اس شخص نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا' تو لوگوں نے اسے منع کر دیا' اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں بتایا اس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

''تم نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ كَفَّارَةِ الْخَطِيئَةِ الَّتِيْ تُكْتَبُ لِمَنْ بَصَقَ فِي الْمَسْجِدِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو شخص مسجد میں تھوک پھینکتا ہے اس کی غلطی کا کفارہ کیا ہوگا؟

1637- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ و كفارتها دفنها".

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسجد میں تھوکنا غلطی ہے' اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے''۔

ذِكْرُ مَجِيْءِ مَنْ بَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَصْقَتُهُ تِلْكَ فِيْ وَجْهِهِ

جو شخص قبلہ کی سمت (مسجد میں) تھوک پھینکتا ہے اس کا قیامت کے دن اس حالت میں آنے کا تذکرہ کہ اس کا تھوک اس کے چہرے پر ہوگا

1638- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الْكِنَانِيُّ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

1637- إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أبو داوٗد (475) في الصلاة، عن مسدد بن مسرهد، بهٰذا الإسناد. وقد تقدم تخريجه برقم (1635).

1638- إسناده صحيح على شرط البخاري . الحسن بن محمد بن الصباح الزعفراني: صاحب الشافعي، ثقة، روى له البخاري، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه ابن خزيمة (1313) عن الحسن بن محمد بن الصباح، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/365 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن سوقة، به. وأخرجه ابن خزيمة (1312) من طريق عاصم بن عمر ومروان بن معاوية وابن نمير ويعلى. عن محمد بن سوقة، به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "يَجِيْءُ صَاحِبُ النُّخَامَةِ فِي الْقِبْلَةِ يوم القيامة وهي في وجهه".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(مسجد میں) قبلہ کی سمت میں تھوکنے والا شخص جب قیامت کے دن آئے گا' تو وہ تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوا ہو گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَهِيَ فِيْ وَجْهِهِ" اَرَادَ بِهِ بَيْنَ عينيه

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ اس کے چہرے پر ہوگا'' اس سے مراد اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا

1639- أخبرنا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عينيه".

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبلہ کی سمت میں تھوک دیتا ہے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ مَسَاوِءِ اَعْمَالِ بَنِيْ آدَمَ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں پھینکا جانے والا تھوک قیامت کے دن اولاد آدم کے برے ترین اعمال میں سے ایک ہوگا

1640- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِيْ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ

1639- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين ما عدا يوسف بن موسى، فإنه من رجال البخاري. جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو إسحاق الشيباني: هو سليمان بن أبي سليمان. وهو في "صحيح ابن خزيمة" بالأرقام: (925) و (1314) و (1663). وأخرجه أبو داؤد (3824) في الأطعمة: باب في أكل الثوم، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/76، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/365 عن علي بن مسهر، عن أبي إسحاق الشيباني، به، إلا أنه لم يرفعه. وانظر "مجمع الزوائد" 2/19.

يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِى ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "عُرِضَتْ عَلَىَّ اُمَّتِى بِاَعْمَالِهَا حَسَنَةٍ وَّسَيِّئَةٍ فَرَاَيْتُ فِى مَحَاسِنِ اَعْمَالِهِمُ الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ ورأيت في مساوىء أعمالهم النخاعة في المسجد لا تدفن".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے سامنے میری اُمت کے تمام اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں یہ چیز دیکھی کہ وہ گندگی جو راستے سے ہٹادی جاتی ہے اور ان کے برے اعمال میں یہ چیز دیکھی کہ مسجد میں تھوک پھینکی گئی اور اسے دفن نہیں کیا گیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِىْ اَعْمَالِ اُمَّتِهٖ حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِ الْمُحَقَّرَاتِ كَمَا رَاٰى الْعَظَائِمَ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے اعمال ملاحظہ کیے تھے

جب وہ آپ کے سامنے پیش کیے گئے تھے تو آپ نے ان میں بظاہر چھوٹے نظر آنے والے اعمال بھی ملاحظہ کیے جس طرح آپ نے بڑے اعمال ملاحظہ کیے تھے

1641 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِىْ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِى ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عُرِضَتْ عَلَىَّ اَعْمَالُ اُمَّتِىْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُّ فِىْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا اِمَاطَةَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُّ فِىْ مَسَاوِىْ اَعْمَالِهَا النُّخَامَةَ تَكُوْنُ فِى الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری اُمت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے میں سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو بھی پایا اور ان کے برے اعمال میں اس تھوک کو پایا جو مسجد میں تھی اور اسے دفن نہیں کیا گیا''۔

1640- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأبو الأسود: هو الدِّيْلمي بكسر الدال، وسكون الياء ويقال: الدؤلي بضم الدال، بعدها همزة مفتوحة البصري، اسمه ظالم بن عمرو بن سفيان، ويقال: عمرو بن عثمان، أو عثمان بن عمرو: ثقة، فاضل مخضرم. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/29 - 30، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (3683) في الأدب: باب إماطة الأذى عن الطريقن عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهِ الصَّدَقَةَ لِلدَّافِنِ النُّخَامَةَ اِذَا رَآهَا فِي الْمَسْجِدِ

اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے صدقے کا ثواب نوٹ کرنا جو مسجد میں تھوک پڑا ہوا دیکھ کر اسے دفن کر دیتا ہے

1642- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "فِي الْاِنْسَانِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةِ مَفْصِلٍ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ."

قَالُوْا وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ:

"النُّخَاعَةُ تَرَاهَا فِي الْمَسْجِدِ فَتَدْفِنُهَا اَوِ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تَجْزِيَانِكَ " ".عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا اِمَاطَةَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ ووجدت فِيْ مُسَاوِئِ اَعْمَالِهَا النُّخَامَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ مَرْوَ والبصرة.

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں)۔ آدمی پر بات لازم ہے ان میں سے ہر ایک جوڑ کی طرف سے ایک صدقہ کرے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تھوک جو تم مسجد میں دیکھتے ہو اور پھر اسے دفن کر دیتے ہو یا وہ (تکلیف دہ) چیز جسے تم راستے سے ہٹا دیتے ہو (یہ صدقہ ہے) اور اگر تمہیں یہ چیز نہیں ملتی تو چاشت کے وقت ادا کی جانے والی دو رکعات تمہارے لئے کافی ہوں گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ حدیث ہے جسے نقل کرنے میں اہل مرو اور اہل بصرہ منفرد ہیں۔

1642- إسناده قوی، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيّ: ثقة، وباقی السند علی شرط مسلم إلا أن الحسین بن واقد له أوهام . إسناده صحیح علی شرط مسلم . وأخرجه مسلم "فی صحیحه" (553) فی المساجد: باب النهی عن البصاق فی المسجد فی الصلاة وغیرها، والبیهقی فی "السنن" 2/291، من طریق عبد الله بن محمد بن أسماء ، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الطیالسی (483) ، وأحمد 5/178 و180، والبخاری فی "الأدب المفرد" (230) ، ومسلم (553) ، وأبو عوانة 1/406، والبیهقی فی "السنن" 2/291، والبغوی فی "شرح السنة" (489) من طرق عن مهدی بن میمون، به .روایة الأصبهانیین، ثم إن الأصل الذی اعتمد فی الطبع ربما یکون ناقصًا، فقد سقط منه مسند عثمان رضی الله عنه برمته، ولم یرد فیه من مسند بریدة سوی حدیث واحد . وأخرجه أحمد 5/359، والطحاوی فی "مشکل الآثار" (99) بتحقیقنا عن أحمد بن عبد المؤمن المروزی، کلاهما عن علی بن الحسن بن شقیق، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/354، عن زید بن الحباب، وأبو داوُد (5242) فی الأدب: باب فی إماطة الأذی عن الطریق، من طریق علی بن الحسین بن واقد، کلاهما عن الحسین بن واقد، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْضُرَ آكِلُ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ ثَلَاثَةَ اَيَّامِ الْمَسَاجِدَ

جو شخص بودار درخت کا پھل کھالیتا ہے اس کیلئے تین دن تک مسجد میں آنے کی ممانعت کا تذکرہ

1643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فلا يقربن مسجدنا ثلاثا".

قال إسحاق: يعني الثوم.

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس خبیث پھل کو کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے''۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد لہسن ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِاٰكِلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ اِلٰى اَنْ تَذْهَبَ رَائِحَتُهَا

لہسن، پیاز اور گندنہ کھانے والے شخص کے لئے اس وقت تک مسجد میں آنے کی ممانعت کا تذکرہ، جب تک اس کی بو ختم نہیں ہو جاتی

1644 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قال حدثنا بن جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَغْشَنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الإنس".

1643- إسناده صحيح على شرطهما . إسحاق: هو ابن إبراهيم الحنظلي المعروف بابن راهويه. وأخرجه أبو داوٗد (3824) في الأطعمة: باب في أكل الثوم، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/76 عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (1663) . وأخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف" 8/302 عن علي بن مسهر، عن الشيباني، بهٰذا الإسناد، إلا أنه لم يرفعه . وفي الباب عن جابر سيرد بعده برقم (1644) و (1646) . وعن أبي هريرة سيرد برقم (1645) . وعن ابن عمر عند البخاري (853) في الأذان، ومسلم (561) في المساجد، وأبي داوٗد (3852) ، والبيهقي 3/75. وعن أنس عند البخاري (856) ، ومسلم (562) ، وأبي عوانة 1/412. وعن أبي سعيد الخدري عند أبي داوٗد (3823) . وعن عمر ابن الخطاب عند النسائي 2/43 في المساجد، وابن خزيمة (1666) .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس سبزی یعنی لہسن پیاز یا گندنے کو کھالے تو وہ ہماری مساجد میں نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے''۔

1645 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال:

(متن حدیث): "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يُؤْذِيَنَّا فی مجالسنا" يعنی الثوم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس درخت میں سے کھالے وہ ہماری محافل میں ہمیں تکلیف ہرگز نہ پہنچائے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لہسن تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجَالِسِنَا اَرَادَ بِهٖ مَسَاجِدَنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ہماری محفل'' اس سے آپ کی مراد ''ہماری مساجد'' ہے

1644- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (564) (74) في المساجد، وأبو عوانة 1/412، والترمذي (1806) في الأطعمة، والنسائي 2/43 في المساجد، والبيهقي 3/76 من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (1665) . وأخرجه عبد الرزاق (1736) ، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/380، ومسلم (564) (75) عن ابن جريج، به . وأخرجه البخاري (854) في الأذان: باب ما جاء في الثوم ... من طريق أبي عاصم، وأبو عوانة 1/411 من طريق حجاج، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/240 من طريق ابن وهب، كلهم عن ابن جريج، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/510 و8/303 عن وكيع، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/237 من طريق عبيد الله بن موسى، كلاهما عن ابن أبي ليلى، عن عطاء ، به. وأخرجه أحمد 3/400، والبخاري (5452) في الأطعمة، من طريق عبد الله بن سعيد، والبخاري (855) في الأذان، و (7359) في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، ومسلم (564) (73) ، وأبو داؤد (3822) في الأطعمة، وأبو عوانة 1/410، والبيهقي في "السنن" 3/76 و7/50، والبغوي (496) ، من طريق ابن وهب، والطبراني في "الصغير" 2/128 من طريق الليث بن سعد، ثلاثتهم عن يونس بن يزيد، عن الزهري، عن عطاء ، به.وصححه ابن خزيمة برقم (1664) من طريق عقيل، عن الزهري، عن عطاء ، به.

1645- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1738) ، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/266، ومسلم (563) في المساجد، والبيهقي 3/76، والبغوي (495) . وأخرجه مالك 1/17 في وقوت الصلاة: باب النهي عن دخول المسجد بريح الثوم، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/264، وأبو عوانة 1/411 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به. وأخرجه أبو عوانة 1/411 أيضًا من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، عن ابن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة.

1646- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْكُرَّاثِ فَلَمْ يَنْتَهُوا ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا بُدًّا مِنْ اَكْلِهَا فَوَجَدَ رِيحَهَا فَقَالَ: "اَلَمْ اَنْهَكُمْ عَنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ اَوِ المنتنة؟ من اَكَلَهَا فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تتأذى مما يتأذى منه الإنسان".

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو گندنا کھانے سے منع کیا لیکن لوگ اس سے باز نہیں آئے۔ان کے لئے اس کو کھائے بنا کوئی چارہ نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس خبیث سبزی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس بودار سبزی سے منع نہیں کیا تھا جو شخص اسے کھا لے وہ ہماری مساجد میں نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِاَسْهُمٍ اَنْ يَّقْبِضَ عَلٰى نُصُوْلِهَا

جو شخص مسجد میں سے تیر لے کر گزرتا ہے اس کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کے وہ دھار کی طرف سے انہیں پکڑے

1647- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

(متن حدیث):قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ: "اَمْسِكْ بِنُصُوْلِهَا؟" قَالَ: نعم.

❀❀ سفیان کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: اے ابومحمد! کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے تیر لے کر گزرنے والے شخص سے یہ فرمایا تھا:

1646- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن فيه تدليس ابن جريج وأبي الزبير . وأخرجه أبو عوانة 1/411 من طريق حجاج وابن وهب، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (564) في المساجد، وأحمد 3/374 و387 و397، والحميدي (1299)، وابن ماجة (3365) من طرق عن أبي الزبير، به. وصححه ابن خزيمة (1668) .

1647- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/436، والحميدي (1252) ، وأحمد 3/308، والبخاري (451) في الصلاة: باب يأخذ بنصول النبل إذا مر في المسجد، و (7073) في الفتن: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السلاح فليس منا"، ومسلم (2614) في البر: باب أمر من مر بسلاح في مسجد ... والنسائي 2/49 في المساجد: باب إظهار السلاح في المسجد، وابن ماجة (3777) في الأدب: باب من كان معه سهام فليأخذ بنصالها، والدارمي 1/152 و326، والبيهقي في "السنن" 8/23، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1316) . وأخرجه البخاري (7074)، ومسلم (2614) (121) ، والبيهقي في "السنن" 8/23، من طرق عن حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، به.

''اس کی دھار کی طرف سے اسے پکڑ کر رکھو'' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ اِنَّمَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِالْاَسْهُمِ لِيَتَصَدَّقَ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ شخص مسجد سے تیر لے کر اس لئے گزر رہا تھا تاکہ اسے صدقہ کردے

1648- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُوْلِهَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ حکم دیا جو مسجد سے تیر لے کر گزر رہا تھا کہ وہ وہاں سے گزرتے ہوئے اس کی دھار سے اسے پکڑ کر رکھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

1649- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بن عبيد الله بن مسرح بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1648- إسناده صحيح، رجاله الشيخين، ماعدا يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد ابن يزيد بن عبد الله، فإنه لم يخرجا له، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/350 عن حجين ويونس، ومسلم (2614) (122) في البر: باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق ... ، وأبو داوٗد (2586) في الجهاد: باب في النبل يدخل به المسجد، عن قتيبة بن سعيد، وابن خزيمة في "صحيحه" (1317)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/280 من طريق شعيب بن الليث وابن وهب، كلهم عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد.

1649-وأخرجه أحمد 4/410، وابن أبي شيبة 2/436 من طريق وكيع، عن بريد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (7075) في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "من حمل علينا السلاح فليس منا"، ومسلم (2615) (124) في البر: باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق ... ، وأبو داوٗد (2587) في الجهاد: باب في النبل يدخل المسجد، عن محمد بن العلاء، وابن ماجة (3778) في الأدب: باب من كان معه سهام، عن محمود بن غيلان، والبيهقي في "السنن" 8/23 من طريق أحمد بن عبد الحميد الحارثي، وابن خزيمة في "صحيحه" (1318) عن موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي، كلهم عن أبي أسامة، عن بريد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/436، وأحمد 4/410 عن وكيع، وأحمد 4/397 عن أبي أحمد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/280 من طريق محمد بن عبد الله بن الزبير الكوفي، ثلاثتهم عن بريد، به. وقد تحرف في "المصنف" و"شرح معاني الآثار" إلى يزيد. وأخرجه عبد الرزاق (1735) وأحمد 4/391 و400 و413 و418، والبخاري (452) في الصلاة: باب المرور في المسجد، ومسلم (2615) في البر: باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق ... والبغوي في "شرح السنة" (2576) من طرق عن أبي بردة، به.

(متن حدیث): "اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي اَسْوَاقِنَا اَوْ مَسْجِدِنَا بِنَبْلٍ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نصولها لئلا يصيب أحدا من المسلمين".

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب کوئی شخص تیر لے کر ہمارے بازار میں سے یا مسجد میں سے گزرے تو اسے اس تیر کو پھل کی طرف سے پکڑنا چاہئے تاکہ وہ کسی مسلمان کو لگ نہ جائے"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ اِذِ الْبَيْعُ لَا يَكَادُ يَخْلُو مِنَ الرَّفَثِ فِيهِ

مساجد میں خرید وفروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ' کیونکہ عام طور پر سودے میں کوئی خرابی ہوتی ہے

1650 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَبِيعُ وَيَشْتَرِي فِي الْمَسْجِدِ فقولوا لا أربح الله تجارتك".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھو: تو یہ کہو اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں فائدہ نہ دے"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ الْاَصْوَاتِ فِي الْمَسَاجِدِ لِاَجْلِ شَيْءٍ مِنْ اَسْبَابِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مساجد میں ایسی آوازیں بلند کی جائیں جو اس فانی دنیا کے کسی کام کی وجہ سے ہوں

1651 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حدثنا أبو خيثمة قال حدثنا المقرىء قَالَ

1650- إسناده صحيح على شرط مسلم . الدراوردي: هو عبد العزيز بن محمد وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1305) . وأخرجه الترمذي (1321) في البيوع: باب النهي عن البيع في المسجد، والنسائي في "اليوم والليلة" (176) ، والدارمي 1/326، وابن الجارود (562) ، وابن السني (153) ، والبيهقي 2/447 من طريق عن الدراوردي، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 2/56 ووافقه الذهبي، وحسنه الترمذي، وزاد غير المؤلف فيه "وإذا رأيتم من ينشد فيه الضالة، فقولوا: لا رد الله عليك."

1651- إسناده صحيح على شرط مسلم . والمقرء: هو عبد الله بن يزيد المكي اَبُوعبد الرحمٰن، ومحمد بن عبد الرحمٰن: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل الأسدي أبو الأسود المدني يتيم عروة، وأبو عبد الله مولى شداد بن الهاد: هو سالم بن عبد الله النصري . وأخرجه مسلم (568) في المساجد: باب النهي عن نشد الضالة في المسجد، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/349، وأبو داوُد (473) في الصلاة: باب في كراهية إنشاء الضالة في المسجد، وأبو عوانة 1/406، والبيهقي في "السنن" 2/447،و6/196،و10/102، من طريق المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/420، ومسلم (568) ،

اَخْبَرَنِیْ حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ (متن حدیث): اَنَّـهٗ سَمِـعَ اَبَـا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو یہ کہے اللہ تعالیٰ یہ چیز تمہیں واپس نہ کرے' کیونکہ مساجد اس مقصد کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں''۔

1652 – (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا عُـمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

فَـقَـالَ رَجُـلٌ مِّنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَهٗ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ اَضْمَرَ فِیْهِ لَا وَجَدْتَ اِنْ عُدْتَ لِهٰذَا الْفِعْلِ بَعْدَ نَهْیِی اِیَّاكَ عنه.

(بقيه تخريج 1651) وابن ماجة (768) في المساجد: باب النهي عن إنشاء الضوال في المسجد، وأبو عوانة 1/406، والبيهقي في "السنن" 2/447 و6/196، من طريق ابن وهب، عن حيوة بن شريح، به. وصححه ابن خزيمة (1302). وانظر ما قبله.

1652–قال ابن الأثير في "النهاية": يقال: نشدت الضالة فأنا ناشد: إذا طلبتها، وأنشدتها، فأنا منشد: إذا عرفتها، والضالة: وهي الضائعة من كل ما يقتنى من الحيوان وغيره، ضل الشيء: إذا ضاع، وضل عن الطريق: إذا حار، وهي في الأصل "فاعلة"، ثم اتسع فيها فصارت من الصفات الغالبة، وتقع على الذكر والأنثى، والاثنين والجمع، وتجمع على ضوال. ونشد الضالة: طلبها والسؤال عنها، وقد تطلق الضالة على المعاني، ومنه "الحكمة ضالة المؤمن" أي: لا يزال يتطلبها كما يتطلب الرجل ضالته. 2 مؤمل بن إسماعيل: ثقة، إلا أنه دفن كتبه، فكان يحدث من حفظه، فكثر خطؤه، فلا يقبل حديثه إذا انفرد به، لكنه هنا لم ينفرد به، فقد تابعه عليه عبد الرزاق، وباقي رجال السند ثقات على شرط الشيخين ما عدا سليمان ابن بريدة، فإنهما لم يخرجا له، وهو ثقة. وصححه ابن خزيمة (1301) عن بندار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق في "المصنف" (1721) ومن طريقه مسلم (569) (80) في المساجد: باب النهي عن نشد الضالة في المسجد، وأخرجه أبو عوانة 1/407، والبيهقي في "السنن" 2/447 من طريق عبد الله بن الوليد، كلاهما عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/419، ومن طريقه مسلم (569) (81)، عن وكيع، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (174) من طريق عبد الله بن المبارك، وأبو عوانة 1/407 من طريق محمد بن ربيعة، وابن ماجة (765) في المساجد: باب النهي عن إنشاد الضوال في المسجد، من طريق وكيع، ثلاثتهم عن أبي سنان، عن علقمة بن مرثد، به. وصححه ابن خزيمة أيضًا (1301). وأخرجه الطيالسي (804) عن قيس بن الربيع، ومسلم (569)، والبيهقي في "السنن" 6/196 و10/103 عن قتيبة بن سعيد، عن جرير، عن محمد بن شيبة، كلاهما عن علقمة بن مرثد، به. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" (175).

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو ایک شخص نے کہا کون شخص سرخ اونٹ کی طرف میری رہنمائی کرے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کرے) وہ تمہیں نہ ملے یہ مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں۔

1653 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ شِعْرًا فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ" قَالَ: نَعَمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْاَمْرُ بِالذَّبِّ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرٌ مَخْرَجُهُ الْخُصُوْصُ قُصِدَ بِهٖ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّالْمُرَادُ مِنْهُ اِيْجَابُهُ عَلٰى كُلِّ مَنْ فِيْهِ آلَةُ الذَّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَذِبَ وَالزُّوْرَ وَمَا يُؤَدِّيْ اِلٰى قَدْحِهٖ لِاَنَّ فِيْهِ قِيَامُ الْاِسْلَامِ وَمَنْعَ الدِّيْنِ عَنِ الْاِنْثِلَامِ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب مسجد میں شعر سنا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہاں اس وقت شعر سنایا کرتا تھا جب یہاں وہ ہستی موجود ہوتی تھی جو آپ سے بہتر تھی' پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: میں آپ کو اللہ کی قسم! دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(اے حسان!) تم میری طرف سے جواب دو اے اللہ! تو روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر''۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔

1653– إسناده صحيح. وقال البخاری .وأخرجه الحميدی (1105)، وأحمد 5/222، والبخاری (3212) فی بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، ومسلم (2485) فی فضائل الصحابة: باب فضائل حسان بن ثابت، والنسائی 2/48 فی المساجد: باب فی إنشاد الشعر فی المسجد، وفی "عمل اليوم والليلة" (171) من طريق، عن سفيان، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (1307). وأخرجه عبد الرزاق (1716) و (20509) و (20510) عن معمر، عن الزهری، به، ومن طريقه أخرجه مسلم (2485)، والبيهقی فی "السنن" 2/448و10/337، والبغوی (3406) . وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 4/298 من طريق يونس، عن الزهری، به. وأخرجه البخاری (453) فی الصلاة: باب الشعر فی المسجد، و (6152) فی الأدب: باب هجاء المشركين، ومسلم (2485) (152)، والنسائی فی "عمل اليوم والليلة" (172)، والطحاوی 4/298، والبيهقی فی "السنن" 10/237، من طريق أبی اليمان، عن شعيب، عن الزهری، عن أبی سلمة، أنه سمع حسان يستشهد أبا هريرة. وأخرجه الطحاوی 4/298 من طريق معمر، عن الزهری، عن عروة، أنه سمع حسان يستشهد أبا هريرة.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کرنے کا حکم ایک ایسا حکم ہے جس کا مخصوص پس منظر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیا تھا لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر لگائے جانے والے جھوٹے الزام آپ کی طرف منسوب کیے جانے والے جھوٹ اور آپ پر ہونے والے اعتراضات کے حوالے سے آپ کی طرف سے دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ایسا کرنا اس پر لازم ہے۔ ایسی صورت میں اسلام (کے احکام) کو قائم کرنے اور دین کو بربادی سے روکنے کی صورت پائی جاتی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ اجْتِمَاعِ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ إِذَا اَرَادُوْا تَعَلُّمَ الْعِلْمِ اَوْ دَرْسَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب لوگ مسجد میں علم حاصل کرنے کا' یا اس کا درس لینے کا ارادہ کریں تو وہ ایک محفل کی شکل میں نہ بیٹھیں

1654 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ حِلَقًا فَقَالَ: "ما لی أراكم عزين".

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے وہ لوگ اس وقت مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے' میں تمہیں مختلف ٹولیوں میں دیکھ رہا ہوں''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاَخْبِيَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں خواتین کے لئے خیمے لگانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1655 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْهَبَّارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

1654–في الباب مايشهد له من حديث جابر بن سمرة، أخرجه مسلم (430) في الصلاة: باب الأمر بالسكون في الصلاة، وأبو داوُد (4823) في الأدب: باب في التحلق، والبيهقي في "السنن" 3/234، والبغوي (3337)، والطبراني في "الكبير" (1823) و (1830) و (1831)، ولفظه: قال: خرج علينا (رسول الله صلى الله عليه وسلم) فرآنا حلقًا، فقال: "مالي أراكم عزين" لفظ مسلم.

(متن حدیث): اَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ مِنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وشاح 1 أحمر من سيور قالت: فَوَضَعَتهُ فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُوْنِيْ بِهٖ فَقَطَعُوْا بِیْ يُفَتِّشُوْنِیْ فَفَتَّشُوا حَتّٰى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إذا مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَاَلْقَتْهُ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِیْ اتَّهَمْتُمُوْنِیْ بِهٖ زَعَمْتُمْ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأسلمت قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ قالت فكانت تأتيني فتتحدث عندي قالت لا تَجْلِسُ عِنْدِی مَجْلِسًا اِلَّا قَالَتْ:

وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ اَعَاجِيْبِ رَبِّنَا ۔ اَلَا اِنَّهٗ مِنْ بَلْدَةِ الكفر أنجاني

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِيْنَ مَعِی مَقْعَدًا اِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فحدثتني بهٰذا الحديث.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کسی عرب (قبیلے) کی ایک کنیز تھی۔ ان لوگوں نے اسے آزاد کر دیا وہ کنیز ان لوگوں کے ساتھ ہی رہی۔ ایک مرتبہ اس قبیلے والوں کی بچی نکلی جس نے چمڑے اور جواہرات سے بنا ہوا سرخ ہار پہنا ہوا تھا۔ اس لڑکی نے اس ہار کو ایک جگہ رکھا۔ اس کے پاس سے چیل گزری وہ ہار وہاں رکھا ہوا تھا چیل یہ سمجھی کہ شاید یہ گوشت ہے۔ اس نے اسے اُچک لیا۔ وہ کنیز بیان کرتی ہیں۔ لوگوں نے اس ہار کو تلاش کیا جب وہ انہیں نہیں ملا تو انہوں نے مجھ پر الزام لگایا اور انہوں نے میری پوری تلاشی لی یہاں تک کہ انہوں نے میری شرم گاہ کی بھی تلاشی لی وہ کنیز بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ہی کھڑی ہوئی تھی۔ اسی دوران وہ چیل وہاں سے گزری اس نے اس ہار کو پھینکا جوان کے درمیان آ کر گرا۔ وہ کنیز کہتی ہے میں نے کہا یہ ہے وہ جس کی وجہ سے تم نے مجھ پر الزام عائد کیا تھا۔ تم لوگوں کا یہ گمان تھا اور میں اس سے بری تھی یہ رہا وہ ہار۔ وہ کنیز بیان کرتی ہیں۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اس کنیز کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگایا گیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ وہ کنیز میرے پاس آیا کرتی تھی اور میرے ساتھ بات چیت کیا کرتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ جب بھی میرے پاس آ کر بیٹھتی تھیں تو یہی شعر کہا کرتی تھی۔

''ہار والا دن میرے پروردگار کی حیران کن نشانیوں میں سے ایک تھا بے شک اسی نے مجھے کفر کی سرزمین سے نجات دی ہے''۔

1655– فی "الإحسان": فوضعت، وفی البخاری: "فوضعته أو وقع منها " قال الحافظ: شك من الراوی، وقد رواه ثابت السرقسطی فی "الدلائل" من طريق أبی معاوية، عن هشام، فزاد فيه: أن الصبية كانت عروسًا، فدخلت مغتسلها، فوضعت الوشاح.
2 إسناده صحيح على شرط البخاری، وأخرجه فی "صحيحه" (439) فی الصلاة: باب نوم المرأة فی المسجد، عن عبيد بن إسماعيل، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1332 فی مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلية، عن فروة بن أبی مغراء، عن علی بن مسهر، عن هشام بن عروة، به.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس کنیز سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے جب تم میرے پاس آکر بیٹھتی ہو تو یہ شعر کہتی ہو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ پھر اس کنیز نے مجھے یہ پورا واقعہ سنایا۔

ذكر الإباحة للعزب أن ينام في مسجد الْجَمَاعَاتِ

کنوارے شخص کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ ایسی مسجد میں سوجائے جہاں باجماعت نماز ادا ہوتی ہے

1656 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرني يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

قَالَ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ اَبِيتُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَّكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُوْنُوا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قول بن عُمَرَ وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ يُرِيْدُ بِهِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يكن يرشون بمرورها في المسجد شيئا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں رات بسر کیا کرتا تھا۔ میں نوجوان کنوارہ شخص تھا کتے مسجد میں آیا جایا کرتے تھے اور پیشاب کیا کرتے تھے اور ان کے پیشاب پر کوئی چیز نہیں چھڑکی جاتی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ کتے پیشاب کردیا کرتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے باہر ایسا کرتے تھے اور پھر مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن ان کے آنے جانے کی وجہ سے مسجد میں پانی نہیں چھڑکا جاتا تھا۔

1656- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داؤد (382) في الطهارة: باب في طهور الأرض إذا يبست، ومن طريقه أخرجه البغوي (292)، عن أحمد بن صالح، والبيهقي في "السنن" 2/429 من طريق هارون بن معروف، كلاهما عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/70-71 عن سكن بن نافع، عن صالح بن أبي الأخضر، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وأخرج القسم الأول منه: البخاري (1121) في التهجد: باب فضل قيام الليل، و (3738) في فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله بن عمر، والترمذي (321) في الصلاة: باب ما جاء في النوم في المسجد، من طريق عبد الرزاق، عن مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عمر. وأخرجه البخاري (7030) في التعبير: باب الأخذ على اليمين في النوم، من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه البخاري (440) في الصلاة: باب نوم الرجال في المسجد، والنسائي 2/50 في المساجد: باب النوم في المسجد، والبيهقي 2/445، من طريق يحيى، وابن ماجة (751) في المساجد: باب النوم في المسجد، من طريق عبد الله بن نمير، كلاهما عن عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر. أخرجه البخاري (7028) في التعبير: باب الأمن وذهاب الروع في المنام، من طريق صخر بن جويرية، عن نافع، عن ابن عمر.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ الْخُبْزِ وَاللَّحْمِ فِي الْمَسَاجِدِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسجد میں روٹی اور گوشت کھائے

1657 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُوْلُ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى المسجد الخبز اللحم ثم نصلى ولا نتوضأ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد میں ہی روٹی اور گوشت کھالیا کرتے تھے پھر نماز پڑھ لیا کرتے تھے ہم از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

1657- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح غير سليمان بن زياد الحضرمي وهو ثقة، وأخرجه ابن ماجة (3300) في الأطعمة: باب الأكل في المسجد، عن يعقوب بن حميد بن كاسب وحرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد، وابنه عبد الله في زوائده على "المسند" 4/190 من طريق هارون بن معروف، عن ابن وهب، عن حيوة بن شريح، عن عقبة بن مسلم، عن عبد الله بن الحارث بن جزء . وهذا سند صحيح أيضًا. وأخرجه أحمد 4/190و191، وابن ماجة (3311)، والترمذي في "الشمائل" (166)، من طرق عن ابن لهيعة.

بَابُ الْاَذَانِ

باب 7: اذان کا بیان

1658 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ

(متن حدیث): عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ

1658- فی البخاری (6008) :"وكـان رقيـقًا رحيمًا" قـال الـحـافـظ: هـو لـلأكثـر بقافين من الرقة، وللقابسی والأصيلی والـكشميهنی بفاء ثم قاف من الرفق 2. إسـناده صحيح علی شرط البخاری. رجـالـه رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فإنه من رجـال البـخـاری، إسـماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدی مولاهم المعروف بابن عُلية، وأيوب: هو ابن أبی تميمة السختيانی، وأبـو قـلابة هو عبد الله بن زيد الجرمی، وهو فی "صحيح البخاری " (6008) فی الأدب: باب = رحـمه الناس والبهائم، و "الأدب المفرد" (213) ، و"سنن أبی داوُد" (589) فی الصلاة: باب من أحق بالإمامة، عن مسدد، بهٰذا الإسناد. ومن طريق أبی داوُد أخرجه البيهقی فی "السنن" .3/120، وأخـرجه أحمد 3/436، ومسلم (674) فـی الـمسـاجد: باب من أحق بالإمامة، والنسائی 2/9 فی الأذان: بـاب اجتـزاء الـمـرء بأذان غيره فی السفر، والطبرانی/19 (640) و (641) ، والدارقطنی 1/272-273، والبيهقی 2/17 و3/54، مـن طـرق عـن إسـماعيل بن إبراهيم بهٰذا الإسناد . وصـحـحه ابن خزيمة (398) .وأخـرجه البخاری (628) ، والدارمی 1/286، وأبـو عوانة 1/331، 332، والبيهـقی 1/385، مـن طـريـق وهيـب، عـن أيوب، عن أبی قلابة ...وأخـرجـه أحمد 5/53، والبخاری (685) فی الأذان: باب إذا استووا فی القراء ة فليؤمهم أكبرهم، و (819) باب المكث بين السجدتين، ومسلم (674) ، والـنسائی 2/9 فی الأذان، وأبو عوانة 1/331 مـن طـرق عـن حماد بن زيد، عن أيوب، به .وأخـرجـه الشافعی 1/129، والبخاری (631) فی الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة، و (7246) فی أخبار الآحاد، ومسلم (674) ، والطبرانی /19 (637) ، والدارقطنی 1/273، والطحاوی فی "مشكل الآثار" 2/296-297، والبيهقی فی "السنن" 3/120، والبغوی (432) من طريق عبد الوهاب الثقفی، عن أيوب، عن أبی قلابة.. وصححه ابن خزيمة (397) .وأخرجه الطبرانی /19 (635) و (636) من طرق عن حماد بـن سـلـمة، عن أيوب، عن أبی قلابة، به .وأخـرجه ابن أبی شيبة 1/217، وأحمد 3/436و5/53، والبخاری (630) فی الأذان و (658) بـاب إثـنـان فما فوقهما جماعة، و (2848) فـی الـجـهـاد: باب سفر الاثنين، ومسلم (674) (293) ، وأبو داوُد (589) فی الـصلاة، والترمذی (205) فـی الـصـلاة: باب ما جاء فی الأذان فی السفر، والنسائی 2/8-9 فـی الأذان: باب أذان المنفردين فی السفر و 2/21 باب إقامة كل واحد لنفسه، و 2/77 فی الإمامة: باب تقديم ذوی السن، وابن ماجة (979) فی الإقامة: باب من أحق بالإمامة، والدارقطنی 1/346، والدارمی 1/286، وأبو عوانة 1/332، والبيهقی 1/411و.3/67 والبغوی (431) ، والطبرانی /19 (638) و (639) ، مـن طـرق عـن خالد الحذاء، عن أبی قلابة، به. وصـحـحه ابن خزيمة (395) و (396) وسيـورده المؤلف برقم (2128) و (2129) و (2130) .

فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِينَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَقَالَ: "ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّي فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فليؤذن أحدكم وليؤمكم أكبركم".

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّي" لَفْظَةُ اَمْرٍ تَشْتَمِلُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ كَانَ يَسْتَعْمِلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ فَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ خَصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّفْلِ فَهُوَ لَا حَرَجَ عَلٰى تَارِكِهِ فِيْ صَلَاتِهِ وَمَا لَمْ يَخُصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّفْلِ فَهُوَ اَمْرٌ حَتْمٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ كَافَّةً لَا يَجُوزُ تركه بحال.

❀❀ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نوجوان ہم عمر لوگ تھے ہم نے آپ کے پاس 20 دن قیام کیا جب آپ کو یہ اندازہ ہوا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی یاد ستا رہی ہے' تو آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہیں ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ انہیں تعلیم دو انہیں حکم دو اور تم لوگ اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جب نماز کا وقت آ جائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تم میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو' یہ ایسے حکم کے الفاظ ہیں جو ہر اس چیز پر مشتمل ہیں جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران عمل کیا کرتے تھے۔ البتہ ان میں سے جن چیزوں کو اجماع یا کسی دوسری حدیث کے ذریعے نفل قرار دیا گیا ہو تو نماز کے دوران انہیں ترک کرنے والے شخص پر کوئی حرج نہیں ہوگا لیکن جس چیز کو اجماع یا حدیث نے نفل ہونے کے طور پر مخصوص نہ کیا ہو وہ تمام مخاطب افراد کو لازمی حکم ہوگا جس کو ترک کرنا کسی بھی حال میں جائز نہ ہوگا۔

ذِكْرُ التَّرْغِيبِ فِي الْاَذَانِ بِالِاسْتِهَامِ عَلَيْهِ

اذان کے لئے قرعہ اندازی کا تذکرہ کر کے اذان دینے کی ترغیب دینے کا تذکرہ

1659 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا ولو حبوا".

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں (کیا اجر وثواب) ہے اور پھر انہیں قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع ملے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کرلیں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء اور فجر (کی نماز با جماعت) میں کیا اجر وثواب ہے تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں۔ اگرچہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الْمُوَاظَبَةِ عَلَى التَّأْذِيْنِ وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ وَحْدَهُ في شواهق الجبال وبطون الأودية

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ باقاعدگی کے ساتھ اذان دے بطورِ خاص اس وقت جب وہ پہاڑوں یا ویرانوں میں تنہا ہو

1660 - أخبرنا بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ عُشَّانَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ الشَّظِيَّةِ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُوْلُ اللّٰهُ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجنة".

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے پر بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہوتا ہے وہ نماز کے لئے اذان

1659- إسناده صحيح على شرطهما. سُمي: هو مولى أَبِيْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام، وأبو صالح: هو ذكوان السمان الزيات المدني، وهو في "شرح السنة" (384) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك ...وهو في "الموطأ" برواية يحيى 1/68 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة و131 في صلاة الجماعة: باب ما جاء في العتمة والصبح. ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (2007)، وأحمد 2/236و278و303و374و375 و 533، والبخاري (615) في الأذان: باب الاستهام في الأذان، و (654) باب فضل التهجير إلى الظهر، و (721) باب الصف الأول، و (2689) في الشهادات: باب القرعة في المشكلات، ومسلم (437) في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول فالأول منها، والنسائي 1/269 في المواقيت: باب الرخصة في أن يقال للعشاء العتمة، و 2/23 في الأذان: باب الاستهام على التأذين، والترمذي (225) و (226) في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصف الأول، وأبو عوانة 1/332و2/37، والبيهقي 1/428و10/288، وصححه ابن خزيمة (391)

1660- إسناده صحيح، أبو عُشَّانة: هو حيُّ بن يُومِن المصري وهو ثقة، وباقي رجال السند على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/158، وأبو داوٗد (1203) في الصلاة: باب الأذان في السفر، والنسائي 2/20 في الأذان: باب الأذان لمن يصلي وحده، والبيهقي 1/405، والطبراني 17/ (833)، من طرق عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/145و157 عن قتيبة بن سعيد، وحسن بن موسى، كلاهما عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به. وابن لهيعة ضعيف، لكن الطريق الأولى تقويه.

دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو اس نے اذان بھی دی ہے اور نماز بھی ادا کی ہے یہ مجھ سے ڈرتا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ہے اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْاَشْيَاءِ لِلْمُؤَذِّنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَذَانِهِ فِي الدُّنْيَا

دنیا میں دی جانے والی اذان کی وجہ سے قیامت کے دن جنات انسانوں اور دیگر اشیاء کا مؤذن کے حق میں گواہی دینے کا تذکرہ

1661 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غنمك وباديتك وأذنت في الصلاة فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إلا شهد له يوم القيامة.

قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں نے دیکھا ہے تم بھیڑ بکریوں میں رہنے اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتے ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) یا تم بھیڑ بکریوں میں اور ویرانے میں رہتے ہو تو نماز کے اذان دو اور اپنی آواز کو اذان دیتے ہوئے بلند رکھو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں اسے جو بھی جن انسان اور جو بھی چیز سنتی ہے تو وہ قیامت کے دن اس مؤذن کے حق میں گواہی دے گی''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ

اذان اور اقامت کی آواز سن کر شیطان کے دور چلے جانے کا تذکرہ

1662 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إسحاق بن اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

1661- إسناده صحيح على شرط البخاري. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب القعنبي الحارثي، ثقة فاضل، وهو أحد رواة "الموطأ" عن مالك، وقد انفردت نسخته بحديث "لا تطروني كما أطرت النصارى عيسى بن مريم، إنما أنا عبد، فقولوا: عبده ورسول" وكان ابن معين وابن المدين لا يقدمان عليه أحدًا في "الموطأ"، وهو فيه بروايته ص 87 (نشر دار الشروق) و1/69 برواية يحيى، باب جامع النداء .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/35و43، والبخاري (609) في الأذان: باب رفع الصوت بالنداء، و (3296) في بدء الخلق: باب ذكر الجن وثوابهم وعقابهم، و (7548) في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة"، والنسائي 2/12 في الأذان: باب رفع الصوت بالأذان، والبيهقي 1/397و427.

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ يَخْطِرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِىْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَوَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے' تو وہ پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے' اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو شیطان آ جاتا ہے' اور آدمی کے دل میں مختلف طرح کے خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے' یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے' جب کسی شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے اس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو اسے قعدہ کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کر لینا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا تَبَاعَدَ اِنَّمَا يَتَبَاعَدُ عِنْدَ الْاَذَانِ بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان جب اذان کے وقت دور جاتا ہے تو وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں وہ اذان کی آواز نہ سن سکے

1663 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بن اَبِى السَّرِىِّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اِذَا نُوْدِىَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ فَاِذَا قُضِىَ التَّاذِيْنُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِىَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بين المرء وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرجل لا يدرى كم صلى".

1662- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم (3462). وأورده المؤلف برقم (16) من طريق هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، بهذا الإسناد، وذكرت تخريجه من طرقه كلها هناك.

1663-حديث صحيح، ابن أبي السرى، وإن كان سيىء الحفظ، قد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/313 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (389) (20) في الصلاة: باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعة، من طريق محمد بن رافع، والبيهقي 1/432، والبغوي 2/274 من طريق أحمد بن يوسف السلمي، كلاهما عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (392) من طريق أنس بن عياض، عن كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبي هريرة. وانظر ما قبله.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے۔ اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے۔ وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں وہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان مکمل ہوتی ہے' تو شیطان پھر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت مکمل ہو جائے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' اور آدمی کے دل میں مختلف طرح کے خیالات پیدا کرنا شروع کرتا ہے وہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو' فلاں چیزوں کو یاد کرو وہ ان چیز کو یاد کرواتا ہے' جو آدمی کو ویسے یاد نہیں آتی تھیں یہاں تک کہ آدمی کا یہ عالم ہو جاتا ہے' اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے''۔

ذِكْرُ قَدْرِ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النِّدَاءِ بِالْإِقَامَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ شیطان اقامت سن کر کتنی دور جاتا ہے

1664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانُ الرَّوْحَاءِ."

قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِىَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سَبْعَةٍ وثلاثين ميلا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شیطان جب اذان سنتا ہے' تو وہ چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ''روحاء'' پہنچ جاتا ہے''۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سے ''روحاء'' کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ مدینہ منورہ سے **37** میل کے فاصلے پر ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْفِطْرَةِ لِلْمُؤَذِّنِ بِتَكْبِيْرَةٍ وَّخُرُوْجِهِ مِنَ النَّارِ بِشَهَادَتِهِ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ

مؤذن کیلئے اس کے تکبیر کہنے کی وجہ سے فطرت کے اثبات کا تذکرہ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی

1664- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو سفيان: هو طلحة بن نافع القرشي مولاهم الواسطي من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، وهو في مسند أبي يعلى (1895). وأخرجه مسلم (388) في الصلاة: باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه، عن قتيبة بن سعيد، وعثمان بن أبي شيبة، وإسحاق بن إبراهيم، وابن خزيمة (393) عن يوسف بن موسى، كلهم عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/228، 229، وأحمد 3/316، ومسلم (388)، وأبو عوانة 1/333، والبيهقي 1/432 والبغوي (414)، من طريق عن أبي معاوية، عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة (393). وأخرجه أحمد 3/336 من طريق ابن لهيعة، حدثنا أبو الزبير، عن جابر.

وحدانیت کی گواہی دینے کی وجہ سے اس کے جہنم سے نکلنے کا تذکرہ

1665 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ فِيْ مَسِيرٍ لَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَى الْفِطْرَةِ." ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُرِّمَ عَلَى النَّارِ." فَابْتَدَرْنَاهُ فَاِذَا هُوَ صاحب ماشية أدركته الصلاة فنادى بها.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ایک شخص کو سنا جو الله اکبر الله اکبر کہہ رہا تھا (یعنی وہ اذان دے رہا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے پھر اس نے کہا اشهد ان لا الـه الا الله تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم پر حرام ہوگیا ہم لپک کر اس شخص کے پاس گئے تو وہ جانوروں کا چرواہا تھا جسے نماز کا وقت ہوگیا تھا' تو وہ اس کے لئے اذان دے رہا تھا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُؤَذِّنِ مَدٰى صَوْتِهِ بِاَذَانِهِ

اللہ تعالیٰ کا مؤذن کو اتنی مغفرت عطا کرنے کا تذکرہ جہاں تک اس کی اذان کی آواز جاتی ہے

1666 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا يَحْيٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدٰى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّشَاهِدُ الصلاة يكتب له خمس وعشرين حسنة ويكفر عنه ما بينهما".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُوْ يَحْيٰى هٰذَا اسْمُهُ سَمْعَانُ مَوْلٰى اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالِدِ اُنَيْسٍ وَّمُحَمَّدٍ ابْنَيْ اَبِيْ يَحْيَى الْاَسْلَمِيِّ مِنْ جِلَّةِ التَّابِعِيْنَ.

وَابْنُ ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى تَالِفٌ فِي الرِّوَايَاتِ.

1665– إسناده صحيح، حسين بن معاذ بن خليف: ثقة، روى له أبو داوُد، وباقي رجال السند على شرطهما . وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (399) عن إسماعيل بن بشر السليمي، عن عبد الأعلى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/132و229و241و253و270، ومسلم (382) في الصلاة: باب الإمساك عن الإغارة على قوم في دار الكفر إذا سمع فيهم الأذان، والترمذي (1618) في السير: باب ما جاء في وصيته صلى الله عليه وسلم في القتال، وأبو عوانة في "مسنده" 1/336، والبيهقي في "السنن" 1/405 من طرق عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ . وصححه ابن خزيمة (400) .وفي الباب عن ابن مسعود عند البيهقي في "السنن" 1/405، وعن الحسن مرسلًا عند عبد الرزاق (1866) .

وَمُوسٰى بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ الْكُوفَةِ وَعُبَّادِهِمْ وَاسْمُ أبيه عمران.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے۔اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے' اور ہر خشک وتر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی اور نماز میں شریک ہونے والے کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دو نمازوں کے درمیان کے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابویحییٰ نامی راوی کا نام سمعان ہے یہ اسلم نامی صاحب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ان کا تعلق اہل مدینہ سے ہے۔یہ انیس اور محمد بن ابویحییٰ اسلمی نامی راوی کے والد ہیں جو جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ان کے پوتے ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ ہیں جو روایات میں ہلاکت کا شکار ہونے والا تھا۔

موسیٰ بن ابوعثمان نامی راوی اہل کوفہ کے اکابرین اور عبادت گزاروں میں سے ایک ہیں ان کے والد کا نام عمران تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَغْفِرُ لِلْمُؤَذِّنِ وَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ بِاَذَانِهِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى يَقِينٍ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ مؤذن کی مغفرت کرے گا' اور اس کی اذان کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کردے گا' جبکہ وہ یقین کے ساتھ (اذان کے کلمات کہے)

1667 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يحيى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشَجِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ الدُّؤَلِيِّ اَنَّ النَّضْرَ بْنَ سُفْيَانَ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَلَعَاتِ النَّخْلِ فَقَامَ

1666–وأخرجه أحمد 2/411و429و458و461، وأبو داوٗد (515) فى الصلاة: باب رفع الصوت فى الصلاة؛ والنسائى 2/13 فى الأذان: باب رفع الصوت بالأذان، وابن ماجة (724) فى الأذان: باب فضل الأذان، والبغوى فى "شرح السنة" (411)؛ من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (390) عن بندار، عن عبد الرحمٰن بن مهدى، عن شعبة به .وأخرجه عبد الرزاق (1863) ومن طريقه أحمد 2/266 عن معمر، عن منصور، عن عباد بن أنيس، عن أبى هريرة .وعباد بن أنيس ترجمه المؤلف فى "الثقات" 5/141، فقال: عباد بن أنيس من أهل المدينة، يروى عن أبى هريرة، روى عنه منصور بن المعتمر . قال الشيخ أحمد شاكر رحمه الله فى تعليقه على "المسند" (7600) بعد أن نقل كلام ابن حبان: ثم مما يؤيد توثيقه أن روى عنه منصور، ففى "التهذيب" 10/313: قال الآجرى عن أبى داوٗد: منصور لا يروى إلا عن ثقة.وأخرجه أحمد برقم (9537) من طريق يحيى بن سعيد، عن شعبة، حدثنى موسى بن أبى عثمان، حدثنى أبو يحيى مولى جعدة، سمعت أبا هريرة ... وأبو يحيى مولى جعدة وثقة الذهبى فى "الميزان" .4/587وأخرجه البيهقى 1/431 من طريقين آخرين عن الأعمش

بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ مِثْلَ ما قال هٰذا يقينا دخل الجنة".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھجوروں کے جھنڈ کے پاس تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اذان دینے لگے جب وہ خاموش ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص یقین کے ساتھ وہی کلمات کہے' جو اس نے کہے ہیں' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُؤَذِّنَ يَكُوْنُ لَهٗ كَاَجْرِ مَنْ صَلّٰى بِاَذَانِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' مؤذن کی اذان کو سن کر جتنے لوگ نماز ادا کریں گے اس مؤذن کو اس کے مطابق اجر ملے گا

1668 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

(متنِ حدیث): اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُبْدِعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ عِنْدِی" فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فاعله".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ قَوْلُهٗ اُبْدِعَ بِیْ يُرِيْدُ قُطِعَ بِیْ عَنِ الرُّكُوبِ لِاَنَّ رَوَاحِلِي كَلَّتْ وعرجت.

1667- النضر بن سفيان روى عنه مسلم بن جندب، وعلي بن خالد الدؤلي، ووثقه المؤلف 5/474، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد، وابنه عبد الله في زوائده على "المسند" 2/352 عن هارون بن معروف، والنسائي 2/24 في الأذان: باب ثواب ذلك، عن محمد بن سلمة، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/204 ووافقه الذهبي، من طريق بحر بن نصر الخولاني، عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عن علي بن خالد الدؤلي أنه حدثه، أنه سمع أبا هريرة يقول ... وقد تحرف "الدؤلي" في سنن النسائي المطبوع إلى "الزرقي".

1668- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس، وأخرجه أحمد 5/272، ومسلم (1893) في الإمارة: باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره، والطبراني 17/ (626)، والبيهقي في "السنن" 9/28 من طرق عن أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20054)، والطيالسي (611)، وأحمد 4/120 و5/272و273و274، ومسلم (1893)، والبخاري في "الأدب المفرد" (242)، وأبو داوُد (5129) في الأدب: باب في الدال على الخير، والترمذي (2671) في العلم: باب ما جاء في الدال على الخير كفاعله، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/484، والطبراني 17/ (622) و(623) و(624) و(625) و(627) و(628) و(629) و(630) و(631) و(632)، والخرائطي في "مكارم الأخلاق" ص16-17، والبيهقي في "السنن" 9/28، وفي "الآداب" 217، والبغوي في "شرح السنة" (2625)، وابن عبد البر في "جامع بيان العلم وفضله" 1/16؛ من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد، وانظر الحديث المتقدم برقم (289).

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس سواری کا انتظام نہیں ہے۔ آپ مجھے سواری کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے پاس نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: میں اس کی رہنمائی اس شخص کی طرف کرسکتا ہوں جو اس کو سواری کے لئے جانور دیدے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اسے اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے اجر کی مانند اجر ملتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ اُبْـدِعَ بِـیْ سے مراد یہ ہے کہ میرے لیے سفر کرنا ممکن نہیں رہا کیونکہ میرے جانور کمزور اور بیمار ہو گئے ہیں۔

ذِكْرُ تَاَمُّلِ الْمُؤَذِّنِيْنَ طُوْلَ الثَّوَابِ فِي الْقِيَامَةِ بأذانهم في الدنيا

اس بات کی امید کا تذکرہ کہ قیامت کے دن اذان دینے والوں کو دنیا میں اذان دینے کی وجہ سے زیادہ ثواب ملے گا

1669 – أخبرنـا محمد بن عمرو بْنِ يُوسُفَ اَبُوْحَمْزَةَ بِنَسَا حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ

(متن حدیث): سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ الناس أعناقا يوم القيامة".

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس

1669– إسناده قوى على شرط مسلم، طلحة بن يحيى: هو ابن طلحة بن عبيد الله التيمى المدنى حسن الحديث خرج له مسلم، وباقى رجال السند على شرطهما. بندار: هو لقب محمد بن بشار، وأبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو القيسى العقدى. وأخرجه ابن ماجة (725) فى الأذان: باب فضل الأذان، عن بندار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (387) فى الصلاة: باب فضل الأذان، وابن ماجة (725) عن إسحاق بن منصور، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" 208، وأبو عوانة 1/333 عن إبراهيم بن مرزوق، كلاهما عن أبى عامر العقدى، به. وأخرجه أبو عوانة 1/333 من طريق الفريابى، والطبرانى فى "الكبير" 19/(736) من طريق محمد بن كثير، كلاهما عن سفيان، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/225، وأحمد 4/95 و98، ومسلم (387)، وأبو عوانة 1/333، والبيهقى 1/432، والبغوى (415) من طرق عن طلحة بن يحيى، به. وأخرجه عبد الرزاق (1862) عن الثورى، عن طلحة بن يحيى، عن عيسى بن طلحة، عن رجل، عن النبى صلى الله عليه وسلم. وفى الباب عن أبى هريرة فى الحديث الذى بعده.

روایت کونقل کرنے میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

1670 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَلْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ الناس أعناقا يوم القيامة".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ الْعَرَبُ تَصِفُ بَاذِلَ الشَّيْءِ الْكَثِيْرِ بِطُوْلِ الْيَدِ وَمُتَامِّلَ الشَّيْءِ الْكَثِيْرِ بِطُوْلِ الْعُنُقِ فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ" يُرِيْدُ اَطْوَلَهُمْ اَعْنَاقًا لِتَامُّلِ الثَّوَابِ, كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَائِهِ: "اَسْرَعُكُنَّ بِيْ لُحُوقًا اَطْوَلُكُنَّ يَدًا" فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحِقَتْ بِهِ وَكَانَتْ أكثرهن صَدَقَةً .وَلَيْسَ يُرِيْدُ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ هُمْ اَكْثَرُ النَّاسِ تَاَمُّلًا لِلثَّوَابِ فِي الْقِيَامَةِ وَهٰذَا مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الشَّيْءَ فِيْ لُغَتِهَا بِذِكْرِ الْحَذْفِ عَنْهُ مَا عَلَيْهِ مُعَوَّلُهُ فَاَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: "اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا" اَيْ مِنْ اَطْوَلِ النَّاسِ اَعْنَاقًا فَحَذَفَ "مِنْ" مِنَ الْخَبَرِ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: "اَحَبُّ عِبَادِي اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا" اَيْ مِنْ اَقْوَامٍ اُحِبُّهُمْ وَهٰؤُلَاءِ مِنْهُمْ وَهٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ سَنَذْكُرُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فِي الْقِسْمِ الثَّالِثِ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وشاء ه.

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن موذنوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب زیادہ چیز خرچ کرنے والے کو ہاتھ لمبا ہونے اور زیادہ چیز کی امید رکھنے والے کو گردن لمبی ہونے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ قیامت کے دن اذان دینے والے لوگ لمبی گردنوں

1670- عباد بن أنيس، ذكره المؤلف في "الثقات" 5/141، وباقي رجال السند على شرطهما، وقد تقدم في التعليق على الحديث (1667) قول أبي داوٗد: منصور لا يروى إلا عن ثقة. ويشهد له حديث معاوية السابق. والحديث في "مصنف عبد الرزاق" (1863) بهذا الإسناد، لكن بلفظ: "إن المؤذن يغفر له مدى صوته، ويصدقه كل رطب ويابس سمعه ... " وأما اللفظ الذي أورده المصنف هنا، فهو في "المصنف" (1861) عن معمر، عن قتادة، عن رجل، عن أبي هريرة. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/326 وقال: "رواه الطبراني في الأوسط، وفيه أبو الصلت، قال المزي: روى عنه علي بن زيد، ولم يذكر غيره. وقد روى عنه ابنه خالد بن أبي الصلت في الطبراني، في هذا الحديث، وبقية رجاله موثقون." وفي الباب عن أنس عند أحمد 3/169 و264، قال الهيثمي: ورجاله رجال الصحيح، إلا أن الأعمش قال: حدثت عن أنس. وانظر "مسند البزار" (354). وعن بلال عند الطبراني في "الكبير" (1080)، والبزار (353). وعن زيد بن أرقم عند ابن أبي شيبة 2/225، والطبراني (5118) و (5119). وعن عقبة بن عامر عند الطبراني 17/ (777).

والے ہوں گے اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں زیادہ ثواب کی امید ہوگی۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج سے یہ فرمان ''تم میں مجھ سے سب سے جلدی وہ ملے گی، جس کے ہاتھ تم میں سے سب سے زیادہ لمبے ہیں'' تو سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ان سے مل گئی تھیں کیونکہ وہ زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں[1]۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ قیامت کے دن ثواب کی زیادہ امید صرف اذان دینے والوں کو ہوگی یہ ان کلمات میں سے ایک ہے جن کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب اپنے محاورے میں کسی چیز کا تذکرہ کرتے ہیں اور اس کے ہمراہ اس لفظ کو حذف کر دیتے ہیں جس پر اس کی بنیاد ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے اس سے مراد یہ ہے کہ لمبی گردن والے لوگوں میں سے ہونگے۔ یہاں پر لفظ ''من'' محذوف ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''میرے بندوں میں سے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ ہیں جو جلدی افطار کرتے ہیں''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جن سے میں محبت رکھتا ہو۔ یہ ان میں سے ہیں' یہ ایک طویل باب ہے جسے ہم اس کتاب میں اس کے مخصوص مقام پر ذکر کریں گے جو سنت کی اقسام میں سے تیسری قسم میں ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا۔

ذكر إثبات عفو الله جلا وَعَلا عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ

اذان دینے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی معافی کے اثبات کا تذکرہ

1671 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سلمة المرادی حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ سُلَيْمَانَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ صَالِحٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَاَرْشَدَ اللّٰهُ الْاَئِمَّةَ وَعَفَا عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْصَالِحٍ السَّمَّانُ عَنْ عَائِشَةَ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ وَسَمِعَهُ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا فَمَرَّةً حَدَّثَ بِهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَاُخْرٰى عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَتَارَةً وَقَفَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاَمَّا الْاَعْمَشُ فَاِنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَّسَمِعَهُ مِنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

[1] یہ روایت نقل کرنے میں امام ابن حبان کو وہم ہوا ہے کیونکہ تمام اہلِ سیر و مغازی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے سب سے پہلے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا اور وہ دیگر ازواجِ مطہرات کے مقابلے میں زیادہ صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔ مترجم عفی عنہ

1671- محمد بن أبی صالح (ذكوان السمان) ذكره المؤلف في "الثقات" 7/417، وقال: يخطىء. وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/65، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/53، والبيهقي 1/425و426و431، من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1532) من طريق ابن وهب به، وقال بإثره: الأعمش أحفظ من منتين مثل محمد بن أبي صالح. وقد خالفه أخوه سهيل بن أبي صالح، فقال: عن أبيه، عن أبي هريرة، قال أبو زرعة: وهذا أصح. وحديث أبي هريرة سيورده المؤلف في الرواية الآتية.

مَرْفُوعًا وَّقَدْ وَهِمَ مَنْ اَدْخَلَ بَيْنَ سُهَيْلٍ وَّاَبِيهِ فِيهِ الْاَعْمَشَ لِاَنَّ الْاَعْمَشَ سَمِعَهُ مِنْ سُهَيْلٍ لَا اَنَّ سُهَيْلًا سَمِعَهُ من الأعمش.

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''امام، ضامن ہے اور مؤذن امین ہے اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے اور مؤذنوں سے درگزر کرے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابو صالح سمان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سنی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر بھی سنی ہے' تو ایک مرتبہ انہوں نے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کر دیا ہے اور ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دیا ہے اور ایک دفعہ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور جب اعمش نے یہ روایت ابو صالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر سنی تو انہوں نے یہ روایت ابو صالح کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر سنی تو وہ شخص وہم کا شکار ہوا جس نے سہیل نامی راوی اور اس کے والد کے درمیان اعمش کو داخل کر دیا کیونکہ اعمش نے یہ روایت سہیل سے سنی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ سہیل نے یہ روایت اعمش سے سنی ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْغُفْرَانِ لِلْمُؤَذِّنِ بِاَذَانِهِ

مؤذن کے اذان دینے کی وجہ سے اس کے لئے مغفرت کی اثبات کا تذکرہ

1672 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَاَرْشَدَ اللّٰهُ الْاَئِمَّةَ وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِينَ".

1672- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/419 عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1531) من طريقين عن سهيل بن أبي صالح به .وأخرجه الشافعي 1/57 ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/430 عن إبراهيم بن محمد، وعبد الرزاق (1839) عن سفيان بن عيينة، كلاهما عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، به . ولفظ "عن ابيه" سقط من "مصنف" عبد الرزاق .وأخرجه الرامهرمزي في "المحدث الفاصل" رقم (257) من طريق يزيد بن زريع، حدثنا عبد الرحمٰن بن إسحاق، عن سهيل بن أبي صالح، به.وأخرجه عبد الرزاق (1838) ، والشافعي 1/128، والحميدي (999) ، وأحمد 2/284و424و464و472، والترمذي (207) ، وأبو داوُد (517) ، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/52، والطيالسي (2404) ، وأبو نعيم في "الحلية" 7/118، والطبراني في "الصغير" 1/107و2/13، والبيهقي 1/430و3/127، والبزار (357) ، من طرق كثيرة عن الأعمش، عن أبي صالح ... وصححه ابن خزيمة (1528) .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ الْفَرْقُ بَيْنَ الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ اَنَّ الْعَفوَ قَدْ يَكُوْنُ مِنَ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا لِمَنِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ مِنْ عِبَادِهِ قَبْلَ تَعْذِيبِهِ اِيَّاهُمْ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَقَدْ يَكُوْنُ ذلك بعد تعذيبه إياهم الشیء اليسير، ثُمَّ يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِمْ جَلَّ وَعَلَا بِالْعَفْوِ اِمَّا مِنْ حَيْثُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ وَاِمَّا بِشَفَاعَةِ شَافِعٍ وَّالْغُفْرَانُ هُوَ الرِّضَا نَفْسُهُ وَلَا يَكُوْنُ الْغُفْرَانُ مِنْهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنِ اسْتَوْجَبَ النِّيرَانَ بِفَضْلِهٖ اِلَّا وَهُوَ يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِمْ بِاَنْ لَا يدخلهم إياها بحيله.

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے اور مؤذنوں کی مغفرت کرے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عفو اور غفران میں فرق ہے عفو پروردگار کی طرف سے ایسے شخص کیلئے بھی ہوتا ہے کہ اس کے جس بندے پر جہنم لازم ہو چکی ہو تو یہ اسے عذاب دینے سے پہلے سے بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچا کر رکھے۔ اور بعض اوقات یہ اسے عذاب دینے کے کچھ عرصہ کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر فضل کرے گا کہ انہیں معاف کر دے گا یا تو یہ اپنے فضل کی وجہ سے کرے گا یا کسی شفاعت کرنے والے کی وجہ سے کرے گا اور غفران سے مراد اس کی ذات کا راضی ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کیلئے مغفرت ہوگی جس پر جہنم لازم ہو چکی ہو اور یہ اس کے فضل کی وجہ سے ہی ہوگی۔ ماسوائے اس کے کہ وہ ان پر اپنا فضل کرتے ہوئے اپنی قوت کے ساتھ انہیں اس میں داخل ہی نہ کرے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَذَانِ الَّذِىْ كَانَ يُؤَذَّنُ بِهٖ فِیْ اَيَّامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اذان کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان دی جاتی تھی

1673 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ كَثُرَ الناس فأمرنا مناديا ينادى على الزوراء.

1673- إسناده صحيح على شرط البخاری. رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخاری . وأخرجه أحمد 3/450، والبخاری (912) فی الجمعة: باب الأذان يوم الجمعة، والترمذی (516) فی الصلاة: باب ما جاء فی أذان الجمعة، وابن الجارود (290) ، والطبرانی (6647) ، والبيهقی 3/192، والبغوی (1071) من طرق عن أبی ذئب، بهٰذا الإسناد وأخرجه الشافعی 1/160، والبخاری (913) فی الجمعة: باب المؤذن الواحد يوم الجمعة، و (915) باب الجلوس على المنبر عند التأذين، و (916) بـاب التأذين عند الخطبة، والنسائی 3/100، 101 فی الجمعة، وأبو داوٗد (1087) فی الصلاة: باب النداء يوم الجمعة، والطبرانی (6646) و (6648) (6649) و (6650) و (6651) و (6652) ، والبيهقی 3/192، و205، من طرق عن الزهری، به. وأخرجه ابن أبی شيبة 1/222، وأبو داوٗد (1088) ، والطبرانی (6642) و (6643) و (6644) و (6645) ، وابن ماجة (1135) ، من طرق عن ابن إسحاق، عن الزهری، به. وصححه ابن خزيمة (1837) وقد تحرف فيه "ابن إسحاق" إلى أبی إسحاق."

❁❁ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے (یعنی جمعہ کے دن ایک اذان ہوتی تھی اور ایک اقامت ہوتی تھی) یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے مؤذن کو یہ ہدایت کی کہ وہ زوراء کے مقام پر (جمعے کے دن) دوسری اذان دیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِقَامَةِ الَّتِيْ كَانَ يُقَامُ بِهَا الصَّلَاةُ فِيْ اَيَّامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اقامت کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نماز کے لئے اقامت کہی جاتی تھی

1674- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ اَبِى الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَاِذَا سَمِعْنَا الْاِقَامَةَ تَوَضَّاْنَا ثم جئنا إلى الصلاة.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو مرتبہ ہوتے تھے اور اقامت ایک مرتبہ ہوتی تھی تاہم قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ کہا جاتا تھا جب ہم اقامت سنتے تھے تو ہم وضو کر لیتے تھے اور نماز کے لئے آ جاتے تھے۔

1675- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ

1675- إسناده قوى . أبو جعفر: هو محمد بن إبراهيم بن مسلم، قال ابن معين: ليس به بأس، وقال الدارقطني: بصرى يحدث عن جده، ولا بأس بهما، وجده مسلم بن المثنى وثقه أبو زرعة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وسيعرف بهما المؤلف بإثر الحديث (1677) وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه أبو داؤد (510) في الصلاة: باب في الإقامة، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (406)، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (374). وأخرجه أحمد 2/85، والدولابي في "الكنى والأسماء" 2/106، من طريق محمد بن جعفر، به. ومن طريق أحمد أخرجه الحاكم 1/197، 198، وصححه، ووافقه الذهبي، وقد أخطأ الحاكم وتابعه الذهبي في تعيين أبي جعفر وشيخه، وبين خطأهما الشيخ المحقق أحمد شاكر رحمه الله في تعليقه على "المسند" (5569). وأخرجه أحمد 2/87، والنسائي 2/3 في الأذان: باب تثنية الأذان، و2/20، 21 باب كيف الإقامة، والدولابي 2/106، والدارمي 1/270، والبيهقي في "السنن" 1/413، وابن خزيمة (374) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد2. إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو عوانة 1/327، 328 عن أبي خليفة بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا عن محمد بن حيوية ومحمد بن أيوب، عن محمد بن كثير، به. وأخرجه عبد الرزاق (1794)، ومن طريقه أبو عوانة 1/328، والبيهقي في "السنن" 1/413، والبغوي (405)، وابن خزيمة (375)، عن معمر، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/205، وأحمد 3/103، ومسلم (378) (5) في الصلاة: باب الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة، والنسائي 2/3 في الأذان: باب تثنية الأذان، وأبو

عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

(متن حدیث): اُمِرَ بلال أن يشفع الأذان ويوتر الإقامة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ: ما روى هٰذا عَنِ ابْنِ كَثِيْرٍ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ ثِقَةٌ غَيْرُ مُحَمَّدِ بن أيوب الرازى وأبى خليفة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات جفت اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن کثیر کے حوالے سے شعبہ سے منقول اس روایت کو کسی بھی ثقہ راوی نے نقل نہیں کیا صرف محمد بن ایوب رازی اور ابوخلیفہ نے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَنَسٍ اَمَرَ بِلَالٌ اَرَادَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَيْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ''حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا'' اس سے ان کی مراد یہ ہے انہیں کسی اور کی بجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا

1676 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ

(بقيه تخريج 1675)عوانة 1/328 من طريق عبد الوهاب الثقفى، عن أيوب، به. وصححه الحاكم 1/198ووافقه الذهبى .وأخرجه البخارى (605) فى الأذان: باب الأذان مثنى مثنى، وأبو داؤد (508) فى الصلاة: باب فى الإقامة، والدارمى 1/271، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/133، وأبو عوانة 1/327، والبيهقى فى "السنن" 1/412و413، من طريق سليمان بن حرب وعبد الرحمٰن بن المبارك، عن حماد بن زيد، عن سماك بن عطية، عن أيوب، به، وصححه ابن خزيمة (376) .وأخرجه مسلم (378) (5) ، والبيهقى 1/412 من طريق عبد الوارث بن سعيد، عن أيوب، به .وأخرجه أبو داؤد (508) ، ومن طريقه أبو عوانة 1/327 عن موسى بن إسماعيل، عن وهب، عن أيوب، به .وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/132 من طريق عبيد الله بن عمرو الجزرى، عن أيوب، به.وأخرجه أبو عوانة 1/328 من طريق سليمان التيمى.

1676- إسناده صحيح على شرط الشيخين. خالد الحذاء : هو خالد بن مهران أبو المنازل، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد.وأخرجه أبو عوانة 1/327 عن إبراهيم بن ديزيل، عن عفان، عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/189، والبخارى (607) فى الأذان: باب الإقامة واحدة إلا قوله "قد قامت الصلاة"، ومسلم (378) فى الصلاة: باب الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة، وأبو داؤد (509) فى الصلاة: باب فى الإقامة، وأبو عوانة 1/328، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/133، والبيهقى فى "السنن" 1/412 من طريق إسماعيل بن علية، عن خالد الخذاء ، به .وأخرجه أبو داؤد الطيالسى (2095) ، ومن طريقه أبو عوانة 1/327 عن شعبة، عن خالد الحذاء ، به.وأخرجه الدارمى 1/270، وأبو عوانة 1/327، والطحاوى 1/132، من طريق أبى الوليد الطيالسى وعفان وأبى عامر العقدى، عن شعبة، عن خالد الحذاء ، به .وأخرجه البخارى (606) فى الأذان: باب الأذان مثنى مثنى، ومسلم (378) (3) ، البيهقى فى "السنن" 1/390و412، من طريق عبد الوهاب الثقفى، عن خالد، به. وصححه ابن خزيمة (368)، وأخرجه البخارى (603) فى الأذان: باب بدء الأذان، و (3457) فى أحاديث الأنبياء : باب ما ذكر عن بنى إسرائيل، والبيهقى

بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ."

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِفْرَادَ الْاِقَامَةِ اِنَّمَا يَكُوْنُ خَلَا قَوْلِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جائیں گے صرف (قد قامت الصلوٰۃ دومرتبہ کہا جائے گا)

1677 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ قال سمعت أبا المثنى قال:

(متن حدیث): سمعت ابن عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ وَاحِدَةٌ غَيْرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُوْ جَعْفَرٍ هٰذَا هُوَ اِمَامُ مَسْجِدِ الْاَنْصَارِ بِالْكُوْفَةِ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مهران بن المثنى ،وأبو المثنى: اسمه مسلم بن المثنى.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان دو دو کلمات پر مبنی ہوتی تھی اور اقامت ایک کلمے پر مبنی ہوتی تھی تاہم قد قامت الصلوٰۃ کو دومرتبہ کہا جاتا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوجعفر نامی راوی کوفہ میں انصار کی مسجد کا امام تھا' اس کا نام محمد بن مسلم بن مہران بن مثنیٰ

(بقیہ تخریج 1676)1/412 والبغوی (403) ، من طريق عبد الوارث بن سعيد، عن خالد، به .وأخرجه عبد الرزاق (1795) ، والدارمي 1/271، والطحاوي 1/132 من طريق سفيان الثوري، وابن أبي شيبة 1/205 عن عبد الأعلى، كلاهما عن خالد، به. وصححه ابن خزيمة (366) .وأخرجه مسلم (378) ، والطحاوي 1/132، وأبو عوانة 1/327، والبيهقي 1/412 من طريق حماد بن زيد وحماد بن سلمة، ووهيب، وهشيم، ومحمد بن دينار، كلهم عن خالد، به .وأخرجه ابن ماجة (729) و (730) في الأذان: باب إفراد الإقامة، من طريق المعتمر بن سليمان وعمر بن علي، عن خالد، به . وصححه ابن خزيمة (367) .وأخرجه ابن خزيمة أيضًا (369) ، والبيهقي 1/390 من طريق روح بن عطاء بن أبي ميمونة، عن خالد، به.

1677- إسناد قوي، محمد بن إسماعيل: هو الإمام محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة بن بردزبة البخاري صاحب "الصحيح" جبل الحفظ، وإمام الدنيا، المتوفى سنة 256هـ، والجعفي، بضم الجيم وسكون العين: نسبة إلى قبيلة جعفي بن سعد العشيرة وهي من مذحج، وقيل له: الجعفي لأن أبا جده المغيرة أسلم على يد اليمان الجعفي والي بخارى فنسب إليهم بالولاء . له ترجمة حافلة في "سيرة أعلام النبلاء " 12/391-.471 وانظر الحديث في "التاريخ الكبير " 7/256 تقدم برقم (1674) من طريق بندار، عن غندر، عن شعبة، بهذا الإسناد.

ہے' جبکہ ابوثنیٰ نامی راوی کا نام مسلم بن ثنیٰ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْاٰمِرُ لِبَلَالٍ تَثْنِيَةَ الْاَذَانِ وَاِفْرَادَ الْاِقَامَةِ لَا غَيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات دو' دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک' ایک مرتبہ کہیں' کسی دوسرے نے یہ حکم نہیں دیا تھا

1678- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا الْحَذَّاءَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّهُ حَدَّثَ اَنَّهُمُ الْتَمَسُوا شَيْئًا يُؤَذِّنُونَ بِهِ عَلَمًا لِلصَّلَاةِ فَاُمِرَ بِلَالٌ أن يشفع الأذان ويوتر الإقامة.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے اس چیز کو تلاش کیا جس کے ذریعے وہ لوگوں کو اطلاع دیں اور وہ چیز نماز کے لئے مخصوص نشان ہو' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُوَ الَّذِي اَمَرَ بِلَالًا بِتَثْنِيَةِ الْاَذَانِ وَاِفْرَادِ الْاِقَامَةِ لَا مُعَاوِيَةَ كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ فَحَرَّفَ الْخَبَرَ عَنْ جِهَتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نہیں دیا تھا جیسا کہ اس شخص کو یہ غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث سے ناواقف ہے' اور اس نے حدیث کا غلط مفہوم بیان کیا ہے

1679- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ

1678- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (367) . وقد تقدم برقم (1675) و (1676) .

لِيُضْرَبَ بِهِ، لِيَجْتَمِعَ النَّاسُ إِلَى الصَّلَاةِ، أَطَافَ بِيْ مِنَ اللَّيْلِ، وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، وَفِيْ يَدِهِ نَاقُوْسٌ يَحْمِلُهُ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوْسَ؟ قَالَ: فَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قُلْتُ: أَدْعُوْ بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تُؤَذِّنَ تَقُوْلُ:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،

ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ قَالَ: تَقُوْلُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قُمْ فَأَلْقِ عَلٰى بِلَالٍ مَا رَأَيْتَ، فَلْيُؤَذِّنْ، فَإِنَّهُ أَنْدٰى صَوْتًا فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيْ عَلَيْهِ، وَيُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ، فَسَمِعَ عُمَرُ صَوْتَهُ، وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَقَامَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ، يَقُوْلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالْحَقِّ لَأُرِيْتُ مِثْلَ مَا رَاٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .(1:94)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کے بارے میں حکم دیا گیا کہ اسے بجایا جائے تا کہ لوگ نماز کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو رات کے وقت جب میں سویا ہوا تھا میرے پاس ایک شخص آیا جس نے دو سبز چادریں پہنی ہوئی تھیں۔اس کے ہاتھ میں ایک ناقوس تھا جو اس نے اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم اس ناقوس کو فروخت کرو گے اس نے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ میں نے جواب دیا: میں اس کے ذریعے نماز کی طرف دعوت دوں گا۔اس نے دریافت کیا: میں تمہاری رہنمائی اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف نہ کروں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں، وہ بولا: جب تم اعلان کرنے کا ارادہ کرو، تو تم یہ کہو:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،

پھر وہ کچھ پیچھے ہٹا اور بولا: جب تم نماز قائم کرنے لگو، (یعنی اقامت کہو) تو تم یہ کہو:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ،

1679- إسناده قوى، ابن إسحاق: هو محمد بن إسحاق بن يسار المطلبى مولاهم المدنى إمام المغازى، صدوق، وقد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه، وباقى رجاله على شرط الصحيح

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ،

(حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب صبح ہوئی تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو یہ خواب حقیقت ثابت ہوگا۔ تم اٹھو اور بلال کو وہ کلمات سکھاؤ جو تم نے (خواب میں) دیکھے ہیں' تو وہ (ان کے مطابق) اذان دے' کیونکہ اس کی آواز زیادہ بلند ہے' تو میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور میں انہیں وہ کلمات بتا تا رہا اور وہ اس کے مطابق اذان دیتے رہے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی تو وہ اس وقت ''زوراء'' کے مقام پر اپنے گھر میں موجود تھے وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور بولے: اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ مجھے بھی اس طرح کا خواب دکھایا گیا تھا' جس طرح کا اس نے دیکھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

ذكر الأمر بالترجيع بالأذان ضد قوله مَنْ كَرِهَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ اذان میں ترجیع کا حکم ہے یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

1680 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن بكر قال أخبرنا بن جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ اَخْبَرَهُ وَكَانَ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ حِيْنَ جَهَّزَهُ اِلَى الشَّامِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الشَّامِ وَاِنِّيْ اَسْاَلُ عَنْ تَاْذِيْنِكَ فَاَخْبِرْنِيْ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ نَفَرٍ فَكُنَّا فِيْ بَعْضِ طَرِيْقِ حُنَيْنٍ مَقْفَلَ

1680- إسناده حسن وهو حديث صحيح بطرقه. عبد العزيز بن عبد الملك روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجال السند على شرط الشيخين، محمد بن بكر: هو محمد بن بكر بن عثمان البرساني. وأخرجه أحمد 3/409 عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/57-59، وأحمد 3/409، وأبو داوُد (503) في الصلاة: باب كيف الأذان، والنسائي 2/5، 6 في الأذان: باب كيف الأذان، وابن ماجة (708) في الأذان: باب الترجيع في الأذان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/130، والدارقطني 1/233، والبيهقي 1/393، والبغوي (407)، من طرق عن ابن جريج، به. وصححه ابن خزيمة (379). وأخرجه الشافعي 1/59، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/419، عن إبراهيم بن عبد العزيز بن عبد الملك بن أبي محذورة، عن أبيه، عن ابن محيريز، به. وأخرجه أبو داوُد (505) عن محمد بن داوُد الاسكندراني، عن زياد بن يونس، عن نافع بن عمر الجمحي، عن عبد الملك بن أبي محذورة، عن ابن محيريز، به. وأخرجه عبد الرزاق (1779)، وأحمد 3/408، وأبو داوُد (501)، والنسائي 2/7 في الأذان: باب الأذان في السفر، والطحاوي 1/130و134، والبيهقي في "السنن" 1/393، 394، و417، من طريق ابن جريج، عن عثمان بن السائب، عن أبيه السائب مولى أبي محذورة، وعن أم عبد الملك بن أبي محذورة أنهما سمعاه من أبي محذورة.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا الصَّوْتَ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُوْنَ عَنِ الطَّرِيْقِ فصرخنا نستهزیء نَحْكِيْهِ فَسَمِعَ الصَّوْتَ فَقَالَ: "اَيُّكُمْ يَعْرِفُ هٰذَا الَّذِيْ اَسْمَعُ الصَّوْتَ؟ " قَالَ فَجِيْءَ بِنَا فَوَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: "اَيُّكُمْ صَاحِبُ الصَّوْتِ؟ " قَالَ فأشار الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اِلَيَّ قَالَ فَاَرْسَلَهُمْ وَحَبَسَنِيْ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ اَكْرَهُ اِلَيَّ مِمَّا يَاْمُرُنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ بِالْاَذَانِ وَاَلْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ نَفْسُهُ الْاَذَانَ فَقَالَ: "قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" ثُمَّ قَالَ: "لِي ارْجِعْ وَامْدُدْ صَوْتَكَ قَالَ: "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ التَّاْذِيْنِ دَعَانِيْ فَاَعْطَانِيْ صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ وَّقَالَ: "اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَبَارِكْ عَلَيْهِ " قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِالتَّاْذِيْنِ قَالَ: "قَدْ اَمَرْتُكَ بِهٖ" قَالَ فَعَادَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ فِي الْقَلْبِ اِلَى الْمَحَبَّةِ فَقَدِمْتُ عَلٰى عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اُاَذِّنُ بِمَكَّةَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قال بن جُرَيْجٍ وَّاَخْبَرَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِي خَبَرَ بن محيريز هٰذا عن أبى محذورة.

1680: عبداللہ محیریز بیان کرتے ہیں: یہ حضرت ابومحذورہ کے زیر پرورش تھے جب یہ شام جانے لگے تو یہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابومحذورہ سے کہا میں شام جانے لگا ہوں مجھ سے اذان کے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا جائے گا' تو آپ مجھے اس بارے میں بتائیے' تو حضرت ابومحذورہ نے بتایا ہم کچھ لوگ روانہ ہوئے ہم حنین کے راستے میں کسی جگہ پر تھے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا راستے میں ہم سے ہوا اللہ کے رسول کے مؤذن نے نماز کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اذان دی ہم نے اس کی آواز سنی ہم راستے سے ایک طرف ہٹ چکے تھے' تو ہم نے اس کا مذاق اڑانے کے لئے ان کلمات کو بلند آواز میں دہرانا شروع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سن لی۔ آپ نے دریافت کیا: تم میں سے کون اس شخص کو جانتا ہے' جس کی آواز کو میں نے سنا ہے راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہمیں لا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کر دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس کی وہ آواز تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر ان سب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا' اور مجھے اپنے پاس روک لیا۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی جس کا حکم مجھے اللہ کے رسول مجھے دیں۔ آپ نے مجھے اذان دینے کا حکم دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود مجھے اذان کے کلمات سکھائے آپ نے فرمایا: تم یہ کہو۔

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ"

پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: تم اس میں ترجیع کرو اور اپنی آواز کو بلند کرو۔ پھر آپ نے یہ کلمات کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰـهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

جب وہ اذان دے کر فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں تھوڑی سی چاندی تھی آپ نے دعا کی۔

''اے اللہ! اس میں برکت دے اور اس پر برکت دے''۔

راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اذان دینے کا حکم دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تمہیں حکم دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں تو میرے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جتنی بھی ناپسندیدگی تھی وہ سب محبت میں تبدیل ہوگئی پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ گورنر حضرت عتاب بن اسید کے پاس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت میں نے مکہ میں اذان دینا شروع کر دی۔

ابن جریج کہتے ہیں میرے خاندان کے کئی افراد نے ابن محیریز کے حوالے سے یہ روایت حضرت ابومحذورہ کے حوالے سے مجھے سنائی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّرْجِيعِ فِي الْاَذَانِ وَالتَّثْنِيَةِ فِي الْاِقَامَةِ اِذْ هُمَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

اذان میں ترجیع کا حکم ہونا اور اقامت کے کلمات دومرتبہ کہنا یہ دونوں چیزیں مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتی ہے

1681 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ

1681– إسناده حسن. عامر الأحول: هو عامر بن عبد الواحد، وهو مع كونه من رجال مسلم وحديثه هذا فيه من روايته– مختلف فيه، ضعفه أحمد والنسائی، ووثقه أبو حاتم وابن معين، وقال ابن عدی: لا أری برواياته بأسًا، وذكره المؤلف فی "الثقات"، وباقی رجال السند علی شرط الصحيح. وهو فی "مصنف ابن أبی شيبة" 1/203، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (709) فی الأذان: باب الترجيع فی الأذان. وأخرجه أحمد 3/409، وأبو داوٗد (502) فی الصلاة: باب كيف الأذان، والترمذی (192) فی الصلاة: باب ما جاء فی الترجيع فی الأذان، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/130و135، وابن الجارود (162)، من طريق عفان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسی (1354)، وأحمد 6/401، وأبو داوٗد (502) فی الصلاة، والنسائی 2/4 فی الأذان: باب كم الأذان من كلمة، والدارمی 1/271، وأبو عوانة 1/330، والطحاوی 1/130و135، والبيهقی فی "السنن" 1/416، من طرق عن همام، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (377). وأخرجه مسلم (379) فی الصلاة: باب صفة الأذان، والنسائی 2/4، 5، وأبو عوانة 1/330، والبيهقی فی "السنن" 1/392، من طرق عن معاذ بن هشام، عن أبيه، عن عامر الأحول، به.

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ اَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ عَلَّمَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْاَذَانُ: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ."

وَالْإِقَامَةُ: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ إلا اللّٰه".

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے **19** کلمات اور اقامت کے **17** کلمات تعلیم دیے تھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ."

اقامت کے کلمات یہ ہیں:

"اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ إلا اللّٰه".

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُؤَذِّنَ اِذَا رَجَّعَ فِىْ اَذَانِهٖ يَجِبُ اَنْ يَّخْفِضَ صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فِيْمَا قَبْلَهُمَا وَفِيْمَا بَعْدَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مؤذن جب اپنی اذان میں ترجیع کرتا ہے تو یہ بات ضروری ہے

وہ پہلی مرتبہ شہادت کے دونوں کلمات پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھے اور ان دونوں کلمات سے پہلے اور ان دونوں کے بعد اپنی آواز کو بلند کرے

1682 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِىْ سُنَّةَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِىْ

وَقَالَ: "تَقُوْلُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ" وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ ثُمَّ تَقُوْلُ: "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ "وَاخْفِضْ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ اَشْهَدُ أن لا إلٰه إلا اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَحَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ".

❁❁ محمد بن عبدالملک اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت ابومحذورہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اذان کا طریقہ تعلیم دیجئے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے آگے والے حصے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم یہ کہو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ"

تم اس میں اپنی آواز کو بلند کرو پھر تم یہ کہو:

"اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ"

اس میں تم اپنی آواز کو پست کرو پھر تم شہادت کے کلمات (کہتے ہوئے) اپنی آواز کو بلند کرو:

اَشْهَدُ أن لا إلٰه إلا اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَحَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

1682- حديث صحيح بطرقه . الحارث بن عبيد مختلف فيه، وهو من رجال مسلم، ومحم بن عبد الملك لم يوثقه غير المؤلف، وكذا أبوه عبد الملك، لكن روى عنه جمع . وأخرجه أبو داوٗد (500) في الصلاة: باب كيف الأذان، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/394، والبغوي في "شرح السنة" (408) عن مسدد بن مسرهد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقي أيضًا في "السنن" 1/412، 422 من طريق أبي المثنى، عن مسدد، به .وأخرجه أحمد 3/408، 409 عن سريج بن النعمان، عن الحارث بن عبيد، به. وأخرجه أبو داوٗد (504) عن عبد الله بن محمد النفيلي، والترمذي (191) في الصلاة: باب ما جاء في الترجيع في الأذان، والنسائي 2/3، 4 في الأذان: باب خفض الصوت في الترجيع في الأذان، عن بشر بن معاذ، والبيهقي في "السنن" 1/414 من طريق إسحاق بن إبراهيم الحنظلي ويعقوب بن حميد بن كاسب، كلهم عن إبراهيم بن عبد العزيز بن عبد الملك بن أبي محذورة، قال: أخبرني أبي وجدي جميعًا، عن أبي محذورة. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (378) من طريق بشر بن معاذ، عن إبراهيم بن عبد العزيز، به، وقال: عبد العزيز بن عبد الملك لم يسمع هٰذا الخبر من أبي محذورة، إنما رواه عن عبد الله بن محيريز، عن أبي محذورة ... ، ثم أورده (379) من طريق عبد العزيز بن عبد الملك ين أبي محذورة، عن عبد الله بن محيريز، عن أبي محذورة ... ثم قال: فخبر ابن أبي محذورة ثابت صحيح من جهة النقل . وتقدم برقم (1680) و (1681) من طريق عبد الله بن محيريز، عن أبي محذورة. وأوردت تخريجهما هناك.

اگر صبح کی اذان ہو تو تم یہ کہو:
اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ".

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ بِالصَّلَاةِ

آدمی نماز کے لئے اذان سن کر کیا کرے اس کا تذکرہ ہے

1683 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث):كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ المؤذن قال:"وأنا وأنا".

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے تو آپ یہ فرماتے تھے: میں بھی (یہ اعتراف کرتا ہوں جو تم کہہ رہے ہو)

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَاَنَا وَاَنَا"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا تذکرہ ''میں بھی، میں بھی''

1684 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

1683- إسناده صحيح على شرط مسلم، سهل بن عثمان العسكرى، حافظ، أخرج له مسلم، وباقى السند على شرطهما، وأخرجه الحاكم 1/204 من طريق محمد بن أيوب، عن سهل بن عثمان العسكرى، بهٰذا الإسناد، وصححه، ووافقه الذهبى. وأخرجه أبو داوٗد (526) فى الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، ومن طريقه البيهقى فى "السنن" 1/409، عن إبراهيم بن مهدى، عن على بن مسهر، عن هشام بن عروة، بهٰذا الإسناد.

1684-إسناده صحيح على شرط البخارى، عبد الرحمٰن بن إبراهيم ثقة من رجال البخارى، وباقى السند على شرطهما، والوليد وهو ابن مسلم- قد صرح بالتحديث .وأخرجه عبد الرزاق (1844) عن معمر وغيره، عن يحيى بن أبى كثير، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة1/226، وأحمد 4/91، والبخارى (612) و (613) فى الأذان: باب ما يقول إذا سمع المنادى، والدارمى 1/272، وأبو عوانة 1/338، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/145، والبيهقى فى "السنن" 1/409، من طرق عَنْ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، به . وصححه ابن خزيمة (414) .وأخرجه أبو عوانة 1/327 من طريق حيوة، عن يزيد بن الهاد، عن محمد بن إبراهيم، به . وأخرجه أبو عوانة 1/328 من طريق الشافعى، عن ابن عيينة، عن طلحة بن يحيى، عن عيسى بن طلحة، به.وأخرجه أحمد 4/100 من طريقين عن حماد بن سلمة، عن عاصم بن بهدلة، عن أبى صالح، عن معاوية.وسيورده المؤلف برقم (1687) من طريق محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص، عن أبيه، عن جده، عن معاوية . وبرقم (1688) من طريق أبى أمامة بن سهل عن معاوية. ويرد تخريج كل فى موضعه.

عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ سَمِعَ الْمُنَادِي يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَلَمَّا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا أَشْهَدُ فَلَمَّا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ انہوں نے مؤذن کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر' اللہ اکبر کہا جب مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں جب مؤذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

ذِكْرُ إِيجَابِ دُخُولِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ

ایسے شخص کے لئے جنت میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جو اس کی مانند کلمات کہے جو کلمات مؤذن اپنی اذان میں کہتا ہے

1685 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن يزيد الزرقي بِطَرَسُوسَ وَابْنُ بُجَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَقَالَ أَحَدُكُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ".

1685- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (417) عن يحيى بن محمد بن السكن، عن محمد بن جهضم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (385) في الصلاة: باب القول مثل ما يقول المؤذن عن إسحاق بن منصور، وأبو داؤد (527) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، عن محمد بن المثنى، والبيهقي 1/408، 409 من طريق علي بن الحسن بن أبي عيسى الهلالي، ثلاثتهم عن محمد بن جهضم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/144، والبغوي (424) من طريق إسحاق بن محمد الفروي، عن إسماعيل بن جعفر، به.

؎؎ حفص بن عاصم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے کوئی ایک شخص بھی (یعنی اذان کو سننے والا شخص) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے تو (سننے والا) اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے پھر وہ اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے گا تو (سننے والا) اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے پھر وہ حی علی الصلوٰۃ کہے گا تو (سننے والا) لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے پھر وہ حی علی الفلاح کہے گا تو (سننے والا) لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے گا تو (سننے والا) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے گا تو سننے والا لا الہ الا اللہ کہے تو وہ (اذان کا جواب دینے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ سَمِعَ الْاَذَانَ اَنْ يَّقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اذان سنے وہ وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے

1686 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مثل ما يقول".

؎؎ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو (کلمات) وہ کہتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَمَا يَقُوْلُ" اَرَادَ بِهِ بَعْضَ الْاَذَانِ لا الكل

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جس طرح وہ کہتا ہے'' اس سے

1686- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داؤد (522) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/67 في الصلاة: باب ما جاء في النداء إلى الصلاة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/59، وابن أبي شيبة 1/227، وعبد الرزاق (1843)، وأحمد 3/6و53و78و90، والبخاري (611) في الأذان: باب ما يقول إذا سمع المنادي، ومسلم (383) في الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن، والترمذي (208) في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سمع المؤذن، والنسائي 2/23 في الأذان: باب القول مثل ما يقول المؤذن، وابن ماجة (720) في الأذان: باب ما يقال إذا أذن المؤذن، وأبو عوانة 1/337، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/143، والبيهقي في "السنن" 1/408، والبغوي (419)، وصححه ابن خزيمة برقم (411). وأخرجه عبد الرزاق (1842)، وأبو عوانة 1/337 من طريق معمر، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 3/90، والدارمي 1/272، وأبو عوانة 1/337 من طريق عثمان بن عمر، عن يونس بن يزيد، عن الزهري، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (411). وأخرجه ابن خزيمة أيضًا (411)، وأبو عوانة 1/337 من طريق ابن وهب، عن يونس بن يزيد، عن الزهري، به.

مراد اذان کے بعض کلمات ہیں پوری اذان مراد نہیں ہے

1687 - أخبرنا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول.

❁❁ محمد بن عمرو اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا۔ مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا مؤذن نے اشهد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشهد ان لا الہ الا اللہ کہا مؤذن نے اشهد ان محمدا رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشهد ان محمدا رسول اللہ کہا مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہا پھر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح فرماتے تھے۔ (یعنی اذان کا جواب دیتے تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ خَلَا قَوْلِهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اذان سنتا ہے' تو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ وہی کلمات کہے' جو مؤذن کہتا ہے البتہ حی علی الفلاح اور حی علی الصلوٰۃ کا حکم مختلف ہے

1687- إسناده حسن رجاله رجال الشيخين غير والد محمد بن عمرو، فإنه لم يوثقه غير المؤلف، وهو عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي . وهو في "صحيح" ابن خزيمة (416) .وأخرجه احمد 4/98 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 1/273، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/145، من طريق سعيد بن عامر، عن محمد بن عمرو، به. وعمرو تحرف عند الطحاوي إلى "عمر."وأخرجه الطحاوي أيضًا 1/143، 144 من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، عن محمد بن عمرو، به . وأخرجه الشافعي 1/60، وأحمد 4/91، 92، والنسائي 2/25 في الأذان: باب القول إذا قال المؤذن حي على الصلاة حي على الفلاح، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/145، والبغوي في "شرح السنة" (422) ، من طريق ابن جريج.

1688 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْتُ اِلٰى اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❁❁ مجمع بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ابوامامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ مؤذن آیا اور اس نے الله اکبر الله اکبر کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا مؤذن نے اشهد ان لا اله الا الله کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا مؤذن نے اشهد ان محمدا رسول الله کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح حدیث مجھے بیان کی ہے۔

ذكر إيجاب الشفاعة فى يوم الْقِيَامَةِ لِمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ عِنْدَ الأذان يسمعه

قیامت کے دن ایسے شخص کے لئے شفاعت لازم ہونے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ سے اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''مقام محمود'' کی دعا کرتا ہے اس وقت جب وہ اذان سنتا ہے

1689 - أخبرنا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِىْ وَعَدْتَهُ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يوم القيامة".

1688– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو أمامة بن سهل: هو أسعد بن سهل بن حنيف الأنصارى، معدود فى الصحابة، له رؤية، لم يسمع من النبى صلى الله عليه وسلم، مات سنة مئة، وله اثنتان وتسعون سنة، روى له الستة .وأخرجه أحمد 4/95 عن يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد.وأخرجه الشافعى 1/60 عن سفيان، وأحمد 4/95 عن يعلى بن عبيد، وعبد الرزاق (1845) عن معمر، والنسائى 2/24و25 فى الأذان: باب القول مثل ما يتشهد المؤذن، من طريق عبد الله بن المبارك، ومسعر، خمستهم عن مجمع بن يحيى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخارى (914) فى الجمعة: باب يجيب الإمام على المنبر إذا سمع النداء ، ومن طريقه البغوى فى "شرح السنة" (423) عن محمد بن مقاتل، والبيهقى 1/409 من طريق عبدان، كلاهما عن عبد الله بن المبارك، عن أبى بكر بن عثمان بن سهل بن حنيف، عن أبى أمامة، به .وأخرجه أحمد 4/93 عن وكيع، عن محمد بن يحيى، عن أبى أمامة، به . ويغلب على الظن أن محمد بن يحيى محرف عن مجمع بن يحيى.وتقدم من حديث معاوية أيضًا برقم (1684) و (1687) .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص اذان کو سن کر یہ کلمات پڑھے۔

''اے اللہ! اسے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الشَّفَاعَةِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِنَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَسِيلَةَ فِي الْجِنَّانِ عِنْدَ الْاَذَانِ يَسْمَعُهُ

ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن شفاعت لازم ہونے کا تذکرہ جو اذان کو سن کر اللہ تعالیٰ سے اس کے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جنت میں وسیلے کی دعا مانگتا ہے

1690 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا حرملة قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِیَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّهَا مَرْتَبَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ

1689- إسناده صحيح على شرط البخاري. محمد بن يحيى: هو الذهلي، وأخرجه ابن ماجة (722) في الأذان: باب ما يقال إذا أذن المؤذن، عن محمد بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (420) عن موسى بن سهل الرملي، عن علي بن عياش، به.وأخرجه أحمد 3/354، والبخاري (614 في الأذان: باب الدعاء عند الأذان، و (4719) في التفسير: باب (عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) (الاسراء : الآية79) وفي "أفعال العباد "، ص29، وأبو داوٗد (529) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع الإقامة، والترمذي (211) في الصلاة، والنسائي 2/26-28 في الأذان: باب الدعاء عند الأذان، وفي "عمل اليوم والليلة" (46) ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/146، والطبراني في "الصغير" 1/240، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" ص45، والبيهقي 1/410، وابن أبي عاصم (826) ، والبغوي (420) من طرق عن علي بن عياش، بهذا الإسناد.

1690- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في "صحيحه" (384) في الصلاة، وأبو داوٗد (523) في الصلاة، والبيهقي في "السنن1/410" عن محمد بن سلمة المرادي، وأبو عوانة 1/116 عن عيسى بن أحمد العسقلاني، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 2/25، 26 في الأذان: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد الأذان، وفي كتابه "عمل اليوم والليلة " (45) من طريق عبد الله بن المبارك، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/143 في طريق أبي زرعة، كلاهما عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد . ومن طريق النسائي أخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة"ص.44 'وسيورده المؤلف برقم (1692) من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد، ويرد تخريجه هناك.

اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشفاعة".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے: پھر تم مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' پھر تم میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو یہ جنت میں ایک مرتبہ ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے صرف کسی ایک بندے کو ملے گا' اور مجھے یہ امید ہے' وہ ایک بندہ ''میں'' ہوں گا' جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کی دعا کرے گا' اس کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ فِيْ لُغَتِهَا عَلَيْهِ بِمَعْنَى لَهُ وَلَهُ بِمَعْنَى عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عرب اپنے محاورے میں لفظ علیہ کو لفظ لہٗ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں لفظ لہ کو لفظ علیہ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں

1691 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّي عَلَيَّ صلاة إلا صلى الله عليه وسلم عَشْرًا وَّسَلُوْا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّ الْوَسِيلَةَ مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَلَا تَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَهَا لِيْ حَلَّتْ لَهُ شفاعتي يوم القيامة".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم مؤذن کو سنو تو تم اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے' اور پھر تم مجھ پر درود بھیجو جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے' اور تم میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو' کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے صرف کسی ایک بندے کو ملے گا' اور مجھے یہ امید ہے' وہ ایک بندہ ''میں'' ہوں گا' جو

1691- إسناده صحيح على شرط مسلم . المقرء: هو عبد الله بن يزيد المكي أبو عبد الرحمٰن.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/226 عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 1/336، 337، والبيهقي في "السنن" 1/409 من طريق أبي يحيى بن أبي ميسرة، وابن خزيمة في "صحيحه" (418) من طريق محمد بن أسلم، كلاهما عن المقرء، به .وأخرجه مسلم (384) في الصلاة، وأبو داؤد (523) في الصلاة من طريق عبد الله بن وهب، عن سعيد بن أيوب، به . ولفظ "أبي" سقط من مطبوع "سنن" أبي داؤد.وسيرد بعده من طريق المقرء، عن حيوة بن شريح، عن كعب بن علقمة، به.

شخص میرے لئے وہ مانگے گا' تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيثَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عبدالرحمٰن بن جبیر نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہیں سنی ہے

1692 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بن إبراهيم حدثنا المقرىء حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

(متن حدیث): اَنَّــهُ سَــمِعَ عَبْـدَ الـلّٰـهِ بْـنَ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا سَـمِعْتُـمُ الْـمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صلى على صلاة صلى الله عليه وسلم عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ في الجنة لا تَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ".

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے' اور مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' پھر تم میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو' کیونکہ یہ جنت میں ایک مقام ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو ملے گا' اور مجھے یہ امید ہے' وہ ایک بندہ ''میں'' ہوں گا' جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کا سوال کرے گا۔ اس شخص کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ شَهِدَ اللّٰه بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ وَرِضَاهُ بِاللّٰهِ وَبِالنَّبِيِّ وَالْاِسْلَامِ عِنْدَ الْاَذَانِ يَسْمَعُهُ

اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی

گواہی دیتا ہو اور وہ اذان سننے کے وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی اور اسلام سے راضی ہوتا ہے (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہے)

1692- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/168، والترمذي (3614) في المناقب: باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، والبيهقي في "السنن" 1/410، والبغوي في "شرح السنة" (421) من طرق عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (418). وتقدم برقم (1690) من طريق ابن وهب عن حيوة بن شريح، به.

1693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

❁❁ عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص مؤذن (کی اذان) کو سن کر یہ کہے' میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ طَعْمِ الْاِيْمَانِ لِمَنْ قَالَ مَا وَصَفْنَا عِنْدَ الْاَذَانِ يَسْمَعُهُ مُعْتَقِدًا لِمَا يَقُوْلُ

اس شخص کے لئے ایمان کا ذائقہ چکھنے کے اثبات کا تذکرہ جو اذان کو سن کر وہ کلمات کہتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے' اور وہ یہ کہتے ہوئے ان پر اعتقاد بھی رکھتا ہے

1694 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

(متن حدیث): اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا

1693- إسناده صحيح على شرط مسلم . الحكيم بن عبد الله بن قيس، صدوق من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه مسلم (386) في الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن، وأبو داوُد (525) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، والترمذي (210) في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا أذن المؤذن من الدعاء ، والنسائي 2/26 في الأذان: باب الدعاء عند الأذان، وفي "عمل اليوم والليلة" (73) ، كلهم عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . ومن طريق أبي داوُد أخرجه البيهقي في "السنن" 1/410.' وأخرجه ابن أبي شيبة 10/226، وأحمد 1/181، ومسلم (386) ، وابن ماجة (721) في الأذان: باب ما يقال إذا أذن المؤذن، وأبو عوانة 1/340، والطحاوي 1/145، وابن خزيمة في "صحيحه" (421) من طرق عن الليث، به . وأخرجه ابن خزيمة أيضًا برقم (422) عن زكريا بن يحيى بن إياس، والطحاوي 1/145 عن روح بن الفرج، كلاهما عن سعيد بن عفير، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن المغيرة، عن الحكيم بن عبد الله بن قيس، به.

وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا".

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہو''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِمَنْ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ إِذَا سَمِعَهُ

اس شخص کی دعا کے مستجاب ہونے کی امید کا تذکرہ جو مؤذن کی اذان کو سن کر وہی کلمات کہتا ہے جو مؤذن کہتا ہے

1695 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ قَالَ حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فإذا انتهيت فسل تعطه".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اذان دینے والے لوگ ہم پر فضیلت لے گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں تو جب تم (اذان کا) مکمل جواب دے دو گے تو تم جو مانگو گے وہ تمہیں دیا جائے گا''۔

1694– إسناده صحيح على شرطهما. ابن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الليثي، ومحمد بن إبراهيم: هو التيمي. وأخرجه الترمذي (2623) في الإيمان: باب ثلاثة من كن فيه وجد حلاوة الإيمان، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/208، ومسلم (34) في الإيمان: باب الدليل على أن من رضي بالله تعالى ربًا ... والبغوي (25) من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن يزيد بن الهاد، به.

1695– إسناده حسن؛ حيي بن عبد الله مختلف فيه، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به إذا حدث عنه ثقة. وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم. فمثله يكون حسن الحديث، وباقي السند على شرط الصحيح. أبو عبد الرحمٰن الحُبُلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري. وأخرجه أبو داوٗد (524) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/410، والبغوي في "شرح السنة" 427، عن أبي الطاهر بن السرح بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد أيضًا (524)، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (44) عن محمد بن سلمة، عن ابن وهب، به. ورواية النسائي "تعط" بغير هاء. وأخرجه أحمد 2/172 من طريق ابن لهيعة، والبغوي (426) من طريق رشدين بن سعد، كلاهما عن حيي، به.

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِكْثَارِ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ إِذِ الدُّعَاءُ بَيْنَهُمَا لَا يُرَدُّ

اذان اور اقامت کے درمیان بکثرت دعا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ' کیونکہ ان دونوں کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے

1696 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ السَّلُولِيّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْإِقَامَةِ يستجاب فادعوا".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مستجاب ہوتی ہے' تو تم لوگ (اس وقت میں) دعا مانگو''۔

1696- إسناده صحيح. بـريد بن أبي مريم: ثقة، ولم يخرجا له، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي .وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" (67) عـن إسماعيل بن مسعود، حدثنا يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . ومـن طـريـق النسائي أخرجه ابن السني، ص.48 وصـححه ابن خزيمة (425) عـن أحـمـد بن المقدام العجلي، عن يزيد بن زريع، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 10/226 عن عبيد الله، وأحمد 3/155و254 عن أسود بن عامر، وحسين بن محمد، وابن خزيمة (427) مـن طريق حسين بن محمد، ثلاثتهم عن إسرائيل، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 3/225، وابن خزيمة (427) من طريق إسماعيل بن عـمـر، عـن يونس بن أبي إسحاق عن بريد بن أبي مريم، به، وهذا إسناد صحيح، رجاله رجال مسلم غير بريد وهو ثقة.وصححه ابن خزيمة أيضًا (426) عـن مـحـمـد بن خالد بن خداش الزهراني، عن سلم بن قتيبة، عن يونس، بالإسناد السابق.وأخرجه عبد الرزاق (1909) ، وابن أبي شيبة 10/225، وأحمد 3/119، وأبو داؤد (521) فـي الـصـلاة: باب ما جاء في الدعاء بين الأذان والإقامة، والترمذي (212) فـي الـصـلاة: باب ما جاء في أن الدعاء لا يرد بين الأذان والإقامة، و (3594) و (3595) فـي الدعوات: باب في العفو والعافية، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (68) و (69) ، والبيهقي 1/410 من طرق عن سفيان الثوري، عن زيد العمي، عن أبـي إيـاس، عـن أنـس، وزيـد الـعمي: سيء الحفظ إلا أنه قد جاء من غير طريقه كما تقدم، فيتقوى، ولذا قال الترمذي بإثره: حديث حسن صحيح. ولفظ "عن سفيان" سقط من "مصنف" ابن أبي شيبة.

بَابُ شُرُوْطِ الصَّلَاةِ

باب 8: نماز کی شرائط

1697 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الفضل بن حباب الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتِ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا وَّجُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَاُوْتِيْتُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهُ اَحَدٌ قَبْلِيْ وَلَا يعطى أحد بعدى.

ﷺ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمیں دوسرے لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت دی گئی ہے ہمارے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے زمین کی مٹی کو ہمارے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے' اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا ہے' اور مجھے سورہ بقرہ کی یہ آخری آیات عرش کے نیچے موجود خزانے میں سے دی گئی ہیں یہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں اور میرے بعد بھی کسی کو نہیں دی جائیں گی''۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّخْصِيْصِ الْاَوَّلِ الَّذِیْ يَخُصُّ عُمُوْمَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس پہلی تخصیص کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو واضح کر دیتی ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

1698 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ

1697- إسناده صحيح على شرط الصحيح . أبو مالك الأشجعي: هو سعد بن طارق . وأخرجه الطيالسي (418) ومن طريقه أبو عوانة الإسفرايني 1/303 عن أبی عوانة اليشكری، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائی فی فضائل القرآن من الكبرى كما فی التحفة 3/47، وأبو عوانة 1/303، والبيهقی 1/213، من طرق عن أبی عوانة، عن أبی مالك الأشجعی، به . وأخرجه أحمد 5/383 من طريق أبی معاوية، عن أبی مالك الأشجعی، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (263) وقد تصحف فيه سعد إلى سعيد. وأخرجه ابن أبی شيبة 11/435 من طريق ابن فضيل عن أبی مالك الأشجعی، به، وصححه ابن خزيمة (264) . ومن طريق ابن أبی شيبة أخرجه مسلم (522) فی المساجد، والبيهقی 1/213، وأخرجه مسلم أيضًا من طريق ابن أبی زائدة، عن أبی مالك الأشجعی سعد بن طارق، به. وللقسم الأخير من الحديث شاهد من حديث عقبة بن عامر عند أحمد 4/158 وسنده صالح.

وَاَبُوْمُوْسَى الزَّمِنُ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أن يصلى بين القبور.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' قبروں کے درمیان نماز ادا کی جائے۔

ذِكْرُ التَّخْصِيْصِ الثَّانِى الَّذِىْ يَخُصُّ عُمُوْمَ اللَّفْظَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس تخصیص کا تذکرہ جواس لفظ کے عموم کو خاص کر دیتی ہے (جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں)

1699 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الحمام والمقبرة".

1698- رجاله ثقات رجال الصحيح غير أشعث وهو ابن عبد الملك الحمراني- فإنه ثقة، إلا أن فيه عنعنة الحسن وهو البصري. وأخرجه البزار (442) من طريق أبى موسى الزمن محمد بن المثنى، وابن الأعرابى فى "معجمه" الورقة 235/1 من طريق حسين بن يزيد الطحان، كلاهما عن حفص بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار أيضًا (441) من طريق عبد الله بن سعيد بن حصين الكندى، عن عبد الله بن الأجلح، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أنس. وهذا سند قوى، عبد الله بن الأجلح، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أنس، وهذا سند قوى، عبد الله بن الأجلح ذكره المؤلف فى "الثقات" وقال ابوحاتم والدارقطني: لا بأس به، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وأخطأ الهيثمى فى "المجمع" 2/27 فقال: ورجاله رجال الصحيح، فقد علمت أن عبد الله الأجلح لم يخرجا له ولا أحدهما. وأخرجه أيضًا (443) من طريق أبى هاشم، عن أبى معاوية، عن أبى سفيان السعدى، عن ثمامة، عن أنس. وأبو سفيان السعدى: اسمه طريف بن شهاب متفق على ضعفه. وأخرجه ابن الأعرابى فى "معجمه" ورقة 235/1 من طريق الحسن بن يزيد الطحان، حدثنا جعفر (كذا الأصل، ويغلب على ظنى أن الصواب: حفص، وهو ابن غياث) عن عاصم الأحول، عن ابن سيرين، عن أنس بن مالك، قال: "نهى رسول اللّه صلى الله عليه وسلم أن يصلى بين القبور على الجنائز." وصححه الضياء المقدسي فى "الأحاديث المختارة 79/2." وسيعيده المؤلف فى باب ما يكره للمصلى وما لا يكره.

1699- إسناده صحيح. بشر بن معاذ العقدى: صدوق روى له أصحاب السنن غير أبى داوُد، وباقي رجال السند على شرطهما. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم (791). وأخرجه أحمد 3/96، وأبو داوُد (492) فى الصلاة: باب فى المواضع التى لا تجوز فيه الصلاة، والبيهقى فى "السنن" 2/435، من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/251، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 3/83 من طريق ابن إسحاق، والترمذى (317) فى الصلاة: باب ما جاء أن الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام، والدارمى 1/323، والبيهقى فى "السنن" 2/435، والبغوى (506)، من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردى، وابن ماجة (745) فى المساجد: باب المواضع التى تكره فيه الصلاة، والبيهقى فى "السنن" 1/434 من طريق حماد بن سلمة وسفيان، كلهم عن عمرو بن يحيى، به. وصححه الحاكم 1/251 ووافقه الذهبى. وسيعيده المؤلف فى باب ما يكره للمصلى وما لا يكره. وصححه ابن خزيمة أيضًا (792)، والحاكم 1/251، والبيهقى فى "السنن" 1/435 من طريق بشر بن المفضل.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام روئے زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے سوائے حمام اور مقبرے کے''۔

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّالِثِ الَّذِىْ يَخُصُّ عُمُوْمَ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جُعِلَتِ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا"

اس تیسری تخصیص کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے عموم کو خاص کردیتی ہے ''تمام روئے زمین کو مسجد بنادیا گیا''

1700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ،

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ فَصَلُّوا فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فى أعطان الإبل".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کا باڑا ملے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو''۔

1701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ فَصَلُّوا فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فى أعطان الإبل".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کا باڑا ملے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِىْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ

1701- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/449 من طريق يوسف بن يعقوب القاضي، عن محمد بن أبي بكر المقدمي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة (768) في المساجد: باب الصلاة في أعطان الإبل ومراح الغنم، من طريق بكر بن خلف، والدارمي 1/323 في الصلاة: باب الصلاة في مرابض الغنم ومعاطن الإبل، عن محمد بن منهال، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (795) عن أحمد بن المقدام العجلي، عن يزيد بن زريع، به. وتقدم برقم (1384) من طريق عبد الله بن المبارك، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد، وأوردت تخريجه من طرقه عن هشام هناك.

اِنَّمَا زَجَرَ لِاَنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِيْنِ خُلِقَتْ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

وہ بات کا قائل ہے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت اس وجہ سے ہے' کیونکہ تخلیق کے اعتبار سے وہ شیاطین سے تعلق رکھتے ہیں

1702 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "صَلُّوا فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِىْ مَعَاطِنِ الإبل فإنها خلقت من الشياطين".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ" اَرَادَ بِهٖ اَنَّ مَعَهَا الشَّيَاطِيْنَ وَهٰكَذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلْيَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ" ثُمَّ قَالَ فِىْ خَبَرِ صدقة بن يسار عن ابن عمر: "فليقاتله فإن معه القرين".

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو' کیونکہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے" اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ شیاطین ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ (درج ذیل) فرمان بھی اسی نوعیت کا ہے۔

"وہ جہاں تک ہو سکے اسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ (دوسرا شخص) نہیں مانتا تو وہ (نمازی) اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا"۔

1702- رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن فيه عنعنة الحسن، وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 1/384. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/449 من طريق أبي الربيع، عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/56، 57 عن عبد الأعلى، وابن ماجة (769) في المساجد، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن أبي نعيم، كلاهما عن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (1602) عن ابن عيينة، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/63 ومن طريقه البيهقي 2/449، والبغوي (504) عن إبراهيم بن محمد، عن عبيد الله بن طلحة بن كريز، عن الحسن، به. وأخرجه الطيالسي (913) عن ابن فضالة، والنسائي 2/56 في المساجد، عن عمرو بن علي، عن يحيى، عن أشعث، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/384 من طريق مبارك، ثلاثتهم عن الحسن، به. وأخرجه أحمد 5/55، والبيهقي 2/449 من طريق سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الحسن، به. وأخرجه أحمد 5/54 عن وكيع، عن سليمان، عن أبي سفيان بن العلاء، عن الحسن، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/26 وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح. وله شواهد ذكرتها عقب تخريج الحديث المتقدم برقم (1384).

صدقہ بن یسار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

''پس وہ (نمازی) اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ اس (آگے سے گزرنے والے) کے ساتھ قرین (یعنی شیطان) ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ لَفْظَةٌ اَطْلَقَهَا عَلَى الْمُجَاوَرَةِ لَا عَلَى الْحَقِيقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے''

یہ ایسے الفاظ ہیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاورت کے طور پر استعمال کیا ہے اس کا حقیقی مفہوم مراد نہیں ہے

1703 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَمْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "عَلٰى ظَهْرِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ فَاِذَا رَكِبْتُمُوْهَا فَسَمُّوا اللّٰهَ وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْ حاجاتكم".

❀❀ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر اونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے' جب تم اس پر سوار ہوتے ہو' تو اللہ کا نام لے لو اور اپنی حاجات میں کوئی کمی نہ کرو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِاَجْلِ كَوْنِ الشَّيْطَانِ فِيْهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت اس وجہ سے نہیں ہے' ان میں شیطان ہوتا ہے

1703- إسناده حسن. أسامة بن زيد وهو الليثي فيه كلام خفيف، لا يرقى حديثه إلى درجة الصحة مع كونه من رجال مسلم، ومحمد بن حمزة روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/357، وقد أثبت رمز (م) في صدر ترجمته في المطبوع من "تهذيب التهذيب" وهو خطأ، فإن مسلمًا لم يخرج له. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (2993) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 3/494، والدارمي 2/285-286 من طريق عبد الله بن المبارك وعبيد الله بن موسى، عن أسامة بن زيد، بهذا الإسناد. وقال الهيثم في "المجمع" 10/131: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و"الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن حمزة وهو ثقة.

1704 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ:

كُنْتُ اَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ كَانَ الزَّجْرُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَجْلِ اَنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ لَمْ يُصَلِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَعِيْرِ اِذْ مُحَالٌ اَنْ لَا تَجُوزَ الصَّلَاةُ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي قَدْ يَكُوْنُ فِيْهَا الشَّيْطَانُ ثُمَّ تَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّيْطَانِ نَفْسِهِ بَلْ مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ" اَرَادَ بِهِ اَنَّ مَعَهَا الشياطين على سبيل المجاورة والقرب.

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح صادق (قریب) ہونے کا اندیشہ ہوا تو میں سواری سے نیچے اترا اور میں نے وتر ادا کر لئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لئے اللہ کے رسول کے طریقے میں نمونہ نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! (نمونہ ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اونٹوں کے بارے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کی بنیادی وجہ اگر یہ ہوتی کہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر نماز ادا نہ کرتے۔ کیونکہ یہ بات محال ہے کہ ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا

1704- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/124 في صلاة الليل: باب الأمر بالوتر، وأبو بكر بن عمربن عبد الرحمٰن بن عبد اللّٰهبن عمر بن الخطاب لم يوقف له على اسم، وهو قرشي عدوى مدنى من الثقات، ليس له في "الموطأ" ولا في "الصحيحين" سوى هذا الحديث الواحد .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/57، والبخار (999) في الوتر: باب الوتر على الدابة، ومسلم (700) (36) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، والنسائي 3/232 في قيام الليل: باب الوتر على الراحلة، وابن ماجة (1200) في الإقامة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة، والدارمي 1/373 في الصلاة: باب الوتر على الراحلة، وأبو عوانة 2/342، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/428و429، والبيهقي .2/5 وأخرجه ابن أبي شيبة 2/303، وعبد الرزاق (4518) و (4536) ، والبخاري (1000) في الوتر، و (1095) في تقصير الصلاة، والنسائي 3/232 في قيام الليل، وأبو عوانة 2/343،والطحاوي 2/429، والبيهقي في "السنن" 2/6، من طرق عن نافع، عن ابن عمر، وصححه ابن خزيمة برقم (1264) .وأخرجه أحمد 2/138، والبخاري (1098) في تقصير الصلاة: باب ينزل للمكتوبة و (1105) باب من تطوع في السفر، ومسلم (700) (39) في صلاة المسافرين، والدارقطني 2/35، وأبو عوانة 2/342، والطحاوي 1/428، من طرق عن سالم بن عبد اللّٰه، عن أبيه ابن عمر. وصححه ابن خزيمة (1090) و (1262) .وأخرجه البخاري (1096) في تقصير الصلاة: باب الإيماء على الدابة، ومسلم (700) (38) . والدارقطني 2/36، وأبو عوانة 2/342 و343، من طريق عبد اللّٰه بن دينار، عن ابن عمر، به.

جائز نہ ہو جہاں شیطان ہوتا ہے اور خود شیطان پر نماز ادا کرنا جائز ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی مراد یہ ہے: مجاورت اور قرب کے حوالے سے ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُولِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ لِمَنْ اَحْدَثَ

بے وضو شخص کی وضو کے بغیر نماز قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ

1705 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمَلِيحِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ".

ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور خیانت کے مال میں سے صدقے کو قبول نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ بَيْنَهَا

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک ہی وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کرے جب وہ اس دوران بے وضو نہ ہوا ہو

1706 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

1705- إسناده صحيح، والد أبي المليح واسمه: أسامة بن عمير- وهو صحابي أخرج له أصحاب السنن. وأبو المليح: اسمه: عامر، وقيل: زيد، وقيل: زياد، ثقة روى له الجماعة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (505)، والبغوي في "شرح السنة" (157) من طريقين عن علي بن الجعد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1319) عن شعبة، بهٰذا الإسناد. ومن طرق الطيالسي أخرجه البيهقي في "السنن" 1/42. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/5، وأحمد 5/74، وأبو داوٗد (59) في الطهارة: باب فرض الوضوء، والنسائي 5/56، 57 في الزكاة: باب الصدقة من غلول، وابن ماجة (271) في الطهارة، وأبو عوانة 1/235، والطبراني (505)، والبيهقي في "السنن" 1/230 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/75، عن يحيى بن سعيد، والنسائي 1/87، 88 في الطهارة: باب فرض الوضوء، والطبراني في "الكبير" (506) من طريق أبي عوانة، كلاهما عن قتادة، به.

1706- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 5/350 و351 و358، ومسلم (277) في الطهارة: باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، وأبو داوٗد (172) في الطهارة: باب الرجل الذي يصلي الصلوات بوضوء واحد، والترمذي (61) في الطهارة: باب الوضوء لكل صلاة، والدارمي 1/169، وأبو عوانة 1/237، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/41، والبيهقي 1/162، والبغوي في "شرح السنة" (231) من طرق عن سفيان بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/54 عن قيس، عن علقمة بن مرثد، به. وسيرد بعده من طريق محارب بن دثار، عن ابن بريدة، به.

بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوَضُوْءٍ واحد.

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کیا آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِوَضُوْءٍ وَاحِدٍ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کی تھیں

1707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بوضوء واحد.

❀❀ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ جب فتح مکہ کا دن آیا تو آپ نے ایک ہی وضو کے ساتھ تمام نمازیں ادا کیں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عمل کیا تھا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1708 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْقُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بِوَضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِنِّيْ رَاَيْتُكَ الْيَوْمَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ قَبْلَ الْيَوْمِ، قَالَ: "عَمْدًا فَعَلْتُ يَا عُمَرُ".

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں۔ آپ نے (وضو کرتے ہوئے) اپنے موزوں پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں

1707- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 1/29، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (510)، وابن بريدة: هو سليمان. تحرف في "منحة المعبود" 1/54 إلى "سلمان."

1708- إسناده صحيح، وهو مكرر (1706).

عرض کی: میں نے آج آپ کو ایک ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے' جو آپ آج سے پہلے نہیں کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُعْدَمِ الْمَاءَ وَالصَّعِيْدِ مَعًا اَنْ يُّصَلِّيَ مِنْ غَيْرِ وُضُوْءٍ وَّلَا تَيَمُّمٍ

جس شخص کو پانی نہیں ملتا اور مٹی بھی نہیں ملتی اس کے لئے یہ بات مباح ہے وہ وضو اور تیمّم کے بغیر نماز ادا کرے

1709 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ اَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ طَلَبِهَا وَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكَ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ فيه للمسلمين بركة.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے عارضی استعمال کے لئے ایک ہار لیا وہ گم ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا۔ ان لوگوں کو نماز کا وقت ہو گیا۔ انہوں نے وضو کے بغیر ہی نماز ادا کر لی۔ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے اس بات کی شکایت آپ کے سامنے کی' تو تیمّم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہو گئی' اس پر حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:) اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اللہ کی قسم! جب بھی آپ کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑا' تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے نکلنے کا راستہ بنا دیا' اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت رکھ دی۔

1709- إسناده صحيح على شرطهما. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (261). وأخرجه الحميدي (165)، والبخاري (336) في التيمم: باب إذا لم يجد ماء ولا ترابًا، و (3773) في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة رضي الله عنها، و (4583) في التفسير: باب (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ) و (5164) في النكاح: باب استعارة الثياب للعروس وغيرها، و (5882) في اللباس: باب استعارة القلائد، ومسلم (367) (109) في الحيض: باب التيمم، وأبو داؤد (317) في الطهارة، والنسائي 1/172 في الطهارة: باب فيمن لم يجد الماء ولا الصعيد، وابن ماجة (568) في أبواب التيمم: باب ما جاء في السبب، والطبري (9640)، أبو عوانة 1/303، والبيهقي في "السنن" 1/214؛ من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1300) من طريق مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أبيه، عن عائشة، وأوردتُ تخريجه من طريقه هناك، فانظره.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَغْطِيَةِ فَخِذِهِ اِذِ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ

آدمی کے زانوں کو ڈھانپنے کا حکم ہونے کا تذکرہ زانوں قابل ستر چیز ہے

1710- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِهٖ وَقَدْ كَشَفَ فَخِذَهٗ فَقَالَ: "غطها فإنها عورة".

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے انہوں نے اس وقت اپنے زانوں سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے ڈھانپ لو' کیونکہ یہ پردے کی چیز ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُصَلِّىَ الْحُرَّةُ الْبَالِغَةُ مِنْ غَيْرِ خِمَارٍ يَكُوْنُ عَلٰى رَاْسِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آزاد اور بالغ عورت سر پر چادر لئے بغیر نماز ادا کرے

1711- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

1710- رجاله ثقات. زرعة بن عبد الرحمٰن بن جرهد الأسلمي المدني، وثقه النسائي، وذكره ابن حبان في "الثقات" 4/268 وقال: من زعم أنه زرعة بن مسلم بن جرهد فقد وهم. وباقي رجال السند على شرط الصحيح. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد الشيباني، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، وإسحاق بن إبراهيم: هو ابن محمد الصواف. وأخرجه أحمد 3/479، والطبراني في "الكبير" (2138)، من طريق سفيان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/475 من طريق مسعر، كلاهما عن أبي الزناد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (19808)، ومن طريقه أحمد 3/478، والترمذي (2798) في الأدب: باب ما جاء أن الفخذ عورة، عن معمر، عن أبي الزناد، أخبرني ابن جرهد، عن أبيه. وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن. وأخرجه أحمد 3/478، والحميدي (858)، والدارقطني 1/224، من طريق سفيان، حدثنا أبو الزناد، أخبرني آل جرهد، عن جرهد. وأخرجه أحمد 3/479 من طريق ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن زرعة بن عبد الرحمٰن بن جرهد، عن جرهد جده، ونفر من أسلم سواه ذوي رضا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على جرهد ... وأخرجه الطيالسي (1176) عن مالك بن أنس، عن سالم أبي النضر، عن ابن جرهد، أن النبي صلى الله عليه وسلم مر به ... وأخرجه أحمد 3/478، وأبو داوٗد (4014) في الحمام: باب النهي عن التعري، والطحاوي 1/475، والبيهقي 2/228، من طريق مالك، عن أبي النضر سالم بن أبي أمية، عن زرعة بن عبد الرحمٰن بن جرهد، عن أبيه، عن جده جرهد ... وأخرجه الدارقطني 1/224 من طريق سفيان، عن أبي النضر، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/118، والحاكم 4/180 من طريق سفيان، عن سالم أبي النضر، عن زرعة بن مسلم بن جرهد، عن جده جرهد، وقال: هٰذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/478، والترمذي (2797)، والطحاوي 1/475 في "شرح معاني الآثار"، من طريقين عن محمد بن عقيل، عن عبد الله بن جرهد، عن أبيه. وعلقه البخاري في "صحيحه" 1/478 في الصلاة، باب: الصلاة بغير رداء، فقال: ويروى عن جرهد، عن النبي صلى الله عليه وسلم: "الفخذ عورة."

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں کرتا''۔

1712- (سندحدیث): حَدَّثَنَاهُ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالوليد الطيالسى بإسناد مثله وقال:

(متن حدیث): صَلَاةَ اِمْرَاَةٍ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بالغ عورت کی نماز چادر کے ساتھ ہی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبَيْنِ اِذَا قَصَدَ الْمُصَلِّي اَدَاءَ فَرْضِهِ

دو کپڑوں میں نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب نمازی اپنا فرض ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے

1713- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ نَافِعًا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إذا صلى أحدكم فليتزر وليرتد".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1712- إسناده حسن. صفية بنت الحارث بن طلحة العبدرية أم طلحة الطلحات، وكانت عائشة تنزل عليها بالبصرة عقب وقعة الجمل. وذكرها المؤلف فى "ثقات التابعين" 4/385-386، وروى عنها محمد بن سيرين وقتادة، وعدها الحافظ فى "التقريب" صحابية، ولم يتابع، وباقى رجال السند على شرط الصحيح، وقال الترمذى: حديث عائشة حديث حسن .وأخرجه ابن ماجة (655) فى الطهارة: باب إذا حاضت الجارية لم تصل إلا بخمار، عن يحيى بن يحيى، عن أبى الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبة 2/229، 230، وأحمد 6/150 و218 و259، وأبو داؤد (641) فى الصلاة: باب المرأة تصلى بغير خمار، والترمذى (377) فى الصلاة: باب لا تقبل صلاة المرأة إلا بخمار، وابن ماجة (655) ، والبيهقى 2/233، والبغوى (527) ، وابن الأعرابى فى "معجمه" ورقة 197/1 من طرق عن حماد بن سلمة، به . وصححه الحاكم 1/251 وقال: صحيح على شرط مسلم. هو فى "صحيح ابن خزيمة" (775) .

1713- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/378، والبيهقى 2/235 من طرق عن عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقى 2/235 من طريق مثنى بن معاذ، عن أبيه، به .وأخرجه الطحاوى 1/377، 378 من طريق حفص بن ميسرة، والبيهقى 2/235، 236 من طريق أنس بن عياض، كلاهما عن موسى بن عقبة، عن نافع، به .وقد أخرجه عبد الرزاق (1390) ، وأحمد 2/148، والطحاوى 1/377 من طريق ابن جريج، وأبو داؤد (635) فى الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا يتزر به، والطحاوى 1/377، والحاكم فى "المستدرك" 1/253، والبيهقى فى "السنن" 2/236 من طريق أيوب، والطحاوى 1/377 من طريق جرير بن حازم.

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو تہبند باندھ لے اور اسے موڑ لے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبَيْنِ اِنَّمَا اَمَرَ لِمَنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَتِ الصَّلَاةُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُجْزِئَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دو کپڑوں میں نماز ادا کرنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گنجائش عطا کی ہو اگرچہ ایک کپڑے میں بھی نماز ادا کرنا جائز ہے

1714 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بن عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُصَلِّي اَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الواحد؟ قال:

(متن حدیث): " إذا وسع اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَوْسِعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ صَلّٰى رَجُلٌ فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِيْ اِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِيْ اِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيصٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ فِيْ تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ فِيْ تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ " قال: وأحسبه (قال) "في تبان ورداء".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہیں گنجائش دے تو تم اپنے آپ کو گنجائش دو آدمی اپنے جسم پر دوطرح کے کپڑے اکٹھے کرے۔ آدمی تہبند اور چادر میں یا تہبند اور قمیص میں یا تہبند اور قبا میں یا شلوار اور چادر میں یا شلوار اور قبا میں یا پاجامے اور قمیص میں یا پاجامے اور قبا میں نماز ادا کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: پاجامے اور چادر میں (نماز ادا کرے)

1714- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (365) في الصلاة: باب الصلاة في القميص والسراويل والتبان والقباء، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/282 من طريق هشام الفردوسي، عن محمد بن سيرين، به. وأخرجه المرفوع منه مسلم (515) (276) في الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد، من طريق أبي خيثمة زهير بن حرب، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا مسلم (515)، وأبو داود (625) في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلي فيه، والنسائي 2/69، 70 في القبلة: باب الصلاة في الثوب الواحد، والبغوي في "شرح السنة" (511)، من طريق مالك، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" (170)، وصححه ابن خزيمة برقم (758) من طريق سفيان، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم (515) من طريق يونس وعقيل، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة.

ا (نوٹ) صحیح ابن حبان کے محقق نے یہ بات بیان کی ہے امام حبان رحمۃ اللہ علیہ کو یہ روایت نقل کرتے ہوئے غلطی ہوئی ہے۔ انہوں نے موقوف روایت کو مرفوع روایت کے ساتھ ملا دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ کہ ''جب اللہ تعالیٰ تمہیں گنجائش عطا کرے تو تم اپنے آپ کو گنجائش دو'' کو یہ موقوف روایت ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

1715 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عن عبد الله بن دينار

أن ابن عُمَرَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَ هُمْ آتٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فاستداروا إلى الكعبة.

❀❀ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ لوگ قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا: اللہ کے رسول پر گزشتہ رات قرآن نازل ہوا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے' آپ خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر لیں تو تم لوگ بھی اس کی طرف رُخ کر لو۔ ان لوگوں کے چہرے اس وقت شام کی طرف تھے' تو وہ گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَبْلَ الْاَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ

اس دور کا تذکرہ جتنے عرصے کے دوران' مسلمان خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہونے سے پہلے' بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے

1715- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" (445) من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو فى "الموطأ" 1/195 فى القبلة: باب ما جاء فى القبلة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعى فى "المسند" 1/64، وفى "الأم" 2/113، والبخارى (403) فى الصلاة: باب ما جاء فى القبلة ومن لا يرى الإعادة على من سها فصلى إلى غير القبلة، و (4491) فى التفسير: باب (الَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُوْنَهُ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ) ، و (4494) باب (وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) ، و (7251) فى أخبار الآحاد: باب ما جاء فى إجازة خبر الواحد الصدوق، ومسلم (526) فى المساجد: باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة، والنسائى 2/61 فى القبلة: باب استبانة الخطأ بعد الاجتهاد، وأبو عوانة 1/394، والبيهقى 2/2 و11. وأخرجه أحمد 2/16، والبخارى (4488) فى التفسير: باب (وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ) عن مسدد، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن سفيان، عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/335، وأحمد 2/26، والترمذى (341) فى الصلاة: باب ما جاء فى ابتداء القبلة، عن هناد، ثلاثتهم عن وكيع، عن سفيان، عن ابن دينار، به. وأخرجه أحمد 2/105 عن إسماعيل بن عمر، عن سفيان، عن ابن دينار، به. وأخرجه البخارى (4490) فى التفسير: باب (وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ) ، وأبو عوانة 1/394، من طريق خالد بن مخلد القطوانى، والدارمى 1/281 عن يحيى بن حسان، كلاهما عن سليمان بن بلال، عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه البخارى (4493) فى التفسير: باب (وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) عن موسى بن إسماعيل، ومسلم (526) عن شيبان بن فروخ، كلاهما عن عبد العزيز بن مسلم، عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه مسلم (526) (14) من طريق موسى بن عقبة، والدارقطنى 1/273، من طريق صالح بن قدامة، كلاهما عن ابن دينار، به.

1716- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144) فَمَرَّ رَجُلٌ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ قَدْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ وَجَّهَ إلى الكعبة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ بَعْدَ قُدُوْمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ سَبْعَةَ عَشَرًا شَهْرًا وَّثَلَاثَةَ اَيَّامٍ سَوَاءً وَذٰلِكَ اَنَّ قُدُوْمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ وَاَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے سولہ ماہ تک یا شاید سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی۔ آپ اس بات کے خواہش مند تھے' آپ کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ہم آسمان میں تمہارے چہرے کا اوپر کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں' ہم تمہیں عنقریب اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے'

1716- إسناده صحيح على شرطهما، أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله. وأخرجه البخاري (7252) في الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، عن يحيى، والترمذي (340) في الصلاة: باب ما جاء في ابتداء القبلة، و (2962) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، عن هناد، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد. ومن طريق الترمذي أخرجه البغوي في "شرح السنة" برقم (444) . وأخرجه البخاري (399) في الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، والبيهقي 2/2، من طريق عبد الله بن رجاء ، عن إسرائيل، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/334، ومن طريقه مسلم (525) في المساجد: باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة، وأبو عوانة 1/394، عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (719) عن شعبة، عن أبي إسحاق، به .وأخرجه البخاري (4492) في التفسير: باب (وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا) ، ومسلم (525) (12) ، والطبري 3/133، 134، من طريق يحيى بن سعيد، وأبو عوانة 1/393 من طريق أبي عاصم، كلاهما عن سفيان، عن أبي أسحاق، به.وأخرجه ابن سعد 1/242 و243، والبخاري (40) في الإيمان: باب الصلاة من الإيمان، و (4486) في التفسير: باب (سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ ...) ، والبيهقي في "السنن" 2/2، وأبو عوانة 1/393، وابن الجارود في "المنتقى" (165) ؛ من طرق عن زهير بن معاوية، عن أبي إسحاق، به.وأخرجه ابن ماجة (1010) في إقامة الصلاة: باب القبلة، والدارقطني 1/273 من طريق أبي بكر بن عياش، عن أبي إسحاق، به . ب قال الحافظ: "وأبو بكر بن عياش سيء الحفظ، وقد اضطرب فيه." ويعني جاء في روايته "ثمانية عشر شهرًا" وانظر التعليق الوارد عقب قول أبي حاتم الآتي.وأخرجه النسائي 2/60 في القبلة: باب استقبال القبلة، وأبو عوانة 1/393 من طريق إسحاق الأزرق، عن زكريا بن أبي زائدة، عن أبي إسحاق، به.وأخرجه أبو عوانة 1/393 من طريق عمار بن رزيق، عن أبي إسحاق، به.

جس سے تم راضی ہو گے تو تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی سمت میں پھیر لو''۔
پھر ایک شخص انصار کے پاس سے گزرا جو رکوع کی حالت میں تھے اس شخص نے گواہی دے کہ یہ بات کہی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد مسلمانوں نے سترہ ماہ تین دن تک بیت المقدس کی طرح رخ کر کے نماز ادا کی تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اور اللہ تعالیٰ نے منگل کے دن ۱۵ شعبان المعظم کو خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا تو یوں ہماری ذکر کردہ بات درست شمار ہوگی۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَلَاةَ مَنْ صَلّٰى اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ اِيمَانًا

جو لوگ اس مدت کے دوران بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ کا ان کی نماز کو ایمان کا نام دینے کا تذکرہ

1717 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا كَيْفَ بِمَنْ مَاتَ مِنْ اِخْوَانِنَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيمَانَكُمْ) (البقرة: 143).

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا' تو لوگوں نے عرض کی: ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا' جن کا انتقال ایسی حالت میں ہوا ہے' وہ بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے رہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
''اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے' وہ تمہارے ایمان (یعنی اعمال) کو ضائع کر دے''۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ قَدْ تُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّلَاةَ بِلَا نِيَّةٍ جَائِزَةٌ

ان الفاظ کا تذکرہ جنہوں نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

1717- سماك - وهو ابن حرب- روايته عن عكرمة مضطربة، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 1/347، والترمذى (2964) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، عن هناد وأبي عمار، والطبرى 3/167 عن أبي كريب، أربعتهم عن وكيع، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/295و304و322، والدارمي 1/281، والطبراني في "الكبير" (11729) ، والطبراني 3/167، من طرق عن إسرائيل، بهٰذا الإسناد. ولفظ "عن سماك" سقط من "سنن" الدارمي .وأخرجه أبو داؤد (4680) في السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، من طريق وكيع، عن سفيان، عن سماك، به .وأخرجه الطيالسي (2673) عن قيس، عن سماك، به .وقال الترمذي: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم 2/269، ووافقه الذهبي.

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نیت کے بغیر نماز ادا کرنا جائز ہے

1718 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ بِثَلَاثٍ:

اسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِعَبْدٍ مُجَدَّعِ الْاَطْرَافِ،

وَاِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَ هَا ثُمَّ انْظُرْ اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهُ بِمَعْرُوْفٍ

وَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ وَجَدْتَ الْاِمَامَ قَدْ صَلّٰى فَقَدْ اَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَاِلَّا فَهِىَ نافلة.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی تم (حاکم کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنا اگرچہ وہ کوئی ناک کان کٹا غلام ہو۔

1718- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الصحيحين غير عبد الله بن الصامت فإنه من رجال مسلم. حبان: هو ابن موسى بن سوار. وأخرجه بتمامة البخاری فی "الأدب المفرد" (113) عن بشر بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/161 عن محمد بن جعفر وحجاج، وأبو عوانة 4/448 من طريق وهب بن جرير، والبغوی فی "شرح السنة" (391) من طريق شبابة بن سوار، أربعتهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/171 عن يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عن أبی عمران الجونی، به، فيكون شعبة سمعه من أبی عمران، ومن قتادة، عن أبی عمران، وهذا من المزيد فی متصل الأسانيد. وأخرجه القسمين الأول والأخير معًا مسلم (648) (240) فی المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، عن أبی بكر ابن أبی شيبة، عن ابن إدريس، عن شعبة، به. وأخرج القسم الأول منه الطيالسی (452)، ومسلم (1837) فی الإمارة: باب وجوب طاعة الأمراء فی غير معصية، وابن ماجة (2862) فی الجهاد: باب طاعة الإمام، والبيهقی فی "السنن" 3/88و8/155 من طرق عن شعبة، به. والقسم الثانی أورده المؤلف فی باب الجار برقم (514) من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به. وبرقم (513) من طريق حماد بن سلمة، عن أبی عمران الجونی، به، وبرقم (523) من طريق أبی عامر الخزاز، عن أبی عمران الجونی، به. وتقدم تخريجها هناك. والقسم الثالث أخرجه الطيالسی (449)، وابن أبی شيبة 2/381و382، عن وكيع وابن إدريس، وابن ماجة (1256) فی إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما إذا أخروا الصلاة عن وقتها، من طريق محمد بن جعفر، أربعتهم عن شعبة، بهذا الإسناد، ومن طريق الطيالسی أخرجه البيهقی فی "السنن" 2/301، والبغوی فی "شرح السنة" (390). وأخرجه عبد الرزاق (3782) عن معمر، وأحمد 5/169 من طريق صالح بن رستم، والدارمی 1/279 من طريق همام، ثلاثتهم عن أبی عمران الجونی، به. وأخرجه مسلم (648) (238) فی المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، وأبو داؤد (431) فی الصلاة: باب إذا أخر الإمام الصلاة عن الوقت، والبيهقی فی "السنن" 3/124 من طرق عن حماد بن زيد، عن أبی عمران الجونی، به. وأخرجه مسلم (648) (239) عن يحيی بن يحيی، والترمذی (176) فی الصلاة: باب ما جاء فی تعجيل الصلاة إذا أخرها الإمام، عن محمد بن موسی البصری، كلاهما عن جعفر بن سليمان الضبعی، عن أبی عمران الجونی، به. وأورده المؤلف برقم (1482) من طريق أبی العالية البراء، عن أبی عمران، به. وتقدم تخريجه من طريقه وغيره هناك. وسيورده بعده من حديث مرحوم بن عبد العزيز، عن أبی عمران الجونی، به.

جب تم شوربا بناؤ تو اس میں پانی زیادہ کر لینا۔ پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھر کا جائزہ لینا اور اس (شوربہ) میں سے مناسب طور پر انہیں دے دینا۔

نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا جب تم امام کو ایسی حالت میں پاؤ کہ وہ نماز ادا کر چکا ہو تو تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی ورنہ وہ (امام کے ہمراہ دوبارہ ادا کرنے کی صورت میں تمہاری دوسری نماز) نفل ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَاِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ" اَرَادَ بِهِ الصَّلَاةَ الثَّانِيَةَ لَا الْاُوْلَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ورنہ پھر وہ نفل ہوگی'' اس سے مراد دوسری نماز ہے پہلی نماز مراد نہیں ہے

1719 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَتَيْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوا صَلَّوْا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ وَكَانَتْ لَكَ نافلة" .

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو پھر جب لوگوں کے پاس آؤ اور وہ نماز ادا کر چکے ہوں تو تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی تھی اور اگر انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تو تم ان کے ساتھ نماز ادا کرو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

1719– إسناده صحيح كسابقه . وأخرجه أحمد 5/149 عن مرحوم بن عبد العزيز العطار، بهٰذا الإسناد . وتقدم قبله من طريق شعبة، عن أبي عمران الجوني، به. وتقدم تخريجه هناك.

9 - بَابُ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی فضیلت

ذِكْرُ فَتْحِ اَبْوَابِ السَّمَاءِ عِنْدَ دُخُولِ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

فرض نمازوں کے اوقات کے داخل ہونے کے وقت آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا تذکرہ

1720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ الْمُنْذِرِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهِمَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ وَعِنْدَ الصَّفِّ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" (1:3)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوگھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' نماز میں حاضری کے وقت اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) صف بناتے وقت''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِيمَانِ لِلْمُحَافِظِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نمازوں کی حفاظت کرنے والے کے لیے ایمان کے اثبات کا تذکرہ

1720- إسناده صحيح، لكن اختلف في رفعه ووقفه . أبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج التمار المدني القاص . وهو في "الأدب المفرد " ."661"وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/70 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، ومن طريقة ابن أبي شيبة 10/224، والطبراني "5774" موقوفا على سهل بن سعد . قال ابن عبد البر – فيما نقله عنه الزرقاني 1/146: هذا الحديث موقوف عند جماعة رواة الموطأ، ومثله لا يقال بالرأي، وقد رواه أيوب بن سويد، ومحمد بن مخلد، وإسماعيل بن عمرو، عن مالك مرفوعا .
قلت: رواية أيوب بن سويد سيوردها المؤلف برقم ."1764"وأخرجه أبو داوُد "2540" في الجهاد: باب الدعاء عند اللقاء، والدارمي 1/272، والحاكم 1/198، والبيهقي 1/410، والطبراني "5756"، وابن الجارود "1065" من طرق عن سعيد بن الحكم بن أبي مريم

1721 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا عَلَيْهِ بِالْاِيْمَانِ"، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) (التوبة/18). (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: دَرَّاجٌ هٰذَا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ، اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ السَّمْحِ وَكُنْيَتُهُ اَبُوْ السَّمْحِ، وَاَبُوْ الْهَيْثَمِ هٰذَا: اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو الْعُتْوَارِيُّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ، وقوله: "عليه" بمعنى "له"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم کسی شخص کو باقاعدگی سے مسجد کی طرف آتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کے بارے میں گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ کی مسجد کو وہ شخص آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''دراج'' نامی راوی مصر سے تعلق رکھتا ہے، اس کا نام عبدالرحمٰن بن سمح ہے، اور اس کی کنیت ''ابوالسمح'' ہے۔

ابوہیثم نامی راوی کا نام سلیمان بن عمرو عتواری ہے، یہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے ''ثقہ'' راویوں میں سے ایک ہے۔

روایت کے الفاظ میں لفظ ''علیہ'' لفظ ''لہ'' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ الْفَرِيضَةَ اَفْضَلُ مِنَ الْجِهَادِ الْفَرِيضَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، فرض نماز (ادا کرنا) فرض جہاد کرنے سے افضل ہے

1721- إسناده ضعيف. دراج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف، قال أبو داوُد: أحاديثه مستقيمة إلا ما كان عن أبي الهيثم، عن أبي سعيد. وباقي رجاله ثقات. ومع ذلك فقد حسنه الترمذي "2617" و "3093"، وصححه ابن خزيمة "1502"، ووافقه المحقق، وفات الشيخ ناصرا أن ينبه على ذلك في تعقباته عليه. وصححه أيضا الحاكم 2/332، ووافقه الذهبي، لكن في "شرح الجامع الصغير" للمناوي 1/358: وقال الحاكم: ترجمة صحيحة مصرية، وتعقّبه الذهبي بأن فيه درّاجا، وهو كثير المناكير "قلت: فلعل هذا في مكان آخر من المستدرك"، وقال مغلطاوي في "شرح ابن ماجه": حديث ضعيف. وأخرجه أحمد 3/68 عن سريج بن النعمان، والترمذي "2617" في الإيمان: باب ما جاء في حرمة الصلاة و "3093" في التفسير: باب ومن سورة التوبة، عن ابن أبي عمر العدني، والدارمي 1/278 عن الحميدي، والبيهقي في "السنن" 3/66 من طريق أصبغ بن الفرج، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "3093" في التفسير، وابن ماجه "802" في المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الجماعة،

1722 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوالطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهٗ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّلَاةُ." قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ ثُمَّ: "الصَّلَاةُ" قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: "ثُمَّ الصَّلَاةُ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: "ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قَالَ: فَاِنَّ لِيْ وَالِدَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آمُرُكَ بِوَالِدَيْكَ خَيْرًا"، فَقَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ نَبِيًّا لَاُجَاهِدَنَّ وَلَاَتْرُكَنَّهُمَا." قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاَنْتَ أعلم". (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے سب سے افضل عمل کے بارے میں دریافت کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز' اس نے دریافت کیا پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ اس نے دریافت کیا پھر کون سا پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس نے عرض کی: میرے ماں باپ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں' ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی ہدایت کرتا ہوں۔ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو نبی بنا کر مبعوث کیا ہے میں جہاد میں ضرور حصہ لوں گا اور میں ان ماں باپ کو چھوڑ دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم زیادہ بہتر جانتے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ قُرْبَانٌ لِلْعَبِيْدِ يَتَقَرَّبُوْنَ بِهَا اِلٰى بَارِئِهِمْ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نماز بندوں کے لیے (پروردگار کی) قربت کے حصول کا ذریعہ ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خالق کا قرب حاصل کرتے ہیں

1723 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خيثم عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ

1722- إسناده حسن. حيى بن عبد الله: هو المعافري المصري: صدوق يهم، وباقي السند رجاله رجال مسلم. أبو الطاهر السَّرح: هو أحمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو المصري، وأبو عبد الرحمن الحُبُلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري. وأخرجه أحمد 2/172 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن حيى بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/301، وقال: رواه أحمد، وفيه ابن لهيعة، وهو ضعيف، وقد حسّن له الترمذي، وبقية رجاله رجال الصحيح! كذا قال مع أن حيى بن عبد الله لم يخرجا له، ولا أحدهما.

إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيَّةَ كَمَا يُطْفِءُ الْمَاءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقٌ رَقَبَتَهُ وَمُوبِقُهَا يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الجنة لحم نبت من سحت". (2:1)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ" يُرِيدُ: لَيْسَ مِثْلِيْ وَلَسْتُ مِثْلَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ وَالْعَمَلِ، وَهٰذِهِ لَفْظَةٌ مُسْتَعْمَلَةٌ لِاَهْلِ الْحِجَازِ.

وَقَوْلُهُ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ" يُرِيدُ بِهِ جَنَّةً دُونَ جَنَّةٍ، لِاَنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ، وَهٰذَا كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ الزِّنٰى وَلَا يَدْخُلُ الْعَاقُّ الْجَنَّةَ، وَلَا مَنَّانٌ" يُرِيدُ جَنَّةً دُونَ جَنَّةٍ، وَهٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ سَنَذْكُرُهُ فِيْمَا بَعْدُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وشاء.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں بیوقوفوں کی حکومت سے تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا اور جو شخص ان کے پاس نہیں جائے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب حوض پر میرے پاس آئے گا اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

لوگ دو طرح کی حالت میں نکلتے ہیں آدمی اپنی ذات کا سودا کرتا ہے' تو یا تو اپنی گردن کو آزاد کروالیتا ہے یا غلام بنوالیتا ہے۔

اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کی نشو ونما حرام سے ہوتی ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے تعلق

1723– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه عبد الرزاق برقم "20719"، ومن طريقه أحمد 3/321، والحاكم 4/422، عن معمّر، عن عبد الله بن خثيم، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . "وقد تحرف في المطبوع من "مسند أحمد" "سابط" إلى: "ثابت."وأخرجه أحمد 2/399 عن عفان، والبزار "1609"، والحاكم 3/479"، 480 من طريق معلى بن أسد، كلاهما عن وهيب، في السند بعد وهيب، وهي خطأ من النساخ"وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 5/248، وقال: رواه أحمد والبزار، ورجالهما رجال الصحيح. وأرده أيضا 10/230، 231 وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجاله ثقات.

نہیں'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے، اس فعل اور اس عمل کے حوالے سے وہ میری مثل نہیں ہے اور میں اس کی مثل نہیں ہوں۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو اہل حجاز کے محاورے کے مطابق ہیں۔

آپ کا یہ فرمان ''جنت میں ایسا گوشت داخل نہیں ہوگا جس کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو'' اس سے آپ کی مراد ''مخصوص جنت'' ہے جو دوسری قسم کی جنت کے علاوہ ہوگی، اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کئی قسم کی ہے۔ اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی مانند ہوگی۔

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، (والدین کا) نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا، احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

اس سے مراد ایک (قسم کی) جنت کی بجائے (دوسری قسم کی) جنت ہے۔

یہ ایک طویل باب ہے اگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دیا اور چاہا تو ہم اس کتاب (یعنی باب) کے بعد (آگے آنے والے کسی باب میں) اس کا ذکر کریں گے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْفَلَاحِ لِمُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازیں ادا کرنے والے کے لیے فلاح (کامیابی) کے اثبات کا تذکرہ

1724 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِىْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1724– سيورده المصنف برقم "3384" فى كتاب الزكاة: ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ المنان بما أعطى فى ذات اللّٰه، وسأحقق القول فيه في موضعه من الكتاب إن شاء اللّٰه. إسناده صحيح على شرطهما، أبو سهيل بن مالك: هو نافع بن مالك بن أبى عامر الأصبحى التيمى المدنى . وهو فى "الموطأ" 1/175 فى الصلاة: باب جامع الترغيب فى الصلاة، ومن طريق ملك أخرجه الشافعى فى "المسند" 1/46، وأحمد 1/162، والبخارى "46" فى الإيمان: باب الزكاة من الإسلام، و "2678" فى الشهادات. باب كيف يستحلف، ومسلم "11" فى الإيمان: باب بيان الصلوات التى هى أحد أركان الإسلام، وأبو داؤد "391" فى الصلاة: باب فرض الصلاة، والنسائى 1/226–228 فى الصلاة: باب كم فرضت فى اليوم والليلة، و 8/118–119 فى الإيمان: باب الزكاة، وابن الجارود "144"، والبيهقى فى "السنن" 1/361 و 2/8 و 366، .467 وأخرجه البخارى "1891" فى الصوم: باب وجوب الصوم، و "6956" فى الحيل: باب فى الزكاة، ومسلم "11" فى الإيمان، عن يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد، وأبو داؤد "392" فى الصلاة، عن سليمان بن داؤد، والنسائى 4/120–121 فى الصوم: باب وجوب الصيام، عن على بن حجر، والبيهقى فى "السنن" 2/466 من طريق داؤد بن رشيد، و 4/201 من طريق عاصم بن على، كلهم عن إسماعيل بن جعفر، عن أبى سهيل بن مالك، به.وسيعيده المصنف فى كتاب الزكاة: باب الوعيد لمانع الزكاة، عن الحسين بن إدريس الأنصارى، عن أحمد بن أبى بكر، بهٰذا الإسناد. وقد أورده برقم "1447" فى كتاب الصلاة من حديث أنس، فانظره.

مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهٖ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ"، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ"، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ؟ قَالَ: "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ"، قَالَ: وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ"، قَالَ: فأدبر الرجل وهو يقول: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ". (1: 2)

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ نجد سے تعلق رکھتا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی۔ وہ کیا کہہ رہا ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا۔ وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنی ہیں۔ اس نے دریافت کیا کہ کیا ان (کے علاوہ کوئی اور نماز) بھی مجھ پر لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ البتہ تم نفل (نماز ادا کرلو تو یہ مناسب ہے) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا (لازم ہیں) اس نے دریافت کیا کہ ان کے علاوہ (کوئی اور روزہ رکھنا) مجھ پر لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں البتہ اگر تم نفل (روزہ رکھ لو) تو یہ بہتر ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا' تو اس نے یہی دریافت کیا کہ اس کے علاوہ کوئی اور ادائیگی بھی مجھ پر لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں البتہ اگر تم نفلی طور پر (صدقہ دو تو یہ بہتر ہے) راوی بیان کرتے ہیں پھر وہ شخص یہ کہتے ہوئے چل دیا اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی چیز کی کمی کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ سچ کہہ رہا ہے' تو یہ کامیاب ہوگا۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ بِالْمُغْتَسِلِ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ نمازیں ادا کرنے والے کو بہتی ہوئی نہر میں غسل کرنے والے سے تشبیہ دینا

1725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ

1725- إسناده صحيح. حميد بن زنجويه، هو حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الأزدي، وزنجويه: لقب أبيه، ثقة، ثبت، صاحب تصانيف، وباقي رجاله على شرطهما. أبو سفيان: هو غير أبي سفيان، واسمه طلحة بن نافع الواسطي الإسكاف، فقد روى له البخاري مقرونا. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "343" من طريق أبي جعفر الرياني، عن حميد بن زنجويه، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/276، وأبو عوانة 2/21 عن علي بن حرب، كلاهما عن يعلى بن عبيد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/389،

عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خمس مرات". (2:1)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرض نمازوں کی مثال اس طرح ہے جس طرح کسی شخص کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْاَعْمَشُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، اس روایت کو نقل کرنے میں اعمش منفرد ہے

1726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا تَقُوْلُوْنَ هَلْ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالُوْا لَا يَبْقَى من درنه شيء قال "ذلك مثل الصوات الخمس يمحو الله به الخطايا". (2:1)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا

(بقيه تخريج 1725)وأحمد 2/426 و3/317، وأبو عوانة 2/21 عن علي بن حرب، ثلاثتهم عن أبي معاوية، عن الأعمش، به، ومن طريق ابنه أبي شيبة أخرجه مسلم "668" في المساجد ومواضيع الصلاة: باب المشي إلى الصلاة تمحي به الخطايا وترفع به الدرجات، والبيهقي في "السنن" 3/63. وأخرجه أحمد 3/305 عن محمد بن فضيل، و 3/357 عن عمار ابن محمد، كلاهما عن الأعمش، به.وفي الباب عن أبي هريرة في الحديث الذي بعده.

1726- إسناده صحيح على شرطهما. قتيبة: هو ابن سعيد، وابن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، ومحمد بن إبراهيم: هو التيمي . وأخرجه أحمد 2/379، ومسلم "667" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة تمحي به الخطايا، وترفع به الدرجات، والترمذي "2868" في الأمثال: باب مثل الصلوات الخمس، والبغوي في "شرح الشنة" "342" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/379، ومسلم "667" والترمذي "2868"، والنسائي 1/230-231 في الصلاة: باب فضل الصلوات الخمس والبغوي "342"، عن قتيبة بن سعيد، والدارمي 1/268 عن عبد الله بن صالح، والبيهقي 1/361 من طريق ابن بكير، وأبو عوانة 2/20 من طريق شعيب، كلهم عن الليث، عن ابن الهاد، به . وأخرجه البخاري "528" في مواقيت الصلاة: باب الصلوات الخمس كفارة، عن إبراهيم بن حمزة، عن أبي حازم والدراوردي، عن ابن الهاد، به. وأخرجه أبو عوانة 2/20 من طريق يعقوب بن محمد الزهري، عن عبد العزيز الدراوردي، عن ابن الهاد، به.

ہے:

”تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو تم اس بارے میں کیا کہتے ہو۔ کیا (یہ عمل) اس کے میل میں سے کوئی بھی چیز باقی رہنے دے گا۔ لوگوں نے عرض کی: اس کے میل میں سے کوئی بھی چیز باقی نہیں رہے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹادے گا“۔

ذِكْرُ تَكْفِيرِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ الْحَدَّ عَنْ مُرْتَكِبِهِ

اس بات کا تذکرہ، پانچ نمازیں، قابل حد جرم کے مرتکب سے حد کو ختم کروا دیتی ہیں

1727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ اَبُوْعَمَّارٍ حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ: فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تَوَضَّاْتَ حِينَ اَقْبَلْتَ"؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "صَلَّيْتَ مَعَنَا"؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "فَاذْهَبْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ".

(2:1)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ موڑ لیا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے مجھ پر اسے قائم کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا جب تم آئے تھے تو تم نے وضو کیا تھا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں!

1727- رجاله رجال الصحيح، ذكر النسائي في الرجم من "الكبرى"، كما في "التحفة" 8/77 من طريق محمود بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وقال: لا أعلم أحدا تابع الوليد على قوله: "عن واثلة"، والصواب عن أبي أمامة . قلت: قد تابعه عليه محمد بن كثير بن أبي عطاء الثقفي عند الطبراني 22/ "162"، لكن لا يفرح بهذه المتابعة، لأن محمد بن كثير الغلط. وأخرجه أحمد 3/491، والطبراني في "الكبير" 22/ "191" من طريق أبي معاوية شيبان، عن الليث هو ابن أبي سليم- أبي بردة بن أبي موسى، عن أبي مليح بن أسامة الهذلي، عن واثلة. وأخرجه من حديث أبي أمامة أحمد 5/262-263 و265، ومسلم "2765" في التوبة: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) ، وأبو داؤد "4381" في الحدود: باب الرجل يعترف بحد ولا يسميه، والطبراني في "الكبير" "7323"، وابن جرير في "تفسيره" "18681"، وصححه ابن خزيمة برقم ."311"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَدَّ الَّذِىْ اَتٰى هٰذَا السَّائِلُ لَمْ يَكُنْ بِمَعْصِيَةٍ تُوجِبُ الْحَدَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس سائل نے جو جرم کیا تھا وہ کوئی ایسا گناہ نہیں تھا جو حد کو لازم کردے

1728 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ والأسود عن ابن مَسْعُوْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّىْ اَخَذْتُ امْرَاَةً فِى الْبُسْتَانِ فَاَصَبْتُ مِنْهَا كُلَّ شَىْءٍ اِلَّا اَنِّىْ لَمْ اَنْكِحْهَا فَافْعَلْ بِىْ مَا شِئْتَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ

شَيْئًا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَرَاَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) (هود/114) . (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: الْعَرَبُ تَذْكُرُ الشَّىْءَ اِذَا احْتَوٰى اسْمُهُ عَلٰى اَجْزَاءٍ وَشُعَبٍ فَتَذْكُرُ جُزْءً ا مِّنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ بِاسْمِ ذٰلِكَ الشَّىْءِ نَفْسِهِ فَلَمَّا كَانَتِ الْمَحْظُوْرَاتُ كُلُّهَا مِمَّا نُهِىَ الْمَرْءُ عَنِ ارْتِكَابِهَا وَاشْتَمَلَ عَلَيْهَا كُلِّهَا اسْمُ الْمَعْصِيَةِ وَكَانَ الزِّنٰى مِنْهَا يُوجِبُ الْحَدَّ عَلٰى مُرْتَكِبِهَا وَلَهَا اَسْبَابٌ يُتَسَلَّقُ مِنْهَا اِلَيْهِ اُطْلِقَ اسْمُ كُلِّيَّتِهِ عَلٰى سَبَبِهِ الَّذِىْ هُوَ الْقُبْلَةُ وَاللَّمْسُ دُوْنَ الْجِمَاعِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میں نے ایک باغ میں ایک عورت کو پکڑ لیا اور میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ ہر عمل کیا۔ اب آپ جو چاہیں میرے ساتھ سلوک کریں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہیں کہا۔ آپ نے اسے بلایا اور اس کے سامنے اسے تلاوت کیا۔

''دن کے دونوں کناروں میں، رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو ختم کردیتی ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب بعض اوقات کسی چیز کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جس کا نام کئی اجزاء اور شعبوں پر مشتمل

1728- إسناده حسن من أجل سماك - وهو ابن حرب - أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه الطيالسي "285" عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2763" "42" في التوبة: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ)، وأبو داوُد "4468" في الحدود: باب في الرجل يصيب من المرأة دون الجماع فيتوب قبل أن يأخذه الإمام، والترمذي "3112" في التفسير: باب ومن سوره هود، والطبري "18668"، والبيهقي في "السنن" 8/241، من طرق عن أبي الأحوص، عن سماك، به. وأخرجه الطبري "18672" و "18673" من طرق عن شعبة، عن سماك، به. وسيورده المؤلف برقم "1730" من طريق إسرائيل، عن سماك، به. ويخرج هناك. وأخرجه الترمذي "3112" أيضا، والطبراني "10482"، من طريق سفيان الثوري، عن الأعمش وسماك، عن إبراهيم، عن عبد الرحمٰن بن يزيد، عن ابن مسعود، عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه.

ہوتا ہے۔ پھر عرب ان اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ذکر، اس پوری چیز کے نام سے کر دیتے ہیں، محظورات کی تمام اقسام کے ارتکاب سے بندوں کو منع کیا گیا ہے۔ اور ان سب پر لفظ ''معصیت'' کا اطلاق ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک زنا ہے جو اپنے مرتکب پر حد کو واجب کر دیتا ہے۔ اس کی کچھ اسباب ہیں، جو اس کی طرف لے جاتے ہیں، تو یہاں ایک سبب کا اطلاق پورے فعل پر کر دیا گیا ہے اور وہ سبب بوسہ لینا اور چھونا ہے، صحبت کرنا مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ بِفِعْلٍ يُوجِبُ الْحَدَّ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ هٰذَا السَّائِلِ وَحُكْمَ غَيْرِهٖ مِنْ اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ سَوَاءٌ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، وہ فعل کوئی ایسا فعل نہیں تھا

جو حد کو لازم کر دے، اس کے ہمراہ اس بات کا بیان کہ اس بارے میں اس سائل اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تمام افراد کا حکم برابر ہے

1729 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِالصُّغْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عن ابن مَسْعُوْدٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً كَاَنَّهٗ يَسْاَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جل وعلا: (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ) (هود/114) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: اَلِيْ هٰذِهٖ قَالَ: "هِيَ لمن عمل بها من أمتي". (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا کفارہ دریافت کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

1729- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى: من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، معتمر: هو ابن سليمان بن طرخان التيمي، وأبو عثمان: هو النهدي عبد الرحمٰن بن ملّ. وأخرجه مسلم "2763" "40" في التوبة: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ)، وابن خزيمة في "صحيحه" "312"، عن محمد بن عبد الأعلى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "4254" في الزهد: باب ذكر التوبة، وابن خزيمة "312" أيضا، عن إسحاق بن إبراهيم بن حبيب ابن الشهيد، عن المعتمر بن سليمان التيمي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري "526" في المواقيت: باب الصلاة كفارة، و "4687" في التفسير: باب (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ)، ومسلم "2763" "41" في التوبة، والبيهقي في "السنن" 8/241، والبغوي في "شرح السنة" "346"، من طريق عن يزيد بن زريع، عن سليمان التيمي، به. وصححه ابن خزيمة "312" أيضا. وأخرجه مسلم "2763" "41" في التوبة، والترمذي "3114" في التفسير: باب ومن سوره هود، وابن ماجه "1398" في الإقامة: باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، والطبراني "10560"، والطبري "18676" من طرق عن سليمان التيمي، به.

''دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے دریافت کیا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میری امت کے ہر اس شخص کیلئے ہے' جو اس پر عمل کرے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1730 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَقِيتُ امْرَاَةً فِي الْبُسْتَانِ فَضَمَمْتُهَا اِلَيَّ وَقَبَّلْتُهَا وَبَاشَرْتُهَا وَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اُجَامِعْهَا. فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جل وعلا: (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ) (هود: 114) قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَهُ خَاصَّةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بل للناس كافة". (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک باغ میں ایک عورت کو ملا اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا میں نے اس کا بوسہ لیا میں نے اس کے ساتھ مباشرت کی میں نے اس کے ساتھ ہر کام کیا لیکن میں نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو۔ بیشک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں' تو یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے اسے تلاوت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کہ کیا یہ حکم اس کیلئے خاص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جی نہیں) بلکہ تمام لوگوں کیلئے ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْعَذَابِ فِي الْقِيَامَةِ عَمَّنْ اَتَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِحُقُوقِهَا

جو شخص پانچ نمازیں، ان کے حقوق کے ہمراہ ادا کرتا ہو، اس سے قیامت کے دن عذاب کی نفی کا تذکرہ

1730- إسناده حسن. وأخرجه أحمد 1/445، وابن خزيمة "313" عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، والطبري "18669" من طريق ابن وكيع، ثلاثتهم عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري "18670" من طريق عبد الرزاق، عن إسرائيل، به وتقدم برقم "1728" من طريق أبي عوانة، عن سماك، به وسبق تخريجه عنده.

1731 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الْمُخْدَجِيِّ – وَهُوَ اَبُوْرُفَيْعٍ –، اَنَّهٗ قَالَ لِعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: يَا اَبَا الْوَلِيدِ اِنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ – رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ – يَزْعُمُ اَنَّ الْوِتْرَ حَقٌّ قَالَ: كَذَبَ اَبُوْمُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): " مَنْ جَاءَ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَدْ اَكْمَلَهُنَّ لَمْ يَنْقُصْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا كَانَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ لَا يُعَذِّبَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدِ انْتَقَصَ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ رَحِمَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ". (1: 2).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَبُوْمُحَمَّدٍ هٰذَا: اسْمُهٗ مَسْعُوْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ سُبَيْعٍ الْاَنْصَارِيُّ مِنْ بَنِیْ دِيْنَارِ بْنِ النَّجَّارِ لَهٗ صُحْبَةٌ سَكَنَ الشَّام

❀❀ ابورفیع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: اے ابوولید! حضرت ابومحمد یہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب تھے' جو صحابی تھے وہ اس بات کے قائل ہیں: وتر لازم ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت نے کہا: ابومحمد نے یہ غلط کہا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص پانچ نمازیں ادا کرتا ہے اور انہیں مکمل ادا کرتا ہے وہ ان کے حق میں کوئی کمی نہیں کرتا تو اللہ کی بارگاہ میں اس شخص کیلئے یہ عہد ہے' اللہ تعالیٰ اسے کوئی عذاب نہیں دے گا اور جو شخص انہیں ادا کرتا ہے' لیکن ان کے حق میں سے کسی چیز کی کمی کرتا ہے' تو ایسے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے گا' تو اس پر رحم کرے گا اور اگر چاہے گا' تو اس کو عذاب دے گا۔

1731– حديث صحيح. محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، حسن الحديث، والمخدجي: ذكره المؤلف في "الثقات" 5/570، وهو لا يعرف بغير هذا الحديث، لكن تابعه أبو عبد الله الصنابحي عند أحمد 5/317، وأبو داوٗد "425"، وأبو إدريس الخولاني عند الطيالسي "573"، وباقي رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/296، وأحمد 5/315، والدرامي 1/370 عن يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن يحيى بن حبان، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 1/123 في الصلاة: باب الأمر بالوتر، ومن طريقه أبو داوٗد "1420" في الصلاة: باب فيمن لم يوتر، والنسائي 1/230 في الصلاة: باب المحافظة على الصلوات الخمس، والبيهقي في "السنن" 2/8 و467 و10/217 والبغوي في "شرح السنة" "977"، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن يحيى بن حبان، به . وأخرجه الحميدي "388" وعبد الرزاق "4575"، وأحمد 5/319 و322، وابن ماجه "1401" في الإقامة: باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، والبيهقي في "السنن" 1/361 و2/467 من طرق عن محمد بن يحيى بن حبان، به . وسيعيده المؤلف من طريق محمد بن يحيى بن حبان في باب الوتر . وأخرجه أحمد 5/317 عن حسين بن محمد، وأبو داوٗد "425" في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات . ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/215 من طريق آدم بن أبي إياس، محمد بن مطرف، بالإسناد السابق، وقال: "عن أبي عبد الله الصنابحي " قال الحافظ في "النكت الظراف" 4/255: أخرجه الطبراني في "الأوسط" في ترجمة أبي زرعة الدمشقي، حدثنا آدم، حدثنا أبو غسان وهو– محمد بن مطرف– وقال في روايته: عن أبي عبد الله الصنابحي" وهو الصواب. وانظر "التهذيب" 6/90–92، وتعليق الشيخ أحمد شاكر على رسالة الشافعي، ص 317.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومحمد نامی راوی کا نام مسعود بن زید بن سبیع انصاری ہے، یہ بنو دینار بن نجار سے تعلق رکھتے ہیں، یہ صحابی ہیں، انہوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَقَّ الَّذِىْ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ قُصِدَ بِهِ الْاِيجَابُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس روایت میں موجود لفظ "حق" سے مراد "ایجاب" ہے

1732 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بْنِ مَرْزُوقٍ بِفَمِ الصِّلْحِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حبان الأنصارى عن ابن مُحَيْرِيزٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ: يَا اَبَا الْوَلِيدِ اِنِّىْ سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِىَّ يَقُوْلُ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدْ اَكْمَلَهُنَّ وَلَمْ يَنْتَقِصْهُنَّ اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدِ انْتَقَصَهُنَّ اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ رَحِمَهُ". (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ عُبَادَةَ: "كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ" يُرِيدُ بِهِ اَخْطَاَ. وَكَذٰلِكَ قَوْلُ عَائِشَةَ حَيْثُ قَالَتْ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ. وَهٰذِهِ لَفْظَةٌ مُسْتَعْمَلَةٌ لِاَهْلِ الْحِجَازِ إذا أخطأ أحدهم يقال له كذب.

وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَزَّهَ اَقْدَارَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِلْزَاقِ الْقَدْحِ بِهِمْ حَيْثُ قَالَ: (يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ ...) (التحريم: 8). فَمَنْ اَخْبَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ اَنَّهُ لَا يُخْزِيهِ فِى الْقِيَامَةِ فَبِالْحَرِىِّ اَنْ لَا يُجْرَحَ وَالرَّجُلُ الَّذِىْ سَاَلَ عُبَادَةَ هٰذَا: هُوَ اَبُوْ رفيع المخدجى.

ابن محیریز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ اے ابو ولید! میں نے حضرت ابومحمد انصاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وتر واجب ہیں۔ حضرت عبادہ نے کہا ابومحمد نے غلط کہا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد کرتے ہوئے سنا ہے:

"پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے' جو شخص انہیں ادا کرے گا اور مکمل کرے گا اور ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کمی نہیں کریگا' تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص انہیں ادا کرے گا۔ ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کمی کرے گا' تو اس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے اور اگر وہ چاہے گا' تو وہ عذاب دے گا اور اگر چاہے گا' تو اس پر رحم کرے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا "ابومحمد نے جھوٹ کہا ہے" اس سے مراد انہوں نے غلط کہا ہے۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کہا تھا، اس سے بھی یہی مراد ہے، اہل حجاز کا یہ محاورہ ہے کہ جب کوئی شخص غلط بات کہے تو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے ''اس نے جھوٹ کہا ہے''

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ ان میں کوئی قابلِ اعتراض چیز ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اس دن اللہ نے نبی اور اس کے ساتھ موجود اہلِ ایمان کو رسوا نہیں کیا' ان کا نور''۔

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اطلاع دی کہ وہ قیامت کے دن انہیں رسوا نہیں کرے گا تو وہ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ ان پر جرح نہ کی جائے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کرنے والا شخص ابو رفیع مخدجی تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَغْفِرُ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ذُنُوبَ مُصَلِّيهَا اِذَا كَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ دُونَ مَنْ لَمْ يَجْتَنِبْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ،، اللہ تعالیٰ پانچ نمازیں ادا کرنے کی وجہ سے نمازی کے گناہوں کی

مغفرت اس صورت میں کرتا ہے جب وہ (نمازی) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو۔ یہ اس کے لیے نہیں ہے جو ان سے اجتناب نہیں کرتا

1733 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ

1733– إسناده صحيح على شرط مسلم. العلاء : هو الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الحرقة. وأخرجه مسلم "233" في الطهارة: بـاب الصـلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ... ، والترمذي "214" في الصـلاة: باب ما جاء في فضل الصلوات الخمس، والبيهقي في "السنن" 2/467 و10/187، وابن خزيمة في "صحيحه" "314" و "1814"، والبغوي في "شرح السنة" "345" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 2/20 مـن طريق عبد العزيز بن محمد ومحمد بن جعفر، كـلاهـما عن العلاء ، بهٰذا الإسناد .وأخـرجه أحمد 2/484 عـن عبـد الـرحمٰن بن مهدي، زهير، عن العلاء ، به .وأخـرجه ابن ماجه "1086" مـن طـريـق مـحـرز بـن سـلـمة العدني، حدثنا أبي عبد العزيز بن أبي حازم، عن العلاء ، به . إلا أنـه لم يقل فيه: "الصلوات الخمس ."وأخرجه أحمد 2/359 مـن طريق عباد بن العوام، ومسلم "233" "15"، والبيهقي في "السنن" 2/466 من طريق عبد لأعـلـى، كلاهما عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/400 عن هارون بن معروف، ومسلم "233" "16"، والبيهقي في "السنن" 10/187 عـن هارون بن سعيد الأيلي، كلاهما عن عبد الله بن وهب، عن أبي صخر حميد بن زيـاد، أن عـمر بن إسحاق مولى زائدة، حدثه عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي "2470"، وأحمد 2/414 من طريق حماد بن سلمة، عن علي بن زيد وغيره، عن الحسن، عن ابي هريرة.

كَفَّارَاتٌ لَمَّا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ يَغْشَ الكبائر". (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعے تک (درمیان میں) کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے''۔

ذِكْرُ تَسَّاقَطِ الْخَطَايَا عَنِ الْمُصَلِّي بِرُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ

رکوع وسجود کی وجہ سے نمازی کے گناہوں کے ختم ہو جانے کا تذکرہ

1734 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا حرملة حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَاَى فَتًى وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ اَطَالَ صَلَاتَهُ وَاَطْنَبَ فِيهَا فَقَالَ: مَنْ يعرف هٰذا؟ فقال رجل: أنا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ كُنْتُ اَعْرِفُهُ لَاَمَرْتُهُ اَنْ يُطِيلَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُودَ فَاِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ يُصَلِّي اُتِيَ بِذُنُوبِهِ فَوُضِعَتْ عَلٰى رَاْسِهِ اَوْ عَاتِقِهِ فَكُلَّمَا رَكَعَ اَوْ سَجَدَ تساقطت عنه". (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ اس نے طویل نماز ادا کی تھی اور اس کو خوب کھینچا تھا۔ حضرت عبداللہ نے دریافت کیا کون شخص اسے جانتا ہے، تو ایک صاحب نے جواب دیا: میں، حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر میں اسے جانتا ہوتا تو میں انسے ہدایت کرتا کہ یہ رکوع اور سجدہ طویل کرے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''بندہ جب کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے، تو اس کے گناہ لائے جاتے ہیں اور وہ اس کے سر یا کندھے پر رکھ دیئے جاتے ہیں اور جب وہ رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے، تو وہ اس سے گر جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ لِمَنْ سَجَدَ فی صلاته لله عز وجل

جو شخص (صرف) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نماز کے دوران سجدہ کرتا ہے

1734- حديث صحيح رجاله ثقات إلا العلاء بن حارث قد اختلط، لكنه متابع . وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/10 من طريق بحر بن نصر، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه محمد بن نصر المروزي في "الصلاة" "294"، والبغوي "656" من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن نصر في "الصلاة" "293"، وفي "قيام الليل" ص 52، وأبو نعيم في "الحيلة" 6/99، 100 من طريق ثور بن يزيد، عن أبي المنيب الجرشي، أن ابن عمر رأى ... وهٰذا سند صحيح رجاله كلهم ثقات.

اس کے گناہ ختم ہونے اور درجات بلند ہونے کا تذکرہ

1735 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَنِي بِهٖ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً." قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ. (1: 2)

معدان بن طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں میری ملاقات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ میں نے ان سے کہا: مجھے کوئی حدیث بیان کریں' تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع عطا کرے تو انہوں نے کہا: تم پر سجدے کرنا لازم ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو بھی شخص اللہ تعالیٰ کیلئے ایک سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کرتا ہے''۔

معدان بیان کرتے ہیں پھر میری ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے یہ سوال کیا۔ انہوں نے بھی اسی کی مانند جواب دیا:۔

ذِكْرُ تَعَاقُبِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

فرشتوں کے عصر اور فجر کی نماز کے وقت، ایک دوسرے کے بعد آنے کا تذکرہ

1736 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1735- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأرخجه ابن ماجه "1423" في الإقامة: باب ما جاء في كثرة السجود، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/276 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "488" في الصلاة: باب فضل السجود والدعاء عليه، عن زهير بن حرب، والترمذي "388" و "389" في الصلاة: باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود، والنسائي 2/288 في التطبيق: باب ثواب من سجد لله عز وجل، وابن خزيمة " "316، عن أبي عمار الحسين بن حريث، كلاهما عن الوليد بن مسلم، به. وأخرجه أحمد 5/280، والبيهقي في "السنن" 2/485، والبغوي في "شرح السنة" "388"، من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه الطيالسي "986"، وأحمد 5/283 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن ثوبان. وأخرجه عبد الرزاق في "المصنف" "4846" من طريق الأوزاعي، عن الوليد بن هشام، عن رجل قال: قلت لثوبان ... والرجل المبهم: هو معدان بن طلحة اليعمري.

وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ قَالُوا: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وهم يصلون". (3:66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے درمیان آتے ہیں۔ وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات بسر کی ہوتی ہے۔ ان کا پروردگار ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ اس کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے' تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے' تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حالت میں چھوڑا ہے' وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ جب ہم ان کے پاس گئے تھے' تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے''۔

ذِكْرُ تَعَاقُبِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَالْغَدَاةِ

فرشتوں کے عصر اور صبح کی نماز کے وقت، ایک دوسرے کے بعد آنے کا تذکرہ

1737 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ الْفَقِيهُ بِمَنْبِجَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تركناهم وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ" (1:2)

1736– إسناده صحيح على شرط مسلم. العباس بن عبد العظيم: ثقة حافظ من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم "632" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، عن محمد بن رافع، والبغوي في "شرح السنة" "380" من طريق أحمد بن يوسف السلمي، ثلاثتهم عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وسيورد المؤلف بعده من طريق مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة، ويرد تخريجه عنده.

1737– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "380" من طريق أبي إسحاق الهاشمي، عن أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/170 في قصر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/486، والبخاري "555" في مواقيت الصلاة: باب فضل صلاة العصر، و "7429" في التوحيد: باب قوله تعالى: (تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ)، و "7486": باب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ومسلم "632" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، والنسائي 1/241، 240 في الصلاة: باب فضل الجماعة. وأخرجه البخاري "3223" في بدأ الخلق: باب ذكر الملائكة، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن أبي الزناد، به. وتقدم قبله "1736" من طريق همام بن منبه، عن أبي هريرة، وسيرد برقم "2061" من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ اِنَّمَا تَنْزِلُ وَالنَّاسُ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَحِينَئِذٍ تَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ تَنْزِلُ بَعْدَ غروب الشمس.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے درمیان آتے ہیں۔ وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر جن فرشتوں نے تمہارے درمیان رات بسر کی ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں' تو (اللہ تعالیٰ) ان سے سوال کرتا ہے' حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے' تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے' تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حالت میں چھوڑا ہے' وہ نماز ادا کررہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے' تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کررہے تھے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ رات کے فرشتے اس وقت نیچے اترتے ہیں۔ جب لوگ عصر کی نماز ادا کررہے ہوں، اور اسی وقت میں دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں، یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: فرشتے سورج غروب ہونے کے بعد نیچے اترتے ہیں۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُوْلِ النَّارِ عَمَّنْ صَلَّى الْعَصْرَ وَالْغَدَاةَ

جو شخص عصر اور صبح کی نماز ادا کرتا ہے، اس کے جہنم میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

1738 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال:

(متن حدیث): "لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشمس وقبل غروبها". (1: 2)

1738- إسناده صحيح. أبو بكر بن عمارة بن رويبة، ذكره المؤلف في "الثقات" 5/563، وروى عنه جمع، وهو من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن خزيمة "318" عن ابندار، والبيهقي في "السنن" 1/466 من طريق علي بن إبراهيم الواسطي، كلاهما عن يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن أبي بكر بن عمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/386، ومن طريقه مسلم "634" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر، وأخرجه أحمد 4/261، والنسائي 1/235 في الصلاة: باب فضل صلاة العصر، عن محمود بن غيلان، ثلاثتهم عن وكيع، عن مسعر بن كدام، وابن أبي خالد، والبختري بن المختار، كلهم سمعوه من أبي بكر، به. وأخرجه أحمد 4/261، وأبو داوٗد "427" في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات، من طريق يحيى القطان، والبغوي "382" من طريق جعفر بن عون، كلاهما عن أبي إسماعيل بن أبي خالد، عن أبي بكر، به. وأخرجه أحمد 4/136 من طريق عفان وأبي عوانة وشيبان، ومسلم "382" "214"، والبيهقي في "السنن" 1/466 من طريق يحيى بن أبي بكير، أربعتهم عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ عمارة بن رويبة، أبيه، به.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَبُوْبَكْرٍ هٰذَا: هُوَ بن عُمَارَةَ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ لِاَبِيْهِ صُحْبَةٌ، وَاسْمُ أبى بكر كنيته.

ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوبکر نامی راوی حضرت عمارہ بن رویبہ کا صاحبزادہ ہے، اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، ابوبکر نامی راوی کی کنیت ہی اس کا نام ہے۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالْغَدَاةَ بَرْدَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر اور صبح کی نماز کو ''دو ٹھنڈی چیزیں'' کا نام دینا

1739 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُوْجَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قَالَ:

(متن حدیث): " من صلى البردين دخل الجنة." (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَبُوْجَمْرَةَ هٰذَا مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اسْمُهُ: نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ. وَاَبُوْحَمْزَةَ: مِنْ مُتْقِنِيْ اَهْلِهَا اسْمُهُ: عمران بن أبى عطاء سمعا جميعا بن عَبَّاسٍ سَمِعَ شُعْبَةُ مِنْهُمَا وَكَانَا فِيْ زَمَنٍ واحد

ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوجمرہ نامی راوی بصرہ سے تعلق رکھنے والے ''ثقہ'' راویوں میں سے ایک ہے، اس کا نام نصر بن عمران ضبعی ہے۔ ابوحمزہ نامی راوی وہاں کے ''متقن'' راویوں میں سے ایک ہے۔ اس کا نام عمران بن ابوعطاء ہے، ان

1739- وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" "383" من طريق رقبة بن مصقلة، عن أبى بكر بن عمارة، به. وأخرجه الحميدى "861"، وأحمد 4/136، وابن خزيمة "صحيحه" "319" عن أحمد بن عبد الضبى، ثلاثتهم عن سفيان بن عيينة، عن عبد الملك بن عمير، عن عمارة بن رويبة، به. وأخرجه ابن خزيمة أيضا "320" عن عبد الجبار بن العلاء، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عن عمارة بن رويبة، به 1. كذا قال ابن حبان، وهو خطأ، صوابه أبو بكر بن أبى موسى "عبد الله بن قيس الأشعرى" كما سيأتى فى التخريج. إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى "574" فى مواقيت الصلاة: باب صلاة الفجر، والبيهقى فى "السنن" 1/466، من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وفيها: أبو بكر بن أبى موسى عبد الله بن قيس. وأخرجه أحمد 4/80، ومسلم "635" "215" فى المساجد: باب فضل صلاتى الصبح والعصر والمحافظة عليهما، عن خدبة بن خالد، بهذا الإسناد، إلا أنهما لم ينسبا أبا بكر. وأخرجه البخارى "574" أيضا، ومسلم "635" فى المساجد والدارمى 1/332، 331، والبيهقى فى "السنن" 1/466، والبغوى فى "شرح السنة" "381" من طريق عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد.

دونوں حضرات نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور شعبہ نے ان دونوں سے سماع کیا ہے، یہ دونوں ایک ہی زمانے کے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْبَرْدَيْنِ اللَّذَيْنِ يُرْجَى دُخُولُ الْجَنَّةِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَهُمَا

ان دو ٹھنڈے (اوقات) کا تذکرہ، جن کے قریب نماز ادا کرنے سے جنت میں داخلے کی امید کی جا سکتی ہے

1740 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رِزْمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْدَانِبَةَ، حَدَّثَنَا رَقَبَةُ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول: "لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قال: نعم. (1: 2)

ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرتا ہو''۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی:۔ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی خود یہ حدیث سنی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں

1741 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اللَّيْثِيِّ، قال:

(متن حدیث): أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي مَوَاقِيتِهَا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ هٰذِهِ سَاعَاتٌ اَشْتَغِلُ فِيهَا فَمُرْ لِي بِجَوَامِعَ . قَالَ: فَقَالَ: "اِنْ شُغِلْتَ فَلَا تُشْغَلْ عَنِ

1741- إسناده صحيح. رَقَبَة: هو ابن مَصْقَلَة العبدي الكوفي، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "383" من طريق محمد بن موسى بن أعين، عن إبراهيم بن يزيد، بهٰذا الإسناد، وأورده المؤلف برقم "1738" من طريق مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عمارة، به. تقدم تخريجه هناك . رجال ثقات إلا أن أبا حرب بن أبي الأسود لم يسمع من فضالة، وبينهما عبد الله بن فضالة كما في الرواية التي سيذكرها المصنف بعد هذه، وهشيم مدلس، وقد صرح بالتحديث عند أحمد فانتفت شبهة تدليسه. إسناده صحيح، وأخرجه أبو داوٗد "428" في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات، والطبراني في "الكبير" /18 "826"، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/440، والبيهقي في "السنن" 1/466، من طريق عمرو بن عون الواسطي، عن خالد بن عبد الله، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/199-200 و 3/628، ووافقه الذهبي.

الْعَصْرَيْنِ." قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ؟ قَالَ: "صَلَاةُ الغداة وصلاة العصر". (1: 17)

حضرت فضالہ بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اسلام قبول کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخصوص اوقات میں پانچ نمازیں ادا کرنے کی تعلیم دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ سے دریافت کیا یہ تو وہ اوقات ہیں جن میں میں مشغول ہوتا ہوں۔ آپ مجھے کچھ جامع چیزوں کے بارے میں حکم دیں تو راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مشغول ہوتے ہو تو عصر کی دو نمازوں کے بارے میں مصروف نہ ہونا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا۔ عصر کی دو نمازیں کون سی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز اور عصر کی نماز۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الْعَصْرَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ تَاْكِيدٍ عَلَيْهِمَا مِنْ بَيْنِ الصَّلَوَاتِ لَا اَنَّهُمَا يُجْزِيَانِ عَنِ الْكُلِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ان دو نمازوں کی حفاظت کا حکم، باقی نمازوں کے درمیان ان کے بارے میں مزید تاکید کا حکم ہے، اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ یہ باقی نمازوں کی جگہ کفایت کر جاتی ہیں

1742 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ قَالَ: حدثنا إسحاق بن شاهين قال: حدثنا بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا قَالَ: "حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَحَافِظُوا عَلَى الْعَصْرَيْنِ" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْعَصْرَانِ؟ قَالَ: "صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا". (1: 17)

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ وَمِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ فَضَالَةَ وَاَدّٰى كُلَّ خَبَرٍ بِلَفْظِهِ فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَّحْفُوْظَانِ.

وَالْعَرَبُ تَذْكُرُ فِي لُغَتِهَا اَشْيَاءَ عَلَى الْقِلَّةِ وَالْكَثْرَةِ وَتُطْلِقُ اسْمَ "الْقَبْلِ" عَلَى الشَّيْءِ الْيَسِيرِ وَعَلَى الْمُدَّةِ الطَّوِيْلَةِ وَعَلَى الْمُدَّةِ الْكَبِيرَةِ كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمَارَاتِ السَّاعَةِ: "يَكُوْنُ مِنَ الْفِتَنِ قَبْلَ السَّاعَةِ كَذَا"، وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ مُنْذُ سِنِينَ كَثِيْرَةٍ. وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اسْمَ الْقَبْلِ يَقَعُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا لَا اَنَّ "الْقَبْلَ" فِي اللُّغَةِ يَكُوْنُ مَقْرُوْنًا بِالشَّيْءِ حَتّٰى لَا يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ اِلَّا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا الْعَصْرَ اِلَّا قَبْلَ غروبها إرادة إصابة القبل فيها.

عبداللہ بن فضالہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں تعلیم دی آپ نے ہمیں جو تعلیم دی اس میں یہ بات بھی تھی کہ عصر کی دو نمازوں سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع ہونے سے پہلے کی

نماز اوراس کے غروب ہونے سے پہلے کی نماز۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) داؤد بن ابو ہند نے یہ روایت ابوحرب بن ابوالاسوداور عبداللہ بن فضالہ سے سنی ہے، اس نے ان دونوں روایات کے الفاظ نقل کر دیے ہیں، اس کی دونوں سندیں محفوظ ہیں۔

عرب اپنی زبان میں قلت یا کثرت کی بنیاد پر اشیاء کا تذکرہ کرتے ہیں، وہ لفظ ''قبل'' کوتھوڑی چیز، طویل مدت، بڑی مدت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

جیسے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت سے پہلے اس، اس طرح کے فتنے ہونگے۔ حالانکہ یہ فتنے (قیامت سے) کئی برس پہلے ہونگے۔

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے، لفظ ''قبل'' اس مفہوم کے لیے استعمال ہوتا ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ لفظ ''قبل'' لغت میں کسی چیز کے ساتھ ملے ہونے کے طور پر استعمال ہوتا ہو۔ یہاں تک کہ (یہ حکم ہو) صبح کی نماز صرف سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی، اور عصر کی نماز سورج غروب ہونے سے پہلے ہی ادا کی جاسکتی ہو، جبکہ اس بارے میں، پورے طور پر ''پہلے ہونے'' کا مفہوم مرادلیا جائے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ ذِمَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُصَلِّي صَلَاةَ الْغَدَاةِ

صبح کی نماز ادا کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کے اثبات کا تذکرہ

1743 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فاتق الله يا بن آدم اَنْ يَّطْلُبَكَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ" (1: 2)

1743- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن الحسن-وهو البصري-مدلس وقد عنعن. ولا يصح له سماع من جندب فيما قاله ابن أبي حاتم في "المراسيل"، إلا أنه قد تابعه عليه أنس بن سيرين، كما سيرد فهو صحيح. جندب هو ابن عبد الله بن سيفان البجلي. وأخرجه أحمد 4/313، ومسلم "657" في المساجد: باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، والترمذي "222" في الصلاة: باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في جماعة، والطبراني في "الكبير" "1655" و "1657"، وأبو نعيم في "الحلية" 3/96، والبيهقي في "السنن" 1/464، من طرق عن داوُد بن أبي هند، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/312، والطبراني في "الكبير" "1654" و "1656" و "1658" و "1659" و "1660" و "1661" من طرق عن الحسن، به. وأخرجه مسلم "657"، والطبراني في "الكبير" "1683"، والبيهقي في "السنن" 1/464: من طريق خالد الحذاء. وأخرجه الطيالسي "938" عن شعبة، عن أنس بم سيرين، سمع جندبا البجلي يقول: من صلى الصبح.. ثم قال الطيالسي: وروى هذا الحديث بشر بن المفضل، عن خالد الحذاء، عن ابن سيرين، عن جندب، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه الطبراني "1684" من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، عن أنس بن سيرين، عن جندب رفعه. وأخرجه ابن ماجه "3946" في الفتن: باب المسلون في ذمة الله.

حضرت جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ کے ذمے میں ہوتا ہے تو اے آدم کے بیٹے! تم اللہ کے بارے میں اس حوالے سے ڈرو۔

کہ وہ اپنے ذمے میں سے کوئی چیز تم سے طلب کرے''۔

ذِكْرُ تَضْعِيفِ الْاَجْرِ لِمَنْ صَلَّى الْعَصْرَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص، مسلمان ہونے کے بعد عصر کی نماز (باقاعدگی سے) ادا کرتا ہے، اسے دگنا اجر ملنے کا تذکرہ

1744 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أبِى عن ابن اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ اَبِيْ تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَوَانَوْا فِيْهَا وَتَرَكُوْهَا فَمَنْ صَلَّاهَا مِنْهُمْ ضُعِّفَ لَهُ اَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَرَى الشَّاهِدَ" وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْعَرَبُ تُسَمِّي الثُّرَيَّا: النَّجم. وَلَمْ يُرِدْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ هٰذَا اَنَّ وَقْتَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَا تَدْخُلُ حَتّٰى تُرَى الثُّرَيَّا لِاَنَّ الثُّرَيَّا لَا تَظْهَرُ اِلَّا عِنْدَ اسْوِدَادِ الْاُفُقِ وَتَغْيِيرِ الْاَثِيرِ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ عِنْدِيْ: اَنَّ الشَّاهِدَ هُوَ اَوَّلُ مَا يَظْهَرُ مِنْ تَوَابِعِ الثُّرَيَّا لِاَنَّ الثُّرَيَّا تَوَابِعُهَا الْكَفُّ الْخَضِيبُ وَالْكَفُّ الْجَذْمَاءُ وَالْمَابِضُ وَالْمِعْصَمُ وَالْمِرْفَقُ وَاِبْرَةُ الْمِرْفَقِ وَالْعَيُّوقُ وَرِجْلُ الْعَيُّوقِ وَالْاَعْلَامُ وَالضَّيِّقَةُ وَالْقِلَاصُ وَلَيْسَ هٰذِهِ الْكَوَاكِبُ بِالْاَنْجُمِ الزُّهْرِ اِلَّا الْعَيُّوقَ فَاِنَّهُ كَوْكَبٌ اَحْمَرُ مُنِيرٌ مُنْفَرِدٌ فِيْ شِقِّ الشِّمَالِ عَلٰى مَتْنِ الثُّرَيَّا يَظْهَرُ عِنْدَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ فَاِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ فِيْ بَصَرِهِ اَدْنٰى حِدَّةٍ وَغَابَتِ الشَّمْسُ يَرَى الْعَيُّوقَ وَهُوَ الشَّاهِدُ الَّذِيْ تَحِلُّ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ عِنْدَ ظُهُوْرِهِ.

1744- إسناده صحيح، فقد صرّح ابن إسحاق بالتحديث. أبو بصرة: هو جميل بن بصرة. وأخرجه الدولابي في "الكنى والأسماء " 1/18، وأحمد 6/396-397، ومسلم "830" في صلاة المسافرين: باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها، من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/397، ومسلم "830" في صلاة المسافرين، والطبراني "2165"، والنسائي 1/259 في المواقيت، من طريق الليث بن سعد، عن خير بن نعيم الحضرمي، به. "وقد تحرف في النسائي "خير" إلى: "خالد"، " و "ابن هبيرة " إلي "ابن جبيرة ."" وأخرجه أحمد 6/397، والطبراني "2166"، والدولابي 1/18 من طريقين عن ابن لهيعة، عن ابن هبيرة، به. وقد سبق عند المؤلف برقم " ."1472

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: بے شک یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کے سامنے بھی پیش کی گئی تھی تو انہوں نے اس کے بارے میں کوتاہی کی اور اس کو ترک کر دیا۔ ان لوگوں میں سے جس نے اس نماز کو ادا کیا اسے اس نماز کا دوگنا اجر دیا گیا اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔ یہاں تک کہ شاہد (ستارہ) نظر آ جائے''۔

(راوی کہتے ہیں:) شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اہل عرب ستارے کو ''ثریا'' کہتے ہیں: لیکن اس فرمان کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہیں ہے کہ مغرب کا وقت اس وقت تک شروع نہیں ہوتا جب تک ''ثریا'' (ستارہ) نظر نہ آ جائے۔

اس کی وجہ یہ ہے ثریا اس وقت نمودار ہوتا ہے۔ جب افق سیاہ ہو چکا ہو اور اثیر تبدیل ہو چکا ہو۔ میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے، ثریا کے تابع (ستاروں) میں سے پہلا نمودار ہونے والا ستارہ ''شاہد'' ہے، ثریا کے تابع ستارے یہ ہیں: کف خضیب، کف جذماء، مابض، معصم، مرفق، ابرۂ مرفق، عیوق، رجل عیوق، اعلام، ضیقه، قلاص، ان میں سے عیوق کے علاوہ کوئی بھی ستارہ چمکدار نہیں ہے، صرف وہ (یعنی عیوق) سرخ اور چمکدار ستارہ ہے، جو شمال کی سمت میں ثریا کے متن پر منفرد طور پر نظر آتا ہے۔ اور یہ سورج غروب ہونے پر نمودار ہوتا ہے۔

جب انسان کی بینائی میں معمولی سی تیزی ہو، تو سورج غروب ہونے پر انسان ''عیوق'' کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ وہ ستارہ ہے جس کے نمودار ہونے پر ہی مغرب کی نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے (یعنی اس نماز کا وقت شروع ہوتا ہے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْغَدَاةِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ''نماز وسطیٰ'' سے مراد، صبح کی نماز ہے

1745 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ مَهْدِيٍّ

1745– إسناده حسن . مُعَلّٰى بن مهدى: ذكره المؤلف فى "الثقات" 9/182، وروى عن جمع، وقال ابوحاتم: شيخ يأتى أحيانا بالحديث المنكر، وقد توبع عليه، وباقى رجاله ثقات إلا أن عاصما لا يرقى حديثه إلى الصحة .وأخرج ابن ماجه "684" فى الصلاة: باب المحافظة على صلاة العصر، عن أحمد بن عبدة، وأبو يعلى 26/2 من طريق عبيد الله بن عمر القواريرى، من طريق أبى الربيع، ثلاثتهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وهو إسناد صحيح.وأخرجه عبد العزيز "2192"، والطيالسى "164"، واحمد 1/150، والطبرى فى "تفسيره" "5423" و "5428"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/173 و 174، والبيهقى فى "السنن" 1/460، والبغوى فى "شرح السنة" "387" من طريق عن عاصم بن أبى النجود، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/122، والبخارى "2931" فى الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و "4111" فى المغازى: باب غزو الخندق، و "4533" فى التفسير: باب ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ ، و "6397" فى الدعوات: باب الدعاء على المشركين، ومسلم "627"

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: "شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى مَلَا اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وبطونهم نارا" وهي العصر. (3: 10)

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز ادا کرنے نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے"۔

(راوی کہتے ہیں) یہ عصر کی نماز تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْغَدَاةِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے۔ "نماز وسطیٰ" سے مراد، صبح کی نماز ہے

1746 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(بقيه تخريج 1745)في المساجد: باب التغليظ في تفويت صلاة العصر، والدارمي 1/280، والبغوي في "شرح السنة" "388" من طريق هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن عبيدة السلماني، عن علي. وتحرف في المطبوع الدارمي محمد عن عبيدة إلى محمد عن عبيدة. وأخرجه أحمد 1/135 و 137 و 153 و 154، ومسلم "627" "203": باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي العصر، والترمذي "2984" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي 1/236 في الصلاة: باب المحافظة على صلاة العصر، والطبري في "تفسيره" "5422" و "5429"، وأبو يعلى "384" من طريق أبي الحسان الأعرج، عن عبيدة السلماني، عن علي. وأخرجه عبد الرزاق "2194"، وأحمد 1/18، 82 و 113 و 126 و 146، ومسلم "627" "205"، والطبري "5424" و "5426"، والبيهقي في "السنن" 1/460 و 2/220 من طريق الأعمش، عن أبي الضحى مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عن علي. وأخرجه مسلم "627" "204"، والطبري في "التفسير" "5425"، وأبو يعلى "388" من طريق شعبة، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ علي. وفي الباب عن ابن مسعود في الحديث الذي بعده، وعن حذيفة سيورده المؤلف في آخر باب صلاة الخوف، وعن عدد من الصحابة، أنظر "شرح معاني الآثار" 1/171-176.

1746- "إسناده صحيح. الجراح بن مخلد: ثقة، ومن فوقه رجال الصحيح. عمرو بن عاصم: هو ابن عبيد الله الكلابي القيسي، وموَرِّق: هو ابن مشرج بن عبد الله العجلي، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك. وأخرجه الطيالسي "366"، وأحمد 1/392، و 403، 404 و 456، ومسلم "628" في المساجد: باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر، والترمذي "181" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة الوسطى أنها صلاة العصر، و "2985" في تفسير القرآن: باب ومن سورة البقرة، والطبري في "تفسيره" "5420" و "5421" و "5430" والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/174، والبيهقي في "السنن" 1/461، من طريق محمد بن طلحة بن مصرف، عن زبيد بن الحارث اليامي، عن مرة بن شراحيل الهمداني، عن عبد الله بن مسعود.

(متن حدیث): "صلاة الوسطى صلاة العصر". (3: 66)

حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ

جو شخص نماز قائم کرے، رمضان کے روزے رکھے، اس کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

1747 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه أو جلس حيث ولدته أمه". (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اور نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے، وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہو۔ یا وہیں بیٹھا رہا ہو جہاں اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ صَائِمَ رَمَضَانَ مَعَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ اِذَا كَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نماز قائم کرنے کے ہمراہ رمضان کے روزے رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ اس صورت میں جنت میں داخل کرے گا، جب وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو

1748 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بن وهب أخبرنى عمرو بن الحارث أن بن اَبِىْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ اَنَّ صُهَيْبًا مَّوْلَى الْعُتْوَارِيِّيْنَ حَدَّثَهُ

1747- حديث صحيح. وأخرجه أحمد 2/335 عن أبى عامر العقدى، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا 2/339 عن فزارة بن عمرو، عن فليح، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "2790" فى الجهاد: باب درجات المجاهدين فى سبيل الله، "7423" فى التوحيد: باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)، والبغوى فى "شرح السنة" "2610"، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص 398، وفى "السنن" 9/15، من طريق عن فُلَيْحٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَمِـعَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يُخْبِرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّـهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - "ثُـمَّ سَكَتَ فَاَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِى حُزْنًا لِيَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤَدِّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى اِنَّهَا لَتَصْطَفِقُ ثُمَّ تلا: (اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ) (النساء :31) .(1: 2)

صہیب بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے' آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ خاموش ہو گئے۔ پھر ہم میں سے ہر ایک شخص سر جھکا کر رونے لگا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم اٹھانے پر غمگین ہونے کی وجہ سے تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے۔ سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔ اس کیلئے قیامت کے دن جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ تیار ہو جاتی ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہاری برائیوں کو ختم کر دیں گے''۔

ذِكْرُ تَضْعِيفِ صَلَاةِ الْمُصَلِّى اِذَا صَلَّاهَا بِاَرْضٍ قِيٍّ بِشَرَائِطِهَا عَلٰى صَلَاتِهٖ فِى الْمَسَاجِدِ

ایسے نمازی کو مساجد (میں نماز ادا کرنے) کے مقابلے میں دگنا (اجر و ثواب حاصل ہونے) کا تذکرہ، جب وہ شخص بے آب و گیاہ جگہ (یا ویرانے میں) نماز کو اس کی شرائط کے ہمراہ ادا کرے

1749 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1748 - صُهَيب مولى العُتْوَارِيِّين: يُعد من أهل المدينة، ترجمه البخارى فى "التاريخ الكبير" 4/316، وابن أبى حاتم 4/444، فلم يذكر فيه جرحا، وذكره المؤلف فى "الثقات" .4/381 والعتوارى: بضم العين وسكون التاء المثناة: نسبة إلى عتوارة، بطن من كنانة، كما قال ابن الأثير، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح . ابن أبى هلال: هو سعيد بن أبى هلال الليثى مولاهم. وأخرجه ابن خزيمة برقم "315" عن يونس بن عبد الأعلى الصدفى، والبيهقى فى "السنن" 10/187 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، كلاهما عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد .وأخرجه النسائى 5/8 فى الزكاة: باب وجوب الزكاة، والبخارى فى "التاريخ الكبير" 4/316، والطبرى فى "التفسير" "9185" من طريق الليث، حدثنى خالد، عن سعيد بن أبى هلال، بهٰذا الإسناد.

(متن حدیث): "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلٰى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنْ صَلَّاهَا بِأَرْضٍ قِيٍّ فَأَتَمَّ وُضُوءَهَا وَرُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا تُكْتَبُ صَلَاتُهُ بِخَمْسِينَ درجة". (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ویرانے میں نماز ادا کرے وضو کو مکمل کرے' رکوع اور سجود مکمل کرے تو اسے پچیس نمازوں کا ثواب ملے گا''۔

ذِكْرُ تَفْضِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهِ الصَّلَاةَ لِمُنْتَظِرِيهَا

نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ، کہ (اس نے جتنی دیر نماز کا انتظار کیا، اتنا عرصہ) نماز ادا کرنے کا ثواب (اس کے نامہ اعمال میں) لکھا جائے گا

1750 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ حَتّٰى اِذَا كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مُذِ انْتَظَرْتُمْ."

قَالَ اَنَسٌ: فكأني أنظر إلى وبيص خاتمه. (1: 2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز موخر کر دی یہاں تک کہ نصف رات ہوگئی۔ پھر آپ تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے انتظار کر رہے تھے

1749- إسناده قوى. هلال بن ميمون الجهني، ويقال: الهذلي، وثقه ابن معين.، وقال النسائي: لا بأس به، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وقال ابوحاتم: ليس بقوى، ويكتب حديثه، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق، وقد أخطأ الحاكم، فظنه هلال بن أبي ميمونة- وهو هلال بن علي بن أسامة-الذي خرج له الشيخان، فقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد اتفقا على الحجة بروايات هلال بن أبي ميمونة ... ، وتابعه على خطئه الذهبي في "المختصر." وباقي رجاله ثقات على شرطيهما. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وهي في "مسند" أبي يعلى ."1011"وهو في "مصنف" ابن أبي شيبة 2/479، 480، وتحرف فيه هلال إلى هشام.وأخرجه أبو داؤد "560" في الصلاة: باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "788" عن محمد بن عيسى. والحاكم 1/208 من طريق يحيى بن يحيى. كلاهما عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وسيعيده المؤلف برقم "2055".

1750- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأورده المؤلف برقم "1537" عن أبي يعلى، عن إبراهيم بن الحجاج السامي، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وتقدم تخريجه هناك ونزيد هنا في تخريجه على ما سبق: وأخرجه البيهقي 1/375 من طريقين، عن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا 1/374 من طريق إبراهيم بن عبد الله السعدي، عن يزيد بن هارون، عن حميد الطويل، عن أنس، به. وأخرجه مختصرا من طريق اخر عن قتادة، عن أنس. والوبيص: البريق. وسيورد المؤلف برقم "2033" من طريق قرة بن خالد، عن الحسن، عن أنس.

مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوئے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1751 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُوْنٍ حدثه قال:

(متن حدیث): سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول: "مَنْ كَانَ فِيْ مَسْجِدٍ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فى الصلاة" (2:1)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص مسجد میں رہ کر نماز کا انتظار کرتا ہے' وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ" اَرَادَ بِهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ نماز (کی حالت) میں (شمار ہوگا)'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ شخص بے وضو نہ ہو

1752 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَيْمُوْنٍ قَاضِي مِصْرَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ انْتَظَرَ الصَّلَاةَ فَهُوَ فى الصلاة ما لم يحدث". (2:1)

حضرت سہل بن سعد ساعدی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ بے وضو نہ ہو''۔

1751- إسناده حسن . وأخرجه النسائي في 2/55، 56 في المساجد: باب الترغيب في الجلوس في المسجد وانتظار الصلاة، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "6012" من طريق عبد الله بن صالح، عن بكر بن مضر، به. وأخرجه أحمد 5/331، 340، والطبراني "6011" عن بشر بن موسى، كلاهما عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، عن عياش بن عقبة، به. وانظر ما بعده. إسناده جيد، وهو مكرر ما قبله، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/402.

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمُنتَظِرِى الصَّلَاةَ بِالْغُفْرَانِ وَالرَّحْمَةِ

نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے، فرشتوں کے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنے کا تذکرہ

1753 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ:

(متن حدیث): "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّى عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِى مُصَلَّاهُ الَّذِى صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ". (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک فرشتے کسی شخص کیلئے اس وقت تک دعائے رحمت کرتے ہیں۔ جب تک وہ شخص اپنی اس جائے نماز پر موجود رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی۔ جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں) اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے۔ اے اللہ! تو اس پر رحم کر''۔

1753- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وهو في الموطأ 1/160 في قصر الصلاة في السفر: باب انتظار الصلاة والمشي إليها، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "445" في الصلاة: باب الحدث في المسجد و "659" في الأذان: باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ومسلم "649" "275" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، وأبو "469" في الصلاة: باب في فضل القعود في المسجد، والنسائي 2/55 في المساجد: باب الترغيب في الجلوس في المسجد وانتظار الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/185. وأخرجه أحمد 2/421، ومسلم "649" "276" من طريق الزهري، عن الأعرج، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "2415"، والبخاري "477" في الصلاة: باب الصلاة في مسجد السوق، و "647" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، و "2119" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، وابن أبي شيبة 1/402-403، ومن طريقه مسلم "649" "272"، وابن ماجه "799" في المساجد وانتظار الصلاة، من طرق عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ. وصححه ابن خزيمة برقم "1504" وأخرجه عبد الرزاق في "المصنف" "2211" ومن طريقه مسلم "649" "276" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، والترمذي "330" في الصلاة: باب ما جاء في القعود في المسجد وانظار الصلاة من الفضل، والبيهقي في "السنن" 2/186، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِى هريرة. وأخرجه الطيالسي "2448"، ومسلم "649" "274"، وأبو داوٗد "471" من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٌ، عَنْ اَبِى رَافِعٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ . وأخرجه البخاري "3229" في بدأ الخلق: باب إذا قال أحدكم آمين، من طريق فليح، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى عَمْرَةَ، عَنْ أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "2210"، ومسلم "649" "273" من طريق أيوب السختياني، وأبو نعيم في "الحلية" 6/180، 181 من طريق عمران القصير، كلاهما عن ابن سيرين، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/394 من طريق الوليد بن رباح، والدارمي 1/327 من طريق أبي سلمة، كلاهما عن أبي هريرة.

10 - بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

باب 10: نماز کا طریقہ

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ فَرَاغِ الْقَلْبِ لِصَلَاتِهِ وَدَفْعِ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ لَهَا

ان روایات کا تذکرہ، جو اس بارے میں ہیں کہ آدمی کو نماز کے لیے اپنا دل (دنیاوی خیالات) سے صاف رکھنا چاہیے، اور نماز کے دوران آنے والے شیطانی وسوسوں کو پرے کرنا چاہیے

1754 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ: "اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ النِّدَاءَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الرَّجُلُ لا يدرى كم صلى". (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے (وہ اتنی دور چلا جاتا ہے) یہاں تک کہ اسے اذان کی آواز نہیں آتی ہے۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو پھر وہ آ جاتا ہے پھر جب نماز کے لئے اقامت کیلئے آتی ہے وہ پھر پیٹھ کر چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آ جاتا ہے۔ آدمی کے ذہن میں خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے تم فلاں چیز کو یاد کرو۔ تم اس چیز کو یاد کرو وہ چیز جو ویسے اسے یاد نہیں آتی تھی۔ یہاں تک کہ جب آدمی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے (تو بعض اوقات ایسا ہوتا ہے) کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے۔

1754 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داوُد "516" في الصلاة: باب رفع الصوت بالأذان، عن القعنبي، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ 1/69 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "608" في الأذان: باب فضل التأذين، والنسائي 2/21، 22 في الأذان: باب فضل التأذين، وأبو عوانة 1/334، والبغوي في "شرح السنة" ."412" وتقدم برقم "16" و "1662" من طريق يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عن أبي هريرة، وبرقم "1663" من طريق عبد الرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هريرة، وتقدم تخريجه من طرقه عند رقم ."16"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّكِيْنَةِ لِلْقَائِمِ اِلَى الصَّلَاةِ يُرِيدُ قَضَاءَ فَرْضِهِ

جو شخص فرض ادا کرنے کیلئے، نماز کی طرف جاتا ہے، اس کو اطمینان (اختیار کرنے) کا حکم ہونے کا تذکرہ

1755 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ وعليكم السكينة". (1: 78)

✿✿ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کیلئے اقامت کہی جائے' تو تم اس وقت کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہیں دیکھ لیتے۔ تم پر سکینت (یعنی اطمینان اور سکون) اختیار کرنا لازم ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ كَانَ فِىْ صَلَاتِهِ اَسْكَنَ وَلِلّٰهِ اَخْشَعَ كَانَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص اپنی نماز کے دوران زیادہ پرسکون رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ (کی بارگاہ میں) زیادہ خشوع اختیار کرتا ہے۔ وہ بہترین لوگوں میں سے ہے

1756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِّى عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بن أبى رباح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1755- إسناده صحيح. سلم بن جنادة: ثقة، ومن فوقه رجال الشيخين .. وأخرجه أحمد 5/310 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "909" فى الجمعة: باب المشى إلى الجمعة' وأخرجه أحمد 5/305 و 307، وأبو داوُد "539" فى الصلاة: باب فى الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعودا، من طريق أبان ابن يزيد، وأحمد 5/309 و 310، والبخارى "637" فى الأذان: باب متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامة، و "638": باب لا يسعى إلى الصلاة مستعجلا وليقيم بالسكينة والوقار، ومسلم "604" فى المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، والدارمى 1/289، والبيهقى فى "السنن" 2/20 من طريق هشام الدستوائى وشيبان، وأحمد 5/308 من طريق همام بن يحيى، وابن خزيمة "1644" من طريق معاوية بن سلام، كلهم عن يحيى بن أبى كثير، بهذا الإسناد'وسيورده المؤلف برقم "2222" من طريق حجاج الصواف، وبرقم "2223" من طريق معمر، كلاهعما عن يحيى بن أبى كثير به. ويرد تخريج كل طريق فى موضعه

1756-جعفر بن يحيى، وعمه عمارة بن ثوبان: لم يوثقهما غير المؤلف، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو عاصم: هو النبيل الضحاك بن مخلد. وهو فى صحيح "ابن خزيمة" برقم "1566"وأخرجه أبو داوُد "672" فى الصلاة: باب تسوية الصفوف، من طريقه البيهقى 3/101 عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وله شواهد من حديث ابن عمر عن البزار "512"، والطبرانى "13494"، وفيه ليث ابن أبى سليم، وهو سىء الحفظ، وحديثه حسن فى الشواهد، وهذا منها، فيتقوى به حديث الباب.

(متن حدیث): "خَيْرُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ" (3: 9)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:
''تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جونماز کے دوران سب سے نرم کندھوں کے مالک ہوں''۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُولِ الصَّلَاةِ عَنْ أَقْوَامٍ بِأَعْيَانِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَوْصَافٍ ارْتَكَبُوهَا

کچھ متعین افراد کی نماز کی قبولیت کی نفی کا تذکرہ، جو کچھ مخصوص افعال کی وجہ سے ہوتی ہے، جن کے وہ لوگ مرتکب ہوتے ہیں

1757 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْأَرْحَبِيُّ عَنْ عُبَيْدَةَ بن الأسود عن القاسم بن الوليد عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلَاةً: إِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ باتت وزوجها عليها غضبان وأخوان متصارمان". (2: 54)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:
''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز کواللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ لوگوں کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور دو ایسے بھائی جو ایک دوسرے سے جھگڑا کیے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ مَا طَالَ قُنُوتُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، سب سے زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے، جس میں قنوت (یعنی قیام) طویل ہو

1758 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

1757- إسناده حسن. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "12275" عن الحسين بن إسحاق التستري، عن أبي كريب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "971" في الإقامة: باب من أم قوما وهم له كارهون عن محمد بن عمر عن هياج، عن يحيى بن عبد الرحمٰن الأرحبي، بهٰذا الإسناد. وقال البويصيري في "الزوائد" ورقة "63": إسناده صحيح، ورجاله ثقات. وفي الباب عبد الله بن عمرو عن أبي داؤد "593" في الصلاة: باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون، والبيهقي في "السنن" .3/128 وعن أبي أمامة عند ابن أبي شيبة 1/408، والترمذي "360" في الصلاة: باب ما جاء فيمن أم قوما وهم له كارهون. وعن سلمان عند ابن أبي شيبة 1/408. وعن جابر بن عبد الله سيورده المؤلف في آخر كتاب الأشربة.

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّلَاةِ أفضل؟ قال: "طول القنوت". (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی نماز سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طویل قنوت والی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِيجَازِ الصَّلَاةِ مَعَ الْاِكْمَالِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مختصر لیکن مکمل نماز پڑھے (جب وہ امامت کررہا ہو)

1759 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ:

1758– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير أبي السفيان واسمه طلحة بن نافع، روى له البخاري مقرونا. وأخرجه الطيالسي "1777"، وأحمد 3/302 و 314، مسلم "756" "165" في صلاة المسافرين: باب أفضل الصلاة طول القنوت، والبغوي في "شرح السنة" "660" من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1276"، وأحمد 3/391، ومسلم "756"، والترمذي "387" في الصلاة: باب ما جاء في طول القيام في الصلاة، وابن ماجه "1421" في الإقامة: باب ما جاء في طول القيام في الصلوات، والبيهقي في "السنن" 3/8، والبغوي في "شرح السنة" "659" من طرق عن أبي الزبير، عن جابر. وفي الباب عن عبد الله بن حبشي عند أحمد 3/411، 412، وأبي داوُد "1325" في الصلاة: باب افتتاح صلاة الليل بركعتين، و "1449" في الصلاة: باب طول القيام، والنسائي 5/58 في الزكاة: باب جهد المقل، والدارمي 1/331 وإسناده صحيح على شرط مسلم، ولفظ أبي داوُد: أي الأعمال أفضل بدل أي الصلاة أفضل. وعن عمرو بن عبسة عند أحمد 4/385.

1759– إسناده صحيح على شرط مسلم. يحيى بن أيوب المَقَابري: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/52 عن هشيم، وأحمد 3/182 عن يحيى القطان، والبغوي في "شرح السنة" "840" من طريق يزيد بن هارون، ثلاثتهم عن حميد الطويل، به. وأخرجه الطيالسي "1997"، وابن أبي شيبة 2/55، وأحمد 3/170، و 173 و 179 و 231 و 234 و 276 و 279، ومسلم "469" "189" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والترمذي "237" في الصلاة: باب ما جاء إذا أم أحدكم فليخفف، والنسائي 2/94، 95 في الإمامة: باب ما على الإمام من التخفيف، والدارمي 1/288، 289، وابن خزيمة في "صحيحه" "1604"، وأبو عوانة 2/89، والبيهقي في "السنن" 3/115 من طريق قتادة، عن أنس. وأخرجه عبد الرزاق "3718"، والطيالسي "2030"، وأحمد 3/162، ومسلم "473" في الصلاة: باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام، وأبو عوانة 2/90، من طريق ثابت البناني، عن أنس. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/54، والبخاري "706" في الأذان: باب الإيجاز في الصلاة وإكمالها، ومسلم "469"، وابن ماجه "985" في الإقامة: باب من أم قوما فليخفف، وأبو عوانة 2/89، والبيهقي في "السنن" 3/115 من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/262 من طريق العلاء بن عبد الرحمن، عن أنس. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "726" من عطاء عن أنس. وأخرجه أبو عوانة 2/89 من طريق زائدة عن المختار، عن أنس وسيورده المؤلف برقم "1856" من طريق يحيى بن سعيد الأنصاري، وبرقم "1886"، من طريق شريك بن أبي نمر، وبرقم "2138"

(متن حدیث): مَا صَلَّيْتُ مَعَ اَحَدٍ اَوْجَزَ صَلَاةٍ وَلَا اَكْمَلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 8)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایسے کسی شخص کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور مکمل نماز ادا کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ اَنْ يُطَوِّلَ مَا شَاءَ فِيْهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ اکیلا ہو تو جتنی چاہے طویل نماز ادا کرے

1760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): " اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ ما شاء ". (1: 95)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو انہیں مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بیمار ضعیف عمر رسیدہ لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص تنہا نماز ادا کرے تو وہ جتنی چاہے طویل نماز ادا کرے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ عِنْدَ الْقِيَامِ اِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف جاتے ہوئے، آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1761 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

1760– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "843" من طريق أبي إسحاق الهاشمي، عن أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في "الموطأ" 1/134 في الصلاة: باب العمل في صلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/132، وأحمد 2/486، والبخاري "703" في الأذان: باب إذا صلى لنفسيه فليطول ما شاء ، وأبو داوٗد "794" في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة، والنسائي 2/94 في الإمامة: باب ما على الإمام من التخفيف، والبيهقي في "السنن" 3/17. وأخرجه مسلم "467" في الصلا ة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والترمذي "236" في الصلاة: باب ما جاء إذا أم أحدكم الناس فليخفف، والبيهقي في "السنن" 3/17، عن قتيبة بن سعيد، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن الحزامي، عن أبي الزناد، به. وأخرجه عبد الرزاق "3712" ومن طريقه أحمد 2/317، ومسلم "467" "184"، والبيهقي في "السنن" 3/17، والبغوي "842" عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هريرة . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/54 من طريق وكيع، عن الأعمش، عن أبي الصالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/256 و 393 و 393 و 537 من طريق عن ابن أبي ذئب، عن أبي الوليد، عن أبي هريرة. وسيورد المؤلف برقم "2136" من طريق الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ويخرج هناك.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ اللّٰه حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: "اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ"؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ: "اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَاِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا"؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهُنَّ فَقَالَ: "لَقَدْ رَاَيْتُ اثنى عشر ملكا ابتدرها أيهم يرفعها". (1: 2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اس نے یہ کہا:

''ہر طرح کی حمد اللہ کے لیے مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو۔ اس میں برکت رکھی گئی ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو بولنے والا شخص کون ہے' تو لوگ خاموش رہے' آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو کہنے والا شخص کون ہے؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کی ہے اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں۔ میں آیا تھا تو میرا سانس پھول رہا تھا۔ تو میں نے یہ کلمات کہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کی طرف لپکے کہ کون ان کو اوپر لے جاتا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْفُرْجَةِ الَّتِيْ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ الْجِدَارِ اِذَا صَلَّى اِلَيْهِ

اس کشادگی کی صفت کا تذکرہ، جو نمازی اور دیوار کے درمیان ضروری ہے جب آدمی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو

1762 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ: أخبرنا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ

1761- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 148/1، ومن طريقه رواه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" برقم "108" وأخرجه مسلم "600" في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، وأبو داؤد "763" في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والنسائي 2/132-133 في الافتتاح: باب نوع اخر من الذكر بعد التكبير، والبغوي في "شرح السنة" "633" و "634" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "466" وأخرجه أحمد 3/191 و 269، والطيالسي "2001" من طرق عن همام، عن قتادة، عن أنس. وله طريق اخر عنه أحمد 3/158، وأخرجه أحمد 3/106 و 188، وعبد الرزاق "2561" من طرق عن حميد، به. وأخرجه الطيالسي "2001"

1762- إسناده على شرطهما. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. اخرجه البخاري "496" في الصلاة: باب قد كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "536"، عن عمرو بن زرارة، وأبو داؤد "696" في الصلاة: باب الدنو من السترة، عن القعنبي، والنفيلي، والطبراني في "الكبير" "5896" من طيرق يحيى الحماني، وعبد الله بن عمر بن أبان، خمستهم عن عبد العزيز بن أبي حازم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7334" في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والطبراني "5786" عن ابن أبي مريم، عن أبي غسان، عن أبي حازم، به. وسيورده المؤلف برقم "2374"

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): "كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشاة". (5: 8)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کی جگہ تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَحَرَّى مَوْضِعًا مِّنَ الْمَسْجِدِ بِعَيْنِهٖ فَيُجْعَلُ اَكْثَرَ صَلَاتِهٖ فِيْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسجد کی کسی مخصوص جگہ کو اہتمام کے ساتھ تلاش کرے، اور اکثر اسی جگہ نماز ادا کرے

1763 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيدُ بْنُ اَبِیْ عُبَيْدٍ

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اِلٰى سُبْحَةِ الضُّحَى، فَيَعْمِدُ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ دُوْنَ الْمُصْحَفِ فَيُصَلِّي قَرِيبًا مِّنْهَا فَاَقُوْلُ لَهٗ: اَلَا تُصَلِّي هَا هُنَا؟ وَاُشِيرُ لَهٗ اِلٰى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْلُ: اِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتحرى هٰذا المقام. (1: 4)

حدیث **1763**: یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں وہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چاشت کی نماز ادا کرنے آتے تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ اس ستون کی طرف جانے کی کوشش کرتے تھے جو مصحف سے پہلے ہے وہ اس کے قریب نماز ادا کیا کرتے تھے۔ میں ان سے یہ کہتا تھا کہ آپ یہاں نماز ادا نہیں کریں گے۔ میں مسجد کے کسی دوسرے گوشے کی طرف اشارہ کرکے کہتا۔ تو وہ یہ فرماتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ اہتمام کے ساتھ اس جگہ نماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ الْقِيَامِ اِلَى الصَّلَاةِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کی طرف اٹھ کر جاتے ہوئے اہتمام کے ساتھ دعا مانگے

1763– إسناد صحيح. أحمد بن عبدة: هو ابن موسى الضبي، ثقة، روى له مسلم، ومن فوقه رجال الصحيحين. وأخرجه ابن ماجه "1430" في الإقامة: باب ما جاء في توطين المكان في المسجد يصلي فيه، عن يعقوب بن حميد بن كاسب، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن المخزومي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 48، 54، والبخاري "502" في الصلاة: باب الصلاة إلى الأسطوانة، ومسلم "509" في الصلاة: باب دنو المصلي من السترة، والطبراني "6299"، والبيهقي في "السنن" 2/271، من طريق عن يزيد بن أبي عبيد، به. وسيعيده المؤلف برقم "2152" في باب فرض متابعة الإمام.

1764 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بِجُرْجَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ ،عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاعَتَانَ لَا تُرَدُّ عَلٰى دَاعٍ دَعْوَتُهُ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلَاةُ، وَفِي الصَّفِّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں دعا کرنیوالے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب نماز قائم کی جائے اور جب اللہ کی راہ میں صف (بنائی جائے)''

ذكر عدد التكبيرات التي يكبر فيها المرء في صلاته

تکبیرات کی اس تعداد کا تذکرہ، جو آدمی نماز کے دوران کہتا ہے

1765 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: عَجِبْتُ مِنْ شَيْخٍ صَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً؟ قَالَ: تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ مجھے ایک عمر رسیدہ شخص پر حیرانگی ہو رہی ہے، جس نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے **22** تکبیریں کہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِّنَ النَّاسِ اَنَّ عَلَى الْمُصَلِّي التَّكْبِيْرَ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ مِنْ صَلَاتِهِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نمازی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہے

1766 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ بن

1766- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/76 في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/81، وأحمد 2/236، والبخاري "785" في الأذان: باب إتمام التكبير في الركوع، ومسلم "392" في الصلاة: باب إثبات التكبير في كل رفع وخفض في الصلاة، والنسائي 2/235 في التطبيق: باب التكبير للنهوض، وابن الجارود "191"، والبيهقي في "السنة" 2/76. وأخرجه عبد الرزاق "2485"، وأحمد 2/270، والبخاري "803" في الأذان: باب يهوى بالتكبير حين يسجد، وأبو داوُد "836" في الصلاة: باب تمام التكبير، والنسائي 2/235 في التطبيق: باب التكبير للنهوض، والبيهقي في "السنن" 2/67،

شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 27)

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کونماز پڑھائی۔ وہ ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب انہوں نے نماز مکمل کی تو انہوں نے فرمایا: میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ التَّكْبِيرَ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ مِنْ صَلَاتِهِ خَلَا رَفْعِهِ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہے، البتہ رکوع سے سراٹھاتے ہوئے (تکبیر نہیں کہی جائے گی)

1767 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ فَإِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى أهل المسجد فقال: والذى نفسى بِيَدِهِ إِنِّي لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 27)

(بـقيه تخريج 1767)مـن طرق عن الزهرى، به، مطولا . وصـححه ابن خزيمة برقم ."579"وأخرجه ابن أبى شيبة 1/241، وأحمد 2/502 من طريق محمد بن عمرو، ومسلم "392" "31" من طرى قيحيى بن أبى كثير، كلاهما عن أبى سلمة، به .وأخرجه عبد الرزاق "2496" ومن طريقه مسلم "392" ."28" "578" عن ابن جريج.

1767-وأخـرجه البخارى "789" فـي الأذان: باب التكبير إذا أقام من السـجود، و "803"، والنسائى 2/233 فى التطبيق: باب التكبير للسجود، والبيهقى فى "السنن" 2/67 مـن طريق عقيل، كلاهما عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/452 مـن طريق ابن أبى ذئب، عن سعيد المقرى، عن أبى هريرة.وأخرجه مسلم "392" "32" مـن طريق سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ أبى هريرة .وسيـرد بـعده من طريق يونس بن يزيد، عن الزهرى، به مطولا، وبرقم "1797" مـن طـريق نعيم المجمر، عن أبى هريرة 1. إسـناده صحيح على شرطهما . عبـد اللّٰه: هو ابن المبارك. وهـو مطول ما قبله. وأخرجه مسلم "392" "30" عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد وتقدم تخريجه من طرقه فيما قبله.

قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يخفض صوته بالتكبير.

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان نے مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا' تو جب وہ فرض نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے' تو انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع میں جانے لگے تو انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور پھر جب وہ سجدے میں جانے کیلئے جھکے تو انہوں نے تکبیر کہی وہ تشہد کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے' تو انہوں نے تکبیر کہی تو انہوں نے اسی طرح کیا یہاں تک کہ اپنی نماز کو مکمل کر لیا۔ جب انہوں نے اپنی نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرا تو انہوں نے اہل مسجد کی طرف رخ پھیرا اور کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ البتہ وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَفْتَتِحُ بِهِ الْمَرْءُ صَلَاتَهُ

اس طریقے کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی اپنی نماز کا آغاز کرے

1768 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِـ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)، وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ بَصَرَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يُوتِرُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ

1768- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير بديل بن مسيرة، فإنه من رجال مسلم. وقولها: "كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يفتتح الصلاة بالتكبير، والقراء بالحمد لله رب العالمين" أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في "المصنف" 1/410، ومن طريقة ابن ماجه "812" في الإقامة: باب افتتاح القراءة، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وقولها: "كان صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يشخص رأسه ولم يصوبه" أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 1/252، عن أبي خالد الأحمر، عن حسين المعلم، به، وأخرجه ابن ماجه "869" في الإقامة: باب الركوع في الصلاة، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن يزيد بن هارون، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/229 و 284 و 285 عن يزيد بن هارون، به مختصرا. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/15 و 85 و 172 من طريق إبراهيم بن عبد الله السعدي، عن عبد الأعلى ويزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/31 و 194، ومسلم "498" في الصلاة: باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختتم به، وأبو داوُد "783" في الصلاة: باب من لم ير الجهر ببسم الله الرحمٰن الرحيم، من طرق عن حسين المعلم، به. وأخرجه أحمد 6/171 و 281 من طريقين عن بديل بن مسيرة، به. وأخرجه الطيالسي "1578" عن عبد الرحمٰن بن بديل العقيلي، عن أبيه بديل، به.

الشَّيْطَانِ وَكَانَ يَنْهٰى اَنْ يَّفْرِشَ اَحَدُنَا ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصلاة بالتسليم. (5: 4)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور سورۃ فاتحہ کی قرأت کے ذریعے نماز کا آغاز کرتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تھے' تو آپ اپنی نگاہ کو بالکل جھکا کر بھی نہیں رکھتے تھے اور اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے بلکہ اس کے درمیان کی صورت اختیار کرتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے' تو اس وقت تک سجدے میں نہیں جاتے تھے جب تک پہلے سیدھے کھڑے نہیں ہو جاتے تھے۔ جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو دوسری مرتبہ سجدے میں اس وقت تک نہیں جاتے تھے۔ جب تک بالکل سیدھے ہو کر بیٹھ نہیں جاتے تھے۔ آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے اور آپ دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتے تھے۔ آپ شیطان کے پیچھے جانے سے منع کرتے تھے اور آپ اس بات سے بھی منع کرتے تھے' کوئی شخص درندوں کی طرح اپنی کلائیاں بچھائے اور آپ سلام پھیر کر نماز کو ختم کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ نَشْرُ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے وقت انگلیوں کو کھلا رکھے

1769 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَ: حدثنا يحيى بن اليمان عن ابن اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْشُرُ اَصَابِعَهُ فِى الصَّلَاةِ نشرا. (5: 4)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الْيَسَارِ فِىْ صَلَاتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ نماز کے دوران دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے

1770 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

1769- يحيى بن اليمان مع كونه من رجال مسلم: سيء الحفظ، لكنه توبع . وباقي رجاله ثقات. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم ."458"وأخرجه الترمذي "239" أيضا عن قتيبة بن سعيد، والبيهقي في "السنن" 2/27 من طريق محمد بن سعيد الأصبهاني، كلاهما عن يحيى بن اليمان، بهٰذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نؤخر سحورنا ونعجل فِطْرَنَا وَاَنْ نُمْسِكَ بِاَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِيْ صلاتنا." (3: 68)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَطَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عطاء بن أبي رباح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم انبیاء کے گروہ کو یہ حکم دیا گیا ہے' ہم اپنی سحری کو مؤخر کریں اور افطاری جلدی کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھوں کے ذریعے بائیں ہاتھوں کو پکڑ لیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن وہب نے یہ روایت عمر بن حارث اور طلحہ بن عمرو سے سنی ہے، جو عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی نماز کے آغاز میں، قرأت سے پہلے کیا دعا مانگے؟

1771 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عن ابن جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: "وَجَّهْتُ

1770- إسناد صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى: صدوق من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "11485" من طريق حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وصححه الضياء المقدسي في "الأحاديث المختارة" 63/10/2، والسيوطي في "تنوير الحوالك". 1/174. ـ وأخرجه الطبراني أيضا "10851" من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، عن ابن عباس. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/105 وقال: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح.

1771- إسناده صحيح، يوسف بن مسلم: هو يوسف بن سعيد بن مسلم المصيصي، روى له النسائي، ثقة، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أبو عوانة 2/102، والدراقطني 1/297-298 عن أبي بكر النيسابوري، كلاهما عن يوسف بن مسلم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/72 و 73 من طريقين عن ابن جريج، به. وأخرجه عبد الرزاق "2567" و "2903" عن إبراهيم بن محمد، وأبو داوٗد "761" في الصلاة: باب ما تستفتح به الصلاة من الدعاء، والترمذي "3423" في الدعوات، وابن خزيمة في "صحيحه" "464"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/199 و 239، وفي "مشكل الآثار" 1/488، والبيهقي في "السنن" 2/33 و 74 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، كلاهما عن موسى بن عقبة، به. وقد سقط من سند المطبوع من المصنف "2567": "عبد الرحمٰن الأعرج." وسيرد بعده "1772" من طريق أحمد بن إبراهيم الدورقي، عن حجاج بن محمد، به. وبرقم "1773" من طريق الماجشون، عن الأعرج، به، ويرد تخريجه في موضعه.

وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْنِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ إليك". (5: 4)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''میں نے سیدھے راستے پر چلتے ہوئے اور مسلمان ہوتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں''۔

بیشک میری نماز میری ذات میری موت میری قربانی میری زندگی اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو ہر عیب سے پاک ہے۔ حمد تیرے لیے مخصوص ہیں تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں۔ تو میرے تمام ذنوب کی مغفرت کر دے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کرتا ہے اور اچھے اخلاق کی طرف تو میری رہنمائی کر دے کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے برے اخلاق کو صرف تو ہی مجھ سے دور کر سکتا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے وہ شخص ہدایت یافتہ ہے جسے تو ہدایات عطا کرے میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو بِهِ الْمَرْءُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ وَيَقُوْلُ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی فرض نماز کے آغاز میں کیا دعا مانگے اور تکبیر (تحریمہ) کے بعد (کیا) پڑھے؟

1772 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عن ابن جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

1772- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/32 من طريق إبراهيم بن إسحاق الأنماطي، بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم "1774"، وتقدم قبله من طريق يوسف بن مسلم، عن حجاج بن محمد، به.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: "وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''میں سیدھے راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ کیلئے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام ذنوب کی مغفرت کر دے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے' تو اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر اچھے اخلاق کی طرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے' تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے۔ برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' سعادت تجھ سے حاصل ہوتی ہے۔ بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ ہدایت یافتہ وہ ہے جسے تو ہدایت عطا کرے۔ میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔

میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِمَا وَصَفْنَا بَعْدَ التَّكْبِيرِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہم نے جو ذکر کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ دعا تکبیر (تحریمہ) کہنے کے بعد مانگتے تھے، اس سے پہلے نہیں۔

1773 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ: "وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أستغفرك وأتوب إليك". (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ" اَرَادَ بِهِ: وَالشَّرُّ لَيْسَ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ اِلَيْكَ فَاَضْمَرَ فِيْهِ: "مَا يُتَقَرَّبُ به".

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے۔ پھر آپ یہ پڑھتے تھے:

''میں نے سیدھے راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری ذات میری موت میری قربانی میری زندگی اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے ذنوب کی مغفرت کردے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کرتا ہے۔ میں حاضر ہوں اور سعادت تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے۔ تمام بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے اور برائی تیرے طرف نہیں جاسکتی اور میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

1773- إسناده صحيح على شرط مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، والماجشون بن أبي سلمة: هو أبو يوسف يعقوب بن دينار، وقيل ميمون، . والماجشون معرب ماه كون، ومعناه الأبيض المشرب بالحمرة .وأخرجه أحمد 1/102 عن هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "152" ومن طريقه "الترمذي" "266" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/488، وأبو عوانة 2/100، والبيهقي في "السنن" 2/32 عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/232، وأحمد 1/94 و 103، ومسلم "771" "202" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داؤد "760" في الصلاة: باب يستفتح به الصلاة من الدعاء ، والترمذي "3422" في الدعوات، والنسائي 2/129، 130 في الافتتاح: باب نوع آخر من الذكر والدعاء بين التكبيرة والقراءة، والدارمي 2/182، وابن الجارود "179"، والدارقطني 1/296، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/199، وفي "مشكل الآثار" 1/488، وابن خريمة في "صحيحه" "462" "463" و "743" وأبو عوانة 1/100 و 101 من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "771" في المسافرين، والترمذي "3421" و "3422" في الدعوات، والبيهقي في "السنن" 2/32، والبغوي في "شرح السنة" "572" من طريق يوسف بن الماجشون، عن أبيه الماجشون، بهذا الإسناد [illegible] "1903" [illegible] "1977"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''برائی تیری طرف نہیں جاسکتی'' اس سے مراد یہ ہے: برائی ایسی چیز نہیں ہے، جس کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا جائے۔ تو یہاں ''جس کے ذریعے قرب حاصل کیا جائے'' محذوف ہے۔

1774 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بن محمد عن ابن جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: "وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذَلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ إِلَيكَ". (5:33)

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز ادا کرتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے۔

''میں نے سیدھے راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز میری زندگی، میری موت، میری قربانی اللہ کیلئے ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! ہم تیرے لیے مخصوص ہیں۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں، تو میرے تمام ذنوب کی مغفرت کر دے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے، اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کرسکتا ہے، تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے بے شک برے اخلاق کو صرف تو ہی مجھ سے دور کرسکتا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ سعادت تجھ سے ہی حاصل ہوسکتی ہے اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ ہدایت یافتہ وہ ہے جسے تو ہدایت عطا کرے۔ میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا اور بلند و برتر ہے اور میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوا اور تیری بارگاہ میں، توبہ کرتا ہوں''۔

1774- إسناد صحيح على شرط مسلم, وهو مكرر "1772"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّفْتَتِحَ الصَّلَاةَ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الدُّعَاءِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، کہ ہم نے جو دعا ذکر کی ہے وہ اس کی بجائے کسی دوسری دعا کے ذریعے نماز کا آغاز کرے

1775 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى الْبُسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بين التكبير والقراءة فقلت: بأبى وَاُمِّي اَرَاَيْتَ سَكَتَاتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ اَخْبِرْنِيْ مَا تَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: "اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بالماء والثلج والبرد". (5: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے تھے میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو خاموش رہتے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں مجھے بتائیے کہ اس دوران آپ کیا پڑھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں یہ پڑھتا ہوں)

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے۔ جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کیا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! تو میری خطاؤں کو پانی اولوں اور برف کے ذریعے دھودے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّدْعُوَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ نماز کے آغاز میں اس کے علاوہ

1775- إسناده صحيح على شرط مسلم، على بن خشرم: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان الضبى، وأبو زرعة: هو أبو زرعة بن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلى، مختلف فى اسمه. وأخرجه ابن الجارود فى "المنتقى "320"، من طريق على بن خشرم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/231، ومسلم "598" فى المساجد: باب ما يقال بعد تكبيرة الإحرام والقراءة، وأبو داؤد "781" فى الصلاة: باب السكتة عند الافتتاح، وابن ماجه "805" فى إقامة الصلاة: باب افتتاح الصلاة، وأبو عوانة 1/98، 99، من طرق عن ابن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "744" فى الأذان: باب ما يقول بعد التكبير، ومسلم "598"، وأبو داؤد "781"، والدارمى 1/283، وأبو عوانة 1/98، والبيهقى 2/195، والبغوى فى "شرح السنة" "574" من طرق عبد الرحمن بن زياد، عن عمارة بن القعقاع، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق جرير بن عبد المجيد، عن عمارة، به.

(کوئی دوسری) دعا مانگ لے، جو ہم نے ذکر کی ہے

1776 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّي اَرَاَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا هُوَ؟ قَالَ: "اَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خطاياى بالماء والثلج والبرد". (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر کہتے تھے' تو آپ قرأت کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو خاموش ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں۔

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے پاک کردے اس طرح جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی اولوں اور برف کے ذریعے دھودے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي اِذَا كَانَ اِمَامًا اَنْ يَّسْكُتَ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَةِ لِيَلْحَقَ مَنْ خَلْفَهُ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے، جب وہ امام ہو، تو وہ قرأت شروع کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہے، تاکہ اس کے پیچھے موجود شخص سورہ فاتحہ کی تلاوت کو پالے

1777 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَقِيِّيْنَ قَالَ:

1776- إسناده صحيح على شرطهما. جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه أحمد 2/231 و 494، ومسلم "598" في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، والنسائي 1/50-51 في الطهارة: باب الوضوء بالثلج، و 2/128-129 في الافتتاح: باب الدعاء بعد تكبيرة الإحرام، والدارقطني 1/336، وأبو عوانة 1/98، وابن خزيمة في "صحيحه" "564"، والبيهقي في "السنن" 2/195، من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَّكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ هُنَيْهَةً يَسْاَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ وَكَانَ يُكَبِّرُ فِى الصَّلَاةِ كلما ركع وسجد. (5: 4)

سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان کو ترک کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ دونوں ہاتھ بلند کر کے اٹھاتے تھے اور آپ قرأت کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے جس میں آپ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے تھے اور آپ نماز کے دوران ہر دفعہ رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدُّعَاءِ الَّذِىْ كَانَ يَدْعُو بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَكْتَتِهٖ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَ ةِ

اس دعا کا تذکرہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران مانگا کرتے تھے

1778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا كَبَّرَ فِى الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ اَرَاَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَ ةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِىْ

1777- إسناده صحيح. سعيد بن سمعان: ثقة، روى له أصحاب السنن، وباقي رجال السند على شرط الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "459" عن يحيى بن حكيم، والحاكم في "المستدرك" 1/234، وعنه البيهقي في "السنن" 2/27، عن طريق إبراهيم بن مرزوق البصري، كلاهما عن أبي عامر العقدي، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/434، وأبو داوُد "753" في الصلاة: باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، والنسائي 2/124 في الافتتاح: باب رفع اليدين مدا، وابن خزيمة في "صحيحه" "460" و "473"، من طريق يحيى بن سعيد القطان، وأحمد 2/434 عن يزيد بن هارون، و 2/500 عن محمد بن عبد الله، والدارمي 1/281، ومن طريقه الترمذي "240" في الصلاة: باب ما جاء في نشر الأصابع عند التكبير، عن عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/195 من طريق أسد بن موسى، وابن خزيمة "460" و "473" أيضا من طريق محمد بن إسماعيل بن أبي فديك، والطيالسي "2374" ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/27، كلهم عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "1769" من طريق يحيى بن اليمان، عن ابن أبي ذئب، به، ولفظه: "كان ينشر أصابعه في الصلاة نشرا" وذكرت هناك قول الترمذي فيه ورده. فانظره.

وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَايَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ والبرد". (5: 4)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر کہتے تھے تو آپ قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ قرأت اور تکبیر کے دوران کیا پڑھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ پڑھتا ہوں)

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے سے میل کو صاف کیا جاتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور اولوں کے ذریعے دھودے''۔

ذِكْرُ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِهِ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی نماز کے دوران قرأت شروع کرنے سے پہلے کن چیزوں سے پناہ مانگے؟

1779 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ:

(متن حدیث): "اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ: مِنْ همزه ونفخه (ونفثه) ". (5: 12)

قَالَ: عَمْرٌو هَمْزُهُ الْمُوتَةُ وَنَفْخُهُ: الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ: الشعر

❀❀ جبیر بن مطعم کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے ٹھوکا دینے' پھونک مارنے اور پھونکنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

1778- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب. وقد تقدم تخريجه برقم "1775" و ."1776".

1779-وأخرجه ابن ماجه "807" في الإقامة: باب الاستعاذة في الصلاة، وابن خزيمة في "صحيحه" "468"، كلاهما عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "948"، وأحمد 4/85، وأبو داوُد "764" في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، وابن الجارود في "المنتقى" "180"، والطبراني "1568"، والبيهقي في "السنن" 2/35، من طرق عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة "468"، والحاكم 1/235، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 4/80 و 81، والطبراني "1569" من طريق مسعر .وأخرجه البيهقي 2/35 من طريق مسعر وشعبة.وأخرجه أحمد، وابنه في "زوائده" 4/83، وابن خزيمة "469" من طريق حصين بن عبد الرحمٰن.

عمرو نامی راوی کہتے ہیں اس کے ٹھوکا دینے سے مراد مرگی ہے اور پھونک مارنے سے مراد تکبر ہے اور اس کے پھونکنے سے مراد شعر کہنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1780 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عاصم العنزى، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا دخل الصلاة قال: "الله أكبر كبيرا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا- ثَلَاثًا - سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا- ثَلَاثًا - اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ: مِنْ نَفْخِهِ وَهَمْزِهِ وَنَفْثِهِ"

قَالَ عَمْرٌو: نَفْخُهُ الكبر، وهمزه الموتة، ونفثه: الشعر. (5: 12)

۞ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ یہ کہتے تھے

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ بڑائی والا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو زیادہ ہو''۔ یہ کلمات آپ تین مرتبہ کہتے تھے۔ پھر تین مرتبہ یہ کہتے تھے ''میں صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں''۔ پھر آپ یہ کہتے تھے میں مردود شیطان سے اس کے پھونک مارنے سے اس کے پھونکنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

عمرو نامی راوی کہتے ہیں: نفخ سے مراد تکبر ہے۔ ہمز سے مراد مرگی ہے اور نفث سے مراد شعر کہنا ہے۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: (فَاقْرَئُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)

ان روایات کا تذکرہ، جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''اس میں سے جو میسر ہو اس کی تلاوت کرو'' کی تفسیر بیان کرتی ہیں

1781 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ اَبُوْيَزِيْدَ الْعَدْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا

1780– هو مكرر ما قبله.

1781– إسناده صحيح. عبد الواحد بن غياث: ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه الخطيب، وقال أبو زرعة: صدوق، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208 من طريق سهل بن بكار، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/163 في الافتتاح: باب قراءة النهار، من طريق جرير بن عبد الحميد، عن رقبة بن مصقلة، به . وأخرجه مسلم "396" "44" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والطحاوي في "شرح معامي الآثار" 1/208، وأبو عوانة

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ الصَّلَاةِ يُقْرَأُ فِيْهَا فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أخفى منا أخفينا منكم. (1: 21)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر نماز میں قرأت کی جاتی ہے تو جس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرأت سنادیا کرتے تھے (یعنی بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے) تو ہم اس میں تمہیں قرأت سنادیتے ہیں اور جس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مخفی رکھتے تھے (یعنی پست آواز میں قرأت کرتے تھے) ہم ان میں تم سے مخفی رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا (فَاقْرَئُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) اَرَادَ بِهٖ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ مَا اَنْزَلَ فِىْ كِتَابِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اس میں سے جو میسر ہو اس کی تلاوت کرو''

اس سے مراد سورہ فاتحہ (کی تلاوت کرنا) ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس بات کا نگران مقرر کیا ہے، کہ وہ اس چیز کی وضاحت کریں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے

1782 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ: حدثنا بن عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ،

(بقيه تخريج 1781)2/125، والبيهقي في "السنن" 2/40، من طريق حبيب المعلم، عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 2/258 و 301 و 41، ومسلم "396" "42"، وأبو عوانة 2/125، من طريق حبيب بن الشهيد، عن عطاء، به. وسيورده المؤلف برقم "1853" من طريق ابن جريج، عن عطاء، به. ويرد تخريجه من طريقه هناك.

1782- إسناده صحيح على شرطهما. وهى في "مصنف" ابن أبي شيبة 1/360 ومن طريقه أخرجه مسلم أخرجه مسلم "394" في الصلاة: باب وجوب قراء ة الفاتحة في كل ركعة. وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/75، والحميدى "386"، وأحمد 5/314، والبخارى "756" في الأذان: باب وجوب القراء ة للإمام والمأموم في الصلوات كلها، وأبو داؤد "822" في الصلاة: باب من ترك القراء ة في صلاته بفاتحة الكتاب، والنسائي 2/137 في الافتتاح: باب إيجاب قراء ة فاتحة الكتاب في الصلاة، وابن ماجه "837" في الإقامة: باب القراء ة خلف الإمام، والدارقطني 1/321، وابن الجارود "185"، وأبو عوانة 2/124، والبيهقي في "السنن" 2/38 و 164، والبغوى في "شرح السنة" "576"، من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وصححه ابن خزيمة "488". وأخرجه مسلم "394" "35"، والدارمي 1/283، وأبو عوانة 2/125، والبيهقي في "السنن" 2/164 من طريق يونس بن يزيد، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 5/321، ومسلم "394" "35"، وأبو عوانة 2/124، والبيهقي في "السنن" 2/374، 375 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهرى، به. وأخرجه الطبراني في "الصغير" 1/78 من طريق موسى بن عقبة، عن الزهرى، به. وسيورده المؤلف برقم "1786" و "1793" من طريق معمر، عن الزهرى، به، وبرقم "1785" و "1792" و "1848" من طريق ابن إسحاق، عن مكحول، عن محمود بن الربيع، به. ويخرج كل طريق في موضعه.

(متن حدیث): عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لا صَلَاةَ لمن لا يقرأ بفاتحة الكتاب". (1:21)

حضرت محمود بن ربیع حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتہ چلا ہے۔

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو (نماز میں) سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْفَرْضَ عَلَى الْمَاْمُوْمِ وَالْمُنفَرِدِ قِرَاءَ ةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِیْ صَلَاتِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، مقتدی اور تنہا نماز ادا کرنے والے پر بھی نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے

1783 اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ لِاَنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ مَا دَامَ فِیْ صَلَاتِهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهِ فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهِ مَلَكًا وَّلٰكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ فَيَدْفِنُهُ. (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ عَلَى الْمَاْمُوْمِ قِرَاءَ ةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِیْ صَلَاتِهِ إذ المصطفى، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ اَنَّ الْمُصَلِّیَ يُنَاجِی رَبَّهُ وَالْمُنَاجَاةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بِنُطْقِ الخطاب دون التسبيح والتكبير والسكوت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز کیلئے کھڑا ہو تو اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے۔وہ اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کی دائیں طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے اور اسے دفن کر دینا چاہئے''۔

1783– حديث صحيح، ابن أبي السرى– وإن كان كثير الأوهام– قد توبع عليه . وباقى رجاله ثقات على شرط الشيخين . وهى فى "مصنف عبد الرزاق" برقم "1686"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/318، والبخارى "416" فى الصلاة: باب دفن النخامة فى المسجد، والبيهقى فى "السنن" 2/293،والبغوى فى "شرح السنة" ."490" وأخرجه أحمد 2/415، ومسلم "550" فى المساجد: باب النهى عن البصاق فى المسجد، وأبو عوانة 1/403، والبيهقى فى "السنن" 2/291 و 292، من طريق القاسم بن مهران، عن أبى رافع، عن أبى هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "1681" عَنْ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هريرة. وسيورده المؤلف فى بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلْمُصَلِّي وَمَا لَا يُكْرَهُ، وفى الباب عن أنس وجابر سيرد فى الباب المذكور.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان ہے کہ مقتدی پر بھی نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے، اور مناجات اس وقت ہو سکتی ہیں جب لفظی طور پر کسی کو مخاطب کیا جائے، تسبیح یا تکبیر پڑھنے یا خاموش رہنے پر (مناجات کا اطلاق نہیں ہوتا)

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُنَاجَاةِ الَّتِيْ يَكُوْنُ الْمَرْءُ فِيْ صَلَاتِهِ بِهَا مُنَاجِيًا لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

مناجات کی صفت کا تذکرہ، جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز کے دوران اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے

1784 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَـا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ." فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: اقْرَاْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصهما لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ " قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقرؤوا يقول العبد: (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) يَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ: (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ: (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ:

1784- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البغوي "578" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهٰذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/84-85 في الصلاة: باب القراءة خلف الإمام فيما لا يجهر فيه القراءة، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق "2768"، وأحمد 2/460، ومسلم "395" "39" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، وأبو داوٗد "821" في الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، والنسائي 2/135-136 في الافتتاح: باب ترك قراءة "بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم" في فاتحة الكتاب، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/215، وفي "مشكل الآثار" 2/23، وأبو عوانة 2/126 و 127، والبيهقي في "السنن" 2/39 و 166، 167 وصححه ابن خزيمة ."502"وأخرجه الطيالسي "2561" عن ورقاء، وأحمد 2/250 و 285 و 487، وعبد الرزاق "2767"، ومسلم "395" "40"، وابن ماجه "838" في إقامة الصلاة: باب القراءة خلف الإمام، وأبو عوانة 2/127، من طريق ابن جريج، والبيهقي في "السنن" 2/166 من طريق الوليد بن كثير، ثلاثتهم عن العلاء بن عبد الرحمٰن، به. وأخرجه مسلم "395" "41"، وأبو عوانة 2/127، والترمذي "2953" في تفسير سورة الفاتحة، والبيهقي في "السنن" 2/39 و 375 من طريق أبي أويس، عن العلاء، عن أبيه وابي السائب، عن أبي هريرة، مختصرا. وسيورده المؤلف "1788" من طريق سعد بن سعيد، "1789" و "1794" من طريق شعبة، و "1795" من طريق الدراوردي .

(اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ) فَهٰذِهِ الْاٰیَةُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ: (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ) (صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) فهؤلاء لعبدی ولعبدی ما سأل. (1: 21)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے وہ پوری نہیں ہوتی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے کہا: اے ابوہریرہ! میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو انہوں نے میری کلائی پر چھوتے ہوئے فرمایا: اے فارسی! تم اسے اپنے دل میں پڑھ لو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ اس کا نصف حصہ میرے لیے اور اس کا نصف حصہ میرے بندے کیلئے۔ میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اسے ملے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم لوگ تلاوت شروع کرو۔ بندہ کہتا ہے' تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے' بندہ کہتا ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثناء بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے وہ روز جزاء کا مالک ہے۔ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ بندہ کہتا ہے بیشک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں' تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ اس نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے:

''تو ہمیں صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ' ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہوئے''۔

تو یہ چیزیں میرے بندے کو ملے گی اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْفَرْضَ عَلَى الْمَاْمُوْمِیْنَ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ كَهُوَ عَلَى الْمُنْفَرِدِ سَوَاءً

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، مقتدیوں پر سورہ فاتحہ پڑھنا اسی طرح فرض ہے، جس طرح تنہا نماز ادا کرنے والے پر فرض ہے

1785 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ حَدَّثَنَا مؤمل بن هشام الیشكری حدثنا إسماعیل بن عُلَیَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ مَكْحُوْلٌ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ - وَكَانَ یَسْكُنُ اِیْلِیَاءَ - عَنْ

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إني لأراكم تقرؤون وَرَاءَ اِمَامِكُمْ." قَالَ: قُلْنَا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هذا قال: "فلا تفعلوا إلا بأم الْكِتَابِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بها". (1: 21)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ کیلئے قرأت کرنا مشکل ہوا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے تم اپنے امام کے پیچھے بھی قرأت کرتے ہو۔

راوی کہتے ہیں ہم نے کہا جی ہاں یارسول اللہ! ایسا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو تم سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو، اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس کی تلاوت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ" لَمْ يُرِدْ بِهِ الزَّجْرَ عَنْ قِرَاءَةِ مَا وَرَاءَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''تم ایسا نہ کرو البتہ سورہ فاتحہ (کا حکم مختلف ہے)'' اس سے آپ کی مراد یہ نہیں ہے کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ کی قرأت سے منع کردیں

1786 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قال: حدثنا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فصاعدا". (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ مَكْحُولٍ: "فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ"، لَفْظَةُ زَجَرَ مُرَادُ بِهَا ابْتِدَاءُ اَمْرٍ مُسْتَاْنَفٍ

1785– إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث .وأخرجه الدارقطنى 1/318، والحاكم فى "المستدرك" 1/238، والبيهقى فى "القراء ة خلف الإمام" ص 37 مـن طريقين عن المؤمل بن هشام، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد "823" فى الصلاة: بـاب مـن ترك القراء ة فى صلاته بفاتحة الكتاب، ومن طريقه البيهقى فى "القراء ة خلف الإمام" ص 37 من طريق محمد بن سلمة، والترمذى "311" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراء ة خلف الإمام، والبغوى فى "شرح السنة" "606"، والبيهقى فى "القراء ة خلف الإمام" ص 37 من طريق عبدة بن سليمان، كلاهما عن محمد بن إسحاق، به. وحسنه الترمذى والدارقطنى.وتابع محمد بن إسحاق زيد بن واقد عند أبى داوُد "824"، والدارقطنى 1/319 و 320، والبيهقى فى "القراء ة خلف الإمام" ص 36 و 37، وفى "السنن" 2/164. وسيورده المؤلف برقم "1792" من طريق يزيد بن هارون، و "1848" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن ابن إسحاق، به.

وَقَوْلُهُ: "فَصَاعِدًا" تَفَرَّدَ بِهٖ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ دون أصحابه.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ اور مزید (کسی سورۃ) کی تلاوت نہیں کرتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مکحول کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم ایسا نہ کرو، البتہ سورہ فاتحہ (کا حکم مختلف ہے)'' یہ الفاظ ممانعت کے ہیں، لیکن مراد ابتداء میں نئے سرے سے حکم دینا ہے۔

روایت کے لفظ ''فصاعدا'' کو زہری کے حوالے سے روایت کرنے میں معمر منفرد ہے، زہری کے دیگر شاگردوں نے یہ لفظ نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَرْضَ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَا اَنَّ قِرَاءَتَهٗ اِيَّاهَا فِيْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ تُجْزِئُهٗ عَنْ بَاقِيْ صَلَاتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نماز کے دوران آدمی پر یہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے، ایسا نہیں ہے کہ اسے صرف ایک رکعت میں پڑھ لینا، باقی نماز کے لیے کافی ہوگا

1787 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ بِوَاسِطٍ قَالَ: حدثنا أبى وبندار قالا: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَاَخْبَرَنَا

1786- حديث صحيح، ابن أبى السرى: تقدم غير مرة أنه يهم كثيرا، لكنه متابع عليه . وباقى رجاله رجال الشيخين، وهو فى "مصنف عبد الرزاق " "2623" ومن طريقه أخرجه أحمد 5/322، ومسلم "394" "37" فى المساجد: باب وجوب قراءة الفاتحة فى كل ركعة، وأبو عوانة 2/124، والبيهقى فى "السنن" 2/374، والبغوى فى "شرح السنة " ."577" وأخرجه النسائى 2/138 فى الافتتاح: باب إيجاب قراءة فاتحة الكتاب فى الصلاة، من طريق عبد الله بن المبارك، عن الزهرى، به. وتقدم تخريجه عنده.

1787- إسناده قوى . ابن عجلان- وهو محمد: وثقه أحمد، وابن معين وغيرهما، وأخرج له مسلم غير ما حديث فى المتابعات، وقد تابعه عليه محمد بن عمرو فى الطريق الثانى عند المصنف، وباقى رجاله رجال الصحيح .وأخرجه عبد الرزاق "3739"، وأحمد 4/340، وأبو دواد "857" و "858" و "859" و "860" و "861" فى الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه من الركوع والسجود، والترمذى "302" فى الصلاة: باب ما جاء فى وصف الصلاة، والنسائى 2/193 فى الافتتاح: باب الرخصة فى ترك الذكر فى السجود، وابن الجارود "194"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/232، وفى "مشكل الآثار " 4/386، والطبرانى "4520" و "4521" و "4522" و "4523" و "4524" و "4525" و "4526" و "4527" و "4528" و "4529"، والبيهقى فى "السنن" 2/133، 134 و 372 و 373 و 374 و "380" من طريق عن على بن يحيى بن الخلاد، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "545"، والحاكم 1/241، 242 على شرط الصحيحين، ووافقه الذهبى .وفى الباب عن أبى هريرة سيورده المؤلف برقم ."1890"

جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَحْیَی بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِیِّ اَحْسَبُهُ عَنْ اَبِیهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی قَرِیبًا مِّنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَیْهِ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَعِدْ صَلَاتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ"، قَالَ: فَرَجَعَ فَصَلّٰی نَحْوًا مِمَّا صَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَعِدْ صَلَاتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ." فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اَصْنَعُ؟ فَقَالَ: "اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا شِئْتَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَیْكَ عَلٰی رُكْبَتَیْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰی تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰی مفاصلها . فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ سُجُودَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ فَاجْلِسْ عَلٰی فَخِذِكَ الْیُسْرٰی ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ". قَالَ جَعْفَرٌ: لَفْظُ الْخَبَرِ لمحمد بن عمرو (1: 21)

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تھے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کی۔ پھر وہ (نماز پڑھنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم اپنی نماز کو دوبارہ ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں وہ شخص دوبارہ گیا اس نے پہلے کی طرح نماز ادا کی۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز کو دہراؤ کیونکہ تم نے اپنی نماز ادا نہیں کی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قبلہ کی طرف رخ کرو تو تکبیر کہو پھر تم سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرو پھر تم جو چاہو اس کی قرأت کرو۔ پھر جب تم رکوع میں جاؤ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی پشت کو سیدھا رکھو جب تم اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی پشت کو قائم کرو۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جوڑ پر آ جائے۔ جب تم سجدے میں جاؤ تو جما کر سجدہ کرو اور جب تم اپنے سر کو اٹھاؤ تو اپنے بائیں زانو کے بل بیٹھ جاؤ۔ پھر تم ہر رکعت میں ایسے کرو''۔

ذِكْرُ اِیقَاعِ النَّقْصِ عَلَی الصَّلَاةِ اِذَا لَمْ یُقْرَاْ فِیهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، جب نماز کے دوران سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو اس کیلئے لفظ ''نقص'' استعمال ہوگا

1788 – (سند حدیث): اَخبَرَنَا اَبُوْ قُرَیْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ الْاَصَمُّ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیدٍ الْكِنْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِیدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "كُلُّ صَلَاةٍ لَا یُقْرَاُ فِیهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ كُلُّ صَلَاةٍ لَا یُقْرَاُ فِیهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ كُلُّ صَلَاةٍ لَا یُقْرَاُ فِیهَا بِفَاتِحَةِ الكتاب فهی خداج". (1: 21)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ نامکمل ہوتی ہے۔ ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ نامکمل ہوتی ہے۔ ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ نامکمل ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الخبر هو النقص الذى لا تجزىء الصَّلَاةُ مَعَهُ دُونَ اَنْ يَّكُوْنَ نَقْصًا تَجُوزُ الصَّلَاةُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لفظ ''خداج''

استعمال کیا ہے، اس سے مراد ایسا نقص ہے، جس کی موجودگی میں نماز درست نہیں ہوتی، یہ کوئی ایسا نقص نہیں ہے، جس کے ہمراہ نماز درست ہو

1789 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

1788- إسناده قوى . ابن عجلان- وهو محمد: وثقه أحمد، وابن معين وغيرهما، وأخرج له مسلم غير ما حديث فى المتابعات، وقد تابعه عليه محمد بن عمرو فى الطريق الثانى عند المصنف، وباقى رجاله رجال الصحيح. وأخرجه عبد الرزاق "3739"، وأحمد 4/340، وأبو دواد "857" و "858" و "859" و "860" و "861" فى الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه من الركوع والسجود، والترمذى "302" فى الصلاة: باب ما جاء فى وصف الصلاة، والنسائى 2/193 فى الافتتاح: باب الرخصة فى ترك الذكر فى السجود، وابن الجارود "194"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/232، وفى "مشكل الآثار" 4/386، والطبرانى "4520" و "4521" و "4522" و "4523" و "4524" و "4525" و "4526" و "4527" و "4528" و "4529"، والبيهقى فى "السنن" 2/133، 134 و 372 و 373 و 374 و "380" من طريق عن على بن يحيى بن الخلاد، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "545"، والحاكم 1/241، 242 على شرط الصحيحين، ووافقه الذهبى. وفى الباب عن أبى هريرة سيورده المؤلف برقم "1890" ' إسناده حسن، وهو حديث صحيح. سعد بن سعيد بن قيس بن عمرو الأنصارى، أخو يحيى بن سعيد: قال ابن سعد: كان ثقة قليل الحديث، وذكره المؤلف فى "الثقات" 6/379، وقال: كان يخطء، لم يفحش خطؤه، فلذلك سلكناه مسلك العدول، وقال ابن عدى: له أحاديث صالحة تقرب من الاستقامة، ولا أرى بحديثه بأسا بمقدار ما يرويه، وضعفه الإمام أحمد، وقال النسائى: ليس بالقوى، وضعفه ابن معين فى رواية، وقال فى رواية أخرى: صالح، وأخرج له مسلم فى "صحيحه" حديث: "من صام رمضان، وأتبعه ستا من شوال"، وقال الذهبى فى "الكاشف": صدوق، وقد تابعه على حديثه هٰذا غير واحد من الثقات، وباقى رجالخ ثقات. وأخرجه أحمد 2/241، والحميدى "973" و "974"، ومسلم "395" "38" فى الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة فى كل ركعة، والبيهقى فى "السنن" 2/38 من طريق سفيان بن عيينة، والحميدى "974" عن ابن أبى حازم، والطحاوى فى "المعانى" 1/216 من طريق أبى غسان، والبيهقى 2/40 من طريق ابن سمعان، أربعتهم عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهٰذا الإسناد. وسيرد بعده "1789" و "1794" من طريق شعبة، وبرقم "1795" من طريق الدراوردى، كلاهما عن العلاء، به، ويخرج كل فى موضعه. وتقد برقم "1784" من طريق مالك، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبى السائب، عن أبى هريرة.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تجزىء صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ." قُلْتُ: وَإِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِيْ وَقَالَ: "اقْرَأْ فِيْ نَفْسِكَ". (1:21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: لَمْ يَقُلْ فِيْ خَبَرِ الْعَلَاءِ هٰذَا: "لا تجزىء صَلَاةٌ" إِلَّا شُعْبَةُ وَلَا عَنْهُ إِلَّا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ.

وَقَالَ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ مِمَّا ذَكَرْنَا فِيْ كِتَابِ "شَرَائِطِ الْاَخْبَارِ" اَنَّ خِطَابَ الْكِتَابِ قَدْ يَسْتَقِلُّ بِنَفْسِهِ فِيْ حَالَةٍ دُوْنَ حَالَةٍ حَتّٰى يُسْتَعْمَلَ عَلٰى عُمُوْمِ مَا وَرَدَ الْخِطَابُ فِيْهِ وَقَدْ لَا يَسْتَقِلُّ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ حَتّٰى يُسْتَعْمَلَ عَلٰى كَيْفِيَّةِ اللَّفْظِ الْمُجْمَلِ الَّذِيْ هُوَ مُطْلَقُ الْخِطَابِ فِى الْكِتَابِ دُوْنَ اَنْ تُبَيِّنَهَا السُّنَنُ وَسُنَنُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهَا مُسْتَقِلَّةٌ بِاَنْفُسِهَا لَا حَاجَةَ بِهَا اِلَى الْكِتَابِ الْمُبَيِّنَةُ لِمُجْمَلِ الْكِتَابِ وَالْمُفَسِّرَةُ لِمُبْهَمِهِ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ) (النحل/ 44)، فَاَخْبَرَ جَلَّ وَعَلَا اَنَّ الْمُفَسِّرَ لِقَوْلِهِ: (اَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة/43). وَمَا اَشْبَهَهَا مِنْ مُجْمَلِ الْاَلْفَاظِ فِى الْكِتَابِ رَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ الشَّيْءُ الْمُفَسَّرُ لَهُ الْحَاجَةُ اِلَى الشَّيْءِ الْمُجْمَلِ وَاِنَّمَا الْحَاجَةُ تَكُوْنُ لِلْمُجْمَلِ اِلَى الْمُفَسِّرِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ السُّنَنَ يَجِبُ عَرْضُهَا عَلَى الْكِتَابِ فَاَتٰى بِمَا لَا يُوَافِقُهُ الْخَبَرُ وَيَدْفَعُ صحته النظر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ نماز جائز نہیں ہوتی جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہ کی جائے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے کہا اگر میں امام کے پیچھے ہوں؟ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: تم اپنے دل میں (سورۃ فاتحہ) پڑھ لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) علاء کی نقل کردہ اس روایت میں ''نماز درست نہیں ہوتی'' کے الفاظ صرف شعبہ نے نقل کیے ہیں، اور ان سے صرف وہب بن جریر اور محمد بن کثیر نے نقل کیے ہیں۔

امام ابن حبان فرماتے ہیں: یہ اس نوعیت کی روایات ہیں۔ جن کے بارے میں ہم نے کتاب ''شرائط الاخبار'' میں یہ بات ذکر کی ہے، کتاب اللہ کا حکم بعض اوقات ایک حالت میں مستقل ہوتا ہے جبکہ دوسری حالت میں مستقل نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اس کو

1789- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة". "490" وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/216، وفي "مشكل الآثار" 2/23 عن إبراهيم بن مرزوق، عن وهب بن حرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/478، وأبو عوانة 2/127 من طريق وكيع، وأحمد 2/457 عن محمد بن جعفر، والطحاوي في "المعاني" 1/216، وفي "المشكل" 2/23 من طريق سعيد بن عامر، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف برقم. "1794" وانظر ما قبله.

اس کے عموم پر استعمال کیا جاتا ہے جس بارے میں حکم آیا ہے۔ اور بعض حالتوں میں یہ مستقل نہیں بھی ہوتا، یہاں تک کہ اسے مجمل لفظ پر محمول کیا جاتا ہے، جو کتاب میں مطلق خطاب ہوتا ہے، علاوہ ازیں کہ سنت اس کی وضاحت کردے، تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اپنے وجود کے اعتبار سے مستقل ہیں، ان (کی وضاحت کے لیے) کتاب اللہ کی ضرورت نہیں ہے، سنتیں کتاب اللہ کے مجمل حکم بیان کرتی ہیں اور اس کے مبہم حکم کی وضاحت کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا ہے، تاکہ تم لوگوں کے لیے اس بات کی وضاحت کرو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔''

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ اس کے اس فرمان ''تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو'' اور کتاب اللہ میں موجود اس جیسے مجمل الفاظ والے احکام کی وضاحت اللہ کے رسول نے کرنی ہے، تو یہ بات ناممکن ہے کہ ایک چیز تفسیر بیان کرنے والی ہو اور اسے کسی مجمل چیز کی ضرورت ہو، کیونکہ ضرورت تو مجمل چیز کو وضاحت کرنے والی چیز کی ہوتی ہے، یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ بات لازم ہے، سنت کو کتاب اللہ پر پیش کیا جائے، تو اس شخص نے (اپنے اصول کی بنیاد پر) وہ چیز پیش کی، خبر جس کی موافقت نہیں کرتی، اور غور وفکر اس کے صحیح ہونے کو پرے کرتا ہے۔

1790 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر. (1: 46)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلْاَمْرُ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ اَمْرُ فَرْضٍ قَامَتِ الدَّلَالَةُ مِنْ اَخْبَارٍ اُخَرَ عَلٰى صِحَّةِ فَرْضِيَّتِهٖ ذَكَرْنَاهَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا وَالْاَمْرُ بِقِرَاءَةِ مَا تَيَسَّرَ غَيْرِ فَرْضٍ دَلَّ الْاِجْمَاعُ عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم سورۃ فاتحہ کی تلاوت کریں اور جو (قرآن کا حصہ) آسان ہو اس کی تلاوت کریں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہونا، فرض کا حکم ہے، اس کی فرضیت کے درست ہونے پر دیگر روایات سے دلائل قائم ہیں۔ جو ہم نے اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر ذکر کیے ہیں، اور ''جو میسر ہو اس کی تلاوت'' کا حکم فرض نہیں ہے، اجماع اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

1790- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وهمام: هو ابن يحيى بن دينار العوذى البصرى، وأبو نضرة:

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّدَاءِ الظَّاهِرِ الْمَكْشُوفِ بِاَنْ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح اعلان کے ذریعے یہ اطلاع دی ہے، سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی

1791 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ قال: سمعت أبا عثمان النهدى يقول:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنْ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فما زاد". (3: 10)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ اور اس کے علاوہ مزید (کسی سورۃ کی) تلاوت نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ كَانَتْ لِلْمُصَلِّي وَحْدَهُ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، یہ روایات تنہا نماز ادا کرنے والے کے بارے میں ہیں

1792 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حدثنا أبى ويزيد بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

1791– إسناده قابل للتحسين. وأخرجه أبو داوُد "819" فى الصلاة: باب من ترك القراءة فى صلاته بفاتحة الكتاب. عن إبراهيم بن موسى الرازى، عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/428، وأبو داوُد "820"، والدارقطنى 1/321، والحاكم 1/139، من طريق يحيى بن سعيد القطان، والبيهقى فى "السنن" 2/37 من طريق سفيان، كلاهما عن جعفر بن ميمون، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح لا غبار عليه، فإن جعفر بن ميمون العبدى من ثقات البصريين، ويحيى بن سعيد لا يحدث إلا عن الثقات، ووافقه الذهبى.

1792– إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث من مكحول عند المصنف "1785" وأخرجه أحمد 5/316، والدارقطنى 1/319، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/215، والبيهقى فى "القراءة خلف الإمام" ص 36 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وتقد برقم "1785" من طريق ابن علية، عن ابن إسحاق، به، وسيرد برقم "1848" من طريق عبد الأعلى، عن ابن إسحاق، به.

(متن حدیث): صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فلما سلم قال: "تقرؤون خَلْفِي"؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يقرأ بها." (3: 10)

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ کیلئے قرأت کرنے میں دشواری ہوئی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ میرے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ ہم نے کہا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ اِمَامًا اَوْ مَاْمُوْمًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ يَّقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ صَلَاتِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی، خواہ وہ امام ہو یا مقتدی ہو نماز ادا کرتے ہوئے، اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے

1793 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يقرأ بأم القرآن فصاعدا". (2: 81)

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ اور مزید (کسی دوسری سورت کی) تلاوت نہیں کرتا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِلْمُصَلِّي فِيْ صَلَاتِهٖ مَاْمُوْمًا كَانَ اَوْ اِمَامًا اَوْ مُنْفَرِدًا

نمازی کے لیے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے سورہ فاتحہ نہ پڑھے، خواہ وہ مقتدی ہو، امام ہو، یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو

1794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تجزىء صَلَاةٌ لَا يُقْرَاُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ." قُلْتُ: فَاِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِيْ وقال: "اقرأ في نفسك". (2: 92)

1793- هو مكرر ."1786"   1794- هو مكرر ."1789"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہ کی جائے۔''

راوی کہتے ہیں (میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا) اگر میں امام کے پیچھے ہوں' تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: تم اپنے دل میں (اس کی) تلاوت کرلیا کرو۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ الَّتِيْ تكون فى الصلاة إذا هِيَ بَعْضُ اَجْزَائِهَا

نماز میں کی جانے والی قرأت کے لیے لفظ ''صلوٰۃ'' استعمال کرنے کا تذکرہ حالانکہ وہ اس کا ایک جزء ہے

1795 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ." قُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

"قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قُسِمَتِ الصَّلَاةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا شَاءَ يَقُوْمُ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ: (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)، يَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ: (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ: (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)، فَيَقُوْلُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ فَهٰذَا بَيْنِيْ وبين عبدى، (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ- فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سأل." (3: 23)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرے اور اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے۔''

راوی کہتے ہیں (میں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں) بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں' تو انہوں نے کہا اے فارسی کے بیٹے! تم اسے دل میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز (یعنی سورۃ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کردیا ہے

1795- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد العزيز بن محمد هو الدراوردى. وأخرجه الحميدى "974"، ومن طريقه أبو عوانة 1/128. وأخرجه الترمذى "2953" فى التفسير: باب ومن سورة فاتحة الكتاب، عن قتيبة، كلاهما عن عبد العزيز بن محمد الدراوردى، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1788" من طريق سعد بن سعيد، و "1789" و "1794" من طريق شعبة، كلاهما عن العلاء، به. وانظر "1784".

اس کا نصف حصہ میرے لیے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرا بندہ جو چاہے گا وہ اسے ملے گا۔ میرا بندہ کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے بندہ کہتا ہے وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف بیان کی ہے بندہ کہتا ہے وہ روز جزا کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ یہ (یعنی اگلی آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں'' اس کے بعد سورۃ کے آخر تک ہے۔ تو یہ سب کچھ میرے بندے کو ملے گا۔ میرے بندے نے جو مانگا ہے۔ وہ اسے ملے گا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1796- (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(متنِ حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الإسراء: 110). قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) اَيْ: بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا). (3: 23)

1796- إسناده صحيح على شرطهما، وقد صرح ابن هشيم بالتحديث. يعقوب الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1587"،وأخرجه البخاري "4722" في التفسير: باب (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)، والنسائي 2/177-178 في الافتتاح: باب قوله عز وجل: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)، والطبري 15/186 عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/23 و 215، والبخاري "7490" في التوحيد: باب قوله تعالى: (اَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُوْنَ)، و "7525": باب قول الله تعالى: (وَاَسِرُّوا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهِ اِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ)، و "7548": باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة" ومسلم "446" في الصلاة: باب التوسط في القراءة في الصلاة الجهرية بين الجهر والإسرار، والترمذي "3146" في التفسير: باب ومن سور بني إسرائيل، والنسائي 2/177-178، والطبري 15/184، والبيهقي 2/195 من طريق عن هشيم، به .وأخرجه الترمذي "3145"، والنسائي 2/178، وأبو عوانة 2/123، والطبراني "12454"، والطبري 15/185، 186، من طرق عن أبي بشر، به .وأخرجه الطبراني "11574"، والطبري 15/185 من طريق محمد بن إسحاق، عن داوٗد بن الحصين، عن عكرمة، عن ابن عباس .وأخرجه البخاري في "صحيحه" "4723" من طريق زائدة، و "6327" من طريق مالك بن سعير، و "7526".

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے بیان کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)
''تم اپنی نماز کو بلند آواز میں بھی نہ کرو اور پست آواز میں بھی نہ رکھو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پوشیدہ طور پر وقت گزار رہے تھے۔ جب آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے' تو بلند آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین جب سنتے تھے' تو وہ قرآن کو' اس کو نازل کرنے والے کو اور جو اس کو لے کر آیا اسے برا کہتے تھے۔ تو اللہ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا ''تم اپنی نماز کو بلند آواز میں نہ کرو'' یعنی قرأت کو بلند نہ کرو کہ مشرکین اس کو سن لیں اور قرآن کو برا کہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور تم اسے پست بھی نہ رکھو'' اس سے مراد تم اپنے ساتھیوں سے اسے پست بھی نہ رکھو۔ کہ انہیں سنا بھی نہ سکو (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور تم اس کے درمیان کا راستہ تلاش کرو۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَجْهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ قِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، امام کے لیے یہ بات مستحب ہے، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں پڑھے

1797 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْكِتَابِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّينَ) قَالَ: آمِيْنَ وَقَالَ النَّاسُ: آمِيْنَ فَلَمَّا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمَّا رَفَعَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ فَلَمَّا رَفَعَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ قَائِمًا مَّعَ التَّكْبِيرِ فَلَمَّا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ:

1797– إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد بن يزيد: هو الجمحي، أبو عبد الرحمٰن المصري، ونُعيم المُجمر: هو نعيم بن عبد الله المدني .وأخرجه النسائي 2/134 في الافتتاح: باب قراءة بسم الله الرحمٰن الرحيم، والبيهقي في "السنن" 2/58 من طريق شعيب، وابن الجارود في "المنتقى" "184"، والحاكم 1/232، من طريق سعيد بن أبي مريم، كلاهما عن الليث، عن خالد بن يزيد، بهٰذا الإسناد . ومن هذين الطريقين صححه ابن خزيمة "499"، وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 2/497 عن يحيى بن غيلان، عن رشدين، عن عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هلال، به . وتقدم برقم "1766" و "1767" من طريق الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى الله عليه وسلم. (5: 4)

نعیم مجمر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی پھر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب انہوں نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھ لیا تو آمین کہا لوگوں نے بھی آمین کہا جب وہ رکوع میں گئے۔ تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ جب انہوں نے اپنا سر اٹھا لیا تو سمع الله لمن حمده کہا پھر انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ پھر جب وہ سجدے میں گئے' تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور پھر سر اٹھایا تو اللہ اکبر کہا۔ پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے' تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ پھر انہوں نے سلام پھیرا تو یہ کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم میں سے' سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عِنْدَ اِرَادَتِهٖ قِرَاءَ ةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت شروع کرنے کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں نہ پڑھے

1798 اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافٰى بِصَيْدَا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِىْ خَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَسَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كَانُوا

1798- إسناده صحيح. محمد بن هشام بن خيرة: ثقة أخرج له أبو داوٗد، والنسائي، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/101، والنسائي 2/135 في الافتتاح: باب ترك بالجهر ببسم الله الرحمٰن الرحيم، وأبو عوانة 1/122، وابن الجارود في "المنتقى" "181"، والطحاوي في "المعاني" 1/202، وابن خزيمة في "صحيحه" "496" من طريق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2598" عن معمر، وأحمد 3/114، وأبو داوٗد "782" في الصلاة: باب من لم ير الجهر ببسم الله الرحمٰن الرحيم، والدارمي 1/283 من طريق هشام الدستوائي، والشافعي في "المسند" 1/75، والحميدي "1199"، وأحمد 2/111"، وابن ماجه "491" من طريق أبي عوانة، والبغوي في "شرح السنة" "581" من طريق حماد بن سلمة، وأبو عوانة 2/122، والبيهقي في "السنن" 2/50 من طريق الأوزاعي، كلهم عن قتادة، به وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/81 في الصلاة: باب العمل في الصلاة، ومن طريقه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/202، والبيهقي في "السنن" 2/51، 52، والبغوي في "شرح السنة" "583"، عن حميد الطويل، به. وأخرجه عبد الرزاق "2598"، عن معمر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/202 من طريق زهير بن معاوية، عن حميد الطويل، به. وأخرجه الدارقطني 1/316 من طريق الْاَوْزَاعِيُّ . وأخرجه البيهقي 2/54 من طريق خالد الحذاء، عن أبي نعامة الحنفي، عن أنس . وأخرجه الطحاوي 1/203، وابن خزيمة "497"، والبغوي "582" من طريق سعبة، عن ثابت، عن أنس. وانظر اختلاف ألفاظه في تعليقنا على "شرح السنة" 3/53.

يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَ ةَ بـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) . (5: 34)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات سے راضی ہو، یہ قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَنَسٍ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے۔ قتادہ نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

1799 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ غَيْلَانَ الثَّقَفِیُّ وَالصُّوْفِیُّ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَشَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرحيم. (5: 34)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے نہیں سنا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ تَرْكِ الْفِعْلِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو اس فعل کو ترک کرنے کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے، جو ہم نے ذکر کیا ہے

1799- إسناده صحيح على شرط مسلم . علي بن الجعد: ثقة ثبت من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . شيبان: هو سيبان بن عبد الرحمٰن التميمي مولاهم النحوي، أبو معاوية البصري، والنحوي: نسبة إلى نحو بن الشمس من الأزد، وهو في "الجعديات" "953" و . "2071"وأخرجه الدارقطني 1/314، 315، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/202 من طريق عن علي بن الجعد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي "1975"، والبخاري "743" في الأذان: باب ما يقول بعد التكبير، عن حفص بن عمر، ومسلم "399" في الصلاة: باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة، والدارقطني 1/315، وابن خزيمة "492" و "494" من طريق محمد بن جعفر، والنسائي 2/135 في الافتتاح: باب ترك الجهر ببسم الله الرحمٰن الرحيم، من طريق عقبة بن خالد، وأبو عوانة 2/122 من طريق حجاج، وابن الجارود "183"، والدارقطني 1/316 من طريق عبيد الله بن موسى، والدارقطني 1/315، ابن خزيمة "495" من طريق وكيع وأسود بن عامر وزيد بن الحباب، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/202 من طريق عبد الرحمٰن بن زياد، والبيهقي في "السنن" 2/51 من طريق بدل بن المحبّر، كلهم عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده.

1800 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كَانُوا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) . (5: 34)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قرأت کا آغاز الحمد لله رب العلمین سے کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْجَهْرُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ وَاِنْ كَانَ الْجَهْرُ وَالْمُخَافَتَةُ بِهِمَا جَمِيْعًا طَلْقًا مُبَاحًا

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اس موقع پر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

بلند آواز میں پڑھے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اگرچہ بلند آواز میں یا پست آواز میں پڑھنا، دونوں مطلق طور پر مباح ہیں

1801 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا: (اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ، ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى بَلَغَ: (وَلَا الضَّالِّيْنَ) ، قال: آمِيْنَ. وَقَالَ النَّاسُ: آمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى الله عليه وسلم. (5: 34)

نعیم مجمر بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ یہاں تک کہ و لا الضالین تک پہنچے تو انہوں نے آمین کہا۔ تو لوگوں نے بھی آمین کہا۔ وہ جب بھی سجدے میں جاتے تھے۔ تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو اللہ اکبر کہتے تھے۔ جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم سب کے

1800- إسناده صحيح، ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "581" من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طرقه في الحديثين قبله "1798" و "1799"

1801- إسناده صحيح. خالد بن يزيد: هو الجمحي، ويقال: السكسكي، أبو عبد الرحمٰن المصري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "499"، وما بين حاصرتين مستدرك منه. وأخرجه النسائي 2/134 في الافتتاح: باب قراءة بسم الله الرحمٰن الرحيم، عن محمد بن عبد الله بن عبد الحكيم، عن شعيب، بهذا الإسناد. وهو مكرر "1797".

مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نمازوں میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے

1802 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا لَا يَجْهَرُوْنَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) . (5:34)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ اللَّفْظَةِ الَّتِیْ ذَكَرَهَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ان الفاظ کے ''صحیح'' ہونے کی صراحت کرتی ہے، جو (الفاظ) خالدالحذاء نے ذکر کیے ہیں

1803 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِّ الصِّلْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا لَمْ يَكُوْنُوا يَجْهَرُوْنَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) ، وَكَانُوا يَجْهَرُوْنَ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) . (5: 34)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے۔ یہ حضرات بلند آواز میں الحمد للہ رب العالمین پڑھتے تھے۔

1802- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الحذاء : هو خالد بن مهران، أبو المنازل المصرى، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمى. وانظر الأحاديث الأربعة قبله.

1803- إسناده صحيح . العباس بن عبد الله التَّرْقُفى: ثقة عابد، روى له ابن ماجه، ومن فوقه رجال الشيخين . وهو مكرر "1798" وما بعده.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْمَرْءِ فِي صَلَاتِهِ: آمِيْنَ يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اِذَا وَافَقَ ذٰلِكَ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی کا نماز میں آمین کہنا، اس کی وجہ سے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے، جبکہ اس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ہمراہ ہو

1804 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: "اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ)، فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: آمِيْنَ وَالْاِمَامَ يَقُوْلُ: آمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تقدم من ذنبه." (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ" اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: آمِيْنَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ: مِنْ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ اَوْ اِعْجَابٍ بَلْ تَاْمِيْنُهَا يَكُوْنُ خَالِصًا

1804- حديث صحيح. ابن أبي السَّرى: قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "2644"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/270، ومسلم "410" "75" في الصلاة: باب التسميع والتحميد والتأمين، والبغوى في "شرح السنة" "589"وأخرجه أحمد 2/233، وابن ماجه "852" في الإقامة: باب جهر الإمام بآمين، وابن خزيمة في "صحيحه" "575" من طريق يزيد بن زريع، كلاهما عن معمر، به.وأخرجه مالك 1/87 في الصلاة: باب ما جاء في التأمين خلف الإمام، عن الزهرى، عن سعيد بن المسيب، وأبى سلمة، كلاهما عن أبى هريرة، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في "المسند1/76"، وأحمد 2/459، والبخارى "780" في الأذان: باب جهر الإمام بالتأمين، ومسلم "410" "72"، وأبو داوُد "936" في الصلاة: باب التأمين وراء الإمام، والترمذى "250" في الصلاة: باب ما جاء في فضل التأمين، والنسائى 2/144 في الافتتاح: باب جهر الإمام بآمين، والبيهقى في "السنن" 2/55 و 75، والبعوى في "شرح السنة" ."587"وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/76، 77، والحميدى "923"، وأحمد "238"، والبخارى "6402" في الدعوات: باب التأمين، والنسائى 2/143، وابن الجارود "190"، والبيهقى في "السنن" 2/55، وابن خزيمة في "صحيحه" "569"، من طريق سفيان بن عيينة، ومسلم "410" "73"، وابن ماجه "852"،والبيهقى في "السنن" 2/57، من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهرى، به.وأخرجه مالك 1/87 أيضا ومن طريقه الشافعي في "المسند" 1/76، والبخارى "782" في الأذان: باب جهر المأموم بالتأمين، و "4475" في التفسير: باب (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ)، وأبو داوُد "935" في الصلاة: باب التأمين وراء الإمام، والنسائى 1/144 في الافتتاح: باب الأمربالتأمين خلف الإمام، عن سمى مولى أبى بكر، وأخرجه مسلم "410" "76"، وابن خزيمة في "صحيحه" "570" من طريق سهيل بن أبى صالح، كلاهما عن أبى صالح، عن أبى هريرة.

1805-وأخرجه مالك 1/87 أيضا ومن طريقه الشافعي في "المسند" 1/76، والبخارى "781" في الأذان: باب فضل التأمين، والنسائى 2/144، 145 في الافتتاح: باب فضل التأمين، والبيهقى في "السنن" 2/55، والبغوى في "شرح السنة" "590". وأخرجه مسلم "410" "75" من طريق المغيرة، كلاهما "مالك والمغيرة" عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هريرة. وانظر الحديثين الآيتين برقم "1907" و ."1911"

لـلّٰـه فـإذا أمّـن الـقـارىء لِـلّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ عِلَّةٌ: مِنْ اِعْجَابٍ اَوْ رِيَاءٍ اَوْ سُمْعَةٍ كَانَ مُوَافِقًا تَاْمِيْنُهُ فِي الْاِخْلَاصِ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ له حينئذ ما تقدم من ذنبه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے' تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ جس شخص کا آمین کہنا فرشتے کے آمین کہنے کے ساتھ ہو تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو'' اس کا مطلب یہ ہے، فرشتے ریاکاری، شہرت، خود پسندی وغیرہ جیسی کسی علت کے بغیر آمین کہتے ہیں۔ ان کا آمین کہنا، خالص طور پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لیے ہوتا ہے۔ تو جب قرأت کرنے والا شخص، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے، خود پسندی، ریاکاری، شہرت وغیرہ جیسی کسی علت کے بغیر آمین کہے گا، تو اخلاص کے حوالے سے اس کا آمین کہنا، فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہوگا۔ تو اس صورت میں اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّجْهَرَ بِآمِيْنَ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نمازی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہونے پر بلند آواز میں ''آمین'' کہے

1805 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا الْعَنْبَسِ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فَوَضَعَ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيَدِ الْيُسْرٰى فَلَمَّا قَالَ: (وَلَا الضَّالِّيْنَ)، قَالَ: "آمِيْنَ" وَسَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ. (5: 4)

1806– إسناده قوى، رجاله رجال الصحيح غير حُجر أبى العَنْبَس– واسم أبيه: العنبس، وثقه ابن معين، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال الخطيب: كان ثقة، احتج به غير واحد من الأئمة. وأخرجه الطيالسى "1024" ومن طريقه البيهقى، فى "السنن" 2/57، وأخرجه أحمد 4/316 عن محمد بن جعفر، والطبرانى /22 "112" من طريق وكيع، ثلاثتهم عن شعبة، بهٰذا الإسناد، وفيها: قال حجر: وقد سمعته من وائل: ولفظه: "قال: "آمين" وأخفى بها صوته. وأخرجه الطبرانى /22 "109" من طريق أبى الوليد، و "110" من طريق حجاج بن نصير، كلاهما عن شعبة، عن سلمة، عن حجر، عن وائل، وفيه أيضا زيادة "وأخفى بها صوته" وصححه الحاكم 2/232 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھا جب آپ نے ولا الضالین کہا تو آپ نے آمین کہا آپ نے (نماز کے آخر میں) اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف (یعنی دو مرتبہ) سلام پھیرا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ لَيْسَتْ بِصَحِيْحَةٍ لِمُخَالَفَةِ الثَّوْرِيِّ شُعْبَةَ فِي اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، یہ حدیث مستند نہیں ہے، کیونکہ ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے بارے میں ثوری نے شعبہ کی مخالفت کی ہے

1806 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِالْفُسْطَاطِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْآنِ رفع صوته وقال: آمين. (5: 4)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہوتے تھے۔ تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْكُتَ سَكْتَةً اُخْرٰى عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہونے پر دوسری مرتبہ خاموشی اختیار کرے

1807 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَقَالَ: حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ. قَالَ سَعِيْدٌ: فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ وَمَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ؟ قَالَ: اِذَا دَخَلَ فی صلاته وإذا فرغ من القراءة. (5: 4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سَمُرَةَ شَيْئًا وَّسَمِعَ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا الْخَبَرَ واعتمادنا فيه

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو موقعوں پر خاموش رہنا مجھے یاد ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کیا' تو وہ مجھے کہتے کہ مجھے تو صرف ایک مرتبہ خاموش رہنا یاد ہے پھر ہم نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خط لکھا۔ تو انہوں نے جواب حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات صحیح طور پر یاد ہے۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں ہم نے قتادہ سے کہا یہ دو موقعوں پر خاموشی کون سی تھی۔ انہوں نے کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کر کے فارغ ہوتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کا سماع نہیں کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنی ہے، اور اس بارے میں ہمارا اعتماد حضرت عمران رضی اللہ عنہ (سے منقول روایت) پر ہے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ (سے منقول روایت) پر نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْمُصَلِّي فِي قِيَامِهِ عِنْدَ عَدَمِ قِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، جب آدمی قیام کے دوران سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرسکتا ہو، تو پھر وہ کیا کرے؟

1808 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ ابن الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سفيان عن مسعر بن كذام ويزيد أبى خالد عن إبراهيم ابن إسماعيل السكسكى، عن ابن اَبِیْ اَوْفٰى:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا يُجْزِئُنِیْ عَنِ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: "قل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ."

1807–وأخرجه الدارقطني 1/335، والحاكم 1/223، والبيهقي في "السنن" 2/58، من طريقين عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، قال الدارقطني: هذا إسناد حسن. وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي !! 2 رجاله ثقات رجال الشيخين، واعتماد المؤلف في تصحيحه على سماع الحسن له من عمران بن حصين، لا على سمرة بن جندب كما سيذكر .عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى، وسعيد: هو ابن أبي عروبة. وأخرجه أبو داوٗد "780" في الصلاة: باب السكتة عند الافتتاح، والترمذي "251" في الصلاة: باب: ما جاء في السكتتين في الصلاة، كلاهما عن أبي موسى محمد بن المثنى، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي داوٗد أخرجه البيهقي في "السنن" .2/196 وأخرجه ابن ماجه "844" في الإقامة: باب في سكتتي الإمام، عن جميل بن الحسن العتكي، عن عبد الأعلى، به .وأخرجه أحمد 5/7 عن محمد بن جعفر، وأبو داوٗد "779"، والبخاري في "جزء القراءة" ص 23، والطبراني "6875" و "6876" من طريق يزيد بن زريع، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، به، ومن طريق أبي داوٗد أخرجه البيهقي في "السنن" .2/196 وأخرجه أحمد 5/11، 12 و 15 و 20 و 21 وأبو داوٗد "777" و "778"، وابن ماجه "845"، والدارقطني 1/336، والدرامي 1/213، والبيهقي 2/196، والطبراني "6942" من طرق عن الحسن، به. وصححه الحاكم 1/215، ووافقه الذهبي.

قَالَ سُفْيَانُ: أُرَاهُ قَالَ: "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ". (3: 65)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ: هُوَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرحمٰن الدالانی أبو خالد

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجیے جو میرے لیے قرآن کی تلاوت کی جگہ کافی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم یہ کہو۔

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

سفیان نامی راوی کہتے ہیں۔

میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ولا حول ولا قوة الا بالله ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یزید ابوخالد نامی راوی، یزید بن عبدالرحمان دالانی ابوخالد ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الصلاة لمن لا يحسن قراء ة فاتحة الْكِتَاب

جو شخص ٹھیک طور پر سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرسکتا ہو، اسے نماز کے دوران تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کہنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1809 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مِسْعَرٍ عن إبراهيم السكسكي عن ابن أَبِي أَوْفَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أُحْسِنُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنْهُ فَقَالَ: "قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ." قَالَ: هٰذَا لِرَبِّي فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلِ: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لي وارحمني وارزقني وعافني." (1: 104)

1808– إسناده حسن، وإبراهيم السكسكي قد توبع عليه كما يأتي. وأخرجه الحميدي "717" عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "544"، والدراقطني 1/313، عن سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومي، والحاكم 1/241 وصححه على شرط البخاري، ووافقه الذهبي من طريق الحميدي، كلاهما عن سفيان، عن مسعر، بهٰذا الإسناد. ومسعر تحرف في مطبوع ابن خزيمة إلى معمر. وأخرجه عبد الرزاق "2747"، وأحمد 4/353، وأبو داو د "832" في الصلاة: باب ما يجزء الأمي والأعجمي من القراءة، والدارقطني 1/314، والبيهقي في "السنن" 2/381، والبغوي في "شرح السنة" "610" من طريق سفيان الثوري، عن يزيد بن أبي خالد، به. وأخرجه أحمد 4/356، والبيهقي في "السنن" 2/381 من طريق أبي نعيم، والنسائي 2/143 في الافتتاح: باب ما يجزء من القراءة لمن لا يحسن القرآن، من طريق الفضل بن موسى، وابن خزيمة "544" من طريق محمد بن عبد الوهاب السكري، كلهم عن مسعر، به. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/381 من طريق المسعودي، عن إبراهيم السكسكي، به.

1809– إسناده حسن من أجل إبراهيم السكسكي، وهو مكرر ما قبله.

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں قرآن کی ٹھیک طور پر تلاوت نہیں کرسکتا آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جو اس کی جگہ میرے لیے کافی ہو۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ۔ اس شخص نے عرض کی: یہ تو میرے پروردگار کی (تعریف کے طور پر اس کے) لیے ہوا میرے لیے کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ تو میری مغفرت کر تو مجھ پر رحم کر مجھے رزق عطا کر اور تو مجھے عافیت نصیب کر۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَمَرَ لِمَنْ لَمْ يُحْسِنْ قِرَاءَ ةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنْ يَّقْرَاَهَا بِالْفَارِسِيَّةِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے مؤقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے ٹھیک سے سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرسکنے والے شخص کو یہ حکم دیا کہ وہ فارسی میں اس کی تلاوت کرلے

1810 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الاَصْفَهَانِيُّ بِالْكَرْخِ قال: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوَفَّقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بن مصرف عن ابن اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: "قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ." قَالَ: هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي؟ قَالَ: "قُلْ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِي" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لقد ملأ يديه خيرا". (1: 104)

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن کا علم حاصل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جو قرآن کی جگہ کافی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔

اس شخص نے کہا: یہ تو اللہ کے لیے ہے۔میرے لیے کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کردے مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت نصیب کر تو مجھے عافیت نصیب کر اور تو مجھے رزق

1810– حديث حسن. الفضل بن الموفق: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: كان شيخا صالحا ضعيف الحديث، وكان قرابة لابن عيينة، ومن فوقه رجال الشيخين، وقد تم برقم "1799" من طريق آخر، فهو حسن به.

عطا کر"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ اَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلام ہیں

1811 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): " اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه واللّٰه أكبر ".

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین چار کلمات ہیں۔سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ خَيْرِ الْكَلِمَاتِ لَا يَضُرُّ الْمَرْءُ بِاَيِّهِنَّ بَدَاَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، یہ کلمات بہترین کلمات میں سے ہیں، آدمی ان میں سے جسے بھی پہلے پڑھ لے، تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا

1812 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ

1811- إسناده صحيح على شرط مسلم . جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر: وقد أورده المؤلف في الأذكار برقم "835" بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

1812- إسناده صحيح. مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ: ثقة، روى له الترمذي والنسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو حمزة: هو محمد بن ميمون السكري، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأورده المؤلف برقم "836" بهذا الإسناد، وتقدم تخريجه هناك 1. إسناده صحيح على شرطهما. الدَّوْرقي: هو يعقوب بن إبراهيم، وغندر لقب محمد بن جعفر، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه مسلم "822" "279" في صلاة المسافرين: باب ترتيل القراءة، واجتناب الهذ، عن محمد بن المثنى، ومحمد بن بشار، كلاهما عن غندر، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "267"، ومن طريقه الطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/346، وأبو عوانة 2/162، عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "775" في الآذان: باب الجمع بين السورتين في الركعة، والبيهقي في "السنن" 2/60، عن آدم بن بن أبي إياس، والنسائي 2/175 في الافتتاح: باب قراءة سورتين في ركعة، من طريق خالد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/346، وأبو عوانة 2/163، من طريق وهب بن جرير، وأبو عوانة 2/163 من طريق حجاج ويحيى بن أبي بكر، والطبراني "9863" من طريق علي بن الجعد، كلهم عن شعبة، به .وأخرجه الطيالسي "259"، وأحمد 1/380، والبخاري "4996" في فضائل القرآن: باب تأليف القرآن، ومسلم "822" "275" و "276" و "277"، والترمذي "602" في الصلاة: باب

شَقِیقٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "خَيْرُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ والله أكبر".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کلام میں سب سے بہتر چار کلمات ہیں تم ان میں سے جو بھی پہلے پڑھ لو گے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ جَمْعِ الْمَرْءِ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

آدمی کا ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: اِنِّيْ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِيْ رَكْعَةٍ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هٰذَا كَهَذِّ الشِّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْنَا النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بِهِنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ، سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

ابووائل بیان کرتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا بولا میں نے گزشتہ رات ایک رکعت میں مفصل سورت کی تلاوت کی تو حضرت عبداللہ نے کہا: یہ تو شعر کو تیزی سے پڑھنے کی مانند ہو گیا ہمیں یاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جیسی سورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔ پھر انہوں نے مفصل سے تعلق رکھنے والی بیس سورتوں کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ دو دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔

(بقیہ تخریج 1812) ما ذکر فی قراءة سورتین فی رکعة، والنسائی 2/174-175، والطبرانی "9864"، من طرق عن الأعمش، عن أبی وائل، به . وصححه ابن خزیمة "538" وأخرجه أحمد 1/427 و 462، والبخاری "5043" فی فضائل القرآن: باب الترتیل فی القراءة، ومسلم "722" "278"، وأبو عوانة 2/162، والطبرانی "9855" و "9856" و "9857"، "9858"، "9859" و "9860" و "9861" و "9862" و "9865" و "9866"، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/346 من طرق عن أبی وائل، به .وأخرجه أحمد 1/412 من طریق زر بن حبیش، وأحمد 1/417، والطبرانی "9867" و "9868" والطحاوی فی "المعانی" 1/345 من طریق نهیك بن سنان، وأبو داؤد "1396" فی الصلاة: باب تحزیب القرآن، والطحاوی 1/346 من طریق علقمة والأسود، والنسائی 2/176 من طریق مسروق، کلهم عن ابن مسعود، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ تَقْطِيعَ السُّوَرِ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْاَشْيَاءِ الْمُسْتَحْسَنَةِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا، (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز میں سورتوں کے حصے کرنا، مستحسن کام ہے

1814 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ عن علاقة قال: سَمِعْتُ عَمِّي يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَسَمِعَهُ يَقْرَاُ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ: (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ) (ق:10). قَالَ شُعْبَةُ: وَسَاَلْتُهُ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَقْرَاُ بِـ(ق). (5: 34)

زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز کی دو رکعت میں سے ایک رکعت میں یہ آیت تلاوت کرتے سنا: ''اور لمبی کھجوریں جن کے خوشے تہہ در تہہ ہوتے ہیں''۔

شعبہ کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سے دوسری مرتبہ اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ ق کی تلاوت کرتے سنا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ بَعْضَ السُّوْرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ اَوَّلِهَا لَا مِنْ اٰخِرِهَا مِنْ عِلَّةٍ تَكُوْنُ بِحَدَثٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ ایک رکعت میں کسی سورت کے کچھ حصے کی

1814- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عم زياد- واسمه: قطبة بن مالك الثعلبي- فإنه من رجال مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي.وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي "1256" عن شعبة، والمسعودي، به . وأخرجه النسائي 2/157 في الافتتاح: باب القراء ة في الصبح بقاف، من طريق خالد بن الحارث، عن شعبة، به .وأخرجه الشافعي 1/77، وابن أبي شيبة 1/353، وعبد الرزاق "2719"، والحميدي "825"، ومسلم "457" "165" و "166" و "167" في الصلاة: باب القراء ة في الصبح، والترمذي "306" في الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في صلاة الصبح، وابن ماجه "816" في الصلاة: باب القراء ة في صلاة الفجر، والدرامي 2/297، والطبراني في "الكبير" /19 "25" و "26" و "27" و "28" و "29" و "30" و "31" و "32" و "33" و "34" و "35"، والبيهقي في "السنن" 2/388 و 389، والبغوي في "شرح السنة " "602" من طرق عن زياد بن علاقة، به. وصححه ابن خزيمة ."527"

تلاوت کرے، اور یہ کسی پیش آنے والی علت کی وجہ سے ہو، اور آدمی سورت کے ابتدائی کچھ حصے کی تلاوت کرے، آخری حصے کی نہیں

1815 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: قَالَ: ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصُّبْحَ وَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى - مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَّشُكُّ - اَخَذَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم سعلة فركع. قال: وابن السائب حاضر ذلك. (1:4)

❁❁ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی آپ نے سورۃ مومنون کی تلاوت سے آغاز کیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا تذکرہ آیا۔ یا شائد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ آیا۔ یہاں شک محمد بن عباد نامی راوی کو ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں ابن سائب اس وقت وہاں موجود تھے۔

ذِكْرُ مَا يَقْرَاُ الْمَرْءُ فِىْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السُّوَرِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی صبح کی نماز میں کون سی سورتوں کی تلاوت کرے؟

1816 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:

1815- إسناده صحيح على شرط مسلم، حجاج هو ابن محمد المصيصي. وهو في "صحيح" ابن خزيمة "546" وأخرجه أحمد 3/411، ومسلم "455" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، عن هارون بن عبد الله، كلاهما "أحمد وهارون" عن حجاج، به. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "2707"، ومن طريقه أخرجه ابن خزيمة "546" أيضا، وأحمد 3/411، ومسلم "455"، وأبو داوُد "649" في الصلاة: باب في النعل، والبغوي "604" وأخرجه أحمد 3/411، وأبو داوُد "649"، والنسائي 2/176 في الافتتاح: باب قراءة بعض السورة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/347، والبيهقي في "السنن" 2/389، والبغوي "604"، من طرق عن ابن جريج، به. وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/77 عن أبي سلمة بن سفيان وعبد الله بن عمرو العابدي، به، ووقع في المطبوع منه: عبد الله بن عمرو العائذي، وهو تحريف وسقط. وأخرجه الحميدي "821"، وابن ماجه "820" في الإقامة: باب القراءة في صلاة الفجر، عن هشام بن عمار، كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن ابن جريج، عن ابن أبي مليكة، عن عبد الله بن السائب. وسيعيده المؤلف برقم "2189" من طريق هوذة بن خليفة، عن ابن جريج، به مع ذكر خلع النعلين.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بـ (ق وَالْقُرآنِ الْمَجِيدِ)، قال: وكانت صلاته بعد تخفيفا. (5: 34)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورۃ ق کی تلاوت کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نسبتاً مختصر نماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ فجر کی نماز میں ہماری ذکر کردہ (سورت کی بجائے) کسی اور (سورت کی) تلاوت کرے

1817 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمُّنَا فِي الْفَجْرِ بِالصَّافَّاتِ. (5: 34)

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کی نماز میں ہماری امامت کرتے ہوئے سورۃ صافات کی تلاوت کرتے تھے۔

ذكر الإباحة اَنْ يَقْتَصِرَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ عَلٰى قِصَارِ الْمُفَصَّلِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ صبح کی نماز میں تلاوت کرتے ہوئے، قصار مفصل پر اکتفاء کرے

1816- إسناده حسن. سماك بن حرب. صدوق روى له مسلم، وباقي السند من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1929" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1929" أيضا، والبيهقي 2/389، من طريقين عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/91 و 103 و 105، ومسلم "458" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وابن خزيمة في "صحيحه" "526"، والطبراني "1929"، من طرق عن زائدة بن قدامة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/353، وأحمد 5/91 و 102، ومسلم "458" "169"، من طريق زهير، عن سماك، به. وسيورده المؤلف برقم "1823" من طريق إسرائيل.

1817- إسناده حسن. الحارث بن عبد الرحمن- هو خال ابن أبي ذئب: صدوق روى له الأربعة، وباقي الإسناد على شرطهما. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/118 من طريق عباس الدوري، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/26، والنسائي 2/95 في الإمامة: باب الرخصة للإمام في التطويل، وفي التفسير، كما في "التحفة" 5/352، والطبراني "13194"، والبيهقي 3/118، من طرق عن ابن أبي ذئب، به. وصححه ابن خزيمة. "1606" وأخرجه الطيالسي "1816" من طريق ابن أبي ذئب.

1818 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمهم بالمعوذتين في صلاة الصبح. (5: 34)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ان کی امامت کرتے ہوئے معوذتین کی تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ السُّوَرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ صبح کی نماز میں ان (سورتوں کی) تلاوت کرے، جن سورتوں کا ہم نے ذکر کیا ہے

1819 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ (فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ) (التكوير: 15 - 16). وَكَانَ لَا يَحْنِيْ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يستتم ساجدا. (5: 34)

1818- إسناده قوي. هارون بن زيد- وقد تحرف في الأصل إلى يزيد- قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: صدوق، وقال النسائي: لا بأس به، وقال مسلم بن قاسم: ثقة، وذكره المؤلف في الثقات، وأبو زيد ثقة، ومن فوقهما من رجال مسلم. وأخرجه النسائي 2/158 في الافتتاح: باب القراء ة في الصبح بالمعوذتين، وابن خزيمة "536"، والحاكم 1/240، والبيهقي في "السنن" 2/394 من طريق أبي أسامة، عن سفيان الثوري، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/ "931"، والحاكم 1/240، والبيهقي في "السنن" 2/394 من طرق. وانظر الحديث الآتي "1842".

1819- إسناده جيد رجاله رجال مسلم، وخلف بن خليفة- وإن كان قد اختلط- قد توبع عليه، وهو في مسند "أبي يعلى" "1457" وأخرجه مسلم "475" عن محرز بن عون بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2721" من طريق إسماعيل بن أبي خالد، والشافعي 1/77، وابن أبي شيبة 1/353، والحميدي "567"، وأحمد 4/306 و 307، ومسلم "656" في الصلاة: باب القراء ة في الصبح، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 8/145، والدارمي 1/297، والبيهقي في "السنن" 2/388، والبغوي في "شرح السنة" "603"، من طريق مسعر بن كدام، والطيالسي "1055" و "1209" عن شعبة والمسعودي، وأحمد 4/306، والنسائي 2/157 في الافتتاح: باب القراء ة في الصبح بإذا الشمس كورت، والدارمي 1/297، من طريق المسعودي، أربعتهم عن الوليد بن سريع، به. وأخرجه أبو داوٗد "817" في الصلاة: باب القراء ة في الفجر، وابن ماجه "817" في الإقامة: باب القراء ة في صلاة الفجر، من طريق إسماعيل بن أبي خالد، عن أصبغ الكوفي مولى عمرو بن حريث، عن عمرو بن حريث. ولا يضر تغير أصبغ، فإنه متابع. وأخرجه أحمد 4/307، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 8/145 من طريق الحجاج بن عاصم المحاربي مولى بني عمرو بن حريث، عن عمرو بن حريث.

❀❀ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی۔ میں نے آپ کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا:

فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۔

راوی بیان کرتے ہیں ہم میں سے کوئی بھی شخص اپنی پشت کو اس وقت تک نہیں جھکاتا تھا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل طور پر سجدے میں نہیں چلے جاتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ مَعْلُوْمَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

امام کے لیے یہ مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں، دو متعین سورتوں کی تلاوت پر اکتفاء کرے

1820 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عن ابن عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الجمعة (الم تنزِيلُ) و (هَلْ اَتٰى عَلَى الاِنْسَانِ) . (5: 4)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل اور سورۃ الدہر کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1821 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يوم الجمعة: (الم تَنزِيلُ) السجدة، و (هَلْ اَتٰى عَلَى الاِنْسَانِ) . (5: 4)

1820- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عزرة- وهو ابن عبد الرحمٰن الخزاعي- فإنه من رجال مسلم . همام: هو ابن يحيى. وأخرجه الطبراني "12417" عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/414 من طريق شريك، والطبراني "12433" من طريق موسى بن عقبة، كلاهما عن أبي إسحاق، عن سعيد بن جبير، به. وأخرجه الطبراني "12422" من طريق أبي فروة، و "12462" وابن خزيمة "533" من طريق أيوب السختياني، كلاهما عن سعيد بن جبير، به. وسيورده المؤلف من طريق مسلم البطين، عن سعيد بن جبير، به ويخرج عنده.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل سجدہ اور سورۃ الدہر کی تلاوت کرتے تھے۔

ذكر الخبر الدال على الْقِرَاءَ ةَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِلْمَرْءِ لَيْسَتْ مَحْصُورَةً لا يسعه تعديلها

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، فجر کی نماز میں تلاوت کرنا، آدمی کے لیے محصور نہیں ہے، کہ اس سے تجاوز کرنا اس کے لیے ممکن ہی نہ ہو

1822 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صلاة الغداة بالستين إلى المئة.(**5:34**)

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں **60** سے لے کر **100** آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1823 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

1821- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه النسائي 2/159 في الافتتاح: باب القراءة في الصبح يوم الجمعة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد "1074" في الصلاة: باب ما يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة، والطبراني "12376" من طريق مسدد، والطحاوي 1/414 من طريق الحماني، كلاهما عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "879" في الجمعة: باب ما يقرأ في يوم الجمعة، وابن ماجه "821" في الإقامة: باب القراءة في صلاة الفجر يوم الجمعة، والبيهقي في "السنن" 3/201 من طريق سفيان، عن مخوّل بن راشد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "879"، وأبو داوُد "1075"، والنسائي 3/111 في الجمعة: باب القراءة في صلاة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين، والطبراني "12375" من طرق عن شعبة، عن مخوّل، به. وصححه ابن خزيمة "533". وأخرجه الترمذي "520" في الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ به في وأخرجه الطيالسي "920"، والبخاري "541" في المواقيت: باب وقت الظهر عند الزال، و "771" في الأذان: باب القراءة في الفجر، ومسلم "647" في المساجد: باب استحباب التبكير بالصبح، وأبو داوُد "398" في الصلاة: باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/246 في المواقيت: باب أول وقت الظهر، والبيهقي في "السنن" 1/436، من طريق شعبة، ومسلم "461" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وابن خزيمة "530" من طريق خالد الحذاء، ومسلم "647" "237" في المساجد: باب استحباب التبكير بالصبح، من طريق حماد بن سلمة، ثلاثتهم عن أبي المنهال، به. وأورده المؤلف برقم "1503" من طريق عوف، عن أبي المنهال، به. وتقدم تخريجه هناك.

خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نَحْوًا مِّنْ صَلَاتِكُمْ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْ صلاة الفجر بالواقعة ونحوها من السور. (5: 34)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کی نماز کی مانند نماز ادا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز ادا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۃ واقعہ اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

اس بات کا تذکرہ، ظہر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

1824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُمْ كَانُوا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ فِي الظُّهْرِ النَّغْمَةَ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) و (هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ). (5: 8)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ لوگ ظہر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سورۃ اعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کی دھیمی آواز سن لیتے تھے۔

1823- إسناده حسن . خلف بن الوليد: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/227، ووثقه يحيى بن معين، وأبو زرعة، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل " 3/371، والخطيب البغدادي في "تاريخه" 8/320-321، وسماك: هو ابن حرب، صدوق، وباقي رجال السند رجال الشيخين. وهو في "صحيح ابن خزيمة " ."531" وأخرجه عبد الرزاق "2720"، ومن طريقه أحمد 5/104، والطبراني "1914" عن إسرائيل، بهذا الإسناد وهذا اللفظ، لكن أخرجه الطبراني "1929" من طريق عبد الرزاق، عن إسرائيل، بهذا الإسناد، بلفظ: كان يقرأ بقاف. وهي الرواية المتقدمة برقم ."1816" وأخرجه أحمد 5/104 عن يحيى بن آدم، والحاكم 1/240 من طريق عبد الله بن موسى، كلاهما عن إسرائيل، به. قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/119 من طريق سفيان، عن سماك، به . وتقدم برقم "1816" من طريق زائدة بن قدامة، عن سماك، به. فانظر.

1824- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير حماد بن سلمة، فإنه من رجال مسلم . محمد بن معمر هو ابن ربعي القيسي البصري البحراني . وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "512" عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208 من طريق سفيان بن حسين، عن إبي عبيدة، عن حميد، به . وأخرجه النسائي 3/163-164 في الافتتاح: باب القراءة في الظهر، من طريق أبي بكر بن النضر، عن أنس.

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِیْ يُقْرَاُ بِهٖ فِیْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

اس مقدار کا تذکرہ، جس کے مطابق ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کی جاتی ہے

1825 اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ اَبِی الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِیْ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ قِرَاءَ ةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَفِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَتَيْنِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَ ةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَكَانَ يَقُوْمُ فِی الْعَصْرِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِی الْاُخْرَتَيْنِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قدر نصف ذٰلك.(5:27)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں ابتدائی دو رکعات میں قیام کے دوران ہر رکعت میں تقریباً تیس کے قریب آیات کی تلاوت کرتے تھے۔ اور آخری دو رکعات میں سے ایک رکعت میں 15 آیات کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سے ہر رکعت میں تقریباً 15 آیات کی تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعت میں سے ہر ایک رکعت میں اس سے نصف مقدار جتنی تلاوت کرتے تھے۔

ذكر العلة التى من أجلها حزر قِرَاءَ ةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الظهر و العصر

اس وجہ کا تذکرہ، جس کے ذریعے ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں علم ہوا

1826 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ:

1825– إسناده صحيح على شرطهما غير الوليد– وهو ابن مسلم ابن مسلم بن شهاب العنبرى – فإنه من رجال مسلم . أبو الصديق: هو بكر بن عمرو، وقيل ابن قيس الناجى. وأخرجه مسلم "452" "157" فى الصلاة: باب القراءة فى الظهر والعصر، ومن طريقه البغوى فى "شرح السنة" "593" عن شيبان بن فروخ، والدرامى 1/295 عن يحيى بن حماد، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/207 من طريق حبان بن هلال، وأبو عوانة 2/152 من طريق معلى بن منصور، أربعتهم عن أبى عوانة، بهٰذا الإسناد . وسيورده المؤلف برقم "1228" من طريق هشيم، عن منصور بن زاذان، به، ويخرج هناك. وأخرجه النسائى 1/237 فى الصلاة: باب عدد صلاة العصر فى الحضر، من طريق ابن المبارك، عن أبى عوانة.

(متن حدیث): "قُلْنَا لِخَبَّابٍ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ." (5: 27)

ابومعمر بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ہم نے دریافت کیا: آپ کو یہ بات کیسے پتہ چلتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِرَاءَةِ لِلْمَرْءِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

1827 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ والعصر بـ: (وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ) و (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ). (5: 34)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۃ طارق اور سورۃ بروج کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ اَنْ يَّزِيدَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنَ الْقِرَاءَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے، ہم نے قرأت کی

1826– إسناد صحيح على شرط البخارى . مسدد بن مسرهد: ثقة من رجال البخارى، ومن فوقه على شرطهما . أبو معمر: هو عبد الله بن سخبرة الأزدى . وأخرجه أبو داوُد "801" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراء ة فى الظهر، والطبرانى "3685" من طريق مسدد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه البخارى "746" فى الأذان: باب رفع البصر إلى الأمام فى الصلاة، عن موسى بن إسماعيل، عن عبد الواحد بن زياد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 1/361، 362، وعبد الرزاق "2676"، والحميدى "156"، وأحمد 5/109 و 110 و 112 و 6/395، والبخارى "760" و "761" و "777" فى الأذان، وابن ماجه "826" فى الإقامة: باب القراء ة فى الظهر والعصر، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/208، والطبرانى "3683" و "3684" و "3686" و "3687" و "3688" و "3689"، والبغوى فى "شرح السنة" "595" من طرق عن الأعمش، به . وصححه ابن خزيمة "505" و "506".

1827– إسناده حسن من أجل سماك، وهو فى "المصنف" لابن أبى شيبة 1/365 و 357، وفى "مسند الطيالسى" "774". وأخرجه أبو داوُد "805" فى الصلاة: باب قدر القراء ة فى صلاة الظهر والعصر، والترمذى "307" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراء ة فى الظهر والعصر، والنسائى 2/166 فى الافتتاح: باب القراء ة فى الركعتين الأوليين فى صلاة العصر، وفى التفسير كما جاء فى "التحفة" 2/151، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/207، والطبرانى "1966"، والبغوى "594"، والبيهقى 2/391 من طرق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد.

جوصفت بیان کی ہے، وہ اس سے زائد قرأت کرے

1828 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الظُّهْرِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ (الم تَنْزِيلُ) السَّجْدَةَ، (وَفِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ) وَحَزَرْنَا قِرَاءَتَهٗ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ من الظهر وحزرنا قِيَامَهٗ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قدر النصف من ذلك. (5: 34)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (نماز میں) قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے۔تو ظہر کی نماز میں ابتدائی دو رکعات میں تیس آیات کی تلاوت کی مقدار جتنا ہوتا تھا آپ ہر ایک رکعت میں سورۃ الم تنزیل سجدہ جتنی تلاوت کرتے تھے اور (ظہر کی نماز) میں آخری دو رکعات میں اس سے نصف تلاوت کرتے تھے۔ہم نے عصر کی نماز کی ابتدائی دو رکعات میں آپ کی تلاوت کا اندازہ لگایا تو یہ ظہر کی آخری دو رکعات جتنی ہوتی تھی۔اور ہم نے عصر کی آخری دو رکعات میں آپ کے قیام کا اندازہ لگایا تو یہ اس سے نصف ہوتا تھا، (جو آپ عصر کی پہلی دو رکعات میں قیام کرتے تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِىْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الذى ذكرناه

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول، ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1829 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَيَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَاَبَانُ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ:

1828– إسناده صحيح على شرطهما غير الوليد بن مسلم– وهو أبو بشر– كما هو مقيد في الرواية السابقة "1825"، فإنه من رجال مسلم، وليس هو الوليد بن مسلم المدلس الذى روى له الشيخان، فذاك كنيته أبو العباس . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو الصديق: هو بكر بن عمرو، وقيل: ابن قيس الناجي، وهي في مسند أبي يعلى ."1292" وأخرجه ابن أبي شيبة 1/355، 356، وأحمد 3/2، ومسلم "452" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، وأبو داوُد "804" في الصلاة: باب تخفيف الأخريين، والنسائي 1/237 في الصلاة: باب عدد صلاة العصر في الحضر، والدارمي 1/295، وأبو عوانة 2/152، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/207، والدارقطني 1/337، وابن خزيمة في "صحيحه" "509"، والبيهقي في "السنن" 2/390–391 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد. وتحرف في مطبوع الدارمي إلى هيثم . وسيعيده المصنف برقم "1858"، وتقدم برقم "1825" من طريق أبي عوانة، عن منصور بن زاذان، به. فانظره.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بفاتحة الكتاب. (5: 34)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی سورۃ کی تلاوت کرتے تھے آپ بعض اوقات کوئی ایک آیت ہمیں سنا دیتے تھے (یعنی بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے) اور آپ آخری دو رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَجْهَرُ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْقِرَاءَةِ كُلِّهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں تمام قرأت بلند آواز میں نہیں کرتے تھے

1830 – (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْنَا لِخَبَّابٍ: بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

1829– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح يحيى بن أبى كثير بالتحديث عن المؤلف فى الرواية الآتية "1831". همام: هو ابن يحيى، وأبان: هو ابن يزيد العطار، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" "503" وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" "592" من طريق أبى العباس السراج، عن محمد بن رافع، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 1/372، ومن طريقه مسلم "451" "155" فى الصلاة: باب القراء ة فى الظهر والعصر، وأخرجه الدارمى 1/296، وأبو داوٗد "799" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراء ة فى الظهر، عن الحسن بن على، وأبو عوانة 2/151 عن الصغانى، والبيهقى 2/63 من طريق إبراهيم بن عبد الله، خمستهم عن يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخارى "776" فى الأذان: باب ما يقرأ فى الأخريين بفاتحة الكتاب، وابن الجارود "187"، والبيهقى 2/65–66 و 193 من طرق عن همام، به . وأخرجه النسائى 2/165 فى الافتتاح: باب القراء ة فى الركعتين الأوليين من صلاة الظهر، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، عن أبان، به. وأخرجه البخارى "759" فى الأذان: باب القراء ة فى الظهر، وأبو عوانة 2/151، من طريق شيبان، مسلم "451" فى الصلاة: باب القراء ة فى الظهر والعصر، وأبو داوٗد "798" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراء ة فى الظهر، والنسائى 2/166 فى الافتتاح: باب القراء ة فى الركعتين الأوليين من صلاة العصر، من طريق حجاج الصواف، والنسائى 2/164: باب تطويل القيام فى الركعة الأولى من صلاة الظهر، من طريق خالد، وابن خزيمة فى صحيحه "504" من طريق محمد بن ميمون المكى، والبيهقى فى السنن 2/95 من طريق أبى معاوية، كلهم عن يحيى بن أبى كثير، بهٰذا الإسناد . وسيورده المؤلف برقم "1831" من طريق الأوزاعى، وبرقم "1855" من طريق معمر، وبرقم "1857" من طريق هشام الدستوائى، كلهم عن يحيى بن أبى كثير، به، ويرد تخريج كل طريق فى موضعه.

(توضیح مصنف): اَبُوْ مَعْمَرٍ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بن سخبرة

⊙⊙ ابومعمر بیان کرتے ہیں ہم لوگوں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ حضرات کس طرح ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کا اندازہ لگاتے تھے انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔

ابومعمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ كَانَتْ تَعْقُبُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہم نے ظہر کی نماز میں قرأت کی جو صفت بیان کی ہے، یہ سورہ فاتحہ کے بعد ہوتی تھی

1831 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَسُوْرَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ (5: 8)

⊙⊙ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ہمراہ دو سورتوں (یعنی ہر رکعت میں کسی دوسری سورۃ) کی تلاوت بھی کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کوئی ایک آیت ہمیں سنا دیا کرتے تھے (یعنی بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِرَاءَ ةِ لِلْمَرْءِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

1830– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه ابن ماجة "826" في الإقامة: باب القراءة في الظهر والعصر، والطحاوي 1/208 من طريقين عن وكيع، به. وهو مكرر "1826".

1831– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/207، وأبو عوانة 2/152، وابن خزيمة في صحيحه "507" من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "778" في الأذان: باب إذا أسمع الإمام الآية، والنسائي 2/165 في الافتتاح: باب إسماع الإمام الآية في الظهر، وأبو عوانة 2/152، والبيهقي في السنن 2/348، من طرق عن الأوزاعي، به. وتقدم تفصيل طرقه فيما تقدم برقم "1829".

1832 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكٍ عن ابن شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عباس

(متن حدیث):اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ يَقْرَاُ: (وَالْمُرْسَلاتِ عُرْفًا) فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَ تِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ اِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قرأ بها فى المغرب. (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ ام فضل بنت حارث نے انہیں سورۃ مرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: اے عبداللہ! تمہارے اس سورۃ کی تلاوت کرنے نے مجھے یہ یاددلا دیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی آخری تلاوت اسی سورت کی سنی تھی آپ نے اسے مغرب کی نماز میں تلاوت کیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ صَلَاةِ المغرب بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ السُّوَرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ مغرب کی نماز میں ہماری ذکر کردہ سورتوں کے علاوہ (کسی سورت کی) تلاوت کرلے

1833 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

1832- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنة "596" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهٰذا الإسناد، وهو فى الموطأ 1/78 فى الصلاة: باب القراء ة فى المغرب والعشاء . ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/79 وأحمد 6/340، والبخارى "763" فى الأذان: باب القراء ة فى المغرب، ومسلم "462" فى الصلاة: باب القراء ة فى الصبح، وأبو داوٗد "810" فى الصلاة: باب قدر القراء ة فى المغرب، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 12/481، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/211، وأبو عوانة 2/153، والبيهقى فى السنن .2/392 وأخرجه ابن أبى شيبة 1/257، والحميدى "338"، وعبد الرزاق "2694"، وأحمد 6/338 و340، والبخارى "4429" فى المغازى: باب مرض النبى صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "462"، والترمذى "308" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراء ة فى المغرب، والنسائى 2/168 فى الافتتاح: باب القراء ة فى المغرب بالمرسلات، وابن ماجة "831" فى الإقامة: باب القراء ة فى صلاة المغرب، وأبو عوانة 2/153، والدارمى 1/296، من طرق عن الزهرى، به . وصححه ابن خزيمة ."519" وأخرجه النسائى 2/168، والطحاوى 1/211، 212، من طريق أنس، عن أم الفضل.

1833- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، روى له أبو داوٗد، والنسائى، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه أبو عوانة 2/154 من طريق حجاج، عن الليث، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى "1496" من طريق يونس، ونافع بن يزيد، عن عقيل، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى أيضًا "1497" من طريق رشدين بن سعد، عن قرة، وعقيل، ويونس، ثلاثتهم عن الزهرى، به.وأخرجه عبد الرزاق "2692" ومن طريقه أحمد 4/84، والبخارى "3050" فى الجهاد: باب فداء المشركين، و "4023" فى المغازى: باب 12 فيمن شهد بدرًا، ومسلم "463" فى الصلاة: باب القراء ة فى الصبح، وأبو عوانة 2/154، والطبرانى فى الكبير "1491" عن معمر، والشافعى فى المسند 1/79، وأحمد 4/80،وابن أبى شيبة

اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث):اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي المغرب بالطور. (5: 34)

محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ طور کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1834 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

(متن حدیث):عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمْتُ فِيْ فِدَاءِ اَهْلِ بَدْرٍ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ وَهُوَ يَقْرَاُ: (وَالطُّورِ. وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ). (5: 34)

حدیث **1834**: محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

میں اہل بدر کے فدیہ کے سلسلے میں آیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اس وقت آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اور آپ سورت طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْسَ بِشَيْءٍ مَحْصُورٍ لَا تَجُوزُ الزِّيَادَةُ عَلَيْهِ

(بقيه تخريج 1833) 1/357، والحميدى "556"، والبخارى "4854" فى التفسير: باب سورة والطور، ومسلم "463"، وابن ماجه "832" فى الإقامة: باب القراءة فى صلاة المغرب، والدارمى 1/296، والطحاوى فى المعانى 1/211، وأبو عوانة 2/153، وابن خزيمة "514"، والبيهقى فى السنن 2/193 من طريق سفيان بن عيينة، ومسلم "463"، وأبو عوانة 2/154 من طريق يونس بن يزيد، والشافعى 1/79، والطيالسى "946"، والبخارى "765" فى الأذان: باب الجهر فى المغرب، ومسلم "463"، وأبو داوٗد "811" فى الصلاة: باب قدر القراءة فى المغرب، والنسائى 2/196 فى الافتتاح: باب القراءة فى المغرب بالطور، وفى التفسير كما فى التحفة 2/4، والطحاوى فى المعانى 1/211، وأبو عوانة 2/154، والطبرانى "1492"، والبيهقى فى السنن 2/392، والبغوى "597"، وابن خزيمة "514" من طريق مالك، والطحاوى 1/212 من طريق هشيم، والطبرانى "1495" من طريق إسحاق بن راشد، و "1498" من طريق أسامة بن زيد، و "1499" من طريق سفيان بن حسين، و "1500" من طريق برد بن سنان، و "1501" من طريق النعمان بن راشد، و "1503" من طريق يعقوب بن عطاء ، كلهم على الزهرى، به. وهو فى الموطأ 1/78 فى الصلاة: باب القراءة فى المغرب والعشاء . وانظر ما بعده.

1834- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ. وأخرجه أحمد 4/83 عن محمد بن عبيد، والطبرانى "1493" من طريق حماد بن سلمة. وأخرجه الطبرانى "1502" من طريق هشيم . وأخرجه الطيالسى "943"، وأحمد 4/83و85، والطحاوى فى المعانى 1/211، عن شعبة وتقدم تخريجه فيما قبله من طرقه عن الزهرى، فانظره.

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مغرب کی نماز میں تلاوت کوئی محصور چیز نہیں ہے اس پر اضافہ کرنا جائز نہ ہو

1835 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَرَاَ بِهِمْ فِى الْمَغْرِبِ بِـ: (اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ) (محمد:1). (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے ہوئے۔ اس آیت کی تلاوت کی

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روک دیا'' (یعنی سورۂ محمد کی تلاوت کی)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيدَ فِى الْقِرَاءَ ةِ فِىْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا عَلٰى حَسْبِ رِضَاءِ الْمَاْمُوْمِيْنَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ مغرب کی نماز میں، ہماری بیان کردہ قرأت کی صفت میں اتنا اضافہ کرسکتا ہے جو مقتدیوں کی رضامندی کے مطابق ہو

1836 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

1835- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "13380"، وفى "الصغير" 1/45 من طريقين عن الحسين بن حريث، بهٰذا الإسناد. ونسبه الهيثمى فى "المجمع" 2/118 إلى الطبرانى فى الثلاثة، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

1836- إسناده قوى على شرط مسلم. حرملة بن يحيى: روى له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد بن عبد الرحمٰن: هو أبو الأسود يتيم عروة. وأخرجه النسائى 2/169 فى الافتتاح: باب قراءة فى المغرب بألمص، عن محمد بن سلمة، وابن خزيمة "541" عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، كلاهما عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/211 من طريق ابن لهيعة وحيوة بن شريح. عن أبى الأسود، أنه سمع عروة بن الزبير يقول: أخبرنى زيد بن ثابت ...وأخرجه الطبرانى "4825" من طريق الليث بن سعد، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن زيد بن ثابت. وصححه ابن خزيمة برقم "517". وأخرجه ابن شيبة 1/369 من طريق عبدة، ووكيع، عن هشام، عن أبى أيوب، أو زيد بن ثابت. وصححه ابن خزيمة برقم "518". وأخرجه الطبرانى "4823" من طريق ابن أبى شيبة. وسقط من سند المطبوع عروة والد هشام. وأخرجه عبد الرزاق "2691"، والبخارى "764" فى الأذان: باب القراءة فى المغرب، وأبو داوُد "812" فى الصلاة: باب قدر القراءة فى المغرب، والنسائى 2/170: باب القراءة فى المغرب بألمص، وابن خزيمة فى "صحيحه" "515" و "516".

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَمِعَ عُـرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ یقرأ بـ: (قُلْ هُوَ اللّٰـهُ اَحَدٌ)، و(اِنَّا اَعْطَیْنَاكَ الْكَوْثَرَ) فَقَالَ زَیْدٌ: فَحَلَفْتُ بِاللّٰهِ، لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقرأ فیها بأطول الطویلتین (المص). (5: 34)

عروہ بن زبیر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں جب انہوں نے مروان کو سورۃ اخلاص اور سورۃ کوثر کی تلاوت کرتے سنا تو حضرت زید نے فرمایا: میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات کہتا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں دوطویل سورتوں میں سے زیادہ طویل سورت کی تلاوت کرتے تھے یعنی المص کی (تلاوت کرتے تھے)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ یَّقْتَصِرَ عَلٰی قِصَارِ الْمُفَصَّلِ فِی الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ مغرب کی نماز میں تلاوت کرتے ہوئے ''قصار مفصل'' پر اکتفاء کرے

1837 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ بُكَیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ -اَمِیرٌ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ- قَالَ سُلَیْمَانُ: فَصَلَّیْتُ اَنَا وَرَاءَهُ، فَكَانَ یُطِیلُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَیُخَفِّفُ الْاُخْرَیَیْنِ، وَیُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَیَقْرَاُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَفی العشاء بوسط المفصل، وفی الصبح بطوال المفصل. (5: 34)

سلیمان بن یسار یہ بات بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے فلاں شخص کے مقابلہ میں کسی شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے یہ بات مدینہ منورہ کے گورنر کے بارے میں کہی تھی۔ سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے بھی اس شخص کے پیچھے نماز ادا

1837- إسناده حسن. الضحاك بن عثمان: صدوق یهم، روی له مسلم، وباقی السند علی شرط الشیخین. أبو بكر الحنفی: هو عبد الكبیر بن عبد المجید بن عبید الله البصری. وهو فی "صحیح ابن خزیمة" "520"، ومن طریقه أخرجه البیهقی فی "السنن" 2/391. وأخرجه ابن ماجة "827" فی الإقامة: باب القراءة فی الظهر والعصر، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/329-330، والبیهقی 2/388 من طریق عبد الرحیم بن منیب ومحمد بن أبی بكر، ثلاثتهم عن أبی بكر الحنفی، به. وأخرجه النسائی 2/167 فی الافتتاح: باب تخفیف القیام والقراءة، وباب القراءة فی المغرب بقصار المفصل، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/214 من طرق عن الضحاك بن عثمان، به.

کی تھی، تو وہ ظہر کی ابتدائی دو رکعات میں طویل قرأت کرتے تھے اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرتے تھے۔ وہ عصر کی نماز کو مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز کی ابتدائی دو رکعات میں قصار مفصل تلاوت کرتے تھے اور عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی تلاوت کرتے تھے جبکہ فجر کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِرَاءَةِ الْمَرْءِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز میں، آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

1838 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَرَاَ فِي الْعِشَاءِ، فِيْ إحدى الركعتين بـ: (التين والزيتون). (5: 34)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سفر کر رہے تھے آپ نے عشاء کی نماز میں دو رکعت میں سے ایک رکعت میں سورۂ تین کی تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ السُّوَرِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ عشاء کی نماز میں، ہماری ذکر کردہ سورتوں کے علاوہ (کسی سورت کی) تلاوت کرے

1838- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخارى "767" فى الأذان: باب الجهر فى العشاء، ومن طريقه البغوى فى "شرح السنة" "598" عن أبى الوليد الطيالسى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى "733"، وعبد الرزاق "2706"، وأحمد 4/284 و302، والبخارى "4952" فى التفسير: باب تفسير سورة "والتين"، ومسلم "464" فى الصلاة: باب القراء ة فى العشاء، وأبو داوُد "1221" فى الصلاة: باب قصر قراء ة الصلاة فى السفر، والنسائى 2/173 فى الافتتاح: باب القراء ة فى الركعة الأولى من صلاة العشاء الآخرة، وأبو عوانة 2/155، والبيهقى فى "السنن" 2/293 من طرق عن شعبة، به، وصححه ابن خزيمة برقم "524". وأخرجه مالك 1/79-80 فى الصلاة: باب القراء ة فى المغرب والعشاء، والشافعى 1/80، والحميدى "726"، وأحمد 4/286 و303، ومسلم "464" "176" فى الصلاة، والترمذى "310" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراء ة فى صلاة العشاء، والنسائى 2/173 فى الافتتاح: باب القراء ة فيها بالتين والزيتون، وابن ماجة "834" فى الإقامة: باب القراء ة فى صلاة العشاء، وأبو عوانة 2/154، وابن خزيمة "522"، والبيهقى 2/393 من طريق يحيى بن سعيد، والحميدى "726" أيضا، وابن أبى شيبة 1/359، وأحمد 4/302 و304، والبخارى "769" فى الأذان: باب القراء ة فى العشاء، و "7546" فى التوحيد: باب قول النبى صلى اللّٰه عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، ومسلم "464" "177"، وابن ماجة "835"، وأبو عوانة 2/155، وابن خزيمة "522" أيضا، من طريق مسعر بن كدام، كلاهما عن عدى بن ثابت، به. ومسعر تحرف فى مطبوع ابن خزيمة إلى معمر.

1839 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ مُعَاذًا اَنْ يَّقْرَاَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا)، (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَاهَا)، و (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى)، (وَالضُّحَى) وَنَحْوَهَا مِنَ السُّوَرِ. (5: 34)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ عشاء کی نماز میں سورۃ شمس اور سورۂ لیل سورت اعلیٰ سورۃ ضحیٰ جیسی سورتوں کی تلاوت کریں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُو الزُّبَيْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے، اس روایت کو نقل کرنے میں ابوزبیر نامی راوی منفرد ہے

1840 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَاَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، قَالَ:

(متن حدیث):كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ، فَاَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَرَجَعَ مُعَاذٌ، فَاَمَّهُمْ، فَقَرَاَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، انْحَرَفَ اِلٰى نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى وَحْدَهُ، فَقَالُوْا: نَافَقْتَ. قَالَ: لَا، وَلَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَاُخْبِرَنَّهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَاِنَّكَ اَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ، فَجَاءَ فَاَمَّنَا، فَقَرَاَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَاِنِّي تَاَخَّرْتُ عَنْهُ، فَصَلَّيْتُ وَحْدِي، يَا رَسُوْلَ

1839– إسناده صحيح على شرط مسلم، وعنعنة أبي الزبير هنا لا تضر، فقد صرح بالتحديث في الرواية الآتية، وتابعه عمرو بن دينار، رواه مسلم "465" "179" في الصلاة: باب القراءة في العشاء، وابن ماجة "836" من طريق محمد بن رمح، وأبو عوانة 2/157 من طريق يونس بن محمد.

1840– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار الرمادي: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فإنه من رجال مسلم، وخرج له البخاري مقرونا بغيره، وهو متابع بعمرو بن دينار. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/213 عن أبي بكرة، عن إبراهيم بن بشار الرمادي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1246"، ومسلم "465" "178" في الصلاة: باب القراءة في العشاء، وأبو عوانة 2/156، وابن الجارود في "المنتقى" "327"، والبيهقي 3/85 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "521". وأخرجه بأخصر من هذا من طرق عن عمرو بن دينار، عن جابر: البخاري "700" و "701" و "711" و "6106" ن ومسلم "465" وأورده المؤلف مختصرا برقم "1524" من طرق حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، عن جابر، وتقدم تخريجه هناك.

اللّٰهِ، وَإِنَّا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ، وَإِنَّا نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ؟ اقرأ بهم سورة: (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى)، و (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)، (وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ)". (5: 34)

عمرو بن دینار اور ابوزبیر حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کے مقابلے میں زیادہ الفاظ نقل کئے ہیں۔وہ بیان کرتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔پھر وہ اپنے محلے میں جا کر لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ذرا تاخیر سے ادا کی۔(حضرت معاذ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی)۔حضرت معاذ واپس گئے اور ان لوگوں کو نماز پڑھانے لگے۔انہوں نے سورۃ البقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔وہاں موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے جب یہ بات دیکھی تو وہ مسجد کے کونے میں گیا اور وہاں تنہا نماز ادا کی۔(اور چلا گیا) ان لوگوں نے اس سے کہا: تم منافق ہو گئے ہو تو اس نے کہا جی نہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس بارے میں بتاؤں گا۔پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا حضرت معاذ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں پھر وہ واپس آ کر ہماری امامت کرتے ہیں۔گزشتہ رات آپ نے نماز تاخیر سے ادا کی تھی۔حضرت معاذ آئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی تو انہوں نے سورت البقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔میں پیچھے ہٹا اور تنہا نماز ادا کر لی۔یا رسول اللہ! ہم اونٹوں کے ذریعے پانی بھر کر لانے والے اپنے ہاتھوں کے ذریعے خود کام کرنے والے لوگ ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو تم ان لوگوں کو (نماز پڑھاتے ہوئے) سورۃ لیل سورۂ اعلیٰ اور سورۂ بروج کی تلاوت کیا کرو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقْرَاَ بِهٖ مِنَ السُّوَرِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

اس بات کا تذکرہ، شب جمعہ میں، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں کون سی سورتوں کی تلاوت کرنا مستحب ہے؟

1841 - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ عَاصِمٍ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا اَبُوْقِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقرأ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِـ: (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ)، و (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، وَيَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، ليلة الجمعة، و المنافقين. (5: 4)

1841- إسناده ضعيف. سعيد بن سماك، لم يوثقه غير المؤلف 6/366، 367، وقال ابوحاتم في "الجرح والتعديل" 4/32: متروك الحديث. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/201 من طريقين عن أبي قلابة، بهذا الإسناد.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب جمعہ میں مغرب کی نماز میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی جبکہ عشاء کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقین کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِرَاءَةَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) مِنْ اَحَبِّ مَا يَقْرَاُ الْعَبْدُ فِيْ صَلَاتِهِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ''سورہ فلق'' کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین تلاوتوں میں سے ایک ہے، جو بندہ نماز کے دوران کرتا ہے

1842 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهُ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ، عَنْ اَسْلَمَ بْنِ عِمْرَانَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: تَبِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ رَاكِبٌ، فَجَعَلْتُ يَدِیْ عَلٰى قَدَمِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرِئْنِیْ اِمَّا مِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ، وَاِمَّا مِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ، اِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ سُوْرَةً اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ، ولا أبلغ عنده، من أن تَقْرَاَ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوتَكَ فِیْ صَلَاةٍ فَافْعَلْ". (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَسْلَمُ بْنُ عِمْرَانَ، كُنْيَتُهُ: اَبُوْعِمْرَانَ، من أهل مصر، من جملة تابعيها.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آیا آپ اس وقت سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم شریف پر رکھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے تلاوت سکھا دیجئے یا سورۂ ہود کی یا سورۃ یوسف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم ایسی کسی سورت کی تلاوت نہیں کرو گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورت فلق سے زیادہ محبوب اور اس کی بارگاہ میں زیادہ پہنچنے والی ہو۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم ہر نماز میں اسے پڑھا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسلم بن عمران کی کنیت ابوعمران ہے، یہ اہل مصر میں سے ہیں اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ لِلْمَاْمُوْمِ خَلْفَ اِمَامِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، مقتدی اپنے امام کے پیچھے بلند آواز میں قرأت کرے

1842- إسناده قوي. أسلم بن عمران: وثقه النسائي، والمؤلف، والعجلي، وباقي السند من رجال الشيخين غير حرملة، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه الطبراني /17 "861" من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وقد أورده المؤلف برقم "795" في باب قراءة القرآن، من طريق ليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طرقه هناك.

1843 – (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ اُكَيْمَةَ،عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيْهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ، اسْتَقْبَلَ النَّاسَ، فَقَالَ: "هَلْ قَرَاَ آنِفًا مِّنْكُمْ اَحَدٌ"؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "لَاَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ".

(2:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔آپ نے اس میں بلندآواز میں قرأت کی جب آپ نے نماز مکمل کی تو لوگوں کی طرف رخ کیا۔ارشادفرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی نے تلاوت کی۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے قرآن (کی تلاوت میں) میرے لیے رکاوٹ آرہی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم "ما لي أنازع القرآن" أراد به رَفْعَ الصَّوْتِ لَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان،''کیا وجہ ہے قرآن میں میرے ساتھ تنازعہ کیا جاتا ہے''اس سے مراد آواز بلند کرنا ہے،آپ کے پیچھے قرأت کرنا مراد نہیں ہے

1844 – (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ اَبِىْ زُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بوجهه،

1843– إسناده صحيح. ابن أكيمة: هو عمارة بن أكيمة الليثي، ويقال: عمار، قال المؤلف في "الثقات": ويشبه أن يكون هو المحفوظ، وثقه يحيى بن سعيد، وقال ابوحاتم: صحيح الحديث، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/242–243، وقال يحيى بن معين: كفاك قول الزهري: سمعت ابن أكيمة يحدث سعيد بن المسيب، وقال الحافظ في "التقريب": ثقة. وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" "98"، والبيهقي "318" و "319" من طريق الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/375، وابن ماجة "848" في الإقامة: باب إذا قرأ الإمام فأنتصتوا، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" "321" عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/285، وعبد الرزاق "2796"، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" "320" من طريق ابن جريج، أخبرني الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/487 من طريق عبد الرحمٰن بن إسحاق، عن الزهري، به. وسيرد الحديث عند المصنف برقم "1849" من طريق مالك، وفيه زيادة، ويخرج من طريقه هناك، وبرقم "1850" من طريق الأوزاعي، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة، وبرقم "1851" من طريق الأوزاعي أيضا، عن الزهري، عمن سمع أبا هريرة، عنه.

فقال: "أتقرؤون فِيْ صَلاتِكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ"؟ فَسَكَتُوا. فَقَالَهَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ، أَوْ قَائِلُوْنَ: إنا لنفعل. قال: "فلا تفعَلُوْا، وَلْيَقْرَأْ اَحَدُكُمْ، بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهِ." (2: 2)

قَوْلُهُ: "فَلَا تَفْعَلُوْا" لَفْظَةُ زَجْرٍ مُرَادُهَا ابْتِدَاءُ أمر مُسْتَأْنَفٍ، إِذِ الْعَرَبُ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ لُغَتِهَا كثيرا.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ جب امام تلاوت کر رہا ہو؟ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو ایک صاحب نے عرض کی: یا شاید لوگوں نے عرض کی: ہم ایسا کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو۔ تم میں سے کوئی ایک (یعنی ہر ایک) اپنے دل میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر لیا کرے''۔

روایت کے یہ الفاظ: ''تم ایسا نہ کرو'' یہ الفاظ ممانعت کے ہیں' لیکن اس سے مراد ابتدائی طور پر نئے سرے سے کوئی حکم دینا ہے' کیونکہ عرب اپنے محاورے میں اکثر ایسا کرتے ہیں۔

1845 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَرَاَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الظُّهْرِ، اَوِ الْعَصْرِ، فَقَالَ: "اَيُّكُمْ قَرَاَ بِـ: (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَنَا، فَقَالَ: "قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بعضكم خالجنيها". (2: 78)

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شاید ظہر یا عصر کی نماز میں تلاوت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے سورۂ اعلیٰ کی تلاوت کی ہے۔ حاضرین میں سے ایک

1844– إسناده صحيح، مخلد بن أبى زُمَيل: هو مخلد بن الحسن بن أبى زميل الحرانى، روى عنه جمع، وقال ابوحاتم: صدوق، وقال النسائى: لا بأس به، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال مستقيم الحديث، وقال مسلمة بن القاسم: ثقة، وبباقى رجاله على شرطهما. ورواه ابن علية وغيره عن أيوب، عن أبى قلابة مرسلا. وأخرجه الدراقطنى 1/340، والبيهقى فى "سننه" 2/166، و"فى القراء ة خلف الإمام" "175" من طريقين عن عبيد الله بن عمرو، بهٰذا الإسناد.

1845– إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكرى. وأخرجه مسلم "398" فى الصلاة: باب نهى المأموم عن جهره بالقراء ة خلف إمامه، والنسائى 2/140 فى الافتتاح: باب ترك القراء ة خلف الإمام فيما لم يجهر به، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى /18 "523"، والبخارى فى "القراء ة خلف الإمام" "91"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/207، من طريق أبى عوانة، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/357 و375، وأحمد 4/426 و431، ومسلم "398" "49"، وأبو داؤد "829" فى الصلاة: باب من رأى القراء ة إذا لم يجهر الإمام بقراء ته، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/207، والطبرانى فى "الكبير" /18 "525" من طريق سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، به. وأخرجه عبد الرزاق "2799" ومن طريقه الطبرانى /18 "519" عن معمر، عن قتادة، به. وأخرجه الحميدى "835" ومن طريقه الطبرانى /18 521، من طريق إسماعيل بن مسلم، عن قتادة، به. وأخرجه الطحاوى 1/207، والطبرانى /18 "522" من طريق حماد بن سلمة. والطبرانى /18 "524" من طريق أبى العلاء، والدارقطنى 1/405، والبيهقى فى "السنن" 2/162

شخص نے کہا میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میرے لیے رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّكَّ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ فی الظهر أو العصر إنما مِنْ اَبِىْ عَوَانَةَ لَا مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس روایت میں ظہر یا عصر کی نماز کے بارے میں شک ہونا، ابوعوانہ نامی راوی کی طرف سے ہے، یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی طرف سے نہیں ہے

1846 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الظُّهْرِ، اَوِ الْعَصْرِ -شَكَّ اَبُوْعَوَانَةَ- فَقَالَ: "اَيُّكُمْ قَرَاَ: (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) "؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَنَا، فَقَالَ: "قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بعضكم خالجنيها." (2: 78)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شاید ظہر یا عصر کی نماز میں تلاوت کی یہ شک ابوعوانہ نامی راوی کو ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس شخص نے سورت اعلیٰ کی تلاوت کی ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میرے لیے (تلاوت میں) رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ قَتَادَةُ مِنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے، یہ روایت قتادہ نے زرارہ بن اوفیٰ سے نہیں سنی ہے

1847 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰى يُحَدِّثُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى الظُّهْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهُ بِـ: (سَبِّحِ

1846- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار، فإنه من رجال مسلم . وهو مكرر ما قبله. وانظر ما بعده.

اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: "اَيُّكُمُ الَّذِىْ قرأ، أو أيكم القارىء "؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "قد عرفت أن بعضكم خالجنيها". (2: 78)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی ایک شخص نے آپ کے پیچھے سورۂ اعلیٰ کی تلاوت شروع کردی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تم میں سے وہ کون شخص ہے جس نے تلاوت کی ہے؟ یا شاید یہ فرمایا: تم میں سے کون تلاوت کرنے والا ہے؟ ایک شخص نے عرض کی: میں ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: مجھے اندازہ ہوگیا تھا تم میں سے کوئی ایک میرے لئے رکاوٹ پیدا کررہا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا" اَرَادَ بِهِ رَفْعَ الصَّوْتِ لَا الْقِرَاءَ ةَ خَلْفَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''مجھے اندازہ ہوگیا کہ

تم میں سے کوئی اس بارے میں میرے لیے رکاوٹ پیدا کررہا ہے'' اس سے مراد آواز بلند کرنا ہے، آپ کے پیچھے قرأت کرنا مراد نہیں ہے

1848 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِى مَكْحُولٌ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ - وَكَانَ يَسْكُنُ اِيلِيَاءَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةُ، فَلَمَّا انصرف قال: "إني لأراكم تقرؤون وَرَاءَ اِمَامِكُمْ"؟ قَالَ: قُلْنَا: اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رسولِ اللّٰه هٰذا، قال: "فلا تفعلوا إلا بِاُمِّ الْكِتَابِ، فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا". (2: 78)

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلَا تَفْعَلُوْا" لَفْظَةُ زجر مرادها ابتداء أمر مستأنف، إذ العرب فِىْ لُغَتِهَا اِذَا اَرَادَتِ الْاَمْرَ بِالشَّىْءِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّاْكِيدِ، تُقَدِّمُهُ لَفْظَةَ زَجْرٍ، ثُمَّ تُعْقِبُهُ

1847- إسناده صحيح على شرطهما. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندار. وأخرجه مسلم "398" "48" في الصلاة: باب نهي المأموم عن جهره بالقراء ة خلف إمامه، عن محمد بن بشار، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم 398" "48" أيضا، والنسائى 3/247 فـي قيـام الليل: باب ذكر الاختلاف على شعبة، عن قتادة في هٰذا الحديث، عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "851"، وأحمد 4/426، والبخارى فى "القراء ة خلف الإمام" ص 92، وأبو داوٗد "828" فى الصلاة، والنسائى 2/140 فـي الافتتـاح: باب ترك القراء ة خلف الإمام فيما لم يجهر به، و3/247 فى قيام الليل، والدارقطنى 1/405، والطبرانى فى "الكبير" /18 "520"، والبيهقى فى "السنن" 2/160 مـن طـريـق أبـي الـوليد الطيالسي ويحيى بن سعيد ومحمد بن كثير العبدى وشبابة وعمرو بن مرزوق، كلهم عن شعبة، به. وتقدم قبله من طريق أبي عوانة، ع قتادة، به، فانظره.

الأمر الذی ترید.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔آپ کیلئے قرأت کرنا دشوار ہوا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہو۔راوی بیان کرتا ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! یارسول اللہ! ہم تیزی سے تلاوت کرتے ہیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو۔صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس کی تلاوت نہیں کرتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم ایسا نہ کرو" یہ الفاظ ممانعت کے ہیں، اس سے مراد ابتدائی طور پر از سرِ نو کوئی حکم دینا ہے، کیونکہ عرب اپنے محاورے میں جب تاکید کے طور پر کسی چیز کا حکم دینے کا ارادہ کرتے ہیں، تو پہلے ممانعت کے الفاظ ذکر کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد وہ حکم ہوتا ہے جو وہ مراد لیتے ہیں۔

ذكر كراهية رفع الصوت لمأموم بِالْقِرَاءَ ةِ لِئَلَّا يُنَازِعُ الْإِمَامُ مَا يَقْرَؤُهُ

مقتدی کے بلند آواز میں قرأت کے مکروہ ہونے کا تذکرہ، تاکہ وہ امام کی تلاوت سے تنازعہ (کا مرتکب) نہ ہو

1849 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عن ابن شهاب، عن ابن اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ، فَقَالَ: "هَلْ قَرَاَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ آنِفًا"؟ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّيْ اَقُوْلُ: مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ"؟ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اسم بن اُكَيْمَةَ: عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ

1848- إسناده قوی، وهو فی "صحيح ابن خزيمة" "1581" وقد تقدم برقم "1785" و ."1792"

1849- إسناده صحيح على شرط رجاله رجال الشيخين غير ابن أكيمة، وهو ثقة كما مر فی تخريج ."1843" وأخرجه البغوی فی "شرح السنة" "607" من طريق أحمد بن أبی بكر، بهذا الإسناد . وهو فی "الموطأ" 1/86-87 فی الصلاة: باب ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به، ومن طريق مالك أخرجه الشافعی 1/139، والبخاری فی "القراءة خلف الإمام" "96"، وأبو داوُد "826" فی الصلاة: باب من كره القراءة بفاتحة الكتاب إذا جهر الإمام، والترمذی "312" فی الصلاة: باب ما جاء فی ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به، والبيهقی فی "سننه" 2/158، وفی "القراءة خلف الإمام" ."317" وأخرجه عبد الرزاق "2795"، ومن طريقه أحمد 2/284، وأخرجه ابن ماجة "849" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن معمر، عن الزهری، به. وتقدم برقم "1843" من طريق الليث، عن الزهری، به. وانظر الحديثين بعده.

اُكَيْمَةَ، وَهُمَا اَخَوَانِ: عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ، فَاَمَّا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، فَهُوَ تَابِعِيٌّ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَ مِنْهُ الزُّهْرِيُّ. وَاَمَّا عُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ، فَهُوَ مِنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ، سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَرَوَى عَنْهُ مالك، ومحمد بن عمرو، وهما ثقتان.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو پڑھ کر فارغ ہوئے جن میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی۔ پھر آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم میں سے کسی نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! میں نے کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کیا وجہ ہے' قرآن (کی تلاوت) کے حوالے سے مجھ سے مقابلہ کیا جارہا ہے''

پھر لوگ ان نمازوں میں قرأت کرنے سے رک گئے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس وقت جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن اکیمہ کا نام عمرو بن مسلم بن عمار بن اکیمہ ہے، یہ دو بھائی ہیں: عمرو بن مسلم اور عمر بن مسلم، جہاں تک عمرو بن مسلم کا تعلق ہے تو وہ تابعی ہیں، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور زہری نے ان سے سماع کیا ہے۔ جہاں تک عمر بن مسلم کا تعلق ہے تو وہ تبع تابعی ہیں۔ انہوں نے سعید بن میتب سے سماع کیا ہے اور ان سے امام مالک اور محمد بن عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں ''ثقہ'' ہیں۔

ذكر البيان بأن القوم كانوا يقرؤون خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الصَّوْتِ حَيْثُ قَالَ لَهُمْ هٰذَا الْقَوْلَ، لَا اَنَّ رَجُلًا وَّاحِدًا كَانَ هُوَ الَّذِىْ يَقْرَاُ وَحْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے،

(یعنی) اس وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ بات ارشاد فرمائی، ایسا نہیں ہے کہ صرف ایک ہی شخص نے تلاوت کی تھی

1850 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ (مَعْشَرٍ) شَيْخٌ بِكُفْرِ تُوثَا، مِنْ دِيَارِ رَبِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرسعنى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيْهَا، فَقَرَاَ اُنَاسٌ مَعَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: "قَرَاَ مِنْكُمْ اَحَدٌ"؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِنِّىْ لَاَقُوْلُ مَا لِىْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ"؟. قَالَ: فَاتَّعَظَ المسلمون بذلك، فلم يكونوا يقرؤون. (1: 21)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی اس میں بلند آواز میں

قرأت کی۔ کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں تلاوت کی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم میں سے کسی ایک نے تلاوت کی ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے؟ قرآن (کی تلاوت) میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جارہا ہے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے اس سے نصیحت حاصل کی اور (اس کے بعد لوگ آپ کی اقتداء میں) تلاوت نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ الْاٰخِيرَ "فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ وَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ"، اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ لَا مِنْ كَلَامِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، یہ آخری جملہ "لوگ قرأت کرنے سے باز آ گئے اور مسلمانوں نے اس سے نصیحت حاصل کی" یہ زہری کا کلام ہے، یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں ہے

1851 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: "هَلْ قَرَاَ مَعِى مِنْكُمْ اَحَدٌ آنِفًا"؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِنِّىْ اَقُوْلُ مَا لِىْ أنازع القرآن".

قال الزهرى: فانتهى المسلمون، فلم يكونوا يقرؤون معه. (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ مَشْهُوْرٌ لِلزُّهْرِيِّ، مِنْ رِوَايَةِ اَصْحَابِهِ، عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَوَهِمَ فِيْهِ الْاَوْزَاعِيُّ -اِذِ الْجَوَادُ يَعْثُرُ- فَقَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَعَلِمَ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّهُ وَهِمَ، فَقَالَ: عَنْ مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ سَعِيْدًا. وَاَمَّا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ؛ اَرَادَ بِهِ رَفْعَ الصَّوْتِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتِّبَاعًا مِّنْهُمْ لِزَجْرِهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ وَالْاِمَامُ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَ ةِ فِىْ قَوْلِهِ: "مَا لِىْ أنازع القرآن."

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ نے بلند آواز میں قرأت کی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت کیا کہ ابھی تم میں سے کسی ایک نے میرے ساتھ تلاوت کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے؟ قرآن (کی تلاوت) میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جارہا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: مسلمان اس سے باز آ گئے اور وہ لوگ آپ کی اقتداء میں تلاوت نہیں کیا کرتے تھے۔

1851- رجاله ثقات، لكن فيه الوهم الذى سينبه المؤلف باثره.

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: یہ روایت زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے مشہور ہے جوان کے اصحاب نے ابن اکیمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اس میں امام اوزاعی کو وہم ہوا ہے کیونکہ گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ کہا یہ زہری کے حوالے سے سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔ ولید بن مسلم یہ بات جانتے تھے کہ انہیں وہم ہوا ہے اس لئے انہوں نے یہ کہا: یہ اس شخص کے حوالے سے منقول ہے جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے سنا ہے۔ انہوں نے سعید کا تذکرہ نہیں کیا۔

جہاں تک زہری کے اس قول کا تعلق ہے لوگ قرأت کرنے سے باز آ گئے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کی پیروی کرتے ہوئے آپ کے پیچھے بلند آواز میں تلاوت نہیں کی۔ امام جب بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں ہے: ''کیا وجہ ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ تنازعہ کیا جا رہا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْخَلَدِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لِيْ أنازع القرآن"، أراد به رفع الصوت، لا الْقِرَاءَ ةَ خَلْفَهُ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس حوالے سے شک کی نفی کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کیا وجہ ہے قرآن میں میرے ساتھ تنازعہ کیا جا رہا ہے'' اس سے مراد آواز بلند کرنا ہے، آپ کے پیچھے قرأت کرنا (مراد) نہیں ہے

1852 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَحُ بْنُ رَوَاحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّى بأصحابه، فلما قضى صلاته، أقبل علهيم بوجهه، فقال: "أتقرؤون فِيْ صَلَاتِكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ"؟ فَسَكَتُوا، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَائِلُوْنَ: اِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوْا، وَلْيَقْرَاْ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهِ". (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْقِلَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعَهُ مِنْ اَنَسِ بن مالك، فالطريقان جميعا محفوظان.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ اپنی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہو جبکہ امام قرأت کر رہا ہو؟ تو لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو ایک صاحب نے عرض کی: یا شاید لوگوں نے جی ہاں ہم ایسا کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم میں سے ہر شخص دل میں سورۃ فاتحہ پڑھ لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوقلابہ نے یہ روایت محمد بن ابو عائشہ سے سنی ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے منقول ہے، انہوں نے یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے، تو یہ دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اِيجَابِ الْقِرَاءَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا عَلٰى مَنْ ذَكَرْنَا نَعْتَهُمْ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ، جس میں اس بات کی دلیل سی موجود ہے، جو قرأت کے وجوب پر

دلالت کرتی ہے، جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے، جو اس بنیاد پر ہے، جس کا طریقہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں

1853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سفيان عن ابن جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ، فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أسمعناكم، وما أخفى علينا، أخفينا عنكم. (1: 21)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس میں ہمیں سنا دیتے تھے۔ ہم تمہیں سنا دیتے ہیں جس میں آپ ہم سے پوشیدہ رکھتے تھے۔ ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُطَوِّلَ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاتِهِ رَجَاءَ لُحُوقِ النَّاسِ صَلَاتَهُ اِذَا كَانَ اِمَامًا

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، جب وہ امام ہو تو وہ اپنی نماز کی پہلی رکعت کو طویل کر کے ادا کرے، یہ امید رکھتے ہوئے کہ لوگ اس سے آملیں گے

1854 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ لَكَ فِيْ ذٰلِكَ

1853- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فإنه من رجال مسلم، وقد تحرف في "الإحسان" إلى: "محمد بن عبد الجبار بن العلاء"، وجاء على الصواب في التقاسيم 1/ لوحة 370، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "547". وأخرجه الحميدي "990" ومن طريقه أبو عوانة 2/125، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2743"، وأحمد 2/273 و285 و348 و487، والبخاري "772" في الأذان: باب القراءة في الفجر، ومسلم "396" "43" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والنسائي 2/163 في الافتتاح: باب قراءة النهار، وأبو عوانة 2/125، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208، والبيهقي في "السنن" 2/61، من طرق عن ابن جريج، به. وتقدم برقم "1781" من طريق رقبة بن مصقلة، عن عطاء، به. وتقدم تخريجه من طرقه هناك، فانظره.

خَيْرٌ، كَانَتِ الصَّلَاةُ تُقَامُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ اَحَدُنَا اِلَى الْبَقِيعِ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَتَوَضَّأُ، فَيَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظهر. (1:4)

قزعہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' توانہوں نے فرمایا: اس میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نماز کی اقامت کہہ لی جاتی تھی پھر ہم سے کوئی ایک شخص قضائے حاجت کرنے کیلئے بقیع (کے میدان) کی طرف چلا جاتا تھا۔ پھر وہ واپس آتے تھے۔ وضو کر لیتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں پالیتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ، جوہماری ذکرکردہ اس تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے، جو ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے ذکر کی ہے

1855 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُطِيلُ فِيْ اَوَّلِ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ.

وَقَالَ: كُنَّا نَرٰى اَنَّهُ يفعل ذلك ليتدارك الناس. (1:4)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور ظہر کی پہلی دو رکعات طویل ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں: آپ ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ لوگ (باجماعت نماز میں) شریک ہو جائیں۔

1854- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن ماجة "825" في الإقامة: باب القراءة في الظهر والعصر، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن زيد بن الحباب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "454" "162" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صالح، به . وأخرجه مسلم "454" "161"، والنسائي 2/164 في الافتتاح: باب تطويل القيام في الركعة الأولى من صلاة الظهر، والبيهقي في "السنن" 2/66 من طريق عطية بن قيس، عن قزعة، به.

1855- حديث صحيح . أبو خالد الأحمر -واسمه سليمان بن حيان- وهو وإن روى له البخاري متابعة، واحتج به مسلم، يغلط ويخطء، لكنه لم ينفرد به، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين . أبو كريب: هو محمد بن العلاء، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1580"، وفيه "ليتأدى" بدل "ليتدارك." وأخرجه عبد الرزاق "2675"، ومن طريقه أبو داوُد "800" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر، والبيهقي في "السنن" 2/66، عن معمر، بهٰذا الإسناد . وأورده المؤلف برقم "1829" وتقدم تفصيل طرقه في تخريجه هناك.

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مضاد لخبر أبى سعيد الذى ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث پہ مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1856 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْقُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَفَّ الناس صلاة فى تمام.

يُرِيدُ اَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِيمَا اعْتَادَهَا النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، عَلٰى حَسْبِ عَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ.

وَاَمَّا خَبَرُ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ: فَيَخْرُجُ أحدنا إلى البقيع ليقضى حاجته، ثم يجىء فَيَتَوَضَّأُ، فَيَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ؛ اِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَتَلَاحَقَ النَّاسُ فَيَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ، اِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى فَقَطْ. وَفِيهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ المدرك للركوع مدرك للتكبيرة الأولٰى. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل لیکن سب سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے تھے۔

اس سے ان کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں لوگوں کی عام عادت کے حوالے سے مختصر نماز ادا کرتے تھے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت کے مطابق ہوتی تھی۔ جہاں تک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں: ہم میں سے کوئی ایک شخص قضائے حاجت کے لئے بقیع کی طرف چلا جاتا اور پھر وہ آ کر وضو کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں پالیتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اس لئے کرتے تھے تاکہ لوگ بھی آ کر نماز میں

1856- حديث صحيح. أبو خالد الأحمر -واسمه سليمان بن حيان- وهو وإن روى له البخارى متابعة، واحتج به مسلم، يغلط ويخطء، لكنه لم ينفرد به، وباقى رجاله ثقات من رجال الشيخين. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" "1580"، وفيه "ليتأدى" بدل "ليتدارك." وأخرجه عبد الرزاق "2675"، ومن طريقه أبو داوُد "800" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراءة فى الظهر، والبيهقى فى "السنن" 2/66، عن معمر، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "1829" وتقدم تفصيل طرقه فى تخريجه هناك 2. إسناده صحيح، على بن زياد اللحجى: ترجم له المؤلف فى "الثقات" 8/470، فقال: من أهل اليمن سمع ابن عيينة، وكان راويا لأبى قرة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندى، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين، ومن فوقه ثقات. واللحجى: نسبة إلى لحج، من قرى اليمن، وهى تقع شمال غرب عدن. وأورده المؤلف برقم "1759" من طريق حميد الطويل، عن أنس، وتقدم تفصيل طرقه فى تخريجه هناك.

شامل ہو جائیں' آپ ہر رکعت میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ آپ صرف پہلی رکعت میں ایسا کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' رکوع کو پانے والا تکبیر اولیٰ کو پانے والا شمار ہوگا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُبَيِّنِ اَنَّ تَطْوِيْلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ

الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى دُوْنَ مَا يَلِيْهَا مِنْ سَائِرِ الرَّكَعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کو واضح کرتی ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کو طول دینا

جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے' یہ پہلی رکعت کے بارے میں ہوتا تھا' باقی تمام رکعات میں نہیں ہوتا تھا

1857 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرأ بنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُطِيلُ في الأولى، ويقصر في الثانية. (1:4)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے پہلی دو رکعت میں تلاوت کرتے تھے۔ آپ پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے اور دوسری کو (نسبتاً) مختصر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ قَتَادَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے بعض سننے والوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1858 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الظهر والعصر، فحزرنا قيامه في الركعتين الوليين قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ

1857- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف" ابن أبي شيبة 1/356. وأخرجه البخاري "762" في الأذان: باب القراءة في العصر، باب تقصير القيام في الركعة الثانية من الظهر، وأبو داؤد "798" في الصلاة، وابن ماجة "829" في الإقامة: باب الجهر بالآية أحيانا في صلاة الظهر والعصر، وأبو عوانة 2/151، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/206، والبيهقي في "السنن" 2/65، من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1588". وانظر "1829" و "1831" و "1855".

1858- هو مكرر "1828".

فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ. (1:4)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: قَوْلُ اَبِیْ سَعِیْدٍ: "فَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ قَدْرَ ثَلَاثِیْنَ، آیَةً" یُضَادُّ فِی الظاهر

قَوْلَ اَبِیْ قَتَادَةَ: "وَیُطِیلُ فِی الْاُوْلٰی، وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَةِ"، وَلَیْسَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهٖ کَذٰلِكَ، لِاَنَّ الرَّکْعَةَ الْاُوْلٰی کَانَ یَقْرَاُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا ثَلَاثِیْنَ آیَةً بِالتَّرْسِیلِ وَالتَّرْتِیْلِ وَالتَّرْجِیعِ، وَالرَّکْعَةَ الثَّانِیَةَ کَانَ یَقْرَاُ فِیْهَا مِثْلَ قِرَاءَتِهٖ فِی الْاُوْلٰی بِلَا تَرْسِیلٍ وَلَا تَرْجِیعٍ، فَتَکُوْنُ الْقِرَاءَتَانِ وَاحِدَةً، وَالْاُوْلٰی اَطْوَلُ مِنَ الثَّانِیَةِ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر اور عصر کی نماز میں قیام کا اندازہ لگاتے تھے' تو ہم نے یہ اندازہ لگایا' ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں آپ کا قیام 30 آیات کی تلاوت جتنا ہوتا تھا اور آخری دو رکعات میں آپ کے قیام کے بارے میں ہم نے اندازہ لگایا کہ وہ اس سے نصف ہوتا تھا اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں آپ کے قیام کے بارے میں ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی آخری دو رکعات جتنا ہوتا تھا اور عصر کی نماز کی آخری دو رکعات کے بارے میں ہم نے اندازہ لگایا کہ وہ اس سے نصف ہوتا تھا۔

(امام ابن حبان فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ہم نے اندازہ لگایا' پہلی دو رکعات میں آپ کا قیام تیس آیات کی تلاوت جتنا ہوتا تھا' یہ روایت بظاہر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے برخلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر ادا کرتے تھے۔ حالانکہ الحمد للہ! ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی رکعت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیس آیات ٹھہر ٹھہر کر ترتیل اور ترجیع کے ہمراہ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں اتنی ہی آیات ترتیل اور ترجیع کے بغیر پڑھتے تھے' تو قرأت ایک جتنی ہوتی تھی لیکن پہلی رکعت دوسری سے طویل ہوتی تھی۔

ذِکْرُ خَبَرٍ ثَانٍ یُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَکَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1859 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَیْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):کُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِذْ جَاءَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْکُوفَةِ یَشْکُوْنَ سَعْدًا، حَتّٰی قَالُوْا لَهٗ: اِنَّهٗ لَا یُحْسِنُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: عَهْدِیْ بِهٖ وَهُوَ حَسَنُ الصَّلَاةِ، فَدَعَاهُ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ: اَمَّا صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَلَّیْتُ بِهِمْ، اَرْکُدُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ، وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ، فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ اَبَا اِسْحَاقَ. فَبَعَثَ مَعَهٗ مَنْ یَّسْاَلُ عَنْهُ بِالْکُوفَةِ، فَطِیفَ بِهٖ فِیْ مَسَاجِدِ الْکُوفَةِ، فَلَمْ یُقَلْ لَهٗ اِلَّا خَیْرًا حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْسٍ، فَاِذَا رَجُلٌ یُدْعٰی اَبَا سَعْدَةَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَ لَا ینفر فی السریة، ولا یقسم

بالسوية، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ: فَغَضِبَ سَعْدٌ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَاذِبًا فَاَطِلْ عُمْرَهُ، وَشَدِّدْ فَقْرَهُ، وَاعْرِضْ عَلَيْهِ الْفِتَنَ. قَالَ: فَزَعَمَ بن عُمَيْرٍ اَنَّهُ رَآهُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ، قَدِ افْتَقَرَ، وَافْتُتِنَ. فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. يُسْاَلُ كَيْفَ اَنْتَ اَبَا سَعْدَةَ؟ فَيَقُوْلُ: شَيْخٌ كبير مفتون، أجيبت في دعوة سعد. (1:4)

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ کچھ عرصہ پہلے تک تو وہ بہت عمدہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو اس بارے میں بتایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تعلق ہے میں ان لوگوں کو وہ نماز (یعنی اس طریقے کے مطابق نماز) پڑھاتا ہوں میں پہلی دو رکعت طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق اپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہمراہ ایسے شخص کو بھیجا جو ان کے بارے میں کوفہ میں دریافت کرے۔ اس نے انہیں ساتھ لے کر کوفہ کی تمام مساجد کا چکر لگایا ہر شخص نے ان کے بارے میں بھلائی کی بات کہی۔ یہاں تک کہ جب وہ بنو عبس کی مسجد کے قریب پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا جس کا نام ابوسعدہ تھا تو وہ بولا اللہ جانتا ہے یہ کسی جنگی مہم کیلئے نہیں نکلتے اور (مال غنیمت کو) برابری کی بنیاد پر تقسیم نہیں کرتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہوئے انصاف سے کام نہیں لیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے' تو اس کی عمر کو لمبا کر دے اور اس کی غربت کو شدید کر دے اور اس پر آزمائش ڈال دے۔

راوی کہتے ہیں: عمیر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ انہوں نے اس شخص کو دیکھا کہ عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر آ رہی ہیں وہ انتہائی غریب تھا اور آزمائش میں مبتلا ہو گیا تھا لیکن اسے کوئی چیز نہیں ملتی تھی۔ اس سے دریافت کیا گیا: اے ابوسعدہ! تمہارا کیا حال ہے' تو وہ کہتا تھا ایک عمر رسیدہ بوڑھا شخص جو آزمائش کا شکار ہے۔ میرے بارے میں حضرت سعد کی بددعا قبول ہو گئی ہے۔

1859- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "453" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، عن إسحاق بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/180، ومسلم "453" أيضا عن قتيبة بن سعيد، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد، به. وأخرجه الطيالسي "217"، وعبد الرزاق "3706" و "3707"، وأحمد 1/176 و179، والبخاري "755" و "758" في الأذان: باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر، ومسلم "453"، والنسائي 2/174 في الافتتاح: باب الركود في الركعتين الأوليين، وأبو عوانة 2/149، 150، والطبراني في "الكبير" "308"، والبيهقي في "السنن" 2/65، من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة. "508" وسيورده المؤلف برقم "1937" و "2140" من طريق أبي عون الثقفي، عن جابر، ويرد تخريجه من طريقه هناك, وقوله: "أجيبت في دعوة سعد": كان سعد معروفا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ الرُّكُوْعَ وَعِنْدَ رَفْعِ رَاْسِهِ مِنْهُ

نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ رکوع میں جانے کے ارادے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرے

1860 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْالْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيَّ اَخْبَرَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي، فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ حِينَ قَامَ، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى، وَالرُّسْغِ، وَالسَّاعِدِ، ثُمَّ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ رَكَعَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ سَجَدَ، فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى، (وَجَعَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى) وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَعَقَدَ ثِنْتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ، وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ، فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا: يَدْعُو بِهَا، ثُمَّ جِئْتُ بعد ذٰلِكَ، فِيْ زَمَانٍ فِيْهِ بَرْدٌ، فَرَاَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَتَحَرَّكُ اَيْدِيهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ. (5: 4)

حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے یہ سوچا میں ضرور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کرتے ہیں۔ میں نے آپ کا جائزہ لیا جب آپ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی آپ نے

1860- إسناده قوى رجاله رجال الصحيح، غير كليب بن شهاب، وهو صدوق روى له الأربعة، لكن جملة "فرأيته يحركها" شاذة، انفرد بها زائدة بن قدامة، دون من رواه من الثقات، وهم جمع يزيد عل العشرة .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/82 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإناد .وأخرجه أبو داوُد "727" في الصلاة: باب رفع اليدين في الصلاة، عن الحسن بن علي، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 4/318، والبخاري في كتابه "قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة" ص 11، والنسائي 2/126 في الافتتاح: باب موضع اليمين من الشمال في الصلاة، و 3/37 في السهو: باب قبض الثنتين من أصابع اليد اليمنى، والدارمي 1/314، 315، وابن الجارود "208"، والطبراني 22/ "82" من طرق عن زائدة، به.وأخرجه الحميدي "885"، وعبد الرزاق "2522"، وابن أبي شيبة 1/234 و390، وأحمد 4/316 و317 و318، والبخاري في "قرة العينين في رفع اليدين " ص 10، وأبو داوُد "726" في الصلاة: باب رفع اليدين، و "957": باب كيف الجلوس في التشهد، والنسائي 3/34 في السهو: باب صفة الجلوس في الركعة التي يقضى فيها الصلاة، و 3/35: باب موضع الذراعين وباب موضع المرفقين، وابن ماجة "867" في الإقامة: باب رفع اليدين إذا ركع، و "912": باب الإشارة في التشهد، وابن الجارود "202"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/223، والطبراني 22/ "78" و "79" و "80" و "81" و "83" و "84" و "85" و "86" و "87" و "88" و "89" و "90" و "91" و "93" و "96"، والبغوي "563" و "564" و "565"،والدارقطني 1/290 و292 و295، والبيهقي في "السنن" 2/72 و111 و112، من طرق عن عاصم، به.وسيعيده المؤلف برقم "1945" من طريق عبد الله بن إدريس، عن عاصم بن كليب، به.

ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ آپ انہیں کانوں کے برابر لے آئے۔آپ نے اپنا دایاں دست مبارک اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت' گٹے اور کلائی پر رکھا۔ پھر آپ نے جب رکوع میں جانے کا ارادہ کیا' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا ہی بلند کیا۔(جتنا آغاز میں کیا تھا) پھر آپ رکوع میں چلے گئے تھے۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اتنا ہی دونوں ہاتھوں کو بلند کیا۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔آپ نے اپنے دونوں ہتھیلیاں کانوں کے مقابل میں رکھی تھی۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔آپ نے اپنے بائیں زانو کو بچھالیا اور آپ نے بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو اور دائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھا۔آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر ان کے ذریعے حلقہ بنایا اور پھر ایک انگلی کو بلند کیا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے حرکت دیتے ہوئے اس کے ہمراہ دعا مانگ رہے تھے۔

اس کے بعد ایک مرتبہ میں آپ کی خدمت میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ لوگوں نے سردیوں کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور وہ کپڑوں کے اندر ہی اپنے ہاتھوں کو حرکت دے رہے ہیں (یعنی چادروں کے اندر ہی رفع یدین کر رہے تھے)

1861 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ. (1: 21)

1861- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/75 في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/71، والبخاري "735" في الأذان: باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء، وفي كتابه "قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة" ص 7، وأبو داوُد "742" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة:، والنسائي 2/122 في الافتتاح: باب رفع اليدين حذو المنكبين، والدارمي 1/285، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/223، والبيهقي في "السنن" 2/69، والبغوي ."559" وأخرجه عبد الرزاق "2518" ومن طريقه مسلم "390" "22" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، وابن خزيمة في "صحيحه" "456"، والبيهقي 2/66، عن ابن جريج، عن الزهري، به. وسيورده المؤلف برقم "1864" من طريق سفيان، وبرقم "1868" و "1877" من طريق عبيد الله بن عمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/70، وعبد الرزاق "2517" و "2519"، وابن أبي شيبة 1/234، 235، والبخاري "736" في الأذان: باب رفع اليدين إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع، و "738" باب إلى أين يرفع يديه، وفي "قرة العينين " ص 14 و16 و20،ومسلم "390" "23"، وأبو داوُد "722"، والنسائي 2/121 و122 في الفتتاح: باب العمل في افتتاح الصلاة، وباب رفع اليدين قبل التكبير، وابن الجارود "178"، والدارقطني 1/288 و289، والطبراني "13111" و "13112"، والبيهقي 2/96 و70 و83، والبغوي "561"، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "2520"، والبخاري "739" في الأذان: باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، وفي "قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة" ص 17، والبغوي في "شرح السنة" "560"، والبيهقي في "السنن" 2/70، من طرق عن نافع، عن ابن عمر، به.

۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جانے کیلئے تکبیر کہتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو انہیں اس طرح سے بلند کرتے تھے اور آپ یہ کہتے تھے:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں (یعنی دو سجدوں کے درمیان) ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي اِخْرَاجُ الْيَدَيْنِ مِنْ كُمَّيْهِ عِنْدَ رَفْعِهِ اِيَّاهُمَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ

نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ جس مقام پر ہم نے رفع یدین کرنے کا ذکر کیا ہے اس موقع پر رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکالے

1862 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: "كُنْتُ غُلَامًا لَا اَعْقِلُ صَلَاةَ اَبِي، فَحَدَّثَنِيْ وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّفِّ، رَفَعَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ، ثُمَّ الْتَحَفَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ ثَوْبِهِ، فَاَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، اَخْرَجَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَهُمَا، وَكَبَّرَ، ثُمَّ ركع، فإذا رفع رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، فَكَبَّرَ، فَسَجَدَ، ثُمَّ وَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ - قَالَ ابْنُ جُحَادَةَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ: هِيَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ، وَتَرَكَهُ مَنْ تركه. (5: 4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ مِنَ الثِّقَاتِ الْمُتْقِنِيْنَ، وَاَهْلُ الْفَضْلِ فِي الدِّيْنِ، اِلَّا اَنَّهُ وَهِمَ فِيْ اسْمِ هٰذَا الرَّجُلِ، اِذِ الْجَوَادُ يَعْثُرُ فقال: وائل بن علقمة وإنما هو: علقمة بن وائل.

1862- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهو ثقة، روى له النسائي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" /22 "61" من طريقين عن عبد الوارث، به. وجاء فيه علقمة بن وائل على الصواب. وأخرجه أبو داؤد "723" في الصلاة: باب رفع اليدين في الصلاة: عن عبيد الله بن ميسرة، عن عبد الوارث بن سعيد، به. إلا أنه قال: "وائل بن علقمة." وأخرجه الدارقطني 1/291 من طريق عمرو بن مرة، والبغوي "569" من طريق موسى بن عمير العنبري، كلاهما عن علقمة بن زائل، عن أبيه.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ صف میں داخل ہوئے (یعنی نماز پڑھنا شروع کی) تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور تکبیر کہی۔ آپ نے التحاف کے طور پر کپڑا لپیٹا تھا۔ آپ نے تھوڑا سا اپنا ہاتھ کپڑے کے اندر داخل کر لیا اور دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیا۔ پھر آپ نے جب رکوع میں جانے کا ارادہ کیا' تو دونوں ہاتھ باہر نکال لیے اور ان کو بلند کیا اور تکبیر کہی پھر آپ رکوع میں چلے گئے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھا۔

ابن جحادہ نامی راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے اس بات کا تذکرہ حسن بن ابوالحسن سے کیا' تو وہ بولے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے جس نے ایسا کرنا تھا اس نے ایسا کیا جس نے اس کو چھوڑنا تھا اس نے اسے چھوڑ دیا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محمد بن جحادہ نامی راوی ثقہ اور متقن راویوں میں سے ایک ہیں۔ یہ دین داری کے حوالے سے اہل فضل ہیں تاہم اس راوی کے نام کے بارے میں انہیں وہم ہوا' کیونکہ گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ وائل بن علقمہ ہے' حالانکہ وہ علقمہ بن وائل ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ رَفْعِ الْمَرْءِ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضَعِ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ اِلٰی حَدِّ اُذُنَيْهِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جس مقام کا تذکرہ کیا ہے اس موقع پر دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرے

1863 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى يُحَاذِيْ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کانوں تک لے آتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ (تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے)

1863– في "التهذيب": وائل بن علقمة، عن وائل بن حجر في صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم . قال القواريري: عن عبد الوارث، عن محمد بن جحادة، عن عبد الجبار بن وائل، عنه، به، وتابعه أبو خيثمة عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن أبيه. وقال إبراهيم بن الحجاج، وعمران بن موسى، عن عبد الوارث، بهذا الإسناد . فقال: عن علقمة بن وائل، وكذا قال إسحاق بن أبي إسرائيل، عن عبد الصمد، وكذا قال عفان، عن همام، عن محمد بن جحادة، وهو الصواب.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُهُ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ اِلَى الْمَنْكِبَيْنِ

نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ جن مقامات کا ذکر ہم نے کیا ہے ان میں اس کے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند ہوں

1864 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَاَبُوْ الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الركوع، ولا يرفع بين السجدتين. (5: 4)

✿✿ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز کا آغاز کیا' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیے یہاں تک کہ انہیں دونوں کندھوں کے برابر لے آئے۔ جب آپ نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا' تو آپ نے رکوع سے سر اٹھایا (تو بھی رفع یدین) کیا۔ آپ نے سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

1865 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَزَارِيُّ بِسَارِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بن جعفر، قال: حدثني محمد بن عمرو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُهُ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا: مَا كُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً، وَلَا اَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً قَالَ:

1864– وأخرجه من طرق عن قتادة، به: ابن أبي شيبة 1/233، وأحمد 3/ 436 و437 و5/53، والبخاري في "قرة العينين" ص 17 و18، ومسلم "391" "25" و "26" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، والنسائي 2/123 في الافتتاح: باب رفع اليدين حيال الأذنين، وابن ماجة "859" في الإقامة: باب رفع اليدين إذا ركع، والدارقطني 1/292، والطبراني 19/ "626" و "627" و "628" و "629" و "630" و "631"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/224، والبيهقي في "السنن" 2/25 و71.وسيورده المؤلف برقم "1873" من طريق أبي قلابة، عن مالك بن الحويرث، به، ويرد تخريجه من هذا الطريق هناك . إسناده صحيح على شرطهما.وأخرجه البخاري في "قرة العينين" ص 5، ومسلم "390" "21" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، وأبو داوٗد "721" في الصلاة: باب رفع اليدين في الصلاة، = والترمذي "255" و "256" في الصلاة: باب ما جاء في رفع اليدين عند الركوع، وابن ماجة "858" في الإقامة: باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/222، وابن الجارود في "المنتقى" "177"، والبيهقي في "السنن" 2/69، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وتقدم برقم "1861" من طريق مالك، عن الزهري، به، وتقدم تخريجه عنده، وسيرد برقم "1868" و "1877" من طريق عبيد الله بن عمر، عن الزهري، به.

بَلٰی، قَالُوا: فَاعْرِضْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم، إذا قام إِلَى الصَّلَاةِ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا رَكَعَ، كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ رَكَعَ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فِي صُلْبِهِ وَلَمْ يَنْصِبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ اعْتَدَلَ، ثُمَّ سَجَدَ وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، فَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، كَبَّرَ، ثُمَّ قَامَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الركعة التي تَنْقَضِي فِيهَا أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى رجله متوركا ثم سلم.

(4 :5)

❁❁ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام جن میں سے ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کی موجودگی میں یہ کہتے ہوئے سنا: میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا آپ نہ تو پرانے صحابی ہیں اور نہ ہم سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا ہی ہے۔ دیگر صحابہ کرام نے فرمایا: پھر آپ پیش کیجئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کرتے تھے) تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ قبلہ کی طرف رخ کرتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں کندھوں تک اٹھا لیتے تھے۔ پھر آپ اللہ اکبر کہتے پھر آپ جب رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ پھر آپ اپنی پشت کو سیدھا کر لیتے اور سر کو اٹھاتے نہیں تھے اور بالکل جھکاتے بھی نہیں تھے۔ پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے (یعنی رکوع سے اٹھتے تھے) اور یہ کہتے تھے ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی'' پھر آپ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے انہیں کندھوں کے برابر لے آتے تھے پھر آپ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے پھر آپ سجدے میں جاتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے کنارے قبلہ کی طرف کر لیتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے۔ اللہ اکبر کہتے تھے اور اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور اس ٹانگ پر تورک کے طور پر بیٹھ جاتے تھے پھر آپ سلام پھیر لیتے تھے۔

1865– إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الحميد بن جعفر: من رجال مسلم، وباقي السند من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/424، والبخاري في قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة ص5، وأبو داوٗد "730" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، و "963": باب من ذكر التورك في الرابعة، والترمذي "304" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، والنسائي 3/34 في السهو: باب صفة الجلوس في الركعة التي يقضى فيها الصلاة، والبغوي في شرح السنة "555" من طريق يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "587" و "651" و "685" و ."700"وأخرجه ابن أبي شيبة 1/235، وابن خزيمة في صحيحه "677"، والبيهقي 2/26و 73و116و118و123 من طرق عن عبد الحميد بن جعفر، به . وسيورده المؤلف بالأرقام "1866" و "1867" و "1869" و"1870" و "1871" و ."1876"

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّ خَبَرَ اَبِيْ حُمَيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مَعْلُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت معلول ہے

1866 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُوْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَحَدُ بَنِيْ مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

(متن حدیث): اَنَّـهُ كَـانَ فِـيْ مَجْلِسٍ كَانَ فِيْهِ اَبُوْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْاُسَيْدٍ وَاَبُوْحُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهُمْ تَذَاكَرُوْا الصَّلَاةَ

فَـقَـالَ اَبُـوْحُـمَـيْـدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاَرِنَا قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي وَهُمْ يَـنْـظُرُوْنَ فَبَدَاَ يُكَبِّرُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَيْضًا ثم أمكن يديه من ركبته غَيْرَ مُـقَـنِّـعٍ وَلَا مُـصَـوِّبٍ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰه أكبـر فسـجـد فـانتصب على كفيه وركبته وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ وَتَوَرَّكَ اِحْدَى رِجْلَيْهِ وَنَـصَـبَ قَـدَمَـهُ الْاُخْـرٰى ثُـمَّ كبـر فجد الْاُخْرٰى فَكَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْاُخْرٰى وَكَبَّرَ كَذٰلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِذَا هُوَ اَرَادَ اَنْ يَّنْهَضَ لِلْقِيَامِ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاَخِيرَتَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهِ: "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ: "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ورحمة اللّٰه."

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ وَحَدَّثَنِيْ عِيْسٰى اَنَّ مِمَّا حَدَّثَهُ اَيْضًا فِي الْمَجْلِسِ فِي التَّشَهُّدِ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يُشِيْرُ فِي الدُّعَاءِ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ وَسَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عن أبيه فالطريقان جميعا محفوظان.

۞۞ حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ وہ ایک محفل میں موجود تھے وہاں ان کے والد بھی موجود تھے جو

1866- إسناده حسن، عيسى بن عبد الله بن مالك: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 7/231، وترجم له البخاري في التاريخ الكبير 6/389-390،وابن أبي حاتم 6/280، فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلًا، وباقي رجاله ثقات. أبو خيثمة: هو زهير بن معاوية الجعفي .وأخرجه أبو داوُد "733" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة و "966": باب من ذكر التورك في الرابعة، والبيهقي في السنن 2/101و118 من طرق عن أبي بدر شجاع بن الوليد، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اس محفل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ موجود تھے جن کا تعلق انصار سے تھا۔ان حضرات نے نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بولے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔لوگوں نے کہا: پھرآپ ہمیں دکھایئے۔راوی کہتے ہیں پھر وہ نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے۔دیگر حضرات دیکھ رہے تھے انہوں نے شروع میں تکبیر کہی۔دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیے پھر انہوں نے رکوع میں جانے کیلئے تکبیر کہی۔پھر انہوں نے رفع یدین کیا۔پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیے۔ اپنے سر کو بالکل جھکایا بھی نہیں اور اوپر بھی نہیں کیا پھر انہوں نے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا۔پھر انہوں نے رفع یدین کیا۔اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے۔انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اپنے دونوں پاؤں کے کنارے زمین پر رکھے وہ سجدے کی حالت میں تھے۔پھر انہوں نے تکبیر کہی اور بیٹھ گئے۔انہوں نے اپنی ایک ٹانگ کو تورک کے طور پر بچھالیا اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کر لیا۔پھر انہوں نے تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کیا تکبیر کہی اور کھڑے ہو گئے لیکن انہوں نے تورک نہیں کیا۔پھر انہوں نے ایسا ہی کیا اور دوسری رکعت ادا کی۔اس طرح تکبیر کہی اور دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھ گئے۔پھر جب انہوں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا' تو تکبیر کہی۔پھر انہوں نے آخری دو رکعات بھی اس طرح ادا کی' پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو پہلے دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

حسن بن حر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔عیسیٰ نامی راوی نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' اس حدیث میں تشہد کے بارے میں یہ الفاظ بھی ہیں: انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانوں پر رکھا اور دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور پھر انہوں نے ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محمد بن عمرو نے یہ روایت حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔انہوں نے یہ روایت عباس بن سہل کے حوالے سے ان کے والد سے بھی سنی ہے۔ان کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ اَمَرَنَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاتِّبَاعِهِ وَاتِّبَاعِ مَا جَاءَ بِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض نمازوں کی صفت کا تذکرہ' وہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) جن کی پیروی کرنے اور ان کی لائی ہوئی تعلیمات کی پیروی کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے

1867 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ وَكَانَ اَسْوَدَ مِنْ رَاَيْتُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ

اَبُوْقَتَادَةَ فَقَالَ، اَبُوْحُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ وَيُقِيمُ كُلَّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ مُعْتَدِلًا لَا يُصَوِّبُ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ بِهٖ يَقُوْلُ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ حَتّٰى يَقَرَّ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَهْوِي اِلَى الْاَرْضِ وَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهٗ فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَجْلِسُ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَصْنَعُ فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يُصَلِّي بَقِيَّةَ صَلَاتِهٖ هٰكَذَا حَتّٰى إذا كان فى السجدة التى فيها التَّسْلِيمُ اَخْرَجَ رِجْلَيْهِ وَجَلَسَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ مُتَوَرِّكًا فَقَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (1: 21)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيهَا الْاِنْسَانُ سِتُّ مِائَةِ سُنَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجْنَاهَا بِفُصُوْلِهَا فِيْ كِتَابِ صِفَةِ الصَّلَاةِ فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ نَظْمِهَا فِيْ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ.

قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: عَبْدُ الْحَمِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَدُ الثِّقَاتِ الْمُتْقِنِينَ قَدْ سَبَرْتَ اَخْبَارَهٗ فَلَمْ اَرَهُ انْفَرَدَ بِحَدِيثٍ مُنْكَرٍ لَمْ يُشَارِكْ فِيْهِ وَقَدْ وَافَقَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعِيْسٰى بن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَبْدَ الحميد بن جعفر فى هٰذا الخبر.

❁❁ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام جن میں ابوقتادہ بھی تھے۔ان کی موجودگی میں یہ کہتے ہوئے سنا۔حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ان حضرات نے دریافت کیا وہ کیسے۔اللہ کی قسم! آپ نہ تو ہم سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار رہیں اور نہ پرانے صحابی ہیں۔حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں دیگر صحابہ کرام نے کہا پھر آپ پیش کیجئے' تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے کندھوں تک اٹھالیتے تھے۔پھر آپ اس طرح قیام کرتے تھے۔ ہر ہڈی اپنی جگہ پر ہوتی تھی پھر آپ تلاوت کرتے تھے۔پھر آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں کندھوں کے برابر لے آتے تھے۔پھر وہ رکوع میں چلے جاتے تھے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے۔آپ اعتدال کی حالت میں رہتے آپ اپنے سر کو اٹھاتے بھی نہیں تھے اور جھکاتے بھی نہیں تھے۔پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رفع یدین کرتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر لے آتے تھے (اور اس طرح کھڑے ہوتے تھے کہ) ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی تھی۔پھر آپ زمین کی طرف آتے تھے۔آپ اپنے

دونوں بازوں اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور ایک ٹانگ کو بچھالیتے تھے اور اس پر بیٹھ جاتے تھے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تھے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے۔ پھر آپ سجدہ کرتے تھے۔ پھر آپ تکبیر کہتے تھے اور بائیں ٹانگ کے بل بیٹھ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر آجاتی تھی۔ پھر آپ کھڑے ہوتے تھے اور دوسری رکعت میں بھی ایسے کرتے تھے۔ پھر آپ جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔ جس طرح نماز کے آغاز میں کیے تھے۔ پھر آپ بقیہ نماز بھی اس طرح ادا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ سجدہ کر لیتے تھے اس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تھا تو آپ اپنے دونوں پاؤں نکال لیتے تھے اور بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر بیٹھ جاتے تھے۔

تو دیگر صحابہ کرام نے کہا آپ نے سچ کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: چار رکعات میں چھ سو چیزیں سنت ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں' ہم نے انہیں ان کی فصول کے ہمراہ کتاب ''نماز کا طریقہ'' میں ذکر کیا ہے۔ اب اس کتاب میں اس نوع کی ترتیب کے ذریعے میں نے اس کتاب سے بے نیاز کر دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالحمید نامی راوی ثقہ اور متقن راویوں میں سے ایک ہیں۔ میں نے ان کے حالات کی تحقیق کی ہے' میں نے نہیں دیکھا کہ یہ کسی منکر روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں جس میں ان کے ساتھ کوئی شریک نہ ہو۔ فلیح بن سلیمان اور عیسیٰ بن عبداللہ' محمد بن عمرو کے حوالے سے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرنے میں عبدالحمید کے موافق ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَبَرَ مَالِكٍ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ خبر مختصر ذكر بقصته فِىْ خبر عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مالک کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت ایک مختصر روایت ہے' یہ واقعہ عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے

1868 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْعَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

1867- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر، فإنه من رجال مسلم. أبو عاصم: هو الضحاك بن خلد. وأخرجه الترمذي "305" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، وابن ماجه "1061" في الإقامة: باب إتمام الصلاة، وابن خزيمة في صحيحه "588" عن محمد بن بشار، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/313، 314 عن أبي عاصم، به. وأخرجه أبو داوٗد "730" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، و "963": باب من ذكر التورك في الرابعة، عن أحمد بن حنبل، والطحاوي 1/223و258 عن أبي بكرة، وابن الجارود "192" و "193" عن محمد بن يحيى، والبيهقي في السنن 2/72و118و123و129 من طريق محمد بن سنان القزاز، كلهم عن أبي عاصم، به. وانظر "1865" و "1866".

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا قَالَ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَهُمَا اِلٰى مَنْكِبَيْهِ. (5: 44)

سالم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ نماز شروع کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے۔ جب رکوع میں جاتے تھے۔ رفع یدین کرتے تھے جب سمع الله لمن حمده کہتے تھے (یعنی جب رکوع سے کھڑے ہوجاتے تھے) تو رفع یدین کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ وَنَفْىِ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جس سے اس شخص نے استدلال کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے نماز کے دوران ان مقامات پر رفع یدین کرنے کی نفی کی' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

1869 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ مُحَمَّدِ القرش وَعَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَّعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوَى فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا

1868- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "739" في الأذان: باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، وأبو داؤد "741" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، والبخاري في قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة: ص 200، وابن خزيمة في صحيحه "693" من طريق المعتمر بن سليمان، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1861" من طريق مالك، و "1864" من طريق سفيان، كلاهما عن الزهري، به. فانظرهما.

1869- عبد الله بن محمد بن عمرو الغزي: ثقة روى له أبو داؤد، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير يزيد بن محمد، وهو ابن قيس بن مخرمة بن المطلب القرشي، فإنه من رجال البخاري، يحيى بن بكير: هو يحيى بن عبد الله بن بكير، والليث: هو ابن سعد. وأخرجه البخاري "828" في الأذان: باب سنة الجلوس في التشهد، ومن طريقه البيهقي في السنن 2/128، والبغوي في شرح السنة "557" عن يحيى بن بكير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "828" أيضًا ومن طريقه البيهقي 2/128، والبغوي "557"، عن يحيى بن بكير. وأخرجه أبو داؤد "732" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، و "964": باب من ذكر التورك في الرابعة، من طريق ابن وهب، عن الليث بن سعد، به. وأخرجه أبو داؤد "731" و "965"، والبيهقي 2/84 و97 و102 و116 من طريق الليث وابن لهيعة، وابن خزيمة "652" من طريق يحيى بن أيوب، ثلاثتهم عن يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمرو بن حلحلة، به. وانظر "1865".

قَابِضٍ وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ اِلَى الْقِبْلَةِ وَاِذَا جَلَسَ فِى الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رجله اليسرى وجلس على مقعدته. (5: 44)

😇😇 محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ وہ صحابہ کرام کے ہمراہ بیٹھے تھے تو حضرت ابوحمید ساعدی نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ یاد رکھے ہوئے ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے۔ آپ اپنی پشت کو سیدھا رکھتے تھے۔ جب آپ سر اٹھاتے تھے تو سیدھا کھڑے ہو جاتے تھے اور جب سجدے میں جاتے تو دونوں بازوں بچھاتے بھی نہیں تھے اور اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے۔ آپ اپنی دونوں پاؤں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے تھے جب آپ آخری رکعت میں بیٹھتے تھے تو بائیں ٹانگ کو باہر نکال لیتے تھے اور تشریف گاہ پر بیٹھتے تھے۔

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

3

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

شبیر برادرز

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

3

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ٤٠، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ______ صحیح ابن حبان

مترجم ______ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ______ ورڈ زمیکر

باہتمام ______ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ______ فروری 2014ء

سرورق ______ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ______ روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان	صفحہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۰	اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کے پاس صرف ایک کپڑا ہو اور وہ بڑا نہ ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟	۳۹۷	فرمان کے عموم کو خاص کیا گیا ہے ''میرے لیے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے''
۳۹۱	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ (اضافی کپڑے کی) عدم موجودگی میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا آدمی کیلئے جائز ہے	۳۹۷	اس راویت کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کرتی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں
۳۹۱	آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ چٹائی پر نماز ادا کرے	۳۹۸	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اشعث بن عبدالملک کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں حفص بن غیاث نامی راوی منفرد ہے
۳۹۲	آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کے وہ بچھونے پر نماز ادا کرے	۳۹۸	اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے
۳۹۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ نمازیں اس کھانے کے بعد تھیں جو نبی اکرم ﷺ نے انصار کے ہاں کھایا تھا	۳۹۹	اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کے خاص ہونے کی صراحت کرتی ہے
۳۹۳	اوڑھنی پر آدمی کی نماز کے جائز ہونے کا تذکرہ	۳۹۹	قبروں کے درمیان' قبرستان میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ
۳۹۴	آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اوڑھنی پر نماز ادا کرے	۳۹۹	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں اشعث نامی راوی منفرد ہے
۳۹۴	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۴۰۰	قبروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے اور ان پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ
۳۹۵	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ تمام زمین پاک ہے آدمی کیلئے اس پر نماز ادا کرنا جائز ہے	۴۰۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قبروں کو مساجد بنالے اور نماز ادا کرے
۳۹۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''میرے لیے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور نماز اادا کرنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے'' اس سے آپ کی مراد زمین کا کچھ حصہ ہے ساری زمین مراد نہیں ہے	۴۰۱	اس بعض علت کا ذکر جس کی وجہ سے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے
۳۹۶	اس پہلی تخصیص کی صفت کا تذکرہ جس کے ذریعے ان الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے جن الفاظ کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے	۴۰۱	اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا
۳۹۶	اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے	۴۰۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب قبر کو اکھاڑ دیا جائے اور اس کی مٹی کو برابر کر لیا جائے اس جگہ پر نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے اگر چہ وہاں پہلے قبریں موجود رہی ہوں
	اس تیسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے اس		

فوت شدہ نمازوں کو قضا کرنا

مسافر کا بیان

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

نماز استسقاء کا بیان

نماز خوف کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَبَرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ ذُكِرَ بِقِصَّتِهِ فِي خَبَرِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کہ محمد بن عمرو بن حلحلہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے وہ ایک مختصر روایت ہے' اس کا پورا واقعہ عبدالحمید بن جعفر کی نقل کردہ روایت میں ہے

1870 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا رَكَعَ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ رَكَعَ، ثُمَّ عَدَلَ صُلْبَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوٰى اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَسَجَدَ وَجَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، وَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا، وَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، كَبَّرَ وَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فِيْ ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ خَاتِمَةَ الصَّلَاةِ، رَفَعَ رَاْسَهُ مِنْهُمَا، وَاَخَّرَ رِجْلَهُ، وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى رِجْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

✿✿ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ قبلہ کی طرف رُخ کرتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں کندھوں کے برابر لے آتے تھے' پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے جب آپ رکوع میں جاتے تھے' تو رفع یدین کرتے تھے' پھر آپ اپنی پشت کو سیدھا کر لیتے تھے۔ آپ اپنے سر کو اٹھاتے بھی نہیں تھے اور جھکاتے بھی نہیں

1870- إسناده صحيح، عبد الله بن عمرو الأودي روى له ابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر. أبو أسامة: هو حماد بن أسامه .وأخرجه البيهقي في السنن 2/116 من طريق إسحاق بن إبراهيم وأبي كريب، كلاهما عن أبي أسامة، بهٰذا الإسناد. وانظر "1865" و "1867" و "1869" و "1876".

تھے پھر آپ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے انہیں کندھوں کے برابر تک لے آتے تھے پھر آپ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں آجاتی تھی پھر آپ زمین کی طرف جھکتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے جب آپ سجدے میں جاتے تھے تو اپنے دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں آجاتی تھی پھر آپ اللہ اکبر کہتے ہوئے دوبارہ سجدے میں چلے جاتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے پھر بائیں ٹانگ کو بچھا دیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر آجاتی تھی پھر آپ کھڑے ہوتے تھے اور دوسری (رکعت) میں بھی اسی طرح کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہنے کے بعد اسی طرح کرتے تھے جس طرح آپ نے نماز کے آغاز میں کیا تھا (یعنی رفع یدین کرتے تھے) یہاں تک کہ جب وہ سجدہ آتا جس پر نماز ختم ہو رہی ہوتی (یعنی آخری سجدہ آتا) تو آپ دو سجدوں کے بعد اپنے سر کو اٹھاتے تھے اور اپنی ٹانگ کو پیچھے کر کے اپنی ٹانگ پر تورک کے طور بیٹھ جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمُصَلِّيْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ الرُّكُوْعَ وَبَعْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنْهُ كَمَا يَرْفَعُهُمَا عِنْدَ ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نمازی پر رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت دونوں ہاتھ بلند کرنا اسی طرح لازم ہے جس طرح وہ انہیں نماز کے آغاز میں بلند کرتا ہے

1871 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): اِجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، ثُمَّ رَكَعَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهِمَا فَوَتَرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ، وَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَوٰى حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عُضْوٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ، ثُمَّ سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهٗ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عُضْوٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ حَتّٰى فَرَغَ، ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ. (5: 2)

عباس بن سہل ساعدی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں' میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں (پھر انہوں نے بیان کیا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے جب آپ رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہتے تھے' پھر رفع یدین کرتے تھے' پھر آپ رکوع میں چلے جاتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر یوں رکھ لیتے تھے جس طرح انہیں پکڑے ہوئے ہیں۔ آپ اپنے دونوں بازو سیدھے رکھتے تھے اور انہیں پہلو سے الگ رکھتے تھے۔ آپ اپنے سر کو اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے اور جھکا کر بھی نہیں رکھتے تھے۔ پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور رفع یدین کرتے' یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور آپ کا ہر ایک عضو اپنی مخصوص جگہ پر آ جاتا پھر آپ سجدے میں جاتے تو اپنی ناک اور پیشانی کو جما کر رکھتے۔ آپ اپنے دونوں بازو اپنے پہلو سے الگ رکھتے تھے۔ آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے کندھوں کے برابر رکھتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی مخصوص جگہ پر آ جاتا' یہاں تک کہ جب آپ (نماز کی رکعات ادا کر کے) فارغ ہوتے تو آپ تشریف فرما ہوتے آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے۔ آپ اپنے دائیں (پاؤں کی انگلیوں) کو قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو دائیں زانو پر رکھتے تھے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر رکھتے تھے اور اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّتَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ اِرَادَتِهِمُ الرُّكُوْعَ وَعِنْدَ رَفْعِهِمْ رُءُوسَهُمْ مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرنے کا حکم دیا ہے

1872 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلِيْنَا، سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِيْنَا، فَاَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَقَالَ: ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ، فَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْهُمْ، وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ. (5: 4)

1872- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فإنه من رجال البخاري، وقد تقدم برقم "1658" في باب الأذان، بإسناده هنا، وتقدم تخريجه هناك. وسيعيده المؤلف برقم "2128" و "2129" و "2130" و "2131".

۞۞ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نوجوان ہم عمر لوگ تھے۔ہم نے آپ کے ہاں بیس دن قیام کیا جب آپ کو یہ اندازہ ہوا' ہمیں اپنے اہل خانہ (سے دور رہنے میں) دشواری ہو رہی ہے' تو آپ نے ہم سے دریافت کیا: ہم نے اپنے اہل خانہ کے لئے کیا چھوڑا ہے۔ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر والوں کی طرف واپس چلے جاؤ تم انہیں تعلیم دو تم انہیں حکم دو اور اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جب نماز کا وقت ہو جائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سے عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔"

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَا اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهٖ

حضرت مالک بن حویرث کا اس پر عمل کرنے کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز کے بارے میں ان کو حکم دیا تھا

1873 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ:

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ: اِذَا صَلَّى كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا. (5: 4)

۞۞ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا' جب انہوں نے نماز ادا کی تو تکبیر کہی اور رفع یدین کیا جب انہوں نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا' تو رفع یدین کیا۔جب رکوع سے سر اٹھایا' تو رفع یدین کیا۔انہوں نے یہ بات بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ غَيْرُ جَائِزٍ فِيْ فَضْلِهٖ وَعِلْمِهٖ اَنْ لَّا يَرَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِىْ وَصَفْنَا اِذْ كَانَ مِنْ اُولِى الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے'

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم وفضل کے حوالے سے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مقامات

1873- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهب بن بقية: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، والثاني هو خالد بن مهران الحذاء . وأخرجه مسلم "391" "24" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، والبيهقي في السنن 2/71 من طريقين عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1863" من طريق نصر بن عاصم، عن مالك بن الحويرث، به، فانظره.

پر رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ وہ تجربہ کار اور سمجھدار حضرات میں سے تھے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے

1874 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَنَا: اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ؟ فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: فَقُوْمُوْا فَصَلُّوا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهُ، فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ، فَصَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فِي الصَّلَاةِ، فَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى، قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، وَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُمِيتُوْنَ الصَّلَاةَ يَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ مَعَهُمْ سُبْحَةً. (5: 4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِمَّنْ يُشَبِّكُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ، وَزَعَمَ اَنَّهُ كَذٰلِكَ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ، وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ قَاطِبَةً مِنْ لَّدُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا عَلٰى اَنَّ الْفِعْلَ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ نَسَخَهُ الْاَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ رُكُوْعِهٖ، فَاِنْ جَازَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ فَضْلِهٖ وَوَرَعِهٖ، وَكَثْرَةِ تَعَاهُدِهٖ اَحْكَامَ الدِّيْنِ، وَتَفَقُّدِهٖ اَسْبَابَ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ، اِذْ كَانَ مِنْ اُولِي الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى اَنْ يَّخْفٰى عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا الشَّيْءِ الْمُسْتَفِيْضِ الَّذِيْ هُوَ مَنْسُوْخٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ رَاٰهُ فَنَسِيَهُ، جَازَ اَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ، وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، مِثْلَ التَّشْبِيْكِ فِي الرُّكُوْعِ اَنْ يَّخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ، اَوْ يَنْسَاهُ بَعْدَ اَنْ رَاٰهُ.

اسود بیان کرتے ہیں: میں اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ہم سے دریافت کیا: کیا ان لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے۔ ہم نے جواب دیا: جی نہیں، تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو ہم اٹھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے، تو انہوں نے ہم دونوں میں سے ایک کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر لیا پھر انہوں نے اذان دیئے بغیر اور اقامت کہے بغیر نماز ادا کی۔ نماز کے دوران جب وہ رکوع میں گئے، تو انہوں نے انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور انہیں اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا جب انہوں نے نماز ادا کر لی، تو یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

''اے لوگو! عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے، جو نماز کو فوت کر دیں گے وہ اس کا گلا یوں گھونٹیں گے جس طرح

1874- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه النسائي 2/49-50 في المساجد: باب تشبيك الأصابع في المسجد، عن إسحاق بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "534" .

قریب المرگ شخص ہوتا ہے۔تم میں سے جو شخص یہ صورت حال پائے وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لے اور ان لوگوں کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) :حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیا کرتے تھے اور وہ اس بات کے قائل تھے کہ انہوں نبی اکرم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر ہمارے آج کے دن تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ فعل ابتدائے اسلام میں تھا اور پھر رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے حکم نے اسے منسوخ کر دیا۔تو جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کے تمام تر علم و فضل اور زہد و تقویٰ اور ان کے دینی احکام پر بکثرت عمل پیرا ہونے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ان کے پہلی صف میں نماز ادا کرنے' کیونکہ وہ سمجھدار اور تجربہ کار افراد میں سے ایک تھے' اس سب کے باوجود ان سے یہ چیز مخفی سے رہ سکتی ہے جو تمام مسلمانوں کے اتفاق کے ساتھ منسوخ ہے یا پھر انہوں نے اسے دیکھا اور وہ اسے بھول گئے تو یہ بات بھی ممکن ہے کہ رکوع کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنے کی طرح رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع یدین کرنا' ان سے مخفی رہ گیا ہو یا انہوں نے اسے دیکھا ہو پھر وہ اسے بھول گئے ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيِّرَ الْفَاضِلَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ مَا يَحْفَظُهُ مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ، اَوْ مِثْلُهٗ وَاِنْ كَثُرَ مُوَاظَبَتُهٗ عَلَيْهَا، وَعِنَايَتُهٗ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کہ بعض اوقات بہتر اور فضیلت رکھنے والے اہل علم سے

بعض مشہور سنتیں مخفی رہ جاتی ہیں جبکہ وہ چیز ان سے کم مرتبے یا ان کے مانند مرتبے کے مالک شخص کو یاد ہوتی ہیں اگر وہ (دوسرا شخص) ان کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کرتا ہے اور انہیں زیادہ توجہ دیتا ہے

1875 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَنَا: قُوْمُوْا فَصَلُّوا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ، فَاَقَامَ اَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ، فَصَلّٰى بِنَا بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ، فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ طَبَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ . (1: 99)

اسود بیان کرتے ہیں: میں اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے ہم سے فرمایا تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کر لو۔ہم اٹھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے' تو انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور دوسرے کو اپنے بائیں طرف کھڑا کر لیا۔انہوں نے اذان دیئے بغیر اور اقامت کہے بغیر ہمیں نماز پڑھائی جب وہ رکوع میں گئے' تو انہوں نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور انہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔جب انہوں نے نماز ادا کر لی' تو یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى مَنْكِبَيْهِ عِنْدَ قِيَامِهٖ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ اپنی نماز میں دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرے

1876 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ، قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا لَهٗ: وَلِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبَعَةً، وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً، قَالَ: بَلٰى، قَالُوْا: فَاعْرِضْ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَيَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَيَرْكَعُ، وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَوِّبُ رَاْسَهٗ وَلَا يَرْفَعُهٗ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ، وَيَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَهْوِي اِلَى الْاَرْضِ، وَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ، فَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ، ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلَاتِهٖ، حَتّٰى اِذَا كَانَتْ قَعْدَةُ السَّجْدَةِ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ، اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالُوْا جَمِيْعًا: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ. (5: 2)

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں جن میں سے ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ بیان کرتے ہوئے سنا حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان حضرات نے ان سے کہا: وہ کیوں؟ اللہ کی قسم! آپ نہ تو ہم سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں اور نہ ہم سے زیادہ پرانے صحابی ہیں۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں ان حضرات نے کہا: پھر آپ پیش کیجئے' تو حضرت ابوحمید نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ

1876- إسناده صحيح، وهو مكرر "1867"

کندھوں تک بلند کر لیتے تھے۔ آپ اپنی ہر ہڈی کو اس کی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں رکھتے تھے' پھر آپ تلاوت کرتے تھے۔ پھر آپ تکبیر کہتے تھے' پھر آپ رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے اور رکوع میں چلے جاتے تھے۔ آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے' پھر آپ اعتدال کی حالت میں رہتے تھے۔ آپ اپنے سر کو نہ تو جھکاتے تھے اور نہ ہی اٹھاتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھتے تھے آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک اعتدال کی حالت میں بلند کرتے تھے' پھر اللہ اکبر کہتے تھے' پھر آپ زمین کی طرف جھک جاتے تھے اور دونوں بازو پہلو سے دور رکھتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو آپ اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے' پھر آپ دوبارہ سجدے میں چلے جاتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں آ جاتی تھی' پھر آپ دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے جس طرح آپ نے نماز کے آغاز میں کیا تھا' پھر آپ بقیہ نماز اسی طریقے سے ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب اس سجدے کے بعد والا قعدہ آتا جس میں سلام پھیرنا ہوتا تو آپ اپنی بائیں ٹانگ کو پیچھے کر لیتے تھے اور بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر تشریف فرما ہو جاتے تھے۔

ان حضرات (یعنی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قِيَامِهِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاتِهِ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز میں دو رکعات کے بعد کھڑے ہونے کے وقت رفع یدین کرے

1877 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ. (5: 4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ نماز شروع کرتے تھے' تو آپ رفع یدین کرتے تھے جب آپ رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو آپ ان تمام مقامات پر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے۔

1878 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُوْدٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا النَّاسُ رَافِعُو اَيْدِيهِمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَا لِي اَرَاكُمْ رَافِعِي اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ. (1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس دوران کچھ لوگوں نے نماز کے دوران رفع یدین کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں' تم اپنے ہاتھ یوں بلند کر رہے ہو' جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں تم لوگ نماز کے دوران سکون کی حالت میں رہا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْاَعْمَشُ مِنَ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو اعمش نے مسیّب بن رافع سے نہیں سنا ہے

1879 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَيِّبَ بْنَ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَبْصَرَ قَوْمًا قَدْ رَفَعُوْا اَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: قَدْ رَفَعُوْهَا كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ

1878 - إسناده صحيح على شرط مسلم . محمد بن عبد الأعلى الصنعاني: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "693" وتقدم برقم "1868" من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن عبيد الله بن عمر، به، وتقدم تخريجه هناك . وانظر "1861" و "1864". إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي الحراني: سئل عنه أبو زرعة كما في الجرح والتعديل 5/267- فقال: شيخ، وذكره المؤلف في الثقات 8/380، وأرخ وفاته سنة 230هـ، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، رجال الصحيح .وأخرجه أبو داوُد "661" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، و "1000": باب في السلام، عن عبد الله بن محمد النفيلي، والطبراني في الكبير "1827" من طريق عمرو بن خالد الحراني، كلاهما عن زهير بن معاوية، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/101و107 ، ومسلم "430" في الصلاة: باب الأمر بالسكون في الصلاة والنهي عن الإشارة باليد ورفعها عند السلام، والنسائي 3/ 4 في السهو: باب السلام بالأيدي في الصلاة، والبيهقي في السنن 2/280، والطبراني في الكبير "1822" و "1825"، "1826" و "1828" و "1829" من طرق عن الأعمش، به. وسيرد بعده من طريق شعبة، عن الأعمش، به، وبرقم "1880" و "1881" من طريق عبيد الله بن القبطية، عن جابر بن سمرة، به.

1879 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/93 عن محمد بن جعفر، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "1824" من طريق أبي الوليد، عن شعبة، به. وانظر ما قبله.

شُمْسٍ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ . (1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ مسجد میں تشریف لائے' تو آپ نے کچھ لوگوں کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے ہاتھ یوں اٹھائے ہیں جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں تم لوگ نماز کے دوران سکون کی حالت میں رہا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُقْتَضِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا اُمِرُوْا بِالسُّكُوْنِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْاِشَارَةِ بِالتَّسْلِيْمِ دُوْنَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس روایت کے تفصیلی الفاظ ہیں جس کو مختصر طور پر ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ لوگوں کو نماز کے دوران پرسکون رہنے کا حکم اس وقت دیا گیا تھا جب وہ سلام پھیرتے ہوئے اشارہ کررہے تھے یہ حکم رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کے بارے میں نہیں ہے

1880 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَرٰى اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ . (1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے' تو ہم اپنے ہاتھ کے ذریعے (اشارہ کرتے ہوئے) دائیں طرف اور بائیں طرف السلام علیکم کہتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' میں دیکھ رہا ہوں' تمہارے ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دُم کی مانند ہیں تم میں سے ہر ایک کے لئے اتنا کافی ہے' وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور پھر دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دے۔

1880 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "733" وأخرجه الشافعي في المسند 1/92، وعبد الرزاق "3135"، والحميدي "896"، وأحمد 5/ 86و88و102و107، وأبو داوُد "998" و "999" في الصلاة: باب في السلام، والنسائي 3/ 4-5 في السهو: باب السلام بالأيدي في الصلاة، وابن خزيمة "733"، والبيهقي في السنن 2/172و173و178و180، والطبراني في الكبير "1837"، والبغوي في شرح السنة "699" من طريق عن مسعر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "1839" و "1840" من طريق عمرو بن أبي قيس، وإسرائيل، كلاهما عن فرات القزاز، عن عبيد الله بن القبطية، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1881 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَفَعَ اَحَدُنَا يَدَهُ يُمْنَةً وَيُسْرَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَرَاكُمْ رَافِعِي اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، اَوَلَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَمَنْ عَنْ يَسَارِهِ .(1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پہلے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو ہم میں سے کوئی ایک شخص دائیں طرف اور بائیں طرف (سلام پھیرتے ہوئے) اپنا ہاتھ بلند کرتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے میں تمہیں یوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُم ہوتے ہیں کیا تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ کافی نہیں ہے وہ اپنا ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور پھر اپنے دائیں طرف موجود شخص اور بائیں طرف موجود شخص کو سلام کرے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ بَعْدَ اَنْ كَانَ التَّطْبِيقُ مُبَاحًا لَهُمْ اسْتِعْمَالُهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے جائیں گے پہلے لوگوں کیلئے (رکوع کے دوران) تطبیق کرنا (یعنی دونوں ہاتھ جوڑ کر دونوں زانوں کے درمیان رکھنا) مباح تھا

1882 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِي، فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ، ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، فَنُهِينَا عَنْهُ، وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ عَلَى الرُّكَبِ. (1: 99)

مصعب بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کی میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تطبیق دی پھر میں نے انہیں اپنے دونوں زانوں کے درمیان رکھ لیا تو میرے والد نے مجھے اس سے منع کیا اور

1882- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبيد الله بن القبطية، فإنه من رجال مسلم. وانظر ما قبله و "1878".

فرمایا ہم پہلے ایسا کیا کرتے تھے' پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا' اور ہمیں یہ حکم دیا گیا' ہم (اپنے ہاتھ) گھٹنوں پر رکھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّطْبِيقَ فِي الرُّكُوعِ كَانَ فِي اَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْاَمْرِ بِوَضْعِ الْاَيْدِي عَلَى الرُّكَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' رکوع میں تطبیق کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا

1883 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، (عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ) *بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اِذَا صَلَّيْتُ، طَبَّقْتُ، وَوَضَعْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَرَآنِيْ اَبِيْ سَعْدٌ، فَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، فَنُهِينَا عَنْهُ، وَاُمِرْنَا بِالرُّكَبِ. (1: 99)

❀❀ مصعب بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں: میں جب نماز ادا کرتا تھا تو میں تطبیق کیا کرتا تھا اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھا کرتا تھا۔ میرے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے (ایسا کرتے ہوئے) دیکھا تو ارشاد فرمایا: پہلے ہم اس طرح کیا کرتے تھے' پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا' اور ہمیں گھٹنوں (پر ہاتھ رکھنے کا) حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَدْرِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

رکوع اور سجود کی مقدار کی صفت کا تذکرہ جو نمازی کیلئے اس کی نماز کے بارے میں ہے

1884 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ:

1883– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري "790" في الأذان: باب وضع الأكف على الركب في الركوع، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/230، والبيهقي 2/83 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أبو داوٗد "867" في الصلاة: باب وضع اليدين على الركبتين، عن حفص بن عمر، عن شعبة، به. وأخرجه الحميدي "79"، ومسلم "535" في المساجد: باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع ونسخ التطبيق، والترمذي "259" في الصلاة: باب ما جاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع، والنسائي 2/185 في التطبيق: باب نسخ ذلك، والدارمي 1/ 298، والبيهقي 2/ 83 من طرق عن أبي يعفور، به. وأخرجه عبد الرزاق "2953" عن معمر، عن أبي إسحاق، عن مصعب بن سعد، به. وانظر ما بعده.

1884– إسناده صحيح . رجاله رجال الشيخين ما خلا إسحاق الطالقاني، وهو ثقة، روى عنه أبو داوٗد وغيره . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/244، ومن طريقه مسلم "535" "30" في المساجد: باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع، عن وكيع، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة ."596" وأخرجه ابن أبي شيبة 1/244، ومسلم "535" "31"، والنسائي 2/185 في التطبيق، وابن ماجه "873"، وابن خزيمة "596" وأبو عوانة 2/166، والبيهقي 2/84 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وأخرج أبو داوٗد "747"، والنسائي 2/184–185، وأحمد 1/418–419، وابن الجارود "196"، والدارقطني 1/339 من طرق .

(متن حدیث): كَانَ رُكُوعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفْعُهُ رَأْسَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ، وَجُلُوسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ . (5: 8)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع' آپ کا رکوع کے بعد سر کو اٹھانا' آپ کا سجدہ کرنا اور آپ کا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ الْبَرَاءِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت براء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

1885 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا، قَالَ ثَابِتٌ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَقَدْ نَسِيَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولٰى، قَعَدَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَقَدْ نَسِيَ . (5: 8)

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا میں اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کروں گا' میں تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ کچھ ایسا کیا کرتے تھے جو میں تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھتا جب وہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو کہنے والا یہ کہہ سکتا تھا' شاید یہ (سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں اور جب وہ پہلے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھتے تھے' تو کہنے والا یہ کہہ سکتا تھا' یہ (دوسرے سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں۔

1885- إسناده صحيح على شرطهما. محمد شيخ محمد بن بشار فيه: هو محمد بن جعفر الهذلي البصري المعروف بغندر، والحكم هو ابن عتيبة الكندي الكوفي. وأخرجه مسلم "471" "194" في الصلاة: باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام، والترمذي "280" في الصلاة: باب ما جاء في إقامة الصلب إذا رفع رأسه من الركوع والسجود، وابن خزيمة في صحيحه "610"، ثلاثتهم عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "736"، وأحمد 4/280و285، والبخاري "792" في الأذان: باب حد إتمام الركوع والاعتدال فيه والاطمأنينة، و "801" باب الاطمأنينة حين يرفع رأسه من الركوع، ومسلم "471" "194"، وأبو داوٗد "852"، في الصلاة: باب طول القيام من الركوع وبين السجدتين، والترمذي "279"، والنسائي 2/197-198 في التطبيق: باب قدر القيام بين الرفع من الركوع والسجود، والدارمي 1/306، وابن خزيمة "610"، والبغوي "628"، والبيهقي 2/122 من طرق عن شعبة، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1886 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَتَمَّ، وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَرَائَهُ، فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ . (5: 8)

شریک بن ابونمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور آپ سے زیادہ مکمل نماز ادا کرتا ہو۔ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تھے تو آپ نماز کو مختصر کر دیتے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہیں اس بچے کی والدہ آزمائش کا شکار نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهِ

نمازی کیلئے نماز کے دوران بعض رکوع اور سجود کی صفت کا تذکرہ

1887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ السِّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْهَيَّاجِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَلِمَاتٌ اَسْاَلُ عَنْهُنَّ، قَالَ: اجْلِسْ ، وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَلِمَاتٌ اَسْاَلُ عَنْهُنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ الْاَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اِنَّهُ رَجُلٌ غَرِيْبٌ، وَاِنَّ لِلْغَرِيْبِ حَقًّا، فَابْدَاْ بِهٖ، فَاَقْبَلَ عَلَى الثَّقَفِيِّ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَجَبْتُكَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِيْ وَاُخْبِرُكَ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلْ اَجِبْنِيْ عَمَّا كُنْتُ اَسْاَلُكَ، قَالَ: جِئْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الرُّكُوْعِ، وَالسُّجُوْدِ، وَالصَّلَاةِ، وَالصَّوْمِ ، فَقَالَ: لَا وَالَّذِي

1886- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وفي شريك بن أبي نَمِرٍ كلام خفيف، وقد توبع عليه. وأخرجه أحمد 3/233و240و262، والبخاري "708" في الأذان: باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، ومسلم "469" "190" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والبغوي في شرح السنة "841" من طريقين عن شريك بن أبي نمر، بهذا الإسناد . وتقدم تفصيل طرقه فيما تقدم برقم "1759" فانظره.

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاْتَ مِمَّا كَانَ فِيْ نَفْسِي شَيْئًا، قَالَ: فَاِذَا رَكَعْتَ، فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، ثُمَّ فَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ، ثُمَّ اَمْكُثْ حَتّٰى يَاْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مَاْخَذَهُ، وَاِذَا سَجَدْتَ، فَمَكِّنْ جَبْهَتَكَ، وَلَا تَنْقُرْ نَقْرًا، وَصَلِّ اَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَاِنْ اَنَا صَلَّيْتُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: فَاَنْتَ اِذًا مُصَلٍّ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ، فَقَامَ الثَّقَفِيُّ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْاَنْصَارِيِّ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ عَمَّا جِئْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِيْ فَاُخْبِرُكَ، فَقَالَ: لَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَمَّا جِئْتُ اَسْاَلُكَ، قَالَ: جِئْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْحَاجِّ مَا لَهُ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ؟ وَمَا لَهُ حِيْنَ يَقُوْمُ بِعَرَفَاتٍ؟ وَمَا لَهُ حِيْنَ يَرْمِي الْجِمَارَ؟ وَمَا لَهُ حِيْنَ يَحْلِقُ رَاْسَهُ؟ وَمَا لَهُ حِيْنَ يَقْضِي آخِرَ طَوَافٍ بِالْبَيْتِ؟ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاْتَ مِمَّا كَانَ فِيْ نَفْسِي شَيْئًا، قَالَ: فَاِنَّ لَهُ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ اَنَّ رَاحِلَتَهُ لَا تَخْطُو خُطْوَةً اِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَاِذَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ شُعْثًا غُبْرًا، اشْهَدُوا اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ذُنُوْبَهُمْ، وَاِنْ كَانَ عَدَدَ قَطْرِ السَّمَاءِ وَرَمْلِ عَالِجٍ، وَاِذَا رَمَى الْجِمَارَ لَا يَدْرِي اَحَدٌ مَا لَهُ حَتّٰى يُوَفَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِذَا حَلَقَ رَاْسَهُ فَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَقَطَتْ مِنْ رَاْسِهِ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِذَا قَضَى آخِرَ طَوَافِهِ بِالْبَيْتِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کچھ کلمات ہیں' جن کے بارے میں' میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ پھر ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کچھ کلمات ہیں' جن کے بارے میں' میں جاننا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاری شخص تم سے سبقت لے گیا ہے۔ انصاری نے کہا: یہ شخص مسافر ہے اور مسافر کا حق ہوتا ہے آپ اس سے آغاز کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثقفی شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں تم دریافت کرنا چاہتے تھے اور اگر تم چاہو تو تم مجھ سے پوچھ لو میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیے جس کے بارے میں' میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے رکوع و سجود نماز اور روزے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے تھے' تو اس نے کہا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے ذہن میں جو تھا آپ نے اس کے بارے میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رکوع میں جاؤ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لو تم اپنی انگلیوں کے درمیان کشادگی رکھو اور تم اتنی دیر وہاں ٹھہرے رہو ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے۔ جب تم سجدے میں جاؤ تو اپنی پیشانی کو جما کر رکھو تم ٹھونگ نہ مارو تم دن کے ابتدائی حصے اور اس کے آخری حصے میں نماز ادا کرو۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر میں ان دونوں کے درمیان میں نماز ادا کر لیتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم نمازی ہو گئے۔ تم ہر مہینے میں تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزے رکھو تو وہ ثقفی شخص کھڑا ہوا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس انصاری کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ

نے ارشادفرمایا: اگرتم چاہوتو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتادیتاہوں' جس کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے تم آئے ہو اور اگرتم چاہوتو تم مجھ سے سوال کرواور میں تمہیں خبردوں گا اس نے عرض کی: جی نہیں۔ اے اللہ کے نبی! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتادیجئے جس کے بارے میں' میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے حاجی کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے تھے' جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں جب وہ عرفات میں قیام کرتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں جب وہ اپنے سر کو منڈواتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں اور جب وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' جو چیز میرے ذہن میں تھی اس کے بارے میں آپ نے کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اس شخص کے لئے حکم یہ ہے' جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کی سواری جو بھی قدم اٹھاتی ہے اس کے بدلے میں اس شخص کو نیکی ملتی ہے یا اس کے کسی گناہ کو مٹادیا جاتا ہے' جب وہ حاجی عرفہ میں وقوف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور ارشادفرماتا ہے: میرے ان بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلود (اجسام) والے بندوں کو دیکھو تم لوگ گواہ ہو جاؤ' میں نے ان کے گناہوں کی مغفرت کردی ہے۔ اگرچہ وہ آسمان (یعنی بارش) کے قطروں کے برابر ہوں اور ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں جب حاجی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی شخص یہ نہیں جان سکتا' اسے کیا اجروثواب ملے گا' یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کا اجروثواب مکمل طور پر اسے دیا جائے گا' جب وہ اپنے سر کو منڈواتا ہے' تو اس کے سر سے گرنے والے ہر ایک بال کے عوض میں قیامت کے دن اسے نور نصیب ہوگا اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں باہر آجاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ السَّارِقِ عَلَى النَّاقِصِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نماز کے دوران رکوع اور سجدے میں کمی کرنے والے کیلئے لفظ ''سارق'' (چور) استعمال کرنے کے اثبات کا تذکرہ

1888 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ

1888- إسناده حسن. عبد الحميد بن أبي العشرين: هو عبد الحميد بن حبيب، وهو كاتب الأوزاعي، ولم يرو عن غيره، مختلف فيه، وقال الحافظ في التقريب: صدوق ربما أخطأ، فمثله يكون حسن الحديث. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير هشام بن عمار، فإنه من رجال البخاري، وقد كبر، فصار يتلقن. وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/229، والبيهقي في السنن 2/386 من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/120، وقال: رواه الطبراني في الكبير والأوسط، وفيه عبد الحميد بن حبيب بن أبي العشرين، وثقه أحمد، وأبو حاتم، وابن حبان، وضعفه دحيم. وقال النسائي: ليس بالقوي. وباقي رجاله ثقات. قلت: وله شاهد من حديث أبي قتادة عند أحمد 5/310، والدارمي 1/304-305، والبيهقي 2/385-386 من طريقين عن الوليد بن مسلم، عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن عبد الله بن أبي قتادة، عن أبيه، وصححه الحاكم 1/229، ووافقه الذهبي، مع ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم.

بْنُ اَبِی الْعِشْرِیْنَ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث):اَسْوَاُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ صَلَاتَهٗ، قَالَ: وَكَیْفَ یَسْرِقُ صَلَاتَهٗ؟ قَالَ: لَا یُتِمُّ رُكُوْعَهَا، وَلَا سُجُوْدَهَا. (2: 92)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے برا چور وہ ہے' جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کی: وہ اپنی نماز کی کیسے چوری کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يُكْتَبُ لَهٗ بَعْضُ صَلَاتِهٖ اِذَا قَصَّرَ فِى الْبَعْضِ الْاٰخَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اگر نماز کے کچھ حصے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں بعض نماز کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے

1889 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، (عَنْ اَبِیْهِ)،

(متنِ حدیث):اَنَّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ، صَلّٰى رَكْعَتَیْنِ، فَخَفَّفَهُمَا، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ: یَا اَبَا الْیَقْظَانِ، اَرَاكَ قَدْ خَفَّفْتَهُمَا، قَالَ: اِنِّیْ بَادَرْتُ بِهِمَا الْوَسْوَاسَ، وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّی الصَّلَاةَ، وَلَعَلَّهٗ لَا یَكُوْنُ لَهٗ مِنْهَا اِلَّا عُشْرُهَا، اَوْ تُسْعُهَا، اَوْ ثُمْنُهَا، اَوْ سُبُعُهَا، اَوْ سُدُسُهَا حَتّٰى اَتٰى عَلَى الْعَدَدِ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا اِسْنَادٌ یُوْهِمُ مَنْ لَّمْ یُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهٗ مُنْفَصِلٌ غَیْرُ مُتَّصِلٍ، وَلَیْسَ كَذٰلِكَ؛ لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ، عَلٰى مَا ذَكَرَهٗ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ لَمْ یَسْمَعْهُ مِنْ عَمَّارٍ عَلٰى ظَاهِرِهٖ

عمر بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے دو رکعات ادا کی۔ انہوں نے انہیں مختصر ادا کیا' تو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان سے کہا: اے ابویقظان میں نے دیکھا ہے' آپ نے مختصر نماز ادا کی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے وسوسے آنے سے پہلے ہی انہیں مکمل ادا کر لیا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''ایک شخص نماز ادا کرتا ہے اور نماز میں اس کا حصہ صرف دسواں ہوتا ہے یا نواں ہوتا ہے یا آٹھواں ہوتا ہے یا ساتواں ہوتا

1889– إسناده حسن. عمر بن أبي بكر بن عبد الرحمٰن: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 7/167

ہے یا چھٹا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک کے عدد تک آئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند اس شخص کو جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اس غلط فہمی کا شکار کرتی ہے کہ اس کی سند منفصل ہے متصل نہیں ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ عمر بن ابوبکر نے یہ روایت اپنے دادا عبدالرحمٰن بن حارث کے حوالے سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے جیسا کہ عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا ہے۔ عمر بن ابوبکر نے یہ روایت براہِ راست حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے۔

1890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَعْرِفُ غَيْرَ هٰذَا، فَعَلِّمْنِیْ، قَالَ: اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلَاةِ، فَكَبِّرْ، وَاقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا. (1: 85)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، يُرِيْدُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَقَوْلُهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، نَفَى الصَّلَاةَ عَنْ هٰذَا الْمُصَلِّیْ؛ لِنَقْصِهِ عَنْ حَقِيْقَةِ اِتْيَانِ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ فَرْضِهَا، لَا اَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ، فَلَمَّا كَانَ فِعْلُهُ نَاقِصًا عَنْ حَالَةِ الْكَمَالِ، نَفٰى عَنْهُ الِاسْمَ بِالْكُلِّيَّةِ.

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ایک شخص مسجد میں آیا۔ اس نے نماز ادا کی پھر وہ آ کر بیٹھ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے یہاں تک کہ اس شخص نے تین مرتبہ ایسا کیا، پھر اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ مجھے اس کے علاوہ کسی چیز کا علم نہیں ہے۔ آپ مجھے تعلیم دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور جو قرآن تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو پھر تم رکوع میں جاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر تم (سر کو) اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے

1890– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري "757" في الأذان باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر، و "6252" في الاستئذان: باب من رد فقال: وعليك السلام، والترمذي "303" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، وابن خزيمة "590"، عن محمد بن بشار، والبخاري "793" في الأذان: باب أمر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه بالإعادة، والطحاوي 1/233، والبيهقي 2/122 من طريق مسدد، ومسلم "397" "45" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والنسائي 2/124 في الافتتاح: باب فرض التكبيرة الأولى، وأبو داوُد "856" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع، عن محمد بن المثنى، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد . إلا أنهم زادوا بين سعيد بن أبي سعيد وبين أبي هريرة: عن أبيه.وأخرجه أحمد 3/437 عن يحيى بن سعيد، به.وأخرجه البيهقي 2/88و117 .

میں جاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرو پھر (سرکو) اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ تم اپنی پوری نماز اسی طرح ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جو قرآن تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو''۔ اس سے آپ کی مراد سورۂ فاتحہ کی تلاوت ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم واپس جاکر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی''۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے اپنے ذمے لازم چیز کی ادائیگی میں کوتاہی کی وجہ سے اس نمازی کی نماز (ادا ہونے) کی نفی کردی۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس شخص نے نماز ادا ہی نہیں کی تھی۔ تو جب اس کا فعل کمال کے حوالے سے ناقص ہوا تو اس سے کلی طور پر اسم کی نفی کردی گئی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ لَّا يُقِيمَ الْمَرْءُ صُلْبَهُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو قائم نہ رکھے

1891 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ مُّلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ السِّتَّةِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ رَجُلًا لَا يُقِرُّ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يُقِمْ صُلْبَهُ .(2: 86)

۞۞ عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو چھ افراد کے وفد میں سے ایک فرد تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں آنکھوں کے گوشے سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھ رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِذَا لَمْ يُقِمْ اَعْضَائَهُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ رکوع اور سجود میں اپنے اعضاء کو قائم نہ رکھے

1892 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1891 - إسناده صحيح، رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 4/23، وابن ماجة "871" في الإقامة: باب الركوع في الصلاة، ويعقوب بن سفيان في المعرفة والتاريخ 1/275-276، والبيهقي 3/105 من طرق، عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد . وقال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 57: إسناده صحيح، رجاله ثقات . رواه مسدد في مسنده عن ملازم، به . وأخرجه أحمد 4/22 عن أبي النضر، عن أيوب بن عتبة، عن عبد الله بن بدر، به. وصححه ابن خزيمة برقم "593" و "667".

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ. (5: 10)

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔''

1893 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِى مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِى مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لِاَحَدٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ. (2: 92)

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''ایسے کسی شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْفِطْرَةِ عَنْ مَنْ لَّمْ يُقِمْ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

ایسے شخص سے فطرت کی نفی کا تذکرہ جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو قائم نہیں رکھتا

1894 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

1893- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم، وأبو معمر: هو عبد اللّٰه بن سخبرة الازدى، وأبو مسعود: هو عقبة بن عمرو بن ثعلبة الأنصارى البدرى، صحابى جليل. وأخرجه الدارقطنى 1/348، والطبرانى 17/ "583"، وابن خزيمة فى صحيحه "591" و "666"، من طريق وكيع وأبى معاوية، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الترمذى "265" فى الصلاة: باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود، من طريق أبى معاوية، به. وأخرجه أحمد 4/122، وابن ماجه "870" فى الإقامة: باب الركوع فى الصلاة، والبغوى فى شرح السنة "617" من طريق وكيع، به . وأخرجه الحميد "454"، وعبد الرزاق "2856"، وأحمد 4/122، والنسائى 2/183 فى الافتتاح: باب إقامة الصلب فى الركوع و 2/214: باب إقامة الصلب فى السجود، والدارمى 1/304، وابن خزيمة "591" و "666"، والدارقطنى 1/348، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار "206" بتحقيقى، وابن الجارود "195"، والبيهقى فى السنن 2/88، والطبرانى 17/ "578" و "580" و "581" و "582" و "585"، والبغوى فى شرح السنة "617" من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطبرانى 17/ "584" من طريق عبد الرحمٰن بن حميد الرؤاسى، عن عمارة بن عمير، به. إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه ابن خزيمة فى صحيحه "592" عن بشر بن خالد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى "613"، وأحمد 4/119، وأبو داؤد "855" فى الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود، والطبرانى 17/ "579"، وابن خزيمة "592"، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار "205"، والبغوى "617" من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد.

1894-وأخرجه أحمد 5/384 عن أبى معاوية، والبخارى "791" فى الأذان: باب إذا لم يتم الركوع، والبيهقى فى السنن 2/386، والبغوى فى شرح السنة "616" من طريق شعبة، كلاهما عن الأعمش، بهٰذا الإسناد . وأخرجه النسائى 3/58-59 فى السهو: باب تطفيف الصلاة، من طريق طلحة بن مصرف، عن زيد بن وهب، به.

مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَنْقُرُ، فَقَالَ: مُذْ كَمْ صَلَّيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مُنْذُ اَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: لَوْ مُتَّ، مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فُطِرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. (2: 92)

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ''کندہ'' کے دروازوں کے نزدیک ایک شخص کو ٹھونگے مارتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: تم کتنے عرصے سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو۔ اس نے جواب دیا: چالیس سال سے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اسی حالت میں مرتے ہو تو تم اس فطرت کے علاوہ مرو گے جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تھا۔ آدمی نماز مختصر پڑھ لے لیکن رکوع اور سجود مکمل ادا کرے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ رکوع اور سجود میں قرآن کی تلاوت کی جائے

1895 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، يَقُوْلُ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا. (2: 19)

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے میں رکوع یا سجدے کے دوران تلاوت کروں۔

1895- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخن غير حرملة بن يحيى، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه مسلم "480" في الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/170 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2832" ومن طريقه أبو عوانة 2/170 عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه مالك في الموطأ 1/80، وعبد الرزاق "2833"، ومسلم "480" في الصلاة، و "2078" في اللباس: باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر، وأبو داؤد "4044" و "4045" و "4046" في اللباس: باب من كرهه، والترمذي "264" في الصلاة: باب ما جاء عن النهي عن القراءة في الركوع والسجود، و "1737" في اللباس: باب ما جاء في كراهية خاتم الذهب، والنسائي 2/189 في التطبيق: باب النهي عن القراءة في الركوع، و 8/191 في الزينة: باب النهي عن لبس خاتم الذهب، و 8/204: باب ذكر النهي عن لبس المعصفر، وأبو عوانة 2/171و172و173و174و175، والبيهقي 2/87، والبغوي في شرح السنة "627"، من طرق عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين، به. وأخرجه أبو عوانة 2/171 من طريق داؤد بن قيس، و 2/172 من طريق الضحاك بن عثمان، كلاهما عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين، عن أبيه، عن ابن عباس، عن علي. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/249 من طريق النعمان بن سعد، والشافعي 1/83 من طريق محمد بن علي، وعبد الرزاق "2834" من طريق أبي جعفر، كلاهما عن علي، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کے لئے نماز کے دوران رکوع اور سجود میں قرأت کی ممانعت کا تذکرہ

1896 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا، اَمَّا الرُّكُوْعُ، فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ، فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ . (2: 75)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا۔ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا جو اسے دکھائے جاتے ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: خبردار! مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے' میں رکوع یا سجدے کے دوران تلاوت کروں۔ جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو تم اس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے' تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو کیونکہ وہ اس لائق ہوگی' اسے تمہارے لئے مستجاب کیا جائے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ فِيْ رُكُوْعِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنی نماز میں رکوع کے دوران کیا پڑھے

1896- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الشافعي في المسند 1/82، وعبد الرزاق "2839"، وأحمد 1/219، وابن أبي شيبة 1/248، 249، ومن طريقه مسلم "479" في الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، والحميدي "489" ومن طريقه أبو عوانة 2/170، والبيهقي في السنن 2/87، 88، أربعتهم عن سفيان بن عيينة، به. ومن طريق الشافعي وعبد الرزاق أخرجه أبو عوانة أيضًا 2/170-171. وأخرجه مسلم "479" أيضًا عن سعيد بن منصور وزهير بن حرب، وأبو داوٗد "876" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، عن مسدد، والنسائي 2/188، 190 في التطبيق: باب تعظيم الرب في الركوع، عن قتيبة والدارمي 1/304، عن محمد بن أحمد، ويحيى بن حسان، وابن الجارود "203" عن ابن المقرء وعبد الرحمٰن بن بشر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/233-234 عن أحمد بن الحسن الكوفي، وأبو عوانة 2/170 من طريق أبي نعيم وشريح، كلهم عن سفيان، به . وصححه ابن خزيمة "548" وأخرجه مسلم "479" "208"، والنسائي 2/217-218 في التطبيق: باب الأمر بالاجتهاد في الدعاء في السجود، وفي الرؤيا كما في التحفة 5/49، والدارمي 1/ 304، والبغوي "626"، والبيهقي 2/110 من طريق إسماعيل بن جعفر، وأبو عوانة 2/171 من طريق عبد العزيز بن محمد، كلاهما عن سليمان بن سحيم، به.

1897 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ اَحْنَفَ، عَنْ صِلَةَ بْنَ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَكَعَ جَعَلَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى . (5: 12)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھنا شروع کیا' پھر جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کو نماز کے دوران رکوع اور سجود کے دوران اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1897- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير المستورد بن أحنف، فإنه من رجال مسلم، وهو في المصنف 1/284 لابن أبي شيبة، ومن طريقه أخرجه مسلم "772" في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراء ة في صلاة الليل. وأخرجه أحمد 5/384، والنسائي 2/190 في التطبيق: باب الذكر في الركوع، عن إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن أبي معاوية، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "603" و ."669" وأخرجه النسائي 3/225-226 في قيام الليل: باب تسوية القيام والركوع والقيام بعد الركوع والسجود والجلوس بين السجدتين في صلاة الليل، عن الحسين بن منصور، وأبو عوانة 2/168 عن الحسن بن عفان، كلاهما عن عبد ال له بن نمير، به. وأخرجه الطيالسي "415" ومن طريقه الترمذي "262" في الصلاة: باب ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود، والبغوي في شرح السنة ."622" وأخرجه أحمد 5/382، وأبو داوٗد "871" في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، والدارمي 1/299، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/235، وابن خزيمة في صحيحه "603" جميعًا من طريق شعبة، وعبد الرزاق "2875"، وأحمد 5/389 عن سفيان، ومسلم "772"، والبيهقي 2/85 من طريق جرير، وأبو عوانة 2/169 من طريق ابن فضيل، أربعتهم عن الأعمش، به. وأخرجه الطحاوي 1/235 من طريق مجالد، وابن أبي شيبة 1/248، والدارقطني 1/334، وابن خزيمة "604" و "668".

1898- عم موسى بن أيوب واسمه إياس بن عامر الغافقي المصري، كان من شيعة علي، والوافدين عليه من أهل مصر، وشهد معه مشاهده، وثقه المؤلف هنا، وفي ثقاته 4/33و35، وقال العجلي: لا بأس به، وصحح ابن خزيمة حديثه هٰذا، وكذا الحاكم، وقال الحافظ في التقريب: صدوق. وأورده ابن أبي حاتم 2/281، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا. وأخرجه الطيالسي "1000"، وأبو داوٗد "869" في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، عن الربيع بن نافع، وموسى بن إسماعيل، وابن ماجه "887" في الإقامة: باب التسبيح في الركوع والسجود، عن عمرو بن رافع البجلي، وابن خزيمة "601" و "670" عن محمد بن عيسى، خمستهم عن عبد الله بن المبارك، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/155، والدارمي 1/299، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/235، ويعقوب بن سفيان في المعرفة 5/502، والطبراني 17/ "889"، وابن خزيمة "600" و "670"، والبيهقي 2/86، من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن موسى بن أيوب، به. وتصحف في ابن خزيمة "670" إلى ابن زيد. وصححه الحاكم 1/225، 2/477، ووافقه الذهبي في الأخيرة بينما تعقبه في الأولى، فقال: إياس ليس بالمعروف. وأخرجه الطبراني 17/ "790" و "791" من طريق الليث وابن لهيعة، كلاهما عن موسى، به.

1898 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اَيُّوبَ الْغَافِقِيُّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ)، (قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ، فَلَمَّا نَزَلَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)) قَالَ: اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَمُّ مُوسَى بْنِ اَيُّوبَ اسْمُهُ: اِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ مِنْ ثِقَاتِ الْمِصْرِيِّينَ

۞۞ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم اپنے عظیم پروردگار کے اسم کی تسبیح بیان کرو'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے رکوع میں شامل کرلو جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم اپنے اعلیٰ پروردگار کے اسم کی تسبیح بیان کرو'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اسے اپنے سجود میں شامل کرلو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): موسیٰ بن ایوب نامی راوی کے چچا کا نام ایاس بن عامر ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والے ''ثقہ'' راوی ہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ نَوْعٍ ثَالِثٍ مِنَ التَّسْبِيحِ اِذَا سَبَّحَ الْمَرْءُ بِهِ فِي رُكُوعِهِ

آدمی جب رکوع کے دوران تسبیح پڑھتا ہے تو تسبیح کی تیسری قسم کے مباح ہونے کا تذکرہ

1899 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَنْبَاَتْهُ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ، وَفِي سُجُودِهِ: سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ. (5: 12)

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

''ہر طرح کے عیب سے پاک ہے وہ مقدس ہے جو فرشتوں اور روح الامین کا پروردگار ہے''۔

1899- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 1/250، ومن طريقه أخرجه مسلم "487" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، عن محمد بن بشر بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابو عوانة 2/167 عن عباس الدوري، عن محمد بن بشر العبدي، به. وأخرجه أحمد 6/193، والنسائي 2/224 في التطبيق: باب نوع اٰخر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234 من طريق يحيى بن سعيد القطان، وابن أبي عدي، وأحمد 6/266 عن عبد الوهاب الثقفي، وأبو عوانة 2/167، والبيهقي في السنن 2/87 و109 من طريق سعيد بن عامر، وأبو عوانة 2/167 من طريق روح وأبي عتاب، ستتهم عن سعيد بن أبي عروبة، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَعْظِيمِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو رکوع اور سجود کے دوران پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1900 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنِّي نُهِيتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا، اَوْ سَاجِدًا، اَمَّا الرُّكُوعُ، فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُودُ، فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ .(1: 104)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا جو اسے دکھائے جاتے ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: خبردار مجھے رکوع یا سجدے کی حالت میں تلاوت کرنے سے منع کیا گیا ہے جہاں تک رکوع کا تعلق ہے تو تم اس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو۔ وہ اس لائق ہوگی اسے تمہارے لئے مستجاب کیا جائے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُفَوِّضَ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا فِي دُعَائِهٖ فِي رُكُوعِهٖ فِي صَلَاتِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے تمام امور کو اپنے خالق کو تفویض کردے وہ اپنی نماز میں اپنے رکوع کے دوران دعا مانگتے ہوئے ایسا کرے

1901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ،

1900- وأخرجه عبد الرزاق "2884"، وأحمد 6/35و94و115و148و176و200و244، ومسلم "487" "224"، والنسائي 2/190، 191 في التطبيق: باب نوع آخر منه، وأبو داؤد "872" في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، والبغوي في شرح السنة "625"، وأبو عوانة 2/167، وصححه ابن خزيمة برقم "606"، من طرق عن قتادة، به.

1901- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "1896" 2 إسناده صحيح على شرطهما غير أحمد بن إبراهيم الدورقي، فإنه من رجال مسلم. حجاج: هو ابن محمد الأعور. وأخرجه البيهقي في السنن 2/32 من طريق إبراهيم بن إسحاق الأنماطي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/83 عن عبد المجيد، وابن خزيمة في صحيحه "607" من طريق روح بن عبادة، كلاهما عن ابن جريج، به. وهو مكرر "1772" و "1774" فانظره.

قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، اَنْتَ رَبِّیْ، خَشَعَ سَمْعِیْ، وَبَصَرِیْ، وَمُخِّیْ، وَعَظْمِیْ، وَعَصَبِیْ، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تیرے لئے میں نے رکوع کیا تجھ پر ہی میں ایمان لایا تیرے لئے میں نے اسلام قبول کیا تو میرا پروردگار ہے۔ میری سماعت میری بصارت میرا گودا میری ہڈیاں میرے پٹھے اور میرے دونوں پاؤں پر جو چیز قائم ہے (یعنی میرا پورا وجود) اللہ کے حضور جھکا ہوا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

ذِكْرُ طُمَاْنِيْنَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَفْعِ رَاْسِهٖ مِنَ الرُّكُوْعِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع سے سر اٹھانے پر اطمینان سے (کھڑے ہونے) کا تذکرہ

1902 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(متن حدیث): يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْمُ فَيُصَلِّیْ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ، قُلْنَا: قَدْ نَسِیَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ. (2: 92)

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنا۔ انہوں نے ہمارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے تو آپ رکوع سے جب سر اٹھاتے تھے تو آپ کے قیام کے طوالت کی وجہ سے ہم یہ سوچتے تھے شاید آپ (سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِیْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنی نماز کے دوران رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے

1903 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

1902 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/172 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "800" في الأذان: باب الاطمأنينة حين يرفع رأسه من الركوع، والبيهقي في السنن 2/97 من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "1885" من طريق حماد بن زيد، عن ثابت، به، وتقدم تخريجه هناك، فانظره.

اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعِظَامِي، وَعَصَبِي، ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ، قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.(5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا میری سماعت میری بصارت میرا گودا میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیری بارگاہ میں جھکے ہوئے ہیں۔''

جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں اور زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور ان دونوں کے درمیان جو جگہ ہے۔ اتنی بھری ہوئی ہو۔ اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ اَنْ يَّقُوْلُ مَا وَصَفْنَا فِي الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس چیز کو فرض نماز میں پڑھ سکتا ہے جو ہم نے ذکر کی ہے

1904 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

1903- إسناده صحيح على شرط مسلم، الماجشون بن أبى سلمة: هو يعقوب، والأعرج: هو عبد الرحمٰن . وأخرجه ابن أبى شيبة 1/248، والطيالسى "152"، ومسلم "771" "202" فى صلاة المسافرين: باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه، والترمذى "266" فى الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع، والنسائى 2/192 فى التطبيق: باب نوع آخر من الذكر فى الركوع، والدارمى 1م301، وابن خزيمة فى صحيحه "607" و "612"، وأبو عوانة 2/101، 102، 168، والبغوى فى شرح السنة "631"، والبيهقى فى السنن 2/94، من طريق عبد العزيز بن أبى سلمة، بهٰذا الإسناد. وهو مكرر "1773" وسيرد طرفه أيضًا برقم ."1977"

1904- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة 2/102 عن يوسف بن مسلم، عن حجاج، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2930" عن إبراهيم بن محمد، والشافعى 1/84 عن عبد المجيد ومسلم بن خالد، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/239 من طريق عبد الرحمٰن بن أبى الزناد، أربعتهم عن موسى بن عقبة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله و "1772" و ."1774"

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں جتنی بھری ہوئی ہو۔ زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُفَوِّضَ الْاَشْيَاءَ اِلٰى بَارِئِهٖ عِنْدَ تَحْمِيْدِ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَا مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی نماز میں اس مقام پر اپنے پروردگار کی حمد بیان کرتے ہوئے اشیاء کو اپنے خالق کو تفویض کردے جس کا تذکرہ ہم نے کیا ہے

1905 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمِ الْاَنْصَارِيُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (5: 12)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھ لیتے تھے' پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔

1905- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة 2/102 عن يوسف بن مسلم، عن حجاج، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2930" عن إبراهيم بن محمد، والشافعي 1/84 عن عبد المجيد ومسلم بن خالد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/239 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، أربعتهم عن موسى بن عقبة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله و "1772" و "1774".

2 إسناده صحيح على شرط الصحيح غير أحمد بن أبي الحواري وهو أحمد بن عبد الله بن ميمون- وهو ثقة، أبو مسهر: هو عبد الأعلى بن مسهر الغساني. وأخرجه أبو داوٗد "847" في الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، عن محمود بن خالد، وأبو عوانة 2/176 عن يزيد بن عبد الصمد، وابن خزيمة في صحيحه "613" عن محمد بن يحيى، ثلاثتهم عن أبي مسهر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/87، والدارمي 1/301، ومسلم "477" في الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، وأبو داوٗد "847"، والنسائي 2/198-199 في التطبيق: باب ما يقول في قيامه ذلك، وابن خزيمة في صحيحه "613" أيضًا، وأبو عوانة 2/176، والطحاوي في شحر معاني الآثار 1/239، والبيهقي 2/94 من طرق عن سعيد بن عبد العزيز، به.

''اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' جو آسمانوں جتنی بھری ہوئی ہو زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو' تو تعریف اور بزرگی کا اہل ہے وہ چیز سب سے زیادہ حق ہے' جو ایک بندے نے کہی ہے۔ ویسے ہم سب تیرے بندے ہیں (اس بندے نے یہ کہا ہے) جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سعید بن عبدالعزیز نامی راوی منفرد ہے

1906 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .(5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھا لیتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' جو آسمانوں جتنی بھری ہوئی ہو اور زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو' تو تعریف اور بزرگی کا اہل ہے جس کو تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے۔ اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی ہے''۔

1906- إسناده صحيح على شرطهما غير قيس بن سعد وهو المكي- فإنه من رجال مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/246-247، ومن طريقه أخرجه مسلم "478" في الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، والبيهقي 2/94، وسقط من المصنف هشيم . وأخرجه أبو عوانة 2/177 من طريق محمد بن عيسى، عن هشيم، به . وأخرجه أحمد 1/176، ومسلم "478"،والنسائي 2/198 في التطبيق: باب ما يقوله في قيامه ذلك، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/239، وأبو عوانة 2/176، والطبراني في الكبير "11347"، والبيهقي في السنن 2/94 من طرق عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/270، والطبراني "12503" من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وأخرجه عبد الرزاق "2908"، ومن طريقه أحمد 1/333 عن إبراهيم بن عمر بن كيسان الصنعاني، وأخرجه أحمد 1/277، والنسائي 2/198، من طريق إبراهيم بن نافع وهو المكي-، كلاهما عن وهب بن مانوس العدني، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، ووهب بن مانوس ويقال: ابن ميناس- ذكره المؤلف في الثقات، وروى عنه إثنان وباقي رجاله ثقات.

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی رکوع سے سر اٹھانے پر کیا پڑھے گا

1907 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ . (1: 94)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو تم لوگ یہ کہو' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔'' کیونکہ جس شخص کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ہمراہ ہوا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْلَ فِى الْمَوْضِعِ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ بِدُوْنِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ان کلمات کو انہی مقامات پر پڑھے گا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے علاوہ کسی اور مقام پر نہیں پڑھے گا

1908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . (1: 94)

1907- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوى فى شرح السنة "630" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهٰذا الإسناد . وهو فى الموطأ 1/88 فى الصلاة: باب ما جاء فى التأمين خلف الإمام، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/84، وأحمد 2/459، والبخارى "796" فى الأذان: باب فضل: اللّٰهم ربنا لك الحمد، و "3228" فى بدء الخلف: باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة فى السماء فوافقت إحداهما الأخرى غفر له ما تقدم من ذنبه، ومسلم "409" فى الصلاة: باب التسميع والتحميد والتأمين، وأبو داؤد "848" فى الصلاة: با ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، والترمذى "267" فى الصلاة، والنسائى 2/196 فى التطبيق: باب قوله: ربنا ولك الحمد، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/238، والبيهقى .2/96 وسيورده المؤلف برقم "1909" من طريق سهيل بن أبى صالح، عن ابيه، عن أبى هريرة، فانظره.

1908- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبى شيبة 1/252، وأحمد 3/110، والنسائى 2/195، 196 فى التطبيق: باب ما يقول الإمام، عن هناد بن السرى، وابن ماجه "876" فى إقامة الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع عن هشام بن عمار، أربعتهم عن سفيان، بهٰذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "2909" ومن طريقه أحمد 3/162 عن معمر، والدارمى 1/300 والبيهقى فى السنن 2/97 من طريق مالك بن أنس، والبيهقى 2/97 أيضًا من طريق الليث بن سعد ويونس بن يزيد، أربعتهم عن الزهرى، به. وفى الباب عن ابن مسعود عند البيهقى فى السنن .2/97

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ یہ کہو' اے اللہ! ہمارے پروردگار حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْلُ مَا وَصَفْنَا بِحَذْفِ الْوَاوِ مِنْهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ ہم نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ ان میں سے ''وٗ'' کو حذف کردے

1909 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . (1: 94)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو۔''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ لِلْمَرْءِ فِي الْحَمْدِ لِلّٰهِ بَعْدَ رَفْعِ رَاْسِهٖ مِنَ الرُّكُوْعِ

آدمی کیلئے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے اہتمام کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1910 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَرَائَهٗ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ

1909- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه "409" في الصلاة: باب التسميع والتحميد والتأمين، عن قتيبة بن سعيد، عن يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، بهذا الإسناد . وتقدم برقم "1907" من طريق مالك، عن سمي، عن أبي صالح، به، وأوردت تخريجه هناك، فانظره.

1910- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البغوي في شرح السنة "632" من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/211-212: باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/340، والبخاري "799" في الأذان: باب رقم "126"، وأبو داوُد "770" في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء ، والنسائي 2/196 في التطبيق: باب ما يقول المأموم، والطبراني في الكبير "4531"، والبيهقي 2/95، وصححه ابن خزيمة "614"، والحاكم 1/225، ووافقه الذهبي . وأخرجه أبو داوُد "773"، والترمذي "404" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة، والنسائي 2/145 في الافتتاح: باب قول المأموم إذا عطس خلف الإمام، والطبراني "4532"، والبيهقي 2/95 من طريق رفاعة بن يحيى بن عبد الله بن رفاعة بن رافع الزرقي، عن عم أبيه معاذ بن رفاعة بن رافع، عن أبيه، به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟ ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعًا وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ .(2 :1)

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا' تو آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا آپ کے پیچھے ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے۔

''اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا۔ابھی کلام کرنے والا شخص کون تھا۔ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا' وہ ان کلمات کی طرف لپکے' ان میں سے کون پہلے ان کلمات کو نوٹ کرتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِقَوْلِهِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا وَافَقَ ذٰلِكَ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ

اللہ تعالیٰ کے بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جب وہ یہ کہتا ہے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہیں'' وہ اپنی نماز میں یہ کہتا ہے اور جب اس کا یہ کہنا فرشتوں کے ساتھ ہوتا ہے

1911 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَمَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ . (2 :1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو تم لوگ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو جس شخص کا یہ پڑھنا فرشتوں کے کہنے کے ہمراہ ہوگا۔اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ وَضْعُ الرُّكْبَتَيْنِ عَلَى الْاَرْضِ عِنْدَ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْكَفَّيْنِ

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ رکوع میں جاتے وقت دونوں ہتھیلیوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے

1912 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ:

1911- ھو مکرر ."1970"

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ:
(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا سَجَدَ، وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَاِذَا نَهَضَ، رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. (4 :5)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھے اور جب آپ اٹھے تو آپ نے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ اَنْ يَّقْصِدَ الْمَرْءُ فِيْ سُجُوْدِهِ التُّرَابَ، اِذِ اسْتِعْمَالُهُ يُؤَدِّي اِلَى التَّوَاضُعِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے سجدہ میں مٹی کا قصد کرے کیونکہ اس پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرنے کی طرف لے جاتا ہے

1913 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّحَّامُ، بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهَا ذُو قَرَابَتِهَا غُلَامٌ شَابٌّ ذُو جُمَّةٍ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَسْجُدَ، نَفَخَ، فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

1912- كليب والد عاصم: صدوق، وباقي السند رجاله رجال الصحيح غير شريك وهو ابن عبد الله القاضي- فإنه سيء الحفظ. ولم يخرج له مسلم إلا في المتابعات. وأخرجه أبو داوُد "838" في الصلاة: باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه، والترمذي 268 في الصلاة: باب ما جاء في وضع الركبتين قبل اليدين في السجود، وابن ماجه "882" في الإقامة: باب السجود، ثلاثتهم عن الحسن بن علي الحلواني الخلال، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/303 عن يزيد بن هارون، به. وأخرجه النسائي 2/206 في التطبيق: باب أول ما يصل إلى الأرض من الإنسان في سجوده، والدارقطني 1/345، والطبراني 22/ "97"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/255، والبيهقي 2/98، والحازمي في الاعتبار ص 161 من طرق عن يزيد بن هارون، به، وصححه ابن خزيمة برقم 626 و "629"، والحاكم 1/226، ووافقه الذهبي، وحسنه الترمذي.

1913- إسناده ضعيف. أبو صالح مولى آل طلحة: لم يوثقه غير المؤلف، ومحمد بن حرب: هو الخولاني المعروف بالأبرش، وهو كاتب الزبيدي محمد بن الوليد. وأخرجه أحمد 6/323، والترمذي "381" و "382" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النفخ في الصلاة، والطبراني في الكبير 23/ "742" "743" و "744" و "745"، والبيهقي في السنن 2/252، من طرق عن أبي حمزة ميمون الأعور الراعي، عن أبي صالح، بهذا الإسناد. قال الترمذي: إسناده ليس بذاك، وميمون أبو حمزة قد ضعفه بعض أهل العلم، ومع ذلك فقد صححه الحاكم 1/271، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 6/301 من طريق آخر عن أبي صالح، به وأخرجه الطبراني 23/ "942" من طريق المغيرة بن مسلم السراج، عن ميمون بن أبي ميمون، عن زاذان، عن أم سلمة.

يَقُوْلُ لِغُلَامٍ لَنَا اَسْوَدَ: يَا رَبَاحُ، تَرِّبْ وَجْهَكَ . (1: 78)

ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا۔ ان کے رشتے داروں میں سے ایک نوجوان ان کے پاس آیا جس کے بڑے بڑے بال تھے وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب وہ سجدے میں جانے لگا' تو اس نے پہلے پھونک ماری تو سیّدہ امّ سلمہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ایک سیاہ فام لڑکے کو یہ فرمایا تھا اے رباح (سجدے کے دوران) تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِدِّعَامِ عَلَى الرَّاحَتَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّيْ، اِذِ الْاَعْضَاءُ تَسْجُدُ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی سجدے میں جاتے ہوئے دونوں ہتھیلیوں پر وزن ڈالے کیونکہ اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے

1914 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَعَمِّيْ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ اِذَا صَلَّيْتَ كَبَسْطِ السَّبُعِ، وَادَّعِمْ عَلٰى رَاحَتَيْكَ، وَجَافِ عَنْ ضَبْعَيْكَ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَجَدَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ . (1: 78)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو اپنے بازوؤں کو یوں نہ بچھاؤ جس طرح درندے بچھاتے ہیں تم اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگاؤ اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلو سے دور رکھو جب تم ایسا کرو گے تو تمہارا ہر عضو سجدہ کرے گا''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اتِّكَاؤُهُ فِي السُّجُوْدِ عَلٰى اَلْيَتَيْ كَفَّيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدے میں دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصے پر ٹیک لگائے

1914- إسناده قوي. ابن إسحاق: روى له مسلم مقرونًا بغيره، وقد صرح بالتحديث. وباقي رجاله رجال الصحيح، وصححه ابن خزيمة "645"، والحاكم 1/227، ووافقه الذهبي من طريق عبيد الله بن سعد بن إبراهيم قال: حدثني عمي، أخبرنا أبي، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/126، وقال: رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات. وأخرجه عبد الرزاق "2927" عن الثوري، عن آدم بن علي، عن ابن عمر موقوفًا عليه، وفيه قصة.

1915 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلٰى اَلْيَتَىْ كَفَّيْهِ. (3: 4)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْاَرْضِ عِنْدَ الْاِنْتِصَابِ فِي السُّجُوْدِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ سجدے کے دوران ہاتھ رکھتے ہوئے کہنیوں کو زمین سے بلند رکھا جائے

1916 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَجَدْتَ، فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ، وَانْتَصِبْ. (1: 78)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم سجدے میں جاؤ تو تم اپنی دونوں ہتھیلیاں (زمین پر) رکھو اور اپنی دونوں کہنیوں کو بلند رکھو اور ان کو نصب (کھڑا) رکھو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِضَمِّ الْفَخِذَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں زانوں کو ملا کر رکھے

1917 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوْتَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1915- رجاله ثقات رجال الصحيح غير علي بن الحسين بن واقد، وهو صدوق، وأبوه سمع من أبي إسحاق بأخرة. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "639" وأخرجه أحمد 4/294، 295 عن زيد بن الحباب، والحاكم 1/227، ومن طريقه البيهقي في السنن 2/107 من طريق علي بن الحسن بن شقيق، كلاهما عن الحسين بن واقد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/125، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/261، والبيهقي 2/107 من طريق شعبة عن أبي إسحاق.

1916- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 4/283 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "748" ومن طريقه أبو عوانة 2/183 عن عبيد الله بن إياد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/284 و294 عن عفان بن مسلم، ومسلم "494" في الصلاة: باب الاعتدال في السجود، والبيهقي في السنن 2/113 من طريق يحيى بن يحيى، وابن خزيمة "656" من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، ثلاثتهم عن عبيد الله بن إياد، به. وليس عندهم لفظ وانتصب.

(متن حدیث): اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ، وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ . (1: 78)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: لَمْ يَسْمَعِ اللَّيْثُ مِنْ دَرَّاجٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص سجدے میں جائے' تو وہ کتے کی طرح (اپنے بازو) نہ بچھائے اور وہ اپنے زانو کو ملا کر رکھے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لیث نامی راوی نے دراج نامی راوی کے حوالے سے اس حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں سنی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِعَانَةِ الْمُصَلِّيْ بِالرُّكْبَةِ فِيْ سُجُوْدِهِ عِنْدَ وُجُوْدِ ضِعْفٍ، اَوْ كِبَرِ سِنٍّ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ کمزوری یا کبرسنی کی وجہ سے وہ سجدے میں گھٹنوں سے مدد حاصل کرے

1918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَكٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: اسْتَعِيْنُوا بِالرُّكَبِ . (2: 82)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے آپ کی خدمت میں سجدے کے دوران مشقت کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم گھٹنوں کے ذریعے مدد حاصل کرو۔

1917 - إسناده حسن. دارج: أحاديثه عن غير أبي الهيثم مستقيمة فيما نقله الأجرى، عن أبي داوٗد، وهٰذا منها، فإنه رواه عن ابن حجيرة وهو عبد الرحمٰن بن حجيرة- وباقي رجاله ثقات . وأخرجه ابن خزيمة "653" عن سعيد بن عبد الله بن عبد الحكم، عن أبيه، بهٰذا الإسناد : وأخرجه أبو داوٗد "901" في الصلاة: باب صفة السجود، من طريق ابن وهب، والبيهقي 2/115 من طريق أبي صالح، كلاهما عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد.

1918 - إسناده قوي رجاله رجال الشيخين غير ابن عجلان، فإنه من رجال مسلم، وهو صدوق. وأخرجه أبو داوٗد "902" في الصلاة: باب الرخصة في ذلك للضروة، والترمذي "286" في الصلاة: باب ما جاء في الاعتماد في السجود، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذي بإثره: هٰذا حديث غريب لا نعرفه من حديث أبي صلاح، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم إلا من هٰذا الوجه، من حديث الليث، عن ابن عجلان، وقد روى هٰذا الحديث سفيان بن عيينة وغير واحد، عن سمي، عن النعمان بن أبي عياش، عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هٰذا . وكأن رواية هؤلاء أصح من رواية الليث، ورده الشيخ شاكر رحمه الله- بقوله: هؤلاء رووا الحديث عن سمي، عن النعمان مرسلًا، والليث بن سعد رواه عن سمي، عن أبي صالح، عن أبي هريرة موصولًا، فهما طريقان مختلفان، يؤيد أحدهما الآخر ويعضده، والليث بن سعد ثقة حافظ لا نتردد في قبول زيادته وما انفرد به، فالحديث صحيح. وأخرجه أحمد 2/339، 340، عن يونس، والحاكم 1/229 من طريق شعيب بن الليث: كلاهما عن الليث، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُجَافِيَ فِيْ سُجُوْدِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں اپنے بازو کو کشادہ رکھے تاکہ اس کے بغلوں کی سفیدی نظر آئے

1919 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ. (5: 4)

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو آپ اپنے دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے آپ کے بغلوں کی سفیدی نمایاں ہوجاتی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ ضَمُّ الْاَصَابِعِ فِي السُّجُوْدِ

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدے میں انگلیوں کو ملا کر رکھے

1920 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ:

1919- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير أبي الأسود النضر بن عبد الجبار وهو ثقة، ابن بحينة: هو الصحابي عبد الله بن مالك. وأخرجه البيهقي في السنن 2/114 من طريق يحيى بن عثمان بن صالح، عن النضر بن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/345، والبخاري "390" في الصلاة: باب يبدي ضبعية ويجافي في السجود، و "807" في الأذان: باب يبدي ضبعيه ويجافي في السجود، و "3564" في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "495" في الصلاة: باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختم به، وصفة الركوع والاعتدال منه، والسجود والاعتدال منه، والنسائي 2/212 في التطبيق: باب صفة السجود، وابن خزيمة في صحيحه "648"، وأبو عوانة 2/185، والبيهقي في السنن 2/114 من طرق عن بكير بن مضر، به. وأخرجه أحمد 5/345، ومسلم "495" "236"، وأبو عوانة 2/185، من طريق عمرو بن الحارث، والليث بن سعد، كلاهما عن جعفر بن ربيعة، به.

1920- الحارث بن عبد الله الهمداني هو الخازن، ذكره المؤلف في الثقات 8/183، وقال: مستقيم الحديث، وقال الإمام الذهبي في الميزان 1/437: صدوق ومن فوقه من رجال مسلم، إلا أن هشيمًا مدلس، وقد عنعن، وسماع علقمة عن أبيه ثابت، خالفًا لما قاله الحافظ في التقريب كما حققته في التعليق على السير 2/573. وهو في صحيح ابن خزمة "594"، والمستدرك 1/227، ومعجم الطبراني الكبير 22/ "26" من طريق الحارث بن عبد الله، بهذا الإسناد. وقول الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، وموافقة الذهبي له خطأ منهما رحمهما الله، فإن الحارث بن عبد الله لم يخرج له مسلم، ولا أحد من أصحاب الكتب الستة. نعم اخرجه الحاكم 1/224 من طريق عمرو بن عون، عن هشيم، به. وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا، فإن عمرو بن عون وهو ابن اوس الواسطي- أخرج له أصحاب الكتب الستة، وله شاهد من حديث أبي مسعود البدري عند أحمد 4/120. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/135 وقال: رواه الطبراني في الكبير وإسناده حسن.

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ،
(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ، فَرَّجَ اَصَابِعَهُ، وَاِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ.
(4:5)

علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے' تو اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے اور جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو اپنی انگلیاں ملا کر رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا سَجَدَ، سَجَدَ مَعَهُ آرَابُهُ السَّبْعُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے اعضاء سجدہ کرتے ہیں

1921 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:
(متن حدیث):اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَكَفَّاهُ، وَقَدَمَاهُ. (1: 2)

عامر بن سعد' حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب بندہ سجدہ کرتا ہے' تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ اس کے دونوں گھٹنے اس کی دونوں ہتھیلیاں اور اس کے دونوں پاؤں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْاَعْضَاءِ الَّتِيْ تَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

ان اعضاء کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو نمازی کی نماز کے دوران اس کے سجدے کے ہمراہ سجدہ کرتے ہیں

1921- إسناده صحيح على شرطهما. ابن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ المدني . وأخرجه أحمد 1/208، ومسلم "491" في الصلاة: باب أعضاء السجود، وأبو داوُد "891" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والترمذي "272" في الصلاة: باب ما جاء في السجود على سبعة أعضاء، والنسائي 2/208 في التطبيق: باب تفسير ذلك، أي على كم السجود، والبيهقي في السنن 2/101 من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في المسند 1/85،وأحمد 1/206، والنسائي 2/210: باب السجود على القدمين، وابن خزيمة في صحيحه "631"، وابن ماجه "885" في الإقامة: باب السجود، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/256، والطبراني في تهذيب الآثار 1/205، من طرق عن يزيد بن الهاد، به. وأخرجه أحمد 1/206، والطحاوي 1/255و256 من طريق إسماعيل بن محمد، عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، به. والآراب: الأعضاء، واحدها إرب، بالكسر والسكون.

1922 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ. (3: 66)

عامر بن سعد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب بندہ سجدہ کرتا ہے' تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ اس کی دونوں ہتھیلیاں اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ السُّجُوْدَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلَى الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے ساتھ' سات اعضاء بھی سجدہ کریں

1923 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُوْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

1922- إسناده قوى على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

1923- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه من طريق شعبة وروح بهذا الإسناد النسائي 2/215 في التطبيق: باب النهي عن كف الشعر في السجود، والطبري في تهذيب الآثار 1/199-200، والطبراني في الكبير "10862"، وصححه ابن خزيمة "633". وأخرجه الطيالسي "2603"، وأحمد 1/255 و279 و285 و286 و324، والبخاري "810" في الأذان: باب السجود على سبعة أعظم، ومسلم "490" "228" في الصلاة: باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس في الصلاة، وأبو داوٗد "890" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والدارمي 1/302، وأبو عوانة 2/182، والبيهقي 2/108 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/256 من طريق يزيد بن زريع، عن روح، به. وأخرجه من طرق عن عمرو بن دينار، به: الحميدي "493"، وعبد الرزاق "2971" و "2972" و "2973" وأحمد 1/221 و286، والبخاري "809" في الأذان: باب السجود على سبعة أعظم، و "815" باب لا يكف شعرًا، و "816" باب لا يكف ثوبه في الصلاة، ومسلم "490" "227"، وأبو داوٗد "889" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والترمذي "273" والصلاة: باب ما جاء في السجود على سبعة أعضاء، والنسائي 2/208 في التطبيق: باب على كم السجود، و 2/216 باب النهي عن كف الثياب في السجود، وابن ماجه "883" في الإقامة: باب السجود، و "1040" باب كف الشعر والثوب في الصلاة، وأبو عوانة في صحيحه 2/182، وابن الجارود "199"، والطبراني في الكبير "10855" و "10856" و "10857" و "10858" و "10859" و "10860" و "10861" و "10863" و "10864" و "10865" و "10866" و "10867" و "10868"، وفي الصغير "91"، والبيهقي 2/102، والطبري في تهذيب الآثار 1/200 و201، وصححه ابن خزيمة "632" و "634". وأخرجه من طرق عن طاوس، به: ابن أبي شيبة 1/261، والطبري في تهذيب الآثار 1/201 و202 و203، والطبراني "10960" و "11006" و "11014". وسيرج بعده "1924" من طريق إبراهيم بن ميسرة، و "1925" من طريق عبد الله بن طاووس، كلاهما عن طاووس، به، ويخرج كل في موضعه.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةٍ، وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا. (3: 7)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور میں (نماز کے دوران) اپنے بال یا کپڑے کو موڑوں نہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف عمرو بن دینار نے نقل کیا ہے

1924 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ، وَاَنْ لَّا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا. (3: 7)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور میں (نماز کے دوران) بال یا کپڑے کو موڑوں نہیں۔''

ذِكْرُ الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِيْ اُمِرَ الْمُصَلِّيْ اَنْ يَّسْجُدَ عَلَيْهَا

ان سات اعضاء کا تذکرہ جن کے بارے میں نمازی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان پر سجدہ کرے

1925 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ

1924- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في الكبير "11011"، والبيهقي في السنن 2/103 من طريق إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده.

1925- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في الكبير "11011"، والبيهقي في السنن 2/103 من طريق إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده. 2 إسناده صحيح على شرط الشيخين غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهو ثقة، وهو في مسند أبي يعلى "2464"، وأخرجه البيهقي في السنن 2/103 من طريق إسماعيل بن إسحاق، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/292 و305، والبخاري "812" في الأذان: باب السجود على الأنف، ومسلم "490" "230" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والنسائي 2/209 في التطبيق: باب السجود على اليدين، والدارمي 1/302، وأبو عوانة 2/183، والبيهقي في السنن 2/103، والبغوي في شرح السنة "644" من طرق عن وهيب، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في المسند 1/84-85، والحميدي "494"، ومسلم "490" "229" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والنسائي 2/209، 210 في التطبيق: باب السجود على الركبتين، وابن ماجه "884" في الإقامة: باب السجود، وابن خزيمة في صحيحه "635"، والبيهقي في السنن 2/103، والبغوي في شرح السنة "645".

طَاوُوسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ: الْجَبْهَةِ، وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى اَنْفِهِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ، وَلَا اَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ .(5: 7)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی ناک کی طرف بھی اشارہ کیا۔ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں اور میں (نماز کے دوران) کپڑے یا بالوں کو موڑوں نہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو سجود میں اعتدال (اختیار) کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1926 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَفْتَرِشْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ .(1: 78)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سجدے کے دوران اعتدال اختیار کرو اور کوئی بھی شخص اپنی کلائیاں یوں نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔''

1927 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَكُوْنُ اَحَدُكُمْ

1926- إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله ثقات رجال الشيخين غير معاذ بن معاذ، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه الطيالسي "1977"، وأحمد 3/115 و177 و179 و202 و274 و291، وابنه عبد الله في زوائد المسند 3/279، والبخاري "822" في الأذان: باب لا يفترش ذراعيه في السجود، ومسلم "493" في الصلاة: باب الاعتدال في السجود، وأبو داوُد "897" في الصلاة: باب صفة السجود، والترمذي "276" في الصلاة: باب ما جاء في الاعتدال في السجود، والنسائي 2/213، 214 في التطبيق: باب الاعتدال في السجود، والدارمي 1/303، وأبو عوانة 2/183 و184، والبيهقي في السنن 2/113 من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن ابي شيبة 1/259، والنسائي 2/183 في الافتتاح: باب الاعتدال في الركوع، و 2/213 في التطبيق: باب الاعتدال في السجود، وابن ماجه "892" في الإقامة: باب الاعتدال في السجود من طريق سعيد بن أبي عروبة، والنسائي 2/211 و212 في التطبيق: باب النهي عن بسط الذراعين في السجود، من طريق أيوب بن أبي مسكين، كلاهما عن قتادة، بهٰذا الإسناد.

1927- إسناده صحيح. كامل بن طلحة الجحدري: قال الحافظ في التقريب: لا بأس به، ووثقه ابن حبان 9/28، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي 2/183 في الافتتاح: باب الاعتدال في الركوع، من طريق عبد الله بن المبارك، عن سعيد بن أبي عروبة، وحماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد، ولفظه: "اعتدلوا في الركوع والسجود، ولا يبسط أحدكم ذراعيه كالكلب." وأخرجه من طرق عن قتادة، به: أحمد 3/109 و191 و214 و231. وانظر ما قبله.

بَاسِطَ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ .(1: 78)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سجدے کے دوران اعتدال اختیار کرو اور کوئی بھی شخص کتے کی طرح اپنی کلائیاں نہ بچھائے۔''

ذِكْرُ الرَّغْبَةِ فِي الدُّعَاءِ وَالسُّجُوْدِ لِقُرْبِ الْعَبْدِ مِنْ مَوْلَاهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

سجدے کی حالت میں رغبت کے ساتھ دعا کرنے کا تذکرہ

کیونکہ اس وقت بندہ اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا ہے

1928 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ . (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے' جب بندہ سجدے کی حالت میں ہو' تو تم (اس حالت کے دوران) بکثرت دعا کیا کرو۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُسَبِّحَ فِيْ سُجُوْدِهٖ وَيَقْرِنَ اِلَيْهِ السُّؤَالَ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں تسبیح پڑھے اور اس کے ہمراہ دعا بھی مانگے

1929 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ، وَسُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ. (5: 12)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود کے دوران بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

1928- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/421، ومسلم "482" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، وأبو داؤد "875" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، والنسائي 2/226 في التطبيق: باب أقرب ما يكون العبد من الله عزوجل، وأبو عوانة 2/180، والبيهقي 2/110، والبغوي في شرح السنة "658" من طرق عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد.

1929- إسناده صحيح . موسى بن بحر: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 9/162-163، ومن فوقه من رجال الشيخين. ورواه منصور عن أبي الضحى أيضًا كما في الرواية الآتية.

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔''

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّسْبِيحِ الَّذِي يُسَبِّحُ الْمَرْءُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي سُجُودِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

اس تسبیح کی صفت کا تذکرہ جو بندہ نماز کے دوران سجدے میں پڑھتا ہے

1930 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُولَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي قَالَتْ: فَكَانَ يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ. (5: 12)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے دوران بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا مَغْفِرَةَ ذُنُوبِهِ فِي سُجُودِهِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں اللہ تعالیٰ سے

1930- إسناده صحيح . صفوان بن صالح: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو الضحى: هو مسلم بن صبيح. وأخرجه أحمد 6/43، والبخاري "4968" في تفسير سورة (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) ومسلم "484" "217" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجو، وأبو داوُد "877" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، وابن ماجه "889" في الإقامة: باب التسبيح في الركوع والسجود، وابن خزيمة في صحيحه "605"، والبيهقي 2/109، والبغوي في شرح السنة "618"، من طريق جرير بن عبد الحميد، وأحمد 6/49، وعبد الرزاق "2878"، والبخاري "817" في الأذان: باب التسبيح والدعاء في السجود، والنسائي 2/219و220 في التطبيق: باب نوع آخر يعني من الدعاء في السجود، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، وأبو عوانة في صحيحه 2/186، وابن خزيمة في صحيحه "605" أيضًا، والبيهقي 2/86، من طريق سفيان الثوري، والبخاري "794" في الأذان: باب الدعاء في الركوع، و "4293" في المغازي: باب رقم 51، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، وأبو عوانة 2/186، 187، من طريق شعبة، ثلاثتهم عن منصور، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "4967" في تفسير (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) من طريق أبي الأحوص، ومسلم "484" "219"، أبو عوانة 2/186 من طريق مفضل، وأبو عوانة 2/186 أيضًا من طريق ابن نمير، ثلاثتهم عن الأعمش، عن أبي الضحى، به . ولفظه: ما صلى النبي صلى الله عليه وسلم صلاة بعد أن نزلت عليه: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) إلا يقول فيها: ...وأخرجه مسلم "484" "218" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي الضحى، به، ولفظه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر أن يقول قبل أن يموت: "سبحانك وبحمدك، أستغفرك وأتوب إليك."

اپنے گناہوں کی مغفرت کا طلب کرے

1931 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَاَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ. (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میرے تمام ذنوب کی مغفرت کر دے جو خفی ہوں جو جلی ہوں جو پہلے کیے گئے ہوں جو بعد میں ہوں جو علانیہ طور پر ہوں جو پوشیدہ ہوں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِرِضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ سَخَطِهِ فِيْ سُجُوْدِهِ

نمازی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اس کی رضامندی کی پناہ مانگے

"672" وأخرجه مسلم "483" في الصلاة: باب
1931 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم
ما يقال في الركوع والسجود وأبو عوانة 2/185، 186، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، ثلاثتهم عن يونس بن عبد
الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "483" أيضًا، وأبو داؤد "878" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود ومن طريقه
البغوي في شرح السنة "620"، كلاهما عن أحمد بن السرح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أبو داؤد "878" أيضًا عن أحمد بن صالح،
عن ابن وهب، به. والدق بكسر الدال: الدقيق، ويراد به الصغير، والجل - بكسر الجيم: الجليل العظيم. 1 إسناده صحيح على
شرطهما. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه أحمد 6/201، ومسلم "486" في الصلاة:
باب ما يقال في الركوع والسجود، والنسائي 1/102-103 في الطهارة: باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته من غير شهوة،
والبيهقي في السنن 1/127، من طرق عن أبي أسامة، به. وصححه ابن خزيمة "655" و. "671" وأخرجه أحمد 6/58، وأبو داؤد
"879" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، والنسائي 2/210 في التطبيق: باب نصب القدمين في السجود، وفي
النعوت من الكبرى كما في التحفة 12/380، من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وأخرجه الطحاوي 1/234 من طريق الفرج بن
فضالة، عن يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة، وفرج بن فضالة ضعيف. وأخرجه عبد الرزاق "2881" عن معمر، عن عمران بن
حطان، عن عائشة، وهٰذا سند قوي، وقول العقيلي، وابن عبد البر بأن عمران بن حطان لم يسمع من عائشة، رده ابن حجر في
التهذيب 8/128 بوقوع التصريح بسماعه منها في حديث البخاري وحديث الطبراني. وأخرجه عبد الرزاق "2883" من طريق ابن
عيينة، والنسائي 2/222 في التطبيق: باب نوع آخر يعني من الدعاء في السجود من طريق جرير بن عبد الحميد، ومالك 1/214
في باب ما جاء في الدعاء، ومن طريقه الترمذي "3493" في الدعوات، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، والبغوي في
شرح السنة "1366"، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي، عن عائشة. قال ابن عبد البر: لم
يختلف عن مالك في إرساله، وهو مسند من حديث أبي هريرة عن عائشة، ومن حديث عروة عن عائشة من طرق صحاح، ثم أخرجه
من الوجهين. وسيورده المؤلف بعده من طريق عروة، عن عائشة، فانظره.

1932 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِی عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. (5: 12)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر غیر موجود پایا (اندھیرا ہونے کی وجہ سے) میں نے آپ کو تلاش کیا' تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا۔ آپ اس وقت جائے نماز پر تھے آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے اور آپ (سجدے کی حالت میں) یہ کہہ رہے تھے۔

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی' تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبیداللہ بن عمر نامی راوی منفرد ہے

1933 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا (اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِیُّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْكُوفِیُّ - سَكَنَ الْفُسْطَاطَ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا) يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِی عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَعِی عَلٰى فِرَاشِی، فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا، رَاصًّا عَقِبَيْهِ، مُسْتَقْبِلًا بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ لِلْقِبْلَةِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ اُثْنِیْ عَلَيْكَ، لَا اَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، اَحَرَّبَكِ شَيْطَانُكِ؟ فَقُلْتُ: مَالِیَ * شَيْطَانٍ، فَقَالَ: مَا مِنْ آدَمِیٍّ اِلَّا لَهُ شَيْطَانٌ، فَقُلْتُ: وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَنَا، وَلٰكِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ. (5: 12)

1933 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عمارة بن غزيّة، فإنه من رجال مسلم، أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية المدني. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "654" وما بين حاصرتين مستدرك منه. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234 عن حسين بن نصر، والبيهقي 2/116 من طريق محمد بن عيسى الطرسوسي.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (ایک مرتبہ رات کے وقت میری آنکھ کھلی) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا حالانکہ پہلے آپ میرے ساتھ بستر پر موجود تھے (اندھیرے میں میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی) تو میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں پایا۔ آپ نے اپنی ایڑیاں کھڑی کی ہوئی تھیں اور اپنی انگلیوں کے کناروں کا رُخ قبلہ کی طرف کیا ہوا تھا۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی تیرے سزا دینے کے مقابلے میں تیری معافی کی اور تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف کرتا ہوں لیکن میں تیرے اندر موجود (ہر خوبی) تک نہیں پہنچ سکتا''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے شیطان نے تمہیں بہکانے کی کوشش کی تھی۔ میں نے عرض کی: میرا شیطان کہاں سے آ گیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان کے ساتھ اس کا مخصوص شیطان ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہے لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کی تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقْعُدَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى وَالثَّالِثَةِ بَعْدَ رَفْعِهِ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَائِمًا

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں سجدے سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھے (پھر اس کے بعد کھڑا ہو)

1934 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ:

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ، لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا . (5: 4)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جب آپ نماز کی طاق رکعت (یعنی تیسری رکعت) کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک پہلے سیدھے

1934- إسناده صحيح على شرطهما، وقد صرَّح هشيم بالتحديث في رواية البخاري. وأخرجه الترمذي "287" في الصلاة: باب ما جاء كيف النهوض من السجود، ومن طريقه البغوي في شرح السنة "668"، وأخرجه النسائي 2/234 في التطبيق: باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين، وابن خزيمة في صحيحه "686"، ثلاثتهم عن علي بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "823" في الأذان: باب من استوى قاعدًا في وتر من صلاته ثم نهض، وأبو داوُد "844" في الصلاة: باب النهوض في الفرد، والبيهقي في السنن 2/123، من طرق عن هشيم به. وسيرد بعده من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن خالد الحذاء، به. فانظره.

بیٹھ نہیں جاتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الِاعْتِمَادُ عَلَى الْاَرْضِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ الَّذِى وَصَفْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ بیٹھنے کے بعد' کھڑے ہوتے وقت' وہ زمین کا سہارا لے' جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

1935 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِى قِلَابَةَ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا مَسْجِدَنَا قَالَ: اِنِّى لَاُصَلِّى وَمَا اُرِيْدُ الصَّلَاةَ، وَلٰكِنِّى اُرِيْدُ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى، قَالَ: فَذَكَرَ اللّٰهَ حَيْثُ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى، اسْتَوٰى قَاعِدًا، ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ . (5: 4)

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہماری مسجد میں تشریف لائے انہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کرنے لگا ہوں۔ میرا نماز ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ میرا ارادہ یہ ہے' میں تمہیں اس بات کی تعلیم دوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں (دوسرے) سجدے کے بعد سر کو اٹھاتے تھے' تو پہلے سیدھے بیٹھتے تھے' پھر آپ زمین کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّى اَنْ لَّا يَسْكُتَ فِى ابْتِدَاءِ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاتِهِ كَمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْهَا

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کی دوسری رکعت کے آغاز میں خاموش نہیں ہوگا جس طرح وہ پہلی رکعت میں کرتا ہے

1935– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 2/124 من طريق عمران بن موسى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أيضًا من طريق إبراهيم بن يوسف الهسنجاني، عن عثمان بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 1/396، ومن طريقه الطبراني في الكبير /19 "642" والبيهقي في السنن 2/135 عن عبد الوهاب الثقفي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/234 في التطبيق: باب الاعتماد على الأرض عند النهوض، وابن خزيمة في صحيحه "678" عن محمد بن بشار، والطبراني /19 "642" من طريق إسحاق بن راهويه، والبيهقي في السنن 2/124 من طريق الشافعي، ثلاثتهم عن عبد الوهاب الثقفي، به. وأخرجه ابن الجارود في المنتقى "204" من طريق وهيب، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أحمد 3/436و5/53، 54، والبخاري "824" في الأذان: باب كيف يعتمد على الأرض إن قام من الركعة، وأبو داد "842" و "843" في الصلاة: باب النهوض في الفرد، والبيهقي في السنن 2/123، 124، من طرق عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، به. وتقدم قبله من طريق هشيم، عن خالد الحذاء، بنحوه، فانظره.

1936 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ الطُّوسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِیَادٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، اسْتَفْتَحَ الْقِرَائَةَ وَلَمْ يَسْكُتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد اٹھتے تھے تو آپ قرأت کا آغاز کرتے تھے۔آپ خاموش نہیں ہوتے تھے۔(یعنی قرأت سے پہلے ثناء نہیں پڑھتے تھے)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَطْوِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاتِهٖ، وَحَذْفُ الْاَخِيرَتَيْنِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کی پہلی دو رکعات طویل ادا کرے اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرے

1937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ الثَّقَفِیِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: قَدْ شَكَاكَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰى فِی الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اُطِيلُ الْاُولَيَيْنِ، وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَيَيْنِ، وَمَا آلُو مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

(27:5)

1936– إسناده صحيح. محمد بن أسلم: وثقه أبو حاتم، وأبو زرعة، والمؤلف . ومن فوقه من رجال الشيخين . وصححه ابن خزيمة "1603" عن الحسن بن نصر المعارك المصرى، عن يحيى بن حسان، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد . وعلقه مسلم فی صحيحه "599" فی المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراء ة، فقال: وحدثت عن يحيى بن حسان، ويونس المؤدب وغيرهما، قالوا: حدثنا عبد الواحد بن زياد، به . ووصله أبو نعيم فی المستخرج كما فی النكت الظراف 10/448 من طريق ممد بن سهل بن عسكر، عن يحيى بن حسان، عن عبد الواحد، به.

1937– إسناده صحيح على شرطهما . أبو عون الثقفی: هو محمد بن عبيد الله بن سعيد. وأخرجه احمد 1/175، والطيالسی "216"، والبخاری "770" فی الأذان: باب يطول فی الأوليين، ويحذف فی الأخريين، وأبو داوٗد "803" فی الصلاة: باب تخفيف الأخريين، والنسائی 2/174 فی الافتتاح: باب الركود فی الركعتين الأوليين، وأبو عوانة 2/150، والبيهقی فی السنن 2/65، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه مسلم "453" "160" فی الصلاة، وأبو عوانة 2/150 من طريق مسعر، عن أبی عون، به . وسيعيده المؤلف برقم "2140"، وقد أورده برقم "1859" من طريق عبد الملك بن عمير، عن جابر، به. وتقدم تخريجه من طريقه هناك.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل کوفہ نے ہر معاملے میں آپ کی شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی کی ہے' تو حضرت سعد نے کہا: میں ابتدائی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جُلُوْسَ الْمَرْءِ فِي الصَّلَاةِ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ غَيْرُ فَرْضٍ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران آدمی کا پہلے تشہد کے لئے بیٹھنا اس پر فرض نہیں ہے

1938 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ، حَلِيفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

1938- إسناده صحيح. يزيد بن موهب وهو يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ موهب: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري "1230" في السهو: باب من يكبر في سجدتي السهو، ومسلم "570" "86" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، والترمذي "391" في الصلاة: باب ما جاء في سجدتي السهو قبل التسليم، كلهم عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة ."758"وأخرجه النسائي 3/34 في السهو: باب التكبير في سجدتي السهو، عن أبي الطاهر بن السرح، والطحاوي 1/438، وأبو عوانة 2/193 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، عن الليث بن سعد، وعمرو بن الحارث، ويونس بن يزيد، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك في الموطأ 1/96 في الصلاة: باب من قام بعد الإتمام أو في الركعتين، عن الزهري، به، ومن طريقه أخرجه الشافعي في المسند 1/99، وأحمد 5/345، والبخاري "1224" في السهو: باب ما جاء في السهو إذا قام من ركعتي الفريضة، ومسلم "570" "85" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو داوُد "1034" في الصلاة: باب من قام من ثنتين ولم يتشهد، والدارمي 1/352-353، وأبو عوانة 2/193، والبيهقي 2/333-334 و343، والبغوي ."757"وأخرجه عبد الرزاق "3449" و "3450"، وابن أبي شيبة 2/30، وأحمد 5/345 و346، والبخاري "829" في الأذان: باب من لم ير التشهد الأول واجبًا لأن النبي صلى الله عليه وسلم قام من الركعتين ولم يرجع، و "6670" في الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسيًا في الأيمان، وأبو داوُد "1035" في الصلاة: باب من قام من ثنتين ولم يتشهد، وابن ماجة "1206" في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيًا، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/438، وأبو عوانة 2/194، والبيهقي في السنن 2/334 و340، من طرق عن الزهري، به، وصححه ابن خزيمة برقم ."1029" وأخرجه مالك 1/96، 97، وعبد الرزاق "3451"، وابن أبي شيبة 2/34، 35، وأحمد 3/345 و346، والبخاري "1225" في السهو: باب ما جاء في السهو في الصلاة والسجود له، والنسائي 2/244 في التطبيق: باب ترك التشهد الأول، و3/20 في السهو: باب ما يفعل من قام من اثنتين ناسيًا ولم يتشهد، وابن ماجة "1207"، والدارمي 1/353، وابن الجارود "242"، والدارقطني 1/377، وأبو عوانة 2/194، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/438، وابن خزيمة "1029" و "1031"، والبيهقي في السنن 2/340 و344 من طريق يحيى بن سعيد، والبخاري "830" في الأذان: باب التشهد في الأولى، وأبو عوانة 2/194 من طريق جعفر بن ربيعة، وابن خزيمة برقم "1030" من طريق الضحاك بن عثمان، ثلاثتهم عن عبد الرحمٰن بن هرمز الأعرج، بهذا الإسناد، وسيعيده المؤلف برقم "1939" و ."1941"

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ. (1: 2)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ قِيَامِ النَّاسِ خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ قِيَامِهِ مِنْ مَوْضِعِ جَلْسَتِهِ الْاُوْلٰى، وَتَرْكِهِ الْاِنْكَارَ عَلَيْهِمْ، ذٰلِكَ اَبْيَنُ الْبَيَانِ عَلٰى اَنَّ الْقَعْدَةَ الْاُوْلٰى فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ فَرْضٍ

۞۞ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ جو بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہو گئے اس وقت جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ دو سجدے کئے یہ اس کی جگہ تھا جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جس مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قعدہ کے لیے بیٹھنا تھا۔ اس مقام پر آپ کے کھڑے ہونے کے وقت لوگوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو جانا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی اس حرکت پر انکار نہ کرنا اس بات کا واضح بیان ہے کہ نماز میں پہلا قعدہ فرض نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ عَلَى الْمُصَلِّي

اس بات کے بیان کا تذکرہ کے نماز میں پہلا تشہد نمازی پر فرض نہیں ہے

1939 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ، حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ (1: 34)

۞۞ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اس وقت کھڑے ہو گئے جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کے دوران دو سجدے کئے لوگوں نے بھی یہ دو سجدے کئے یہ اس کی جگہ تھے جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ فَرْضٍ عَلَى الْمُصَلِّيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز میں پہلا تشہد نمازیوں پر فرض نہیں ہے

1940 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، قَالَ:

1939- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَقَالَ النَّاسُ وَرَائَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُكُمْ تَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْمَا اَجْلِسَ، وَلَيْسَ تِلْكَ سُنَّةً، اِنَّمَا السُّنَّةُ الَّتِيْ صَنَعْتُهُ. (5: 18)

عبدالرحمٰن بن شماسہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ وہ اس وقت کھڑے ہو گئے جب ان پر بیٹھنا لازم تھا تو ان کے پیچھے موجود لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن وہ نہیں بیٹھے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ کیا (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) انہوں نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کا سبحان اللہ کہنا سن لیا تھا لیکن یہ سنت نہیں ہے سنت وہ ہے جو میں نے کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ عَلَى الْمُصَلِّي

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں پہلا تشہد نمازیوں پر فرض نہیں ہے

1941 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ، حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ، مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ جو عبدالمطلب کے حلیف ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اس وقت کھڑے ہو گئے جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کے دوران دو سجدے کئے۔ آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی یہ دو سجدے کئے یہ اس کی جگہ تھا جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

ذِكْرُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کیلئے تشہد کے دوران دونوں ہاتھ زانوں پر رکھنے کا تذکرہ

1942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

1940- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن شماسة، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه الطبراني /17 "868" من طريق عمرو بن خالد الحراني، والحاكم 1/325، والبيهقي 2/344 من طريق إدريس بن يحيى، كلاهما عن بكر بن مضر، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، وأقره الذهبي، وإنما هو على شرط مسلم، فإن عبد الرحمٰن بن شماسة لم يخرج له البخاري. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/35 من طريق شبابة، والطبراني /17 "867" من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن يزيد بن أبي حبيب، به.

1941- إسناده صحيح. وقد تقدم برقم "1938" و "1939".

(متن حدیث): رَآنِیْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰی فِی الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِیْ وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، قَالَ: كَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰی، وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی. (5: 4)

علی بن عبدالرحمن معاوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا' میں نماز کے دوران کنکریوں سے کھیل رہا تھا جب انہوں نے نماز مکمل کی تو مجھے (ایسا کرنے سے) منع کیا' اور ارشاد فرمایا: تم اس طرح کرو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران بیٹھتے تھے' تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں زانوں پر رکھتے تھے۔ آپ اپنی تمام انگلیوں کو سمیٹ لیتے تھے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں زانو پر رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّیَ فِی التَّشَهُّدِ يَجِبُ اَنْ يَّضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی وَرُكْبَتِهٖ، وَالْيُمْنٰی عَلَی الْيُمْنٰی مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تشہد کے دوران نمازیوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر اور گھٹنے پر رکھے اور دائیں کو دائیں پر رکھے

1943 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ، افْتَرَشَ الْيُسْرٰی، وَنَصَبَ الْيُمْنٰی، وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلَی الْوُسْطٰی، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی، وَاَلْقَمَ كَفَّهُ الْيُسْرٰی رُكْبَتَهُ. (5: 4)

عامر بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتے تھے' تو

1942- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير علی بن عبد الرحمٰن المعاوی، فإنه من رجال مسلم، وأخرجه البغوی فی شرح السنة "675" من طريق أحمد بن أبی بكر، عن مالك، بهٰذا الإسناد . وهو فی الموطأ 1/88-89 فی الصلاة: باب العمل فی الجلوس فی الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعی فی المسند 1/87-89، ومسلم "580" "116" فی المساجد: باب صفة الجلوس فی الصلاة، وكيفية وضع اليدين على الفخذين، وأبو داوٗد "987" فی الصلاة: باب الإشارة فی التشهد، والنسائی 3/36، 37 فی السهو: باب قبض الأصابع من اليد اليمنى دون السبابة، وأبو عوانة 2/223، والبيهقی 2/130. وأخرجه أبو عوانة 2/223 من طريق وهيب، و 2/224 من طريق شعبة، كلاهما عن مسلم بن أبی مريم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "580"، والنسائی 3/36 فی السهو: باب موضع الكفين، من طريق سفيان، عن مسلم بن أبی مريم، به، ومن طريق سفيان أيضًا، ويحيى بن سعيد، عن مسلم، به. قال سفيان: فكان يحيى بن سعيد حدثنا به عن مسلم، ثم حدثنيه مسلم . وسيورده المصنف برقم "1947" من طريق إسماعيل بن جعفر، عن مسلم، به، ويخرج هناك.

آپ بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔ آپ اپنے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھتے تھے اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر رکھتے تھے آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو گھٹنے پر رکھتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَجْعَلُ الْمَرْءُ اَصَابِعَهٗ عِنْدَ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی تشہد میں انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے کیسے کرے گا؟

1944 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ. (5: 4)

❀❀ عامر بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھتے تھے آپ اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے اور آپ کی نگاہ آپ کے اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُشِيرُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّبَّابَةِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اس مقام پر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1943- إسناده قوى، رجاله رجال الصحيح، وأبو خالد الأحمر واسمه سليمان بن حيان الأزدى قد توبع عليه. وأخرجه مسلم "579" "113" فى المساجد: باب صفة الجلوس فى الصلاة، وكيفية وضع الدين على الفخذين، والبيهقى فى السنن 2/131 من طريق أبى بكر بن أبى شيبة، والدارقطنى 1/349-350 من طريق محمد بن آدم، كلاهما عن أبى خالد الأحمر، به. وأخرجه مسلم "579" "113"، والبيهقى 2/131 من طريق الليث بن سعد، والدارمى 1/308 من طريق ابن عيينة، وأبو داوٗد "989" فى الصلاة: باب الإشارة فى التشهيد، والنسائى 3/37 فى السهو: باب بسط اليسرى على الركبة، وأبو عوانة 2/226، والبغوى فى شرح السنة "676" من طريق زياد بن سعد، ثلاثتهم عن ابن عجلان، بهٰذا الإسناد. ورواية زياد اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يشير بإصبعه إذا دعا ولا يحركها. وأخرجه مسلم "579" "112"، وأبو داوٗد "988"، وأبو عوانة 2/225، والبيهقى 2/130 من طريق عثمان بن حكيم، والنسائى 3/37، وأبو عوانة 2/226، 227، من طريق عمرو بن دينار، كلاهما عن عامر بن عبد اللّٰه بن الزبير، به. وسيرد بعده من طريق يحيى القطان، عن ابن عجلان، به. فانظره.

1944- إسناده قوى على شرط مسلم. وأخرجه أبو داوٗد "990" فى الصلاة: باب الإشارة فى التشهد، ومن طريقه أبو عوانة 2/226، والبغوى فى شرح السنة "677" عن محمد بن بشار، والنسائى 3/39 فى السهو: باب موضع البصر عند الإشارة وتحريك السبابة، عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن يحيى القطان، بهٰذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق أبى خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به. وتخريجه هناك.

1945 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يَنْفُضُونَ اَيْدِيَهُمْ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ، فَقُلْتُ: لَانْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَبَّرَ حَتّٰى افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ اِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ اُذُنَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ سَجَدَ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ مِنْ وَّجْهِهِ، فَلَمَّا جَلَسَ افْتَرَشَ قَدَمَيْهِ، وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ خِنْصَرَهُ وَالَّتِيْ تَلِيهَا، وَجَمَعَ بَيْنَ اِبْهَامِهِ وَالْوُسْطٰى، وَرَفَعَ الَّتِيْ تَلِيهَا يَدْعُو بِهَا. (4:5)

عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم لوگ مدینہ منورہ آئے' تو لوگ اپنے ہاتھ اپنے کپڑوں (یعنی چادروں) کے اندر رکھے ہوئے تھے میں نے سوچا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ نے تکبیر کہی نماز کا آغاز کیا' اور رفع یدین کیا' یہاں تک کہ میں نے آپ کے انگوٹھوں کو آپ کے کانوں کے قریب دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیا جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے رفع یدین کیا جب آپ نے اپنا سر اٹھایا' تو آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھا پھر آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ آپ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں کے درمیان چہرے کے مدمقابل رکھا جب آپ بیٹھے تو آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو بچھا لیا اور دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھا آپ نے سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کیا۔ اپنے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کیا' اور اس کے ساتھ والی انگلی (یعنی شہادت کی انگلی) کو بلند کیا۔ آپ نے اس کے ہمراہ دعا پڑھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ عِنْدَ الْاِشَارَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا اَنْ يَّحْنِيَ سَبَّابَتَهُ قَلِيْلًا

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اشارے کے وقت اپنی انگلی کو تھوڑا سا جھکا لے جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

1946 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِيُّ، اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى،

1945- إسناده صحيح. وأخرجه البخاري في قرة العينين برفع اليدين في الصلاة ص 19 عن عبد الله بن محمد، وابن ماجة "912" في إقامة الصلاة: باب الإشارة في التشهد، عن علي بن محمد، كلاهما عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد، مختصرًا. وتقدم برقم "1860" من طريق زائدة بن قدامة، عن عاصم ن كليب، به. وتقدم تخريجه هناك.

رَافِعًا اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو . (5: 4)

مالک بن نمیر خزاعی بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اٹھائی ہوئی تھی اور آپ نے اس کو تھوڑا سا جھکایا ہوا تھا اور آپ دعا مانگ رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِشَارَةَ بِالسَّبَّابَةِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ اِلَى الْقِبْلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ قبلہ کی سمت میں ہو

1947 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ * عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَى بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تُحَرِّكِ الْحَصَى وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ اِلَى الْقِبْلَةِ، وَرَمٰى بِبَصَرِهِ اِلَيْهَا اَوْ نَحْوَهَا ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. (5: 4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے ایک شخص کو نماز کے دوران اپنے ہاتھ کے ذریعے کنکریوں کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا جب اس نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ نے اس سے فرمایا تم نماز کے دوران کنکریوں کو حرکت نہ دو کیونکہ یہ عمل شیطان کی طرف سے ہوتا ہے بلکہ تم اس طرح کرو جس طرح نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے زانو پر رکھا اور انہوں نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعہ قبلہ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے اپنی نگاہ اس انگلی کی طرف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس انگلی کی سمت رکھی۔

پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

1946—وأخرجه أحمد 3/471، وأبو داوُد "991" في الصلاة: باب الإشارة في التشهد، والنسائي 3/39 في السهو: باب إحناء السبابة في الإشارة، وابن خزيمة "715" و "716"، وابن ماجه "911" في الإقامة: باب الإشارة في التشهد، والبيهقي 2/131، من طرق عن عصام بن قدامة، بهٰذا الإسناد.

1947— إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم ."719" وأخرجه النسائي 2/236—237 في التطبيق: باب موضع البصر في التشهد، وأبو عوانة 2/224و226، من طريق علي بن حجر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 2/132 من طريق أبي الربيع، عن إسماعيل بن جعفر، به . وتقدم برقم "1942" من طريق مالك، عن مسلم بن أبي مريم، به، وتخريجه هناك، فانظره.

ذِكْرُ وَصْفِ التَّشَهُّدِ الَّذِى يَتَشَهَّدُ الْمَرْءُ فِى صَلَاتِهِ

تشہد کی اس صفت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی نماز میں تشہد ادا کرتا ہے

1948 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَالْمُغِيْرَةُ، وَالْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلَاةِ، نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ، فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِى السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ .(5: 12)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں بیٹھتے تھے تو ہم یہ پڑھتے تھے:

1948- إسناده صحيح على شرطهما، المغيرة: هو ابن مقسم الضبى، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدى الكوفى، وهو فى مصنف ابن أبى شيبة 1/219. وأخرجه البخارى "1220" فى العمل فى الصلاة: باب من سمى قومًا أو سلم فى الصلاة على غيره مواجهة وهو لا يعلم، عن عمرو بن عيسى، عن أبى عبد الصمد عبد العزيز بن عبد الصمد، عن حصين بن عبد الرحمٰن، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "704". وأخرجه البخارى "7381" فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ)، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/263، والطبرانى فى الكبير "9902" من طريق زهير بن معاوية، والطبرانى "9903" من طريق أبى عوانة، كلاهما عن مغيرة الضبى، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "704" أيضًا. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/291، وأبو عوانة 2/229 من طريق وكيع، والبخارى "831" فى الأذان: باب التشهد فى الآخرة، والطبرانى فى الكبير "9885"، والبيهقى فى السنن 2/138 من طريق أبى نعيم، وأحمد 1/431، والبخارى "835" فى الأذان: باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد، وأبو داؤد "968" فى الصلاة: باب التشهد، وابن ماجة "899" فى إقامة الصلاة: باب ماجاء فى التشهد، والبيهقى 2/153، من طريق يحيى بن سعيد، وأحمد 1/382 و427، ومسلم "402" "58" فى الصلاة: باب التشهد فى الصلاة، والبيهقى 2/153، من طريق أبى معاوية، والبخارى "6230" فى الاستئذان: باب السلام اسم من أسماء الله تعالى ومن طريقه البغوى فى شرح السنة "678" من طريق حفص بن غياث، والنسائى 3/41 فى السهو: باب كيف التشهد من طريق الفضيل بن عياض، وابن ماجة "899" من طريق عبد الله بن نمير، والدارمى 1/308، وابن الجارود "205"، وأبو عوانة 2/229، من طريق يعلى بن عبيد، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/262 من طريق أبى عوانة، والطبرانى فى الكبير "9886" وأحمد،1/413، وأبو عوانة 2/230 من طريق زائدة، كلهم عن الأعمش، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/292، وأحمد 1/414، والبخارى "6265" فى الاستئذان: باب الأخذ باليد، ومسلم "402" "59"، والنسائى 2/241 فى التطبيق: باب كيف التشهد الأول، وأبو عوانة 2/228، 229، والبيهقى 2/138 من طريق أبى نعيم الفضل بن دكين، عن سيف بن سليمان، عن مجاهد، عن أبى معمر عبد الله بن سخبرة، عن عبد الله بن مسعود. وسيرد بعده "1949" من طريق حماد بن أبى سليمان، عن أبى وائل، به، وبرقم "1950" من طريق الثورى، عن منصور والأعمش وأبى هاشم، عن أبى وائل، به، والثورى عن أبى إسحاق، عن الأسود وأبى الأحوص، عن عبد الله بن مسعود، وبرقم "1951" من طريق شعبة، عن أبى إسحاق، عن أبى الأحوص، عن عبد الله. ويخرج كل طريق فى موضعه.

''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبرائیل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے تم لوگ یہ پڑھو۔''

''ہر طرح کی زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم لوگ ایسا کرلو گے تو تم آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے پر سلام بھیج دو گے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّشَهُّدِ عِنْدَ الْقَعْدَةِ مِنْ صَلَاتِهٖ

نماز میں قاعدہ کے وقت تشہد پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1949 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوْا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَاَمَرَهُمْ بِالتَّشَهُّدِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (1: 94)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ پہلے یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو ''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطا کرنے والا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تشہد (کہ یہ کلمات پڑھنے) کا حکم دیا۔

''تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

1949 - إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح، حماد هو ابن أبي سليمان الأشعري مولاهم، ابو إسماعيل الكوفي. وأخرجه الطيالسي "249"، والنسائي 2/240 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/262، والطبراني "9892" من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 1/464، والنسائي 2/241، والطبراني "9904" من طيق غندر محمد بن جعفر، والطحاوي 1/262 من طريق عبد الرحمن بن زياد، والطبراني "9891" من طريق حمزة الزيات، و "9894" من طريق حماد بن سلمة، كلهم عن حماد، بهذا الإسناد، وانظر "1948" و "1950" و "1915" و "1955" و "1956".

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَتَشَهَّدُ الْمَرْءُ بِهِ فِيْ جُلُوْسِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

اس بات کی صفت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران بیٹھنے کے دوران تشہد کیسے پڑھے گا؟

1950 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، وَاَبِيْ هَاشِمٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَاَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ، نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، فَعَلَّمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ - قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: - اِذَا قُلْتُهَا اَصَابَتْ كُلَّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَنَبِيٍّ مُرْسَلٍ، وَعَبْدٍ صَالِحٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. (5: 34)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہمیں یہ نہیں پتہ تھا' ہمیں نماز میں کیا پڑھنا چاہیے' تو ہم یہ کہا کرتے تھے حضرت جبرائیل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے' جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو تو یہ پڑھو۔

1950- إسناده صحيح على شرط البخاري، أبو الأحوص: هو عوف بن مالك الجشمي، وهو في مصنف عبد الرزاق "3061"، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 1/423، وابن ماجة "889" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في التشهد، والطبراني في الكبير "9888"، والبيهقي في السنن 2/377. وأخرجه الطبراني في الكبير "9901"، والدارقطني 1/351 من طريق عبد الله بن المبارك، عن سفيان الثوري، عن منصور، والأعمش وحماد، ومغيرة، عن أبي وائل، به. وأخرجه أحمد 1/440، والنسائي 2/241 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، والطبراني "9904" من طريق شعبة، عن الأعمش، ومنصور وحماد، والمغيرة، وأبي هاشم، عن أبي وائل، به. وأخرجه النسائي 3/40 في السهو: باب إيجاب التشهد، والدارقطني 1/350، والبيهقي 2/138 من طريق سفيان بن عيينة، عن الأعمش ومنصور، عن أبي وائل، به. وأخرجه ري "6328" في الدعوات: باب الدعاء في الصلاة ومسلم "402" "55" في الصلا: باب التشهد في الصلاة، من طريق جرير، ومسلم "402" "56"، وأبو عوانة 2/230، من طريق شعبة، كلاهما عن منصور، عن أبي وائل، به. وأخرجه الطبراني "9909" من طريق عبد الرزاق، عن الثوري، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه أحمد 1/413 من طريق مؤمل، عن سفيان الثوري، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه الترمذي "289" في الصلاة: باب ما جاء في التشهد، والنسائي 2/237، 238 في التطبيق، من طريق عبيد الله الأشجعي، عن سفيان الثوري، عن أبي إسحاق، عن الأسود، به. وأخرجه أحمد 459، والطحاوي 1/262، وابن خزيمة "708"، من طريق محمد بن إسحاق، حدثه عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، به. وأخرجه النسائي 2/239، والطبراني "9916" من طريق سفيان عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، به. وأخرجه عبد الرزاق "3063"، والطيالسي "304"، وأحمد 1/437، والترمذي "1105" في النكاح: باب ما جاء في خطبة النكاح، والنسائي 2/238، 239، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/263، والطبراني "9910" و "9911" و "9913" من طرق كثيرة عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، به. وسيرد بعده من طريق شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، به. وانظر ما قبله وما بعده.

''تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔اے نبی آپ پر سلام ہو۔اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

''جب تم یہ کلمات پڑھ لوگے تو ہر مقرب فرشتے ہر مرسل نبی اور ہر نیک بندے تک یہ سلام پہنچ جائے گا (تم یہ بھی پڑھو) ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

1951 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):كُنَّا لَا نَدْرِى مَا نَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، اِلَّا اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنُحَمِّدَ رَبَّنَا، وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، اَوْ قَالَ جَوَامِعَهُ، وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا: اِذَا قَعَدْتُمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَعْجَبَهُ، فَلْيَدْعُ بِهٖ رَبَّهُ. (1: 20)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْاَمْرُ بِالْجُلُوْسِ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَمْرُ فَرْضٍ دَلَّ فِعْلُهُ مَعَ تَرْكِ الْاِنْكَارِ عَلٰى مَنْ خَلْفَهُ عَلٰى اَنَّ الْجُلُوْسَ الْاَوَّلَ نَدْبٌ، وَبَقِيَ الْاٰخِرُ عَلٰى حَالَتِهٖ فَرْضًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ہمیں اس بات کا علم نہیں تھا' ہمیں دو رکعات پڑھنے کے بعد (تشہد کے دوران) کیا پڑھنا چاہئے صرف یہ پتہ تھا' ہمیں تسبیح بیان کرنی چاہئے، تکبیر پڑھنی چاہئے اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنی چاہئے۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائی کو کھولنے والی چیزوں اور بھلائی کے مجموعوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بھلائی کے بارے میں جامع باتوں کا علم عطا کیا گیا۔آپ نے ہم سے یہ فرمایا جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو تو تم یہ پڑھو:

''تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

1951- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطبراني في الكبير "9912" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "304"، وأحمد "1/437"، والنسائي 2/238 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، والطحاوي 1/263، من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة برقم ."720" وانظر ما قبله و "1948" و "1949" و "1955" و "1956" و "1961" و "1962" و ."1963"

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) پھر دعا کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے وہ جو چاہے اپنے پروردگار سے دعا مانگے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دو رکعات کے بعد بیٹھنے کا حکم ہونا ایک فرض حکم ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کا یہ فعل اور اس کے ہمراہ آپ کا اپنے پیچھے موجود لوگوں کا انکار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلا قعدہ مستحب ہے جبکہ دوسرا قعدہ اپنی حالت پر فرض رہے گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ فِيْ صَلَاتِهٖ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران اس کے علاوہ تشہد پڑھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1952 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے (تشہد کے کلمات یہ ہیں)

''برکت والی زبانی عبادات اور پاکیزہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

1952- إسناده حسن، وهو حديث صحيح، كامل بن طلحة الجحدري: لا بأس به كما قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الشافعي في المسند 1/89-90، وأحمد 1/292، وابن ماجة "900" في الإقامة: باب ما جاء في التشهد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/263، والطبراني "10996"،وابن خزيمة "705"، وأبو عوانة 2/227و228، والبيهقي 2/377 من طرق عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد .وأخرج صدره وهو قوله: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعلمنا التشهد كما يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن، ابن أبي شيبة 1/294 ومن طريقه مسلم ."403" "61" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، وأبو عوانة 2/228، = وأخرجه النسائي 3/41 في السهو: باب تعليم التشهد كتعليم السورة من القرآن، عن أحمد بن سليمان، كلاهما عن يحيى بن آدم، عن عبد الرحمٰن بن حميد، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الدارقطني 1/350، والطبراني "10997" و "11406" من طريق أحمد بن محمد بن الحجاج بن رشدين بن سعد، حدثني أبي، عن أبيه، عن جده، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عطاء ، وطاووس، وابن جبير، عن ابن عباس، به. وسيورده المؤلف بعده "1953" من طريق يزيد بن موهب، و "1954" من طريق قتيبة بن سعيد، كلاهما عن الليث، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِنَوْعٍ ثَانٍ مِنَ التَّشَهُّدِ اِذْ هُمَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

آدمی کو تشہد کی دوسری قسم (پڑھنے) کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ دونوں مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں

1953 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، مِنْ كِتَابِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، كَانَ يَقُولُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ . (1: 94)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الزُّبَيْرِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ یہ پڑھا کرتے تھے:

"برکت والی زبانی عبادات اور پاکیزہ جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں ابوزبیر نامی راوی منفرد ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ فِي صَلَاتِهٖ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز میں اس تشہد کے علاوہ پڑھے جس کا تذکرہ ہم نے کیا ہے

1954 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ،

1953- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وتقدم قبله من طريق كامل بن طلحة الجحدري، وسيرد بعده من طريق قتيبة بن سعيد، كلاهما عن الليث، به . وورد تخريجهما هناك.

1954- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه مسلم "403" "60" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، وأبو داؤد "974" في الصلاة: باب التشهد، والترمذي "290" في الصلاة: باب منه يعني مما جاء في التشهد، والنسائي 2/242 في التطبيق: باب نوع آخر من التشهد، والبيهقي 2/140، والبغوي في شرح السنة "679" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وانظر "1952" و "1953".

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُوْلُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ پڑھا کرتے تھے:

''برکت والی زبانی عبادات اور پاکیزہ جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

ذِكْرُ مَا كَانَ الْقَوْمُ يَقُوْلُوْنَ فِي الْجَلْسَةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَعْلِيْمِهِ اِيَّاهُمُ التَّشَهُّدَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں کو تشہد کی تعلیم دینے سے پہلے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھنے کے دوران کیا پڑھا کرتے تھے؟

1955 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِهِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، فَاِذَا قَالَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ. (1: 20)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز کے دوران) بیٹھتے تھے تو ہم یہ پڑھتے تھے اللہ تعالیٰ پر''اس کے بندوں سے پہلے سلام ہو جبرائیل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر

1955 - إسناده صحيح على شرطهما، وانظر "1948" و "1949" و "1950" و "1951" و "1956" و "1961" و "1962" و "1963".

سلام ہو جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے جب کوئی شخص نماز کے دوران بیٹھے تو اسے سب سے پہلے یہ پڑھ لینا چاہئے۔

''تمام جسمانی اور زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب بندہ یہ کلمات پڑھ لے گا' تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے تک (سلام) پہنچ جائے گا۔

(اس کے بعد آدمی یہ پڑھے) ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر دعا کے حوالے سے آدمی کو اختیار ہے' جو وہ پسند کرے (وہ دعا مانگ لے)

ذِكْرُ وَصْفِ السَّلَامِ الَّذِى يَتَقَدَّمُ الصَّلَاةَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام کے اس طریقے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے سے پہلے پڑھا جائے گا

1956 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَرَادِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، وَاَبِى هَاشِمٍ، وَحَمَّادِ بْنِ اَبِى سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِى وَائِلٍ، وَاَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، وَالْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَدْرِى مَا نَقُوْلُ فِى الصَّلَاةِ، نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، فَعَلَّمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسْتُمْ فِى رَكْعَتَيْنِ، فَقُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ - قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِى حَدِيْثِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذَا قُلْتَهَا، اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ فِى حَدِيْثِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: اِذَا قُلْتَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ مُقَرَّبٍ وَنَبِيٍّ مُرْسَلٍ، اَوْ عَبْدٍ صَالِحٍ - اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. (1: 21)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ نہیں معلوم تھا' ہم نماز میں کیا پڑھیں۔ ہم یہ پڑھا کرتے

1956- إسناده قوي. إسحاق بن زريق الرَّسْعَني- نسبه إلى رأس العين، بلد من أرض الجزيرة، بينها وبين حران يومان: ذكره المؤلف في الثقات 8/121، وشيخه فيه إبراهيم بن خالد، وثقه يحيى بن معين وأحمد كما في الجرح والتعديل 2/97، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو هاشم: هو الرماني الواسطي، اسمه يحيى، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وهو مكرر "1950".

تھے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبرائیل پر سلام ہو۔ حضرت میکائیل پر سلام ہو تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطا کرنے والا ہے جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو تو یہ پڑھو۔

''تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

ابووائل نامی راوی نے اپنی روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔

''جب تم یہ پڑھ لو گے تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے تک (تمہارا سلام) پہنچ جائے گا۔''

ابواسحاق نامی راوی نے اپنی روایت میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''جب تم انہیں پڑھ لو گے تو ہر مقرب بندے اور مرسل نبی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نیک بندے تک (تمہارا سلام) پہنچ جائے گا''۔

(پھر تم یہ پڑھو) ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِى يَتَعَقَّبُ السَّلَامَ الَّذِى وَصَفْنَا

نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے طریقے کا تذکرہ جو اس سلام کے بعد آئیگا جس کا ذکر کیا ہے

1957 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (21:1)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہمیں یہ تو پتہ چل گیا ہے' آپ سلام کیسے بھیجنا ہے ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

1957- إسناده صحيح على شرطهما. الحكم: هو ابن عتيبة، وهو فى مصنف ابن أبى شيبة 2/507. وقد تقدم تخريجه مستوفى فى الجزء الثالث برقم "912" وعلق البخارى فى صحيحه 8/532 بصيغة الجزم، عن أبى العالية قال: صلاة الله على رسوله ثناؤه عليه عند الملائكة، وصلاة الملائكة الدعاء . ووصله إسماعيل القاضى فى كتاب الصلاة على النبى ص 80: من طريق نصر بن على، حدثنا خالد بن يزيد، عن أبى جعفر، عن الربيع بن أنس، عن أبى العالية.

''اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اور تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّصْفِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ اَمَرَهُمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يُصَلُّوْا بِهَا عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے درود کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تھا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا ہے کہ وہ اس کے مطابق اللہ کے رسول پر درود بھیجیں

1958 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ .(1: 21)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہ

1958– إسناده صحيح على شرط الشيخين ما خلا محمد بن عبد الله الأنصاری فإنه من رجال مسلم، وأخرجه البغوی فی شرح السنة "683" من طريق أحمد بن أبی بكر، بهذا الإسناد . وهو فی الموطأ 1/165–166 فی الصلاة: باب ماجاء فی الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعی فی المسند 1/90–91، وعبد الرزاق "3108"، وأحمد 4/118و5/273، 274، ومسلم "405" فی الصلاة: باب الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، وأبو داوُد "980" فی الصلاة: باب الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، والنسائی 3/45 فی السهود: باب الأمر بالصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم، والترمذی "3220" فی التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والدارمی 1/309–310، والطبرانی 17/ "697" و "625"، والبيهقی فی السنن 2/146. وأخرجه النسائی 3/47 فی السهو: باب كيف الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم، من طريق عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفی، والطبرانی 17/ "696" من طريق عبد الوهاب بن عطاء الخفاف، كلاهما عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن عبد الرحمٰن بن بشر، عن أبی مسعود الأنصاری. وسيرد بعده من طريق محمد بن إبراهيم التيمی، عن محمد بن عبد الله بن زيد، به.

کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے' تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے' ہم آپ پر درود بھیجیں' تو ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو' "اے اللہ! تو حضرت محمد پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' اور تو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) سلام کا طریقہ اسی طرح ہے' جس طرح تم جان چکے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ ذِكْرِهِمْ اِيَّاهُ فِي التَّشَهُّدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران درود بھیجنے کے بارے میں اس وقت دریافت کیا گیا تھا جب لوگوں نے آپ کے سامنے تشہد کا تذکرہ کیا تھا

1959 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي - فِي الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ - مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلَاتِنَا، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ، قَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (1: 21)

1959- إسناده حسن، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "711"، ومن طريقه أخرجه الدارقطني في سننه 1/354-355، والحاكم 1/268، والبيهقي في السنن 2/146، و147و378، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي، وقال الدارقطني: هٰذا إسناد حسن متصل. وأخرجه أحمد 4/119 عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "981" في الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد، والطبراني في الكبير 17/ "698" من طريق أحمد بن يونس، عن زهير، عن محمد بن إسحاق، بهٰذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق مالك، عن نعيم بن عبد الله المجمر، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، به. وتخريجه هناك.

امام ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں انہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بارے میں روایت بیان کی تھی جب کوئی شخص نماز کے دوران آپ پر درود بھیجتا ہے۔

حضرت ابومسعود بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اس وقت ہم آپ کے پاس موجود تھے۔ اس شخص نے عرض کی: جہاں تک آپ پر سلام بھیجنے کا تعلق ہے اس کا ہمیں پتہ چل گیا ہے' جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ بات پسند کی' اس شخص نے آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنے لگو تو تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو امی نبی حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا' اور تو امی نبی حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَاْمُورٌ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهٖ عِنْدَ ذِكْرِهٖ اِيَّاهُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر نماز کے دوران درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے

1960 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ، اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو

1960- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو بن مالك الجنبي، وهو ثقة، روى له أصحاب السنن، ولم يقيد نسبته إسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي ص 86، فالتبس أمره على الشيخ ناصر الألباني، فظنه عمرو بن مالك النكري، فحسن إسناده، لأن النكري لا يرقى حديثه إلى الصحة. وما أدري كيف وقع له ذلك، فالنكري من تبع التابعين لا تعرف له رواية عن الصحابة، وجاء تكنية عمرو بن مالك عند إسماعيل القاضي وغيره أبا علي، وهي كنية الجنبي، وأما النكري، فكنيته أبو يحيى، أو أبو مالك. ومعظم المصادر التي خرج منها الحديث في تعليقته قيدت نسبته الجنبي. وأخرجه أحمد 6/18، وأبو داؤد "1481" في الصلاة: باب الدعاء، والترمذي "3477" في الدعوات: باب جامع الدعوات عن النبي صلى الله عليه وسلم، وإسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي "106"، والطبراني في الكبير 18/ "719" و "893"، والطحاوي في مشكل الآثار 3/76، 77، والبيهقي في السنن 2/147-148 من طرق عن المقرء وهو أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد المقرء بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "710"، والحاكم 1/230 و268 ووافقه الذهبي. وأخرجه الترمذي "3476"، والطبراني 18/ "792" و "794" من طريق رشدين بن سعد، والنسائي 3/44 في السهو: باب التمجيد والصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في الصلاة، من طريق ابن وهب، كلاهما عن أبي هانيء حميد بن هانيء، به، وصححه ابن خزيمة "709".

بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِيْ صَلَاتِهِ، لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.

(21:1)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے سنا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان نہیں کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی نہیں بھیجا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پھر آپ نے اسے بلوایا اور اس سے فرمایا جب کوئی شخص نماز ادا کرے (یا دعا مانگنے لگے) تو اسے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنی چاہئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔ اس کے بعد وہ جو چاہے دعا مانگے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا فرض نہیں ہے

1961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ: اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ، فَحَدَّثَنِيْ

(متن حدیث):اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، اَخَذَ بِيَدِهِ، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ -، قَالَ زُهَيْرٌ: عَقَلْتُ حِيْنَ كَتَبْتُهُ مِنَ الْحَسَنِ، فَحَدَّثَنِيْ مِنْ حِفْظِهِ مِنَ الْحَسَنِ، بِبَقِيَّتِهِ - اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - قَالَ زُهَيْرٌ: ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى حِفْظِي - قَالَ: فَاِذَا قُلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ، وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ (1: 21)

1961– عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي الحراني: ذكره المؤلف في الثقات 8/380، وقال أبو زرعة فيما نقله عنه ابن أبي حاتم 5/267: شيخ، وقد توبع عليه، ومن فوقه من ثقات رجال الصحيح غير الحسن بن حر، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 1/422 عن يحيى بن آدم، وأبو داوٗد "970" في الصلاة: باب التشهد، عن عبد الله بن محمد النفيلي، والدارمي 1/309 عن أبي نعيم، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/275 من طريق أبي غسان، وأحمد بن يونس، وأبي نعيم، والدارقطني 1/353 من طريق شبابة بن سوار، وموسى بن داوٗد، والطبراني في الكبير "9925" من طريق عبد الملك بن واقد الحراني، وأحمد بن يونس، وابي بلال الأشعري، والطيالسي "275" كلهم عن زهير بن معاوية، بهٰذا الإسناد.

قاسم بن مغیرہ بیان کرتے ہیں۔علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا تھا اور یہ بات بیان کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نماز کے دوران تشہد کے کلمات تعلیم دیئے تھے (جو درج ذیل ہیں:)

''تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

زہیر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نے حسن کے حوالے سے جب اس حدیث کو نوٹ کیا تھا تو میں نے یہ بات یاد رکھی تھی' پھر زہیر نے اپنے حافظے کی بنیاد پر حسن کے حوالے سے روایت کے بقیہ الفاظ نقل کئے جو درج ذیل ہیں:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

زہیر نامی راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اپنی یادداشت کی طرف رجوع کیا جس میں روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

''جب تم یہ پڑھ لو گے تو تم اپنی نماز کو مکمل کر لو گے اگر اتنا اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ فَاِذَا قُلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، لَيْسَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَجَهُ زُهَيْرٌ فِي الْخَبَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان کا یہ کہنا: ''جب تم یہ پڑھ لو' تو تم نے اپنے ذمے لازم چیز کو ادا کر لیا'' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں اس کو زہیر نامی راوی نے روایت میں درج کر دیا ہے

1962 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِیْ، وَاَخَذَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِيَدِ عَلْقَمَةَ، وَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1962- غسان بن الربيع وهو الأزدى الموصلى- قال الدارقطنى: ضعيف، وقال مرة: صالح، وقال الذهبى: ليس بحجة فى الحديث، وشيخه ابن ثوبان- وهو عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان- قال الحافظ فى التقريب: صدوق يخطء وتغير بأخرة. قال صاحب الجوهر النقى 2/175: وبمثل هٰذا لا تعلل رواية الجماعة الذين جعلوا هٰذا الكلام متصلًا بالحديث، وعلى تقدير صحة السند الذى روى فيه موقوفًا، فرواية من وقف لا تعلل بها رواية من رفع، لأن الرفع زيادة مقبولة على ما عرف من مذاهب أهل الفقه والأصول، فيحمل على أن ابن مسعود سمعه من النبى صلى الله عليه وسلم، فرواه كذلك مرة، وأفتى به مرة أخرى، وهٰذا أولى من جعله من كلامه، إذ فيه تخطئة الجماعة الذين وصلوه. وانظر نصب الراية 1/424-.425وأخرجه الطبرانى فى الكبير "9924" عن عبد الله بن محمد بن عزيز الموصلى، عن غسان بن الربيع، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده و "1948" و "1949" و ."1950"

بِيَدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ، فَاِنْ شِئْتَ فَاثْبُتْ، وَاِنْ شِئْتَ فَانْصَرِفْ

(21:1)

حسن بن حر قاسم بن مخیمرہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا (انہوں نے یہ بتایا) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور انہیں تشہد (کے کلمات) تعلیم دیئے تھے (جو درج ذیل ہیں:)

''تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو۔اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم (یہ پڑھ کر) فارغ ہو جاؤ گے تو تم اپنی نماز سے فارغ ہو جاؤ گے اگر تم چاہو تو بیٹھے رہو اور اگر چاہو تو اٹھ جاؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے جو الفاظ ہم نے ذکر کیے ہیں وہ محفوظ نہیں ہیں

1963 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ بِيَدِي عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: اَخَذَ بِيَدِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَخَذَ بِيَدِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

1963- إسناده صحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/291، وأحمد 1/450، والدارقطني 1/352، والطبراني "9926"، من طرق عن حسين بن على الجعفي، بهذا الإسناد2 . 2/260 وفيه: محمد بن أبان بن صالح بن عمير الجعفي: مولى لقريش. تزوج في الجعفيين، فنسب إليهم، وكان كنيته أبو عمر، من أهل الكوفة، يروى عن أبي إسحاق، وحماد بن أبي سليمان . روى عنه العراقيون، كان ممن يقلب الأخبار، وله الوهم الكثير في الآثار. ثم نقل تضعيفه عن ابن معين.

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ: وَزَادَنِی فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: فَإِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنْ شِئْتَ فَقُمْ.

(21 :1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، ضَعِيفٌ، قَدْ تَبَرَّأْنَا مِنْ عُهْدَتِهِ فِي كِتَابِ الْمَجْرُوْحِيْنَ

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں۔علقمہ بن قیس نے میرا ہاتھ پکڑا وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی (جو درج ذیل ہیں)

''تمام زبانی، جسمانی مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔''

حسن بن حر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے محمد بن حبان نامی راوی نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ مزید نقل کئے ہیں۔

''جب تم یہ پڑھ لو گے تو پھر اگر تم چاہو تو اٹھ جاؤ۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن ابان نامی راوی ضعیف ہے ہم کتاب ''المجروحین'' میں اس سے بری الذمہ ہونے کا ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرُ كَيْفِيَّتِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا تذکرہ اور اس کی کیفیت کا تذکرہ

1964 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَشُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلَا اُهْدِی لَكَ هَدِيَّةً؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (1: 94)

1964 - إسناده صحيح على شرط البخاري . يوسف بن موسى: من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وتقدم تخريجه برقم "912" في الجزء الثالث، وأورده المؤلف هنا برقم . "1957"

عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ (نے مجھ سے فرمایا) کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں۔ ہم نے کہا: جی ہاں، انہوں نے بتایا: میں نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں یہ بات پتہ چل گئی ہے' آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے' تو آپ پر درود کیسے بھیجا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل فرما، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک تو لائق حمد و بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِنَوْعٍ ثَانٍ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ هُمَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی دوسری قسم ہونے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے

1965 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ قَـالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ بَشِيـرُ بْـنُ سَـعْـدٍ: اَمَـرَنَـا اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُوْلُوْا:

اَللّٰهُـمَّ صَلِّ عَـلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَـلٰـى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ. (41: 9)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں موجود تھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' اور حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم

1965 – إسناده صحيح، وهو مكرر "1958".

اور حضرت ابراہیم کی آل پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔"

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) سلام کا طریقہ اسی طرح ہے جیسے تم جان چکے ہو۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ فِيْ عُقَيْبِ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سلام پھیرنے سے پہلے تشہد کے بعد کیا دعا مانگے

1966 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُوْنُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ آخِرُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّى، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ .(5: 12)

✿✿ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان سب سے آخر میں یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' اور جو اعلانیہ طور پر کیا' اور جو زیادتی کی اور ہر وہ چیز جس کے بارے میں' تو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے' تو اس سب کے حوالے سے میری مغفرت کردے۔ بے شک تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ لِمَنْ فَرَغَ مِنْ تَشَهُّدِهِ قَبْلَ السَّلَامِ

چار متعین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

یہ اس شخص کیلئے ہے جو سلام پھیرنے سے پہلے اور تشہد سے فارغ ہونے کے بعد (ایسا کرتا ہے)

1966- إسناده صحيح. بحر بن نصر: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يعقوى والد يوسف، فإنه من رجال مسلم . وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "723"وأخرجه أبو عوانة 2/235 عن بحر بن نصر، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "771"في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 572 عن محمد بن أبي بكر المقدمي، والترمذي "3421" في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ، و "3422" من طريق أبي الوليد، والبيهقي في السنن 2/32 من طريق المقدمي، ثلاثتهم عن يوسف بن الماجشون، به .وأخرجه الترمذي "3423" من طريق مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الفضل، عن الأعرج، به، وقال: حسن صحيح، وفيه انه كان يقوله عند انصرافه من الصلاة . وسيورده المؤلف برقم "2205" من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة، عن أبيه الماجشون، بهذا الإسناد، ويأتي تخريجه من طريقه هناك.وقد تقدمت أطراف الحديث بالأرقام "1771" و "1772" و "1773" و "1774" فانظرها.

1967 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ . (1: 104)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو تو اسے چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے جہنم کے عذاب سے قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کی آزمائش سے دجال کے شر سے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِهٖ بَعْدَ تَشَهُّدِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی اپنی نماز کے دوران تشہد کے بعد پناہ مانگے گا

1968 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو

1967- إسناده صحيح. رداله رجال الصحيح. أخرجه ابن ماجه "909" فى إقامة الصلاة: باب ما يقال فى التشهد وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم الدمشقي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/237، ومن طريقه أبو داوٗد "983" فى الصلاة: باب ما يقول بعد التشهد، والبغوى فى شرح السنة "693"، وأخرجه مسلم "588" "130" فى المساجد: باب ما يستعاذ منه فى الصلاة، عن زهير بن حرب، كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "588" "128" و "130" والنسائى 3/58 فى السهو: باب نوع اٰخر يعنى من التعوذ فى الصلاة، والدارمى 1/310، وابن الجارود "207"، وأبو عوانة 2/235، والبيهقى 2/154 من طرق عن الأوزاعى، به. وصححه ابن خزيمة "721". وأورده المؤلف فى باب الاستعاذة برقم "1002" من طريق مجاهد أبى الحجاج، و "1018" من طريق محمد بن زياد، وأبى رافع، و "1019" من طريق أبى سلمة، كلهم عن أبى هريرة، به، وتقدم تخريجه هناك.

1968- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان وأبوه: روى لهما أبو داوٗد، والنسائى، وابن ماجه، وهما ثقتان، ومن فوقهما من رجال الشيخين. وأخرجه النسائى 3/56 فى السهو: باب نوع اٰخر "يعنى من التعوذ فى الصلاة" عن عمرو بن عثمان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "880" فى الصلاة: باب الدعاء فى الصلاة، عن عمرو بن عثمان، عن بقية، عن شعيب بن أبى حمزة، به. وأخرجه أحد 6/88-"89"، والبخارى "832" فى الأذان: باب الدعاء قبل السلام، و "2397" فى الاستقراض: باب من استعاذ من الدين، ومسلم "589" "129" فى المساجد: باب ما يستعاذ منه فى الصلاة، وأبو عوانة 2/236"، "237"، والبغوى فى شرح السنة "619"، والبيهقى فى السنن "2/154"، من طريق أبى اليمان، عن شعيب، به. وأخرجه أحمد 6/89، وابن خزيمة "852" من طريق يزيد بن الهاد، وأحمد "6/244" من طريق صالح بن أبى الأخضر، والبخارى "2397" أيضًا من طريق محمد بن أبى عتيق، و "7129" فى الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "587" فى المساجد؛ من طريق صالح بن كيسان، كلهم عن الزهرى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/188"و189، "190"، والبخارى "6368" فى الدعوات: باب التعوذ من المأثم والمغرم، و "6375": باب الاستعاذة من أرذل العمر، و "6376": باب الاستعاذة من فتنة الغنى، و "6377": باب التعوذ من فتنة الفقر، والترمذى "3495" فى الدعوات، وابن ماجه "3838" فى الدعاء: باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه عروة، به.

بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ: فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ .(5: 12)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہو اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہو۔ میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ (اس کی حکمت کیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مقروض ہو تو وہ بات کرتے ہوئے غلط بیانی کرتا ہے وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّیْ اَنْ يُسَمِّيَ مَنْ شَاءَ فِیْ دُعَائِهِ فِیْ صَلَاتِهِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے، جس چیز کا چاہے نام لے

1969 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

1969-- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مصنف عبد الرزاق "4028" وأخرجه أبو عوانة "2/283" من طريق عبد الرزاق، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري "804" في الأذان: باب يهوي بالتكبير حين يسجد، والبيهقي في السنن "2/207" من طريق شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أبي بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام وأبي سلمة بن عبد الرحمٰن، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري "6940" في أول كتاب الإكراه، من طريق هلال بن علي بن أسامة العامري، والدارقطني "2/38" من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن أبي سلمة، به .وأخرجه البخاري "1006" في الاستسقاء : باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم: "اجعلها عليهم سنين كسني يوسف"، و "2932" في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و "3386" في أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (لَقَدْ كَانَ فِیْ يُوسُفَ وَاِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ) من طريق أبي الزناد عبد الله بن ذكوان، عن الأعرج، عن أبي هريرة .وسيورده المؤلف برقم "1972" و "1983" من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة، وبرقم "1986" من طريق الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

(متن حدیث): قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ. (1:4)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی آخری رکعت سے سر اٹھایا (یعنی رکوع سے اٹھے) تو آپ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر! اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف کے زمانے کی سی قحط سالی مسلط کر دے''۔

ذِكْرُ الدُّعَاءِ الَّذِى يُعْطَى سَائِلُ اللّٰهِ مَا سَاَلَ فِىْ مَوْضِعٍ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس دعا کا تذکرہ کہ جب آدمی نماز کے دوران مخصوص مقام پر اسے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے

1970 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّىْ، فَلَمَّا بَلَغَ رَاْسَ الْمِائَةِ مِنَ النِّسَاءِ، اَخَذَ يَدْعُوْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ تُعْطَهْ، ثَلَاثًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَعْلٰى جُنَّةِ الْخُلْدِ. (1:2)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے جب انہوں نے سورۃ النساء کی ایک سو آیات کی تلاوت کر لی تو وہ دعا مانگنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ یہ بات آپ

1970- إسناده حسن. عاصم بن بهدلة: صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد "1/454" عن عفان بن مسلم، والفسوي في المعرفة والتاريخ "2/538" عن الحجاج بن منهال، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف في مناقب الصحابة: باب ذكر الأمر بقراءة القرآن على ما كان يقرؤه عبد الله بن مسعود، من طريق أبي بكر بن عياش، ومن طريق زائدة، كلاهما عن عاصم بن بهدلة، به، ويرد تخريجه من هذين الطريقين هناك. أخرجه ابن أبي شيبة "10/332"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "869"، والطبراني "8416" من طريق الأعمش، والطيالسي "340"، وأحمد في المسند 1/386"و"437، وفي فضائل الصحابة "70"، والطبراني "8413"، وأبو نعيم في الحلية "1/127" من طريق شعبة، والطبراني "8414" من طريق زهير، وأحمد في المسند "1/400" من طريق إسرائيل، أربعتهم عن أبي إسحاق، عن أبي عبيدة، عن ابن مسعود. وهذا سند فيه انقطاع، أبو عبيدة لم يسمع من أبيه، لكنه يتقوى بالطريق السابقة المتصلة. وأخرجه الحاكم "3/317" من طريق جرير، عن عبد الله بن يزيد الصهباني، عن كميل بن زياد، عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه. هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه. ووافقه الذهبي. وله طرق أخرى عن علي عند أحمد 1/25"و26و"38، والنسائي في فضائل الصحابة "153"، والطبراني "8418" و "8419" و "8420" و "8422"، وأبي نعيم في الحلية 1/124"و127-."128

نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں' جو مرتد نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور جنت الخلد کے اعلیٰ درجہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کا سوال کرتا ہوں۔''

ذِكْرُ جَوَازِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِي الصَّلَاةِ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں مذکور نہ ہو

1971 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَصَلّٰى صَلَاةً خَفَّفَهَا، فَمَرَّ بِنَا فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، خَفَّفْتَ الصَّلَاةَ، قَالَ: اَوَ خَفِيفَةً رَاَيْتُمُوْهَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا اِنِّيْ قَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدُعَاءٍ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ثُمَّ مَضٰى، فَاَتْبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، قَالَ عَطَاءٌ: اتَّبَعَهُ اَبِيْ - وَلٰكِنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَّقُوْلَ اتَّبَعْتُهُ - فَسَاَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ، ثُمَّ رَجَعَ فَاَخْبَرَهُمْ بِالدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الْعَدْلِ وَالْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَاَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَاَسْاَلُكَ الشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ، فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْاِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ. (5: 12)

عطاء بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم لوگ مسجد میں موجود تھے۔ اسی دوران حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اندر آئے انہوں نے نماز ادا کی اور مختصر ادا کی پھر وہ ہمارے پاس سے گزرے تو انہیں کہا گیا: اے ابویقظان آپ نے مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم نے جو نماز دیکھی ہے وہ مختصر ہے۔ ہم نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: میں نے تو اس میں وہ دعا بھی پڑھی ہے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا ہے' پھر وہ تشریف لے گئے۔ حاضرین میں سے ایک

1971 - إسناده قوي فإن سماع حماد بن زيد من عطاء بن السائب قبل الاختلاط، وهو في كتاب التوحيد ص 12 لابن خزيمة. وأخرجه النسائي 3/54"، "55 في السهو: باب نوع آخر "يعني من الدعاء بعد الذكر"، وابن مندة في الرد على الجهمية رقم "86"، وعثمان الدارمي في الرد على الجهمية ص 60، واللالكائي رقم "845" من طرق عن حماد بن زيد، به. وصححه الحاكم 1/524"-"525، ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه أبو يعلى "1624" من طريق محمد بن فضيل بن غزوان، عن عطاء بن السائب، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/264"، "265، وأحمد "4/264"، والنسائي 3/55، من طرق عن شريك، عن أبي هاشم الواسطي، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عن عمار. وشريك وهو ابن عبد الله القاضي - سيء الحفظ، وحديثه حسن في المتابعات، وهذا منها. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/265"-"266 عن أبي معاوية عن الأعمش.

صاحب ان کے پیچھے گئے۔ عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' میرے والدان کے پیچھے گئے تھے لیکن انہیں یہ کہنا اچھا نہیں لگا' میں ان کے پیچھے گیا تھا۔ اس نے ان سے اس دعا کے بارے میں دریافت کیا: وہ واپس آیا اور ان لوگوں کو اس دعا کے بارے میں بتایا: (اس کے الفاظ یہ تھے)

''اے اللہ! میں تیرے غیب کے علم اور اپنی مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں' تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور تو مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے حق میں بہتر ہو اے اللہ! میں غیب اور شہادت (ہر حالت) میں تجھ سے ڈرنے کا سوال کرتا ہوں اور ناراضگی اور رضامندی (ہر حالت میں) انصاف اور حق کی بات کہنے (کا تجھ سے سوال کرتا ہوں) اور میں غربت اور خوشحالی (دونوں حالتوں میں) میانہ روی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہیں ہوگی اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو منقطع نہیں ہوگی۔ میں تیرے فیصلے پر تجھ سے رضامندی کا سوال کرتا ہوں اور میں مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک (یعنی مرنے کے بعد کی اچھی زندگی) کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیرے دیدار کی لذت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں میں تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ (یہ سب کچھ) کسی نقصان کے بغیر اور کسی گمراہ کرنے والی آزمائش کے بغیر ہو' اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔''

ذِكْرُ جَوَازِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهِ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ ذِكْرُ اَسْمَاءِ النَّاسِ

آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو اگرچہ اس میں لوگوں کے ناموں کا ذکر ہو

1972 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

1972 - إسناده صحيح على شرط مسلم، حرملة بن يحيى: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "675" "294" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "675" "294" عن أبي الطاهر، والطحاوي في شرح معاني الآثار "1/241"، وأبو عوانة 2/280"و"283 عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 2/197 من طريق بحر بن نصر، كلهم عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد وأخرجه أحمد "2/255"، والبخاري "4560" في المغازي: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ)، والدارمي "1/374"، وابن خزيمة "619"، وأبو عوانة "2/280"، والطحاوي "1/242"، والبيهقي في السنن "2/197"، والبغوي في شرح السنة "637" من طريق إبراهيم بن سعد، والنسائي 2/201 في التطبيق: باب القنوت في الصبح، وأبو عوانة "2/281" من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/86"، "87، والحميدي "939"، وابن أبي شيبة 2/316"، "317 والبخاري "6200" في الأدب: باب تسمية الوليد والنسائي "2/201"، وأبو عوانة "2/283"، والبيهقي في السنن 2/197"و"244، والبغوي في شرح السنة "636"

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَائَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِى يُوْسُفَ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ، وَرِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةً عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ثُمَّ بَلَغَنَا اَنَّهٗ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا نَزَلَتْ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128)

(5: 10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز میں قرأت کر کے فارغ ہوتے تو آپ تکبیر کہتے (ہوئے رکوع میں چلے جاتے) پھر آپ اپنے سر کو اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھتے پھر آپ قیام کی حالت میں ہی یہ دعا مانگتے:

''اے اللہ! تو ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کر اے اللہ! تو مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی نازل کر دے۔ اے اللہ! لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ قبیلے پر لعنت کر انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم تک یہ روایت پہنچی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو ترک کر دیا۔

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے۔ بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ فِی الصَّلَاةِ بِمَا لَيْسَ فِی الْقُرْآنِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اگر آدمی نماز کے دوران ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن میں نہ ہو تو اس سے اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

1973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَيَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِیُّ، عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُو عَلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَقَالَ: عُصَيَّةٌ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

اَبُوْ مِجْلَزٍ اسْمُهُ: لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ.(4:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ عربوں کے کچھ قبائل رعل اور ذکوان کے خلاف دعائے ضرر کرتے رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عصیہ قبیلے کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔"

ابومجلز نامی راوی کا نام لاحق بن حمید ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو

1974 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

1973– إسناد صحيح على شرط الشيخين. سليمان التيمي: هو ابن طرخان التيمي، أبو المعتمر البصري، نزل في التيم، فنسب إليهم. وأخرجه أحمد "3/116" عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1003" في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، والطحاوي في شرح معاني الآثار "1/244"، من طريق زائدة بن قدامة، والبخاري "4094" في المغازي: باب غزوة الرجيع من طريق عبد الله بن المبارك، ومسلم "677" "299" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، من طريق المعتمر بن سليمان، والنسائي "2/200" في التطبيق: باب القنوت بعد الركوع، من طريق جرير، وأبو عوانة "2/186"، والبيهقي في السنن "2/244" من طريق يزيد بن هارون، كلهم عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/215"، والبخاري "2814" في الجهاد: باب فضل قول الله تعالى: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ...) و "4095" في المغازي: باب غزوة الرجيع، ومسلم "677" "297"، وأبو عوانة "2/286" من طريق مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/210"و"289 والبخاري "2801" في الجهاد: باب من ينكب في سبيل الله، و "4091" في المغازي، والدارمي "1/244"، والطحاوي "1/244"، من طريق همام، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وأخرجه أحمد "3/167"، وعبد الرزاق "4963"، والبخاري "1002" في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، و "1300" في الجنائز: باب من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن، و "3170" في الجزية: باب دعاء الإمام على من نكث عهدًا، و "4096" في المغازي، و "6394" في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، و "7341" في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم "677" "301"، والدارمي "1/374"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/243"و"244، وأبو عوانة "2/285"، والبيهقي في السنن "2/199"، والبغوي في شرح السنة "635" من طرق عن عاصم الأحول، عن أنس. وأخرجه أحمد "3/184"، ومسلم "677" "300"، وأبو داوٗد "1445" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، وأبو عوانة "2/286"، من طرق عن حماد بن سلمة، عن أنس بن سيرين، عن أنس. وأخرجه البخاي "1001" في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، ومسلم "677" "298"، وأبو داوٗد "1444" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، والنسائي "2/200" في التطبيق: باب القنوت في صلاة الصبح، وابن ماجه "1184" في الإقامة: باب ما جاء في القنوت قبل الركوع وبعده، والدارمي "1/375"، والطحاوي "1/243" من طرق عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن أنس. وأخرجه أحمد "3/259"، ومسلم "677" "303"، وأبو عوانة "2/281"، من طريق شعبة، عن موسى بن أنس، عن أنس. وأخرجه البخاري "1004" من طريق أبي قلابة، و "4088" من طريق عبد العزيز بن صهيب، و "2/ [illegible]" من طريق ثمامة بن عبد الله بن أنس، وابن ماجه "1183"، والطحاوي "1/244" من طريق حميد، كلهم عن أنس، وسيورده المؤلف برقم "1982" و "1985" من طريق قتادة، عن أنس، ويرد تخريجه هناك.

سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهٖ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَعَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَشُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ. (5: 12)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں ایمان پر ثابت قدمی کا ہدایت میں عزیمت کا تیری نعمتوں پر شکر کا تیری اچھے طریقے سے عبادت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں میں تجھ سے سلامتی والے دل کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس چیز (یعنی گناہ یا کوتاہی کے حوالے) سے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يُبْطِلُ صَلَاةَ الدَّاعِيْ فِيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: جو دعا اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ دعا نماز کے دوران اس دعا کو مانگنے والے کی نماز کو فاسد کر دیتی ہے

1975 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَسَ شَيْئًا لَا نَفْهَمُهٗ، فَقَالَ: اَفَطِنْتُمْ لِيْ؟ قُلْنَا:

1974 - رجاله ثقات إلا أنه منقطع، سقط من إسناده رجل من بني حنظلة بين أبي العلاء وبين شداد بن أوس كما يتبين من التخريج. سعيد الجريري: هو سعيد بن إياس الجريري، ورواية حماد بن سلمة عنه قبل الاختلاط، وأبو العلاء: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير. وأخرجه النسائي "3/54" في السهو: باب نوع آخر من الدعاء، والطبراني "7180" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/125"، والترمذي "3407" في الدعوات، والطبراني "7175" و "7177" من طرق عن سعيد الجريري، عن أبي العلاء، عن الحنظلي أو عن رجل من بني حنظلة، عن شداد بن أوس. وأخرجه الطبراني "7178" وقال: عن رجل من بني مجاشع. والحنظلي: لا يعرف. وأورده المصنف برقم "935"، والطبراني "7157" من طريق هشام بن عمار، عن سويد بن عبد العزيز، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، عن مسلم بن مشكم، عن شداد. وسويد بن عبد العزيز: ضعيف، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد "4/123" من طريق روح، وابن أبي شيبة "10/271"، والخرائطي في فضيلة الشكر ص 34 من طريق عيسى بن يونس، كلاهما عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية قال: كان شداد بن أوس ... ورجاله ثقات، إلا أن حسان بن عطية لم يدرك شدادًا. وأخرجه الحاكم في المستدرك "1/508" من طريق عمر بن يونس بن القاسم اليمامي

نَعَمْ، قَالَ: اِنِّیْ ذَكَرْتُ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اُعْطِيَ جُنُودًا مِنْ قَوْمِهٖ فَقَالَ: مَنْ يَّقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ ؟ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: اَنِ اخْتَرْ لِقَوْمِكَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، اَوِ الْجُوْعَ، اَوِ الْمَوْتَ، فَاسْتَشَارَ قَوْمَهٗ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالُوْا: اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ نَكِلُ ذٰلِكَ اِلَيْكَ خِرْ لَنَا، فَقَامَ اِلٰى صَلَاتِهٖ - وَكَانُوا اِذَا فَزِعُوْا فَزِعُوْا اِلَى الصَّلَاةِ - فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ اَمَّا عَدُوُّهُمْ مِنْ غَيْرِهِمْ وَالْجُوْعُ فَلَا، وَلٰكِنِ الْمَوْتُ، فَسُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، فَهَمْسِي الَّذِیْ تَرَوْنَ اَنْ اَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اُقَاتِلُ، وَبِكَ اُصَاوِلُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ .(3: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: مَاتَ صُهَيْبٌ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِيْنَ فِيْ رَجَبٍ فِيْ خِلَافَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَوُلِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰی لِسَنَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❁❁ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں کوئی بات کہی جس کو ہم سمجھ نہیں سکے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے میری بات سمجھ لی ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک نبی کا ذکر کیا ہے جنہیں ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لشکر دیئے گئے تو انہوں نے دریافت کیا: کون ان کا سامنا کرسکتا ہے‘ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی تم اپنی قوم میں سے ایک تہائی حصے کو اختیار کرو یا تو میں ان پر ایسا دشمن مسلط کروں گا‘ جو دوسروں میں سے ہوگا یا ان پر بھوک یا موت مسلط کردوں گا۔ اس نبی نے اس بارے میں اپنی قوم سے مشورہ کیا۔ ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم یہ معاملہ آپ کے سپرد کرتے ہیں۔ آپ ہمارے لئے اسے اختیار کر لیجئے‘ تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ وہ لوگ جب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے تھے‘ تو نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس نبی نے جتنا اللہ کو منظور تھا نماز ادا کی پھر انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار جہاں تک دوسری قوم سے تعلق رکھنے والے ان کے دشمن کے تسلط کا تعلق ہے یا بھوک کا تعلق ہے‘ تو وہ ان پر مسلط نہ ہو البتہ موت ہو جائے‘ تو ان پر تین دن تک کی موت کو مسلط کیا گیا تو ان میں سے ستر ہزار لوگ انتقال کر گئے۔ ابھی جو تم نے میری سرگوشی دیکھی تھی۔ اس میں‘ میں نے یہ دعا کی تھی۔

''اے اللہ! میں تیری مدد سے لڑائی کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں رجب کے مہینے میں 38 ہجری میں ہوا جبکہ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کی پیدائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے دوسال گزرنے کے بعد ہوئی تھی۔

1975- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 4/333 عن عفان بن مسلم، و6/16 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، والنسائى فى عمل اليوم والليلة "614" من طريق بهز بن أسد، ثلاثتهم عن سليمان بن المغيرة، بهٰذا الإسناد. وسيورده المصنف بأخصر مما هنا برقم "2027"، وفى باب الخروج وكيفية الجهاد: ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّسْتَعِيْنَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قِتَالِ الْاَعْدَاءِ اِذَا عَزَمَ عَلٰى ذٰلِكَ، من طريقين عن حماد بن سلمة، عن ثابت به. ويرد تخريجه من هذه الطريق هناك. وأخرجه إلى قوله: سبعون ألفًا عبد الرزاق فى المصنف "9751"، ومن طريقه الترمذى "3340" فى التفسير: باب ومن سورة البروج، والطبرانى "7319" عن معمر، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ صهيب ... وفى اٰخره قصة أصحاب الأخدود.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: نماز کے دوران آدمی کا ایسی دعا مانگنا جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو' یہ اس کی نماز کو فاسد کردیتی ہے

1976 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

(متن حدیث): اَنَّـهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُو بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُـمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ، مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (1: 104)

حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ آپ مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں نماز کے دوران مانگ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے' تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت عطا کردے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدُّعَاءَ فِي الصَّلَوَاتِ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يُبْطِلُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْ

1976- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الخير: هو مرثد بن عبد الله اليزني .وأخرجه أبو يعلى برقم "31" من طريق عاصم بن علي، وأبي الوليد الطيالسي، عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/269، وأحمد 1/4و7، والبخاري "834" في الأذان: باب الدعاء قبل السلام، و "3626" في الدعوات: باب الدعاء في الصلاة، ومسلم "2705" في الذكر: باب استحباب خفض الصوت بالذكر، والترمذي "3531" في الدعوات، والنسائي 3/53 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء، والمروزي في مسند أبي بكر الصديق برقم "60" و "61"، وابن ماجه "3835" في الدعاء : باب دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي في السنن 2/154، والبغوي في شرح السنة "694"، من طرق عن الليث، به . وصححه ابن خزيمة ."845"وأخرجه البخاري "7387" "7388" في التوحيد: باب (وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا) ، ومسلم "2705"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "179"، وأبو يعلى "32" من طريق عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن يزيد بن أبي حبيب، به . وصححه ابن خزيمة ."846" وزاد بعد قوله: في صلاتي: وفي بيتي .قال الحافظ: وفيه تابعي عن تابعي، وهو يزيد، عن أبي الخير، وصحابي عن صحابي، وهو عبدا لله بن عمرو بن العاص، عن أبي بكر الصديق.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: نمازوں کے دوران ایسی دعا کا مانگنا جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو یہ نمازی کی نماز کو باطل کر دیتی ہے

1977 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا سَجَدَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِی خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوَرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ . (5: 12)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام قبول کیا۔ میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے شکل وصورت عطا کی ہے اور بڑی خوبصورت شکل وصورت عطا کی ہے جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا كَانَ يَقُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرض نماز میں پڑھا کرتے تھے

1978 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، اَنْتَ رَبِّی، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِی خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ . (5: 12)

1977- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم طرفه برقم "1773"، وأوردت تخريجه من طرقه هناك، وتقدم طرفه أيضًا برقم "1903"، فانظرهما . وأخرجه أيضًا النسائي 2/220، 221 في التطبيق: باب نوع آخر يعني من الدعاء في السجود، عن عمرو بن علي، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهٰذا الإسناد.

1978- إسناده صحيح . يوسف بن سعيد بن مسلم: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين . حجج بن محمد بن: هو المصيصي الأعور . وتقدمت أطرفه بالأرقام "1771" و "1772" و "1774" و "1904"، وسبق تخريجه عند الرقم "1771"، فانظره.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے دوران سجدے میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تجھ پر ہی ایمان لایا۔ تیرے لئے اسلام قبول کیا تو میرا پروردگار ہے میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مباح ہے کہ نماز کے دوران وہ ایسی دعا مانگے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو

1979 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ - ثَلَاثًا - ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِكَ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ، قَالَ: اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِي، فَقُلْتُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ، ثُمَّ قُلْتُ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ، ثُمَّ قُلْتُ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَخْنُقَهُ، فَلَوْلَا دَعْوَةُ اَخِي سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ صِبْيَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

(65:3)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا:

''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں'' پھر آپ نے فرمایا: ''میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا جیسے آپ کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہوں جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت ابودرداء نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو نماز کے دوران ایک ایسی چیز کہتے ہوئے سنا ہے ہم نے اس طرح کی بات کہتے ہوئے آپ کو پہلے نہیں سنا اور ہم نے دیکھا آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا انگارہ لے کر میرے پاس آیا تھا تاکہ اسے میرے

1979– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم "542" في المساجد: باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة، والنسائي 3/13 في السهو: باب لعن إبليس والتعوذ بالله منه في الصلاة، والبيهقي في السنن 2/263، 264، من طريق محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

چہرے پر لگائے، تو میں نے کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں وہ پیچھے نہیں ہٹا پھر میں نے یہ بات کہی وہ پھر پیچھے نہیں ہٹا پھر میں نے یہ بات کہی وہ پھر پیچھے نہیں ہٹا تو میں نے یہ ارادہ کیا' میں اس کا گلہ دبا دیتا ہوں اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی' تو وہ صبح بندھا ہوا ہوتا جس کے ساتھ مدینہ منورہ کے بچے کھیل رہے ہوتے''۔

فَصْلٌ فِي الْقُنُوْتِ

فصل: قنوت کا بیان

1980 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَنَتَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ. (5: 16)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقْنُتُ الْمُصَلِّيْ فِيْهِ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس مقام کا تذکرہ جس مقام پر نمازی اپنی نماز کے دوران دعا مانگے گا

1981 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

1980- إسناده صحيح. عبيد الله وقد تحرف في الإحسان إلى عبد الله بن محمد: هو ابن يحيى، ذكره المؤلف في الثقات 8/407، وقال: يروى عن عبيد الله بن موسى، وأهل البصرة: حدثنا عنه أحمد بن يحيى بن زهير وغيره، مستقيم الحديث سكن تستر، مات في المحرم سنة تسع وأربعين ومئتين، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 2/202 في التطبيق: باب القنوت في صلاة المغرب، عن عبيد الله بن سعيد، عن عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/311 من طريق وكيع، وأبو عوانة 2/287، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/242 من طريق أبي نعيم، كلاهما عن سفيان، وشعبة، به: وأخرجه ابن أبي شيبة 2/318، والطيالسي "737"، وأحمد 4/280و285و300، ومسلم "678" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، وأبو داوٗد "1441" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، والترمذي "401" في الصلاة: باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر، والدارمي 1/375، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/242، وأبو عوانة 2/287، والبيهقي في السنن 2/198 من طرق عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة "616"وأخرجه عبد الرزاق "4975"،ومسلم "678" "306"، وأبو عوانة 2/287، من طريق سفيان الثوري، به 1981.- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أحمد 2/255و337و470، والبخاري "797" في الأذان: باب 126، ومسلم "676" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة، وأبو داوٗد "1440" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، والنسائي 2/202 في التطبيق: باب القنوت في صلاة الظهر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/241، وأبو عوانة 2/284، والدارقطني 2/38، والبيهقي في السنن 2/198، من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "4981" عن عمر بن راشد أو غيره، عن يحيى بن أبي كثير، به. وانظر "1969" و "1972" و "1983"

(متن حدیث): قَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَقْرَبُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، بَعْدَ مَا يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَيَلْعَنُ الْكَافِرِيْنَ. (5: 16)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز میں عشاء کی نماز میں اور فجر کی نماز میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنے کے بعد قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے وہ اس میں اہل ایمان کے لئے دعا کیا کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ قُنُوْتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازوں کے دوران قنوت پڑھنے کا تذکرہ

1982 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ، يَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهٗ. (5: 15)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی۔ اس میں آپ نے عربوں کے قبائل کے خلاف دعائے ضرر کی تھی، پھر آپ نے اس عمل کو ترک کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهٗ فِيْ قُنُوْتِهٖ اَنْ يُّسَمِّيَ مَنْ يَّقْنُتُ عَلَيْهِ بِاسْمِهٖ وَمَنْ يَّدْعُو لَهٗ بِاسْمِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے دعائے قنوت پڑھتے ہوئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس شخص کا

1982- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين، غير مسدد، فإنه من رجال البخاري وأخرجه البخاري "4089" في المغازي: باب غزوة الرجيع، عن مسلم بن إبراهيم، ومسلم "677" "304" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، والنسائي 2/203 في التطبيق: باب اللعن في القنوت، من طريق أبي داوٗد، وباب ترك القنوت من طريق معاذ بن هشام، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/245 من طريق أبي نعيم، كلهم عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 3/216و278، ومسلم "677" "303"، والنسائي 2/203، والطحاوي 1/244، وأبو عوانة 2/281 من طريق شعبة، والبخاري "3064" في الجهاد: باب العون بالمدد، و "4090" في المغازي، وابن خزيمة في صحيحه "620"، والبيهقي في السنن 2/199 من طريق سعيد بن أبي عروبة، كلاهما عن قتادة، به. وتقدم برقم "1973" من طريق أبي مجلز، عن أنس، وأوردت تخريجه من طرقه هناك. وسيعيده المؤلف أيضًا من طريق قتادة برقم "1985".

نام لے جس کیلئے وہ دعائے قنوت پڑھ رہا ہے وہ جس شخص کے حق میں دعا کر رہا ہے اس کا نام لے

1983 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُو الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بَعْدَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيِّ يُوْسُفَ .(5: 16)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھ لیتے تھے پھر یہ کہتے تھے:

''اے اللہ! تو ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ، کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کر اے اللہ! تو مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی مقرر کردے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

1984 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1983– إسناده قوي، الأزرق بن علي: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين. وتقدم برقم "1972" من طريق ابن وهب، عن يونس بن يزيد، به. وأورده تخريجه من طرقه هناك. وانظر أيضًا "1969" و ."1986"

1984– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي– فإنه حسن الحديث. خفاف: هو ابن إيماء الغفاري، كان أبوه سيد غفار، وكان هو إمام بني غفار وخطيبهم، شهد الحديبية، وبايع بيعة الرضوان، يعد في المدنيين .وأخرجه الطبراني في الكبير "4175" من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "679" "308" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، وأبو عوانة 2/282، والطبراني "3174"، والبيهقي 2/208،والمزي في تهذيب الكمال 5/227 من طريق إسماعيل بن جعفر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/243، والطبراني "4175" من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن محمد بن عمرو، به .وأخرجه أحمد 4/57 من طريق يزيد بن هارون، عن محمد بن إسحاق، عن خالد بن عبد الله بن حرملة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/317و 12/197، وأحمد في المسند 4/57، وفي فضائل الصحابة "1662"، والطبراني "4173"من طريق محمد بن إسحاق، ومسلم "679" "307" في المساجد، و "2517" في فضائل الصحابة: باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لغفار وأسلم، والطبراني "4172"، وأبو عوانة 2/282، والبيهقي 2/200و245 من طريق الليث بن سعد، كلاهما عن عمران بن أبي أنس، عن حنظلة بن علي، عن خفاف، به.وأخرجه الطبراني "4169" و "4170" و "1471"، وأبو عوانة .2/282

يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ خُفَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمُ، سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ، عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَوَقَعَ سَاجِدًا قَالَ: فَجَعَلَ لَعْنَةَ الْكَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ. (5: 16)

حارث بن خفاف غفاری اپنے والد حضرت خفاف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران رکوع میں گئے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا:

''غفار قبیلے کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے عصیہ قبیلے'' نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اے اللہ! بنولحیان پر لعنت کر اے اللہ! رعل اور ذکوان (قبیلوں) پر لعنت کر۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہے کفار پر لعنت اسی وجہ سے کی جاتی ہے۔

ذِكْرُ تَرْكِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُنُوتَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ فِي صَلَاتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت کو ترک کرنے کا تذکرہ، جس کا ذکر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے حوالے سے کیا ہے

1985 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَيَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهُ. (5: 16)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ عربوں کے بعض قبائل کے خلاف دعائے ضرر کرتے رہے، پھر آپ نے اسے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحَادِثَةَ اِذَا زَالَتْ لَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ الْقُنُوتُ حِيْنَئِذٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی ناگوار صورتحال زائل ہو جائے تو اس صورت میں آدمی پر دعائے قنوت پڑھنا لازم نہیں رہتا

1986 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ

1985- إسناده صحيح، وهو مكرر "1982"

اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ شَهْرًا، يَقُوْلُ فِیْ قُنُوْتِهٖ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا.(5: 16)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ الْقُنُوْتَ اِنَّمَا يُقْنَتُ فِی الصَّلَوَاتِ عِنْدَ حُدُوْثِ حَادِثَةٍ، مِثْلَ ظُهُوْرِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ ظُلْمِ ظَالِمٍ ظُلِمَ الْمَرْءُ بِهٖ، اَوْ تَعَدّٰی عَلَيْهِ، اَوْ اَقْوَامٍ اَحَبَّ اَنْ يَدْعُوَ لَهُمْ، اَوْ اَسْرٰی مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِیْ اَيْدِی الْمُشْرِكِيْنَ، وَاَحَبَّ الدُّعَاءَ لَهُمْ بِالْخَلَاصِ مِنْ اَيْدِيْهِمْ، اَوْ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ الْاَحْوَالَ، فَاِذَا كَانَ بَعْضُ مَا وَصَفْنَا مَوْجُوْدًا، قَنَتَ الْمَرْءُ فِیْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ، اَوِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، اَوْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ بَعْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاتِهٖ، يَدْعُوْ عَلٰى مَنْ شَاءَ بِاسْمِهٖ، وَيَدْعُوْ لِمَنْ اَحَبَّ بِاسْمِهٖ، فَاِذَا عَدِمَ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَحْوَالِ لَمْ يَقْنُتْ حِيْنَئِذٍ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، وَيَدْعُوْ لِلْمُسْلِمِيْنَ بِالنَّجَاةِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ يَوْمًا مِنَ الْاَيَّامِ تَرَكَ الْقُنُوْتَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا؟ فَفِیْ هٰذَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَصَّلْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھی تھی' آپ قنوت نازلہ میں یہ پڑھتے تھے، اے اللہ! تو ولید بن ولید کو نجات عطا کرائے اللہ! تو سلمہ بن ہشام کو نجات عطا کر عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات عطا کرائے اللہ! تو کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کرائے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر'اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی مسلط کردے''۔

1986- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فإنه من رجال البخارى. وأخرجه أبو داوٗد "1442" فى الصلاة: باب القنوت فى الصلوات ومن طريقه البيهقى فى السنن 2/400 عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "675" "295" فى المساجد: باب استحباب القنوت فى جميع الصلاة، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/242، وأبو عوانة 2/284، وابن خزيمة فى صحيحه "621"، والبيهقى فى السنن 2/200، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أ "وعوانة 2/284 من طريق بشر بن بكر، والبيهقي في السنن 2/200 من طريق الوليد بن مزيد، كلاهما عن الأوزاعى، به. وأخرجه البخارى "4598" فى التفسير: باب (فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا)، ومسلم "675" "295"، وأبو عوانة 2/286، 287، والبيهقى 2/197، 198 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن، وأحمد 2/470، والبخارى "6393" فى الدعوات: باب الدعاء على المشركين، والطحاوى 1/241، وأبو عوانة 2/286و287، والبيهقى فى السنن 2/198، وابن خزيمة "617" من طريق هشام الدستوائى، كلاهما عن يحيى بن أبى كثير، بهٰذا الإسناد. وانظر "1969" و "1972" و "1981" و "1983".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے دعا نہیں کی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم نے دیکھا نہیں' وہ لوگ آ گئے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان ہے کہ نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا اس وقت ہوگا۔ جب کوئی حادثہ رونما ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے دشمن مسلمانوں کے سامنے آ جائیں یا کسی ظالم کے ظلم کی صورت میں ہوگا۔ جب کسی شخص پر ظلم کیا جائے۔ یا اس کے ساتھ زیادتی کی جائے۔ یا کچھ لوگ اس بات کے خواہش مند ہوں کہ ان کے حق میں دعا کی جائے یا کچھ مسلمان مشرکین کے ہاں قید ہوں اور وہ اس دعا کے خواہش مند ہوں کہ ان لوگوں سے نجات کی دعا کی جائے۔ یا کوئی اور صورتحال درپیش ہو' تو ہم نے جن صورتوں کا ذکر کیا ہے۔ تو ان میں سے کوئی صورتحال موجود ہوگی تو آدمی اپنی ایک نماز میں یا تمام نمازوں میں یا کسی ایک نماز کو چھوڑ کر دوسری نماز میں قنوت نازلہ پڑھ لے گا اور وہ اپنی نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اسے پڑھے گا۔ اور وہ جس کے خلاف چاہے گا اس کے خلاف نام لے کر دعا کرے گا۔ اور جس شخص کے حق میں چاہے گا اس کے حق میں نام لے کر دعا کرے گا۔ جب اس طرح کی صورتحال پیش نہ ہو' تو آدمی کسی بھی نماز میں قنوت نازلہ نہیں پڑھے گا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے خلاف قنوت نازلہ پڑھی تھی۔ اور مسلمانوں کے لیے نجات کی دعا مانگی تھی۔ پھر ایک ایسا دن بھی آیا۔ کہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت نازلہ کو پڑھنا ترک کر دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ان لوگوں کو دیکھا نہیں ہے کہ اب وہ لوگ (مشرکین کی قید سے نجات پا کر) آ گئے ہیں۔ تو یہ اس بات کے صحیح ہونے کا واضح بیان ہے۔ جو اصول ہم نے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقُنُوْتَ عِنْدَ حُدُوْثِ الْحَادِثَةِ غَيْرُ جَائِزٍ لِاَحَدٍ اَصْلًا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(وہ اس بات کا قائل ہے) کسی مشکل صورتحال کے پیش آنے کے وقت دعائے قنوت پڑھنا کسی بھی شخص کیلئے سرے سے جائز ہی نہیں

1987 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

1987– ابن أبی السری وهو محمد بن المتوكل وإن كان صاحب أوهام– وقد توبع عليه، وباقی رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو فی مصنف عبد الرزاق "4027"وأخرجه أحمد 2/147، والنسائی 2/203 فی التطبيق: باب لعن المنافقين فی القنوت، وفی التفسير كما فی التحفة 5/349، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 1/242، وابن خزيمة فی صحيحه "622"، من طرق عن عبد الرزاق، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاری "4069" فی المغازی: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) ، و "4559" فی التفسير: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) ، و "7346" فی الاعتصام: باب قول الله تعالى: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) ، والنسائی فی التفسير كما فی التحفة 5/395، والبيهقی فی السنن 2/198و207، من طريق عبد الله بن المبارك، عن معمر، به. وأخرجه الطبرانی "13113" من طريق إسحاق بن راشد، عن الزهری، به. وأخرجه أحمد 2/93 من طريق عبد الله بن عقيل، والترمذی "3004" فی التفسير: باب ومن سورة آل عمران، من طريق أحمد بن بشير المخزومی، كلاهما عن عمر بن حمزة، عن سالم، به. وسيرد بعده من طريق نافع، عن ابن عمر، فانظره.

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا دَعَا عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ، اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: **128**) (**5**: **16**)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں سنا' جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا' تو آپ نے یہ پڑھا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ہر دوسری رکعت میں ہوا تھا' پھر آپ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف دعائے ضرر کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی:

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں' توبہ کی توفیق دے' یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو سالم کے حوالے سے نقل کرنے میں زہری منفرد ہے

1988 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَدْعُو عَلٰى اَقْوَامٍ فِيْ قُنُوتِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: **128**) (**5**: **16**)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُمْعِنِ النَّظَرَ فِيْ مُتُونِ الْاَخْبَارِ، وَلَا يَفْقَهُ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ، اَنَّ الْقُنُوتَ فِي الصَّلَوَاتِ مَنْسُوخٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ؛ لِاَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَلْعَنُ فُلَانًا وَفُلَانًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) (آل عمران: **128**) فِيْهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلسَّدَادِ، وَهَدَاهُ لِسُلُوكِ الصَّوَابِ، اَنَّ اللَّعْنَ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ مَنْسُوخٍ، وَلَا الدُّعَاءَ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1988- إسناده قوي على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/104، والترمذي "3005" في التفسير: باب ومن سورة آل عمران، وابن خزيمة في صحيحه "623"، ثلاثتهم عن يحيى بن حبيب بن عربي، بهذا الإسناد، وعندهم في آخره زيادة: قال: فهداهم الله إلى الإسلام، وقال الترمذي: حسن غريب صحيح. وأخرجه أحمد 2/104 أيضًا عن أبي معاوية الغلابي، عن خالد بن الحارث، به. وتقدم قبله من طريق سالم، عن ابن عمر، فانظره.

وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَمَا تَرَاهُمْ وَقَدْ قَدِمُوا؟ تُبَيِّنُ لَكَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ اَنَّهُمْ لَوْلَا اَنَّهُمْ قَدِمُوْا وَنَجَّاهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَيْدِي الْكُفَّارِ لَاَثْبَتَ الْقُنُوتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَاوَمَ عَلَيْهِ، عَلٰى اَنَّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) لَيْسَ فِيْهِ الْبَيَانُ بِاَنَّ اللَّعْنَ عَلَى الْكُفَّارِ اَيْضًا مَنْسُوْخٌ، وَاِنَّمَا هٰذِهِ آيَةٌ فِيْهَا الْاِعْلَامُ بِاَنَّ الْقُنُوتَ عَلَى الْكُفَّارِ لَيْسَ مِمَّا يُغْنِيْهِمْ عَمَّا قَضَى عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبُهُمْ يُرِيْدُ: بِالْاِسْلَامِ يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ، اَوْ بِدَوَامِهِمْ عَلَى الشِّرْكِ يُعَذِّبُهُمْ، لَا اَنَّ الْقُنُوتَ مَنْسُوْخٌ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قنوت نازلہ کے دوران کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کیا کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں' توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے جو روایات کے متون میں غور وفکر سے کام نہیں لیتا اور صحیح روایات کا فہم حاصل نہیں کرتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نماز میں قنوت نازلہ کو پڑھنے کا حکم منسوخ ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فلاں اور فلاں پر لعنت کرتے رہے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں''۔

اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ اگر اس شخص کو اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی توفیق دے اور درست راستے کی طرف اس کی رہنمائی کرے (تو وہ یہ بات جان لے گا) کہ کفار اور منافقین پر نماز کے دوران لعنت کرنے کا حکم منسوخ نہیں ہے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے لیے دعا کرنے کا حکم منسوخ ہے۔ اور اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے ''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ لوگ آ گئے ہیں'' یہ الفاظ آپ کے سامنے اس بات کو واضح کر دیں گے کہ اگر اب وہ لوگ نہ آئے ہوتے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کفار کے ہاتھوں سے نجات عطا نہ کی ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قنوت نازلہ پڑھتے رہتے اور آپ باقاعدگی کے ساتھ ایسا کرتے رہتے اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں یہ بات بیان فرمائی ہے۔

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔''

اس میں اس بات کا بیان موجود نہیں ہے کہ کافروں پر لعنت کرنے کا حکم منسوخ ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اس بات کی اطلاع دی گئی ہے کہ کفار کے خلاف قنوت نازلہ پڑھنا ایک ایسی چیز نہیں ہے جو ان کے بارے میں اس چیز سے بے نیاز کر دے جو ان کے

خلاف فیصلہ ہو چکا ہے۔ یا جوانہیں عذاب دیا جانا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے ذریعے انہیں توبہ کی توفیق مل جائے یا پھر وہ شرک پر ثابت قدم رہیں۔ اور انہیں عذاب دیا جائے۔ ایسا نہیں ہے کہ قنوت نازلہ پڑھنے کا حکم اس آیت کی وجہ سے منسوخ ہو گیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقُنُوْتِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ

نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ کے دعائے قنوت پڑھنے کی نفی کا تذکرہ

1989 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ

1989- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن خلف بن خليفة اختلط بآخرة، لكن تابعه عليه غير واحد . وأخرجه النسائي 2/204 في التطبيق: باب ترك القنوت، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/394 عن حسين بن محمد، عن خلف بن خليفة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/308، ومن طريقه ابن ماجه "1241" في الإقامة: باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر، والطبراني في الكبير "8179" عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إدريس، وأحمد 3/472، والترمذي "402" في الصلاة: باب ما جاء في ترك القنوت، وابن ماجه "1241" أيضًا، والطبراني "8178"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/249، من طريق يزيد بن هارون، والطبراني "8177"، والبيهقي في السنن 2/213 من طريق أبي عوانة، أربعتهم عن أبي مالك، به . قال الترمذي: هٰذا حديث حسن صحيح 1990. - إسناده قوي رجال الصحيح، وقد تابع عمر بن عبيد غير واحد من الثقات الذين صحح الشيخان روايتهم عن أبي إسحاق، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 1/298-299. وأخرجه أبو داوٗد "996" في الصلاة: باب في السلام، عن محمد بن عبيد المحاربي، وزياد بن أيوب، والنسائي 3/63 في السهو: باب كيف السلام على الشمال، عن محمد بن آدم، وابن ماجه "914" في الإقامة: باب التسليم، عن محمد بن عبد الله بن نمير، وابن خزيمة "728" عن إسحاق بن إبراهيم بن الشهيد، وزياد بن أيوب، خمستهم عن عمر بن عبيد الطنافسي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "308"، وأبو داوٗد "996" من طريق شريك النخعي، وابن أبي شيبة 1/299، وأبو داوٗد "996" أيضًا من طريق زائدة بن قدامة، وعبد الرزاق "3130" ومن طريقه أحمد 1/409 عن معمر، وأحمد 1/408 من طريق الحسن بن صالح بن حي، والنسائي 3/63 في السهو، من طريق علي بن صالح، وأحمد 1/406، وأبو داوٗد "996" أيضًا والطحاوي 1/268 من طرى إسرائيل، ستتهم عن أبي إسحاق بهٰذا الإسناد. وسيورده المؤلف بعده "1991" من طريق أبي الأحوص سلام بن سليم الحنفي، و "1993" من طريق سفيان الثوري، كلاهما عن أبي إسحاق، به، ويرد تخريج كل طريق في موضعه. وأخرجه النسائي 3/63، 64 في السهو: باب كيف السلام على الشمال، والبيهقي في السنن 2/177، من طريق الحسين بن واقد، قال: حدثنا أبو إسحاق، عن علقمة، والأسود، وأبي الأحوص، قالوا: حدثنا عبد الله بن مسعود . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/299، والطيالسي "279"، وأحمد 1/386 و394، والنسائي 2/230 في التطبيق: باب التكبير عند الرفع من السجود، و3/62 في السهو: باب كيف السلام على اليمين، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/268، والبيهقي في السنن 2/177، من طريق زهير بن معاوية، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه الأسود، وعلقمة، عن ابن مسعود . وأخرجه مسلم "581" في المساجد: باب السلام للتحليل، والطحاوي 1/268، وأبو عوانة 2/238، والبيهقي 2/176 من طريق الحكم، عن مجاهد، عن أبي معمر قال: كان أمير بمكة يسلم تسليمتين، فقال عبد الله: أنى علقها، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله. وسيرد برقم "1994" من طريق مسروق، عن ابن مسعود، فانظره.

يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ، فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ، فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ، فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ إِنَّهَا بِدْعَةٌ. (5: 15)

ابو مالک اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ (پھر ان کے والد) نے فرمایا: اے میرے! بیٹے یہ بدعت ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ انْصِرَافِ الْمُصَلِّيْ عَنْ صَلَاتِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ

سلام پھیرنے کے ذریعے نمازی کے نماز ختم کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1990 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهٖ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَنْ يَسَارِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ. (5: 4)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نمایاں ہوتی تھی۔ آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے اور آپ بائیں طرف بھی اسی طرح سلام پھیرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ السَّلَامِ إِذَا اَرَادَ الِانْفِتَالَ مِنْ صَلَاتِهٖ

سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی اپنی نماز ختم کرتا ہے

1991 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ. (5: 27)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز میں نبی اکرم ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے

1991 - إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الأحوص الأول، هو سلام بن سليم الحنفي، والثاني: هو عوف بن مالك الجشمي الكوفي. وأخرجه أبو داؤد "996" في الصلاة: باب في السلام، عن مسدد، عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله، والآتي برقم "1993".

السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔
یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّسْلِيمِ الَّذِي يَخْرُجُ الْمَرْءُ بِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز سے باہر آجاتا ہے

1992 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:
(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَعَنْ يَّسَارِهٖ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ. (5: 34)

فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ يُسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: كُلَّ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهُوَ مِنَ النِّصْفِ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ

عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

زہری نے یہ بات بیان کی یہ روایت نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے طور پر نہیں سنی گئی ہے۔ اسماعیل نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ کی ہر حدیث تم نے سن رکھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اسماعیل نے دریافت کیا: دو تہائی سن رکھی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اسماعیل نے دریافت کیا نصف سن رکھی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں تو اسماعیل نے کہا: یہ اس نصف حصے سے تعلق رکھتی ہیں جن کو تم نے نہیں سنا ہے۔

1992- حديث صحيح . مصعب بن ثابت وان ضعفه غير واحد من الأئمة- تابعه عليه غير واحد من الثقات . وقد ذكره المؤلف أولًا في المجروحين 3/28-29 وقال: منكر الحديث، ثم أورده في الثقات 7/478 فقال: وقد أدخلته في الضعفاء، وهو ممن استخرت الله فيه. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك، وإسماعيل بن محمد: هو ابن سعد بن أبي وقاص الزهري المدني. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/267 من طريق عبد الله بن محمد التيمي، وابن خزيمة في صحيحه 727، عن عتبة بن عبد الله اليحمدي، والبيهقي في السنن 2/178 من طريق نعيم بن حماد، ثلاثتهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/298، وأحمد 1/180، 181، والطحاوي 1/267 من طريق محمد بن عمر، وابن ماجه "915" في الإقامة: باب التسليم، من طريق بشر بن السري، والطحاوي 1/266 من طريق عبد العزيز الدراوردي، كلهم عن مصعب بن ثابت، به. وأخرجه الشافعي في المسند 1/92 عن إبراهيم بن محمد، ومسلم "582" في المساجد: باب السلام للتحليل من الصلاة عند فراغها وكيفيته، والنسائي 3/61 في السهو: باب السلام، والدارمي 1/310، وابن خزيمة "726"، وأبو عوانة 2/237، والطحاوي 1/267، والبيهقي 2/178، من طريق عبد الله بن جعفر، كلاهما عن إسماعيل بن محمد، به. وصححه ابن خزيمة برقم "726" وأخرجه أحمد 1/186، والبغوي في شرح السنة "698" من طريق موسى بن عقبة، عن عامر بن سعد، به.

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ التَّسْلِيمِ الَّذِى يَنْفَتِلُ الْمَرْءُ بِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ وہ سلام کیسے پھیرا جائے گا جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز ختم کرتا ہے؟

1993 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ .(5: 34)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔ آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کہا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1994 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِىْ مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَضَّاحٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):مَا نَسِيتُ مِنَ الْاَشْيَاءِ ، فَاِنِّىْ لَمْ اَنْسَ تَسْلِيْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلَاةِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَدَّيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.(5: 34)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَيُقَالُ: مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ وَضَّاحٍ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سب کچھ بھول سکتا ہوں لیکن یہ بات نہیں بھول سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے۔

1993– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوٗد "996" في الصلاة: باب في السلام، عن محمد بن كثير، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/390 و444 عن وكيع، وأحمد 1/444، والترمذي "295" في الصلاة: باب ما جاء في التسليم في الصلاة، والنسائي 3/63 في السهو: باب كيف السلام على الشمال، وابن الجارود "209"، والبغوي في شرح السنة "697" من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/267 من طريق عبيد الله بن موسى وأبي نعيم، وعبد الرزاق "3130"، كلهم عن سفيان بهٰذا الإسناد. وتقدم من طريقين اٰخرين عن أبي إسحاق برقم "1990" و "1991".

1994– إسناده صحيح على شرط مسلم، زكريا: هو ابن أبي زائدة، والشعبي: هو عامر بن شراحيل. وأخرجه البيهقي 2/177 من طريق إسماعيل بن الفضل، عن منصور بن أبي مزاحم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/409 و438 من طريق جابر الجعفي، وعبد الرزاق "3127" من طريق حماد، كلاهما عن أبي الضحى، عن مسروق، به. وتقدم برقم "1990" و "1991" و "1993" من طريق أبي الأحوص، عن ابن مسعود.

پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ بات بیان کی گئی ہے کہ محمد بن مسلم (کے دادا کا نام) ابووضاح ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّسْلِيمَةِ الْوَاحِدَةِ إِذَا اقْتَصَرَ الْمَرْءُ عَلَيْهَا عِنْدَ انْفِتَالِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

ایک سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی نماز سے اٹھتے وقت اسی پر اکتفاء کرے

1995 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً عَنْ يَمِينِهِ يَمِيلُ بِهَا وَجْهَهُ اِلَى الْقِبْلَةِ. (5: 34)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک مرتبہ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے تھے جس میں آپ اپنے چہرے کو کسی حد تک قبلہ کی طرف مائل رکھتے تھے۔

1995- إسناده ضعيف. ابن أبي السرى: له أوهام كثيرة، وعمرو بن أبي سلمة وهو التِّنِّيسي الدمشقي: مختلف فيه، وزهير بن محمد: رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة، فضعف بسببها، وهذا منها. قال صاحب الاستذكار فيما نقله عنه ابن التركماني في الجوهر النقي 2/179: ذكروا هذا الحديث لابن معين، فقال: عمرو بن أبي سلمة وزهير ضعيفان لا حجة فيهما، وذكر الترمذي الحديث، ثم قال: قال محمد بن إسماعيل: زهير بن محمد: أهل الشام يروون عنه مناكير، ورواية أهل العراق عنه أشبه. وأخرجه الترمذي "296" في الصلاة: باب منه يعني مما جاء فيه التسليم في الصلاة عن محمد بن يحيى النيسابوري، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/270، عن ابن أبي داؤد، وأحمد البرقي، والحاكم 1/230، ومن طريقه البيهقي 2/179 من طريق أحمد بن عيسى التنيسي، كلهم عن عمرو بن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "729"، والحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن ماجه "919" في الإقامة: باب من يسلم تسليمة واحدة، عن طريق هشام بن عمار، من عبد الملك بن محمد الصغاني، عن زهير بن محمد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/301، وابن خزيمة "730" و "732"، والبيهقي 2/179 من طرق عن عبيد الله بن عمر، عن القاسم بن محمد، عن عائشة أنها كانت تسلم تسليمة واحدة قبالة وجهها. وهذا سند صحيح. وصححه الحاكم 1/231، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن سهل بن سعد عند ابن ماجه "918"، والدارقطني 1/359، وفي سنده بعد المهيمن بن عباس، وهو ضعيف. وعن سلمة بن الأكوع عند ابن ماجه "920"، والبيهقي 2/179 وفي سنده يحيى بن راشد، وهو ضعيف. وعن أنس عند البيهقي 2/179. وعن سمرة عند الدارقطني 1/358-359، والبيهقي 2/179، وابن عدى في الكامل 5/2005.

1996- إسناده قوي. السُّدِّي: هو إسماعيل بن عبد الرحمٰن بن أبي كريمة السدى، صدوق من رجال مسلم، ولقب بالسدى، لأنه كان يقعد في سدة باب الجامع بالكوفة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/305، ومن طريقه مسلم "708" "61" في صلاة المسافرين: باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، عن وكيع، ومسلم "708" "61" أيضًا عن زهير بن حرب، والدارمي 1/312 عن محمد بن يوسف، وأبو عوانة 2/250 من طريق قبيصة والفريابي، والبيهقي في السنن 2/295 من طريق أبي قتيبة، كلهم عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "708" "62"، والنسائي 3/81 في السهو: باب الانصراف من الصلاة، وأبو عوانة 2/250، والبيهقي في السنن 2/295، من طريق أبي عوانة، والدارمي 1/312 من طريق إسرائيل، كلاهما عن السدى، به. وفي حديث ابن مسعود بعده أن أكثر انصراف رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يساره فانظره. حيث نقلت هناك أوجه الجمع بين حديثي أنس وابن مسعود.

ذِكْرُ وَصْفِ انْصِرَافِ الْمَرْءِ عَنْ صَلَاتِهٖ

آدمی کے نماز پڑھ کر اٹھنے کا تذکرہ

1996 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ. (5: 34)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھنے کے بعد) دائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ انْصِرَافُهٗ مِنْ صَلَاتِهٖ عَنْ يَّسَارِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد بائیں طرف سے اٹھے

1997 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ جُزْئًا مِنْ نَفْسِهٖ، يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْثَرُ انْصِرَافِهٖ عَنْ يَّسَارِهٖ. (5: 34)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنی ذات کے حوالے سے شیطان کا حصہ نہ رکھے وہ یہ نہ سمجھے' اس پر یہ بات لازم ہے' (وہ نماز پڑھنے کے بعد) صرف دائیں طرف سے ہی اٹھ سکتا ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اوقات بائیں طرف سے اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

1997- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أبو داوُد الطيالسي "284" عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "852" في الأذان: باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال، والدارمي 1/311، والبيهقي 2/295 من طريق أبي الوليد الطيالسي، وأبو داوُد "1042" في الصلاة: باب كيف الانصراف من الصلاة، ومن طريقه البيهقي 2/295 عن مسلم بن إبراهيم كلاهما عن شعبة، به. وأخرجه الحميدي "127"، وعبد الرزاق "3208"، والشافعي 1/93، ومن طريقه البغوي في شرح السنة "702"، ثلاثتهم عن سفيان، وابن أبي شيبة 1/304، 305 ومن طريقه مسلم "707" في صلاة المسافرين: باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، عن أبي معاوية ووكيع، ومسلم "707" أيضًا من طريق جرير وعيسى بن يونس، والنسائي 3/81 في السهو: باب الانصراف من الصلاة، وابن ماجه "930" في الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، من طريق يحيي بن سعيد، وأبو عوانة 2/250 من طريق أبي يحيى الحماني وزائدة، كلهم عن الأعمش، به. وسقط من إسناد عبد الرزاق: عمارة بن عمير. وسيرد من حديث ابن مسعود برقم "1999" أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عامة ما ينصرف عن يساره إلى الحجرات، وهو ما يؤيد وجه الجمع الذي ذكره الحافظ كما تقدم.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ مِنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے بعد دونوں طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے

1998 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَنْبَاَنِي سِمَاكٌ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ - رَجُلٌ مِّنْ طَيِّءٍ - عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ . (5: 34)

قبیصہ بن ہلب طے قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے نبی اکرم ﷺ دونوں طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَنْصَرِفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّسَارِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ بائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے

1999 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيدَ * بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ * اِسْحَاقَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ الْاَسْوَدَ، حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَّةُ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهِ اِلَى الْحُجُرَاتِ . (34:5)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ زیادہ تر بائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے جو حجروں والی سمت تھی۔

1998 - قبيصة بن الهُلب: ذكره المؤلف في الثقات 5/319، وقال العجلي: تابعي ثقة، وقال عليه بن المديني والنسائي: مجهول وزاد الأول: لم يرو عنه غير سماك، وترجم له البخاري 7/177، وابن أبي حاتم 7/125، فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا، وأبوه هلب: مختلف في اسمه، فقيل: يزيد بن قنافة، قاله البخاري، وقيل: يزيد بن عدي بن قنافة بن عدي بن عبد شمس بن عدي بن أخزم، قاله أبو عمر، وقال الكلبي: اسمه سلامة بن يزيد بن عدي بن قنافة، يجتمع هو وعدي بن حاتم الطائي في عدي بن أخزم، وإنما قيل له: الهلب لأنه كان أقرع، فمسح النبي صلى الله عليه وسلم رأسه، فنبت شعر كثير، فسمي الهلب . ذكراه ابن سعد في الطبقات. وأخرجه أبو داوُد "1041" في الصلاة: باب كيف الانصراف من الصلاة، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3207"، والترمذي "301" في الصلاة: باب ما جاء في الانصراف عن يمينه وعن شماله، وابن ماجه "929" في الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، والبيهقي 2/295، والبغوي "702"، من طريقين عن سماك بن حرب، به1.. إسناده قوي. وأخرجه أحمد 1/408 عن يونس بن محمد، و1/459 عن حجاج، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وانظر ."1997"

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ

آدمی جب نماز کا سلام پھیر لے تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟

2000 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ اِلَّا قَدْرَ مَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (5: 12)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوسکتی ہے۔ اے جلال اور اکرام والے! تو برکت والا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ

2000- إسناده قوى. هشام بن عمار: صدوق من رجال البخارى، وقد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذى "299" فى الصلاة: باب ما يقول إذا سلم من الصلاة، عن هناد بن السرى، وأبو عوانة 2/241 عن أبى على الزعفرانى، كلاهما عن مروان بن معاوية، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/302 و304، والطيالسى "1558"، وأحمد 6/62، ومسلم "592" فى صلاة المسافرين: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، وأبو داؤد "1512" فى الصلاة: باب ما يقول لرجل إذا سلم، والنسائى 3/69 فى السهو: باب الذكر بعد الاستغفار. وفى اليوم والليلة "95" و "96" و "97"، والترمذى "298" و "299"، وابن ماجه "924" فى الإقامة: باب ما يقال بعد التسليم، والدارمى 1/311، وأبو عوانة 2/241 و242، والبيهقى فى السنن 2/183، والبغوى فى شرح السنة "713" من طرق عن عاصم، بهٰذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق خالد الحذاء، عن عبد الله بن الحارث، به. وتخريجه من طريقه هناك 2001.- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطى، وخالد الثانى: هو خالد بن مهران الحذاء. وأخرجه ابن السنى فى عمل اليوم والليلة "107" من طريق مسدد، عن خالد بن عبد الله الواسطى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/184 عن على بن عاصم، ومسلم "592" فى الصلاة: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته وأبو داؤد "1512" فى الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والنسائى فى عمل اليوم والليلة "97"، من طريق شعبة، وابن السنى "107" أيضًا من طريق عبد الواحد بن زياد، ثلاثتهم عن خالد الحذاء، به. وتقدم قبله من طريق عاصم الأحول، عن عبد الله بن الحارث، به، وتقدم تخريجه من طريقه هناك [. إسناده صحيح بما قبله. عوسجة بن الرماح: وثقه ابن معين، وذكره المؤلف فى الثقات، وقال الدارقطنى: يعتبر به. وباقى السند رجاله رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/302 و304، والنسائى فى عمل اليوم والليلة "98" من طريق أبى معاوية، عن عاصم الأحول، بهٰذا الإسناد وصححه ابن خزيمة "736" وأورده الهيثمى فى المجمع 10/102، وقال: رواه أبويعلى، ورجاله رجال الصحيح، كذا قال، مع أن عوسجة بن عبد الرحمٰن لم يخرج له غير النسائى فى عمل اليوم والليلة.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں عاصم احول نامی راوی منفرد ہے

2001 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (5: 12)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوسکتی ہے اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ خَبَرَ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ مَعْلُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے) عاصم احول کی نقل کردہ روایت ''معلول'' ہے

2002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِسُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ اِلَّا قَدْرَ مَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَسَمِعَهُ عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنِ ابْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، الطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عاصم احول نے یہ روایت عبداللہ بن حارث کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے

اور انہوں نے یہ روایت عوسجہ بن رماح کے حوالے سے ابن ابو ہذیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ مَا وَصَفْنَا بَعْدَ التَّسْلِيْمِ فِيْ عَقِبِ الْاِسْتِغْفَارِ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز سلام پھیرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ استغفار کے بعد متعین تعداد میں پڑھا کرتے تھے

2003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، وَعُمَرُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَدَّادُ اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنَ الصَّلَاةِ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ .(5: 12)

۞۞ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہوسکتی ہے اے جلال و اکرام والے تو برکت والا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِرَائَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ عَقِبِ الصَّلَاةِ لِلْمُصَلِّيْ

نمازی کو نماز کے بعد معوذتین کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2004 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ حُنَيْنِ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2003– إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح غير عمر بن عبد الواحد المتابع للوليد، وهو ثقة . الوليد: هو ابن مسلم، وأبو أسماء : هو عمرو بن مرثد. وأخرجه مسلم "591" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والبيهقي في السنن 2/183 من طريق داؤد رشيد، والنسائي 3/68 في السهو: باب الاستغفار بعد التسليم، وفي عمل اليوم والليلة "139" عن محمود بن خالد، كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/275 و279، 280، وأبو داؤد "1513" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والترمذي "300" في الصلاة: باب ما يقول إذا سلم من الصلاة، والدارمي 1/311، وابن خزيمة "737" و "739"، والبيهقي في "السنن" 2/183، وأبو عوانة 2/242، والبغوي في شرح السنة "714"، من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اقْرَءُ وا الْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ . (1: 104)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نماز کے بعد معوذات کی تلاوت کرو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ التَّهْلِيْلِ الَّذِي يُهَلِّلُ بِهِ الْمَرْءُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ عُقَيْبِ صَلَاتِهِ

لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی اس صفت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی کو نماز کے بعد اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کرنا چاہئے

2005 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ: اَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاتِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ

2004- إسناده قوى، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم "755". وأخرجه أبو داوُد "1523" فى الصلاة: باب فى الاستغفار، والنسائى 3/68 فى السهو: باب الأمر بقراءة بالمعوذات بعد التسليم من الصلاة، من طريق ابن وهب، وابن خزيمة "755" أيضا، والحاكم 1/253 من طريق عاصم بن على، كلاهما عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووفقه الذهبى. وأخرجه الترمذى "2903" فى فضائل القرآن: باب ما جاء فى المعوذتين، عن قتيبة بن سعيد، عن ابن لهيعة، عن يزيد بن أبى حبيب، عن على بن رباح، به. وقال: هٰذا حديث حسن غريب. وانظر الحديث المتقدم برقم "795".

2005- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخارى. وأخرجه أبو داوُد "1505" فى الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والطبرانى 20/ "925"، عن مسدد بن مسرهد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/231، ومن طريقه مسلم "593" فى الصلاة: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والطبرانى 20/ "925" أيضًا، وأخرجه مسلم "593" أيضًا عن أبى كريب وأحمد بن سنان، وأبو عوانة 2/244 عن على بن حرب الطائى، كلهم عن أبى معاوية، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/243، والبيهقى فى السنن 2/185 من طريق مالك بن سعير، عن الأعمش، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/250، والبخارى "6330" فى الدعوات: باب الدعاء بعد الصلاة، ومسلم "593"، والنسائى 3/71 فى السهو: باب نوع آخر من القول بعد انقضاء الصلاة، والطبرانى 20/ "906" و "926" و "927" و "928"، والبيهقى 2/185، من طريق منصور بن المعتمر، عن المسيب بن رافع، به. وأخرجه عبد الرزاق "4224"، والبخارى "6615" فى القدر: باب لا مانع لما أعطى الله، ومسلم "593"، والنسائى 3/70، والطبرانى 20/ "931"، وأبو عوانة 2/4224/ وابن خزيمة "742" من طريق عبدة بن أبى لبابة، عن وراد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "593" أيضًا، والطبرانى 20/ "924" و "934"، وأبو عوانة 2/244 من طريق أبى سعيد، والنسائى 3/70، من طريق عبد الملك بن أعين، والطبرانى 20/ "929" من طريق سليم بن عبد الرحمٰن بن النخعى، و 20/ "932" من طريق مكحول الشامى، و 20/ "936" من طريق عبدربه، 20/ "937" و "938" من طريق رجاء بن حيوة، كلهم عن وراد، به. وسيرد بعده "2006" من طريق الشعبى، و "2007" من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن وراد، به. ويرد تخريج كل طريق منهما فى موضعه.

الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (5: 12)

وراد بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو آپ کیا پڑھا کرتے تھے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کردے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز پر عمل کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2006 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِي بُكَيْرٍ الْكَرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، وَغَيْرُهُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي وَرَّادٌ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيرَةِ: اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (5: 12)

2006– إسناده صحيح . عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أبي بكير الكرماني: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 8/365، وقال: مستقيم الحديث، ووثقه الخطيب في تاريخه 10/80، ومن فوقه من رجال الشيخين غير داوٗد بن أبي هند، فإنه من رجال مسلم .وأخرجه الطبراني في الكبير /20 "898" عن عبدان بن أحمد، عن عبد الله الكرماني، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/250، والبخاري "6473" في الرقاق: باب ما يكره من قيل وقال، والنسائي 3/71 في السهو: باب كم مرة يقول ذلك وفي عمل اليوم والليلة "129"، وابن خزيمة "742"، والطبراني /20 "897"، من طرق عن هشيم، عن غير واحد منهم المغيرة بن الضبي، عن الشعبي، بهٰذا الإسناد . وقد سمى الطبراني من مع المغيرة وهم. زكريا بن أبي زائدة، وإسماعيل بن أبي خالد، ومجالد بن سعيد. وأخرجه الطبراني /20 "896"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "130" من طريق شباك، والطبراني /20 "899" من طيق عاصم بن أبي النجود، كلاهما عن الشعبي، به. وتقدم قبله من طريق المسيب بن رافع، وسيرد بعده من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن وراد، به. فانظرهما.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ: دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدَ، وَمُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَاَنَا قُلْتُ: وَغَيْرُهُ، لِاَنَّ مُجَالِدًا تَبَرَّاْنَا مِنْ عُهْدَتِهٖ فِىْ كِتَابِ الْمَجْرُوْحِيْنَ .

ورّاد بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' آپ مجھے کوئی ایسی چیز تحریر کر کے بھیجیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو انہوں نے خط میں لکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے' جب آپ نماز پڑھ کے فارغ ہوتے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے۔ اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) احمد بن یحییٰ نے ہمیں یہ روایت داؤد بن ابو ہند اور مجالد کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر سنائی تھی۔ لیکن میں نے یہاں سند میں یہ کہا ہے کہ اور دوسرے صاحب نے (یعنی مجالد کا نام ذکر نہیں کیا ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کتاب ''المجروحین'' میں مجالد سے بری الذمہ ہونے کا اظہار کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ عَنْ وَرَّادٍ اِلَّا الشَّعْبِيُّ، وَالْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو وراد کے حوالے سے شعبی اور مسیّب بن رافع نے نقل کیا ہے

2007 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَرَّادًا، كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ، يُحَدِّثُ، (متن حدیث): اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا

2007- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطبراني في الكبير 20/ "911" من طريق عمرو بن مرزوق، عن شعبة، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري "844" فقال: وقال شعبة، عن عبد الملك، بهذا. وأخرجه الحميدي "762"، وأحمد 4/251، والبخاري "844" في الأذان: باب الذكر بعد الصلاة، و "6473" في الرقاق: باب ما يكره من قيل وقال، و "7292" في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، ومسلم "593" "138" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والدارمي 1/311، وأبو عوانة 2/243 و244، وابن خزيمة "742"، والطبراني أيضًا 20/ "908" و "909" و "910" و "912" و "913" و "914" و "915" و "916" و "917" و "918" و "919" و "920"، والبيهقي في السنن 2/185، والبغوي في شرح السنة "715" من طرق عن عبد الملك بن عمير، به، وانظر الحديثين قبله.

قَضٰى صَلَاتَهُ، فَسَلَّمَ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ فِيْ عَقِبِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ. (5: 12)

✿✿ وراد جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر کے سلام پھیرتے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اس کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت کام نہیں آتی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَهْلِيلٍ آخَرَ كَانَ يُهَلِّلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ عَقِبِ صَلَاتِهِ

لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے دوسرے طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کرتے تھے

2008 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ الْمَنُّ، وَلَهُ

2008– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في المُصَنَّف 10/232، ومن طريقه مسلم "594" "140" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة، والبيهقي 2/185، وأخرجه أبو داؤد "1507" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، ومن طريقه أبو عوانة 2/245 عن محمد بن سليمان الأنباري، والنسائي 3/70 في السهو: باب عدد التهليل والذكر بعد التسليم، عن إسحاق بن إبراهيم، ثلاثتهم عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/4، ومسلم "594" "139" من طريق عبد الله بن نمير، عن هشام بن عروة، به. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/93–94، ومن طريقه البغوي "717" عن محمد بن إبراهيم، ومسلم "594" "141" من طريق يحيى بن عبد الله بن سالم، وابن خزيمة "741"، وأبو عوانة 2/246 من طريق أبي عمر الصنعاني، كلهم عن موسى بن عقبة، عن أبي الزبير، به. وانظر "2009" و "2010".

النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ، وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. (5: 12)

ابوزبیر مکی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ احسان اسی کا ہے نعمت اسی کی دی ہوئی ہے۔ فضل اسی کا ہے اچھی تعریف اسی کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم لوگ دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہیں اگرچہ یہ بات کافروں کو اچھی نہ لگے''۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِی الزُّبَيْرِ شَيْئًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ہشام بن عروہ نے ابوزبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی

2009 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَصْبَغَ بْنِ الْفَرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِی، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ الْمَنُّ، وَلَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ وَيَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. (5: 12)

ابوزبیر مکی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ احسان اسی کے لئے مخصوص ہے۔ نعمت اسی کے لئے مخصوص ہے۔ فضل اسی کے لئے مخصوص ہے اور اچھی تعریف اسی کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم لوگ دین کو اسی

کے لئے خالص کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات کافروں کو ناپسند ہو۔''

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ سَمِعَهٗ اَبُو الزُّبَيْرِ مِنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ روایت ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنی ہے

2010 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ، وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.

(12:5)

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے انہوں نے یہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ نعمت فضل اور اچھی تعریف کا اہل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ہم دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہیں اگرچہ یہ بات کافروں کو بری لگے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ لِلْمَرْءِ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ فِيْ عَقِبِ صَلَاتِهٖ

نماز کے بعد متعین تعداد میں سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2011 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ *، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2010- إسناده صحيح على شرط مسلم، يعقوب الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير بن أفلح العبدى مولاهم، وإسماعيل بن علية: هو إسماعيل بن إبراهيم بن مقسم الأسدى مولاهم أبو بشر البصرى. وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم "704" وأخرجه مسلم "594" "140" فى المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، عن يعقوب بن إبراهيم الدورقى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/5 عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد "1506" فى الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، ومن طريقه أبو عوانة 2/245، عن محمد بن عيسى، والنسائى 3/69 فى السهو: باب التهليل بعد التسليم، عن محمد بن شجاع المروذى، وأبو عوانة 2/245 من طريق سريج بن يونس، ثلاثتهم عن إسماعيل بن علية، به. وتقدم قبله "2008" و "2009" من طريقين عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، به.

(متن حدیث): جَائَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ اَدْعُو بِهِنَّ فِيْ صَلَاتِي، فَقَالَ: سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ. (1: 104)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ امّ سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے ایسے کلمات کی تعلیم دیجئے جن کے ذریعے میں نماز میں دعا مانگا کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو۔ دس مرتبہ الحمدللہ پڑھو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو پھر تم اپنی حاجت کا سوال کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّسْبِيْحِ، وَالتَّحْمِيْدِ، وَالتَّكْبِيْرِ، اِنَّمَا اُمِرَ بِاسْتِعْمَالِهٖ فِيْ عَقِبِ الصَّلَاةِ لَا فِي الصَّلَاةِ نَفْسِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھنے کے بارے میں جو چیز ذکر کی ہے یہ نماز پڑھنے کے بعد پڑھی جائیگی نماز کے دوران نہیں پڑھی جائے گی

2012 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، وَابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ، يُسَبِّحُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، قَالَ: فَاَنَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ *، قَالَ: فَقَالَ: خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَاِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ

2011- إسناده حسن. عكرمة بن عمار وإن كان من رجال مسلم: حديثه حسن، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن أبان، فإن من رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/120، والنسائي 3/51 في السهو: باب الذكر بعد التشهد، عن عبيد بن وكيع، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "481" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة التسبيح، والحاكم في المستدرك 1/255، من طريقين عن عبد الله بن المبارك، عن عكرمة بن عمار، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم. ووافقه الذهبي.

2012- جرير وابن عُلَية سمعا من عطاء بن السائب بعد اختلاطه، لكن رواه عنه شعبة وسفيان الثوري، وهما ممن سمع منه قبل الاختلاط، فالحديث صحيح. وأخرجه الترمذي "3410" في الدعوات، عن أحمد بن منيع، وابن ماجه "926" في الإقامة: باب ما يقال بعد التسليم، عن أبي كريب، كلاهما عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "583"، وعبد الرزاق "3189"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "819" من طريق سفيان الثوري، وعبد الرزاق "3190" عن معمر، وابن أبي شيبة 10/233، 234، وابن ماجه "926" من طريق محمد بن بن فضيل، وأحمد 2/502، وأبو داؤد "5065" في الأدب: باب في التسبيح عند النوم، من طريق شعبة، والنسائي في عمل اليوم والليلة "813" من طريق إسماعيل بن أبي خالد، وابن ماجه "926" أيضًا من طريق أبي يحيى التيمي وأبي الأجلح، كلهم عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم "2018" من طريق حماد بن يزيد، عن عطاء به، ويرد تخريجه عنده. وأخرجه النسائي في اليوم والليلة "820" من طريق يزيد بن هارون عن العوام بن حوشب، عن عطاء، به، موقوفاً على عبد الله. ومعنى لا يحصيهما، أي: لا يحافظ عليهما على الدوام.

سَبَّحَ وَحَمَّدَ وَكَبَّرَ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالَ: كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا؟ قَالَ: يَاْتِي اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ فِي صَلَاةٍ، فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، حَتّٰى شَغَلَهُ، وَلَعَلَّهُ اَنْ لَّا يَعْقِلَ، وَيَاْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ. (1: 104)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوخصوصیات ایسی ہے جن دونوں کو جو بھی مسلمان حاصل کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا یہ دونوں آسان ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی انگلیوں پر انہیں شمار کر رہے تھے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زبان پر پڑھنے کے حساب سے (روزانہ) ایک سو پچاس [150] ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جب آدمی اپنے بستر پر جائے، تو ایک سو مرتبہ سبحان اللہ الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھے تو یہ زبان پر پڑھنے کے حساب سے ایک سو ہوں گے اور نامہ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے تو تم میں سے کون شخص ایک دن میں دو ہزار پانچ سو برائیاں کرتا ہے۔ راوی نے دریافت کیا: کوئی شخص ان دونوں پر عمل کیوں نہیں کرسکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور وہ شخص نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو، یہاں تک کہ اسے مصروف کردیتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے، آدمی کو یہ یاد ہی نہیں رہتا (کہ اس نے تسبیح پڑھنی تھی) اسی طرح شیطان اس کے بستر پر اس کے پاس آتا ہے وہ اسے سلاتا رہتا ہے، یہاں تک کہ آدمی (تسبیح پڑھے بغیر) سوجاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَغْفِرُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ الْعَبْدِ بِهٖ مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ اِذَا قَالَهَا الْمَرْءُ فِي عَقِبِ الصَّلَاةِ بِعَدَدٍ مَعْلُومٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جب بندہ نماز کے بعد متعین تعداد میں سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے

2013 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ

2013- إسناده صحيح، وأخرجه أبو عوانة 2/247 عن عمران بن بكار الحمصي، بهٰذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم "2016" من طريق سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ، به، فانظر تخريجه هناك2. وقد خالفه رواة الموطأ جميعًا، فأوقفوه على أبي هريرة، وهو في الموطأ 1/210 في باب ما جاء في ذكر الله تعالى. قال ابن عبد البر في تجريد التمهيد ص 241 بعد أن أورد الحديث: هٰكذا الحديث موقوف في الموطأ على أبي هريرة، ومثله لا يدرك بالرأي، وهو مرفوع صحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم من وجوه كثيرة ثابتة من حديث أبي هريرة، ومن حديث علي بن أبي طالب، ومن حديث عبد الله بن عمرو بن العاص، ومن حديث كعب بن عجرة وغيرهم. قلت: وأخرجه النسائي في اليوم والليلة "142" عن قتيبة بن سعيد، عن مالك موقوفًا على أبي هريرة، وقال بإثره: رفعه زيد بن أبي أنيسة رواه عن سهيل، وقال عن أبي عبيدة صوابه عبيد، نبه عليه النسائي عن عطاء، عن أبي هريرة.

بْنُ بَكَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ، حَاجِبِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ دُبُرَ صَلَاتِهِ، وَحَمِدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَخَتَمَ الْمِائَةَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَفَعَهُ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مَالِكٍ وَحْدَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے اور یہ (درج ذیل) کلمہ پڑھ کر پورا ایک سو کر لیتا ہے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف یحییٰ بن صالح نے یہ روایت ''مرفوع حدیث'' کے طور پر نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي يَسْبِقُ الْمَرْءُ بِقَوْلِهِ فِي عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ مَنْ تَقَدَّمَهُ وَلَا يَلْحَقُهُ اَحَدٌ بَعْدَهُ اِلَّا مَنْ اَتَى بِمِثْلِهِ

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی فرض نماز کے بعد پڑھ لے تو اس شخص سے سبقت لے جاتا ہے جو اس سے آگے ہو اور اس سے پیچھے والا شخص اس تک نہیں پہنچ سکتا ماسوائے اس شخص کے جو اس کی مانند عمل کرے

2014 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا

2014- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "749" وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "146" عن محمد بن عبد الأعلى، به. وأخرجه البخاري "843" في الأذان: باب الذكر بعد الصلاة، ومسلم "595" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة، وأبو عوانة 2/248، والبيهقي في السنن 2/186، من طريقين عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6329" في الدعوات: باب الدعاء بعد الصلاة، والبيهقي في السنن 2/186، والبغوي في شرح السنة "720" من طريق ورقاء، ومسلم "595"، وأبو عوانة 2/249، والبيهقي 2/186، من طريق ابن عجلان، كلاهما عن سمي، به. وعندهم أيضًا: قال ابن عجلان: فحدثت بهذا الحديث رجاء بن حيوة، فحدثني بمثله عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. وأخرجه مسلم "595" "143".

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّىْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فُضُوْلُ اَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ، قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ اَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ اَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ بِمِثْلِ اَعْمَالِكُمْ؟ تُسَبِّحُوْنَ، وَتُحَمِّدُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ .(1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غریب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: مال دولت والے لوگ بلند درجات اور قائم رہنے والی نعمتیں حاصل کر گئے کیونکہ وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی اموال ہوتے ہیں جس کی مدد سے وہ حج کر لیتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں جہاد میں حصہ لیتے ہیں۔ صدقہ وخیرات کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ایسی چیز کی طرف نہ کروں اگر تم اسے اختیار کر لو گے تو تم اس تک پہنچ جاؤ گے جو تم سے آگے ہے اور تمہارے پیچھے والا کوئی شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا اور باقی سب لوگوں کے درمیان تم سب سے بہترین ہو گے ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے اس عمل کی مانند کر لے تم لوگ ہر نماز کے بعد 33`33 مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ وَالتَّكْبِيْرَ الَّذِىْ وَصَفْنَا هُوَ اَنْ يَّخْتِمَ آخِرَهَا بِالشَّهَادَةِ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ لِيَكُوْنَ تَمَامَ الْمِائَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ الحمد للہ، اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھنے کا طریقہ جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بھی شامل کرنا چاہئے تاکہ ایک سو کی تعداد مکمل ہو جائے

2015 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَائِشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَصْحَابُ الدُّثُوْرِ بِالْاَجْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّىْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فُضُوْلُ اَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ،

2015- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بالتحديث .وأخرجه أبو داوٗد "1504" في الصلاة: باب التسبيح بالحصى، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/238، عن الوليد بن مسلم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 1/312 عن الحكم بن موسى، عن هقل، عن الأوزاعي، به. وفي الباب عن أبي ذر عند الحميدي "133"، وابن ماجه "927"، وابن خزيمة ."748" وانظر الحديث المتقدم برقم ."838"

اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ، وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ، اِلَّا مَنْ اَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ؟ قَالَ: بَلٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: تُكَبِّرُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُحَمِّدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَخْتِمُهَا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مال دار لوگ اجر لے گئے ہیں وہ لوگ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی اموال ہوتے ہیں' جنہیں وہ صدقہ کر دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں' تم ان کی مدد سے اس شخص تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے اور تم سے پیچھے والا شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا۔ ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے اس عمل کی مانند عمل کو اختیار کرے۔ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور یہ کلمہ پڑھ کر اسے ختم کرو۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِ الْمُسْلِمِ بِقَوْلِهٖ مَا وَصَفْنَا فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا تذکرہ' اس کے اس چیز کو فرض نماز کے بعد پڑھنے کی وجہ سے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2016 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَهُ ثَلَاثًا

2016- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان. وأخرجه مسلم "597" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، عن عبد الحميد بن بيان الواسطي، وابن خزيمة في صحيحه "570" عن أبي بشر، والبيهقي في السنن 2/187، والبغوي في شرح السنة "718" من طريق مسدد، ثلاثتهم عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/371، ومسلم "597"، من طريق إسماعيل بن زكريا، وأحمد 2/483، وأبو عوانة 2/247، 248 من طريق فليح بن سليمان، والنسائي في عمل اليوم والليلة "143" من طريق زيد بن أبي أنيسة، ثلاثتهم عن سهيل بن أبي صالح. به. وتقدم برقم "2013" من طريق مالك، عن أبي عبيد، به. فانظره.

وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَبُو عُبَيْدٍ هٰذَا، حَاجِبُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد اللہ پڑھتا ہے تینتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے تو یہ ننانوے بن جاتے ہیں۔ وہ اس کلمے کو پڑھ کر سو کو مکمل کرے۔''

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعبید نامی راوی سلیمان بن عبدالملک کا دربان تھا اس سے امام مالک نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّهْلِيلِ مَعَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ لِيَكُونَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ

یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کے ہمراہ لا الہ الا اللہ کو بھی شامل کرنا چاہئے یوں کہ ان میں سے ہر ایک 25 مرتبہ ہو جائے

2017 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي مَنَامِهِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ أَمَرَكُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُحَمِّدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اجْعَلُوهَا خَمْسًا

2017- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير كثير بن أفلح، وهو ثقة. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "752"، وصححه الحاكم 1/253، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/184، والدارمي 1/312، والطبراني "4898" من طريق عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "3413" في الدعوات، من طريق ابن أبي عدي، والنسائي 3/76 في السهو: باب نوع آخر من عدد التسبيح، وفي عمل اليوم والليلة "157" من طريق ابن إدريس، والطبراني "4898" من طريق النضر بن شميل، ثلاثتهم عن هشام بن حسان، به.

وَعِشْرِيْنَ، وَاجْعَلُوْا فِيْهِ التَّهْلِيْلَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ، اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَافْعَلُوْهُ . (1: 2)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے' تینتیس مرتبہ الحمد اللہ پڑھنے اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا گیا پھر ان کے خواب میں ایک شخص آیا اور ان سے کہا گیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے' تینتیس مرتبہ الحمد اللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت زید نے جواب دیا: جی ہاں' تو اس شخص نے کہا: آپ اسے پچیس پچیس مرتبہ پڑھ لیں اور اس میں لا الہ الا اللہ کو بھی شامل کرلیں جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا کرلو۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنِ اقْتَصَرَ مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ عَلٰى عَشْرٍ عَشْرٍ بِاَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةِ حَسَنَةٍ

جو شخص فرض نمازوں کے بعد دس' دس مرتبہ سبحان اللہ' الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے پر اکتفاء کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے ایک ہزار پانچ سو نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ

2018 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا عَبْدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ، يُسَبِّحُ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيُحَمِّدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا، فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَاِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَيُحَمِّدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ، قَالَ: فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ لَا يُحْصِيهَا؟ قَالَ: يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَيَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، وَيَاْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ . (1: 2)

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: كَانَ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَطَاءٌ الْبَصْرَةَ، قَالَ لَنَا اَيُّوْبُ، قَدْ قَدِمَ صَاحِبُ حَدِيْثِ التَّسْبِيحِ، فَاذْهَبُوا فَاسْمَعُوْهُ مِنْهُ

2018- إسناده صحيح . حماد بن زيد روى عن عطاء بن السائب قبل الاختلاط . وأخرجه النسائي 3/74 في السهو: باب عدد التسبيح بعد التسليم، عن يحيى بن حبيب بن عربي، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وتقدم برقم "2012" من طريق جَرِيْرٍ وَابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، به، وأوردت تخريجه من طرقه هناك.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو خصوصیات ایسی ہیں' جن کو جو بھی بندہ اختیار کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے ہیں۔ ایک یہ' کوئی شخص نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمدللہ دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ (ایک دن اور رات میں) زبان سے پڑھنے کے حساب سے ایک سو پچاس ہوگے اور میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوگے (دوسری عادت یہ ہے)' جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمدللہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ زبان پر پڑھنے کے حساب سے ایک سو ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون شخص روزانہ دو ہزار پانچ سو برائیاں کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں شمار کررہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کوئی شخص ان دونوں پر کیوں عمل نہیں کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور وہ آدمی اس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہے' تو شیطان کہتا ہے تم فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو اور جب آدمی سونے لگتا ہے اس وقت شیطان آدمی کے پاس آتا ہے اور اسے سُلا دیتا ہے۔

حماد بن زید نے یہ بات بیان کی ہے ایوب نے عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ حدیث' ہمیں سنائی تھی۔

جب عطاء بصرہ آئے تو ایوب نے ہمیں کہا کہ تسبیح والی اس حدیث کو نقل کرنے والے صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ تم لوگ جاؤ اور ان سے اسے سن لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ مِنَ الْمُعَقِّبَاتِ الَّذِى لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے جو سبحان اللہ' الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنے کی تسبیح کا ذکر کیا ہے اس کو پڑھنے والا شخص رسوا نہیں ہوتا

2019 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ،

2019- إسناده صحيح. رجاله رجال الصحيح غير محمد بن حسان الأرزق، وهو ثقة. الحكم: هو ابن عتيبة. وأخرجه الطبراني في الكبير 19/265 من طريقين، عن محمد بن حسان الأزرق، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "596" "145" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والطبراني /19 "246" من طريق عبد الصمد بن النعمان، كلاهما عن حمزة الزيات، به. وأخرجه من طرق عن الحكم، به: ابن أبي شيبة 10/228، وعبد الرزاق "3193"، ومسلم "596"، والترمذي "3412" في الدعوات، والنسائي 3/75 في السهو: باب نوع آخر من عدد التسبيح، وفي اليوم والليلة "155"، وأبو عوانة 2/247، والطبراني /19 "259" و "260" و "261" و "263" و "264" و "265"، والبغوي في شرح السنة "721"، والبيهقي في "السنن" 2/187. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/228، والطيالسي "1060"، والطبراني /19 "265" من طريق شعبة، والبخاري في الأدب المفرد "622"، والنسائي في اليوم والليلة "156".

قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ: تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُحَمِّدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُهُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ .(1: 2)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' (نماز) کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں' جنہیں پڑھنے والا شخص رسوانہیں ہوگا تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعِينَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى ذِكْرِهِ وَشُكْرِهِ وَحُسْنِ عِبَادَتِهِ عُقَيْبَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرض نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کا ذکر کرنے اور شکر ادا کرنے اور اچھے طریقے سے اس کی عبادت کرنے کے بارے میں مدد مانگے

2020 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التُّجِيبِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَذَ بِيَدِ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ، وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، اُوصِيكَ اَنْ لَّا تَدَعَنَّ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ .(1: 2)

قَالَ: وَاَوْصَى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصَى بِذٰلِكَ الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَوْصَى بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ

2020- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عقبة بن مسلم، وهو ثقة. المقرء: هو عبد الله بن يزيد، وأبو عبد الرحمٰن الحبلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري، والصنابحي بضم الصاد وفتح النون وكسر الباء، نسبة إلى صنابح: بطن من مراد: هو عبد الرحمٰن بن عسيلة. وأخرجه أحمد 5/244-245، والنسائي في عمل اليوم الليلة "109"، وأبو داؤد "1522" في الصلاة: باب في الاستغفار، والطبراني 20/110، من طرق، عن المقرء، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "751"، والحاكم 1/273 على الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/247، والنسائي 3/53 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء، وفي عمل اليوم والليلة "117" من طرق عن حيوة بن شريح، به. وأخرجه الطبراني 20/ "250" من طريق سعيد بن عفير، عن ابن لهيعة، عن عقبة، عن الحبلي، عن معاذ. قال الطبراني: ولم يذكر ابن لهيعة: الصنابحي. وأخرجه أيضًا 20/ "218" من طريقين عن إسماعيل بن عياش، عن ضمضم بن زرعة، عن شريح بن عبيد، عن مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: اے معاذ اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں یہ تلقین کر رہا ہوں' تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا۔

''اے اللہ! تو اپنے ذکر' اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد کر۔''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد) صنابحی کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔ صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن نامی راوی کو تلقین کی تھی۔ ابوعبدالرحمٰن نے عقبہ بن مسلم نامی راوی کو ان کی تلقین کی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يُعِينَهُ عَلٰى ذِكْرِهٖ، وَشُكْرِهٖ، وَعِبَادَتِهٖ فِيْ عَقِبِ صَلَاتِهٖ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' بندہ اپنی نماز کے بعد اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے: اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے' شکر کرنے اور اپنی عبادت کرنے میں بندے کی مدد کرے

2021 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التُّجِيْبِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَذَ بِيَدِهٖ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَنَا وَاللّٰهِ اُحِبُّكَ، فَقَالَ: اُوْصِيكَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدَعْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُوْلَ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَوْصٰى بِهٖ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں یہ تلقین کر رہا ہوں' تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنا اور کبھی نہ چھوڑنا۔

''اے اللہ! تو اپنے ذکر اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد کر۔''

2021- إسناده صحيح. وهو مكرر ما قبله.

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت معاذ نے صنابحی کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔ صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن کو تلقین کی تھی اور ابوعبدالرحمٰن نے عقبہ بن مسلم کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔

ذِكْرُ كُتْبَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جَوَازًا مِنَ النَّارِ لِمَنِ اسْتَجَارَ مِنْهَا فِيْ عَقِبِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَالْمَغْرِبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جہنم سے نجات کو نوٹ کر لیتا ہے جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے' ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں

2022 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ الْكِنَانِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ، اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي، فَسَبَقْتُ اَصْحَابِيْ، فَتَلَقَّانِي الْحَيُّ بِالرَّنِيْنِ، فَقُلْتُ: قُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُحَرَّزُوا، فَقَالُوهَا، فَلَامَنِيْ اَصْحَابِيْ، وَقَالُوْا: حُرِمْنَا الْغَنِيمَةَ بَعْدَ اَنْ رُدَّتْ بِاَيْدِينَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرُوْهُ بِمَا صَنَعْتُ، فَدَعَانِي، فَحَسَّنَ لِي مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: اَمَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ بِكُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَاَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: اِنِّيْ سَاَكْتُبُ لَكَ كِتَابًا، وَاُوصِي بِكَ مَنْ يَكُوْنُ بَعْدِي مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: فَكَتَبَ لِي كِتَابًا، وَخَتَمَ عَلَيْهِ، وَدَفَعَهُ اِلَيَّ وَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ، فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ تِلْكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جَوَازًا مِنَ النَّارِ، وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ يَوْمِكَ ذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جَوَازًا مِنَ النَّارِ قَالَ: فَلَمَّا قَبَضَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ، اَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ بِالْكِتَابِ، فَفَضَّهُ، فَقَرَاَهُ وَاَمَرَ لِي بِعَطَاءٍ وَخَتَمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ عُمَرَ، فَقَرَاَهُ، وَاَمَرَ لِي، وَخَتَمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ عُثْمَانَ، فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ: تُوُفِّيَ الْحَارِثُ بْنُ مُسْلِمٍ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ، وَتَرَكَ الْكِتَابَ عِنْدَنَا، فَلَمْ يَزَلْ

2022- مسلم بن الحارث ويقال: الحارث بن مسلم، وهو الأصح كما سيأتي: لم يوثقه غير المؤلف 5/391، ولا يعرف بغير هذا الحديث. وقال الدارقطني: مجهول، وباقي رجاله ثقات. ومال الحافظ في التهذيب إلى تضعيفه، إلا أن ابن علان في الفتوحات الربانية نقل عنه قوله: حديث حسن. وأخرجه أبو داوُد "5080" في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، عن عمرو بن عثمان الحمصي، ومؤمل بن الفضل الحارني، وعلي بن سهل الرملي، ثلاثتهم عن الوليد بن مسلم، حدثنا عبد الرحمٰن بن حسان الكناني، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "111"، وابن السني "139" في عمل اليوم والليلة أيضا من طريق عمرو بن عثمان، عن الوليد بن مسلم، به. وأخرجه أبو داوُد "5080" أيضًا من طريق محمد بن المصفي، عن الوليد، به. إلا أنه قال: عن الحارث بن مسلم بن الحارث، عن أبيه.

عِنْدَنَا حَتّٰى كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلَى الْوَالِي بِبَلَدِنَا يَاْمُرُهُ بِاِشْخَاصِي اِلَيْهِ وَالْكِتَابِ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَفَضَّهُ، وَاَمَرَ لِي، وَخَتَمَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اَمَا اِنِّي لَوْ شِئْتُ اَنْ يَّاْتِيَكَ ذٰلِكَ وَاَنْتَ فِي مَنْزِلِكَ فَعَلْتُ، وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ تُحَدِّثَنِي بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ، قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ.

❀❀ مسلم بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا جب ہم مطلوبہ مقام کے قریب پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کوایڑ لگائی اور اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔ ''رنین'' کے مقام پر ایک قبیلے سے میرا سامنا ہوا۔ میں نے کہا: تم لوگ لا الہ الا اللہ پڑھ لو تم لوگ محفوظ رہو گے۔ ان لوگوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کی اور کہا ہم لوگ مالِ غنیمت سے محروم رہ گئے ہیں۔ اور یہ ہمارے ہاتھ آتے رہ گیا' پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے ساتھیوں نے آپ کو میرے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا: تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور میرے اس عمل پر تحسین کا اظہار کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے ہر ایک انسان کے عوض میں تمہارے لئے اتنا اجر نوٹ کرلے گا۔''

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہ ثواب میں بھول گیا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھواؤں گا اور (اس تحریر میں) میں اپنے بعد آنے والے مسلمانوں کے حکمران کو تمہارے بارے میں (عطیات دینے کی ہدایت کروں گا)۔

میں تمہیں اس بات کی تلقین کروں گا' میرے بعد مسلمانوں کے حکمران کون لوگ ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے لئے ایک تحریر لکھوائی۔ اس پر مہر لگوائی اور اسے میرے سپرد کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم مغرب کی نماز ادا کر لو تو کسی کے ساتھ بات چیت کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے نجات عطا کر۔''

اگر تم اسی رات میں فوت ہو جاتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے آزادی کو نوٹ کرلے گا اور جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو کسی کے ساتھ بات چیت کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمہ پڑھ لو۔

''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے نجات عطا کر۔''

اگر تم اس دن میں فوت ہو جاتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آگ سے آزادی کو نوٹ کرلے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں وہ تحریر لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس مہر کو توڑا اور اس مکتوب کو پڑھا پھر انہوں نے مجھے ادائیگی کا حکم دیا اور اس پر مہر لگا دی پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کے عہد خلافت میں) آیا انہوں نے اس کو پڑھا اور میرے لئے ادائیگی کا حکم دیا۔ انہوں نے بھی اس پر مہر لگا دی پھر میں اسے لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

مسلم بن حارث نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں

ہوا تھا۔ وہ تحریر ہمارے پاس موجود رہی' یہاں تک کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمارے علاقے کے گورنر کو خط لکھ کر اسے حکم دیا' وہ مجھے اور اس تحریر کو عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں پیش کرے میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا۔ انہوں نے اس مہر کو توڑا میرے لئے ادائیگی کا حکم دیا اور پھر اس پر مہر لگا دی۔ پھر ارشاد فرمایا: میں چاہتا تو یہ سب کچھ تمہارے پاس تمہارے گھر میں پہنچ سکتا تھا لیکن میں یہ چاہتا تھا' تم مجھے یہ حدیث بیان کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں یہ حدیث سنائی۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي يَعْدِلُ لِمَنْ قَالَهُ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَالْمَغْرِبِ عَتَاقَةَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مَعَ احْتِرَاسِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ بِهِ

اس چیز (یعنی کلمات) کا تذکرہ جن کو آدمی فجر اور مغرب کے بعد پڑھ لے تو یہ اس کیلئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور اس کے علاوہ' وہ ان کی وجہ سے شیطان سے محفوظ رہتا ہے

2023 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعِيشَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ بِهِنَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ عَدْلَ عَتَاقَةِ اَرْبَعِ رِقَابٍ، وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ اِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ دُبُرَ صَلَاتِهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ .

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

2023- عبد الله بن يعيش: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/62، وقال الحسيني في الإكمال فيما نقله عنه الحافظ في تعجيل المنفعة ص 243: مجهول. وباقي رجاله ثقات. وقال الحافظ في الفتح 11/205 بعد أن ذكره من رواية أحمد: وسنده حسن. وأخرجه أحمد 5/415 عن إسحاق بن إبراهيم الرازي، عن سلمة بن الفضل، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/420 عن أبي اليمان، حدثنا إسماعيل بن عياش، عن صفوان بن عمرو وفي الباب عن أبي عياش الزرقي عند أحمد 4/60، وأبي داوُد "5077"، ابن ماجة "3867"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "27"، من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عن أبي عياش. وسنده قوي أيضًا على شرط مسلم. وعن أبي هريرة تقدم برقم "849"، وعن البراء بن عازب تقدم برقم "850". هو مكرر ما قبله.

آدمی دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھے تو ان کلمات کے عوض میں اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی۔ اس کے دس گناہ ختم کئے جائیں گے۔ ان کلمات کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور یہ کلمات اس شخص کے لئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے' جو شخص مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے' تو اسے صبح تک یہ خصوصیت حاصل رہے گی۔

2023/1 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، فِیْ عَقِبِهٖ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ، حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ * اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَعِیْشَ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ دُبُرَ صَلَاتِهٖ اِذَا صَلّٰی: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ، كُتِبَ لَهٗ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِیَ عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهٗ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهٗ عِتْقَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُنَّ لَهٗ حَرَسًا مِنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِیْنَ یُمْسِی كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰی یُصْبِحَ .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ یَزِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُخَیْمِرَةَ، جَمِیعًا وَهُمَا طَرِیْقَانِ مَحْفُوْظَانِ

۞۞ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز پڑھ لینے کے بعد یہ کلمہ پڑھ لے''۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو ان کلمات کی وجہ سے اس شخص کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے' جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' تو صبح تک اسے یہ خصوصیت حاصل رہے گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یزید بن یزید نے یہ روایت مکحول اور قاسم بن مخیمرہ دونوں سے سنی ہے اور دونوں طریقے محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْهُ فِي عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو نماز کے بعد کن چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے؟

2024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، قَالَا:

(متن حدیث): كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ، يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (5: 12)

ﷺ عبدالملک بن عمیر مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون اودی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو ان کلمات کی تعلیم یوں دیتے تھے جس طرح (مدرسے میں) استاد شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے وہ یہ فرماتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے۔

''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لوٹا دیا جائے اور میں دنیا کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِي عُقَيْبِ الصَّلَاةِ التَّفَضُّلَ عَلَيْهِ بِمَغْفِرَةِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے: اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے اور اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دے

2025 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا

2024- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد ابن عثمان العجلي، فهو من رجال البخاري، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن النحوي. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "746" وقد أورده المؤلف برقم "1004" في باب الاستعاذة، من طريق عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عمير، بهٰذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طرقه هناك، فانظره

قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! جو میں نے پہلے کیا' اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کیا جو اعلانیہ طور پر کیا' اور جو اسراف کیا' اور ہر وہ چیز جس کے بارے میں' تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب کے حوالے سے میری مغفرت کر دے' تو آگے کرنے والا ہے' تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا صَلَاحَ دِيْنِهٖ وَدُنْيَاهُ فِیْ عُقَيْبِ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد اپنے دین اور دنیا کی بہتری کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے

2026 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِيِّ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: وَاَنَا اَسْمَعُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهٗ بِالَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى، اَنَّا نَجِدُ فِی الْكِتَابِ اَنَّ دَاوٗدَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِیْ عِصْمَةَ اَمْرِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِیْ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَحَدَّثَنِیْ كَعْبٌ، اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ. (5: 12)

عطاء بن ابومروان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' کعب نے (شاید اس سے مراد کعب الاحبار ہیں) اس ذات

2025- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه "771" "202" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، عن اسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/102 عن هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "152"، وأحمد 1/94، 95 و103 مسلم "771" "202"، وأبو داوٗد "1509" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والترمذي "3422" في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، وابن الجارود "79"، وأبو عوانة 2/101، 102، والدارقطني 1/296، 297، والبيهقي في السنن 2/32، من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1966" من طريق يوسف بن يعقوب الماجشون، عن أبيه، به، وتقدمت أطرافه برقم "1771" و "1772" و "1773" و "1774".

2026- وصححه ابن خزيمة "745" عن يونس بن عبد الأعلى. وأخرجه النسائي 3/73 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء عند الانصراف من الصلاة، وفي اليوم والليلة "137" عن عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، عن حفص بن ميسرة، بهذا الإسناد. وفي حديث المغيرة المتقدم برقم "2007" ما يشهد لبعضه.

کی قسم اٹھائی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو چیر دیا اور یہ بات بیان کی' ہم نے کتاب (یعنی تورات) میں یہ بات پائی ہے' اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو میرے لئے میرے دین کو ٹھیک کر دے جس تو نے میرے انجام کا ذریعہ بنایا ہے اور میرے لئے میری دنیا کو ٹھیک کر دے جس میں' تو نے میری زندگی رکھی ہے۔ اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی تیرے انتقام لینے کے مقابلے میں تیری معافی کی اور تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری ذات کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: کعب الاحبار نے مجھے یہ بات بتائی' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعِينَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ دُعَائِهٖ فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَاةِ عَلٰى قِتَالِ اَعْدَائِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے اپنے دشمنوں سے جنگ کرنے میں اللہ سے مدد مانگے

2027 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اَيَّامَ خَيْبَرَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ بِشَيْءٍ مَا كُنْتَ تَفْعَلُهُ، فَمَا هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ، وَبِكَ اُصَاوِلُ .(5: 12)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ خیبر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کر کچھ پڑھ رہے تھے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کر کیا پڑھ رہے تھے؟ وہ کیا چیز ہے' جو آپ کہہ رہے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھ رہا تھا۔

''اے اللہ! میں تیری مدد سے بچاؤ کرتا ہوں تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں''۔

2027- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/322 عن وكيع، و 4/333 عن عفان بن مسلم، و 6/16 عن روح، والدارمي 2/216، عن حجاج بن منهال، والطبراني "7318" من طريق أبي عمر الضرير، خمستهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم "1975" من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به، فانظر تخريجه هناك. وسيرووده المؤلف أيضًا في باب الخروج وكيفية الجهاد: ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّسْتَعِيْنَ بِاللّٰهِ جل وعلا على قتال الأعداء.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اَنْ يَّتَرَقَّبَ طُلُوعَ الشَّمْسِ بِالْقُعُوْدِ فِيْ مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلَّى فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے جب وہ صبح کی نماز ادا کرلے تو اپنی اسی جگہ پر بیٹھ کر سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کرے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی

2028 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (5: 47)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تھے تو سورج نکلنے تک اسی جگہ تشریف فرما رہتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْعُدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فِيْ مُصَلَّاهُ اِلٰى طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے

2029 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

2028– إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح، إلا أن سماك بن حرب صدوق، لا يرقى حديثه إلى الصحة. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي مولاهم الكوفي. وأخرجه أحمد 5/97 عن خلف بن هشام البزار، ومسلم "670" "287" في المساجد: باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح، والطبراني "1982" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، والنسائي 3/80 في السهو: باب قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، والترمذي "585" في الصلاة: باب ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، عن قتيبة بن سعيد، والطبراني "1982" أيضًا من طريق مسدد، كلهم عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3202"، وأحمد 5/91 و100 و101 و105 و107، ومسلم "670" "286" و "287"، وأبو داؤد "1294" في الصلاة: باب صلاة الضحى، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ص 259، والبغوي في شرح السنة "709" و "711"، والطبراني في الكبير "1885" و "1888" و "1913" و "1927" و "1960" و "2006" و "2013" و "2019" و "2045"، وفي الصغير "1189"، والبيهقي في السنن 2/186، من طرق عن سماك بن حرب، به. وسيورده المؤلف في كتاب التاريخ: باب بدء الخلق، من طريق زهير بن معاوية، عن سماك، به.

2029– إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ، قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (5: 4)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو آپ اپنی جائے نماز پر سورج نکلنے تک تشریف فرما رہتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَنِ الزَّجْرِ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ الَّذِیْ يَكُوْنُ فِیْ غَيْرِ اَسْبَابِ الْاٰخِرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت سے ممانعت' اس بات چیت کے بارے میں ہے' جس کا آخرت سے کوئی تعلق نہ ہو

2030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، وَرَجُلًا آخَرَ مِنَ الْاَنْصَارِ، تَحَدَّثَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةً حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَصَاهُ، فَاَضَائَتْ عَصًا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَائَتْ بِالْاٰخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهُ. (2: 3)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک اور انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گئے تک بیٹھے بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا وہ رات انتہائی تاریک تھی۔ یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر واپس جانے لگے' تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ ان میں سے ایک کی چھڑی ان کے لئے روشنی کرتی رہی' یہاں تک کہ یہ دونوں حضرات اس کی روشنی میں چلتے رہے۔ جب راستے میں یہ دونوں ایک

2030- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 3/ 137، 138، ومحمد بن نصر المروزي في قيام الليل ص50، والبيهقي في دلائل النبوة 6/77-78، والإسماعيلي في مستخرجه كما في تغليق التعليق 4/78 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وعلقه البخاري في صحيحه بإثر الحديث "3805" فقال: وقال معمر، عن ثابت، عن أنس ...وأخرجه البخاري "465" في الصلاة: باب 79، و "3639" في المناقب: باب 28، والبيهقي في الدلائل 6/77 من طريق هشام الدستوائي، والبخاري "3805" في مناقب الأنصار: باب منقبة أسيد بن حضير، وعباد بن بشر رضي الله عنهما، من طريق همام، كلاهما عن قتادة، عن أنس 2031.- إسناده ضعيف . عطاء بن السائب قد اختلط، وهمام سمع منه بعد اختلاطه .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/ 279، وابن خزيمة في صحيحه، "1340"، والبيهقي في السنن 1/452 من طريق محمد بن فضيل، وأحمد 1/410 من طريق خالد الواسطي، وابن خزيمة في صحيحه "1340" أيضا من طريق جرير، ثلاثتهم وهم ممن سمع عطاء بعد اختلاطه عن عطاء بن السائب، به . وهو حديث حسن بشواهده. وجدب تصحفت في سنن البيهقي إلى حدث.

دوسرے سے جدا ہونے لگے تو دوسرے صاحب کی چھڑی بھی روشن ہوگئی اور ان میں سے ہر ایک اپنی چھڑی کی روشنی میں چلتا ہوا اپنے گھر تک پہنچ گیا۔

2031 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَدَّبَ* لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (السَّمَرَ) بَعْدَ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ . (2: 3)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

ذِكْرُ اسْمِ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِىْ كَانَ مَعَ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ حَيْثُ اَضَائَتْ عَصَاهُمَا لَهُمَا

اس انصاری کے نام کا تذکرہ جو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس وقت جب ان دونوں کے عصاء روشن ہو گئے تھے

2032 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ، وَاُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ، فَكَانَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَصًا، فَاَضَائَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا كَاَشَدِّ شَىْءٍ، فَلَمَّا تَفَرَّقَا اَضَائَتْ عَصَا كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا . (2: 30)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے ایک تاریک رات میں اٹھے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے پاس اپنی لاٹھی تھی۔ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی انتہائی روشن ہوگئی جب یہ دونوں (واپس جاتے ہوئے راستے میں) ایک دوسرے سے جدا ہونے لگے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ عِشَاءِ الْاٰخِرَةِ لَمْ يُرِدْ بِهِ السَّمَرَ الَّذِىْ يَكُوْنُ فِى الْعِلْمِ

2032– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطيالسي "2035"، وأحمد 3/ 190 و272، والنسائي في فضائل الصحابة "141"، وابن سعد في الطبقات 3/606 من طريق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم 3/288، وعلقه البخاري بإثر الحديث "3805" فقال: وقال حماد: أخبرنا ثابت عن أنس . وقد تقدم برقم "2030" من طريق معمر، عن ثابت، به، فانظره. والجندس: الشديدة الظلمة. وقد تحرفت في الإحسان إلى حدوس.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت سے ممانعت سے مراد وہ بات چیت نہیں ہے جو (دینی) علم کے بارے میں ہو

2033 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اِنْتَظَرْنَا الْحَسَنَ، وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَّقْتِ قِيَامِهٖ جَاءَ، فَقَالَ: دَعَانَا جِيرَانُنَا هٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: انْتَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَجَاءَ، فَصَلّٰى لَنَا، ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا، وَرَقَدُوْا، وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مُذِ انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ

قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا انْتَظَرُوْا الْخَيْرَ .(2: 30)

قرہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ہم حسن بصری کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ کافی دیر تک ہمارے پاس نہیں آئے' یہاں تک کہ جب ان کے اٹھنے کا وقت قریب آیا' تو وہ اس وقت تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: ہمارے ان پڑوسیوں نے بلا لیا تھا' پھر انہوں نے یہ بات بتائی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ نصف رات ہوگئی پھر آپ تشریف لائے آپ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے تھے نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو لوگ بھلائی کا جب تک انتظار کرتے رہتے ہیں وہ بھلائی کی حالت میں شمار ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاِبَاحَةِ السَّمَرِ بَعْدَ عِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا يُجْدِي نَفْعُهٗ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنا مباح ہے جبکہ وہ بات چیت اس چیز کے بارے میں ہو جس سے مسلمانوں کو فائدہ ہو

2034 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ:

2033– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري "600" المواقيت: باب السمر في الفقه والخير بعد العشاء، عن عبد الله بن الصباح، بهذا الإسناد .وقد تحرف في الإحسان: السمر إلى السمير وفي صلاة إلى في صلاته، ولا يزالون إلى لا يزالوا، وما انتظروا إلى: ما انتظرا والتصويب من التقاسيم والأنواع /2لوحة .122 وأورده المؤلف برقم "1537" و "1750" من طريقين عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، فانظر تخريجه عندهما.

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ اَبِىْ بَكْرٍ اللَّيْلَةَ فِى الْاَمْرِ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَاَنَا مَعَهُ .(3: 38)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں رات کے وقت مسلمانوں کے کسی معاملے سے متعلق بات چیت کرتے رہے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات کے وقت بات چیت کرتے رہے۔ میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِمَا يُجْدِىْ عَلَيْهِ نَفْعُهُ فِى الْعُقْبٰى، وَاَنْ تُؤَخِّرَ الصَّلَاةُ مِنْ اَجْلِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ عشاء کی نماز سے پہلے ایسی بات چیت کرے، جس کا اسے آخرت میں فائدہ ہو اور اس بات چیت کی وجہ سے نماز کو تاخیر سے ادا کرے

2035 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَعَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَكَلَّمَهُ فِىْ حَاجَةٍ لَهُ هُوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ .(1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نماز قائم ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے پست آواز میں آپ کے ساتھ اپنی کسی ضرورت کے بارے میں بات چیت کی۔ یہ رات کے وقت کی بات ہے (یہ بات چیت اتنی طویل ہوگئی)، حاضرین میں سے بعض لوگ سوگئے۔

2034- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/280، وأحمد 1/25، 26 و34، ومحمد بن نصر المروزى فى قيام الليل ص 50. والترمذى "169" فى الصلاة: باب ما جاء فى الرخصة فى السمر بعد العشاء، عن أحمد بن منيع، وابن خزيمة فى صحيحه "1341" عن محمد بن المثنى، خمستهم عن أبى معاوية، بهذا الإسناد.

2035- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/182 و205 و232، والبخارى "643" فى الأذان: باب الكلام إذا أقيمت الصلاة، والبغوى فى شرح السنة "443" من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "1931" ومن طريقه أحمد 3/161، والترمذى "518" فى الصلاة: باب ما جاء فى الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، عن معمر، وأحمد 3/160 و268، ومسلم "376" "126" فى الحيض باب الدليل على أن نوم الجالس لا ينقض الوضوء، وأبو داؤد "201" فى الطهارة: باب فى الوضوء من النوم، من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن ثابت، عن أنس. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/414، والنسائى 2/81 فى الإمامة: باب الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة، من طريق ابن علية، والبخارى "642" فى الأذان: باب فى الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة، والبيهقى فى السنن 2/22، من طريق عبد الوارث، والبخارى "6292" فى الاستئذان: باب طول النجوى، من طريق شعبة، ومسلم "376" "123" و"124" من طريق ابن علية، وشعبة، وعبد الوارث، كلهم عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.

بَابُ الْإِمَامَةِ وَالْجَمَاعَةِ

امامت اور جماعت (کے بارے میں روایات)

فَصْلٌ فِيْ فَضْلُ الْجَمَاعَةُ

فصل: جماعت کی فضیلت

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّلَاةَ لِلْخَارِجِ اِلَى الْمَسْجِدِ يُرِيْدُ اَدَاءَ فَرْضِهِ مَا دَامَ يَمْشِي فِيْ طَرِيْقِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے جماعت (کا اجر وثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ جو فرض کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف جانے کیلئے (گھر سے) نکلتا ہے جب تک وہ مسجد کے راستے پر چلتا ہے (اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے)

2036 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2036- أبو ثمامة الحناط بفتح الحاء المهملة، والنون المشددة، وآخره طاء مهملة، نسبة إلى بيع الحنطة: روى عنه سعد بن إسحاق، وسعيد المقبرى، وقيل: أبو سعيد المقبرى، وأورده المؤلف فى "الثقات" 5/566، وقال الدارقطنى: لا يترك، وقال الحافظ فى التقريب: مجهول الحال . وباقى رجال السند ثقات رجال الصحيح غير سعد بن إسحاق، وهو ثقة. أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدى. وأخرجه أبو داوُد "562" فى الصلاة: باب ما جاء فى الهدى فى المشى إلى الصلاة، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة "475" عن محمد بن سليمان الأنبارى، عن أبى عامر العقدى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/241، وابن خزيمة "441"، والطبرانى /19 "332"، والبيهقى 3/230 من طريق داوُد بن قيس، به. وأخرجه الطبرانى /19 "333" من طريق سعد بن إسحاق، عن أبى سعيد المقبرى، عن أبى ثمامة، به. وأخرجه الترمذى "386" فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية التشبيك بين الأصابع فى الصلاة، عن قتيبة، عن الليث، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن رجل، عن كعب بن عجرة. وجزم الحافظ فى التهذيب بأن الرجل المبهم هنا هو أبو ثمامة الحناط. وأخرجه الطبرانى /19 "335" من طريق ابن عيينة، عن يزيد بن عبد الله بن قسيط، عن سعيد المقبرى، عن كعب. وأخرجه عبد الرزاق "3334"، وأحمد 4/242، 243، والدارمى 1/327، والطبرانى /19 "334" و "335" و "336" من طرق عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن كعب بن عجرة، قال ابن خزيمة: وقد وهم ابن عجلان فى الإسناد، وخلط فيه، فمرة يقول: عن أبى هريرة، ومرة يرسله "كما فى "مصنف" عبد الرزاق "3333"، ومرة يقول: عن سعيد، عن كعب. وأخرجه عبد الرزاق "3331"، ومن طريقه الطبرانى /19 "337" عن أبى معشر، عن سعيد المقبرى، عن رجل من بنى سالم، عن أبيه، عن جده، عن كعب. وأخرجه أحمد 4/242 من طريق ابن أبى ذئب، عن سعيد المقبرى، عن رجل من بنى سالم، عن أبيه، عن جده، عن كعب أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: " ... ولا يخالف أحدكم بين أصابع يديه فى الصلاة ."وأخرجه الطيالسى "1063"، ومن طريقه البيهقى 3/230 .

دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ،

(متن حدیث): اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، اَدْرَكَهُ وَهُوَ يُرِيْدُ الْمَسْجِدَ، قَالَ: فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا مُشَبِّكٌ يَدَيَّ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى، قَالَ: فَفَتَقَ يَدَيَّ وَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ، فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَهُ، فَاِنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ . (2: 37)

ابوثمامہ حناط بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ مسجد میں جا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا میں نے اپنے ہاتھ ایک دوسرے میں پھنسائے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے ہاتھ کھلوا دیئے اور مجھے ایسا کرنے سے منع کیا۔ انہوں نے یہ بات بتائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جب کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف جانے کے ارادے سے نکلے' تو وہ اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرے کیونکہ وہ شخص نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ اِعْدَادِ اللّٰهِ الْمَنْزِلَ فِي الْجَنَّةِ لِلْغَادِيْ وَالرَّائِحِ اِلَى الصَّلَاةِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے جنت میں مہمانی تیار کرنے کا تذکرہ جو صبح وشام نماز کیلئے (مسجد کی طرف) جاتا ہے

2037 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ، اَوْ رَاحَ، اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلًا فِي الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت یا اور شام کے وقت مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے' جب بھی وہ صبح کے وقت یا شام کے وقت جاتا ہے''۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَارِجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ

2037- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير عبيدة بن عبد الله، فإنه من رجال البخاري، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1496" وأخرجه أحمد 2/508، 509، والبخاري "662" في الأذان: باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح، ومن طريقه البغوي "467" عن علي بن عبد الله، ومسلم "669" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا، وترفع به الدرجات، عن ابن أبي شيبة وزهير بن حرب، وابن خزيمة "1496" أيضًا عن محمد بن يحيى، والبيهقي في السنن 3/62 من طريق إبراهيم بن عبد الله، والحسن بن مكرم، كلهم عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد.

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے (اجروثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنے گھر سے نماز کی ادائیگی کیلئے نکلتا ہے (یہ اجروثواب) اس کے گھر واپس آنے تک نوٹ کیا جاتا ہے

2038 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْقَاعِدُ عَلَى الصَّلَاةِ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ عُشَّانَةَ اسْمُهُ حَيُّ بْنُ يُؤْمِنَ الْمَعَافِرِيُّ، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کا بیٹھ کر انتظار کرنے والا شخص نماز پڑھنے والے کی مانند ہے اور نمازی جب اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کے گھر واپس آنے تک اس کے لئے ثواب نوٹ کیا جاتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعشانہ نامی راوی کا نام حیی بن عبداللہ مغافری ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْخُطٰى مَنْ اَتَى الصَّلَاةَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ

جو شخص نماز کیلئے (مسجد میں) آتا ہے اس کے گھر واپس جانے تک اس کے ہر قدم کے عوض میں اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے درجات کو بلند کر دیا جاتا ہے

2039 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2038- إسناده صحيح. حرملة بن يحيى: روى له مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين غير أبي عشانة، وهو ثقة. وأخرجه بأطول مما هنا الطبراني في الكبير 170/ "831" من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1492" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وصححه الحاكم 1/112 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، به. ووافقه الذهبي. ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي 3/63. وأخرجه الطبراني أيضًا 17/ "831" من طريق يحيى بن أيوب، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه البغوي "474" من طريق ابن المبارك، عن ابن لهيعة، عن أبي قبيل، عن أبي عشانة، عن عقبة بن عامر، وهذا سند حسن، فإن عبد الله بن المبارك روى عن ابن لهيعة قبل احتراق كتبه. وأبو قبيل: هو حيي بن هانىء، صدوق. وأخرجه الطبراني 17/ "842" من طريق عبد الله بن الحكم، عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، عن عقبة بن عامر.

(متن حدیث):مَنْ رَاحَ اِلٰی مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، فَخُطْوَتَاهُ خُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً، وَخَطْوَةٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً، ذَاهِبًا وَرَاجِعًا . (2:1)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: الْعَرَبُ تُضِيفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاَمْرِ، كَمَا تُضِيفُ اِلَى الْفَاعِلِ، وَرُبَّمَا اَضَافَتِ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ نَفْسِهِ كَمَا تُضِيفُهُ اِلَى الْاَمْرِ فَاِخْبَارُ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، اَرَادَ بِهِ اَنَّ الْحَالِقَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ لَا نَفْسُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُضِيفَ الْفِعْلُ اِلَى الْاَمْرِ، كَمَا يُضَافُ ذٰلِكَ اِلَى الْفَاعِلِ، وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، الَّذِى ذَكَرْنَاهُ خُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً ، اَضَافَ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ، لَا اَنَّ الْخُطْوَةَ تَمْحُو السَّيِّئَةَ نَفْسَهَا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا هُوَ الَّذِى يَتَفَضَّلُ عَلٰى عَبْدِهِ بِذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز باجماعت کے ساتھ والی مسجد میں جاتا ہے' تو اس کے دو قدموں میں سے ایک قدم کسی گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم نیکی کو نوٹ کرتا ہے۔اس شخص کے جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی ایسا ہوتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) باعرب بعض اوقات کسی فعل کی نسبت اصل معاملے کی طرف کر دیتے ہیں۔ جس طرح وہ اس کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں۔اسی طرح بعض اوقات فعل کی نسبت نفس فعل کی طرف ہوتی ہے جس طرح اس کی نسبت امر کی طرف ہوتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر مونڈ لیا تھا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سر مونڈنے والے (حجام نے) نے ایسا کیا تھا یہ مراد نہیں ہے کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا۔تو یہاں فعل کی نسبت امر کی طرف کی گئی ہے۔جس طرح اس کی نسبت فاعل کی طرف کی جاتی ہے۔جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ ایک قدم گناہ کو مٹا دیتا ہے تو یہاں فعل کی نسبت فعل کی طرف کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ قدم گناہ کے وجود کو نہیں مٹاتا بلکہ اللہ تعالیٰ بندے پر یہ فضل کرتا ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ بَعُدَ دَارُهُ عَنِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَا يُعْطِي مَنْ قَرُبَ دَارُهُ مِنْهُ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو فضیلت عطا کرنے کا تذکرہ جس کا گھر مسجد سے دور ہوتا ہے یہ فضیلت اس کو نہیں ملے گا جس کا گھر مسجد کے قریب ہوتا ہے

2040 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ،

2039– إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير حُيَيّ بن عبد الله المعافري، وثقة ابن معين وغيره، وضعفه أحمد وغيره، وقال ابن عدى: أرجو أنه لا بأس إذا روى عنه ثقة .وأخرجه أحمد 2/172 من طريق ابن لهيعة، عن حيى بن عبد الله، به.وذكره المنذرى فى الترغيب والترهيب 1/125، وقال: رواه أحمد بإسناد حسن، والطبرانى، وابن حبان فى صحيحه، وهو فى مجمع الزوائد 2/29، وقال: رواه أحمد، والطبرانى فى الكبير ورجال الطبرانى رجال الصحيح، ورجال الإمام أحمد فيهم ابن لهيعة.

عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): کَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مِمَّنْ یُصَلِّیْ الْقِبْلَةَ یَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْعَدَ جِوَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، فَقِیْلَ: لَوِ ابْتَعْتَ حِمَارًا تَرْکَبُهُ فِی الرَّمْضَاءِ، اَوِ الظَّلْمَاءِ، فَقَالَ: مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ بِلِزْقِ الْمَسْجِدِ، فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ، اَوْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ. (3: 9)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص تھا میرے علم کے مطابق اہل مدینہ میں سے' قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے والوں میں سے' جو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شامل ہوتے تھے۔ ان میں سے اس شخص سے زیادہ کسی اور کا گھر مسجد سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اسے یہ کہا گیا اگر تم ایک گدھا خرید لو جس پر تم سوار ہو کر سردی اور گرمی کے موسم میں (مسجد) آیا کرو (تو یہ مناسب ہوگا) اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میرا گھر مسجد کے بالکل ساتھ ہو۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ سب تمہیں عطا کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس ثواب کی تم نے امید رکھی ہے اللہ تعالیٰ وہ تمہیں عطا کرے گا"۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

"اللہ تعالیٰ تم کو یہ چیز عطا کرے گا"

2041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ، قَالَ:

2040- إسناده صحيح على شرط البخاري. التيمي: هو سليمان بن طرخان، وأبو عثمان: هو عبد الرحمن بن مل النهدي. وأخرجه أحمد 5/133 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/207، 208، ومسلم "663" في المساجد: باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، وعبد الله بن أحمد في زوائده على المسند 5/133، وأبو داوُد "557" في الصلاة: باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة، والدارمي 1/294، وابن خزيمة "1500"، وأبو عوانة 1/ 389، 390، والبيهقي في "السنن" 3/64، والبغوي في شرح السنة "887" من طرق عن سليمان التيمي، به. وأخرجه أحمد 5/ 133، ومسلم "663"، وعبد الله بن أحمد في زوائده على المسند 5/133، وابن ماجة في المساجد: باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرًا، وأبو عوانة 1/389، من طريقين، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أبي عثمان، به. و"أنطاك" لغة في "أعطاك"، وفي بحر أبي حيان 8/519: وقرأ الجمهور "أعطيناك" بالعين، وقرأ الحسن، وطلحة، وابن محيصن، والزعفراني: "أنطيناك"، وهي قراءة مروية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال التبريزي: هي لغة للعرب العاربة من أولى قريش، ومن كلامه صلى الله عليه وسلم: "اليد العليا المنطية، واليد السفلى المنطاة." وأنطوا الثبجة "أي: أعطوا الوسط من الصدقة" ... وقال الأعشى: جيادك خير جياد الملوك ... تصان الجلال وتنطى الشعيرا

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ يُصَلِّيْ الْقِبْلَةَ اَبْعَدَ جِوَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ، اَوِ الرَّمْضَاءِ ؟ فَقَالَ: فَنَمَا الْحَدِيْثُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ يُكْتَبَ لِي اِقْبَالِي اِذَا اَقْبَلْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِي اِذَا رَجَعْتُ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اَجْمَعَ اَنْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ اَجْمَعَ .(3: 9)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک ایسا شخص تھا میرے علم کے مطابق قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے والوں میں سے اور کسی شخص کا گھر مسجد سے اس شخص کے گھر سے زیادہ دور نہیں تھا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کو کہا: تم ایک گدھا خرید لو جس پر سوار ہو کر تم تاریک رات میں یا گرمی کے موسم میں آیا کرو (تو یہ مناسب ہوگا) راوی کہتے ہیں: یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ آپ نے اس شخص سے اس بارے میں دریافت کیا: تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں یہ چاہتا ہوں جب میں مسجد کی طرف آؤں تو میرا آنا اور جب میں واپس جاؤں تو میرا واپس جانا نوٹ کیا جائے۔ (یعنی اس کا اجر وثواب مجھے ملے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ساری چیز تمہیں عطا کرے گا تم نے جو ثواب کی امید رکھی ہے یہ سب اجر وثواب اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَبْعَدَ فَالْاَبْعَدَ فِيْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ لِكَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا آثَارَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِلصَّلَوَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اسے اتنا زیادہ اجر ملے گا

بہ نسبت اس شخص کے جس کا گھر مسجد سے قریب ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص نماز کیلئے مسجد کی طرف آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کے نشان نوٹ کرتا ہے

2042 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرَدْنَا النُّقْلَةَ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَالْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ خَالِيَةٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا فِيْ دَارِنَا فَقَالَ: يَا بَنِيْ سَلِمَةَ، بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ النُّقْلَةَ اِلَى الْمَسْجِدِ ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَعُدَ عَلَيْنَا الْمَسْجِدُ وَالْبِقَاعُ حَوْلَهُ خَالِيَةٌ فَقَالَ: يَا بَنِيْ سَلِمَةَ، دِيَارَكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ قَالَ: فَمَا وَدِدْنَا اَنَّا بِحَضْرَةِ الْمَسْجِدِ لَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ.(1: 2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ہم نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا کیونکہ مسجد کے اردگرد کچھ جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محلے میں تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

اے بنوسلمہ! مجھ تک یہ اطلاع پہنچی ہے' تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم مسجد سے خاصے دور ہیں اور مسجد کے آس پاس کی جگہ خالی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! تم اپنے علاقے میں رہو تم اپنے علاقے میں رہو تمہارے قدم نوٹ کئے جائیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے یہ آرزو نہیں کی' ہم مسجد کے قریب رہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كَتْبَةَ الْاٰثَارِ لِمَنْ اَتَى الصَّلَوَاتِ اِنَّمَا هِيَ رَفْعُ الدَّرَجَاتِ وَحَطُّ الْخَطَايَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد کی طرف آنے والے شخص کے دوقدموں میں سے ایک قدم گناہوں کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم درجات کو بلند کرتا ہے

2043 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدِ بْنِ مُسَرْبَلِ بْنِ مُغَرْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ، وَصَلَاتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ. (2:1)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے یا اس کے بازار میں نماز ادا کرنے پر پچیس [25]

2043- إسناده صحيح على شرط البخارى. أبو معاوية: هو محمد بن خازم، والأعمش: سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه البخارى "477" فى الصلاة: باب الصلاة فى مسجد السوق، وأبو داوُد "559" فى الصلاة: باب ماجاء فى فضل المشى إلى الصلاة، كلاهما عن مسدد بن مسرهد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/252، ومسلم "649" 1/459 فى المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، وابن ماجة "281" فى الطهارة: باب ثواب الطهور، و "786" فى المساجد: باب فضل الصلاة فى جماعة، عن ابن أبى شيبة وأبى كريب، وأبو عوانة 1/388 و 2/4 عن على بن حرب، والبيهقى 3/61 من طريق أحمد بن عبد الجبار، خمستهم عن أبى معاوية، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1490". وأخرجه الطيالسى "2412" و "2414"، والبخارى "647" فى الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، و "2119" فى البيوع: باب ما ذكر فى الأسواق، ومسلم 1/459 "649"، والترمذى "603" فى الصلاة: باب ما ذكر فى فضل المشى إلى المسجد وما يكتب له به من الأجر فى خطاه، وأبو عوانة 2/4، من طرق، عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة "1490" أيضًا. وسيرد قسم فضل صلاة الجماعة منه برقم "2051" من طريق أبى سلمة، وبرقم "2053" من طريق ابن المسيب، كلاهما عن أبى هريرة. انظر "1750" و "1751" و "1752".

درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی صورت یوں ہے، جب کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد میں آئے اس کا ارادہ صرف نماز ادا کرنے کا ہو، تو وہ شخص جو بھی قدم اٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے درجے کو بلند کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو معاف کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہو جاتا ہے، تو جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے، تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ جب تک وہ نماز کی وجہ سے مسجد میں رہتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَحَدَ خُطُوَتَيِ الْجَائِيِ اِلَى الْمَسْجِدِ تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً

اللہ تعالیٰ کا مسجد کی طرف آنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس کے ہر اٹھے ہوئے قدم کے عوض میں اس کیلئے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں

2044 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ، ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَ خُطُوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً .(1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر وہ اللہ کے کسی گھر کی طرف چل کر جائے اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے تو اس کے دونوں قدموں میں سے ایک (قدم) گناہ کو مٹاتا ہے۔ دوسرا (قدم) درجے کو بلند کرتا ہے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَلَى الْجَائِيِ اِلَى الْمَسْجِدِ بِكَتْبِهِ الْحَسَنَاتِ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا

اللہ تعالیٰ کا مسجد کی طرف آنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس کے اٹھائے ہر قدم کے عوض میں (اللہ تعالیٰ) اس کے لئے نیکیاں نوٹ کرتا ہے

2045 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

2044- إسناده صحيح. عبد الجبار بن عاصم، أبو طالب، وثقه ابن معين، والدارقطني، وذكره المؤلف في الثقات 8/418. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو حازم: هو سليمان الأشجعي .وأخرجه مسلم "666" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات، وأبو عوانة 1/390، والبيهقي في السنن 3/62 من طريق زكريا بن عدي، وأبو عوانة 1/390، والبيهقي 3/62 من طريق العلاء بن هلال، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد.

2045- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر "2038".

اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ عُشَّانَةَ اسْمُهُ حَيُّ بْنُ يُؤْمِنَ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ فُسْطَاطِ مِصْرَ

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص وضو کرے پھر وہ نماز کی حفاظت کے لیے مسجد کی طرف آئے' تو اس کے دونوں کاتب فرشتے مسجد کی طرف جانے والے ہر قدم کے بدلے میں دس نیکیاں نوٹ کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعشانہ نامی راوی کا نام حیی بن یومن ہے اور مصر کے شہر فسطاط سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَاشِي فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَمْشِي بِهِ فِيْ ذٰلِكَ الْجَمْعِ نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْجَمْعِ

تاریکی میں مساجد کی طرف آنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ ان کو قیامت کے دن نور نصیب ہوگا جس کے ہمراہ وہ اس دن چلیں گے' ہم اللہ تعالیٰ سے اس دن کی برکت کا سوال کرتے ہیں

2046 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ الْخَطَّابِيُّ، وَاَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ مَشَى فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ، آتَاهُ اللّٰهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، فَقَالَ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ، وَاِنَّمَا هُوَ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ

2046– صحيح بشواهده، جنادة بن أبي أمية: صوابه جنادة بن أبي خالد كما سينبه عليه المصنف، ذكره المؤلف في ثقاته 6/150، وأورده البخاري في تاريخه 2/234، وابن أبي حاتم 2/515، ولم يذكرا فيه جرحًا ولا تعديلًا، وقال الذهبي في الميزان: لا يعرف، وباقي رجاله ثقات .عبد الله بن جعفر: هو ابن غيلان الرقي، وقد تحرف في الإحسان إلى عبيد الله، وعبيد الله بن عمرو: هو ابن أبي الوليد الرقي، أبو وهب الأسدي، وقد تحرف في الإحسان إلى عبد الله. وأورده السيوطي في الجامع الكبير 2/838، ونسبه إلى ابن أبي شيبة، وأبي يعلى، والبيهقي في شعب الإيمان، وابن عساكر في تاريخه .وله شاهد من حديث بريدة عند أبي داوُد "561"، والترمذي "223" وآخر من حديث أنس عند ابن ماجة "781"، والحاكم 1/212، والبيهقي 3/63.

خَالِدٍ، وَجُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ مِنَ التَّابِعِينَ اَقْدَمُ مِنْ مَكْحُولٍ، وَجُنَادَةُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ مِنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِينَ وَهُمَا شَامِيَّانِ ثِقَتَانِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تاریک رات میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نورعطا فرمائے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعروبہ نے ہمیں یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے جنادہ بن ابوامیہ نامی راوی تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور مکحول سے مقدم ہیں جبکہ جنادہ بن ابوخالد نامی راوی تبع تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ دونوں راوی شام کے رہنے والے ہیں۔ اور دونوں ثقہ ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ

اس بات کا تذکرہ جب آدمی نماز کے ارادے سے مسجد میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

2047 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ پڑھے۔

''اے اللہ! میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔''

2047– إسناده قوي، على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير الضحاك بن عثمان، فإنه من رجال مسلم وحده. أبو بكر الحنفي: هو عبد الكبير بن عبد المجيد الحنفي. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "90"، وابن ماجة "773" في المساجد: باب الدعاء عند دخول المسجد، عن ابندار محمد بن بشار، ابن السني "86" من طريق عمرو بن علي، والحاكم 1/207، ومن طريقه البيهقي 2/442 من طريق محمد بن سنان القزاز، ثلاثتهم عن أبي بكر الحنفي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 52: إسناد صحيح، رجاله ثقات. وسيورده المصنف برقم "2050" عن ابن خزيمة، عن ابندار، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/339 و10/406 عن أبي خالد الأحمر، وعبد الرزاق "1671" عن ابن عيينة، كلاهما عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة قال: قال لي كعب بن عجرة: إذا دخلت المسجد فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم. وهكذا أخرجه عبد الرزاق "1670" من طريق أبي معشر المدني، عن سعيد المقبري ... من قول كعب. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "91" من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة أن كعب الأحبار قال: يا أبا هريرة احفظ مني اثنتين أوصيك بهما: إذا دخلت المسجد ...

اور جب وہ شخص مسجد سے باہر آئے تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور وہ یہ کلمہ پڑھے۔
"اے اللہ! تو مجھے شیطان مردود سے پناہ میں رکھ۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فَتْحَ اَبْوَابِ رَحْمَتِهٖ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اپنی رحمت کے دروازے (اس کیلئے) کھول دے

2048 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ، اَوْ اَبِىْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ وَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . (1: 104)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ سلام کرے اور یہ پڑھے۔
"اے اللہ! تو میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔"
اور جب وہ (مسجد سے باہر) جائے تو وہ یہ پڑھے۔
"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں"۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ فَضْلِهٖ لِلْخَارِجِ مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد سے باہر نکلنے والے شخص کیلئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ سے اس کا فضل مانگے

2049 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ:

2048- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه البيهقي في السنن 2/441 من طريق مسدد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "713" في صلاة المسافرين: باب ما يقول إذا دخل المسجد، عن حامد بن عمر البكراوي، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أبو عوانة 1/414 من طريق يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عمارة بن غازية، به. وأخرجه أبو داوُد "465" في الصلاة: باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ومن طريقه البيهقي في اليهنن 2/442، عن محمد بن عثمان الدمشقي، والدارمي 1/324 عن يحيى بن حسان، وأبو عوانة من طريق 1/414 'عبد العزيز الأويسي، ثلاثتهم عن عبد العزيز الداروردي، عن ربيعة بن أبي عبد الرحمٰن، به. وأخرجه عبد الرزاق "1665" عن إبراهيم بن محمد، وابن ماجة "772" في المساجد: باب الدعاء عند دخول المسجد. وسيورده المصنف بعده من طريق سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عبد الرحمٰن، به، فانظره.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ، وَاَبَا اُسَيْدٍ، يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . (104: 1)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد آئے' تو اسے یہ پڑھنا چاہیے۔

''اے اللہ! تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب وہ باہر جائے' تو اسے یہ پڑھنا چاہیے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِجَارَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لِمَنْ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

جو شخص مسجد سے باہر نکلتا ہے اسے مردود شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2050 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ . (1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے:

اے اللہ! تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب وہ باہر جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے۔

2049- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله بن سعيد من رجال مسلم، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين، وقد أخرجه أحمد 3/497 و5/425، والنسائي 2/53 في المساجد: باب القول عند دخول المسجد وعند الخروج منه، وفي اليوم والليلة "177" من طريق أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "713" في صلاة المسافرين: باب ما يقول إذا دخل المسجد، والبيهقي في السنن 2/441، عن يحيى بن يحيى، والدارمي 2/293 عن عبد الله بن مسلمة، وأبو عوانة 1/414 من طريق ابن أبي مريم، ثلاثتهم عن سليمان بن بلال، به. إلا أنهما قالوا: عن أبي حميد أو أبي أسيد.

''اے اللہ! تو مجھے شیطان مردود سے پناہ نصیب کر۔''

ذِكْرُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

اس بات کا تذکرہ کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

2051 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الشَّيْءَ بِعَدَدٍ مَحْصُورٍ مَعْلُومٍ، وَلَا تُرِيْدُ بِذِكْرِهَا ذٰلِكَ الْعَدَدَ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهُ، وَلَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهٖ هٰذَا اَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ لِلْمُصَلِّيْ مِنَ الْاَجْرِ بِصَلَاتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّا وُصِفَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باجماعت نماز ادا کرنا آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب بعض اوقات کسی چیز کا تذکرہ کسی متعین محدود تعداد کے ہمراہ کرتے ہیں لیکن اس عدد کے ذکر کرنے سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس کے علاوہ عدد کی نفی کر دی جائے۔ اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے یہ مراد نہیں ہے کہ نمازی کو اپنی نماز میں اس سے زیادہ اجر نہیں ملتا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں بیان کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَضْلَ لِلْمُصَلِّيْ الْجَمَاعَةِ يَكُوْنُ اَكْثَرَ مِمَّا ذُكِرَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے والے شخص کو اس سے زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کا تذکرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت سے ہے جس روایت کا ہم نے ذکر کیا ہے

2051- حديث صحيح، ابن أبي السرى وإن كان صاحب أوهام قد توبع عليه، وباقي السند ثقات رجال الشيخين . وهو في مصنف عبد الرزاق برقم "2001"، ومن طريقه أخرجه البخاري "4717" في التفسير: باب (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) .وأخرجه مسلم "649" "246" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، من طريق عبدالأعلى، عن معمر، به.وأخرجه البخاري "648" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، ومسلم "649" "246" أيضًا، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، عن سعيد وأبي سلمة، عن أبي هريرة.وأخرجه ابن ابي شيبة 2/480 عن علي بن مسهر، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.وسيرد برقم "2053" من طريق مالك، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة، فانظره.وتقدم مطولًا برقم "2043" من طريق أبي صالح ذكوان، عن أبي هريرة.

2052 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس (27) درجے فضیلت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا فَضَّلَ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الْمَرْءِ مُنْفَرِدًا

اس بات کا تذکرہ کہ باجماعت نماز ادا کرنے کو تنہا نماز ادا کرنے پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

2053 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً . (3: 32)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس (25) درجے فضیلت رکھتا ہے۔''

2052- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البغوي في شرح السنة "784" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/129 في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في مسنده 1/121-122، وأحمد 2/65 و112، والبخاري "645" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، ومسلم "650" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، والنسائي 2/103 في الإمامة: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/3، والطحاوي في مشكل الآثار 2/29، والبيهقي في السنن 3/59، والبغوي في شرح السنة "785" وأخرجه البخاري "649" في الأذان: باب فضل صلاة الفجر في جماعة، من طريق شعيب، ومسلم "649" "248"، وأبو عوانة 2/3 من طريق أبي عبد الله ختن زيد بن زبان، والبيهقي في السنن 3/59 من طريق أيوب بن أبي تميمة، ثلاثتهم عن نافع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/480، وأحمد 2/102، ومسلم "650" "250"، والترمذي "215" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الجماعة، وابن ماجة "789" في المساجد: باب فضل الصلاة في جماعة، والدارمي 1/292-293، وأبو عوانة 2/3، وابن خزيمة "1471"، من طريق عبدي الله عمر، عن نافع، به.

2053- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/129 في الصلاة: باب فضل الصلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/486، ومسلم "649" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، والترمذي "216" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الجماعة، والنسائي 2/103 في الإمامة: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/2، والبيهقي 3/60، والبغوي في شرح السنة "786" وأخرجه ابن أبي شيبة 2/480 من طريق معمر، وأحمد 2/464، وأبو عوانة 2/2، من طريق إبراهيم بن سعد، و 2/396 من طريق أبي أويس، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/480 أيضا، وابن خزيمة "1472"، والبيهقي 2/302 من طريق داوُد بن أبي هند، عن سعيد بن المسيب، به. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/122 ومن طريقه البيهقي في السنن 3/59 من طريق مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه أحمد 2/328 و454 و525 من طريق الأشعث بن سليم، عن أبي الأحوص، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/475، ومسلم "649" "247" في المساجد: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/2، والبيهقي 3/61 من طريق اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حزم، عن الأغر، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ لَمْ يُرِدْ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس عدد سے مراد نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کردی جائے

2054 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. (3: 32)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْفَذِّ فِي الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلَى الْعُمُوْمِ مُرَادُهَا الْخُصُوْصُ دُوْنَ اسْتِعْمَالِهَا عَلٰى عُمُوْمِ مَا وَرَدَتْ فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تنہا شخص کی نماز''

یہ ان دو روایات میں منقول ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس لفظ کو عمومی طور پر استعمال کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد مخصوص ہے اسے اس عموم کیلئے استعمال نہیں کیا جائے گا جس بارے میں یہ وارد ہوا ہے

2055 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، فَاِنْ صَلَّاهُ بِاَرْضٍ قِيٍّ فَاَتَمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا بَلَغَتْ صَلَاتُهٗ بِخَمْسِيْنَ دَرَجَةً. (3: 32)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس [25] درجے فضیلت رکھتا ہے اور اگر وہ کسی بے آب وگیاہ جگہ پر نماز ادا کرتا ہے' رکوع اور سجود مکمل ادا کرتا ہے' تو اس کی نماز پچاس درجے تک پہنچ جاتی ہے''۔

2054– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر "2052".

2055– إسناده قوی، وهو مكرر "1749".

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَامُومِينَ كُلَّمَا كَثُرُوْا كَانَ ذٰلِكَ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مقتدیوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی

تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ پسندیدہ بات ہوگی

2056 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُـوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَصِيرٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَـلّٰـى بِـنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا فَقَالَ: اَشَـاهِـدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ فَضْلَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَـوْهُـمَـا وَلَـوْ حَبْـوًا وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ لَعَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ رَجُلٍ وَكُلَّمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ. (1: 2)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے۔لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے۔لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں منافق کے لئے سب سے زیادہ بوجھل نمازیں ہیں اگر انہیں ان دونوں نمازوں کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو وہ ان دونوں نمازوں میں ضرور شریک ہوا اگر چہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت کا پتہ چل جائے' تو تم تیزی سے اس کی طرف لپکو اور آدمی کا دو آدمیوں کے ہمراہ نماز ادا کرنا اس کے ایک آدمی کے ہمراہ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے اور جب بھی (جماعت میں شریک لوگوں) کی تعداد زیادہ ہوگی' تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

2057 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ فِيْ عَقِبِهٖ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، عَنْ خَالِدِ

2056- عبد الله بن أبي بصير: لا يعرف له راو غير أبي إسحاق، ولم يوثقه غير المؤلف 5/15، والعجلي ص 251، وباقي رجال السند من رجال الشيخين. محمد بن كثير: هو العبدي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي .وأخرجه الطيالسي "554" ومن طريقه البيهقي في السنن 3/67، عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/140، وأبو داوٗد "554" في الصلاة: باب في فضل صلاة الجماعة، والدارمي 1/291، وابن خزيمة "1477"، والحاكم 1/247-248، والبيهقي في السنن 3/67و68 من طرق عن شعبة، به .وأخرجه عبد الرزاق "2004"، وأحمد وابنه عبد الله 5/140و141، والبيهقي في السنن 3/61 من طرق عن أبي إسحاق، به. وانظر ما بعده.

2057- أبو بصير: هو العبدي الكوفي، يقال: اسمه حفص، لم يوثقه غير المؤلف .وأخرجه أحمد 5/104، والبيهقي في السنن 3/68، من طريق محمد بن أبي بكر المقدمي، والنسائي 2/104 في الإمامة: باب الجماعة إذا كانوا اثنين، عن إسماعيل بن مسعود، كلاهما عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 1/291، وابن خزيمة "1476" من طريق زهير، والدارمي من طريق خالد بن ميمون، كلاهما عن أبي إسحاق، به .وأخرجه البيهقي في السنن 3/102 من طريق عن عبد الرحمن بن عبد الله، عن أبي إسحاق، عن أبي بصير، به.

بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیرٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، وَمِنْ اَبِیْهِ ثُمَّ سَاقَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِکْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِکَتْبِهٖ قِیَامَ اللَّیْلِ کُلِّهٖ لِلْمُصَلِّیْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَالْغَدَاةِ فِیْ جَمَاعَةٍ

اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ وہ اس نمازی کو رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے جو عشاء اور فجر کی نماز با جماعت ادا کرتا ہے

2058 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ وَالْغَدَاةَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَکَاَنَّمَا قَامَ اللَّیْلَ. (1: 2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح اور عشاء کی نماز با جماعت ادا کرتا ہے گویا اس نے رات بھر نوافل ادا کئے۔''

ذِکْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں مؤمل بن اسماعیل نامی راوی منفرد ہے

2059 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِیٍّ بِنَسَا، حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ زَنْجُوَیْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ

2058– حديث صحيح . مؤمل بن إسماعيل: سيء الحفظ، لكنه توبع . وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه عبد الرزاق "2008"، ومن طريقه أحمد 1/58، ومسلم، "656" في المساجد: باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، والبيهقي في السنن 3/60، 61 عن سفيان الثوري، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/58 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، ومسلم "656" من طريق محمد بن عبد الله الأسدي، وأحمد 1/68، ومن طريقه أبو داوٗد "555" في الصلاة: باب في فضل صلاة الجماعة، عن إسحاق بن يوسف، والترمذي "221" في الصلاة: باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في الجماعة، من طريق بشر بن السري، وأبو عوانة 2/4 من طريق عبد الصمد بن حسان، كلهم عن سفيان، به .وأخرجه الطبراني "148" من طريق قتادة بن الفضيل الرهاوي، عن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن أبي عمرة، عن أبيه، عن عثمان .وأخرجه أحمد 1/58، عن أبي عامر العقدي، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن عثمان بن عفان .وسيرد بعده "2059" من طريق أبي نعيم، عن سفيان، به، وبرقم "2060" من طريق عبد الواحد بن زياد عن عثمان بن حكيم، به. فانظرهما.

نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ. (1: 2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو یہ رات بھر نوافل ادا کرنے کی مانند ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَفْعَ هٰذَا الْخَبَرِ تَفَرَّدَ بِهٖ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحْدَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے میں سفیان ثوری نامی راوی منفرد ہے

2060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَقَعَدَ وَحْدَهُ وَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. (1: 2)

عبدالرحمن بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور تنہا بیٹھ گئے میں ان کے پاس آکر بیٹھا تو انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے گویا وہ نصف رات نوافل ادا کرتا رہتا ہے اور جو شخص صبح کی نماز بھی باجماعت ادا کرتا ہے گویا وہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہتا ہے۔''

2059- إسناده صحيح. حميد بن زنجويه: هو حميد بن مخلد بن زنجويه، ثقة حافظ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عثمان بن حكيم، فإنه من رجال مسلم. أبو نعيم: هو الفضل بن دكين. وأخرجه البغوي في شرح السنة "385" من طريق حميد بن زنجويه، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1473" وأبو عوانة 2/4، والبيهقي في السنن 1/464و3/60، 61، من طرق عن أبي نعيم، به. وتقدم قبله من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان، به.

2060- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه "656" في المساجد: باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/4 من طريق ابن أبي عائشة، عن عبد الواحد بن زياد، به. وتقدم برقم "2058" و "2059" من طريق سفيان الثوري، عن عثمان بن حكيم، به.

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِمُصَلِّي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَالْغَدَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ

فرشتوں کے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ جو فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے

2061 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ اِذَا كَانَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، فَشَهِدَتْ مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيْعًا وَصَعِدَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، (فَاِذَا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، فَشَهِدُوْا مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيْعًا، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، قَالَ: فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ) قَالَ: فَحَسِبْتُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتے تمہارے درمیان آتے جاتے ہیں۔ فجر کی نماز ہوتی ہے' تو دن کے فرشتے نیچے اترتے ہیں (رات اور دن کے) سارے فرشتے تمہارے ساتھ اس نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر رات کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے تمہارے ساتھ رک جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے' تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کررہے تھے جب ہم انہیں چھوڑ کے آئے' تو بھی وہ نماز ادا کررہے تھے۔ پھر جب عصر کی نماز ہوتی ہے' تو رات کے فرشتے نیچے اتر جاتے ہیں اور وہ دن اور رات کے سارے فرشتے تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات کے فرشتے تمہارے ساتھ ٹھہر جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ وہ فرماتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ فرشتے عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کررہے تھے جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے' تو بھی وہ نماز ادا کررہے تھے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں)

''وہ فرشتے عرض کرتے ہیں' تو قیامت کے دن ان لوگوں کی مغفرت کردینا''۔

2061– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه "321" عن يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة أيضًا "322" من طريق أب عوانة، عن الأعمش، به، ولفظه: يجتمع ملائكة الليل وملائكة النهار في صلاة الفجر وصلاة العصر، فيجتمعون في صلاة الفجر، فتصعد ملائكة الليل، وتثبت ملائكة النهار، ويجتمعون في صلاة العصر، فتصعد ملائكة النهار، وتثبت ملائكة الليل، فيسألهم ربهم كيف تركتم عبادي؟ فيقولون: أتيناهم وهم يصلون، وتركناهم وهم يصلون، فاغفر لهم يوم الدين. وتقدم برقم "1736" من طريق همام بن منبه، و "1737".

بَابُ فَرْضِ الْجَمَاعَةِ، وَالْاَعْذَارِ الَّتِیْ تُبِیحُ تَرْكَهَا

باجماعت نماز کا فرض ہونا اوران عذروں کا تذکرہ جس کی وجہ سے جماعت کو ترک کرنا مباح ہوتا ہے

2062 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰی اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَالَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2: 24)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ شَيْئَانِ، اَحَدُهُمَا وَقَدْ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ، وَالثَّانِیْ وَهُوَ غَيْرُ مُؤَدٍّ لِفَرْضِهِ، اَبُوْ صَالِحٍ هٰذَا مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اسْمُهُ مِيزَانُ ثِقَةٌ

ابوصالح بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو مؤذن کے اذان دینے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں دو اشیاء کا تذکرہ محذوف ہے ایک یہ کہ موذن نے اذان دے دی تھی۔ یہ کہ وہ اس وقت وضو کر رہا تھا۔ اور دوسری یہ کہ وہ فرض کو ادا کرنے والا نہیں تھا۔

ابوصالح نامی راوی کا تعلق بصرہ سے ہے اور اس کا نام میزان ہے اور یہ ثقہ ہے۔

2062- إسناده قوی، أبو حفص: هو عمر بن عبد الرحمٰن بن قيس الأبار الحافظ، وثقه ابن معين، وابن سعد، والدارقطنی، وقال النسائی: ليس به بأس، وذكره المؤلف فی الثقات، وقال ابن أبی حاتم: سئل أبی وأبو زرعة عنه، فقالا: هو صدوق، وأبو صالح اسمه عند المؤلف: ميزان، وثقه المؤلف هنا، وفی الثقات 5/458، وقال ابن معين: ثقة مأمون .وأخرجه أحمد 2/471 عن وَكِيعٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وهٰذا سند على شرطهما. أبو صالح: هو ذكوان السمان.وأخرجه أحمد 2/410و416و471، ومسلم "655" "258" فی المساجد: باب النهی عن الخروج من المسجد إذا أذن المؤذن، وأبو داوٗد "536" فی الصلاة: باب الخروج من المسجد بعد الأذان، والترمذی "204" فی الصلاة: باب ما جاء فی كراهية الخروج من المسجد بعد الأذان، وابن ماجه "733" فی الأذان، وابن ماجه "733" فی الأذان: باب إذا أذن وأنت فی المسجد وأبو عوانة 2/8، والبيهقی فی السنن 3/56 من طريق إبراهيم بن المهاجر، والنسائی / 29 فی الأذان: باب التشديد فی الخروج من المسجد بعد الأذان، وأبو عوانة 2/8 من طريق أبی صخرة جامع بن شداد، الحميدی "977"، والطيالسی "2588"، وأحمد 2/506و537، ومسلم "655" "259"، والنسائی 2/29، وأبو عوانة 2/8، من طريق أشعث بن أبی الشعثاء ، ثلاثتهم عن أبی الشعثاء ، عن أبی هريرة. واسم أبی الشعثاء : سليم بن أسود المحاربی.

2063 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ مَكْفُوفُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ، فَكَلَّمَهُ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ مَنْزِلِهِ قَالَ: اَتَسْمَعُ الْاَذَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأْتِهَا وَلَوْ حَبْوًا. (1: 6)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ سُؤَالِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فِيْ تَرْكِ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ وَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِهَا وَلَوْ حَبْوًا اَعْظَمُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ هٰذَا اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ، اِذْ لَوْ كَانَ اِتْيَانُ الْجَمَاعَاتِ عَلٰى مَنْ يَّسْمَعُ النِّدَاءَ لَهَا غَيْرَ فَرْضٍ لَاَخْبَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّخْصَةِ فِيْهِ لِاَنَّ هٰذَا جَوَابٌ خَرَجَ عَلٰى سُؤَالٍ بِعَيْنِهِ وَمُحَالٌ اَنْ لَّا يُوْجَدَ لِغَيْرِ الْفَرِيضَةِ رُخْصَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نابینا شخص ہوں۔ میرا گھر دور ہے۔ انہوں نے نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ انہیں اجازت دیں وہ اپنے گھر میں نماز ادا کرلیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اذان کو سنتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم (اس باجماعت نماز) میں شریک ہوا گرچہ تمہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ انہیں اس بات کی رخصت دیں کہ وہ جماعت میں شریک نہ ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم اس میں شریک ہو خواہ تمہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے" یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ یہ حکم لازمی طور پر ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے کیونکہ جو شخص اذان کی آواز سنتا ہے۔ اگر اس کا جماعت میں شریک ہونا فرض نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بتا دیتے کہ اس بارے میں اجازت ہے کیونکہ یہ جواب

2063- إسناده ضعيف. عيسى بن جارية: قال ابن معين: ليس بذاك، عنده مناكير، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وذكره المؤلف في الثقات، وقال أبو داؤد: منكر الحديث، وذكره الساجي، والعقيلي في الضعفاء، وقال ابن عدى: أحاديثه غير محفوظة، وفي التقريب: فيه لين .وهو في مسند أبي يعلى "1803"وأخرجه أحمد 3/367 من طريق إسماعيل بن أبان الوراق، عن يعقوب بن عبد الله القمي، به .وأورده الهيثم في مجمع الزوائد 2/42 وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، والطبراني في الأوسط، ورجال الطبراني موثقون .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/345، 346، وأبو داؤد "553"، والنسائي 2/110، وابن خزيمة "1478" من طرق عن سفيان، عن عبد الرحمٰن بن عابس، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن ابن أم مكتوم قال: يا رسول الله، إن المدينة كثيرة الهوام والسباع، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "أتسمع: حي على الصلاة، حي على الفلاح"؟ قال: نعم، قال: "فحي هلا ." وصححه الحاكم 1/246-247، ووافقه الذهبي من طريق سفيان، عن عبد الرحمٰن بن عابس، عن ابن أم مكتوم، فأسقط من السند عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، وقال: كأن ابن عابس سمع من ابن أم مكتوم. "وحي هلا": كلمتان جعلنا كلمة واحد، فحي بمعنى أقبل، وهلا بمعنى أسرع .وأخرجه أحمد 3/423، وأبو داؤد "252"،وابن ماجه "792"، والحاكم 10/247، والبغوي "796" من طريق عاصم بن بهدلة، وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم "653"، وأبي عوانة 2/6، والنسائي 2/109، والبيهقي 3/57 .

بھی انہی کی مانند سوال کے جواب میں آیا ہے تو یہ بات ناممکن ہے کہ جو چیز فرض ہو۔اس کی رخصت موجود نہ ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتْمٌ لَا نَدْبٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم حتمی طور پر ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے

2064 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ . (1: 6)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ، اِذْ لَوْ كَانَ الْقَصْدُ فِيْ قَوْلِهِ: فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ يُرِيْدُ بِهِ فِي الْفَضْلِ لَكَانَ الْمَعْذُوْرُ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ كَانَ لَهُ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ، فَلَمَّا اسْتَحَالَ هٰذَا وَبَطَلَ ثَبَتَ اَنَّ الْاَمْرَ بِاِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ اَمْرُ اِيْجَابٍ لَا نَدْبٍ، وَاَمَّا الْعُذْرُ الَّذِيْ يَكُوْنُ الْمُتَخَلِّفُ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ بِهِ مَعْذُوْرًا، فَقَدْ تَتَبَّعْتُهُ فِي السُّنَنِ كُلِّهَا فَوَجَدْتُهَا تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْعُذْرَ عَشَرَةُ اَشْيَاءَ

2064- إسناده صحيح. زكريا بن يحيي: هو ابن صبيح الواسطى الملقب زحمويه، ترحمه ابن أبى حاتم فى الجرح والتعديل 3/601، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف فى الثقات 8/253، وقال: كان من المتقنين فى الروايات، ونقل الحافظ فى اللسان 2/484-485 توثيقه عن بحشل فى تاريخ واسط، وعبد الحميد بن بيان السكرى: صدوق من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند الحاكم، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه البغوى فى شرح السنة "794" من طريق الحسن بن سفيان، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجه "793" فى المساجد: باب التغليظ فى التخلف عن الجماعة، والدارقطنى 1/420 عن على بن عبد الله بن مبشر، كلاهما عن عبد الحميد بن بيان، به .وأخرجه الطبرانى "12265" من طريق هشيم، به .وأخرجه الدارقطنى 1/420، والبيهقى 3/57، والبغوى "795"، والحاكم 1/245 من طريق شعبة، به. قال الحاكم بإثره: هٰذا حديث قد أوقفه غندر وأكثر أصحاب شعبة، وهو صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه وهشيم وقراد أبو نوح هو عبد الرحمٰن بن غزوان ثقتان، فإذا وصلاه، فالقول فيه قولهما .وأخرجه أبو داوٗد "551" فى الصلاة: باب فى التشديد فى ترك الجماعة، والدارقطنى 1/420-421، والطبرانى "12266"، والحاكم 1/245-246، من طريق قتيبة بن سعيد، عن جرير، عن أبى جناب، عن مغراء العبدى، عن عدى بن ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رفعه: من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر- قالوا: وما العذر؟ قال: خوف أو مرض"- لم تقبل منه الصلاة التى صلى." وأبو جناب واسمه يحيى بن أبى حية الكلبى: ضعفوه لكثرة تدليسه.وأخرجه ابن أبى شيبة 1/345 من طريق وكيع عن شعبة موقوفًا على ابن عباس.وأخرجه قاسم بن أصبغ فى كتابه، كما فى المحلى 4/190، وسنن البيهقى 3/174 من طرق إسماعيل بن إسحاق القاضى، حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن حبيب بن أبى ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "من سمع النداء ، فلم يجب، فلا صلاة له إلا من عذر" وهٰذا سند صحيح .وأخرجه الحاكم 1/246، والبيهقى 3/174 من طريق إسماعيل القاضى، حدثنا احمد بن يونس، حدثنا أبو بكر بن عياش، عن أبى حصين، عن أبى بردة بن أبى موسى، عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سمع النداء فارغًا صحيحًا، فلم يجب فلا صلاة له"، وقد تابع أبا بكر بن عياش مسعر بن كدام عند أبى نعيم فى أخبار أصبهان 2/342، وقيس بن الربيع عند البزار كما فى التلخيص 2/30، فصح الحديث.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان کو سنتا ہے اور اس کا جواب نہیں دیتا (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتا) تو اس کی نماز نہیں ہوتی البتہ عذر کا حکم مختلف ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جماعت میں شرکت کا حکم دینا ایک لازمی حکم ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فرمان ''اس کی نماز نہیں ہوتی البتہ اس شخص کا حکم مختلف ہے جسے عذر لاحق ہو'' اگر اس سے مقصود یہ ہوتا کہ اس میں فضیلت پائی جاتی ہے تو معذور شخص جب تنہا نماز ادا کرتا۔ تو اسے جماعت کی فضیلت حاصل ہو جاتی۔ تو جب یہ بات ناممکن ہے تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ جماعت کے لیے آنے کا حکم لازم قرار دینے کے طور پر ہے۔ استحباب کے طور پر نہیں ہے۔ جہاں تک اس عذر کا تعلق ہے جس کی وجہ سے آدمی جماعت میں شریک ہونے کے حوالے سے معذور شمار ہوتا ہے تو میں نے اس بارے میں تمام احادیث کی تحقیق کی ہے تو میں نے یہ بات پائی ہے کہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ عذر دس مختلف چیزیں ہوسکتی ہیں۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الْاَوَّلِ، وَهُوَ الْمَرَضُ الَّذِى لَا يَقْدِرُ الْمَرْءُ مَعَهُ اَنْ يَاْتِىَ الْجَمَاعَاتِ

اس پہلے عذر کا تذکرہ اور وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے آدمی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوسکتا

2065 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا بَيَاضُ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَّجْهِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا ,قَالَ:

2065- حديث صحيح، جعفر بن مهران وقد تحرف في الإحسان إلى بهران ذكره المؤلف في الثقات 8/160-161 فقال: جعفر بن مهران، أبو سلمة السباك من أهل البصرة، يروى عن عبد الوارث والفضيل بن عياض، حدثنا عنه الحسن بن سفيان، وأبو يعلي، مات في سنة إحدى أو اثنتين وثلاثين ومئتين، وقد قيل: إن كنيته أبو النضر . وأورده ابن أبي حاتم 2/491، وقال: روى عنه أبو زرعة، وأبو بكر بن أبي القاسم وغيره، وقال الذهبي في الميزان 1/418: موثق، له ما ينكر، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري "681" في الأذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، عن أبي معمر، ومسلم "419" "100" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، من طريق عبد الصمد، كلاهما عن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن أنس: الحميدي "1188"، وأحمد 3/110 و163 و196 و197 و202، والبخاري "680"، و "754" في الأذان: باب هل يلتفت لأمر ينزل به، و "1205" في العمل في الصلاة: باب من رجع القهقرى في صلاته أو تقدم بأمر ينزل به، و "4448" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "419"، والترمذي في الشمائل "367"، والنسائي 4/7 في الجنائز، وفي الوفاة في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 3/75، وابن سعد 2/216، والبغوي في شرح السنة "3824"، وصححه ابن خزيمة "1488"، وأبو عوانة 2/118 و119

فَاَوْمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ تَقَدَّمَ، قَالَ: وَاَرْخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(1: 6)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین دن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (نماز پڑھانے کے لئے) تشریف نہیں لائے پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت پردے کو اٹھایا گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی سفیدی ہمارے سامنے آئی تو ہم نے ایسا کوئی منظر نہیں دیکھا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے زیادہ ہمارے لئے محبوب ہو جب آپ ہمارے سامنے آئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا' وہ آگے ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ نیچے کر دیا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال تک (مسجد میں) تشریف نہیں لائے۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الثَّانِيْ وَهُوَ حُضُوْرُ الطَّعَامِ عِنْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

اس دوسرے عذر کا تذکرہ اور یہ عذر مغرب کی نماز کے وقت کھانا آجانے کا ہے

2066 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَءُ وا بِهٖ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ .(1: 6)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رات کا کھانا آجائے اور نماز کا وقت ہو جائے' تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھالو اور کھانا کھاتے ہوئے جلد

2066– إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه مسلم "557" في المساجد: باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد أكله في الحال، وأبو عوانة 2/14، والطحاوي في مشكل الآثار 2/401، 402، وابن الجارود في المنتقى "223"، والبيهقي في السنن 3/72، 73، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 2/15 من طريق بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد.وأخرجه الشافعي 1/125، والحميدي "1181"، وابن أبي شيبة 2/420، وعبد الرزاق "2183"، وأحمد 3/110 و162، والبخاري "672" في الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، ومسلم "557"، والترمذي "353" في الصلاة: باب ما جاء إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة، والنسائي 2/111 في الإمامة: باب العذر في ترك الجماعة، وابن ماجة "933" في الإقامة: باب إذا حضرت الصلاة ووضع العشاء ، والدارمي 1/293، وأبو عوانة 2/14، وابن الجارود "223"، والطحاوي في مشكل الآثار 2/401، والبيهقي في السنن 3/72 و73، والبغوي في شرح السنة "800"، من طرق عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة "934" و ."1651"وأخرجه ابن أبي شيبة 2/420، وأحمد 3/100 و249، والبخاري "5463" في الأطعمة: باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه، والطحاوي في مشكل الآثار 2/401، والبيهقي في السنن /3 73 من طريق أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس. وسقط من ابن أبي شيبة عن أنس .وأخرجه أحمد 3/283 من طريق حميد الطويل، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/420، والبيهقي في السنن 3/74 من طريق حميد الطويل، عن أنس، لم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم.

بازی نہ کرو۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اَرَادَ بِهِ اِذَا قُدِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَرْءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان "تم اپنے رات کے کھانے سے جلدی نہ کرو" اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ آدمی کے سامنے آ جائے

2067 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَبَيَّنَ لَهُ اللَّيْلُ، فَكَانَ اَحْيَانًا يُقَدِّمُ عَشَائَهُ وَهُوَ صَائِمٌ وَالْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُقِيْمُ وَهُوَ يَسْمَعُ فَلَا يَتْرُكُ عَشَائَهُ وَلَا يُعَجِّلُ حَتّٰى يَقْضِيَ عَشَائَهُ، ثُمَّ يَخْرُجَ فَيُصَلِّيَ، وَيَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اِذَا قُدِّمَ اِلَيْكُمْ. (1: 6)

۞۞ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا جب سورج غروب ہو جاتا اور رات ہو جاتی ' تو بعض اوقات وہ کھانا پہلے کھا لیتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا حالانکہ اس وقت مؤذن اذان دے رہا ہوتا تھا۔ وہ اقامت بھی کہہ دیتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو سن رہے ہوتے تھے لیکن وہ اپنے کھانے کو ترک نہیں کرتے تھے اور کھانا کھاتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ بھی نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ کھانا کھا لیتے تھے' تو تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

2067- حديث صحيح، وإسناده جيد. محمد بن بكر: هو البرساني، وثقه ابن معين وأبو داوٗد والعجلي، وقال ابو حاتم: شيخ محله الصدق، وقال النسائي في كتاب المحاربة من سننه: ليس بالقوي، ليس له في البخاري سوى حديث واحد في كتاب المغازي، وروى له مسلم والباقون، وباقي السند على شرط الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "2189"، ومن طريقه أحمد 2/148، وأخرجه مسلم "559" في المساجد: باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد أكله في الحال، وأبو عوانة 2/15 من طريق حماد بن مسعدة، وأبو عوانة 2/16 من طريق حجاج، ثلاثتهم عن ابن جريج، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/420، وأحمد 2/20، والبخاري "673" في الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، ومسلم "559"، وأبو داوٗد "3757" في الأطعمة: باب إذا حضرت الصلاة والعشاء، والترمذي "354" في الصلاة: باب إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة فابدؤوا بالعشاء، وأبو عوانة 2/ 15، والبيهقي في السنن 3/73، من طريق عبيد الله، عن نافع، به. وأخرجه البخاري "5463" في الأطعمة: باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه، ومسلم "559"، وابن ماجة "934" في الإقامة: باب إذا حضرت الصلاة ووضع العشاء، وابن خزيمة "935" من طريق أيوب، عن نافع، به. وعلقه البخاري "674" في الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، من طريق موسى بن عقبة، عن نافع، به، وأخرجه موصولًا مسلم "559"، وأبو عوانة 2/15، وابن خزيمة "936"، والبيهقي في السنن 3/74، من طرق عن موسى بن عقبة، عن نافع، به. وأخرجه مالك 2/971 عن نافع أن ابن عمر كان يقرب إليه عشاؤه فيسمع قراءة الإمام وهو في بيته، فلا يعجل عن طعامه حتى يقضي حاجته منه. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف "2190"، والبخاري "5464" في الأطعمة، من طريق أيوب عن نافع، عن ابن عمر، بنحو رواية مالك.

''جب کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے' تو تم کھانا کھاتے ہوئے جلد بازی نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّخَلُّفَ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ عِنْدَ حُضُوْرِ الْعَشَاءِ اِنَّمَا يَجِبُ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْمَرْءُ صَائِمًا اَوْ تَاقَتْ نَفْسُهُ اِلَى الطَّعَامِ فَاٰذَتْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کا کھانا آ جانے کی وجہ سے باجماعت نماز سے پیچھے رہ جانا لازم ہے جبکہ انسان روزے کی حالت میں ہو یا انسان کو کھانے کی شدید طلب ہو اور یہ بات اسے اذیت پہنچا رہی ہو

2068 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَاَحَدُكُمْ صَائِمٌ، فَلْيَبْدَاْ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ . (1: 6)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے اور کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو اسے مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہئے اور تم کھانا کھاتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْعُذْرِ الثَّالِثِ وَهُوَ النِّسْيَانُ الَّذِي يَعْرِضُ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

تیسرے عذر کا تذکرہ' اور یہ بھول جانا ہے جو بعض حالتوں میں عارض ہوتا ہے

2069 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: اكْلَا لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، فَلَمَّا تَقَارَبَ الصُّبْحُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهِ يُوَاجِهُ الْفَجْرَ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ

2068- إسناده صحيح. العباس بن أبي طالب: هو العباس بن جعفر بن عبد الله، ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الشافعي 1/126، والطحاوي في مشكل الآثار 2/402 عن محمد بن علي بن داوُد، عن أحمد بن عبد الملك بن واقد، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2066" من طريق ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، به، فانظره.

الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَىْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ: اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي اَخَذَ بِنَفْسِكَ بِاَبِىْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اقْتَادُوْا رَوَاحِلَكُمْ ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِى) (طه: 14) (1: 6)

وَقَالَ يُوْنُسُ: وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرٰى .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ، وَقَالَ فِيْهِ خَيْبَرُ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ خَيْبَرَ اِنَّمَا اَسْلَمَ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَعَلَى الْمَدِينَةِ سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ، فَاِنْ صَحَّ ذِكْرُ خَيْبَرَ فِي الْخَبَرِ فَقَدْ سَمِعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ صَحَابِيٍّ غَيْرِهِ، فَاَرْسَلَهُ كَمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الصَّحَابَةُ كَثِيْرًا، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ حُنَيْنَ لَا خَيْبَرَ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ شَهِدَهَا وَشُهُوْدُهُ الْقِصَّةَ الَّتِىْ حَكَاهَا شُهُوْدُ صَحِيْحٍ، وَالنَّفْسُ اِلٰى اَنَّهُ حُنَيْنٌ اَمْيَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب آپ کو نیند آنے لگی تو آپ نے پڑاؤ کرلیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمارے لئے رات کا دھیان رکھنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جو مقدر میں تھا وہ نماز ادا کرتے رہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سو گئے۔ صبح صادق کا وقت قریب آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائی اور صبح صادق والی طرف رُخ کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بھی آنکھ لگ گئی۔ وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور

2069– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى صحيحه "680" فى المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، وابن ماجة "697" فى الصلاة: باب من نام عن الصلاة أو نسيها، كلاهما عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البيهقى فى دلائل النبوة 4/272–273 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، عن حرملة، به .وأخرجه أبو داوٗد "435" فى الصلاة: باب فى من نام عن الصلاة أو نسيها، ومن طريقه أبو عوانة 2/253، والبيهقى فى السنن 2/217، والدلائل عن أحمد بن صالح، والنسائى 2/296 من طريق عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، به .وأخرجه أبو داوٗد "436" ومن طريقه أبو عوانة 2/253، والبيهقى فى السنن 218، من طريق أبان، والنسائى 2/296 فى المواقيت: باب إعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، من طريق ابن المبارك، كلاهما عن معمر، عن الزهرى، به .وأخرجه الترمذى "3163" فى التفسير: باب ومن سورة طه، من طريق النضر بن شميل، عن صالح بن أبى الأخضر، والنسائى 2/295 من طريق محمد بن إسحاق، كلاهما عن الزهرى، به.وأخرجه مالك فى "الموطأ" 1/13–14 فى وقوت الصلاة، ومن طريقه: الشافعى 1/53 و54، والبغوى "437" عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم مرسلًا .قال الزرقانى فى شرح الموطأ 1/31 : وهٰذا مرسل عند جميع رواة الموطأ، وقد تبين وصله، فأخرجه مسلم، وأبو داوٗد، وابن ماجة من طريق ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة ... ورواية الإرسال لا تضر فى رواية من وصله، لأن يونس من الثقات الحفاظ احتج به الأئمة الستة، وتابعه الأوزاعى، وابن إسحاق فى رواية ابن عبد البر فى التمهيد 6/386–.387وقد روى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى نومه عن الصلاة فى السفر آثار كثيرة من وجوه شتى، رواها عنه جماعة من أصحابه، خرجها أبو عمر فى كتاب التمهيد 5/249–.258 وانظر جامع الأصول 5/189– .200وقد تقدم مختصرًا برقم "1459" من طريق يزيد بن كيسان، عن أبى حازم، عن أبى هريرة فانظره.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی بھی شخص بیدار نہیں ہوا' یہاں تک کہ دھوپ نکل آئی۔ نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے نبی اکرم ﷺ پریشان ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے والد آپ پر قربان ہوں' جس ذات نے آپ کو نیند عطا کی تھی۔ اس نے مجھے بھی نیند کا شکار کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی سواریوں کو لے کر چل پڑو (کچھ آگے جانے کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص نماز کو بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے' تو جب وہ (نماز) اسے یاد آئے' تو وہ اسے ادا کر لے۔''

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کرو۔''

یونس نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب اس لفظ کو یوں تلاوت کرتے تھے: لِلذِّکْرٰی

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن قتیبہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ خیبر کا واقعہ ہے حالانکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے جب انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اور مدینہ منورہ آئے تو نبی اکرم ﷺ خیبر میں موجود تھے۔ اور مدینہ منورہ کے نگران حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اگر اس روایت میں خیبر کا تذکرہ درست ہو' تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ ابو ہریرہ نے کسی دوسرے صحابی سے یہ روایت سنی ہو اور اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کر دیا ہو۔ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر اس طرح کر دیا کرتے تھے۔ اور اگر اس سے مراد غزوہ حنین ہی ہو غزوہ خیبر مراد نہ ہو' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں شریک ہوئے ہیں۔ اور ان کے اس میں شریک ہونے کا واقعہ اور وہ واقعہ جو انہوں نے بیان کیا ہے یہ مستند طور پر ثابت ہے اور ذہن یہی کہتا ہے کہ یہ غزوہ حنین کا واقعہ ہو گا۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الرَّابِعِ وَهُوَ السِّمَنُ الْمُفْرِطُ الَّذِى يَمْنَعُ الْمَرْءَ مِنْ حُضُوْرِ الْجَمَاعَاتِ

چوتھے عذر کا تذکرہ اور یہ ایسا موٹاپا ہے جو آدمی کو جماعت میں شریک ہونے سے روکتا ہے

2070 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ، فَلَوْ اَتَيْتَ مَنْزِلِي فَصَلَّيْتَ فِيهِ فَاَقْتَدِيَ بِكَ، فَصَنَعَ الرَّجُلُ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهِ، فَبَسَطَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ لَهُمْ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَقَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُوْدِ لِاَنَسٍ: اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

2070- إسناده صحيح على شرط البخاري، علي بن الجعد: ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه البخاري "1179" في التهجد: باب صلاة الضحى في الحضر، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/130، 131 و184 و291، والبخاري "670" في الأذان: باب هل يصلي الإمام بمن حضر، وأبو داؤد "657" في الصلاة: باب الصلاة على الحصير، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا غَيْرَ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ .(1: 6)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے جو خوب بھاری بھرکم تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہوں نے عرض کی: میں آپ کی اقتداء میں نماز کے لئے حاضر ہونے کی استطاعت نہیں رکھتا اگر آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور وہاں نماز ادا کریں' تو میں آپ کی پیروی کروں گا (یعنی اس جگہ نماز ادا کرلیا کروں گا) پھر ان صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا' اور آپ کو اپنے گھر میں بلوایا۔ انہوں نے اپنی چٹائی کا کنارہ آپ کے لئے بچھایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دو رکعات نماز ادا کی۔

راوی کہتے ہیں: فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس دن کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الْخَامِسِ وَهُوَ وُجُوْدُ الْمَرْءِ حَاجَةَ الْإِنْسَانِ فِيْ نَفْسِهِ

پانچویں عذر کا تذکرہ اور یہ آدمی کو قضائے حاجت کی ضرورت درپیش ہونا ہے

2071 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاَرْقَمِ، كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا وَجَدَ اَحَدُ الْغَائِطَ، فَلْيَبْدَاْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ .(1: 6)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک دن نماز کا وقت ہوا وہ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر وہ واپس تشریف لائے اور انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب کسی شخص کو پاخانہ کی ضرورت محسوس ہو' تو نماز سے پہلے اسے وہ (حاجت پوری) کرلینا چاہئے''۔

2071- إسناده صحيح . وأخرجه البغوي في شرح السنة "803" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهٰذا الإسناد، بهٰذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/159 في الصلاة باب النهي عن الصلاة والإنسان يريد حاجته، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/126، 127، والنسائي 2/110-111 في الإمامة: باب العذر في ترك الجماعة، والطحاوي في مشكل الآثار 2/403 و404، والبيهقي في السنن 3/72.وأخرجه الحميدي "872"، وعبد الرزاق "1759" و "1760"، وأبو داوُد "88" في الطهارة: باب أيصلي الرجل وهو حاقن، والترمذي "142" في الطهارة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة ووجد أحدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء ، وابن ماجة "616" في الطهارة: باب ما جاء في النهي للحاقن أي يصلي، والدارمي 1/332، وابن خزيمة "932" و "1652"، والطحاوي في مشكل الآثار 2/403، والبيهقي 3/72 من طرق عن هشام بن عروة، به . وصححه الحاكم 1/168 و257 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 3/483 عن يحيى بن سعيد، و 4/35 عن عبد الله بن سعيد، وابن أبي شيبة 2/422-423 عن حفص. ثلاثتهم عن هشام بن عروة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَقْصَدَ فِيمَا وَصَفْنَا مِنْ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ هُوَ اَنْ يَّشْغَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ دُوْنَ مَا لَا يَتَاَذَّى بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اس سے مراد انسان کو قضائے حاجت کی ایسی ضرورت ہے جو نماز میں توجہ منتشر کرنے کا باعث بنے وہ کیفیت مراد نہیں ہے جس سے آدمی کو اذیت نہیں ہوتی

2072 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ هُوَ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اِدْرِيسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ. (1: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز ادا نہ کرے جبکہ وہ پیشاب یا پاخانہ کو روکے ہوئے ہو''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2073 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَاهُ، اَنَّ عَائِشَةَ، حَدَّثَتْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ. (6:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

2072- إسناده قوى. يزيد بن عبد الرحمٰن بن الأسود الأودى: ورى عنه جماعة، وذكره المؤلف فى الثقات 5/542، ووثقه العجلى، وباقى السند رجاله رجال الشيخين .وأخرجه ابن أبى شيبة 2/422، ومن طريقه ابن ماجة "618" عن أبى أسامة حماد بن أسامة، عن إدريس، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: "لا يقوم أحدكم إلى الصلاة وبه أذى."وأخرج الطحاوى فى مشكل الآثار 2/405 م طريق محمد بن الصلت، عن عبد الله بن إدريس سمعت أبى يحدث عن جدى، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: "لا يصل أحدكم وهو يجد شيئًا من الخبث." قال البيهقى: ورواه آدم بن أبى إياس، عن شعبة، فوقفه .وأخرجه أحمد 2/442 من طريق محمد بن عبيد، و 2/471 من طريق وكيع، كلاهما عن داوٗد بْنِ يَزِيدَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا يقومن أحدكم إلى الصلاة وبه أذى من غائط أو بول ."وأخرجه أبو داوٗد "91" فى الطهارة: باب أيصلى الرجل وهو حاقن، والحاكم 1/168، من طريق ثور بن يزيد.

''کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو' اس کا کھانا آ چکا ہو یا جب وہ دو خبیث چیزوں پاخانہ یا پیشاب کو روکے ہوئے ہو''

2074 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْ حَزْرَةَ الْمَدِينِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنَ عَائِشَةَ وَبَيْنَ بَعْضِ بَنِيْ اَخِيهَا شَيْءٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَلَمَّا جَلَسَ جِيءَ بِالطَّعَامِ، فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ لَهُ: اجْلِسْ غُدَرُ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ .(2: 47)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: الْمَرْءُ مَزْجُوْرٌ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ، وَالْعِلَّةُ الْمُضْمَرَةُ فِيْ هٰذَا الزَّجْرِ هِيَ اَنْ يَّسْتَعْجِلَهُ اَحَدُهُمَا حَتّٰى لَا يَتَهَيَّاَ لَهُ اَدَاءُ الصَّلَاةِ عَلٰى حَسْبِ مَا يَجِبُ مِنْ اَجْلِهِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى هٰذَا تَصْرِيحُ الْخِطَابِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَا هُوَ يَجِدُ الْاَخْبَثَيْنِ، وَالْجَمْعُ بَيْنَ الْاَخْبَثَيْنِ قُصِدَ بِهٖ وُجُوْدُهُمَا مَعًا وَانْفِرَادُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَا اجْتِمَاعُهُمَا دُوْنَ الْاِنْفِرَادِ، اَبُوْ حَزْرَةَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کے کسی بھانجے کے درمیان کوئی ناراضگی تھی۔ وہ بھانجے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جب وہ بیٹھے تو کھانا آ گیا وہ اٹھ کر مسجد کی طرف جانے لگے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: او نالائق بیٹھے رہو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''کوئی بھی شخص کھانے کی موجودگی میں نماز ادا نہ کرے اور اس وقت نماز ادا نہ کرے جب وہ دو خبیث چیزوں یعنی پیشاب اور پاخانے کو روکے ہوئے ہو''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) آدمی کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ جب اسے پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت محسوس ہو۔

2073– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح . القاسم بن محمد: هو القاسم بن محمد بن أبى بكر الصديق، وعبد الله بن محمد: هو عبد الله بن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبى بكر الصديق، المعروف باب أبى عتيق.وأخرجه الطحاوى فى مشكل الآثار 2/404– 405 من طريق يونس، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/43 و54 و73، ومسلم "560" فى المساجد: باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذى يريد أكله فى الحال، وأبو داؤد "89" فى الطهارة: باب أيصلى الرجل وهو حاقن، وأبو عوانة 3/16، والبيهقى 3/71 و72 و73، والبغوى "801" و "802" من طرق عن أبى حزرة يعقوب بن مجاهد، عن عبد الله بن أبى عتيق، عن عائشة. وصححه ابن خزيمة برقم "933"، والحاكم 1/168، ووافقه الذهبى.تنبيه: وقع فى سنن أبى داؤد عبد الله بن محمد، أخو القاسم، والمحفوظ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن أبى بكر كما فى التهذيب 6/7.

2074– الحسن بن سهل الجعفرى: روى عنه الحسن بن سفيان وأبو زرعة وغيرهما، وذكره المؤلف فى الثقات 8/177، وأورده ابن أبى حاتم 3/17، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبى حزرة، فإنه من رجال مسلم وحده.وأخرجه ابن أبى شيبة 2/423، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/405 من طريق حسين بن على الجعفى، بهٰذا الإسناد.وتقدم قبله من طريق يحيى بن أيوب، عن أبى حزرة، به، فانظر تخريجه ثمة.

تو اس وقت اسے نماز ادانہیں کرنی چاہئے۔اس ممانعت میں پوشیدہ علت یہ ہے کہ اگر آدمی کو ان دونوں کے کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو آدمی صحیح طریقے سے نماز ادانہیں کر سکے گا۔اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ روایت کے الفاظ میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ آدمی دو خبیث چیزوں کو روکنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی کہ وہ دو خبیث چیزوں کو محسوس نہ کر رہا ہو۔اور یہاں دو خبیث چیزوں کو جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کا وجود ایک ساتھ پایا جائے یا ان دونوں میں سے کوئی ایک پایا جائے۔اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ جب یہ دونوں اکٹھے ہوں تو یہ حکم رہے گا اور جب کوئی ایک ہو تو یہ حکم نہیں رہے گا۔

ابوجزرہ نامی راوی کا نام یعقوب بن مجاہد ہے۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ السَّادِسِ: وَهُوَ خَوْفُ الْإِنسَانِ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ طَرِيْقِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ

چھٹے عذر کا تذکرہ اور وہ انسان کا اپنی جان یا مال کے حوالے سے خوف ہے جو مسجد کے راستے میں پیش آتا ہے

2075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِي وَاَنَا اُصَلِّيْ لِقَوْمِي، وَاِذَا كَانَ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّيَ بِهِمْ وَدِدْتُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ حَتّٰى اَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاَفْعَلُ قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَائَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ.

❀❀ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ' جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے۔ان کا تعلق انصار سے تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری نگاہ

2075- إسناده صحيح على شرط مسلم . حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأوردت تخريجه من طرقه فيما تقدم برقم "223" فانظره . وانظر "1612" أيضًا .والخزيرة: قال ابن الأثير: هي لحم يقطع صغارًا ويصب عليه ماء كثير، فإذا نضج، ذر عليه الدقيق، فإن لم يكن فيه فهي عصيدة، وقيل: هي حساء من دقيق ودسم، وقيل: إذا كان من دقيق فهي حريرة، وإذا كان من نخالة، فهو خزيرة.

کمزور ہو چکی ہے۔ میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں جب بارش آتی ہے نشیبی علاقے میں پانی بھر جاتا ہے' جو میرے اور ان لوگوں کے درمیان ہے' تو میں ان کی مسجد تک نہیں آ سکتا' تاکہ ان کو نماز پڑھاؤں۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہوں' یارسول اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! آپ تشریف لائیں میرے گھر میں نماز ادا کریں' تو میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا۔ حضرت عتبان بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی گھر میں داخل ہونے کے بعد نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف فرما نہیں ہوئے۔ آپ نے دریافت کیا: تم اپنے گھر میں کہاں یہ چاہتے ہو میں وہاں نماز ادا کروں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا' تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہاں کھڑے ہوئے آپ نے وہاں تکبیر کہی۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے آپ کو خزیرہ کھانے کے لئے روک لیا جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ السَّابِعِ: وَهُوَ وُجُوْدِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ الْمُؤْلِمِ

ساتویں عذر کا تذکرہ جو تکلیف دینے والی شدید سردی کا موجود ہونا ہے

2076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى السُّلَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ وَجَدَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بَرْدًا شَدِيْدًا، فَاَذِنَ مَنْ مَعَهُ فَصَلَّوْا فِيْ رِحَالِهِمْ وَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مِثْلُ هٰذَا اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوْا فِيْ رِحَالِهِمْ. (1: 6)

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کے بارے میں یہ بات منقول ہے' (سفر کے دوران) ایک رات انہیں شدید سردی محسوس ہوئی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ اجازت دی' وہ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کر لیں اور ہمیں یہ بات بتائی' میں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھا ہے' جب اس طرح کا معاملہ ہوتا تو آپ لوگوں کو یہ حکم دیتے تھے وہ اپنے رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کر لیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ

شدید سردی ہونے کی صورت میں رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2077 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ،

2076- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/233 من طريق ابن أبي ليلى، وأبو داوٗد "1064" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، أو الليلة المطيرة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/71 من طريق محمد بن إسحاق، وأبو عوانة 2/18 من طريق عمر بن محمد، ثلاثتهم عن نافع بهذا الإسناد .وسيرده بعده "2077" من طريق أيوب، و "2078" من طريق مالك، و "2080" من طريق عبيد الله بن عمر، ثلاثتهم عن نافع، به. وانظر ."2084"

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ لَيْلَةً بَارِدَةً، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا فِي الرِّحَالِ، وَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ فِيْ مَوْضِعٍ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا فِي الرِّحَالِ .(1: 7)

نافع بیان کرتے ہیں: شدید سردرات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ضجنان کے مقام پر پڑاؤ کیا' اورلوگوں کو یہ ہدایت کی' وہ اپنی رہائش والی جگہ پر ہی نماز ادا کرلیں۔ انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سردرات میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو آپ لوگوں کو یہ حکم دیتے تھے وہ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلیں۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الثَّامِنِ: وَهُوَ وُجُوْدُ الْمَطَرِ الْمُؤْذِي

آٹھواں عذر وہ تکلیف دینے والی بارش کی موجودگی ہے

2078 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ وَقَالَ: اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بُرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ: اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ (1: 6)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سرد اور ہوا والی رات میں نماز کے لئے اذان دی اور یہ کہا: ''خبردار اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو'' پھر انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موذن کو یہ حکم دیتے تھے' جب رات ٹھنڈی یا بارش والی ہو' تو وہ یہ کہے خبردار اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو''

2077- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/233 من طريق ابن أبي ليلى، وأبو داوٗد "1064" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، أو الليلة المطيرة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/71 من طريق محمد بن إسحاق، وأبو عوانة 2/18 من طريق عمر بن محمد، ثلاثتهم عن نافع بهٰذا الإسناد .وسيرده بعده "2077" من طريق أيوب، و "2078" من طريق مالك، و "2080" من طريق عبيد الله بن عمر، ثلاثتهم عن نافع، به . وانظر 2."2084" إسناده صحيح على شرطهما، أيوب هو السختياني، وأخرجه الدارمي 1/292 عن سليمان بن حرب، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أبو داوٗد "1060" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، ومن طريقه أبو عوانة 2/18، عن محمد بن عبيد، عن حماد بن زيد، به . وأخرجه الشافعي في الأم 1/155، والمسند 1/125، والحميدي "700" وأحمد 2/4 و10، وأبو داوٗد "1061" وابن ماجه "937" في الإقامة: باب الجماعة في الليلة المطيرة، والبيهقي 3/70، 71، والبغوي في شرح السنة "799" من طرق عن أيوب، به . وصححه ابن خزيمة ."1655" وانظر "2076" و "2078" و ."2080"

2078- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة "797" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهٰذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/73 في الصلاة: باب النداء في السفر . ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في الأم 1/155، والمسند 1/124، 125، والبخاري "666" في الأذان: باب الرخصة في المطر، والعلة أن يصلي في رحله، ومسلم "697" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داوٗد "1063" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، والنسائي 2/15 في الأذان: باب الأذان في التخلف عن شهود الجماعة في الليلة المطيرة، وأبو عوانة 2/17، والبيهقي 3/70، وانظر الحديثين قبله و "2080" الآتي.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْمَطَرِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مُّؤْذِيًا

بارش کی موجودگی میں رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اگرچہ وہ (نقصان دہ) نہ ہو

2079 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصَابَنَا مَطَرٌ لَمْ يَبُلَّ اَسَافِلَ نِعَالِنَا، فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوْا فِیْ رِحَالِكُمْ .(1: 7)

ابو ملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حدیبیہ کے زمانہ میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمیں بارش نے آلیا وہ اتنی بارش تھی، جس سے ہمارے جوتے کے نیچے والا حصہ بھی گیلا نہیں ہوا' لیکن نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَطَرَ وَالْبَرْدَ لَا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ فِي التَّخَلُّفِ، عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ عِنْدَ انْفِرَادِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاِنْ لَّمْ يَجْتَمِعَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بارش اور سردی میں باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے پر آدمی کو کوئی حرج نہیں ہوگا اگرچہ ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز موجود ہو' دونوں اکٹھی نہ ہوں

2080 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

2079- إسناده صحيح على شرط مسلم. وخالد الأول: هو خالد بن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وأبو المليح: هو أبو المليح بن أسامة بن عمير الهذلي .وأخرجه البخاري في التاريخ 2/12، وابن أبي شيبة 2/234، وعبد الرزاق "1924"، وأحمد 5/74، وأبو داؤد "1059" في الصلاة: باب الجمعة في اليوم المطير، وابن ماجه "936" في الإقامة: باب الجماعة في الليلة المطيرة، والطبراني "496" و "500" من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة برقم "1657" و ."1863"وأخرجه ابن أبي شيبة 2/233-234، والبخاري في التاريخ 2/21 من طريق خالد الحذاء، وابن سعد في الطبقات 7/44، والطبراني "498" من طريق سعيد بن زربي، والبيهقي 3/71، والطبراني "499" من طريق عامر بن عبيدة الباهلي، وأحمد 5/24 من طريق أبي بشر الحلبي، والبيهقي 3/71 .

2080- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/53و103، والبخاري "632" في الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة والإقامة ... وقول المؤذن الصلاة في الرحال في الليلة الباردة أو المطيرة، ومسلم "697" "23" و "24" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داؤد "1062" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة أو الليلة المطيرة، وأبو عوانة 2/17و18، والبيهقي في السنن 3/70، والبغوي في شرح السنة "798" من طرق عن عبيد الله بن عمر، به . وصححه ابن خزيمة ."1655"وتقدم برقم "2076" من طريق موسى بن عقبة و "2077" من طريق أيوب السختياني، و "2078" من طريق مالك، ثلاثتهم عن نافع، به، وورد تخريج كل طريق في موضعه.

اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَذَّنَ بِضَجْنَانَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، وَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ اَوِ الْبَارِدَةِ وَيَاْمُرُ اَصْحَابَهُ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ. (1: 6)

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک سرد رات میں انہوں نے ضجنان کے مقام پر اذان دی اور اپنے ساتھیوں سے یہ کہا، تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موذن کو یہ ہدایت کرتے تھے، وہ بارش والی رات میں، یا سرد رات میں اذان دے اور آپ اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کرتے تھے، تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ قَبُوْلِ خَبَرِ الْوَاحِدِ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے "خبر واحد" کو قبول کرنے کے جائز ہونے کی نفی ہے

2081 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَصَابَنَا مَطَرٌ بِحُنَيْنٍ فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ (6:1)

ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، حنین میں ہمیں بارش نے آلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا "تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ لِمَنْ وَّصَفْنَا اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا اَمْرُ عَزْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم، جس کا

2081- إسناده صحيح على شرط البخاري غير أن صحابيه لم يخرجا له ولا أحدهما. وأخرجه الطبراني "497" من طريق علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/74و75، والنسائي 2/111 في الإقامة: باب العذر في ترك الجماعة، وابن خزيمة "1658"، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/74و75، وأبو داوُد "1057" في الصلاة: باب الجمعة في اليوم المطير، والطبراني "497"، وابن خزيمة "1658" أيضًا من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الطبراني "501" من طريق الحسين بن السكن، عن عمران القطان، عن قتادة، وزياد بن ابي المليح، عن أبي المليح، عن أسامة بن عمير قال: شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم مطير يوم الجمعة أمر مناديًا، فنادى أن صلوا في رحالكم. وتقدم برقم "2079" من طريق أبي قلابة، عن أبي المليح، به، وسيعيده برقم "2083".

ہم نے ذکر کیا ہے' یہ اباحت کے طور پر ہے لازمی حکم نہیں ہے

2082 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ فِيْ عَقِبِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ: لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ .(1: 6)

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے بارش ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص چاہے اپنی جگہ پر ہی نماز ادا کرلے۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے بھی اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْمَطَرِ الْقَلِيْلِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مُّؤْذِيًا فِيْمَا وَصَفْنَا حُكْمُ الْكَثِيْرِ الْمُؤْذِيْ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تھوڑی بارش' جب وہ تکلیف دہ نہ ہو اس کا حکم بھی وہی ہے' جو زیادہ بارش کا ہے' جو تکلیف دہ ہوتی ہے

2083 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ، قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَاَصَابَنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلَّ اَسَافِلَ نِعَالِنَا، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ: اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ .(1: 6)

ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ وہاں ہم پہ بارش ہو

2082– رجاله رجال الصحيح إلا أن أبا الزبير وهو محمد بن مسلم بن تدرس المكي– لم يصرح بالتحديث. أبو خليفة: هو المحدث الثقة الفضل بن الحباب الجمحي، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي البصري .وأخرجه الطيالسي "1736"، وأحمد 3/397، ومسلم "698" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داؤد "1065" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، والترمذي "409" في الصلاة: باب ما جاء إذا كان المطر فالصلاة في الرحال، وابن خزيمة "1659"، والبيهقي 3/71 من طرق عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح 1. هو في صحيح ابن خزيمة برقم "1659".

2083– إسناده صحيح. وهو مكرر "2079" و "2081".

گئی جو اتنی تھی ہمارے جوتوں کا نیچے والا حصہ بھی مکمل طور پر گیلا نہیں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اعلان کرنے والے کو یہ حکم دیا (کہ وہ یہ اعلان کرے) "تم لوگ اپنے رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔"

ذِكْرُ الْعُذْرِ التَّاسِعِ: وَهُوَ وُجُوْدِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ يَخَافُ الْمَرْءُ عَلٰى نَفْسِهِ الْعَثْرَ مِنْهَا

نویں عذر کا تذکرہ وہ علت کا پایا جانا ہے جس کی وجہ سے آدمی کو اپنی جان کے حوالے سے خرابی کا اندیشہ ہوتا ہے

2084 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَتْ لَيْلَةٌ ظَلْمَاءُ اَوْ لَيْلَةٌ مَطِيرَةٌ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ نَادٰى مُنَادِيْهِ: اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ . (1: 6)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے ہوتے تھے اور رات انتہائی تاریک ہوتی تھی۔ یا رات کے وقت بارش ہو جاتی' تو نبی اکرم ﷺ کا مؤذن یہ اعلان کرتا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا تھا۔ "تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔"

ذِكْرُ الْعُذْرِ الْعَاشِرِ: وَهُوَ اَكْلُ الْاِنْسَانِ الثُّوْمَ وَالْبَصَلَ اِلٰى اَنْ يَّذْهَبَ رِيْحُهَا

دسویں عذر کا تذکرہ وہ آدمی کا لہسن یا پیاز کھانا ہے اس وقت تک جب تک ان کی بو ختم نہیں ہوتی

2085 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ اَبَا النَّجِيْبِ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ

2084– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن خزيمة "1656" عن يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في الكبير "13102" و "13103" من طريق أبي الأحوص، عن يحيى بن سعيد، به. وانظر "2076" و "2077" و "2078" و "2080".

2085– أبو النجيب يقال: اسمه ظليم، روى عن ابن عمر وأبي سعيد، ولم يرو عنه غير بكر بن سوادة، وأورده المؤلف في الثقات 5/575. وأخرجه أبو داؤد "3823" في الأطعمة: باب في أكل الثوم، عن أحمد بن صالح، والدولابي في الكنى والأسماء 2/143 عن أبي الربيع سليمان الزهري، والبيهقي 3/77 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1669" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وأخرجه بنحوه أحمد 3/12، ومسلم "565" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، والبغوي في شرح السنة "2733"، والبيهقي 3/77 من طرق عن إسماعيل بن علية، عن الجريري، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري. وهذا سند صحيح، فإن ابن علية سمع من الجريري قبل الاختلاط، وصححه ابن خزيمة برقم "1667" وصححه ابن خزيمة "1667" أيضًا من طريق عبد الأعلى، عن الجريري، به.

حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ،

(متن حدیث):حَدَّثَهُ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّومُ وَالْبَصَلُ، وَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَشَدُّ ذٰلِكَ كُلِّهِ الثُّومُ اَفَنُحَرِّمُهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوهُ وَمَنْ اَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هٰذَا الْمَسْجِدَ حَتّٰى تَذْهَبَ رِيحُهُ .(1: 6)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لہسن اور پیاز کا ذکر کیا گیا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! لہسن ان میں زیادہ بودار ہے کیا ہم اسے حرام سمجھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھاؤ البتہ تم میں سے جو شخص اسے کھاتا ہے وہ ہماری اس مسجد کے قریب اس وقت تک نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ اَكْلِ الْكُرَّاثِ حُكْمُ اَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ فِيمَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گندنا کھانے والے شخص کا بھی وہی حکم ہے جو ہم نے لہسن اور پیاز کھانے والے کا بیان کیا ہے

2086 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث):كُنَّا لَا نَاكُلُ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ، فَاَكَلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى بِهِ النَّاسُ (1: 6)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پیاز اور گندنا نہیں کھایا کرتے تھے' پھر ہمیں اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہم نے اسے کھالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بودار درخت (کا پھل) کھاتا ہے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے۔

2086- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح بالتحديث عند الحميدي "1278" وأخرجه مسلم "564" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أبو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، والبيهقي 3/76، وأبو يعلى "2226" من طرق عن هشام الدستوائي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/387 من طريق حماد بن سلمة، والحمدى "1299" من طريق إبراهيم بن إسماعيل بن محمع، وابن ماجه "3365" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل والكراث، من طريق عبد الرحمٰن بن نمران الحجري، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/240 من طريق ابن جريج، وابن خزيمة "1668" من طريق يزيد بن إبراهيم التستري، وأبو يعلى "2321" من طريق أيوب كلهم عن أبي الزبير، به. وسيرد بعده من طريق داوُد بن أبي هند، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الطبراني في الصغير "37" من طريق يحيى بن راشد، عن هشام بن حسان القردوسي، عن أبي الزبير، عن جابر بلفظ: من اكل من هذه الخضروات: الثوم، والبصل، والكراث، والفجل، فلا يقربن مسجدنا، فإن الملائكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم. قال الهيثمي في المجمع 2/17: هو في الصحيح خلا قوله: والفجل، ويحيى بن راشد: ضعيف، ووثقه ابن حبان، وقال: يخطء ويخالف، وبقية رجاله ثقات. وضعفه أيضًا الحافظ في الفتح 2/344 بيحيى بن راشد. وقد ألحق بعض أهل العلم بذلك من كان بفيه بخر، أو به جرح له رائحة، وزاد بعضهم، فألح أصحاب الصنائع كالسماك، والعاهات كالمجذوم، ومن يؤذي الناس بلسانه.

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ لِلْعِلَّةِ الَّتِىْ وَصَفْنَاهَا

نبی اکرم ﷺ کا ان دو درختوں کا (پھل) کھانے سے منع کرنا اس علت کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ الْمَرْوَزِىُّ بِالْبَصْرَةِ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِ الْكُرَّاثِ وَالْبَصَلِ . (1: 6)

۞۞ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گندنا اور پیاز کھانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ مَسْجِدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ غَيْرِهٖ فِيْمَا وَصَفْنَا سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد اور تمام مساجد کا حکم برابر ہے

2088 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِىُّ،

2087- أحمد بن محمد بن سعيد المروزى شيخ ابن حبان مترجم فى تاريخ بغداد 5/13، وهو معدود فى جملة الثقات، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن إسماعيل الحسانى، وهو ثقه. وأخرجه الطبرانى فى الصغير "148" عن أحمد بن محمد المروزى، بهٰذا الإسناد. وزاد فى آخره عند دخول المسجد وقال: لم يروه عن داوٗد إلا يزيد، تفرد به محمد بن إسماعيل الأحمسى، وانظر ما قبله و "2089".

2088- أحمد بن محمد بن سعيد المروزى شيخ ابن حبان مترجم فى تاريخ بغداد 5/13، وهو معدود فى جملة الثقات، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن إسماعيل الحسّانى، وهو ثقه. وأخرجه الطبرانى فى الصغير "148" عن أحمد بن محمد المروزى، بهٰذا الإسناد. وزاد فى آخره عند دخول المسجد وقال: لم يروه عن داوٗد إلا يزيد، تفرد به محمد بن إسماعيل الأحمسى، وانظر ما قبله و "2089" 2 إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/13و20، 21، والبخارى "853" فى الأذان: باب ما جاء فى الثوم النيء، والبصل والكراث، ومسلم "561" فى المساجد: باب نهى من أكل ثومًا أو بصلًا، أو كراثًا، وأبو داوٗد "3825" فى الأطعمة: باب فى أكل الثوم، والبيهقى 3/75 من طريق يحيى القطان، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1661". وأخرجه ابن أبى شيبة 2/510و8/302، والبخارى "4215" فى المغازى: باب غزوة خيبر، ومسلم "561" "69"، وابن ماجه "1016" فى الإقامة: باب من أكل الثوم فلا يقرب المسجد، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 4/237، والبيهقى 3/75، من طرق، عن عبيد اللّٰه بن عمر، بهٰذا الإسناد

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ، فَلَا يَاْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ. (1: 6)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (کا پھل) کھالے وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ وَقَعَ عَنْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا دُوْنَ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ (لہسن و پیاز وغیرہ کھا کر) مسجد میں آنے کی ممانعت کا حکم تمام مساجد کے لئے ہے صرف مسجد نبوی کیلئے نہیں ہے

2089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ، فَلَا يَغْشَنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا. (1: 6)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس سبزی کو کھالے وہ ہماری مساجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ آكِلُ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بدبودار پھل کو کھا کر جماعت کے لئے جانے سے منع کیا گیا ہے

2090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ النَّاسُ. (1: 6)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2089- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأورده المؤلف برقم "1644" في باب المساجد، من طريق يحيى القطان، عن ابن جريج، به، وتقدم تخريجه هناك.

2090- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "2086".

"جو شخص اس بودار درخت (کا پھل) کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے"۔

ذِكْرُ اِخْرَاجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَقِيعِ مَنْ وَّجَدَ مِنْهُ رَائِحَةَ الْبَصَلِ وَالثُّومِ

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کو بقیع کی طرف نکال دینے کا تذکرہ جس سے پیاز اور لہسن کی بو آ رہی تھی

2091 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النُّكْرِيُّ هُوَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: رَاَيْتُ كَاَنَّ دِيكًا اَحْمَرَ نَقَرَنِيْ نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ، وَلَا اَرٰى ذٰلِكَ اِلَّا لِحُضُوْرِ اَجَلِي، فَاِنْ عَجِلَ بِيْ اَمْرٌ، فَاِنَّ الشُّوْرٰى اِلٰى هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَاِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ نَاسًا سَيَطْعَنُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ، اَنَا قَاتَلْتُهُمْ بِيَدِي هٰذِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ فَعَلُوا، فَاُولٰئِكَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ، الْكُفَّارُ الضُّلَّالُ، وَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلٰى اُمَرَاءِ الْاَمْصَارِ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوْا فِيْهِمْ فَيْاَهُمْ، وَمَا اَغْلَظَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ اَوْ مَا نَازَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِثْلَ آيَةِ الْكَلَالَةِ حَتّٰى ضَرَبَ صَدْرِي وَقَالَ: يَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ فِيْ آخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) (النساء: 176) وَسَاَقْضِي فِيْهَا بِقَضَاءٍ يَعْلَمُهُ مَنْ يَّقْرَاُ (وَمَنْ لَّا يَقْرَاُ) هُوَ مَا خَلَا الْاَبَ (وَكَذَا اَحْسَبُ) اَلَا اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيثَتَيْنِ الْبَصَلِ وَالثُّومِ، وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالرَّجُلِ يُوجَدُ مِنْهُ رِيحُهَا فَيَخْرُجُ اِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ كَانَ لَا بُدَّ آكِلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.(1: 6)

2091– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في مسند أبي يعلى "256"، وما بين حاصرتين منه. وأخرجه مسلم "567" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، و "1617" في الفرائض: باب ميراث الكلالة، والطبري في جامع البيان "10877"، والبيهقي 6/224، والنسائي في الوليمة كما في التحفة 8/109 من طريق شبابة بن سوار، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/510، 511و8/304، والطيالسي ص 11، وابن سعد في الطبقات 3/335، 336، وأحمد 1/15 و26و48، 49، ومسلم "567" "78"، والنسائي 2/43 في المساجد: باب من يخرج من المسجد، وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 8/109، وابن ماجه "1014" في الإقامة: باب من أكل الثوم فلا يقربن المسجد، و "3363" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل والكراث، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/238، والطبري "10884" و "10885" و "10887" والبيهقي في السنن 3/78 من طرق عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة برقم ."1666"

معدان بن ابوطلحہ یعمری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

میں نے خواب میں دیکھا ہے ایک سرخ رنگ کا مرغ ہے جس نے مجھے ایک مرتبہ یا شاید دو مرتبہ ٹھونگا مارا ہے۔ میرا خیال ہے اس کا مطلب یہ ہے میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اگر میں جلد انتقال کر گیا تو شوریٰ کا معاملہ ان چھ افراد کے سپرد ہو گا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ان حضرات سے راضی تھے اور مجھے اس بات کا علم ہے کچھ لوگ اس حوالے سے پیچیدگی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں اپنے اس ہاتھ کے ذریعے اسلام پر ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا۔ اگر وہ پھر بھی ایسا کریں گے تو وہ اللہ کے دشمن ہیں۔ وہ کفار اور گمراہ لوگ ہیں اور میں مختلف علاقوں کے گورنروں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں میں نے ان کو اس لیے بھجوایا تھا تاکہ وہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیں اور ان کے نبی کی سنت کی تعلیم دیں اور ان کا مال ان کے درمیان تقسیم کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی چیز کے بارے میں اتنی زیادہ تاکید نہیں کی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی معاملے میں اتنے زیادہ اہتمام کے ساتھ دریافت نہیں کیا جتنا کلالہ سے متعلق آیت کے بارے میں دریافت کیا: یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے گرمی میں نازل ہونے والی وہ آیت کافی ہے جو سورہ النساء کے آخر میں نازل ہوئی تھی۔

''لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں: تم فرما دو! اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے۔''

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) عنقریب میں اس بارے میں ایسا فیصلہ دوں گا جسے وہ شخص جان لے گا جو پڑھ سکتا ہے اور جو نہیں پڑھ سکتا اور وہ (فیصلہ) باپ کے علاوہ (کے لیے) ہو گا۔ اسی طرح میں یہ گمان کرتا ہوں۔

خبردار اے لوگو! تم لوگ ان دو درختوں (کا پھل) کھاتے ہو۔ میں یہ سمجھتا ہوں یہ دونوں خبیث ہیں پیاز اور لہسن اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص سے اس کی بو محسوس ہوتی تھی تو اس شخص کو بقیع کی طرف بھیج دیا جاتا تھا جس شخص نے ان دونوں کو ضرور کھانا ہو وہ انہیں کو پکا کر اس کی بو کو ختم کر دے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ آكِلَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اِذَا كَانَتْ مَطْبُوخَةً لَا حَرَجَ عَلَيْهِ فِيْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ اَكَلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب یہ چیزیں پکی ہوئی ہوں تو ان چیزوں کو کھانے والے شخص کے باجماعت نماز میں شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے

2092 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ بِطَعَامٍ مَعَ خُضَرٍ فِيْهِ بَصَلٌ اَوْ كُرَّاثٌ، فَلَمْ يَرَ فِيْهِ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا

مَنَعَكَ اَنْ تَاْكُلَ؟ قَالَ: لَمْ اَرَ اَثَرَكَ فِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْتَحْيِي مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ وَلَيْسَ بِمُحَرَّمٍ (1: 6)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف کچھ کھانا واپس بھیجا جس میں کچھ سبزیاں تھیں جس میں پیاز اور گندنا بھی تھا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں سے (اس کو) کھانے کا نشان نہیں دیکھا تو انہوں نے خود اس کو کھانے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم اس کو کیوں نہیں کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اس میں آپ کے کھانے کا نشان نظر نہیں آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ کے فرشتوں سے حیا آتی ہے۔ ویسے یہ حرام نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُمَّتِهِ فِيْ اَكْلِ مَا وَصَفْنَاهُ مَطْبُوخًا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ خصوصیت عطا کی ہے اور اس چیز کو پکی ہوئی کھانے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان فرق کیا ہے' جس چیز کا تذکرہ ہم نے کیا ہے

2093 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ اَيُّوْبَ، قَالَتْ:

2092– إسناده صحيح. سفيان بن وهب: هو الخولاني، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فيما نقله عنه ابنه 4/217: له صحبة، وروى البخاري في تاريخه 4/87–88 من طريق غياث الحبراني، قال: مر بنا سفيان بن وهب، وكانت له صحبة، فسلم علينا، وقال ابن يونس: وفد على النبي صلى الله عليه وسلم، وشهد فتح مصر، وولي إمرة إفريقية في زمن عبد العزيز بن مروان، ومات سنة اثنين وثمانين. وذكره الحافظ في القسم الأول من الإصابة 2/506، وقال في تعجيل المنفعة ص 155: له صحبة ورواية عنه صلى الله عليه وسلم، وعن عمر بن الخطاب، والزبير بن العوام، وعمرو بن العاص، وأبي أيوب الأنصاري وغيرهم ... وروى عنه أبو عشانة المعافري، وأبو الخير اليزني، والمغيرة بن زياد، وبكر بن سوادة وغيرهم، وذكره المؤلف في الثقات 3/183 في قسم الصحابة، وجزم بصحبته، ثم تناقض، فقال في التابعين 4/319: من زعم أن له صحبة، فقد وهم. وأخرجه الطبراني في الكبير "39" و "4077" من طريق أصبغ بن الفرج وأحمد بن صالح، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/239، وابن خزيمة في صحيحه "1670" عن يونس بن عبد الأعلى، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/415، ومسلم "2053" "171" في الأشربة: باب إباحة أكل الثوم، والطبراني "3984" من طريقين عن ثابت أبي زيد، عن عاصم، عن عبد الله بن الحارث، عن أفلح مولى أبي أيوب، عن أبي أيوب. وعاصم: هو ابن سليمان الأحول، وقد جاء في المطبوع من صحيح مسلم: عن عاصم بن عبد الله بن الحارث، وهو خطأ. وأخرجه أحمد 5/420، وابن أبي شيبة 8/305 من طريق يونس بن محمد، والطحاوي 4/239 من طريق شعيب بن الليث، كلاهما عن اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عن أبي رهم السماعي، عن أبي أيوب. وأخرجه أحمد 5/414 من طريق بقية، عن بحير بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نفير، عن أبي أيوب. وسيورده المؤلف برقم "2094" من طريق جابر بن سمرة، عن أبي أيوب، فانظر تخريجه هناك

(متن حدیث): نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ بَعْضُ الْبُقُوْلِ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوْا فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ. (1: 6)

سیّدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرے ہم نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا جس میں یہ سبزیاں بھی تھیں، تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم لوگ اسے کھالو کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے یہ اندیشہ ہے (اسے کھا کر) میں اپنے ساتھی (فرشتے) کو اذیت پہنچاؤں گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2094 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ فِيْهَا ثُوْمٌ، فَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَضَعُ يَدَهُ حَيْثُ يَرٰى يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ، فَلَمَّا لَمْ يَرَ اَثَرَ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلْ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّيْ لَمْ اَرَ اَثَرَ يَدِكَ فِيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْهَا رِيْحُ الثُّوْمِ وَمَعِيْ مَلَكٌ. (1: 6)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید کا پیالہ لایا گیا جس میں لہسن بھی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا۔ آپ نے اس کو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ

2093.– إسناده حسن في الشواهد . أبو يزيد الراوي عن أم أيوب: هو المكي حليف بني زهرة، لم يرو عنه سوى ابنه عبيد الله، وذكره المؤلف في الثقات، وقال العجلي: مكي تابعي ثقة، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين، فهو يتقوى بالحديث السابق . هو ابن عيينة، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم ."1671"وأخرجه ابن أبي شيبة 2/511و8/301، والحميدي "339"، وأحمد 6/433و462، والترمذي "1810" في الأطعمة: باب ما جاء في الرخصة في الثوم مطبوخًا، وابن ماجه "3364" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/239، والطبراني في الكبير 25/329 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد

2094– إسناده حسن على شرط مسلم. سماك بن حرب: صدوق لا يرقى حديثه إلى الصحة، وأخرجه الطيالسي "589" عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/95، 96 عن إبراهيم بن الحجاج الناجي، والطبراني "1972" من طريق حجاج بن المنهال وسهل بن بكار، ثلاثتهم عن حماد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/95و416، ومسلم "2053" في الأشربة: باب إباحة أكل الثوم، والترمذي "1807" في الأطعمة: باب ما جاء في كراهية أكل الثوم والبصل، والنسائي في الوليمة من الكبرى كما في التحفة 3/89، والطبراني "1889"، والطحاوي 4/239، والبيهقي 3/77، والطيالسي "589" أيضًا من طريق شعبة، والطبراني "1940" من طريق زهير، و "1986" من طريق أبي الأحوص، و "2047" من طريق عمرو بن أبي قيس، كلهم عن سماك بن حرب، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2092" من طريق سفيان بن وهب، عن أبي أيوب، به، فانظره.

اس جگہ رکھتے تھے جہاں انہیں یہ نظر آتا تھا' یہاں نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کا نشان ہے جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کا نشان نہیں دیکھا تو انہوں نے بھی اسے نہیں کھایا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میں نے آپ کے دست مبارک کا نشان اس میں نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں لہسن کی بوتھی اور میرے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ، عَنْ آكِلِ مَا وَصَفْنَا نِيًّا مَعَ شُهُوْدِهِ الْجَمَاعَةَ اِذَا كَانَ مَعْذُوْرًا مِنْ عِلَّةٍ يُدَاوٰى بِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ ہم نے جن چیزوں کا تذکرہ کیا ہے ان کو کچی (حالت میں) کھا کر جماعت میں شریک ہونے والے شخص سے حرج اس وقت ساقط ہو جاتا ہے جب وہ شخص معذور ہو اس نے کسی علت کی وجہ سے دوا کے طور پر انہیں استعمال کیا ہو

2095 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِیِّ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَكَلْتُ ثُوْمًا ثُمَّ اَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ سَبَقَنِیْ بِرَكْعَةٍ، فَلَمَّا قُمْتُ اَقْضِیْ وَجَدَ رِيحَ الثُّوْمِ فَقَالَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ: فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِیْ عُذْرًا فَنَاوِلْنِیْ يَدَكَ فَنَاوَلَنِیْ فَوَجَدْتُهٗ وَاللّٰهِ سَهْلًا فَاَدْخَلْتُهَا فِیْ كُمِّیْ اِلٰى صَدْرِیْ فَوَجَدَهٗ مَعْصُوْبًا، فَقَالَ: اِنَّ لَكَ عُذْرًا. (1: 6)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ الَّتِیْ وَصَفْنَاهَا هِیَ الْعُذْرُ الَّذِیْ فِیْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِیْ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ بِهٖ حَالَةٌ مِّنْهَا فِیْ تُخَلُّفِهٖ، عَنْ اَدَاءِ فَرْضِهٖ جَمَاعَةً، وَعَلَيْهِ اِثْمُ تَرْكِ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ، لِاَنَّهُمَا فَرْضَانِ اثْنَانِ: الْجَمَاعَةُ، وَاَدَاءُ الْفَرْضِ، فَمَنْ اَدَّى الْفَرْضَ وَهُوَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ، فَقَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ اَدَاءِ الصَّلَاةِ، وَعَلَيْهِ اِثْمُ تَرْكِ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ، وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، فَلَمْ

2095- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري، قيل: اسمه عامر، وقيل: الحارث، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 2/510 و8/303، وأخرجه أحمد 4/252، وابن خزيمة في صحيحه "1672"، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 3/77 من طريق يزيد بن هارون، عن سليمان بن المغيرة، به. وأخرجه أبو داوٗد "3826" في الأطعمة: باب في أكل الثوم، والطحاوي 4/238، والطبراني 20/ "1003"، والبيهقي 3/77، من طرق عن أبي هلال الراسبي، عن حميد بن هلال، به. وأخرجه الطبراني 20/ "1004" من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، وعمرو بن صالح، وحميد بن هلال، ثلاثتهم عن أبي بردة، به.

يُـجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ[1] أَرَادَ بِهِ: فَلَا صَلَاةَ لَـهُ مِـنْ غَيْـرِ إِثْمٍ يَرْتَكِبُهُ فِي تُخَلُّفِهِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ الْقَصْدُ فِيهِ ارْتِكَابُ النَّهْيِ، لَا أَنَّ صَلَاتَهُ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ بِمَعْذُورٍ إِذَا لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ، وَهٰذَا كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهُ يُرِيْدُ بِهِ: فَلَا جُمُعَةَ لَهُ[2] مِنْ غَيْرِ إِثْمٍ يَرْتَكِبُهُ بِلَغْوِهِ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے لہسن کھایا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز پر آیا' تو میں نے آپ کو پایا' آپ ایک رکعت ادا کر چکے ہیں جب میں باقی رہ جانے والی ایک رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا' تو آپ کو لہسن کی بو محسوس ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس سبزی کو کھاتا ہے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے جب تک اس سبزی کی بو ختم نہیں ہو جاتی۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے نماز مکمل کی تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری طرف سے معذرت قبول کیجئے اور اپنا دست مبارک میری طرف بڑھائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا تو اللہ کی قسم! میں نے اسے نرم پایا۔ میں نے اسے اپنی آستین میں سے سینے تک داخل کیا' تو آپ کو اس میں پٹی بندھی ہوئی محسوس ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا عذر (قابل قبول ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ اشیاء ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ وہ عذر ہیں جن کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں ہے۔ یہ وہ عذر ہیں کہ جب کسی شخص کو ان میں سے کوئی ایک عندلاحق ہو۔ تو اگر وہ جماعت کے ساتھ اپنے فرض کی ادائیگی میں شریک نہیں ہوتا تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا البتہ اسے جماعت کی طرف آنے کو ترک کرنے کا گناہ ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دو فرض ہیں۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اور فرض (نماز) کو ادا کرنا۔ تو جو شخص فرض ادا کر لیتا ہے۔ حالانکہ وہ اذان کی آواز سنتا ہے۔ تو اس سے نماز کی ادائیگی کا فرض ساقط ہو جائے گا۔ لیکن جماعت میں شریک نہ ہونے کا گناہ اس پر ہوگا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ''جو شخص اذان سنتا ہے۔ اس کا جواب نہیں دیتا تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ البتہ عذر کا حکم مختلف ہے'' تو اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اس شخص کی نماز گناہ کے بغیر نہیں ہوتی جس کا اس نے جماعت میں شریک نہ ہو کر ارتکاب کیا ہے۔ جبکہ اس سے مراد ''نہی'' کا ارتکاب ہو۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایسے شخص کی نماز سرے سے ہوتی ہی نہیں ہے۔ اگر چہ وہ معذور نہ بھی ہو۔ اس وقت جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے شخص کی دعوت کا جواب نہیں دیتا۔ تو

۱ـ تقدم برقم "2055" من حديث ابن عباس.

۲ـ أخرج مالك 1/103، والبخاري "934" في الجمعة: باب الإنصات يوم الجمعة، ومسلم "851"، وأبو داؤد "1112" في الصلاة: باب الكلام والإمام يخطب، والترمذي "512" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية الكلام والإمام يخطب، والنسائي 3/103و 104 في الجمعة، من حديث اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة أنصت والإمام يخطب، فقد لغوت . ولأبي داؤد "347" بسند حسن من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص مرفوعًا: " ...ومن لغا وتخطى رقاب الناس، كانت له ظهرًا ." وصححه ابن خزيمة ."1810"ولأحمد 1/93 عن علي رفعه "من قال: صه، فقد تكلم، ومن تكلم فلا جمعة له" وفي سنده مجهولة، وفي تاريخ واسط لبحشل ص125 من حديث ابن عباس ... ومن لغا فلا جمعة له" وفي سنده مجالد بن سعيد، وهو ليس بالقوي.

اس کی مثال نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی طرح ہوگی "جو شخص لغو حرکت کرتا ہے اس کا جمعہ نہیں ہوتا" تو اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ اس کا جمعہ اس گناہ کے بغیر نہیں ہوتا۔ جس لغو حرکت کا ارتکاب اس نے کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْ حُضُوْرِهٖ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَالْغَدَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے کیلئے جو شدید مذمت کا اظہار کیا ہے وہ عشاء اور فجر کی نمازوں کے بارے میں ہے

2096 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ .(3: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا' میں لکڑیوں کے بارے میں حکم دوں انہیں اکٹھا کیا جائے پھر میں نماز کے لئے حکم دوں۔ اس کے لئے اذان دی جائے پھر میں کسی شخص کو یہ حکم دوں' وہ

2096- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة "791" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/129-130 في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ. ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في المسند 1/123-124، والبخاري "644" في الأذان: باب وجوب صلاة الجماعة، و "7224" في الأحكام: باب إخراج الخصوم وأهل الريب من البيوت بعد المعرفة، والنسائي 2/107 في الإمامة: باب التشديد في التخليف عن الجماعة، وأبو عوانة 2/6، والبغوي في شرح السنة "791"، والبيهقي 3/55. وأخرجه الحميدي "956"، وأحمد 2/244، وابن الجارود "304"، ومسلم "651" "251" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، وأبو عوانة 2/6، من طريق ابن عيينة، عن أبي الزناد، به. وصححه ابن خزيمة "1481". وأخرجه البخاري "2420" في الخصومات: باب إحراج أهل المعاصي والخصوم من البيوت بعد المعرفة، من طريق سعد بن إبراهيم، عن حميد بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/292 و319 من طريق ابن أبي ذئب، و 2/376، والدارمي 1/292 من طريق محمد بن عجلان، كلاهما عن عجلان، عن أبي هريرة. وصححه ابن خزيمة "1481" وأخرجه عبد الرزاق "1985" و "1986"، وأحمد 2/472 و539، ومسلم "651" "253"، والترمذي "217" في الصلاة: باب ما جاء فيمن يسمع النداء فلا يجيب، وأبو داوُد "549" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، وأبو عوانة 2/6 و7، والبيهقي 3/55، 56 من طرق عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/367 من طريق أبي معشر، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم "2097" من طريق شعبة، و "2098" من طريق أبي معاوية، كلاهما عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

لوگوں کی امامت کرے اور پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں اور انہیں ان کے گھر سمیت آگ لگا دوں (جو باجماعت نماز شریک نہیں ہوئے) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی ایک کو یہ پتہ چل جائے' اسے ایک گوشت والی ہڈی ملے گی یا دو اچھے پائے ملیں گے تو وہ عشاء کی نماز میں ضرور شریک ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعِلَّةَ فِىْ هٰـؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اَرَادَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّفْعَلَ بِهِمْ مَا وَصَفْنَا لَمْ يَكُنْ لِلتَّخَلُّفِ عَنْ حُضُوْرِ الْعِشَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

کہ ان لوگوں کے بارے میں وہ علت' جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان کے ساتھ وہ سلوک کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' یہ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے نہیں تھا

2097 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ آتِيَ اَقْوَامًا يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ يَعْنِى الصَّلَاتَيْنِ الْعِشَاءَ وَالْغَدَاةَ. (3: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے یہ ارادہ کیا' میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں' وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز (باجماعت) میں شریک نہیں ہوئے۔ میں ان لوگوں کو آگ لگا دوں۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی جو عشاء اور صبح کی نمازوں میں شریک نہیں ہوئے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ دونوں نمازیں منافقین کیلئے سب سے زیادہ مشکل ہوتی ہیں

2098 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ

2097- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 2/479، 480 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "1987" عن معمر، وأحمد 2/531 من طريق زائدة، والبخاري "657" في الأذان: باب فضل العشاء في جماعة، من طريق حفص بن غياث، وأحمد 2/424، ومسلم "651" "252" في المساجد: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/5، وابن خزيمة "1484" من طريق ابن نمير، وأبو عوانة 2/5 أيضًا، والبغوي في شرح السنة "792" من طريق محمد بن عبيد، أربعتهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/377 و416 من طريق عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، به. وسيرد بعده من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به. فانظره.

الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حِزَمٌ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ. (3: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''منافقین کے لئے سب سے زیادہ بوجھل عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے' ان دونوں میں کتنا اجر اور ثواب ہے' تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہوں اگرچہ انہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے۔ میں نے یہ ارادہ کیا' میں نماز کے بارے میں حکم دوں کسی شخص کو ہدایت کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں اپنے ساتھ کچھ لوگ لے کر جاؤں جن کے ہمراہ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز میں شریک نہیں ہوئے اور ان لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُتَخَوَّفُ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِيْ اَيَّامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے لوگوں کے بارے میں کس بات کا اندیشہ ہوا کرتا تھا؟

2099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

2098- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سلم بن جنادة، فلم يخرجا له ولا واحد منهما. وأخرجه ابن خزيمة "1484" عن سلم بن جنادة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/424، وابن أبي شيبة 1/332 و 2/191، ومن طريقه مسلم "651" "252" في المساجد: باب فضل الجماعة، وابن ماجة "791" في المساجد: باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، و "797": باب صلاة العشاء والفجر في جماعة، وأخرجه أبو داوُد "548" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، عن عثمان بن أبي شيبة، والبيهقي في السنن 3/55 من طريق أحمد بن عبد الجبار، وأبو عوانة، 5/2 عن علي بن حرب، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وتقدم قبله "2097" من طريق شعبة، عن الأعمش، به، و "2096" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة.

2099- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/332، والحاكم 1/211، وابن خزيمة في صحيحه "1485"، والبزار "463"، والبيهقي 3/59، من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد 2/40: رواه البزار ورجاله ثقات. وأخرجه البزار "462" من طريق خالد بن يوسف، عن أبيه، عن محمد بن عجلان، عن نافع، به. وأخرجه الطبراني في الكبير "13085" من طريق سفيان، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عمر. قال الهيثمي في المجمع 2/40: رواه الطبراني في الكبير والبزار، ورجال الطبراني موثقون.

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا فَقَدْنَا الْإِنْسَانَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ اَسَانَا بِهِ الظَّنَّ .(3: 50)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم جب کسی شخص کو صبح یا عشاء کی نماز میں غیر موجود پاتے تھے تو اس کے بارے میں بدگمانی اختیار کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ كَانُوْا يُسِيْئُوْنَ الظَّنَّ بِمَنْ وَّصَفْنَا نَعْتَهُ

اس چیز کی صفت کا تذکرہ جس وجہ سے لوگ اس شخص کے بارے میں برا گمان رکھتے تھے جس کی صفت کا ہم نے ذکر کیا ہے

2100 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ اَوْ مَرِيضٌ، وَاِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمُرُّ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَمِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ .(3: 58)

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے نماز (باجماعت) سے پیچھے صرف وہی شخص رہتا تھا جو منافق ہوتا تھا اور اس کا نفاق معلوم ہوتا تھا' یا پھر بیمار شریک نہیں ہوتا تھا۔ اگر کسی بیمار کو دو آدمیوں کے درمیان چل کر آنا ممکن ہوتا تو وہ نماز (باجماعت) میں شریک ہوا کرتا تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی اور ہدایت کے طریقوں میں ایک اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جہاں اذان دی جاتی ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْوَاذِ الشَّيْطَانِ عَلَى الثَّلَاثَةِ اِذَا كَانُوا فِي بَدْوٍ اَوْ قَرْيَةٍ وَلَمْ يَجْمَعُوا الصَّلَاةَ

2100- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الأحوص واسمه عوف بن مالك الجشمي فإنه من رجال مسلم. وأخرجه مسلم "654" "256" في المساجد: باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، وأبو عوانة 2/7 عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "8608" من طريق يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، عن أبيه، به. وأخرجه الطبراني "8609" من طريق شريك، عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه الطيالسي "313"، وعبد الرزاق "1979"، وأحمد 1/382 و415 و419 و455، ومسلم "654" "257"، وأبو داوُد "550" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، والنسائي 2/108-109 في الإمامة: باب المحافظة على الصلوات حيث ينادى بهن، وابن ماجة "777" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة، وأبو عوانة 2/7، والطبراني "8596" و "8597" و "9598" و "8599" و "8600" و "8601" و "8602" و "8603" و "8604" و "8605"، والبيهقي في السنن 3/58، 59 من طريق علي بن الأقمر، وإبراهيم بن مسلم الهجري، عن أبي الأحوص، به. وصححه ابن خزيمة "1483". وأخرجه الطبراني "8606" من طريق الحكم، و "8607" من طريق أبي إسحاق، كلاهما عن أبي الأحوص، به.

شیطان کے تین آدمیوں پر غالب آ جانے کا تذکرہ جب وہ کسی دیہات یا گاؤں میں رہتے ہوں اور نماز باجماعت کیلئے اکٹھے نہ ہوں

2101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَنِيْ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَيْنَ مَسْكَنُكَ؟ قُلْتُ: فِيْ قَرْيَةٍ دُوْنَ حِمْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ .

قَالَ السَّائِبُ: اِنَّمَا يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ جَمَاعَةَ الصَّلَاةِ. (1: 78)

معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: تمہاری رہائش کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا: حمص کے قریب ایک گاؤں میں انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جس بھی گاؤں یا دیہات میں تین آدمی موجود ہوں اور وہاں نماز قائم نہ جاتی ہو تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے''۔

تم پر جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ علیحدہ ہونے والی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

سائب نامی راوی کہتے ہیں: یہاں جماعت سے مراد باجماعت نماز ہے۔

2101- إسناده حسن . السائب بن حبيش: صدوق صالح الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 5/196 و6/446، وأبو داوٗد "547" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، والنسائي 2/106-107 في الإمامة: باب التشديد في ترك الجماعة، والبغوي في شرح السنة "793"، والحاكم 1/211، والبيهقي في السنن 3/54 من طرق عن زائدة بن قدامة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1476".

بَابُ فَرْضِ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ

باب: امام کی متابعت کا فرض ہونا

2102 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَحَضَرَتْ صَلَاةٌ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ.

(5:1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ نماز کا وقت ہوا' تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے) اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب وہ سمع الله لمن حمده پڑھے تم ربنا ولك الحمد پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

2102- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى المصنف 2/325 لابن أبى شيبة. ومن طريقه أخرجه مسلم "411" "77" فى الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام. وأخرجه الحميدى "1189"، وابن أبى شيبة 2/325، وأحمد 3/110، والبخارى "805" فى الأذان: باب يهوى بالتكبير حين يسجد، و "1114" فى تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، ومسلم "411" "77"، والنسائى 2/195-196 فى التطبيق: باب ما يقول المأموم، وابن ماجة "1238" فى الإقامة: باب ماجاء فى إنما جعل الإمام ليؤتم به، وأبو عوانة 2/105 و106، وابن الجارود "229"، والبيهقى فى السنن 3/78، والبغوى "850" من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه عبد الرزاق "4078"، ومن طريقه أحمد 3/162، ومسلم "411" "81"، وأبو عوانة 2/106، عن معمر، وعبد الرزاق "4079" ومن طريقه أبو عوانة 2/106، عن ابن جريج، ومسلم "411" "79"، وأبو عوانة 2/1,06، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/403 من طريق يونس، ثلاثتهم برقم عن الزهرى، به. وسيورده المؤلف برقم "2103" من طريق مالك، و "2108" من طريق شعيب، و "2113" من طريق الليث، ثلاثتهم عن الزهرى، به، وبرقم "2111" من طريق حميد الطويل، عن أنس. وفى الباب عن عائشة سيرد برقم "2104"، وعن أبى هريرة سيرد برقم "2107" و "2115"، وعن ابن عمر سيرد برقم "2109"، وعن جابر برقم "2112" و "2114" و "2122" و "2123".

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ صَلَّوْا خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ قُعُوْدًا اِتِّبَاعًا لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان لوگوں نے اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے جو بیٹھ کر نماز ادا کی تھی، وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کی تھی

2103 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ يَعْنِيْ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، فَصَلّٰى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ . (1: 5)

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر گئے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ آپ نے کچھ نمازیں بیٹھ کر ادا کیں۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے، تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے) اٹھے تو تم بھی اٹھو جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا صَلَّوْا خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ قُعُوْدًا بِاَمْرِهٖ حَيْثُ اَمَرَهُمْ بِهٖ

2103- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى الموطأ 1/135 فى الصلاة: باب صلاة الإمام وهو جالس، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي فى الأم 1/171، وفى المسند 1/141-142، والبخارى "689" فى الأذان: باب إنما جعل الإمام ليؤتم به، ومسلم "411" "80" فى الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو داؤد "601" فى الصلاة: باب الإمام يصلى من قعود، والنسائى 2/98 فى الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلى قاعدًا، وأبو عوانة 2/107، والدارمى 1/286، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/403، والبيهقى 3/79، والبغوى فى شرح السنة "850". وتقدم قبله من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهرى، به. وأوردت ذكر طرقه فى الكتاب هناك.

اس بات کے بیان کا تذکرہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے جب یہ نماز بیٹھ کر ادا کی تھی تو یہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق ادا کی تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو یہ حکم دیا تھا

2104 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَائَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا.(1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ السُّنَّةُ رَوَاهَا عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَعَائِشَةُ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ،[1] وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،[2] وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،[3] وَاَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِىُّ. وَهُوَ قَوْلُ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ،[4] وَقَيْسِ بْنِ قَهْدٍ،[5] وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،[6] وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ،[7] وَبِهٖ قَالَ جَابِرُ بْنُ

2104- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي في شرح السنة "851" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/135 في الصلاة: باب صلاة الإمام وهو جالس، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في مسنده 1/142، وأحمد 6/148، والبخاري "688" في الأذان: باب إنما جعل الإمام ليؤتم به، و "1113" في تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، و "1236" في السهو: باب الإشارة في الصلاة، وأبو داؤد "605" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، وأبو عوانة 2/108، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/404، والبيهقي 3/79. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/325، وأحمد 6/51 و57 و68 و194، والبخاري "5658" في المرضى: باب إذا عاد مريضًا فحضرت الصلاة فصلى بهم جماعة، ومسلم "412" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام

[1] سيرد حديثه برقمي "2107" و "2115".

[2] سيرد حديثه بالأرقام "2112" و "2114" و "2122" و "2123".

[3] سيرد حديث برقم "2109".

[4] رواه ابن أبي شيبة 2/326 عن يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيد، عن عبد الله بن هبيرة أن أسيد بن حضير كان يؤم بني عبد الأشهل وأنه اشتكى، فخرج إليهم بعد شكواه، فقالوا له: تقدم، قال: لا أستطيع أن أصلي، قالوا: لا يؤمنا أحد غيرك ما دمت، فقال: اجلسوا، فصلى جاوسًا. وإسناده صحيح. ونسبه الحافظ في الفتح 2/176 إلى ابن المنذر، وصحح إسناده. ورواه عبد الرزاق "4085" عن ابن عيينة، عن هشام بن عروة، عن أبيه أن أسيد بن حضير اشتكى، وكان يؤم قومه جالسا.

[5] رواه عبد الرزاق "4084" عن ابن عيينة، وابن أبي شيبة 2/327 عن وكيع، كلاهما عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، قال: أخبرني قيس بن فهد الأنصاري أن إمامهم اشتكى على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فكان يؤمنا جالسًا ونحن جلوس. وإسناده صحيح.

[6] رواه ابن أبي شيبة 2/326 عن عبد الوهاب الثقفي، عن يحيى بن سعيد، قال: أخبرني أبو الزبير أن جابرًا اشتكى عندهم بمكة، فلما أن تماثل خرج، وإنهم خرجوا معه يتبعونه، حتى إذا بلغوا بعض الطريق حضرت صلاة من الصلوات، فصلى بهم جالسًا، وصلوا معه جلوسًا. وإسناده صحيح.

[7] رواه ابن أبي شيبة 2/326 عن وكيع، عن إسماعيل، عن قيس، عن أبي هريرة قال: الإمام أمير، فإن صلى قائمًا، فصلوا قياماً، وإن صلى قاعدًا، فصلوا قعودًا. وإسناده صحيح.

زَيْدٍ، وَالْاَوْزَاعِيُّ، وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَاَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، وَاَبُوْ خَيْثَمَةَ، وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ مِثْلَ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں نماز ادا کی۔ آپ بیمار تھے آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی تو آپ نے انہیں اشارہ کیا تم لوگ بیٹھ جاؤ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع میں جائے تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ رکوع سے اٹھ جائے' تو تم بھی اٹھ جاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ سنت ہے جسے حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

جابر بن زید، امام اوزاعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام اسحاق، ابوایوب سلیمان بن داؤد ہاشمی، ابوخیثمہ، ابن ابی شیبہ، محمد بن اسماعیل (امام بخاری) اوران کے پیروکار محدثین جیسے امام محمد بن نصر اور امام ابن خزیمہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرُ فَرِيْضَةٍ وَاِيجَابٍ لَا اَمْرُ فَضِيْلَةٍ وَاِرْشَادٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والا یہ حکم ایک فرض اور لازمی حکم تھا یہ فضیلت اور رہنمائی کیلئے نہیں تھا

2105 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِالْاَمْرِ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (1: 5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2105 – إسناده قوي على شرط مسلم، وتقدم برقم 18، فانظر تخريجه ثمت 2. إسناده قوي أبو صالح السمان. هو ذكوان.

''جن معاملات میں' میں تمہیں رہنے دوں تم بھی مجھے رہنے دو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیرضروری) سوالات کرنے اوراختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں' تو تم لوگ اس سے اجتناب کرواور جب میں تمہیں کوئی کام کرنے کا حکم دوں تم اپنی استطاعت کے مطابق اس کو بجالاؤ''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا اَوْمَانَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

2106 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَمَا، اُمِرْتُمْ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَمَا نَهَيْتُ، عَنْهُ فَانْتَهُوا .

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيْهِ: وَمَا اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي لَا شَكَّ فِيْهِ .(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ النَّوَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا عَلَى الْحَتْمِ وَالْاِيْجَابِ حَتّٰى تَقُوْمَ الدَّلَالَةُ عَلٰى نُدْبِيَّتِهَا، وَاَنَّ اَوَامِرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسْبِ الطَّاقَةِ وَالْوُسْعِ عَلَى الْاِيْجَابِ حَتّٰى تَقُوْمَ الدَّلَالَةُ عَلٰى نُدْبِيَّتِهَا، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: 7) ، ثُمَّ نَفَى الْاِيْمَانَ، عَنْ مَنْ لَّمْ يُحَكِّمْ رَسُوْلَهُ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَجِدُوا فِي اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَضٰى وَحَكَمَ حَرَجًا وَيُسَلِّمُوْا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا بِتَرْكِ الْآرَاءِ الْمَعْكُوسَةِ وَالْمُقَايَسَاتِ الْمَنْكُوسَةِ، فَقَالَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) (النساء: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جن معاملات میں' میں تمہیں رہنے دوں تم بھی مجھے رہنے دوتم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء سے (غیرضروری) سوالات کرنے اوراختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو جس چیز سے میں تمہیں منع کردوں اس سے بعض آجاؤ۔

ابن عجلان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''جس چیز کے بارے میں' میں تمہیں اطلاع دوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' تو وہ اس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہوگا''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول نہی کی تمام روایات حتمی اور لازم قرار دینے کے طور پر ہیں جب تک ان کے مستحب ہونے کے بارے میں دلیل ثابت نہیں ہو جاتی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام پر عمل کرنا اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق لازم ہے۔ جب تک ان کے مستحب ہونے پر دلیل قائم نہیں ہو جاتی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رسول تمہیں جو دیں اسے حاصل کرلو اور جس چیز سے تمہیں منع کر دیں اس سے باز آ جاؤ۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے ایمان کی نفی کر دی ہے جو اس کے رسول کو آپس کے اختلافی معاملات میں ثالث تسلیم نہیں کرتا۔ اور رسول نے جو فیصلہ دیا ہوا ہو۔ اس کے بارے میں اپنے ذہن میں کوئی الجھن محسوس کرتا ہے۔ اور وہ (اپنے معاملات کو) اللہ اور اس کے رسول کو مکمل طور پر سونپ نہیں دیتا ہے اور معکوس آراء کو ترک نہیں کر دیتا اور منحوس قیاس کو ترک نہیں کر دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تم کو ثالث نہ بنائیں اور پھر وہ اس چیز کے بارے میں اپنے ذہن میں کوئی حرج محسوس نہ کریں جو تم نے فیصلہ دیا ہے۔ اور وہ اسے مکمل طور پر تسلیم کرلیں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ هُوَ اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم لازمی تھا استحباب کے طور پر نہیں تھا

2107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ . (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ زَجَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمَامُوْمِيْنَ عَنِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اِمَامِهِمْ اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا وَهُوَ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَزْجُرُ عَنِ الشَّيْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ، ثُمَّ يَسْتَثْنِيْ بَعْضَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ فَيُبِيحُهُ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ كَمَا نَهٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ بِلَفْظٍ مُطْلَقٍ، ثُمَّ اسْتَثْنٰى بَعْضَهَا وَهُوَ الْعَرِيَّةُ فَاَبَاحَهَا بِشَرْطٍ مَعْلُوْمٍ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَكَذٰلِكَ يَاْمُرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ، ثُمَّ

يَسْتَثْنِيْ بَعْضَ ذٰلِكَ الْعُمُومِ فَيَحْظُرُهُ لِعِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ كَمَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاْمُومِيْنَ وَالْاَئِمَّةَ جَمِيعًا اَنْ يُصَلُّوْا قِيَامًا اِلَّا عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْهُ، ثُمَّ اسْتَثْنٰى بَعْضَ هٰذَا الْعُمُومِ وَهُوَ اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا فَزَجَرَهُمْ، عَنِ اسْتِعْمَالِهِ مُسْتَثْنًى مِنْ جُمْلَةِ الْاَمْرِ الْمُطْلَقِ وَلِهٰذَا نَظَائِرُ كَثِيْرَةٌ مِّنَ السُّنَنِ سَنَذْكُرُهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَائَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ اس کی پیروی کی جائے تم اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں ان لوگوں کو منع کیا ہے جو اپنے امام سے مختلف طور پر نماز ادا کرتے ہیں۔ اس وقت جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ یہ وہ قسم ہے جس کا ذکر میں نے اپنی کتاب میں دوسری جگہوں پر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات لفظ کے عموم کے ذریعے کسی چیز سے منع کرتے ہیں اور پھر اس میں سے کچھ حصے کو مستثنیٰ کر لیتے ہیں جس سے منع کیا گیا ہے۔ اور کسی متعین علت کی وجہ سے اس حصے کو مباح قرار دیتے ہیں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق لفظ کے ذریعے بیع مزابنہ سے منع کیا ہے۔ لیکن پھر آپ نے اس کے کچھ حصے کا استثنیٰ کر دیا۔ اور وہ حصہ عریہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین علت کی وجہ سے متعین شرط کے ہمراہ اسے مباح قرار دیا ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لفظ کے عموم کے ذریعے کوئی حکم دیتے ہیں۔ پھر اس عموم کے کچھ حصے کا استثنیٰ کر لیتے ہیں۔ اور کسی متعین علت کی وجہ سے اسے ممنوع قرار دے دیتے ہیں۔ اس طرح

2107- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الحميدى "958"، والبخارى "734" فى الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ومسلم "414" فى الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو عوانة 2/109، والبيهقى 3/79 من طرق عن أبى الزناد، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1613" وأخرجه ابن أبى شيبة 2/326، وأحمد 2/341، ومسلم "415" فى الصلاة: باب النهى عن مبادرة الإمام بالتكبير وغيره، وأبو داوٗد "603" و "604" فى الصلاة: باب الإمام يصلى من قعود، والنسائى 2/141و142 فى الافتتاح: باب تأويل قوله عزو جل: (وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ)، وابن ماجه "846" فى الإقامة: باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/404، وأبو عوانة 2/110، من طرق عن أبى صالح، عن أبى هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "4082" ومن طريقه أحمد 2/314، والبخارى "722" فى الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، ومسلم "414"، والبغوى فى شرح السنة "852" عن معمر، عن همام، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/230و 411و475، والطحاوى 1/404، وابن ماجه "1239" فى الإقامة: باب ما جاء فى إنما جعل الإمام ليؤتم به، من طريق أبى سلمة، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/376 من طريق مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه الطحاوى 1/404، وأبو عوانة 2/109، من طريق يعلى بن عطاء، عن أبى علقمة، عن أبى هريرة بنحوه. وأخرجه الحميدى "959"، وعبد الرزاق "4083" كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن إسماعيل بن أبى خالد، عن قيس بن أبى حازم، عن أبى هريرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "الإمام أمير، فإن صلى قاعدًا، فصلوا قعودًا، وإن صلى قائمًا، فصلوا قيامًا." وسيورده المؤلف برقم "2115" من طريق أبى يونس مولى أبى هريرة، عن أبى هريرة.

نبی اکرم ﷺ نے مقتدیوں اور آئمہ سب کو حکم دیا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔ البتہ اگر کوئی شخص قیام سے عاجز ہو تو اس کا حکم مختلف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے عموم کے بعض حصے کا استثنیٰ کیا اور وہ صورت یہ ہے کہ اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو آپ نے لوگوں کو اس سے منع کر دیا کہ (وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں) تو یہ حکم اس عمومی مطلق حکم سے مستثنیٰ ہو گیا۔ اس کی مثالیں احادیث میں بہت ساری ہیں۔ جن کو ہم ان کے مخصوص مقام پر اس کتاب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ فَرِيضَةٍ وَاِيجَابٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم فرض اور وجوب کے طور پر تھا جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2108 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، قَالَ اَنَسٌ: فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُودًا، ثُمَّ قَالَ حِينَ سَلَّمَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَاِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا اَجْمَعُونَ. (1: 5)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے آپ اس سے گر گئے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی۔ ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے' تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سجدے میں جائے' تو تم بھی سجدے میں جاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ فَرِيضَةٍ لَا فَضِيلَةٍ

2108- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان وأبيه، وهما ثقتان. وأخرجه البخاري "732" في الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، وأبو عوانة 2/107، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2102" من طريق سفيان، عن الزهري، به، وذكرت طرقه في الكتاب هناك.

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم فرض کے طور پر تھا فضیلت کے طور پر نہیں تھا

2109 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ اَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ؛

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى نَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ طَاعَتِيْ؟ قَالُوْا: بَلٰى نَشْهَدُ اَنَّهٗ مَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ طَاعَتُكَ، قَالَ: فَاِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَنْ تُطِيْعُوْنِيْ، وَمِنْ طَاعَتِيْ اَنْ تُطِيْعُوْا اُمَرَائَكُمْ، وَاِنْ صَلُّوْا قُعُوْدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا. (1: 5)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان موجود تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں' آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو جو شخص میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور میری اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حصہ ہے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں' جو شخص آپ کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور آپ کی فرمانبرداری کرنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حصہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں یہ بات شامل ہے' تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت میں یہ بات شامل ہے' تم امراء کی اطاعت کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

2110 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ، بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): وَمِنْ طَاعَتِيْ اَنْ تُطِيْعُوْا اَئِمَّتَكُمْ

اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي الصَّهْبَاءِ فَقَالَ: ثِقَةٌ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ صَلَاةَ الْمَاْمُوْمِيْنَ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِيْ اَمَرَ عِبَادَهٗ وَهُوَ عِنْدِيْ ضَرْبٌ مِّنَ الْاِجْمَاعِ الَّذِيْ اَجْمَعُوْا عَلٰى اِجَازَتِهٖ؛ لِاَنَّ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اَفْتَوْا بِهٖ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَقَيْسُ بْنُ قَهْدٍ، وَالْاِجْمَاعُ عِنْدَنَا اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا هُبُوْطَ الْوَحْيِ

2109– إسناده حسن. حوثرة بن أشرس: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 8/215، وأورده ابن أبي حاتم 3/283 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلًا، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/93، والطبراني في الكبير "13238"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/404، من طرق عن عقبة بن أبي الصهباء، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 2/67، وقال: رواه أحمد والطبراني في الكبير، ورجاله ثقات2. هو مكرر ما قبله.

وَالتَّنْزِيلِ وَأُعِيذُوا مِنَ التَّحْرِيفِ وَالتَّبْدِيلِ حَتّٰى حَفِظَ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّينَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَصَانَهُ عَنْ ثَلْمِ الْقَادِحِينَ،

وَلَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ خِلَافٌ لِهٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ لَا بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ وَلَا مُنْقَطِعٍ، فَكَأَنَّ الصَّحَابَةَ أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا كَانَ عَلَى الْمَأْمُومِينَ أَنْ يُصَلُّوا قُعُودًا وَقَدْ أَفْتٰى بِهِ مِنَ التَّابِعِينَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَبُو الشَّعْثَاءِ

وَلَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ التَّابِعِينَ أَصْلًا بِخِلَافِهِ لَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَلَا وَاهٍ فَكَأَنَّ التَّابِعِينَ أَجْمَعُوا عَلٰى أَجَازَتِهِ،

وَأَوَّلُ مَنْ أَبْطَلَ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ صَلَاةَ الْمَأْمُومِ قَاعِدًا إِذَا صَلّٰى إِمَامُهُ جَالِسًا الْمُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ صَاحِبُ النَّخَعِيِّ وَأَخَذَ عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، ثُمَّ أَخَذَ عَنْ حَمَّادٍ أَبُو حَنِيفَةَ وَتَبِعَهُ عَلَيْهِ مَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ

وَأَعْلٰى شَيْءٍ احْتَجُّوا بِهِ فِيهِ شَيْءٌ رَوَاهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَؤُمَّنَّ أَحَدٌ بَعْدِي جَالِسًا وَهٰذَا لَوْ صَحَّ إِسْنَادُهُ لَكَانَ مُرْسَلًا

وَالْمُرْسَلُ مِنَ الْخَبَرِ وَمَا لَمْ يُرْوَ سِيَّانِ فِي الْحُكْمِ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّا لَوْ قَبِلْنَا إِرْسَالَ تَابِعِيٍّ وَإِنْ كَانَ ثِقَةً فَاضِلًا عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ لَزِمَنَا قَبُولُ مِثْلِهِ عَنْ أَتْبَاعِ التَّابِعِينَ وَمَتٰى قَبِلْنَا ذٰلِكَ لَزِمَنَا قَبُولُ مِثْلِهِ عَنْ تَبَعِ الْأَتْبَاعِ، وَمَتٰى قَبِلْنَا ذٰلِكَ لَزِمَنَا قَبُولُ مِثْلِ ذٰلِكَ عَنْ تُبَّاعِ التَّبَعِ، وَمَتٰى قَبِلْنَا ذٰلِكَ لَزِمَنَا أَنْ نَقْبَلَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ إِذَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَفِي هٰذَا نَقْضُ الشَّرِيعَةِ، وَالْعَجَبُ مِمَّنْ يَحْتَجُّ بِمِثْلِ هٰذَا الْمُرْسَلِ وَقَدْ قَدَحَ فِي رِوَايَتِهِ زَعِيمُهُمْ فِيمَا أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى الْحِمَّانِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ فِيمَنْ لَقِيتُ أَفْضَلَ مِنْ عَطَاءٍ وَلَا لَقِيتُ فِيمَنْ لَقِيتُ أَكْذَبَ مِنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ مَا أَتَيْتُهُ بِشَيْءٍ قَطُّ مِنْ رَأْيٍ إِلَّا جَائَنِي فِيهِ بِحَدِيثٍ وَزَعَمَ أَنَّ عِنْدَهُ كَذَا وَكَذَا أَلْفَ حَدِيثٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْطِقْ بِهَا، فَهٰذَا أَبُو حَنِيفَةَ يُجَرِّحُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ وَيُكَذِّبُهُ ضِدَّ قَوْلِ مَنِ انْتَحَلَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَذْهَبَهُ وَزَعَمَ أَنَّ قَوْلَ أَئِمَّتِنَا فِي كُتُبِهِمْ: فُلَانٌ ضَعِيفٌ غِيبَةٌ، ثُمَّ لَمَّا اضْطَرَّهُ الْأَمْرُ جَعَلَ يَحْتَجُّ بِمَنْ كَذَّبَهُ شَيْخُهُ فِي شَيْءٍ يَدْفَعُ بِهِ سُنَّةً مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ فَقَدْ ذَكَرْنَا قِصَّتَهُ فِي كِتَابِ الْمَجْرُوحِينَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ بِالْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَةِ الَّتِي لَا يَخْفٰى عَلٰى ذِي لُبٍّ صِحَّتُهَا فَأَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ تِكْرَارِهَا فِي هٰذَا.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''میری اطاعت میں یہ بات شامل ہے تم اپنی آئمہ کی اطاعت کرو۔''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے عقبہ نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو مقتدیوں کا بیٹھ کر نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا حصہ ہے جس کا اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے اور میرے نزدیک یہ اس اجماع کی ایک قسم ہے۔ جس کو جائز قرار دینے پر سب کا اتفاق ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار حضرات نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ۔

ہمارے نزدیک اصل اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوتا ہے جنہوں نے وحی کے نزول کا مشاہدہ کیا اور انہیں تحریف اور تبدیلی سے بچالیا گیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ان کے دین کو محفوظ کرلیا۔ اور انہیں تنقید کرنے والوں کی خرابی سے بچالیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی ایک حوالے سے بھی ان چار حضرات کے خلاف رائے نقل نہیں کی گئی نہ کسی متصل سند کے ذریعے اور نہ ہی کسی منقطع سند کے ذریعے تو گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہوگیا کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو مقتدیوں پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔

تابعین نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جن میں جابر بن زید، ابوشعثاء شامل ہیں۔ اور تابعین میں سے بھی کسی ایک تابعی کے حوالے سے بھی اس کے برخلاف رائے منقول نہیں ہے۔ نہ ہی کسی صحیح سند کے ہمراہ منقول ہے اور نہ ہی کسی واہی سند کے ہمراہ منقول ہے۔ گویا تابعین کا بھی اس کو جائز قرار دینے پر اتفاق ہوگیا۔

مقتدی کے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کو جبکہ امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ سب سے پہلے اس امت میں مغیرہ بن مقسم نے غلط قرار دیا ہے۔ یہ ابراہیم نخعی کے شاگرد ہیں۔ ان سے یہ حکم حماد بن ابوسلیمان نے حاصل کیا (جو امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں) پھر حماد سے یہ حکم امام ابوحنیفہ نے اور ان کے بعد ان کے پیروکار اصحاب نے یہ حاصل کیا۔

یہ حضرات اس بارے میں جو دلیل پیش کرتے ہیں ان میں سے سب سے بلند دلیل وہ روایت ہے جسے جابر جعفی نے امام شعبی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے''

اس روایت کی سند کو اگر مستند بھی تسلیم کرلیا جائے تو یہ روایت مرسل ہے۔ اور وہ روایت جو مرسل ہو۔ اور وہ روایت جو نقل نہیں ہوئی۔ ہمارے نزدیک حکم میں برابر ہوں گی اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم کسی تابعی کی مرسل روایت کو قبول کرلیں۔ اگرچہ وہ تابعی ثقہ اور فاضل ہو۔ اور ہم حسن ظن کی وجہ سے ایسا کرلیں تو ہم پر یہ بات لازم آئے گی کہ ہم اس کی مانند کسی تبع تابعی سے بھی (منقول مرسل روایت کو) قبول کرلیں۔ اور جب ہم اس کو قبول کریں گے تو ہم پر یہ بات لازم آئے گی ہم اس طرح کی روایت تبع تابعی

سے بھی قبول کرلیں۔ جب ہم اسے قبول کرلیں گے تو ہم پر یہ بات لازم آئے گی کہ ہم اسے تبع تابعین کے شاگردوں سے بھی اسے قبول کرلیں۔ اور جب ہم اسے قبول کرلیں گے۔ تو ہمارے لیے یہ بات ضروری ہوگی کہ ہم ہر شخص سے (مرسل روایت) قبول کر لیں۔

جب بھی وہ شخص یہ بات بیان کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

تو اس صورت میں شریعت کالعدم ہو جائے گی اور حیرانگی اس شخص پر ہوتی ہے۔ جو اس طرح کی مرسل روایت کو دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے حالانکہ اس روایت کے بارے میں ان کے بڑوں نے اعتراضات کیے ہیں۔ حسین بن عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے۔ ابویحییٰ حمانی بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میری جن لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی ہے۔ ان میں سے عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا اور میری جن لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی ہے میں نے ان میں سے جابر جعفی سے زیادہ بڑا جھوٹا اور کوئی نہیں دیکھا جب بھی میں اس کے پاس اپنی رائے سے کوئی مسئلہ لے کر آیا۔ تو اس نے اس بارے میں کوئی حدیث سنا دی۔ اور اس نے یہ بات بھی بیان کی کہ اس کے پاس اتنے' اتنے ہزار احادیث ہیں۔ جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہیں۔ جن کو ابھی اس نے بیان ہی نہیں کیا۔

امام ابن حبان کہتے ہیں: تو یہ امام ابوحنیفہ ہیں جو جابر جعفی پر تنقید کر رہے اور جھوٹا قرار دے رہے ہیں' تو یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے۔ جو خود کو امام ابوحنیفہ کے مسلک کا پیروکار ظاہر کرتا ہے۔ اور اس بات کا قائل ہے کہ ہمارے آئمہ کا اپنی کتابوں میں یہ بات کہنا کہ فلاں راوی ضعیف ہے۔ یہ چیز غیبت ہوتی ہے۔ لیکن جب خود اسے ضرورت پیش آئی۔ تو اس نے اس شخص سے استدلال کرنا شروع کر دیا جسے اس کے شیخ نے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اور اس نے اس شخص سے استدلال ایک ایسی چیز کے بارے میں کیا۔ جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل ترک ہو رہا ہے۔ جہاں تک جابر جعفی کا تعلق ہے۔ تو ہم نے اس کا واقعہ کتاب المجروحین میں واضح براہین کے ہمراہ ذکر کر دیا ہے۔ جس کا مستند ہونا کسی بھی سمجھدار سے مخفی نہیں ہوگا۔ تو یہاں اس کو دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ اَمْرُ فَضِيلَةٍ لَا فَرِيضَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حکم' جو ہم نے ذکر کیا ہے' فضیلت کے طور پر تھا فرض کے طور پر نہیں تھا

2111 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى،

2111- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه أحمد 3/200، والبخاري "378" في الصلاة: باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب، من طريق يزيد بن هارون، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/404 من طريق هشيم، كلاهما عن حميد، بهذا الإسناد. وورد برقم "2102" و "2103" و "2108" و "2113" من طريق الزهري، عن أنس، فانظرها.

قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ الْقَوْمُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِهِمْ قَاعِدًا وَهُمْ قِيَامٌ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ الْاُخْرٰى ذَهَبُوا يَقُوْمُوْنَ فَقَالَ: ائْتَمُّوا بِاِمَامِكُمْ، وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا . (1: 5)

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیٹھ کر نماز پڑھانا شروع کی۔ وہ لوگ کھڑے رہے جب اگلی نماز کا وقت آیا تو وہ لوگ کھڑے ہونے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ تَاْوِيلَ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِیْ فِیْ خَبَرِ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی بیان کی ہوئی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس الفاظ کے بارے میں ہے جو حمید طویل کی نقل کردہ روایت میں مذکور ہیں

2112 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث):رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِيْنَةِ فَصَرَعَهُ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَاَتَيْنَاهُ نَعُوْدُهُ فَوَجَدْنَاهُ فِیْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ يُسَبِّحُ جَالِسًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَتَنَكَّبَ عَنا، ثُمَّ اَتَيْنَاهُ مَرَّةً اُخْرٰى فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّیْ الْمَكْتُوْبَةَ، فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَلَا تَفْعَلُوْا كَمَا يَفْعَلُ اَهْلُ فَارِسٌ بِعُظَمَائِهَا . (1: 5)

2112- إسناده قوى على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطى، ويقال: المكى صاحب جابر، قال أحمد، والنسائى: ليس به بأس. ابن أبى خيثمة عن ابن معين: ليس بشىء، وقال ابوحاتم: أبو الزبير أحب إلى منه، وقال ابن عدى: أحاديث الأعمش عنه مستقيمة، وقال ابن عيينة: حديثه عن جابر صحيفة، وقال الشعبة: لم يسمع من جابر إلا أربعة أحاديث، وكذا قال ابن المدينى فى العلل عن معلى بن منصور، عن ابن أبى زائدة مثله، أخرج له البخارى أربعة أحاديث، وهو مقرون فيها عنده بغيره، واحتج به الباقون، وقال فى التقريب: صدوق. وأخرجه أبو داوٗد "602" فى الصلاة: باب الإمام يصلى من قعود، عن عثمان بن أبى شيبة، وابن خزيمة "1615" عن يوسف بن موسى، كلاهما عن وكيع وجرير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقى فى السنن 3/79، 80 من طريق جعفربن عون، عن الأعمش، بهٰذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم "2114" من طريق وكيع، عن الأعمش، به، وبرقم "2122" من طريق الليث، وبرقم "2123" من طريق عبد الرحمٰن الرؤاسى، كلاهما عن أبى الزبير، عن جابر، فانظر تخريجها ثمة.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ حُمَيْدٍ حَيْثُ صَلّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ قَاعِدًا وَهُمْ قِيَامٌ اِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ سُبْحَةً، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ الْفَرِيضَةُ اَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا قُعُوْدًا كَمَا صَلّٰى هُوَ فَفِيْ هٰذَا اَوْكَدُ الْاَشْيَاءِ اَنَّ الْاَمْرَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا وَصَفْنَا اَمْرُ فَرِيضَةٍ لَا فَضِيلَةٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے آپ اس سے ایک کھجور کے تنے پر گر گئے جس کی وجہ سے آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانہ میں پایا' آپ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے' تو آپ ہم سے ہٹ گئے پھر ہم دوسری مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ کو فرض نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے' تو آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا' تو ہم بیٹھ گئے' جب آپ نے نماز مکمل کی تو ارشاد فرمایا:

''جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔ جب وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو تم لوگ اس طرح نہ کرو جس طرح' اہل فارس اپنے بادشاہوں کے لئے کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ حمید کے حوالے سے منقول روایت کے وہ الفاظ کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی' اور وہ لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ نفل نماز تھی۔ جب فرض نماز کا وقت ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ ہدایت کی کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔ تو یہ چیز سب سے زیادہ تاکید والی ہو جائے گی۔ (اور اس بات کو ثابت کر دے گی) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے لازم قرار دینے کے طور پر حکم ہے۔ فضیلت کے اظہار کا حکم نہیں تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ تَاَوَّلَهُ بَعْضُ النَّاسِ بِمَا يَنْطِقُ عُمُومُ الْخَبَرِ بِضِدِّهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کی تاویل بعض لوگوں نے یوں کی ہے کہ روایت کا عموم اس کے متضاد پر دلالت کرتا

2113 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2113- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، فإنه لم يخرجا له ولا أحدهما، وهو ثقة. وأخرجه البخاري "773" في الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ومسلم "411" "78" في الصلاة: باب إئتمام المأموم بالإمام، والترمذي "361" في الصلاة: باب ما جاء إذا صلى الإمام قاعدًا فصلوا قعودًا، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/403، وأبو عوانة 2/106 و 107" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأوردت ذكر طرقه فيما تقدم في تخريج الحديث "2102" فانظره.

(متن حدیث): خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ، فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ . (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: زَعَمَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ مِمَّنْ كَانَ يَنْتَحِلُ مَذْهَبَ الْكُوْفِيِّيْنَ اَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَرَادَ بِهٖ، وَاِذَا تَشَهَّدَ قَاعِدًا فَتَشَهَّدُوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ فَحَرَّفَ الْخَبَرَ عَنْ عُمُوْمِ مَا وَرَدَ الْخَبَرُ فِيْهِ بِغَيْرِ دَلِيْلٍ يَثْبُتُ لَهٗ عَلٰى تَاْوِيْلِهٖ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے۔ آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے سر) اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سمع الله لمن حمده پڑھے تم لوگ ربنا ولك الحمد پڑھو جب وہ سجدے میں جائے تو تم بھی سجدے میں جاؤ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض اہل عراق جو اہل کوفہ کے مسلک کے قائل ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جب وہ بیٹھ کر تشہد پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر تشہد پڑھو۔ تو اس شخص نے اس روایت کو اس کے اس عمومی مفہوم سے پھیر دیا ہے۔ جس کے بارے میں وہ روایت منقول ہوئی تھی۔ اور اس نے کسی دلیل کے بغیر ایسا کیا ہے جس دلیل سے اس کی بیان کردہ تاویل ثابت ہوتی ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ تَاْوِيْلَ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذَا الْاَمْرِ الْمُطْلَقِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس تاویل بیان کرنے والے کی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس مطلق حکم کی تاویل کی ہے

2114 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صُرِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ لَهٗ فَوَقَعَ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهٗ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ وَهُوَ يُصَلِّىْ فِىْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهٖ وَنَحْنُ قِيَامٌ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ مَرَّةً

2114– إسناده قوي على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/325–326 وأخرجه أحمد 3/300، وأبو داؤد "602" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2112" من طريق جرير، عن الأعمش، به. وانظر ما سيرد برقم "2122" و "2123". والمشربة– بضم الراء وفتحها: الغرفة، أو العلية، أو الصفة.

اُخْرٰى وَهُوَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَاَوْمَاَ اِلَيْنَا اَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَلَا تَقُوْمُوْا وَهُوَ جَالِسٌ كَمَا يَصْنَعُ اَهْلُ فَارِسٍ بِعُظَمَائِهَا.(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ قَوْلِ جَابِرٍ: فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ، بَيَانٌ وَاضِحٌ عَلٰى دَحْضِ قَوْلِ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ اِذِ الْقَوْمُ لَمْ يَتَشَهَّدُوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ قِيَامٌ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ فِي الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَاَوْمَاَ اِلَيْنَا اَنِ اجْلِسُوا اَرَادَ بِهِ الْقِيَامَ الَّذِي هُوَ فَرْضُ الصَّلَاةِ لَا التَّشَهُّدَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے۔آپ کھجور کے تنے پر گرے تھے جس کی وجہ سے آپ کے پاؤں پر چوٹ آئی ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالاخانہ میں بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ہم نے آپ کی نماز کی پیروی شروع کی ہم کھڑے ہوئے تھے' پھر جب ہم دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ہم نے آپ کی نماز کی پیروی کی ہم اس وقت بھی کھڑے ہوئے' تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ جب آپ نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔وہ بیٹھا ہوا ہو' تو تم لوگ کھڑے نہ ہو' جس طرح اہل فارس اپنے بادشاہوں کے لئے کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ہم نے آپ کی نماز کی پیروی کی اور ہم اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔اس بات کا واضح بیان موجود ہے۔جو تاویل کرنے والے شخص کے موقف کو پرے کر دیتا ہے۔کیونکہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قیام کی حالت میں تشہد نہیں پڑھا تھا۔اس طرح دوسری نماز کے بارے میں راوی کا یہ کہنا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی اور ہم کھڑے ہوئے تھے۔تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ اس کے ذریعے ان کی مراد وہ قیام ہے جو نماز میں فرض ہے اس سے مراد تشہد نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ تَاْوِيلِ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذَا الْخَبَرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی اس روایت کی بیان کردہ تاویل کے فاسد ہونے پر دلالت کرتی ہے

2115 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ

2115– إسناده قوي على شرط مسلم. أبو يونس: اسمه سليم بن جبير وهو مولى أبي هريرة. وتقدم برقم "2107" من طريق مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة، وأوردت تخريجه من طرقه هناك فانظره.

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ. (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: فِیْ تَقْرِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ لِلْمَاْمُوْمِيْنَ اَنْ يُصَلُّوْا قِيَامًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَائِمًا بِالْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ جَالِسًا اَعْظَمُ الْبَيَانِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِهِ التَّشَهُّدَ فِي الْاَمْرَيْنِ جَمِيعًا وَاِنَّمَا اَرَادَ الْقِيَامَ الَّذِیْ هُوَ فَرْضُ الصَّلَاةِ اَنْ يُؤْتٰى بِهٖ كَمَا يَاْتِی الْاِمَامُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے، تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے، تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے سر) کو اٹھائے، تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتدیوں کے لیے حکم کو پختہ کر دینا کہ جب ان کا امام کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔ اور جب ان کا امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔ اس بات کا سب سے بڑا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں احکام میں تشہد مراد نہیں لیا بلکہ آپ نے وہ قیام مراد لیا ہے۔ جو نماز میں فرض ہے کہ آدمی اسے اسی طرح بجالائے گا۔ جس طرح امام اسے ادا کرتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ اَئِمَّتِنَا اَنَّهٗ نَاسِخٌ لِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاْمُوْمِيْنَ بِالصَّلَاةِ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ جَالِسًا

اس روایت کا تذکرہ جس نے بعض آئمہ کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا جو حکم دیا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو (تو وہ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں) یہ روایت اس کی ناسخ ہے

2116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا: اَلَا تُحَدِّثِيْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلٰى، ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْتُ: لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ضَعُوْا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ: فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْتُ: لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، قَالَتْ: فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ، قَالَتْ: ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ، فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ، وَقَالَ لَهُمَا: اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهِ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ فَجَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ، عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ، فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا.(1: 5)

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے گزارش کی' آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت خراب ہوگئی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے کسی ٹب میں پانی رکھو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے ہم نے ایسا ہی کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل

2116- إسناده صحيح على شرطهما. زائدة: هو ابن قدامة. وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/332. وأخرجه أحمد 6/251، والنسائي 101، 102 في الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلي قاعدًا، من طريق ابن مهدي، والبخاري "687" في الأذان: باب إنما جعل الإمام ليؤتم، به، ومسلم "418" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، وأبو عوانة 2/111، والدارمي 1/287، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/405، والبيهقي 3/80 في السنن و 7/190 في الدلائل من طريق أحمد بن يونس، وأبو عوانة 2/111 من طريق معاوية بن عمرو الأزدي وخلف بن تميم، كلهم عن زائدة بن قدامة، به. وأخرجه مختصرًا الحميدي "233"، وعبد الرزاق "9754"، وأحمد 6/228، والبخاري "198" في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، و "665" في الأذان: باب حد المريض أن يشهد الجماعة، و "2588" في الهبة: باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها، و "4442" في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته، و "5714" في الطب: باب 22، ومسلم "418" "91" و "92" و "93"، وابن ماجه "1618" في الجنائز، وأبو عوانة 2/113 و114، من طريق الزهري، وأبو عوانة 2/114 من طريق يونس، كلاهما عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بن مسعود، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/231، والبخاري "679" في الأذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، و "683": باب من قام إلى جنب الإمام لعلة، و "716" باب إذا بكى الإمام في الصلاة، و "7303" في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع، ومسلم "418" "97"، وأبو عوانة 2/117، والبيهقي في السنن 3/82، وفي الدلائل 7/188، من طريق هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ. وأخرجه مسلم "418" "94"، وأبو عوانة 2/114، والبيهقي في الدلائل 7/187، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عائشة.

کیا' پھر آپ اٹھنے لگے' تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی۔ میں نے عرض کی: جی نہیں' یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے عشاء کی نماز کے لئے نبی اکرم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا' تم لوگوں کو نماز پڑھا دو' پیغام رساں شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اللہ کے رسول نے آپ کو حکم دیا ہے' آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ایک نرم دل آدمی تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ آپ پیچھے نہ ہٹیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں صاحبان سے فرمایا مجھے اس کے پہلو میں بٹھا دو۔ ان دونوں حضرات نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے لگے وہ کھڑے ہو کر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔

عبیداللہ نامی راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث پیش کروں جو نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: پیش کرو۔ میں نے وہ حدیث ان کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُعَارِضُ الْخَبَرَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي الظَّاهِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر ہماری پہلے ذکر کردہ روایت کے معارض ہے

2117 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ، عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ. (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَالَفَ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ زَائِدَةَ بْنَ قُدَامَةَ فِي مَتْنِ هٰذَا الْخَبَرِ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ فَجَعَلَ شُعْبَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاْمُومًا حَيْثُ صَلّٰى قَاعِدًا وَالْقَوْمُ

2117– إسناده صحيح على شرط البخاري . وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "1621" وأخرجه أحمد 6/249، والنسائي 2/83–84 في الإقامة: باب الائتمام بمن يأتم بالإمام، وأبو عوانه 2/112، 113، من طريق أبي داوُد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد. ولفظه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أبا بكر أن يصلي بالناس في مرضه الذي مات فيه، فكان رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ بَيْنَ يدي أبي بكر، يصلي بالناس قاعدًا، وأبو بكر يصلي بالناس، والناس خلفه. لفظ أحمد.

قِيَامٌ وَجَعَلَ زَائِدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَامًا حَيْثُ صَلّٰى قَاعِدًا وَالْقَوْمُ قِيَامٌ وَهُمَا مُتْقِنَانِ حَافِظَانِ فَكَيْفَ يَجُوزُ اَنْ تُجْعَلَ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَضَادَّتَا فِي الظَّاهِرِ فِيْ فِعْلٍ وَاحِدٍ نَاسِخًا لِاَمْرٍ مُطْلَقٍ مُتَقَدِّمٍ، فَمَنْ جَعَلَ اَحَدَ الْخَبَرَيْنِ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ الْاٰخَرَ مِنْ غَيْرِ دَلِيْلٍ يَثْبُتُ لَهُ عَلٰى صِحَّتِهٖ سَوَّغَ لِخَصْمِهٖ اَخْذَ مَا تَرَكَ مِنَ الْخَبَرَيْنِ وَتَرْكَ مَا اَخَذَ مِنْهُمَا، وَنَظِيْرُ هٰذَا النَّوْعِ مِنَ السُّنَنِ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ[1] وَخَبَرُ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَهَا وَهُمَا حَلَالَانِ[2] فَتَضَادَّ الْخَبَرَانِ فِيْ فِعْلٍ وَاحِدٍ فِي الظَّاهِرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ عِنْدَنَا فَجَعَلَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ رُوِيَا فِيْ نِكَاحِ مَيْمُوْنَةَ مُتَعَارِضَيْنِ وَذَهَبُوا اِلٰى خَبَرِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ[3] فَاَخَذُوا بِهٖ اِذْ هُوَ يُوَافِقُ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ رُوِيَتَا فِيْ نِكَاحِ مَيْمُوْنَةَ وَتَرَكُوا خَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ.

فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا لَزِمَهُ اَنْ يَّقُوْلَ تَضَادَّ الْخَبَرَانِ فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهٖ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ فَيَجِبُ اَنْ نَجِيْءَ اِلَى الْخَبَرِ الَّذِيْ فِيْهِ الْاَمْرُ بِصَلَاةِ الْمَاْمُوْمِيْنَ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا فَنَاْخُذُ بِهٖ اِذْ هُوَ يُوَافِقُ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ رُوِيَتَا فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهٖ وَنَتْرُكَ الْخَبَرَ الْمُنْفَرِدَ عَنْهُمَا كَمَا فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ نِكَاحِ مَيْمُوْنَةَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ وَلَا نَاسِخٌ وَلَا مَنْسُوْخٌ بَلْ مِنْهَا مُخْتَصَرٌ وَمُتَقَصًّى وَمُجْمَلٌ وَمُفَسَّرٌ اِذَا ضُمَّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بَطَلَ التَّضَادُّ بَيْنَهُمَا وَاسْتُعْمِلَ كُلُّ خَبَرٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ عَلٰى مَا سَنُبَيِّنُهُ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے صف میں موجود تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شعبہ بن حجاج نے اس روایت کا متن نقل کرنے میں زائدہ بن قدامہ کی مخالفت کی ہے انہوں نے اسے موسیٰ بن ابوعائشہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ تو شعبہ نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ تو آپ مقتدی کے طور پر شریک ہوئے تھے اور لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ جبکہ زائدہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے تو آپ امام کے طور پر نماز ادا کر رہے تھے اور لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔

---

[1] أخرجه البخاری "1837" و "4258" و "4259" و "5114"، ومسلم "1410"، وسيرد عند المصنف.

[2] أخرجه أحمد 6/393، والترمذی "841"، والدارمی 2/38، والطحاوی 2/270، والبغوی "1982" من طريق حماد بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ ... وقال الترمذی: حديث حسن، كذا قال مع أن مطرًا الوراق كثير الخطأ، وخالفه الإمام مالك، فرواه 1/348 مرسلًا، وسليمان بن يسار لا يمكن سماعه من أبی رافع.

[3] رواه مالك فی الموطأ 1/348-349، ومن طريقه مسلم "1409"، وسيرد عند المصنف.

یہ دونوں راوی متقی ہیں اور دونوں حافظ ہیں تو یہ بات کیسے جائز ہوسکتی ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی نقل کردہ روایت کو قبول کرلیا جائے حالانکہ یہ دونوں روایات ایک ہی فعل کے بارے میں منقول ہیں۔ اور بظاہر ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ اور یہ پہلے موجود مطلق حکم کو ناسخ قرار دینے والی روایت بنتی ہیں تو جو شخص ان دونوں روایات میں سے کسی ایک کو نبی اکرم ﷺ کے پہلے موجود حکم کی ناسخ قرار دیتا ہے اور دوسری روایت کو ترک کردیتا ہے اور کسی دلیل کے بغیر ایسا کرتا ہے جو دلیل اس کے صحیح ہونے کو ثابت کرتی ہو۔ تو وہ اپنے مدمقابل کو اس طرف جانے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اس دوسری روایت کو قبول کرلے جس روایت کو اس نے ان دونوں روایات میں سے ترک کیا ہے۔ اور اس کا مدمقابل اس روایت کو ترک کردے جسے اس نے قبول کیا ہے۔

احادیث میں اس نوعیت کی ایک مثال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ہے۔ جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ جبکہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ اس وقت آپ دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔

تو یہ دونوں روایات ایک ہی فعل کے بارے میں ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ حالانکہ ہمارے نزدیک بھی ان دونوں کے درمیان کوئی بھی تضاد نہیں ہے۔ محدثین کی ایک جماعت نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں منقول ان دونوں روایات کو ایک دوسرے کے متارج قرار دیا ہے۔ اور ان لوگوں نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''احرام والا شخص نہ تو نکاح کرسکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح پڑھوا سکتا ہے''

محدثین نے اس روایت کو قبول کرلیا کیونکہ یہ ان دونوں روایات میں سے ایک روایت کے موافق ہے جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کے بارے میں نقل کی گئی ہیں اور محدثین نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کو ترک کردیا۔ جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

جو شخص ایسا کرتا ہے۔ اس کے لیے یہ بات ضروری ہوگی کہ وہ یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ کے نماز ادا کرنے کے بارے میں اس کی علت کے حوالے سے یہ دونوں روایات ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ تو اب یہ بات ضروری ہوگی۔ کہ ہم اس روایت کی طرف رجوع کریں۔ جس میں مقتدیوں کو اس وقت بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب ان کا امام بیٹھ کر نماز ادا کررہا ہو۔ تو اب ہم اس روایت کے مطابق فتویٰ دے دیں گے۔ کیونکہ یہ ان دو روایات میں سے ایک روایت کے موافق ہے۔ جو نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں نقل کی گئی ہیں۔ جس میں اس کی علت کا تذکرہ ہے اور ہم اس روایت کو ترک کردیں جو ان دونوں میں سے منفرد ہیں۔ جس طرح سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں روایت کے بارے میں کیا گیا ہے۔

ہمارے نزدیک ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے اور نہ کوئی روایت ان میں سے ناسخ ہے۔ اور نہ ہی منسوخ ہے۔ بلکہ ان میں سے ایک روایت مختصر ہے۔ اور دوسری تفصیلی ہے۔ ایک مجمل ہے۔ اور دوسری وضاحتی ہے۔ جب اس کے ایک حصے کو دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا۔ تو ان دونوں کے درمیان موجود تضاد ختم ہوجائے گا۔ اور ان میں سے ہر ایک روایت کو اس

کے مخصوص موقع ومحل پر محمول کرلیا جائے گا۔ جیسا کہ ہم عنقریب آگے چل کر یہ بات بیان کریں گے۔ اگر اللہ نے چاہا۔

ذِكْرُ طَرِيْقٍ آخَرَ بِخَبَرِ عَائِشَةَ اَوْهَمَ جَمَاعَةً مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ نَاسِخٌ لِلْاَمْرِ الْمُتَقَدِّمِ الَّذِی ذَكَرْنَاهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کی دوسری سند کا تذکرہ جس نے بہت سے محدثین کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ پہلے ذکر شدہ حکم کی ناسخ ہے

2118 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ الْعَبْسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ *، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَصَلَّی النَّاسُ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيفٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّیَ بِالنَّاسِ، - قَالَ عَاصِمٌ: وَالْاَسِيفُ الرَّقِيقُ الرَّحِيْمُ - قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّیَ بِالنَّاسِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ اَرُدُّ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَصَلّٰی اَبُوْ بَكْرٍ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً مِنْ نَفْسِهٖ فَخَرَجَ بَيْنَ بَرِيْرَةَ وَنُوْبَةَ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی نَعْلَيْهِ تَخُطَّانِ فِی الْحَصَا وَاَنْظُرُ اِلٰی بُطُوْنِ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا: اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَنِ اثْبُتْ مَكَانَكَ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَكْرٍ، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَهُوَ جَالِسٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمٌ يُصَلِّیْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ اَبِیْ بَكْرٍ .(1: 5)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کرلی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھادے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو نماز نہیں پڑھاسکیں گے۔

2118– إسناده حسن. عاصم: هو ابن بهدلة، حسن الحديث، أخرجا له في الصحيحين مقرونًا، وباقي السند رجاله رجال الشيخين غير زائدة وهو ابن قدامة الثقفي – فإنه من رجال البخاري. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 2/331 عن حسين بن علي، بهذا الإسناد. وسيرد بعده "2119" و "2124" من طريق نعيم بن أبي هند عن شقيق، به. وبرقم "2120" و "2121" من طريق الأسود، عن عائشة. وفي الباب عن سالم بن عبيد، أخرجه ابن خزيمة "1624" من طرق، عن سلمة بن نبيط، عن نعيم بن أبي هند، عن نبيط بن شريط، عن سالم بن عبيد. وأخرجه الترمذي في الشمائل 378، وابن ماجه "1234" من طريق نصر بن علي الجهضمي، عن عبد الله بن داود، عن سلمة بن نبيط، به. قال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 78. هذا إسناد صحيح رجاله ثقات.

عاصم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''اسیف'' سے مراد نرم دل اور مہربان ہونا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ کہی اور ہر مرتبہ میں نے بھی وہی جواب دیا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ بریرہ اور نوبہ (نامی کنیزوں) کے درمیان (یعنی ان کے ساتھ ٹیک لگا کر چلتے ہوئے) تشریف لے گئے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ کے نعلین شریفین کنکریوں پر لکیر بنا رہے تھے اور میں آپ کے پاؤں کے تلوے کو دیکھ رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: تم مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا' اپنی جگہ پر رہو اور ان دونوں نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُعَارِضُ فِي الظَّاهِرِ خَبَرَ اَبِيْ وَائِلٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر ابووائل کے حوالے سے منقول روایت کی معارض ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

2119 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ قَاعِدًا.

(5:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَالَفَ نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَاصِمَ بْنَ اَبِي النَّجُوْدِ فِيْ مَتْنِ هٰذَا الْخَبَرِ فَجَعَلَ عَاصِمٌ اَبَا بَكْرٍ مَاْمُوْمًا وَجَعَلَ نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ اَبَا بَكْرٍ اِمَامًا وَهُمَا ثِقَتَانِ حَافِظَانِ مُتْقِنَانِ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُجْعَلَ خَبَرُ اَحَدِهِمَا نَاسِخًا لِاَمْرٍ مُتَقَدِّمٍ، وَقَدْ عَارَضَهُ فِي الظَّاهِرِ مِثْلُهُ؟ وَنَحْنُ نَقُوْلُ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ وَتَوْفِيْقِهِ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ كُلَّهَا صِحَاحٌ وَلَيْسَ شَيْءٌ مِّنْهَا يُعَارِضُ الْاٰخَرَ وَلٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ عِلَّتِهِ صَلَاتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً لَا صَلَاةً وَاحِدَةً فِيْ اِحْدَاهُمَا كَانَ مَاْمُوْمًا وَفِي الْاُخْرٰى كَانَ اِمَامًا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّهُمَا كَانَتَا صَلَاتَيْنِ لَا صَلَاةً وَاحِدَةً اَنَّ فِيْ خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

2119- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فإنه من رجال مسلم وحده. وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/332، ومن طريقه أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/406. وأخرجه أحمد 6/159، والترمذي "362" في الصلاة، والبيهقي في السنن 3/83، وفي دلائل النبوة 7/191 من طرق عن شبابة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/159، والنسائي 2/79 في الإمامة: باب صلاة الإمام خلف رجل من رعيته، وابن خزيمة في صحيحه "1620" من طريق بكر بن عيسى، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 6/159 عن شبابة، عن شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُرْوَةَ بن الزبير، عن عائشة، وانظر ما قبله و "2124" وانظر أيضًا "2120" و "2121"

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يُرِيْدُ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسَ وَالْاٰخَرَ عَلِيًّا وَفِيْ خَبَرِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَيْنَ بَرِيْرَةَ وَنُوْبَةَ فَهٰذَا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّهَا كَانَتْ صَلَاتَيْنِ لَا صَلَاةً وَاحِدَةً

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جس بیماری کے دوران آپ کا وصال ہوا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نعیم بن ابوہند نامی راوی نے اس روایت کے متن میں عاصم بن ابونجود سے مختلف رائے نقل کی ہے۔ عاصم نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی تھے جبکہ نعیم نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے۔ یہ دونوں راوی ثقہ ہیں حافظ ہیں اور ''متقن'' ہیں۔

تو یہ بات کیسے جائز ہوسکتی ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک خبر کو پہلے سے موجود حکم کی ناسخ بنا دیا جائے۔ جبکہ اسی کی مانند ایک روایت بظاہر اس کے مقابلے میں موجود ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی توفیق کے ہمراہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام روایات مستند ہیں اور ان میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو دوسری کے مدمقابل ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران مسجد میں جماعت کے ساتھ دو مرتبہ نماز ادا کی۔ ایک نماز ادا نہیں کی تھی۔ ان دو میں سے ایک مرتبہ آپ مقتدی کے طور پر شریک ہوئے تھے اور دوسری مرتبہ میں آپ امام کے طور پر شریک ہوئے تھے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے دو نمازوں میں شرکت کی تھی۔ ایک نماز میں نہیں کی تھی۔ ایک یہ روایت ہے کہ عبید اللہ بن عبداللہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ جن میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ جبکہ مسروق نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ اور نوبہ (نامی کنیزوں) کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ تو یہ بات آپ کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے گی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں ادا کی تھیں ایک نماز ادا نہیں کی تھی۔

ذِكْرُ الصَّلَاةِ الَّتِيْ رُوِيَتْ فِيْهَا الْاَخْبَارُ الْمُخْتَصَرَةُ الْمُجْمَلَةُ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس نماز کا تذکرہ جس کے بارے میں یہ مختصر اور مجمل روایت نقل کی گئی ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2120 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا

2120- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير سلم بن جنادة، وهو ثقة. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "1616". وأخرجه ابن أبي شيبة 2/329، وأحمد 6/210، ومسلم "418" "95" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، وابن ماجه 1 "1232" في الإقامة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه، والبيهقي في السنن 3/81، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "664" في الأذان: باب حد المريض أن يشهد الجماعة، وأبو عوانة 2/116، من طريق حفص بن غياث، والبخاري "712" في الأذان: باب من أسمع الناس تكبير الإمام، من طريق عبد الله بن داوُد، ومسلم "418" "96"، وأبو عوانة 2/115 من طريق علي بن مسهر، ومسلم "418" "96" أيضًا من طريق عيسى بن يونس، والبيهقي في السنن 3/82 من طريق شعبة، كلهم عن الأعمش، به. وسيرد بعده "2121" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به، فانظره.

سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَائَهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيفٌ وَمَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، قَالَتْ: فَاَرْسَلْنَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ، فَلَمَّا حَسَّ * بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ، فَاَوْمَا اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَكَانَكَ قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِيْ بَكْرٍ.(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ مُجْمَلٌ فَاَمَّا اخْتِصَارُهُ، فَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي جَلَسَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰى يَمِيْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَوْ عَنْ يَسَارِهٖ؟

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں۔ وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہو گئے تو رونے لگ جائیں گے اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کریں وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے۔ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا۔ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان ٹیک لگا کر تشریف لے گئے۔ آپ کے پاؤں زمین پر لکیر بنا رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آہٹ محسوس ہوئی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرتے رہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت مختصر اور مجمل ہے جہاں تک اس کے مختصر ہونے کا تعلق ہے تو اس میں اس مقام کا ذکر نہیں ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھے تھے یا بائیں طرف بیٹھے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس راویت کا تذکرہ جس نے ہماری ذکرکردہ مختصر روایت کے الفاظ کی وضاحت کی ہے

2121 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ اَبِي بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَاعِدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمًا .(1: 5).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاَمَّا اِجْمَالُ الْخَبَرِ فَاِنَّ عَائِشَةَ حَكَتْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ وَآخِرُ الْقِصَّةِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ اَيْضًا فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَمَا اَمَرَهُمْ بِهِ عِنْدَ سُقُوطِهِ عَنْ فَرَسِهِ عَلٰى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف آ کر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر (نماز پڑھا رہے تھے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جہاں تک اس روایت کے مجمل ہونے کا تعلق ہے۔ تو اس میں اجمال یہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس نماز کا تذکرہ کیا ہے۔ جو اس مقام کے بارے میں ہے جبکہ دوسرا واقعہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ وہ بھی اسی نماز کے بارے میں ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس وقت حکم دیا تھا۔ جب آپ گھوڑے سے گر گئے تھے۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے اس روایت کو ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا فِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکرکردہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

2122 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

2121–إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه بأطول مما هنا: البخارى "713" فى الأذان: باب الرجل يأتم بالإمام ويأتم بالمأموم، عن قتيبة بن سعيد، ومسلم "418" "95" فى الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، وابن ماجه "1232" فى الإقامة: باب ما جاء فى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مرضه، والبيهقى فى السنن 3/81 عن أبى بكر بن أبى شيبة، والنسائى 2/99 100 فى الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلى قاعدًا، عن محمد بن العلاء، وابن خزيمة فى صحيحه "1616" عن سلم بن جنادة، وأحمد 6/224. خمستهم عن أبى معاوية، بهذا الإسناد. وتقدم قبله مطولًا من طريق وكيع، عن الأعمش، به، فانظره.

(متن حدیث):اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ قَالَ: فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا، فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُوْدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: كِدْتُمْ اَنْ تَفْعَلُوْا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوا بِاَمَامِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا، فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا .(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَعَدَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ وَتَحَوَّلَ اَبُوْ بَكْرٍ مَاْمُومًا يَقْتَدِي بِصَلَاتِهِ، وَيُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ لِيَقْتَدُوا بِصَلَاتِهِ اَمَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ بِالْقُعُوْدِ حِيْنَ رَآهُمْ قِيَامًا وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اَمَرَهُمْ اَيْضًا بِالْقُعُوْدِ اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا وَقَدْ شَهِدَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَاتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ وَكَانَ سُقُوطُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْفَرَسِ فِيْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ آخِرَ سَنَةِ خَمْسٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَشَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فِيْ عِلَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدّٰى كُلَّ خَبَرٍ بِلَفْظِهِ، اَلَا تَرَاهُ يَذْكُرُ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ رَفْعَ اَبِيْ بَكْرٍ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ لِيَقْتَدِيَ النَّاسُ بِهِ وَتِلْكَ الصَّلَاةُ الَّتِيْ صَلَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهِ عِنْدَ سُقُوطِهِ عَنْ فَرَسِهِ لَمْ يَحْتَجْ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى اَنْ يَّرْفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ لِيَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ عَلٰى صِغَرِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِنَّمَا رَفْعُهُ بِالصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهِ، فَلَمَّا صَحَّ مَا وَصَفْنَا لَمْ يَجُزْ اَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ عَلٰى حَسْبِ مَا وَصَفْنَاهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو آپ نے ہمیں کھڑے ہوئے ملاحظہ کیا آپ نے اشارہ کیا' تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے بیٹھ کر وہ نماز ادا کی آپ نے سلام پھیرا اور ارشاد فرمایا: قریب تھا کہ تم وہ عمل کرتے جو اہل فارس اور اہل روم کرتے ہیں۔وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں تم ایسا نہ کرو تم اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وضاحتی روایت اس بات کا واضح بیان ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

2122– إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، وباقي السند من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وأخرجه أبو داوٗد "606" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد . مختصرًا .وأخرجه أحمد 3/334، ومسلم "413" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو داوٗد "606" أيضًا، والنسائي 3/9 في السهو: باب الرخصة في الالتفات يمينًا وشمالًا، وابن ماجه "1240" في الإقامة: باب ما جاء في إنما جعل الإمام ليؤتم به، وأبو عوانة 2/108، والبيهقي 3/79 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

کے بائیں طرف بیٹھے تھے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی بن گئے تھے۔ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ وہ تکبیر کہتے ہوئے تکبیر کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ تاکہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قیام کی حالت میں دیکھا تو آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر آپ نے ان کو یہی حکم دیا کہ جب ان کا امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو وہ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز میں شریک ہوئے تھے۔ جب آپ اپنے گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے تھے اور آپ کا دایاں پہلو زخمی ہوا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ذی الحج کے مہینے میں پیش آیا تھا۔ جو سن پانچ ہجری کے آخر میں پیش آیا تھا۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران ادا کی جانے والی نماز میں بھی شریک ہوئے تھے۔ تو انہوں نے دونوں میں سے ہر ایک روایت اپنے لفظوں میں بیان کر دی۔ کیا آپ نے یہ بات نوٹ نہیں کی کہ انہوں نے اس نماز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں تکبیر کہہ رہے تھے۔ تاکہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نماز ادا کریں جہاں تک اس نماز کا تعلق ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے سے گرنے کے بعد اپنے گھر میں ادا کی تھی۔ تو اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلند آواز میں تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ تاکہ لوگوں تک اپنی تکبیر کی آواز پہنچائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ چھوٹا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں تکبیر مسجد میں کہی تھی جو بڑی تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران نماز ادا کی تھی تو ہم نے جو چیز ذکر کی ہے۔ اس سے وہ بات مستند طور پر ثابت ہو گئی ہے اب یہ بات جائز نہیں ہو گی۔ کہ ان روایات میں سے کسی ایک کو پہلے سے موجود حکم کی ناسخ قرار دیا جائے جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

2123 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ اَبُوْ عَوْفٍ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَهُوَ جَالِسٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهُ، فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُنَا، قَالَ: فَنَظَرَنَا قِيَامًا فَقَالَ: اجْلِسُوْا اَوْمَا بِذٰلِكَ اِلَيْهِمْ قَالَ: فَجَلَسْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: كِدْتُمْ تَفْعَلُوْا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ بِعُظَمَائِهِمِ ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ، فَاِنْ

2123- الحسن بن سهل الجعفري: روى عنه الحسن بن سفيان، وأبو زرعة وغيرهما، وذكره ابن أبي حاتم 3/17 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلًا، وأورده المؤلف في الثقات 8/177، ونسبه الجعفي، ويغلب على الظن أنه تحريف من النساخ، وباقي رجال الصحيح .وأخرجه مسلم "413" "85" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/403، والبيهقي 3/79 من طريق يحيى بن يحيى، والطحاوي 1/403أيضًا، وأبو عوانة 2/109، من طريق محمد بن سعيد، كلاهما عن حميد بن عبد الرحمٰن، بهٰذا الإسناد .وتقدم قبله "2122" من طريق الليث، عن أبي الزبير، به، و "2112" و "2124" من طريق الأعمش عن أبي سفيان، عن جابر.

صَلُّوْا جُلُوْسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَاِنْ صَلُّوْا قِيَامًا فَصَلُّوْا قِيَامًا .(1: 5)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ آپ نے بیٹھ کرنماز پڑھائی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں تکبیر کہی تا کہ ہم تک آواز آئے۔ راوی کہتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑا ہوا دیکھا تو فرمایا تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ آپ نے لوگوں کی طرف اس کا اشارہ کیا (کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ) راوی کہتے ہیں: ہم بیٹھ گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا طرزِعمل اختیار کرنے لگے تھے جو اہل فارس اور اہل روم اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں تم لوگ اپنے آئمہ کی پیروی کرو اگر وہ بیٹھ کرنماز ادا کریں' تو تم بھی بیٹھ کرنماز ادا کرو اگر وہ کھڑے ہو کرنماز ادا کریں تو تم بھی کھڑے ہو کرنماز ادا کرو۔

ذِكْرُ الصَّلَاةِ الْاُخْرَى الَّتِيْ تُوهِمُ اَكْثَرَ النَّاسِ اَنَّهَا مُعَارِضَةٌ الْاَخْبَارَ الْاُخَرَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس دوسری نماز کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان دیگر روایات کے معارض ہے جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں

2124 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، اَحْسَبُهُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: هَلْ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ؟ فَقُلْنَا: لَا فَقَالَ: مُرِيْ بِلَالًا فَلْيُبَادِرْ بِالصَّلَاةِ وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيفٌ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَقُوْمَ مَقَامَكَ قَالَتْ: فَنَظَرَ اِلَيَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ كَلَامِهِ، ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: هَلْ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا قَالَ: مُرِيْ بِلَالًا فَلْيُنَادِ بِالصَّلَاةِ وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ: فَاَوْمَاَتْ اِلٰى حَفْصَةَ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَقْرَاَ اِلَّا يَبْكِي قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهَا حِيْنَ فَرَغَتْ مِنْ كَلَامِهَا، ثُمَّ اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: هَلْ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا فَقَالَ: مُرِيْ بِلَالًا فَلْيُنَادِ بِالصَّلَاةِ وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ، ثُمَّ اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ اَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِنُوْبَةَ، وَبَرِيْرَةَ فَاحْتَمَلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ قَدَمَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

2124– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فإنه من رجال مسلم وحده . وأخرجه البيهقي 3/82 من طريق يعقوب بن سفيان، عن عبيد الله بن معاذن بهذا الإسناد. وانظر ."2119"

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخُطُّ فِي الْاَرْضِ قَالَتْ: فَلَمَّا اَحَسَّ اَبُوْ بَكْرٍ بِمَجِيءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّسْتَاْخِرَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَنْ يَّثْبُتَ قَالَتْ: وَجِيءَ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ بِحِذَاءِ اَبِيْ بَكْرٍ فِي الصَّفِّ. (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ وَلَا يَفْقَهُ فِي صَحِيْحِ الْاٰثَارِ اَنَّهُ يُضَادُّ سَائِرَ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا وَلَيْسَ بَيْنَ اَخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ وَلَا يُكَذِّبُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَلَا يُنْسَخُ بِشَيْءٍ مِنْهَا الْقُرْاٰنُ بَلْ يُفَسِّرُ عَنْ مُّجْمَلِ الْكِتَابِ وَمُبْهَمِهٖ وَيُبَيِّنُ عَنْ مُّخْتَصَرِهٖ وَمُشْكِلِهٖ وَقَدْ دَلَّلْنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهٖ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ رُوِيَتْ كَانَتْ فِيْ صَلَاتَيْنِ لَا فِيْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ عَلٰى حَسْبِ مَا وَصَفْنَاهُ، فَاَمَّا الصَّلَاةُ الْاُوْلٰى فَكَانَ خُرُوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا اِمَامًا وَصَلّٰى بِهِمْ قَاعِدًا وَاَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ فِيْ تِلْكَ الصَّلَاةِ، وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ كَانَ خُرُوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا بَيْنَ بَرِيْرَةَ وَنُوْبَةَ وَكَانَ فِيْهَا مَاْمُوْمًا وَصَلّٰى قَاعِدًا فِي الصَّفِّ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کے لئے اذان دے دی گئی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو' وہ نماز کے لئے جلدی کرے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں وہ آپ کی جگہ پر کھڑے نہیں ہوسکیں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا جب آپ کلام کر کے فارغ ہوئے تو' پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کے لئے اذان ہوگئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو نماز کے لئے اذان دے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے حفصہ کی طرف اشارہ کیا' تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں۔ وہ قرأت نہیں کر سکیں گے اور روتے رہیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات ختم ہونے پر ان کی طرف دیکھا پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کے لئے اذان دے دی گئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو نماز کے لئے اذان دے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا دے تم حضرت یوسف کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کے لئے اقامت کہی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا' تو آپ نوبہ اور بریرہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ ان دونوں نے آپ کو ٹیک دی ہوئی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں کی انگلیوں کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' وہ زمین پر نشان بنا رہی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد محسوس ہوئی تو انہوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ پر رہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صف میں بٹھا دیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے۔ جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور مستند روایات کا فہم نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ دیگر تمام روایات کے برخلاف ہے۔ جو اس سے پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات میں کوئی تضاد اور کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اور نہ ان میں سے کوئی ایک کسی دوسری کی تکذیب کرتی ہے۔ اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک روایت کے ذریعے قرآن کے حکم کو منسوخ قرار دیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے ذریعے کتاب کے مجمل اور مبہم حکم کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اور اس کے مشکل اور مختصر حکم کو بیان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم اس بات کی طرف رہنمائی کر چکے ہیں کہ یہ تمام روایات جو نقل کی گئی ہیں۔ یہ دو نمازوں کے بارے میں ہے۔ ایک نماز کے بارے میں نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے یہ بات نقل کی ہے۔ جہاں تک پہلی نماز کا تعلق ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کی ادائیگی کے لیے دو صاحبان کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ اور آپ امام کے طور پر اس نماز میں شامل ہوئے تھے۔ آپ نے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ اور آپ نے اس نماز میں بھی لوگوں کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ وہ نماز ہے جس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ نوبہ رضی اللہ عنہا (نامی کنیزوں کے درمیان چلتے ہوئے) تشریف لے گئے تھے۔ آپ اس میں مقتدی کے طور پر شریک ہوئے تھے۔ اور آپ نے اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف میں بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ آخِرَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز ان دو نمازوں میں سے آخری نماز ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2125 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ *، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا

2125- إسناده صحيح. إسحاق بن إبراهيم بن سويد الرملي، ثقة، روى له أبو داؤد والنسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين، وأبـو بكر بن أبي أويس: هو عبد الحميد بن عبد الله الأصبحي . وأخرجه الترمذي "363" في الصلاة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/406، والبيهقي في دلائل النبوة 7/192 من طرق عن حميد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/159و216و243و262، والنسائي 2/79 في الإمامة: باب صلاة الإمام خلف رجل من رعيته، والبيهقي في الدلائل 7/192 من طريق حميد، عن أنس. لم يذكر ثابت، وفي رواية البيهقي تصريح حميد بسماعه من أنس.

بِهٖ يُرِيْدُ قَاعِدًا خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ .(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ يَنْفِى الْارْتِيَابَ عَنِ الْقُلُوْبِ اَنَّ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ يُضَادُّ مَا عَارَضَهَا فِى الظَّاهِرِ وَلَا يَتَوَهَّمَنَّ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الْاَخْبَارِ عَلٰى حَسْبِ مَا جَمَعْنَا بَيْنَهَا فِىْ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ اَنْوَاعِ السُّنَنِ يُضَادُّ قَوْلَ الشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ اَصْلٍ تَكَلَّمْنَا عَلَيْهِ فِىْ كُتُبِنَا اَوْ فَرْعٍ اسْتَنْبَطْنَاهُ مِنَ السُّنَنِ فِىْ مُصَنَّفَاتِنَا هِىَ كُلُّهَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَهُوَ رَاجِعٌ عَمَّا فِىْ كُتُبِهٖ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَشْهُوْرَ مِنْ قَوْلِهٖ وَذَاكَ اَنِّىْ سَمِعْتُ ابْنَ خُزَيْمَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: اِذَا صَحَّ لَكُمُ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذُوا بِهٖ وَدَعُوْا قَوْلِى، وَلِلشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِىْ كَثْرَةِ عِنَايَتِهٖ بِالسُّنَنِ وَجَمْعِهٖ لَهَا وَتَفَقُّهِهٖ فِيْهَا وَذَبِّهٖ عَنْ حَرِيْمِهَا وَقَمْعِهٖ مَنْ خَالَفَهَا زَعَمَ اَنَّ الْخَبَرَ اِذَا صَحَّ فَهُوَ قَائِلٌ بِهٖ رَاجِعٌ عَمَّا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فِىْ كُتُبِهٖ وَهٰذَا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِىْ كِتَابِ الْمُبَيِّنِ اَنَّ لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ مَا تَكَلَّمَ بِهَا اَحَدٌ فِى الْاِسْلَامِ قَبْلَهٗ وَلَا تَفَوَّهَ بِهَا اَحَدٌ بَعْدَهٗ اِلَّا وَالْمَاْخَذُ فِيْهَا كَانَ عَنْهُ، اِحْدَاهَا مَا وَصَفْتُ وَالثَّانِيَةُ، اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: مَا نَاظَرْتُ اَحَدًا قَطُّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ يُخْطِءَ، وَالثَّالِثَةُ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّيْلَمِيَّ بِاَنْطَاكِيَّةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: وَدِدْتُ اَنَّ النَّاسَ تَعَلَّمُوْا هٰذِهِ الْكُتُبَ وَلَمْ يَنْسِبُوْهَا اِلَيَّ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ جو آخری نماز ادا کی تھی وہ آپ نے ایک کپڑے میں ادا کی تھی جسے آپ نے توشیح کے طور پر اوڑھا ہوا تھا۔آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت دلوں سے شک کو ختم کر دیتی ہے کہ ان روایات میں بظاہر کوئی تضاد پایا جاتا ہے اور کوئی بھی شخص اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ ہم نے ان روایات کے درمیان جو تطبیق دی ہے وہ امام شافعی کے اس قول کے برخلاف ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ بنیادی اصول جس کے بارے میں ہم نے اپنی کتابوں میں کلام کیا۔اور ہر وہ فروعی مسئلہ جس کے بارے میں ہم نے احادیث سے استنباط کیا اور ان سب کو اپنی تصنیفات میں ذکر کیا۔وہ سارے کے سارے امام شافعی کے اقوال ہی ہوں گے۔اور وہ اس بارے میں اس چیز کی طرف لوٹیں گے۔جو ان کی کتابوں میں مذکور ہیں۔اگرچہ یہ بات ان کے مشہور قول کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے امام ابن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے امام مزنی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ بیان فرماتے ہوئے سنا:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی مستند حدیث تمہارے سامنے ثابت ہو جائے تو تم اس کو اختیار کرلو اور میرے قول کو چھوڑ دو۔''

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے احادیث کے بارے میں بڑی کوشش کی انہیں جمع کیا اور ان کا فہم حاصل کیا اور جس شخص نے ان کے خلاف رائے پیش کی اس کی بھر پور مخالفت کی وہ یہ کہتے ہیں۔ اگر کوئی روایت مستند طور پر ثابت ہو جائے وہ بھی اس حدیث کے مطابق مسئلے کے قائل ہوں گے اور اس چیز سے رجوع کرنے والے شمار ہونگے۔ جو (حدیث میں مذکور مسئلے کے خلاف ہو) اور اس سے پہلے ان کی کتابوں میں تحریر ہو چکا ہو۔ ہم اس سے پہلے کتاب ''المبین'' میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ امام شافعیؒ کے تین کلمات ایسے ہیں۔ جو ان سے پہلے اسلام میں کسی بھی شخص نے بیان نہیں کیے اور نہ ہی ان کے بعد کسی شخص نے کہے ہیں۔ اگر بعد میں بھی کسی نے بیان کیے ہوں۔ تو اس کا ماخذ امام شافعیؒ ہی ہوں گے۔

ان میں سے ایک قول وہ ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔

دوسرا قول وہ ہے جسے محمد بن مندر نے حسن بن محمد کے حوالے سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے جب بھی کسی کے ساتھ بحث کی تو میں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ وہ غلطی کر جائے۔

تیسرا قول وہ ہے جو موسیٰ بن محمد نے ربیع بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

''میری یہ خواہش ہے کہ لوگ ان کتابوں کا علم حاصل کریں لیکن ان کو میری طرف منسوب نہ کریں''۔

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِالْازْدِيَادِ مِنْ حِفْظِ الْقُرْآنِ عَلَى الْقَوْمِ وَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ اَحْسَبُ وَاَشْرَفُ مِنْهُ

اس شخص کے امامت کا مستحق ہونے کا تذکرہ جس کو باقی لوگوں سے زیادہ قرآن یاد ہو اگرچہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں جو حسب کے اعتبار سے اس سے بہتر ہوں یا اس سے زیادہ معزز ہوں

2126 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

2126– عطاء مولى أبي أحمد أو ابن أبي أحمد: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف، ولم يَروِ عنه غير سعيد المقبري، وقال الإمام الذهبي في "الميزان" و"المغني": لا يعرف. وباقي رجاله رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر، فهو من رجال مسلم وحده. أبو عمار: هو الحسين بن حريث، وقد تحرف في المطبوع من "صحيح ابن خزيمة" إلى "الحسين." وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1509." وأخرجه الترمذي "2876" في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل سورة البقرة وآية الكرسي، عن الحسن الحلواني، عن أبي أسامة، عن عبد الحميد بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وقال: هٰذا حديث حسن. وأخرجه النسائي في السير كما في "التحفة" 10/280 من طريق المعافى بن عمران، عن عبد الحميد بن جعفر، به. وأخرجه ابن ماجة "217" في المقدمة: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، مختصرا من طريق أبي أسامة، عن عبد الحميد بن جعفر، به. وأخرجه الترمذي باثر الحديث "2876" عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن سعيد المقبري، عن عطاء مولى أبي أحمد، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا، لم يذكر فيه عن أبي هريرة.

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ نَفَرٌ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَاذَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ؟ فَاسْتَقْرَاَهُمْ حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ هُوَ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ: مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ: مَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَفِهِمْ وَالَّذِي كَذَا وَكَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَمْنَعُنِي اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهٖ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمِ الْقُرْآنَ وَاقْرَاْهُ وَارْقُدْ، فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَاَهُ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ عَلٰى كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِيَءَ عَلٰى مِسْكٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی وہ کچھ افراد تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اور دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ان سے تلاوت سنی یہاں تک کہ آپ ایسے شخص کے پاس سے گزرے جوان میں سب سے کم سن تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے فلاں تمہیں کتنا قرآن آتا ہے۔ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں اور فلاں سورۃ اور سورۃ البقرہ بھی آتی ہے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ البقرہ آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ تم ان لوگوں کے امیر ہو، تو اس گروہ کے معزز افراد میں سے ایک آدمی نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس میں یہ یہ خوبی ہے۔ یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے قرآن کا علم صرف اس لئے حاصل نہیں کیا' مجھے یہ اندیشہ تھا' میں نوافل میں اس کی تلاوت نہیں کروں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی تلاوت کرو اور سو بھی جایا کرو جو شخص قرآن کا علم حاصل کر کے اس کی تلاوت کرتا ہے اسے نوافل میں ادا کرتا ہے۔ اس کی مثال ایک ایسی تھیلی کی مانند ہے' جس میں مشک موجود ہو اور اس کا منہ کھلا ہوا ہو۔ اس کی خوشبو ہر جگہ پھیل رہی ہو اور جو شخص قرآن کا علم حاصل کر کے سویا رہتا ہے' لیکن وہ قرآن اس کے ذہن میں ہوتا ہے اس کی مثال ایسی تھیلی کی مانند ہے' جس میں مشک موجود ہو اور اس کا منہ بند ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِذَا اسْتَوُوا فِي الْقِرَائَةِ يَجِبُ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ مَنْ كَانَ اَعْلَمَ بِالسُّنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب لوگ قرأت کے حوالے سے برابر ہوں' تو یہ بات لازم ہے کہ ان کی امامت وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو

2127 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ الرَّمَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوا فِي الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا يُؤَمَّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهٖ وَلَا

يُجْلَسَ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَاْذَنَ لَهٗ .(2: 3)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جوان میں سے اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ قرأت کی حوالے سے برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ سنت کے علم کے حوالے سے برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔ کسی شخص کی سربراہی کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور اس کے گھر میں اس کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھا جائے جب تک وہ شخص اس کی اجازت نہیں دیتا''۔

2128 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ الْمُعَدِّلُ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث):اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

قَالَ: وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ.(1: 14)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا اَرَادَ بِهٖ اَحَدَهُمَا لَا كِلَيْهِمَا

2127- إسناده صحيح . عبد الله بن عمر بن ميمون: ذكره ابن أبي حاتم 5/111، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "ثقاته" 8/357، وقال: مستقيم الحديث إذا حدث عن الثقات، وقال الإمام الذهبي في "السير" 11/12-13: كان صاحب سمة، وصدع بالحق، ووثّقه الذهلي، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 5/272، ومسلم "673" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، عن أبي كريب، والترمذي "235" في الصلاة: باب ما جاء من أحق بالإمامة، و "2772" في الأدب، عن هناد ومحمود بن غيلان، وابن خزيمة "1507" عن يعقوب الدورقي، والطبراني في "الكبير" /17 "609" من طريق عبد الله بن يوسف، كلهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3808" و "3809"، والحميدي "457"، ومسلم "673"، وأبو داوٗد "584" في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، والترمذي "235" أيضا، والنسائي 2/76 في الإمامة: باب من أحق بالإمامة، وابن جارود "308"، والدارقطني 1/280، وأبو عوانة 2/35 و36، والطبراني في "الكبير" /17 "600" و "601" و "602" و "603" و "604" و "605" و "606" و "607" و "608" و "610" و "612"، والبيهقي في "السنن" 3/90 و119، والبغوي في "شرح السنة " "832"، من طرق عن الأعمش، به . وصححه ابن خزيمة "1507" أيضا، والحاكم 1/243، ووافقه الذهبي . وأخرجه الدارقطني 1/279-280، والطبراني /17 "614" و "615" و "617" و "619" و "621"، والبغوي "833" من طرق عن إسماعيل بن رجاء ، به. وصححه الحاكم 1/243. وسيورده المؤلف برقم "2133" من طريق أبي خالد الأحمر، عن الأعمش، به، وبرقم "2144" من طريق شعبة، عن إسماعيل بن رجاء ، به، ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

2128- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهب بن بقية: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . خالد الحذاء : هو خالد بن مهران، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي . وأورده المؤلف برقم "1658" في باب الأذان، من طريق أيوب، عن أبي قلابة، به، وتقدم تفصيل طرقه في تخريجه هناك، فانظره.

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرا ایک دوست بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم دونوں نماز ادا کرو تو اذان دو اور اقامت کہو تم دونوں میں سے جو بڑی عمر کا ہو وہ امامت کرے۔

راوی کہتے ہیں: وہ دونوں ہم عمر تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کہ تم دونوں اذان دینا اور تم دونوں اقامت کرنا'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی شخص ایسا کرے ایسا نہیں کہ وہ دونوں ایسا کریں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ اِنَّمَا هُوَ كَلَامُ اَبِىْ قِلَابَةَ اَدْرَجَهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ فِى الْخَبَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روایت کے یہ الفاظ ''دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہوں'' یہ الفاظ ابو قلابہ نامی راوی کے ہیں جنہیں خالد طحان نامی راوی نے روایت میں درج کیا ہے

2129 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَلِصَاحِبٍ لَهُ: اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا.

قَالَ خَالِدٌ: فَقُلْتُ لِاَبِىْ قِلَابَةَ: فَاَيْنَ الْقِرَائَةُ؟ قَالَ: اِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ. (1: 14)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اور ان کے ساتھی فرمایا ''جب نماز کا وقت ہو' تو تم دونوں اذان دو اور تم دونوں اقامت کہو پھر تم دونوں میں سے جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

خالد نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ابوقلابہ نامی راوی سے دریافت کیا: قرأت کا حکم کہاں گیا تو اس نے جواب دیا: وہ دونوں اس حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا اَرَادَ بِهِ اَحَدَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم دونوں اذان دینا' تم دونوں اقامت کہنا'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ایسا کرے

2129- إسناده صحيح على شرط البخاري. مسدد بن مسرهد: من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وانظر "1658".

2130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِیُّ، مُنْذُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِی وَلِصَاحِبٍ لِی: اِذَا خَرَجْتُمَا فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمَا وَلْیُقِمْ وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا .(1: 14)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا:

''جب تم روانہ ہو جاؤ تو تم دونوں میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور وہ اقامت کہے اور تم دونوں میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

2131 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰی اَهْلِیْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَکْنَا فِیْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا فَقَالَ: ارْجِعُوْا اِلٰی اَهْلِیْکُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ لَفْظَةُ اَمْرٍ تَشْتَمِلُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ کَانَ یَسْتَعْمِلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاتِهٖ، فَمَا کَانَ مِنْ تِلْكَ الْاَشْیَاءِ خَصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّقْلِ فَهُوَ لَا حَرَجَ عَلٰی تَارِکِهٖ فِیْ صَلَاتِهٖ وَمَا لَمْ یَخُصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّقْلِ فَهُوَ اَمْرٌ حَتْمٌ عَلَی الْمَخَاطَبِیْنَ کَافَّةً لَا یَجُوْزُ تَرْکُهٗ بِحَالٍ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے ہم نوجوان ہم عمر لوگ تھے۔ ہم نے آپ کے پاس بیس دن قیام کیا جب آپ کو یہ اندازہ ہو گیا' ہمارے لئے ہمارے گھر والوں سے علیحدگی دشواری کا باعث ہو رہی ہے' تو آپ نے ہم سے اس بارے میں دریافت کیا: ہم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کے آئے ہیں۔ ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ۔ انہیں تعلیم دو انہیں حکم دو اور تم اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جب نماز کا وقت آ جائے' تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

2130– إسناده صحيح على شرطهما. وانظر "1658"

2131– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر "1658"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم لوگ اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے" یہ لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے جو ہر اس چیز پر مشتمل ہے جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے دوران عمل کیا کرتے تھے اور ان میں سے دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن کو اجماع نے خاص کر دیا ہے۔ یا روایت نقل ہونے کے حوالے سے وہ خاص ہو گئی ہیں تو نماز کے دوران اسے ترک کرنے والے شخص کو کوئی حرج نہیں ہوگا: اور جسے اجماع نے یا کسی منقول حدیث نے خاص نہیں کیا۔ تو وہ لازمی حکم ہوگا جو تمام مخاطب لوگوں کے لیے ضروری ہوگا اور اسے ترک کرنا کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الثَّلَاثَةِ وَاَكْثَرَ فِي الْإِمَامَةِ حُكْمُ الِاثْنَيْنِ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ امامت کے بارے میں تین یا اس سے زیادہ آدمیوں اور دو آدمیوں کا حکم برابر ہے

2132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فِيْ سَفَرٍ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاَحَقُّكُمْ بِالْإِمَامَةِ اَقْرَؤُكُمْ .(1: 14)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم تین آدمی سفر کر رہے ہو تو تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے اور تم میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جو زیادہ تلاوت جانتا ہو"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّنْ يَّسْتَحِقُّ الْإِمَامَةَ لِلنَّاسِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ لوگوں کی امامت کا مستحق کون ہے؟

2133 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2132– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة –واسمه المنذر بن مالك– فإنه من رجال مسلم .وأخرجه أحمد 3/24 عن يحيى بن سعيد، عن شعبة وهشام، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1508"وأخرجه الطيالسي "2152"، ومسلم "672" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، والنسائي 3/119 في الإمامة: باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء، والبيهقي في "السنن" 3/119 من طريق هشام، به .وأخرجه أحمد 3/34، وابن أبي شيبة 1/343، ومسلم "672"، والنسائي 2/103–104: باب الجماعة إذا كانوا ثلاثة، والدارمي 1/286، والبغوي "836"، والبيهقي 3/119 من طرق عن قتادة، به.وأخرجه أحمد 3/48، ومسلم "672" من طريق أبي نضرة، به.

(متن حدیث): يَـؤُمُّ الْـقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوا فِي الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ . (3: 10)

۞ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ قرأت کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ سنت کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے بھی برابر ہوں تو وہ شخص کرے جس کی عمر زیادہ ہو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی سربراہی کی جگہ پر اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے۔ البتہ اس کی اجازت ہو تو حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ اِمَامَةِ الْاَعْمَى بِالْمَامُوْمِيْنَ اِذَا لَمْ يَكُوْنُوا عُمَاةً

نابینا شخص کیلئے لوگوں کی امامت کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ لوگ نابینا نہ ہوں

2134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ (5: 10)

۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں نائب مقرر کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے تھے۔

2133- إسناده حسن. أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان، روى له جماعة، إلا أن البخاري روى له متابعة، وهو صدوق
يخطء، كما في "التقريب"، وقد تابعه أبو معاوية عند المؤلف برقم "2127" وغيره. وهو في "مصنف بن أبي شيبة" 1/343، ومن
طريقه أخرجه مسلم "673" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، والبيهقي في "السنن" 3/125. وقد تقدم برقم "2118" "2127"
من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به، وسيرد برقم "2144" من طريق شعبة، عن إسناعيل بن رجاء، به، فانظره 2134. - إسناده
صحيح على شرطهما. وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/65، وقال: رواه أبو يعلى والطبراني في "الأوسط" وقال: استخلف ابن أم
مكتوم على المدينة مرتين يصلي بالناس. ورجال أبي يعلى رجال الصحيح. وفي الباب عن أنس رضي الله عنه عند أبي داوُد "595"
في الصلاة: باب إمامة الأعمى، و "2931" في الخراج والإمارة: باب في الضرير يولى، وابن الجارود "310"، والبيهقي 3/88، من
طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عن قتادة، عن أنس. وهٰذا إسناد حسن من أجل عمران بن داوُد، فإنه صدوق يهم.
وهو في "المسند" 3/192 من طريق بهز، عن أبي العوام القطان، عن أبيه عمران، به. وأخرجه عبد الرزاق "3828" عن سفيان
الثوري، عن أبي خالد وجابر، عن الشعبي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا سافر استخلف ابن أم مكتوم على المدينة. وفيه
"3830" عن ابن جريج قال: أخبرني من أصدق أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج مخرجا، فأمر عبد الله بن أم مكتوم أن يؤم
أصحابه، ومن تخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم من الزمناء، ومن لا يستطيع خروجا.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّؤُمَّ بِالنَّاسِ وَهُوَ اَعْمَى اِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يَّتَعَاهَدُهُ

امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ لوگوں کی امامت کرے جبکہ وہ نابینا ہو لیکن شرط یہ ہے کہ اس کو نماز کے اوقات کے بارے میں کوئی بتانے والا ہو

2135 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ (1:4)

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَمَّ النَّاسَ بِالتَّخْفِيفِ لِوُجُودِ اَصْحَابِ الْعِلَلِ خَلْفَهُ

جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہے اسے مختصر نماز پڑھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس کے پیچھے بیمار لوگ بھی موجود ہوتے ہیں

2136 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ (1: 95)

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے' تو اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے' کیونکہ لوگوں میں کمزور' بیمار اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔''

2135- هو مكرر ما قبله.

2136- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم، وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/115-116 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه مسلم "467" "185" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "3713" عن معمر، عن الزهري، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هريرة، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/271، وأبو داؤد "795" في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة .وأخرجه أحمد 2/502 عن يزيد بن هارون، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أبي سلمة، به .وأورده المؤلف برقم "1760" من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، وتقدم تخريجه هناك.

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِى مِنْ اَجْلِهٖ اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا

2137 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُهٗ فِىْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَاِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ. (1: 95)

❁❁ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں صبح کی نماز میں اس لئے شریک نہیں ہوتا' کیونکہ فلاں صاحب ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوگئے (راوی کہتے ہیں) وعظ کرتے ہوئے میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس دن سے زیادہ شدید غصے میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ (دوسروں کو) متنفر کرتے ہیں تم میں سے جو بھی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے کیونکہ لوگوں میں کمزور عمر رسیدہ اور بوسیدہ اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ تَكُوْنَ صَلَاتُهٗ بِالْقَوْمِ خَفِيفَةً فِىْ تَمَامٍ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ لوگوں کو پڑھانے والی اس کی نماز مختصر لیکن مکمل ہو

2138 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ،

2137– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/54–55، من طريقه مسلم "466" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة، عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/131، 132، والحميدي "453"، والطيالسي "607"، وعبد الرزاق "3726"، وأحمد 4/118، 119 و5/273، والبخاري "90" في العلم: باب الغضب في الموعظة والتعليم إذا رأى ما يكره، و "702" في الأذان: باب تخفيف الإمام في القيام وإتمام الركوع والسجود، و "704": باب من شكا إمامه إذا طول، و "6110" في الأدب: باب ما يجوز من الغضب والشدة لأمر الله تعالى، و "7159" في الأحكام: باب هل يقضي القاضي أو يفتي وهو غضبان، ومسلم "466"، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 7/338، وابن ماجه "984" في الإقامة: باب من أم قوما فليخفف، والدارمي 1/288، وابن الجارود "326"، والطبراني في "الكبير" 17/ "555" و "556" و "557" و "558" و "559" و "560" و "561" و "562" و "563"، والبيهقي في "السنن" 3/115، والبغوي في "شرح السنة" "844"

2138– إسناده على شرطهما. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وهو من أثبت الناس في قتادة . وأخرجه مسلم "470" "192" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف

قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً وَلَا اَتَمَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (5: 4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکمل نماز ادا کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخَفِّفَ صَلَاتَهُ اِذَا عَلِمَ اَنَّ خَلْفَهُ مَنْ لَّهُ شُغْلٌ يَّحْتَاجُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مختصر نماز ادا کرے جب اسے علم ہو کہ اس کے پیچھے ایسے لوگ موجود ہوں گے جن کی مصروفیت ہوتی ہے انہوں نے واپس جانا ہوتا ہے

2139 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّـي لَاَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ اُرِيْدُ اَنْ اُطِيلَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَاُخَفِّفُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ بِهِ. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب میں نماز شروع کرتا ہوں تو بعض اوقات میرا ارادہ ہوتا ہے' میں طویل نماز ادا کروں گا لیکن پھر میں کسی بچے کی رونے کی آواز سن لیتا ہوں' تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے' اس کی وجہ سے اس کی والدہ کو کتنی پریشانی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُطَوِّلَ الْاُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاتِهِ وَيُقَصِّرَ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی نماز کی پہلی دو رکعات

2139- إسناده على شرطهما. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وهو من أثبت الناس في قتادة. وأخرجه مسلم "470" "192" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والبيهقي في "السنن" 2/393 عن محمد بن المنهال الضرير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "709" في الأذان: باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، والبيهقي 2/393 من طريق يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 3/109، والبخاري "710"، وابن ماجة "989" في الإقامة: باب الإمام يخفف الصلاة إذا حدث أمر، والبغوي "845"، والبيهقي 2/393 من طرق عن سعيد، به. وصححه ابن خزيمة "1610". وأخرجه البيهقي 3/118 من طريق أبان عن قتادة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/57، والترمذي "376" في الصلاة: باب ما جاء أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إني لأسمع بكاء الصبي في الصلاة فأخفف"، والبغوي "846" من طريقين عن حميد، عن أنس.

طویل ادا کرے اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرے

2140 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: قَدْ شَكَاكَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی فِی الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اُطِيلُ الْاُولَيَيْنِ وَاَحْذِمُ فِی الْاُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

اَبُوْ عَوْنٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ. (5: 8)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل کوفہ نے ہر معاملے میں آپ کی شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی کی ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

ابوعون نامی راوی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِهِ وَيُطَوِّلَ صَلَاتَهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دوسرے کو نماز پڑھا رہا ہو تو نماز کو طول دے

2141 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قَالَ: قِيلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهُ. (1: 4)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ نے طویل نماز ادا کی یہاں تک کہ میں نے ایک برا خیال دل میں سوچ لیا۔ راوی کہتے ہیں: ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے یہ ارادہ کیا تھا' میں بیٹھ جاتا ہوں اور آپ کو نماز ادا کرنے دیتا ہوں۔

2140– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر "1937" وانظر "1859".

2141– إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه مسلم "773" في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراء ة في صلاة الليل، والترمذي في الشمائل "272"، وابن خزيمة "1135"، من طرق عن جرير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/385 و396 و415 و440، والبخاري "1135" في التهجد: باب طول القيام في الصلوات، من طرق عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة "1154" أيضا.

ذِكْرُ جَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلٰى مَكَانٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَامُوْمِيْنَ اِذَا اَرَادَ تَعْلِيْمَ الْقَوْمِ الصَّلَاةَ

امام کی ایسی نماز کے جائز ہونے کا تذکرہ جس میں امام مقتدیوں سے بلند مقام پر نماز ادا کرے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ لوگوں کو نماز کا طریقہ تعلیم دے

2142 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهُ؟ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاَعْرِفُ مِمَّ هُوَ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ اَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ - امْرَاَةٌ سَمَّاهَا سَهْلٌ - اَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَعْمَلَ لِي اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهَا اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ، فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِهَا فَوَضَعَتْ هَاهُنَا، ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا وَرَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا وَرَفَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا وَتَوَلّٰى الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ وَرَقٰى عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ. (5: 8)

ابوحازم بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے درمیان منبر کے بارے میں بحث ہوگئی تھی کہ وہ کون سی لکڑی سے بنایا گیا تھا۔ ان لوگوں نے اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں' یہ کون سی لکڑی سے بنایا گیا تھا اور میں اس دن دیکھ رہا تھا جب آپ پہلی مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کی طرف پیغام بھجوایا تھا۔ حضرت سہل نے اس خاتون کا نام بھی بیان کیا تھا۔ (بعد کا کوئی راوی اس کا نام بھول گیا) پیغام یہ تھا' تم اپنے بڑے لڑکے سے کہو وہ ہمارے لئے لکڑیوں سے کوئی

2142- إسناده صحيح على شرطهما. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري "917" في الجمعة: باب الخطبة على المنبر، ومسلم "544" "45" في الصلاة: باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة، وأبو داود "1080" في الصلاة: باب اتخاذ المنبر، والنسائي 2/57 في المساجد: باب الصلاة على المنبر، والبيهقي 3/108 في "سننه"، و2/554 في "دلائل النبوة"، والطبراني "5992" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/138، والحميدي "926"، وأحمد 5/339، والبخاري "377" في الصلاة: باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب، و "448": باب الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، و "2094" في البيوع: باب النجار، و "2569" في الهبة: باب من استوهب من أصحابه شيئا، ومسلم "544" "44" و "45"، وابن ماجة "1416" في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، وابن جارود "311" و "312"، والطبراني "5752" و "5790" و "5881" و "5977"، والبيهقي في "السنن" 3/108، وفي "دلائل النبوة" 2/554-555، والبغوي في "شرح السنة" "497" من طرق عن أبي حازم، به. وصححه ابن خزيمة "1779".

چیز بنا دے جس پر میں بیٹھ جایا کروں۔ اس وقت جب میں نے لوگوں سے کلام کرنا ہوتا ہے' تو اس خاتون نے اس لڑکے کو یہ ہدایت کی' اس نے جنگل کی لکڑیوں سے اسے بنا دیا' پھر وہ اس کو لے کر آیا۔ اس خاتون نے یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھجوایا۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے وہاں رکھا گیا پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ نے اس پر نماز ادا کی۔ آپ نے تکبیر کہی۔ آپ اس وقت اس پر موجود تھے جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ اس پر موجود تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا' تو آپ اس پر موجود تھے' پھر آپ الٹے قدموں پیچھے ہٹے اور آپ نے (زمین پر) سجدہ کیا' پھر آپ منبر پر چڑھ گئے پھر آپ نے اسی طرح کیا' اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے ایسا اس لئے کیا ہے' تا کہ تم میری پیروی کرو اور تم میری نماز (کے طریقے) کے بارے میں جان لو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلَاةَ الْإِمَامِ عَلٰى مَوْضِعٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَامُوْمِيْنَ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ امام کا مقتدیوں سے بلند مقام پر کھڑا ہونا جائز نہیں ہے

2143 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا حُذَيْفَةُ عَلٰى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَجَبَذَهُ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَتَابَعَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اَلَمْ تَرَنِيْ قَدْ تَابَعْتُكَ؟ .(5: 8)

2143- إسناده صحيح على شرط مسلم. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وهمام: هو ابن الحارث النخعي . وهو في "الصحيح ابن خزيمة" "1523"، وفي "مسند" الشافعي 1/137-138، ومن طريق الربيع بن سليمان عن الشافعي أخرجه البيهقي 3/108، والبغوي . "831"وأخرجه أبو داوُد "597" في الصلاة: باب الإمام يقوم مكانا أرفع من مكان القوم، وابن الجارود "313" من طريقين عن الأعمش، به . وصححه الحاكم 1/210 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وفي "مصنف ابن أبي شيبة" 2/262 عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن همام قال: صلى حذيفة على دكان وهم أسفل منه، قال: فجذبه سلمان حتى أنزله، فلما انصرف قال له: أما علمت أن أصحابك كانوا يكرهون أن يصلي الإمام على الشيء ، وهم أسفل منه، فقال حذيفة: بلى قد ذكرت حين مددتني. وأخرجه البيهقي 3/108 من طريق يعلى بن عبيد، عن الأعمش، به . إلا أنه قال: فجبذ أبو مسعود. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق "3905" من طريق معمر، عن الأعمش، عن مجاهد أو غيره -شك أبو بكر- أن ابن مسعود أو قال: أبا مسعود -أنا أشك- وسليمان وحذيفة صلى بهم أحدهم، فذهب يصلي على دكان، فجبذه صاحباه، وقالا: انزل عنه .وفي ابن أبي شيبة 2/263 من طريق وكيع، عن ابن عون، عن إبراهيم قال: صلى حذيفة على دكان بالمدائن أرفع من أصحابه، فمده أبو مسعود، قال له: أما علمت أن هٰذا يكره، قال: ألم تر أنك لما ذكرتني ذكرت. وفي "المصنف" "3904" عن الثوري، عن حماد، عن مجاهد قال: رأى سليمان حذيفة يؤمهم على دكان من جص، فقال: تأخر، فإنما أنت رجل من القوم، فلا ترفع نفسك عليهم، فقال: صدقت . وانظر "سنن البيهقي" .3/109

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا كَانَ الْمَرْءُ اِمَامًا وَاَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ بِقَوْمٍ حَدِيْثٍ عَهْدُهُمْ بِالْاِسْلَامِ، ثُمَّ قَامَ عَلٰى مَوْضِعٍ مُرْتَفِعٍ مِنَ الْمَامُوْمِيْنَ لِيُعَلِّمَهُمْ اَحْكَامَ الصَّلَاةِ عِيَانًا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا عَلٰى مَا فِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَاِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ مَعْدُوْمَةً لَمْ يُصَلِّ عَلٰى مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِ الْمَامُوْمِيْنَ عَلٰى مَا فِيْ خَبَرِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ

ہمام بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز ایک بلند چبوترے پر پڑھائی۔ انہوں نے اس پر سجدہ کیا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ لیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی بات مان لی اور نماز مکمل کی جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ نے مجھے دیکھا نہیں، میں نے آپ کی بات مان لی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب آدمی امام ہو اور وہ لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کرے وہ لوگ جنہوں نے نیا نیا اسلام قبول کیا ہو۔ پھر وہ شخص کسی ایسی جگہ پر کھڑا ہو جائے جو مقتدیوں سے بلند ہو۔ اور اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگوں کو واضح طور پر نماز کے احکام کی تعلیم دے۔ تو یہ بات جائز ہوگی۔ جیسا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے۔ لیکن جب یہ علت معدوم ہو تو پھر امام مقتدیوں کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑا ہو کر نماز ادا نہیں کرے گا۔ جیسا کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے۔ اس طرح ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّؤُمَّ الزَّائِرُ الْمَزُوْرَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مہمان، میزبان کے گھر میں اس کی امامت کرے البتہ اس کی اجازت سے ایسا کر سکتا ہے

2144 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْحَوْضِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانَتْ قِرَائَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ

2144- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وابن كثير: هو حفص بن عمر. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/ "613" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "582" في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "618"، وأحمد 4/118 و121-122، ومسلم "673" "291" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، وأبو داود "583"، والنسائي 2/77 في الإمامة: باب اجتماع القوم وفيهم الوالي، وابن ماجة "980" في الإقامة: باب من أحق بالإمامة، والطبراني 17/ "613"، وأبو عوانة 2/36، والبيهقي 3/125، من طرق عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة "1516" وتقدم برقم "2127" من طريق أبي معاوية، وبرقم "2133" من طريق أبي خالد الأحمر، كلاهما عن الأعمش، به. فانظرهما.

كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي فُسْطَاطِهِ وَلَا يَقْعُدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ.

قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِاِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ: مَا تَكْرِمَتُهُ؟ قَالَ: فِرَاشُهُ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ الْحَوْضِيُّ: فَقُلْتُ لِاِسْمَاعِيلَ. (3 :2)

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ قرأت کے حوالے سے برابر ہوں تو ان کی امامت وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے بھی برابر ہو تو اس کی امامت وہ شخص کرے جو عمر میں زیادہ ہو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے گھر میں یا خیمے میں اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے البتہ اس کی اجازت کا حکم مختلف ہیں''۔

شعبہ کہتے ہیں اسماعیل سے دریافت کیا: لفظ تقرمہ سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: اس کا بچھونا حوضی نامی راوی نے یہ بات نقل نہیں کی ہے، میں نے اسماعیل سے دریافت کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّكِيْنَةِ لِمَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ وَقَضَاءِ مَا فَاتَهُ مِنْهَا

جو شخص نماز کیلئے مسجد میں جاتا ہے اس کیلئے سکون کے ساتھ چل کر آنے کا تذکرہ اور جو نماز پہلے گزر جائے اسے بعد میں مکمل کرنے کے حکم کا تذکرہ

2145 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ، فَلَا تَاْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَائْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا. (78 :1)

2145- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/358، والحميدي "935"، وأحمد 2/238، ومسلم "602" "151" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة والنهي عن إتيانها سعيا، والترمذي "329" في الصلاة: باب ما جاء في المشي إلى المسجد، والنسائي 2/114-115 في الإمامة: باب السعي إلى الصلاة، وابن الجارود "305"، والطحاوي في "السنن" 2/297 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3404"، ون طريقه أحمد 2/270، والترمذي "328"، وابن الجارود "306"، والبغوي "441" عن معمر، عن الزهري، به . وأخرجه عبد الرزاق "3402"، ومن طريقه: أحمد 2/318، ومسلم "602" "153"، وأبو عوانة 1/413 و2/83، والبيهقي 2/295 و298 عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة . وأحرجه أحمد 2/427، ومسلم "602" "154"، والطحاوي 1/396، وأبو عوانة 2/83، والبيهقي 2/298 من طريق ابن سيرين، وأحمد 2/489 من طريق أبي رافع، كلاهما عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "602" "152"، والطحاوي 1/396، والبيهقي 2/298، والبغوي 442"، من طريق العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وانظر ما بعده.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم نماز کے لئے آؤ تو دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ بلکہ تم اس حالت میں آؤ' تم پُرسکون ہو جتنی نماز تمہیں ملے اتنی ادا کرلو اور جو گزر چکی ہو اس کو بعد میں پوری کرلو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا اَرَادَ بِهِ فَاقْضُوا عَلَى الْاِتْمَامِ لَا عَلَى التَّعْكِيسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو گزر جائے اس کو مکمل کرلو'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے مکمل ادا کرو اس کے برعکس مراد نہیں ہے

2146 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ

2146- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/145-146، وأحمد 2/532، والبخاري "636" في الأذان: باب لا يسعى إلى الصلاة وليأت بالسكينة والوقار، و "908" في الجمعة: باب المشي إلى الجمعة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/396 من طرق عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد . وأخرجه مسلم "602" "151" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار والسكينة، وابن ماجة "775" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة، وأبو عوانة 2/83، والبيهقي في "السنن" 2/297 من طريق إبراهيم بن سعد، وأبو داوُد "572" في الصلاة: باب السعي إلى الصلاة، من طريق يونس، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 2/239 و452، والبخاري "908" أيضا، ومسلم "602" أيضا، والترمذي "327" في الصلاة: باب ما جاء في المشي إلى المسجد، والبيهقي في "السنن" 2/297 من طرق عن الزهري، عن أبي سلمة، به . وأخرجه الطيالسي "2350"، وأحمد 2/386، وأبو داوُد "573"، والطحاوي 1/396 من طريق سعد بن إبراهيم، والطحاوي 1/396، والبيهقي 2/297 من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن أبي سلمة، به .وأخرجه عبد الرزاق "3405"، وابن أبي شيبة 2/358، وأحمد 2/282 و472، من طريق سعد بن إبراهيم، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، عن أبي هريرة . وسقط من سند إحدى روايات أحمد مدينة وكورة واسعة بما وراء النهر متاخمة لبلاد تركستان بينها وبين سمرقند خمسون فرسخا، وتقع اليوم في تركستان الروسية على نهر سرداريا في الاتحاد السوفيتي، قدم أصبهان، وحدث ببغداد، ثم سكن دمشق، وتوفي بها سنة 306 هـ، وثقه الخطيب، وقال الدارقطني: ليس به بأس. مترجم في "سير أعلام النبلاء " 14/258-259، وأحمد بن عبد الرحمٰن: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين، وقد توبع الوليد بن مسلم عليه .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبيد الله بن موسى، وأحمد 4/128، والدارمي 1/290 من طريق الحسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" /18 "637" من طريق آدم بن أبي إياس، ثلاثتهم عن شيبان النحوي، بهٰذا الإسناد، وهٰذا سند صحيح.وأخرجه النسائي 2/92-93 في الإمامة: باب فضل الصف الأول على الثاني، والبيهقي 3/102 من طريق بقية بن الوليد، والطبراني /18 "637" من طريق إسماعيل بن عياش،، كلاهما عن بحير بن سعد "وقد تحرف في المطبوع من الطبراني والبيهقي إلى يحيى بن سعيد"، عن خالد بن معدان، به . وهٰذا سند قوي .وأخرجه الطيالسي "1163"، وأحمد 4/126 و127، وابن ماجة "996" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/290، والطبراني /18 "639"، وابن خزيمة "1558"، والحاكم 1/214 و217، والبيهقي 3/102-103 من طرق عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن خالد بن معدان، عن العرباض .قال الطبراني بإثره: ولم يذكر هشام في الإسناد جبير بن نفير .قلت: في المطبوع من سنن ابن ماجة لم يذكر جبير بن نفير، لكن ذكره المزي في "تحفة الأشراف" 7/287 من رواية ابن ماجة، بإثبات ابن نفير.وقال البيهقي في "سننه" 3/102

بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَائْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَصَلُّوْا مَا اَدْرَكْتُمْ وَمَا سُبِقْتُمْ فَاَتِمُّوا . (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم سکون سے اس کی طرف چلتے ہوئے آؤ جتنی نماز تمہیں ملے اُسے ادا کرلو اور جو پہلے گزر چکی ہو اسے (بعد) میں مکمل کرلو''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِی مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

2147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ، فَلَمَّا صَلّٰى دَعَاهُمْ فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: لَا تَسْتَعْجِلُوْا اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سُبِقْتُمْ فَاَتِمُّوا .* (1: 78)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے کچھ لوگوں کی تیز آہٹ سنی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے انہیں بلوایا اور دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نماز کی طرف جلدی آنا چاہ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو تم نماز کی طرف آؤ تو سکون سے چلتے ہوئے آؤ جتنی نماز تمہیں ملے اسے ادا کرلو اور جو پہلے گزر چکی ہو اسے (بعد) میں مکمل کرلو۔

2148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

2147– إسناده صحيح على شرطهما . حسين بن محمد "وقد تحرف في "الإحسان" و"التقاسيم" إلى "خير بن محمد"": هو ابن بهرام التميمي المؤدب، أبو محمد المروذي، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن النحوي . وأخرجه أحمد 5/306 عن حسين بن محمد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/306، وأبو عوانة 2/83 عن حسن بن موسى، والبخاري "635" في الأذان: باب قول الرجل: فاتتنا الصلاة، وأبو عوانة 2/83 عن أبي نعيم، ومسلم "603" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بسكينة ووقار، من طريق معاوية بن هشام، والبيهقي 2/298 من طريق أبي نعيم، ثلاثتهم عن شيبان، به .وأخرجه مسلم "603" من طريق معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به. وانظر "1755".

2148– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "الموطأ" 1/68–69 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في "مسنده" 1/122، وأحمد 2/237 و460 و532، وأبو عوانة 1/413، والبغوي في "شرح السنة" "442"، والبيهقي في "السنن" .2/298وأخرجه مسلم "602" "152" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة، من طريق إسماعيل بن جعفر، وأبو عانة 1/413 و2/83 من طريق مالك، كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وانظر "2145" و "2146".

الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، وَاِسْحَاقَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَلَا تَاْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَائْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلَاةِ .(2: 94)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ) (الجمعة: 9) وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَاْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ فَالسَّعْیُ الَّذِیْ اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهٖ هُوَ الْمَشْیُ اِلَى الصَّلَاةِ عَلٰى هَيْنَةِ الْاِنْسَانِ، وَالسَّعْیُ الَّذِیْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ هُوَ الِاسْتِعْجَالُ فِی الْمَشْیِ، لِاَنَّ الْمَرْءَ تُكْتَبُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا اِلَى الصَّلَاةِ حَسَنَةٌ فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ، يَعْنِیْ فِیْ تَرْجَمَةِ نَوْعِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى اَنَّ الْعَرَبَ تُوْقِعُ فِیْ لُغَتِهَا الِاسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفِی الْمَعْنٰى فَيَكُوْنُ اَحَدُهُمَا مَاْمُوْرًا بِهٖ وَالْاٰخَرُ مَزْجُوْرًا عَنْهُ.

اِسْحَاقُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى زَائِدَةَ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالَهٗ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے' تو تم دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ بلکہ سکون سے چلتے ہوئے آؤ جتنی نماز تمہیں مل جائے اسے ادا کرلو اور جو گزر چکی ہو اسے (بعد) میں مکمل کرلو کیونکہ جب کوئی شخص نماز کی طرف جاتا ہے' تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ۔''

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ کہ تم لوگ دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ تو وہ تیزی جس سے حکم اللہ نے دیا ہے۔ اس سے مراد آدمی کا سکون کی حالت میں نماز کی طرف چل کر جانا ہے اور وہ تیزی جس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ اس سے مراد تیز رفتاری سے چلنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کے ہر ایک قدم کے عوض میں اس کے لیے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے یعنی اس نوعیت کی احادیث کی وضاحت میں یہ بات ذکر کی ہے۔ کہ جب عرب اپنی زبان میں کسی ایک اسم کو دو مختلف چیزوں کے لیے استعمال کریں۔ تو ان دونوں میں سے کوئی ایک مامور بہ بھی ہوسکتا اور دوسرا ممنوع ہوسکتا ہے۔

اسحاق ابوعبداللہ جوزاہدہ کا غلام ہے وہ تابعین سے تعلق رکھتا ہے یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

2149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

2149- إسناده حسن. ابن عجلان -واسمه محمد-: صدوق روى له مسلم متابعة، وباقي رجاله على شرط مسلم. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "440" وبسطت تخريجه من طرقه فيما تقدم برقم "2036" فانظره. وانظر ما بعده.

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ ثُمَّ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ، فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِكَ .(2: 7)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''جب تم وضو کر کے مسجد میں داخل ہو جاؤ تو تم اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ فِيمَا زَعَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف سعید مقبری نے نقل کیا ہے اور اس شخص کے گمان کے مطابق اس راوی سے اس روایت کو نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے

2150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجْتَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا تُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ فَاِنَّكَ فِيْ صَلَاةٍ .(2: 37)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور پھر تم مسجد کی طرف جاؤ اور (اس دوران) تم اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ تم نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ جَمَاعَةً فِيْ فَضَاءٍ اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ

امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کھلی جگہ پر کسی دیوار کی طرف رخ کیے بغیر لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائے

2151 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

2150- إسناده حسن. سليمان بن عبيد الله: هو أبو أيوب الرقي الحطّاب، ذكره المؤلف في "الثقات"، وسمع منه أبو حاتم، وقال: صدوق، ما رأيت إلا خيرا، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال أبو داوٗد عن ابن معين: ليس بشيء، وقد تابعه عمرو بن قسيط عند البيهقي 3/230-231، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن معدان، وهو ثقة. وقد تقدم تخريجه برقم "2036".

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَىْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِى الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ. (4: 5)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ میں اس وقت قریب البلوغ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا پھر میں اس سے اترا اور میں نے اس گدھی کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور خود صف میں آ کر شامل ہو گیا تو کسی نے میری (اس حرکت پر) اعتراض نہیں کیا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ لِلْمُصَلِّيْ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ فِيْ مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ

باجماعت نماز والی مسجد میں نمازی کیلئے ستون کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

2152 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اِلٰى سُبْحَةِ الضُّحٰى فَيَعْمِدُ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ، فَيُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَقُوْلُ لَهٗ: لَا تُصَلِّ هَا هُنَا وَاُشِيْرُ لَهٗ اِلٰى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

2151- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" "548" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد . وهو فى "الموطأ" 1/155-156 فى الصلاة: باب الرخصة فى المرور بين يدى المصلى، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى فى "المسند" 1/68 وأحمد1/342، والبخارى "76" فى العلم: باب متى يصح سماع الصبى، و "493" فى الصلاة: باب سترة الإمام سترة من خلفه، و "861" فى الأذان: باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة والعيدين والجنائز وصفوفهم، و "4412" فى المغازى: باب حجة الوداع، ومسلم "504" "254" فى الصلاة: باب سترة المصلى، وأبو داؤد "715" فى الصلاة: باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة، وأبو عوانة 2/55، والبيهقى فى "السنن" 2/273 و277، وصححه ابن خزيمة "834". وأخرجه الشافعى 1/68، وابن أبى شيبة 1/278 و280، والحميدى "475"، وعبد الرزاق "2359"، وأحمد 1/219 و264 و365، والبخارى "1857" فى جزاء الصيد: باب حج الصبيان، و "4412" فى المغازى: باب حجة الوداع، ومسلم "504" "255" و "256" و "257"، وأبو داؤد "715" أيضا، والترمذى "337" فى الصلاة: باب ما جاء لا يقطع الصلاة شىء ، والنسائى 2/64 فى القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدى المصلى سترة، وابن ماجه "947" فى الإقامة: باب ما يقطع الصلاة، وابن الجارود "168"، وأبو عوانة 2/54 و55، والبيهقى فى "السنن" 2/276، 277 من طرق عن الزهرى، به . وصححه ابن خزيمة "833" وسيعيده المؤلف فى آخر باب ما يكره للمصلى وما لا يكره .وقوله: "ناهزت الاحتلام" أى: قاربت البلوغ .وروى البخارى "5036" فى فضائل القرآن، عن ابن عباس قال: توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا ابن عشر سنين وقد قرأت المحكم ...وروى أيضا "6299" فى الاستئذان من وجه آخر أن ابن عباس سئل: مثل من أنت حين قبض النبى صلى الله عليه وسلم؟ قال: أنا يومئذ مختون، قال: وكانوا لا يختتنون الرجل حتى يدرك .وعنه أيضا أنه كان عند موت النبى صلى الله عليه وسلم ابن خمس عشرة سنة. وانظر فى الجمع بين هذه الروايات "الفتح" 9/84.

2152- إسناده صحيح على شرط مسلم . أحمد بن عبدة من شرط مسلم وحده، ومن فوقه من رجال الشيخين . وهو مكرر "1763" فانظر تخريجه هناك.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى هٰذَا الْمَقَامَ . (3: 61)

❁❁ یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: وہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چاشت کی نماز ادا کرنے کے لئے جایا کرتے تھے تو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بطور خاص ایک مخصوص ستون کی طرف جاتے تھے اور اس کے قریب نماز ادا کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا: آپ یہاں نماز ادا نہ کریں۔ میں نے مسجد کے دوسرے گوشوں کی طرف اشارہ کر کے کہا (کہ آپ وہاں نماز ادا کرلیں) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ اہتمام کے ساتھ اس جگہ (نماز ادا کرتے تھے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُبَادَرَةِ فِي اللُّحُوقِ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّهْجِيرِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

نماز کی پہلی صف میں شامل ہونے کیلئے لپکنے کا حکم ہونے کا تذکرہ (نماز کیلئے) جلدی جانا اور صبح وعشاء کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا

2153 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا اِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا .

(83:1)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے اذان دینے اور پہلی صف (میں نماز ادا کرنے) میں کیا اجر وثواب ہے اور پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع ملے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کرلیں گے اور اگر انہیں نماز کے لئے جلد جانے (کے اجر وثواب) کا پتہ چل جائے تو وہ اس کی طرف سبقت لے جائیں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے عشاء اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے) میں کیا فضیلت ہے تو وہ اس میں ضرور شریک ہوں اگرچہ انہیں گھسٹ کر چل آنا پڑے"۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ اِذِ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ اسْتِعْمَالُ الْمَلَائِكَةِ مِثْلُهُ

2153- إسناده صحيح على شرطهما . وقد تقدم برقم "1659" في باب الأذان. والنداء : هو الأذان. والاستهام: الاقتراع. والتهجير: التبكير إلى الصلوات، أي صلاة كانت، وخصها بعضهم بصلاة الظهر لأن التهجير مشتق من الهاجرة، وهو شدة الحر نصف النهار، وهو أول وقت الظهر. والعتمة: العشاء . وحبوا: أي: مشيا على اليدين والركبتين، أو على مقعدته.

پہلی صف کومکمل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ پھراس کی بعدوالی کو(مکمل کرنا) کیونکہ یہ عمل کرنا فرشتوں کےعمل کرنے کے مانند ہوگا

2154 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: (متن حديث):دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ. (1: 84)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔آپ نے ارشادفرمایا: تم لوگ اس طرح صف کیوں نہیں بناتے ہو؟جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے وہ پہلی صف کومکمل کرتے ہیں اور پھر باقی صف کے درمیان خلانہیں رہنے دیتے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثُمَّ الْوُقُوفُ فِي الَّذِي يَلِيهِ

آگےوالی صف کومکمل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ پھراس کے بعدوالی میں وقوف کیا جائے گا

2155 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2154– إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه عبد الرزاق "2432" عن سفيان الثوري، وأحمد 5/101، وابن خزيمة في "صحيحه" "1544"، وابن أبي شيبة 1/353، ومن طريقه مسلم "430" في الصلاة: باب الأمر بالسكون في الصلاة ... وإتمام الصفوف الأول والتراص فيها، من طريق أبي معاوية، ومسلم "430" أيضا، وابن ماجة "992" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، وابن خزيمة "1544"، من طريق وكيع، والنسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، وفي التفسير من الكبرى كما في "التحفة" 2/146 من طريق الفضيل بن عياض، وأبو عوانة 2/39 من طريق محاضر وابن نمير، ومسلم "430"، وابن خزيمة "1544" من طريق عيسى بن يونس، وابن خزيمة "1544" أيضا من طريق يحيى بن سعيد، كلهم عن الأعمش، بهٰذا الإسناد وسيورده المؤلف برقم "2162" من طريق زهير بن معاوية، عن الأعمش، به، فانظره.

2155– رجاله ثقات رجال الشيخين، وابن أبي عدي –واسمه محمد– وإن كان سماعه من سعيد –وهو ابن أبي عروبة– بعد الاختلاط، فقد رواه غير واحد من الثقات ممن سمعوا منه قبل الاختلاط، فالحديث صحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" /155 ب. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1546" عن أبي موسى محمد بن المثنى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/132 و215 من طريق محمد بن بكر البرساني، وأحمد 3/233، وأبو داوٗد "671" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، والبيهقي 3/102، والبغوي "820" من طريق عبد الوهاب بن عطاء، والنسائي 2/93 في الإمامة: باب الصف المؤخر من طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن سعيد بن أبي عروبة، بهٰذا الإسناد.

(متن حدیث):اِتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، فَاِنْ كَانَ نُقْصَانٌ فَلْيَكُنْ فِي الْمُؤَخَّرِ . (1: 78)

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلی صف کو مکمل کرو اگر کوئی کمی ہو تو وہ سب سے پیچھے والی صف میں ہونی چاہئے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَخَلُّفِ الْمَرْءِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں پہلی صف سے آدمی کے پیچھے رہ جانے کی ممانعت کا تذکرہ

2156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُخَلِّفَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ . (2: 62)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ پہلی صف سے پیچھے رہنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جہنم میں انہیں پیچھے کر دے گا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُصَلِّي فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ

اللہ تعالیٰ کا پہلی صف میں نماز ادا کرنے والے شخص کی مغفرت کرنے کا تذکرہ اور فرشتوں کا اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا

2157 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

2156– حسين بن مهدي: صدوق، ومن فوقه ثقات إلا أن عكرمة بن عمار في روايته عن يحيى بن أبي كثير اضطراب، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "2453"، و"صحيح ابن خزيمة" "1559".ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أبو داوُد "679" في الصلاة: باب مقام الصبيان من الصف، والبيهقي 3/103.وله شاهد من حديث أبي سعيد الخدري عند مسلم "438"، وابو داوُد "680"، والنسائي 2/83، وأبو عوانة 2/42، والبغوي "814"، والبيهقي 3/103، بلفظ: رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ناسا في مؤخر المسجد، فقال: " لا يزال قوم يتأخرون حتى يؤخرهم الله، ادنوا مني، فأتموا بي، وليأتم بكم من بعدكم " لفظ أبي عوانة. وصححه ابن خزيمة "1560". وانظر ما يأتي.

2157– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عبد الرحمٰن بن عوسجة، وهو ثقة، روى له أصحاب السنن .وأخرجه الطيالسي "741"، وأحمد "4/304"، وابن مادة "997" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/289، وابن الجارود "316"، وابن خزيمة في "صحيحه" "1551"، والبيهقي 3/103 من طريق شعبة، وابن أبي شيبة 1/378 من طريق ابن فضيل، والبغوي في "شرح السنة" "817"، ثلاثتهم عن طلحة بن مصرف، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/297، وابن أبي شيبة 1/378، وابن خزيمة "1552"، من طريقين عن أبي إسحاق الهمداني، عن عبد الرحمٰن بن عوسجة، به. وسيورده المؤلف برقم "2161" من طريق منصور، عن طلحة بن مصرف، به، فانظره.

حَازِمٍ، سَمِعْتُ زُبَيْدًا الْإِيَامِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفْ صُفُوفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. (1: 2)

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ آپ ہماری گردنوں اور ہمارے سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے۔

''اپنی صفوں میں اختلاف نہ رکھو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ ثَلَاثًا لِلْمُصَلِّي فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

نبی اکرم ﷺ کا پہلی صف میں نماز ادا کرنے والے کیلئے تین مرتبہ دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2158 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَرْكِيْنَ الْحَافِظُ الْفُرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي مَرَّةً. (1: 2)

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے رحمت کیا کرتے تھے۔

2158- حديث صحيح. وحاجب بن أركين: هو المحدث الثقة، أبو العباس، حاجب بن مالك الفرغاني نزيل دمشق، أصله من فرغانة -وهي مدينة وكورة واسعة بما وراء النهر متاخمة لبلاد تركستان بينها وبين سمرقند خمسون فرسخا، وتقع اليوم في تركستان الروسية على نهر سرداريا في الاتحاد السوفيتي، قدم أصبهان، وحدث ببغداد، ثم سكن دمشق، وتوفي بها سنة 306 هـ، مترجم في "سير أعلام النبلاء" 14/258-259، وأحمد بن عبد الرحمٰن: صدوق، وثقه الخطيب، وقال الدارقطني: ليس به بأس. ومن فوقه من رجال الشيخين، وقد توبع الوليد بن مسلم عليه. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبيد الله بن موسى، وأحمد 4/128، والدارمي 1/290 من طريق الحسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" 18/"637" من طريق آدم بن أبي إياس، ثلاثتهم عن شيبان النحوي، بهٰذا الإسناد، وهٰذا سند صحيح. وأخرجه النسائي 2/92-93 في الإمامة: باب فضل الصف الأول على الثاني، والبيهقي 3/102 من طريق بقية بن الوليد، والطبراني 18/"637" من طريق إسماعيل بن عياش، كلاهما عن بحير بن سعد "وقد تحرف في المطبوع من الطبراني والبيهقي إلى يحيى بن سعيد"، عن خالد بن معدان، به. وهٰذا سند قوي. وأخرجه الطيالسي "1163"، وأحمد 4/126 و127، وابن ماجة "996" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/290، والطبراني 18/"639"، وابن خزيمة "1558"، والحاكم 1/214 و217، والبيهقي 3/102-103 من طرق عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن خالد بن معدان، عن العرباض. قال الطبراني بإثره: ولم يذكر هشام في الإسناد جبير بن نفير.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس گمان کا شکار ہے کہ محمد بن ابراہیم نے یہ روایت خالد بن معدان سے نہیں سنی ہے

2159 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ، حَدَّثَهُ، اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، حَدَّثَهُ - وَكَانَ الْعِرْبَاضُ، مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ - قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِىْ وَاحِدَةً. (1: 2)

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عرباض رضی اللہ عنہ اہل صفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعاء رحمت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَاسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُصَلِّيْ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ

صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے والے نمازی کیلئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2160 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ

2159- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. محمد بن عثمان العجلي: هو محمد بن عثمان بن كرامة العجلي مولاهم الكوفي، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبيد الله بن موسى، بهٰذا الإسناد.

2160- إسناده حسن كما قال الحافظ في "الفتح" 2/213. أسامة بن زيد: هو الليثي مولاهم أبو زيد المدني، استشهد به البخاري ومسلم، وهو مختلف فيه، وأعدل الأقوال فيه أنه حسن الحديث. وأخرجه ابن ماجة "1005" في الإقامة: باب فضل ميمنة الصف، وأبو داوٗد "676" في الصلاة: باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف و كراهية التأخير، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/103، والبغوي في "شرح السنة" "819"، كلاهما عن عثمان بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. لكن المحفوظ بهٰذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ: "إن الله وملائكته يصلون على الذين يصلون الصفوف" كما سيرد عند المؤلف برقم "2163". انظر "سنن البيهقي" 3/103. وأخرج أبو داوٗد "615" في الصلاة: باب الإمام ينحرف بعد التسليم، والنسائي 2/94 في الإمامة: باب المكان الذي يستحب من الصف من حديث البراء قال: كنا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم، أحببنا أن نكون عن يمينه. وإسناده صحيح كما قال الحافظ في "الفتح" 2/213.

بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ .(1: 2)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے صف میں دائیں طرف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُبْتَرَةِ إِذَا كَانَتْ مُقَدَّمَةً

صف جب سیدھی ہواور پہلی ہو تو اللہ تعالیٰ کا ان کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کا ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2161 - (سندحدیث): حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْإِيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ:

(متن حدیث):كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُولُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ . (1: 2)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے۔

''(صف بنانے میں) تم آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے کی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ إِتْمَامِ الصُّفُوفِ فِي الصَّلَوَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ نماز میں صفوں کو مکمل کرے

2162 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو

2161- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن عوسجة وهو ثقة . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، ومنصور: هو ابن المعتمر، وطلحة الإيامي: هو طلحة بن مصرف .وأخرجه النسائي 2/89، 90 في الإمامة: باب كيف يقوم الإمام الصفوف، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أبو داوٗد "664" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "818"، عن هناد بن السرى وأبي عاصم بن جواس الحنفي، عن أبي الأحوص، بهٰذا الإسناد.وأخرجه عبد الرزاق "2449" عن معمر، وابن خزيمة في "صحيحه" "1556" من طريق جرير، كلاهما عن منصور، بهٰذا الإسناد .وأورده المؤلف برقم "2157" من طريق زبيد اليامي، عن منصور، به، فانظره.

الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ، عَنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يَصُفُّونَ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ .(3: 53)

زہیر بن معاویہ بیان کرتے ہیں: میں نے اعمش سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: جو پہلی صفوں کے بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا:

''تم لوگ اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے ہو' جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فرشتے اپنے رب کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگے کی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور پیچھے کی صفوں میں کشادگی رکھتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِمَنْ يَّصِلُ الصُّفُوفَ الْمُبْتَرَةَ

جو شخص منتشر صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کا ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2163 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا هُوَ اللَّيْثِيُّ مَوْلًى لَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُسْتَقِيمُ الْأَمْرِ

2162– إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي، سئل عنه أبو زرعة كما في "الجرح والتعديل" 5/267، فقال: شيخ، وذكره المؤلف في "ثقاته" 8/380، وأرخ وفاته سنة 230 هـ، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أبو داوٗد "661" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "809" عن عبد الله بن محمد النفيلي، عن زهير بن معاوية، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم "2154" من طريق جرير، عن الأعمش، به، وسبق تخريجه من طرقه هناك، فانظره.

2163– إسناده حسن. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1550"، والحاكم 1/214 ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/101 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، والبيهقي 1/101 أيضا من طريق بحر بن نصر، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "2160" من طريق سفيان الثوري، عن أسامة بن زيد، به، لكن بلفظ "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ." وانظر ما بعده.

صَحِيْحُ الْكِتَابِ، وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ مَدَنِيٌّ وَاهٍ وَكَانَا فِيْ زَمَنٍ وَاحِدٍ اِلَّا اَنَّ اللَّيْثِيَّ اَقْدَمُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسامہ بن زید نامی راوی لیثی ہے یہ ان کا آزاد کردہ غلام ہے۔ جو اہل مدینہ سے تعلق رکھتا ہے مستقیم الامر ہے۔ اس کی روایات مستند ہیں۔ جبکہ اسامہ بن زید بن اسلم مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے لیکن وہ واہی ہے۔ یہ دونوں ایک ہی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن لیثی نامی راوی کی عمر زیادہ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف اسامہ بن زید نامی راوی نے نقل کیا ہے

2164 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ الْمُقْرِءُ اَبُو الْقَاسِمِ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ رُسْتَةُ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوفَ. (2:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ حَذَرَ مُخَالَفَةِ الْوُجُوْهِ عِنْدَ تَرْكِهِ

صفوں کو درست رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ تاکہ اس کے ترک کی وجہ سے آپس میں پیدا ہونے والے اختلاف سے بچا جا سکے

2165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي الصَّفَّ حَتّٰى يَجْعَلَهُ مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرُّمْحِ

2164- إسناده قوي. عبد الرحمٰن بن عمر: هو ابن يزيد بن كثير الزهري، أبو الحسن الأصبهاني الأزرق المعروف برستة، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: صدوق، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/381-382، ومن فوقه من رجال الشيخين غير حسين بن حفص، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه ابن ماجة "995" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، عن هشام بن عمار، عن إسماعيل بن عياش، عن هشام بن عروة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 3/103

فَرَاٰی صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِبَادَ اللّٰهِ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ. (1: 73)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف کو درست کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اسے تیر یا نیزے کی مانند بنا دیتے تھے۔ جب آپ کسی شخص کے سینے کو آگے نکلا ہوا دیکھتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو درست رکھو اور نہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

2166 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْهَرِ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، وَشُعْبَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا، قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2165- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، فإنه صدوق، وهو من رجال مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر. وأخرجه ابن ماجة "994" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، عن محمد بن بشار، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/277 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه علي بن الجعد في "المسند" "581"، ومن طريقه البغوي "806"، وأخرجه الطيالسي "791"، وأحمد 4/277، وأبو عوانة 2/41، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/351، ومسلم "436" "128" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والبيهقي في "السنن" 3/100، والنسائي 2/89 في الإمامة: باب كيف يقوم الإمام الصفوف، من طريق أبي الأحوص، وعبد الرزاق "2429"، وأحمد 4/276، وأبو عوانة 2/40، من طريق سفيان الثوري، ومسلم "436" "128"، والبيهقي في "السنن" 2/21، من طريق أبي خيثمة، والطيالسي "791"، وأبو داوُد "663" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، من طريق حماد بن سلمة، ومسلم "436"، والترمذي "227" في الصلاة: باب ما جاء في إقامة الصفوف من طريق أبي عوانة، وأحمد 4/272 من طريق زائدة، وأبو داوُد "665" ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "810" من طريق حاتم بن أبي صغيرة، كلهم عن سماك بن حرب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مختصرا أحمد 4/277، والبخاري "717" في الأذان: باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها، ومسلم "436" "127"، وأبو عوانة 2/40، والبيهقي 3/100 من طرق عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن النعمان بن بشير. وسيرد برقم "2175" من طريق معاذ بن معاذ، عن شعبة، به، وبرقم "2176" من طريق أبي القاسم الجدلي، عن النعمان بن بشيير.

2166- محمد بن عبد الرحمٰن شيخ ابن حبان: هو الحافظ المجود شيخ خرسان، أبو العباس مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عبد الله السرخسي الدغولي أحد أئمة عصره بخراسان في اللغة والفقه والرواية. مترجم في "السير" 14/557-562. وشيخه محمد بن الأزهر: لم أتبينه، وجاء في "ثقات المؤلف" 9/123 في هذه الطبقة محمد بن الأزهر، شيخ من أهل الجوزجان ... ، يروي عن يحيى القطان، وابن مهدي، روى عنه أحمد بن سيار، كثير الحديث، يتعاطى الحفظ من جلساء أحمد، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبان: هو ابن يزيد العطار. وأخرجه أبو داوُد "667" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "813"، والبيهقي 3/100 عن مسلم بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1454" وأخرجه أحمد 3/260 و283، والنسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، من طرق عن أبان، به.

(متن حدیث): رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْاَكْتَافِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ .(1: 73)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنی صفوں کو درست رکھو۔ ایک دوسرے کے قریب رہو اور اپنے کندھوں کو برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں شیطان کو دیکھا ہوں' وہ صف کے درمیان خالی جگہ میں یوں داخل ہوتا ہے' جیسے وہ بکری کا بچہ ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ وَاِقَامَتِهَا عِنْدَ الْقِيَامِ اِلَى الصَّلَاةِ

نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت صفوں کو درست رکھنے اور انہیں قائم رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2167 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيْ صَلَاتِهٖ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ؟ فَلَمَّا قَضَى الْاَشْعَرِيُّ صَلَاتَهٗ اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا كَذَا؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ: لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ: وَاللّٰهِ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ خِفْتُ اَنْ تَبْكَعَنِيْ بِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَنَا قُلْتُهَا وَمَا اَرَدْتُ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ: اَمَا تَعْلَمُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلَاتِكُمْ؟ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاَقِيمُوْا صُفُوفَكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا قَالَ: (وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7) فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ فَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2167– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . يحيى: هو ابن سعيد القطان، وهشام: هو ابن عبد الله الدستوائي . وأخرجه أحمد 4/409، ومن طريقه أبو داوٗد "972" في الصلاة: باب التشهد، وأخرجه النسائي 2/241–242 في التطبيق: باب نوع آخر من التشهد، عن عبيد الله بن سعيد، و 3/41، 42 في السهو: باب نوع آخر من التشهد، عن محمد بن بشار، ومحمد بن المثنى، أربعتهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة "1584" مختصرا .وأخرجه الطيالسي "517"، ومن طريقه أبو عوانة 2/128، والبيهقي في "السنن" 2/141، وأخرجه مسلم "404" "63" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، من طريق معاذ بن هشام، وابن ماجة "901" في الإقامة: باب ما جاء في التشهد، من طريق ابن أبي عدى، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/252، 253 و293 و352،وعبد الرزاق "3065"، ومسلم "404" "62" و "63"، وأبو داوٗد "972" و "973"، والنسائي 2/96، 97 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، و 2/196، 197 في التطبيق: باب قوله: ربنا ولك الحمد، و 2/242: باب نوع آخر من التشهد، وابن ماجة "901"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/264 و265، والدارمي 1/315، وأبو عوانة 2/129 و132 و133، والبيهقي 2/96 و140، 141 و377 من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد.

وَسَلَّمَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . (1: 78)

حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: اشعری نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی جب وہ نماز میں بیٹھے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: نماز کو نیکی اور زکوٰۃ کے ہمراہ قرار دیا گیا ہے' جب اشعری نے اپنی نماز مکمل کی تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: فلاں بات تم میں سے کس نے کہی ہے' تو لوگ خاموش رہے۔ اشعری نے کہا: اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی ہے۔ حطان نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات نہیں کہی لیکن مجھے اندیشہ تھا' آپ اس حوالے سے مجھے مجرم قرار دیں گے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: میں نے یہ بات کہی ہے۔ میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا تو اشعری نے کہا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے؟ تمہیں اپنی نماز کے درمیان کیا پڑھنا چاہئے۔ بے شک اللہ کے رسول نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سنت کی تعلیم دی اور آپ نے نماز کا طریقہ ہمارے سامنے بیان کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب نماز قائم کی جائے' تو تم اپنی صفوں کو درست کرو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ والاالضالین کہے' تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع میں جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ۔ امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہئے اور تم سے پہلے (رکوع سے سر کو) اٹھانا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ یوں ہو جائے گا' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے تو تم لوگ اللھم ربنا ولك الحمد پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی زبانی یہ بات ارشاد فرمائی ہے' پھر جو شخص اس کی حمد بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سن لیتا ہے' پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہئے اور تم سے پہلے اٹھنا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ یوں ہو جائے گا' پھر جب قعدہ آئے' تو تم یہ پڑھو۔

''تمام زبانی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

2168– إسناده ضعيف. مصعب بن ثابت: ضعفه أحمد، وابن معين، وأبو حاتم، والنسائي، وقال المؤلف في "المجروحين" 3/29: منكر الحديث، ممن ينفرد بالمناكير عن المشاهير، فلما كثر ذلك منه، استحق مجانبة حديثه، ولما ذكره في "الثقات" 7/478 قال: وقد أدخلته في الضعفاء، وهو ممن استخرت الله فيه. ومحمد بن مسلم بن السائب بن خباب المدني: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/373. وأخرجه أبو داؤد "670" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "811"، والبيهقي في "السنن" 2/22 عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/254، وأبو داؤد "669"، والبغوي "811"، والبيهقي 2/22 من طريق حاتم بن إسماعيل، عن مصعب بن ثابت، به. وسيعيده المؤلف برقم "2170" من طريق بشر بن السري، عن مصعب بن ثابت، به.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّأْمُرَ الْمَامُومِينَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ قِيَامِهِمِ اِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب لوگ نماز کیلئے کھڑے ہوں تو وہ مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کی ہدایت کرے

2168 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: جِئْتُ فَقَعَدْتُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ خَبَّابٍ:

(متن حدیث): جَاءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَعَدَ مَكَانَكَ هٰذَا فَقَالَ: تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا الْعُوْدُ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اَخَذَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: اعْتَدِلُوْا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ اَخَذَ بِيَسَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: اعْتَدِلُوْا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ فُقِدَ فَالْتَمَسَهُ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَوَجَدَهُ قَدْ اَخَذَهُ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَجَعَلُوهُ فِي مَسْجِدِهِمْ فَانْتَزَعَهُ فَاَعَادَهُ (5: 8)

❁❁ مصعب بن ثابت بیان کرتے ہیں: میں آیا اور آ کر بیٹھ گیا تو محمد بن مسلم نے بتایا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور تمہاری اس جگہ پر آ کر بیٹھ گئے انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو یہ لکڑی کیا ہے ہم نے جواب دیا: جی نہیں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تھے تو آپ اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے پکڑ لیتے تھے پھر آپ متوجہ ہوتے اور ارشاد فرماتے: اعتدال اختیار کرو اور اپنی صفوں کو درست کرو پھر آپ اسے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیتے اور ارشاد فرماتے: اعتدال اختیار کرو اور اپنی صفوں کو درست کرو پھر جب مسجد منہدم ہوگئی تو یہ لکڑی گم ہوگئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو تلاش کیا' تو انہیں یہ لکڑی مل گئی۔ یہ لکڑی بنو عمرو بن عوف نے حاصل کر لی تھی اور انہوں نے اسے اپنی مسجد میں رکھ لیا تھا۔ حضرت عمر نے اسے وہاں سے واپس لا کر اس کی (پہلے والی مخصوص) جگہ پر رکھ دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2169 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي خَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي الصُّفُوفَ كَاَنَّمَا بِهَا الْقِدَاحُ. (5: 8)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفیں یوں درست کرتے تھے جیسے تیر ہو۔

2169– إسناده حسن، وقد تقدم برقم "2165"، وسيرد برقم ."2175" وانظر ."2176"

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّأْمُرَ الْمَأْمُومِينَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَاعْتِدَالِهَا عِنْدَ قِيَامِهِ اِلَى الصَّلَاةِ

امام کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت مقتدیوں کو صفیں درست کرنے اور انہیں سیدھا رکھنے کی ہدایت کرے

2170 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ، لَمَّا زَادَ فِي الْمَسْجِدِ غَفَلُوْا عَنِ الْعُوْدِ الَّذِي كَانَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ اَنَسٌ: اَتَدْرُوْنَ لِاَيِّ شَيْءٍ جُعِلَ ذٰلِكَ الْعُوْدُ؟ فَقَالُوْا: لَا فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ اَخَذَ الْعُوْدَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: اعْدِلُوْا صُفُوفَكُمْ وَاسْتَوُوا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: اعْدِلُوْا صُفُوفَكُمْ. (1: 78)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں توسیع کی تو لوگ اس لکڑی سے غافل ہو گئے جو قبلہ کی سمت میں موجود تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو اس لکڑی کو کیوں رکھا گیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے اقامت کہے جانے کے بعد اس لکڑی کو اپنے دائیں دست اقدس میں لیتے تھے اور پھر (دائیں طرف) متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے: تم اپنی صفوں کو ٹھیک اور برابر کرو پھر آپ اسے اپنے بائیں دست اقدس میں لے کر (پھر بائیں طرف) متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے: تم اپنی صفوں کو ٹھیک کرو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے صفوں کو درست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے

2171 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

2170– إسناده ضعيف، وهو مكرر "22168"

2171– إسناده صحيح على شرط مسلم . محمد بن عبد الأعلى: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه ابن خزيمة "1543" عن محمد بن عبد الأعلى الصنعاني، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي "1982"، وابن أبي شيبة 1/351، وأحمد 3/177 و254 و274 و279 و291، ومسلم "433" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وابن ماجة "933" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، وأبو عوانة 2/38، والدارمي 1/289، وأبو يعلى "2997"، و"3055" و"3137" و"3212"، والبغوي في "شرح السنة" "812"، والبيهقي 3/99–100، وابن خزيمة "1543" أيضا، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق "2426"، ومن طريقه أبو يعلى "3188" عن معمر، عن قتادة، به. وسيرد برقم "2174" من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، به، فانظره. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم ."2177"

الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَتِمُّوْا صُفُوْفَكُمْ، فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ . (1: 78)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنی صفوں کو مکمل کرو کیونکہ صفوں کو درست کرنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْاِمَامِ بِمَسْحِ مَنَاكِبِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَبْلَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ

امام کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز قائم ہونے سے پہلے اہل ایمان کے کندھوں پر ہاتھ پھیرے

2172 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِّيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا . (1: 102)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (شروع کرنے سے) پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: تم (صفوں کو) درست رکھو اور آپس میں اختلاف نہ رکھو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں اور پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج تمہارے درمیان شدید اختلاف پائے جاتے ہیں۔

2172- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عمار: هو حسين بن حريث الخزاعي المروزي، وأبو معمر: هو عبد الله بن سخبرة الأزدي. وأخرجه أحمد 4/122، وأبو عوانة 2/41، وابن خزيمة "1542"، وابن أبي شيبة 1/351، ومن طريقه مسلم "432" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والطبراني 17/ "596"، أربعتهم من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "612"، وابن أبي شيبة 1/351، وأحمد 4/122، ومسلم "432"، والنسائي 2/87-88 في الإمامة إذا تقدم في تسوية الصفوف، وابن الجارود "315"، والطبراني في "الكبير" 17/ "587" و "589" و "590" و "592" و "593" و "595" و "596"، وأبو عوانة 2/41، والبيهقي 3/97 من طريق أبي معاوية وابن إدريس وجرير وشعبة ومحمد بن عبيد عن الأعمش، به. وأخرجه بنحوه الطبراني 17/ "597" من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن عمارة بن عمير، به. وصححه الحاكم 1/219. وأخرجه الطبراني 17/ "598" من طريق عمرو بن مرة، عن أبي معمر، به. وسيورده المصنف برقم "2178" من طريق سفيان الثوري، عن الأعمش، به. فانظره.

ذِكْرُ مَا يَأْمُرُ الْإِمَامُ الْمَأْمُومِينَ بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام نماز سے پہلے صفوں کو قائم کرنے کیلئے مقتدیوں کو کیا ہدایت کرے گا

2173 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ: اَقِيمُوْا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي .(5: 24)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ تکبیر کہنے سے پہلے ہماری طرف رُخ کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: صفیں قائم کرو اور ان کے درمیان خلا نہ چھوڑو' کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ لِلْمَأْمُومِينَ اِذِ اسْتِعْمَالُهُ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ عمل نماز کی تکمیل کا حصہ ہے

2174 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

2173– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فإنه من رجال مسلم . وأخرجه النسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، عن علي بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/351 عن هشيم، والشافعي 1/138 عن عبد الوهاب الثقفي، وعبد الرزاق "2462" عن عبد الله بن عمر، وأحمد 3/103 من طريق ابن أبي عدي، و 3/125 و 229 من طريق أبي خالد الأحمر سليمان بن حيان، و 3/182 من طريق يحيى بن سعيد، و 3/263 من طريق عبد الله بن بكر، و 3/286، وأبو عوانة 2/39 من طريق حماد، وأحمد 3/263، والبخاري "719" في الأذان: باب إقبال الإمام على الناس عند تسوية الصفوف، والبيهقي في "السنن" 2/21 من طريق زائدة بن قدامة، والبخاري "725": باب إلزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم في الصف، من طريق زهير، والبيهقي 2/21 أيضا، والبغوي في "شرح السنة" "807" من طريق يزيد بن هارون، كلهم عن حميد الطويل، بهٰذا الإسناد. وزاد البخاري وغيره: وكان أحدنا يلزق منكب بمنكب صاحبه، وقدمه بقدمه .وأخرجه عبد الرزاق "2427" و "2463" عن معمر، وأحمد 3/286، والنسائي 2/91 في الإمامة: باب كم مرة يقول استووا، وأبو عوانة 2/39، والبغوي في " شرح السنة" "808"، من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن ثابت، عن أنس . وأخرجه البخاري "718" في الأذان: باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها، ومسلم "434" "125" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو عوانة 2/39، والبيهقي 3/100 من طرق عن عبد الوارث، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس . 2174– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلي مولاهم . وأخرجه البخاري "723" في الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، وأبو داوٗد "668" في الصلاة: باب تسوية الصفوف ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/99، وأخرجه البيهقي 3/100 أيضا من طريق عثمان بن سعيد، ثلاثتهم عن أبي الوليد الطيالسي، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أبو داوٗد "668" أيضا، ومن طريقه البيهقي 3/99، 100 عن سليمان بن حرب، عن شعبة، به . وتقدم برقم "2171" من طريق خالد بن الحارث، عن شعبة، به. فانظره.

قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ . (1: 95)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صفوں کو درست کرو کیونکہ صفیں درست کرنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُتَوَقَّعُ فِي الْمَأْمُومِينَ عِنْدَ تَرْكِهِمْ لِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اگر مقتدی نماز کے دوران صفوں کو درست کرنا ترک کرتے ہیں تو پھر ان کے بارے میں کیا توقع کی جاتی ہے

2175 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ بْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ الْعَطَّارُ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، وَهُوَ يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي الصَّفَّ حَتّٰى يَدَعَهُ مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرُّمْحِ، فَرَاٰى صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِئًا مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ . (1: 95)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف درست کروایا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ اسے تیر یا نیزے کی مانند کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کے سینے کو صف سے آگے نکلا ہوا دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم لوگ یا تو صفیں درست رکھو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ وُجُوهِكُمْ اَرَادَ بِهِ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد: ''تمہارے چہروں کے درمیان'' اس سے مراد یہ ہے: تمہارے دلوں کے درمیان

2176 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: اَقِيمُوْا صُفُوفَكُمْ - ثَلَاثًا -

---

2175- إسناده حسن . سماك: هو ابن حرب: صدوق من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وتقدم برقم "2165" من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به، وبرقم "2169" من طريق مسعر بن كدام، عن سماك، به مختصرا، فانظرهما.

وَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ قَالَ: فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهٖ وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ. (1: 95)

اَبُو الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ هٰذَا اسْمُهُ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ مِنْ ثِقَاتِ الْكُوفِيِّينَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف رُخ کرتے اور ارشاد فرماتے: اپنی صفیں درست کرو۔ یہ بات آپ تین مرتبہ ارشاد فرماتے (پھر فرماتے:) یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کردے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا' ہر شخص ساتھ والے کے ٹخنے کے ساتھ اپنے ٹخنے کو ملاتا تھا اور اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملاتا تھا۔ ابوالقاسم الجدلی نامی راوی کا نام حسین بن حارث ہے۔ یہ جدیلہ قیس سے تعلق رکھتے ہیں اور کوفہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِقَامَةَ الصُّفُوفِ لِلصَّلَاةِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران صف کو قائم کرنا نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے

2177 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ. (1: 95)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نماز میں اپنی صفوں کو درست رکھو کیونکہ صف کو درست رکھنا نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے۔''

2176- إسناده قوي. ابن أبي غنية: هو عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اَبِيْ غَنِيَّةَ، وأبو القاسم الجدلي: هو حسين بن الحارث. وأخرجه أبو داوُد "662" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البيهقي 3/100-101 من طريق وكيع، والدارقطني 1/282-283 من طريق يحيى بن سعيد الأموي، والدولابي في "الكنى والأسماء" 2/86 من طريق يعلى بن عبيد، ثلاثتهم عن زكريا بن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري في الأذان: باب إلزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم في الصف، فقال: وقال النعمان بن بشير: رأيت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه، ووصله الحافظ في "تغليق التعليق" 2/302 من طريق الدارقطني، ونسبه إلى أبي داوُد، وابن خزيمة، وحسن إسناده، وقال: وأصل الحديث دون الزيادة في آخره من حديث النعمان في "صحيح مسلم" "436"، وغيره من هذا الوجه. وانظر ما قبله و "2165".

2177- حديث صحيح. ابن أبي السري: متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم "2424"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/314، والبخاري "722" في الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، ومسلم "435" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والبيهقي في "السنن" 3/99، وأبو عوانة 2/39. وتقدم طرفه برقم "2107".

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِلَافِ الْمَأْمُومِ فِي صَلَاتِهٖ عَلٰى اِمَامِهٖ

مقتدی کا نماز کے بارے میں اپنے امام سے اختلاف کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ "مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَلْيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. (2: 43)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز شروع کرنے سے پہلے) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: (صف سیدھی کرنے میں) ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا اور تم میں سے میرے قریب سمجھدار اور تجربہ کار لوگ کھڑے ہوں پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ خَيْرِ صُفُوْفِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَشَرِّهَا

مردوں اور خواتین کی سب سے بہتر صف اور سب سے کم بہتر صف کی صفت کا تذکرہ

2179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ

2178- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أبو داوُد "674" في الصلاة: باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف، عن محمد بن كثير العبدي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2430"، ومن طريقه الطبراني 17/ "586" و "591" عن سفيان الثوري، به. وأخرجه الحميدي "456"، ومن طريقه الطبراني "17" "588" و "594"، وأخرجه الدارمي 1/290 عن محمد بن يوسف، كلاهما عن سفيان، عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم "432"، وابن ماجة "976" في الإقامة: باب من يستحب أن يلي الإمام، من طريق ابن عيينة، عن الأعمش، به. وقد تحرف في "الإحسان" "أبو مسعود" إلى "ابن مسعود." وأورده المؤلف برقم "2172" من طريق وكيع، عن الأعمش، به، فانظره.

2179- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجة "1000" في الإقامة: باب صفوف النساء، وابن خزيمة في "صحيحه" "1561" كلاهما عن أحمد بن عبدة، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/485 عن عبد الرحمٰن بن مهدي وأبي عامر العقدي، عن زهير بن محمد الخراساني، عن العلاء، به. وأخرجه الطيالسي "2408"، وابن أبي شيبة 2/385، وأحمد 2/336 و354 و367، ومسلم "440" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو داوُد "678" في الصلاة: باب وصف النساء وكراهية التأخر عن الصف الأول، والترمذي "224" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصف الأول، والنسائي 2/93-94 في الإمامة: باب ذكر خير صفوف النساء، وشر صفوف الرجال، وابن ماجة "1000"، وأبو عوانة 2/37، والبغوي في "شرح السنة" "815"، والبيهقي في "السنن" 3/97 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/385، 386، والحميدي "1001"، وأحمد 2/340، والدارمي 1/291، والبيهقي 3/98 من طريق محمد بن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/247 عن سفيان، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/139، والحميدي "1000"، من طريق سفيان، عن ابن عجلان، عن أبيه أو عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

اَبِيهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): اَحْسِنُوا اِقَامَةَ الصُّفُوفِ فِى الصَّلَاةِ، وَخَيْرُ صُفُوفِ الْقَوْمِ فِى الصَّلَاةِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ فِى الصَّلَاةِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا. (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''نماز میں صف قائم کرنے میں خوبصورتی کو اختیار کرو اور نماز میں لوگوں کی سب سے بہترین صف پہلے والی ہوتی ہے اور سب سے کم بہترین آخری ہوتی ہے اور خواتین کی صفوں میں سے سب سے بہتر صف' سب سے آخر والی ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر صف پہلے والی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَامُومِينَ اَنْ يَّقِفَ مِنْهُمْ وَرَاءَ الْاِمَامِ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهَى

مقتدیوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ان میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے

2180 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِی مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): لِيَلِيَنِّی مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ. (1: 95)
(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ مَعْشَرٍ هٰذَا زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ وَلَيْسَ هٰذَا بِاَبِی مَعْشَرٍ السِّنْدِيِّ، فَاِنَّهُ مِنْ ضُعَفَاءِ الْبُغْدَادِيِّينَ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں اس کے بعد ان کے بعد والے مرتبے کے لوگ ہوں پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں (تم لوگ صف سیدھی کرنے میں) آپس میں اختلاف نہ کرو'

2180- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي معشر -واسمه زياد بن كليب- فإنه من رجال مسلم وحده. خالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه الترمذي "228" في الصلاة: باب ما جاء ليلينى منكم أولو الأحلام والنهى، وابن خزيمة في "صحيحه" "1572"، والبغوي في "شرح السنة" "821" من طريق نصر بن على الجهضمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/475، ومسلم "432" "123" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو داؤد "675" في الصلاة: باب من يستحب أنيلي الإمام في الصف، والدارمي 1/290، وأبو عوانة 2/42، وابن خزيمة "1572" أيضا، والطبراني "10041"، والبيهقي 3/96-97 من طرق، عن يزيد بن زريع، به.

ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور بازاروں کے شوروغوغا سے بچنے کی کوشش کرو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابومعشر نامی یہ راوی زیاد بن کلیب ہے جو کوفہ کا رہنے والا ہے اور ''ثقہ'' ہے۔ یہ ابومعشر سندی نہیں ہے کیونکہ وہ بغداد سے تعلق رکھنے والا ''ضعیف'' راوی ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَاْخِيْرِ الْاَحْدَاثِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عِنْدَ حُضُوْرِ اُوْلِى الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

سمجھدار اور تجربہ کار لوگوں کی موجودگی میں کمسن لوگوں کا پہلی صف سے پیچھے ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2181 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فِى الْمَسْجِدِ فِى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ قَائِمٌ اُصَلِّىْ فَجَذَبَنِىْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِىْ جَذْبَةً فَنَحَّانِىْ وَقَامَ (مَقَامِى) فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِىْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ فَاِذَا هُوَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِىْ لَا يَسُؤْكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَالَ: هَلَكَ اَهْلُ الْعَهْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسٰى وَلٰكِنْ آسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا قَالَ: قُلْتُ: مَنْ يَعْنِىْ بِهٰذَا؟ قَالَ: الْاُمَرَاءُ. (4: 16)

❀❀ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں ایک مسجد میں پہلی صف میں موجود تھا اور کھڑا ہوا نماز ادا کررہا تھا۔ میرے پیچھے سے موجود ایک شخص نے مجھے کھینچا اور مجھے ایک طرف ہٹا کر میری جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ اللہ کی قسم! مجھے اپنی نماز

2181- إسناده صحيح. محمد بن عمر: أخرج له أصحاب السنن وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يوسف بن يعقوب السدوسي، فإنه من رجال البخاري. أبو مجلز: هو لاحق بن حميد السدوسي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1573". وأخرجه النسائي 2/88 في الإمامة: باب من يلي الإمام ثم الذي يليه، عن مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بن مقدم، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2460" عن محمد بن راشد، عن خالد، عن قيس بن عباد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/140 عن سليمان بن داوُد، ووهب بن جرير، والطيالسي "555"، ثلاثتهم عن شعبة، عن أبي حمزة، عن إياس بن قتادة، عن قيس بن عباد، به 2182.- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/432 من طريق سليمان بن شعيب الكيساني، عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد "655" في الصلاة: باب المصلي إذا خنع نعليه أين يضعهما، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة "301"، وأخرجه الحاكم 1/260، كلاهما من طريق عبد الوهاب بن نجدة الحوطي، حدثنا بقية وشعيب بن إسحاق، عن الأوزاعي. بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/418 من طريقين عن ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبري. بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف بعده "2183" و "2187" من طريق عياض بن عبد الله، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة، وبرقم "2188" من طريق يوسف بن ماهك، عن أبي هريرة، به. فانظره. وله طريقان أخران ضعيفان عند ابن ماجة "1432" في الإقامة: باب ما جاء في أين توضع النعل إذا خلعت في الصلاة، والطبراني في "الصغير". "783"

کا خیال ہی نہیں رہا۔ پھر جب اس نے نماز مکمل کی تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ برا نہ کرے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے ساتھ عہد ہے ہم آپ کے (یعنی امام کے قریب) کھڑے ہوں۔

پھر انہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور ارشاد فرمایا: عہد والے لوگ رب کعبہ کی قسم ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان لوگوں پر افسوس نہیں ہے۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے انہیں گمراہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس سے مراد کون لوگ ہیں' تو انہوں نے جواب دیا: حکمران۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ اَوْ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيِ الْمُصَلِّي اِذَا صَلَّى

جوتے پہن کر یا نماز کے دوران جوتے اتار کر انہیں دونوں پاؤں کے درمیان رکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2182 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا اَحَدًا وَلْيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا.

(26:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے اپنے جوتے اتار دے تو وہ اس کے ذریعے کسی کو تکلیف نہ دے بلکہ انہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے یا پھر انہیں پہن کر نماز ادا کر لے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِيْ نَعْلَيْهِ وَبَيْنَ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کرے' یا اتار کر یا انہیں دونوں پاؤں کے درمیان رکھ کر نماز ادا کرے

2183 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ، وَغَيْرُهُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2183- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1009" وأخرجه الحاكم 1/259 من طريق بحر بن نصر الخولاني، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "1519" من طريق عبد بن زياد بن سمعان، أخبرني سعيد المقبري، به. وانظر ما قبله و "2187" و "2188".

وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ نَعْلَيْهِ اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَلَا يُؤْذِ بِهِمَا غَيْرَهُ. (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو یا تو جوتے پہن کر رکھے یا انہیں اتار کر دونوں پاؤں کے درمیان رکھے وہ اس کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ فِيْ نَعْلَيْهِ مَا لَمْ يَعْلَمْ فِيهِمَا اَذًى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کرے جبکہ اسے جوتوں میں کسی گندگی کا علم نہ ہو

2184 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ نَعْلٌ مَخْصُوفَةٌ. (1:4)

ابوالعلاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ پیوند لگا ہوا جوتا پہنے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ نَعْلَيْهِ وَيَمْسَحَ الْاَذٰى عَنْهُمَا اِنْ كَانَ بِهِمَا

جو شخص نماز ادا کرنے کیلئے مسجد آتا ہے اس کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے جوتوں کا

2184- حديث صحيح، عثمان بن طالوت بن عباد: ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/454، فقال: عثمان بن طالوت بن عباد الجحدري من أهل البصرة يروي عن عبد الوهاب الثقفي، وأبي عاصم وأهل بلده، وكان أحفظ من أبيه، حدثنا عنه مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عباد، مات وهو شاب ولم يتمتع بعلمه في سنة أربع وثلاثين ومائتين . قلت: وأبوه طالوت محدث ثقة، له ترجمة في "السير" 11/25، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أن صحابيه لم يخرج له البخاري، أبو العلاء : هو يزيد بن عبد الله بن الشخير. وأخرجه عبد الرزاق "1500"، ومن طريقه أحمد 4/25، عن معمر، عن سعيد الجريري، عن أبي العلاء يزيد بن عبد الله بن الشخير، به. وهذا إسناد صحيح على شرطهما، ومعمر روى عن سعيد الجريري قبل الاختلاط. وأخرجه البزار "603" من طريق يزيد بن زريع "وهو ممن سمع من سعيد قبل الاختلاط أيضا" عن سعيد الجريري بلفظ: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم صلى في نعليه، ثم بزق، ثم دلكها بنعله. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم" ص 135 من طريق شعبة، عن حميد بن هلال، عن مطرف بن عبد الله بن الشخير، عن أبيه، به. وفي الباب عن عمرو بن حريث عند عبد الرزاق "1505"، وابن أبي شيبة 2/415، وغيره، أنظر مصنف ابن أبي شيبة 2/415-417، وعبد الرزاق 1/384-387.

جائزہ لے اور اگر ان پر گندگی لگی ہو تو اس کو صاف کرے

2185 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلّٰى خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَخَلَعَ الْقَوْمُ نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: مَا لَكُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ: اِنِّيْ لَمْ اَخْلَعْهُمَا مِنْ بَاْسٍ وَلٰكِنَّ جِبْرِيلَ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا، فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فِيْ نَعْلَيْهِ، فَاِنْ كَانَ فِيْهِمَا اَذًى فَلْيَمْسَحْهُ . (1: 78)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ نے نماز ادا کی تو اپنے جوتے اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیے۔ حاضرین نے بھی اپنے جوتے اتار لئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: تم نے جوتے کیوں اتارے ہیں تو لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا' آپ نے جوتے اتار دیئے' تو ہم نے بھی اتار دیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے کسی خرابی کی وجہ سے انہیں نہیں اتارا بلکہ جبرائیل نے مجھے بتایا تھا' ان پر گندگی لگی ہوئی ہے' جب کوئی شخص مسجد میں آئے' تو وہ اپنے جوتوں کا جائزہ لے اگر اس میں گندگی لگی ہوئی ہو' تو وہ اسے صاف کرلے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ وَالنِّعَالِ اِذْ اَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَفْعَلُوْنَهُ

موزے اور جوتے پہن کر نماز ادا کرنے کا حکم کیونکہ اہل کتاب ایسا نہیں کرتے ہیں

2186 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ

2185-- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو نعامة السعدي: اسمه عبد ربه، وقيل: عمرو، وأبو نضرة: اسمه المنذر بن مالك قَطَعَةَ العبدي البصري. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1017" عن محمد بن يحيى، عن أبي الوليد الطيالسي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/417، والطيالسي "2154"، وأحمد 3/20 و92، وأبو داوٗد "650" في الصلاة: باب الصلاة في النعل، والدارمي 1/320، والبيهقي 2/431، وأبو يعلى "1194"، وابن خزيمة "1017" أيضا، من طرق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد. "وما وقع في بعض النسخ أبي داوٗد أنه حماد بن زيد، فهو خطأ من النساخ." وصحّحه الحاكم 1/260 على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "1516" عن معمر، عن أيوب، عن رجل حدثه عن أبي سعيد الخدري ...

2186- حديث صحيح، أحمد بن أبان: ذكره المؤلف في "ثقاته" 32/*، فقال: أحمد بن أبان القرشي من ولد خالد بن أسيد من أهل البصرة، يروى عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه بن قحطبة وغيره، مات سنة خمسين ومئتين، وفي "الوافي بالوفيات" للصفدي 6/197: أحمد بن أبان: أصله بصري، كان ببغداد، حدث عن عبد العزيز الدراوردي، وإبراهيم بن سعد الزهري، مات سنة اثنتين وأربعين ومئتين. قال محب الدين بن النجار: ذكره محمد بن إسحاق بن مندة الأصبهاني في تاريخه . وقد توبع، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أبو داوٗد "652" في الصلاة: باب الصلاة في النعل، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "534"، وأخرجه الحاكم 1/260، ومن طريقه البيهقي 2/432، من طريق محمد بن شاذان، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، عن مروان بن معاوية، بهٰذا الإسناد. وهٰذا سند حسن. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. ولفظه عندهم: "خالفوا اليهود، فإنهم لا يصلون في خفافهم ولا نعالهم" ولم يرد عندهم لفظ: "والنصارى" وقد انفرد بها المؤلف. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "7165".

مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ يَعْلَى بْنُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ خِفَافِهِمْ وَلَا فِيْ نِعَالِهِمْ.

ابوثابت یعلیٰ بن شداد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''یہودیوں اور عیسائیوں کے برخلاف کرو وہ لوگ موزوں اور جوتوں میں نماز ادا نہیں کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَاْمُوْمِ عِنْدَ خَلْعِهٖ نَعْلَيْهِ بِوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

مقتدی کو اس بات کے حکم کا تذکرہ کہ جب وہ جوتے اتارے تو اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے

2187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَلْيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَلَا يُؤْذِ بِهِمَا غَيْرَهٗ (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے جوتے اتارے تو انہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے اور اسے ان کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہئے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَّضْعِ الْمَاْمُوْمِ نَعْلَهٗ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ اَوْ عَنْ يَّسَارِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی اپنے جوتے کو نماز کے دوران اپنے دائیں یا بائیں طرف رکھے

2188 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2187- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر "2183".

2188- إسناده حسن في الشواهد. أبو عامر الخزاز -واسمه صالح بن رستم- وإن كان من رجال مسلم فهو كثير الخطأ. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1016" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد "654" في الصلاة: باب المصلي إذا خلع نعليه أين يضعهما، وممن طريقه البيهقي في "السنن" 2/432، والبغوي في "شرح السنة" "302"، عن الحسن بن علي، وأخرجه الحاكم 1/259 ومن طريقه البيهقي 2/432 أيضا من طريق الحسن بن مكرم، وابن خزيمة "1016" أيضا عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، ثلاثتهم عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2182" من طريق سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة، وبرقم "2183" و "2187" من طريق سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

(متن حدیث): إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلَا يَضَعْ نَعْلَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ، فَيَكُونُ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ .(2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنے جوتے کو اپنے دائیں طرف یا اپنے بائیں طرف نہ رکھے ورنہ وہ کسی دوسرے شخص کے دائیں طرف ہو جائے گا البتہ اگر اس کے بائیں طرف کوئی شخص موجود نہ ہو، تو پھر (وہ اس طرف رکھ سکتا ہے) یا پھر اسے (جوتوں کو) اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لینا چاہئے۔''

ذِكْرُ وَضْعِ الْمُصَلِّي نَعْلَيْهِ إِذَا أَرَادَ الصَّلَاةَ

نمازی جب نماز ادا کرنے لگے تو اس کا جوتے رکھنے کا تذکرہ

2189 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدِيثًا يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَصَلَّى فِي الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ، ثُمَّ افْتَتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذِكْرَ عِيسَى أَوْ مُوسَى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ .(5: 8)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ نے خانہ کعبہ میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے جوتے اتارے اور انہیں اپنے بائیں طرف رکھ لیا پھر آپ نے سورہ مومنون کی تلاوت شروع کی، جب آپ حضرت عیسیٰ یا شاید حضرت موسیٰ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو کھانسی آ گئی تو آپ رکوع میں چلے گئے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْشَاءِ الْمَرْءِ الصَّلَاةَ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْمُؤَذِّنِ فِي الْإِقَامَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب مؤذن اقامت شروع کر دے تو آدمی نماز شروع کرے

2190 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

2190- زياد بن عبد الله: هو ابن الطفيل العامري البكائي، أبو محمد الكوفي، صاحب ابن إسحاق، وأثبت الناس فيه، مختلف فيه، روى له البخاري حديثا واحدا مقرونا بغيره، واحتج به مسلم. وقال ابن عدي: وما أرى بروايته بأسا. وباقي رجال السند رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله فإنه من رجال مسلم . وأخرجه أبو عوانة 2/33، 34 من طرق عن زياد بن عبد الله البكائي، بهذا الإسناد، بلفظ: "إذا أقيمت الصلاة ... " وبهذا اللفظ سيورده المؤلف برقم "2193" من طريق زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاق، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، به، فانظر تخريجه هناك. 2191- إسناده صحيح. عبد الله بن معاوية لم يخرجا له، وهو ثقة، ون فوقه من رجال الشيخين غير صحابيه، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/83، ومسلم "712" في صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن، وأبو داؤد "1265" في الصلاة: باب إذا أدرك الإمام ولم يصل ركعتي الفجر، والنسائي 2/117 .

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِى الْاِقَامَةِ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. (2: 89)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مؤذن اقامت کہنا شروع کرے تو (اس کے بعد) صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔''

2191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ بَعْدَمَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ الصَّفَّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِاَيَّتِهِمَا اعْتَدَدْتَ، اَوْ بِاَيَّتِهِمَا احْتَسَبْتَ؟ اَلَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِيْ صَلَّيْتَ وَحْدَكَ؟. (2: 89)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اقامت ہو جانے کے بعد مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کررہے تھے۔ اس شخص نے دو رکعات ادا کی پھر اس کے بعد صف میں شامل ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو آپ نے دریافت کیا: تم نے ان دونوں میں سے کس کو شمار کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان دونوں میں سے کس کے ذریعے ثواب کی امید رکھی ہے۔ وہ نماز جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے یا وہ نماز جو تم نے تنہا ادا کی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ

اس نماز کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادا کیا کرتے تھے

2192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ،

(متن حدیث): وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْفَجْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَصَلّٰى خَلْفَهُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ لِلرَّجُلِ: اَيُّهُمَا جَعَلْتَ صَلَاتَكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ وَحْدَكَ اَوِ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟. (2: 89)

حضرت عبداللہ بن سرجس جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اس نے آپ کے پیچھے دو رکعت ادا کی پھر وہ حاضرین کے ساتھ (باجماعت نماز) میں شامل ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ نے اس سے فرمایا: تم نے کون سی نماز کو اپنی نماز قرار دیا ہے۔ وہ نماز جو تم نے تنہا ادا کی تھی یا وہ نماز جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحُكْمَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي هٰذَا الزَّجْرِ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فجر کی نماز کا حکم اور دیگر نمازوں کا حکم اس ممانعت کے بارے میں برابر ہے

2193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .(2: 89)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔''

ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ اَنْ يَّبْتَدِءَ صَلَاتَهُ مُنْفَرِدًا ثُمَّ يَلْحَقَ بِالصَّفِّ عِنْدَ الرُّكُوعِ فَيَتَّصِلَ بِهِ

2193- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه النسائي 2/116 في الإمامة: باب ما يكره من الصلاة عند الإقامة، عن نصر بن سويد، عن عبد الله بن مبارك، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/517، ومسلم "710" "64" في صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن، والترمذي "421" في الصلاة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، وابن ماجة "1151" في الإقامة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، وأبو عوانة 1/32، والبيهقي 2/482، من طريق روح بن عبادة، وأحمد 2/531، وابن ماجة "1151" من طريق أزهر بن القاسم، ومسلم "710" "64"، وأبو داؤد "1266" في الصلاة: باب إذا أدرك الإمام ولم يصل ركعتي الفجر، والبيهقي 2/482 من طريق عبد الرزاق، والدارمي 1/337، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/371 من طريق أبي عاصم، كلهم عن زكريا بن إسحاق، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/331 و455، ومسلم "710"، وأبو عوانة 2:32-33، وأبو داؤد "1266"، والنسائي 2/116، 117، والدارمي 1/338، والبيهقي 2/482، والبغوي في "شرح السنة" "804"، والطبراني في "الصغير" "21" و "529"، والخطيب في "تاريخ بغداد" 5/197 و7/195 و12/213 و13/59 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وصححه ابن خزيمة برقم "1123" وأخرجه عبد الرزاق "3987" عن ابن جريج، والثوري، عن عمرو بن دينار، أن عطاء بن يسار أخبره أنه سمع أبا هريرة يقول: إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا المكتوبة .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/77، ومسلم من طريق ابن عيينة، وأيوب، عن عمرو بن دينار، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة موقوفا عليه . قلت: والمرفوع أصح كما قال الترمذي، لأنه زيادة، وهي مقبولة من الثقات، ويعضد المرفوع طريق آخر عن أبي هريرة، أخرجه أحمد 2/352، والطحاوي 1/372 من طريقين عن عياش بن عباس القتباني، عن أبي تميم الزهري، عن أبي هريرة مرفوعا: "إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا التي أقيمت." وأبو تميم الزهري: لا يعرف.وتقدم برقم "2190" من طريق مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، به، بلفظ: "إذا أخذ المؤذن في الإقامة ... فانظره.

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کیلئے اس بات کی رخصت کا تذکرہ کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو تو وہ انفرادی طور پر نماز کا آغاز کرے اور پھر رکوع کی حالت میں صف کے پاس آ کر اس میں شامل ہو جائے

2194 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَحْمَرِ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْاَعْوَرِ، عَنِ الْحَسَنِ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ، ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى لَحِقَ بِالصَّفِّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ.

حسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رکوع میں تھے، تو وہ بھی رکوع میں چلے گئے اور پھر چلتے ہوئے آ کر صف میں شامل ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَنْبَسَةُ عَنِ الْحَسَنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو حسن کے حوالے سے نقل کرنے میں عنبسہ نامی راوی منفرد ہے

2195 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2194- عنبسة الأعور: هو عنبسة بن أبي رائطة الغنوي، ذكره المؤلف في "ثقاته" 7/290، وقال ابن أبي حاتم 6/400: سألت أبي عن عنبسة الأعور، فقال: هو عنبسة بن أبي رائطة الأعور، وهو عنبسة الغنوي، شيخ روى عنه عبد الوهاب الثقفي أحاديث حسانا، وروى عنه وهيب، وليس بحديثه بأس. وترجم له البخاري في "تاريخه" 7/38، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وأما علي ابن المديني، فقد ضعفه في "العلل" ص 86، وقد تابعه عليه زياد الأعلم في الرواية الآتية عند المصنف. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الصغير" "1030" من طريق العباس بن الوليد النرسي، بهذا الإسناد. وقوله: "ولا تعد" قال الحافظ في "الفتح": أي: إلى ما صنعت من السعي الشديد، ثم الركوع دون الصف، ثم من المشي إلى الصف. وانظر تمام كلامه فيه.

2195- إسناده صحيح على شرط البخاري. يزيد بن زريع سمع من ابن أبي عروبة قبل الاختلاط. زياد الأعلم: هو زياد بن حسان بن قرة الباهلي، وقد صرح الحسن بالتحديث في رواية النسائي وأبي داوٗد وغيرهما. وأخرجه أبو داوٗد "683" في الصلاة: باب الرجل يركع دون الصف، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/106 وأخرجه النسائي 2/118 في الإمامة: باب الركوع دون الصف، من طريق حميد بن مسعدة، وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/395 من طريق يحيى بن عبد الحميد الحماني، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/39 و45، والبخاري "783" في الأذان: باب إذا ركع دون الصف، وأبو داوٗد "684"، وابن الجارود "318"، والطحاوي 1/395، والبغوي في "شرح السنة" "822" و "823"، والبيهقي 3/106 من طرق عن زياد الأعلم، به. وأخرجه الطيالسي "876" عن أبي حرة، وعبد الرزاق "3376"، ومن طريقه أحمد 5/46، من طريق قتادة، كلاهما عن الحسن، به. وأخرجه أحمد 5/42 و50 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي بكرة، عن أبيه ...

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ، قَالَ: فَرَكَعْتُ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ .(1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي كِتَابِ فُصُولِ السُّنَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَنْهٰى عَنْ شَيْءٍ فِي فِعْلٍ مَعْلُومٍ وَيَكُوْنُ مُرْتَكِبُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مَأْثُومًا بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ عَالِمًا بِنَهْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، وَالْفِعْلُ جَائِزٌ عَلٰى مَا فَعَلَهُ كَنَهْيِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَسْتَامَ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ، فَإِنْ خَطَبَ امْرُؤٌ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ بَعْدَ عِلْمِهِ بِالنَّهْيِ عَنْهُ كَانَ مَأْثُومًا، وَالنِّكَاحُ صَحِيحٌ، فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرَةَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ ، فَإِنْ عَادَ رَجُلٌ فِي هٰذَا الْفِعْلِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ وَكَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ النَّهْيِ كَانَ مَأْثُومًا فِي ارْتِكَابِهِ الْمَنْهِيَّ، وَصَلَاتُهُ جَائِزَةٌ؛ وَلِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ هٰذَا الْقَدْرَ لِأَبِي بَكْرَةَ مُسْتَثْنًى مِنْ جُمْلَةِ مَا نَهَاهُ عَنْهُ فِي خَبَرِ وَابِصَةَ[1] كَالْمُزَابَنَةِ وَالْعَرِيَّةِ وَلَوْ لَمْ تَجُزِ الصَّلَاةُ بِهٰذَا الْوَصْفِ لِأَبِي بَكْرَةَ لَأَمَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ، وَقَوْلُهُ: وَلَا تَعُدْ أَرَادَ بِهِ لَا تَعُدْ فِي إِبْطَاءِ الْمَجِيءِ إِلَى الصَّلَاةِ[2] لَا أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ أَنْ لَّا تَعُوْدَ بَعْدَ تَكْبِيرِكَ فِي اللُّحُوقِ بِالصَّفِّ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ مسجد میں داخل ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رکوع کی حالت میں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں صف سے پیچھے ہی رکوع میں چلا گیا (اور پھر صف میں آکر شامل ہوا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس قسم سے تعلق رکھتی ہے جس کے بارے میں نے کتاب اصول سنن میں یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی متعین فعل کے حوالے سے کسی چیز سے منع کرتے ہیں۔ اور اس ممنوعہ فعل کا مرتکب

[1] سيورده المصنف بالأرقام "2198" و "2199" و "2200" و ."2201"

[2] قال الإمام الشافعي فيما نقله عنه البيهقي في "السنن" 2/90: قوله: "ولا تعد": يشبه قوله: لا تأتوا للصلاة تسعون . يعني -والله أعلم: ليس عليك أن تركع حتى تصل إلى موقفك لما في ذلك من التعب، كما ليس عليك أن تسعى إذا سمعت الإقامة . وقال الإمام الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/396 : فإن قال قائل: ما معنى قوله: "ولا تعد"؟ قيل له: ذلك عندنا يحتمل معنيين: يحتمل: ولا تعد أن تركع دون الصف حتى تقوم في الصف، كما قد روى عنه أبو هريرة: حدثنا ابن أبي داوٗد قال: حدثنا المقدمي، قال: حدثني عمر بن علي، قال: حدثنا ابن عجلان، عن الأعرج، عن أبي هريرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا أتى أحدكم الصلاة، فلا يركع دون الصف حتى يأخذ مكانه من الصف". "قلت: وأخرجه ابن أبي شيبة 1/256-257 من طريق أبي خالد الأحمر، عن محمد بن عجلان، به موقوفا بلفظ: "لا تكبر حتى تأخذ مقامك من الصف .""وأخرجه أيضا 1/257 من طريق يحيى بن سعيد، عن ابن عجلان، به. بلفظ: " لا تكبر حتى تأخذ مقامك من الصف .""ويحتمل قوله: "ولا تعد" أي: ولا تعد أن تسعى إلى الصلاة سعيا يحفزك فيه النفس كما قد جاء عنه في غير هذا الحديث . ثم ذكر حديث أبي هريرة مرفوعا: " إذا أقيمت الصلاة، فلا تأتوها تسعون، وائتوها وأنتم تمشون وعليكم السكينة، فما أدركتم فصلوا، وما فاتكم فأتموا."

شخص اس کے سرانجام دینے پر گناہگار شمار ہوتا ہے۔ جبکہ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو۔ لیکن آدمی کا کیا ہوا وہ فعل جائز ہوتا ہے۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام بھیج دے۔ یا اپنے بھائی کی بولی پر بولی لگا دے۔ تو جو شخص نبی اکرم ﷺ کی اس حوالے سے ممانعت کا علم ہونے کے باوجود اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام بھیج دیتا ہے تو وہ گناہگار ہوتا ہے۔ لیکن (اس پیغام کے نتیجے میں کیا جانے والا) نکاح درست شمار ہو گا۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا۔

''اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے تو تم دوبارہ ایسا نہ کرنا'' تو اگر کوئی شخص دوبارہ اس ممنوعہ فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور وہ اس کی ممانعت سے واقف بھی ہو تو وہ اس ممنوعہ فعل کے ارتکاب پر گناہگار شمار ہوگا۔ لیکن اس کی نماز جائز ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اتنی مقدار کو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے لیے مباح قرار دیا تھا کہ یہ اس عمومی حکم سے مستثنیٰ ہو جائے گا جو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا تھا۔ جس کا ذکر حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں ہے۔ اس کی مثال مزابنہ اور عریہ کی مانند ہو جائے گی۔ اگر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے لیے اس صفت کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز نہ ہوتا۔ تو نبی اکرم ﷺ ان کو نماز دہرانے کا حکم دیتے تاہم نبی اکرم ﷺ کا یہ حکم ''تم دوبارہ ایسا نہ کرنا'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ نماز کے لیے آتے ہوئے تم دوبارہ تیزی نہ دکھانا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ کہنا چاہتے ہوں کہ تم تکبیر کہنے کے بعد صف میں آکر شامل نہ ہونا۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقِفُ فِيهِ الْمَأْمُوْمُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ مِنَ الْإِمَامِ فِي صَلَاتِهِ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نماز ادا کرنے کے دوران مقتدی کھڑا ہوگا جب وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو

2196 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُمْتُ أُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ. (5: 8)

2196– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الأشعث –واسمه أحمد بن المقدام– فإنه من رجال البخارى . أيوب: هو ابن أبى تميمة السختيانى .وأخرجه البخارى "699" فى الأذان: باب إذا لم ينو الإمام أن يؤم ثم جاء قوم فأمهم، ومن طريقه البغوى فى "شرح السنة" "826" عن مسدد، والنسائى 2/87 فى الإمامة: باب موقف الإمام والمأموم صبى، عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوٗد "611" فى الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقوما، عن عمرو بن عون، عن هشيم، عن أبى بشر، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/308 من طريق الحكم، كلاهما عن سعيد بن جبير، به .وأخرجه مسلم "763" 192" و "193" فى صلاة المسافرين: باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه، وأبو داوٗد "610" فى الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه، وأبو عوانة 2/76، والبيهقى فى "السنن" 3/99، من طرق عن عطاء بن أبى رباح، عن ابن عباس .وأخرجه الترمذى "232" فى الصلاة: باب ما جاء فى الرجل يصلى ومعه رجل، من طريق عمرو بن دينار، عن كريب، عن ابن عباس . وتقدم مطولا برقم "1190" من طريق سالم بن أبى الجعد، ومختصرا برقم "1445" من طريق سلمة بن كهيل، كلاهما عن كريب، عن ابن عباس، فانظر تخريجهما ثمة.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے تو میں بھی نماز ادا کرنے کے لئے اٹھا میں آپ کی بائیں طرف آ کر کھڑا ہوا تو آپ نے میرے سر کو پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کرلیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِيَامِ الْمَأْمُومِ مِنَ الْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً

مقتدی کا امام کے ہمراہ کھڑے ہونے کے طریقے کا تذکرہ جب وہ باجماعت نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے

2197 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا عَشِيَّةً وَدَنَوْنَا مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَرِدُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا؟ قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: هٰذَا رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ؟ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْ سَجْلَيْنِ، ثُمَّ مَدَرْنَاهُ، ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتّٰى اَفْهَقْنَاهُ، فَكَانَ اَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَاْذَنَانِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ، ثُمَّ شَنَقَ لَهَا فَبَالَتْ، ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَاَنَاخَهَا، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ مِنْ مُتَوَضَّاِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ، وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ، وَكُنْتُ اُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ، فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِينِهِ، وَجَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا مِنْ خَلْفِهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِيْ وَاَنَا لَا اَشْعُرُ، ثُمَّ فَطِنْتُ فَقَالَ: هٰكَذَا وَاَشَارَ بِيَدِهِ شُدَّ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا جَابِرُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِذَا كَانَ ثَوْبُكَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ. (5: 8)

2197- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو "صحيحه" "3010" في الزهد: باب حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليسر، عن هارون بن معروف ومحمد بن عباد قالا: حدثنا حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوْد "643" في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقا يتزر به، وابن الجارود في "المنتقى" "172"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/307، والبيهقي في "السنن" 2/239، والبغوي في "شرح السنة" "827"، والحاكم 1/254 من طرق عن حاتم بن إسماعيل، به. وأخرجه مسلم "766" "196" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو عوانة 2/76 من طريق ورقاء، عن محمد بن المنكدر، عن جابر.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ جب شام کا وقت ہوا تو ہم پانی کے علاقے کے قریب پہنچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص ہم سے آگے جا کر حوض پر پہنچے گا اور خود بھی پانی پیئے گا اور ہمیں بھی پلائے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوا۔ میں نے عرض کی: یہ شخص یارسول اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر کے ساتھ کون شخص ہوگا' تو حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پھر ہم دونوں چلتے ہوئے کنویں کے پاس آئے آپ نے اس میں سے ایک یا شاید دو ڈول نکالے پھر ہم نے اسے بھر دیا' پھر ہم نے اس میں سے پانی نکالا' یہاں تک کہ ہم نے اسے بھر دیا۔ سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے آئے آپ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں اجازت دیتے ہو ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو پانی پلانا شروع کیا۔ اس نے پانی پی لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے موقع دیا' تو اس نے پیشاب کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باندھ دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوض کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اس سے وضو کیا' پھر میں کھڑا ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی سے میں نے بھی وضو کیا' پھر حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز ادا کرنے لگے مجھ پر ایک چادر تھی جسے میں نے مخالف سمت میں اوڑھا ہوا تھا وہ مجھے پوری نہیں آتی تھی۔ اس کے کچھ کنارے تھے جنہیں میں نے باندھ لیا مخالف سمت میں اوڑھ لیا۔ پھر میں آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے گھما کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا پھر حضرت جبار بن صخر آئے۔ انہوں نے وضو کیا' پھر وہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو دونوں ہاتھوں کے ذریعے پکڑا اور ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا جائزہ لیتے رہے مجھے اس کا اندازہ نہیں ہو سکا پھر مجھے اندازہ ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس طرح آپ نے اشارہ کر کے بتایا' اسے باندھ لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا کپڑا کشادہ ہو' تو تم اسے مخالف سمت میں اوڑھ لو لیکن جب وہ تنگ ہو' تو پھر اسے تہبند کے طور پر باندھ لو۔''

2198 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ وَالرَّافِقَةِ جَمِيعًا، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَسَدِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يُصَلِّيْ وَحْدَهُ خَلْفَ الصُّفُوْفِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ . (1: 33)

2198- إسناده حسن . حكيم بن سيف: صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح غير عمرو بن راشد الكوفي، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه اثنان، وتابعه عليه زياد بن أبي الجعد عند المؤلف "2200"، وقول ابن حزم في "المحلى" 4/54: وثقه أحمد بن حنبل وغيره وهم منه. وأخرجه الطبراني في "الكبير" /22 "372" من طريق عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا /22 "373" من طريق عمرو بن مرة، به. وأخرجه أحمد 4/228، والطبراني /22 "383" من طريق شمر بن عطية، عن هلال بن يساف، عن وابصة. وأخرجه الطبراني /22 "388" و "390" و "391" من طريق سالم بن أبي الجعد، و "392" و "393" و "398" من طريق حنش بن المعتمر، ثلاثتهم عن وابصة، به.

حضرت وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو صفوں کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی' وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْمُصَلِّيَ الْمُنفَرِدَ خَلْفَ الصُّفُوفِ اَعَادَ صَلَاتَهُ بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صفوں کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے شخص نے اپنی نماز کو دہرایا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا

2199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاَمَرَهُ فَاَعَادَ الصَّلَاةَ . (1: 33)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے دیکھا تو آپ نے اسے حکم دیا' وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ هٰذَا الرَّجُلَ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ؛ لِاَنَّهُ لَمْ يَتَّصِلْ بِمُصَلٍّ مِثْلِهِ حَيْثُ كَانَ مَاْمُومًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ جب وہ مقتدی تھا تو اس نے اپنے جیسے کسی نمازی کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کی تھی

2200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ، فَاَقَامَنِي عَلٰى شَيْخٍ مِنْ بَنِي اَسَدٍ، يُقَالُ لَهُ

2199- إسناده كالذي قبله. وأخرجه الطيالسي "1201"، وأحمد 4/228، وأبو داوٗد "682" في الصلاة: باب الرجل يصلي وحده خلف الصف، والترمذي "231" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة خلف الصف وحده، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/393، والطبراني 22/ "371"، والبيهقي 3/104، والبغوي في "شرح السنة" "824" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده.

وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ هٰذَا الشَّیْخُ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰی خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ لَمْ یَتَّصِلْ بِاَحَدٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُعِیْدَ الصَّلَاةَ . (1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ هِلَالُ بْنُ یَسَافٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَسَمِعَهٗ مِنْ زِیَادِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ وَّابِصَةَ وَالطَّرِیْقَانِ جَمِیْعًا مَحْفُوْظَانِ .

ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: زیاد بن ابوجعد نے میرا ہاتھ پکڑا ہم اس وقت ''رقہ'' میں موجود تھے۔ انہوں نے مجھے بنو اسد سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص کے پاس لا کر کھڑا کیا۔ ان کا نام حضرت وابصہ بن معبد تھا۔ زیاد نے یہ بتایا' اس بزرگ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی وہ کسی دوسرے کے ساتھ (صف میں) کھڑا نہیں ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ہلال بن یساف نے عمرو بن راشد کے حوالے سے وابصہ بن معبد سے سنی ہے۔ اور انہوں نے یہ روایت زیاد کے حوالے سے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ هِلَالُ بْنُ یَسَافٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ہلال بن یساف نامی راوی منفرد ہے

2201 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

2200- إسناده حسن فی الشواهد، رجاله ثقات غیر زیاد بن أبی الجعد، فقد ذكره المؤلف فی "الثقات"، وروی عنه اثنان، وحصین: هو ابن عبد الرحمٰن السلمی .وأخرجه الحمیدی "884"، وابن أبی شیبة 2/192، 193، وأحمد 4/228، والترمذی "230" فی الصلاة: باب ما جاء فی الصلاة خلف الصف وحده، وابن ماجة "1004" فی الإقامة: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده، والدارمی 1/294، والطبرانی فی "الكبیر" /22 "376" و "377" و "378" و "379" و "380" و "381"، والبیهقی 3/104-105 من طرق عن حصین، بهٰذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "2482"، ومن طریقه ابن الجارود "319"، والطبرانی /22 "375" عن الثَّوْرِیُّ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ، بهٰذا الإسناد . وانظر ما بعده .وعند الترمذی وغیره بعد قوله: "وحده": "والشیخ یسمع"، قال الشیخ أحمد شاكر -رحمه اللّٰه- فی تعلیقه علی "سنن الترمذی" 1/445 : قوله: "والشیخ یسمع" جملة معترضة. یرید به هلال أن زیادا حدثه بالحدیث عن وابصة بن معبد بحضرته وسماعه، فلن ینكره علیه، فیكون من باب القراءة علی العالم، وكأن هلالا سمعه من وابصة، ولذلك كان هلال یرویه فی بعض أحیانه عن وابصة بدون ذكر زیاد، وهی روایة متصلة، لیس فیها تدلیس، وإلی هٰذا یشیر قول الترمذی ... : وفی حدیث حصین ما یدل علی أن هلالا قد أدرك وابصة.

2201- رجاله ثقات غیر زیاد بن أبی الجعد، فلم یوثقه غیر المؤلف كما مر .وأخرجه الطبرانی فی "الكبیر" /22 "374" عن محمد بن إسحاق بن إبراهیم، عن أبیه، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد 4/228 عن وكیع، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الدارمی 1/295، والبیهقی 3/105 من طریق عبد اللّٰه بن داوٗد، والطبرانی فی "الكبیر" "384" من طریق محمد بن ربیعة الكلابی، كلاهما عن یزید بن زیاد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه الطبرانی /22 "385" و "386" من طریقین عن عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عبید بن أبی الجعد، به.

وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِيهِ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ.

(33:1)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا' وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ تَاْوِيلَ مَنْ حَرَّفَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ جِهَتِهِ

وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ هٰذَا الْمُصَلِّيَ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ لِشَيْءٍ عَلِمَهُ مِنْهُ مَا لَا نَعْلَمُهُ نَحْنُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس روایت کے حقیقی مفہوم

کو غلط بیان کیا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نمازی کو نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم (کسی دوسری خرابی کی وجہ سے) دیا تھا' جس خرابی کا علم آپ کو ہوا تھا اور ہم کو نہیں ہو سکا

2202 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ اِذَا رَجُلٌ فَرْدٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَضَى الرَّجُلُ صَلَاتَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ؛ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ. (1: 33)

عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو وفد میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو ایک شخص نے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس ٹھہر گئے اس شخص نے اپنی نماز مکمل کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نئے سرے سے نماز پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے والے شخص کی نماز نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ التَّاكِيدِ فِي الْاَمْرِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

2202– إسناده صحيح، رجاله ثقات كما قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 19. وأخرجه ابن سعد 5/551، وابن أبي شيبة 2/193، وأحمد 4/23، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/394، وابن ماجة "1003" في الإقامة: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده، والبيهقي 3/105 من طرق عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1569". وهو شاهد قوي لحديث وابصة بن معبد.

اس معاملے کے بارے میں تاکید کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2203 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِی عَلِيُّ بْنُ شَيْبَانَ وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ الَّذِيْنَ وَفَدُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ حَنِيفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَعِدْ صَلَاتَكَ، فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ .(1: 33)

❀❀ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو اس وفد میں شامل تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنوحنیفہ کی طرف سے حاضر ہوا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم نے اسی طرح نماز پڑھی ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز کو دہراؤ کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَقَامِ الْمَرْاَةِ خَلْفَ الصَّفِّ

صف کے پیچھے عورت کے کھڑے ہونے کے طریقے کا تذکرہ

2204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ قَزَعَةَ، مَوْلًى لِعَبْدِ الْقَيْسِ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّيْ مَعَنَا، وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهُ .(1: 33)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتی رہیں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہا۔

2203– هو مكرر ما قبله، وابن أبي السرى متابع، وباقي رجاله ثقات.

2204– إسناده صحيح. قزعة مولى عبد القيس، وثقه أبو زرعة، والمؤلف 7/347، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 1/302 عن حجاج، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/86 في الإمامة: باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة عن محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، والبيهقي 3/107 من طريق محمد بن إسحاق وعباس الدوري، ثلاثتهم عن حجاج، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1537"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا كَانَتْ وَحْدَهَا لَهَا اَنْ تَنفَرِدَ بِالصَّلَاةِ خَلْفَ صُفُوفِ الرِّجَالِ تَقْتَدِى بِاِمَامِهَا لَا تَقَدُّمَ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت جب تنہا ہو تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ مردوں کی صف کے پیچھے کھڑی ہو کر اکیلی نماز ادا کرے اور اپنے امام کی اقتداء کرے وہ اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھے

2205 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ: فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لِى قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَائَهُ، وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. (1: 33)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی نانی سیدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اس کھانے کے لئے جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھالیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اٹھو تا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اٹھ کر چٹائی کی طرف گیا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی کے ساتھ دھویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے میں نے اور دوسرے لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھانے کے بعد نماز ختم کردی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ اَئِمَّتِنَا اَنَّ الْعَجُوْزَ فِىْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ مُّنْفَرِدَةً وَكَانَ مَعَهَا امْرَاَةٌ اُخْرٰى

2205- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" "828" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" 1/153 فى الصلاة: باب جامع سبحة الضحى، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى فى "المسند" 1/137، وأحمد 3/131 و149 و164، والبخارى "380" فى الصلاة: باب الصلاة على الحصير، و "860" فى الأذان: باب وضوء الصبيان، و "1164" فى التهجد: باب ما جاء فى التطوع مثنى مثنى، ومسلم "658" فى المساجد: باب جواز الجماعة فى النافلة، وأبو داوُد "612" فى الصلاة: باب إذا كانوا ثلاثة كيف يقفون، والترمذى "234" فى الصلاة: باب ما جاء فى الرجل يصلى ومعه الرجال والنساء، والنسائى 2/85، 86 فى الإمامة: باب إذا كانوا ثلاثة وامرأة، والدارمى 1/295، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/307، والبيهقى فى "السنن" 3/96. وأخرجه الحميدى "1194"، والبخارى "727" فى الأذان: باب المرأة وحدها تكون صفا، و "871" و "874": باب صلاة النساء خلف الرجال، وأبو عوانة 2/75، والبيهقى 3/106، والبغوى فى "شرح السنة" "829"، من طرق عن سفيان، عن إسحاق بن عبد الله، به. وصححه ابن خزيمة برقم "1539" و "1540".

اس روایت کا تذکرہ جس نے ہمارے بعض آئمہ کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس نماز میں شرکت کرنے والی بوڑھی خاتون نہیں تھی بلکہ ان کے ساتھ ایک دوسری خاتون بھی تھی

2206 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُخْتَارِ، يُحَدِّثُ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَنَسًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا .(1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ جَعَلَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ خَبَرَ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ خَبَرًا مُخْتَصَرًا، وَخَبَرَ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ هٰذَا مُتَقَصًّى لَهُ، وَزَعَمَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَانَ مَعَهَا مِثْلُهَا خَالَةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا كَذٰلِكَ؛ لِاَنَّهُمَا صَلَاتَانِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ لَا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اوران کی خالہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہو گئے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور خالہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہمارے بعض آئمہ نے اسحاق بن ابوطلحہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو مختصر روایت قرار دیا ہے اور موسیٰ بن انس کی روایت اس کی وضاحت کرتی ہے۔ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس موقع پر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ بھی موجود تھیں۔ لیکن ہمارے نزدیک ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ دو مختلف نمازیں ہیں۔ جو مختلف موقعوں پر ادا کی گئیں یہ ایک ہی نماز کا واقعہ نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِيْ كَانَتْ اُمُّ اَنَسٍ وَخَالَتُهُ اصْطَفَّتَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةٌ اُخْرٰى غَيْرُ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَحْدَهَا تُصَلِّيْ

2206- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 2/86 في الإمامة: باب إذا كانوا رجلين وامرأتين، عن محمد بن بشار، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/258، ومسلم "660" "269" في المساجد: باب جواز الجماعة في نافلة، وأبو داوٗد "609" في الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقومان، والنسائي 2/86 في الإمامة: باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة، وابن ماجة "975" في الإقامة: باب الاثنان جماعة، وأبو عوانة 2/75، والبيهقي 3/106-107 من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة ."1537"

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور خالہ موجود تھیں

اورانہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف قائم کی تھی یہ دوسری نماز تھی اور یہ اس نماز کے علاوہ تھی جس میں صرف سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی

2207 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوسَى الْحَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِسَاطٍ فَاَقَامَنِي، عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ، وَاُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا. (1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ خِلَافُ الصَّلَاةِ الَّتِيْ حَكَاهَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، لِاَنَّ فِيْ تِلْكَ الصَّلَاةِ قَامَ اَنَسٌ وَالْيَتِيمُ مَعَهُ خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجُوزُ وَحْدَهَا وَرَائَهُمْ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ تِلْكَ عَلٰى حَصِيرٍ وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ قَامَ اَنَسٌ عَنْ يَّمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاُمُّ حَرَامٍ خَلْفَهُمَا وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ عَلٰى بِسَاطٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُمَا صَلَاتَانِ لَا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چٹائی پر نماز پڑھائی تھی۔ آپ نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے۔ کہ یہ اس نماز سے مختلف تھی۔ جس کا تذکرہ اسحاق بن ابوطلحہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کیا ہے کیونکہ اس نماز میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور یتیم لڑکا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ جبکہ بوڑھی خاتون اکیلی ان حضرات کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔ اور ان لوگوں نے چٹائی پر نماز ادا کی تھی۔ جبکہ یہ نماز جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے تھے۔ جبکہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئی تھیں یہ نماز بچھونے پر ادا کی گئی تھی۔ تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دو مختلف موقعوں پر ادا کی جانے والی نمازیں تھیں یہ ایک ہی نماز کا واقعہ نہیں ہے۔

2208 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبِيْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2207- حديث صحيح . إسناده ضعيف . عمر بن موسى الحادي: ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/445-446، وقال: ربما أخطأ، وقال ابن عدي في "الكامل" 5/1710: ضعيف يسرق الحديث، ويخالف في الأسانيد، وقال ابن نقطة في "الاستدراك" 1/96/2: بصري يُعَدُّ في الضعفاء . ولم ينفرد به، فقد تابعه عليه موسى بن إسماعيل عند أبي داوُد "608" في الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقومان، عن حماد، به. وهذا سند صحيح. وأخرجه الطيالسي "2027"، ومن طريقه أبو عوانة 2/76، 77، وأخرجه مسلم "660" في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة، من طريق هاشم بن القاسم، والنسائي 2/86 في الإمامة: باب إذا كانوا رجلين وامرأتين، من طريق عبد الله بن المبارك، ثلاثتهم عن سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به.

(متن حدیث):إِذَا اسْتَأْذَنَكُمُ النِّسَاءُ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ .(1: 62)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب خواتین تم سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو تم انہیں اجازت دے دو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ عَنْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ خواتین کو نماز کیلئے مسجد میں آنے سے منع کیا جائے

2209 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ .(1: 62)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2208- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/151 عن عبد الرزاق، عن معمر، وأبو داؤد "566" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، ومن طريقه أبو عوانة 2/59 عن سليمان بن حرب، عن حماد، وابن خزيمة في "صحيحه" "1678" عن نصر بن علي، عن أبيه، عن شعبة، كلهم عن أيوب بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1335" من طريق عبد الله بن سعيد، عن نافع، به.وأخرجه عبد الرزاق "5107" و "5122"، والشافعي في "المسند" 1/127، والجميدي "612"، وأحمد 2/7 و9 و151، والبخاري "873" في الأذان: باب استئذان المرأة زوجها بالخروج إلى المسجد، و "5238" في النكاح: باب استئذان المرأة زوجها في الخروج إلى المسجد، ومسلم "442" "134" و "135" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة وأنها لا تخرج مطيبة، وابن ماجة "16" في المقدمة: باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والتغليظ على من عارضه، والدارمي 1/293، وأبو عوانة 2/56 و57، والبيهقي في "السنن" 3/132، وابن خزيمة "1677" من طريق الزهري، وابن أبي شيبة 2/383، وأحمد 2/143 و156، والبخاري "865" في الأذان: باب خروج النساء إلى المساجد بالليل والغلس، ومسلم "442" "137"، وأبو عوانة 2/58، 59، والبيهقي 3/132، والبغوي في "شرح السنة" "862" من طريق حنظلة بن أبي سفيان، كلاهما عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/76، 77، وأبو داؤد "567" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، وابن خزيمة "1684"، والبيهقي 3/131، والبغوي "864" من طرق عن العوام بن حوشب، عن حبيب بن أبي ثابت، عن ابن عمر، وزاد في آخره: "وبيوتهن خير لهن ."وأخرجه الطيالسي "1903"، ومن طريقه أبو عوانة 2/58 عن هشام الدستوائي، عن عمرو بن دينار، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/90، وأبو عوانة 2/58، ومسلم "442" "140"، من طريق بلال بن عبد الله بن عمر، عن أبيه.وأخرجه الطبراني "13255" من طريق محمد بن علي بن الحسين، عن ابن عمر .وسيورده المؤلف برقم "2209" من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به، وبرقم "2210" من طريق مجاهد، وبرقم "2213" من طريق عبيد الله بن عبد الله بن عمر، كلاهما عن ابن عمر .وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم "2114"، وعن زيد بن خالد سيرد برقم "2211".

2209- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/16 عن يحيى القطان، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة 2/383 عن عبدة، و 2/383 أيضا، والبخاري "900" في الأذان، والبيهقي 3/137 من طريق أبي أسامة، ومسلم "442" "136" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، من طريق ابن نمير، وابن إدريس، أربعتهم عن عبيد الله بن عمر، به . وانظر ما قبله و "2210" و "2213". 2 تحرف في "الإحسان" إلى: "عن."

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو۔''

ذِكْرُ اَحَدِ الشَّرْطَيْنِ الَّذِى اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ بِهِمَا

جن دوشرائط کی وجہ سے اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک کا تذکرہ

2210 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، وَعِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيهِ: لَا تَاْذَنْ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا، قَالَ: فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا تَاْذَنْ .(1: 62)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین کو رات کے وقت مساجد کی طرف جانے کی اجازت دو۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحب زادے نے کہا: آپ ان عورتوں کو اجازت نہ دیں ورنہ وہ اس کو خرابی کا ذریعہ بنا دیں گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے میں یہ کہہ رہا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اور تم یہ کہتے ہو آپ اجازت نہ دیں۔

ذِكْرُ الشَّرْطِ الثَّانِى الَّذِى اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ بِهِ

اس دوسری شرط کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے

2211 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2210- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد . وأخرجه أبو داوٗد "568" فى الصلاة: باب ما جاء فى خروج النساء إلى المسجد، ومن طريقه أبو عوانة 2/58، عن عثمان بن أبى شيبة، عن جرير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "442" "138" فى الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، عن على بن خشرم، والترمذى "570" فى الصلاة: باب ما جاء فى خروج النساء إلى المساجد، عن نصر بن على، كلاهما عن عيسى بن يونس، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/49، وعبد الرزاق "5108"، ومن طريقه أحمد 2/145، وأبو عوانة 2/57، 58، والطبرانى فى "الكبير" "13471"، من طريق سفيان الثورى، ومسلم "442" "138"، وأبو داوٗد "568" من طريق أبى معاوية، والطبرانى "13472"، والطيالسى "1894"، ومن طريقه أبو عوانة 2/58، والبيهقى فى "السنن" 3/132 عن شعبة، وأحمد 2/127 من طريق زائدة، و 2/143 من طريق ابن نمير، كلهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/49، وعبد الرزاق "5108"، ومن طريقه أحمد 2/145، والطبرانى "13471" من طريق ليث، والطيالسى "1862"، وأحمد "899" فى الأذان، ومسلم "442" "139"، والطبرانى "13570" من طريق عمرو بن دينار، ثلاثتهم عن مجاهد، به. وانظر "2207" و "2209" و "2213".

(متن حدیث): لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ . (1: 62)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو وہ خوشبو لگائے بغیر (اپنے گھر سے) نکلیں گی''۔

ذِكْرُ الشَّرْطِ الثَّالِثِ الَّذِى اُبِيحَ مَجِىءُ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ بِهِ

اس تیسری شرط کا تذکرہ جس کی وجہ سے رات کے وقت خواتین کے مسجد میں آنے کو مباح قرار دیا گیا ہے

2212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِى مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ، امْرَاَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّينَ طِيبًا .
(62:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاِسْنَادَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ وَهُمَا طَرِيقَانِ اثْنَانِ مَتْنَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا

2211- إسناده حسن كما قال الهيثمي في "المجمع" 2/32-33، رجاله رجال الصحيح غير محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان، وهو صدوق .وأخرجه الطبراني "5239" عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه البزار "445" من طريق عمر بن علي، والطبراني "5239" من طريق غسان بن المفضل الغلابي، كلاهما عن بشر بن المفضل، به .وأخرجه أحمد 5/192 و193 من طريق إسماعيل، وربعي بن إبراهيم، والطبراني "5240" من طريق خالد بن عبد الله الأسدي، ثلاثتهم عن عبد الرحمٰن بن إسحاق، به.

2212- إسناده حسن. محمد بن عبد الله بن عمرو بن هشام: روى عنه جمع، وذكره ابن أبي حاتم 7/301 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/23، وقد توبع عليه، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فإنه من رجال مسلم.وأخرجه النسائي 8/155 في الزينة: باب النهي للمرأة أن تشهد الصلاة إذا أصابت من البخور، عن أبي بكر بن علي، عن منصور بن أبي مزاحم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "1652"، ومن طريقه النسائي 8/155، وأخرجه الطبراني 24/ "722" من طريق يعقوب بن حميد، كلاهما عن إبراهيم بن سعد، عن محمد بن عبد الله بن عمرو، به، ولم يذكرا فيه "عن أبيه."وأخرجه أحمد 6/363، وأبو عوانة 2/16 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، وسعد بن إبراهيم بن سعد، عن أبيهما إبراهيم بن سعد، عن صالح بن كيسان، عن محمد بن عبد الله بن عمرو، به .وأخرجه الطبراني 24/ "721" من طريق إبراهيم بن سعد، عن عبد الله بن مسلم أخي الزهري، عن بكير بن الأشج، به .وأخرجه مسلم "443" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، من طريق مخرمة بن بكير بن عبد الله بن الأشج، والنسائي 8/155 من طريق الليث، والطبراني 24/ "717" من طريق ابن جريج، ثلاثتهم عن بكير، به .وأخرجه الطبراني أيضا 24/ "723"، وأبو عوانة 2/59، من طريق الليث، عن عبيد بن أبي جعفر، عن بكير، به .وأخرجه النسائي 8/154 من طريق يعقوب بن عبد الله بن عبد الله الأشج، والطبراني 24/ "724" من طريق الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى ذُبَابٍ، كلاهما عن بسر بن سعيد، به.وسيورده المؤلف برقم "2215" من طريق ابن عجلان، عن بكير، به، فانظره.

''جب تم عشاء کی نماز کے لئے (اپنے گھر سے) نکلو تو اس وقت تم نے خوشبو نہ لگائی ہوئی ہو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کی دونوں سندیں محفوظ ہیں اور اس کے دونوں طرق کے متن ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهٗ عَنْ شُهُوْدِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِي الْمَسَاجِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنی بیوی کو عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہونے سے منع کرے

2213 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا قَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ، قَالَ: فَسَبَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَسْوَاَ مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ قَطُّ، وَقَالَ: سَمِعْتَنِيْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا قُلْتَ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ؟ (5 :2) I

❀❀ عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں انہوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو وہ شخص اس کو منع نہ کرے۔

اس پر بلال بن عبداللہ بن عمر نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان خواتین کو ضرور منع کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے برا کہا میں نے انہیں کبھی بھی کسی کو اس سے زیادہ برا کہتے ہوئے نہیں سنا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے سنا ہے' میں نے یہ کہا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ شخص اس کو منع نہ کرے اور تم پھر بھی یہ کہہ رہے ہو' اللہ کی قسم! ہم تو انہیں ضرور منع کریں گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ خُرُوْجِ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ اُبِيْحَ لَهَا شُهُوْدُ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

2212– ابن نمير –وقد تحرف في "الإحسان" إلى نمر: هو الوليد بن نمير بن أوس الأشعري الشامي، لا يعرف بجرح ولا تعديل، مترجم في "التاريخ الكبير" 8/156، و"الجرح والتعديل" 9/19، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/555، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم –وهو الملقب بدحيم– فإنه من رجال البخاري وحده. وقوله: "فسبه عبد الله بن عمر أسوأ ما سمعته سبه ...": قال الحافظ في "الفتح" 2/348: وفسر عبد الله بن هبيرة في رواية الطبراني السب المذكور باللعن ثلاث مرات، وفي رواية زائدة عن الأعمش، فانتهره، وقال: أف لك، وله عن ابن نمير، عن الأعمش: فعل الله بك وفعل، ومثله للترمذي من رواية عيسى بن يونس، ولمسلم من رواية أبي معاوية: فزبره، ولأبي داوُد من رواية جرير: فسبه وغضب عليه. قال الحافظ: وأخذ من إنكار عبد الله على ولده تأديب المعترض على السنن برأيه، وعلى العالم بهواه، وتأديب الرجل ولده وإن كان كبيرا إذا تكلم بما لا ينبغي له. وقد تقدم برقم "2210".

اس عورت کے (گھر سے) نکلنے کی حالت کا تذکرہ جس کے لئے عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہونے کو مباح قرار دیا گیا ہے

2214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ . (2: 5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو البتہ وہ خواتین خوشبو لگائے بغیر (اپنے گھروں سے) نکلیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْمَرْاَةِ الطِّيبَ اِذَا اَرَادَتْ شُهُوْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِي الْجَمَاعَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب عورت عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کی غرض سے نکلے تو وہ خوشبو لگائے

2215 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا . (2: 5)

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

2214- وأخرجه ابن خزيمة "1679" عن ابندار، وأحمد 2/438 و475، كلاهما عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/127، وعبد الرزاق "5121"، والحميدي "978"، والبغوي "760" من طريق سفيان، وابن أبي شيبة 2/383 من طريق عبدة بن سليمان، وأحمد 2/528 من طريق محمد بن عبيد، وأبو داوُد "565" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، وأبو داوُد "565" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، من طريق حماد، والدارمي 1/293 من طريق يزيد بن هارون، وابن خزيمة "1679" أيضا من طريق ابن إدريس، وابن الجارود "332" من طريق عيسى بن يونس، والبيهقي 3/134 من طريق معاذ العنبري، كلهم عن محمد بن عمرو، به. وفي الباب عن زيد بن خالد تقدم برقم. "2211"

2215- إسناده حسن. ابن عجلان -واسمه محمد-: صدوق روى له مسلم متابعة، وباقي رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن حكيم، وهو ثقة حافظ. وقد تصحف "بسر" في "الإحسان" إلى "بشر." وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم. "1680" وأخرجه مسلم "443" "142" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، والبيهقي 3/133، والطبراني 24/ "720" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، وأبو عوانة 2/59 عن يزيد بن سنان، وأحمد 6/363، ثلاثتهم عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 24/ "718" و "719"، والبيهقي 3/133 من طرق عن محمد بن عجلان، به. وأورده المؤلف برقم "2212" من طريق محمد بن عبد الله بن عمرو بن هشام، عن بكير، به، فانظره.

ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم خواتین میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز میں شریک ہو تو اس نے خوشبو نہ لگائی ہو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ لِمَنْ شَهِدَتِ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فِي الْجَمَاعَةِ اَنْ تَرْفَعَ رَاْسَهَا قَبْلَ اَخْذِ الرِّجَالِ مَقَاعِدَهُمْ اِذَا كَانَ فِيْ ثِيَابِهِمْ قِلَّةٌ

جو عورت عشاء کی باجماعت نماز میں شریک ہوتی ہے اس کیلئے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ مردوں کے اپنی جگہ پر بیٹھ جانے سے پہلے (سجدے سے) سر اٹھائے جبکہ مردوں کے پاس کپڑے کم ہوں

2216 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّ النِّسَاءُ يُؤْمَرْنَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اَنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ حَتّٰى يَاْخُذَ الرِّجَالُ مَقَاعِدَهُمْ مِنَ الْاَرْضِ مِنْ ضِيقِ الثِّيَابِ.

قَالَ بِشْرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِيْ حَازِمٍ. (2:7)

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کو نماز کے بارے میں یہ حکم دیا جاتا تھا' وہ اپنے سر (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد اپنی جگہ پر بیٹھ نہیں جاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے ان مردوں کے کپڑے تنگ ہوتے تھے۔''

بشر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوحازم سے بھی سنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمَرْاَةِ كُلَّمَا كَانَتْ اَسْتَرَ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت کی جو نماز زیادہ پردے میں ہوگی وہ اس کیلئے زیادہ اجر کا باعث ہوگی

2217 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

2216– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة "1695" عن بشر بن معاذ، والطبراني "5763" من طريق مسدد، كلاهما عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/53، 54، وأحمد 3/433 و 5/331، والبخاري "362" في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقا، و "814" في الأذان: باب عقد الثياب وشدها، و "1215" في العمل في الصلاة: باب إذا قيل للمصلي: تقدم أو انتظر فانتظر فلا بأس، ومسلم "441" في الصلاة: باب أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال، وأبو داوٗد "630" في الصلاة: باب الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي، والنسائي 2/70 في القبلة: باب الصلاة في الإزار، وأبو عوانة 2/60، 61، والبيهقي 2/241 من طرق عن سفيان، عن أبي حازم،

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهِ اُمِّ حُمَيْدٍ، امْرَاَةِ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهَا جَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِي، وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي قَالَ: فَاَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي اَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَاَظْلَمِهِ وَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا. (1: 2)

عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی سیّدہ ام حمید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا پسند ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا پتہ ہے تم میری اقتداء میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہو تاہم تمہارا گھر (کے اندرونی حصے) میں نماز ادا کرنا تمہارے اپنے حجرے (باہر کے قریب والے کمرے) میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارے اپنی بیٹھک میں نماز ادا کرنا تمہارا اپنی بیٹھک میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے محلے میں نماز ادا کرنا تمہاری اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا تمہارا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس خاتون کی ہدایت کے تحت اس کے لئے گھر کے سب سے دور دراز کے اور تاریک ترین کونے میں نماز کے لئے جگہ مخصوص کی گئی اور وہ خاتون زندگی بھر اسی جگہ پر نماز ادا کرتی رہی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي جَمَاعَةً

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ستونوں کے درمیان باجماعت نماز ادا کی جائے

2218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَيْنَ السَّوَارِي، فَقَالَ: كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2: 96)

2217- خديث قوى. عبد الله بن سويد الأنصارى ترجمة البخارى 5/109، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، ذكره المؤلف فى "الثقات" 5/95، وقد توبع، وباقى السند رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 6/371 عن هارون بن معروف، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه" "1689" عن عيسى بن إبراهيم، عن ابن وهب، بهذا الإناد . وقال الهيثمى فى "المجمع" 2/33، 34: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن سويد الأنصارى، وثقه ابن حبان. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/384-385، والطبرانى /25 "356"، والبيهقى 3/132-133 من طريقين عن عبد الحميد بن المنذر بن حميد الساعدى، عن أبيه، عن جدته أم حميد.

عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس چیز سے بچا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِهٰذَا الزَّجْرِ الْمُطْلَقِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس مطلق ممانعت کی صراحت کرتی ہے

2219 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ هَارُوْنَ اَبِيْ مُسْلِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي وَنُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا. (2: 96)

معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''ہمیں ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا جاتا تھا ہمیں ان سے پرے کیا جاتا تھا''۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الْمُضَادَّ لَهُ فِي الظَّاهِرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل پر عمل کرنا جو بظاہر اس روایت کے متضاد ہے

2220 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ بِلَالًا: اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ، قَالَ: وَنَسِيتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى. (1: 96)

2218– إسناده صحيح. بندار: هو محمد بن بشار، ويحيى بن هانىء: هو ابن عروة المرادى، وعبد الحميد بن محمود: هو المعولى. وأخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه" "1568" عن ابندار، عن ابن مهدى، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "673" فى الصلاة: باب الصفوف بين السوارى، عن ابندار، عن ابن مهدى، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 3: 131 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، وابن أبى شيبة 2/369، والترمذى "229" فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية الصف بين السوارى، من طريق وكيع، والنسائى 2/94 فى الإمامة: باب الصف بين السوارى، من طريق أبى نعيم، والبيهقى 3/104 من طريق قبيصة بن عقبة، وعبد الرزاق "2489"، كلهم عن سفيان، به. وصححه الحاكم 1/210 و218 من طريق أبى حذيفة، عن سفيان، به، ووافقه الذهبى.

2219– إسناده حسن. هارون أبو مسلم: هو ابن مسلم، وأبو مسلم كنيته، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "ثقاته" 7/581، وباقى رجاله ثقات. أبو قتيبة: هو سلم بن قتيبة الشعيرى الخراسانى الفريابى وقد تحرف فى الطبرانى "39" إلى مسلم، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم "1567". وأخرجه ابن ماجة "1002" فى الإقامة: باب الصلاة بين السوارى فى الصف، عن زيد بن أخزم، والطبرانى /19 "39"، والحاكم 1/218، من طريق عقبة بن مكرم، كلاهما عن أبى قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى "1073"، ومن طريقه ابن ماجة "1002" أيضا، والبيهقى 3/104، والدولابى 2/113، عن هارون أبى مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى /19 "39" و "40" من طريق يحيى بن حماد، عن هارون أبى مسلم، به. وقد تحرف فيه "هارون بن مسلم" إلى: "هارون بن إبراهيم"، ووافقه الذهبى.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : هٰذَا الْفِعْلُ يُنْهٰى عَنْهُ بَيْنَ السَّوَارِي جَمَاعَةً، وَاَمَّا اسْتِعْمَالُ الْمَرْءِ مِثْلَهٗ مُنْفَرِدًا فَجَائِزٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے' تو آپ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ تو انہوں نے بتایا: سامنے والے دوستونوں کے درمیان۔

راوی کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں رہا' میں ان سے یہ سوال کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ فعل یہ ہے کہ ستونوں کے درمیان باجماعت نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے جہاں تک آدمی کے انفرادی طور پر ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کا تعلق ہے۔تو یہ جائز ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِمَامَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ لِلْمَاْمُوْمِ وَالْإِمَامِ مَعًا

امامت کی اس صفت کا تذکرہ جس میں مقتدی اور امام ساتھ ہوتے ہیں

2221 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

2220- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار، وهو الرمادي، وهو مع كونه حافظا له أوهام، لكنه توبع . وأخرجه الحميدي "692"، ومسلم "1329" "390" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحج وغيره، من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1329" "389" من طرق عن حماد بن زيد، عن أيوب السختياني، به .وأخرجه مالك 1/354 في الحج: باب الصلاة في البيت وقصر الصلاة وتعجيل الخطبة بعرفة، ومن طريقه الشافعي في "المسند" 1/65، والبخاري "505" في الصلاة: باب الصلاة بين السواري في غير جماعة، ومسلم "1329" "388"، وأبو داوٗد "2023" و "2024" في المناسك: باب الصلاة في الكعبة، والنسائي 2/63 في القبلة: باب مقدار ذلك "يعني الدنو من السترة "، والبيهقي 2/326 و327 عن نافع، به .وأخرجه الطيالسي "1849"، وأحمد 2/33 و55، والبخاري "504"، ومسلم "1329" "391" و "392"، وأبو داوٗد "2025"، والبيهقي 2/327، من طرق عن نافع، به .وأخرجه مسلم "1329" "393" و "394"، والنسائي 2/33، 34 في المساجد: باب الصلاة في الكعبة، والبيهقي 2/328 من طريق الزهري عن سالم، عن ابن عمر.

2221- إسناده حسن على شرط مسلم. يحيى بن أيوب: هو أبو العباس الغافقي فيه كلام ينزل به رتبة الصحيح، وكذا شيخه عبد الرحمٰن بن حرملة . أبو علي الهمداني: هو ثمامة بن شفي، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم ."1513"وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 3/54 من طريق يونس بن عبد الأعلى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أبو داوٗد "580" في الصلاة: باب في جماع الإمامة وفضلها، عن سليمان بن داوٗد المهري، والحاكم 1/210 من طريق حرملة بن يحيى، كلاهما عن ابن وهب، به . وصححه الحاكم على شرط البخاري، ووافقه الذهبي.وأخرجه الطبراني /17 "910"، والبيهقي 3/127 من طريق سعيد بن أبي مريم، عن يحيى بن أيوب، به.وأخرجه أحمد 4/145 و201، وابن ماجة "983" في الإقامة: باب ما يجب على الإمام، والطبراني /17 "909" و "910" من طرق عن عبد الرحمٰن بن حرملة الأسلمي، به .وأخرجه الطبراني /17 "907" و "908" من طريق عبد الله بن عامر الأسلمي، عن أبي علي الهمداني، به.وأخرجه الطيالسي "1004" من طريق الفرج بن فضالة، عن رجل عن أبي علي الهمداني، به.

(متن حدیث):مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَاَصَابَ الْوَقْتَ وَاَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ . (3: 16)

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص لوگوں کی امامت کرے اور وقت پر نماز ادا کرے اور مکمل نماز ادا کرے تو اسے بھی ثواب ملے گا اور لوگوں کو بھی ثواب ملے گا اگر اس میں سے وہ کوئی کمی کرے تو اس شخص پر اس کا وبال ہوگا۔ لوگوں پر اس کا وبال نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قِيَامِ الْمَأْمُومِينَ اِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى يَرَوْا اِمَامَهُمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی نماز کیلئے کھڑے ہوں جب تک وہ اپنے امام کو دیکھ نہیں لیتے

2222 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث):اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ . (2: 9)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔
''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُسْتَقْصِى لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ان مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

2223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

2222– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخارى . يحيى: هو ابن سعيد القطان .وأخرجه مسلم "604" فى المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، عن محمد بن حاتم، وعبيد الله بن سعيد، وابن خزيمة فى "صحيحه" "1526" من طريق بندار، وأحمد بن سنان الواسطى، أربعتهم عن يحيى بن سعيد القطان، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/304، ومسلم "604"، والدولابى فى "الكنى" 1/49، وأبو نعيم فى "الحلية" 8/ 391، من طرق عن حجاج الصواف، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الدولابى 1/49، وابن خزيمة "1526" من طريق حجاج الصواف، عن يحيى بن أبى كثير، عن أبى سلمة، وعبد الله بن أبى قتادة، به.وتقدم برقم "1755" .

2223– إسناده صحيح. محمد بن مشكان: ترجمه المؤلف فى "ثقاته" 9/127، فقال: محمد بن مشكان السرخسى يروى عن يزيد بن هارون وعبد الرزاق، حدثنا عنه محمد بن عبد الرحمٰن الدغولى وغيره، مات سنة تسع وخمسين وثلاثمائة مئة، وكان ابن حنبل –رحمه الله– يكاتبه، ومن فوقه من رجال الشيخين . وهو فى "مصنف عبد الرزاق" "1932"، ومن طريقه أخرجه مسلم "604" فى المساجد، والبيهقى فى "السنن" 2/20، .21وأخرجه الحميدى "427"، وابن أبى شيبة 1/405، وأبو داوٗد "540" فى الصلاة: باب فى الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعودا، والترمذى "592" فى الصلاة: باب كراهية أن ينتظر الناس الإمام وهم قيام عند افتتاح الصلاة، والنسائى 2/31 فى الصلاة: باب إقامة المؤذن عند خروج الإمام، والبغوى فى "شرح السنة" "440" من طرق عن معمر، بهٰذا الإسناد .وتقدم قبله من طريق حجاج الصواف، وبرقم "1755" .

مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ قَدْ خَرَجْتُ اِلَيْكُمْ . (2: 9)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے کہ میں تمہاری طرف آ گیا ہوں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا لَمْ يَنْتَظِرْهُ الْمُؤَذِّنُ وَالْقَوْمُ عِنْدَ اِتْيَانِهِ الصَّلَاةَ اَنْ لَّا يَجِدَ فِىْ نَفْسِهٖ عَلَيْهِمْ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلَهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب مؤذن اور دیگر لوگ اس کے نماز کیلئے آنے کا انتظار نہیں کرتے تو اس حوالے سے ان کے خلاف ناگواری محسوس نہ کرے اگرچہ وہ ان سب لوگوں سے افضل ہو

2224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ، عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): عَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ، فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَرَّزَ ثُمَّ جَائَنِىْ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ جُبَّتِهٖ فَاَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا اِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ فَاَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى نَجِدَ النَّاسَ فِى الصَّلَاةِ قَدَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ حِيْنَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ لِاَنَّهُمْ سَبَقُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ:

2224- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو داوٗد "149" فى الطهارة: باب المسح على الخفين، عن أحمد بن صالح، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي فى "المسند" 1/144، وعبد الرزاق "748"، ومن طريقه أحمد 4/251، وأبو عوانة 2/215، والطبرانى /20 "880"، والبيهقى 1/274 و2/295-296 عن ابن جريج، وأحمد 4/249، وأبو عوانة 2/215، من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهرى، به.وأورد المؤلف طرفا من الحديث فى باب المسح على الخفين برقم "1326"، وتقدم استقصاء تخريجه هناك، فانظره.

اَحْسَنْتُمْ اَوْ قَدْ اَصَبْتُمْ. (5: 4)

عروہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر فجر سے پہلے راستے سے ہٹ گئے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی ہٹ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو بٹھایا اور آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی انڈیلا آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ نے اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ نے اپنی کلائی کو باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن جبے کی آستین تنگ تھی' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اندر داخل کئے اور جبے کے نیچے سے باہر نکالے پھر آپ نے انہیں کہنیوں تک دھویا۔ آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر آپ نے اپنے موزوں پر وضو کیا (یعنی مسح کیا) پھر آپ سوار ہوئے کچھ ہی دور چلنے کے بعد ہم لوگوں تک پہنچ گئے جو نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا اور وہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اس وقت جب نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ ہم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو ایسی حالت میں پایا' وہ ان لوگوں کو فجر کی نماز کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فجر کی نماز کی دوسری رکعت ادا کی جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز مکمل کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ مسلمان اس پر گھبرا گئے انہوں نے بکثرت سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکلنے کی کوشش کی تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اچھا کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْقَوْمِ اِذَا احْتَبَسَ عَنهُمْ اِمَامُهُمْ اَنْ يُقَدِّمُوْا رَجُلًا يُصَلِّيْ بِهِمْ

لوگوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب ان کا امام نہ آسکے تو وہ اپنے میں سے کسی شخص کو آگے کریں تاکہ وہ ان کو نماز پڑھا دے

2225 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، وَعُرْوَةَ، ابْنَيِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِمَا الْمُغِيْرَةِ، قَالَ:

(متن حدیث): تَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ جُبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صُوفٌ رُومِيَّةٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ فُرُوجٍ كَانَ فِيْ خَصْرِهَا فَغَسَلَهُمَا اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَنَا مَعَهُ فَوَجَدَ

2225- حديث صحيح، رجاله ثقات إلا أن جعفر بن برقان -وإن كان ثقة- يضطرب في روايته عن الزهري، ويختلف فيه، وسيذكر المؤلف بإثر الحديث أنه قصر في سند هذا الخبر، فلم يذكر عباد بن زياد مع أن الزهري رواه عنه، عن حمزة وعروة. وانظر ما قبله و "1326".

النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ فَادْرَكْنَاهُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَةً فَصَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّانِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَمَّ صَلَاتَهٗ فَفَزِعَ النَّاسُ لِذٰلِكَ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قَالَ: قَدْ اَصَبْتُمْ وَاَحْسَنْتُمْ اِذَا احْتَبَسَ اِمَامُكُمْ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدِّمُوْا رَجُلًا يَؤُمُّكُمْ. (1: 78)

قَصَّرَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ فِيْ سَنَدِ هٰذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبَّادَ بْنَ زِيَادٍ فِيْهِ؛ لِاَنَّ الزُّهْرِيَّ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَسَمِعَهٗ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَهٗ: اَبُوْحَاتِمٍ

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ تشریف لائے' تو میں نے برتن میں سے آپ پر پانی انڈیلا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ اپنی کلائیاں باہر نکالنے لگے' تو جبے کی آستین تنگ تھی۔ وہ اون کا بنا ہوا رومی جبہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس جگہ سے باہر نکالا جو کھلی تھی اور آپ کے پہلو کے پاس تھی۔ آپ نے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' اور دونوں موزوں پر مسح کیا' پھر آپ تشریف لائے میں آپ کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کی حالت میں پایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صف میں کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ ہم نے انہیں ایسی حالت میں پایا' وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دوسری رکعت ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز مکمل کی تو لوگ اس بات سے گھبرا گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔ تم نے اچھا کیا ہے' جب تمہارا امام نہ آسکے اور نماز کا وقت ہو جائے' تو تم کسی شخص کو آگے کر دو جو تمہیں نماز پڑھائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جعفر بن برقان نے اس روایت کی سند کو مختصر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں عباس بن زیاد کا تذکرہ نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زہری نے یہ روایت عباس بن زیاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عروہ بن مغیرہ کے حوالے سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت حمزہ بن مغیرہ کے حوالے سے ان کے والد سے بھی سنی ہے۔ یہ بہت امام ابو حاتم نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَاْمُوْمِ وَهُوَ قَائِمٌ انْتِظَارُ سُجُوْدِ اِمَامِهٖ ثُمَّ يَتْبَعُهٗ بِالسُّجُوْدِ بَعْدَهٗ

اس بات کا تذکرہ کہ مقتدی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ قیام کی حالت میں ہو' تو امام کے سجدے میں جانے کا انتظار کرے اور پھر اس کے بعد اس کی پیروی کرتے ہوئے سجدے میں جائے

2226 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: اَخْبَرَنِيْ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ،

يَقُوْلُ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ، ثُمَّ يَسْجُدُوْنَ .(4: 50)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اور انہوں نے غلط بیانی نہیں کی وہ کہتے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے (تو رکوع) سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے رہتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ آپ کو دیکھتے' آپ سجدے میں چلے گئے ہیں' تو پھر وہ لوگ سجدے میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اوراس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2227 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّامِيُّ، وَكَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ ، وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ، ثُمَّ نَسْجُدُ .(4: 50)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب نماز ادا کرتے تھے' تو (رکوع سے سر اٹھانے) کے بعد اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک آپ کو سجدے میں گیا ہوا نہیں دیکھ لیتے تھے' پھر ہم سجدے میں جاتے تھے۔

2226- إسناده صحيح على شرطهما . أبو إسحاق هو السبيعي، وشعبة سمع منه قديما، وقد تحرف "ابن يزيد" في "الإحسان" إلى: "ابن مرثد." وعبد الله بن يزيد هٰذا: هو ابن يزيد بن حصين الأنصاري الخطمي، صحابي صغير، ولي الكوفة لابن الزبير، روى له الستة .وأخرجه أبو داوٗد "620" في الصلاة: باب ما يؤمر به المأموم من اتباع الإمام، عن حفص بن عمر، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "718"، وأحمد 4/284 عن محمد بن جعفر، و 4/285 عن عفان، و 4/285، 286، والنسائي 2/96 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، من طريق ابن علية، والبخاري "747" في الأذان: باب رفع البصر إلى الإمام في الصلاة، عن حجاج، كلهم عن شعبة، بهٰذا الإسناد .وسيورده المؤلف بعده من طريق حماد بن سلمة، عن شعبة، به .وأخرجه البخاري "690" في الأذان: باب متى يسجد من خلف الإمام، ومسلم "474" "198" في الصلاة: باب متابعة الإمام والعمل بعده، والترمذي "281" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية أن يبادر الإمام بالركوع والسجود، من طريق سفيان، والبخاري "811" في الأذان: باب السجود على سبعة أعظم، ومن طريقه البغوي "847" من طريق إسرائيل، ومسلم "474" "197"، والبيهقي 2/92 من طريق أبي خيثمة، وزهير، أربعتهم عن أبي إسحاق، به .وأخرجه بنحوه مسلم "474" "199"، وأبو داوٗد "622"، والبيهقي 2/92، من طريق أبي إسحاق الشيباني، عن محارب بن دثار، عن عبد الله بن زيد، عن البراء .

2227- إسناده صحيح، وتقدم قبله "2226" من طريق أبي الوليد الطيالسي، ومحمد بن كثير العبدي، وحفص بن عمر الحوضي، قالوا: حدثنا شعبة، بهٰذا الإسناد. فانظره.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الِاقْتِدَاءِ بِصَلَاةِ إِمَامِهِ وَإِنْ كَانَ مُقَصِّرًا فِي بَعْضِ حَقَائِقِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے امام کی نماز کی پیروی کرے اگرچہ وہ امام نماز کے بعض حقائق میں کوتاہی کرنے والا ہو

2228 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاِفْرِيْقِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): سَيَاْتِيْ اَقْوَامٌ اَوْ يَكُوْنُ اَقْوَامٌ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ، فَاِنْ اَتَمُّوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ، وَاِنْ نَقَصُوا فَعَلَيْهِمْ وَلَكُمْ. (3: 66)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاِفْرِيْقِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْكُوفَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایسے لوگ آئیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) ایسے لوگ ہوں گے' جو نماز ادا کریں گے اگر وہ نماز کو مکمل ادا کریں گے تو تمہیں بھی ثواب ملے گا انہیں بھی ملے گا اور اگر وہ اس میں کمی کریں گے تو اس کا وبال ان پر ہو گا اور تمہیں ثواب مل جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوایوب افریقی نامی راوی کا نام عبداللہ بن علی ہے اور یہ کوفہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُبَادِرَ الْمَاْمُوْمُ الْاِمَامَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مقتدی شخص امام سے پہلے رکوع اور سجود میں چلا جائے

2229 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ

2228– إسناده حسن. أبو أيوب: هو عبد الله بن على الأزرق، مختلف، وقال الحافظ: صدوق يخطء، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر بن أبان، فإنه من رجال مسلم وحده .وأخرجه أحمد 2/355 و536، 537، والبخاري "693" في الأذان: باب إذا لم يتم الإمام وأتم من خلفه، والبيهقي 3/127، والبغوي في "شرح السنة" "839" من طريق حسن بن موسى الأشيب، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُبَادِرُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ؛ فَاِنِّیْ مَهْمَا اَسْبِقُكُمْ بِهٖ اِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُوْنِیْ بِهٖ اِذَا سَجَدْتُ وَمَهْمَا اَسْبِقُكُمْ بِهٖ اِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُوْنِیْ بِهٖ اِذَا رَفَعْتُ اِنِّیْ قَدْ بَدَّنْتُ. (2: 43)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ میں تم سے پہلے جتنی دیر کے لئے رکوع میں جاؤں گا تم مجھے اس وقت اس حالت میں پالو گے جب میں سجدے میں جاؤں گا اور تم سے پہلے سجدے میں جتنی دیر پہلے جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پالو گے جب میں سر اٹھاؤں گا۔ اس کی وجہ یہ ہے' میرا وزن زیادہ ہو چکا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُّبَادَرَةِ الْمَاْمُوْمِ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی شخص رکوع اور سجود میں پہلے چلا جائے

2230 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰى، عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ، سَمِعَ مُعَاوِیَةَ، عَلَى الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، فَاِنِّیْ قَدْ بَدَّنْتُ وَاِنِّیْ مَهْمَا اَسْبِقُكُمْ بِهٖ حِیْنَ اَرْكَعُ تُدْرِكُوْنِیْ بِهٖ حِیْنَ اَرْفَعُ وَمَا سَبَقْتُكُمْ بِهٖ حِیْنَ اَسْجُدُ تُدْرِكُوْنِیْ بِهٖ حِیْنَ اَرْفَعُ. (2: 3)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ میرا وزن زیادہ ہو گیا ہے۔ رکوع میں جاتے ہوئے میں تم سے پہلے جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پالو گے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور تم سے پہلے' جب میں سجدے میں جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پالو گے۔ جب میں (سجدے سے سر کو) اٹھاؤں گا''۔

2229- إسناده حسن. ابن محیریز: اسمه عبد الله. وأخرجه أحمد 4/92، وأبو داوُد "619" في الصلاة: باب ما یؤمر به المأموم من اتباع الإمام، وابن ماجة "963" في الإقامة: باب النهي أن یسبق الإمام بالركوع والسجود، وابن الجارود "324"، والبغوي "848" من طریق یحیى بن سعید، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزیمة "1594" وأخرجه الحمیدي "603"، وأحمد 4/94، وابن ماجة "963" أیضا من طریق سفیان، والطبراني 19/ "862" من طریق سلیمان بن بلال ووهیب وبكر بن مضر، أربعتهم عن ابن عجلان، به. وسیورده المؤلف بعده "2230" من طریق لیث بن سعد، عن ابن عجلان، به. وأخرجه الطبراني 19/ "863" من طریق أسامة بن زید، عن محمد بن یحیى بن حبان، به.

2230- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشیخین غیر ابن عجلان، فقد روى له مسلم في المتابعات، وهو صدوق. وأخرجه الدارمي 1/301، 302 عن أبي الولید الطیالسي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البیهقي 2/92 من طریق عاصم بن علي، عن اللیث، به. وتقدم قبله من طریق یحیى القطان، عن ابن عجلان، به.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کے غلط ثابت کرتی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابن محیریز نامی راوی منفرد ہے

2231 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّيْ قَدْ بَدَّنْتُ اَوْ بَدُنْتُ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلٰكِنِّيْ اَسْبِقُكُمْ، اِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ مَا فَاتَكُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! میرا وزن زیادہ ہوگیا ہے' تو تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں نہ جاؤ بلکہ میں تم سے پہلے جاؤں گا تم لوگ وہاں تک پہنچ جاؤ گے' جو پہلے گزر جائے گا''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَكْبِيْرِ الْمَاْمُوْمِيْنَ عِنْدَ فَرَاغِ الْاِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مقتدیوں کے تکبیر کہنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2232 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ:

2231- إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث . عبد الله بن سعد: ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع، وقال ابوحاتم الرازي: يكتب حديثه، ووثقه الخطيب، وذكره ابن عدي في شيوخ البخاري، والذي ذكره الكلاباذي وغيره: عبيد الله بن سعد، وهو أخو عبد الله، وقال ابن عساكر: في نسختي بالجامع في موضع عبد الله، وفي موضع عبيد الله، فيحتمل أن يكون روى عنهما جميعا. عم عبد الله بن سعد: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه البيهقي 2/93 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عم عبد الله بن سعد، بهذا الإسناد.

2232- إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث . عبد الله بن سعد: ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع، وقال ابوحاتم الرازي: يكتب حديثه، ووثقه الخطيب، وذكره ابن عدي في شيوخ البخاري، والذي ذكره الكلاباذي وغيره: عبيد الله بن سعد، وهو أخو عبد الله، وقال ابن عساكر: في نسختي بالجامع في موضع عبد الله، وفي موضع عبيد الله، فيحتمل أن يكون روى عنهما جميعا. عم عبد الله بن سعد: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه البيهقي 2/93 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عم عبد الله بن سعد، بهذا الإسناد. 2 إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو معبد: هو نافذ مولى ابن عباس . وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/94، والحميدي "480"، وأحمد 1/222، والبخاري "842" في الأذان: باب الذكر بعد الصلاة، ومسلم "583" "120" و "121" في المساجد: باب الذكر بعد الصلاة، وأبو داوٗد "1002" في الصلاة: باب التكبير بعد الصلاة، والنسائي 3/67 في السهو: باب التكبير بعد تسليم الإمام، وأبو عوانة 2/243، والطبراني في "الكبير" "12200"، والبيهقي في "السنن" 2/184، والبغوي في "شرح السنة" "712"

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے تکبیر (کی آواز) کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کا پتہ چل جاتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَخَلْفَهُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَنْ يَّلْبَثَ فِيْ مَقَامِهٖ لِيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ نماز سے فارغ ہو جائے اور اس کے پیچھے مرد اور خواتین موجود ہوں' تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے تاکہ خواتین اپنے گھروں کو چلی جائیں

2233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ،
(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلَاةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مَعَهٗ مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ . (5: 94)

سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین سلام پھیرنے کے ساتھ ہی اٹھ جاتی تھیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مرد حضرات' جب تک اللہ کو منظور ہوتا تھا' بیٹھے رہتے تھے' پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے' تو مرد حضرات بھی اٹھتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الرِّجَالِ اِذَا سَلَّمَ اِمَامُهُمُ التَّرَبُّصُ لِانْصِرَافِ النِّسَاءِ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ لِحَوَائِجِهِمْ

2233– إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه النسائى 3/67 فى السهو: باب جلسة الإمام بين التسليم والانصراف، عن محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "3227"، ومن طريقه أحمد 6/310، وأبو داوُد "1040" فى الصلاة: باب انصراف النساء قبل الرجال من الصلاة، والبيهقى فى "السنن" 2/183 عن معمر، والشافعى فى "المسند" 1/92، 93، والطيالسى "1604"، والبخارى "837" فى الأذان: باب التسليم، و "849": باب مكث الإمام فى مصلاه بعد التسليم، و "870": باب صلاة النساء خلف للرجال، وابن ماجة "932" فى الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، وابن خزيمة فى "صحيحه" "1719"، والبيهقى 2/182، 183، من طريق إبراهيم بن سعد، والبخارى "850" باب مكث الإمام فى مصلاه بعد التسليم، من طريق جعفر بن ربيعة، ثلاثتهم عن الزهرى، به .وسيورده بعده من طريق عثمان بن عمر، عن يونس بن يزيد، به، فانظره.

اس بات کا تذکرہ کہ مردوں پر یہ بات لازم ہے کہ جب ان کا امام سلام پھیر لے تو وہ خواتین کے جانے تک ٹھہرے رہیں پھر اپنے کام کاج کیلئے اٹھیں

2234 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنَّ النِّسَاءُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى خَلْفَهُ مِنَ الرِّجَالِ، فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ . (4: 5)

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین اس وقت اٹھ جاتی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کا سلام پھیرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے نماز ادا کرنے والے مرد حضرات بیٹھے رہتے تھے' پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے' تو مرد حضرات بھی اٹھ جاتے تھے۔

2234- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أحمد 6/316، والبخاري "866" في الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، وابن خزيمة في "صحيحه" "1718"، والبيهقي 2/192 من طريق عثمان بن عمر، بهٰذا الإسناد.

بَابُ الْحَدَثِ فِی الصَّلَاةِ

نماز کے دوران حدث لاحق ہونا

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِذَا اَحْدَثَ اَنْ يَّتْرُكَ تَوْلِيَةَ الْاِمَامَةِ لِغَيْرِهِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ الطَّهَارَةَ لِحَدَثِهِ

امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ (نماز کے دوران) بے وضو ہو جائے تو وہ وضو کیلئے جاتے وقت کسی دوسرے کو امامت کا نگران مقرر نہ کرے

2235 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْاَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمًا، ثُمَّ اَوْمَا اِلَيْهِمْ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَاغْتَسَلَ، فَجَاءَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِيْ بَكْرَةَ: فَصَلّٰى بِهِمْ، اَرَادَ يَبْدَاُ بِتَكْبِيْرٍ مُحْدَثٍ، لَا اَنَّهُ رَجَعَ فَبَنٰى عَلٰى صَلَاتِهِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَّذْهَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ وَيَبْقَى النَّاسُ كُلُّهُمْ قِيَامًا عَلٰى حَالَتِهِمْ مِنْ غَيْرِ اِمَامٍ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنِ احْتَجَّ بِهٰذَا الْخَبَرِ فِيْ اِبَاحَةِ الْبِنَاءِ عَلَى الصَّلَاةِ، لَزِمَهُ اَنْ لَّا يُفْسِدَ وُقُوفَ الْمَاْمُوْمِ بِلَا اِمَامٍ مِقْدَارَ مَا ذَهَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلَ اِلٰى اَنْ رَجَعَ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ تَكُوْنُ مِنْهُمْ، وَلَمَّا صَحَّ نَفْيُهُمْ جَوَازَ مَا وَصَفْنَا صَحَّ اَنَّ الْبِنَاءَ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الصَّلَاةِ، وَيَلْزَمُهُمْ مِنْ جِهَةٍ اُخْرٰى اَنْ يُوْجِبُوا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ، لِاَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ اَحَدِ الْاَمْرَيْنِ: اِمَّا اَنْ يُجِيْزُوْا وُقُوفَ الْمَاْمُوْمِيْنَ فِيْ

2235– حديث صحيح بطرقه وشواهده، رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه عنعنة الحسن وهو البصري، وأخرج البخاري في "صحيحه" عدة أحاديث من رواية الحسن عن أبي بكرة . أبو خليفة شيخ المؤلف: هو الفضل بن الحباب، وأبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" /1 لوحة 264 من طريق أبي خليفة، بهٰذا الإسناد. وقال: هٰذا إسناد صحيح. وأخرجه الشافعي في "الأم" 1/167 في إمامة الجنب، وأحمد /5 41و 45، وأبو داوٗد "233" و "234" في الطهارة: باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناس، والطحاوي في "مشكل الآثار" /1 257– 258، والبيهقي في "السنن" 2/397و 3/94، وفي "المعرفة" /1لوحة 264 من طرق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة ."1629"إلى: سعيد، والتصويب من "التقاسيم" /4 لوحة 245.

صَلَاتِهِمْ بِلَا قِرَائَةٍ وَلَا إِمَامٍ مُدَّةَ مَا وَصَفْنَا، أَوْ لِيُسَوِّغُوا لِلْمَأمُومِينَ الَّذِينَ وَصَفْنَا نَعْتَهُمُ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ قُدَّامَهُمْ إِمَامٌ قَائِمٌ. (5: 8)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی نماز میں تکبیر کہی پھر آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا (کہ وہ ٹھہرے رہیں) پھر آپ تشریف لے گئے۔ آپ نے غسل کیا۔ آپ تشریف لائے' تو آپ کے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نئے سرے سے تکبیر کہہ کر ایسا کیا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس تشریف لا کر پہلے والی نماز پر بناء قائم کی کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا کر غسل کریں۔ اور لوگ سارے کے سارے اپنی حالت میں کسی امام کے بغیر قیام کی حالت میں کھڑے رہیں یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آ جائیں۔ جس شخص نے اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کیا ہے کہ نماز پر بناء قائم کرنا مباح ہے۔ اس کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ امام کے بغیر مقتدی کے کھڑے ہونے کو فاسد قرار نہ دے۔ جس کی مقدار اتنی ہو۔ جتنی دیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے آپ نے غسل کیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ واپس تشریف لے آئے تھے اور اس دوران مقتدیوں نے قرأت بھی نہ کی ہو۔ تو جب اس کا ہماری ذکر کردہ چیز کے جائز ہونے کی نفی کرنا درست ہوگا تو یہ بات بھی ثابت ہو جائے گی کہ نماز کے دوران بناء قائم کرنا جائز نہیں ہے۔ اور ان لوگوں پر نئے سرے سے یہ بات لازم ہوگی کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کو لازم قرار دیں۔ کیونکہ ان دونوں میں سے کوئی ایک معاملہ ضروری ہوگا۔ یا تو وہ مقتدیوں کے نماز کے دوران کسی قرأت اور امام کے بغیر کھڑے رہنے کو جائز قرار دیں گے۔ جس کی مدت اتنی ہو۔ جتنی ہم نے ذکر کی ہے۔ یا پھر ایسا ہے کہ ان مقتدیوں کو وہ اس طرف لے کر جائیں گے۔ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ انہیں امام کے پیچھے قرأت کرنی پڑے گی۔ اگر چہ ان کے آگے امام کھڑا نہ ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ أَبِي بَكْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ اس روایت کی متضاد ہے جو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2236 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ، حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَانْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ، وَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمْ، وَدَخَلَ بَيْتَهُ، وَمَكَثْنَا عَلَى هَيْئَتِنَا حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ فِعْلَانِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ، خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَبَّرَ، ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّهُ جُنُبٌ فَانْصَرَفَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَاْنَفَ بِهِمُ الصَّلَاةَ، وَجَاءَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا وَقَفَ لِيُكَبِّرَ ذَكَرَ اَنَّهُ جُنُبٌ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ رَجَعَ فَاَقَامَ بِهِمُ الصَّلَاةَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ. (5: 8)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی۔ صفیں درست ہو چکی تھیں، یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز پر کھڑے ہوئے اور ہم آپ کے تکبیر کہنے کے منتظر تھے، تو آپ واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے کچھ دیر وہیں ٹھہرے رہے، پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے، تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے غسل کیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں فعل دو مختلف مواقع پر سرانجام پائے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے تکبیر کہہ دی تھی۔ پھر آپ کو یہ یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ پھر آپ باہر چلے گئے پھر آپ نے غسل کیا۔ پھر آپ تشریف لائے۔ اور آپ نے نئے سرے سے ان کو نماز پڑھائی۔ جبکہ دوسری مرتبہ آپ تشریف لائے۔ جب آپ تکبیر کہنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو آپ کو یہ بات یاد آئی کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں یہ آپ کو تکبیر کہنے سے پہلے یاد آیا تھا آپ تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے غسل کیا۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ اور آپ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس صورت میں ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَحْدَثَ فِيْ صَلَاتِهٖ مُتَعَمِّدًا اَوْ سَاهِيًا بِاِعَادَةِ الْوُضُوْءِ، وَاسْتِقْبَالِ الصَّلَاةِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جس شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے

خواہ وہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر ہو وہ دوبارہ وضو کرے گا اور قبلہ کی طرف رخ کرے گا یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے بنا کرنے کا حکم دیا ہے

2237 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَاصِمٍ

2236- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: اسمه زهير بن حرب، وصالح: هو ابن كيسان . وأخرجه البخاري "639" في الأذان: باب هل يخرج من المسجد لعلة؟ من طريق إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/ 518، والبخاري "275" في الغسل: باب إذا ذكر في المسجد أنه جنب خرج كما هو ولا يتيمم، و "640" في الأذان: باب إذا قال الإمام: مكانكم، حتى رجع انتظروه، وأبو داود "235" في الطهارة: باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناس، ومسلم "605" في المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، والنسائي 2/ 81- 82 في الإمامة: باب الإمام يذكر بعد قيامه في مصلاه أنه على غير طهارة، و 2/ 89 باب إقامة الصفوف قبل خروج الإمام، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/258 و 259، والبيهقي 2/398 من طرق عن ابن شهاب الزهري، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1628".

الْاَحْوَلِ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ، ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ، وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ، وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِي اَدْبَارِهِنَّ.

(توضیح مصنف): لَمْ يَقُلْ: وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ اِلَّا جَرِيْرٌ، قَالَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى اَنَّ الْبِنَاءَ عَلَى الصَّلَاةِ لِلْمُحْدِثِ غَيْرُ جَائِزٍ (1: 78)

حضرت علی بن طلق حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کی نماز کے دوران ہوا خارج ہو جائے' تو وہ واپس جائے پھر وضو کرے اور دوبارہ نماز ادا کرے اور تم خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت نہ کرو''۔

راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے کہ ''پھر وہ اپنی نماز کو دہرائے'' صرف جلیل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ یہ بات امام ابو حاتم نے بیان کی ہے۔ اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ بے وضو ہونے والے شخص کے لیے نماز پر بناء قائم کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ انْصِرَافِ الْمُحْدِثِ عَنْ صَلَاتِهِ اِذَا كَانَ اِمَامًا اَوْ مَاْمُوْمًا

(نماز کے دوران) بے وضو ہو جانے والے شخص کے اپنی نماز سے اٹھ کر جانے کے طریقے کا تذکرہ جبکہ وہ امام ہو یا مقتدی ہو

2238 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِنَصِيْبِيْنَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2237- إسناده ضعيف، مسلم بن سلام لم يرو عنه غير عيسى بن حطان، ولم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات. وهو في "ثقات المؤلف " 3/ 262- 263 بإسناده ومتنه، وقال ابن القطان فيما نقله عنه صاحب "نصب الراية " 2/ 62: وهٰذا حديث لا يصح، فإن مسلم بن سلام الحنفي أبا عبد الملك مجهول الحال. وأخرجه أبو داوُد "205" في الطهارة: باب من يحدث في الصلاة، و"1005" في الصلاة: باب إذا أحدث في صلاته يستقبل، والدارقطني 1/ 153، والبيهقي 2/ 255، والبغوي في "شرح السنة " "752" من طريق جرير بن عبد الحميد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1164" في الرضاع: باب ما جاء في كراهية إتيان النساء في أدبارهن، وحسنه، من طريق أبي معاوية، والدارمي 1/ 260 من طريق عبد الواحد بن زياد، كلاهما عن عاصم الأحول، به. وأخرجه أحمد 1/ 86، والترمذي "1166" من طريق وكيع، عن عبد الملك بن مسلم بن سلام، عن أبيه، عن علي، به. وعلي هٰذا: هو ابن طلق كما قال الترمذي بإثره، وأخطأ الإمام أحمد رحمه الله فجعله من مسند علي بن أبي طالب، نبه على ذلك الحافظ ابن كثير في "تفسير" 1/ 385 "طبعة دار الشعب". وأخرجه كذلك عبد الرزاق في "المصنف" "529" عن معمر، عن عاصم بن سليمان، عن مسلم بن سلام، عن عيس بن حطان، عن قيس بن طلق، بهٰذا الحديث. ولعل هٰذا من خطأ النساخ، وأن صوابه "عيسى بن حطان، عن مسلم بن سلام، عن علي بن طلق"، وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" لوحة 73 من مسند قيس بن طلق، والله أعلم.

(متن حدیث): اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَاْخُذْ عَلٰى اَنْفِهٖ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ .(1: 78)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کا وضو نماز کے دوران ٹوٹ جائے' تو اسے اپنی ناک کو پکڑ لینا چاہیے اور پلٹ آنا چاہیے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَفَعَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا الْمُقَدَّمِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف مقدمی نامی راوی نے نقل کیا ہے

2239 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَاْخُذْ عَلٰى اَنْفِهٖ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ . (1: 87)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کسی شخص کا وضو نماز کے دوران ٹوٹ جائے' تو اسے اپنی ناک پکڑ لینی چاہیے اور پھر واپس جانا چاہیے''۔

2238- إسناده صحيح، عمر بن شبة ثقة صاحب تصانيف، روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وعمر بن علي قد صرح بسماعه عند الدارقطني، فانتفت شبهة تدليسه، وقد توبع عليه عند المؤلف وغيره .وأخرجه ابن ماجه "1222" في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أحدث في الصلاة كيف ينصرف، والدارقطني /1 157 من طريق عمر بن شبة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1018"، وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة: إسناده صحيح رجاله ثقات .وأخرجه أبو داوُد "1114" في الصلاة: باب استئذان المحدث الإمام، والدارقطني /1 158 من طريق ابن جريج، أخبرني هشام، به، وصححه الحاكم /1 184 على شرطهما، ووافقه الذهبي .وأخرجه ابن ماجه بإثر الحديث "1222" من طريق عمر بن قيس -وهو ضعيف- والدارقطني /1 158 من طريق محمد بن بشر العبدي، كلاهما عن هشام، به.

2239- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" "222"، والدارقطني /1 158، والبيهقي /2 254 من طرق عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم /1 184و 260 على شرطهما ووافقه الذهبي.

بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلْمُصَلِّي، وَمَا لَا يُكْرَهُ

باب: نمازی کیلئے کیا بات مکروہ ہے اور کیا چیز مکروہ نہیں ہے

2240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْكَاهِلِيِّ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ يَزِيدَ الْاَسَدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَاْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَهَلَّا اَذْكَرْتُمُوْنِيْهَا .

❀❀ حضرت مسور بن یزید اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نماز کے دوران تلاوت کر رہے تھے۔ آپ نے درمیان میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیا جس کی آپ نے تلاوت نہیں کی۔ (نماز کے بعد) ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فلاں فلاں آیت کو چھوڑ دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اسے مجھے یاد کیوں نہیں کروایا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا لَمْ يَذْكُرْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْاٰيَةَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ آیت یاد نہیں آئی تھی

2241 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ - شَيْخٌ لَهُ قَدِيمٌ -، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الصَّلَاةِ، فَتَعَايَى فِيْ آيَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تَرَكْتَ آيَةً، قَالَ: فَهَلَّا اَذْكَرْتَنِيهَا ، قَالَ: ظَنَنْتُ اَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ، قَالَ: فَاِنَّهَا لَمْ تُنْسَخْ . (1:84)

2240– إسناده ضعيف، يحيى بن كثير الكاهلي ضعفه النسائي، وقال الحافظ في "التقريب": لين الحديث، وباقي رجاله ثقات، ويتقوى بحديث ابن عمر الآتي وبغيره. وأخرجه الطبراني في "الكبير" /20 "34"، والبيهقي /3 211 من طريق الحميدي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابو داود "907" في الصلاة: باب الفتح على الإمام في الصلاة، وعبد الله بن أحمد في "زوائد المسند" /4 74 من طريق مروان بن معاوية، به.

حضرت مسور بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے نماز کے دوران قرأت کرتے ہوئے ایک آیت کو چھوڑ دیا (نماز کے بعد) ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے ایک آیت کو چھوڑ دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے یاد کیوں نہیں کروایا۔ اس نے عرض کی: میں نے یہ گمان کیا' شاید یہ منسوخ ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ منسوخ نہیں ہوئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِمَعْنٰى مَا اَشَرْنَا اِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

2242 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرِ بْنِ مُعَاذٍ الْبَزَّازُ بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً فَالْتُبِسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لِاَبِي: اَشَهِدْتَ مَعَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَفْتَحَهَا عَلَيَّ؟ (1: 84)

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز ادا کر رہے۔ اس دوران آپ کو شبہ لاحق ہوا جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے میرے والد سے فرمایا کیا تم ہمارے ساتھ (نماز میں) شریک تھے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا؟

2243 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا - يَعْنِيْ فِي الصَّلَاةِ - فَلَمَّا اَنْ جِئْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَ (مَا) بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتّٰى قَضَى الصَّلَاةَ،

2243- إسناده حسن من أجل عاصم وهو ابن أبي النجود. وأخرجه الشافعي في "سننه" /1 119 بترتيب السندي، وأحمد /1 377، وابن أبي شيبة /2 73، والحميدي "94"، وعبد الرزاق "3594"، والنسائي /3 19 في السهو: باب الكلام في الصلاة، والطبراني في "الكبير" "10122"، والبيهقي /2 356، والبغوي في "شرح السنة" "723"، من طريق سفيان بن عيينة، به. وأخرجه أحمد /1 435و 463، والطيالسي "245"، وابو داوٗد "924" في الصلاة: باب رد السلام في الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" /1 455، والطبراني "10120" و "10121" و "10123"، والبيهقي /2 248 من طرق عن عاصم، به. وعلقه البخاري جزمًا عن ابن مسعود في "صحيحه" /13 496 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ). وأخرجه أحمد /1 376و 409و 415، وابن أبي شيبة /2 73- 74، وعبد الرزاق "3591" و "3592" و "3593"، والبخاري "1199" و "1216" و "3875"، ومسلم "538"، وأبو داوٗد "923"، والنسائي /3 19، والطحاوي /1 455، والطبراني "10124" و "10125" و "10126" و "10127" و "10128" و "10129" و "10130" و "10131" و "10545"، وابن خزيمة في "صحيحه" "855" و "858"، والدارقطني /1 341، والبيهقي /2 248 و 356، والبغوي "724"، من طرق عن ابن مسعود بألفاظ مختلفة.

قُلْتُ لَهُ: اِنَّكَ كُنْتَ تَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ (مِنْ اَمْرِهِ) مَا شَاءَ، وَقَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهِ قَضَاءً اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم لوگ (نماز کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے تو آپ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی نماز کے دوران ایسا ہوتا تھا پھر جب ہم حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آئے تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کے نماز پڑھنے کے دوران) سلام کیا تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ مجھے طرح طرح کے اندیشے آنے لگے۔ میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: پہلے تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا فیصلہ دے سکتا ہے اور اس نے اس بارے میں نیا فیصلہ یہ دیا ہے تم لوگ نماز کے دوران کلام نہ کرو۔"

2244 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا قَبْلَ اَنْ نَاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، اَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّكَ كُنْتَ تَرُدُّ عَلَيْنَا) *، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَقَدْ اَحْدَثَ اَنْ لَّا نَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے۔ اس وقت جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے یہ ہمارے حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آنے سے پہلے کی بات ہے۔ جب ہم نجاشی کی طرف سے واپس آئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ مجھے طرح طرح کے اندیشے آنے لگے۔ میں آپ کے انتظار میں بیٹھ گیا جب آپ نے نماز مکمل کی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے آپ کو سلام کیا تھا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے لیکن آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) پہلے آپ سلام کا جواب دیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا فیصلہ دے سکتا ہے اور اس نے نیا حکم یہ دیا ہے ہم نماز کے دوران کلام نہیں کریں گے۔"

2244- رجاله ثقات. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "13216"، والبيهقي 3/ 212، من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد.

وأخرجه أبو داود "907" في الصلاة: باب الفتح على الإمام في الصلاة، ومن طريقه البغوي "665" عن يزيد بن محمد الدمشقي، عن هشام بن إسماعيل الحنفي الفقيه، عن محمد بن شعيب، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ ذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ لَا بِمَكَّةَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کے دوران کلام کا منسوخ ہونا مدینہ منورہ میں ہوا تھا مکہ میں نہیں ہوا تھا

2245 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ فِي حَاجَتِهِ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238) ، فَاُمِرْنَا حِينَئِذٍ بِالسُّكُوتِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ: كُنَّا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ، قَدْ تُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، لِاَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِمَكَّةَ عِنْدَ رُجُوعِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاَصْحَابِهِ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَلِخَبَرِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ مَعْنَيَانِ اَحَدُهُمَا: اَنَّهُ الْمُحْتَمِلُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ حَكٰى اِسْلَامَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ حَيْثُ كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يُعَلِّمُهُمُ الْقُرْآنَ وَاَحْكَامَ الدِّينِ، وَحِينَئِذٍ كَانَ الْكَلَامُ مُبَاحًا فِي الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ سَوَاءٌ، فَكَانَ بِالْمَدِينَةِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ يُكَلِّمُ اَحَدُهُمْ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِيهَا، فَحَكٰى زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلَاتَهُمْ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ، لَا اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: اَنَّهُ اَرَادَ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الْاَنْصَارَ وَغَيْرَهُمُ الَّذِينَ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى مَا يَقُولُ الْقَائِلُ فِي لُغَتِهِ، فَقُلْنَا: كَذَا يُرِيدُ بِهِ بَعْضَ الْقَوْمِ الَّذِينَ فَعَلُوا لَا الْكُلَّ. (5: 19)

2245- إسناده صحيح على شرطهما . أبو عمرو الشيباني: اسمه سعد بن إياس، وعبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد 4/368، ومسلم "539" في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من إباحة، وأبو داؤد "949" في الصلاة: باب النهي عن الكلام في الصلاة، والترمذي "405" في الصلاة: باب ما جاء في نسخ الكلام في الصلاة، و"2986" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبري في "تفسيره" "5524"، والطبرني في "الكبير" "5063" و"5064"، والبيهقي 2/ 248، والخطابي في "غريب الحديث" 1/691، والبغوي "722"، من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وصححه ابن خزيمة "856"، وسيرد عند المصنف برقم "2246" و."2250"وانظر "نيل الأوطار " 2/361 -.363 والإعتبار ص 142- .149 وانظر الجوهر النقي 2/360 وما بعدها.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں پہلے ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی کے ساتھ اپنی کسی ضرورت کے بارے میں بات چیت کر لیتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''نمازوں کی اور بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو''۔

تو ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول یہ الفاظ ''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یوں ہوتے تھے کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی سے بات چیت کر لیتا تھا'' اس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کے دوران کلام کے منسوخ ہونے کا واقعہ مدینہ منورہ میں پیش آیا تھا۔ کیونکہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ انصار سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے نماز کے دوران بات چیت کے منسوخ ہونے کا واقعہ مکہ میں پیش آیا تھا اس وقت جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حبشہ سے واپس آئے تھے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں ایک یہ ہو سکتا ہے کہ اس میں اس بات کا احتمال موجود ہو کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اسلام کا ذکر کیا ہو۔ جب حضرت معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو قرآن اور دینی احکام کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس وقت مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں جگہوں پر نماز کے دوران بات چیت کرنا مباح تھی۔ تو اس وقت مدینہ منورہ میں کچھ انصار اسلام قبول کر چکے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے کی بات ہے اس وقت ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے ساتھی کے ساتھ نماز کے دوران بات چیت کر لیتا تھا۔ یہ نماز کے دوران بات چیت کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان ایام کے دوران ان لوگوں کی نماز کا واقعہ ذکر کیا۔ اس سے یہ مراد نہ ہو کہ نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے کا واقعہ مدینہ منورہ میں پیش آیا تھا۔ اس کا دوسرا احتمال یہ ہو سکتا ہے کہ ان الفاظ کے ذریعے ان کی مراد انصار اور دیگر حضرات ہوں۔ جو نماز کے دوران کلام منسوخ ہونے سے پہلے اس طرح کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ کوئی شخص اپنی زبان میں یہ کہتا ہے کہ تو ہم نے یہ کیا حالانکہ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ بعض لوگوں نے ایسا کیا تھا۔ سب لوگوں نے ایسا نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُفَصِّلُ بِهٖ اِشْكَالُ اللَّفْظَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا فِىْ خَبَرِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

اس روایت کا تذکرہ جن کے ذریعے ان الفاظ کے اشکال کی وضاحت ہو جاتی ہے جن الفاظ کا تذکرہ ہم نے ابن مبارک کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے

2246 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّان، عَنْ

2246- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "4534" في التفسير: باب (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) أي: مطيعين، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/18 في السهو: باب الكلام في الصلاة، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "856"

اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى الْحَارِثُ بْنُ شُبَيْلٍ، عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِى الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى نَزَلَتْ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ) (البقرة: 238) الْآيَة. (5: 19)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں پہلے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی کے ساتھ اپنے کسی کام کے سلسلے میں بات چیت کرلیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

''نماز کی حفاظت کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِى الصَّلَاةِ اِنَّمَا نُسِخَ مِنْهُ مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْاٰدَمِيِّيْنَ دُوْنَ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران کلام کا منسوخ ہونا اس حوالے سے منسوخ ہوا تھا کہ آدمی دوسرے لوگوں کو مخاطب نہ کرے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پروردگار کو مخاطب نہیں کرسکتا

2247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ هِلَالُ بْنُ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ، قَالَ: ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِىْ صُدُوْرِهِمْ، وَلَا يَضُرُّهُمْ قُلْتُ: وَرِجَالًا مِنَّا يَاْتُوْنَ الْكَهَنَةَ؟ قَالَ: فَلَا تَاْتُوْهُمْ.

قُلْتُ: وَرِجَالًا مِنَّا يَخُطُّوْنَ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ: ثُمَّ بَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلَاةِ، اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَحَدَّقَنِى الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمَّاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ؟ قَالَ: فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ، قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنِىْ سَكَتُّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ دَعَانِى، فَبِاَبِىْ هُوَ وَاُمِّىْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِى، وَلَا كَهَرَنِى، وَلَا سَبَّنِى، وَلٰكِنْ قَالَ

2247-إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم -ولقبه: دحيم- فمن رجال البخاري، وغير صحابي الحديث فقد خرج حديثه مسلم، ولم يخرج له البخاري. وقد تقدم هذا الحديث عند المؤلف في الجزء الأول برقم "165" وأزيد هنا أنه أخرجه مسلم 4/1749، وابن أبي شيبه 8/33، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/446، والبيهقي 2/249 و250 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. مطولًا ومختصرًا. وأخرجه مسلم "1748" /4 "121" من طرق عن ابن شهاب، عن أبي سلمة، عن معاوية بن الحكم، بقصة الكهانة. وأخرجه من طرق مالك، عن الزهري، به، بقصة الطيرة.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ

قَالَ: وَاَطْلَقْتُ غُنَيْمَةً لِي تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِي قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ، فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَاْسَفُونَ، وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ، فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَظَّمَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ اَعْلَمُ اَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ لَاَعْتَقْتُهَا، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِي بِهَا، فَجِئْتُ بِهَا، فَقَالَ: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ، قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ، فَاَعْتِقْهَا. (5: 19)

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم لوگ زمانہ جاہلیت سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا ہم میں سے کچھ لوگ فال نکالا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ ایک ایسی چیز ہے جو صرف ان کا گمان ہے یہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ رمل کا عمل کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء میں سے ایک صاحب یہ علم جانتے تھے' تو (ہمارے زمانے میں) جس شخص کی لکیر اس کے مطابق ہو جائے' تو وہ (بات درست ثابت ہوتی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا۔ اسی دوران حاضرین میں سے کسی صاحب کو چھینک آ گئی تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا۔ میں نے کہا: تم لوگوں کا ستیاناس ہو تم میری طرف گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو' تو کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانوں پر مارے۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے ان لوگوں کو دیکھا' وہ مجھے خاموش کروانے کی کوشش کر رہے ہیں' تو میں خاموش ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے مجھے بلوایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد آپ جتنا معلم نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے ڈانٹا نہ جھڑکا نہ برا کہا بلکہ آپ نے ارشاد فرمایا: ہماری اس نماز کے دوران لوگوں کے کلام میں سے کوئی چیز مناسب نہیں ہے۔ یہ (نماز) تسبیح وتکبیر اور قرآن کی تلاوت (پر مشتمل ہوتی ہے)''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی کچھ بکریاں کھلی چھوڑیں جنہیں ایک کنیز اور پہاڑ اور جوانیہ کی طرف چرا رہی تھی۔ میں نے یہ صورت حال پائی' کوئی بھیڑیا ان میں سے ایک بکری کو لے گیا ہے۔ میں بھی آخر ایک انسان ہوں۔ مجھے بھی اسی طرح افسوس ہوتا ہے' جس طرح دوسروں کو ہوتا ہے۔ مجھے بھی اسی طرح غصہ آتا ہے' جس طرح دوسروں کو آتا ہے۔ میں نے اس کنیز کو مکا رسید کیا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر مجھے یہ پتہ چل جائے' یہ کنیز مومن ہے' تو میں اسے آزاد کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے لے کر میرے پاس آؤ میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمان

میں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مومن ہے تم اسے آزاد کردو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَلَامَ الَّذِى زُجِرَ عَنْهُ فِى الصَّلَاةِ اِنَّمَا هُوَ مُخَاطَبَةُ الْاٰدَمِيِّيْنَ وَكَلَامِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا دُوْنَ مَا يُخَاطِبُ الْعَبْدُ رَبَّهٗ فِى صَلَاتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس کلام سے نماز کے دوران منع کیا گیا ہے

اس سے مراد انسانوں کا ایک دوسرے کو مخاطب کرنا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بلائیں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پروردگار کو مخاطب کرے

2248 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَاَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ، قَالَ: ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِىْ صُدُوْرِهِمْ، فَلَا يَضُرُّهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنَّا رِجَالٌ يَاْتُوْنَ الْكَهَنَةَ، قَالَ: فَلَا تَاْتُوْهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّوْنَ، قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ قَالَ: وَبَيْنَا اَنَا اُصَلِّىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ لَهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَحَدَّقَنِى الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ؟ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِىْ لِكَىْ اَسْكُتَ سَكَتُّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِىْ، فَبِاَبِىْ هُوَ وَاُمِّىْ، مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ قَبْلَهٗ، وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِىْ، وَلَا كَهَرَنِىْ، وَلَا شَتَمَنِىْ، وَلٰكِنْ قَالَ: اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هِىَ التَّكْبِيْرُ، وَالتَّسْبِيْحُ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ. (2: 101)

❀❀ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم لوگ زمانہ جاہلیت سے زیادہ دور نہیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا ہم میں سے کچھ لوگ فال نکالتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جسے وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں۔ یہ انہیں کوئی نقصان نہیں دیتی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی:

2248- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن خزيمة: هو محمد بن إسحاق، وأبو خليفة: هو الفضل بن الحباب، ويحيى القطان: هو يحيى بن سعيد بن فروخ، وحجاج الصواف: اسمه حجاج بن أبي عثمان الصواف. وانظر ما قبله.

ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں لگاتے ہیں (یعنی علم رمل کا عمل کرتے ہیں)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک نبی لکیریں لگایا کرتے تھے تو (ہمارے زمانے میں) جس شخص کی لکیر اس کے موافق ہو (اس کی بات درست ثابت ہوتی ہے)

راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔ حاضرین میں سے کسی صاحب کو چھینک آ گئی تو میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے تو لوگوں نے مجھے گھور کے دیکھا میں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم لوگ میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو تو لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانو پر مارے جب میں نے انہیں دیکھا وہ لوگ مجھے خاموش کروانے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے اچھا معلم اور کوئی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے مارا نہ جھڑکا نہ برا کہا بلکہ یہ ارشاد فرمایا:

''ہماری اس نماز میں لوگوں کے کلام کی مانند بات چیت کرنا مناسب نہیں ہے۔ یہ تکبیر تسبیح اور قرآن کی تلاوت (پر مشتمل ہوتی ہے)''

ذِكْرُ خَبَرٍ يَحْتَجُّ بِهِ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ وَزَعَمَ اَنَّهُ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ نَسْخُ الْكَلَامِ فِی الصَّلَاةِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث سے ناواقف ہے

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے جسے نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے والی روایت نے منسوخ کیا ہے

2249 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِیْ تَمِيْمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَشِیِّ، فَقَامَ اِلَيْهِ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ، فَقَالَ: اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاَتَمَّ مَا بَقِیَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ. (2: 101)

2249- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "موطأ مالك" 1/93 برواية يحيى بن يحيى الليثي . وأخرجه من طريق مالك: الشافعي 1/121 بترتيب السندي، والبخاري "714" في الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس، و "1228" في السهو: باب من لم يتشهد في سجدتي السهو، و "7250" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، وأبو داوُد "1009" في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والترمذي "399" في الصلاة: باب ما جاء الرجل يسلم في الركعتين من الظهر والعصر، والنسائي 3/22 في السهو: باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيًا وتكلم، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/444، والبيهقي 2/356. وأخرجه مسلم "573" "98"، وأبو داوُد "1008" و"1011"، والطحاوي 1/444، والبيهقي 2/357، من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، به.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: هٰذَا خَبَرٌ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ حَيْثُ كَانَ الْكَلَامُ مُبَاحًا فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ نُسِخَ هٰذَا الْخَبَرُ بِتَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِمَكَّةَ عِنْدَ رُجُوعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَرَاوِى هٰذَا الْخَبَرِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ سَنَةَ خَيْبَرَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ، عَلٰى اَنَّ قِصَّةَ ذِي الْيَدَيْنِ كَانَ بَعْدَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِعَشْرِ سِنِيْنَ سَوَاءً، فَكَيْفَ يَكُوْنُ الْخَبَرُ الْمُتَاَخِّرُ مَنْسُوْخًا بِالْخَبَرِ الْمُتَقَدِّمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی نماز میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا۔ ایسا ہی ہے' جس طرح ذوالیدین کہہ رہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کیا' پھر آپ نے سلام پھیرا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ وہ نماز تھی جس میں نماز کے دوران کلام کرنا مباح تھا۔ پھر اس روایت کو منسوخ کر دیا گیا۔ جو نماز کے دوران کلام کرنے کے حرام ہونے والی روایت کے ذریعے منسوخ ہوا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ نماز کے دوران کلام کرنا مکہ میں منسوخ ہوا تھا۔ اس وقت جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حبشہ کی سرزمین سے واپس آئے تھے۔ اور یہ بات ہجرت سے تین سال پہلے کی ہے۔ جبکہ اس روایت کو نقل کرنے والے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سن سات ہجری میں غزوہ خیبر کے سال میں اسلام قبول کیا تھا۔ جیسا کہ میں یہ بات پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کا واقعہ نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے کے دس سال بعد پیش آیا تھا۔ تو بعد والی روایت پہلی والی روایت کے ذریعے کیسے منسوخ ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ فَزَعَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ هٰذِهِ الْقِصَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا صَلّٰى مَعَهٗ هٰذِهِ الصَّلَاةَ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس واقعے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نماز ادا کی تھی

2250 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

2250- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم تخريجه، انظر رقم "2245"

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238) ، فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ . (2: 101)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ أَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، وَأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ قِصَّةَ ذِي الْيَدَيْنِ، وَذَاكَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَقَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ، وَلَيْسَ مِمَّا يَذْهَبُ إِلَيْهِ الْوَاهِمُ فِيهِ فِي شَيْءٍ مِنْهُ، وَذٰلِكَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ الَّذِينَ أَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ، وَصَلَّوْا بِهَا قَبْلَ هِجْرَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا، وَكَانُوا يُصَلُّونَ بِالْمَدِينَةِ كَمَا يُصَلِّي الْمُسْلِمُونَ بِمَكَّةَ فِي إِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ لَهُمْ، فَلَمَّا نُسِخَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ نُسِخَ كَذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ، فَحَكٰى زَيْدٌ مَا كَانُوا عَلَيْهِ، لَا أَنَّ زَيْدًا حَكٰى مَا لَمْ يَشْهَدْهُ

❀❀ حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں: پہلے ہم ضرورت کے پیش نظر نماز کے دوران کلام کرلیا کرتے تھے' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان والی نماز کی بھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو''۔

تو ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے کا حکم مدینہ منورہ میں آیا تھا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار سے ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں پہلے ہم نماز کے دوران کوئی ضرورت کی بات چیت کرلیا کرتے تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے جس غلط فہمی کا شکار یہ شخص ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا تعلق ان انصار سے ہے جنہوں نے مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا تھا۔ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں ہجرت کرنے سے پہلے مدینہ منورہ میں نمازیں ادا کرتے رہے تھے۔ یہ لوگ مدینہ منورہ میں اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔ جس طرح مسلمان مکہ میں نماز ادا کرتے تھے۔ اور اس وقت ان لوگوں کے لیے نماز کے دوران بات چیت کرنا مباح تھا۔ جب یہ حکم مکہ میں منسوخ ہوا تو اسی طرح مدینہ میں منسوخ ہو گیا۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے وہ چیز بیان کی ہے جس پر وہ پہلے عمل کیا کرتے تھے۔

ایسا نہیں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کسی ایسی چیز کے بارے میں بیان کیا ہو' جس میں وہ خود شریک نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُصَرِّحَةِ بِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ شَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا اَنَّهٗ حَكَاهُمَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ حَيْثُ لَمْ يُنْعِمِ النَّظَرَ فِيْ مُتُوْنِ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ

ان روایات کا تذکرہ جواس بات کی صراحت کرتی ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں موجود تھے اورانہوں نے ان دونوں روایات کو حکایت کے طور پر بیان کیا تھا جیسا کہ وہ شخص غلط فہمی کا شکار ہوا جوعلم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اورروایات کے متون میں غور وفکر نہیں کرتا اور مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا

2251 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(2: 101)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔(اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2252 - وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔(اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2253 - وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

2251- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" برواية الليثي 1/94. وبرقم "137" برواية محمد بن الحسن . وفيهما: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ العصر . وليس فيهما: صلى لنا، وهي في المصادر المخرج منها عن مالك سوى عبد الرزاق وإحدى روايتي البيهقي. وأخرجه من طريق مالك: عبد الرزاق في "مصنفه" "3448"، والشافعي 1/121، ومسلم "573" "99" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، والنسائي 3/22- 23 في السهو، والطحاوي 1/445، والبيهقي 2/335 و358- 359، وصححه ابن خزيمة "1037".

2253- إسناده قوي على شرط مسلم، حرملة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه النسائي 3/25، وأبو داوُد "1013" من طريق صالح -وهو ابن كيسان-، والدارمي 1/352، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه النسائي 3/24 من طريق أبي ضمرة، عن يونس، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هريرة، ومن طريق معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن وأبي بكر بن سليمان بن ابي حثمة، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "715" في الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس، و "1227" في السهو: باب إذا سلم في الركعتين أو في ثلاث فسجد سجدتين مثل سجود الصلاة أو أطول، وابن أبي شيبة 2/37، وأبو داوُد "1014"، والنسائي 3/23، والطحاوي 1/445، والبيهقي 2/357

الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔(اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2254 - وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔(اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2255 - وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:
(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔(اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2256 - وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: سَمَّاهَا لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَنَسِيتُ اَنَا - فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، وَاتَّكَاَ عَلٰى خَشَبَةٍ كَاَنَّهُ غَضْبَانُ، قَالَ: وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ - قَالَ النَّضْرُ: يَعْنِيْ اَوَائِلَ النَّاسِ - فَقَالُوْا: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ؟ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدِهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ، وَلَمْ اَنْسَ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ،

2254– إسناده صحيح، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى: وهو الصنعاني فمن رجال مسلم . ابن عون: اسمه عبد الله بن عون بن أرطبان .وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" برقم "1035" عن محمد بن عبد الأعلى، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/234– 235، والنسائي 3/20، وابن ماجه "1214" في إقامة الصلاة: باب فيمن سلم من ثنتين أو ثلاث ساهيًا، وأبو داؤد "1011"، والدارمي 1/351، والبيهقي 2/354 من طرق عن ابن عون، به.وأخرجه البخاري "1229" و"6051"، وأبو داؤد "1011"، والطحاوي 1/444 و445، والبيهقي 2/346 و353 من طرق عن ابن سيرين، به.

2255– إسناده صحيح على شرطهما. يعقوب بن إبراهيم: هو الدورقي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1035"، وأخرجه أبو داؤد "1010" عن مسدد، عن بشر بن المفضل، به.

2256– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "573" "97" عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والحميدي "983"، وابن خزيمة "1035"، وابن الجارود في "المنتقى" "243"، والبيهقي 2/354 من طريق سفيان، به.

فَصَلّٰى مَا كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَهٗ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ

قَالَ: فَرُبَّمَا سَاَلُوْا مُحَمَّدًا: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ.

لَفْظُ الْخَبَرِ لِلنَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی ایک نماز پڑھائی۔

ابن سیرین نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے (اس نماز کا) نام لیا تھا لیکن میں اسے بھول گیا ہوں (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ مسجد میں رکھی ہوئی لکڑی کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر دیا۔ آپ نے غصب کے عالم میں اس لکڑی کے ساتھ ٹیک لگائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جلد باز لوگ (مسجد سے) نکل گئے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے۔ نماز مختصر ہو گئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے لیکن انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ حاضرین میں ایک صاحب موجود تھے جن کے ہاتھ کچھ لمبے تھے۔ انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو نماز مختصر ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے دریافت کیا: کیا اسی طرح ہے' جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز ادا کی جو آپ نے چھوڑ دی تھی' پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں جتنا یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنے سر کو اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور اسی کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

راوی کہتے ہیں: (ہمارے استاد سے) بعض لوگ یہ کہتے تھے (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) پھر انہوں نے سلام پھیر دیا' تو وہ یہ فرماتے تھے۔ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی گئی ہے' انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں ''پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔''

روایت کے یہ الفاظ نضر بن شمیل کے ابن عون کے حوالے سے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ بُكَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِاَسْبَابِ الدُّنْيَا

آدمی کیلئے نماز کے دوران رونے کا مباح ہونا جبکہ وہ کسی دنیاوی سبب کی وجہ سے نہ ہو

2257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ *، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ:

[1] إسناده صحيح على شرطهما. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي.

2257–وأخرجه البخاري "482" في الصلاة: باب تشبيك الأصابع في المسجد وغيره، ومن طريقه البغوي "760" عن إسحاق بن منصور، عن النضر بن شميل، به. وانظر "2665" وسرعان الناس، بفتح السين والراء: أوائل الناس الذين يتسارعون إلى الشيء، ويقبلون عليه بسرعة، ويجوز تسكين الراء. "النهاية" 2/361.

حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيّ، قَالَ:
(متن حدیث): مَا كَانَ فِينَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا فِينَا قَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّيْ وَيَبْكِي حَتّٰى اَصْبَحَ. (1:4)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔غزوہ بدر کے موقع پر مقداد کے علاوہ ہم میں سے اور کوئی گھڑ سوار نہیں تھا اور مجھے یاد ہے ہم میں سے ہر شخص کھڑا ہوا تھا۔(یہاں روایت کا لفظ غلط نقل ہوا ہے اصل لفظ یہ ہے ہم میں سے ہر شخص سویا ہوا تھا) صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جاگتے رہے تھے) آپ ایک درخت کے نیچے نماز ادا کرتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَرُدَّ السَّلَامَ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالْاِشَارَةِ دُوْنَ النُّطْقِ بِاللِّسَانِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز ادا کررہا ہو تو اسے سلام کیا جائے تو وہ اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دے گا زبان کے ذریعے نہیں دے گا

2258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:
(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ - يَعْنِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ - فَدَخَلَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا - وَكَانَ مَعَهُ -: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ اِذَا كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ؟ فَقَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ. (1:4)

2257– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير حارثة بن مضرب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، ورواية شعبة عن أبي إسحاق السبيعي قبل اختلاطه، وابن مهدي: هو عبد الرحمٰن. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "899" وأخرجه أحمد 1/ 125، وأبو يعلى ورقة "412" عن عبد الرحم نبن مهدي، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/ 138، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/358 من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به.

2258– إسناده قوي، إبراهيم بن بشار الرمادي حافظ مستقيم من أهل الصدق، لكن تقع له أوهام، وقد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه الشافعي 1/119، وابن أبي شيبة 2/74، والحميدي "148"، وعبد الرزاق "3597"، والدارمي 1/316، والنسائي 3/5 في السهو: باب رد السلام بالإشارة في الصلاة، وابن ماجه "1017" في إقامة الصلاة: باب المصلي يسلم عليه كيف يرد، والطبراني "7291"، والبيهقي 2/259 من طرق عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "888" وأخرجه الطبراني "7292" من طريق روح بن القاسم، عن زيد بن أسلم، به .وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/454، والبيهقي 2/259 من طريق ابن وهب، عن هشام، عن نافع، عن ابن عمر، مثله، غير أنه قال: فقلت لبلال أو صهيب. وأخرجه أبو داوٗد "927" في الصلاة: باب رد السلام في الصلاة، والترمذي "368" في الصلاة: باب ما جاء في الإشارة في الصلاة، والطحاوي 1/454، وابن الجارود "215"، والبيهقي 2/259 من طرق عن هشام بن سعد.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوعمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لائے (راوی کہتے ہیں) یعنی مسجد قبا میں تشریف لائے' تو کچھ انصار مسجد میں آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ یہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کے دوران سلام کیا گیا تو پھر آپ نے کیا کیا تھا تو حضرت صہیب نے بتایا: آپ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارے (کے ذریعے جواب دیا تھا)

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمُصَلِّيْ فِيْ رَدِّ السَّلَامِ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو ایسے وقت میں سلام کیا جائے تو اسے سلام کا جواب دیتے ہوئے کیا کہنا چاہئے

2259 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً، وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: بِاِصْبَعِهٖ. (5:8)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے مجھے اشارے سے جواب دیا:

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ "آپ نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ، اِذَا حَزَبَهُمْ اَمْرٌ فِيْ صَلَاتِهِمْ

اگر نماز کے دوران لوگوں کو (امام کو متوجہ کرنے کی) ضرورت پیش آجاتی ہے تو مردوں کیلئے سبحان اللہ کہنے کا اور خواتین کیلئے تالی بجانے کا حکم ہونا

2260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

2259– إسناده حسن في الشواهد، نابل صاحب العباء ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه النسائي في رواية، وقال في أخرى: ليس بالمشهور، وذكره مسلم في الطبقة الأولى من تابعي أهل المدينة، وفي سؤالات البرقاني للدار قطني: نابل صاحب العباء ثقة؟ فأشار بيده أن لا، وباقي رجاله ثقات . يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب .وأخرجه أبو داوٗد "925" في الصلاة: باب رد السلام في الصلاة، عن يزيد بن موهب وقتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/332، والدارمي 1/316، والترمذي "367" في الصلاة: باب ما جاء في الإشارة في الصلاة، والنسائي 3/5 في السهو: باب رد السلام بالإشارة في الصلاة، والطبراني "7293"، والطحاوي 1/454، وابن الجارود "216"، والبيهقي 2/258 من طرق عن الليث بن سعد، به.

عَنْ اَبِىْ حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بَلَالٌ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَتُصَلِّىْ لِلنَّاسِ فَاُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِى الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِى الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِىْ صَلَاتِهٖ، فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِ اثْبُتْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا اَمَرَهُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوٰى فِى الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ اَنْ تَلْبَثَ اِذْ اَمَرْتُكَ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّىَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِىْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ؟ مَنْ نَابَهٗ شَىْءٌ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ، فَاِنَّهٗ اِنْ سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ، وَاِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ .(1: 78)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوعمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے کے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کروائیں۔ اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور بولے: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے۔ تو میں اقامت کہوں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے توجہ کی تو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا)' تم اپنی جگہ پر رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ کے رسول نے انہیں جو یہ حکم دیا تھا۔ اس میں

2260– إسناده صحيح على شرطهما. أبو حازم بن دينار: هو سلمة، والخبر في "الموطأ" 1/163 –164. وأخرجه من طريق مالك: أحمد 5/337، والشافعي في "مسنده" بترتيب السندي 1/117 و118، والبخاري "684" في الأذان: باب من دخل ليؤم الناس فجاء الإمام الأول، ومسلم "421" "102" في الصلاة: باب تقديم، الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام، ولم يخافوا مفسدة بالتقديم، وأبو داود "940" في الصلاة: باب التصفيق في الصلاة، والطبراني "5771"، والبيهقي 2/246 و248، والبغوي "749". وأخرجه الحميدي "927"، وعبد الرزاق "4072"، وأحمد 5/330 و331 و335– 336 و336 و338، والدارمي 1/317، والبخاري "1201" و"1204" و"1234" و"2690" و"2693"، ومسلم "421"، والنسائي 2/77– 79، وابن ماجه "1035"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/447، وابن خزيمة "853" و"854"، وابن الجارود "211"، والطبراني "5742" و"5794" و"5765" و"5824" و"5843" و"5844" و"5857" و"5882" و"5909" و"5914" و"5926" و"5930" و"5958" و"5966" و"5976" و"5978" و"5979" و"5994" و"6008"، والبيهقي 2/246 من طرق عن أبي حازم، به – مختصرًا ومطولًا. وأخرجه الطبراني "5693" من طريق الوليد بن محمد المقرىء، عن الزهري، عن سهل بن سعد، به.

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے' یہاں تک کہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھانا شروع کی جب آپ نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے دریافت کیا: اے ابوبکر جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو تم اپنی جگہ پر ٹھہرے کیوں نہیں تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے' وہ اللہ کے رسول کے آگے نماز ادا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' میں نے تمہیں دیکھا' تم نے بکثرت تالیاں بجائی تھیں جس شخص کو نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) کوئی ضرورت پیش آ جائے اسے سبحان اللہ کہنا چاہئے اگر وہ سبحان اللہ کہے گا' تو اس کی طرف توجہ مبذول ہو جائے گی (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لئے) تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِلَالًا قَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا تا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت تھا انہوں نے اپنی طرف سے ایسا نہیں کیا تھا

2261 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، وَقَدْ صَلَّى الظُّهْرَ، فَقَالَ لِبِلَالٍ: اِنْ حَضَرَتِ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِ، فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، اَذَّنَ بِلَالٌ وَاَقَامَ، وَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ تَقَدَّمْ، فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشُقُّ الصُّفُوفَ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ صَفَّحُوا، قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ، فَلَمَّا رَاٰى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ، فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، فَاَوْمَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِ امْضِ، فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ هُنَيَّةً، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِ امْضِ، ثُمَّ مَشٰى اَبُوْ بَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبِهِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالْقَوْمِ صَلَاتَهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ لَا تَكُوْنَ مَضَيْتَ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِي قُحَافَةَ اَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ

2261- إسناده صحيح على شرط مسلم، خلف بن هشام ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه الطبراني "5932" عن عبد الله بن الإمام أحمد، حدثنا خلف بن هشام، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/332، والبخاري "7190" في الأحكام: باب الإمام يأتي قومًا فيصلح بينهم، وأبو داوُد "941"، والنسائي 2/82- 83 في الإمامة: باب استخلاف الإمام إذا غاب، والطبراني "5932"، وابن خزيمة "853" من طرق عن حماد بن زيد، به. وأخرجه أحمد 5/332- 333، والطبراني "5739" من طريق حماد بن زيد، عن عبيد الله بن عمر، عن أبي حازم، به.

قَالَ لِلنَّاسِ: اِذَا نَابَكُمْ فِيْ صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ، فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْتُصَفِّقِ النِّسَاءُ . (1: 78)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوعمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اگر عصر کا وقت ہو جائے اور میں نہ آپاؤں تو ابوبکر سے کہنا لوگوں کو نماز پڑھادے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی اور بولے: اے ابوبکر آپ آگے بڑھئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے تشریف لے آئے جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب انہوں نے دیکھا مسلسل تالیاں بج رہی ہیں تو انہوں نے توجہ کی تو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نظر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا تم نماز جاری رکھو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل الٹے چلتے ہوئے پیچھے آگئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ کی تو آپ آگے بڑھے۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر کیا وجہ ہے جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تھا تو تم نے نماز کو جاری کیوں نہیں رکھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: جب تمہیں نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) ضرورت پیش آئے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور خواتین کو تالی بجانی چاہئے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّيْ بِمَا يُفْهَمُ عَنْهُ فِيْ صَلَاتِهِ عِنْدَ حَاجَةٍ اِنْ بَدَتْ لَهٗ فِيْهَا

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اگر نماز کے دوران (امام کو) متوجہ کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس کے ذریعے اس کی بات سمجھ آجائے

2262 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ . (1: 92)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(امام کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔''

2262- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أيوب الوزان وهو ثقة . عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي. وشيخه القطان: هو الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ .وأخرجه أحمد 2/432 و492، والنسائي 3/12 في السهو: باب التسبيح في الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/448 من طرق عن عوف، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِمَا أُبِيحَ لِلْمَرْءِ فِعْلُهُ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوبُهُ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں کہ نماز کے دوران ضرورت پیش آنے پر آدمی کون سے فعل کا ارتکاب کرسکتا ہے؟

2263 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ . (4: 10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''(نماز کے دوران امام کومتوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کاحکم مردوں کے لئے ہےاور تالی بجانے کاحکم خواتین کے لئے ہے۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُشِيرَ فِي صَلَاتِهِ لِحَاجَةٍ تَبْدُو لَهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آنے پر اشارہ کرسکتا ہے

2264 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ . (4:1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کرلیتے تھے۔

2263-- حديث صحيح، وابن أبي السرى: هو محمد بن المتوكل العسقلاني، قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه البيهقي 2/246 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وهو في "المصنف" "4068" لكن وقع في النسخة المطبوعة منه ابن المسيب بدل "أبي سلمة."وأخرجه الشافعي 1/117، وأحمد 2/241، والحميدى "948"، والدارمي 1/317، والبخارى "1203" في العمل في الصلاة: باب التصفيق للنساء ، ومسلم "422" "106" في الصلاة: باب تسبيح الرجل وتصفيق المراة، وأبو داوُد "939" في الصلاة: باب التصفيق في الصلاة، والترمذى "369" في الصلاة: باب ما جاء أن التسبيح للرجال والتصفيق للنساء ، والنسائي 3/11 في السهو: باب التصفيق في الصلاة، وابن ماجه "1034"، وابن الجارود "210"، والطحاوى في "شرح معاني الآثار " 1/447، والبيهقي 2/246، والبغوى "748" من طرق عن سفيان، عن الزهرى، به .وأخرجه أحمد 2/261 و317و376 و440 و479، وعبد الرزاق "4069" و"4070"، ومسلم "422" "107"، والترمذى "369"، والنسائي 3/11-12، والطحاوى 1/448، والبيهقي 2/247 من طرق عن أبي هريرة.

2264- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "3276"، و"مسند أبي يعلى" "الورقة /172ب." وأخرجه أحمد 3/138، وأبو يعلى "الورقة /173ب"، وأبو داوُد "943" في الصلاة: باب الإشارة في الصلاة، والبيهقي 2/262 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة ."885" وأخرجه الطبراني في "الصغير" "695"من طريق الأوزاعي، عن الزهرى، عن أنس. 2 في الأصل: رحمك الله أتصلي، والمثبت من "التقاسيم" /1لوحة .508

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّبْصُقَ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى لَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلَا تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ

نمازی کواس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اپنے دائیں طرف یا سامنے کی طرف نہ تھوکے

2265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ، وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ، فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، تُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَهٰذَا رِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ؟! فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ: اَرَدْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ اَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ، فَيَصْنَعُ بِمِثْلِهٖ، اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا، وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ، فَرَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ: فَخَشَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ فَقُلْنَا: لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ، فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا - وَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ - اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا ، فَقَامَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ، فَجَاءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهٖ، فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ، وَلَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ: فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ .(1: 78)

عبادہ بن ولید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ان کی مسجد میں حاضر ہوئے۔ وہ اس وقت ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا ان کے اور قبلہ کے درمیان آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ ایک کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں حالانکہ آپ کی بڑی چادر آپ کے پہلو میں موجود ہے' تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے میرے سینے پر مارا اور بولے: میں یہ چاہتا تھا' تم جیسا احمق آدمی میرے پاس آ کر مجھے دیکھے' میں کیا کر رہا ہوں اور پھر وہ اس کی مانند عمل کرے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے دست اقدس میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ اس کی

2265- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يعقوب بن مجاهد فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "3008" في الزهد: باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، وأبو داؤد "485" في الصلاة: باب في كراهية البزاق في المسجد، والبيهقي 2/294 من طرق عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد.

طرف گئے اور اسے چھڑی کے ذریعے کھرچ دیا' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیرے۔ راوی کہتے ہیں: ہم گھبرا گئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص جب کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو وہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے اور اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے۔ اسے اپنے بائیں طرف اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور اگر بلغم تیزی سے آرہا ہو' تو وہ اپنے کپڑے میں اس طرح کرے' آپ نے اسے مل دیا تم لوگ مجھے کوئی خوشبو دو تو اس قبیلے کا ایک نوجوان تیزی سے اپنے گھر گیا' اور اپنی ہتھیلیوں میں کچھ خوشبو لے کر آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے لیا اور اس چھڑی کے کنارے پر رکھا اور اس کے ذریعے بلغم کے نشان پر مل دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہیں سے لوگوں نے مسجدوں میں خوشبو رکھنا شروع کی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَزْقِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ قُدَّامَهٗ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکے

2266 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ *، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى. (4: 4)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے وہ اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَنَخُّمِ الْمُصَلِّيْ فِيْ قِبْلَتِهٖ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قبلہ کی طرف یا دائیں طرف تھوکے

2267 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2266– رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه عنعنة اَبِيْ الزُّبير محمد بن مسلم بن تَدْرُس. وأخرجه أحمد 3/324 عن محمد بن بكر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/337 و396 من طريقين عن ابى الزبير، به

(متن حدیث): إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ. (2: 43)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کررہا ہو تو وہ اپنے دائیں طرف یا سامنے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کررہا ہوتا ہے بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ أَرَادَ بِهِ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''یا اپنے پاؤں کے نیچے'' اس سے مراد آدمی کا بایاں پاؤں ہے

2268 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولَانِ:

2267 -إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 3/176 و273 و278 و291، والبخارى "412" فى الصلاة: باب لا يبصق عن يمينه فى الصلاة، و"413" باب لِيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى، و"1214" فى العمل فى الصلاة: باب ما يجوز من البصاق والنفخ فى الصلاة، ومسلم "551" فى المساجد: باب النهى عن البصاق فى المسجد فى الصلاة وغيرها، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/191 - 192 و245، والبخارى "531" و"532" فى المواقيت: باب المصلى يناجى ربه عز وجل، وأبو يعلى "الورقة/157/أ"، والبغوى "492" من طرق عن قتادة، به .وأخرجه عبد الرزاق "1692" وأحمد3/188 و199 - 200، وابن أبى شيبة 2/364، والبخارى "405" فى الصلاة: باب حك البزاق باليد من المسجد، و "417" باب إذا بدره البزاق فليأخذ بطرف ثوبه، والدارمى 1/324، والحميدى "1219"، والبيهقى 1/255 و2/292، والبغوى "491" من طرق عن حميد الطويل، عن أنس بنحوه.

2268- إسناده صحيح على شرط مسلم، وحرملة قد توبع . حميد بن عبد الرحمٰن: هو ابن عوف الزهرى المدنى . وأخرجه مسلم "548" فى المساجد: باب النهى عن البصاق فى المسجد، عن أبى الطاهر وحرملة، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 3/341 عن أبى الطاهر بن السرح والحارث بن مسكين، والبيهقى 2/293 من طرق بحر بن نصر، أربعتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/58 و88 و93، والدارمى 1/325، والبخارى "408" و"409" فى الصلاة: باب حك المخاط بالحصى من المسجد، و "410" و"411" باب لا يبصق عن يمينه فى الصلاة، ومسلم "548"، وابن ماجه "761" فى المساجد: باب كراهية النخامة فى المسجد، من طرق عن الزهرى، به .وأخرجه الطيالسى "2227"، وأحمد 3/6، والحميدى "728"، وابن أبى شيبة 2/364، والبخارى "414" فى الصلاة: باب ليبزق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى، ومسلم "548"، والنسائى 2/51 - 52 فى المساجد: باب ذكر نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن أن يبصق الرجل بين يدى أو عن يمينه وهو فى صلاته، وأبو يعلى "975" بنحوه، والبغوى "493" من طرق عن سفيان، عن الزهرى، عن حميد بن عبد الرحمٰن، عن أبى سعيد الخدرى .وأخرجه عبد الرزاق "1681" عن معمر، عن الزهرى، عن حميد بن عبد الرحمٰن، عن أبى هريرة.

(متن حدیث): إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى فِي الْقِبْلَةِ نُخَامَةً، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى . (2: 43)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ نے ایک کنکری لے کر اس کے ذریعے اس کو کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص قبلہ کی طرف ہرگز نہ تھوکے اور اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے۔ اسے اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ تَنَخُّمِ الْمَرْءِ اَمَامَهُ، اَوْ عَنْ يَمِينِهِ فِي صَلَاتِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کو اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکنے سے منع کیا گیا ہے

2269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ، فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ، فَاِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَاِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ، فَيَدْفِنُهُ . (2: 43)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی سمت میں نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے اور وہ اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے اسے اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوک کر اسے دفن کر دینا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيَ اِذَا بَدَرَتْهُ بَادِرَةٌ وَلَمْ يَدْفِنْ بَزْقَتَهُ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى لَهُ اَنْ يَدْلُكَ بِهَا ثَوْبَهُ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نمازی کو زور سے تھوک آ جائے اور وہ اپنے تھوک کو اپنے بائیں

2269- إسناده صحيح على شرطهما. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "1686"، ومن طريقه أخرجه البخاري "416" في الصلاة: باب دفن النخامة في المسجد، والبغوي "490"، والبيهقي 2/293. 2270- إسناده حسن. ابن عجلان: هو محمد، صدوق أخرجه له مسلم متابعة والبخاري تعليقًا، وباقي رجال السند ثقات على شرطهما. عياض بن عبد الله: هو ابن سعد بن أبي سرح القرشي المكي، وهو عند أبي يعلى "993" وأخرجه أحمد 3/9 و 24 من طريق يحيى بن سعيد، وابن أبي شيبة 2/363 من طريق أبي خالد الأحمر، وأبو داوُد "480" في الصلاة: باب في كراهية البزاق في المسجد، من طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "880"، والحاكم 1/251 على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وصححه ابن خزيمة "926"، وأبو يعلى الورقة /64ب- /65أ.

پاؤں کے نیچے دفن نہیں کرتا تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے ذریعے مل سکتا ہے

2270 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ الْعَرَاجِينُ يُمْسِكُهَا بِيَدِهِ، فَدَخَلَ يَوْمًا الْمَسْجِدَ وَفِىْ يَدِهِ مِنْهَا وَاحِدَةٌ، فَرَاَى نُخَامَةً فِىْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَتَّهَا بِهٖ حَتّٰى اَنْقَاهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّسْتَقْبِلَهُ الرَّجُلُ فَيَبْصُقَ فِىْ وَجْهِهٖ، اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ بِهٖ رَبَّهُ، وَالْمَلَكُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا، وَتَفَلَ فِىْ ثَوْبِهٖ وَرَدَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ. (2: 43)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ میں چھڑی رکھنا پسند تھا ایک دن آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک چھڑی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ نے مسجد کی قبلہ کی سمت (والی دیوار) پر بلغم لگی ہوئی دیکھی تو آپ نے اسے کھرچ کر اچھی طرح صاف کیا' پھر آپ غضب کی حالت میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص اس بات کو پسند کرے گا' کوئی شخص اس کے سامنے آئے' اور اس کے چہرے کی طرف منہ کر کے تھوک دے جب آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کے مدمقابل ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے اس لئے اسے اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہئے بلکہ اپنے بائیں طرف اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور اگر تھوک تیزی سے آجائے' تو اسے اس طرح کرنا چاہئے یعنی اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے مل دے۔

2271 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى السَّرْحِ، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ هٰذِهِ الْعَرَاجِيْنُ، وَيُمْسِكُهَا فِىْ يَدِهٖ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَفِىْ يَدِهٖ مِنْهَا قَضِيْبٌ، فَحَكَّهَا بِهٖ - يُرِيْدُ: بَزْقَةً فِىْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ - وَنَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَقَالَ: لِيَبْزُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَجْعَلْهَا فِىْ ثَوْبِهٖ، وَلْيَقُلْ بِهَا هٰكَذَا، وَاَشَارَ سُفْيَانُ يَدْلُكُ طَرَفَ كُمِّهٖ بِاِصْبَعِهٖ. (4: 6)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑی رکھنا پسند تھا۔ آپ اسے اپنے دست اقدس میں رکھتے تھے۔ ایک دن آپ مسجد میں داخل ہوئے' تو آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی۔ آپ نے اس کے ذریعے اسے کھرچ دیا۔ راوی کی مراد یہ ہے' مسجد میں قبلہ کی سمت میں لگے ہوئے بلغم کو کھرچ دیا اور آپ نے اس بات سے منع کیا' آدمی اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف تھوکے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور

2271- إسناده حسن. وأخرجه الحميدى "729" عن سفيان، بهذا الإسناد.

اگر تھوک تیزی سے آرہا ہو تو اسے اپنے کپڑے میں پھینک دینا چاہئے اور پھر اس طرح کر دینا چاہئے۔
سفیان نے اپنی انگلیوں کے ذریعے آستین کے کنارے کو مل کر اشارہ کر کے بتایا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّبْصُقَ فِي نَعْلَيْهِ اَوْ يَتَنَخَّعَ فِيْهِمَا

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے جوتے میں تھوکے یا کھنکار دے

2272 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَخَّعَ، فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى . (1:4)

ابوالعلاء بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ انہوں نے تھوک پھینکا تو اسے اپنے بائیں جوتے کے ذریعے مل دیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْمُصَلِّي الْحَصَاةَ فِي صَلَاتِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ نمازی نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرے

2273 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى، فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ. (2: 43)

2272– إسناده صحيح على شرطهما، غير صحابي الحديث فلم يخرج له البخاري، وإسماعيل بن عُلَيَّة سمع من الجريري وهو سعيد بن إياس– قبل الاختلاط. أبو العلاء بن الشخير: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير . وأخرجه عبد الرزاق "1687"، وأحمد 4/25، ومسلم "554" "59" في المساجد: باب النهي عن البصاق في المسجد، وأبو داؤد "483" في الصلاة: باب في كراهية البزاق في المسجد، والبيهقي 2/293 من طرق عن سعيد الجريري، بهٰذا الإسناد . وأخرجه مسلم "554" "58" من طريق كهمس، عن يزيد بن عبد الله بن الشخير، به. وأخرجه أحمد 4/25 –26، وأبو داؤد "482" من طريق حماد بن سلمة، عن أبي العلاء بن الشخير، عن أخيه مطرف بن الشخير، عن أبيه عبد الله بن الشخير، به.

2273– حديث حسن أبو الأحوص: هو مولى بني ليث، وقيل: مولى بني غفار لم يرو عنه غير الزهري، ذكره المؤلف في "الثقات" ولم يذكر فيه ابن أبي حاتم 9/335 جرحًا ولا تعديلًا، وأخرج ابن خزيمة حديثه هٰذا في "صحيحه"، وذكره الذهبي في جزء "من تكلم فيه وهو موثق" وقال ابن معين: ليس بشيء، وقال أبو أحمد الحاكم: ليس بالمتين عندهم، وباقي رجاله ثقات وأخرجه أحمد 5/150، وابن أبي شيبة 2/410– 411، والحميدي "128"، والترمذي "379" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة، وأبو داؤد "945" في الصلاة: باب في مسح الحصى في الصلاة، والنسائي 3/6 في السهو: باب النهي عن مسح الحصى في الصلاة، وابن ماجه "1027" في إقامة الصلاة: باب مسح الحصى في الصلاة، وابن الجارود في "المنتقى" "219"، والبغوي "662"، والبيهقي 2/284 من طرق عن سفيان بهٰذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث أبي ذر حديث حسن، وصححه ابن خزيمة "913" و."914" وأخرجه أحمد 5/163 و179، والطيالسي "476"، والبغوي "663" من طرق عن الزهري، به.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الزُّهْرِيَّ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، لَا مِنْ اَبِي الْاَحْوَصِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زہری نے یہ روایت سعید بن مسیّب سے سنی ہے انہوں نے یہ روایت ابواحوص سے نہیں سنی ہے

2274 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ مَوْلٰى بَنِيْ لَيْثٍ حَدَّثَهُ، فِيْ مَجْلِسِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ - وَابْنُ الْمُسَيِّبِ جَالِسٌ - اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ، فَلَا يُحَرِّكِ الْحَصٰى، اَوْ لَا يَمَسَّ الْحَصٰى. (2: 43)

ابواحوص نے سعید بن مسیّب کی محفل میں یہ بات بیان کی۔ اس وقت سعید بن مسیّب بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ابواحوص نے بتایا: انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے۔ اس لئے (نماز ادا کرتے ہوئے) وہ کنکریوں کو حرکت نہ دے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کنکریوں کو چھوئے نہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُوْرَ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ قَدْ اُبِيْحَ بَعْضُهُ لِلضَّرُوْرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ممنوع قرار دیئے جانے والا

2274- هو مكرر ما قبله، وأخرجه أحمد 5/150 عن هارون -وهو ابن معروف- عن ابن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/163، وابن أبي شيبة 2/411، وابن خزيمة "916" من طريق محمد بِنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن كل شيء حتى سألته عن مسح الحصى في الصلاة، فقال: "واحدة أو دع" وعبد الرحمٰن بن أبي ليلى سيىء الحفظ، وحديثه حسن في الشواهد. وفي الباب عن معيقيب وهو الآتي عند المؤلف. وعن جابر قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مسح الحصى، فقال: "واحدة، ولأن تمسك عنها خير لك من مئة بدنة، كلها سود الحدقة" أخرجه أحمد 3/300 و328 و384 و393، وابن أبي شيبة 2/411- 412، وابن خزيمة "897" وفي سنده عندهم شرحبيل بن سعد وهو ضعيف. وعن حذيفة عند أحمد 5/385، وابن أبي شيبة 2/411 قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن كل شيء حتى عن مسح الحصى، فقال: "واحدة أو دع" وفي سنده مجهول.

یہ فعل بعض اوقات ضرورت کے پیشِ نظر مباح قرار دیا گیا ہے

2275 - حَدَّثَنَا اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَيْقِيْبٌ، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً. (2: 43)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ضرور ایسا کرنا ہو تو صرف ایک مرتبہ ایسا کرو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ تَبْرِيْدَ الْحَصَى بِيَدِهِ لِلسُّجُوْدِ عَلَيْهِ عِنْدَ شِدَّةِ الْحَرِّ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ گرمی کی شدت میں وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کنکریوں کو ٹھنڈا کر سکتا ہے

2276 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ، فَيَعْمِدُ اَحَدُنَا اِلٰى قَبْضَةٍ مِنَ

2275- إسناده صحيح على شرط البخارى . رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فمن رجال البخارى، وقد صرح الوليد وهو ابن مسلم بالتحديث عند ابن ماجه، فانتفت مشبهة تدليسه .وأخرجه الترمذى "380" فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية مسح الحصى فى الصلاة، وابن ماجه "1026" فى إقامة الصلاة: باب مسح الحصى فى الصلاة من طرق عن الوليد بن مسلم، به.وأخرجه النسائى 3/7 فى السهو: باب الرخصة فيه مرة، من طريق عبد الله بن المبارك عن الأوزاعى، به .وأخرجه أحمد 3/426 و5/425 و426، والطيالسى "1187"، وابن أبى شيبة 2/411، والبخارى "1207" فى العمل فى الصلاة: باب مسح الحصى فى الصلاة، ومسلم "546" فى المساجد: باب كراهية مسح الحصى وتسوية التراب فى الصلاة، وأبو داوٗد "946" فى الصلاة: باب فى مسح الحصى فى الصلاة، وابن خزيمة "895" و"896"، وابن الجارود "218" والبغوى "664" من طريقين عن يحيى بن أبى كثير، به.

2276- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو -وهو ابنُ عَلقمه الليثىّ- وأخرجه أحمد 3/327، وأبو داوٗد "399" فى الصلاة: باب فى وقت صلاة الظهر، والنسائى 2/204 فى التطبيق: باب تبريد الحصى للسجود عليه، وأبو يعلى /104"ب"، والبيهقى 1/439 و2/105، والبغوى "359" من طريق عباد، عن مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كنت أصلى الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فآخذ قبضة من الحصى لتبرد فى كفى أضعها لجبهتى أسجد عليها لشدة الحر .وأخرجه كذلك أحمد 3/327 من طريق محمد بن بشر، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/184-1/185 من طريق عبدة بن سليمان، كلاهما عن محمد بن عمرو، به.

الْحَصٰى، فَيَجْعَلُهَا فِيْ كَفِّهٖ هٰذِهٖ، ثُمَّ فِيْ كَفِّهٖ هٰذِهٖ، فَاِذَا بَرَدَتْ سَجَدَ عَلَيْهَا .(3: 50)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شدید گرمی کے موسم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' تو ہم میں سے کوئی ایک شخص مٹھی میں کنکریاں رکھ لیتا تھا۔ وہ اپنے اس ہاتھ میں انہیں رکھتا تھا' پھر اس ہاتھ میں رکھتا تھا جب وہ ٹھنڈی ہو جاتی تھیں' تو ان پر سجدہ کرتا تھا۔

2277 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ مَحْمُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ فِي الصَّلَاةِ: عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ، وَعَنِ افْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَاَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيْرَ .(2: 39)

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپ نے نماز کے دوران تین کام کرنے سے منع کیا ہے۔ کوے کی ٹھونگا مارنے سے درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے اور یہ' آدمی اپنے بیٹھنے کے لئے کسی جگہ کو یوں مقرر کرلے جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ کو مقرر کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنْ اِيْطَانِ الْمَرْءِ الْمَكَانَ الْوَاحِدَ فِي الْمَسْجِدِ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں کسی ایک جگہ کو بیٹھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت اس حوالے سے ہے کہ آدمی جب نماز یا اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے ایسا کرے

2277– إسناده ضعيف، تميم بن محمود لين الحديث، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/428 و444، والدارمي 1/303، وابن أبي شيبة 2/91، وابن ماجه "1429" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في توطين المكان في المسجد يصلي فيه، والحاكم 1/229، وابن خزيمة "1319"، وابن عدي في "الكامل" 2/515، والعقيلي في "الضعفاء " 1/170، والبيهقي 2/118 و3/238– 239 "وقد تحرف فيه تميم بن محمود إلى: عثمان بن محمود" و239، والبغوي "666" من طرق عن عبد الحميد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 3/428، وأبو داوٗد "862" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، والنسائي 2/214– 215 في التطبيق: باب النهي عن نقرة الغراب، والبيهقي 2/118 من طرق عن جعفر بن عبد الله –وهو والد عبد الحميد– به. وفي الباب عن أبي سلمة عند أحمد 5/446– 447 وفي سنده مجهولان، فلعله يتقوى به. وأخرجه أحمد 2/265 و311 من حديث أبي هريرة قال: أوصاني خليلي بثلاث، ونهاني عن ثلاث: نهاني عن نقرة كنقرة الديك، وإقعاء كإقعاء الكلب، والتفات كالتفات الثعلب. وذكره الهيثمي في "المجمع" 2/80، وزاد نسبته إلى أبي يعلي والطبراني في "الأوسط" وقال: وإسناده أحمد حسن. وأخرجه البخاري "822"، ومسلم "439"، وأبو داوٗد "897"، والترمذي "276" من حديث أنس مرفوعًا "اعتدلوا في السجود، ولا يبسط أحدكم ذراعيه انبساط الكلب."

2278 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُوطِنُ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ اَوْ لِذِكْرِ اللّٰهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ غَائِبُهُمْ. (2: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے یا اللہ کا ذکر کرنے کے لئے مسجد میں ٹھہر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر یوں خوش ہوتا ہے' جس طرح (طویل عرصے سے) غائب شخص کے گھر والے اس کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ وَهُوَ غَارِزٌ ضَفْرَتَهُ فِيْ قَفَاهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسی حالت میں نماز ادا کرے جبکہ اس نے بالوں کا جوڑا بنایا ہو

2279 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى اَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُصَلِّيْ غَرَزَ ضَفِيرَتَهُ فِيْ قَفَاهُ، فَحَلَّهَا اَبُوْ رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ الْحَسَنُ اِلَيْهِ مُغْضَبًا، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: اَقْبِلْ عَلٰى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَقُوْلُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ) *، يَقُوْلُ: مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ، يَعْنِيْ مَغْرَزَ ضَفْرَتِهِ.

2278- إسناده صحيح على شرطهما. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبيدي، وابن أبي ذئب: هو محمد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ ذئب، وسعيد بن أبي سعيد: هو المقبري. وأخرجه أحمد 3/328 و453، والطيالسي "2334"، والبغوي في "مسند ابن الجعد" "2939"، وابن ماجه "800" في المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، من طرق عن ابن أبي ذئب، به، وصححه ابن خزيمة "1503"، والحاكم 1/213 على شرطهما ووافقه الذهبي، وهو كما قالا. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 54: هذا إسناد صحيح، وزاد نسبته إلى ابن أبي شيبة ومسدد وأحمد بن منيع. وهو مكرر "1607" وأخرجه أحمد 2/307 و340 من ثلاث طرق.

2279- إسناده حسن، عمران بن موسى ذكره المؤلف في "ثقاته"، ولم يذكر فيه ابن أبي حاتم جرحًا ولا تعديلًا، وروى عنه اثنان، وأخرج حديثه أبو داؤد والترمذي وابن خزيمة في "صحيحه"، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين. حجاج: هو ابن محمد المصيصي الأعور، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "911"، وأخرجه البيهقي 2/109 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2991"، ومن طريقه الترمذي "384" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية كف الشعر في الصلاة، وأبو داؤد "646" في الصلاة: باب الرجل يصلي عاقصًا شعره، والبيهقي 2/109 عن ابن جريج، به. وأخرجه ابن ماجه "1042" في إقامة الصلاة: باب كف الشعر والثوب في الصلاة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : عِمْـرَانُ بْنُ مُوْسٰی هُوَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، اَخُو اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی . (2: 43)

❀❀ سعید بن ابوسعید مقبری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نماز ادا کررہے تھے۔ انہوں نے اپنے بالوں کو گدی پر باندھا ہوا تھا تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان بالوں کو کھول دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں ان کی طرف متوجہ ہوئے، تو حضرت ابورافع نے کہا: آپ اپنی نماز جاری رکھئے اور غصہ نہ کیجئے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (یا حضرت ابورافع نے یہ فرمایا) یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ یعنی وہ جگہ جہاں بال باندھے گئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمران بن موسیٰ نامی راوی عمران بن موسیٰ بن عمرو بن سعید العاص ہے۔ یہ ایوب بن موسیٰ کا بھائی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ كَرَاهِيَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ وَشَعَرُهُ مَعْقُوصٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس بارے میں ہے کہ بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرنا آدمی کیلئے مکروہ ہے

2280 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، (اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ) ، اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَاٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ وَشَعَرُهُ مَعْقُوصٌ مِّنْ وَّرَائِهِ، فَقَامَ مِنْ وَّرَائِهِ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ، وَاَقَرَّ لَهُ الْاٰخَرُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَرَاْسِی؟ فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا كَمَثَلِ الَّذِیْ يُصَلِّیْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا' انہوں نے اپنے

2280– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير حرملة فإنه من رجال مسلم . عمرو بن الحارث: هو المصرى، وقد سقطت جملة "أن بكيرًا حدثه " من الأصل و "التقاسيم" /3لوحة 92، واستدركت من موارد الحديث . وأخرجه مسلم "492" في الصلاة: باب أعضاء السجود والنهى عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس فى الصلاة، وأبو داوٗد "646" فى الصلاة: باب الرجل يصلى عاقصًا شعره، والنسائى 2/215– 216 فى التطبيق: باب مثل الذى يصلى ورأسه معقوص، وابن خزيمة "910"، والبيهقى 2/108– 109 من طرق عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الدارمى 1/320– 321 من طريق بكر بن مضر، وأحمد 1/304 من طريق رشدين، كلاهما عن عمرو بن الحارث، به .وأخرجه أحمد 1/316 من طريق الليث، عن عمرو بن الحارث، عن بكير بن عبد الله، عن شعبة مولى ابن عباس و كريب مولى ابن عباس، أن ابن عباس، فذكره. وأخرجه أحمد أيضًا 1/316 عن موسى بن داوٗد، عن ابن لهيعة، عن بكير، عن كريب مولى ابن عباس، عن ابن عباس، بالنص المرفوع ولم يذكر فيه قصة.

پیچھے اپنے بال باندھے ہوئے تھے' تو وہ ان کے پیچھے آ کر کھڑے ہوئے اور انہیں کھولنے لگے دوسرے صاحب انہیں پہلی حالت پر برقرار رکھنے لگے جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: آپ کا میرے سر کے ساتھ کیا واسطہ ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اس شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ اس حالت میں نماز ادا کر رہا ہو' اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ الْمُصَلِّيْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ مَخَافَةَ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھائے (یہ ممانعت) اس اندیشے کے تحت ہے کہ کہیں اس کی نگاہ کو اچک نہ لیا جائے

2281 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْفَعُوْا اَبْصَارَكُمْ اِلَى السَّمَاءِ اَنْ تُلْتَمَعَ يَعْنِيْ فِي الصَّلَاةِ. (2: 43)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(نماز کے دوران) اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ' ایسا نہ ہو' اسے اُچک لیا جائے۔''

(راوی کہتے ہیں) یعنی نماز کے دوران ایسا نہ کرو۔

2281– إسماعيل بن أبي أويس في حفظه شيء، لكنه متابع، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وأخرجه الطبراني "13139" عن محمد بن نصر بن الصائغ، عن إسماعيل بن أبي أويس، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1043" في إقامة الصلاة: باب الخشوع في الصلاة، عن عثمان بن أبي شيبة، عن طلحة بن يحيى –وهو ابن أبي عياش الزرقي، عن يونس، به.

2282– إسناده صحيح، وأحد طرقه –وهو عبيد الله القواريري، عن حماد– على شرطهما. محمد بن زياد: هو الجمحي مولاهم أبو الحارث المدني. وأخرجه مسلم "427" "114" في الصلاة: باب تحريم سبق الإمام بركوع أو سجود ونحوهما، والترمذي "582" في الصلاة: باب ما جاء من التشديد في الذي يرفع رأسه قبل الإمام، والنسائي 2/96 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، وابن ماجه "961" في إقامة الصلاة: باب النهي أن يسبق الإمام بالركوع والسجود، وابن خزيمة "1600"، والبيهقي 2/93 من طرق عن حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/260 و456 469 و472 و504، والطيالسي "2490"، والدارمي 1/302، والبخاري "691" في الأذان: باب إثم من رفع رأسه قبل الإمام، ومسلم "427"، وأبو داؤد "623" في الصلاة: باب التشديد فيمن يرفع قبل الإمام أو يضع قبله، والبيهقي 2/93 من طرق عن محمد بن زياد، به– وبعضهم قال "رأس"، وبعضهم قال "صورة"، وبعضهم قال "وجه."قال الحافظ في "الفتح" 2/183: والظاهر أنه من تصرف الرواة. قال عياض: هذه الروايات متفقة، لأن الوجه في الرأس ومعظم الصورة فيه. قلت "القائل ابن حجر": لفظ الصورة يطلق على الوجه أيضًا، وأما الرأس فرواتها أكثر وهي أشمل فهي المعتمدة. وأخرجه البيهقي 2/93 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أيوب عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة.

2282 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الشَّافِعِيُّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَمَا يَخْشَى الَّذِی يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ .(2: 91)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدے) سے اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا' اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کردے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِی ذَكَرْنَاهُ حَذَرَ اَنْ يُحَوَّلَ رَاْسُهٗ رَاْسَ كَلْبٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ہم نے جو فعل ذکر کیا ہے اس پر عمل سے اس لیے روکا گیا ہے تا کہ اس بات سے بچا جاسکے کہ آدمی کا سر کتے کے سر میں تبدیل نہ ہو جائے

2283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّوْرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ ثَعْلَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَا يَخْشَى الَّذِی يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ الْكَلْبِ .(2: 91)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر کو اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا' اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر میں تبدیل کردے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ الْمَرْءِ اِلَى السَّمَاءِ بَصَرَهٗ فِی الصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھائے

2284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

2283- إسناده صحيح الهيثم شيخ المؤلف، ترجمة الذهبی فی "السير" 14/261 - 262 وقال: كان من أوعية العلم، ومن أهل التحری والضبط، وذكره فی "تذكرة الحفاظ " 2/765- 766، والربيع بن ثعلب، ذكره المؤلف فی "ثقاته"، وابن أبی حاتم 3/456، وأورد فيه عن علی بن الحسين بن الجنيد أنه قال عنه: ثقة شيخ صالح. ونقل توثيقه عن غير واحد الخطيب فی "تاريخه" 8/418. وأبو إسماعيل المؤدب: هو إبراهيم بن سليمان بن رزين الأردنی: ثقة، ومحمد بن ميسرة: أبو سلمة البصری مع كونه من رجال الشيخين فقد قال الحافظ فی "التقريب": صدوق يخطیء. قلت: قد تابعه عليه حماد بن زيد فی الرواية المتقدمة.

(متن حدیث): مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلَاتِهِمْ ، (فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ) حَتّٰى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ . (2: 62)

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ نماز کے دوران اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بلند کر لیتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں شدید تاکید کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

''لوگ یا تو سے باز آجائیں، یا ان کی نگاہ کو اُچک لیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِصَارِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نماز کے دوران آدمی کا اپنی کوکھ (یعنی پہلو) پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا تذکرہ

2285 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا . (2: 43)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، آدمی اپنی کوکھ (پہلو) پر ہاتھ رکھ کر نماز ادا کرے۔

2284- إسناده صحيح على شرطهما . سعيد - وهو ابن أبي عروبة - قد سمع منه يزيد بن زريع قبل اختلاطه . وأخرجه ابن خزيمة "475" من طريق مُحَمد بن عبد الأعلى الصنعاني، عن يزيد بن زيغ، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/140، والدارمي 1/298، والبخاري "750" في الأذان: باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة، وأبو داوُد "913" في الصلاة: باب النظر في الصلاة، والنسائي 3/7 في السهو: باب النهي عن رفع البصر إلى السماء في الصلاة، وابن ماجه "1044" في إقامة الصلاة: باب الخشوع في الصلاة، وابن خزيمة "476"، وأبو يعلى /147"أ- ب" و/149"أ" والبيهقي 2/282، والبغوي "739" من طرق عن سعيد بن أبي عروبة. به.

2285- إسناده صحيح على شرطهما. عبد الله: هو ابن المبارك، وهشام: هو حسان، ومحمد: هو ابن سيرين.وأخرجه مسلم"545" في المساجد: باب كراهة الاختصار في الصلاة، من طريق الحكم بن موسى، والنسائي 2/127 في الافتتاح: باب النهي عن التخصر في الصلاة، من طريق سويد بن نصر، والبيهقي 2/287 من طريق الحسن بن سفيان، ثلاثتهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/232 و290 و295 و331 و399، والدارمي 1/332، وابن أبي شيبة 2/47 و48، والبخاري "1220" في العمل في الصلاة: باب الخصر في الصلاة، ومسلم "545"، وأبو داوُد "947" في الصلاة: باب الرجل يصلي مختصرًا، والترمذي "383" في الصلاة: باب ما جاء في النهي عن الاختصار في الصلاة، والنسائي 2/127، وابن الجارود في "المنتقى" "220"، وابن خزيمة "908"، والحاكم 1/264، والبيهقي 2/287، والبغوي "730"، من طرق عن هشام، به . واستدراك الحاكم هذا الحديث على الشيخين، وقوله بإثره: إنهما لم يخرجاه، وهم منه رحمه الله.وأخرجه الطيالسي "2500"، والبخاري "1219"، والبيهقي 2/287 من طريق أيوب، والبيهقي 2/288 من طريق ابن عون، كلاهما عن محمد بن سيرين، به.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

2286 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ.

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْحَاتِمٍ: يَعْنِيْ فِعْلَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَهُمْ اَهْلُ النَّارِ. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا اہل جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طرز عمل ہے اور وہ لوگ اہل جہنم ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قَصْدِ اِتْمَامِ صَلَاتِهٖ بِتَرْكِ الْاِلْتِفَاتِ فِيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے کہ وہ نماز کے دوران وہ اِدھر اُدھر دیکھنے کو ترک کر کے اپنی نماز کو مکمل کرنے کا قصد کرے

2287 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ. (3: 65)

2286- هو في "صحيح ابن خزيمة" "909" علي بن عبد الرحمٰن، قال الحافظ: صدوق، وقد روى له النسائي . أبو صالح الحراني: هو عبد الغفار بن داؤد، نزيل مصر ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه البيهقي 2/287- 288 من طريق ابن خزيمة، بهٰذا الإسناد .وفي سند هٰذا الحديث علة قادحة، وهي سقوط راو من إسناده بين عيس بن يونس وهشام، هو عبد الله بن الأزور، فقد أخرجه الطبراني في "الأوسط" 1/45/1 من طريق محمد بن سلام المنبجي، عن عيسى بن يونس، عن عبد اللّٰه بن الأزور، عن هشام القردوسي -وهو ابن حسان- به. وقال: لم يروه عن هشام إلا ابن الأزور، تفرد به عيسى . وقال الإمام الذهبي في "الميزان" 2/391: عبد اللّٰه بن الأزور، عن هشام بن حسان بخبر منكر . قال الأزدي: ضعيف جدًا، له عن هشام عن محمد عن أبي هريرة مرفوعًا "الاختصار في الصلاة استراحة أهل النار"، والمنبجي ذكره ابن حبان في "الثقات" وقال: ربما أغرب، وقال ابن منده: له غرائب. وقد أخرجه ابن أبي شيبة 2/47، وعبد الرزاق "3342" من طريق سفيان الثوري، عن ابن جريج، عن إسحاق بن عويمر، عن مجاهد أنه قال ... فذكره موقوفًا عليه. وإسحاق بن عويمر مجهول، أورده ابن أبي حاتم 2/231

مِنْ حَدِيْثِ الْبَصْرَةِ، عَنْ مِسْعَرٍ. (3: 65)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران ادھر اُدھر توجہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: شیطان اس طرح سے بندے کی نماز کو اُچک لیتا ہے۔

یہ روایت مسعر کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيْ لَهُ الِالْتِفَاتُ يَمْنَةً وَيَسْرَةً فِيْ صَلَاتِهٖ لِحَاجَةٍ تَحْدُثُ مَا لَمْ يُحَوِّلْ وَجْهَهٗ عَنِ الْقِبْلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ضرورت پیش آنے پر اِدھر یا اُدھر التفات کر لیتے تھے لیکن آپ اپنے چہرہ مبارک کو قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرتے تھے

2288 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ، قَالَ:

2287– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن خلاد فمن رجال مسلم. أبو الشعثاء: هو سليم بن أسود بن حنظلة المحاربي. وأخرجه أحمد 6/106، والبخاري "751" في الأذان: باب الالتفات في الصلاة، و "3291" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، وأبو داوُد "910" في الصلاة: باب الالتفات في الصلاة، والترمذي "590" في الصلاة: باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة، والنسائي 3/8 في السهو: باب التشديد في الالتفات في الصلاة، وابن خزيمة "484" و"931"، والبيهقي 2/281، والبغوي "732" من طرق عن أشعث بن أبي الشعثاء، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 2/281 من طريق أحمد بن عبيد، عن زكريا الساجي، عن محمد بن خلاد الباهلي، عن يحيى بن سعيد القطان، عن مسعر، عن أشعث بن أبي الشعثاء، عن أبي وائل، عن مسروق، عن عائشة. وقد حكم الحافظ في "الفتح" 2/235 على هذه الرواية بالشذوذ، لأنه لا يعرف من حديث أبي وائل، والله أعلم. وأخرجه النسائي 3/8، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 2/327 من طريق إسرائيل، عن أشعث بن أبي الشعثاء، عن أبي عطية – وهو مالك بن عامر – عن مسروق، عن عائشة. وأخرجه النسائي 3/8 – 9 وأبي داوُد "909"، والنسائي 3/8، وابن خزيمة "482" من حديث أبي ذر مرفوعًا "لايزال الله مقبلًا على العبد في صلاته ما لم يلتفت، فإذا صرف وجهه عنه انصرف." وله شاهد من حديث الحارث الأشعري بلفظ "وآمركم بالصلاة، فإن الله عز وجل ينصب وجهه لعبده ما لم يلتفت، فإذا صليتم فلا تلتفتوا" رواه أحمد 4/202، والطيالسي "1161" وصححه ابن خزيمة "930"، وقال الترمذي بإثره "2863": حديث حسن صحيح غريب.

2288– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "485" و"871" وقد تحرف في الموضع الثاني من المطبوع "ثور بن زيد" إلى ثور بن يزيد. وأخرجه النسائي 3/9 في السهو: باب الرخصة في الالتفات في الصلاة يمينًا وشمالًا، عن الحسين بن الحريث، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/236 – 237 ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/275 و306، والترمذي "587" في الصلاة: باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة، وأبو داوُد في رواية أبي الطيب الأشناني كما في "التحفة" 5/117، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة"، والبغوي "737" من طرق عن الفضل بن موسى، به. وقع في المطبوع من الترمذي: ويلوى عنقه، وهو من تحريف الطبع، فقد جاء على الصواب عند البغوي الذي أخرجه من طريقه. وأخرجه أحمد 1/275، والترمذي "588" من طريق وكيع، عن عبد الله بن سعيد بن أبي هند، عن بعض أصحاب عكرمة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلحظ في الصلاة من غير ان يلوى عنقه. وأخرجه أبو داوُد في رواية أبي الطيب عن هناد، عن وكيع، عن عبد الله بن سعيد، عن رجل، عن عكرمة، عن النبي صلى الله عليه وسلم.. قال: وهذا أصح.

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فِىْ صَلَاتِهٖ، وَلَا يَلْوِىْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ . (1:4)

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں اور بائیں طرف توجہ کرلیا کرتے تھے' البتہ آپ گردن موڑ کر پشت کے پیچھے نہیں دیکھتے تھے۔

2289 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِى الصَّلَاةِ . (2: 108)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران سدل (یعنی کپڑا لٹکانے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اشْتِمَالِ الْمَرْءِ الصَّمَّاءَ وَهُوَ فِىْ صَلَاتِهٖ

نماز کے دوران اشتمال صماء (کے طور پر کپڑے کو اوڑھنے) کی ممانعت کا تذکرہ

2290 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ . (2: 108)

2289- إسناده ضعيف، عسل بن سفيان ضعفوه. وأخرجه أحمد 2/341 و345، والترمذي "378" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية السدل في الصلاة، ومن طريقه البغوي "518" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/341 من طريق وهيب، و2/348، والدارمي 1/320، والبيهقي 2/242 من طريق سعيد بن أبي عروبة وشعبة، ثلاثتهم عن عسل بن سفيان، به.وعلقه أبو داوٗد بعد الحديث "643" فقال: عسل، فذكره.وللحديث طريق آخر يتقوى به سيذكره المؤلف برقم ."2353"

2290- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن عمار وهو ثقة حافظ احتج به النسائي . عبد الوهاب الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد المجيد بن الصلت، وعبيد الله بن عمر: هو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمري.وأخرجه البخاري "5819" في اللباس: باب اشتمال الصماء ، عن محمد بن بشار، عن عبد الوهاب الثقفي، بإسناده عن أبي هريرة قال: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الملامسة والمنابذة، وعن صلاتين: بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، وبعد العصر حتى تغيب الشمس، وان يحتبي بالثوب الواحد ليس على فرجه منه شيء بينه وبين السماء ، وأن يشتمل الصماء .وأخرجه أحمد 2/496 و510، والبخاري"584" في مواقيت الصلاة: باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، و "588" باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، وابن ماجه "3560" في اللباس: باب ما نهي عنه من اللباس، من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک ہی کپڑے میں کئی نمازیں ادا کرلے

2291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. (1:4)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جسے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِذَا صَلّٰى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

جب آدمی ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرتا ہے تو نماز کی کیفیت کا تذکرہ

2292 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، وَوَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهِ. (1:4)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

2291- إسناده صحيح على شرطهما. نصر بن علي: هو الجهضمي. وأخرجه أحمد 4/26 من طريق سفيان، والترمذي "339" في الصلاة: باب ما جاء في الثوب الواحد، من طريق الليث، كلاهما عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وعندهما "مشتملًا به" بدل: متوشحًا به.

2292- إسناده قوي، يعقوب بن حميد صدوق لا بأس به، وباقي السند رجاله رجال الشيخين. ابن أبي حازم: هو عبد العزيز بن أبي حازم سلمة بن دينار. وأخرجه أحمد 4/26 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "517" في الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، وابن ماجه "1049" في إقامة الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد، من طريقين عن وكيع، به. وزادا بعد قوله "في ثوب واحد": متوشحًا به. وأخرجه مالك 1/140، والبخاري "355" و"356" في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفًا به، والنسائي 2/70 في القبلة: باب الصلاة في الثوب الواحد، والبغوي "512" و"513" من طرق عن هشام عن عروة، به.

ذِكْرُ وَصْفِ وَضْعِ الْمَرْءِ طَرَفَ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ اِذَا صَلّٰى فِيْهِ

جب آدمی (ایک کپڑا اوڑھ کر) نماز ادا کرتا ہے تو اس کے کنارے کو کندھے پر رکھنے کے طریقے کا تذکرہ

2293 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. (1:4)

❀❀ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جس کے کناروں کو آپ نے مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيْ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ بَعْدَ اَنْ يَزُرَّهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک قمیض پہن کر نماز ادا کرلے جبکہ اس نے اس پر بٹن لگایا ہوا ہو

2294 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ رَبِيعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ فَاُصَلِّيْ وَلَيْسَ عَلَيَّ اِلَّا قَمِيصٌ وَاحِدٌ، قَالَ:

2293- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/379 من طريق أبي داؤد، عن شعبة، بهذا الإسناد . ولم يقل: قد خالف بين طرفيه .وأخرجه البخاري "354" عن عبيد الله بن موسى، ومسلم "517" "279" من طريق حماد بن زيد، وعبد الرزاق "1365" عن معمر والثوري، أربعتهم عن هشام بن عروة، به .وأخرجه أحمد 4/27، ومسلم "517" "280"، وأبو داؤد "628" في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلي فيه، والطحاوي 1/379 من طريق الليث، عن يحيى بن سعيد، عن أبي أمامة أسعد بن سهل، عن عمر بن أبي سلمة.

2294- إسناده حسن، موسى بن إبراهيم ذكره البخاري في "تاريخه" 7/279، وروى عنه عبد الرحمٰن بن أبي الموال، وعطاف بن خالد، وعبد العزيز الدراوردي، وذكره المؤلف في "الثقات" وأخرج ابن خزيمة حديثه في "صحيحه"، وقال ابن المديني: وسط، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه الشافعي 1/63- 64، وأبو داؤد "632"، وابن خزيمة "777" و"778"، والحاكم 1/250، والبغوي "517" من طرق عن عبد العزيز بن محمد -وهو الدراوردي، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي، وأحمد 4/49 و54، والنسائي 2/70، والبغوي من طرق عن عطاف بن خالد المخزومي، عن موسى بن إبراهيم، به . وقد جاء في رواية عطاف التصريح بسماع موسى بن إبراهيم من سلمة .وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/380 من طريق يحيى بن أبي قبيلة، عن الدراوردي، فقال: عن موسى بن محمد بن إبراهيم، عن أبيه، عن سلمة.

فَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ. (4: 3)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض اوقات میں شکار کے لیے گیا ہوتا ہوں اور میں ایسی حالت میں نماز ادا کرتا ہوں' میرے جسم پر صرف ایک قمیض ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کا بٹن لگالو اگرچہ کانٹے کے ذریعے ہی لگاؤ۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرے

2295 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ. (4: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2296 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُصَلِّي اَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلَّذِي سَاَلَهُ: اَتَعْرِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ، هُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ

2295- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/140. ومن طريق مالك أخرجه: البخاري "358" في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفًا به، ومسلم "515" "275" في الصلاة باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، وأبو داؤد "625" في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلى فيه، والنسائي 2/69- 70 في القبلة: باب الصلاة في الثوب الواحد، والبيهقي 2/236- 237، والبغوي "511". وأخرجه أحمد 2/285 و345، وعبد الرزاق "1364"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/379 من طرق عن ابن شهاب، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/501 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.

2296- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/238 - 239، والحميدي "937"، وابن ماجه "1047" في إقامة الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد، وابن الجارود "170" من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "758". والمشجب: خشبات موثقة تنصب، فينشر عليها الثياب.

وَاحِدٍ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ . (4: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے یہ فرمایا جس نے ان سے یہ سوال کیا تھا' کیا تم ابوہریرہ کو جانتے ہو؟ بعض اوقات وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کررہا ہوتا ہے حالانکہ اس کے کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

2297 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا تَرٰى فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: اَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ . (4: 33)

قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو ہوتے ہیں؟

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ اَبَاحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس سبب پر دلالت کرتی ہے جس کی وجہ سے

2297- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/22، وأبو داوٗد "629"، والطبراني "8245"، والطحاوي 1/379، والبيهقي 2/240 من طرق عن ملازم بن عمرو، بهٰذا الإسناد -وذكر بعضهم فيه قصة. وأخرجه أحمد 4/23 من طريق محمد بن جابر، عن عبد الله بن بدر، به. وأخرجه أحمد 4/22، والطحاوي 1/379 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن عيسى بن خيثم "وقد تحرف في المطبوع من الطحاوي إلى: عثمان بن خيثم" والطيالسي "1098" من طريق أيوب بن عتبة، كلاهما عن قيس بن طلق، به. ولفظ الطيالسي: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم: أيصلي الرجل في ثوب واحد؟ فسكت حتى حضرت الصلاة، فصلى في ثوب واحد طارق بن كتفيه.

نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا ہے

2298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، وَاَيُّوْبُ، وَحَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَوَسِّعُوا، رَجُلٌ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، صَلّٰى فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِيْ اِزَارٍ وَقَمِيصٍ، فِيْ اِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِيْ سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِيْ سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِيْ سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ.

(33 :4)

قَالَ هِشَامٌ: وَاَحْسَبُهُ قَالَ: وَتُبَّانٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ آیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کشادگی عطا کرے تو تم لوگ کشادگی کو اختیار کرو۔ آدمی اپنے کپڑے کو جمع کرے (یعنی دو مختلف چیزوں کو پہن کر نماز ادا کرے) وہ تہبند اور چادر میں' یا تہبند اور قمیض میں' یا تہبند اور قباء میں' یا شلوار اور چادر میں' یا شلوار اور قمیض میں' یا شلوار اور قباء میں نماز ادا کرے۔

ہشام نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے پاجامے کا ذکر بھی کیا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمُصَلِّيْ بِثَوْبِهِ الْوَاحِدِ اِذَا صَلّٰى فِيْهِ

اس طریقے کا تذکرہ کہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے گا تو اس کو (کیسے لپیٹے گا؟)

2299 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ فَلْيَعْطِفْ عَلَيْهِ

2298- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وهشام: هو ابن حسان القردوسي. وأخرجه البخاري (365) في الصلاة: باب الصلاة في القميص والسراويل والتُّبّان والقباء، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/282 من طريق يزيد بن زريع، عن هشام، به. وأخرج المرفوع منه أحمد 2/230، ومسلم (515) (276) من طريق إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب، وأحمد 2/495، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/378 من طريق أبي معاوية محمد بن خازم عن عاصم، وأحمد 2/498 من طريق يزيد بن هارون عن هشام، والطحاوي 1/379 من طريق عبد الله بن بكير عن هشام، وأحمد 2/499 من طريق خالد الحذّاء، أربعتهم عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے اسے اس کو اپنے اوپر اوڑھ لینا چاہیے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَطْفِ الَّذِي يَعْمَلُهُ الْاِنْسَانُ بِثَوْبِهٖ اِذَا صَلّٰى فِيْهِ

اوڑھنے کے اس طریقے کا تذکرہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے گا تو اس کے ساتھ ایسا کرے گا

2300 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ فَضَالَةَ الشَّعِيرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذٰلِكَ . (4: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی جس کے کنارے انہوں نے مخالف سمت میں (کندھوں پر) ڈالے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح نماز پڑھائی ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ اِزَارٍ وَاحِدٍ عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الثِّيَابِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ دوسرا کپڑا میسر نہ ہونے کی صورت میں ایک تہہ بند میں نماز ادا کرے

2301 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2299– رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى القطعي فمن رجال مسلم. محمد بن بكر: هو ابن عثمان البُرساني. وأخرجه أحمد 3/324 عن محمد بن بكر البُرساني، بهٰذا الإسناد. والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/381 من طريق أبي عاصم، عن ابن جريج، به. ولفظه عندهما "فليتعطّف به." (3) تحرفت هذه النسبة في الأصل إلى: السعري، والتصحيح من "التقاسيم" 4/لوحة 37. والشَّعيري نسبة إما لبيع الشعير، أو إلى باب الشعير محلة معروفة بالكرخ من غربي بغداد، واسمه عمران بن موسى بن فضالة، قال الخطيب في "تاريخه" 12/268: كان ناسكًا، تاركًا للدنيا وكان ثقة، سكن الموصل فنسب إليها، وبلغني أنه مات بها في سنة سبع وثلاث مئة. قلت: روى له ابن حبان حديثين، هٰذا أحدهما، والآخر سيرد برقم (7397) وفيه التصريح بأنه سمعه منه بالموصل.

2300– إسناده صحيح على شرطهما. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل.

يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي اُزُرِهِمْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، فَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُ وسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ . (4: 50)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ انہوں نے بچوں کی طرح اپنے تہبند گردن میں باندھے ہوئے ہوتے تھے' تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا' تم اس وقت تک (سجدے سے) سر کو نہ اٹھانا جب تک مرد سیدھے (ہو کر بیٹھ نہیں جاتے)

ذِكْرُ جَوَازِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

آدمی کیلئے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

2302 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ . (5: 8)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جسے آپ نے اشتمال کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِتِّشَاحِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اِذَا صَلَّى الْمَرْءُ فِيْهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو اسے توشیح کے طور پر لپیٹ لے

2303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ،

2301- إسناده صحيح على شرطهما . سفيان: هو الثوری، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج . وهو فی "صحيح ابن خزيمة" (763) .وأخرجه النسائی 2/70 فی القبلة: باب الصلاة فی الإزار، عن عُبيد الله بن سعيد، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاری (362) فی الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا، عن مسدد، عن يحيى، به.وأخرجه أحمد 5/331، والبخاری (814) فی الأذان: باب عقد الثياب وشدها، و (1215) فی العمل فی الصلاة: باب إذا قيل للمصلى تقدم أو انتظر فانتظر فلا بأس، ومسلم (441) فی الصلاة: باب أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال، وأبو داؤد (630) فی الصلاة: باب الرجل يعقد الثوب فی قفاه ثم يصلی، والطبرانی (5964) من طرق عن سفيان، به .وأخرجه الطبرانی (5937) من طريق مسلم بن إبراهيم، عن مبشر بن مكسر، عن أبی حازم، به مختصوًلذا إسناد حسنيشر بن مكسر: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لا بأس به.

2302- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم برقم (2291) و (2292) و (2293) .

2303- إسناده صحيح، عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو الملقب بدُحَيم، وهو ثقة من رجال البخاری، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين.

حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُصَلِّیْ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: لِیَتَوَشَّحْ بِهٖ، ثُمَّ لِیُصَلِّ فِیْهِ .(1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چاہئے' توشح کے طور پر اسے لپیٹ لے اور پھر اس میں نماز ادا کرلے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ بِالْمُخَالَفَةِ بَیْنَ طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقِهٖ اِذِ الْاِتِّشَاحُ فِیْهِ مِنْ غَیْرِ الْمُخَالَفَةِ بَیْنَ طَرَفَیْهِ لَا یَخْلُو مِنَ السَّدْلِ اَوِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ ایک کپڑا پہن کے نماز ادا کرے تو اس کے کنارے مخالف سمت میں کندھے پر رکھ لے کیونکہ مخالفت سمت میں کندھے پر کنارے ڈالے بغیر توشح کے طور پر لپیٹنے میں یا تو ''سدل'' کی صورت پائی جائیگی یا اشتمال صماء کی صورت پائی جائے گی (اور یہ دونوں ممنوع ہیں)

2304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقِهٖ . (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے' تو اسے اس کے کنارے مخالف سمت میں کندھے پر رکھ لینے چاہئیں۔''

ذِكْرُ مَا یَعْمَلُ الْمَرْءُ عِنْدَ صَلَاتِهٖ اِذَا كَانَ مَعَهٗ ثَوْبٌ وَاحِدٌ غَیْرُ وَاسِعٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کے پاس صرف ایک کپڑا ہو اور وہ بڑا نہ ہو' تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

2304- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1374) ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/266. وأخرجه أحمد 2/255 و 427 و 520، وأبو داوُد (627) في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلى فيه، والطحاوي 1/381 من طريق هشام الدستوائي ويحيى القطّان، والبخاري (360) في الصلاة: باب إذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه، ومن طريقه البغوي (516) من طريق شيبان، ثلاثتهم عن يحيى بن أبي كثير، بهٰذا الإسناد.

2305- إسناده حسن، فليح -وهو ابن سليمان الخزاعي- فيه كلام، مع أنه من رجال الشيخين، وباقي رجال السند ثقات على شرط الصحيح . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (767) ، وقد تحرف فيه "سريج بن النعمان" إلى: شريح عن النعمان . وفي أوله عنده قصة .وأخرجه البخاري (361) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا، عن يحيى بن صالح، عن فليح، به .وأخرجه مسلم (3010) في الزهد: باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، وأبو داوُد (634) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا يتزر به .

2305 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتٰى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ جَابِرٌ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِيْ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ اشْتَمَلْتُ بِهِ، وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، مَا هٰذَا الاِشْتِمَالُ الَّذِيْ رَاَيْتُ؟ فَقُلْتُ: كَانَ ثَوْبًا وَاحِدًا ضَيِّقًا، فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ

(78:1)

سعید بن حارث بیان کرتے ہیں: وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہا تھا۔ ایک رات میں کسی معاملے کے بارے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا میرے جسم پر ایک کپڑا تھا جسے میں نے اشتمال کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا کام ہے۔ میں نے آپ کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! یہ تم نے اشتمال کے طور پر کس طرح کپڑا پہنا ہوا ہے' جو میں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یہ ایک تنگ کپڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے لگو اور تمہارے جسم پر ایک کپڑا ہو' تو اگر تو وہ کشادہ ہو' تو تم اسے التحاف کے طور پر پہن لو اگر وہ تنگ ہو' تو تم اس کا تہبند باندھ لو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ عِنْدَ الْعَدَمِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ (اضافی کپڑے کی) عدم موجودگی میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا آدمی کیلئے جائز ہے

2306 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلُ، وَاَيُّوْبُ، وَحَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَوَسِّعُوْا، جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ فَصَلَّى الرَّجُلُ فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِيْ اِزَارٍ وَقَمِيْصٍ، فِيْ اِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِيْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ، فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيْصٍ، فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ.

2306- إسناده صحيح. وهو مكرر (2298).

قَالَ هِشَامٌ نَحْسَبُهُ قَالَ: وَتُبَّانٍ . (3: 65)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عہدِ خلافت آیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے گنجائش عطا کر دی ہے' تو تم لوگ گنجائش کو اختیار کرو۔ آدمی اپنے کپڑوں کو جمع کر لے (یعنی دو مختلف طرح کی چیزیں پہنے) آدمی تہبند اور چادر میں' یا تہبند اور قمیض میں' یا تہبند اور قباء میں نماز ادا کرے یا شلوار اور قباء میں نماز ادا کرے یا شلوار اور قمیض میں' یا شلوار اور قباء میں نماز ادا کرے۔

ہشام نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں یا جانگیے (نماز ادا کرے)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ عَلَى الْحَصِيرِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ چٹائی پر نماز ادا کرے

2307 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَابِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ . (4: 1)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چٹائی پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس پر سجدہ کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْبُسُطِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کے وہ بچھونے پر نماز ادا کرے

2308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

2307- رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان -وهو طلحة بن نافع- فقد قرنه البخاري بآخر واحتج به مسلم. نصر بن علي: هو الجهضمي، عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي. وأخرجه الترمذي (332) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الحصير، عن نصر بن علي، بهذا الإسناد. ولفظه عنده "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلّى على حصير." وأخرجه مسلم (519) (284) في الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، من طريقين عن عيسى بن يونس، به -بلفظ المؤلف وزاد: ورأيته يصلي في ثوب واحد متوشحًا به. وأخرجه برقم (661) في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير، عن إسحاق بن إبراهيم، عن عيسى بن يونس- بقصة الصلاة على الحصير. وأخرجه أحمد 3/59، ومسلم (519) (285)، و (661)، وابن ماجه (1029) في إقامة الصلاة: باب الصلاة على الخمرة، وابن خزيمة (1004)، والبيهقي 2/421 من طرق عن الأعمش، به - لفظ مسلم كلفظ المؤلف، ولفظ البقية كالترمذي.

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِي صَغِيْرٍ: يَا اَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے یہ فرمایا کرتے تھے: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے۔

ہم نے اپنی چٹائی آپ کے لئے بچھادی تو آپ نے اس پر نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ كَانَتْ بِعَقِبِ طَعَامٍ طَعِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْاَنْصَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ نمازیں اس کھانے کے بعد تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ہاں کھایا تھا

2309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ اَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلٰى بِسَاطٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے گھر میں ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے ہاں کھانا کھایا جب آپ نے وہاں سے واپس آنے کا ارادہ کیا' تو آپ کے حکم کے تحت گھر کے ایک حصے میں آپ کے لئے چٹائی بچھائی گئی۔ آپ نے اس پر نماز ادا کی اور ان (گھر والوں کے لئے) دعا کی۔

ذِكْرُ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ عَلَى الْخُمْرَةِ

اوڑھنی پر آدمی کی نماز کے جائز ہونے کا تذکرہ

2308- إسناده صحيح على شرطهما. أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعي. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (335) عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد- ولم يذكر فيه قصة الصلاة على البساط. وأخرجه كما عند المؤلف أحمد 3/119، والترمذي (333) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على البسط، من طريق وكيع، به. وأخرجه كذلك أحمد 3/171 عن محمد بن جعفر، عن شعبة و190 من طريق موسى بن سعيد، كلاهما عن أبي التياح، به. وأخرجه أحمد 3/212، والبخاري (6203) في الأدب: باب الكنية للصبي وقبل أن يولد للرجل، ومسلم (659) في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة، و (2150) في الآداب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته..، والبيهقي 5/203.

2309- إسناده صحيح على شرطهما غير سوار العنبري وهو ثقة. وأخرجه البخاري (6080) في الأدب: باب الزيارة ومن زار قومًا فطعم عندهم، ومن طريقه البغوي (3005) عن محمد بن سلام، عن عبد الوهاب، بهذا الإسناد. وأهل البيت من الأنصار: هم أهل عتبان بن مالك، كما حققه الحافظ في "الفتح" 10/500.

2310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ .(5: 10)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ عَلَى الْخُمْرَةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اوڑھنی پر نماز ادا کرے

2311 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ .(4: 1)

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2312 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْبَلَدِيُّ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ

2310- إسناده حسن في الشواهد . أبو الأحوص: هو سلام بن سُليم، وسماك: وهو ابنُ حرب، حسن الحديث إلا أن في روايته عن عكرمة اضطرابًا، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أبو يعلى (2357) عن خلف بن هشام، عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/269 و309 و320 و358، وأبو يعلى (2703) ، والبيهقي 2/421 من طريق زائدة، عن سماك، به .والخُمرة، بضم الخاء وسكون الميم: قال الطبراني: هو مصلى صغير يُعمل من سعف النخل، سُميت بذلك لسترها الوجه والكفين من حر الأرض وبردها، فإن كانت كبيرة سميت حصيرًا.

2311- هو مكرر ما قبله. وأخرجه الترمذي (331) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الخمرة،عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وقال: حديث ابن عباس حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 1/232 و273، وابن خزيمة (1005) ، والبيهقي 2/436-437 من طريق زمعة بن صالح، عن سلمة بن وهرام، عن عكرمة، عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم صلّى على بساط.

2312- حديث صحيح، زكريا بن الحكم الرسعني، ذكره ابن حبان في "الثقات" 8/255 وقال: هو من أهل رأس عين، يروي عن يزيد بن هارون وعبد الله بن بكر السهمي وأهل العراق، حدثنا عنه أبو عروبة، مات برأس عين سنة ثلاث وخمسين ومئتين، وكان يخضب رأسه ولحيته . وذكره السمعاني في "الأنساب" 6/119، ومن فوقه ثقات رجال الشيخين، أبو حَصين: هو عثمان بن عاصم الأسدي، وأبو عبد الرحمٰن السُّلمي: هو عبد الله بن حبيب بن رُبَيِّعة .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 23/(482) عن عبيد الله بن عمر القواريري، وأبو يعلى 131/1 عن أبي خيثمة زهير بن حرب، كلاهما عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد . وهاتان متابعتان قويتان لزكريا الرّسعني، فالحديث عن أم حبيبة صحيح . وفي الباب عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أخرجه البخاري (333) و (379) و (381) ، ومسلم (513) ، وأبو داوٗد (656) ، والنسائي 2/57، وابن ماجه (1028) من طريق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ خالته مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يصلي على الخمرة.

الْحَكَمِ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ حَصِينٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ عَلَى الْخُمْرَةِ .(4: 1)

سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا طَاهِرَةٌ يَّجُوْزُ لِلْمَرْءِ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ تمام زمین پاک ہے آدمی کیلئے اس پر نماز ادا کرنا جائز ہے

2313 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ .(4: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالے سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع تعلیم کلمات عطا کئے گئے ہیں رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور نماز ادا کرنے کی جگہ قرار دیا گیا ہے اور مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الْاَرْضِ لَا الْكُلَّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میرے لیے

2313- إسناده صحيح على شرط مسلم . موسى بن إسماعيل: هو أبو سلمة التبوذكي، والعلاء : هو العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب الحُرَقي .وأخرجه مسلم (523) (5) في أول كتاب المساجد، والترمذي 4/123 في السير: باب ما جاء في الغنيمة، والبيهقي 2/433 و9/5، والبغوي (3617) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهٰذا الاسناد .وأخرجه أحمد 2/411-412 عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، عن العلاء ، به .وأخرجه ابن ماجه (567) في الطهارة: باب ما جاء في السبب، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم وإسماعيل بن جعفر، كلاهما عن العلاء ، به مختصرًا بلفظ "جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا."

زمین کوطہارت کے حصول کا ذریعہ اور نماز ادا کرنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے'' اس سے آپ کی مراد زمین کا کچھ حصہ ہے ساری زمین مراد نہیں ہے

2314 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ تَجِدُوا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ فَصَلُّوْا فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِىْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ . (4: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ملے' تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو لیکن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز ادا نہ کرو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ التَّخْصِيصِ الْاَوَّلِ الَّذِىْ يَخُصُّ عُمُوْمَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس پہلی تخصیص کی صفت کا تذکرہ جس کے ذریعے ان الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے جن الفاظ کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

2315 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، وَاَبُوْ مُوْسٰى الزَّمِنُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى بَيْنَ الْقُبُوْرِ . (3: 29)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّانِى الَّذِىْ يَخُصُّ عُمُوْمَ اللَّفْظَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے

2316 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

2314- إسناده صحيح على شرطهما . هشام بن حسان، ومحمد: هو ابن سيرين، وقد تقدم تخريجه برقم (1386) و (1701) و (1702).

2315- رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الحسن، وقد تقدم تخريجه برقم (1699) .ونزيد هنا: وأخرجه أبو يعلى (2888) من طريق محمد بن المثنى أبى موسى الزمن، بهذا الإسناد.

الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ. (3: 29)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام روح زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے۔''

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّالِثِ الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا

اس تیسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے عموم کو خاص کیا گیا ہے ''میرے لیے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے''

2317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ تَجِدُوا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ، وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ، فَصَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ. (3: 29)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ملتی ہے' تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز ادا نہ کرو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ يَخُصُّ عُمُومَ اللَّفْظَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کرتی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

2318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ. (4: 39)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

2316- إسناده صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم (1700)، وسيأتي برقم (2321). وهو في "صحيح ابن خزيمة" (791).

2317- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (2314).

2318- رجاله ثقات رجال الشيخين غير هناد بن السري، وهو ثقة من رجال مسلم، وقد تقدم برقم (2315).

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اشعث بن عبدالملک کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں حفص بن غیاث نامی راوی منفرد ہے

2319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الشَّيْخُ الصَّالِحُ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ *، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقْبَرَةِ . (4: 39)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا . (4: 39)

❀❀ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔''

2319- رجاله ثقات إلا أن فيه عنعنة الأعمش وابن جريج، علي بن زياد اللحجي نسبه إلى لحج من بلاد اليمن، روى عن جمع وروى عنه جمع، وهو مستقيم الحديث. انظر "اللباب" 3/129، وأبو قرة: هو موسى بن طارق الزبيدي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما .وفي الباب عن ابن عمر عند الترمذي (346) ، وابن ماجه (746) وفي سنده زيد بن جبيرة، وهو ضعيف جدًا، وأخرجه ابن ماجه (747) عن ابن عمر، عن عمر مرفوعًا، وفيه أبو صالح كاتب الليث وهو ضعيف، وانظر الحديث (2316) .

2320- إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرطهما غير صحابي الحديث فقد خرج له مسلم . واسم أبي مرثد: كنّاز بن حصين بن يربوع بن طريف بن خرشة بن عبيد بن سعد بن عوف بن كعب بن جلان بن غنم بن غني بن أعصر بن سعد بن قيس عيلان، وهو حليف حمزة بن عبد المطلب، وكان تربه، شهد هو وابنه مرثد بدرًا، توفي في خلافة أبي بكر الصديق رضي الله عنه سنة إحدى عشرة.

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِتَخْصِيصِ عُمُومِ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کے خاص ہونے کی صراحت کرتی ہے

2321 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ .(4: 39)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبرستان اور حمام کے علاوہ تمام روئے زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ بَيْنَ الْقُبُورِ

قبروں کے درمیان' قبرستان میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2322 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى بَيْنَ الْقُبُوْرِ . (2: 3)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اَشْعَثُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں اشعث نامی راوی منفرد ہے

2323 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ هُذَيْلٍ الْقَصَبِيُّ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنُ بِنْتِ اِسْحَاقَ الْاَزْرَقِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ اِلَى الْقُبُوْرِ .(2: 3)

2322- إسناده صحيح، أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة، وهو ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وقد تقدم برقم (2316).

2323- تقدم تخريجه برقم (2315). والقصبي: نسبة إلى القصب، ويقال لواسط: واسط القصب، لأنها كانت قبل أن يبنيها الحجاج قصبًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ اِلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا

قبروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے اور ان پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، عَنْ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا . (2: 3)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ فِيهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قبروں کو مساجد بنالے اور نماز ادا کرے

2325 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ، وَمَنْ يَّتَّخِذِ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ . (2: 76)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں میں سے سب زیادہ برے وہ لوگ ہیں، جنہیں قیامت پالے گی (یعنی جن پر قیامت قائم ہوگی) اور وہ لوگ ہیں جو قبروں کو مساجد بنالیتے ہیں''۔

2324- رجاله ثقات، وقد تقدم برقم (2320).

2325- إسناده حسن، عاصم: وهو ابن أبي النجود صدوق، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي رجال السند على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي، وزائدة: هو ابن قدامة الثقفي. وأخرجه أحمد 1/405 و435، والطبراني (10413)، والبزار (3420) من طرق عن زائدة، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (789)، وزادوا بعد قوله "تدركه الساعة": وهم أحياء .وعلق البخاري في "صحيحه" 13/14 القسم الأول منه، عن أبي عوانة، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مسعود. وأخرجه أحمد 1/454 عن عفان، والبزار (3421) عن أبي داود الطيالسي، كلاهما عن قيس بن الربيع، عن الأعمش، عن إبراهيم النخعي، عن عَبيدة السلماني، عن ابن مسعود

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِی الْقُبُورِ

اس بعض علت کا ذکر جس کی وجہ سے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

2326 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .(2: 76)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا۔''

ذِكْرُ لَعْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنِ اتَّخَذَ قُبُوْرَ الْاَنْبِيَاءِ مَسَاجِدَ

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا

2327 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .(1: 6)

2326– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" (321) برواية محمد بن الحسن. وأخرجه من طريق مالك: البخاري (437) في الصلاة، ومسلم (530) (20) في المساجد: باب النهي عن ابناء المساجد على القبور ..، وأبو داوٗد (3227) في الجنائز: باب في البناء على القبر، والنسائي في الوفاة كما في "التحفة" 10/40، وأحمد 2/518، والبيهقي 4/80. لفظ أحمد "لعن اللّٰه اليهود والنصارى ."وأخرجه أحمد 2/284 و285 و366 و396 و453–454 و518، ومسلم (530) (20)، والنسائي 4/95–96 في الجنائز: باب اتخاذ القبور مساجد، من طرق عن ابن شهاب الزهري، بهٰذا الإسناد نحوه. وأخرجه مسلم (530) (21) من طريق عبيد اللّٰه بن الأصمّ، عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة مرفوعًا نحوه.

2327– إسناده صحيح على شرطهما . ابن أبي عروبة: هو سعيد، وقد سمع منه أسباط بن محمد قبل اختلاطه، صرح بذٰلك الإمام أحمد فيما نقله عنه الحافظ ابن رجب في "شرح علل الترمذي " 2/568. وأخرجه النسائي 4/95 في الجنائز: باب اتخاذ القبور مساجد، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 11/412 من طريق خالد بن الحارث، عن سعيد (تحرف في المطبوع من "السنن الصغرى" إلى: شعبة)، عن قتادة، بهٰذا الإسناد. وخالد بن الحارث سمع من سعيد قبل الاختلاط . وأخرجه أحمد 6/146 و252 من طريق محمد بن جعفر ومحمد بن بكر البرساني، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، به. ومحمد بن بكر سمع من سعيد قبل اختلاطه. وأخرجه أحمد 6/34 و229 و274 و275، والدارمي 1/326، والبخاري (435) و (3453) و (4443) و (5815)، والنسائي 2/40– 41 من طريق ابن شهاب الزهري، عن عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه بن عتبة، عن عائشة، نحوه. وأخرجه أحمد 6/80 و121 و255، والبخاري (1330) و (1390) و (4441)، ومسلم (529)، والبغوي (508) من طريق هلال بن أبي حميد، عن عروة بن الزبير، عن عائشة، نحوه.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقُبُورَ اِذَا نُبِشَتْ، وَاُقْلِبَ تُرَابُهَا، جَائِزٌ حِيْنَئِذٍ الصَّلَاةُ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ وَاِنْ كَانَ فِي الْبِدَايَةِ فِيْهِ قُبُورٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب قبر کو اکھاڑ دیا جائے اور اس کی مٹی کو برابر کرلیا جائے اس جگہ پر نماز ادا کرنا جائز ہوجاتا ہے اگرچہ وہاں پہلے قبریں موجود رہی ہوں

2328 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُ: بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاءُ وا مُتَقَلِّدِينَ سُيُوفَهُمْ، قَالَ اَنَسٌ: فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، وَاَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اِنَّهُ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ، ثَامِنُونِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا؟ قَالُوْا: لَا، وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ، مَا هُوَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ - قَالَ اَنَسٌ: فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ: كَانَتْ فِيْهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَحَرْثٌ - فَاَمَرَ رَسُوْلُ

2328- إسناده صحيح، جعفر بن مهران السبّاك، روى عن جمع وروى عنه جمع، وأورده ابن أبي حاتم 2/491 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "ثقاته"، ومن فوقه على شرطهما. أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعي. وهو في "مسند أبي يعلى" (4180). وأخرجه أحمد 3/211-212، والطيالسي (2085)، والبخاري (428) في الصلاة: باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد، و (1868) في فضائل المدينة: باب حرم المدينة، و (2106) في البيوع: باب صاحب السلعة أحق بالسوم، و (2771) في الوصايا: باب إذا وقفت جماعة أرضًا مشاعة، و (2774) باب وقف الأرض للمسجد، و (2779) باب إذا قال الواقف: لا نطلب ثمنه إلا إلى الله فهو جائز، و (3932) في مناقب الأنصار: باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، ومسلم (524) (9) في المساجد: باب ابتناء مسجد النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داوٗد (453) في الصلاة: باب في بناء المسجد، والنسائي 2/39-40 في المساجد: باب نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدًا، والبيهقي 2/438، والبغوي (3765) من طرق عن عبد الوارث، بهٰذا الإسناد. بعض روايات البخاري مختصرة. وأخرجه أبو داوٗد (454)، وابن ماجه (742) في المساجد: باب أين يجوز بناء المسجد، من طريقين عن حماد بن سلمة، عن أبي التياح، به، مختصرًا. وأخرجه البخاري (234) في الوضوء: باب أبوال الإبل والدواب والغنم ومرابضها، و (429) في الصلاة: باب الصلاة في مرابض الغنم، ومسلم (524) (10)، والترمذي (350) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة في مرابض الغنم وأعطان الإبل، من طرق عن شعبة، عن أبي التياح، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يصلي في مرابض الغنم قبل أن يُبنى المسجد.

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْحَرْثِ فَسُوِّيَ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ، فَوَضَعُوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: فَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذٰلِكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ . (4: 39)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں بنوعمرو بن عوف نامی ایک قبیلے میں پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں چودہ دن تک مقیم رہے' پھر آپ نے بونجہ کے گروہ کو پیغام بھجوایا۔ وہ لوگوں اپنی تلواریں (گردنوں میں) لٹکا کر آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آج بھی منظر میری نگاہ میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے بونجار کا ایک گروہ آپ کے اردگرد تھا' یہاں تک کہ آپ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے پاس تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا تھا۔ آپ نماز ادا کر لیتے تھے' آپ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے بونجار کچھ افراد کو پیغام بھجوایا وہ لوگ آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بونجار! اپنے اس باغ کی قیمت میرے ساتھ طے کرلو۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت آپ سے نہیں لیں گے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس باغ میں کیا تھا۔ وہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس میں کچھ مشرکین کی قبریں تھیں کھجوروں کے درخت تھے اور کھیت تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مشرکین کی قبریں برابر کر دی گئیں۔ کھیت کو برابر کر دیا گیا' اور کھجور کے درخت کو مسجد میں قبلہ کی سمت میں رکھ دیا گیا' اور ان کے دونوں طرف پتھر لگا دیئے گئے۔ راوی کہتے ہیں: لوگ پتھر نقل کرتے تھے اور ساتھ ہی یہ رجز پڑھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے ساتھ تھے یہ حضرات یہ کہتے تھے۔

''اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کردے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ ثَوْبِ النِّسَاءِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَذًى

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ خاتون کے کپڑے (یعنی چادر وغیرہ کو) اوپر لے کر نماز ادا کرلے جبکہ اس پر کوئی گندگی نہ لگی ہو

2329 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مَيْمُونَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ لِبَعْضِ نِسَائِهِ، وَعَلَيْهَا بَعْضُهُ .

قَالَ سُفْيَانُ: اُرَاهُ قَالَ: وَهِيَ حَائِضٌ . (4: 1)

2329- إسناده صحيح على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة، وأبو إسحاق الشيباني: هو سليمان بن أبي سليمان .وأخرجه أحمد 6/330، والحميدي (313) ، وأبو داؤد (369) في الطهارة: باب في الرخصة في ذلك، وابن ماجه (653) في الطهارة: باب في الصلاة في ثوب الحائض، والطبراني في "الكبير" /24 (9)

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور آپ پر آپ کی ازواج میں سے کسی کی چادر (کا کچھ حصہ) ہوتا تھا اور اس چادر کا بعض حصہ اس خاتون پر ہوتا تھا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں "اور وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی"۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهَا اَذًى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے لحاف میں نماز ادا کرے جبکہ اس میں کوئی گندگی نہ لگی ہو

2330 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِنَا . (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لحاف میں نماز ادا کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْهِ امْرَاَتَهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسے کپڑے میں نماز ادا کرلے جس میں اس نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تھی

2331 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيْدَ

2330- هكذا رواه ابن حبان فاثبت أنه صلى الله عليه وسلم كان يصلي في لحف نسائه، وخالفه أصحاب السنن وغيرهم، فذكروا في روايتهم أنه كان لا يصلي في اللحف، فقد أخرجه أبو داوُد (367) في الطهارة: باب الصلاة في شُعُر النساء، و (645) في الصلاة: باب الصلاة في شُعر النساء، والبيهقي 2/409-410 عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن الأشعث، عن محمد بن سيرين، عن عبد الله بن شقيق، عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في شُعُرنا أو لحُفنا . قال عبيد الله: شك أبي. وهذا إسناد صحيح، وسيرد عند المصنف برقم (2336) .وأخرجه النسائي 8/217 في الزينة: باب اللحف، والترمذي (600) في الصلاة: باب في كراهية الصلاة في لحف النساء، والبيهقي 2/409-410 من طرق عن أشعث -وهو ابن عبد الملك- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم لا يصلي في لحف نسائه . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

2331- إسناده صحيح . أبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، وليث: هو ابن سعد، وسويد بن قيس: هو التُّجيبي المصري.وأخرجه أحمد 6/427، وأبو داوُد (366) في الطهارة: باب الصلاة في الثوب الذي يصيب أهله فيه، والنسائي 1/155 في الطهارة: باب المني يصيب الثوب، وابن ماجه (540) في الطهارة: باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه، والطبراني 23/ (405)، والبيهقي 2/410 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (776) .وأخرجه أحمد 6/325، والطبراني 23/ (406) و (408)، والبيهقي 2/410 من طرق عن يزيد بن أبي حبيب، به. وصححه ابن خزيمة (776) .

بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ، عَنْ سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ حُدَیْجٍ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اُخْتِهٖ اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):اَنَّهٗ سَاَلَهَا: هَلْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ یُجَامِعُهَا فِیْهِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، اِذَا لَمْ یَرَ فِیْهِ اَذًی . (1:4)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بہن سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جس میں آپ نے اس خاتون کے ساتھ صحبت کی ہوتی تھی' تو سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں (اس وقت) جب آپ کو اس میں کوئی نجاست نظر نہیں آتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اُمِّ حَبِیْبَةَ: اِذَا لَمْ یَرَ فِیْهِ اَذًی ، اَرَادَتْ بِهٖ غَیْرَ الْمَنِیِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ''سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان:''جب آپ اس میں کوئی گندگی نہیں دیکھتے تھے''اس سے ان کی مراد وہ گندگی ہے جو منی کے علاوہ ہو

2332 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ،

(متن حدیث):قَالَ: رَاَتْنِیْ عَائِشَةُ اَغْسِلُ اَثَرَ الْجَنَابَةِ اَصَابَ ثَوْبِیْ، فَقَالَتْ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَثَرُ جَنَابَةٍ اَصَابَ ثَوْبِیْ، فَقَالَتْ: لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنَّهٗ لَیُصِیْبُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا یَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلَ: هٰكَذَا نَفْرُكُهٗ. (1:4)

اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے دیکھا' میں اپنے کپڑے پر سے جنابت کے نشان کو دھو رہا تھا تو انہوں نے فرمایا: یہ کیا ہے میں نے جواب دیا: یہ جنابت کا نشان ہے' جو میرے کپڑے پر لگ گیا تھا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر بھی لگتا تھا تو آپ یہ فرماتے تھے' ہم اس طرح اسے کھرچ دیں۔

2333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ اَبِیْ زُمَیْلٍ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ آتِیْ فِیْهِ اَهْلِیْ؟ قَالَ:

2332- إسناده صحيح على شرطهما . واصل الأحدب: هو واصل بن حيّان الأحدب .وأخرجه مسلم (288) (107) في الطهارة: باب حكم المني، وابن خزيمة (288) من طريقين عن مهدي بن ميمون، بهذا الإسناد مختصرًا .وأخرجه مسلم (288) ، والنسائي 1/157 في الطهارة: باب فرك المني من الثوب، وابن ماجه (539) في الطهارة: باب في فرك المني من الثوب، وابن خزيمة (288) من طرق عن إبراهيم النخعي، به.

نَعَمْ، اِلَّا اَنْ تَرٰى فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلَهٗ . (3:4)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میں اس کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہوں' جس کو پہن کر میں نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں البتہ اگر تم اس میں کوئی چیز دیکھو تو اسے دھو لو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ اِذَا لَمْ تَكُنْ بِمُحَرَّمَةٍ عَلَيْهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سرخ کپڑے میں نماز ادا کر لے جبکہ وہ اس کیلئے حرام نہ ہو

2334 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، فَرُكِزَتْ عَنَزَةٌ، فَصَلّٰى اِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ . (1:4)

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ حلہ پہن کر تشریف لائے نیزہ گاڑ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی اس کے دوسری طرف سے کتے خواتین اور گدھے گزر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي الْاَبْرَادِ الْقِطْرِيَّةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ قطری چادر میں نماز ادا کرے

2335 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَحَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَوَكِّءٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ

2333- إسناده صحيح، عبد الجبار بن عاصم، وثقه ابن معين والدارقطني ومخلد بن أبي زميل قال النسائي: لا بأس به، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 5/97 عن مخلد بن أبي زميل، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (1881) عن الحسن بن علي الفسوي، عن عبد الجبار بن عاصم، به .وأخرجه أحمد 5/89، وابن ماجه (542) في الطهارة: باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه، والطبراني (1881) من طرق عن عبيد الله بن عمرو الرقي، به .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 41/2: هٰذا إسناد صحيح رجاله ثقات.

2334- إسناده صحيح على شرطهما. عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي، وسفيان: هو الثوري، وأبو جحيفة: هو وهب بن عبد الله السُّوائي .وأخرجه النسائي 2/73 في القبلة: باب الصلاة في الثياب الحمر، عن محمد بن بشار، بهٰذا الإسناد . وقد تقدم برقم (1268) فانظر تخريجه هناك.وأزيد هنا أن الترمذي أخرجه (197) في الصلاة: باب ما جاء في إدخال الإصبع في الأذن عند الأذان، من طريق عبد الرزاق، وأبا يعلى (887) من طريق وكيع، كلاهما عن سفيان، به مطولًا .وأخرجه الحميدي (892) عن سفيان بن عيينة، عن مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جحيفة، به.

قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ .(1:4)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور آپ نے ایک قطری چادر اوڑھی ہوئی تھی' جسے آپ نے توشح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يُصَلِّيَ فِيْ شَعْرِ نِسَائِهٖ وَلَا لُحُفِهَا

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کی چادر یا لحاف میں نماز ادا نہ کرے

2336 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ(ص:)، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ شُعُرِنَا وَلَا لُحُفِنَا .(5: 38)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چھوٹی یا بڑی چادروں میں نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ تَكُوْنَ صَلَاتُهٗ فِي الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا تَشْغَلُهٗ عَنْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ اس کی نماز ایسے کپڑوں میں ہونی چاہئے جو اسے نماز کی طرف سے غافل نہ کریں

2337 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ ذَاتُ اَعْلَامٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ: اذْهَبُوا بِهٰذِهِ الْخَمِيصَةِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ، وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ، فَاِنَّهَا

2335– إسناده صحيح على شرط الصحيح . حميد: هو ابن أبي حميد الطويل .وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم" ص 115 عن أبي خليفة، عن داؤد بن شبيب، عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ، وعن حبيب بن الشهيد، عن الحسن عن أنس .وأخرجه أحمد 3/239 عن حسن، عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ والحسن .وأخرجه أحمد 3/257 و 281 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، عن حميد، عن الحسن وعن أنس .وأخرجه أحمد 3/262 من طريق عبد الله بن محمد، والترمذي في "الشمائل" (127) من طريق عمرو بن عاصم، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن حميد، عن أنس.وأخرجه الترمذي في " الشمائل " (58) من طريق محمد بن الفضل، عن حماد بن سلمة، عن حبيب بن الشهيد، عن الحسن، عن أنس.

2336– إسناده صحيح. وانظر تخريجه في التعليق على الحديث (2330) .

أَلْهَتْنِيْ فِيْ صَلَاتِيْ. (5: 8)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ایک ایسی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے اس کے ان نقش و نگار کا منظر گویا' آج بھی میری نگاہ میں ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: یہ چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس کی انجانی چادر میرے پاس لے آؤ چونکہ اس چادر نے میری نماز میں (خلل ڈالنے کی) کوشش کی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا بَعَثَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمِيصَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قمیض حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوائی تھی' کسی اور کی طرف نہیں بھجوائی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2338 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهٖ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَهْدٰى اَبُوْ جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً شَامِيَّةً لَهَا عَلَمٌ، فَشَهِدَ فِيْهَا الصَّلَاةَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: رُدِّيْ هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ، فَاِنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى عَلَمِهَا فِي الصَّلَاةِ فَكَادَتْ تَفْتِنُنِيْ. (5: 8)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شامی چادر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر پہن کر نماز ادا کی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ چادر ابوجہم کے پاس واپس لے جاؤ جب نماز کے دوران میری نظر اس کے نقش و نگار پر پڑی

2337- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فإنه من رجال مسلم، وأخرجه مسلم (556) (62) في المساجد: باب كراهة الصلاة في ثوب له أعلام، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/37 و 199، وعبد الرزاق (1389)، والحميدي (172)، والبخاري (373) في الصلاة: باب إذا صلى في ثوب له أعلام ونظر إلى علمها، و (752) في الأذان: باب الالتفات في الصلاة، و (5817) في اللباس: باب الأكسية والخمائص، ومسلم (556) (61)، وأبو داؤد (914) في الصلاة: باب النظر في الصلاة، و (4052) و (4053) في اللباس: باب من كرهه، والنسائي 2/72 في القبلة: باب الرخصة في الصلاة في خميصة لها أعلام، وابن ماجه (3550) في اللباس: باب لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن خزيمة (928)، والبيهقي 2/423، والبغوي (523) و (738) من طرق عن الزهري، به. وأخرجه مسلم (556) (63) من طريق وكيع، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عائشة نحوه.

2338- أم علقمة: اسمها مَرجانة، ذكرها المؤلف في "ثقاته"، وقال العجلي في "تاريخ الثقات" ص 525: مدنية تابعية ثقة. وقال الذهبي في "الميزان" 4/613: لا تعرف، وقال الحافظ في "التقريب": مقبولة. وهو في "الموطأ" 1/97-98. قال الزرقاني في "شرح الموطأ" 1/202: وفيه أن الفتنة لم تقع، فإن "كاد" تقتضي القُرب وتمنع الوقوع

تو مجھے اپنی توجہ منتشر ہونے کا اندیشہ ہوا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ حَمْلَ الشَّيْءِ النَّظِيفِ عَلٰى عَاتِقِهِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران کوئی پاکیزہ چیز اپنے کندھے پر اٹھا سکتا ہے

2339 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ حَنْظَلَةَ الصَّيْفِيُّ بِسَرَخْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمَامَةَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَضَعَهَا، ثُمَّ سَجَدَ، فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَضَعَهَا. (1:4)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع میں جانے لگے' تو آپ نے انہیں کھڑا کر دیا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے' جب آپ پھر کھڑے ہوئے' تو آپ نے انہیں پھر اٹھا لیا پھر جب رکوع میں جانے لگے' تو آپ نے پھر انہیں کھڑا کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ صَلَاةَ فَرِيضَةٍ لَا نَافِلَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ نماز' فرض نماز تھی نفل نماز نہیں تھی

2340 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْجُبْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَامِلٌ عَلٰى عَاتِقِهِ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ، فَكَانَ اِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا عَنْ عَاتِقِهِ، وَاِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُوْدِهِ حَمَلَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ. (1:4)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے آپ نے اپنے کندھے پر سیّدہ امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہا کو اٹھایا ہوا تھا جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے انہیں اپنے کندھے سے اتار دیا جب آپ سجدہ کر کے فارغ ہوئے' تو آپ نے پھر انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا۔ آپ اسی طرح کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

2340- إسناده حسن، محمد بن صدقة الجُبلاني روى عنه النسائي وقال: لا بأس به . والجُبْلاني: نسبه إلى جُبلان، وهو بطن من حِمير، ومن فوقه على شرطهما . محمد بن حرب: هو الخولاني، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر . وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/264 عن محمد بن صدقة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يُصَلِّيَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ امْرَاَةٌ مُعْتَرِضَةٌ ذَاتُ مَحْرَمٍ لَهُ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسی حالت میں نماز ادا کرے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی محرم عورت چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہو

2341 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهِ هُوَ وَاَهْلُهُ. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں بچھونے پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی تھی یہ وہ بچھونا تھا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ آرام کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَفْعَلُ عِنْدَ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَهِيَ نَائِمَةٌ اَمَامَهُ

اس بات کا تذکرہ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کا ارادہ کرتے تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کیا' کیا کرتی تھیں؟

2342 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ. (1:4)

2341- حديث صحيح رجاله ثقات، إلا أن عمر بن علي -وهو ابن عطاء بن مقدّم- عيب عليه كثرة تدليسه، وقد رواه بالعنعنة. وسيرد عند المصنف بإسناد أصح من هذا بعد حديثين.

2342- إسناده صحيح على شرطهما. أبو النضر: هو سالم بن أبي امية المدني. وهو في "الموطأ" 1/117. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/148 و225 و255، والبخاري (382) في الصلاة: باب الصلاة على الفراش، و (513) باب التطوع خلف المرأة، و (1209) في العمل في الصلاة: باب ما يجوز من العمل في الصلاة، ومسلم (512) و (272) في الصلاة: باب الاعتراض بين يدي المصلي، والنسائي 1/102 في الطهارة: باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته من غير شهوة، والشافعي في "السنن المأثورة" (126) برواية الطحاوي، وعبد الرزاق (2376)، والبيهقي 2/264، والبغوي (545). وأخرجه أبو داوُد (713) في الصلاة: باب من قال: المرأة لا تقطع الصلاة، من طريق عُبيد الله بن عمر، عن أبي النضر، به نحوه.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی۔ میری دونوں ٹانگیں آپ کی قبلہ کی سمت میں ہوتی تھیں' جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو آپ مجھے ہلا دیتے تھے' تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی جب آپ کھڑے ہوتے تھے' تو میں انہیں پھر پھیلا لیتی تھی۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ بِحِذَاءِ الْمَرْاَةِ النَّائِمَةِ قُدَّامَهُ

آدمی کیلئے ایسی عورت کے بالمقابل نماز ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو اس کے سامنے سوئی ہوئی ہو

2343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوتِرَ غَمَزَنِيْ. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تم نے یہ بہت برا کیا ہے' ہم (خواتین کو) کتوں اور گدھوں کے ساتھ ملا دیا ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ مجھے ہلا دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنَامُ مُعْتَرِضَةً فِي الْقِبْلَةِ وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يُصَلِّي) وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قبلہ کی سمت میں چوڑائی کی سمت میں سوئی ہوئی ہوتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوئی ہوتی تھیں

2344 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

2343- إسناده صحيح على شرطهما. بُندار لقب لمحمد بن بشار. وأخرجه أحمد 6/44 و54-55، والبخاري (519) في الصلاة: باب هل يغمز الرجل امرأته عند السجود ليسجد، وأبو داوٗد (712)، والنسائي 1/102 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/260، والنسائي 1/101-102 من طريقين عن الليث، عن يزيد بن الهاد، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عن أبيه، به نحوه.

2344- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة (823) عن أحمد بن عبدة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/231، والبخاري (512) في الصلاة: باب الصلاة خلف النائم، و (997) في الوتر: باب إيقاظ النبي صلى الله عليه وسلم أهله بالوتر، ومسلم (512) (268)، وأبو داوٗد (711)، من طرق عن هشام بن عروة، به نحوه.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْوِتْرِ اَيْقَظَنِيْ . (3: 61)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوئی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تھے تو آپ مجھے بیدار کر دیتے تھے۔

2345 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا فِيْ عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ اَيُّوْبُ: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: مُعْتَرِضَةٌ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ .

ہشام بن عروہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں)

''چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوتی تھی' جس طرح جنازہ (امام کے سامنے) پڑا ہوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِيْقَاظَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا كَانَ ذٰلِكَ بِرِجْلِهٖ دُوْنَ النُّطْقِ بِالْكَلَامِ

اس بات کے بیان کے تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت میں بیدار کرنا جس کا ہم نے ذکر کیا تھا یہ پاؤں کے ذریعے ہوتا تھا کلام کے ذریعے بول کر نہیں ہوتا تھا

2346 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي الْقِبْلَةِ اَمَامَهٗ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْتِرَ غَمَزَنِيْ بِرِجْلِهٖ . (3: 61)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ میں آپ کے سامنے قبلہ کی سمت میں چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے ہلا دیتے تھے۔

2345- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة من رجال مسلم . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (823) عن أحمد بن عبدة، بهذا الإسناد . وسيرد عند المصنف برقم (2390) .

2346- إسناده حسن، محمد بن عمرو : هو ابن علقمة الليثي، صدوق أخرج له البخاري مقرونًا بغيره ومسلم متابعة، واحتج به الباقون . وأخرجه أحمد 6/182 عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . وزاد في آخره : فقال : تنحّي . وأخرجه أبو داود (714) من طريق محمد بن بشر والدراوردي، كلاهما عن محمد بن عمرو، به نحوه .

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُوقِظُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت میں بیدار کرتے تھے

2347 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوتِرَ اَيْقَظَنِی، فَاَوْتَرْتُ . (3: 61)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوئی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ مجھے بیدار کر دیتے تھے' تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ نَوْمِ عَائِشَةَ قُدَّامَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ عِنْدَمَا وَصَفْنَا ذِكْرَهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رات کے وقت سونے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2348 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمُدُّ رِجْلَیَّ فِیْ قِبْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّیْ، فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَرَفَعْتُهُمَا، وَاِذَا قَامَ رَدَدْتُهُمَا . (3: 61)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی قبلہ کی سمت والے حصے میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی تھی۔ آپ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب آپ سجدے میں جانے لگتے تھے' تو مجھے ہلا دیتے تھے۔ میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی' پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں انہیں دوبارہ پھیلا دیتی تھی۔

2347– إسناده صحيح على شرطهما . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، ومحمد بن بشر: هو العبدی . وهو فی "صحيح ابن خزيمة" (824) . وانظر (2344) و (2345) .

2348– إسناده صحيح على شرطهما . وقد تقدم برقم (2342) .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى جَوَازِ الْعَمَلِ الْيَسِيْرِ لِلْمُصَلِّي فِيْ صَلَاتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا عمل کرنا جائز ہے

2349 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِعْتَرَضَ الشَّيْطَانُ فِيْ مُصَلَّايَ، فَاَخَذْتُ بِحَلْقِهٖ فَخَنَقْتُهٗ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰى كَفِّيْ، وَلَوْلَا مَا كَانَ مِنْ دَعْوَةِ اَخِيْ سُلَيْمَانَ، لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا تَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ. (5: 10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان میری جائے نماز کے سامنے آیا میں نے اس کے حلق کو پکڑ کر اس کا گلا دبایا یہاں تک کہ اس کی زبان کی ٹھنڈک مجھے اپنی ہتھیلی پر محسوس ہوئی اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو صبح وہ (شیطان) باندھا ہوا ہوتا اور تم لوگ اسے دیکھ لیتے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَفْسَدَ صَلَاةَ الْعَامِلِ فِيْهَا عَمَلًا يَسِيْرًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا عمل کرنے والے شخص کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

2350 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَعْمٰى، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْطَانًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَاَخَذَهٗ فَخَنَقَهٗ حَتّٰى وَجَدَ

2349- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وباقي رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/16 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/298، والبخاري (461) في الصلاة: باب الأسير أو الغريم يُربط في المسجد، و (1210) في العمل في الصلاة: باب ما يجوز من العمل في الصلاة، و (3284) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (3423) في أحاديث الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنا لداوُدَ سليمانَ)، و (4808) في التفسير: باب (هَبْ لي ملكًا لا ينبغي لأحدٍ من بعدي إنك أنت الوهّاب)، ومسلم (541) في المساجد: باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة والتعوذ منه، وجواز العمل القليل في الصلاة، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 10/325، والبيهقي 2/219، والبغوي (746)

2350- إسناده قوي. محمد بن أبان: هو ابن عمران الواسطي: صدوق من رجال البخاري، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي في التفسير كما في "التحفة" 11/479 من طريق يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عياش، بهذا الإسناد ويشهد له حديث عائشة الذي قبْله.

بَرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰى يَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِي سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ .

(1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران شیطان کو دیکھا آپ نے اسے پکڑا اور اس کا گلا دبایا' یہاں تک کہ آپ نے اس کی زبان کی ٹھنڈک کو اپنے دست اقدس پر محسوس کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی' تو وہ (شیطان) بندھا ہوا ہوتا' یہاں تک کہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ قَتْلَ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ فِيْ صَلَاتِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار سکتا ہے

2351 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ (4: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران ہی دو سیاہ چیزوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔ سانپ اور بچھو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کے نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار دینے کا تذکرہ

2352 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْفَرَاهِيدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهُنَائِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2351- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ضمضم بن جوس، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، وقد صرح يحيى بن ابى كثير بالسماع من ضمضم عند أحمد 2/473 فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أحمد 2/233 و248 و284 و490، وعبد الرزاق (1754) ، والطيالسى (2538) ، والدارمى 1/354، وابن ماجه (1245) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى قتل الحية والعقرب فى الصلاة، والنسائى 3/10 فى السهو: باب قتل الحية والعقرب فى الصلاة، وابن الجارود (213) ،والبيهقى 2/266، والبغوى (745) من طرق عن معمر، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (869) ، والحاكم 1/256 ووافقه الذهبي.وأخرجه أحمد 2/255 من طريق يزيد بن زريع، عن هشام الدستوائى، عن يحيى، به -لم يذكر فيه معمرًا .(2) إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه أبو داوٗد (921) فى الصلاة: باب العمل فى الصلاة، ومن طريقه البغوى (744) عن مسلم بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/473 و475، والطيالسى (2539) ، والترمذى (390) فى الصلاة: باب ما جاء فى قتل الحية والعقرب فى الصلاة، من طريق على بن المبارك، به. ولفظه: اَمَرَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتل الأسودين ... فذكره.

(متن حدیث): اقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ . (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے دوران دوسیاہ چیزوں کو مار دوسانپ اور بچھو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَغْطِيَةِ الْمَرْءِ فَمَهُ فِي الصَّلَاةِ

نماز کے دوران چہرہ ڈھانپنے کی ممانعت کا تذکرہ

2353 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَاَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ .

(2: 108)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران سدل کے طور پر کپڑے کو لٹکانے اور آدمی کے اپنے چہرے کو ڈھانپنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ بَسْطَ ثَوْبِهِ لِلسُّجُوْدِ عَلَيْهِ عِنْدَ شِدَّةِ الْحَرِّ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ گرمی کی شدت میں سجدہ کرنے کیلئے اپنا کپڑا بچھالے

2354 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

2353- إسناده حسن في الشواهد، الحسن بن ذكوان مع كونه ضعفه غير واحد فقد قال ابن عدي: روى عنه يحيى بن القطّان وابن المبارك، وناهيك به جلالة أن يرويا عنه، وأرجو أنه لا بأس به. روى له البخاري في " صحيحه " حديثًا واحدًا في الرقائق، وباقي رجال السند ثقات، وقد تقدم من طريق أخرى عند المؤلف (2289) .وأخرجه أبو داوُد (643) في الصلاة: باب ما جاء في السدل في الصلاة، وابن خزيمة (772) و (918) ، والبغوي (519) ، والبيهقي 2/242 من طريق ابن المبارك، عن الحسن بن ذكوان، بهٰذا الإسناد.

2354- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 2/106 من طريق أبي بكر الإسماعيلي، عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري (385) في الصلاة: باب السجود على الثوب في شدة الحر، والبيهقي 2/105-106 من طريق أبي الوليد الطيالسي، به .وأخرجه أحمد 3/100، وابن أبي شيبة 1/269، والدارمي 1/308، والبخاري (1208) في العمل في الصلاة: باب بسط الثوب في الصلاة للسجود، ومسلم (620) في المساجد: باب استحباب تقديم الظهر في أول الوقت في غير شدة الحر، وأبو داوُد (660) في الصلاة: باب الرجل يسجد على ثوبه، وابن ماجه (1033) في إقامة الصلاة: باب السجود على الثياب في الحر والبرد، وأبو يعلى (4152) ، وابن خزيمة (675) من طرق عن بشر بن المفضل، به.وأخرجه البخاري (542) في مواقيت الصلاة: باب وقت الظهر عند الزوال، والترمذي (584) في الصلاة: باب ما ذُكر من الرخصة في السجود على الثوب في الحر والبرد، والنسائي 2/216 في التطبيق: باب السجود على الثياب، والبغوي (357) من طرق عن عبد اللّٰه بن المبارك، عن خالد بن عبد الرحمٰن السلمي، عن غالب القطّان، عن بكر المزني، عن أنس قال: كنّا إذا صلينا خلف رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بالظّهائر سجدنا على ثيابنا اتّقاء الحرّ. وهو في "مسند أبي يعلى" (4153) من طريق وكيع، عن خالد بن عبد الرحمٰن، به نحوه.

الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ. (4: 50)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص پیشانی کو زمین پر (گرمی کی شدت کی وجہ سے) نہیں رکھ پاتا تھا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کیا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ مَشْىَ الْيَمِيْنِ وَالْيَسَارِ فِىْ صَلَاتِهٖ لِحَاجَةٍ تَحْدُثُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران' کوئی ضرورت پیش آنے پر' دائیں طرف یا بائیں طرف چل سکتا ہے

2355 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:
(متن حدیث): اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ تَطَوُّعًا، وَالْبَابُ فِى الْقِبْلَةِ، فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهٖ اَوْ عَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى فَتَحَ الْبَابَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الصَّلَاةِ. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نفل نماز ادا کر رہے تھے۔ دروازہ قبلہ کی سمت میں ہی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف سے یا شاید بائیں طرف سے چلتے ہوئے آئے اور دروازہ کھول دیا۔

پھر آپ اپنی نماز کی طرف واپس چلے گئے۔

ذِكْرُ فَرْقِ الْمُصَلِّىْ بَيْنَ الْمُقْتَتِلَيْنِ فِىْ صَلَاتِهٖ

نمازی کا نماز کے دوران' دو جھگڑا کرنے والوں کا ایک دوسرے سے الگ کرنے کا تذکرہ

2356 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ

2355- حديث صحيح غسان بن الربيع: هو الأزدي الموصلي، ضعفه الدارقطني، وقال الذهبي: صالح ورع وليس بحجة في الحديث. وقد توبع. وبرد بن سنان ثقة، تفرد ابن المديني بتضعيفه، روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأصحاب السنن، وباقي السند رجاله ثقات على شرطهما. وهو في "مسند أبي يعلى" (4406). وأخرجه أحمد 6/234 من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، والنسائي 3/11 في السهو: باب المشي أمام الاقبلة خطى يسيرة، من طريق حاتم بن وردان، والدارقطني 2/80 من طريق حماد، ثلاثتهم عن برد بن سنان، بهذا الإسناد. وليس عند أحمد والدارقطني قوله "تطوعًا." وأخرجه أحمد 6/31 و183، والطيالسي (1468)، وأبو داؤد (922) في الصلاة: باب العمل في الصلاة، والترمذي (601) في الصلاة: باب ما يجوز من المشي والعمل في صلاة التطوع، والدارقطني، والبيهقي 2/265، والبغوي (747) من طرق عن برد بن سنان، به نحوه.

الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَجَائَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَشْتَدَّانِ اقْتَتَلَتَا، فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ اِحْدَاهُمَا مِنَ الْاُخْرٰى، وَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ (1:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اسی دوران اولاد عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں دوڑتی ہوئی آئیں وہ ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پکڑا اور ان میں سے ایک کو دوسری سے الگ کر دیا۔ آپ نے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِكَظْمِ الْمَرْءِ التَّثَاؤُبَ مَا اسْتَطَاعَ ذٰلِكَ

آدمی کو جہاں تک ہو سکے، جمائی کو روکنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

2357 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، اِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ .(1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، جب کسی شخص کو جمائی آئے، تو وہ جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِكَظْمِ التَّثَاؤُبِ مَا اسْتَطَاعَ الْمَرْءُ اَوْ وَضَعَ الْيَدَ عَلَى الْفَمِ عِنْدَ ذٰلِكَ

آدمی کیلئے جہاں تک ممکن ہو، جمائی کو روکنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

2356– إسناده صحيح على شرط مسلم . جرير: هو ابن عبد الحميد . وأبو الصهباء: هو صهيب البكري مولى ابن عباس وقد سقط من الأصل، واستدرك من الحديث (2381) . وهو في "مسند أبي يعلى" (2749) . وأخرجه أبو داوٗد (717) في الصلاة: باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة، والبيهقي 2/277 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد (716) من طريق أبي عوانة، عن منصور، به نحوه. وأخرجه أحمد 1/235، والطيالسي (2762) ، وعلي بن الجعد (163) ، والنسائي 2/65 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدى المصلى سترة، والبيهقي 2/277 عن شعبة، عن الحكم، به وصححه ابن خزيمة (835) . وأخرجه أحمد 1/250 و254، وعلي بن الجعد (92) عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن يحيى بن الجزار، عن ابن عباس. وهٰذا إسناد صحيح، فقد سمع يحيى بن الجزار من ابن عباس. وفي "العلل" 1/90 لابن أبي حاتم عن أبيه قال: هٰذا زاد رجلًا وذاك نقص رجلًا وكلاهما صحيح.

2357– إسناده قوي على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم (2994) (56) في الزهد: باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب، والترمذي (370) في الصلاة: باب ما جاء في كراهية التثاؤب في الصلاة، وابن خزيمة (920) ، والبيهقي 2/289، والبغوي (728) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/516–517

یا اس وقت وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے

2358 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ، اَوْ لِيَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فِيهِ، فَاِنَّهُ اِذَا تَثَائَبَ فَقَالَ: آهْ، فَاِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ. (1: 29)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے' تو جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے' تو جہاں تک ہو سکے وہ اس کو روکنے کی کوشش کرے یا پھر اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے' کیونکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے آہ کہتا ہے' تو اس کے اندر شیطان ہنس رہا ہوتا ہے (جس کے نتیجہ میں یہ آواز آتی ہے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اَمْرُ الْمُصَلِّيْ دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم نمازی کیلئے ہے اس شخص کیلئے نہیں ہے جو نماز کی حالت میں نہ ہو

2359 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَكْظِمْ. (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نماز کے دوران جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' جب کسی شخص کو یہ صورت حال محسوس ہو' تو وہ اسے روکنے

2358– إسناده حسن. وأخرجه الترمذي (2746) في الأدب: باب ما جاء إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب، عن ابن أبي عمر، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (3322) ، وعنه أحمد 2/265 عن سفيان الثوري، به مختصرًا. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (217) ، وابن خزيمة (921) من طريق أبي خالد الأحمر، والحاكم 4/263 وصححه من طريق أبي عاصم، كلاهما عن ابن عجلان، به نحوه.وأخرجه كذلك النسائي (216) من طريق القاسم بن يزيد، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أبي هريرة بنحوه .وأخرجه أحمد 2/428، والطيالسي (2315) ، والبخاري (3289) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (6223) في الأدب: باب ما يستحب من العُطاس وما يكره من التثاؤب، و (6226) باب إذا تثاء ب فليضع يده على فيه، وأبو داوُد (5028) في الأدب: باب ما جاء في التثاؤب، والترمذي (2747) ، والنسائي (214) و (215) ، والحاكم 4/264، والبيهقي 2/289 من طرق عن ابن أبي ذئب، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة . قال أبو عيسى الترمذي: وهذا أصح من حديث ابن عجلان، وابن أبي ذئب أحفظ لحديث سعيد المقبري، وأثبت من محمد بن عجلان.

2359– إسناده قوي، محمد بن وهب بن أبي كريمة صدوق روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح محمد بن سلمة: هو الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني. وانظر (2357) .

کی کوشش کرے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ تَثَائَبَ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ حَذَرَ دُخُوْلِ الشَّيْطَانِ فِيْهِ

جس شخص کو جمائی آتی ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمائی کے وقت اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے تا کہ وہ شیطان کو اپنے اندر داخل ہونے سے روک سکے

2360 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، (وَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ . (1: 95)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔"

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِتَارِ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کا نماز کے دوران سترہ قائم کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2361 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ جَدِّهٖ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُلْقِ عَصًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ . (1: 37)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ هٰذَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، وَابْنُهٗ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، يَرْوِيْ عَنْ جَدِّهٖ، وَلَيْسَ هٰذَا بِعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ الْمَخْزُوْمِيِّ، ذٰلِكَ لَهٗ صُحْبَةٌ،

2360- إسناده قوى على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد، وابن أبي سعيد: هو عبد الرحمٰن. وهو في "مسند أبي يعلى" (1162). وأخرجه مسلم (2995) (59) في الزهد: باب تشميت العاطس، من طريق جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2995) (57) من طريق بشر بن المفضّل، حدثنا سهيل بن أبي صالح، قال: سمعت ابنًا لأبي سعيد الخدري يحدث أبي عن أبيه قال ...وأخرجه أحمد 3/96، والدارمي 1/321، وأبو داوٗد (5026) في الأدب: باب ما جاء في التثاؤب، ومسلم (2995) (58) من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن ابن أبي سعيد، عن أبيه. وأخرجه عبد الرزاق (3325)، ومن طريقه أحمد 3/37 و93، والبيهقي 2/289-290، والبغوي (3347) عن معمر، عن سهيل بن أبي صالح، به. زاد أحمد في الموضع الأول بعد قوله "إذا تثاء ب أحدكم": في الصلاة. وأخرجه بهذه الزيادة ابن أبي شيبة 2/427، ومسلم (2995) (59)، وأبو داوٗد (5027)، وابن الجارود (221)، والبيهقي 2/289 عن وكيع، عن سفيان، عن سهيل، عن ابن أبي سعيد، عن أبيه.

وَهٰذَا عَمْرُو بْنُ حُرَيْثِ بْنِ عُمَارَةَ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ، سَمِعَ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ جَدَّهُ حُرَيْثَ بْنَ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو اسے اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہئے اگر اسے کوئی چیز نہیں ملتی' تو اپنا عصاء رکھ لے اگر عصاء بھی نہیں ملتا تو پھر ایک لکیر کھینچ لے اس کے دوسری طرف سے گزرنے والا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن حریث نامی یہ راوی اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والا بزرگ ہے اس کے حوالے سے سعید مقبری نے اور اس کے بیٹے ابومحمود نے روایات نقل کی ہیں اس نے اپنے دادا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ عمرو بن حریث مخزومی نہیں ہے کیونکہ وہ صحابی ہیں یہ عمرو بن حریث بن عمارہ ہے جس کا تعلق بنوعذرہ سے ہے۔ ابومحمد عمرو بن حریث نے اپنے دادا حریث بن عمارہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي الْفَضَاءِ بِلَا سُتْرَةٍ

آدمی کیلئے کھلی جگہ پر سترہ کے بغیر نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2362 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُصَلِّ اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَاِنْ اَبٰى فَلْتُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

(**3: 61**)

2361- إسناده ضعيف لاضطرابه، ولجهالة أبي محمد بن عمرو بن حديث وجده. وقد ضعف الحديث سفيان بن عيينة والشافعي والبغوي وغيرهما، وقال ابن قدامة في "المحرر": وهو حديث مضطرب الإسناد. وأخرجه أحمد 2/249، وأبو داوُد (690) في الصلاة: باب الخط إذا لم يجد عصا، وابن ماجه (943) في إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلي، وابن خزيمة (811)، والبيهقي 2/271 من طريق سفيان بن عيينة، عن إسماعيل بن أمية، بهٰذا الإسناد. وقد اضطرب سفيان في شيخ إسماعيل بن أمية في هٰذا الحديث، فقال مرة: عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عن جده، وقال مرة: عن أبي عمرو بن محمد بن حريث عن جده، وتارة: عن أبي عمرو بن ريث عن أبيه. وأخرجه أحمد 2/249 و254-255 و266 من طريق عبد الرزاق، عن معمر وسفيان الثوري، عن إسماعيل بن أمية، عن أبي عمرو بن حريث، عن أبيه. وقال في الرواية الثانية: عن عمرو بن حريث، عن أبيه.. وأخرجه أبو داوُد (689)، وابن خزيمة (812)، والبيهقي 2/270، والبغوي (541) من طريق بشر بن المفضل، عن إسماعيل بن أمية، عن أبي عمرو بن محمد بن حريث، عن جده حريث. وأخرجه ابن ماجه (943)، والبيهقي 2/270 من طريق حميد بن الأسود، عن إسماعيل بن أمية، عن أبي عمرو بن محمد بن حريث، عن جده. وأخرجه عبد الرزاق (2286) عن ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ حريث بن عمار، عن أبي هريرة. وانظر "سنن البيهقي" 2/271، و"تلخيص الحبير" 1/286، وتعليق العلامة أحمد شاكر على الحديث (7386) من "المسند".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم صرف کسی سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرو اور کسی شخص کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو، اگر وہ نہیں مانتے تو تم اس کے ساتھ جھگڑا کرو کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ مُرُورِ الْمَرْءِ قُدَّامَ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ

جب آدمی سترہ کی طرف رخ کیے بغیر نماز ادا کر رہا ہو تو آدمی کا نمازی کے آگے سے گزرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ اَتٰى حَاشِيَةَ الْمَطَافِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ اَحَدٌ. (1:4)

حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

2362- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو بكر الحنفي: هو عبد الكبير بن عبد المجيد البصري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (800)، وزاد في آخره: فإن أبى، فلتقاتله، فإن معه القرين، وهي كذلك عند غير ابن خزيمة. وأخرجه مسلم (506) في الصلاة: باب منع المار بين يدي المصلي، عن إسحاق بن إبراهيم، والبيهقي 2/268 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، كلاهما عن أبي بكر الحنفي، بهذا الإسناد. وسيرد الحديث برقم (2370).

2363- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير كثير بن المطلب، فقد أخرج حديثه أبو داود والنسائي وابن ماجه، وذكره المؤلف في "ثقاته"، وروى عنه بنوه كثير وجعفر وسعد، ووثقه الإمام الذهبي في "الكاشف"، وقد صرح ابن جريج بسماعه من كثير عند أحمد. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (815). وأخرجه النسائي 5/235 في مناسك الحج: باب أين يصلي ركعتي الطواف، عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/399 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/254 ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي 2/67 في القبلة: باب الرخصة في ذلك، من طريق عيسى بن يونس، وابن ماجه (2958) في المناسك: باب الركعتين بعد الطواف، من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/461، و"مشكل الآثار" 3/250 من طريق إبراهيم بن بشار، عن سفيان، ثلاثتهم عن ابن جريج، به نحوه. وأورده البخاري في "تاريخه" 8/7 عن أبي عاصم، عن ابن جريج، عن كثير بن كثير بن المطلب، عن أبيه وذكر أعمامه، عن المطلب بن أبي وداعة، به. وأخرجه عبد الرزاق (2387) عن عمرو بن قيس، و (2388) و (2389) عن سفيان بن عيينة، كلاهما عن كثير بن كثير، عن أبيه، عن جده المطلب. وأخرجه البخاري في "تاريخه" 8/7، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/461، و"مشكل الآثار" 3/250 من طريقين عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، عن ابن عم المطلب بن أبي وداعة، عن كثير بن كثير، عن أبيه، عن جده بذلك. وأخرجه أحمد 6/399، وعنه أبو داود (2016) في المناسك: باب في مكة، وأخرجه هو والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/461، والبيهقي 2/273 من طريق سفيان بن عيينة، عن كثير بن كثير بن المطلب، عن بعض أهله، عن جده المطلب، به نحوه. قال سفيان: فذهبت إلى كثير فسألته قلت: حديث تحدثه عن أبيك؟ قال: لم أسمعه من أبي، حدثني بعض أهلي عن جدي المطلب.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' جب آپ طواف کر کے فارغ ہوئے' تو آپ مطاف کے ایک کنارے پر تشریف لائے آپ نے وہاں دو رکعات نماز ادا کی۔ اس وقت آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَمْ تَكُنْ بَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتْرَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز ایسی تھی کہ اس میں طواف کرنے والوں اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا

2364 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَذْوَ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ، وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ سُتْرَةٌ. (1:4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ مُرُوْرِ الْمَرْءِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ يَسْتَتِرُ بِهَا.

وَهٰذَا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ بْنِ صُبَيْرَةَ بْنِ (سَعِيْدِ) بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ السَّهْمِيُّ.

۞۞ حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ حجر اسود کے مدمقابل کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے' مرد اور خواتین آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جب کوئی نمازی سترہ کو رکاوٹ بنائے بغیر نماز ادا کر رہا ہو' تو اس کے آگے سے گزرنا مباح ہے۔

کثیر بن کثیر نامی راوی کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابووداعہ بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی سہمی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُّرُوْرِ الْمَرْءِ مُعْتَرِضًا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نمازی کے آگے سے چوڑائی کی سمت میں گزرے

2364- هو مكرر ما قبله، وزهير بن محمد العنبري: هو التميمي نزيل مكة، ورواية أهل الشام عنه غير مستقيمة فضعف بسببها، وهٰذا الحديث رواه عنه الوليد بن مسلم وهو شامي.

2365 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مَوْهَبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِيْ اَنْ يَّمْشِيَ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيهِ مُعْتَرِضًا وَهُوَ يُنَاجِي رَبَّهُ، لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ مِائَةَ عَامٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا .(2: 46)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کسی شخص کو یہ بات پتہ چل جائے' اس کے اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے پر کتنا گناہ ہوگا' جبکہ اس کا بھائی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہو (یعنی نماز ادا کر رہا ہو) تو اس شخص کا اس جگہ پر ایک سو سال تک کھڑے رہنا اس کے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہوگا' وہ ایک قدم اٹھائے (اور اپنے بھائی کے آگے سے گزرے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2366 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2365- إسناده ضعيف، عبيد الله بن عبد الرحمٰن ليس بالقوى، وعمه عبيد الله قال أحمد والشافعي: لا يعرف، وقال ابن القطان الفاسي: مجهول الحال .وأخرجه أحمد 2/371، وابن ماجه (946) في إقامة الصلاة: باب المرور بين يدى المصلي، وابن خزيمة (814)، والطحاوى فى "مشكل الآثار" (87) بتحقيقنا من طرق عن عبيد الله بن عبد الرحمٰن، عن عمه، بهٰذا الإسناد. قال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة" ورقة 61: هٰذا إسناد فيه مقال.

2366- إسناده صحيح على شرطهما . وهو فى "الموطأ" 1/154-155.ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 4/169، وعبد الرزاق (2322)، والدارمي 1/329-330، والبخارى (510) فى الصلاة: باب إثم المار بين يدى المصلي، ومسلم (507) فى الصلاة: باب منع المار بين يدى المصلي، والترمذى (336) فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية المرور بين يدى المصلي، والنسائى 2/66 فى القبلة: باب التشديد فى المرور بين يدى المصلي وبين سترته، وأبو داوٗد (701) فى الصلاة: باب ما ينهى عنه من المرور بين يدى المصلي، وأبو عوانة 2/44، والطحاوى فى "مشكل الآثار" (85) بتحقيقنا، والبيهقى 2/268، والبغوى (543). وأخرجه ابن أبى شيبة 1/282، ومسلم (507)، وابن ماجه (945) فى إقامة الصلاة: باب المرور بين يدى المصلي، والطحاوى (86)، وعبد الرزاق (2322)، وأبو عوانة 2/44 و45 من طريق سفيان الثورى، عن سالم أبى النضر، بمثل حديث مالك .وأخرجه الدارمي 1/329، وابن ماجه (944)، والطحاوى (84)، وأبو عوانة 2/44-45 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن سالم أبى النضر، به. إلا أنه جعل المُرْسِلَ أبا جهيم، والمرسَل إليه زيد بن خالد، فخالف بذٰلك مالكًا والثورى . لكن أخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه" (813) من طريق على بن خشرم، عن ابن عيينة، عن سالم أبى النضر بمثل حديث مالك والثورى . وغلّط الحافظ المزى فى "تحفته" 3/231 و9/140 رواية سفيان بن عيينة الأولى. وانظر "الفتح" 1/584-586.

وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ قَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، لَا اَدْرِی سَنَةً قَالَ اَمْ شَهْرًا، اَوْ يَوْمًا اَوْ سَاعَةً؟. (2: 62)

حضرت بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا' تاکہ ان سے یہ دریافت کریں' انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''نمازی کے آگے گزرنے والے شخص کو اگر یہ پتہ چل جائے' اسے کتنا گناہ ہوتا ہے' تو چالیس تک ٹھہرے رہنا اس کے لئے اس کے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہو''

(راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس سال ہیں' یا چالیس مہینے ہیں' یا چالیس دن ہیں' یا چالیس گھڑیاں ہیں۔)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنْ اَبَى

2367- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن أبي سعيد فمن رجال مسلم وهو ثقة. وهو في "الموطأ" 1/154. ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 3/34 و43-44، والدارمي 1/328، ومسلم (505) (258) في الصلاة: باب منع المار بين يدي المصلي، وأبو داوُد (697) في الصلاة: باب ما يؤمر المصلي أن يدرأ عن الممر بين يديه، والنسائي 2/66 في القبلة: باب التشديد في المرور بين يدي المصلي وبين سترته، والطحاوي في "معاني الآثار" 1/460، و"مشكل الآثار" 3/250، وابن الجارود (167)، وأبو عوانة في "مسنده" 2/43، والبيهقي 2/267. وأخرجه الطحاوي في "معاني الآثار" 1/461، وابن خزيمة (816)، وأبو عوانة 2/43-44 من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، وأبو يعلى (1248) من طريق زهير، كلاهما عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/63، وعلي بن الجعد (3196)، والبخاري (509) في الصلاة: باب يرد المصلي مَن مرّ بين يديه، و (4274) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، وأبو داوُد (750)، ومسلم (505) (259)، والطحاوي في "معاني الآثار" 1/461، وأبو يعلى (1240)، وابن خزيمة (818) و (819)، والبيهقي 2/268 من طريقين عنحميد بن هلال، عن أبي صالح، عن أبي سعيد الخدري بنحوه، وذكر بعضهم فيه قصة. وأخرجه النسائي 8/61 في القسامة: باب من اقتص وأخذ حقه دون سلطان، والطحاوي في "معاني الآثار" 1/461 من طريق الدراوردي، عن صفوان بن سليم، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد نحوه، وفيه قصة. وسيرد حديث أبي سعيد من طريق آخر برقم (2372).

فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ . (2: 83)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے وہ جہاں تک ہو سکے۔ اسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمُصَلِّيْ بِمُقَاتَلَةِ مَنْ يُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے (نمازی) اس کے ساتھ لڑائی کرے

2368 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ . (1: 102)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے۔ جہاں تک اس سے ہو سکے وہ اسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ (دوسرا شخص) نہیں مانتا تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ اَرَادَ بِهٖ اَنَّ مَعَهٗ شَيْطَانًا يَدُلُّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ، لَا اَنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ يَكُوْنُ شَيْطَانًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بے شک وہ شیطان ہوگا'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے' کہ اس شخص کے ساتھ شیطان ہوگا اور اس پر اس کا فعل دلالت کرتا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے: وہ مسلمان شخص شیطان بن جاتا ہے

2369 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

2368- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

2369- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم (2362) .

عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُصَلُّوا اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ.

(102 :1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ صرف کسی سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرو اور کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو اگر وہ نہیں مانتا تو آدمی کو اس سے جھگڑا کرنا چاہئے کیونکہ اس (دوسرے شخص) کے ساتھ شیطان ہو گا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ مُقَاتَلَةَ مَنْ يُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اس کے آگے گزرنا چاہتا ہے (وہ نمازی) اس کے ساتھ جھگڑا کرے

2370 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ، فَلَا يَدَعَنَّ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ

(6:4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ اس (دوسرے شخص) کے ساتھ شیطان ہو گا''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْنَعَ الشَّاةَ اِذَا اَرَادَتِ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو اور کوئی بکری اس کے آگے سے گزرے تو وہ اسے روک دے

2371 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيْتٍ، عَنْ

2370– إسناده حسن على شرط مسلم. ابن أبي فديك: هو مُحَمَّدُ بنُ إسمَاعِيل بن مسلم بن أبي فديك. وأخرجه أحمد 2/86، والطبراني (13573)، وأبو عوانة 2/43، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/461 من طريق عن ابن أبي فديك، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2362).

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي، فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَاعَاهَا اِلَى الْقِبْلَةِ حَتّٰى اَلْصَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ . (1:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سامنے سے بکری گزری تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبلہ (کی طرف والی دیوار) کی طرف جانے پر مجبور کیا' یہاں تک کہ آپ نے اس کا پیٹ قبلہ (کی سمت والی دیوار) کے ساتھ لگا دیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ اِذَا صَلّٰى اِلَيْهَا

سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا تذکرہ جب آدمی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہے

2372 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ، فَلْيَدْنُ مِنْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، وَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ . (1: 95)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو' تو اسے سترہ کے قریب کھڑے ہونا چاہئے کیونکہ شیطان اس شخص کے اور سترہ کے درمیان میں سے گزرتا ہے اور پھر اسے کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہیں دینا چاہئے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ لِلْمُصَلِّي

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نمازی کو سترہ کے قریب رہنے کا حکم دیا گیا ہے

2371- إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرط البخاري غير الهيثم بن جميل فقد أخرج حديثه ابن ماجه والبخاري في "الأدب المفرد"، والرخامي: نسبة إلى حجر الرخام المعروف. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (827). وأخرجه الحاكم في "مستدركه" 1/254 من طريق موسى بن إسماعيل، عن جرير بن حازم، بهذا الإسناد، وصححه على شرط البخاري، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا. وأخرجه الطبراني (11937) من طريق عمرو بن حكام (وهو ضعيف كما في "المجمع" 2/60) عن جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عن عكرمة، به.

2372- إسناده حسن، محمد بن عجلان: صدوق علق له البخاري، وروى له مسلم متابعة، وباقي السند على شرط مسلم. أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/279 و283، وأبو داؤد (698) في الصلاة: باب ما يؤمر المصلي أن يدرأ عن الممر بين يديه، وابن ماجه (954) في إقامة الصلاة: باب ادرأ ما استطعت، عن أبي خالد الأحمر، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2367).

2373 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ .(1: 95)

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے تو اسے سترہ کے قریب کھڑے ہونا چاہئے تا کہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کردے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ الَّذِىْ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّىْ وَبَيْنَ السُّتْرَةِ اِذَا صَلّٰى اِلَيْهَا

مقدار کی اس صفت کا تذکرہ جس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نمازی اور سترہ کے درمیان ہونی چاہئے جب آدمی سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہے

2374 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

2373- إسناده قوى، إبراهيم بن بشار: هو الرمادى، حافظ له أوهام، وقد توبع، ومن فوقه على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 4/2، والحميدى (401) ، والطيالسى (1342) ، وابن أبى شيبة 1/279، وأبو داوُد (695) فى الصلاة: باب الدنو من السترة، والنسائى 2/62 فى القبلة: باب الأمر بالدنو من السترة، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/458، وفى "مشكل الآثار" 3/251، والبيهقى 2/272 من طرق عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/251-252 على شرطهما ووافقه الذهبى. وأخرجه البيهقى 2/272 من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، عن واقد بن محمد بن زيد أنه سمع صفوان يحدث عن محمد بن سهل، عن أبيه أو عن محمد بن سهل عن النبى صلى الله عليه وسلم ... وأخرجه عبد الرزاق (2303) ، والبيهقى من طريق ابن وهب، كلاهما -عبد الرزاق وابن وهب- عن داوُد بن قيس المدنى، عن نافع بن جبير بن مطعم، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، به مرسلاً، قال البيهقى: قد أقام إسناده سفيان بن عيينة وهو حافظ حجة. وأخرجه البغوى (537) من طريق إسماعيل بن جعفر، عن داوُد بن قيس، عن نافع بن جبير، عن سهل -ولم ينسبه- عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

2374- إسناده صحيح على شرطهما. ابن أبى حازم: هو عبد العزيز، والرّيانى: نسبة إلى ريّان، وهى إحدى قرى نسا، قال السمعانى فى "الأنساب" 6/203: ولا يعرفها أهل نسا إلا مخففًا، وذكرها أبو بكر الخطيب فى " المؤتلف " وأثبت التشديد، وأهل البلد أعرف، وربما عرّبوها وقالوا: الرذانى، بالذال المعجمة المخففة. وأخرجه مسلم (508) فى الصلاة: باب دنو المصلى من السترة، والبيهقى 2/272 من طريق يعقوب بن إبراهيم الدورقى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخارى (496) فى الصلاة: باب قدر كم ينبغى أن يكون بين المصلى والسترة، وأبو داوُد (696) فى الصلاة: باب الدنو من السترة، والطبرانى (5896) ، والبغوى (536) من طرق عن عبد العزيز بن أبى حازم، به. وأخرجه البخارى (7334) فى الاعتصام: باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والطبرانى (5786) عن سعيد بن أبى مريم، عن أبى غسان محمد بن مطرف المدنى، عن أبى حازم، عن سهل أنه كان بين جدار المسجد مما يلى القبلة وبين المنبر ممر الشاة.

(متن حدیث): كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ .(5: 8)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز اور (قبلہ کی سمت والی) دیوار کے درمیان بکری کے گزرنے جتنی جگہ ہوتی تھی۔

ذِكْرُ كَرَاهِيَةِ تَبَاعُدِ الْمُصَلِّىْ عَنِ السُّتْرَةِ اِذَا اسْتَتَرَ بِهَا

نمازی کے سترہ سے دور کھڑے ہونے کے مکروہ ہونے کا تذکرہ

جبکہ آدمی نے اسے سترہ کے طور پر استعمال کیا ہو

2375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، وَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ.(3: 61)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے تو اسے سترہ کے قریب ہونا چاہئے کیونکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان میں سے گزرتا ہے' تو آدمی کو کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہیں دینا چاہئے''۔

ذِكْرُ اِجَازَةِ الْاِسْتِتَارِ لِلْمُصَلِّىْ فِى الْفَضَاءِ بِالْخَطِّ عِنْدَ عَدَمِ الْعَصَا وَالْعَنَزَةِ

نمازی کیلئے کھلی جگہ پر لاٹھی یا نیزے کی عدم موجودگی میں لکیر کھینچ کر سترہ قائم کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

2376 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، فَلْيَنْصِبْ عَصًا، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ اَمَامَهُ .(3: 61)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے' تو اسے اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہئے۔ اسے کوئی لاٹھی گاڑھ لینی چاہئے اگر

2375- إسناده حسن، وهو مكرر (2372).

2376- إسناده ضعيف، وهو مكرر الحديث (2361).

اس کے پاس لاٹھی نہ ہو تو پھر لکیر کھینچ دینی چاہئے پھر اس کے سامنے سے جو شخص گزرے گا وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَصْبَ الْمُصَلِّىْ اَمَامَهُ السُّتْرَةَ وَخَطَّهُ الْخَطَّ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بِالطُّوْلِ لَا بِالْعَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نمازی کا اپنے سامنے سترہ نصیب کر لینا' یا لکیر کھینچ لینا اس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ لمبائی کے رخ میں ہونا چاہئے' چوڑائی کی سمت میں نہیں

2377 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْعَنَزَةُ فَيُصَلِّىْ اِلَيْهَا . (3: 61)

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لئے نیزہ گاڑھ دیا گیا آپ نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فِى الْفَضَاءِ عِنْدَ عَدَمِ الْعَنَزَةِ وَالسُّتْرَةِ

آدمی کا کھلی جگہ پر نیزے یا سترہ کی عدم موجودگی میں اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2378 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ .

قَالَ نَافِعٌ: وَرَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّىْ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ . (3: 61)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے۔ آپ اپنی سواری کی طرف رُخ

2377– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/13 و18، والدارمي 1/328، والبخاري (498) في الصلاة: باب الصلاة إلى الحربة، والنسائي 2/62 في القبلة: باب سترة المصلي، وابن خزيمة (798) من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وعندهم غير الدارمي "الحربة" بدل "العنزة."وأخرجه أبو عوانة 2/48–49 من طريق زائدة، وابن خزيمة (798) من طريق عقبة بن خالد، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، به.وأخرجه أحمد 2/98 و106 و145 و151، والبخاري (494) و (972)، ومسلم (501) ، وأبو داوُد (687) من طرق عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم كان إذا خرج يوم العيد أمر بالحربة فتوضع بين يديه، فيصلي إليها، والناس وراءَه، وكان يفعل ذلك في السفر.

کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی سواری کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السُّتْرَةَ تَمْنَعُ مِنْ قَطْعِ الصَّلَاةِ لِلْمُصَلِّيْ وَاِنْ مَرَّ مِنْ دُوْنِهَا الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سترہ نمازی کی نماز کوٹوٹنے سے روک دیتا ہے اگرچہ اس کے دوسری طرف سے گدھا' کتا یا عورت گزر رہے ہوں

2379 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِي مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ.

(61:3)

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2378– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي خالد الأحمر –وهو سليمان بن حيان– فقد روى له البخارى ثلاثة أحاديث توبع عليها واحتج به مسلم، وقد توبع، وابن نمير: هو محمد بن عبد الله بن نمير. وأخرجه مسلم (502) (248) في الصلاة: باب سترة المصلى، عن ابن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/328، ومسلم (502) (248)، والترمذى (352) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة إلى الراحلة، وأبو داؤد (692) في الصلاة: باب الصلاة إلى الراحلة، وأبو عوانة 2/51، وابن خزيمة (801) من طرق عن أبي خالد الأحمر، به. وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/3، ومن طريقه مسلم (502) (247)، وأبو عوانة 2/51، وأخرجه البخارى (507) في الصلاة: باب الصلاة إلى الراحلة والبعير والشجر والرّحل، والبيهقي 2/269 من طريق محمد بن أبي بكر المقدّمي، كلاهما –أحمد والمقدّمي– عن معتمر بن سليمان، عن عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعرّض راحلته فيصلى إليها. وأخرجه أحمد 2/26 و106 عن وكيع، عن سفيان، والطبراني (13404) من طريق وكيع، عن شريك، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى إلى بعير. (2) أخرجه البخارى (430) في الصلاة: باب الصلاة في مواضع الإبل، عن صدقة بن الفضل، عن أبي خالد الأحمر، عن عبيد الله، عن نافع، به. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (801) عن محمد بن العلاء، عن أبي خالد، به.

2379– إسناده حسن، على شرط مسلم. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي. وأخرجه مسلم (499) (241) في الصلاة: باب سترة المصلي، والترمذى (335) في الصلاة: باب ما جاء في سترة المصلي، والبيهقي 2/269 من طريق قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (231)، وابن أبي شيبة 1/276، ومسلم (499) (241)، والترمذى (335) أيضًا، والبيهقي 2/269 من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 1/162، والطيالسي (231)، وعبد الرزاق (2292)، وأبو داؤد (685) في الصلاة: باب ما يستر المصلي، وأبو عوانة 2/45–46 من طرق عن سماك بن حرب، به.

''جب کوئی شخص اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز رکھ دے تو پھر اسے نماز ادا کر لینی چاہئے اور اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے' اس (سترہ) کے دوسری طرف سے کون گزر رہا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السُّتْرَةَ تَمْنَعُ مِنْ قَطْعِ الصَّلَاةِ وَاِنْ مَرَّ وَرَائَهُ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سترہ نماز کو منقطع ہونے سے روک دیتا ہے اگرچہ اس کے دوسری طرف سے گدھا' کتا یا عورت گزر رہے ہوں

2380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِينَا، فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (4: 50)

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ ہمارے سامنے سے چوپائے گزرا کرتے تھے ہم نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز تمہارے سامنے موجود ہو' تو پھر اس کے دوسری طرف سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ مُرُورَ الْحِمَارِ قُدَّامَ الْمُصَلِّي لَا يَقْطَعُ صَلَاتَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں (اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ) نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے سے اس کی نماز منقطع نہیں ہوتی

2381 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ

2380- إسناده حسن. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (805)، والطنافسي: نسبة إلى الطَّنفِسَة، واحدة الطنافس وهي البُسط. وأخرجه مسلم (499) (242) عن ابن نمير وإسحاق بن إبراهيم بن حبيب، وابن ماجه (940) في إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلي، عن ابن نمير، والبيهقي 2/269 من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن عمر بن عبيد الطنافسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/161 عن عمر بن عبيد، عن زائدة، عن سماك، بهذا الإسناد. فأدخل زائدةَ بين الطنافسي وسماك، وما أظنه إلا من خطأ النساخ، والله أعلم.

الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اَبِى الصَّهْبَاءِ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرْنَا مَا كَانَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوْا: الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ جِئْتُ اَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفِينَ عَلٰى حِمَارٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ اَرْضٍ خَلَاءٍ، فَتَرَكْنَا الْحِمَارَ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، ثُمَّ جِئْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا بَيْنَهُمْ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ. (4: 50)

ابوصہباء بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے ہم نے اس بات کا ذکر کیا' کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے' تو لوگوں نے کہا: گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں اور بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان گدھے پر آگے پیچھے سوار ہو کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھلے میدان میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ ہم نے گدھے کو لوگوں کے سامنے چھوڑ دیا' پھر ہم آئے اور صف میں شامل ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِيْ كَانَ الْحِمَارُ يَمُرُّ قُدَّامَهُمْ فِيْهَا

كَانُوا يُصَلُّونَ لِعَنَزَةٍ تُرْكَزُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، وَالْعَنَزَةُ تَمْنَعُ مِنْ قَطْعِ الصَّلَاةِ وَاِنْ مَرَّ قُدَّامَهُمُ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ نماز جس میں گدھے ان لوگوں کے آگے سے گزر رہے تھے تو وہ لوگ یہ نماز نیزے کی طرف رخ کر کے پڑھ رہے تھے' جو ان کے سامنے گاڑھا گیا تھا اور نیزہ نماز کو منقطع کرنے سے روک دیتا ہے اگرچہ ان لوگوں کے آگے سے گدھا عورت یا کتا گزر جائے

2382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:
(متن حدیث): شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهُ اُنَاسٌ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ، ثُمَّ جَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِيْ بِقَوْلِ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - قَالَ: وَاَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّاسُ مِنْ بَيْنِ نَائِلٍ، وَنَاضِحٍ، حَتّٰى جَعَلَ الصَّغِيْرُ

2381- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الصهباء: هو صهيب البكري مولى ابن عباس. وأخرجه أبو داوٗد (716) في الصلاة: باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة، من طريق أبي عوانة، والطبراني (12892) من طريق زائدة، كلاهما عن منصور، بهٰذا الاسناد. وأخرجه بنحوه النسائي 2/65 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة، وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدى المصلي سترة، والطبراني (12891) من طريقين عن الحكم، به. كلهم زاد في الحديث قصة الجاريتين وقد تقدمت برقم (2356). وانظر هٰذا الحديث من طريق اٰخر عند المصنف (2148).

2382- إسناده صحيح، علي بن إشكاب: صدوق روى له أبو داوٗد وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وقد تقدم برقم (2334) من طريق محمد بن بشار، عن عبد الرحمٰن، عن سفيان.

يُدْخِلُ يَدَهُ تَحْتَ اِبَاطِ الْقَوْمِ فَيُصِيبُ ذٰلِكَ، وَرَكَزَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً، فَيَمُرُّ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ .(4: 50)

✿✿ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں بطحاء میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ اس وقت سرخ خیمے میں موجود تھے۔ آپ کے پاس کچھ لوگ بھی تھے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے اذان دی انہوں نے (اذان دیتے ہوئے) اپنا منہ اس طرف بھی پھیرا اور اس طرف بھی پھیرا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یعنی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے ایسا کیا۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے' تو کچھ لوگوں کو وہ پانی ملا اور کچھ کو نہیں ملا' یہاں تک کہ ایک کم سن بچے نے لوگوں کی بغل کے نیچے سے اپنا ہاتھ داخل کیا' اور اس پانی تک پہنچ گیا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک نیزہ گاڑھ دیا (نبی اکرم ﷺ اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے لگے) پھر گدھے یا عورت یا کتے کے (اس کے دوسری طرف سے گزرنے پر) منع نہیں کیا جارہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ مدینہ منورہ تشریف لانے تک دو' دو رکعات ہی ادا کرتے رہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جن کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) نہیں ہوتی

2383 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَذْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَمَّا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْكَ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ: الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ (3: 61)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاَذْرِمَةُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرٰى نَصِيبِيْنَ

2383- إسناده صحيح، عبد الله بن إسحاق الأذرمي: هو عبد الله بن محمد بن إسحاق، وهو ثقة روى له أبو داؤد والنسائي، ومن فوقه على شرط مسلم .وأخرجه الدارمي 1/329 من طريق شعبة، والطبراني في "الصغير" (1161) من طريق قُرة بن خالد، كلاهما عن حُميد بن هلال، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (830) . وأخرجه عبد الرزاق (2348) ، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" (1632) عن معمر، عن علي بن زيد بن جدعان، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذر قال: يقطع الصلاة الكلب الأسود -أحسبه قال: والمرأة الحائض. فقلت لأبي ذر.. فذكره. وانظر ما بعده.

عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس چیز کے بارے میں اس چیز کے بارے میں دریافت کیا: جونماز کوتوڑ دیتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: جب تمہارے آگے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز نہ ہو' تو عورت گدھا اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں) میں نے کہا: اس میں سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے زرد یا سفید کیوں نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''اذرمہ'' نصیبین کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ اَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرِ غَيْرُ مَرْفُوعٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ''مرفوع'' نہیں ہے

2384 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ: الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَبْيَضِ مِنَ الْاَحْمَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. (3: 61)

عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کے نماز پڑھنے کے دوران اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترے کے طور پر) نہ ہو' تو عورت گدھا اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سیاہ کتے کا کیا معاملہ ہے۔ سفید اور سرخ کیوں نہیں' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرِ مَوْقُوفٌ غَيْرُ مُسْنَدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے ''مسند'' نہیں ہے

2385 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ:

2384- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البيهقي 2/274 من طريق أحمد بن النضر بن عبد الوهّاب، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/155-156، وأبو داوٗد (702) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، وابن ماجه (3210) في الصيد: باب صيد كلب المجوس والكلب الأسود البهيم، من طرق عن سليمان بن المغيرة، به.

اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ: الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. (3: 61)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گدھا سیاہ کتا اور عورت آدمی (کے آگے سے گزر کر اس کی) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں جب آدمی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی (کوئی چیز سترے کے طور پر) نہ ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا: سیاہ کتا کیوں؟ سرخ یا زرد کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیاہ (کتا) شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ جَوَازِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ اِذَا عَدِمَتِ الصِّفَةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس فعل پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ

جب اس کی وہ صفت نہ پائی جائے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ. (3: 61)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2385- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن كثير: هو العبدي. وأخرجه أحمد 5/149 و161، والطيالسي (453)، ومسلم (510) في الصلاة: باب قدر ما يستر المصلي، وأبو داوٗد (702)، وابن ماجه (952) في إقامة الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، وأبو عوانة 2/47، والبيهقي 2/274 من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/160، ومسلم (510)، والنسائي 2/63-64 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدي المصلي سترة، والترمذي (338) في الصلاة: باب ما جاء أنه لا يقطع الصلاة إلا الكلب والحمار والمرأة، والطحاوي 1/458، والطبراني في "الكبير" (1635) و (1636)، وفي "الصغير" (195) و (505)، وأبو عوانة 2/46 و47 من طرق عن حميد بن هلال، به.

2386- رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن الحسن عنعنه. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلي السامي، وسعيد: هو ابن أبي عروبة. وأخرجه أحمد 4/86 و5/57، وابن ماجه (951) في إقامة الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، عن عبد الأعلى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 1/458 من طريق معاذ بن معاذ، عن سعيد بن أبي عروبة، به.

''کتا گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْمَرْاَةِ اُطْلِقَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ بَعْضُ النِّسَاءِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں لفظ کے عموم کے ہمراہ ''خاتون'' کا ذکر مطلق طور پر کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد ''بعض خواتین'' ہیں ''تمام خواتین'' مراد نہیں ہیں

2387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ. (3: 61)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کتا اور حیض والی عورت (اس کا یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے بالغ عورت) نمازی کے آگے سے گزر کر اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْكَلْبِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اُطْلِقَ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْقَصْدُ مِنْهُ بَعْضُ الْكِلَابِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں ''کتے'' کا ذکر لفظ کے عموم کے ہمراہ مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد بعض مخصوص قسم کے کتے ہیں تمام قسم کے کتے مراد نہیں ہیں

2388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ اَبِي الذَّيَّالِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

2387- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن خزيمة (832) عن عبد الله بن هاشم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/347، وأبو داؤد (703) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، وابن ماجه (949) في إقامة الصلاة: باب المرور بين يدي المصلي، والنسائي 2/64 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع، والبيهقي 2/374 من طرق عن يحيى بن سعيد، به. زاد فيه ابن ماجه فقال: "الكلب الأسود"، وقال أبو داؤد: وقفه سعيد وهشام وهمام عن قتادة عن جابر بن زيد على ابن عباس.

2388- حديث صحيح، ابن أبي السري: وهو محمد بن المتوكل صدوق إلا أن له أوهاما كثيرة، وقد توبع، ومَن فوقه ثقات على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (510) في الصلاة: باب قدر ما يستر المصلي، عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2385).

بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِی، فَقَالَ: الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ (3: 61)

عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''عورت گدھا اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے کر) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا ہے۔اے (حضرت) ابوذر (رضی اللہ عنہ)! سیاہ کتا کیوں سرخ یا زرد کیوں نہیں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیاہ (کتا) شیطان ہوتا ہے۔

2389 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَحَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِی، قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ شَيْطَانٌ. (3: 61)

عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''گدھا عورت اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر اس کی) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سیاہ کتا کیوں سرخ یا زرد یا سفید کیوں نہیں۔انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی پوچھا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ان روایات کے متضاد ہے جن کا ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے

2390 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2389– إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي –بالمهملة– ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرط مسلم. وانظر (2385).

شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

(متن حدیث): لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّیْ. (3: 61)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوتی تھی جس طرح جنازہ رکھا جاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمَرْءِ اِنَّمَا تُقْطَعُ (مِنْ) مُرُوْرِ الْكَلْبِ وَالْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ لَا كَوْنِهِنَّ وَاعْتِرَاضِهِنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کتے' گدھے یا عورت کے نمازی کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نمازی کی نماز منقطع ہوتی ہے ان کے سامنے موجود ہونے یا چوڑائی کی سمت میں ہونے سے نماز منقطع نہیں ہوتی

2391 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنْ مَمَرِّ الْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْكَلْبِ الْاَسْوَدِ، قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَحْمَرِ؟ فَقَالَ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِی، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. (3: 61)

عبداللہ بن صامت' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''گدھے عورت یا سیاہ کتے کے (نمازی سے آگے سے) گزرنے سے دوبارہ نماز ادا کی جائے۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سیاہ کتا کیوں؟ زرد یا سرخ کیوں نہیں؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے

2390- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 6/126، ومسلم (512) (269) في الصلاة: باب الاعتراض بين يدي المصلي، من طريق محمد بن جعفر، وأحمد 6/134 من طريق عفان، والبيهقي 2/275 من طريق النضر بن شميل، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/37 و199-200، وعبد الرزاق (2374) و (2375)، والدارمي 1/328، والبخاري (383) في الصلاة: باب الصلاة على الفراش، و (515) باب من قال: لا يقطع الصلاة شيء، ومسلم (512) (267) و (268)، والطيالسي (1452)، وابن ماجه (956) في إقامة الصلاة: باب من صلى وبينه وبين القبلة شيء، وابن خزيمة (822)، والبيهقي 2/275، والبغوي (546) من طرق عن عروة، به. وأخرجه مسلم (512) (270)، والبغوي (547) من طريق حفص بن غياث، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، وانظر (2345).

2391- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (831)، وانظر الحديث (2385).

بھی نبی اکرم ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ الثَّلَاثَةَ اِنَّمَا تَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْ اِذَا لَمْ يَكُنْ قُدَّامَهُ سُتْرَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ تین چیزیں نمازی کی نماز کو منقطع کر دیتی ہیں جب نمازی کے سامنے کوئی سترہ موجود نہ ہو

2392 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثنا اِسماعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، فَمَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ، اِنِّيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا سَاَلْتَنِيْ عَنْهُ، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ .(3: 61)

❀❀ عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب کسی شخص کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترے کے طور پر) نہ ہو' تو عورت گدھا اور سیاہ کتا (اس کے آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

راوی کہتے ہیں: اے (حضرت) ابوذر (رضی اللہ عنہ)! سیاہ کتا کیوں؟ سرخ کتا یا زرد کتا کیوں نہیں' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے جس چیز کے بارے میں تم نے مجھ سے سوال کیا ہے اس کے بارے میں' میں نے بھی نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2393 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

2392- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/281، ومن طريقه أخرجه مسلم (510) (265). وانظر ما قبله.

2393- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم برقم (2148). وقوله "بمنى" كذا قال مالك وأكثر أصحاب الزهري، ووقع عند مسلم 1/362 من رواية ابن عيينة "بعرفة"، قال النووي: يحمل ذلك على أنهما قضيتان، وتُعقب بأن الأصل عدم التعدد، ولا سيما مع اتحاد مخرج الحديث، قال الحافظ: فالحق أن قول ابن عيينة "بعرفة" شاذ، ووقع عند مسلم أيضًا من رواية معمر عن الزهري "وذلك في حجة الوداع أو يوم الفتح" وهذا الشك من معمر لا يعول عليه، والحق أن ذلك كان في حجة الوداع.

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ. (3: 61)

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ میں اس وقت قریب البلوغ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا پھر میں اس سے نیچے اتر گیا' اور میں نے گدھی کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا' پھر میں صف میں آ کر شامل ہو گیا تو اس حوالے سے کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى كَانَتِ السُّتْرَةُ قُدَّامَهُ حَيْثُ كَانَ الْاَتَانُ تَرْتَعُ قُدَّامَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منیٰ میں نماز ادا کر رہے تھے تو سترہ آپ کے سامنے موجود تھا اس وقت جب گدھی نے آپ کے سامنے آ کر چرنا شروع کر دیا تھا

2394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ، قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهِ، فَبَيْنَ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، قَالَ: فَتَوَضَّاَ وَاَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ، فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يَمْنَعُ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. (3: 61)

2394- إسناده صحيح على شرطهما. سفيان: هو الثوري وكتب هذا الحديث على هامش الأصل، وقد أذهب التصوير بعض كلماته، فاستدركت من "التقاسيم" 3/لوحة 191. وأخرجه مسلم (503) في الصلاة: باب سترة المصلي، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه بطوله الطبراني في "الكبير" 22/ (249) عن ابن أبي شيبة، عن وكيع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/210، وعنه مسلم، وأخرجه ابن خزيمة 1/203، والبيهقي 3/156، والطبراني 22/ (251) من طريق وكيع، به مختصرًا. وأخرجه أحمد 4/308، والبخاري (634) في الأذان: باب هل يتتبع المؤذن فاه ها هنا وها هنا؟ والنسائي 2/73 في القبلة: باب الصلاة في الثياب الحمر، وابن خزيمة (387)، والطبراني 22/ (250) و (252) من طرق عن سفيان، به مختصرًا. وأخرجه عبد الرزاق (1806)، ومن طريقه الترمذي (197) في الصلاة: باب ما جاء في إدخال الإصبع في الأذن عند الأذان، والطبراني 22/ (248)، والحاكم 1/202 عن الثوري، به مطولًا. وقد تقدم من طريق آخر عند المصنف (1269).

❁❁ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت ''ابطح'' میں، وہاں چمڑے کے بنے سرخ خیمے میں موجود تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے، تو لوگوں نے اس پانی کو حاصل کرنا شروع کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے، تو آپ نے سرخ حلّہ پہنا ہوا تھا۔ آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی کا منظر گویا، آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اذان دیتے ہوئے اپنے منہ کو اس طرف اور اس طرف، یعنی دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا، یعنی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے ایسا کیا، پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑھ دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے عصر کی نماز کی دو رکعات پڑھائیں۔ آپ کے سامنے سے (نیزے کی دوسری جانب سے) گدھے اور کتے گزرتے رہے۔ انہیں روکا نہیں گیا پھر نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ واپس آنے تک مسلسل دو رکعات (یعنی قصر) نماز ادا کرتے رہے۔

بَابُ اِعَادَةِ الصَّلَاةِ

نماز کو دہرانا

2395 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ مِنْ مِنًى، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ اِذَا رَجُلَانِ فِي آخِرِ النَّاسِ لَمْ يُصَلِّيَا، فَاُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا، اِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا، ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَاِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ. (4: 49)

❀❀ جابر بن یزید عامری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کے حج میں شریک ہوا تھا۔ میں نے ''منیٰ'' میں مسجد خیف میں صبح کی نماز آپ کی اقتداء میں ادا کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو لوگوں کے پیچھے دو ایسے افراد موجود تھے جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔ ان دونوں کو لایا گیا تو وہ کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی۔ انہوں نے عرض کی: ہم اپنی رہائشی جگہ پر پہلے ہی نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب تم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم با جماعت نماز والی مسجد میں آؤ تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کرو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

2396 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا بِالْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ، فَقُلْتُ: مَا يُجْلِسُكَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ؟

2395- إسناده صحيح . وقد تقدم برقم (1565) ، وهو في "مصنف عبد الرزاق " (3934) عن هشام بن حسان والثوري، كلاهما عن يعلى بن عطاء ، بهٰذا الإسناد.

2396- إسناده صحيح، عمرو بن شعيب، قال ابن معين: إذا حدث عن سعيد بن المسيب أو سليمان بن يسار أو عروة فهو ثقة، وكذا قال المصنف بإثر هٰذا الحديث، وباقي رجاله ثقات على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/19 و41، وابن أبي شيبة 2/278-279، والنسائي 2/114 في الإمامة: باب سقوط الصلاة عمن صلى مع الإمام في المسجد جماعة، وأبو داوٗد (579) في الصلاة: باب إذا صلى في جماعة ثم أدرك جماعة أيعيد، والطبراني (13270) ، والدارقطني 1/415 و416، والبيهقي 2/303 من طرق عن حسين بن ذكوان المعلم، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1641) .

قَالَ: اِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَانَا اَنْ نُعِیْدَ صَلَاۃً فِیْ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ فِیْ نَفْسِہٖ ثِقَۃٌ یُحْتَجُّ بِخَبَرِہٖ اِذَا رَوٰی عَنْ غَیْرِ اَبِیْہِ، فَاَمَّا رِوَایَتُہٗ عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ جَدِّہٖ، فَلَا تَخْلُو مِنِ انْقِطَاعٍ وَاِرْسَالٍ فِیْہِ، فَلِذٰلِکَ لَمْ نَحْتَجَّ بِشَیْءٍ مِنْہُ . (2: 97)

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاط میں بیٹھے ہوئے دیکھا لوگ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کر چکا ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے ہم ایک ہی دن میں کوئی نماز دو مرتبہ ادا کریں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن شعیب نامی بذات خود ثقہ ہے اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال کیا جائے گا۔ جب وہ اپنے والد کی بجائے کسی اور کے حوالے سے روایت نقل کرے۔ جہاں تک اس کی ان روایات کا تعلق ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کی ہیں تو ان میں انقطاع اور ارسال پایا جاتا ہے اسی وجہ سے ہم ایسی کسی روایت سے استدلال نہیں کرتے ہیں۔

ذِکْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ الزَّجْرَ لَمْ یُرِدْ بِہٖ اِلَّا الْفَرِیضَۃَ الَّتِیْ یُعِیْدُ الْاِنْسَانُ اِیَّاہَا، ثَانِیًا بِعَیْنِہَا دُوْنَ مَنْ نَوٰی فِیْ اِعَادَتِہِ التَّطَوُّعَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت سے مراد صرف فرض نماز ہے

جسے انسان دہراتا ہے اور دوسری مرتبہ بھی عین اسی نماز کو دہراتا ہے ایسا نہیں ہے کہ دوبارہ دہراتے ہوئے نفل نماز کی نیت کرے گا

2397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّۃِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاوِیَۃَ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُہَیْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ النَّاجِیِّ، عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَا مَنْ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی ہٰذَا فَلْیُصَلِّ مَعَہٗ . (2: 97)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس پر صدقہ کرے گا' یوں کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کر لے۔

2397- إسناده صحيح. أبو المتوكل: هو علي بن داوُد -ويقال: دؤاد- الناجي. وأخرجه أحمد 3/64، والدارمي 1/318، وأبوُ داوُد (574) في الصلاة: باب في الجمع في المسجد مرتين، والبيهقي 3/69، والبغوي (859) من طرق عن وهيب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/209، ووهم الحاكم وتابعه على ذلك الذهبي رحمهما الله فسمى سليمان الناجي: سليمان بن سحيم، وإنما هو سليمان الأسود، ويقال: ابن الأسود الناجي.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِمَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ اَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ مَرَّةً اُخْرٰى جَمَاعَةً

جو شخص باجماعت نماز والی مسجد میں نماز ادا کرتا ہے اس کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس میں دوسری مرتبہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے

2398 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَّةَ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا مَنْ يَّتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ. (5:4)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص اس پر صدقہ کرے گا' یوں کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کر لے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ وُهَيْبٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں وہیب نامی راوی منفرد ہے

2399 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ. (5:4)

2398- إسناده صحيح. وهو مكرر ما قبله.

2399- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان الناجي، وهو ثقة احتج به أبو داوٗد والترمذي. ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، وسماعه من ابن أبي عروبة قديم، وروايته عنه في "الصحيحين."وأخرجه أبو يعلى (1057) عن مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، بهٰذا الإسناد، ولفظه عنده "مَن يتّجر على هٰذا فيصلِّي معه" قال: فصلى معه رجل. وأخرجه أحمد 3/5 عن محمد بن أبي عدي، بهٰذا الإسناد، ولفظه عنده "من يتجر على هٰذا فيصلي معه؟ " قال: فصلى معه رجل. وأخرجه أحمد 3/45، والترمذي (220) في الصلاة: باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلِّي فيه مرة، من طريق سعيد بن أبي عروبة، به. قال الترمذي: حديث حسن، وصححه ابن خزيمة (1632). رواية أحمد. بلفظ التصدق، والترمذي بلفظ الاتجار. وأخرجه أحمد 3/85 من طريق علي بن عاصم، عن سليمان الناجي، به. وهو بلفظ التصدق، وفيه قصة.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھادی پھر ایک شخص آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص اس پر صدقہ کرے گا' یوں کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤَدِّىَ فَرْضَهُ جَمَاعَةً ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بِتِلْكَ الصَّلَاةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے فرض کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور پھر اسی نماز میں دوسرے لوگوں کی امامت بھی کرے

2400 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ، قَالَ: فَاَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْنَا فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا، فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ تَنَحّٰى فَصَلّٰى وَحْدَهٗ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْنَا لَهٗ: مَا لَكَ يَا فُلَانُ، اَنَافَقْتَ؟ قَالَ: مَا نَافَقْتُ، وَلَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهٗ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّيْ مَعَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَاِنَّكَ اَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلّٰى مَعَكَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْنَا فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا، فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِيْ، اَيْ رَسُوْلَ

2400- إسناده قوى. إبراهيم بن بشار الرمادى من الحفاظ إلا أن له أوهامًا وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الطحاوى 1/213 عن أبى بكرة، عن إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/308، والشافعى 1/103 و103-104، والحميدى (1246)، ومسلم (465) (178) فى الصلاة: باب القراء ة فى العشاء، والنسائى 2/102-103 فى الإمامة: باب اختلاف نية الإمام والمأموم، وأبو داود (600) فى الصلاة: باب إمامة من يصلى بقوم وقد صلى تلك الصلاة، و (790) باب فى تخفيف الصلاة، وأبو يعلى (1827)، وابن خزيمة (1611)، والبيهقى 3/85 و112، والبغوى (599) من طرق عن سفيان بن عيينة، به -منهم من طوله ومنهم من اختصره. وأخرجه أحمد 3/369، والطيالسى (1694)، والبخارى (700) و (701) فى الأذان: باب إذا طول الإمام وكان للرجل حاجة فخرج فصلى، و (711) باب إذا صلى ثم أمّ قومًا، و (6106) فى الأدب: باب من لم يَرَ إكفار مَن قال ذلك متأولًا أو جاهلًا، ومسلم (465) (181)، والترمذى (583) فى الصلاة: باب وما جاء فى الذى يصلى الفريضة ثم يؤم الناس بعد ما صلى، والطحاوى 1/213، والبيهقى 3/85 و86 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه أحمد 3/299، وابن أبى شيبة 2/55، والبخارى (705) فى الأذان: باب من شكا إمامه إذا طوّل، والنسائى 2/97-98 فى الإمامة: باب خروج الرجل من صلاة الإمام وفراغه من صلاته فى ناحية المسجد، و2/168 فى الافتتاح: باب القراء ة فى المغرب بسبح اسم ربك الأعلى، و 172 باب القراء ة فى العشاء الآخرة بسبح اسم ربك الأعلى، والطحاوى 1/213 من طرق عن محارب بن دثار، عن جابر، به نحوه. قرن النسائى فى الموضع الأول أبا صالح بمحارب. وأخرجه مسلم (465) (179)، والنسائى 2/172-173 فى الافتتاح: باب القراء ة فى العشاء الآخرة بالشمس وضحاها، وابن ماجه (986) فى إقامة الصلاة: باب من أمّ قومًا فليخفف، من طريقين عن الليث بن سعد، عن أبى الزبير، عن جابر. وأخرجه الشافعى 1/103 و104، والبيهقى 3/112 من طريق سفيان عن أبى الزبير، عن جابر. وقد صرح أبو الزبير عند البيهقى بالسماع من جابر.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ، وَاِنَّمَا نَعْمَلُ بِاَيْدِينَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ اقْرَاْ بِسُورَةِ كَذَا وَسُورَةِ كَذَا

قَالَ عَمْرٌو: وَاَمَرَهُ بِسُوَرٍ قِصَارٍ لَا اَحْفَظُهَا، قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْنَا لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: اِنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُمْ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ:

(متن حدیث): اقْرَاْ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى ، قَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هٰذَا.(4: 50)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان کی امامت کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر وہ ہمارے پاس واپس آئے اور ہماری امامت کرنے کے لئے آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے جب یہ صورت حال دیکھی تو وہ پیچھے ہٹے۔ انہوں نے تنہا نماز ادا کی اور چلے گئے۔ ہم نے ان صاحب سے دریافت کیا۔ اے فلاں کیا وجہ ہے کیا تم منافق ہو گئے ہو اس نے جواب دیا: میں منافق نہیں ہوا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہو کر آپ کو اس بارے میں بتاؤں گا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت معاذ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں پھر وہ واپس آ کر ہماری امامت کرتے ہیں۔ گزشتہ رات آپ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی تھی۔ انہوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی پھر یہ ہمارے پاس واپس آئے اور آگے کھڑے ہوئے انہوں نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں پیچھے ہٹا اور اکیلے نماز ادا کر لی۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کام کاج کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم خود کام کرتے ہیں (ہمارے لئے اتنی لمبی نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو تم فلاں اور فلاں سورت کی تلاوت کیا کرو۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مختصر سورتوں کو پڑھنے کا حکم دیا تھا ان صورتوں کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عمرو بن دینار نامی راوی سے کہا۔ ابوزبیر نامی راوی نے ان لوگوں کو یہ حدیث سنائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا' تم سورہ طارق سورہ بروج سورہ شمس کی تلاوت کیا کرو۔

تو عمرو نے کہا: اسی کی مانند (الفاظ ہوں گے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُعَاذًا لَمْ يَكُنْ يَّؤُمُّ قَوْمَهُ بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الَّتِيْ كَانَتْ فَرْضَهُ الْمُؤَدَّاةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو عشاء کی نماز کی امامت کرتے تھے اور یہ وہ فرض تھا جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کر چکے ہوتے تھے

2401 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيهَا لَهُمْ، وَكَانَ اِمَامَهُمْ. (4: 50)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے، پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کو یہ نماز پڑھاتے تھے۔ وہ ان کے امام تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ صَلّٰى جَمَاعَةً فَرْضَهُ اَنْ يَّؤُمَّ قَوْمًا بِتِلْكَ الصَّلَاةِ

جو شخص جماعت کے ساتھ فرض نماز ادا کر چکا ہو اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اسی نماز میں اپنی قوم کی امامت کر سکتا ہے

2402 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ. (4: 1)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (راوی کہتے ہیں) یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرتے تھے، پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کی امامت کرتے تھے۔

2401- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو داؤد (793) في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة، وابن خزيمة (1634) عن يحيى بن حبيب، عن خالد بن الحارث، عن محمد بن عجلان، بهٰذا الإسناد. زادا في آخره اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ للفتى: "كيف تصنع يا ابن أخي إذا صليت؟" قال: أقرأ بفاتحة الكتاب، وأسأل الله الجنة، وأعوذ به من النار، وإني لا أدري ما دندنتك ولا دندنة معاذ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إني ومعاذًا حول هاتين".

2402- إسناده صحيح. وانظر الحديث (2400).

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ فَرْضَهُ لا نَفْلَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو فرض نماز پڑھاتے تھے' نفل نماز نہیں پڑھاتے تھے

2403 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ .(1:4)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کو یہ نماز پڑھاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2404 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ .(1:4)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے وہ ان لوگوں کو وہ نماز پڑھاتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ اَوْ رَحْلِهٖ، ثُمَّ حَضَرَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ اَنْ يُّصَلِّيَ مَعَهُمْ ثَانِيًا

2403- إسناده صحيح. الحسن بن عرفة: وثقه ابن معين، وقال ابوحاتم: صدوق، وروى له الترمذي وابن ماجه والنسائي، ومن فوقه ثقات على شرطهما، وقد صرح هشيم بالتحديث عند البيهقي. وأخرجه مسلم (465) (180)، والبيهقي 3/86 من طريقين عن هشيم، بهذا الاسناد.

2404- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو داوٗد (599) في الصلاة: باب إمامة من يصلي بقوم وقد صلى تلك الصلاة، وابن خزيمة (1633)، والبيهقي من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الاسناد.

جوشخص اپنے گھر میں یا رہائشی علاقے میں نماز ادا کر لیتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ جماعت والی مسجد میں آئے تو ان لوگوں کے ساتھ وہ دوسری مرتبہ نماز ادا کر لے

2405 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِى الدِّيْلِ يُقَالُ لَهُ: بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ كَـانَ فِىْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ، ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِىْ مَجْلِسِهٖ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّىَ مَعَ النَّاسِ، اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰكِنِّىْ قَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ فِىْ اَهْلِى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ. (1: 78)

✿✿ زید بن اسلم نے بنودئل سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بسر بن محجن کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ وہ ایک محفل میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ واپس تشریف لے آئے تو حضرت محجن اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں' یا رسول اللہ (ﷺ)! (میں مسلمان ہوں) لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو اگرچہ تم پہلے نماز ادا کر چکے ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَخَّرَ اِقَامَةَ الصَّلَاةِ عَنْ وَّقْتِهَا اَنْ يُصَلِّىَ وَحْدَهٗ، ثُمَّ يُصَلِّىَ مَعَهُمْ ثَانِيًا اِذَا كَانَتْ فِى الْوَقْتِ

جوشخص نماز کو قائم کرنے کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ تنہا نماز ادا کرے اور پھر لوگوں کے ساتھ دوسری مرتبہ نماز ادا کرے' جبکہ وہ نماز وقت میں ادا کی جائے

2406 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

2405- بسر بن محجن لا يُعرف حاله، وباقى رجاله ثقات . وهو فى "الموطأ" 1/132. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/34، والشافعى 1/102، والنسائى 2/112 فى الإمامة: باب إعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه، والحاكم 1/244، والطبرانى فى "الكبير" 20/ (697)، والبيهقى 2/300، والبغوى (856) وحسنه . وقال الحاكم: هٰذا حديث صحيح، ومالك بن أنس الحكم فى حديث المدنيين، وقد احتج به فى "الموطأ." وقال الذهبى فى "المختصر": ومحجن تفرد عنه ابنه . وأخرجه أحمد 4/34 و338، والطبرانى 20/ (696) من طريق سفيان، عن زيد بن أسلم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (3932) و (3933)، وأحمد 4/34، والطبرانى 20/ (698) و (699) و (700) و (701) و (702) من طرق عن زيد بن أسلم، به. وفى الباب عن أبى ذر وهو الحديث الآتى، وعن يزيد بن الأسود وقد تقدم (2395)، وانظر "شرح السنة" 3/430-433.

(متن حدیث): اَخَّـرَ ابْـنُ زِيَـادٍ الـصَّلَاةَ، فَاَتَانِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَاَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، (فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ) فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهٖ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِیْ، وَقَالَ: اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ، فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ: اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِیْ، وَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ، وَلَا تَقُلْ: اِنِّیْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّیْ .(1: 95)

ابوالعالیہ براء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ابن زیاد نے ایک نماز تاخیر سے ادا کی تو عبداللہ بن صامت میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کے لئے کرسی رکھی وہ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ میں نے ان کے سامنے ابن زیاد کے اس عمل کا تذکرہ کیا' تو وہ اپنے ہونٹ چبانے لگے' پھر انہوں نے اپنا ہاتھ میرے زانو پر مارا اور بولے: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ایک سوال کیا' تو انہوں نے میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(اس طرح کی صورت حال میں) تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لو اگر تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز ملے' تو تم اسے بھی ادا کر لو تم یہ نہ کہو' میں نماز ادا کر چکا ہوں اس لئے اب نہیں پڑھوں گا۔''

2406- إسناده صحيح، عمران بن موسى القزاز: ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. عبد الوارث: هو ابن سعيد العنبرى، وأيوب: هو ابن أبى تميمة السختيانى، وأبو العالية البرّاء، بالتشديد: نسبة إلى بَرِية النَّبل، واختلف فى اسمه فقيل: زياد، وقيل: كلثوم، وقيل: أذينة، وقيل: ابن أذينة. وأخرجه أحمد 5/147 و160 و168، ومسلم (648) (242) فى المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، والنسائى 2/75 فى الإمامة: باب الصلاة مع أئمة الجور، وأبو عوانة 2/356، والبيهقى 2/299 و300 من طرق عن أيوب، بهٰذا الإسناد. وقع فى المطبوع من "سنن النسائى" اسم الأمير "زياد"، والصواب أنه ابن زياد: وهو عبيد الله بن زياد. وأخرجه مسلم (648) (241) و (244)، والنسائى 2/113 باب إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، وأبو عوانة 2/356 من طريقين عن أبى العالية، به. وأخرجه أحمد 5/149 و163 و169، ومسلم (648)، والترمذى (176) فى الصلاة: باب ما جاء فى تعجيل الصلاة إذا أخرها الإمام، وأبو داؤد (431) فى الصلاة: باب إذا أخر الإمام الصلاة عن الوقت، وابن ماجه (1256) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما إذا أخروا الصلاة عن وقتها، وأبو عوانة 2/355 و356 من طريقين عن عبد الله بن الصامت، به.

بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

2407 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِىُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىَّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيُوتِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوتِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِهَا، وَمَنْ شَقَّ عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَلْيُومِءْ اِيمَاءً.* (1: 42)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر حق ہیں جو شخص پانچ وتر ادا کرنا چاہے وہ ادا کر لے جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ انہیں ادا کر لے جو شخص ایک وتر ادا کرنا چاہے وہ اسے ادا کر لے اور جس شخص کے لئے اسے ادا کرنا دشواری کا باعث ہو وہ اشارے کے ساتھ اسے پڑھ لے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرِيضَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2408 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِىُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِىُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

2407- إسناده قوى على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 5/418، والدارمى 1/371، وأبو داوُد (1422) فى الصلاة: باب كم الوتر؟ والطبرانى (3962) و (3963) و (3964) و (3967)، والطحاوى 1/291، والدارقطنى 2/22 و23، والبيهقى 3/27 من طرق عن ابن شهاب الزهرى، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/302 و303 ووافقه الذهبى، وسيكرره المؤلف برقم (2411) . وأخرجه النسائى 3/238، والطبرانى (3965) و (3966)، والدارقطنى 2/23 من طريقين عن الزهرى، به . زادوا فى أوله "فمن شاء أوتر بسبع ."وأخرجه عبد الرزاق (4633) عن معمر، والنسائى 3/238-239 من طريق أبى مُعَيد، و 3/239، والطحاوى 1/291 من طريق سفيان، والحاكم 1/303 من طريق محمد بن إسحاق، ثلاثتهم عن الزهرى، عن عطاء بن يزيد، عن ابى أيوب -موقوفًا عليه. زاد سفيان "من شاء أوتر بسبع.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): من ادرك الصبح ولم يوتر فلا وتر له .(3: 43)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص صبح صادق کو پالے اوراس نے وتر ادا نہ کیے ہوں' تو اس کے وتر نہیں ہوتے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2409 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ *، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَاَوْتَرَ، فَلَمَّا كَانَتِ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا، فَلَمْ نَزَلْ فِيْهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا، ثُمَّ دَخَلْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا اَنْ تُصَلِّيَ بِنَا، فَقَالَ: اِنِّيْ خَشِيْتُ - اَوْ كَرِهْتُ - اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ *.(5: 29)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : هٰذَانِ خَبَرَانِ لَفْظَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، وَمَعْنَاهُمَا مُتَبَايِنَانِ، اِذْ هُمَا فِيْ حَالَتَيْنِ فِيْ شَهْرَيْ رَمَضَانَ، لَا فِيْ حَالَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْ شَهْرٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں ہمیں آٹھ رکعات پڑھائیں پھر آپ نے وتر ادا کیے پھر جب اگلی رات آئی تو ہم لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے ہمیں یہ امید تھی' آپ ہمارے پاس تشریف

2408- إسناده صحيح على شرط الصحيح. أبو داؤد الطيالسي: هو سليمان بن داؤد بن الجارود، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعَة. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1092) .وأخرجه الحاكم 1/301-302، وعنه البيهقي 2/478 من طريق موسى بن إسماعيل، عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (2163) ، وعبد الرزاق (4589) ، وأحمد 3/13 و35 و37 و71، ومسلم (754) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة من آخر الليل، والترمذي (468) في الصلاة: باب ما جاء في مبادرة الصبح بالوتر، والنسائي 3/231 في قيام الليل: باب الأمر بالوتر قبل الصبح، وابن ماجه (1189) في إقامة الصّلاة: باب من نام عن وتر أو نسيه، وابن خزيمة (1089) ، والبيهقي 2/478 من طرق.

2409- إسنادهٔ ضعيف . عيسى بن جارية ضعيف، قال ابن معين: عنده مناكير، وقال النسائي: منكر الحديث، وجاء عنه: متروك، وقال ابن عدى: أحاديثه غير محفوظة، وقال أبو زرعة: لا بأس به . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داؤد العتكي، ويعقوب القمي: هو ابن عبد الله الأشعري. وأخرجه المروزي في "قيام الليل وكتاب الوتر" كما في "مختصره" للمقريزي، ص 118 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (525) ، وابن خزيمة (1070) ، من طريق يعقوب القمي، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في "المجمع" 3/172: فيه عيسى بن جارية وثقه ابن حبان، وضعفه ابن معين. وسيرد برقم (2415) .

لائیں گے۔ ہم اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم مسجد میں اکٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں یہ امید تھی' آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے یہ اندیشہ ہوا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے اس بات ... یہ ... تم پر وتر کو لازم کر دیا جائے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دونوں روایات کے الفاظ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان دونوں کا مفہوم ایک دوسرے سے مختلف ہے کہ یہ دو مختلف رمضانوں میں دو مختلف حالتوں میں پیش آئی تھیں ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی مہینے میں ایک ہی حالت میں واقعہ پیش آیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ. (5: 34)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر حق ہیں جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے اور جو چاہے تین ادا کرے اور جو چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2411 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيُوْتِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوْتِرْ، وَمَنْ

2410- رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم من رجال البخاری. والوليد -وهو ابن مسلم- مدلس وقد رواه بالعنعنة، لكنه توبع، فالحديث صحيح. وأخرجه الدارمی 1/371، والنسائی 3/238 فی قيام الليل: باب ذكر الاختلاف علی الزهری فی حديث أبی أيوب فی الوتر، وابن ماجه (1190) فی إقامة الصلاة: باب ما جاء فی الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع، والطبرانی (3961)، والطحاوی 1/291، والدارقطنی 1/22- 23 من طرق عن الأوزاعی، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/302 ووافقه الذهبی.

2411- إسناده قوی. وهو مكرر الحديث (2408).

اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِهَا، وَمَنْ غَلَبَهُ ذٰلِكَ فَلْيُومِءْ اِيمَاءً . (5: 34)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر حق ہیں جو شخص پانچ وتر ادا کرنا چاہے وہ انہیں ادا کر لے اور جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ انہیں ادا کر لے اور جو شخص ایک وتر ادا کرنا چاہے وہ اسے ادا کر لے اور جو شخص انہیں ادا نہ کر سکتا ہو وہ انہیں اشارے کے ساتھ پڑھ لے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2412 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ، وَيَذْكُرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

(5: 34)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ وہ اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے اور یہ بات ذکر کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کر لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2413 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ قَالَ:

2412- إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي روى عن جمع، وقال عنه أبو زرعة: شيخ، وذكره المؤلف في "ثقاته" 8/380 وقال: مات بحران سنة ست وثلاثين ومئتين، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه النسائي 3/232 في قيام الليل: باب الوتر على الراحلة، من طريق عبد الله بن محمد بن علي، عن زهير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/13، وابن أبي شيبة 2/303، والبخاري (1000) في الوتر: باب الوتر في السفر، و (1095) في تقصير الصلاة: باب صلاة التطوع على الدواب وحيثما توجهت به، والنسائي 3/232، والطحاوي 1/429، والبيهقي 2/6 من طرق عن نافع، به .وأخرجه مسلم (700) (38) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، من طريق الليث، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، عن عبد الله بن عمر، به.

2413- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/124 .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/57، والدارمي 1/373، والبخاري (999) في الوتر: باب الوتر على الدابة، ومسلم (700) (36)، والترمذي (472) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة، والنسائي 3/232، وابن ماجه (1200) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة، والطحاوي 1/429، وأبو عوانة 2/342-343، والبيهقي 2/5.

(متن حدیث): كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: خَشِيْتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، فَقَالَ: اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ . (5: 34)

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں سفر کر رہا تھا جب مجھے صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہوا' تو میں سواری سے اترا اور میں نے وتر ادا کر لئے پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا: تم کہاں رہ گئے تھے۔ میں نے جواب دیا: مجھے یہ اندیشہ ہوا' صبح صادق ہونے والی ہے۔ اس لئے میں سواری سے اترا اور میں نے وتر ادا کر لئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے لئے اللہ کے رسول کے طریقے میں نمونہ نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں ہے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ فَلَمْ يُوْتِرْ، فَلَا وِتْرَ لَهُ . (5: 34)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص کو صبح صادق ہو جائے اور اس نے وتر ادا نہیں کئے ہوں' تو اس کے وتر نہیں ہوتے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2415 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَاَوْتَرَ، فَلَمَّا

2414- إسناده صحيح. وهو مكرر (2408).

2415- إسناده ضعيف لضعف عيسى بن جارية. وهو في "مسند أبي يعلى" (1802)، وقد تقدم (2409).

كَانَتِ اللَّيْلَةُ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا اَنْ يَّخْرُجَ فَيُصَلِّيَ بِنَا، فَاَقَمْنَا فِيْهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجَوْنَا اَنْ تَخْرُجَ فَتُصَلِّيَ بِنَا، قَالَ: اِنِّي كَرِهْتُ - اَوْ خَشِيْتُ - اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ . (5: 34)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان کے مہینے میں آٹھ رکعات پڑھائیں اور وتر ادا کیے اور جب اگلی رات آئی تو ہم لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے۔ ہمیں یہ امید تھی' آپ تشریف لا کر ہمیں نماز پڑھائیں گے ہم وہاں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ صبح ہو گئی (اگلے دن) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں یہ امید تھی' آپ تشریف لا کر ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس بات کو ناپسند کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا' وتر تم پر لازم ہو جائیں گے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ سَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس ساتویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2416 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ ، قَالَ: هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا ، قَالَ: فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ: لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ . (5: 34)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اس نے عرض کی: کیا ان سے پہلے یا ان کے بعد بھی کوئی چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں راوی کہتا ہے: اس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی' وہ ان میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے' تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَامِنٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس آٹھویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2417 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

2416- إسناده على شرط مسلم. وأخرجه أبو يعلى (2939)، والدارقطني 1/229-230 من طريق نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد. وهو مكرر (1448).

اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ، عَنِ الْمُخْدَجِیِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث):سَاَلَ رَجُلٌ اَبَا مُحَمَّدٍ - رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ - عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: اَلْوِتْرُ وَاجِبٌ كَوُجُوْبِ الصَّلَاةِ، فَاَتٰى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ، (مَنْ) لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَاعِلٌ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْدًا اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، لَمْ يَكُنْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ شَيْءٌ، اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ، وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ .(5: 34)

مخدجی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابومحمد رضی اللہ عنہ سے، جو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی ہیں، وتر کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نماز کے فرض ہونے کی طرح وتر بھی فرض ہیں۔ وہ شخص حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو وہ بولے: حضرت ابومحمد رضی اللہ عنہ نے غلط کہا ہے میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''پانچ نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جو شخص ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کے لئے یہ عہد مقرر کرے گا کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص انہیں ادا کرے گا اور ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کمی کر دے تو ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا اگر چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ تَاسِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس نویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2417- حديث صحيح، المخدجي: هو أبو رفيع من بني كنانه، لم يرو عنه غير ابن محيريز، ولا يعرف إلا بهذا الحديث، وباقي رجال السند على شرطهما. أبو محمد المسؤول عن الوتر، اختلف في اسمه فقيل: هو مسعود بن أوس بن يزيد، وقيل: مسعود بن زيد بن سبيع، وقيل غير ذلك. انظر "أسد الغابة" 6/280، و"الإصابة" 4/176. ابن محيريز: هو عبد الله، وابن أبي عدى: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدى. وأخرجه ابن ماجه (1401) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/123 عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن يحيى بن حبان، به. ومن طريقه أخرجه النسائي 1/230 في الصلاة: باب المحافظة على الصلوات الخمس، وأبو داؤد (1420) في الصلاة: باب فيمن لم يوتر، والبيهقي 2/8 و467 و10/217، والبغوي (977). وأخرجه عبد الرزاق (4575)، وأحمد 5/315-316 و319، وابن أبي شيبة 2/296، والحميدي (388)، والدارمي 1/370، والبيهقي 1/361 و2/467 من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن حبان، بهذا الإسناد. زاد الحميدي في إسناده محمد بن عجلان متابعًا ليحيى بن سعيد. وقد تابع المخدجيّ في هذا الحديث عن عبادة بن الصامت: عبد الله الصنابحي عند أحمد 5/317، وأبي داؤد (425) في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات، والبيهقي 2/215، والبغوي (978)، وأبو إدريس الخولاني عند الطيالسي (573).

2418- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر (1730).

2418 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ. (5: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک' ان کے درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ عَاشِرٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ عَلٰى اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس دسویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر کسی بھی مسلمان پر فرض نہیں ہیں

2419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: اِنَّكَ تَقْدُمُ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ، فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَاِذَا فَعَلُوْهُ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهٰذَا فَخُذْ مِنْهُمْ، وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ. (5: 34)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الِاسْتِدْلَالُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ تَكْثُرُ فِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا غُنْيَةٌ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلسَّدَادِ، وَهَدَاهُ لِسُلُوكِ الرَّشَادِ اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ، وَكَانَ بَعْثُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ خُرُوجِهِ مِنَ الدُّنْيَا بِاَيَّامٍ يَسِيرَةٍ، وَاَمَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْبِرَهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، وَلَوْ كَانَ الْوِتْرُ فَرْضًا، اَوْ شَيْئًا زَادَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلنَّاسِ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ كَمَا زَعَمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ صَحِيحِهَا وَسَقِيمِهَا، لَاَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَنْ يُخْبِرَهُمْ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ سِتَّ صَلَوَاتٍ لَا خَمْسًا، فَفِيمَا وَصَفْنَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس جا رہے ہو تم نے سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینی ہے' وہ

2419- إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (156).

اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں جب وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرلیں' تو تم نے انہیں بتانا ہے' اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ ایسا کریں' تو تم نے انہیں بتانا ہے' اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے اموال میں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی اگر وہ اس بارے میں تمہاری اطاعت کریں' تو تم ان سے زکوٰۃ کی وصولی کرلینا اور لوگوں کے عمدہ حاصل کرنے سے بچنے کی کوشش کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس نوعیت کی روایات سے اس بات پر استدلال کیا جاسکتا ہے کہ وتر فرض نہیں ہیں اور ہم نے جو چیز پہلے ذکر کی ہے اس میں بکثرت اس بات کا بیان موجود ہے جو اس شخص کو بے نیاز کردے گا جسے اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی توفیق عطا کرے اور ہدایت کے راستے کی طرف اس کی راہنمائی کرے کہ وتر فرض نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا اور آپ نے دنیا سے تشریف لے جانے سے کچھ دن پہلے بھیجا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ ان لوگوں کو بتادیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وتر بھی فرض ہوتے یا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نماز میں مزید کسی بات کا اضافہ کیا ہوتا جیسا کہ وہ شخص اس بات کا قائل ہے جو علم حدیث سے ناواقف ہے اور صحیح اور غیر مستند روایات کے درمیان تمیز نہیں کرسکتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چھ نمازیں فرض کی ہیں پانچ نمازیں فرض نہیں کی ہیں تو ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وتر فرض نہیں ہیں۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہوسکتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ يُوتِرْ مِنَ اللَّيْلِ لَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَةُ الْوِتْرِ فِيمَا بَعْدَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب آدمی ایسی حالت میں صبح کرلے کہ اس نے رات کے وقت وتر ادا نہ کیے ہوں' تو اب اس کے بعد وتر کو ادا کرنا اس پر لازم نہیں ہوگا

2420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بِنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ فَلَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ

2420- إسناده صحيح على شرط البخاري. أبو قتيبة: هو سلم بن قتيبة الشعيري. وأخرجه مسلم (746) (141) في صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض، وابن خزيمة (1169)، والبغوي (987) من طريقين عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وانظر (2552) و (2642). وأخرجه مسلم (746)، وأبو داوٗد (1342) و (1343) و (1344) و (1345) في الصلاة: باب في صلاة الليل. وعبد الرزاق (4714)، وابن خزيمة (1170)، وأبو عوانة 2/321-322 و323-325 من طرق عن قتادة، بهٰذا الإسناد، في خبر طويل سيرد بعضه برقم (2551). وأخرجه عبد الرزاق (4751) عن إبراهيم بن محمد، عن أبان بن عياش، عن زرارة بن أوفى، به.

عَشْرَةَ رَكْعَةً . (5: 47)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے' تو آپ نے رات کے نوافل ادا نہیں کیے تھے' آپ نے اگلے دن' دن کے وقت بارہ رکعات ادا کی تھیں۔

- ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْوِتْرَ لَا يُصَلّٰى اِلَّا عَلَى الْاَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے: وتر صرف زمین پر ادا کیے جا سکتے ہیں

2421 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَسِيْرُ لَا يُبَالِيْ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ . (1: 4)

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے۔ خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو آپ وتر بھی اس پر ادا کر لیتے تھے' البتہ فرض نماز اس پر ادا نہیں کرتے تھے۔

سالم نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اپنی سواری پر رہتے ہوئے رات کے وقت نوافل کر لیتے تھے حالانکہ وہ سواری چل رہی ہوتی تھی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے' ان کا رُخ کس طرف ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْوِتْرِ الَّذِيْ اِذَا اَرَادَ الْمَرْءُ اَوْتَرَ بِهٖ

وتر کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی (اپنی سابقہ نفل نماز کو) وتر کرنے کا ارادہ کرتا ہے

2422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2421– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم (700) (39) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، والبيهقي 2/491 من طريق حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه النسائي 1/243–244 في الصلاة: باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، و 2/61 في القبلة: باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة، وأبو داوٗد (1224) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، وابن خزيمة (1090) ، والطحاوي 1/428، وابن الجارود (270) ، وأبو عوانة 2/342، والبيهقي 2/6 و 491 من طرق عن عبد الله بن وهب، به .وأخرجه أحمد 2/137–138 و138 من طريقين عن موسى بن عقبة، عن سالم بن عبد الله، به. وقد ذكر في الرواية الأولى عنه حكاية سالم فعل ابن عمر .وعلقه البخاري في "صحيحه" (1098) فقال: وقال الليث: حدثني يونس، عن ابن شهاب، فذكره، وفيه قول سالم بن عبد الله. ووصله الإسماعيلي في "المستخرج" –كما في "تغليق التعليق" 2/422– من طريقين عن أبي صالح، حدثنا الليث، حدثني يونس، عن ابن شهاب.. فذكره.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ .(5: 34)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ الَّذِی ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ اس چیز پر عمل کرنا مباح ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ .(5: 34)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْتَصِرَ مِنْ وِتْرِهِ عَلٰی رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ اِذَا صَلّٰی بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ رات کے وقت نوافل ادا کر رہا ہو تو وہ ایک رکعت کے ذریعے (اپنی نفل نماز کو) وتر کرنے پر اکتفاء کرے

2424 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰی ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ مُوْسٰی خَتٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

2423- إسناده صحيح على شرط البخاري .وأخرجه أحمد 6/74 و143 و215، وابن أبي شيبة 2/291، والدارمي 1/372، وأبو داؤد (1336) و (1337) في الصلاة: بآب في صلاة الليل، والنسائي 2/30 في الأذان: باب إيذان المؤذنين الأئمة بالصلاة، و 3/65 في السهو: باب السجود بعد الفراغ من الصلاة، وابن ماجه (1177) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بركعة، و (1358) باب ما جاء في كم يصلي بالليل، والطحاوي 1/283، وأبو عوانة 2/326، والبيهقي 3/23، والبغوي (901) من طرق عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذئب، بهٰذا الاسناد . وسيرد عند المؤلف مطولًا (2603) من طريق أخرى. إسناده صحيح على شرط البخاري. وانظر الحديث (2431).

2424- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وهو في "الموطأ" 1/121-122، في حديث ابن عباس الطويل في بيتوتته عند خالته ميمونة ووصفه صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل، ولفظ الشاهد عنده "فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ "ومن طريق مالك أخرجه البخاري (183) و (992) و (1198) و (4570) و (4571) و (4572)، ومسلم (763) (182)، وأبو داؤد (1367)، والنسائي 3/210-211، والترمذي في " الشمائل " (262)، وابن ماجه (1363)، وسيكرره المؤلف برقم (2428) و (2621).

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ . (5: 4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّلَاةَ رَكْعَةً وَاحِدَةً غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک رکعت ادا کرنا جائز نہیں ہے

2425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا، قَالَ: فَقَامَ حُذَيْفَةُ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ: صَفًّا خَلْفَهُ، وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ مَكَانَ هٰؤُلَاءِ ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوْا . (4: 23)

ثعلبہ زہدم بیان کرتے ہیں: ہم سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان میں موجود تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز خوف ادا کی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنائیں۔ ایک صف ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ پلٹ کر ان لوگوں کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ آ گئے تو انہوں نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور ان حضرات نے اپنی نماز کو مکمل نہیں کیا (یعنی صرف ایک ہی رکعت ادا کی دوسری رکعت ادا نہیں کی)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ الْوِتْرَ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جس نے ایک رکعت وتر ادا کرنے کو باطل قرار دیا ہے

2425- إسناده صحيح. ثعلبة بن زهدم، قيل: له صحبة، ولا يصح، وهو تابعي ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي، وباقي السند على شرطهما. وهو في صحيح ابن خزيمة (1343) وذكر فيه محمد بن بشار متابعًا لمحمد بن المثنى. وأخرجه أبو داوٗد (1246) في الصلاة: باب من قال: يُصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون، والنسائي 3/168 في صلاة الخوف، والبيهقي 3/261 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/335 ووافقه الذهبي. وأخرجه عبدُ الرزاق (4249)، وأحمد 5/385، وابن ابي شيبة 2/461-462، والنسائي 3/167-168، والبيهقي 3/261 من طريق سفيان، به.

2426 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِینَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّیْلِ، فَقَالَ: یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ مَثْنٰی مَثْنٰی، حَتّٰی اِذَا خَشِیَ اَنْ یُصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً تُوتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰی. (4: 23)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص دو رکعات ادا کرتا رہے یہاں تک کہ جب اسے صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت ادا کر لے وہ اس کے ذریعے اپنی ادا کی ہوئی نماز کو طاق کر لے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْوِتْرَ بِالرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک رکعت وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے

2427 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ. (5: 34)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرنے میں عروہ منفرد ہیں

2426- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مالك 1/123 عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (990) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، ومسلم (749) (145) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة من آخر الليل، وأبو داؤد (1326) في الصلاة: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والنسائي 3/233 في قيام الليل: باب كيف الوتر بواحدة، والبيهقي 3/21، والبغوي (954). وأخرجه الحميدي (631)، وابن ماجه (1320) في إقامة الصلاة: باب في صلاة الليل ركعتين، والبيهقي 3/21-22.

2427- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/120 بأطول مما هنا. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/35 و182، ومسلم (736) (121) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل وأن الوتر ركعة، وأبو داؤد (1335) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/234 في قيام الليل: باب كيف الوتر بواحدة، و 243 باب كيف الوتر بإحدى عشرة ركعة، والترمذي (440) و (441) في الصلاة: باب ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل، والطحاوي 1/283، والبيهقي 3/23، والبغوي (900). وانظر (2422) و (2423).

2428 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى خَتٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ. (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُوتِرَ الْمَرْءُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ غَيْرِ مَفْصُولَةٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی تین رکعات اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان فصل نہ ہو

2429 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ، اَوْتِرُوا بِخَمْسٍ، اَوْ بِسَبْعٍ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین رکعت وتر ادا نہ کرو، پانچ ادا کرو، یا سات ادا کرو مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ كُلَّ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَةٍ، وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِتَسْلِيمَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل میں ہر چار رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے اور وتر میں تین رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے

2430 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ،

2428– إسناده صحيح على شرط الصحيح. وهو مكرر (2424).

2429– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 1/304، والبيهقي 3/31، والدارقطني 2/24 من طريق أحمد بن صالح المصري، والدارقطني 2/24–25 من طريق موهب بن يزيد بن خالد، كلاهما عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي. وأخرجه الدارقطني 2/26–27 من طريق عبد الملك بن مسلمة بن يزيد، عن سليمان بن بلال، به. وأخرجه الحاكم 1/304، والبيهقي 3/31 و32 من طريقين عن اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَـاَلَ عَـائِشَةَ: كَيْفَ كَـانَـتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَـالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَا فِيْ غَيْرِهِ، يَزِيدُ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً: يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسَاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسَاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ . (1:5)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (رات کے وقت) نفل نماز کیسے ادا کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر آپ تین رکعات ادا کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سونے لگے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، اَرَادَتْ بِهِ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ، وَقَوْلُهَا: يُصَلِّيْ ثَلَاثًا، اَرَادَتْ بِهِ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لِيَكُوْنَ الْوِتْرُ رَكْعَةً مِنْ آخِرِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات ادا کرتے تھے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سلاموں کے ذریعے یہ کرتے تھے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات ادا کرتے تھے اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سلاموں کے ذریعے یہ کرتے تھے تا کہ آپ کی رات کی نماز کے آخر میں صرف ایک رکعت ہو جائے

2431 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ، قَالَتْ:

2430- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" .1/120 ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/36 و73 و104، وعبد الرزاق (4711)، والبخاري (1147) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره، و (2013) في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، و (3569) في المناقب: باب كان النبي صلى الله عليه وسلم تنام عيناه ولا ينام قلبه، ومسلم (738) (125) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، وأبو داوُد (1341) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/234 في قيام الليل: باب كيف الوتر بثلاث، والترمذي (439) في الصلاة: باب ما جاء في وصف صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، والطحاوي 1/282، وابن خزيمة (1166)، وأبو عوانة 2/327، والبيهقي 1/122 و2/495-496 و3/6 و7/62، وفي "دلائل النبوة" 1/371-372، والبغوي (899). وسيرد من طريق مالك مختصراً برقم (2613).

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، وَيَمْكُثُ فِيْ سُجُوْدِهٖ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ، فَاِذَا سَكَتَ الْاَذَانُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ. (5: 10)

2431: عروہ بیان کرتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیتے تھے۔ ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ آپ اس میں اپنے سجدے کے دوران اتنی دیر ٹھہرے رہتے تھے جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس (**50**) آیات کی تلاوت کرتا ہے' جب مؤذن فجر کی اذان دے کر فارغ ہوتا تھا تو آپ اٹھ کر دو رکعات ادا کر لیتے تھے' پھر آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کے مؤذن آپ کو بلانے کے لئے آ جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْصِلُ بِالتَّسْلِيمِ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّالِثَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات کے بعد اور تیسری رکعت سے پہلے سلام پھیر کر فصل کرتے تھے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2432 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو

2431- إسناده صحيح على شرط البخاري، وقد تقدم مختصرًا (2423). وأخرجه أبو داوٗد (1336) في الصلاة: باب في صلاة الليل، وابن ماجه (1358) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/83، والبيهقي 3/7 من طريق أبي المغيرة، عن الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 6/143 و215، وأبو داوٗد (1337)، والنسائي 2/30 في الأذان: باب إيذان المؤذنين الأئمة بالصلاة، و 3/65 في السهو: باب السجود بعد الفراغ من الصلاة، وابن ماجه (1358) من طريق ابن أبي ذئب ويونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، به. وانظر (2423) و (2612).

2432- محمد بن عمرو الغزي روى له أبو داوٗد وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب -وهو الغافقي- فقد استشهد به البخاري واحتج به مسلم، ثم هو مختلف فيه، وثقه ابن معين والبخاري ويعقوب بن سفيان، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال مرة: ليس به بأس، وقال أحمد بن صالح المصري: له أشياء يخالف فيها، وقال ابو حاتمْ: هو أحب إلي من ابن أبي الموال، ومحله الصدق يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال أحمد: سيّء الحفظ، وقال ابن عدي: ولا أرى في حديثه إذا روى عنه ثقة أو يروي هو عن ثقة حديثًا منكرًا فأذكره، وهو عندي صدوق لا بأس به. ابن عفير: هو سعيد بن كثير بن عفير الأنصاري مولاهم المصري. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/285، والحاكم 1/305 و2/520، والبيهقي 3/37 و38، والدارقطني 2/35، والبغوي (973) من طرق عن ابن عفير، بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وقال الحافظ ابن حجر في "نتائج الأفكار" ص 513-514 بعد أن أخرجه من هذه الطريق: هذا حديث حسن. وأخرجه الترمذي (463)، والحاكم 2/520-521، والبيهقي 3/38، والبغوي (974) من طريق إسحاق بن إبراهيم بن حبيب.

الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوتِرُ بَعْدَهَا: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَيَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (5: 34)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دو رکعات کے بعد (تیسری رکعت کو) وتر ادا کرنا ہوتا تھا۔ آپ ان میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الکفرون کی تلاوت کرتے تھے۔ تیسری رکعت میں سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت ہے کہ جفت اور طاق نماز کے درمیان فصل کیا جائے گا

2433 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخُلْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ. (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت نماز اور طاق نماز کے درمیان فصل کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَصَلَ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ بِتَسْلِيمَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین رکعات وتر ادا کرتے تھے تو آپ دو اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرتے تھے

2434 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيمٍ يُسْمِعُنَاهُ. (5: 34)

2433– إسناده قوى. أبو حمزة: هو محمد بن ميمون السكرى، وإبراهيم الصائغ: هو ابن ميمون. وانظر (2435).

2434– الوضين بن عطاء ثقة، وضعفه بعضهم، وباقى رجاله ثقات، والطريق الآتية تقويه، فهو صحيح. وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/278–279 عن أحمد بن أبى داؤد، عن على بن بحر القطّان، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عطاء، قال: أخبرنى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، (عَنْ اَبِيهِ) أنه كان يفصل بين شفعه ووتره بتسليمة، وأخبر ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم كان يفعل ذلك. وقال الحافظ فى "الفتح" 2/482: وإسناده قوى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جفت نماز اور طاق نماز کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرتے تھے جو بلند آواز میں ہوتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّسْلِيمِ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی جفت اور طاق نماز کے درمیان بلند آواز میں سلام پھیرے

2435 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيمٍ يُسْمِعُنَاهُ. (5: 4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جفت اور طاق نماز میں بلند آواز سے سلام پھیر کر فصل کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ لِمَنْ اَرَادَ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص تین رکعات وتر ادا کرنا چاہے تو یہ مباح ہے

2436 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زُبَيْدٍ الْاِيَامِيِّ، وَطَلْحَةَ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. (5: 34)

2435– إسناده قوى . وأخرجه أحمد 2/76 عن عتاب بن زياد، بهٰذا الإسناد . وقد ثبت مثل هٰذا عن ابن عمر موقوفًا، فقد أخرج مالك في "الموطأ" 1/125 عن نافع، أن عبد الله بن عمر كان يسلّم بين الركعتين والركعة في الوتر، حتى يأمر ببعض حاجته . ومن طريق مالك أخرجه البخاري (991) ، والطحاوي 1/279 . وأخرجه الطحاوي 1/279 من طريق سعيد بن منصور، عن هشيم، عن بكر بن عبد الله المزني، قال: صلى ابن عمر ركعتين ثم قال: يا غلام أَرحِلْ لنا، ثم قام فأوتر بركعة. قال الحافظ: إسناده صحيح.

2436– إسناده صحيح . أبو حفص الأبّار: هو عمر بن عبد الرحمٰن بن قيس، ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، وباقي السند على شرطهما . طلحة: هو ابن مصرف . وأخرجه أبو داوٗد (1423) في الصلاة: باب ما يقرأ في الوتر، وابن ماجه (1171) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر، من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن أبي حفص الأبآر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد (1423) من طريق محمد بن أنس، والنسائي 3/244 في قيام الليل: باب نوع آخر من القراءة في الوتر، والبيهقي 3/38 من طريق أبي جعفر الرازي، كلاهما عن الأعمش، به. وانظر الحديث (2450) .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم وتر کی نماز میں سورہ الاعلیٰ سورہ الکفرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُوتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ وَّاحِدَةٍ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِي دُوْنَ الْبَعْضِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک سے زیادہ وتر بھی ادا کرتے تھے جب آپ رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور ایسا بعض راتوں میں ہوتا تھا اور بعض راتوں میں نہیں ہوتا تھا

2437 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوْتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ، يَجْلِسُ ثُمَّ يُسَلِّمُ . (5: 1)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ (13) رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں سے پانچ رکعات وتر ہوتی تھیں۔ آپ ان پانچ رکعات کے درمیان بیٹھتے نہیں تھے صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے پھر آپ بیٹھ کر (تشہد) پڑھتے اور سلام پھیر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ بِغَيْرِ الْعَدَدِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جو عدد بیان کیا ہے وہ اس کے علاوہ وتر ادا کرے

2438 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَاَوْتَرَ بِسَبْعٍ . (5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات اور سات رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

2437- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (737) (123) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والبيهقي 3/27 عن أبي بكر بن أبي شيبة، والبيهقي 3/28 من طريق إبراهيم بن موسى، كلاهما عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/50 و123، ومسلم (737) (123)، وأبو داوُد (1338) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والترمذي (459) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر بخمس، وابن خزيمة (1076) و (1077)، وأبو عوانة 2/325، والبيهقي 3/27 و28، والبغوي (960) و (961) من طرق عن هشام بن عروة، به.

2438- إسناده صحيح على شرطهما إن كان "سعيد" محرفًا عن "شعبة." وانظر ما بعده.

ذِكْرُ وَصْفِ وِتْرِ الْمَرْءِ اِذَا اَوْتَرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ

آدمی کے وتر کی صفت کا تذکرہ جب آدمی پانچ رکعات وتر ادا کرے

2439 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْحَادِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ.

(34:5)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات وتر ادا کرتے تھے آپ ان کے آخر میں ہی بیٹھتے تھے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ مَا وَصَفْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے

2440 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ، يَجْلِسُ ثُمَّ يُسَلِّمُ. **(5: 34)**

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات وتر ادا کرتے تھے۔ آپ ان پانچ رکعات کے درمیان میں نہیں بیٹھتے تھے۔ صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے اور بیٹھنے کے بعد آپ سلام پھیر دیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ وِتْرِ الْمَرْءِ اِذَا اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ

جب آدمی سات رکعات وتر ادا کرتا ہے تو وتر ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2441 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2439- عمر بن موسى الحادى، ذكره المؤلف فى "ثقاته" 8/445-446 وقال: ربما أخطأ، وضعفه ابن عدى وابن نقطة، لكن تابعه الإمام أحمد، فرواه فى "مسنده" 6/161 عن حماد بن سلمة، به. وهذا سند صحيح. وفى الباب عن أم سلمة عند النسائى 3/239 قالت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يوتر بخمس وبسبع لا يفصل بينها بسلام ولا بكلام. وفى رواية: كان يوتر بسبع أو بخمس لا يفصل بينهن بتسليم.

2440- إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (2437).

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ سَبْعَ رَكَعَاتٍ، وَلَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ السَّادِسَةِ، فَيَجْلِسُ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ .(5: 34)

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور آپ کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا آپ رات کے وقت اٹھ جاتے تھے۔ آپ مسواک کرتے تھے' وضو کرتے تھے۔ پھر سات رکعات ادا کرتے تھے۔ آپ ان کے درمیان صرف چھٹی رکعات کے بعد بیٹھتے تھے۔ آپ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّوْتِرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نو رکعات وتر ادا کرے

2442 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَاهُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .(5: 34)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نو رکعات وتر ادا کرتے تھے' تو آپ صرف آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے' پھر آپ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے تھے اس کا ذکر کرتے تھے اس سے دعا مانگتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو جاتے تھے آپ سلام نہیں پھیرتے تھے' پھر آپ نویں رکعت ادا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ اس سے دعا مانگتے تھے' پھر آپ بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے اس کے بعد آپ بیٹھ کر دو رکعت ادا کرتے تھے۔

2441- إسناده صحيح على شرطهما. يحيى بن سعيد -وهو القطان- قد سمع من سعيد -وهو ابن أبي عروبة- قبل الاختلاط. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1078). وأخرجه أحمد 6/53-54 عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" 2/323-324 عن الحسن بن علي بن عفان، عن محمد بن بشر، عن سعيد بن أبي عروبة، به.

2442- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم (746)، وابن خزيمة (1078) من طريقين عن معاذ بن هشام، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (746) (139)، والنسائي 3/241 في قيام الليل: باب كيف الوتر بتسع، وابن ماجه (1191) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع، وأبو داؤد (1342) في قيام الليل: باب في صلاة الليل، وأبو عوانة 2/321-322 من طريق قتادة، به.

ذِكْرُ الْوَقْتِ الْمُسْتَحَبِّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ فِيهِ اِذَا كَانَ مُتَهَجِّدًا

آدمی اگر تہجد کی نماز ادا کرتا ہو تو پھر اس کیلئے اس مستحب وقت کا تذکرہ جس میں اسے وتر ادا کرنے چاہئے

2443 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُ وَاَوْسَطَهُ، فَانْتَهٰى وِتْرُهُ حِيْنَ مَاتَ اِلَى السَّحَرِ .(5: 34)

❁❁ سروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ہر حصے میں ابتدائی میں بھی درمیانی میں بھی وتر ادا کر لیتے تھے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت صبح صادق سے کچھ پہلے تک تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يُوتِرُ فِيهِ الْمَرْءُ بِاللَّيْلِ اِذَا عَقَّبَ تَهَجُّدَهُ بِهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کو رات کے وقت وتر ادا کرنے چاہئے جب اس نے تہجد کی نماز ادا کی ہو

2444 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ: مَتٰى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ؟ قَالَتْ: اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

2443- إسناده قوى، رجاله على شرط الشيخين غير أبي بكر بن عياش، فمن رجال البخاري، وقد توبع . أبو حَصين: هو عثمان بن عاصم . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 2/286، ومن طريقه أخرجه ابن ماجه (1185) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر آخر الليل.وأخرجه أحمد 6/129، والترمذي (456) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر من أول الليل وآخره، ومن طريقه البغوي (970) من طريقين عن أبي بكر بن عياش، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 6/204-205، والدارمي 1/372، ومسلم (745) (137) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والنسائي 3/230 في قيام الليل: باب وقت الوتر، والبيهقي 3/35 من طريق سفيان، عن أبي حصين، به .وأخرجه البيهقي 3/35 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن يحيى بن وثاب، به .وأخرجه أحمد 6/46 و100 و107 و129 و204، وابن أبي شيبة 2/286، والشافعي 1/195، وعبد الرزاق (4624) ، والحميدي (188) ، والبخاري (996) في الوتر: باب ساعات الوتر، ومسلم (745) ، وأبو داوٗد (1435) في الصلاة: باب في وقت الوتر، والبيهقي 3/35 من طريق مسلم أبي الضحى، عن مسروق، به.

2444- إسناده جيد. عبد الله بن رجاء : هو الغُدَاني لا بأس به من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي .وقد أخرجه أحمد 6/110 و147 و203 و279، والطيالسي (1407) ، والبخاري (1132) في التهجد: باب من نام عند السحر، و (6461) في الرقائق: باب القصد والمداومة على العمل، ومسلم (741) في صلاة المسافرين: باب في صلاة الليل، وأبو داوٗد (1317) في الصلاة: باب وقت قيام النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، والنسائي 3/208 في قيام الليل: باب وقت القيام، والبيهقي 3/3

يَعْنِي الدِّيكَ، وَكَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ.(5: 47)

مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کب ادا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جب آپ مرغ کی آواز سنتے تھے۔ آپ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2445 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَهُ الشَّيْخُ .(1: 78)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صبح صادق ہونے سے پہلے ہی وتر ادا کرلو"

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن ابوزائدہ نامی منفرد ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَأْخِيرَ الْوِتْرِ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ إِذَا طَمِعَ فِي التَّهَجُّدِ وَتَعْجِيلَهُ قَبْلَ النَّوْمِ إِذَا كَانَ آيِسًا مِنْهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وتر کی نماز کورات کے آخری حصے تک موخر کردے جبکہ اسے یہ امید ہو کہ وہ تہجد کی نماز ادا کرے گا اور اگر اسے تہجد کیلئے اٹھنے کی امید نہ ہو تو وہ اسے سونے سے پہلے ادا کرے

2446 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَأَبُو يَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: أُوتِرُ ثُمَّ أَنَامُ، قَالَ:

2445- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة. وأخرجه أحمد 2/37-38، وأبو داؤد (1436) في الصلاة: باب في وقت الوتر، والترمذي (467) في الصلاة: باب ما جاء في مبادرة الصبح بالوتر، والطبراني (13362)، وأبو عوانة 2/332، والبغوي (966) من طرق عن ابن أبي زائدة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1087)، والحاكم 1/301 ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/38، ومسلم (750) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى. وابن خزيمة (1088)، وأبو عوانة 2/332، والبيهقي 2/478، والبغوي (967) من طرق عن ابن أبي زائدة، أخبرني عاصم الأحول، عن عبد الله بن شقيق، عن ابن عمر.

بِالْحَزْمِ اَخَذْتَ ، وَسَاَلَ عُمَرَ: مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: اَنَامُ، ثُمَّ اَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَاُوْتِرُ، قَالَ: فِعْلَ الْقَوِيِّ اَخَذْتَ .(4: 38)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم وتر کب ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں وتر ادا کرتا ہوں اور پھر سوجاتا ہوں (یعنی سونے سے پہلے ادا کرتا ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے احتیاطی طریقے کو اپنایا ہے' پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم وتر کب ادا کرتے ہو انہوں نے عرض کی: میں سوجاتا ہوں پھر بیدار ہو کر وتر ادا کر لیتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے قوی شخص کے طریقے کو اختیار کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ آخِرِهٖ عَلٰى حَسَبِ عَادَتِهٖ فِيْ تَهَجُّدِ اللَّيْلِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کے وقت تہجد کی نماز کے حوالے سے اپنی عادت کے حساب سے وتر کو رات کے ابتدائی حصے میں یا پھر آخری حصے میں ادا کرے

2447 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ بُرْدٍ اَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَرَاَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَكَانَ يُوتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، اَوْ مِنْ آخِرِهٖ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ آخِرِهٖ ، قُلْتُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ

2446- إسناده ضعيف، ومتنه صحيح . يحيى بن سُليم -وهو الطائفي- قال الدارقطني: سيء الحفظ، وقال المؤلف في "الثقات": يخطء، وقال ابوحاتم: شيخ صالح محله الصدق، لم يكن بالحافظ، يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال الساجي: صدوق يهم في الحديث، وأخطأ في أحاديث رواها عن عبيد الله بن عمر، وقال النسائي: ليس به بأس، وهو منكر الحديث عن عبيد الله بن عمر، وقال الحافظ في "المقدمة" ص 451: لم يخرج له الشيخان من روايته عن عبيد الله بن عمر شيئا . وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه ابن ماجه 1/379-380 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر أول الليل، وابن خزيمة (1085)، والحاكم 1/301، والبيهقي 3/36 من طرق عن محمد بن عباد المكي، بهذا الإسناد . وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي ! وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 1/398: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات .! وفي الباب عن أبي قتادة عند أبي داوٗد (1434)، والحاكم 1/301، وابن خزيمة (1084)، والبيهقي 3/35. وإسناده صحيح . وعن جابر عند أحمد 3/330، والطيالسي (1671)، وابن ماجه (1202)، وهو حسن في الشواهد، والحديث صحيح بهما.

2447- إسناده صحيح . غضيف بن الحارث عدّه بعضهم تابعيًا، والأكثرون قالوا بصحبته، وانظر ترجمته في "أسد الغابة" 4/340، و"الإصابة" 3/183-184. برد أبو العلاء: هو برد بن سنان . وأخرجه أحمد 6/47، وعنه أبو داوٗد (226) في الطهارة: باب في الجنب يؤخر الغسل، عن إسماعيل بن إبراهيم، وأبو داوٗد (226) من طريق معتمر، كلاهما عن برد بن سنان، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 1/125 في الطهارة: باب ذكر الاغتسال أول الليل، من طريق حماد وسفيان، كلاهما عن برد، به -وفيه قصة الاغتسال فقط . وأخرجه أحمد 6/73-74، ومسلم (307)، وأبو داوٗد (1437)، والنسائي 1/199، وابن خزيمة (1081) من طريق عبد الله بن أبي قيس، أنه سأل عائشة ... فذكره.

الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَرَاَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، اَوْ مِنْ آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ، قُلْتُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَرَاَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَانَ يَجْهَرُ بِصَلَاتِهِ اَمْ يُخَافِتُ بِهَا؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِصَلَاتِهِ، وَرُبَّمَا خَافَتَ بِهَا، قُلْتُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً. (1:4)

غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے ام المومنین آپ کیا کہتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرتے تھے یا آخری حصے میں ادا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ وتر رات کے ابتدائی حصے میں ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں ادا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اللہ اکبر، ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔ میں نے دریافت کیا: اے ام المومنین! آپ کیا کہتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت رات کے ابتدائی حصے میں کرتے تھے یا آخری حصے میں کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے بعض اوقات رات کے آخری حصے میں غسل کرتے تھے، تو میں نے کہا: اللہ اکبر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے میں نے دریافت کیا: اے ام المومنین! آپ کیا کہتی ہیں۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے ہوئے بلند آواز سے قرأت کرتے تھے یا پست آواز میں قرأت کرتے تھے، تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات پست آواز میں کر لیتے تھے۔ میں نے کہا: اللہ اکبر! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّضُمَّ قِرَائَةَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ اِلٰى قِرَائَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ وِتْرِهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی وتر کی نماز میں معوذتین کے ہمراہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کو بھی شامل کرلے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ الْاَصْبَغِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. (5: 34)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ

الکفرون کی اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُوتِرَ الْمَرْءُ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَّتَيْنِ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا کرے یعنی اس کے ابتدائی حصے میں بھی اور آخری حصے میں بھی

2449 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): زَارَنِيْ اَبِيْ يَوْمًا فِيْ رَمَضَانَ، فَاَمْسٰى عِنْدَنَا وَاَفْطَرَ، فَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَاَوْتَرَ، ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰى مَسْجِدِهِ فَصَلّٰى بِاَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا، فَقَالَ: اَوْتِرْ بِاَصْحَابِكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ. (2: 81)

قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: ایک دن میرے والد رمضان کے مہینے میں مجھ سے ملنے کے لئے آئے وہ شام تک ہمارے ہاں رہے۔ انہوں نے افطاری کی پھر اس رات انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی تو وتر بھی ادا کر لئے پھر وہ مسجد تشریف لے گئے وہاں انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بھی نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے ایک شخص کو آگے کیا' اور بولے: تم اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھا دو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جاتے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُسَبِّحَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وِتْرِهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

آدمی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ وتر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد

2448- صحيح، وهو مكرر (2432).

2449- إسناده قوي. وأخرجه أبو داوُد (1439) في الصلاة: باب في نقض الوتر، والنسائي 3/229-230 في قيام الليل: باب نَهي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الوترين في ليلة، والترمذي (470) في الصلاة: باب ما جاء لا وتران في ليلة، وابن خزيمة (1101)، والبيهقي 3/36 من طرق عن ملازم بن عمرو، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/23 عن عفان، عَنْ مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْ بدر، عن سراج بن عقبة، عن قيس بن طلق، به. وأخرجه الطيالسي (1095)، والطبراني (8247) من طريق أيوب بن عتبة، عن قيس بن طلق، به.

2450- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عبيدة: اسمه عبد الملك بن معن ابن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الهذلي. وأخرجه النسائي 3/244 في قيام الليل: باب نوع آخر من القراءة في الوتر، عن محمد بن الحسين بن إبراهيم بن إشكاب، عن محمد بن أبي عبيدة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (546)، والنسائي 3/235 و235-236 في قيام الليل: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر أبي بن كعب في الوتر، و245 باب ذكر الاختلاف على شعبة فيه، والبيهقي 3/39 و40 و40- 41، والبغوي (972) من طرق عن سعيد بن عبد الرحمٰن، به. انظر الحديث (2436).

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2450 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. (5: 34)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکفرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جب آپ سلام پھیرتے تھے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (پاک ہے وہ ذات بادشاہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے) یہ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

بَابُ النَّوَافِلِ

نوافل کا بیان

ذِكْرُ بِنَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لِمَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کیلئے جنت میں گھر بنانے کا تذکرہ جو رات اور دن میں بارہ رکعات' فرض نمازوں کے علاوہ ادا کرتا ہے

2451 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً غَيْرَ الْفَرِيضَةِ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .

سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص فرض نماز کے علاوہ (روزانہ) بارہ رکعات ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرَّكَعَاتِ الَّتِي يَبْنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ يَّرْكَعُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

ان رکعات کے طریقے کا تذکرہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ادا کرنیوالے کیلئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے

2452 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ

2451- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 6/327، والدارمي 1/335، ومسلم (728) (103) في صلاة المسافرين: باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، والطيالسي (1591)، وأبو عوانة 2/261 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/426، ومسلم (728) (101) و (102)، وأبو داود (1250) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع، وابن خزيمة (1185) و (1186) و (1187)، وأبو عوانة 2/261-262

2452-وأخرجه أحمد 6/226-227، والنسائي 3/261-262، و262 و262-263 و263 و264، وابن ماجه (1141) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة، من طرق عن عنبسة، به.

عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اُخْتِهٖ اُمِّ حَبِیْبَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِی الْیَوْمِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ: اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ *، وَرَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ. (2:1)

2452: عنبسہ بن ابوسفیان اپنی بہن سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعات (نفل) ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا۔ چار رکعات ظہر سے پہلے دو رکعات ظہر کے بعد دو رکعات عصر سے پہلے اور دو رکعات مغرب کے بعد اور دو رکعات فجر سے پہلے''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحْمَةِ لِمَنْ صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شخص کیلئے دعائے رحمت کا تذکرہ جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے

2453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ اَبُو الْمُثَنّٰی، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُو الْمُثَنّٰی هٰذَا اسْمُهٗ مُسْلِمُ بْنُ الْمُثَنّٰی مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ، وَقَوْلُهٗ

2452- إسناده حسن. أبو إسحاق الهمداني. هو عمرو بن عبد الله السَّبيعيّ. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1188). وأخرجه الحاكم 1/311، وعنه البيهقي 2/473 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا الحاكم 1/311، وعنه البيهقي 2/473 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/262 في قيام الليل: باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة، من طريق الربيع بن سليمان، عن أبي الأسود، عن بكر بن مضر، عن ابن عجلان، به. وأخرجه الترمذي (415) في الصلاة: باب ما جاء في ركعتي الفجر من الفضل، ومن طريقه البغوي (866) عن محمود بن غيلان، عن مؤمل بن اسماعيل، عن سفيان الثوري، عن أبي إسحاق، عن المسيب بن رافع، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اُمِّ حبيبة، ولكن قال "ركعتين بعد العشاء" ولم يذكر "ركعتين قبل العصر". وقال الترمذي بإثره: وحديث عنبسة عن أم حبيبة في هذا الباب حديث حسن صحيح. وله شاهد من حديث عائشة عند الترمذي (414)، والنسائي 3/260 و261، وابن ماجه (1140)، وسنده حسن.

2453- إسناده حسن. محمد بن مهران. هو محمد بن إبراهيم بن مسلم بن مهران بن المثنى المؤذن الكوفي، قال ابن معين والدارقطني: ليس به بأس. وذكره المؤلف في "الثقات" 7/371 وقال: كان يخطىء، وجده أبو المثنى. هو مسلم بن المثنى، ويقال: ابن مهران بن المثنى روى عنه جمع، وقال أبو زرعة: ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/397، وباقي رجاله ثقات. والحديث في مسند الطيالسي (1936) عن محمد بن المثنى، عن أبيه، عن جده، عن ابن عمر. ومن طريقه بهذا السند أخرجه البيهقي 2/473. وأخرجه أبو داؤد (1271) في الصلاة: باب الصلاة قبل العصر، والترمذي (430) في الصلاة: باب ما جاء في الأربع قبل الظهر. وحسنه، والبغوي (893)، والبيهقي 2/473 من طريق أحمد بن إبراهيم الدورقي وغير واحد، عن أبي داوُد، بإسناد المؤلف. وأخرجه أحمد 2/117، وابن خزيمة (1193) من طريق أبي داوُد الطيالسي، به

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعًا اَرَادَ بِہٖ بِتَسْلِیْمَتَیْنِ، لِاَنَّ فِیْ خَبَرِ یَعْلٰی بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَزْدِیِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: صَلَاۃُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومثنیٰ نامی راوی کا نام مسلم بن مثنیٰ ہے یہ اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''چار'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ دو سلاموں کے ساتھ ایسا کیا جائے کہ یعلیٰ بن عطا نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''رات اور دن کی نمازیں دو دو کر کے ادا کی جائیں گی''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الرَّكَعَاتِ الْمَعْلُوْمَةِ مِنَ النَّوَافِلِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهَا

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرائض سے پہلے اور فرائض کے بعد چند متعین نوافل (یعنی سنتوں) کو باقاعدگی سے ادا کرے

2454 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَۃَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ زُرَیْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّہْرِ، وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَہَا، وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ.

2454- إسناده صحيح على شرط البخاري، فإن مسدّد بن مسرهد لم يخرج له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق (4811)، وأحمد 2/6، والبخاري (1180) في التهجد: باب الركعتان قبل الظهر، والترمذي (425) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر، و (432) و (433) باب ما جاء أنه يصليهما في البيت، وفي "الشمائل" (277)، وابن خزيمة (1197)، والبيهقي 2/471، والبغوي (867) من طرق عن أيوب، بهذا الإسناد - طوله بعضهم واختصره بعضهم. وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/166 عن نافع، عن ابن عمر .. فذكره، وقال فيه "وركعتين بعد الجمعة" ولم يذكر ركعتي الفجر. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63، والبخاري (937) في الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها، وأبو داود (1252) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، والنسائي 2/119 في الإمامة: باب الصلاة بعد الظهر، والبغوي (868). وأخرجه من طريقه مسلم (882) (71) بذكر الجمعة فقط. وأخرجه البخاري (1172) في التهجد: باب التطوع بعد المكتوبة، ومسلم (729) في صلاة المسافرين: باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، وأبو عوانة 2/263، والبيهقي 2/471 من طريقين عن عبيد الله بن عمر، عن نافع عن ابن عمر، بنحو حديث مالك. زاد البخاري: وحدثتني أختي حفصة ... فذكر الركعتين قبل الفجر. وسيرد الحديث من طريق آخر برقم (2473).

وَاَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ يُنَادِي الْمُنَادِي لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَكَانَتْ سَاعَةٌ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيهَا اَحَدٌ .(5: 4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ آپ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔ عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بتایا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان ہو جانے کے بعد فجر کی نماز سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ ایسا وقت تھا' جس میں کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ كُلِّ صَلَاةٍ فَرِيضَةٍ يُرِيدُ اَدَائَهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2455 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ اِلَّا وَبَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ .(1: 92)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کی جانی چاہئے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْمُسَارَعَةِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فجر سے پہلے کی دو رکعات کی طرف جلدی کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے

2456 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

2455- إسناده قوي. وسيعيده المؤلف برقم (2488). وأخرجه الدارقطني 1/267 من طريق عثمان بن سعيد القرشي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 2/524 من طريق سويد بن عبد العزيز، عن ثابت بن عجلان، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/231 وقال: رواه الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" وفيه سويد بن عبد العزيز وهو ضعيف. وفي الباب عن عبد الله بن مغفل، وقد تقدم عند المؤلف برقم (1560)، ولفظه "بين كل أذانين صلاة ..." وهو شاهد قوي لحديث الباب.

سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَىْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ. (2:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات سنت سے زیادہ اہتمام کے ساتھ اور کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُسَارَعَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ مُّسَارَعَتِهِ اِلَى الْغَنِيمَةِ الَّتِىْ يَغْنَمُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فجر سے پہلے کی دو رکعات کی طرف جلدی کرنا، آپ کے مالِ غنیمت کے حصول کی طرف جلدی کرنے سے زیادہ (اہتمام کے ساتھ) ہوتا تھا

2457 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِىُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ اِلٰى شَىْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَلَا اِلٰى غَنِيمَةٍ يَغْتَنِمُهَا. (2:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی نفل نماز کی طرف اس سے زیادہ تیزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تیزی سے کوئی غنیمت حاصل کرتے ہوئے دیکھا ہے جتنی تیزی (یعنی اہتمام سے) آپ صبح سے پہلے کی دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ التَّرْغِيبِ فِىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

فجر کی دو رکعات کی ترغیب کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ یہ دنیا

2456- إسناده صحيح على شرطهما. عطاء: هو ابن أبي رباح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1109) وفي سنده ليعقوب الدورقي متابعان آخران. وأخرجه النسائي في الصلاة كما في "التحفة" 11/484 عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1169) في التهجد: باب تعاهد ركعتي الفجر، ومسلم (724) (94) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، وأبو داود (1254) في الصلاة: باب ركعتي الفجر، والبيهقي 2/470 من طرق عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه البيهقي 2/470، والبغوي (880) من طريقين عن ابن جريج، به. وانظر ما بعده. والحديث (2463).

2457- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/240-241، ومسلم (724) (95)، وابن خزيمة (1108) من طريق حفص بن غياث، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

اوراس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے

2458 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (1: 2)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''فجر سے پہلے کی دو رکعات میرے نزدیک دنیا اوراس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے کی دو رکعات میں کیا تلاوت کیا کرتے تھے؟

2459 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، فَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ

2458- إسناده صحيح. إسحاق بن بهلول: هو الأنبارى، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات" 8/119-120، ونقل ابن أبى حاتم عن أبيه: أنه صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/50-51، ومسلم (725) (97) فى صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتى سنة الفجر، والبيهقى 2/470 من طرق عن سليمان التيمى، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1107). وأخرجه أحمد 6/149 و265، والنسائى 3/252 فى قيام الليل: باب المحافظة على الركعتين قبل الفجر، وأبو عوانة 2/273 من طرق عن سعيد بن أبى عروبة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1107)، والحاكم 1/306-307. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/241، ومسلم (725) (96)، والترمذى (416) فى الصلاة: باب ما جاء فى ركعتى الفجر من الفضل، والطيالسى (1498)، والبيهقى 2/470، والبغوى (881) من طريقين عن قتادة، به. ولفظه عند الطيالسى "أحب إلى من حمر النعم."

2459- إسناده صحيح على شرطهما. أبو أحمد الزبيرى: هو محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمر الأسدى، وسفيان: هو الثورى. وأخرجه أحمد 2/94، والترمذى (417) فى الصلاة: باب ما جاء فى تخفيف ركعتى الفجر، وابن ماجه (1149) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ فى الركعتين قبل الفجر، من طرق عن أبى أحمد الزبيرى، به. وأخرجه النسائى 2/170 فى الافتتاح: باب القراءة فى الركعتين بعد المغرب، من طريق عمار بن رزيق، عن أبى إسحاق، عن إبراهيم بن مهاجر، عن مجاهد، به. زاد فيه أنه كان يقرأ بهما فى الركعتين بعد المغرب. وأخرجه عبد الرزاق (4790)، وعنه أحمد 2/35 عن سفيان الثورى، به. وأخرجه أحمد 2/24 و58 و95 و99، وابن أبى شيبة 2/242، والطبرانى (13528) من طريقين عن أبى إسحاق، به. وهو فى الطبرانى (13123) من حديث سالم عن ابن عمر. وفى الباب عن أبى هريرة عند مسلم (726)، وأبى داؤد (1256)، والنسائى 2/155-156، وابن ماجة (1148).

الثَّوْرِيِّ، وَإِسْرَائِيلَ، وَشَرِيكٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، فَمَرَّةً كَانَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ هٰذَا، وَاُخْرٰى عَنْ ذَاكَ، وَتَارَةً عَنْ ذَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک ماہ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لیتا رہا آپ فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) میں پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواحمد زبیری محمد بن عبداللہ اسدی نے یہ روایت' ثوری اور اسرائیل اور شریک سے بھی سنی ہے جو ابواسحاق کے حوالے سے منقول ہے تو ایک مرتبہ انہوں نے اس راوی سے نقل کر دیا دوسری مرتبہ دوسرے سے نقل کر دیا تیسری مرتبہ اس سے نقل کر دیا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِيمَانِ لِمَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

ایسے شخص کیلئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ کہ جو فجر کی دو رکعات میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے

2460 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى: (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) (الکافرون: 1) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهُ، وَقَرَاَ فِي الْاٰخِرَةِ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الاخلاص: 1) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ آمَنَ بِرَبِّهِ فَقَالَ طَلْحَةُ: فَاَنَا اَسْتَحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ. (1: 2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کی اس نے پہلی رکعت میں سورہ کافرون کی تلاوت کی یہاں تک کہ اس سورۃ کو مکمل طور پڑھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بندے نے پروردگار کی معرفت حاصل کر لی ہے۔

اس نے دوسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کی اور اس سورہ کو بھی پورا پڑھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بندہ

2460- قال الترمذی باثر هذا الحديث (417) بعد أن أورده من طريق أبی أحمد الزبيری عن سفيان عن أبی إسحاق ... : حديث ابن عمر حديث حسن، ولا نعرفه من حديث الثوری عن أبی إسحاق إلا من حديث أبی أحمد، والمعروف عند الناس حديث إسرائيل عن أبی إسحاق، وقد روی عن أبی أحمد، عن إسرائيل هذا الحديث أيضًا . وعلق المرحوم الشيخ أحمد شاكر عليه فقال: كأن الترمذی يشير إلى تعليل إسناد الحديث بأن الرواة رووه عن إسرائيل عن أبی إسحاق، وأنه لم يروه عن الثوری إلا أبو أحمد، وليست هذه علة إذا كان الراوی ثقة، فلا بأس أن يكون الحديث عن الثوری وإسرائيل معًا عن أبی إسحاق ما رواه الثقات، وأبو أحمد ثقة، فروايته عن الثوری تقوی رواية غيره عن إسرائيل، ثم هو قد رواه عن إسرائيل أيضًا كغيره، فقد حفظ ما حفظ غيره، وزاد عليهم ما لم يعرفوه، أو لم يرووه عنهم.

اپنے پروردگار پر ایمان لے آیا ہے۔

طلحہ نامی راوی کہتے ہیں: میں اس بات کو مستحب قرار دیتا ہوں' ان دو رکعات میں یہ دو سورتیں تلاوت کی جائیں۔

ذِكْرُ الْحَثِّ عَلَى الْقِرَائَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِسُورَةِ الْإِخْلَاصِ

فجر کی دو رکعات (سنت) میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کی ترغیب دینا

2461 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا، تُقْرَآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. (1: 2)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے ہیں:

''یہ دو سورتیں بہترین ہیں' جنہیں فجر سے پہلی کی دو رکعات میں تلاوت کیا جاتا ہے۔ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ تَكُوْنَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ مِنْهُ فِي اَوَّلِ انْفِجَارِ الصُّبْحِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ اس کی فجر کی دو رکعات (سنت) صبح صادق ہونے کے فوراً بعد ادا ہونی چاہیے

2462 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا اَضَاءَ الْفَجْرُ. (5: 4)

2461- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أن يزيد بن هارون سمع من سعيد الجريرى بعد الاختلاط، وأخرجه ابن خزيمة (1114) عن ابندار، حدثنا إسحاق بن يوسف الأزرق، عن الجريرى، بهٰذا الإسناد . وإسحاق بن يوسف الأزرق سمع من الجريرى بعد الاختلاط أيضًا . ويتقوى بحديث ابن عمر وجابر السابقين. وأخرجه أحمد 6/239، وابن ماجه (1150) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ فى الركعتين قبل الفجر، من طريق يزيد بن هارون، به. وقوى إسناده الحافظ فى "الفتح" 3/47.

2462- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبى عمر العدنى: هو محمد بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه الدارمى 1/337، ومسلم (723) (89) فى صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتى سنة الفجر، والنسائى 3/252 فى قيام الليل: باب وقت ركعتى الفجر، و 256 باب وقت ركعتى الفجر وذكر الاختلاف على نافع، وابن ماجة (1143) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الركعتين قبل الفجر، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/11 عن سفيان، به -إلا أنه جعله من مسند ابن عمر . وأخرجه عبد الرزاق (4771)، ومن طريقه النسائى 3/256، وأبو عوانة 2/274 عن معمر، عن الزهرى، به نحوه . وأخرجه البخارى (618) و (1173) و (1181)، ومسلم (723)، والنسائى 3/252 و 254 و 255 من طريق نافع، عن ابن عمر، عن حفصة، بنحوه.

﴿﴿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ تَعَاهُدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقاعدگی سے فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرنا

2463 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ . (5:1)

﴿﴿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی نفل نماز کا اتنا زیادہ اہتمام نہیں کرتے تھے جتنے اہتمام کے ساتھ آپ فجر کی سنتیں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ تَخْفِيْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فجر کی دو رکعات (سنت) کو مختصر ادا کرنے کا تذکرہ

2464 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَفِّفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ . (5:8)

﴿﴿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات سنت مختصر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخَفِّفَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا اَرَادَهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ فجر کی دو رکعات ادا کرے تو انہیں مختصر ادا کرے

2463- إسناده صحيح على شرط البخاري، وقد تقدم برقم (2456) .

2464- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 3/44 من طريق إبراهيم بن أبي طالب، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/204، ومسلم (724) (90) ، والبيهقي 3/44 من طريق وكيع، عن هشام بن عروة، به بأطول مما هنا، لم يذكرا فيه سفيان بين وكيع وهشام. وقال البيهقي بعد أن ساق الرواية الأولى: وكذا رواه أحمد بن سلمة وأبو العباس السراج عن إسحاق، ورواية غيره عن وكيع عن هشام أصح، والله أعلم. وأخرجه مالك 1/121 عن هشام، به بحوه. ومن طريقه أخرجه البخاري (1170) في التهجد: باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، وأبو داود (1339) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والطحاوي 1/283. وأخرجه مسلم (724) (90) من طرق عن هشام، به. وانظر ما بعده.

2465 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، وَیَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ خَفَّفَهُمَا حَتّٰی یَقَعَ فِیْ نَفْسِی اَنَّهُ لَمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ .(5: 27)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعات سنت ادا کرتے تھے تو آپ انہیں مختصر پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں یہ سوچتی تھی شاید آپ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت بھی نہیں کی ہے۔

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّخْفِیفُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اِذَا رَکَعَهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ فجر کی دو رکعات ادا کرے تو انہیں مختصر ادا کرے

2466 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ، قَالَ: عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَیُخَفِّفُهُمَا حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ: هَلْ قَرَاَ فِیْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ؟ . (5: 4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت سنت ادا کرتے ہوئے اتنا مختصر ادا کرتے تھے میں یہ سوچتی تھی کیا آپ نے ان میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی ہے؟

2465- إسناده صحيح على شرطهما. محمد بن عبد الرحمٰن: هو ابن سعد بن زرارة الأنصاری، وعمرة: هي بنت عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارة الأنصارية المدنية كانت في حجر عائشة. وأخرجه أحمد 6/235، وابن أبي شيبة 2/244، والبيهقي 3/43 من طريق يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الحميدی (181)، وأحمد 6/164، 165 و186، والبخاری (1171) فی التهجد: باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، وأبو داؤد (1255) في الصلاة: باب في تخفيفهما، والنسائی 2/156 في الافتتاح: باب تخفيف ركعتي الفجر، والطحاوی 1/297، والبيهقی 3/43، والبغوی (882) من طرق عن يحيی بن سعيد، به. وصححه ابن خزيمة (1113). وأخرجه الطيالسي (1581)، والبخاری (1171)، ومسلم (724) (93)، والطحاوی 1/297 من طرق عن شعبة، عن محمد بن عبد الرحمٰن، به. وانظر ما بعده. وقال الحافظ في "الفتح" 3/47: قال القرطبي: ليس معنى هٰذا

2466- إسناده صحيح. يحيى بن حكيم: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي، وقد اختلط قبل موته بثلاث سنين، وقد حجبه أهله فلم يرو في الاختلاط شيئًا. انظر "الميزان" 2/681، و"الضعفاء" 3/75 للعقيلي. وأخرجه مسلم (724) (92)، والبيهقي 3/43 من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1113)، وانظر ما قبله.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الِاضْطِجَاعُ عَلَى الْاَيْمَنِ مِنْ شِقِّهٖ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ فجر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے

2467 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاَوَّلِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَّتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ. (5: 4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مؤذن جب فجر کی نماز کی پہلی اذان دے کر خاموش ہوتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر دو مختصر رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا کر لیتے تھے یہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ادا کرتے تھے' پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو نماز قائم ہونے کی اطلاع دینے کے لئے آ جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ لِمَنْ اَرَادَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ

فجر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد لیٹ جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ' یہ اس شخص کیلئے ہے جو صبح کی نماز کا ارادہ کرے

2468 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2467- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان: صدوق، وهو عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار القرشي مولاهم، وأبوه ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل أبو الأسود المدني يتيم عروة. وأخرجه البخاري (1160) في التهجد: باب الضجعة على الشق الأيمن بعد ركعتي الفجر، عن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، قال: حدثني أبو الأسود -وهو محمد يتيم عروة- به مختصرًا. وأخرجه مالك 1/120، والدارمي 1/337 و344، والبخاري (626) في الأذان: باب من انتظر الإقامة، و(994) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، و(1123) في التهجد: باب طول السجود في قيام الليل، و(6310) في الدعوات: باب الضجع على الشق الأيمن، ومسلم (736) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 3/252-253 في قيام الليل: باب الاضطجاع بعد ركعتي الفجر على الشق الأيمن، وأبو داوٗد (1335) و(1336) و(1337) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والترمذي (440) و(441) في الصلاة: باب ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل، وفي "الشمائل" (268)، والبيهقي 3/44، والبغوي (885) من طرق عن الزهري، عن عروة، به.

(متن حدیث): إِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ

فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: اَمَا يَجْزِى اَحَدُنَا مَمْشَاهُ اِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى يَضْطَجِعَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ: فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِمَّا يَقُوْلُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ اَكْثَرَ وَجَبُنَّا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: مَا ذَنْبِى اِنْ حَفِظْتُ شَيْئًا وَنَسُوْا .(1: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص فجر کی دو رکعات سنت ادا کرلے' تو اسے دائیں پہلو کے بل لیٹ جانا چاہئے''۔

اس پر مروان نے ان سے کہا: کیا کسی شخص کے لئے یہ بات جائز ہے' وہ لیٹنے سے پہلے مسجد کی طرف چل پڑے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں۔

راوی کہتے ہیں: اس بات کی اطلاع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ملی' تو وہ بولے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زیادہ سختی کردی ہے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہہ رہے ہیں کیا آپ اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا: جی نہیں لیکن انہوں نے ہم پر لازم ہونے والی چیزوں میں اضافہ کردیا ہے' جب اس بات کی اطلاع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میرا گناہ صرف یہ ہے' میں نے کچھ چیزیں یاد رکھی ہیں' جنہیں وہ بھول گئے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ اُقِيمَتْ صَلَاةُ الْغَدَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی صبح کی نماز کی اقامت ہوجانے کے بعد فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرے

2469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْدُوْنَ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَقُمْتُ لِاُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ، فَاَخَذَ بِيَدِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا! .(2: 69)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی میں اس وقت دو رکعت نماز

2468- إسناده صحيح . بشر بن معاذ العقدى، ذكره المؤلف فى "الثقات" 8/144، ووثقه النسائى ومسلمة بن القاسم، وقال ابن أبى حاتم: سئل أبى عنه فقال: صالح الحديث صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه ابن خزيمة (1120)، والترمذى (420) فى الصلاة: باب ما جاء فى الاضطجاع بعد ركعتى الفجر، ومن طريقه البغوى (887) عن بشر بن معاذ العقدى، بهذا الإسناد. أورد الترمذى فى روايته القسم المرفوع منه دون ذكر القصة. وأخرجه أحمد 2/415، وأبو داوٗد (1261) فى الصلاة: باب الاضطجاع بعدها، ومن طريقه البيهقى 3/45 من طريق عبد الواحد بن زياد، به -اختصره أحمد، وطوله أبو داوٗد.

ادا کرنے لگا تھا نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات ادا کرو گے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلَى الدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ بَعْدَ اَنْ اُقِيمَتْ صَلَاةُ الْغَدَاةِ اَنْ يَّبْدَاَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَاِنْ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ مِّنْ فَرْضِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ فجر کی نماز کیلئے اقامت ہو جانے کے بعد مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ فجر کی دو رکعات (سنت) پہلے ادا کرے اگرچہ اس کی فرض نماز کی ایک (رکعت امام کی اقتداء میں) فوت ہو جائے

2470 - (سند حدیث) اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الصَّفَّارُ بِالْمِصِّيصَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .(2: 69)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اَنْ يُصَلِّيَهَا فِي عَقِبِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

جو شخص جماعت کو پالیتا ہے اس کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اگر اس نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہیں کی ہیں تو فجر کی نماز کے بعد انہیں ادا کرے

2469- رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي عامر الخزاز، واسمه صالح بن رستم، فإنه من رجال مسلم، وهو صدوق كثير الخطأ، عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي، وابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله التيمي المدني . وأخرجه أحمد 1/238، وابن خزيمة (1124) ، والطبراني (11227) ، والحاكم 1/307، والبيهقي 2/482 من طرق عن أبي عامر الخزاز، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه البزار (518) عن إبراهيم بن محمد التيمي، عن يحيى بن سعيد القطان. عن أبي عامر الخزاز، عن أبي يزيد، عن عكرمة، عن ابن عباس، فذكر نحوه. وقال: رواه بعضهم عن ابن أبي مليكة عن ابن عباس، ولا نعلم رواه بهٰذا الإسناد إلا يحيى عن أبي عامر . وقال الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/75: رواه الطبراني في "الكبير" والبزار بنحوه وأبو يعلى، ورجاله ثقات. وفي الباب عن مالك بن بحينة عند البخاري (663) في الأذان: باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، ومسلم (711) في صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع الأذان، والنسائي 2/117

2470- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن عُلية: هو إسماعيل بن إبراهيم بن مِقسم الأسدي . وقد تقدم تخريجه برقم (2194).

2471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ الْمِصْرِيُّ بِطَرَسُوسَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالُوْا: اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَلَّمَ مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ .(4: 50)

حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ انہوں نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہیں کی تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سلام پھیرا۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے دو رکعات سنت ادا کر لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھتے رہے' لیکن آپ نے اس حوالے سے ان پر انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

جس شخص کی فجر کی دو رکعات (سنت) رہ جاتی ہیں اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ سورج نکلنے کے بعد انہیں ادا کرے

2472 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ

2471- رجاله ثقات غير والد يحيى سعيد بن قيس، فلم يوثقه غير المؤلف 4/281، وترجم له البخاري في "التاريخ 3/508، وابن أبي حاتم 4/55-56، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلًا، وقيس بن قهد: هو قيس بن عمرو. وأخرجه ابن منده فيما ذكره الحافظ في "الإصابة" 3/245 من طريق أسد بن موسى بهذا الإسناد، وقال: غريب تفرد به أسد بن موسى موصولًا، وقال غيره "عن الليث عن يحيى": إن حديثه مرسل. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1116) عن الربيع بن سليمان ونصر بن مرزوق، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/274-275، وعنه البيهقي 2/483 عن محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، به. وقد صححه الحاكم على شرطهما، وهو وهم منه رحمه الله فإن سعيدًا والد يحيى لم يخرجا له ولا أحدهما. وأخرجه احمد 5/447، وأبو داود (1267)، وابن ماجه (1154)، والحاكم 1/275، والبيهقي 2/483 من طريق ابن نمير، عن سعد بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، عن قيس بن عمرو قال: رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلًا يصلي بعد صلاة الصبح ركعتين. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "صلاة الصبح ركعتان" فقال الرجل: إني لم أكن صليتُ الركعتين اللتين قبلهما، وصليتهما الآن، فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم. وأخرجه الترمذي (422)

2472- إسناده صحيح على شرط البخاري. عمرو بن عاصم: هو ابن عبيد الله بن الوازع الكلابي القيسي أبو عثمان البصري الحافظ. وأخرجه ابن خزيمة (1117) عن عبد القدوس بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (423) في الصلاة: باب ما جاء في إعادتهما بعد طلوع الشمس، وابن خزيمة (1117)، والحاكم 1/274، والبيهقي 2/484، والدارقطني 1/382-383 من طرق عن عمرو بن عاصم، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. ولفظ رواية الحاكم "من لم يصل ركعتي الفجر حتى تطلع الشمس فليصلها"

الْحَبْحَابِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ .(1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہ کی ہوں وہ انہیں اس وقت ادا کرلے جس وقت سورج نکل آئے''۔

ذِكْرُ مَا يُصَلِّي الْمَرْءُ قَبْلَ الظُّهْرِ مِنَ التَّطَوُّعِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی ظہر سے پہلے کتنے نوافل ادا کرے گا؟

2473 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ (5: 34)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ .(5: 34)

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ ظہر سے پہلے دو رکعت اس کے دو رکعات مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے بھی دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے آپ صبح صادق ہو جانے کے بعد انہیں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے

2474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ:

2473– ابن أبي السرى صدوق له أوهام، وإسناده من عبد الرزاق صحيح على شرطهما . وهو في "مصنف عبد الرزاق" (4812) ، ومن طريقه أخرجه الترمذي (434) في الصلاة: باب ما جاء أنه يصليهما في البيت، وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه الحميدي (674) ، وابن خزيمة (1198) من طريق عمرو بن دينار، والبخاري (1165) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، من طريق عُقيل، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد . زاد البخاري والحميدي في روايتهما "وركعتين بعد الجمعة"، ولم يذكر البخاري في روايته الركعتين قبل الفجر، وانظر الحديث (2454) .

(متن حدیث): كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَبِاللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ ، قُلْتُ: قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا؟ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا ، قُلْتُ: كَيْفَ يَصْنَعُ اِذَا كَانَ قَائِمًا؟ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ اِذَا كَانَ قَاعِدًا؟ قَالَتْ: كَانَ اِذَا قَرَاَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا .(5: 34)

❀❀ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات مغرب کے بعد دو رکعات عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' رات کے وقت آپ نو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے یا بیٹھ کر ادا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: آپ رات کے وقت بیٹھ کر طویل نماز ادا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر بھی طویل نماز ادا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: جب آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے' تو آپ کیا کرتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ کیا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر قرأت کرتے تھے' تو آپ رکوع میں بھی کھڑے ہو کر جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے' تو آپ رکوع بھی بیٹھے ہوئے کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكَعَاتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا فِي بَيْتٍ لَا فِي الْمَسْجِدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ ان رکعات کو گھر میں ادا کرتے تھے ان کو مسجد میں ادا نہیں کرتے تھے جن کا ذکر ہم نے کیا ہے

2475 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي اَرْبَعًا قَبْلَ

2474- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الأول: هو خالد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يزيد الطحان الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران البصري الحذاء . وأخرجه أحمد 6/30، ومسلم (730) (105) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، والترمذي (375) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، و (436) باب ما جاء في الركعتين بعد العشاء ، وأبو داؤد (1251) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع، من طريقين عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد – وبعضهم يزيد فيه على بعض ... وأخرجه 6/239، ومسلم (730) ، والنسائي 3/220 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، وابن ماجه (1228) في إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، من طرق عن عبد الله بن شقيق، به مُختصرًا. وانظر ما بعده و (2631).

2475- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري. وأخرجه أبو داؤد (1251) ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/444 من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

الظُّهْرِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الْمَغْرِبِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الْعِشَاءِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا، قَالَ: فَقُلْتُ: قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا؟ قَالَتْ: يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، قُلْتُ: فَإِذَا قَرَأَ قَائِمًا؟ قَالَتْ: إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ. (5: 34)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ تشریف لے جاتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے۔ پھر آپ واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ مغرب کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے پھر آپ واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔ پھر آپ عشاء کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے پھر آپ واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔ پھر آپ رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے میں نے دریافت کیا: آپ یہ بیٹھ کر ادا کرتے تھے یا کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ رات کے وقت کھڑے ہو کر طویل نماز ادا کیا کرتے تھے میں نے دریافت کیا: جب آپ کھڑے ہو کر قرأت کرتے تھے (تو رکوع کیسے کرتے تھے) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب آپ کھڑے ہو کر تلاوت کرتے تھے تو رکوع میں بھی کھڑے ہو کر جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر تلاوت کرتے تھے تو رکوع بھی بیٹھے ہوئے کر لیتے تھے اس کے بعد آپ فجر سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

2476 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيلُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ، وَيُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. (5: 25)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے کی نماز طویل ادا کرتے تھے اور اس کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالشَّيْءِ الَّذِي يُخَالِفُ فِي الظَّاهِرِ الْفِعْلَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

ایسی چیز کا حکم ہونے کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کی مخالف ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2476- إسناده صحيح على شرط البخاري، إسماعيل: هو ابن إبراهيم بن علية. وأخرجه أبو داود (1128) في الصلاة: باب الصلاة بعد الجمعة، ومن طريقه البيهقي 3/240 عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1836) وأخرجه عبد الرزاق (5526)، وأحمد 2/35 عن معمر. والنسائي 3/113 في الجمعة: باب إطالة الركعتين بعد الجمعة، من طريق شعبة. كلاهما عن أيوب، به نحوه. وأخرجه أحمد 2/75 و77 من طريق عبيد الله، عن نافع، به مختصرًا. وانظر تخريج الحديث (2454).

2477 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا . (5: 25)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کر لے' تو اس کے بعد چار رکعات ادا کرنی چاہئیں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا

جو شخص جمعہ کی نماز ادا کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرے

2478 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا . (3: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جمعے کی نماز ادا کرے تو اسے اس کے بعد چار رکعات ادا کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالرَّكَعَاتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے بعد جن رکعات کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے یہ عمل استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

2479 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا صَلَّيْتَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ اَرْبَعًا . (5: 25)

2477- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/499، ومسلم (881) (67) في الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة، وأبو داؤد (1131) في الصلاة: باب الصلاة بعد الجمعة، والنسائي 3/113 في الجمعة: باب عدد الصلاة بعد الجمعة في المسجد، والبيهقي 3/239 و240 من طرق عن سهيل، بهذا الإسناد.

2478- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح. وانظر ما قبله.

2479- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم جمعے کے بعد نماز ادا کرنے لگو تو چار رکعات ادا کرو''۔

2479 - قَالَ وُهَيْبٌ: فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَرُدُّ عَلٰى سُهَيْلٍ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، (متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ . (5: 25)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا اَمْرُ اِيجَابٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے بعد نماز کی ادائیگی کے حکم کے بارے میں ہم نے جو بیان کیا ہے یہ استحباب کے طور پر ہے ایجاب کے طور پر نہیں ہے

2480 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا . (5: 25)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو' تو وہ چار رکعات ادا کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِمَا وَصَفْنَا اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جس حکم کا ذکر کیا ہے وہ استحباب کے طور پر ہے حتمی طور پر نہیں ہے

2481 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَلَبِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

2480- علي بن زياد اللحجي ذكره المؤلف في "الثقات" 8/480، فقال: من أهل اليمن سمع ابن عيينة، وكان راويا لأبي قُرّة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندي، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين. وأبو قرة: هو موسى بن طارق اليماني: ثقة يغرب روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه عبد الرزاق (5529)، والحميدي (976)، والدارمي 1/370، ومسلم (881) (69)، والترمذي (523) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة وبعدها، والطحاوي 1/336، والبيهقي 3/240، والبغوي (879) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد.

2481- عبيد بن هشام روى عنه جمع، ووثقه غير واحد، وقال ابو حاتم: صالح، وقال أبو داؤد: ثقة إلا أنه تغير في آخر أمره لقن أحاديث ليس لها أصل، وقال النسائي: ليس بالقوي، ومن فوقه من رجال الصحيح. وانظر ما قبله.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو' تو وہ چار رکعات ادا کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِيْ عَقِبِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لَا بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا حکم جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کرنے کا حکم دو سلاموں کے ساتھ دیا گیا ہے ایک سلام کے ساتھ نہیں دیا گیا

2482 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، سَمِعَ عَلِيًّا الْبَارِقِيَّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى . (1: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَالْبَارِقُ: جَبَلُ اَزْدٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کی (نفل نمازیں) دو' دو کر کے ادا کی جائیں گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) البارق' ''ازد'' کا ایک پہاڑ ہے۔

2482- إسناده جيد، إلا أن الثقات من أصحاب ابن عمر لم يذكروا فيه صلاة النهار على البارقي: هو على بن عبد الله الأزدى. وأخرجه أبو داوُد (1295) فى الصلاة: باب فى صلاة النهار، والترمذى (597) فى الصلاة: باب ما جاء أن صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، والنسائى 3/227 فى. قيام الليل: باب كيف صلاة الليل، وابن ماجه (1322) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، والدارقطنى 1/417. والبيهقى 2/487 كلهم من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد. وسكت عنه الترمذى إلا أنه قال: اختلف أصحاب شعبة فيه، فرفعه بعضهم ووقفه بعضهم، ورواه الثقات عن عبد الله بن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه صلاة النهار. وقال النسائى: هذا الحديث عندى خطأ، وقال فى "سننه الكبرى": إسناده جيد إلا أن جماعة من أصحاب عمر خالفوا الأزدى فيه، فلم يذكروا فيه النهار، منهم سالم ونافع وطاووس، ثم ساق رواية الثلاثة. قال الزيلعى فى "نصب الراية" 2/144: والحديث فى "الصحيحين" من حديث جماعة عن ابن عمر ليس فيه ذكر النهار. وقال صاحب "التمهيد" 13/185: وكان يحيى بن معين يخالف أحمد فى حديث على الأزدى ويضعفه، ولا يحتج به، ويذهب مذهب الكوفيين فى هذه المسألة ويقول: إن نافعًا وعبد الله بن دينار وجماعة رووا هذا الحديث عن ابن عمر لم يذكروا فيه "والنهار". وقال الدارقطنى فى "العلل": ذكر النهار فيه وهم. وقد بسط القول فى تضعيف هذه الزيادة ابن تيمية فى "الفتاوى" .. ، وانظر "تلخيص الحبير" 2/22.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّكَعَاتِ الْاَرْبَعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرَادَ بِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لَا بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جمعہ کے بعد چار رکعات کی ادائیگی کا حکم دینا اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: انہیں دو سلاموں کے ساتھ ادا کیا جائے ' نہ کہ ایک سلام کے ساتھ ادا کیا جائے

2483 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى .(5: 25)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کی (نفل نمازیں) دو دو کر کے ادا کی جائیں گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ بَيْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لِشَيْءٍ لَا يَرْكَعُهُمَا اِلَّا فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعات ادا کرنا ایسا عمل نہیں ہے کہ ان دو رکعات کو صرف گھر میں ہی ادا کیا جائے

2484 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ ، فَقَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ اِذَا جِئْتُمْ عِيْدَكُمْ هٰذَا مَكَثْتُمْ حَتّٰى تَسْمَعُوْا مِنْ قَوْلِيْ ، قَالُوْا: نَعَمْ، بِآبَائِنَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتِنَا، قَالَ: فَلَمَّا حَضَرُوْا الْجُمُعَةَ صَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ

2483- هو مكرر ما قبله.

2484- إسناده ضعيف لجهالة محمد بن موسى بن الحارث وأبيه، فلم يوثقهما غير المؤلف 7/397 و8/450 وعاصم بن سويد: هو ابن عامر بن جارية الأنصاري القُبائي روى عنه جمع، وذكره ابن زبالة في علماء المدينة، وقال ابوحاتم: شيخ محله الصدق. وذكره المؤلف في "الثقات" وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1872).

الْـمَسْجِدِ، وَلَـمْ يُرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ يَنْصَرِفُ اِلٰى بَيْتِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.(5: 25)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدھ کے دن بنوعمرو کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی عید پر (یعنی جمعہ کے دن) آؤ تو تم اگر وہاں ٹھہرے رہو اور میری گفتگو سن لو (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں نے عرض کی: ٹھیک ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو یارسول اللہ! راوی کہتے ہیں: جب وہ لوگ جمعہ میں شریک ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جمعہ کی نماز پڑھائی پھر آپ نے انہیں جمعہ کے بعد دو رکعات مسجد میں ادا کی اس سے پہلے آپ کو جمعہ کے دن جمعہ کے بعد مسجد میں دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا تھا اس دن سے پہلے (فرض ادا کرنے کے بعد) اپنے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهَا صَحِيْحَةٌ مَحْفُوْظَةٌ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت صحیح اور محفوظ ہیں

2485 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْفَهَانِيُّ بِالْكَرَجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا، فَاِنْ كَانَ لَهٗ شُغْلٌ فَرَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَكْعَتَيْنِ فِي الْبَيْتِ . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جس شخص نے جمعے کے بعد نماز ادا کرنی ہو وہ چار رکعات ادا کرے اگر اسے کوئی مصروفیت ہو' تو وہ مسجد میں دو رکعات ادا کرلے اور دو رکعات گھر میں ادا کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الْاَخِيْرَةَ اِنَّمَا هِيَ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ صَالِحٍ اَدْرَجَهُ ابْنُ اِدْرِيسَ فِي الْخَبَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ آخری الفاظ ابوسالک نامی راوی کا قول ہے

2485- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس بن يزيد الأودي. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/133 وأحمد،2/249، ومسلم (881) (68) في الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة، وابن ماجه (1132) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الصلاة بعد الجمعة، والبيهقي 2/239 من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد.

2486- إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح. وانظر ما قبله.

جس کو ابن ادریس نامی راوی نے روایت میں درج کر دیا ہے

2486 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا

قَالَ سُهَيْلٌ: قَالَ لِي اَبِي: اِنْ لَّمْ تُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي بَيْتِكَ رَكْعَتَيْنِ. (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا، ہم جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں۔ سہیل نامی راوی کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ فرمایا تھا اگر تم مسجد حرام میں چار رکعات ادا نہیں کرتے تو دو رکعات مسجد میں ادا کرو اور دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِي تُؤَدَّى فِيهِ رَكْعَتَا الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَا الْجُمُعَةِ

اس مقام کی صفت کا تذکرہ جہاں مغرب کی دو رکعات اور جمعہ کی دو رکعات ادا کرنی چاہیے

2487 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، اِلَّا فِي بَيْتِهِ. (5: 8)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد والی دو رکعات اور جمعے کے بعد والی دو رکعات صرف اپنے گھر میں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ كُلِّ صَلَاةِ فَرِيضَةٍ يُرِيْدُ اَدَائَهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جب بھی فرض نماز ادا کرے اس سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2488 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

2487- إسناده صحيح. محمد بن يحيى: هو محمد بن يحيى بن فياض الحنفي البصري روى له أبو داوُد والنسائي، وثقه الدارقطني، وذكره المؤلف في "الثقات"، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الطيالسي (1836) عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 1/336 من طريق حجاج بن محمد، عن ابن أبي ذئب، به -بقصة الركعتين بعد الجمعة. وأخرجه الترمذي (432) في الصلاة: باب ما جاء أنه يصليهما في البيت، من طريق أيوب، عن نافع، به -بقصة ركعتي المغرب، وقال: حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وانظر تخريج الحديث (2476).

2488- إسناده قوي. وهو مكرر (2455).

سَعِيْدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوْضَةٍ إِلَّا وَبَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کی جانی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2489 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ، حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ كَذٰلِكَ، يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ. (5:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مؤذن جب اذان دے دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نماز ادا کرنے کے لئے تیزی سے ستون کی طرف لپکتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے تھے' تو وہ لوگ اسی حالت میں ہوتے تھے وہ حضرات مغرب سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے حالانکہ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَّجْعَلَ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ لِبَيْتِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے

2490 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2489- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو محمد بن جعفر الملقب بغندر، وعمرو بن عامر: هو الأنصاري الكوفي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1288)، وفي آخره: قال أبو بكر: يريد شيئًا كثيرًا. وأخرجه البخاري (625) في الأذان: باب كم بين الأذان والإقامة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/280 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه الدارمي 1/336، والبخاري (503) في الصلاة: باب الصلاة إلى الأسطوانة، والنسائي 2/28-29 في الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة، من طرق عن عمرو بن عامر، به. وأخرجه مسلم (837) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعين قبل صلاة المغرب، والبيهقي 2/475

(متن حدیث): إِذَا قَضَى اَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا . (1: 67)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں اپنی نماز مکمل کر لے' تو اسے اپنے گھر میں بھی (نماز میں سے) کچھ حصہ رکھنا چاہئے اس کے نماز ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمَرْءِ النَّوَافِلَ كُلَّهَا فِيْ بَيْتِهِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا تمام نوافل اپنے گھر میں ادا کرنا زیادہ اجر کا باعث ہے

2491 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً مِنْ حُصُرٍ فِيْ رَمَضَانَ، فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ، فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ اُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، قَالَ: فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَاَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ . (1: 2)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ میں چٹائی سے بنا ہوا حجرہ بنوالیا آپ اس میں رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی جب آپ کو لوگوں کے بارے میں علم ہوا' تو آپ بیٹھنے لگے (یعنی ان کے پاس نماز کے لئے تشریف نہیں لے جاتے تھے) راوی

2490- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطي الإسكاف نزيل مكة، روى له البخاري مقرونًا. محمد بن خازم: هو أبو معاوية الضرير .وأخرجه أحمد 3/316، ومسلم (778) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، والبيهقي 2/189 من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1206) .وأخرجه أحمد 3/316، من طريق عبد الله بن نمير، وابن خزيمة (1206) أيضًا من طريق أبي خالد وعبدة بن سليمان، ثلاثتهم عن الأعمش، به.وأخرجه أحمد 3/59، وابن ماجه (1376) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في التطوع في البيت، وابن خزيمة (1206) ، والبيهقي 2/189 من طريق سفيان وزائدة، عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر، عن أبي سعيد الخدري . فجعله من مسند أبي سعيد. وأخرجه أحمد 3/59 عن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، عن جابر، عن أبي سعيد.

2491- إسناده صحيح على شرطهما . سالم أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية مولى عمر بن عبيد الله التيمي . وأخرجه أحمد 5/182، والبخاري (731) في الأذان: باب صلاة الليل، و (7290) في الاعتصام: باب ما يُكره من كثرة السؤال، ومسلم (781) (214) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته، والنسائي 3/197-198 في قيام الليل: باب الحث على الصلاة في البيوت، وابن خزيمة (1204) ، والبيهقي 3/109 من طرق عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/184 من طريق محمد بن عمرو، عن موسى بن عقبة، به . وأخرجه أحمد 5/187، والبخاري (6113) في الأدب: باب ما يجوز من الغضب، ومسلم (781) (213) ، وأبو داؤد (1447) في الصلاة: باب فضل التطوع في البيت، والترمذي (450) في الصلاة: باب ما جاء في فضل صلاة التطوع في البيت، وابن خزيمة (1203) من طريق عبد الله بن سعيد، عن سالم، به. وانظر "الفتح" 3/13- 14.

کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا جب میں نے تمہارا طرزِ عمل دیکھا تھا اے لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو کیونکہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّنَفُّلِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ وُجُوْدِ النَّشَاطِ، وَتَرْكِهِ عِنْدَ عَدَمِهِ

آدمی کو نفل نماز اس وقت ادا کرنے کا حکم ہونا، جب وہ چاق و چوبند ہو اور جب وہ چاق و چوبند نہ ہو اس وقت اسے ترک کرنے کا حکم ہونا

2492 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ، فَاِذَا كَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَكَتْ بِهٖ، قَالَ: حُلُّوْهُ، ثُمَّ قَالَ: لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ، فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ. (1: 78)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دو ستونوں کے درمیان رسی لٹکی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ہے وہ نماز ادا کرتی ہیں، جب وہ تھک جاتی ہیں، تو اسے پکڑ لیتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کھول دو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی کو چاق و چوبند ہونے کی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے اسے تھکاوٹ محسوس ہو یا طبیعت مائل نہ ہو، تو پھر بیٹھ جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ النَّافِلَةَ اِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مَخَافَةَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے وقت میں نفل کی نماز ادا کرے جب اس کی آنکھ (یعنی نیند) غالب ہو (یہ ممانعت) اس اندیشے کے تحت ہے کہ وہ کچھ ایسا پڑھنا شروع نہ کر دے جس کا اسے علم نہ ہو

2492– إسناده صحيح على شرطهما . يعقوب الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير بن زيد بن أفلح العبدي مولاهم أبو يوسف الدورقي . وأخرجه ابن خزيمة (1180) عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/101، ومسلم (784) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بأن يرقد أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك، وأبو داود (1312) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/270 من طرق عن إسماعيل بن علية، به . وفي إحدى روايتي أبي داوْد "هذه حمنة بنت جحش تصلي ." وأخرجه البخاري (1150) في التهجد: باب ما يكره من التشديد في العبادة، ومسلم (784)، والنسائي 3/218–219 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، وابن ماجه (1371) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، وأبو عوانة 2/297–298، والبغوي (942)، والخطيب في "الأسماء المبهمة"

2493 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَرَاٰى حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: فُلَانَةُ تُصَلِّيْ فَاِذَا اَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتُصَلِّ مَا عَقَلَتْ، فَاِذَا خَشِيَتْ اَنْ تُغْلَبَ فَلْتَنَمْ .(2: 43)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے آپ نے دوستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی دیکھی تو دریافت کیا: یہ کیوں ہے لوگوں نے عرض کی: یہ فلاں خاتون کے لئے ہے' جو نماز ادا کرتی ہے' جب تھک جاتی ہے' تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اس وقت تک نماز ادا کرنی چاہئے جب تک وہ چاق و چوبند ہو جب اسے اندیشہ ہو' اب اسے نیند آنے لگی ہے' تو پھر اسے سو جانا چاہئے۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَنْ وَّصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ النَّافِلَةَ فِيْ يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کو رات اور دن میں نفل نماز کیسے ادا کرنی چاہئے؟

2494 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى .(3: 10)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کی (نفل نماز) دو دو کر کے ادا کی جائے گی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوْسِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کے لئے دو رکعات ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے کی ممانعت کا تذکرہ

2495 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فِيْلٍ الْبَالِسِيُّ اَبُو الطَّاهِرِ، اِمَامُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ بِاَنْطَاكِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ:

2493- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وهو في "مسند أبي يعلى" /183أ، ب. وأخرجه البيهقي 3/19 من طريق إبراهيم بن عبد الله السعدي، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/204، والخطيب في الأسماء المبهمة (197)، وأبو يعلى /181ب، و/183أ، من طرق عن حميد، به. وفي رواية "هذه حمنة بنت جحش"، وانظر التعليق على الحديث السابق.

2494- إسناده صحيح وقد تقدم برقم (2483).

سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ فِيهِ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ . (2: 49)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت ادا نہ کر لے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو دو رکعات ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2496 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ لِي: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ . (1: 67)

2495- إسناده صحيح. محمد بن عمرو بن العباس الباهلي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/107، فقال: من أهل البصرة يروي عن ابن عيينة، حدثنا عنه الحسن بن عبد الله القطان وغيره، كنيته أبو بكر، مات سنة تسع وأربعين ومئتين، وترجمه الخطيب في "تاريخه" 3/137، ونقل توثيقه عن عبد الرحمٰن بن يوسف، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه ابن خزيمة (1827) عن الصنعاني، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/162، وأحمد 5/295، 296 و303 و305 و311، وعبد الرزاق (1673)، والحميدي (421)، وابن أبي شيبة 1/339، والدارمي 1/323-324، والبخاري (444) في الصلاة: باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين، و (1163). في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ومسلم (714) (69) في صلاة المسافرين: باب استحباب تحية المسجد بركعتين، وأبو داوُد (467) و (468) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة عند دخول المسجد، والترمذي (316) في الصلاة: باب ما جاء إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين، والنسائي 2/53 في المساجد: باب الأمر بالصلاة قبل الجلوس فيه، وابن ماجه (1013) في إقامة الصلاة: باب من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع، وابن خزيمة (1825) و (1826) و (1827)، والبيهقي 3/53، والبغوي (480)، وأبو عوانة 1/415 من طرق عن عامر بن عبد الله بن الزبير، به. وأخرجه مسلم (714) (70)، وابن خزيمة (1829)

2496- إسناده صحيح على شرط مسلم. الأشجعي: هو عبيد الله بن عبد الرحمٰن الأشجعي، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه مسلم (715) في صلاة المسافرين: باب استحباب تحية المسجد بركعتين، عن أحمد بن جوَّاس الحنفي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (443) في الصلاة: باب الصلاة إذا قدم من سفر، و (2394) في الاستقراض: باب حسن القضاء، و (3087) في الجهاد: باب الصلاة إذا قدم من سفر، من طريق مسعر، والبخاري أيضًا (2604) في الهبة: باب الهبة المقبوضة وغير المقبوضة، و (3089) في الجهاد: باب الطعام عند القدوم، ومسلم 3/1223 (115) في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/266 من طريق شعبة، كلاهما عن محارب بن دثار، به نحوه. وأخرجه البخاري (2097) في البيوع: باب شراء الدواب والحمير، من طريق وهب بن كيسان، عن جابر بن عبد الله، بنحوه في خبر طويل.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ وصولی کرنی تھی' آپ نے وہ مجھے ادا کی کچھ مزید ادائیگی بھی کی۔ میں مسجد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2497 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ . (1: 67)

حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں آئے' تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لینی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ اَرَادَ بِهِ رَكْعَتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ دو سجدے ادا کر لے'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے

2498 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ . (1: 67)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں آئے' تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لینی چاہئے''۔

2497- إسناده صحيح على شرط الشيخين. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب الحارثي. وهو في "الموطأ" 1/162. وقد تقدم تخريجه برقم (2495).

2498- إسناده صحيح. محمد بن الحارث الحراني صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح. أبو عبد الرحيم: خالد بن أبي يزيد بن سماك بن رستم الأموي مولاهم. وقد تقدم تخريجه برقم (2495).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا اُمِرَ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ قَبْلَ الْجُلُوْسِ وَالْاِسْتِخْبَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے اور کوئی خبر حاصل کرنے سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے

2499 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ اَوْ يَسْتَخْبِرَ . (1: 67)

حضرت ابوقتادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں آئے' تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرلینی چاہئے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

جمعہ کے دن ایسے وقت میں مسجد میں داخل ہونے والا شخص جب امام خطبہ دے رہا ہو اسے دو رکعات ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2500 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَا:

دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ الْمَسْجِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ .

تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَهُوَ قَاضِي الْكُوفَةِ قَالَهُ الشَّيْخُ . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے

2499– رجاله ثقات رجال الشيخين. همام: هو ابن يحيى بن دينار الأزدي.

2500– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير أبي سفيان –وهو طلحة بن نافع– فإن البخاري روى له مقرونًا بغيره. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة /105أبنحو هذا اللفظ، وأخرجه أبو يعلى بهذا اللفظ ورقة /115ب من طريق شريك، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ. وأخرجه ابن ماجه (1114) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يخطب، عن داود بن رشيد، به نحوه. وأخرجه أبو داود (1116) في الصلاة: باب إذا دخل الرجل والإمام يخطب، وابن أبي شيبة 2/110، وأبو يعلى (/119أ)، والطحاوي 1/365 من طرق عن حفص بن غياث. بـه نحوه، غير أن ابن أبي شيبة وأبا يعلى لم يذكرا في الرواية حديث أبي هريرة. وأخرجه أبو يعلى /701أمن طريق أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه أيضًا /101أو/106أو/107أمن طريق سفيان و/108أمن طريق حماد، كلاهما عن عمرو بن دينار، عن جابر. وفيها: دخل رجل ... لم يسمه. وانظر (2501) و (2502).

نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی' وہ دو رکعات نماز ادا کرلیں۔
اس روایت کو نقل کرنے میں حفص نامی راوی منفرد ہے یہ کوفہ کے قاضی تھے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدَّاخِلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے اور انہیں مختصر ادا کرے

2501 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ. (1: 67)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعات مختصر طور پر ادا کرلے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَتَجَوَّزَ فِيهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے اور انہیں مختصر ادا کرے

2502 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسٰى، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: يَا سُلَيْكُ، قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا، ثُمَّ قَالَ: اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا. (1: 107)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے سلیک اٹھو اور دو رکعات ادا کرلو انہیں مختصر ادا کرنا پھر

2501– إسناده صحيح. أحمد بن يحيى الصوفي ذكره المؤلف في "الثقات" 8/40، فقال: أحمد بن يحيى بن زكريا البناني الصوفي، من أهل الكوفة، كنيته أبو جعفر، ونقل ابن أبي حاتم 2/82 توثيقه عن أبيه. وداوٗد الطائي: هو داوٗد بن نصير الطائي الكوفي ثقة فقيه زاهد. روى له النسائي، وإسحاق بن منصور: هو السلولي مولاهم أبو عبد الرحمٰن الكوفي روى له الجماعة. وانظر ما بعده.

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم میں سے کوئی ایک شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اسے (بیٹھنے سے پہلے) دو رکعات ادا کر لینی چاہئے اور انہیں مختصر ادا کرنا چاہئے'۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَمْ تَفُتْهُ صَلَاةٌ اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْضِيَهَا كَمَا زَعَمَ مَنْ حَرَّفَ الْخَبَرَ عَنْ جِهَتِهٖ وَتَاَوَّلَ لَهٗ مَا وَصَفْتُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان صاحب کی کوئی نماز فوت نہیں ہوئی تھی

کہ انہیں نبی اکرم ﷺ نے قضاء کرنے کا حکم دیا ہوتا' ایسا نہیں ہے' جس طرح اس شخص نے گمان کیا ہے' جس نے اس روایت کو اس کے مخصوص پس منظر سے پھیر دیا ہے اور اس کی وہ تاویل بیان کی ہے جو میں نے ذکر کی ہے

2503 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، حَدَّثَنِىْ عِيَاضٌ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ

2502- إسناده صحيح على شرط مسلم . عيسى: هو ابن يونس بن أبى إسحاق السبيعى. وأخرجه مسلم (875) (59) فى الجمعة: باب التحية والإمام يخطب، وابن خزيمة (1835) عن على بن خشرم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه كذلك مسلم، والبيهقى 3/194 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن عيسى بن يونس، به . وأخرجه عبد الرزاق (5514)، وأحمد 3/316-317 و389، والطحاوى 1/365، والبيهقى 3/194، والدارقطنى 2/13-14 و14 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/297، وأبو داؤد (1117)، والدارقطنى 2/13 من طريق الوليد أبى بشر، عن أبى سفيان، به . وأخرجه الشافعى فى "مسنده" 1/140، والطيالسى (1695)، والدارمى 1/364، والبخارى (930) فى الجمعة: باب إذا رأى الإمام رجلًا جاء وهو يخطب أمره أن يصلى ركعتين، و (931) باب من جاء والإمام يخطب صلى ركعتين خفيفتين، و (1166) فى التهجد: باب ما جاء فى التطوع مثنى مثنى، ومسلم (875)، وأبو داؤد (1115)، والترمذى (510) فى الصلاة: باب ما جاء فى الركعتين إذا جاء الرجل والإمام يخطب، والنسائى 3/103 فى الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء والإمام يخطب، وابن ماجه (1112) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يخطب، وابن خزيمة (1832) و (1833) و (1834)، والطحاوى 1/365، والبيهقى 3/193 و217، وابن الجارود (293)، والبغوى (1083)، والدارقطنى 2/14 من طرق عن عمرو بن دينار، عن جابر . وأخرجه الشافعى 1/140، ومسلم (875) (58)، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 2/340، والبيهقى 3/194 من طريقين عن أبى الزبير، عن جابر، به.

2503- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان، فإنه روى له البخارى تعليقًا ومسلم متابعة . عياض: هو عياض بن عبد اللّٰه بن سعد بن أبى سرح القرشى العامرى المكى . وأخرجه أحمد 3/25، والنسائى 5/63 فى الزكاة: باب إذا تصدق وهو محتاج إليه هل يُرد عليه، والبيهقى 4/181 من طريق يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد، وبأتم مما هنا . وأخرجه الحميدى (741)، وأبو داؤد (1675) فى الزكاة: باب الرجل يخرج من ماله، والنسائى 3/106-107 فى الجمعة: باب حث الإمام على الصدقة يوم الجمعة فى خطبته، والترمذى (511) فى الصلاة: باب ما جاء فى الركعتين إذا جاء الرجل والإمام يخطب، والطحاوى 1/366 من طريقين عن محمد بن عجلان، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض.

فَـامَـرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَامَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَامَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ .(1: 67)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور یہ ہدایت کی' وہ دو رکعات ادا کر لے پھر وہ شخص اگلے جمعے داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی منبر پر تشریف فرما تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے یہ ہدایت کی' وہ دو رکعات ادا کر لے پھر وہ تیسرے جمعے مسجد میں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی منبر پر تشریف فرما تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے یہ ہدایت کی' وہ دو رکعات ادا کر لے۔

2504 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلَا تَعُوْدَنَّ لِمِثْلِ هٰذَا، فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ .(1: 107)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعُوْدَنَّ لِمِثْلِ هٰذَا اَرَادَ الْاِبْطَاءَ فِي الْمَجِيءِ اِلَى الْجُمُعَةِ، لَا الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ اُمِرَ بِهِمَا، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا خَبَرُ ابْنِ عَجْلَانَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ اَنَّهُ اَمَرَهُ فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ اَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَهُمَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دو رکعت ادا کرلو اور آئندہ اس طرح کی حرکت نہ کرنا۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے دو رکعات ادا کی اور بیٹھ گئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اس طرح دوبارہ نہ کرنا'' اس سے مراد جمعہ کی طرف آنے میں تاخیر کرنا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان دو رکعت کو دوبارہ ادا کرنے سے منع کیا جا رہا ہے جن کے بارے میں حکم دیا گیا تھا اور اس کے صحیح ہونے کی دلیل ابن عجلان کی نقل کردہ وہ روایت ہے جو اس سے پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے جمعہ میں انہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ اسی طرح دو رکعت ادا کرلیں۔

2505 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

2504- إسناده قوى، صرح ابن إسحاق بالتحديث، يعقوب بن إبراهيم: هو ابن سعد بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزهرى المدنى. وأخرجه الدارقطنى 2/16 من طريق الفضل بن سهل، عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: تَصَدَّقُوا ، فَتَصَدَّقُوا، فَاَعْطَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مِمَّا تَصَدَّقُوا، وَقَالَ: تَصَدَّقُوا ، فَاَلْقَى هُوَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ وَقَالَ: انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا، دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَرَجَوْتُ اَنْ تَفْطِنُوا لَهُ، فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ، فَلَمْ تَفْعَلُوا، فَقُلْتُ: تَصَدَّقُوا، فَاَعْطَوْهُ ثَوْبَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: تَصَدَّقُوا، فَاَلْقَى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ، خُذْ ثَوْبَكَ ، وَانْتَهَرَهُ.(2: 66)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ ثَوْبَكَ ، لَفْظَةُ اَمْرٍ بِاَخْذِ الثَّوْبِ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ ضِدِّهٖ وَهُوَ بَذْلُ الثَّوْبِ، وَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَخْرَجَ شَيْئًا لِلصَّدَقَةِ فَمَا لَمْ يَقَعْ فِيْ يَدِ الْمُتَصَدِّقِ بِهٖ عَلَيْهِ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهِ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ غَيْرُ مُسْتَحَبٍّ لَهُ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ كُلِّهٖ اِلَّا عِنْدَ الْفَضْلِ عَنْ نَفْسِهٖ وَعَمَّنْ يَقُوْتُهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے یہ حکم دیا' وہ دو رکعات ادا کرلے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو انہوں نے صدقہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے دیئے ہوئے صدقے سے دو کپڑے اس شخص کو دیئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو تو اس شخص نے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا پیش کردیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا یہ عمل اچھا نہیں لگا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو یہ بری حالت میں مسجد میں آیا تھا مجھے یہ امید تھی' تم لوگ اس کی حالت کا اندازہ لگا کر اس کو صدقہ دے دو گے لیکن تم لوگوں نے ایسا نہیں کیا' تو میں نے کہا: تم لوگ صدقہ دو پھر لوگوں نے اسے دو کپڑے صدقہ دیئے پھر میں نے کہا: تم لوگ صدقہ دو اس نے ان دو کپڑوں میں سے ایک کو پیش کردیا (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا) تم اپنا کپڑا لے لو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اپنے کپڑے حاصل کرلو'' یہاں لفظی طور پر کپڑے حاصل کرنے کا حکم ہے لیکن اس سے مراد اس کی برعکس صورت حال سے منع کرنا ہے اور وہ اپنے کپڑے کو (اللہ کی راہ میں) دینا ہے اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جب کوئی شخص صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز نکالتا ہے اور ابھی وہ اس شخص کے ہاتھ میں نہیں گئی جسے وہ صدقے کے طور پر دینی تھی تو اس شخص کو اسے واپس لینے کا اختیار ہوگا اس میں اس بات کی بھی دلیل موجود ہے کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب نہیں ہے کہ وہ اپنے سارے مال کو صدقہ کردے البتہ اس کے پاس اپنی ذات اور اپنی خوراک کے علاوہ اضافی مال موجود ہو' تو (وہ اسے خرچ کرسکتا ہے)

2506– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان وهو ثقة روى له البخاري تعليقًا ومسلم متابعة . وهو في "مسند أبي يعلى " /60ب وفيه بعد قوله: "فأمره أن يصلي ركعتين ": ثم دخل المسجد ثانية وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قال ... وانظر الحديث (2503) . إسناده صحيح على شرطهما، وقد تقدم برقم (2308) . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك، وأبو التياح: يزيد بن حميد الضُّبعي.

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ جَمَاعَةً تَطَوُّعًا

آدمی کا نفل نماز باجماعت ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2506 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا كَثِيْرًا حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِى صَغِيْرٍ: يَا اَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَنَضَحْنَا بُسَاطًا لَنَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ.(1:4)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَنَسٍ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، اَرَادَ بِهٖ وَقْتَ صَلَاةِ السُّبْحَةِ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ صَلَاةَ الْفَرِيضَةِ جَمَاعَةً فِيْ دَارِ اَنْصَارِيٍّ دُوْنَ مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے تھے' اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے' جب نماز کا وقت ہوا' تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی چٹائی بچھادی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا کی اور ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے کہ ''نماز کا وقت ہو گیا تھا'' اس سے مراد یہ ہے کہ نفل نماز کا وقت ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز جماعت کے ساتھ کسی انصاری کے گھر ادا نہیں کرتے تھے جو باجماعت نماز والی مسجد کے علاوہ ہو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نفل نماز کو بیٹھ کر ادا کرسکتا ہے

2507 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

2507– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مسند أبي يعلى" /2ورقة 323 ووقع فيه "وكان أحب العمل إلى الله عز وجل" بدل قوله "وكان أحب العمل إليه" وهو مخالف لما عند المؤلف –وهو قد روى الحديث عنه ولغيره من الأئمة الذين خرجوا هذا الحديث، فقد وقع عندهم جميعًا "إليه" أي: إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وأخرجه أحمد 6/319 عن عبد الرحمن بن مهدى، بهذا الإسناد. وخرجه أحمد 6/319، والطيالسى (1609) ، والنسائى 3/222 فى قيام الليل: باب صلاة القاعد في النافلة، من طريق شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق (4091) ، وأحمد 6/304 و305 و319 و320 و321، وابن أبى شيبة 2/48، وابن ماجه (1225) فى إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، و (4237) فى الزهد: باب المداومة على العمل، والطبرانى فى "الكبير" /23 (513) و (514) و (515) و (516) من طرق عن أبى إسحاق، به . وفى بعض الروايات بعد قوله "وهو جالس": "إلا المكتوبة"، وفى بعضها "إلا الفريضة."

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ، وَكَانَ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا. (1:4)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وصال کے قریب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ نمازیں بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جسے بندہ باقاعدگی کے ساتھ کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا يُصَلِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ

اس مدت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے

2508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ جَالِسًا قَطُّ، حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ جَالِسًا، فَيَقْرَاُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا. (1:4)

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کے وصال سے ایک سال پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نمازیں بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے اگر کسی سورۃ کی تلاوت کرتے تھے تو اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی سے بڑی سورۃ سے زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُصَلِّي الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے تھے

2509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا دَخَلَ فِي السِّنِّ، وَكَانَ اِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ رَكَعَ. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو جانے کے بعد بیٹھ کر نفل نماز ادا کیا کرتے تھے

2508- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "الموطأ" 1/137. ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 6/285، ومسلم (733) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، والنسائي 3/223 في قيام الليل: باب صلاة القاعد في النافلة، والترمذي (373) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، وابن خزيمة (1242)، والطبراني 23/(339)، والبيهقي 2/490. وأخرجه عبد الرزاق (4089)، وأحمد 6/285، ومسلم (733)، والطبراني 23/(338) و(340) و(341) و(342) و(344) من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وانظر (2530).

جب کسی سورت کی تیس آیات باقی رہ جاتی تھیں تو پھر آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَقُوْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُعُوْدِهٖ عِنْدَ اِرَادَةِ الرُّكُوْعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ رکوع میں جانے کے ارادے کے وقت بیٹھنے کی حالت سے کھڑے ہو جایا کرتے تھے

2510 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا. (1:4)

❀❀ عبداللہ بن شقیق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت بیٹھ کر طویل نماز ادا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر طویل نماز ادا کرتے تھے جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے تو قیام کی حالت میں رکوع میں جاتے تھے۔

2509- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "صحيح ابن خزيمة " (1240) ولفظه عنده من رواية على بن حجر، بهٰذا الإسناد "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقرأ في شيء من صلاة الليل جالسًا، حتى إذا دخل في السن، فإذا بقي من السورة ثلاثون أو أربعون آية، قام فقرأها، ثم ركع"، وأعاده بنحوه مرة أخرى برقم (1243) عن على بن حجر، به . وأخرجه ابن خزيمة (1240) عن يوسف بن موسى، عن جرير، به.وأخرجه مالك 1/137، وعبد الرزاق (4096) و (4097) ، وأحمد 6/46 و178، والحميدى (192) ، والبخارى (1118) ، في تقصير الصلاة: باب إذا صلى قاعدًا ثم صحّ أو وجد خفة تمّم ما بقي، و (1148) في التهجد: باب قيام النبى صلى الله عليه وسلم في رمضان وغيره، ومسلم (731) (111) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، وأبو داوٗد (953) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والنسائى 3/220 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، وابن ماجه (1227) في إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، وابن خزيمة (1240) ، والطحاوى 1/338، والبيهقى 2/490، والبغوى (979) من طرق عن هشام بن عروة، به.وأخرجه البخارى (4837) في التفسير: باب (ليغفر لك اللّٰهُ ما تقدم من ذنبك وما تأخر ...) من طريق أبى الأسود، عن عروة، به نحوه.وأخرجه مالك 1/138، ومن طريقه البخارى (1119) ، ومسلم (731) (112) ، والنسائى 3/220، وأبو داوٗد (954) ، والترمذى (374) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، والطحاوى 1/339 ،والبيهقى 2/490 من طريق أبى سلمة، عن عائشة.وأخرجه مسلم (731) (113) ، والنسائى 3/220، وابن ماجه (1226) ، وأبو يعلى (4885) ، وابن خزيمة (1244) ، والبيهقى 2/491،

2510- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر (2474) و (2475) .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ: فَاِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا اَرَادَتْ بِهٖ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے رکوع میں چلے جاتے تھے'' اس سے مراد یہ ہے: جب آپ نماز کا آغاز بیٹھنے کی حالت میں کرتے تھے تو رکوع بھی بیٹھنے کی حالت میں کرتے تھے

2511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا، فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا . (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے جب آپ کھڑے ہو کر نماز کا آغاز کرتے تھے' تو آپ قیام کی حالت میں ہی رکوع میں جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِذَا صَلَّى قَاعِدًا

آدمی کی اس نماز کی صفت کا تذکرہ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے

2512 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى مُتَرَبِّعًا . (1:4)

2511- إسناده صحيح . سلم بن جنادة روى له الترمذي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1248) . وانظر ما قبله.

2512- إسناده صحيح على شرط الصحيح . محمد بن عبد الله المخرمي: هو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ أبو جعفر البغدادي ثقة حافظ، وأبو داوُد الحفري: هو عمر بن سعد بن عبيد، والحفري، بفتح الحاء والفاء : نسبة إلى موضع بالكوفة. وأخرجه النسائي 3/224 في قيام الليل: باب كيف صلاة القاعد، وابن خزيمة (1238) ، والحاكم 1/275، وعنه البيهقي 5/305 من طرق عن أبي داوُد الحفري، بهذا الإسناد . إلا أنهم لم يقيدوا حميدًا بالطويل كما وقع عند المصنف، وقال النسائي: "لا أعلم أحدًا روى هذا الحديث غير أبي داوُد، وهو ثقة، ولا أحسب هذا الحديث إلا خطأ " كذا وقع في النسخة المطبوعة من "المجتبى" ولفظه في "السنن الكبرى" رواية ابن الأحمر: "لا أعلم أحدًا روى هذا الحديث غير أبي داوُد عن حفص " قال مغلطاي: وزيادة "ولا أحسبه إلا خطأ" وقع في بعض نسخ المجتبى، وفي بعضها لم يزد على هذا.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار زانوں بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ تَفْضِيلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدِ عَلَى النَّائِمِ

کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی' بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے پر' اور بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کی' لیٹ کر نماز ادا کرنے والے پر فضیلت کا تذکرہ

2513 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَاعِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ قَائِمًا، فَهُوَ اَفْضَلُ، وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : هٰذَا اِسْنَادٌ قَدْ تَوَهَّمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ، اَنَّهُ مُنْفَصِلٌ غَيْرُ مُتَّصِلٍ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ وُلِدَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ، هُوَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ اَخُوْهُ تَوْاَمٌ، فَلَمَّا وَقَعَتْ فِتْنَةُ عُثْمَانَ بِالْمَدِيْنَةِ خَرَجَ بُرَيْدَةُ عَنْهَا بِابْنَيْهِ، وَسَكَنَ الْبَصْرَةَ، وَبِهَا اِذْ ذَاكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، وَسَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ، فَسَمِعَ مِنْهُمَا، وَمَاتَ عِمْرَانُ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِيْنَ فِيْ وِلَايَةِ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ خَرَجَ بُرَيْدَةُ مِنْهَا بِابْنَيْهِ اِلٰى سِجِسْتَانَ، فَاَقَامَ بِهَا غَازِيًا مُدَّةً، ثُمَّ خَرَجَ مِنْهَا اِلٰى مَرْوَ عَلٰى طَرِيْقِ هَرَاةَ، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَطَّنَهَا، وَمَاتَ سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ بِمَرْوَ وَهُوَ عَلَى الْقَضَاءِ بِهَا سَنَةَ خَمْسٍ وَمِائَةٍ، فَهٰذَا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو کر نماز ادا کرو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اس کو کھڑے ہو

2513– إسناده صحيح، الحسن بن حماد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/52، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" 18/ (590) عن أبي أسامة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/433 و435 و442 و443، والبخاري (1115) في تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، و (1116) باب صلاة القاعد بالإيماء ، والنسائي 3/223–224 في قيام الليل: باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم، وأبو داوُد (951) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والترمذي (371) في الصلاة: باب ما جاء أن صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم، وابن ماجه (1231) في إقامة الصلاة: باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم، والطبراني 18/ (589) و (591) و (592) ، وابن خزيمة (1249) من طرق عن حسين المعلم، به – وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه بمعناه البخاري (1117) في تقصير الصلاة: باب إذا لم يطق قاعدًا صلى على جنب، وأبو داوُد (952) ، والترمذي (372) ، وابن ماجه (1223) ، وابن خزيمة (1250) من طريق إبراهيم بن طهمان، عن حسين المعلم، به.

کرنماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف اجر ملتا ہے اور جو شخص لیٹ کرنماز ادا کرتا ہے' تو اسے بیٹھ کرنماز ادا کرنے والے سے نصف اجر ملتا ہے'۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کی سند میں اس شخص کو وہم ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا۔ جو مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا وہ اس بات کا قائل ہے کہ اس کی روایت میں انفصال پایا جاتا ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن بریدہ کی پیدائش حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے تیسرے سال میں ہوئی تھی۔ یہ سن پندرہ ہجری کی بات ہے یہ اور اس کے بھائی سلیمان بن بریدہ آگے پیچھے پیدا ہوئے تھے۔ جب مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے کا فتنہ رونما ہوا تو بریدہ اپنے بچوں کو لے کر مدینہ منورہ سے چلے گئے تھے۔ انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ وہاں اس وقت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ تو بریدہ نے ان دونوں سے احادیث کا سماع کرلیا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں باون ہجری میں ہوا پھر بریدہ وہاں سے اپنے بیٹوں کو لے کر بجستان چلے گئے۔ اور ایک طویل مدت تک ایک غازی کے طور پر وہاں مقیم رہے۔ پھر وہ وہاں سے نکلے اور مرو چلے گئے جو عراق کے راستے میں آتا ہے۔ وہ وہاں گئے تو اسے وطن بنالیا سلیمان بن بریدہ کا انتقال مرو میں ہوا۔ وہ اس وقت وہاں کے قاضی بھی تھے اور یہ ایک سو پانچ ہجری کی بات ہے۔ یہ بات تمہاری رہنمائی اس طرف کرے گی کہ عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ الْخُرُوجَ مِنْ بَيْتِهٖ اَنْ يُوَدِّعَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے روانہ ہونے کا ارادہ کرے تو دو رکعات پڑھ کر رخصت ہو

2514 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قُلْتُ لَهَا: بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ، وَاِذَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِكِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَبْدَاُ اِذَا دَخَلَ بِالسِّوَاكِ، وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. (5: 47)

مقدام بن شریح اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' (ان کے

2514- إسناده ضعيف لضعف شريك -وهو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي الكوفي القاضي- فإنه سيء الحفظ. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/168 بذكر قصة السواك فقط. وأخرجه ابن ماجه (290) في الطهارة: باب السواك، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/182 و237 عن يزيد، عن شريك، به. وفيه: ويختم بركعتي الفجر. والحديث بذكر السواك صحيح، فقد أخرجه أحمد 6/41-42 و188 و192، ومسلم (253) في الطهارة: باب السواك، وأبو داود (51) في الطهارة: باب السواك في كل حين، من طريقين عن المقدام بن شريح، به.

والد کہتے ہیں) میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف لاتے تھے' تو سب سے پہلے کیا کرتے تھے اور جب آپ کے ہاں سے تشریف لے جاتے تھے' تو کیا کرتے تھے' تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تھے' تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے اور جب آپ تشریف لے جاتے تھے' تو دو نفل ادا کرتے تھے۔

فَصْلٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ

فصل: جانور پر نماز ادا کرنا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

باب: آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے

2515 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ. (1:4)

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر (سوار) ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور اس وقت آپ کا رُخ خیبر کی طرف تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَاِنْ كَانَتِ الْقِبْلَةُ وَرَائَهُ

نمازی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے اگرچہ قبلہ اس کے پیچھے کی طرف ہو

2516 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ،

2515- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/150-151. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/7 و57، والشافعي في "السنن" (79) ، ومسلم (700) (35) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، وأبو داوٗد (1226) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، والنسائي 2/60 في المساجد: باب الصلاة على الحمار، وأبو عوانة 2/343، والبيهقي 2/4. وأخرجه عبد الرزاق (4519) ، وأحمد 2/49 و57 و75 و83 و128، وابن خزيمة (1268) ، وأبو عوانة 2/343 من طرق عن عمرو بن يحيى، به.

2516- إسناده صحيح على شرطهما، إلا أن أبا الزبير -واسمه محمد بن مسلم بن تدرس- خرج له البخاري مقرونًا. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أحمد 3/334، ومسلم (540) (36) في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة، والنسائي 3/6 في السهو: باب رد السلام بالإشارة في الصلاة، وابن ماجه (1018) في إقامة الصلاة: باب المصلي يُسلم عليه كيف يرد، والبيهقي 2/258 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ، فَاَدْرَكْتُهٗ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّیْ، فَاَشَارَ اِلَیَّ، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِی، فَقَالَ: اِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَیَّ وَاَنَا اُصَلِّیْ، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ يَوْمَئِذٍ نَحْوَ الْمَشْرِقِ. (1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو سلام کیا آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے کے ذریعے جواب دیا: جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: تم نے مجھے جس وقت سلام کیا تھا میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔

(راوی کہتے ہیں) اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ مشرق کی طرف تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ اَنْ يُصَلِّیَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فِی السَّفَرِ اَیَّ جِهَةٍ تَوَجَّهَ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ سفر کے دوران اپنی سواری پر نماز ادا کر لیتا ہے خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت کی طرف ہو

2517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ فِی السَّفَرِ. (1:4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِیْ كَانَ يُصَلِّيْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ كَانَتْ صَلَاةَ سُبْحَةٍ لَا فَرِيْضَةٍ

2517- إسناده صحيح على شرط مسلم، فإن يحيى بن أيوب لم يخرج له البخاري، ومن فوقه من رجالهما . وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/151، ومن طريقه الشافعي في "السنن" (80) ، وأحمد 2/66، ومسلم (700) (37) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، والنسائي 1/244 في كتاب الصلاة: باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، و 2/61 في القبلة: باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة، وأبو عوانة 2/343، والبيهقي 2/4، وأخرجه كذلك أحمد 2/46 و56 و72 و81، والبخاري (1096) في تقصير الصلاة: باب الإيماء على الدابة، ومسلم (700) (38) من طرق عن عبد الله بن دينار، بهٰذا الإسناد، وانظر الحديث (2421) .

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ نماز جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر ادا کی تھی وہ نفل نماز تھی' فرض نماز نہیں تھی

2518 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ مَوْلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ، فَبَعَثَنِىْ مَبْعَثًا، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَوْمَا بِيَدِهٖ، ثُمَّ سَلَّمْتُ فَاَشَارَ وَلَمْ يُكَلِّمْنِىْ، فَنَادَانِىْ بَعْدُ وَقَالَ: اِنِّىْ كُنْتُ اُصَلِّىْ نَافِلَةً . (1:4)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اس وقت (سواری پر) سوار ہو کر چل رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا' پھر میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اشارہ کیا آپ نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی اس کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: میں اس وقت نفل نماز ادا کر رہا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ عمرو بن حارث کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابن وہب نامی راوی منفرد ہے

2519 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعَثًا، فَوَجَدْتُهُ يَسِيرُ مُشْرِقًا وَمُغْرِبًا، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَاَشَارَ بِيَدِهٖ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ، فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِىْ: يَا جَابِرُ ، فَنَادَانِى النَّاسُ: يَا جَابِرُ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَىَّ، قَالَ: ذَاكَ اَنِّىْ كُنْتُ اُصَلِّىْ. (1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اس وقت مشرق کی طرف رُخ کر کے یا مغرب کی طرف رُخ کر کے چل رہے تھے (یعنی آپ سواری پر سوار تھے) میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا' پھر میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اپنے دست اقدس

2518– إسناده على شرط مسلم. وانظر ما بعده.

2519– إسناده قوى. وأخرجه النسائى 3/6 فى السهو: باب رد السلام بالإشارة فى الصلاة، عن محمد بن هاشم البعلبكى، عن محمد بن شعيب، بهٰذا الإسناد. والزيادات التى فى المتن منه.

کے ذریعے اشارہ کیا میں واپس آیا (تھوڑی دیر بعد) آپ نے مجھے بلایا: اے جابر! لوگوں نے بھی مجھے بلایا: اے جابر! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو سلام کیا تھا لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت میں نماز ادا کررہا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُصَلِّيَ النَّافِلَةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، وَاِنْ كَانَتِ الْقِبْلَةُ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ

مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرسکتا ہے اگرچہ قبلہ اس کی پشت کی طرف ہو

2520 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَةٍ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فِيْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ

(46:4)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے غزوہ انمار کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو مشرق کی طرف رُخ کرکے اپنی سواری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسَافِرَ مُبَاحٌ لَهٗ اَنْ يَّتَنَفَّلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاِنْ كَانَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ اپنی سواری پر نوافل ادا کرلے اگرچہ اس کی پشت قبلہ کی طرف ہو

2521 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

2520- إسناده صحيح على شرط البخاري. عثمان بن عبد الله بن سراقة لم يخرج له مسلم. وأخرجه أحمد 3/300 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4140) في المغازي: باب غزو أنمار، والبيهقي 2/4 من طريقين عن ابن أبي ذئب، به.

2521- إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد الرحمٰن بن إبراهيم لم يخرج له مسلم، ومن فوقه من رجالهما، وأخرجه ابن خزيمة (1263) من طريق مُحمد بن مصعب، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (4510) و (4516)، والدارمي 1/356، والبخاري (400) في الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، و (1094) في تقصير الصلاة: باب صلاة التطوع على الدواب وحيثما توجهت به، و (1099) باب ينزل للمكتوبة، والبيهقي 2/6 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. قال الحافظ في "الفتح" 1/503: والحديث دال على عدم ترك استقبال القبلة في الفريضة، وهو إجماع، لكن رخص في شدة الخوف.

مُسْتَقْبَلَ الْمَشْرِقِ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. (5: 8)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جس کا رُخ مشرق کی سمت ہوتا تھا اور جب آپ نے فرض نماز ادا کرنی ہوتی تھی تو آپ سواری سے نیچے اترتے تھے اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُتَنَفِّلِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

سواری پر نوافل ادا کرنے والے کے رکوع اور سجدہ کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2522 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ ابْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهِ فِي السَّفَرِ فِي السُّبْحَةِ يُوْمِءُ بِرَاْسِهِ اِيْمَاءً. (1: 4)

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ سر کے اشارے سے (رکوع اور سجدے کر رہے تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الْمُتَنَفِّلِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ فِي الْاِيْمَاءِ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سواری پر نوافل ادا کرنے والے شخص کے لئے سجدہ کرتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ وہ اشارہ کرتے ہوئے رکوع کے مقابلے میں (سر کو) زیادہ جھکائے گا

2523 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ:

2522– رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم. وابن نمر: هو عبد الرحمٰن بن نمر اليحصبي أبو عمرو الدمشقي. وأخرجه البخاري (1105) في تقصير الصلاة: باب من تطوع في السفر في غير دبر الصلوات وقبلها، والبيهقي 2/5 من طريق شعيب، عن الزهري، بهٰذا الإسناد.

2523– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وقد صرح أبو الزبير بالسماع من جابر. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1270). وأخرجه عبد الرزاق (4521) عن ابن جريج، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (5422)، وأحمد 3/332 و379 و388– 389، وأبو داؤد (1227) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، والترمذي (351) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الدابة حيث ما توجهت به، والبيهقي 2/5 من طريق سفيان، عن أبي الزبير، به نحوه.

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يُصَلِّيْ النَّوَافِلَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ، وَلٰكِنَّهٗ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يُوْمِءُ اِيْمَاءً . (4:1)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر نماز ادا کر رہے تھے آپ نوافل ادا کر رہے تھے خواہ آپ کا رُخ کسی بھی طرف ہوتا ہم آپ رکوع کے مقابلے میں سجدہ کرتے ہوئے زیادہ جھک جاتے تھے آپ اشارے کے ساتھ (رکوع اور سجدہ کر رہے تھے)

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

سواری پر آدمی کے نوافل ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ، وَلٰكِنَّهٗ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَةِ يُوْمِءُ اِيْمَاءً . (5:8)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر نفل ادا کر رہے تھے خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو اور آپ اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کر رہے تھے آپ رکوع کے مقابلے میں سجدے میں زیادہ جھک رہے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُتَنَفِّلِ اِذَا صَلّٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

جب آدمی سواری پر نماز ادا کر رہا ہو تو نوافل ادا کرنے والے کے رکوع اور سجدے کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2525 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ النَّوَافِلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ . (5:8)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ سجدے میں رکوع سے زیادہ جھک رہے تھے۔

2524- رجاله رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله . حجاج: هو حجاج بن محمد المصيصي الأعور الحافظ الثقة الثبت . وأخرجه البيهقي 2/5 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، عن حجاج، بهذا الإسناد.

2525- رجاله ثقات رجال الصحيح، وانظر ما قبله.

فَصْلٌ فِیْ صَلَاۃِ الضُّحٰی

فصل: چاشت کی نماز کا بیان

2526 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ کَھْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَۃَ: اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا اَنْ یَّجِیءَ مِنْ سَفَرٍ. (5: 15)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں البتہ اگر آپ سفر سے آتے تھے (تو اس موقع پر اس وقت میں نماز ادا کر لیتے تھے)

ذِکْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ھٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِہٖ کَھْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں کہمس بن حسن نامی راوی منفرد ہے

2527 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ یُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَھْضَمِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ، عَنِ الْجُرَیْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیقٍ، قَالَ:

2526- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في "المُصَنَّف" 2/407، وأحمد 6/204، والترمذي في "الشمائل" (285)، والبغوي (1003) من طريق وكيع، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1230). وأخرجه أحمد 6/171، ومسلم (717) (76) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والنسائي 4/152 في الصيام: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، من طرق عن كهمس بن الحسن، به. وأخرجه الطيالسي (1554) عن أبي شعيب الصلت بن دينار، عن عبد الله بن شقيق، به. وانظر "الفتح" 3/52-53 و55-56.

2527- إسناده صحيح على شرط مسلم. يزيد بن زريع سمع من الجريري قبل الاختلاط. وأخرجه أحمد 6/218، ومسلم (717) (75)، وأبو داؤد (1292) في الصلاة: باب صلاة الضحى، والنسائي 4/152، والبيهقي 3/50 من طرق عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد -وبعضهم يزيد فيه على بعض. وأخرجه أحمد 6/218، وأبو عوانة 2/268، والبيهقي 3/49-50 من طريق سعيد الجريري، به.

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ فَقَالَتْ: لَا، اِلَّا اَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهٖ قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، بَعْدَمَا حَطَمَهُ السِّنُّ قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّوَرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، مِنَ الْمُفَصَّلِ قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: وَاللّٰهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضَى لِوَجْهِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا اَفْطَرَهُ حَتّٰى مَضَى لِوَجْهِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(15:5)

عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں البتہ اگر آپ سفر سے آتے تھے (تو اس موقع پر اس وقت نماز ادا کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی (تو آپ بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورتیں ملا کر پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ مفصل سورتیں (ملا کر) پڑھتے تھے میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے علاوہ کسی اور متعین مہینے میں روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ کسی بھی متعین مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے' یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور نہ ہی آپ نے کبھی کسی مہینے کے روزے چھوڑے ہیں یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَتْ بِهٖ عَائِشَةُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا منفرد ہیں

2528 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحَى اِلَّا اَنْ يَقْدُمَ مِنْ غَيْبَةٍ. (15:5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَفَى ابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الضُّحَى اِلَّا اَنْ يَقْدُمَ مِنْ سَفَرٍ اَوْ مَغِيبِهٖ، اَرَادَ بِهٖ فِي الْمَسْجِدِ بِحَضْرَةِ النَّاسِ دُوْنَ الْبَيْتِ، وَذَاكَ اَنَّ مِنْ

2528- إسناده قوى. إسحاق بن إبراهيم: ثقة روى له البخاري، وسالم بن نوح العطار: مختلف فيه، قال أحمد: ما بحديثه بأس، وقال أبو زرعة: لا بأس به صدوق ثقة، ووثقه الساجي وابن قانع، وقال ابوحاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال النسائي: ليس بالقوى، وقال ابن عدى: عنده غرائب وأفراد، وأحاديثه محتملة متقاربة، وذكره المؤلف في "الثقات" وهو من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة (1229) عن إسحاق بن إبراهيم الصواف، بهذا الإسناد.

خُلُقِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ، فَکَانَ اَکْثَرُ قُدُوْمِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ مِنَ الْاَسْفَارِ وَالْغَزَوَاتِ کَانَ ضُحًی مِنْ اَوَّلِ النَّہَارِ، وَنَہٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَہْلَہٗ لَیْلًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز صرف اس وقت ادا کرتے تھے جب آپ سفر سے تشریف لاتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاشت کی نماز ادا کرنے کی نفی کی ہے۔ البتہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے یا (شہر سے) غیر حاضری کے بعد واپس تشریف لاتے تھے (تو اس کا حکم مختلف ہے) آپ کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ لوگوں کو مسجد میں مل لیں نہ کہ گھر پر ملیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں یہ بات شامل تھی کہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔ تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کسی سفر سے یا غزوہ سے چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے جو دن کا ابتدائی حصہ ہوتا تھا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے۔ کہ کوئی شخص رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس (طویل غیر حاضری کے بعد) چلا جائے۔

ذِکْرُ اِثْبَاتِ عَائِشَۃَ صَلَاۃَ الضُّحٰی لِلْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاشت کی نماز ادا کرنے کے اثبات کا تذکرہ

2529 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَۃَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ، وَابْنُ کَثِیْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ یَزِیْدُ الرِّشْکُ، عَنْ مُّعَاذَۃَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَۃَ: اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ الضُّحٰی؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰہُ. (5: 15)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اِثْبَاتُ عَائِشَۃَ صَلَاۃَ الضُّحٰی لِلْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَتْ بِہٖ فِی الْبَیْتِ دُوْنَ مَسْجِدِ الْجَمَاعَۃِ، لِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2529- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هشام بن عبد الملك وابن كثير: محمد بن كثير العبدي، ويزيد الرشك: هو يزيد بن أبي يزيد الضبعي مولاهم، ومعاذة: هي معاذة بنت عبد الله العدوية أم الصهباء البصرية . وأخرجه الطيالسي (1571) ، ومسلم (719) (78) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والترمذي في "الشمائل" (282) ، وابن ماجه (1381) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الضحى، وأبو عوانة 2/267، والبيهقي 3/47، والبغوي (1005) من طريق شعبة عن يزيد الرشك، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (719) (78) من طريق عبد الوارث، عن يزيد الرشك، به . وأخرجه عبد الرزاق (4853) ، وأحمد 6/145 و168 و265، ومسلم (819) (79) ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/436، وأبو عوانة 2/267-268، والبيهقي 3/47 من طريق قتادة، عن معاذة العدوية، به.

(متن حدیث):اَفْضَلُ صَلاتِكُمْ فِيْ بُيُوتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.

معاذہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! آپ چار رکعات ادا کرتے تھے اور جو اللہ کو منظور ہوتا تھا مزید ادا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاشت کی نماز ادا کرنے کے اثبات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس سے ان کی مراد گھر ہے۔ باجماعت نماز والی مسجد مراد نہیں ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''تمہاری نمازوں میں سب سے افضل نماز وہ ہے جو تم اپنے گھر میں ادا کرو۔ البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ الضُّحَى عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے

2530 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

(متن حدیث):لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ وَاحِدٍ، فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَيُرَتِّلُ السُّوْرَةَ حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا. (5: 15)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی بیٹھ کر نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کے وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو دیکھا آپ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے آپ سورۃ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے سے لمبی سورۃ سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ذِكْرُ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الضُّحَى

ان رکعات کی تعداد کا تذکرہ جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز میں ادا کیا کرتے تھے

2530- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (733) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والطبراني في "الكبير" 23/ (343) من طريقين عن ابن وهب، به. وانظر (2508).

2531 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي، فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ . (5: 15)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوَاظِبَ عَلٰى سُبْحَةِ الضُّحَى

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ چاشت کی نماز کو باقاعدگی سے ادا کرے

2532 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ الضُّحَى ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسَبِّحُهَا، وَكَانَتْ تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ كَثِيْرًا مِنَ الْعَمَلِ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَنَّ النَّاسُ بِهٖ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ . (5: 15)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ یہ بیان کرتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے عمل اس لئے چھوڑ دیئے تھے آپ کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں لوگ ان کو سنت کے طور پر اختیار نہ کرلیں اور پھر وہ ان پر فرض نہ ہو جائیں۔

2531- المطلب بن عبد الله بن حنطب، وثقه أبو زرعة ويعقوب بن سفيان والدارقطني، إلا أنهم اختلفوا في سماعه من عائشة، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لم يدرك عائشة، وعامة حديثه مراسيل، وقال أبو زرعة: أرجو أن يكون سمع منها، وباقي السند على شرط مسلم.

2532- إسناده صحيح . يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/223 عن حجاج، حدثنا الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/152-153، ومن طريقه أحمد 6/178، والبخاري (1128) في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل، ومسلم (718) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، وأبو داؤد (1293) في الصلاة: باب صلاة الضحى، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/75، والبيهقي 3/50، وأبو عوانة 2/266-267 عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/169-170، وأبو عوانة 2/267 من طريق ابن جريج، وعبد الرزاق (4867)، ومن طريقه أبو عوانة عن معمر، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 6/209-210 عن وكيع، والبخاري (1177) في التهجد: باب من لم يصل الضحى ورآه واسعًا، عن آدم، كلاهما عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، به - بالقسم الأول منه. وقد أورده المؤلف برقم (312) و (313).

ذِكْرُ مَا يَكْفِي الْمَرْءَ آخِرَ النَّهَارِ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيهَا مِنْ اَوَّلِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعات ادا کر لینا اس کے لئے دن کے آخری حصے تک کافی ہوتا ہے

2533 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ بُرْدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ قَيْسٍ الْجُذَامِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ:

يَا ابْنَ آدَمَ، صَلِّ لِي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ . (2:1)

✿✿ حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے آدم کے بیٹے! تم دن کے ابتدائی حصے میں میرے لئے چار رکعات ادا کرو میں اس کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کروں گا''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الضُّحٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَجَاءَ كِفَايَةِ آخِرِ النَّهَارِ بِهِ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ دن کے آخری حصے تک کفایت کی اُمید رکھتے ہوئے چاشت کے وقت چار رکعات ادا کر لے

2534 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا

2533- إسناده حسن. برد: هو ابن سنان الدمشقي. وأخرجه الدارمي 1/338 عن أبي النعمان، عن المعتمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/287، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/35 من طريقين عن بُرد بن سنان، به. وأخرجه أحمد 6/286-287، وأبو داؤد (1289) في الصلاة: باب صلاة الضحى، من طريق سعيد بن عبد العزيز، وأحمد 6/287 من طريق محمد بن راشد، كلاهما عن كثير بن مرة، عن نعيم، به -وليس فيه قيس الجذامي وللحديث طرق أخرى عند أحمد 6/286-287.

2534- إسناده صحيح. دحيم لقب عبد الرحمٰن بن إبراهيم بن عمرو العثماني مولاهم الدمشقي الحافظ المتقن، وأبو إدريس الخولاني: هُوَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وُلِدَ في حياة النبي صلى الله عليه وسلم يوم حنين، وسمع من كبار الصحابة، ومات سنة ثمانين، وكان عالمَ الشام بعد أبي الدرداء. وأخرجه أحمد 4/153 و201، من طريقين عن أبان بن يزيد، عن قتادة، عن نعيم بن همّار، عن عقبة بن عامر. فجعله من مسند عقبة لا من مسند نعيم، وكلاهما له صحبة، فلا يضر ذلك. وفي الباب عن أبي الدرداء وأبي ذر عند الترمذي (475) وإسناده قوي. وهو عند أحمد 6/440 و 451 من طريق أخرى عن أبي الدرداء.

دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي السَّائِبِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ:

يَا ابْنَ آدَمَ، صَلِّ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ. (1: ?)

حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے آدم کے بیٹے! تم دن کے ابتدائی حصے میں میرے لئے چار رکعات ادا کرو میں اس کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کروں گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اَعْظَمِ الْغَنِيمَةِ لِمُعَقِّبِ صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى

صبح کی نماز کے بعد چاشت کی دو رکعات ادا کرنے والے شخص کے لئے سب سے زیادہ غنیمت کے اثبات کا تذکرہ

2535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَاَعْظَمُوا الْغَنِيمَةَ وَاَسْرَعُوا الْكَرَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا رَاَيْنَا بَعْثَ قَوْمٍ اَسْرَعَ كَرَّةً، وَلَا اَعْظَمَ غَنِيمَةً، مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَسْرَعَ كَرَّةً وَاَعْظَمَ غَنِيمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ؟ رَجُلٌ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهِ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ تَحَمَّلَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى فِيْهِ الْغَدَاةَ، ثُمَّ عَقَّبَ بِصَلَاةِ الضُّحٰى، فَقَدْ اَسْرَعَ الْكَرَّةَ، وَاَعْظَمَ الْغَنِيمَةَ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی انہیں بہت سا مال غنیمت ملا اور وہ لوگ جلدی بھی واپس آ گئے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کبھی بھی کوئی ایسی مہم نہیں دیکھی جو اتنی جلدی واپس آ گئی ہو جسے

2535- إسناده محتمل للتحسين. حميد بن صخر ذكره المؤلف في "الثقات" 6/188-189، فقال: حميد بن زياد أبو صخر الخراط من أهل المدينة مولى بني هاشم، يروي عن نافع ومحمد بن كعب، روى عنه حيوة بن شريح، وهو الذي يروي عنه حاتم بن إسماعيل، ويقول: حميد بن صخر، وإنما هو حميد بن زياد أبو صخر، لا حميد بن صخر، وهو مختلف فيه. وقال ابن عدي: هو عندي صالح الحديث، وإنما أنكر عليه هذان الحديثان "المؤمن مؤالف" و"في القدرية"، وسائر حديثه أرجو أن يكون مستقيمًا. روى له الجماعة غير البخاري، فإنه روى له في "الأدب المفرد" حديثين. وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 2/691 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأورده المنذري في "الترغيب والترهيب" 1/463-464 ونسبه إلى أبي يعلى والبزار وابن حبان، وقال: وبيّن البزار في روايته أن الرجل أبو بكر رضي الله عنه. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/175 وفي إسناده ابن لهيعة، وعند الطبراني في "الكبير"، قال المنذري: إسناده جيد.

اتنا زیادہ مال غنیمت ملا ہو جتنا اس مہم کو ملا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس مہم سے زیادہ تیزی سے واپس آنے اور زیادہ مال غنیمت حاصل کرنے کے بارے میں بتاؤں؟ ایک شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد جائے وہاں صبح کی نماز ادا کرے پھر اس کے بعد (وہ وہیں بیٹھا رہے اور پھر) چاشت کی نماز ادا کرے تو وہ شخص جلدی بھی واپس آ جاتا ہے اور اسے زیادہ مال غنیمت بھی حاصل ہوتا ہے۔

ذِكْرُ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چاشت کی دو رکعات ادا کرنے کی تلقین کرنے کا تذکرہ

2536 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: الْوِتْرُ قَبْلَ النَّوْمِ، وَصَلَاةُ الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ، وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی چاشت کے وقت دو رکعات ادا کرنے کی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِقْتِدَاءِ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الضُّحَى بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے چاشت کی نماز میں آٹھ رکعات پڑھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

2537 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

2536– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عباس الجريرى: هو عباس بن فرّوخ الجريرى البصرى، وأبو عثمان النهدى: هو عبد الرحمٰن بن مَلّ النهدى، مشهور بكنيته، مخضرم: ثقة ثبت عابد .وأخرجه أبو داوٗد الطيالسى (2392) ، وأحمد 2/459، والبخارى (1178) ، فى التهجد: باب صلاة الضحى فى الحضر، ومسلم (721) فى صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والنسائى 3/229 فى قيام الليل: باب الحث على الوتر قبل النوم، والبيهقى 4/293 من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/459، والبخارى (1981) فى الصوم: باب صيام البيض، ومسلم (721) ، والنسائى 3/229، والبيهقى 3/36 و4/293 من طريقين عن أبى عثمان النهدى، به .وأخرجه مسلم (721) ، والدارمى 2/18–19، والبيهقى 3/47 من طريقين عن أبى هريرة . وصححه ابن خزيمة (1222) و (1223) .

2537– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو –وهو ابن علقمة بن وقاص الليثى المدنى– فقد روى له البخارى مقرونًا ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وأبو مرة مولى أم هانء: هو يزيد الهاشمى .وأخرجه أحمد 6/342 عن يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد و 6/343 من طريق الضحاك بن عثمان، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، به مختصرًا .وأخرجه مالك فى "الموطأ" 1/152 عن أبى النضر، عن أبى مرة، عن أم هانء نحوه. وقد تقدم عند المؤلف (1189) ، وانظر (1190) .

هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِىْ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: وَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُرَّةَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ اَدْرَكَ اُمَّ هَانِئٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ اَجَرْتُ حَمَوَيَّ، فَزَعَمَ ابْنُ اُمِّي، تَعْنِىْ عَلِيًّا، اَنَّهُ قَاتِلُهُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ، قَالَتْ: وَصَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبٍ عَلَيْهِ، وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَصَلَّى الضُّحٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ

❀❀ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے ابومرہ کو دیکھا ہے وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھے انہیں سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کی زیارت کا شرف حاصل تھا وہ سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے دو دیوروں کو پناہ دی ہے اور میرے بھائی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں قتل کرنا چاہتے ہیں سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ام ہانی جسے تم نے پناہ دی ہے ہم بھی اسے پناہ دیتے ہیں۔

سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی انڈیلا اور غسل کیا' پھر کپڑے کو لحاف کے طور پر لپیٹ لیا اس کے کنارے مخالف سمت میں (کندھوں) پر ڈال لئے پھر آپ نے چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کی۔

ذِكْرُ التَّسْوِيَةِ فِى صَلَاةِ الضُّحٰى بَيْنَ قِيَامِهٖ وَرُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

چاشت کی نماز میں قیام' رکوع' سجدہ ایک جتنا کرنے کا تذکرہ

2538 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، اَنَّ اَبَاهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِىْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُخْبِرُنِىْ عَنْ ذٰلِكَ غَيْرَ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ، اَخْبَرَتْنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاَمَرَ بِثَوْبٍ، فَسُتِرَ عَلَيْهِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِىَ رَكَعَاتٍ، لَا اَدْرِىْ اَقِيَامُهُ فِيْهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوْعُهُ اَمْ سُجُوْدُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مُتَقَارِبَةٌ، قَالَتْ: فَلَمْ اَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے اس بارے میں تحقیق کی اور مجھے اس بات کی بڑی جستجو تھی' مجھے کوئی ایسا شخص ملے جو مجھے اس بارے میں بتائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی ہے' تو مجھے صرف سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا ملیں جنہوں نے مجھے اس بارے میں بتایا: انہوں نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن' دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے آپ کے حکم کے تحت آپ کے پردے کے لئے کپڑا لٹکا دیا آپ نے غسل کیا' پھر آپ نے اٹھ کر آٹھ رکعات ادا

کی میں اندازہ نہیں کرسکتی' ان میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا رکوع زیادہ طویل تھا یا سجدہ زیادہ طویل تھا یہ سب ایک دوسرے کے قریب قریب تھے سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی بھی آپ کو اس وقت میں نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الضُّحٰى عِنْدَ تَرْمِيضِ الْفِصَالِ مِنْ صَلَاةِ الْاَوَّابِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب ریت گرم ہو' تو چاشت کی نماز ادا کرنا نیک لوگوں کا طریقہ ہے

2539 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

✿✿ حضرت زید بن ارقم کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے مسجد قباء میں کچھ لوگوں کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو یہ بات ارشاد فرمائی یہ لوگ یہ بات جانتے ہیں' اس وقت کے علاوہ وقت میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نیک لوگوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے' جب (اونٹ کے) بچوں کے لیے ریت گرم ہو جائے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمَرْءِ بِصَلَاةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا آدمی کیلئے صدقہ (کرنے) کو نوٹ کرنے کا تذکرہ

2540 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2539- إسناده صحيح على شرطهما . القاسم الشيباني: هو القاسم بن عوف. والحديث في "مسند أبي يعلى الكبير" من رواية الأصبهانيين. وأخرجه مسلم (748) (143) في صلاة المسافرين: باب صلاة الأوابين حين ترمض الفصال، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/367 و372، ومسلم (748) (143)، والبيهقي 3/49 من طريق إسماعيل بن إبراهيم بن علية، به. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (155)، وابن خزيمة 2/230، وأبو عوانة 2/270 من طريقين عن أيوب السختياني، به. وأخرجه أحمد 4/366 و374-375، والطيالسي (687)، ومسلم (748) (144)، وابن خزيمة (1227)، والطبراني في "الكبير" (5108) و(5109) و(5110) و(5111) و(5112) و(5113)، وأبو عوانة 2/271، والبيهقي 3/49، والبغوي (1010) من طريقين عن القاسم الشيباني، به.

2540- إسناده قوي على شرط مسلم. وقد تقدم برقم (1643).

(متن حدیث): فِی الْاِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا، عَلٰی كُلِّ مَفْصِلٍ صَدَقَةٌ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تُنَحِّي الْاَذٰی، وَاِلَّا فَرَكْعَتَيِ الضُّحٰی

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان میں تین سو ساٹھ (360) جوڑ ہوتے ہیں اور ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تکلیف دہ چیز کو پرے کر دو ورنہ چاشت کے وقت دو رکعات ادا کر لو''۔

فَصْلٌ فِی التَّرَاوِیْحِ

تراویح کا بیان

2541 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِیعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا النَّاسُ فِیْ رَمَضَانَ یُصَلُّوْنَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَقِیلَ: نَاسٌ لَیْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ، وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ یُصَلِّیْ بِهِمْ، وَهُمْ یُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَصَابُوْا، اَوْ نِعْمَ مَا صَنَعُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگ مسجد کے ایک گوشے میں رمضان کے مہینے میں نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں عرض کی گئی: یہ کچھ لوگ ہیں' جنہیں قرآن نہیں آتا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے ہیں وہ لوگ ان کے نماز کی پیروی کر رہے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے ٹھیک کیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) انہوں نے جو کیا ہے وہ عمدہ ہے۔

2542 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَصَلّٰی بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ، ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ یَخْرُجْ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

2541- إسناده ضعيف، مسلم بن خالد -وهو الزنجي المكي الفقيه- سيّء الحفظ . وهو عند ابن خزيمة (2208) . وأخرجه أبو داوُد (1377) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، ومن طريقه البيهقي 2/495 عن أحمد بن سعيد الهمداني، حدثنا عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد . ثم قال أبو داوُد: ليس هٰذا الحديث بالقوى، مسلم بن خالد ضعيف . وأخرجه البيهقي 2/495 من طريقين عن ابن وهب .

2542- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" .1/113 ومن طريق مالك أخرجه: البخاري (1129) في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل، ومسلم (761) (177) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، وأبو داوُد (1373) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان والنسائي 3/202 في قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، والبيهقي 2/492-493، والبغوي (989) . وانظر ما بعده.

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَاَیْتُ الَّذِی صَنَعْتُمْ، فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوجِ اِلَیْکُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِیتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ ، وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی اگلی رات جب آپ نے نماز ادا کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تیسری یا چوتھی رات میں بہت سے لوگ اکٹھے ہوگئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے' صبح ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو کیا (یعنی تم لوگ جو نماز ادا کرنے آئے تھے) وہ میں نے دیکھ لیا تھا لیکن میں اس لئے تمہاری طرف نہیں آیا مجھے یہ اندیشہ تھا' یہ تم پر فرض ہو جائے گی۔ (راوی کہتے ہیں) یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔

ذِکْرُ خَبَرٍ ثَانٍ یُصَرِّحُ بِصِحَّۃِ مَا ذَکَرْنَاہُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2543 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیمَ الْحَنْظَلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِیُّ، عَنْ یُونُسَ بْنِ یَزِیدَ الْاَیْلِیِّ، عَنِ الزُّھْرِیِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ، اَنَّ عَائِشَۃَ اَخْبَرَتْہُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ، فَصَلَّی النَّاسُ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ یَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِکَ، فَکَثُرَ النَّاسُ، فَخَرَجَ عَلَیْھِمُ اللَّیْلَۃَ الثَّانِیَۃَ فَصَلّٰی، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِہٖ، فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِکَ حَتّٰی کَثُرَ النَّاسُ، فَخَرَجَ مِنَ اللَّیْلَۃِ الثَّالِثَۃِ، فَصَلّٰی فَصَلَّوْا بِصَلَاتِہٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ یَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِکَ، فَکَثُرَ النَّاسُ حَتّٰی عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَھْلِہٖ، فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْھِمْ، فَطَفِقَ النَّاسُ یَقُولُونَ: الصَّلَاۃَ، فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْھِمْ حَتّٰی خَرَجَ لِصَلَاۃِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضٰی صَلَاۃَ الْفَجْرِ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَتَشَھَّدَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّہٗ لَمْ یَخْفَ عَلَیَّ شَاْنُکُمُ اللَّیْلَۃَ، وَلٰکِنِّیْ خَشِیتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ صَلَاۃُ اللَّیْلِ، فَتَعْجِزُوا عَنْ ذٰلِکَ ، وَکَانَ یُرَغِّبُھُمْ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَھُمْ بِعَزِیمَۃٍ، یَقُولُ: مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ: فَتُوُفِّیَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ، ثُمَّ کَذٰلِکَ کَانَ فِیْ خِلَافَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ، حَتّٰی جَمَعَھُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ، فَقَامَ بِھِمْ فِیْ رَمَضَانَ، وَکَانَ ذٰلِکَ اَوَّلَ اجْتِمَاعِ النَّاسِ عَلٰی قَارِیٍٔ وَاحِدٍ فِیْ رَمَضَانَ

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تشریف لے گئے۔آپ نے مسجد میں نماز ادا کی لوگوں نے بھی (آپ کی اقتداء میں) نماز ادا کی اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت

2543- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه النسائي 4/155 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، عن زكريا بن يحيى، عن إسحاق، بهٰذا الإسناد - بأخصر مما هنا. وأخرجه بهٰذا اللفظ ابنُ خزيمة (2207)

کی تو (دوسری رات) لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ دوسری رات بھی ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی تو لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی کی اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ تیسری رات بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی نماز کی اقتداء کی اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی یہاں تک کہ مسجد ان کے لئے کم پڑ گئی۔ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے لوگ کہتے رہے: نماز (کے لئے تشریف لے آئیں) لیکن نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے' جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''امابعد! گزشتہ رات تمہاری حالت مجھ سے مخفی نہیں تھی لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا' رات کی نماز تم پر فرض قرار دے دی جائیگی اور تم اسے ادا نہیں کر پاؤ گے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے) نبی اکرم ﷺ رمضان میں لوگوں کو نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ عزیمت کے ساتھ انہیں حکم نہیں دیتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش کر دے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو یہ معاملہ یوں ہی رہا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد کے ابتدائی دور میں معاملہ اسی طرح رہا یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے اکٹھا کیا' تو وہ رمضان میں انہیں تراویح پڑھایا کرتے تھے یہ لوگوں کا وہ پہلا اجتماع تھا جو رمضان میں کسی قاری کے پیچھے ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلٰكِنِّىْ خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض ہو جائے گی اور پھر تم اس سے عاجز آجاؤ گے'' اس سے آپ کی مراد رات کے نوافل ادا کرنا ہے

2544 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى،

2543–عن يونس بن يزيد، به .وأخرجه البيهقي 2/493 من طريق محمد بن عبيد بن عبد الواحد، عن يحيى بن عبد الله بن بكير، عن الليث، عن عقيل عن الزهري، به . وأخرجه البخاري (924) في الجمعة: باب من قال في الخطبة بعد الثناء : أما بعد، و (2012) في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، عن يحيى بن بكير، عن الليث، عن عقيل، عن الزهري، به مختصرًا.

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلّٰى، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَذَاكَرُونَ ذٰلِكَ، فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ يَقُولُونَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلَقَدْ خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نصف رات کے وقت تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز ادا کی سب لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو پہلے سے زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے پھر نبی اکرم ﷺ دوسری رات بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ اگلی رات لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو تیسری رات تعداد زیادہ ہو چکی تھی۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ نے انہیں پڑھائی لوگوں نے آپ کے پیچھے اقتداء میں نماز ادا کی جب چوتھی رات آئی تو مسجد مکمل بھر چکی تھی۔ نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لے گئے کچھ لوگوں نے عرض کرنا شروع کیا: نماز (کے لئے تشریف لے آئیں) لیکن نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ آپ فجر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے' جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور یہ بات ارشاد فرمائی:

''گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا مجھے یہ اندیشہ ہوا تم پر رات کی نماز فرض کر دی جائے گی اور تم اس سے عاجز آ جاؤ گے (یعنی اسے ادا نہیں کر پاؤ گے)''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ النَّاسِ التَّرَاوِيحَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْسَتْ سُنَّةً

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے (جو اس بات کا قائل ہے) کہ رمضان کے مہینے میں لوگوں کا تراویح کی نماز ادا کرنا سنت نہیں ہے

2545 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

2544- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم (761) (178) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

2545- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر ما قبله.

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَذَاكَرُوْنَ ذٰلِكَ، فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ يُصَلِّيْ بِهِمْ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، اِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت مسجد تشریف لے گئے کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اگلے دن لوگوں نے آپس میں اس بارے میں بات چیت کی تو زیادہ تعداد میں لوگ اکٹھے ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رات بھی تشریف لے گئے کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلے دن لوگوں نے آپس میں اس بات کا تذکرہ کیا' تو تیسری رات اہل مسجد کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ نے انہیں نماز پڑھائی لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ چوتھی رات آئی تو مسجد مکمل بھر چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ آپ فجر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے' جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور ارشاد فرمایا:

''امابعد! گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا' تم پر رات کے نوافل فرض کر دیئے جائیں گے اور تم اس سے عاجز آ جاؤ گے (یعنی انہیں ادا کر پاؤں گے)''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا قُدِّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اِذَا قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو مسلمان رمضان کے مہینے میں ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرتا ہے

2546 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ: مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلِاحْتِسَابُ: قَصْدُ الْعَبِيْدِ اِلٰى بَارِئِهِمْ بِالطَّاعَةِ رَجَاءَ الْقَبُوْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے بارے میں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) احتساب سے مراد یہ ہے کہ بندہ اطاعت کے ہمراہ اپنے پروردگار کی بارگاہ کا قصد کرے اس کی قبولیت کی امید رکھتے ہوئے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهٖ قِيَامَ اللَّيْلِ كُلِّهٖ لِمَنْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ التَّرَاوِيحَ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے تمام رات نوافل ادا کرنے کے اجر کو نوٹ کرلینا جو امام کے ہمراہ تراویح کی پوری نماز ادا کرتا ہے

2547 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ:

2546- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائى 4/155 فى الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، والبيهقى 2/492 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/113 عن الزهرى، به. ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق (7719)، وأبو داوٗد (1371) فى الصلاة: باب فى قيام شهر رمضان، والنسائى 3/201-202 فى قيام الليل: باب ثواب من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا، و4/156 فى الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه، و8/118 فى الإيمان: باب قيام رمضان، وابن خزيمة (2202)، والبيهقى 2/492. وأخرجه أحمد 2/281 و289، والبخارى (2008) فى صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، ومسلم (759) (174) فى صلاة المسافرين: باب الترغيب فى قيام رمضان، وأبو داوٗد (1371)، والترمذى (808) فى الصوم: باب الترغيب فى قيام رمضان، والنسائى 4/156، والبيهقى 2/492 من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 2/408 و423، والدارمى 2/26، والنسائى 4/157 و8/118، وابن ماجه (1326) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى قيام شهر رمضان، والبغوى (1707) من طريقين عن أبى سلمة، به. وأخرجه البخارى (2009)، ومسلم (759) (173)، والنسائى 3/201 و4/156 و8/117 و118، وابن خزيمة (2203)، والبيهقى 1/492-492، والبغوى (988) من طريق الزُّهرِىِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ هريرة، به. وأخرجه عبد الرزاق (7720) من طريق الزهرى، عن حميد مرسلًا. (1) إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن فضيل: هو محمد، والوليد بن عبد الرحمٰن: هو الجرشى. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" (2206). وأخرجه النسائى 3/202-203 فى قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، عن هنّاد، عن محمد بن الفضيل، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/159-160 و163، والدارمى 2/26-27، وأبو داوٗد (1375) فى الصلاة: باب فى قيام شهر رمضان، والنسائى 3/83-84 فى السهو: باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف، وابن ماجه (1327) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى قيام شهر رمضان، وابن الجارود (403) من طرق عن داوٗد بن أبى هند، به.

(متن حدیث): صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ يَنْتَظِرُ اللَّيْلَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ، وَجَمَعَ اَهْلَهُ وَنِسَائَهُ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السَّحُوْرُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِيْ ذَرٍّ: لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ، يُرِيْدُ: مِمَّا بَقِيَ مِنَ الْعَشْرِ لَا مِمَّا مَضٰى مِنْهُ، وَكَانَ الشَّهْرُ الَّذِيْ خَاطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ بِهٰذَا الْخِطَابِ فِيْهِ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، فَلَيْلَةُ السَّادِسَةِ مِنْ بَاقِيْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ تَكُوْنُ لَيْلَةَ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ، وَلَيْلَةُ الْخَامِسَةِ مِنْ بَاقِيْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ تَكُوْنُ لَيْلَةَ الْخَامِسِ وَالْعِشْرِيْنَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ نے ہمیں چھٹی رات میں نوافل نہیں پڑھائے۔ آپ نے ہمیں پانچویں رات میں نوافل پڑھائے تھے یہاں تک کہ آپ رات کا انتظار کرنے لگے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اس باقی رہ جانے والی رات میں نفل پڑھائیں (تو یہ مناسب ہوگا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے ہمراہ نماز ادا کرے یہاں تک کہ اسے مکمل کرے تو اسے رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی یہاں تک اس مہینے میں تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے ہمیں تیسری رات میں نماز پڑھائی۔ آپ نے اپنے اہل خانہ اور اپنی ازواج کو بھی اکٹھا کیا آپ نے ہمیں نوافل پڑھائے یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا ہماری فلاح رہ جائے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: فلاں سے مراد کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: سحری۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ چھٹی رات میں آپ نے ہمیں نوافل نہیں پڑھائے۔ آپ نے پانچویں رات میں ہمیں نوافل پڑھائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو عشرہ باقی رہ گیا تھا۔ اس کی چھٹی یا پانچویں رات۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ جو مہینہ گزر چکا تھا۔ اس کی پانچویں یا چھٹی رات کیونکہ وہ مہینہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خطاب کیا تھا۔ اس میں انتیس دن تھے۔ تو انتیس دنوں والے مہینے کے باقی حصے کی چھٹی رات چوبیسویں رات تھی۔ اور 29 دن والے مہینے کے باقی حصے کی پانچویں رات پچیسویں رات ہوگی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ان الفاظ کے بارے میں ہے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2548 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ؟ فَقُلْنَا: مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا، وَبَقِیَ ثَمَانٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، بَلْ مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا، وَبَقِیَ سَبْعٌ، اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا، فَالْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے کا کتنا حصہ گزر چکا ہیں ہم نے عرض کی: بائیس (22) دن گزر گئے ہیں اور آٹھ دن باقی رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' بلکہ بائیس (22) دن گزر گئے ہیں اور سات دن باقی رہ گئے ہیں مہینہ کبھی انتیس (29) کا ہوتا ہے' تو تم اس رات کو تلاش کرو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْقَارِءِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يَّؤُمَّ بِالنِّسَاءِ التَّرَاوِيحَ جَمَاعَةً

رمضان کے مہینے میں امام کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' کہ وہ تراویح کی نماز باجماعت میں خواتین کی امامت کرے

2549 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْقُمِّیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ جَارِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَانَ مِنِّی اللَّيْلَةَ شَیْءٌ فِیْ رَمَضَانَ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا اُبَیُّ؟ قَالَ: نِسْوَةٌ فِیْ دَارِیْ قُلْنَ: اِنَّا لَا نَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَنُصَلِّیْ بِصَلَاتِكَ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ اَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهُ الرِّضَا، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات رمضان کے حوالے سے مجھے کچھ مشکل پیش آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا تھی؟ اے ابی! انہوں نے عرض کی: ہمارے گھر کی کچھ خواتین تھی۔ انہوں نے یہ کہا ہم قرآن نہیں پڑھ سکتی ہیں ہم آپ کی نماز کی پیروی کرتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں آٹھ رکعات پڑھائی پھر میں نے وتر ادا کر لئے۔

2548- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/251، وابن ماجه (1656) فی الصيام: باب ما جاء فی "الشهر تسع وعشرون"، والبيهقی 4/310 من ثلاثة طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقی 4/310 من طريق أبی مسلم عبيد الله بن سعيد قائد الأعمش، عن الأعمش، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عن أبی هريرة.

2549- إسناده ضعيف، لضعف عيسى بن جارية الأنصاری المدنی. يعقوب القمی: هو يعقوب بن عبد الله بن سعد الأشعری أبو الحسن القمی، قال النسائی: ليس به بأس، وقال أبو القاسم الطبرانی: ثقة، وذكره المؤلف فی "الثقات"، وقال الدارقطنی: ليس بالقوی، وقال الإمام الذهبی فی "الكاشف": صدوق، وقال الحافظ فی "التقريب": صدوق يهم. وهو فی "مسند أبی يعلى" (1801). وأورده الحافظ الهيثمی فی "المجمع" 2/74 وقال: رواه أبو يعلى والطبرانی بنحوه فی "الأوسط" وإسناده حسن.

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا رضامندی کا اظہار کیا آپ نے انہیں کچھ کہا نہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِمَامَةِ الرَّجُلِ النِّسْوَةَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ جَمَاعَةً

مرد کا رمضان کے مہینے میں باجماعت نماز میں خواتین کی امامت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2550 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْءٌ - يَعْنِي فِيْ رَمَضَانَ - قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا اُبَيُّ؟ قَالَ: نِسْوَةٌ فِيْ دَارِي قُلْنَ: اِنَّا لَا نَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَنُصَلِّي بِصَلَاتِكَ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ اَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهُ الرِّضَا، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گزشتہ رات مجھے کچھ پریشانی ہوئی یعنی رمضان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابی! وہ کیا تھی؟ انہوں نے عرض کی: میرے گھر کی خواتین نے کہا: ہم قرآن نہیں پڑھ سکتی ہیں، تو ہم آپ کی نماز کی پیروی کریں گی۔ حضرت ابی نے بتایا: میں نے ان خواتین کو آٹھ رکعات نماز پڑھائی پھر میں نے وتر ادا کر لئے۔

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا رضامندی کا اظہار کیا تاہم آپ نے انہیں کچھ کہا نہیں۔

2550- إسناده ضعيف. وهو مكرر ما قبله

فَصْلٌ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ

فصل: رات کے وقت نوافل ادا کرنا

2551 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، وَكَانَ جَارًا لَهُ، اَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ: اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ وَلَا اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ

فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ قِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ: (يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ) (المزمل: 1) ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا افْتَرَضَ الْقِيَامَ فِيْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتّٰى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ، وَاَمْسَكَ اللّٰهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا التَّخْفِيْفَ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيْضَتِهٖ

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتائیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے قرآن کی تلاوت نہیں کی ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں! کی ہے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق' قرآن تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا' اب میں اٹھ جاتا ہوں اب اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کروں گا۔

تو میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے بارے میں بتائیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے اس سورۃ کی تلاوت نہیں کی ہے؟ ''اے چادر اوڑھنے والے'' میں نے جواب دیا: جی ہاں! کی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آغاز میں رات کے وقت نوافل ادا کرنا فرض قرار دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک سال

2551- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف" عبد الرزاق برقم (4714)، وصححه ابن خزيمة (1078) و (1127). وتقدّم تخريجه عند الحديث (2420).

تک رات کے وقت نوافل ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاؤں ورم آلود ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے اختتامی حصے کو بارہ ماہ تک آسمان میں روکے رکھا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل کر دیا تو رات کے وقت نوافل ادا کرنا نفل قرار پایا جو پہلے فرض تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ جُعِلَتْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا بَعْدَ اَنْ كَانَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ فِي الْبِدَايَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رات کے نوافل نبی اکرم ﷺ کے لئے نفل قرار دیئے گئے تھے اس سے پہلے آغاز میں یہ آپ پر فرض تھے

2552 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ اَوْ مَرَضٌ، اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❀❀ سعد بن ہشام' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کوئی نماز ادا کرتے تھے' تو آپ اس بات کو پسند کرتے تھے' اسے باقاعدگی سے ادا کریں اور اگر آپ نیند یا بیماری یا تکلیف وغیرہ جیسی کسی مصروفیت کی وجہ سے رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے' تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ حَلِّ عُقَدِ الشَّيْطَانِ الَّتِي عَلٰى قَافِيَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ نَوْمِهٖ بِانْتِبَاهِهٖ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کے وقت بیدار ہونے پر نوافل ادا کر کے شیطان کی لگائی ہوئی ان گرہوں کو کھولنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ جو وہ مسلمان شخص کے سونے کے وقت اس کی گدی پر لگاتا ہے

2553 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَابِدُ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِنْ

2552- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1170)، وقد تقدم تخريجه برقم (2420).

تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان کسی شخص کی گدی پر گرہ لگاتا ہے' جب وہ بندہ سوتا ہے وہ تین گرہیں لگاتا ہے' ہر گرہ پر وہ یہ کہتا ہے' رات بہت لمبی ہے تم سوئے رہو اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز ادا کرے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اگلے دن وہ شخص چاق و چوبند خوش مزاج ہوتا ہے ورنہ اس کا مزاج بھی ٹھیک نہیں ہوتا اور وہ کاہل ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَعْقِدُ عَلٰى قَافِيَةِ رُؤُسِ النِّسَاءِ كَعَقْدِهِ عَلٰى رُؤُسِ قَافِيَةِ الرِّجَالِ فِيمَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان خواتین کی گدی پر بھی گرہیں لگاتا ہے جس طرح وہ مردوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2554 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى إِلَّا عَلٰى رَأْسِهِ جَرِيرٌ مَعْقُودٌ حِينَ يَرْقُدُ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى، انْحَلَّتِ الْعُقَدُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو بھی مرد یا عورت (سوتے ہیں) تو ان کے سونے کے وقت ان کے سر پر گرہ لگا دی جاتی ہے اگر وہ بیدار ہو کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں' تو گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔

2553- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان المدني، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز المدنيّ. وهو في "الموطأ" 1/176. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (1142) في التهجد: باب عقد الشيطان على قافية الرأس إذا لم يصلّ بالليل، وأبو داؤد (1306) في الصلاة: باب قيام الليل. وأخرجه أحمد 2/243، ومسلم (776) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح، والنسائي 3/203-204 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن خزيمة (1131) من طريق سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3269) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، والبيهقي 3/15-16 من طريق يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

2554- إسناده صحيح، رجاله ثقات، رجال الصحيح. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1133) وأخرجه أحمد 3/315، وابن خزيمة 2/176 من طرق عن الأعمش، بهٰذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَعْقِدُ عَلٰى مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُسْلِمِ عُقَدًا عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِهٖ عِنْدَ النَّوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان مسلمان کے سونے کے وقت اس کے سر کی گدی پر وضو کے مقام پر گرہ لگاتا ہے

2555 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ حَدَّثَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا اَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا مِنْ جَهَنَّمَ

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِىْ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهٗ اِلَى الطَّهُوْرِ وَعَلَيْهِ عُقَدٌ، فَاِذَا وَضَّاَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِذَا وَضَّاَ وَجْهَهٗ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا مَسَحَ رَاْسَهٗ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا وَضَّاَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلَّذِىْ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِىْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهٗ لِيَسْاَلَنِىْ، مَا سَاَلَنِىْ عَبْدِىْ هٰذَا فَهُوَ لَهٗ، مَا سَاَلَنِىْ عَبْدِىْ هٰذَا فَهُوَ لَهٗ

❁❁ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے آج تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی ایسی بات بیان نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہ فرمائی ہو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اس کو جہنم میں اپنے گھر تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے''۔

تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک شخص رات کے وقت اٹھتا ہے وہ وضو کرنے کے لئے جاتا ہے اس پر گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حجاب کے پیچھے سے فرماتا ہے: تم لوگ میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اپنے آپ کو اس لئے تیار کر رہا ہے' تاکہ مجھ سے

2555- إسناده صحيح . أبو عُشّانة: هو حيُّ بن يؤمن المصري. وأخرجه أحمد 4/201 عن هارون، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/159 عن حسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" /17 (743) من طريق عبد الله بن عبد الحكم، كلاهما عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به. وأخرج القسم الأول منه الطبراني /17 (832) من طريق أحمد بن صالح، عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أبي عشانة، به. وأخرجه كذلك أحمد 4/156، والطحاوي في "مشكل الآثار" (416)، وأبو يعلى (1751)، والطبراني 17/904 من طريق هشام بن أبي رقية، عن عقبة بن عامر. وأورده المؤلف برقم (1052) بهٰذا الإسناد.

مانگے آج یہ میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ اسے ملے گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَيْرِ لِمَنْ اَصْبَحَ عَلٰى تَهَجُّدٍ كَانَ مِنْهُ بِاللَّيْلِ

ایسے شخص کے لئے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ جو ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس نے رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کی ہوتی ہے

2556 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مُسْلِمٍ، ذَكَرٍ وَلَا اُنْثٰى، يَنَامُ اِلَّا وَعَلَيْهِ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِنْ هُوَ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اَصْبَحَ نَشِيطًا قَدْ اَصَابَ خَيْرًا، وَقَدِ انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا، وَاِنْ اَصْبَحَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ اَصْبَحَ وَعُقَدُهُ عَلَيْهِ، وَاَصْبَحَ ثَقِيلًا كَسْلَانًا لَمْ يُصِبْ خَيْرًا

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:''جو بھی مسلمان مرد یا عورت سوتا ہے' اس پر گرہیں لگ جاتی ہیں وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کر کے نماز کے لئے اٹھتا ہے' تو وہ چاق و چوبند حالت میں صبح کرتا ہے اس نے بھلائی حاصل کر لی ہوتی ہے اور اس کی تمام گرہیں کھل چکی ہوتی ہیں اور اگر وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے اس کی سب گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ بوجھل ذہن کے ساتھ کاہلی کے عالم میں صبح کرتا ہے اسے بھلائی نصیب نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْاِجْتِهَادُ فِيْ لُزُوْمِ التَّهَجُّدِ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ، وَالثَّبَاتُ عِنْدَ اِقَامَةِ كَلِمَةِ اللّٰهِ الْعُلْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کی تاریکی میں تہجد کی ادائیگی میں بھرپور اہتمام کرے اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنے میں ثابت قدم رہے

2557 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

2556- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر الحديث (2554). وقوله "كسلانًا": هذا على لغة بني أسد، فإنهم يصرفون كل صفة على فعلان، لأنهم يؤنثون بالتاء، ويستغنون فيه بفعلانة عن فَعْلَى، وغيرهم لا يصرفه فيقولون: كسلان.

2557- إسناده قوي. حماد بن سلمة سَمِعَ من عطاء قبل الاختلاط وهو في "مسند أبي يعلى" /2ورقة 252. وأخرجه البيهقي 9/164 من طريق يوسف بن يعقوب، عن عبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/416، وأبو داوُد (2536) في الجهاد: باب في الرجل يشري نفسه، وابن أبي عاصم في "السنة" (569)، والبيهقي 9/46 من طرق عن حماد بن سلمة، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض. وصححه الحاكم 2/112.

سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ ثَارَ مِنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلَى الصَّلَاةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِي ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنَ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلٰى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي، وَرَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَانْهَزَمَ النَّاسُ، وَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْاِنْهِزَامِ، وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ، فَرَجَعَ حَتّٰى اُهْرِيْقَ دَمُهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِي، رَجَعَ رَجَاءً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتّٰى اُهْرِيْقَ دَمُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار دو بندوں پر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو (رات کے وقت) اپنے بستر اور لحاف میں سے' اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو یہ اپنے بستر اور لحاف میں' اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف آیا ہے' اس چیز کی رغبت رکھتے ہوئے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے جو میرے پاس ہے۔

دوسرا شخص وہ ہے' جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے لوگ پسپا ہو جاتے ہیں وہ شخص بھی جانتا ہے' پسپا ہونے کی صورت میں اس پر کیا وبال ہوگا اور واپس آنے کی صورت میں اسے کیا اجر و ثواب ملے گا' تو وہ واپس (میدانِ جنگ میں) آ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے اس بندے کی طرف دیکھو یہ اس چیز کی امید رکھتے ہوئے واپس آیا ہے' جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے آیا ہے' جو میرے پاس ہے یہاں تک کہ اس کے خون کو بہا دیا گیا۔

ذِكْرُ تَعْجِيْبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَلَائِكَتَهُ مِنَ الثَّائِرِ عَنْ فِرَاشِهِ وَاَهْلِهِ يُرِيْدُ مُفَاجَاةَ حَبِيْبِهِ

اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے ایسے شخص پر خوشی کا اظہار کرنے کا تذکرہ' جو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے لئے اپنی بیوی اور بستر سے الگ ہوتا ہے

2558 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوْيَهِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنَ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلٰى صَلَاتِهِ،

2558– حديث صحيح، لكن في هذا الإسناد روح بن أسلم وهو ضعيف. وهو مكرر ما قبله.

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ، ثَارَ عَنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنَ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلٰى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِیْ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِیْ، وَرَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ، وَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِی الْانْهِزَامِ، وَمَا لَهُ فِی الرُّجُوْعِ، فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ، رَجَعَ رَجَاءً فِيمَا عِنْدِیْ، وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِیْ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارا پروردگار دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو اپنے بستر اور لحاف میں سے' اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اپنے بستر سے اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف آیا ہے اس چیز کی رغبت رکھتے ہوئے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے جو میرے پاس ہے اور دوسرا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے اس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں وہ شخص جانتا ہے پسپا ہونے پر اسے کیا وبال ہوگا اور واپس (جنگ میں) آنے پر کیا اجر و ثواب ملے گا' تو وہ واپس آتا ہے یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو یہ اس چیز کی امید رکھتے ہوئے واپس آیا ہے' جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے آیا ہے' جو میرے پاس ہے یہاں تک کے اس کے خون کو بہا دیا گیا''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ الْجِنَانِ لِلْقَائِمِ فِیْ سَوَادِ اللَّيْلِ يَتَمَلَّقُ اِلٰى مَوْلَاهُ

رات کی تاریکی میں نوافل ادا کرنے والا شخص' جو اپنے پروردگار کی خوشامد کرتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ

2559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اِذَا رَاَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِی، وَقَرَّتْ عَيْنِی، اَنْبِئْنِیْ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ، قَالَ: كُلُّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اِذَا عَمِلْتُ بِهٖ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: اَطْعِمِ الطَّعَامَ، وَاَفْشِ السَّلَامَ، وَصِلِ الْاَرْحَامَ، وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنْبِئْنِیْ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ، اَرَادَ بِهٖ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا جَوَابُ الْمُصْطَفٰى اِيَّاهُ، حَيْثُ قَالَ: كُلُّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ، فَهٰذَا جَوَابٌ

2559- رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي ميمونة. وقد تقدم عند المؤلف برقم (508). وفي الباب ما يشهد له من حديث عبد الله بن سلام، وقد تقدم تخريجه عند الحديث رقم (489) من الجزء الثاني.

خَرَجَ عَلٰى سُؤَالٍ بِعَيْنِهِ، لَا اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَخْلُوقًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو دیکھا' تو میرا نفس پاکیزہ ہوگیا ہے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئی ہیں' آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتادیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جب میں اس پر عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہوجاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' سلام کو پھیلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت نوافل ادا کرو' جب لوگ سور ہے ہوں' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ''مجھے ہر چیز کے بارے میں بتادیں'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ ہر اس چیز کے بارے میں بتائیں جو پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو دیا جانے والا جواب ہے کہ آپ نے یہ فرمایا: ''ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے'' تو یہ جواب اسی طرح صادر ہوا ہے جس طرح سوال تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر چیز کو پیدا ہی پانی سے کیا گیا ہے۔ خواہ وہ مخلوق نہ بھی ہو۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِكْثَارِ لِلْمَرْءِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ رَجَاءَ تَرْكِ الْمَحْظُورَاتِ

ممنوع چیزوں کے ارتکاب کو ترک کرنے کی اُمید رکھتے ہوئے آدمی کا رات کے قیام میں کثرت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

2560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ سُحَيْمٌ حَرَّانِيٌّ ثَبْتٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهُ، فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ، قَالَ: سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ: سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ مِمَّا نَقُوْلُ فِي كُتُبِنَا: اِنَّ الْعَرَبَ تُضِيفُ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ نَفْسِهِ، كَمَا تُضِيفُ اِلَى الْفَاعِلِ، اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّلَاةَ اِذَا كَانَتْ عَلَى الْحَقِيقَةِ فِي الِابْتِدَاءِ وَالِانْتِهَاءِ، يَكُوْنُ الْمُصَلِّي مُجَانِبًا لِلْمَحْظُوْرَاتِ مَعَهَا، كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ) (العنکبوت: **45**)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص ساری رات نفل پڑھتا رہتا ہے جب صبح ہوتی ہے' تو وہ چوری کرلیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو پڑھتا ہے وہ چیز عنقریب اسے اس عمل سے روک دے

2560- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن القاسم سحيم، فقد روى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم 8/66: سئل أبي عنه، فقال: صدوق، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/82. وأخرجه أحمد 2/447 عن وكيع، والبزار (720) من طريق محاضر، كلاهما عن الأعمش، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 2/258: ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه البزار (721) و (722) من طريقين عن الأعمش، عن أبي صالح، عن جابر. قال الهيثمي: ورجاله ثقات.

گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''وہ جو پڑھتا ہے وہ چیز اسے عنقریب روک دے گی'' یہ اس نوعیت کے الفاظ ہیں۔ جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات تحریر کر چکے ہیں کہ بعض اوقات عرب کسی فعل کی نسبت اس فعل کی طرف کر دیتے ہیں جس طرح وہ اس کی نسبت فاعل کی طرف کر دیتے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جب نماز اپنے آغاز اور اختتام کے حوالے سے حقیقت پر مبنی ہو۔ تو نمازی شخص اس نماز کے ہمراہ ممنوعہ چیزوں سے مجتنب رہتا ہے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''بے شک نماز فحاشی اور گناہوں سے روکتی ہے۔''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِكْثَارِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ رَجَاءً لِمُصَادَفَةِ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيهَا دُعَاءُ الْمَرْءِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ

رات کی نماز میں کثرت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تاکہ آدمی اس گھڑی کو پالے جس میں آدمی کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے

2561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''رات میں ایک گھڑی ایسی ہے اس میں جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی جس بھی بھلائی کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کر دے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ كَثْرَةِ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَتَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلَى النَّوْمِ

2561- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وهو في "مسند أبي يعلى" (1911). وأخرجه مسلم (757) (166) في صلاة المسافرين: باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/313 و331، وأبو يعلى (2281)، وأبو عوانة 2/289 و290 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/348، ومسلم (757) (167) من طريقين عن أبي الزبير، عن جابر.

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کے وقت نوافل ادا کرے اور نیند پر تکیہ کرنے کو ترک کرے

2562 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ نَامَ حَتّٰى اَصْبَحَ، فَقَالَ: بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ فِيْ اُذُنَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا عِنْدَنَا يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ نَامَ عَنِ الْفَرِيضَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو سوتا ہے یہاں تک کہ وہ صبح کر دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) دونوں کانوں میں کیا ہے؟

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہوگا' وہ شخص فرض نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنا آدمی کے لئے فرض کے بعد (نفل نماز) ادا کرنے سے افضل ہے

2563 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

2562- إسناده صحيح . أبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي. وأخرجه أحمد 1/375 و427، والبخاري (1144) في التهجد: باب إذا نام ولم يصلّ بال الشيطان في أذنه، و (3270) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلم (774) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح، والنسائي 3/204 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن ماجه (1330) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام الليل، والبيهقي 3/15 من طريق منصور بن المعتمر، عن أبي وائل، عن ابن مسعود. وانظر "الفتح" 3/28-29.

2563- إسناده صحيح . موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين . الحسين بن علي: هو ابن الوليد الجعفي الكوفي، وزائدة: هو ابن قدامة الثقفي، وابن المنتشر: محمد بن المنتشر بن الأجدع الهمداني الكوفي، وحميد: هو ابن عبد الرحمٰن الحميري . وأخرجه أحمد 2/329 عن الحسين بن علي، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/42، وعنه مسلم (1163) في الصيام: باب فضل صوم المحرّم، وابن ماجه (1742) في الصيام: باب صيام أشهر الحرم، عن الحسين بن علي، به - بقصة الصيام. وأخرجه أحمد 2/303، وأبو عوانة 2/290 من طرق عن زائدة، به . وأخرجه أحمد 2/342، والدارمي 2/21، ومسلم (1163) (203) من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به -مختصرًا ومطولًا . وأخرجه الدارمي 2/22، ومسلم (1163) (202)، وأبو داوٗد (2429) في الصوم: باب في صوم المحرم، والترمذي (438) في الصلاة: باب ما جاء في فضل صلاة الليل، و (740) في الصوم: باب ما جاء في صوم المحرم، والنسائي 3/206-207 في قيام الليل: باب فضل صلاة الليل، من طريق أبي بشر، عن حميد، به مختصرًا ومطولًا.

الْمَسْرُوقِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سَالَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، قَالَ: فَاَیُّ الصِّيَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِي يَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف رات میں ادا کی جانے والی نماز اس نے دریافت کیا: رمضان کے مہینے کے بعد کون سا روزہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس مہینے کا روزہ جسے لوگ محرم کہتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَجَوْفِهِ اَفْضَلُ مِنْ اَوَّلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے آخری حصے میں اور درمیانے حصے میں نوافل ادا کرنا اس کے ابتدائی حصے میں نوافل ادا کرنے سے افضل ہے

2564 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو مُسْلِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَالْتُ اَبَا ذَرٍّ: اَیُّ قِيَامِ اللَّيْلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَبُو ذَرٍّ: سَالْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَالْتَنِي، فَقَالَ: نِصْفُ اللَّيْلِ، اَوْ جَوْفُ اللَّيْلِ شَكَّ عَوْفٌ

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا رات کے وقت کونسا قیام افضل ہے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات کے وقت کا یا شاید رات کے درمیان کا''۔

یہ شک عوف نامی کو ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ تَكُونُ مَحْضُورَةً بِحَضْرَةِ الْمَلَائِكَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے آخری حصے میں نماز ادا کرنے میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے

2565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ

2564- إسناده ضعيف. المهاجر أبو مخلد: هو ابن مخلد، قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: لين الحديث ليس بذاك، وليس بالمتقن يُكتب حديثه، وباقي السند رجاله ثقات. عوف: هو ابن أبي جميلة العبدي الهجري أبو سهل البصري المعروف بالأعرابي، وأبو العالية: هو رفيع بن مِهران الرياحي، وأبو مسلم: هو الجذمي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات." وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/196 عن محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، عن إسحاق بن يوسف الأزرق، عن عوف الأعرابي، عن أبي خالد -قال المزي: واسمه عند مهاجر، وغيره يقول: أبو مخلد- عن أبي العالية، بهذا الإسناد.

عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَلْيُوتِرْ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُوْمَ آخِرَ اللَّيْلِ، فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَاِنَّ قِرَائَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ، وَذٰلِكَ اَفْضَلُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا' تو وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لے اور تم میں سے جس شخص کو یہ امید ہو وہ رات کے آخری حصے میں نوافل ادا کرے گا' تو اسے رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنا چاہئے کیونکہ رات کے آخری وقت میں کی جانے والی قرأت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہیں اور یہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَهْلَهٗ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ

آدمی کا اپنی بیوی کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

2566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ فَقَالَ: اَلَا تُصَلُّوْنَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ، فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ، وَلَمْ

2565- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وأخرجه عبد الرزاق (4623)، وأحمد 3/315 و389، ومسلم (755) (162) في صلاة المسافرين: باب من خاف اَنْ لا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أوله، والترمذي 2/318 في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النوم قبل الوتر، وابن ماجه (1187) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر آخر الليل، وابن خزيمة (1806)، وأبو يعلى (1905) و (2106) و (2279)، والبيهقي 3/35، والبغوي (969)، وأبو عوانة 2/290-291 من طرق عن الأعمش بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/300 و337 و348، ومسلم (755) (163)، وأبو عوانة 2/291، والبيهقي 3/35 من طرق عن أبي الزبير، عن جابر.

2566- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيحين غير عبد بن حميد فمن رجال مسلم. وأخرجه البخاري (4724) في التفسير: باب (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)، وأبو عوانة 2/292 من طريقين عن يعقوب بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد ورواية البخاري مختصرة، وفي الحديث عندهم "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة." وأخرجه أحمد 1/91 و112، وابنه عبد الله في زياداته على "المسند" 1/77، والبخاري (1127) في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل، و (7347) في الاعتصام: باب (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)، و (7465) في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم (775) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح، والنسائي 3/205 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن خزيمة (1139) و (1140)، وأبو عوانة 2/292، والبيهقي 2/500 من طرق عن الزهري، به. وقع عند ابن خزيمة في الرواية الثانية "عن الحسن بن علي" وهو وهم، والصواب "عن الحسين بن علي."

يَرْجِعُ اِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ (ص:): (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف: 54)

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے ان کے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) نے انہیں یہ بتایا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا نہیں کی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اللہ تعالی کے دست قدرت میں ہیں وہ جب ہمیں بیدار کرنا چاہتا ہے وہ بیدار کر دیتا ہے (تو آج اس نے بیدار نہیں کیا' تو ہم بھی نہیں اٹھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب میں نے یہ گزارش کی تو آپ واپس مڑ گئے آپ نے مجھے کوئی ارشاد نہیں فرمایا: پھر میں نے آپ کو سنا' آپ اپنا ہاتھ مارتے ہوئے یہ آیت پڑھ رہے تھے۔

''انسان سب سے زیادہ بحث کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اِيقَاظِ الْمَرْءِ اَهْلَهٗ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَوْ بِالنَّضْحِ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ آدمی رات کی نماز کے لئے اپنی بیوی کو بیدار کرے اگرچہ اس پر پانی چھڑک دے

2567 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ، وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ، فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ، وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے۔ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے اگر وہ بات نہیں مانتی' تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے جو اس وقت نوافل ادا کرتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے اور وہ بیدار نہیں ہوتا تو وہ عورت اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُوْقِظَ اَهْلَهٗ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ بَعْدَ اَنْ صَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ

2567- إسناده قوى . أبو قدامة: هو عبيد الله بن سعيد بن يحيى بن برد اليشكرى السرخسى، والقعقاع: هو ابن حكيم الكنانى المدنى . وهو فى "صحيح ابن خزيمة " (1148) وفى السند عنده متابع لأبى قدامة، هو محمد بن بشار . وأخرجه أحمد 2/250 و436، وأبو داؤد (1308) فى الصلاة: باب قيام الليل، و (1450) باب الحث على قيام الليل، والنسائى 3/205 فى قيام الليل: باب الترغيب فى قيام الليل، وابن ماجه (1336) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، والبيهقى 2/501 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/309 ووافقه الذهبى.

اللہ تعالیٰ کا رات کے وقت نوافل ادا کرنے کیلئے اپنی بیوی کو بیدار کرنیوالے شخص کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنیوالے مردوں اور خواتین میں نوٹ کرنے کا تذکرہ اس کے بعد کے وہ دو رکعات ادا کرے

2568 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ، فَقَامَا فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کرے تو ان دونوں کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور کثرت سے ذکر کرنے والی خواتین میں لکھ دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْقَظَ اَهْلَهُ اَرَادَ بِهِ امْرَاَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو اپنی اہل کو بیدار کرتا ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے

2569 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2568– إسناده صحيح. محمد بن عثمان: هو ابن كرامة العجلي ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين غير الأغر –وهو أبو مسلم المديني نزيل الكوفة– فمن رجال مسلم. شيبان: هو ابن عبد الرحمٰن التميمي مولاهم النحوي. وأخرجه أبو داوٗد (1309) في الصلاة: باب قيام الليل، و (1451) باب الحث على قيام الليل، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/331، والبيهقي 2/501 من طرق عن عبيد الله بن موسى، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/316 على شرطهما ووافقه الذهبي، وليس كذلك فإن الأغر لم يخرج له البخاري. وأخرجه أبو يعلى (1112) من طريق محمد بن جابر، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ أبي سعيد. لم يقل فيه "وأيقظ امرأته." وأخرجه أبو داوٗد (1309)، ومن طريقه البيهقي 2/501 من طريق سفيان، عن مسعر، عن علي بن الأقمر، به موقوفًا على أبي سعيد الخدري.

2569– إسناده صحيح. وأخرجه ابن ماجه (1335) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، عن العباس بن عثمان الدمشقي، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا شيبان، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ، وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کریں تو ان دونوں کا (نام) اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ تَزَيُّنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُسْنِ الثِّيَابِ عِنْدَ خَلْوَتِهِ لِمُنَاجَاةِ حَبِيْبِهِ جَلَّ وَعَلَا بِاللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رات کے وقت مناجات کے لئے خلوت میں عمدہ لباس کے ذریعے آراستہ ہونے کا تذکرہ

2570 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ، مَوْلٰى آلِ الزُّبَيْرِ، كِلَاهُمَا حَدَّثَنِيْ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ بُرْدٍ لَهُ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحَهُ مَا عَلَيْهِ غَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے رات کے وقت اپنی حضرمی چادر کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر نفل ادا کیے آپ کے جسم پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحْتَجِرَ بِالْحَصِيْرِ، اَوْ بِمَا يَقُوْمُ مَقَامَهُ عِنْدَ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ چٹائی کے ذریعے حجرہ بنا لے یا کوئی ایسی چیز (استعمال) کرلے جو اس کی قائم مقام ہو اس وقت جب وہ رات کے وقت تہجد ادا کرنے لگے

2571 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

2570- إسناده قوي، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه أحمد 1/265 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي إِلَيْهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُوْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ حَتّٰى كَثُرُوْا، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُوْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت چٹائی کا حجرہ بنا لیتے تھے اور اس میں نماز ادا کیا کرتے تھے آپ دن کے وقت اسے بچھا لیتے تھے اس پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اتنے عمل کو اختیار کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تھکاوٹ کا شکار نہیں ہوتا' جیسے تم تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے' جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْغَفْلَةِ عَمَّنْ قَامَ اللَّيْلَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مَعَ كِتْبَةِ مَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَهَا بِأَلْفٍ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ

جو شخص رات کے وقت نوافل میں دس آیات کی تلاوت کرتا ہے اس سے غفلت کی نفی کا تذکرہ

جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام ''قانتین'' میں نوٹ کئے جانے کا تذکرہ اور جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کئے جانے کا تذکرہ

2572 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا سُوَيْدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2571- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (5861) في اللباس: باب الجلوس على الحصير ونحوه، عن محمد بن أبي بكر، عن معتمر بن سليمان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (782) (215) في صلاة المسافرين: باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، من طريق عبد الوهاب الثقفي، وابن ماجه (942) في إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلي، من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن عبيد الله، به. ورواية ابن ماجه مختصرة. وأخرجه النسائي 2/68-69 في القبلة: باب المصلي يكون بينه وبين الإمام سترة، من طريق ابن عجلان، عن سعيد المقبري، به، بتمامه. وأخرجه البخاري (730) في الأذان: باب صلاة الليل، وأبو داوٗد (1368) في الصلاة: باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة، من طريقين عن سعيد المقبري، به مختصرًا. وانظر الحديث (353) عند المؤلف.

2572- إسناده حسن. عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري مولاهم المصري، وابن حجيرة: هو عبد الرحمٰن بن حجيرة المصري القاضي. وأخرجه ابن السني (701) عن أحمد بن داوٗد الحرّاني، حدثنا حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. ووقع في المطبوع منه "أن أبا الأسود" وهو تحريف. وأخرجه أبو داوٗد (1398) في الصلاة: باب تحزيب القرآن، عن أحمد بن صالح، وابن خزيمة (1144) عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، به. وفيهما "أن أبا سويّة."

اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : اَبُوْ سُوَيْدٍ اسْمُهٗ حُمَيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ، وَقَدْ وَهِمَ مَنْ قَالَ: اَبُوْ سَوِيَّةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نوافل میں دس آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوتا جو شخص نوافل میں ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار قانتین میں ہوتا ہے اور جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار مقنطرین میں ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسوید نامی راوی کا نام حمید بن سوید ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جس نے ان کا نام ابوسویہ بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ كِمِّيَّةِ الْقَنَاطِرِ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اُوتِيَ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَهٗ كَانَ خَيْرًا لَهٗ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

قناطر کی مقدار کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ جس شخص کو اتنا اجر مل جائے، تو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے

2573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوقِيَّةٍ، كُلُّ اُوقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک اوقیہ آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ قِرَائَةِ سُوْرَةِ يٰسٓ لِلْمُتَهَجِّدِ فِيْ كُلِّ

2573- إسناده حسن. وأخرجه أحمد 2/263، والدارمي 2/467، وابن ماجه (3660) في الأدب: باب بر الوالدين، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وتابع حمادَ بن سلمة عند الدارمي أبانُ العطار. وأخرجه البيهقي 7/233 من طريق حماد بن زيد، عن عاصم بن بهدلة، به. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 226: هذا إسناد صحيح ورجاله ثقات.

لَيْلَةٍ رَجَاءَ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ مَا قَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِهَا

رات کے وقت تہجد ادا کرنے والے کے لئے سورۃ یٰسین کی تلاوت کے مستحب ہونے کا تذکرہ' اس بات کی اُمید رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دے گا

2574 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ السَّكُوْنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ يٰس فِيْ لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهٗ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رات کے وقت سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الِاكْتِفَاءِ لِقَائِمِ اللَّيْلِ بِقِرَائَةِ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اِذَا عَجَزَ عَنْ غَيْرِهٖ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کا سورۃ البقرہ کے آخری حصے کی تلاوت پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ جب وہ اس کے علاوہ کچھ اور تلاوت نہ کر سکتا ہو

2575 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَسُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ لَقِيَ اَبَا مَسْعُوْدٍ فِي الطَّوَافِ فَسَاَلَهٗ، فَحَدَّثَهٗ بِهٖ

2574– رجاله ثقات، لكن فيه عنعنة الحسن. وفي الباب عن أبي هريرة عند الدارمي 2/457، والطبراني في "الصغير" (417) من طريقين عن الحسن، عنه، بلفظ حديث الباب، زاد الدارمي "في تلك الليلة."

2575– إسناده صحيح على شرطهما . سليمان: هو الأعمش، وأبو مسعود هذا: هو عقبة بن عمرو الأنصاري البدري، وقد تصحف في المطبوع من "الجامع الصغير" إلى: ابن مسعود، وتبعه على ذلك الشيخ ناصر الألباني في "صحيح الجامع ." وقد تقدم الحديث عند المؤلف (782) . (2) في البخاري (5051) من طريق سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أخبره علقمة عن أبي مسعود، ولقيته وهو يطوف بالبيت فذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم ... وأخرجه البخاري (5040) عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ،

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرلیتا ہے یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوتی ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن یزید نے یہ روایت علقمہ کے حوالے سے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنی ہے۔ پھر ان کی ملاقات حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کے دوران ہوئی۔ انہوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کردی

ذِكْرُ الِاقْتِصَارِ لِلْمُتَهَجِّدِ عَلٰى قِرَائَةِ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الإخلاص: 1)، اِذْ هُوَ ثُلُثُ الْقُرْآنِ اِذَا كَانَ عَاجِزًا عَنْ قِرَائَةِ مَا هُوَ اَكْثَرُ مِنْهُ

تہجد ادا کرنے والے کا سورۃ اخلاص کی تلاوت پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ کیونکہ یہ ایک تہائی قرآن (کے برابر) ہے جبکہ وہ اس سے زیادہ تلاوت کرنے کے قابل نہ ہو

2576 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ كُلَّ لَيْلَةٍ؟ قَالُوْا: وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الإخلاص: 1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم میں سے کوئی ایک شخص اس بات سے عاجز ہے، وہ ہر رات تہائی قرآن کی تلاوت کیا کرے، ہم نے عرض کی:

2576- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الربيع بن خُثَيم -بضم الخاء المعجمة وفتح الثاء المثلثة- ابن عائذ بن عبد الله الثورى أبو يزيد الكوفى، ثقة عابد مخضرم، قال له ابن مسعود: لو رآك رسول الله صلى الله عليه وسلم لأحبّك. وأخرجه النسائى فى "عمل اليوم والليلة" (675) عن محمد بن عبيد الله بن عبد العظيم، والطبرانى (10484) عن عبد الله بن الإمام أحمد، كلاهما عن عبيد الله بن معاذ العنبرى، بهٰذا الإسناد. وقع فى المطبوع من "عمل اليوم والليلة": أخبرنى محمد بن عبد الله بن معاذ، وهو خطأ يصحح من "تحفة الأشراف" 7/20، ووقع فى "المعجم الكبير" للطبرانى: عن إبراهيم بن خثيم، وهو خطأ أيضًا. وأخرجه البزار (2298) من طريق عبد الرحمٰن بن عثمان البكراوى، عن شعبة، به. وأخرجه الطبرانى (10485) من طريق هلال بن يساف، عن الربيع بن خثيم، به. وأخرجه النسائى فى "عمل اليوم والليلة" (676) و (677) من طريقين عن الأعمش، عن إبراهيم، عن النبى صلى الله عليه وسلم ... مرسلًا. وأخرجه النسائى فى "عمل اليوم والليلة" (673) عن قتيبة بن سعيد، والطبرانى (10245) من طريق هاشم بن محمد الربعى، كلاهما عن حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ -رفعه هاشم الربعى، ووقفه قتيبة. وأخرجه الطبرانى (10318)، والبزار (2297)، وأحمد 3/8، وعن أبى الدرداء عند مسلم (811)، والدارمى 2/460، وأحمد 6/442 و 447، والنسائى (701).

یارسول اللہ ﷺ کون ایسا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ اخلاص کی تلاوت کرنا (ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ہے)''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ لِمَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَسْتَيْقِظَ لِلتَّهَجُّدِ وَهُوَ مُسَافِرٌ

وتر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کے حکم کا تذکرہ' یہ اس شخص کے لئے ہے جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ تہجد کی نماز کے لئے بیدار نہیں ہو سکے گا اور وہ شخص مسافر ہو

2577 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جُهْدٌ وَّثُقْلٌ، فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ وَاِلَّا كَانَتَا لَهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ سفر مشقت اور بوجھ کا باعث ہوتا ہے' تو جب کوئی شخص وتر ادا کرے تو اسے دو رکعات ادا کر لینی چاہئے اگر وہ (فجر کی نماز کے وقت) بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَهَجِّدَ بِالْقُرْآنِ الَّذِيْ آتَاهُ اللّٰهُ وَالنَّائِمَ عَلَيْهِ لِنَيْلِهِ بِمَا مَثَّلَ لَهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کی مثال بیان کرنا جو قرآن کی (تہجد کی نماز میں) تلاوت کرتا ہے اور جس شخص کو قرآن کا علم حاصل ہوا اور وہ اس علم کے ہمراہ سویا رہتا ہے' اس کی مثال بیان کرنا

2578 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ

2577- إسناده قوى. شريح: هو ابن عبيد بن شريح الحضرمي الحمصي. وقد جاء في هامش أصل "الموارد" (انظر المطبوعة ص 176): من خط شيخ الإسلام ابن حجر رحمه الله: "سقط (عن أبيه) من الأصل ولا بد منه، وكذلك رويناه في حديث حرملة رواية ابن المقرء عن ابن قتيبة عنه." قلت: وهي قد وردت في جميع المصادر التي خرجت الحديث. وأخرجه الدارمي 1/374، وابن خزيمة (1106)، من طريقين عن عبد الله بن وهب، عن معاوية بن صالح، عن شريح، عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير، عن أبيه، عن ثوبان. وأخرجه الطبراني (1410)، والطحاوي 1/341، والبزار (292)، والدارقطني 2/36 من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، بالإسناد السابق.

2578- رجاله ثقات رجال الصحيح غير عطاء مولى أبي أحمد، فإنه لم يوثقه غير المؤلف، وقال الإمام الذهبي في "الميزان" 3/77: معدود في التابعين لا يعرف، روى سعيد المقبري عنه عن أبي هريرة حديثاً في فضل القرآن، ومع ذلك فقد حسّن له الترمذي حديثه هذا. أبو عمار: هو الحسين بن حريث الخزاعي مولاهم أبو عمار المروزي. وقد تقدم الحديث عند المؤلف (2124).

بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اَبِي اَحْمَدَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَهُمْ نَفَرٌ، فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَاذَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ؟ فَاسْتَقْرَاهُمْ، حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ، هُوَ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا، فَقَالَ: مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا، وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، قَالَ: مَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ اَشْرَفُهُمْ: وَالَّذِي كَذَا وَكَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا مَنَعَنِي اَنْ لَّا اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهٖ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمِ الْقُرْآنَ وَاقْرَاْهُ وَارْقُدْ، فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ، كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِيَءَ عَلٰى مِسْكٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی وہ کچھ لوگ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے قرأت کے بارے میں دریافت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا گزر ان میں سے ایک ایسے شخص پر ہوا جوان میں سب سے کم سن تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ اس نے عرض کی: مجھے فلاں' فلاں سورتیں اور سورۃ بقرہ بھی آتی ہے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ بقرہ آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ' تم ہی ان لوگوں کے امیر ہو' تو ایک صاحب جوان میں بڑے معزز تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم جس میں یہ' یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں میں نے قرآن کا علم صرف اس لئے حاصل نہیں کیا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا' میں نوافل میں اس کی تلاوت نہیں کرسکوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی تلاوت بھی کرو اور سو بھی جایا کرو جو شخص قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر (نوافل میں) ان کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ایک ایسے مشکیزے کی مانند ہے' جس میں مشک موجود ہو اور اس کا منہ کھلا ہوا ہو اور اس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو اور جو شخص قرآن کا علم حاصل کرلے اور سو جائے وہ قرآن اس کے ذہن میں ہو' تو اس کی مثال ایسے مشکیزے کی طرح ہے' جس میں مشک موجود ہو لیکن اس کا منہ بند کردیا گیا ہو۔

ذِكْرُ مَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کی نماز کیلئے بیدار ہوتے تھے تو کیا تلاوت کرتے تھے؟

2579 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهٗ، اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّاَ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات ہوگئی۔نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد کا وقت تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔آپ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر نیند کے اثرات کو دور کیا' پھر آپ نے سورہ آلِ عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی اس کے بعد آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے اور آپ نے اس سے وضو کیا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُرَتِّلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَائَتَهٗ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتے تھے

2580 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا، فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نوافل ادا کرنا شروع کرتے تھے آپ جس سورت کی تلاوت کرتے تھے اسے ٹھہر' ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی سے طویل سورۃ سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ذِكْرُ جَهْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِرَائَةِ الْقُرْآنِ عِنْدَ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) رات کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتے تھے

2581 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ كُرَيْبًا اَخْبَرَهٗ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: مَا صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: كَانَ

2579– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/121–122 بأطول مما هنا. ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4708)، وأحمد 1/242 و358، والبخاري (183) في الوضوء: باب قراءة القرآن بعد الحديث وغيره، و (992) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، و (1198) في العمل في الصلاة: باب استعانة اليد في الصلاة، و (4570) في التفسير: باب (الذين يذكرون الله قيامًا وقعودًا) و (4571) باب (ربنا إنك مَن تدخل النار فقد أخزيته)، و (4572) باب (ربنا إننا سمعنا مناديًا ينادي للإيمان)، ومسلم (763) (182) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داود (1367) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/210–211 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، والترمذي في "الشمائل" (262)، وابن ماجه (1363) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، وأبو عوانة 2/315–316، والطبراني (12192)، والبيهقي 3/7. وسيعيده المؤلف برقم (2592) و (2626).

2580– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم (2508).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي بَعْضِ حُجَرِهِ، فَيَسْمَعُ مَنْ كَانَ خَارِجًا

کریب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کیسے نماز ادا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں تلاوت کر رہے ہوتے تھے اور حجرے کے باہر موجود شخص اسے سن سکتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَّجْهَرُ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ بِقِرَائَتِهٖ كُلِّهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں تمام قرأت بلند آواز میں نہیں کرتے تھے

2582 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ بُرْدٍ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَرَاَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ بِصَلَاتِهٖ، اَوْ يُخَافِتُ بِهَا؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِصَلَاتِهٖ، وَرُبَّمَا خَافَتَ بِهَا، قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ کیا کہتی ہیں؟ آپ نماز پڑھتے وقت بلند آواز میں قرأت کرتے تھے یا پست آواز میں کرتے تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات پست آواز میں کرتے تھے تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملہ میں گنجائش رکھی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَهَجِّدِ بِاللَّيْلِ بِالنَّوْمِ عِنْدَ غَلَبَتِهٖ اِيَّاهُ عَلٰى وِرْدِهٖ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کے اس وقت سو جانے کا تذکرہ جب اس کو شدید نیند آ رہی ہو

2583 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

2581- إسناده قوى. سعد بن عبد الله مترجم فى الجرح والتعديل 4/92 وقال ابن أبى حاتم وأبوه: صدوق، ووثقه الخليلى فى "الارشاد"، وأبوه عبد الله من رجال "التهذيب" وثقه أبو زرعة والعجلى والمؤلف وابن عبد البر والخليلى، وقال ابوحاتم: صدوق، ومن فوقهما من رجال الشيخين. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" (1157). وأخرجه ابن خزيمة، والبيهقى 3/11 من طريقين عن يحيى بن عبد الله بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/271، وأبو داؤد (1327) فى الصلاة: باب فى رفع الصوت بالقراءة فى صلاة الليل، ومن طريقه البيهقى 3/10-11 من طريقين عن عبد الرحمٰن بن أبى الزناد، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ قراءة النبى صلى الله عليه وسلم على قدر ما يسمعه مَن فى الحجرة، وهو فى البيت.

2582- إسناده صحيح. وهو مكرر (2447)، وقد وقع فى السند هنا "ابن وهب" بدل "وهيب" والمثبت من السند المتقدم.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَامَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاتِہٖ، فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ وَھُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّہٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو نماز کے وقت نیند آ جائے' تو اسے سو جانا چاہیے' یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے' کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوگا اور وہ اونگھ رہا ہو اور اپنی طرف سے دعائے مغفرت کر رہا ہو لیکن در حقیقت خود کو برا بھلا کہہ رہا ہو''۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ اُمِرَ بِہِ النَّاعِسُ فِیْ صَلَاتِہٖ، وَاِنْ لَّمْ یَکُنِ النَّوْمُ غَلَبَ عَلَیْہِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم اس شخص کو دیا گیا ہے جسے نماز کے دوران اونگھ آ جاتی ہے اگر چہ نینداس پر غالب نہیں آتی ہے

2584 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ ھِلَالٍ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ عَائِشَۃَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَنْصَرِفْ، لَعَلَّہٗ یَکُوْنُ یَدْعُو فِیْ صَلَاتِہٖ فَیَدْعُو عَلٰی نَفْسِہٖ وَھُوَ لَا یَدْرِی

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کر دینی چاہئے کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے وہ اپنی طرف سے نماز کے دوران دعا مانگ رہا ہو حالانکہ در حقیقت اپنے لئے دعائے ضرر کر رہا ہو اور اسے اس بات کا علم بھی نہ ہو''۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ مَنِ اسْتَعْجَمَ عَلَیْہِ قِرَائَتُہٗ بِاللَّیْلِ مِنَ النُّعَاسِ

2583- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/118 برواية يحيى الليثي، وفيه "إذا نعس أحدكم ...."ومن طريق مالك أخرجه البخاري (212) في الوضوء: باب الوضوء من النوم، ومسلم (786) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته بأن يرقد، وأبو داؤد (1310) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والبيهقي 3/16، وأبو عوانة 2/297. وأخرجه عبد الرزاق (4222)، وأحمد 6/56 و202 و205 و259، والدارمي 1/321، والحميدي (185)، والترمذي (355) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة عند النعاس، وابن ماجه (1370) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، وأبو عوانة 2/297، والبيهقي 3/16، والبغوي (940) من طرق عن هشام بن عروة، بهٰذا الإسناد.

2584- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن هلال الصواف فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 1/99-100 في الطهارة: باب النعاس، عن بشر بن هلال، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

اَوِ النَّهَارِ كَانَ عَلَيْهِ الِانْفِتَالُ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے وقت یا دن کے وقت اونگھنے کی وجہ سے جس شخص کے لئے تلاوت کرنے میں دشواری ہو اس پر یہ بات لازم ہے وہ (نفل) نماز کو ختم کر دے

2585 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ، فَلْيَضْطَجِعْ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص رات کے وقت نوافل ادا کر رہا ہو اور قرآن کی تلاوت اس کی زبان پر دشوار ہو جائے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو پائے وہ کیا کہہ رہا ہے' تو اسے سو جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

2586 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا، وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ، زَعَمُوا اَنَّهَا لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنَامُ اللَّيْلَ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْاَمُوا

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حولاء بنت تویت ان کے پاس سے گزری۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس موجود تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: یہ حولاء بنت تویت ہے۔ لوگ یہ کہتے ہیں یہ رات کے وقت سوتی

2585– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مصنف عبد الرزاق" (4221) . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/318، ومسلم (787) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاة أو استعجم عليه القرآن بأن يرقد، وأبو داؤد (1311) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والبيهقي 3/16، وأبو عوانة 2/297، والبغوي (941) . وأخرجه ابن ماجه (1372) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، من طريق حاتم بن إسماعيل، عن أبي بكر بن يحيى بن النضر، عن أبيه، عن أبي هريرة.

2586– إسناده صحيح على شرط مسلم، من فوق حرملة من رجال الشيخين . والحولاء : قرشية أسدية من المهاجرات . وأخرجه مسلم (785) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته ... عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/247 عن عثمان بن عمر، عن يونس بن يزيد، بهٰذا الإسناد . وتقدم برقم (359) من طريق شعيب، عن الزهري، به، فانظره.

نہیں ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ رات کے وقت سوتی نہیں ہے تم لوگ اتنا عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا' جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الصَّلَاةَ بِاللَّيْلِ مَا لَمْ تَغْلِبْهُ عَيْنُهُ عَلَيْهِ

آدمی کے لئے اس وقت تک رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جب تک اس کی آنکھ نہیں لگ جاتی ہے

2587 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَبْلٍ مَمْدُودٍ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوْا: فُلَانَةُ تُصَلِّي، فَإِذَا خَشِيَتْ اَنْ تُغْلَبَ اَخَذَتْ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتُصَلِّ مَا عَقَلَتْهُ، فَإِذَا غُلِبَتْ فَلْتَنَمْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں دو ستونوں کے درمیان بندھی ہوئی رسی کے پاس سے گزرے تو آپ نے دریافت کیا: یہ رسی کیوں ہے لوگوں نے عرض کی: فلاں خاتون نماز ادا کرتی ہے اسے یہ اندیشہ ہوتا ہے' اسے نیند آ رہی ہے' تو اسے پکڑ لیتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اس وقت تک نماز ادا کرنی چاہئے جب تک وہ جاگ رہی ہو اور جب نیند آنے لگے' تو اسے سو جانا چاہئے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُحَدِّثِ نَفْسَهُ بِقِيَامِ اللَّيْلِ ثُمَّ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى نَامَ عَنْهُ بِكِتْبَةِ اَجْرِ مَا نَوٰى

جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی نیت کرتا ہے پھر اس کی آنکھ لگ جاتی ہے یہاں تک کہ وہ ان کو ادا کئے بغیر سو جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس نے جو نیت کی تھی اس کا اجر اس کے لئے نوٹ کر لے گا

2588 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ،

2587- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم الحديث برقم (2493)، وانظر (2492).

(متن حدیث):اَنَّـهُ عَـادَ زِرَّ بْـنَ حُبَيْشٍ فِيْ مَرَضِهِ، فَقَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ، اَوْ اَبُو الدَّرْدَاءِ - شَكَّ شُعْبَةُ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِقِيَامِ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَنَامُ عَنْهَا، اِلَّا كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ، وَكُتِبَ لَهُ اَجْرُ مَا نَوَى

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: وہ زر بن حبیش کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کے لئے گئے انہوں نے بتایا: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے (راوی کو شک ہے) یا شاید حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے' یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو بھی بندہ ذہن میں یہ طے کرتا ہے' رات کے کسی حصے میں نوافل ادا کرے گا اور وہ اس وقت میں سویا رہ جاتا ہے' تو وہ نیند صدقہ ہوتی ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کیا ہوتا ہے اور اس شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر مل جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَقُوْمُ فِيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلتَّهَجُّدِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے

2589 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ آخِرَهُ

اسود بیان کرتے ہیں: ہم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: آپ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے اور آخری حصے میں نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

2588- إسناده جيد، محمد بن سعيد الأنصاري ترجمه المؤلف في "الثقات" 9/102، فقال: من أهل حرّان، يروي عن أبي نعيم والكوفيين، حدثنا عنه أبو عروبة، مات سنة أربع أو خمس وأربعين ومئتين، وله ترجمة في "التهذيب" 9/187، ومن فوقه من رجال الشيخين إلا أن مسكين بن بكير قال عنه في "التقريب": صدوق يخطىء. وأخرجه البيهقي 3/15 من طريق الحسين بن علي الجعفي، عن زائدة، عن سليمان الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن عبدة، عن سويد بن غفلة، عن أبي الدرداء، مرفوعًا. وأخرجه عبد الرزاق (4224) عن الثوري، عن عبدة، عن سويد، عن أبي الدرداء أو أبي ذر، موقوفًا. وأخرجه البيهقي 3/15 من طريق معاوية بن عمرو، عن زائدة، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن عبدة، عن سويد، عن أبي الدرداء، من قوله.

2589- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن موسى فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن ماجه (1365) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن عبيد الله بن موسى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/253 عن يحيى بن آدم، عن إسرائيل، به. وأرجه أحمد 6/102، ومسلم (739) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والنسائي 3/218 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، من طريق زهير بن حرب، والبخاري (1146) في التهجد: باب من نام أول الليل وأحيى آخره، من طريق شعبة، كلاهما عن أبي إسحاق، به - وهو أطول مما هنا.

ذِكْرُ وَصْفِ قِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامِهِ

اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے نوافل ادا کرنے اور روزہ رکھنے کے طریقے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان پر درود وسلام نازل کرے

2590 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً، يَقُولُ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُخْبِرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے' وہ نصف رات سوئے رہتے تھے اور ایک تہائی رات میں نوافل ادا کرتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصے میں سو جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین روزہ رکھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ بَعْدَ نَوْمَةٍ يَنَامُهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر سونے کے بعد رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے اٹھتے تھے

2591 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ،

2590- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم. وأخرجه عب[د] الرزاق (7864)، وأحمد 2/160، والبخاري (1131) في التهجد: باب من نام عند السحر، و (3420) في أحاديث الأنبياء: باب أحب الصلاة إلى الله داوُد، ومسلم (1159) (189) في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر، وأبو داوُد (2448) في الصوم: باب صوم يوم وفطر يوم، والنسائي 3/214-215 في قيام الليل: باب ذكر صلاة نبي الله داوُد عليه السلام بالليل، و 4/198 في الصيام: باب صوم نبي الله داوُد عليه السلام، وابن ماجه (1712) في الصيام: باب ما جاء في صيام داوُد عليه السلام، والدارمي 2/20، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/85، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد، مع اختلاف في الألفاظ. وأخرجه أحمد 2/206، وعبد الرزاق (7864)، والطحاوي 2/85، والبيهقي 4/295، 296 من طريق ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به.

2591- إسناده صحيح على شرطهما. أبو وائل: شقيق بن سلمة. وقد تقدم الحديث (1073) و (1076).

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ مسواک کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مَا وَصَفْنَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ رَقْدِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی وہ (نفل) نماز سونے کے بعد ادا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِي طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهُ، اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ آيَاتِ الْخَوَاتِمِ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ

2592- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه من طريق مالك عند الحديث (2579). وأخرجه البخاري (698) في الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام فحوله إلى يمينه لم تفسد صلاته، ومسلم (763)، وأبو داود (1364)، وأبو عوانة 2/316-317، و318، والبيهقي 3/7-8، والطبراني (12193) و(12194) من طرق عن مخرمة بن سليمان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2626) عند المؤلف. وأخرجه عبد الرزاق (4707)، وأحمد 1/284 و364، والحميدي (472)، والطيالسي (2706)، والبخاري (138) في الوضوء: باب التخفيف في الوضوء، و(726) في الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام وحوله الإمام خلفه إلى يمينه تمّت صلاته، و(859) باب وضوء الصبيان، و(4569) في التفسير: باب (إن في خلق السماوات والأرض)، و(6215) في الأدب: باب رفع البصر إلى السماء، و(6316) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، و(7452) في التوحيد: باب ما جاء في تخليق السماوات والأرض وغيرهما من الخلائق، ومسلم (763)، والنسائي 2/218 في التطبيق: باب الدعاء في السجود، والترمذي (232) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجل، وابن ماجه (423) في الطهارة: باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدى فيه، وابن خزيمة (1533) و(1534)، وأبو عوانة 2/315 و317-318، والطبراني (12165) و(12172) و(12184) و(12188) و(12189) و(12190) و(12191) من طرق عن كريب، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض.

اِلٰی جَنْبِہٖ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رَاْسِی، فَاَخَذَ بِاُذُنِی الْیُمْنٰی یَفْتِلُھَا، فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَائَہُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیفَتَیْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں' وہ بیان کرتے ہیں۔ میں بستر پر چوڑائی کی سمت لیٹ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ جب نصف رات ہوئی یا شاید اس سے کچھ پہلے یا بعد کی بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر نیند کے اثرات کو دور کیا' پھر آپ نے سورۃ آلِ عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے آپ نے اس سے وضو کیا' اور اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھا میں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' پھر میں آیا اور آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر اسے ملنے لگے آپ نے دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ دو رکعات ادا کی پھر دو رکعات ادا کی پھر دو رکعات ادا کی پھر دو رکعات ادا کی پھر آپ نے وتر ادا کئے۔ پھر آپ لیٹ گئے (پھر سو گئے) یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اٹھے آپ نے دو مختصر رکعات ادا کی پھر آپ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ مَا وَصَفْنَاہُ مِنْ صَلَاۃِ اللَّیْلِ بَیْنَ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ بَعْدَ نَوْمِہٖ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی وہ (نفل) نماز جو عشاء اور فجر کے درمیان ہوتی تھی' آپ رات کے ابتدائی حصے میں سونے کے بعد (نصف رات کے قریب بیدار ہو کر وہ نفلی نماز) ادا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَۃَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَلَاۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ، فَقَالَتْ: کَانَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ، ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ، فَاِذَا کَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ، فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اَھْلِہٖ وَاِلَّا نَامَ، فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

2593– إسناده صحيح غلى شرط الشيخين . وهو في البخاري (1146) عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2589) عند المؤلف.

وَثَبَ - وَمَا قَالَتْ: قَامَ - فَإِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ - وَمَا قَالَتْ: اغْتَسَلَ - وَإِلَّا تَوَضَّأَ، وَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

❁❁ اسود بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے۔ پھر آپ بیدار ہو کر نماز ادا کرتے تھے جب سحری کا وقت قریب آ جاتا تھا تو آپ وتر ادا کر لیتے تھے اگر آپ کو اپنی اہلیہ سے کوئی حاجت ہوتی تھی' تو اسے پورا کرتے تھے ورنہ سو جاتے تھے' پھر آپ اذان کی آواز سنتے تھے' تو اٹھ جاتے تھے اگر آپ جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' تو آپ غسل کر لیتے تھے اور ورنہ وضو کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے (یہاں راوی نے کچھ الفاظ کی وضاحت کی ہے)

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ يُرِيْدُ التَّهَجُّدَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنے کیلئے بیدار ہو' تو وہ کیا پڑھے؟

2594 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيُّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاٰتِيْهِ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ، وَكَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ، يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ "، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ

❁❁ حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' میں آپ کے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے یہ پڑھتے رہے۔

''پاک ہے میرا پروردگار اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے پاک ہے میرا پروردگار حمد اسی کے لئے مخصوص ہے''۔

2594- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخاري . وأخرجه الطبراني (4570) من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، والبيهقي 2/486 من طريق الوليد بن مزيد، كلاهما عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد. وزاد في اخره "قال: فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَلْ لك حاجة؟ " قال: فقلت: يا رسول الله، مرافقتك في الجنة . قال: " أوغير ذلك؟ " قال: فقلت: يا رسولَ الله، مرافقتك في الجنة. قال: "فأعِنّي على نفسك بكثرة السجود ." وهذه الزيادة أخرجها مسلم (489) في الصلاة: باب فضل السجود والحث عليه، والنسائي 2/227-228 في التطبيق: باب فضل السجود، من طريق هِقْل بن زياد، عن الأوزاعي، به . وأخرجه بمثل حديث الباب: أحمد 4/57 و57-58، والترمذي (3416) في الدعوات: باب منه، وابن ماجه (3879) في الدعاء : باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل، والطبراني (4571) و(4572) و(4573) و(4574) و(4575) من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن صحيح. =

آپ خاصی دیر یہ پڑھتے رہے' پھر آپ یہ پڑھتے رہے۔

''پاک ہے تمام جہانوں کا پروردگار اور پاک ہے تمام جہانوں کا پروردگار'' آپ خاصی دیر یہ پڑھتے رہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے نقل کرنے میں امام اوزاعی منفرد ہیں

2595 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ

حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس رات بسر کی جب آپ رات کے وقت نوافل ادا کر رہے تھے' تو میں آپ کو سنتا رہا آپ یہ پڑھ رہے تھے:

''تمام جہانوں کا پروردگار پاک ہے۔ آپ خاصی دیر یہ پڑھتے رہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الِانْتِبَاهِ مِنْ رَقْدَتِهٖ قُبِلَتْ صَلَاةُ لَيْلِهٖ اِذَا اَعْقَبَهُ بِهَا

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی بیدار ہونے کے وقت پڑھ لے' تو اگر وہ اس کے بعد نوافل ادا کرے' تو اس کی رات کی نماز قبول ہو جاتی ہے

2596 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا

2594– وأخرجه بنحوه مطولًا الطبراني (4576) من طريق محمد بن إسحاق، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ نعيم المجمر، عن ربيعة بن كعب الأسلمي.

2595– إسناده صحيح على شرطهما. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه النسائي 3/209 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/57، والطبراني (4569) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، به. وانظر ما قبله.

الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ، وَاِنْ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ قَالَ الْوَلِيدُ: قَالَ: غُفِرَ لَهُ، اَوِ اسْتُجِيبَ لَهُ

✿✿ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور بیدار ہونے کے بعد یہ پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے) اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

ولید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے'' راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے ''اس شخص کی دعا قبول ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَحْمَدُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا وَيَدْعُوْهُ بِهٖ عِنْدَ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے وقت اپنے پروردگار کی حمد کس طرح بیان کرتے تھے اور اس سے دعا کیسے مانگتے تھے؟

2597 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

2596- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أبو داوٗد (5060) في الأدب: باب ما يقول الرجل إذا تعارّ من الليل، وابن ماجه (3878) في الدعاء: باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/313، والبخاري (1154) في التهجد: باب فضل مَن تعارّ من الليل فصلّى، والترمذي (3414) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء إذا انتبه من الليل، والنسائي في "اليوم والليلة" (861)، وابن السني (749)، والبيهقي 3/5، والبغوي (953) من طرق عن الوليد بن مسلم، به.

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَهَجَّدَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ بِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ سُفْيَانُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عَبْدَ الْكَرِيمِ اَبَا اُمَيَّةَ، فَقَالَ: قُلْ: اَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا نور ہے حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا بادشاہ ہے حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے تیرا وعدہ حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اے اللہ! میں تجھ پر ہی ایمان لایا اور تیرے ہی لئے اسلام قبول کیا تجھ پر ہی توکل کیا تیری طرف رجوع کیا تیری مدد سے میں جھگڑا کرتا ہوں تجھے ہی ثالث مقرر کرتا ہوں میں نے جو پہلے کیا جو بعد میں کروں گا جو پوشیدہ طور پر کیا جو علانیہ طور پر کیا ان سب کی مغفرت کر دے تو ہی آگے کرنے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے صرف توں ہی معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس میں عبدالکریم نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

2597- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبار بن العلاء أخرج له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. سليمان الأحول: هو سليمان بن أبي مسلم المكي الأحول. وأخرجه ابن خزيمة (1151) عن عبد الجبار بن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2565)، وأحمد 1/358، والحميدي (495)، والدارمي 1/348-349، والبخاري (1120) في التهجد: باب التهجد بالليل، و (6317) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (769) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل، والنسائي 3/209-210 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، وابن ماجه (1355) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل، والطبراني (10987)، وأبو عوانة 2/299 و300، والبيهقي 3/4 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 1/366، والبخاري (7385) في التوحيد: باب قوله تعالى: (وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ)، و (7442) باب قوله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ (22) إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)، و (7499) باب قوله تعالى: (يُرِيدُونَ اَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ)، ومسلم (769)، والبيهقي 3/5 من طريق ابن جريج، عن سليمان الأحول، به. وسيرد بعده (2598) من طريق أبي الزبير المكي، عن طاووس. وبرقم (2599) من طريق قيس بن سعد، عن طاووس. فانظرهما.

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ الفاظ عبدالکریم ابوامیہ کے سامنے بیان کئے' تو وہ بولے: تم یہ پڑھو۔

''تو میرا معبود ہے صرف تو ہی معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2598 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نصف رات کے وقت نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا پروردگار ہے۔ تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے جنت حق ہے' جہنم حق ہے قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا ہے۔ تجھ پر ہی ایمان لایا تجھ پر ہی توکل کیا تیری ہی طرف رجوع کیا تیری مدد سے میں جھگڑا کرتا ہوں اور تجھے ہی ثالث مقرر کرتا ہوں میں نے جو پہلے کیا' اور جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' اور جو اعلانیہ طور پر کیا' تو ان سب کی مغفرت کر دے تو میرا معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِمَا وَصَفْنَا بَعْدَ افْتِتَاحِهِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ فِي عَقِبِ التَّكْبِيرِ، قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْقِرَائَةِ لَا قَبْلَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

2598- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/215-216. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/298، ومسلم (769) (199)، وأبو داؤد (771) في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والترمذي (3418) في الدعوات: باب ما يقول إذا قام من الليل إلى الصلاة، والنسائي في "اليوم والليلة" (868)، وابن السني (758)، وأبو عوانة 2/300-301، والبغوي (950) . وانظر ما قبله وما بعده.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو ذکر کیا کہ نبی اکرم ﷺ دعا مانگا کرتے تھے

تو آپ رات کی نماز کے آغاز میں تکبیر (تحریمہ) کہنے کے بعد اور تلاوت کرنے سے پہلے یہ دعا مانگا کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ آپ نماز سے پہلے (یہ دعا) مانگا کرتے تھے

2599 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، اَنْتَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' جب آپ رات کے وقت بیدار ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں زمین میں موجود ہر چیز کا پروردگار ہے' تو حق ہے تیرا فرمان حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے اسلام قبول کیا میں تجھ پر ہی ایمان لایا میں نے تجھ پر ہی توکل کیا تیری ہی طرف رجوع کیا میں تجھے ہی ثالث سمجھتا ہوں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' اور جو علانیہ طور پر کیا ان سب کے حوالے سے میری مغفرت کردے تو میرا معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ عِنْدَ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ

نبی اکرم ﷺ کا رات کی نماز کے آغاز میں اپنے پروردگار سے' حق کے حوالے سے

2599- إسناده صحيح على شرط مسلم. عمران بن مسلم: هو المنقرى أبو بكر القصير البصرى . وأخرجه مسلم (769)، والطبرانى (11012)، وأبو عوانة 2/301 من طريق شيبان بن فروخ، بهٰذا الإسناد. وانظر (2597) و (2598). وأخرجه أبو داوٗد (772)، وابن خزيمة (1152)، والطبرانى (11012) من طريقين عن عمران بن مسلم، به.

اس ہدایت کا سوال کرنا جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے

2600 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ: بِاَىِّ شَىْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ، وَمِيْكَائِيْلَ، وَاِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اهْدِنِىْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ، فَاِنَّكَ تَهْدِىْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ اپنی نماز کا آغاز کس چیز سے کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت کھڑے ہوتے تھے تو آپ اپنی نماز کے آغاز (میں یہ دعا پڑھتے تھے)

''اے اللہ! اے جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے' تو اس دن لوگوں کے درمیان فیصلہ دے گا' جس کے بارے میں لوگ اختلاف رکھتے ہیں۔ تو میری ہدایت اس چیز کی طرف کر جس حق کے بارے میں اختلاف کیا جاتا ہے۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب کرتا ہے''۔

ذِكْرُ تَكْرَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيْرَ، وَالتَّحْمِيْدَ وَالتَّسْبِيْحَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز کے آغاز میں تکرار کے ساتھ تکبیر، تحمید اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا

2601 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2600- والحديث إسناده حسن على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1153) . وأخرجه مسلم (770) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داود (767) في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (770)، والترمذي (3420) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، والنسائي 3/212-213 في قيام الليل: باب بأي شيء تستفتح صلاة الليل، وابن ماجه (1357) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل، من طرق عن عمر بن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/156، وأبو داود (768)، وأبو عوانة 2/304-305 و305، والبغوي (952) من طرق عن عكرمة بن عمار، به.

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الصَّلَاةَ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْثِهٖ وَنَفْخِهٖ.

قَالَ عَمْرٌو: وَهَمْزُهُ: الْمُوتَةُ، وَنَفْخُهُ: الْكِبْرُ، وَنَفْثُهُ: الشِّعْرُ

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ نے نماز شروع کی تو یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وہ بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ بڑا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو زیادہ ہو میں ہر صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کو بیان کرتا ہوں۔ میں ہر صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کو بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں شیطان سے اس کے ''ہمز'' اور اس کے ''نفث'' سے اور اس کے ''نفخ'' سے پناہ مانگتا ہوں۔

عمرو نامی راوی کہتے ہیں: ہمز سے مراد مرگی اس کے ''نفخ'' سے مراد تکبر اور اس کے ''نفث'' سے مراد شعر کہنا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کی نماز کے آغاز میں تکبیر، تحمید اور تسبیح کی جو صفت ہم نے بیان کی ہے اس میں اضافہ کردے

2601– عاصم العنزي: هو ابن عمير، روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. ابن جبير: هو نافع بن جبير. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم (1780) و (1781). 2602– إسناده حسن. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، وعاصم بن حميد: هو السكوني الحمصي، وأزهر بن سعيد: هو الحرازي الحميري الحمصي، ويقال: هو أزهر بن عبد الله. وأخرجه أبو داوُد (766) في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والنسائي 3/208–209 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، و 8/284 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من ضيق المقام يوم القيامة، وابن ماجه (1356) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل، من طرق عن زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/143، والنسائي في "اليوم والليلة" (870) من طريق يزيد بن هارون، عن الأصبغ بن زيد، عَنْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عن ربيعة الجرشي، عن عائشة. وعلّقه أبو داوُد بعد الرواية الأولى.

2602 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَالَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِهِ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: لَقَدْ سَاَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي: يَبْدَاُ فَيُكَبِّرُ عَشْرًا، ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُهَلِّلُ عَشْرًا، وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي عَشْرًا، وَيَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا

عاصم بن حمید بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا وہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب رات کے نوافل پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ کس چیز سے آغاز کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے: تم سے پہلے کسی نے بھی مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ پہلے دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے' پھر دس مرتبہ سبحان اللہ کہتے تھے دس مرتبہ الحمدللہ کہتے تھے' پھر دس مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے۔ پھر دس مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور یہ کہتے تھے:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔ تو مجھے رزق عطا کر''۔

یہ بھی آپ دس مرتبہ پڑھتے تھے' پھر آپ قیامت کے دن کی تنگی سے دس مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُتَهَجِّدِ اَنْ يَّجْهَرَ بِصَوْتِهٖ لِيُسْمِعَ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِينَ اِلَيْهِ

تہجد پڑھنے والے شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی آواز کو بلند کرے تا کہ بعض سننے والوں تک اپنی آواز کو پہنچا سکے

2603 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رَفَعَ صَوْتَهُ طَوْرًا، وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

2603- زائدة بن نشيط: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات . أبو خالد الوالبي: هو هرمز، ويقال: هرم . وأخرجه ابن خزيمة (1159) عن علي بن خشرم، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد (1328) في الصلاة: باب صلاة الليل مثنى مثنى، وابن خزيمة (1159) من طريقين عن عمران بن زائدة، به.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات منقول ہے جب وہ رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے تو وہ اپنی آواز کو کچھ بلند کیا کرتے تھے وہ یہ بات ذکر کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُتَهَجِّدِ سُؤَالَ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ آيِ الرَّحْمَةِ وَيَعُوْذُ بِهِ عِنْدَ آيِ الْعَذَابِ

تہجد پڑھنے والے کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رحمت کے مضمون والی آیت پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ سے اس رحمت کا سوال کرے اور عذاب والی آیت پڑھتے وقت اس عذاب سے پناہ مانگے

2604 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا وَسَاَلَ، وَلَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ جب بھی کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں رحمت کا مضمون ہوتا تو وہاں ٹھہر کر اس رحمت کا سوال کرتے تھے اور جب بھی کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں عذاب کا ذکر ہوتا تو آپ وہاں ٹھہر کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ عِنْدَ قِرَائَتِهِ آيِ الرَّحْمَةِ، وَتَعْوِيْذِهِ مِنَ النَّارِ عِنْدَ آيِ الْعَذَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں رحمت کے مضمون والی آیت کی تلاوت کے وقت اپنے پروردگار سے وہ رحمت مانگتے تھے اور عذاب والی آیت کی تلاوت کے وقت جہنم سے پناہ مانگتے تھے

2604- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطيالسي (415) ، وأحمد 5/382 و394، والدارمي 1/299، وأبو داوُد (871) في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، والترمذي (262) في الصلاة: باب ما جاء في التسبيح الركوع والسجود، والنسائي 2/176-177 في الافتتاح: باب تعوذ القارء إذا مر بآية عذاب، والبيهقي 2/310 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/384 و389 و397، ومسلم (772) في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراء ة في صلاة الليل، والنسائي 2/177 باب مسألة القارء إذا مر بآية رحمة، و 224 في التطبيق: باب نوع آخر، و 3/225-226 في قيام الليل: باب تسوية القيام والركوع، وابن ماجه (1351) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في صلاة الليل، والبيهقي 2/309 من طرق عن الأعمش، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض.

2605 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَاَلَ، وَلَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذَ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ جب بھی رحمت کے مضمون والی آیت پر پہنچتے تو وہاں آپ ٹھہر کر اس رحمت کا سوال کرتے تھے اور جب بھی عذاب کے مضمون والی آیت پڑھتے تو وہاں ٹھہر کر اس عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ اَنْ يَبْتَدِءَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

جو شخص رات کے وقت تہجد پڑھنے کا ارادہ کرلے اسے اس بات کا حکم ہونا کہ وہ اپنی نماز کے آغاز میں دو مختصر رکعات ادا کرے

2606 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَبْدَاْ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی رات کے وقت بیدار ہو' تو اسے آغاز میں دو مختصر رکعات ادا کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُطَوِّلَ الْقِيَامَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، اِذْ فَضْلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

2605- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر ما قبله.

2606- إسناده صحيح. يزيد بن موهب ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح. محمد بن سلمة: هو محمد بن سلمة بن عبد الله الباهلي مولاهم الحراني. وأخرجه أحمد 2/232 عن محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/278-279، وابن أبي شيبة 2/273، ومسلم (768) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل، وأبو داوُد (1323) في الصلاة: باب افتتاح صلاة الليل بركعتين، والترمذي في "الشمائل" (265)، وأبو عوانة 2/304، والبيهقي 3/6، والبغوي (907) من طرق عن هشام بن حسان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/273، وأبو عوانة 2/303-304، والبغوي (908) من طريق أبي خالد الأحمر، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أبي هريرة، فجعله من فعله صلى الله عليه وسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/272-273 عن هشيم، عن هشام، به موقوفًا.

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کی نماز میں طویل قیام کرے کیونکہ طویل قیام والی نماز فضیلت رکھتی ہے

2607 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): غَدَوْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَوْمًا بَعْدَمَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ، فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ، فَاَذِنَ لَنَا، فَمَكَثْنَا هُنَيْهَةً، فَخَرَجَتِ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: اَلَا تَدْخُلُوْنَ؟ قَالَ: فَدَخَلْنَا، فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا وَقَدْ اُذِنَ لَكُمْ؟ فَقَالُوْا: لَا، اِلَّا اَنَّا ظَنَنَّا اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ، قَالَ: ظَنَنْتُمْ بِآلِ اُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً، ثُمَّ اَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ، قَالَ: يَا جَارِيَةُ، انْظُرِيْ هَلْ طَلَعَتْ؟ قَالَ: فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا، قَالَ مَهْدِيٌّ: وَاَحْسَبُهُ قَالَ: وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، اِنِّيْ لَاَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِيْ كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَسُوْرَتَيْنِ مِنْ آلِ حم

❀❀ ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے انہیں دروازے پر سلام کہا اور انہوں نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔ خادمہ باہر آئی انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگ اندر کیوں نہیں آتے؟ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ اندر گئے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور تسبیح پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جب تم لوگوں کو اجازت مل گئی تھی' تو تم لوگ اندر کیوں نہیں آئے۔ ان لوگوں نے کہا: جی نہیں ہم یہ گمان کر رہے تھے' اہل خانہ میں سے کچھ لوگ سوئے ہوئے ہوں گے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم نے ام عبد کے گھرانے کے بارے میں غفلت کا گمان کیا تھا' پھر وہ تسبیح پڑھنے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے یہ گمان کیا' سورج نکل آیا ہوگا' تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی تم جا کر دیکھو سورج نکل آیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: اس لڑکے نے دیکھا تو وہ نکل چکا تھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں یہ دن بھی عطا کیا ہے''

''مہدی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں''

''ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا ہے''

2607- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله رجال الشيخين غير شيبان بن فروخ فمن رجال مسلم. واصل الأحدب: هو ابن حيان الأسدي الكوفي، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي. وأخرجه مسلم (822) (278) في صلاة المسافرين: باب ترتيل القراءة واجتناب الهذ، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5043) في فضائل القرآن: باب الترتيل في القرآن، عن أبي النعمان، عن مهدي بن ميمون، به مختصرًا.

حاضرین میں سے ایک صاحب نے گزارش کی گزشتہ رات میں نے تمام مفصل آیتوں کی تلاوت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو شعر پڑھنے کی طرح تیزی سے پڑھنا ہوا مجھے ایک دوسرے کے قریب قریب کی وہ سورتیں یاد ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کیا کرتے تھے وہ مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی اٹھارہ سورتیں ہیں اور ال حم سے تعلق رکھنے والی دو سورتیں ہیں۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُطَوِّلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ عَلَى اللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دو مختصر رکعات کے بعد والی پہلی دو رکعات کتنی طویل ادا کرتے تھے؟

2608 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَاَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ، اَوْ فُسْطَاطَهُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ اَوْتَرَ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ سوچا' آج رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا۔ وہ کہتے ہیں میں آپ کی چوکھٹ پر (شاید یہ الفاظ ہے) آپ کے خیمہ کے باہر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے دو مختصر رکعات ادا کی پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو لمبی تھیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو اس سے پہلے کی

2608- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "الموطأ" 1/122، وزاد فيه "ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما" وهذه الزيادة ليست في المصادر التي خرجت الحديث من طريقه. ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4712)، وعبد الله بن أحمد في زياداته على "المسند" 5/193، ومسلم (765) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داوُد (1366) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والترمذي في "الشمائل" (266)، وابن ماجه (1362) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/232، والطبراني (5245)، والبيهقي 3/8. ولفظ الحديث عند عبد الرزاق "فصلى ركعتين خفيفتين، ثم صلى ركعتين طويلتين، ثم صلى ركعتين دون اللتين قبلهما، ثم أوتر، فتلك ثلاث عشرة ركعة." وأخرجه أحمد 5/193 عن عبد الرحمٰن، عن مالك، عن عبد الله بن أبي بكر، أن عبد الله بن قيس .. فذكره، ولم يقل فيه "عن أبيه"، وذكر عبد الله بن الإمام أحمد أن عبد الرحمٰن قد وهم فيه. وأخرجه الطبراني (5246) من طريق زهير بن محمد، عن عبد الله بن أبي بكر، عن أبيه، بهٰذا الإسناد.

دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جوان سے پہلے کی دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جوان کی دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے وتر ادا کیے' تو یہ تیرہ رکعات ہو گئیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّطْوِيلِ فِي الرُّكُوعِ، وَالْقِيَامِ لِلْمُتَهَجِّدِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کیلئے رکوع اور قیام کو طول دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2609 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقُلْتُ: يَقْرَاُ مِائَةَ آيَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَخْتِمُهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ، فَمَضَى حَتّٰى قَرَاَ سُوْرَةَ النِّسَاءِ، ثُمَّ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، لَا يَمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ اَوْ تَعْظِيمٍ اِلَّا ذَكَرَهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی میں نے سوچا آپ ایک سو آیات کی تلاوت کر کے رکوع میں چلیں جائیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے میں نے سوچا دو رکعات میں یہ سورۃ پوری پڑھ لیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے میں نے سوچا آپ یہ سورۃ مکمل کر کے پھر رکوع میں جائیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی پھر آپ نے سورہ ال عمران بھی پڑھ لی۔ پھر آپ رکوع میں گئے اور تقریباً اتنی دیر رکوع میں رہے جتنا آپ نے قیام کیا تھا آپ اس میں سبحان ربی العظیم پڑھتے رہے' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔ سمع اللّٰه لمن حمده، ربنا ولك الحمد پڑھا پھر آپ نے اتنا طویل قیام کیا' پھر آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے سجدے کو طول دیا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے (اس تلاوت کے دوران) آپ جب بھی خوف دلانے یا عظمت کے اظہار والی کسی آیت کی تلاوت کرتے تھے' تو آپ اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ قَدْرِ مُكْثِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّجُوْدِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں کتنی دیر ٹھہرے رہتے تھے؟

2610 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْغَضَائِرِيُّ بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ،

2609- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر (2605).

قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ فِيْ سُجُوْدِهٖ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً، تُرِيْدُ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سجدے میں ٹھہرے رہتے تھے جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی' آپ رات کی نفل نماز میں ایسا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

ان رکعات کی تعداد کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ادا کیا کرتے تھے

2611 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِيْ تُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُوْنَ تَهَجُّدُهٗ بِهَا

رکعات کی اس تعداد کا تذکرہ جس کے بارے میں آدمی کیلئے یہ مستحب ہے کہ وہ رات کے وقت انہیں ادا کرے

2612 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ

2610- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم. وانظر الحديث (2431).

2611- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو حمزة: هو نصر بن عمران بن عصام الضُّبعي البصري. وأخرجه أحمد 1/324 و338، والطيالسي (2741)، والبخاري (1138) في التهجد: باب كيف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، وكم كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي من الليل؟ ومسلم (764) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، والترمذي (442) في الصلاة: باب منه، وفي "الشمائل" (263)، والنسائي في الصلاة، كما في "التحفة" 5/262، والطحاوي 1/286، وابن خزيمة (1164)، والطبراني (12964) من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد.

2612- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (736) (122) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، عن حرملة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (1337) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 2/30 في الأذان: باب إيذان المؤذنين الأئمة بالصلاة، و3/65 في السهو: باب السجود بعد الفراغ من الصلاة، من طريقين عن ابن وهب، به. وانظر (2431).

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَائَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، وَاضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْإِقَامَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں سے فارغ ہونے سے لے کر فجر تک گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا کرتے تھے۔ آپ ایک رکعت کے ذریعے وتر ادا کر لیا کرتے تھے جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو جاتی اور مؤذن آ جاتا تو آپ اٹھ کر دو مختصر رکعات ادا کر لیتے پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے یہاں تک کے مؤذن آپ کو بلانے آ جاتا۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ عَلٰى غَيْرِ النَّعْتِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی صفت کا تذکرہ جو اس صفت کے علاوہ ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

2613 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَا فِيْ غَيْرِهِ، عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ رمضان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کیسے ہوتی تھی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں یا رمضان کے علاوہ گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2614 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

2613- إسناده صحيح على شرطهما وقد تقدم بأطول مما هنا، عند المؤلف (2430) من رواية أحمد بن أبي بكر، عن مالك.

2614- إسناده قوى. وأخرجه البخاري (994) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، و (1123) في التهجد: باب طول السجود في قيام الليل، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2431) و (2610).

عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ، قَالَ: ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ، فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ، يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ بِقَدْرِ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ کی نماز یہی ہوتی تھی۔ آپ اس میں اتنا (طویل) سجدہ کرتے تھے جتنی دیر تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کرتا ہے اور آپ فجر سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے' پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آ جاتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ بِغَيْرِ النَّعْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی اس صفت کا تذکرہ جو اس کے علاوہ ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2615 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات (نفل) ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ فِيهَا بِوَاحِدَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس نماز کے بارے میں ہم نے جو تعداد ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے

2616 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ،

2615- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي مولاهم . وهو في "مسند أبي يعلى" (4737) و (4793) . وأخرجه الترمذي (443) في الصلاة: باب منه، والنسائي 3/242-423 في قيام الليل: باب كيف الوتر بتسع، وابن ماجه (1360) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، عن هناد بن السري، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي 1/284 من طريق الحسن بن الربيع، عن أبي الأحوص، به . وأخرجه الترمذي (444)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/360، وأبو يعلى (4791)، والطحاوي 1/284 من طريقين عن الأعمش، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعات (نفل) ادا کرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى تَبَايُنِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ عَلٰى حَسَبِ مَا تَاَوَّلْنَا الْاَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز میں اختلاف ہوتا تھا جو اس کے مطابق ہے جو ہم نے ان روایات کی تاویل ذکر کی ہے

2617 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ مُصَلِّيًا، وَمَا كُنَّا نَشَاءُ نَرَاهُ نَائِمًا مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا رَاَيْنَاهُ نَائِمًا

۞۞ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر ہم یہ چاہتے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھیں' تو ہم آپ کو نوافل ادا کرتے ہوئے بھی دیکھ لیتے تھے اور اگر ہم یہ چاہتے' کہ ہم آپ کو رات کے وقت سویا ہوا دیکھیں تو ہم آپ کو سویا ہوا بھی دیکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2618 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ

2616- رجاله ثقات رجال الصحيح. وانظر (2634).

2617- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مسند أبي يعلى" (3852). وأخرجه النسائي 3/213-214 في قيام الليل: باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل، عن إسحاق بن إبراهيم، والبغوي (932) من طريق عبد الرحيم بن منيب، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/104 و236 و264، والبخاري (1141) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل ونومه، و(1972) و(1973) في الصيام: باب ما يذكر من صوم النبي صلى الله عليه وسلم وإفطاره، والبيهقي 3/17 من طرق عن حميد، به وبأطول مما هنا. وصححه ابن خزيمة (2134)، وانظر ما بعده.

الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَيُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا، وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ

حمید طویل بیان کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں نفلی روزے رکھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے آپ اس مہینے میں کوئی بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور بعض اوقات کسی مہینے میں کوئی بھی نفلی روزہ نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے آپ اس مہینے میں کوئی بھی روزہ نہیں رکھیں گے اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو تم آپ کو نماز ادا کرتے ہوئے بھی دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو آپ کو سویا ہوا بھی دیکھ لیتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَفْضِيلَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا مِنْ تَهَجُّدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ ثَابِتَةٌ مِّنْ غَيْرِ تَضَادٍّ بَيْنَهَا اَوْ تَهَاتُرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کے بارے میں ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں ان تمام نمازوں میں فضیلت پائی جاتی ہے

اور یہ تمام روایات مستند ہیں اور ثابت شدہ ہیں اور ان کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے

2619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اِنَّهُ صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ آخِرَ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ، ثُمَّ رُبَّمَا جَاءَ اِلٰى فِرَاشِيْ هٰذَا، فَيَاْتِيْهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ

مسروق بیان کرتے ہیں: ہم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر آپ

2618- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الترمذي (769) في الصوم: باب ما جاء في سرد الصوم، وفي "الشمائل" (292) عن علي بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

2619- رجاله ثقات رجال الصحيح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1168).

گیارہ رکعات ادا کرنے لگے آپ نے دو رکعات کو ترک کر دیا جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو آپ رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ کی رات کی نماز کا آخری حصہ وتر ہوتے تھے' پھر بعض اوقات آپ میرے بستر پر تشریف لے آتے پھر بلال آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آتے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَّصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ بِاللَّيْلِ وَكَيْفِيَّةِ وِتْرِهٖ فِيْ آخِرِ تَهَجُّدِهٖ

آدمی کی رات کی نماز کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ اور اس کے نوافل کے اختتام پر وتر کی کیفیت کا تذکرہ

2620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، وَابْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں ہم رات کے وقت کیسے نماز ادا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو' دو کر کے نماز ادا کرو' جب صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو ایک رکعت وتر ادا کر لو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْتَصِرَ مِنْ وِتْرِهٖ عَلٰى رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ رات کے وقت نماز ادا کر رہا ہو' تو ایک رکعت وتر ادا کرنے پر اکتفاء کرے

2620- إسناده صحيح على شرط الشيخين. والحديث من طريق عبد الله بن دينار تقدم عند المؤلف (2426). وأخرجه أحمد 2/9، وابن أبي شيبة 2/273 و291، ومسلم (749) (146) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، وابن ماجه (1320) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل ركعتين، والبيهقي 3/22، والبغوي (955) من طريق سفيان، عن الزهري، عن سالم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (749) (147)، والنسائي 3/227 و228 في قيام الليل، باب: كيف صلاة الليل، من طرق عن الزهري، عن سالم، به. وأخرجه أحمد 2/133، والطبراني (13184) و(13215) من طرق عن سالم، به. وأخرجه مسلم (749) (146)، وابن ماجه (1320)، والبيهقي 3/22 من طريقين عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، به. وأخرجه أحمد 2/141، والنسائي 3/227، والطبراني (13461) من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن طاووس، به. وأخرجه أحمد 2/10، والنسائي 3/227، وابن ماجه (1320) من طريق سفيان، عن ابن أبي لبيد، عن أبي سلمة، به. وصححه ابن خزيمة (1072) من طرق عن ابن عمر.

2621 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى خَتٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَهَجِّدِ اَنْ يَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهٖ رَكْعَةً وَّاحِدَةً تَكُوْنُ وِتْرَهٗ

نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت ادا کرے تاکہ اس کی نماز طاق ہو جائے

2622 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَادٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَيْفَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً اَوْتَرَتْ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا اس نے عرض کی: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں ہم رات کے وقت کیسے نماز ادا کریں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم رات کے وقت دو، دو رکعت کر کے نماز ادا کرو اور جب صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو، تو پھر ایک رکعت ادا کر لو اس طرح تم اپنی ادا کی ہوئی رات کی نماز کو طاق کر لو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَهَجِّدَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يُّوْتِرَ بِرَكْعَةٍ آخِرَ صَلَاتِهٖ قَبْلَ الصُّبْحِ لَا بَعْدَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نماز کو ایک رکعت کے ذریعے وتر صبح صادق ہونے سے پہلے ادا کرے اس کے بعد نہیں

2623 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ *، عَنْ *

2621- إسناده صحيح وقد تقدم برقم (2424).

2622- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أحمد 2/5 عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (473) في الصلاة: باب الحلق والجلوس في المسجد، من طريق حماد، عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 2/49 و66 و102 و119، والبخاري (472)، والنسائي 3/227-228 و228 و233، في قيام الليل، وابن أبي شيبة 2/292، والبغوي (956) و(957) من طرق عن نافع، به.

خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَادٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا بَيْنَهُمَا، كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ وَاحِدَةً وَسَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں مخاطب کیا میں اس وقت ان دونوں کے درمیان تھا' اس نے دریافت کیا: رات کے وقت کی نماز کیسی ہونی چاہئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو' دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم صبح صادق ہونے سے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ادا کر لو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَهَجِّدِ اَنْ يَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهٖ رَكْعَةً تَكُوْنُ وِتْرَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَخْشَ الصُّبْحَ

نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت رکھے جو طاق ہو اگرچہ اسے صبح صادق ہونے کا اندیشہ نہ ہو

2624 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ وَاحِدَةً تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تم نماز ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت ادا کر لو تم نے جو نماز ادا کی ہے وہ طاق ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلّٰى بِاللَّيْلِ اَنْ يَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهِ الْوِتْرَ رَكْعَةً وَاحِدَةً

جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت رکھے

2623- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الأول: هو خالد بن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء . وأخرجه أحمد 2/40 و79، وابن أبي شيبة 2/273 و291 من طرق عن خالد الحذّاء ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/71 و81، ومسلم (749) (148)، وأبو داود (1421) في الصلاة: باب كم الوتر، والنسائي 3/232-233 في قيام الليل: باب كم الوتر، والبيهقي 3/22 من طرق عن عبد الله بن شقيق، به. وصححه. ابن خزيمة (1072) .

2624- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البخاري (993) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، والنسائي 3/233 في قيام الليل: باب كيف الوتر بواحدة، والطبراني (13096) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

2625 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي غَيْلَانَ الثَّقَفِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ، وَاَبُوْ مِجْلَزٍ اسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوتیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ضبعی ہے جبکہ ابومجلز نامی راوی کا نام لاحق بن حمید ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُتَهَجِّدِ بِاللَّيْلِ اَنْ يَّؤُمَّ بِصَلَاتِهٖ تِلْكَ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی اس نماز میں (کسی دوسرے کی) امامت کرے

2626 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَاَخَذَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ،

2625- إسناده صحيح على شرط البخاري. وهو في "مسند ابن الجعد" (1467)، ومن طريقه أخرجه البغوي في "شرح السنة" (559). وأخرجه أحمد 2/43، والنسائي 3/232 في قيام الليل: باب كم الوتر، من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (752) (153) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والبيهقي 3/22 من طريق عبد الوارث، عن أبي التياح، به. وأخرجه أحمد 2/51، ومسلم (752) (154)، والنسائي 3/232 من طريق شعبة، عن قتادة، عن أبي مجلز، به. وأخرجه ابن ماجه (1175) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بركعة، من طريق عاصم، عن أبي مجلز، به - بأطول مما هنا، وفي آخره "صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة قبل الصبح."

2626- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البخاري (698) في الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام فحوله إلى يمينه لم تفسد صلاته، عن أحمد -قيل: هو ابن صالح- ومسلم (763) (184) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل، عن هارون بن سعيد الأيلي، كلاهما عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وانظر (2579) و (2592).

فَصَلّٰى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَفَخَ، وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَخَرَجَ، وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثْتُ بِهٰذَا بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہاں موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہوا' تو آپ نے مجھے پکڑا اور دائیں طرف کر دیا اس رات آپ نے چار رکعات ادا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے جب آپ سوتے تھے' تو آپ خراٹے لیا کرتے تھے' پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ تشریف لے گئے آپ نے نماز پڑھائی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ تَسْوِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامِ فِي الرَّكَعَاتِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا مِنْ قِيَامِهٖ بِاللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکعات میں قیام میں برابری رکھنے کا تذکرہ جو ہم نے آپ کے رات کے نوافل کی صفت بیان کی ہے

2627 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ، ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ، فَجَرَّنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، ثُمَّ صَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، قِيَامُهُ فِيْهِنَّ سَوَاءٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کرتے ہیں: انہوں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میں اٹھا میں نے وضو کیا' اور آ کر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعات ادا کی ان میں آپ کا قیام برابر تھا۔

2627- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن الحجاج، وهو ثقة روى له النسائي. وأخرجه أحمد 1/252، والطحاوي 1/286 من طريقين عن وهيب، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق في "المصنف" (4706)، ومن طريقه أحمد 1/365-366، وأبو داؤد (1365) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والبيهقي 3/8 عن معمر، عن ابن طاووس، به. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ النَّافِلَةَ بِاللَّيْلِ جَمَاعَةً

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کے وقت جماعت کے ساتھ نوافل ادا کرے

2628 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى نَزَلْنَا السُّقْيَا، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَنْ يَّسْقِيْنَا؟ قَالَ: جَابِرٌ، فَخَرَجْتُ فِيْ فِتْيَانٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَاءَ الَّذِي بِالْاُثَايَةِ، وَبَيْنَهُمَا قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ مِيلًا، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا، حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ عَتَمَةٍ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى بَعِيرٍ يُنَازِعُهُ بَعِيرُهُ اِلَى الْحَوْضِ، فَقَالَ لَهُ: اَوْرِدْ، فَاَوْرَدَ، فَاَخَذْتُ بِزِمَامِ رَاحِلَتِهٖ فَاَنَخْتُهَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ وَجَابِرٌ اِلٰى جَانِبِهٖ، فَصَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَجْدَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے زمانہ میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے ہم نے ''سقیا'' کے مقام پر پڑاؤ کیا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون ہمیں پانی پلائے گا' تو انہوں نے (شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جابر! میں انصار کے کچھ نوجوانوں کے ساتھ روانہ ہو''اثایہ'' کے مقام پر ہم پانی کے پاس آئے ان دونوں جگہوں کے درمیان تقریباً 23 میل کا فاصلہ تھا وہاں سے ہم نے خود بھی پانی پیا اپنے جانوروں کو بھی پلایا یہاں تک کہ شام ہو جانے کے بعد ایک شخص اپنے اونٹ پر آیا اس کا اونٹ حوض کی طرف جانے کے لئے اس سے مقابلہ کر رہا تھا اور وہ اس سے کہہ رہا تھا آگے آؤ پھر وہ آگے آیا میں نے اس کی سواری کی لگام پکڑی اور اس کے اونٹ کو بٹھا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے عشاء کی نماز ادا کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعات ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مَا وَصَفْنَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي الْحَضَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران رات کے وقت نوافل اسی طرح ادا کیا کرتے تھے جس طرح آپ انہیں حضر میں ادا کیا کرتے تھے

2629 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِالسِّنْجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

2628- إسناده ضعيف، شرحبيل بن سعد يُكتب حديثه للاعتبار وباقي السند رجاله ثقات. وأخرجه أبو يعلى (2216) عن أبي خيثمة، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/380، وعبد الرزاق (4705)، والبزار (729) من طريق يحيى بن سعيد، به. ورواية البزار مختصرة عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم صلّى بعد العتمة ثلاث عشرة ركعة. وانظر ما بعده.

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر آپ نیچے اترے اور آپ نے دس رکعات دو' دو کر کے ادا کی پھر آپ نے ایک رکعت وتر ادا کئے پھر آپ نے فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کئے پھر آپ نے صبح کی نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اِذَا عَجَزَ عَنِ الْقِيَامِ لِتَهَجُّدِهِ اَنْ يُّصَلِّيَ جَالِسًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ جب وہ رات کے نوافل میں قیام کرنے سے عاجز ہو' تو وہ ان کو بیٹھ کر ادا کر لے

2630 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَاُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتّٰى اِذَا دَخَلَ فِي السِّنِّ كَانَ يَقْرَاُ حَتّٰى اِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَ، ثُمَّ سَجَدَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل بیٹھ کر ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو پھر آپ (بیٹھ کر) تلاوت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب تلاوت میں تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں' تو آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے' پھر سجدے میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَاعِدًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز بیٹھ کر ادا کرنے کا تذکرہ

2631 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، وَبُدَيْلٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا، فَاِذَا

2629- رجاله ثقات رجال الشيخين غير شرحبيل بن سعد، وهو ضعيف يكتب حديثه كما سبق، يحيى بن حسان: هو ابن حيان التنيسي. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1261) عن محمد بن مسكين، بهذا الإسناد.

2630- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه عند الحديث (2509).

صَلّٰی قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت طویل نماز کھڑے ہو کر بھی ادا کرتے تھے اور طویل نماز بیٹھ کر بھی ادا کرتے ہیں جب آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے تو کھڑے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَطَمَهُ السِّنُّ كَانَ يُصَلِّيْ صَلَاةَ اللَّيْلِ جَالِسًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف زیادہ ہو گئی تھی تو آپ رات کے نوافل بیٹھ کر ادا کرتے تھے

2632 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ شَيْئًا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ، فَجَعَلَ يَقْرَاُ، فَاِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً اَوْ اَرْبَعُوْنَ آيَةً، قَامَ فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے نفل کبھی بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ (بیٹھ کر) تلاوت کرتے تھے یہاں تک کہ جب کسی سورۃ کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں تو آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2633 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَاُ فِيْ صَلَاتِهٖ جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ،

2631- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (730) (106/107) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، وأبو داؤد (955) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والنسائي 3/219 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، من طريقين عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (730) (108) من طريق شعبة، عن بديل، به. وانظر (2510).

2632- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2509) و (2630) و (2633).

2633- إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن عبد الحميد. وانظر (2509) و (2630) و (2633).

فَكَانَ يَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ آيَةً أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ رَكَعَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نفل نماز میں بیٹھ کر تلاوت نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ بیٹھ کر تلاوت کیا کرتے تھے اور جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں' تو آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ فِي عَقِبِ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کی نماز کے آخر میں وتر کے بعد دو رکعات (نفل) ادا کرے جو فجر کی دو رکعات (سنت) کے علاوہ ہوں

2634 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُوتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات ادا کیا کرتے تھے' پھر آپ وتر ادا کرتے تھے' پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے' پھر آپ صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقْرَأُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَرْكَعُهُمَا بَعْدَ الْوِتْرِ

2634- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/371 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه البغوي (964) من طريق يزيد بن هارون، عن هشام، به. وأخرجه مسلم (738) (126) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، وأبو داوُد (1340) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/251 في قيام الليل: باب إباحة الصلاة بين الوتر وبين ركعتي الفجر، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به نحوه. وأخرجه بنحوه البخاري (1159) في التهجد: باب المداومة على ركعتي الفجر، وأبو داوُد (1361) في الصلاة: باب في صلاة الليل، من طريق عراك بن مالك، عن أبي سلمة، عن عائشة. وانظر (2616).

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد ادا کی جانے والی دو رکعات (نفل) میں کیا تلاوت کیا کرتے تھے

2635 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَاْسِهِ طَهُوْرُهُ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُوْمُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ، وَيَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَائَةِ، ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمُ، جَعَلَ الثَّمَانَ سِتًّا، وَيُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِيْهِمَا: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَاِذَا زُلْزِلَتْ

✿✿ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے تو دو مختصر رکعت ادا کرتے تھے پھر آپ سو جاتے تھے آپ کے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک آپ کے سرہانے موجود ہوتی تھیں پھر آپ بیدار ہو کر مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے تھے نماز ادا کرتے تھے دو مختصر رکعت ادا کرتے تھے پھر آپ کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا کرتے جن میں ایک جتنی قرأت کرتے تھے پھر آپ نویں رکعت کے ذریعے انہیں وتر کر لیتے تھے پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ کا جسم بھاری ہو گیا تو آپ نے آٹھ رکعات کو چھ کر دیا اور ساتویں رکعت کے ذریعے وتر ادا کر لیتے تھے پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جن میں آپ سورہ الکفرون اور سورہ زلزال کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِضْطِجَاعِ لِلْمُتَهَجِّدِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وِرْدِهِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

رات کے نوافل ادا کرنے والے شخص کے لئے اپنے ورد سے فارغ ہونے کے بعد اور صبح صادق سے پہلے لیٹ جانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2636 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ،

2635- إسناده ضعيف، أبو حرة، قال البخاري: يتكلمون في روايته عن الحسن، وقال يحيى بن معين: صالح، وحديثه عن الحسن ضعيف، يقولون: لم يسمعها من الحسن، وباقي السند رجاله ثقات، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1104). وأخرجه بمعناه أبو داوُد (1352) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/220-221 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، من طريق هشام، عن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/242 باب كيف الوتر بتسع، من طريق قتادة عن الحسن، به مختصرًا.

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَاَتَى الْقِرْبَةَ، فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْئًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّرٰى اَنِّيْ كُنْتُ اَرْقُبُهُ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ، فَقَامَ يُصَلِّيْ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ، فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَتَتَامَّتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ، فَاِذَا بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِيْ نُوْرًا، وَتَحْتِيْ نُوْرًا، وَاَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِيْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ: فَلَقِيْتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ، فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَذَكَرَ: عَصَبِيْ، وَلَحْمِيْ، وَدَمِيْ، وَشَعْرِيْ، وَبَشَرِيْ، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے قضائے حاجت کی پھر آپ نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ سو گئے پھر آپ بیدار ہوئے آپ مشکیزے کے پاس آئے آپ نے اس کا منہ کھولا پھر آپ نے وضو کیا جو درمیانے درجے کا تھا آپ نے اس میں زیادہ مرتبہ اعضاء کو نہیں دھویا آپ نے پورا وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کرنے لگے میں بھی اٹھا میں نے یوں ظاہر کیا جیسے ابھی بیدار ہوا ہوں' اس چیز کو ناپسند کرتے ہوئے' آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کا جائزہ لے رہا تھا میں اٹھا میں نے وضو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے میں آپ کی بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا آپ نے میرے کان پکڑے اور مجھے گھما کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات میں پوری ہوئی آپ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے آپ سوتے تھے' تو خراٹے لیا کرتے تھے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا' اور اس (نماز) میں یہ دعا پڑھی:

''اے اللہ! تو میرے دل میں نور کر دے میری بصارت میں نور کر دے۔ میری سماعت میں نور کر دے میرے دائیں طرف نور کر دے میرے بائیں طرف نور کر دے میرے اوپر نور کر دے میرے نیچے نور کر دے میرے آگے نور

2636- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (6316) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (763) في المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، والترمذي -مختصرًا- في "الشمائل" (255) من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3862) و (4707)، وأبو داوٗد (5043) في الأدب: باب في النوم على طهارة، وابن ماجه (508) في الطهارة: باب وضوء النوم، من طريق سفيان، به -مطولًا ومختصرًا. وأخرجه النسائي 2/218 في التطبيق: باب الدعاء في السجود، من طريق مسروق عن سلمة بن كهيل، به. وانظر (2579) و (2592) و (2626). إسناده صحيح، محمد بن خالد الواسطي -وإن كان ضعيفًا- مقرون بجمعة بن عبد الله البلخي، وهو من رجال البخاري، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (1133) في التهجد: باب من نام عند السحر، وأبو داوٗد (1318) في الصلاة: باب وقت قيام النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، من طريقين عن إبراهيم بن سعد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (742) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، وابن ماجه (1197) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الضجعة بعد الوتر وبعد ركعتي الفجر، والبيهقي 3/3.

کردے میرے پیچھے نور کردے اور میرے لئے نور کو زیادہ کردے"۔

کریب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی سے ہوئی انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی جس میں یہ الفاظ بھی بیان کیے۔

"میرے پٹھوں میرے گوشت میرے خون میرے بالوں اور میری کھال میں (نور) کردے"۔

انہوں نے دو خصلتوں کا ذکر بھی کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ آخِرَ صَلَاتِهٖ بِاللَّيْلِ نَوْمَةً خَفِيفَةً قَبْلَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِي دُوْنَ بَعْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے آخر میں صبح صادق ہونے سے پہلے تھوڑی سی جو نیند لیتے تھے تو ایسا بعض راتوں میں ہوتا تھا بعض راتوں میں نہیں ہوتا تھا

2637 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، وَجُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَلْخِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: مَا اَلْفَاهُ السَّحَرَ عِنْدِي اِلَّا نَائِمًا ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کو سحری کے وقت اپنے ہاں ہمیشہ سوئے ہوئے پایا ہے۔

ان کی مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ كَانَ يَنَامُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ اللَّيْلِ النَّوْمَةَ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2638 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ

2638- إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر . وأخرجه الترمذي في "الشمائل" (261) عن محمد بن بشار، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/230 في قيام الليل: باب وقت الوتر، عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، به. وانظر (2593).

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ، فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ، ثُمَّ اَتَى فِرَاشَهُ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةُ الْمَرْءِ بِاَهْلِهِ كَانَ، فَإِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَإِلَّا تَوَضَّاَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ

(توضیح مصنف):قَالَ: اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ لَيْسَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ، وَإِنْ تَبَايَنَتْ اَلْفَاظُهَا وَمَعَانِيْهَا مِنَ الظَّاهِرِ، لِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ عَلَى الْاَوْصَافِ الَّتِيْ ذُكِرَتْ عَنْهُ، لَيْلَةً بِنَعْتٍ وَاُخْرٰى بِنَعْتٍ آخَرَ، فَاَدّٰى كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا رَاٰى مِنْهُ، وَاَخْبَرَ بِمَا شَاهَدَ، وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلِّمًا لِاُمَّتِهِ قَوْلًا وَفِعْلًا، فَدَلَّنَا تَبَايُنُ اَفْعَالِهِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ اَنْ يَاْتِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ الْحُكْمُ لَهُ فِي الِاسْتِنَانِ بِهِ فِيْ نَوْعٍ مِنْ تِلْكَ الْاَنْوَاعِ لَا الْكُلِّ

اسود بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کے (نفل) نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے' پھر آپ نوافل ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب سحری کا وقت قریب آتا تو آپ وتر ادا کر لیتے تھے' پھر آپ اپنے بستر پر آتے اگر آپ کو وہ خواہش ہوتی جو کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ہوتی ہے' تو آپ اسے پوری کرتے تھے جب آپ اذان کی آواز سنتے تو جلدی سے اٹھ جاتے اگر جنابت کی حالت میں ہوتے تو غسل کر لیتے ورنہ وضو کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ان روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے' اگرچہ بظاہر اور معانی میں اختلاف محسوس ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مختلف (تعداد میں) نوافل ادا کرتے تھے' ایک رات میں ایک طریقے کے مطابق اور دوسری رات میں دوسرے طریقے کے مطابق ادا کرتے تھے' تو صحابہ کرام میں سے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اسے آگے بیان کر دیا اور جو مشاہدہ کیا' اس کے بارے میں خبر دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ان کی اُمت کے لئے زبانی اور عملی طور پر معلم بنا کر بھیجا تھا تو رات کے نوافل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کا اختلاف اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رات کے نوافل کے بارے میں جو طریقہ بھی اختیار کیا' آدمی ان میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق نوافل ادا کر لے' ایسا نہیں ہے کہ اس کے لئے یہ حکم ہو کہ وہ ان میں سے کسی ایک طریقے کی ہی پیروی کر سکتا ہے' تمام طریقوں کی پیروی نہیں کر سکتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جنہیں ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے

2639 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يَعْلٰى بْنُ مَمْلَكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ سَالَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ يُسَبِّحُ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمَتِهِ تِلْكَ، فَيُصَلِّي مِثْلَ مَا نَامَ، وَصَلَاتُهُ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الصُّبْحِ

یعلیٰ مملک بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ تسبیح پڑھتے رہتے تھے' پھر اس کے بعد رات کے وقت جب اللہ کو منظور ہوتا تھا نماز ادا کرتے رہتے تھے' پھر آپ نماز ختم کر کے اتنی ہی دیر کے لئے سو جاتے تھے جتنی دیر آپ نماز ادا کرتے رہے تھے' پھر آپ اپنی اس نیند سے بیدار ہو کے اتنی دیر نماز ادا کرتے رہتے تھے جتنی دیر سوئے رہتے تھے آپ کی آخری نماز صبح صادق تک جاری رہتی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ قَدْ يُوهِمُ فِي الظَّاهِرِ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو بظاہر غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جن کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

2640 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ سَالَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

2639- إسناده ضعيف لجهالة يعلى بن مملك. وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند أحمد. وأخرجه أحمد 6/297 عن محمد بن بكر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (4709)، ومن طريقه أحمد 6/297 و308، والطبراني في "الكبير" 23/ (645) عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 6/300، والطبراني 23/ (646) من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، به.

2640- إسناده صحيح. وأخرجه البخاري (1152) في التهجد: باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه، والنسائي 3/253 في قيام الليل: باب ذم من ترك قيام الليل، من طريق عبد الله بن المبارك، وابن ماجه (1331) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام الليل، من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1159) (185) في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، والبغوي (939) من طريق عمرو بن أبي سلمة، والنسائي 3/253 من طريق بشر بن بكر، كلاهما عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن عمر بن الحكم، عن أبي سلمة، به. زادوا في إسناده عمر بن الحكم بين يحيى وأبي سلمة. وقال البخاري بعد روايته الأولى: وقال هشام: حدثنا ابن أبي العشرين، قال: حدثنا الأوزاعي، قال: حدثنا يحيى، عن عمر بن الحكم بن ثوبان، قال: حدثنا أبو سلمة.. مثله، وتابعه عمرو بن أبي سلمة عن الأوزاعي.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَأْسِهِ طَهُورُهُ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُومُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي، وَيَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَائَةِ، ثُمَّ يُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمُ، جَعَلَ الثَّمَانَ سِتًّا، وَيُوتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَإِذَا زُلْزِلَتْ

سعد بن ہشام انصاری بیان کرتے ہیں۔انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے تو دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ سو جاتے تھے آپ کے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک آپ کے سرہانے موجود ہوتے تھے' پھر آپ بیدار ہو کے مسواک کرتے تھے' پھر وضو کرتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے آپ پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ آٹھ رکعات ادا کرتے تھے جن میں تقریباً ایک جتنی تلاوت کرتے تھے آپ نویں رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی آپ کا جسم بھاری ہوگیا تو آپ نے آٹھ رکعات کی جگہ چھ ادا کرنا شروع کر دیں اور ساتویں رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جس میں آپ سورۃ الکفرون اور سورۃ زلزال کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ مَا اعْتَادَ مِنْ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے معمول کو ترک کر دے

2641 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلٰى إِبَاحَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ فِي الْإِنْسَانِ مَا إِذَا سَمِعَهُ اغْتَمَّ بِهِ، إِذَا أَرَادَ هٰذَا الْقَائِلُ بِهِ إِنْبَاهَ غَيْرِهِ دُونَ الْقَدْحِ فِي هٰذَا الَّذِي قَالَ فِيهِ مَا قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عبداللہ بن عمرو! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو پہلے رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا اور پھر اس نے رات کے قیام کو ترک کر دیا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آدمی کے لئے کسی دوسرے شخص کی

2641- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (747) في صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل، ومن نام عنه أو مرض، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (747)، وأبو داؤد (1313) في الصلاة: باب من نام عن حزبه، وابن ماجه (1343) في إقامة الصلاة: باب فيمن نام عن حزبه من الليل، والبيهقي 2/484 و485، وأبو عوانة 2/271.

غیر موجودگی میں اس کے بارے میں کوئی ایسی بات کہنا جائز ہے کہ اگر وہ شخص خود اس بات کو سن لے تو غمگین ہو جائے، جبکہ کہنے والے شخص کا مقصد اس کی برائی بیان کرنا نہ ہو بلکہ کسی اور شخص کو کسی حوالے سے تنبیہ کرنا مقصود ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّهَارِ مَا فَاتَهُ مِنْ تَهَجُّدِهٖ بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اس کے رات کے نوافل میں سے جو چیز فوت ہوگئی ہو اس کو دن میں ادا کرلے

2642 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعِيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهُ، وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ، اَوْ مَرِضَ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

قَالَتْ: وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْحَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ، اِذْ لَوْ كَانَ فَرْضًا لَصَلّٰى مِنَ النَّهَارِ مَا فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تھے تو باقاعدگی سے کیا کرتے تھے اگر آپ رات کے وقت سو جاتے یا بیماری کی وجہ سے (رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے) تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی ساری رات صبح صادق تک نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی رمضان کے مہینے کے علاوہ کبھی آپ کو مسلسل (پورا مہینہ) روزے رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ وتر فرض نہیں ہیں کیونکہ اگر یہ فرض ہوتے تو آپ دن کے وقت اپنی رات کے وقت رہ جانے والی **13** رکعات ادا کرتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ، ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَهُ مَا بَيْنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ اَجْرُ حِزْبِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص (رات کے نوافل کے) وظیفے کے وقت سو یا رہ جائے اور پھر وہ فجر اور ظہر کے درمیان ان کی مانند ادا کرے تو اسے اپنے معمول کے مطابق وظیفے کا ثواب ملے گا

2643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ مِنْ بَنِي قَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ، اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَاَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ بِاللَّيْلِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے معمول کے وظیفے کو سرانجام دینے سے پہلے سو جائے یا اس میں سے کوئی چیز رہ جائے' تو وہ اگر اسے (اگلے دن) فجر کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی حصے میں پڑھ لے' تو اس کے نامہ اعمال میں یہ اسی طرح نوٹ کیا جائے گا' جس طرح اس کے رات کے وقت پڑھنے کو نوٹ کیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا فَاتَهٗ تَهَجُّدُهٗ مِنَ اللَّيْلِ بِسَبَبٍ مِنَ الْاَسْبَابِ اَنْ يُصَلِّيَهَا بِالنَّهَارِ سَوَاءً

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے جب کسی بھی سبب کی وجہ سے آدمی کے رات کے نوافل رہ جائیں تو وہ ان کو دن کے وقت ادا کر لے تو یہ برابر ہے

2644 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو فِرَاسٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمْعَةَ الْاَصَمُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَعِيشَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ، وَقَالَتْ: كَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ مَرِضَ صَلَّى بِالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَمَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تھے' تو اس کو باقاعدگی سے کیا کرتے تھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے (نوافل) ادا کئے بغیر سو جاتے یا بیماری کی وجہ سے (انہیں ادا نہ کر پاتے) تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری رات صبح صادق تک نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ کو رمضان کے مہینے کے علاوہ کسی اور پورے مہینے میں روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُصَلِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ مَا فَاتَهٗ مِنْ وِرْدِهٖ بِاللَّيْلِ

2644- إسناده صحيح، إبراهيم بن أحمد بن يعيش: هو إبراهيم بن أحمد بن عبد الله بن يعيش أبو إسحاق، ترجمه الخطيب في "تاريخه" 6/3-5 وقال: كان ثقة فهمًا، صنف المسند وجوّده، وكانت وفاته بهمذان سنة 257، ومن فوقه من رجال الشيخين. وانظر (2420) و (2642).

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے رات کے معمول میں سے جو چیز رہ جاتی تھی آپ اسے دن کے وقت ادا کر لیتے تھے

2645 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ، مَنَعَهُ عَنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے نیند کی وجہ سے آپ ادا نہیں کرتے تھے یا آپ کی آنکھ لگ جاتی تھی' تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا مَرِضَ بِاللَّيْلِ صَلّٰى وِرْدَ لَيْلِهٖ بِالنَّهَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت بیمار ہوتے تو آپ اپنے رات کے ورد کو دن کے وقت ادا کر لیتے تھے

2646 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهُ، وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ، اَوْ مَرِضَ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ: وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کوئی عمل کرتے تھے' تو اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے جب آپ رات کے وقت سو جاتے' یا بیمار ہو جاتے (اس وجہ سے رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے) تو آپ اگلے دن بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کو ساری رات صبح صادق تک نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی رمضان کے مہینے کے علاوہ آپ کو کسی اور مہینے میں پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

2645- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم تخريجه عند الحديث (2420)، وانظر (2642) و (2644).

2646- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر (2642).

بَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

فوت شدہ نمازوں کو قضا کرنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى النَّاسِي صَلَاتَهُ عِنْدَ ذِكْرِهِ اِيَّاهَا اَنَّهُ يَاْتِي بِهَا فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو بھول جانے والے شخص کو نماز کے یاد آنے پر صرف یہی بات لازم ہے کہ وہ اسے ادا کرلے

2647 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی نماز کو بھول جائے' تو جب وہ اسے یاد آئے' تو وہ اسے ادا کرلے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ اَحَدٍ عَنْ اَحَدٍ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کسی ایک شخص کی نماز کسی دوسرے کی طرف سے درست نہیں ہوتی

2648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ ۔

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْحَاتِمٍ : فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا

2647- إسناده قوى. عبد الواحد بن غياث: صدوق روى له أبو داوُد، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم الحديث عند المؤلف (1556).

2648- إسناده صحيح على شرطهما. وهو فى "مسند أبى يعلى" (2856) وانظر (1556) و (1557).

ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ لَوْ اَدَّاهَا عَنْهُ غَيْرُهُ لَمْ تُجْزِ عَنْهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ ، يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ اِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ صَلَوَاتٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى اَدَائِهَا فِيْ عِلَّتِهٖ لَمْ يَجُزْ اَنْ يُعْطَى الْفُقَرَاءَ عَنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ الْحِنْطَةَ، وَلَا غَيْرَهَا مِنْ سَائِرِ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْيَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے تو جب اسے (نماز) یاد آئے' تو اسے ادا کر لے اس کا کفارہ صرف یہی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جب وہ اسے یاد آئے تو اسے ادا کر لے اس کا کفارہ صرف یہی ہے'' اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے اس کی نماز کو ادا کرتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے'' کیونکہ اس کا کفارہ صرف یہ ہی ہے'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب وہ اسے یاد آجائے تو خود اس کو ادا کرے۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے اگر کوئی شخص فوت ہو جائے۔ اس کے ذمے کچھ نمازیں ہوں جنہیں وہ اپنی بیماری کے دوران ادا نہ کر سکا ہو۔ تو اب یہ بات جائز نہ ہوگی کہ ان نمازوں کے عوض میں غریبوں کو گندم دے دی جائے۔ یا اس کے علاوہ دیگر اناج یا کوئی اور چیز دے دی جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْاَخْبَارِ وَالتَّفَقُّهِ فِيْ مُتُوْنِ الْاٰثَارِ اَنَّ الصَّلَاةَ الْفَائِتَةَ تُعَادُ فِي الْوَقْتِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْهِ مِنْ غَدِهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور روایات کے متون کا فہم نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ فوت شدہ نماز کو اس کے اگلے دن اس کے مخصوص وقت میں دہرایا جائے گا

2649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْهَا الْغَدَ لِوَقْتِهَا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رات کے وقت سوتے رہ گئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کل اسے اس کے وقت پر ادا کر لینا۔

2649- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو داؤد: هو سليمان بن داوٗد الطيالسي، وثابت: هو ابن أسلم البناني أبو محمد البصري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (990) . وأخرجه أحمد 5/309، والنسائي 1/295 في المواقيت: باب إعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، من طريق أبي داوٗد الطيالسي، بهذا الإسناد. وانظر (1461) .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ الَّذِى وَصَفْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ فَضِيلَةٍ لِمَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ، لَا اَنَّ كُلَّ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةٌ يُعِيدُهَا مَرَّتَيْنِ اِذَا ذَكَرَهَا وَالْوَقْتُ الثَّانِى مِنْ غَيْرِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ حکم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

یہ حکم فضیلت کے حوالے سے ہے اور اس شخص کیلئے ہے جو اسے پسند کرتا ہے ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جس کی نماز فوت ہو جائے وہ اسے دو مرتبہ دہرائے گا اس وقت جب وہ اسے یاد آ جائے اور دوسرے وقت میں جو اس کے علاوہ ہے

2650 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْـمَـدُ بْـنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسَ، فَمَا اسْتَيْـقَـظَ حَتّٰـى اَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ دَهِشًا فَزِعًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَبُوا، فَـرَكِـبَ وَرَكِبْنَا، فَسَارَ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَزَلَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَفَرَغَ الْقَوْمُ مِنْ حَاجَاتِهِمْ، وَتَـوَضَّـؤُوا، وَصَـلَّـوَا الـرَّكْـعَتَيْنِ، ثُمَّ اَقَامَ، فَصَلّٰى بِنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا نَقْضِيهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ؟ قَالَ: يَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ؟

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں سفر کر رہے تھے جب رات کا آخری حصہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کر لیا آپ بیدار نہیں ہوئے' یہاں تک کہ سورج کی تپش نے ہم لوگوں کو بیدار کیا ہر شخص گھبرا کر پریشان ہو کر کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سوار ہو جاؤ پھر آپ سوار ہوئے ہم بھی سوار ہوئے۔ آپ کچھ دیر چلتے رہے' جب سورج بلند ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی۔ لوگ اپنی حاجات پوری کر کے فارغ ہوئے انہوں نے وضو کیا انہوں نے دو رکعات (سنت) ادا کی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم کل اس کے وقت میں اس کی قضا نہ کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے تمہیں سود سے منع کیا ہے' تو کیا وہ خود اسے قبول کرے گا''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا رَكِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِى انْتَبَهَ فِيْهِ اِلَى الْمَوْضِعِ الْاٰخَرِ لِاَدَاءِ الصَّلَاةِ الَّتِىْ فَاتَتْهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے سوار (ہو کر آگے روانہ) ہو گئے تھے

2650- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن رواية هشام -وهو ابن حسان- عن الحسن يتكلمون فيها. عبد الأعلى: هو ابن حماد بن نصر الباهلي مولاهم البصري المعروف بالنرسي. وقد تقدم عند المؤلف (1462) من طريق يزيد بن هارون، عن هشام، به. وزاد في اخره بعد قوله "ويقبله منكم": "إنما التفريط في اليقظة."

جہاں آپ بیدار ہوئے تھے اور دوسری جگہ چلے گئے تھے تاکہ آپ وہاں فوت شدہ نماز کو ادا کر سکیں

2651 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَاْخُذْ كُلُّ اِنْسَانٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهٖ، فَاِنَّ هٰذَا لَمَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت پڑاؤ کیا۔ ہم بیدار نہیں ہوئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کا سر پکڑ لے (اور یہاں سے روانہ ہو جائے) کیونکہ یہ ایک ایسی پڑاؤ کی جگہ ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا ہم نے ایسا ہی کیا (کچھ آگے جانے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا۔ آپ نے وضو کیا آپ نے دو رکعت (سنت) ادا کی اور پھر نماز ادا کی گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِي هُرَيْرَةَ: ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ اَرَادَ بِهِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول "پھر انہوں نے دو سجدے ادا کئے" اس سے مراد وہ دو رکعات ہیں جو فجر کی نماز سے پہلے ادا کی جاتی ہیں

2652 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوْظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

2651- إسناده صحيح على شرط مسلم. بندار: لقب محمد بن بشار، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي الكوفي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (988). وأخرجه أحمد 2/428-429، ومسلم (680) (310) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والنسائي 1/298 في المواقيت: باب كيف يُقضى الفائت من الصلاة، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (1460).

2652- إسناده ضعيف وهو حديث صحيح، محفوظ بن أبي توبة ترجمه المؤلف في "الثقات" 9/204، فقال: محفوظ بن الفضل بن أبي توبة من أهل بغداد، يروى عن يزيد بن هارون وأهل العراق، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وغيره، مات سنة سبع وثلاثين ومئتين. ونقل ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 8/423 عن الإمام أحمد قوله: محفوظ بن أبي توبة كان معنا باليمن لم يكن يكتب، كان يسمع مع إبراهيم أخي أبان وغيره، وضعف أمره جدًا. قال الذهبي في "الميزان" 3/444 بعد أن نقل مقالة أحمد: قلت: وهو محفوظ بن الفضل. روى عن معن، وضمرة بن ربيعة، حدث عنه إسماعيل القاضي، وعمر بن أيوب السقطي، لم يترك ومن فوقه ثقات. وأخرجه ابن ماجه (1155) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر متى يقضيهما، عن عبد الرحمن بن إبراهيم ويعقوب بن حميد بن كاسب، كلاهما عن مروان بن معاوية، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله، و (1460).

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَنْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَصَلَّاهَا بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات کی ادائیگی کے وقت سوئے رہ گئے تھے، تو آپ نے سورج نکلنے کے بعد انہیں ادا کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الظُّهْرِ اِلٰى اَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ لَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَتُهُمَا، وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً دُوْنَ اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس شخص کی ظہر کی دو رکعات رہ جائیں یہاں تک کہ وہ عصر کی نماز ادا کر لے

تو اب اس شخص پر ان کو دہرانا لازم نہیں ہے یہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے یہ حکم اُمت کے لئے نہیں ہے

2653 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ بَيْتِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا، فَقَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ، فَشَغَلَنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ اَرْكَعُهُمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَنَقْضِيهِمَا اِذَا فَاتَتَا؟ قَالَ: لَا.

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے نماز ادا کرنے کے بعد میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دو رکعات ادا کی۔ میں نے عرض کی: آج آپ نے یہ کیسی نماز ادا کی ہے، جو آپ نے اس سے پہلے ادا نہیں کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کچھ مال آیا تھا تو میں مصروفیت کی وجہ سے ان دو رکعات کو عصر سے پہلے ادا نہیں کر سکا جیسے پہلے ادا کرتا تھا ان دونوں کو میں نے اب ادا کر لیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم سے یہ رکعات فوت ہو جائیں، تو ہم ان کی قضاء کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔

2653– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. ذكوان: هو أبو صالح السمّان. وهو في "مسند أبي يعلى" 2/ورقة 326، وفيه "فشغلني عن ركعتين كنت أركعهما بعد الظهر." وأخرجه أحمد 6/315 عن يزيد، بهذا الإسناد. وانظر (1577).

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

سجدۂ سہو کا بیان

2654 - حَدَّثَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَسِيتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَدَقَ الْخِرْبَاقُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ. فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حصرت خرباق نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا پھر نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خرباق ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک رکعت ادا کی پھر آپ نے دومرتبہ سجدۂ سہو کیا' اور پھر سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سہو کے دوسجدوں کو رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام لینا

2655 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ

2654- إسناده صحيح على شرط مسلم، خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء، وأبو قلابة: عبد اللّٰه بن زيد الجرمي، وأبو المهلب: هو الجرمي عم أبي قلابة، مختلف في اسمه. وقد كتب هذا الحديث في هامش الأصل، وذهب منه بعض سنده، واستدرك من (2671) فقد أعاده المصنف هناك. وأخرجه أحمد 4/427، ومسلم (574) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو داوُد (1018) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والنسائي 3/26 في السهو: باب ذكر الاختلاف على أبي هريرة في السجدتين، و 66 باب السلام بعد سجدتي السهو، وابن ماجه (1215) في إقامة الصلاة: باب فيمن سلم من ثنتين أو ثلاث ساهيًا، وابن خزيمة (1054)، والبيهقي 2/359 .

2655- إسناده ضعيف . عبد اللّٰه بن كيسان هو المروزي كثير الخطأ، ضعفه غير واحد من الأئمة . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1063) . وأخرجه أبو داوُد (1025) في الصلاة: باب إذا شك في الثنتين والثلاث مَن قال: يلقي الشك، والطبراني (12050) من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، بهذا الإسناد. له حديث أبي سعيد الخدري، وسيرد عند المؤلف (2663) .

اَبِی رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّی سَجْدَتَیِ السَّهْوِ: الْمُرْغِمَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دوسجدوں کو (شیطان کو) رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام دیا ہے۔

2656 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰی بِنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِیِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً زَادَ فِيهَا، اَوْ نَقَصَ مِنْهَا، فَلَمَّا اَتَمَّ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَدَثَ فِی الصَّلَاةِ شَیْءٌ؟ قَالَ: فَثَنٰی رِجْلَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ حَدَثَ فِی الصَّلَاةِ شَیْءٌ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ، وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُوْنِی، وَاِذَا اَحَدُكُمْ شَكَّ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّی الصَّوَابَ وَلْيَبْنِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی۔ آپ نے اس میں کچھ اضافہ کیا یا شاید کچھ کمی کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ٹانگ بچھائی آپ نے دومرتبہ سجدہ سہو کیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتا' لیکن میں بھی ایک انسان ہوں' میں اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو اور جب میں بھول جاؤں' تو تم مجھے یاد کروا دو اور جب کسی انسان کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ درست چیز کے بارے میں اندازہ لگانے کی کوشش کرے اسی پر بنیاد قائم کرے اور پھر (آخر میں) دومرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکرکردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2657 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِی مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

2656- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 1/419 و438، والحميدي (96)، والبخاري (6671) في الأيمان: باب إذا حنث ناسيًا في الأيمان، ومسلم (572) (90) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وابن ماجه (1211) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن شك في صلاته فتحرى الصواب، وابن خزيمة (1028)، وأبو عوانة 2/201 و201-202 و202، والبيهقي 2/14-15 من طرق عن منصور، بهذا الإسناد مختصرًا ومطولًا. وانظر ما بعده.

(متن حدیث):صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ، اَوْ نَقَصَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ لَنَبَّاْتُكُمُوْهُ، وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا خَتَنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَلٰى ابْنَتِهٖ، ثِقَةٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے کچھ اضافہ کردیا یا شاید کمی کی آپ کی خدمت میں عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تم لوگوں کو اس بارے میں بتادیتا' لیکن میں بھی ایک انسان ہوں میں اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو تم میں سے جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ اس بات کا جائزہ لے' کونسی صورت درست ہونے کے زیادہ قریب ہے اور پھر اسی کی بنیاد پر وہ اپنی نماز کو مکمل کرے اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کرلے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابراہیم بن مغیرہ نامی راوی عبداللہ بن مبارک کا داماد ہے۔ اور یہ ثقہ ہے۔

2657- صحيح. عمرو بن صالح: هو الصائغ المروزي أبو حفص ذكره المؤلف في "الثقات" 8/486، وقال: حدثنا عنه الحسن بن سفيان، وعبد الله بن محمود، وباقي السند رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (572) (90)، وابن ماجه (1212)، والدارقطني 1/376 من طرق عن مسعر، بهذا الإسناد. مختصرًا ومطولًا. وأخرجه من طرق وبألفاظ أخرى مسلم (572) (93) و (94) و (95) و (96)، وأبو داود (1021)، والترمذي (393)، والنسائي 3/33، وابن ماجه (1203)، وأبو عوانة 2/203 و 204 و 205، والبيهقي 2/342. (2) انظر "ثقات المؤلف" 6/25.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس نماز میں سلام پھیرنے کے بعد دومرتبہ سجدہ سہو کیا تھا اس سے پہلے نہیں کیا تھا

2658 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ: زِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟۔ انہوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ لِلتَّحَرِّي فِيْ شَكِّهٖ فِي الصَّلَاةِ اِنَّمَا اُمِرَ بِهَا بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سجدہ سہو کا حکم اس شخص کیلئے ہے جو نماز کے بارے میں اپنے شک میں تحری کرتا ہے اور اس شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد تحری کرے گا اس سے پہلے نہیں کرے گا

2659 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

2658- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الحكم: هو ابن عتيبة الكندي مولاهم الكوفي. وأخرجه البخاري (404) في الصلاة: باب ما جاء في القبلة، و (1226) في السهو: باب إذا صلى خمسًا، و (7249) في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد، ومسلم (572) (91)، وأبو داؤد (1019) في الصلاة: باب إذا صلى خمسًا، والترمذي (392) في الصلاة: باب ما جاء في سجدتي السهو بعد السلام والكلام، والنسائي 3/31 في السهو: باب ما يفعل من صلى خمسًا، وابن ماجه (1205) في إقامة الصلاة: باب من صلى الظهر خمسًا وهو ساهٍ، والبيهقي 2/341، والبغوي (756) من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد، وسيكرره المؤلف برقم (2682).

اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو تو وہ درست صورت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرے اور پھر سلام پھیرے اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کرلے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَحَرِّى الصَّوَابَ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا سَهَا فِيْهَا عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ الْاَوَّلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اپنی نماز کے بارے میں درست نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کرنے والے شخص کو اگر اس بارے میں سہو تو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ پہلے سلام کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے

2660 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ، وَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَیْءٌ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ حَدَثَ شَیْءٌ لَنَبَّاْتُكُمُوْهُ، وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ، وَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے کچھ اضافہ کردیا یا کچھ کمی کردی تو عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتادیتا' لیکن میں ایک انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو' تو تم میں سے جس کسی کو بھی اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ اس بات کا جائزہ لے' کونسی صورت درست ہونے کے زیادہ قریب ہے اور وہ اسی کی بنیاد پر نماز کو مکمل کرے پھر وہ سلام پھیرے اور دو مرتبہ سجدہ سہو کرلے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُصَلِّيَ الظُّهْرِ خَمْسًا سَاهِيًا مِنْ غَيْرِ جُلُوْسٍ فِي الرَّابِعَةِ لَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَةَ الصَّلَاةِ بِفِعْلِهٖ ذٰلِكَ

2659– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه بهذا اللفظ مختصرًا ابن ماجه (1212) ، وأبو يعلى (5002) من طريق مسعر ، عن منصور ، بهذا الإسناد.

2660– إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2657) .

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ظہر کی نماز ادا کرنے والا وہ شخص جو چار رکعات کے بعد بھول کر بیٹھتا نہیں ہے اور پانچویں رکعت ادا کر لیتا ہے تو اپنے اس فعل کی وجہ سے اس پر اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا

2661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ: وَاَنْتَ يَا اَعْوَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ حَدَّثَ عَلْقَمَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ابراہیم بن سوید بیان کرتے ہیں: علقمہ نے ہمیں ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دی تو ابراہیم نے ان سے کہا: (آپ نے غلطی کی ہے) انہوں نے فرمایا: اے کانے! کیا تم بھی یہ کہتے ہو ابراہیم نے جواب دیا: جی ہاں! تو راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَحَرِّىَ فِى الصَّلَاةِ عِنْدَ شَكِّهِ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر تحری کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے

2662 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً قَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا اَدْرِى اَزَادَ نَقَصَ - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَدَثَ فِى الصَّلَاةِ شَىْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَثَنٰى رِجْلَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: اِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِى الصَّلَاةِ شَىْءٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنِّىْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُوْنِى، وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ

2661- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه بنحوه مطولاً مسلم (572) (92) ، وأبو داؤد (1022) ، والنسائي 3/32 و33، وأبو عوانة 2/203 من طريق الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سويد، بهٰذا الاسناد.

2662- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 1/379، وابن أبي شيبة 2/25، والبخاري (401) في الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، ومسلم (572) (89) ، وأبو داؤد (1020) ، وأبو عوانة 2/202، والبيهقي 2/335، والدارقطني 1/375 من طرق عن جرير، بهٰذا الاسناد.

فِىْ صَلَاتِهٖ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، وَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لْيُسَلِّمْ، ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں مجھے نہیں معلوم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اضافہ کیا تھا یا کوئی کمی کی تھی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔کیا ہوا ہے۔لوگوں نے عرض کی: آپ نے اس' اس طرح نماز پڑھائی ہے۔راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگ کو بچھایا آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا دومرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تم لوگوں کو اس بارے میں بتا دیتا' لیکن میں بھی تم لوگوں کی طرح ایک انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو۔تو جب میں بھول جاؤں' تو تم لوگ مجھے یاد کروا دیا کرو۔ جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ درست اندازہ لگانے کی کوشش کرے۔اسی کی بنیاد پر نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیر کر دومرتبہ سجدہ سہو کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَانِىَ عَلَى الْاَقَلِّ فِىْ صَلَاتِهٖ عِنْدَ شَكِّهٖ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر' کم ترین (تعداد) پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے اس کے بعد نہ کرے

2663 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، فَاِنْ كَانَتْ ثَالِثَةً شَفَعَتْهَا السَّجْدَتَانِ، وَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمٌ لِلشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ

2663- رجاله ثقات رجال الشيخين غير صفوان بن صالح وهو ثقة . وهو في "الموطأ" 1/95 عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، مرسلًا. وأخرجه أبو داوٗد (1026) في الصلاة: باب إذا شك في الثنتين والثلاث مَن قال: يلقى الشك، والطحاوى 1/433، والبيهقى 2/331، والبغوى (754) من طريق مالك، وأبو داوٗد (1027) من طريق يعقوب بن عبد الرحمٰن القارى، كلاهما عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، مرسلًا . وأخرجه أحمد 3/72 و84 و87، والدارمى 1/351، ومسلم (571) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، والنسائى 3/27 في السهو: باب إتمام المصلى على ما ذكر إذا شك، والطحاوى 1/433، وأبو عوانة 2/193، والبيهقى 2/331، وابن الجارود (241)، والدارقطنى 1/375 من طرق عن زيد بن أسلم، به موصولًا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ پتہ نہ چلے اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار رکعات ادا کی ہیں' تو وہ ایک رکعت ادا کر لے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر وہ تین رکعات تھیں' تو دو سجدے انہیں جفت کر دیں گے اور اگر وہ چار تھیں' تو یہ دو سجدے شیطان کو رسوا کر دیں گے''۔
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے صفوان بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ، فَلْيُلْقِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً، وَالسَّجْدَتَانِ نَافِلَةً، وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهٖ، وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ مِنْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ، اَنَّ التَّحَرِّىَ فِى الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِينِ وَاحِدٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ التَّحَرِّىَ هُوَ اَنْ يَّشُكَّ الْمَرْءُ فِىْ صَلَاتِهٖ، فَلَا يَدْرِىْ مَا صَلّٰى، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَحَرَّى الصَّوَابَ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْاَغْلَبِ عِنْدَهُ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَالْبِنَاءُ عَلَى الْيَقِينِ: هُوَ اَنْ يَّشُكَّ الْمَرْءُ فِى الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ، اَوِ الثَّلَاثِ وَالْاَرْبَعِ، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ عَلَيْهِ اَنْ يَّبْنِىَ عَلَى الْيَقِينِ وَهُوَ الْاَقَلُّ، وَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، سُنَّتَانِ غَيْرُ مُتَضَادَّتَيْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2664- إسناده قوى على شرط مسلم. أبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد بن حصين الكندى الكوفى، وأبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدى. وأخرجه ابن خزيمة (1023) عن أبى سعيد الأشج، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (1024)، وابن ماجه (1210) فى إقامة الصلاة: باب فيمن شك فى صلاته فرجع إلى اليقين، من طريق محمد بن العلاء، وابن أبى شيبة 2/25 كلاهما (محمد بن العلاء وابن أبى شيبة) عن أبى خالد الأحمر، به. وصححه ابن خزيمة (1023). وأخرجه النسائى 3/27، والطحاوى 1/433 من طريقين عن محمد بن عجلان، به. وصححه ابن خزيمة (1024).

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد قائم کرے اگر اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو' تو دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس کی نماز مکمل ہوگی' تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور دو سجدے بھی نفل ہو جائیں گے' اور اگر اس کی نماز نامکمل تھی' تو وہ رکعت اس کی نماز کو مکمل کر دے گی اور یہ دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا' وہ اس غلط فہمی کا شکار رہا کہ نماز کے بارے میں تحری کرنا اور یقین پر بناء قائم کرنا ایک ہی چیز ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تحری یہ ہے کہ آدمی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہو جائے تو یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے جب اس طرح کی صورت حال درپیش ہو' تو یہ بات لازم ہوگی کہ وہ درست صورت کے بارے میں تحری کرے جو اس کے نزدیک غالب گمان ہو۔ اس پر بناء قائم کر لے اور سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے۔ اور یقین پر بناء قائم کرنے کی صورت یہ ہے کہ آدمی کو دو یا تین رکعات' یا تین یا چار رکعات کے بارے میں شک ہوتا ہے۔ تو جب اس طرح کی صورتحال ہوگی تو وہ یقین پر بناء قائم کرے اور وہ سب سے کم مقدار ہے پھر وہ اپنی نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے یہ دونوں طریقے سنت ہیں۔ اور ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ لَفْظَةِ اَمْرٍ بِقَوْلٍ مُرَادُهَا اسْتِعْمَالُهُ بِالْقَلْبِ دُوْنَ النُّطْقِ بِاللِّسَانِ

ان الفاظ کا تذکرہ جو ''امر'' کے الفاظ ہیں لیکن اس سے مراد دل کے ذریعے ان پر عمل کرنا ہے زبان کے ذریعے انہیں بولنا نہیں ہے

2665 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَاِذَا اَتٰى اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ، اِلَّا مَا سَمِعَ صَوْتَهُ بِاُذُنِهِ، اَوْ وَجَدَ رِيْحَهُ بِاَنْفِهِ

2665- رجاله ثقات رجال الشيخين غير عياض، فإنه لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 5/265 ولم يَروِ عنه غير يحيى بن أبي كثير، وفي "التقريب": عياض بن هلال، وقيل: ابن أبي زهير الأنصاري، وقال بعضهم: هلال بن عياض وهو مرجوح: مجهول من الثالثة، تفرد يحيى بن أبي كثير بالرواية عنه. وأخرجه أبو داؤد (1029) في الصلاة: باب من قال: يتم على أكبر ظنه، والترمذي (396) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي فيشك في الزيادة والنقصان، والطحاوي 1/432، من طريق إسماعيل بن إبراهيم، عن هشام الدستوائي، بهٰذا الإسناد.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو پائے' کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں؟ تو وہ جب بیٹھا ہوا ہو' تو اس وقت دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے کیونکہ شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور یہ کہتا ہے تم بے وضو ہو گئے ہو' تو اس آدمی کو یہ کہنا چاہئے تم جھوٹ کہہ رہے ہو البتہ اگر وہ اپنے کانوں کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) آواز سن لے یا اپنی ناک کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) بو محسوس کر لے (تو اس کا حکم مختلف ہے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ اَرَادَ بِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ لَا بِلِسَانِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کہنا چاہئے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو اپنے ذہن میں یہ کہنا چاہئے' زبان کے ذریعے یہ نہیں کہنا چاہئے

2666 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ فِيْ نَفْسِهٖ: كَذَبْتَ، حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا بِاُذُنِهٖ، اَوْ يَجِدَ رِيْحًا بِاَنْفِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آئے اور یہ کہے' تم بے وضو ہو گئے ہو' تو اسے اپنے ذہن میں یہ کہنا چاہئے' تم جھوٹ کہہ رہے ہو جب تک آدمی اپنے کان کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سنتا یا اپنی ناک کے ذریعے اس کی بو کو محسوس نہیں کرتا (اس وقت تک اسے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَانِيَ عَلَى الْاَقَلِّ اِذَا شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ الصَّلَاةِ لَا بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر سب سے کم تر پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ نماز سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے اس کے بعد نہیں

2666- رجاله ثقات رجال الشيخين غير عياض بن هلال وهو مجهول كما تقدم في الحديث السابق.

2667 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهٗ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً، وَالسَّجْدَتَانِ نَافِلَةً، وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا بِصَلَاتِهٖ، وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد قائم کرے جب اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے' تو دومرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس کی نماز مکمل ہو گی' تو وہ ایک رکعت نفل ہو گی دو سجدے بھی نفل ہوں گے اور اگر اس کی نماز ناقص تھی' تو وہ رکعت اس کی نماز کو مکمل کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا قُلْنَا: اِنَّ الْبَانِیَ عَلَى الْاَقَلِّ فِیْ صَلَاتِهٖ يَجِبُ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے وہ صحیح ہے پھر نماز میں کم تر پر بنیاد قائم کرنیوالے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ سلام سے پہلے دومرتبہ سجدہ سہو کرے' اس کے بعد نہیں

2668 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، فَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ، وَاِنْ كَانَتْ خَامِسَةً شَفَعَتْهَا السَّجْدَتَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَهِمَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ الدَّرَاوَرْدِیُّ حَيْثُ قَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَكَانَ اِسْحَاقُ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهٖ كَثِيرًا، فَلَعَلَّهٗ مِنْ وَّهْمِهٖ اَيْضًا

2667- إسناده قوی علی شرط مسلم. وانظر (2665).

2668- إسناده صحیح، لكن ذِكرُ ابن عباس بدل أبی سعید فیه وهم كما قال المصنف، ونبه علی هذا الوهم كذلك الحافظ فی "التلخیص" 2/5. وأخرجه النسائی فی "الكبری" كما فی "التحفة" 5/106 عن عمران بن یزید، عن عبد العزیز بن محمد، بهذا الإسناد.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ پتہ نہ چل سکے' اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار ادا کی ہیں' تو اسے ایک رکعت ادا کرنی چاہئے اور سلام پھیرنے سے پہلے دومرتبہ سجدہ سہو کر لینا چاہئے اگر وہ چوتھی رکعت ہوگی' تو دو سجدے شیطان کو رسوا کر دیں گے اور اگر وہ پانچویں رکعت ہوگی' تو دو سجدے اسے جفت بنا دیں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دراوردی نامی راوی کو اس کی سند میں وہم ہوا ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ حالانکہ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ سعد بن ابراہیم نامی راوی کیونکہ اکثر اپنے حافظے کے حوالے سے احادیث بیان کیا کرتے تھے تو ہو سکتا ہے کہ یہ ان کو وہم ہوا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَانِيَ عَلَى الْاَقَلِّ مِنْ صَلَاتِهٖ اِذَا شَكَّ فِيْهَا اَنْ يُّحْسِنَ رُكُوْعَ تِلْكَ الرَّكْعَةِ وَسُجُوْدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر کم تر عدد پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس رکعت کے رکوع اور سجود کو اچھے طریقے سے ادا کرے

2669 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا، فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَاِنْ كَانَ قَدْ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَ بِالسَّجْدَتَيْنِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَبَرُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، مِمَّا قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ التَّحَرِّيَ فِي الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاحِدٌ، وَحُكْمَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذِكْرِ التَّحَرِّيْ اَمَرَ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الْيَقِيْنِ: اَمَرَ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ، وَالْفَصْلُ بَيْنَ التَّحَرِّيْ وَالْبِنَاءِ عَلَى الْيَقِيْنِ: اَنَّ الْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِيْنِ هُوَ اَنْ يَّشُكَّ الْمَرْءُ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلَا يَدْرِيْ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ وَهُوَ

2669- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أبو عوانة 2/192-193 عن عباس الدوري، عن خالد بن مخلد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/83، ومسلم (571) (88) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو عوانة 2/192-193، والبيهقي 2/331 من طريق موسى بن داوٗد، عن سليمان بن بلال، به.

الثَّلَاثُ، وَيُتِمَّ صَلَاتَهُ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ، وَاَمَّا التَّحَرِّي: فَهُوَ اَنْ يَّدْخُلَ الْمَرْءُ فِيْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ اشْتَغَلَ بِقَلْبِهِ بِبَعْضِ اَسْبَابِ الدِّيْنِ اَوِ الدُّنْيَا حَتّٰى مَا يَدْرِي اَيَّ شَيْءٍ صَلّٰى اَصْلًا، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ تَحَرَّى عَلَى الْاَغْلَبِ عِنْدَهُ، وَيَبْنِيْ عَلٰى مَا صَحَّ لَهُ مِنَ التَّحَرِّي مِنْ صَلَاتِهِ، وَيُتِمُّهَا، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُسْتَعْمِلًا لِلْخَبَرَيْنِ مَعًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو شک ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چلے' اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار ادا کی ہیں' تو اسے اٹھ کر ایک رکعت ادا کرنی چاہئے اس میں رکوع اور سجدے کو مکمل ادا کرے پھر جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس نے پانچ رکعات ادا کی تھیں' تو دو سجدے انہیں جفت بنا دیں گے اور اگر وہ چار رکعات ادا کر چکا تھا تو یہ دو سجدے شیطان کو رسوا کر دیں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت وہ روایت ہے جس نے عالم شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کے دوران تحری کرنا اور یقین پر بناء قائم کرنا ایک ہی چیز ہے۔ حالانکہ ان دونوں کا حکم مختلف ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں تحری کا حکم ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یقین پر بناء قائم کرنے کا حکم ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو تحری کرنے اور یقین پر بناء قائم کرنے کے درمیان فرق ہے۔ کیونکہ یقین پر بناء قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اس کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں کہ چار رکعات؟ جب اس طرح کی صورت حال درپیش ہو۔ پھر وہ اس چیز پر بناء قائم کرے گا جس کا اس کو یقین ہو۔ اور وہ تین رکعات ہوں۔ پھر وہ اپنی نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے گا' جہاں تک تحری کا تعلق ہے۔ تو اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی نماز شروع کرتا ہے پھر اس کا ذہن کسی دنیاوی یا دینی معاملے میں مشغول ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اسے یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ جب اس طرح کی صورت حال درپیش ہو' تو وہ غالب گمان کے مطابق تحری کر لے گا اور تحری کے نتیجے میں جو چیز اس کے لیے ثابت ہو گی اس پر بناء قائم کرے اور پھر اپنی نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے گا۔ اس صورت میں ان دونوں روایات پر ایک ساتھ عمل ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّاجِدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثَانِيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دوبارہ تشہد پڑھے اور پھر دوسری مرتبہ سلام پھیرے

2670 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ بِالْبَصْرَةِ، اَبُوْ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ

تَفَرَّدَ بِهِ الْاَنْصَارِيُّ، مَا رَوٰى ابْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ خَالِدٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَخَالِدٌ تِلْمِيْذُهٗ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر آپ نے تشہد پڑھا اور سلام پھیر دیا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں انصاری نامی راوی منفرد ہے ابن سیرین نے خالد کے حوالے سے اس حدیث کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی ہے ویسے خالد ان کے شاگرد ہیں۔

2671 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَسِيتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَدَقَ الْخِرْبَاقُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ.

فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

2670- إسناده قوی ومتنه شاذ، سعيد بن محمد بن ثواب ترجمه المؤلف فی "الثقات" 8/272، فقال: سعيد بن محمد بن ثواب الحصری من أهل البصرة، يروی عن أبی عاصم وأهل العراق، حدثنا عنه عبد الكبير بن عمر الخطابی وغيره: مستقيم الحديث، كنيته أبو عثمان، وهو مترجم فی "تاريخ بغداد " 9/94-95، ومن فوقه ثقات رجال الصحيح غير أشعث -وهو ابن عبد الملك الحمرانی- فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة . محمد بن عبد الله الأنصاری: هو ابن المثنی، وأبو قلابة: عبد الله بن زيد، وأبو المهلب: هو الجرمی عم أبی قلابة. وأخرجه أبو داوُد (1039) فی الصلاة: باب سجدتی السهو فيهما تشهد وتسليم، والترمذی (395) فی الصلاة: باب ما جاء فی التشهد فی سجدتی السهو، والنسائی 3/26 فی السهو: ذكر الاختلاف علی أبی هريرة فی السجدتين، والبغوی (761) من طريق محمد بن يحيی الذهلی، عن محمد بن عبد الله الأنصاری، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/323 ووافقه الذهبی.

2671- إسناده صحيح علی شرط مسلم. وقد تقدم (2655) .

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا پھر نماز مختصر ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا خرباق ٹھیک کہہ رہا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ کھڑے ہوئے آپ نے ایک رکعت ادا کی آپ نے دومرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِي الْحَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا بَعْدَ السَّلَامِ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ بَعْدَهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اس حالت میں دومرتبہ سجدہ کرتا ہے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یعنی سلام کے بعد ایسا کرتا ہے اس کے بعد اس پر تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا لازم ہے

2672 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحُصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھاتے ہوئے دومرتبہ سجدہ سہو کیا آپ نے تشہد پڑھا پھر سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَا فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ قَبْلَ السَّلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سجدہ سہو ہر حال میں سلام پھیرنے سے پہلے ہوگا

2673 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ خَتَنُ الْمُقْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

2672- إسناده قوي. وهو مكرر (2670).

2673- إسناده صحيح. بكر بن خلف: صدوق روى له أبو داوُد وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وانظر (2655).

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: اَكَذٰلِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں (اور سلام پھیر دیا) آپ کی خدمت میں اس بارے میں گزارش کی گئی تو آپ نے دریافت کیا: کیا اسی طرح ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی پھر تشہد پڑھا اور سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر سلام پھیرا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں

(اور اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت سے متضاد ہے جسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں

2674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَسَهَا فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ فَسَلَّمْتَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَاَمَرَ بِلَالًا، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَتَمَّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ، وَسَاَلْتُ النَّاسَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ، فَقِيلَ لِي: تَعْرِفُهُ؟ فَقُلْتُ: لَا، اِلَّا اَنْ اَرَاهُ، وَمَرَّ بِي رَجُلٌ، فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا، فَقَالُوْا: هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہوا اور آپ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ آپ نے نماز مکمل کی تو ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو سہو ہو گیا ہے آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا ہے' تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک رکعت کو مکمل کیا۔

2674- إسناده قوي، رجاله رجال الشيخين غير سويد بن قيس، فقد روى له أصحابُ السُّنن وهو ثقة. يحيى بن أيوب: هو الغافقي المصري، قال الحافظ في "التقريب": صدوق ربما أخطأ، إلا أنه قد توبع. وأخرجه الحاكم 1/261 و323، وعنه البيهقي 2/359 من طريق علي بن إبراهيم الواسطي، حدثنا وهب بن جرير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/401، وأبو داوُد (1023) في الصلاة: باب إذا صلى خمسًا، والنسائي 2/18 في الأذان: باب الإقامة لمن نسي ركعة من صلاة، والبيهقي 2/359 من طريق اللَّيْثُ بْن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وصححه الحاكم 1/261.

میں نے لوگوں سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس نے یہ عرض کی تھی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سہو ہو گیا ہے۔
مجھ سے دریافت کیا گیا: آپ اسے جانتے ہیں میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اگر میں انہیں (دیکھوں گا تو پہچان جاؤں گا) تو پھر ایک صاحب میرے پاس سے گزرے تو میں نے بتایا: یہ وہ صاحب ہیں۔ انہوں نے بتایا: یہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ

اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَخَبَرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے برخلاف ہے اور حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے برخلاف ہے ان دونوں روایات کو ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں

2675 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - وَاَظُنُّ اَنَّهَا الظُّهْرُ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا، اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، وَقَالُوْا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ، قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ اِمَّا قَصِيرُ الْيَدَيْنِ - وَاِمَّا طَوِيلُهُمَا - يُقَالُ لَهٗ: ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ وَلَمْ اَنْسَ، فَقَالَ: بَلْ نَسِيتَ، فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ قَالَ: وَنُبِّئْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ الثَّلَاثَةُ قَدْ تُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهَا مُتَضَادَّةٌ، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ذَا الْيَدَيْنِ هُوَ الَّذِيْ اَعْلَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَفِيْ خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ الْخِرْبَاقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَفِيْ خَبَرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ، وَذٰلِكَ اَنَّ خَبَرَ ذِي الْيَدَيْنِ: سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَخَبَرَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَنَّهٗ سَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَخَبَرَ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ: اَنَّهٗ سَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ

2675- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2263).

الْمَغْرِبِ، فَدَلَّ مِمَّا وَصَفْنَا عَلٰى اَنَّهَا ثَلَاثَةُ اَحْوَالٍ مُتَبَايِنَةٍ فِيْ ثَلَاثِ صَلَوَاتٍ لَا فِيْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوپہر کی نماز میں سے کوئی ایک نماز پڑھائی۔ میرا خیال ہے وہ ظہر کی نماز تھی۔ آپ نے اس میں دو رکعات پڑھائیں (اور پھر سلام پھیر دیا) پھر آپ مسجد میں قبلہ کی سمت رکھی ہوئی لکڑی کے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیے ان دونوں میں سے ایک ہاتھ دوسرے پر تھا جلد باز لوگ (مسجد) سے باہر چلے گئے وہ یہ کہہ رہے تھے نماز مختصر ہو گئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے لیکن انہوں نے رعب کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش نہیں کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے ایک صاحب تھے جن کے ہاتھ شاید چھوٹے تھے یا شاید لمبے تھے۔ انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز مختصر نہیں ہوئی اور میں بھی بھولا نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی: شاید آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور آپ نے اپنے عام سجدوں کی مانند یا شائد اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر آپ نے تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں کی مانند تھا یا شاید اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ تینوں روایات اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہیں۔ جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دی تھی جبکہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی تھی۔ جبکہ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تھا۔ حالانکہ ان روایات میں کوئی تضاد اور کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تھا۔ جبکہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں تیسری رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تھا جبکہ حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تھا۔ تو جو چیز ہم نے ذکر کی ہے وہ اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ تین مختلف مواقع پر تین مختلف نمازوں کے واقعات ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی نماز کے بارے میں یہ تینوں روایات مذکور ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ لِلْقَائِمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا

دورکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہونے والے شخص کے سجدہ سہو کرنے کا تذکرہ

2676 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر نماز پڑھائی (دورکعات ادا کرنے کے بعد) جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا تو آپ بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے نماز کے آخر میں جب آپ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْقَائِمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا اِتْمَامَ صَلَاتِهٖ وَسَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دورکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو مکمل کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کرے اس کے بعد نہیں

2677 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيْ اَرْبَعٍ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ، كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دورکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے۔لوگ بھی آپ کے ہمراہ کھڑے ہو گئے جب آپ چار رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھے اور لوگ آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے تو آپ نے تکبیر کہی پھر آپ سجدے میں چلے گئے پھر آپ نے تکبیر کہی پھر آپ سجدے میں چلے گئے ایسا آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے ہوا۔

2676- إسناده صحيح على شرطهما. الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وأخرجه البخاري (830) في الأذان: باب التشهد في الأولى، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وانظر (1937).

2677- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 3/34 في السهو: باب التكبير في سجدتي السهو، عن أحمد بن عمرو بن السرح، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وانظر (1935) و (1936) و (1937) و (1938).

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِي سَجَدَ فِيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ لِلْحَالِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا قَبْلَ السَّلَامِ

اس نماز کے طریقے کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ نے دومرتبہ سجدہ سہواس حالت میں کیا تھا جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور یہ سلام پھیرنے سے پہلے تھا

2678 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ جو بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں (دورکعات ادا کرنے کے بعد) کھڑے ہوگئے۔ جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو جب آپ بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے دومرتبہ سجدہ سہو کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا یہ اس کے بدلے میں تھے جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِيَامَ الْمَرْءِ مِنَ الثِّنْتَيْنِ فِي صَلَاتِهِ سَاهِيًا لَا يُوجِبُ عَلَيْهِ غَيْرَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنی نماز کے دوران دورکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہو جانے پر سجدہ سہو کے علاوہ اور کوئی چیز لازم نہیں ہوتی

2679 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيَّ، يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي ثِنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى

2678- إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو مكرر (1935) .

2679- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (1935) .

صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوگئے۔ آپ بیٹھے نہیں آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' اور پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالرحمٰن اعرج نامی راوی منفرد ہے

2680 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، وَابْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي يُرِيْدُ اَنْ يَجْلِسَ، فَسَبَّحْنَا فَمَضٰى، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوگئے جب آپ نے بیٹھنا تھا ہم نے سبحان اللہ کہا لیکن آپ نے نماز جاری رکھی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو جب آپ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا۔

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ اِذَا سَهَا فِيْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى التَّحَرِّي

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو نماز کے دوران سہو لاحق ہو جائے اور پھر وہ تحری کی طرف رجوع کرے تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے

2681 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ ذٰلِكَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

2680- إسناده على شرط البخاري. ابن حبان: هو محمد بن يحيى بن حبان بن منقذ الأنصاري. وانظر (1935).

2681- إسناده صحيح. حكيم بن سيف. صدوق روى له أبو داوٗد والنسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وانظر (2658).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ رکعات پڑھا دیں جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کی گئی: تو آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور بیٹھنے کے دوران ہی دومرتبہ سجدہ سہو کرلیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: صَلّٰى بِهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ، اَرَادَ بِهِ الظُّهْرَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں زید بن ابوانیسہ نامی راوی کے یہ الفاظ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ نمازیں پڑھا دیں'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں

2682 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيْلَ: زِيْدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے آپ نے فرمایا: کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھا دی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ الْمُجْمَلِ الَّذِيْ فَسَّرَتْهُ اَفْعَالُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس مجمل حکم کا تذکرہ جسکی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اعمال کرتے ہیں جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2683 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، اَنَّ

2682- إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (2658).

2683- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/100. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (1232) في السهو: باب السهو في الفرض والتطوع، ومسلم (389) (82) في المساجد: باب السهو في الصلاة، وأبو داوُد (1030) في الصلاة: باب من قال: يتم على أكبر ظنه، والنسائي 3/31 في السهو: باب التحري، والبيهقي 2/330 و353، والبغوي (753).

اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ لِيُلْبِسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے وہ شخص اس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہے شیطان اس لئے آتا ہے' تاکہ اس کی نماز اس کے لئے مشتبہ کردے یہاں تک کہ آدمی کو یہ پتہ نہیں چلتا' اس نے کتنی نماز ادا کی ہے' جب کسی شخص کو اس طرح کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کرلے۔

2684 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ اَحَدِهِمَا، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ اَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ، فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ: كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، وَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ خزاعی جو بنو زہرہ کے حلیف ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مختصر ہوگئی ہیں' یا آپ بھول گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں بھولا ہوں اور یہ بھی مختصر نہیں ہوئی ہے' تو حضرت ذوشمالین نے عرض کی: ان میں سے کچھ تو ہوا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا ذوشمالین ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز کو مکمل کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اِتْمَامِ الصَّلَاةِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ خَبَرِ يُوْنُسَ الْاَيْلِيِّ

نماز مکمل کرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے یونس ایلی سے منقول روایت میں کیا ہے

2684- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو مكرر (2252) . وقع في الرواية هنا "ذو الشمالين"، قال الحافظ في "الفتح" 3/96: اتفق أئمة الحديث كما نقله ابن عبد البر وغيره على أن الزهري وهم في ذلك، وسببه أنه جعل القصة لذي الشمالين، وذو الشمالين هو الذي قُتل ببدر، وهو خزاعي واسمه عميرُ بن عبد عمرو بن نضلة، وأما ذو اليدين فتأخر بعد النبي صلى الله عليه وسلم بمدة، لأنه حدَّث بهذا الحديث بعد النبي صلى الله عليه وسلم كما أخرجه الطبراني وغيره، وهو سلمي واسمه الخِرباق.

2685 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةَ: اَخُفِّفَتِ الصَّلَاةُ، اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ: فَاَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَهُمَا، ثُمَّ سَلَّمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: كَانَ هٰذَا قَبْلَ بَدْرٍ، ثُمَّ اسْتَحْكَمَتِ الْاُمُوْرُ بَعْدُ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا شاید عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوشمالین بن عبد عمرو جو بنوزہرہ کے حلیف ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہو گئی ہیں' یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وہ دو رکعات پڑھائیں جو رہ گئی تھیں اور پھر آپ نے سلام پھیرا۔

زہری بیان کرتے ہیں: یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ اس کے بعد امور مستحکم ہو گئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمَّ صَلَاتَهُ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کے ذریعے مکمل کیا جس کی صفت ہم نے پہلے بیان کی ہے

2686 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

2685- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (3441)، ومن طريقه أخرجه البيهقي 2/341: وانظر (2252).

2686- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/93. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (714) في الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس، و (1228) في السهو: باب من لم يتشهد في سجدتي السهو، و (7250) في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، وأبو داؤد (1009) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والترمذي (399) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر والعصر، والنسائي 3/22 في السهو: باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيًا وتكلّم. وانظر (2255).

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مختصر ہوگئی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے باقی دو رکعات بھی ادا کیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر اپنے (سر کو) اٹھایا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود نہیں تھے

2687 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ الْهِفَّانِيُّ،

(متن حدیث): قَالَ لِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا اِلَّا رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ مِنْ خُزَاعَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا صَلَّيْتَ بِنَا رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ وَاَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ تُصَلِّ بِنَا اِلَّا رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

ضمضم بن جوس ہفانی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی ایک نماز پڑھائی۔ آپ نے ہمیں صرف دو رکعات پڑھائیں (اور سلام پھیر دیا) ایک صاحب نے جن کا نام ذوالیدین تھا جن کا تعلق خزاعہ قبیلے سے تھا انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

2687- إسناده قوي. قال ابن عدي: عكرمة بن عمار مستقيم الحديث إذا روى عنه ثقة. وأخرجه أبو داوُد (1016) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، عن هارون بن عبد الله، عن هاشم بن القاسم، عن عكرمة بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/66 في السهو: باب السلام بعد سجدتي السهو، من طريق عبد الله بن المبارك، عن عكرمة بن عمار، به نحوه.

نے فرمایا: دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائی ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے۔ آپ حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں صرف دو رکعات پڑھائی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور آپ نے باقی رہ جانے والی دو رکعات ادا کی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ شَاهَدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں موجود تھے

2688 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - اِمَّا قَالَ: الظُّهْرَ، وَاِمَّا قَالَ: الْعَصْرَ، قَالَ: وَاَكْبَرُ ظَنِّىْ اَنَّهَا الْعَصْرُ - فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَتَقَدَّمَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِىْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا، اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِى الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، فَهَابَا اَنْ يَّسْاَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: مَا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَلَا نَسِيتُ، قَالَ: بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَكَذٰلِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاَطَالَ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، ثُمَّ سَجَدَ الثَّانِيَةَ، فَاَطَالَ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ قَالَ: لَمْ اَحْفَظْ ذٰلِكَ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَاُنْبِئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ،

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَخْبَارُ ذِى الْيَدَيْنِ مَعْنَاهَا: اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ فِىْ صَلَاتِهٖ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ تَمَّتْ لَهٗ، وَاَنَّهٗ قَدْ اَدّٰى فَرْضَهُ الَّذِىْ عَلَيْهِ، وَذُو الْيَدَيْنِ قَدْ تَوَهَّمَ اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ رُدَّتْ اِلَى الْفَرِيضَةِ الْاُوْلٰى، فَتَكَلَّمَ عَلٰى اَنَّهٗ فِىْ غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَاَنَّ صَلَاتَهٗ قَدْ تَمَّتْ، فَلَمَّا اسْتَثْبَتَ

2688- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوٗد العتكي، ومحمد: هو ابن سيرين . وأخرجه مسلم (573) (98) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا الاسناد . وأخرجه أبو داوٗد (1008) و (1011) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والطحاوي 1/444، والبيهقي 2/357 من طرق عن حماد بن زيد، به. وانظر (2246).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ، كَانَ مِنَ اسْتِثْبَاتِهِ عَلٰى يَقِينٍ اَنَّهُ قَدْ اَتَمَّ صَلَاتَهُ.

وَاَمَّا جَوَابُ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَهُ اَنْ: نَعَمْ، فَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يُجِيبُوهُ، وَاِنْ كَانُوا فِي نَفْسِ الصَّلَاةِ، لِقَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) (الأنفال: 24) ، فَاَمَّا الْيَوْمَ، فَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ، وَاُقِرَّتِ الْفَرَائِضُ، فَاِنْ تَكَلَّمَ الْاِمَامُ وَعِنْدَهُ اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ تَمَّتْ بَعْدَ السَّلَامِ لَمْ تَبْطُلْ صَلَاتُهُ، وَاِنْ سَاَلَ الْمَامُومِينَ فَاَجَابُوهُ بَطَلَتْ صَلَاتُهُمْ، وَاِنْ سَاَلَ بَعْضَ الْمَامُومِينَ الْاِمَامَ عَنْ ذٰلِكَ، بَطَلَتْ صَلَاتُهُ لِاسْتِحْكَامِ الْفَرَائِضِ، وَانْقِطَاعِ الْوَحْيِ، وَالْعِلَّةُ فِي سَهْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ مُعَلِّمًا قَوْلًا وَفِعْلًا، فَكَانَتِ الْحَالُ تَطْرَاُ عَلَيْهِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ، وَالْقَصْدُ فِيهِ اِعْلَامُ الْاُمَّةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ عِنْدَ حُدُوثِ تِلْكَ الْحَالَةِ بِهِمْ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوپہر کی ایک نماز پڑھائی (راوی کہتے ہیں) شاید انہوں نے ظہر کی نماز کا ذکر کیا تھا یا عصر کا ذکر کیا تھا۔ لیکن میرا غالب گمان یہ ہے' وہ عصر کی نماز تھی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اس کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد میں آگے کی طرف رکھی ہوئی لکڑی کی طرف بڑھ گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے ان میں سے ایک ہاتھ دوسرے پر تھا۔ جلد باز لوگ (مسجد سے) باہر نکل گئے وہ یہ کہہ رہے تھے نماز مختصر ہوگئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے لیکن انہیں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی ایک صاحب جن کا نام ذوالیدین تھا انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز مختصر نہیں ہوئی اور میں بھی بھولا نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اسی طرح ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کیا جو آپ کے عام سجدوں جتنا طویل تھا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا' پھر آپ نے دوسری مرتبہ سجدہ کیا آپ نے عام سجدوں جتنا طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔

محمد بن سیرین نامی راوی سے دریافت کیا گیا: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ نے سلام پھیر دیا' تو انہوں نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں' البتہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی اطلاع کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران کلام کیا تھا۔ اس بنیاد پر کہ ان کی نماز مکمل ہو چکی ہے۔ اور آپ نے وہ فرض ادا کرلیا ہے۔ جو آپ کے ذمے لازم تھا۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید نماز اپنے پہلے والے فرض کی طرف لوٹا دی گئی ہے۔ انہوں نے اس صورت میں کلام کردیا کہ وہ نماز کی حالت میں نہیں ہیں اور نماز مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے تصدیق چاہی اور آپ کو اس بات کا

یقین ہو گیا تو پھر آپ نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا۔ جہاں تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ کو جواب دینے کا تعلق ہے۔ کہ انہوں نے جی ہاں کہا تو اب ان لوگوں پر یہ بات لازم تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتے اگرچہ وہ نماز ادا کر رہے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر جواب دو جب وہ تمہیں بلائیں تا کہ یہ چیز تم کو زندگی دے۔''

جہاں تک آج کے دن کا تعلق ہے۔ تو اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اور فرض برقرار ہو چکے ہیں۔ تو جب امام کلام کرے اور اس کا خیال یہ ہو کہ سلام پھیرنے کے بعد اس کی نماز مکمل ہو چکی ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی۔ لیکن اگر وہ مقتدیوں سے سوال کرتا ہے۔ مقتدی اس کو جواب دیتے ہیں۔ تو ان لوگوں کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر امام نے بعض مقتدیوں سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو امام کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔ کیونکہ اب فرائض مستحکم ہو چکے ہیں۔ اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے دوران سہو لاحق ہونے میں علت یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دینے والا بھیجا گیا ہے۔ آپ قولی طور پر بھی اور عملی طور پر بھی تعلیم دیتے تھے۔ تو بعض اوقات آپ پر ایسی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ جس کا مقصد آپ کی امت کو اطلاع دینا ہوتا تھا۔ کہ اس طرح کی صورتحال درپیش ہونے پر ان پر کیا چیز لازم ہو گی؟ یعنی وہ صورت حال جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کو پیش آئے گی۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سہو کا دو سجدوں کو رسوا کرنے والی دو چیزوں کے نام دینا

2689 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدوں کو (شیطان کو) رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام دیا ہے۔

بَابُ الْمُسَافِرِ

مسافر کا بیان

2690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ اَبَا عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ، قَالَ: فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدُ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو وہ گھاٹیوں اور نشیبی علاقوں میں مختلف جگہ بکھر جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس طرح گھاٹیوں اور نشیبی علاقوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو وہ ایک جگہ یوں اکٹھے رہتے تھے' اگر ان پر کوئی کپڑا بچھایا جائے' تو وہ ان سب پر آ جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ التَّزَوُّدِ لِلْاَسْفَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے
جس نے سفر کے لئے زادِ سفر اختیار کرنے کے جواز کی نفی کی ہے

2691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

2690- إسناده صحيح. إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ: وثقه الدارقطني، وقال ابوحاتم: صدوق، وذكره المؤلف في "الثقات"، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير مسلم بن مشكم فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة. وأخرجه أحمد 4/193، وأبو داوُد (2628) في الجهاد: باب ما يؤمر من انضمام العسكر وسعته، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/133، والحاكم 2/115، والبيهقي 9/152 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي! مع أن مسلم بن مشكم لم يخرج له الشيخان ولا أحدهما.

الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانُوا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى) (البقرة: 197)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ حج پر جاتے تھے تو زادِراہ ساتھ لے کر نہیں جاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور تم زادِراہ بھی ساتھ رکھو بے شک سب سے بہتر زادِراہ پرہیزگاری ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهِ لِأَخِيهِ إِذَا عَزَمَ عَلَى سَفَرٍ يُرِيدُ الْخُرُوجَ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کا کوئی بھائی سفر کے ارادے سے روانہ ہونے لگے تو وہ اس کے لئے کیا دعا کرے؟

2692 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ، حَتَّى إِذَا أَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ: اللَّهُمَّ ازْوِ لَهُ الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ سفر پر جانا چاہتا تھا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے لئے سفر کو آسان کر دے۔

2691- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ فمن رجال البخاري. شبابة: هو ابن سوار المدائني، وورقاء: هو ابن عمر اليشكري. وأخرجه ابن جرير في "جامع البيان" (3730)، وأبو داؤد (1730) في المناسك: باب التزود في الحج، من طريق المخرّمي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1523) في الحج: باب قول الله تعالى: (وتزوّدوا فإن خير الزاد التقوى)، وابن أبي حاتم في "تفسيره" فيما ذكره ابن كثير 1/246 من طريق ورقاء، به. وأخرجه النسائي في السير من "الكبرى" كما في "التحفة" 5/154 من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن عكرمة، عن ابن عباس، وأخرجه سفيان بن عيينة عن عكرمة مرسلًا كما في البخاري، والطبري (3733) و(3759)، وابن أبي حاتم.

2692- إسناده حسن. أسامة بن زيد: هو الليثي، قال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم، وقال ابن عدي: يروي عنه الثوري وجماعة من الثقات، ويروي عنه ابن وهب نسخة صالحة ... وهو حسن الحديث، وأرجو أنه لا بأس به، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/517، وأحمد 2/325 و331 و443 و476، والنسائي في "اليوم والليلة" (505)، والترمذي (3445) في الدعوات: باب رقم (46)، وابن ماجه (2771) في الجهاد: باب فضل الحرس والتكبير في سبيل الله، والحاكم 2/98 وصححه، والبيهقي 5/251، والبغوي (1346) من طرق عن أسامة بن زيد، بهذا الإسناد. وسيكرره المؤلف برقم (2702).

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ لِاَخِيهِ عِنْدَ الْوَدَاعِ فَيَحْفَظُهُ اللّٰهُ فِي سَفَرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنے بھائی کو رخصت کرتے وقت کیا پڑھے؟ تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کے دوران اس کی حفاظت کرتا ہے

2693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطْعِمُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ اِلَى الْعِرَاقِ اَنَا وَرَجُلٌ مَعِي، فَشَيَّعَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُفَارِقَنَا، قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مَعِي شَيْءٌ اُعْطِيكُمَا، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَوْدَعَ اللّٰهُ شَيْئًا حَفِظَهُ، وَاِنِّي اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمَا وَاَمَانَتَكُمَا، وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكُمَا

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں عراق کے لئے روانہ ہونے لگا تھا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیں رخصت کرنے کے لیے ہمارے ساتھ آئے جب وہ ہم سے جدا ہونے لگے' تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جو میں تمہیں دوں لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز ودیعت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے' تو میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تم دونوں کے عمل کے خاتمے کو اللہ تعالیٰ کو ودیعت کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ لِمَنْ اَرَادَ رُكُوبَ الْاِبِلِ لِيُنَفِّرَ الشَّيَاطِينَ عَنْ ظُهُورِهَا بِهَا

جو شخص اونٹ پر سوار ہونے لگے اسے بسم اللہ پڑھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ تاکہ وہ اونٹ کی پشت سے شیاطین کو دور بھگا دے

2694 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2693- إسناده قوى. أبو زرعة الرازى: هو عُبيد الله بن عبد الكريم بن يزيد. وأخرجه النسائى فى "اليوم والليلة" (509) عن أحمد بن إبراهيم بن محمد، عن ابن عائذ، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقى 9/173 من طريق محمد بن عثمان التنوخى، عن الهيثم بن حميد، به. وأخرجه أحمد 2/7 و25 و38 و136 و358، والنسائى (506)، وابن ماجه (2826)، والترمذى (3442) و (3443)، والحاكم 2/97 من طرق عن ابن عمر.

2694- إسناده حسن. وهو مكرر (1704).

(متن حدیث): عَلٰی ظَهْرِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ، فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَسَمُّوا اللّٰهَ، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر اونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے' جب تم اس پر سوار ہو' تو اللہ کا نام لو اور اپنی حاجت کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہ کرو''۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ عِنْدَ الرُّكُوبِ لِسَفَرٍ يُرِيدُ الْخُرُوجَ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر کیلئے سوار ہوتے وقت کیا پڑھے؟ جب وہ سفر پر جانے کا ارادہ کرے

2695 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ) (الزخرف: 13) ، يَقْرَاُ الْآيَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ فِي سَفَرِي هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، وَاطْوِ لَنَا الْاَرْضَ، اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا فَاخْلُفْنَا فِي اَهْلِنَا ، وَكَانَ إِذَا رَجَعَ قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہونے کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے۔

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس (سواری کو) مسخر کر دیا ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو آیات تلاوت کرتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے۔

''اے اللہ! میں اپنے اس سفر کے دوران نیکی اور پرہیزگاری کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ایسے عمل کا بھی جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! ہمارے لئے سفر کو آسان کر دے اور ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور (ہماری غیر موجودگی میں) گھر والوں کا نگران ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھ رہنا اور ہمارے گھر والوں کا بھی خیال رکھنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس آتے تھے' تو یہ کہتے تھے۔

''ہم رجوع کرنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

2695- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم غير إبراهيم بن الحجاج السامي فمن رجال النسائي، وهو ثقة . وأخرجه أحمد 2/144، والترمذي (3447) في الدعوات: باب ما يقول إذا ركب الناقة، والدارمي 2/285، والحاكم 2/254 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خَبَرَ اَبِي الزُّبَيْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ تَفَرَّدَ بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ابوزبیر کے حوالے سے منقول روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے اس کو نقل کرنے میں حماد بن سلمہ منفرد ہیں

2696 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَلِيًّا الْاَسَدِيَّ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ) (الزخرف: 13)، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ، فَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيْهِنَّ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

علی اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ تعلیم دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہونے کے وقت اپنی سواری پر سوار ہوتے تو آپ تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پھر یہ پڑھتے تھے۔

''پاک ہے وہ ذات جس نے (اس سواری کو) ہمارے لئے مسخر کیا ورنہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے''۔

اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دے ہمارے لئے اس کی مسافت کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں' تو ہی ساتھی ہے اور گھر والوں کا تو ہی نگران ہے اے اللہ! میں سفر کی مشقت (سفر کے دوران یا واپسی پر) کسی ناپسندیدہ منظر کو دیکھنے اور واپسی پر اپنے اہلِ خانہ' مال یا اولاد کے بارے میں کسی برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تھے' تو یہی کلمات پڑھتے تھے اور ان میں یہ الفاظ زائد پڑھتے تھے۔

2696- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله . علي الأسدي: هو علي بن عبد الله البارقي الأزدي، قال أبو عبيد وابن السكيت: الأسد بالسين والأزد بالزاي: وهم أزد شنوءة . وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/16، و"اليوم والليلة" (548)، والبيهقي 5/251-252 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (9232) -ومن طريقه أحمد 2/150، وأبو داؤد (2599) في الجهاد: باب ما يقول الرجل إذا سافر- ومسلم (1342) في الحج: باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، وابن خزيمة (2542) من طريق ابن جريج، به.

(ہم) رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ هٰذَا الدُّعَاءِ كَلِمَاتٍ اُخَرَ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس دعا میں دوسرے کلمات کا بھی اضافہ کرے

2697 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَوْفَلٍ عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ عَلِيٌّ دَابَّةً، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلَيْهَا، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَكْرَمَنَا، وَحَمَلَنَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ، وَفَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَهُ تَفْضِيْلًا: (سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) (الزخرف: 14)، ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ، ثُمَّ قَالَ: فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا، وَاَنَا رِدْفُهُ

❀❀ علی بن ربیعہ اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوں گے تو آپ نے بسم اللہ پڑھی تو جب آپ اس پر سوار ہو گئے' تو آپ نے یہ پڑھا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں عزت عطا کی ہمیں خشکی اور سمندری راستوں پر چلنے کا موقع دیا۔ ہمیں پاکیزہ رزق عطا کیا' اور ہمیں اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر فضیلت دی۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے (اس سواری کو) مسخر کیا ورنہ ہم تو اسے قابو میں نہیں کر سکتے تھے۔ بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹا دیے جائیں گے''۔

پھر انہوں نے تین مرتبہ تکبیر کہی پھر یہ کہا:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے بے شک تیرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا تھا میں اس وقت آپ کے پیچھے سوار تھا۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ الرُّكُوْبِ لِسَفَرٍ يُرِيْدُهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر کے ارادے سے سوار ہوتے وقت اپنے پروردگار کی کیسے حمد بیان کرے؟

2698 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ عَلِيًّا اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا

2697- إسناده حسن، وانظر ما بعده.

اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهٖ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ) (الزخرف: 13) اِلٰى قَوْلِهٖ: (وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) (الزخرف: 14)، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا، سُبْحَانَكَ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، قُلْتُ: مِنْ اَىِّ شَىْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: مِنْ اَىِّ شَىْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ، قَالَ: عَلِمَ عَبْدِىْ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِىْ

علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب ایک جانور لایا گیا تا کہ وہ اس پر سوار ہوں جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو بسم اللہ پڑھی جب وہ اس جانور کی پشت پر سیدھے بیٹھ گئے' تو انہوں نے تین مرتبہ الحمدللہ کہا پھر یہ پڑھا:

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے (اس سواری کو) مسخر کیا ورنہ ہم اس پر قابونہیں پا سکتے تھے'' یہ آیت یہاں تک ہے۔

''بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے''۔

پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمدللہ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا ''(اے اللہ) تو پاک ہے میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میری مغفرت کر دے گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''۔

پھر وہ مسکرا دیئے میں نے دریافت کیا: امیر المومنین آپ کس بات پر مسکرائے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔

پھر آپ مسکرا دیئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس بات پر مسکرائے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اس بندے سے خوش ہوتا ہے' جب وہ یہ کہتا ہے' اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ یہ بات جانتا ہے' میرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دَعْوَةَ الْمُسَافِرِ لَا تُرَدُّ مَا دَامَ فِىْ سَفَرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر جب تک سفر کرتا رہتا ہے اس کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے

2698- رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو الأحوص: هو سلام بن سُليم الحنفي، وقد أخرج الشيخان حديث أبي إسحاق برواية أبي الأحوص عنه . وأخرجه الترمذي (3446) في الدعوات: باب ما يقول إذا ركب الناقة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (2602) في الجهاد: باب ما يقول الرجل إذا ركب، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 471 من طريقين عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 1/97 و115 و128، والطيالسي (132)، والنسائي في السِّير كما في "التحفة" 7/436، والحاكم 2/99 وصححه، من طريقين عن أبي إسحاق، به . وأخرجه الحاكم 2/98 من طريق المنهال بن عمرو، عن علي بن ربيعة، به.

2699 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى الْبِسْطَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَّا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اسْمُ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
تین طرح کی دعاؤں کے مستجاب ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے لئے کی گئی دعا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام ابوجعفر نامی راوی کا نام محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہے یعنی (یہ امام باقر ہیں)

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي اِذَا قَالَ الْمُسَافِرُ فِي مَنْزِلِهِ اَمِنَ الضَّرَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ

اس چیز (یعنی کلمات) کا تذکرہ جب مسافر اپنے پڑاؤ کی جگہ پر اسے پڑھ لے تو وہ وہاں سے روانہ ہونے تک ہر چیز سے ہونے والے نقصان سے محفوظ رہتا ہے

2700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

2699- حديث حسن، رجال إسناده ثقات إلا أن فيه انقطاعًا إن كان أبو جعفر هو محمد بن على كما قال المؤلف، فإنه لم يدرك أبا هريرة، وإن كان غيره، فهو مجهول، فقد جاء في "الميزان" 4/11: أبو جعفر اليمامى عن أبى هريرة، وعنه عثمان بن أبى العاتكة مجهول. أبو جعفر عن أبى هريرة، أراه الذى قبله، روى عنه يحيى بن أبى كثير وحده، فقيل: الأنصارى المؤذن، له حديث النزول، وحديث "ثلاث دعوات"، ويقال: مدنى، فلعله محمد بن على بن الحسين، وروايته عن أبى هريرة وعن أم سلمة فيها إرسال، لم يلحقهما أصلًا. وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد" (32) و (481)، وأبو داؤد (1536) فى الصلاة: باب الدعاء بظهر الغيب، والترمذى (1905) فى البر والصلة: باب ما جاء فى دعوة الوالدين، و (3448) فى الدعوات: باب رقم (48)، وابن ماجه (3862) فى الدعاء: باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، والطيالسى (2517)، وأحمد 2/258 و348 و478 و517 و523، والقضاعى فى "مسند الشهاب" (306)، والبغوى (1394) من طرق عن يحيى بن أبى كثير، بهذا الإسناد. وله شاهد يتقوى به عند أحمد 4/154 من طريق زيد بن سلام، عن عبد الله بن زيد بن الأزرق (لم يوثقه غير ابن حبان) عن عقبة بن عامر الجهنى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ثلاثة تستجاب دعوتهم: الوالد والمسافر والمظلوم".

اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ یَزِیدَ بْنَ اَبِیْ حَبِیْبٍ، وَالْحَارِثَ بْنَ یَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ، عَنْ یَّعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَکِیمٍ السُّلَمِیَّةِ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا نَزَلَ اَحَدُکُمْ مَنْزِلًا فَلْیَقُلْ: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، فَاِنَّهٗ لَا یَضُرُّهٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُو بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، وَالْحَارِثُ بْنُ یَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، وَالْحَارِثُ بْنُ یَعْقُوبَ هُوَ وَالِدُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ مِصْرِیٌّ

حضرت سعد بن ابی وقاص سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کسی جگہ پر پڑاؤ کرے اور یہ کلمات نماز پڑھ لے جاتا'' میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو جب تک وہ شخص وہاں سے روانہ نہیں ہوا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یعقوب بن عبداللہ نامی راوی بکیر بن عبداللہ بن اشج کے بھائی ہیں۔ اور حارث نامی راوی حارث بن یعقوب بن عبداللہ بن اشج ہے حارث بن یعقوب نامی راوی عمرو بن حارث مصری کا باپ ہے۔

ذِکْرُ مَا یَقُوْلُ الْمُسَافِرُ اِذَا اَسْحَرَ فِیْ سَفَرٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جب مسافر سفر کے دوران سحری کرے تو کیا پڑھے؟

2701 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَیْلٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ کَانَ اِذَا سَافَرَ وَجَاءَ سَحَرًا یَقُوْلُ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ، رَبَّنَا

2700- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2708) (55) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، وابن ماجه (3547) في الطب: باب الفزع والأرق وما يتعوذ منه، وابن خزيمة (2567) من طرق عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/377، والنسائي في "اليوم والليلة" (560) -وعنه ابن السني (533) - ومسلم (2708)، والترمذي (3437) في الدعوات: باب ما جاء ما يقول الرجل إذا نزل منزلًا، وابن خزيمة (2566)، والبيهقي 5/253 من طرق عن الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وأخرجه أحمد 6/377 من طريق ابن لهيعة، عن يزيد، به. وأخرجه مالك 2/978 -وعنه عبد الرزاق (9261) - وأحمد 6/377، والنسائي (561)، والدارمي 2/287 من طرق عن خولة بنت حكيم. وأخرجه عبد الرزاق (9260)، والنسائي (561) من طريق ابن عجلان، عن يعقوب بن عبد الله، عن سعيد بن المسيب مرسلًا.

صَاحِبْنَا، فَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سحری کے وقت آپ تشریف لاتے تو یہ کہتے تھے۔

''سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد کو سن لیا اور اس کی آزمائش کی خوبی کو بھی۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر اپنا فضل کر! ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّكْبِيرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ لِلْمُسَافِرِ فِیْ سَفَرِهٖ

مسافر کیلئے سفر کے دوران ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام کی تکبیر کہنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2702 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ سَفَرًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوْصِنِی، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سفر پر جانا چاہتا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کی تلقین کرتا ہوں جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے سفر کو آسان کر دے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْرَاعِ فِی السَّيْرِ عَلٰى ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ اِذَا سَافَرَ الْمَرْءُ فِی السَّنَةِ عَلَيْهَا

2701- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2718) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، وأبو داوُد (5086) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، والنسائي في السير كما في "التحفة" 9/406، وابن خزيمة 1/446، وابن السني في "اليوم والليلة" (515) من طرق عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخطأ الحاكم فاستدركه على مسلم، وخرجه 1/446 من الطريق التي أخرجها مسلم. وأخرجه عبد الرزاق (9236) و (9237)، وابن أبي شيبة 10/360 من طريق مجاهد عن ابن عمر موقوفًا عليه. قوله: "سمع سامع"، قال النووي في "شرح مسلم" 17/39: رُوي بوجهين: أحدهما: فتح الميم من "سمَّع" وتشديدها، ومعناه: بلَّغ سامع قولي هٰذا لغيره وقال مثله، تنبيهًا على الذكر في السحر والدعاء، والوجه الثاني: ضبط "سمِع" بكسر الميم وتخفيفها، أي: شهد شاهد على حمدنا لله تعالى على نعمه وحسن بلائه.

جانوروں پر تیزی سے سفر کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب آدمی خشک علاقے میں سفر کر رہا ہو

2703 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا السَّيْرَ عَلَيْهَا، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَاِنَّهَا مَاْوٰى الْهَوَامِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم شادابی کے زمانے میں سفر کرو تو اونٹ کو اس کا حق دو (یعنی اس کو چرنے کا موقع دو) اور جب تم قحط سالی کے زمانے میں سفر کرو تو تیزی سے سفر کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے میں پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ حشرات الارض کا ٹھکانہ ہوتے ہیں"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْءِ وَحْدَهُ بِاللَّيْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت تنہا سفر کرے

2704 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ اَبَدًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے اکیلے سفر کرنے میں (کتنا نقصان ہے) تو کبھی کوئی سوار رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے"۔

2703- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/337 و378، ومسلم (1926) في الإمارة: باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق، والترمذي (2858) في الأدب: باب رقم (75)، وأبو داؤد (2569) في الجهاد: باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، وابن خزيمة (2550) و (2556)، والطحاوي في "مشكل الآثار" بتحقيقنا (115) و (116)، والبيهقي 5/256 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد. وسيكرره المؤلف برقم (2705).

2704- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عاصم بن محمد: هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمري. وأخرجه أحمد 2/24 و60، وابن أبي شيبة 9/38 و 12/521- 522 وعنه ابن ماجه (3768) في الأدب: باب كراهية الوحدة، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/23 و86 و120، والدارمي 2/287، والبخاري (2998) في الجهاد: باب السير وحده، والترمذي (1673) في الجهاد: باب ما جاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، وابن خزيمة (2569)، والحاكم 2/101، والبيهقي 5/257 من طرق عن عاصم، به. وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!! وأخرجه أحمد 2/112، والنسائي في السير كما في "التحفة" 6/38 من طريق عمر بن محمد - أخي عاصم بن محمد، عن أبيه، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّعْرِيسِ عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت راستے کے درمیان پڑاؤ کرلے

2705 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا السَّيْرَ، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم شادابی کے علاقے میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دو (یعنی انہیں چرنے کا موقع دو) جب تم بنجر جگہ پر سفر کرو تو تیزی سے سفر کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے میں پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ حشرات الارض کا ٹھکانہ ہوتا ہے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعْمِلَ فِيْ سَفَرِهِ اِذَا صَعُبَ عَلَيْهِ الْمَشْيُ وَالْمَشَقَّةُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے سفر کے دوران کیا عمل کرنا مستحب ہے؟

اس وقت جب اس کے لئے چلنا دشوار ہو اور مشقت کا باعث ہو

2706 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ، قَالَ: فَصَامَ النَّاسُ وَهُمْ مُشَاةٌ وَرُكْبَانٌ، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ، اِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ مَا تَفْعَلُ، فَدَعَا بِقَدَحٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى فِيْهِ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ، ثُمَّ شَرِبَ، فَاَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ، فَقِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَعْضَهُمْ صَامَ، فَقَالَ: اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ، وَاجْتَمَعَ الْمُشَاةُ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَقَالُوْا: نَتَعَرَّضُ

2705- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (2703)، جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه مسلم (1926) في الإمارة: باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/396، وابن خزيمة (2557)، والبيهقي 5/256، والبغوي (2684) من طرق عن جرير، بهذا الإسناد.

2706- إسناده صحيح على شرط مسلم. جعفر: هو ابن محمد بن علي الصادق. وهو في "مسند أبي يعلى" (1880). وأخرجه ابن خزيمة (2536) عن محمد بن بشار، عن عبد الوهاب بن عبد المجيد، عن جعفر بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (2537)، والحاكم 1/443 وصححه ووافقه الذهبي، والبيهقي 5/256 من طرق عن روح بن عبادة، عن ابن جريج، عن جعفر بن محمد، به. وانظر (3541) (3543). والنَّسل: هو الإسراع في المشي.

لِدَعَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اشْتَدَّ السَّفَرُ، وَطَالَتِ الْمَشَقَّةُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِينُوا بِالنَّسْلِ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ عَلَمَ الْاَرْضِ، وَتَخِفُّوْنَ لَهُ، قَالَ: فَفَعَلْنَا، فَخَفَفْنَا لَهُ *

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ ''کراء الغیم'' کے مقام پر پہنچے' تو راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا کچھ پیدل چل رہے تھے کچھ سوار تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: لوگوں کے لئے روزہ رکھنا دشواری کا باعث ہو رہا ہے اور لوگ اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں' آپ کیا کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ منگوایا اور اس کو اپنے منہ کی طرف بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے دیکھ لیا تو آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد کچھ لوگوں نے روزہ ختم کر دیا۔ کچھ لوگ بدستور روزے کی حالت میں رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ نافرمان ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پیدل چلنے والے لوگ اکٹھے ہوئے۔ انہوں نے کہا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے درپے ہو رہے ہیں جبکہ سفر شدت اختیار کر چکا ہے مشقت طویل ہو گئی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تیزی سے چلنے کے ذریعے مدد حاصل کرو کیونکہ وہ زمین کے نشان کو منقطع کر دیتی ہے یہ تم لوگوں کے لئے آسان ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا' تو ہمارے لیے یہ آسان ہو گیا۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ قُفُوْلِهِ مِنَ الْاَسْفَارِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر سے واپس آنے پر کیا پڑھے؟

2707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ، كَبَّرَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فِى الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوے یا حج یا عمرے سے واپس آتے تھے' تو

2707- إسناده صحيح على شرطهما . وهو فى "الموطأ" .2/980 ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63، والبخارى (1797) فى العمرة: باب ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو، ومسلم (1344) فى الحج: باب ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره، وأبو داوٗد (2770) فى الجهاد: باب فى التكبير على كل شرف فى المسير، والنسائى فى السير كما فى "التحفة" 6/210، والبيهقى .5/259 وأخرجه عبد الرزاق (9235) ، وأحمد 2/21، وابن أبى شيبة 10/361 و12/519، ومسلم (1344) من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى (950) فى الحج: باب ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة، والنسائى فى "اليوم والليلة" (539) من طريقين عن نافع، به.

آپ ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے ہے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہیں (ہم) رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور (دشمن کے) لشکروں کو تنہا پسپا کر دیا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ لِلْمَرْءِ عِنْدَ طُوْلِ سَفَرَتِهٖ سُرْعَةَ الْاَوْبَةِ اِلٰى وَطَنِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ طویل سفر کرے تو اسے وطن جلدی واپس جانے کی کوشش کرنی چاہیے

2708 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ، فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ سَفَرِهٖ، فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوْعَ اِلٰى اَهْلِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے یہ آدمی کو (صحیح طریقے سے) سونے کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے' تو جب کوئی شخص سفر کے حوالے سے اپنے مقصد کو پورا کر لے' تو اسے جلدی اپنے گھر واپس آ جانا چاہیے''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمُسَافِرُ اِذَا رَاٰى قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کوئی ایسی بستی دیکھے جس میں وہ داخل ہونا چاہتا ہو' تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟

2709 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِيِّ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَاَنَا اَسْمَعُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهٗ بِالَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرٰى قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا اِلَّا قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ،

2708- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/980. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/236 و445، والدارمي 2/284، والبخاري (1804) في العمرة: باب السفر قطعة من العذاب، و (3001) في الجهاد: باب السرعة في السير، و (5429) في الأطعمة: باب ذكر الأطعمة، ومسلم (1927) في الإمارة: باب السفر قطعة من العذاب، وابن ماجه (2882) في المناسك: باب الخروج إلى الحج، وأبو الشيخ في "الأمثال" (205)، والقضاعي في "الشهاب" (225)، والبيهقي 5/259، والبغوي (2687) . وأخرجه أحمد 2/496 من طريق سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

وَرَبَّ الْاَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضْلَلْنَ، نَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا

عطاء بن ابومروان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' کعب الاحبار نے ان کے سامنے اس ذات کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی جس ذات نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے دریا کو چیر دیا تھا' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے' تو جیسے ہی اس بستی کو دیکھتے تو اسے دیکھ کر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے سات آسمانوں اور جن پر انہوں نے سایہ کیا ہوا ہے ان سب چیزوں کے پروردگار! اے سات زمینوں اور جن کے نیچے وہ ہیں ان کے پروردگار! اے ہواؤں اور جنہیں وہ اڑتی ہیں ان کے پروردگار! اے شیاطین اور جنہیں وہ گمراہ کرتے ہیں ان کے پروردگار! ہم تجھ سے اس بستی کی بھلائی اس بستی کے رہنے والوں کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہم اس بستی کے شر اس بستی کے رہنے والوں کے شر اس میں موجود شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْإِيضَاعُ إِذَا دَنَا مِنْ بَلَدِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی جب اپنے شہر کے قریب پہنچے تو اس کے لئے سواری کو تیز کرنا مستحب ہے

2710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے تھے اور اگر آپ کسی جانور پر سوار ہوتے تھے' تو اسے حرکت دیتے تھے ایسا آپ مدینہ

2709- إسناده حسن كما قال الحافظ فيما نقله عنه صاحب "الفتوحات الربانية"، وأبو مروان والد عطاء ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع. وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" (525) عن محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (544)، وابن خزيمة (2565)، والحاكم 1/446 و2/100-101، والبيهقي 5/252 من طريق عن ابن وهب، عن حفص بن ميسرة، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني (7299) من طريق سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، به. قال الهيثمي في "المجمع" 10/135: رجاله رجال الصحيح غير عطاء بن أبي مروان وأبيه، وكلاهما ثقة. وأخرجه النسائي (543) من طريق سليمان، عن أبي سهل بن مالك، عن أبيه، عن كعب. وفي الباب عن عائشة عند ابن السني (528).

2710- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/159، والبخاري (1802) في العمرة: باب من أسرع ناقته إذا بلغ المدينة، و (1886) في فضائل المدينة، والترمذي (3441) في الدعوات: باب ما يقول إذا قدم من السفر، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/174، والبيهقي 5/260 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1802)، والبيهقي 5/260 من طريق محمد بن جعفر، عن حميد، به.

منورہ سے محبت کی وجہ سے کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْقُدُوْمِ مِنْ سَفَرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو سفر سے واپس آنے پر کیا پڑھنا چاہئے؟

2711 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔
''(ہم) رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ خَبَرَ شُعْبَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مَعْلُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ شعبہ کے حوالے سے جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ ''معلول'' ہے

2712 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

2711– رجاله ثقات رجال الشيخين غير الربيع –وهو ابن البراء– ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال العجلي: كوفي ثقة، وروى له الترمذي والنسائي. وأخرجه أحمد 4/281 و289 و298، والطيالسي (716)، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (550)، وفي السير كما في "التحفة" 2/15، والترمذي (3440) في الدعوات: باب ما يقول إذا قدم من السفر، من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (9240)، وابن أبي شيبة (9662) و(15475)، وأحمد 4/300 من طرق عن أبي إسحاق، به. وقال الترمذي بإثره: هٰذا حديث حسن صحيح، وروى الثوريُّ هٰذا الحديث عن أبي إسحاق، عن البراء ولم يذكر فيه عن الربيع بن البراء، ورواية شعبة أصح.

2712– إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح غير فطر –وهو ابن خليفة القرشي المخزومي– فقد روى له البخاري مقرونًا وأصحاب السنن، ووثقه غير واحد من الأئمة، محمد بن عثمان العجلي: هو محمد بن عثمان بن كرامة. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (549) من طريق يحيى بن آدم، عن منصور، وإسرائيل وفطر، بهٰذا الإسناد.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔
"(ہم) رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں"۔

2713 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحِ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ لَيْلًا، فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ طُرُوقًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جب کوئی شخص رات کے وقت (اپنے شہر میں) داخل ہو تو وہ رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس نہ جائے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُقْتَضِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مختصر الفاظ کی تفصیل بیان کرتی ہے

2714 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا قَالَ: اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہونے کے لئے گئے تھے جب ہم واپس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رک جاؤ تاکہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے اور جس عورت (کا شوہر کافی عرصے سے گھر سے دور تھا) وہ خود کو بنا سنوار لے"۔

2713- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نبيح العنزي -وهو نبيح بن عبد الله العنزي أبو عمرو الكوفي- فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه أبو زرعة، والعجلي، وذكره المؤلف في "الثقات"، وصحح حديثه الترمذي وابن خزيمة والمؤلف والحاكم .وأخرجه ابن أبي شيبة 12/523، وأحمد 3/399، والترمذي (2712) في الاستئذان: باب ما جاء في كراهية طروق الرجل أهله ليلًا، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 12/523، والطيالسي (1724)، وأحمد 3/302، ومسلم (715) (184) في الإمارة: باب كراهة الطروق، وأبو داوُد (2776) في الجهاد: باب الطروق، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/265، والبيهقي 5/260 من طريقين عن محارب بن دثار، عن جابر .وأخرجه أحمد 3/310 من طريق أبي الزبير، عن جابر. وانظر ما بعده.

2714-إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند غير المصنف. سيار: هو أبو الحكم العنزي. وقد تحرفت "المغيبة" في الأصل إلى " المعتدة ."وأخرجه أحمد 3/303، والدارمي 2/146، والبخاري (5079) في النكاح: باب تزويج الثيبات، و (5247) باب تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة، ومسلم 3/1527 (181) في الإمارة: باب كراهة الطروق، وأبو داوُد (2778) في الجهاد: باب الطروق، والنسائي في عشرة النساء كما في "التحفة" 2/205 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (1786)، وأحمد 3/355، ومسلم، والبيهقي 5/260 من طريق شعبة، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْقَادِمِ مِنَ السَّفَرِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ دُخُولِهِ مَنْزِلَهُ

سفر سے واپس آنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے گھر میں جانے سے پہلے مسجد میں دو رکعات ادا کرے

2715 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، قَالَ: فَلَمَّا اَتَى الْمَدِيْنَةَ اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر پر گئے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ مدینہ منورہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی' وہ مسجد میں آ کر دو رکعات ادا کر لیں''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ بَيْتَهُ اِذَا رَجَعَ قَافِلًا مِنْ سَفَرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی جب سفر سے واپس آئے تو گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟

2716 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فِيْ سَفَرِهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضِّبْنَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ، اللّٰهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، فَاِذَا اَرَادَ الرُّجُوْعَ، قَالَ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ، فَاِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ، قَالَ: تَوْبًا تَوْبًا، لِرَبِّنَا اَوْبًا، لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! سفر میں' تو ہی ساتھی ہے غیر موجودگی میں گھر والوں کا تو ہی نگران ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت واپسی پر کسی پریشان صورحال سے سامنا کرنے کی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارے لئے سفر کو آسان کر دے''۔

2715- إسناده صحيح على شرطهما. أبو الوليد: هشام بن عبد الملك وأخرجه الطيالسي (1727)، ومسلم (715) (72) في صلاة المسافرين: باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه، من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد.

2716- رجاله ثقات غير سماك فإنه صدوق، لكن روايته عن عكرمة فيها اضطراب. وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" (532) عن أبي يعلى، به. وأخرجه أحمد 1/256 و299-300، وابن أبي شيبة 10/358-359 و12/517، والبيهقي 5/250 من طريق أبي الأحوص، بهٰذا الإسناد. ورواية ابن أبي شيبة مختصرة.

جب آپ واپسی کا ارادہ کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہم رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ کرنے والے ہیں''۔

جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''توبہ کرتے ہوئے توبہ کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہوئے (ہم گھر آتے ہیں) وہ ہمارا کوئی گناہ نہ باقی رہنے دے)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِإِرْضَاءِ الْمَرْءِ اَهْلَهٗ عِنْدَ قُدُومِهٖ مِنْ سَفَرِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو سفر سے واپس آنے پر اپنی بیوی کو راضی کرنے کا حکم ہے

2717 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ قُلْتُ: اِنَّ لِي اَخَوَاتٍ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتُمَشِّطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ، فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْكَيْسُ اَرَادَ بِهِ الْجِمَاعَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہوا آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے دریافت کیا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: بلکہ ثیبہ (یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ کے ساتھ کی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی تا کہ تم اس کے ساتھ خوش مغلیاں کرتے یا وہ تمہارے ساتھ خوش مغلیاں کرتی۔ میں نے عرض کی: میری بہنیں ہیں میں نے اس بات کو پسند کیا' میں کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کروں جو ان کی دیکھ بھال کرے۔ ان کی کنگھی کرے ان کا خیال رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب تم واپس جا رہے ہو' تو جب تم گھر واپس جاؤ تو سمجھداری کا مظاہرہ کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ الکیس (سمجھداری کا مظاہرہ کرنے) سے مراد صحبت کرنا ہے۔

2717- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري (2097) في البيوع: باب شراء الدواب والحمير، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر (7094) .

فَصْلٌ فِيْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ

فصل: عورت کا سفر کرنا

2718 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عورت محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ ذِي الْمَحْرَمِ الَّذِيْ زُجِرَ سَفَرُ الْمَرْاَةِ اِلَّا مَعَهٗ

محرم کی اس صفت کا تذکرہ جس کے بغیر سفر کرنا عورت کے لئے ممنوع ہے

2719 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا مَعَ اَبِيْهَا اَوِ ابْنِهَا اَوْ اَخِيْهَا اَوْ زَوْجِهَا، اَوْ ذِيْ مَحْرَمٍ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عورت ایسا سفر نہ کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ پر مشتمل ہو مگر یہ وہ اپنے باپ کے ساتھ یا بیٹے کے ساتھ یا بھائی کے ساتھ یا شوہر کے ساتھ یا کسی محرم عزیز کے ساتھ (اس سے زیادہ کا سفر کر سکتی ہیں)''۔

2718– إسناده صحيح على شرطهما. وانظر ما بعده.

2719– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (1340) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (1726) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن ماجه (2898) في المناسك: باب المرأة تحج بغير ولي، وابن خزيمة (2519)، والبيهقي 3/138، والبغوي (1850) من طرق عن وكيع. به. وأخرجه الدارمي 2/286، ومسلم (1340)، والترمذي (1169) في الرضاع: باب ما جاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، وابن خزيمة (2520) من طرق عن الأعمش، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، قَالَ: قَالَ نَافِعٌ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثَةً اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ تَحْرُمُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں' وہ تین دن کا سفر کرے ماسوائے اس کے' اس کے ہمراہ کوئی ایسا محرم ہو جو اس کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا هُوَ زَجْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت لازمی قسم کی ممانعت ہے استحباب کے طور پر نہیں

2721 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ تین دن کا سفر کرے ماسوائے اس کے' اس کے ہمراہ کوئی محرم ہو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ مِنْ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ يَكُوْنُ مَعَهَا

عورت کا کسی محرم کے بغیر تین راتوں سے زیادہ سفر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2722 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، قَالَ:

2720- إسناده حسن، حسان بن إبراهيم -وإن كان روى له الشيخان- يخطء، فلا يرقى حديثه إلى الصحة . إبراهيم الصائغ: هو ابن ميمون. وانظر (2722) و (2729) و (2730).

2721-إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن خزيمة (2527) عن أحمد بن المقدام ومحمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1339) (422) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى الحج وغيره، من طريق أبي كامل الجحدري، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أبو داؤد (1725) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، من طريق جرير، عن سهيل، به.

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہیں' وہ تین راتوں کی مسافت کا سفر کرے مگر یہ' اس کے ہمراہ محرم ہونا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ بِذِكْرِ هٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُرِدْ بِهٖ اِبَاحَةَ مَا دُوْنَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد کے تذکرے کے ہمراہ اس ممانعت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس سے کم کو مباح قرار دیا جائے

2723 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ اِلَّا مَعَ زَوْجٍ، اَوْ ذِى مَحْرَمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت دو دن اور دو راتوں کا سفر نہ کرے البتہ اگر اس کا شوہر یا کوئی محرم ساتھ ہو (تو جائز ہے)''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذِكْرَ الْعَدَدِ فِىْ هٰذَا الزَّجْرِ لَيْسَ الْقَصْدُ فِيْهِ اِبَاحَةَ مَا دُوْنَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت میں مذکور تعداد سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کو مباح قرار دیا جائے

2724 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

2722- إسناده قوى على شرط مسلم. ابن أبى فديك: هو محمد بن إسماعيل. وأخرجه مسلم (1338) (414) فى الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى الحج وغيره، عن محمد بن رافع، عن ابن أبى فديك، بهٰذا الإسناد. وانظر (2729) و (2730).

2723- إسناده صحيح على شرط الشيخين. المقدمي: هو محمد بن أبى بكر، ويحيى: هو ابن سعيد القطان، وقزعة مولى زياد: هو قزعة بن يحيى البصرى. وأخرجه البخارى (1197) فى فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة: باب مسجد بيت المقدس، ومسلم 2/975-976 (416) فى الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، والبيهقى 3/138، والبغوى (450) من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما بعده.

عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا، اَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر یہ اس کا شوہر یا کوئی محرم اس کے ساتھ ہو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الْمَذْكُورَ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُبِحِ اسْتِعْمَالَهُ فِيمَا دُوْنَ ذٰلِكَ الْعَدَدِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد میں مذکور ممانعت اس کے علاوہ تعداد میں اس پر عمل کو مباح قرار نہیں دیتی

2725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر کرے مگر یہ کہ وہ اپنے محرم کے ساتھ کر سکتی ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِی خُصَّ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَيْسَ الْقَصْدُ فِيهِ اِبَاحَةَ اسْتِعْمَالِهِ فِيمَا دُوْنَهُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ممانعت جو اس عدد کے ساتھ مخصوص

2724- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم 2/975-976 (415) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/7 و45 من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه أحمد 3/45 و62 و77، من طرق عن قزعة، به. وأخرجه أحمد 3/45 و53 و64 و71، من طرق عن أبي سعيد الخدري.

2725- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 2/979. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/285، وابن خزيمة (2524)، والبيهقي 3/139، والبغوي (1849). وأخرجه الترمذي (1170) في الرضاع: باب ما جاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، وأبو داؤد (1724) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن خزيمة (2523) من طرق عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

ہے اس کے ذریعے مقصود یہ نہیں ہے کہ اس کے علاوہ میں اس پر عمل کو مباح قرار دیا جائے

2726 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَاحِدًا لَيْسَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ ایک دن کا ایسا سفر کرے جس میں اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید مقبری نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی اور انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِي قُرِنَ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُرِدْ بِهٖ اِبَاحَةَ مَا دُوْنَهٗ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت کو جو اس عدد کے ہمراہ ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد اس کے علاوہ کو مباح قرار دینا نہیں ہے

2727 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2726- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (1088) في تقصير الصلاة: باب في كم تقصر الصلاة، ومسلم (1339) (420) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، والبيهقي 3/139 من طريق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (2525) من طريق ابن عجلان، عن سعيد المقبري، به. وأخرجه ابن ماجه (2899) في المناسك: باب المرأة تحج بغير ولي، من طريق شبابة، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

2727- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، فقد روى له النسائي وهو ثقة. وأخرجه البيهقي 3/139 من طريق سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (2526) من طريق خالد، عن سهيل، به.

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ بَرِيْدًا اِلَّا مَعَ ذِى مَحْرَمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهٗ مِنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت ایک برید کا سفر بھی محرم کے بغیر نہ کرے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ لَمْ يُرِدِ النَّفْىَ عَمَّا وَرَائَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کی جائے

2728 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی مسلمان عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ ایک رات کا سفر کرے مگر یہ' اس کا کوئی محرم مرد اس کے ساتھ ہونا چاہئے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِى ذَكَرْنَا بِهٰذَا الْعَدَدِ قُصِدَ بِهٖ دُوْنَهٗ وَفَوْقَهٗ

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد کے ہمراہ ہم نے جو یہ ممانعت ذکر کی ہے اس کے ذریعے اس سے کم اور اس سے زیادہ دونوں مراد ہیں

2729 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

2728- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (1339) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، وأبو داوُد (1723) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، والبيهقي 3/139 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.

حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت سفر نہ کرے البتہ اگر اس کا محرم اس کے ساتھ ہو (تو یہ جائز ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَهَا السَّفَرُ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِذَا كَانَتْ مَعَ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ عورت کو تین دن سے کم کا سفر کرنے کی اجازت ہے جب اس کے ہمراہ کوئی محرم موجود نہ ہو

2730 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ' اس کا محرم اس کے ساتھ ہو (تو یہ جائز ہے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ سَفَرًا قَلَّتْ مُدَّتُهُ اَوْ كَثُرَتْ مِنْ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ يَكُوْنُ مَعَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عورت سفر پر جائے جبکہ عورت کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو خواہ اس کی مدت کم ہو یا زیادہ ہو

2731 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو

2729- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم (1338) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/143، والبخاري (1087) في تقصير الصلاة: باب في كم الصلاة، وأبو داؤد (1727) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن خزيمة (2521)، والبيهقي 3/138 من طرق عن يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1086) من طريق أبي أسامة، عن عبيد الله بن عمر، به. وانظر (2720) و (2722).

2730- إسناده صحيح على شرط البخاري. وهو مكرر ما قبله.

بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ اَبَا مَعْبَدٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، وَلَا تُسَافِرُ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"(کسی نامحرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہو اور عورت سفر نہ کرے البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو (تو یہ جائز ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ مَمْنُوعَةٌ عَنْ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا قَلَّتْ مُدَّتُهٗ اَمْ كَثُرَتْ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت کے لئے یہ بات ممنوع ہے کہ وہ محرم کے بغیر سفر پر جائے خواہ اس سفر کی مدت کم ہو یا زیادہ ہو

2732 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی عورت کے لئے سفر پر جانا جائز نہیں ہے البتہ اگر محرم ساتھ ہو (تو جائز ہے)

ذِكْرُ لَفْظَةٍ تُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا اتَّهَمَتْ اَبَا سَعِيدٍ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا ہے

2733 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

2731- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معبد: هو نافذ المكي، وهو مولى ابن عباس . وأخرجه مسلم (1341) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 1/286، وأحمد 1/222، والبخاري (3006) في الجهاد: باب من اكتتب في جيش المسلمين، و (5233) في النكاح: باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم، وابن خزيمة (2529) ، والطحاوي 2/112، والبيهقي 3/139 و5/226، والبغوي (1849) من طريق سفيان، به.

2732- إسناده حسن. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد الشيباني، وابن عجلان: هو محمد. وانظر ما قبله.

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَائِشَةَ اُخْبِرَتْ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَالْتَفَتَتْ عَائِشَةُ اِلٰى بَعْضِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: مَا لِكُلِّكُمْ ذُو مَحْرَمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ تَكُنْ عَائِشَةُ بِالْمُتَّهِمَةِ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فِي الرِّوَايَةِ، لِاَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ ثِقَاتٌ، وَاِنَّمَا اَرَادَتْ عَائِشَةُ بِقَوْلِ: مَا لِكُلِّكُمْ ذُو مَحْرَمٍ، تُرِيْدُ اَنْ لَيْسَ لِكُلِّكُمْ ذُو مَحْرَمٍ تُسَافِرُ مَعَهُ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُسَافِرْ وَاحِدَةٌ مِّنْكُنَّ اِلَّا بِذِي مَحْرَمٍ يَكُوْنُ مَعَهَا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پتہ چلی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کو اس بات سے منع کیا ہے وہ سفر پر جائے البتہ اگر اس کے ہمراہ اس کا محرم ہو (تو جائز ہے)

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعض خواتین کی طرف توجہ کی اور فرمایا کیا تم سب کے ہمراہ محرم نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت کے بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر الزام عائد نہیں کیا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل اور ثقہ ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول ''کیا تم میں سے ہر ایک کے ساتھ محرم نہیں ہے'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ محرم نہیں ہوتا کہ تم اس کے ساتھ سفر کر سکو۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور تم میں سے کوئی بھی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ زَجْرُ حَتْمٍ لَا زَجْرُ نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت ''حتمی ممانعت'' ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

2734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ لِعَائِشَةَ: اِنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَالْتَفَتَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ: مَا كُلُّهُنَّ لَهَا ذُو مَحْرَمٍ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا

2733- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/115 من طريقين عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 5/226 من طريق عباس الدوري، حدثنا عثمان بن عمر، عن يونس، به.

2734- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر ما قبله.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:
''کسی بھی عورت کے لئے تین دن سے زیادہ سفر کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر اس کا محرم ساتھ ہو (تو جائز ہے)''۔

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف توجہ کی اور دریافت کیا: کیا ان سب کے ہمراہ محرم نہیں ہیں۔

فَصْلٌ فِیْ صَلَاۃِ السَّفَرِ

فصل: سفر کی نماز کا بیان

2735 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: ابْنَ اَخِي، اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا، فَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَاهُ يَفْعَلُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَصْرَ الصَّلَاةِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْخَوْفِ فِيْ كِتَابِهِ حَيْثُ يَقُوْلُ: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: 101)، وَاَبَاحَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْاَمْنِ بِغَيْرِ الشَّرْطِ الَّذِي اَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَصْرَ الصَّلَاةِ بِهِ، فَالْفِعْلَانِ جَمِيْعًا مُبَاحَانِ مِنَ اللّٰهِ، اَحَدُهُمَا اِبَاحَةٌ فِيْ كِتَابِهِ، وَالْاٰخَرُ اِبَاحَةٌ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امیہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حضر کی نماز اور نماز خوف کا ذکر کر پاتے ہیں لیکن ہمیں قرآن میں سفر کی نماز کا ذکر نہیں ملتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے میرے بھتیجے بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث کیا ہمیں کسی بھی چیز کا علم نہیں تھا ہم ویسا ہی کرتے ہیں جس طرح ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے خوف کی موجودگی میں نماز کے قصر کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ جس کا ذکر اس کی کتاب میں ہے اس نے فرمایا ہے۔

2735- إسناده قوى. وأخرجه أحمد 2/94، والنسائى 3/117 فى تقصير الصلاة فى السفر، وابن ماجه (1066) فى إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة فى السفر، والحاكم 1/258 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: رواته مدنيون ثقات ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى. وأخرجه البيهقى فى "سنن البيهقى" 3/136 من طريق ابن وهب

''تم لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر تم نماز کو قصر کر دیتے ہو۔ جب تم خوف کے عالم میں ہو۔ (اور خوف یہ ہو) کہ کافر لوگ تم کو آزمائش کا شکار کر دیں گے۔''

جبکہ نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران نماز کے قصر کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ اس وقت جب امن کی صورت حال درپیش ہو۔ آپ نے کسی شرط کے بغیر ایسا کیا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے نماز کو قصر کرنے کے لیے شرط قرار دیا تھا۔ تو یہ دونوں فعل اللہ کی طرف سے مباح ہیں۔ جن میں سے ایک کی اباحت کا ذکر اس کی کتاب میں ہے اور دوسری کی اباحت کا ذکر اس کے رسول کی زبانی ذکر ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَدَدَ الصَّلَوَاتِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فِيْ اَوَّلِ مَا فُرِضَ كَانَ رَكْعَتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضر اور سفر کے دوران نمازوں کی تعداد آغاز میں دو رکعات کی شکل میں فرض ہوئی تھی

2736 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَاُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي الْحَضَرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے نماز حضر اور سفر دونوں حالتوں میں دو، دو رکعت فرض ہوئی تھی' پھر سفر کی نماز کو اپنی حالت میں برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ اَرَادَتْ بِهٖ فِيْ اَوَّلِ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''نماز دو، دو رکعات فرض ہوئی تھی''

2736- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/146 في قصر الصلاة في السفر، وأخرجه من طريقه: البخاري (350) في الصلاة: باب كيف فرضت الصلوات في الاسراء، ومسلم (685) في صلاة المسافرين وقصرها، وأبو داود (1198) في الصلاة: باب صلاة المسافر، والنسائي 1/225-226 في الصلاة: باب كيف فرضت الصلاة. وأخرجه أحمد 6/272، والبيهقي 3/143 من طريق صالح بن كيسان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1090) في تقصير الصلاة: باب يقصر إذا خرج من موضعه، و (3935) في مناقب الأنصار: باب التاريخ، ومسلم (685)، والدارمي 1/355، والنسائي 1/225، والبيهقي 3/143 من طرق عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. وأخرج أحمد 6/234 من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة قالت: فرضت الصلاة ركعتين، فزاد رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة الحضر، وترك صلاة السفر على نحوها.

اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آغاز میں نماز اس طرح فرض ہوئی تھی

2737 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ زِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ، وَاُقِرَّتْ فِي السَّفَرِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نماز فرض ہوئی تھی' تو حضر اور سفر کے دوران دو دو رکعت ہی فرض ہوئی تھی' پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا' اور سفر کی نماز کو اس کی اسی حالت میں برقرار رکھا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْحَضَرِ زِيدَ فِيهَا خَلَا الْغَدَاةِ وَالْمَغْرِبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فجر اور مغرب کی نمازوں کے علاوہ (نمازوں میں) حضر کے دوران اضافہ کر دیا گیا

2738 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): فُرِضَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ لِطُولِ الْقِرَاءَةِ، وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ لِاَنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سفر اور حضر کی نماز دو دو رکعت کی شکل میں فرض ہوئی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعات ادا کرتے رہے (پھر بعد میں نماز کی رکعات کی تعداد میں اضافہ ہوا لیکن) فجر کی نماز کو طویل قرأت کی وجہ سے ترک کر دیا گیا۔ مغرب کی نماز کو اس لئے ترک کر دیا گیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَصْرَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا حَتْمٍ

2737- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله. النفيلي: هو سعيد بن حفص النفيلي، ذكره المؤلف في "الثقات" وروى عنه جمع، وقال مسلمة بن قاسم: ثقة، ومن فوقه على شرطهما. يحيى بن سعيد: هو الأنصاري.

2738- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله. محبوب بن الحسن: هو محمد بن الحسن بن هلال بن أبي زينب، ومحبوب لقبه، قال ابن معين: ليس به بأس، وضعفه النسائي، وقال ابوحاتم: ليس بقوي. وأخرج له البخاري في " صحيحه " حديثًا واحدًا في كتاب الأحكام عن خالد الحذاء مقرونًا بغيره، وروى له الترمذي وقد توبع على هٰذا الحديث، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 10/415 من طريق مرجى بن رجاء ، عن داوٗد بن أبي هند بهٰذا الإسناد.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کے دوران نماز کو قصر کرنا یہ اباحت کے طور پر حکم ہے حتمی حکم نہیں ہے

2739 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) (النساء : **101**) اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ، فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَةَ اللّٰهِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ابْنُ اَبِي عَمَّارٍ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مَكَّةَ

2739:یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

”تم لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے“۔

یعنی اس حوالے سے کہ تم اگر (دشمن کی طرف سے) اندیشے کا شکار ہو تو تم نماز کو قصر کرلو لیکن اب تو لوگ امن کی حالت میں آ چکے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا جس بات پر تم حیران ہوئے ہو میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ کے صدقے کو قبول کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ابوعمار نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمار ہے یہ اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاقْبَلُوْا صَدَقَةَ اللّٰهِ

2739– إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس بن يزيد الأودي الزعافري الكوفي، ويعلى بن أمية: هو ابن أبي عبيدة بن همام التميمي حليف قريش، وهو يعلى بن منية، و "منية" جدته نسب إليها، صحابي مشهور روى عن النبي صلى الله عليه وسلم . وأخرجه مسلم (686) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي2730– 3/116–117 في تقصير الصلاة في السفر، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/25، ومسلم (686) ، وابن ماجه (1065) في إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، وابن خزيمة (945) ، والطبري (10310) و (10311) ، والبيهقي 3/134 من طريق عبد الله بن إدريس، به . وأخرجه الشافعي في "السنن المأثورة" (15) ، وأحمد 1/36، والترمذي (3034) في التفسير: باب سورة النساء، وأبو داؤد (1199) و (1200) في الصلاة: باب قصر المسافر، والدارمي 1/354، والبغوي (1024) ، والبيهقي 3/134 و140 و141، والطبري (10312) ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/415، وأبو جعفر النحاس في "الناسخ والمنسوخ" ص 116، من طرق عن ابن جريج، به. وانظر (2740) و (2741) .

اَرَادَ بِهِ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ هِيَ الرُّخْصَةُ لِمَنْ اَتَى بِهَا دُوْنَ اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةَ حَتْمٍ لَا يَجُوزُ تَعَدِّيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "تو تم اللہ تعالیٰ کے صدقے کو قبول کرلو"

اس سے آپ کی مراد وہ صدقہ ہے جو اس شخص کے لئے رخصت ہے جو اس پر عمل کرتا ہے اس سے مراد کوئی ایسا حتمی صدقہ نہیں ہے، جس کی خلاف ورزی کرنا جائز ہی نہ ہو

2740 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَجِبْتُ لِلنَّاسِ وَقَصْرِهِمُ الصَّلَاةَ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) (النساء: 101) اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، وَقَدْ ذَهَبَ هٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُوَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا رُخْصَتَهُ

❁❁ یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے اس بات پر حیرت ہوتی ہے، وہ نماز قصر ادا کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"تم پر کوئی گناہ نہیں ہے"۔

یہ اس وقت ہے، جب تم لوگوں کو اس بات کا اندیشہ ہو' کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے تو اس وقت اگر تم نماز قصر کرتے ہو (تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا) لیکن اب یہ صورتحال رخصت ہو چکی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا تھا جس بات پر تم حیران ہوئے ہو میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ صدقہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر کیا ہے' تو تم اس کی عطا کردہ رخصت کو قبول کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَبُوْلِ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي الْاَسْفَارِ اِذْ هُوَ مِنْ صَدَقَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ تَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى عِبَادِهِ

سفر کے دوران قصر نماز کو قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کیا ہے

2740- إسناده صحيح على شرط مسلم. بندار: لقب محمد بن بشار. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (945). وانظر (2739) و(2741) 2741.- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوُد (1199) في الصلاة: باب صلاة المسافر، من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (686)، وأبو داوُد (1199)، وأحمد 1/36 من طريق يحيى بن سعيد، به. وانظر (2739) و(2740).

2741 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُمَرَ: اِقْصَارُ النَّاسِ الصَّلَاةَ وَاِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: 101)، فَقَدْ ذَهَبَ ذَاكَ، فَقَالَ: عَجِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ

یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگ قصر نماز پڑھتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو' کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

تو یہ صورت حال تو اب رخصت ہو چکی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا تھا یہاں تک کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک صدقہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر کیا ہے تم اس کے صدقے کو قبول کرلو''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ قَبُوْلِ رُخْصَةِ اللّٰهِ، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُحِبُّ قَبُوْلَهَا

اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرنے کو پسند کرتا ہے

2742 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2742- إسناده قوى. حرب بن قيس روى عنه عمارة بن غزية، وعبد الله بن سعيد بن أبى هند، ونقل البخارى فى "تاريخه" 3/61 قول عمارة بن غزية فيه: إنه كان رضى، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وباقى السند على شرط مسلم. وعبد العزيز: هو الدراوردى. وسيرد عند المؤلف برقم (3560). وأخرجه أحمد 2/108 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد إلا أنه سقط من السند: حرب بن قيس من المطبوع. وأخرجه البزار (988) و (989) من طريق أحمد بن أبان، والقضاعى فى "مسند الشهاب" (1078) من طريق سعيد بن منصور كلاهما عن عبد العزيز الدراوردى، به. وأخرجه ابن منده فى "التوحيد" ورقة 125/2، والطبرانى فى الأوسط 1/104/2 من طرق عن عبد العزيز، عن موسى بن عقبة، عن حرب بن قيس، عن نافع به. وأخرجه ابن الأعرابى فى "معجمه" 223/1 عن ابن أبى مريم، حدثنا يحيى بن أيوب، حدثنى عمارة بن غزية، عن حرب بن قيس، عن نافع به، وهذا سند صحيح ومتابعة قوية لعبد العزيز. وله شاهد صحيح من حديث ابن عباس بلفظ "إن الله يحب أن تؤتى رخصه كما يحب أن تؤتى عزائمه." وقد تقدم برقم (354). وعن ابن مسعود عند الطبرانى فى "الكبير" (10030)، وأبى نعيم 2/101 مرفوعًا بلفظ "إن الله عز وجل يحب أن تقبل رخصه كما يحب أن تؤتى عزائمه"، وروى موقوفًا وهو أصح. وعن عائشة عند المؤلف فى "الثقات" 7/185،

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے اس کی عطا کردہ رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے اس کی نافرمانی کا ارتکاب کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلنَّاوِى السَّفَرَ الَّذِى يَكُونُ مُنْتَهٰى قَصْدِهِ ثَمَانِيَةً وَّاَرْبَعِينَ مِيلًا بِالْهَاشِمِيَّةِ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ فِىْ اَوَّلِ مَرْحَلَتِهٖ

سفر کی نیت کرنے والے شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اگر اس کی منزل ''اڑتالیس ہاشمی میلوں'' جتنی دور ہو' تو وہ سفر کے ابتدائی مرحلے میں نماز قصر کر سکتا ہے

2743 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ مُسَافِرًا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی ہیں اور آپ کی اقتداء میں ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی ہیں آپ اس وقت سفر کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّاوِىَ لِلسَّفَرِ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّقْصُرَ حَتّٰى يُخَلِّفَ دُوْرَ الْبَلْدَةِ وَرَائَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کی نیت کرنیوالے جس شخص کا ہم نے ذکر کیا ہے اسے اس نماز کو قصر کرنے کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے شہر کی آبادی کو پیچھے نہیں چھوڑ دیتا

2744 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

2743- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق (4315) . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي . وأخرجه الشافعي في "السنن" (14) ، والبخاري (1547) في الحج: باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح، من طريق عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، وأحمد 3/111 من طريق سفيان، والبخاري (1551) و (1714) في الحج: باب نحر البدن القائمة، من طريق وهيب، ثلاثتهم عن أيوب، بهذا الإسناد. وانظر (2744) و (2747) و (2748) .

2744- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (690) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 1/237 في الصلاة: باب صلاة العصر في السفر، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (1548) و (2951) في الحج: باب رفع الصوت بالإهلال، من طريق حماد بن زيد، به. وانظر (2743) و (2747) و (2748) .

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَنَسٌ وَسَمِعَهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی تھیں اور آپ نے ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی تھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا تھا' انہوں نے لوگوں کو بلند آواز میں حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّاوِىَ سَفَرًا يَكُوْنُ نِهَايَةُ قَصْدِهٖ مَا وَصَفْنَا لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ اِذَا خَلَّفَ دُوْرَ الْبَلْدَةِ وَرَائَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کی نیت کرنے والے شخص کی منزل مقصود اگر اتنی ہو جتنی ہم نے ذکر کی ہے تو اسے نماز قصر کا اختیار ہو گا جب وہ شہر کی آبادی کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے

2745 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيْدَ الْهُنَائِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ، اَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

یحییٰ بن یزید ہدنائی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین فرسخ کے سفر کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے' تو دو رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا هُوَ مُبَاحٌ لِمَنْ عَزَمَ عَلَى السَّفَرِ الَّذِىْ يَجُوْزُ فِيْهِ الْقَصْرُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ فعل اس شخص کے لئے مباح ہو گا جو اتنا سفر کرنے کا عزم کرتا ہے جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہو

2745- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو في "صحيحه" (691) في صلاة المسافرين وقصرها، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. غندر: لقب محمد بن جعفر المدني البصري. وأخرجه مسلم (691) ، وأبو داوٗد (1201) في الصلاة: باب متى يقصر الصلاة، من طريق محمد بن بشار، عن غندر، به. وأخرجه أحمد 3/129 من طريق غندر، به.

2746 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث):صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَصَلّٰى لَنَا عِنْدَ الشَّجَرَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کی ہیں پھر آپ سفر کے لئے روانہ ہوئے' تو آپ نے شجرہ کے قریب ہمیں دو رکعات پڑھائی تھیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسَافِرِ اِذَا خَلَّفَ دُوْرَ الْبَلْدَةِ وَرَائَهٗ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ

اس بات کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ اپنے شہر کی آبادی کو اپنے پیچھے چھوڑ دے تو نماز کو قصر کرے

2747 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھائی تھیں اور آپ نے ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات پڑھائی تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَارِجَ فِيْ سَفَرِهِ الَّذِىْ يُوْجِبُ لَهُ الْقَصْرَ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ وَاِنْ لَّمْ يَبْلُغْ نِهَايَةَ سَفَرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سفر پر نکلنے والا وہ شخص جس کے لئے قصر لازم ہو جاتی ہے اسے اس بات کا اختیار ہے کہ وہ نماز کو قصر کرے اگرچہ وہ اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچا ہو

2748 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2746- إسناده صحيح على شرطهما . وانظر (2748) . والشجرة: موضع قريب من ذى الحليفة على ستة أميال من المدينة، وهى على طريق من أراد الذهاب إلى مكة من المدينة، وكان النبى صلى الله عليه وسلم ينزلها من المدينة وُيحرم منها.

2747- إسناده صحيح. أيوب بن محمد الوزان: ثقة، روى له أبو داوُد والنسائى وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخارى (1715) فى الحج: باب نحر البدن القائمة، ومسلم (690) فى صلاة المسافرين وقصرها، من طريق إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وانظر (2743) و (2744) و (2748).

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات ادا کی تھیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا اَقَامَ فِي مَنْزِلٍ اَوْ مَدِينَةٍ وَلَمْ يَنْوِ إِقَامَةَ اَرْبَعٍ بِهَا اَنْ يَّقْصُرَ صَلَاتَهُ وَإِنْ اَتَى عَلَيْهِ بُرْهَةٌ مِّنَ الدَّهْرِ

مسافر کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ کسی پڑاؤ کی جگہ پر یا کسی شہر میں اقامت اختیار کرتا ہے وہاں چار دن تک مقیم رہنے کی نیت نہیں کرتا تو وہ نماز کو قصر ادا کرتا رہے گا اگرچہ اسے طویل عرصہ گزر جائے

2749 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں بیس دن قیام کیا آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

2748- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي. وأخرجه البخاري (1089) في تقصير الصلاة: باب يقصر إذا خرج من موضعه، ومسلم (690) ، والدارمي 1/354 و355، وأبو داوُد (1202) في الصلاة: باب متى يقصر المسافر، والترمذي (546) في الصلاة: باب ما جاء في التقصير في السفر، والنسائي 1/235 في الصلاة: باب عدد صلاة الظهر في الحضر، والبغوي في "شرح السنة" (1020) ، وابن أبي شيبة 2/443، وعبد الرزاق (4316) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1546) في الحج: باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح، وعبد الرزاق (4320) ، من طريق ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مالك. وانظر (7243) و (7244) و (7247) .

2749- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق (4335) ، ومسند أحمد 3/105. وأخرجه من طريق أحمد أبو داوُد (1235) في الصلاة: باب إذا أقام بأرض العدو يقصر . وقال: غيرُ معمر لا يُسنده . ورده الإمام النووي في "الخلاصة" فيما نقله عنه الزيلعي 2/186، فقال: هو حديث صحيح الإسناد على شرط البخاري ومسلم، لا يقدح فيه تفرُّدُ معمر، فإنه ثقة حافظ، فزيادته مقبولة.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ اس روایت کے برخلاف ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2750 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاَقَامَ بِهَا سَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ اَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ الصَّلَاةَ، وَمَنْ اَقَامَ اَكْثَرَ اَتَمَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ آپ نے وہاں سترہ دن قیام کیا آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص کسی جگہ سترہ دن قیام کرے تو وہ قصر نماز ادا کرے اور جو شخص اس سے زیادہ قیام کرے گا وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُضَادُّ خَبَرَ عِكْرِمَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الظَّاهِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر عکرمہ کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

2750- صحيح. إبراهيم بن يوسف الصيرفي: صدوق فيه لين، وقد توبع ومن فوقه من رجال الشيخين، وأخرجه أبو داؤد (1230) في الصلاة: باب متى يتم السفر، من طريق حفص بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/387-388 من طريق عاصم وحصين، عن عكرمة، به. وأخرجه أبو داؤد (1232) من طريق عبد الرحمٰن بن عبد الله بن الأصبهاني، عن عكرمة، به. وأخرجه البخاري (1080) في تقصير الصلاة: باب ما جاء في التقصير، و (4298) و (4299) في المغازي: باب مقام النبي صلى اللّٰه عليه وسلم بمكة زمن الفتح، والترمذي (549) في الصلاة: باب ما جاء في كم تقصر الصلاة، وابن ماجه (1075) في إقامة الصلاة: باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة، والبغوي (1028) من طرق عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد.

2751- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويحيى بن أبي إسحاق: هو يحيى بن أبي إسحاق الحضرمي النحوي. وأخرجه أحمد 3/190 عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (693) في صلاة المسافرين وقصرها، من طريق أبي كريب، حدثنا ابن عُلية به. وأخرجه البخاري (1081) في تقصير الصلاة: باب ما جاء في التقصير، و (4297) في المغازي: باب مقام النبي صلى الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح، ومسلم (693)، وابن الجارود في "المنتقى" (224)، وأبو عوانة 2/346، والترمذي (548) في الصلاة: باب ما جاء في كم تقصر الصلاة، وأبو داؤد (1233) في الصلاة: باب متى يتم المسافر، والنسائي 3/121 في تقصير الصلاة في السفر: باب المقام الذي يقصر بمثله الصلاة، والدارمي 1/355، وابن ماجه (1077) في إقامة الصلاة: باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة، والبيهقي 3/136، وأحمد 3/187، كلهم من طرق عن يحيى بن أبي إسحاق، به. وانظر (2754).

2751 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا، فَسَاَلْتُهُ: هَلْ اَقَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَقَمْنَا بِمَكَّةَ عَشْرًا

یحییٰ بن ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک سفر کیا' تو ہمارے واپس آنے تک آپ ہمیں دو رکعات پڑھاتے رہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت اختیار کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے مکہ میں دس دن قیام کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُسَافِرَ لَهُ الْقَصْرُ فِى السَّفَرِ مَا لَمْ يَعْزِمْ عَلٰى اِقَامَةِ اَرْبَعٍ فِىْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ وَّاِنْ طَالَ مُكْثُهُ فِى الْمَوْضِعِ الْوَاحِدِ وَجَازَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسافر کو سفر کے دوران قصر کرنے کا حق

حاصل ہے جب تک وہ کسی ایک جگہ پر چار دن تک مقیم رہنے کا پختہ ارادہ نہیں کرتا' اگرچہ ایک جگہ پر ٹھہرے ہوئے اسے طویل عرصہ گزر جائے اور وہ چار دن سے زیادہ وہاں ٹھہرا رہے

2752 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں بیس (۲۰) دن قیام کیا تھا اور آپ (اس دوران) قصر نماز ادا کرتے رہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِىْ عَقِبِ الْمَفْرُوْضَاتِ وَقُدَّامَهَا

مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرض نمازوں کے بعد یا ان سے پہلے نفل نمازوں کو ترک کر سکتا ہے

2752- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (2749).

2753 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدُ، يُرِيْدُ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَلَا بَعْدَهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی۔

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ تھی' آپ نے فرائض سے پہلے یا اسکے بعد کوئی (سنت یا نفل نماز) ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ عَزَمَ عَلٰى اِقَامَةِ عَشْرٍ فِيْ بَلْدَةٍ وَاحِدَةٍ لَّهُ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ جو شخص کسی شہر میں دس دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کرتا ہے اسے نماز کو قصر کرنے کا اختیار ہوگا

2754 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ اِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتّٰى رَجَعَ، وَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لئے نکلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لانے تک مسلسل قصر نماز ادا کرتے رہے آپ نے وہاں (یعنی مکہ مکرمہ میں) دس دن قیام کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ لِلْمُقِيْمِ بِمَكَّةَ عَلٰى اَيِّ حَالَةٍ كَانَ لَهُ اَنْ يَّقْصُرَ مِنَ الصَّلَاةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

2753- إسناده صحيح على شرط البخاري. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب القرشي. وأخرجه النسائي 3/122-123 في تقصير الصلاة في السفر: باب ترك التطوع في السفر، من طريق العلاء بن زهير قال: حدثنا وبرة بن عبد الرحمٰن قال: كان ابن عمر لا يزيد في السفر على ركعتين لا يصلي قبلها ولا بعدها، فقيل له: ما هٰذا؟ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع.

2754- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري، وأخرجه مسلم (693) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 3/118 في تقصير الصلاة في السفر، من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وانظر (2751).

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ مکہ میں مقیم ہونے والے شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ خواہ وہ کسی بھی حالت میں ہو اُسے اس بات کا حق ہوگا کہ وہ نماز کو قصر کرے

2755 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ: اَكُوْنُ بِمَكَّةَ فَكَيْفَ اُصَلِّي؟ قَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے کہا: اگر میں مکہ میں موجود ہوں تو میں کیسے نماز ادا کروں؟ انہوں نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرو جو حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَاجَّ لَهُ الْقَصْرُ فِي صَلَاتِهِ اَيَّامَ حَجِّهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حاجی کو اپنے حج کے ایام کے دوران قصر نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے

2756 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصَّلَوَاتِ رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَآمَنَهُ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں حالانکہ اس وقت لوگوں کی تعداد زیادہ تھی اور وہ زیادہ امن کی حالت میں تھے۔

2755- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلي أبو الوليد الطيالسي، وموسى بن سلمة هو الهذلي البصري ,وأخرجه مسلم (688) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 3/119 في تقصير الصلاة في السفر: باب الصلاة بمكة، من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (688)، والنسائي 3/119 من طريق قتادة، به.

2756- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الله بن عامر بن زرارة: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله بن عبيد أبو إسحاق السبيعي. وفي الصحيحين رواية زكريا بن أبي زائدة عنه، وقد رواه غير زكريا عنه، وفيهم من سمع منه قبل الاختلاط. وحارثة بن وهب الخزاعي: هو أخو عبيد الله بن عمر لأمه، له صحبة، نزل الكوفة، روى عن النبي صلى الله عليه وسلم، وعن جندب الخير الأزدي، وحفصة بنت عمر، وغيرهم. وعنه معبد بن خالد، والمسيب بن رافع، وغيرهم. واسم أمه: أم كلثوم بنت جرول بن المسيب الخزاعي، وقد تزوجها عمر رضي الله عنه. وأخرجه مسلم (696) في صلاة المسافرين وقصرها: باب قصر الصلاة بمنى، والترمذي (882) في الحج: باب ما جاء في تقصير الصلاة بمنى، والنسائي 3/119 و120 في تقصير الصلاة في السفر: باب الصلاة بمنى، وأبو داوُد (1965) في المناسك: باب القصر لأهل مكة، وأحمد 4/306، والطبراني 3/ (3241) و (3242) و (3243) و (3244) و (3246) و (3247) و (3248) و (3249) و (3250) و (3252) و (3253) و (3254) من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، بهذا الإسناد. ولفظه عندهم "بمنى" إلا الطبراني 3/ (3251) ففيه: "صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة وبمنى ركعتين ... ." وأخرجه أحمد 4/306 من طريق معبد بن خالد قال: سمعت حارثة بن وهب الخزاعي. وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَمَرَ بِاِتْمَامِ الصَّلَاةِ لِمَنْ اَقَامَ بِمِنًى اَيَّامَهُ تِلْكَ فِيْ حَجَّتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس شخص کو مکمل نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے جو اپنے حج کے ایام میں منیٰ میں مقیم رہتا ہے

2757 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ صَلّٰى بِنَا بِمِنًى، وَنَحْنُ اَوْفَرُ مَا كُنَّا رَكْعَتَيْنِ

❀❀ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی (راوی کو شک ہے) آپ نے منیٰ میں ہمیں نماز پڑھائی اس وقت ہماری تعداد زیادہ تھی لیکن آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائی تھیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْحَاجَّ عَلَيْهِ اَنْ يُتَمِّمَ الصَّلَاةَ بِمِنًى اَيَّامَ مُقَامِهٖ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حاجی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ منیٰ میں اپنے قیام کے دوران نماز کو مکمل ادا کرے

2758 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ، ثُمَّ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسافر کی نماز کی طرح دو رکعات پڑھائی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت کے ابتدائی حصے میں بھی دو رکعات پڑھائی ہیں بعد میں وہ وہاں چار رکعات پڑھنے لگے۔

2757- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن كثير هو العبدی. وأخرجه الطبرانی /3 (3245) عن أبی خليفة بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/306، والبخاری (1083) فی تقصير الصلاة: باب الصلاة بمنی، و (1656) فی الحج: باب الصلاة

2758- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن وهب: هو عبدُ الله بن وهب بن مسلم القرشی. وأخرجه مسلم (694) فی صلاة المسافرين وقصرها: باب قصر الصلاة بمنی، من طريق حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (694)، والدارمی 1/354 و 451-452 من طريق الزهری، به. وأخرجه البخاری (1082) فی تقصير الصلاة: باب الصلاة بمنی، من طريق عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه البخاری (1655) فی الحج: باب الصلاة بمنی، والنسائی 3/121

بَابُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ

باب: سجدہ ہائے تلاوت کا بیان

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُولِ الْجِنَانِ لِمَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ فِيْ تِلَاوَتِهِ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ تلاوت کرتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے کی اُمید کا تذکرہ

2759 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَرَاَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِى وَيَقُوْلُ: يَا وَيْلَهُ اُمِرَ ابْنُ آدَمَ السُّجُوْدَ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے' تو شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے وہ یہ کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کرلیا تو اسے جنت مل جائے گی مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا میں نے انکار کیا' تو مجھے جہنم ملے گی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ سَمِعَ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ اَنْ يَّسْجُدَ عِنْدَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ

اس بات کا تذکرہ جو شخص قرآن کی تلاوت سنتا ہے اس کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدہ تلاوت کے وقت سجدہ کرے

2759– إسناده صحيح . مسلم بن جنادة: ثقة، روى له الترمذي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وهو من أحفظ الناس لحديث الأعمش، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وهو في "صحيح ابن خزيمة " (549). وأخرجه مسلم (81) في الإيمان: باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، وابن ماجه (1052) في إقامة الصلاة: باب سجود القرآن، من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/443، والبغوي (653) ، من طريق يعلى بن عبيد (وقد تحرف في أحمد إلى: يعلى ... أنبأنا عبيد) ، وأحمد 2/443 من طريق محمد بن عبيد، و 2/443، ومسلم (81) من طريق وكيع، وابن خزيمة (549) من طريق جرير، كلهم عن الأعمش، به، ولفظهم: "فعصيت" بدل "فأبيت."

2760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَيَاْتِيْ عَلَى السَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُ لِسُجُوْدِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے جب آیت سجدہ پر پہنچتے تو سجدہ تلاوت کرتے تھے اور آپ کے ہمراہ ہم بھی سجدہ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ السُّجُوْدُ اِذَا قَرَاَ: (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) (الانشقاق: 1)

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ سورۃ انشقاق کی تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت کرے

2761 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَرَاَ بِهِمْ: (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) (الانشقاق: 1) فَسَجَدَ فِيْهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ انشقاق تلاوت کی تو اس میں سجدہ تلاوت کیا جب وہ یہ کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَائَةِ سُوْرَةِ: وَالنَّجْمِ

سورۃ نجم کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2760- حديث صحيح رجاله رجال الصحيح، إلا أن فضيل بن مرزوق، وإن خرج له البخاري متابعة، واحتج به مسلم: متكلم فيه، لسوء حفظه، لكنه قد توبع عليه. وأخرجه أحمد 2/17، والبخاري (1075) في سجود القرآن: باب من سجد لسجود القارء، و (1076) باب ازدحام الناس إذا قرأ الإمام السجدة، و (1079) باب من لم يجد موضعًا للسجود من الزحام، ومسلم (575) في المساجد: باب سجود التلاوة، وابن خزيمة (557) و (558)، وأبو داوٗد (1412) في الصلاة: باب في الرجل يسمع السجدة وهو راكب أو في غير الصلاة، والبغوي (768) من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهٰذا الإسناد. بلفظ "كان يقرأ القرآن، فيقرأ سورة فيها سجدة فيسجد، ونسجد معه حتى ما يجد بعضنا موضعًا لمكان جبهته" واللفظ لمسلم. وأخرجه أبو داوٗد (1413) من طريق عبد الله بن عمر، عن نافع به. وعبد الله هٰذا المكبر: ضعيف، لكن يعتضد برواية أخيه عبيد الله بن عمر الثقة المتقدمة.

2761- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/205 في القرآن: باب ما جاء في سجود القرآن، ومن طريقه أخرجه مسلم (578) في المساجد: باب سجود التلاوة، والنسائي 2/161 في الافتتاح: باب السجود في (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ). وأخرجه البخاري (1074) في سجود القرآن: باب سجدة (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)، والدارمي 1/343، ومسلم (578)، والنسائي

2762 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں سورۂ نجم کی تلاوت کی تو آپ نے سجدہ تلاوت کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا قَرَاَ سُوْرَةَ النَّجْمِ اسْتِعْمَالُ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ سورۂ نجم کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ تلاوت کرے

2763 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، وَعُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي النَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورت نجم میں سجدہ تلاوت کیا آپ کے ہمراہ

2/161، من طرق عن أبي سلمة، بهٰذا الإسناد . وأخرجه البخاري (766) في الأذان: باب الجهر في العشاء، و (768) باب القراءة في العشاء بالسجدة، و (1078) باب من قرأ السجدة في الصلاة فسجد بها، ومسلم (578)، وأبو داوُد (1408) في الصلاة: باب السجود في (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَأْ)، والنسائي 2/162 باب السجود في الفريضة، والبغوي (767) من طريق أبي رافع، عن أبي هريرة بلفظ: "صليت مع أبي هريرة العَتَمَةَ، فقرأ: (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فسجد، فقلتُ: ما هذه؟ قال: سجدتُ بها خلف أبي القاسم صلى الله عليه وسلم، فلا أزالُ أسجد فيها حتى ألقاه." وأخرجه ابنُ خزيمة (955) من طريق بكر بن عبد الله بن نعيم بن عبد الله المجمر، أنه قال: صليتُ مع أبي هريرة فوق هٰذا المسجد، فقرأ: (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فسجد فيها، وقال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد فيها.

2762– إسناده صحيح على شرط البخاري. الصوفي: هو أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، مترجم في "السير" 14/152، وابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب، ويزيد بن قسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وهو في "مسند ابن الجعد" (2858) . وأخرجه أحمد 5/186، والدارمي 2/343، والترمذي (576) في الصلاة: باب ما جاء من لم يسجد فيه، والبخاري (1073) في سجود القرآن: باب من قرأ السجدة ولم يسجد، وأبو داوُد (1404) في الصلاة: باب من لم ير السجود في المفصل، والبغوي (769)، وابن خزيمة (568)، من طرق عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث (2769) . وأخرجه البخاري (1072)، ومسلم (577) في المساجد: باب سجود التلاوة، والنسائي 2/160 في الافتتاح: باب ترك السجود في النجم، وابن خزيمة (568)، من طريق يزيد بن خُصَيْفة، عن يزيد بن عبد الله بن قسيط، به. وأخرجه أبو داوُد (1405)، وابن خزيمة (566)، والدارقطني 1/409–410 من طريق ابن وهب، عن أبي صخر، عن ابن قسيط، عن خارجة بن زيد بن ثابت، عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم.

مسلمانوں، مشرکین، جنات اور انسانوں نے بھی سجدہ تلاوت کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُمُومَ هٰذَا الْخَبَرِ اُرِيْدَ بَعْضَ الْعُمُومِ لَا الْكُلَّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس روایت کے عموم سے مراد بعض عموم ہیں، تمام عموم مراد نہیں ہیں

2764 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِیَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلَّا سَجَدَ، اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَوَضَعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، وَقَالَ: يَكْفِيْنِیْ.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ تلاوت کیا۔ حاضرین میں سے ہر شخص نے سجدہ تلاوت کیا صرف ایک شخص نے نہیں کیا اس نے مٹھی میں کنکریاں لی اور اپنی پیشانی کے ساتھ لگا دیا اور بولا: میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں، میں نے اس شخص کو دیکھا، وہ کافر ہونے کے عالم میں قتل ہوا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْجُدَ عِنْدَ قِرَاءَتِهٖ سُوْرَةَ ص

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ سورۂ ص کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرے

2765 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

2763- إسناده صحيح . الحسن بن عمر بن شقيق: صدوق من رجال البخاري . وعمر بن يزيد السياري: صدوق، روى له أبو داوٗد، ومن فوقهما من رجال الشيخين . وأخرجه البخاري (1071) في سجود القرآن: باب سجود المسلمين مع المشركين، و (4862) في التفسير: باب (فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا) ، من سورة النجم، والترمذي (575) في الصلاة: باب ما جاء في السجدة في النجم، والبغوي (763) ، والدارقطني 1/409، من طريق عبد الوارث بن سعيد، بهٰذا الإسناد.

2764- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وشعبة روى عن أبي إسحاق قبل الاختلاط . وأخرجه أحمد 1/401 و437 و443 و462، والبخاري (1067) في سجود القرآن: باب ما جاء في سجود القرآن وسنتها، و (1070) باب سجدة النجم، و (3853) في مناقب الأنصار: باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين بمكة، و (3972) في المغازي: باب قتل أبي جهل، ومسلم (576) في المساجد: باب سجود التلاوة، وأبو داوٗد (1406) في الصلاة: باب من رأى فيها السجود، والنسائي 2/160 في الافتتاح: باب السجود في النجم، والدارمي 1/342، وابن خزيمة (553) ، من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/388، والبخاري (3863) في التفسير: باب (فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا) من سورة: والنجم، من طريقين عن أبي إسحاق، به.

اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ص وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ، فَلَمَّا كَانَ یَوْمٌ آخَرُ قَرَاَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَنَشَّزَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هِیَ تَوْبَةُ نَبِیٍّ، وَلٰكِنِّیْ رَاَیْتُكُمْ تَنَشَّزْتُمْ لِلسُّجُوْدِ، فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت کی آپ اس وقت منبر پر موجود تھے جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے سجدہ تلاوت کیا آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی سجدہ کیا جب اگلا دن آیا تو آپ نے قرأت کی سجدہ تلاوت کے مقام پر پہنچے تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں تم لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو پھر آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا سَجَدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ص

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص میں سجدہ تلاوت کیا

2766 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ، وَالْاَشَجُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ الْعَبَّاسِ: سَجْدَةُ ص مِنْ اَیْنَ اَخَذْتَهَا؟ قَالَ: فَتَلَا عَلَیَّ: (وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوُدَ وَسُلَیْمَانَ وَاَیُّوْبَ) حَتّٰی بَلَغَ اِلٰی قَوْلِهٖ: (اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الأنعام: **90**).

قَالَ: كَانَ دَاوُدُ سَجَدَ فِیْهَا، فَلِذٰلِكَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

2765- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن سلم: هو عبد الله بن سلم المقدسي، له ترجمة في السير (14/306). وأخرجه أبو داؤد (1410) في الصلاة: باب السجود في (ص)، والبيهقي 2/318، من طريق عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 2/431-432، وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وأورده ابن كثير في "التفسير" 7/53 من رواية أبي داؤد، وقال: تفرد به أبو داؤد، وإسناده على شرط الصحيح. وسيرد برقم (2799).

2766- إسناده صحيح. أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب الهمداني، والأشج: هو عبد الله بن سعيد الأشج، وأبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدي، وهو وإن خرج له البخاري متابعة، وروى له الباقون، ووثقه غير واحد: يخطء، وقال ابن معين: صدوق وليس بحجة. قلت: وقد توبع على حديثه هٰذا. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (552). وأخرجه البخاري (3421) في الأنبياء: باب (وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ) و (4806) و (4807) في التفسير: سورة (ص)، من طرق عن العوام بن حوشب بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4632) في التفسير: باب (اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) من طريق سليمان الأحول عن مجاهد، به مختصرًا. وأخرجه النسائي 2/159 في الافتتاح: باب سجود القرآن، السجود في (ص)، والدارقطني 1/407، وابن خزيمة (551)، من طريقين عن سعيد بن جبير.

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ سورہ ص میں سجدہ تلاوت موجود ہونے کا حکم آپ نے کہاں سے حاصل کیا ہے؟ تو انہوں نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''اس کی ذریّت میں مسلمان داؤد سلیمان اور ایوب ہیں''۔

یہ آیت انہوں نے یہاں تک تلاوت کی:

''یہ وہ لوگ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اس جگہ پر سجدہ کیا تھا اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (اس آیت پر) سجدہ کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْجُدَ عِنْدَ قِرَائَتِهٖ سُوْرَةَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ سورۃ علق کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرے

2767 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے سورہ انشقاق اور سورہ علق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سجدہ تلاوت کیا۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ فِیْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فِیْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو نماز کے دوران سجدہ تلاوت کے وقت کون سی دعا مانگنی چاہیے؟

2768 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2767– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أيوب بْنُ مُوْسَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ العاص. وأخرجه مسلم (578) في المساجد: باب سجود التلاوة، وابن ماجة (1058) في إقامة الصلاة: باب عدد سجود القرآن، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (578)، وأبو داوٗد (1407) في الصلاة: باب السجود في (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَاْ)، والنسائي 2/162 في الافتتاح: باب السجود في (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ)، والترمذي (573) في الصلاة: باب ما جاء في السجدة في (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ) و (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)، والدارمي 1/343، وابن خزيمة (554)، والبغوي (764)، من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه ابن خزيمة (555) من طريق ابن جريج، عن أيوب بن موسى، به. وأخرجه مسلم (578)، والدارقطني 1/409 من طريق عبد الرحمٰن الأعرج، والترمذي (574) من طريق أبي بكر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام، كلاهما عن أبي هريرة مثله. وأخرج النسائي 2/162 من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة قال: سجد جبير بن وعمر رضي الله عنهما، ومن هو خير منهما صلى الله عليه وسلم في (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ).

مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ لِىَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَا حَسَنُ، حَدَّثَنِىْ جَدُّكَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ رَاَيْتُ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنِّىْ اُصَلِّىْ خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَرَاَيْتُ كَاَنِّىْ قَرَاْتُ سَجْدَةً فَرَاَيْتُ الشَّجَرَةَ كَاَنَّهَا تَسْجُدُ لِسُجُوْدِىْ، فَسَمِعْتُهَا وَهِىَ سَاجِدَةٌ وَهِىَ تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِىْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِىْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَضَعْ عَنِّىْ بِهَا وِزْرًا، وَاقْبَلْهَا مِنِّىْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ السَّجْدَةَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا قَالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ

۞۞ حسن بن محمد کہتے ہیں ابن جریر نے مجھ سے کہا: اے حسن! تمہارے دادا عبیداللہ بن ابویزید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا ہے گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں میں نے دیکھا' میں نے آیت سجدہ تلاوت کی میں نے درخت کو دیکھا' وہ بھی میرے سجدے کی طرح سجدہ کر رہا ہے میں نے اسے سجدے کی حالت میں یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو اس کے عوض میں اپنی بارگاہ میں میرے لئے اجر نوٹ کر لے اور اسے اپنی بارگاہ میں ذخیرے کے طور پر رکھ دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کر دے اور اسے میری طرف سے اسی طرح قبول کر لے جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا''۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی تو میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں وہی کلمات پڑھتے ہوئے سنا جو اس شخص نے درخت کے کلام کے حوالے سے بیان کئے تھے۔

2768– إسناده ضعيف، الحسن بن محمد بن عبيد الله لم يرو عن غير ابن جريج، وعنه محمد بن يزيد بن خنيس، قال العقيلي في "الضعفاء" 1/243: لا يتابع على حديثه، ولا يعرف إلا به، واستغرب الترمذي حديثه، وقال الذهبي في "الميزان" وقال غيره (أي غير العقيلي): فيه جهالة، ما روى عنه سوى ابن خنيس، وقال في "المغني": غير معروف، وقال في "الكاشف": غير حجة، ومع ذلك فقد وافق الحاكم على تصحيحه! وهو في "صحيح ابن خزيمة" (562)، وقد سقط من إسناده "حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أبي يزيد" و"عبيد الله بن أبي يزيد" فيستدرك من هنا. وقد وهم محققه، فصحح إسناده مع جهالة الحسن بن محمد، وأقره على هذا الوهم الشيخ ناصر. وأخرجه الترمذي (579) في الصلاة: باب ما يقول في سجود القرآن، و (3424) في الدعوات: باب ما يقول في سجود القرآن، وابن ماجه (1053) في إقامة الصلاة: باب سجود القرآن، والبغوي (771)، والعقيلي في "الضعفاء" 1/243، والمزي في "تهذيب الكمال" 6/314 من طريق محمد بن يزيد بن خنيس، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه. وصححه الحاكم 1/219–220 وقال: هذا حديث صحيح، رواته مكيون لم يذكر واحد منهم بجرح، وهو من شرط الصحيح ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!!

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سُجُوْدَ الْمَرْءِ عِنْدَ الْقِرَائَةِ فِى الْمَوَاضِعِ الْمَعْلُومَةِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ کی کتاب میں مخصوص مقامات کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرنا آدمی پر فرض نہیں ہے

2769 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

2769- إسناده صحيح على شرطهما. يحيى: هو يحيى بن سعيد بن فروخ، وابن قُسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (568). وأخرجه أحمد 5/183 من طريق يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2762).

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب نماز جمعہ کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَفْضَلَ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے

2770 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ، وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ: الْجِنِّ، وَالْاِنْسِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سورج ایسے کسی دن پر طلوع نہیں ہوتا اور غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے افضل ہو ہر جانور جمعہ کے دن خوفزدہ رہتا ہے صرف یہ دو گروہ جن اور انسان (خوف زدہ نہیں ہوتے)

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ان خصوصیات کا تذکرہ کہ جب آدمی جمعہ کے دن ان پر عمل کرے تو وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے

2771 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنَّ بَشِيرَ بْنَ اَبِي عَمْرٍو الْخَوْلَانِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيبِيَّ، حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

2770- إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب، والعلاء: هو العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب الجهني. وأخرجه أحمد "2/456"، والبغوي 1062 من طريق الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ من الجن والإنس، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَكَرَجُلٍ قدم بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قدم بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قدم شَاةً، وَكَرَجُلٍ قدم طائرا، وكرجل قدم بيضة، فإذا حضر الإمام طويت الصُّحف" وأخرجه عبد الرزاق "5563"، وأحمد "2/272" عن ابن جريج، أخبرني العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب، عن أبي عبد الله إسحاق مولى زائدة أنه سمع أبا هريرة.

(متن حدیث): خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَعْتَقَ رَقَبَةً

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔
"پانچ چیزیں ایسی ہیں جو شخص ایک ہی دن میں اس پر عمل کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں نوٹ کرلیتا ہے' جو شخص بیمار کی عیادت کرے۔ جنازے میں شریک ہو ایک دن کا روزہ رکھے جمعہ کے لئے جائے اور غلام کو آزاد کرے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً يُسْتَجَابُ فِيْهَا دُعَاءُ كُلِّ دَاعِي

اس بات کا بیان کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں ہر دعا مانگنے والے کی دعا مستجاب ہوتی ہے

2772 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

2771- إسناده قوى. الوليد بن قيس التجيبى روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال العجلى: مصرى تابعى ثقة، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه أبو يعلى "1044" من طريق عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد، بلفظ: "خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مـن أهل الجنة: من صام يوم الجمعة، وراح إلى الجمعة، وشهد جنازة، وأعتق رقبة" ولم يذكر الخامسة وهى "وعاد مريضا" كما جاء ت فى رواية المؤلف . وذكره الهيثمى فى "المجمع "2/169": عـن أبـى يعلى، وقال: رجاله ثقات . وأخـرجه أبو يعلى "1043" من طـريـق ابـن وهـب، أخبـرنى ابن لهيعة، عن يزيد بن أبى حبيب، عن الوليد بن قيس، أن أبا سعيد اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول: "مـن وافـق صيامه يوم الجمعة، وعاد مريضا، وشهد جنازة، وتصدَق، وأعتق، وجبت له الجنة" وهٰذا سند قوى، ابن وهب هو عبد الله وهو أحد من روى عن ابن لهيعة قبل احتراق كتبه.

2772- إسـناده صحيح على شرط الشيخين . يـزيـد بـن عبـد الله بن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ. وهو فى "الموطأ" "1/108" - "110 فـى الـجـمـعـة: بـاب ما جاء فى الساعة التى فى يوم الجمعة، وأخرجه من طريقه: أبو داوٗد "1046" فى الصلاة: باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة والترمذى "491" فى الصلاة باب ما جاء فى الساعة التى ترجى فى يوم الجمعة وأحمد "2/486" والبغوى "1050" وقال الترمذى حديث حسن صحيح وأخرجه الحاكم "1/278" "279" وقال هٰذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبى وأخرجه عبد الرزاق "5583 من طريق الأعرج، عن إبراهيم بن عبد الرحمٰن، و "5585" مـن طـريـق ابـن جـريـج عـن رجل، عن أبى سلمة، كلاهما عن أبى هريرة مختصرا . وأخـرجه أحمد "2/504"، والبغوى "1046"، والحاكم "1/279" و "2/544" من طريق أبى سلمة، عن أبى هريرة مختصرا . وأخرجه الدارمى "1/368" من طريق ابن سيرين عن أبـى هـريـرة قال: التقيت أنا وكعب، فجعلت أحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وجعل يحدثنى عن التوراة حتى اتينا على ذكر يوم الجمعة فقلت: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إن فيها الساعة لا يوافقها عبد مسلم يصلى يسأل الله فيها خيرا إلا أعطاه إياه." وأخرجه طرفا منه: مسلم "854 فى الجمعة: باب فضل يوم الجمعة، والترمذى "488" باب ما جاء فى فضل يوم الجمعة، والنسائى "3/89" - "90" فى الجمعة: باب فضل يوم الجمعة، وأحمد "2/401" و "512"، من طريق عبد الرحمٰن الأعرج، عن أبى هـريرة أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "خيـر يـوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه أدخل الجنة، وفيه أخرج مـنها، ولا تقوم الساعة إلا فى يوم الجمعة ." وأخرجه أحمد "2/540" مـن طـريق عبد الله بن فروخ، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد "518" - "519" مـن طـريق سعيد المقبرى، عن أبيه، عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ما طلعت الشمس ولا غـربـت عـلى يوم خير من يوم الجمعة، هدانا الله له، وأضل الناس عنه، فالناس لنا فيه تبع هولنا، ولليهود يوم السبت، وللنصارى يوم الأحـد، إن فيـه لساعة لا يوافقها مؤمن يصلى يسأل الله عز وجل شيئًا إلا أعطاه ."وأخرج ابن ماجه 1139 "فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الساعة التى ترجى فى الجمعة.

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ، فَلَقِيتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهُ، فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ، وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ، اَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ اُهْبِطَ، وَفِيهِ مَاتَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مِنْ حِينِ تُصْبِحُ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ، وَالْاِنْسَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ يُصَلِّي يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ: بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، قَالَ: فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں کوہِ طور کی زیارت کے لئے روانہ ہوا میری ملاقات کعب الاحبار سے ہوئی میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے تورات کے بارے میں کچھ باتیں بتائیں میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے بارے میں بتایا میں نے انہیں جو احادیث بیان کی تھیں ان میں یہ بات بھی بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جن دنوں پر سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن میں انہیں زمین پر اتارا گیا اسی دن ان کا انتقال ہوا اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن میں قیامت قائم ہوگی ہر جانور جمعہ کے دن (گھبراہٹ کی وجہ سے) چیختا ہے اس وقت جب صبح (صادق) ہوتی ہے یہاں تک کہ جب سورج نکل آئے' (تو وہ چیخنا بند کر دیتا ہے) وہ ایسا قیامت کے خوف کی وجہ سے کرتا ہے البتہ جنوں اور انسانوں کا معاملہ مختلف ہے اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' جس میں اگر مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا''۔

اس پر کعب الاحبار نے کہا: یہ خصوصیت پورے سال میں صرف کسی ایک دن میں ہوتی ہے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ ہر جمعے میں ہوتی ہے' پھر کعب نے تورات کی تلاوت کی تو یہ بات بیان کی' اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے۔

2772/1 - قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ اَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنَ الطُّوْرِ، فَقَالَ: لَوْ اَدْرَكْتُكَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ اِلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تُعْمَلُ * الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِلٰى مَسْجِدِي هٰذَا، وَاِلٰى مَسْجِدِ اِيلِيَاءَ، اَوْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ - شَكَّ اَيُّهُمَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت بصرہ بن ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے

دریافت کیا: تم کہاں سے آ رہے ہو۔ میں نے کہا: کوہِ طور سے۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہارے اس کی طرف جانے سے پہلے تم سے مل لیتا تو (تمہیں بتاتا)' تم اس کی طرف نہ جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے۔ مسجد الحرام اور میری یہ مسجد اور مسجد ایلیاء (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مسجد بیت المقدس''۔

2772/2 - قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ، وَمَا حَدَّثْتُهُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْبٌ: وَذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ، قُلْتُ: ثُمَّ قَرَاَ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَاَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّنَ عَلَيَّ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ آخِرَ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ، وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ، حَتّٰى يُصَلِّيَهَا، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: بَلٰى، قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے کعب الاحبار کے ساتھ اپنی ملاقات کے بارے میں ان کے سامنے ذکر کیا' اور جمعہ کے دن کے بارے میں بھی انہیں بتایا تو میں نے ان سے کہا: کعب نے تو یہ کہا ہے' یہ گھڑی سال میں صرف ایک دن ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب نے غلط کہا ہے میں نے کہا: پھر انہوں نے تورات کی تلاوت کی تو یہ بات بیان کی' یہ گھڑی ہر جمعہ میں ہوتی ہے' تو عبداللہ بن سلام نے کہا: کعب نے یہ بات ٹھیک کہی ہے' پھر عبداللہ بن سلام نے فرمایا: میں یہ بات جانتا ہوں' وہ کونسی گھڑی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ان سے کہا' آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں آپ اس حوالے سے میرے ساتھ بخل سے کام نہ لیجئے' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کیسے ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس وقت میں جو مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہو''۔

تو اس گھڑی میں' تو کوئی نماز ادا نہیں کی جاتی' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔

''جو شخص بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر لے''۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ الدَّاعِي فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ، اِذَا دَعَا فِي الْخَيْرِ دُوْنَ الشَّرِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس گھڑی میں دعا مانگنے والے کی دعا کو مستجاب کرتا ہے جو گھڑی جمعہ میں ہوتی ہے جب آدمی بھلائی کے بارے میں دعا مانگے نہ کہ برائی کے بارے میں مانگے

2773 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ تَبَايُنِ النَّاسِ فِي الْاَجْرِ عِنْدَ رَوَاحِهِمْ اِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے لئے جانے کے حوالے سے لوگوں کے اجر میں اختلاف کا تذکرہ

2774 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

2773- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدي المعروف بابن عُلية، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، ومحمد: هو ابن سيرين. وأخرجه مسلم "852" في الجمعة: باب في الساعة التي في يوم الجمعة، من طريق زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/230"، والبخاري "6400" في الدعوات: باب الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة، والنسائي "3/110" - "116" في الجمعة: باب الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة، من طريق إسماعيل بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/284"، وابن ماجه "1138" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة، من طريقين عن أيوب، وأخرجه البخاري "5294 في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، ومسلم "852"، وأحمد "2/255" من طريق محمد بن سيرين، به. وأخرجه مالك في "الموطأ" "1/108" في الجمعة: باب ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة، ومن طريقه البخاري "935" في الجمعة: باب الساعة التي في يوم الجمعة، ومسلم "852"، وأحمد "2/486"، والبغوي "1048"، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم "852"، وعبد الرزاق في "المصنف" "5572"، وأحمد "2/280" و "469" و "481" و "498" من طريق محمد بن زياد عن أبي هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "5571"، وأحمد "2/312"، ومسلم "852"، والبغوي "1049" من طريق همام بن منبه عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد "2/284"، والنسائي "3/115" من طريق سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة وأخرجه من طرق أخرى عن أبي هريرة: أحمد "2/257"، "272" و "401" و "403" و "489" وانظر الحديث السابق.

الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّـهٗ قَالَ: عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ، يَكْتُبَانِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَيْرًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(جمعہ کے دن) مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے بیٹھ جاتے ہیں جو پہلے آنیوالوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' تو ان کی مثال یوں ہے: کسی شخص نے اونٹ کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے گائے کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے بکری کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے پرندے کی قربانی کی پھر جیسے اس نے انڈہ صدقہ کیا' پھر جب امام منبر پر (بیٹھ جاتا) ہے' تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ مُغْتَسِلًا لَهَا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو غسل جنابت کی طرح کا غسل کر کے جمعہ کے لئے آتا ہے

2775 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا، وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَاَنَّمَا

2774– إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح. وانظر التعليق على الحديث "2770" وأخرجه البخاري "929" في الجمعة: باب الاستماع إلى الخطبة، و "3211" في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، ومسلم "850" "24" في الجمعة: باب فضل التهجير يوم الجمعة، والنسائي "2/116" في الإمامة: باب التهجير إلى الصلاة، "3/97" - "98" في الجمعة: باب التبكير إلى الجمعة، والدارمي "1/363"، وأحمد "2/259" و"280" من طريق الزهري عن أبي عبد الله الأغر، عن أبي هريرة، ولفظ مسلم: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد ملائكة يكتبون الأول فالأول، فإذا جلس الإمام طووا الصحف، وجاؤوا يستمعون الذكر، ومثل المهجر كمثل الذي يهدي البدنة، ثم كالذي يهدي بقرة، ثم كالذي الكبش، ثم كالذي يهدي الدجاجة، ثم كالذي يهدي البيضة." وأخرجه البخاري "3211"، والدارمي "1/362" من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرج مسلم "850"، والنسائي "3/98"، وابن ماجه "1092" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في التهجير إلى الجمعة، وأحمد "2/239"، والبغوي "1061" من طريق سفيان عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة.

قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ .

(توضیح مصنف):قَالَ أَبُوْحَاتِمٍ : فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ اسْمَ الرَّوَاحِ يَقَعُ عَلٰى جَمِيعِ سَاعَاتِ النَّهَارِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الرَّوَاحَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح کا غسل کرے اور پھر روانہ ہو جائے' تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی جو شخص دوسری گھڑی میں جائے اس نے گائے کی قربانی کی جو شخص تیسری گھڑی میں جائے اس نے دنبے کی قربانی کی جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے اس نے مرغی کی قربانی کی جو شخص پانچویں گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے انڈہ صدقہ کیا جب امام آجائے' تو فرشتے مسجد میں آکر (ذکر یعنی خطبے کو) سنتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ لفظ ''رواح'' (جانے) کا اطلاق دن کی تمام گھڑیوں پر ہوتا ہے' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ لفظ ''رواح'' کا اطلاق صرف زوال کے بعد جانے پر ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ بِشَرَائِطِهَا اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيهَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے اگلے جمعے تک (کے گناہوں) کی گناہوں کی مغفرت کر دینا جو شرائط کے ہمراہ جمعہ ادا کرنے آتا ہے

2776 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ اَبُوْ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

2775- إسناده صحيح على شرطهما . سُمي: هو مولى اَبِيْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام، وأبو صالح: هو ذكوان السمان وهو في "الموطأ" "1/101" في الجمعة: باب العمل في غسل يوم الجمعة، ومن طريقه: أخرجه البخاري "881" في الجمعة: باب فضل الجمعة، ومسلم "850" "10" في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والترمذي "499" باب ما جاء في التبكير إلى الجمعة، وأبو داوُد 531 في الطهارة: باب الغسل يوم الجمعة، والنسائي "3/99" في الجمعة: باب وقت الجمعة، وأحمد "2/460"، والبغوي ."1063" وأخرجه النسائي "3/98"، "99" من طريق ابن عجلان، عن سمي، به نحوه . وأخرجه مسلم "850" من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به.

2776- إسناده صحيح على شرط البخاري، فإن عبد الله بن وديعة لم يخرج له مسلم، وهو تابعي جليل، وقد ذكره ابن سعد في الصحابة وكذا ابن منده، وعزاه لأبي حاتم، ومستندهم أن بعض الرواة لم يذكر بينه وبين النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الحديث أحدا، لكنه لم يصرح بسماعه، فالصواب إثبات الواسطة. وأخرجه أحمد "5/438"، "440"، والبخاري "883" في الجمعة: باب الدهن للجمعة و "910" باب لا يفرق بين اثنين يوم الجمعة، والدارمي "1/362"، من طريق ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجه "1097"، وأحمد "5/181"، وابن خزيمة "1763" و "1764" و "1812" من طريق ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبيه، عن عبد الله بن وديعة، عن أبي ذر مثله، وسنده حسن.

(متن حدیث): مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَتَطَهَّرَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنِهِ، اَوْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى مَا بَدَا لَهُ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرَى

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ممکن ہو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر وہ تیل لگائے یا اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرے پھر جتنا مناسب سمجھے نماز (یعنی سنتیں یا نوافل) ادا کرے پھر جب امام آ جائے تو خاموشی (کے ساتھ اس کا خطبہ سنے) تو اس شخص کے اس جمعے اور آگلے جمعے تک کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ نَظِيفَيْنِ، وَلَا يَلْبَسُهُمَا اِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اِذَا كَانَ مِمَّنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ جَلَّ، وَعَلَا عَلَيْهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ دو صاف کپڑے اختیار کرے اور انہیں جمعہ کے دن پہنے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ نعمت عطا کی ہو (کہ اس کے پاس اضافی کپڑے ہوں)

2777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَرَاَى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ النِّمَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَّجَدَ سَعَةً اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ

2777- حديث صحيح بشاهده، هو في "صحيح ابن حزيمة " "1765" وزاد فيه: "وعن يحيى بن عروة، عن أبيه، عن عائشة." وعمرو بن أبي سلمة هو التنيسي الدمشقي: إلا أنه كما قال الإمام أحمد: روى عن زهير بن محمد أباطيل، وشيخه: زهير بن محمد رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة، وبقية رجاله ثقات. وأخرجه ابن ماجه "1096" من طريق محمد بن يحيى، عن عمرو بن أبي سلمة، عن زهير، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. وله شاهد يتقوى به عند أبي داوُد "1078" من طريق يونس وعمرو بن الحارث، أن يحيى بن سعيد الأنصاري حدثه، أن محمد بن يحيى بن حبان حدثه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وهٰذا سند صحيح، لكنه مرسل، وقد وصله أبو داوُد، وابن ماجه "1095" من طريق ابن وهب، أخبرني عمرو بن الحارث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن موسى بن سعد أو سعيد، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن عبد الله بن سلام ... ورجاله ثقات رجال مسلم، إلا أن فيه انقطاعا بين محمد بن يحيى بن حبان وبين عبد الله بن سلام، فقد ولد محمد بن يحيى سنة "47" أي: بعد وفاة عبد الله بن سلام بأربع سنوات. وأخرجه ابن ماجه بإثر حديث "1095" عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن شيخ لنا، عن عبد الحميد بن جعفر، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن يوسف بن عبد الله بن سلام، عن أبيه. وفيه جهالة شيخ ابن أبي شيبة، وباقي السند رجاله ثقات.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیا۔ آپ نے لوگوں کے جسموں پر کام کاج والے کپڑے دیکھے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کسی پر کوئی (حرج) نہیں ہوگا اگر اس کے پاس گنجائش ہو تو وہ جمعہ کے لئے دو کپڑے پہن لے جو اس کے کام کاج (یعنی محنت مزدوری) کے کپڑوں کے علاوہ ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السِّوَاكَ، وَلُبْسَ الْمَرْءِ اَحْسَنَ ثِيَابِهٖ مِنْ شَرَائِطِ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ مِنَ الذُّنُوْبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسواک کرنا اور آدمی کا عمدہ لباس پہننا جمعہ کی ان شرائط میں شامل ہے جس کی وجہ سے آدمی کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

2778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَنَّ، وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ، وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ، ثُمَّ جَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْكَعَ، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يُصَلِّيَ، كَانَتْ كَفَّارَةً مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر وہ اس کے پاس ہو اور عمدہ کپڑے پہنے پھر وہ مسجد کی طرف جائے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے' پھر جتنا اللہ کو منظور ہو اتنے نوافل ادا کرے پھر خاموش رہے' جب امام آ جائے' یہاں تک کہ وہ نماز ادا کر لے تو یہ چیز اس کے اس جمعہ اور اس سے پہلے کے جمعہ کے درمیان (گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

2778- إسناده قوی، فقد صرح محمد بن إسحاق بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه . الدورقی: هو يعقوب بن إبراهيم الدورقی، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية. وهو فی "صحيح ابن خزيمة " ."1762" وأخرجه الحاكم "1/283"، والبيهقی "3/243" من طريق إسماعيل بن علية، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/81"، وأبو داوٗد "343" فی الطهارة: باب الغسل يوم الجمعة، والبغوی "1060" من طرق عن محمد بن إسحاق، بهٰذا الإسناد . وزادوا فيه: "وقال أبو هريرة: وزيادة ثلاثة أيام، لأن اللّٰه تعالی يقول: (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) وصححه الحاكم "1/283"، ووافقه الذهبی.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ قَدْ يَكُوْنُ لِلْمُتَوَضِّءِ، اِذَا اَتَى الْجُمُعَةَ بِهٰذِهِ الْاَوْصَافِ، وَاِنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت بعض اوقات وضو کرنے والے کو بھی حاصل ہوتی ہے وہ جو ان اوصاف کے ہمراہ جمعہ ادا کرنے آتا ہے اگرچہ اس نے جمعہ کے لئے غسل نہ کیا ہو

2779 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ، فَسَمِعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى، فَقَدْ لَغَا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَدْ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَّمْ يَسْبُرْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجُمُعَةَ اِلَى الْجُمُعَةِ ثَمَانِيَةُ اَيَّامٍ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَقُلْ غُفِرَ لَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ، فَوَقْتُ الْجُمُعَةِ زَوَالُ الشَّمْسِ، فَمِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى زَوَالِ الشَّمْسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى سَبْعَةُ اَيَّامٍ، وَقَوْلُهٗ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ تَمَامُ الْعَشْرِ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) (الأنعام: 160)، وَهٰذَا مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا: اِنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَعْمَلُ طَاعَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا ذُنُوْبًا لَمْ يَكْتَسِبْهَا بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لئے آئے اور (خطبے) کو سنے خاموش رہے' تو اس شخص کے اس جمعے سے لے کر آگے جمعے تک اور مزید تین دن کے (گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو شخص کنکریوں کو چھوتا ہے وہ لغو کا مرتکب ہوتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک آٹھ دن بنتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے کہ ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعے تک کے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ تو جمعے کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہوتا ہے۔ تو جمعہ کے دن سورج ڈھلنے کے بعد سے اگلے جمعے کے سورج ڈھلنے تک سات دن بنتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اس کے علاوہ مزید تین دن تو اس طرح دس دن پورے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

2779- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه أحمد "2/424"، ومسلم "857" في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، والترمذي "498" في الصلاة: باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة، وابن ماجه "1090" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الرخصة في ذلك، والبغوي "336" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد.

''جوشخص نیکی کرتا ہے تو وہ دس گنا بن جاتی ہے''۔

یہ وہ بات ہے۔ جس کے بارے میں ہم نے اپنی کتابوں میں یہ بات نقل کی ہے کہ آدمی جب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے متعلق عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ان گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔ جن کا ارتکاب وہ بعد میں نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ الْخَبَرَ الَّذِى تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے سابقہ ذکر شدہ روایت کی بیان کی ہے

2780 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَحْسَنَ غُسْلَهُ وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، اَوْ دُهْنِهِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الَّتِىْ بَعْدَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح غسل کرے پھر عمدہ کپڑے پہنے اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے یا تیل لگائے' تو اس شخص کے اس جمعے اور اگلے جمعے کے درمیانی مزید اس کے بعد تین دن کے (گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهِ يُعْطِى الْجَائِى اِلَى الْجُمُعَةِ بِاَوْصَافٍ مَعْلُوْمَةٍ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت مخصوص اوصاف کے ہمراہ جمعہ کے لئے آنے والے شخص کے ایک قدم کے عوض میں ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کرتا ہے

2781 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِىُّ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِىُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِىْ اَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِىُّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

2780- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه هو "857" في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، والبغوي "1059" من طريق رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صالح، بهذا الإسناد، ولفظه: "من اغتسل وأتى الجمعة، فصلى ما قدر له، ثم أنصت حتى يفرغ من خطبته، ثم يصلي معه، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وفضل ثلاثة أيام."

(متن حدیث):مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ، وَابْتَكَرَ، وَمَشٰى فَدَنَا، وَاسْتَمَعَ، وَاَنْصَتَ، وَلَمْ يَلْغُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا عَمَلَ سَنَةٍ صِيَامَهَا وَقِيَامَهَا

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : قَوْلُهُ: مَنْ غَسَّلَ: يُرِيْدُ غَسَلَ رَاْسَهُ، وَاغْتَسَلَ: يُرِيْدُ اغْتَسَلَ بِنَفْسِهِ، لِاَنَّ الْقَوْمَ كَانَتْ لَهُمْ جُمَمٌ احْتَاجُوا اِلٰى تَعَاهُدِهَا وَقَوْلُهُ: بَكَّرَ وَابْتَكَرَ: يُرِيْدُ بِهٖ بَكَّرَ اِلَى الْغُسْلِ، وَابْتَكَرَ اِلَى الْجُمُعَةِ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے اچھی طرح غسل کرے پھر وہ جلدی جائے اور پیدل چل کر جائے اور (امام کے) قریب ہو اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے اور کسی لغو حرکت کا مرتکب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اسے ایک سو سال کے (نفلی) روزوں اور نوافل کا ثواب عطا کرتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو شخص غسل دے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے۔ کہ وہ شخص اپنے سر کو دھوئے۔ اور وہ شخص غسل کرے اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ شخص اپنے جسم کو دھوئے کیونکہ لوگوں کے بال بڑے ہوتے تھے۔ تو انہیں اہتمام کے ساتھ ان کو دھونے کی ضرورت پیش آتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ وہ شخص جلدی جائے اور جلدی کرے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ غسل کے لیے جلدی کرے اور جمعے کے لیے جلدی جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَنْ تَاَوَّلْنَا قَوْلَهُ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ان الفاظ کے بارے میں ہے ''وہ شخص غسل دے اور غسل کرے''

2782 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: زَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا جُنُبًا، وَمَسُّوا مِنَ الطِّيبِ.

2781- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الأشعث الصنعاني، واسمه: شراحيل بن آدة - فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "4/104"، وأبو داوُد "345" في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، وابن ماجه "1087" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والبغوي "1065"، والحاكم "1/282" من طريق عبد الله بن المبارك، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "496" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائي "3/95" - "96" في الجمعة: باب فضل غسل يوم الجمعة، والدارمي "1/363"، والبغوي "1064"، وابن خزيمة "1767"، والحاكم "1/281" - "282"، من طريق يحيى بن الحارث، عن أبي الأشعث الصنعاني، به. وأخرجه أحمد "4/104"، والحاكم "1/281"، وابن خزيمة "1758" من طريق عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر، عن أبي الأشعث الصنعاني، به.

قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَّا الطِّيبُ فَلَا اَدْرِى، وَاَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: قَوْلُهُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا جُنُبًا: فِيهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الِاغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ يُجْزِءُ عَنِ الِاغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ، وَفِيهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ، اِذْ لَوْ كَانَ فَرْضًا لَمْ يُجْزِءْ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ

طاؤس یمانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے:

''تم لوگ جمعہ کے دن غسل کرواوراپنے سرکودھلؤ ماسوائے اس کے تم جنبی ہواورتم خوشبوبھی لگاؤ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک خوشبو کاتعلق ہے اس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے جہاں تک غسل کاتعلق ہے تو یہ بات ٹھیک ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ ''ماسوائے اس کے کہ تم جنبی ہو'' اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جمعہ کے دن غسل جنابت کرنا جبکہ وہ صبح صادق ہوجانے کے بعد ہو یہ جمعہ کے لیے غسل کرنے کی جگہ کافی ہوگا۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا فرض نہیں ہے کیونکہ اگر یہ فرض ہوتا تو ان دونوں میں سے کوئی ایک غسل دوسرے کی جگہ کافی نہ ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ فِى الْاَصْلِ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ لَا رَكْعَتَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: جمعہ کی نماز دراصل چار رکعات ہیں دو رکعات نہیں ہیں

2783 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2782- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب. وأخرجه أحمد "1/265"، وابن خزيمة "1759" من طريق يعقوب بن . . . . . .إبراهيم، بهذا الإسناد، بلفظ: "اغتسلوا يوم الجمعة، واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبا، ومسوا من الطيب ."وأخرجه أحمد "1/330"، والبخارى "884" فى الجمعة: باب الدهن للجمعة، من طريق شعيب عن الزهرى، به . بلفظ: "اغتسلوا يوم الجمعة، واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبا، وأصيبوا من الطيب ." وأخرج عبد الرزاق "5303"، والبخارى "885"، ومسلم "848" فى الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، من طريق إبراهيم بن ميسرة، عن طاووس، عن ابن عباس أنه ذكر قول النبى صلى الله عليه وسلم فى الغسل يوم الجمعة، فقلت لابن عباس: أيمس طيبا أو دهنا إن كان عند أهله؟ فقال: لا أعلمه . وأخرج أحمد "1/269" من حديث طويل من طريق عكرمة، عن ابن عباس قال ... فتأذى بعضهم ببعض حتى بلغت أرواحهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "يا أيها الناس، إذا جئتم الجمعة فاغتسلوا، وليمس أحدكم من أطيب طيب، إن كان عنده."

سُفْيَانُ، عَنْ زَبِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ السَّفَرِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ، وَصَلَاةُ الْاَضْحٰى، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ، غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سفر کی نماز' عیدالفطر کی نماز' عیدالاضحیٰ کی نماز اور جمعہ کی نماز دو رکعات ہوتی ہیں اور یہ مکمل نماز ہے اس میں قصر نہیں ہے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہے۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ مَنْ قَبْلَنَا فِي الْجُمُعَةِ حَيْثُ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ

ہم سے پہلے کے لوگوں کا جمعہ کے بارے میں اختلاف کرنے کا تذکرہ جب یہ ان پر فرض کیا گیا تھا

2784 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): نَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَاُوتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ، فَاخْتَلَفُوا فِيْهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، الْيَهُوْدُ غَدًا، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ.

سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيَّ بِاَنْطَاكِيَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ: بَيْدَ: مِنْ اَجْلِ

2783- رجاله ثقات رجال الشيخين، لكن الحافظ لا يثبتون سماع عبد الرحمٰن بن أبي ليلى من عمر، مع أن سماعه منه محتمل، فقد جزم الإمام الذهبي في "السير" بأنه ولد في خلافة الصديق أو قبل ذلك. سفيان: هو الثوري، وزبيد: هو زبيد بن الحارث اليامي. وأخرجه أحمد "1/37" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/183" في صلاة العيدين: باب عدد صلاة العيدين، والطحاوي في "معاني الآثار" "421"، وأحمد "1/37"، والبيهقي "3/200"، من طريق سفيان، به. وأخرجه النسائي "3/111" في الجمعة: باب عدد صلاة الجمعة، "3/118" في تقصير الصلاة في السفر، وابن ماجه "1063" في إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، والطحاوي "1/421"، وأبو نعيم في "الحلية" "4/353" - "354"، من طرق عن زبيد، به. وأخرجه ابن ماجه "1064"، والبيهقي "3/199"، من طريق محمود بن بشر، عن يزيد زياد بن أبي الجعد، عن زبيد، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن كعب بن عجرة، عن عمر. وهٰذا سند قوي، لكن أبا حاتم يرجح رواية الثوري، لأنه أحفظ من يزيد بن زياد كما في "العلل" "1/138". وأخرجه الطحاوي "1/422" من طريق سفيان، عن زبيد، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن الثقة، عن عمر.

2784- إسناده صحيح ابن السري: وإن كان صاحب أوهام متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "2/274" و "312"، والبخاري "6624" و "7036"، ومسلم "855" في الجمعة: باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة، والبغوي "1045" من طريق عبد الرزاق، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/243" و "249"، ومسلم "855"، والنسائي "3/85" - "86" في الجمعة: باب إيجاب الجمعة، من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري "238" و "876" و "2956" و "6887" و "7495" من طريق شعيب كلاهما عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/249" - "250" و "274"، ومسلم "855" من طريق الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم "856"، وابن ماجه "1083" في إقامة الصلاة: باب في فرض الجمعة، والنسائي "3/87"، والدارقطني "2/3" من طريق أبي حازم، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/249" و "274"، والبخاري "896" و "3486"، ومسلم "855"، والنسائي "3/85" من طريق طاووس، عن أبي هريرة. وأخرجه من طرق أخرى عن أبي هريرة: أحمد "2/236" و "388" و "491" و "502" و "512" و "518" - "519".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے' ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی اور یہ وہ دن ہے' جو ان لوگوں پر فرض قرار دیا گیا تو انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ہماری رہنمائی کی تو اس دن کے حوالے سے وہ لوگ ہمارے پیروکار ہیں یہودیوں کا دن کل کا (یعنی ہفتے کا ہے) اور عیسائیوں کا دن پرسوں کا (یعنی اتوار کا ہے)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْجُمُعَاتِ لِلْمَرْءِ مَخَافَةَ مِنْ اَنْ يُكْتَبَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

آدمی کو باقاعدگی کے ساتھ جمعہ ادا کرنے کے حکم کا تذکرہ' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں (جمعہ سے غافل ہونے پر) اس کا نام غافلوں میں نہ لکھا جائے

2785 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حديث): وَابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَيَنْتَهِيَنَّ قَوْمٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ، وَلَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں آپ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی:

''یا تو لوگ جمعے کو ترک کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ لوگ غافلین میں شامل ہو جائیں گے''۔

ذِكْرُ طَبْعِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قَلْبِ التَّارِكِ اِتْيَانَ الْجُمُعَةِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّهَاوُنِ بِهَا عِنْدَ الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے دل پر مہر لگا دینے کا تذکرہ' جو جمعہ کی ادائیگی کو کم تر سمجھتے ہوئے تیسری مرتبہ اس کے لئے نہیں آتا

2785- إسناده صحيح على شرط مسلم: أبو سلام: هو ممطور الأسود الحبشي. وأخرجه أحمد "1/239" و"2/84" من طريق يزيد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد "1/335" من طريق عبد الصمد، عن هشام الدستوائي، به . وأخرجه أحمد "1/254" من طريق أبان العطار عن يحيى، به. . . . . ولفظ أحمد: "وليكتبن" بدل: "وليكونن." وأخرجه مسلم "865" في الجمعة: باب التغليظ في ترك الجمعة، والبغوي "1054" من طريق زيد بن سلام أنه سمع أبا سلام قال: حدثني الحكم بن ميناء أن عبد الله بن عمر وأبا هريرة حدثاه ... وأخرجه النسائي "3/88" في الجمعة: باب التشديد في التخلف عن الجمعة، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن الحضرمي بن لاحق، عن زيد، عن أبي سلام، عن الحكم بن ميناء أنه سمع ابن عباس وابن عمر يحدثان.

2786 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ اِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا، طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ

حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جمعے کو کم تر سمجھتے ہوئے اسے تین مرتبہ ترک کر دے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ طَبْعِ اللّٰهِ جَلَّ، وَعَلَا عَلٰى قَلْبِ التَّارِكِ لِلْجُمُعَةِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا

اللہ تعالیٰ کے مہر لگانے کے طریقے کا تذکرہ' جو جمعہ کے لئے نہ آنے والے شخص کے دل پر لگتی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2787 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيئَةً نُكِتَ فِيْ قَلْبِهِ نُكْتَةٌ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَتْ، فَاِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا، وَاِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتّٰى تَعْلُوَ فِيهِ، فَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى

2786- " إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو بن علقمة، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة. وهو في مسند أبي يعلى عن أمية بن بسطام، عن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/424"، وأبو داؤد "1052" في الصلاة: باب التشديد في ترك الجمة، والترمذي "500" في الصلاة: باب ما جاء في ترك الجمعة من غير عذر، والنسائي "3/88" في الجمعة: باب التشديد في التخلف عن الجمعة، والدارمي "1/369"، والبيهقي "3/172" و "247"، والحاكم "3/624" من طرق عن محمد بن عمرو بن علقمة، بهذا الإسناد. وحسنه الترمذي، والبغوي، وصححه ابن خزيمة "1857" و "1858" والحاكم "1/280" ووتفقه الذهبي. وفي الباب عن جابر عند أحمد "3/332"، وابن ماجه "1126"، وصححه البصيري في "مصباح الزجاجه"، والحاكم. "1/292"

2787- إسناده قوي. ابن عجلان: أخرجه له مسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي السند رجاله ثقات رجال مسلم. أبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه الترمذي "3334" في التفسير: باب ومن سورة (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) .... للمطففين، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" "418"، وفي التفسير من "الكبرى." كما في "تحفة الأشراف" "9/443"، من طريق الليث، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد "2/297"، وابن ماجه "4244" في الزهد: باب ذكر الذنوب، وابن جرير الطبري في "جامع البيان" "30/98"، والحاكم "2/517" ـ وصححه ووافقه الذهبي ـ من طرق عن ابن عجلان، به، بلفظ: "إن المؤمن إذا أذنب، كانت نكتة سوداء في قلبه." وذكره السيوطي في "الدر المنثور" "6/325"، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردوية، والبيهقي في "شعب الإيمان."

قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (المطففين: 14)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندہ کوئی غلطی کرتا ہے' تو اس کے دل پر ایک نکتہ لگا دیا جاتا ہے اگر وہ اس سے الگ ہو جائے اور مغفرت طلب کرلے اور توبہ کرلے' تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے البتہ اگر وہ دوبارہ یہی غلطی کرتا ہے' تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے اگر وہ غلطی دوبارہ کرتا ہے' تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک (وہ سیاہی) اس کے اندر غالب آ جاتی ہے یہ وہ ران (زنگ) ہے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

''بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے اس وجہ سے جو وہ کماتے ہیں''۔

2788 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنِي قُدَامَةُ بْنُ وَبَرَةَ، رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عُجَيْفٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَبِنِصْفِ دِينَارٍ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے اگر وہ بے تاب نہ ہو' تو نصف دینار کرنا چاہیے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الْمَنْدُوبَ اِلَيْهِ، اِنَّمَا اُمِرَ لِمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، دُوْنَ مَنْ يَّكُوْنُ مَعْذُوْرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم مستحب ہے اور یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو کسی عذر کے بغیر جمعے کو ترک کرتا ہے یہ اس کے لئے نہیں ہے جو معذور ہو

2789 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ،

2788– إسناده ضعيف . قدامة بن وبرة لم يرو عنه غير قتادة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عثمان الدارمي عن ابن معين أنه ثقة. وقال ابوحاتم عن أحمد: لا يعرف. وقال مسلم: قيل لأحمد: يصح حديث سمرة "من ترك الجمعة"؟ فقال: قدامة يرويه لا نعرفه . وقال البخاري لم يصح سماعة من سمرة. وقال ابن خزيمة في "صحيحه" "3/177": وليست أعرف قدامة بعدالة ولا جرح، وقال الذهبي في "الميزان": لا يعرف. وباقي رجاله ثقات على شرطهما . همام: هو ابن يحيى بن دينار الأزدي . وأخرجه أحمد "5/14"، وابن خزيمة "1861" من طريق وكيع، بهذا الإسناد . وزاد ابن خزيمة: "من غير عذر ." . . . . . . وأخرجه أبو داوُد "1053" في الصلاة: باب كفارة من ترك الجمعة، والنسائي "3/89" في الجمعة: باب كفارة من ترك الجمعة من غير عذر، وابن خزيمة "1861" من طريق همام، به، وصححه الحاكم "1/280"، ووافقه الذهبي!! وأخرجه أبو داوُد "1054"، والحاكم "1/280" من طريق أيوب "وقد تحرف في "المستدرك" إلى أيوب بن العلاء " عن قتادة، عن قدامة بن وبرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من فاته الجمعة من غير عذر فاليتصدق بدرهم أو نصف درهم أو صاع حنطة أو نصف صاع" وهو مرسل.

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر جمعے کو ترک کردے اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہئے اگر وہ دستیاب نہ ہو' تو نصف دینار کرنا چاہئے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَخَطِّي الْمَرْءِ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْ قَصْدِهٖ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن نماز کیلئے آتے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگی جائیں

2790 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ، عَنْ اَبِى الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کے دن منبر کے پہلو پر بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک شخص آیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ تم نے اذیت پہنچائی ہے اور تم دیر سے آئے ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِطَالَةِ الصَّلَاةِ، وَقَصْرِ الْخُطْبَةِ فِى الْاَعْيَادِ وَالْجُمُعَاتِ

عید اور جمعہ کے موقع پر نماز کو طویل ادا کرنے اور خطبے کو مختصر دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2791 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ،

(متن حدیث): خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَاَوْجَزَ وَاَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، لَقَدْ اَبْلَغْتَ

2790- إسناده حسن على شرط مسلم. أبو الزاهرية: هو حدير الحضرمي الحمصي. وأخرجه النسائي "3/103" في الجمعة: باب النهي عن تخطي رقاب الناس والإمام على المنبر يوم الجمعة، من طريق ابن وهب بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/190"، وأبو داوٗد "1118" في الصلاة: باب تخطي رقاب الناس يوم الجمعة، وابن خزيمة "1811" من طريق معاوية بن صالح، عن أبي الزاهرية قال: كنا مع عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة، فجاء رجل يتخطى رقاب الناس، فقال عبد الله بن بسر: جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: "اجلس فقد آذيت." واللفظ لأبي داوٗد. وصححه الحاكم "1/288"، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن جابر عند ابن ماجه "1115" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في النهي عن تخطي الناس يوم الجمعة، ولا بأس بإسناده في الشواهد.

وَاَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِ الرَّجُلِ، فَاَطِيْلُوا الصَّلَاةَ، وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے مختصر اور بلیغ خطبہ دیا جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا: اے ابویقظان! آپ نے بلیغ اور مختصر خطبہ دیا ہے اگر آپ مزید (خطبہ) دیتے (تو مناسب ہوتا) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''آدمی کا نماز کو طویل ادا کرنا اور خطبے کو مختصر دینا آدمی کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے' تو تم لوگ نماز کو طویل ادا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو کیونکہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلنَّاعِسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ يَّتَحَوَّلَ عَنْ مَكَانِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ

جمعہ کے دن مسجد میں اونگھنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا جائے

2792 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2791- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي الكوفي. وهو في "مسند أبي يعلى" "1642" وأخرجه مسلم "869" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، من طريق سريج بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/263"، والدارمي "1/365"، وابن خزيمة "1782" من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، به. وسقط من المطبوع من سنن الدارمي "عن أبيه." وأخرجه أبو داوُد "1106" في الصلاة: باب إقصار الخطب، وأبويعلى "1618" و "1621" من طريق العلاء بن صالح، عن عدي بن ثابت، عن أبي راشد، قال: خطبنا عمار بن ياسر فتجوَز في الخطبة، فقال: "إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نطيل الخطبة" واللفظ لأبي يعلى. وصححه الحاكم "1/289"، ووافقه الذهبي. مع أن أبا راشد لم يوثقه غير ابن حبان، ولم يرو عنه غير عدي بن ثابت، ومثله حسن الحديث في الشواهد والمتابعات.

2792- إسناده قوي، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند أحمد "2/135" فانتفت شبهة تدليسه. وقول الشيخ ناصر في "صحيحته" "469": وقد عنعنه في جميع الطرق عنه فيه ما فيه. وأخرجه أحمد "2/22" و "32"، وأبو داوُد "119" في الصلاة: باب الرجل ينعس والإمام يخطب، والترمذي "526 في الصلاة: باب ما جاء فيمن نعس يوم الجمعة أنه يتحول من مجلسه، والبغوي "1087"، وابن خزيمة "1819"، والبيهقي "3/237"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" "2/186"، من طرق عن محمد بن إسحاق، به، وصححه الحاكم "1/291" ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه البيهقي "3/237" أيضا من طريق محمد بن عبد الرحمٰن المحاربي، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن نافع به. وله شاهد من حديث سمرة بن جندب عند البزار "636" والبيهقي "3/237" - "238" وفي سنده إسماعيل بن مسلم المكي، وهو ضعيف.

(متن حدیث): اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِيْ مَجْلِسِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کے دن کسی شخص کو اپنی جگہ پر بیٹھے اونگھ آ جائے' تو اسے دوسری جگہ چلے جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ اللَّغْوِ عِنْدَ خِطْبَةِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران لغو حرکت کے ارتکاب سے اجتناب کرے

2793 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے امام کے خطبے کے دوران اپنے ساتھی کو یہ کہا' تم خاموش رہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

ذِكْرُ نَفْيِ حُضُوْرِ الْجُمُعَةِ عَمَّنْ حَضَرَهَا، اِذَا لَغَا عِنْدَ الْخُطْبَةِ

ایسے شخص کے جمعہ میں حاضر ہونے کی نفی کا تذکرہ' جو جمعہ میں حاضر ہوتا ہے لیکن خطبے کے وقت لغو حرکت کرتا ہے

2794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

2793- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة "1805" من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/518" من طريق يونس، به. وأخرجه البخاري "934" في الجمعة: باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب، ومسلم "851" في الجمعة: باب في الإنصات يوم الجمعة في الخطبة، والترمذي "512" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية الكلام والإمام يخطب، والنسائي "3/103"- "104"، "104" في الجمعة: باب الإنصات للخطبة يوم الجمعة، والدارمي "1/364"، وأحمد "2/272" و"393" و"396" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه مالك "1/103"، ومن طريقه الشافعي "404"، وأحمد "2/485"، والدارمي "1/364"، والبغوي "1080" عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/244"، ومسلم "851"، وابن خزيمة "1806"، والشافعي "405" من طريق سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد به. وأخرجه ابن خزيمة "1804" من طريق سهيل، عن أبيه، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إذا تكلمت يوم الجمعة فقد لغوت وألغيت" يعني والإمام يخطب. وانظر الحديث رقم "2795".

(متن حدیث): دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَسَالَهُ عَنْ شَيْءٍ - اَوْ كَلَّمَهُ عَنْ شَيْءٍ -، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَظَنَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا مَوْجِدَةٌ، فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا اُبَيُّ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَمْ تَحْضُرْ مَعَنَا الْجُمُعَةَ قَالَ: بِمَ؟ قَالَ: تَكَلَّمْتَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَامَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَدَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اُبَيٌّ، اَطِعْ اُبَيًّا.

هٰذَا لَفْظُ عَبْدِ الْاَعْلٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: یا ان سے کسی چیز کے بارے میں کوئی بات کی تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب نہیں دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سمجھے شاید حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کسی بات پر ناراض ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابی! کیا وجہ ہے تم نے مجھے جواب نہیں دیا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہمارے ساتھ جمعے میں شریک نہیں ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دینے کے دوران تم نے کلام کیا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ابی نے ٹھیک کہا ہے تم ابی کی بات مان لو۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالاعلیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ

جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو آدمی کو اپنے بھائی کو یہ کہنے کی ممانعت کا تذکرہ کہ "تم خاموش رہو"

2795 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهٖ: اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَا.

2794- إسناده ضعيف لضعف عيسى بن جارية. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوُد العتكي، ويعقوب القمي: هو يعقوب بن عبد الله بن سعد الأشعري. وهو في "مسند أبي يعلى" "1799" و"1800" وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" "2/185" وقال: رواه أبو يعلى، والطبراني في "الأوسط" بنحوه، وفي "الكبير" باختصار، ورجال أبي يعلى ثقات.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے تم خاموش رہو اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس شخص نے لغو حرکت کی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْخُطْبَةَ الْمُتَعَرِّيَةَ عَنِ الشَّهَادَةِ بِالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ شہادت کے بغیر خطبہ کو کٹے ہوئے ہاتھ سے تشبیہ دینا

2796 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ، فَهِیَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو اس کی مثال کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِیْ خُطْبَتِهٖ اِذَا خَطَبَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی وحدانیت (کے اعتراف والے کلمات) کو ترک کر دے

2795- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "5414" و "5416" من الطريقين. وأخرجه من طريق مالك الشامي "403"، وأحمد "2/485"، وأبو داوُد "1112" في الصلاة: باب الكلام والإمام يخطب، والدارمي "1/464". وانظر الحديث رقم "2793"، والتعليق الآتي. 2 هو في "المصنف" "5415" وعنه أخرجه أحمد "2/272"، وابن خزيمة "1805". وأخرجه أحمد "2/272"، ومسلم "851" في الجمعة: باب في الإنصات يوم الجمعة في الخطبة، وابن خزيمة "1805" من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، به. وأخرجه مسلم "851"، والنسائي "3/104" من طريق عقيل، عن ابن شهاب، به. إلا أنه جاء فيه: "عبد الله بن إبراهيم بن قارظ." وكلاهما صحيح، فإنه يقال لإبراهيم بن عبد الله: عبد الله بن إبراهيم، وقد وهم من زعم أنهما اثنان. وانظر الحديث رقم "2793"، والتعليق السابق.

2796- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد "2/302" و "343"، وأبو داوُد "4841" في الأدب: باب في الخطبة، والبخاري في "التاريخ الكبير" "7/229"، وأبو نعيم في "الحلية" "9/43"، من طرق عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1106" في النكاح: باب ما جاء في خطبة النكاح، من طريق محمد بن فضيل عن عاصم بن كليب، به. وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب.

2797 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): كُلُّ خِطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ، فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ کلمہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہواس کی مثال کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے''۔

2798 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَّعْصِهِمَا، فَقَدْ غَوٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ الْخَطِيْبُ، قُلْ: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیا اس نے یہ کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برا خطیب ہے تم یہ کہو: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْخَاطِبِ عِنْدَ قِرَائَتِهِ السَّجْدَةَ فِيْ خُطْبَتِهِ، اَنْ يَّتْرُكَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ يَعُوْدَ اِلٰى مَا فِيْ خُطْبَتِهِ

خطبہ دینے والے کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ خطبہ کے دوران جب آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت نہ کرے اور پھر وہ اپنے خطبے کی طرف لوٹ جائے

2799 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ

2797- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله.

2798- إسناده صحيح . محمد بن إسماعيل الأحمسي: ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير تميم بن طرفة، فمن رجال مسلم، وأخرجه أحمد "4/256"، ومسلم "870" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، من طريق وكيع، بهذا الإسناد . ولفظهما: "بئس الخطيب أنت." وأخرجه أبو داود "1099" في الصلاة: باب الرجل يخطب على قوس، و"4981" في الأدب: ما بعد باب: لا يقال: خبثت نفسي، والحاكم "1/289" من طريق يحيى عن سفيان، به. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "4/379"، والنسائي "6/90" في النكاح: باب ما يكره من الخطبة، والطحاوي في "مشكل الآثار" "4/296" من طريق عبد الرحمن.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث):خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَ ص، فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ، فَسَجَدْنَا مَعَهٗ، وَقَرَاَهَا مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ، وَلٰكِنِّيْ اَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَتُّمْ لِلسُّجُوْدِ ، فَنَزَلَ، فَسَجَدَ، فَسَجَدْنَا مَعَهٗ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصَّوَابُ: قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سورۃ ص کی تلاوت کی جب آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی تو آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اسے دوسری مرتبہ تلاوت کیا جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار تھے۔ آپ نے ہمیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے تم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو تو آپ منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے سجدہ کیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی سجدہ کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست لفظ یہ ہے ''استعدادتم (یعنی تم ایسا کرنے کے لیے مستعد ہو)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْخَاطِبِ اَنْ يُكَلِّمَ فِيْ خُطْبَتِهٖ مَنْ اَحَبَّ عِنْدَ حَاجَةٍ تَبْدُوْ لَهٗ

خطبہ دینے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی ضرورت کے پیش آنے کے وقت جس شخص کے ساتھ چاہے اپنے خطبے کے دوران بات چیت کرسکتا ہے

2800 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):جَاءَ اَبِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، فَقَامَ فِي الشَّمْسِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَحَوَّلَ اِلَى الظِّلِّ

❀❀ قیس بن ابوحازم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میرے والد (مسجد میں) آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے (میرے والد) دھوپ میں کھڑے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا وہ سائے میں آ جائیں۔

2799– إسناده صحيح. شعيب: هو شعيب بن الليث بن سعد. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1795" ومن طريق ابن خزيمة أخرجه الدارقطني "1/408" وأخرجه الحاكم "1/284" - "285" من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، به وصححه ووافقه الذهبي. وقد تقدم برقم "2765"

2800– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد "3/426"، وأبو داؤد "4822" في الأدب: باب في الجلوس بين الظل والشمس، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/426" - "427"، والحاكم "4/271" من طريق عن إسماعيل بن أبي خالد، به.

ذِكْرُ وَصَفِ الْخُطْبَةِ الَّتِي يَخْطُبُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَيْهَا

خطبے کی اس صفت کا تذکرہ جسے آدمی ضرورت پیش آنے پر دیتا ہے

2801 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ؟ قَالَ: كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح خطبہ دیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے خطبہ دیتے تھے' پھر آپ کچھ دیر کے لئے بیٹھ جاتے تھے۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْخُطْبَةَ يَجِبُ أَنْ تَكُونَ قَصِيرَةً قَصِدَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ خطبے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ میانہ روی کے ساتھ مختصر ہو

2802 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا

2801- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، وأخرجه أحمد، "5/87" و "101"، وابن ماجه "1105" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة، والطيالسي "757"، من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/90"، وأبوداوٗد "1095" في الصلاة: باب الخطبة قائما، من طريق أبي عوانة، والنسائي "3/110" في الجمعة: باب السكوت في القعدة بين الخطبتين، من طريق إسرائيل، كلاهما عن سماك، به بلفظ: "رأيت رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم، ثم يقوم فيخطب خطبة أخرى على منبره، فمن حدثك أنه يراه يخطب قاعدا فلا تصدقه." واللفظ لأحمد. وأخرجه أحمد "5/90"، ومسلم "862" في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة، وأبو داوٗد "1093"، والبيهقي "3/197" من طريق أبي خيثمة، عن سماك. وأخرجه أحمد "5/93" من طريق شريك، عن سماك، به. وأخرجه أحمد "5/91" و"92" و"93" و"94" و"95" من طريق زائدة، عن سماك.

2802- إسناده حسن. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي. وأخرجه الترمذي "507" في الصلاة: باب ما جاء في قصد الخطبة، والنسائي "3/191" في العيدين: باب القصد في الخطبة. من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "866" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، والدارمي "1/365"، والترمذي "507"، وأحمد "5/94"، من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد "5/106" من طريق سفيان، ومسلم "866" من طريق زكريا، كلاهما عن سماك، به. وأخرجه أحمد "5/107" من طريق تميم بن طرفة، عن جابر بن سمرة. وانظر الحديث رقم 2801" و "2803"، فإن هٰذا الحديث سيأتي ضمنهما من طريق سفيان، وزائدة وعمرو بن أبي قيس، وشريك.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہا ہوں آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا (نہ زیادہ مختصر ہوتے تھے نہ زیادہ طویل ہوتے تھے)

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقُوْلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ جُلُوْسِهِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت کیا پڑھا کرتے تھے

2803 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، فَيَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَقْرَاُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دیتے تھے پھر آپ تشریف فرما ہو جاتے تھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ آپ دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے آپ (خطبے کے دوران) اللہ تعالیٰ کی کتاب (کی آیات) تلاوت کرتے تھے اور لوگوں کی وعظ و نصیحت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنْ تَوَاجَدَ عِنْدَ وَعْظٍ كَانَ لَهُ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اگر وعظ کے وقت آدمی پر وجد کی کیفیت طاری ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے

2804 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ

2803- إسناد حسن. ابن أبي زائدة: هو زكريا بن أبي زائدة. وأخرجه أحمد "5/87" و"88" و"93" و"98" و"100" و"102" و"107"، وأبو داوُد "1101" في الصلاة: باب الرجل يخطب في قوس، والنسائي "3/110" في الجمعة: باب القراءة في الخطبة الثانية والذكر فيها و"3/92" في العيدين: باب القراءة في الخطبة الثانية والذكر فيها، وابن ماجه "1106" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة، من طرق عن سفيان عن سماك، بهذا الإسناد. ولفظ النسائي: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائماثم يجلس ثم يقوم ويقرأ آيات ويذكر الله عز وجل وكانت خطبته قصدا وصلاته قصدا." وأخرجه أحمد "5/94"، ومسلم "862"، وأبوداوُد "1094"، والدارمي "1/366" من طريق أبي الأحوص، عن سماك، به بلفظ: "كانت للنبي صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما، يقرأ القرآن ويذكر الناس." وأخرجه أحمد "5/99" - "100" من طريق شريك عن سماك، عن جابر بن سمرة قال: من حدثك أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب قاعدا قط فلا تصدقه، قد رأيته أكثر من مئة مرة، فرأيته يخطب قائما ثم يجلس فلا يتكلم بشيء، ثم يقوم فيخطب خطبته الأخرى، قلت: كيف كانت خطبته؟ قال: كانت قصدا، كلام يعظ به الناس، ويقرأ آيات من كتاب الله تعالى. وأخرجه الحاكم "1/286" من طريق عمرو بن أبي قيس، عن سماك، به بأطول مما هنا، وصححه ووافقه الذهبي. وانظر الحديثين السابقين "2801" و "2802".

الْحَمِيْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ، ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ يَرَاهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوا، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو پھر آپ نے اپنا منہ پھیر لیا اور خود کو بچانے کی کوشش کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جہنم سے بچو پھر آپ نے اپنا منہ پھیر لیا اور اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو، خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعے ہو، اگر یہ بھی نہیں ملتی، تو پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرو)''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِذَا نَزَلَ الْمِنْبَرَ يُرِيْدُ اِقَامَةَ الصَّلَاةِ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِبَعْضِ رَعِيَّتِهِ فِيْ حَاجَةٍ يَّقْضِيْهَا لَهُ، ثُمَّ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز قائم کرنے کے لیے منبر سے نیچے اتر آئے

تو اپنے رعایا میں سے کسی شخص کی حاجت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ مشغول ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد وہ نماز ادا کرے گا

2804- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وخيثمة: هو ابن عبد الرحمٰن بن أبي سبرة الجعفي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "17/191" من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير بن عبد الحميد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/110"، ومسلم "1016" "68" في الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، عن أبي معاوية، والبخاري "6540" في الرقاق: باب من نوقش الحساب عذب، من طريق حفص بن غياث، و "7512" في التوحيد: باب كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، من طريق عيسى بن يونس، والطبراني "17/192" من طريق فضيل بن عياض، و "17/193" من طريق أسباط بن محمد، وأبو نعيم في "الحلية" "7/129" من طريق سفيان. وأخرجه الطيالسي "1035"، والبخاري "6023" في الأدب، بابطيب الكلام، و "6563" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "1016" "68" أيضا، والنسائي "5/75" في الزكاة: باب القليل من الصدقة، والدامي "1/390"، والطبراني في "الكبير" "17/194"، والبيهقي في "السنن" "4/176"، والبغوي في "شرح السنة" "1640" من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1038"، وأحمد "4/256" و "377"، والبخاري "6539" في الرقاق، و 7443 في التوحيد: باب وجوه يومئذ ناضرة، و "7512" أيضا، ومسلم "1016" "67"، والترمذي "2415 في القيامة، وابن ماجه "185" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجاهلية، و "1843" في الزكاة: باب فضل الصدقة، والطبراني في "الكبير" "17/184" و "185" و "186" و "187" و "188" و "189" و "190"، وأبو نعيم في "الحلية" "4/124"، والبغوي في "شرح السنة" "1638"، من طرق عن الأعمش، عن خيثمة، بهٰذا الإسناد. ليس بين الأعمش وخيثمة عمرو بن مرة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "17/195" من طريق شعبة، عن منصور، عن خيثمة، به وأخرجه أحمد "4/258" و "379" من طريق الأعمش، عن خيثمة، عن ابن معقل، عن عدي. وتقدم برقم "473" من طريق شعبة، عن محل بن خليفة، عن عدي، به، وسبق تخريجه من هٰذا الطريق هناك، فانظره.

2805 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَشَيْبَانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيَجِيءُ اِنْسَانٌ، فَيُكَلِّمُهُ فِي حَاجَةٍ، فَيَقُومُ مَعَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی۔ ایک شخص آیا اور اپنے کسی کام کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھڑے رہے یہاں تک کہ اس شخص نے اپنی حاجت مکمل کر لی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ نے نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِرَائَةِ لِلْمَرْءِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

2806 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ، اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، اِذْ كَانَ بِالْعِرَاقِ، يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ، (اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ) (المنافقون: 1) ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَرَاَ

❁❁ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبیداللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب عراق میں تھے تو وہ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح تلاوت کیا کرتے تھے۔

2805– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير شيبان بن فروخ الحبطي فإنه من رجال مسلم . وأخرجه الطيالسي "2043"، وأحمد "3/119"، وأبوداوُد "1120" في الصلاة: باب الإمام يتكلم بعدما ينزل من المنبر، والترمذي "517" في الصلاة: باب ما جاء في الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، والنسائي "3/110" في الجمعة: باب الكلام والقيام بعد النزول عن المنبر، وابن ماجه "1117" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الكلام بعد الإمام عن المنبر، من طرق عن جرير بن حازم، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم "1/290" ووافقه الذهبي.

2806– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "2/429" - "430"، ومسلم "877" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، وأبوداوُد "1124" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، والترمذي "519" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في صلاة الجمعة، وابن ماجه "1118" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الصلاة يوم الجمعة، وابن خزيمة "1843"، والبغوي "1088" من طرق عن جعفر بن محمد، بهٰذا الإسناد.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت میں سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرے

2807 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ: مَاذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اِثْرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَاُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے بعد کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کرے

2808 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

2807- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير ضمرة بن سعيد المازني فمن رجال مسلم. وهو في "الموطأ" "1/111" في الجمعة: باب القراء ة في صلاة الجمعة، ومن طريقه أخرجه أحمد "4/270" و"277"، والدارمي "1/367-368"، وأبو داوُد "1123" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، والنسائي "3/112" في الجمعة: باب ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير في القراء ة في صلاة الجمعة، والبغوي "1089". وأخرجه مسلم "878" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، وابن ماجه "1119" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في الصلاة يوم الجمعة، وابن خزيمة "1845" من طريق سفيان بن عيينة، عن ضمرة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1846" من طريق ابن أبي أويس، عن ضمرة، به. وانظر الحديث رقم "2821" و"2822".

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْقَيْلُولَةِ لِلْمُنْصَرِفِ عَنِ الْجُمُعَةِ بَعْدَهَا

جمعہ پڑھ کر واپس جانے والے کے لیے جمعہ کے بعد قیلولہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2809 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِى حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْجُمُعَةَ، ثُمَّ نَرْجِعُ، فَنَقِيلُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے' پھر ہم واپس جا کر قیلولہ کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2810 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِى بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔

2808- إسناده صحيح، ورجاله رجال الصحيح غير زيد بن عقبة الفزارى، وهو ثقة روى له: أبو داوٗد، والترمذى، والنسائى. وأخرجه أبو داوٗد "1125" فى الصلاة: باب ما يقرأ به فى الجمعة، من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/13" من طريق يحيى بن سعيدن به. وذكره الهيثمى فى "المجمع" "2/203" - "204" وقال: رواه أحمد، والطبرانى فى "الكبير"، ورجال أحمد ثقات. وأخرجه النسائى "3/111" - "112" فى الجمعة: باب القراء ة فى صلاة الجمعة بـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) و (هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ)، وابن خزيمة "1847"، والطبرانى فى "الكبير" "7/6779" من طريق شعبة، به. وأخرجه أحمد "5/14"، والطبرانى "7/6774" و "6776" و "6777"، والبيهقى "3/294" من طريق معبد بن خالد، به. و "6775".

2809- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه البخارى "905" فى الجمعة: باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس، و "940" باب القائلة بعد الجمعة، والبيهقى "3/241" من طريق حميد، عن أنس بلفظ: "كنا نبكر إلى الجمعة ثم نقيل." وأخرجه ابن ماجه "1102" فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى وقت الجمعة، وابن خزيمة "1877" من طريق حميد، عن أنس بلفظ: "كنا نجمع مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثم نرجع فنقيل" وإسناده صحيح كما قال البوصيرى فى "الزوائد" ورقة "72". وفى الباب عن سهل بن سعد عند البخارى "939" و "941" و "2349" و "5403" و "6248" و "6279"، ومسلم "859"، وأبى داوٗد "1086"، والترمذى "525"، وأحمد "3/433" و "5/336"، وابن ماجه "1099"، والبيهقى "3/241".

2810- إسناده صحيح. عبد الله بن محمد بن يحيى: ذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال الخطيب فى "تاريخه" "10/80": كان ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو مكرر ما قبله.

بَابُ الْعِيْدَيْنِ

باب عیدین کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَفْضَلِ الْاَيَّامِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَثَانِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل دن قربانی کا دن اور اس کے بعد والا دن ہے

2811 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْضَلُ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَيَوْمُ الْقَرِّ

✿✿ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل دن قربانی کا دن ہے اور اس سے اگلا دن ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُطْعَمَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ، وَيُؤَخِّرُ ذٰلِكَ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى انْصِرَافِهِ مِنَ الْمُصَلّٰى

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید الفطر کے دن (گھر سے) نکلنے سے پہلے کچھ کھالے اور قربانی کے دن کھانے کو اس وقت تک موخر کرے جب تک وہ عید گاہ سے واپس نہیں آجاتا

2812 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ

2811– إسناده صحيح. وأخرجه أحمد "4/350" وتحرف فيه "لحى" إلى "نجى" والنسائى فى المناسك من "الكبرى" كما فى "تحفة الأشراف" "6/405" من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم "4/221"، ووافقه الذهبى. وأخرجه أبو داؤد "1765" فى المناسك: باب فى الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، من طريق ثور، به.

النَّحْرِ حَتّٰى يَنْحَرَ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدالفطر کے دن اس وقت تک (گھر سے) تشریف نہیں لے جاتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور قربانی کے دن اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک قربانی نہیں کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اَكْلَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى، تَمْرًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کھجوریں کھائے

2813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ، ثُمَّ يَغْدُوْ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (عیدالفطر) کے دن کھجوریں کھا کر پھر (عیدگاہ کی طرف) تشریف لے جاتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اَكْلُهُ التَّمْرَ يَوْمَ الْعِيْدِ وِتْرًا، لَا شَفْعًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید کے دن طاق تعداد میں کھجوریں کھائے جفت تعداد میں نہیں

2814 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

2812- إسناده حسن. ثواب بن عتبة: وثقة ابن معين، وقال أبو داوٗد: ليس به بأس، وقد تابعه عليه عقبة بن عبد الله الأصم الرفاعي، وهو ضعيف عند أحمد "5/352" - "353"، والدارمي "1/375"، وباقي السند من رجال الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك الباهلي. وأخرجه أحمد "5/352" و "360"، والترمذي "542" في الصلاة: باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، والدارقطني "2/45"، وابن ماجه "1756" في الصيام: باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، والبغوي "1104"، وابن خزيمة "1426" والحاكم "1/294"، من طريق ثواب بن عتبة، بهٰذا الإسناد.

2813- رجاله ثقات، لكن فيه عنعنة ابن إسحاق، ويشهد له حديث أن الآتي. وأخرجه الترمذي "543" في الصلاة: باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، والدارمي "1/375"، وابن خزيمة "1428"، والحاكم "1/294" من طريق هشيم، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن غريب صحيح، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ فِطْرٍ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن اس وقت تک تشریف نہیں لے جاتے تھے جب تک تین یا پانچ یا سات کھجوریں نہیں کھالیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخَالِفَ الطَّرِيْقَ مِنْ ذَهَابِهٖ اِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ، وَرُجُوْعِهٖ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ عید کے دن عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے مختلف راستہ اختیار کرے

2815 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدین کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو واپسی پر اس

2814- إسناده حسن . عتبة بن حميد: مختلف فيه. قال أبو حاتم: صالح، وذكره المؤلف في "الثقات"، وضعفه أحمد، وقال الذهبي في "الميزان": شيخ المؤلف في "الثقات" وضعف، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق له أوهام، وباقي رجاله ثقات . وزهير: هو زهير بن معاوية بن حديج. وأخرجه الحاكم "1/294" من طريق مالك بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وزاد في لفظه: "أو أقل من ذلك أو أكثر من ذلك وترا."وأخرجه أحمد "3/126"، و"232"، والبخاري "953" في العيدين: . . . . . باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، وابن ماجه "1754" في الصيام: باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، وابن خزيمة "1429"، والدارقطني "2/45"، والبغوي "1105"، من طرق عن عبيد الله تحرف في أحمد "3/232" إلى عُبيد الله بن أبي بكر بن أنس، عن أنس قال: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم. لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات" واللفظ للبخاري.

2815- إسناده حسن. علي بن معبد هو ابن نوح المصري ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين إلا أن فليح بن سليمان وإن احتج به البخاري، وأصحاب السنن، وروى له مسلم حديث الإفك، فيه شيء من جهة حفظه . وهو في "صحيح ابن خزيمة " "1468"، وتحرف فيه "علي بن معبد" إلى "علي بن سعيد." وأخرجه أحمد "2/238"، والبغوي "1108"، والبيهقي "3/308"، من طريق يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم "1/296"، ووافقه الذهبي . . . . وأخرجه الترمذي "541" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى العيد في طريق ورجوعه من طريق آخر، والدارمي "1/378"، والبيهقي "3/308"، من طريق محمد بن الصلت عن فليح، نه. وقال الترمذي: حديث أبي هريرة حديث حسن غريب . وأخرجه ابن ماجه "1301 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخروج يوم العيد من طريق والرجوع من غيره، والبيهقي "3/308" من طريق أبي تميلة، عن فليح، به.

سے مختلف راستے سے آتے تھے جس سے آپ گئے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْأَبْكَارِ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضِ اَنْ يَّشْهَدْنَ اَعْيَادَ الْمُسْلِمِيْنَ

کنواری، پردہ دار اور حیض والی خواتین کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسلمانوں کی عید (کے اجتماع) میں شریک ہوں

2816 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَهُنَّ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْاَضْحٰى، - يَعْنِيْ: اَبْكَارَ الْعَوَاتِقِ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، وَالْحُيَّضَ -، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِحْدَاهُنَّ لَا يَكُوْنُ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: فَتُلْبِسُهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

❀❀ سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' ہم عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن خواتین کو بھی ساتھ لے جائیں یعنی کنواری لڑکیوں کو بھی اور پردہ دار خواتین کو بھی اور حیض والی خواتین کو بھی۔

(سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی بہن کی اپنی چادر میں سے اسے بھی اوڑھا دے۔

2816- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي، وحفصة: هي بنت سيرين . وأخرجه ابن ماجه "1307" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء في العيدين، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. وفيه: "فلتلبسها أختها من جلبابها" وأخرجه أحمد "5/84"، والدارمي "1/377"، ومسلم "890" في صلاة العيدين: باب ذكر إباحة خروج النساء في العيدين إلى المصلى وشهود الخطبة، من طريق هشام بن حسان، به........ وأخرجه أحمد "5/84"، والبخاري "324" في الحيض: باب شهود الحائض العيدين ودعوة المسلمين، و"974" في العيدين: باب خروج النساء والحيض إلى المصلى، و"980" في العيدين: باب إذا لم يكن لها جلباب في العيد، و "1652" في الحج: باب تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف بالبيت، والنسائي "3/180" في صلاة العيدين: باب خروج العواتق وذوات الخدور في العيدين، من طريق أيوب عن حفصة، به. وأخرجه البخاري "971" في العيدين: باب التكبير أيام منى وإذا غدا إلى عرفة، ومسلم "890"، وأبو داوُد "1138" في الصلاة: باب خروج النساء في العيد، من طريق عاصم الأحول، عن حفصة، به. وأخرجه أبو داوُد "1137" من طريق أيوب، عن حفصة، عن امرأة تحدثه، عن امرأة أخرى. وأخرجه أحمد "5/85"، والبخاري "351" في الصلاة: باب وجوب الصلاة في الثياب، و"974" في العيدين: باب خروج النساء والحيض إلى المصلى، و"981" باب اعتزال الحيض المصلى، ومسلم "890"، وأبو داوُد "1136" و"1137"، والنسائي "3/180" - "181" باب اعتزال الحيض مصلى الناس، وابن ماجه "1308" من طريق محمد بن سيرين، عن أم عطية. وأخرجه أحمد "5/85"، وأبو داوُد "1139" من طريق إسماعيل بن عبد الرحمٰن بن عطية، عن جدته أم عطية.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحُيَّضَ اِذَا شَهِدْنَ اَعْيَادَ الْمُسْلِمِيْنَ يَجِبُ اَنْ يَّكُنَّ نَاحِيَةً مِنَ الْمُصَلّٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حیض والی خواتین جب مسلمانوں کی عید (کے اجتماع) میں شریک ہونگی تو ان کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ عید گاہ کے کونے میں رہیں

2817 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُخْرِجُ الْعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، وَالْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدِ، فَاَمَّا الْحُيَّضُ، فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى، وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لِاِحْدَانَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: لِتُعِرْهَا جِلْبَابَهَا

سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن کنواری لڑکیوں اور پردہ دار خواتین اور حیض والی خواتین کو بھی (عید گاہ کی طرف) لے جاتے تھے' جہاں تک حیض والی خواتین کا تعلق ہے وہ نماز سے الگ رہتی تھیں وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتی تھیں۔ کسی خاتون نے عرض کی: اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی دوسری عورت اسے اپنی چادر دیدے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتْرُكَ النَّافِلَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهُمَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ عیدین کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز کو ترک کر دے

2818 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ - اَوْ اَضْحًى - فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

2817- إسناده صحيح. زكريا بن يحيى الواسطي: روى عنه جماعة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: كان من المتقنين في الروايات، ووثقه الحافظ في "اللسان" "2/484" - "485"، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي "540" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء في العيدين، عن أحمد بن منيع، عن هشيم، وابن الجارود "257" عن علي بن خشرم، عن عيسى بن يونس، كلاهما عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "539"، ومن طريقه البغوي "1110" عن أحمد بن منيع، حدثنا هشيم، حدثنا منصور بن زاذان، عن ابن سيرين، عن أم عطية، وقال: حديث أم عطية حديث حسن صحيح. وانظر ما قبله.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا شاید عید الاضحیٰ کے دن تشریف لے گئے آپ نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں پھر آپ نے نماز مکمل کی آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل نماز) ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ بِلَا اَذَانٍ، وَلَا اِقَامَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عیدین کی نماز کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ اذان اور اقامت کے بغیر ہو

2819 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عید کی نماز ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ ادا کی ہے وہ کسی اذان اور اقامت کے بغیر ادا کی جاتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَقْرَاُ الْمَرْءُ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو عیدین کی نماز میں کیا تلاوت کرنی چاہیے؟

2820 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى؟ قَالَ:

2818- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد "1/340"، وابن أبي شيبة "2/177"، والبخارى "964" فى العيدين: باب الخطبة بعد العيد، و "989" باب الصلاة قبل العيد وبعدها، و"1431" فى الزكاة: باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها، و"5881" فى اللباس: باب القلائد والسخاب للنساء، و "5883" باب القرط للنساء، ومسلم "884" "13" فى العيدين: باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها فى المصلى، والطيالسى "2637"، وابن الجارود فى "المنتقى" "261"، وأبو داوُد "1159" فى الصلاة: باب الصلاة بعد صلاة العيد، والترمذى "537" فى الصلاة: باب ما جاء لا صلاة قبل العيد ولا بعدها، والنسائى "3/193" فى العيدين: باب الصلاة قبل العيدين وبعدها، والدارمى "1/376" و"378"، وابن ماجه "1291" فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها، والبغوى "1109" من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2823" و."2824"

2819- إسناده حسن على شرط مسلم، وهو فى مصنف ابن أبى شيبة ."2/178" وأخرجه مسلم "887" فى العيدين، من طريق أبى بكر بن أبى شيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/91"، ومسلم "887"، وأبو داوُد "1148" فى الصلاة: باب ترك الأذان فى العيد، والترمذى "532" فى الصلاة: باب ما جاء أن صلاة العيدين بغير أذان ولا إقامة، والبغوى "1100" من طرق عن أبى الأحوص، به. وأخرجه أحمد "5/98" من طريق أسباط، عن سماك، به.

(متنِ حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ، وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرَ

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ لکہف اور سورہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَة کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ السُّوَرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب عیدین اور جمعہ ایک دن آجائیں تو وہ ان دونوں میں اسی سورۃ کی تلاوت کرے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2821 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2820– رجاله رجال الصحيح، إلا أن عبيد الله بن عبد الله ـ وهو ابن عتبة بن مسعود ـ لم يدرك عمر، لكن الحديث صحيح بلا شك، فقد صرح باتصاله في رواية مسلم "891" من طريق فليح بن سليمان، عن ضمرة بن سعيد، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ أبي واقد، قال: سألني عمر . قال النووي في شرح مسلم "6/181": هذه متصلة، فإنه أدرك أبا واقد بلا شك وسمعه بلا خلاف . وهو في "الموطأ" "1/180" في العيدين: باب ما جاء في التكبير والقراءة في صلاة العيدين، ومن طريقه: أخرجه الشافعي في "الأم" "1/210"، وأحمد "5/217" ـ "218"، ومسلم "891" في العيدين: باب ما يقرأ به في صلاة العيدين، والترمذي "534" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في العيدين، وأبو داوُد "1154" في الصلاة: ما يقرأ في الأضحى والفطر، والبغوي ."1107" وأخرجه النسائي "3/183" ـ "184" في العيدين: باب القراءة في العيدين ب (ق) و (اقْتَرَبَتِ) ، وابن ماجه "1282" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين، والترمذي "535"، من طريق سفيان بن عيينة، عن ضمرة، بهٰذا الإسناد . بلفظ: "خرج عمر رضي الله عنه يوم عيد، فسأل أبا واقد الليثي: بأي شيء كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في هٰذا اليوم؟ فقال: بـ (ق) و (اقْتَرَبَتِ) ."

2821– إسناده قوي على شرط مسلم وأخرجه مسلم "878" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، والترمذي "533" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في العيدين، وأبو داوُد "1122" في الصلاة: ما يقرأ به في الجمعة، والنسائي "3/184" في العيدين: باب القراءة فِي الْعِيْدَيْنِ بـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) و (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) ، والبغوي "1091" من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد . وزادوا: وربما اجتمعا في يوم واحد فقرأ بهما . وأخرجه أحمد "4/273" من طريق عفان، عن أبي عوانة، به وفيه: "وقد قال أبو عوانة: وربما اجتمع عيدان في يوم ." وأخرجه أحمد "4/271"، والنسائي "3/112" في الجمعة: باب الاختلاف على النعمان بن بشير في القراءة في صلاة الجمعة، والبغوي "1090" من طريق شعبة، وأحمد "4/276"، وابن ماجه "1281"، والدارمي "1/368" و"376" ـ "377" من طريق سفيان، كلاهما عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر، عن أبيه سقطت من المطبوع من "مسند أحمد" عن حبيب، عن النعمان . وأخرجه أبو حنيفة في "مسنده" ص "288" من طريق إبراهيم، به . وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" "265" من طريق شعبة، عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر به. وفيه الباب: عن سمرة بن جندب عند أحمد "5/7"، وابن أبي شيبة "2/176". وسنده صحيح . وعن ابن عباس عند ابن أبي شيبة "2/177"، وابن ماجه "1283"، وأحمد "1/243" ولا بأس بسنده في الشواهد . وعن أنس بن مالك عند ابن أبي شيبة "2/177"، والطيالسي "2046" وعند الطيالسي (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى) بدل (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) ، وسنده ضعيف.

اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ ابْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ: بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ بِمَا وَصَفْنَا فِي الْعِيْدَيْنِ، وَالْجُمُعَةِ مَعًا اِذَا اجْتَمَعَتَا فِيْ يَوْمٍ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب عید اور جمعہ ایک ہی دن میں اکٹھے ہو جائیں تو وہ (انہی سورتوں کی) تلاوت کرے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

2822 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْجُمُعَةِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، فَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ، قَرَاَ بِهِمَا جَمِيعًا فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جمعے کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آ جاتے تو جمعہ اور عید دونوں نمازوں میں انہی دو سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عید کی نماز کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ خطبہ سے پہلے ادا کی جائے

2823 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَّحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ

2822- إسناده قوى كسابقه. وجرير: هو جرير بن عبد الحميد بن قرط الضبى. وأخرجه مسلم "878"، وابن أبى شيبة "2/141" - "142" من طريق جرير، بهذا الإسناد.

2823- إسناده صحيح على شرط البخارى. سفيان: هو الثورى. وأخرجه البخارى "977" فى العيدين: باب العلم الذى بالمصلى، من طريق مسدَد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "863" فى الأذان: باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور، والنسائى "3/192" - "193" فى العيدين: باب موعظة الإمام النساء بعد الفراغ من الخطبة وحثهن على الصدقة، من طريق عمرو بن على، عن يحيى، به. وأخرجه أحمد "1/368"، والبخارى "5249" فى النكاح: باب ﴿وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ﴾، و"7325" فى الاعتصام: باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على انفاق أهل العلم، و"975" مختصرا فى العيدين: باب خروج الصبيان إلى المصلى، وابن أبى شيبة "2/170"، وأبو داوٗد "1146" فى الصلاة: باب ترك الأذان فى العيد، وابن الجارود من طرق عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "1/354" من طريق الحجاج، عن عبد الرحمٰن بن عابس به. وانظر الحديث رقم 2818

الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَقِيلَ لَهُ: اَشَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مَعَهُ مِنَ الصِّغَرِ، خَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلّٰى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَاَيْتُهُنَّ يَرْمِينَ بِاَيْدِيهِنَّ، وَيَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهِ

عبدالرحمٰن بن عابس بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص حاصل نہ ہوتا تو کم سن ہونے کی وجہ سے میں آپ کے ساتھ شریک نہ ہو پاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے یہاں تک کہ آپ کثیر بن صلت کے گھر کے پاس موجود نشان تک آئے وہاں آپ نے نماز ادا کی پھر آپ نے خطبہ دیا' پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ نے خواتین کو وعظ و نصیحت کی آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا' تو میں نے خواتین کو دیکھا' وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے صدقے کی چیزیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈال رہی تھیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گھر کی طرف تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخُطْبَةَ فِي الْعِيدَيْنِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ بَعْدَ الصَّلَاةِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عیدین میں خطبہ کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نماز کے بعد ہو اس سے پہلے نہ ہو

2824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَابْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ قَالَ عَطَاءٌ، اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فِي اَصْحَابِهِ، فَصَلّٰى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ،

2824- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك، وابن كثير: هو محمد العبدي. وأخرجه أبو داؤد "1142" في الصلاة: باب الخطبة يوم العيد، من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/286"، والبخاري "98" في العلم: باب عظة الإمام للنساء وتعليمهن، وأبو داؤد "1142" من طرق عن شعبة، به . وأخرجه أحمد "1/220"، ومسلم "884" في صلاة العيدين، والنسائي "3/184" في العيدين: باب الخطبة في العيدين بعد الصلاة وفي العلم من "الكبرى" كما في التحفة "5/79"، والبغوي "1102"، وابن ماجه "1273" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين، من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري "1449" في الزكاة: باب العرض في الزكاة، ومسلم "884" من طريق إسماعيل بن إبراهيم، ومسلم "884"، وأبو داؤد "1144" من طريق حماد بن زيد، وأبو داؤد "1143" من طريق عبد الوارث، أربعتهم عن أيوب، به. وأخرجه بأطول مما هنا البخاري "979" في العيدين: باب موعظة الإمام النساء يوم العيد، ومسلم "884"

فَجَعَلْنَ یُلْقِینَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ہمراہ عیدالفطر کے دن تشریف لے گئے آپ نے نماز ادا کی پھر آپ نے خطبہ دیا' پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لائے آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا' تو انہوں نے صدقہ ڈالنا شروع کیا۔

ذِكْرُ جَوَازِ خُطْبَةِ الْمَرْءِ عَلَى الرَّوَاحِلِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

بعض صورتوں میں سواری پر سوار ہو کر آدمی کے خطبہ دینے کے جائز ہونے کا تذکرہ

2825 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَطَبَ يَوْمَ الْعِيدِ عَلٰى رجليه*

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن اپنے پاؤں پر (یعنی زمین پر) کھڑا ہو کر خطبہ دیا۔

ذِكْرُ اسْتِوَاءِ الْعِيدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يَّكُوْنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نماز کے حوالے سے دونوں عیدوں کا حکم اس حوالے سے برابر ہے کہ ان دونوں کی نماز خطبے سے پہلے ہوگی

2826 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ شَيْخٍ، بِكَفْرِ تُوثَا مِنْ دِيَارِ رَبِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ الْاَصْبَغِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّيْ الْفِطْرَ وَالْاَضْحٰى، ثُمَّ يَخْطُبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کر لیتے تھے' پھر خطبہ دیتے تھے۔

2825- إسناده صحيح على شرط مسلم . وعياض بن عبد الله: هو عياض بن عبد الله بن سعد بن أبي السرح القرشي . وهو في "مسند أبي يعلى" "1182" وقال الهيثمي في "المجمع" "2/205": رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه ابن خزيمة "1445" من طريق سلم بن جنادة، عن وكيع، بهذا الإسناد.

2826- إسناده قوي، ميمون بن الأصبغ: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد "2/92"، وابن خزيمة "1443" من طريق حماد بن مسعدة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1443" من طريق عبد الوهاب الثقفي عن عبيد الله، به . بلفظ: "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يخطب بعد الصلاة ." وأخرجه البخاري "957" في العيدين: باب المشي والركوب إلى العيد بغير أذان ولا إقامة، من طرق أنس، عن عبيد الله به . وأخرجه البخاري "963" في العيدين: باب الخطبة بعد العيد، ومسلم "888" في الصلاة العيدين، والترمذي "531" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين قبل الخطبة، والنسائي "3/183" في العيدين: باب صلاة العيدين قبل الخطبة، وابن ماجه "1276"

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نمازکسوف کا بیان

2827 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهٖ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوْا وَصَلُّوْا، حَتّٰى تَنْجَلِيَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ یہ اس دن کی بات ہے (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا لوگوں نے کہا: یہ گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کے مرنے یا کسی کے جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو دعا مانگو نماز ادا کرو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائیں۔

2828 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2827– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك الباهلي. وأخرجه البخاري "1060" في الكسوف: باب الدعاء في في الخسوف، و "6199" في الأدب: باب من سمى بأسماء الأنبياء، والطبراني "201014" من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/249"، ومسلم "915" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة السوفي "الصلاة جامعة"، والطبراني "20/1015" و"1016" من طرق عن زياد، به.

2828– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "2/109"، والبخاري "1042" في الكسوف: باب الصلاة في كسوف الشمس، و"3201" في بدء الخلق: باب صفة الشمس والقمر، ومسلم "914" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة"، والنسائي 3/125"-"126 في الكسوف: باب الأمر بالصلاة عند كسوف الشمس، والطبراني "12/13095"، والدارقطني "2/65" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، اُرِيْدَ بِهٖ اَحَدُهُمَا، لِاَنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِوَقْتٍ وَاحِدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' (آپ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان دونوں کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن ہو۔ تو بھی نماز ادا کی جائے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ جب ان دونوں کو ایک ہی وقت میں گرہن ہو' تو اس وقت نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔

2829 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ *، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا انْكَسَفَ اَحَدُهُمَا، فَافْزَعُوْا اِلَی الْمَسَاجِدِ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَمَرَ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ، فَاَطْلَقَ هٰذَا الْمَقْصُوْدَ عَلٰی سَبَبِهٖ وَهُوَ الْمَسَاجِدُ، لِاَنَّ الصَّلَاةَ تَتَّصِلُ فِيْهَا لَا اَنَّ الْمَسَاجِدَ يُسْتَغْنٰی بِحُضُوْرِهَا عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ دُوْنَ الصَّلَاةِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ کی اقتداء میں ہم بھی کھڑے ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں ان دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے' تو تم مساجد کی طرف آؤ (یعنی نماز کسوف ادا کرو)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہی مقصود ہے تو یہاں مقصود کو اس کے سبب پر مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے اور وہ مساجد ہیں۔ کیونکہ نماز مسجد میں ادا کی جاتی ہے ایسا نہیں ہے کہ سورج یا چاند گرہن کے وقت صرف مسجد میں آ جانا کافی ہوگا۔ جبکہ نماز ادا نہ کی جائے۔

2829- رجاله ثقات إلا أن عطاء بن السائب قد اختلط، وابن فضيل -وهو محمد- سمع منه بعد الاختلاط. وأخرجه أحمد 2/159" مطولًا من ابن فقضيل، بهٰذا الإسناد. وانرظ الحديث رقم ."2838" 3 فی هامش "الإحسان": "تنسك خ." 4 تحرفت فی "الإحسان" إلی: "لأ"

ذِكْرُ وَصْفِ صَلاةِ الْآيَاتِ

نشانیوں کے ظہور کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے طریقے کا تذکرہ

2830 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلاةُ الْآيَاتِ سِتُّ رَكَعَاتٍ، وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : يُرِيْدُ بِهِ اَنَّ صَلَاةَ الْآيَاتِ يَجِبُ اَنْ تُصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رُكُوْعَاتٍ، وَسَجْدَتَانِ ، وَتَفْسِيْرُهُ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''نشانی ظاہر ہونے پر ادا کی جانے والی نماز میں چھ رکوع ہوں گے اور چار سجدے ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ نشانیاں ظاہر ہونے کے وقت ادا کی جانے والی نماز میں یہ بات ضروری ہے کہ آدمی دو رکعات ادا کرے۔ جن میں سے ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کرے۔ اور دو سجدے کرے۔

اس کی وضاحت عبدالملک بن ابوسلیمان کی عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ الَّتِيْ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کسوف کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے

2831 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا، بِدِمَشْقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس دن سورج گرہن ہوا تھا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا

2830- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه مسلم "902" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/130" في الكسوف: نوع آخر من صلاة الكسوف، وابن خزيمة، "1382"، من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. ولفظ النسائي: "أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ست ركعات في أربع سجدات، قلت لمعاذ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لا شك ولا مرية." وأخرجه ابن خزيمة "1382" من طريق ابن أبي عدي، عن هشام، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" "11/486" من طريق وكيع ويحيى بن سعيد، عن هشام، به موقوفاً على عائشة. وأخرجه مسلم "902"، والنسائي "3/129"-"130"، وابن خزيمة عمير يقول: حدثني من أصدق حسبته يريد عائشة أن الشمس انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياماً شديداً، يقوم قائماً ثم يركع، ثم يقوم، ثم يركع ثم يقوم ثم يركع، ركعتين في ثلاث ركعات وأربع سجدات ....

کرتے ہوئے دورکعات میں چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے تھے۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازکسوف کی اس نوعیت کی کیفیت کا تذکرہ

2832 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ

2831- رجاله رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان القرشي، فهو صدوق كما في "التقريب." والوليد: هو ابن مسلم القرشي مدلس وقد عنعن، ولكن تابعه محد بن الوليد البزبيدى عند مسلم، ورواه مسلم "901" "5" عن الوليد، أخبرنا عبد الرحمٰن بن نمر، عن ابن شهاب، لكن قال فيه: عن عروة عن عائشة. وأخرجه النسائى "3/129" فى الكسوف: باب نوع آخر من صلاة الكسوف، من طريق عمرو بن عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى "10/10645" من طريق صفوان بن صالح، عن الوليد، به . . . . وأخرجه مسلم "902" فى الكسوف، باب صلاة الكسوف من طريق محمد بن مهران، والنسائى "3/129" من طريق عمرو بن عثمان، كلاهما عن الوليد بن مسلم، عن عبد الرحمٰن بن نمر، عن الزهرى، به . وأخرجه مسلم "902" من طريق محمد بن الوليد الزبيدى، عنالزهرى، به . وأخرجه البخارى "1046" فى الكسوف: باب خطبة الإمام فى الكسوف، وأبو داوٗد "1181" فى الصلاة: باب من قال أربع ركعات، والدارقطنى "2/63" من طريقين عن ابن شهاب الزهرى، به . وأخرجه أحمد "1/216" من طريق خصيف عن مقسم عن ابن عباس.

2832- إسناده صحيح على شرط الشيخين.وهو فى "الموطأ" 186/1"-"187 فى صلاة الكسوف: باب العمل فى صلاة الكسوف:، ومن طريقه أحمد "1/198" و358"-"359، والبخارى "1052" فى النكاح: باب كفران العشير، ومسلم "907" فى الكسوف: باب ما عرض عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ من مر الجنة والنار، والنسائى 3/146"-"148 فى الكسوف: قدر القراءة فى صلاة الكسوف، والبغوى ."1140"وأخرجه مختصرًا البخارى "29" فى الإيمان: باب كفران العشير، و"431" فى الصلاة: باب من صلى وقدامه تنور أو نار أو شيء مما يعبد فأراد به اللّٰه، و "748" فى الأذان: باب رفع البصر إلى الإمام فى الصلاة، و "3202" فى بدء الخلق: باب صفة الشمس والقمر، وأبو داوٗد "1189" فى الصلاة: باب القراءة فى صلاة الكسوف، والدارمى "1/360"، من طرق عن مالك، به.تنبيه: وقع فى رواية اللؤلؤى فى سنن أبى داوٗد: "عن أبى هريرة." بدل "ابن عباس"، وهو غلط نبه عليه المزى فى "تحفة الأشراف"، وابن حجرفى "الفتح" ."2/540"وأخرجه مطولًا: مسلم "907" من طريق حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم، به.انظر الحديث رقم ."2853"

ذٰلِكَ، فَاذْكُرُوا اللّٰهَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ - اَوْ اُرِيتُ الْجَنَّةَ -، فَتَنَاوَلْتُ مِنهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَاَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنْوَاعُ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ سَنَذْكُرُهَا فِيمَا بَعْدُ بِالتَّفْصِيلِ فِي الْقِسْمِ الْخَامِسِ فِيْ نَوْعِ الْاَفْعَالِ الَّتِيْ هِيَ مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَيَسَّرَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا جو تقریباً سورہ بقرہ کی تلاوت جتنا تھا' پھر آپ رکوع میں گئے۔ آپ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سجدہ کیا' پھر آپ نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے پھر آپ نے نماز ختم کی تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں (گرہن کی حالت) میں دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو''۔

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا' آپ اپنی جگہ سے کوئی چیز پکڑنے کے لئے بڑھے تھے' پھر ہم نے آپ کو دیکھا' آپ پیچھے ہٹے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مجھے جنت دکھائی گئی تو میں اس میں سے انگوروں کا ایک گچھا حاصل کرنے لگا اگر میں اسے لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا میں نے آج کی طرح کا (ہیبت ناک) منظر کبھی نہیں دیکھا میں نے دیکھا' جہنم میں اکثریت خواتین کی ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ ان کا کفر ہے عرض کی گئی: کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک زمانے تک بھلائی کرتے رہو اور پھر اسے تمہاری طرف سے ناگوار صورتحال دیکھنی پڑے تو وہ یہی کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نماز کسوف کے مختلف قسموں کا تعلق ہم عنقریب تفصیل کے ساتھ پانچویں قسم میں افعال سے تعلق رکھنے والی نوع میں کریں گے جو افعال مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں' اگر اللہ نے چاہا اور یہ آسان کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، اِنَّمَا اَمَرَ بِهَا اِلٰى اَنْ تَنْجَلِيَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج اور چاند گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اسے اس وقت تک ادا کیا جائے جب تک گرہن ختم نہیں ہوتا

2833 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: خَبَّرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا، حَتّٰى تَنْجَلِيَ، اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم ان میں سے کسی کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کوئی نیا فیصلہ دیدے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ، اَوِ الْقَمَرِ

سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2834 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ:

2833- إسناده صحيح على شرط مسلم . الحسن: هو الحسن بن أبي الحسن بن يسار البصري. وقال الدارقطني: إنه لم يسمع من أبي بكرة، وتعقبه العلائي في "جامع التحصيل" ص:"196": بأن له عنه في صحيح البخاري عدة أحاديث منها: قصة الكسوف، ومنها: حديث "زادك الله حرصًا ولا تعد" وإن لم يكن فيها التصريح بالسماع، فالبخاري لا يكتفي بمجرد إمكان اللقاء كما تقدم، وغاية ما اعتل به الدارقطني، أن الحسن روى أحاديث عن الأحنف بن قيس، عن أبي بكرة، وذلك لا يمنع من سماعه منه ما أخرجه البخاري .وأخرجه النسائي "3/126"-"127 في الكسوف: باب الأمر بالصلاة عند الكسوف حتى تنجلي، من طريق هشيم عن يونس، بهذا الإسناد، وليس فيه "أو يحدث الله أمرا ."وأخرجه الدارقطني "2/64" من طريق حميد عن الحسن عن أبي بكرة قال: كسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: "إن الشمس والقمر آيتان" الحديث. وقال فيه: ولكن الله إذا تجلى لشيء من خلقه خشع له، فإذا كسف واحد منهما فصلوا وادعوا ."وانظر الحديث رقم"2834" و"2835" و"2837"

2834- رجاله ثقات، إلا أن مبارك بن فضالة مدلس وقد عنعن .وأخرجه مختصرًا النسائي "3/127" من طريق أشعث عن الحسن عن أبي بكرة .وانظر الحديث "2833" و"2835" و"2837"

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جُلُوْسًا فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّيهَا، حَتّٰى انْجَلَتْ، وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَادْعُوْا حَتّٰى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَادْعُوا: اَرَادَ بِهٖ فَصَلُّوا، اِذِ الْعَرَبُ تُسَمِّي الصَّلَاةَ دُعَاءً

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے سورج گرہن ہو چکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر کھڑے ہوئے آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے آپ نے دو رکعات نماز ادا کی ابھی آپ نماز ادا کر ہی رہے تھے اسی دوران گرہن ختم ہو گیا۔ یہ گرہن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کے موقع پر ہوا تھا اس لئے کچھ لوگوں نے یہ کہا' ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو دعا مانگو یہاں تک کہ وہ گرہن ختم ہو جائے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم لوگ دعا مانگو'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ عرب بعض اوقات نماز کے لیے لفظ دعا استعمال کر لیتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فَادْعُوْا اَرَادَ بِهٖ فَصَلُّوْا عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ ''تم لوگ دعا مانگو'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ تم نماز ادا کرو جیسا کہ ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

2835 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

2835- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد "5/37"، والبخاری "1040" فی الكسوف: باب الصلاة فی كسوف الشمس، و "1048" باب قول النبی صلى الله عليه وسلم: "يخوف الله عباده بالكسوف "، و"1062" و"1063" باب الصلاة فی كسوف القمر، و "5785" فی اللباس " باب من جر إزاره من غير خيلاء ، والنسائی "3/124" فی الكسوف: باب كسوف الشمس والقمر، و "3/146" ما قبل باب قدر القراءة فی صلاة الكسوف، و3/152"-"153 باب الأمر بالدعاء فی الكسوف، وابن خزيمة "137" من طرق عن يونس بن عبيد، بهذا الإسناد.

عَجْلَانًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَرَ اِزَارَهُ - اَوْ ثَوْبَهُ - وَثَابَ اِلَيْهِ نَاسٌ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ نَحْوَ مَا تُصَلُّوْنَ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنْهَا، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ ابْنُهُ تُوُفِّيَ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا، فَصَلُّوْا حَتّٰى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِيْ بَكْرَةَ: فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ نَحْوَ مَا تُصَلُّوْنَ، اَرَادَ بِهٖ تُصَلُّوْنَ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، وَاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ عَلٰى حَسَبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے سورج گرہن ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی کے عالم میں مسجد کے اندر تشریف لے گئے آپ اپنے تہبند کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) آپ اپنے کپڑے کو گھسیٹ رہے تھے لوگ بھی آپ کے اردگرد اکٹھے ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو سورج گرہن ختم ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہوگئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے یہ دونوں کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم ان میں سے کوئی چیز (یعنی کسی کو گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں۔ جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جس طرح تم لوگ نماز کسوف میں دو رکعات ادا کرتے ہو۔ جس میں چار رکوع اور چار سجدے ہوتے ہیں جیسا کہ ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالدُّعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر نماز ادا کرنے کے حکم کے ہمراہ دعا مانگنے اور استغفار کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2836 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

2836– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، وأبو اسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي، وبريد: هو بريد بن عبيد الله بن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري. وأخرجه البخاري "1059" في الكسوف: باب الذكر في الكسوف، ومسلم "912" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة"، من طريق محمد بن العلاء، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "912" من طريق عبد الله بن براد، والنسائي 3/153"-"154 في الكسوف: باب الأمر بالاستغفار في الكسوف، وابن خزيمة "1371" من طريق موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي، كلاهما عن أبي أسامة، به.

(متن حدیث): كَسَفَتِ الشَّمْسُ زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَزِعًا، خَشِينَا اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ، حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ، وَرُكُوْعٍ، وَسُجُوْدٍ مَا رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا، فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ، وَدُعَائِهٖ، وَاسْتِغْفَارِهٖ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ گھبرا کر کھڑے ہوئے ہمیں یہ اندیشہ ہوا قیامت آنے والی ہے آپ مسجد میں تشریف لائے آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے طویل قیام رکوع اور سجدے والی نماز ادا کی میں نے آپ کو کسی نماز میں اتنا طویل قیام رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا پھر آپ نے (خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

''بیشک یہ نشانیاں ہے' جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نمودار نہیں ہوتی ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھیجتا ہے' تاکہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلائے' تو جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اللہ کے ذکر اس سے دعا مانگنے اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف جاؤ''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کسوف کا حکم دیگر نمازوں کی مانند ہے

2837 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّاجِرُ الْمَرْوَزِيُّ، بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّكَّرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِيْ بَكْرَةَ: رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ اَرَادَ بِهٖ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ فِي الْكُسُوْفِ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز میں دو رکعات ادا کی تھیں' جو تمہاری نماز کی مانند تھیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ''تمہاری نماز کی مانند دو رکعات'' اس سے ان کی مراد یہ

2837– رجاله ثقات غير عبد الكريم بن عبد الله السكري لم أقف له على ترجمة . أشعث: هو أشعث بن عبد الملك الحمراني .وأخرجه النسائي 1/334 "-"335 من طريق خالج بن الحارث، عن أشعث، بهذا الإسناد .وقال الذهبي: إسناده حسن، وما هو على شرط واحد منهما.وانظر "28833" و"2834" و."2835"

ہے جس طرح تم لوگ نماز کسوف ادا کرتے ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ يُكْتَفٰى بِالدُّعَاءِ دُوْنَ الصَّلَاةِ، اِذَا صَلّٰى كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے (جو اس بات کا قائل ہے)

کہ سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کی بجائے صرف دعا مانگنے پر اکتفاء کرنا چاہیے جب آدمی دیگر تمام نمازوں کی طرح اسے ادا کرے

2838 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ اَنْ يَّرْكَعَ، ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَجَعَلَ يَتَضَرَّعُ، وَيَبْكِي، وَيَقُوْلُ: رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ، وَاَنَا فِيْهِمْ، اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا انْكَسَفَا، فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ لَتَعَاطَيْتُ قِطْفًا مِنْ قُطُوْفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، حَتّٰى جَعَلْتُ اَتَّقِيْهَا حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ تَغْشَاكُمْ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ، رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَكَ، قَالَ: فَرَاَيْتُ فِيْهَا الْحِمْيَرِيَّةَ السَّوْدَاءَ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ كَانَتْ حَبَسَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ، فَرَاَيْتُهَا كُلَّمَا اَدْبَرَتْ نُهِشَتْ فِي النَّارِ، وَرَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ بَدَنَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَا دَعْدَعٍ، يُدْفَعُ فِي النَّارِ بِقَضِيْبَيْنِ ذِيْ شُعْبَتَيْنِ، وَرَاَيْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ، فَرَاَيْتُهُ فِي النَّارِ عَلٰى مِحْجَنِهِ مُتَوَكِّئًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

2838- صحيح . وجرير- وإن كان سمع من عطاء بعد الاختلاط- رواع عنه سفيان وحماد وهما ممن سمع منه قبل الاختلاط. وأرجه ابن خزيمة "1389" و"1392" من طريق يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/159، من طريق ابن فضيل، والنسائى 3/137"-"139 فى الكسوف: باب نوع اٰخر، من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد، وابن خزيمة 1393، والحاكم "1/329" من طريق سفيان الثورى، وأبو داؤد "1194" فى الصلاة: باب من قال: يركع ركعتين، من طريق حماد. أربعتهم عن عطاء بن السائب، به .وأخرجه ابن خزيمة "1393"، والحاكم 1/329 من طرق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان الثوري. عن يعلي بن عطاء ، عن أبيه، عن ابن عمرو، وقال الحاكم: غريب صحيح، ووافقه الذهبي.وانظر الحديث رقم. 2829

نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ رکوع میں جائیں گے ہی نہیں پھر آپ رکوع میں چلے گئے' تو یوں محسوس ہوا' آپ سر کو اٹھائیں گے ہی نہیں پھر آپ نے سر کو اٹھایا اور گریہ وزاری شروع کی اور رونا شروع کیا آپ یہ فرمارہے تھے۔

''اے میرے پروردگار کیا تم نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا تو ان لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا' تو ان لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے''۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی' تو سورج روشن ہو گیا نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جب یہ دونوں گرہن ہو جائیں' تو اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ۔''

پھر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اس کا کوئی گچھا حاصل کر سکتا تھا اور میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کی مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہیں وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے' تو میں نے یہ کہنا شروع کیا کیا' تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا' تو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا' تو انہیں اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اس میں ایک سیاہ فام حمیری عورت کو دیکھا جو بلی کی مالک تھی اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی' اس نے اسے چھوڑا بھی نہیں تھا کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی' تو میں نے اس عورت کو دیکھا' وہ جب بھی آتی تھی اس کے چہرے کو نوچ لیا جاتا تھا میں نے جہنم میں (دعدع قبیلے سے تعلق رکھنے والے) اس شخص کو بھی دیکھا جو اللہ کے رسول کے قربانی کے دو جانوروں کا نگران تھا اسے دو کناروں والی دو ڈنڈیوں کے ذریعے جہنم میں ڈالا جا رہا تھا میں نے لاٹھی والے شخص کو بھی دیکھا میں نے اسے جہنم مین دیکھا' وہ اپنی لاٹھی سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْكُسُوْفِ

نماز کے اس طریقے کا تذکرہ جسکے بارے میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ گرہن کے موقع پر اسے ادا کیا جائے

2839 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيدَا، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، بِحِمْصَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، بِصُغْدَ، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، بِدِمَشْقَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ صَلّٰى اَرْبَعَ

2839- تقدم تخريجه برقم "2831".

رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس دن سورج گرہن ہوا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات میں چار مرتبہ رکوع کیا، اور چار مرتبہ سجدہ کیا۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نماز کسوف کی اس کیفیت کا تذکرہ

2840 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَتْهُ، اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا،

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْهَا، فَقَالَتْ: اَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النَّاسَ لَيُفْتَنُوْنَ فِي الْقَبْرِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِذٌ بِاللّٰهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْنَا اِلَى الْحُجْرَةِ، وَاجْتَمَعَ اِلَيْنَا النِّسَاءُ، وَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ ضَحْوَةً، فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ، وَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهُ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: فِيْمَا يَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنَّا نَسْمَعُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون ان کے پاس آئیں اور بولی اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے نجات عطا کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کیا لوگوں کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے

2840- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مالك "1/187"-"188" فى الكسوف: باب العمل فى صلاة الكسوف، ومن طريقه أخرجه: البخارى "1049" و"1050" فى الكسوف: باب التعوذ من عذاب القبر فى الكسوف، و "1055" و"1056" باب صلاة الكسوف فى المسجد، والبغوى "1141"، عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائى "3/133"-"134" فى الكسوف: باب نوع آخر منه عن عائشة، من طريق محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/53"، والنسائى "3/134"-"135" من طريق يحيى بن سعيد الأنصارى، به. وأخرجه مسلم "903" فى الكسوف: باب ذكر عذاب القبر فى صلاة الخسوف، من طريق سليمان بن بلال، والدارمى "1/359" من طريق حماد بن زيد، ومسلم "903"، وابن خزيمة "1378" و"1390" ثلاثتهم من طريق سفيان، به. وأخرجه من هذه الطريق مختصرًا البخارى "1064" باب: الركعة الأولى فى الكسوف أطول. وانظر "1841" و"2842"، و"2845" و. "2446"

گئے اسی دوران سورج گرہن ہوگیا تو ہم لوگ حجرے کی طرف آئے خواتین ہمارے پاس اکٹھی ہوئیں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے یہ چاشت کے وقت کی بات ہے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کھڑے ہوکر نماز ادا کی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے طویل قیام کیا' پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے رکوع کیا' پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے رکوع کیا یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سجدہ کیا' پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دوسری رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسی طرح اسے ادا کیا البتہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا رکوع پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سجدے میں چلے گئے اسی دوران سورج روشن ہوگیا جب نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نماز مکمل کرلی' تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے خطبے کے دوران یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

''لوگ اپنی قبروں میں ایسی آزمائش میں مبتلا ہوں گے جو دجال کی آزمائش جیسی ہوگی۔''

سیّدہ عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے ہمیشہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيْ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَهُ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ غَيْرَ السُّوْرَةِ الَّتِيْ قَرَاَهَا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نمازی نمازِ کسوف ادا کرے گا جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ دوسری رکعت میں اس سورۃ کے علاوہ (کسی دوسری) سورت کی تلاوت کرے جسے اس نے پہلی رکعت میں تلاوت کیا تھا

2841 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ طَوِيْلَةٍ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهَا رَكَعَ ثَانِيَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَقَرَاَ اَيْضًا بِسُوْرَةٍ، وَقَامَ دُوْنَ الْقِرَائَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ دُوْنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ

2841- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الله: هو ابن المبارك، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه البخاري "1212" في العمل في الصلاة: باب إذا انتلتت الدابة في الصلاة، من طريق محمد بن مقاتل، عن عبد الله، بهذا الإسناد. ...... وأخرجه مسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي 3/130"-"132 في الكسوف: باب نوع آخر منه عن عائشة، والدارقطني مختصرًا "2/63"، وأبو داؤد "1180" في الصلاة: باب من اقل أربع ركعات، من طريق محمد بن سلمة المرادي، ومسلم "901" من طريق حرملة بن يحيى، كلاهما عن عبد الله بن وهب، عن يونس، به. وأخرجه البخاري مختصرًا "4624" في التفسير: باب (مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ) من طريق حسان بن إبراهيم عن يونى، به. وانظر الحديث رقم "2840" و"2842" و"2845" و"2846".

اَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ، وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سورت کی تلاوت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قیام جتنا طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور دوسری سورۃ کی تلاوت شروع کر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ رکوع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بھی ایک سورۃ کی تلاوت کی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کچھ کم تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ رکوع پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا' تو یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم لوگوں سے جس بھی چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ میں نے اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے اور میں نے یہ چاہا' میں جنت کا ایک گچھا حاصل کروں یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا اور میں نے جہنم کو بھی دیکھا' اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو نگل رہا ہے یہ اس وقت ہوا تھا جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تھا میں نے (جہنم میں) عمرو بن لحی کو بھی دیکھا یہ وہ شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر جانور دینے کا آغاز کیا تھا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوْفِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا عَلَيْهِ اَنْ يُّخْتَمَ صَلَاتَهُ بِالتَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص نماز کسوف ادا کرے گا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو تشہد پڑھ کر اور سلام پھیر کر ختم کرے گا

2842 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ:

2842- عمرو بن عثمان: صدوق، روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه النسائي "3/127" في الكسوف: باب الأمر بالنداء لصلاة الكسوف، وأبو داوٗد "1190" في الصلاة: باب ينادى فيها الصلاة، والدارقطني "2/62"-"63 من طريق عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد مختصرًا . واخرجه البخاري 1065"-"1066 في الكسوف: باب الجهر بالقراء ة في الكسوف، والبغوي "1146" من طريق الوليد بن مسلم، به مختصرًا . وأخرجه مسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/132" من طريق الوليد بن مسلم عن الأوزاعي . وأخرجه البخاري "1046" في الكسوف: باب خطبة الإمام في الكسوف، وابن ماجه "1263" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الكسوف، والبغوي "1143"، وابن خزيمة "1387" من طريق يونس بن يزيد، والبخاري "1046" و"1047" باب هل صفة الشمس والقمر، من طريق عقيل، والبخاري "1058" في الكسوف: باب لا تنكسف الشمس لموت أ؛ د ولا لحياته، وأحمد "6/168"، وابن خزيمة "1398"، والترمذي "561" من طريق معمر، وأحمد "6/76" من طريق سليمان بن كثير، و "6/87" من طريق شعيب، وابن خزيمة "1379" من طريق سفيان بن حسين، ستتهم عن الزهري، به. وبعضها مختصر. وانظر الحديث رقم "2840" و"2841" و"2845" و."2846"

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰى اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعَ النَّاسَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَائَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا مِثْلَ قِيَامِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَائَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، وَهُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيلًا وَهُوَ اَدْنٰى مِنْ رُكُوْعِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ، فَقَرَاَ قِرَائَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَائَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَائَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَائَةِ الْاُوْلٰى فِي الْقِيَامِ الثَّانِي، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ اَدْنٰى مِنْ سُجُوْدِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَقَامَ فِيْهِمْ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِنْ خُسِفَ بِهِمَا اَوْ بِاَحَدِهِمَا فَافْزَعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: وَاللّٰهِ مَا صَنَعَ هٰذَا اَخُوْكَ عَبْدُ اللّٰهِ حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ، وَمَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: اَجَلْ، كَذٰلِكَ صَنَعَ، وَاَخْطَاَ السُّنَّةَ

عبدالرحمٰن بن نمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے زہری سے نماز کسوف کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں بتایا' عروہ بن زبیر نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا' اس نے یہ اعلان کیا با جماعت نماز ہونے لگی ہے لوگ اکٹھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام جتنا تھا یا شاید اس سے کچھ زیادہ لمبا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کو اٹھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرآت کی لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدے میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدے کیے لیکن یہ رکوع سے کچھ کم تھے یا شاید کچھ طویل تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سر اٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور کھڑے ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت کی اور طویل قرأت کی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کم تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت کی لیکن یہ دوسرے قیام کی پہلی قرأت

سے کچھ کم تھی' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر سر کو اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا لیکن یہ پہلے والے سجدوں سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے تشہد پڑھا پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا پھر آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں اگر ان دونوں کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے' تو اللہ (کے ذکر) اور نماز کی طرف آؤ''۔

زہری کہتے ہیں میں نے عروہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تو اس طرح نہیں کیا تھا جب وہ مدینہ منورہ میں تھے اور سورج گرہن ہوا تھا انہوں نے صرف دو رکعات ادا کی تھیں جو صبح کی نماز کی مانند ہوتی ہیں' تو عروہ نے کہا: جی ہاں انہوں نے اسی طرح کیا تھا انہوں نے سنت کے برخلاف کیا تھا۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّانِي مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف کی دوسری قسم کا تذکرہ

2843 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَامَ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَامَ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَامَ، فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَامَ فِيْهِنَّ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل قیام کیا' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے قیام کیا جو پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا' تو یہ تین رکوع ہو گئے پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ رکوع کیا آپ ﷺ نے ان کے درمیان جو قیام کیا تھا وہ پہلے والے قیام سے کم ہوتا تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا:

2843- إسناده صحيح على شرط مسلم. انظر ما بعده.

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے' یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی دونشانیاں ہیں جب تم انہیں گرہن کی حالت میں دیکھوتو نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا النَّوْعَ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ يَجِبُ اَنْ يُصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ سِتِّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کسوف کی اس قسم کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ آدمی دو رکعات ادا کرے جس میں چھ مرتبہ رکوع کرے اور چار مرتبہ سجدہ کرے

2844 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ فِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، كَبَّرَ، ثُمَّ قَرَاَ، فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ تَاَخَّرَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَتَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ اَضَاءَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا یہ اس دن کی بات ہے' جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے) کا انتقال ہوا تھا لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ہمراہ نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت کیا' اور طویل قرأت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا

2844- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1386" وأخرجه أحمد 3/217"-"218، ومن طريقه أبو داوٗد "1178" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، من طريق يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "904" "10" في الكسوف: باب ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، من طريق عبد الله بن نمير، عن عبد الملك به. وأخرجه أحمد "3/374" و"382"، ومسلم "904"، وأبو عوان 2/372"-"373، وأبو داوٗد "179"، والنسائي "3/136" باب نوع آخر، والطيالسي "1754"، وابن خزيمة "1380" و"1381"، والبيهقي "3/324" من طرق عن هشام الدستوائي، عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله. وفيه: فكانت أربع ركعات وأربع سجدات.

جوا تنا ہی لمبا تھا جتنا آپ ﷺ نے قیام کیا' پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا اور قرأت شروع کر دی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کم تھی' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا جو آپ ﷺ کی اس (دوسری) قرأت جتنا تھا' پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر قرأت کی جو دوسری قرأت سے کچھ کم تھی' پھر آپ ﷺ نے تقریباً اتنا ہی لمبا رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی جس میں تین مرتبہ رکوع کیا جو سجدے میں جانے سے پہلے تھا اس میں سے ہر ایک رکوع اپنے سے پہلے والے رکوع سے کم تھا البتہ آپ کا رکوع آپ کے قیام جتنا ہوتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نماز کے دوران پیچھے بھی ہٹے آپ ﷺ کے ہمراہ لوگوں کی صفیں بھی پیچھے ہٹ گئیں' پھر آپ ﷺ آگے بڑھے آپ ﷺ کے ہمراہ لوگوں کی صفیں بھی آگے بڑھ گئیں جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی انسان کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُكْثِرَ مِنَ التَّكْبِيرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ الصَّدَقَةِ اِذَا اَرَادَ الصَّلَاةَ لِكُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صدقہ کرنے کے ہمراہ

اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعتراف کثرت کے ساتھ کرے جب وہ سورج گرہن یا چاند گرہن کے لیے نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے

2845 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ وَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْاُوْلٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا

2845– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" "1/86" في الكسوف: باب العمل في صلاة الكسوف، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1044" باب الصدقة في الكسوف، ومسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/132"–"133" باب نوع آخر منه عن عائشة، وأبو داود "1191" في الصلاة: باب الصدقة فيها، والدارمي "1/360"، والبغوي "1142". ولفظ أبي داود والدارمي مختصر. وأخرجه أحمد "6/164" من طريق عبد الله بن نمير، وابن خزيمة "1395" من طريق محمد بن بشر، والبخاري "1058" من طريق معمر، ثلاثتهم عن هشام، بهذا الإسناد. وليس في البخاري الجزء الأخير من الحديث. وانظر الحديث رقم "2840" و"2841" و"2842" و"2846".

وَتَصَدَّقُوا وَقَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أُمَّتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا' اور طویل قیام کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا' تو طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی جس طرح پہلی رکعت ادا کی تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اس کی کبریائی بیان کرو صدقہ و خیرات کرو۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے محمد کی امت! اللہ کی قسم! کسی کو بھی اتنا غصہ نہیں آتا جتنا اللہ تعالیٰ کو اس بات پر آتا ہے' جب اس کا کوئی بندہ زنا کا ارتکاب کرے یا اس کی کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے۔ اے محمد کی امت! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم لوگ جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا أَرَادَ بِهِ فَصَلُّوا إِذِ الصَّلَاةُ تُسَمَّى دُعَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو (اس کی کبریائی بیان کرو) اور صدقہ و خیرات کرو'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ نماز کے لیے بھی لفظ دعا استعمال کیا جاتا ہے

2846 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ،

2846- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك. وهو مكرر ما قبله، وانظر "2840" و"2841" و"2842".

فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَانْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوا وَكَبِّرُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنْ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ اَوْ تَزْنِيَ اُمَّتُهُ، يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی طویل قیام کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کو اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کے لئے جھک گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدہ کے لئے جھک گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) فرمایا۔

''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو، صدقہ وخیرات کرو (اور اللہ تعالیٰ کی) کبریائی کا اعتراف کرو۔

اے محمد کی امت! کسی کو بھی اتنا غصہ نہیں آتا جتنا اللہ تعالیٰ کو اس بات پر آتا ہے' جب اس کا کوئی بندہ زنا کا ارتکاب کرے یا اس کی کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے۔ اے محمد کی امت! اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْاِسْتِغْفَارُ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ سورج یا چاند کو گرہن کی حالت میں دیکھنے کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

2847 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، قَالَ:

2847- إسناده صحيح. موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1371". وقد تقدم "2836".

حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَزِعًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ: يُرِيْدُ بِهٖ اِلٰى صَلَاةِ الْكُسُوْفِ لِاَنَّ الصَّلَاةَ تُسَمَّى ذِكْرًا، اَوْ فِيْهَا ذِكْرُ اللّٰهِ، فَسَمَّى الصَّلَاةَ ذِكْرًا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے عالم میں اٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ وہ نشانیاں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھیجتا ہے' تاکہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلائے جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو اللہ کے ذکر اور اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف آؤ''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''تم اس کے ذکر کی طرف آؤ'' اس سے آپ کی مراد نماز کسوف ہے کیونکہ نماز کے لیے لفظ ذکر استعمال ہوتا ہے یا پھر یہ کہ اس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اس لیے نماز کے لیے لفظ ذکر استعمال ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا ابْتَدَاَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ وَصَلّٰى بَعْضَهَا، ثُمَّ انْجَلَتْ، عَلَيْهِ اَنْ يُتِمَّ بَاقِيْ صَلَاتِهٖ كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ لَا كَصَلَاةِ الْكُسُوْفِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی شخص نماز کسوف کا آغاز کرے

اور اس کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہو اور پھر سورج روشن ہو جائے تب اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی باقی رہ جانے والی نماز کو دیگر نمازوں کی طرح ادا کرے ایسا نہیں ہے کہ وہ انہیں نماز کسوف کی طرح (طویل تر کر کے) ادا کرے

2848 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

2848- إسناده صحيح على شرط مسلم . والجريري: هو سعيد بن إياس الجريري، وسماع عبد الأعلى بن عبد الأعلى منه قديم، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 2/469"؛ وقدتحرف فيه "حيان" إلى "حسان." وأخرجه مسلم "913" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد . وأخرجه مسلم "913"، وأبو داوٗد "1195" في الصلاة: باب من قال يركع ركعتين، من طريق بشر بن المفضل، ومسلم "913"، والحاكم "1/329" من طريق سالم بن نوح، وأحمد "5/61" من طريق إسماعيل بن إبراهيم، والنسائي 3/124"-"125 في الكسوف: باب التسبيح والتكبير والدعاء عند كسوف الشمس، من طريق وهيب، أربعتهم عن الجريري. وقوله: "فنبذتها" أي: ألقيت سهامي من يدي وطرحتهن. وقوله: "حسر" أي: كشف وازيل ما بها.

الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، عَنِ الْجُرَیْرِیِّ، عَنْ حَیَّانَ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): کُنْتُ اَرْمِی بِاَسْهُمٍ بِالْمَدِینَةِ، اِذْ خَسَفَتْ فَنَبَذْتُهَا، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ مَا یُحَدِّثُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ: فَاَتَیْتُهُ وَهُوَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَائِمٌ فِی الصَّلَاةِ رَافِعٌ یَدَیْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ یُسَبِّحُ، وَیَحْمَدُ، وَیُکَبِّرُ، وَیُهَلِّلُ، وَیَدْعُو، حَتّٰی حَسَرَ، فَلَمَّا حَسَرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَیْنِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں تیراندازی کررہا تھا اسی دوران سورج گرہن ہوگیا میں نے تیرایک طرف رکھے میں نے سوچا: اللہ کی قسم! آج میں اس بات کا ضرور جائزہ لوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے بارے میں کیا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللّٰہ الحمد اللّٰہ اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھ رہے تھے دعا مانگ رہے تھے یہاں تک کہ جب گرہن ختم ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسورتوں کی تلاوت کی پھر دو رکعات ادا کیں۔

ذِکْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّیْ صَلَاةَ الْکُسُوْفِ اَنْ یَّجْهَرَ بِقِرَائَتِهٖ فِیْهَا

نمازی کے لیے نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2849 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،
(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، جَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِیْ صَلَاةِ الْکُسُوْفِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قصوف میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّیَ صَلَاةَ الْکُسُوْفِ لَهٗ اَنْ یَّجْهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِیْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کسوف ادا کرنے والے شخص کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اس میں' بلند آواز میں قرأت کرے

2850 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ:

2849- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي "3/148" في الكسوف: باب الجهر بالقراءة في صلاة الكسوف، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1065" في الكسوف: باب الجهر بالقراءة في الكسوف، ومسلم "901" باب صلاة الكسوف، والبغوي "1146" من طريق محمد بن مهران، عن الوليد، به. وأخرجه أحمد "6/65" من طريق عقيل بن خالد، وأبو داؤد "188" في الصلاة: باب القراءة في صلاة الكسوف، من طريق الأوزاعي، والترمذي "563" في الصلاة: باب ما جاء فيصفة القراءة في الكسوف، من طريق سفيان بن حسين، ثلاثتهم عن الزهري، به.

اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دو رکعات میں چار مرتبہ رکوع کیا' اور چار سجدے کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَائَةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس بات کا قائل ہے کہ نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی

2851 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کسوف کے موقع پر نماز پڑھائی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ سَمُرَةَ لَمْ يَسْمَعْ قِرَائَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ، لِاَنَّهٗ كَانَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُ صَوْتَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے نماز کسوف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت نہیں سنی تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ پیچھے کے لوگوں میں شامل تھے' جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں پہنچ رہی تھی

2852 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2850- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

2851- إسناده ضعيف. ثعلبة بن عباد: لم يرو عنه غير الأسود بن قيس وذكره ابن المديني في المجاهيل، وكذا قال ابن حزم وابن القطان والذهبي، ومع ذلك فقد صحح حديثه الترمذي، وذكره المؤلف في "ثقاته." وأخرجه أحمد "5/19"، وابن ماجه "1264" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الكسوف، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/148" في الكسوف: باب ترك الجهر فيها بالقراءة، والطبراني "7/6796"، من طريق أبي نعيم، والطبراني "6797" من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "5/23" من طريق سلام بن أبي مطيع، عن الأسود به. وانظر الحديث رقم "2852" و"2856".

الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ، (متن حدیث):اَنَّهُ شَهِدَ خِطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهٖ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ سَمُرَةُ: بَيْنَا اَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ رُمْحَيْنِ - اَوْ ثَلَاثَةٍ - فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ، فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَتُحْدِثَنَّ هٰذِهِ الشَّمْسُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي اُمَّتِهٖ، حَدِيْثًا قَالَ: فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا هُوَ بَارِزٌ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ قَالَ: فَتَقَدَّمَ، فَصَلّٰى بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا، ثُمَّ سَجَدَ كَاَطْوَلِ مَا سَجَدْنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا، ثُمَّ قَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَسَلَّمَ

ثعلبہ بن عباد عبدی کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبے میں موجود تھے تو انہوں نے اپنے خطبے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ میں اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا نشانے بازی کررہے تھے یہاں تک کہ سورج دو نیزوں جتنا یا شاید تین نیزوں جتنا ہوگیا دیکھنے والے کو افق سیاہ محسوس ہونے لگا (یعنی سورج گرہن ہوگیا) تو ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ہم مسجد کی طرف چلتے ہیں اللہ کی قسم! سورج کی یہ حالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی نیا حکم لے کر آئے گی۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ مسجد کی طرف آئے وہاں ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی جو سب سے طویل نماز تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پڑھائی تھی لیکن ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا جو سب سے طویل سجدہ تھا جو ہم نے کسی بھی نماز میں کیا تھا لیکن ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی نہیں دی پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرنے کے بعد آپ بیٹھ گئے۔

راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری رکعت میں بیٹھنے کے ساتھ ہی سورج روشن ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ، اَنَّ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَائَةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کسوف میں

2852- إسناده ضعيف لجهالة ثعلبة. وأخرجه الحاكم 1/329 "-"331، والبيهقي "3/339" من طريق الفضل بن دكين أبي نعيم، بهٰذا الإسناد مطولًا، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وهٰذا خطأ منهما رحمهما الله، فإن ثعلبة بن عباد لم يخرج له الشيخان ولا أحدهم، ثم هو مجهول، وقد فطن لذلك الإمام الذهبي في مكان آخر من المستدرك، فقد أخرجه الحاكم قطعة، من الحديث "1/334"، وصححه على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبي بقوله: ثعلبة مجهول وما أخرجا له شيئًا. وأخرجه أبو داؤد "1184" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، والنسائي 3/140 "-"141 في الكسوف، من طريق زهير به، وسيرد عند المصنف برقم "2856" بأطول مما هنا وقال ابن خزيمة "2/327".

بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی

2853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ - اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ -، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ: يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا جو سورہ بقرہ کی تلاوت جتنا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔''

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے کوئی چیز پکڑنے کے (آگے ہوئے تھے) پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت دیکھا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے اس میں سے انگوروں کا ایک گچھا پکڑنے کی کوشش کی اگر میں اسے پکڑ لیتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا میں نے آج جیسا (ہیبت ناک) منظر کبھی نہیں

2853- إسناده صحيح على شرطهما، وقد تقدم برقم "2832".

دیکھا میں نے دیکھا اس میں اکثریت خواتین کی تھی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ) اس کی وجہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ کفر ہے عرض کی گئی: کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک زمانے تک اچھائی کرتے رہو پھر اسے تمہاری طرف سے کوئی ناگوار صورت حال دیکھنی پڑے تو وہ یہی کہے گی: اللہ کی قسم! میں نے کبھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّتَبَرَّكَ بِرُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ فَيُحْدِثُ لِلّٰهِ تَوْبَةً اَوْ يُقَدِّمُ لِنَفْسِهٖ طَاعَةً

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر گھٹنوں کے بل جھک جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نئے سرے سے توبہ کرے اور اپنے آپ کو فرمانبرداری کیلئے تیار کرے

2854 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَرَى الْاٰيَاتِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَاتٍ، وَاَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَخْوِيفًا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَبَرُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، لَيْسَ بِصَحِيْحٍ لِاَنَّ حَبِيْبًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ طَاوُسٍ هٰذَا الْخَبَرَ، وَكَذٰلِكَ خَبَرُ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ هٰذَا النَّحْوَ، لِاَنَّا لَا نَحْتَجُّ بِحَنَشٍ وَاَمْثَالِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، وَكَذٰلِكَ اَغْضَيْنَا عَنْ اِمْلَائِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں (ظاہر ہونے والی) نشانیوں کو برکت کا نشان سمجھتے تھے جبکہ تم انہیں خوف دلانے والی چیز سمجھتے ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حبیب بن ابوثابت نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز میں آٹھ رکوع کیے تھے۔ چار سجدے کیے تھے۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حبیب نے طاؤس کے حوالے سے یہ روایت نہیں سنی ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف اس طرح ادا کی تھی وہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ ہم حنش اور اس جیسے راویوں کی احادیث سے استدلال نہیں کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ان کی املاء کروائی ہوئی روایت سے بھی چشم پوشی کرتے ہیں۔

2854- إسناده قوى على شرط مسلم . سفيان: هو الثورى، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعى، وعلقمة: وهو ابن قيس بن عبد الله النخعى. وأخرجه أحمد "2/396" من طريق معاوية بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد "2/460"، والبخارى "3579" فى المناقب: باب علامات النبوة فى الإسلام، والدارمى 1/14"-"15 من طرق عن إسرائيل، عن منصور، عن إبراهيم، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْعَتَاقَةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ لِمَنْ قَدَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر غلام آزاد کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

یہ اس کے لیے ہے جو اس کی قدرت رکھتا ہو

2855 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف (کے بعد والے خطبے) کے دوران غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْكُسُوْفَ يَكُوْنُ لِمَوْتِ الْعُظَمَاءِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ گرہن زمین پر بسنے والے کسی بڑے آدمی کے مرنے کی وجہ سے ہوتا ہے

2856 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ يَوْمًا خَطِيبًا فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهِ، حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَمُرَةُ: بَيْنَا اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ قِيدَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ اسْوَدَّتْ، فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى

2855– إسناده صحيح على شرط الشيخين . معاوية بن عمرو: هو ابن المهلب الأزدي المعني. وزائدة: هو زائدة بن قدامة الثقفي. وأخرجه أبو داوٗد "1192" في الصلاة: باب العتق فيها من طريق أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم "1/331"، وأحمد "6/345" من طريق معاوية بن عمرو، به. وأخرجه البخاري "2519" في العتق: باب ما يستحب من العتاقة في الكسوف أو الآيات، والحاكم "1/331"، والبغوي "1147" من طريق موسى بن مسعود، والبخاري "1054" في الكسوف: باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس، من طريق ربيع بن يحيى، كلاهما عن زائدة، به . وأخرجه الدارمي "1/360" من طريق موسى بن مسعود، عن زائدة، عن هشام، عن أسماء . وأخرجه البخاري "2520"، وأحمد "6/345" من طريق عثام بن علي، والدارمي "1/360"، والحاكم 1/331"–"332 من طريق عبد العزيز بن محمد، كلاهما عن هشام، به.

2856– إسناده ضعيف لجهالة ثعلبة، وقد تقدم الحديث بأخصر مما هنا برقم "2851" و."2852" وأخرجه الطبراني "6798" من طريق حجاج بن المنهال، ويحيى الحماني، عنأبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1397" من طريق أبي نعيم، عن الأسود، بهز وأخرجه أحمد "5/16"، والحاكم 1/329"–"331، والطبراني "7/6799"، والبيهقي "3/339" من طرق عن زهير، عن الأسود بن قيس به. وانظر الحديث رقم "2851" و."2852" وقوله: "جذم الشجرة": أصلها.

مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللّٰهِ لَتُحْدِثَنَّ هٰذِهِ الشَّمْسُ الْيَوْمَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِي اُمَّتِهِ حَدِيْثًا، قَالَ: فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ خَرَجَ فَاسْتَقَامَ فَصَلّٰى فَقَامَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ، لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ جَلَسَ فَوَافَقَ جُلُوْسَهٗ تَجَلِّيَ الشَّمْسِ، فَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ رَسُوْلٌ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ بِتَبْلِيْغِ رِسَالَاتِ رَبِّيْ لَمَّا اَخْبَرْتُمُوْنِيْ، فَقَالَ النَّاسُ: نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَقَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ كُسُوْفَ هٰذِهِ الشَّمْسِ، وَكُسُوْفَ هٰذَا الْقَمَرِ، وَزَوَالَ هٰذِهِ النُّجُوْمِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاِنَّهُمْ كَذَبُوْا، وَلٰكِنَّهَا آيَاتُ اللّٰهِ يَعْتَبِرُ بِهَا عِبَادُهٗ لِيَنْظُرَ مَنْ يُحْدِثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مَا اَنْتُمْ لَاقُوْنَ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاكُمْ، وَآخِرَتِكُمْ مُنْذُ قُمْتُ اُصَلِّيْ، وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا اَحَدُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ عَيْنِ الْيُسْرٰى، كَاَنَّهَا عَيْنُ اَبِيْ تِحْيٰى شَيْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، بَيْنَهٗ وَبَيْنَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ خَشَبَةٌ، وَاِنَّهٗ مَتٰى يَخْرُجُ، فَاِنَّهٗ سَوْفَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اللّٰهُ، فَمَنْ آمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهٗ، وَاتَّبَعَهٗ، فَلَيْسَ يَنْفَعُهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ مِّنْ عَمَلٍ سَلَفَ، وَاِنَّهٗ سَيَظْهَرُ عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا غَيْرَ الْحَرَمِ، وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَاِنَّهٗ يَسُوْقُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيُحَاصَرُوْنَ حِصَارًا شَدِيْدًا.

قَالَ الْاَسْوَدُ: وَظَنِّيْ اَنَّهٗ قَدْ حَدَّثَنِيْ، اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَصِيْحُ فِيْهِ، فَيَهْزِمُهُ اللّٰهُ وَجُنُوْدَهٗ، حَتّٰى اِنَّ اَصْلَ الْحَائِطِ، اَوْ جِذْمَ الشَّجَرَةِ لَيُنَادِيْ: يَا مُؤْمِنُ هٰذَا كَافِرٌ، مُسْتَتِرٌ بِيْ، تَعَالَ فَاقْتُلْهُ، وَلَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَرَوْا اُمُوْرًا عِظَامًا يَتَفَاقَمُ شَاْنُهَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ، وَتَسَائَلُوْنَ بَيْنَكُمْ: هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا، وَحَتّٰى تَزُوْلَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا، قَالَ: ثُمَّ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ الْقَبْضُ، ثُمَّ قَبَضَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ، ثُمَّ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى: وَقَدْ حَفِظْتُ مَا قَالَ، فَذَكَرَ هٰذَا فَمَا قَدَّمَ كَلِمَةً عَنْ مَنْزِلِهَا وَلَا اَخَّرَ اُخْرٰى

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک مرتبہ وہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنے خطبے کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ایک مرتبہ میں اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نشانے بازی کر رہے تھے اسی دوران سورج طلوع ہوا تو وہ دیکھنے والے کو ایک نیزے جتنا یا دو نیزے جتنا محسوس ہو رہا تھا باقی سیاہ تھا ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہم اللہ کے رسول کی مسجد کی طرف چلتے ہیں اللہ کی قسم! سورج کی یہ حالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے کوئی نیا حکم لے کر آئے گی ہم لوگ مسجد کی طرف آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر سے تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز ادا کرنا شروع کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جتنی بھی نمازیں پڑھائی تھیں وہ ان میں سے سب سے طویل تھی ہم نے

آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی پھر جب آپ ﷺ بیٹھے تو آپ ﷺ کے بیٹھنے کے دوران ہی گرہن ختم ہو گیا' آپ سلام پھیرا نماز مکمل کی پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اس بات کی گواہی دی' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں ایک انسان ہوں' جسے رسول کے طور پر مبعوث کیا گیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' اگر تم لوگ یہ بات جانتے ہو' میں نے اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ میں کوئی کوتاہی کی ہے' تو تم مجھے اس بارے میں بتاؤ لوگوں نے عرض کی: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کے پیغام کو پہنچا دیا ہے اور اپنی امت کی خیر خواہی کی ہے اور جو چیز آپ ﷺ کے ذمے تھی آپ ﷺ نے اسے ادا کر دیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں' سورج کا گرہن ہونا چاند کا گرہن ان ستاروں کا اپنے مطلع سے گرنا زمین سے تعلق رکھنے والے کسی بڑے آدمی کے انتقال کی وجہ سے ہوتا ہے یہ لوگ غلط سمجھتے ہیں' بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عبرت دلاتا ہے' تاکہ وہ لوگ توبہ کی طرف آئیں۔

اللہ کی قسم! تم نے اپنے دنیا اور آخرت کے معاملے میں جس بھی صورت حال کا سامنا کرنا ہے وہ میں نے ابھی یہاں نماز ادا کرنے کے دوران کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کذابوں کا ظہور نہیں ہوگا جن میں سے ایک کانا دجال ہوگا اس کی بائیں آنکھ نہیں ہوگی وہ ابو تحیی کی آنکھ کی مانند ہوگی یہ انصار کا ایک بوڑھا تھا اس کے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان ایک لکڑی تھی۔

دجال کا جب بھی ظہور ہوگا' تو وہ یہی دعویٰ کرے گا' وہ اللہ ہے اور جو اس کی تصدیق کرے گا پیروی کرے گا' تو اس کے پہلے کا کوئی بھی نیک عمل اسے فائدہ نہیں دے گا اور عنقریب دجال تمام روئے زمین پر غالب آجائے گا صرف حرم کی حدود اور بیت المقدس پر قبضہ نہیں کر سکے گا وہ مسلمانوں کو بیت المقدس کی طرف جانے پر مجبور کر دے گا وہ لوگ شدید محاصرہ کریں گے۔ اسود نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' اسی دوران حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان کے درمیان آئیں گے تو اللہ تعالیٰ دجال کو اور اس کے لشکروں کو پسپا کر دے گا' یہاں تک کہ دیوار کی بنیاد اور درخت کا تنا بھی یہ پکار کر کہیں گے: اے مومن! یہ کافر ہے' جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے تم آگے آؤ اور اسے قتل کر دو اور ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا' جس وقت تک تم عظیم امور نہیں دیکھو گے' جو تمہیں پریشان کر دیں گے تم ایک دوسرے سے پوچھو گے' تمہارے نبی نے اس کا ذکر تمہارے سامنے کیا تھا وہ ایسی آزمائش ہو گی' پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بعد قبض ہوگا۔

پھر انہوں نے اپنی انگلیوں کے کناروں کو بند کیا' پھر انہوں نے دوسری مرتبہ یہ کہا نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی تھی وہ میں نے دیکھی ہے' پھر انہوں نے یہی چیز ذکر کی اور اس میں کوئی ایک لفظ بھی اپنی جگہ سے پہلے یا بعد میں بیان نہیں کیا۔

بَابُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

باب نماز استسقاء کا بیان

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْجَدْبِ اَنْ يَّسْاَلَ الصَّالِحِيْنَ الدُّعَاءَ وَالِاسْتِسْقَاءَ لِلْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ قحط سالی کی صورت میں وہ نیک لوگوں سے یہ درخواست کرے کہ وہ مسلمانوں کے لیے دعا مانگیں اور ان کے لیے بارش کی دعا مانگیں

2857 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِى، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِى، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُ وسِ الْجِبَالِ، وَالْاٰكَامِ، وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں سفر کرنا ممکن نہیں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ

2857- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "الموطأ" "1/191" فى الاستسقاء : باب ما جاء فى الاستسقاء ، ومن طريقه أخرجه الشافعى "490"، والبخارى "1016" فى الاستسقاء : باب من اكتفى بصلاة الجمعة فى الاستسقاء ، "1017" باب الدعاء إذا تقطعت السبل من كثرة المطر، و "1019" باب إذا استشفعوا إلى الإمام ليستسقى لهم لم يردهم، والنسائى 3/154"-"155 فى الاستسقاء : باب متى يستسقى الإمام، والبيهقى ."3/343" وأخرجه البخارى "1013" باب الاستسقاء فى المسجد الجامع، من طريق أنس بن عباض، والبخارى "1014" باب الاستسقاء: باب الدعاء فى الاستسقاء ، والنساءء 3/161"-"163 باب ذكر الدعاء ، والبغوى "1166" من طريق إسماعيل بن جعفر، والنسائى 3/159"-"160 باب: كيف يرفع، وأبو داوُد "1175" من طريق سعيد المقبرى، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" "1/322" من طريق سليمان بن بلال، أربعتهم عن شريك، بهٰذا الإسناد.

تعالیٰ سے دعا کی راوی کہتے ہیں: ایک جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک ہم پر بارش ہوتی رہی راوی کہتے ہیں: پھر ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گھر گر رہے ہیں مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور نشیبی علاقوں میں اور جنگلات میں بارش ہو۔''

راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل یوں چھٹ گیا جس طرح کپڑا اچھٹ جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ عِنْدَ وُقُوعِ الْجَدْبِ بِالنَّاسِ اَنْ يَّسْتَسْقِيَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب لوگ قحط سالی کا شکار ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بارش کی دعا مانگے

2858 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحِطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ، قَالَ: فَنَشَاَتْ سَحَابَةٌ، فَانْتَشَرَتْ، ثُمَّ اِنَّهَا مَطَرَتْ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى، وَانْصَرَفَ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، صَاحُوا وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، قَالَ: فَتَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا، وَمَا تَقْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِينَةِ، وَاِنَّهَا لَفِيْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ

2858- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجالهما. وهو في "صحيح ابن خزيمة". "1423" وأخرجه النسائي 3/160"-"161 في الاستسقاء: باب ذكر الدعاء، من طريق محمد بن عبد الأعلى بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1021" في الاستسقاء: باب الدعاء إذا كثر المطر "حوالينا ولا علينا"، ومسلم "897" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء، وأبو يعلى "3334" من ثلاثة طرق عن المعتمر، به. وأخرجه البخاري "932" في الجمعة: باب رفع اليدين في الخطبة مختصرًا، و "3582" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، وأبو داوُد "1174" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، من طريق يونس، ومسلم "897"، والطحاوي "1/322"، وأحمد "3/194"، من طريق سليمان بن المغيرة، وأحمد "3/271"، وأبو يعلى "3509"، من طريق حماد، ثلاثتهم عن ثابت، به. وانظر الحديث "2857" و."2859"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے انہوں نے بلند آواز سے کہا: اے اللہ کے نبی! بارش کا قحط پڑ گیا ہے درخت سیاہ ہو گئے ہیں جانور ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' وہ ہم پر بارش نازل کر دے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر دے۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی بھی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور وہ پھیلنا شروع ہوا پھر بارش شروع ہو گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی اس کے بعد اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' تو لوگوں نے بلند آواز میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! گھر گر رہے ہیں سفر کرنا ممکن نہیں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' وہ ہم سے بارش کو روک دے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا' اور مدینہ منورہ کے اردگرد بارش ہوتی رہی اور مدینہ منورہ پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں پڑا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا تو وہ تاج کی مانند تھا۔ (یعنی اس سے بادل چھٹ چکا تھا)

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا تَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر مسکرا دیئے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2859– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي "3/165"–"166" في الاستسقاء: باب مسألة الإمام رفع المطر إذا خاف ضرره، والبغوي "1168" من طريف على بن حجر، . . . . عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وروايتهما: "فتكشطت عن المدينة." وأخرجه أحمد "3/104" من طريق ابن أبى عدى، و"3/187" من طريق عبيدة، كلاهما عن حميد، به. وأخرجه البخارى "1015" في الاستسقاء: باب الاستسقاء على المنبر، و"6093" في الأدب: باب التبسم والضحك، و"6342" في الدعوات: باب الدعاء غير مستقبل القبلة، وأحمد "3/245" و"261"، من طرق عن قتادة، عن أنس. وأخرجه البخارى "933" في الجمعة: باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، و"1018" مختصرًا، باب ما قيل إن النبى صلى الله عليه وسلم لم يحول رداء ه في الاستسقاء يوم الجمعة، و"1033" باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ومسلم "897" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء، والنسائى "3/166" باب رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، وأحمد "3/256"، والبغوى "1167" من طريق الأوزاعى، عن إسحاق بن عبد الله بن أبى طلحة الأنصارى، عن أنس بن مالك. وأخرجه البخارى "932" في الجمعة: باب رفع اليدين في الخطبة مختصرًا، و"3582" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، وأبو داوُد "1174" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، من طريق حماد بن زيد، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه مسلم "897" من طريق حفص بن عبيد بن أنس، عن أنس. وأخرجه البخارى "1029" باب رفع الناس أيديهم مع الإمام في الاستسقاء، والنسائى "3/160" مختصرًا، باب ذكر الدعاء ن من طريق يحيى بن سعيد عن أنس. وانظر الحديث رقم "2857" و"2858".

(متن حدیث):قَحِطَ الْمَطَرُ عَامًا، فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحِطَ الْمَطَرُ، وَاَجْدَبَتِ الْاَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً، فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، يَسْتَسْقِي اللّٰهَ، فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتّٰى اَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيْبَ الدَّارِ الرُّجُوْعُ اِلٰى اَهْلِهِ، فَدَامَتْ جُمُعَةً، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِيْ تَلِيهَا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَتَكَشَّفَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک سال تک بارش نہیں ہوئی تو بعض مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بارش نہیں ہوئی زمین خشک ہو گئی ہے کھیتیاں ہلاکت کا شکار ہو رہی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے یہاں تک کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بارش کے لئے دعا کی ابھی ہم نے جمعہ ادا نہیں کیا تھا' (کہ اتنی تیز بارش شروع ہو گئی) کہ وہ نوجوان جس کا گھر مسجد کے قریب تھا اس نے یہ ارادہ کیا' وہ اپنے گھر چلا جائے پھر پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی جب اس کے بعد والا جمعہ آیا' تو ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گھر گر رہے ہیں سفر کرنا ممکن نہیں رہا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن آدم کے جلدی ملال پر مسکرا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ عِنْدَ وُجُوْدِ الْجَدْبِ بِالْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب مسلمانوں کو قحط سالی لاحق ہو' تو آدمی کو کیا دعا کرنی چاہئے؟

2860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ الْاَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيدَ الْاَيْلِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث):شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَحْطَ الْمَطَرِ، فَاَمَرَ بِالْمِنْبَرِ، فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلّٰى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ

2860- إسناده حسن. طاهر بن خالد بن نزار: قال الذهبي في "الميزان" "2/334": صدوق وله ما ينكر، وقال ابن عدي: له إفرادات وغرائب، وقال الخطيب: ثقة، وقال الدارقطني: هو وأبوه ثقتان. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داؤد "1173" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، والطحاوي "1/325"، والحاكم "1/328"، والبيهقي "3/349"، من طريق هارون بن سعيد الأيلي، عن خالد بن نزار، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي !! مع أن خالد بن نزار وشيخه لم يخرج لهما الشيخان شيئًا. وقال أبو داؤد: هذا حديث غريب إسناده جيد.

بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ جِنَانِكُمْ، وَاحْتِبَاسَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ، وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ، اللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً، وَبَلَاغًا اِلٰى خَيْرٍ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ - اَوْ حَوَّلَ رِدَائَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ - ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ، وَاَبْرَقَتْ، وَاَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ نَلْبَثْ فِيْ مَسْجِدِهِ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَثَقَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ، ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، وَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے منبر کے بارے میں حکم دیا اسے عیدگاہ میں رکھا گیا نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ایک دن کا وعدہ کیا' اس دن وہ لوگ آئیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جیسے ہی سورج نکلا نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے باغات کے خشک ہونے کی شکایت کی اور ایک طویل عرصے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو یہ حکم دیا ہے' تم لوگ اس سے دعا مانگو اور اس نے تم سے یہ وعدہ کیا ہے' وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا پھر آپ ﷺ نے یہ پڑھا۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا ہے قیامت کے دن کا مالک ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اے اللہ! تو ہی وہ اللہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو بے نیاز ہے اور ہم تیرے محتاج ہیں' تو ہم پر بارش نازل کر اور جو تو نے ہم پر نازل کیا ہے اسے قوت بنا دے اور بھلائی کی طرف پہنچانے والا بنا دے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی پشت کو لوگوں کی طرف کیا' اور اپنی چادر کو الٹا دیا آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے بادل کو پیدا کیا' اور وہ کڑکا بجلی چمکی اور بارش شروع ہوگئی یہ اللہ کے حکم سے ہوا ابھی ہم مسجد میں ہی تھے' نالیاں بہنی شروع ہوگئیں جب نبی اکرم ﷺ نے دیکھا' لوگوں نے کپڑے اپنے اوپر کر لیے ہیں' تو آپ ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ الْاِسْتِسْقَاءَ أَنْ يَّسْتَسْقِيَ اللّٰهَ بِالصَّالِحِيْنَ رَجَاءَ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بارش کے نزول کی دعا مانگے

تو اللہ تعالیٰ سے نیک لوگوں کے وسیلے سے دعا مانگے اس بات کی امید رکھتے ہوئے کہ اس صورت میں اس کی دعا کا اثر ظاہر ہوگا

2861 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانُوْا اِذَا قَحَطُوْا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَسْقَوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَسْتَسْقِي لَهُمْ فَيُسْقَوْنَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ اِمَارَةِ عُمَرَ، قَحَطُوْا فَخَرَجَ عُمَرُ بِالْعَبَّاسِ يَسْتَسْقِي بِهٖ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا اِذَا قَحَطْنَا عَلٰى عَهْدِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَسْقَيْنَا بِهٖ، فَسَقَيْتَنَا وَاَنَا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ الْيَوْمَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْقِنَا قَالَ: فَسُقُوْا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب قحط پڑ جاتا تھا تو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے لئے بارش کی دعا کرتے تھے' تو ان لوگوں کو بارش عطا ہو جاتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قحط آیا' تو عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نکلے تاکہ ان کے وسیلے سے بارش کی دعا کریں انہوں نے یہ کہا:

''اے اللہ! پہلے تیرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب ہم قحط کا شکار ہوتے تھے' تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے تھے' تو تو ہمیں سیراب کر دیتا تھا اب ہم تیرے نبی کے چچا کے وسیلے سے تیری بارگاہ میں دعا کرتے ہیں' تو ہمیں سیراب کر دے''۔

راوی کہتے ہیں: ان لوگوں کو سیراب کر دیا گیا۔

2861- إسناده صحيح على شرط البخاري . الأنصاري: هو محمد بن عبد الله بن المثنى الأنصاري. وأبوه: هو عبد الله بن المثنى وثقه العجلي والترمذي، واختلف فيه قول الدارقطني، وقال ابن معين وأبو زرعة وأبو حاتم: صالح، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال الساجي: فيه ضعف، ولم يكن من أهل الحديث، وروى مناكير، وقال العقيلي: لا يتابع على أكثر حديثه، قال الحافظ: لم أر البخاري احتج به إلا في روايته عن عمه تمامة، فعنده عنه أحاديث .وأخرجه البخاري "1010" في الاستسقاء : باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، و "3710" في فضائل الصحابة: باب ذكر العباس بن عبد المطلب، ومن طريقه البغوي "1165" عن الحسن بن محمد، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة "1421" من طريق محمد بن يحيى عن الأنصاري، به، ولفظه "وإنا نستسقيك اليوم بعم نبيك."

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الِاسْتِسْقَاءِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيْدِ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز استسقاء کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نماز عید کی مانند ہو

2862 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرْسَلَنِيْ اَمِيْرٌ مِّنَ الْاُمَرَاءِ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَسْاَلُهٗ عَنْ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتَبَذِّلًا مُتَمَسْكِنًا مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ

ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک گورنر نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معمولی کپڑوں میں عاجزی وانکساری تواضع کا اظہار کرتے ہوئے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی جیسے عید کے موقع پر نماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْمُبَالَغَةُ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الِاسْتِسْقَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ بارش کے نزول کی دعا مانگتے ہوئے اس میں مبالغہ کرے

2863 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2862- إسناده حسن . هشام بن إسحاق رى عنه جمع، وقال ابوحاتم: شيخ، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وباقى رجاله ثقات . سفيان: هو الثورى .وأخرجه أحمد "1/230"، والنسائى "3/163" فى الاستسقاء : باب كيف صلاة الاستسقاء ، والترمذى "559" فى الصلاة: باب ما جاء فى صلاة الاستسقاء ، وابن خزيمة "1405"، والدارقطنى "2/68"، وابن ماجه "1266" فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى صلاة الاستسقاء ، والحاكم 1/326"-327ن والبيهقى "3/344" من طريق وكيع عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذى: هٰذا حديث حسن صحيح .وأخرجه النسائى "1/156" باب الحال التى سيتحب للإمام أن يكون عليها إذا خرج، وابن خزيمة "1408" من طريق عبد الرحمٰن عن سفيان، به .وأخرجه الطبرانى "10/10818" من طريق أبى نعيم عن سفيان، به .وأخرجه أبو داوٗد "1165" فى الصلاة: باب جماع أبواب صلاة . . . . الاستسقاء وتفريعها، والترمذى "558"، والنسائى "3/156" باب جلوس الإمام على المنبر للاستسقاء ، والبيهقى "3/344"، والطحاوى "1/324"، من طزيق حاتم بن إسماعيل، عن هشام بن إسحاق، به .وأخرجه أحمد "1/269"، وابن خزيمة "1419"، والدارقطنى 2/67"-"68، والحاكم "1/326"، والطبرانى "10/10819" من طريق إسماعيل بن ربيعة بن هشام بن إسحاق، عن جده، به.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ ، فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے البتہ بارش کی دعا مانگتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اتنے بلند کیے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ صَلَاةَ الِاسْتِسْقَاءِ اَنْ يَّجْهَرَ بِقِرَائَتِهٖ فِيْهَا

نماز استسقاء ادا کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس میں بلند آواز میں قرأت کرے

2864 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ الْبَلَدِيُّ الزَّاهِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهٖ،

2863- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: عو ابن أبي عروبة، ويزيد بن زريع روى عنه قبل الاختلاط .وأخرجه البخاري "3565" في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داؤد "1170" في الصلاة: باب رفع اليدين في .... الاستسقاء ن والدارقطني 2/68"-"69، من طريق يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وفي البخاري بعد هذا الحديث: "وقال أبو موسى: دعا النبي صلى الله عليه وسلم ورفع يديه."وأخرجه أحمد "3/181"، والبخاري "1031" في الاستسقاء : باب رفع الإمام يده في الاستسقاء ، والنسائي "3/158" في الاستسقاء : باب كيف يرفع، ومسلم "875" في الاستسقاء : باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء ، والبغوي "1163"، والدارقطني 2/68"-"69، من طريق يحيى بن سعيد القطان، والبخاري "1031"، ومسلم "985"، والبغوي "1163" من طريق ابن أبي عدي، ومسلم "895" من طريق عبد الأعلى، وأحمد "3/282" من طريق محمد بن جعفر، والدارمي "1/361" من طريق عبدة، والدارقطني من طريق خالد بن الحارث وأبي أسامة، سبعتهم عن سعيد، به. وأخرجه النسائي "3/239" في قيام الليل: باب ترك رفع الدعاء في الوتر، وأبو داؤد "1171"، ومسلم "985"، وابن خزيمة "1412"، والبغوي "1164" من طريقين عن ثابت البناني، عن أنس.

2864- حديث صحيح إسناده حسن. مؤمل ابن إسماعيل وإن كان سيء الحفظ قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وعم عباد أخو أبيه من الأم: هو عبد الله بن زيد بن عاصم المازني الأنصاري. وأخرجه النسائي "3/164" في الاستسقاء : باب الجهر بالقراء ة في صلاة الاستسقاء ، من طريق يحيى بن آدم، عن سفيان، بهذا الإسناد، وهذا سند صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد "4/39" و"41"، والبخاري "1024" في الاستسقاء : باب الجهر بالقراء ة في الاستسقاء ، و "1025" باب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهره إلى الناس، وأبو داؤد "1162" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفريعها، والنسائي "3/157" باب تحويل الإمام ظهره إلى الناس عند الدعاء في الاستسقاء ، و "3/163" باب الصلاة بعد الدعاء ، من طرق عن ابن أبي ذئب، به .وأخرجه عبد الرزاق "4889" ومن طريقه الترمذي "556" في الاستسقاء ، عن معمر، عن الزهري به، وقال الترمذي:حديث حسن صحيح.وانظر الحديث رقم "2865" و"2866" و."2867"

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ

❁❁ عباس بن تمیم اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء ادا کرتے ہوئے دو رکعات ادا کی تھیں اور بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الِاسْتِسْقَاءِ یَجِبُ اَنْ یُجْهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَائَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز استسقاء کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ اس میں بلند آواز میں قرأت کی جائے

2865 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَوَلّٰی ظَهْرَهُ النَّاسَ، وَقَلَبَ رِدَائَهُ، وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَهَرَ فِیْهِمَا بِالْقِرَائَةِ

❁❁ عباس بن تمیم اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور پشت لوگوں کی طرف کر لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کو اتار دیا اور دو رکعات ادا کیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی۔

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا اسْتَسْقٰی اَنْ یُّحَوِّلَ رِدَائَهُ فِیْ خُطْبَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بارش کے نزول کے لیے دعا مانگے تو خطبے کے دوران اپنی چادر کو الٹا دے

2866 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِیْمٍ الْمَازِنِیُّ اَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ، وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ، فَحَوَّلَ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ

عباد بن تمیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے چچا کو سنا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن

2865- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وصححه ابن خزيمة "1420" من طريق محمد بن باشر، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم "2864" و"2865" و. "2866"

نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پشت کر لی اور قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور پھر چادر کو الٹایا اور دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَلْبَ الرِّدَاءِ دُوْنَ تَحْوِيلِهٖ مُبَاحٌ لِلْمُسْتَسْقِيْ لِلنَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ چادر کو ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کرنے کی بجائے اسے الٹانا اس شخص کے لیے مباح ہے جو لوگوں کے لیے بارش کے نزول کی دعا مانگتا ہے

2867 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهٖ، قَالَ:

(متن حدیث): اِسْتَسْقَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ، فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّاْخُذَ بِاَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ اَعْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهٖ

❀❀ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے بارش کی دعا مانگتے ہوئے سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے نیچے والے حصے کو اوپر کرنا چاہا جب ایسا کرنا آپ ﷺ کے لیے دشوار رہا' تو آپ ﷺ نے اپنے کندھے پر ہی اسے الٹ دیا۔

2866– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه "894" في الاستسقاء، من طريق حرملة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "894"، وأبو داؤد "1162"، والنسائي "3/163" باب الصلاة بعد الدعاء، من طرق عن ابن وهب، به.......... وأخرجه البخاري "1023" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء قائمًا، والنسائي "3/158" باب رفع الإمام يده، وأحمد "4/40"، والدارمي "1/361"، وابن خزيمة "1424"، والطحاوي "1/323" من طريق شعيب، وأبو داؤد "1161"، والترمذي "556" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1410"، وأحمد "4/39" من طريق معمر، وأبو داؤد "1163" من طريق الزبيدي، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرجه مالك "1/190" في الاستسقاء: باب العمل في الاستسقاء والبخاري "1005" باب الاستسقاء وخورج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء، و "1012" باب تحويل الرداء في الاستسقاء، و "1026" باب صلاة الاستسقاء ركعتين، و "1027" باب الاستسقاء في المصلى، ومسلم "894"، والنسائي "3/157"، وابن ماجه "1267" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1406" و"1414"، والطحاوي "1/323" و"324"، والدارقطني "2/67"، وأحمد "4/39" و"41" من طرق عن عبد الله بن أبي بكر عمرو بن حزم، عن عباد، به. وأخرجه أحمد "4/38" و"40"، والبخاري "1028" باب استقبال القبلة في الاستسقاء، ومسلم "894" في الاستسقاء، والنسائي "3/163" باب كم صلاة الاستسقاء، وابن ماجه "1267"، وابن خزيمة "1407"، والدارمي "1/360"، والدارقطني "2/67"، والطحاوي 1/323"–"324"،

2867– إسناده قوي. إبراهيم بن حمزة: هو إبراهيم بن حمزة بن محمد بن حمزة أبو إسحاق. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1415". وأخرجه أحمد "4/40" و"41"، وأبو داؤد "1164" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1415"، والطحاوي "1/324"، من طرق عن عبد العزيز الدراوردي، بهذا الإسناد. وانظر الحديث "2864" و"2865" و. "2866" والخميصة: كساء أسود مربع له علمان، فإن لم يكن معلمًا، فليس بخميصة.

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: نمازخوف کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَوْفِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

خوف کی اس صفت کا تذکرہ جو مسلمانوں کے، اللہ کے دشمن کافروں کا سامنا کرنے کے وقت پیش آتی ہے

2868 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): فَرَضَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبانی نماز کا حکم فرض قرار دیا ہے، جو حضر میں چار رکعات ہوں گی سفر میں دو رکعات ہوں گی اور خوف کے عالم میں ایک رکعت ہو گی۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي الْخَوْفِ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَهَا جَمَاعَةً رَكْعَةً وَاحِدَةً

خوف کے عالم میں آدمی کی نماز کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی

2868- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عوانة: هو وضاح اليشكري. وأخرجه مسلم "687" في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 3/168"-169" في صلاة الخوف، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/237" و"254"، وابن أبي شيبة "2/464"، والطبري "10336" و"10337"، ومسلم "687"، وأبو داوُد "1247" في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون، والطحاوي "1/309"، وابن خزيمة "1346"، والطبراني "11/11041" والبيهقي "3"/"135"، من طرق عن أبي عوانة، به. وأخرجه مسلم "687"، والنسائي 3/118"-119" في تقصير الصلاة في السفر، وأحمد "1/243"، والبيهقي "3/263" و"264"، والطبراني "11/11042"، وابن أبي شيبة "2/264" وقد تحرف فيه بكير إلى بكر، والطبري "10338" و"10339" من طريق أيوب بن عائذ عن بكير، به. وأخرجه الطبراني "11/11043" من طريق الحارث الغنوي، عن بكير، به.

اسے جماعت کے ساتھ ایک رکعت کی صورت میں ادا کرتا ہے

2869 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَصَفٌّ خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ حَتّٰى قَامُوا، فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز خوف پڑھائی ایک صف آپ ﷺ کے آگے کھڑی ہوگئی اور ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوگئی آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے پھر وہ لوگ آئے اور آ کر کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ کھڑے رہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدے یعنی ایک رکعت پڑھائی تو نبی اکرم ﷺ کی دو رکعات ہوئیں اور ان میں سے ہر ایک کی ایک رکعت ہوئی۔

ذِكْرُ ذَهَابِ الطَّائِفَةِ الْاُوْلٰى اِلٰى مَصَافِّ اِخْوَانِهِمْ، وَيَجِيْءُ اُولٰٓئِكَ اِلَى الْاِمَامِ عِنْدَ اِرَادَتِهِمُ الصَّلَاةَ الَّتِىْ وَصَفْنَاهَا

اس بات کا تذکرہ کہ پہلا گروہ اپنے بھائیوں کی جگہ صف میں چلا جائے گا اور وہ لوگ امام کی طرف آ جائیں گے جب وہ اس طرح سے نماز ادا کرنے کا ارادہ کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2870 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ:

2869– إسناده صحيح على شرط الشيخين. غندر: هو محمد بن جعفر الهذلي. والحكم: هو ابن عتيبة الكندي. ويزيد الفقير: هو يزيد بن صهيب الكوفي المعروف بالفقير. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" "2/462" وأخرجه ابن خزيمة "1347"، وأحمد "3/298"، والطبري "10340"، من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/173" في صلاة الخوف، وابن خزيمة "1347" و"1348"، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن خزيمة "1348"، وابن أبي شيبة مختصراص "2"/"463". من طريق مسعر بن كدام عن يزيد، به. وأخرجه النسائي "3/175"، والطيالسي "1789"، والطحاوي "1/310"، والبيهقي "3/263"، وابن خزيمة "1364" وابن أبي شيبة مختصرًا 2/463"–"464، من طرق عن عبد الرحمٰن بن عبد الله المسعودي، عن يزيد الفقير، به. وفي لفظ الطيالسي وأحمد والبيهقي: "فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين وللقوم ركعة."

2870– إسناد حسن. القاسم بن حسان: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه أحمد بن صالح فيما نقله عنه ابن شاهين في "الثقات" ص"267، وباقي السند من رجال الصحيح. وسفيان: هو الثوري. وأخرجه عبد الرزاق "4250"، وابن أبي شيبة "2/461"، وأحمد "5/183"، والنسائي "3/168" في صلاة الخوف، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" "1/310"، والطبراني "4919"، والبيقهي 3/262"–"263، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفٌّ خَلْفَهُ، وَصَفٌّ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبُوا اِلٰى مَصَافِّ اِخْوَانِهِمْ، وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ

قاسم بن حسان بیان کرتے ہیں: میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے نماز خوف کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ اپنے بھائیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور دوسرے لوگ آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ہوئیں اور ہر ایک گروہ کی ایک رکعت ہوئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ وَصَفْنَاهُمْ لَمْ يَقْضُوَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ رَكَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِخْوَانِهِمْ، بَلِ اقْتَصَرُوْا عَلٰى رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ لَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ لوگ جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے انہوں نے اس رکعت کی قضا نہیں کی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائیوں کو پڑھائی تھی بلکہ انہوں نے اپنی ایک رکعت پر اکتفاء کیا تھا

2871 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْجَهْمِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى بِذِيْ قَرَدٍ، فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، صَفٌّ خَلْفَهُ، وَصَفٌّ مُوَازِي الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ رَكْعَةً، ثُمَّ رَجَعَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوا

2871- إسناده صحيح على شرط مسلم. يحيى بن سعيد: هو القطان، وسفيان: هو الثوري، وأبو بكر بن أبي الجهم: هو أبو بكر بن عبد الله بن أبي الجهم صخير العدوي، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وأخرجه الطبري "10334"، والنسائي "3/169" في صلاة الخوف، من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم "1/335" من طريق يحيى، به. وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! إنما هو على شرط مسلم فقط، لأن أبا بكر بن أبي الجهم لم يخرج له البخاري. وأخرجه أحمد "1/232"، وابن أبي شيبة، والطحاوي "1/309"، والبيهقي "3/262"، من طرق عن سفيان، به. وليس فيها الزيادة: "ولم يقضوا". وقد تحرف في المطبوع من مسند أحمد "عن أبي بكر بن أبي الجهم" إلى "عن ابن أبي بكر بن أبي الجهم." وأخرجه الطبري "10335" من طريق شريك عن أبي بكر بن أبي الجهم، به. وانظر الحديث رقم "2880".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ذی قرد'' کے مقام پر نماز پڑھائی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنالیں ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے وہ لوگ ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اوران لوگوں نے نماز کی قضا نہیں کی (یعنی دوسری رکعت ادا نہیں کی)

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَخْذِ الْقَوْمِ السِّلَاحَ عِنْدَ صَلَاتِهِمُ الْخَوْفَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

نمازخوف کی ادائیگی کے وقت لوگوں کے ہتھیار سنبھالنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2872 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَزَلَ بَيْنَ ضُجْنَانَ، وَعُسْفَانَ فَحَاصَرَ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: فَقَالُوْا: اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَبْنَائِهِمْ وَاَبْكَارِهِمْ - يَعْنُوْنَ: الْعَصْرَ -، فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ، ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، قَالَ: فَجَاءَ جِبْرِيْلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَقْسِمَ اَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ، وَيُصَلِّيَ بِالطَّائِفَةِ الْاُوْلٰى رَكْعَةً، وَيَاْخُذُ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى حِذْرَهُمْ، وَاَسْلِحَتَهُمْ، فَاِذَا صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً تَاَخَّرُوْا وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، وَاَخَذَ هٰؤُلَاءِ الْاٰخَرُوْنَ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ، فَكَانَتْ لِكُلِّ طَائِفَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کا محاصرہ کیا ہوا تھا راوی کہتے ہیں: ان مشرکین نے یہ کہا: ان لوگوں کے نزدیک یہ نماز ان کے بیٹوں اور کنواریوں سے زیادہ محبوب ہے ان کی مراد عصر کی نماز تھی' تو تم لوگ تیاری رکھو اور ان پر ایک ہی مرتبہ حملہ کردینا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کردیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائیں اور دوسرا گروہ اپنے ہتھیار تیار رکھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایک رکعت پڑھادیں' تو وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ آگے آجائے' تو انہیں بھی ایک رکعت پڑھائیں یہ لوگ اپنے ہتھیار اور سازوسامان تیار رکھیں' تو اس طرح ہر ایک گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک، ایک رکعت ادا کی۔

2872- إسناده حسن، وأخرجه أحمد "2/522"، والترمذي "3035" في التفسير: باب ومن سورة النساء، والنسائي "3/174" في صلاة الخوف، والطبري "10342"، من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، بهٰذا الإسناد، وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه من حديث عبد الله بن شقيق عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم "2878".

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّانِي مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ عَلٰى حَسَبِ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا

نمازخوف کی دوسری قسم کا تذکرہ جو ضرورت پیش آنے پر ادا کی جائے گی

2873 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَتْ: فَصَدَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ، فَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وَرَائَهُ، وَقَامَتْ طَائِفَةٌ، وِجَاهَ الْعَدُوِّ قَالَتْ: فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكَعُوا وَرَكَعُوا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعُوا، ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، وَسَجَدُوا لِاَنْفُسِهِمِ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامُوا فَنَكَصُوا عَلٰى اَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرٰى، حَتّٰى قَامُوا مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرُوا، ثُمَّ رَكَعُوا لِاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ فَسَجَدُوا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ رَكْعَتِهِ وَسَجَدُوا لِاَنْفُسِهِمِ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا، فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَرَكَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعُوا مَعَهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَرِيعًا جِدًّا، لَا يَاْلُو اَنْ يُخَفِّفَ مَا اسْتَطَاعَ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ شَرَكَهُ النَّاسُ فِي صَلَاتِهٖ كُلِّهَا

❁❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات رقاع کے مقام پر نماز خوف ادا کی تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا' اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو جس گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی ہوئی تھی ان لوگوں نے بھی تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے' تو وہ لوگ بھی رکوع میں گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو وہ لوگ بھی سجدے میں گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو وہ لوگ بھی اٹھ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے خود ہی دوسری مرتبہ سجدہ کیا' اور پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اپنی ایڑیوں کے بل چلتے ہوئے پیچھے چلے گئے یہاں تک کہ وہ پیچھے جا کے کھڑے ہو گئے اور دوسرا گروہ آگے آ گیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنالی ان لوگوں نے تکبیر کہی پھر ان لوگوں نے

2873– إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث . وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم ."1363" وأخرجه البيهقى "3/265" وأخرجه أحمد "6/275"، وابن خزيمة "1363"، والحاكم 1/336 "1"–"337"، والبيهقى "3/265" من طرق عن يعقوب بن إبراهيم، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! وانظر حديث أبى هريرة الآتى برقم ."2878"

بذاتِ خود ایک رکعت ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسرا سجدہ کیا' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ اس رکعت سے کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے دوسرا سجدہ بذاتِ خود کیا' پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صف بنالی پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو وہ سب بھی رکوع میں چلے گئے پھر آپ ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ سب بھی سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا' تو ان لوگوں نے بھی سر اٹھالیا ان میں سے ہر ایک عمل کو نبی اکرم ﷺ نے انتہائی تیزی سے کیا آپ ﷺ نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی' جہاں تک ہو سکے مختصر طور پر (رکوع اور سجدہ کیا) پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ان لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو تمام لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شرکت کی تھی۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّالِثِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کی تیسری قسم کا تذکرہ

2874 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِاَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَرَكَعَ بِهِمَا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُوْنَهُ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ حَتّٰى نَهَضَ، ثُمَّ سَجَدَ اُولٰٓئِكَ بِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُتَقَدِّمُ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوسَهُمْ سَجَدَ اُولٰٓئِكَ سَجْدَتَيْنِ كُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَجَدَتْ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَكَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نمازِ خوف پڑھائی آپ ﷺ نے ان سب کے ساتھ رکوع کیا نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ سب بھی سجدے میں گئے جو آپ ﷺ کے قریب موجود تھے جب' دوسرے لوگ کھڑے رہے' پھر جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو ان لوگوں نے بذاتِ خود دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آگے والی صف پیچھے ہٹ گئی پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو وہ صف بھی رکوع میں گئی جو آپ ﷺ کے قریب کھڑی ہوئی تھی ان لوگوں نے اپنا سر اٹھایا اور ان لوگوں نے دو سجدے کیے تو ان سب نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ رکوع کیا ان سب لوگوں نے بذاتِ خود دو سجدے کیے اس وقت دشمن قبلہ کی سمت میں موجود تھا۔

2874- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . أيوب: هو أيوب بن أبي تميمة السختياني، وأبو الزبير: هو محمد بن مسلم بن تدرس أبو الزبير المكي. وأخرجه ابن ماجه "1260" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، وابن خزيمة "1350" من طريق أحمد بن عبدة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" "2/360" من طريق أبي معمر، حدثنا عبد الوارث به، وسيرد عند المؤلف برقم "2877" وفيه تصريح أبي الزبير بالسماع من جابر.

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز خوف ادا کی تھی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2875 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِعُسْفَانَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ بِضُجْنَانَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَآهُ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، فَائْتَمَرُوْا عَلٰى اَنْ يُغِيْرُوْا عَلَيْهِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ صَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا جَمِيعًا، وَرَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِيْ بِسِلَاحِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوْهِهِمْ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ رَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِيْ بِسِلَاحِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوْهِهِمْ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاْسَهُ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : اَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اخْتُلِفَ فِيْ اسْمِهِ، مِنْهُمْ مَنْ قَالَ: اِنَّهُ زَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِنَّهُ زَيْدُ بْنُ الصَّامِتِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: عُبَيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عُبَيْدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ الصَّامِتِ

﴿﴾ حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عسفان کے مقام پر موجود تھے جبکہ مشرکین ضجنان کے مقام پر موجود تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی تو مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھا تو انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دیں گے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا' تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنالیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے بھی تکبیر کہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' تو سب لوگوں نے رکوع کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو وہ صف سجدے میں گئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور دوسری صف اپنے ہتھیار لے کر دشمن کی طرف

2875- إسناده صحيح على شرطهما سفيان: هو الثوري، ومنصور: هو ابن المعتمر بن عبد الله السلمي . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" "2/463". وأخرجه أحمد 4/59"-"60 ومختصرًا "4/60"، والطحاوي "1/318"، والدارقطني 2/59"-"60، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وانظر الحديث الآتي 2. قال المؤلف في "الثقات" "3/138": زيد بن النعمان أبو عياش الزرقي شهد النبي صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة الخوف، ويقال: اسمه زيد بن الصامت، وقد قيل: عُبَيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عتيك بن معاذ بن الصامت، وهو من بني زريق، كان فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وأورده المزي في "تحفة الأشراف" "3/251" في حرف السين، فقال: زيد بن الصامت أبي عياش الزرقاني الأنصاري عن النبي صلى الله عليه وسلم، ويقال: اسمه زيد بن النعمان، ويقال: عبيد بن معاوية بن الصامت.

رُخ کر کے کھڑی رہی جب نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا' تو دوسری صف نے بھی سجدہ کرلیا جب ان لوگوں نے اپنا سر اٹھالیا تو نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا' تو ان سب لوگوں نے رکوع کیا نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کیا' تو اس صف نے سجدہ کیا جو آپ ﷺ کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور دوسری صف اپنے ہتھیار لے کر دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑی رہی جب نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا' تو دوسری صف نے بھی سجدہ کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعیاش زرقی نامی راوی کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ان کا نام زید بن نعمان ہے اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ زید بن صامت ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے عبید بن معاویہ بن صامت ہے جبکہ بعض نے یہ کہا ہے عبید بن معاذ بن صامت ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِیْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، وَلَا لِاَبِیْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ مجاہد نے یہ روایت ابوعیاش زرقی سے نہیں سنی ہے اور ابوعیاش زرقی کو صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے یہ اس شخص کا گمان ہے

2876 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ: فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: لَقَدْ كَانُوا عَلٰى حَالٍ لَوْ اَرَدْنَا لَاَصَبْنَاهُمْ غِرَّةً - اَوْ لَاَصَبْنَاهُمْ غَفْلَةً - قَالَ: فَاُنْزِلَتْ آيَةُ الْقَصْرِ، بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَاَخَذَ النَّاسُ السِّلَاحَ، وَصَفُّوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَفَّيْنِ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ، وَالْمُشْرِكُوْنَ مُسْتَقْبِلُوهُمْ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرُوْا جَمِيعًا، وَرَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَرَفَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِی يَلِيهِ، وَقَامَ الْاٰخَرُ

2876- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داوُد "1236" في الصلاة: باب صلاة الخوف، والدارقطني "3/60"، والحاكم 1/337 "1"-"338"، والبيهقي 3/256 "3"-"257"، والبغوي "1096"، والطبري "10323" من طريق جرير بن عبد الحميد، بهٰذا الإسناد . وصححه الدارقطني والحاكم والبيهقي. وأخرجه أحمد "4/60"، وابن أبي شيبة "2/465"، والنسائي 3/176 "-"177 في صلاة الخوف، من طريق شعبة، والنسائي 3/177 "-"178، والطبري "10378" من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد، والطيالسي "1347"، والبيهقي 3/254 "3"-"255 من طرثق ورقاء ، والطبري "10324" من طريق شيبان النحوي وإسرائيل، خمستهم عن منصور، به. وقال الحافظ في "الإصابة" "4/143" بعد أن نسبه لأبي داوُد والنسائي: سنده جيد. وانظر الحديث السابق.

يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ هٰؤُلَاءِ مِنْ سُجُوْدِهِمْ سَجَدَ هٰؤُلَاءِ، ثُمَّ نَكَصَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَقَامُوْا مَقَامَهُمْ، فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ هٰؤُلَاءِ مِنْ سُجُوْدِهِمْ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ، ثُمَّ اسْتَوُوا مَعَهُ فَقَعَدُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا صَلَّاهَا بِعُسْفَانَ، وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِي سُلَيْمٍ

❀❀ حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عسفان کے مقام پر موجود تھے مشرکین کے سالار خالد بن ولید تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ظہر کی نماز ادا کی مشرکین نے یہ کہا' یہ لوگ ایسی حالت میں تھے اگر ہم چاہتے تو ان پر حملہ کر سکتے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کی غفلت میں ان پر حملہ کر سکتے تھے راوی کہتے ہیں: ظہر اور عصر کے درمیان قصر نماز کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی لوگوں نے اپنے ہتھیار پکڑ لئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنالی انہوں نے دو صفیں بنائیں ان کا رُخ دشمن کی طرف تھا اور مشرکین کا رُخ ان کی طرف تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ان سب لوگوں نے تکبیر کہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا ان سب لوگوں نے رکوع کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا' تو ان سب نے سر اٹھایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو اس صف نے سجدہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھی اور دوسرے لوگ ان کی حفاظت کرتے رہے' جب یہ لوگ سجدہ کر کے فارغ ہوئے' تو ان لوگوں نے سجدہ کیا' پھر وہ والی صف پیچھے ہٹ گئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھی دوسرے لوگ آگے آگئے ان لوگوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' تو ان سب لوگوں نے رکوع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو ان سب نے سر اٹھایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو اس صف نے سجدہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھی اور دوسرے لوگ کھڑے ان کی حفاظت کرتے رہے جب یہ لوگ سجدہ کر کے فارغ ہوئے' تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا' پھر یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدھے ہوئے اور یہ سب لوگ بیٹھ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سمیت سلام پھیرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عسفان کے مقام پر یہ نماز پڑھائی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ساتھ مقابلے کے دن یہ نماز پڑھائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا، كَانَ الْعَدُوُّ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس کا ہم نے ذکر کیا ہے
اس میں دشمن مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان تھا

2877 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا

2877– إسناده صحيح على شرط مسلم، فقد صرح أبو الزبير بالتحديث عند أبي عوانة، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه مسلم "840" "308" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، وأبو عوانة 2/360 "2"-"361"، والبيهقي "3/358" من طريق أحمد بن عبد الله بن يونس، عن زهير، بهٰذا الإسناد. وعلقه البخاري "4130" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، فقال: وقال معاذ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنخل، فذكر صلاة الخوف.

يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ، فَقَاتَلُوْا قِتَالًا شَدِيْدًا، فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالُوْا: لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً قَطَعْنَاهُمْ، فَاَخْبَرَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِذٰلِكَ فَذَكَرَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذٰلِكَ، فَقَالَ: قَالُوْا: بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ صَلَاةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْاُولٰى، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ، فَرَكَعَ وَرَكَعْنَا مَعَهُ، وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَامَ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ تَقَدَّمُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا مَعَهُ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ مَعَهُ، ثُمَّ قَعَدَ فَسَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ كَمَا يُصَلِّي اُمَرَاؤُكُمْ هٰؤُلَاءِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہینہ قبیلے کے گروہ کے خلاف جنگ میں حصہ لیا انہوں نے انتہائی شدید لڑائی کی جب ہم ظہر کی نماز ادا کرنے لگے تو انہوں نے کہا: اگر ہم ایک ہی مرتبہ ان پر حملہ کر دیں تو ہم انہیں ختم کر دیں گے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتا دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: وہ لوگ کہہ رہے ہیں ہمارے اور ان کے درمیان یہ نماز ہے جو ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے جب نماز کا وقت ہوا تو ہم نے دو صفیں بنالیں مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی رکوع میں گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو پہلی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو دوسری صف نے سجدہ کیا پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے اور پہلی صف والوں کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے پہلی صف والے پیچھے ہٹ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم نے بھی تکبیر کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم نے بھی رکوع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پہلی صف والوں نے سجدہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے پھر دوسری صف والوں نے سجدہ کیا پھر یہ سب لوگ بیٹھ گئے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سمیت سلام پھیرا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوزبیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس طرح تمہارے یہ امراء نماز ادا کرتے ہیں۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الرَّابِعِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی چوتھی قسم کا تذکرہ

2878 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ يَتِيمًا فِیْ حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث):سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَسْاَلُهٗ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تِلْكَ الْغَزَاةِ، قَالَ: فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، صَدْعَيْنِ، قَامَتْ مَعَهٗ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى مِمَّا يَلِی الْعَدُوَّ، وَظُهُورُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرُوْا جَمِيعًا الَّذِيْنَ مَعَهٗ وَالَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً، فَرَكَعَ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ تَلِيهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ تَلِيهِ، وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلِی الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخَذَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ صَلَّتْ مَعَهٗ اَسْلِحَتَهُمْ، ثُمَّ مَشَوْا الْقَهْقَرٰى عَلٰى اَدْبَارِهِمْ حَتّٰى قَامُوْا مِمَّا يَلِی الْعَدُوَّ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ كَانَتْ مُقَابَلَةَ الْعَدُوِّ، فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوا، فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةً اُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهٗ، وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهٗ، ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ كَانَتْ تُقَابِلُ الْعَدُوَّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهٗ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمُوْا جَمِيعًا، فَقَامَ الْقَوْمُ وَقَدْ شَرَكُوهُ فِی الصَّلَاةِ

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا مروان بن حکم نے ان سے نماز خوف کے بارے میں دریافت کیا: تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا ہو گیا ان لوگوں کی پشت قبلہ کی طرف تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ان سب لوگوں نے تکبیر کہی وہ بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ بھی جو دشمن کے مدمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' تو جو گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس والا گروہ بھی سجدے میں چلا گیا' جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا رہا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو جس گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی تھی انہوں نے اپنا اسلحہ لیا اور الٹے قدموں چلتے ہوئے دشمن کے مدمقابل آ کے کھڑے ہو گئے اور وہ گروہ جو دشمن کے مدمقابل کھڑا ہوا تھا وہ آگے آ گیا ان

2878- إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث .وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1362" وأخرجه أبو داؤد "1241" في الصلاة: باب من قال يكبرون جميعًا، من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/320"، والنسائي "3/173" في صلاة الخوف، والطحاوي "1/314" والبيهقي "3/264"، وابن خزيمة "1361" من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، والطحاوي "1/314"، وأحمد "2/320" من طريق عبد الله بن يزيد، عن ابن لهيعة، وأخرجه أبو داؤد "1240"، والحاكم "1/338"-"339"، وعند. . . . . البيهقي "3" / "264 من طريق حيوة وابن لهيعة، عن أبي الأسود به " وأخرجه أبو داؤد "1241"، والطحاوي "1/314"، والبيهقي "3/264"

لوگوں نے رکوع کیا' اور سجدہ کیا نبی اکرم ﷺ پہلی حالت میں ہی کھڑے رہے' پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ رکوع کیا ان لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ رکوع کیا' آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا' پھر وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے مدمقابل تھا' پھر انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ والے افراد بیٹھے رہے' پھر سلام کا وقت آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور ان سب لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا' تو ان سب نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی تھی۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الْخَامِسِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کی پانچویں قسم کا تذکرہ

2879 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْخَوْفِ، بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَقَامُوْا مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَضٰى هٰؤُلَاءِ، فَقَامُوْا مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَضٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نمازِ خوف پڑھائی آپ ﷺ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل موجود رہا پھر وہ لوگ واپس آ گئے اور آ کر دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے وہ لوگ آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا' پھر یہ لوگ چلے گئے اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے پھر وہ آئے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا' تو ان لوگوں نے بھی اور ان لوگوں نے بھی ایک' ایک رکعت ادا کی۔

2879- حديث صحيح. ابن أبى السرى -وهو محمد بن المتوكل- وإن كان صاحب أوهام، قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين وهو فى "مصنف عبد الرزاق" "4241" وأخرجه من طريقه أحمد "2/147"، ومسلم "839" فى صلاة الخوف، والدارقنى "2/59"، والبيهقى "3/260" وأخرجه البخارى "4133" فى المغازى: باب غزوة ذات الرقاع، والترمذى "564" فى الصلاة: باب ما جاء فى صلاة الخوف، والنسائى "3/171" فى صلاة الخوف، والبيهقى "3/260"، وأبو داوٗد "1243" فى الصلاة: باب من قال يصلى بكل طائفة ركعة ثم يسلم فيقوم كل صف فيصلون لأنفسهم، والبغوى "1092" من طريق يزيد بن زريع، وابن خزيمة "1354" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن معمر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخارى "942" فى الخوف، باب صلاة الخوف، و "4132" فى المغازى، والدارمى "1/357"-"358"، والنسائى "3/171"، والبيهقى "3/260"، والطحاوى "1/312" من طريق شعيب بن أبى حمزة، ومسلم "839"، والطحاوى "1/312" من طريق فليح بن سليمان، كلاهما عن الزهرى، به. وأخرجه النسائى "3/172"-"173" من طرق عن الزهرى، عن عبد الله بن عمر، بنحوه. وأخرجه ابن خزيمة "1349"، والبيهقى "3/263".

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا كَانُوا يَحْرُسُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس نماز کا تذکرہ ہم نے کیا ہے اس میں لوگ ایک دوسرے کی حفاظت بھی کر رہے تھے

2880 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْهُمْ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَتَاَخَّرَ الَّذِيْنَ سَجَدُوا مَعَهُ يَحْرُسُونَ اِخْوَانَهُمْ، وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى، فَرَكَعُوْا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَجَدُوا، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلَاةٍ يُكَبِّرُوْنَ وَلٰكِنْ يَّحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوگ بھی کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو وہ لوگ بھی سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے' تو وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے' جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا تھا وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے دوسرا گروہ آ گیا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع کیا' اور سجدہ کیا' تو ان سب لوگوں نے نماز ادا کی وہ تکبیر بھی کہتے رہے اور ایک دوسرے کی حفاظت بھی کرتے رہے۔

ذِكْرُ النَّوْعِ السَّادِسِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی چھٹی قسم کا تذکرہ

2881 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ،

2880- إسناده صحيح. كثير بن عبيد: ثقة روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. ابن حرب: هو محمد بن حر الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر الزبيدي، وعبيد الله بن عبد الله: هو ان عتبة بن مسعود الهذلي. وأخرجه البخاري "944" في الخوف: باب يحرس بعضهم بعضًا في صلاة الخوف، والدارقطني "2/58"، والنسائي "3/169"-"170" في صلاة الخوف، والبيهقي "3/258" من طريق محمد بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني "2/58"-"59"، والبيهقي "3/258" من طريق النعمان بن راشد، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد "1/265"، والبيهقي "3/258"-"259" من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، حدثنا أبي، عن ابن إسحاق، حدثني داوٗد بن الحصين مولى عمرو بن عثمان، عن عكرمة، عن ابن عباس بنحوه. وانظر الحديث رقم. "2871"

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَفَّهُمْ صَفَّيْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَتَاَخَّرُوْا، وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی دو صفیں بنادیں جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعات پڑھائیں' پھر انہوں نے سلام پھیر دیا وہ پیچھے ہٹ گیا' اور دوسرے لوگ آگے آ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں' پھر انہوں نے بھی سلام پھیر دیا' تو یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ان مسلمانوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں حسن نامی راوی منفرد ہے

2882 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِقْصَارِ الصَّلَاةِ فِي الْخَوْفِ، اَيْنَ اُنْزِلَ وَاَيْنَ هُوَ؟ فَقَالَ: خَرَجْنَا نَتَلَقّٰى عِيرًا لِقُرَيْشٍ اَتَتْ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَيْفُهُ مَوْضُوعٌ، فَقَالَ: اَنْتَ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا تَخَافُنِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟، قَالَ: اللّٰهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ، قَالَ: فَسَلَّ سَيْفَهُ، وَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَاَوْعَدُوهُ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسَ بِالرَّحِيلِ وَبِاَخْذِ السِّلَاحِ، ثُمَّ نَادٰى بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ خَلْفَهُ، وَطَائِفَةٌ تَحْرُسُ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفَةِ الَّتِي مَعَهُ رَكْعَتَيْنِ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَقَامَتْ فِي مَصَافِّ

2881- رجاله ثقات رجال الصحيح، غير أشعث- وهو ابن عبد الملك الحمراني- فإنه ثقة روى له أصحاب السنن. وأخرجه الدارقطني "2/61"، والبيهقي "3/259" من طريق سعيد بن عامر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/179" في صلاة الخوف، وأحمد "5/39" من طريق يحيى بن سعيد، وأبو داوٗد "1248" في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعتين، والبيهقي "3/260" من طريق معاذ بن معاذ، والنسائي "3/178" من طريق خالد، والطحاوي "1/315" من طريق أبي عاصم، والدارقطني "2/61" من طريق عمرو بن العباس، خمستهم عن الأشعث، به. وأخرجه الطيالسي "877"، والطحاوي "1/315" من طريق واصل بن عبد الرحمٰن أبي حرة البصري، عن الحسن، به.

2882- إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين غير سليمان -وهو ابن قيس اليشكري- لم يخرجا له وهو ثقة. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" "1/317" من طريق يزيد بن سنان، والطبري في "تفسيره" "10325" من طريق مُحمد بن بشّار، كلاهما عن معاذ بن هشام، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2883" و "2884".

الَّذِيْنَ صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَرَسَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ مُقْبِلُوْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَيْنِ، فَصَارَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَلِاَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ سلیمان یشکری کے بارے میں منقول ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خوف کے عالم میں نماز مختصر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: اس کا حکم کہاں نازل ہوا تھا اور یہ صورت حال کہاں درپیش آئی تھی؟ تو انہوں نے بتایا: ہم لوگ قریش کے ایک قافلے کا پیچھا کرتے ہوئے نکلے جو شام جا رہا تھا جب ہم نخل کے مقام پر پہنچے تو ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے تلوار رکھی ہوئی تھی اس نے کہا: کیا آپ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ڈرتے نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں اس نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے اپنی تلوار کھینچ لی لوگوں نے اسے ڈانٹا اور اسے جھڑکا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وہاں سے روانگی کا اور اسلحہ اختیار کرنے کا حکم دیا، پھر نماز کے لئے اذان دی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے موجود گروہ کو نماز پڑھائی اور ایک گروہ دشمن کی طرف رُخ کر کے حفاظت کرتا رہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں پھر دوسرا گروہ آ کر اس جگہ کھڑا ہو گیا، جہاں وہ لوگ کھڑے تھے، جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تھی وہ دشمن کی طرف رُخ کر کے حفاظت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بھی دو رکعات پڑھائیں، تو یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہو گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سلیمان یشکری کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

2883 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُحَارِبَ خَصَفَةَ بِنَخْلٍ، فَرَاَوْا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِرَّةً، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، يُقَالُ لَهٗ: عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ - اَوْ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ - حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: اللّٰهُ، قَالَ: فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِهٖ، فَاَخَذَ

2883– رجاله ثقات إلا أنه منقطع. أبو بشر –واسمه جعفر بن أبي وحشية اليشكري– لم يسمع من سليمان بن قيس. قال المؤلف في "ثقاته" "4/309": روى عنه قتادة وأبو بشر ولم يره أبو بشر. وفي "التهذيب" "4/214"–"215": قال البخاري: يقال: إنه مات في حياة جابر بن عبد الله ولم يسمع منه قتادة ولا أبو بشر ... وهو في "مسند أبي يعلى" "1778". وأخرجه أحمد "3/364"–"365" و "390"، والطحاوي "1/315" من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر: "2882" و "2884"

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ، قَالَ: كُنْ خَيْرًا مِنِّي، قَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ، قَالَ: فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ، فَجَاءَ اِلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ - شَكَّ اَبُوْ عَوَانَةَ - اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِصَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: فَكَانَ النَّاسُ طَائِفَتَيْنِ: طَائِفَةً بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَطَائِفَةً يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا، فَكَانُوْا مَكَانَ اُولٰئِكَ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل کے مقام پر موجود ''محراب خصفہ'' میں لڑائی کی ان لوگوں نے مسلمانوں کو غافل کو دیکھا تو ان کا ایک شخص آیا جس کا نام عوف بن حارث یا شاید غورث بن حارث تھا وہ تلوار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے آ کر کھڑا ہو گیا' اور دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ۔ راوی کہتے ہیں: اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بہتر ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے کہا: جی نہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ نہیں کروں گا اور نہ ہی اس قوم کے ساتھ رہوں گا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرے گی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور بولا: میں سب سے بہتر شخص سے تمہارے پاس آیا ہوں جب ظہر یا شاید عصر کا وقت ہوا' یہ شک ابوعوانہ نامی راوی کو ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کا حکم دیا راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے دو گروہ بن گئے ایک گروہ دشمن کے مدمقابل ہو گیا' اور ایک گروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' پھر ان لوگوں نے نماز ختم کر دی اور وہ ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے اور وہ لوگ آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے۔ انہوں نے دو رکعات ادا کیں یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ان لوگوں کی دو رکعات ہوئیں۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْخَوْفِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس مقام کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز خوف ادا کی تھی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2884 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذْ كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، نُوْدِيَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَاَخَّرُوْا، وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے یہاں تک کہ جب ہم ذات الرقاع کے مقام پر پہنچے تو اعلان کیا گیا' باجماعت نماز ہونے لگی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' پھر وہ پیچھے ہٹ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ان لوگوں کی دو رکعات ہوئیں۔

ذِكْرُ النَّوْعِ السَّابِعِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کی ساتویں قسم کا تذکرہ

2885 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاعِقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، وَمَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ تَقُوْمُ طَائِفَةٌ وَرَاءَ الْاِمَامِ وَطَائِفَةٌ خَلْفَهُ، فَيُصَلِّيْ بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً

2884- إسناده على شرطهما . وعفان: هو ابن مسلم بن عبد الله الصفار . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 2/464"-"465 وقد تحرف فيه "أبان بن يزيد" إلى "أبان بن زيد." . . . . وعلقه البخاري "4136" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، عن أبان به، بأطول مما هنا، ووصله مسلم "843" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، عن عفان، عن أبان . وانظر "تغليق التعليق " 4/120"-"121 وأخرجه أحمد "3/364"، والبغوي "1095"، والبيهقي "3/259" من طريق عفان، به . وأخرجه الطحاوي "1/315" من طريق موسى بن إسماعيل، عن أبان، به . وأخرجه مسلم "843"، وابن خزيمة "1352" من طريق يحيى بن حسان، عن معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به . وأخرجه ابن خزيمة "1353"، والدارقطني "2/60" و"61"، والبيهقي "3/259"، وابن أبي شيبة "2/264" من طرق عن الحسن، عن جابر بنحوه. وانظر "2882" و."2883"

2885- إسناده صحيح على شرط البخاري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم ."1358" وهو في "الموطأ" 1/183"-"184 عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد، ومن طريق مالك أخرجه أبو داوٗد "1239" في الصلاة: باب من قال: إذا صلى ركعة وثبت قائمًا، أتموا لأنفسهم ركعة، والبيهقي "3/254"، والطحاوي ."1/313" وأخرجه أ؛ مد "3/448" من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/448"، والطبراني "5631" من طريق شعبة، به . وأخرجه البخاري "4131" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، من طريق مسدد، والترمذي "565" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، والدارمي "1/358"، وابن ماجه "1259"، في إقامة الصلاة: باب ما جاء صلاة الخوف، وابن خزيمة "1356"، والبيهقي "3/253"، والطبري "10350" من محمد بن بشار، وابن خزيمة "1356" من طريق أبي موسى، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد القطان، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به بنحوه . وسقط يحيى بن سعيد القطان من المطبوع من "سنن البيهقي ." وأخرجه ابن أبي شيبة "2/466"، والطبري "10349" من طريق يزيد بن هارون، والبخاري "4131" من طريق ابن أبي حازم، والطبري "10348" من طريق عبد الوهاب، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به. وانظر الحديث الآتي.

وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يَقْضُوا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُوْنَ اِلٰى مَكَانِ اَصْحَابِهِمْ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اَصْحَابُهُمْ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يُصَلُّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

✿✿ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک گروہ امام کے سامنے کھڑا ہوگا دوسرا گروہ امام کے پیچھے کھڑا ہوگا امام اس گروہ کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے گا' جو اس کے پیچھے کھڑا ہے' پھر وہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ (دوسری رکعت کا) ایک رکوع اور دو سجدے ادا کر لیں گے' پھر وہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلیں جائیں گے اور ان کے ساتھی اس جگہ پر آ جائیں گے امام انہیں ایک رکوع اور دو سجدے پڑھائے گا امام اپنی جگہ بیٹھا رہے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ بھی ایک رکوع اور دو سجدے ادا کر لیں گے تو امام سلام پھیر دے گا۔

2886 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، فِيْ عَقِبِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا

✿✿ یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّامِنِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ
نمازِ خوف کی آٹھویں قسم کا تذکرہ

2887 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ

2886- إسناده صحيح على شرط البخاری . وهو فی "صحيح ابن خزيمة" "1359" وفيه سقط يستدرك من هنا. وأخرجه أحمد "3/448"، والطبری "10347" من طريق روح، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/448" من طريق محمد بن جعفر، ومسلم "841" فی صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، والبيهقی "3/253"، والطبری "10346" من طريق معاذ العنبری، والبخاری "4131" فی المغازی: باب غزوة ذات الرقاع، والدارمی "1/358"، والترمذی "566"، وابن ماجه "1259"، وابن خزيمة "1357"، والطبرانی "5632"، والنسائی 3/170"-"171 فی صلاة الخوف، والطحاوی "1/310"، والبيهقی 3/253"-"254 و"254"، والطبری "10351" من طريق يحيى بن سعيد القطان، ثلاثتهم عن شعبة، به. وأخرجه الشافعی فی "الرسالة" ص"183"، "244"، وابن خزيمة "1360"، والبيهقی "3/253" من طريق عبد الله بن عمر، عن أخيه عبيد الله بن عمر بن حفص العمری، عن القاسم بن محمد، عن صالح بن خوات بن جبير الأنصاری، عن أبيه . وأخرج مالك "1/183" فی صلاة الخوف: باب صلاة الخوف، ومن طريقه الشافعی فی "الرسالة" ص"182"، "244"، والبخاری "4129" فی المغازی، ومسلم "842"، وأبو داود "1238"، والنسائی "3/171"، والطحاوی 1/312"-"313، والطبری "10345"، والبغوی "1094"، والبيهقی 3/252"-"253 عن يزيد بن رومان وقد تحرف فی البيهقی إلی: زيد بن رومان عن صالح بن خوات، عمن صلی مع رسول الله صلی الله عليه وسلم يوم ذات الرقاع صلاة الخوف ...وانظر الحديث السابق.

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ يَقُوْمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ مَعَهُ فَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَةً وَاحِدَةً، وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الَّذِيْنَ سَجَدُوا سَجْدَةً مَعَ الْإِمَامِ، وَيَكُوْنُونَ مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوا، وَيَجِيءُ اُولٰٓئِكَ فَيُصَلُّونَ مَعَ اِمَامِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِمَامُهُمْ فَيُصَلِّيْ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ بِصَلَاتِهِ سَجْدَةً وَاحِدَةً، فَاِنْ كَانَ خَوْفًا اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی' امام کھڑا ہوگا۔اس کے ہمراہ ایک گروہ کھڑا ہوگا وہ لوگ بھی ایک رکعت ادا کرلیں گے اور دوسرا گروہ ان کے اور دشمن کے درمیان رہے گا پھر وہ لوگ واپس چلے جائیں گے جنہوں نے امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی اور ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے جنہوں نے نماز ادا نہیں کی پھر وہ لوگ آئیں گے اور امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کریں گے پھر امام اپنی نماز ختم کردے گا۔دونوں گروہوں میں سے ہر ایک گروہ الگ سے ایک رکعت ادا کرے گا اگر خوف اس سے زیادہ شدید ہو' تو پیادہ یا سواری کی حالت میں نماز ادا کرلی جائے گی۔

ذِكْرُ النَّوْعِ التَّاسِعِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی نویں قسم کا تذکرہ

2888 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ اَبُوْ

2887- إسناده قوى . محمد بن الصباح: هو الجرجرائى صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه ابن ماجه "1258" فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى صلاة الخوف، من طريق محمد بن الصباح، بهٰذا الإسناد . وزاد: "قال: يعنى السجدة: الركعة." وجود إسناده الحافظ فى "الفتط" "433":"2 وأخرجه مسلم "839" فى صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، والنسائى "3/173" فى صلاة الخوف، وابن أبى شيبة فى "المصنف" "2/464"، والبيهقى 3/260"-"261 من طريق يحيى بن آدم، والطحاوى "1":"312، والدارقطنى "2/59"،والبيهقى "3/260" من طريق قبيصة بن عقبة، كلاهما عن سفيان الثورى، عن موسى بن عقبة، عن نافع، به وأخرجه أحمد "2/132" من طريق أيوب بن موسى، عن نافع، به . وأخرجه البخارى "943" في الخوف: باب صلاة الخوف رجالًا وركبانًا، والبيهقى "3/255" من طريق سعيد بن يحيى بن سعيد القرشى، قال: حدثنى أبى، قال: حدثنا ابن جريج، عن موسى بن عقبة، عن نافع، به . وأخرجه موقوفًا مالك فى "الموطأ" "1/184" فى صلاة الخوف، ومن طريقه أخرجه البخارى "4535" فى التفسير: باب (فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) البقرة: من الآية"239، وابن خزيمة "980" و"1366" و"1367"، والطحاوى "1/312"، والبيهقى "3/256"، والبغوى ."1093".

2888- إسناده ضعيف، لضعف شرحبيل أبى سعد، قال مالك: ليس بثقة، وضعفه ابن معين، وابن سعد، وأبو زرعة، والنسائى، والدارقطنى، وقال ابن عدى: فى عامة ما يرويه نكارة. وهو فى "صيح ابن خزيمة" برقم ."1351" وأخرجه الطحاوى "1/318" من طريق أحمد بن عبد الله البرقى، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن خزيمة "1351" من طريق زكريا بن يحيى بن أبان، والحاكم "1/336" من طريق محمد بن إدريس الرزاى، كلاهما عن ابن أبى مريم به، وصححه الحاكم، وتعقبه الذهبى بقوله: شرحبيل: قال ابن أبى ذئب: كان متهمًا، وقال الدارقطنى: ضعيف.

سَعْدٍ،

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ خَلْفِهِ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ الَّتِيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُعُوْدٌ وَوُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ، فَرَكَعَ وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ خَلْفَهُ وَالْاُخْرٰى قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا اَيْضًا وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ قَامَ فَقَامُوْا وَنَكَصُوا خَلْفَهُمْ حَتّٰى كَانُوا مَكَانَ اَصْحَابِهِمْ قُعُوْدًا، وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا، فَصَلَّوْا لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ لَيْسَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ، وَلٰكِنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ مِرَارًا فِيْ اَحْوَالٍ مُخْتَلِفَةٍ بِاَنْوَاعٍ مُتَبَايِنَةٍ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهَا، اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهٖ تَعْلِيْمَ اُمَّتِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ، اَنَّهٗ مُبَاحٌ لَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا اَيَّ نَوْعٍ مِنَ الْاَنْوَاعِ التِّسْعَةِ الَّتِيْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ عَلٰى حَسَبِ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا، وَالْمَرْءُ مُبَاحٌ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ مَا شَاءَ عِنْدَ الْخَوْفِ مِنْ هٰذِهِ الْاَنْوَاعِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا، اِذْ هِيَ مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز خوف کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور ایک گروہ ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے تھے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے چہرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھے۔ آپ نے تکبیر کہی۔ ان دونوں گروہوں نے تکبیر کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ آپ کے پیچھے والے گروہ نے بھی رکوع کیا' اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے سجدہ کیا' اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور وہ پیچھے ہٹتے ہوئے ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے جہاں ان کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر دوسرا گروہ آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بھی ایک رکوع اور دو سجدے پڑھائے اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو دونوں گروہ کھڑے ہوئے انہوں نے انفرادی طور پر ایک رکعت ادا کی۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے کئی مرتبہ ادا کی تھی۔ جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے ارادہ یہ تھا کہ آپ اپنی امت کو نماز خوف کے طریقے کی تعلیم دیں۔ کیونکہ ان کے لیے یہ بات مباح ہے کہ وہ ان نو طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کے مطابق نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے عالم میں نماز ادا کی تھی۔ یعنی صورتحال کے مطابق جو بھی طریقہ مناسب ہو۔ آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے۔ کہ وہ خوف کے عالم میں ان طریقوں میں جس طریقے کے مطابق چاہے نماز ادا

کرے۔جن طریقوں کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں ان روایات میں کوئی تضاد یا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ اشْتِدَادِ الْخَوْفِ اَنْ يُؤَخِّرَ الصَّلَاةَ اِلٰى اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ قِتَالِهِ

خوف زیادہ شدید ہونے کی صورت میں آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس کو اس وقت تک موخر کردے جب تک جنگ سے فارغ نہیں ہوجاتا

2889 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ اَبَا عَمْرٍو حَدَّثَنَا بِحَدِيْثٍ، حَدَّثَنَا بِهِ شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَغَيْرُهُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث):اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كِدْتُ اُصَلِّيْ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ وَذٰلِكَ بَعْدَمَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْنَاهَا بَعْدُ قَالَ: فَنَزَلَ اِلٰى بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَعْدَمَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خندق کے موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ابھی تک عصر کی نماز ادا نہیں کرسکا' یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ یہ اس کے بعد کی بات ہے جب روزہ دار افطاری کرلیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! ہم بھی ابھی تک یہ نماز ادا نہیں کرسکے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطحان کے مقام پر رُکے میں آپ کے ساتھ تھا۔آپ نے وضو کیا' اور آپ نے سورج غروب ہوجانے کے بعد اور اس کے بعد جب روزہ دار افطار کرلیتا ہے' عصر کی نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَخَّرَ الصَّلَاةَ فِي الْحَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا، لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُؤَدِّيَ الصَّلَوَاتِ عَلٰى غَيْرِ الْمِثَالِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

2889- إسناده صحيح. محمود بن خالد: ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأبو عمرو: هو عبد الرحمٰن بن عمرو الأوزاعي. وأخرج البخاري "641" في الأذان: باب قول الرجل: ما صلينا، من طريق أبي نعيم عن شيبان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري "596" في مواقيت الصلاة: باب من صلى.......... بالناس جماعة بع ذهاب الوقت، و "498" باب قضاء الصلوات الأولى فالأولى، و "4112" في المغازي: باب غزوة الخندق، ومسلم "631" في المساجد، باب الدليل لمن قال: الصلاة الوسطى هي صلاة العصر، والترمذي "180" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بأيتهن يبدأ، والنسائي "3/84" في السهو: باب إذا قيل للرجل هل صليت هل يقول لا، من طريق هشام بن أبي عبد الله الدستوائي، والبخاري "945" في الخوف: باب الصلاة عند مناهضة الحصون ولقاء العدو، ومسلم "631"، والبغوي "396" من طريق علي بن مبارك، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، به.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اس صورتحال میں نماز کو موخر کر دے جس صورتحال کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس کے بعد وہ نمازوں کو اس طریقے سے ہٹ کر ادا کرے جس کا تذکرہ ہم نے نماز خوف کے طریقے میں کیا ہے

2890 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ فِي الْقِتَالِ، فَلَمَّا كُفِينَا الْقِتَالَ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا) (الأحزاب: 25) اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ، فَصَلّٰى كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْعَصْرَ، فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْمَغْرِبَ، فَصَلّٰى كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِيْ وَقْتِهَا

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ غزوہ خندق کے موقع پر ہم (لڑائی میں) مصروف رہے' یہاں تک کہ مغرب کے بعد کا وقت ہو گیا یہ جنگ کے بارے میں حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب جنگ کے حوالے سے ہماری کفایت ہو گئی (اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:)

''جنگ میں اللہ تعالیٰ مومنین کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ طاقت ور اور غالب ہے''۔

(مغرب ہو جانے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے ظہر کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اسے اس کے وقت میں ادا کرتے تھے' پھر انہوں نے عصر کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اسے اس کے وقت میں ادا کرتے تھے' پھر انہوں نے مغرب کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اس کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ وَاشْتَغَلَ بِالْمُوَاقَعَةِ اَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاتَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حَرْبِهِ

2890- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "3/25"، والنسائي "2/17" في الأذان: باب الأذان للفائت من الصلوات، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "السنن" "1" من طريق محمد بن إسماعيل، والدارمي "1/358"، وأحمد "3/67"-"68"، وأبو يعلى "1296" من طريق يزيد بن هارون، وأحمد "3/67"-"68" من طريق حجاج، والبيهقي "1/402"-"403" من طريق بشر بن عمر الزهراني، والطيالسي مختصرًا "2231" خمستهم عن ابن أبي ذئب، به. وعندهم جميعًا زيادة غير البيهقي: "وذلك قبل أن ينزل (فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا). وأورده السيوطي في "الدر المنثور" "1/309" وزاد نسبته إلى عبد الرزاق وابن أبي شيبة، وعبد بن حميد.

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرے اور لڑائی میں مشغول ہو' تو وہ اپنی نماز کو موخر کر دے یہاں تک کہ جنگ سے فارغ ہو جائے

2891 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا قَالَ: وَلَمْ يُصَلِّهَا يَوْمَئِذٍ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خندق کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ان لوگوں نے ہمیں عصر کی نماز ادا کرنے نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ نماز اس دن سورج غروب ہونے تک ادا نہیں کر سکے تھے۔

2891- إسناده صحيح. هاشم بن الحارث، ذكره المؤلف في "الثقات" "9/244" وقال: مستقيم الحديث وربما أعرب، ووثقه الخطيب في "تاريخه" "14/66". ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البزار "388" من طريق سلمة بن شبيب، حدثنا عبد الله بن جعفر الرقي، حدثنا عبيد الله بن عمرو، بهٰذا الإسناد. وقال: رواه عاصم عن زر، عن علي، وقال عدي: عن زر، عن حذيفة، وذكره الهيثمي في "المجمع" "1/309" وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب: عن علي عنج البخاري "2931" و"4111" و"4533" و"4396"، ومسلم "627" "205"، والترمذي "2984"، وأبي داوٗد "409"، والنسائي "1/236"، وابن ماجه "684"، وأحمد "1/79" و"81" و"113" و"122" و"126" و"135" و"137" و"150" و"152" و"846"، وعبد الرزاق "2194"، والطحاوي "1/173". وعن ابن مسعود عند مسلم "628"، وابن ماجه "686"، والطبري "5420"، وأحمد "1/392" و403"-"404، والبيهقي "1/460".

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

4

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

4

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ________ صحیح ابن حبان

مترجم ________ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ________ ورڈز میکر

باہتمام ________ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ________ مارچ 2014ء

سرورق ________ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ________ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ________ روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

نماز سے متعلق روایات کا اختتامی حصہ

کتاب: زکوٰۃ کا بیان

صفحہ	عنوان

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

کتاب: حج کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا مُقَدَّمًا اَوْ مُؤَخَّرًا

جنائز کے بارے میں روایات

اور جو کچھ بھی اس سے متعلق پہلے ہوتا ہے اور جو کچھ بعد میں ہوتا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ وَثَوَابِ الْاَمْرَاضِ وَالْاَعْرَاضِ

باب: صبر کرنے بیماریوں اور تکالیف (کا سامنا کرنے) کے ثواب کا تذکرہ

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تقدیر کے فیصلے پر راضی رہے

2892 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ

2892- إسناده حسن. عبيد سنوطا: كنيته أبو الوليد المدني من الموالي، روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال العجلي: مدني تابعي ثقة. وباقي السند ثقات من رجال الصحيح. وخولة: هي خولة بنت قيس بن قهد بن ثعلبة الأنصارية، ويقال لها: خويلة أم محمد، وهي امرأة حمزة بن عبد المطلب، وقيل: إن امرأة حمزة خولة بنت ثامر الخولانية، وقيل: إن "ثامر" لقب لقيس بن قهد، قال علي بن المديني: خولة بنت قيس هي خولة بنت ثامر. قلت: وهٰذا الحديث جاء عن خولة بنت قيس، وعن خولة بنت ثامر. وقال الحافظ في "الفتح" "6/219": تعليقًا على قوله "عن خولة الأنصارية": في رواية الإسماعيلي "بنت ثامر الأنصارية" ثم ذكر حديث الترمذي الذي جاء فيه التصريح بأنها خولة بنت قيس وقال: فرق غير واحد بين خولة بنت ثامر، وبين خولة بنت قيس، وقيل: إن قيس بن قهد بالقاف لقبه ثامر، وبذٰلك جزم علي بن المديني، فعلى هٰذا فهي واحدة. قلت: وهٰذا الحديث جاء عن خولة بنت قيس وعن خولة بنت ثامر، كما ستقف عليه في التخريج. وأخرجه الحميدي "353"، وعبد الرزاق "6962"، وأحمد "6/364" و"410" وقد جاء خطأ زيادة "سعيد" بين عمر وكثير في أحد سندية، والطبراى "24/580" و"581" و"582" و"584" و"585" و"587" طرق عن يحيي بن سعيد، به. وأخرجه الترمذي "2374" في الزهد: باب ما جاء في أخذ المال، والطبراني "24/577" و"578" و"579"، وأحمد "6/378" من طريق سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن عبيد سنوطا، به. وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد مختصرًا "6/410"، والطبراني "589" من طريق يحيي بن سعيد، عن محمد بن يحيي بن حبان وقد تصحف في الطبراني إلى حيان عن خولة وأخرجه أحمد "6/410" من طريق يحيي بن سعيد، عن يحنس، عن خولة. وأخرجه الطبراني "24/588" من طريق معاذ بن رفاعة بن رافع بن خديج، عن خولة بلفظ: "دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت له خريزة فقدمتها إليه، فوضع يده فيها، فوجد حرها، فقبضهان فقال: "يا خولة لا نصبر على حر ولا برد، يا خولة، الله أعطاني الكوثر وهو نهر في الجنة، وما خلق أحب إلي من يرده من قومك، يا خولة، رب متخوض في مل الله ومال رسوله فيما اشتهت نفسه له النار يوم القيامة." وأخرجه أحمد "6/410"، والبخاري "3118" في الخمس، باب قول الله تعالى: (فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ) الأنفال: من الآية "41"، والطبراني "24/617"، والبغوي "2730" من طريق النعمان بن أبي عياش وقد تصحفت في الطبراني إلى عباس الزرقي، عن خولة بنت ثامر الأنصارية قالت: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: "إن الدنيا حلوة خضرة وإن رجلا سيخوضون في مال الله ورسوله بغير حق لهم النار يوم القيامة." ولفظ البخاري مختصر.

سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوطَا، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ طَعَامًا، فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ، فَوَجَدَهُ حَارًّا، فَقَالَ: حَسِّ،

وَقَالَ ابْنُ آدَمَ اِنْ اَصَابَهُ بَرْدٌ قَالَ: حَسِّ، وَاِنْ اَصَابَهُ حَرٌّ قَالَ: حَسِّ

ثُمَّ تَذَاكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُوْرِكَ لَهُ فِيْهَا، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَائَتْ نَفْسُهُ فِيْ مَالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا آپ کو وہ گرم محسوس ہوا تو فرمایا: حس (یعنی ''اوئی'') آپ نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کو سردی لگتی ہے تو وہ یہ کہتا ہے: حس (یعنی ''اوئی'') اگر اسے گرمی لگتی ہے تو وہ یہ کہتا ہے۔ حس (یعنی ''اوئی'')

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب دنیا کا تذکرہ کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا۔ اس کے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی اور کئی لوگ ایسے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان کو قیامت کے دن جہنم ملے گی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّسَخُّطِ عِنْدَ وُرُوْدِ ضِدِّ الْمُرَادِ فِي الْحَالِ عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی مطلوبہ صورت حال کے برعکس صورت حال کے پیش آنے پر ناراضگی کو ترک کردے

2893 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ آدَمَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِيْ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَلِمَ تَفْعَلْ كَذَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ آپ نے کبھی ''اف''

2893- إسناده على شرط مسلم إلا أن أبا عامر الخزاز وهو صالح بن رستم المزني، كثير الخطأ، لكنه قد توبع، وانظر الحديث الآتي.

نہیں کہا اور کبھی یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں کیا ہے یہ کیوں نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ مَا أَوْمَأْنَا إِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

2894 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِي: اُفٍّ قَطُّ، وَلَا قَالَ لِي: اَلَا صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا، وَلَمْ تَصْنَعْ كَذَا وَكَذَا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی آپ نے کبھی مجھے اف نہیں کہا اور کبھی یہ نہیں فرمایا: تم نے یہ نہیں کیا؟ یہ کیوں نہیں کیا ہے؟

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ لِمَنْ اُصِيْبَ بِمُصِيْبَةٍ فِي الدُّنْيَا

جس شخص کو دنیا میں کوئی مصیبت لاحق ہو اس کو صبر کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2895 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ،

2894- إسناده صحيح، وشيبان: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2309" في الفضائل: باب كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أحسن الناس خلقًا، من طريق شيبان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/255"، والبخاري "06038" في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، من طريقين عن سلام بن مسكين، به . وأخرجه مسلم "2309"ن والدارمي "1/31" وقد تحرف فيه "حماد بن زيد " إلى "حماد بن يزيد"، والبخاري في "الأدب المفرد " "277"، وأحمد "3/174"، وابو الشيخ في "أخلاق النبي " ص"32 من طريق حماد بن زيد، وعبد الرزاق "17946" من طريق معمر، وأحمد "3/195"، وأبو داؤد "4774" في الأدب: باب في الحلم وأخلاق النبي صلى الله عليه وسلم، والبغوي "3665"، وابن المبارك في "الزهد" "616"، والبخاري في "الأدب المفرد" "277" من طريق سليمان بن المغيرة، والترمذي "201" في البر والصلة: باب ما جاء في خلق النبي صلى الله عليه وسلم، وفي "الشمائل" "338"، والبغوي "3664" من طريق جعفر بن سليمان الضبعي، وأحمد "3/265" "3/265" من طريق عمارة، خمستهم عن ثابت، به. وأخرجه أحمد "3/101"، والبخاري "2768" في الوصايا: باب استخدام اليتيم في السفر والحضر، و"6911" في الديات: باب من استعان عبدًا أو صبيًا، ومسلم "2309"، من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس . وأخرجه مسلم "2309"، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص"22 من طريق سعيد بن أبي بردة، عن أنس بلفظ: "خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم تسع سنين ... ." وأخرجه أحمد "3/265" من طريق عبد العزيز بن صهيب، و"3/231" من طريق عمران البصري، و "3/124" و"256"، والطبراني في "المعجم الصغير " "1100" من طريق حميد، وأبو داؤد "4773" من طريق إسحاق بن عبد الله أبي طلحة عن أنس . وأخرجه مختصرًا من طرق أخرى: الطبراني "705" و"706" و"707" و"708" و "709".

قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِامْرَاَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ تَبْكِي، فَقَالَ: يَا هٰذِهِ، اصْبِرِي، فَقَالَتْ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا مُصَابِيْ فَقِيلَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتْهُ، فَقَالَتْ: لَمْ اَعْرِفْكَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورت! صبر سے کام لو۔ اس نے کہا آپ نہیں جانتے مجھے کیا مصیبت لاحق ہوئی ہے بعد میں اس خاتون کو بتایا گیا وہ اللہ کے نبی تھے۔ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: میں آپ کو پہچانی نہیں تھی۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَيْرِ لِلْمُسْلِمِ الصَّابِرِ عِنْدَ الضَّرَّاءِ، وَالشَّاكِرِ عِنْدَ السَّرَّاءِ

مصیبت پر صبر کرنے والے مسلمان اور خوشحالی پر شکر کرنے والے مسلمان کے لیے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ

2896 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، وَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ

2895- إسناده حسن . وأخرجه أحمد "3/143"، والبخاري مختصرًا "1252" في الجنائز: باب قول الرجل للمرأة عند القبر: اصبري، و"1283" باب زيارة القبور، و "7154" في الأحكام: باب ما ذكر أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن له بواب، ومسلم "926" في الجنائز: باب في الصبر على المصيبة عند الصدمة الأولى، وأبو داؤد "3124" في الجنائز: باب الصبر عند الصدمة، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" "1068"، والبيهقي 3/65"ن والبغوي "1539" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/130"، والبخاري "1302" في الجنائز: باب الصبر عند الصدمة الأولى، ومسلم "926"، والنسائي "4/22"، والترمذي "988" في الجنائز: باب ما جاء في أن الصبر في الصدمة الأولى، والبيهقي "3/65" من طريق غندر، وأحمد "3/217" من طريق أبي قطن، كلاهما عن شعبة، بلفظ: "الصبر عند الصدمة الأولى ." وأخرجه كذلك مختصرًا الترمذي "987 من طريق سعد بن سنان، عن أنس.

2896- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في صحيحه "2999" في الزهد: باب المؤمن أمره كله خير، وسنن البيهقي "3/375" من طريق شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "4/332" و"333"، و"6/15" و"16"، ومسلم "2999"، والطبراني "8/7316"، من طرق عن سليمان بن المغيرة , به. وأخرجه أحمد "6/16"، والدارمي "2/318"، والطبراني "8/8316" من طريق حماد بن سلمة، والطبراني "8/8317" من طريق يونس بن عبيد، كلاهما عن ثابت، به . وفي الباب عن أنس تقدم برقم "728" وعن سعد بن أبي وقاص ذكر في التعليق على حديث أنس المتقدم.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"بندہ مومن کے بارے میں حیرت ہوتی ہیں اس کا معاملہ ہر حالت میں بہتر ہوتا ہے اگر اسے خوشخبری ملتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے۔ اگر اسے پریشانی لاحق ہوتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتا ہے اور یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوتی ہے یہ خصوصیت صرف مومن کو حاصل ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ التَّصَبُّرَ عِنْدَ كُلِّ مِحْنَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْمِحْنَةُ شَيْئًا يَسِيْرًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ہر پیش آنے والی آزمائش پر صبر سے کام لے اگرچہ وہ آزمائش معمولی سی ہو

2897 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ، قَالَ:
(متنِ حدیث): اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا، فَجَلَسَ مُغْضَبًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ، فَقَالَ: اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيُسْاَلُ الْكَلِمَةَ فَمَا يُعْطِيهَا، فَيُوضَعُ عَلَيْهِ الْمِنْشَارُ، فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، مَا يَصْرِفُهُ ذَاكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيُمْشَطُ مَا دُوْنَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ، وَمَا يَصْرِفُهُ ذَاكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَعْجَلُوْنَ، وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں مشرکین کی طرف سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ میں نے عرض کی کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا نہیں کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غضب کی حالت میں سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

2897– إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار هو الرمادي: حافظ، حديثه عن الثقات مستقيم، وهو من أهل الصدق، ومن فوقه من رجال الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه البخاري "3852" في مناقب الأنصار: باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين بمكة، من طريق الحميدي، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" "3/117" من طريق عبدة كلاهما، عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "5/109" و"110" و"111" و"6/395"، والبخاري "3612" في المناقب: باب علامات النبوة، و"3852"، و"6943" في الإكراه: باب ما اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر، وأبو داود "2649"، والطبراني "4/3638" و"3639" و"3639/2" و"3640" والبيهقي "6/5"، والنسائي مختصرًا "8/204" في الزينة، باب: لبس البرود، من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس، به.

آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں سے کلمے کا مطالبہ کیا جاتا تھا اگر وہ اسے پورا نہیں کرتا تھا تو آرے کو اس پر رکھ کر اسے دو حصوں میں چیر دیا جاتا تھا لیکن یہ چیز بھی انہیں ان کے دین سے نہیں پھیر سکی اور بعض اوقات کسی شخص پر (لوہے کی بنی ہوئی) کنگھی پھیری جاتی تھی جو اس کے گوشت اور پٹھوں میں سے گزر کر اس کی ہڈیوں تک پہنچ جاتی تھی لیکن یہ چیز بھی انہیں ان کے دین سے نہیں پھیر سکی۔ البتہ تم لوگ جلد بازی کا اظہار کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور پورا کرے گا یہاں تک ایک سوار صنعاء سے چل کر حضر موت تک جائے گا اور اسے صرف اللہ کا خوف ہو گا یا اپنی بکریوں کے حوالے سے بھیڑیے کا خوف ہو گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى مَنِ امْتُحِنَ بِمِحْنَةٍ فِي الدُّنْيَا فَيَلْقَاهَا بِالصَّبْرِ وَالشُّكْرِ يُرْجَى لَهُ زَوَالُهَا عَنْهُ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس شخص کو دنیا میں کسی آزمائش پر مبتلا کیا جاتا ہے

اور وہ صبر سے کام لیتا ہے اور شکر کرتا ہے تو اس شخص کے حق میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ آزمائش دنیا میں ہی اس سے زائل ہو جائے گی اور اس کے ہمراہ اس شخص کو آخرت میں اجر و ثواب بھی ملے گا

2898 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَيُّوْبَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ فِيْ بَلَائِهِ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَفَضَهُ الْقَرِيْبُ وَالْبَعِيْدُ اِلَّا رَجُلَيْنِ مِنْ اِخْوَانِهِ كَانَا مِنْ اَخَصِّ اِخْوَانِهِ، كَانَا يَغْدُوَانِ اِلَيْهِ وَيَرُوْحَانِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: تَعْلَمُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَذْنَبَ اَيُّوْبُ ذَنْبًا مَا اَذْنَبَهُ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: مُنْذُ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً لَمْ يَرْحَمْهُ اللّٰهُ، فَيَكْشِفُ مَا بِهٖ، فَلَمَّا رَاحَ اِلَيْهِ لَمْ يَصْبِرِ الرَّجُلُ حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ اَيُّوْبُ: لَا اَدْرِيْ مَا تَقُوْلُ غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ اَمُرُّ عَلَى الرَّجُلَيْنِ يَتَنَازَعَانِ فَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ، فَاَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَاُكَفِّرُ عَنْهُمَا كَرَاهِيَةَ اَنْ يُذْكَرَ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ حَقٍّ قَالَ: وَكَانَ يَخْرُجُ اِلٰى حَاجَتِهٖ، فَاِذَا قَضٰى حَاجَتَهٗ اَمْسَكَتِ امْرَاَتُهٗ بِيَدِهٖ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، اَبْطَاَ عَلَيْهَا، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اَيُّوْبَ فِيْ مَكَانِهٖ (ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ) فَاسْتَبْطَاَتْهُ فَبَلَغَتْهُ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ مَا بِهٖ مِنَ

2898- إسناده على شرط مسلم. عقيل: هو عقيل بن خالد بن عقيل الأيلي. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" "23/167" من طريق يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وذكره ابن كثير في "البداية والنهاية" "1/208" عن ابن جرير، وابن أبي حاتم وابن حبان، وقال: وهذا غريب رفعه جدًا، والأشبه أن يكون موقوفًا. وأخرجه أبو يعلى، والبزار "2357"، والحاكم "5/181"-"582"، وأبو نعيم في "الحلية" "3/374"-"375" من طرق عن سعيد بن أبي مريم، عن نافع بن يزيد، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال أبو نعيم: غريب من حديث الزهري، لم يروه عنه إلا عقيل، ورواته متفق على عدالتهم، تفرد به نافع. وذكره الهيثمي في "المجمع" "8/208" وقال: رواه أبو يعلى والبزار ورجال البزار رجال الصحيح. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" "5/659"-"660"، وزاد نسبته إلى ابن أبي الدنيا وابن مردويه.

الْبَلَاءِ فَهُوَ اَحْسَنُ مَا كَانَ، فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ: اَیْ بَارِكَ اللّٰهُ، فِيكَ هَلْ رَاَيْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا الْمُبْتَلٰى، وَاللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ بِهٖ مِنْكَ اِذْ كَانَ صَحِيحًا قَالَ: فَاِنِّیْ اَنَا هُوَ، وَكَانَ لَهٗ اَنْدَرَانِ: اَنْدَرُ الْقَمْحِ، وَاَنْدَرُ الشَّعِيرِ، فَبَعَثَ اللّٰهُ سَحَابَتَيْنِ، فَلَمَّا كَانَتْ اِحْدَاهُمَا عَلٰى اَنْدَرِ الْقَمْحِ، اَفْرَغَتْ فِيهِ الذَّهَبَ حَتّٰى فَاضَتْ، وَاَفْرَغَتِ الْاُخْرٰى عَلٰى اَنْدَرِ الشَّعِيرِ الْوَرِقَ حَتّٰى فَاضَتْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ سال تک بیماری میں مبتلا رہے ہر قریبی اور دور کے شخص نے ان سے لاتعلقی اختیار کرلی۔ سوائے دو آدمیوں کے جوان کے انتہائی قریبی دوست تھے۔ وہ صبح شام ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہتا تھا تم یہ بات جانتے ہو۔ اللہ کی قسم! ایوب نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہے' جو تمام جہانوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔ اس کے ساتھی نے اس سے کہا: وہ کیا ہے وہ بولا: اٹھارہ سال ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس پر رحم نہیں آیا ورنہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو ختم کر دیتا جب وہ شخص حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس گیا تو اس سے صبر نہیں ہوا۔ اس نے حضرت ایوب علیہ السلام کے سامنے اس بات کا تذکرہ کر دیا' تو حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم تم کیا کہہ رہے ہو' البتہ یہ ہے' اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے' میں دو آدمیوں کے پاس سے گزرا جو آپس میں جھگڑ رہے تھے اور وہ دونوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے۔ میں اپنے گھر واپس آ گیا میں نے ان دونوں کی طرف سے کفارہ دیا اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کا ذکر ناحق طور پر کیا جائے۔

راوی کہتے ہیں پھر وہ قضائے حاجت کے لئے گئے' جب انہوں نے اپنی حاجت مکمل کر لی' تو ان کی بیوی نے ان کے ہاتھ کو پکڑا پھر ایک دن وہ اس عورت کے پاس نہیں آئے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام پر اس جگہ وحی نازل کی:

''تم اپنا پاؤں مارو تو یہاں سے غسل کرنے اور پینے کے لئے ٹھنڈا (پانی پھوٹ پڑے گا)''

وہ عورت کچھ تاخیر سے ان کے پاس آئی' جب حضرت ایوب علیہ السلام نے اس کی طرف رخ کیا' تو ان کی بیماری ختم ہو چکی تھی اور وہ پہلے کی طرح خوبصورت (اور تندرست تھے) جب اس عورت نے انہیں دیکھا تو بولی: اے (صاحب!) اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے' کیا آپ نے بیماری میں مبتلا اللہ تعالیٰ کے نبی (حضرت ایوب علیہ السلام) کو دیکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے آپ سے زیادہ ان سے مشابہت رکھنے والا شخص نہیں دیکھا' یعنی جب وہ تندرست تھے' حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا: وہ میں ہی ہوں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے دو گودام تھے' ایک گودام گندم کا تھا اور دوسرا گودام جَو کا تھا' اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے' ان میں سے گندم والے گودام پر آیا اور اس نے اس پر سونے کی بارش کی یہاں تک کہ وہ (گودام سونے سے) بھر گیا اور دوسرے بادل نے جَو کے گودام پر چاندی کی بارش کی یہاں تک کہ وہ (گودام چاندی سے) بھر گیا (یعنی حضرت ایوب علیہ السلام پھر سے خوب مالدار ہو گئے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَوْطِينِ النَّفْسِ عَلَى تَحَمُّلِ الْمِحَنِ وَالْبَلَايَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ مصیبتوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنے کے لیے وہ اپنے آپ کو تیار رکھے

2899 - (سندحدیث): اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ رَبٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا میں اب صرف آزمائش اور فتنہ ہی باقی رہ گئے ہیں۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَوْطِينِ النَّفْسِ عَلَى تَحَمُّلِ مَا يَسْتَقْبِلُهَا مِنَ الْمِحَنِ وَالْمَصَائِبِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ آگے پیش آنے والی مصیبتوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنے کے لیے خود کو تیار رکھے

2900 - (سندحدیث): عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، وَيُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَدَعَهُ يَمْشِي عَلَى الْاَرْضِ، وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سب سے زیادہ آزمائش کا سامنا کن لوگوں کو کرنا پڑتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) بندے کو اس کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور آزمائش مسلسل بندے کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اسے ایسی حالت میں کر دیتی ہے وہ زمین پر چلتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

2899- إسناده قوي. أبو عبد رب: هو مولى ابن غيلان الثقفي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال: كان من أيسر أهل دمشق، فخرج من ماله كله، وباقي السند، رجاله رجال الصحيح. وأورده المؤلف برقم "690" في الرقائق: باب الفقر والزهد والقناعة، من طريق الوليد بن مزيد، عن ابن جابر، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

2900- إسناده حسن. وأخرجه الحاكم "1/41" من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2901" و"2920" و"2921"

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ، فَالْاَمْثَلُ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ، فَاِنْ كَانَ دِيْنُهٗ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ، وَاِنْ كَانَ فِیْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ ابْتُلِیَ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِیْ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

❁❁ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کا شکار کون لوگ ہوتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء پھر درجہ بدرجہ (مذہبی لوگ) آدمی کو اس کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس کا دین مضبوط ہو تو اس کی آزمائش شدید ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اس کے دین کے حساب سے ہی آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور آدمی مسلسل آزمائش کا شکار ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ آزمائش انسان کو ایسی حالت میں کر دیتی ہے کہ وہ زمین پر چل رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا (یعنی اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ عِنْدَمَا امْتُحِنَ بِالْمَصَائِبِ عَلَيْهِ زَجْرُ النَّفْسِ عَنِ الْخُرُوْجِ اِلٰى مَا لَا يُرْضِی اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا، دُوْنَ دَمْعِ الْعَيْنِ وَحُزْنِ الْقَلْبِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب آدمی مصیبت کی آزمائش میں مبتلا ہو تو

اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کو اس چیز کی طرف جانے سے روکے جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی ہے اس سے مراد آنکھ کے آنسو روکنا یا دل کے غم کو روکنا نہیں ہے

2902 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِیُّ، قَالَ:

2901– إسناده حسن كالذى قبله. وأخرجه الترمذى "2398" فى الزهد: باب ما جاء فى الصبر على البلاء، عن عتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد، وقال: هٰذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد "1/185"، وابن ماجه "4023" فى الفتن: باب الصبر على البلاء، والبغوى "1434"، والحاكم "1/41" من طرق عن حماد بن زيد، به. وأخره الدارمى "2/320"، والحاكم "1/41"، وأحمد "1/172" و173"–"174 و"180"، والبيهقى "3/372" من طريق عاصم، به. وفى الباب عن أبى هريرة وسيأتى برقم "2913". وعن أبى سعيد الخدرى عند أحمد "2/335"، والحاكم "4/307"، وابن ماجه "4024"، وصححه الحاكم. وعن فاطمة أخت حذيفة عند أحمد "6/369"، والحاكم. "4/404".

2902– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى "صحيحه" "2315" فى الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، من طريق هدبة من خالد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/194"، ومسلم "2315"، وأبو داوٗد "03126" فى الجنائز: باب فى البكاء على الميت، والبيهقى "4" / "69 من طرق عن سليمان بن المغيرة، به.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ بِاَبِي اِبْرَاهِيمَ، ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَى امْرَاَةِ قَيْنٍ بِالْمَدِينَةِ، فَاَتْبَعَهُ، فَانْتَهَى اِلَى اَبِي سَيْفٍ وَّهُوَ يَنْفُخُ فِي كِيرِهِ، وَالْبَيْتُ مُمْتَلِءٌ دُخَانًا، فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَيْفٍ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاَمْسَكَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالصَّبِيِّ، فَضَمَّهُ اِلَيْهِ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَيْنَاهُ تَدْمَعُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضَى رَبَّنَا وَاِنَّا بِكَ يَا اِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ہاں گزشتہ رات بچے کی پیدائش ہوئی ہے میں نے اپنے جد امجد کے نام پر اس کا نام ابراہیم رکھا ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ منورہ کے ایک سنار کی بیوی کے سپرد کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے جس وقت آپ ابوسیف کے گھر پہنچے وہ اس وقت اپنی بھٹی میں آگ لگا رہا تھا۔ پورا گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تیزی سے چلتا ہوا گیا اور میں نے بتایا: اے ابوسیف! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں تو وہ رک گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو بلوایا اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ آپ نے کہا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ بچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آخری سانس لے رہا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنکھوں سے آنسو جاری ہیں دل غمگین ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا پروردگار راضی ہے اور اے ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔''

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الثَّبَاتِ عَلَى الدِّينِ عِنْدَ تَوَاتُرِ الْبَلَايَا عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ مسلسل آزمائشوں کا سامنا کرنے پر دین پر ثابت قدم رہے

2903 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صُلَيْحٍ، بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ مَرَّ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ؟ قَالَ: هٰذِهِ رِيحُ مَاشِطَةِ بِنْتِ فِرْعَوْنَ وَاَوْلَادِهَا، بَيْنَمَا هِيَ تَمْشُطُ بِنْتَ فِرْعَوْنَ، اِذْ سَقَطَ الْمِدْرَى مِنْ يَدَهَا، فَقَالَتْ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَقَالَتْ بِنْتُ فِرْعَوْنَ: اَبِي، قَالَتْ: بَلْ، رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ، قَالَتْ: وَاِنَّ لَكَ رَبًّا غَيْرَ اَبِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اللّٰهُ، قَالَتْ: فَاُخْبِرُ بِذٰلِكَ اَبِي، قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْبَرَتْهُ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَالَ: اَلَكِ رَبٌّ غَيْرِي؟

2903– إسناده قوي. فقد سمع حماد بن سلمة من عطاء بن السائب قبل الاختلاط عند جمع من الأئمة، وانظر ما بعده.

قَالَتْ: نَعَمْ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، فَأَمَرَ بِنُقْرَةٍ مِنْ نُحَاسٍ، فَأُحْمِيَتْ، فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَعَلَ يُلْقِي وَلَدَهَا وَاحِدًا وَاحِدًا، حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى وَلَدٍ لَهَا رَضِيعٍ، فَقَالَ: يَا أُمَّتَاهُ اثْبُتِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: معراج کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک پاکیزہ خوشبو کے پاس سے ہوا' تو آپ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کس چیز کی خوشبو ہے' تو انہوں نے بتایا: یہ فرعون کی بیٹی کو کنگھی کرنے والی عورت اور اس کی اولاد کی خوشبو ہے۔ ایک مرتبہ وہ فرعون کی بیٹی کو کنگھی کررہی تھی اسی دوران اس کے ہاتھ سے کنگھی گرگئی' تو اس نے (کنگھی کو اٹھاتے ہوئے) بسم اللہ کہا فرعون کی بیٹی نے دریافت کیا: کیا میرے والد؟ اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ فرعون کی بیٹی نے دریافت کیا: کیا میرے باپ کے علاوہ بھی تمہارا کوئی پروردگار ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں اللہ تعالیٰ ہے۔ فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا میں یہ بات اپنے والد کو بتادوں۔ اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں' تو فرعون کی بیٹی نے فرعون کو یہ بات بتادی فرعون نے اس عورت کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا: کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی پروردگار ہے اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' تو فرعون نے سیسہ پگھلانے کا حکم دیا اسے پگھلا دیا گیا اس عورت نے اس سے کہا: مجھے تم سے ایک کام ہے اس نے جواب دیا: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ اس کے بچوں کو ایک ایک کرکے (آگ میں) ڈالتا رہا یہاں تک کے اس کے دودھ پیتے بچے کی باری آئی' تو اس بچے نے کہا: اے امی جان! آپ ثابت قدم رہیے گا آپ حق پر ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکرکردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2904 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِرَائِحَةٍ طَيِّبَةٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟، فَقَالَ: هَذِهِ مَاشِطَةُ بِنْتِ فِرْعَوْنَ، كَانَتْ تَمْشُطُهَا فَوَقَعَ الْمُشْطُ مِنْ يَدِهَا فَقَالَتْ: بِسْمِ اللَّهِ، فَقَالَتْ بِنْتُ فِرْعَوْنَ: أَبِي؟ قَالَتْ: رَبِّي وَرَبُّكِ وَرَبُّ أَبِيكِ، قَالَتْ: أَقُولُ لَهُ، قَالَتْ: قُولِي، فَقَالَتْ: فَقَالَ لَهَا: أَلَكِ مِنْ رَبٍّ غَيْرِي؟ قَالَتْ: رَبِّي وَرَبُّكَ

2904- إسناده قوي وهو مكرر ما قبله .وأخرجه أحمد "1/310"، والبيهقي في "دلائل النبوة" "2" / "389 من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه البزار "54"، والبيهقي "2/389"، وأحمد "1/310" من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، به.وأورده ابن كثير في تفسيره "5/27" من رواية البيهقي، وقال: إسناده لا بأس به.وأخرجه أحمد 1/309"-"310، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" "11/12280" من طريق أبي عمر الضرير، وأحمد "1/310" من طريق حسن، والطبراني "11/12279" من طريق أبي نثر التمار، ثلاثتهم عن حماد، به.وزادا الرابع الذي نسي وهو شاهد يوسف وذكره الهيثمي في "المجمع" "1/65" وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني في "الكبير" و "الأوسط"، وفيه عطاء بن السائب وهو ثقة ولكنه اختلفط .وذكره السيوطي في "الدر المنثور" "4/150"، وزاد نسبته إلى النسائي وابن مردويه.

الَّذِي فِي السَّمَاءِ، قَالَتْ: فَأَحْمَى لَهَا نُقْرَةً مِنْ نُحَاسٍ، وَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، قَالَ: وَمَا حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: حَاجَتِي أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ عِظَامِي وَبَيْنَ عِظَامِ وَلَدِي قَالَ: ذٰلِكَ لَكِ لَمَّا لَكِ عَلَيْنَا مِنَ الْحَقِّ، فَأَلْقَى وَلَدَهَا فِي النُّقْرَةِ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، وَكَانَ آخِرَهُمْ صَبِيٌّ فَقَالَ: يَا أُمَّتَاهُ فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَرْبَعَةٌ تَكَلَّمُوا وَهُمْ صِغَارٌ: ابْنُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ، وَصَبِيُّ جُرَيْجٍ، وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَالرَّابِعُ لَا أَحْفَظُهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس رات مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر ایک پاکیزہ خوشبو کے پاس سے ہوا میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کس چیز کی ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ فرعون کی بیٹی کے بال سنوارنے والی عورت کی خوشبو ہے ایک مرتبہ بال سنوار رہی تھی اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی تو اس نے کہا: اللہ کے نام سے (برکت حاصل کرتے ہوئے میں اسے اٹھاتی ہوں) فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا میرے والد؟ اس نے جواب دیا: نہیں وہ جو میرا تمہارا اور تمہارے باپ کا پروردگار ہے۔ فرعون کی لڑکی نے کہا: میں ان سے (یعنی اپنے باپ سے) یہ کہوں گی اس عورت نے کہا: تم کہہ دینا اس لڑکی نے (فرعون کو بتادیا) تو فرعون نے اس عورت سے دریافت کیا: کیا تمہارا میرے علاوہ کوئی اور پروردگار ہے اس عورت نے جواب دیا: میرا اور تمہارا پروردگار وہ ہے جو آسمان میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اس عورت کے لیے پگھلا ہوا سیسہ گرم کیا گیا اس عورت نے فرعون سے کہا: مجھے تم سے ایک کام ہے فرعون نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اس عورت نے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ تم میری اور میری اولاد کی ہڈیوں کو اکٹھا کر دینا۔ فرعون نے کہا: ایسا ہی ہوگا کیونکہ تمہارا ہم پر کچھ حق بھی ہے۔ پھر فرعون نے اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے اس سیسے میں ڈالنا شروع کیا ان کے آخر میں ایک چھوٹا بچہ آیا تو اس بچے نے کہا: اے امی جان آپ حق پر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: چار بچوں نے کم سنی میں کلام کیا تھا۔ فرعون کی بیٹی کے بال سنوارنے والی عورت کے بیٹے نے وہ بچہ جس کے ساتھ جریج کا واقعہ ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نے (راوی کہتے ہیں) چوتھے بچے کے بارے میں مجھے یاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ تَكْفِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ ذُنُوبَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ تَفَضُّلًا مِنْهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کا غموں اور دکھوں کی وجہ سے مسلمان شخص کے گناہوں کو ختم کر دینے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے

2905 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا يُصِيْبُ الْمَرْءَ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا حُزْنٍ، وَلَا غَمٍّ، وَلَا اَذًى حَتّٰى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا، اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطَايَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن بندے کو جو بھی تکلیف' پریشانی' غم تکلیف' غم اور اذیت لاحق ہوتی ہے' یہاں تک کہ اسے جو کانٹا چبھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے بھی اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِ بِحَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْاَحْزَانِ، وَاِنْ كَانَتْ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا

اللہ تعالیٰ کا مسلمان پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ وہ غموں کی وجہ سے آدمی کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے اگرچہ وہ کانٹا (لگنے) یا اس سے بھی اوپر کی کوئی چیز ہو

2906 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيْئَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ بات بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمان کو جو بھی کانٹا لگے یا اس سے اوپر (جو بھی تکلیف لاحق ہو)' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے درجے کو بلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس شخص کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔''

2905- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدي البصري، وزهير بن محمد: هو التميمي الخراساني.وأخرجه أحمد "2/335" و3/18"-"19، والبخاري "5641" و"5642" في المرضى: باب ما جاء في كفارة المرض، والبغوي في "شرح السنة" "1421" من طريق أبي عامر، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد "2/303" و"3/48" من طريق عبد الرحمن بن مهدي، عن زهير، به .وأخرجه أحمد "3/4" و"61" و"81" من طريق محمد بن إسحاق، و "3/24"، والترمذي "966" في الجنائز: باب ما جاء في ثواب المريض من طريق أسامة بن زيد، ومسلم "2573"، والبيهقي "3/373" من طريق الوليد بن كثير، ثلاثتهم عن محمد بن عمرو بن عطاء، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد الخدري، وزاد مسلم والبيهقي: "وأبي هريرة ."وأخرجه أحمد "2/402"

2906- إسناده صحيح على شرط الشيخين. غندر. لقب محمد بن جعفر الهذلي، وعمرو بن مرة: هو ابن عبد الله الجملي، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الكوفي .وأخرجه أحمد "6/175" من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وروايته: "أو حط بها ... ." وانظر الحديث رقم "2919" و."2925"

ذِكْرُ اِرَادَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَيْرَ بِمَنْ تَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ وَالْاَحْزَانُ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے بھلائی کرنے کا ارادہ کرنے کا تذکرہ جس پر مسلسل مصیبتیں اور غم آتے ہیں

2907 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ابْنُ اَبِي صَعْصَعَةَ هٰذَا: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے اسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ابوصعصعہ نامی راوی محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن صعصعہ ہے۔ جو اہل مدینہ کے سرداروں میں سے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَبْدَ قَدْ يَكُوْنُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَنَازِلُ فِي الْجِنَانِ فَلَا يَبْلُغُهَا اِلَّا بِالْمِحَنِ وَالْبَلَايَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی بندے کے جنت میں مخصوص منازل ہوتے ہیں جن تک وہ شخص صرف دنیا میں آزمائش اور پریشانیوں کا سامنا کر کے ہی پہنچ سکتا ہے

2908 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ هُوَ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَنْزِلَةُ، فَمَا يَبْلُغُهَا بِعَمَلٍ، فَلَا يَزَالُ اللّٰهُ يَبْتَلِيْهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ اِيَّاهَا.

2907– إسناده صحيح على شرط البخاري، القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب القعنبي .وهو في "الموطأ" "2/941" في العين: باب ما جاء في أجر المريض، ومن طريقه أخرجه البخاري "5645" في المرضى: باب ما جاء في كفارة المرضى، والقضاعي في "مسند الشهاب" "344"، وأحمد "2" / "237"، والبغوي "1420"،

2908– إسناده حسن، يحيى بن أيوب البجلي ليس به بأس، وباقي السند رجاله رجال الصحيح.وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي .وأخرجه الحاكم "1/344" من طريق أحمد بن عبد الجبار، عن يونس، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/292" وقال: روه أبو يعلى، ورجاله ثقات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک خاص مرتبہ ہوتا ہے جہاں تک وہ کسی عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا' تو اللہ تعالیٰ اسے مسلسل ناپسندیدہ صورت حال میں مبتلا رکھتا ہے' یہاں تک کہ اس شخص کو اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے۔''

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَلٰى مَنِ امْتَحَنَهُ بِاللَّمَمِ فِي الدُّنْيَا بِرَفْعِ الْحِسَابِ عَنْهُ فِي الْعُقْبَى اِذَا صَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ جسے وہ دنیا میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے آخرت میں اس سے حساب نہیں لے گا' جب وہ بندہ اس آزمائش پر صبر کرے

2909 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِهَا لَمَمٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّشْفِيَنِي، قَالَ: اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ لَكِ فَشَفَاكِ، وَاِنْ شِئْتِ فَاصْبِرِي وَلَا حِسَابَ عَلَيْكِ فَقَالَتْ: بَلْ اَصْبِرُ وَلَا حِسَابَ عَلَيَّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اسے مرگی کی شکایت تھی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے شفا عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں وہ تمہیں شفا نصیب کر دے گا اور اگر تم چاہو' تو صبر سے کام لو' تو تم سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اس نے عرض کی: میں صبر سے کام لیتی ہوں' تا کہ مجھ سے حساب نہ لیا جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ يُجَازِي مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ عَلٰى سَيِّئَاتِهِ فِي الدُّنْيَا لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ تَطْهِيرًا عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے

جس کے بارے میں چاہتا ہے اس کے گناہوں کے بدلے میں اسے دنیا میں سزا دے دیتا ہے تا کہ وہ شخص گناہوں

2900- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. وعبد اللّٰه بن محمد: هو الأزدي، وعبدة: هو ابن سليمان الكلابي، ومحمد بن عبيد: هو ابن أبي أمية الطنافسي .وأخرجه أحمد "2/441"، والبغوي "1424" من طريق محمد بن عبيد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه البزار "772" من طريق عمرو بن خليفة، والحاكم "4/218" من طريق عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن محمد بن عمرو، به، وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/307" وقال: رواه البزار وإسناده حسن.

سے پاک ہو جائے

2910 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَا اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ) (النساء: 123) وَكُلُّ شَيْءٍ عَمِلْنَا جُزِيْنَا بِهٖ؟ فَقَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلَسْتَ تَمْرَضُ؟ اَلَسْتَ تَحْزَنُ؟ اَلَسْتَ تُصِيْبُكَ اللَّاْوَاءُ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: هُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهٖ

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے عرض کی: اس آیت کے بعد بہتری کیسے ہو سکتی ہے؟

''نہ وہ تمہاری آرزوؤں کے مطابق ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق ہے' جو شخص برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ مل جائے گا۔''

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:) تو کیا ہم جو بھی عمل کریں گے ہمیں اس کا بدلہ ملے گا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے' کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تم غمگین نہیں ہوتے ہو؟ کیا

2910- إسناده ضعيف لانقطاعه، فإن أباب بكر بن أبي زهير الثقفي من صغار التابعين لم يسمع من أبي بكر، ثم هو مستور لم يذكر بجرح ولا تعديل، لكن الحديث صحيح بطرقه وشواهده . خالد: هو ابن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان .وأخرجه أحمد "1/11"، والطبرى "10523" و"10524" و"10525" و"10526" و"10527"، والمروزى فى "مسند أبى بكر" "111" و"112"، وأبو يعلى "98" و"99" و"100" و"101" والحاكم 3/74"-"75، والبيهقى "3/373" من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى .وأخرجه أبو يعلى "99" أيضًا من طريق وكيع عن إسماعيل بن أبى خالد عن أبى بكر الصديق.وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" "2/226" وزاد نسبته إلى هناد، وعبد بن حميد، والحكيم الترمذين وابن المنذر، والبيهقى فى "شعب الإيمان"، والضياء فى "المختارة."وأخرجه الطبرى "10521" من طريق زيد بن حبان، عن عبد الملك بن الحسن الحارثى، عن محمد بن زيد بن قنعذ، عن عائشة، عن أبى بكر بنحوه.وأخرجه الطبرى "10529" من طريق أبى معاوية، عن الأعمش، عن مسلم بن صبيح قال: قال أبو بكر. وأورده ابن كثير فى "تفسيره" عن ابن مردويه من طريق فضيل بن عياض، عن سليمان مهران، عن مسلم بن صبيح، عن مسروق قال: قال أبو بكر . وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" "2/226"-"227 ونسبه لابن جرير، وأبى نعيم فى "الحلية" وهناد وسعيد بن منصور .وأخرجه المروزى "22"، وأبو يعلى "18"، والطبرى "10522"، والحاكم 3/552"-"553 من طريق عبد الوهاب بن عطاء ، عن زياد الجصاص، عن على بن زيد، عن مجاهد، عن ابن عمر، عن أبى بكر. وزياد وعلى بن زيدضعيفان .وأخرجه الترمذى "3039" فى التفسير: باب ومن سورة النساء ، من طريق يحيى بن موسى وعبد بن حميد، عن روح بن عبادة، عن موسى بن عبيدة، عن مولى ابن سباع، عن ابن عمر يحدث عن أبى بكر . وقال: هٰذا حديث غريب، وفى إسناده مقال موسى بن عبيدة يضعف فى الحديث، ضعفه يحيى بن سعيد وأحمد بن حنبل، ومولى بن سباع: مجهول، وقد روى هٰذا الحديث من غير هٰذا الوجه عن أبى بكر، وليس له إسناد صحيح .وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" "2/226" وزاد نسبته إلى عبد بن حميد وابن المنذر .وأخرجه الطبرى "10533" من طريق ابن علية، عن الربيع بن صبيح، عن عطاء بن أبى رباح، عن أبى بكر، وهو مرسل.وأخرجه أيضًا "15034" من طريق ابن جريج، عن عطاء ، عن أبى بكر.

تمہیں پریشانیاں لاحق نہیں ہوتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کی تم لوگوں کو جزا دی جائے گی۔

ذِكْرُ الِاسْتِدْلَالِ عَلٰى اِرَادَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا خَيْرًا بِالْمُسْلِمِ بِتَعْجِيلِ عُقُوبَتِهٖ فِي الدُّنْيَا

اگر اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو دنیا میں سزا دیدے تو اس کے ذریعے اس مسلمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے بھلائی کے ارادے پر استدلال کرنے کا تذکرہ

2911 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا لَقِيَ امْرَاَةً كَانَتْ بَغِيًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَجَعَلَ يُلَاعِبُهَا حَتّٰى بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَهْ، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ بِالشِّرْكِ وَجَاءَ بِالْاِسْلَامِ، فَتَرَكَهَا وَوَلّٰى فَجَعَلَ يَلْتَفِتُ خَلْفَهُ وَيَنْظُرُ اِلَيْهَا حَتّٰى اَصَابَ وَجْهُهُ حَائِطًا، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالدَّمُ يَسِيلُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَاَخْبَرَهُ بِالْاَمْرِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ عَبْدٌ اَرَادَ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا، عَجَّلَ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ، وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا اَمْسَكَ عَلَيْهِ ذَنْبَهُ، حَتّٰى يُوَافِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ عَائِرٌ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کی ایک فاحشہ عورت کے ساتھ ملاقات ہوئی اس نے اس کے ساتھ خوش فعلیاں شروع کیں یہاں تک کہ اپنا ہاتھ اس عورت کی طرف بڑھایا تو اس عورت نے کہا: رک جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرک کو رخصت کر دیا ہے اور اسلام آگیا ہے اس شخص نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور منہ پھیر کر چلا گیا وہ مڑ کر اپنے پیچھے دیکھتا رہا وہ عورت بھی اس کی طرف دیکھتی رہی یہاں تک کہ اس شخص کا چہرہ ایک دیوار پر لگ گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے چہرے سے خون بہہ رہا تھا اس نے سارے واقعہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک ایسے بندے ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو اس کے گناہ کی سزا اسے جلدی (یعنی دنیا میں ہی) دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے بارے میں برا ارادہ کرے تو اسے گناہ کرنے دیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کا پورا بدلہ اسے

2911- إسناده صحيح لولا عنعنة الحسن، فإن رجاله ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. عفان: هو ابن مسلم، ويونس بن عبيد: هو ابن دينار العبيد. وأخرجه الحاكم "1/349" و"4/376"-"377"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص153-"154" من طريق عن عفان، بهذا الإسناد. وقد تحرف في الأسماء والصفات "الحسن عن عبد الله" إلى "الحسن بن عبد الله." وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "4/87" من طريق أسود بن عامر، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أبو نعيم في "تاريخ أصبهان" "2/74" من طريق زياد الجصاص، عن الحسن، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "10/191" وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجال أحد رجال الصحيح وكذلك أحد إسنادي الطبراني. وللحديث شاهد يتقوى به عند الترمذي "2396" والبيهقي في "الأسماء والصفات" "2154" من حديث أنس، رفعه. وقال الترمذي: حديث حسن غريب.

دے گا یوں جیسے وہ عائر (یعنی گناہ سے پاک) ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ قَدْ يُعَذِّبُ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ فِى الدُّنْيَا بِاَنْوَاعِ الْمِحَنِ وَالْمَصَائِبِ لِتَكُوْنَ تَكْفِيرًا لِلْحَوْبَةِ الَّتِى تَقَدَّمَتْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے

کسی کو دنیا میں مختلف طرح کی تکالیف اور آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے تا کہ یہ چیز اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جائے

2912 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خَرَجَ يُرِيْدُ الشَّامَ، فَلَمَّا دَنَا، بَلَغَهُ اَنَّ بِهَا الطَّاعُوْنَ، فَحَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهٖ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ لَسْتُمْ بِهَا، فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهِ، وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ، فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالنَّاسِ ذٰلِكَ الْعَامَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاُمَمِ السَّالِفَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَضْرُبٍ: ضَرْبٌ قَصَدَ بِهِ الْمَدْحَ لِاَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةٍ اَرَادَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اسْتِعْمَالَ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ، وَالضَّرْبُ الثَّانِىْ قَصَدَ بِهِ الذَّمَّ، اَرَادَ بِهِ انْزِجَارُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَنِ ارْتِكَابِ مِثْلِهَا، وَالضَّرْبُ الثَّالِثُ قَصَدَ بِهِ الْوَصْفَ، اَرَادَ بِهِ اعْتِبَارَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِتِلْكَ الْاَوْصَافِ

عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام جانے کے لیے روانہ ہوئے جب وہ شام کے قریب پہنچے تو انہیں اطلاع ملی کہ وہاں طاعون کی وباء پھیل چکی ہے، تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2912– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد "1/193" من طريق يزيد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "1/193" من طريق حجاج، عن ابن أبى ذئب، به .وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/896"–"897 فى الجامع: باب ما جاء فى الطاعون، ومن طريقه البخارى "5730" فى الطب: باب ما يذكر فى الطاعون، و "6973" فى الحيل: باب ما يكره من الاحتيال فى الفرار من الطاعون، ومسلم "2219" فى السلام: باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، وأحمد "1/194"، والبيهقى "3/376" عن الزهرى، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة أن عمر بن الخطاب ... ، وقال مسلم بإثر هذه الرواية: وعن ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أن عمر إنما انصرف بالناس عن حديث عبد الرحمٰن بن عوف.وهى فى "الموطأ" "2/897" عن ابن شهاب به، وانظر "الفتح" "10/186".وأخرجه أحمد "1/194" من طريق حميد بن عبد الرحمٰن بن عوف، وأبو يعلى "848" من طريق أبى سلمة بن عبد الرحمٰن بن عوف، كلاهما عن عبد الرحمٰن. وانظر الحديث رقم 2."2953" فى "الإحسان": "أن تجار"،والمثبت من "التقاسيم" "3/320".

"بے شک یہ تکلیف ایک عذاب ہے جس کے ذریعے تم سے پہلے لوگوں کو عذاب دیا گیا جب یہ کسی ایسی سرزمین پر واقع ہو جہاں تم موجود نہیں ہو تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب یہ ایسی سرزمین پر واقع ہو جہاں تم موجود ہو تو تم وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے نہ نکلو۔"

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سال لوگوں کو لے کر واپس آ گئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انبیاء کرام اور سابقہ اُمتوں کے بارے میں اطلاع دینا تین نوعیت کا ہے۔ پہلی قسم یہ ہے: آپ نے کچھ متعین چیزوں کی تعریف کی ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ یہ اُمت ان چیزوں پر عمل کرے۔ دوسری قسم یہ ہے: آپ نے کچھ چیزوں کی مذمت بیان کی ہو اور آپ کی مراد یہ ہو کہ یہ اُمت اس نوعیت کے کاموں کے ارتکاب سے بچ جائے اور تیسری قسم یہ ہے: آپ نے کوئی صفت بیان کی ہو اور آپ کا ارادہ یہ ہو کہ یہ اُمت اس صفت سے عبرت حاصل کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَوَاتُرَ الْبَلَايَا عَلَى الْمُسْلِمِ قَدْ لَا تُبْقِي عَلَيْهِ سَيِّئَةً يُنَاقَشُ عَلَيْهَا فِي الْعُقْبَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسلمان پر مسلسل آزمائشیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اس کا کوئی ایسا گناہ نہیں باقی رہنے دیتی ہیں جس کی وجہ سے اس سے آخرت میں حساب لیا جائے

2913 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ جَسَدِهٖ، وَمَالِهٖ، وَنَفْسِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مومن مرد اور مومن عورت کے جسم مال اور جان کے حوالے سے آزمائش درپیش رہتی ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَلْفَاظَ الْوَعْدِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا لِمَنْ بِهِ الْمِحَنُ وَالْبَلَايَا اِنَّمَا هِيَ لِمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ فِيْهَا دُوْنَ مَنْ سَخِطَ حُكْمَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ وعدے کے الفاظ ہیں

جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ اس شخص کیلئے ہیں جو پریشانیوں اور آزمائشوں میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ اس شخص کیلئے ہیں 2913– إسناده حسن. وأخرجه أحمد "2/450"، والحاكم "1/346"، والبغوي "1436" من طريق يزيد، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "2/287" من طريق محمد بن بشر، والبيهقي "3/374" من طريق سعيد بن عامر، كلاهما عن محمد بن عمرو، به. وقال الترمذي "2399": حديث حسن صحيح. وأخرجه مالك "1/236" في الجنائز: باب الحسبة في المصيبة، بلاغًا عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أبي هريرة. وانظر الحديث رقم. "2924"

جو ایسی صورتحال میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے یہ اس کیلئے نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے ناراض ہوتا ہے

2914 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يُكْثِرُ اَنْ يُحَدِّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ، فَاَخَذَهَا فَجَعَلَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ احْتَضَنَهَا وَهِيَ تُنْزَعُ حَتّٰى خَرَجَ نَفْسُهَا وَهُوَ يَبْكِي، فَوَضَعَهَا فَصَاحَتْ اُمُّ اَيْمَنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْكِي فَقَالَتْ: اَلَا اَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَبْكِي؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبْكِ فَاِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ، الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ خَيْرٍ تَخْرُجُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ بکثرت یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا آخری وقت قریب آیا نبی اکرم ﷺ نے انہیں لیا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں رکھ لیا پھر آپ نے انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا اس وقت ان پر نزع کا عالم طاری تھا' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت رو رہے تھے آپ ﷺ نے اس صاحبزادی کو رکھا' تو سیّدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے بلند آواز میں چیخ ماری۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نہ روؤ۔ انہوں نے عرض کی: کیا میں اللہ کے رسول کو روتے ہوئے نہیں دیکھ رہی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا رونا رحمت ہے مومن کی ہر صورت بہتر ہوتی ہے اس کے دونوں پہلوؤں سے جان نکلتی ہے' تو وہ اس وقت اللہ کی حمد بیان کر رہا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْمُؤْمِنَ بِالزَّرْعِ فِي كَثْرَةِ مَيَلَانِهِ

نبی اکرم ﷺ کا مومن کو کھیت سے تشبیہہ دینا کہ وہ ادھر ادھر ڈولتا رہتا ہے

2915 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُفِيئُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ

2914– رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أن أبا عوانة سمع من عطاء بن السائب في الصحة والاختلاط، لكن رواه عنه سفيان عند أحمد، وسماعه منه قديم قُبل اختلاطه، فالحديث صحيح. أبو كامل: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري .وأخرجه أحمد "1/268" من طريق أبي إسحاق، و "1/273" من طريق سفيان و "1/297" من طريق إسرائيل، والنسائي "4/12" في الجنائز: باب في البكاء على الميت، من طريق أبي الأحوص، والبزار "808"

2915– إسناده صحيح على شرط الشيخين.وأخرجه أحمد 2/283"–"284، ومسلم "2809" في صفات المنافقين وأحكامهم: باب مثل المؤمن كالزرع ومثل الكافر كشجر الأرز، والترمذي "2866" في الأمثال: باب ما جاء في مثل المؤمن القارء للقرآن وغير القارء، والبغوي "1437" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "2/234"، ومسلم "2809" من طريق عبد الأعلى، عن معمر، به.وأخرجه أحمد "2/523"، والبخاري "5644" في المرضى: باب ما جاء في كفارة المرضى، و "7466" في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، من طريق فليح، عن هلال بن علي، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة بنحوه.

كَالشَّجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی مثال کھیت کی طرح ہے' جسے مسلسل ہوا اِدھر اُدھر جھکاتی رہتی ہے اسی طرح مومن کو بھی ہمیشہ آزمائش لاحق رہتی ہے اور منافق کی مثال اخروٹ کے درخت کی طرح ہے' جو لہراتا نہیں ہے' یہاں تک کہ (ایک ہی مرتبہ) اسے جڑ سے اکھاڑ لیا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ تَعْتَرِيَهُ الْعِلَلُ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ بعض حالتوں میں اسے علتیں (بیماری یا پریشانی) لاحق رہیں

2916 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَذَتْكَ اُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: وَمَا اُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: حَرٌّ يَكُوْنُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ قَالَ: وَمَا وَجَدْتُ هٰذَا قَطُّ.

قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتَ هٰذَا الصُّدَاعَ؟ قَالَ: وَمَا الصُّدَاعُ؟ قَالَ: عِرْقٌ يَضْرِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ فِيْ رَاْسِهِ قَالَ: وَمَا وَجَدْتُ هٰذَا قَطُّ.

فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا.*

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَيْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ الرُّكُوْنِ اِلٰى ذٰلِكَ الشَّيْءِ، وَقِلَّةِ الصَّبْرِ عَلٰى ضِدِّهِ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الْعِلَلَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَالْغُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ سَبَبَ تَكْفِيرِ الْخَطَايَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِعْلَامَ اُمَّتِهِ اَنَّ الْمَرْءَ لَا يَكَادُ يَتَعَرّٰى عَنْ مُقَارَفَةِ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَيَّامِهِ وَلَيَالِيهِ وَاِيجَابِ النَّارِ لَهُ بِذٰلِكَ اِنْ لَّمْ يُتَفَضَّلْ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ، فَكَاَنَّ كُلَّ اِنْسَانٍ مُرْتَهَنٌ بِمَا كَسَبَتْ يَدَاهُ، وَالْعِلَلُ تُكَفِّرُ بَعْضَهَا عَنْهُ

2916– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو –وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي– فقد روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات على شرط الصحيحين غير هناد بن السري فإنه من رجال مسلم. وأخرجه أحمد "2/332" من طريق محمد بن بشر، والبزار "778" من طريق عمرو بن خليفة، والحاكم "1/347" من طريق سعيد بن عامر، والبخاري في "الأدب المفرد" "495" من طريق أبي بكر، أربعتهم عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "2/266" من طريق خلف بن الوليد، عن أبي معشر نجيح بن عبد الرحمن السندي وهو ضعيف عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" "2/294" وقال: رواه أحمد والبزار، وقال أحمد في رواية ... وإسناده حسنٌ.

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَا اَنَّ مَنْ عُوفِيَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا يَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں اُمّ ملدم نے جکڑ لیا ہے اس نے دریافت کیا: اُمّ ملدم کیا ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک تپش ہے' جو جلد اور گوشت کے درمیان ہوتی ہے اس نے کہا: مجھے' تو یہ صورت حال کبھی لاحق نہیں ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں صداع کی شکایت ہے اس نے دریافت کیا: صداع کیا ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے' جو آدمی کے سر میں آدمی پر ضرب لگاتی ہے اس نے کہا: مجھے یہ صورت حال کبھی در پیش نہیں آئی جب وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جو شخص اہل جہنم سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کی طرف دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے''۔ اس میں لفظی طور پر ایک چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے: اس چیز کی طرف مائل ہونے سے منع کیا جائے اور اس کی متضاد چیز پر صبر کی کمی (سے منع کیا جائے) اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں غم اور پریشانیاں رکھی ہیں تا کہ یہ مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو یہ اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ آدمی دن اور رات میں بعض اوقات ان چیزوں سے اجتناب نہیں کرتا جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور اس وجہ سے اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے وہ اس کے بعد معافی نہیں مانگتا تو ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں رہن ہوتا ہے اور یہ علتیں اس دنیا میں اس کے بعض گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: جس شخص کو اس دنیا میں عافیت نصیب ہو جائے وہ جہنمی ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَنْبَاءِ الصَّالِحِينَ، قَصْدُهُ تَسْهِيلُ الشَّدَائِدِ عَلَى النَّفْسِ

نیک لوگوں کے واقعات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کا مقصد یہ ہے کہ نفس کے لئے شدت کا سامنا کرنا آسان ہو

2917 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِشَيْءٍ قَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَدَلَ فِيْ هٰذَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى، قَدْ كَانَ يُصِيْبُهُ اَشَدُّ مِنْ هٰذَا، ثُمَّ يَصْبِرُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی' تو ایک شخص نے کسی چیز کے بارے میں یہ کہا کہ اس میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ کے رسول کو اس بارے میں ضرور بتاؤں گا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس

سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی' لیکن پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصَّالِحِينَ قَدْ شُدِّدَ عَلَيْهِمِ الْاَوْجَاعُ تَكْفِيرًا لِخَطَايَاهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نیک لوگوں پر تکالیف شدت سے آتی ہیں تاکہ ان کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں

2918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَاَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ ابووائل بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے میں نے کسی کو (بیماری کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تکلیف کا شکار نہیں دیکھا۔

2917- إسناده قوى، عبد الرحمٰن بن عمرو البجلى روى عن جمع، وذكره المؤلف فى "الثقاتط "8/380"، وسئل عنه أبو زرعة فقال: شيخ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. شقيق: هو ابن سلمة الأسدى أبو وائل الكوفى.وأخرجه أحمد "1/411" و"441"، والبخارى "3405" فى الأنبياء: ما بعد باب حديث الخضر، و "6336" فى الدعوات: باب قول الله تبارك وتعالى: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) التوبة: من الآية "103 من طريق شعبة، "6100" فى الأدب: باب الصبر فى الأذى، ومسلم "1062" "141" فى الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم فى الإسلام وتصبر من قوى إيمانه، من طريق حفص بن غياث، وأحمد "1/235" من طريق أبى معاوية، والبخارى "4335" فى المغازى: باب غزوة الطائف، و "6059" فى الأدب: باب من أخبر صاحبه بما يقال فيه، والبغوى "3671" من طريق سفيان: أربعتهم عن الأعمش، بهٰذا الإسناد.وأخرجه البخارى "3150" فى فرض الخمس: باب ما كان النبى صلى الله عليه وسلم يعطى المؤلف قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه، و "4336"، ومسلم "1062" "140" من طريق منصور عن شقيق عن ابن مسعود قال: "لما كان يوم حنين آثر النبى صلى الله عليه وسلم أناسًا فى القسمة فأعطى الأقرع بن حابس مئة من الإبل، وأعطى عيينة مثل ذلك، وأعطى أناسًا من أشراف العرب، فآثرهم يومئذ فى القسمة، قال رجل ... ."وأخرجه أحمد "1/395"–"396 من طريق زيد بن أبى زائدة وتحرفت فيه إلى زائد عن ابن مسعود بنحوه. وفيه: "دعنا منك فقد أوذى موسى أكثر من ذلك ثم صبر."

2918- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدى، وسليمان: هو الأعمش، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة وأخرجه أبو داوٗد الطيالسى "1536"، ومن طريقه الترمذى "2397" فى الزهد: باب ما جاء فى الصبر على البلاء ، عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذى: هٰذا حسن صحيح .وأخرجه أحمد "6/172"، والبخارى "5646" فى الرضى: باب شدة المرض، ومسلم "2570" فى البر والصلة: باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، من طرق عن شعبة، عن الأعمش، عن أبى وائل، عن مسروق عن عائشة.وأخرجه أحمد "6/181"، والبخارى "5646"، وابن ماجه "1622" فى الجنائز: باب ما جاء فى ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، من طريق سفيان، ومسلم "2670" من طريق جرير، كلاهما عن الأعمش، به

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّالِحِينَ قَدْ تُشَدَّدُ عَلَيْهِمِ الْبَلَايَا لَمْ يُفْعَلْ ذٰلِكَ بِغَيْرِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نیک لوگوں پر مصیبتیں شدت سے آتی ہیں جتنی دوسروں پر نہیں آتی ہیں

2919 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ قِلَابَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ نَسِيبٍ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَرَقَهُ وَجَعٌ فَجَعَلَ يَشْتَكِي وَيَتَقَلَّبُ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَوْ صَنَعَ هٰذَا بَعْضُنَا لَوَجَدْتَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الصَّالِحِينَ قَدْ يُشَدَّدُ عَلَيْهِمْ، وَاِنَّهُ لَا يُصِيبُ مُؤْمِنًا نَكْبَةٌ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ وَّاهِمٌ فِيْ قَوْلِهِ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَسِيبٍ، اِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ نَسِيبُ بْنُ سِيرِينَ، فَسَقَطَ عَلَيْهِ الْحَارِثُ فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَسِيبٍ*

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف لاحق ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے چین ہوتے تھے اور اپنے بستر پر پہلو بدلتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی اگر یہ ہم میں سے کسی نے کیا ہوتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں پر شدت لاحق ہوتی ہے مومن شخص کو جو کانٹا بھی لگتا ہے یا اس کے علاوہ جو تکلیف ہوتی ہے' تو اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کیا جاتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عیسیٰ بن ابوکثیر نے راوی کا نام عبداللہ بن نسیب نقل کرتے ہوئے غلطی کی ہے۔ اصل نام عبداللہ بن حارث ہے اور یہ ابن سیرین کے بھانجے ہیں تو لفظ حارث وہ نقل نہیں کر سکے اور انہوں نے لفظ عبداللہ بن نسیب ذکر کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسْلِمَ كُلَّمَا ثَخُنَ دِينُهُ كَثُرَ بَلَاؤُهُ، وَمَنْ رَقَّ دِينُهُ خُفِّفَ ذٰلِكَ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس بھی مسلمان کا دین جتنا مضبوط ہوگا اس کی آزمائش اتنی ہی زیادہ ہوگی اور جس شخص کا دین کمزور ہوگا اس کی آزمائش ہلکی ہوگی

2919- محمد بن خلف الداری روی عن جمع، وروی عنه جمع، وهو من رجال أبی داؤد، ومعمر بن يعمر روی عنه جمع، وذكره المؤلف فی "الثقات" "9/192" وقال: يغرب، ومن فوقهما من رجال الشيخين. أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمی. وأخرجه أحمد 6/159"-"160 عن هشام بن سعيد، أخبرنا معاوية بن سلام قال: سمعت يحيى بن أبی كثير قال: أخبرنی أبو قلابة أن عبد الرحمٰن بن شيبة أخبره أن عائشة أخبرته أن رسول الله ... وهٰذا سند صحيح. وصححه الحاكم "4/319" ووافقه الذهبی، وقال الهيثمی فی "المجمع" "2/192": رواه أحمد ورجاله ثقات. وأخرجه أحمد "6/215"، والحاكم 1/345"-"346 من طريقين عن يحيى بن أبی كثير، به. وقال الحاكم: هٰذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبی.

2920 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: اَلْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، يُبْتَلَى النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ دِينِهِمْ، فَمَنْ ثَخُنَ دِينُهُ، اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَمَنْ ضَعُفَ دِينُهُ ضَعُفَ بَلَاؤُهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُصِيبُهُ الْبَلَاءُ حَتّٰى يَمْشِيَ فِي النَّاسِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: سب سے زیادہ آزمائش کس کو لاحق ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) لوگوں کو ان کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے' جس کا دین مضبوط ہوتا ہے اس کی آزمائش شدید ہوتی ہے' جس کا دین کمزور ہوتا ہے اس کی آزمائش بھی کمزور ہوتی ہے آدمی آزمائش میں مبتلا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا (یعنی آزمائش کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَلَايَا تَكُوْنُ بِالْاَنْبِيَاءِ اَكْثَرَ، ثُمَّ الْاَمْثَلِ فَالْاَمْثَلِ فِي الدِّينِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آزمائشیں سب سے زیادہ انبیاء کو پیش آتی ہیں پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ دینی لوگوں کو پیش آتی ہیں

2921 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث):اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً؟ قَالَ: اَلْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلٰى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے زیادہ شدید آزمائش کسے لاحق ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) بندے کو اس کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور وہ آزمائش مسلسل بندے کے ساتھ رہتی ہے' یہاں تک کہ وہ زمین پر ایسی حالت میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

2920- رجال ثقات إلا أنه منقطع المسيب -وهو ابن رافع- لم يسمع من سعد .وأخرجه الحاكم 1/40 "41"- من طريق محمد بن غالب، حدثنا عمرو بن عون، حدثنا خالد بن عبد الله، عن العلاء بن المسيب، عن مصعب بن سعد، عن أبيه. وقال: هٰذا حديث على شرط الشيخين. انظر الحديث رقم "2900" و"2901" و."2921"

2921- إسناده حسن من أجل عاصم بن بهدلة. وهو مكرر الحديث رقم "2900"، وانظر "2901" و."2920"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَلَايَا تَكُوْنُ اَسْرَعَ اِلٰى مُحِبِّي الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الشَّيْءِ الْمُدَلّٰى اِلٰى مُنْتَهَاهُ، اَوِ الْجَارِي اِلٰى نِهَايَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آزمائشیں اس شخص کی طرف زیادہ تیزی سے جاتی ہیں

جو نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہے وہ اس سے زیادہ تیزی سے جاتی ہیں جتنی تیزی سے (کنوئیں میں لٹکایا جانے والا ڈول) اپنی منزل کی طرف جاتا ہے یا سیلاب اپنی منزل کی طرف جاتا ہے

2922 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي الْوَازِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ، يَقُوْلُ: (متن حدیث): اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبَلَايَا اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے آزمائشیں اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتی ہیں جتنی تیزی سے سیلابی پانی اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يُجَازِي الْمُسْلِمَ عَلٰى سَيِّئَاتِهِ فِي الدُّنْيَا بِالْمَصَائِبِ فِيْ بَدَنِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو دنیا میں جسمانی آزمائش میں مبتلا کر کے اس کے گناہوں کا بدلہ دے دیتا ہے

2923 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

2922– إسناده ضعيف. أبو معشر البراء –واسمه يوسف بن يزيد البصري–: مختلف فيه، ضعفه ابن معين، وقال أبو داوُد: ليس بذاك، وقال ابوحاتم: يكتب حديثه، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال علي بن الجنيد عن مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا اَبُوْمعشر البراء و كان ثقة .وشداد بن سعيد: وثقه أحمد وابن معين وأبو خيثمة والنسائي، وقال البخاري: ضعفه عبد الصمد بن عبد الوارث، وقال العقيلي: له غير حديث لا يتابع عليه، وقال الدارقطني: بصري يعتبر به، وقال أبو أحمد الحاكم: ليس بالقوى عندهم. وأبو الوازع: اختلف قول ابن معين فيه، فقد نقل الدوري عنه: ليس بشيء ، ونقل إسحاق بن منصور عنه: ثقة، وقال النسائي: منكر الحديث، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، ووثقه المؤلف والذهبي في "الكاشف" وقال الحافظ في "التقريب" صدوق يهم. وأخرجه الترمذي "2350" في الزهد: باب ما جاء في فضل الفقر، من طريق روح بن أسلم وعلي بن نصر بن علي، عن شداد أبي طلحة الراسبي، بهذا الإسناد .

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِىْ يَزِيدَ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) (النساء: 123) فَقَالَ: اِنَّا لَنُجْزَى بِكُلِّ مَا عَمِلْنَا، هَلَكْنَا اِذًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَعَمْ يُجْزٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا مِنْ مُّصِيبَةٍ فِىْ جَسَدِهٖ مِمَّا يُؤْذِيهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے یہ آیت تلاوت کی۔

''جو شخص برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ مل جائے گا۔''

اس شخص نے کہا: ہم جو بھی عمل کریں گے ہمیں ان سب کا بدلہ ملے گا؟ اس صورت میں تو ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! آدمی کو دنیا میں آزمائش کی شکل میں اس کا بدلہ مل جائے گا وہ آزمائش جو اس کے جسم کو لاحق ہوتی ہے اور اسے تکلیف پہنچاتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَلَايَا بِالْمَرْءِ قَدْ تُحَطُّ خَطَايَاهُ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو لاحق ہونے والی آزمائشیں اس کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں

2924 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ الْمَرْوَزِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِىْ جَسَدِهٖ، وَفِىْ مَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن مرد اور مومن عورت کے جسم کے حوالے سے اور مال اور اولاد کے حوالے سے انہیں مسلسل آزمائشیں پیش آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

2923- رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد بن أبي يزيد، فقد روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" "7/631"، وله ترجمة في "الجرح والتعديل" "9/298"، و"تعجيل المنفعة" ص"454"، وذكره البخاري في "تاريخه" ."8/371" ابن وهب: هو عبد الله بن وهب بن مسلم، وعمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري المصري. وأخرجه أحمد 6/65"-"66 من طريق هارون بن معروف، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد، وقال الهيثمي في "المجمع"، "7/12": رواه أحمد وأبو يعلى ورجالهما رجال الصحيح. وانظر الحديث رقم ."2910"

2924-وأخرجه الترمذي "2399" في الزهد: باب ما جاء في الصبر على البلاء، من طريق محمد بن عبد الأعلى، عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد. وقال: هٰذا حديث حسن صحيح. وانظر الحديث رقم ."2913"

ذِكْرُ تَكْفِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ الْمُسْلِمِ فِي الدُّنْيَا بِالْاَسْقَامِ وَالْاَوْجَاعِ

اللہ تعالیٰ کا بیماریوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمان کے گناہ دنیا میں ختم کر دینے کا تذکرہ

2925 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ سَقَمٍ وَّلَا وَجَعٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِذَنْبِهِ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا وَالنَّكْبَةُ يُنْكَبُهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی بیماری یا تکلیف مومن کو لاحق ہوتی ہے تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے یہاں تک جو کانٹا اسے لگتا ہے یا جو نوکیلی چیز اسے لگتی ہے (تو یہ کفارہ بن جاتے ہیں)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يُجَازِي الْمُسْلِمَ عَلٰى سَيِّئَاتِهِ فِي الدُّنْيَا بِالْاَمْرَاضِ وَالْاَحْزَانِ، لِتَكُوْنَ كَفَّارَةً لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ بیماریوں اور تکلیفوں کی صورت میں کسی مسلمان کو دنیا میں ہی اس کے گناہوں کا بدلہ دے دیتا ہے تا کہ (یہ بیماریاں اور تکلیفیں) اس کیلئے کفارہ بن جائیں

2926 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ اسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِي زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهِ) (النساء: 123)

2925- إسناده صحيح. ابن أبي السري متابع ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "6/167"، والبغوي "1422" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/88"، والبخار "5640" في المرضى، باب ما جاء في كفارة المرض، والبيهقي "3/373" من طريق أبي اليمان الحكم بن نافع، عن شعيب، وأحمد "6/120"، ومسلم "2572" "49" في البر والصلة: باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، والبيهقي "3/373" من طريق عبد الله بن وهب، عن يونس، وأحمد "6/113"-"114" من طريق أبي أويس، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرجه أحمد "6/279"، ومسلم "2572" "48" من طريق هشام بن عروة، ومالك "2/941" في العين: باب ما جاء في أجر المريض، ومن طريقه مسلم "2572" "50" عن يزيد بن خصيفة، كلاهما عن عروة، به. وأخرجه أحمد "6/42" و"43" و"171" و"255" و"278"، ومسلم "2572" "46" و"47"، والبيهقي "3/373" و"374"، والترمذي "965" في الجنائز: باب ما جاء في ثواب المريض، من طريق إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة. وأخرجه مسلم "4572" "51" من طريق عمرة، عن عائشة. وأخرجه أحمد "6/39" و"261" من طريق عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه أحمد "6/257" من طريق ابن أبي مليكة، عن القاسم بن محمد، عن عائشة. وأخرجه أيضًا "6/203" عن يحيى، عن ابن جريج، عن ابن أبي مليكة عن عائشة. وابن أبي ملكية سمع من عائشة. وأخرجه أحمد "6/48" و"185" من طريق عبد الواحد بن حمزة بن عبد الله بن الزبير، عن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن عائشة. وأخرجه أحمد "6/248"

فَقَالَ: رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلَسْتَ تَمْرَضُ؟ اَلَسْتَ تَنْصَبُ؟ اَلَسْتَ يُصِيْبُكَ اللَّاْوَاءُ؟ فَذَاكَ مَا تُجْزَوْنَ بِهٖ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ زُهَيْرٍ هٰذَا اَبُوْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس آیت کے بعد بہتری کیسے ہوسکتی ہے؟ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جو شخص برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دے دیا جائے گا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تمہیں تکلیف لاحق نہیں ہوتی ہے؟ کیا تمہیں پریشانیاں لاحق نہیں ہوتی ہیں؟ یہ وہ چیز ہے' جس کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوبکر بن ابوزہیر نامی راوی کے والد صحابی ہیں۔

ذِكْرُ حَطِّ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَطَايَا عَنِ الْمُسْلِمِ بِالْاَمْرَاضِ كَالْوَرَقِ عَنِ الْاَشْجَارِ اِذَا حُطَّتْ

اللہ تعالیٰ کا بیماریوں کی وجہ سے مسلمان کے گناہوں کو یوں ختم کردینا جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں

2927 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا يَمْرَضُ مُؤْمِنٌ وَلَا مُؤْمِنَةٌ، وَلَا مُسْلِمٌ وَلَا مُسْلِمَةٌ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِذٰلِكَ خَطَايَاهُ كَمَا تَنْحَطُّ الْوَرَقَةُ عَنِ الشَّجَرَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مومن مرد یا عورت بیمار ہوتے ہیں یا (راوی کا شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) مسلمان مرد یا عورت بیمار ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے یوں جس طرح درخت اپنے پتے گراتا ہے۔''

2926– إسناده ضعيف لانقطاعه، فإن أبا بكر بن أبی زهير من صغار التابعين، ثم هو مستور لا يعرف بجرح ولا تعديل. لكن الحديث صحيح بطرقه وشواهده، وقد تقدم برقم "2910". وهو فی "مسند أبی يعلى" "100" وأخرجه المروزی فی "مسند أبی بكر" "111"، وابن السنی فی "عمل اليوم والليلة" "394" من طريق أبی يعلى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبری "10528".

2927– محمد بن وهب بن أبی كريمة: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح، وأبو الزبير –وإن رواه بالعنعنة– تابعه أبو سفيان عليه، فالحديث صحيح. وأخرجه أحمد "3/346" من طريق ابن لهيعة، والبزار "768" من طريق ابن جريج، كلاهما عن أبی الزبير، بهٰذا الإسناد. وقال البزار: لا نحفظ له طريقًا عن جابر أحسن من هٰذا. وأخرجه أحمد "3/386" و"400"، والبخاری فی "الأدب المفرد" "508"، والخطيب فی "تاريخه" "5/39"–"40"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَاضَ وَالْاَسْقَامَ تُكَفِّرُ خَطَايَا الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ وَاِنْ قَلَّتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بیماریاں اور تکلیفیں مسلمان شخص کے گناہوں کو ختم کردیتی ہیں اگرچہ وہ (بیماری یا تکلیف) تھوڑی ہو

2928 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِيْ تُصِيْبُنَا مَاذَا لَنَا مِنْهَا؟ فَقَالَ: كَفَّارَاتٌ فَقَالَ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاِنْ قَلَّتْ: قَالَ: وَاِنْ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا قَالَ: فَدَعَا عَلٰى نَفْسِهِ اَنْ لَّا يُفَارِقَهُ الْوَعْكُ حَتّٰى يَمُوْتَ، وَاَنْ لَّا يَشْغَلَهُ عَنْ حَجٍّ وَلَا عَنْ عُمْرَةٍ وَّلَا جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فِيْ جَمَاعَةٍ، قَالَ: فَمَا مَسَّ اِنْسَانٌ جَسَدَهُ اِلَّا وَجَدَ حَرَّهَا حَتّٰى مَاتَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: زَيْنَبُ هٰذِهِ هِيَ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، وَالَّذِيْ دَعَا عَلٰى نَفْسِهِ هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے یہ بیماریاں جو ہمیں لاحق ہوتی ہیں ہمیں اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کفارہ بن جاتی ہیں اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر یہ تھوڑی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ کانٹا لگے یا اس سے بھی کم ہو۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے اپنے لیے یہ دعا کی کہ اسے مرتے دم تک بخار رہے' لیکن وہ بخار اس کے لیے حج یا عمرے یا اللہ کی راہ میں جہاد یا باجماعت نماز میں رکاوٹ نہ بنے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جو بھی شخص اس کے جسم کو ہاتھ لگاتا تھا اسے اس کی تپش محسوس ہوتی تھی' یہاں تک کہ اس شخص کا انتقال ہوگیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زینب نامی راوی خاتون زینب بنت کعب بن مالک ہیں اور جن صاحب نے اپنے بارے میں دعا کی تھی وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ لِلْمَرِيْضِ وَالْمُسَافِرِ مَا كَانَا يَعْمَلَانِ فِيْ صِحَّتِهِمَا وَحَضَرِهِمَا مِنَ الطَّاعَاتِ

اللہ تعالیٰ کا بیمار اور مسافر شخص کیلئے ان تمام نیکیوں کو نوٹ کرنے کا تذکرہ جو وہ

2928- إسناده صحيح. زينب بنت كعب بن عجرة ذكرها لمؤلف في "الثقات" وروت عن زوجها أبي سعيد الخدري، وأختـه الفريعة بنت مالك، وروى عنها ابنا أخويها سعد بن إسحاق وسليمان بن محمد ابنا كعب بن عجرة، وذكرها ابن الأثير وابن فتحون في الصحابة، وباقي السند رجاله ثقات. وهو في "مسند أبي يعلى ." "995"وأخرجه أحمد "3/23" عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وفيه التصريح بأن أبيًا هو القائل.

اپنی تندرستی یا مقیم رہنے کی حالت میں سرانجام دیتا تھا

2929 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ ابْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ، وَعَنْ مِسْعَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيَّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوسٰى، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا سَافَرَ ابْنُ آدَمَ اَوْ مَرِضَ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ مُقِيمٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب انسان سفر کرتا ہے یا بیمار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے وہی اجر نوٹ کر لیتا ہے' جو وہ مقیم ہونے یا تندرستی کے عالم میں عمل کیا کرتا تھا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُثِيبُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ ذَهَبَتْ كَرِيمَتَاهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جس شخص کی بینائی رخصت ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے کیا ثواب عطا کرتا ہے؟

2930 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مَاهَانَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَبُو بِشْرٍ:

2929- إسناده حسن. إبراهيم السكسكي – وهو ابن عبد الرحمٰن بن إسماعيل–: مختلف فيه، ضعفه أحمد، وقال النسائي: يكتب حديثه وليس بالقوى، وقال ابن عدى: لم أجد له حديثًا منكر المتن، وهو إلى الصدق أقرب منه إلى غيره، واحتج به البخاری، وباقی رجاله ثقات . أحمد بن أبی الحواری: هو أحمد بن عبد الله بن ميمون، ومسعر: هو ابن كدام.وأخرجه أحمد "4/410" و "418"، والبخاری "2996" فی الجهاد: باب يكتب للمسافر مثل ما كان يعمل فی الإقامة، والبيهقی "3/374" من طريق يزيد بن هارون، وأحمد "4/418" من طريق محمد بن يزيد، وأبو داوٗد "3091" فی الجنائز: باب إذا كان الرجل يعمل عملًا صالحًا فشغله عنه مرض أو سفر، والحاكم "1/341" من طريق هشيم، ثلاثتهم عن العوام بن حوشب، بهٰذا الإسناد . وسقط من "المستدرك": العوام بن حوشب.وفی الباب: عن أنس عند أحمد "3/148" و "258"

2930- إسناد صحيح. يعقوب بن ماهان: روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه على شرط الشيخين. أبو بشر: هو جعفر بن إياس اليشكری الواسطی. وهو فی "مسند أبی يعلی " ."2365"وأخرجه الطبرانی "12/13465" من طريق علی بن سعيد الرازی، حدثنا يعقوب بن ماهان، بهٰذا الإسناد . وذكره الهيثمی فی "المجمع" "2/308" وقال: رواه أبو يعلی والطبرانی فی "الكبير" و"الأوسط" ورجال أبی يعلی ثقات.وفی الباب: عن العرباض بن سارية كما سيأتی برقم ."2931" وعن أبی هريرة وسيأتی برقم ."2932"وعن أنس عند البخاری "5653"، والترمذی "2400"، وأحمد "3/283"، والبيهقی ."3/375"وعن أبی أمامة عند أحمد "5/257" وقال الهيثمی: رواه أحمد والطبرانی فی "الكبير"، وفيه إسماعيل بن عياش وفيه كلام .وعن عائشة بنت قدامة عند أحمد "6/365" وقال الهيثمی: رواه أحمد والطبرانی فی "الكبير" وفيه عبد الرحمٰن بن عثمان الحاطبی، ضعفه أبو حاتم، وذكره ابن حبان فی "الثقات."وعن أبی سعيد الخدری عند الطبرانی فی "الأوسط" وقا الهيثمی: وفيه مسلمة بن الصلت، وهو متروك وقد وثقه ابن حبان، وقد روى عنه أحمد بن حنبل.

اَخْبَرَنِی، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اِذَا اَخَذْتُ كَرِيمَتَیْ عَبْدِیْ، فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ، لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزوں (یعنی بینائی) کو قبض کر لیتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔''

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى سَلَبِ كَرِيمَتَيْهِ، اِذَا كَانَ بِهِمَا ضَنِينًا

ایسے شخص کے لیے جنت میں داخل ہونے کی امید کا تذکرہ جو بینائی رخصت ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اگرچہ وہ اس بینائی کا شدید خواہش مند ہو

2931 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي عَنْ رَبِّهِ - قَالَ:
(متن حدیث): اِذَا سَلَبْتُ مِنْ عَبْدِی كَرِيمَتَيْهِ وَهُوَ بِهِمَا ضَنِينٌ، لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ اِذَا حَمِدَنِی عَلَيْهِمَا

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جب میں اپنے بندے کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں کی بینائی) کو سلب کر لیتا ہوں اور وہ ان دونوں کا خواہش مند ہوتا ہے تو جب وہ اس پر میری حمد بیان کرتا ہے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ صَبَرَ عَلَيْهِمَا مُحْتَسِبًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت ایسے شخص کے لیے ہوتی ہے جو (بینائی کی رخصتی پر) صبر سے کام لے یا ثواب کی امید رکھے

2932 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ فَرُّوخٍ الْبَغْدَادِيُّ، بِالرَّافِقَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ

2931– إسناده حسن . عمرو بن الحارث: هو ابن الضحاك الزبيدي الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد عن عامر الحمصي. وأخرجه البزار "771" من طريق عبد القدوس بن الحجاج، عن أبي بكر بن أبي مريم، عن حبيب بن عبيد، عن العرباض، وقال: لا نعلمه عن العرباض بأحسن من هذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 20/208"-"209، وقال: رواه البزار، والطبراني في "الكبير"، وفيه أبو بكر بن أبي مريم، وهو ضعيف.

اَبِیْ صَالِحٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا يَذْهَبُ اللّٰهُ بِحَبِيبَتَيْ عَبْدٍ فَيَصْبِرُ وَيَحْتَسِبُ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دو محبوب چیزوں (یعنی بینائی) کو رخصت کر دیتا ہے اور وہ بندہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ عَذَابِ الْقَبْرِ عَمَّنْ مَاتَ مِنَ الْاِطْلَاقِ

ایسے شخص سے قبر کے عذاب کی نفی کا تذکرہ جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے فوت ہوتا ہے

2933 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَالْحَوْضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَسَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، اَنَّهُمَا بَلَغَهُمَا

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا مَاتَ بِبَطْنٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اَلَمْ يَبْلُغْكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهِ.

قَالَ الْاٰخَرُ: صَدَقْتَ، وَقَالَ الْحَوْضِيُّ: بَلَى

سلیمان صرد اور خالد بن عرفطہ بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پتہ چلی ہے کہ ایک شخص کا پیٹ کی بیماری کی وجہ سے انتقال ہو گیا' تو ان دونوں میں سے ایک شخص نے کہا: آپ لوگوں تک یہ بات نہیں پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے انتقال کر جائے اسے قبر میں عذاب نہیں ہوتا''۔

تو دوسرے صاحب نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے' تو حوضی نامی راوی نے کہا: جی ہاں۔

2932- إسناده صحيح وسهيل توبع عليه .وأخرجه أحمد "2/265"، والترمذى "2401" فى الزهد: باب ما جاء فى ذهاب البصر، من طريق سفيان، والدارمى "2/323" من طريق جرير، كلاهما عن الأعمش، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح .وله طريق آخر عند الطبرانى فى "الأوسط" أورده الهيثمى فى "المجمع" 2/309"-"310 وقال: فيه عبيد الله بن زهر، وهو ضعيف.

2933- إسناده صحيح . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك أبو الوليد الطيالسى، والحوضى: هو حفص بن عمر عمر بن الحارث أبو عمر الحوضى .وأخرجه الطيالسى "1288"، وأحمد "4/262"، و"5/292"، والنسائى "4/98" فى الجنائز: باب من قتله بطنه، والطبرانى "4/4101" من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى "4/4102" و"4103" من طريقين عن جامع بن شداد، به .وأخرجه الطبرانى "4/4104" و"4105" و"4106" و"4107" و"4108" من طرق عن عبد الله بن يسار، به .وأخرجه الترمذى "1064" فى الجنائز: باب ما جاء فى الشهداء من هم، وأحمد "4/262"، والطبرانى "4/4109" من طريق أبى سنان الشيبانى، عن أبى إسحاق السبيعى، عن سليمان بن صرد وخالد. وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب فى هذا الباب، وقد روى من غير هذا الوجه

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ الْمُتَوَفّٰى فِىْ غُرْبَتِهٖ مِثْلَ مَا بَيْنَ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کا غریب الوطنی کے عالم میں فوت ہونے والے شخص کو جنت میں اتنی جگہ دینے کا تذکرہ جو اس کی جائے پیدائش سے لے کر اس کے انتقال کی جگہ جتنی ہو

2934 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حُيَىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِىُّ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِىِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

تُوُفِّىَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا لَيْتَهٗ مَاتَ فِىْ غَيْرِ مَوْلِدِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ فِىْ غَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِى الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش اس کا انتقال اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ پر ہوا ہوتا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! وہ کیوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کا انتقال اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ پر ہوتا ہے تو اس کے لیے اس کی جائے پیدائش سے لے کر (انتقال کی جگہ تک) زمین کی پیمائش کر دی جاتی ہے اور اسے جنت میں اتنی جگہ دی جاتی ہے۔

ذِكْرُ تَطْهِيْرِ اللّٰهِ الْمُسْلِمَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِالْحُمّٰى اِذَا اعْتَرَتْهُ فِىْ دَارِ الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے گناہوں کو بخار کی وجہ سے ختم کر دینے کا تذکرہ جب وہ بخار دنیا میں آدمی کو لاحق ہوتا ہے

2935 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ

2934– إسناده حسن. حيى بن عبد الله المعافري: وثقه المؤلف، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به إذا روى عنه ثقة، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم. وباقي رجاله على شرط مسلم. أبو عبد الرحمٰن الحُبُلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري. وأخرجه ابن ماجه "1614" في الجنائز: باب ما جاء فيمن مات غريبًا، من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/7"–"8 في الجنائز: باب الموت بغير مولده، من طريق يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به وقد تصحف فيه

2935– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطي، وجرير: هو ابن عبد الحميد بن قرط. وأخرجه الحاكم "1/346" من طريق يحيى بن المغيرة، عن جرير، بهذا الإسناد وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "3/316" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 2/305"–"306 وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجال أحمد رجال الصحيح.

الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَتِ الْحُمَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاذَنَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا اُمُّ مِلْدَمٍ قَالَ: انْهَدِى اِلٰى قُبَاءَ، فَاَتِيهِمْ قَالَ: فَاَتَتْهُمْ، فَحُمُّوا - اَوْ لَقُوا مِنْهَا شِدَّةً - فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى مَا لَقِينَا مِنَ الْحُمَّى، قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللّٰهَ، فَكَشَفَهَا عَنْكُمْ، وَاِنْ شِئْتُمْ كَانَتْ طَهُورًا قَالُوْا: بَلْ تَكُوْنُ طَهُورًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بخار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اُمّ ملدم ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قباء کی طرف جاؤ اور وہاں چلے جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: وہ وہاں چلا گیا ان لوگوں کو بخار رہنے لگ پڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان لوگوں کو اس کی وجہ سے شدت کا سامنا کرنا پڑا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ کی ہے کہ ہمیں کتنا بخار رہنے لگا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں وہ اسے تم سے دور کر دے گا اور اگر تم چاہو تو یہ تمہارے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ بن جائے گا' تو ان لوگوں نے عرض کی: اسے طہارت کے حصول کا ذریعہ رہنے دیں۔

ذِكْرُ خُرُوْجِ الْمُؤْمِنِ مِنْ خَطَايَاهُ بِالْحُمَّى وَالْاَوْجَاعِ كَالْحَدِيدَةِ اِذَا اُخْرِجَتْ مِنَ الْكِيرِ

بیماری اور تکالیف کی وجہ سے مومن کا گناہوں سے یوں باہر آ جانے کا تذکرہ جس طرح وہ لوہا ہوتا ہے جسے بھٹی سے نکالا گیا ہو

2936 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ اَخْلَصَهُ ذٰلِكَ كَمَا يُخْلِصُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو کوئی مومن بیمار ہوتا ہے (تو وہ بیماری) اسے یوں نکھار دیتی ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو نکھار دیتی ہے۔''

2936- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فإنه من رجال البخاري . ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن أبي فديك، وابن أبي ذئب، \هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة. وأخرجه الرامهرمزي في "أمثال الحديث" ص130-"131 من طريق عبدان، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم دحيم، بهذا الإسناد . وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" "1406" و"1407" من طريق عبد الله بن نافع وأبي عذبة، عن ابن أبي ذئب، به . وأخرجه الخطيب في "تلخيص المتشابه في الرسم "1/44" من طريق مالك بن أنس عن الزهري، به . وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "497" من طريق عيسى بن المغيرة، عن ابن أبي ذئب، عن جبير بن أبي صالح، عن الزهري، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَخْصُوصِينَ يُضَاعَفُ عَلَيْهِمُ اَلَمُ الْحُمَّى لِيَسْتَوفُوا عَلَيْهَا الثَّوَابَ فِي الْعُقْبَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مخصوص افراد (یعنی انبیاء کرام) کو بخار کی تکلیف دوگنی ہوتی ہے تاکہ انہیں آخرت میں اس حساب سے پورا (یعنی دوگنا) اجر وثواب عطا کیا جائے

2937 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ ابْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسِسْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ: اَجَلْ اِنِّيْ اُوعَكُ مَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ: اِنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يُصِيبُهُ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ، اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو چھوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کو تو انتہائی تیز بخار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے جس طرح تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: اس کی وجہ سے آپ کو دو اجر ملتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے روئے زمین پر موجود جس بھی مسلمان کو بیماری یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے گراتا ہے۔

ذِكْرُ كَرَاهِيَةِ سَبِّ اَلَمِ الْحُمَّى لِذَهَابِ خَطَايَاهُ بِهَا

بخار کی تکلیف کو برا کہنے کے مکروہ ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس کی وجہ سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں

2938 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2937– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو معاوية: هو محمد بن خازم التيمي، وإبراهيم التيمي: هو إبراهيم بن يزيد بن شريك. وأخرجه أحمد "1/381"، ومسلم "2571" في البر والصلة: باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، والبيهقي "3/372" من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/441" و"455"، والبخاري "5647" في المرضى: باب شدة المرض، و "5648" باب أشد الناس بلاء الأنبياء ، و "5660" باب وضع اليد على المريض، و "5661" باب ما يقال للمريض وما يجيب، و"5667" باب ما رخص للمريض أن يقول إني وجع، ومسلم "2571" والدارمي "2/316"، والبيهقي "3/372"،

الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ - اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ - وَهِيَ تُرَفْرِفُ فَقَالَ: مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ - اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ - تَرَفْرِفِيْنَ؟ قَالَتِ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُمّ سائب (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اُمّ مسیّب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ کپکپا رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے اُمّ سائب (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) اے اُمّ مسیّب تمہیں کیا ہوا ہے تم کیوں کپکپا رہی ہو؟ اس نے عرض کی: بخار ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بخار کو برا نہ کہو کیوں کہ یہ انسان کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

ذِكْرُ الِاسْتِتَارِ مِنَ النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا لِلْمُسْلِمِ، اِذَا ابْتُلِيَ بِالْبَنَاتِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ

مسلمان کے جہنم سے بچنے کا تذکرہ، ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جب وہ (مسلمان) بیٹیوں (کی پرورش) کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور وہ ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے

2939 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَيْهَا امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْتَطْعِمُ قَالَتْ: فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي اِلَّا تَمْرَةً وَّاحِدَةً، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا، فَاَخَذَتْهَا فَشَقَّتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَتْ: ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرَهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ

2938- إسناده صحيح على شرط الشيخين . والقواريري: هو عبيد الله بن عمر بن ميسرة، والحجاج الصواف: هو حجاج بن أبي عثمان، وأبو الزبير: هو محمد بن مسلم بن تدرس . وهو في "مسند أبي يعلى " ."2083"وأخرجه مسلم "2575" في البر والصلة: باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن، من طريق القواريري، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو يعلى ."2173"

2939- إسناده صحيح على شرك مسلم. يونس: هو ابن زيد الأيلي.وأخرجه أحمد "6/33" و "166" من طريق عبد الرزاق وعبد الأعلى والترمذي "1913" في البر والصلة: باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات، من طريق عبد المجيد بن عبد العزيز، ثلاثتهم عن معمر، عن الزهري، بهذا الإسناد . قال عبد الرزاق: وكان يذكره عن عبد الله بن أبي بكر، وكذا كان في كتابه، يعني الزهري عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عروة، أن عائشة.وأخرجه البخاري "1418" في الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، ومسلم "2629" في البر والصلة: باب فضل الإحسان إلى البنات، والترمذي "1915" في البر والصلة: باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات، من طريق مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حزم، عن عروة، به.وأخرجه أحمد "6/87"، والبخاري "5995" في الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ومسلم "2629"، والبيهقي "7/478"، والبغوي "1618" من طريق شعيب، عن الزهري، به.وأخرجه أحمد "6/243" من طريق محمد بن أبي حفصة، عن الزهري، به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ، فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون ان کے ہاں آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس عورت نے کھانے کے لیے کچھ مانگا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے پاس اسے صرف ایک کھجور ملی وہ میں نے اسے دے دی اس نے اس کھجور کو لیا اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنی بیٹیوں کو دے دیا اس نے خود کچھ نہیں کھایا پھر وہ اٹھی اور چلی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کو اس عورت کے بارے میں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو ان بیٹیوں کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور وہ شخص ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

ذِكْرُ إِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جس کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں

2940 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَمُّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ:

(متن حدیث): أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ، بِالرَّبَذَةِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ، مَا مَالُكَ؟ فَقَالَ: مَالِي عَمَلِي، قُلْتُ: حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ

❀❀ صعصعہ بن معاویہ بیان کرتے ہیں: میں ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آپ کا مال کیا ہے انہوں نے جواب دیا: میرا مال میرا عمل ہے میں نے کہا: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جس بھی مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان دونوں (یعنی بچے کے ماں باپ) کو ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا''

2940- إسناده صحيح. الحسن وهو ابن أبي الحسن يسار البصري -: قد صرح بالسماع في "مسند أ، مد" "5/159" و "164" وأخرجه أحمد "5/151" و "153" و "159" و 164"ن والنسائي 4/24"-"25 في الجنائز: باب من يتوفى له ثلاثة، والبخاري في "الأدب المفرد" "150"، والطبراني في "الصغير" "875"، والبيهقي "9/171" من طرق عن الحسن، بهذا الإسناد. وله شاهد من حديث أنس، وسيأتي برقم. "2943" وآخر من حديث أبي هريرة، وسيأتي برقم. "2942" وثالث من حديث أبي سعيد الخدري، وسيأتي برقم. "2944" ورابع من حديث أبي النضر السلمي عند مالك فقي "الموطأ". "1/235" وخامس من حديث عتبة بن عبد السلمي عند ابن ماجه. "1604" وسادس من حديث ابن مسعود عن الترمذي "1061"، وابن ماجه. "1606"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ وَصَفْنَا اِذَا احْتَسَبَ فِيْ تِلْكَ الْمُصِيْبَةِ دُوْنَ الْمُتَسَخِّطِ فِيمَا قَضَى اللّٰهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے

جس کا ہم نے ذکر کیا ہے جبکہ وہ اس مصیبت پر ثواب کی امید رکھے یہ اس کے لیے نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرے

2941 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ نِسْوَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قُلْنَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ اَنْ نَاْتِيَكَ مَعَ الرِّجَالِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَوْعِدُكُنَّ بَيْتُ فُلَانَةَ فَجَاءَ فَتَحَدَّثَ مَعَهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَمُوتُ لِاِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: وَاثْنَتَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاثْنَتَيْنِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصاری خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی ہم مردوں کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتی ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں واعظ و نصیحت کیا کیجئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں خاتون کے گھر میں تم سے ملاقات ہوگی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کے ساتھ بات چیت کرتے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی: جس کے دو ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دو (بچے فوت) ہوں؟ (اسے بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا)

ذِكْرُ تَحْرِيمِ النَّارِ فِي الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ

قیامت کے دن ایسے شخص کیلئے جہنم کے حرام ہونے کا تذکرہ جس کے تین بچے فوت ہو چکے ہوں

2942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمُوتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

2941– إسناده صحيح على شرط مسلم. أحمد بن عبدة: هو ابن موسى الضبي، والدراوردي: هو عبد العزيز بن محمد .وأخرجه أحمد "2/378"، ومسلم "2632" "151" في البر والصلة: باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، والبيهقي "4/67" من طريق قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز الدراوردي، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي "4/67" من طريق عبد الله بن عمر، عن سهيل، به وانظر الحديث الآتي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں' تو آگ اسے قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا يُحَرِّمُ النَّارَ عَلٰى مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَاحْتَسَبَ فِيْ ذٰلِكَ وَرَضِيَ دُوْنَ مَنْ يَّسْخَطُ حُكْمَ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیا ہے

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے اور وہ اس سے راضی رہے یہ اس کے لیے نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرے

2943 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ نَافِعٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص اپنی اولاد میں سے تین بچوں (کے انتقال پر) ثواب کی امید رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

2942- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوى "1542" والبيهقى "7/78" من طريق أحمد بن أبى بكر أبى مصعب الزهرى، بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" "1/235" فى الجنائز: باب الحسبة فى المصيبة، وأخرجه من طريقه البخارى "6656" فى الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ) الأنعام: من الآية "109"، ومسلم "2632" "150" فى البر والصلة: باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، والترمذى "1060" فى الجنائز: باب ما جاء فى ثواب من قدم ولدًا، والبيهقى "4/67" و "7/78" و "10/64"، والنسائى "4/25" فى الجنائز: باب من يتوفى له ثلاثة. وأخرجه أحمد "2/239"، والبخارى "1251" فى الجنائز: باب فضل من مات له ولد فاحتسب، ومسلم "2632" "150"، وابن ماجه "1603" فى الجنائز: باب ما جاء فى ثواب من أصيب بولده، والبغوى "1543" من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهرى، به. وأخرجه مسلم "2632" "150"، والبيهقى "4/67" من طريق معمر عن الزهرى، به. وأخرجه البيهقى "4/68" من طريق محمد بن سيرين، عن أبى هريرة.

2943- إسناده صحيح. عمران بن نافع: ذكره المؤلف فى "الثقات" وروى له النسائى ووثقه. وباقى السند رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه المزى فى "تهذيب بالكمال" ورقة "1060" من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى "4/23"-24 فى الجنائز: باب ثواب من احتسب ثلاثة من صلبه، والبخارى فى "التاريخ الكبير" تعليقًا "6/421" من طريق ابن وهب، به. وأخرجه البخارى "1248" فى الجنائز: باب فضل من مات له ولد فاحتسب، و "1381" باب ما قيل فى أولاد المسلمين، والنسائى "4/24" باب من يتوفى له ثلاثة، وابن ماجه "1605" فى الجنائز: باب ما جاء فى ثواب من أصيب بولده، والبيهقى "4/67"، والبغوى "1545" من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس بنحوه. وأخرجه أحمد "3/152" من طريق ثابت عن أنس.

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ مَاتَ لَهُ ابْنَتَانِ فَاحْتَسَبَ فِي ذٰلِكَ

اس شخص کے لیے جنت واجب ہو جانے کا تذکرہ جس کی دو بیٹیاں فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے

2944 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النِّسَاءُ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا، فَجِئْنَ، فَوَعَظَهُنَّ، فَقَالَ لَهُنَّ فِيمَا قَالَ: مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا اِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَاَةٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاثْنَيْنِ؟ وَقَدْ مَاتَ لَهَا اثْنَانِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاثْنَانِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مرد ہم سے آگے نکل گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک دن کا وعدہ کرلیا وہ خواتین حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وعظ ونصیحت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جو بات ارشاد فرمائی اس میں یہ بات بھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بھی عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں' تو وہ اس عورت کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر دو ہوں (راوی کہتے ہیں) اس عورت کے دو بچے فوت ہو چکے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ مَاتَ لَهُ ابْنَتَانِ وَقَدْ اَحْسَنَ صُحْبَتَهُمَا فِي حَيَاتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے جس کی دو بیٹیاں فوت ہو جائیں جن کے ساتھ وہ اپنی زندگی میں اچھا سلوک کرتا رہا ہو

2945 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ

2944- إسناده صحيح على شرط الشيخين. شبابة: هو ابن سَوَّار، وعبد الرحمٰن: هو ابن عبد الله الأصبهاني. وأخرجه أحمد "3/34"، والبخاري "102" في العلم: باب هل يجعل للنساء يوم على حده في العلم، ومسلم "2634" في البر والصّلة: باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/72"، والبخاري "101" في العلم، و "1249" في الجنائز: باب فضل من مات له ولد فاحتسب، ومسلم "2634"، والبغوي في "شرح السنة" "1546" من طرق عن شعبة، به. وأخرجه البخاري "7310" في الاعتصام: باب تعليم النبي صلى الله عليه وسلم أمته من الرجال والنساء، ومسلم "2633"، والبيهقي "4/67" من طرق عن أبي عوانة عن عبد الرحمٰن بن الأصبهاني، به. وأخرجه البخاري "102"، ومسلم "2634" من طريق شعبة، عن عبد الرحمٰن بن الأصبهاني، قال: سمعت أبا حازم، عن أبي هريرة. وعلقه البخاري "1250" من طريق شريك، عن ابن الأصبهاني، عن أبي صالح، عن أبي سعيد وأبي هريرة.

شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ اِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ، اَوْ صَحِبَهُمَا اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)' تو وہ دونوں بیٹیاں اسے جنت میں داخل کر دیں گی۔''

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمُسْلِمِ اِذَا مَاتَ لَهُ ابْنَانِ فَاحْتَسَبَهُمَا

ایسے مسلمان کے لیے جنت کے واجب ہونے کا تذکرہ جس کے دو بیٹے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے

2946 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَابْنَانِ؟، قَالَ: وَابْنَانِ. قَالَ مَحْمُوْدٌ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اِنِّي لَاَرَاكُمْ لَوْ قُلْتُمْ وَاحِدًا، لَقَالَ وَاحِدًا قَالَ: وَاللّٰهِ اَظُنُّ ذٰلِكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر دو بچے ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

محمود نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میرا خیال ہے آپ لوگوں کو یہ بھی پوچھنا چاہیے تھا اگر ایک ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرما دیتے' اگر ایک ہو (تو بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا)' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا بھی یہی خیال ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْجِنَانِ لِمَنْ قَدَّمَ ابْنًا وَاحِدًا مُحْتَسِبًا فِيهِ

ایسے شخص کے جنت تک پہنچنے کی امید کا تذکرہ جس کا ایک بیٹا فوت ہو جائے

2945– إسناده ضعيف، وهو حديث حسن بشواهده شرحبيل بن سعد ضعّفه غير واحد من الأئمة، لكن يعتبر بحديثه كما قال الدارقطني. وجرير. هو ابن عبد الحميد، وفطر: هو ابن خليفة المخزومي .وهو مسند أبي يعلى برقم ."2571"وأخرجه ابن أبي شيبة "8/551"، وأحمد 1/235 "1"–"236، والبخاري في "الأدب المفرد" "77"، وابن ماجه "3670" في الأدب: باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، والحاكم "4/178" من طرق عن فطر.

اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے

2947 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ يَخْتَلِفُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ بُنَيٍّ لَهُ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: مَاتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيهِ: اَمَا يَسُرُّكَ اَلَّا تَاْتِيَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ

✿✿ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اسے غیر موجود پاکر اس کے بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: اس (بچے) کا انتقال ہو چکا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے والد سے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم جنت کے جس بھی دروازے پر آؤ گے، تو اسے اپنا انتظار کرتے ہوئے پاؤ گے۔

ذِكْرُ بِنَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بَيْتَ الْحَمْدِ فِي الْجَنَّةِ، لِمَنِ اسْتَرْجَعَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عِنْدَ فَقْدِ وَلَدِهِ

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے جنت میں ''بیت الحمد'' بنانے کا تذکرہ جو اپنے بچے کے انتقال کے وقت انا للہ انا الیہ راجعون پڑھتا ہے اور اللہ کی حمد بیان کرتا ہے

2948 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَفَنْتُ ابْنِي وَمَعِي اَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ عَلٰى شَفِيرِ الْقَبْرِ، فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوجَ اَخَذَ بِيَدِي فَاَخْرَجَنِي، وَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ؟ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَالَ اللّٰهُ

2947- إسناده صحيح . نوح بن حبيب روى له أبو داؤد والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد "3/436" و"5/34"-"35 من طريق وكيع بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "1075"، وأحمد "5/35"، والنسائي "4/22"-"23 في الجنائز: باب الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة، .والطبراني في "الكبير" "19/54"، والحاكم "1/284"، من طريق شعبة، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.وأخرجه النسائي "4/118" في الجنائز:

2948- إسناده ضعيف، أبو سنان- واسمه عيسى بن سنان القسملي- ضعفه أحمد وابن معين وأبو زرعة وأبو حاتم والنسائي. وأبو طلحة الخولاني لم يوثقه غير المؤلف، وقال الحافظ في "التقريب": مقبول يعني: حيث يُتابع، وإلا فهو لين الحديث. وباقي رجاله ثقات . أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز القشيري.وأخرجه الطيالسي "508"، وأحمد "4/415"، الترمذي "1021" في الجنائز: باب فضل المصيبة إذا احتسب، ونعيم بن حماد في زوائد على "الزهد" "108"

لِلْمَلَائِكَةِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ قَالُوْا: نَعَمْ.

قَالَ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ.

قَالَ: فَمَا قَالَ؟ قَالُوْا: اسْتَرْجَعَ وَحَمِدَكَ.

قَالَ: ابْنُوْا لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ هٰذَا اسْمُهُ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ الشَّامِ، رَوٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَاَهْلُ بَلَدِهِ، وَاَبُوْ سِنَانٍ هٰذَا هُوَ الشَّيْبَانِيُّ قَدِمَ الْبَصْرَةَ، فَكَتَبَ عَنْهُ الْبَصْرِيُّوْنَ، اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبُوْ سِنَانٍ الْكُوْفِيُّ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ

ابوسنان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے بیٹے کو دفن کیا میرے ساتھ ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے پر موجود تھے جب میں قبر سے باہر آنے لگا' تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے باہر نکالا اور بولے کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟ مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''جب کسی مومن بندے کے بیٹے کا انتقال ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے یہ فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی جان قبض کر لی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم نے اس کے دل کے پھل (یعنی جگر کے ٹکڑے) کو قبضے میں لے لیا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے پھر اس بندے نے کیا کہا فرشتے کہتے ہیں: اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور تیری حمد بیان کی' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوطلحہ خولانی نامی راوی کا نام نعیم بن زیاد ہے اور یہ اہل شام کے سرداروں میں سے ہیں۔ ان سے معاویہ بن صالح اور ان کے شہر کے دیگر افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوسنان نامی راوی شیبانی ہیں۔ یہ بصرہ تشریف لائے تھے۔ اہل بصرہ نے ان کے حوالے سے احادیث نوٹ کی تھیں۔ ان کا نام سعید بن سنان ہے جبکہ ابوسنان کوفی نامی راوی کا نام ضرار بن مرہ ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِرْجَاعِ لِمَنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ وَسُؤَالِهِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يُبَدِّلَهُ خَيْرًا مِنْهَا

جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہوا سے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اور اس کو یہ حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کا نعم البدل عطا کرے

2949 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، وَاَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: يَزِيْدُ: اَخْبَرَنَا، وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي، فَاْجُرْنِي فِيهَا، وَاَبْدِلْنِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُهَا، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا بَلَغْتُ: اَبْدَلْنِي خَيْرًا مِنْهَا، قُلْتُ فِي نَفْسِي: وَمَنْ خَيْرٌ مِنْ اَبِي سَلَمَةَ؟ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، بَعَثَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ يَخْطُبُهَا، فَلَمْ تَزَوَّجْهُ، ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْهَا عُمَرُ يَخْطُبُهَا، فَلَمْ تَزَوَّجْهُ، فَبَعَثَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ قَالَتْ: اَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِّي امْرَاَةٌ غَيْرَى، وَاِنِّي امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ، وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِي شَاهِدًا، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهَا، فَقُلْ لَهَا: اَمَّا قَوْلُكِ: اِنِّي امْرَاَةٌ غَيْرَى، فَاَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يُذْهِبَ غَيْرَتَكِ، وَاَمَّا قَوْلُكِ: اِنِّي امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ، فَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ، وَاَمَّا قَوْلُكِ: اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِكِ شَاهِدًا، فَلَيْسَ مِنْ اَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ لِابْنِهَا: يَا عُمَرُ، قُمْ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَوَّجَهُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْتِيهَا لِيَدْخُلَ بِهَا، فَاِذَا رَاَتْهُ اَخَذَتِ ابْنَتَهَا زَيْنَبَ، فَجَعَلَتْهَا فِي حِجْرِهَا، فَيَنْقَلِبُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلِمَ بِذٰلِكَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَكَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَجَاءَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: يْنَ هٰذِهِ الْمَقْبُوحَةُ الَّتِي قَدْ آذَيْتِ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِبَصَرِهِ فِي جَوَانِبِ الْبَيْتِ، وَقَالَ: مَا فَعَلَتْ زَيْنَبُ؟ قَالَتْ: جَاءَ عَمَّارٌ فَاَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا، فَبَنَى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنِّي لَا اَنْقُصُكِ مِمَّا اَعْطَيْتُ فُلَانَةَ رَحَائَيْنِ، وَجَرَّتَيْنِ، وَمِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيفٌ، وَقَالَ: اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي.

2949- ابن عمر بن أبی سلمة: قیل: اسمه محمد، لم یوثقه غیر المؤلف "5/363"، وفی "التقریب": مقبول. وهو فی "مسند أبی یعلی " "2/320"، وأخرجه البیهقی "7/131" من طریقه بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/317" والنسائی فی "عمل الیوم واللیلة " مختصرًا "1071"، والبیهقی "7/131" من طریق یزید بن هارون، به. وأخرجه أحمد "6/313"، وابن سعد فی "الطبقات" "8/89"-"90 من طریق عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أبو داؤد "3119" فی الجنائز: باب الاسترجاع، والسنائی فی "عمل الیوم واللیلة" "1072"، والطبرانی "23/506" و"507" من طرق عن حماد بن سلمة، به مختصرًا وأخرجه الحاکم 2/178"-"179 من طریق یزید بن هارون، عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عمر بن أبی سلمة، عن أم سلمة، وقال: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه، ووافقه الذهبی. وأخرجه أحمد "4/27" من طریق روح، عن حماد بن سلمة، عن ثابت البنانی، عنی ابن عمر، عن أبیه، عن أم سلمة، عن أبی سلمة. وأخرجه الترمذی "3511" فی الدعوات، والطبرانی "23/497"، والنسائی فی "عمل الیوم واللیل" "1070"، وابن عبد البر فی "التمهید" 3/186"-"188 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن عمر بن أبی سلمة، عن أمه أم سلمة، عن أبی سلمة. وقال الترمذی: هذا حسن غریب من هذا الوجه. وأخرجه ابن ماجه "1598" فی الجنائز: باب ما جاء فی الصبر علی المصیبة، وابن عبد البر فی "التمهید" "3/185"، وابن سعد فی "الطبقات" 8/87"-"89 من طریق یزید بن هارون، عن عبد الملک بن قدامة الجمحی، عن أبیه، عن أم سلمة، عن أبی سلمة. عبد الملک ضعیف، وأبوه مقبول. وأخرجه أحمد "4/27028" من طریق یزید بن عبد اللّٰه بن أسامة بن الهاد، عن عمرو - ابن أبی عمرو - عن المطلب، عن أم سلمة، عن أبی سلمة، وهذا سند رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/320"-"321 و "321".

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَفْظُ الْاِسْنَادِ لِاِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَجَّاجِ، وَالْمَتْنُ لِيَزِيدَ بْنِ هَارُوْنَ

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی مصیبت لاحق ہو وہ یہ دعا پڑھ لے۔

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے اللہ! میں اپنی مصیبت کے ثواب کی امید تیری بارگاہ میں رکھتی ہوں' تو مجھے اس کا اجر عطا کرنا اور اس (فوت شدہ چیز) کی جگہ مجھے بہتر بدل عطا کر دینا۔''

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے یہ دعا پڑھ لی اور میں نے یہی کہا کہ' تو مجھے اس سے بہتر عطا کرنا پھر میں نے سوچا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے؟ جب سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت گزر گئی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا' لیکن انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی نہیں کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شادی نہیں کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے پیغام کے ہمراہ ان کی طرف بھیجا' تو انہوں نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیں میں ایک غصے والی عورت ہوں اور میں مصیبت کا شکار عورت ہوں (یعنی بیوہ ہو چکی ہوں) میرے اولیاء میں سے کوئی یہاں موجود نہیں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اس کے پاس واپس جاؤ اور اس سے کہو جہاں تک تمہارے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ میں ایک غصے والی عورت ہوں' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں گا کہ وہ تمہارا غصہ ختم کردے' جہاں تک تمہارے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ تم مصیبت کا شکار عورت ہو (یعنی بیوہ ہو چکی ہو)' تو تمہارے بچے تمہارے لیے کفایت کر جائیں گے اور جہاں تک تمہارے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ تمہارے اولیاء میں سے کوئی یہاں موجود نہیں ہے' تو تمہارے موجود یا غیر موجود اولیاء میں سے کوئی بھی اس کو ناپسند نہیں کرے گا' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے کہا: اے عمر! تم اٹھو اور اللہ کے رسول کے ساتھ (میری) شادی کردو' تو انہوں نے ان کی شادی کروادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' تاکہ ان کے ہاں رات بسر کریں جب سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو انہوں نے اپنی بیٹی زینب کو پکڑا اور اسے اپنی گود میں بٹھالیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے اس بات کی اطلاع حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ملی جوان کے رضائی بھائی تھے' تو وہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: وہ لڑکی کہاں ہے' جس کی وجہ سے تم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے؟ پھر انہوں نے اس بچی کو لیا اور اپنے ساتھ لے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے کناروں میں نظر ڈالی اور دریافت کیا: تم نے زینب کے ساتھ کیا کیا ہے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ آئے تھے انہوں نے اس بچی کو پکڑا اور اپنے ساتھ لے گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے فلاں (زوجہ کو) جو کچھ دیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی کمی نہیں کروں گا دو چکیاں ہیں دو تھیلے ہیں اور ایک گدا جس میں پتے بھرے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں سات دن تمہارے پاس رہوں گا' تو دوسری ازواج کے پاس بھی سات دن رہوں گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سند کے الفاظ ابراہیم بن حجاج کے نقل کردہ ہیں اور متن کے الفاظ یزید بن ہارون کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَقْدِيمِ الْفَرَطِ لِنَفْسِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے کسی پیش رو کو آگے بھیج دے

2950 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ ابْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا: الَّذِي لَا يُوْلَدُ لَهُ، قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِالرَّقُوْبِ، وَلٰكِنِ الَّذِي لَا يُقَدِّمُ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ: فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ؟ قُلْنَا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ، وَلٰكِنِ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے درمیان رقوب کسے سمجھتے ہو راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کی کوئی اولاد نہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ رقوب نہیں ہے بلکہ رقوب وہ ہے' جس کے کسی بچے کا انتقال نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اپنے درمیان پہلوان کسے سمجھتے ہو۔ ہم نے عرض کی: جسے کوئی شخص پچھاڑ نہ سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ نہیں ہے بلکہ (پہلوان وہ ہے) جو غضب کے عالم میں اپنے اوپر قابو رکھے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْوَبَاءَ هُوَ مَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَنَا، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى خَلْقِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ وباء ہم سے پہلے کے نیک لوگوں کی موت کا سبب بنتی تھی اور یہ اللہ تعالیٰ کی' اپنی مخلوق پر رحمت ہے

2951 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

2950- إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد: وإبراهيم التيمي: هو ابن يزيد. وأخرجه مسلم "2608" في البر والصلة: باب فضل من يملك نفسه عند الغضب، والبيهقي "4/68" من طريق جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/382"، ومسلم "2608"، وأبو داؤد "4779" في الأدب: باب من كظم غيظًا، والبيهقي "4/68"، من طريق أبي معاوية، ومسلم "2608" من طريق إسحاق بن إبراهيم وعيسى بن يونس، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد "5/367" من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عروة بن عبد الله الجعفي، عن ابن حصبة أو أبي حصبة، عن رجل شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب.... ورجاله ثقات غير ابن حصبة، فهو مجهول.

يَزِيدَ بْنِ (خُمَيْرٍ، عَنْ) * شُرَحْبِيلَ بْنِ شُفْعَةَ *، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

(متن حدیث): اَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَقَالَ: اِنَّهُ رِجْزٌ، فَتَفَرَّقُوا عَنْهُ، فَقَالَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ، اِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَمْرٌو اَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهِ - اَوْ جَمَلِ اَهْلِهِ - وَقَالَ: اِنَّهَا رَحْمَةُ رَبِّكُمْ، وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ، وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، فَاجْتَمِعُوا لَهُ وَلَا تَفَرَّقُوا عَنْهُ.

فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ: صَدَقَ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک مرتبہ شام میں طاعون کی وباء پھیل گئی، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ گندگی ہے، تو لوگ اس جگہ سے منتقل ہونے لگے، تو حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں اور عمرو اپنے گھر کے گدھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے گھر کے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ تمہارے پروردگار کی رحمت، تمہارے نبی کی دعا اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت کا ذریعہ ہے، تو تم لوگ اس کے لیے اکٹھے رہو اور اُسے چھوڑ کر منتشر نہ ہو۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی، تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

2951- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير شرحبيل بن شفعة، فقد روى له ابن ماجه، وذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عن جمع، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق. وقد توبع عليه . يزيد بن خمير: هو ابن يزيد الرحبي الهمداني . وأخرجه أحمد "4/196"، والطبراني في "الكبير" "7/7210" من طرق عن شعبة بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "4/195"-"196"، والطبراني "7/7209" من طريقين عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمٰن بن غنم، عن عمرو بن العاص. وسنده حسن في الشواهد. وأخرجه أحمد "4/196" من طريق أبي سعيد مولى بني هاشم، عن ثابت، عن عاصم، عن أبي منيب، عن عمرو بن العاص. وهذا سند قوى.وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/312"، وقال بعد أن ذكره روايات أحمد: رواها كلّها أحمد، وروى الطبراني في "الكبير" بعضه، وأسانيد أحمد حسان صحاح.

2952- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" "2/896" في الجامع: باب ما جاء في الطاعون، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "3473" في الأنبياء : ما بعد باب حديث الغار، ومسلم "2218" "92" في السلام: باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، والبغوي "1443"، وأحمد ."5/202"وأخرجه مسلم "2218" "94" من طريق سفيان، عن محمد بن المنكدر، به.وأخرجه مالك "2/896"، ومن طريقه البخاري وأحمد ومسلم والبغوي، عن سالم أبي النضر، عن عامر، به.وأخرجه البخاري "6974" في الحيل: باب ما يكره ما الاحتيال في الفرار من الطاعون، ومسلم "2218" "96"، وأحمد "5/207"-"208"، والبيهقي "7/217"من طريق الزهري،عن عامر، به.وأخرجه أحمد "5/206" و "209"، "210"، والبخاري "5728" في الطب: باب ما يذكر في الطاعون، ومسلم "2218" "97"، والبيهقي "3/376"، من طريق عن شعبة، عن حبيب بن أبي ثابت، عن إبراهيم بن سعد، عن أسامة .وأخرجه أحمد "5/213"، ومسلم "2218" "97"، والبيهقي "3/276" من طريق سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ إبراهيم بن سعد، عن سعد بن مالك وخزيمة بن ثابت وأسامة بن يزد، عن النبي صلى الله عليه وسلم.وأخرجه مسلم "2218" "97"، والطبراني في "الكبير" "1/0166" من طريقين عن حبيب بن أبي ثابت، عن أسامة. وانظر الحديث رقم ."2954"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقُدُومِ عَلَى الْبَلَدِ الَّذِي وَقَعَ فِيهِ الطَّاعُونُ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ مِنْ اَجْلِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس شہر میں جائے جہاں طاعون واقع ہو چکا ہو یا طاعون کی وجہ سے اس شہر سے باہر چلا جائے (جہاں وہ پہلے موجود تھا)۔

2952 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ،

(متنِ حدیث): عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعُونُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلَى بَنِي اِسْرَائِيلَ اَوْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ -، فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ، وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ

❀❀ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی طاعون کے بارے میں کوئی بات سنی ہے' تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: طاعون ایک خرابی ہے' جو بنی اسرائیل کی طرف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم سے پہلے لوگوں کی طرف بھیجی گئی تھی' تو جب تم کسی سرزمین کے بارے میں سنو کہ وہاں یہ ہے' تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب یہ کسی ایسی سرزمین پر واقع ہو جائے جہاں تم موجود ہو' تو تم وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے نکلو نہیں۔

2953 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ، لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ، فَاَخْبَرُوهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ:

2953– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/894"–"896 في الجامع: باب ما جاء في الطاعون، ومن طريق مالك أخرجه: البخاري "5729" في الطب: باب ما يذكر في الطاعون، ومسلم "2219" ."98" في السلام: باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، وأحمد "1/194"، وأبو داؤد "3103" في الجنائز: باب الخروج من الطاعون. وأخرجه أحمد "1/194"، ومسلم "2219" "99" من طريق معمر، ومسلم "2219" "99"، والبيهقي 7/217"–"218 من طريق ابن وهب، عن يونس، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه أحمد "1/192" من طريق الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود، عن ابن عباس . وانظر الحديث رقم ."2912"

خَرَجْتَ لِاَمْرٍ فَلَا نَرَى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا نَرَى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ، وَقَالُوْا: نَرَى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ، فَاَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَفِرُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خِصِبَةٌ، وَالْاُخْرَى جَدْبَةٌ، اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخِصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِي مِنْ هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام جانے کے لیے روانہ ہوئے جب وہ ''سرغ'' کے مقام پر پہنچے تو وہاں ان کی ملاقات لشکر کے امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجرح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا کر لاؤ میں ان لوگوں کو بلا کر لایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں یہ بتایا کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے' تو ان لوگوں میں اس بارے میں اختلاف ہو گیا ان میں سے بعض حضرات کا یہ کہنا تھا کہ آپ جس کام کے لیے نکلے ہیں ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ اسے چھوڑ کر واپس چلے جائیں جب کہ بعض کا یہ کہنا تھا کہ آپ کے ساتھ گنے چنے لوگ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب موجود ہیں اس لیے ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ کو وبائی علاقے میں جانا چاہئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگ میرے پاس سے اٹھ جائیں پھر انہوں نے فرمایا: میرے پاس انصار کو بلا کر لاؤ میں انہیں بلا کر لایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا' تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور ان کے درمیان بھی مہاجرین کی طرح اختلاف ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگ میرے پاس سے اٹھ جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے پاس قریش کے ان بوڑھوں کو بلا کر لاؤ جو فتح مکہ کے موقع پر ہجرت کر کے آئے تھے میں نے ان لوگوں کو بلایا' تو اس بارے میں ان کے دو آدمیوں کے درمیان بھی کوئی اختلاف نہیں ہوا انہوں نے یہی کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کو لوگوں کو لے کر واپس جانا چاہئے اور اس وبائی علاقے میں نہیں جانا چاہئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ ہم کل روانہ ہو جائیں گے آپ لوگ تیاری کر لیں' تو حضرت ابوعبیدہ بن الجرح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ کے علاوہ کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی (تو اتنا افسوس نہ ہوتا) اے ابوعبیدہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا یہ اختلاف کرنا پسند نہیں آیا (انہوں نے فرمایا) ہم

اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہوئے اللہ کی تقدیر کی طرف جارہے ہیں آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کے پاس اونٹ ہو اور آپ اسے کسی ایسی وادی میں لے کر اتریں جس کے ایک طرف سرسبز و شاداب جگہ اور دوسری طرف خشک سالی ہو تو کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر آپ اسے سرسبز جگہ پر چراتے ہیں تو یہ بھی اللہ کی تقدیر کے مطابق ہے اور اگر آپ اسے خشک جگہ پر چرنے کے لیے چھوڑتے ہیں تو آپ اسے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق چراتے ہیں تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے وہ اس وقت کسی کام کے سلسلے میں موجود نہیں تھے انہوں نے بتایا: اس بارے میں میرے پاس علم موجود ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب تم اس کے بارے میں سنو کہ یہ کسی سرزمین پر ہے تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب یہ کسی ایسی سرزمین پر واقع ہو جائے جہاں تم موجود ہو تو تم وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے نکلو نہیں۔''

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور وہاں سے واپس آ گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الطَّاعُونَ اِنَّمَا هُوَ بَقِيَّةٌ مِنَ الْعَذَابِ الَّذِي اُرْسِلَ عَلٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ طاعون اس عذاب کا باقی رہ جانے والا حصہ ہے جسے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا تھا

2954 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ: بَقِيَّةُ رِجْزٍ، وَعَذَابٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ، وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْرَبُوْا مِنْهُ، وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهِ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ ایک عذاب کا بقیہ حصہ ہے۔ یہ وہ عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے گروہ کی طرف بھیجا گیا تھا جب یہ کسی سرزمین پر واقع ہو اور تم لوگ وہاں موجود ہو تو تم لوگ وہاں سے بھاگو نہیں اور جب کسی دوسری سرزمین پر واقع ہو تو تم وہاں جاؤ نہیں۔

2954- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوٗد العتكي البصري، وعمرو بن دينار: هو المكي، أبو محمد الأثرم .وأخرجه مسلم "2218" "95" في السلام: باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، من طريق أبي الربيع الزهراني، بهٰذا الإسناد .وأخرجه مسلم "2218" "95"، والترمذي "1065" في الجنائز: باب ما جاء في كراهية الفرار من الطاعون، من طريق قتيبة بن سعيد، عن حماد بن زيد، به .وأخرجه أحمد 5/200"-"201 من طريق سفيان، ومسلم "2218" "95" من طريق ابن جريج، كلاهما عن عمرو بن دينار، به.وانظر الحديث رقم ."2952"

بَابُ الْمَرِيْضِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

بیمار اور اس سے متعلق (دیگر موضوعات) سے متعلق روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِعِيَادَةِ الْمَرْضٰى اِذِ اسْتِعْمَالُهٗ يُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

بیماروں کی عیادت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس پر عمل کرنا آخرت کی یاد دلاتا ہے

2955 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ عِيسٰى الْاُسْوَارِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عُوْدُوا الْمَرْضٰى، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرْكُمُ الْاٰخِرَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیماروں کی عیادت کرو جنازوں کے ساتھ جاؤ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائیں گے''۔

ذِكْرُ خَوْضِ عَائِدِ الْمَرِيْضِ الرَّحْمَةَ فِىْ طَرِيْقِهٖ وَاغْتِمَارِهٖ فِيْهَا عِنْدَ قُعُوْدِهٖ عِنْدَهٗ

اس بات کا تذکرہ کہ بیمار کی عیادت کرنے والا شخص وہاں جاتے ہوئے رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے اور جب تک وہ بیمار کے پاس بیٹھا رہتا ہے اس وقت تک رحمت میں ڈوبا رہتا ہے

2956 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَاِذَا جَلَسَ، غُمِرَ فِيْهَا

2955– إسناده قوى رجال ثقات رجال الشيخين غير أبى عيسى الأسوارى، فقد روى له البخارى فى "الأدب"، ومسلم فى "الصحيح" متابعة، ووثقه المؤلف والطبرانى. وأخرجه القضاعى فى "مسند الشهاب" "727" من طريق الحسن بن سفيان، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الله بن المبارك فى "الزهد" "248"، ومن طريقه البغوى "1503" عن همام، به. وأخرجه ابن أبى شيبة "3/235"، وأحمد "3/32" و"48" من طريق وكيع، وأبو يعلى "1119" و"1222" من طريق يزيد بن هارون، وأحمد "3/48"، والقضاعى "727" من طريق عفان، والبزار "822".

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو وہ جب تک وہاں بیٹھا رہے رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب تک وہ بیٹھا رہے وہ اس میں ڈوبا رہتا ہے۔''

ذِكْرُ رَجَاءِ تُمَكُّنِ عُوَّادِ الْمَرْضَى مِنْ مَّخَاوِفِ الْجِنَانِ بِفِعْلِهِمْ ذٰلِكَ

بیماروں کی عیادت کرنے والوں کے لیے ان کے اپنے اس عمل کی وجہ سے جنت کے باغات سے خوشہ چینی کرنے کی امید کا تذکرہ

2957 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، غُلَامُ طَالُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ

❁❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے' تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔''

2956- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن أبي شيبة "3/234"، وأحمد "3/304"، والحاكم "1/350"، والبيهقي "3/380" من طريق هشيم بهذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح الإسناد على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .وأخرجه البزار "775" من طريق عبد الله بن حمران، عن عبد الحميد بن جعفر، به .وذكره الهيثمي في "المجمع "2/397"، وقال: رواه أحمد والبزار،ورجال أحمد رجال الصّحيح.وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "522" من طريق خالد بن الحارث .

2957- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل: هو فضيل بن حسين الجحدري، وخالد: هو ابن مهران الحذّاء ، وأبو أسماء : هو عمرو بن مرثد الرحبي .وأخرجه أحمد "5/283"، ومسلم "2568" في "41" في البر والصلة: باب فضل عيادة المريض، والترمذي "967" في الجنائز: باب ما جاء في عيادة المريض، من طرق عن يزيد بن زريع بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "5/276" و"279" و"283"، ومسلم "2568" "40"، وابن أبي شيبة 3/233"-"234، والطبراني "2/1446"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "385"، والبيهقي "3/380"، والبغوي "1408" من طرق عن خالد الحذاء ، به .وأخرجه أحمد "5/279" و"283"، ومسلم "2568" "39"، والبيهقي "3/380" من طريق أيوب، عن أبي قلابة، به .وأخرجه أحمد "5/276"، والبيهقي "3/380" من طريق شعبة، والبيهقي "3/380" من طريق ثابت أبي زيد، كلاهما عن عاصم الأحول، عن أبي قلابة، به . وقد سقط من "مسند أحمد" "أبي" قبل "أسماء" فيستدرك.وأخرجه أحمد "5/277" من طريق عياض، و "5/284"، ومسلم "2568" "42"، والترمذي "968"، والبخاري في "الأدب المفرد" "521"، والطبراني "2/1445"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "384"، والبيهقي "3/380"، والبغوي "1409" من طريق عاصم الأحول، والبخاري في "الأدب المفرد" "521" من طريق المثنى، ثلاثتهم عن أبي قلابة، عن أبي الأشعث الصنعاني، عن أبي أسماء الرجبي، عن ثوبان مرفوعًا.

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِعَائِدِ الْمَرِيضِ مِنَ الْغَدَاةِ إِلَى الْعَشِيِّ، وَمِنَ الْعَشِيِّ إِلَى الْغَدَاةِ

فرشتوں کا بیمار کی عیادت کرنے والے شخص کے لیے صبح سے لے کر شام تک اور شام سے لے کر صبح تک دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2958 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ زَارَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: يَا عَمْرُو اَتَزُوْرُ حَسَنًا وَفِي النَّفْسِ مَا فِيهَا؟ قَالَ: نَعَمْ يَا عَلِيُّ لَسْتَ بِرَبِّ قَلْبِيْ تَصْرِفُهُ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُنِيْ مِنْ اَنْ اُؤَدِّيَ اِلَيْكَ النَّصِيحَةَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا اِلَّا ابْتَعَثَ اللّٰهُ سَبْعِينَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ فِيْ اَيِّ سَاعَاتِ النَّهَارِ كَانَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاَيِّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ كَانَ حَتّٰى يُصْبِحَ

❀❀ عبداللہ بن یسار بیان کرتے ہیں: عمرو بن حریث حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے گئے، تو حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے عمرو! کیا تم حسن سے ملنے کے لیے آئے ہو جب کہ تمہارے ذہن میں کچھ اور ہے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے حضرت علی رضی اللہ عنہ جی ہاں (میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملنے آیا ہوں) آپ پروردگار نہیں ہیں کہ میرے دل کو جیسے چاہیں پھیر دیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف تمہیں ایک نصیحت کرنا چاہتا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب بھی کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرنے کے لیے جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے، جو اس شخص کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں خواہ وہ دن کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کے لیے جائے) اور وہ فرشتے شام تک ایسا کرتے ہیں اور اگر وہ رات کی کسی بھی گھڑی میں جائے، تو صبح تک (دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں)۔

2958- إسناد صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "1/97" و"118" من طريق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/30"-"31، وقال: رواه أحمد والبزار باختصار، ورجال أحمد ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/234"، وأبو داؤد "3099" في الجنائز: باب في فضل العيادة على وضوء، وابن ماجه "1442" في الجنائز: باب ما جاء في ثواب من عاد مريضًا، والحاكم "1/341"، و"349"، والبيهقي "3/380" من طريق أبي معاوية وأخرجه البيهقي "3/381"، والحاكم "1/350" من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء، وابن أبي عدى، عن شعبة، عن الحكم، عن عبد الله بن نافع، قال: جاء أبو موسى الأشعرى ... ورفعه. وأخرجه أبو داؤد "3098" والبيهقي "3/381" من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء ومحمد بن كثير، عن شعبة، وأبو داؤد "3100" من طريق جرير عن منصور، كلاهما عن الحكم، به موقوفًا. وقال أبو داؤد بعد رواية جرير: أسند هٰذا عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/234" من طريق شريك عن علقمة بن مرثد عن بعض آل أبي موسى الأشعرى أنه أتى عليًا من قوله. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/345" من طريق عبد الله بن نمير، عن موسى الجهني عن سعيد بن أبي بردة عن أبيه أن أبا موسى انطلق عائدًا للحسن ... من قول الحسن. وأخرجه الترمذي "969".

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعُوَّادِ اَنْ يُطَيِّبُوْا قُلُوبَ الْاَعِلَّاءِ عِنْدَ عِيَادَتِهِمْ اِيَّاهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ عیادت کرنے والوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بیمار کی عیادت کے لیے جائیں تو ان کے دل کو خوش کرنے کی کوشش کریں

2959 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ، طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ: كَلَّا، بَلْ حِمَّى تَفُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُورِدُهُ الْقُبُوْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ اِذًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کرنے کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہوگا' تو وہ بولا: جی نہیں بلکہ یہ بخار ہے' جو ایک بوڑھے شخص پر بھڑک رہا ہے اور اسے قبر تک پہنچا دے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر ایسا ہی ہوگا۔

ذِكْرُ جَوَازِ عِيَادَةِ الْمَرْءِ اَهْلَ الذِّمَّةِ اِذَا طَمِعَ فِيْ اِسْلَامِهِمْ

ذمی شخص کی عیادت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ اس کے اسلام قبول کرنے کی امید ہو

2960 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: اذْهَبُوْا بِنَا اِلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَاَتَوْهُ وَاَبُوْهُ قَاعِدٌ عَلٰى رَاْسِهِ، فَقَالَ لَهُ

2959- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الأول: هو خالد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يزيد الطحان الواسطى، والآخر: هو خالد بن مهران الحذّاء .وأخرجه البخارى "5622" فى المرضى: باب ما يقال للمريض وما يُجيب، والطبرانى "11/11951" من طريق خالد بن عبد الله، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخارى "3616" فى المناقب: باب علامات النبوة فى الإسلام، و"5656" فى المرضى: باب عيادة الأعراب، وفى "الأدب المفرد" "526"، والطبرى "11/11951"، والبيهقى "3/382"-"383"، والبغوى "1412" من طريق معلى وقد تحرف فى. الطبرانى إلى: على بن أسد، عن عبد العزيز بن المختار، عن خالد الحذاء ، به.وأخرجه البخارى "7470" فى التوحيد: باب فى المشيئة والإرادة، وفى "الأدب المفرد" "514"،

2960- إسناده صحيح . الصلت بن مسعود ثقة، روى له مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين.وأجرجه أحمد "3/380"، والبخارى "1356" فى الجنائز: باب إذا أسلم الصبى فمات هل يُصلى عليه، و "5657" فى المرضى: باب عيادة المشرك، وفى "الأدب المفرد" "524"، وأبو داوٗد "3095" فى الجنائز: باب فى عيادة الذمى، والبيهقى "3/383" من طريق سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد "3/337" من طريق يونس، عن حماد، به .وأخرجه الحاكم "1/363" و"4/291" من طريق شريك، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰه بن جبير، عن أنس.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْفَعُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَنْظُرُ اِلٰى اَبِيْهِ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْهُ: انْظُرْ مَا يَقُوْلُ لَكَ اَبُو الْقَاسِمِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اَنْقَذَهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی لڑکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم لوگ میرے ساتھ اس کی عیادت کرنے کے لیے چلو وہ لوگ اس کے پاس آئے اس کا باپ اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم یہ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن تمہاری شفاعت کروں گا اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھنا شروع کیا' تو اس کے باپ نے اس سے کہا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں کیا کہہ رہے ہیں (یعنی ان کی بات مان لو)' تو اس لڑکے نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اسے جہنم کی آگ سے بچا لیا۔

ذِكْرُ بِنَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْزِلًا فِى الْجَنَّةِ لِمَنْ زَارَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، اَوْ عَادَهُ فِى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنا دینے کا تذکرہ جو اللہ کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملنے کے لیے جاتا ہے یا اس کی عیادت کے لیے جاتا ہے

2961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ سَوْدَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّاْتَ مَنْزِلًا فِى الْجَنَّةِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ سِنَانٍ هٰذَا هُوَ الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، وَاَبُوْ سِنَانٍ الْكُوْفِيُّ اسْمُهٗ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2961– إسناده ضعيف أبو سنان– واسمه عيسى بن سنان القسملي ضعيف، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه أحمد "2/326" و"344" و"354"،والبغوي "3472" و"3473" من طرق ع8ن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد .وأجره الترمذي "2008" في الجنائز: باب ما جاء في ثواب من عاد مريضًا، من طريق يوسف بن يعقوب السدوسي، عن أبي سنان القسملي، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب. قال الترمذي والبغوي: أبو سنان: اسمه عيسى بن سنان الشامي.

''جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملنے کے لیے جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم پاکیزہ رہو اور تمہارا چلنا پاکیزہ رہے تم نے جنت میں اپنے رہنے کی جگہ بنالی ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسنان نامی یہ راوی شیبانی ہے اور اس کا نام سعید بن سنان ہے جبکہ ابوسنان کوفی نامی راوی کا نام ضرار بن مرہ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعَلِيْلَ يَجِبُ عَلَيْهِ تَرْكُ الدُّعَاءِ بِالشِّفَاءِ لِعِلَّتِهِ مَعَ الِاعْتِمَادِ عَلٰى مَا اَوْجَبَ الْقَضَاءُ مَحْبُوبًا كَانَ اَوْ مَكْرُوهًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

بیمار شخص کے لیے یہ بات ضرورت ہے کہ وہ اپنی بیماری سے شفاء کے لیے دعا کو ترک کر دے اور اس چیز پر اعتماد کرے جو تقدیر نے اس پر لاگو کی ہے خواہ وہ چیز محبوب ہو یا ناپسندیدہ ہو

2962 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اُعَوِّذُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَانَ جِبْرِيلُ يُعَوِّذُهُ بِهِ اِذَا مَرِضَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، تَنْزِلُ الشِّفَاءَ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ، اشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا كَانَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، جَعَلْتُ اَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعِي يَدَكِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْفَعُنِيْ فِي الْمُدَّةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی دعا پڑھ کر دم کیا کرتی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیمار ہونے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر دم کیا کرتے تھے (وہ یہ ہے)

''تو تکلیف کو لے جا! اے لوگوں کے پروردگار' تو شفا نازل کر دے' تیرے علاوہ اور کوئی شفا عطا کرنے والا نہیں ہے' تو ایسی شفا عطا کر دے' جو بیماری کو نہ رہنے دے۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تھا' تو میں یہ دعا پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرنے لگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ہاتھ کو اٹھالو' کیونکہ یہ ایک طویل عرصہ مجھے فائدہ دیتی رہی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُعَوِّذُ الْمَرْءُ بِهِ نَفْسَهُ عِنْدَ عِلَّةٍ تَعْتَرِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو کوئی بیماری لاحق ہو' تو اسے اپنی ذات پر کیا چیز پڑھ کر دم کرنا چاہیے؟

2962- إسناده حسن في الشواهد . وأخرجه أحمد "6/260" من طريق يونس عن حماد بن زيد بهٰذا الإنساد .وله شاهد من حديث ابن مسعود عند أحمد "1/381"، وأبي داوٗد "13883"، وابن ماجه ."3530" وآخر من حديث فاطمة بنت المجلل القرشية، وسيرد عند المصنف برقم ."2977"وسيرد من طريق آخر عن عائشة متفق عليه برقم "2970" فانظره.

2963 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا اشْتَكَى قَرَاَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تھے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے تھے اور پھونک مارتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھ کر دم کرنا شروع کیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی برکت کی امید رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھیرتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّعَوُّذِ الَّذِي يُعَوِّذُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ عِنْدَ اَلَمٍ يَجِدُهُ

دم کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اپنی ذات کو دم کرے گا جب اسے کوئی تکلیف محسوس ہو

2964 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ شَكَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعًا يَجِدُهُ مُنْذُ اَسْلَمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ، سَبْعَ مَرَّاتٍ

نافع بن جبیر' حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تکلیف (یعنی بیماری) کی شکایت کی جو انہیں اسلام قبول کرنے کے بعد لاحق ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھو جہاں تمہیں اپنے جسم میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور یہ پڑھو۔

''میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے میں پا رہا ہوں اور جس سے بچنا چاہتا ہوں۔'' یہ سات مرتبہ پڑھو۔

2963- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ" "2/942" في العين: باب التعوذ والرقية فقى المرضى، ومن طريقه أخرجه أحمد "6/104" و"181" و"256" و"263"، والبخارى "5016" في فضائل القرآن: باب فضل المعوذات، ومسلم "2192" "51" في السلام: باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، وأبو داوُد "4902" في الطب: باب كيف الرقي، والبغوى "1415".وأخرجه أحمد "6/114" و"124" و"166" من طرق عن الزهرى، به.وأخرجه مسلم "2192" "50" من طريق هشام بن عروة عن أبيه، به.

2964- إسناده صحيح على شرط البخارى .وأخرجه مسلم "2202" في السلام: باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء ، من طريق أبي الطاهر أحمد بن عمرو، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2965" و"2967".

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْوَجِعُ يُرْتَجَى لَهُ ذَهَابُ وَجَعِهِ بِهِ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب تکلیف کا شکار شخص اسے پڑھ لے گا تو اس کے بارے میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اس کی وجہ سے اس کی تکلیف رخصت ہو جائے گی

2965 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ،

(متن حدیث): أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُثْمَانُ: وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ: فَقُلْتُ ذَلِكَ، فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ

❁❁ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایسی تکلیف لاحق ہوئی جو مجھے ہلاکت کا شکار کر دے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنا دایاں ہاتھ سات مرتبہ (تکلیف کی جگہ پر) پھیرو اور یہ پڑھو۔

''میں جو چیز پا رہا ہوں میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے پڑھا' تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف کو ختم کر دیا اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو اسی کی تلقین کرتا ہوں۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ إِذَا مَسَّهُ الضُّرُّ أَنْ يَدْعُوَ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ جب اسے پریشانی لاحق ہو تو وہ ان الفاظ میں دعا مانگے

2966 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

2965– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عَمْرِو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة.وهو في "الموطأ" "2/942" في العين: باب التعوذ والرقية في المرض، ومن طريقه أخرجه الترمذي "2080" في الطب: باب "29"، وأبو داوُد "3891" في الطب: باب كيف الرقى، والطبراني ."9/8340"وقال الترمذي: حديث حسن صحيح . وأخرجه الطبراني "9/8341" و"8342" و"8343" وابن ماجه "3422" في الطب: باب ما عوذ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِن طرق عن يزيد بن خصيفة، به. وانظر الحديث رقم "2964" و ."2967"

وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا، وَلٰكِنْ لِيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا

لِي، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي وَاَفْضَلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دنیاوی تکلیف کے لاحق ہونے کی وجہ سے موت کی آرزو ہرگز نہ کرے بلکہ اسے یہ کہنا چاہئے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر اور افضل ہو تو مجھے موت دے دینا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَلِيْلِ مِنْ شَرِّ مَا يَجِدُ

بیمار کے لیے اللہ تعالیٰ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگنے کے حکم ہونے کا تذکرہ جو وہ پاتا ہے

2967 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ، بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس تکلیف کی شکایت کی جو انہیں اسلام قبول کرنے کے دن سے لے کر اپنے جسم میں محسوس ہو رہی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنے جسم پر جس جگہ تکلیف محسوس ہوتی ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ یہ پڑھو۔

''میں جو چیز پا رہا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں۔''

2966- إسناده قوي على شرط مسلم. أبو الطاهر: هو أحمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن السرح، ويحيى بن أيوب: هو الغافقي. وأخرجه أحمد "3/104" من طريق ابن أبي عدي، والنسائي "4/3" في الجنائز: باب تمني الموت، من طريق يزيد بن زريع، والقضاعي في "مسند الشهاب" "1937" من طريق المعتمر بن سليمان، ثلاثتهم عن حميد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/163" و"195"، و"208"، و"247"، والبخاري "5671" في المرضى: باب تمني المريض الموت، ومسلم "2680" في الذكر والدعاء والتوبة: باب تمني كراهة الموت لضر نزل به، والبيهقي "3/377"، والبغوي "1444" من طرق عن ثابت البناني، عن أنس. وأخرجه البخاري "7233" في التمني: باب ما يكره من التمني، ومسلم "2670" "11" من طريق عاصم، عن النضر بن أنس، وعن أبيه. وأخرجه أبو داوٗد "3109" من طريق قتادة، وأحمد "3/171" من طريق علي بن زيد، كلاهما عن أنس.

2967- إسناده صحيح على شرط مسلم ابن سلم: هو عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْمَقْدِسِيُّ. وأخرجه مسلم "2202" في السلام: باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2964" و"2965".

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَسْتَعْمِلُ الْإِنْسَانُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْحُمَّى إِذَا اعْتَرَتْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب آدمی کو بخار ہو جائے تو اسے دعا مانگتے ہوئے کیا عمل کرنا چاہئے؟

2968 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، اَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ، وَمِنْ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ وَسُمٍّ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آپ کو دم کر رہا ہوں ہر اس بیماری کے لیے جو آپ کو تکلیف دے اور حاسد کے حسد سے (بچنے کے لیے) اور ہر آنکھ (یعنی لگنے والی نظر) اور زہر سے (بچنے کے لیے) اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَعَوُّذَ الْمَرْءِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَفْضَلُ مِنْ دُعَائِهِ لِنَفْسِهِ، وَاَهْلِ بَيْتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا اس سے افضل ہے کہ وہ اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ کے لیے دعا مانگے

2969 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِي زَوْجِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِي اَبِي

2968- إسناده حسن من أجل إبن ثوبان، وهو عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان العنسي، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. السختياني: هو عمران بن موسى بن مجاشع الجرجاني .وأخرجه أحمد "5/323"، ومن طريقه الحاكم "4/412" عن زيد بن الحباب بهذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي !وأخرجه أحمد "5/323" من طريق علي بن عياش، وابن ماجه "3527" عن عثمان بن سعيد بن كثير الحمصي، كلاهما عن ابن ثوبان، به .وأخرجه أحمد "5/323" من طريق عبد الصمد، عن ثابت، عن عاصم، عن سلمان رجل من أهل الشام، عن جنادة، به . وسلمان ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى له النسائي، وقال الحافظ في "التقريب": مقبول. وبقية رجاله رجال الصحيح .وذكره الهيثمي في "المجمع" "5/110" ونسبه لأحمد، وقال عن سلمان: لم يضعفه أحد.

سُفْيَانَ، وَاَخِي مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَاَلْتِ اللّٰهَ عَنْ آجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ، وَاَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ، لَا يُعَجِّلُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ حِلِّهِ، فَلَوْ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، اَوْ عَذَابِ الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا - اَوْ كَانَ اَفْضَلَ -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی: اے اللہ! میرے شوہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے برکت نصیب کر (یعنی انہیں لمبی زندگی دے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' جس کا وقت طے ہے اور جس کے نشانات تک پہنچا جائے گا اور جس کا رزق تقسیم ہو چکا ہے ان میں سے کوئی بھی چیز اپنے مخصوص وقت سے پہلے تقسیم نہیں ہو سکتی۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی کہ وہ تمہیں جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچائے' تو یہ زیادہ بہتر ہوتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ افضل تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَائِذَ اِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْعَلِيلِ وَاَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ لَهُ يَجِبُ اَنْ يَّمْسَحَهُ بِيَمِينِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پناہ مانگنے والا (یعنی دم کرنے والا) شخص جب بیمار کے پاس بیٹھا ہوا ہو

اور وہ اس بیمار کے لیے دعا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس بیمار پر اپنا ہاتھ پھیرے

2970 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا عَادَ الْمَرِيضَ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ، وَقَالَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، اشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

2969- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير المغيرة اليشكرى، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "1/390" و"433"، ومسلم "2663" "32" فى القدر: باب بيان أن الآجال والأرزاق وغيرها لا تزيد ولا تنقص عما سبق به القدر، وابن أبي عاصم فى السنة "262" من طريق وكيع، وأحمد "1/445" وابن أبي عاصم "263" من طريق سفيان بن عيينة، ومسلم "2663" من طريق ابن بشر، ثلاثتهم عن مسعر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/413" و"466"، والبغوى "1362" من طريق عبد الرزاق، عن الثورى، عن علقمة بن مرثد، به.

2970- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو بكر بن خلاد: هو محمد بن خلاد، روى له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، وسفيان: هو الثورى، وسليمان: هو الأعمش، ومسلم: هو ابن صبيح أبو الضحي، ومسروق: هو ابن الأجدع. وأخرجه أحمد "6/44"، والبخارى "5743" فى الطب: باب رقية النبى صلى الله عليه وسلم، و"5750" باب مسح الراقى الوجه بيده اليمنى، ومسلم "2191" "46" فى السلام: باب استحباب رقية المريض، من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/127" من طريق سفيان الثورى، به. وأخرجه أحمد "6/45" و"126"، ومسلم "2191" "46"، والبيهقى "3/381" من طريق شعبة، ومسلم "2191" "46"، من طريق هشيم، ومسلم "2191" "46" من طريق أبي معاوية، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وأخرجه عبد الرزاق "19783" عن معمر، عن الأعمش، عن مسروق، عن عائشة. وأخرجه أحمد "6/114"، ومسلم "2191" "48"، وابن ماجه "3520"

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهٖ

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے تو اپنا دست مبارک اس پر پھیرتے اور یہ فرماتے تھے۔

''تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار! تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے تو ایسی شفا عطا کر دے جو بیماری کو نہ رہنے دے۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت منصور کو سنائی تو انہوں نے ابراہیم مسروق کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اسی کی مانند روایت بیان کی۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ اِذَا اَتٰى مَرِيضًا اَوْ عَادَهٗ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کسی بیمار کے پاس آئے یا اس کی عیادت کرے تو اسے کیا دعا مانگنی چاہیے

2971 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَتٰى مَرِيضًا اَوْ اُتِيَ بِمَرِيضٍ، قَالَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیمار کے پاس تشریف لاتے یا آپ کی خدمت میں جب کسی بیمار کو لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ کر (دم کرتے تھے):

''تو بیماری کو لے جا اے لوگوں کے پروردگار تو شفا عطا کر دے تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے شفا صرف وہی ہے جو تو عطا کرے تو ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو نہ رہنے دے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَدْعُو اِذَا اُتِيَ بِالْمَرِيضِ فِيْ اَكْثَرِ الْاَحْوَالِ مَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی بیمار لایا جاتا تھا

2971– إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج: هو النيلي، ذكره المؤلف في الثقات، وروى عنه جمع، ووثقه الدارقطني، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وأبو عوانة: هو وضاح اليشكري، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد بن قيس بن الأسود النخعي. وأخرجه أحمد "6/109" و"131" و"278" ومسلم "2191" "47" في السلام: باب استحباب رقية المريض، من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/114" من طريق إبراهيم بن طهمان، ومسلم "2191" "48" من طريق إسرائيل، كلاهما عن منصور، به. وانظر الحديث رقم "2962" و"2970" و"2972".

تو آپ اکثر اوقات وہ دعا مانگا کرتے تھے جو ہم نے ذکر کی ہے

2972 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اُتِيَ بِالْمَرِيضِ يَدْعُو، وَيَقُوْلُ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کسی بیمار کو لایا جاتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے۔

''تو تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار' تو شفا عطا کر دے' تو شفا عطا کرنے والا ہے۔ شفا صرف وہی ہے' جو تو عطا کرے' تو ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو نہ رہنے دے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كَانَ يَدْعُو لِلْمَرْضَى بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا فِيْ بَعْضِ الْاَحَايِينِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار شخص کے لیے اس کے علاوہ بھی دعا مانگا کرتے تھے جو ہم نے ذکر کی ہے اور ایسا بعض اوقات ہوتا تھا

2973 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِلْمَرِيضِ يَقُوْلُ بِبُزَاقِهِ بِاِصْبَعِهِ: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کو جودم کیا کرتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

2972- إسناده صحيح. إبراهيم بن يوسف: هو ابن ميمون الباهلي، روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين، أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، والأسود: هو ابن يزيد النخعي .وأخرجه أحمد "6/120" و"125" من طريق عفان، عن حماد، عن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "6/50" و"131" و"208" و"280"، والبخاري "5744" في الطب: باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2191" "49" في السلام: باب استحباب رقية المريض، من طرق عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عائشة.

2973- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عمرة: هي ابنة عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارة الأنصارية . وأخرجه أبو داوٗد "3895" في الطب: باب كيف الرقى، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "6/93"، والبخاري "5745" و"5746" في الطب: باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2194" في السلام: باب استحباب الرقية من العين، وأبو داوٗد "3895"، وابن ماجه "3521" في الطب: باب ما عوذ به النبي صلى الله عليه وسلم وما عوذ به، والحاكم "4/412"، والبغوي "1414"ن من طرق عن سفيان بن عيينة، به.

انگلی پر اپنا لعاب دہن لگاتے اور یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے ایک فرد کے لعاب کے ہمراہ ہے اور ہمارے پروردگار کے اذن کے تحت ہمارے بیمار کو شفا نصیب ہو جائے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَخِيهِ الْعَلِيْلِ بِالْبُرْءِ لِيَطِيعَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِيْ صِحَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے بیمار بھائی کے لیے تندرستی کی دعا کرے تاکہ وہ شخص صحت کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرے

2974 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلَ يَعُوْدُهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ، يَنْكَاُ لَكَ عَدُوًّا، اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى صَلَاةٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لاتے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے۔

''اے اللہ! تو اپنے بندے کو شفا عطا کر' تاکہ وہ تیرے لیے دشمن کی آنکھ پھوڑ دے یا وہ تیرے لیے نماز کی طرف چل کے جائے۔''

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهِ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِذَا كَانَ عَلِيْلًا وَيُرْجَى لَهُ الْبُرْءُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو اپنے مسلمان بھائی کے لیے کیا دعا مانگنی چاہئے جب وہ بیمار ہو اور جس کے نتیجے میں اس کے اس بیماری سے تندرست ہونے کی امید کی جاسکتی ہے

2975 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْهَالُ بْنُ

2974– إسناده حسن، حيي بن عبد الله: صدوق يهم، قال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به إذا روى عنه ثقة، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم. أبو عبد الرحمٰن الحبلي: هو عبد الله بن زيد المعافري. وأخرجه أبو داود "3107" في الجنائز: باب الدعاء للمريض عند العيادة، والحاكم "1/344" و "549" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "2/172" من طريق ابن لهيعة، عن حيي بن عبد الله، به.

عَمْرٍو، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا عَادَ مَرِيْضًا جَلَسَ عِنْدَ رَاْسِهِ، ثُمَّ قَالَ سَبْعَ مِرَارٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَنْ يَّشْفِيكَ، فَاِنْ كَانَ فِیْ اَجَلِهٖ تَاْخِيرٌ، عُوفِیَ مِنْ وَجَعِهٖ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سرہانے بیٹھ جاتے تھے پھر سات مرتبہ یہ پڑھتے تھے:

''میں عظیم اللہ سے' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے' یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفاء عطا کرے۔''

تو اگر اس کے آخری وقت میں تاخیر ہوتی' تو اسے اس بیماری میں عافیت نصیب ہو جاتی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِذَا اعْتَرَاهُ بَعْضُ الْعِلَلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے یہ دعا مانگے' جب اس بھائی کو کوئی بیماری لاحق ہو

2976 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: (حَدَّثَنَا شُعْبَةُ) * قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ، يَقُوْلُ:
(متن حدیث): انْصَبَّتْ عَلٰى يَدَیْ مَرَقَةٌ، فَاَحْرَقَتْهَا، فَذَهَبَتْ بِیْ اُمِّیْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ فِی الرَّحْبَةِ، فَاَحْفَظُ اَنَّهٗ قَالَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاَكْثَرُ عِلْمِیْ اَنَّهٗ قَالَ: اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ہاتھ پر سالن گر گیا' اس نے اسے جلا دیا۔ میری والدہ مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھلی جگہ پر تشریف فرما تھے مجھے یہ بات یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

2975- إسناده صحيح على شرط الصحيح. عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاری، وعبد الله بن الحارث: هو أبو الوليد الأنصاری البصری. وأخرجه الحاكم "4/213" من طريق بحر بن نصر، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه. ولم يتابع عمرو بن الحارث بين سعيد وابن عباس أحد. إنما رواه حجاج بن أرطاة عو المنهال بن عبد الله بن الحارث، ولم يذكر بينهما سعيد بن جُبير. وأخرجه البخاری فی "الأدب المفرد" "536" من طريق أحمد بن عيسى، عن عبد الله بن الحارث، عن ابن عباس. وأخرجه أحمد "1/239" و"352" من طريق الحجاج، عن المنهال، به. وانظر الحديث رقم "2978".

2976- إسناده قوی. شعبة ممن سمع من سماك قديمًا، فحديثه عنه صحيح مستقيم، وإسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، والنضر: هو ابن شُميل. وأخرجه الطبرانی /19" "536" من طريق محمد بن إسحاق بن راهويه، عن أبيه بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/418" و"4/259"، والطبرانی "19/536" و"537" من طريقين عن شعبة، به. وأخرجه أحمد "3/418" و"4/259"، والطبرانی "19/538" من طريق شريك، وأحمد "4/259" من طريق إسرائيل، والطبرانی "19/539" من طريق مسعر، و"19/540" و"24/903" من طريق زكريا بن أبی زائدة، أربعتهم عن سماك، به. وذكره الهيثمی فی "المجمع" "5/112"-"113"،

نے یہ پڑھا تھا۔

''تو تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار۔''

اور میرا غالب علم یہی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ پڑھا تھا:

''تو شفاعطا کرنے والا ہے صرف تو ہی شفاعطا کر سکتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ يَدَ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ لَمَّا دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَا وَصَفْتُ بَرِئَتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اس چیز سے ٹھیک ہو گیا تھا جو (بیماری اسے لاحق تھی) اس وقت جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے دعا کی تھی

2977 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ *، عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ جَمِيْلٍ بِنْتِ الْمُجَلِّلِ قَالَتْ:

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ بِكَ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتّٰى اِذَا كُنْتَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، عَلٰى لَيْلَةٍ اَوْ لَيْلَتَيْنِ طَبَخْتُ لَكَ طَبْخَةً فَفَنِيَ الْحَطَبُ، فَخَرَجْتُ اَطْلُبُهُ، فَتَنَاوَلْتَ الْقِدْرَ، فَانْكَفَاَتْ عَلٰى ذِرَاعِكَ، فَاَتَيْتُ بِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سُمِّيَ بِكَ قَالَتْ: فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ فِيْكَ، وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِكَ وَدَعَا لَكَ وَقَالَ: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَتْ: فَمَا قُمْتُ بِكَ مِنْ عِنْدَهُ اِلَّا وَقَدْ بَرِئَتْ يَدُكَ

❀❀ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سیّدہ اُمّ جمیل بنت مجلل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں تمہیں لیکر حبشہ کی سرزمین سے آئی ابھی مدینہ منورہ آتے ہوئے ایک یا دو راتیں گزری تھیں کہ میں نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا لکڑیاں ختم ہو گئیں میں

2977– إسناده حسن فی الشواهد، عبد الرحمٰن بن عثمان بن إبراهيم: ضعفه أبو حاتم، وقال: روى عن أبيه أحاديث منكرة، وذكره المؤلف فی "الثقات" "8/372"، وأورده البخاری فی "التاريخ الكبير " "5/330"، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا . وأبوه عثمان ذكره المؤلف فی "الثقات" "5/154"، وقال ابوحاتم: يكتب حديثه وهو شيخ. وأخرجه الطبرانی "24/902" من طريق زكريا بن يحيى زحمويه، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/418" و"6/437"–"438"، وابن الأثير فی "أسد الغابة" "5/85"، و"7/309"–"310" من طريق إبراهيم بن أبی العباس ويونس بن محمد، والحاكم "4/62"، والطبرانی "24/902" من طريق سعيد بن سليمان وبشار بن موسى، أربعتهم عن عبد الرحمٰن بن عثمان، به، وقال الهيثمی فی "المجمع" "5/113": رواه أحمد والطبرانی، وفيه عبد الرحمٰن بن عثمان الحاطبی ضعّفه أبو حاتم . وأخرجه الطبرانی "19/535" من طريق الحميدی، عن عبد الله بن الحارث بن محمد بن حاطب الجمحی عن أبيه، عن جده. وذكره الهيثمی فی "المجمع" "9/415"، وقال: رواه الطبرانی، والحارث بن محمد بن حاطب لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات. وله شواهد تقدمت برقم "2962" و"2970" و"2971" و ."2972"

لکڑیوں کی تلاش میں نکلی تم نے ہنڈیا کو پکڑا اور اپنی کلائی کے اوپر انڈیل لیا میں تمہیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ محمد بن حاطب ہے اور یہ پہلا بچہ ہے جس کا نام آپ ﷺ کے اسم مبارک پر رکھا گیا ہے سیّدہ اُمّ جمیل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن تمہارے منہ میں ڈالا تمہارے سر پر دست مبارک پھیرا اور تمہارے لیے دعا کی اور یہ کہا:

''تو تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار! تو شفا عطا کر دے تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے شفا صرف وہی ہے جو تو عطا کرے ایسی شفا عطا کر دے جو بیماری کو نہ رہنے دے۔''

سیّدہ اُمّ جمیل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے تمہیں لے کر اٹھی نہیں تھی کہ تمہارا ہاتھ ٹھیک ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا دَعَا الْمَرْءُ بِهِ الْعَلِيلُ عُوفِيَ مِنْ عَلَتِهِ تِلْكَ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِعَدَدٍ مَعْلُومٍ

اس چیز کا تذکرہ جب آدمی اس کے ذریعے بیمار کے لیے دعا کرے تو وہ بیمار اس بیماری سے ٹھیک ہو جاتا ہے جبکہ وہ دعا متعین تعداد میں پڑھی جائے

2978 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَاْسِهِ، ثُمَّ قَالَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَنْ يَّشْفِيكَ فَاِنْ كَانَ فِي اَجَلِهِ تَاْخِيرٌ عُوفِيَ مِنْ وَجَعِهِ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے تو اس کے سرہانے تشریف فرما ہوتے اور پھر سات مرتبہ یہ پڑھتے تھے۔

''میں عظیم اللہ تعالیٰ سے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے، یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا کرے۔''

تو اگر اس کا آخری وقت قریب آنے میں تاخیر ہوتی تو اسے اس بیماری سے عافیت نصیب ہو جاتی تھی۔

2978– إسناده قوي على شرط البخاري . وأخرجه الحاكم "1/343" من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عن ابن وهب بهٰذا الإسناد. وقال هٰذا الحديث شاهد صحيح غريب من رواية المصريين عن المدنيين عن الكوفيين، لم نكتبه عاليًا إلا عنه، وقد خالف الحجاج بن أرطاة الثقات في الحديث عن المنهال بن عمرو .وأخرجه أحمد "1/239" و"243"، والترمذي "2083" في الطب: باب "32"، وأبو داوُد "3106" في الجنائز: باب الدعاء للمريض عند العيادة، من طريق المنهال بن عمرو، به . وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث المنهال بن عمرو. وانظر الحديث رقم ."2975"

فَصْلٌ فِیْ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

فصل: امت (محمدیہ) کی عمروں کا تذکرہ

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا اَمْهَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُسْلِمِيْنَ فِیْ اَعْمَارِهِمْ، وَاكْتِسَابِ الطَّاعَاتِ لِيَوْمِ فَقْرِهِمْ وَفَاقَتِهِمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی عمروں کے حوالے سے مہلت دی ہے تاکہ وہ اس دن کے لیے نیکیاں کما لیں جب انہیں ان کی شدید ضرورت ہوگی

2979 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ عَمَّرَهُ اللّٰهُ سِتِّيْنَ سَنَةً فَقَدْ اَعْذَرَ اِلَيْهِ فِی الْعُمُرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جسے اللہ تعالیٰ ساٹھ سال کی عمر عطا کردے، تو عمر کے حوالے سے اس کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیتا۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَدَدِ الَّذِیْ بِهٖ يَكُوْنُ عَوَامُّ اَعْمَارِ النَّاسِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس عدد کی صفت کے بارے میں ہے جو اس بارے میں ہے کہ لوگوں کی عمریں عام طور پر اتنی ہوں گی

2979- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه أحمد "2/417" من طريق قتيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الرامهرمزي في "الأمثال" ص: "64"، والبيهقي "3/370"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "424" من طريق عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، به. وأخرجه البخاري "6419" في الرقاق: باب من بلغ ستين بسنة فقد أعذر إلى الله في العمر، والبيهقي "3/370"، والبغوي "4032" من طريق معن ابن محمد الغفاري، وأحمد "2/320"، والبيهقي "3/370"، والخطيب في "تاريخه" "1/290" من طريق محمد بن عجلان، وأحمد "2/405" من طريق أبي معشر، والحاكم "2/427" من طريق الليث، وأحمد "2/275"، والحاكم 2/427"-"428 من طريق رجل من بني غفار، خمستهم عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، به. وأخرجه الحاكم "2/427" من طريق محمد بن عبد الرحمٰن الغفاري، عن أبي هريرة.

2980 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَعْمَارُ اُمَّتِىْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ، وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ.

قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: وَاَنَا مِنَ الْاَقَلِّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کی (اوسط) عمریں ساٹھ سال سے لے کر ستر سال تک ہوں گی اور بہت کم لوگ ہوں گے جو انہیں عبور کریں گے۔''

ابن عرفہ نامی راوی کہتے ہیں: میں ان کم لوگوں میں سے ہوں (یعنی میری عمر ستر سال سے زیادہ ہو چکی ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ حَسُنَ عَمَلُهُ فِىْ طُوْلِ عُمْرِهٖ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کا عمل لمبی عمر ہونے کی صورت میں اچھا ہو، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے تحت ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے

2981 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىُّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ، قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا، وَاَحْسَنُكُمْ اَعْمَالًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

2980- إسناده حسن. محمد بن عمرو – وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ – حسن الحديث، روى له البخاري مقرونًا بغيره ومسلم في المتابعات، وقد توبع عليه. والمحاربي: هو عبد الرحمٰن بن محمد بن زياد. وأخرجه ابن ماجه "4236" في الزهد: باب الأمل والأجل، والحاكم "2/427"، والبيهقي "3/370"، والخطيب في "تاريخه" "6/397"، والترمذي "3550" في الدعوات: باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم وقد تحرف فيه "عبد الرحمٰن عن محمد بن عمرو" إلى "عبد الرحمٰن بن محمد بن عمرو"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "252" من طريق الحسن بن عرفة بهٰذا الإسناد. وليس فيها زيادة الحسن بن عرفة. وقال الحاكم: هٰذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من حديث محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، لا نعرفه إلا من هذا الوجه. وحسنه الحافظ في "الفتح" "11/240". وأخرجه الترمذي "2331" في الزهد: باب ما جاء في فناء أعمار هذه الأمة ما بين الستين إلى السبعين من طريق محمد بن ربيعة، عن كامل أبي العلاء، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وقال: هٰذا حديث حسن غريب من حديث أبي صالح، عن أبي هريرة،

''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین وہ لوگ ہیں جن کی عمریں طویل ہوں اور ان کے عمل اچھے ہوں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَدْ يَفُوقُ الشَّهِيدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کی عمر طویل ہو اور اس کا عمل اچھا ہو وہ (بعض اوقات) اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے شخص پر فوقیت رکھتا ہے

2982 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَابْنُ اَبِي حَازِمٍ، يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ مِنْ بَلِيٍّ، فَكَانَ اِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا وَاحِدًا، وَكَانَ اَحَدُهُمَا اَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْاٰخَرِ، فَغَزَا الْمُجْتَهِدُ فَاسْتُشْهِدَ، وَعَاشَ الْاٰخَرُ سَنَةً حَتّٰى صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ مَاتَ، فَرَاَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَارِجًا خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ، فَاَذِنَ لِلَّذِي تُوُفِّيَ اٰخِرَهُمَا، ثُمَّ خَرَجَ فَاَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى طَلْحَةَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْنِ لَكَ، فَاَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ

2981– إسناده قوى، محمد بن عفان العقيلي: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: يغرب، ومن فوقه ثقات، وابن إسحاق قد صرّح بالتحديث. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى البصرى. وقد تقدم هٰذا الحديث برقم "484" من طريق جعفر بن عون، عن محمد بن إسحاق، بهٰذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

2982– يعقوب بن حميد بن كاسب مختلف فيه، وقال ابن عدى: لا بأس به، وهو كثير الحديث، كثير الغرائب، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن رواية أبى سلمة عن طلحة بن عبيد الله مرسلة، فإنه لم يسمع منه. وابن أبى حازم: هو عبد العزيز بن أبى حازم. وأخرجه أحمد "1/163" من طريق بكر بن مضر، وابن ماجه "3925" فى تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا من طريق الليث بن سعد، والبيهقى 3/371"-"372 من طريق ابن لهيعة ويحيى بن أيوب وحيوة بن شريح، خمستهم عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، بهٰذا الإسناد. وله شاهد من حديث أبى هريرة رواه الإمام أحمد فى "مسنده" "2/333"، وحسن إسناده الهيثمى فى "مجمع الزوائد" . "10/124" وأخرجه من حديث سعد بن أبى وقاص مالك "1/174" بلاغًا، ووصله أحمد "1/177"، وابن خزيمة "310" بإسناد صحيح، وأورده الهيثمى فى المجمع "1/297"، وزاد نسبته إلى الطبرانى فى الأوسط، وقال: رجال أحمد رجال الصحيح. ورواه مالك "1/174"، وأحمد "1/177"، والنسائى، وابن خزيمة فى "صحيحه" من حديث سعد بن أبى وقاص. وأخرجه أحمد 1/161 "-"162 من طريق محمد بن إسحاق، عن محمد بن إبراهيم التيمى، عن أبى سلمة، عن طلحة بن عبيد الله. وأخرج أحمد "2/163" من طريق طلحة بن يحيى بن طلحة. وذكره الهيثمى فى "المجمع" "10/204"، وقال: رواه أحمد، فوصل بعضه وأرسل أوله، ورواه أبو يعلى والبزار، فقالا: عن عبد الله بن شداد عن طلحة، فوصلاه بنحوه، ورجالهم رجال الصحيح.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ، وَعَجِبُوا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ اَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا، وَاسْتُشْهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَدَخَلَ هٰذَا الْجَنَّةَ قَبْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هٰذَا بَعْدَهُ بِسَنَةٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ.

قَالَ: وَاَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَهُ، وَصَلّٰى كَذَا وَكَذَا فِي الْمَسْجِدِ فِي السَّنَةِ؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: فَلَمَّا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِينَ، وَقُتِلَ طَلْحَةُ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِينَ يَوْمَ الْجَمَلِ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "بلی" نامی علاقے سے تعلق رکھنے والے دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں نے ایک ساتھ اسلام قبول کیا ان دونوں میں سے ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ کوشش کرنے والا تھا اس کوشش کرنے والے نے جنگ میں حصہ لیا اور جام شہادت نوش کر لیا دوسرا شخص مزید ایک سال تک زندہ رہا' یہاں تک کہ اس نے رمضان کے روزے بھی رکھے پھر اس کا انتقال ہوا۔ ایک مرتبہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا ایک شخص جنت سے باہر آیا اس نے اس شخص کو جنت میں جانے کی اجازت دی جس کا انتقال ان دونوں افراد میں سے بعد میں ہوا تھا پھر وہ شخص جنت سے باہر آیا اور اس نے اسے اندر جانے کی اجازت دی جو شہید ہوا تھا پھر وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف واپس آیا اور بولا: تم ابھی واپس چلے جاؤ ابھی تمہارا وقت نہیں آیا اگلے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے بات چیت کی اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا اور اپنی حیرانگی کا اظہار کیا ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ شخص' تو ان دونوں میں سے زیادہ کوشش کرنے والا تھا اور وہ اللہ کی راہ میں شہید بھی ہوا تھا' لیکن یہ (دوسرے والا) اس سے پہلے جنت میں داخل ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے اس کے بعد ایک سال تک زندگی بسر نہیں کی تھی؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا تھا اور اس میں روزے رکھے تھے اور سال بھر میں مسجد میں اتنی اتنی نمازیں ادا نہیں کی تھیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی لیے ان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

ابوسلمہ نامی راوی کا انتقال **94** ہجری میں ہوا تھا جبکہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے موقع پر سن **36** ہجری میں شہید ہوئے تھے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا نُورًا فِي الْقِيَامَةِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو قیامت کے دن نور عطا کرنے کا تذکرہ جو اس کی راہ میں (عبادت کرتے ہوئے) جوانی بسر کرتا ہے

2983 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ وَكَانَ يُسَمّٰى شُعْبَةَ الصَّغِيرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو جائے (یعنی جس مسلمان کے سفید بال آ جائیں) تو یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوں گے۔''

2984 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ، بِنَسَا قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اس کے سفید بال آ جائیں) تو یہ چیز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی۔''

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ، وَحَطِّ السَّيِّئَاتِ وَرَفْعَ الدَّرَجَاتِ لِلْمُسْلِمِ بِالشَّيْبِ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے نیکیاں نوٹ کرنے، گناہ ختم کرنے اور درجات بلند کرنے کا تذکرہ جو دنیا میں مسلمان ہونے کے عالم میں بوڑھا ہوتا ہے

2985 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ،

2983- إسناده قوى، رجاله رجال البخارى غير سُليم بن عامر، فمن رجال مسلم . محمد بن حمير: هو ابن أنيس القضاعى السليحى.وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "1/58" من طريق إبراهيم بن محمد بن عرق الحمصى، عن محمد بن المصفى، عن سويد بن عبد العزيز، عن ثابت بن عجلان، عن مجاهد، عن ابن عمر، عن عمر .ويشهد له حديث أبى نجيح الآتى بعده، وحديث كعب بن مرة عند الترمذى "1634"، والنسائى "6/27"، وأحمد "4/235"-"236"، والبيهقى "9/162"، وحديث أبى هريرة عند القضاعى فى "مسند الشهاب" "457"، وحديث فضالة بن عبيد عند الطبرانى "18/782" و"783"، وأحمد ."6/20"

2984- إسناده صحيح حميد بن زنجوية روى له أبو داوُد والنسائى وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث العنبرى، وأبو نجيح: هو عمرو بن عبسة.وأخرجه البيهقى "9/161" من طريق شيبان، عن قتادة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "4/386"، والترمذى "1635" فى فضائل الجهاد: باب ما جاء فى فضل من شاب شيبة فى سبيل الله، من طريق حيوة بن شريح الحمصى .وأخرجه أحمد "4/113"، والنسائى "6/26" فى الجهاد: باب ثواب من رمى بسهم فى سبيل الله عز وجل، من طريق سليم بن عامر، والبيهقى "9/272" من طريق أسد بن وداعة الطائى، كلاهما عن شرحبيل بن السمط، عن عمرو بن عبسة.

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِی الْاِسْلَامِ كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سفید بالوں کو اکھاڑو نہیں' کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اس کے سفید بال آ جائیں) 'تو اس کے لیے ان کے عوض میں نیکیاں لکھی جائیں اور ان کے عوض میں اس کے گناہ معاف ہوں گے اور ان کے عوض میں اس کے درجات بلند ہوں گے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهٖ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلٰى اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ وَمُنْتَحِلِی السُّنَنِ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے معطلہ فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض لوگوں نے محدثین اور سنت کے پیروکار افراد پر تنقید کی ہے

2986 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ سُئِلَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: لَا يَاْتِی عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ *

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت روئے زمین پر موجود کوئی شخص آج سے ٹھیک ایک سو سال بعد زندہ نہیں ہوگا۔

2985– إسناده حسن، محمد بن عمرو، هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونًا بغيره ومسلم في المتابعات .وأخرجه بلفظ الحديث "2983" القضاعي في "مسند الشهاب" "457" من طريق عنبسة الحداد، عن مكحول، عن أبي هريرة .ولـه شاهد من حديث عبد الله بن عمرو. وأخرجه أبو داوُد "4202" في الترجل: باب في نتف الشيب، والترمذي "2821" في الأدب: باب ما جاء في النهي عن نتف الشيب، والنسائي "8/136" في الزينة: باب النهي عن نتف الشيب، وأحمد "2/179"، و"207" و"210"، وابن ماجه "3731" في الأدب: باب نتف الشيب، والبغوي "3181"، والبيهقي ."7/311" وقال الترمذي: حديث حسن.وفي الباب عن أنس موقوفًا عند مسلم "2341" "104" في الفضائل: باب شيبه صلى الله عليه وسلم، بلفظ: "يكره أن ينتف الرجل الشعرة البيضاء من رأسه ولحيته."

2986– إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد، وأبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعة.وأخرجه مسلم "2539" في فضائل الصحابة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "لا تأتي مئة سنة وعلى الأرض نفس منفوسة اليوم"، من طريقين، عن أبي خالد، بهذا الإسناد. وزاد في لفظه: "اليوم."

ذِكْرُ خَبَرٍ وَّهِمَ فِي تَأْوِيلِهِ جَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

اس روایت کا تذکرہ جس کی تاویل کے بارے میں ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی جنہیں علم حدیث میں مہارت حاصل نہیں ہے

2987 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث):سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ: تَسْاَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ: مَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال سے ایک ماہ پہلے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہو اس کا علم اللہ کے پاس ہے اور میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہتا ہوں کہ آج روئے زمین پر جو بھی شخص موجود ہے وہ آج سے ایک سو سال بعد زندہ نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ سِنَّ اَحَدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لَا يَجُوزُ عَلَى الْمِائَةِ سَنَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس امت میں سے کسی بھی شخص کی عمر ایک سو سال سے زیادہ نہیں ہوگی

2988 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):تَسْاَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2987– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن جريج وأبو الزبير صرحًا بالتحديث عند مسلم . فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه أحمد "3/385"، ومسلم "2538" في فضائل الصحابة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "لا تأتي مئة سنة وعلى الأرض نفس . منفوسة اليوم ." من طريق حجاج بن محمد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/322"، ومسلم "2538" من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، به .وأخرجه أحمد "3/345" من طريق ابن لهيعة عن أبي الزبير، به . وأخرجه أحمد "3/314"، والترمذي "2250" في الفتن: باب "64" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر . وأخرجه مسلم "2538" "220" من طريق أبي الوليد، عن أبي عوانة، عن حصين، عن سالم، عن جابر. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "375" و"376"

2988– حديث صحيح. مبارك بن فضالة صدوق، وقد صرح بالسماع، فانتفت شبهة تدليسه، وباقي رجاله ثقات، وسيكرره المصنف برقم ."2991"وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار " بتحقيقنا "377" من طريق سليمان بن شعيب الكيساني، حدثنا علي بن معبد العبدي، حدثنا أبو مليح الحسن بن عمر الفزاري، عن الزهري، عن أنس. وهٰذا إسناد صحيح.

''تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس وقت روئے زمین پر موجود کوئی بھی زندہ شخص آج سے ایک سو سال بعد زندہ نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وُرُودَ هٰذَا الْخَطَّابِ كَانَ لِمَنْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ عَلٰى سَبِيلِ الْخُصُوصِ دُونَ الْعُمُومِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روایت کے یہ الفاظ ان لوگوں کے بارے میں ہیں جو اس وقت میں موجود تھے اور یہ الفاظ خصوصی ہیں عمومی نہیں ہیں

2989 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، (متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ: رَاَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ؟ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مِنْهَا مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات کے آخری دور میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اپنی اس آج کی رات کے بارے میں پتہ ہے؟ آج سے ٹھیک ایک سو سال بعد ایسا کوئی شخص باقی نہیں ہوگا' جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ عُمُومَ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ، اُرِيْدَ بِهٖ بَعْضُ ذٰلِكَ الْعُمُومِ لِاَقْوَامٍ بِاَعْيَانِهِمْ دُونَ كُلِّيَةِ عُمُومِهٖ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے اس میں عموم پایا جاتا ہے اور اس کے ذریعے بھی اس عموم کا کچھ حصہ مراد ہے جو متعین لوگوں کے بارے میں مکمل عموم مراد نہیں ہے

2990 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ،

2989– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وابن عفير: هو سعيد بن كثير بن عفير. وأخرجه البخاري "116" في العلم: باب السمر في العلم، والطحاوي "374" من طريق سعيد بن كثير بن عفير، بهٰذا الإسناد وأخرجه مسلم "2537" في فضائل الصحابة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "لا تأتي مئة سنة وعلى الأرض نفس منفوسة اليوم"، من طريق الليث، به. وأخرجه أحمد "2/88" و "121"، و "131"، والبخاري "564" في مواقيت الصلاة: باب ذكر العشاء والعتمة، و "601" باب السمر في الفقه والخير بعد العشاء. وأبو داوٗد "4348" في الملاحم: باب قيام الساعة: والترمذي "2251" في الفتن: باب "164"، ومسلم "2537"، والطحاوي "373"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" "5/293"، من طرق عن الزهري، به.

اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جو شخص بھی آج زندہ ہے ایک سو سال گزرنے کے بعد ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ اَرَادَ بِهٖ مَنْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اور روئے زمین پر کوئی بھی زندہ شخص'' اس سے آپ کی مراد وہ شخص ہے جو اس دن میں موجود تھا

2991 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):تَسْاَلُوْنَنِي عَنِ السَّاعَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ تَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آج روئے زمین پر موجود کوئی بھی زندہ شخص ایک سو سال کے بعد زندہ نہیں ہوگا۔''

2990– إسناده صحيح على شرط مسلم: سليمان التيمي: هو ابن طرخان، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطعة. وهو في "مسند أبي يعلى" . "2217"وأخرجه أحمد "3/379"، ومسلم "2538" من طريق يزيد بن هارون بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "3/305"، ومسلم "2538" من طريقين عن سليمان التيمي، به. وانظر الحديث رقم ."2987"

2991– هو مكرر الحديث ."2988"وفي الباب: حديث بريدة عن البزار "228" و."229" وقال الهيثمي في "المجمع" "1/198" و"199"، رجاله رجال الصحيح .وحديث أبي ذر عند البزار أيضًا ."227"وحديث أبي مسعود عقبة بن عمرو الأنصاري عند أحمد "1/93"، وابنه في الزوائد "1/140"، وأبي يعلى "467" و"583"، والطبراني في "الكبير" "17/693"، والحاكم "4/498"، والطحاوي في "مشكل الآثار" ."372" وذكره الهيثمي في "المجمع" "1/197"–"198"، ونسبه إلى أحمد وأبي يعلى والطبراني في "الكبير" و"الأوسط"، وقال: رجاله ثقات .وحديث سفيان بن وهب الخولاني عند الطبراني "7/6405" و"6406" والحاكم ."4/499" وصححه الحاكم، وقال الهيثمي في "المجمع" "1/198": رواه الطبراني في "الكبير" ورجاله موثقون.

فَصْلٌ فِيْ ذِكْرِ الْمَوْتِ

فصل: موت کا تذکرہ

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالْاِكْثَارِ مِنْ ذِكْرِ مُنَغِّصِ اللَّذَّاتِ، نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ وُرُوْدِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ لذات کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرے ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی آمد کی برکت کا سوال کرتے ہیں

2992 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، وَيَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔''

2992- إسناده حسن . وأخرجه نعيم بن حماد في زيادات "الزهد" لابن المبارك "146" من طريق الفضل بن موسى بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذى "2307" فى الزهد: باب ما جاء في ذكر الموت، وابن ماجه "4258" فى الزهد: باب ذكر الموت والاستعداد له، من طريق محمود بن غيلان، به . وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب.وأخرجه القضاعى فى "مسند الشهاب" "669" من طريق هدية بن عبد الوهاب، والخطيب فى "التاريخ" "9/470" من طريق عبد الله بن سنان، كلاهما عن الفضل بن موسى، به.وأخرجه أحمد 2/292"-"293، والنسائى "4/4" فى الجنائز: باب كثرة ذكر الموت، والخطيب "1/384"، والحاكم "4/321"، من طريق يزيد بن هارون عن محمد بن إبراهيم، عن محمد بن عمرو، به . وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبى، وسقط من سند الحاكم "محمد بن إبراهيم ."وله شاهد من حديث أنس بن مالك عند أبى نعيم فى "الحلية" "9/252" والخطيب فى "تاريخه" 12/72"-"73، وسنده صحيح، وصحّحه الضياء المقدسى فى "المختارة" ."1/521" وآخر من حديث ابن عمر عند القضاعى فى "مسند الشهاب" "671"، وفيه القاسم بن محمد الأزدى لا يعرف بجرح ولا تعديل.وثالث من حديث عمر بن الخطاب، عند أبى نعيم فى "الحلية" "6/355"، وفى سنده راو لا يدرى من هو.ورابع من حديث زيد بن أسلم مرسلًا عند ابن المبارك "145"، ومن طريقه البغوى ."1447"وخامس من حديث أبى سعيد عند الترمذى "2460" فى صفة القيامة، وحسنه. والحديث صحيح بها.وانظر الحديث رقم "2993" و"2994" و."2995"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِالْإِكْثَارِ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے موت کا ذکر کثرت سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے

2993 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، فَمَا ذَكَرَهُ عَبْدٌ قَطُّ وَهُوَ فِيْ ضِيقٍ اِلَّا وَسَّعَهُ عَلَيْهِ، وَلَا ذَكَرَهُ وَهُوَ فِيْ سَعَةٍ اِلَّا ضَيَّقَهُ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو جو بھی بندہ تنگی کے عالم میں اسے یاد کرتا ہے یہ اس کے لیے کشادہ ہو جاتی ہے اور جو بھی شخص گنجائش کے عالم میں اسے یاد کرتا ہے یہ اس کے لیے تنگی کر دیتی ہے۔''

2994 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کرو۔''

ذِكْرُ اِكْثَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْقَوْلِ لِمَا وَصَفْنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس چیز کا کثرت سے ذکر کرنے کا تذکرہ جو ہم نے بیان کی ہے

2995 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ: اَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: ''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو۔''

2994– إسناده حسن . عبد العزيز بن مسلم: هو القسملي . وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" "668" من طريق أبي يعلي، بهذا الإسناد .وأخرجه "670" من طريق عيسى بن إبراهيم، عن عبد العزيز بن مسلم، به.وانظر الحديث رقم "2992" و"2994" و."2995"

2995– إسناده حسن كالذي قبله.

فَصْلٌ فِي الْأَمَلِ

فصل: (لمبی زندگی کی) امید کا تذکرہ

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُطَوِّلَ الْمَرْءُ أَمَلَهُ فِي عِمَارَةِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الزَّائِلَةِ الْفَانِيَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس زائل ہو جانے والی فانی دنیا میں آباد کرنے کے بارے میں طویل امیدیں رکھے

2996 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْأُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا وَأُمِّي نُصْلِحُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: خُصٌّ لَنَا نُصْلِحُهُ، فَقَالَ: الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اس وقت میں اور میری والدہ اپنے لیے چھپر بنا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: ہم اپنے چھپر کو درست کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس سے زیادہ تیزی سے آجائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُرِدْ بِهِ عَلَى الْبَتَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''معاملہ اس سے زیادہ تیز ہوگا'' اس سے آپ کی مراد یہ نہیں ہے کہ فوراً ایسا ہو جائے گا

2997 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ

2996– إسناده على شرط الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، وأبو السفر: هو سعيد بن يحمد. وأخرجه أحمد "1/161"، والترمذي "2335" في الزهد: باب ما جاء في قصر الأمل، أبو داؤد "5236" في الأدب: باب ما جاء في البناء، وابن ماجه "4160" في الزهد: باب في البناء والخراب، من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أبو داؤد "5235"، والبغوي "4030" من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، به. والخص: بيت من شجر أو قصب.

اَبِی السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَرَّ بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نُصْلِحُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْنَا: خُصٌّ لَنَا وَهَی، فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَرَی الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے ہم اس وقت اپنا چھپر درست کررہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ ہمارا چھپر ہے اور ہم اسے ٹھیک کررہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں قیامت اس سے بھی زیادہ جلدی آجائے گی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَقْرِيبِ اَجَلِهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ وَتَبْعِيدِ اَمَلِهٖ عَنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے ذہن میں موت کا خیال زیادہ رکھے اور اپنے ذہن سے امیدوں کو دور رکھے

2998 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): هٰذَا ابْنُ آدَمَ، وَهٰذَا اَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ، فَقَالَ: وَثَمَّ اَمَلُهُ وَثَمَّ اَمَلُهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ آدم کا بیٹا ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اپنی گدی پر رکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو آگے لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور یہاں اس کی امید ہے اور یہاں اس کی امید ہے۔''

2997- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله . رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن موهب -وهو يزيد بن خالد بن يزيد عن عبد الله بن موهب- روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة.

2998- إسناده قوى. عبد الوارث بن عبيد الله روى له الترمذى، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح .وأخرجه الترمذى "2334" فى الزهد: باب ما جاء فى قصر الأمل، والبغوى "4092" من طريقين عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد "3/123" و"135"، "142"، و"257"، وابن ماجه "4232" فى الزهد: باب الأمل والأجل، من طريق حماد بن سلمة، به.وأخرجه البخارى "6418" فى الرقاق: باب فى الأمل وطوله، من طريق إسحاق بن عبد الله بن أبى طلحة، عن أنس قال: خط النبى صلى الله عليه وسلم خطوطًا، فقال: هذا الأمل وهذا الأجل، فبينما هو كذلك إذ جاء "الخط الأقرب."وأخرجه أحمد "3/265" من طريق ثابت، عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ ثلاث حصيات فوضع واحدة، ثم وضع أخرى بين يديه، ورمى بالثالثة، فقال: "هذا ابن آدم، وهذا أجله، وذاك أمله، التى رمى بها ." وفى الباب عن ابن مسعود عند الترمذى "2454"، وأحمد "1/385"، والدارمى ص "700"، وابن ماجه ."4231"وعن بريدة عند الترمذى ."2870"وعن أبى سعيد الخدرى عند أحمد ."3/18"

فَصْلٌ فِي تَمَنِّي الْمَوْتِ

فصل: موت کی آرزو کرنے کا تذکرہ

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُعَاءِ الْمَرْءِ بِالْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کسی لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی دعا مانگے

2999 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا خَبَّابًا، نَعُوْدُهُ، وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ سَبْعًا، وَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ، ثُمَّ ذَكَرَ مَنْ مَضٰى مِنْ اَصْحَابِهٖ، اَنَّهُمْ مَضَوْا لَمْ يَاْكُلُوْا مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَاِنَّمَا بَقِيْنَا بَعْدَهُمْ حَتّٰى نِلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَدْرِيْ اَحَدُنَا مَا يَصْنَعُ بِهٖ اِلَّا اَنْ يُنْفِقَهُ فِي التُّرَابِ، وَاِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفَقَتَهُ فِي التُّرَابِ

✿✿ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع نہ

2999- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار- وهو الرمادي- روى له أبو داوٗد والترمذي، وهو حافظ، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفيان: وهو ابن عيينة، وإسماعيل بن أبي خالد: هو الأحمسي . وأخرجه الحميدي في "مسنده" "154"، ومن طريقه الطبراني "4/3633"، وأبو نعيم في "الحلية" "1/146" عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "2681" في الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب كراهة تمني الموت لضر نزل به، من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن سفيان بن عيينة، به.وأخرجه أحمد "5/109"، و"110"، و"112" و"6/395"، والبخاري "5672" في المرضى: باب تمني المريض الموت. و "6349" و"6350" في الدعوات: باب الدعاء بالموت والحياة، و "6340" و"6431" في بالرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، و "7234" في التمني: باب ما يكره من التمني، ومسلم "2681"، والنسائي "4/4" في الجنائز: باب الدعاء بالموت، والطبراني "4/3632" و"3634" و"3635" و"3636" و"3637" والبيهقي "3/377" من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وأخرجه أبو نعيم "1/146" من طريق عيسى بن المسيب، عن قيس، به .وأخرجه أحمد "5/109" و"110" و"111" و"6/395"، والترمذي "970" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن التمني للموت، "2483" في صفة القيامة: باب "40"، والقضاعي . في "مسند الشهاب " "1046"، والطبراني "4/3668" و"3669" و"3670" و"367" و"3672" و"3675" و"3679" والحاكم "3/383". وأبو نعيم "1/144" و"145"

کیا ہوتا کہ ہم موت کی دعا کریں' تو میں اس کے لیے دعا کرتا پھر انہوں نے اپنے (دنیا سے) رخصت ہو جانے والے ساتھیوں کا ذکر کیا کہ یہ حضرات تشریف لے گئے اور انہوں نے اپنے اجر میں سے (دنیاوی فائدے کے طور پر) کچھ بھی نہیں پایا اور ان کے بعد ہم باقی رہ گئے اور ہم نے دنیا بھی حاصل کی ہم میں سے کسی ایک کو یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ کیا کرے؟ سوائے اس کے کہ وہ اس (مال و دولت کو) مٹی میں خرچ کرے (یعنی تعمیرات کرے) اور مسلمان کو اس کی ہر چیز میں اجر دیا جائے گا' سوائے اس چیز کے' جو اس نے مٹی میں خرچ کیا ہو (یعنی تعمیرات پر خرچ کیا ہو)

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ تَمَنِّي الْمَوْتِ، وَالدُّعَاءِ بِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے اور اس کے بارے میں دعا مانگنے سے منع کیا گیا ہے

3000 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ خَيْرًا، وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے' کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا' تو ہو سکتا ہے اس کی بھلائی میں اضافہ ہو اور اگر وہ گنہگار ہوگا' تو ہو سکتا ہے وہ توبہ کر لے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْحَيَاةِ اَوِ الْوَفَاةِ اَيُّهُمَا كَانَ خَيْرًا مِنْهُمَا لِلْمَرْءِ، اِذَا اَرَادَ الدُّعَاءَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی نے دعا مانگنی ہو تو پھر وہ زندگی یا موت کے بارے میں دعا

3000- إسناده صحيح. أبو مروان العثماني- وهو محمد بن عثمان بن خالد- روى له النسائي والترمذي، ووثقه أبو حاتم، وقال صالح بن محمد الأسد: ثقة صدوق، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. إبراهيم بن سعد: هو ابن إبراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف الزهري، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة الهذلي. وأخرجه أحمد "2/263" من طريق حماد، والنسائي "4/2" في الجنائز: باب تمني الموت، من طريق معن ابن عيسى، كلاهما عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/263" من طريق يعقوب عن ابن شهاب، به. وأخرجه الترمذي "2403" في الزهد: باب "58"، من طريق. يحيى بن عبيد الله، عن أبيه، به ويحيى هذا: متروك. وأخرجه أحمد "2/309"، والبغوي "1445" من طريق معمر، وأحمد "2/514" من طريق محمد بن أبي حفصة، والبخاري "5673" في المرضى: باب تمني المريض الموت، والدارمي "2/709"، والبيهقي "3/377" من طريق شعيب، والنسائي "4/3" من طريق الزبيدي، أربعتهم عن الزهري، عن أبي عبيد مولى عبد الرحمٰن بن عوف، عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم. "3015" وقوله: "يستعتب": أي: يرجع عن موجب العتب عليه.

مانگے کہ ان میں سے جو بھی آدمی کے حق میں بہتر ہے (وہ اسے مل جائے)

3001 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ مُتَمَنِّيًا، فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی بھی شخص کسی پیش آنے والی پریشانی کی وجہ سے موت کی آرزو ہرگز نہ کرے' اگر اس نے ضرور یہ آرزو کرنی ہو' تو پھر وہ یہ کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو' تو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو' تو مجھے موت دے دینا۔''

3001- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخاری. وأخرجه أبو داوٗد "3108" فی الجنائز: باب فی كراهية تمنی الموت، والنسائی "4/3" فی الجنائز: باب تمنی الموت، وابن ماجه "4265" فی الزهد: باب ذكر الموت والاستعداد له، من طريقين عن عبد الوارث بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/101"، والبخاری "6351" فی الدعوات: باب الدعاء بالموت والحياة، ومسلم "2680" فی الذكر والدعاء والتوبة: باب كراهة تمنی الموت، والترمذی "971" فی الجنائز: باب ما جاء فی النهی عن التمنی للموت، من طريق إسماعيل بن علية، عن عبد العزيز بن صهيب، به. وانظر الحديث رقم "2966".

فَصْلٌ فِي الْمُحْتَضِرِ

فصل: قریب المرگ شخص کا تذکرہ

3002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اقْرَءُوْا عَلٰى مَوْتَاكُمْ يس.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ: اقْرَءُوا عَلٰى مَوْتَاكُمْ يس، اَرَادَ بِهِ مَنْ حَضَرَتْهُ الْمَنِيَّةُ لَا اَنَّ الْمَيِّتَ يُقْرَاُ عَلَيْهِ

وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے قریب المرگ لوگوں پر سورۂ یٰسین کی تلاوت کرو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اپنے مردوں پر اسے پڑھو'' اس سے مراد یہ ہے: جس شخص کا آخری وقت قریب آچکا ہو اس پر سورت یٰسین پڑھو، اس کی وجہ یہ ہے: مردوں پر تلاوت نہیں کی جاتی۔

اسی طرح نبی اکرم کا یہ فرمان: ''تم اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو'' (یعنی قریب المرگ لوگوں کو اس کی تلقین کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَلْقِيْنِ الشَّهَادَةِ مَنْ حَضَرَتْهُ الْمَنِيَّةُ

قریب المرگ شخص کو کلمہ شہادت کی تلقین کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3002- إسناده ضعيف لجهالة أبي عثمان، وليس هو بالنهدي، ولاضطرابه كما سيأتي. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" "1074"، والبغوي "1464" من طريق عبد الله بن المبارك، عن سليمان التيمي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/237"، وأحمد "5/26"، و"27"، وأبو عبيد في "فضائل القرآن" ورقة "65"، وأبو داوٗد "3121" في الجنائز: باب القراءة عند الميت، وابن ماجه "1448" في الجنائز: باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر، والطبراني "20/510"، والحاكم "1/565"، والبيهقي "3/383" من طريق ابن المبارك، عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان غير النهدي، عن أبيه، عن معقل. وقال الحاكم: وقفه يحيى بن سعيد وغيره عن سليمان التيمي، والقول فيه قول ابن المبارك، إذ الزيادة من الثقة مقبولة وأخرجه الطيالسي "931"، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" "1075"، والطبراني "20/511" و"541"

3003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

3004 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنَّهُ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلِمَتِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ، وَاِنْ اَصَابَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا اَصَابَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو' کیونکہ جس شخص کا مرنے کے قریب آخری کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہو وہ آخر کار جنت میں داخل ہوگا اگرچہ اس سے پہلے اسے جس قسم کے بھی (عذاب کا سامنا کرنا پڑے)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ حَضَرَ الْمَيِّتَ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ لِمَنْ حَضَرَتْهُ الْمَنِيَّةُ

جو شخص قریب المرگ شخص کے پاس جائے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس شخص کے

3003– إسناده صحيح، على شرط مسلم. حميد بن مسعدة قد توبع. وأخرجه أحمد "3/3"، ومسلم "1916" في الجنائز: باب تلقين الموتى لا إله إلا الله، والنسائي "4/5" في الجنائز: باب تلقين الميت، وأبو داوٗد "3117" في الجنائز: باب في التلقين، والترمذي "976" في الجنائز: باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، والبغوي "1465"، وأبو نعيم في "الحلية" "9/224"، من طريق بشر بن المفضل بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/238"، ومسلم "916"، وابن ماجه "1445" في الجنائز: باب ما جاء في تلقين الميت لا إله إلا الله، والبيهقي "3/383"

3004– حديث صحيح. محمد بن إسماعيل الفارسي ذكره المؤلف في "الثقات" "9/78"، وقال: يغرب. وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. ومنصور: هو ابن المعتمر، والأغر: هو أبو مسلم المدني. وأخرجه البزار في "مسنده" "3" عن أبي كامل. وأخرجه الطبراني في "الصغير" "1119" من طريق عمر بن محمد بن صهبان المدني، عن صفوان بن سليم، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة رفعه: "لقنوا موتاكم لا إله إلا الله، وقولوا: الثبات الثبات، ولا قوة إلا بالله." وقال الهيثمي في "المجمع" "2/323":

لیے دعا مغفرت کرے جس کی موت کا وقت قریب آ چکا ہے

3005 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ، فَقُولُوا خَيْرًا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ عَلٰى مَا تَقُولُونَ، قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَقُولُ؟ قَالَ: قُولِي: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَاَعْقِبْنَا عُقْبٰى صَالِحَةً قَالَتْ: فَاَعْقَبَنِي اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تم کسی میت کے پاس جاؤ' تو اچھی بات کہو' کیونکہ تم لوگ جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (میرے سابقہ شوہر) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں کیا پڑھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو:

''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر اور ہمیں اس کی جگہ اچھا بدل عطا کر''۔

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی جگہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بطور شوہر) عطا کر دیئے۔

ذِكْرُ مَا يُؤْذَنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ حُضُورِ النَّاسِ الْمَوْتَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب کسی شخص کی موت کا وقت قریب آتا تھا تو اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا جاتا تھا

3006 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ اَبِي يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنَّا مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا حُضِرَ الْمَيِّتُ، آذَنَّاهُ، فَحَضَرَهُ وَاسْتَغْفَرَ

3005– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو وائل: هو شقيق بن سلمة . وأخرجه أبو داوُد "3115" في الجنائز: باب ما يستحب أن يقال عند الميت من الكلام، من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "6066"، ومن طريقه أحمد "6/322"، والطبراني "23/722" عن الثوري، به . وأخرجه ابن أبي شيبة "3/236"، وأحمد "6/291"، وابن ماجه "1447" في الجنائز: باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر، والترمذي "977" في الجنائز: باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، ومسلم "919" في الجنائز: باب ما يقال عند المريض والميت، من طريق أبي معاوية، وأحمد "06/306"، والنسائي 4/4"–"5 في الجنائز: باب كثرة ذكر الموت، وفي "عمل اليوم والليلة" "1069" من طريق يحيى بن سعيد، والحاكم "4/16" من طريق أبي أسامة، والبيهقي 3/383"–"384 من طريق عبيد الله بن موسى، والبغوي "1161" من طريق محاضر بن المورع، والطبراني "23/723" من طريق شريك، ستتهم عن الأعمش، به وأخرجه الطبراني "23/725" من طريق واصل، عن شقيق، به.وأخرجه أحمد "6/306" من طريق ابن نمير، وأبو داوُد "3118" باب تغميض الميت، من طريق قبيصة بن ذؤيب كلاهما عن أم سلمة.

لَهُ حَتّٰى يُقْبَضَ، فَإِذَا قُبِضَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ مَعَهُ، فَرُبَّمَا طَالَ ذٰلِكَ مِنْ حَبْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَشِينَا مَشَقَّةَ ذٰلِكَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِبَعْضٍ: وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا لَا نُؤْذِنُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِاَحَدٍ حَتّٰى يُقْبَضَ، فَإِذَا قُبِضَ آذَنَّاهُ، فَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ مَشَقَّةٌ عَلَيْهِ وَلَا حَبْسٌ، قَالَ: فَفَعَلْنَا فَكُنَّا لَا نُؤْذِنُهُ إِلَّا بَعْدَ اَنْ يَّمُوتَ، فَيَأْتِيهِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ، فَرُبَّمَا انْصَرَفَ عِنْدَ ذٰلِكَ، وَرُبَّمَا مَكَثَ حَتّٰى يُدْفَنَ الْمَيِّتُ قَالَ: وَكُنَّا عَلٰى ذٰلِكَ حِينًا، ثُمَّ قُلْنَا: وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّا لَا نُحْضِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمَلْنَا اِلَيْهِ جَنَائِزَ مَوْتَانَا حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا عِنْدَ بَيْتِهِ، لَكَانَ ذٰلِكَ اَرْفَقَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَيْسَرَ عَلَيْهِ فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ فَكَانَ الْاَمْرُ اِلَى الْيَوْمِ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب کسی شخص کا آخری وقت قریب آتا' تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دے دیتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے پاس تشریف لاتے تھے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے تھے' یہاں تک کہ جب اس کا انتقال ہو جاتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی واپس تشریف لے جایا کرتے تھے بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاصی دیر رکنا پڑتا تھا ہمیں اس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دشواری کا اندیشہ ہوا' تو کسی نے دوسرے سے کہا: اللہ کی قسم! اب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی شخص کے بارے میں اس وقت تک اطلاع نہیں دیں گے جب تک اس کا انتقال نہیں ہو جاتا جب اس کا انتقال ہو جائے گا' تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دیں گے' تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حوالے سے مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے اور خاصی دیر تک رکنا نہ پڑے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا اس کے بعد ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو متعلقہ شخص کے انتقال کے بعد اطلاع دینے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے پاس تشریف لاتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت واپس تشریف لے جاتے اور بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہتے' یہاں تک کہ میت کو دفن کیا جاتا۔ راوی کہتے ہیں: ہم ایک عرصے تک ایسا ہی کرتے رہے پھر ہم نے سوچا اللہ کی قسم! اب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بلوائیں گے بلکہ اپنے مُردوں کے جنازے اٹھا کر لے جایا کریں گے' تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے پاس ہی اس کی نماز جنازہ ادا کر لیں یہ چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زیادہ آسانی اور سہولت کا باعث ہو گی' تو پھر ہم نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا اور اس کے بعد آج تک ایسا ہی ہوتا آرہا ہے۔

3006- رجاله ثقات غير أبي يحيى بن سليمان- وهو فليح بن سليمان بن أبي المغيرة- فقط احتج به البخاري وأصحاب السنن، وروى له مسلم حديثًا واحدًا، وهو حديث الإفك، وضعفه يحيى بن معين، والنسائي، وأبو داوُد، وقال الساجي: هو من أهل الصدق، وكان يهم، وقال الدارقطني: مختلف فيه، ولا بأس به، وقال ابن عدى له أحاديث صالحة مستقيمة وغرائب، وهو عندي لا بأس به، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق كثير الخطأ. وأخرجه الحاكم "1/357"، والبيهقي "4/74" من طريق سريج بن النعمان، وأحمد "3/66" من طريق يونس، كلاهما عن فليح بن سليمان، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/26"، وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات.

فَصْلٌ فِي الْمَوْتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مِنْ رَاحَةِ الْمُؤْمِنِ، وَبُشْرَاهُ، وَرُوحِهِ، وَعَمَلِهِ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ

فصل: موت اور اس سے تعلق رکھنے والی مومن کی راحت اس کی خوش خبری اس کی روح اس کے عمل اور اس کی تعریف (کے بارے میں روایات)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمَوْتَ فِيهِ رَاحَةُ الصَّالِحِينَ وَعَنَاءُ الطَّالِحِينَ مَعًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' موت نیک لوگوں کے لئے راحت اور گنہگاروں کے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے

3007 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قُلْنَا: مَا يَسْتَرِيحُ وَيُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ يَمُوتُ وَيَسْتَرِيحُ مِنْ اَوْصَابِ الدُّنْيَا وَبَلَائِهَا وَمُصِيبَاتِهَا، وَالْكَافِرُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک جنازہ سامنے آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو اس نے راحت حاصل کر لی ہے یا پھر اس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے کیا راحت حاصل کی ہوگی یا اس سے کیسے راحت حاصل کی گئی ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

3007- إسناده صحيح . وأحمد بن بكار روى له النسائي، وقال: لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات"، وتابعه في هذا الحديث محمد بن وهب بن أبي كريمة الحراني عند النسائي، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم. أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد بن سماك الحراني . وأخرجه النسائي 4/48"-"49 في الجنائز: باب الاستراحة من الكفار، من طريق محمد بن وهب بن أبي كريمة الحراني، عن محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم ."3012"

فرمایا: جب مومن کا انتقال ہوتا ہے تو وہ دنیا کی تکلیفوں، پریشانیوں اور مصیبتوں سے راحت حاصل کر لیتا ہے اور جب کافر کا انتقال ہوتا ہے تو لوگ، شہر، درخت اور جانور اس سے راحت حاصل کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَمَارَةِ الَّتِي يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِقَاءَ مَنْ وُجِدَتْ فِيهِ

اس نشانی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی محبت پر استدلال کیا جا سکتا ہے جو اس شخص کی حاضری کے بارے میں ہو جس میں وہ نشانی پائی گئی ہے

3008 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ لَّمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ لَمْ يُحِبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ يُحِبُّ الْمَرْءُ وَيَكْرَهُ لِقَاءَ اللّٰهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس سبب کے بارے میں ہے جس کی وجہ سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے یا ناپسند کرتا ہے

3009 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجِ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

3008- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد "2/313" من طريق، عبد الرزاق بهذا الإسناد. وأخرجه مالك "1/240" في الجنائز: باب جامع الجنائز: ومن طريقه البخاري "7504" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيدُونَ اَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) الفتح: من الآية ."15 والبغوي "1448"، والنسائي "4/10" في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه النسائي "4/10" من طريق المغيرة عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد "2/346"، ومسلم "2685" في الذكر والدعاء والتوبة: باب من أحب لقاء الله، والنسائي "4/9"، والخطيب في "تاريخه" "12/311" من طريق عن مطرف، عن عامر، عن شريح بن هانيء ، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/420" من طريق مجاهد عن أبي هريرة.

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَذَاكَ كَرَاهِيَتُنَا لِقَاءَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حُضِرَ فَبُشِّرَ بِمَا اَمَامَهُ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ، فَبُشِّرَ بِمَا اَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ہم تو موت کو پسند نہیں کرتے ہیں' تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جب مومن کا آخری وقت قریب آتا ہے' تو اسے آگے (ملنے والی نعمتوں) کے بارے میں خوشخبری دی جاتی ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کا آخری وقت قریب آتا ہے' تو اسے آگے (ملنے والے عذاب وغیرہ) کے بارے میں بتایا جاتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ عِنْدَ حُلُوْلِ الْمَنِيَّةِ بِهِمَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے جو مرنے کے وقت بندہ مومن یا کافر شخص کو خوشخبری (یا بری خبر) دی جاتی ہے

3010 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا

3009- حديث صحيح، الحارث بن سريج النقال، وإن كان ضعيفاً، قد توبع عليه، باقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي "1066" في الجنائز: باب ما جاء فيمن أحب لقاء الله، والنسائي "4/10" في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله، عن أبي الأشعث، عن المعتمر بن سليمان بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد "5/321"، والدارمي "2/708"، والبخاري "6502" في الرقاق: باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، والبغوي "1449" من طريق همام، عن قتادة، به. وأخرجه الطيالسي "574"، وأحمد "5/316"، والنسائي "4/10"، ومسلم "2683"، من طريق شعبة عن قتادة، به وأخرجه أحمد "3/107"، والبزار "780"، من طرق عن حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وقال الهيثمي في "المجمع" "2/320" بعد أن نسبه إلى الثلاثة: ورجال أحمد رجال الصحيح.

نَبِيَّ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی رضا مندی اور جنت کے حوالے سے خوشخبری دی جاتی ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کے بارے میں بتایا جاتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَلَامَةِ الَّتِي يَكُوْنُ بِهَا قَبْضُ رُوحِ الْمُؤْمِنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس علامت کی صفت کے بارے میں ہے جو مومن کی روح قبض ہونے کے وقت سامنے آتی ہے

3011 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ،

3010– إسناده على شرط الشيخين. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد روى عنه محمد بن بكر البرساني قبل الاختلاط. وأخرجه الترمذي "1067" في الجنائز: باب ما جاء فيمن أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه البخاري "6507" تعليقًا عن سعيد، به. ووصله مسلم "2684" "15" في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله، والترمذي "1067"، والنسائي "4/10" في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله، من طريق خالد بن الحارث الهجمي، والنسائي 4/10"ن وابن ماجه "4264" في الزهد: باب ذكر الموت والاستعداد له، من طريق عبد الأعلى السامي –وهو ممن روى عن سعيد قبل الاختلاط– كلاهما عن سعيد، به. وأخرجه أحمد "6/44" و"55" "207" و"236"، ومسلم "2684".

3011– إسناده صحيح على شرط البخاري. مسدد لم يرو له مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه الحاكم "1/361" من طريق مسدد، بهذا الإسناد، وصححه على شرط الشيخين. وأخرجه الترمذي "982" في الجنائز: باب ما جاء في أن المؤمن يموت بعرق الجبين، وأحمد "5/350"، والنسائي 4/5"–"6 في الجنائز: باب علامة موت المؤمن، وابن ماجه "1452" في الجنائز: باب ما جاء في المؤمن يؤجر في النزع، والحاكم "1/361" من طريق يحيى بن سعيد، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن، وقد قال بعض أهل العلم يعني البخاري كما ذكر ابن حجر في "التهذيب": لا نعرف لقتادة سماعًا من عبد الله بن بريدة. وأخرجه أحمد "5/357"، والطيالسي "808" من طريق مثنى بن سعيد، به. وأخرجه النسائي "4/6"

(متن حدیث): اَنَّـهٗ دَخَـلَ فَـرَاَى ابْنًـا لَهٗ يَرْشَحُ جَبِينُهٗ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَمُوْتُ الْمُؤْمِنُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ (گھر میں) داخل ہوئے تو انہوں نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ (موت کے قریب) اس کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ رہا تھا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن کا انتقال پیشانی کے پسینے کے ہمراہ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا مَاتَ يَكُوْنُ مُسْتَرِيحًا، وَالْكَافِرَ مُسْتَرَاحًا مِنْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب مسلمان فوت ہوتا ہے تو وہ راحت حاصل کر لیتا ہے اور جب کافر مرتا ہے تو اس سے راحت حاصل ہو جاتی ہے

3012 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ، اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنِ الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ راحت حاصل کرنے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: کون شخص راحت حاصل کرنے والا ہے اور کون وہ ہے' جس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن بندہ دنیا کی پریشانیوں اور تکلیفوں سے راحت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف چلا جاتا ہے اور جس سے راحت حاصل کی جائے وہ کافر بندہ ہے' جس سے لوگ، شہر، درخت اور جانور راحت حاصل کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ بِرُوحِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ اِذَا قُبِضَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب مومن اور کافر کی روحیں قبض ہوتی ہیں تو ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے

3012- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" "1/241" في الجنائز: باب جامع الجنائز: ومن طريقه البخاري "6512" في الرقاق. باب سكرات الموت، ومسلم "950" في الجنائز: باب ما جاء في: مستريح ومستراح منه، والنسائي "4/48" في الجنائز: باب استراحة المؤمن بالموت، والبيهقي "3/379"، والبغوي. "1453" وأخرجه أحمد "5/296" و"304"، ومسلم "950" من طريق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ، وأحمد 5/302 "–"303 من طريق زهير بن محمد، والبخاري "6513"

3013- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو الجوزاء: هو أوس بن عبد الله الربعي. وأخرجه الحاكم "1/353" من طريق عمرو بن عاصم الكلابي، عن همام، بهذا الإسناد، وصححه. وانظر الحديث الآتي.

3013 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ حَضَرَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ، فَاِذَا قُبِضَتْ نَفْسُهُ جُعِلَتْ فِىْ حَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيُنْطَلَقُ بِهَا اِلٰى بَابِ السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا وَجَدْنَا رِيحًا اَطْيَبَ مِنْ هٰذِهِ، فَيُقَالَ: دَعُوهُ يَسْتَرِيحُ، فَاِنَّهُ كَانَ فِىْ غَمٍّ، فَيُسْاَلُ مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ مَا فَعَلَتْ فُلَانَةٌ؟.

وَاَمَّا الْكَافِرُ فَاِذَا قُبِضَتْ نَفْسُهُ وَذُهِبَ بِهَا اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ يَقُوْلُ خَزَنَةُ الْاَرْضِ: مَا وَجَدْنَا رِيحًا اَنْتَنَ مِنْ هٰذِهِ، فَتَبْلُغُ بِهَا اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى

قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنِىْ رَجُلٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ تُجْمَعُ بِالْجَابِيَتَيْنِ، وَاَرْوَاحُ الْكُفَّارِ تُجْمَعُ بِبُرْهُوتَ: سَبِخَةٌ بِحَضْرَمَوْتَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، نَحْوَهُ مَرْفُوعًا.

الْجَابِيَتَانِ بِالْيَمَنِ، وَبُرْهُوتَ مِنْ نَاحِيَةِ الْيَمَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب مومن کا آخری وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں جب اس کی جان قبض کر لی جاتی ہے تو اسے سفید رنگ کے کپڑے میں رکھا جاتا ہے فرشتے اسے لے کر آسمان کے دروازے کی طرف جاتے ہیں وہ (یعنی پہلے آسمان کے فرشتے) یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ پاکیزہ بو کبھی محسوس نہیں کی تو یہ کہا جاتا ہے اسے چھوڑ دو اس نے راحت حاصل کر لی ہے کیونکہ پہلے یہ غم (کی دنیا) میں تھا تو دریافت کیا جاتا ہے: فلاں نے کیا عمل کیا فلاں نے کیا عمل کیا اور فلاں عورت نے کیا عمل کیا اور جب کافر شخص کی جان قبض کی جاتی ہے تو اسے لے کر زمین کے دروازے پر آیا جاتا ہے زمین کے نگران کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ بدبودار کوئی چیز محسوس نہیں کی پھر وہ اسے لے کر زمین کے سب سے نچلے طبقے تک جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل ایمان کی روحیں "جابیتین" میں اکٹھی ہوئی ہیں اور کفار کی روحیں "برہوت" میں اکٹھی ہوتی ہیں جو "حضر موت" میں شور زدہ زمین ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو معاذ بن ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے قتادہ سے قسامہ بن زہیر کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جابیتین یمن میں ہے اور برہوت یمن کا نواحی علاقہ ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْاَرْوَاحَ يَعْرِفُ بَعْضُهَا بَعْضًا بَعْدَ مَوْتِ اَجْسَامِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اجسام کے مرنے کے بعد ارواح ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں

3014 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا قُبِضَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ، فَتَقُوْلُ: اخْرُجِي اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ، فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيحِ مِسْكٍ حَتّٰى اِنَّهُمْ لِيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَشُمُّوْنَهُ، حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ الَّتِي جَائَتْ مِنَ الْاَرْضِ؟ وَلَا يَاْتُوْنَ سَمَاءً اِلَّا قَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَهْلِ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: دَعُوْهُ حَتّٰى يَسْتَرِيحَ، فَاِنَّهُ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: قَدْ مَاتَ، اَمَا اَتَاكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَاْتِيهِ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمُسْحٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: اخْرُجِي اِلٰى غَضَبِ اللّٰهِ، فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ فَتَذْهَبُ بِهٖ اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مومن کی روح قبض ہوتی ہے' تو رحمت کے فرشتے سفید کپڑا لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: (اس جسم سے نکل کر) اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی طرف آ جاؤ' تو وہ جان یوں نکلتی ہے جیسے وہ سب سے پاکیزہ مشک کی خوشبو ہو' یہاں تک کہ وہ فرشتے اسے ایک دوسرے کو پکڑاتے ہیں اور اسے سونگھتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان کے دروازے تک آتے ہیں' تو (آسمان والے) فرشتے یہ کہتے ہیں: اتنی پاکیزہ خوشبو کس چیز کی ہے' جو زمین کی طرف سے آئی ہے وہ فرشتے جس بھی آسمان پر آتے ہیں وہاں یہی جملہ کہا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر مومنین کی ارواح کے پاس آ جاتے ہیں' تو وہ لوگ اس سے مل کر یوں خوش ہوتے ہیں جیسے کسی غیر موجود شخص کے گھر والے اسے مل کر خوش ہوتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ تو دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں: اسے چھوڑ دو' تا کہ یہ آرام کر لے' کیونکہ یہ دنیا کے غموں میں مبتلا تھا' تو وہ (مردہ) یہ کہتا ہے اس کا' تو انتقال ہو چکا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا' تو وہ لوگ اسے کہتے ہیں: اسے اس کے ٹھکانے ھاویہ کی طرف لے جایا گیا ہوگا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جہاں تک کافر شخص کا تعلق ہے' تو عذاب کے فرشتے موٹی کھردی چادر لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں: تم نکل کر اللہ کے غضب کی طرف جاؤ' تو وہ جان یوں نکلتی ہے جیسے انتہائی بودار مردار ہوتا ہے' تو وہ اسے لے کر زمین کے دروازے کی طرف آتے ہیں۔

3014– إسناده صحيح. قسامة بن زهير روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، وباقي السند على شرط الصحيح . وأخرجه النسائي 4/8"–"9 في الجنائز: باب ما يلقى به المؤمن من الكرامة عند خروج نفسه، من طريق عبيد الله بن سعيد، والحاكم "1/353" من طريق محمد بن أبي بكر المقدمي، كلاهما عن معاذ بهذا الإسناد . وفيه زيادة نصها: "فيقولون: ما أنتن هذه الريح، حتى يأتون به أرواح الكفار." وأخرجه الحاكم 1/352"–"353 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن قتادة، به، وقال: وقد تابع هشام بن عبد الله الدستوائي معمر بن راشد في روايته عن قتادة، عن قسامة بن زهير، وصححه ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ مِنْ غَيْرِ مَظَانِّهِ اَنَّ الْمَيِّتَ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَنْهُ الْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ بَعْدَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو

اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ جب میت فوت ہو جاتی ہے تو اس کے بعد نیک عمل اس سے منقطع ہو جاتے ہیں

3015 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُو بِهِ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَهُ، اِنَّهُ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَاِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ اِلَّا خَيْرًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی اس کے آنے سے پہلے اس کے بارے میں دعا مانگے' کیونکہ جب وہ انتقال کر جائے گا' تو اس کا عمل منقطع ہو جائے گا اور مومن کی عمر صرف بھلائی میں اضافہ کرتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمُومَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ انْقَطَعَ عَمَلُهُ لَمْ يُرِدْ بِهَا كُلَّ الْاَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان الفاظ کا عموم کہ اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اس سے مراد تمام اعمال نہیں ہیں

3016 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاجِكٍ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

3015– حديث صحيح. ابن أبي السري– وهو محمد بن المتوكل– قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "2/316"، ومسلم "2682" في الذكر والدعاء والتوبة: باب كراهة تمني الموت لضر نزل به، والبيهقي "3/377"، والبغوي "1446" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/350" من طريق عبد الله بن لهيعة، عن أبي يونس سليم بن جبير مولى أبي هريرة، عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم ."3000"

3016– إسناده صحيح على شرط مسلم. العلاء : هو ابن عبد الرحمٰن بن يعقوب الحُرَقي. وأخرجه مسلم "1631" في الوصية: باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، والترمذي "1376" في الأحكام: باب في الوقف، والنسائي "6/251" في الوصايا: باب فضل الصدقة عن الميت، والبغوي "139" من طريق علي بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/372"، والبخاري في "الأدب المفرد" "38"، ومسلم "1631"، والطحاوي في "الأدب المفرد" "38"، ومسلم "1631"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "246"، والبيهقي "6/278" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أبو داوٗد "3880"

(متن حدیث): إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے صرف تین اعمال (کا اجر و ثواب منقطع نہیں ہوتا) صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے یا وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِذَا عَلِمَ مِنْ أَخِيهِ حَوْبَةً وَقَدْ مَاتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب اسے اپنے بھائی کے بارے میں کسی گناہ کا پتہ چلے جو بھائی فوت ہو چکا ہے تو آدمی اس بھائی کے بارے میں دعائے مغفرت کرے

3017 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلُمَّ إِلَى حِصْنٍ وَعَدَدٍ وَعِدَّةٍ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: حِصْنٌ فِي رَأْسِ الْجَبَلِ لَا يُؤْتَى إِلَّا فِي مِثْلِ الشِّرَاكِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَعَكَ مَنْ وَرَائَكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو مُهَاجِرًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ رَهْطِهِ، فَحُمَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ حُمَّى شَدِيدَةً، فَجَزِعَ، فَأَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَعَ بِهَا رَوَاجِبَهُ فَتَشَخَّبَتْ حَتَّى مَاتَ، فَدُفِنَ، ثُمَّ إِنَّهُ جَاءَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو فِي شَارَةٍ حَسَنَةٍ وَهُوَ مُخَمِّرٌ يَدَهُ، فَقَالَ لَهُ الطُّفَيْلُ: أَفُلَانٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: صَنَعَ بِي رَبِّي خَيْرًا، غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ يَدَاكَ؟ قَالَ: قَالَ لِي رَبِّي: لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ: فَقَصَّ الطُّفَيْلُ رُؤْيَاهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ: اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ، اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ، اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ

3017– رجاله ثقات إبراهيم بن عبد الله الهروي روى له الترمذي وابن ماجه وهو صدوق حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين، إلا أن فيه عنعنة أبي الزبير. وهو في "مسند أبي يعلى" ."2175"وأخرجه أحمد "3/370"، "371"، ومسلم "116" في الإيمان: باب الدليل على أن قاتل نفسه لا يكفر، والبيهقي "8/17"، وأبو نعيم في "الحلية" "6/261"، من طريق سليمان بن حرب، والحاكم "4/76" من طريق محمد بن الفضل، كلاهما عن حماد بن زيد، عن الحجاج الصواف، بهذا الإسناد. ولم يصرح أبو الزبير بالتحديث عندهم.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف تشریف لائیں جہاں قلعہ بھی ہے اور لوگوں کی تعداد بھی ہے اور متعدد (قسم کا سازوسامان) بھی ہے یہاں ابوزبیر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے وہ قلعہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر تھا جہاں انتہائی مشکل سے پہنچا جاسکتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں کیا وہ تمہارے ساتھ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہمراہ ان کے قبیلے کا ایک شخص موجود تھا اس شخص کو شدید بخار ہو گیا وہ گریہ وزاری کرنے لگا اس نے چھری لی اور اس کے ذریعے اپنی رگ کاٹی اس کا خون بہنے لگا' یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا اسے دفن کر دیا گیا پھر رات کو خواب میں ایک شخص حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جو انتہائی عمدہ حلیے میں تھا اور اس نے اپنے ہاتھ کو ڈھانپا ہوا تھا طفیل نے اس سے دریافت کیا: تم فلاں ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے اس نے بتایا: میرے پروردگار نے میرے ساتھ عمدہ سلوک کیا ہے اور میرے اس کے نبی کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے میری مغفرت کر دی ہے۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے ہاتھ کا کیا ہوا' تو اس نے بتایا: میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا: ہم تمہاری اس چیز کو ہرگز ٹھیک نہیں کریں گے جسے تم نے خود خراب کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کیے (اور یہ دعا کی)

''اے اللہ! تو اس کے دونوں ہاتھوں کی بھی مغفرت کر دے اے اللہ! تو اس کے دونوں ہاتھوں کی بھی مغفرت کر دے اے اللہ! تو اس کے دونوں ہاتھ کی بھی مغفرت کر دے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَدْحِ الْمَرْءِ الْمَوْتٰى بِمَا يَعْلَمُ مِنْ مَسَاوِئِهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کو کسی مرحوم کی برائیوں کا علم ہو تو وہ اس حوالے سے اس پر تنقید کرے

3018 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہارا ساتھی انتقال کر جائے' تو تم لوگ اسے چھوڑ دو۔

3018- إسناد صحيح. كثير بن عبيد المذحجي روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد بن يوسف: هو ابن واقد. وسفيان: هو الثوري. وأخرجه الترمذي "13895" في المناقب: باب فضل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، من طريق محمد به يحيى، عن محمد بن يوسف، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح من حديث الثوري، ما أقل من رواه عن الثوري.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3019 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، وَوَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہارا ساتھی انتقال کر جائے' تو تم اسے چھوڑ دو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَعُوْهُ اَرَادَ بِهِ عَنْ ذِكْرِ مَسَاوِئِهِ دُونَ مَحَاسِنِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تو تم اسے چھوڑ دو'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی برائیوں کا ذکر کرنا چھوڑ دو' یہ مراد نہیں ہے کہ اس کی اچھائیوں کا ذکر چھوڑ دو

3020 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِئِهِمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے مرحومین کی اچھی چیزوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں (کو بیان کرنے) سے باز آ جاؤ۔''

3019- إسناده من طريق وكيع على شرط الشيخين، وعلي بن هاشم: صدوق من رجال مسلم، وأخرجه أبو داوُد "4899" في الأدب: باب في النهي عن سب الموتى، من طريق زهير بن حرب، عن وكيع، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1446" من طريق عبد الله بن عثمان، عن هشام، به.

3020- إسناده ضعيف من أجل عمران بن أنس المكي، قال فيه البخاري: منكر الحديث. وأخرجه أبو داوُد "4900" في الأدب: باب في النهي عن سب الموتى، والترمذي "1019" في الجنائز: باب "34"، والطبراني في "الكبير" "12/13599"، وفي "الصغير" "461"، والحاكم "1/385"، والبيهقي "4/75"، والمزي في "تهذيب الكمال" ورقة "1056" من طريق أبي كريب محمد بن العلاء بن كريب، بهٰذا الإسناد، وقال الترمذي: هٰذا حديث غريب، سمعت محمدًا يقول: عمران بن أنس المكي منكر الحديث. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي توهمًا منهما أن عمران ابن أنس هو عمران بن أبي أنس الثقة. وله شاهد من حديث عائشة والمغيرة، وهما الحديثان الآتيان.

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا

3021 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا فَعَلَ يَزِيدُ بْنُ قَيْسٍ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: قَدْ مَاتَ. قَالَتْ: فَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، فَقَالُوْا لَهَا: مَا لَكِ لَعَنْتِيهِ، ثُمَّ قُلْتِ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ؟ قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ، فَاِنَّهُمْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَاتَتْ عَائِشَةُ سَنَةَ سَبْعٍ وَّخَمْسِينَ، وَوُلِدَ مُجَاهِدٌ سَنَةَ اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَدَلَّكَ هٰذَا عَلٰى اَنَّ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ كَانَ وَاهِمًا فِيْ قَوْلِهٖ ذٰلِكَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے دریافت کیا:: یزید بن قیس کے ساتھ کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے لوگوں نے بتایا: وہ مرگیا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں لوگوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا وجہ ہے کہ پہلے آپ نے اس پر لعنت کی تھی اور پھر آپ نے یہ کہا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''تم لوگ مردوں کو برا نہ کہو' کیونکہ وہ اس چیز کی طرف چلے گئے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا تھا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال **57** ہجری میں ہوا اور مجاہد کی پیدائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں **21** ہجری میں ہوئی تو یہ چیز تمہاری رہنمائی اس بات کی طرف کرے گی۔ جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ مجاہد نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔ اسے اپنی اس رائے میں وہم ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْبَعْضِ مِنَ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے مردوں کو برا کہنے سے منع کیا گیا

3022 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ،

3021- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الله بن عمر بن أبان: هو عبد الله بن عمر بن محمد بن أبان، وعبثر: هو ابن القاسم. وأخرجه أحمد "6/180"، والدارمي "2/239"، والبخاري "1393" في الجنائز: باب ما ينهى من سب الأموات، و"5616" في الرقاق: باب سكرات الموت، والنسائي "4/53" في الجنائز: باب النهي عن سب الأموات، والقضاعي في "مسند الشهاب" "923"، و"924"، والبيهقي "4/75"، والبغوي "1509" من طريق شعبة عن الأعمش، به. وأخرجه البخاري تعليقًا "1393" من طريق عبد الله بن عبد القدوس، ومحمد بن أنس، عن الأعمش، به. وأخرجه عمر بن شبة في كتاب "أخبار البصرة" فيما ذكره الحافظ في "الفتح" "3/259" من طريق محمد بن فضيل، عن الأعمش، به.

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ

٭٭ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مُردوں کو برا کہہ کر زندہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاِيْجَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَيِّتِ مَا اَثْنٰى عَلَيْهِ النَّاسُ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ میت کے لیے وہی چیز واجب کر دیتا ہے جس اچھائی یا برائی کے حوالے سے لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں

3023 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث):مَرُّوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، وَمَرُّوا بِاُخْرٰى، فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: مَرُّوا بِتِلْكَ، فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَوَجَبَتِ النَّارُ، وَمَرُّوا بِهٰذِهِ، فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَوَجَبَتِ الْجَنَّةُ، وَاَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ ایک جنازہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' تو اس کی برائی بیان کی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی پھر لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے' تو لوگوں نے اس کی تعریف کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز واجب ہوگئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ اسے لے کر گزرے اور انہوں نے اس کی برائی بیان کی' تو جہنم واجب ہوگئی یہ لوگ اسے لے کر گزرے اور انہوں نے اس کی تعریف بیان کی' تو جنت واجب ہوگئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

3022- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الملائي: هو الفضل بن دكين أبو نعيم، وأبو داوٗد الحفري: هو عمر بن سعد بن عبيد.وأخرجه أحمد "4/252"، والطبراني "20/1013" من طريق وكيع وعبد الرحمٰن عن سفيان، به.

3023- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطيالسي 2062"- ومن طريقة البغوي في "مسند ابن الجعد" 1489"- والبخاري "1367" في الجنائز: باب ثناء الناس على الميت، والبيهقي 4/74"-"75، والبغوي في شرح السنة "1507"، من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد "3/186"، ومسلم "949" في الجنائز: باب فيمن يثني عليه خير أو شر من المتوتي، والنسائي 4/49"-"50 في الجنائز: باب الثناء ، والبغوي في "مسند على بن الجعد" "1491" من طريق إسماعيل بن علية، عن عبد العزيز بن صهيب، به .وأخرجه البغوي في "مسند ابن الجعد " "1490" من طريق هشيم، عن عبد العزيز، به .وأخرجه أحمد "3/179"، والترمذي "1058" في الجنائز: باب: ما جاء في الثناء الحسن على الميت، من طريق حميد عن أنس.وانظر الحديث رقم "3025" و."3027"

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَيِّتِ اِذَا اَثْنَى النَّاسُ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ بَعْدَ مَوْتِهِ

میت کے لیے جنت کے واجب ہو جانے کا تذکرہ جب لوگ اس کے مرنے کے بعد اس کے بارے میں بھلائی کا تذکرہ کرتے ہیں

3024 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا مِنْ مَنَاقِبِ الْخَيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ اَنْتُمْ شُهُوْدُ اللهِ فِي الْاَرْضِ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' تو بھلائی کے مناقب کے حوالے سے اس کی اچھی تعریف بیان کی گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ حُكْمَ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا (مرحوم) آدمی کے لیے دنیا میں لوگوں کی اس کی تعریف کے حکم کو ثابت کرنے کا تذکرہ

3025 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ صلى الله عليه وسلم وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَجَبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَقُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ فَقَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ وَالْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ.

3024- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو -وهو ابن علقمة الليثي. محمد بن عبيد: هو الطنافسي. وأخرجه أحمد "2/528" من طريق محمد بن عبيد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/261" و "498"، وابن ماجه "1492" في الجنائز: باب ما جاء في الثناء على الميت، من طرق عن محمد بن عمرو، به. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" "1/486": هذا إسناد صحيح، ورجاله محتج بهم في "الصحيحين."

3025- إسناده صحيح على شرط مسلم محمد بن عبيد بن حساب ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "3/186" و "245"، والبخاري "2642" في الشهادات: باب تعديل كم يجوز، ومسلم "949" في الجنائز: باب فيمن يثنى عليه خير أو شر من الموتى، وابن ماجه "1491" في الجنائز: باب ما جاء في الثناء على الميت، والبيهقي "10/209" من طريق حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/197"، و "211"، ومسلم "949"، والبيهقي "4/75"، والبغوي "1508"، وأبو نعيم في "الحلية" "6/291" من طرق عن ثابت البناني، به. وانظر الحديث رقم "3023" و. "3027" وقوله: "والمؤمنون شهداء الله في الأرض" يشمل الصحابة وغيرهم من الثقات المتقنين.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کی اچھائی کے ہمراہ تعریف کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائی بیان کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بھی فرمایا واجب ہوگئی اور اس کے لیے بھی فرمایا واجب ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی گواہی کی وجہ سے (میں نے ایسا کہا ہے) اہل ایمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَ مَنْ شَهِدَ لَهٗ جِيرَانُهٗ بِالْخَيْرِ، وَاِنْ عَلِمَ اللّٰهُ مِنْهُ بِخِلَافِهٖ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے گناہوں کے مغفرت کردینے کا تذکرہ جس کے پڑوسی اس کے بارے میں بھلائی کی گواہی دیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کو اس شخص کے بارے میں اس کے برخلاف کا علم ہو

3026 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَشْهَدُ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَهْلِ اَبْيَاتٍ مِنْ جِيرَتِهِ الْاَدْنَيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اِلَّا خَيْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَكُمْ فِيهِ، وَغَفَرْتُ لَهٗ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان فوت ہوجائے اور اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے چار گھر کے افراد اس کے حق میں یہ گواہی دیں کہ وہ لوگ اس کے بارے میں بھلائی کا علم رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس شخص کے بارے میں، میں نے تم لوگوں کے علم کو قبول کیا اور میں نے اس کی ان چیزوں کی مغفرت کردی جن سے تم واقف نہیں ہو۔''

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَثْنٰى عَلَيْهِ النَّاسُ بِالْخَيْرِ اِذْ هُمْ شُهُوْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہوجانے کا تذکرہ جس کے بارے میں لوگ بھلائی کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہیں

3026- حديث صحيح بشواهده، وإسناده ضعيف. مؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" ."3481"وأخرجه أحمد "2/242"، والحاكم "1/378" من طريق مؤمل بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي.! وقال الهيثمي في "المجمع" "3/4":وأخرجه الخطيب في "تاريخه" "7/455"-"456 من طريق بقية بن الوليد، حدثني الضحاك بن حمزة، عن حميد الطويل، عن أنس بلفظ: "ما من مسلم يموت فيشهد له رجلان من جيرته."....وله شاهد من حديث أبي هريرة عند أحمد "2/408" بلفظ: "ما من مسلم يمت فيشهد له ثلاثة أهل أبيات"....، وفيه راو لم يسم كما قال الهيثمي في "المجمع" ."3/4"وآخر من مراسيل بشر بن كعب أخرجه أبو مسلم الكجي كما في "فتح الباري" ."3/231"وانظر حديث عمر الآتي برقم ."3028"

3027 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَاتَ رَجُلٌ فَمَرُّوا بِجَنَازَتِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، وَمَرُّوا بِاُخْرٰى، فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ فَسَاَلَهٗ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَنْتُمْ شُهُوْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوگیا لوگ اس کا جنازہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی پھر لوگ ایک دوسرے جنازے کو لے کر گزرے لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَيِّتِ اِذَا شَهِدَ لَهٗ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْخَيْرِ

اس میت کیلئے جنت واجب ہوجانے کا تذکرہ جس کے بارے میں دو مسلمان بھلائی کی گواہی دیں

3028 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ، فَهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِيْعًا، فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَمَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ، فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ: قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ قَالَ: وَثَلَاثَةٌ قَالَ: فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ قَالَ: وَاثْنَانِ، وَلَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

❀❀ ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا وہاں وباء پھیلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے بڑی تیزی سے اموات ہو رہی تھیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس مرحوم کی اچھی تعریف بیان کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس مرحوم کی برائی بیان کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابواسود نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی تو انہوں نے بتایا: یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح

3027– إسناده صحيح على شرط البخاري. وانظر الحديث رقم "3023" و. "3025"

3028– إسناده صحيح . إسحاق بن إسماعيل الطالقاني روى له أبو داوٗد وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير المقرىء – وهو عبد الله بن يزيد المكي القرشي– فمن رجال مسلم وأخرجه أحمد "1/30"، والنسائي 4/50"–"51 في الجنائز: باب الثناء ، من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/31" و "45"، والبخاري "1368" في الجنائز: باب ثناء الناس على الميت، و "2643" في الشهادات: باب تعديل كم يجوز، والترمذي "1059"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

''جس بھی مسلمان کے بارے میں چار افراد اچھائی کی گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردے گا' تو ہم نے عرض کی: اگر تین دے دیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تین دے دیں' تو بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اگر دو دے دیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو دے دیں (تو بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا)''

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے نبی اکرم ﷺ سے ایک شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ تَقْبِيلِ الْحَيِّ لِلْمَيِّتِ.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے زندہ شخص کے میت کو بوسہ دینے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

3029 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ.

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا تھا۔

ذِكْرُ مَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ.

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر کیا کہا تھا

3030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ *، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ حِيْنَ دَخَلَ بَيْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3029– إسناده صحيح على شرطهما . عبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي.وأخرجه أحمد "6/44"، والبخاري "4455"، و"4456" و"4457" في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته، و"4709" و"4710" و"4711" في الطب: باب اللدود، والنسائي "4/11" في الجنائز: باب تقبيل الميت، وابن ماجه "1457" في الجنائز: باب ما جاء في تقبيل الميت، والبغوي "1471" من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي "4/11" من طريق ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب عن عروة، عن عائشة.

الَّذِی تُوُفِّیَ فِیهِ، وَهُوَ بَیْتُ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ بُرْدَ حِبَرَةٍ كَانَ مُسَجًّى بِهِ، فَنَظَرَ اِلٰی وَجْهِهِ، ثُمَّ اَكَبَّ عَلَیْهِ، فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: بِاَبِی اَنْتَ، فَوَاللّٰهِ لَا یَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَیْكَ مَوْتَتَیْنِ، لَقَدْ مِتَّ الْمُوتَةَ الَّتِی لَا تَمُوتُ بَعْدَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس گھر کے اندر تشریف لے گئے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے ''حبرہ'' کی بنی ہوئی چادر ہٹائی جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ دیا گیا تھا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور یہ بات ارشاد فرمائی: میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو مرتبہ موت کو جمع نہیں کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ موت پالی ہے' جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت نہیں آئے گی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ جَمَّرَ الْمَیِّتَ اَنْ یُجَمِّرَهُ وِتْرًا

جو شخص میت (کی لحد) میں پتھر لگاتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ طاق تعداد میں لگائے

3031 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ، عَنْ قُطْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا جَمَّرْتُمُ الْمَیِّتَ فَاَوْتِرُوا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3030– إسناده صحيح . إسماعيل بن أبي أويس: هو إسماعيل بن عبد الله بن أويس، وأخوه: هو أبو بكر عبد الحميد، ومحمد بن أبي عتيق: هو محمد بن عبد الله بن أبي عتيق التيمي روى له البخاري مقرونًا، وهو ثقة، وقد تابع إسماعيل بن أبي أويس ابن سعد، فأخرجه في "الطبقات" "2/268" عن أخيه أبي بكر عبد الحميد بهٰذا الإسناد بأطول مما هنا، وهٰذا سند صحيح .وأخرجه أحمد "1/334" من طريق يعقوب، عن ابن أخي ابن شهاب، عن عمه، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هريرة، وهٰذا سند صحيح .وفي الباب: حديث عائشة عند أحمد "1/334" و"6/117"، والبخاري "1241" و"1242" في الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت إذا أدرج في أكفانه، و "4452" و"4453" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، والنسائي "4/11" في الجنائز: باب تقبيل الميت، والبيهقي "3/406" من طريق الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، والبخاري "3667" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لو كنت متخذًا خليلًا، من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، كلاهما عن عائشة.وحديث ابن عباس عند أحمد "1/367"

3031– إسناده صحيح عليشرط مسلم . قطبة: هو ابن عبد العزيز بن سياه الأسدي الحماني، وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطي. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/265"، وأحمد "3/331" عن يحيى بن آدم، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الحاكم "1/355"، وعنه البيهقي "3/405" من طريق محمد بن عبد الله بن نمير، عن يحيى بن آدم، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وسقط من إسناد الحاكم: "يحيى بن آدم ."وأخرجه البزار "813" عن علي بن سهل المدائني، حدثنا بشر بن آدم، حدثنا يزيد بن عبد العزيز، عن الأعمش، به.وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/26" ونسبه إلى أحمد والبزار وقال: ورجاله رجال الصحيح.

"جب تم میت کی (لحد میں) پتھر لگاؤ' تو طاق تعداد میں لگاؤ"

3032 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا، اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ، فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا، آذَنَّاهُ قَالَتْ: فَاَلْقَى اِلَيْنَا حِقْوَهُ، وَقَالَ: اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ قَالَ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ: اغْسِلْنَهَا مَرَّتَيْنِ، اَوْ ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ: وَمَشَطْتُهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ، وَكَانَ فِيْهِ اَنَّهُ قَالَ: ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِغُسْلِ الْمَيِّتِ فَرْضٌ، وَالشَّرْطُ الَّذِي قُرِنَ بِهِ هُوَ الْعَدَدُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْخَبَرِ قُصِدَ بِتَعْيِيْنِهِ النَّدْبُ لَا الْحَتْمُ

3032– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبيد بن حساب، فمن رجال مسلم. أم عطية: هي نسيبة بنت كعب ويقال: بنت الحارث الأنصارية .وأخرجه أبو داوُد "3146" في الجنائز: باب كيف غسل الميت، عن محمد بن عبيد بن حساب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "1258" و"1259" في الجنائز: باب يجعل الكافور في الأخيرة، ومسلم "939" "38" في الجنائز: باب في غسل الميت، والنسائي "4/31" في الجنائز: باب غسل الميت أكثر من سبعة، وأبو داوُد "3142" في الجنائز: باب كيف غسل الميت، والبيهقي "3/389"، والطبراني "25/90" من طريق حماد بن زيد، به . وأخرجه مالك "1/222" في الجنائز: باب غسل الميت، ومن طريقه البخاري "1253" في الجنائز: باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر، ومسلم "939" "36"، والنسائي "4/28" باب غسل الميت بالماء والسدر، وأبو داوُد "3142"، والطبراني "25/88" و"89"، والبيهقي "3/389"، والبغوي "1472" عن أيوب، به .وأخرجه أحمد "5/84" و"6/407"، وابن الجارود "518"، والبخاري "1254" في الجنائز: باب ما يستحب أن يغسل وترًا، و "1261" باب كيف الإشعار بالميت، ومسلم "939" "36" و"37" و"38"، وأبو داوُد "3143" والنسائي "4/31" باب غسل الميت أكثر من خمس، و "4/32" باب الكافور في غسل الميت، وباب الإشعار، وابن ماجه "1458" في الجنائز: باب ما جاء في غسل الميت، والطبراني "25/86" و"91" و"93" من طرق عن أيوب، به.وأخرجه أحمد "5/85"، والبخاري "1357" باب هل تكفن المرأة في إزار الرجل، والترمذي "990" في الجنائز: باب ما جاء في غسل الميت، وابن الجارود "519"، والطبراني "25/94" و"95" و"96" و"99" و"166"، والبيهقي "3/389" من طرق عن محمد بن سيرين، بهوأخرجه أحمد "5/84" و"85" و"6/407" و"408"، وابن الجارود "519" و"520"، والبخاري "1255" باب يبدأ بميامن الميت، و"1256" باب مواضع الوضوء من الميت، و"1260" باب نقض شعر المرأة، و "1262" باب يجعل شعر المرأة ثلاثة قرون، و"1263" باب يُلقى شعر المرأة خلفها، ومسلم "939" "39" و"40" و"41" و"42" و"43"، والنسائي "4/30" باب نقض رأس الميت، وباب ميامن الميت ومواضع الوضوء منه، وباب غسل الميت وترًا، و "4/31" باب غسل الميت أكثر من سبعة، وباب الكافور في غسل الميت، والترمذي "990"، وأبو داوُد "3144" و"3145"، وابن ماجه "1459"، والطبراني "25/94" و"154" و"155" و"156" و"157" و"158"، و"159" و"160" و"161" و"165" و"166"، والبيهقي 3/388–"389"، والبغوي "1473" من طرق عن حفصة بنت سيرين عن أم عطية .وأخرجه النسائي "4/31" من طريق محمد عن بعض إخوته عن أم عطية.وأخرجه الطبراني "25/84" من طريق قتادة عن أنس بن مالك عن أم عطية. وانظر الحديث الآتي.

❀❀ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے ساتھ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ اگر تم مناسب سمجھو، غسل دینا اور آخر میں کافور بھی شامل کر لینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کچھ کافور شامل کر لینا جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ، تو تم مجھے اطلاع دے دینا۔ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

حفصہ نامی خاتون نے سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: تم اسے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دینا۔

سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس صاحبزادی کی تین چٹیا بنا دیں۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''تم اس کے دائیں طرف کے اعضاء اور وضو کے مقامات سے (غسل کا آغاز کرنا)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میت کو غسل دینے کا حکم فرض ہے اور وہ شرط جو اس کے ہمراہ ذکر کی گئی ہے۔ یعنی اس روایت میں مذکور عدد کو متعین طور پر ذکر کرنے سے مقصود استحباب کا بیان ہے۔ یہ لازم نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ اِنَّمَا مَشَّطَتْ قُرُوْنَهَا بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی) کی چوٹیاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت بنائی تھیں از خود نہیں بنائی تھیں

3033 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَهِشَامٍ، وَحَبِيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا بِالْمَاءِ، وَالسِّدْرِ ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ، وَاجْعَلْنَ فِيْ اٰخِرِهِنَّ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ، فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَاٰذَنَّاهُ فَاَلْقَى اِلَيْنَا حِقْوَهُ، وَقَالَ: اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ.

قَالَ اَيُّوْبُ، وَقَالَتْ حَفْصَةُ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا، وَاجْعَلْنَ لَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

3033– إسناده صحيح. أيوب: هو ابن تميمة السختياني، وهشام: هو ابن عروة، وحبيب: هو ابن الشهيد الأزدي البصري. وأخرجه الطبراني "25/98" من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه "25/92" من طريق حماد بن سلمة، عن أيوب، عن محمد، به. وأخرجه "25/95" من طريق حفص بن غياث عن هشام وأشعث عن محمد، به، وانظر الحديث السابق.

❀❀ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا انتقال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا' اگر تم مناسب سمجھو' تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور آخر میں کچھ کافور بھی ملا دینا جب تم فارغ ہو جاؤ' تو مجھے اطلاع دینا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور ارشاد فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

ایوب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے حفصہ نامی راوی خاتون نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دینا اور اس کی تین چوٹیاں بنا دینا۔''

فَصْلٌ فِي التَّكْفِينِ

فصل: کفن دینے کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ وَلِيَ اَمْرَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ اَنْ يُحْسِنَ كَفَنَهُ

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے معاملات کا نگران ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اسے اچھا کفن دے

3034 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ:

(متن حدیث): هٰذَا مَا سَاَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ اَحَادِيثَ، فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ، قُبِضَ، فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَقُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِلَيْلٍ، اَوْ يُصَلَّى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ: اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ، فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

❀❀ وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: تو انہوں نے کچھ احادیث بیان کیں انہوں نے یہ بتایا کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب کا ذکر کیا جن کا انتقال ہو گیا تھا اور انہیں زیادہ بڑا کفن نہیں دیا گیا تھا اور رات کے وقت ہی دفنا دیا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ کسی شخص کو رات کے وقت دفن کیا جائے یا کسی کی رات کے وقت نماز جنازہ ادا کی جائے' البتہ مجبوری کا معاملہ مختلف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی (کے کفن دفن کے معاملات) کا نگران بنے' تو وہ اسے اچھا کفن دے۔

3034– إسناده قوي. وأخرجه الحاكم "1/369" من طريق إسماعيل بن عبد الكريم الصنعاني، بهٰذا الإسناد. ووقع فيه: عبد الكريم بن إسماعيل خطأ. وأخرجه أحمد "3/329" و"349" و"372"، والخطيب 9/52"–"53، والبغوي "1478" من طرق عن أبي الزبير عن جابر مختصرًا، وانظر الحديث رقم "3103". وفي الباب عن أبي قتادة عند الترمذي "995" في الجنائز: باب "19"، وابن ماجه "1474" في الجنائز: باب ما جاء فيما يستحب من الكفن. وقال الترمذي: حديث حسن غريب. ومن حديث أنس بن مالك عند العقيلي في "الضعفاء" "2/55"، والخطيب في "تاريخه" "4/160" و"9/80".

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ، اَنَّ تَكْفِينَ الْمَيِّتِ فِي ثَوْبَيْنِ سُنَّةٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ میت کو دو کپڑوں میں کفن دینا سنت ہے

3035 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ سَحُولِيَّيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو "سحولی" کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَمْ يُرِدْ بِهِ نَفْيَ مَا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ فِي خِطَابِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس مذکورہ عدد کے علاوہ کی نفی کی جائے

3036 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ *، اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ اَبِي بَكْرٍ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، فَتَمَثَّلْتُ بِهٰذَا الْبَيْتِ:

3035- إسناده ضعيف . يعقوب بن عطاء ضعفه أحمد، وابن معين، وأبو زرعة، والنسائي، وأبو حاتم، وقال ابن عدى: له أحاديث صالحة، وهو ممن يكتب حديثه، وعنده غرائب، وخاصة إذا روى عنه أبو أسماعيل المؤدب .وأخرجه الطبراني "18/696" من طريق علي بن المديني، عن إبراهيم بن سليمان أبي إسماعيل المؤدب، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى "308/2" من طريق سليمان الشاذكوني عن يحيى بن أبي الهيثم، عن عثمان بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عن الفضل بن عباس . وسليمان هٰذا ضعيف.وفي الباب: حديث عائشة عند الكريم "3/478" بلفظ: "كفن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم في بردى حبرة ... ." وهٰذا الحديث يخالف الحديث الصحيح عن عائشة وهو الآتي.

3036- إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين غير مجاهد بن وردان، فقد روى له أصحاب السنن وهو صدوق . المقرىء : هو عبد اللّٰه بن يزيد المكي .وأخرجه أحمد "6/40" و"45" و"118" و"132"، وعبد الرزاق "6176"، وابن سعد "3/197"، و"201"، والبخاري "1387" في الجنائز: باب موت يوم الاثنين، والبيهقي "3/399" من طرق عن هشام بن عروة، وعبد الرزاق "6178" من طريق الزهري، كلاهما عن عروة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه مختصرًا ابن سعد "3/198" من طريق سمية عن عائشة . وأخرجه مالك بلاغًا "1/224" في الجنائز: باب ما جاء في كفن الميت، ومن طريقه ابن سعد "3/204" عن يحيى بن سعيد أنه قال: بلغني أن أبا بكر الصديق قال لعائشة ... وانظر الحديث الآتي.

مَنْ لَّا يَزَالُ دَمْعُهُ مُقْنَعًا يُوشِكُ اَنْ يَكُوْنَ مَدْفُوقًا

فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَا تَقُوْلِي هٰكَذَا، وَلٰكِنْ قُوْلِي: (وَجَائَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ) (ق: 19) ثُمَّ قَالَ: فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ، فَقَالَ: كَفِّنُونِي فِي ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ، وَاشْتَرُوا اِلَيْهِمَا ثَوْبًا جَدِيدًا، فَاِنَّ الْحَيَّ اَحْوَجُ اِلَى الْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ، وَاِنَّمَا هِيَ لِلْمِهْنَةِ اَوْ لِلْمُهْلَةِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھی' جب ان کا آخری وقت قریب آیا' تو میں نے یہ شعر پڑھا:

''جس کے آنسو ہمیشہ رکے رہتے ہیں۔
عنقریب وہ اچھل کر نکل آئیں گے''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بیٹی! تم یہ نہ کہو بلکہ تم یہ پڑھو (جو قرآن کی آیت ہے)

''موت کی مدہوشی حق کے ساتھ آ گئی ہے یہ وہ چیز ہے' جس سے تم بچنا چاہتے تھے۔''

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ میں نے جواب دیا: تین کپڑوں میں' تو انہوں نے فرمایا: مجھے میرے ان دو کپڑوں میں کفن دے دینا اور ان دونوں کے ساتھ نیا کپڑا خرید لینا' کیونکہ زندہ شخص نئے کپڑے کا مرحوم کے مقابلے میں زیادہ محتاج ہوتا ہے یہ کام کاج کے کپڑے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مہلت کے کپڑے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ تَكْفِينَ الْمَيِّتِ فِي الْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ سُنَّةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ میت کو قمیض اور عمامہ میں کفن دینا سنت ہے

3037 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید ''سحولی'' کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا اس کفن میں قمیض یا عمامہ شامل نہیں تھا۔

3037– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ" "1/223" في الجنائز: باب ما جاء في كفين الميت، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" "574"، والبخاري "1273" في الجنائز: باب الكفن بلا عمامة، والنسائي "4/35" في الجنائز: باب كفن النبي صلى الله عليه وسلم، والبيهقي "3/399" والبغوي ."1476"وأخرجه الطيالسي "1453"، وأحمد "6/165"، و"192" و"204" و"214"، والبخاري "1264" في الجنائز: باب الثياب البيض للكفن، و"1271" و"1272"

فَصْلٌ فِیْ حَمْلِ الْجَنَازَةِ وَقَوْلِهَا

فصل: جنازے کو اٹھانا اور جنازے کا قول (یعنی میت کیا کہتی ہے؟)

3038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِیْ، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا، يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جنازہ (چارپائی پر) رکھ دیا جائے اور لوگ اسے گردن (یعنی کندھوں پر) اٹھالیں' تو اگر وہ (مرحوم) نیک ہو' تو وہ یہ کہتا ہے: تم مجھے آگے لے جاؤ اور اگر وہ نیک نہ ہو' تو وہ یہ کہتا ہے: ہائے! افسوس یہ لوگ اسے کہاں لے جارہے ہیں؟ اس کی آواز کو انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان اسے سن لے' تو بے ہوش ہو کر گر جائے۔''

3039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِیْ، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا، يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

3038- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويونس بن محمد: هو ابن مسلم البغدادي أبو محمد المؤدب .وأخرجه أحمد "3/41" من طريق يونس، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "3/41" و"58"، والبخاري "1314" في الجنائز: باب حمل الرجال الجنازة دون النساء، و "1316" باب قول الميت وهو على الجنازة قدموني، و "1380" باب كلام الميت على الجنازة، والنسائي "4/41" في الجنازة: باب السرعة بالجنازة، والبيهقي "4/21"، والبغوي "1482" من طرق عن الليث، به.وأخرجه عبد الرزاق "6250" من طريق الثوري، عن الأسود بن قيس، عن نبيح عن أبي سعيد الخدري.

3039- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جنازہ (چارپائی پر) رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں اگر وہ نیک ہو' تو یہ کہتا ہے تم مجھے آگے لے جاؤ اور اگر وہ نیک نہ ہو' تو یہ کہتا ہے: ہائے افسوس یہ لوگ اسے کہاں لے جا رہے ہیں' اس کی آواز کو انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے' اگر انسان اسے سن لے' تو بے ہوش ہو کر گر جائے۔''

3040 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرْضَى، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنُصْرَةِ الْمَظْلُومِ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَاِجَابَةِ الدَّاعِي.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرْضَى، اَمْرٌ لِطَلَبِ الثَّوَابِ دُونَ اَنْ يَكُونَ حَتْمًا، وَالْاَمْرُ بِتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُمَا الْخُصُوصُ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْعَاطِسَ لَا يَجِبُ اَنْ يُشَمَّتَ اِلَّا اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِبْرَارُ الْمُقْسِمِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ دُونَ الْكُلِّ، وَالْاَمْرُ بِنُصْرَةِ الْمَظْلُومِ، وَاِجَابَةِ الدَّاعِي اَمْرًا حَتْمٌ فِي الْوَقْتِ دُونَ الْوَقْتِ، وَالْاَمْرُ بِاِفْشَاءِ السَّلَامِ اَمْرٌ بِلَفْظِ الْعُمُومِ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ اسْتِعْمَالُهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ دُونَ غَيْرِهِمْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے، بیمار کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم اٹھانے والی کی قسم پوری کروانے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کو پھیلانے اور دعوت قبول کرنے کا حکم دیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جنازے کے ساتھ جانے' بیمار کی عیادت کرنے کا حکم ثواب طلب کرنے کے لئے ہے۔ یہ لازمی حکم نہیں ہے جبکہ چھینکنے والے کو جواب دینے اور قسم پوری کروانے کا حکم اس کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کی مراد مخصوص ہے۔ اور وہ یوں کہ چھینکنے والے کو جواب دینا اسی وقت لازم ہوتا ہے جب وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور قسم پوری کروانا بعض صورتوں میں

3040- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فهو من رجال مسلم. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي مولاهم. وأخرجه البخاري "5175" في النكاح: باب حق إجابة الوليمة والدعوة، وفي "الأدب المفرد" "924" وقد سقط "أبو" من "أبو الأحوص" فيه فيستدرك والنسائي "4/54" في الجنائز: باب الأمر بإتباع الجنائز: من طريق أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/284" و"299"، وأبو داوٗد الطيالسي "746"، والبخاري "1239" في الجنائز: باب الأمر بإتباع الجنائز: "2445" في المظالم: باب نص المظلوم، و"5635" في الأشربة: باب آنية الفضة، و"5650" في المرضى: باب وجوب عيادة المريض، و "5838" في اللباس: باب ليس القسي، و "5849" في الميثرة الحمراء، و"5863" باب خواتيم الذهب، و"6222" في الأدب: باب تشميت العاطس، و "6235" في الاستئذان: باب إفشاء السلام، و "6654" في الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ) الأنعام: من الآية ."109 ومسلم "2069" في اللباس والزينة: باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء، والنساء "7/8" في الأيمان والنذور: باب إبرار المقسم، والترمذي "2809" في الأدب: باب ما جاء في كراهية لبس المعصفر للرجل والقسي، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" "1/482"، والبيهقي "6/94" من طرق عن أشعث، به.

لازم ہوتا ہے۔ ہر صورت میں لازم نہیں ہوتا جبکہ مظلوم کی مدد کرنا اور دعوت کو قبول کرنا یہ ایسا حکم ہے' جو کسی وقت میں لازم ہوتا ہے اور کسی وقت میں لازم نہیں ہوتا ہے۔ جبکہ سلام کو پھیلانے کا حکم لفظی طور پر عام ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے: مسلمانوں کے ساتھ ایسا کیا جائے۔ مسلمانوں کے علاوہ (غیر مسلموں کے ساتھ) ایسا نہ کیا جائے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ، وَالْخُرُوْجِ اِلَيْهَا لَهُنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ خواتین جنازے کے ساتھ جائیں یا جنازے کے لیے (اپنے گھر سے) نکلیں

3041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، جَمَعَ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَيْتٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُنَّ، قَالَتْ: فَقُلْنَا مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ، وَبِرَسُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تُبَايِعْنَنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَزْنِيْنَ، وَلَا تَسْرِقْنَ، الْاٰيَةُ؟ قَالَتْ: فَقُلْنَا: نَعَمْ، قَالَتْ: فَمَدَّ يَدَهٗ مِنْ خَارِجِ الْبَيْتِ، وَمَدَدْنَا اَيْدِيَنَا مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، قَالَتْ: وَاَمَرَنَا بِالْعِيْدِ، وَاَنْ نُخْرِجَ فِيْهِ الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا، وَنَهَانَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ.

قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: فَسَاَلْتُ جَدَّتِيْ عَنْ قَوْلِهٖ: (وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ) (الممتحنة: 12) قَالَتْ: نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ

❁❁ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو انصار کی کچھ خواتین ایک گھر میں جمع ہوئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا وہ دروازے پر کھڑے ہوئے انہوں نے ہمیں سلام کیا ہم نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے بتایا: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں۔ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام رساں کو خوش آمدید' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ خواتین یہ بیعت کریں کہ آپ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور زنا نہیں کریں گی اور چوری نہیں کریں گی

3041- إسماعيل بن عبد الرحمٰن بن عطية: لم يذكر بجرح ولا تعديل، ولم يذكر له غير هذا الحديث. وأخرجه الطبراني "25/85" من طريق أبي خليفة، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد مختصرًا "1139" في الصلاة: باب خروج النساء في العيد، من طريق أبي الوليد الطيالسي، به. وأخرجه أحمد "5/85" و6/408"–"409، وأبو داؤد "1139"، وأبو يعلى "226"، والطبراني "25/85"، والبيهقي "3/184" من طرق عن إسحاق بن عثمان، به . وذكره الهيثمي في "المجمع" "6/38" وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والطبراني ورجاله ثقات.

(انہوں نے یہ آیت پڑھی) سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے گھر کے باہری حصے کی طرف سے ہاتھ بڑھایا اور ہم نے گھر کے اندرونی حصے سے اپنے ہاتھ بڑھائے پھر انہوں نے کہا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔

سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ ہم اس موقع پر بالغ اور آزاد خواتین کو بھی باہر لے کر آئیں البتہ ہم خواتین پر جمعہ پڑھنا لازم نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا تھا۔

اسماعیل نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اپنی دادی (سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اور وہ نیکی کے کام میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی''۔

تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْرَاعِ فِي السَّيْرِ بِالْجَنَائِزِ لِعِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ

متعین علت کی وجہ سے جنازے کو تیزی سے لے جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3042 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَسْرِعُوا بِجَنَائِزِكُمْ، فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ، وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوْنَهَا عَنْ رِقَابِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''اپنے جنازوں کو تیزی سے (قبرستان) لے جاؤ کیونکہ اگر وہ نیک ہوں گے تو تم انہیں بھلائی کی طرف لے کر جاؤ گے اور اگر وہ برے ہوں گے تو تم اس برائی کو اپنی گردنوں سے اتار دو گے''۔

3042– إسناده صحيح على شرطهما. وسفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد "2/240"، والبخاري "1315" في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، ومسلم "944" "50" في الجنائز: باب الإسراع بالجنازة: والترمذي "1015" في الجنائز: باب ما جاء في الإسراع بالجنازة، وابن ماجه "1477" في الجنائز: باب ما جاء في شهود الجنائز، والحميدي "1022"، والنسائي 4/41-"42 في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، وأبو داوٗد "3181" في الجنائز: باب الإسراع بالجنازة، وابن الجارود "527"، والطحاوي في شرح معاني الآثار" "1/478"، والبيهقي "4"/ "21"، والبغوي "1481" من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "2/280"، ومسلم "944" "50"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " "1/478" من طرق عن الزهري، به.وأخرجه أحمد "2/240"، ومسلم "944" "51"، والطحاوي "1/478"، والنسائي "4/42" من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، عن أبي أمامة بن سهل، عن أبي هريرة.وأخرجه مالك "1/243" في الجنائز: باب جامع الجنائز: عن نافع عن أبي هريرة موقوفًا، ورفعه أحمد "2/488" من طريق أيوب عن نافع، به.

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلنَّاسِ اَنْ يَّرْمُلُوا الْجَنَائِزَ رَمَلًا

لوگوں کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ جنازے کے ہمراہ ذرا تیز رفتار سے چلیں

3043 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ سَرِيْرِهٖ، وَرِجَالٌ يُسْتَقْبِلُوْنَ السَّرِيْرَ، وَيُدَاسُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ يَقُوْلُوْنَ: رُوَيْدًا رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا فِيْ بَعْضِ الْمِرْبَدِ، لَحِقَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ عَلٰى بَغْلَةٍ، فَلَمَّا رَاٰى اُولٰئِكَ وَمَا يَصْنَعُوْنَ، حَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهٗ، وَاَهْوٰى اِلَيْهِمْ بِسَوْطِهٖ، وَقَالَ: خَلُّوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّا نَكَادُ اَنْ نَرْمُلَ بِهَا رَمَلًا قَالَ: فَجَاءَ الْقَوْمُ، وَاَسْرَعُوا الْمَشْيَ، وَاَسْرَعَ زِيَادٌ الْمَشْيَ

❀❀ عیینہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا (اس وقت کا گورنر) زیاد ان کی چارپائی کے آگے چل رہا تھا اور کچھ لوگوں نے اپنا رخ چارپائی کی طرف کیا ہوا تھا اور وہ الٹے قدموں چلتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے ہٹو، ہٹو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے جب ہم راستے میں کسی جگہ پر پہنچے تو ہماری ملاقات حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو اپنے خچر پر سوار تھے جب انہوں نے ان لوگوں کے اس طرز عمل کو دیکھا' تو انہوں نے اپنے خچر کا رخ ان لوگوں کی طرف کیا اور اپنے درے کے ذریعے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: راستہ چھوڑ دو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے' تو ہم تقریباً دوڑتے ہوئے (تیزی سے) چلتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ آئے اور انہوں نے تیزی سے چلنا شروع کیا اور زیاد نے بھی تیزی سے چلنا شروع کیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ السُّرْعَةَ بِالْجَنَائِزِ اِذَا قَصَدُوْهَا لِلدَّفْنِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جنازے کے ہمراہ تیزی سے جائے جبکہ ان کا مقصد دفن کرنا ہو

3044 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ:

3043- إسناده صحيح. عيينة بن عبد الرحمٰن: هو ابن جوشن الغطفاني.وأخرجه النسائي "4/43" في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، من طريق إسماعيل، بهذا الإسناد.وأخرجه النسائي "4/42"-"43"، وأبو داوٗد "3182" و"3183" في الجنائز: باب الإسراع بالجنازة، وأحمد "5/36" و"38"، والطيالسي "883"، والبيهقي "4/22"، والطحاوي "1/477" من طريق عيينة بن عبد الرحمٰن، به . إلا أن إحدى روايتي أبي داوٗد "أنه كان في جنازة عثمان بن أبي العاص ... " وعلى الشك في رواية الطحاوي . وانظر الحديث الآتي.

(متن حدیث): لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَكَادُ أَنْ يُرْمَلَ بِالْجَنَائِزِ رَمَلًا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور جنازوں کے ساتھ اس طرح چلا جاتا تھا جیسے دوڑا جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِذَا شَهِدَ جَنَازَةً أَنْ يَكُوْنَ مَشْيُهُ مَعَهَا قُدَّامَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ جنازے میں شریک ہو تو وہ جنازے کے ہمراہ چلتے ہوئے اس کے آگے چلے

3045 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَمْشِيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ إِذَا سِيْرَ بِهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جنازے کے آگے چلے جب اسے لے جایا جا رہا ہو

3046 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوفِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

3044- رجاله ثقات . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" ."3/281"وأخرجه النسائي "4/43" في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، وأحمد "5/37"، والحاكم "1/355" من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي..

3045- إسناده صحيح على شرطهما . وسفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه ابن أبي شيبة "3/277"، والطيالسي "1817"، وأبو داود "3179" في الجنائز: باب المشي أمام الجنازة، والترمذي "1007" و"1008" في الجنائز: باب ما جاء في المشي أما الجنازة، والنسائي "4/56" في الجنائز: باب مكان الماشي من الجنازة، وابن ماجه "1482" في الجنائز: باب ما جاء في المشي أمام الجنازة، وأحمد "2/8"، والطحاوي "1/479"، والدارقطني "2/70"، والبيهقي "4/23" و"24"، والبغوي "1488" من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي "591"، وأحمد "1/122"، والترمذي "1008"، والنسائي "4/56"، والبيهقي "4/24"، والطبراني "12/13134" و"13135" من طرق عن الزهري، به .وأخرجه الترمذي "1009"، وعبد الرزاق "6259"، والطحاوي "4/480"، ومالك "1/225" من طريق الزهري مرسلًا.

3046- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله. وانظر "3047" و"3048"

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سُفْيَانَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الزُّهْرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے کہ سفیان نے یہ حدیث زہری سے نہیں سنی ہے

3047 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، غَيْرَ مَرَّةٍ اَشْهَدُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ .

فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فِيْهِ وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: لَا اَحْفَظُهُ، قِيلَ لَهُ: فَاِنَّ بَعْضَ النَّاسِ لَا يَقُوْلُهُ اِلَّا عَنْ سَالِمٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ غَيْرَ مَرَّةٍ اَشْهَدُ لَكَ عَلَيْهِ، وَقِيلَ لَهُ: فَاِنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، يَقُوْلُهُ كَمَا تَقُوْلُهُ، وَيَزِيدُ فِيْهِ عُثْمَانَ، فَقَالَ سُفْيَانُ: لَمْ اَسْمَعْهُ ذَكَرَ عُثْمَانَ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

سفیان نامی راوی سے کہا گیا: روایت میں یہ الفاظ ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں ان سے کہا گیا: بعض لوگ یہ کہتے ہیں: یہ روایت سالم سے منقول ہے تو انہوں نے بتایا: زہری نے یہ روایت کئی مرتبہ ہمیں بیان کی ہے اور میں تمہارے سامنے گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں ان سے کہا گیا: ابن جریج اس روایت کو اسی طرح بیان کرتے ہیں: جس طرح آپ بیان کرتے ہیں: لیکن وہ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کرتے ہیں تو سفیان نے کہا: میں نے انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ اَخْطَاَ فِيْهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس

3047- إسناده صحيح الحميدي: هو عبد الله بن الزبير بن عيسى القرشي الأسدي . وهو في "مسند الحميدي " "607" وليس فيه الزيادة التي في آخر الحديث، ولكن جاء في "سنن البيهقي " "4/23"-"24 بعد الحديث قول يخالفانك في هذا، يعني أنهما يرسلان الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال: استيقن، الزهري حدثنيه، سمعته من فيه يعيده ويبديه عن سالم عن أبيه، فقلت له: يا أبا محمد إن معمرًا وابن جريج يقولان فيه: وعثمان، قال: فصدقهما، فقال: لعله قد قاله هو ولم أكتبه لذلك إني كنت أميل إذ ذاك إلى الشيعة.

روایت کونقل کرنے میں سفیان بن عیینہ نامی راوی نے غلطی کی ہے

3048 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث):اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ، قَالَ: وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهَا، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ .

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: سنت بھی یہی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَيْسَ بِفِعْلٍ لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ فعل کوئی ایسا فعل نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کرنا جائز نہ ہو

3049 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):الرَّاكِبُ فِي الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنازے کے ساتھ سوار ہو کر چلنے والا جنازے کے پیچھے چلے گا اور پیدل چلنے والا جہاں چاہے گا چلے گا اور (نابالغ) بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔''

3048– إسناده صحيح. وأخرجه أحمد "2/37" و"140"، والطحاوى "1/479" و"480"، والطبرانى "12/13133" و"13136" من طرق عن الزهرى، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3045" و"3046" و. "3047"

3049– إسناده صحيح على شرط البخارى.وأخرجه الطبرانى "1045" من طريق وكيع، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة "3/280"، وأحمد 4/247"ن والترمذى "1031" فى الجنائز: باب ما جاء فى الصلاة على الأطفال، والنسائى "4/55" فى الجنائز: باب مكان الراكب من الجنازة، و "4/56" باب مكان الماشى من الجنازة، وابن ماجه "1481" فى الجنائز: باب ما جاء فى شهود الجنائز: والطحاوى "1/482"، والطبرانى "20/1046" و"1047"، والحاكم "1/355" و"363"، والبيهقى "4/8" من طريق سعيد بن عبيد الله، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذى: حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط البخارى، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 4/248"–"249 و"249" و"252"، وأبو داوٗد "3180" فى الجنائز: باب المشى أمام الجنازة: والنسائى "4/55"،

فَصْلٌ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

فصل: جنازے کے لیے کھڑا ہونا

3050 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَ، اِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، قَالَ: اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا، فَاِذَا رَاَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُوْمُوْا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازہ ہمارے پاس سے گزرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہو گئے جب ہم اسے کندھا دینے کے لیے آگے بڑھے' تو وہ ایک یہودی کا جنازہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کی مخصوص گھبراہٹ ہوتی ہے جب تم جنازے کو دیکھا کرو' تو کھڑے ہو جایا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ اِنَّمَا اُمِرَ الْمَرْءُ بِهٖ اِلٰى اَنْ تُخَلِّفَهُ الْجَنَازَةُ اَوْ تُوضَعَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پہلے آدمی کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب تک جنازہ آگے نہیں گزر جاتا یا اسے (قبر میں) رکھ نہیں دیا جاتا (اس وقت تک آدمی کھڑا رہے)

3051 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ،

3050– إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد الرحمٰن بن إبراهيم روى له البخاري ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أبو داوٗد "3174" في الجنائز: باب القيام للجنازة، من طريق الوليد بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/354" من طريق الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد "3/319"، والبخاري "1311" في الجنائز: باب من قام لجنازة يهودي، ومسلم "940" "78" في الجنائز: باب القيام للجنازة، والنسائي 4/45"–"46 في الجنائز: باب القيام لجنازة أهل الشرك، والبيهقي "4/26" من طريق هشام الدستوائي، والطحاوي "1/486"، وأحمد "3/335" من طريق أبان العطار، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه مسلم "960" "97" و"80"، والنسائي "4/47" باب الرخصة في ترك القيام، وأحمد "3/295" و"346"، والطحاوي "1/486"، والبيهقي 4/26"–"37 من طريق أبي الزبير، عن جابر. وفي الباب: عن أبي هريرة عند أحمد "2/287" و"343"، وابن ماجه "1543" في الجنائز: باب ما جاء في القيام للجنازة. وقال البوصيري في "الزوائد": إسناده صحيح. وعن أنس عند النسائي 48".–"4/47

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ، فَقُومُوا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوضَعَ

❀❀ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم جنازے کو دیکھو'تو کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے یا اسے (زمین پر) رکھ دیا جائے۔''

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِي تُقَامُ لَهَا عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَنَازَةِ

اس مدت کا تذکرہ جتنی دیر کے لیے آدمی جنازے کو دیکھ کر کھڑا رہے گا

3052 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ

❀❀ حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم جنازے کو دیکھو'تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا

3053 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَمُرُّ

3051– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار الرمادي: حافظ له أوهام وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد "3/446"، والبخاري "1307" في الجنائز: باب القيام للجنازة، ومسلم "958" في الجنائز: باب القيام للجنازة، وأبو داوٗد "3172" في الجنائز: باب القيام للجنازة، وابن ماجه "1542" في الجنائز: باب ما جاء في القيام للجنازة، والطحاوي "1/486"، والبيهقي "4/25" من طريق سفيان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "6305" وأحمد "3/445".

3052– إسناده صحيح. يزيد بن موهب: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "958" "74"، والنسائي "4/44" في الجنائز: باب الأمر بالقيام للجنازة، والترمذي "1042" في الجنائز: باب ما جاء في القيام للجنازة، من طريق الليث، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1308" في الجنائز: باب متى يقعد إذا قام للجنازة، ومسلم "958" "74"، والنسائي "4/44"، والترمذي "1042"، وابن ماجه "1542" في الجنائز: باب ما جاء في القيام للجنازة، والطحاوي "1/486"، والبيهقي "4/26" من طرق عن الليث عن نافع عن ابن عمر، به. وأخرجه عبد الرزاق "6306" و"6307" و"6308"، وأحمد "3/445"، والطحاوي "1/486"، ومسلم "958" "75" من طرق عن نافع، به.

بِنَا جَنَازَةُ الْكَافِرِ اَفَنَقُومُ لَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَقُومُوا لَهَا، فَاِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُومُوْنَ لَهَا، اِنَّمَا تَقُومُوْنَ اِعْظَامًا لِلَّذِی يَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس سے بعض اوقات کسی کافر کا جنازہ بھی گزرتا ہے تو کیا ہم اس کے لیے بھی کھڑے ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ' کیونکہ تم اس میت کے لیے کھڑے نہیں ہو رہے ہو بلکہ تم اس کے احترام میں کھڑے ہو رہے ہو جو روح کو قبض کرتا ہے۔

ذِكْرُ قُعُوْدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَنَازَةِ بَعْدَ قِيَامِهٖ لَهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازے کو دیکھ کر بیٹھے رہنے کا تذکرہ حالانکہ پہلے آپ اس کے لیے کھڑے ہوا کرتے تھے

3054 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِى الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ .

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے (بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معمول اختیار کیا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہتے تھے۔

3053- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ربيعة بن سيف، فقد روى له أصحاب السنن غير ابن ماجه، وهو صدوق. المقرىء : هو عبد الله بن يزيد المكى، وأبو عبد الرحمٰن الحبلى: هو عبد الله بن يزيد المعافرى. وأخرجه أحمد "2/168"، والبزار "836"، والطحاوى "1/486"، والحاكم "1/357"، والبيهقى "4/27" من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وذكره الهيثمى فى "المجمع" "3/27" ونسبه لأحمد والبزار والطبرانى فى "الكبير" ورجال أحمد ثقات.

3054- إسناده صحيح على شرط مسلم.وهو فى "الموطأ" "1/232" فى الجنائز: باب الوقوف للجنائز: والجلوس على المقابر، وأخرجه من طريقه أبو داوٗد "3175" فى الجنائز: باب القيام للجنازة، والبيهقى "4/27"، والبغوى "1487"، والطحاوى "1/488"وأخرجه مسلم "962" "83"، وأبو يعلى "273" من طرق عن يحيى، به.وأخرجه ابن أبى شيبة "3/359"، والبغوى فى "الجمعديات" "1724"، ومسلم "962" "84"، والنسائى "4/78"، وأبو يعلى "288"، والطحاوى "1/488"، والبيهقى "4/27"-"28 من طرق عن شعبة عن محمد بن المنكدر عن مسعود بن الحكم، به.وأخرجه عبد الرزاق "6312"، والبيهقى "4/28" من طريق قيس بن مسعود عن أبيه، به. وانظر الحديث رقم "3054" و "3056".

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3055 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوضَعَ، ثُمَّ قَعَدَ

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ جب اسے (زمین پر) رکھ دیا جاتا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْجُلُوسِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَنَائِزِ بَعْدَ الْاَمْرِ بِالْقِيَامِ لَهَا

جنازے کو دیکھ کر بیٹھے رہنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' حالانکہ پہلے اس کے لیے کھڑے ہونے کا حکم تھا

3056 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ جَنَازَةً فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ لِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، اجْلِسْ، فَاِنِّي سَاُخْبِرُكَ فِي هٰذَا بِثَبْتٍ، حَدَّثَنِي مَسْعُودُ بْنُ الْحَكَمِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا، بِرَحْبَةِ الْكُوفَةِ يَقُولُ لِلنَّاسِ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاَمَرَ بِالْجُلُوسِ

❁❁ واقد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں بنوسلمہ کے محلے میں ایک جنازے میں شریک ہوا میں کھڑا ہو گیا' تو نافع بن جبیر نے مجھ سے کہا: تم بیٹھ جاؤ' کیونکہ میں تمہیں اس بارے میں ایک مستند روایت سناتا ہوں' مسعود بن حکم نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: انہوں نے کوفہ کے میدان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کے لیے قیام کرنے کا پہلے حکم دیا تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم (جنازے کو دیکھ کر) بیٹھے رہتے تھے اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی) بیٹھے رہنے کا حکم دیا۔

3055- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح غير يزيد بن موهب، وهو ثقة. وأخرجه مسلم "962" "82" في الجنائز: باب نسخ القيام للجنازة، والترمذي "1044" في الجنائز: باب الرخصة في ترك القيام لها، والنسائي 4/77"-"78 في الجنائز: باب الوقوف للجنائز، والبيهقي "4/27" من طريق الليث، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم. "3054" و."3056"

3056- إسناده حسن. عبدة بن سليمان: هو الكلابي أبو محمد الكوفي، ومحمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي حسن الحديث روى له البخاري مقرونًا ومسلم متابعة. وأخرجه أحمد "1/82"، وأبو يعلى "273"، والبيهقي "4/27"، والطحاوي "1/488" من طريق محمد بن عمرو، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3054"، و."3055"

فَصْلٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

فصل: نماز جنازہ کا بیان

3057 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا دُعِيَ اِلٰى جَنَازَةٍ سَاَلَ عَنْهَا، فَاِنْ اُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا قَامَ فَصَلّٰى، وَاِنْ اُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا قَالَ لِاَهْلِهَا: شَاْنُكُمْ بِهَا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: تَرْكُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ وَصَفْنَا نَعْتَهُ، كَانَ ذٰلِكَ قَصْدَ التَّاْدِيْبِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهِ، كَيْلَا يَرْتَكِبُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ الْفِعْلِ، لَا اَنَّ الصَّلَاةَ غَيْرُ جَائِزَةٍ عَلٰى مَنْ اَتٰى مِثْلَ مَا اَتٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو کسی جنازے (کی نماز پڑھنے کے لیے) بلایا جاتا' تو آپ ﷺ اس کے بارے میں دریافت کرتے تھے' اگر اس کی اچھی تعریف بیان کی جاتی' تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے اور اگر اس کی برائی بیان کی جاتی' تو آپ ﷺ اس کے گھر والوں سے کہتے تھے: اسے تم خود سنبھال لو' آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی جس کی صفت ہم نے ذکر کی ہے۔ اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ آپ اپنی اُمت کو اس حوالے سے ادب سکھائیں تاکہ وہ اس فعل کے ارتکاب سے بچیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہی نہیں ہوتا جس میں وہ خاصیت پائی جاتی ہو جس خامی کے حامل فرد کی نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی۔

3058 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

3057– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد "5/299" عن يعقوب بن إبراهيم، و "300" عن أبي النضر، كلاهما عن إبراهيم، بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم "1/364" من طريقين عن إبراهيم بن سعد، به. ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/3"-"4 وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

3058– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو – وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ – فإن حديثه لا يرتقي إلى الصحة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "5/297" من طريق يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3059" و "3060".

هَارُوْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّیَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ دِيْنَارَيْنِ.

قَالَ: تَرَكَ لَهُمَا وَفَاءً؟ قَالُوْا: لَا.

قَالَ: فَصَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: هُمَا اِلَیَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جنازہ لایا گیا' تا کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں دو دینار ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ان دونوں کی ادائیگی میرے ذمے ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِیْ قَتَادَةَ هُمَا اِلَیَّ اَرَادَ بِهٖ اَنَّهُمَا عَلَیَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ''وہ دونوں میری طرف آئیں گے'' اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان دونوں کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی

3059 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّیَ عَلَيْهَا، وَقَالَ: عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوْا: عَلَيْهِ دِيْنَارَانِ، فَقَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: اِلَیَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمَا عَلَیَّ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا' تا کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کریں آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اس کے ذمے دو دینار قرض

3059- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله. وانظر ما بعده3060.- إسناده صحيح على شرطهما. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك وأخرجه الدارمي "2/263" من طريق أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي "2/263"، والترمذي "1069" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على المديون، والنسائي "4/65" في الجنائز: باب الصلاة على من عليه دين، وابن ماجه "2407" في الصدقات: باب الكفالة، من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد "5/311" من طريق أبي عوانة، عن عثمان، به. وأخرجه عبد الرزاق "15258" من طريق أبي النضر، عن عبد الله بن أبي قتادة، به.

ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ان دونوں (دیناروں) کی ادائیگی میرے ذمے ہے' تو نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے اور آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: اَنَا اَكْفُلُ بِهٖ قَالَ: بِالْوَفَاءِ؟ قَالَ: بِالْوَفَاءِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ - اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا -

✿✿ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص (کی میت) کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا' تاکہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کریں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو' کیونکہ اس کے ذمے قرض ہے' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس کا ذمے دار بنتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پوری ادائیگی کا؟ انہوں نے عرض کی: پوری ادائیگی کا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص کے ذمے اٹھارہ یا شاید سترہ درہم قرض تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ لَا يُصَلِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ اِذَا مَاتَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اس شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے جو اس حالت میں فوت ہوتا تھا کہ اس کے ذمے قرض کی ادائیگی لازم ہوتی تھی

3061 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

3061– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد "2/440" و"475"، والترمذي "1079" في الجنائز: باب ما جاء عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قال: نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يُقضى عنه، وابن ماجه "2413" في الصدقات: باب التشديد في الدين، والدارمي "2/262" والطيالسي "2390"، والبيهقي "6/76"، والبغوي "2147".

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ مَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی جان اس وقت تک لٹکی رہتی ہے جب تک اس کے ذمے قرض رہتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ كَانَ ذٰلِكَ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ

ادا نہیں کی تھی جو ایسی حالت میں فوت ہوا تھا کہ اس کے ذمے قرض ہوتا تھا یہ بات ابتدائے اسلام کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے (بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے تھے)

3062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ قَالَ: صُبِّحْتُمْ مُسِّيتُمْ قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا، فَلِاَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا، فَعَلَيَّ وَاِلَيَّ، فَاَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قیامت کا ذکر کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار سرخ ہو جایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوش زیادہ ہو جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی یوں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر سے ڈراتے ہوئے یہ فرما رہے ہیں کہ وہ عنقریب تم پر حملہ کر دے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے:

3062– حديث صحيح، مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ الأصبهاني لم يرو عن غير أبيه شيئًا، ولا يُعرف بجرح ولا تعديل. مترجم في "الجرح والتعديل" "8/53"، وأبوه عصام بن يزيد ترجمه المؤلف في "ثقاته" "8/520" فقال: عِصَامُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ مَوْلٰى مُرَّةَ الطيب، من أهل الكوفة، سكن أصبهان، ولقب عصام جبر، يروي عن الثوري ومالك بن مغول، روى عنه ابنه محمد بن عصام يتفرد ويخالف، وكان صدوقًا، حديثه عند الأصبهانيين. وذكره ابن أبي حاتم "7/26"، وأبو نعيم في "تاريخ أصبها" "2/138" فلم يذكرا فيه جرحًا ولا تعديلًا، وقد توبعًا، ومن فوقهما من رجال الصحيح. وسفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد "3/337"–"338 و"371"، وعبد الرزاق "15262"، ومسلم "867" "45" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، والنسائي "3/188" في صلاة العيدين: باب كيف الخطبة، والبيهقي "6/351" من طريق سفيان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "45" في المقدمة: باب اجتناب البدع والدول، ومسلم "867" "43" من طريق عبد الوهاب الثقفي، ومسلم "867" "44"

"میں مومنین کی جان سے زیادہ ان کے قریب ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی یا وہ میرے سپرد ہوں گے' کیونکہ میں مومنین کے زیادہ قریب ہوں۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ تَرْكَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَلٰى مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ بَدْءِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ فَتْحِ اللّٰهِ الْفُتُوحَ عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کی نماز جنازہ

ادا نہ کرنا جو ایسی حالت میں فوت ہوا تھا کہ اس کے ذمے قرض ہوتا تھا یہ ابتدائے اسلام میں تھا اور اس سے پہلے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو فتوحات عطا کی ہوں

3063 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الرَّجُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ سَاَلَ: هَلْ لَهٗ وَفَاءٌ؟ فَاِذَا قِيْلَ: نَعَمْ، صَلّٰى عَلَيْهِ، وَاِذَا قِيْلَ: كَلَّا قَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُتُوحَ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَارِثِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جب کسی شخص کا انتقال ہوتا اور اس کے

3063- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه الطيالسي "2338"، وأحمد "2/290"، ومسلم "1619" "14" في الفرائض: باب من ترك مالًا فلورثته، والنسائي "4/66" في الجنائز: باب الصلاة على من عليه دين، من طريق ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "2/453"، والبخاري "5371" في النفقات: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "من ترك كلًا أو ضياعًا فإلي"، والترمذي "1070" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على المديون، من طريق عقيل، ومسلم "1619" "140"، والبخاري "6731" في الفرائض: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "من ترك مالًا فلأهله "، والنسائي "4/66"، وابن ماجه "2415" في الصدقات: باب من ترك دينًا أو ضياعًا فعلي الله وعلى رسوله، من طريق يونس، كلاهما عن الزهري، به.وأخرجه أحمد "2/287" من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.وأخرجه البخاري "2398" في الاستقراض: باب الصلاة على من ترك دينًا، و "6763" في الفرائض: باب ميراث الأسير: ومسلم "1619" "17"، وأبو داوُد "2955" في الخراج والإمارة: باب في أرزاق الذرية، وأحمد "2/456"، والبيهقي "6/201" و "351" من طريق شعبة، عن عدي بن ثابت، عن أبي حازم، عن أبي هريرة .وأخرجه عبد الرزاق "15261"، ومن طريقه مسلم "1619" "16" "15" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة .وأخرجه البخاري "2399" في الاستقراض: باب الصلاة على من ترك دينًا، "4781" في التفسير: باب سورة الأحزاب، من طريق فليح، عن هلال بن علي، عن عبد الرحمٰن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة.وأخرجه البخاري "6745" في الفرائض: باب ابني عم أحدهما أخ للأم والآخر زوج، وأحمد "2/356" من طريق إسرائيل، عن أبي حصين عن أبي صالح، عن أبي هريرة.وأخرجه أحمد "2/527"

ذمے قرض ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ دریافت کرتے تھے کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے' اگر آپ ﷺ کو یہ بتایا جاتا جی ہاں' تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے اور اگر یہ بتایا جاتا جی نہیں' تو آپ ﷺ یہ فرماتے تھے تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فتوحات عطا کیں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مومنین کی اپنی جان سے زیادہ ان کے قریب ہوں جو شخص قرض چھوڑ کر جائے گا' تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' تو وہ اس کے وارث کو ملے گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الصَّلَاةَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے ہر مسلمان کے فوت ہونے پر اس کی نماز جنازہ ادا کرے اگرچہ اس کے ذمے قرض ہو

3064 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُصَلِّيْ عَلٰى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاُتِيَ بِمَيِّتٍ فَقَالَ: اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ دِيْنَارَانِ.

فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ، فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے جس کا ایسی حالت میں انتقال ہوا ہو کہ اس کے ذمے قرض ہو ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک میت لائی گئی آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں دو دینار ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ان کی ادائیگی میں اپنے ذمے لیتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فتوحات عطا کر دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر مومن کی جان سے زیادہ اس کے قریب ہوں' تو جو شخص قرض چھوڑ کر جائے گا اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے ورثاء کو ملے گا۔

3064- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "15257"، ومن طريقه أخرجه أبو داوٗد "3343" في البيوع: باب في التشديد في الدين، والنسائي 4/65"-"66 في الجنائز: باب الصلاة على من عليه دين. وأخرجه البيهقي "6/75" من طريق زائدة، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن جابر، بغير هذا اللفظ.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ باجماعت نماز والی مساجد میں نماز جنازہ ادا کرے

3065 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): وَاللّٰهِ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَهْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ہی ادا کی تھی۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا هٰذَا السَّبَبَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا سبب ذکر کیا تھا

3066 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدٌ، قَالَتْ: ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

3065- حمزة بن عبد الله بن الزبير لم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن عباد، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقةٌ . أبو معمر القطيعي: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر بن الحسن الهذلي الهروى، نزيل بغداد، كان قد سكن قطيعة الربيع- وهو موضع اقتطعه الربيع في أيام المنصور- فنسب إليها .وأخرجه أحمد "6/261" من طريق إبراهيم بن أبي العباس عن ابن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "6/79" و"133"، وأبو داوُد "3189" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، وابن ماجه "1518" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على الجنائز في المسجد، من طريق صالح بن عجلان، وأحمد "6/133"، وأبو داوُد "3189" من طريقِ محمد بن عبد الله بن عباد، ومسلم "99" و"100" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، والنسائي "4/68" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، والترمذي "1033" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على الميت في المسجد، والطحاوي "1/490" من طريق عبد الواحد بن حمزة، ثلاثتهم عن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن عائشة.وأخرجه أحمد "6/169" .

3066- إسناده صحيح على شرط الصحيح . ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل، وأبو النضر: هو سالم بن أبي أمية المدني.وأخرجه أبو داوُد "3190" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، والبغوي "1492" من طريق ابن أبي فديك بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي "1/490" من طريق محمد بن إسماعيل، عن الضحاك بن عثمان . به .وأخرجه مالك منقطعًا "1/229" في الجنائز: باب الصلاة على الجنائز في المسجد، ومن طريقه الطحاوي "1/490"، والبغوي "1491" عن أبي النضر، عن عائشة، عن عائشة. وانظر الحديث السابق.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ان کی میت کو مسجد میں لے آؤ' تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ ادا کرلوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر انکار کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِيَامِ لِلْمَرْءِ إِذَا أَرَادَ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ

آدمی کے لیے قیام کے طریقے کا تذکرہ جب وہ نماز جنازہ ادا کرنے کا ارادہ کرے

3067 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک خاتون کی نماز جنازہ ادا کی جو بچے کی ولادت کے وقت فوت ہوگئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں اس کے وسط کے مقابلے میں کھڑے ہوئے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّكْبِيرَاتِ عَلَى الْجَنَائِزِ إِذَا أَرَادَ الْمَرْءُ الصَّلَاةَ عَلَيْهَا

نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی نماز جنازہ ادا کرنے کا ارادہ کرلے

3068 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

3067- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه البخاري "1331" في الجنائز: باب الصلاة على النفساء إذا ماتت في نفاسها، وأبو داؤد "3195" في الجنائز: باب أين يقوم الإمام من الميت إذا صلى عليه، والبغوي "1497" من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/14"، و"19"، والبخاري "332" في الحيض: باب الصلاة على النفساء وسنتها، و "1332" في الجنائز: باب أين يقوم من المرأة والرجل، ومسلم "964" في الجنائز: باب أين يقوم الإمام من الميت للصلاة عليه، والترمذي "1035" في الجنائز: باب ما جاء أين يقوم الإمام من الرجل والمرأة، والنسائي "1/195" في الحيض: باب الصلاة على النفساء، و "4/70"–"72" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة قائمًا، وابن ماجه "1493" في الجنائز: باب ما جاء في أين يقوم الإمام إذا صلى على الجنازة، والطحاوي "1/490"، وابن الجارود "544"، والبيهقي "4/33"–"34"، وابن أبي شيبة "3/312"، والطبراني "7/6763" و"6764" و"6765" من طرق عن حسين المعلم، به. وأخرجه الطيالسي "902" من طريق همام عن عبد الله بن بريدة، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے انتقال کی اطلاع لوگوں کو اسی دن دے دی تھی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عید گاہ تشریف لے گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صفیں بنوائی تھیں اور (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی تھیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيدَ فِي التَّكْبِيرَاتِ عَلَى الْجَنَائِزِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ نماز جنازہ میں اس سے زیادہ تکبیریں کہیں

3069 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا، فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: كَبَّرَهَا - اَوْ كَبَّرَهُنَّ - رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں (کی نمازوں میں) چار تکبیریں کہا کرتے تھے پھر وہ پانچ تکبیریں کہنے لگے ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (یعنی پانچویں تکبیر) راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں یہ (پانچ تکبیریں) بھی کہی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی نماز جنازہ میں کیا دعا مانگے؟

3068- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" "1/226" في الجنائز: باب التكبير على الجنائز: ومن طريق مالك أخرجه أحمد "2/438" و"439"، والبخاري "1345" في الجنائز: باب الرجل ينعى على أهل الميت بنفسه، و"1333" باب التكبير على الجنازة أربعًا، ومسلم "951" "62" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة، وأبو داؤد "3204" في الجنائز: باب في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك، والنسائي "4/72" في الجنائز: باب عدد التكبير على الجنازة، والبغوي ."1489"

3069- إسناده صحيح. علي بن المثنى والد أبي يعلى: روى عن جمع، وقد تابعه عبد الله بن محمد بن ع... العزيز البغوي، فرواه عن علي بن الجعد به كما في "الجعديات" ."71" ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. ابن أبي ليلى: هو عبد الرحمن بن أبي ليلى الأنصاري المدني، ثم الكوفي. وأخرجه أحمد "4/367"-"368 و"372"، ومسلم "957" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، وأبو داؤد "3197" في الجنائز: باب التكبير على الجنازة، والترمذي "1023" في الجنائز: باب ما جاء في التكبير على الجنازة، والنسائي "4/72" في الجنائز: باب عدد التكبير على الجنازة، وابن ماجه "1505" في الجنائز: باب ما جاء فيمن كبر خمسًا، والطياسي "674"، والطحاوي "1/493"، والبيهقي "4/36"، وابن أبي شيبة "3/302"-"303 من طريق عبد الأعلى أنه صلى خلف زيد بن أرقم على جنازة فكبر خمسًا فسأله عبد الرحمن بن أبي أبي ليلى ... وأخرجه الدارقطني "2/72" من طريق أيوب بن سعيد بن حمزة والمرقع عن زيد بن أرقم. وأخرجه الدارقطني "2/72"

3070 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِيْمَانِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِسْلَامِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! ہمارے زندوں کی، مردوں کی، موجودلوگوں کی، غیر موجودلوگوں کی، کم سن افراد کی، بڑی عمر کے لوگوں کی، ہمارے مردوں کی، ہماری خواتین کی مغفرت کر دے اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندگی دے اسے ایمان پر زندہ رکھنا اور جسے ہم میں سے موت دے اسے اسلام پر موت دینا۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ یہ بات مستحب ہے کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جائے

3071 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سُنَّةٌ وَحَقٌّ

طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی' تو

3070-- رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم وقد توبع .وأخرجه أبو داوٗد "3201" في الجنائز: باب الدعاء للميت، من طريق شعيب بن إسحاق، والترمذي "1024" في الجنائز: باب ما يقول في الصلاة على الميت، والحاكم "1/358"، والبيهقي "4/41" من طريق هقل بن زياد، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "2/368" من طريق أيوب بن عتبة، عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه ابن ماجه "1498" في الجنائز: باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، من طريق محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة، به.

3071-- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه الشافعي "1/579" والنسائي 4/74"-"75 في الجنائز: باب الدعاء ، وابن الجارود "537"، والبيهقي "4/38"، والبغوي "1494" من طريق إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي "2741"، والبخاري "1335" في الجنائز: باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز، والنسائي "4/75"، وابن الجارود "534"، والحاكم "1/358"، والبيهقي "4/39" من طريق شعبة، والبخاري "1335"، وأبو داوٗد "3198" في الجنائز: باب ما يقرأ على الجنازة، والترمذي "1027" في الجنائز: باب ما جاء في القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب، والدارقطني "2/72" وابن الجارود "535"، والحاكم "1/386"، والبيهقي "4/38" من طريق سفيان الثوري، كلاهما عن سعد بن إبراهيم به.وأخرجه ابن الجارود "536" من طريق سفيان عن زيد بن طلحة قال: سمعت ابن عباس ...وأخرجه الشافعي "1/580"، والحاكم "1/358"، والبيهقي "4/39" من طريق ابن عيينة، عن محمد بن عجلان، عن سعيد بن أبي سعيد قال: سمعت ابن عباس يجهر بفاتحة الكتاب ...

انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور اسے بلند آواز میں پڑھا' یہاں تک کہ ہم تک آواز آئی جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے اور حق ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عِنْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے

3072 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لَهُ: اَتَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا ابْنَ اَخِي سُنَّةٌ وَحَقٌّ

طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا انہوں نے ایک نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اے میرے بھتیجے! یہ سنت اور حق ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ الزِّيَادَةَ لِلْمُصَلّٰى عَلَيْهِ فِيْ حَسَنَاتِهِ، وَالْمَغْفِرَةَ لِسَيِّئَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ نماز جنازہ ادا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے مرحوم کی نیکیوں میں اضافے کا اور اس کے گناہوں کی مغفرت کا سوال کرے

3073 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي، اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهُ، وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

3072- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

3073- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد بن عبد الله: هو الواسطي، وعبد الرحمٰن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن الحارث بن كنانة العامري القرشي مولاهموأخرجه مالك "1/228" في الجنائز: باب ما يقول المصلي على الجنازة، ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق "6425" عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عن أبي هريرة .وأخرجه ابن أبي شيبة "3/295" من طريق يحيى بن سعيد، عن سعيد المقبري أن رجلًا سأل أبا هريرة كيف تصلي على الجنازة؟ فقال أبو هريرة ...وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/33" من حديث أبي هريرة مرفوعًا، وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! (یہ مرحوم) تیرا بندہ ہے تیرے بندے کا بیٹا ہے یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں تو اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے اگر یہ اچھا ہے تو اس کی اچھائی میں اضافہ کر دے اور اگر یہ برا ہے تو اس کی مغفرت کر دے اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش کا شکار نہ کرنا۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اِعَاذَةِ مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنْهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ جس کی نماز جنازہ ادا کر رہا ہو اس کیلئے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ہم ان دونوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3074 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيْدَا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جُنَاحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى عَلٰى رَجُلٍ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَاَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، اللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے یہ دعا مانگی۔

"اے اللہ! بیشک فلاں بن فلاں (یعنی یہ مرحوم) تیرے ذمے اور تیرے جوار رحمت میں ہے تو تو اسے قبر کی آزمائش سے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا تو (ذمے کو) پورا کرنے کا زیادہ اہل ہے اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے تو اس پر رحم کر بیشک تو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْاِبْدَالَ لَهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ

3074– إسناده حسن، والوليد بن مسلم صرح بالتحديث عند أبي داؤد وابن ماجه وغيرهما فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه أحمد "3/491"، وأبو داؤد "3202" في الجنائز: باب الدعاء للميت، وابن ماجه "1499" في الجنائز: باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد.

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ جس کی نماز جنازہ ادا کر رہا ہو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بدلے میں ایسا گھر عطا کرے جو اس کے (دنیاوی) گھر سے بہتر ہو اور ایسی بیوی عطا کرے جو اس کی (دنیاوی) بیوی سے بہتر ہو

3075 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، سَمِعَهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ مَنْزِلَهُ، وَاَوْسِعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ بِدَارِهٖ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ، وَزَوْجَةً خَيْرًا مِنْ زَوْجَتِهٖ، وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَاَعِذْهُ مِنَ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ ذٰلِكَ الْمَيِّتَ.

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ[1]

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جنازہ ادا کی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو یاد کر لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا۔

''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے تو اس پر رحم کر تو اس سے درگزر کر تو اس کے ٹھکانے کو اچھا کر دے تو اس کی قبر کو کشادہ کر دے تو اسے پانی، اولوں اور برف کے ذریعے دھو دے تو اسے گناہوں سے یوں صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے تو اس کے گھر کی جگہ اسے ایک ایسا گھر عطا کر دے جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور ایسے اہل خانہ عطا کر دے جو اس کے اہل خانہ سے زیادہ بہتر ہوں اور ایسی بیوی عطا کر دے جو اس کی بیوی

3075- إسناده قوى على شرط مسلم. وأخرجه البيهقى "4/40" من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "963" فى الجنائز: باب الدعاء للميت فى الصلاة، وابن الجارود "538"، والبغوى "1495" من طريق ابنوهب، به. وأخرجه أحمد "6/23"، ومسلم "963"، والنسائى "4/73" فى الجنائز: باب الدعاء، والبيهقى "4/40"، والطبرانى "18/78" من طرق عن معاوية بن صالح، به. وأخرجه الطيالسى "999"، وابن ماجه "1500" فى الجنائز: باب ما جاء فى الدعاء فى الصلاة على الجنازة، والطبرانى "18/108" من طريق عصمة بن راشد وأبى بكر بن أبى مريم، عن حبيب عن عبيد، عن عوف. وانظر السند الآتى.

[1] إسناده قوى كالذى قبله. وأخرجه البيهقى "4/40" من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "963" فى الجنائز: باب الدعاء للميت فى الصلاة، من طريق ابن وهب، به. وأخرجه أحمد "6/28"، ومسلم "963"، والترمذى "1025" فى الجنائز: باب ما يقول فى الصلاة على الميت، والطبرانى "18/79" من طريقين عن معاوية صالح، به. وأخرجه مسلم "963" "87"، والنسائى "4/73" فى الجنائز: باب الدعاء، والطبرانى "18/76" و"77"، والبيهقى "4/40" من طريق أبى حمزة بن سليم الحمصى، عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير، به. وانظر الحديث السابق.

سے زیادہ بہتر ہو اور اسے جنت میں داخل کردے اور اسے جہنم سے محفوظ رکھنا اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔"

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ کاش وہ میت میں ہوتا۔

ابن وہب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلّٰى عَلٰى مَيِّتٍ اَنْ يُخْلِصَ لَهُ الدُّعَاءَ

جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ بطور خاص (میت کے لیے) دعا کرے

3076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْدَانَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم میت کی نماز جنازہ ادا کرو تو صرف اسی کے لیے دعا مانگو۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ابْنَ اِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ابن اسحاق نامی راوی نے یہ روایت محمد بن ابراہیم سے نہیں سنی ہے

3077 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ

3076– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث في الرواية الآتية، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه أبو داوُد "3199" في الجنائز: باب الدعاء للميت، وابن ماجه "1497" في الجنائز: باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، والبيهقي "4/40" من طريق محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وفي الباب عند عبد الرزاق "6428"، ومن طريقه ابن الجارود "540" عن معمر، عن الزهري قال: سمعت أبا أمامة بن سهل بن حنيف يحدث ابن المسيب قال: السنة في الصلاة على الجنائز أن يكبر، ثم يقرأ بأم القرآن، ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يخلص الدعاء للميت ...

3077– إسناده قوي، وهو مكرر ما قبله.

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَلْمَانَ الْأَغَرِ مَوْلَى جُهَيْنَةَ، كُلُّهُمْ حَدَّثُونِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَأَخْلِصُوا لَهَا الدُّعَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم نماز جنازہ ادا کرو تو صرف میت کے لیے دعا مانگو''

ذِكْرُ إِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ وَالْمُنْتَظِرِ لِدَفْنِهَا قِيرَاطَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ

اللہ تعالیٰ کا نماز جنازہ ادا کرنے والے شخص کو اور اس میت کے دفن کا انتظار کرنے والے شخص کو دو قیراط اجر عطا کرنے کا تذکرہ

3078 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ جَبَلَيْنِ عَظِيمَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازے میں شریک ہو یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کرلی جائے' تو اس شخص کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے

3078- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم . الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه مسلم "945" "52" في الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنازة واتباعها، من طريق حرملة بن يحيى بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/401"، ومسلم "945" "52"، والنسائي "4/76" في الجنائز: باب ثواب من صلى على جنازة: والبيهقي "3/412" من طريق ابن وهب، به. وأخرجه البخاري "1325" في الجنائز: باب من انتظر حتى تدفن، والبيهقي "3/412" من طريق يونس، به. وأخرجه البخاري "1325" من طريق أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه "47" في الإيمان: باب إتباع الجنائز من الإيمان، من طريق الحسن البصري، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم "945" "52"، والنسائي "4/76"، وابن ماجه "1539" في الجنائز: باب ما جاء في ثواب من صلى على جنازة ومن انتظر دفنها، وأحمد "2/233" و"280"، والبيهقي "3/412" من طريق سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "945" "52" من طريق رجال عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "945" "53" من طريق سهيل، وأحمد "2/246"، وأبو داوٗد "3168" في الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها، وابن الجارود "526" من طريق سمي، كلاهما عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "945" "54"، والبيهقي "3/413" من طريق أبي حازم، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد "2/470" و"503"، والترمذي "1040" في الجنائز: باب ما جاء في فضل الصلاة على الجنازة، من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/273" من طريق نافع بن جبير، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد "2/321" و"531" من طريق عبد الله بن هرمز وقد تحرفت في "2/321" إلى: هريم عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/521" من طريق أبي مزاحم، عن أبي هريرة. وأخرجه "2/458" من طريق سالم البراد، عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم "3079"

اور جو شخص اس کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! دو قیراط کتنے ہوتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں جتنے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْجَبَلَيْنِ اللَّذَيْنِ يُعْطِي اللّٰهُ مِثْلَهُمَا مِنَ الْاَجْرِ لِمَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ وَّحَضَرَ دَفْنَهَا

ان دو پہاڑوں کی صفت کا تذکرہ جن کی مانند اجر اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا جو نماز جنازہ بھی ادا کرے اور دفن میں بھی شریک ہو

3079 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قُسَيْطٍ، حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَاطَّلَعَ صَاحِبُ الْمَقْصُوْرَةِ قَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً مِنْ بَيْتِهَا حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، ثُمَّ تَبِعَهَا حَتّٰى يَدْفِنَهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ رَجَعَ عَنْهَا بَعْدَمَا يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتْبَعْهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطٌ مِثْلُ اُحُدٍ.

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَلْهَا عَنْ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِمَا قَالَتْ: قَالَ: وَاَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصَاةٍ فَجَعَلَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ حَتّٰى رَجَعَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: قَالَتْ: صَدَقَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَرَمَى ابْنُ عُمَرَ الْحَصَى اِلَى الْاَرْضِ مِنْ يَدِهِ وَقَالَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ

❁❁ داؤد بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران گھر کا مالک سامنے آیا اور بولا: اے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیا آپ نے سنا نہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا بیان کرتے ہیں: وہ یہ کہتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

3079– إسناده حسن على شرط مسلم، فإن أبا صخر – وهو حميد بن زياد الخراط– مختلف فيه، وهو كما قال ابن عدى: صالح الحديث. المقرىء: هو عبد الله بن يزيد. وأخرجه مسلم "945" "56" فى الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنازة وإتباعها، وأبو داؤد "3169" فى الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها، والبيهقى 3/412"–"413 من طرق عن عبد الله بن يزيد المقرىء، بهذا الإسناد. وأخرج النسائى "4/77" فى الجنائز: باب ثواب من صلى على جنازة، من طريق مسلمة بن علقمة، عن داوُد، به. وأخرج البخارى "1323" و"1324" فى الجنائز: باب فضل إتباع الجنائز، ومسلم "945" "55" من طريق جرير بن جازم قال: سمعت نافعًا يقول: حدث ابن عمر أن هريرة رضى الله عنه يقول ... وأخرجه الطيالسى "2581"، وأحمد "2/387" من طريقين عن يعلى بن عطاء، عن الوليد بن عبد الرحمٰن، عن أبى هريرة، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "من صلى على جنازة، فله قيراط، ومن انتظر حتى يفرغ منها فله قيرطان" فأنكر ذلك ابن عمر، فأرسلوا إلى عائشة ... وانظر الحديث رقم "3078" و."3080"

''جو شخص میت کے گھر سے جنازے کے ساتھ جائے' یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے پھر وہ اس کے ساتھ رہے' یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا جائے' تو اس شخص کو دو قیراط ثواب ملتا ہے جن میں سے ہر ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہوتا ہے اور جو شخص نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس آ جائے اور جنازے کے ساتھ نہ رہے' تو اسے ایک قیراط جتنا ثواب ملتا ہے' جو احد پہاڑ جتنا ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے بارے میں دریافت کرو اور پھر میرے پاس واپس آ کر مجھے بتانا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا جواب دیا ہے؟

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مٹھی میں کنکریاں لیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے' یہاں تک کہ قاصد واپس آیا اور اس نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کنکریاں اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف پھینکیں اور بولے: پھر تو ہم نے بہت سے قیراط ضائع کر دیئے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ احْتِسَابًا لِلّٰهِ لَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَلَا قَضَاءً لِحَقٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ثواب کے حصول کے لیے ایسا کرے گا اس شخص کو حاصل نہیں ہوگی جو ریاکاری اور دکھاوے کے لیے یا کسی حق کی ادائیگی کے لیے ایسا کرے گا

3080 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَقْعُدُ حَتّٰى يُوْضَعَ فِيْ قَبْرِهٖ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ وَلَهٗ قِيْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ وَهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُوْضَعَ فِي الْقَبْرِ، فَلَهٗ قِيْرَاطٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ يُرِيْدُ بِهٖ اَحَدَهُمَا

3080- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير الحسن بن خلف، فقد روى له البخاري في "صحيحه"، وقال ابو حاتم: شيخ، وقال الخطيب: كان ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن عدي: يحتمل، ولا أعلم له شيئًا منكرًا. إسحاق الأزرق: هو ابن يوسف، وعوف: هو ابن أبي جميلة العبيد. وأخرجه أحمد "2/493" من طريق إسحاق الأزرق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "47" في الإيمان: باب إتباع الجنائز: من الإيمان، والنسائي "4/77" في الجنائز: باب ثواب من صلى على جنازة، وأحمد "2/430" و "493" من طرق عن عوف، به.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے پھر وہ بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ اس (میت کو) قبر میں رکھ دیا جائے اور جب وہ شخص واپس آتا ہے تو اسے دو قیراط اجر ملتا ہے یہ دونوں قیراط احد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں اور جو شخص میت کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد اس کے دفن ہونے سے پہلے واپس آ جائے اسے ایک قیراط ملتا ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان وہ دونوں اُحد کی مانند ہوتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے: ان دونوں میں سے ایک اُحد (پہاڑ جتنا) ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُسْلِمِ الْمَيِّتِ اِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ كُلُّهُمْ مُسْلِمُوْنَ شُفَعَاءُ

اللہ تعالیٰ کا اس مسلمان میت کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ جس کی 100 آدمی نماز جنازہ ادا کریں اور وہ سب مسلمان ہوں اور اس کی سفارش کریں (یعنی اس کے لیے دعائے مغفرت کریں)

3081 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ يَبْلُغُوْنَ اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْنَ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جب کوئی شخص فوت ہو اور ایک گروہ اس کی نماز جنازہ ادا کرے جن کی تعداد ایک سو ہو تو وہ اگر اس کے بارے میں شفاعت کریں (یعنی دعائے مغفرت کریں) تو ان کی سفارش قبول ہوتی ہے۔"

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَيِّتِ اِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ اَرْبَعُوْنَ يَشْفَعُوْنَ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کا میت کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ جب 40 آدمی میت کی شفاعت کرتے ہوئے اس کی نماز جنازہ ادا کریں

3081– إسناده صحيح على شرط مسلم: الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد المجيد، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد . وأخرجه الترمذي "1029" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على الجنازة والشفاعة للميت، وابن أبي شيبة "3/321" من طريق عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/32" و"40" و"231"، ومسلم "947" في الجنائز: باب من صلى عليه مئة شفعوا فيه، والترمذي "1029"، والنسائي "4/75" و"76" في الجنائز: باب فضل من صلى عليه مئة، والطحاوي في "مشكل الآثار" "264" و"265" و"266" و"272"، والبيهقي "4/30" من طرق عن أيوب بن أبي تيمية، به. وأخرجه الطيالسي "1526"،

13

3082 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرٍ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ - اَوْ بِعُسْفَانَ -، فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَكُوْنُوْنَ اَرْبَعِينَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اخْرُجُوا بِهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ان کے ایک بیٹے کا قدید یا شاید عسفان کے مقام پر انتقال ہو گیا' تو انہوں نے فرمایا: اے کریب تم اس بات کا جائزہ لو کہ اس کی نماز جنازہ کے لیے کتنے لوگ اکٹھے ہو چکے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں باہر نکلا وہاں کچھ لوگ اکٹھے ہو چکے تھے میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا چالیس لوگ ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی میت کو باہر نکالو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس مسلمان کا انتقال ہو جائے اور اس کی نماز جنازہ چالیس ایسے افراد ادا کریں جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں' تو اللہ تعالیٰ اس میت کے بارے میں ان لوگوں کی شفاعت کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلٰى قَبْرِ الْمَدْفُوْنِ

مدفون شخص کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3083 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ فُلَانَةَ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا

❁❁ حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کی قبر پر (اس کی) نماز جنازہ ادا کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

3082– إسناده حسن على شرط مسلم، فإن حميد بن زياد كما تقدم: صالح الحديث . وأخرجه أحمد "1/277"، ومسلم "948" في الجنائز: باب من صلى عليه أربعون شفعوا فيه، وأبو داؤد "3170" في الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها، والبيهقي "4/30"، والبغوي "1505"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "271" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1489" في الجنائز: باب ما جاء فيمن صلى عليه جماعة من المسلمين، والطبراني "11/12158"

3083– حديث صحيح. شريك: هو ابن عبد الله القاضي، سيء الحفظ، إلا أنه قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. عثمان بن حكيم: هو ابن عباد بن حنيف. وانظر الحديث رقم "3087" و "3092".

13/13

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِمَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى قَبْرِ الْمَدْفُونِ

جس شخص کی نماز جنازہ فوت ہوجاتی ہے اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مدفون کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرے

3084 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ قَدْ دُفِنَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے دفن ہوجانے کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3085 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْعَدَوِيُّ اَبُوْ ذَرٍ، بِبُخَارٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

3084- إسناده صحيح على شرط الشيخين . غندر: لقب محمد بن جعفر، وثابت: هو ابن أسلم البناني . وهو في "مسند أحمد " "3/130"، ومن طريقه أخرجه ابن ماجه "1531" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر، والبيهقي "4/46"، والدارقطني ."2/77" وأخرجه مسلم "955" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، والبيهقي "4/46"، والدارقطني "2/77" من طرق عن غندر، بهٰذا الإسناد . وأخرجه بأطول مما هنا البيهقي "4/46" من طريق حماد بن زيد، والدارقطني "2/77" عن صالح بن رستم، كلاهما عن ثابت، عن أنس. وفي الباب عن جابر عند النسائي "4/85" في الجنائز: باب الصلاة على القبر.

3085- يحيى بن سهيل: ذكره المؤلف في "الثقات" "9/270" وقال: يروي عن أبي عاصم النبيل، حدثنا عنه أبو ذر محمد بن محمد بن يوسف وغيره، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد، وسفيان: هو الثوري، وسليمان الشيباني: هو سليمان بن أبي سليمان، والشعبي: هو عامر. وأخرجه البيهقي "4/46"، والدراقطني من طريقين عن أبي عاصم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه مسلم "954" "68" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، من طريق وكيع عن سفيان، به . وأخرجه أحمد "1/224"، والبخاري "1247" في الجنائز: باب الإذن بالجنازة، وابن ماجه "1530" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على القبر من طريق أبي معاوية، عن سليمان الشيباني، به. وأخرجه البخاري "3121" باب صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز، ومسلم "954" "68" من طريق عبد الواحد بن زياد عن الشيباني، به . وأخرجه البخاري "1326" في الجنائز: باب صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز، من طريق زائدة، عن الشيباني، به. وأخرجه مسلم "954" "68"، وأبو داوٗد "3196" في الجنائز: باب التكبير على الجنازة، والدارقطني "2" ⁄ 76-"77، والبيهقي "4/45" من طريق عبد الله بن إدريس عن الشيباني، به . وأخرجه مسلم "954" "68"، والترمذي "1037" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر، والنسائي "4/85" من طريق هشيم عن الشيباني، به . وأخرجه الدارقطني "2/78"، والبيهقي "4" ⁄ "46 من طريق هريم بن سفيان عن الشيباني، به . وأخرجه الدارقطني "2/77" و"78" من طريق أبي عوانة وشريك، والبيهقي "4/46" من طريق إبراهيم بن طهمان، ومسلم "954" "68" من طريق عبيد الله بن معاذ عن أبيه، أربعتهم عن الشيباني، به. وأخرجه مسلم "954" "69"، والبيهقي "4/46" من طريق "3088" و"3089" و "3090"

بْنُ سُهَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، اٰخَرُ مَعَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ بَعْدَمَا دُفِنَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ ذَرٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَاَنَا اَهَابُهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک میت کے) دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوذر نامی راوی نے سفیان اور ابن جریج کے حوالے سے شیبانی کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور میں (اس سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کرنے سے) ڈرتا ہوں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ تَعَلَّقَ بِهٖ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرْ فِي الْعِلْمِ وَلَا طَلَبِهٖ مِنْ مَظَانِّهٖ فَنَفٰى جَوَازَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت بھی نہیں رکھتا

اور اس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل بھی نہیں کیا تو اس نے قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کی نفی کر دی

3086 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَلْتَقِطُ الْاَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ، فَمَاتَ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: مَاتَ، قَالَ: هَلَّا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ فَكَاَنَّهُمُ اسْتَخَفُّوْا شَاْنَهٗ، قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: انْطَلِقُوْا، فَدُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَذَهَبَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْئَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا عَلَيْهِمْ بِصَلَاتِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں صفائی کیا کرتا تھا اس کا انتقال ہو گیا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر موجود پا کر اس کے بارے میں دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس

3086– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو رافع: هو نفيع بن رافع الصائغ المدني. وأخرجه أحمد "2/353" و"388"، والطيالسي "2446"، والبخاري "458" في الصلاة: باب كنس المسجد والتقاط الخرق والقذى والعيدان، و"460" باب الخدم للمسجد، و"1337" في الجنائز: باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ومسلم "956" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، وأبو داوُد "3203" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، وابن ماجه "1527" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر، والبيهقي "4/47" من طريق حماد بن زيد، والطيالسي "2446" من طريق صالح بن رستم، والبيهقي "4/47" من طريق يونس، ثلاثتهم عن ثابت، بهذا الإسناد.

کا انتقال ہو گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ لوگوں نے اس کے معاملے کو کم تر سمجھا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم لوگ چلو اور اس کی قبر کی طرف میری رہنمائی کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قبریں اپنے اہل کے لیے تاریک ہوتی ہیں' تو میرے ان پر نماز جنازہ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے لیے انہیں روشن کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْعِلَّةَ فِيْ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ، لَمْ يَكُنْ دُعَاؤُهُ وَحْدَهُ دُوْنَ دُعَاءِ اُمَّتِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر پر نماز جنازہ ادا

کرنے میں یہ علت نہیں تھی کہ صرف آپ ہی (مرحوم کے لیے) دعا کریں اور یہ حکم آپ کی امت کے لیے نہ ہو

3087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ، وَكَانَ اَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَرَدْنَا الْبَقِيْعَ، اِذَا هُوَ بِقَبْرٍ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: فُلَانَةُ، فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: اَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ بِهَا؟ قَالُوْا: كُنْتُ قَائِلًا صَائِمًا قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا لَا اَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا آذَنْتُمُوْنِيْ بِهِ، فَاِنَّ صَلَاتِيْ عَلَيْهِ رَحْمَةٌ قَالَ: ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ يَتَوَهَّمُ غَيْرُ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْقَبْرِ غَيْرُ جَائِزَةٍ لِلَّفْظَةِ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: فَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا عَلَيْهِمْ رَحْمَةً بِصَلَاتِيْ وَاللَّفْظَةِ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ: فَاِنَّ صَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ وَلَيْسَتِ الْعِلَّةُ مَا يَتَوَهَّمُ الْمُتَوَهِّمُوْنَ فِيْهِ اَنَّ اِبَاحَةَ هٰذِهِ السُّنَّةِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَاصَّةً دُوْنَ اُمَّتِهِ، اِذْ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَزَجَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَنْ يَصْطَفُّوْا خَلْفَهُ، وَيُصَلُّوْا مَعَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَفِيْ تَرْكِ اِنْكَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ صَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ اَبْيَنُ الْبَيَانِ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلرَّشَادِ وَالسَّدَادِ اَنَّهُ فِعْلٌ مُبَاحٌ لَهُ وَلِاُمَّتِهِ مَعًا دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بِالْفِعْلِ لَهُمْ دُوْنَ اُمَّتِهِ

3087- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عثمان بن حكيم، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه أحمد "4/388"، والبيهقي "4/48"، وابن أبي شيبة 3/275"-"276 و "360"، ومن طريقه ابن ماجه "1528" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر، والطبراني "22/628"، والبيهقي "4/35" من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "4/84"-"85 في الجنائز: باب الصلاة على القبر من طريق عبد الله بن نمير، والطبراني "22/627" من طريق زهير بن معاوية، والحاكم "3/591" من طريق ابن لهيعة، ثلاثتهم عن عثمان بن حكيم، به. انظر الحديث رقم "3083" و "3092".

❁❁ حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم بقیع کے مقام پر پہنچے تو وہاں ایک قبر موجود تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبر کے بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: فلاں خاتون کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خاتون کی شناخت ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی (وفات) کے بارے میں مجھے بتلایا کیوں نہیں؟ لوگوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزے کی حالت میں آرام فرما رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں تم میں سے جس شخص کا بھی انتقال ہوتا ہے تم اس کے بارے میں مجھے اطلاع دو' کیونکہ میرا اس کے لیے نمازِ جنازہ ادا کرنا رحمت ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے صفیں بنوائیں اور اس پر (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیریں کہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ ان الفاظ کی وجہ سے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہیں۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ میرے نماز جنازہ ادا کرنے کی وجہ سے ان کی قبروں کو ان کے لئے روشن کر دیتا ہے۔'' اور ان الفاظ کی وجہ سے جو حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہیں ''میرا ان کی نماز جنازہ ادا کرنا رحمت ہے۔'' حالانکہ علت وہ نہیں ہے' جو غلط فہمی کا شکار ان افراد کو غلط فہمی ہوئی کہ اس سنت کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مباح ہونا آپ کی خصوصیت ہے یا آپ کی اُمت کے لئے نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس بات سے منع کر دیتے کہ وہ آپ کے پیچھے صفیں قائم کریں اور آپ کی اقتداء میں قبر پر نماز جنازہ ادا کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پیچھے قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے والے پر انکار نہ کرنا اس بات کا واضح بیان موجود ہے لیکن یہ اس شخص کے لئے بیان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور سیدھے راستے کی توفیق عطا کی ہو کہ یہ ایک مباح فعل ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی مباح ہے۔ آپ کی اُمت کے لئے بھی مباح ہے۔ ایسا نہیں ہے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مباح ہو اور آپ کی اُمت کے لئے نہ ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3088 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

3088– إسناده صحيح على شرطهما . الشيباني: سليمان بن أبي سليمان .وأخرجه البخاري "857" في الأذان: باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور، و "1319" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، و "1322" باب سنة الصلاة على الجنائز: و "1336" باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ومسلم "954" "68" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، والنسائي "4/85" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، والبيهقي "4/45" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3085" و "3088" و "3090" و "3091".

(متن حدیث): اَخْبَرَنِىْ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ قُلْتُ: مَنْ اَخْبَرَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخصیت نے یہ بات بتائی ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے ان لوگوں کی صفیں بنوائی تھیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کو کس نے یہ بتایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِىُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان شیبانی نامی راوی منفرد ہے

3089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ اسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِىِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): انْتَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی ہم نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے

3090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغَوْلِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الشَّعْبِىِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ اِنَّمَا كَانَتْ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ، وَالْمَنْبُوْذُ نَاحِيَةٌ، فَدَلَّتْكَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْقَبْرِ جَائِزَةٌ اِذَا كَانَ جَدِيْدًا فِىْ نَاحِيَةٍ لَمْ تُنْبَشْ، اَوْ فِىْ وَسَطِ قُبُوْرٍ لَمْ تُنْبَشْ، فَاَمَّا الْقُبُوْرُ الَّتِىْ نُبِشَتْ، وَقُلِبَ تُرَابُهَا صَارَ تُرَابُهَا نَجِسًا، لَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ عَلَى النَّجَاسَةِ اِلَّا اَنْ يَّقُوْمَ الْاِنْسَانُ عَلٰى شَىْءٍ نَظِيْفٍ، ثُمَّ يُصَلِّىْ

3089– إسناده صحيح. المغيرة بن عبد الرحمٰن: ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين وأخرجه مسلم "954" "69" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، والبيهقي "4/46" من طرق عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد.

3090– إسناده صحيح على شرط البخاري. وانظر الحديث رقم "3085" و"3088" و"3089" و"3090".

عَلَى الْقَبْرِ الْمَنْبُوشِ دُونَ الْمَنْبُوذِ الَّذِي لَمْ يَنْبُش

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ ادا کی ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا ایک ایسی قبر کے بارے میں تھا جو ایک گوشے میں تھی۔ لفظ منبوذ کا مطلب گوشہ ہے تو یہ الفاظ آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کریں گے کہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے جبکہ وہ نئی ہو اور کسی ایسے گوشے میں ہو جسے اکھاڑا نہ گیا ہو یا قبروں کے درمیان میں ہو جسے اکھاڑا نہ گیا ہو جہاں تک ان قبروں کا تعلق ہے جنہیں اکھاڑ دیا جاتا ہے ان کی مٹی کو الٹ پلٹ دیا جاتا ہے تو ان کی مٹی نجس ہو جاتی ہے اور نجاست والی چیز پر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر آدمی کسی پاک وصاف چیز پر کھڑا ہو اور پھر قبر پر نماز جنازہ ادا کرے وہ قبر جو اکھیڑ دی گئی ہو (تو اس کا حکم مختلف ہے) اور یہ حکم اس کے علاوہ ہے جو کسی گوشے میں ہوتی ہے اور اکھیڑی نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ وَاِنْ اَتَى عَلَى الْمَدْفُونِ لَيْلَةٌ

قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ اگرچہ دفن شدہ شخص کو ایک رات گزر چکی ہے

3091 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ رَجُلٍ بَعْدَمَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ، قَامَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ، وَكَانَ قَدْ سَالَ عَنْهُ، قَالُوا: فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی جسے رات کے وقت دفن کر دیا گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کھڑے ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: فلاں شخص کو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا' تو ان لوگوں نے اس کی (قبر پر) نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلنَّاسِ اِذَا اَرَادُوا الصَّلَاةَ عَلَى الْقَبْرِ اَنْ يَّصْطَفُّوا وَرَاءَ اِمَامِهِمْ

لوگوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے لگیں تو امام کے پیچھے صفیں بنالیں

3091- إسناده صحيح على شرطهما. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه البيهقي "4/45" من طريق عمران بن موسى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1340" في الجنائز: باب الدفن بالليل، من طريق عثمان بن أبي شيبة، به. وأخرجه مسلم "954" "68" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، من طريق إسحاق بن إبراهيم عن جرير، به. وانظر الحديث رقم "3085" و "3088" و "3089" و. "3090"

3092 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ الرَّیَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِیمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَیْفٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ یَزِیدَ بْنِ ثَابِتٍ، وَكَانَ اَكْبَرَ مِنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَزَیْدٌ لَمْ یَشْهَدْ بَدْرًا، قَالَ:

(متنِ حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَقِیعِ، فَرَاٰى قَبْرًا جَدِیدًا، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا

❁❁ حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے عمر سے بڑے ہیں اور انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے حالانکہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہے (حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقیع کی طرف گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئی قبر ملاحظہ فرمائی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیریں کہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ یُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْقَاتِلَ نَفْسَهُ غَیْرُ جَائِزِ الصَّلَاةُ عَلَیْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں ہے

3093 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَلِیلُ بْنُ عَمْرٍو بَغْدَادِیٌّ، ثِقَةٌ، حَدَّثَنَا شَرِیكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ جِرَاحَةٌ، فَاَتَى قَرْنًا لَهُ فَاَخَذَ مِشْقَصًا، فَذَبَحَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص زخمی ہو گیا وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اس نے ایک تیر کو لیا اور اس کے ذریعے خودکشی کرلی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

3092– إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم برقم "3083" و. "3086"

3093– حديث صحيح، وإسناده ضعيف لضعف شريك –وهو عبد الله– فإنه سيء الحفظ، لكنه تربع . خليل بن عمرو: مترجم في "ثقات المؤلف" 8/230"–"231، ووثقه الخطيب في "تاريخ بغداد" ."8/335" وأخرجه أحمد 5/91"–"92 و"94" و"102" و"107"، والطيالسي "779"، والترمذي "1068" في الجنائز: باب في الصلاة على أهل القبلة، وابن أبي شيبة 3/350"–"351، والطبراني "2/1955" و"1956" من طريق شريك، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد "5/92"، ومسلم "978" في الجنائز: باب ترك الصلاة على القاتل نفسه، وأبو داؤد مطولًا "3185" في الجنائز: باب الإمام يصلي على من قتل نفسه، والنسائي "4/66" في الجنائز: باب ترك الصلاة على من قتل نفسه، والبيهقي "4/19"، والطبراني "2/1932" من طريق زهير بن معاوية، عن سماك، به. وأخرجه أحمد "5/87" و"97" و"102" و"107"،

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْجُوْمَ لِزِنَاهُ لَا يَجِبُ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار ہونے والے شخص کو نماز جنازہ ادا کرنا ضروری نہیں ہے

3094 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ، جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَرَفَ بِالزِّنٰى، فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ: لَا.

قَالَ: فَهَلْ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰى، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ، فَرَّ، فَاُدْرِكَ وَخَرَّ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رخ پھیر لیا' یہاں تک کہ اس نے اپنے بارے میں چار مرتبہ یہ گواہی دی (کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا جب اسے پتھر لگے' تو وہ بھاگا' لیکن اسے پکڑ لیا گیا (اور پتھر مارے گئے)' یہاں تک کہ وہ گر گیا اور اس کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

3094- حديث صحيح، ابن أبي السري- وإن كان له أوهام- قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "13337" وأخرجه من طريقه: أحمد "3/323"، والبخاري "6820" في الحدود: باب الرجم بالمصلى، ومسلم "1691" "16" في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، وأبو داوٗد "4430" في الحدود: باب رجم ماعز بن مالك، والترمذي "1429" في الحدود: باب ما جاء في درء الحد عن المعترف إذا رجع، والنسائي 4/62- "63 في الجنائز: باب ترك الصلاة على المرجوم، والبيهقي "8/218" وأخرجه أبو داوٗد "4430" من طريق ابن أبي السري، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "13336"، والدارمي "2/176"، ومسلم "1691" "16"، والبيهقي "8/225" من طريق ابن جريج، والبخاري "5270" في النكاح: باب الطلاق في الإغلاق، و "6814" في الحدود: باب رجم المحصن، ومسلم "1691" "16"، والبيهقي "8/225" من طريق يونس، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه البخاري "5272" "6816" و "6826" و "7168"، ومسلم "1691" "16" بإثر حديث أبي هريرة: قال ابن شهاب: فأخبرني من سمع جابر بن عبد الله يقول: فكنت فيمن رجمه، فرجمناه بالمصلى، فلما أذلقته الحجارة هرب، فأدركناه بالحرة فرجمناه.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ مِنْ اَلَمِ جِرَاحَةٍ اَصَابَتْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کرے جس نے کسی لاحق ہونے والے زخم کی تکلیف کی وجہ سے (خودکشی کی ہو)

3095 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِیْلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَغْدَادِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ بِهٖ جِرَاحَةٌ، فَاَتٰی قَرْنًا لَهٗ، فَاَخَذَ مِشْقَصًا، فَذَبَحَ بِهٖ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص زخمی ہوگیا وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اس نے ایک تیر کو لیا اور اس کے ذریعے خودکشی کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ جَوَازِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ عَلَى الْمَيِّتِ الْغَائِبِ فِيْ بَلْدَةٍ اُخْرٰى

آدمی کا کسی غیر موجود میت جو کسی دوسرے شہر میں موجود ہو کی نماز جنازہ ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3096 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ: السَّاعَةَ يَخْرُجُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

ذِكْرُ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ جَمَاعَةً عَلَى الْمَيِّتِ اِذَا مَاتَ فِيْ بَلَدٍ اٰخَرَ

آدمی کے لیے جماعت کے ساتھ نماز جنازہ ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ (مرحوم) کسی دوسرے شہر میں فوت ہوا ہو

3095- إسناده ضعيف، ومتنه صحيح، وهو مكرر "3093".

3096- رجاله رجال بالصيحيح، وعنعنة أبي الزبير لا تضر، فإنه قد توبع. أبو داوٗد: هو سليمان بن داوٗد الطيالسي. وأخرجه النسائي "4/70" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، من طريق عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أ: مد "3/369" و"400"، والبخاري "1317" في الجنائز: باب من صف صفين أو ثلاثة على الجنازة خلف الإمام، و "1320" باب الصفوف على الجنازة، "3877" و"3878" في مناقب الأنصار: باب موت النجاشي، ومسلم "952" "65"، والنسائي "4/69"، وعبد الرزاق "6406"، والبيهقي "4/29" و49"-"50 و"50" من طريق عطاء عن جابر. وأخرجه أحمد "3/363"، والبخاري "1334" في الجنائز: باب التكبير على الجنازة أربعًا، "3879"، ومسلم "952" "64"، وابن أبي شيبة "3/300" "363"

3097 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ لَمَّا بَلَغَهُ وَفَاتُهُ، وَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تھی‘ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے انتقال کی اطلاع ملی تھی میں اس وقت دوسری صف میں موجود تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ اسی دن ادا کی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا

3098 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی صفیں بنوائیں اور (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَيِّتِ اِذَا مَاتَ بِبَلَدٍ اٰخَرَ

آدمی کے لیے کسی ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو کسی دوسرے شہر میں فوت ہوا ہو

3097– رجاله ثقات رجال الشيخين. وهو مكرر ما قبله. وأخرجه البخاري تعليقًا "1320" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة بلفظ: "قال أبو الزبير عن جابر: كنت في الصف الثاني" ووصله النسائي "4/70" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة كما تقدم في الحديث السابق. وانظر الحديث رقم ."3099"

3098– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه برقم ."3067"

3099 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ: فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرلو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: تو ہم نے اس کے لیے دو صفیں بنائیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ اسْمِ هٰذَا الْمُتَوَفَّى الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ فِي بَلَدِهِ

اس مرحوم کے نام کی صفت کا تذکرہ جس کی نماز جنازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ادا کی تھی اور وہ صاحب اپنے شہر میں تھے

3100 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْعِلَّةُ فِي صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

3099- محمد بن يحيى الزماني: ثقة، روى له أبو داوُد، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "3/355"، ومسلم "952" "66" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة، من طريق حماد بن زيد، و "952" "66"، والنسائي "4/70" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، من طريق إسماعيل بن علية، كلاهما عن أيوب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3096" و "3097".

3100- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داوُد الطيالسي، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "2/289" من طريق ابن نمير عن عبيد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/300" و"362"-"363"، والبخاري "1318" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، والترمذي "1022" في الجنائز: باب ما جاء في التكبير على الجنازة، وابن ماجه "1534" في الجنائز: باب في الصلاة على النجاشي، من طريق معمر، والطيالسي "2300" وأحمد "2/479" من طريق زمعة بن صالح، والبخاري "1328" في الجنائز: باب صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز: و "3881" في مناقب الأنصار: باب موت النجاشي، ومسلم "951" "63" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة من طريق عقيل، و "951" "63" من طريق صالح، أربعتهم عن الزهري، به. وانظر الحديث رقم "3068" و"3098" و "3102".

النَّجَاشِيِّ، وَهُوَ بِأَرْضِهِ، اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَرْضُهُ بِحِذَاءِ الْقِبْلَةِ، وَذَاكَ اَنَّ بَلَدَ الْحَبَشَةِ اِذَا قَامَ الْإِنْسَانُ بِالْمَدِينَةِ، كَانَ وَرَاءَ الْكَعْبَةِ، وَالْكَعْبَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بِلَادِ الْحَبَشَةِ، فَإِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ، وَدُفِنَ، ثُمَّ عَلِمَ الْمَرْءُ فِي بَلَدٍ آخَرَ بِمَوْتِهِ، وَكَانَ بَلَدُ الْمَدْفُونِ بَيْنَ بَلَدِهِ وَالْكَعْبَةِ وَرَاءَ الْكَعْبَةِ، جَازَ لَهُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ، فَاَمَّا مَنْ مَاتَ وَدُفِنَ فِي بَلَدٍ، وَاَرَادَ الْمُصَلِّي عَلَيْهِ الصَّلَاةَ فِي بَلَدِهِ، وَكَانَ بَلَدُ الْمَيِّتِ وَرَائَهُ، فَمُسْتَحِيلٌ حِينَئِذٍ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرنے میں علت یہ تھی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے علاقے میں موجود تھے تو نجاشی کی سرزمین قبلہ کے قریب تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے: جب انسان مدینہ منورہ میں کھڑا ہو تو حبشہ کا شہر وہ کعبہ کے دوسری طرف ہوگا اور کعبہ مدینہ منورہ اور حبشہ کی سرزمین کے درمیان میں ہوگا تو جب کوئی میت فوت ہو جائے اور اسے دفن کر دیا جائے پھر آدمی کو کسی دوسرے شہر میں اس کی موت کے بارے میں پتہ چلے اور مدفون شخص کا شہر آدمی کے شہر اور خانہ کعبہ کے درمیان ہو۔ یعنی خانہ کعبہ کے دوسری طرف ہو تو آدمی کے لئے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہوتا ہے لیکن جب کوئی شخص فوت ہو کر کسی شہر میں دفن ہو جائے اور نمازی اپنے شہر میں رہتے ہوئے نماز جنازہ ادا کرنا چاہے اور میت کا شہر اس سے پیچھے کی طرف ہو تو یہ بات ناممکن ہوگی کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَعَى اِلَى النَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن میں ان کا انتقال ہوا تھا

3101 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَعَى النَّجَاشِيَّ يَوْمَ تُوُفِّيَ، وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِاَخِيكُمْ

3101– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الرزاق "6393"، ومن طريقه أحمد "2/280" عن معمر، والبخاري "1327" في الجنائز: باب صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز: ومسلم "951" "63" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة، من طريق عقيل، والبخاري "3880" في مناقب الأنصار: باب موت النجاشي، ومسلم "951" "63"، والبيهقي "4/49" من طريق صالح، وأحمد "2/529" من طريق محمد بن أبي حفصة، أربعتهم عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/241"، والبغوي "1490" من طريق سفيان بن عيينة، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هريرة. وانظر الحديث رقم "3068" و"3098" و"3100".

ثُمَّ خَرَجَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفُّوا وَرَائَهُ، وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عید گاہ تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے صفیں بنوائیں اور چار تکبیریں کہیں۔

3102 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَنْبَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ تُوُفِّيَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفُّوا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَهُمْ لَا يَظُنُّونَ اِلَّا اَنَّ جَنَازَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ اطلاع دی تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا ہے تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے صفیں بنوائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں لوگ یہی گمان کر رہے تھے جیسے اس کا جنازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

3102- إسناده صحيح . عم أبي قلابة: هو المهلب الجرمي البصري، روى له مسلم وأصحاب السنن . وأخرجه الطبراني "18/482" من طريق إبراهيم بن دحيم عن أبيه عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وسقط منه "عن" أو "حدثنا" قبل "الأوزاعي." وأخرجه أحمد "4/446" من طريق حرب، عن يحيى، به . وأخرجه أحمد "4/433"، وابن أبي شيبة "3/362"، ومسلم "953" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة، والطبراني "18/460" "461"، والبيهقي "4/50" من طرق عن أيوب، وابن ماجه "1535" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على النجاشي، من طريق يونس، كلاهما عن أبي قلابة، به . وأخرجه الطبراني "18/462" من طريق أيوب على المهلب، به . وأخرجه أحمد "4/439"، والترمذي "1039" في الجنائز: باب ما جاء في صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي، والنسائي "4/70" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، والطبراني "18/488" من طريق يونس بن عبيد، وابن أبي شيبة "3/362" من طريق بشر بن المفضل، كلاهما عن محمد بن سيرين، عن أبي المهلب، عن عمران . وأخرجه أحمد "4/439" و"441"، وابن أبي شيبة "3/362" من طريق يونس، عن ابن سيرين، عن عمران بن حصين.

فَصْلٌ فِي الدَّفْنِ

فصل: دفن کا بیان

3103 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، قَالَ: حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ كُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَدُفِنَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ لَيْلًا اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ الْاِنْسَانُ اِلٰى ذٰلِكَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب کا ذکر کیا جنہیں چھوٹا سا کفن دیا گیا تھا اور انہیں رات کے وقت دفن کر دیا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ کسی شخص کو رات کے وقت دفن کیا جائے' البتہ اگر انسان اس بارے میں مجبور ہو جائے (تو حکم مختلف ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقْعُدَ الْمَرْءُ اِذَا تَبِعَ الْجَنَازَةَ اِلٰى اَنْ تُوضَعَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جب جنازے کے ساتھ جائے تو اس کے (لحد میں) رکھے جانے سے پہلے بیٹھ جائے

3104 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا تَبِعَ اَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3103– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معمر القطيعي: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر الهلالي . وأخرجه مسلم "943" في الجنائز: باب في تحسين كفن الميت، والنسائي "4/33" في الجنائز: باب الأمر بتحسين الكفن، وابن الجارود "546"، والبيهقي "4/32" من طرق عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/295" وأبو داوُد "3148" في الجنائز: باب في الكفن، والحاكم 1/368"–"369، والبيهقي "3/403" من طريق عبد الرزاق عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد "3/295" من طريق محمد بن بكر، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عن جابر. وانظر الحديث رقم "3034".

''جب کوئی شخص جنازے کے ساتھ جائے' تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازے کو (لحد میں) رکھ نہ دیا جائے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ شُهُودِ الْجَنَازَةِ اَنْ لَّا يَقْعُدَ حَتّٰى تُوضَعَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ جنازے میں شریک ہوتو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اسے (لحد میں) رکھ دیا نہ جائے

3105 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا كَانَ مَعَ الْجَنَازَةِ، لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ فِى اللَّحْدِ، اَوْ تُدْفَنَ - شَكَّ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک تشریف فرما نہیں ہوتے تھے جب تک اسے لحد میں رکھ نہیں دیا جاتا تھا (جہاں ابومعاویہ نامی راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے دفن نہیں کر دیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمُشَيِّعِ الْجَنَازَةِ اَنْ لَّا يَقْعُدَ حَتّٰى تُوضَعَ فِى اللَّحْدِ

اس بات کا تذکرہ کہ جنازے کے ساتھ چلنے والے شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ

3104- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. عبد الله بن عمر: هو محمد بن أبان القرشي الأموى. وأخرجه عبد الرزاق "6327"، وأحمد "3/25"، والطيالسى "2190"، والبخارى "1310" فى الجنائز: باب من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال، ومسلم "959" "77" فى الجنائز: باب القيام للجنازة، الترمذى "1043" فى الجنائز: باب ما جاء فى القيام للجنازة، وابن أبى شيبة 3/308"-"309، والطحاوى "1/487"، والبيهقى "4/26" من طرق عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أبى سعد الخدرى. وأخرجه أحمد "3/37" و"48"، ومسلم "959" "76"، والطيالسى "2184"، والطحاوى "1/487"، والحاكم "1/356"، والبيهقى "4/26" من طرق عن سهيل بن أبى صالح، عن أبيه عن أبى سعيد الخدرى. وأخرجه النسائى "4/44" من طريق ابن عجلان عن سعيد، عن أبى سعيد الخدرى. وأخرجه أبو داوُد "3173" فى الجنائز: باب القيام للجنازة، من طريق سهيل بن أبى صالح، عن ابن أبى سعيد الخدرى، عن أبيه. وأخرجه ابن أبى شيبة "3/310"، والبخارى "1309" فى الجنائز: باب متى يقعد إذا قام للجنازة، والبيهقى "4/26" من طريق ابن أبى ذئب عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى، عن أبيه قال: كنا فى جنازة، فأخذ أبو هريرة رضى الله عنه بيد مروان فجلسا قبل أن توضع، فجاء أبو سعيد رضى الله عنه، فأخذ بيد مروان، فقال: قم فوالله لقد علم هذا أن النبى صلى الله عليه وسلم نهانا عن ذلك، فقال أبو هريرة: صدق.

3105- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه الحاكم "1/356" من طريق يحيى بن يحيى، عن أبى معاوية، بهذا الإسناد. وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبى. وأخرجه النسائى "4/44" فى الجنائز: باب الأمر بالقيام للجنازة، من طريق ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قال: ما رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شهد جنازة قط فجلس حتى توضع.

وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک (میت کو) لحد میں رکھ نہ دیا جائے

3106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مَعَ الْجَنَازَةِ لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ فِى اللَّحْدِ، اَوْ حَتّٰى تُدْفَنَ - شَكَّ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تھے تو اس وقت تک تشریف فرما نہیں ہوتے تھے جب تک اسے لحد میں رکھ نہیں دیا جاتا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب تک اسے دفن نہیں کر دیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِى تَتْبَعُ جَنَازَةَ الْمَيِّتِ، وَمَا يَرْجِعُ مِنْهَا عَنْهُ، وَمَا يَبْقَى مِنْهَا مَعَهُ

ان چیزوں کا تذکرہ جو میت کے جنازے کے ساتھ جاتی ہیں ان میں سے کون سی چیز واپس آجاتی ہے اور کون سی میت کے ساتھ رہ جاتی ہے؟

3107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ: يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے اس کے اہل خانہ، اس کا مال اور اس کا عمل ساتھ جاتے ہیں اس کے اہل خانہ اور اس کا مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔''

3106- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله

3107- إسناده صحيح . عبد الوارث بن عبيد اللّٰه روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات" وقال ابن حجر فى "التقريب": صدوق روى له الترمذى، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك، وعبد الله بن أبى بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم الأنصارى . وأخرجه الحميدى فى "مسنده" "1186"، وابن المبارك فى "الزهد" "636"، والبخارى "6514" فى الرقاق: باب سكرات الموت، ومسلم "2960" فى الزهد والرقائق، والترمذى "2379" فى الزهد: باب ما جاء مثل ابن آدم وأهله وولده وماله وعمله، من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ تَفْصِيلِ لَفْظِ الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

جو روایت ہم نے ذکر کی ہے اس کے الفاظ کی تفصیل کا تذکرہ

3108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةُ اَخِلَّاءُ: اَمَّا خَلِيلٌ، فَيَقُولُ: مَا اَنْفَقْتَ فَلَكَ، وَمَا اَمْسَكْتَ فَلَيْسَ لَكَ، فَهٰذَا مَالُهُ، وَاَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُولُ: اَنَا مَعَكَ فَاِذَا اَتَيْتَ بَابَ الْمَلِكِ تَرَكْتُكَ وَرَجَعْتُ، فَذٰلِكَ اَهْلُهُ وَحَشَمُهُ، وَاَمَّا خَلِيلٌ، فَيَقُولُ: اَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَحَيْثُ خَرَجْتَ، فَهٰذَا عَمَلُهُ، فَيَقُولُ: اِنْ كُنْتَ لَاَهْوَنَ الثَّلَاثَةِ عَلَيَّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابن آدم کے تین دوست ہیں جہاں تک ایک دوست کا تعلق ہے' تو وہ یہ کہتا ہے تم جو خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر مل جائے گا اور جو تم خرچ نہیں کرو گے اس کا تمہیں کچھ نہیں ملے گا یہ اس کا مال ہے ایک دوست یہ کہتا ہے میں تمہارے ساتھ ہوں جب تم بادشاہ (یعنی خالق حقیقی) کے دروازے پر آؤ گے (یعنی جب تم مر جاؤ گے) تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا اور واپس آ جاؤں گا یہ اس کے اہل خانہ اور جاہ و حشم ہیں اور ایک دوست یہ کہتا ہے میں تمہارے ساتھ ہوں تم جہاں بھی داخل ہو گے اور جہاں سے نکلو گے یہ اس کا عمل ہے' تو وہ بندہ یہ کہتا ہے تم' تو میرے نزدیک ان تینوں میں سب سے کم حیثیت کے مالک تھے۔''

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُدَلِّيَ اَخَاهُ فِي حُفْرَتِهِ، نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی اپنے بھائی کو سپرد خاک کرتا ہے تو اس وقت اسے کیا پڑھنا چاہئے ہم اللہ تعالیٰ سے اس وقت کی برکت کا سوال کرتے ہیں

3109 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

3108– إسناده حسن. عمران القطان: هو عمران بن داور القطان البصري، قال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم. وهو في "مسند الطيالسي" ."2013"وأخرجه من طريق الطيالسي: الحاكم "1/371" وقال: هٰذا حديث صحيح الإسناد لم يخرجاه هٰكذا بتمامه لانحرافهما عن عمران القطان، وليس بالمجروح الذي يترك حديثه. ووافقه الذهبي.

3109– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه الحاكم "1/366"، والبيهقي "4/55" من طريق شعبة، والبيهقي "4/55" من طريق هشام الدستوائي، كلاهما عن قتادة، بهٰذا الإسناد موقوفًا على ابن عمر. وانظر الحديث الآتي .

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمابیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ کے رسول کے دین پر (ایمان رکھتے ہوئے ہم اسے سپرد خاک کرتے ہیں)''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ لِمَنْ دَلَّى مَيِّتًا فِيْ حُفْرَتِهٖ

جو شخص میت کو قبر میں اتارتا ہے اسے بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3110 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي اللَّحْدِ، فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الصِّدِّيقِ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم اپنے مردوں کو لحد میں رکھو' تو یہ پڑھو۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق (ہم اسے دفن کرتے ہیں)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابوصدیق نامی راوی کا نام بکر بن قیس ہے۔

3110- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد "2/27" و"40" "59" و"69" و127"-"128، وأبو داوُد "3213" في الجنائز: باب في الدعاء للميت إذا وضع في قبره، والحاكم "1/366"، والبيهقي "4/55" من طرق عن همام، بهٰذا الإسناد وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.وأخرجه الترمذي "1046" في الجنائز: باب ما يقول إذا أدخل الميت القبر، وابن ماجه "1550" في الجنائز: باب ما جاء في إدخال الميت القبر، من طريق الحجاج، وابن ماجه "1550" أيضًا من طريق ليث بن أبي سليم، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر . وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه.وأخرجه بزيادة ألفاظ عما هنا ابن ماجه "1553"، والبيهقي "4/55" من طريق حماد بن عبد الرحمٰن الكلبي عن إدريس بن صبيح الأودي، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عمر . وحماد بن عبد الرحمٰن: ضعيف، وشيخه مجهول .وفي الباب: حديث البياضي عند الحاكم "1/366". وانظر الحديث السابق.

فَصْلٌ فِیْ اَحْوَالِ الْمَیِّتِ فِیْ قَبْرِهٖ

فصل: قبر میں میت کے احوال کا تذکرہ

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُسْلِمَ وَالْكَافِرَ يَعْرِفَانِ مَا يَحِلُّ بِهِمَا بَعْدُ مِنْ ثَوَابٍ اَوْ عِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يُدْخَلَا فِیْ حُفْرَتِهِمَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمان اور کافر شخص اس چیز کو

جان جاتے ہیں کہ انہیں کس قسم کے ثواب یا عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور ایسا ان (کی میت کے) قبر میں داخل ہونے سے پہلے ہوتا ہے

3111 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ يَقُوْلُ: قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ، وَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ يَقُوْلُ: يَا وَيْلَتِیْ اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِیْ؟ - يُرِيْدُ: الْمُسْلِمَ وَالْكَافِرَ -.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ، وَمَتْنُ خَبَرِ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَتَمُّ مِنْ خَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندے کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے' تو وہ یہ کہتا ہے مجھے آگے لے جاؤ مجھے آگے لے جاؤ اور جب بندے کو چارپائی پر رکھا ہوتا ہے' تو وہ یہ کہتا ہے ہائے! افسوس تم لوگ مجھے کہاں لے جارہے ہو (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد

3111- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن مهران -وهو المدني مولى الأزد- فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "2/474" من طريق يحيى بن آدم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/292" و"500"، والطيالسي "2336"، والنسائي 4/40"-"41 في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، والبيهقي "4/21" من طريق ابن أبي ذئب، بهز وأخرجه أحمد "2/474" من طريق حجاج، عن سعيد المقبري، به.

مسلمان اور کافر (بندہ تھا)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): یہ روایت سعید مقبری نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور عبدالرحمٰن بن مہران کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا متن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت سے زیادہ مکمل ہے۔ اسے ہم اس باب کے آغاز میں ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ لَا يَنْجُو مِنْهَا اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، نَسْاَلُ اللّٰهَ حُسْنَ السَّلَامَةِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قبر کے بھینچنے سے اس امت میں سے کسی بھی شخص کو نجات نہیں ملے گی ہم اس سے سلامتی کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں

3112 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِلْقَبْرِ ضَغْطَةٌ لَوْ نَجَا مِنْهَا اَحَدٌ، لَنَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: قبر (ہر مردے کو) بھینچتی ہے' اگر کسی کو اس سے نجات ملنا ہوتی' تو سعد بن معاذ کو اس سے نجات مل جاتی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ لَا يُحَرَّكُ مِنْهُ شَيْءٌ اِلٰى اَنْ يَبْلٰى

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

3112– إسناده صحيح على شرط مسلم. صفيه: هي بنت أبي عبيد مسعود الثقفية، لم يرو لها البخاري، وباقي السند على شرطهما. بندار: هو محمد بن بشار، ونافع: هو مولى ابن عمر. وأخرجه أحمد "6/55" و"98"، والبغوي في "الجعديات" "1601"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "274" و"275" من طريق شعبة، بهذا الإسناد. إلا أنهم لم يسموا صفية، فقال أحمد: عن إنسان، وقال البغوي والطحاوي: عن امرأة ابن عمر. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/46" وقال: رواه أحمد عن نافع عن عائشة، وعن نافع عن إنسان عن عائشة، وكلا الطريقين رجالهما رجال الصحيح. وأخرجه الطحاوي "273" من طريق شعبة، وأحمد في "السنة" "1337" من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن سعد بن إبراهيم عن نافع، عن عائشة. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/47" عن نافع قال: أتينا صفية بنت أبي عبيد فحدثتنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إن كنت لأرى لو أن أحدًا أعفي من ضغطة القبر، لعفي سعد بن معاذ ولقد ضم ضمة" رواه الطبراني في "الأوسط"، وهو مرسل وفي إسناده من لم أعرفه. وللحديث شاهد من حديث ابن عمر عند الطحاوي "276"، والنسائي 4/100"–"101.

جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی طرف سے کوئی بھی حرکت نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو جاتی ہے

3113 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ، فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا، كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَكَانَ الصِّيَامُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَكَانَتِ الزَّكَاةُ عَنْ شِمَالِهٖ، وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَيُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ، فَتَقُوْلُ الصَّلَاةُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتٰى عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَيَقُوْلُ الصِّيَامُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتٰى عَنْ يَّسَارِهٖ، فَتَقُوْلُ الزَّكَاةُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، فَتَقُوْلُ فَعَلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَى النَّاسِ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، فَيُقَالُ لَهٗ: اجْلِسْ فَيَجْلِسُ، وَقَدْ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ وَقَدْ اُدْنِيَتْ لِلْغُرُوْبِ، فَيُقَالُ لَهٗ: اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ، وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّكَ سَتَفْعَلُ، اَخْبِرْنِيْ عَمَّا نَسْاَلُكَ عَنْهُ، اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ، وَمَاذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَّهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، فَيُقَالُ لَهٗ: عَلٰى ذٰلِكَ حَيِيتَ وَعَلٰى ذٰلِكَ مِتَّ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهٗ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا، وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا، فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُوْرًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ النَّارِ، فَيُقَالُ لَهٗ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا لَوْ عَصَيْتَهٗ، فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُوْرًا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ، وَيُعَادُ الْجَسَدُ لِمَا بَدَا مِنْهُ، فَتُجْعَلُ نَسَمَتُهٗ فِي النَّسَمِ الطَّيِّبِ وَهِيَ طَيْرٌ يَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراهيم: 27) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ: وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ، لَمْ يُوْجَدْ شَيْءٌ، ثُمَّ اُتِيَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَا يُوْجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ اُتِيَ عَنْ شِمَالِهٖ، فَلَا يُوْجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، فَلَا يُوْجَدُ شَيْءٌ، فَيُقَالُ لَهٗ: اجْلِسْ، فَيَجْلِسُ خَائِفًا مَرْعُوْبًا، فَيُقَالُ لَهٗ: اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقُوْلُ فِيْهِ؟ وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: اَيُّ رَجُلٍ؟ فَيُقَالُ: الَّذِي كَانَ فِيكُمْ، فَلَا يَهْتَدِي لِاسْمِهٖ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُوْلُ: مَا اَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ

3113- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي . وأخرجه عبد الرزاق "6703"، وابن أبي شيبة 3/383"-"384، وهناد بن السري في "الزهد" "338"، والطبري في "جامع البيان " 13/215"-"216، والحاكم 1/379"-"380 و380"-"381، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 220"-"222، وفي "إثبات عذاب القبر " "67" من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مُسلمٍ ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/51"-"52 وقال: رواه الطبراني في الأوسط وإسناده حسن. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 5/31"-"32

قَالُوْا قَوْلًا، فَقُلْتُ كَمَا قَالَ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَهُ: عَلٰى ذٰلِكَ حَيِيتَ، وَعَلٰى ذٰلِكَ مِتَّ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ النَّارِ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ، وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُوْرًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: ذٰلِكَ مَقْعَدُكَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهِ لَوْ اَطَعْتَهُ فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُوْرًا، ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ اَضْلَاعُهُ، فَتِلْكَ الْمَعِيشَةُ الضَّنْكَةُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ: (فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى) (طه: 124)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے' تو وہ لوگوں کے جوتے کی چاپ بھی سنتا ہے' یہاں تک کہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اگر وہ شخص مومن ہوتا ہے' تو نماز اس کے سرہانے آجاتی ہے اور روزہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے، زکوٰۃ اس کے بائیں طرف ہوتی ہے اور صدقہ وخیرات، صلہ رحمی، بھلائی، لوگوں کے ساتھ احسان وغیرہ کرنے جیسی نیکیاں اس کے پاؤں کے پاس آتی ہیں (فرشتے) اس کے سر کی طرف سے آنے کی کوشش کرتے ہیں' تو نماز کہتی ہے تم میری طرف سے داخل نہیں ہوسکتے پھر وہ اس کے بائیں طرف سے آتے ہیں' تو روزہ کہتا ہے تم میری طرف سے داخل نہیں ہوسکتے پھر وہ اس کے بائیں طرف سے آنے کی کوشش کرتے ہیں' تو زکوٰۃ کہتی ہے میری طرف سے داخل نہیں ہوسکتے پھر وہ اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں' تو صدقہ، صلہ رحمی، بھلائی اور لوگوں کے ساتھ احسان جیسی نیکیاں یہ کہتی ہیں: ہماری طرف سے داخل نہیں ہوسکتے پھر اس میت سے یہ کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ جاتا ہے اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے اس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' جو تمہارے درمیان موجود تھے تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو وہ کہتا ہے تم لوگ مجھے موقع دو' تاکہ میں نماز ادا کرلوں' تو فرشتے کہتے ہیں: تم ایسا کرلو گے تم مجھے اس چیز کے بارے میں بتاؤ جس کے بارے میں ہم نے دریافت کیا ہے: یہ صاحب جو تمہارے درمیان موجود تھے ان کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص کہتا ہے یہ حضرت محمد ﷺ ہیں میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم اسی اعتقاد پر زندہ رہے اور اسی اعتقاد پر تم نے انتقال کیا اور اسی اعتقاد پر تمہیں زندہ کیا جائے گا اگر اللہ نے چاہا پھر اس شخص کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا جنت کا ٹھکانہ ہے اور وہ چیز ہے' جو جنت میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تیار کی ہے' تو اس شخص کے رشک اور سرور میں اضافہ ہوجاتا ہے پھر اس کے سامنے جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: اگر تم اس (رسول ﷺ کی) نافرمانی کرتے' تو تمہارا ٹھکانہ یہ ہونا تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو تمہارے لیے تیار رکھنا تھا' تو اس شخص کے رشک اور سرور میں اضافہ ہوجاتا ہے پھر اس کے لیے ستر بالشت تک قبر کو کشادہ کردیا جاتا

ہے اور اس کے لیے قبر میں روشنی کر دی جاتی ہے اس کے جسم کو اسی حالت میں لوٹا دیا جاتا ہے جس سے اس کا آغاز ہوا تھا اور پھر اس کو پاکیزہ جسم میں رکھ دیا جاتا ہے جو ایک پرندے کی شکل میں ہوتا ہے جو جنت کے درخت سے لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول پر دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے'' یہ آیت آخر تک ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب کافر شخص کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے (یعنی فرشتہ اس کے پاس آنے کی کوشش کرتا ہے) تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی پھر دائیں طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں بھی کوئی چیز نہیں ہوتی پھر بائیں طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں بھی کوئی چیز نہیں ہوتی پھر پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہیں ہوتا تو اس سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ تو وہ خوف زدہ اور مرعوب ہو کر بیٹھ جاتا ہے اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو تمہارے درمیان موجود تھے تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو اور تم اس کے بارے میں کس بات کی گواہی دیتے ہو تو وہ دریافت کرتا ہے کون سے صاحب؟ تو اس سے کہا جاتا ہے: وہ جو تمہارے درمیان تھے لیکن اسے ان کے نام کے بارے میں نہیں بتایا جاتا یہاں تک کہ اسے کہا جاتا ہے: ہم حضرت محمد ﷺ (کے بارے میں پوچھ رہے ہیں) تو وہ شخص کہتا ہے مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا تو میں نے بھی وہی بات کہہ دی جو لوگ کہتے تھے تو اس سے کہا جاتا ہے: تم اسی اعتقاد پر زندہ رہے اور اسی اعتقاد پر مرے اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی اعتقاد پر زندہ ہو گے پھر اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ جہنم میں تمہارا ٹھکانہ ہے اور وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم میں تمہارے لیے تیار کیا ہے تو اس کی حسرت اور افسوس میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے اگر تم اس (رسول ﷺ کی) بات مان لیتے تو یہ جنت تمہارا ٹھکانہ ہوتی تھی اور اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو کچھ تیار کیا ہے وہ تمہیں ملنا تھا تو اس کی حسرت اور افسوس میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس کے لیے قبر کو تنگ کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں یہ وہ گھٹن والی زندگی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اس کے لیے گھٹن والی زندگی ہے اور ہم قیامت کے دن اسے نابینا ہونے کے طور پر اٹھائیں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يُفْتَنُ فِيْ قَبْرِهٖ مُسْلِمًا كَانَ اَوْ كَافِرًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہو

3114 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ عَائِشَةَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ، وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي. فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا اِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَاَشَارَتْ: اَيْ نَعَمْ، قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، فَجَعَلْتُ اُصُبُّ الْمَاءَ فَوْقَ رَاْسِي، فَلَمَّا انْصَرَفَ حَمِدَ اللّٰهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِي هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ - لَا اَدْرِي اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ - يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ، فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوقِنُ - فَلَا اَدْرِي اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ - فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَائَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، فَاَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا، وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ - لَا اَدْرِي اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ - فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سورج گرہن ہوا' تو میں عائشہ کے پاس آئی وہاں لوگ کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے عائشہ بھی کھڑی ہوئی نماز ادا کر رہی تھی میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہوا ہے' تو اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا میں نے کہا: کیا کوئی نشانی نمودار ہوئی ہے' تو اس نے اشارے سے جواب دیا جی ہاں سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں بھی کھڑی ہوئی' یہاں تک کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہونے لگی' تو میں اپنے سر پر پانی انڈیلنے لگی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''ہر وہ چیز جو میں نے پہلے نہیں دیکھی تھی وہ میں نے اس جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے' یہاں تک کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھ لیا اور میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تم لوگوں کو قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا جو دجال کی آزمائش کی مانند ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے قریب ہوگی (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ بیان کیا تھا تم میں سے کسی ایک کے پاس (فرشتہ) آئے گا اور اس سے دریافت کیا جائے گا ان صاحب کے بارے میں تمہارا علم کیا ہے' تو اگر' تو وہ ایمان رکھنے والا شخص ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یقین رکھنے والا شخص ہوگا (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم تھا سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ بیان کیا تھا' تو وہ یہ کہے گا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ ہمارے پاس واضح دلائل اور

3114- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" "1":188-"189"، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "184" في الوضوء: باب من لم يتوضأ إلا من الغشي المثقل، و "1053" في الكسوف: باب صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، و "7287" في الاعتصام: باب الإقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأبو عوانة "2/370"، والبغوي ."1137" وأخرجه أحمد "6/345"، والبخاري "86" في العلم: باب من أجاب الفتيا بإشارة الرأس، و "922" في الجمعة: باب من قال في الخطبة بعد الثناء: أما بعد، و "1061" مختصرًا في الكسوف: باب قول الإمام في خطبة الكسوف أما بعد، "1235" كذلك مختصرًا في السهو: باب الإشارة في الصلاة، ومسلم "905" في الكسوف، باب ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، وأبو عوانة 2/368"-"369 و369"-"370، والبغوي "1138" من طرق عن هشام، به .وأخرجه البخاري "1373" في الجنائز: باب ما جاء في عذاب القبر، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "102" من طريق يونس، عن الزهري، عن عروة، عن أسماء مختصرًا.

ہدایت لے کر آئے تھے ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی پیروی کی' تو اس شخص سے یہ کہا جائے گا تم اچھی حالت میں سو جاؤ ہمیں پتہ تھا تم ایمان رکھتے ہو اور اگر وہ شخص منافق ہو گا یا شک کا شکار ہو گا (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ استعمال کیا تھا' تو وہ یہ کہے گا مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا' تو میں نے بھی وہی بات کہہ دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ النَّاسَ يُسَاَلُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ وَعُقُوْلُهُمْ ثَابِتَةٌ مَعَهُمْ، لَا اَنَّهُمْ يُسَاَلُوْنَ وَعُقُوْلُهُمْ تَرْغَبُ عَنْهُمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ لوگوں سے قبروں میں سوال کیا جائے گا

اور اس وقت ان کی عقلیں ان کے ساتھ موجود ہوں گی ایسا نہیں ہے کہ ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا اور ان کی عقل ان کے پاس موجود ہی نہیں ہو گی

3115 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيُّ، اَنَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ فَتَّانِي الْقَبْرِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَتُرَدُّ عَلَيْنَا عُقُوْلُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَهَيْئَتِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ: فَبِفِيْهِ الْحَجَرُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی آزمائش کا ذکر کیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہماری عقول ہمیں لوٹائی جائیں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جس طرح تم لوگ آج ہو' تو انہوں نے عرض کی: اس کے منہ پر پابندی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُسْلِمَ فِيْ قَبْرِهٖ عِنْدَ السُّؤَالِ يُمَثَّلُ لَهُ النَّهَارُ عِنْدَ مُغَيْرِبَانِ الشَّمْسِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان شخص کو قبر میں سوال کے وقت یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دن کا وقت ہے اور سورج غروب ہونے کے قریب ہے

3116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بْنِ

3115– إسناده حسن من أجل حيي المعافري، فإنه صدوق يهم، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. أبو عبد الرحمٰن الحبلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري .وأخرجه ابن عدي في "الكامل" "2/855" من طريق عبد الله بن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/172" من طريق ابن لهيعة، عن حيي بن عبد الله، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/47" وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" ورجال أحمد رجال الصحيح.

مَرْزُوْقٍ، بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْاُبُلِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ، مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا، فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِىْ اُصَلِّىْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب میت قبر میں داخل ہوتی ہے' تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے تو وہ یہ کہتا ہے: مجھے نماز پڑھ لینے دو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْمِ الْمَلَكَيْنِ اللَّذَيْنِ يَسْاَلَانِ النَّاسَ فِىْ قُبُوْرِهِمْ، ثَبَّتَنَا اللّٰهُ بِتَفَضُّلِهِ لِسُؤَالِهِمَا فِىْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

ان دو فرشتوں کے نام کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو لوگوں سے قبر میں سوال جواب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے تحت اس وقت میں ان کے سوالات پر ہمیں ثابت قدم رکھے

3117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِىُّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا قُبِرَ اَحَدُكُمْ اَوِ الْاِنْسَانُ، اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرُ: النَّكِيْرُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِىْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ؟ فَهُوَ قَائِلٌ مَا كَانَ يَقُوْلُ، فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ

3116– إسناده حسن. إسماعيل بن حفص: روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال النسائى: أرجو أن لا يكون به بأس، ومن فوقه من رجال الصحيح .وأخرجه ابن ماجه "4272" فى الزهد: باب ذكر القبر والبلى، وابن أبى عاصم فى "السنة" "867" عن إسماعيل بن حفص، بهذا الإسناد.

3117– إسناده قوى . بشر بن معاذ العقدى: روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات" وقال ابوحاتم: صالح الحديث صدوق، ووثقه النسائى فى أسماء شيوخه، وقال مسلمة بن قاسم: بصرى ثقة صالح، وقد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الصحيح . وأخرجه البيهقى فى "إثبات عذاب القبر " "56" من طريق محمد بن أبى بكر، وابن أبى عاصم فى "السنة" "864" عن المقدمى، والأجرى فى "الشريعة ص "365" من طريق عبيد اللّٰه بن عمر القواريرى، ثلاثتهم عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى "1071" فى الجنائز: باب ما جاء فى عذاب القبر، عن أبى سلمة يحيى بن خلف، حدثنا بشر بن المفضل، عن عبد الرحمٰن بن إسحاق، به . وقال: حديث حسن غريب. حديث البراء عن عازب أخرجه عبد الرزاق "6737"، وابن أبى شيبة 3/380"–"382، وأحمد "4/287" و"288" و"295" و"296" وفى "السنة" 1365"–"1371، والطيالسى "753"، وأبو داوُد "4753" و"4754"، وابن جرير الطبرى "13/215" و"217" و"218"، والأجرى فى "الشريعة" ص 367"–"370، والبيهقى فى "إثبات عذاب القبر " "20" و"21" و"22" و"23" و"24" و"25" و"26" و"27" و"44"، وصححه الحاكم 1/37"–"40 وأقره الذهبى، وصححه ابن القيم فى "تهذيب السنن" ."4/337"

وَرَسُولُهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: اِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ اِنَّكَ لَتَقُولُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهٖ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ فَيَنَامُ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ، وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: لَا اَدْرِي كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا، فَكُنْتُ اَقُولُهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: اِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: الْتَئِمِي عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهَا اَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: خَبَرُ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ، سَمِعَهُ الْاَعْمَشُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، وَزَاذَانُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَلِذٰلِكَ لَمْ اُخَرِّجْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم میں سے کسی ایک کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انسان کو قبر میں (دفنا دیا جاتا ہے) تو دو سیاہ اور زرد رنگ کے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کو منکر کہا جاتا ہے اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں اس (مردے) کو یہ کہتے ہیں: تم ان صاحب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو تو وہ وہی کہتا ہے جو (دنیا میں) کہا کرتا تھا اگر وہ مومن ہو تو یہ کہتا ہے یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو وہ دونوں فرشتے اس سے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا تم یہی کہو گے پھر وہ اس کے لیے اس کی قبر کو ستر ضرب ستر بالشت تک کشادہ کر دیتے ہیں اور اس کے لیے قبر کو روشن کر دیتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ تو وہ یوں سو جاتا ہے جس طرح دلہن سوتی ہے جسے صرف وہی بیدار کرتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو یعنی اس کا شوہر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کے اس بستر سے اسے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو تو وہ یہ کہتا ہے مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو کوئی بات کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہی بات کہہ دیتا تھا تو فرشتے اسے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا تم یہی کہو گے: پھر زمین سے کہا جاتا ہے: اسے دبوچ لو تو وہ اسے یوں دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں اور اس شخص کو مسلسل عذاب ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ اسے اس کی قبر سے اٹھائے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اعمش نے منہال بن عمرو کے حوالے سے زاذان کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اعمش نے وہ روایت حسن کے حوالے سے عمارہ کے حوالے سے منہال بن عمرو اور زاذان کے حوالے سے نقل کی ہے لیکن انہوں نے یہ روایت حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے۔ اسی لئے میں نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ سَمَاعِ الْمَيِّتِ عِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ إِيَّاهُ وَقْعَ أَرْجُلِ الْمُنْصَرِفِينَ عَنْهُ، نَسْأَلُ اللّٰهَ الثَّبَاتَ لِذٰلِكَ

(قبر میں) منکر نکیر کے سوال کے وقت میت کے ان لوگوں کی قدموں کی چاپ کے سننے کا تذکرہ جو اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، ہم اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں

3118 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْمَيِّتَ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک میت لوگوں کے قدموں کی چاپ بھی سنتی ہے جب وہ لوگ واپس جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَنْكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے قبر کے عذاب کا انکار کیا ہے

3119 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

3118- إسناده ضعيف . والد إسماعيل السدى- وهو عبد الرحمٰن بن أبى كريمة- لم يرو عنه غير ابنه، ولم يوثقه غير المؤلف، فهو مجهول الحال كما قال الحافظ فى "التقريب"، وباقى رجال ثقات، وله طرق يتقوى بها الحديث . وأخرجه البزار "873" من طريق محمد بن عبد الله المخرمى، بهٰذا الإسناد . وقال الهيثمى فى "المجمع." وأخرجه ابن أبى شيبة "3/378"، وأحمد فى "السنة" "1343" من طريق وكيع، به . وأخرجه أحمد فى "السنة" "1380" من طريق حماد بن سلمة عن محمد عمرو عن أبى سلمة، عن أبى هريرة. وتقدم مطولًا من طريق أبى سلمة عن أبى هريرة برقم ."3113" وفى الباب: حديث ابن عباس عند الطبرانى "11135"، وقال الهيثمى فى "المجمع" "3/54":

3119- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو- وهو ابن علقمة بن وقاص الليثى- وباقى السند ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه البيهقى فى "إثبات عذاب القبر " "57" من طريق أبى خليفة، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الحاكم "1/381" من طريق سليما بن الأشعث، عن أبى الوليد الطيالسى، به. وأخرجه البيهقى فى "إثبات عذاب القبر" "58" من طريق آدم عن حماد بن سامة، به. وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" "5/608" وزاد نسبته إلى ابن أبى شيبة، والبزار، وابن المنذر، وابن أبى حاتم، وابن مردويه. وفى الباب عن أبى سعيد الخدرى مرفوعًا عند الحاكم "2/381" وصححه على شرط مسلم، والبيهقى فى "إثبات عذاب القبر " "59"، وأخرجه ابن جرير 16/227"-"228 موقوفًا على أبى سعيد، وذكره السيوطى فى "الدر المنثور " "5/607" وزاد نسبته إلى عبد الرزاق، وسعيد بن منصور، ومسدد فى "مسنده"، وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبى حاتم، وابن مردويه .وعن ابن مسعود موقوفًا عند البيهقى فى "إثبات عذاب القبر " "62" وأحمد فى "السنة" ."1357" وذكره الهيثمى "7/67" وقال: رواه الطبرانى وفيه المسعودى وقد اختلط، وبقية رجاله ثقات. وزاد السيوطى نسبته "5/609" إلى هناد، وعبد بن حميد، وابن المنذر وابن أبى شيبة.

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِیْ قَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا) (طه: 124)

قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کے بارے میں فرمایا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تو اس کے لیے تنگ زندگی ہو جاتی ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْمُسْلِمُ وَالْكَافِرُ بَعْدَ اِجَابَتِهِمَا مُنْكَرًا وَنَكِيْرًا عَمَّا يَسْاَلَانِهٖ عَنْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان اور کافر شخص منکر اور نکیر کے سوالات کا جواب دینے کے بعد کیا کرتے ہیں؟

3120 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ، وَتَوَلَّوْا عَنْهُ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فِیْ مُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ - قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَيُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِرًا اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - قَالَ: وَاَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ، فَيُقَالُ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ، كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ،

3120- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: هو ابن أبي عروبة .وأخرجه البيهقي في "إثبات عذاب القبر" "15" من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص "365"، والبيهقي "15" من طريق الفريابي، عن عباس بن الوليد النرسي، به.وأخرجه البخاري "1338" في الجنائز: باب الميت يسمع خفق النعال، ومسلم "2870" "71" مختصرًا في الجنة: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، والنسائي 4/97"-"98 في الجنائز: باب مسألة الكافر، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "15" من طرق عن يزيد بن زريع، به .وأخرجه أحمد "3/126"وفي "السنة "1388" من طريق روح بن عبادة، والبخاري "1338" باب الميت يسمع خفق النعال، و"1374" باب ما جاء في عذاب القبر، ومن طريقه البغوي "1522" من طريق عبد الأعلى، وأحمد "3/233"، وفي "السنة" "1355" و"1356"، ومسلم "2870" "72"، وأبو داود مختصرًا "3231" في الجنائز: باب المشي في النعل بين القبور، والبيهقي في "السنن" "4/80"، وفي إثبات عذاب القبر" "13" و"14" من طريق عبد الوهاب بن عطاء ، ثلاثتهم عن سعيد، به.وأخرجه مسلم "2870" "70"، والنسائي "4/97"

فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ، وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ عَلَيْهَا غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ پوچھتے ہیں اگر وہ مومن ہو' تو یہ کہتا ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو اس سے کہا جاتا ہے: اپنے جہنم کے ٹھکانے کو دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ تمہیں جنت کا ٹھکانہ عطا کر دیا ہے۔''

قتادہ نامی راوی نے یہ بات ذکر کی ہے ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ اس شخص کے لیے قبر کو ستر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے قیامت کے دن تک سبزہ بھر دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد قتادہ واپس حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف آئے' جس میں یہ الفاظ ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

''جہاں تک کافر اور منافق کا تعلق ہے' تو اس سے یہ کہا جاتا ہے تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو' تو وہ جواب دیتا ہے مجھے نہیں معلوم میں وہی بات کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے' تو اس سے کہا جاتا ہے: نہ' تو تم نے علم حاصل کیا اور نہ ہی (قرآن کی) تلاوت کی پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے سے بنا ہوا گرز مارا جاتا ہے' جس کے نتیجے میں وہ چیخ مارتا ہے' جسے انسانوں اور جنات کے علاوہ زمین پر موجود ہر چیز سنتی ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ الْعَذَابِ الَّذِي يُعَذَّبُ بِهِ الْكَافِرُ فِي قَبْرِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس عذاب کی صفت کے بارے میں ہے جو کافر شخص کو قبر میں دیا جائے گا

3121 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ:

3121– إسناده ضعيف لضعف دراج أبي السمح في روايته عن أبي الهيثم.وهو في "مسند أبي يعلى " "1329" موقوفًا . وأخرجه أحمد "3/38"، والدارمي "2/331"، والآجري في "الشريعة" ص "359 من طرق عن عبد الله بن يزيد المقرىء ، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/55" وقال: رواه أحمد وأبو يعلى موقوفًا وفيه دراج، وفيه كلام، وقد وثق . وأخرجه البيهقي في "إثبات عذاب القبر" "61" من طريق عبد الله بن سليمان عن دراج، به موقوفًا.وأخرجه الطبري في "جامع البيان " "16/227" من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم عن أبيه، وشعيب بن الليث عن الليث عن خالد بن زيد عن ابن أبي هلال، عن أبي حازم، عن أبي سعيد الخدري.

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْهَيْثَمِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ، حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، فَلَوْ اَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَتْ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں جو اسے نوچتے ہیں اور اسے کاٹتے ہیں اور ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا اگر ان میں سے کوئی ایک اژدہا زمین پر پھونک مار دے' تو زمین سبزہ پیدا نہ کرے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ التِّنِّينِ الَّذِي يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس سانپ کی صفت کے بارے میں ہے

جسے کافر پر اس کی قبر پر مسلط کیا جائے گا

3122 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِي قَبْرِهٖ لَفِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، وَيُرْحَبُ لَهُ قَبْرُهُ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُ لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَتَدْرُوْنَ فِيمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى) (طه: 124) اَتَدْرُوْنَ مَا الْمَعِيشَةُ الضَّنْكَةُ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: عَذَابُ الْكَافِرِ فِي قَبْرِهٖ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، اِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا، اَتَدْرُوْنَ مَا التِّنِّينُ؟ سَبْعُونَ حَيَّةً، لِكُلِّ حَيَّةٍ سَبْعُ رُءُوسٍ يَلْسَعُوْنَهُ، وَيَخْدِشُوْنَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

3122- إسناده حسن، فإن أبا السمح -وهو دراج- أحاديثه مستقيمة إلا ما كان عن أبي الهيثم عن أبي سعيد، وهو هنا رواه عن ابن حجيرة، وهو عبد الرحمٰن بن حجيرة الخولاني، قاضي مصر، أخرج له مسلم وأصحاب السنن، ووثقه النسائي وغيره.وأخرجه الطبري في "تفسيره" "16/228"، والآجري ص"358"، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "68" من طرق عن عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد . إلا أن في البيهقي زيادة "يحيى بن منصور" بين عبد الله بن وهب وعمرو بن الحارث. وأخرجه البزار "2233" من طريق محمد بن يحيى الأزدي عن محمد بن عمرو عن هشام بن سعد، عن سعيد بن أبي هلال، عن ابن حجيرة تحرفت إلى: أبي حجيرة عن أبي هريرة مرفوعًا. وقال الهيثمي في "المجمع" "7/67": رواه البزار وفيه من لم أعرفه .وذكره السيوطي في "الدر المنثور " "5/607" و"608" وزاد نسبته إلى ابن أبي الدنيا في "ذكر الموت " والحكيم الترمذي، أبي يعلى، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه.

''مومن کی قبر ایک سرسبز باغ ہوتی ہے اس کے لیے قبر کو ستر گز تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے قبر کو یوں روشن کر دیا جاتا ہے' جس طرح چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

''بے شک اس کے لیے تنگ زندگی ہوگی اور ہم قیامت کے دن اسے نابینا حالت میں زندہ کریں گے۔''

کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو تنگ زندگی سے کیا مراد ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد قبر میں کافر کو دیا جانے والا عذاب ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس پر ننانوے اژدھے مسلط کیے جائیں گے کیا تم جانتے ہو' ان میں سے ایک اژدہا کیا ہوگا؟ وہ ستر سانپوں جتنا ہوگا جن میں سے ہر ایک سانپ کے سات سر ہوں گے جس کے ذریعے وہ اسے کاٹیں گے اور نوچیں گے اور ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِتَعْذِيبِ اللّٰهِ مَوْتَى الْكَفَرَةِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِمْ فِي الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کافر مردوں کو دنیا میں ان پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے

3123 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، يَقُولُ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ، اِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ: اِنَّهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

✿✿ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا ان کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: میت کو زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی مغفرت کرے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا ہے' لیکن وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی

3123– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله بن أبي بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم الأنصاري المدني.وهو في "الموطأ" "1/234" ومن طريقه أخرجه أحمد "6/107"، والبخاري "1289" في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه إذا كان النوح من سنته، ومسلم "932" "27" في الجنائز: باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، والترمذي "1006" في الجنائز: باب ما جاء في الرخصة في البكاء على الميت، والنسائي 4/17"–"18 في الجنائز: باب النياحة على الميت، والبيهقي في "السنن" "4/72"، وفي "إثبات عذاب القبر" ."88"وأخرجه البيهقي "4/72" من طريق سفيان بن عيينة، عن عبد الله بن أبي بكر، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجه "1595" في الجنائز: باب ما جاءفي الميت يعذب بما نيح عليه، من طرق سفيان بن عيينة، عن عمرو، عن ابن أبي ملكية، عن عائشة.

ہوئی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے تھے جس پر رویا جا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اس عورت پر رو رہے ہیں اور اس عورت کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُسْمِعَ اَصْوَاتَ الْكَفَرَةِ حَيْثُ عُذِّبَتْ فِيْ قُبُوْرِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو کافروں کی آوازیں سنوائی گئی تھیں جب انہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا گیا تھا

3124 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: هٰذِهِ اَصْوَاتُ الْيَهُوْدِ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے سورج غروب ہونے کے وقت ایک آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ یہودیوں کی آواز ہے جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْبَهَائِمَ تَسْمَعُ اَصْوَاتَ مَنْ عُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ مِنَ النَّاسِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ لوگوں میں سے جس شخص کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے تو جانور اس کی آواز کو سنتے ہیں

3125 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا فِيْ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، فِيْهِ قُبُوْرٌ مِنْهُمْ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْقَبْرِ عَذَابٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ

3124- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حجيفة: هو وهب بن عبد الله السوائي، صحابي معروف. وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص "361" من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة "3/375" ن ومن طريقه مسلم "2869" في الجنة: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، من طريق وكيع، به. وأخرجه البخاري "1375" في الجنائز: باب التعوذ من عذاب القبر، ومسلم "2869"، والنسائي "4/102" في الجنائز: باب عذاب القبر من طرق عن شعبة، به.

❁❁ سیدہ اُمّ مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں اس وقت بنونجار کے ایک باغ میں تھی جس میں ان کی کچھ قبریں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا قبر میں عذاب ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں ان لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے جسے جانور بھی سنتے ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا لَا يَسْمَعُ النَّاسُ عَذَابَ الْقَبْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے لوگ قبر کے عذاب کو نہیں سنتے ہیں

3126 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، فَسَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ، قَالَ: مَتٰى دُفِنَ صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ؟ فَقَالُوْا: فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسُرَّ بِذٰلِكَ، وَقَالَ: لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا، لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنونجار کے ایک باغ میں داخل ہوئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر میں سے آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس مردے کو کب دفن کیا گیا تھا لوگوں نے بتایا: زمانہ جاہلیت میں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر خوش ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہو کہ تم ایک دوسرے کو دفن کرنا چھوڑ دو گے، تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کے عذاب (کی آواز) سنائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ قَدْ يَكُوْنُ مِنْ تَرْكِ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قبر کا عذاب بعض اوقات پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے

3127 - (سندحدیث): حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ،

3125– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وأبو سفيان: طلحة بن نافع. وأخرجه ابن أبى شيبة "3/374"، وأحمد "6/362"، والآجرى فى "الشريعة" ص"363"، والطبرانى "25/268"، والبيهقى فى "إثبات عذاب القبر" "95" من طريق أبى معاوية، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمى فى "المجمع" "3/56" وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه عبد الرزاق "6742" وأحمد فى "السنة" "1360"، والبيهقى فى "إثبات عذاب القبر" "204" من طريقين عن أبى الزبير عن جابر قال: دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم حائطًا لبنى النجار فسمعهم يُعذبون فى قبورهم، فخرج مذعورًا يقول: "أعوذ بالله من عذاب القبر" لفظ البيهقى. إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه الآجرى ص "360"، والبغوى "1526" من طريقين عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/103" و"175" و"201" و"284"، وفى "السنة" "1345" و"1347" و"1351"، والنسائى "4/102"

حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ يَدِهِ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ، فَوَضَعَهَا، ثُمَّ بَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: انْظُرُوا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ، قَالَ: فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ، قَرَضُوا بِالْمَقَارِيضِ فَنَهَاهُمْ، فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهِ

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں ڈھال نما کوئی چیز تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رکھا اور اس کی طرف رخ کر کے پیشاب کیا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا: ان کی طرف دیکھو یہ یوں پیشاب کر رہے ہیں جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سن لی اور ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے شخص کے ساتھ کیا ہوا تھا ان لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان کے جسم پر پیشاب لگ جاتا تھا' تو وہ اسے قینچی کے ذریعے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انہیں اس سے منع کیا' تو اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ قَدْ يَكُوْنُ اَيْضًا مِنَ النَّمِيْمَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قبر کا عذاب بعض اوقات چغلی کرنے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے

3128 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:
(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلٰى، اَمَّا اَحَدُهُمَا، فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ، فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ ثُمَّ اَخَذَ عُوْدًا، فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا الْعَذَابَ مَا لَمْ يَيْبَسَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جہاں تک ان میں سے ایک کا تعلق ہے' تو یہ چغلی کیا کرتا تھا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے' تو یہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا پھر

3127- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو ف "مسند أبي يعلى" ."932"وأخرجه النسائي 1/26"-"28 في الطهارة: باب البول إلى السترة يستتر بها، وابن ماجه "346" في الطهارة: باب التشديد في البول، وأحمد "4/196"، وابن أبي شيبة "1/122" من طريق أبي معاوية محمد خازم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "4/196"، وابن أبي شيبة 3/375"-"376"، وأبو داؤد "22" في الطهارة: باب الاستبراء من البول، والحميدي "882" وابن ماجه "346"، والحكم "1/184"، والبيهقي "1/104".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی لی پھر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر اسے گاڑھ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایسا اس لیے کیا ہے' تاکہ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہو جاتیں ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِي يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ تَوَقِّيهِ حَذَرَ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْعُقْبَى بِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ آخرت میں قبر کے عذاب سے بچنے کی کوشش کرے

3129 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ: فِي النَّمِيمَةِ وَالْبَوْلِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا، فَوَصَلَهَا عَلَيْهِمَا، وَقَالَ: عَسٰى اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَمِعَهُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

3128- إسناده صحيح على شرطهما . جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه البخاری "1378" فی الجنائز: باب عذاب القبر من الغيبة والبول، والآجری ص "362 من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبی شيبة "3/375" و"377"، وأحمد "1/225"، والبخاری "218" فی الوضوء : باب جاء فی غسل البول، "6052" فی الأدب: باب الغيبة، ومسلم "292" فی الإيمان: باب الدليل علی نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، والترمذی "70" فی الطهارة: باب ما جاء فی التشديد فی البول، والنسائی 1/28"-"30 فی الطهارة: باب التنزه عن البول، وأبو داوٗد "20" فی الطهارة: باب الاستبراء من البول، وابن ماجه "347" فی الطهارة: باب التشديد فی البول، والآجری فی "الشريعة" ص"362، والبيهقی فی "السنن" "1/104"، وفی "إثبات عذاب القبر " "117" من طريق وكيع، عن الأعمش، به .وأخرجه أحمد "1/225"، وابن أبی شيبة وابن أبی شيبة "3/375" و"376"، والبخاری "218" و"1361" فی الجنائز: باب الجريدة علی القبر، وابن ماجه "347"، والآجری ص"362، والبيهقی فی "السنن" "2/412"، وفی "إثبات عذاب القبر " "118"، والبغوی "183" من طريق أبی معاوية عن الأعمش، به.وأخرجه الدارمی 1/188"-"189، ومسلم "292"، والبيهقی فی "السنن" "2/412"، وفی "إثبات عذاب القبر " "119" من طريق عبد الواحد بن زياد عن الأعمش، به.

3129- إسناده صحيح على شرطهما . ابن أبي عدی: هو محمد بن إبراهيم بن أبی عدی البصری، وسليمان: هو ابن مهران الأعمش. وأخرجه الطيالسی "2646" من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الآجری فی "الشريعة" ص "361" من طريق زياد بن عبد الله البكائی، عن الأعمش، به .وأخرجه البخاری "216" فی الوضوء ، باب من الكبائر أن لا يستتر من بوله، وأبو داوٗد "21" فی الطهارة: باب الاستبراء من البول، والآجری ص "361 من طريق عثمان بن أبی شيبة، عن جرير بن عبد الحميد، عن منصور، عن مجاهد، به.وأخرجه أحمد "1/225"، والبخاری "6055" فی الأدب: باب النميمة من الكبائر، والآجری ص "361 من طرق أخری عن منصور، عن مجاهد، به.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا انہیں چغلی کرنے اور پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ منگوائی اسے توڑا اور ان دونوں کی قبروں پر لگا دیا اور ارشاد فرمایا: (میں نے ایسا اس لیے کیا ہے)' تاکہ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوتیں ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجاہد نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنی ہے۔ تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ أَهْلَ الْقُبُوْرِ تُعْرَضُ عَلَيْهِمْ مَقَاعِدُهُمُ الَّتِي يَسْكُنُونَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اہل قبور کے سامنے ان کے وہ ٹھکانے پیش کیے جاتے ہیں جہاں وہ رہائش اختیار کریں گے اور ایسا روزانہ دو مرتبہ ہوتا ہے

3130 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے' تو اس کا ٹھکانہ صبح و شام اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ اہل جنت میں سے ہو' تو اہل جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ اہل جہنم میں سے ہو' تو اہل جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اسے یہ کہا جاتا ہے یہ تمہارا ٹھکانہ ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی طرف بھیج دے گا۔''

3130- إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "الموطأ" "1/239" في الجنائز: باب جامع الجنائز: ومن طريقه أخرجه أحمد "2/113"، والبخاري "1379" في الجنائز: باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي، ومسلم "2866" "65" في الجنة: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، والنسائي 4/107-"108" في الجنائز: باب وضع الجريدة على القبر، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "48"، والبغوي ."1524"وأخرجه أحمد "2/16"، والترمذي "1072" في الجنائز: باب ما جاء في عذاب القبر، والنسائي "4/107"، وابن ماجه "4270" في الزهد: باب ذكر القبر والبلى، من طريق عبيد الله بن عمر، وأحمد "2/51"، والبخاري "6515" في الرقائق: باب سكرات الموت، من طريق أيوب، وأحمد "2/123"، والبخاري "3240" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، والنسائي 4/106-"107" من طريق الليث بن سعد، والطيالسي "1832" من طريق جويرية، أربعتهم عن نافع، به .وأخرجه مسلم "2866" "66"، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "49" من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر.

ذِكْرُ إِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْعُوَ رَبَّهُ يُسْمِعُ اُمَّتَهُ عَذَابَ الْقَبْرِ

نبی اکرم ﷺ کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگیں کہ وہ آپ کی امت کو قبر کا عذاب سنوائے

3131 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ تم ایک دوسرے کو دفن کرنا چھوڑ دو گے' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ اَنَّ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بَعْدَ مَوْتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بعض سننے والوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جس شخص پر نوحہ کیا جائے اسے مرنے کے بعد عذاب دیا جاتا ہے

3131– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "2868" في الجنة: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، من طريق محمد بن المثنى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/176" و"273"، ومسلم "2868" من طريق محمد بن جعفر، به. وليس في أحمد "3/273": "شعبة." وأخرجه أحمد "3/176"، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "92" من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، به. وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص 363"–"364 من طريق خليد بن دعلج، عن قتادة، عن أنس مطولًا. وانظر الحديث رقم "3126".

3132– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي ص "10"، وأحمد "1/39"، ومسلم "927" "21" في الجنائز: باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، والبيهقي "4/72" من طريق حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد وأخرجه الطيالسي ص "4": وأحمد "1/26" و"50" و"51"، وابن أبي شيبة "3/389"، والبخاري "1292" في الجنائز: باب ما يكره من النياحة على الميت، ومسلم "927" "17"، والنسائي 4/16"–"17 في الجنائز: باب النياحة على الميت، وابن ماجه "1593" في الجنائز: باب ما جاء في الميت يعذب بما نيح عليه، والبيهقي في "السنن" "4/71"، وفي "إثبات عذاب القبر" "131" من طريق شعبة، ومسلم "927" "17" والبيهقي في إثبات عذاب القبر" "132"، والبخاري تعليقًا "1292"، من طريق سعيد بن أبي عروبة، كلاهما عن قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عمر، عن عمر. وأخرجه البخاري "1290" في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، ومسلم "927" "19" و"20"، وابن أبي شيبة "3/391"، والبيهقي "4/71" من طريق أبي بردة بن أبي موسى، عن أبي موسى قال: لما أصيب عمر رضي الله عنه جعل صهيب يقول: وا أخاه، فقال عمر: أما علمت أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن الميت ليعذب ببكاء الحي." وأخرجه أحمد "1/36"، ومسلم "927" "16"، والبيهقي "4/71"، وعبد الرزاق "6692"، وابن أبي شيبة "3/391"

3132 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ عُمَرَ لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَقَالَ لَهَا عُمَرُ: يَا حَفْصَةُ اَمَا سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ فَقَالَتْ: بَلَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر واویلہ کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے' جس پر واویلہ کیا جائے اسے عذاب دیا جائے گا' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرِ وَقَعَ عَلَى الْكُفَّارِ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں مذکور الفاظ کفار کے لیے استعمال ہوئے ہیں

3133 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّ الْكَافِرَ لَيَزْدَادُ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کافر کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے کافر کے عذاب میں اضافہ ہوتا ہے۔''

3134 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ.

فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ مَنْ قَالَهٗ؟: قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3133– إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله. وأخرجه النسائي "4/18" في الجنائز: باب النياحة على الميت من طريق عبد الجبار بن بن العلاء بن عبد الجبار، عن سفيان، بهذا الإسناد.

3134– رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن صبيح فقد روى له النسائي وهو صدوق. وهو في "مسند الطيالسي" "855". وأخرجه ابن أبي شيبة "3/391" عن غندر محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد. وفي الباب عن ابن عمر في الحديث الذي بعده. وأخرجه أحمد "2/134" ومسلم "930" في الجنائز: باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، والطبراني "12/13186" والبيهقي "4/72" من طريقين عن عمر بن محمد، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه "12/13262" من طريق عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/60"–"61 من طريق عبادة بن الوليد، عن ابن عمر.

❀❀ محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین سے دریافت کیا: یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِهٰذَا الْخَبَرِ الْمُطْلَقِ الَّذِي وَهَمَ فِي تَأْوِيلِهِ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس مطلق روایت کے بارے میں صراحت کرتی ہے جس کی تاویل کے بارے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

3135 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْخِطَابَ اَرَادَ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا نِيحَ عَلَى الْكُفَّارِ دُونَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَبْكِيُّ عَلَيْهِ مُسْلِمًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان الفاظ کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ کفار پر نوحہ کیا جائے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ جب کسی مسلمان پر رویا جائے

3136 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَضَرْتُ جَنَازَةَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ، فَجَلَسَ، وَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَجَلَسَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلَا تَنْهٰى هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ

3135- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/391"، والطبراني "12/13299" من طريق أبي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وأخرجه الطبراني "12/13087" و"13088" من طريقين عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنِ ابن عمر. وأخرجه أحمد "2/31" من طريق يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ ابن عمر. وفي الباب عن عمران بن حصين، تقدم في الحديث السابق

بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ.

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُجِيبًا لَهُ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ابان کے جنازے میں شریک ہوا وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور بیٹھ گئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم انہیں رونے سے روکتے نہیں ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''بے شک میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔''

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیتے ہوئے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس طرح کی بات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

3136/1 - خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، اِذَا رَاكِبٌ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنِ الرَّاكِبُ، فَجِئْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ مَعَهُ اَهْلُهُ، فَقَالَ لِيْ: ادْعُ لِيْ صُهَيْبًا، فَصَحِبَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ، فَاُصِيْبَ عُمَرُ، فَقَالَ: وَااَخَاهُ، وَاصَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا صُهَيْبُ، لَا تَبْكِيْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا) ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے' تو وہاں ایک درخت کے سائے میں ایک سوار موجود تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جا کر دیکھو یہ سوار کون ہے؟ میں وہاں آیا' تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھیں انہوں نے مجھ سے فرمایا: میرے پاس صہیب کو بلا کر لاؤ پھر وہ ان کے ساتھ ہو لیے' یہاں تک کہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہائے میرا بھائی ہائے میرا ساتھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب تم نہ روؤ' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

3136/2 - فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا تَحَدِّثُوْنَ عَنْ كَذَّابِيْنَ وَلَا مُكَذَّبِيْنَ، وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ مَا يَكْفِيْكُمْ عَنْ ذٰلِكَ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى) (الأنعام: 164) وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ جھوٹے لوگوں کی طرف سے یا جن کو جھٹلایا گیا ہو ان کی طرف سے بات بیان نہیں کر رہے' لیکن تمہارے لیے وہ دلیل کافی ہے' جو قرآن میں

3136- إسناده صحيح على شرطهما. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه عبد الرزاق "6675"، والشافعي في "مسنده" "1/558"، والبخاري "1286" و"1287"، و"1288" في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، ومسلم "928" و"927" و"929" "22" و"928" و"927" و"929" "23" في الجنائز: باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، والنسائي 4/18"-"19 في الجنائز: باب النياحة على الميت، والبيهقي "4/73"، والبغوي "1537" من طرق عن ابن أبي مليكة، بهذا الإسناد.

ہے اور اس بارے میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''کوئی وزن اٹھانے والا کسی دوسرے کا وزن نہیں اٹھاتا۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کافر شخص کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ هٰذَا الْخَطَّابَ وَقَعَ عَلَى الْكُفَّارِ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ یہ الفاظ کفار کے لیے استعمال ہوئے ہیں مسلمانوں کے لیے استعمال نہیں ہوئے ہیں

3137 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمَّا مَاتَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ لَهُمْ: لَا تَبْكُوا، فَاِنَّ بُكَاءَ الْحَيِّ عَذَابٌ لِلْمَيِّتِ، قَالَتْ عَمْرَةُ: فَسَاَلْتُ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهُوْدِيَّةٍ وَّاَهْلُهَا يَبْكُوْنَ عَلَيْهَا: اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ، وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے گھر والوں سے کہا: تم لوگ نہ روؤ' کیونکہ زندہ کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر) رحم کرے نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی عورت اور اس پر رونے والے اس کے اہل خانہ کے بارے میں یہ فرمایا تھا:

''یہ لوگ رو رہے ہیں اور اس عورت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ النَّاسَ يُبْلَوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ قبروں میں لوگوں کا پورا جسم بوسیدہ (یعنی مٹی) ہو جائے گا صرف ریڑھ کی ہڈی کا ایک مخصوص مقام بوسیدہ نہیں ہوگا

3137- إسناده صحيح على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة، وعبد الله بن أبي بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم . وأخرجه أحمد "6/39"، والبيهقي "4/72" من طريق سفيان بن عيينة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1004" في الجنائز: باب ما جاء في الرخصة في البكاء على الميت، من طريق يحيى بن عبد الرحمٰن، عن ابن عمر، به . وأخرجه أحمد "6/138"، وابن ماجه "1595" من طريق ابن أبي مليكة عن عائشة مختصرًا. وانظر الحديث رقم ."3123"

3138 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيهِ يُرَكَّبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابن آدم کے وجود کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے مخصوص مقام کے اسی سے اس کی تخلیق ہوئی ہے اور اسی سے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ بَلِيَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کی ہر چیز بوسیدہ ہوجاتی ہے یعنی مٹی میں مل جاتی ہے

3139 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فِي الْاِنْسَانِ عَظْمٌ لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا، مِنْهُ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا: وَاَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَجْبُ الذَّنَبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے جسم میں ایک ہڈی کا مخصوص حصہ ہے جسے زمین کبھی نہیں کھاتی اسی سے اسے قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا''۔

لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی ہڈی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ریڑھ کی ہڈی کا مخصوص مقام''۔

3138- إسناده صحيح على شرطهما. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وهو في "الموطأ" "1/239" في الجنائز: باب جامع الجنائز: ومن طريقه أخرجه النسائي 4/111"- "112" في الجنائز: باب أرواح المؤمنين، وأبو داوٗد "4743" في السنة: باب في ذكر البعث والصور. وأخرجه أحمد "2/322" و"428"، والنسائي 4/111"-"112، ومسلم "2955" في الفتن: باب ما بين النفختين، من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4814" ى التفسير: باب ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ و "4935" باب ﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا﴾ النبأ: "18"، ومسلم "2955" "141"، وابن ماجه "4266" في الزهد: باب ذكر القبر والبلى، من طريقين عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/499" من طريق إبراهيم الهجري، عن أبي عياض عن أبي هريرة. وانظر الحديث الآتي.

3139- صحيح. ابن أبي السري متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "2955" "143" في الفتن: باب ما بين النفختين، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وانظر الحديث السابق.

ذِكْرُ وَصْفِ قَدْرِ عَجْبِ الذَّنَبِ الَّذِي لَا تَأْكُلُهُ الْاَرْضُ مِنِ ابْنِ آدَمَ

انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے مخصوص مقام کی مقدار کی صفت کا تذکرہ جسے زمین نہیں کھائے گی

3140 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): يَاْكُلُ التُّرَابُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهٖ قِيلَ: وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِثْلُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ، مِنْهُ يُنْشَاُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے پورے وجود کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے مخصوص مقام کے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا چیز ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رائی کے دانے جتنی چیز ہے' جس کے ذریعے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔''

3140- وأخرجه الحاكم "4/609" من طريق بحر بن نصر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "3/38"، وأبو يعلى "1382" من طريق الحسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "10/332" وقال: رواه أحمد وإسناده حسن

فَصْلٌ فِي النِّيَاحَةِ وَنَحْوِهَا

فصل: نوحہ کرنا اور اس جیسی دیگر چیزیں

3141 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُهُنَّ اَهْلُ الْاِسْلَامِ: النِّيَاحَةُ، وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ، وَالتَّعَايُرُ.

رِبْعِيٌّ هُوَ اَخُوْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین کام زمانہ جاہلیت کا عمل ہیں جنہیں اہل اسلام نے ترک نہیں کیا نوحہ کرنا، ستاروں کی مدد سے بارش نازل ہونے کی توقع کرنا اور ایک دوسرے کو عار دلانا۔"

ربعی، اسماعیل بن علیہ کا بھائی ہے۔

3141- إسناده صحيح . عبد الرحمٰن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن الحارث بن كنانة العامرى القرشي، وهو صدوق من رجال مسلم، وأخطأ الشيخ ناصر الألباني فى "صحيحه" "1801" فاستظهر أنه أبو شيبة الواسطى الضعيف، فضعف إسناده بسبب ذلك.وأخرجه أحمد "2/262" من طريق ربعى بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وذكره السيوطى فى "الجامع الكبير " "2/488" ونسبه إلى ابن جرير بلفظ: "ثلاث من عمل الجاهلية لا يتركها الناس: الطعن فى النسب والنياحة على الميت والاستمطار بالنجوم ." وأخرجه ابن أبى شيبة "390"، وأحمد "2/496"، والبخارى فى "الأدب المفرد" "395"، ومسلم "67" فى الإيمان: باب إطلاق اسم الكفر على الطعن فى النسب والنياحة، وابن الجارود "515"، والبيهقى "4/63" من طريق عجلان وأبى صالح عن أبى هريرة بلفظ: "اثنتان فى الناس هما بهم كفر الطعن فى النسب والنياحة على الميت"، واللفظ لأحمد ومسلم . وفى الباب عن جنادة بن مالك عند البخارى فى "التاريخ الكبير " 2/232"-"233، والبزار "797"، والطبرانى "2178" وقال البخارى: فى إسناده نظر . وعن ابن عباس عند البخارى "3850"، والبيهقى "4/63" بلفظ: "خلال من خلال الجاهلية: الطعن فى الأنساب والنياحة ... ." وعن عمرو بن عوف عند البزار "798"، والطبرانى "17/20" وقال يالهيثمى فى "المجمع" "3/13": وفيه كثير بن عبد الله المزنى، وهو ضعيف.وعن أنس بن مالك عند الزار "799"، وقال الهيثمى فى "المجمع" "3/12": ورجاله ثقات. وعن سلمان الفارسى عند الطبرانى "6100"، وقال الهيثمى فى "المجمع" "3/13": وفيه عبد الغفور أبو الصباح، وهو ضعيف . وعن العباس عند يالطبرانى كما فى "المجمع" "2/13" وفيه ضعيف. وعن أبى الدرداء عند الخطيب فى "تاريخه" ."11/86" وانظر الحديث الآتى رالحديث رقم ."3151"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ الْمَحْصُوْرِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهٗ مِنَ الْعَدَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس متعین عدد کے ذریعے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اس عدد کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

3142 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ *، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ *، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَّدَعَهَا النَّاسُ: النِّيَاحَةُ، وَالتَّعَايُرُ، اَوِ التَّعَايُرُ فِی الْاَنْسَابِ، وَمُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، وَالْعَدْوٰى: جَرِبَ بَعِيْرٌ فِیْ مِئَةِ بَعِيْرٍ، فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگوں نے چھوڑا نہیں ہے نوحہ کرنا، ایک دوسرے کو عار دلانا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نسب کے حوالے سے ایک دوسرے کو عار دلانا اور یہ کہنا کہ فلاں ستارے سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے اور (بیماری کے) متعدی ہونے کا یقین رکھنا ایک سو اونٹوں میں سے ایک اونٹ پہلے خارش زدہ ہوتا ہے، تو پہلے اونٹ کو کس نے خارش زدہ کیا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوْبَةِ النَّائِحَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن نوحہ کرنے والی عورت کو ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ

3143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَهْوَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِی

3142- إسناده صحيح على شرطهما . سليمان: هو الأعمش .وأخرجه أحمد "2/455" و"531"، والطيالسی "2395"، ومن طريقه الترمذی "1001" فی الجنائز: باب ما جاء فی كراهية النوح، من طرق عن علقمة بن مرثد، عن أبی الربيع، عن أبی هريرة. وقال الترمذی: هذا حديث حسن .وأخرجه البزار "800" من طريق أبی سلمة عن أبی هريرة بلفظ: "اربع فی أمتی ليس هم بتاركيها: الفخر فی الأحساب، والطعن فی الأنساب، والنياحة، تبعث يوم القيامة النائحة إذا لم تتب عليها درع من قطران." وذكره الهيثمی فی "المجمع "3/15" وقال: رواه البزار ورجاله ثقات، ورواه أبو يعلى أيضًا. وانظر الحديث السابق، والحديث رقم "3161".

الْاَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَالنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا يُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میں چار چیزیں زمانہ جاہلیت کی خرابی ہیں جنہیں ان لوگوں نے ترک نہیں کیا حسب میں فخر کرنا، نسب میں طعن کرنا، ستاروں کی مدد سے بارش نازل ہونے کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا، نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہیں کرے گی، تو اسے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے جسم پر تارکول کی قمیض ہوگی اور خارش کی اوڑھنی ہوگی۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِسْعَادِ الْمَرْاَةِ النِّسَاءَ عَلَى الْبُكَاءِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کسی مصیبت کولاحق ہونے (یعنی کسی فوتگی) پر کوئی عورت رونے میں دوسری عورتوں کا ساتھ دے

3144 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ:

(متن حدیث): لَمَّا مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيبٌ فِي اَرْضِ غُرْبَةٍ، لَاَبْكِيَنَّ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ، وَكُنْتُ قَدْ هَيَّاْتُ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ، اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْمُسْعِدَاتِ تُرِيدُ اَنْ تُسْعِدَنِي، فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تُرِيدِينَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَتْ: فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ، وَلَمْ اَبْكِ

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو میں نے کہا: یہ ایک غریب الوطن شخص تھے جو اپنے وطن سے دور انتقال کر گئے ہیں میں ان پر اس طرح رووں گی کہ اس کا چرچا کیا

3143- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سلامة: هو ممطور الحبشي. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/390"، وأحمد "5/342"، "343"، و"344"، ومسلم "934" في الجنائز: باب التشديد في النياحة، والطبراني "3/3426"، والبيهقي "4/63"، والبغوي "1533" من طرق عن أبان بن يزيد العطار، به. وتحرف في ابن أبي شيبة: "زيد عن أبي سلام عن أبي مالك الأشعري" إلى: "زيد بن أبي سلام عن مالك الأشعري." وأخرجه أحمد "5/343"، والحاكم "1/383" من طريق علي بن المبارك، والطبراني "3/3425" من طريق موسى بن خلف العمي، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "6686"، ومن طريقه ابن ماجه مختصرًا "1581" في الجنائز: باب في النهي عن النياحة، عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن ابن معانق أو أبي معانق عن أبي مالك الأشعري.

3144- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة، وابن أبي نجيح: هو عبد الله، واسم والده: يسار. وأخرجه الطبراني "23/601" من طريق عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/391"، وأحمد "6/289"، والحميدي "291"، ومسلم "922" في الجنائز: باب البكاء على الميت، والطبراني "23/601"، والبيهقي "4/63" من طريق سفيان بن عيينة، به.

جائے گا میں نے ان پر رونے کے لیے خود کو تیار بھی کر لیا پھر ایک عورت آئی جو رونے میں ساتھ دیا کرتی تھی اس کا بھی یہی ارادہ تھا کہ وہ میرا ساتھ دے گی پھر نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ شیطان کو ایسے گھر میں داخل کر دو جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے باہر نکال دیا ہے۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں رونے سے رک گئی اور میں روئی نہیں۔

3145 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ (اِذَا جَآئَكَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَكَ) (الممتحنة: 12) اِلٰی قَوْلِهٖ: (وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ) (الممتحنة: 12) قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النِّیَاحَةُ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا آلَ فُلَانٍ، فَاِنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا اَسْعَدُوْنِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ، فَلَابُدَّ لِیْ مِنْ اَنْ اُسْعِدَهُمْ، فَقَالَ: اِلَّا آلَ فُلَانٍ

سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

"جب مومن خواتین تمہارے پاس بیعت کرنے کے لیے آئیں۔"

یہ آیت یہاں تک ہے "اور وہ معروف کے بارے میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی۔"

سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان میں سے ایک چیز نوحہ کرنا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے صرف فلاں خاتون کے ساتھ نوحہ کرنے کی اجازت دے دیں' کیونکہ اس نے زمانہ جاہلیت میں میرا ساتھ دیا تھا اس لیے میرے لیے یہ ضروری ہے کہ میں بھی اس کا ساتھ دوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صرف ان کے لیے (تم نوحہ کر لینا)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِحَظْرِ هٰذَا الْفِعْلِ عَلَى الْاِطْلَاقِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اس فعل سے مطلق طور پر منع کیا گیا ہے

3146 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

3145– إسناده صحيح على شرطهم . أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وعاصم: هو ابن سليمان الأحول، وحفصة: هي بنت سيرين أم هذيل الأنصارية .وأخرجه ابن أبي شيبة "3/389"، وأحمد "6/407"، ومسلم "936" "33" في الجنائز: باب التشديد في النياحة، والطبراني "25/136"، والحاكم "1/383"، والبيهقي "4/62" من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه. قلت: بل خرجه مسلم بلفظ الحاكم.وأخرجه أحمد "6/408" من طريق عبد الواحد بن زياد، والطبراني "25/1135" من طريق زهير، كلاهما عن عاصم، به .وأخرجه البخاري "4892" في التفسير: باب (إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ) الممتحنة: من الآية "12"، و"7215" في الأحكام: باب بيعة النساء، والطبراني "25/133"، والبيهقي "4/62" من طريق عبد الوارث، عن أيوب، عن حفصة به .وأخرجه أحمد "6/408"، والنسائي "7/148"–"149" في البيعة: باب بيعة النساء، وابن جرير الطبري في "تفسيره" "28/79" من طرق عن محمد بن سيرين، عن أم عطية بنحوه.

16
16

(متن حدیث): اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى النِّسَاءِ حَيْثُ بَايَعَهُنَّ اَنْ لَا يَنُحْنَ، فَقُلْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءً اَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَنُسْعِدُهُنَّ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین سے بیعت لیتے ہوئے یہ عہد بھی لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمانہ جاہلیت میں کچھ خواتین نے ہمارا ساتھ دیا تھا' تاکہ ہم اسلام قبول کرنے کے بعد ان کا ساتھ دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں (نوحہ کرنے میں) ساتھ دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اسلام میں عقر (یعنی مرحومین کی قبروں پر اونٹ قربان کرنے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جلب اور جنب کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو شخص کوئی چیز اچک لے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نِيَاحَةِ النِّسَاءِ عَلٰى مَوْتَاهُنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ خواتین اپنے مُردوں پر نوحہ کریں

3147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، بِحَرَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا جَاءَ نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْحُزْنُ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هٰذِهِ نِسَاءُ جَعْفَرٍ يَنُحْنَ عَلَيْهِ، وَقَدْ اَكْثَرْنَ بُكَائَهُنَّ، قَالَ: فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ، فَمَكَثَ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ، فَذَكَرَ اَنَّهُ نَهَاهُنَّ، فَاَبَيْنَ اَنْ يُطِعْنَهُ، فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ، قَالَ: فَذَكَرَ اَنَّهُ قَدْ غَلَبْنَهُ قَالَ: فَاحْثُ فِيْ وُجُوهِهِنَّ التُّرَابَ.

3146- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى- وهو الذهلي- فمن رجال البخاري. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "6690" ومن طريقه أخرجه أحمد "3/197"، والنسائي "4/16" في الجنائز: باب النياحة على الميت، والبيهقي "4/62". وقوله: "إسعاد": هو إسعاد النساء في المناحات تقوم المرأة فتقوم معها أخرى من جاراتها، فتساعدها على النحاحة، وقيل: كان نساء الجاهلية يسعد بعضهن بعضًا على ذلك سنة، فنهين عن ذلك.

3147- إسناده صحيح على شرط البخاري، النفيلي: هو أبو جعفر عبد الله بن محمد بن علي الحراني، وعبيد الله بن عمرو: هو الرقي، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري. وأخرجه البخاري "1299" في الجنائز: باب من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن، و"1305" باب ما ينهى من النوح والبكاء والزجر عن ذلك، و"4263" باب غزوة مؤتة من أرض الشام، ومسلم "935" في الجنائز: باب التشديد في النياحة، والبيهقي "4/59" من طريق عبد الوهاب، ومسلم "935"، والنسائي "4/14"-"15" في الجنائز: باب النهي عن البكاء على الميت، من طريق معاوية صالح، ومسلم "935" من طريق عبد العزيز بن مسلم، وأبو داوُد "3122" في الجنائز: باب الجلوس عند المصيبة، والبيهقي "4/59" مختصرًا من طريق سليمان بن كثير، أربعتهم عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/276"-"277"، وابن أبي شيبة "3/392" من طريق محمد بن إسحاق، عن عبد الرحمٰن بن القاسم بن محمد، عن أبيه عن عائشة. وانظر الحديث رقم "3145".

قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ: اَرْغَمَ اللّٰهُ بِآنَافِهِنَّ، وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غم کے اثرات نمایاں تھے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خواتین ان پر نوحہ کر رہی ہیں اور بہت زیادہ رو رہی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ خواتین کو اس سے منع کر دے کچھ دیر بعد وہ شخص واپس آیا اور یہ بات ذکر کی کہ اس نے انہیں منع کیا ہے' لیکن ان خواتین نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ یہ ہدایت کی کہ وہ انہیں منع کر دے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے آ کر یہ بات ذکر کی کہ وہ خواتین اس پر غالب آ گئی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کے چہرے پر مٹی ڈال دو۔

عمرہ نامی خاتون کہتی ہیں اس موقع پر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ ان خواتین کی ناک خاک آلود کرے اللہ کی قسم! تم اللہ کے رسول کو چھوڑتے بھی نہیں ہو اور جو (وہ تمہیں حکم دے رہے ہیں) اس پر عمل بھی نہیں کرتے۔

3148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا اُصِيْبَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَسَلَّمِي ثَلَاثًا، ثُمَّ اصْنَعِي بَعْدُ مَا شِئْتِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَلَّمِي ثَلَاثًا لَفْظَةُ اَمْرٍ قُرِنَتْ بِعَدَدٍ مَوْصُوْفٍ قُصِدَ بِهِ الْحَسْمُ عَمَّا لَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالٌ فِيْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ، قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعِي بَعْدُ مَا شِئْتِ لَفْظَةُ اَمْرٍ قُصِدَ بِهِ الْاِبَاحَةُ فِيْ ظَاهِرِ الْخِطَابِ، مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَا اَمَرَ بِهِ، يُرِيْدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ مَا وَصَفْتُ التَّسْلِيْمَ لِاَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثِ وَقَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم سونپ دو' اس کے بعد تم جو چاہو کرو۔[1]

3148- إسناده قوي كما قال الحافظ في "الفتح" "9/487" فإن رجاله رجال الصحيح .وأخرجه أحمد "6/369"، و"438"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" "3/75"، والطبراني "24/369"، والبيهقي "7/438" من طرق عن محمد بن طلحة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/17" وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح.

[1] کتاب کے متن میں اسی طرح تحریر ہے' تاہم حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے: یہ لفظ غلط نقل ہوا ہے' اصل میں لفظ تسلمی نہیں بلکہ تسلبی ہے۔ جس کا مطلب عورت کا سوگ کا لباس پہننا ہے' تاہم امام ابن حبان نے جو لفظ تسلمی نقل کیا ہے اس کا مطلب انہوں نے یہ بیان کیا ہے: تم اپنے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر چھوڑ دو...

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم تین دن تک سونپ دو''۔ اس میں لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے' جو ایک عدد کے ساتھ موصوف ہے۔ اس چیز کے ذریعے مراد یہ ہے: اتنی تعداد میں جس چیز کا استعمال جائز نہیں ہے اس سے منع کیا جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم اس کے بعد جو چاہو کرو''۔ یہاں پر الفاظ امر کے ہیں۔ اس سے بظاہر یہ لگتا ہے: یہ اباحت کے لئے ہیں لیکن اس سے مراد اس چیز پر عمل کرنے سے منع کرنا ہے جس کا حکم دیا گیا ہے' تو ان الفاظ کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تم ان تین دنوں میں اور اس سے پہلے ان تمام امور کو اللہ تعالیٰ کے حکم کو سونپ دو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَاسْتِعْمَالِ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ لِمَنْ نَزَلَتْ بِهِ مُصِيبَةٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جسے مصیبت لاحق ہو (یعنی جس کے ہاں فوتگی ہو جائے) وہ گال پیٹے یا زمانہ جاہلیت کا سا عمل کرے

3149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ ہم میں سے نہیں ہے' جو گال پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی سی چیخ و پکار کرے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ، اَوْ تَسْلِقَ، اَوْ تَخْرِقَ عِنْدَ مُصِيبَةٍ تُمْتَحَنُ بِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عورت سر منڈوا دے یا چیخ و پکار یا گریبان پھاڑ دے اس مصیبت کے وقت جس کے ذریعے اسے آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے

3150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِىْ حَرِيْزٍ، اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ، حَدَّثَهُ،

3149– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير عبيدة بن حميد فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد "1/432" و "456" و "465"، والبخاري "2197" في الجنائز: باب ليس منا من ضرب الخدود، و "1298" باب ما يُنهى من الويل ودعوى الجاهلية عند المصيبة، و "3519" في المناقب: باب ما ينهى من دعوى الجاهلية، ومسلم "103" في الإيمان: باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب والدعاءبدعوى الجاهلية، وابن ماجه "1584" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب، والبيهقي "4/63" و "64"، والبغوي "1533" من طرق عن الأعمش بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "1/386" و "442"، والبخاري "1294" في الجنائز: باب ليس منا من شق الجيوب، و "3519"، والترمذي "999" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب عند المصيبة، والنسائي "4/20" في الجنائز: باب ضرب الخدود، وابن ماجه "1584"، وابن الجارود "516"، والبيهقي "4/64" من طريق سفيان، عن زبيد اليامي، عن إبراهيم، عن مسروق، به.

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مُوْسٰى حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ: اِذَا انْطَلَقْتُمْ بِجَنَازَتِي، فَاَسْرِعُوا الْمَشْيَ وَلَا تُتْبِعُوْنِيْ بِجَمْرٍ، وَلَا تَجْعَلُوْا عَلٰى لَحْدِيْ شَيْئًا يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ التُّرَابِ، وَلَا تَجْعَلُوْا عَلٰى قَبْرِيْ بِنَاءً، وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ حَالِقَةٍ اَوْ سَالِقَةٍ اَوْ خَارِقَةٍ، قَالُوْا: سَمِعْتَ فِيْهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوبردہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب تم میرے جنازے کو لے کر چلو' تو اسے تیزی سے لے کر چلنا اور اس کے ساتھ آگ نہ لے جانا اور میری لحد پر کوئی چیز نہ رکھنا جو میرے اور مٹی کے درمیان حائل ہو اور میری قبر پر کوئی عمارت تعمیر نہ کرنا اور میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں سر مونڈ نے والی عورت اور چیخ و پکار کرنے والی عورت اور (گریبان پھاڑنے والی عورت سے لاتعلق ہوں) لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ نے اس بارے میں کوئی چیز سن رکھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی (سن رکھی ہے)

3151 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مُسْلِمٍ بِفَرْهَاذْجِرْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ خَالِدٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَ اَبُوْ مُوْسٰى، صَاحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ، وَلَا خَرَقَ وَلَا حَلَقَ

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا اور لوگوں نے ان پر چیخ کر رونا شروع کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وہ ہم میں سے نہیں ہے' جو (مصیبت کے وقت) چیخ و پکار کرے اور جو (گریبان) کو پھاڑے اور جو سر منڈوائے۔''

3150- إسناده حسن من أجل أبي حريز -واسمه عبد الله بن حسين- فإنه مختلف فيه، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير الفضيل -وهو ابن ميسرة- وهو صدوق. وأخرجه أحمد "4/397" من طريق معتمر بن سليمان، بهٰذا الأسناد. وأخرجه ابن ماجه "1487" في الجنائز: باب ما جاء في الجنازة لا تؤخر إذا حضرت ولا تتبع بنار، من طريق محمد بن عبد الأعلى، هب. مختصرًا. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" "1/484": هٰذا إسناد حسن. أبو حريز: اسمه عبد الله بن حسين مختلف فيه. وله شاهد من حديث أبي هريرة. رواه مالك في "الموطأ" "1/226"، وأبو داوٗد في "سننه". "3171" وانظر الحديث رقم "3151" و"3152" و."3154"

3151- إسناده جيد. خالد الأحدب: هو خالد بن عبد الله بن محرز المازني البصري، ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع، وأخرج له مسلم، وباقي رجال ثقات. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي. وأخرجه النسائي "4/20" في الجنائز: باب السلق، من طريق عمرو بن علي، عن سليمان بن حرب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/396" و"404" من طريق عفان، عن شعبة، به. وأخرجه "4/416"، ومسلم "104" من طريق عاصم بن سليمان، عن صفوان بن خرز، به. وأخرجه أحمد "4/411" من طريق يحيى بن آدم، عن شريك، عن يزيد بن أبي زياد، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلي، عن أبي موسى مرفوعًا. وانظر الحديث رقم "3150" و"3152" و."3154"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِهٰذَا الشَّيْءِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس چیز کے ممنوع ہونے کی صراحت کرتی ہے

3152 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ، حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: (متن حدیث): وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰى، وَجَعَلَ يُغْمٰى عَلَيْهِ، وَرَاْسُهُ فِيْ حِجْرِ امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِهِ، فَصَاحَتِ امْرَاَةٌ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ بَرِءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِءَ مِنَ الْحَالِقَةِ، وَالسَّالِقَةِ، وَالشَّاقَّةِ

ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے اور ان پر بے ہوشی طاری ہوئی' تو اس وقت ان کا سر اپنی بیوی کی گود میں تھا اس خاتون نے چیخ کر رونا شروع کیا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اسے کچھ نہیں کہہ سکے جب ان کی طبیعت ذرا سنبھلی' تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے لاتعلق ہوں جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لاتعلق ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سر منڈوانے والی عورت' (مصیبت کے وقت) چیخ و پکار کرنے والی عورت اور (گریبان) چاک کرنے والی عورت سے لاتعلق ہیں۔

ذِكْرُ الْاِسْمَاعِ لِمَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا

جو شخص کسی لاحق ہونے والی مصیبت کے وقت زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے اسے سنانے (یعنی سختی سے روکنے) کا تذکرہ

3153 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3152- إسناده صحيح على شرط مسلم . الحكم بن موسى: هو القنطري. وأخرجه البخاري "1296" في الجنائز: باب ما ينهى عن الحلق عند المصيبة تعليقًا من طريق الحكم بن موسى، بهٰذا الإسناد. ووصله مسلم "104" في الإيمان: باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب والدعاء بدعوى الجاهلية، فقال: حدثنا الحكم بن موسى به، وأخرجه أبو عوانة 1/56"-"57 عن ابن عبدوس وأبي حفص القاص، قالا: حدثنا الحكم بن موسى به، وأخرجه البيهقي "4/64" من طريق الحسن بن سفيان حدثنا الحكم بن موسى القنطري به. وأخرجه أبو عوانة "1/56" و"57" من طريقين عن يحيى بن حمزة، به. وأخرجه أبو عوانة "1/57" من طريق يحيى بن سلام، عن عبد الرحمٰن بن يزيد، به. وأخرجه مسلم "104"، والنسائي "4/20" في الجنائز: باب الحلق، وابن ماجه "1586" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب، واليهقي "4/64" من طريق جعفر بن عون عن أبي عميس، عن أبي صخرة، عن عبد الرحمٰن بن يزيد وأبي بردة بن أبي موسي، قالا: أغمي على أبي موسي، واقبلت أم عبد الله تصيح برنة، قالا: ثم أفاق، قال: ألم تعلمي وكان يحدثها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "أنا بريء ممن حلق وسلق وخرق ." واللفظ لمسلم وأخرجه مسلم "104"، والبيهقي "4/64"، وأبو عوانة "1/56" عن شعبة، عن عبد الملك بن عمير، عن ربعي بن حراش أن أبا موسى أغمي عليه ... وانظر الحديث رقم "3150" و"3151" و."3154"

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، قَالَ:
(متن حدیث): رَاَيْتُ اُبَيًّا رَاٰى رَجُلًا تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَعَضَّهُ وَلَمْ يَكُنْ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ اَرٰى فِيْ اَنْفُسِكُمْ - اَوْ فِيْ نَفْسِكَ - اِنِّيْ لَمْ اَسْتَطِعْ اِذَا سَمِعْتُهَا اَنْ لَّا اَقُوْلَهَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ وَلَا تَكْنُوْا

عتی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو زمانہ جاہلیت کے سے انداز میں چیخ و پکار کرتے ہوئے سنا' تو اسے سختی سے روکا' حالانکہ وہ ایسا نہیں کیا کرتے تھے پھر انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہیں اس حوالے سے کچھ الجھن ہوئی ہے' لیکن جب میں نے اسے سنا' تو میں یہ کہنے سے نہیں رک سکا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے' تو تم لوگ اسے سختی سے روکو اور اشارے سے نہ روکو۔"

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْخَارِجَ اِلَى التَّسَخُّطِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنا جو کسی مصیبت کے لاحق ہونے کے وقت،

جس کے ذریعے اسے آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہو (یعنی کسی فوتگی کے وقت) اس چیز کی طرف نکلتا ہے جو ناراضگی ظاہر کرتی ہے

3154 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى النَّخَعِيِّ،
(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، قَالَ: يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَقَ، اَوْ خَرَقَ، اَوْ سَلَقَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اُمّ عبداللہ! کیا میں نے تمہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس پر لعنت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت کی ہے' جو

3153- رجال ثقات غير عبد الأعلى النخعي، فإنه لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف "5/128"، ولم يرو عنه غير أبي حرب بن أبي الأسود. خالد: هو ابن عبد الله الواسطي. وأخرجه أحمد "4/396" و"404"، والنسائي "4/21" باب شق الجيوب، والطيالسي "507" من طريق شعبة عن منصور، عن إبراهيم، عن يزيد بن أوس، عن أبي موسى أغمي عليه، فبكت أم ولد له، فلما أفاق، قال لها: أما بلغك ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فسألناها، فقالت: قال: "ليس منا من سلق وحلق وخرق." وأخرجه النسائي "4/21" من طريق إسرائيل، وأبو داوُد "3130" في الجنائز: باب في النوح، من طريق جرير، كلاهما عن منصور، عن إبراهيم، عن يزيد، عن امرأة أبي موسى، عن أبي موسى، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ليس منا من حلق وسلق وخرق ." وأخرجه أحمد "4/405"، وابن أبي شيبة "3/289"، والنسائي "4/21" من طريق أبي معاوية عن الأعمش، وانظر الحديث رقم "3150" و"3151" و."3152"

سر منڈوائے یا (گریبان) پھاڑ دے یا چیخ و پکار کرے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبُكَاءِ لِلنِّسَاءِ عِنْدَ الْمَصَائِبِ اِذَا امْتُحِنَّ بِهَا

مصیبت لاحق ہونے کے وقت جب خواتین کو اس آزمائش میں مبتلا کیا جائے خواتین کے رونے کی ممانعت کا تذکرہ

3155 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْرَفُ فِیْ وَجْهِهِ الْحُزْنُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَدْ كَثُرَ بُكَاؤُهُنَّ، فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَاِنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَنِی، حَتّٰى كَانَ فِی الثَّالِثَةِ، فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْثُ فِیْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: اَرْغَمَ اللّٰهُ بِاَنْفِكَ، مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ مَا يَذْكُرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے شدید غم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے پہچانا جا سکتا تھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازے کی جھری میں سے جھانک رہی تھی ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خواتین بکثرت رو رہی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان خواتین کو ایسا کرنے سے روکے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ شخص چلا گیا پھر وہ آیا اور بولا: میں نے انہیں منع کیا ہے' لیکن وہ میری بات نہیں مان رہی ہیں ایسا تین مرتبہ ہوا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے منہ پر مٹی ڈال دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے (دل ہی دل میں) کہا اللہ تعالیٰ تمہاری ناک کو خاک آلود کرے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو فرما رہے ہیں تم وہ کرتے کیوں نہیں ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْبُكَاءِ الَّذِیْ نَهَى النِّسَاءَ عَنِ اسْتِعْمَالِهِ عِنْدَ الْمَصَائِبِ

رونے کی اس صفت کا تذکرہ جس پر عمل کرنے سے خواتین کو منع کیا گیا ہے اس وقت جب مصیبت لاحق ہو (یعنی فوتگی ہو جائے)

3155- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن نمير: هو عبد الله. وأخرجه أحمد 6/58"-"59، ومسلم "935" في الجنائز: باب التشديد في النياحة، من طريق ابن نمير، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3147".

3156 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ، وَغَيْرُهُ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا، وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کو نوچنے والی، اپنے گریبان کو چیرنے والی اور بربادی کی چیخ و پکار کرنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلنِّسَاءِ اَنْ يَبْكِيْنَ مَوْتَاهُنَّ مَا لَمْ يَكُنْ ثَمَّ نَوْحٌ

خواتین کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی فوتگی پر روسکتی ہیں جبکہ وہاں نوحہ نہ کیا جائے

3157 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو، اَخْبَرَهُ، اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَزْرَقِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ، فَاُتِيَ بِجَنَازَةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا، فَعَابَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ، وَانْتَهَرَهُنَّ، فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَزْرَقِ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، وَاَنَا مَعَهُ، وَمَعَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَنِسَاءٌ يَبْكِيْنَ عَلَيْهَا، فَزَجَرَهُنَّ، وَانْتَهَرَهُنَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ، فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ، وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ.

❀❀ سلمہ بن ازرق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اسی دوران وہاں ایک جنازہ لایا گیا جس پر رویا جا رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر اعتراض کیا اور ان خواتین کو جھڑکا۔ سلمہ بن ازرق نے کہا: میں

3156– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مكحول –وهو الشامي– فمن رجال مسلم. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة القرشي، وابن جابر: هو عبد الرحمٰن بن يزيد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/290"، وابن ماجه "1585" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب، والطبراني في "الكبير" "8/7591" و"7775" من طريق أبي أسامة، عن عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر، عن مكحول والقاسم، عن أبي أمامة.

3157– إسناده ضعيف. سلمة بن الأزرق لم يرو عنه غير محمد بن عمرو، ولم يذكره المصنف في "الثقات"، وقال ابن القطان: لا يعرف حاله، ولا أعرف أحدًا من المصنفين في كتب الرجال ذكره، وقال الذهبي في "المغني" "1/274": لا يعرف. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "6674"، ومن طريقه أخرجه البيهقي "4/70". وأخرجه عبد الرزاق "6674"، وابن أبي شيبة "3/395"، وابن ماجه "1587" في الجنائز: باب ما جاء في البكاء على الميت، وأحمد "2/273"، و"333" وقد تحرف فيه "سلمة" إلى "عمرو"، وهو خطأ بين و "408" من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أحمد "2/110"، والنسائي "4/19" في الجنائز: باب الرخصة في البكاء على الميت، من طريق إسماعيل بن جعفر، عن محمد بن عمرو بن حلحلة، به. وأخرجه أحمد "2/444" من طريق وكيع، عن هشام بن عروة، عن وهب، عن محمد بن عمرو، عن أبي هريرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے خواتین اس میت پر رو رہی تھیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا اور انہیں ڈانٹا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! انہیں کرنے دو، کیونکہ آنکھ آنسو بہا رہی ہے، جسم کو تکلیف لاحق ہے اور (افسوس ناک واقعہ) قریب ہی رونما ہوا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ بُكَاءِ الْمَرْءِ عِنْدَ فَقْدِهِ وَلَدَهُ، اَوْ وَلَدَ وَلَدِهِ مَا لَمْ يُخَالِطِ الْبُكَاءَ حَالَةُ التَّسَخُّطِ

آدمی کے لیے اپنے بچے یا بچے کی اولاد کے انتقال کے وقت رونے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ اس رونے کے ہمراہ (تقدیر کے فیصلے پر) ناراضگی کا اظہار نہ ہو

3158 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُ بِابْنَةِ زَيْنَبَ وَنَفْسُهَا تَقَعْقَعُ كَاَنَّهَا فِيْ شَنٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلّٰهِ مَا اَخَذَ، وَلَهُ مَا اَعْطَى، وَكُلٌّ اِلٰى اَجَلٍ قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَرِقُّ، اَوَلَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ، وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا جو آخری سانسیں لے رہی تھیں ان کی سانس اکھڑی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو واپس لے لے وہ بھی اسی کی ملکیت ہے اور جو عطا کر دے وہ بھی اسی کی ملکیت اور ہر چیز کا ایک طے شدہ وقت ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

3158- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عاصم: هو: ابن سليمان الأحول، وأبو عثمان: هو عبد الرحمٰن بن مل النهدي. وأخرجه أحمد "5/204" و"206"، وابن أبي شيبة 3/392 "3"-"393"، ومسلم "923" في الجنائز: باب البكاء على الميت، والبيهقي "4/68"، من طريق أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/204"، "206"، والطيالسي "636"، وعبد الرزاق "6670"، والبخاري "1284" في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه." و"5655" في المرضى: باب عيادة الصبيان، و"6602" في القدر: باب (وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا) الأحزاب: من الآية"38 و"6655" في الأيمان والنذور: باب قوله تعالى: (وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ) الأنعام: من الآية "109"، و"7377" في التوحيد: باب قول الله تبارك وتعالى: (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ) الإسراء: من الآية "110"، و"7448" باب ما جاء في قول الله تعالى: (اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ) الأعراف: من الآية"56، ومسلم "923"، والنسائي 4/21 "-"22 في الجنائز: باب الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة. وقوله: "ونفسها تقعقع كأنها في شن": القعقعة: حكاية حركة الشيء يسمع له صوت، والشن: القربة البالية، والمعنى: وروحه تضطرب وتتحرك، لها صوت حشرجة كصوت الماء إذا أُلقي في القربة البالية.

میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ رورہے ہیں کیا آپ ﷺ نے رونے سے منع نہیں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمَرْءَ مُؤَاخَذٌ عِنْدَمَا امْتُحِنَ بِهِ مِنَ الْمُصِيبَةِ مِمَّا يَقُولُ بِلِسَانِهِ دُونَ حُزْنِ الْقَلْبِ وَدَمْعِ الْعَيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کو جب کسی مصیبت کے ذریعے آزمایا جاتا ہے

اس وقت وہ اپنی زبان کے ذریعے جو کہتا ہے اس بات پر اس کا مواخذہ ہوگا اس کے دل میں جو غم ہوتا ہے یا آنکھ سے جو آنسو جاری ہوتے ہیں (ان پر) مواخذہ نہیں ہوگا

3159 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: اشْتَكٰى سَعْدٌ شَكْوٰى، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَلَمَّا دَخَلَ وَجَدَهُ فِيْ غَشْيَتِهِ، فَقَالَ: قَدْ قَضٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَكَوْا، فَقَالَ: اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ - وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهِ -

سعید بن حارث انصاری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے نبی اکرم ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کی عیادت کرنے کے لیے آئے جب نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ ان پر غشی طاری تھی' تو انہیں بتایا گیا کہ یارسول اللہ (ﷺ)! ان کا انتقال ہو گیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ رونے لگے۔ جب نبی اکرم ﷺ رونے لگے' تو لوگ بھی رونے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ بات نہیں سنی ہے کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے کی وجہ سے یا دل کے غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا بلکہ وہ اس کی وجہ سے عذاب دے گا یا رحم کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

3159- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أحمد بن عيسى: هو ابن حسان، يعرف بابن التسترى . وأخرجه البخارى "1304" فى الجنائز: باب البكاء عند المريض، ومسلم "924" فى الجنائز: باب البكاء عند الميت، والبيهقى "4/69"، والبغوى "1529" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنْ صَرَخَ بِمَا لَا يُرْضِي اللّٰهَ عِنْدَ مُصِيبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا لَا يَكُوْنُ لَهُ عَلَيْهَا اَجْرٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی مصیبت کے لاحق ہونے کے وقت

اس طرح سے چیختا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو تو اس شخص کو (اس مصیبت کا سامنا کرنے پر) کوئی اجر نہیں ملے گا

3160 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَاحَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ هٰذَا مِنَّا، لَيْسَ لِصَارِخٍ حَظٌّ، الْقَلْبُ يَحْزَنُ، وَالْعَيْنُ تَدْمَعُ، وَلَا نَقُوْلُ مَا يُغْضِبُ الرَّبَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے کا وصال ہوا' تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بلند آواز میں چیخے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہم میں سے نہیں ہے چیخنے والے کا کوئی حصہ نہیں ہے دل غمگین ہوتا ہے آنکھ آنسو بہاتی ہے اور ہم ایسی کوئی بات نہیں کہتے جو پروردگار کو غضب ناک کردے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِمَا لَا يُرْضِي اللّٰهَ بِالْاَعْضَاءِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا

ایسے شخص کی شدید مذمت کا تذکرہ جو کسی مصیبت کے پیش آنے پر اس طرح کا کام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو

3161 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ الْحَسْحَاسِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ هِيَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ: النِّيَاحَةُ، وَشَقُّ الْجَيْبِ، وَالطَّعْنُ فِي النَّسَبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے کے مترادف ہیں نوحہ کرنا، گریبان پھاڑنا اور نسب میں طعن کرنا''

3160- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وأخرجه الحاكم "1/382" من طريق موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد بلفظ: "ليس هذا مني وليس بصائح حق، القلب يحزن ... ."

3161- رجاله ثقات رجال الصحيح غير كريمة بنت الحسحاس، فإنه لم يوثقها غير المؤلف "5/344"، ولم يرو عنها غير إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ. الفريابي: هو محمد بن يوسف بن واقد، والأوزاعي: هو عبد الرحمٰن بن عمرو. وأخرجه الحاكم "1/383" من طريق بشر بن بكر، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وصححه ووافقه الذهبي.! وانظر الحديث رقم "3141" و"3142".

فَصْلٌ فِی الْقُبُوْرِ

فصل: قبروں کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ

قبروں کو چونا لگانے کی ممانعت کا تذکرہ

3162 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقَصَّصَ الْقُبُوْرُ قَالَ: وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْجِصَّ: الْقَصَّةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا لگانے سے منع کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ چونے کے لیے لفظ قصہ استعمال کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْاَبْنِيَةِ عَلَى الْقُبُوْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ قبروں پر عمارت تعمیر کی جائے

3162- إسناده صحيح. عمر بن يزيد السيارى روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال: مستقيم الحديث، وقال محمد بن عبد الرحيم البزاز صدوق، وقال الدارقطنى: لا بأس به، روى له أبو داوٗد، ومن فوقَهٗ ثقاتٌ من رجال مسلم، وقد صرح أبو الزبير بالتحديث عند أحمد ومسلم والمؤلف ."3165" وأخرجه أحمد "3/332"، ومسلم "970" "95" فى الجنائز: باب النهى عن تجصيص القبر والبناء عليه، والبغوى "1517" من طريق إسماعيل بن علية، والنسائى "4/88" فى الجنائز: باب تجصيص القبور، وابن ماجه "1562" فى الجنائز: باب ما جاء فى النهى عن البناء على القبور وتجصيصها والكتابة عليها، من طريق عبد الوارث، كلاهما عن أيوب بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3163" و"3164" و ."3165"

3163- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث عند المؤلف ."3165" وأخرجه أبو داوٗد "3226" فى الجنائز: باب فى البناء على القبر، والبيهقى "4/4" من طريق عثمان بن أبى شيبة بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة "3/335" و"337"، ومسلم "970" "94" فى الجنائز: باب النهى عن تجصيص القبر والبناء عليه، والنسائى "4/86" فى الجنائز: باب الزيادة على القبر، والحاكم "1/370" من طرق عن حفص بن غياث، به. وانظر الحديث رقم "3162" و"3164" و ."3165"

3163 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ قبر پر عمارت بنائی جائے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْكِتْبَةِ عَلَى الْقُبُوْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ قبروں پر کچھ تحریر کیا جائے

3164 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَا:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ، وَالْكِتَابِ عَلَيْهَا، وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا، وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا لگانے، ان پر تحریر کرنے، ان پر عمارت بنانے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقُبُوْرِ تَعْظِيْمًا لِحُرْمَةِ مَنْ فِيْهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ قبروں پر بیٹھا جائے' یہ قبر میں موجود مسلمان کے احترام کے پیش نظر ہے

3165 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْصِيْصِ الْقُبُوْرِ، وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهَا اَوْ يُجْلَسَ عَلَيْهَا

3164– رجاله ثقات رجال مسلم، إلا أن رواية سليمان بن موسى منقطعة، فهو يريل عن جابر . وأخرجه الحاكم "1/370" من طريق سعيد بن منصور، عن أبي معاوية، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر . وصححه وقال: وليس العمل عليها، فإن أئمة المسلمين من الشرق إلى الغرب مكتوب على قبورهم، وهو عمل أخذ به الخلف عن السلف. قال الذهبي: ما قلت طائلًا، ولا نعلم صحابيًا فعل ذلك، وإنما هو شيء أحدثه بعض التابعين فمن بعدهم، ولم يبلغهم النهي. وأخرجه الترمذي "1052" في الجنائز: باب ما جاء في كراهية تجصيص القبور والكتابة عليها، والحاكم "1/370" من طريفين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر . وأخرجه ابن أبي شيبة "3/335"، وأبو داوُد "3226" في الجنائز: باب في البناء على القبر، والنسائي "4/86" في الجنائز: باب الزيادة على القبر، وابن ماجه "1563" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن البناء على القبور وتجصيصها والكتابة عليها، والبيهقي "4/4" من طريق حفص، وأحمد "3/295" من طريق محمد بن بكر، كلاهما عن ابن جريج، عن سليمان بن موسى، عن جابر . وانظر الحديث رقم "3162" و."3165"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا لگانے، ان پر عمارت بنانے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قُعُوْدِ الْمَرْءِ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ انْتِظَارٍ لِدَفْنِ الْمَيِّتِ فِيْ اَوْقَاتِ الضَّرُوْرَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی مسلمانوں کی قبروں پر بیٹھے جو ضرورت کے اوقات میں میت کو دفن کرنے کے انتظار کے علاوہ بیٹھنا ہو

3166 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَّقْعُدَ عَلٰى قَبْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص ایسے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے کو جلا کر اس کے جسم تک پہنچ جائے یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔''

3165- إسناده صحيح . يوسف بن سعيد بن مسلم وهو المصيصي، ثقة حافظ روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وقد صرح ابن جريج وابو الزبير بالسماع . حجاج: هو ابن محمد المصيصي الأعور . وأخرجه النسائي "3/339"، ومسلم "970" "94" في الجنائز: باب النهي عن تجصيص القبر والبناء عليه، والبيهقي "4/4" من طريق حجاج بن محمد، به. وأخرجه عبد الرزاق "6488"، ومن طريقه أحمد "3/255"، ومسلم "970" "94"، وأبو داوٗد في الجنائز: باب في البناء على القبر، عن ابن جريج، به . وأخرجه مختصرًا ابن أبي شيبة "3/339" عن طريق حفص عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد "3/399" من طريق عفان، عن المبارك، عن نصر بن راشد، عمن حدثه عن جابر. وانظر الحديث رقم "3162" و"3163"، و."3164"

3166- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "2/528" من طريق عبد الصمد، عن حماد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/311"، و"389"، و"444"، ومسلم "971" في الجنائز: باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه، وأبو داوٗد "3228" في الجنائز: باب في كراهية القعود على القبر، والنسائي "4/95" في الجنائز: باب التشديد في الجلوس على القبور، وابن ماجه "1566" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن المشي على القبور، والجلوس عليها، والبيهقي "4/79"، والبغوي "1519" من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه الطيالسي "2544" من طريق محمد بن أبي حميد، عن محمد بن كعب، عن أبي هريرة مرفوعًا، وزاد فيه: "قال أبو هريرة: يعني: يجلس بغائط أبو بول." وأخرجه عبد الرزاق "6511"، وابن أبي شيبة "3/339"، من طريق زيد بن أسلم وأبي يحيى عن أبي هريرة موقوفًا.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَحَفُّظِ أَذَى الْمَوْتَى وَلَا سِيَّمَا فِي أَجْسَادِهِمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ میت کو تکلیف پہنچانے سے بچے بطور خاص ان کے جسم کے حوالے سے (تکلیف پہنچانے سے بچے)

3167 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مردہ کی ہڈی کو توڑنا زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے۔

3167- إسناده صحيح على شرطهما. أبو أحمد الزبيري: هو محمد بن عبد الله بن الزبير الأسدي، وسفيان: هو الثوري وعمرة: هي بنت عبد الرحمٰن. وأخرجه البيهقي "4/58" من طريق محمد بن يحيى، عن أبي أحمد الزبيري، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/58" و168"-"169 و"200" و"264" وأبو داوٗد "3207" في الجنائز: باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان، وابن ماجه "1616" في الجنائز: باب في النهي عن كسر عظام الميت، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "2/108"، والدارقطني "3/188"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" "2/186"، والبيهقي "4/58" من طرق عن سعد بن سعيد أخي يحيى بن سعيد عن عمرة، به. وأخرجه أحمد "6/105"، والخطيب في "تاريخ بغداد" "12/106"، وأبو نعيم في "الحلية" "7/95" من طريق أبي الرجال، عن عمرة، به. وأخرجه أحمد "6/100" من طريق محمد بن عبد الرحمٰن الأنصاري، عن عمرة، عن عائشة موقوفًا. وأخرجه الطحاوي "2/108" من طريق حارثة بن محمد ومحمد بن عمارة عن عمرة، به. وأخرجه الدارقطني "3/188"-"189" من طريق إسماعيل بن أبي الحكم، عن القاسم، عن عائشة. وأخرج مالك في "الموطأ" "1/238" في الجنائز: باب ما جاء في الاختفاء - ومن طريقه البيهقي 4/58"- بلاغًا، وفيهما وفي "الدارقطني" زيادة: "يعني في الإثم".

17

فَصْلٌ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

فصل: قبروں کی زیارت کرنا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلرَّجُلِ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ وَالْأَمْوَاتِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ قبروں اور مرحومین کی زیارت کرے

3168 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْقَطَّانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّیْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ، عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ اَنْ تُمْسِكُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَعَنِ الظُّرُوْفِ اِلَّا مَا كَانَ فِیْ سِقَاءٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهِ، وَاِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ اَنْ تُمْسِكُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، لِيُوَسِّعَ ذُو السَّعَةِ مِنْكُمْ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُضَحِّ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَاءٍ، فَلَا يُحِلُّ ظَرْفٌ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا قبروں کی زیارت کرنے سے، قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ استعمال

3168- إسناده قوی. حکیم بن سیف: صدوق روی له أبو داوٗد والنسائی، ومن فوقه ثقات من رجال الشیخین غیر سلیمان بن بریدة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "977" فی الجنائز: باب استئذان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ربه عز وجل فی زیارة قبر أمه، والترمذی "1054" فی الجنائز: باب ما جاء فی الرخصة فی زیارة القبور، والطیالسی "807"، والحاکم "1/375"، ثلاثتهم -مختصرًا- من طریقین عن علقمة بن مرثد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/259" و"261" من طریق أبی جناب عن سلیمان بن بریدة، به. وأخرجه أبو داوٗد "3235" فی الجنائز: باب فی زیارة القبور، والبیهقی "4/76" و"77"، والبغوی "1553"، والهمذانی فی "الاعتبار" ص "130" من طریق معروف بن واصل، عن محارب بن دثار، عن سلیمان بن بریدة، به. وأخرجه أحمد "5/350" و"355" و"356"، وابن أبی شیبة "3/342"، وعبد الرزاق "6708"، ومسلم "1977" ص"1563 فی الأضاحی، والنسائی "4/89" فی الجنائز: باب زیارة القبور، والبیهقی "4/76"، والهمذانی فی "الاعتبار" ص"130، والحاکم "1/376" من طرق عن عبد اللّٰه بن بریدة، عن أبیه. ولفظ مسلم: "نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها، ونهیتکم عن لحوم الأضاحی فوق ثلاث، فأمسکوا ما بدا لکم، ونهیتکم عن النبیذ إلا فی سقاء، فاشربوا فی الأسقیة کلها ولا تشربوا مسکرًا."

کرنے سے اور کچھ مخصوص قسم کے برتنوں سے ماسوائے اس کے جو پینے کے لیے ہو اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے میں نے تمہیں اس بات سے منع کیا تھا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہیں رکھنا اس کی وجہ یہ تھی کہ تم میں سے جو شخص گنجائش والا ہے وہ اس شخص کو بھی گوشت دے جس نے قربانی نہیں کی ہے اور میں نے تمہیں مخصوص قسم کے برتنوں سے منع کیا تھا ماسوائے اس کے جو پینے کے لیے ہوں تو برتن کسی بھی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا ہے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اِذْ زِيَارَتُهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ

قبروں کی زیارت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ ان کی زیارت کرنا موت کی یاد دلاتا ہے

3169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِى حَازِمٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهِ، فَبَكَى وَاَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ رَبِّى اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِى، فَاسْتَاْذَنْتُهُ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا، فَلَمْ يَاْذَنْ لِى، فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس کے لوگوں کو بھی رلا دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کروں تو اس نے مجھے اجازت دے دی میں نے اس سے اجازت مانگی کہ میں ان کے لیے دعائے مغفرت کروں تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی تم لوگ قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلائیں گی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَقَابِرِ بِالنِّعَالِ

جوتے پہن کر قبرستان میں داخل ہونے کی ممانعت کا تذکرہ

3170 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَاَبُوْ

3169- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو حازم: هو سليمان الأشجعي الكوفي. وأخرجه الحاكم "1/375" من طريق محمد بن عبد الوهاب، عن يعلى بن عبيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/343"، وأحمد "2/441"، ومسلم "976" في الجنائز: باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي "4/90" في الجنائز: باب زيارة قبر المشرك، وأبو داوٗد "3234" في الجنائز: باب في زيارة القبور، وابن ماجه "1572" في الجنائز: باب ما جاء في زيارة قبور المشركين، والبيهقي "4/76"، والبغوي "1554"، والهمذاني في "الاعتبار" ص"130"، من طريق محمد بن عبيد، عن يزيد بن كيسان، به. وأخرجه مسلم "976"

3170- إسناده قوي، وهو في "مسند الطيالسي" "1123"، و."1124" وأخرجه أحمد "5/83" و"84" و"224"، والنسائي "4/96" في الجنائز: باب كراهية المشي بين القبور في النعال السبتية، وأبو داوٗد "3230" في الجنائز: باب المشي في النعل بين القبور، وابن ماجه "1568" في الجنائز: باب ما جاء في خلع النعلين في المقابر، وابن أبي شيبة "3/396"، والحاكم "1/373"

دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ، حَدَّثَنِیْ بَشِيرُ بْنُ نَهِيكٍ،

(متن حدیث): حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْخَصَاصِيَةِ وَكَانَ اسْمُهُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: زَحْمٌ.

قَالَ: اَنْتَ بَشِيرٌ فَكَانَ اسْمُهُ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ، مَا اَصْبَحْتَ تَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ؟ قُلْتُ: مَا اَصْبَحْتُ اَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا، كُلُّ خَيْرٍ فَعَلَ اللّٰهُ بِیْ، فَاَتٰى عَلٰى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -، ثُمَّ اَتٰى عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ: لَقَدْ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِی اِذْ حَانَتْ مِنْهُ نَظْرَةٌ، فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَمْشِی بَيْنَ الْقُبُوْرِ وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ، فَنَادَاهُ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ فَلَمَّا عَرَفَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَرَمٰى بِهِمَا.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: كُنْتُ اَكُوْنُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، فِی الْجَنَائِزِ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَقَابِرَ حَدَّثْتُهُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: حَدِيثٌ جَيِّدٌ، وَرَجُلٌ ثِقَةٌ، ثُمَّ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَمَشٰى بَيْنَ الْقُبُوْرِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ مِنْ جِلْدِ مَيْتَةٍ لَمْ تُدْبَغْ، فَكَرِهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبْسَ جِلْدِ الْمَيْتَةِ، وَفِیْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا عَنْهُ، دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ دُخُوْلِ الْمَقَابِرِ بِالنِّعَالِ

❁❁ بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے ان کا نام زمانہ جاہلیت میں زحم بن معبد تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے انہوں نے جواب دیا: زحم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بشیر ہو تو پھر یہی ان کا نام ہو گیا وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خصاصیہ کے صاحب زادے! کیا تم نے ایسی حالت میں صبح کی ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی ناراضگی ہے۔ میں نے عرض کی: میں نے ایسی حالت میں صبح نہیں کی کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی ناراضگی ہو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی بھلائی مجھے عطا کر دی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مشرکین کی قبروں کے پاس تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ بہت زیادہ بھلائی سے آگے چلے گئے ہیں یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی قبروں کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے بہت زیادہ بھلائی حاصل کر لی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی تو ایک شخص قبروں کے درمیان چل رہا تھا اس نے جوتے پہنے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلند آواز میں پکارا اے جوتوں والے شخص! اپنے جوتے اتار دو اس شخص نے دیکھا جب اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو اس نے اپنے جوتے اتار کر ایک طرف رکھ دیئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس بات کا امکان موجود ہے: وہ جوتے کسی مردار کی کھال کے بنے ہوئے ہوں جس کی

دباغت نہ کی گئی ہو۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے مردار کی کھال کو پہننے کو ناپسند کیا ہو اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''وہ ان لوگوں کی جوتوں کی آہٹ سنتا ہے جب وہ اسے چھوڑ کر واپس جاتے ہیں''۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے: جوتے پہن کر قبرستان میں داخل ہونا مباح ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّلَامِ عَلٰى مَنْ سَكَنَ الثَّرٰى لِلدَّاخِلِ الْمَقَابِرَ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِضِدِّهِ

قبرستان میں داخل ہونے والے شخص کو وہاں کے رہائشیوں پر سلام بھیجنے کا حکم ہونے کا تذکرہ، یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اس کے برعکس کے بارے میں حکم دیا ہے

3171 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قبرستان میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے یہ پڑھا۔

''اے مومنوں کی قوم کی آبادی والو! تم پر سلام ہو بیشک ہم بھی اگر اللہ نے چاہا' تو تم سے آملیں گے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَقْبَرَةِ اَنْ يَقُوْلَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ، لَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ قبرستان میں داخل ہو تو یہ کہے علیکم السلام یہ نہ کہے السلام علیکم

3172 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

3171- إسناده صحيح على شرط مسلم. العلاء: هو ابن عبد الرحمٰن بن يعقوب الحرقي. وهو في "الموطأ" مطولاً 1/28"-30في الطهارة: باب جامع الوضوء، ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق "6729"، وأحمد "2/375"، ومسلم "249" في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، وأبو داوُد "3237" في الجنائز: باب ما يقول إذا زار القبور أو مر بها، والنسائي 1/93-"95 في الطهارة: باب حلية الوضوء، وابن السني ."593"وأخرجه أحمد "2/300" و"408"، وابن ماجه "4306" في الزهد: باب ذكر الحوض، والبيهقي "4/78" من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، به .وأخرجه ابن السني "595" من طريق يزيد بن عياض، عن عبد الرحمٰن الأعرج، عن أبي هريرة.

وَسَلَّمَ، يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَآتَانَا وَاِيَّاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے ہاں رات ٹھہرنے کی باری ہوتی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں بقیع کی طرف تشریف لے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے۔

''اے مومنوں کی قوم کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلام ہو ہمارے پاس اور تمہارے پاس وہ چیز آ جائے گی، جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور اگر اللہ نے چاہا، تو ہم بھی تم سے آملیں گے اے اللہ! تمام اہل بقیع کی مغفرت کر دے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ لِنَفْسِهِ، وَلِمَنْ تَحْتَ اَطْبَاقِ الثَّرٰى، نَسْاَلُ اللّٰهَ الْبَرَكَةَ فِيْ تِلْكَ الْحَالَةِ

جو شخص قبرستان میں داخل ہوتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ

وہ اپنی ذات کے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگے اور ان کے لیے بھی عافیت مانگے جو وہاں دفن ہیں ہم اس حالت میں برکت کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں

3173 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجُوا اِلَى الْمَقَابِرِ يُعَلِّمُهُمْ اَنْ يَّقُولُوا: السَّلَامُ عَلَى اَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ، وَنَحْنُ لَكُمْ

3172- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم "974" في الجنائز: باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ن طريق قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "974"، والنسائي 4/93"-"94 في الجنائز: باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، وفي "عمل اليوم والليلة" "1092"، والبيهقي "4/49" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد "6/180"، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" "597" من طريقين عن شريك، به. وأخرجه أحمد "6/71"، وابن السني "596"، وابن ماجه "1546" في الجنائز: باب ما جاء فيما يقال إذا دخل المقابر، من طرق عن شريك بن عبد الله، عن عاصم بن عبيد الله، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة، عن عائشة بنحوه. وأخرجه أحمد "6/71" و"111" من طريقين عن القاسم بن محمد عن عائشة. وأخرجه أحمد "6/221"، وعبد الرزاق "6722"، ومسلم "974" "103"، والنسائي 4/91"-"93، والبيهقي "4/79" من طريق محمد بن قيس بن مخرمة، عن عائشة مطولًا.

3173- إسناده صحيح على شرط مسلم، وسفيان هو الثوري. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/340"، وأحمد "5/353"، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" "594" من طريق معاوية بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/353" و359"-"360، ومسلم "975" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، وابن ماجه "1547" في الجنائز: باب ما جاء فيما يقال إذا دخل المقابر، والبيهقي "4/79"، والبغوي "1555" من طرق عن سفيان، به. وأخرجه النسائي "4/94" في الجنائز: باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، وفي "عمل اليوم والليلة" "1091" من طريق عبيد الله بن سعيد، عن حرمي بن عماره، عن شعبة، عن علقمة، به.

تَبَعٌ، نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تھے تو لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ وہ یہ پڑھیں۔

''اے مومنوں اور مسلمانوں کی بستی والوں پر سلام ہو اگر اللہ نے چاہا' تو ہم بھی تم سے آملیں گے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے بعد آئیں گے ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ زِيَارَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قُبُوْرَ الْمُشْرِكِيْنَ جَائِزَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) مسلمانوں کا مشرکین کی قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے

3174 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ، بَعْدَمَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ، فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتِهٖ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ، وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر کے پاس تشریف لائے یہ اس کے قبر میں داخل کر دیئے جانے کے بعد کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے باہر نکالا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو اپنے گھٹنے پر رکھا آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور اسے اپنی قمیض پہنائی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس سبب کا تذکرہ جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ نے وہ فعل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

3175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

3174– إسناده صحيح على شرطهما. أبو بكر بن خلاد: هو محمد بن خلاد بن كثير الباهلي، ثقة من رجال مسلم، وسفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه البخاري "1270" في الجنائز: باب الكفن في القميص الذي يكف أو لا يكف ومن كفن بغير قميص، "1350" باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة، و "3008" في الجهاد: باب الكسوة للأسارى، "5795" في اللباس: باب لبس القميص، ومسلم "2773" في صفات المنافقين وأحكامهم، والنسائي 4/37 –"38 في الجنائز: باب القميص في الكفن، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهٰذا الإسناد.وأخرجه مسلم "2773" من طريق ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به.

(متن حدیث):اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ لَمَّا مَاتَ جَاءَ ابْنُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعْطِنِيْ قَمِيصَكَ حَتّٰى اُكَفِّنَهُ فِيْهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفِرْ، قَالَ: فَاَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، وَقَالَ: اِذَا فَرَغْتَ فَآذِنِّيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) (التوبة: 80) قَالَ: فَنَزَلَتْ : (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ) (التوبة: 84) قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوگیا' تو اس کا بیٹا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قمیض مجھے عطا کیجئے' تاکہ میں اسے (یعنی اپنے باپ کو) اس میں کفن دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ بھی ادا کیجئے اور اس کے لیے دعائے مغفرت بھی کیجئے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیض اسے عطا کردی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم (غسل اور کفن دیکر) فارغ ہوجاؤ' تو مجھے اطلاع دے دینا' تاکہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں جب وہ فارغ ہوا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جنازہ پڑھنے کے لیے اٹھنے لگے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھینچا اور عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے منع نہیں کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کی نماز جنازہ ادا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دو باتوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا تم ان کے لیے دعائے مغفرت نہ کرو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''اب تم کبھی بھی ان (منافقین میں سے) کسی کی بھی نماز جنازہ ادا نہ کرنا اور اس کی قبر پر کھڑے نہ ہونا۔''

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَلْفَاظَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ اُدِّيَتْ عَلَى الْاِجْمَالِ، لَا عَلَى الْاِسْتِقْصَاءِ فِي التَّفْسِيرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول وہ روایت

3175- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه "2/18"، والبخاري "1269" في الجنائز: باب الكفن في القميص، و "5796" في اللباس: باب لبس القميص، ومسلم "2774" "4" في صفات المنافقين وأحكامهم، والنسائي "4/36" في الجنائز: باب القميص في الكفن، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" "6/173"، والترمذي "3098" في التفسير: باب ومن سورة التوبة، وابن ماجه "1523" في الجنائز: باب في الصلاة على أهل القبلة، والطبري في "جامع البيان" "17050" من طرق عن يحيى القطان بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "4670" في التفسير: باب: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ...) التوبة: من الآية "80 و "4672" باب: (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ) التوبة: من الآية "84، ومسلم "2774"، والطبراني "17051"، والبيهقي في "دلائل النبوة" "5/287" من طريقين عن عبيد الله، به.

جو ہم ذکر کیے ہیں اس کے الفاظ مختصر طور پر ذکر کیے گئے ہیں وضاحت کے ساتھ تفصیلی طور پر ذکر نہیں کیے گئے ہیں

3176 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بِنِ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ، اَتٰى ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ قَدْ وَضَعْنَاهُ، فَصَلِّ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ، قُمْتُ فِيْ صَدْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ عَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا، وَالْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا، اُعَدِّدُ اَيَّامَهُ الْخَبِيثَةَ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَنِّيْ يَا عُمَرُ، حَتّٰى اِذَا اَكْثَرْتُ قَالَ: عَنِّيْ يَا عُمَرُ، فَاِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ، فَاخْتَرْتُ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) (التوبة: 80) وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَ لَهُ، لَزِدْتُ قَالَ عُمَرُ: فَعَجَبًا لِجُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ، انْصَرَفْتُ عَنْهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ مَشٰى مَعَهُ، فَقَامَ عَلٰى حُفْرَتِهٖ حَتّٰى دُفِنَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ) (التوبة: 84) فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُنَافِقٍ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہو گیا' تو اس کا بیٹا عبداللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عبداللہ بن ابی ہے' جسے ہم نے (میت کی چارپائی پر) رکھ دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اٹھے' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے اس دشمن کی نماز جنازہ ادا کریں گے جس نے فلاں دن یہ یہ بات کہی تھی اور فلاں دن یہ یہ بات کہی تھی میں نے اس کے متعدد خبیث دن گنوا دیئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو اے عمر! جب میں نے زیادہ تکرار کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چھوڑ دو اے عمر' کیونکہ مجھے اختیار دیا گیا ہے میں نے (اپنی پسندیدہ صورت

3176- إسناده قوى، فقد صرح محمد بن إسحاق بالتحديث .وأخرجه أحمد "1/16" عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى "3097" فى التفسير: باب ومن سورة التوبة، وابن جرير الطبرى فى "تفسيره" "17055" من طريق عبد بن حميد، عن سلمة، عن ابن إسحاق، به .وأخرجه البخارى "1366" فى الجنائز: باب ما يكره من الصلاة على المنافقين، و "4671" فى التفسير: باب: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) التوبة: من الآية"80، ومن طريقه البغوى فى "التفسير" "2/316"، والنسائى 4/67"-"68 فى الجنائز: باب الصلاة على المنافقين، وفى التفسير من "الكبرى" كما فى "التحفة" 8/49"-"50 من طريقين عن ابن شهاب، به .وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" "4/254"، وزاد نسبته إلى ابن أبى حاتم والنحاس وابن مردويه وأبى نعيم فى "الحلية."

کو) اختیار کرلیا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا ان کے لیے دعائے مغفرت نہ کرو۔''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ میں ستر مرتبہ سے زیادہ دعائے مغفرت کروں' تو اس کی مغفرت ہو جائے گی' تو میں اس سے زیادہ مرتبہ کرلوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اب میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی جرأت پر حیران ہوتا ہوں بہر حال اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے تھے جب نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات کہی' تو میں آپ ﷺ کے سامنے سے ہٹ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی آپ ﷺ اس کے جنازے کے ہمراہ گئے آپ ﷺ اس کی قبر کے کنارے کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا گیا' تو آپ ﷺ واپس تشریف لائے اللہ کی قسم! اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی۔

''ان میں سے جس کسی کا بھی انتقال ہو' تو تم نے اس کی نماز جنازہ کبھی ادا نہیں کرنی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا ہے۔''

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ ادا نہیں کی اور نہ ہی آپ ﷺ کسی منافق کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنْ زَائِرَةِ الْقُبُوْرِ وَاِنْ كَانَتْ فَاضِلَةً خَيِّرَةً

قبرستان جانیوالی عورت کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ اگرچہ وہ فضیلت والی اور بہترین ہو

3177 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَبَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَلَمَّا فَرَغْنَا، انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْصَرَفْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا حَاذَى بَابَهُ، وَتَوَسَّطَ الطَّرِيْقَ، اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ مُقْبِلَةٍ، فَلَمَّا دَنَتْ اِذَا هِيَ فَاطِمَةُ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَخْرَجَكِ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكِ؟ قَالَتْ: اَتَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ، فَعَزَّيْنَا مَيِّتَهُمْ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى؟ قَالَتْ: مَعَاذَ اللّٰهِ، وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْهَا مَا تَذْكُرُ قَالَ: لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّكِ اَبُوْ اَبِيكِ.

فَسَاَلْتُ رَبِيعَةَ عَنِ الْكُدٰى، فَقَالَ: الْقُبُوْرُ.

3177- إسناده ضعيف. ربيعة بن سيف: هو ابن ماتع المعافرى، ذكره المؤلف فى "الثقات" وقال: يخطىء كثيرًا، وقال البخارى وابن يونس: عنده مناكير، وقال البخارى فى "الأوسط": روى أحاديث لا يتابع عليها، وقال النسائى فى "السنن" "4/28": ضعيف. وأخرجه أحمد "2/169"، والنسائى "4/37" فى الجنائز: باب النعي، والحاكم "1/373"-"374 و"374"، والبيهقى "4/60" و"77"-"78 من طرق عن ربيعة بن سيف، به. وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ووافقه الذهبى !! مع أن ربيعة بن سيف ليس من رجال الشيخين، ثم هو كثير الخطأ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ يُرِيْدُ مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ الْعَالِيَةَ الَّتِي يَدْخُلُهَا مَنْ لَّمْ يَرْتَكِبْ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، لِاَنَّ فَاطِمَةَ عَلِمَتِ النَّهْيَ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَالْجَنَّةُ هِيَ جَنَّاتٌ كَثِيْرَةٌ لَا جُنَّةٌ وَاحِدَةٌ، وَالْمُشْرِكُ لَا يَدْخُلُ جَنَّةً مِنَ الْجِنَانِ اَصْلًا لَا عَالِيَةً وَّلَا سَافِلَةً وَّلَا مَا بَيْنَهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی کو دفن کیا جب ہم فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی واپس آ رہے تھے جب ہم راستے کے درمیان میں پہنچے' تو وہاں سامنے سے ایک خاتون آ رہی تھی' جب وہ خاتون قریب ہوئی' تو وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے کیوں باہر آئی ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس گھر والوں کے ہاں گئی تھی میں نے ان کی میت پر ان سے افسوس کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: شاید تم لوگوں کے ہمراہ کدیٰ (قبرستان) تک بھی گئی ہوگی انہوں نے عرض کی: اللہ کی پناہ میں نے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہوا ہے (تو میں وہاں تک کیسے جاسکتی ہوں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان لوگوں کے ہمراہ کدیٰ تک گئی ہوتی' تو تم جنت کو اس وقت تک نہ دیکھتی جب تک تمہارا دادا یعنی تمہارے باپ کا باپ اسے نہ دیکھتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کدیٰ سے مراد کیا ہے انہوں نے جواب دیا: قبرستان۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہنا کہ "اگر تم ان کے ساتھ کدی کے ساتھ گئی ہوتی تو تم جنت کو نہ دیکھتی"۔ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تم جنت کے اس بلند درجے کو نہ دیکھتی جہاں وہ لوگ داخل ہوتے ہیں جنہوں نے ایسی کسی چیز کا ارتکاب نہیں کیا ہوتا جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے پہلے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت سے واقف تھیں اور جنت کے کئی درجات ہیں ایک درجہ نہیں ہے اور مشرک شخص سرے سے جنت میں داخل ہی نہیں ہوگا نہ اوپر کے مرتبے والی جنت میں اور نہ ہی نیچے کے مرتبے والی جنت میں اور نہ ہی درمیان والی میں۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ مِنَ النِّسَاءِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرستان جانے والی خواتین پر لعنت کرنے کا تذکرہ

3178 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن

3178– إسناده حسن من أجل عمر بن أبي سلمة، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة .وأخرجه الترمذي "1056" في الجنائز: باب ما جاء في كراهية زيارة القبور للنساء، من طريق قتيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "2358"، وأحمد "2/337" و"356"، وابن ماجه "1576" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن زيارة النساء القبور، والبيهقي "4/78"

(حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔''

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَّخِذَاتِ الْمَسَاجِدَ، وَالسُّرُجَ عَلَى الْقُبُوْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (قبروں کو) سجدہ گاہ بنانے والی خواتین اور قبروں پر چراغ جلانے والی خواتین پر لعنت کرنے کا تذکرہ

3179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذَاتِ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ، وَالسُّرُجَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان جانے والی عورتوں اور قبروں پر سجدہ گاہ بنانے یا چراغ لگانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، وَاتِّخَاذِ السُّرُجِ، وَالْمَسَاجِدِ عَلَيْهَا

قبرستان کی زیارت کرنے، وہاں چراغ جلانے اور قبروں پر مساجد بنانے کی ممانعت کا تذکرہ

3180 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

3179- إسناده صحيح إن كان أبو صالح هذا ميزانًا كما جزم به المؤلف هنا، ونقله عنه الحافظ فى "النكت الظراف" "4/368" لكنه انفرد بذلك ولم يتابع، وإن كان هو مولى أم هانء كما قال الترمذى، فهو ضعيف، قال فى "تهذيب التهذيب" "10/385": ويؤيده أن على بن مسلم الطوسى روى هذا الحديث عن شعيب، عن محمد بن جحادة سمعت أبا صالح مولى أم هانء، فذكر هذا الحديث، وجزم بكونه مولى أم هانء: الحاكم، وعبد الحق الإشبيلى، وابن القطان، وابن عساكر، والمنذرى، وابن دحية وغيرهم، وهو الصواب، فالسند ضعيف. وأخرجه النسائى "4/94-95" فى الجنائز: باب التغليظ فى اتخاذ السرج على القبور، والترمذى "320" فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية أن يتخذ على القبر مسجدًا، وحسنه، ومن طريقه البغوى "510" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1575" فى الجنائز: باب ما جاء فى النهى عن زيارة القبور، من طريق أزهر بن مروان، عن عبد الوارث، به. وأخرجه الطيالسى "2733"، ومن طريقه البيهقى "4/78"، وأخرجه أحمد "1/229" و"287" و"324" و"337"، وأبو داؤد "3236" فى الجنائز: باب فى زيارة القبور، والحاكم "1/374" من طرق عن شعبة، عن محمد بن جحادة، به.

3180- إسناده كالذى قبله.

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ، وَالسُّرُجَ.

اَبُوْ صَالِحٍ هٰذَا اِسْمُهٗ مِيْزَانُ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَلَيْسَ بِصَاحِبِ مُحَمَّدِ بْنِ سَائِبِ الْكَلْبِيِّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان جانے والی عورتوں، قبروں پر مساجد بنانے والی عورتوں اور چراغ (جلانے والی عورتوں) پر لعنت کی ہے۔

ابوصالح میزان نامی راوی ثقہ ہیں۔ یہ کلبی کا شاگرد نہیں ہے اس کا نام باذام ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْقُبُوْرَ لَا يَجُوْزُ اَنْ تُتَّخَذَ مَسَاجِدَ وَتُصَوَّرَ فِيْهَا الصُّوَرُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قبروں کے حوالے سے یہ بات جائز نہیں ہے کہ ان پر مسجد بنائی جائے یا وہاں تصویریں بنائی جائیں

3181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ مَرَضُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ، وَاُمُّ حَبِيْبَةَ قَدْ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرْنَ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ، وَذَكَرْنَ مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ: اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، وَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی نے ایک گرجا کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ کی سرزمین پر دیکھا تھا۔ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا حبشہ گئی تھیں انہوں نے ایک

3181- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "1341" في الجنائز: باب بناء المسجد على القبر، والبغوي "509" من طريقين عن مالك، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة "1/400" و"401"، ومسلم "528" في المساجد: باب النهي عن ابتناء المساجد على القبور من طرق عن هشام بن عروة، به وأخرجه أبو عوانة "1/399"، وأحمد "6/121" و"255"، والبخاري "1390" في الجنائز: باب ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، عن هلال بن حميد الوزان، عن عروة بن الزبير، به. وأخرجه أبو عوانة "1/399"، وأحمد "6/80"، والبخاري "1330" في الجنائز: باب ما يكره ما اتخاذ المساجد على القبور، و"4441" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "529"، والبيهقي "4/80"، والبغوي "508" من طرق عن هلال الوزان عن هشام، به. وأخرجه عبد الرزاق "1588"، أبو عوانة "1/299"، وأحمد "1/218" و"6/34"، والبخاري "3453" و"4443" و"5815"، ومسلم "531"، والنسائي "2/40"، والدارمي "1/326"، والبيهقي "4/80" من طريقين عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن عائشة وابن عباس.

گرجا گھر کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ کی سرزمین پر دیکھا تھا جس کا نام ماریہ تھا انہوں نے اس گرجا گھر کی خوبصورتی اور اس میں موجود تصویروں کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا یہ معمول تھا جب ان میں سے کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا' تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے اور پھر وہ اس میں اس کی تصویریں لگا دیتے تھے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق تھے۔

ذِكْرُ لَعْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنِ اتَّخَذَ قُبُوْرَ الْاَنْبِيَاءِ مَسَاجِدَ

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا

3182 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

3182- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد "6/146" و"252"، والنسائي "4/95" في الجنائز: باب اتخاذ القبور مساجد، وفي الوفاة من "الكبرى" كما في "التحفة" "11/412" من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد.

فَصْلٌ فِي الشَّهِيدِ

فصل: شہید کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَدِّ الشُّهَدَاءِ اِلٰى مَصَارِعِهِمْ اِذَا اُخْرِجُوا عَنْهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ شہداء کو ان کے شہید ہونے کی جگہ کی طرف لوٹایا جائے اگرچہ پہلے ان کو وہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا ہو

3183 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: فِي قَتْلٰى اُحُدٍ حَمَلُوْا قَتْلَاهُمْ، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَصَارِعِهِمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما احد کے مقتولین کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اپنے مقتولین کو وہاں سے منتقل کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا: مقتولین کو ان کی قتل گاہ کی طرف واپس لے آئیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَتْلٰى مِنَ الشُّهَدَاءِ اِنَّمَا اُمِرَ بِرَدِّهِمْ اِلٰى مَصَارِعِهِمْ لِئَلَّا يُدْفَنُوْا فِي غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شہداء میں سے قتل ہونے والے افراد کو ان کے قتل کی جگہ کی طرف لوٹانے کا حکم دیا گیا تھا تا کہ ان کو کسی دوسری جگہ دفن نہ کیا جائے

3184 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ

3183– إسناده قوى رجاله ثقات رجال الصحيحين غير نبيح العنزى، فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه أبو زرعة والترمذى والعجلى والمؤلف والذهبى، وصحح حديثه الترمذى وابن خزيمة والحاكم. وأخرجه أحمد "3/297"، والطيالسى "1780" ومن طريقه الترمذى "1717" فى الجهاد: باب ما جاء فى دفن القتيل فى مقتله، من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة، وأحمد "3/308"، وأبو داوٗد "3165" فى الجنائز: باب فى الميت يحمل من أرض إلى أرض وكراهة ذلك، والنسائى "4/79" فى الجنائز: باب أين يدفن الشهيد، وابن ماجه "1516" فى الجنائز: باب ما جاء فى الصلاة على الشهداء ودفنهم، وابن الجارود "553"، والبيهقى "4/57" من طرق عن سفيان عن الأسود، به.

عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْمُشْرِكِينَ لِيُقَاتِلَهُمْ، فَقَالَ لِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ: يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ فِي نُظَّارِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، حَتّٰى تَعْلَمَ إِلٰى مَا يَصِيرُ أَمْرُنَا، فَإِنِّي وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنِّي أَتْرُكُ بَنَاتٍ لِي بَعْدِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا فِي النَّظَّارِينَ، إِذْ جَاءَ ابْنُ عَمَّتِي بِأَبِي وَخَالِي، عَادَلَهُمَا عَلٰى نَاضِحٍ، فَدَخَلَ بِهِمَا الْمَدِينَةَ، لِيَدْفِنَهُمَا فِي مَقَابِرِنَا، إِذْ لَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِي: أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرْجِعُوا بِالْقَتْلٰى، فَتَدْفِنُوهَا فِي مَصَارِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ قَالَ: فَرَجَعْنَاهُمَا مَعَ الْقَتْلٰى حَيْثُ قُتِلَتْ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فَرَجَعْنَاهُمَا أُضْمِرَ فِي: فَدَفَنَّاهُمَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مشرکین کی طرف جانے کے لئے روانہ ہوئے' تا کہ ان کے ساتھ جنگ کریں' تو میرے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! تم پر کوئی حرج نہیں ہو گا اگر تم مدینہ میں رک جانے والے لوگوں میں شامل رہو' یہاں تک کہ تمہیں پتہ چل جائے ہمارا کیا بنا' کیونکہ اللہ کی قسم! اگر میں اپنے بعد بیٹیاں نہ چھوڑتا' تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ تم میرے سامنے شہید ہو جاتے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو میں مدینہ منورہ میں ہی رک گیا اسی دوران میری پھوپھو کا بیٹا میرے والد اور میرے ماموں کی لاش لے کر آیا وہ اونٹ پر رکھ کر انہیں لایا تھا وہ انہیں لے کر مدینہ منورہ آ گیا تھا تا کہ ان دونوں کو ہمارے قبرستان میں دفن کرے اسی دوران ایک شخص نے یہ اعلان کیا خبردار بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم مقتولین کو واپس لے جاؤ اور انہیں میدان میں اسی جگہ دفن کرو جہاں وہ شہید کئے گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے ان دونوں صاحبان کو بھی مقتولین کے ہمراہ وہیں لٹا دیا جہاں وہ شہید ہوئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ کہ: "ہم ان دونوں کو واپس لے آئے' اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے انہیں وہاں دفن کیا۔

ذِكْرُ إِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِمَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَمَاتَ مِنْ جِرَاحِهِ تِلْكَ

اس شخص کے لیے شہادت کے اثبات کا تذکرہ جو اللہ کی راہ میں زخمی ہو اور پھر اس زخم کی وجہ سے انتقال کر جائے

3185 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3184– إسناده قوى كالذى قبله وأخرجه أحمد 3/397"–"398 من طريق عفان عن أبى عوانة، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ، وَمَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ طُبِعَ بِطَابَعِ الشُّهَدَاءِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا خون بہہ رہا ہو گا' جس کا رنگ خون جیسا ہو گا اور خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہو گی اور جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے اس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي يُدْرِكُ بِهَا الْمَرْءُ فَضْلَ الشَّهَادَةِ وَإِنْ لَّمْ يُقْتَلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اس چیز کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی شہادت کی فضیلت تک پہنچ جاتا ہے اگرچہ وہ اللہ کی راہ میں قتل نہ ہوا ہو

3186 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعُدُّونَ الشُّهَدَاءَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ: إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ قَالُوا: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي بَطْنٍ، فَهُوَ شَهِيدٌ.

قَالَ سُهَيْلٌ: وَاَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ، قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى اَبِيكَ، اَنَّهُ زَادَ فِي الْحَدِيثِ الْخَامِسَ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

3185- إسناده حسن. أبو إسحاق الفزاري: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث بن أسماء الفزاري الإمام الحافظ، وعبد الله بن مالك بن يخامر: ذكره المؤلف في "الثقات" "7/8" وقال: يروي عن أبيه عن معاذ بن جبل، روى عنه سليمان بن موسى. وله طريق أخر سيرد عند المصنف برقم "3191" فيتقوى به. وأخرجه البيهقي "9/170" من طريق أحمد بن علي الخزاز عن الأنطاكي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9534"، ومن طريقه أحمد 5/230"-"231، والبيهقي "9/170"، والطبراني في "الكبير" "20/204" وأخرجه أحمد "5/244"، والترمذي "1657" في فضائل الجهاد: باب ما جاء فيمن يكلم في سبيل الله، والنسائي 6/25"-"26 في الجهاد: باب ثواب من قاتل في سبيل الله، من طريق ابن جريج، عن سليمان بن موسى، عن مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "20/205" و"207"

3186- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد بن عبد الله هو الواسطي. وأخرجه مسلم "1915" في الجهاد: باب بيان الشهداء من طريق عبد الحميد بن بيان الواسطي، عن خال الواسط، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9574"، وأحمد "2/522"، وابن ماجه "2804" في الجهاد: باب ما يرجى فيه الشهادة، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه ابن أبي شيبة "5/332"، وأحمد "2/441" من طريقين عن محمد بن إسحاق، عن أبي مالك بن ثعلبة، عن عمرو بن الحكم بن ثوبان، عن أبي هريرة. وفي الباب عن عبادة بن الصامت عند ابن أبي شيبة "5/332"، وأحمد .5/315"

13

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں میری امت کے شہداء تھوڑے ہوں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کون (شہید ہیں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے' جو اللہ کی راہ میں مر جائے وہ شہید ہے' جو شخص طاعون کی وجہ سے مر جائے وہ شہید ہے' جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مر جائے وہ شہید ہے۔''

سہیل نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے عبیداللہ بن مقسم نے مجھے بتایا میں تمہارے والد کے حوالے سے گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے حدیث میں پانچویں شخص کا بھی تذکرہ کیا تھا' جو شخص ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّهِيدِ الَّذِي يَكُونُ غَيْرَ الْقَتِيلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

شہید کی اس صفت کا تذکرہ جو شہید اللہ کی راہ میں قتل نہیں ہوتا

3187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعُدُّونَ الشُّهَدَاءَ فِيكُمْ؟ قَالُوْا: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي طَاعُونٍ فَهُوَ شَهِيدٌ.

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ، اَنَّهُ قَالَ: وَاَشْهَدُ عَلَى اَبِيكَ، اَنَّهُ زَادَ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اپنے درمیان کسے شہید قرار دیتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد یا حج کے لئے جاتے ہوئے) مر جائے وہ شہید ہے' جو شخص طاعون کی وجہ سے مر جائے وہ شہید ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن مقسم نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: میں تمہارے والد کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے حدیث میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

(جو شخص ڈوب) کر مر جائے وہ شہید ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عدد کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

3188 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ،

3187- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

188 عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَلشَّهِيدُ خَمْسَةٌ: الْمَبْطُوْنُ، وَالْمَطْعُوْنُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شہید پانچ قسم کے ہیں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، ملبے کے نیچے آ کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں (جنگ کے دوران قتل) ہو کر شہید ہونے والا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهٖ: الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ الْمَحْصُوْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان الفاظ کے ذریعے ''شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں'' اس متعین عدد کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

3189 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

3188- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سُمي: هو مولى أَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام وهو في "الموطأ" "1/131" في صلاة الجماعة: باب ما جاء في العتمة والصبح، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/324"-"325 و"533"، والبخاري "653" في الأذان: باب فضل التهجير إلى الظهر و"720" باب الصف الأول، و "2829" في الجهاد: باب الشهادة سبع سوى القتل، و"5733" في الطب: باب ما يذكر في الطاعون، ومسلم "1914" في الإمارة: باب بيان الشهداء، والترمذي "1063" في الجنائز: باب ما جاء في الشهداء من هم، والنسائي في الطب من "الكبرى" كما في "التحفة" ."9/392"

3189- عقيل بن الحارث: وثقه المؤلف، وهو من رجال "الموطأ"، وباقي السند على شرطهما . وللحديث شواه كثيرة. وجابر بن عتيك هذا: هو ابن قيس بن هيشة بن الحارث بن أمية بن معاوية بن عوف بن عمرو بن عوف الأنصاري، شهد بدرًا والمشاهد، وكانت إليه راية بني معاوية بن مالك يوم الفتح. وجاء اسمه في هذا الحديث عند ابن أبي شيبة "5/332" "جبرًا"، والمعتمد رواية مالك. انظر "السير" 2/36"-"37، و"الإصابة" 1/215"-."216وهو في "الموطأ" 1/233"-"234 في الجنائز: باب النهي عن البكاء على الميت، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي 1/199"-"200، وأحمد "5/446"، وأبو داوُد "3111" في الجنائز: باب فضل من مات في الطاعون، والنسائي "4/13" في الجنائز: باب النهي عن البكاء على الميت، وفي الطب من " الكبرى" كما في "التحفة" "2/403" والحاكم 1/351"-"352 -وصححه ووافقه الذهبي- والبيهقي 4/69"-"70، والطبراني في "الكبير" "1779"، والبغوي ."1532"وأخرجه النسائي 6/51"-"52، وابن أبي شيبة 5/332"-"333، وابن ماجه "2703" في الجهاد: باب ما يرجى فيه الشهادة، والطبراني في "الكبير" "1780" من طريقين عن أبي العميس عن عبد الله بن عبد الله، به . وأخرجه عبد الرزاق "6695" عن ابن جريج قال: أخبرت خبرًا رفع إلى أبي عبيدة بن الجراح صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم أتى عبد الله بن ثابت يعوده.. وذكره بطوله وفي الباب ما يشهد له عن أبي هريرة عند البخاري "2829" و"5833" ومسلم "1914"، وعن أنس عند البخاري "5732"، وعن عمر عند الحاكم "2/109"، وعن عائشة عند البخاري "5734"، وعن عبادة بن الصامت عند أحمد "4/201" و"5/323"، والدارمي "2/208"، والطيالسي "582"، وعن عقبة بن عامر عند أحمد "4/157"، وعن سلمان عند الطبراني "6115" و"6116"، وعن أبي مالك الأشعري عند أبي داوُد "2399"، والحاكم ."2/78"

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اُمِّهٖ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ، فَصَاحَ بِهٖ، فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ، وَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ، فَقَالُوْا: وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا مَاتَ قَالَتِ ابْنَتُهُ: وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ شَهِيدًا فَاِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهُ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوْا: اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ: اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيدٌ، وَالْحَرِيْقُ شَهِيدٌ، وَالَّذِی يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ وہ مغلوب ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکارا' لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا: اے ابوربیع تمہارا معاملہ ہمارے بس سے باہر ہے' تو خواتین نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ انہیں خاموش کروانے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کرنے دو جب وہ واجب ہو جائے' تو پھر کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! واجب ہونے سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ان کا انتقال ہو جائے' ان کی صاحب زادی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ آپ شہید ہوں گے' کیونکہ آپ نے اپنی تیاری مکمل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق اس کا اجر عطا کرے تم لوگ کسے شہادت شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ بھی شہادت کی سات قسمیں ہیں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، نمونیے کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، طاعون سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، ملبے کے نیچے آنے والا شہید ہے، زچگی کے وقت مرنے والی عورت شہید ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِی تَقُوْمُ مَقَامَ الشَّهَادَةِ لِغَيْرِ الْقَتِيلِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ

اس چیز کا تذکرہ جو اس شخص کے لیے شہادت کی قائم مقام ہوتی ہے جو اللہ کی راہ میں قتل نہیں ہوتا

3190 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِیُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

3190- صحيح وهو مكرر ما قبله.

اَبُوْ اُمِّهٖ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ، فَصَاحَ بِهٖ، فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَتِ النِّسْوَةُ، وَبَكَيْنَ، وَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ، فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ، قَالُوْا: وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا مَاتَ قَالَتِ ابْنَتُهُ: وَاللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ شَهِيدًا فَاِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهُ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ، وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوْا: اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوٰى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ: اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْاَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ انہیں اپنا ہوش نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکارا تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور ارشاد فرمایا: اے ابوربیع! تمہارا معاملہ ہمارے بس سے باہر ہے تو خواتین نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ نے انہیں خاموش کروانے کی کوشش کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں رونے دو جب وہ واجب ہو جائے تو پھر کوئی نہ روئے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! واجب ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اس کا انتقال ہو جائے۔ ان کی صاحبزادی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ یہ شہید ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنی تیاری مکمل کر لی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق اسے اجر عطا کرے گا تم لوگ کسے شہادت شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے علاوہ بھی سات قسمیں ہیں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، نمونیے کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، ملبے کے نیچے آ کر مرنے والا شہید ہے اور زچگی کے وقت فوت ہونے والی عورت شہید ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى سَائِلِهِ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ بِاِعْطَائِهٖ اَجْرَ الشَّهِيدِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ

اللہ تعالیٰ کا سچے دل سے شہادت کی دعا مانگنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ وہ اسے شہید جیسا اجر و ثواب عطا کرے گا اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو

3191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِيحُهُ كَرِيحِ الْمِسْكِ، لَوْنُهُ لَوْنَ الزَّعْفَرَانِ، عَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ، وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا، اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ شَهِيدٍ، وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخمی کر دیا جائے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہو گی اور اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مانند ہو گا اس پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہو گی اور جو شخص خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا کرتا ہے' اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو۔''

ذِكْرُ تَبْلِيغِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ وَاِنْ جَاءَتْهُ مَنِيَّتُهُ عَلٰى فِرَاشِهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو شہداء کے مقام پر فائز کرنے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگتا ہے اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہوتا ہے

3192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ

❀❀ سہل بن ابوامامہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبے پر فائز کرے گا اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو۔''

3191– إسناده حسن وقد تقدم برقم "3185" من طريق اٰخر. وأخرجه أحمد 5/243"-"244، وأبو داوٗد "2541" في الجهاد: باب فيمن سأل الله تعالى الشهادة، والطبراني في "الكبير" "2/206" من طرق عن ابن ثوبان، بهٰذا الإسناد.

3192– إسناده صحيح على شرط الصحيح. أبو أمامة: هو أسعد بن سهل بن حنيف. وأخرجه مسلم "1909" في الإمارة: باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله، وأبو داوٗد "1520" في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي 6/36"-"37 في الجهاد: باب مسألة الشهادة، وابن ماجه "2797" في الجهاد: باب القتال في سبيل الله، والبيهقي 9/169"-"170، من طرق عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1653" في فضائل الجهاد: باب ما جاء فيمن سأل الشهادة، والدارمي "2/205" من طريق القاسم بن كثير، والطبراني "6/5550" من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن ابن شريح، به.

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَنْ قُتِلَ مِنْ اَجْلِ مَالِهٖ اِذَا تُعُدِّىَ عَلَيْهِ بِكَتْبَةِ الشَّهَادَةِ لَهٗ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر فضل کرنے کا تذکرہ' جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے جب اس کے خلاف زیادتی کی جائے' کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے شہادت کو نوٹ کر لیتا ہے

3193 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ فِىْ بَيْتِهَا وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ صَدَقَةُ كَذَا وَكَذَا مِنَ التَّمْرِ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ الرَّجُلُ: فَاِنَّ فُلَانًا تَعَدّٰى عَلَىَّ، وَاَخَذَ مِنِّىْ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ اِذَا سَعٰى عَلَيْكُمْ مَنْ يَّتَعَدّٰى عَلَيْكُمْ اَشَدَّ مِنْ هٰذَا التَّعَدِّىْ، فَخَاضَ الْقَوْمُ فِىْ ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: فَكَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا غَائِبًا فِىْ اِبِلِهٖ وَمَاشِيَتِهٖ وَزَرْعِهٖ وَنَخْلِهٖ، فَاَدّٰى زَكَاةَ مَالِهٖ، فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ، فَكَيْفَ يَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدّٰى زَكَاةَ مَالِهٖ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ لَمْ يُغَيِّبْ مِنْهَا شَيْئًا، وَاَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ، فَاَخَذَ سِلَاحَهٗ، فَقَاتَلَ فَقُتِلَ، فَهُوَ شَهِيْدٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ اِذَا تَعَدّٰى عَلَى الْمَرْءِ فِىْ اَخْذِ صَدَقَتِهٖ، اَوْ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ الْحَالَةَ، وَكَانَ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِىْ يُوَاطِؤُوْنَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ، وَفِيْهِمْ كِفَايَةٌ بَعْدَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ قَصْدُهُمُ الدُّنْيَا، وَلَا شَيْئًا مِنْهَا دُوْنَ اِلْقَاءِ الْمَرْءِ نَفْسَهٗ اِلَى التَّهْلُكَةِ اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِىْ ذَرٍ: اسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا [1] وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا [2]

3193– رجاله ثقات رجال الصحيح غير أيوب بن محمد الوزان، وهو ثقة، وعبد الله بن جعفر: وثقه ابن معين وأبو حاتم، وقال النسائي: ليس به بأس قبل أن يتغير. وقال المؤلف: اختلط سنة ثماني عشرة ولم يكن اختلاطه اختلاطًا فاحشًا. وأخرجه أحمد "6/301" مختصرًا من طريق زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/404 "-"105 – وصححه ووافقه الذهبي– والبيهقي "4/137"، والطبراني في "الكبير" "23/632" من طريقين عن عمرو بن خالد الحراني، عن عبيد الله بن عمرو، به. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" "3/72" وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و"الأوسط"، ورجال الجميع رجال الصحيح.

[1] تقدم تخريجه برقم "1718"، وسيرد برقم "5943".

[2] سيرد عند المصنف من حديث الأكوع برقم "4579"، ومن حديث ابن عمر برقم "4581".

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بھی موجود تھے اسی دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنی کھجوروں کا صدقہ (یعنی زکوٰۃ) کتنا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنا۔ اس نے عرض کی: فلاں صاحب نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے انہوں نے مجھ سے اتنی اتنی وصولی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت کیا عالم ہوگا' جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو تمہارے ساتھ اس سے زیادہ زیادتی کریں گے' تو لوگ اس بات پر پریشان ہو گئے ان میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت ہمارا کیا بنے گا' جب کوئی شخص اپنے اونٹوں میں یا جانوروں میں یا کھیت میں یا باغ میں موجود نہیں ہوگا اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا اس کے ساتھ زیادتی ہو جائے گی' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی خوشی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اور اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو' آخرت کا حصول ہو اور وہ اس میں سے کوئی چیز غائب نہ کرے اور وہ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور پھر اس کے ساتھ زیادتی ہو' تو وہ اپنا اسلحہ پکڑے اور لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے' تو وہ شہید ہوگا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت کا مطلب یہ ہے: جب زکوٰۃ وصولی یا اس جیسی کسی اور صورتحال میں کسی شخص کے خلاف زیادتی کی جائے اور پھر اس شخص کے ہمراہ مسلمان موجود ہوں جو اس بارے میں اس کا ساتھ دیں اور اس میں کفایت بھی موجود ہو اور ان کا مقصد دنیاوی فائدے کا حصول نہ ہو۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے آپ کو ہلاکت کا شکار کر لے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ''تم اطاعت و فرمانبرداری سے کام لو۔ اگرچہ ناک کان کٹا ہوا حبشی (حکمران ہو)'' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے'' جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ وَاِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ قَاتَلَ، اَوْ لَمْ يُقَاتِلْ

اس شخص کے لیے جنت واجب ہونے اور شہادت کے اثبات کا تذکرہ جو اپنے مال کی وجہ سے قتل ہو جاتا ہے خواہ وہ مقابلہ کرے یا مقابلہ نہ کرے

3194 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى السَّخْتِيَانِيُّ، بِجُرْجَانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ،

3194- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن عبد الله بن عوف فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد "1/187"، والحميدي "83"، والنسائي "7/115" و"115"-"116" في تحريم الدم: باب من قتل دون ماله، وابن ماجه "2580" في الحدود: باب من شهر السلاح، وأبو يعلى "949" و"953" والبيهقي "3/266" من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/189"، وأبو يعلى "950" من طريق محمد بن إسحاق حدثني الزهري، به. وأخرجه أحمد "1/190"، والترمذي "1421" في الديات: باب ما جاء فيمن قتل دون ماله، والطيالسي "233"، وأبو داود "4772" في السنة: باب في قتال اللصوص، والبيهقي "3/266" و"8/335" من طريق أبي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر، عن طلحة، به.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِہٖ فَھُوَ شَہِیدٌ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُيَيْنَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مُنْقَطِعٌ غَيْرُ مُتَّصِلٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ ابن عیینہ کی نقل کردہ وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے یہ منقطع ہے یہ متصل نہیں ہے

3195 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ ابْنِ اَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ اَصْحَابُ الزُّهْرِيِّ الثِّقَاتُ الْمُتْقِنُونَ، فَاتَّفَقُوا كُلُّهُمْ عَلٰى رِوَايَتِهِمْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، خَلَا مَعْمَرٍ وَحْدَهٗ، فَاِنَّهٗ اَدْخَلَ بَيْنَ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيْنَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، وَاَخَافُ اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَهْمًا، وَقَدْ قَالَ مَعْمَرٌ فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ فَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ سَمِعَهٗ مِنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَالْقَلْبُ اِلٰى رِوَايَةِ اُولٰئِكَ اَمْيَلُ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

3195– إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله . عبد الرحمٰن بن سهل المدني هو عبد الرحمٰن بن عمرو بن سهل . وأخرجه أحمد "1/188"، والترمذي "1418" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/189"، والبخاري "2452" في المظالم: باب إثم من ظلم شيئًا من الأرض، وأبو يعلى "956" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/188"، وعبد الرزاق "19755"، والبخاري "3198" في بدء الخلق: باب ما جاء في سبع أرضين، ومسلم "1610" "139" و"140"، وأبو يعلى "962" والطبراني في "الكبير" "342"، وأبو نعيم في "الحلية" "1/96" من طرق عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سعيد بن زيد. وأخرجه مسلم "1610"، وأبو يعلى "959"، والطبراني "355" من طريق عباس بن سهل عن سعيد بن زيد. وأخرجه أحمد 1/188"–"189 و"190"، وأبو يعلى "955" من طريق أبي سلمة، عن سعيد. وأخرجه أبو يعلى "951"، وأبو نعيم في "الحلية" "1/97" من طريق عمرو بن حزم عن سعيد. وأخرجه أبو يعلى "954"، وأبو نعيم "1/96" من طريق ابن عمر، عن سعيد. وأخرجه الطبراني "352" و"353" و"354" من طرق عن سعيد.

''جو شخص ظلم کے طور پر ایک بالشت زمین ہتھیائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات زمینوں جتنا وزنی طوق اس کے گلے میں ڈالے گا۔''

معمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: زہری کے حوالے سے یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت کو زہری کے ثقہ اور متقن شاگردوں نے نقل کیا ہے اور ان سب کا اس روایت کو زہری کے حوالے سے طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے پر اتفاق ہے۔ صرف معمر نے اختلاف کیا ہے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے درمیان عبدالرحمٰن بن سہل نامی راوی کا ذکر کیا ہے۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ انہیں اس بارے میں وہم ہوا ہے کیونکہ معمر نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں جسے زہری کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے' تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ انہوں نے یہ روایت زہری کے کسی شاگرد سے سنی ہو۔ اس لئے ذہن دوسرے حضرات کی طرف زیادہ مائل ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِذَا قَتَلَهُ سِلَاحُهُ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے لیے شہادت کے اثبات کا تذکرہ

جبکہ وہ اپنے ہی ہتھیار کے ذریعے مارا جائے

3196 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَارْتَدَّ

3196– إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أبو داؤد "2538" في الجهاد: باب في الرجل يموت بسلاحه، والنسائي 6/30–"32 في الجهاد: باب من قاتل في سبيل الله فارتد عليه سيفه فقتله، وفي "عمل اليوم والليلة" "534" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1802" "124" في الجهاد والسير: باب غزوة خيبر، من طريق أبي الطاهر، عن ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن عبد الرحمٰن بن كعب عن سلمة. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" "5035"، والطبراني في "الكبير" "6229" من طريقين عن ابن شهاب، عن عبد الرحمٰن بن كعب، عن سلمة اخرجه أحمد 4/46–"47، والطبراني في "الكبير" "6225" و"6226" و"6227" و"6230" من طرق عن ابن شهاد، عن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن كعب بن مالك، عن سلمة بن الأكوع. قال أبو داؤد: قال أحمد: كذا قال هو –يعني ابن وهب– وعنبسة، يعني ابن خالد، جميعًا عن يونس، قال أحمد: والصواب عبد الرحمٰن بن عبد الله. وقال مسلم: ونسبه غير ابن وهب، فقال: ابن عبد الل بن كعب بن مالك.

عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ: رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ وَشَكُّوْا فِيْ بَعْضِ اَمْرِهِ، قَالَ سَلَمَةُ: فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي اَنْ اَرْجُزَ بِكَ، فَاَذِنَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ هٰذَا؟ قُلْتُ: اَخِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ نَاسًا اَبَوْا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، يَقُوْلُوْنَ: رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجُلٌ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر میرے بھائی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جنگ میں حصہ لیتے ہوئے) شدید لڑائی کی ان کی تلوار پلٹ کر انہیں لگی اور وہ شہید ہو گئے ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے یہ کہا' کیونکہ یہ شخص اپنے ہتھیار کے ذریعے مرا ہے اس لیے ان کے معاملے کے بارے میں لوگوں کو شک ہو گیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رجز پڑھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھیان رکھنا تم کیا پڑھ رہے ہو (تو میں نے پڑھنا شروع کیا)

"اللہ کی قسم! اگر اللہ کی ذات نہ ہوتی' تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے ہم صدقہ وخیرات نہ کرتے اور ہم نماز نہ پڑھتے (اے اللہ)' تو ہم پر سکینت نازل کر اور اگر ہم (دشمن کا سامنا کریں)' تو' تو ہمیں ثابت قدم رکھنا مشرکوں نے ہمارے خلاف محاذ آرائی کی ہے۔"

جب میں نے اپنا رجز مکمل کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ اشعار کس نے کہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: میرے بھائی نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کچھ لوگوں نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی وہ یہ کہتے ہیں: اس شخص کا انتقال اپنے اسلحے کے ذریعے ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ایسا شخص ہے' جو جہاد کرتے ہوئے مجاہد ہونے کے عالم میں فوت ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشُّهَدَاءَ الَّذِيْنَ مَاتُوا فِي الْمَعْرَكَةِ يَجِبُ اَنْ لَّا يُغَسَّلُوْا عَنْ دِمَائِهِمْ وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو لوگ جنگ کے دوران شہید ہوتے ہیں ان کے لیے

یہ بات ضروری ہے کہ ان کے خون کو نہ دھویا جائے اور ان کی نماز جنازہ نہ ادا کی جائے

3197 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَيَقُوْلُ: اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ؟ فَاِذَا اُشِيرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے اور دریافت کرتے تھے ان میں سے کسے زیادہ قرآن آتا ہے؟ جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لحد میں آگے کی طرف رکھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں ان سب لوگوں کا گواہ ہوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو ان کے خون سمیت دفن کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی اور ان لوگوں کو غسل نہیں دیا گیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُضَادِّ فِي الظَّاهِرِ خَبَرَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے

3198 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةَ، فَقَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ، وَاَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ، وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ - اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ -، وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِيْ،

3197- إسناده صحيح . يزيد بن موهب: ثقة، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أبو داوُد "3138" في الجنائز: باب في الشهيد يغسل، من طريق يزيد بن موهب، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/253"-"254، والبخاري "1343" في الجنائز: باب الصلاة على الشهيد، "1346" باب من لم ير غسل الشهداء ، و "1347" باب من يقدم في اللحد، و "1353" باب اللحد والشق في القبر، و "4079" في المغازي: باب من قتل من المسلمين يوم أحد، وأبو داوُد "3138" و "3139"، والترمذي "1036" في الجنائز: باب ما جاء في ترك الصلاة على الشهيد، والنسائي "4/62" في الجنائز: باب ترك الصلاة، على الشهداء ، وابن ماجه "1514" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على الشهداء ودفنهم، وابن الجارود "552"، والطحاوي "1/501"، والبيهقي "4/34"، والبغوي "1500" من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي "4/34" من طريق الحسن بن سفيان، عن حبان بن موسى، عن ابن المبارك، عن الزهري، عن جابر.

وَلٰكِنِّي اَخَافُ اَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر اسی طرح نماز ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ ادا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی طرف تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں میں تمہارا گواہ ہوں اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زمین کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم لوگ میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِى فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا مِنْ خَبَرِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

اس وقت کا تذکرہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فعل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے جو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے

3199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِى الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّى بَيْنَ اَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَاِنِّى عَلَيْكُمْ لَشَهِيدٌ، وَاِنِّى وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِى، وَلٰكِنِّى قَدْ اُعْطِيتُ اللَّيْلَةَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَاَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ

3198- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد فمن رجال مسلم. أبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزنى المصرى . وأخرجه أ؛ مد "4/149" و153"-"154، والبخارى "1344" فى الجنائز: باب الصلاة على الشهيد، و "3596" فى المناقب: باب علامات النبوة، و "4085" فى المغازى: باب أحد جبل يحبنا ونحبه، و "6426" فى الرقاق: بـاب مـا يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، و "6590" بـاب فى الحوض، ومسلم "2296" فـى الفضائل: باب إثبات حوض نبينا صـلى الله عليه وسلم وصفاته، وأبو داؤد "3223" فـى الجنائز: باب الميت يصلى على قبره بعد حين، والنسائى 4/61"-"62 فى الجنائز: باب الصلاة على الشهداء، والطحاوى "1/504"، والبيهقى "4/14"، والطبرانى فى "الكبير" "17/767"، والبغوى "3823" من طرق عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد "4/154"، والبخارى "4042" فى المغازى: باب غزوة أحد، وأبو داؤد "3224"، والدارقطنى "2/78"، والبيهقى "4" ⁄ "14 من طريقين عن عبد الله بن المبارك، عن حيوة بن شريح، عن يزيد، به. وأخرجه الدارقطنى "2/78"، والبغوى "3822" فى طريق ابن المبارك، والطبرانى "17/768" من طريق عبد الله بن عبد الحكم وسعيد بن أبى مريم، والطحاوى، "1/504" من طريق ابن وهب، أربعتهم عن ابن لهيعة، عن يزيد، به . وأخرجه مسلم "2296" "31"، والطبرانى "17/769" من طريق يحيى بن أيوب عن يزيد، به.

3199- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله. محمد بن وهب بن أبى كريمة: روى له النسائى، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "17/770" من طريق أبى عروبة، بهٰذا الإسناد.

تَتَنَافَسُوا فِيهَا ثُمَّ دَخَلَ، فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَصَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءَ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي الْمَعْرَكَةِ، بِتَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ الْمَوْتٰى، فَاِنَّ سَائِرَ الْمَوْتٰى يُغَسَّلُوْنَ، وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ، وَمَنْ قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ مِنَ الشُّهَدَاءِ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ، وَيُدْفَنُ بِدَمِهِ مِنْ غَيْرِ غُسْلٍ، فَاَمَّا خَبَرُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَصَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ لَيْسَ يُضَادُّ خَبَرَ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ، فَدَعَا لِشُهَدَاءِ اُحُدٍ كَمَا كَانَ يَدْعُو لِلْمَوْتٰى فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ، وَالْعَرَبُ تُسَمِّي الدُّعَاءَ صَلَاةً، فَصَارَ خُرُوْجُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ، وَزِيَارَتُهُ اِيَّاهُمْ وَدُعَاؤُهُ لَهُمْ سُنَّةً لِمَنْ بَعْدَهُ مِنْ اُمَّتِهِ اَنْ يَّزُوْرُوا شُهَدَاءَ اُحُدٍ يَدْعُوْنَ لَهُمْ كَمَا يَدْعُوْنَ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَفِيْ خَبَرِ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، ثُمَّ دَخَلَ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ دُعَاءً لَهُمْ، وَزِيَادَةً قَصَدَ بِهَا اِيَّاهُمْ لَمَّا قَرُبَ خُرُوْجُهُ مِنَ الدُّنْيَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ الَّتِي ذَكَرَهَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَالصَّلَاةِ عَلَى الْمَوْتٰى سَوَاءً لَلَزِمَ مَنْ قَالَ بِهٰذَا جَوَازُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ وَلَوْ بَعْدَ سَبْعِ سِنِيْنَ، لِاَنَّ اُحُدًا كَانَتْ سَنَةَ ثَلَاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَخُرُوْجُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلّٰى عَلَيْهِمْ قُرْبَ خُرُوْجِهِ مِنَ الدُّنْيَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَقْعَةِ اُحُدٍ بِسَبْعِ سِنِيْنَ، فَلَمَّا وَافَقَنَا مَنِ احْتَجَّ بِهٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْقُبُوْرِ غَيْرُ جَائِزَةٍ بَعْدَ سَبْعِ سِنِيْنَ، صَحَّ اَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ كَانَتْ دُعَاءً لَا الصَّلَاةَ عَلَى الْمَوْتٰى، سَوَاءً ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ يَرْوُوْنَ مَا لَا يَعْقِلُوْنَ، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِمَا لَا يَفْهَمُوْنَ، وَيَرْوُوْنَ الْمُتَضَادَّ مِنَ الْاَخْبَارِ

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے آگے پیش رو ہوں گا اور میں تمہارا گواہ ہوں گا اللہ کی قسم! بے شک مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن گزشتہ رات مجھے زمین اور آسمان کے خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئی ہیں' تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے گئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف نہیں لائے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (روح مبارکہ کو) قبض کر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے وہ لوگ جو جنگ میں شہید ہوئے تھے کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ اس بارے میں ان لوگوں اور دیگر مرحومین کے درمیان فرق کیا ہے کیونکہ دیگر تمام مرحومین کو غسل بھی دیا جاتا ہے اور ان کی نماز جنازہ بھی ادا کی جاتی ہے لیکن جو لوگ جنگ کے دوران شہید ہوتے ہیں نہ ان کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے اور انہیں غسل دیئے بغیر ان کے خون میں دفن کیا جاتا ہے جہاں تک حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ

روایت کا تعلق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ نے شہداء اُحد کی نماز جنازہ ادا کی تو یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کے خلاف نہیں ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد تشریف لے گئے تھے اور بعد میں شہداء اُحد کے لئے دعا کی تھی۔ جس طرح آپ نماز جنازہ کے دوران دیگر مرحومین کے لئے دعا کیا کرتے تھے تو عرب دعا کے لئے بھی لفظ صلوٰۃ استعمال کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شہداء اُحد کی طرف جانا اور ان کی زیارت کرنا اور ان کے لئے دعا کرنا آپ کے بعد آپ کی اُمت کے لئے سنت ہے کہ وہ شہداء اُحد کی زیارت کریں اور ان کے لئے دعا کریں جس طرح نماز جنازہ میں میت کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

اس طرح حضرت زید بن ابوانیسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم ذکر کر چکے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور اس کے بعد آپ اپنے گھر سے باہر تشریف نہیں لائے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی (روح مبارکہ کو) قبض کر لیا۔ یہ اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ نماز دراصل ان کے لئے دعا تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص ان حضرات کے لئے کی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے تشریف لے جانے کا وقت قریب آچکا تھا اگر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں لفظ صلاۃ سے مراد دیگر مرحومین کی نماز جنازہ کی طرح نماز ہوتی تو یہ بات لازم آتی کہ جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ وہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کو جائز تسلیم کر لے۔ خواہ سات سال بعد ایسا کیا جائے کیونکہ غزوہ اُحد ہجرت کے تیسرے سال پیش آیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات کے لئے دعا کرنے کے لئے اس وقت تشریف لے گئے تھے جب آپ کا دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آگیا تھا۔ تو یہ چیز غزوہ اُحد کے سات سال بعد پیش آئی تھی تو جو شخص اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کرتا ہے کہ سات سال گزرنے کے بعد قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ یہ صلاۃ اصل میں دعا تھی مرحومین کے لئے نماز جنازہ نہیں تھی خواہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہو جو اس بات کا قائل ہے کہ محدثین وہ روایت نقل کر دیتے ہیں جس کی انہیں سمجھ نہیں ہوتی اور وہ بات بیان کرتے ہیں جن کا انہیں فہم نہیں ہوتا اور متضاد روایات نقل کر دیتے ہیں۔

تَتِمَّةُ كِتَابِ الصَّلَاةِ

نماز سے متعلق روایات کا اختتامی حصہ

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا

ذِكْرُ اِثْبَاتِ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کے اثبات کا تذکرہ

3200 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ، وَسَيَاْتِي مَنْ يَّنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَابْنُ عَبَّاسٍ جَالِسٌ اِلٰى جَنْبِهِ

سماک حنفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے اور عنقریب وہ شخص آجائے گا جو اس سے منع کرے گا (راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ حِينَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی اس وقت جب آپ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تھے

3201 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

3200– إسناده قوى. سماك الحنفي: هو سماك بن الوليد. قال الحافظ في "التقريب": ليس به بأس، روى له البخاري في "الأدب المفرد"، ومسلم في "صحيحه" وأصحاب السنن. والحديث في "مسند على بن الجعد". "1556" وأخرجه الطيالسي "1867"، وأحمد "2/45" و"46" و"82"، والطحاوى "1/391"، والبيهقى "2/328" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9066" من طريق مسعر عن سماك، به.

الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر دوستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ سَمِعَ اسْتِعْمَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا مِنْ بِلَالٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کے بارے میں سنا تھا جو ہم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا تھا

3202 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَاَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ مِنْ دَاخِلٍ، فَلَمَّا خَرَجُوا سَاَلْتُ بِلَالًا، قُلْتُ: اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: رَاَيْتُهُ صَلّٰى عَلٰى وَجْهِهِ حِيْنَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ، ثُمَّ لُمْتُ نَفْسِي اَنْ لَّا اَكُوْنَ سَاَلْتُهُ كَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان حضرات نے داخل ہونے والوں کے لئے دروازہ بند کر دیا جب یہ حضرات باہر تشریف لائے' تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر تشریف لانے کے بعد سامنے کی طرف رخ کر کے دائیں طرف موجود دوستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی۔

3201- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "1598" في الحج: باب إغلاق البيت، ومسلم "1329" "393" و"394" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها، والنسائي 2/33"-"34 في المساجد: باب الصلاة في الكعبة، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" "5/387"، والدارمي "2/53"، والطحاوي 1/389"-"390، والبيهقي 2/327"-"328 من طرق عن الليث بن سعد، عن ابن شهاب، عن سالم بهٰذا الإسناد.

3202- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عمر بن عبد الواحد، فقد روى له النسائي وأبو داوٗد وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه ابن ماجه "3063" في المناسك: باب دخول الكعبة، من طريق عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي "1/390" من طريق دحيم بن اليتيم، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عن نافع، عن ابن عمر.

(حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) پھر میں نے اپنے آپ کو یہ ملامت کی میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیوں نہیں کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَعْبَةِ بَيْنَ عَمُودَيْنِ اِنَّمَا كَانَتْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں جن دوستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی وہ نماز آگے والے دوستونوں کے درمیان ادا کی تھی

3203 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَاَجَافُوا الْبَابَ عَلَيْهِمْ طَوِيلًا، ثُمَّ فُتِحَ، فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا، فَقُلْتُ: اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، فَنَسِيتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے ان حضرات نے دروازے کو کافی دیر بند رکھا پھر اسے کھول دیا گیا' تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا میری ملاقات حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سامنے والے دوستونوں کے درمیان۔

(حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ میں ان سے یہ دریافت کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِيَامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاتِهٖ فِى الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْاَعْمِدَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی صفت کا تذکرہ جو (قیام) آپ نے ستونوں کے درمیان خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرتے ہوئے کیا تھا

3204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

3203– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبدة بن سليمان: هو الكلابي أبو محمد الكوفي وأخرجه مسلم "1329" "391" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها، من طرق عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/33" و "55"، وأبو داود "5025" في الحج: باب الصلاة في الكعبة، من طرق عن عبيد الله بن عمر، به.

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَعَهُ، فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَاَلْتُ بِلَالًا، حِيْنَ خَرَجَ، اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ، وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَائَهٗ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو ان حضرات نے دروازے کو بند کر دیا وہ اندر ٹھہرے رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو اپنے بائیں طرف رکھا اور دو ستونوں کو اپنے دائیں طرف رکھا اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کی طرف رکھا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ان دنوں خانہ کعبہ کے اندر چھ ستون ہوتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ، اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ نَافِعٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ نافع کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جو ہم نے پہلے ذکر کی ہے

3205 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ

3204- إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "الموطأ" "1/398" في الحج: باب الصلاة في البيت وقصر الصلاة وتجيل الخطبة بعرفة. ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي "1/68"، والبخاري "505" في الصلاة: باب الصلاة بين السواري في غير جماعة، وأبو داؤد "2023" في الحج: باب الصلاة في الكعبة، والنسائي "2/63" في القبلة: باب مقدار الدنو من السترة، والطحاوي "1/389"، والبيهقي 2/326"-"327 و"327"، البغوي ."447"

3205- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد: من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . أبو الشعثاء : هو سُليم بن أسود بن حنظلة المحاربي الكوفي.وأخرجه الطحاوي "1/390" من طريق أحمد بن إشكاب، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9071" من طريق اِسْرَائِيلَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أبيه، به. وأخرجه عبد الرزاق "9064"، وأحمد "2/3"، والبخاري "468" في الصلاة: باب الأبواب والغلق للكعبة والمساجد، و "504" باب الصلاة بين السواري في غير جماعة، و"506" باب رقم "97"، و"1599" في الحج: باب الصلاة في الكعبة، و"2988" في الجهاد: باب الردف على الحمار، و"4289" في المغازي: باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من أعلى مكة، و "4400" باب حجة الوداع، ومسلم "1329" "389" و"390" و"392"، والدارمي "2/53"، والطحاوي "1/390"، والبيهقي "2/327" من طرق عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9063" و"9065"، والبخاري "397" في الصلاة: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) البقرة: من الآية "125"، و"1167" في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، والترمذي "874" في الحج: باب ما جاء في الصلاة في الكعبة، والنسائي "5/217" و"218" في الحج: باب موضع الصلاة في البيت، والطحاوي "1/390"،

عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، دَاخِلَ الْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ صَلّٰى اَرْبَعًا، فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْتُ: اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هَاهُنَا، اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ، وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، لِاَنَّهُمَا كَانَا مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فَمَرَّةً اَدّٰى الْخَبَرَ عَنْ بِلَالٍ، وَمَرَّةً اُخْرٰى عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

❀❀ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب وہ دوستونوں کے درمیان پہنچے تو انہوں نے چار رکعات ادا کیں میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا جب انہوں نے نماز ادا کر لی تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: یہاں۔ مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے یہ بات بتائی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہاں) نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنی ہے کیونکہ خانہ کعبہ میں یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے تو ایک مرتبہ انہوں نے یہ روایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دی اور دوسری مرتبہ یہ روایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کر دی تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ الَّذِيْ بَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ حَيْثُ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْكَعْبَةِ

(جگہ کی) اس مقدار کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار کے درمیان تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی

3206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

3206– إسناده صحيح. عبد الله بن محمد بن إسحاق، روى له أبو داوُد والنسائي وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "1331" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها، من طريق شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/237" و"31"، وابن أبي شيبة "4/61"، والطحاوي "1/389"، والطبراني في "الكبير" "11339" من طريق عن همام، به.

(متن حدیث):كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مِقْدَارُ ثَلَاثَةِ اَذْرُعٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبلہ کے درمیان تین بالشت کا فاصلہ ہوتا تھا۔

ذِكْرُ نَفْيِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کی نفی کا تذکرہ

3207 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيْهَا سِتُّ سَوَارِي، فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ وَّدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اس میں چھ ستون تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ستون کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِنَفْيِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس فعل کی نفی کی صراحت کرتی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے

3208 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُوْلِهِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُوْلِهِ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ: يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ فَصَلّٰى عِنْدَ الْبَابِ، وَقَالَ: هَاهُنَا قِبْلَةٌ فَصَلِّهِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ خَبَرَانِ قَدْ عَوَّلَ اَئِمَّتُنَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَرِضْوَانُهُ

3207– إسناده صحيح على شرط مسلم.

3208– موسى بن محمد بن حيان: ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: ربما خالف، وقال ابن أبي حاتم: ترك أبو زرعة حديثه، ولم يقرأه، وان قد أخرجه قديمًا في فوائده، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "9056"، ومن طريقه النسائي 5/220"–"221 في المناسك: باب موضع الصلاة من الكعبة، وأخرجه مسلم "1330" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها، والبيهقي "2/328" من طريق محمد بن بكر كلاهما عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "398" في الصلاة: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) البقرة: من الآية 125 ومن طريقه البغوي "448" عن عبد الرزاق، عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس.

عَلَى الْكَلَامِ فِيهِمَا عَلَى النَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ، وَزَعَمُوا اَنَّ بِلَالًا، اَثْبَتَ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، يَنْفِيهَا، وَالْحَكَمُ الْمُثْبِتُ لِلشَّيْءِ اَبَدًا، لَا لِمَنْ يَنْفِيهِ، وَهٰذَا شَيْءٌ يَلْزَمُنَا فِي قِصَّةِ اُحُدٍ فِيْ نَفْيِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، الصَّلَاةَ عَلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ، وَغَسْلَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَالْاَشْبَهُ عِنْدِي فِي الْفَصْلِ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ بِاَنْ يُجْعَلَا فِيْ فِعْلَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ، فَيُقَالُ: اِنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَصَلّٰى فِيهَا عَلٰى مَا رَوَاهُ اَصْحَابُ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ بِلَالٍ، وَاُسَامَةِ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْفَتْحِ، كَذٰلِكَ قَالَهُ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَيُجْعَلُ نَفْيُ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فِيْ حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا، حَتّٰى يَكُوْنَ فِعْلَانِ فِيْ حَالَتَيْنِ مُتَبَايِنَتَيْنِ، لِاَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَفَى الصَّلَاةَ فِي الْكَعْبَةِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَعَمَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، وَاَخْبَرَ اَبُو الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ، وَزَعَمَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَاِذَا حُمِلَ الْخَبَرَانِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا فِي الْمَوْضِعَيْنِ الْمُتَبَايِنَيْنِ بَطَلَ التَّضَادُّ بَيْنَهُمَا، وَصَحَّ اسْتِعْمَالُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے تم لوگوں کو (خانہ کعبہ کا) طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے تمہیں اس کے اندر داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا' تو عطاء نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کے اندر جانے سے منع نہیں کرتے تھے تاہم میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تمام گوشوں میں دعا مانگی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اندر نماز ادا نہیں کی تھی' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے دروازے کے قریب نماز ادا کر کے یہ ارشاد فرمایا: قبلہ اس طرف ہے تم اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ان دونوں روایات کی ہماری آئمہ نے یہ تاویل بیان کی ہے کہ ان دونوں میں مذکور کلام کو نفی اور اثبات پر محمول کیا جائے گا ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے اندر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کے اثبات کا ذکر کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی نفی کی ہے' تو کسی چیز کو ثابت کرنے کا حکم اسے بدل دیتا ہے' جو اس کی نفی کر رہا ہو۔ اور واقعہ اُحد میں یہ چیز ہم پر لازم ہوتی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے غزوہ احد کی نماز جنازہ ادا کرنے اور اس دن میں ان حضرات کو غسل دینے کی نفی کی ہے اور میرے نزدیک زیادہ مناسب یہ ہے: ان دونوں روایات میں فصل کیا جائے کہ ان دونوں میں مذکورہ فعل کو دو مختلف صورتوں پر محمول کیا جائے اور یہ بات کہی جائے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تھا۔ اور خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے۔ تو آپ نے اس میں نماز ادا کی تھی۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگردوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اور یہ فتح مکہ کے دن کی بات ہے۔ جس کا ذکر حسان بن عطیہ نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی

نبی اکرم ﷺ کے نماز ادا کرنے کی نفی کو اس صورت حال پر محمول کیا جائے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں اس بارے میں بتایا ہے جبکہ ابوشعثاء نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی اور وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں اس بارے میں بتایا تھا۔ سو جب اس روایت کو اس صورتحال پر محمول کیا جائے گا جس کا ذکر ہم نے کیا ہے' جو دو مختلف موقعوں کی بات ہے' تو اس صورت میں ان کے درمیان تضاد ختم ہو جائے گا اور ان میں سے ہر ایک کو مخصوص صورتحال پر محمول کیا جا سکے گا۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب: زکوٰۃ کا بیان

بَابُ جَمْعِ الْمَالِ مِنْ حِلِّهِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ

باب: حلال طور پر مال اکٹھا کرنا اور اس سے متعلق (دیگر مسائل)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُوعِيَ الْمَرْءُ بَعْضَ مَالِهِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُوعِي عَلٰى مَنْ جَمَعَ مَالَهُ فَاَوْعَى

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنے کچھ مال کو باندھ کر رکھے کیونکہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کو روک کر دیتا ہے جو اپنے مال کو جمع کرتا ہے اور اسے روک کر رکھتا ہے

3209 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ،

(متن حدیث): عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ اِذَا اَنْفَقَتْ شَيْئًا تُحْصِي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: وہ جب کوئی چیز خرچ کرتی تھیں تو اس کی گنتی کیا کرتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم گنتی کیے بغیر خرچ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر عطا کرے گا اور تم (رقم کی تھیلی کا) منہ بند نہ رکھا کرو ورنہ

3209- إسناده صحيح على شرط الشيخين، رجاله ثقات رجال الصحيحين غير عبيد بن إسماعيل، فمن رجال البخاري واخرجه احمد 6/345و 346و 354، والبخاري "1433" في الزكاة: باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها، و "2591" في الهبة: باب هبة المرأة لغير زوجها، ومسلم "1029" في الزكاة: باب الحث على الإنفاق و كراهة الإحصاء، والنسائي 5/73- 74 في الزكاة: باب الإحصاء في الصدقة، وفي عشرة النساء، كما في " التحفة" 11/242، والطبراني في "الكبير" /24 "337" و "338" و "339"، والبيهقي 4/186- 187، والبغوي "1655" من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "1436" من طريق ابن أبي مليكة، عن عباد بن عبد الله ابن الزبير، عن أسماء . وأخرجه عبد الرزاق "20056" من طريق ابن أبي مليكة أن أسماء بنت أبي بكر ... فذكر نحوه. وانظر ."3346"

اللہ تعالیٰ بھی تمہیں دیتے ہوئے (رقم کی تھیلی کا) منہ بند کر لے گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلرَّجُلِ الَّذِي يَجْمَعُ الْمَالَ مِنْ حِلِّهِ إِذَا قَامَ بِحُقُوقِهِ فِيهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ حلال طور پر مال اکٹھا کرے جبکہ وہ اس مال کے بارے میں حقوق کو ادا کرتا رہے

3210 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَمْرُو نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ مَعَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَسَمِعَهُ مِنْ اَبِي الْقَيْسِ بَدَلَ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرٍو فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے عمرو! سب سے اچھا مال وہ نیک مال ہے جو نیک آدمی کے پاس ہو۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) علی بن رباح نامی راوی نے یہ روایت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت ابوقیس کے حوالے سے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِبَاحَةِ جَمْعِ الْمَالِ مِنْ حِلِّهِ إِذَا اَدَّى حَقَّ اللَّهِ مِنْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ حلال طور پر مال کو جمع کرنا مباح ہے جب (آدمی) اس مال میں سے اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرے

3211 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ

3210- إسناده قوى على شرط مسلم وأخرجه أحمد 4/197 من طريق عبد الرحمٰن، و 202 من طريق وكيع، والبخارى فى "الأدب المفرد "299""، والحاكم 2/2 من طريق عبد اللّٰه بن زيد المقرء، والحاكم 2/236 من طريق عبد اللّٰه بن صالح، والقضاعي "1315"، والبغوى "2495" من طريق سعيد بن عبد الرحمٰن الجمحي، خمستهم عن موسى بن عُلي، عن أبيه . وقال الحاكم فى الموضع الأول: صحيح على شرط مسلم، وفي الثاني: صحيح على شرطهما، ووافقه الذهبي فى الموضعين.

3211- إسناده قوى. وهو مكرر ما قبله، وهو فى " مسند أبى يعلى " 1/343 قوله " أزعب لك من المال زعبة" قال الأصمعي: أى: أعطيك دفعة من المال، والزعب: هو الدفع، يقال: جاء نا سيل يزعب زعبًا، أى: يتدافع. وقد تصحف فى الأصل إلى "أرغب " بالراء المهملة والغين المعجمة، والتصويب من " مسند أبى يعلى"، وانظر "شرح السنة" وكتب غريب الحديث.

مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَمْرُو اشْدُدْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ، قَالَ: فَفَعَلْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يَتَوَضَّأُ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَصَعَّدَ فِيَّ النَّظَرَ وَصَوَّبَهُ، قَالَ: يَا عَمْرُو اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَبْعَثَكَ وَجْهًا، فَيُسَلِّمَكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمَكَ، وَاَزْعَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ زَعْبَةً صَالِحَةً، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ اُسْلِمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ اِنَّمَا اَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِي الْجِهَادِ وَالْكَيْنُونَةِ مَعَكَ، قَالَ: يَا عَمْرُو نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ مَعَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ

❁❁ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عمرو! تم اپنے ہتھیار اور کپڑوں کو اپنے اوپر باندھ لو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور میرا نیچے سے لے کر اوپر تک جائزہ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! میں تمہیں ایک مہم پر روانہ کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے اور تمہیں مال غنیمت عطا کرے اور میں تمہیں مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی دوں گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے مال کی دلچسپی کی خاطر اسلام قبول نہیں کیا میں نے' تو جہاد میں حصہ لینے کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہنے کے لئے اسلام قبول کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! وہ مال بہت اچھا ہے' جو پاک ہو اور نیک آدمی کے پاس ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ، اَنَّ جَمْعَ الْمَالِ مِنْ حِلِّهِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ حلال طور پر مال کو جمع کرنا بھی جائز نہیں ہے

3212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلَتِ الذَّهَبُ، قَالَتْ: قُلْتُ: هِيَ عِنْدِي، قَالَ: فَأْتِينِي بِهَا - وَهِيَ بَيْنَ السَّبْعَةِ وَالْخَمْسَةِ - فَجِئْتُ فَوَضَعْتُهَا فِي كَفِّهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِاللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ، اَنْفِقِيهَا

3212- إسناده حسن. محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي- حسن الحديث، روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وباقي السند على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 6/49 و 182، والبغوي "1658" من طرق عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه أحمد 6/86 عن علي بن عياش، حدثنا محمد بن مطرف أبو غسان، حدثنا أبو حازم "هو سلمة بن دينار"، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عائشة ... وهذا سند صحيح على شرط البخاري، علي بن عياش خرج له البخاري فقط، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/239- 240، وقال: رواه أحمد بأسانيد، ورجال أحدها رجال الصحيح.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اس سونے کا کیا ہوا؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے پاس لے کر آؤ' وہ سات یا پانچ (اوقیہ) تھا میں اسے لے کر آئی میں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی پر رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محمد کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا گمان ہوگا اگر وہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ یہ (سونا) اس کے پاس ہو تم اسے خرچ کر دو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِي سَلَمَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ابوسلمہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3213 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَوْ رَاَيْتُمَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَرَضٍ لَهُ وَكَانَتْ لَهُ عِنْدِي سِتَّةُ دَنَانِيرَ اَوْ سَبْعَةٌ، قَالَتْ: فَاَمَرَنِي اَنْ اُفَرِّقَهَا، فَشَغَلَنِي وَجَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عَافَاهُ اللّٰهُ، قَالَتْ: ثُمَّ سَاَلَنِي عَنْهَا، فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ قَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ، قَالَتْ: فَدَعَا بِهَا فَوَضَعَهَا فِي كَفِّهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عِنْدَهُ؟

ابوامامہ بن سہل بیان کرتے ہیں: میں اور عروہ بن زبیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: کاش تم اس دن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ یا شاید سات دینار میرے پاس موجود تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ میں انہیں خرچ کر دوں' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے میں ایسا نہ کر سکی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہتر کی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا: تو میں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے میں انہیں خرچ نہیں کر سکی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منگوایا اور انہیں اپنی ہتھیلی پر رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نبی کا کیا گمان ہوگا اگر وہ ایسی حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ یہ اس کے پاس ہو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی

3213– موسى بن جبير روى عنه جمع، وذكره المؤلف في " الثقات " 7/ 451، وقال: يخطءُ ويخالف، وقال الحافظ في " التقريب": مستور، ووثقه الذهبي في "الكاشف." وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وهو بمعنى ما قبله.

3214 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ اُحُدًا لِيْ ذَهَبًا يَاْتِيْ عَلَيَّ ثَلَاثٌ، وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ غَيْرَ شَيْءٍ اَرْصُدُهُ فِيْ دَيْنٍ عَلَيَّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر تین دن گزرنے کے بعد ان میں سے ایک دینار بھی میرے پاس ہو، ماسوائے اس کے، جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کے رکھا ہو''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الشَّرَائِطِ الَّتِيْ اِذَا اَخَذَ الْمَرْءُ الْمَالَ بِهَا بُوْرِكَ لَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو ان شرائط کے بارے میں ہے جب آدمی ان شرائط کے ہمراہ مال کو حاصل کرتا ہے تو اس کے لیے (اس مال میں) برکت رکھی جاتی ہے

3215 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَعْطَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنَّا وَحَسَنِ طُعْمَةٍ مِنْهُ، مِنْ غَيْرِ شَرَهِ نَفْسٍ، بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ اَعْطَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِنَّا، وَحَسَنِ طُعْمَةٍ مِنْهُ، وَاِشْرَافِ نَفْسٍ، كَانَ غَيْرَ مُبَارَكٍ لَهُ فِيْهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے ہم اس میں سے جو چیز اپنی

3214- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن زياد: هو القرشي الجمحي. وأخرجه أحمد 2/467، ومسلم "991" في الزكاة: باب تغليظ عقوبة من لا يؤدي الزكاة، من طرق عن محمد بن زياد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/530 عن علي بن حفص، أخبرنا ورقاء، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "2389" و "6445" من طريق يونس، عن ابن شهاب، عن عُبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن أبي هريرة رفعه " لو كان لي مثل أحد ذهبًا، لسرني أن لا تمر عليَّ ثلاث ليال عندي منه شيء، إلا شيئًا أرصده لدين." وأخرجه البخاري " "7228 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن ماجه " "4231 في الزهد: باب في المكثرين، عن يعقوب بن حميد، عن عبد العزيز بن محمد، عن أبي سهيل بن مالك، عن أبيه، عن أبي هريرة. قال البوصيري في "الزوائد" ورقة 261: هٰذا إسنادٌ حسن، يعقوب بن حميد مختلف فيه، وأبو سهيل: اسمه نافع بن مالك بن أبي عامر الأصبحي عم الإمام مالك بن أنس وفي الباب عن أبي ذر، وسيأتي.

3215- إسناده ضعيف، شريك- وهو بن عبد الله النخعي القاضي- سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. إسحاق الأزرق: هو إسحاق بن يوسف، قال العجلي: وهو أروى الناس عن شريك، لأنه سمع منه قديمًا. وأخرجه أحمد 6/68 من طريق الأسود بن عامر، عن شريك، بهٰذا الإسناد. وقول الهيثمي في "المجمع" 3/100: رجاله رجال الصحيح، فيه نظر، لأن شريكًا لم يخرج له مسلم إلا في المتابعات. وفي الباب عن حكيم بن حزام، وسيأتي برقم "3220" و ."3402"

خوشی کے ساتھ اور لینے والے کے لالچ کے بغیر اسے دیں جس میں اس کے نفس کی برائی نہ ہو تو اس چیز میں اس شخص کے لئے برکت رکھی جائے گی اور جسے ہم اپنی خوشی کے بغیر اسے دیں اور اس میں اس کا لالچ بھی شامل ہو تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَخْرَجَ حَقَّ اللّٰهِ مِنْ مَالِهِ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُتَطَوِّعًا بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کے حق کو نکال دیتا ہے تو اب اس پر اس کے علاوہ کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ اگر وہ نفلی طور پر (کچھ دینا چاہے تو یہ جائز ہے)

3216 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ دَرَّاجٌ اَبُو السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ فِيْهِ، وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ فِيْهِ اَجْرٌ، وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو تم نے اپنے ذمے لازم فرض کو ادا کر دیا اور جو شخص حرام طور پر مال کو جمع کرتا ہے اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے اسے اس کا اجر نہیں ملتا' البتہ اس کا وبال اس کے ذمے ہوتا تھا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3217 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3216– إسناده حسن، دراج أبو السمح صدوق، وباقي السند رجاله رجال الصحيح، ابن حجيرة: هو عبد الرحمٰن بن حجيرة. وأخرجه الحاكم 1/390، والبيهقي 4/84، من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرج القسم الأول منه الترمذي "618" في الزكاة: باب ماجاء إذا أديت الزكاة فقد قضيت ما عليك، والبغوي "1591" من طريق ابن وهب، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب. وأخرجه كذلك ابن ماجه "1788" في الزكاة: باب ما أدى زكاته ليس بكنز، من طريق موسى بن أعين، عن عمرو بن الحارث، به.

(متن حدیث): نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ، اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ، وَمِنْ خَلْفِهٖ وَبَيْنَ يَدَيْهِ، وَيَحْثِي بِثَوْبِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(دنیا میں آنے کے حساب سے) ہم آخر والے ہیں' لیکن قیامت کے دن پہلے والے ہوں گے (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت والے لوگ (آخرت میں اجر وثواب کے اعتبار سے) کم حیثیت کے مالک ہوں گے' ماسوائے اس شخص کے' جو اپنے دائیں طرف اپنے بائیں طرف اپنے پیچھے اپنے آگے اس طرح اور اس طرح کہے اور اپنے کپڑے کو پھیلائے (یعنی اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَرْءُ عَبْدَ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دینار اور درہم کا بندہ بن جائے

3218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ، وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ، اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ، وَاِنْ مُنِعَ سَخِطَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دینار کا بندہ، درہم کا بندہ، چادر کا بندہ، قمیض کا بندہ برباد ہو جائے کہ اگر اسے کچھ دیا جائے' تو وہ راضی رہتا ہے اور اگر نہ دیا جائے' تو ناراض ہو جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُبَّ الْمَرْءِ الْمَالَ وَالْعُمُرَ مُرَكَّبٌ فِي الْبَشَرِ عَصَمَنَا اللّٰهُ مِنْ حُبِّهِمَا، اِلَّا لِمَا يُقَرِّبُنَا اِلَيْهِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا مال سے محبت رکھنا اور عمر سے محبت رکھنا

3217- رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو إسحاق: هو السبيعي عمرو بن عبد الله بن عبيد، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نَضْلَةَ. وأورده السيوطي في " الجامع الكبير" 2/851 وعزاه لابن النجار.

3218- إسناده قوي. الحسن بن حماد: صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح. أبو حصين: هو عثمان بن عاصم، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه البخاري "2886" في الجهاد: باب الحراسة في الغزو في سبيل الله، و "6435" في الرقاق: باب ما تبقى من فتنة المال، وابن ماجه "4135" في الزهد: باب المكثرين، والبيهقي 10/245، والبغوي "4059" من طرق عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2887"، والبيهقي 9/159 و 10/245 من طريق عمرو بن مرزوق، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

انسان کی فطرت کا حصہ ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں کی محبت سے بچا کر رکھے' ماسوائے اس کے کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ بنیں

3219 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَلْبُ ابْنِ آدَمَ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُوْلِ الْعُمْرِ وَالْمَالِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کا دل دو چیزوں کی محبت میں ہمیشہ جوان رہتا ہے لمبی زندگی اور مال۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الْاَمْوَالَ حُلْوَةً خَضِرَةً لِاَوْلَادِ آدَمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کے لیے اموال کو میٹھا اور سرسبز بنایا ہے

3220 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، حَدَّثَاهُ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي، ثُمَّ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي، ثُمَّ سَاَلْتُ فَاَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا، قَالَ عُرْوَةُ، وَسَعِيْدٌ: فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُو

3219– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وفليح بن سليمان لا يرتقي حديثه إلى الصحة، لكنه قد توبع عليه. وأخرجه أحمد 2/335 و 338و 339 من طريق فليح بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/358 و 394 و443 و 447، ومسلم "1046" في الزكاة: باب كراهة الحرص على الدنيا، والحاكم 4/328، والبيهقي 3/368، من طرق عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هريرة. وأخرجه البخاري "6420" في الرقاق: باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر، ومسلم "1046" "114" من طريقين عن يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ. وأخرجه أحمد 2/501، والبغوي "4088" من طريقين عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه البغوي "4089" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/379 و380، والترمذي "2338" في الزهد: باب ماجاء في قلب الشيخ شاب على حب اثنتين، عن قُتيبة، عن الليث، عن ابن عجلان، عن القعقاع بن حكيم، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح وأخرجه ابن ماجه "4233" في الزهد: باب الأمل والحرص، من طريق العلاء ابن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وصححه البوصيري في "الزوائد" ورقة 1/268.

حَکِیمًا فَیُعْطِیهِ الْعَطَاءَ فَیَأْبَی، ثُمَّ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یُعْطِیهِ فَیَأْبَی، فَیَقُولُ عُمَرُ: إِنِّی أُشْهِدُکُمْ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِینَ عَلٰی حَکِیمِ بْنِ حِزَامٍ أَنِّی أَعْرِضُ عَلَیْهِ حَقَّهُ الَّذِی قُسِمَ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَیْءِ فَیَأْبَی یَأْخُذُهُ، قَالَ: فَلَمْ یَرْزَأْ حَکِیمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تُوُفِّیَ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم بن حزام یہ مال مزیدار اور سرسبز ہے جو شخص مزاج کی سخاوت کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص لالچ کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں مرتے دم تک کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

عروہ اور سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں کچھ ادائیگی کرنا چاہی تو انہوں نے وہ لینے سے انکار کر دیا پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں کچھ دینا چاہا تو انہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ میں حکیم بن حزام کے بارے میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان کا حق ان کے سامنے رکھا تھا جو مال غنیمت میں سے ان کا حصہ بنتا ہے تو انہوں نے اسے لینے

3220- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ حرملةَ، فمن رجال مسلم . وأخرجه النسائي 5/101- 102 في الزكاة: باب مسألة الرجل في أمر لا بد منه، والطبراني "3083" من طريق عمرو بن الحارث، بهٰذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "20041"، والبخاريُّ "1472" في الزكاة: باب الاستعفاف عن المسألة، و "2750" في الوصايا: باب تأويل قوله تعالى: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ) (النساء : من الآية 11) ، و "3143" في فرض الخمس: باب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس، و "6441" في الرقاق: باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ هٰذَا المال خَضِرَةٌ حُلْوَة "، والنسائي 5/101 في الزكاة: باب مسألة الرجل في أمر لا بد منه، وفي الرقاق كما في "التحفة" 3/75، والترمذي "2463" في الزهد: باب رقم "29"، والدارمي 1/388، والطبراني "3078" و "3080"و "3081" و "3082" و "3083"، والبيهقي 4/196، والبغوي "1619" من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه أحمد 3/403 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، به . وانظر "3402" و ."3406" قوله"فمن أخذه بسخاوة نفسٍ"، يريد: من غير حرصٍ وشرهٍ، ولا يُمْسِكُهُ ضنًّا به، ولكن يُنفقه ويتصدَّق به. قوله: "من أخذه بإشراف نفسٍ" إشرافُ النفس: تطلعها إلى المال، وتعرُّضها له، وطمعها فيه. قوله: "لا أرزأ أحدًا" أي: لا أنقصُ مِن ماله بالطلب منه. وقال الحافظ في "الفتح" 3/336: وإنما امتنع حكيم من أخذ العطاء مع أنه حقُّه، لأنه خشي أن يقبل من أحد شيئًا، فيعتاد الأخذ، فتتجاوز به نفسه إلى ما لا يريده، ففطمها عن ذلك، وترك ما يُريبُه، وإنما أشهدَ عليه عمرُ، لأنه أراد أن لا ينسبَهُ أحد لم يعرف بالطن الأمر إلى منع حكيم من حقه . قوله "واليد العليا خير من اليد السفلى " العليا: المنفقة، والسفلى: هي السائلة، وقيل: هي المتعففة.

سے انکار کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ کے (وصال ظاہری کے بعد) حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے مرتے دم تک کسی سے کچھ نہیں مانگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حِفْظِ نَفْسِهِ عَنِ الدُّنْيَا وَآفَاتِهَا عِنْدَ انْبِسَاطِهِ فِي الْأَمْوَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو دنیا اوراس کی آفات سے محفوظ رکھے جب اس کے پاس مال زیادہ ہو جائے

3221 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ سَيُخْلِفُكُمْ فِيهَا لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتِ النِّسَاءَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں رکھا ہے' تا کہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم لوگ کیا عمل کرتے ہو' تو تم لوگ دنیا سے بچو اور خواتین سے بچو' کیونکہ بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ (خواتین کی وجہ سے ہوا تھا)''

ذِكْرُ تَخَوُّفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ مِنَ التَّكَاثُرِ فِي الْاَمْوَالِ وَالتَّعَمُّدِ فِي الْاَفْعَالِ

3221– إسناد صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجالُ الشيخين غير أبى نضرة– واسمه المنذربن مالك بن قُطعة– فمن رجال مسلم. بندار: هو محمد بن بشار، ومحمد: هو ابن جعفر الهذلى . وأخرجه مسلم "2742" فى الرقاق: باب أكثر أهل الجنة الفقراء، والنسائى فى عشرة النساء كما فى "التحفة3/463" عن ابندار، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/22، ومسلم من طريق محمد بن جعفر، به . وأخرجه القضاعى فى "مسند الشهاب " "1142" من طريق عثمان بن عمر، عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 3/22، والترمذى "2191" فى الفتن: باب ما جاء ما أخبر النبى صلى الله عليه وسلم أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامه، وابن ماجه "4000"فى الفتن: باب فتنة النساء، وأبو يعلى "1101"، والقضاعى "1141" من طريق على بن زيد، عن أبى نضرة، به . وأخرجه أحمد 3/46 من طريق المستمر بن الريان الإيادى، عن أبى نضرة، به . وأخرجه أحمد 3/48من طريق الحسن، عن أبى سعيد.

نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے حوالے سے اس اندیشے کا شکار ہونا کہ وہ اموال کی کثرت اور جان بوجھ کر کیے جانے والے افعال (کی آزمائش میں مبتلا ہو جائیں گے)

3222 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَخْشَى عَلَيْكُمْ بَعْدِى الْفَقْرَ، وَلٰكِنِّيْ اَخْشَى عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ، وَمَا اَخْشَى عَلَيْكُمُ الْخَطَاَ، وَلٰكِنِّيْ اَخْشَى عَلَيْكُمُ الْعَمْدَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں (مال و دولت کی) کثرت کا اندیشہ ہے اور مجھے تمہارے بارے میں (غلطی سے کیے جانے والے گناہوں) کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے جان بوجھ کر کیے (جانے والے گناہوں) کا اندیشہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَالَ قَدْ يَكُوْنُ فِيْهِ فِتْنَةُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات مال میں اس امت کی آزمائش ہوتی ہے

3223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ الْبُرُلُّسِيُّ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ، وَاِنَّ فِتْنَةَ اُمَّتِي الْمَالُ

3222– سناد حسن، خالد بن حيان: صدوق يخطء وقدتوبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/308، والحاكم 2/534 من طريق محمد بن بكر البرساني، وأحمد 2/539 من طريق كثير بن هشام، كلاهما عن جعفر بن برقان، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي، وهو كما قالا. قال الهيثمي في "المجمع" 3/121 و10/236 وقد نسبه إلى أحمد: رجاله رجال الصحيح. وزاد نسبته السيوطي في "الجامع الصغير" إلى البيهقي في "شعب الإيمان."

3223– إسناده قوي، رجاله رجال الصحيح. معاوية بن صالح: هو ابن حُدير الحضرمي الحِمصي. وأخرجه أحمد 4/160، والترمذي "2336" في الزهد: باب ماجاء أن فتنة هذه الأمة المال، من طريق الحسن بن سوار، عن الليث، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب. وأخرجه النسائي في الرقائق كما في "التحفة" 8/309 من طريق عمرو بن منصور، عن آدم، به. وأخرجه الطبراني "404"/19، والحاكم 4/318، والقضاعي "1022" و "1023" من طريقين عن معاوية بن صالح، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري في "التأريخ الكبير 7/220" من طريق حجاج بن محمد، عن الليث، به. وله شاهد لا خيْرَ فيه من حديث عبد الله بن أبي أوفى عند القضاعي "1024"، فإن في سنده فائد بن عبد الرحمن الكوفي، وهو متروك اتهموه.

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر امت کی ایک آزمائش ہوتی ہے میری امت کی آزمائش مال ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ التَّنَافُسَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ مِمَّا كَانَ يَتَخَوَّفُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس فانی دنیا کی طرف راغب ہو جانا ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے حوالے سے اندیشہ تھا

3224 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَّزِيدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيبٍ، اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اٰخِرُ مَا خَطَبَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ لَكُمْ فَرَطٌ، وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِيْ، وَلٰكِنِّيْ اُرِيتُ اَنِّيْ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَاَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيْهَا

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو آخری خطبہ دیا تھا اس میں یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے شہدائے احد کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا:

''بے شک میں تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہارا گواہ ہوں گا اور میں اس وقت بھی اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم لوگ میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے یہ بات دکھائی گئی ہے

3224- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحى فإن من رجال مسلم =.وأخرجه أحمد 4/149، والبخاري "1344" في الجنائز: باب الصلاة على الشهيد، و، "3596" في المناقب: باب علامات النبوة، و "6426 في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ومسلم "2296" في الفضائل: باب إثبات الحوض، وأبو داؤد "3223"في الجنائز: باب الميت يصلى على قبره بعد حين، والنسائي 4/61-62في الجنائز: باب الصلاة على الشهداء ، والحاكم 1/366، والبيهقي 4/14، والبغوي "3823"، والطبراني /17 "767" من طريق الليث، عن يزيد ين أبي حبيب، به. وأخرجه أحمد 4/154، والبخاري "4042" في المغازي: باب غزوة أحد، وأبو داؤد "3224"، والبيهقي 4/14 من طريق حيوة بن شريح، عن يزيد، به. وأخرجه أبو يعلى "1748"، والطبراني /17 "768"، والبغوي "3822" من طريق ابن لهيعة، عن يزيد ين أبي حبيب، به . وإسناد البغوي صحيح، لأن راويه عن ابن لهيعة عنده عبد الله بن المبارك، وقد حدث عنه قبل احتراق كتبه. وأخرجه الطبراني /17 "769" من طريق يحيى بن أيوب، و/17 "770" من طريق زيد بن أبي أنيسة، كلاهما عن يزيد بن أبي حبيب، به.

کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطاء کر دی گئی ہیں، تو مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے"۔

ذِكْرُ تَخَوُّفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهِ زِينَةَ الدُّنْيَا وَزَهْرَتَهَا

نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے بارے میں دنیا کی زیب و زینت آرائش و زیبائش کے حوالے سے اندیشے کا شکار ہونے کا تذکرہ

3225 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا وَزَهْرَتِهَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَاَيْنَا اَنَّهُ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، وَقَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ، وَرَاَيْنَا اَنَّهُ حَمِدَهُ، فَقَالَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي بِالشَّرِّ، وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ حَبَطًا، اَلَمْ تَرَ اِلٰى آكِلَةِ الْخَضِرِ، اَكَلَتْ حَتّٰى امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ رَتَعَتْ، وَاِنَّ الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ اِنْ وَصَلَ الرَّحِمَ، وَاَنْفَقَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَاْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَمَثَلِ الَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی زیب و زینت، آرائش و زیبائش کو ظاہر کر دے گا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی، تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے اس شخص سے کہا گیا: کیا وجہ ہے کہ تم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی ہے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے

3225- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وهو في "مسند أبي يعلى" "1242". وأخرجه أحمد 3/91، والنسائي 5/90 في الزكاة: باب الصدقة على اليتيم، ومسلم "1052" "123" في الزكاة: باب تخوف ما يخرج من زهرة الدنيا، من طريق إسماعيل بن عُلية، والبخاري "921" في الجمعة: باب يستقبل الإمام القوم، و "1465" في الزكاة: باب الصدقة على اليتامى، من طريق معاذ بن فضالة، كلاهما عن هشام الدستوائي، به. د وأخرجه الطيالسي "2180" عن هشام، به . وأخرجه عبد الرزاق "20028" عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، به. وأخرجه البخاري "6427" في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ومسلم "1052" "122"، والبغوي "405" من طريق مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، به وأخرجه أحمد 3/21 من طريق يزيد بن هارون، عن هشام، به. الرحضاء: هو عَرَقٌ يَغْسِلُ الجلد لكثرته، ويكون في أثر الحمى.

تمہارے ساتھ بات نہیں کی پھر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پسینے کو پونچھا اور دریافت کیا: سوال کرنے والا کون شخص ہے' جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کی تعریف کی ہے' آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بھلائی برائی کو نہیں لے کر آئے گی' لیکن بہار میں جو چیز اُگتی ہے وہ کسی کو مار دیتی ہے اور کسی کو موٹا تازہ کر دیتی ہے۔

کیا تم نے دیکھا نہیں سبزہ کھانے والا جانور کھاتا ہے' یہاں تک کہ جب اس کا پیٹ پھول جاتا ہے' تو وہ دھوپ میں آجاتا ہے وہاں لید کرتا ہے پیشاب کرتا ہے پھر چلتا ہے' بے شک مال میٹھا اور سرسبز ہے اور مسلمان کا بہترین ساتھی ہے' اگر مسلمان صلہ رحمی سے کام لے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور جو شخص ناحق طور پر اسے حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور یہ (مال) قیامت کے دن اس شخص کے خلاف گواہ ہوگا۔

3226 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَخْشَى عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زُهْرَةِ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ ؟، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ، وَلٰكِنْ هُوَ اَنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا، اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ، وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ، فَمَنْ اَخَذَ مَالًا بِحَقِّهِ يُبَارَكُ لَهُ، وَمَنْ اَخَذَ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کھڑے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی آرائش وزیبائش تمہارے سامنے ظاہر کر دے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! کیا بھلائی برائی لے کر آئے گی' تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کچھ دیر کے لیے خاموش رہے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے اس شخص نے عرض کی: میں نے یہ گزارش کی ہے یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی' تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک بھلائی صرف برائی کو لے کر آتی ہے' لیکن اس کی مثال اسی طرح ہے' جس طرح بہار کا موسم (زیادہ کھانے والے جانور) کو مار دیتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے' البتہ سبزہ کھانے والے جانور کا معاملہ مختلف ہے' یہاں تک کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے' وہ دھوپ میں آجاتا ہے' تو وہاں وہ لید کرتا ہے پیشاب کرتا ہے پھر چرتا ہے واپس آتا ہے' تو جو شخص مال کو اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرتا ہے' تو اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص مال کو ناحق طور پر حاصل کرتا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔

3226- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "1052" "121"، وبن ماجه "3995" في الفتن: باب فتنة المال، من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/7، والحميدي "740" عن سفيان، عن محمد بن عجلان، عن عياض بن عبد الله. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَالِ الَّذِي يَأْخُذُهُ الْمَرْءُ بِحَقِّهِ

مال کی اس صفت کا تذکرہ جسے آدمی اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرتا ہے

3227 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: اِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زُهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، فَلُمْنَا الرَّجُلَ حِينَ يُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُهُ، فَلَمَّا جُلِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَعَلَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَيْنَ السَّائِلُ؟، فَكَاَنَّهُ قَدْ حَمِدَهُ، فَقَالَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي بِالشَّرِّ، وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا، اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا هِيَ امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ نِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ، فَاَعْطَى مِنْهُ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ وَالسَّائِلَ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ مجھے اس بات کا ہے کہ تمہارے سامنے دنیا کی چمک اور زیب و زینت کو کھول دیا جائے گا، تو ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو ہم نے اس شخص کو ملامت کی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی تھی، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے پسینے کو پونچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے، تو گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی تعریف کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بھلائی برائی کو نہیں لے کر آتی، لیکن موسم بہار جو کچھ اگاتا ہے وہ کسی کو مار دیتا ہے اور کسی کو ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے البتہ سبزہ کھانے والے جانور کا حکم مختلف ہے وہ کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا پیٹ پھول جاتا ہے تو وہ دھوپ میں آجاتا ہے وہاں وہ لید کرتا ہے پیشاب کرتا ہے تو یہ مال مسلمان کا بہترین ساتھی ہے، لیکن اس شخص کا جو اسے حق کے ساتھ حاصل کرے اور اس میں سے یتیم، مسکین اور مانگنے والے کو دے اور جو شخص اسے ناحق طور پر حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور یہ (مال) قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ ہوگا۔

3227- إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد الرحمٰن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجالهما، وقد صرح الوليد - وهو ابن مسلم - بالتحديث. وهو مكرر الحديث. "3225"

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِرْصِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

باب: (مال کی) حرص اور اس سے متعلق دیگر امور کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّجَانَبَةِ الْحِرْصِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ إِذْ هُمَا مُفْسِدَانِ لِدِينِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ مال اور شرف کے لالچ سے بچ کر رہے کیونکہ یہ دونوں اس کے دین کو خراب کر دیتے ہیں

3228 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الرَّجُلِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو بھوکے بھیڑیوں کو اگر بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑ دیا جائے' تو وہ اسے اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا مال اور شرف کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ كُلَّمَا كَانَ سِنُّهُ أَكْبَرَ كَانَ حِرْصُهُ عَلَى الدُّنْيَا أَكْثَرَ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ

3228– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مجاهد بن موسى فمن رجال مسلم. ابن كعب بن مالك لم يسم، فيحتمل أن يكون عبد الله أو عبد الرحمٰن، وكلاهما ثقة من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الله بن المبارك في "الزهد" "181" زيادات نعيم بن حماد، ومن طريقه أحمد 3/460، والترمذي "2376" في الزهد: باب رقم "43"، والطبراني في "الكبير" "189"/19، والبغوي "4045" عن زكريا بن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/456 عن علي بن بحر، حدثنا عيسى بن يونس، وابن أبي شيبة 13/241 عن عبد الله بن نمير، كلاهما عن زكريا بن أبي زائدة، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وللحافظ ابن رجب الحنبلي رسالة نفيسة في شرح هذا الحديث، وهي مدرجة في "مجموعة الرسائل المنيرية"، وقد أفردت بالطبع.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کی عمر جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے دنیا کا لالچ اتنا ہی زیادہ ہوتا جاتا ہے ماسوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ تعالیٰ اس چیز سے محفوظ رکھے

3229 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، وَسَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ فِيْهِ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ *

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کے اندر دو چیزیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں مال کا لالچ (اور لمبی) عمر کا لالچ۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا رَكَبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ ذَوِي الْاَسْنَانِ مِنْ كَثْرَةِ الْحِرْصِ عَلٰى هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا کے بارے میں بکثرت حرص میں اللہ تعالیٰ عمر رسیدہ افراد کو کس طرح مبتلا کرتا ہے

3230 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: عَلٰى حُبِّ الْحَيَاةِ، وَحُبِّ الْمَالِ،

قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: وَاَنَا وَاحِدٌ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3229- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو وضاح اليشكري. وهو في "مسند أبي يعلى" برقم "2857". وأخرجه أحمد 3/ 192و256، ومسلم "1047" في الزكاة: باب كراهة الحرص على الدنيا، والترمذي "2455" في صفة القيامة: باب 22، وابن ماجه "4234" في الزهد، باب الأمل والأجل، والقضاعي في "مسند الشهاب" "598"، والمؤلف في "روضة العقلاء " ص 129 والبغوي "4087" من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2005"، والبخاري "6421" في الرقاق: باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في الغمر، ومسلم "1047" وأبو يعلى "2979"و"3010".من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 3/115 و 119و169و275، ومسلم "1047"، وابن المبارك في " الزهد "256""، وأبو يعلى "3268"، والبيهقي 3/368 من طريق شعبة، كلاهما عن قتادة، به.

3230- إسناده حسن. ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس الأودي. وأخرجه أحمد 2/501، والبغوي "4088" من طريقين عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريج الحديث برقم "3219".

''بڑی عمر کے شخص کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے زندگی کی محبت میں اور مال کی محبت میں۔''

ابن عرفہ نامی راوی کہتے ہیں: میں بھی ان لوگوں میں سے ایک ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا رَكَّبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي أَوْلَادِ آدَمَ مِنَ الْحِرْصِ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا، وَإِنْ كَانَتْ قَذِرَةً زَائِلَةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم میں اس دنیا کی حرص کیسے رکھی ہے اگرچہ یہ دنیا گندی اور زائل ہونے والی ہے

3231 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادِي مَالٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُهُ، وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَاللّٰهُ يَتُوبُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر کسی آدمی کو مال سے بھری ہوئی وادی مل جائے' تو اس کی یہ خواہش ہوگی کہ اسے اتنی ہی اور مل جائے انسان کا پیٹ صرف مٹی بھرتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ حُكْمَ النَّخْلِ حُكْمُ الْمَالِ فِي هٰذَا الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ صفت جو ہم نے ذکر کی ہے اس کے بارے میں کھجور کا حکم بھی مال کے حکم کی مانند ہے

3232 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3231– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعطاء: هو ابن أبي رباح. وهو في "مسند أبي يعلى" "2573" وأخرجه أبو الشيخ في "الأمثال" "77" عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1049" في الزكاة: باب لو أن لابن آدم واديين لابتغى ثالثا، عن أبي خيثمة، به. وأخرجه أحمد 1/370، والبخاري "6436" و"6437" في الرقاق: باب ما يتقى من فتنة المال، والطبراني "11423"، والبيهقي 3/368، والبغوي "4090" من طرق عن ابن جريج، به.

3232– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن فضيل: هو محمد، وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وأخرجه البزار "3636" عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد، ولفظه عنده "لو أن لابن آدم وادي نخل لطلب مثله، ولا يملأ جوف ابن دم إلا التراب"، ثم قال: لا نعلمه يروى بهذا اللفظ إلا بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "1899" عن أبي خيثمة، عن جرير، عن الأعمش، به. وقال الهيثمي في "الجمع" 10/243: رجال أبي يعلى والبزار رجال الصحيح.

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ نَخْلٍ لَابْتَغَى اِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر آدمی کے پاس کھجوروں کے باغ کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا طلبگار رہو گا آدمی کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

3233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ نَخْلٍ لَتَمَنَّى اِلَيْهِ مِثْلَهُ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ

لَمْ يُحَدِّثْ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ شُعَيْبٍ اِلَّا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، تَفَرَّدَ الْاَعْمَشُ بِقَوْلِهِ مِنْ نَخْلٍ، قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر آدمی کے پاس کھجوروں کے باغات کی ایک وادی ہو تو وہ اس کی مانند اور کی آرزو کرے گا آدمی کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے۔''

احمد بن ابوشعیب کے حوالے سے صرف عمر بن سعید نے یہ روایت نقل کی ہے اور روایت کے الفاظ میں کھجوروں کے باغ کو نقل کرنے میں اعمش نامی راوی منفرد ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ اَنَّ اَوْلَادَ آدَمَ اِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ حُكْمُهُمْ فِىْ مَا وَصَفْنَاهُ فِىْ سَائِرِ الْاَمْوَالِ كَحُكْمِهِمْ فِى النَّخْلِ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اس بارے میں تمام اولاد آدم کا حکم

تمام اموال کے بارے میں اسی طرح ہے جس طرح کھجور کے بارے میں ان کا حکم ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے ماسوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ تعالیٰ بچا کر رکھے

3234 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدِ بن مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

3233– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح.

3234– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسهما. وأخرجه أحمد 3/340 و341 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، به. وانظر ما قبله.

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مَالًا لَاُحِبَّ اَنَّ لَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اگر آدمی کے پاس مال کی ایک وادی ہو تو وہ اس بات کا آرزو مند ہوگا کہ اس کی مانند اسے اور مل جائے آدمی کے نفس کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اُوتِيَ الْوَادِيَ مِنَ الذَّهَبِ كَانَ حُكْمُهُ فِيهِ حُكْمَ مَنْ وَصَفْنَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کو سونے کی ایک وادی دے دی جائے اس بارے میں اس کا حکم بھی وہی ہے جو ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں

3235 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:
(متن حدیث): لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَادٍ اٰخَرُ، وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ، وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ اس بات کا آرزو مند ہوگا کہ اسے ایک اور وادی بھی مل جائے اس کے منہ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْمَرْءِ فِيمَا وَصَفْنَا، وَاِنْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ حُكْمُ وَادٍ وَّاحِدٍ فِي الِاسْتِزَادَةِ عَلَيْهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اس بارے میں آدمی کا حکم وہی ہے کہ

اگر اس کے پاس دو وادیاں ہوں تو پھر بھی اس کا حکم وہی ہوگا جو ایک وادی کا ہوتا ہے کہ وہ اس میں مزید کا طلبگار ہوگا

3236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ الْاَحْوَلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

3235- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" "1048" "117" في الزكاة: باب لو أن لابن آدم واديين لابتغى ثالثا، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/168و 236و 247، والبخاري "6439" في الرقاق: باب ما يتقى من فتنة المال، والترمذي "2337" في الزهد: باب ما جاء "لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى ثالثا"، من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه عبد الرزاق "196249" عن معمر، وأحمد 3/192 عن بهز وعفان، ثلاثتهم عن أبان بن يزيد، عن أنس.

قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر آدمی کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں' تو وہ تیسری کے حصول کا خواہش مند ہوگا آدمی کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا الثَّالِثَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کے حصول کی خواہش کرے گا''

3237 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ مَرَّةً وَإِلَى رِجْلَيْهِ أُخْرَى لِمَا يَرَى بِهِ مِنَ الْبُؤْسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: كَمْ مَالُكَ، قَالَ: أَرْبَعُونَ مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا الثَّالِثَ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ، قَالَ: فَقَالَ لِي عُمَرُ: مَا تَقُولُ؟، قَالَ: قُلْتُ: هٰكَذَا أَقْرَأَنِيهَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: فَقُمْ بِنَا إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ: مَا يَقُولُ هٰذَا؟، قَالَ أُبَيٌّ: هٰكَذَا أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3236– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عاصم بن النضر فمن رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي "2196"، وأحمد 3/122 و176 و272، والدارمي 2/318– 319، ومسلم "1048"، وأبو يعلى "2951" و"3143" و"3181" و"3266" و "3267" من طرق عن شعبة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/243، ومسلم "1048"، وأبو يعلى "2849" و "2858"، وأبو الشيخ في "الأمثال" "78" من طرق عن أبي عوانة، عن قتادة، به. أخرجه أحمد 3/237، وأبو يعلى "3063" من طريق علي بن مسعدة وشيبان، كلاهما عن قتادة، به. 3237– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن الأصم فمن رجال مسلم. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير الكوفي، والشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان الكوفي. وأخرجه أحمد 5/117 عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/117 عن محمد بن بشر العبدي، حدثنا مسعر، عن مصعب ابن شيبة، عن أبي حبيب بن يعلى بن أُمية، عن ابن عباس، به. وسنده ضعيف. وأخرجه الطبراني "542" من طريق الحسين بن واقد، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ابن عباس، به مختصرا. وأخرجه بنحوه الطيالسي "539"، وأحمد 5/131 و132، والترمذي "3793" في المناقب: باب مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت، وأبي، و "3898" باب: من فضائل أبي بن كعب، من طريق شعبة، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حبيش، عن ابي بن كعب. وصحح إسناده الحاكم 2/224 ووافقه الذهبي! وقال الترمذي: وأخرجه أبو الشيخ "79" من طريق ثابت، عن عاصم بن بهدلة، به. وانظر "الفتح" 11/257– 258.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کچھ مانگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اس کے سر کی طرف دیکھا اور دوسری مرتبہ اس کے پاؤں کی طرف دیکھا یعنی اس کی خستہ حالی کو ملاحظہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے پاس کتنا مال ہے اس نے جواب دیا: چالیس اونٹ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے' اگر آدمی کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں' تو وہ ان کے ساتھ تیسری کا آرزومند ہوگا آدمی کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم کیا کہتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح میرے سامنے بیان کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے ساتھ اٹھ کر اس کی طرف چلو۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور دریافت کیا: اس نے کیا بیان کیا ہے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے بتایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے اسی طرح ارشاد فرمایا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْجِدِّ فِي طَلَبِ رِزْقِهِ بِمَا لَا يَحِلُّ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ناجائز رزق کے حصول کے لیے کوشش نہ کرے

3238 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ بِنَسَا، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُزَنِيُّ بِجُرْجَانَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ بِصُغْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ بِصَيْدَا، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ بِدِمَشْقَ، فِي آخَرِينَ قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ

سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''رزق بندے کو اسی طرح تلاش کرتا ہے' جس طرح موت اسے تلاش کرتی ہے۔''

3238- حديث قوي، رجاله ثقات وإسناده جيد، فقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث عند البزار وأبي نعيم . ابن جابر: هو عبد الرحمٰن بن يزيد الشامي الداراني . وهو في "روضة العقلاء" للمصنف ص 154 عن محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "264"، والقضاعي في "مسنده" "241" عن هشام بن خالد، به . وأخرجه البزار "1254" من طريق إبراهيم بن الجنيد، وأبو نعيم في "الحلية" 6/86 من طريق الحسن بن سفيان، كلاهما عن هشام بن خالد، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِبْطَاءِ الْمَرْءِ رِزْقَهُ مَعَ تَرْكِ الْإِجْمَالِ فِي طَلَبِهِ

رزق کی طلب میں اجمال کو ترک کرنے کے ہمراہ آدمی کے رزق سے تاخیر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

3239 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، فَاِنَّهُ لَنْ يَمُوتَ الْعَبْدُ حَتّٰى يَبْلُغَهُ اٰخِرُ رِزْقٍ هُوَ لَهُ، فَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ: اَخْذِ الْحَلَالِ، وَتَرْكِ الْحَرَامِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رزق کی طرف جلد بازی نہ کرو' کیونکہ بندہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کے نصیب کا آخری رزق اس تک نہیں پہنچ جاتا اور اس کی طلب میں اس چیز کا خیال رکھو کہ حلال حاصل کرو اور حرام کو چھوڑ دو۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِالْاِجْمَالِ فِي الطَّلَبِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے طلب میں اجمال کا حکم دیا گیا ہے

3240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ سَائِلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا تَمْرَةٌ عَائِرَةٌ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهَا لَوْ لَمْ تَاْتِهَا لَاَتَتْكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک سائل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں ایک کھجور پڑی

3239- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 2/4، والبيهقي 5/264-265 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 3/156-157 من طريق وهب بن جرير، عن شعبة، عن محمد بن المنكدر، به. وأخرجه ابن ماجه "2144" في التجارات: باب الاقتصاد في المعيشة، والبيهقي 5/265 من طريقين عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جابر رفعه بلفظ "أيها الناس اتقوا الله وأجملوا في الطلب، فإن نفسًا لن تموت حتى تستوفي رزقها وإن أبطأ عنها، فاتقوا الله وأجملوا في الطلب، خذوا ما حلّ، ودعوا ما حرم."

3240- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه المصنف في "روضة العقلا" ص155 عن أبي خليفة، حدثنا محمد بن كثير، أنبأنا سفيان الثوري، عن أبي قيس "هو عبد الرحمن بن ثروان الأودي"، عن هزيل بن شرحبيل قال: جاء سائل ... وهذا مرسل، قال الحافظ العراقي في تخريج "الاحياء 4/257" بعد أن نسبه إلى المؤلف في "روضة العقلاء". ووصله الطبراني عن هزيل عن ابن عمر، ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه أبو نعيم في "أخبار أصبهان" 1/160 من طريق سفيان الثوري، عن أبي قيس الأودي، عن هزيل، عن عبد الله بن مسعود ...

ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اسے عطا کر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے حاصل کر لو اگر تم اس کے پاس نہ آتے' تو وہ تمہارے پاس آ جاتی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ اسْتِبْطَاءِ رِزْقِهِ مَعَ إِجْمَالِ الطَّلَبِ لَهُ بِتَرْكِ الْحَرَامِ وَالْإِقْبَالِ عَلَى الْحَلَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ رزق میں کوتاہی کو ترک کرتے ہوئے اس کی طلب میں اجمال رکھے اور حرام کو ترک کرے اور حلال کی طرف متوجہ ہو

3241 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُوْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، فَاِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَبْدٌ يَمُوْتُ حَتّٰى يَبْلُغَهُ اٰخِرُ رِزْقٍ هُوَ لَهُ، فَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ فِي الْحَلَالِ، وَتَرْكِ الْحَرَامِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رزق کی طرف جلدی نہ کرو' کیونکہ بندہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کے نصیب کا آخری رزق بھی اس تک نہیں پہنچ جاتا اور حلال کو طلب کرو اور حرام کو ترک کر دو۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّنَافُسِ عَلٰى طَلَبِ رِزْقِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ رزق کی طلب کرتے ہوئے راغب ہونے (یا لالچ کرنے) کو ترک کرے

3242 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ، وَسَوَاءً، ابْنَيْ خَالِدٍ، يَقُوْلَانِ:

3241– إسناده صحيح، وهو مكرر. "3239"

3242– سلام بن شرحبيل هو أبو شرحبيل، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَروِ عنه غير الأعمش، وباقي رجاله ثقات. وحبة وسواء من بني أسد بن خريمة، وقيل: من بني عامر بن ربيعة بن عامر بن صعصعة، وقيل: من خزاعة، لهما صحبة، عدادُهما في أهل الكوفة. وأخرجه أحمد 3/469 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/469، وابن ماجه "4165" في الزهد: باب التوكل واليقين، من طريق أبي معاوية، والبخاري في "الأدب المفرد" "453"، والطبراني "3479" من طريق جرير بن حازم كلاهما عن الأعمش، به.

(متن حدیث): اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلًا يَبْنِىْ بِنَاءً، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانَا، فَقَالَ: لَا تَنَافَسَا فِى الرِّزْقِ مَا هُزَّتْ رُءُوْسُكُمَا، فَاِنَّ الْاِنْسَانَ تَلِدُهُ اُمُّهُ وَهُوَ اَحْمَرُ لَيْسَ عَلَيْهِ قِشْرٌ، ثُمَّ يُعْطِيهِ اللّٰهُ وَيَرْزُقُهُ

حبہ بن خالد اور سواء بن خالد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ اس وقت کوئی تعمیر کررہے تھے جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ہمیں بلوایا اور فرمایا: تم رزق کی طرف اس طرح سے مائل نہ ہوجانا کہ اس کے نتیجے میں تمہارے سر گھوم جائیں (یا جب تک تمہارا سر گھومتا ہے یعنی جب تک تم زندہ ہو تم مکمل طور پر رزق کی طرف ہی متوجہ نہ رہنا)' کیونکہ جب انسان کو اس کی ماں جنم دیتی ہے' تو وہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے اس کے اوپر کھال بھی نہیں ہوتی پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے اور اسے رزق دیتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِى تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت اس حدیث کے برخلاف ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کرچکے ہیں

3243 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيُؤْجَرُ فِىْ نَفَقَتِهِ كُلِّهَا اِلَّا فِىْ هٰذَا التُّرَابِ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ: لَا يُؤْجَرُ اِذَا اَنْفَقَ فِى التُّرَابِ فَضْلًا عَمَّا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ مِنَ الْبِنَاءِ.

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا ماسوائے اس کے جو اس مٹی میں ہو (یعنی جو تعمیرات وغیرہ کی جائے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت کا مطلب یہ ہے: جب کوئی شخص مٹی میں وہ چیز خرچ کرے جو اس کی بنیادی ضروریات سے اضافی ہو تو اس پر اسے اجر نہیں دیا جائے گا۔

3243- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو ابن خالد بن ى زيد ثقة، وقد تتحرف في الأصل إلى "وهب"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه أحمد 5/109 و110، والحميدى "154"، والبخارى "5672" في المرضى: باب تمنى المريض الموت، والطبرانى "3632" و"3633" و"3635 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، بهذا الإسناد، موقوفًا على خباب. وأخرجه الترمذى "2483" فى صفة القيامة: باب رقم "40"، وابن ماجه "4163" فى الزهد: باب فى البناء والخراب، والطبرانى "3675" من طرق عن شريك.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُخَلِّفُ الْمَرْءُ بَعْدَهُ مِنْ مَالِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پیچھے جو مال چھوڑ کر جاتا ہے (وہ لوگوں کو ملتا ہے)

3244 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِي وَاِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثَةٌ: مَا اَكَلَ فَاَفْنَى، اَوْ مَا اَعْطَى فَاَبْقَى، اَوْ لَبِسَ فَاَبْلَى. وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ یہ کہتا ہے یہ میرا مال ہے' حالانکہ اس کے مال سے اس کو تین چیزیں ملتی ہیں وہ چیز جسے وہ کھا کر فنا کر دے اور جسے (اللہ کی راہ میں) دے کر باقی رکھے اور جسے پہن کر پرانا کر دے اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ رخصت ہونے والا ہے' جسے وہ لوگوں کے لیے چھوڑ جائے گا''۔

3244- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم "2959" في الزهد، عن سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، عن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والبيهقي 3/368-369 من طريقين عن محمد بن جعفر، عن العلاء، به. وفي الباب عن عبد الله بن الشخير عند مسلم "2958"، والترمذي "2342" و"3354"، والنسائي 6/238، وأحمد 4/24 و26، والطيالسي "1148"، والحاكم 2/534 و 4/322-323، البغوي "4055".

بَابُ فَضْلِ الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ کی فضیلت

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ آتَى الزَّكَاةَ مَعَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَصِلَتِهِ الرَّحِمَ

ایسے شخص کیلئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جونماز قائم کرنے اور صلہ رحمی کے ہمراہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے

3245 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْبُدِ اللّٰهَ لَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا - يَعْنِي النَّاقَةَ -

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، صلہ رحمی کرو اور اب اسے چھوڑ دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ اونٹنی کو چھوڑ دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ شُعْبَةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَاَبِيهِ جَمِيعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شعبہ نے یہ روایت عثمان بن عبداللہ اور ان کے والد دونوں سے سنی ہے

3246 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ

3245– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "3925" عن أبي خليفة، بهذا الإسناد.

3246– إسناده صحيح. حفص بن عمرو الربالي: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/418، والبخاري "5983" في الأدب: باب فضل صلة الرحم، ومسلم "13"، في الإيمان: باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، والنسائي 1/234 في الصلاة: باب ثواب من أقام الصلاة من طرق عن بهز، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري عن بهز في الزكاة، باب: وجوب الزكاة، بعد الحديث "1396"، ووصله في الأدب. وأخرجه البخاري "1396" و "5982" من طريقين عن شعبه، به. وأخرجه أحمد 5/417، ومسلم "13"، والطبراني "3924" و "3926"، والبغوي "8"

اَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ، اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: مَالَهُ مَالَهُ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَبٌ مَالَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا، قَالَ: كَاَنَّهٗ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے لوگوں نے کہا: اس کا مال اس کا مال۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارب ماله[1] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم نماز قائم کرو، تم زکوٰۃ ادا کرو، تم صلہ رحمی کرو اور اب اسے چھوڑ دو۔ راوی کہتے ہیں: گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر سوار تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ آتَى الزَّكَاةَ مَعَ سَائِرِ الْفَرَائِضِ، وَكَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لیے واجب ہو جاتی ہے جو دیگر تمام فرائض کے ہمراہ زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے اور وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے

3247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بْنِ يَحْيٰى بْنِ عِيْسٰى بْنِ هِلَالٍ التَّمِيْمِیُّ، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ *، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ الْاَغَرُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ عَبْدٍ يَعْبُدُ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

---

[1] اس لفظ سے مراد کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے اس لفظ کے بارے میں تین روایات ہیں ایک یہ ہے یہ جملہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں کی طرح استعمال ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کسی شخص کو کسی معمولی چیز کی ضرورت ہو۔ تیسرا یہ اس کا کیا معاملہ ہے؟

3247- صحيح لغيره رجاله رجال الصحيح، إلا أن فضيل بن سليمان وإن روى له الجماعة، لكن ليس له في البخاري سوى أحاديث توبع عليها، وقال ابوحاتم والنسائي: ليس بالقوي، وقال أبو زرعة: لين الحديث، وقال عباس الدوري عن ابن معين: ليس بثقة. وأخرجه الحاكم 1/23 من طريق أحمد بن النضر بن عبد الوهاب، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، سمع عبيد الله بن سلمان "تحرف في المطبوع إلى: سليمان"، عن أبيه، عن أبي ايوب الانصاري ... فذكره، وزاد في اخرة: فسألوه: ما الكبائر؟ قال: "الإشراك بالله، والفرار من الزحف، وقتل النفس." وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولا أعرف له علة ولم يخرجاه، وتعقبه الذهبي بقوله: عبيد الله عن أبيه سلمان خرج له البخاري فقط. وأخرجه أحمد 5/413 و 413-414، والنسائي 7/88 في تحريم الدم: باب ذكر الكبائر، والطبراني "3885" من طرق عن بقية بن الوليد.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لِسَلْمَانَ الْاَغَرِّ ابْنَانِ: اَحَدُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ، وَالْاٰخَرُ عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَجَمِيْعًا حَدَّثَا عَنْ اَبِيْهِمَا، وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بندہ بھی اللہ کی عبادت کرتا ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سلمان اغر نامی راوی کے دو بیٹے ہیں ان میں سے ایک عبداللہ ہے اور دوسرا عبیداللہ ہے اور ان دونوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے یہاں اس کا راوی عبداللہ ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ النَّقْصِ عَنِ الْمَالِ بِالصَّدَقَةِ مَعَ اِثْبَاتِ نَمَائِهٖ بِهَا

صدقہ کرنے کی وجہ سے مال میں کمی ہونے کی نفی کا تذکرہ اور صدقہ کی وجہ سے اس میں اضافے کے اثبات کا تذکرہ

3248 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَلَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَلَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے۔''

ذِكْرُ اسْتِيفَاءِ الْمَرْءِ الثَّوَابَ الْجَزِيلَ فِي الْعُقْبَى بِاِعْطَائِهٖ صَدَقَةَ مَاشِيَتِهٖ فِي الدُّنْيَا

آدمی کو آخرت میں وہ مکمل ثواب ملنے کا تذکرہ جو دنیا میں اپنے جانوروں کے زکوٰۃ ادا کرنے کے نتیجے میں ملے گا

3248- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "روضة العقلاء" للمؤلف ص 59 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب. بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/396، ومسلم "2588" في البر والصلة: باب استحباب العفو والتواضع، وابن خزيمة "2438"، والبيهقي 4/187و 8/162و 10/235، والبغوي "1633" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/235، و386، و438، والترمذي "2029" في البر والصلة: باب ما جاء في التواضع، والبغوي "1633" من طرق عن العلاء، به. وأخرجه مالك في "الموطأ" 2/1000 عن العلاء بن عبد الرحمن. من قوله. ثم قال مالك: لا أدري أيرفع هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم أم لا. قال ابن عبد البر في "التمهيد" فيما نقله عنه الزرقاني 4/427-: مثله لا يكون رأيًا، وأسنده عنه جماعة، وهو محفوظ مسند.

3249 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سمندروں کے پرے بھی عمل کرلو، تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی بھی چیز چھوڑے گا نہیں (یعنی ہر چیز کا تمہیں بدلہ دے گا)۔

3249– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري "1452" في الزكاة: باب زكاة الإبل، و "3923" في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، و "6165" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك"، ومسلم "1865" في الإمارة: باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام، وأبوداؤد "2477" في الجهاد: باب ما جاء في الهجرة وسكنى البدو، والنسائي 7/143–144 في البيعة: باب شأن الهجرة، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/14و 64، والبخاري "2633" في الهبة: باب فضل المنيحة، و "3923"، ومسلم "1865" من طرق عن الأوزاعي، به . زاد أحمد والبخاري: "هل تمنح منها؟ " قال: نعم، قال: "هل تحلبها يوم وردها؟ " قال: نعم ...

بَابُ الْوَعِيْدِ لِمَانِعِ الزَّكَاةِ

باب زکوٰۃ نہ دینے والے کے لیے وعید کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الشُّحِّ فِيْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، وَالْجُبْنِ فِيْ قِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے فرائض کے بارے میں کنجوسی پر عمل پیرا ہو اور اللہ کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے میں بزدلی کا مظاہرہ کرے

3250 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ، وَجُبْنٌ خَالِعٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی میں سب سے بری چیز وہ کنجوسی ہے' جو غمگین کردے اور وہ بزدلی ہے' جو حواس رخصت کردے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ اجْتِمَاعِ الْاِيْمَانِ وَالشُّحِّ عَنْ قَلْبِ الْمُسْلِمِ

مسلمان کے دل میں ایمان اور کنجوسی کے اکٹھے ہونے کی نفی کا تذکرہ

3251 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانَ الْقَطَّانُ، بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانَ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3250– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عبد العزيز بن مروان أخو الخليفة عبد الملك، فمن رجال أبي داوٗد وهو صدوق. المقرء: هو أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد المكي. وأخرجه أحمد 2/320، وأبو داوٗد "2511" في الجهاد: باب في الجرأة والجبن، والبخاري في "التأريخ" 6/8–9، والبيهقي 9/170 من طرق عن المقرء، بهٰذا الإسناد. وقد جوّد الحافظ العراقي إسناده في "تخريج الإحياء." وأخرجه ابن أبي شيبة 9/98، وأحمد 2/302، وأبو نعيم في "الحلية" 9/50 من طريقين عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن موسى بن عُلَي، به.

(متن حدیث): لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں ایک بندے کے اندر اکٹھے نہیں ہو سکتے اور کنجوسی اور ایمان ایک بندے کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔''

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُمْتَنِعَ عَنْ اِعْطَاءِ الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدَّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنا جس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور (اور اس شخص پر لعنت کرنا) جو دیہاتی ہجرت کرنے کے بعد مرتد ہو گیا تھا

3252 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): آكِلُ الرِّبَا وَمُوكِلُهُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدَاهُ اِذَا عَلِمُوا بِهِ، وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ لِلْحُسْنِ،

3251- حديث صحيح لغيره، صفوان بن أبي يزيد، ويقال ابن سليم، ويقال: ابن يزيد، روى عنه جمع وذكره في "الثقات"، والقعقاع بن اللجلاج، يقال: حصين، ويقال: خالد: مجهول لم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/342، والبخاري في "الأدب المفرد" "281"، و "التأريخ" 4/307، والنسائي 6/13و 13-14 في الجهاد: باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، والحاكم 2/72، والبيهقي 9/161، والبغوي "2619" من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد. وله طريق اخر يتقوى به أخرجه أحمد 2/340، والنسائي 6/12-13 من طريق الليث، عن محمد بن عجلان، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عن أبي هريرة رفعه، وهذا سند حسن، وصححه الحاكم 2/72 على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 5/334 و 9/97، وأحمد 2/256 و 342، وهناد في "الزهد" "467"، والنسائي 6/14 من طريقين عن صفوان بن أبي يزيد، عن اللجلاج، به. وله شاهد من حديث أنس بن مالك رواه بحشل في "تأريخ واسط" ص69 عن محمد بن حرب، حدثنا يحيى بن المتوكل، حدثنا هلال بن أبي هلال، عن أنس بن مالك. وهذا سند حسن في الشواهد. وللقسم الأول من الحديث طريق اخر عن أبي هريرة سيرد عند المؤلف برقم."4588"

3252- حديث صحيح، إسناده ضعيف لضعف الحارث بن عبد الله وهو الأعور، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وله طريق اخر عند ابن خزيمة والحاكم يتقوى بها فيصح. وأخرجه أحمد 1/409 و 430 و 465، والنسائي 8/147 في الزينة: باب الموتشمات، وفي السير كما في "التحفة" 7/18، وأبو يعلى "5241" من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وقال أحمد في الموضع الثاني: قال"أي الأعمش": فذكرته لإبراهيم، فقال: حدثني علقمة، قال عبد الله: آكل الربا وموكله سواء. وهذا سند صحيح. وأخرجه عبد الرزاق "15350" عن معمر، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ ابن مسعود. قلت: وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "2250"، والحاكم 1/387- 388، وعنه البيهقي 9/19 من طريقين عن يحيى بن عيسى الرملي، عن الأعمش

وَلَاوِي الصَّدَقَةِ، وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهٖ مَلْعُونُونَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کھانے والا، اسے کھلانے والا، اسے لکھنے والا، اس کے دونوں گواہ جب یہ عمل کریں اور جسم گودنے والی عورت اور خوبصورتی کے لیے گودوانے والی عورت اور زکوٰۃ میں خیانت کرنے والا اور ہجرت کرنے کے بعد مرتد ہونے والا دیہاتی' یہ سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' قیامت کے دن ملعون ہوں گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مَنْ لَّمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ مَالِهٖ فِي الْقِيَامَةِ

جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اسے ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ

3253 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ عَبْدٍ لَهٗ مَالٌ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهٗ اِلَّا جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمَى عَلَيْهِ صَفَائِحُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، يُكْوٰى بِهَا جَبِينُهٗ وَظَهْرُهٗ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيلَهٗ اِمَّا اِلَى جُنَّةٍ وَّاِمَّا اِلٰى نَارٍ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ تَسِيرُ عَلَيْهِ، كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُولَاهَا، حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيلَهٗ اِمَّا اِلَى جُنَّةٍ وَّاِمَّا اِلٰى نَارٍ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ، فَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ، كُلَّمَا مَضَتْ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُولَاهَا، حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيلَهٗ اِمَّا اِلَى جُنَّةٍ وَّاِمَّا اِلٰى نَارٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی بندے کے پاس مال موجود ہو' جس کی وہ زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لیے (مال کو) جمع کرے گا اور اسے تختیوں کی شکل میں جہنم کی آگ سے گرم کیا جائے گا' جس کے ذریعے اس کی پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا' جس وقت تک اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر دیتا جو ایک

3253- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن خزيمة "2253" عن زياد بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "6858"، وأحمد 2/262 و 276 و 383، ومسلم "987" "26" في الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، وأبو داوُد "1658" و "1659" في الزكاة: باب في حقوق المال، وابن خزيمة "2252"، والبيهقي 4/81 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به . وأخرجه مسلم "987"، والبيهقي 4/119 و 137و 183 و 7/3، والبغوي "1562" من طريق زيد بن أسلم، عن أبي صالح، به . وأخرجه النسائي 5/12-13 في الزكاة: باب الغليظ في حبس الزكاة، من طريق يزيد بن زريع.

ایسے دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی جو تمہاری گنتی کے حساب سے ہیں پھر اس کے بعد وہ شخص اپنا راستہ دیکھ لے گا جو جنت کی طرف جاتا ہوگا یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا اور جو شخص اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اسے اونٹوں کے سامنے کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا وہ اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے ہوں گے وہ اونٹ اس پر سے گزریں گے جب آخری اس پر سے گزر جائے گا' تو پہلا دوبارہ اس پر آئے گا اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر دے گا جو ایسے دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس (**50**) ہزار سال کے برابر ہوگی پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا جو یا' تو جنت کی طرف جاتا ہوگا یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا بکریوں کا جو بھی مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہوگا اسے ان بکریوں کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا وہ بکریاں پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہوں گی وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی ان میں کوئی بکری ٹیڑھے سینگ والی یا بغیر سینگ کے نہیں ہوگی جب ان میں سے آخری اس پر سے گزر جائے گی' تو پہلے والی واپس اس پر آئے گی اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک اللہ تعالیٰ اس دن میں اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا جس دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھ لے گا جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصَفِ مَا يُعَذَّبُ بِهٖ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ لَّمْ يَخْرُجْ حَقَّ اللّٰهِ مِنْ مَالِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس صفت کے بارے میں ہے کہ اس شخص کو قیامت کے دن کیا عذاب دیا جائے گا جو اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا نہیں کرتا

3254 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): يَاْتِي الْمَالُ الَّذِي لَمْ يُعْطَ الْحَقُّ مِنْهَا، فَتَطَاُ الْاِبِلُ سَيِّدَهَا بِاَخْفَافِهَا، وَيَاْتِي الْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فَتَطَاُ صَاحِبَهَا بِاَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا، وَيَاْتِي الْكَنْزُ شُجَاعًا اَقْرَعَ، فَيَلْقَى صَاحِبَهُ فَيَفِرُّ مِنْهُ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُهُ وَيَفِرُّ مِنْهُ، فَيَقُوْلُ: مَا لِي وَمَا لَكَ؟، فَيَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ، فَيَتَلَقَّاهُ صَاحِبُهُ بِيَدِهِ فَيَلْقَمُ يَدَهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3254- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجه "1786" في الزكاة، باب: ماجاء في منع الزكاة، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، عن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/520، والبخاري "1402" في الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، و "4659" في التفسير: باب تفسير قوله تعالى: (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ...) (التوبة: من الآية34)، والنسائي 6/23-24 في الزكاة: باب مانع زكاة الإبل، من طرق عَنْ اَبِيْ الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه أحمد 2/316 و 489، والبخاري "6957" من طريقين عن أبي هريرة.

''وہ مال (قیامت کے دن) آئے گا' جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی ہوگی' تو (اس میں سے) اونٹ اپنے آقا کو اپنے پاؤں کے ذریعے روندے گا، گائے اور بکریاں آئیں گی اپنے مالک کو اپنے پاؤں کے ذریعے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ذریعے ماریں گی۔ خزانہ ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اپنے مالک کے پیچھے جائے گا وہ مالک اس سے بھاگے گا پھر وہ اس کے سامنے آجائے گا پھر وہ اس سے بھاگے گا' تو وہ کہے گا میرا تمہارا کیا واسطہ ہے' تو وہ خزانہ کہے گا میں تمہارا خزانہ ہوں میں تمہارا خزانہ ہوں پھر اس کا مالک اپنا ہاتھ اس کی طرف کرے گا' تو وہ اس کے ہاتھ کو چبا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصَفِ الَّذِى تَطَأُ بِهِ ذَوَاتُ الْأَرْوَاحِ أَرْبَابَهَا فِى الْقِيَامَةِ إِذَا لَمْ يَخْرُجْ حَقَّ اللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ قیامت کے دن جانور اپنے مالکوں کو ماریں گے جب وہ مالک ان میں سے اللہ کا حق یعنی (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا

3255 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِى أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُكَسَّرٌ قَرْنُهَا، وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاغِرًا فَاهُ، فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ: كَنْزُكَ الَّذِى خَبَّأْتَهُ، فَإِذَا رَأَى أَنْ لَّا بُدَّ لَهُ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِى فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اونٹوں کا جو بھی مالک ان کے بارے میں بھلائی نہیں کرے گا (یعنی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا)' تو وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ (صحت مند ہو کر) آئیں گے اس شخص کو ان کے سامنے ایک کھلے میدان میں بٹھا دیا جائے گا وہ

3255- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير فمن رجال مسلم، وروى له البخارى مقرونًا. وأخرجه أحمد 3/321 عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "6859" و "6866" عن ابن جريج، به. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/321، والدارمى 1/380، ومسلم "988" "27" فى الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، وابن الجارود "335"، والبيهقى 4/183. وأخرجه ابن أبى شيبة 3/213، والدارمى 1/379- 380، ومسلم "988" "28"، والنسائى 5/27 فى الزكاة: باب مانع زكاة البقر، والبيهقى 4/182-183 من طريق عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِى سُلَيْمَانَ، عَنْ أبى الزبير، به.

اپنی ٹانگوں اور پاؤں کے ذریعے اسے ماریں گے۔ گائے کا مالک (جو ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا) تو وہ گائے قیامت کے دن پہلے سے زیادہ (صحت مند ہو کر) آئیں گی اس شخص کو ان کے سامنے ایک کھلے میدان میں بٹھا دیا جائے گا وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی ان میں کوئی ایسی گائے نہیں ہوگی جو بغیر سینگ کے ہو یا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ خزانے کا جو بھی مالک (اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا) تو وہ خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اپنا منہ کھول کر اس کے پیچھے جائے گا' جب وہ اس کے قریب آئے گا' تو یہ اس سے بھاگے گا' تو اس کا پروردگار اسے پکارے گا: یہ وہ تمہارا خزانہ ہے' جسے تم نے سنبھال کے رکھا ہوا تھا جب وہ شخص یہ دیکھے گا کہ اب وہ اس سے نہیں بچ سکتا تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ کی طرف بڑھائے گا' تو وہ سانپ اس کے ہاتھ کو یوں چبالے گا' جس طرح اونٹ کوئی چیز چباتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيْرَ وَالْحَقَّ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ خَبَرٍ اُرِيْدَ بِهِمَا الزَّكَاةُ الْفَرْضِيَّةُ دُوْنَ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ بھلائی اور وہ حق جس کا ذکر ہم نے اس روایت میں کیا ہے اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے نفلی ادائیگی مراد نہیں ہے

3256 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا اِلَّا مُثِلَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهُ، تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا، كُلَّمَا ذَهَبَ اُخْرَاهَا رَجَعَ اُوْلَاهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ بَيْنَ النَّاسِ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جو شخص مرتے ہوئے اونٹ یا گائے یا بکریاں چھوڑ جائے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو' تو قیامت کے دن انہیں پہلے سے بڑے اور پہلے سے بھاری بھر کم وجود میں اٹھایا

3256– إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 5/157– 158، ومسلم "990" في الزكاة: باب تغليظ عقوبة من لا يؤدي الزكاة، وابن ماجه "1785" في الزكاة: باب ما جاء في منع الزكاة، والنسائي 5/29 في الزكاة: باب مانع زكاة الغنم، وابن خزيمة "2251"، والبيهقي 4/97 من طريق وكيع، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1460" في الزكاة: باب زكاة البقر، ومسلم "990"، والترمذي "617" في الزكاة: باب ما جاء عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في منع الزكاة من التشديد، والدارمي 1/381، من طرق عن الأعمش، به.

جائے گا وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گے اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے جب ان میں سے آخری چلا جائے گا' تو پہلے والا پھر آ جائے گا اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر دے گا"

ذِكْرُ وَصَفِ عُقُوبَةِ مَنْ خَلَّفَ كَنْزًا فِي الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن ملنے والی سزا کی اس صفت کا تذکرہ جو اس شخص کو ملے گی جو خزانہ چھوڑ کر جائے گا

3257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ كَنْزًا مُثِّلَ لَهُ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَتْبَعُهُ، فَيَقُولُ: مَنْ اَنْتَ؟، فَيَقُولُ: اَنَا كَنْزُكَ الَّذِي خَلَّفْتَ بَعْدَكَ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ يَدَهُ فَيَقْضِمُهَا، ثُمَّ يَتْبَعُهُ سَائِرَ جَسَدِهِ

✿✿ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اپنے بعد خزانہ چھوڑ کر جائے گا' تو قیامت کے دن اس خزانے کو ایک گنجے سانپ کی شکل دے دی جائے گی' جس کی دو زبیب (اس سے مراد اطراف سے نکلے ہوئے دانت ہیں یا آنکھ کے اوپر موجود دو سیاہ نقطے ہیں) ہوں گی وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا وہ شخص دریافت کرے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہارا وہ خزانہ ہوں جسے تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے تھے پھر وہ خزانہ مسلسل اس کے پیچھے رہے گا' یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھائے گا وہ خزانہ اس کے ہاتھ کو چبا لے گا اور پھر اس کے بعد اس کے پورے وجود کو نگل لے گا"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ خَلَّفَ كَنْزًا يَتَعَوَّذُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص خزانہ چھوڑ کر جائے گا قیامت کے دن وہ اس خزانہ سے پناہ مانگے گا

3258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3257– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير معدان بن أبي طلحة فمن رجال مسلم. وأخرجه أبونعيم في " الحلية" 1/181 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1408"، والحاكم 388/1–389، والبزار "882" من طرق عن يزيد بن زريع. وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، وقال الذهبي: على شرطهما. وقال الهيثمي في "المجمع" 3/64: رواه البزار، وقال: إسناده حسن، قلت: رجاله ثقات.

(متن حدیث): يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ، يَتْبَعُ صَاحِبَهُ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ اُصْبُعَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کسی ایک شخص کا خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا وہ اپنے مالک کے پیچھے جائے گا وہ مالک اس سے بچنے کی کوشش کرے گا' لیکن وہ اس کے پیچھے رہے گا' یہاں تک کہ وہ اپنی انگلیاں اس (سانپ) کے منہ میں دیدے گا''

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ الْكَنَّازِينَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

خزانہ اکٹھا کرنے والوں کو جہنم کی آگ میں ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3259 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَسَدِيُّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَبَيْنَا اَنَا فِيْ حَلْقَةٍ وَّفِيْهَا مَلَاٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ، اَخْشَنُ الثِّيَابِ، اَخْشَنُ الْجَسَدِ، اَخْشَنُ الْوَجْهِ، فَقَامَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: بَشِّرِ الْكَنَّازِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِمْ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ، وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ، فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ، فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: وَاَدْبَرَ، فَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ، فَقُلْتُ: مَا رَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ اِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتَ لَهُمْ، قَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ، اِنَّ خَلِيْلِي اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ: فَاَجَبْتُهُ، قَالَ: اَتَرٰى اُحُدًا، قَالَ: فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّهُ

3258– إسناده قوى رجاله ثقات غير ابن عجلان، وهو صدوق أخرج له مسلم متابعة والبخارى تعليقًا. أبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه النسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 9/444 عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن يعقوب بن عبد الله الأشج، عن القعقاع، بهٰذا الإسناد. وهٰذا سند صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/355، والبخارى "1403" فى الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، و "4565" فى التفسير: باب تفسير قوله تعالى: (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ) (آل عمران: من الآية180)، والنسائى 5/39 فى الزكاة: باب مانع زكاة ماله، والبيهقى 4/81 من طريق عبد الله بن دينار، عن أبى صالح، به. وأخرجه أحمد 2/279 من طريق عاصم، عن أبى صالح، به.

3259–"إسناده صحيح على شرط البخارى. إسماعيل بن إبراهيم الأسدى، هو ابن علية سمع من الجُريرى سعيد بن إياس قبل اختلاطه، وأبو العلاء: هو يزيد بن عبد الله ابن الشخير. وأخرجه أحمد 5/160، ومسلم "992" فى الزكاة: باب فى الكنازين للأموال والتغليظ عليهم، من طريق إسماعيل بن علية، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخارى "1407" فى الزكاة: باب ما أدّى زكاته فليس بكنز، من طريق عبد الأعلى وعبد الوارث.

يَبْعَثُنِي لِحَاجَةٍ لَهُ، فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي اَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ كُلَّهُ غَيْرَ ثَلَاثَةِ دَنَانِيرَ، ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا، قَالَ: قُلْتُ: مَا لَكَ وَلِاِخْوَانِكَ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: لَا وَرَبِّكَ لَا اَسْاَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيهِمْ فِي دِينِي حَتّٰى اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اس میں قریش کے کچھ افراد بھی تھے اسی دوران ایک صاحب وہاں آئے جنہوں نے کھردرے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ان کا جسم بھی کھردرا تھا چہرہ بھی کھردرا تھا وہ ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور بولے: خزانے جمع کرنے والوں کو انگاروں کی اطلاع دے دو جنہیں ان کے لیے جہنم کی آگ میں بھڑکایا جا رہا ہے اور پھر اسے ان میں سے کسی ایک شخص کے سینے پر رکھا جائے گا' یہاں تک کہ وہ انگارہ اس کے کندھے کی طرف سے نکل جائے گا اور اسے اس شخص کے کندھے پر رکھا جائے گا' تو وہ اس کے سینے سے نکل جائے گا' تو لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے انہیں کوئی جواب دیا ہو پھر وہ صاحب چلے گئے میں ان صاحب کے پیچھے گیا وہ ایک ستون کے پاس جا کے بیٹھ گئے میں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ ان سب لوگوں نے آپ کی اس بات کو ناپسند کیا ہے' جو آپ نے ان سے کہی ہے' تو اس شخص نے کہا: یہ لوگ عقل نہیں رکھتے ہیں میرے خلیل حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا اور فرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے احد کو دیکھا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ دھوپ کتنی تیز ہے میرا یہ خیال تھا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی کام سے مجھے بھیجنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اس (احد پہاڑ) جتنا سونا ہو اور میں اس سب کو خرچ کر دوں' لیکن تین دینار خرچ نہ کروں (یعنی میں اسے بھی خرچ کر دوں گا)۔

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا) یہ لوگ ہیں کہ یہ دنیا جمع کیے جا رہے ہیں انہیں کسی چیز کی عقل ہی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کا اور آپ کے قریشی بھائیوں کا کیا واسطہ۔ انہوں نے فرمایا: جی نہیں تمہارے پروردگار کی قسم! میں ان لوگوں سے دنیا نہیں مانگوں گا' نہ ہی اپنے دین کے بارے میں ان سے مسئلہ دریافت کروں گا' یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِي ذَرٍّ هٰذَا سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے یہ بات انہوں نے اپنی طرف سے بیان نہیں کی ہے

3260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خُلَيْدٌ الْعَصَرِيُّ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَشِّرِ الْكَنَّازِينَ فِيْ ظُهُورِهِمْ بِكَيٍّ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ، وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ، ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَبُوْ ذَرٍّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُ قُبَيْلُ؟، قَالَ: مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْعَطَاءِ، قَالَ: خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً، فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ

احنف بن قیس کہتے ہیں: میں قریش کے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے انہوں نے فرمایا: خزانے جمع کرنے والوں کو یہ اطلاع دے دو کہ ان کی پشتوں کو اس چیز کے ذریعے داغا جائے گا جوان کے پہلو سے نکل جائے گی اور اس چیز کے ذریعے داغا جائے گا جوان کی گدی کی طرف ڈالی جائے گی تو سامنے کی طرف سے نکل جائے گی پھر وہ ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا میں نے کہا: ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے آپ کو جو بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کیا چیز ہے انہوں نے فرمایا: میں نے صرف وہی بات بیان کی ہے جو میں نے ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے دریافت کیا: پھر آپ اس تنخواہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: تم اسے حاصل کرلو کیونکہ اب اس کے ذریعے ضروریات پوری کی جاتی ہیں لیکن جب یہ تمہارے دین کی قیمت بنے تو تم اسے چھوڑ دو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْعُقُوبَاتِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا هِيَ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مِنْ مَالِهِ دُونَ مَنْ زَكَّاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ سزائیں جن کا ہم نے اس سے پہلے

ذکر کیا ہے یہ اس شخص کو ملیں گی جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے یہ حکم اس کے لیے نہیں ہے جو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے

3261 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَاْتِي الْمَالُ الَّذِي لَا يُعْطَى فِيْهِ الْحَقُّ تَطَاُ الْاِبِلُ سَيِّدَهَا بِاَخْفَافِهَا، وَيَاْتِي الْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فَتَطَاُ صَاحِبَهَا بِاَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا، وَيَاْتِي الْكَنْزُ شُجَاعًا اَقْرَعَ فَيَلْقَى صَاحِبَهُ، فَيَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُهُ وَيَفِرُّ مِنْهُ، وَيَقُوْلُ: مَا لِي وَلَكَ؟، فَيَقُوْلُ: اَنَا كَنْزُكَ، فَيَلْقَمُ يَدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ مال آئے گا، جس کا حق (یعنی زکوٰۃ) نہیں ادا کیا گیا ہوگا اونٹ اپنے مالک کو اپنے پاؤں کے ذریعے روندے گا۔

3260- "إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الأشهب: هو جعفر بن حيان العطاري. وأخرجه مسلم "992" "35" في الزكاة: باب في الكنازين للأموال والتغليظ عليهم، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد.

3261- "إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر ."3254"

گائے اور بکریاں آئیں گی اپنے مالک کو اپنے پاؤں کے ذریعے روندیں گی اور سینگوں کے ذریعے ماریں گی۔ خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اپنے مالک کے پیچھے جائے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا وہ پھر اس کے سامنے آجائے گا: پھر اس سے بھاگے گا اور یہ کہے گا میرا تمہارے ساتھ کیا واسطہ ہے' تو وہ کہے گا میں تمہارا خزانہ ہوں پھر وہ اس کے ہاتھ کو چبا لے گا''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْكَنْزَ الَّذِي يَسْتَوْجِبُ صَاحِبُهُ الْمُكْتَنِزُ الْعُقُوبَةَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي أُخْرَاهُ هُوَ الْمَالُ الَّذِي لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، وَاِنْ كَانَ ظَاهِرًا، دُونَ مَا اَدَّى زَكَاتَهُ وَاِنْ كَانَ مَدْفُونًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ وہ خزانہ جسے اکٹھا کرنے والے شخص کو

اللہ تعالیٰ آخرت میں سزا دے گا اس سے مراد وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی تھی خواہ وہ مال ظاہر ہو اس سے وہ مال مراد نہیں جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو خواہ وہ مال مدفون ہو

3262 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتّٰى دَنَا، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟، قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟، قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجد سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی' لیکن وہ کیا کہہ رہا ہے یہ سمجھ نہیں آتا تھا جب وہ قریب ہوا' تو پتہ چلا کہ وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں (فرض ہیں) اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر (کوئی نماز ادا کرنا) فرض ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں' البتہ اگر تم نوافل ادا کرو (تو یہ بہتر ہیں) راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا (فرض ہے) اس نے دریافت کیا: کیا ان کے علاوہ (کوئی اور روزے بھی) مجھ پر لازم ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں' البتہ اگر تم نفل (روزے رکھو تو یہ بہتر ہیں)۔

3262--"إسناده صحيح على شرطهما. أبو سهيل: هو نافع بن مالك بن أبي عامر الأصبحي. وهو في "الموطأ" 1/175. وهو مكرر الحديث "1724".

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا' تو اس نے دریافت کیا: اس کے علاوہ (کوئی ادائیگی) بھی مجھ پر لازم ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں' البتہ اگر تم نفلی طور پر (صدقہ وخیرات کرو' تو یہ بہتر ہیں) راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور اس میں کوئی کمی بھی نہیں کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے سچ کہا' تو یہ کامیاب ہو گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ النَّارَ تَجِبُ لِمَنْ مَاتَ وَقَدْ خَلَّفَ الصَّفْرَاءَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ جہنم اس شخص کے لیے واجب ہو جائے گی جو ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ اپنے پیچھے اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا میں سے زردی (یعنی سونا، یعنی دینار) چھوڑ کر جاتا ہے

3263 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَوَجَدُوا فِي شَمْلَتِهِ دِينَارَيْنِ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَيَّتَانِ

❀❀ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا' تو لوگوں کو ان کی چادر میں دو دینار ملے لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں داغ لگانے والے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُوهِمُ مُسْتَمِعِيهِ: اَنْ لَّا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَّمُوتَ وَيُخَلِّفُ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لِمَنْ بَعْدَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے سننے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ مسلمان کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ایسی حالت میں انتقال کرے کہ وہ اپنے بعد اس دنیا میں کوئی بھی چیز چھوڑ کر جائے

3263- إسناده حسن. عاصم: هو ابن أبي النجود، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه أحمد 1/457، وأبو يعلى "5037"، والبزار "3652" من طرق عن حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 10/240: وفيه عاصم بن بهدلة، وقد وثقه غير واحد، وبقية رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 1/405 و412 و415 و421، وأبو يعلى "4997" من طرق عن عاصم. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

3264 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث):كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجِنَازَةٍ، فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ، قَالُوْا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: ثَلَاثُ كَيَّاتٍ ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّانِيَةِ، فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَكَ مِنْ دَيْنٍ، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ، قَالُوْا: لَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ دَيْنُهُ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: تین دینار۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ایسی چیزیں جن سے داغ لگایا جائے گا۔ ایک اور جنازہ آیا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نماز جنازہ ادا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ انصار میں سے ایک صاحب جن کا نام حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تھا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے قرض کی ادائیگی میرے ذمے ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ وَ ثَلَاثُ كَيَّاتٍ، اَرَادَ بِهِ اَنَّ الْمُتَوَفّٰى كَانَ يَسْاَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا وَتَكَثُّرًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''دومرتبہ داغنا یا تین مرتبہ داغنا'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ مرحوم شخص لوگوں سے لپٹ کر سوال کرتا تھا مال زیادہ کرنے کے لیے (لوگوں سے مانگتا تھا)

3265 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

3264- إسناده صحيح على شرط البخاري، فإن مسدَّدًا لم يُخرج له مسلم. وأخرجه الطبراني "6291" عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/50، والنسائي 4/65 في الجنائز: باب الصلاة على من غلّ، من طريق يحيى بن سعيد، به. وأخرجه أحمد 4/47، والبخاري "2289" في الحوالة: باب إذا أحال دين الميت على رجل جاز، و "2295" في الكفالة: باب من تكفّل عن ميت دينًا فليس له أن يرجع، والطبراني "6290"، والبيهقي 6/72و 75 من طرق عن يزيد بن أبي عبيد، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/371، والطبراني "6258" من طريق إياس بن سلمة، عن أبيه سلمة بن الأكوع.

3265- فضيل بن سليمان كثير الخطأ، وباقي السند رجاله ثقات.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ یَحْیَی الْاَسْلَمِیُّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَسِّمُ ذَهَبًا اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِیْ، فَاَعْطَاهُ، ثُمَّ قَالَ: زِدْنِیْ فَزَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ وَلّٰی مُدْبِرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَاْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیْهِ، ثُمَّ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ وَلّٰی مُدْبِرًا وَقَدْ جَعَلَ فِیْ ثَوْبِهٖ نَارًا اِذَا انْقَلَبَ اِلٰی اَهْلِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونا تقسیم کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عطا کر دیا پھر اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزید دیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزید عطا کیا ایسا تین مرتبہ ہوا پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کر دیتا ہوں وہ پھر مجھ سے مانگتا ہے' تو میں اسے عطا کر دیتا ہوں ایسا تین مرتبہ ہوتا ہے پھر وہ شخص مڑ کر چلا جاتا ہے' حالانکہ اس نے اپنے کپڑے میں آگ ڈالی ہوئی ہوتی ہے' اس وقت جب وہ اپنے گھر واپس جا رہا ہوتا ہے۔

3266– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن المثنى والد محمد، فمن رجال البخاري، وقد اختلف فيه قول ابن معين، فقال مرة: صالح، ومرة: ليس بشيء، وقواه أبو زرعة وأبو حاتم والعجلي، وأما النسائي، فقال: ليس بالقوي، وقال العقيلي: لا يتابع في أكثر حديثه. قلت: وقد تابعه على حديثه هذا حماد بن سلمة، فرواه عن ثمامة أنه أعطاه كتابًا زعم أن أبا بكر كتبه لأنس وعليه خَاتَمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بعثه مصدقا.. فذكر الحديث هكذا أخرجه أبو داوُد "1567" عن أبي سلمة عنه، وأخرجه أحمد في "مسنده" 1/11و12 قال: حدثنا أبو كامل، حدثنا حماد، قال: أخذت هذا الكتاب من ثمامة بن عبد الله بن أنس، عن أنس أن أبا بكرن فذكره ... وقال إسحاق بن راهويه في "مسنده": اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أخذنا هذا الكتاب من ثمامة يحدثه عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... قَالَ الحافظ في "الفتح" 3/318: فوضح أن حماد سمعه من ثمامة واقرأه الكتاب، فانتفى تعليل من أعله بكونه مكاتبة، وانتفى تعليل من أعله بكون عبد الله بن الدشني لم يتابع عليه. وأخرجه ابن خريمة "2261" و "2279" و"2281" و "2296" عن محمد بن بشار، ومحمد بن يحيي، ومحمد بن المثني، ويوسف بن موسى، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1800" في الزكاة: باب إذا أخذ المصدق سنًا دون سن أو فوق عن محمد بن بشار ومحمد بن يحيي ومحمد بن مرزوق، عن محمد بن عبد الله، به. أخرجه البخاري "1448" في الزكاة باب العرض في الزكاة، و "1450" باب لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع، و "1451" باب ما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية، و "1453" باب من بلغت عنده صدقة بنت مخاض وليست عنده، و "1454" باب الزكاة الغنم، و "1455" باب لا تؤخذ في الصدقة هزمة ولا ذات عوار ولا تيس إلا ما شاء المصدق، و "2487" في الشركة: باب ما كان من الخليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية في الصدقة، و "6955" في الحيل: باب في الزكاة وأن لا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة، والطحاوي 2/33، وابن الجارود "342"، والبيهقي 4/85، والدارقطني 2/113– 114، والبغوي "157" من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، به. وأخرجه أحمد 1/11– 12، وأبو داوُد "1567" في الزكاة: باب في زكاة السائمة، والنسائي 5/18–23في الزكاة: باب زكاة الإبل، و 27–29باب زكاة الغنم، وأبو يعلى "127"، وأبو بكر المروزي في "مسند أبي بكر" "70"، والحاكم 1/39– 392 و392، والبيهقي 4/86، والدارقطني 2/114– 116 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثمامة، به. وهذا سند صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال الدراقطني: إسناده صحيح،

بَابُ فَرْضِ الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ کی فرضیت

ذِكْرُ تَفْصِيلِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَجِبُ فِيْ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

زکوٰۃ کی اس تفصیل کا تذکرہ جو جانوروں کے بارے میں لازم ہوتی ہے

3266 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْبُجَيْرِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، بِبُسْتَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ حِينَ وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ هٰذَا الْكِتَابَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهَا، فِيْ اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِينَ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِينَ اِلٰى سِتِّينَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِينَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ اِلٰى تِسْعِينَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدَى وَتِسْعِينَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِئَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَاَنَّ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا ابْنَةُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِي شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَّيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ

شَاتَيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ اِلَّا اَرْبَعَةٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ، وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِينَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِئَةٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ، فَفِيْهَا شَاتَانِ فَاِنْ زَادَتْ عَلَى الْمِئَتَيْنِ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِئَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِئَةٍ شَاةٌ، وَلَا يَخْرُجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَّدِّقُ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مَالٌ اِلَّا تِسْعِينَ وَمِئَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا' تو انہوں نے جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا' تو انہوں نے انہیں یہ خط لکھ کر بھیجا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا وہ حکم نامہ ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دی تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا مسلمانوں میں سے جس کسی سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے' تو وہ ادائیگی کرے گا اور جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے' تو وہ ادائیگی نہیں کرے گا چوبیس (24) یا اس سے کم اونٹوں میں سے ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد پچیس (25) ہو جائے' تو 35 تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہے' اگر بنت مخاض نہ ہو' تو ایک ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد 36 سے لے کر 45 تک ہو تو ان میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد 46 سے لے کر 60 تک ہو' تو اس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہے' جسے جفتی کے لئے دیا جاسکے جب اس کی تعداد 61 سے لے کر 75 تک ہو' تو اس میں جزعہ کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد 76 سے لے کر 90 تک ہو' تو اس میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد 91 سے لے کر 120 تک ہو' تو اس میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہے جنہیں جفتی کے لئے دیا جاسکے جب ان کی تعداد 120 سے زیادہ ہو جائے' تو ہر 40 میں ایک بنت لبون کی اور ہر 50 میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر زکوٰۃ کے طور پر جزعہ کی ادائیگی لازم ہو اور اس کے پاس جزعہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس حقہ ہو' تو اس سے حقہ وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے ہمراہ دو بکریاں یا بیس (20) درہم دے گا اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر حقہ کی ادائیگی لازم ہو اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس جزعہ ہو اس سے جزعہ وصول کر لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اسے یا' تو بیس (20) درہم دے گا' یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر حقہ کی ادائیگی لازم ہو' لیکن اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت

لبون ہو تو اس سے بنت لبون کو وصول کیا جائے گا اور وہ شخص دو بکریاں یا بیس (20) درہم دے گا اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ کے طور پر بنت لبون کی ادائیگی لازم ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ کو وصول کر لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس (20) درہم یا دو بکریاں دے گا' جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان کی زکوٰۃ بنت لبون بنتی ہو اس کے پاس بنت لبون نہ ہو تو اس سے بنت مخاض کو قبول کیا جائے گا اور وہ شخص اس کے ہمراہ بیس (20) درہم یا دو بکریاں دے گا' جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس کی زکوٰۃ ایک بنت مخاض بنتی ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون کو قبول کیا جائے گا اور زکوٰۃ لینے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا' جس شخص کے پاس بنت مخاض نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کے ہمراہ کوئی چیز نہیں لی جائے گی اور جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں' تو ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے) اونٹوں کی تعداد پانچ ہو' تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو گی اور سائمہ بکریوں میں چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو گی جب ایک سو بیس (120) سے زیادہ ہوں' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو گی اگر دو سو سے زیادہ ہوں' تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہو گی اگر تین سو سے زیادہ بکریاں ہوں' تو ہر ایک سو میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو گی زکوٰۃ میں بوڑھے، کانے اور کمزور جانور کو وصول نہیں کیا جائے گا' البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے' تو ایسا کر سکتا ہے اور (زکوٰۃ سے بچنے کے لئے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کیا جائے گا اور جو مال دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو' تو ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر وصولی کی جائے گی اور جب کسی شخص کی سائمہ بکریاں چالیس سے کم ہوں خواہ ایک بھی کم ہو' تو اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے) چاندی میں عشر کے چوتھائی حصے (یعنی اڑھائی فیصد) کی ادائیگی بھی لازم ہو گی اگر مال صرف ایک سو نوے ہو' تو اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی' البتہ اگر اس کا مالک چاہے' تو ادائیگی کر سکتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّجْلِبَ الْمُصَّدِّقُ مَاشِيَةَ اَهْلِهَا عَنْ مِيَاهِهِمْ اِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِى يُرِيْدُ عِنْدَهُ اَخْذَ الصَّدَقَةِ فِيْهَا مِنْهُمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص جانوروں کے مالک کے جانور کو پانی کی جگہ سے اس جگہ لے جائے جہاں وہ زکوٰۃ وصول کرنا چاہتا ہو جو ان جانوروں کی زکوٰۃ ہے

3267 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جلب، جنب، شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو شخص اچک کر کوئی چیز لیتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا) (التوبة: 103)

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے ''تم ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کرو اور تم اس کے ذریعے انہیں پاک کردو اور ان کا تزکیہ کردو''

3268 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَاَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ بِاَنَّ الْمُرَادَ مِنْ قَوْلِهٖ: (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ) (التوبة: 103) اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الْمَالِ، اِذِ اسْمُ الْمَالِ وَاقِعٌ عَلٰى مَا دُونَ الْخَمْسِ مِنَ الذَّوْدِ، وَالْخَمْسِ مِنَ الْاَوَاقِ، وَالْخَمْسِ مِنَ الْاَوْسُقِ، وَقَدْ نَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيجَابَ الصَّدَقَةِ عَنْ مَا دُونَ الَّذِي حَدَّ

3267- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الحسن. وأخرجه أحمد 4/443، والطيالسي "838"، وابن أبي شيبة 4/381، والبيهقي 10/21 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/439، والنسائي 6/111 في النكاح: باب الشغار، و 6/227- 228 في الخيل: باب الجلب، وأبو داؤد "2581" في الجهاد: باب ما جاء في الجلب على الخيل في السباق، والترمذي "1123" في النكاح: باب ما جاء في النهي عن نكاح الشغار، من طرق عن حميد، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/429، والنسائي 6/228، والدارقطني 4/303 من طرق عن الحسن، به. وله شاهد من حديث أنس عند النسائي 6/111. "إلا أنه قال بإثرة: هذا خطأ فاحش، والصواب حديث بشر، أي: عن حميد عن الحسن عن عمران." وآخر من حديث عبد الله بن عمرو عند أبي داؤد "1591"، وسنده حسن، ولفظه "لا جلب ولا جنب، ولا تؤخذ صدقاتهم إلا في دورهم." وقد تقدم تفسير ما في هذا الحديث من الغريب في "3146".

3268- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبيد بن حساب فمن رجال مسلم. أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وعمرو بن يحيى: هو ابن عمارة بن أبي حسن الأنصاري المازني. وأخرجه ابن خزيمة "2293" و "2298"، والطحاوي 2/35 من طريق عبيد الله ابن عمر، به. وانظر "3264" و "3265" و "3266" و "3270" و "3271". الذود: القطيع من الإبل الثلاث إلى التسع، وقيل: إلى العشر، وقيل: إلى خمس عشرة، وقيل: إلى الثلاثين. الوسق: ستون صاعًا.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی پانچ اوقیہ (سے کم چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ وسق سے کم (اناج میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''تم ان کے اموال میں سے زکوٰۃ کو وصول کر کے انہیں پاک وصاف کردو'' اس کے ذریعے بعض مال مراد ہے کیونکہ لفظ مال کا اطلاق اس چیز پر بھی ہوتا ہے' جو پانچ اونٹوں سے اور پانچ اوقیہ چاندی سے یا پانچ وسق اناج سے کم ہو لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس مخصوص حد سے کم میں زکوٰۃ لازم ہونے کی نفی کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّاْخُذَ فِي الصَّدَقَةِ فَوْقَ السِّنِّ الْوَاجِبِ اِذَا طَابَتْ اَنْفُسُ اَرْبَابِهَا بِهَا

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ زکوٰۃ میں لازم شدہ عمر سے بڑی عمر کے جانور کو وصول کرے جبکہ اس کا مالک اپنی خوشی سے وہ ادا کر رہا ہو

3269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدَقَةِ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ، فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ مِنْ بَلِيٍّ لَهُ ثَلَاثُوْنَ بَعِيرًا، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ عَلَيْكَ فِيْ اِبِلِكَ هٰذِهِ بِنْتَ مَخَاضٍ، قَالَ: ذَاكَ مَا لَيْسَ فِيهِ ظَهْرٌ وَلَا لَبَنٌ، وَاِنِّيْ لَاَكْرَهُ اَنْ اُقْرِضَ اللّٰهَ شَرَّ مَالِي، فَتَخَيَّرْهُ، فَقَالَ لَهُ اُبَيٌّ: مَا كُنْتُ لِآخُذَ فَوْقَ مَا عَلَيْكَ، وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاْتِهِ، فَاَتَاهُ، فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِاُبَيٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مَا عَلَيْكَ فَاِنْ جِئْتَ بِفَوْقِهِ، قَبِلْنَاهُ مِنْكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ نَاقَةٌ عَظِيْمَةٌ سَمِيْنَةٌ فَمَنْ يَّقْبِضُهَا؟، فَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقْبِضُهَا، وَدَعَا لَهُ فِيْ مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ عُمَارَةُ: فَضَرَبَ الدَّهْرُ ضَرْبَةً فَوَلَّانِيْ مَرْوَانُ صَدَقَةَ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ، فَمَرَرْتُ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَصَدَّقْتُ مَالَهُ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً، فِيهَا فَحْلُهَا عَلٰى اَلْفٍ وَّخَمْسِ مِائَةِ

3269- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند غير المصنف. وأخرجه أحمد 5/142، وأبو داؤد "1583" في الزكاة: باب في زكاة السائمة، وابن خزيمة "2277"، والحاكم 1/399- 400، والبيهقي 4/96 من طريق يعقوب بن إبراهيم عن أبيه، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد.

بَعِيرٍ، قَالَ ابْنَ اِسْحَاقَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ: مَا فَحْلُهَا؟، قَالَ: فِي السُّنَّةِ اِذَا بَلَغَ صَدَقَةُ الرَّجُلِ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً اُخِذَ مَعَهَا فَحْلُهَا

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلی اور عذرہ قبیلے سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا میرا گزر بلی قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے ہوا جس کے پاس تیس (30) اونٹ تھے میں نے اس سے کہا: تمہارے ان اونٹوں میں تم پر بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اس نے کہا: یہ تو ایک ایسا جانور ہے جس پر سواری بھی نہیں کی جا سکتی اور یہ دودھ بھی نہیں دیتا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے میں اللہ تعالیٰ کو اپنا برا مال پیش کروں تمہیں اس بارے میں اختیار ہے (کہ تم کوئی دوسرا جانور لے لو) حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں تم سے اس سے زیادہ وصولی نہیں کر سکتا جو تم پر لازم ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں تم ان کی خدمت میں چلے جاؤ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے وہی بات کہی جو اس نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے کہی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ چیز ہے، جو تم پر لازم ہے اگر تم اس سے زیادہ لے آتے ہو، تو ہم اسے تمہاری طرف سے قبول کر لیں گے اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ایک موٹی تازی اونٹنی ہے کون اسے قبضے میں لے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی، تو ایک شخص نے اسے قبضے میں لے لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے مال میں اس کے لیے برکت کے لیے دعا کی۔

عمارہ نامی راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ایک طویل عرصہ گزر گیا مروان (جو مدینہ منورہ کا گورنر تھا) اس نے مجھے بلی اور عذرہ قبیلے سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے میرا گزر اس شخص کے پاس سے ہوا، تو میرے حساب سے اس کے مال کی زکوٰۃ تیس (30) حقے بنتی تھی جس میں ایک نر جانور بھی ہو اور اس کے اونٹوں کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تھی۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی سے دریافت کیا: نر جانور ہونے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ جب کسی شخص کی زکوٰۃ تیس (30) حقہ تک پہنچ جائے، تو اس کے ہمراہ ایک نر جانور بھی لیا جائے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَرْءُ مُصَدِّقًا لِلْاُمَرَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی حکمرانوں کے لیے زکوٰۃ وصول کرے

3270 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

3270- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أخرجه البزار "898"، والحاكم 1/399 من طريق سعيد بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرج أحمد 5/285، والطبراني "5363"، والبزار "897" من طريقين عن حميد بن هلال، عن سعيد بن المسيب، عن سعد بن عبادة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له: "قم على صدقة بني فلان، وانظر لا تأتي يوم القيامة ببكر تحمله على عاتقك أو كاهلك، له رغاء يوم القيامة"، قال: يارسول الله، اصرفها عني، فصرفها عنه. قال الهيثمي في "المجمع" 3/86: ورجاله ثقات، إلا أن سعيد بن المسيب لم ير سعد بن عبادة.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مُصَدِّقًا، وَقَالَ: اِيَّاكَ يَا سَعْدُ اَنْ تَجِیءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ، فَقَالَ: لَا اَجِدُهُ وَلَا اَجِیءُ بِهِ، فَاَعْفَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سعد! اس چیز سے بچنے کی کوشش کرنا کہ تم قیامت کے دن ایسا اونٹ ساتھ لے کر آؤ جو آواز نکال رہا ہوا نہوں نے عرض کی: نہ تو میں اسے پاتا ہوں اور نہ ہی میں اسے لے کر آؤں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ذمہ داری نہیں دی۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِيجَابِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْمَرْءِ فِي رَقِيقِهِ وَدَوَابِّهِ

آدمی کے غلام اور اس کے چوپائے (گھوڑے) میں زکوٰۃ لازم ہونے کی نفی کا تذکرہ

3271 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي غَيْلَانَ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ، وَلَا عَبْدِهِ، صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ لَمْ يُرِدْ بِهِ كُلَّ الصَّدَقَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''نہ ہی اس کے غلام میں زکوٰۃ ہوتی ہے'' اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ کسی بھی قسم کا صدقہ (ادائیگی) لازم نہیں ہوتا

3271- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. وهو في "الجعديات" "1658"، ومن طريقه أخرجه البغوي في "شرح السنة" ."1574"وأخرجه من طريق عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد: مالك 1/277، وعبد الرزاق "6878"، والشافعي 1/226– 227، وأحمد 2/242 و254 و 470 و 477، وابن أبي شيبة 3/151، والدارمي 1/384، والبخاري "1464" في الزكاة: باب ليس على المسلم في فرسه صدقة، ومسلم "982" في الزكاة: باب لا زكاة على المسلم في عبده وفرسه، وأبوداوٗد "1595" في الزكاة: باب صدقة الرقيق، والترمذي "628" في الزكاة: باب ما جاء ليس في الخيل والرقيق صدقة، والنسائي 5/35 في الزكاة: باب زكاة الخيل، و36 باب زكاة الرقيق، وابن ماجه "1812" في الزكاة: باب صدقة الخيل والرقيق، والطحاوي .2/29وأخرجه الشافعي 1/227، ومسلم "982" "9"، والنسائي 5/35، وابن خزيمة "2285"، والبيهقي 4/117 من طريق مكحول، عن سليمان بن يسار، به .وأخرجه عبد الرزاق "6882"، وابن أبي شيبة 3/151– 152، وأحمد 2/249و 279و 477، والنسائي 5/35، والطحاوي 2/29، والبيهقي 4/117، والدارقطني 2/27 من طريق مكحول، عن عراك بن مالك، به .وأخرجه بن أبي شيبة 3/151، وأحمد 2/432، والبخاري "1463"، ومسلم "982"، والنسائي 5/36، والطحاوي 2/29، والبيهقي 4/117من طريق خثيم ابن عراك، عن أبيه، به.

3272 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَا صَدَقَةَ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ فَرَسِهٖ وَعَبْدِهٖ، اِلَّا زَكَاةَ الْفِطْرِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْعَبْدَ لَا يَمْلِكُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ زَكَاةَ الْفِطْرِ الَّتِيْ تَجِبُ عَلَى الْعَبْدِ عَلٰى مَالِكِهٖ عَنْهُ دُوْنَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' البتہ (غلام میں) صدقہ فطر لازم ہوتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ غلام (کسی بھی چیز کا) مالک نہیں ہوتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو غلام پر لازم قرار دیا ہے لیکن اس کی ادائیگی اس پر لازم نہیں ہے بلکہ اس کے مالک پر لازم ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ ضَمَانَهٗ عَنْ بَعْضِ رَعِيَّتِهٖ صَدَقَةَ مَالِهٖ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی رعایا میں سے کسی کے مال کی زکوٰۃ کا خود ضامن بن جائے

3273 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

3272- إسناده صحيح . ابن أبي مريم: هو سعيد بن الحكم بن محمد بن سالم بن أبي مريم المصرى. وأخرجه ابن خزيمة "2288" عن محمد بن سهل بن عسكر، عن ابن أبي مريم، بهٰذا الإسناد .وأخرجه مسلم "982" "10"، وأبوداوٗد "1954"، وابن خزيمة "2289"، البيهقي 4/117من طريقين عن عراك، به.

3273- إسناده صحيح. محمد بن مشكان، روى عنه جمع. ذكره المؤلف في "الثقات" 9/127وقال: مات سنة تسع وخمسين وثلاث مئة، وكان ابن حنبل رحمه الله يكاتبه، وذكره الأمير في "الإكمال" 7/256 وقال: شيخ من أهل سرخس، ومن فوقه على شرط الشيخين . شبابة: هو ابن سوّار المدائني، وورقاء : هو ابن عمر اليشكري، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز.وأخرجه أبوداوٗد "1623" في الزكاة: باب في تعجيل الزكاة، والبيهقي 6/164- 165، والدارقطني 2/123من طرق عن شبابة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه مسلم "983" في الزكاة: باب في تقديم الزكاة ومنعها، عن زهير بن حرب، عن علي بن حفص، عن ورقاء ، به.وأخرجهالبخاري "1468" في الزكاة: باب قوله تعالى: (وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) (التوبة: من الآية60) ، والنسائي 5/33، في الزكاة: باب إعطاء السيد المال بغير اختيار المصدق، والبغوي "1578" من طريق شعيب بن أبي حمزة، والنسائي 5/33 من طريق موسى بن عقبة، والدارقطني 2/123 من ابن إسحاق، ثلاثتهم عن أبي الزناد، به.

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَالْعَبَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنْ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا لَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتَادَهُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا، ثُمَّ قَالَ: اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ الرَّجُلِ اَوْ صِنْوُ اَبِيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتَادَهُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، يُرِيْدُ اِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَهُ اَنَّهُ حَبَسَ مَالَهُ مِنَ الْاَدْرَاعِ وَالْاَعْتَادِ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لَهُ مَالٌ تَجِبُ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ، وَقَوْلُهُ فِيْ شَاْنِ الْعَبَّاسِ: هُوَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا يُرِيْدُ اَنَّ صَدَقَتَهُ عَلَيَّ اَنِّيْ ضَامِنٌ عَنْهُ، وَمِثْلُهَا مَعَهَا مِنْ صَدَقَةٍ ثَانِيَةٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ هٰذَا الْخَبَرَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، وَقَالَ فِيْ شَاْنِ الْعَبَّاسِ: فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا، وَيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَاهُ: فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ، لِاَنَّ الْعَرَبَ فِيْ لُغَتِهَا تَقُوْلُ: عَلَيْهِ بِمَعْنٰى لَهُ، قَالَ اللّٰهُ: (اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ) (الرعد: 25) يُرِيْدُ: عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ، وَالْعَبَّاسُ لَمْ يَحِلَّ لَهُ اَخْذُ الصَّدَقَةِ مِنْ وَجْهَيْنِ، اَحَدُهُمَا: اَنَّهُ كَانَ غَنِيًّا لَا يَحِلُّ لَهُ اَخْذُ الصَّدَقَةِ الْفَرِيضَةِ، وَالْاُخْرٰى: اَنَّهُ كَانَ مِنْ صِبْيَةِ بَنِيْ هَاشِمٍ، فَكَيْفَ يَتْرُكُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَتَهُ عَلَيْهِ، وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ اَخْذُهَا، وَيَمْنَعُهَا مِنْ اَهْلِهَا مِنَ الْفُقَرَاءِ؟، وَقَدْ رَوٰى مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ هٰذَا الْخَبَرَ، وَقَالَ فِيْ شَاْنِ الْعَبَّاسِ: فَهِيَ لَهُ وَمِثْلُهَا مَعَهَا يُرِيْدُ: فَهِيَ لَهُ عَلَيَّ، كَمَا قَالَ وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ فِيْ خَبَرِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا' تو ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل کو صرف اس بات کا غصہ ہے کہ وہ غریب تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے خوش حال کر دیا ہے جہاں تک کہ خالد کا تعلق ہے تو تم نے خالد کے ساتھ زیادتی کی ہے اس نے' تو پہلے ہی اپنی زر ہیں اور ساز و سامان اللہ کی راہ میں مخصوص کر لیا ہے اور جہاں تک عباس کا تعلق ہے تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں' تو ان کی زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کی مانند مزید ادائیگی میرے ذمے ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا آدمی کی جگہ ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) آدمی کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جہاں تک خالد کا تعلق ہے' تو تم لوگوں نے خالد کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے اپنی زر ہیں اور ساز و سامان کو اللہ کی راہ میں مخصوص کر دیا ہے۔ اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تم لوگ اس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہو کیونکہ اس نے اپنے مال میں سے زر ہیں اور دیگر ساز و سامان کو روک رکھا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی مال باقی نہیں رہا جس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

کہنا کہ اس کی مثل کی ادائیگی میرے ذمے ہے۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: ان کے زکوٰۃ کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور میں ان کی طرف سے ضامن ہوں اور اس کے ہمراہ اس کی مانند صدقے کا بھی ضامن ہوں جو اگلے سال ان پر لازم ہوگا۔

شعیب بن ابوحمزہ نے یہ روایت ابوزناد کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ یہ چیز ان پر لازم ہے اور اس کے ہمراہ اس کی مانند لازم ہے تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ چیز ان کے لئے صدقہ ہے کیونکہ عرب اپنے محاورے میں یہ کہتے ہیں اس پر لازم ہے' تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کو ملے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا ٹھکانہ ہے۔'' اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں پر لعنت ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں تھا۔ اس کی دو وجہ ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے: وہ خوشحال شخص تھے۔ ان کے لئے فرض زکوٰۃ کو لینا جائز نہیں تھا۔ دوسری وجہ یہ ہے: ''حضرت ہاشم کی اولاد میں سے ہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ذمے لازم زکوٰۃ کو ترک کر دیں جبکہ ان کے لئے زکوٰۃ کو لینا جائز نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے غریب افراد کو زکوٰۃ دینے سے منع کر دیں۔ جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے ابوزناد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ الفاظ ہیں۔

''تو یہ ان کو ملے گی اور اس کی مانند اس کے ہمراہ انہیں ملے گی''۔ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ان کی طرف سے اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے۔ جس طرح ورقاء بن عمر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّدْعُوَ لِلْمُخْرِجِ صَدَقَةِ مَالِهٖ بِالْخَيْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اس کے لیے دعائے خیر کرے

3274 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةِ مَالِهٖ صَلّٰى عَلَيْهِ، فَاَتَيْتُ بِصَدَقَةِ مَالِيْ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِيْ اَوْفٰى

❀❀ حضرت ابن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دعائے رحمت کیا کرتے تھے میں اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفیٰ کی آل پر رحمت نازل کر۔

3274– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث "918"، وهو في "صحيح مسلم" "1078" في الزكاة: باب الدعاء لمن أتى بصدقة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد.

بَابُ الْعُشْرِ

باب: عشر کا بیان

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ فِيمَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الْعُشْرَ، قَلَّ ذٰلِكَ اَوْ كَثُرَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زمین کی ہر پیداوار میں عشر کی ادائیگی واجب ہوگی خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو

3275 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ، وَمَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی اور نہ ہی پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوۃ لازم ہوتی ہے اور نہ ہی پانچ سے کم اونٹوں میں زکوۃ لازم ہوتی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ فِي قَلِيلِ مَا اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الْعُشْرَ كَمَا فِي كَثِيرِهَا

3275– إسناده صحيح على شرطهما. بندار: لقب محمد بن بشار. وأخرجه الترمذي "627" في الزكاة: باب ما جاء في صدقة الزرع والتمر والحبوب، والنسائي 5/17 في الزكاة: باب زكاة الإبل، عن ابندار بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" لمالك 1/244، ومن طريقه أخرجه الشافعي 1/231 و233، والبخاري "1447" في الزكاة: باب الورق، وأبو داوُد "1558" في الزكاة: باب ما تجب فيه الزكاة، وابن خزيمة "2263" و""2298"، والطحاوي 2/35، والبغوي ."1569"وأخرجه أحمد 3/44– 45 و79، وابن خزيمة "2263" من طريق شعبة، به. وأخرجه الشافعي 1/231 و 232، وعبد الرزاق "7253"، وأحمد 3/6، والحميدي "735"، ومسلم "979" في أول الزكاة والنسائي 5/17 في الزكاة: باب الإبل، وأبو يعلى "979"، وابن خزيمة "2263"و"2298"، والطحاوي 2/34 و 35، والبيهقي 4/133 من طريق سفيان، به.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زمین کی تھوڑی پیداوار میں بھی اسی طرح عشر کی ادائیگی لازم ہوگی جس طرح زیادہ پیداوار میں ہوتی ہے

3276 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَ اَوَاقٍ، وَلَا يَحِلُّ فِي الْاِبِلِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گندم اور کھجور میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق نہ ہو جائے۔ چاندی میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک اس کی تعداد پانچ اوقیہ نہ ہو جائے۔ اونٹوں میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔''

ذِكْرُ مَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ اِذَا بَلَغَ الْاَوْسَاقَ الْخَمْسَةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا

اس بات کا تذکرہ کہ زمین (کی پیداوار) میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق تک نہ پہنچے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

3277 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ وسق سے کم اناج اور کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ

3276– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه ابن خزيمة "2301" عن زياد بن يحيى، بهٰذا الإسناد.

3277– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه عبد الرزاق "7254"، ومسلم "979" "4" و"5" والطحاوي 2/35 من طريق سفيان الثوري، بهٰذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7255" عن معمر، عن إسماعيل بن أمية، به.وأخرجه أحمد 3/86، والنسائي 5/37 في الزكاة: باب زكاة الإبل، من طريق ابن إسحاق، عن محمد بن يحيى بن حبان، به.

اوقیہ سے کم (چاندی میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ بَعْثُ الْخَارِصِ إِلَى الْأَمْوَالِ لِيَخْرِصَ عَلَى النَّاسِ نَخْلَهُمْ وَعِنَبَهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ (زرعی اور پھلوں کی پیداوار) کے بارے میں اندازہ لگانے والے کسی شخص کو بھیجے تا کہ وہ لوگوں کی کھجوروں اور انگوروں کا اندازہ لگا لے

3278 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ التَّمَّارِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يُخْرِصُ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ

❁❁ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف کسی شخص کو بھیجتے تھے جو ان کے پھلوں اور پیداوار کا حساب لگا لیتا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْخَارِصُ فِي الْعِنَبِ كَمَا يَعْمَلُهُ فِي النَّخْلِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ انگوروں کے بارے میں اندازہ لگانے والا شخص وہی کام کرے گا جو وہ کھجوروں کے بارے میں کرتا ہے

3278– حديث صحيح سعيد بن المسيب لم يسمع من عتاب شيئًا كما قال أبو داؤد، فإن عتابًا رضى الله عنه توفى فى السنة الثالثة عشرة من الهجرة، وابن المسيب ولد لسنتين خلتا من خلافة عمر رضى الله عنه، وقال الحافظ فى "التهذيب" 4/77: وأما حديثه– أى ابن المسيب عن بلال وعتاب بن أسيد فظاهر الانقطاع بالنسبة إلى وفاتيهما ومولده . وقال الذهبى فى "السير" 4/218: وروايته عن عتاب فى السنن الأربعة وهو مرسل . ومع ذلك فقد حسنه الترمذى، ولعله بشواهده. عبد الله ابن نافع هو الصائغ المخزومي أبو محمد المدنى .وأخرجه الشافعى 2/243، ومن طريقه ابن خريمة "2316"، والبيهقى 4/121، والدارقطنى 2/133 عن عبد الله بن نافع، بهذا الإسناد.واخرجه أبو داؤد "1604" فى الزكاة: باب فى خرص العنب، والترمذى فى الزكاة: باب ما جاء فى الخرص، وابن ماجه "1819" فى الزكاة: باب فى خرص النخل، والعنب، والبيهقى 4/121 و 121–122، والطحارى 2/390 من طرق عن عبد الله بن نافع، به .وأخرجه ابن أبى شيبة 3/195، وأبو داؤد "1603"، والنسائى 5/109 فى الزكاة: باب شراء الصدقة، وابن خزيمة "2317" و "2318"، وابن الجارود "351"، والحاكم 3/595، والبيهقى 4/22، والدارقطنى 2/133 من طرق عن الزهرى، به .وأخرجه الدارقطنى 2/123 موصولًا من طريق الواقدى، حدثنا عبد الرحمٰن بن عبد العزيز، عن الزهرى، عن سعيد المسيب، عن المسور بن مخرمة، عن عتاب بن أسيد.. ولواقدى ضعيف.وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/703، ومن طريقه حميد بن زنجويه فى "الأموال" "1981" عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، مرسلًا .وفى الباب ما يشهد له عن عائشة عند أبى داؤد "1606"، وأحمد 6/163، وأبى عبيد فى "الأموال" ص 582– 583، والبيهقى 4/123، ورجاله ثقات، لكنه منقطع .وعن جابر عند أحمد 3/296 و 376، وابن أبى شيبة 3/194، والطحاوى 2/38، والبيهقى 4/123، وإسناده صحيح، ففى رواية أحمد التصريح بسماع أبى الزبير من جابر.وعن ابن عمر عند أحمد 2/24، والطحاوى 2/38، رسنده حسن. فالحديث صحيح.

3279 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْكَرْمُ يُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

❀❀ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انگور کے درخت کا اندازہ لگایا جائے گا' جس طرح کھجور کے درخت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور پھر انگور کی شکل میں اس کی زکوٰۃ ادا کردی جائے گی' جس طرح کھجور کے درخت کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں ادا کی جاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْخَارِصِ اَنْ يَّدَعَ ثُلُثَ التَّمْرِ اَوْ رُبُعَهُ لِيَاْكُلَهُ اَهْلُهُ رُطَبًا غَيْرَ دَاخِلٍ فِيمَا يَاْخُذُ مِنْهُ الْعُشْرَ اَوْ نِصْفَ الْعُشْرِ

اندازہ لگانے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ کھجوروں کے ایک تہائی حصے

یا ایک چوتھائی حصے کو چھوڑ دے تاکہ گھر والے تازہ کھجوریں کھالیں اور یہ اس میں داخل نہیں ہوگا کہ جس میں سے اس نے عشر یا نصف عشر کی وصولی کی ہے

3280 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يُحَدِّثُ، قَالَ: جَائَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِي حَثْمَةَ اِلَى مَسْجِدِنَا فَحَدَّثَنَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ، فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ، فَدَعُوا الرُّبُعَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لِهٰذَا الْخَبَرِ مَعْنَيَانِ: اَحَدُهُمَا اَنْ يُتْرَكَ الثُّلُثُ اَوِ الرُّبُعُ مِنَ الْعُشْرِ، وَالثَّانِي: اَنْ يُتْرَكَ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِ التَّمْرِ قَبْلَ اَنْ يُعَشَّرَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ حَائِطًا كَبِيرًا يَحْتَمِلُهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن مسعود بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3279– رجاله ثقات لكنه منقطع، وهو مكرر ما قبله.

3280– إسناده ضعيف، عبد الرحمٰن بن مسعود بن نيار لم يوثقه غير المؤلف، ولم يرو عنه غير خبيب بن عبد الرحمٰن، وقال البزار: تفرد به، وقال ابن القطان: لا يعرف حاله، وأخطأ محقق "صحيح ابن خزيمة" فصحح إسناده، وفات الشيخ ناصر أن ينبه عليه مع أنه ذكره في ضعيف الجامع . وباقي السند رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/195، وأحمد 3/448 و4/2– 3و3، وأبو داؤد "1605" في الزكاة: باب في الخرص، والنسائي 5/42 في الزكاة: باب كم يترك الخارص، والترمذي "643" في الزكاة: باب ما جاء في الخرص، والطحاوي 2/39، وابن خزيمة "2319" و "2320" وابن الجارود "352" والحاكم 1/402، والبيهقي 4/23 من طرف عن شعبة، بهذا الإسناد.

''جب تم پیداوار کا اندازہ لگاؤ' تو وصولی کرلو اور ایک تہائی حصے کو چھوڑ دو اگر تم ایک تہائی کو نہیں چھوڑتے' تو چوتھے حصے کو چھوڑ دو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں ایک یہ ہے: وہ عشر میں سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی کو ترک کر دے اور دوسرا مفہوم یہ ہے: وہ عشر لینے سے پہلے کھجوروں میں سے ہی اسے ترک کر دے جبکہ وہ باغ بڑا ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مَا تُخْرِجُ الْاَرْضُ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِي يَجِبُ فِيهَا الزَّكَاةُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس چیز کی مقدار کے بارے میں ہے جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں جن پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے

3281 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَسَعِيدٌ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ فِي الْفِضَّةِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَ اَوَاقٍ، وَلَيْسَ فِي التَّمْرِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَلَيْسَ فِي الْاِبِلِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةً مِنَ الذَّوْدِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چاندی میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اوقیہ تک نہ پہنچ جائے۔ کھجور میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق نہ ہو جائے۔ اونٹوں میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ الْوَسْقِ الَّذِي تَجِبُ الزَّكَاةُ فِي خَمْسَةِ اَمْثَالِهِ اِذَا اَخْرَجَتْهُ الْاَرْضُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو وسق کی اس مقدار کے بارے میں ہے کہ جب وہ پانچ ہو تو ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوتی ہے اس وقت جب وہ چیزیں زمین سے پیدا ہوئی ہوں

3282 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3281- إسناده صحيح على شرطهما. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وعمرو بن يحيى: هو ابن عمارة بن أبي حسن المازني المدني. وأخرجه الطحاوي 2/35 عن ابن أبي داؤد عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. انظر الحديث "3275".

(متن حدیث): لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ اوقیہ سے کم (چاندی میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ وسق سے کم (غلے میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی (راوی کہتے ہیں) ایک وسق ساٹھ (**60**) صاع کا ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الصَّاعَ صَاعُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ دُونَ مَا اُحْدِثَ مِنَ الصِّيعَانِ بَعْدَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ صاع سے مراد اہل مدینہ کا صاع ہے اس کے بعد سامنے آنے والے صاع مراد نہیں ہیں

3283 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

3282– إسناده صحيح. زكريا بن يحيى الواسطي ذكره المؤلف في "الثقات" 8/253 فقال: زكريا بن صبيح زحمويه، من أهل واسط، يروي عن هشيم وخالد. حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقنين في الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهشيم قد توبع عليه. وأخرجه الطيالسي "2197"، وأبو عبيد في "الأموال" ص 518 و 519، وابن أبي شيبة 3/124، وأحمد 3/6 و45 و74 و79، وحميد بن زنجويه "1608"، والدامي 1/384، ومسلم "979" "2" في أول الزكاة، والنسائي 5/36 في الزكاة: باب زكاة الورق، و40– 41 باب القدر الذي تجب فيه الصدقة، وابن خزيمة "2294" و "2295"، وابن الجارود "340"، والطحاوي 2/34 و 35، والبيهقي 4/12 من طرق عن عمرو بن يحيى بن عمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/244– 245، ومن طريقه الشافعي 1/231 و232، وعبد الرزاق "7258"، وأحمد 3/60، والبخاري "1459"، والنسائي 5/36، وحميد بن زنجويه "1609" و "1914"، والطحاوي 2/35، وابن خزيمة "2303"، والبيهقي 4/134 عن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي صعصعة، عن أبيه، عن أبي سعيد. وأخرجه أحمد 3/86، والنسائي 5/36 و37، وابن ماجه "1793" في الزكاة: باب ما تجب فيه الزكاة، والبيهقي 4/134 من طرق عن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي صعصعة، به. وله طرق أخرى عن أبي سعيد عند أحمد 3/30 و59 و 73 و 86 و97، وابن الجارود "349"، والدرامي 1/384– 385.

3283– إسناده صحيح على شرطهما، أبو أحمد الزبيري: هو محمد بن عبد الله، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه البزار "1262" من طريقين عن أبي أحمد الزبيري، بهذا الإسناد. بلفظ "المكيال مكيال أهل مكة، والميزان ميزان أهل المدينة." ولفظ المؤلف هو الصواب. فقد أخرجه أبو داؤد "3340" في البيوع: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "المكيال مكيال أهل المدينة"، والنسائي 5/54 في الزكاة: باب كم الصاع، و 7/284 في البيوع: باب الرجحان في الوزن، والطبراني "13449"، والبيهقي 6/31، وأبو نعيم في "الحلية" 4/20 من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن سفيان، عن حنظلة، عن طاووس، عن ابن عمر رفعه: "المكيال مكيال أهل المدينة، والوزن وزن أهل مكة"، وهذا سند صحيح رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أبو عبيد في "الأموال" "1607"، وطريقه البغوي "2063" عن أبي المنذر إسماعيل بن عمر، عن سفيان، به. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 2/99 من طريق الفريابي، عن سفيان، به.

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْوَزْنُ وَزْنُ مَکَّةَ، وَالْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وزن کرتے ہوئے اہل مکہ کے وزن کا اعتبار کیا جائے گا اور ماپتے ہوئے اہل مدینہ کے پیمانے کا اعتبار کیا جائے گا۔''

ذِکْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ الصَّاعَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَّثُلُثٌ عَلٰی مَا قَالَ اَئِمَّتُنَا مِنَ الْحِجَازِیِّیْنَ وَالْمِصْرِیِّیْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل جتنا ہوتا ہے جیسا کہ حجاز اور مصر سے تعلق رکھنے والے ہمارے آئمہ نے یہ بات بیان کی ہے

3284 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الذُّهْلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ، قَالَ ابْنُ خُزَیْمَةَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لَهٗ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَاعُنَا اَصْغَرُ الصِّیْعَانِ، وَمُدُّنَا اَصْغَرُ الْاَمْدَادِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِیْ قَلِیْلِنَا وَكَثِیْرِنَا، وَاجْعَلْ لَنَا مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَیْنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِیْ تَرْكِ اِنْكَارِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ قَالُوْا: صَاعُنَا اَصْغَرُ الصِّیْعَانِ بَیَانٌ وَّاضِحٌ اَنَّ صَاعَ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَصْغَرُ الصِّیْعَانِ، وَلَمْ یَخْتَلِفْ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ لَّدُنِ الصَّحَابَةِ اِلٰی یَوْمِنَا هٰذَا فِی الصَّاعِ وَقَدْرِهٖ اِلَّا مَا قَالَهُ الْحِجَازِیُّوْنَ وَالْعِرَاقِیُّوْنَ، فَزَعَمَ الْحِجَازِیُّوْنَ اَنَّ الصَّاعَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَّثُلُثٌ، وَقَالَ الْعِرَاقِیُّوْنَ: الصَّاعُ ثَمَانِیَةُ اَرْطَالٍ، فَلَمَّا لَمْ نَجِدْ بَیْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ خِلَافًا فِیْ قَدْرِ الصَّاعِ اِلَّا مَا وَصَفْنَا صَحَّ اَنَّ صَاعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَمْسَةَ اَرْطَالٍ وَّثُلُثًا، اِذْ هُوَ اَصْغَرُ الصِّیْعَانِ وَبَطَلَ قَوْلُ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّاعَ ثَمَانِیَةُ اَرْطَالٍ مِنْ غَیْرِ دَلِیْلٍ ثَبَتَ لَهٗ عَلٰی صِحَّتِهٖ

3284- إسناده صحيح . أبو مروان العثماني: هو محمد بن عثمان بن خالد الأموي العثماني . وأخرجه البيهقي 4/171 من طريق الربيع بن سليمان، حدثنا الخصيب بن ناصح، عن عبد الله بن جعفر المديني، عن العلاء ، بهذا الإسناد .وفي الباب عن أبي هريرة عند مالك 2/885، ومسلم "1373"، والدارمي 2/106- 107، وابن ماجه ."3329"وعن أبي سعيد الخدري عند 3/35و 47، ومسلم "1374": وسيأتي عند المصنف برقم ."3743"وعن أنس عند البخاري "1885"، ومسلم "1369"، وأحمد .3/142 وعنه أيضًا عند مالك 2/884- 885، والبخاري "2130" و "2889"و "2893" و"5425"و "7331"، ومسلم "1365" وسيأتي عند المصنف برقم ."3745"وعن عائشة عند البخاري "1889" و"3926"، ومسلم ."1376"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا صاع سب سے چھوٹا صاع ہے اور ہمارا مد سب سے چھوٹا مد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''اے اللہ! تو ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت رکھ دے ہمارے لیے ہمارے تھوڑے اور زیادہ میں برکت رکھ دے اور ہمارے لیے اس برکت کے ہمراہ مزید دو برکتیں رکھ دے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان حضرات کے الفاظ پر انکار نہ کرنا جب انہوں نے یہ کہا ''ہمارا صاع سب سے چھوٹا صاع ہے'' تو یہ اس بات کا واضح بیان ہے کہ اہل مدینہ کا صاع تمام صاعوں میں سب سے چھوٹا ہے' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے لے کر ہمارے اس دور تک اہل علم میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' جو اس صاع کے بارے میں ہے اور اس کی مقدار کے بارے میں ہے البتہ اہل حجاز اور اہل عراق کی رائے مختلف ہے۔ اہل حجاز یہ کہتے ہیں ایک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا ہوتا ہے جبکہ اہل عراق یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے' تو ہمیں اہل علم کے درمیان صاع کی مقدار کے بارے میں کوئی اختلاف پتہ نہیں چلتا۔ ماسوائے اس کے جو ہم نے ذکر کیا ہے' تو یہ بات مستند طور پر ثابت ہو جائے گی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل اور ایک رطل کے ایک تہائی حصے کا تھا کیونکہ یہ سب سے چھوٹا صاع ہے اور اس شخص کا موقف غلط ثابت ہو جائے گا جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اس نے کسی دلیل کے بغیر یہ بات بیان کی ہے جس کا مستند ہونا ثابت ہو۔

ذِكْرُ الْحُكْمِ لِلْمَرْءِ فِيمَا اَخْرَجَتْ اَرْضُهُ مِمَّا سَقَتْهَا السَّمَاءُ وَمَا يُشْبِهُهَا، اَوْ سُقِيَ مِنْهَا بِالنَّضْحِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اس کی زمین کی جو پیداوار ہوتی ہے

اگر وہ زمین بارش کے پانی سے یا اس طرح کے (قدرتی پانی سے سیراب ہوتی ہے یا اس کو مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا)

3285 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ:

3285– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم .وأخرجه البخاري "1483" في الزكاة: باب العشر فيما يُسقى من ماء السماء وبالماء الجاري، وأبو داوُد "1596" في الزكاة: باب صدقة الزرع، والترمذي "640" في الزكاة: باب ما جاء في الصدقة فيما يسقى بالأنهار وغيره، والنسائي 5/41 في الزكاة: باب ما يوجب العشر وما يوجب نصف العشر، وابن ماجه "1817" في الزكاة: باب صدقة الزروع والثمار، والطحاوي 2/36، والبيهقي 1/130، والبغوي "1580" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 2/36، والدارقطني 2/130 من طريق ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، عن ابن شهاب، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ، اَوْ مَا كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو (زمین یا پیداوار) بارش کے پانی یا نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا جو عشری زمین ہو اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں حصے کی ادائیگی لازم قرار دی ہے اور جسے اونٹ پر پانی لا کر سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زہری کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں یونس نامی راوی منفرد ہے

3286 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ بَعْلًا، اَوْ يُسْقَى بِنَهَرٍ، اَوْ عَثَرِيًّا يُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ وَّاحِدٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بعل ہو یا جسے نہر کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو جو عشری ہو اس میں ہر دس میں سے ایک کی وصولی کی جائے گی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَجِبُ فِي الْحُبُوبِ وَالتَّمْرِ الْعُشْرَ، اِذَا كَانَ سَقْيُهَا بَعْدَ النَّضْحِ وَالسَّانِيَةِ، وَنِصْفَ الْعُشْرِ اِذَا كَانَ بِهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گندم کھجور میں عشر کی ادائیگی لازم ہوتی ہے

جبکہ انہیں مصنوعی طریقے سے سیراب نہ کیا جائے اگر مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے تو پھر اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوتی ہے

3287 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ

3286- عاصم بن عمر: هو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمري. ضعيف، وباقي رجال السند ثقات. وهو يتقوى بما قبله، وأخرجه الدارقطني 2/129 من طريق يحيى بن المغيرة، عن عبد الله بن نافع، بهذا الإسناد.

الْعُشْرَ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو (زمین یا پیداوار) بارش یا نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب ہوتی ہے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے اور جسے اونٹ پر پانی لاکر سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُعَلِّقَ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِهِ قِنْوًا فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنَ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے ہر باغ میں سے ایک خوشہ غریبوں کے لیے مسجد میں لٹکائے

3288 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، اَخِيهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ لِلْمَسْجِدِ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ عُبَّادِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ التَّقَشُّفُ وَالْعِبَادَةُ حَتّٰى كَانَ يَقْلِبُ الْاَخْبَارَ وَلَا يَعْلَمُ، فَلَمَّا كَثُرَ ذٰلِكَ مِنْهُ فِيْ اَخْبَارِهِ بَطَلَ الِاحْتِجَاجُ بِآثَارِهِ، وَاعْتِمَادُنَا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى اَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ دُوْنَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ ہر باغ میں سے (پھل کا) ایک خوشہ اس میں رکھا جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): عبداللہ نامی یہ راوی عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب ہیں یہ اہل مدینہ کے عبادت گزار لوگوں میں سے ایک ہیں۔ ان پر دنیا سے بے رغبتی اور عبادت کا رنگ غالب تھا۔ اس لئے یہ روایات کو الٹ پلٹ دیا کرتے تھے اور انہیں اس بات کا پتہ نہیں چلتا تھا تو جب ان کی نقل کردہ روایات میں اس نوعیت کی غلطیوں کی کثرت سامنے آئی تو ان کی نقل کردہ روایات سے استدلال کرنا باطل ہو جائے گا تو اس روایت کے بارے میں ہمارا اعتماد ان کے بھائی عبیداللہ کی نقل کردہ روایت پر ہوگا ان پر نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يُعَلِّقَ الْقِنْوَ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ الْحَائِطِ الَّذِيْ يَكُوْنُ جِدَادُهُ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ

3288– رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن في الدراوردي وهو عبد العزيز بن محمد ابن عبيد كلامًا من جهة حفظه، وقد قالوا: حديثه عن عبيد الله العمري منكر. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/77، ونسبه للطبراني في "الأوسط"، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے باغ میں سے مسجد میں خوشہ اس وقت لٹکائے جب اس کے باغ کی پیداوار دس وسق ہو

3289 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهٖ، وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ جَادٍّ * عَشَرَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ کھجوروں کے ہر دس وسق میں سے ایک خوشہ مسجد میں غریبوں کے لئے لٹکا دیا جائے۔

3289- إسناده قوی، وابن إسحاق صرح بالتحديث عند أحمد، فزالت شبهة تدليسه، وهو عند أبی يعلى "2038" وأخرجه أحمد 3/359- 360، وأبو داؤد "1662" فی الزكاة: باب حقوق المال، من طريق محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "1781"، وابن خزيمة "2496"، والطحاوی 4/30 من طريق حماد بن سلمة، عن ابن إسحاق، به. وأخرجه أحمد 3/359، والطحاوی 4/30، والبيهقی 5/311 من طريقين عن ابن إسحاق، به. والجَدَادُ: صِرام النخل، وهو قطع ثمرتها، ولفظ أبی يعلى "جاد" وهو بمعنى المجدود، أی: نخل يُجد منه ما يبلغ عشرة أوسق.

بَابُ مَصَارِفِ الزَّكَاةِ

باب: زکوۃ کے مصارف

3290 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زکوۃ لینا کسی خوشحال شخص کے لئے اور کمانے کے قابل شخص کے لئے جائز نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى نَفْيِ التَّوْقِيتِ فِي الْغِنَى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خوشحالی میں کوئی حد بندی نہیں ہے

3291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ الْعَدَوِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ، فَاسْتَعَانَ بِهِ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ فِي نِكَاحِ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَاَبَى اَنْ يُعْطِيَهُمْ شَيْئًا، فَانْطَلَقُوا مِنْ عِنْدِهِ، قَالَ كِنَانَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَيِّدُ قَوْمِكَ، وَاَتَوْكَ يَسْاَلُوْنَكَ فَلَمْ تُعْطِهِمْ

3290– إسناده قوي، عبد الرحمٰن بن غياث صدوق روى له أبوداؤد، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي بكر بن عياش، فمن رجال البخاري، وروى له مسلم في المقدمة، وهو ثقة إلا أنه لما كَبِرَ ساء حفظه، وكتابه صحيح، وقد توبع عليه . أبوحصين: هو عثمان بن عاصم .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/207، والنسائي 5/99 في الزكاة: باب إذا لم يكن له دراهم وكان له عدلها، وابن ماجه "1839" في الزكاة: باب من سأل عن ظهر غنى، والطحاوي 2/14، والبيهقي 7/14، والدارقطني 2/18 من طريق أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/407من طريق علي بن حرب، حدثنا سفيان، عن منصور، عن أبي حازم، عن أبي هريرة. وقال: هذا الحديث على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .وأخرجه الدارقطني 2/118من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، حدثنا إسرائيل، عن منصور، عن سالم بن أبي الجعد، عن أبي هريرة . وهذا سند صحيح على شرطهما . وله شاهد من حديث عبد الله بن عمرو بسند قوي عند ابن أبي شيبة 3/207، والطيالسي "2271"، وعبد الرزاق "7155"، والدارمي 1/387، وأبي داوٗد"1634"، والترمذي "652"، والحاكم 1/407، والبيهقي 7/13، والدارقطني 2/118، والبغوي "1599"، وحسنه الترمذي، وكذا الحافظ في "التلخيص" .3/108

شَيْئًا، قَالَ: اَمَّا فِيْ هٰذَا، فَلَا اُعْطِي شَيْئًا، وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ، تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فِيْ قَوْمِي، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ وَسَاَلْتُهُ اَنْ يُعِينَنِي، فَقَالَ: بَلْ نَحْمِلُهَا عَنْكَ يَا قَبِيصَةُ، وَنُؤَدِّيهَا اِلَيْهِمْ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا، اَوْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، اَوْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَشَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ اَنْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، فَالْمَسْاَلَةُ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ

کنانہ عدوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ان کی قوم کے کچھ افراد نے اپنی قوم کے ایک شخص کی شادی کے بارے میں ان سے مدد مانگی' تو انہوں نے ان لوگوں کو کچھ دینے سے انکار کر دیا وہ لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ کنانہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ اپنی قوم کے سردار ہیں وہ لوگ آپ کے پاس (مدد) مانگنے کے لئے آئے تھے آپ نے انہیں کچھ بھی نہیں دیا' تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے' تو میں کچھ بھی نہیں دوں گا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں ایک مرتبہ میں نے اپنی قوم میں سے کسی کی کوئی ادائیگی اپنے ذمے لے لی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ تمہاری ادائیگی ہم اپنے ذمے لیتے ہیں اور صدقے کے اونٹوں میں سے انہیں ادائیگی کر دیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کسی سے کچھ) مانگنا صرف تین آدمیوں کے لئے جائز ہے ایک وہ شخص جو کوئی ادائیگی اپنے ذمے لے اس کے لیے مانگنا جائز ہے' یہاں تک کہ وہ اس ادائیگی کو ادا کر دے ایک وہ شخص جسے کوئی مصیبت لاحق ہوئی ہو' جس کے نتیجے میں اس کی پیداوار ضائع ہو جائے اس کے لیے مانگنا جائز ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کر پائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہوا اور اس کی قوم کے تین سمجھدار لوگ اس کے بارے میں گواہی دیں کہ اس کے لئے مانگنا جائز ہو گیا ہے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو گا' یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کرے' اس کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔

3291- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مصنف عبد الرزاق" ."2008" ومن طريقه أخرجه الطبراني في "الكبير" "946"/18، والبغوي ."1625" وأخرجه أحمد 3/477 و5/60، والحميدي "819"، والدارمي 1/396، ومسلم "1044" في الزكاة: باب من لا تحل له المسألة، وأبوداؤد "1640" في الزكاة: باب ما تجوز فيه المسألة، والنسائي 5/89 في الزكاة: باب الصدقة لمن تحمل بحمالة، و5/96- 97، باب فضل من لا يسأل الناس شيئًا، وأبو عبيد في "الأموال" "1722" و "1723"، وابن خزيمة "2359" و "2360" و "2375"، وابن الجارود "367"، والطحاوي 2/17-18، والطبراني "947"/18 و "948" و "949" و "950" و "951" و "952" و "953" و "954" و "955"، والبيهقي 6/73، والدارقطني 2/119 و120، والبغوي "1626" من طرق عن هارون بن رئاب، بهذا الإسناد. وسيرد عند المؤلف ."3395"

ذِکْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَکْلِ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوضَةِ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ''آلِ محمد'' فرض زکوٰۃ میں سے کچھ کھائیں

3292 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنِّيْ اَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً ثُمَّ اَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے گھر واپس جاتا ہوں وہاں مجھے کوئی کھجور گری ہوئی ملتی ہے' میں اسے کھانے کے لئے اٹھاتا ہوں پھر مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہیں یہ صدقے کی نہ ہو' تو میں اسے رکھ دیتا ہوں۔''

3293 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

✿✿ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے کسی قوم کا غلام اس کا حصہ ہوتا ہے۔''

3292- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في "صحيحه" "1070" "162" في الزكاة: باب تحريم الزكاة عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلى آله- وهم بنو هاشم وبنو المطلب- دون غيرهم، عن هارون بن سعيد الأيلي، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 7/29 من طريق هارون بن سعيد الأيلي، عن ابن وهب، به.وأخرجه عبد الرزاق "6944"، ومن طريقه أحمد 2/317، ومسلم "1070" "163"، والبغوي "1606" عن مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هريرة، وهذا سند صحيح على شرطهما .وأخرجه البخاري "2431" في اللقطة: باب إذا وَجَدَ تمرةً في الطريق، والطحاوي 2/10، وأبو نعيم في "الحلية" 8/187 من طرق عن عبد الله بن المبارك، عن معمر، به.قال البغوي في "شرح السنة " 6/100-101: وهٰذا الحديث أصل في الورع، وهو أن ما شك في إباحته يتوقاه، قال النبي صلى الله عليه وسلم "الحلالُ بين والحرامُ بين."

3293- إسناده صحيح على شرط الشيخين . الحكم: هو ابن عتيبة، وابن أبي رافع: هو عبيد الله بن أبي رافع، واسم أبيه: أسلم.وأخرجه بأطول مما هنا الطيالسي "972"، وابن أبي شيبة 3/214، وأحمد 6/10، والترمذي "657" في الزكاة: باب ما جاء في كراهية الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم وأهل بيته ومواليه، والنسائي 5/107 في الزكاة: باب مولى القوم منهم، والطحاوي 2/8، وابن خزيمة "2344"، والحاكم 1/404، والبيهقي 7/32، والبغوي "1607" من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/8 من طريق سفيان، عن ابن أبي ليلى، عن الحكم، به.

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

3294 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِتَمْرٍ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً، فَلَاكَهَا فِيْ فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كِخْ كِخْ، اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زکوٰۃ کی کھجوریں لائی گئیں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھالی۔ انہوں نے اسے اپنے منہ میں ڈال لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تھوکو تھوکو ہمارے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْخَلَ اِصْبَعَهٗ فِيْ فِيِّ الْحَسَنِ، فَاَخْرَجَ التَّمْرَةَ مِنْهُ بَعْدَمَا لَاكَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے منہ میں داخل کی تھی اور ان کے منہ میں سے کھجور باہر نکال دی تھی' حالانکہ وہ اسے چبا چکے تھے

3295 - سَمِعْتُ اَبَا خَلِيْفَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اُتِيَ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَاَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً فَلَاكَهَا، فَاَدْخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَهٗ فِيْ فِيْهِ فَاَخْرَجَهَا، وَقَالَ: كِخْ اَيْ بُنَيَّ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

3294– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 3/214، ومن طريقه أخرجه مسلم "1069". محمد بن زياد: هو الجمحي مولاهم أبو الحارث المدني نزيل البصرة .وأخرجه أحمد 2/444و 476 عن وكيع، بهذا الإسناد. وهو في "مسند عليّ بن الجعد" "1158"، ومن طريقه أخرجه الطحاوي 2/9، والبغوي "1605" عن شعبة، به .وأخرجه الطيالسي "2482"، وأحمد 2/409–2/410، والدارمي 1/386 –387، والبخاري "1491" في الزكاة: باب ما يذكر في الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم، و "3072" في الجهاد: باب من تكلم بالفارسية والرطانة، ومسلم "1069"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/324، والبيهقي 7/29من طرق عن شعبة، به.وأخرجه عبد الرزاق "6940"، وأحمد 2/279و 406، والبخاري "1485" في الزكاة: باب أخذ صدقة التمر عند صرام النخيل، من طرق عن محمد بن زياد، به.

3295– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ کی کھجوریں آئیں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور لی اور منہ میں ڈال لی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوانگلیاں ان کے منہ میں ڈال کر اسے باہر نکالا اور فرمایا: اے میرے بیٹے اسے تھوک دو کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہمارے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے۔

3296 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصُّلْحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ سَاقِطَةً فَلَا يَمْنَعُهُ مِنْ اَخْذِهَا اِلَّا مَخَافَةُ الصَّدَقَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس اندیشے کے تحت نہیں اٹھاتے تھے کہ کہیں وہ زکوٰۃ کی نہ ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَوْلَادَ الْمُطَّلِبِ وَاَوْلَادَ هَاشِمٍ يَسْتَوُوْنَ فِيْ تَحْرِيمِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے کے حرام ہونے کے حوالے سے جناب مطلب اور جناب ہاشم کی اولاد کا حکم برابر ہے

3297 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ،

(متن حدیث): اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يُكَلِّمَانِهِ فِيمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ابْنَيْ عَبْدِ مَنَافٍ، وَقَرَابَتُهُمْ مِثْلُ قَرَابَتِهِمْ، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِيْ هَاشِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ مَنَافٍ، وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّ هَاشِمًا وَالْمُطَّلِبَ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: وَلَمْ يَقْسِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّلَا لِبَنِيْ نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ شَيْئًا، كَمَا قَسَمَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ

3296- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غيرَ عبد الله بن معاوية، فقد روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه وهو ثقة.وأخرجه الطيالسي "1999"، وأحمد 3/184و 193و 258، وأبو داوٗد "1651" في الزكاة: باب الصدقة على بني هاشم، وأبو يعلى "2682" و "3094"، والطحاوي 2/9، وأبو نعيم في "الحلية" 6/252 من طرق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/291-292، ومسلم "1071" "166" في الزكاة: باب تحريم الزكاة عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو يعلى "2975" و "3011"، والبيهقي 7/30من طريق معاذ بن هشام الدستوائي، عن أبيه، عن قتادة، عن أنس . وأخرجه أبو داوٗد "1652" من طريق خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/214، وأحمد 3/119و 132، والبخاري "2055" في البيوع: باب ما يتنزه من الشبهات، و "2431" في اللقطة: باب إذا وجد تمرة في الطريق، ومسلم "1071"، والبيهقي 6/195و 7/30، والطحاوي 2/9 من طرق عن منصور، عن طلحة بن مصرف، عن أنس.

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ خیبر کے خمس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا تھا یہ دونوں عبد مناف کی اولاد ہیں اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کریں' کیونکہ ان لوگوں کی بھی وہی قرابت تھی جو ان لوگوں کی تھی ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مطلب اور بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے ہمارے بھائیوں میں (خیبر کا خمس) تقسیم کیا ہے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی چیز عطا نہیں کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا ہاشم اور مطلب ایک ہی نہیں ہیں (کیونکہ وہ ایک باپ کی اولاد ہے)' تو حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنو نوفل کو اس خمس میں سے کچھ بھی نہیں دیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو اس میں سے دیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَحَرِّى صَدَقَةَ الْمَسْتُورِيْنَ، وَمَنْ لَّا يَسْأَلُ دُونَ السُّؤَالِ مِنْهُمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ ان کو صدقہ دینے کی کوشش کرے جن کا حال پوشیدہ ہوتا ہے اور جو کسی سے کچھ مانگتے نہیں ہیں نہ کہ ان لوگوں کے لیے کوشش کرے جو مانگتے ہیں

3298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

3297– إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 4/83و 85، والبخاری "4229" فی المغازی: باب غزوة خيبر، وابو داوٗد "2978" فی الخراج: باب فی مواضع قسم الخمس وسهم ذی القربی، والنسائی 7/130 فی قسم الفیء ، وابن ماجه "2881" فی الجهاد: باب قسمة الخمس، والطبرانی "1593"، والبيهقی 2/149 و 6/342من طرق عن يونس، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/81، والبخاری "3140" فی الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس للإمام، و "3502" فی المناقب: باب مناقب قريش، وأبو داوٗد "2980"، والطبرانی "1591" و "1592" و "1594"، والبيهقی 6/340 من طرق عن ابن شهاب، به.

3298– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 2/457 عن محمد بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاری "1476" فی الزكاة: باب قول الله تعالى: (لا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) (البقرة: من الآية 273) ، والدارمی 1/379 من طريقين عن شعبة، به .وأخرجه أحمد 2/260و 469من طريقين عن محمد بن زياد، به . وأخرجه أحمد2/316، والبيهقی 7/11، والبغوی "1603" من طريق عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أبی هريرة. أخرجه البخاری "4539" فی التفسير: باب (لا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) (البقرة: من الآية273) ، ومسلم "1093" "102" فی الزكاة: باب المسكين الذی لا يجد غنى ولا يفطن له فيتصدق عليه، والبيهقی 4/195و 7/11من طرق عن عطاء بن يسار وعبد الرحمٰن ابن أبی عمرة الأنصاری، عن أبی هريرة. وأخرجه النسائی 5/84– 85 فی الزكاة: باب تفسير المسكين، من طريق عطاء ، عن أبی هريرة. وأخرجه أحمد 2/493، وأبو داوٗد "1631" فی الزكاة: باب من يعطى من الصدقة، وابن خزيمة "2363" من طريق أبی صالح، عن أبی هريرة. وأخرجه أحمد 2/395من طريق خلاس، عن أبی هريرة. وانظر "3351" و ."3352"

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَافِ، مَنْ تَرُدُّهُ الْاَكْلَةُ وَالْاَكْلَتَانِ، وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِى لَا يَجِدُ غِنًى فَيُغْنِيهِ، وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا، وَيَسْتَحْيِى اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اِلْحَافًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غریب وہ نہیں ہوتا جو کھانے کی ایک یا دو چیزیں لے کر یا ایک دو لقمے لے کر جائے یا ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس چلا جائے بلکہ غریب وہ ہوتا ہے' جس کے پاس اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے نہ ہو اور وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتا بھی نہیں ہے وہ اس بات سے شرما جاتا ہے کہ لوگوں سے لپٹ کر مانگے''۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِعْطَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ لوگوں کے عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے

3299 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ الدَّلَّالُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ، وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يُؤَدِّيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعَجِّلُ الزَّكَاةَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ، وَيَسْتَقْبِلُ رَمَضَانَ بِصِيَامِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم دیا ہے کہ اسے لوگوں کے (نمازعید کے لئے) نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی (عید کے) ایک یا دو دن پہلے اسے ادا کر دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر کو عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ادا کر دیا کرتے

3299- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الضحاك بن عثمان، فمن رجال مسلم. ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم. ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِعْطَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ الناس إلى المصلي أخرجه مسلم "986" "23" في الزكاة: باب الأمر بإخراج زكاة الفطر قبل الصلاة، عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. أخرجه أحمد 2/157، وابن خزيمة "2421"، والدارقطني 2/152 من طرق عن ابن أبي فديك، به. أخرجه أحمد 2/151و154- 155، والدارمي 1/392، والبخاري "1509" في الزكاة: باب الصدقة قبل العيد، ومسلم "986"، وأبو داوٗد "1610" في الزكاة: باب متى تؤدى، والنسائي 5/54 في الزكاة: باب الوقت الذي يستحب أن تؤدى صدقة الفطر، والترمذي "677" في الزكاة: باب ما جاء في تقديمها قبل الصلاة، وابن خزيمة "2422" و"2423"، والدارقطني 2/153 من طرق عن نافع، به. أخرجه مالك في "الموطأ" 1/285 عن نافع أن عبد الله بن عمر كان يبعث بزكاة الفطر إلى الذي تجمع عنده قبل الفطر بيومين أو ثلاثة.

تھے اور وہ رمضان شروع ہونے سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنے شروع کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعِ تَمْرٍ اَوْ صَاعِ شَعِيرٍ

کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3300 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگوں نے گندم کے دو مد اس کے برابر قرار دیئے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِاَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اِنَّمَا تَجِبُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ دُونَ غَيْرِهِمْ

اس تفصیلی روایت کا تذکرہ جو ان مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ صدقہ فطر کی ادائیگی مسلمانوں کی طرف سے لازم ہوتی ہے غیر مسلموں کی طرف سے لازم نہیں ہوتی ہے

3301 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

3300- إسناده صحيح شرطهما، وأخرجه الطحاوي 2/44 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "1507" في الزكاة: باب صدقة الفطر صاعًا من تمر، ومسلم "984" "15" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، والنسائي في " الكبرى " كما في "التحفة" 6/196، وابن ماجه "1825" في الزكاة: باب صدقة الفطر، من طرق عن الليث، به.

3301- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" .1/284 ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/250 و 251، والدارمي 1/392، وأحمد 2/63، البخاري "1504" في الزكاة: باب صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين، ومسلم "984" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين في التمر والشعير، وأبو داوُد "1611" في الزكاة: باب كم يؤدي في صدقة الفطر، والترمذي "676" في الزكاة: باب ما جاء في صدقة الفطر، والنسائي 5/48 في الزكاة: باب فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 6/206، وابن ماجه "1826" في الزكاة: باب صدقة الفطر، وابن خزيمة "2399" و "2400"، والطحاوي 44"2"، والبيهقي 4/161 و 161- 162 و 163، والبغوي ."1593"

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ، ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا ہے' جو ہر آزاد اور غلام' مذکر اور مونث مسلمان پر لازم ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَكُنْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ بِالْمُنْفَرِدِ بِهَا دُوْنَ غَيْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ ''مسلمانوں کی طرف سے'' ان الفاظ کو نقل کرنے میں امام مالک منفرد نہیں ہیں کہ دوسرے کسی نے یہ نقل نہ کیے ہوں

3302 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ، رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ، صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان آزاد یا غلام، مرد یا عورت، نابالغ یا بالغ پر کھجور کا ایک صاع یا جوء کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس چیز کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ:

3302- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "صحيحه" "984" "16" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. أخرجه البيهقي 4/162 من طريق أحمد بن سلمة، عن محمد بن رافع، به. أخرجه ابن خزيمة "2398"، والبيهقي 4/162، والدارقطني 2/139 و 152 من طرق عن ابن أبي فديك، به. أخرجه الدارقطني 2/141 من طريقين عن الضحاك، به.

3303- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن محمد بن السكن فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "1503" في الزكاة: باب فرض صدقة الفطر، وأبو داود "1612" في الزكاة: باب كم يؤدى في صدقة الفطر، والنسائي 5/48 في الزكاة: باب فرض زكاة: رمضان على المسلمين دون المعاهدين، والبيهقي 4/162، والبغوي "1594"، والدارقطني 2/139- 14، من طريق يحيى بن محمد بن السكن، بهذا الإسناد.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا ہر آزاد اور غلام پر مذکر اور مونث مسلمان پر لازم قرار دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ لوگوں کے نماز عید کے لئے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُبَيِّنُ صِحَّةَ مَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس چیز کے صحیح ہونے کو بیان کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

3304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ جَوْصَا بِدِمَشْقَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيْوَةَ شُرَيْحُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ، حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ جَعَلُوْا عِدْلَ ذٰلِكَ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر چھوٹے یا بڑے آزاد یا غلام مسلمان کی طرف سے صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس کے بعد لوگوں نے گندم کے دو مد اس کے برابر قرار دے دیے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخْرِجَ فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعَ اَقِطٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ صدقہ فطر میں پنیر کا ایک صاع ادا کرے

3305 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ،

3304– إسناده حسن، المعلى بن إسماعيل المدني ذكره المصنف في "الثقات" 7/493، وقال ابوحاتم فيما نقله عنه ابنه 8/332: ليس بحديثه بأس، صالح الحديث لم يرو عنه غيرُ أرطأة، بقية رجاله ثقات. وأخرجه الدارقطني 2/140 من طريق شريح بن يزيد، حدثنا أرطأة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/251، وأحمد 2/5 و 55 و 66 و 102، وابن أبي شيبة 3/72، والدارمي 1/392، والبخاري "1511" في الزكاة: باب صدقة الفطر على الحر والمملوك، و"1512" باب صدقة الفطر على الصغير والكبير، ومسلم "984" "14" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، وأبوداؤد "1613" و "1614" و "1615" في الزكاة: باب كم يؤدى في صدقة الفطر، وابن خزيمة "2393" و "2395" و "2397" و "2403" و "2404" و "2409" و "2411"، والطحاوي 2/44، والبيهقي 4/159 و 160 و 162 و 164، والدارقطني 2/139 و 140 من طرق عن نافع، به.

عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُخْرِجُ فِیْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ، وَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَدْمَةً، فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ: مَا اَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هٰذِهِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم صدقہ فطر میں اناج کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع دیا کرتے تھے یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (اپنے عہد حکومت میں) شام سے مدینہ منورہ آئے انہوں نے اس بارے میں لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ کہا میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام کی گندم کے دو مد اس صاع کے برابر ہوتے ہیں' تو لوگوں نے اس بات کو اختیار کرلیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِیْ سَعِيْدٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَرَادَ بِهٖ صَاعَ حِنْطَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوسید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ''اناج کا ایک صاع'' اس کے ذریعے ان کی مراد گندم کا ایک صاع ہے

3306 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، فِيْمَا انْتَخَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ

3305– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داوُد بن قيس –هو الفرّاء– فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/98، والنسائي 5/51 في الزكاة: باب الزبيب، وابن ماجه "1829" في الزكاة: باب صدقة الفطر، وابن خزيمة "2418" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/252، وأحمد 3/23، والدارمي 1/392، ومسلم "985" "18" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، وأبو داوُد "1616" في الزكاة: باب كم يؤدى في صدقة الفطر، والنسائي 5/53 في الزكاة: باب الشعير، والطحاوي 2/42، والبيهقي 4/165، والدارقطني 2/146، والبغوي "1596" من طرق عن داوُد بن قيس، به.

3306– إسناده حسن. عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بن حكيم، روى عنه جمع، وأخرج حديثه أبو داوُد والنسائي، وباقي رجاله ثقات، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2419"، وقال بإثره: ذكر الحنطة في خبر أبي سعيد غير محفوظ، ولا أدرى ممن الوهم. وقوله "وقال له رجل من القوم: أو مدين من قمح ..." إلى آخر الخبر دال على إن ذكر الحنطة في أول القصة خطأ أو وهم، إذ لو كان أبو سعيد قد أعلمهم أنهم كانوا يخرجون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع حنطة، لما كان لقول الرجل: أو مدين من قمح، معنى. وانظر "نصب الراية" 2/418. وأخرجه البيهقي 4/165– 166، والدارقطني 2/145–146 من طرق عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد "1616" في الزكاة: باب كم يؤدى في صدقة الفطر، والحاكم 1/411 من طريقين عن إسماعيل بن علية، به. وأخرجه النسائي 5/53 في الزكاة: باب الأقط، والطحاوي 2/42 من طرق عن عبد الله بن عبد الله، به.

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: وَذَكَرُوا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: لَا اُخْرِجُ اِلَّا مَا كُنْتُ اُخْرِجُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَاعَ تَمْرٍ، اَوْ صَاعَ حِنْطَةٍ، اَوْ صَاعَ شَعِيرٍ، اَوْ صَاعَ اَقِطٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ؟ فَقَالَ: لَا، تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا اَقْبَلُهَا وَلَا اَعْمَلُ بِهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔لوگوں نے ان کے سامنے صدقہ فطر کا ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں' تو صدقہ فطر اسی طرح نکالوں گا' جس طرح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نکالتا تھا یعنی کھجور کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے ان سے کہا: یا پھر گندم کے دو مد' تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ قیمت ہے میں اسے قبول نہیں کروں گا اور اس پر عمل بھی نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخْرِجَ فِیْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعَ زَبِيبٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ صدقہ فطر میں کشمش کا ایک صاع ادا کرے

3307 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عِيَاضٌ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا اُخْرِجُ اَبَدًا اِلَّا صَاعًا، اِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ، اَوْ صَاعَ شَعِيرٍ، اَوْ صَاعَ زَبِيبٍ، اَوْ صَاعَ اَقِطٍ - يَعْنِیْ فِیْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ہمیشہ صاع کی شکل میں ادائیگی کروں گا' جس طرح ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کیا کرتے تھے جو کھجور کا ایک صاع ہوتا تھا جو کا ایک صاع ہوتا تھا یا کشمش کا ایک صاع ہوتا تھا یا پنیر کا ایک صاع ہوتا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ صدقہ فطر کے طور پر اسے ادا کرتے تھے۔

3307– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان، فقد أخرج له البخاري تعليقًا ومسلم متابعة . وأخرجه أبو يعلى "1227" عن أبي خيثمة، عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد "1618" في الزكاة: باب يؤدى في صدقة الفطر، ومن طريقه البيهقي 4/172 عن مسدد، عن يحيى القطان، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/172–173، ومسلم "985" "21" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، والنسائي 5/52 في الزكاة: باب زكاة الدقيق، وابن خزيمة "2413" و "2414" من طرق عن ابن عجلان، به. وأخرجه مالك 1/284، ومن طريقه الشافعي 1/251و 252، والدارمي 1/392، والبخاري "1506" في الزكاة: باب صدقة الفطر صاعًا من طعام، ومسلم "985"، والطحاوي 2/42، والبيهقي 4/164، والبغوي "1595" عن زيد بن أسلم، عن عياض، به. وأخرجه أحمد 3/73، والدارمي 1/392، والبخاري "1505" في الزكاة: باب صاع من شعير، و "1508" باب صاع من زبيب، ومسلم "985" "19" و"20"، والنسائي 5/51 باب التمر في زكاة الفطر، وباب الزبيب، والطحاوي 2/41و 42، والدارقطني 2/146من طرق عن زيد بن أسلم، به.

بَابُ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

باب: نفلی صدقے کا بیان

3308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَدْرِ النَّهَارِ، فَجَاءَ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ عَلَيْهِمْ سُيُوْفٌ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، فَرَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغَيَّرَ لَمَّا رَاٰى مِنْهُمْ مِنَ الْفَاقَةِ، قَالَ: فَدَخَلَ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، ثُمَّ اَقَامَ، فَخَرَجَ، فَصَلّٰى، ثُمَّ قَالَ: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَائَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) (النساء: 1)، (اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) (الحشر: 18) يَتَصَدَّقُ امْرُؤٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ، وَمِنْ دِرْهَمِهٖ، وَمِنْ ثَوْبِهٖ، وَمِنْ صَاعِ بُرِّهٖ، وَمِنْ صَاعِ شَعِيْرِهٖ، حَتّٰى ذَكَرَ شِقَّ تَمْرَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ تَعْجِزُ كَفَّاهُ، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْمَيْنِ مِنَ الثِّيَابِ وَالطَّعَامِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَلَّلَ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهٗ، كَانَ لَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهٗ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ

3308– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير المنذر بن جرير فمن رجال مسلم. أخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" "243" بتحقيقنا، والطبراني "2372" من طريقين عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. أخرجه الطيالسي "670"، وعلي بن الجعد "531"، وابن شيبة 3/109 – 110، وأحمد 4/357 و 358 359 و359، ومسلم "1017" في الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، والنسائي 5/75 77 في الزكاة: باب التحريض على الصدقة، والبيهقي 4/175– 176، والبغوي "1661" من طريق شعبة، به. وأخرجه الطحاوي "244"، والطبراني "2373" و "2374" من طريقين عن عون بن أبي جحيفة، به. وأخرجه مسلم "1017" "70"، والترمذي "2675" في العلم: باب ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، وابن ماجه "203" في المقدمة: باب من سن سنة حسنة أو سيئة، والطحاوي "245"، والطبراني "2375"، والبيهقي 4/176 من طريق عبد الملك بن عمير، عن المنذر بن جرير، به مطولًا ومختصرًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى) (الأنعام: 164) اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الْاَوْزَارِ لَا الْكُلَّ، اِذْ اَخْبَرَ الْمُبَيِّنُ عَنْ مُرَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، فَعَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهُ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ، فَكَانَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَالَ: لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى اِلَّا مَا اَخْبَرَكُمْ رَسُوْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَزِرُ، وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ، وَلَا خَصَّ عُمُوْمَ الْخِطَابِ بِهٰذَا الْقَوْلِ اِلَّا مِنَ اللّٰهِ، شَهِدَ اللّٰهُ لَهُ بِذٰلِكَ حَيْثُ قَالَ: (وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوْحٰى) (النجم: 4) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَظِيْرُ هٰذَا قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41) فَهٰذَا خِطَابٌ عَلَى الْعُمُوْمِ، كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى) (الأنعام: 164)، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ، فَاَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السَّلَبَ لَا يُخَمَّسُ وَاَنَّ الْقَلِيْلَ يَكُوْنُ مُنْفَرِدًا بِهٖ، فَهٰذَا تَخْصِيْصُ بَيَانٍ لِذٰلِكَ الْعُمُوْمِ الْمُطْلَقِ

✿✿ منذر بن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ لوگ دن چڑھے نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے جسم پر نامناسب لباس تھا اور پاؤں میں جوتے نہیں تھے انہوں نے کھالیں اوڑھی ہوئی تھیں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں ان میں سے زیادہ تر لوگوں کا تعلق مضر قبیلے سے تھا بلکہ ان سب کا تعلق مضر قبیلے سے تھا جب نبی اکرم ﷺ نے ان کا فقر و فاقہ ملاحظہ فرمایا' تو آپ ﷺ کی پریشانی آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر مجھے نظر آئی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھر میں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی' تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"(ارشاد باری تعالیٰ ہے) اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے اور اس سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے بہت زیادہ مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے داری کا خیال رکھو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے"۔

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ہر شخص اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے آگے کے لیے کیا بھیجا ہے۔"

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:) آدمی اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑے میں سے گندم کا ایک صاع جو کا ایک صاع صدقہ کرے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے نصف کھجور کا تذکرہ کیا (راوی بیان کرتے ہیں:) انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ایک تھیلی لے کر آیا جسے وہ بمشکل اٹھا رہا تھا وہ اس سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی' پھر لوگ یکے بعد دیگرے چیزیں لانے لگے' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کپڑوں اور اناج کے دو ڈھیر دیکھے' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ وہ سونے کی طرح دمک رہا تھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اسلام میں کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے اور اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے تو اس شخص کو اس اچھے کام بھی

اجر ملے گا اور اس کے بعد جو لوگ اس پر عمل کریں گے (ان کا سا بھی) اجر ملے گا اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرے اور اس کے بعد اس برے طریقے پر عمل کیا جائے تو اسے (اپنے برے عمل) کا بھی گناہ ہوگا اور اس کے بعد جو لوگ اس برائی پر عمل کریں گے ان کا بھی اسے گناہ ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا'' اس سے مراد بعض قسم کا بوجھ ہے تمام اقسام کے بوجھ مراد نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مراد کو بیان کرنے والی شخصیت (نبی اکرم) نے یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اسلام میں برے طریقے کا آغاز کرتا ہے اور پھر اس کے بعد اس طریقے پر عمل کیا جاتا ہے تو اس برائی کا بوجھ اس شخص پر بھی ہوگا۔ اس کے بعد جو شخص اس برائی پر عمل کرے گا اس کا بوجھ بھی اس شخص پر ہوگا تو گویا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ماسوائے اس کے جس کے بارے میں میرے رسول نے تمہیں یہ اطلاع دے دی ہے کہ وہ بوجھ اٹھائے گا اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ارشاد فرمائی ہے اور آپ نے اس خطاب کے عموم کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت مخصوص کیا ہے۔ اس بات کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''یہ رسول اپنی خواہش نفس سے کلام نہیں کرتا یہ صرف وہی کلام کرتا ہے جو اس کی طرف وحی کیا جاتا ہے۔''

اس کی نظیر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تم جو بھی غنیمت حاصل کرو گے اس کا پانچوں حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا۔''

تو یہ خطاب عمومی طور پر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس مقتول کا سامان اس شخص کو مل جائے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہاں یہ اطلاع دی ہے کہ مقتول کے جسم پر موجود سامان مال خمس میں شامل نہیں ہوگا اور اور تھوڑا مال بھی اسی (قاتل) کو ملے گا' تو یہ اس مطلق عمومی حکم کی تخصیص ہو جائے گی۔

ذِكْرُ اِطْفَاءِ الصَّدَقَةِ غَضَبَ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا

صدقے کا پروردگار کے غضب کو ختم کر دینے کا تذکرہ

3309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ

3309– إسناده ضعيف، عبد اللّٰه بن عيسى الخزاز ضعيف كما في "التقريب"، والحسن قد عنعنه. وأخرجه الترمذي "664" في الزكاة: باب ما جاء في فضل الصدقة، ومن طريقه البغوي "1634" عن عقبة بن مكرم، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن غريب من هٰذا الوجه. قلت: وله من طريق آخر عند العقيلي في "الضعفاء" بلفظ "إن الصدقة ترد غضب الرب وتمنع البلاء وتزيد في الحياة" وفي سنده مجهولان. وآخر عند القضاعي في "مسند الشهاب" "1094" بلفظ "إن اللّٰه ليدرأ بالصدقة سبعين ميتة من السوء" وفيه ثلاثة ضعفاء، ولا يصلح الطريقان لتقوية الحديث.

اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ پروردگار کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو پرے کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ظِلَّ كُلِّ امْرِءٍ فِي الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ صَدَقَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا

3310 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ، اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُلُّ امْرِءٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ، اَوْ قَالَ: حَتّٰى يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ يَزِيدُ: فَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ لَا يَتَصَدَّقُ فِيهِ بِشَيْءٍ وَّلَوْ كَعْكَةً وَلَوْ بَصَلَةً

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔''

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔

یزید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے ابوالخیر نامی راوی روزانہ کوئی نہ کوئی چیز صدقہ کیا کرتے تھے' اگرچہ کوئی روٹی یا پیاز ہی صدقہ کریں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاتِّقَاءِ مِنَ النَّارِ - نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا - بِالصَّدَقَةِ، وَاِنْ قَلَّتْ

صدقے کے ذریعے جہنم سے بچنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ خواہ وہ صدقہ تھوڑا ہو' ہم (جہنم سے) اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3311 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي

3310- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الخير: هو مَرْثَد بن عبد الله اليزني. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/181 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وهو في "الزهد" لابن المبارك "645"، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/147- 148، وأبو يعلى "1766"، وابن خزيمة "2431"، وصحَّحه الحاكم 1/416 على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/"771" عن المطلب بن شعيب الأزدي، عن عبد الله بن صالح، عن حرملة بن عمران، به.

اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص (کوئی بھی چیز صدقہ کر کے) جہنم سے بچ سکتا ہو اسے ایسا کرنا چاہئے' خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَدَقَةَ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ الْخَائِفِ الْفَقْرَ الْمُؤَمِّلِ طُوْلَ الْعُمُرِ اَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةِ مَنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تندرستی کے عالم میں مال کی خواہش رکھتے ہوئے

جبکہ آدمی کو مال میں کمی ہونے کا اندیشہ بھی ہو اور لمبی عمر کی خواہش بھی ہو یہ اس صدقے سے افضل ہے جس میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتی ہیں

3312 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ،

3311- إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد بن كثير: هو العبدي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وسماع الثوري منه قديم .أخرجه الطبراني في "الكبير" "207"/17 عن أبي خليفة وعن معاذ بن المثنى، كلاهما عن محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد .أخرجه أحمد 4/256 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، به .أخرجه الطيالسي "1036"، وابن الجعد "467" "471"، , أحمد 4/258 -259 و 377، وابن أبي شيبة 3/110، والبخاري "1417"، في الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، ومسلم "1016" في الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، والطبراني "208"/17، والبيهقي 4/176 من طرق عن شعبة، عن أبي إسحاق به .أخرجه الطبراني "209"/17 و "210"و "211و "212و "213" و "214"و "215" من طرق عن أبي إسحاق، به .أخرجه أحمد 4/258 و 379، والطبراني "215"/17 من طريقين عن عبد الله ابن معقل، به. وانظر "7329" و ."7330"

3312- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي الكوفي مختلف في اسمه، فقيل: هرم، وقيل: عمرو، وقيل: عبد الله، وقيل: عبد الرحمٰن، وقيل: جرير . وأخرجه أحمد 2/25، ومسلم "1032" في الزكاة: باب بيان أن أفضل الصدقة صدقة الصحيح الشحيح، ابن خزيمة "2454"، والبيهقي 4/189 190_من طرق عن جرير، به .وأخرجه أحمد 2/231 و 415، والبخاري "1419" في الزكاة: باب فضل صدقة الصحيح الشحيح، و "2748" في الوصايا: باب الصدقة عند الموت، وأبو داوٗد "2865" في الوصايا: باب ما جاء في كراهية الإضرار في الوصية، والنسائي 5/86 في الزكاة: باب أي الصدقة أفضل، و 6/237 في الوصايا: باب الكراهية في تأخير الوصية، وابن ماجه "2706" في الوصايا: باب النهي عن الإمساك في الحياة، والتبذير عند الموت، والبغوي "1671" من طرق عن عمارة بن القعقاع، به . قوله "إذا بلغت الحلقوم" يريد الروح وإن لم يتقدم لها ذكر، وقوله "لفلان كذا" كناية عن الموصى له، وقوله "وقد كان لفلان " كناية عن الوارث. وفيه دليل على أن الموصي ممنوع من الإضرار في الوصية لتعلق حق الورثة بماله، لقوله "وقد كان لفلان " وأنه إذا أضر كان للورثة رد الضرر وهو ما زاد على الثلث.

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمَلُ الْغِنٰی، وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ زیادہ بڑا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم ایسی حالت میں صدقہ کرو کہ تم تندرست بھی ہو تمہیں (اپنے مال کے ساتھ) محبت بھی ہو اور تمہیں (مال خرچ کرنے کے نتیجے میں) غربت کا اندیشہ بھی ہو اور تمہیں خوشحال رہنے کی خواہش بھی ہو تم (صدقہ کرنے کو) اتنا مؤخر نہ کر دینا کہ جان حلق تک پہنچ جائے اور پھر تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا ملے فلاں کو اتنا ملے حالانکہ وہ ویسے ہی فلاں کو مل جانا ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَصَدِّقَ بِالْمُتَجَنِّنِ لِلْقِتَالِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کرنے والے شخص کو جنگ کے لیے ڈھال استعمال کرنے والے شخص سے تشبیہ دینا

3313 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عِيْسَی بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيْلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ لَّدُنْ تَرَاقِيْهِمَا اِلٰی ثَدْيَيْهِمَا، فَاَمَّا الْمُنْفِقُ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُنْفِقَ مَادَتْ عَلَيْهِ، وَاتَّسَعَتْ حَتّٰی تَبْلُغَ قَدَمَيْهِ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ، وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُنْفِقَ اَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا وَلَزِمَتْ، فَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُوَسِّعَهَا وَلَا تَتَّسِعُ، فَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُوَسِّعَهَا وَلَا تَتَّسِعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

3313- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ابن عجلان فقد روى له مسلم متابعة وهو صدوق . وأخرجه الشافعي 1/221، وأحمد 2/256، والحميدي "1064"، والبخاري "1443" في الزكاة: باب مثل المتصدق والبخيل، ومسلم "1021" في الزكاة: باب مثل المنفق والبخيل، والنسائي 5/70-71 في الزكاة: باب صدقة البخيل، وأبو الشيخ في "الأمثال" "268"، والرامهرمزي في "الأمثال" ص1023، والبيهقي 4/186، والبغوي "1660" من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو الشيخ في "الأمثال" "267" من طريق ابن لهيعة، عن الأعرج، به. وله طريق أخرى سترد عند المؤلف ."3332"تنبيه: وقع في رواية مسلم: عن عمرو الناقد، عن سفيان "مثل المنفق والمتصدق" وهو وهم صوابه مثل ما وقع في باقي الروايات عنده وعند غيره "مثل المنفق والبخيل"، ووقع في هذه الرواية تصحيفات وتقديم وتأخير نبه عليها القاضي عياض، ونقلها عنه النووي في "شرح مسلم" 7/107-108، فانظرها فيه.

''خرچ کرنے والے اور کنجوس کی مثال ایسے آدمیوں کی طرح ہے جن کے جسم پر دو زرہیں ہوتی ہیں جو ان کی گردن سے لے کر سینے تک ہوتی ہیں خرچ کرنے والا شخص جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے اور کشادہ ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ (ڈھیلی ہو کے نیچے گر جاتی ہے) اور اس کے قدموں تک آ جاتی ہے اور اس کے پاؤں کے نشان کو ڈھانپ لیتی ہے جہاں تک کنجوس شخص کا تعلق ہے جب وہ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے اور پختہ ہو جاتا ہے اور وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی ۔''

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَصَدِّقَ بِطُولِ الْيَدِ

نبی اکرم ﷺ کا صدقہ کرنے والے شخص کو لمبے ہاتھ سے تشبیہ دینا

3314 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَسْرَعُكُنَّ بِي لُحُوقًا اَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيُّهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا، قَالَتْ: فَكَانَ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (یعنی ازواج مطہرات) میں سے مجھ سے سب سے پہلے وہ ملے گی' جس کے ہاتھ تم سب سے لمبے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھوں کی پیمائش کی کہ کس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ہاتھ ہم سب سے لمبا تھا' کیونکہ وہ اپنے اس ہاتھ کے ذریعے خود کام کاج کرتی ہیں اور صدقہ وخیرات کرتی تھیں۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَصَدِّقَ الْكَثِيرَ بِطُولِ الْيَدِ

نبی اکرم ﷺ کا زیادہ صدقہ کرنے والے شخص کو لمبے ہاتھ سے تشبیہ دینا

3315 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ لَمْ تُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيَّتُنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ فَقَالَ: اَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَ: فَاَخَذْنَ قَصَبَةً يَتَذَارَعْنَهَا، فَمَاتَتْ

3314- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "2452" في فضائل الصحابة: باب من فضائل زينب أم المؤمنين رضي الله عنها، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/374 من طريق محمود بن غيلان، بهذا الإسناد

سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، وَكَانَتْ كَثِيرَةَ الصَّدَقَةِ، فَظَنَنَّا اَنَّهُ قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا بِالصَّدَقَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع تھیں ان میں سے کوئی بھی غیر موجود نہیں تھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پہلے ہم میں سے کون ملے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ازواج مطہرات نے ایک لکڑی لی اوراس کے ذریعے اپنے ہاتھوں کی پیمائش کرنے لگیں، تو سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا انتقال پہلے ہوا کیونکہ وہ بکثرت صدقہ کیا کرتی تھیں (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) ہم نے یہ گمان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ جس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہو اس سے مراد یہ ہے کہ جو زیادہ صدقہ کرتی ہو۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ فِي التَّرْبِيَةِ كَتَرْبِيَةِ الْاِنْسَانِ الْفَلُوَّ اَوِ الْفَصِيلَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقے میں اضافے کو اس چیز سے تشبیہ دینا جس طرح انسان اپنے جانور کو پالتا پوستا ہے

3316 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ - وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ - اِلَّا كَانَ اللّٰهُ يَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهِ فَيُرَبِّيْهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰى تَبْلُغَ التَّمْرَةُ مِثْلَ اُحُدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان پاکیزہ کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ (اس صدقے کو) اپنے دست قدرت میں لے لیتا ہے اوراسے بڑھانا شروع کرتا ہے، جس طرح کوئی شخص اپنے

3315- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير الحسن بن مدرك فمن رجال البخاري، قال النسائي: لا بأس به، وقال ابن عدي: هو من حفاظ البصرة، وقول أبي داوٗد: كذاب كان يأخذ أحاديث فهد بن عوف فيلقنها على يحيى بن حماد، ردّه الحافظ بقوله: إن كان مستند أبي داوٗد في تكذيبه هٰذا الفعل، فهو لا يوجب كذبا، لأن يحيى بن حماد وفهد بن عوف جميعا من أصحاب أبي عوانة، فإذا سأل الطالب شيخه عن حديث رفيقه ليعرف إن كان من جملة مسموعه، فحدثه به أو لا، فكيف يكون بذٰلك كذابا وقد كتب عنه أبو زرعة وأبو حاتم ولم يذكرا فيه جرحا وهما ما هما في النقد، وقد أخرج عنه البخاري أحاديث يسيرة من روايته عن يحيى بن حماد، مع أنه شاركه في الحمل عن يحيى بن حماد وفي غيره من شيوخه. والحديث أخرجه النسائي 5/66-67 في الزكاة: باب فضل الصدقة، عن أبي داوٗد، عن يحيى بن حماد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/121، والبخاري "1420" في الزكاة، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/371

جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ ایک کھجور "احد" پہاڑ جتنی ہو جاتی ہے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الْحُبَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ابوحباب نامی راوی منفرد ہے

3317 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَيُرَبِّي لِاَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ اُحُدٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی ایک کھجور یا ایک لقمے کو بڑھاتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ یا ایک کھجور احد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے)"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَضْعِيفِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَدَقَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِيُوَفِّرَ ثَوَابَهَا عَلَيْهِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ مسلمان شخص کے دیئے ہوئے صدقے کو دوگنا کر دیتا ہے تاکہ قیامت کے دن اسے اس کا ثواب زیادہ دے

3316- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبيد الله بن عمر: هو العدوي والعمري، وأبو الحباب: هو سعيد بن يسار المدني. وهو في "الزهد" لا بن المبارك "648"ن ومن طريقة أخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/75، وابن خزيمة "2425"وأخرجه أحمد 2/538، ومسلم "1014" في الزكاة باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، والترمذي "في الزكاة: باب ما جاء في فضل في الزكاة: باب فضل الصدقة، والنسائي 5/57 في الزكاة: باب الصدقة من غلول، وابن ماجه "1842" في الزكاة: باب فضل الصدقة، والبغوي "1632" من طريق الليث، عن سعيد المقبري، بهذا الإسناد. أخرجه أحمد 2/381- 382- 419، ومسلم "1014" "64" من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "1410" في الزكاة: باب الصدقة من طريق أبي النضر، عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار، عن أبيه، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أيضًا "7430" وقال خالد بن مخلد، حدثنا سليمان، حدثني عبد الله بن دينار، عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

3317- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الصمد، هو ابن عبد الوارث. وأخرجه أحمد 6/251 عن عبد الصمد، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 3/111: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجاله رجال الصحيح. وفاته أن يعزوه لأحمد. وأخرجه البزار "931" من طريق يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة قال الهيثمي 3/112: رجاله ثقات.

3318 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِی، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَصَدَّقُ بِالتَّمْرَةِ اِذَا كَانَتْ مِنْ طَيِّبٍ - وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ - فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ فِىْ كَفِّهِ، فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّى اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰى تَكُوْنَ فِىْ يَدِهِ جَلَّ وَعَلَا مِثْلَ جَبَلٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص جب پاکیزہ کمائی میں سے کوئی کھجور صدقہ کرتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ کمائی کو ہی قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت میں رکھتا ہے اور اسے بڑھانا شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں وہ (ایک کھجور) پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سعید مقبری نامی راوی منفرد ہے

3319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِى الْحُبَابِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ - وَلَا يَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا الطَّيِّبُ - فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّى اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پاکیزہ کمائی میں سے ایک کھجور جتنا صدقہ کرتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف پاکیزہ چیز ہی پیش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت میں الٹتا پلٹتا ہے پھر وہ اس کرنے والے کے لئے بڑھاتا ہے جس طرح کوئی

3318– إسناده حسن. أبو سعيد مولى المهرى روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وأخرج له مسلم فى "صحيحه"، ووثقه الذهبى فى "الكاشف"، فقول الحافظ فى "التقريب": مقبول، غيرُ مقبول.

3319– إسناده حسن، على بن شعيب صدوق روى له النسائى، وابن عجلان روى له مسلم متابعة والبخارى تعليقًا وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات على شرطهما. أبو النضر: هو هاشم بن القاسم، وورقاء: هو ابن عمر اليشكرى. وأخرجه أحمد 2/431، عن يحيى بن سعيد، عن ابن عجلان، بهذا الإسناد.

شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ وہ (ایک کھجور) پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔''

3320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالطَّاعَةِ لِاَزْوَاجِهِنَّ، وَقَالَ: اِنَّ مِنْكُنَّ مَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ - وَجَمَعَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ -، وَمِنْكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ - وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ -، فَقَالَتِ الْمَارِدَةُ اَوِ الْمُرَادِيَّةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلِمَ ذٰلِكَ؟، قَالَ: تَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَتُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتُسَوِّفْنَ الْخَيْرَ *

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور شوہر کی فرمانبرداری کی ہدایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کچھ خواتین جنت میں داخل ہوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: اور تم میں سے کچھ جہنم کا ایندھن بنیں گی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو کشادہ کر لیا' تو ماردیا شاید مراد قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی وجہ کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شوہر کی ناشکری کرتی ہو تم لعنت بکثرت کرتی ہو اور بھلائی کی ناشکری کرتی ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلرِّجَالِ بِالْاِكْثَارِ مِنَ الصَّدَقَةِ

مردوں کو بکثرت صدقہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3321 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ

3320– عبيد بن جناد ترجمه المؤلف في الثقات 8/432، فقال: عبيد بن جناد مولى بن جعفر بن كلاب من أهل حلب، يروى عن عبيد الله بن عمرو، وعطاء بن مسلم الحلبي، حدثنا عنه أبو يعلى مات سنة إحدى وثلاثين ومئتين، وفي "الجرح والتعديل" 5/404: عبيد بن جناد الحلبي روى عن عطاء بن مسلم وابن المبارك، روى عنه أحمد بن أبي الحوارى وأبو زرعة، سئل أبى عنه، فقال: صدوق لم أكتب عنه، وزيد بن رفيع مختلف فيه، قال أحمد: ما به بأس، وقال أبو داؤد: جزرى ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات" 6/304 وقال: كان فقيهًا ورعًا ثقة، وذكره ابن شاهين في "الثقات"، وضعفه الدارقطني، وقال النسائي: ليس بالقوة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "3109" عن محمد بن أحمد الوكيعي، عن عبيد بن جناد، بهٰذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 4/314 ونسبه للطبراني وضعفه بيزيد بن رفيع.

3321– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داؤد بن قيس فمن رجال مسلم. وأخرجه عبد الرزاق "5634"، وأحمد 3/36 و42 و54، ومسلم "889" في أول كتاب العيدين، والنسائي 3/187 في العيدين: باب استقبال الإمام الناس بوجهه في الخطبة، و 3/190 باب حث الإمام على الصدقة في الخطبة، وابن ماجه "1288" في الصلاة: باب ما جاء في الخطبة في العيدين، وأبو يعلى "1343"، وابن خزيمة "1449"، والفريابي في "أحكام العيدين" "101"، والبيهقي 3/297 من طرق عن داؤد بن قيس، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري "304" في الحيض: باب ترك الحائض الصوم، و "1462" في الزكاة: باب الزكاة على الأقارب، و "1951" في الصوم: باب الحائض تترك الصوم والصلاة، و "2658" في الشهادات: باب شهادة النساء، ومسلم "80" في الإيمان: باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات، من طريق محمد بن جعفر، عن زيد بن أسلم، عن عياض، به.

عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، فَيَنْصَرِفُ إِلَى النَّاسِ قَائِمًا فِيْ مُصَلَّاهُ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُقْبِلُ عَلَيْهِمْ، وَيَقُوْلُ لِلنَّاسِ: تَصَدَّقُوا، فَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ بِالْقُرْطِ وَالتِّبْرِ، فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ وَإِلَّا انْصَرَفَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن تشریف لے جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرتے تھے پھر سلام پھیرتے تھے پھر عید گاہ میں لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جاتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے اور لوگوں کی طرف رخ کرتے تھے اور لوگوں سے فرماتے: تم صدقہ وخیرات کرو تو زیادہ تر خواتین اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں وغیرہ صدقہ کرتی تھیں۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مہم (روانہ کرنی ہوتی) تو اس کے بارے میں بات چیت کر لیتے ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلنِّسَاءِ بِالْإِكْثَارِ مِنَ الصَّدَقَةِ

خواتین کو بکثرت صدقہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3322 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

عطاء بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عید کے دن نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر خواتین کے پاس تشریف لائے اور انہیں صدقہ وخیرات کرنے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا حَثَّ النِّسَاءَ عَلَى الْإِكْثَارِ مِنَ الصَّدَقَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) خواتین کو بکثرت صدقہ کرنے کی ترغیب دی تھی

3323 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ،

3322- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم . "2824"

3323- وائل بن مهانة لم يوثقه غير المؤلف 5/495، وباقي رجاله رجال الشيخين. محمد: هو ابن جعفر غندر، والحكم: هو ابن عتيبة، وذر: ابن عبد الله المرهبي .وأخرجه النسائي في "عشرة النساء " "374"عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/433 و436، والدارمي 1/237من طرق عن الحكم، به .وأخرجه أحمد 1/376، و423 و425، وابن أبي شيبة 3/110 والنسائي في "عشرة النساء " "375" من طريقين عن ذرّ، به.

عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَرًّا، يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ *، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِلنِّسَاءِ: تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ، قَالَتِ امْرَاَةٌ: لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ: بِمَ، اَوْ لِمَ؟، قَالَ: اِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا مِنْ نَاقِصَاتِ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ اَغْلَبُ عَلَى الرِّجَالِ ذَوِي الْاَمْرِ عَلٰى اَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ، قِيلَ: وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِينِهَا؟، قَالَ: اَمَّا نُقْصَانُ عَقْلِهَا فَاِنَّ شَهَادَةَ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَاَمَّا نُقْصَانُ دِينِهَا فَاِنَّهُ يَاْتِي عَلٰى اِحْدَاهُنَّ كَذَا وَكَذَا مِنْ يَوْمٍ لَا تُصَلِّيْ فِيْهِ صَلَاةً وَاحِدَةً

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے فرمایا:

''تم صدقہ و خیرات کیا کرو' کیونکہ اہل جہنم میں اکثریت تمہاری ہے ایک خاتون جو کسی بڑے خاندان کی نہیں تھی اس نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لعنت بکثرت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص خواتین لوگوں کے معاملات میں سمجھدار لوگوں پر غالب آجاتی ہیں دریافت کیا گیا: ان خواتین کی عقل اور دین میں کیا کمی ہے' تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک ان کی عقل کا تعلق ہے اس کی صورت یہ ہے کہ دو خواتین کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے جہاں تک ان کے دین کی کمی کا تعلق ہے' تو اس کی صورت یہ ہے کہ ہر عورت پر کچھ ایسے دن آتے ہیں جن میں وہ ایک بھی نماز ادا نہیں کرسکتی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِاِطْعَامِ الْجِيَاعِ، وَفُكِّ الْاُسَارٰى مِنْ اَيْدِي اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ بھوکے کو کھانا کھلائے اور اللہ کے دشمن کافروں کے ہاتھوں سے قیدیوں کو نجات دلوائے (یعنی ان کا فدیہ ادا کرے)

3324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3324– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البيهقي 9/226من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5373" في أول الأطعمة، وأبو داوُد "3105" في الجنائز: باب الدعاء للمريض بالشفاء، والبيهقي 3/379، و10/3، والبغوي "1407" من طريق محمد بن كثير، به.وأخرجه أحمد 4/394 و406، والبخاري "5174" في النكاح: باب حق إجابة الوليمة والدعوة، و "7173" في الأحكام: باب إجابة الحاكم الدعوة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/418من طرق عن سفيان، به .وأخرجه البخاري "3046" في الجهاد: باب فكاك الأسير، و "5649" في المرضى: باب وجوب عيادة المريض، والبيهقي 9/226 من طريقين عن منصور، به.

(متن حدیث): اَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ، قَالَ سُفْيَانُ: الْعَانِي الْأَسِيرُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کرواؤ''

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) العانی سے مراد قیدی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ سُؤَالَ رَعِيَّتِهِ الصَّدَقَةَ عَلَى الْفُقَرَاءِ اِذَا عَلِمَ الْحَاجَةَ بِهِمْ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی رعایا سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ غریبوں کو صدقہ دیں جب اسے ان (غرباء) کے ضرورت مند ہونے کا علم ہو

3325 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ اَنَا، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، يَوْمَ فِطْرٍ، وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلَّى، فَصَلَّى بِنَا، ثُمَّ خَطَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ خَاتَمَهُ، وَالرَّجُلُ يَنْزِعُ ثَوْبَهُ، وَبِلَالٌ يَقْبِضُ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَرَ اَحَدًا يُعْطِي شَيْئًا تَقَدَّمَ اِلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ صَدَقَةٍ، فَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَنْزِعُ خُرْصَهَا وَخَاتَمَهَا، وَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَنْزِعُ خُلْخَالَهَا، وَبِلَالٌ يَقْبِضُ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَرَ اَحَدًا يُعْطِي شَيْئًا اَقْبَلَ بِلَالٌ وَاَقْبَلْنَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن نکلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی عید گاہ کی طرف تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! یہ صدقہ کرنے کا دن ہے تو تم لوگ صدقہ و خیرات کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو کسی نے اپنی انگوٹھی اتاری، کسی نے اپنا کپڑا اتارا (یعنی اضافی چادر اتاری) حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں وصول کرتے رہے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے کچھ دینا ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کی طرف بڑھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ یہ صدقہ کرنے کا دن ہے تو تم صدقہ کرو تو کسی عورت نے اپنا ہار اتارا، کسی نے انگوٹھی اتاری،

3325- حديث صحيح إسناده ضعيف، عمران بن عيينة صدوق له أوهام، وعطاء بن السائب قد اختلط بأخرة . لكن أخرجه بنحوه البخاري "964" و "1431" و "5883"، ومسلم "884"، والدارمي 1/378، وأحمد 1/280 من طريق شعبة، عن عدي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وأخرجه أحمد 1/220، وأبو داؤد "1141" و "1142" و "1144"، وابن ماجه "1273" من طريق عطاء، عن ابن عباس. وفي الباب عن جابر عند أحمد 3/318، والدارمي 1/377- 378، والبخاري "961"، والنسائي 3/186-.187

کسی نے اپنی پازیبیں اتاریں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں وصول کرتے رہے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ کیا کہ کوئی دینے والا باقی نہیں رہا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ واپس آ گئے اور ہم بھی واپس آ گئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُتَصَدِّقِينَ فِي الدُّنْيَا هُمُ الْاَفْضَلُوْنَ فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دنیا میں صدقہ کرنے والے لوگ آخرت میں زیادہ فضیلت رکھنے والے ہوں گے

3326 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، وَعِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَسَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، يَقُوْلُ: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَرَّةِ الْمَدِينَةِ مُمْسِيًا، فَاسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِي اُحُدًا ذَهَبًا اُمْسِي ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ اِلَّا دِينَارٌ اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهِ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا - يَعْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ لِي: لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ، فَانْطَلَقَ، ثُمَّ جَاءَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَخَشِيتُ اَنْ يَكُوْنَ ضِرَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَمَمْتُ اَنْ اَنْطَلِقَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ، فَجَلَسْتُ حَتّٰى جَاءَ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ آتِيَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ لِي، وَسَمِعْتُ صَوْتًا، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ جَائَنِي، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ وَاِنْ زَنٰى، وَاِنْ سَرَقَ، فَقَالَ: وَاِنْ زَنٰى، وَاِنْ سَرَقَ قَالَ جَرِيْرٌ: قَالَ الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اُضْمِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ شَرْطَانِ: اَحَدُهُمَا اَنَّ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ تَفَضَّلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ عَنْ جِنَايَاتِهِ الَّتِي لَهُ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا، لِاَنَّ الْمَرْءَ لَا يَخْلُو مِنَ ارْتِكَابِ بَعْضِ مَا حُظِرَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، اُضْمِرَ فِي الْخَبَرِ هٰذَا الشَّرْطُ، وَالشَّرْطُ الثَّانِي: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، يُرِيْدُ بَعْدَ تَعْذِيبِهِ اِيَّاهُ فِي النَّارِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا، اِنْ لَّمْ يَتَفَضَّلْ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ قَبْلَ ذٰلِكَ، لِئَلَّا يَبْقٰى فِي النَّارِ مَعَ مَنْ اَشْرَكَ بِهِ فِي الدُّنْيَا، فَهٰذَانِ الشَّرْطَانِ مُضْمَرَانِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، لَا اَنَّ كُلَّ مَنْ

3326- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 5/152، والبخارى "2388" فى الإستقراض: باب أداء الديون، و "6268" فى الاستئذان: باب من أجاب بلبيك وسعديك، و "6444" فى الرقاق: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "ما يسرنى أن عندى مثل أحد ذهبا"، ومسلم 2/687 "32" فى الزكاة: باب الترغيب فى الصدقة، والترمذى "2644" فى الإيمان: باب ما جاء فى افتراق هذه الأمة، والنسائى فى "اليوم والليلة" "1119" و "1121" و "1122"، والبيهقى 10/189 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "3222" فى بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و "6443" فى الرقاق: باب المكثرون هم المقلون، ومسلم "33"، والنسائى "1120" و "1122" من طرق عن زيد بن وهب، به. وانظر الحديث "169" و "170" عند المؤلف.

مَاتَ وَلَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ لَا مَحَالَةَ

زید بن وہب بیان کرتے ہیں: اللہ کے نام کی گواہی دے کر میں یہ بات بیان کرتا ہوں میں نے ربذہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ایک مرتبہ میں شام کے وقت مدینہ منورہ کے پتھریلے علاقے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا ہمارے سامنے احد پہاڑ آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر اس سے تیسرے دن شام کے وقت میرے پاس ان میں سے ایک بھی دینار باقی ہو ماسوائے اس دینار کے جسے میں نے قرض کی واپسی کے لئے سنبھال کے رکھا ہو میں اس سونے کے بارے میں اللہ کے بندوں کے بارے میں یہی کہتا رہوں گا کہ اسے اتنا دے دو اسے اتنا دے دو یعنی اپنے آگے اپنے پیچھے اپنے دائیں اپنے بائیں خرچ کرتا رہوں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن (اجر و ثواب کے حوالے سے) کمی رکھنے والے ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہنا جب تک میں تمہارے پاس آتا نہیں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی تاریکی پھیل جانے کے بعد تشریف لائے میں نے ایک آواز سنی مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہ پہنچا ہو میں روانہ ہونے لگا پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یاد آئی تو میں اپنی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی تشریف لے آئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے پہلے یہ ارادہ کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہوں لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مجھے یاد آ گیا میں نے ایک آواز سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے وہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت کا جو بھی شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے دریافت کیا: اگرچہ وہ زنا کرے یا وہ چوری کرے؟ انہوں نے کہا: اگرچہ وہ زنا کرے یا چوری کرے۔

جریر نامی راوی کہتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں دو وضاحتیں پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے: جو شخص ایسی حالت میں مرجاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس کے ان گناہوں کو معاف کر دے جن کا ارتکاب اس نے دنیا میں کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے: آدمی اس دنیا میں کسی نہ کسی ممنوعہ چیز کا ارتکاب کر ہی لیتا ہے تو اس روایت میں یہ شرط پوشیدہ ہوگی اور دوسری شرط یہ ہے: کوئی شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں کچھ عرصہ کے لئے عذاب دے گا۔ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اسے معاف نہ کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے تاکہ جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں جو دنیا میں کسی کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے تو یہ دونوں شرطیں اس روایت میں پوشیدہ ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جو ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ لامحالہ طور پر جنت میں داخل ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ لَا بَقَاءَ لَهٗ مِنْ مَالِهٖ اِلَّا مَا قَدَّمَ لِنَفْسِهٖ، لِيَنْتَفِعَ بِهٖ يَوْمَ فَقْرِهٖ وَفَاقَتِهٖ، بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے مال میں سے وہی باقی رہ جاتا ہے

جسے وہ اپنی ذات کے لیے آگے بھیج دیتا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے اس دن فائدہ حاصل کرے جب اس کے فقر و فاقہ کا دن ہوگا (یعنی قیامت کے دن فائدہ حاصل کرے) اللہ تعالیٰ ہمیں اس دن میں برکت نصیب کرے

3327 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: (اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ) (التكاثر: 1) ، قَالَ: يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ

مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت یہ آیت تلاوت کر رہے تھے:

''کثرت تمہیں غافل کر دے گی''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدم کا بیٹا کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ تمہارا مال صرف وہ ہے جسے تم کھا کر فنا کر دو یا جسے تم پہن کر پرانا کر دو یا صدقہ کر کے آگے بھیج دو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ مِنْ مَالِهٖ فِيْ اَوْلَادِهٖ وَعُقْبَاهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے مال میں سے اس کی اولاد کے لیے اور اس کی آخرت کے لیے کیا رہتا ہے؟

3328 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِيْ، وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَالِهٖ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى، اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى، اَوْ تَصَدَّقَ فَاَمْضٰى، وَمَا سِوَاهُ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ

3327- إسناده صحيح على شرط الشيخين، غير صحابي الحديث فمن رجال مسلم. وانظر ."701"

3328- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر ."3244"

ﷺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ کہتا ہے میرا مال حالانکہ اس کے مال میں سے اس کا حصہ صرف وہ ہے جسے وہ کھا کر فنا کر دے یا پہن کر پرانا کر دے یا صدقہ کر کے آگے بھیج دے اس کے علاوہ جو بھی ہے تو آدمی چلا جائے گا اور اسے لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ توقُّعِ الْخِلَافِ فِيمَا قَدَّمَ لِنَفْسِهِ، وَتَوَقُّعِ ضِدِّهِ إِذَا اَمْسَكَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ

اس نے اپنی ذات کے لیے جو آگے بھیجا ہے اس میں برخلاف ہونے کی توقع رکھے اور جب وہ روک دیتا ہے تو اس کے متضاد ہونے کی توقع رکھے

3329 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَرِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يُسْمِعَانِ مَنْ عَلَى الْاَرْضِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ: اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا اِلٰى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى، وَلَا غَرَبَتْ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ: اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

ﷺ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب سورج نکلتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں اور ان کی آواز انسانوں اور جنوں کے علاوہ تمام روئے زمین کو سنائی دیتی ہے اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) سورج جب غروب ہوتا ہے تو دو فرشتے اس کے پہلوؤں میں یہ اعلان کرتے ہیں: اے اللہ! (اپنی راہ) میں خرچ کرنے والے کو مزید دے اور نہ کرنے والے کا نقصان کر دے۔''

3329- إسناده صحيح على شرط مسلم . شيبان بن أبي شيبة: هو شيبان بن فروخ الحبطي مولاهم . وأخرجه الطيالسي "979"، وأحمد 5/197، والحاكم 2/445، والبغوي "4045" من طرق عن قتادة، بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/122، ونسبه لأحمد وقال: ورجاله رجال الصحيح . وأورده أيضا 10/255 وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" ... ورواه الطبراني في "الأوسط" إلا أنه قال: "اللّٰهم من أنفق فأعطه خلفًا، ومن أمسك فأعطه تلفًا" ورجال أحمد وبعض رجال أسانيد الطبراني في "الكبير" رجال الصحيح . وذكره الحافظ في "الفتح" 3/304 فقال: أخرجه ابن أبي حاتم من طريق قتادة، حدثني خليد العصري، عن أبي الدرداء مرفوعًا.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسْلِمِ مِنْ نَظْرَةٍ لِآخِرَتِهِ، وَتَقْدِيمِ مَا قَدَرَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لِنَفْسِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی آخرت پیش نظر رکھے اور اس دنیا میں سے جس قدر بھی ہو سکے اپنے لیے (نیک اعمال) آگے بھیجے

3330 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَيُّكُمْ مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ ؟، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ، قَالَ: اعْلَمُوا مَا تَقُوْلُوْنَ قَالُوْا: مَا نَعْلَمُ اِلَّا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ اِلَّا مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، قَالُوْا: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّمَا مَالُ اَحَدِكُمْ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کون شخص ایسا ہے' جسے اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر ایک شخص کو اپنے وارث کے مال کے مقابلے میں اپنا مال زیادہ محبوب ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ دیکھ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تو یہی سمجھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے نزدیک اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک شخص کا مال وہ ہے' جسے وہ (صدقہ وخیرات کرکے) آگے بھیج دے اور اس کے وارث کا مال وہ ہے' جسے وہ (مرنے کے بعد) پیچھے چھوڑ جائے۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَقْدِيمِ مَا يُمَكِّنُ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ لِلْاٰخِرَةِ الْبَاقِيَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات ضروری ہے کہ وہ اس چیز کو آگے بھیج دے

3330- إسناده صحيح على شرط الشيخين: "جرير: هو ابن عبد الحميد": وهو في "مسند أبي يعلى" "5163"، وأخرجه البغوي "4057" من طريق أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6442" في الرقاق: باب: ما قدم من ماله فهو له، من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 1/382، والنسائي 6/237- 238 في الوصايا: باب الكراهية في تأخير الوصية، والبيهقي 3/368، وأبو نعيم في "الحلية" 4/129 من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به.

جواللہ تعالیٰ نے اس فنا ہونے والی دنیا میں سے اسے عطا کی ہے وہ باقی رہ جانے والی آخرت کے لیے (اسے آگے بھیجے)

3331 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ، اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَكَسَبُهُ مِنْ طَيِّبٍ

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ ہی (قیامت کے دن) نچلے مرتبے کے ہوں گے ماسوائے اس شخص کے جو اپنے مال کے بارے میں اس طرح اور اس طرح کہے (یعنی اسے صدقہ وخیرات کرے) اور اس نے حلال طور پر اسے کمایا ہو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنْ لَّمْ يَتَصَدَّقْ هُوَ الْبَخِيلُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص صدقہ نہیں دیتا وہ بخیل ہے

3332 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَّدُنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيهِمَا، فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَكُلَّمَا تَصَدَّقَ وَحَدَّثَ نَفْسَهُ ذَهَبَتْ عَنْ جِلْدِهِ، حَتّٰى تَعْفُوَ اَثَرَهُ وَتَجُوزَ بَنَانَهُ، وَالْبَخِيلُ كُلَّمَا اَنْفَقَ شَيْئًا وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ لَزِمَتْهُ وَعَضَّتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مِنْهَا مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کنجوسی کرنے والے اور صدقہ کرنے والے کی مثال دو ایسے آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کے بنے ہوئے دو جبے یا دو زرہیں ہوتی ہیں جو ان کے سینے سے لے کر ان کی گردن تک ہوتی ہے خرچ کرنے والا شخص جب بھی صدقہ کرتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کی جلد سے وہ زرہ ہٹ جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اس کے پاؤں کے نشان کو ڈھانپ لیتی ہے اور انگلیوں کے پوروں پر آجاتی ہے (یعنی نیچے گر جاتی ہے) اور کنجوس شخص جب بھی کوئی چیز خرچ کرنے کا

3331– إسناده ضعيف، مالك بن مرثد وأبوه لم يوثقهما غير المؤلف والعجلي، وقال العقيلي في مرثد: لا يتابع على حديثه. أبو زميل: هو سماك بن الوليد. وأخرجه ابن ماجه "4130" في الزهد: باب في المكثرين، عن العباس بن عبد العظيم العبري، عن النضر بن محمد، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة: ورقة 261: إسناده صحيح رجاله ثقات.!

3332– صحيح، ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل– وإن كانت له أوهام، قد تابعه أحمد بن يوسف السلمي عند البغوي "1659"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وتقدم الحديث عند المؤلف "3313" من طريق الأعرج، عن أبي هريرة. وقوله "جنتان" هذا شك من الراوي، وصوبوا "النون" لقوله: "من حديد" وقوله: "عضت كل حلقة منها."

ارادہ کرتا ہے اور وہ اس بارے میں سوچتا ہے تو وہ زرہ اور مضبوط ہو جاتی ہے اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشیدہ نہیں ہوتی۔"

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمَلَكِ لِلْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ وَلِلْمُمْسِكِ بِالتَّلَفِ

فرشتے کا خرچ کرنے والے شخص کو مزید ملنے اور خرچ نہ کرنے والے شخص کا مال ضائع ہونے کی دعا دینا

3333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَلَكًا بِبَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَقُوْلُ: مَنْ يُقْرِضِ الْيَوْمَ يُجْزَ غَدًا، وَمَلَكٌ بِبَابٍ اٰخَرَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت کے ایک دروازے پر ایک فرشتہ یہ کہتا ہے کون شخص آج قرض دے گا کہ کل اس کو بدلہ دیا جائے دوسرے دروازے پر فرشتہ یہ کہتا ہے اے اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو مزید عطا کر اور نہ کرنے والے کا (مال) ضائع کردے۔"

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ فِيْ حَيَاتِهِ بِمَا قَدَرَ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی زندگی میں سے اس چیز کو صدقہ کرے جو وہ مال حاصل کرتا ہے

3334 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهِ وَصِحَّتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ عِنْدَ

3333- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث. وأخرجه أحمد 2/305- 306، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/150 من طريق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1442"، ومسلم "1010"، والبغوي "1675" من طرق عن أبي هريرة، ولفظ البخاري: "ما من يوم يصبح العباد فيه إلا ملكان ينزلان، فيقول أحدهما: اللّٰهم أعط منفقًا خلفًا، ويقول الآخر: اللّٰهم أعط ممسكًا تلفًا."

3334- إسناده ضعيف، شرحبيل وهو ابن سعد لم يوثقه غير المؤلف 4/364، وضعفه الدارقطني، وأبو زرعة، وأبو حاتم، وابن معين. وأخرجه أبو داوُد "2866" في الوصايا: باب ما جاء في كراهية الإضرار في الوصية، عن أحمد بن صالح، عن ابن أبي فديك، به.

مَوْتِهٖ *

۞۞ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنی زندگی اور صحت کے دوران ایک درہم صدقہ کر دے یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ مرنے کے قریب ایک سو درہم صدقہ کرے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ صَدَقَةَ الْمَرْءِ مَالَهُ فِيْ حَالِ صِحَّتِهٖ تَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنْ صَدَقَتِهٖ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَنِيَّةِ بِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کا صحت کے دوران اپنے مال کو صدقہ کرنا اس صدقہ کرنے سے افضل ہے جو آدمی موت کے قریب کرتا ہے

3335 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ، قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمَلُ الْغِنَى، وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ زیادہ بڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم ایسی حالت میں صدقہ کرو کہ تم تندرست ہو اور تمہیں مال کی قلت کا اندیشہ بھی ہو اور خوشحالی کی خواہش بھی ہو تم اسے اتنی تاخیر سے نہ کرو کہ جان حلق تک پہنچ جائے پھر تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا مل جائے اور فلاں کو اتنا مل جائے' حالانکہ وہ ویسے ہی فلاں کو مل جانا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِذَا كَانَ مُقَصِّرًا عَنْ حَالَةِ مِثْلِهٖ فِيْ حَيَاتِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس صدقہ کرنے والی صفت کے بارے میں ہے جو مرنے کے قریب صدقہ کرتا ہے جبکہ اس نے اپنی زندگی میں اس حوالے سے کوتاہی کی ہو

3336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مِرْدَاسٍ، بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3335- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم "3312" من طريق جرير، بهذا الإسناد

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِی یَتَصَدَّقُ عِنْدَ الْمَوْتِ مَثَلُ الَّذِی یُهْدِی بَعْدَمَا یَشْبَعُ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مرنے کے قریب صدقہ کرتا ہے اس کی مثال اس طرح ہے جس طرح وہ خود سیر ہونے کے بعد کوئی چیز دیتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ اَفْضَلُ مِنْهَا، عَلَى الْاَبْعَدِ فَالْاَبْعَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دور کے رشتے دار کو صدقہ دینے کے مقابلے میں قریب کے رشتے دار کو صدقہ دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے

3337 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ الْبَزَّازُ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ: تَصَدَّقُوا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: اِنَّ عِنْدِي اٰخَرَ، قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى زَوْجَتِكَ، قَالَ: اِنَّ عِنْدِي اٰخَرَ، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ، قَالَ: اِنَّ عِنْدِي اٰخَرَ، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ، قَالَ: اِنَّ عِنْدِي اٰخَرَ، قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک دینار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اپنے اوپر خرچ کرو عرض کی کہ اگر میرے پاس ایک اور ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی بیوی پر خرچ کرو اس نے عرض کی: اگر میرے پاس ایک اور ہو تو

3336– أبو حبيبة الطائي لم يوثقه غير المؤلف 5/577، لم يرو عنه غير أبي إسحاق، وباقي السند رجاله رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "16740"، والطيالسي "980"، وأحمد 5/197 و 6/448، والدارمي 2/413، وأبو الشيخ في "الأمثال" "327" والترمذي "1213" في الوصايا: باب ما جاء في الرجل يتصدق أو يعتق عند الموت، وأبو داوُد "3968" في العتق: باب في فضل العتق ف الصحة، والنسائي 6/238 في الوصايا: باب الكراهية في تأخير الوصية، والحاكم 2/213، والبيهقي 4/190 و 10/273 من طرق عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. ومع كون أبي حبيبة لم يوثقه غيرُ المؤلف، ولا يعرف إلا بهذا الحديث، فقد صحح حديثه الترمذي والحاكم ووافقه الذهبي، وحسنه الحافظ في "الفتح" .5/374 وفي الباب عن جابر عند الشيرازي في "الألقاب" ذكره السيوطي في الجامع الكبير."

3337– إسناده حسن. وأخرجه الشافعي 2/63–64، وأحمد 2/251 و 471، وأبو داوُد "1691" في الزكاة: باب في صلة الرحم، والنسائي 5/62 في الزكاة: باب تفسير ذلك "أي: الصدقة عن ظهر غني"، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 9/493–494، والطبري "4170"، والحاكم 1/415، والبيهقي 7/466، والبغوي "1685" و"1686" في طرق عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي. وفي الباب عن جابر بن عبد الله، سيرد عند المؤلف برقم "3339".ی

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد پر خرچ کرو اس نے عرض کی: اگر میرے پاس ایک اور ہو؟ تو فرمایا تم اس کو اپنے خادم پر خرچ کرو اس نے دریافت کیا: اگر میرے پاس ایک اور ہو؟ تو فرمایا: تم زیادہ سمجھ دار ہو۔ (یعنی تمہیں خود اندازہ ہوگا اسے کسی پر خرچ کرنا چاہئے)۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُتَصَدِّقِ اَنْ يُخْرِجَ الْيَسِيْرَ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلٰى حَسْبِ جُهْدِهٖ وَطَاقَتِهٖ

صدقہ کرنے والے کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ صدقہ میں سے تھوڑی سی چیز نکالے جو اس کی گنجائش اور طاقت کے مطابق ہو

3338 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، بِالصُّغْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ *، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَتَحَامَلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ بِالشَّيْءِ فَيُتَصَدَّقُ بِهٖ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِنِصْفِ صَاعٍ، وَجَاءَ اِنْسَانٌ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ، فَقَالُوْا: اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا، وَقَالُوْا: هٰذَا مُرَاءٍ، فَنَزَلَتْ: (اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ) (التوبة: 79)

✿✿ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اپنی پشت پر وزن لادا کرتے تھے (یعنی مزدوری کرتے تھے) اور پھر ہم میں سے کوئی شخص کوئی چیز لاتا تھا اسے صدقہ کر دیتا تھا ایک شخص نصف صاع لے آتا تھا ایک شخص تھوڑی سی زیادہ چیز لے آتا تھا، تو منافقین یہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقے سے بے نیاز ہے اور وہ یہ کہتے تھے یہ دکھاوے کے طور پر ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''وہ لوگ جو اہلِ ایمان سے تعلق رکھنے والے افراد پر ان کے کئے گئے صدقے کے حوالے سے نکتہ چینی کرتے ہیں (وہ اہلِ ایمان جنہیں صدقہ کرنے کے لئے) صرف اپنی محنت کی کمائی ملتی ہے''۔

3338- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه ابن جرير الطبري في "جامع البيان" 10/196، والبخاري "1415" في الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، و "4668" في التفسير: باب (الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ) (التوبة: من الآية 79)، ومسلم "1018" في الزكاة: باب الحمل أجرة يتصدق بها، والنهي الشديد عن تنقيص المتصدق بقليل، والنسائي 5/59-60 في الزكاة: باب جهد المقل، وفي التفسير كما في "التحفة 7/332"، وابن خزيمة "2453"، والطبراني في "الكبير" "535"/17 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/273، والبخاري "4669"، وابن ماجه "4155" في الزهد: باب معيشة أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "533"/17 و"534" و"536" من طريف زائدة، عن الأعمش، به. وأخرجه البخاري "1416" في الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، و "2273" في الإجارة: باب من آخر نفسه ليحمل على ظهره ثم يتصدق به، من طريق سعيد بن يحيى، عن أبيه، عن الأعمش، به وانظر. "3376"

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤْثِرَ بِصَدَقَتِهٖ عَلٰى اَبَوَيْهِ، ثُمَّ عَلٰى قَرَابَتِهٖ، ثُمَّ الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے صدقہ کی چیز کو پہلے اپنے ماں باپ پر خرچ کرے پھر قریبی رشتے داروں پر درجہ بدرجہ خرچ کرے

3339 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حِبَّانَ اَبُوْ جَابِرٍ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاعَهُ، وَدَفَعَ اِلَيْهِ ثَمَنَهٗ، وَقَالَ: ابْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، ثُمَّ عَلٰى اَبَوَيْكَ، ثُمَّ عَلٰى قَرَابَتِكَ، ثُمَّ هٰكَذَا، ثُمَّ هٰكَذَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوعزرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت اس شخص کے سپرد کی اور پھر فرمایا اپنی ذات سے آغاز کرو اس پر خرچ کرو پھر اپنے ماں باپ پر خرچ کرو پھر اپنے قریبی رشتے داروں پر کرو پھر اس طرح اور اس طرح کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَصَدِّقِ اَنْ يُؤْثِرَ بِصَدَقَتِهٖ قَرَابَتَهٗ دُوْنَ غَيْرِهِمْ

صدقہ کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے صدقے کو قریبی رشتے داروں پر خرچ کرے، نہ کہ دوسرے لوگوں پر کرے

3340 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

3339- إسناده صحيح. محمد بن يحيى بن فياض، روى له أبو داوٗد والنسائى فى "اليوم والليلة"، ووثقه الدارقطنى وذكره المؤلف فى "الثقات"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وقد صرح أبو الزبير بالسماع عند الشافعى. الأنصارى: هو محمد بن عبد الله بن المثنى. أخرجه الشافعى 2/68، ومسلم "997" فى الزكاة: باب الابتداء فى النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، والنسائى 7/304 فى البيوع: باب بيع المدبر، والبيهقى 10/309 من طريق الليث، عن أبى الزبير، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "16664"، وعنه أحمد 3/369 عن سفيان الثورى، والطيالسى "1748" عن هشام، كلاهما عن أبى الزبير، به.

3340- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو فى "الموطأ" 2/595-596، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/141، والدارمى 2/390، والبخارى "1461" فى الزكاة: باب الزكاة على الأقارب، و "2318" فى الوكالة: باب إذا قال الرجل لوكيله: ضعه حيث أراك الله، و "2752" فى الوصايا: باب إذا وقف أو أوصى لأقاربه، و "2769" باب إذا وقف أرضًا ولم يبين الحدود، و "4554" فى التفسير، و "5611" فى الأشربة: باب استعذاب الماء، ومسلم "998" فى الزكاة: باب فضل الصدقة على الأقربين، والنسائى فى التفسير كما فى "التحفة" 1/90، والبيهقى 6/164- 165 و 275، والبغوى. "1683"

إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرَحَاءُ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92)، قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهِ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92)، وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِي اِلَيَّ بَيْرَحَاءُ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ، بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِينَ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی زمینیں انصار میں سب سے زیادہ تھیں اوران کے نزدیک ان کی سب سے پسندیدہ ملکیت ''بیرحاء'' نامی باغ تھا جومسجد کے بالکل مدمقابل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لایا کرتے تھے اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم لوگ اس وقت تک نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو۔''

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''تم لوگ اس وقت تک نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو۔''

میرے نزدیک میرا سب سے پسندیدہ مال ''بیرحاء'' ہے یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے میں اس کے اجروثواب کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امیدوار ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہیں اسے خرچ کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت عمدہ یہ فائدہ بخش مال ہے بہت عمدہ یہ فائدہ بخش مال ہے تم نے اس کے بارے میں جو کہا میں نے وہ سن لیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتے داروں میں بانٹ دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسا ہی کروں گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قریبی رشتے داروں اوراپنے چچازاد بھائیوں میں اسے تقسیم کردیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ الصَّدَقَةَ بِاَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالْاَدْنٰى فَالْاَدْنٰى مِنْهُ دُوْنَ الْاَبْعَدِ فَالْاَبْعَدِ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ دور پرے کے عزیزوں کی بجائے قریبی رشتے داروں سے آغاز کرے

3341 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُولُ، اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ وَاَخَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ

حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں مدینہ منورہ آیا وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

”دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے اور تم اپنے زیر کفالت (پر خرچ کرنے) سے آغاز کرو جو تمہاری والدہ، تمہارا باپ، تمہاری بہن، تمہارا بھائی ہے اور پھر درجہ بدرجہ قریبی عزیز ہیں۔“

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ الصَّدَقَةَ اَوِ النَّفَقَةَ اَنْ يَّبْدَاَ بِهَا بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ

جو شخص صدقہ کرنے یا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ درجہ بدرجہ قریبی رشتے داروں سے آغاز کرے

3342 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُورٍ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ يُقَالُ لِلْغُلَامِ: يَعْقُوبُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّشْتَرِي هٰذَا؟، فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ بِثَمَنِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مُحْتَاجًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ، فَاِنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ فَبِاَهْلِهٖ، فَاِنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ فَبِاَقْرِبَائِهٖ، فَاِنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا وَهَاهُنَا

3341– إسناده صحيح، يزيد بن زياد بن أبي الجعد وثقه أحمد وابن معين والعجلي والذهبي، وقال ابوحاتم: ما بحديثه بأس، صالح الحديث، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو عمار: هو الحسين بن حريث. وأخرجه النسائي 5/61 في الزكاة: باب أيتهما اليد العليا؟ عن يوسف بن عيسى، عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 3/44– 45 من طريق يزيد بن زياد، والطبراني "8175" من طريق أبي جناب، كلاهما عن جامع بن شداد، به. وانظر "6528". وفي الباب عن ثعلبة بن زهدم الحنظلي عند الطيالسي "1257"، وابن أبي شيبة 3/212، والبيهقي 8/345. وعن رجل من بني يربوع عند أحمد 3/64.

3342– إسناده صحيح، محمد بن يحيى ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. أيوب: هو السختياني. وأخرجه أحمد 3/305، ومسلم "997" في الزكاة: باب الابتداء في النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، وأبو داوُد "3957" في العتق: باب بيع المدبر، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، وابن خزيمة "2445"، والبيهقي 10/309– 310 من طريقين عن أيوب، بهذا الإسناد. وانظر "3339".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا نام ابومذکور تھا اس نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا اس شخص کے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ غلام کا نام یعقوب تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسے کون خریدے گا' تو بنو عدی سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے آٹھ سو درہم میں اسے خرید لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص غریب ہو' تو اسے اپنی ذات سے آغاز کرنا چاہئے' اگر اس کے پاس اضافی مال ہو' تو اپنی بیوی پر خرچ کرے' اگر اضافی مال ہو' تو اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرے' اگر پھر بھی اضافی ہو' تو یہاں اور وہاں خرچ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْاَقَارِبِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَتَاقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قریبی رشتے داروں کو صدقہ دینا غلام آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

3343 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

(متن حدیث): اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ

سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں انہوں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسے اپنے ماموں کو دے دیتی' تو یہ تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ تَشْتَمِلُ عَلَى الصِّلَةِ وَالصَّدَقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رشتے دار کو صدقہ دینا صلہ رحمی کرنے اور صدقہ دینے (دو قسم کی نیکیوں پر) مشتمل ہوتا ہے

3344 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3343- إسناده صحيح على شرط مسلم . أخرجه مسلم "999" "44" في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 12/495، والبيهقي 4/179 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/332، والبخاري "2592" في الهبة: باب هبة المرأة لغير زوجها، و "2594" باب من يبدأ بالهدية، والطبراني في "الكبير" "1067"/23، والبغوي "1678" من طريقين عن بكير، به.

(متن حدیث): الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غریب کو صدقہ دینا صدقہ ہے اور رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى الْمَرْءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جسے کرنے کے بعد آدمی خوشحال رہے

3345 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى بْنِ عَبْدَانَ، بِعَسْكَرِ مُكْرَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے افضل صدقہ وہ ہے، جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے اور تم ان سے آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِخْرَاجَ الْمُقِلِّ بَعْضَ مَا عِنْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ افضل صدقہ وہ ہے جو کوئی تنگدست شخص اپنے پاس

3344- حديث صحيح، أم الرائح بنت صليع، واسمها الرباب، لم يوثقها غير المؤلف، وليس لها إلا هذا الحديث وما روى عنها سوى حفصة بنت سيرين، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. ابن عون: هو عبد الله . وأخرجه الطبراني "6211" من طريق معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن خزيمة "2385" عن محمد عبد الأعلى الصنعاني، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أحمد 4/17 و 18و 214، والدارمي 1/397، والنسائي 5/92 في الزكاة: باب الصدقة على الأقارب، وفي الوليمة كما في "التحفة" 4/26، وابن ماجه "1844" في الزكاة: باب فضل الصدقة، والطبراني "6212"، والحاكم 1/407، والبيهقي 4/174 من طرق عن ابن عون، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .! وأخرجه احمد 4/18 و214، والحميدي "823"، والدارمي 1/397. والترمذي "658" في الزكاة: باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، والطبراني "6206" و "6207" و"6208" و "6209" و"6210" من طرق عن حفصة بنت سيرين، به، وقال الترمذي: حديث حسن . وأخرجه الطبراني "6204" و "6205" من طرق عن محمد بن سيرين، عن سلمان بن عامر . وفي الباب عن زينب الثقفية زوجة عبد الله بن مسعود عند البخاري "4166"، ومسلم "1000" "45" في خبر مطول وفيه "لهما أجران: أجر القرابة وأجر الصدق "، وعن أبي أمامة الباهلي عند الطبراني في "الكبير" "7834" ولفظه "إن الصدقة على ذي قرابة يضعف أجرها مرتين"، قال الهيثمي في "المجمع" 3/117: فيه عبد الله بن زحر وهو ضعيف. وعن أبي طلحة الأنصاري عند الطبراني أيضًا "4723" ولفظه: "الصدقة على المسكين صدقة، وعلى ذي الرحم صدقة وصلة"، قال الهيثمي 3/116: وفيه من لم أعرفه.

3345- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد . وأخرجه الشافعي 2/68، وأحمد 3/330، والبيهقي 10/309، من طريقين عن ابن جريج، بهذا الاسناد . وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/115 ونسبه إلى أحمد وقال: رجاله رجال الصحيح.

26
26

موجود چیز میں سے کچھ خرچ کرتا ہے

3346 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس پیسے تھوڑے ہوں وہ محنت کر کے صدقہ کرے اور تم اپنے زیر کفالت سے آغاز کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَدَقَةَ الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَالِ الْيَسِيْرِ اَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةِ الْكَثِيْرِ مِنَ الْمَالِ الْوَافِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تھوڑے مال میں سے تھوڑا صدقہ دینا زیادہ مال میں سے زیادہ صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

3347 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: رَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيْرٌ اَخَذَ مِنْ عُرْضِهِ مِائَةَ اَلْفٍ، فَتَصَدَّقَ بِهَا، وَرَجُلٌ لَيْسَ لَهُ اِلَّا دِرْهَمَانِ فَاَخَذَ اَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات ایک درہم ایک لاکھ درہموں پر سبقت لے جاتا ہے۔ ایک صاحب نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کے پاس بہت

3346- إسناده صحيح . وأخرجه أبو داؤد "1677" في الزكاة: باب الرخصة في ذلك، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد. وقد قرن أبو داؤد فيه مع يزيد قتيبة بن سعيد . وأخرجه أحمد 2/358، وابن خزيمة "2444"، والحاكم 1/414، والبيهقي 1/480 من طرق عن الليث، به. وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي ! مع أن يحيى بن جعدة الراوي عن أبي هريرة لم يخرج له مسلم.

3347- إسناده حسن، ابن عجلان صدوق روى له مسلم متابعة والبخاري تعليقًا، وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه النسائي 5/59 في الزكاة: باب جهد المقل، وابن خزيمة "2443"، والحاكم 1/416، والبيهقي 4/181-182 من طرق عن صفوان بن عيسى، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/379، والنسائي 5/59، عن قتيبة بن سعيد، عن اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ والقعقاع، عن أبي هريرة. عند أحمد "سبق درهم درهمين ... ."

زیادہ مال ہوتا ہے وہ اپنے مال میں سے ایک لاکھ درہم لیتا ہے اور انہیں صدقہ کر دیتا ہے اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہوتے ہیں وہ ان میں سے ایک لے کر اسے صدقہ کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ سَقْيَ الْمَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسلمان شخص کے لیے سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ پانی پلانا ہے

3348 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَقْيُ الْمَاءِ

✿✿ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔

ذِكْرُ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُتَصَدِّقِ اِذَا تَصَدَّقَ لِلّٰهِ سِرًّا اَوْ تَهَجَّدَ لِلّٰهِ سِرًّا

اللہ تعالیٰ کے اس صدقہ کرنے والے شخص سے محبت کرنے کا تذکرہ جو پوشیدہ طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صدقہ دیتا ہے اور پوشیدہ طور پر اللہ کی رضا کے لیے نماز تہجد ادا کرتا ہے

3349 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ، اَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: فَرَجُلٌ اَتَى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ، فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِىْ اَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهٖ نَزَلُوا، فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ، وَقَامَ

3348- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أنه منقطع، سعيد بن المسيب لم يدرك سعد بن عبادة ولم يسمع منه. وهو في "صحيح ابن خزيمة " ."2497" وأخرجه النسائي 6/254-255 في الوصايا: باب ذكر الاختلاف على سفيان، عن الحسين بن حريث، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائي 6/254، وابن ماجه "3684" في الأدب: باب فضل صدقة الماء، والطبراني "5379" من طرق عن وكيع، به. وأخرجه أبو داوٗد "1679" و"1680" في الزكاة: باب فضل سقي الماء، وابن خزيمة "2496"، والحاكم 1/414، والبيهقي 4/185 من طريقين عن قتادة، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبي بقوله: قلت: لا، فإنه غير متصل. وأخرجه أحمد 5/258، و6/7، وأبو داوٗد "1680"، والطبراني "5383"، والبيهقي 4/185 من طرق عن الحسن، عن سعد بن عبادة، وعند أبي داوٗد: عن سعيد والحسن. وهٰذا منقطع أيضًا. وأخرجه أبو داوٗد "1681" من طريق أبي إسحاق، عن رجل، عن سعد بن عبادة. وأخرجه الطبراني "5385" من طريق ضرار بن صرد، عن أبي نعيم الطحان، عن عبد العزيز بن محمد، عن عمارة بن غزية، عن حميد بن أبي الصعبة، عن سعد بن عبادة. ضرار بن صرد ضعيف، وحميد بن أبي الصعبة مجهول، ثم هو لم يدرك سعد بن عبادة.

يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا، وَاَقْبَلَ بِصَدْرِهِ يُقْتَلُ اَوْ يُفْتَحُ لَهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: الشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' تو ایک وہ شخص ہے' جو کچھ لوگوں کے پاس آئے اور ان سے اللہ کے نام پر کچھ مانگے وہ ان کے ساتھ اپنی رشتے داری کی وجہ سے کچھ نہ مانگے پھر ایک شخص الٹے قدموں واپس جائے اور پوشیدہ طور پر اسے کچھ دیدے۔ اس عطیے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور جس نے اسے دیا ہے اس کے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو۔ دوسرے وہ لوگ جو رات بھر سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ جب وہ پڑاؤ کریں' تو ان کے نزدیک نیند سب سے زیادہ پیاری ہو اور وہ سر رکھ کر سو جائیں اور ایک شخص کھڑا ہو کر میری (یعنی اللہ تعالیٰ کی) خوشامد کرے میری آیات کی تلاوت کرے اور ایک وہ شخص جو کسی مہم پر روانہ ہوا ان کا دشمنوں سے سامنا ہو' تو وہ لوگ پسپا ہو جائیں' لیکن وہ شخص آگے بڑھے اور پھر یا قتل ہو جائے یا اسے فتح نصیب ہو جہاں تک ان تین لوگوں کا تعلق ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' ایک بوڑھا زانی' دوسرا غریب متکبر اور تیسرا ظالم خوشحال شخص۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَدَقَةَ الْمَرْءِ سِرًّا اِذَا سُئِلَ بِاللّٰهِ مِمَّا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاعِلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا پوشیدہ طور پر صدقہ دینا جب آدمی سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو، یہ ان چیزوں میں شامل ہے جنہیں کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

3350 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: يُحِبُّ رَجُلًا كَانَ فِي قَوْمٍ فَاَتَاهُمْ سَائِلٌ، فَسَاَلَهُمْ بِوَجْهِ اللّٰهِ لَا يَسْاَلُهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، فَبَخِلُوا، فَخَلَفَهُمْ بِاَعْقَابِهِمْ حَيْثُ لَا يَرَاهُ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ اَعْطَاهُ، وَرَجُلٌ

3349- حديث صحيح . أبو ظبيان: كذا كنّاه هنا، ولم ترد عند غيره، واسمه زيد بن ظبيان، ذكره المؤلف في "الثقات" 4/249، وأخرج حديثه ابن خزيمة في "صحيحه." وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين . منصور: هو ابن المعتمر . وأخرجه الترمذي "2568" في صفة الجنة: باب رقم "25"، وابن خزيمة "2456" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث صحيح. !وأخرجه أحمد 5/153، والنسائي 5/84 في الزكاة: باب ثواب من يعطي، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 9/161 من طريق محمد بن جعفر، به . وأخرجه أحمد 5/153، والحاكم 2/113 من طريقين عن منصور، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .!وأخرجه أحمد 5/176، والطيالسي "468"، والطبراني "1637"، والبيهقي 9/160 من طرق عن الأسود بن شيبان، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ.

3350- هو مكرر ماقبله.

كَانَ فِيْ كَتِيبَةٍ، فَانْكَشَفُوا، فَكَبَّرَ فَقَاتَلَ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، اَوْ يُقْتَلَ، وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ قَوْمٍ فَاَدْلَجُوا، فَطَالَتْ دُلْجَتُهُمْ، فَنَزَلُوْا وَالنَّوْمُ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ، فَنَامُوا، وَقَامَ يَتْلُو آيَاتِي وَيَتَمَلَّقُنِي، وَيُبْغِضُ الشَّيْخَ الزَّانِي، وَالْبَخِيلَ الْمُتَكَبِّرَ، وَذَكَرَ الثَّالِثَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند کرتا ہے' جو کچھ لوگوں میں موجود ہو کوئی مانگنے والا ان کے پاس آئے اللہ کے نام پر ان سے مانگے وہ ان لوگوں کے ساتھ اپنی کسی رشتے داری کی وجہ سے ان سے نہ مانگے' تو وہ لوگ کنجوسی کا مظاہرہ کریں (اور اسے کچھ نہ دیں) ان میں سے ایک شخص انہیں چھوڑ کر واپس جائے ایسی جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو اور وہ شخص اسے کچھ دیدے۔ ایک وہ شخص جو کسی مہم پر ہو اور وہ لوگ بکھر جائیں' تو وہ تکبیر کہتے ہوئے لڑائی میں کود پڑے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے فتح نصیب کر دے یا وہ شہید ہو جائے۔ ایک وہ شخص جو کچھ لوگوں کے ہمراہ رات کے وقت سفر کر رہا ہو جب رات زیادہ ہو جائے وہ لوگ کسی جگہ پڑاؤ کریں اس وقت نیند ان کے نزدیک سب سے زیادہ پیاری ہو وہ لوگ سو جائیں اور وہ شخص کھڑا ہو کر آیات کی تلاوت کرے اور میری بارگاہ میں التجاء کرے اور اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی، کنجوس متکبر کو پسند نہیں کرتا۔ راوی نے تیسرے شخص کا بھی ذکر کیا تھا۔''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِيثَارِ بِالصَّدَقَةِ مَنْ لَّا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ وَلَا غِنَاهُ عَنْهَا

ایسے شخص کو صدقہ دینا مستحب ہے جس کی حاجت کا پتہ نہ چلتا ہو اور وہ خوشحال بھی نہ ہو

3351 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَالْاَكْلَةُ وَالْاَكْلَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مَا يَسْتَغْنِيْ بِهِ، وَلَا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، فَذٰلِكَ الْمَحْرُوْمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب وہ نہیں ہے' جو ایک یا دو کھجوریں لے کر ایک یا دو لقمے لے کر واپس چلا جائے غریب وہ شخص ہے' جس کے پاس وہ چیز نہ ہو جو اس کی ضروریات کو پوری کرے اور اس کے حاجت مند ہونے کا پتہ بھی نہ چل سکے کہ اسے صدقہ ہی کر دیا جائے ''محروم'' سے مراد یہ شخص ہے (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔''

3351- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه أبو داوُد "1632" في الزكاة: باب من يعطى من الصدقة، وحدّ الغنى، عن عبيد الله بن عمر وأبي كامل ومسدّد بن مسرهد، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/85-86 في الزكاة: باب تفسير المسكين، من طريق عبد الأعلى، عن معمر، به. وانظر ما بعده، و ."3298"

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِيثَارِ بِالصَّدَقَةِ مَنْ لَّا يَسْأَلُ دُوْنَ مَنْ يَّسْأَلُ

ایسے شخص کو صدقہ دینے کا مستحب ہونا جو مانگتا نہیں ہے نہ کہ اس کو دینا (مستحب ہے) جو مانگتا ہے

3352 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِى يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، قَالُوْا: فَمَنِ الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: الَّذِى لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"غریب وہ نہیں ہوتا جو لوگوں کے گھر چکر لگاتا ہے ایک یا دو لقمے لے کر ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس چلا جاتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر غریب کون ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کے پاس اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو اور اس کی حالت کا پتہ بھی نہ چل سکے کہ اسے صدقہ ہی کر دیا جائے اور وہ خود کھڑا ہو کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں ہے۔"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ حَمِيْمِهٖ وَقَرَابَتِهٖ اِذَا مَاتَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب اس کا کوئی دوست یا رشتہ دار فوت ہو جائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ کرے

3353 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَاُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ

3352– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "المؤطأ" .2/923 ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1479" في الزكاة: باب قول الله تعالى: (لا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) (البقرة: من الآية 273) ، والنسائي 5/85 في الزكاة: باب تفسير المسكين، والبيهقي 7/11، والبغوي ."1602"وأخرجه مسلم "1039" في الزكاة: باب المسكين الذي لايجد غنى ولا يفطن له فيتصدق عليه، من طريق المغيرة الحزامي، عن أبي الزناد، بهٰذا الإسناد. وانظر ماقبله.

3353– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" .2/760 ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2760" في الوصايا: باب ما يستحب لمن توفي فجاءة أن يتصدقوا عنه، وقضاء النذور عن الميت، والنسائي 6/250 في الوصايا: باب إذا مات الفجاءة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا، والبيهقي 6/277، والبغوي ."1690" وأخرجه البخاري "1388" في الجنائز: باب موت الفجاءة. ومسلم "1004" في الزكاة: باب وصول ثواب الصدقة، و "1630" في الوصية: باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت، وابن خزيمة "2499" من طرق عن هشام، بهٰذا الإسناد.

تَصَدَّقَتْ، اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا میرا خیال ہے' اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا' تو وہ صدقہ کرنے کے لئے کہتی کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ معنی کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3354 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْضِ مَغَازِيهِ وَحَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ، فَقِيلَ لَهَا: اُوصِى، فَقَالَتْ: فِيمَ اُوصِى، اِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ، فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ سَعْدٌ، فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَقَالَ سَعْدٌ: حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَلَيْهَا، لِحَائِطٍ سَمَّاهُ

سعید بن عمرو اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی جنگ میں شرکت کے لئے چلے گئے مدینہ منورہ میں ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا ان سے کہا گیا: آپ کوئی تلقین کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: میں کس بات کی وصیت کروں سارا مال' تو سعد کا ہے پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے واپس آنے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں' تو کیا انہیں فائدہ ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: فلاں' فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے انہوں نے اس باغ کا نام بھی لیا تھا۔

3354- حديث صحيح، سعيد بن عمرو بن شرحبيل ذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال النسائى: ثقة، وأبو عمرو بن شرحبيل: روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وشرحبيل بن سعيد روى عن أبيه وجده، وروى عنه ابنه عمرو، وعبد الله بن محمد بن عقيل، وذكره المؤلف فى "الثقات." والحديث فى "الموطأ" 2/760، ومن طريقه أخرجه النسائى 6/250-251 فى الوصايا: باب إذا مات الفجاءة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا، وابن خزيمة "2500"، والحاكم 1/420، والبيهقى 6/278، وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبى. وأخرجه الطبرانى "5381" و "5382" من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردى، عن سعيد بن عمرو بن شرحبيل، عن سعيد بن سعد بن عبادة، عن أبيه. وأخرجه البخارى "2756" و "2762" من طريقين عن ابن جريج، أخبرني يعلى بن مسلم أنه سمع عكرمة يقول: أنبأنا ابن عباس رضى الله عنهما أن سعد بن عبادة رضى الله عنه توفيت أمه وهو غائب عنها، فقال: يا رسول الله إن أمى توفيت وأنا غائب عنها، أينفعها شىء إن تصدقت به عنها؟ قال: نعم، قال: فإنى أشهدك أن حائطى المخراب صدقة عليها. وأخرجه البخارى "2770"، وأبو داؤد "2882"، والترمذى "669"، والنسائى 6/252-253 من طريق زكريا بن إسحاق، عن عمرو بن دينار، عن عكرمة، عن ابن عباس.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِثُلُثِ مَا يُسْتَفْضَلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مِنْ اَمْلَاكِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی زیرِ ملکیت چیزوں سے ہر سال جو چیزیں اضافی ہوں اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کرے

3355 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ اِذْ رَاٰى سَحَابَةً فَسَمِعَ فِيْهَا صَوْتًا: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ، فَجَاءَ ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَا فِيْهِ فِيْ حُرَّةٍ، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ فَاِذَا فِيْهَا اَذْنَابُ شِرَاجٍ، وَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتِ الْمَاءَ فَسَقَتْهُ، فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَجُلٍ قَائِمٍ يَحُوْلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فِيْ حَدِيْقَةٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا اسْمُكَ؟، فَقَالَ: فُلَانٌ، اِلاسْمُ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، قَالَ: كَيْفَ تَسْاَلُنِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنِ اسْمِيْ؟، قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ فِي السَّحَابَةِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهَا يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ بِاسْمِكَ، فَاَخْبِرْنِيْ مَا تَصْنَعُ فِيْهَا، قَالَ: اَمَا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا خَرَجَ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ، وَآكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثَهٗ، وَاُعِيْدُ فِيْهَا ثُلُثَهٗ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص ویران جگہ پر موجود تھا اس نے ایک بادل دیکھا جس میں اسے آواز سنائی دی (یعنی کسی فرشتے نے بادل کو حکم دیا) تم فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو پھر وہ بادل وہاں آیا اور وہاں اس نے ایک پتھریلی زمین پر بارش نازل کی وہ شخص کہتا ہے جب میں اس جگہ پر پہنچا' تو وہاں سے کچھ نالیاں نکل رہی تھیں ان میں سے ایک نالی پانی سے بھری ہوئی تھی جو کسی جگہ کو سیراب کرتی تھی میں وہاں ایک شخص کے پاس پہنچا جو کھڑا ہوا بیلچے کے ذریعے اپنے باغ میں کام کر رہا تھا اور وہ پانی لگا رہا تھا میں نے اس سے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: فلاں۔ یہ وہی نام تھا جو اس شخص نے بادل میں سنا تھا اس شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے بتایا: میں نے بادل میں جس سے یہ پانی آیا ہے اس میں یہ سنا تھا کہ فرشتہ یہ کہہ رہا تھا کہ تم فلاں بندے کے باغ کو سیراب کرو اس نے تمہارا نام لیا تھا' تو تم مجھے بتاؤ کہ تم اس باغ میں کیا کرتے ہو اس نے کہا: اب جب تم یہ بات کہہ رہے ہو تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی پیداوار ہوتی ہے میں اس کے ایک تہائی حصے کو صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی حصے کو اپنے اوپر اور بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہوں اور ایک تہائی حصہ دوبارہ اس پر لگا دیتا ہوں۔

3355- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2984" في الزهد: باب الصدقة في المساكين، عن ابن أبي شيبة وأبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/296 عن يزيد، به. وأخرجه أبو داود الطيالسي "2587"، ومن طريقه مسلم "2984"، والبيهقي 3/133، وأبو نعيم في "الحلية" 3/275-276 عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به، غير أنه قال: "وأجعل ثلثه في المساكين والسائلين وابن السبيل."

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِعْطَاءِ الْمَرْءِ صَدَقَتَهٗ مَنْ اَخَذَهَا، وَاِنْ كَانَ الْاٰخِذُ اَنْفَقَهَا فِيْ غَيْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، مَا لَمْ يَعْلَمِ الْمُعْطِي ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الْبِدَايَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا کسی بھی شخص کو صدقہ دینا مباح ہے

اگر چہ وہ صدقہ لینے والا شخص اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں خرچ کرے جبکہ دینے والے شخص کو شروع میں اس بات کا علم نہ ہو

3356 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ، فَاُتِيَ، فَقِيْلَ: اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ، اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا السَّارِقُ فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعِفُّ عَنْ سَرِقَتِهٖ، وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص نے طے کیا کہ میں ضرور صدقہ کروں گا وہ اپنے صدقے کو لے کر نکلا اور (اندھیرے میں لاعلمی کی وجہ سے) کسی زانیہ عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا اگلے دن لوگ آپس میں بات چیت کر رہے تھے گزشتہ رات ایک زانیہ عورت کو کسی نے صدقہ دیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے (اگر چہ میرا صدقہ) زانیہ عورت کو ملا ہے میں ضرور پھر صدقہ کروں گا پھر وہ شخص اپنے صدقے کو لے کر نکلا اور اس نے (اندھیرے میں لاعلمی کی وجہ سے) کسی چور کے ہاتھ میں اسے رکھ دیا اگلے روز لوگ بات چیت کر رہے تھے گزشتہ رات کسی چور کو صدقہ دیا گیا ہے' تو وہ شخص بولا: اے

3356- حديث صحيح، محمد بن مشكان ذكره المؤلف في "الثقات" 9/127، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/322 عن علي بن حفص، عن ورقاء، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1421" في الزكاة: باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم، ومسلم "1022" في الزكاة: باب ثبوت أجر المتصدق وإن وقعت الصدقة في يد غير أهلها، والنسائي 5/55-56 في الزكاة: باب إذا أعطاها غنياً وهو لايشعر، والبيهقي 4/191-192و 7/34 من طريقين عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/350 من طريق ابن لهيعة، عن الأعرج، به. وزاد الحافظ في "الفتح" 3/290 نسبته إلى الطبراني في "مسند الشاميين" والدارقطني في "غرائب مالك" وأبي نعيم في "المستخرج."

اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے (اگرچہ میرا صدقہ) ایک چور کے ہاتھ میں چلا گیا ہے میں آج بھی ضرور صدقہ کروں گا پھر وہ شخص اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس نے اسے ایک خوشحال شخص کے ہاتھ پر رکھ دیا اگلے دن لوگ بات کر رہے تھے گزشتہ رات ایک خوشحال شخص کو صدقہ دے دیا گیا' تو وہ شخص بولا: اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے (اگرچہ میرا صدقہ) ایک خوشحال شخص کو ملا ہے پھر اسے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لایا گیا' تو اسے بتایا گیا' جہاں تک تمہارے صدقے کا تعلق ہے' تو وہ قبول ہو گیا ہے زانیہ عورت کو ملنے والا اس لیے قبول ہوا کہ شاید وہ اس کے ملنے کی وجہ سے زنا کرنے سے باز آجائے، چور والا اس لیے قبول ہوا شاید وہ اس کی وجہ سے چوری سے بچ جائے اور خوشحال شخص والا اس لیے قبول ہوا کہ وہ اس سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا ہے وہ اس میں سے کچھ خرچ کرے۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَتَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا مَا لَمْ يُجْحِفْ ذٰلِكَ بِهِ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کر سکتی ہے جبکہ وہ اس کے ذریعے کوئی خرابی پیدا نہ کرے

3357 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى ابْنُ اَبِى مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِى بَكْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهَا جَائَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِىَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِى شَىْءٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَىَّ الزُّبَيْرُ، فَهَلْ عَلَىَّ مِنْ جُنَاحٍ اَنْ اَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَىَّ؟، قَالَ: ارْضَخِى مَا اسْتَطَعْتِ، وَلَا تُوعِى فَيُوعِىَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کی: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس صرف وہی چیز ہوتی ہے' جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو وہ مجھے جو دیتے ہیں اگر اس میں سے کچھ

3357- إسناده صحيح . يوسف بن سعيد روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرطهما، حجاج: هو ابن محمد الأعور .وأخرجه البخاري "1434" في الزكاة: باب الصدقة فيما استطاع، ومسلم "1029" "89" في الزكاة: باب الحث على الإنفاق، والنسائي 5/74 في الزكاة: باب الإحصاء في الصدقة، وفي "عشرة النساء" "311"، والبيهقي 4/187 6/60 من طرق عن حجاج الأعور، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/354، والبخاري "1434"، و"2590" في الهبة: باب هبة المرأة لغير زوجها، والبغوي "1654" من طريقين عن ابن جريج، به .وأخرجه عبد الرزاق "16614"، وأحمد 6/353و 354 من طرق عن ابن أبي مليكة، عن أسماء .وأخرجه أحمد 6/353-354 عن وكيع، عن أسامة بن زيد، عن محمد بن المنكدر، عن أسماء . وانظر "3209".وقوله "ارضخي" بكسر الهمزة من الرضخ وهو العطاء اليسير، والمعنى: أنفقي بغير إجحاف ما دمت قادرة مستطيعة، وقوله "ولا توعي فيوعي الله عليك" يقال: أو عيت المتاع في الوعاء أو عيه: إذا جعلته فيه، والمعنى: لاتجمعي في الوعاء , وتبخلي بالنفقة، فتجازى بمثل ذل.

خرچ کرلوں، تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکے تم خرچ کرو اور تم (خرچ کرتے ہوئے) بندش کرنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر بندش کردے گا۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرٌ، كَمَا لِزَوْجِهَا اَجْرُ مَا اكْتَسَبَ، وَلَهَا اَجْرُ مَا نَوَتْ، وَلِلْخَازِنِ كَذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ کا عورت پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ جب وہ کوئی خرابی پیدا کیے بغیر اپنے شوہر کے گھر میں

سے کوئی چیز صدقہ کرتی ہے تو اس عورت کو اجر ملتا ہے جس طرح اس کے شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے اور عورت کو نیت کرنے کا اجر ملتا ہے خزانچی کا بھی یہی حکم ہے

3358 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا اَجْرُ مَا اكْتَسَبَ، وَلَهَا اَجْرُ مَا نَوَتْ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے' کوئی خرابی پیدا کیے بغیر' صدقہ کرتی ہے تو اس عورت کو اس کا اجر ملتا ہے اس کے شوہر کو اس کا اجر ملتا ہے آدمی کو کمانے کا اجر ملتا ہے اور عورت کو اس کی نیت کا اجر ملتا ہے اور خزانچی کی مثال بھی اسی کی مانند ہے۔''

3358– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . محمد بن الحسن: هو ابن إبراهيم بن الحر بن إشكاب الحافظ الثقة، وأبو الضحى: هو مسلم بن صبيح. وأخرجه عبد الرزاق "7275" و "16619"، وأحمد 6/44 و 99، والبخاري "1425" في الزكاة: باب من أمر خادمه بالصدقة ولم يناوله بنفسه، "1437" باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد، و "1439" و "1440" و "1441" باب أجر المرأة إذا تصدقت أو أطعمت من بيت زوجها غير مفسدة، و "2065" في البيوع: باب قوله تعالى: (اَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ) (البقرة: من الآية 267) ، ومسلم "1024" في الزكاة: باب أجر الخازن الأمين والمرأة إذا تصدقت من بيت زوجها غير مفسدة، وأبو داوُد "1685" في الزكاة: باب المرأة تتصدق من بيت زوجها، والترمذي "672" في الزكاة: باب المرأة تتصدق من بيت زوجها، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/307، والبيهقي 4/192، والبغوي "1692" و "1693" من طريقين عن أبي وائل شقيق بن سلمة، عن مسروق، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/99، والترمذي "671"، والنسائي 5/65 في الزكاة: باب صدقة المرأة من بيت زوجها، من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن شقيق، عن عائشة.

ذِكْرُ صِفَةِ الْخَازِنِ الَّذِي يُشَارِكُ الْمُتَصَدِّقَ فِي الْاَجْرِ

خزانچی کی اس صفت کا تذکرہ جو اجر میں صدقہ کرنے والے کا شراکت دار ہوتا ہے

3359 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، سَجَّادَةٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِي يُنْفِقُ، وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي مَا اُمِرَ، فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ، فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِي اُمِرَ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امانت دار مسلمان خزانچی جو خرچ کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو کچھ وہ عطا کرتا ہے' جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور وہ اسے کامل طور پر پورا اور اپنی رضامندی کے ساتھ دیتا ہے اور اس شخص کے سپرد کرتا ہے' جسے دینے کا حکم دیا گیا تھا' تو وہ خزانچی بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْعَبْدِ اَنْ يَتَصَدَّقَ مِنْ مَالِ السَّيِّدِ عَلٰى اَنَّ الْاَجْرَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

غلام کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے آقا کے مال میں سے صدقہ کرے اس بنیاد پر کہ اجر ان دونوں کے درمیان برابر' برابر تقسیم ہوگا

3360 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَمْلُوْكًا، فَكُنْتُ اَتَصَدَّقُ بِلَحْمٍ مِنْ لَحْمِ مَوْلَايَ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَصَدَّقْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: تَصَدَّقْ بِاِذْنِهٖ، فَذِكْرُ الْاِذْنِ فِيهِ مُضْمَرٌ، وَعُمَيْرٌ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ اِنَّمَا قِيلَ: آبِي اللَّحْمِ، لِاَنَّهٗ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَرَّمَ عَلٰى نَفْسِهِ اللَّحْمَ وَاَبَى اَنْ يَاْكُلَ، فَقِيلَ: آبِي اللَّحْمِ،

3359- إسناده صحيح . الحسن بن حماد روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 4/394 عن أبي أسامة حماد بن أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1438" في الزكاة: باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد، و "2319" في الوكالة: باب وكالة الأمين في الخزانة ونحوها، ومسلم "1023" في الزكاة: باب أجر الخازن الأمين ... ، وأبو داؤد "1684" في الزكاة: باب أجر الخازن، والقضاعي في "مسند الشهاب" "302"، والبيهقي 4/192 من طرق عن أبي أسامة، به. وأخرجه أحمد 4/404-405، والبخاري "2260" في الإجارة: باب استئجار الرجل الصالح، والنسائي 5/79- 80 في الزكاة: باب أجر الخازن إذا تصدق بإذن مولاه، من طرق عن سفيان، عن بريد، به. وأخرجه القضاعي "303" من طريق أبي أحمد الزبيري، عن بريد، به.

وَمُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ الْجُدْعَانِيُّ الْقُرَشِيُّ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، وَمُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ، رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ جو حضرت آبی لحم رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں غلام تھا میں اپنے آقا کے گوشت میں سے کچھ گوشت صدقہ کر دیا کرتا تھا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صدقہ کرو اجر تم دونوں کے درمیان برابر برابر تقسیم ہوگا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ انہوں نے اپنے آقا کی اجازت کے تحت صدقہ کیا تھا۔ تو اجازت کا ذکر اس روایت میں پوشیدہ ہے۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ حضرت آبی لحم رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے۔ حضرت آبی لحم رضی اللہ عنہ کا یہ نام اس لئے تھا کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں گوشت کھانا اپنے لئے حرام قرار دیا تھا اور گوشت کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ اسے لئے انہیں آبی لحم کہا جاتا تھا (یعنی گوشت سے انکار کرنے والا شخص)

محمد بن زید نامی راوی محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ جدعانی قرشی ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے جبکہ امام مالک اور اہل مدینہ نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُعْطِي فِيْ بَعْضِ الْاَحَايِينِ قَدْ يَكُوْنُ خَيْرًا مِنَ الْاٰخِذِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض حالتوں میں دینے والا شخص کبھی لینے والے شخص سے بہتر ہوتا ہے

3361 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

3360- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن زيد فمن رجال مسلم . وهو في "صحيحه" "1025" في الزكاة: باب ما أنفق العبد من مال مولاه، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/164، ومن طريقه مسلم "1025"، وابن ماجه "2297" في التجارات: باب ما للعبد أن يعطي ويتصدق، والبيهقي 4/194 عن حفص بن غيات، به .وأخرجه مسلم "1025" "83"، والنسائي 5/63-64 في الزكاة: باب صدقة العبد، والبيهقي 4/194 من طريق حَاتِمِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِيْ عبيد، عن عمير مولى آبي اللحم.

3361- إسناده صحيح. عبد الواحد بن غياث روى له أبو داؤد وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه البيهقي 4/198، والقضاعي "1230" و "1260" من طريقين عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وانظر الحديث ."3364"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْيَدَ السُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ دُونَ الْاٰخِذَةِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہوتا ہے اور یہ اس کے علاوہ ہے جو مانگے بغیر کوئی چیز لیتا ہے

3362 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الزَّعْرَاءِ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْاَيْدِي ثَلَاثَةٌ: فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا، وَيَدُ السُّفْلَى السَّائِلَةُ، فَاَعْطِ الْفَضْلَ، وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ الْاَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ فِي كِتَابِنَا هٰذَا، اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، اَرَادَ بِهِ اَنَّ يَدَ الْمُعْطِي خَيْرٌ مِنْ يَدِ الْاٰخِذِ، وَاِنْ لَمْ يَسْاَلْ، وَاَبُو الزَّعْرَاءِ هٰذَا: هُوَ الصَّغِيرُ، وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ اَخِي اَبِي الْاَحْوَصِ، وَاَبُو الزَّعْرَاءِ الْكَبِيرُ: اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِئٍ، يَرْوِي عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

❁❁ حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ تین طرح کے ہوتے ہیں اوپر والا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہے، دینے والا ہاتھ اس کے بعد ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والے کا ہے' تو تم اضافی چیز کو دے دیا کرو اور اپنی ذات کے حوالے سے عاجز نہ آؤ۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وہ روایات' جنہیں ہم اس سے پہلے اپنی کتاب میں ذکر کر چکے ہیں۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: دینے والے کا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہوتا ہے۔ اگرچہ اس نے مانگا نہ ہو۔

ابوزعراء نامی راوی صغیر ہے اس کا نام عمرو بن عمرو بن مالک ہے۔ (مالک کا باپ) ابواحوص کا بھائی ہے جبکہ ابوزعراء کبیر کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْيَدَ الْمُعْطِيَةَ اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السَّائِلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دینے والا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے افضل ہوتا ہے

3362- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير أبي الزعراء، وهو ثقة. أبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة. وأخرجه أحمد 3/473 و 4/137، وعنه أبو داؤد "1649" في الزكاة: باب الاستعفاف، عن عبيدة بن حميد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/407 ووافقه الذهبي. وأخرجه البيهقي 4/198 من طريق الحسن بن محمد الزعفراني، عن عبيدة، به.

3363 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَلْيَبْدَاْ اَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُولُ، تَقُوْلُ امْرَاَتُهٗ: اَنْفِقْ عَلَيَّ، وَتَقُوْلُ اُمُّ وَلَدِهٖ: اِلٰى مَنْ تَكِلُنِي؟، وَيَقُوْلُ لَهٗ عَبْدُهٗ: اَطْعِمْنِيْ وَاسْتَعْمِلْنِي

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى عِنْدِيْ اَنَّ الْيَدَ الْمُتَصَدِّقَةَ اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السَّائِلَةِ، لَا الْاٰخِذَةِ دُوْنَ السُّؤَالِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ تَكُوْنَ الْيَدُ الَّتِي اُبِيحَ لَهَا اسْتِعْمَالُ فِعْلٍ بِاسْتِعْمَالِهٖ اَحْسَنَ مِنْ اٰخَرَ فُرِضَ عَلَيْهِ اِتْيَانُ شَيْءٍ، فَاَتٰى بِهٖ اَوْ تَقَرَّبَ اِلٰى بَارِئِهٖ مُتَنَفِّلًا فِيْهِ، وَرُبَّمَا كَانَ الْمُعْطِي فِيْ اِتْيَانِهٖ ذٰلِكَ اَقَلَّ تَحْصِيلًا فِي الْاَسْبَابِ مِنَ الَّذِي اَتٰى بِمَا اُبِيحَ لَهٗ، وَرُبَّمَا كَانَ هٰذَا الْاٰخِذُ بِمَا اُبِيحَ لَهٗ اَفْضَلَ وَاَوْرَعَ مِنَ الَّذِي يُعْطِي، فَلَمَّا اسْتَحَالَ هٰذَا عَلَى الْاِطْلَاقِ دُوْنَ التَّحْصِيلِ بِالتَّفْصِيلِ صَحَّ اَنَّ مَعْنَاهُ اَنَّ الْمُتَصَدِّقَ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَسْاَلُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر صدقہ وہ ہے' جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے (یا جسے دینے کے بعد آدمی خوشحال رہے) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم میں سے ہر شخص کو اپنے زیر کفالت سے آغاز کرنا چاہئے' کیونکہ اس کی بیوی کہے گی تم مجھ پر خرچ کرو اس کی اولاد کہے گی تم مجھے کس کے حوالے کر رہے ہو اس کا غلام کہے گا مجھے کھانے کے لئے دو پھر مجھ سے کام لینا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔'' میرے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: صدقہ دینے والے شخص کا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے افضل ہوتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ مانگے بغیر لینے والے سے افضل ہوتا ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ وہ ہاتھ جس کے لئے کسی فعل کے کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہو وہ اس مباح فعل پر عمل کرنے کی وجہ سے اس دوسرے شخص سے کم تر ہو جائے جس پر کسی کام کے کرنے کو فرض قرار دیا گیا ہو اور وہ اسے سرانجام دے یا وہ دوسرا شخص کسی نفلی کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنا چاہے۔ بعض اوقات دینے والا شخص اپنے دینے میں کم اسباب اختیار کرتا ہے۔ اس شخص کے مقابلے میں جس کے لئے اسے (لینا) مباح قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض

3363– إسناده حسن من أجل عاصم بن بهدلة، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة . وأخرجه البيهقي 7/470 من طريق إسحاق بن منصور، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/476 و 524، والبخاري "5355" في النفقات: باب وجوب النفقة على الأهل والعيال، والبيهقي 7/466 و 471 من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، به . وأخرجه أحمد 2/278 و 402، والبخاري "1426" في الزكاة: باب لا صدقة إلا عن ظهر غني، و "5356" في النفقات، والنسائي 5/69 في الزكاة: باب أي الصدقة أفضل، والبيهقي 4/180 و 470 من طرق عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/212 من طريق عاصم بن كليب، عن أبيه، عن أبي هريرة. انظر ."4240"

اوقات لینے والا شخص جس کے لئے اس کو مباح قرار دیا گیا ہے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اس شخص سے زیادہ پرہیزگار ہوتا ہے جو دے رہا ہے تو جب کسی ایک کو افضل قرار دیئے بغیر یہ اطلاق ناممکن ہو تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ صدقہ دینے والا شخص اس شخص سے افضل ہے جو اسے مانگتا ہے۔

ذِکْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْخَبَرَ الَّذِی تَقَدَّمَ ذِکْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری اس روایت کی ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3364 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صُلَيْحٍ الْعَابِدُ، بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔"

ذِکْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِحْصَاءِ الْمَرْءِ صَدَقَتَهُ اِذَا تَصَدَّقَ بِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے اس کی گنتی کرے

3365 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): جَائَهَا سَائِلٌ، فَاَمَرَتْ لَهُ عَائِشَةُ بِشَيْءٍ، فَلَمَّا خَرَجَتِ الْخَادِمُ دَعَتْهَا، فَنَظَرَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَ

3364- إسناده على شرط البخاري، وفضيل بن سليمان قد توبع. وأخرجه البيهقي 4/198، والخطيب في "تاريخه" 3/435 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن موسى بن عقبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في "الموطأ" 2/998 عن نافع، عن ابن عمر. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1429" في الزكاة: باب لا صدقة إلا عن ظهر غني، ومسلم "1033" في الزكاة: باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، وأبو داؤد "1648" في الزكاة: باب في الاستعفاف، والنسائي 5/61 في الزكاة: باب اليد السفلى، والبيهقي 4/197، والقضاعي "1231"، والبغوي. "1614" وأخرجه البخاري "1429"، وأحمد 2/67 و 98، والدارمي 1/389، والبيهقي 4/197- 198 من طريقين عن نافع، به.

3365- إسناده صحيح على شرط الشيخين ابن إدريس: هو عبد الله الأودي، والحكم: هو ابن عتيبة. وأخرجه أحمد 6/70- 71 عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/108، وأبو داؤد "1700" في الزكاة: باب في الشح، من طريقين عن عبد الله بن أبي مليكة، عن عائشة.

لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تُخْرِجِينَ شَيْئًا اِلَّا بِعِلْمِكِ، قَالَتْ: اِنِّي لَاَعْلَمُ، فَقَالَ لَهَا: لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ایک مانگنے والا ان کے ہاں آیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کچھ دینے کی ہدایت کی جب خادمہ اسے لے کر باہر نکلی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے بلوایا پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے علم کے ساتھ ہی چیز باہر نکالتی ہو (یعنی تم جو بھی خیرات کرتی ہو اسے پہلے دیکھتی ہو پھر کرتی ہو) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں پہلے جانتی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم شمار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گنتی کر کے تمہیں دے گا۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُوْلِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَرْءِ اِذَا كَانَتْ مِنَ الْغُلُوْلِ

ایسے شخص کی طرف سے صدقہ قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ جب وہ صدقہ حرام مال میں سے دیا جائے

3366 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى ابْنِ عَامِرٍ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ اَلَا تَدْعُوا لِي، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِطُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ، وَقَدْ كُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ

❁❁ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے انہوں نے فرمایا: اے ابن عمر! آپ میرے لیے دعا نہیں کریں گے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقے کو قبول نہیں کرتا اور تم بصرہ کے گورنر رہ چکے ہو (جہاں سے تمہیں آمدن ہوئی تھی)''

3366- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك وهو ابن حرب، فمن رجال مسلم، وحديثه حسن.وأخرجه مسلم "224" في الطهارة: باب وجوب الطهارة للصلاة، والترمذي"1" في الطهارة: باب ما جاء لا تقبل صلاة بغير طهور، والبيهقي 4/191 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أبي عوانة في "مسنده" 1/234 من طريق محمد بن حيوة وأبي المثنى، عن أبي عوانة، به .وأخرجه الطيالسي "1874" وابن أبي شيبة 1/4- 5، وأحمد 2/19-20 و 37و39، وابن ماجه "272" في الطهارة: باب لا يقبل الله صلاة بغير طهور، وابن خريمة "8"، وأبو عوانة 1/234، والبيهقي 1/42 من طرق عن سماك به. وانظر الحديث "1706".

27
27

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَالَ اِذَا لَمْ يَكُنْ بِطَيِّبٍ اُخِذَ مِنْ حِلِّهِ لَمْ يُؤْجَرِ الْمُتَصَدِّقُ بِهٖ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب مال پاکیزہ (حلال) نہیں ہوگا تو صدقہ کرنے والے کو اس پر اجر نہیں ملے گا

3367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ دَرَّاجٌ اَبُو السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ فِيْهِ اَجْرٌ، وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرام طور پر مال جمع کرے اور پھر اسے صدقہ کرے اسے اس کا کوئی اجر نہیں ملے گا اس کا وبال اس شخص کے ذمے ہوگا۔''

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْغَارِسِ الْغِرَاسَ بِكَتْبِهِ الصَّدَقَةَ عِنْدَ اَكْلِ كُلِّ شَیْءٍ مِنْ ثَمَرَتِهٖ

اللہ تعالیٰ کا درخت لگانے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس کے درخت لگانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس موقع پر نیکی نوٹ کرتا ہے جب اس درخت کے پھل میں سے کوئی چیز کوئی بھی کھاتا ہے

3368 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ فِیْ نَخْلٍ لَهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ اَمُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ

3367- إسناده حسن. ابن حجيرة: هو عبد الرحمٰن. والحديث ذكره الحافظ السيوطي في "الجامع الكبير" 2/770 ولم ينسبه إلى غير ابن حبان. وفي الباب عند الطبراني من حديث أبي الطفيل، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: "من كسب مالًا من حرام، فأعتق منه ووصل منه رحمه، كان ذلك إصرًا."قال الهيثمي في "المجمع" 10/293: .

3368- إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "1552" "8" في المساقاة: باب فضل الغرس والزرع، والبيهقي 6/138 من طريق عن الليث، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1274" عن سفيان، عن أبي الزبير، به.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُمّ مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا کے باغ میں ان کے ہاں تشریف لے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ باغ کس نے لگایا ہے کسی مسلمان نے یا کافر نے۔ انہوں نے جواب دیا: مسلمان نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان جو بھی باغ لگاتا ہے یا کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا جو بھی چیز کچھ کھاتے ہیں تو یہ اس کے لیے صدقہ ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا يَاْكُلُ السِّبَاعُ وَالطُّيُورُ مِنْ ثَمَرِ غِرَاسِ الْمُسْلِمِ يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ درندے اور پرندے مسلمان کے لگائے ہوئے درخت میں سے جو کچھ کھاتے ہیں یہ چیز اس مسلمان کے لیے اجر کا باعث ہوتی ہے

3369 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى الْجَوَالِيقِيُّ، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ وطيرٌ وَشَيْءٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمان جو بھی باغ لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی بھی درندہ یا پرندہ جو بھی کوئی چیز کھاتے ہیں تو اس شخص کو اس کا اجر ملتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِتَرْكِ صَدَقَةِ مَالِهٖ كُلِّهٖ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْبَعْضِ مِنْهُ اِذْ هُوَ خَيْرٌ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے سارے مال کو صدقہ کرے بلکہ بعض مال کو صدقہ کرنے پر اکتفاء کرے کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے

3370 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

3369- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو عاصم: هو النبيل الضحاك بن مخلد . وأخرجه مسلم "1552" "9" في المساقاة: باب فضل الغرس والزرع، وأبو يعلى "2245" من طريق روح، عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 3/391، والطيالسي "1272"، ومسلم "1552" "11" من طريق الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر . وأخرجه مسلم "1552"، وأبو يعلى "2213"، والبيهقي 6/137 من طريقين عن عطاء، عن جابر . وأخرجه أحمد 6/420، والبغوي "1652" من طريق أبي سفيان، عن جابر، عن أم مبشر.

(متن حدیث): لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، حَتّٰی كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ اِلَّا بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ، اِنَّمَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ الْعِيرَ، وَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ، فَالْتَقَوْا عَلٰی غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ، وَلَعَمْرِی اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ لَبَدْرٌ، وَمَا اُحِبُّ اَنِّیْ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِی لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَی الْاِسْلَامِ، وَلَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، حَتّٰی كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ، وَهِیَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، آذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، وَذٰلِكَ حِينَ طَابَ الظِّلَالُ وَطَابَتِ الثِّمَارُ، وَكَانَ قَلَّمَا اَرَادَ غَزْوَةً اِلَّا وَرَّی غَيْرَهَا، وَكَانَ يَقُوْلُ: الْحَرْبُ خُدْعَةٌ، فَاَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوكَ اَنْ يَّتَاَهَّبَ النَّاسُ اُهْبَتَهُ، وَاَنَا اَيْسَرُ مَا كُنْتُ، قَدْ جَمَعْتُ رَاحِلَتَيْنِ لِی، فَلَمْ اَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰی قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا بِالْغَدَاةِ، وَذٰلِكَ يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، فَاَصْبَحَ غَادِيًا، فَقُلْتُ: اَنْطَلِقُ اِلَی السُّوقِ وَاَشْتَرِی جِهَازِی، ثُمَّ اَلْحَقُ بِهَا، فَانْطَلَقْتُ اِلَی السُّوقِ مِنَ الْغَدِ، فَعَسُرَ عَلَیَّ بَعْضُ شَاْنِیْ فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: اَرْجِعُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَلْحَقُ بِهِمْ، فَعَسُرَ عَلَیَّ بَعْضُ شَاْنِیْ اَيْضًا، فَلَمْ اَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰی لَبَّسَ بِیَ الذَّنْبُ، وَتَخَلَّفْتُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلْتُ اَمْشِی فِی الْاَسْوَاقِ وَاَطْرَافِ الْمَدِينَةِ فَيُحْزِنُنِیْ اَنْ لَّا اَرٰی اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِی النِّفَاقِ، وَكَانَ لَيْسَ اَحَدٌ تَخَلَّفَ اِلَّا اَرٰی ذٰلِكَ سَيَخْفٰی لَهُ، وَكَانَ النَّاسُ كَثِيرًا لَا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانٌ، وَكَانَ جَمِيعُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعَةً

3370– حديث صحيح . محمد بن أبي السَّرى قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين . وهو فى "المصنف" لعبد الرزاق "19744"، ومن طريقين أخرجه أحمد 5/387، والترمذى "3102" فى التفسير: باب ومن سورة التوبة . وأخرجه ابن أبى شيبة 14/540– 545، والبخارى "4418" فى التفسير: باب حديث كعب بن مالك، ومسلم "2769" فى التوبة: باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، والطبرانى فى "جامع البيان" "17447"، والبيهقى فى "دلائل النبوة" 5/273– 279 من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد . وأخرجه قطعة منه أبو داوٗد "3320" فى الأيمان والنذور: باب فيمن نذر أن يتصدق بماله، وابن ماجه "1393" فى الصلاة: باب ما جاء فى الصلاة، والسجدة عند الشكر، والطبرانى فى "الكبير" "90"/19 من طريق عبد الرزاق، به . وأخرج بعضًا منه ابن أبى شيبة 14/539، وأحمد 6/390، وأبو داوٗد "2637" فى الجهاد: باب المكر والخديعة، والطبرى "17449" من طرق عن معمر، به .وهو من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد عند أحمد 6/386 و 390، والبخارى "2757" و "2947" و "2948" و"2949" و "2950" و "3088" و "3556" و "3889" و "3951" و "4673" و "4676" و"4677" و "4678" و "6255" و "6690" و "7225"، والبخارى فى "الأدب المفرد " "944"، ومسلم "716" فى = صلاة المسافرين: باب استحباب الركعتين فى المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه، وأبى داوٗد "2202" و "2605" و "2773" و "2781" و "3317" و "3318" و "3319"، والنسائى 2/53–54، و6/152–154، و7/22–23، والنسائى فى السير والتفسير كما فى "التحفة" 8/313 و 318، وابن خزيمة "2242" والطبرانى "96"/19 و "97" و "98" و "99" و "100" و "101" و "103" و "104" و "105" و "106" و "107" و "108" و "109" و "110" و "133" و "134" و "135" و "136"، والبيهقى 4/181، والبغوى ."1676"

وَثَمَانِيْنَ رَجُلًا، وَلَمْ يَذْكُرْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ، فَلَمَّا بَلَغَ تَبُوْكَ، قَالَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ؟، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي: خَلَّفَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا، قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذَا رَجُلٌ يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ، فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، وَقَفَلَ وَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ جَعَلْتُ اَتَذَكَّرُ مَاذَا اَخْرُجُ بِهِ مِنْ سَخَطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَاْيٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي، حَتّٰى اِذَا قِيْلَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَبِّحُكُمْ بِالْغَدَاةِ، رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، وَعَرَفْتُ اَنِّيْ لَا اَنْجُو اِلَّا بِالصِّدْقِ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَعَلَ ذٰلِكَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فَجَعَلَ يَاْتِيْهِ مَنْ تَخَلَّفَ، فَيَحْلِفُوْنَ لَهُ وَيَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ، فَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ وَيَقْبَلُ عَلَانِيَتَهُمْ، وَيَكِلُ سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا رَآنِيْ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرًا، قُلْتُ: بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا خَلَّفَكَ عَنِّيْ ؟، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِكَ جَلَسْتُ لَخَرَجْتُ مِنْ سَخَطِهِ عَلَيَّ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ اُوْتِيْتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنِّيْ اِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ بِقَوْلٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ وَهُوَ حَقٌّ، فَاِنِّيْ اَرْجُو فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ، وَاِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ بِحَدِيْثٍ تَرْضٰى عَنِّيْ فِيْهِ وَهُوَ كَذِبٌ اَوْشَكَ اَنْ يُطْلِعَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ، وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَيْسَرَ، وَلَا اَخَفَّ حَاذًا مِنِّي، حَيْثُ تَخَلَّفْتُ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَكُمُ الْحَدِيْثَ، قُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَقُمْتُ فَثَارَ عَلٰى اَثَرِي نَاسٌ مِنْ قَوْمِي يُؤَنِّبُوْنَنِي، فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَطُّ قَبْلَ هٰذَا، فَهَلَّا اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُذْرٍ يَرْضَاهُ عَنْكَ فِيْهِ، وَكَانَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاْتِي مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ، وَلَمْ تَقِفْ مَوْقِفًا لَا نَدْرِي مَاذَا يُقْضٰى لَكَ فِيْهِ، فَلَمْ يَزَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى هَمَمْتُ اَنْ اَرْجِعَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِي، فَقُلْتُ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ غَيْرِي، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَهُ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ وَمُرَارَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، فَذَكَرُوا رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ شَهِدَا بَدْرًا لِي فِيْهِمَا اُسْوَةٌ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ فِيْ هٰذَا اَبَدًا، وَلَا اُكَذِّبُ نَفْسِي، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، فَجَعَلْتُ اَخْرُجُ اِلَى السُّوقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ، وَتَنَكَّرَ لَنَا النَّاسُ، حَتّٰى مَا هُمْ بِالَّذِيْنَ نَعْرِفُ، وَتَنَكَّرَ لَنَا الْحِيطَانُ حَتّٰى مَا هِيَ بِالْحِيطَانِ الَّتِي نَعْرِفُ، وَتَنَكَّرَتْ لَنَا الْاَرْضُ حَتّٰى مَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِي نَعْرِفُ، وَكُنْتُ اَقْوٰى اَصْحَابِيْ، فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ فَآتِي الْمَسْجِدَ، وَآتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَاَقُوْلُ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِالسَّلَامِ، فَاِذَا قُمْتُ اُصَلِّيْ اِلٰى سَارِيَةٍ، وَاَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِي، نَظَرَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ، وَاِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ اَعْرَضَ عَنِّي، وَاشْتَكٰى صَاحِبَايَ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَلَا

يُطْلِعَانِ رُءُ وسَهُمَا، قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا اَطُوفُ فِي الْاَسْوَاقِ اِذَا رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ قَدْ جَاءَ بِطَعَامٍ لَهُ يَبِيعُهُ، يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُوْنَ لَهُ اِلَيَّ، فَاَتَانِي بِصَحِيفَةٍ مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، فَاِذَا فِيهَا: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَاَقْصَاكَ وَلَسْتَ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ: هٰذَا اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ، فَسَجَرْتُ لَهَا التَّنُّورَ، فَاَحْرَقْتُهَا فِيهِ، فَلَمَّا مَضَتْ اَرْبَعُونَ لَيْلَةً اِذَا رَسُوْلٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَتَانِي، فَقَالَ: اعْتَزِلِ امْرَاَتَكَ، فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لَّا تَقْرَبْهَا، فَجَائَتِ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَعِيفٌ، فَهَلْ تَاْذَنُ لِي اَنْ اَخْدُمَهُ، قَالَ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ لَّا يَقْرَبَنَّكِ، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ لِشَيْءٍ، مَا زَالَ مُتَّكِيًا يَبْكِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مُذْ كَانَ مِنْ اَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا طَالَ عَلَيَّ الْبَلَاءُ، اقْتَحَمْتُ عَلٰى اَبِي قَتَادَةَ حَائِطَهُ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ، فَقُلْتُ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَتَعْلَمُ اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَتَعْلَمُ اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَتَعْلَمُ اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِي اَنْ بَكَيْتُ، ثُمَّ اقْتَحَمْتُ الْحَائِطَ خَارِجًا، حَتّٰى اِذَا مَضَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا، صَلَّيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا صَلَاةَ الْفَجْرِ، وَاَنَا فِي الْمَنْزِلَةِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيْنَا الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْنَا اَنْفُسُنَا، اِذْ سَمِعْتُ نِدَاءً مِنْ ذِرْوَةِ سَلْعٍ اَنْ اَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ جَائَنَا بِالْفَرَجِ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَرْكُضُ عَلٰى فَرَسٍ يُبَشِّرُنِي، فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنْ فَرَسِهِ، فَاَعْطَيْتُهُ ثَوْبِي بِشَارَةً، وَلَبِسْتُ ثَوْبَيْنِ اٰخَرَيْنِ، وَكَانَتْ تَوْبَتُنَا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلُثَ اللَّيْلِ، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا نُبَشِّرُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فَقَالَ: اِذًا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ وَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ، قَالَ: وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَاْنِي، تُخْبِرُنِي بِاَمْرِي، فَانْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ، وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارِ الْقَمَرِ، وَكَانَ اِذَا سُرَّ بِالْاَمْرِ اسْتَنَارَ، فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ، اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ اَتٰى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِكَ؟، قَالَ: بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِمْ (لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ) (التوبة: 117)، حَتّٰى بَلَغَ (هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ) (التوبة: 118)، قَالَ: وَفِينَا نَزَلَتِ (اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِينَ) (التوبة: 119)، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنِّي لَا اُحَدِّثُ اِلَّا صِدْقًا، وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ، وَاِلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَاِنِّي اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ، قَالَ: فَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ اَنَا وَصَاحِبَايَ، اَنْ لَّا نَكُوْنَ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا، وَمَا تَعَمَّدْتُ لِكَذْبَةٍ بَعْدُ، وَاِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ

فِیمَا بَقِیَ، قَالَ الزُّهْرِیُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰى اِلَیْنَا مِنْ حَدِیثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: میں کبھی بھی کسی جنگ میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا' یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا' البتہ میں غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ایسے کسی شخص پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا جو غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا نبی اکرم ﷺ دراصل (قریش) کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے اور قریش اپنے قافلے کی مدد کرنے کے لیے نکلے تھے پہلے سے طے شدہ صورت حال کے بغیر دونوں لشکروں کا سامنا ہو گیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: اور مجھے اپنی زندگی کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے غزوات میں لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ باعث شرف بدر ہے' لیکن میری یہ خواہش نہیں ہے کہ میں اس میں شریک ہوا ہوتا اس کے بدلے میں کہ مجھے شب عقبہ میں بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے' تو ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی میں پیچھے نہیں رہا' یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آیا' وہ آخری غزوہ ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے شرکت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روانگی کی اطلاع دی اور آپ ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ لوگ جنگ میں حصہ لینے کی پوری طرح تیاری کر لیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب سائے پاکیزہ ہو گئے تھے پھل تیار ہو چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی آپ ﷺ کسی جنگ میں حصہ لیتے تھے' تو اس کی سمت کا تعین نہیں کرتے تھے' آپ ﷺ یہ فرماتے تھے کہ جنگ دھوکہ دینے کا نام ہے' لیکن نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے بارے میں یہ چاہتے تھے کہ لوگ اچھی طرح سے تیاری کر لیں میں اس وقت پہلے سے زیادہ خوشحال تھا میں نے اپنی دو سواریاں بھی تیار کر لی تھیں میں اسی حالت میں رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اگلے دن جانے کی تیاری کر لی یہ جمعرات کے دن کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند تھا آپ ﷺ صبح کے وقت روانہ ہوئے میں نے سوچا میں بازار جاتا ہوں اور سامان خریدتا ہوں پھر نبی اکرم ﷺ سے جا ملوں گا میں اگلے دن بازار گیا وہاں میرا کوئی کام پورا نہیں ہوا میں واپس آ گیا میں نے سوچا میں انشاء اللہ کل چلا جاؤں گا اور لوگوں سے جا ملوں گا پھر میرا کوئی کام پھنس گیا ایسا ہی ہوتا رہا' یہاں تک کہ میرے لیے گناہ رکاوٹ بنتا چلا گیا اور میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا پھر میں بازار میں چلتا پھرتا تھا مدینہ منورہ کے اطراف میں چلتا پھرتا تھا مجھے اس بات کا بھی افسوس تھا کہ مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا تھا جو نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہو صرف وہی شخص پیچھے رہا تھا جس کے بارے میں یہ خیال تھا کہ وہ منافق ہے اور وہی شخص پیچھے رہ سکتا تھا جس کے بارے میں میری یہ رائے ہو گی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے مخفی رہ گیا۔ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی آج کی طرح ان کے نام نہیں نوٹ ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے رہ جانے والے تمام افراد اسی (**80**) کے لگ بھگ تھے۔ نبی اکرم ﷺ کو تبوک پہنچنے تک میرا خیال نہیں آیا جب آپ ﷺ تبوک پہنچے' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کعب بن مالک کا کیا حال ہے؟ قوم کے ایک فرد نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس کی دو چادروں نے اور اس کی خود پسندی نے اسے پیچھے کر دیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے بہت غلط بات کہی ہے اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ کی قسم! (اس کے بارے میں) ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ ابھی اسی حالت میں تھے کہ دور سے سراب کی مانند ایک شخص آتا ہوا نظر آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوخیثمہ ہو' تو وہ ابوخیثمہ ہی تھے جب نبی اکرم ﷺ نے

غزوہ تبوک مکمل کرلیا واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے' تو میں نے اس بات کے بارے میں سوچنا شروع کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی سے کیسے بچ سکتا ہوں میں نے اپنے خاندان کے ہر سمجھ دار شخص سے اس بارے میں مدد لی' یہاں تک کہ جب یہ بات بیان کی گئی کہ نبی اکرم ﷺ کل صبح تشریف لے آئیں گے' تو باطل مجھ سے دور ہو گیا اور مجھے یہ بات پتہ چل گئی کہ میں صرف سچ بول کر ہی نجات حاصل کرسکتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ چاشت کے وقت (مدینہ منورہ) میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے مسجد میں دو رکعات ادا کیں آپ ﷺ جب بھی کسی سفر سے تشریف لاتے تھے' تو ایسا ہی کیا کرتے تھے آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے تھے وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے پھر تشریف فرما ہو جاتے تھے پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے قسم اٹھانے لگے عذر پیش کرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے انہوں نے جو چیز ظاہر کی اسے قبول کرتے اور ان کے پوشیدہ معاملے کو اللہ کے سپرد کر دیتے جب میں مسجد میں داخل ہوا' تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے' آپ ﷺ نے جب مجھے دیکھا' تو مسکرائے یوں جیسے کوئی شخص ناراضگی کے عالم میں مسکراتا ہے۔ میں آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے (سفر پر جانے کے لیے) جانور خرید نہیں لیا تھا میں نے عرض کی: جی ہاں اے اللہ کے نبی ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر تم پیچھے کیوں رہ گئے۔ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! اگر میں آپ ﷺ کے بجائے کسی اور شخص کے سامنے بیٹھا ہوتا' تو کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا' کیونکہ مجھے بات چیت کرنے کا فن عطا کیا گیا ہے۔ اے اللہ کے نبی ﷺ میں یہ بات جانتا ہوں کہ آج اگر میں آپ ﷺ کے ساتھ کوئی ایسی بات کر لیتا ہوں جس کی وجہ سے آپ ﷺ کو مجھ پر غصہ آئے' لیکن وہ بات سچ ہو' تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آخر کار اس کو ٹھیک کرے گا اور اگر میں آج آپ ﷺ کے ساتھ ایسی بات کرتا ہوں جس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں' لیکن وہ بات جھوٹ ہو' تو عنقریب میرے بارے میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اطلاع دیدے گا۔ اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی ﷺ اب جب میں آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا' تو میں اس سے پہلے کبھی اتنا خوشحال نہیں تھا اور اتنا فارغ البال نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے تم لوگوں کے ساتھ سچی بات بیان کی ہے تم اٹھ جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نہیں دے دیتا میں اٹھ گیا میری قوم کے کچھ افراد میرے پیچھے آئے وہ مجھے ڈانٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے اللہ کی قسم! ہمیں پتہ ہے کہ اس سے پہلے تم نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا۔ تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی عذر پیش کر دیتے جس سے نبی اکرم ﷺ تم سے راضی ہو جاتے اور نبی اکرم ﷺ اس کے بعد تمہارے لیے دعائے مغفرت کر دیتے تم ایسی جگہ پر کھڑے نہ ہوتے جس کے بارے میں ہمیں اندازہ نہیں ہو پا رہا کہ تمہارے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا؟ وہ لوگ مسلسل مجھے ٹوکتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں واپس جا کر اپنی ہی بات کو جھٹلا دیتا ہوں میں نے کہا: کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی اس طرح سچی بات کہی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مرارہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔ لوگوں نے دو ایسے افراد کا ذکر کیا تھا جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے میرے لیے ان دونوں کی پیروی میں نمونہ تھا میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف اس بارے میں واپس نہیں جاؤں گا اور اپنی بات کو غلط قرار نہیں دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم تین آدمیوں سے بات چیت کرنے سے

لوگوں کو منع کر دیا میں بازار میں نکلتا تھا' لیکن کوئی میرے ساتھ بات نہیں کرتا تھا لوگ ہمیں پہچاننا چھوڑ گئے' یہاں تک کہ ان میں کوئی ایسا شخص نہیں رہا جس کے ساتھ ہم بات چیت کر سکتے۔ باغات ہمارے لیے اجنبی ہو گئے' یہاں تک کہ باغات میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جسے ہم جانتے زمین ہمارے لیے اجنبی ہو گئی' یہاں تک کہ زمین ہمیں اجنبی محسوس ہوتی تھی میں اپنے ساتھیوں سے زیادہ طاقتور تھا میں گھر سے باہر نکلتا تھا بازار کا چکر لگاتا تھا مسجد آجاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آپ ﷺ کو سلام کرتا تھا اور پھر دیکھتا تھا کہ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ہونٹوں کو حرکت دی ہے؟ جب میں ستون کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہوتا تھا اور نماز کی طرف متوجہ ہوتا تھا' تو نبی اکرم ﷺ اپنی آنکھوں کے گوشوں کے ذریعے میری طرف دیکھ لیتے تھے جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تھا' تو آپ ﷺ مجھ سے منہ پھیر لیتے تھے میرے دونوں ساتھی بیمار ہو گئے وہ رات دن روتے رہتے تھے وہ اپنا سر باہر نہیں نکالتے تھے۔

ایک مرتبہ میں بازار گھوم رہا تھا' تو ایک عیسائی شخص وہاں کچھ فروخت کرنے کے لیے آیا ہوا تھا اور وہ یہ دریافت کر رہا تھا کہ کعب بن مالک تک مجھے کون پہنچا سکتا ہے؟ تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا وہ غسان کے بادشاہ کا خط لے کر میرے پاس آیا اس میں یہ تحریر تھا:

''امابعد! مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اور تمہیں پرے کر دیا ہے تم بے عزتی کروانے کے لیے اور ضائع کیے جانے کے لیے نہیں ہو' تم ہم سے ملو ہم تمہاری خبر گیری کریں گے۔''

میں نے سوچا کہ یہ ایک اور مصیبت ہے میں نے تنور جلایا اور خط اس میں جلا دیا جب چالیس دن گزر گئے' تو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: تم اپنی بیوی سے الگ رہو میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے طلاق دے دوں۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں' لیکن تم اس کے قریب نہ جانا۔ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ (نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی) انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ بوڑھے اور کمزور شخص ہیں کیا آپ ﷺ مجھے اس کی اجازت دیں گے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' لیکن وہ تمہارے قریب نہ آنے پائے۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ جب سے ان کا یہ معاملہ ہوا ہے انہوں نے پہلے بھی ایسا نہیں کیا وہ بس بیٹھے دن رات روتے رہتے ہیں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میری آزمائش طویل ہو گئی' تو میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں ان سے ملنے گیا وہ میرے چچازاد تھے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب نہیں دیا میں نے کہا: اے ابوقتادہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں وہ خاموش رہے میں نے کہا: اے ابوقتادہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے کہا: اے ابوقتادہ آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں' تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ حضرت

کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہا میں رونے لگا اور میں باغ سے باہر آ گیا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (لوگوں کو) ہم سے بات چیت کرنے سے منع کرنے کو پچاس دن گزر گئے' تو ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کر رہا تھا اور اس وقت میری یہ حالت تھی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ ہمارے لیے زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود تنگ ہو چکی تھی اور ہماری اپنی جان ہمارے لیے تنگ ہو چکی تھی اسی دوران میں نے سلع پہاڑ کی چوٹی سے ایک شخص کی پکار سنی اے کعب بن مالک! تمہیں خوشخبری ہو میں سجدے میں گر گیا مجھے اندازہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فراخی عطا کر دی ہے ایک شخص اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا مجھے خوش خبری دینے کے لیے آ رہا تھا' لیکن (دوسرے شخص کی) آواز اس کے گھوڑے سے زیادہ تیزی سے آ گئی تھی میں نے اس خوشخبری کی وجہ سے اپنے کپڑے اسے دیئے اور خود دوسرے کپڑے پہن لیے ہماری توبہ کے قبول ہونے کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد نازل ہوا تھا۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم کعب بن مالک کو خوشخبری نہ سنا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں لوگ تمہارے ہاں ہجوم کر لیں گے اور تمہیں ساری رات سونے نہیں دیں گے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے میرے معاملے میں بڑی اچھائی کی تھی اور انہوں نے مجھے میرے معاملے کے بارے میں بتایا تھا۔

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد مسلمان بھی موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات پر خوش ہوتے تھے' تو وہ اسی طرح چمکتا تھا میں آیا اور آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب تمہیں ایک ایسے دن کے بارے میں خوش خبری ہو جو اس دن کے بعد (آنے والے دنوں میں) سب سے بہتر ہے جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار پر فضل کیا۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''تم لوگ اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے کچھ مال کو اپنے پاس رہنے دو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: پھر میں خیبر میں موجود اپنا حصہ اپنے پاس رہنے دیتا ہوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی نعمت عطا کرنے کے بعد کوئی ایسی نعمت عطا نہیں کی جو میرے نزدیک اس سے زیادہ بڑی ہو جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولا تھا میں نے بھی اور میرے دونوں ساتھیوں نے بھی' کیونکہ اس کے نتیجے میں ہم نے جھوٹ بول کر ہلاکت کا شکار ہو جانا تھا جس طرح دوسرے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے اس کے بعد میں نے کبھی بھی جانتے بوجھتے ہوئے جھوٹ نہیں بولا مجھے یہ امید ہے کہ باقی کی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے (جھوٹ بولنے سے) محفوظ رکھے۔ زہری کہتے ہیں: یہ وہ روایت ہے' جو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ .مِنَ الاقْتِصَارِ عَنْ ثُلُثِ مَالِهِ اِذَا اَرَادَ التَّقَرُّبَ بِهِ اِلَى اللّٰهِ دُونَ اِخْرَاجِ مَالِهِ كُلِّهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنے ایک تہائی مال کو

صدقہ کرنے پر اکتفاء کرے جب وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کا ارادہ کرے ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنے سارے مال کو صدقہ کر دے

3371 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ جَدَّهُ اَبَا لُبَابَةَ، حِينَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي تَخَلُّفِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيمَا كَانَ سَلَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي اُمُورٍ وَّجَدَ عَلَيْهِ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَهْجُرُ دَارِيَ الَّتِي اَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ، وَاَنْتَقِلُ اِلَيْكَ وَاُسَاكِنُكَ، وَاِنِّي اَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُولِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ

❀❀ حسین بن سعد بیان کرتے ہیں: ان کے دادا حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول کر لیا اس سے پہلے بھی ایسے کچھ امور رونما ہو چکے تھے جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے

3371– حسين بن أبى السائب روى عن أبيه السائب بن أبى لبابة، وعبد الله بن أبى أحمد بن جحش، وجده أبى لبابة، روى عنه ابنه توبة بن الحسين بن السائب، والزهرى، وذكره المؤلف فى "الثقات" وقال: يروى عن أبيه ويروى المراسيل، كذا فى "ثقات" ابن حبان نسخة الظاهرية، ولفظ المطبوع: يروى عن أبيه المراسيل، وهو الذى نقله المزى فى "تهذيب الكمال"، وتبعه ابن حجر، ولفظ الذهبى فى "التذهيب" 1/148: قال ابن حبان فى ى"الثقات": يرسل عن أبيه، وباقى رجاله ثقات. محمد بن حرب: هو الخولانى، والزبيدى: هو محمد بن الوليد. وأخرجه البيهقى 4/181 من طريق روح، عن الزبيدى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/452–453 و 502، والبخارى فى "التأريخ الكبير" 2/385، والطبرانى "4509" و "4510" من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/481 عن عثمان بن حفص بن عمر بن خلدة، عن الزهرى بلاغًا. وأورده أبو داوُد فى "سننه" بإثر حديث "3320" فقال: ورواه الزبيدى عن الزهرى، عن حسين بن السائب بن أبى لبابة، مثله . وأخرجه الدارمى 1/390–390 من طريق إسماعيل بن أمية، عن الزهرى، عن عبد الرحمٰن بن أبى لبابه، عن أبيه أبى لبابة.

ناراض تھے (تو جب ان کی توبہ قبول ہوگئی)' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے اس علاقے کو چھوڑنا چاہتا ہوں جہاں میں نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور میں آپ ﷺ کی طرف منتقل ہونا چاہتا ہوں اور آپ ﷺ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ میں اپنے تمام مال کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں صدقے کے طور پر پیش کرتا ہوں اور اس سے لاتعلق ہوتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں سے ایک تہائی (صدقہ کرنا) تمہارے لیے جائز ہے (یا تمہارے لیے کافی ہوگا)۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ بِمَالِهِ كُلِّهِ، ثُمَّ يَبْقَى كَلًّا عَلٰى غَيْرِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی شخص اپنے سارے مال کو صدقہ کردے اور پھر دوسرے کا محتاج ہوجائے

3372 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّىْ لَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَآئَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ الْبَيْضَةِ مِنْ ذَهَبٍ، قَدْ اَصَابَهَا مِنْ بَعْضِ الْمَغَازِى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خُذْ هٰذِهِ مِنِّىْ صَدَقَةً، فَوَاللّٰهِ مَا اَصْبَحَ لِىْ مَالٌ غَيْرُهَا، قَالَ: فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَآئَهُ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَآئَهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَاَخَذَهَا مِنْهُ، فَحَذَفَهُ بِهَا حَذْفَةً لَوْ اَصَابَهُ عَقَرَهُ اَوْ اَوْجَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَاْتِىْ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمِيْعِ مَا يَمْلِكُ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ، ثُمَّ يَقْعُدُ يَتَكَفَّفُ النَّاسَ، اِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا اسی دوران ایک شخص سونے کا انڈہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو کسی جنگ کے دوران اسے ملا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اسے میری طرف سے صدقے کے طور پر قبول کرلیجیے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیرلیا وہ دوسری طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اسی کی مانند بات کہی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پھر منہ پھیرلیا پھر وہ سامنے کی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اس سے لیا اور پھر وہ اسے یوں مارا کہ اگر وہ اسے لگ جاتا' تو اسے زخمی کردیتا یا اسے تکلیف پہنچاتا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک شخص اپنے تمام مال کی طرف آتا ہے' تاکہ اسے صدقہ کردے اور پھر خود بیٹھ جاتا ہے' تاکہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔ صدقہ وہ ہوتا ہے' جو خوشحالی کے عالم میں کیا جائے تم اپنا مال ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

3372– رجاله ثقات إلا أن فيه تدليس ابن إسحاق . ابن إدريس : هو عبد الله الأودى. وأخرجه أبو داوٗد "1674" فى الزكاة: باب الرجل يخرج من ماله، وابن خزيمة "2441"، من طريقين عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمى 1/391، وأبو داوٗد "1673"، وأبو يعلى "2084"، والحاكم 1/413، والبيهقى 4/181 من طرق عن ابن إسحاق، به. ولم يصرح ابن إسحاق عندهم بالتحديث، ومع ذلك فقد قال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى.!

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَصَدِّقِ اَنْ يَّضَعَ صَدَقَتَهٗ فِيْ يَدِ السَّائِلِ بِيَدِهٖ

صدقہ کرنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے صدقے کی چیز کو اپنے ہاتھ کے ذریعے مانگنے والے کے ہاتھ میں رکھے

3373 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ، عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَيْدٍ،

(متن حدیث): وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا، فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ

۞۞ سیدہ اُمِ بجید رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بعض اوقات کوئی غریب میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے مجھے اسے دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جسے تم اسے دے سکو صرف جلا ہوا پایہ ملتا ہے' تو تم وہ ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِاَنْ لَّا يَرُدَّ السَّائِلَ اِذَا سَاَلَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ حَضَرَهٗ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ مانگنے والا شخص جب اس سے کچھ مانگتا ہے تو وہ اسے (کچھ دیئے بغیر) نہ لوٹائے خواہ وہاں موجود کوئی بھی چیز اسے دیدے

3374 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَدَّتِهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ

3373- إسناده صحيح، عبد الرحمٰن بن بجيد، مختلف في صحبته، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، حديثه عند أهل السنن، وجدته أم بجيد، قيل: اسمها حواء . وباقي السند رجاله على شرطهما .وأخرجه أبو داوُد "1667" في الزكاة: باب حق السائل، والترمذي "665" في الزكاة: باب ما جاء في حق السائل، والنسائي 5/86 في الزكاة: باب رد السائل، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، بهٰذا الإسناد، وقال الترمذي: حسن صحيح .وأخرجه أحمد 3/382 –383، والبخاري في "التاريخ الكبير" 5/262، والبيهقي 4/177 من طرق عن الليث، به، وصححه ابن خزيمة "2473"، والحاكم 1/417، ووافقه الذهبي . وأخرجه الطيالسي "1659"، وأحمد 3/382 و383 من طرق عن سعيد المقبري، به .وأخرجه أحمد 6/383، وابن أبي شيبة 3/111، والبخاري في "التاريخ5/262"من طريق منصور بن حيان، ابن بجاد، عن جدته".وقع في المطبوع من ابن أبي شيبة و "تاريخ" البخاري: ابن نجاد عن جدته."والظلف في اللغة: الظفر من ذوي الأظلاف كالغنم والبقر.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ قَصْدُ زَجْرٍ بِلَفْظِ الْاَمْرِ، يُرِيْدُ بِهِ لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ اِلَّا بِشَيْءٍ وَّلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ

سیدہ اُمّ بجید انصاریہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''مانگنے والے کو (کچھ دے کر) لوٹاؤ خواہ جلا ہوا پایا ہی دو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم مانگنے والے کو لوٹاؤ'' اس کے ذریعے آپ کا مقصد یہ ہے: لفظی طور پر حکم دیا گیا ہے لیکن اصل مقصود منع کرنا ہے۔ آپ کی مراد یہ ہے: تم مانگنے والے کو کوئی چیز دے کر واپس لوٹاؤ۔ خواہ جلا ہوا پایہ ہی دو۔

3375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ، وَمَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيذُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيبُوْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگے اسے کچھ دو اور جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو شخص تمہاری دعوت کرے، تو اسے قبول کرو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ تَرْكِ اسْتِقْلَالِ الصَّدَقَةِ وَسُوْءِ الظَّنِّ بِمُخْرِجِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ صدقے کو کم سمجھنے کو ترک کرے اور اسے دینے والے کے بارے میں برے گمان سے بچے

3374- هو مكرر ماقبله، وهو في "الموطأ" .2/923 ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/435، والبخاري في "التاريخ الكبير" 5/262، والنسائي 5/81 في الزكاة: باب رد السائل، والطبراني في "الكبير" "555"/24، والبيهقي 4/177، والبغوي ."1673" وأخرجه الطبراني "556"/24 من طريق روح بن القاسم، عن زيد بن أسلم، به .وأخرجه أحمد 6/435، والبخاري في "التأريخ" 5/263، والطبراني "557"/24 و"558" من طريق زيد بن أسلم، عن عمرو بن معاذ، عن جدته.وأخرجه عبد الرزاق "20019" عن زيد بن أسلم، عن رجل من الأنصار، عن أمه.وأخرج مالك في "الموطأ" 2/931،

3375- إسناده صحيح على شرط الصحيح . إبراهيم التيمي: هو إبراهيم بن يزيد، وسيرد الحديث عند المصنف برقم "3408" بأطول مما هنا، من طريق الأعمش، عن مجاهد، عن ابن عمر، وسنخرجه هناك.وله شاهد من حديث ابن عباس رفعه عند أبي داود "5108"، وأحمد 1/249- 250، والخطيب 4/258 بلفظ "من استعاذ بالله فأعيذوه، ومن سألكم بوجه الله فأعطوه" وسنده حسن.

3376 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَتَحَامَلُ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالصَّدَقَةِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مُرَاءٍ، وَيَجِيءُ الرَّجُلُ بِنِصْفِ الصَّاعِ، فَيُقَالُ: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ هٰذَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ) (التوبة: 79)

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وزن اٹھایا کرتے تھے پھر کوئی شخص کوئی چیز صدقہ کرنے کے لئے لاتا تھا' تو یہ کہا جاتا تھا اس نے دکھاوے کے طور پر ایسا کیا ہے کوئی شخص نصف صاع لے آتا' تو یہ کہا جاتا اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو اہلِ ایمان کے کیے گئے صدقے کے حوالے سے ان پر نکتہ چینی کرتے ہیں''۔

3376- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مسند الطيالسي" "609"، ومن طريقه أخرجه البيهقي 4/177. وانظر "3338".

فَصْلُ ذِكْرِ الْخِصَالِ الَّتِى تَقُومُ لِمُعْدِمِ الْمَالِ مَقَامَ الصَّدَقَةِ لِبَاذِلِهَا

فصل: ان چیزوں کا تذکرہ جو اس شخص کے لیے صدقے کے قائم مقام ہو جاتی ہیں جس کے پاس مال نہ ہو

3377 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَهْرِىِّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ مِنْ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ اِلَّا عَلَيْهَا صَدَقَةٌ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَيْنَ لَنَا صَدَقَةٌ نَتَصَدَّقُ بِهَا؟، فَقَالَ: اِنَّ اَبْوَابَ الْخَيْرِ لَكَثِيْرَةٌ: التَّسْبِيحُ، وَالتَّحْمِيْدُ، وَالتَّكْبِيْرُ، وَالتَّهْلِيْلُ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتُمِيطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَتُسْمِعُ الْاَصَمَّ، وَتَهْدِى الْاَعْمٰى، وَتُدِلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلٰى حَاجَتِهٖ، وَتَسْعٰى بِشِدَّةِ سَاقَيْكَ مَعَ اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيْثِ، وَتَحْمِلُ بِشِدَّةِ ذِرَاعَيْكَ مَعَ الضَّعِيْفِ، فَهٰذَا كُلُّهٗ صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان کی ہر ایک سانس کے عوض میں اس پر روزانہ صدقہ دینا لازم ہوتا ہے، جس میں سورج نکلتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنا زیادہ صدقہ دینے کے لئے ہمارے پاس کہاں گنجائش ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی کے دروازے زیادہ ہیں سبحان اللہ کہنا، الحمد للہ کہنا، اللہ اکبر کہنا، لا الہ الا اللہ پڑھنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا، بہرے شخص کو بات سمجھا دینا، نابینا شخص کی رہنمائی کر دینا، کسی کام کے سلسلے میں رہنمائی مانگنے والے کی رہنمائی کر دینا، اپنی ٹانگوں کی مضبوطی کی وجہ سے مدد مانگنے والے پریشان حال شخص کے لیے کوشش کرنا، اپنے بازوؤں کی مضبوطی کی وجہ سے کمزور شخص کے لئے وزن اٹھا دینا یہ سب تمہاری طرف سے تمہارے نفس کے لئے صدقہ ہیں۔''

3377– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو سعيد مولى المهرى، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات" وخرج له مسلم فى "صحيحه"، ووثقه الذهبى فى "الكاشف." وأورده السيوطى فى "الجامع الكبير" 2/613 ولم ينسبه لغير ابن حبان.

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ الصَّدَقَةَ لِلْمُسْلِمِ بِالْخِصَالِ الْمَعْرُوْفَةِ، وَاِنْ لَّمْ يُنْفِقْ مِنْ مَالِهٖ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان شخص کے لیے اچھی عادات کی وجہ سے صدقہ کرنے کا اجر وثواب نوٹ کرنے کا تذکرہ اگرچہ وہ مسلمان اپنے مال سے کچھ خرچ نہیں کرتا

3378 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ بِكُلِّ مَعْرُوْفٍ يَفْعَلُهٗ قَوْلًا وَفِعْلًا

اللہ تعالیٰ کا ہر نیکی کرنے پر صدقہ کرنے کو نوٹ کرنے کا تذکرہ خواہ وہ آدمی قولی طور پر کرے یا فعلی طور پر کرے

3379 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

3378– إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه مسلم "1005" في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي 1/188 من طريق قتيبة بن سعيد، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/383 و 397 و 405، وابن أبي شيبة 8/548، ومسلم "1005"، والبخاري في "الأدب المفرد" "233"، وأبو داؤد "4947" في الأدب: باب في المعونة للمسلم، وأبو الشيخ في "الأمثال" "35"، وأبو نعيم في "الحلية" 7/194 من طرق عن أبي مالك الأشجعي، به.

3379– إسناده صحيح، ورجاله ثقات . وأخرجه البخاري "6021" في الأدب: باب كل معروف صدقة، وفي "الأدب المفرد" "224"، والطبراني في "الصغير" "672"، والبغوي "1642" من طريق علي بن عياش، عن أبي غسان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/344 و 360، وابن أبي شيبة 8/550، والطيالسي "1713"، والترمذي "1970" في البر والصلة: باب ما جاء في طلاقة الوجه وحسن البشر، والقضاعي "88" و "90"، وأبو يعلى "2040"، والحاكم 2/50، والبيهقي 10/242، والدارقطني 3/28، والبغوي "1646" من طرق عن محمد بن المنكدر، به، وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه بنحوه أبو الشيخ في "الأمثال" "36" من طريق إبراهيم بن يزيد، عن عطاء، عن جابر. وسنده ضعيف.

ذِكْرُ تَفَاصِيلِ الْمَعْرُوْفِ الَّذِي يَكُوْنُ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ

نیکیوں کی اس تفصیل کا تذکرہ جو مسلمان کے لیے صدقہ کی حیثیت رکھتی ہیں

3380 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ اَخِيْهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ اَبِيْ سَلَّامٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَرُّوْخٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ، وَحَمِدَهُ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ، وَسَبَّحَ اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ، وَعَزَلَ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِهِمْ، وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ، وَنَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ، فَاِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ بنائے ہیں' تو جو شخص تین سو ساٹھ کی تعداد میں (درج ذیل کام کرتا ہے) وہ اللہ اکبر پڑھتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، سبحان اللہ پڑھتا ہے، استغفر اللہ پڑھتا ہے، لوگوں کے راستے سے ہڈی کو ہٹا دیتا ہے، ان کے راستے سے پتھر کو ہٹا دیتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے (وہ یہ سب کام تین سو ساٹھ مرتبہ کر لیتا ہے)' تو وہ شام کے وقت ایسی حالت میں ہوتا ہے' کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاَشْيَاءِ الَّتِي يُكْتَبُ لِمُسْتَعْمِلِهَا بِهَا الصَّدَقَةُ

ان اشیاء کا تذکرہ جن پر عمل کرنے والے شخص کے لیے صدقہ نوٹ کیا جاتا ہے

3381 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ: كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، وَيُعِيْنُ

3380– إسناده صحيح، محمد بن شعيب روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. وأخرجه مسلم "1007" في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي 4/188 من طريق الربيع بن نافع، عن معاوية بن سلام، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1007"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "97" بتحقيقنا، من طريقين عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سلام، به.

3381– صحيح، ابن أبي السري، وهو محمد بن المتوكل، قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري "2707" في الصلح: باب فضل الإصلاح بين الناس، و "2891" في الجهاد: باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر، و "2989" باب من أخذ بالركاب ونحوه، ومسلم "1009" في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي 4/187–188، والبغوي "1645" من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/328 من طريق الحسن، عن أبي هريرة.

الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ، وَيَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا، وَيَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ، وَيُمِيطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہے ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی روزانہ ایسا کرنا لازم ہے) آدمی کا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کروا دینا اور آدمی کا کسی دوسرے شخص کے جانور پر سوار ہونے میں اس کی مدد کرنا اور اس کا وزن اس پر لدوا دینا اور اس کا سامان اس کے لیے اٹھوا دینا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا (یہ سب کام) صدقہ ہیں۔''

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ، تَعْدَادِ النِّعَمِ لِلْمُنْعِمِ عَلَى الْمُنْعَمِ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ یہ بات مباح ہے کہ نعمت عطا کرنے والے ان نعمتوں کی تعداد گنوائی جائے جو آدمی پر دنیا میں کی گئی ہیں

3382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: اِنَّ رَبِّیْ وَرَبَّكَ يَقُوْلُ لَكَ: كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟، قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِیْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بتایا میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو کیسا بلند کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے' تو انہوں نے بتایا: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:) جب میرا ذکر کیا جائے گا' تو میرے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْیِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ عَنِ الْمَنَّانِ بِمَا اَعْطٰى فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جس شخص نے اللہ کے نام پر کچھ دیا ہو وہ اگر احسان جتائے تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا

3382- إسناده ضعيف، دراج وهو ابن سمعان أبو السمح- في حديثه عن أبي الهيثم وهو سليمان بن عمرو والليثي- ضعف. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 30/235 عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 8/549 وزاد نسبته إلى ابن المنذر أبي حاتم وابن مردويه وأبي نعيم في "الدلائل." ونسبه الهيثمي في "المجمع" 8/254، كذا ابن كثير في "تفسيره" 8/452 إلى أبي يعلى من طريق ابن لهيعة عن دراج.

3383 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ جَابَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنْيَةٍ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا عَاقٌّ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنٰى نَفْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدِ الزِّنْيَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ، وَوَلَدُ الزِّنْيَةِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَوْزَارِ آبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ شَيْءٌ، اَنَّ وَلَدَ الزِّنْيَةِ عَلَى الْاَغْلَبِ يَكُوْنُ اَجْسَرَ عَلٰى ارْتِكَابِ الْمَزْجُورَاتِ، اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ وَلَدَ الزِّنْيَةِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جُنَّةً يَدْخُلُهَا غَيْرُ ذِى الزِّنْيَةِ مِمَّنْ لَّمْ تَكْثُرْ جَسَارَتُهُ عَلٰى ارْتِكَابِ الْمَزْجُورَاتِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ، احسان جتانے والا شخص، (والدین کا) نافرمان، باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کرنا، حالانکہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے پر اس کے ماں باپ کے گناہ کا بوجھ نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا مفہوم یہ ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے عام طور پر ممنوعہ چیزوں کا زیادہ ارتکاب کرتے ہیں۔ اس لئے اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہوگی کہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت کے اس حصے میں داخل نہیں ہوگا جہاں وہ لوگ داخل ہوں گے جو زنا کے نتیجے میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور ممنوعہ کاموں کا زیادہ ارتکاب نہیں کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ هٰذَا الْاِسْنَادَ مُنْقَطِعٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ) اس بات کا قائل ہے کہ اس کی سند منقطع ہے

3384 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ،

3383– إسناده ضعيف لجهالة جابان، قال ابن خريمة فى "التوحيد": جابان مجهول، وقال الإمام الذهبى: لا يدرى من هو. وأخرجه أحمد 2/203، والدارمى 2/112، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 6/283، وابن خريمة فى "التوحيد" ص 365 و 366 من طريق سفيان، والطحاوى فى "مشكل الآثار" "914" بتحقيقنا، من طريق شيبان، وابن خريمة ص 366 من طريق جرير، وأحمد 2/246 من طريق همام، أربعتهم عن منصور، بهذا الأسناد. وأخرجه أبو نعيم فى "فى الحلية" 3/309، والخطيب فى "تأريخه" 12/239 من طريق مؤمل "وهو سيء الحفظ" عن سفيان، عن عبد الكريم، عن مجاهد.

3384– إسناده ضعيف. وأخرجه أحمد 2/201، والدارمى 2/112، والبخارى فى "التأريخ الصغير" 1/262–263، وابن خزيمة فى "التوحيد"ص 366 من طرق عن شعبة، عن منصور، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى "2295" عن شعبة، به، إلا أنه قال "شميط بن نبيط"، وزاد فى المتن "ولا ولد زنية." وقال البخارى فى "التأريخ الكبير" 2/257.

عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ نُبَیْطِ بْنِ شَرِیطٍ، عَنْ جَابَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اخْتَلَفَ شُعْبَةُ، وَالثَّوْرِیُّ فِیْ اِسْنَادِ هٰذَا الْخَبَرِ، فَقَالَ الثَّوْرِیُّ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابَانَ، وَهُمَا ثِقَتَانِ حَافِظَانِ اِلَّا اَنَّ الثَّوْرِیَّ کَانَ اَعْلَمَ بِحَدِیثِ اَهْلِ بَلَدِهٖ مِنْ شُعْبَةَ، وَاَحْفَظُ لَهَا مِنْهُ، وَلَا سِیَّمَا حَدِیثَ الْاَعْمَشِ، وَاَبِیْ اِسْحَاقَ، وَمَنْصُورٍ، فَالْخَبَرُ مُتَّصِلٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابَانَ، فَمَرَّةً رُوِیَ کَمَا قَالَ شُعْبَةُ، وَاُخْرٰی کَمَا قَالَ سُفْیَانُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(والدین کا) نافرمان شخص، احسان جتلانے والا شخص اور باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): شعبہ اور ثوری نے اس روایت کی سند میں اختلاف کیا ہے ثوری یہ کہتے ہیں یہ سالم کے حوالے سے جابان کے حوالے سے منقول ہے اور یہ دونوں ثقہ اور حافظ ہیں۔ البتہ ثوری اپنے شہر کے افراد کی احادیث کے بارے میں شعبہ سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ان روایات کے بارے میں شعبہ سے زیادہ بڑے حافظ ہیں۔ بطور خاص وہ روایات جو اعمش، ابواسحاق اور منصور سے منقول ہیں۔ اس لئے سالم کے حوالے سے جابان سے منقول یہ روایت متصل ہوگی تو ایک مرتبہ انہوں نے اسے اس طرح روایت کر دیا جس طرح شعبہ نے بیان کیا ہے اور ایک مرتبہ اس طرح روایت کر دیا جس طرح سفیان نے بیان کیا ہے۔

بَابُ الْمَسْاَلَةِ وَالْاَخْذِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهٖ مِنَ الْمُكَافَاةِ وَالثَّنَاءِ وَالشُّكْرِ

باب: مانگنے اور لینے اور اس سے متعلق دیگر امور کا تذکرہ جس میں بدلہ دینا تعریف کرنا اور شکریہ ادا کرنا (وغیرہ شامل ہیں)

3385 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِیعَةَ بْنِ یَزِیدَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِیسَ الْخَوْلَانِیِّ، عَنْ عَوْفِ

3385– إسناده صحيح على شرط مسلم أبو إدريس الخولاني. هو عائذ الله بن عبد الله. وأخرجه الطبراني في " الكبير " 18/ (68) من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1043) في الزكاة: كراهة المسألة للناس، وأبو داوُد (1642) في الزكاة: باب كراهة المسألة، والنسائي 1/229 في الصلاة باب البيعة على الصلوات الخمس، وابن ماجه (2867) في الجهاد باب البيعة، والطبراني 18/ (67) من طرق عن سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ مسلم الخولاني، عن عوف بن مالك (فأبو إدريس سمعه من عوف بن مالك مباشرة وبواسطة أبي مسلم الخولاني) وأخرجه بأخصر مما هنا أحمد 6/27، والطبراني 18/ (130) من طريق ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، عن ربيعة بن لقيط عن عوف بن مالك.

بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اَلَا تُبَايِعُونِي؟، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ مَرَّةً، فَعَلٰى مَاذَا نُبَايِعُكَ؟، قَالَ: تُبَايِعُونِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَاَنْ تُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ، ثُمَّ اَتْبَعَ ذٰلِكَ كَلِمَةً خَفِيفَةً عَلٰى اَنْ لَّا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، اَرَادَ بِهِ الْاَمْرَ بِتَرْكِ الشِّرْكِ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَنْ لَّا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا اَرَادَ بِهِ الْاَمْرَ بِتَرْكِ الْمَسْاَلَةِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ میری بیعت نہیں کرو گے؟ تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر چکے ہیں ہم کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے، تم نماز قائم کرو گے اور زکوٰۃ ادا کرو گے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں یہ الفاظ کہے:

''اور اس بات پر کہ تم لوگوں سے کچھ مانگو گے نہیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے''۔ اس سے آپ کی مراد شرک نہ کرنے کا حکم دینا ہے۔ اسی طرح کا یہ فرمان: ''اس بات پر کہ تم لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے''۔ اس سے آپ کی مراد نہ مانگنے کا حکم دینا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِتَرْكِ الْمَسْاَلَةِ بِلَفْظِ الْعُمُومِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو نہ مانگنے کا حکم ہے جو عمومی الفاظ کے ہمراہ منقول ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تاہم یہ حکم استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

3386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْاَلَنِي؟، فَقَالَ: ، قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهِ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، اِلَّا اَنْ يَسْاَلَ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ يَنْزِلَ بِهِ اَمْرٌ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا

❀❀ زید بن عقبہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ حجاج نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ مجھ سے کچھ مانگتے نہیں ہیں' تو انہوں نے بتایا: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''یہ مانگنا ایک خراش ڈالنا ہے' جو آدمی اپنے چہرے پر ڈال لیتا ہے' تو جو شخص چاہے وہ اسے اپنے چہرے پر باقی رہنے دے جو شخص چاہے وہ ایسا نہ کرے مگر یہ کہ جو شخص حاکم وقت (یا متعلقہ سرکاری اہل کار) سے مانگے یا وہ شخص جسے کوئی ایسی صورت حال پیش ہو کہ مانگنا اس کی مجبوری ہو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ فَتْحِ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ بَابَ الْمَسْاَلَةِ بَعْدَ اَنْ اَغْنَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنی ذات کے لیے (مانگنے کا دروازہ) کھولے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مانگنے سے بے نیاز کر دیا ہو

3387 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُفْتَحُ اِنْسَانٌ عَلٰى نَفْسِهٖ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، لَاَنْ يَّعْمِدَ الرَّجُلُ حَبْلًا اِلٰى جَبَلٍ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ، وَيَاْكُلَ مِنْهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ مُعْطًى اَوْ مَمْنُوْعًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مانگنے کا دروازہ جب بھی آدمی اپنے لیے کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے آدمی ایک رسی لے کر

3386– إسناده صحيح . وأخرجه ابن أبى شيبة 3/208، والترمذى (681) فى الزكاة: باب ما جاء فى النهى عن المسألة، والنسائى 5/100 فى الزكاة: باب مسألة الرجل فى أمر لا بد له منه، والطبرانى (6766) و (6768) و (6769) و (6770) و (6771) و (6772) ، والبغوى (1624) من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/10 عن حسن بن موسى، عن شيبان عبد الرحمٰن، عن عبد الملك بن عمير، وانظر الحديث (3397) 3388 .– إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 2/418 عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهٰذا الإسناد .وأخرجه من قوله " لأن يعمد ... " مالك 2/998–999، ومن طريقه البخارى (1470) فى الزكاة: باب الاستعفاف عن المسألة، والنسائى 5/96 فى الزكاة: باب الاستعفاف عن المسألة، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هريرة وأخرجه أحمد 2/243، والحميدى (1057) عن سفيان، عن أبى الزناد به.وأخرجه أحمد 2/257 و395 و475 و496 و513، والحميدى (1056) و (1058) ، وابن أبى شيبة 3/209، والبخارى (1480) فى الزكاة. باب قول الله تعالى. (لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا) ، و (2074) فى البيوع باب كسب الرجل وعمله بيده، و (2374) فى المساقاة: باب بيع الحطب والكلأ، ومسلم (1042)فى الزكاة: باب كراهة المسألة للناس والترمذى (680) فى الزكاة. باب ما جاء فى النهى عن المسألة، والبيهقى 4/195، والبغوى (1615) من طرق عن أبى هريرة. وأخرج القسم الأول منه أحمد 2/436 من طريق ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هريرة. وأخرجه أحمد 1/193 من حديث عبد الرحمٰن بن عوف، وفيه راوٍ لم يسمَّ.

اس کے ذریعے لکڑیوں کا گٹھا بنا کر اپنی پشت پر رکھ کر (اسے بازار میں جا کر فروخت کر کے) اس کو کھائے یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے اور اسے کچھ دیا جائے یا نہ دیا جائے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّجَانَبَةِ الْإِكْثَارِ مِنَ السُّؤَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ بکثرت مانگنے سے اجتناب کرے

3388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، يَرْضَى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا، وَاَنْ تَنَاصَحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ، وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيلَ، وَقَالَ: وَاِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں سے راضی ہے اور تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے اس بات سے راضی ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تم سب لوگ اس (حکمران) کی خیر خواہی کرو جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے امور کا نگران بنایا ہے اور وہ تمہارے لیے ان باتوں کو ناپسند کرتا ہے کہ قیل وقال کرنا، مال کو ضائع کرنا اور بکثرت مانگنا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِلْحَافِ فِي الْمَسْاَلَةِ، وَاِنْ كَانَ الْمَرْءُ مُضْطَرًّا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مانگتے ہوئے ساتھ لپٹ جایا جائے اگرچہ آدمی انتہائی مجبور ہو

3389 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَخِيهِ، سَمِعَهُ مِنْ مُّعَاوِيَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْاَلَةِ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِي اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْاَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا، وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ، فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ

3389- إسناده صحيح على شرطهما وهو في " الموطأ " .2/990 ومن طريق مالكأخرجه البخاري في " الأدب المفرد " (442) والبغوي (101) وأخرجه أحمد 2/327 و360 و367، ومسلم (1715) في الأقضية: باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد . وسيرد الحديث عند المصنف لرقم (5700) من طريق سعيد المقبري عن أبي هريرة.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مانگتے ہوئے چمٹ نہ جایا کرو اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص جو بھی چیز مانگتا ہے اور اس کے مانگنے کی وجہ سے میں نا پسندیدگی کے عالم میں وہ چیز اسے دے دیتا ہوں تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي بِهِ يَصِيرُ السَّائِلُ مُلْحِفًا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے مانگنے والا شخص لپٹ جانے والا شمار ہوتا ہے

3390 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ وَلَهُ اُوقِيَّةٌ فَهُوَ مُلْحِفٌ، قَالَ: قُلْتُ: الْيَاقُوتَةُ نَاقَتِي خَيْرٌ مِنْ اُوقِيَّةٍ، قَالَ: وَالْاُوقِيَّةُ اَرْبَعُونَ دِرْهَمًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص (دوسرے سے کچھ) مانگے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چاندی) موجود ہو تو وہ شخص لپٹ کر سوال کرنے والا ہے۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے سوچا میری اونٹنی یاقوتہ تو ایک اوقیہ سے زیادہ بہتر ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُؤَالِ الْمَرْءِ يُرِيدُ التَّكْثِيرَ دُونَ الِاسْتِغْنَاءِ وَالتَّقَوُّتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس لیے مانگے کہ (اپنے مال میں) اضافہ کر لے (اس لیے نہ مانگے) کہ وہ اپنی ضرورت کو پورا کرے یا اپنی خوراک حاصل کرے

3391 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3390– صحيح. أحمد بن أبان القرشي ذكره المؤلف في " الثقات " 8/32 فقال: من ولد خالد بن أسيد، من أهل البصرة روى عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه ابن قحطبة، وغيره، ومن فوقه ثقات على شرطهما أخو وهب . هو همام.وأخرجه أحمد 4/98، والدارمي 1/387، والحميدى (604)، ومسلم (1038) في الزكاة: باب النهي عن المسألة، والنسائي 5/97–98 في الزكاة: باب الإلحاف في المسألة، والطبراني في " الكبير " /19 (808)، وأبو نعيم في " الحلية " 4/80–81 من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.وأخرجه الخطيب في " تاريخه " 14/276 من طريق ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به.

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ مَالَهُ فَاِنَّمَا هُوَ رَضْفٌ مِنَ النَّارِ يَتَلَهَّبُهُ، مَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں سے اس لیے مانگتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے' تو وہ جہنم کے انگارے جمع کر رہا ہے اب جو چاہے وہ تھوڑے اکٹھے کرے جو چاہے وہ زیادہ اکٹھے کر لے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّسْاَلَ الْمُسْتَغْنِيْ اَحَدًا شَيْئًا مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی غیر ضرورت مند شخص کسی سے کوئی ایسی چیز مانگے جس کا تعلق اس فنا ہونے والی دنیا کے ساز و سامان سے ہو

3392 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيْنِیْ مِنْكُمْ لَيَسْاَلَنِیْ فَاُعْطِيْهِ، فَيَنْطَلِقُ وَمَا يَحْمِلُ فِیْ حِضْنِهٖ اِلَّا النَّارَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے' تو میں اسے دے دیتا ہوں وہ چلا جاتا ہے' حالانکہ اس نے اپنے دامن میں صرف آگ کو اٹھایا ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْخَبَرَ الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے اس روایت کی

3391- إسناده قوي. وأخرجه أحمد 3/7 و 9، وأبو داؤد (1628) في الزكاة: باب من يعطى من الصدقة وحدّ الغنى، والنسائي 5/98 في الزكاة: باب مَن الملحف؟ وابن خزيمة (2447) من طرق عن عبد الرحمٰن بن أبي الرجال، بهذا الإسناد .وفي الباب عند أحمد 4/36 عن وكيع، حدثنا سفيان، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عن رجل من بني أسد قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "من سأل وله أوقية أو عدلها، فقد سأل إلحافًا " وهذا سند صحيح رجاله رجال الشيخين غير صحابيه الرجل من بني أسيد. وأخرجه مالك 2/999، ومن طريقه أبو داؤد (1627) ، والنسائي 5/98 عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وعن ابن عمر عند أبي يعلى كما في " المجمع " 3/95.وعن عبد الله بن عمرو عند النسائي 5/98.

3392- إسناده ضعيف، يحيى بن السكن ضعفه صالح جزرة، وقال ابوحاتم. ليس بالقوي، وباقي السند رجاله ثقات. وأورده السيوطي في " الجامع الكبير " 2/782 وزاد نسبته إلى ابن شاهين وتمام والضياء .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/209 عن أبي معاوية، عن داؤد عن الشعبي قال: قال عمر، فذكره موقوفًا عليه. وفي انقطاع، فإن الشعبي لم يدرك عمر.

جو تاویل بیان کی ہے وہ صحیح ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا، فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُمْ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو لوگوں سے ان کے مال میں سے مانگتا ہے وہ انگارہ مانگتا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ وہ تھوڑا مانگے یا زیادہ مانگے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَسْاَلَةَ الْمُسْتَغْنِىْ بِمَا عِنْدَهُ اِنَّمَا هِىَ الِاسْتِكْثَارُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کو مانگنے کی ضرورت نہ ہو وہ آ کر مانگتا ہے تو وہ جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبِرْتِىُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنَ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِىُّ، اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ الْاَقْرَعَ وَعُيَيْنَةَ سَاَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَاَمَرَ مُعَاوِيَةَ اَنْ يَّكْتُبَ بِهِ لَهُمَا، وَخَتَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَ بِدَفْعِهِ اِلَيْهِمَا، فَاَمَّا عُيَيْنَةُ فَقَالَ: مَا فِيْهِ؟، فَقَالَ: فِيْهِ الَّذِىْ اَمَرْتَ بِهِ، فَقَبَّلَهُ وَعَقَدَهُ فِىْ عِمَامَتِهِ، وَكَانَ اَحْلَمَ الرَّجُلَيْنِ، وَاَمَّا الْاَقْرَعُ فَقَالَ: اَحْمِلُ صَحِيْفَةً لَا اَدْرِىْ مَا فِيْهَا كَصَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ، فَاَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِمَا، وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَاجَتِهِ، فَمَرَّ بِبَعِيْرٍ مُنَاخٍ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فِىْ اَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ فِىْ اٰخِرِ النَّهَارِ، وَهُوَ فِىْ مَكَانِهِ، فَقَالَ: اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ، فَابْتُغِىَ فَلَمْ يُوْجَدْ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ فِىْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ.

3393- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه عبد بن حميد (1113) عن عبيد الله بن موسى بهذا الإسناد وأورده السيوطي في " الجامع الكبير " 1/196 وزاد نسبته إلى الشاشي والضياء .

3394- إسناده صحيح على شرطهما. ابنُ فُضَيلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان . وهو في " مصنف ابن أبي شيبة " 3/208-209، وعنه ابن ماجه (1838) في الزكاة باب من سأل الناس عن ظهر غني . وأخرجه أحمد 2/231، ومسلم (1041) في الزكاة باب كراهة المسألة للناس، والقضاعي في " الشهاب " (525)، والبيهقي 4/196 من طرق عن ابن فضيل، بهذا الإسناد.

ارْكَبُوْهَا صِحَاحًا، وَكُلُوهَا سِمَانًا، كَالْمُتَسَخِّطِ آنِفًا، اِنَّهُ مَنْ سَالَ شَيْئًا وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا يُغْنِيهِ؟، قَالَ: مَا يُغَدِّيهِ، اَوْ يُعَشِّيهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُغَدِّيهِ، اَوْ يُعَشِّيهِ، اَرَادَ بِهِ عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُسْتَغْنِيًا بِمَا عِنْدَهُ، اَلَا تَرَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ فَجَعَلَ الْحَدَّ الَّذِي تَحْرُمُ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِهِ هُوَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ، وَبِيَقِيْنٍ نَعْلَمُ اَنَّ وَاجِدَ الْغَدَاءِ اَوِ الْعِشَاءِ لَيْسَ مِمَّنِ اسْتَغْنٰى عَنْ غَيْرِهِ حَتّٰى تَحْرُمَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ، عَلٰى اَنَّ الْخِطَابَ وَرَدَ فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ صَدَقَةُ الْفَرِيْضَةِ دُوْنَ التَّطَوُّعِ

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اقرع اور عیینہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے لیے ایک تحریر لکھ دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مہر لگادی اور وہ تحریر ان دونوں کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔ عیینہ نے دریافت کیا: اس میں کیا ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: اس میں وہ چیز ہے' جس کے بارے میں تمہیں دینے کا حکم دیا گیا ہے اس نے اسے قبول کیا اور اسے اپنے عمامے میں رکھ لیا وہ ان دونوں آدمیوں میں زیادہ سمجھدار تھا' لیکن اقرع نے کہا: کیا میں ایک ایسے صحیفے کو اٹھالوں جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں کہ اس میں کیا تحریر ہے یہ' تو ایک ایسے صحیفے کی مانند ہوگا جو غلط فہمی کا شکار کر دیتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے قول کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے سلسلے میں باہر تشریف لائے۔ دن کے ابتدائی حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے تھے جو مسجد کے دروازے کے باہر بٹھایا گیا تھا پھر دن کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے وہ اسی جگہ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے اسے تلاش کیا گیا' لیکن وہ نہیں ملا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب یہ تندرست ہوں انہیں کھلا کر موٹا تازہ رکھو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پہلے کے واقعے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: جو شخص کوئی چیز مانگتا ہے اور اس کے پاس ایسی چیز موجود ہو' جس کی وجہ سے اسے مانگنے کی ضرورت نہ ہو' تو وہ شخص جہنم کے انگارے زیادہ کر رہا ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو مانگنے کی ضرورت نہ ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس صبح اور شام کا کھانا موجود ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو کچھ وہ صبح کرتا ہے اور شام کو کرتا ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے' جو وہ ہمیشہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''صدقہ دینا کسی خوشحال شخص کے لئے اور کام کرنے والے تندرست شخص کے لئے جائز نہیں ہے۔'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں صدقہ حرام ہونے کی حد اس چیز کو قرار دیا ہے جس کی وجہ سے آدمی لوگوں سے بے نیاز ہو جائے۔ آپ یہ بات یقینی طور پر

جانتے ہیں کہ جس شخص کے پاس صبح اور شام کا کھانا موجود ہو وہ ان افراد میں شامل نہیں ہوتا جو دوسروں سے بے نیاز ہو جائیں یہاں تک کہ اس کے لئے صدقہ لینا حرام ہو جائے۔ اس بنیاد پر کہ ان روایات میں روایت کے الفاظ عمومی طور پر منقول ہوئے ہیں۔ لیکن اس سے مراد فرض صدقہ ہے۔ نفلی صدقہ مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الْمَعْدُودَةِ الَّتِي أُبِيحَ لِلْمَرْءِ الْمَسْأَلَةُ مِنْ اَجْلِهَا

ان متعین خصوصیات کا تذکرہ جن کی وجہ سے آدمی کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے

3395 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ الْعَدَوِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ فَاسْتَعَانَ بِهِ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ فِيْ نِكَاحِ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَاَبَى اَنْ يُعْطِيَهُمْ شَيْئًا، فَانْطَلَقُوا مِنْ عِنْدِهِ، قَالَ كِنَانَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَيِّدُ قَوْمِكَ، وَاَتَوْكَ يَسْاَلُوْنَكَ، فَلَمْ تُعْطِهِمْ شَيْئًا، قَالَ: اَمَّا فِيْ هٰذَا، فَلَا اُعْطِي شَيْئًا، وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ، تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فِيْ قَوْمِي، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ وَسَاَلْتُهُ اَنْ يُعِينَنِي، فَقَالَ: بَلْ نَحْمِلُهَا عَنْكَ يَا قَبِيصَةُ، وَنُؤَدِّيهَا اِلَيْهِمْ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِثَلَاثٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا، اَوْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَشَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ اَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَالْمَسْاَلَةُ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ وَالْمَسْاَلَةُ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ اَرَادَ بِهِ اَنَّ الْمَسْاَلَةَ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ مِنَ السُّلْطَانِ عَنْ فَضْلِ حِصَّتِهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ سُحْتٌ، لِاَنَّ الْمَسْاَلَةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْخِصَالِ الثَّلَاثَةِ مِنْ غَيْرِ السُّلْطَانِ عَنْ غَيْرِ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ تَكُوْنُ سُحْتًا اِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ غَيْرَ مُسْتَغْنٍ بِمَا عِنْدَهُ

کنانہ عدوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ان کی قوم کے کچھ افراد نے اپنی قوم کے ایک شخص کی شادی کے بارے میں ان سے مدد مانگی' تو انہوں نے اسے کچھ دینے سے انکار کر دیا وہ لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ کنانہ کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ اپنی قوم کے سردار ہیں وہ لوگ آپ کے پاس کچھ مانگنے آئے تھے آپ نے انہیں کچھ بھی نہیں دیا' تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے' تو میں انہیں کچھ بھی نہیں دوں گا میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے اپنی قوم کی کوئی ادائیگی اپنے ذمے لے لی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ تمہاری طرف سے ادائیگی ہم اپنے ذمے لیتے ہیں اور صدقے کے اونٹوں میں سے ان لوگوں کو ادائیگی کر دیں گے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگنا صرف تین آدمیوں کے لئے جائز ہوتا ہے۔ ایک وہ شخص جس کے ذمے ادائیگی لازم ہو' تو اس کے لیے

مانگنا جائز ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس ادائیگی کو کر دے یا جسے کوئی آفت لاحق ہو جائے اس کے نتیجے میں اس کا مال ضائع ہو جائے' تو جب تک اس کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کا سامان نہیں ہوتا اس وقت تک اس کے لیے مانگنا جائز ہے اور ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو جائے اس کی قوم کے تین سمجھدار لوگ اس کے بارے میں گواہی دیں کہ اس کے لیے مانگنا جائز ہو گیا ہے' تو اس شخص کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کے لئے اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کا سامان ہو جائے اس کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "اس کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔" اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: حاکم وقت سے بیت المال میں سے اپنے مخصوص حصے سے اضافی طور پر ان تین چیزوں کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: ان تین خصوصیات کے علاوہ کی صورت میں حاکم وقت کے علاوہ کسی اور سے مانگنا مسلمانوں کے بیت المال میں سے وصولی نہ ہو۔ اس وقت حرام ہوگا جب انسان کے پاس اتنا کچھ موجود نہ ہو جس کی موجودگی میں (کسی سے مانگنے سے) بے نیاز ہو۔

3396 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ الْعَدَوِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ مِنْهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتّٰى تَجِيئَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا قَبِيصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

❀❀ کنانہ بن نعیم عدوی حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایک ادائیگی اپنے ذمے لے لی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تا کہ اس کے بارے میں مدد مانگوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ تم ٹھہرے رہو جب ہمارے پاس (صدقے کا مال) آئے گا' تو ہم تمہیں دینے کا حکم دے دیں گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ مانگنا تین میں سے کسی ایک شخص کے لئے جائز ہے ایک وہ شخص جس کے ذمے کوئی ادائیگی ہو اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ اس ادائیگی کو کر دے' تو اس (مانگنے) سے رک جائے۔ ایک وہ شخص جسے آفت لاحق ہو' جس کے نتیجے میں اس کا مال ضائع ہو جائے اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو' یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھدار لوگ اس بات

3396- إسناده صحيح، حوثرة بن أشرس ذكره المؤلف في " الثقات " 8/215، وروى عنه جمع وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه الطيالسي (1327) ، وابن أبي شيبة 3/210-211، والدارمي 1/396، ومسلم (1044) في الزكاة: باب من تحل له المسألة، وأبو داؤد (1640) في الزكاة. باب ما تجوز فيه المسألة، والنسائي 5/88-89 في الزكاة: باب الصدقة لمن تحمل حمالة، وابن خزيمة (2361) ، والطحاوي 2/18، والبيهقي 7/21 و23 من طرق عن حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم (3291) من طريق اٰخر، وسيرد برقم (4820) .

کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہوا ہے اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کر سکے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اس کے علاوہ مانگنا حرام ہے' جسے مانگنے والا حرام کے طور پر کھاتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ، فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مانگنا خراش ڈالنا ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے پر خراش ڈالتا ہے' تو جو شخص چاہے وہ اسے اپنے چہرے پر باقی رہنے دے اور جو شخص چاہے اسے ترک کر دے' البتہ حکمران (یا متعلقہ سرکاری اہل کار سے حکومتی آمدن میں سے) مانگا جا سکتا ہے یا کسی ایسی صورت میں مانگا جا سکتا ہے' جو انتہائی مجبوری ہو''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالْاِسْتِغْنَاءِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَنْ خَلْقِهٖ اِذْ فَاعِلُهٗ يُغْنِيْهِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ کی مخلوق کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے بے نیازی حاصل کرے کیونکہ ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے تحت (لوگوں سے) بے نیاز کر دے گا

3398 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ،

3397– إسناده صحيح. وأخرجه الطيالسي (889)، وأحمد 5/19 و22، وأبو داؤد (1639) في الزكاة: باب كم يعطى الرجل الواحد من الزكاة والترمذي (681) في الزكاة: باب ما جاء في النهي عن المسألة، والنسائي 5/100 في الزكاة: باب مسألة الرجل ذا سلطان، والطبراني (6767)، والبيهقي 4/197 من طريق شعبة، بهذا الإسناد.

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث):اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَسْاَلَهُ، فَسَمِعْتُهُ یَخْطُبُ، وَهُوَ یَقُوْلُ: مَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفُّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَاَلَنَا اَعْطَیْنَاهُ، قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ، فَاَنَا الْیَوْمَ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرا یہ ارادہ تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگوں گا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص بے نیازی اختیار کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص مانگنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص ہم سے کچھ مانگے گا ہم اسے دے دیں گے''۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں واپس آ گیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں مانگا اور آج انصار میں میرے پاس سب سے زیادہ مال ہے۔''

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ مَنِ اسْتَغْنٰی بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَنْ خَلْقِهِ اَغْنَاهُ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِفَضْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص مخلوق کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے (لوگوں سے) بے نیازی حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اسے (لوگوں سے) بے نیاز کر دیتا ہے

3399 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ،

(متن حدیث):اَنَّ اَهْلَهُ شَکَوْا اِلَیْهِ الْحَاجَةَ، فَخَرَجَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَسْاَلَهُ لَهُمْ شَیْئًا، فَوَافَقَهُ عَلَی الْمِنْبَرِ، وَهُوَ یَقُوْلُ: اَیُّهَا النَّاسُ، قَدْ آنَ لَکُمْ اَنْ تَسْتَغْنُوْا عَنِ الْمَسْاَلَةِ، فَاِنَّهُ مَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفُّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ مَا رُزِقَ عَبْدٌ شَیْئًا اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ، وَلَئِنْ اَبَیْتُمْ اِلَّا اَنْ تَسْاَلُوْنِیْ لَاُعْطِیَنَّکُمْ مَا وَجَدْتُ

3398- إسناده حسن . وأخرجه الطيالسي (2211) ، وابن أبي شيبة 3/211 وأبو يعلى (1129) و (1267) من طرق عن هلال بن حصين، عن أبي سعيد .وأخرجه الطيالسي (2161) ، وأحمد 3/3 من طريقين عن أبي بشر جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أبي سعيد.وأخرجه أحمد 3/12 و47 من طريقين عن هشام بن سعد، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ. وأخرجه النسائي 5/98 في الزكاة باب من الملحف، عن قتيبة عن ابن أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عبد الرحمٰن بن أبي سعيد، عن أبيه وانظر ما بعده.

3399- إسناده حسن، ابن عجلان روى له مسلم متابعة، والبخاري تعليقًا وهو صدوق وباقي السند ثقات من رجال الصحيح. وانظر ما قبله.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی اہلیہ نے ان کے سامنے کسی ضرورت کی شکایت کی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے کے ارادے سے نکلے' تاکہ اپنے گھر والوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے اور یہ ارشاد فرمارہے تھے۔

''اے لوگو! تم پر ایسا وقت آگیا ہے کہ تم مانگنے سے بے نیاز ہو جاؤ بے شک جو شخص (مانگنے سے) بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچا کے رکھتا ہے' جو شخص خوشحالی حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے خوشحالی عطا کرتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بندے کو صبر سے زیادہ کشادہ اور کوئی چیز نہیں دی گئی اگر تم مانگنے پر اصرار کرتے ہو' تو جو میرے پاس ہو گا وہ میں تمہیں دے دوں گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ مَنِ اسْتَغْنٰى بِاللّٰهِ عَنْ خَلْقِهِ جَلَّ وَعَلَا يُغْنِهِ عَنْهُمْ بِفَضْلِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو شخص مخلوق کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے (لوگوں سے) بے نیازی حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اسے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے

3400 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، قَالَ: مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفُّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انہیں عطا کر دیا انہوں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں عطا کر دیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جو کچھ بھی بھلائی موجود ہے میں تم لوگوں سے بچا کر اسے نہیں رکھوں گا' لیکن جو شخص مانگنے سے بچنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے بچا کے رکھے گا اور جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا اور جو شخص صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی بھی شخص کو ایسی کوئی چیز نہیں دی گئی جو صبر سے زیادہ بہتر اور صبر سے زیادہ کشادہ ہو۔

3400- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في " الموطأ " 2/997. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (1469) في الزكاة: باب الاستعفاف عن المسألة، ومسلم (1053) في الزكاة: باب فضل التعفف والصبر، وأبو داؤد (1644) في الزكاة: باب في الاستعفاف، والترمذي (2024) في البر والصلة: باب ما جاء في الصبر، والنسائي 5/95-96 في الزكاة: باب في الاستعفاف عن المسألة، والدارمي 1/387، والبيهقي 4/195، والبغوي (1613). وأخرجه عبد الرزاق (20014) ومن طريق أحمد 3/93 ومسلم (1053) عن معمر، عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6470) في الرقاق: باب الصبر عن محارم الله، وأبو يعلى (1352)، من طريقين عن الزهري، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّاْخُذَ الْمَرْءُ شَيْئًا مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَهُوَ سَائِلٌ اَوْ شَرِهٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس دنیا کے ساز و سامان سے کوئی چیز ایسی حالت میں حاصل کرے کہ وہ اسے مانگنے والا ہو یا اسے اس کا لالچ ہو

3401 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصِبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُوْلُ عَلٰى مِنْبَرِ دِمَشْقَ:

(متن حدیث): اِيَّاكُمْ وَاَحَادِيثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ، فَاِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللّٰهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ، فَمَنْ اَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ يُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ، وَمَنْ اَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْاَلَةٍ، وَعَنْ شَرَهٍ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دمشق کے منبر پر یہ بات بیان کی خبردار نبی اکرم ﷺ کی احادیث کے بارے میں احتیاط کرو اور اس حدیث کے بارے میں بھی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوئی تھی، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں کو خوف دلایا کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔"

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"میں خزانچی ہوں میں اپنی رضامندی کے ساتھ جس شخص کو کوئی چیز دوں گا' تو اس میں اس شخص کے لئے برکت رکھی جائے گی اور جس شخص کو مانگنے کی وجہ سے کچھ دوں گا یا اس کے لالچ کی وجہ سے دوں گا' تو اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوگی جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَهُوَ مُشْرِفُ النَّفْسِ اِلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کو اس دنیا کے ساز و سامان میں سے جو چیز دی جا رہی ہو وہ اسے ایسی حالت میں حاصل کرے کہ اسے اس کے حصول کا لالچ ہو

3401- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو في " صحيحه " (1037) في الزكاة: باب النهي عن المسألة، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/99 عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، به. وأخرجه 4/97 من طريق جعفر بن ربيعة، عن ربيعة بن يزيد الدمشقي، به. وقد تقدم برقم (89) من طريق الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ معاوية.

3402 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَكِيمُ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا اَخْيَرُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا

✿✿ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا میں نے پھر مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا ایسا تین مرتبہ ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص نفس کے لالچ کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اب میں مرتے دم تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ لَّا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ فِيْ اَخْذِ مَا اُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر اس حوالے سے کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ کوئی ایسی چیز لے جو اسے مانگے بغیر یا لالچ کے بغیر دی گئی ہو

3403 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَعْطَى ابْنَ السَّعْدِيِّ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاَبَى اَنْ يَّقْبَلَهَا، وَقَالَ: اَنَا عَنْهَا غَنِيٌّ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنِّي قَائِلٌ لَكَ مَا قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَاقَ اللّٰهُ اِلَيْكَ رِزْقًا مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَعْطَاكَهُ

3402– صحيح، إسناده على شرط الشيخين أبو الربيع الزهراني . هو سليمان بن داوٗد وفليح: هو ابن سليمان، وهو صدوق كثير الخطأ، وقد توبع عليه، فانظر (3220) و (3406) .وأخرجه الطبراني (3081) من طريق عبد الله بن أحمد، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد.

3403– إسناده صحيح على شرط مسلم، وانظر (3404) .

قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابن سعدی کو دو ہزار دینار دیئے' تو انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور بولے: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں وہی بات بتانے لگا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمائی تھی۔

''جب اللہ تعالیٰ مانگے بغیر' تمہارے لالچ کے بغیر' تمہیں کوئی رزق عطا کرے' تو تم اسے حاصل کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ تمہیں عطا کیا ہے۔''

3404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوْفٌ عَنْ اَخِيْهِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ، وَلَا يَرُدَّهُ، فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِىْ اُمِرْنَا بِاسْتِعْمَالِهٖ هُوَ اَخْذُ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ، وَالشَّيْئَانِ الْمَعْلُوْمَانِ الَّذِىْ اُبِيْحَ لَهٗ ذٰلِكَ عِنْدَ عَدَمِهِمَا هُوَ الْمَسْاَلَةُ وَاِشْرَافُ النَّفْسِ، فَاِنْ وُجِدَ اَحَدُهُمَا فِي الْغَنِيِّ الْمُسْتَقِلِّ بِمَا عِنْدَهٗ زُجِرَ عَنْ اَخْذِ مَا اُعْطِيَ دُوْنَ الْفُقَرَاءِ الْمُضْطَرِّيْنَ، وَالتَّارَةُ الَّتِیْ يُبَاحُ فِيْهَا اَخْذُ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ، وَاِنْ وُجِدَ فِيْهِ الْمَسْاَلَةُ وَاِشْرَافُ النَّفْسِ هِيَ حَالَةُ الْاِضْطِرَارِ، وَالْاِضْطِرَارُ عَلٰى ضَرْبَيْنِ: اِضْطِرَارٌ بِجِدَةٍ، وَاضْطِرَارٌ بِعُدْمٍ، وَالْاِضْطِرَارُ الَّذِىْ يَكُوْنُ بِجِدَةٍ هُوَ اَنْ يَّمْلِكَ الْمَرْءُ الشَّيْءَ الْكَثِيْرَ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا سِوَى الْمَاكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ، وَهُوَ فِیْ مَوْضِعٍ لَا يُبَاعُ فِيْهِ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ اَصْلًا، فَهُوَ وَاِنْ كَانَ وَاجِدًا حُكْمُهٗ حُكْمُ الْمُضْطَرِّ، لَهٗ اَخْذُ مَا اُعْطِيَ، وَاِنْ كَانَ سَائِلًا اَوْ مُشْرِفَ النَّفْسِ اِلَيْهِ، وَاضْطِرَارُ الْعُدْمِ هُوَ وَاضِحٌ لَا يَحْتَاجُ اِلَى الْكَشْفِ عَنْهُ

حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر اپنے بھائی کی طرف سے کوئی بھلائی ملے' تو وہ اسے قبول کرلے وہ اسے واپس نہ کرے' کیونکہ یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف بھیجا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حکم جس پر عمل کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، وہ اس چیز کو لے لینا ہے، جو آدمی کو دی گئی

3404- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن إبراهيم الدورقي فمن رجال مسلم، وصححه الحافظ في " الإصابة ." المقرء: هو عبد الله ابن يزيد، وأبو الأسود: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل يتيم عروة. وهو في " مسند أبي يعلى " (925) .وأخرجه أحمد 4/320-321، والطبراني (4124) ، والحاكم 2/62 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي .وأورده الهيثمي في " المجمع " 3/100 وزاد نسبته إلى أبي يعلى وانظر (5097) .

ہو، اور دو متعین چیزیں ایسی ہیں جن کی عدم موجودگی میں (کسی سے کوئی چیز لینا) آدمی کے لئے مباح ہوتا ہے۔ وہ (دو متعین چیزیں) مانگنا اور لالچ ہیں، تو ایسا خوشحال شخص جو مستقل طور پر (خوشحال ہو) اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز اس میں پائی جائے تو اس کے لئے دیئے جانے والے مال کو لینا ممنوع ہو جائے گا۔ یہ حکم اضطرار کا شکار فقیر کے لئے نہیں ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کے لئے ملنے والی چیز کو لینا مباح ہوتا ہے، اگرچہ اس میں مانگنے اور لالچ کی صورت پائی جا رہی ہو، اور یہ حالت اضطرار میں ہوتا ہے۔

اضطرار کی دو صورتیں ہیں۔ ایسا اضطرار جو (مال کی) موجودگی میں ہو، اور ایسا اضطرار (جو مال کی) عدم موجودگی میں ہو۔ وہ اضطرار جو (مال کی) موجودگی میں ہوتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی اس دنیا کے بہت سے ساز و سامان کا مالک ہو، (لیکن وہ سامان) کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ ہو اور آدمی ایسی جگہ موجود ہو جہاں کھانے پینے کی اشیاء سرے سے فروخت ہی نہ ہوتی ہوں۔ تو آپ اگرچہ اس کے پاس (مال) موجود ہے لیکن اس کا حکم اضطرار کے شکار شخص کا ہوگا۔ اسے جو کچھ دیا جائے وہ لینا اس کے لئے جائز ہوگا۔ اگرچہ وہ شخص مانگنے والا ہو یا اس میں لالچ موجود ہو اور (مال کی) عدم موجودگی کی صورت میں لاحق ہونے والا اضطرار واضح ہے۔ اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَخْذِ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ مَا لَمْ تَتَقَدَّمْهُ لَهَا مَسْاَلَةٌ

آدمی کو اس فنا ہو جانے والی یا اس زائل ہو جانے والی دنیا کے ساز و سامان میں سے جو چیز دی جاتی ہے اسے لینے کا حکم ہونے کا تذکرہ جبکہ آدمی نے اسے مانگا نہ ہو

3405 - اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اِسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ،

3405- إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، ومن فوقه ثقات على شرطهما وأخرجه أحمد 1/52. والدارمي 1/388، ومسلم (1045) (112) في الزكاة: باب إباحة الأخذ لمن أُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ، وأبو داوٗد (1647) في الزكاة: باب في الاستعفاف، و (2944) في الخراج والإمارة: باب أرزاق العمال، والنسائي 5/102 في الزكاة. باب من آتاه الله عز وجل مالًا من غير مسالة وابن خزيمة (2364)، والبيهقي 7/15 من طريق عن الليث، بهٰذا الإسناد. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق (20046)، وأحمد 1/17 و40، والحميدي، (21)، والبخاري (7163) في الأحكام. باب رزق الحاكم والعاملين عليها، والنسائي 5/103 و104، وابن خزيمة (2365) من طرق عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ حويطب بن عبد العزى، عن عبد الله بن السعدي، عن عمر. وفي هٰذا الإسناد لطيفة، فقد اجتمع فيه أربعة من الصحابة هم: السائب وحويطب وابن السعدي وعمر. وأخرجه أحمد 1/21، والدارمي 1/388، ومسلم (1045)، والنسائي 5/105، وابن خزيمة (2366)، والبغوي (1629) من طرق عن عبد الله ابن عمر، عن أبيه، نحوه. والعُمالة، بضم العين المهملة: رزق العامل الذي جعل له على ما قلد من العمل.

فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ، وَاَجْرِی عَلَی اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ مَا اُعْطِيتَ، فَاِنِّی قَدْ قُلْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمَلِی مِثْلَ قَوْلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ

ابن ساعدی مالکی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کا نگران مقرر کیا جب میں فارغ ہو کر آیا اور انہیں ادائیگی کر دی تو انہوں نے مجھے تنخواہ دینے کا حکم دیا میں نے ان سے کہا: میں نے اللہ کی رضا کے لیے یہ کام کیا ہے اور میرا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ انہوں نے فرمایا: جو تمہیں دیا جا رہا ہے اسے وصول کر لو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میں نے بھی یہ کام کر کے وہی بات کہی تھی جو تم نے کہی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جب تمہارے مانگے بغیر تمہیں کوئی چیز دے دی جائے تو تم اسے خود بھی استعمال کرو اور صدقہ بھی کرو۔"

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْبَرَكَةِ لِآخِذِ مَا اُعْطِیَ بِغَيْرِ اِشْرَافِ نَفْسٍ مِنْهُ

اس شخص کے لیے برکت کے اثبات کا تذکرہ جو دی ہوئی چیز کو لالچ کے بغیر لیتا ہے

3406 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِی سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُمَا سَمِعَا حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِی، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِی، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِی يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰی

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے جو شخص نفس کی رضامندی کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص نفس کے لالچ کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

3406- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الحميدی (553) ، وابن أبی شيبة 3/211، وأحمد 3/434 ومسلم (1035) فی الزكاة: باب اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا .خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰی، والنسائی 5/60 فی الزكاة: باب اليد العليا، و 5/100-101 باب مسألة الرجل فی أمر لا بد له منه، والطبرانی (3079) من طرق عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وانظر (3220) و (3402) .

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الشُّكْرِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ الْإِحْسَانِ إِلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا شکریہ ادا کرے جب وہ بھائی اس پر احسان کرتا ہے

3407 - سَمِعْتُ اَبَا خَلِيفَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''وہ شخص درحقیقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُكَافَاةِ لِمَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوفٌ

جس شخص کے ساتھ بھلائی کی گئی ہو اسے بدلہ دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3408 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا اللّٰهَ لَهُ حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَصَّرَ جَرِيرٌ فِي اِسْنَادِهِ، لِاَنَّهُ لَمْ يَحْفَظْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فِيهِ

3407- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي (2491)، وأحمد 2/258 و303 و388 و461 و492، والبخاري في "الأدب المفرد" (218)، وأبو داؤد (4811) في الأدب: باب في شكر المعروف، والترمذي (1955) في البر والصلة: باب ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك، والبيهقي 6/182، والبغوي (3610) من طرق عن الربيع بن مسلم، بهذا الإسناد.

3408- إسناده صحيح على شرطهما، وقال البخاري فيما نقله عنه الترمذي: عددت للأعمش أحاديث كثيرة نحو من ثلاثين أو أقل أو أكثر يقول فيها: حدثنا مجاهد. وأخرجه أبو داؤد (1672) في الزكاة: باب عطية من سأل بالله، و (5109) في الأدب: باب في الرجل يستعيذ من الرجل، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1895) وأحمد 2/68 و99 و127 والبخاري في "الأدب المفرد" (216)، والنسائي 5/82 في الزكاة: باب من سأل بالله عز وجل، والحاكم 1/412 و2/63-64 والبيهقي 4/199، والقضاعي (421)، وأبو نعيم في "الحلية" 9/56 من طرق عن أبي عوانة، عن الأعمش، به. وصححه الحاكم، وقال الإمام الذهبي: لم يخرجاه لاختلاف أصحاب الأعمش فيه. وأخرجه الحاكم 1/412 من طريق عمار بن رزيق، عن الأعمش، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/228، وأحمد 2/95-96 من طريقين عن ليث بن أبي سليم، عن مجاهد، به. وليث ضعيف.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر تم سے پناہ مانگے اسے پناہ دے دو اور جو شخص اللہ کے نام پر تم سے کچھ مانگے تم اسے کچھ دے دو اور جو شخص تمہاری دعوت کرے' تو اسے قبول کرلو اور جو بھلائی کرے' تو تم اس کا بدلہ دو اور اگر تمہیں اسے بدلہ دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا' تو تم اس کے لیے اتنی دعا کرو جس سے تمہیں اندازہ ہو جائے کہ اب تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): جریر نے اس کی سند مختصر کردی ہے کیونکہ انہوں نے اس کی سند میں ابراہیم تیمی کا نام یاد نہیں رکھا۔

3409 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ *، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ، وَمَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر مانگے' تو اسے دے دو جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دے دو اور جو شخص تمہاری دعوت کرے' تو اسے قبول کرو۔''

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّجَازَاةِ الْخَيْرِ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ عَلٰى اَعْمَالِهِ الصَّالِحَةِ وَالسَّيِّئَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے اچھے یا برے اعمال سے قطع نظر اسے بھلائی کا بدلہ دے

3410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يُضَيِّفْنِىْ، وَلَمْ يَقْرِنِىْ، اَفَاَحْتِكِمُ؟، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِ اقْرِهِ

ابواحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا گزر ایک شخص کے پاس سے

3409– صحيح، وهو مكرر (3375).

3410– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير اَبِى الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الجشمي، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني /19 (606) من طريقين عن أحمد بن يونس، بهذا الإسناد وأخرجه الترمذي (2006) في البر والصلة: باب ما جاء في الإحسان والعفو، من طريق أبي أحمد الزبيري، عن سفيان، به، وقال: هذا حديث حسن صحيح. وسيرد بأطول مما هنا برقم (5392) و (5393).

ہوا اس نے مجھے مہمان بھی نہیں بنایا اور میری مہمان نوازی بھی نہیں کی تو کیا میں اس کے ساتھ ایسا ہی کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جی نہیں) بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَرْكَ الْاِغْضَاءِ عَلَى الشُّكْرِ لِلرَّجُلِ عَلٰى نِعْمَةٍ قَلَّتْ اَوْ كَثُرَتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دوسرے شخص کی مہربانی پر شکریہ ادا کرنے سے چشم پوشی کو ترک کرے خواہ وہ مہربانی تھوڑی ہو یا زیادہ ہو

3411 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ، فَاَطْعَمْنَاهُمْ رُطَبًا، وَسَقَيْنَاهُمْ مِنَ الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِىْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے ان کو کھانے کے لئے تازہ کھجوریں پیش کیں اور انہیں پانی پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ان نعمتوں میں شامل ہے جن کے بارے میں تم سے حساب لیا جائے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ ثَنَاءِ الْمَرْءِ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ اِذَا اَوْلَاهُ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنے بھائی کی تعریف نہ کرے جب اس بھائی نے اس کے ساتھ کوئی نیکی کی ہو

3412 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3411- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقه من رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/338 و351 و391 والنسائي 6/246 في الوصايا: باب قضاء الدين قبل الميراث، وابن جرير 15/286 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأورده السيوطي في " الدر المنثور " 8/604 وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه، والبيهقي في " الشعب ."

3412- إسناده قوي، سلم بن جنادة روى له الترمذي وابن ماجه، وهو ثقة، ومَنْ فوقه من رجال الشيخين غير أبي بكر بن عياش فإنه من رجال البخاري وروى له مسلم في مقدمة صحيحه .وأخرجه أحمد 3/4 و16، والبزار (925) ، والحاكم 1/46 من طرق عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد وقال الحاكم . صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي . وأخرجه الحاكم 1/46 من طريق داؤد بن رشيد، عن معتمر بن سليمان عن عبد الله بن بشر، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عن عمر .وأخرجه أبو يعلى (1327) عن زهير بن خيثمة، والبزار (924) عن يوسف بن موسى، كلاهما عن جرير، عن الأعمش، عن عطية، عن أبي سعيد الخدري. وعطية ضعيف، لكنه محتمل في المتابعات.

اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّىْ رَاَيْتُ فُلَانًا يَدْعُو وَيَذْكُرُ خَيْرًا، وَيَذْكُرُ اَنَّكَ اَعْطَيْتَهُ دِيْنَارَيْنِ، قَالَ: لٰكِنْ فُلَانٌ اَعْطَيْتُهُ مَا بَيْنَ كَذَا اِلٰى كَذَا، فَمَا اَثْنٰى وَلَا قَالَ خَيْرًا

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے' جو دعا کرتا ہے اور بھلائی کا ذکر کرتا ہے وہ یہ ذکر کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو دینار دیئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن فلاں کو' تو میں نے اتنا اور اتنا کچھ دیا تھا' لیکن نہ' تو اس نے تعریف کی اور نہ ہی بھلائی کی بات کہی۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِى اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ لِلْمُسْدِى اِلَيْهِ الْمَعْرُوْفَ عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى الْجَزَاءِ يَكُوْنُ مُبَالِغًا فِىْ ثَوَابِهِ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی بھلائی کرنے والے شخص کو وہ جملہ کہہ دے اس وقت جب اس کو بدلہ دینے کی قدرت حاصل نہ ہو تو ایسے شخص کو (بھلائی کا بدلہ دینے) کا اجر مل جاتا ہے

3413 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَقَدْ اَبْلَغَ فِى الثَّنَاءِ

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ بھلائی کی جائے' تو وہ بھلائی کرنے والے سے یہ کہے اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس شخص نے تعریف پوری کر دی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الشُّكْرِ لِمَنْ اَسْدَى اِلَيْهِ نِعْمَةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس شخص کا شکریہ

3413– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الترمذى (2035) فى البر والصلة: باب ما جاء فى المتشبع بما لم يعط، والنسائى فى " اليوم والليلة " (180) وعنه ابن السنى (276) ، عن إبراهيم بن سعيد الجوهرى، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو نعيم فى " أخبار أصبهان " 2/345 من طريق أحمد بن يونس الضبى، عن الأحوص، به .وفى الباب عن أبى هريرة عند ابن أبى شيبة 9/70 والبزار (1944) ، ولفظه " إذا قال الرجل لأخيه: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَقَدْ اَبْلَغَ فِى الثَّنَاءِ "وفى سنده موسى بن عبيدة وهو وإن كان ضعيفًا يصلح للشواهد.

ادا کرے جس نے اسے کوئی نعمت دی ہو

3414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَاَيْتُ فُلَانًا يَشْكُرُ، ذَكَرَ اَنَّكَ اَعْطَيْتَهُ دِيْنَارَيْنِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لٰكِنَّ فُلَانًا قَدْ اَعْطَيْتُهُ مَا بَيْنَ الْعَشَرَةِ اِلَى الْمِئَةِ، فَمَا يَشْكُرُهُ وَلَا يَقُوْلُهُ، اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَخْرُجُ مِنْ عِنْدِيْ لِحَاجَتِهٖ مُتَاَبِّطُهَا، وَمَا هِيَ اِلَّا النَّارُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تُعْطِهِمْ؟، قَالَ: يَاْبَوْنَ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلُوْنِيْ، وَيَاْبَى اللّٰهُ لِيَ الْبُخْلَ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے کہ وہ شکر گزار ہو رہا تھا اس نے یہ بات ذکر کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو دینار عطا کیے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کو' تو میں نے دس سے لے کر ایک سو کے درمیان ادائیگی کی تھی اس نے' تو اس کا شکریہ ادا نہیں کیا نہ ہی اس کا ذکر کیا کوئی شخص میرے پاس سے اپنی ضرورت کے لیے کوئی چیز لے کر نکلتا ہے' جو اس نے بغل میں لی ہوتی ہے وہ چیز صرف جہنم ہوتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو دے کیوں دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مجھ سے مانگتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو میرا بخل منظور نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْحَمْدَ لِلْمُسْدِي الْمَعْرُوْفَ يَكُوْنُ جَزَاءَ الْمَعْرُوْفِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا نیکی کا بدلہ ہے

3415 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ

3414– إسناده قوي وقد تقدم برقم (3412).

3415– إسناده ضعيف، شرحبيل بن سعد ضعفه غير واحد من الأئمة وقال الدارقطني يعتبر له، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" (485) من طريق أبي جعفر بن نفيل، عن محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (215) من طريق عمارة بن غزية، عن شرحبيل، عن جابر. وأخرجه أبو داؤد (4813) في الأدب: باب شكر المعروف والبيهقي 6/182 من طريق عمارة بن غزية، عن شرحبيل، عن رجل من قومه، عن جابر. وأخرجه الترمذي (2034) في البر والصلة: باب المتشبع بما لم يعط من طريق عمارة بن غزية، عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه القضاعي (486) من طريق سعيد بن الحارث عن جابر. وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 1/356 عن محمد بن حسن بن حفص الأشناني حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء حدثنا أيوب بن سويد عن الأوزاعي، عن محمد بن المنكدر، عن جابر يرفعه قال: "من أبلي خيرًا فلم يجد إلا الثناء فقد شكره ومن كتمه فقد كفره ومن تحلى باطلا كلابس ثوبه زور" وهذا إسناد حسن في المتابعات، فلعل حديث الباب يتقوى به.

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ أُولِيَ مَعْرُوْفًا فَلَمْ يَجِدْ لَهُ خَيْرًا إِلَّا الثَّنَاءَ، فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ، وَمَنْ تَحَلَّى بِبَاطِلٍ فَهُوَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جس کے ساتھ بھلائی کی جائے اسے بھلائی کرنے کے لئے صرف تعریف ملے' تو وہ شکر گزار ہو اور جو شخص اس کو چھپاتا ہے وہ کفران نعمت کرتا ہے اور جو شخص باطل چیز سے خود کو آراستہ ظاہر کرتا ہے وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے کی مانند ہے۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب: روزوں کے بارے میں روایات

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب: روزہ رکھنے کی فضیلت

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِعْطَاءِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا ثَوَابَ الصَّائِمِينَ فِي الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن روزہ رکھنے والوں کو کسی حساب کے بغیر اجر و ثواب عطا کرے گا

3416 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: كُلُّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ جَزَيْتُهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ، فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَمَنْ كَانَ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَهُ أَوْ آذَاهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم جو بھی عمل کرتا ہے میں اس کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیتا ہوں صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزاء دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے' جو شخص روزہ دار ہو وہ بدزبانی اور جہالت کا مظاہرہ نہ کرے' اگر کوئی شخص اسے برا کہے اسے تکلیف پہنچائے' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔"

3416- إسناده صحيح على شرط مسلم وسيرد عند المؤلف من طرق أخرى برقم (3422) (3423) (3424) .

ذِكْرُ تَبَاعُدِ الْمَرْءِ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بِصَوْمِهِ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی وجہ سے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور ہو جاتا ہے

3417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ الْمُحَمَّدَ اَبَاذِيُّ، حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے عوض میں اسے جہنم سے ستر برس کے فاصلے جتنا دور کر دیتا ہے۔"

ذِكْرُ اِفْرَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلصَّائِمِينَ بَابَ الرَّيَّانِ مِنَ الْجَنَّةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں کے لیے جنت کا ایک الگ دروازہ باب "ریان" بنایا ہے

3418 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ الرَّاهِبُ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ،

3417– إسناده صحيح، سوار العنبری روی له أصحاب السنن وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير سهيل بن أبی صالح، فمن رجال مسلم، وروى له البخاری مقرونًا وتعليقًا. وأخرجه أحمد 3/83، والبخاری "2840" فی الجهاد: باب فضل الصوم فی سبيل الله، ومسلم "1153" فی الصوم: باب فضل الصوم، والترمذی "1622" فی فضائل الجهاد: باب ما جاء فی فضل الصوم فی سبيل الله، والنسائی 4/173 فی الصيام: باب ثواب من صام يومًا فی سبيل الله، والبيهقی 4/296 و9/173، والبغوی "1811" من طريق عن سهيل بن أبی صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/26 و59، ومن طريقه النسائی 4/174 عن ابن نمير، عن سفيان الثوری، عن سمی، عن النعمان، به. وأخرجه الطيالسی "2186"، وأحمد 3/45، والنسائی 4/173 من طريق شعبة، عن سهيل بن أبی صالح، عن صفوان، عن أبی سعيد. وأخرجه النسائی 4/173 من طريق أبی معاوية الضرير، عن سهيل، عن سعيد المقبری عن أبی سعيد. وأخرجه أيضًا من طريق عبد الرزاق، أنبأنا ابن جريج، أخبرنی يحيى بن سعيد، وسهيل بن أبی صالح، سمعا النعمان بن أبی عياش، عن أبی سعيد.

هٰذَا خَيْرٌ، وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عَلٰى اَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّ اَحَدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ وَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی بھی چیز کا جوڑا'اللہ کی راہ میں دیتا ہے تو جنت کے دروازوں سے یہ اعلان کیا جاتا ہے اے اللہ کے بندے یہ بھلائی ہے جنت کے کئی دروازے ہیں جو لوگ نمازی ہیں انہیں نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا جو جہاد کرنے والے ہیں انہیں جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا جو صدقہ کرنے والے ہیں انہیں صدقہ والے دروازے سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہوں گے انہیں باب ''ریان'' سے بلایا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ جس شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور مجھے امید ہے تم ان میں سے ایک ہو گے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ طَاعَةٍ لَهَا مِنَ الْجَنَّةِ اَبْوَابٌ يُدْعَى اَهْلُهَا مِنْهَا اِلَّا الصِّيَامَ، فَاِنَّ لَهٗ بَابًا وَاحِدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تمام نیکیوں کے لیے جنت کے مختلف دروازے ہیں

جن دروازوں سے ان نیکیاں کرنے والوں کو بلایا جائے گا البتہ روزے کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اس کا ایک (مخصوص) دروازہ ہے

3419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3418- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان روى له أصحاب السنن وكذا أبوه، وكلاهما ثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 5/9 في الزكاة: باب وجوب الزكاة: عن عمرو بن عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3666" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذًا خليلًا"، والبيهقي في "السنن" 9/171 من طريق أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "308" من طريق مالك، عن الزهري، به. وسيرد بعده من طريق معمر، عن الزهري، به. سيرد برقم "4632" و. "6837"

3419- حديث صحيح، ابن أبي السري، وهو محمد بن المتوكل، قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما. وهو في "مصنف" عند الرزاق 11/107، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/268، ومسلم "1027" في الزكاة: باب من جمع الصدقة وأعمال البر. وانظر ما قبله و "308" و "4632" و. "6837"

(متن حدیث): مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عَلٰی اَحَدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ مِنْ اَیِّهَا دُعِیَ، فَهَلْ یُدْعَی اَحَدٌ مِنْهَا كُلِّهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ، وَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عَسٰی مِنَ اللّٰهِ وَاجِبٌ وَاَرْجُو مِنَ النَّبِیِّ حَقٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرتا ہے تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جاتا ہے جنت کے کئی دروازے ہیں جو لوگ نمازی ہیں انہیں نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا جو صدقہ کرنے والے ہیں انہیں صدقہ والے دروازے سے بلایا جائے گا جو جہاد کرنے والے ہیں انہیں جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہیں انہیں باب "ریان" سے بلایا جائے گا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے بھی تو ہوسکتا ہے کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور مجھے یہ امید ہے تم ان میں سے ایک ہو گے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): لفظ عسیٰ جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو اس سے مراد کسی چیز کا لازم ہونا ہوگا۔ اور لفظ ارجو (مجھے امید ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو تو اس کا مطلب یہ ہے: ایسا ضرور ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الصَّائِمِیْنَ اِذَا دَخَلُوْا مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ اُغْلِقَ بَابُهُمْ وَلَمْ یَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ دار لوگ جب باب "ریان" سے (جنت میں) داخل ہو جائیں گے

تو ان کے دروازے کو بند کر دیا جائے گا اور ان کے علاوہ کوئی اور شخص اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا

3420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِیُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُقَالُ لَهٗ: الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، لَا یَدْخُلُ مِنْهُ غَیْرُهُمْ، یُقَالُ: اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ، فَیَقُوْمُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ مِنْهُ، فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ

30

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''ریان'' ہے قیامت کے دن روزہ دار لوگ اس سے داخل ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی شخص اس میں سے داخل نہیں ہوگا یہ کہا جائے گا روزہ دار لوگ کہاں ہیں؟ وہ لوگ اٹھیں گے اور اس دروازے سے جنت میں داخل ہوجائیں گے اور جب ان کا آخری فرد اندر داخل ہوجائے گا' تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہوسکے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَابَ الرَّيَّانِ يُغْلَقُ عِنْدَ اٰخِرِ دُخُولِ الصُّوَّامِ مِنْهُ حَتّٰى لَا يَدْخُلَ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آخری روزہ دار کے داخل ہونے کے بعد باب ریان کو بند کر دیا جائے گا یہاں تک کہ روزہ داروں کے علاوہ کوئی شخص اس میں سے (جنت میں) داخل نہیں ہوسکے گا

3421 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّافِقَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، اُعِدَّ لِلصَّائِمِيْنَ، فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ، اُغْلِقَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''ریان'' ہے اسے روزہ داروں کے لیے تیار کیا گیا ہے جب ان کا آخری فرد اس میں سے داخل ہوجائے گا' تو اسے بند کر دیا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خُلُوفَ الصَّائِمِ يَكُوْنُ اَطْيَبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

3420- إسناده على شرط البخاري، محمد بن عثمان العجلي: هو ابن كرامة من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين، وخالد بن مخلد قد توبع عليه. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5- 6، والبخاري "1896" في الصوم: باب الريان للصائمين، ومسلم "1152" في الصيام: باب فضل الصوم، من طريق خالد بن مخلد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/168 في الصيام: باب فضل الصيام، وابن خزيمة "1902"، والبغوي "1709" من طرق عن سعيد بن عبد الرحمٰن الجمحي، عن أبي حازم، به. وأخرجه البخاري "3257" في بدء الخلق: باب صفة أبواب الجنة، والبيهقي 4/305، والبغوي "1708" من طريق سعيد بن أبي مريم، عن محمد بن مطرف، عن أبي حازم، به. وأخرجه الترمذي "765" في الصوم: باب ما جاء في فضل الصوم، وابن ماجه "1640" في الصوم: باب ما جاء في فضل الصيام، عن طريقين عن هشام بن سعد، عن أبي حازم، به.

3421- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5 عن وكيع، عن سفيان، بهذا الإسناد.

مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے

3422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ، وَالصِّيَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے وہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا۔ روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَمَ الصَّائِمِ يَكُوْنُ اَطْيَبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ دار شخص کا منہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہوگا

3423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ كُوفِیٌّ ثَبْتٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَهُوَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ، وَاِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی الْقِيَامَةِ التَّحْجِيلُ بِوُضُوْئِهِمْ فِی الدُّنْيَا فَرْقًا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ الْاُمَمِ، وَشِعَارُهُمْ فِی الْقِيَامَةِ بِصَوْمِهِمْ طِيبُ خُلُوفِهِمْ اَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِيُعْرَفُوا بَيْنَ ذٰلِكَ الْجَمْعِ بِذٰلِكَ الْعَمَلِ نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

3422– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وانظر "3416"وأخرجه مسلم "1151" في الصيام: باب فضل الصيام، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد.وأخرجه النسائي 4/162– 163 في الصيام: باب فضل الصيام، عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به. وانظر "4324" و "4325".

3423– إسناده صحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1896"وأخرجه أحمد 2/273، والبخاري "1904" في الصوم: باب هل يقول: إني صائم إذا شتم، ومسلم "1151" "163" في الصيام: باب فضل الصيام والنسائي 4/163–164 في الصيام: باب فضل الصوم، من طرق عن ابن جرير، بهذا الإسناد.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے وہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے روزہ دار شخص کے منہ کی بو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی۔ روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوں گی ایک جب وہ افطاری کرے گا' تو افطاری کرنے کی وجہ سے اسے خوشی ہوگی اور ایک جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اپنے روزہ رکھنے کی وجہ سے خوش ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): قیامت کے دن اہل ایمان کا مخصوص علامتی نشان دنیا میں ان کے کئے گئے وضو کی چمک ہوگی جس کی وجہ ان کے اور دیگر تمام امتوں کے درمیان امتیاز کیا جاسکے گا اور قیامت کے دن ان کا مخصوص نشان ان کے روزے کی وجہ سے ان کے منہ سے آنے والی بو ہوگی جو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی تا کہ وہ اپنے عمل کے نتیجے میں میدان محشر میں سب لوگوں کے درمیان پہچانے جائیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس دن کی برکت کا سوال کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خُلُوفَ فَمِ الصَّائِمِ قَدْ يَكُوْنُ اَيْضًا اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ دار شخص کے منہ کی بو بعض اوقات دنیا میں مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے

3424 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ بِعَشْرِ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: اِلَّا الصَّوْمَ فَهُوَ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ، يَدَعُ الطَّعَامَ مِنْ اَجْلِي، وَالشَّرَابَ مِنْ اَجْلِي، وَشَهْوَتَهُ مِنْ اَجْلِي، وَاَنَا اَجْزِي بِهِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلَخُلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ حِينَ يَخْلُفُ مِنَ الطَّعَامِ

3424- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5، وأحمد 2/443 و477، ومسلم "1151" في الصيام: باب فضل الصيام، وابن ماجه "1638" في الصيام: باب ما جاء في فضل الصيام، والبيهقي 4/304، والبغوي "1710" من طريق وكيع، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7893" عن سفيان الثوري، والبخاري "7492" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيدُونَ اَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) (الفتح: من الآية15) من طريق أبي نعيم، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5، وابن خزيمة "1897" و"1900" من طرق عن أبي صالح، به. وأخرجه عبد الرزاق "7891"، وأحمد 2/281، والبخاري "5927" في اللباس: باب ما يذكر في المسك، ومسلم "1151" "161"، والنسائي 4/164، 4/304، البغوي "1711" من طرق عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ. وأخرجه مَالِكٌ 1/310 عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هريرة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1894"، والبيهقي 4/304، والبغوي "1712". وأخرجه الطيالسي "2485"، وأحمد 2/466- 467 و504، البخاري "7538" من طرق عن أبي هريرة.

اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابن آدم جو بھی نیکی کرتا ہے اس کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے وہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا وہ میری وجہ سے کھانا چھوڑتا ہے میری وجہ سے اپنا پینا چھوڑتا ہے میری وجہ سے اپنی خواہش کو چھوڑتا ہے تو میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوں گی ایک خوشی اس وقت جب وہ افطاری کرے گا اور ایک خوشی اس وقت جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ روزہ دار شخص کے منہ کی بو جو کھانا چھوڑنے کی وجہ سے آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّوْمَ لَا يَعْدِلُهُ شَيْءٌ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نیکیوں میں سے کوئی بھی نیکی روزہ رکھنے کے برابر نہیں ہے

3425 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَنْشَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا، فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ، فَغَزَوْنَا فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا، حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اَتَيْتُكَ تَتْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، اَسْاَلُكَ اَنْ تَدْعُوَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمُرْنِي بِعَمَلٍ اَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ، قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا يُرٰى فِي بَيْتِهِ الدُّخَانُ نَهَارًا اِلَّا اِذَا نَزَلَ بِهِمْ ضَيْفٌ، فَاِذَا رَاَوُا الدُّخَانَ نَهَارًا عَرَفُوا اَنَّهُ قَدِ اعْتَرَاهُمْ ضَيْفٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے شہادت کی دعا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ان لوگوں کو

3425- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير رجاء بن حيوة، فمن رجال مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/255 و258، النسائي 4/165 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب ..، والطبراني "7463" من طريقين عن مهدي بن ميمون، به. وأخرجه عبد الرزاق "7899"، ومن طريقه الطبراني "7464" عن هشام بن حسان، عن ابن أبي يعقوب، به.

سلامت رکھنا اور انہیں مال غنیمت عطا کرنا۔ ہم لوگوں نے جنگ میں حصہ لیا ہم سلامت بھی رہے اور ہمیں مال غنیمت بھی مل گیا' یہاں تک کہ راوی نے تین مرتبہ یہ بات ذکر کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں تین مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ میرے لیے شہادت کی دعا کیجئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ان لوگوں کو سلامت رکھنا اور انہیں مال غنیمت بھی عطا کرنا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم سلامت بھی رہے ہیں ہمیں مال غنیمت بھی مل گیا ہے اب آپ ﷺ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں حکم دیجئے جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزہ رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مانند اور کوئی چیز نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے دن کے وقت کبھی بھی دھواں نظر نہیں آتا تھا ماسوائے ایک دن کے جب ان کے ہاں کوئی مہمان آیا ہوا ہوتا تھا جب ان کے گھر دن کے وقت دھواں نظر آتا' تو لوگوں کو پتہ چل جاتا تھا کہ ان کے ہاں کوئی مہمان آیا ہوا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): مہدی بن میمون نے یہ روایت محمد بن ابویعقوب کے حوالے سے رجاء سے نقل کی ہے جبکہ شعبہ نے یہ روایت محمد بن ابویعقوب کے حوالے سے حمید بن ہلال کے حوالے رجاء سے نقل کی ہے۔

3426 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نَصْرٍ الْهِلَالِیَّ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ، قَالَ: عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ نَصْرٍ هٰذَا هُوَ حُمَیْدُ بْنُ هِلَالٍ، وَلَسْتُ اُنْكِرُ اَنْ یَّكُوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ یَعْقُوْبَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ بِطُوْلِهٖ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ، وَسَمِعَ بَعْضَهٗ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ، فَالطَّرِیْقَانِ جَمِیْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کسی عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر روزہ رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر اور کوئی چیز نہیں ہے۔

3426- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله . أبو نصر الهلالي سماه المصنف هنا وفي "الثقات" 4/147 والحاكم في "المستدرك": حميد بن هلال، وهو ثقة روى له الجماعة، مذكور في "التهذيب" في الأسماء، وقد نسبه شعبه إلى "الهلالي" فيما نقله عن البخاري في "تاريخه" 2/246، وذكره السمعاني في "الأنساب" 8/410 فقال: أبو نصر حميد بن هلال بن هبيرة العدوي الهلالي. وهذه فائدة عزيزة من المصنف رحمه الله تستدرك على "التهذيب" وفروعه الذين ذكروا أبا نصر الهلالي في الكنى، وعدوه في المجاهيل . والإمام الذهبي مع كونه تابع المزي في هذا الخطأ في "التهذيب" و"الميزان"، فقد وافق الحاكم على أنه حميد بن هلال، وأقره عليه في "مختصره". وأخرجه ابن خزيمة "1893" عن ابندار، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/421 من طريق عبد الملك بن محمد الرقاشي، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، به. وصحح إسناده. وأخرجه النسائي 4/165 و165- 166 من طريقين عن شعبة، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابونصر نامی یہ راوی حمید بن ہلال ہے۔ میں ایسا ہونے کا انکار نہیں کرتا کہ محمد بن ابویعقوب نے یہ روایت تفصیلی طور پر رجاء سے سنی ہو اور پھر انہوں نے اس کا کچھ حصہ حمید بن ہلال سے سنا ہو تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّوْمَ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ لِلْعَبْدِ يُجْتَنُّ بِهِ مِنَ النَّارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ رکھنا بندے کے لیے جہنم سے ڈھال ہے جس کے ذریعے وہ جہنم سے بچاؤ کرتا ہے۔

3427 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): هٰذَا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ اَحَادِيثَ، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ وہ حدیثیں ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے بیان کی تھیں پھر انہوں نے کچھ احادیث بیان کیں جن میں یہ بات بھی بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"روزہ ڈھال ہے۔"

ذِكْرُ رَجَاءِ اسْتِجَابَةِ دُعَاءِ الصَّائِمِ عِنْدَ اِفْطَارِهِ

افطاری کے وقت روزہ دار شخص کی دعا کے مستجاب ہونے کی امید کا تذکرہ

3428 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فَرَحُ بْنُ رَوَاحَةَ الْمَنْبِجِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ اَبِى الْمُدِلَّةِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُو الْمُدِلَّةِ: اسْمُهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ

3427 – صحيح، ابن أبى السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/313 عن عبد الرزاق، بهٰذا الإسناد. انظر "3416".

3428 – أبو المدلة. هو مولى عائشة، لم يوثقه غير المؤلف 5/72، وسماه عبيد الله بن عبد الله، وقال ابن المدينى: أبو مدلة مولى عائشة لا يعرف اسمه مجهول، لم يرو عنه غير أبى مجاهد سعد الطائى، وباقى رجاله ثقات .وأخرجه الطيالسى "2584"، وأحمد 2/305، والبيهقى 3/345 و8/162 و10/88 من طريق زهير بن معاوية، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبة 3/6–7، والترمذى "3598" فى الدعوات: باب فى العفو العافية، وابن ماجه "1752" فى الصوم: باب فى الصائم لا ترد دعوته، وابن خزيمة "1901"، والبغوى "1395" من طرق عن سعدان الجهنى، عن سعد الطائى، به، وقال الترمذى: هٰذا حديث حسن.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی روزہ دار شخص جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا اور عادل حکمران اور مظلوم کی دعا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالمدلہ نامی راوی کا نام عبید اللہ بن عبد اللہ ہے وہ مدینہ کا رہنے والا ہے اور ثقہ ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِاِعْطَاءِ الْمُفَطِّرِ مُسْلِمًا مِثْلَ اَجْرِهِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان شخص کو افطاری کروانے والے کو اس (روزہ دار) کی مانند اجر عطا کرنے کا فضل کرنے کا تذکرہ

3429 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلَ اَجْرِهِ، لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے اسے اس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور اس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔''

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلصَّائِمِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ حَتّٰى يَفْرُغُوا

فرشتوں کا روزہ دار شخص کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ جب اس کے پاس کوئی (دوسرا شخص) کچھ کھاتا ہے (یہ دعائے مغفرت) اس وقت تک ہوتی رہتی ہے جب تک وہ لوگ (کھا پی کر) فارغ نہیں ہو جاتے ہیں

3430 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ

3429– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 4/114– 115و 116و 5/192، والدارمي 2/7، والترمذي "807" في الصوم: باب ما جاء في فضل من فطر صائمًا، وابن ماجه "1746" في الصيام: باب صيام ما جاء في فضل أشهر الحرم، وابن خزيمة "2064"، والطبراني "5273" و"5274"، والبغوي "1818" من طريق عن عبد الملك بن أبي سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7905"، وابن ماجه "1746"، وابن خزيمة "2064"، والطبراني "5267" و"5268" و"5269" و"5275" و"5276" و"5277"، والقضاعي "382"، والبغوي "1819" من طرق عن عطاء، به. وانظر الحديث "4624".

3430– ليلى مولاة أم عمارة لم يوثقها غير المؤلف 5/346، ولم يرو عنها غير حبيب بن زيد، وباقي السند رجاله ثقات. وهو في "مسند علي بن الجعد" "899"، و"مسند أبي يعلى". 2/331وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "1817" من طريق أبي القاسم البغوي، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7911"، وابن شيبة 3/86، والدارمي 2/7، وأحمد 6/439، الترمذي "785" و"786" في الصوم، باب: ما جاء في فضل الصائم إذا أكل عنده، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 13/92، وابن ماجه "1748" في الصيام: باب في الصائم إذا أكل عنده، البيهقي 4/305 من طريق عن شعبة، به. وأخرجه الترمذي "784"، والنسائي عن علي بن حجر، عن شريك، عن حبيب بن زيد، به. وعند ابن الجعد وأحمد والدارمي وإحدى

الْاَنْصَارِیّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يُقَالُ لَهَا لَيْلٰى، تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ، فَقَالَ: تَعَالَىْ فَكُلِى، فَقَالَتْ: اِنِّىْ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

❁❁ حبیب بن زید انصاری بیان کرتے ہیں: ہم نے اپنی ایک کنیز لیلیٰ کو سیّدہ اُمّ عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھی آگے آؤ اور کھاؤ۔ انہوں نے عرض کی: میں روزہ دار ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار شخص کے پاس جب تک کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی فضیلت

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ وَشَهْرَ رَمَضَانَ فِي الْفَضْلِ يَكُونَانِ سِيَّيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ ذی الحج کا عشرہ اور رمضان کا مہینہ فضیلت کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں

3431 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے ہیں رمضان اور ذوالحج۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِصَائِمِ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے والے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے اثبات کا تذکرہ

3432 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

3431- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء . والحديث تقدم تخريجه برقم ."325"ونزيد هنا أنه أخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" "496" بتحقيقنا، من طريق شعبة، عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا "497" من طريق حماد بن سلمة، عن سالم بن عبيد الله بن سالم، عن عبد الرحمٰن بن أبي بكرة، به. وانظر ."4349"

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِيمَانًا، يُرِيْدُ بِهِ: اِيمَانًا بِفَرْضِهِ، وَاحْتِسَابًا يُرِيْدُ بِهِ: مُخْلِصًا فِيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ایمان کی حالت میں (کے الفاظ سے مراد) یہ ہے: جو شخص ان کی فرضیت پر ایمان رکھتا ہو اور ''ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے'' (کے الفاظ سے مراد یہ ہے) کہ وہ اپنے اس عمل میں مخلص ہو۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِمَغْفِرَةِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِصِيَامِهِ رَمَضَانَ اِذَا عَرَفَ حُدُوْدَهُ

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ جب بندہ رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اس کی حدود کو پہچانتا ہے (یعنی ان پر عمل پیرا ہوتا ہے) تو اللہ تعالیٰ بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے

3433 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَعَرَفَ حُدُوْدَهُ، وَتَحَفَّظَ مَا يَنْبَغِي اَنْ يَتَحَفَّظَ، كَفَّرَ مَا قَبْلَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کی حدود کی حفاظت کرے اور جس چیز کی حفاظت کرنا چاہیے اس کی حفاظت کرے، تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

3432- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو بكر الباهلي من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/2، وأحمد 2/232، والبخاري "38" في الإيمان: باب صوم رمضان احتسابًا من الإيمان، والنسائي 4/157 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، وابن ماجه "1641" في الصيام: باب ما جاء في فضل شهر رمضان، من طرق عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/385، والبيهقي 4/304 من طريقين عن أبي سلمة، به . وانظر "2537" و "3682".

3433- إسناده ضعيف، عبد الله بن قرط لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 7/6، ولم يَروِ عنه غير يحيى بن أيوب، وأورده ابن أبي حاتم 5/140 ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا، وقال الحسيني في "رجال المسند": مجهول . وباقي رجاله ثقات . عبد الله: هو ابن المبارك . وهو في "الزهد" له "98" زيادات نعيم بن حماد. ومن طريق ابن المبارك أخرجه أحمد 4/55، وأبو يعلى "1058"، والبيهقي 4/304.

ذِكْرُ فَتْحِ اَبْوَابِ الْجِنَانِ، وَغَلْقِ اَبْوَابِ النِّيرَانِ، وَتَصْفِيدِ الشَّيَاطِينِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جانے اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جانے اور شیاطین کو جکڑ دیئے جانے کا تذکرہ

3434 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَنَسُ بْنُ اَبِىْ اَنَسٍ هٰذَا وَالِدُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، وَاسْمُ اَبِىْ اَنَسٍ مَالِكُ بْنُ اَبِىْ عَامِرٍ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَهُوَ مَالِكُ بْنُ اَبِىْ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ غَيْمَانَ بْنِ خُثَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، مِنْ ذِىْ اَصْبَحَ مِنْ اَقْيَالِ الْيَمَنِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں شیاطین کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): انس بن ابوانس نامی راوی امام مالک بن انس کے والد ہیں۔ ابوانس نامی راوی کا نام مالک بن ابوعامر ہے۔ یہ اہل مدینہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں، اوران کا نسب یہ ہے مالک بن ابوعامر بن عمرو بن حارث بن غیمان بن خثیل بن عمرو بن دواصبحہ ان کا تعلق اہل یمن سے ہے۔

3434- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أنس بن أبى أنس، وهو والد مالك الإمام، روى عنه ابنه والزهرى، وذكره المؤلف فى "ثقاته" 6/75، وابن أبى حاتم 2/286- 287، وتابعه عليه أخوه نافع. وأخرجه مسلم "1079" "2" فى الصيام: باب فضل شهر رمضان، عن حرملة بن يحيى، والبيهقى 4/303 من طريق الربيع بن سليمان، كلاهما عن ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن نافع بن أبى أنس، عن أبيه، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/401 من طريق ابن المبارك، عن يونس، عن ابن شهاب، عن نافع بن أبى أنس، به .وأخرجه البخارى "1899" فى الصوم: باب هل يقال: رمضان أو شهر رمضان، و"3277" فى بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، من طريق عقيل، عن ابن شهاب، عن نافع بن أبى أنس، به . وأخرجه أحمد 2/357، والبخارى "1898"، ومسلم "1079"، والنسائى 4/126 و126 -127 فى الصيام: باب فضل شهر رمضان، والدارمى 2/62، وابن خزيمة "1882"، والبيهقى 4/202، والبغوى "1703" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، عن نافع بن أبى أنس، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 3/1-2 من طريق الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يُصَفِّدُ الشَّيَاطِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَدَتَهُمْ دُونَ غَيْرِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینے میں سرکش شیاطین کو قید کرتا ہے دوسروں کو قید نہیں کرتا

3435 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَمُنَادٍ يُنَادِي: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے' تو شیاطین یعنی سرکش جنوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے ان میں سے کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا۔ جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے اے بھلائی کے خواہش مند آگے آؤ اے برائی کے خواہش مند بچنے کی کوشش کرو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاجْتِهَادِ فِي الطَّاعَاتِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے آخری عشرے میں زیادہ اہتمام کے ساتھ نیکیاں کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

3436 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ،

3435– إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي بكر بن عياش فمن رجال البخاري ولا يرقى حديثه إلى الصحة. وأخرجه الترمذي "682" في أول كتاب الصوم، وابن ماجه "1642" في الصيام: باب ما جاء في فضل شهر رمضان، وابن خزيمة "1883"، والحاكم 1/421، والبغوي "1705" من طريق أبي كريب، بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه البيهقي 4/303 304 من طريق أحمد بن عبد الجبار، عن أبي بكر بن عياش به. وله شاهد قوي من حديث رجل من الصحابة عند ابن أبي شيبة 3/1، وأحمد 4/311 و 5/411، والنسائي 4/130ز

3436– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أبو داوٗد "1376" في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، عن نصر بن علي الجهضمي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/41، والبخاري "2024" في فضل ليلة القدر: باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ومسلم "1174" في الاعتكاف: باب الاجتهاد في العشر الأواخر من رمضان، والنسائي 3/217– 218 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في قيام الليل، وفي الاعتكاف كما في "التحفة" /2 وابن ماجه "1768" في الصيام: باب في فضل العشر الأواخر من شهر وابن خزيمة "2214"، والبيهقي 4/313، البغوي "1829" من طرق عن سفيان، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ اَيْقَظَ اَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ، وَاَحْيَا اللَّيْلَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب رمضان کا آخری عشرہ آجاتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کو بھی بیدار کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے تھے اور رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے رمضان کے آخری عشرے میں اہتمام سے (عبادت کرنے) کے مستحب ہونے کا تذکرہ

3437 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَا اللَّيْلَ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (رمضان کا آخری) عشرہ آجاتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے تھے اور اپنی اہلیہ کو بھی بیدار کرتے تھے۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَائِمَ رَمَضَانَ، وَقَائِمَهُ مَعَ اِقَامَتِهِ الصَّلَاةَ، وَالزَّكَاةَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

اللہ تعالیٰ کا رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنے اور نوافل ادا کرنے والے شخص کا (نام) صدیقین اور شہداء میں نوٹ کرنے کا تذکرہ جب کہ وہ اس کے ہمراہ نماز بھی قائم کرے اور زکوٰۃ بھی ادا کرے

3438 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا

3437- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبار بن العلاء من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو الضحى: هو مسلم بن صبيح، وهو مكرر ما قبله.

3438- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البزار "25" عن محمد بن رزق الكلوذاني وعمر بن الخطاب سجستاني، كلاهما عن الحكم بن نافع، بهٰذا الإسناد. وقال: وهٰذا لا نعلمه مرفوعًا إلا عن عمرو بن مرة بهٰذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع 1/46" وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح خلا شيخي البزار، وأرجو إسناده أنه حسن أو صحيح. وزاد السيوطي نسبته في "الجامع الكبير" 2/582 إلى ابن منده وابن جرير وابن عساكر.

الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ الْجُهَنِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَاَدَّيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَقُمْتُهُ، فَمِمَّنْ اَنَا؟، قَالَ: مِنَ الصِّدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے' اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں پانچ نمازیں ادا کروں تو میں زکوۃ ادا کروں، میں رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان میں نوافل بھی ادا کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ : صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ حَذَرَ تَقْصِيرٍ لَوْ كَانَ وَقَعَ فِي صَوْمِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی یہ کہے: میں نے پورا رمضان روزے رکھے یہ اس کوتاہی سے بچنے کیلئے ہے کہ اگر اس سے روزے کے دوران وہ سرزد ہوئی ہو

3439 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدِ الْبِرْتِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: اِنِّيْ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ، قَالَ: فَلَا اَدْرِيْ اَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ، اَمْ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ رَقْدَةٍ اَوْ غَفْلَةٍ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے میں نے پورا رمضان روزے رکھے اور پورا رمضان نوافل ادا کرتا رہا''

راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عبادت کا اظہار کرنے کو ناپسند کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمانا

3439- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير المهلب بن أبي حبية، فقد روى له أبو داوٗد والنسائي وهو ثقة، وللحسن -وهو البصري- عن أبي بكرة عدة أحاديث في "صحيح البخاري" ليس فيها التصريح بالسماع، منها قصة الكسوف، ومنها حديث "زادك الله حرصًا ولا تعد." وأخرجه أحمد 5/39، وأبو داوٗد "2415" في الصوم: باب من يقول: صمت رمضان كله، والنسائي 4/130 في الصيام: باب الرخصة في أن يقال لشهر رمضان: رمضان، من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/40 و41 و52 من طريقين عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أبي بكرة . وأخرجه أيضًا 5/48 من طريقين عن سعيد، عن قتادة، عن الحسن. وأنكر يحيى بن سعيد هذا الطريق، وقال: ليس هو من حديث قتادة عن الحسن، إنما هو عن المهلب. نقله الحافظ في "النكت الظراف" 9/41 عن البزار.

چاہیے کہ رمضان کے دوران آدمی کو سونا بھی چاہیے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْجُوْدِ وَالْإِفْضَالِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالْعَطَايَا فِيْ رَمَضَانَ، اسْتِنَانًا بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کو سخاوت کرنے اوران کو عطیات دینے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تا کہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کی جائے

3440 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمُقْرِءُ، بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، اِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بھلائی کے بارے میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان کے مہینے میں آپ ﷺ اور زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے۔ رمضان کی ہر رات میں جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آتے تھے اور پورا مہینہ آتے رہتے تھے وہ آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے، تو نبی اکرم ﷺ بھلائی کے بارے میں چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ سخی ہوتے تھے۔

3440– إسناده ضعيف . محمد بن خالد عبد الله الطحان: ضعفه غير واحد، وذكره المؤلف ضعيف. في "ثقاته"، وقال: يخطء ويخالف، لكن تابعه عليه غير واحد، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، فالحديث صحيح . فقد أخرجه أحمد 2/363. والبخاري "1902" في الصوم: باب أجود ما كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكون في رمضان، و "4997" في فضائل القرآن: باب كان جبريل يعرض القرآن على النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2308" في الفضائل: باب كان النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ من الريح المرسلة، والترمذي في "الشمائل" "346"، وابن خزيمة "1889"، والبيهقي 4/326 و 231، ومسلم "2308" من طريقين عن الزهري، به. وسيكرره المصنف برقم "6346".

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: پہلی کا چاند دیکھنا

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَدْرِ لِشَهْرِ شَعْبَانَ اِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ رُؤْيَةُ هِلَالِ رَمَضَانَ

شعبان کے مہینے کی تعداد پورے کرنے کے حکم کا تذکرہ جب رمضان کے پہلی کے چاند میں لوگوں پر بادل چھائے ہوئے ہوں

3441 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھو جب تم اسے دیکھو تو عید الفطر کرو اگر تم پر بادل چھا جائے تو تم گنتی پوری کرلو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاقْدُرُوا لَهُ اَرَادَ بِهِ اَعْدَادَ الثَّلَاثِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اس کی گنتی کرلو'' اس سے آپ کی مراد 30 کا عدد ہے

3442 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3441- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم. وهو في "صحيحه" "1080" "8" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/134 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على الزهري، وابن خزيمة "1905"، والبيهقي 4/204- 205 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، عن ابن وهب، به. وأخرجه الشافعي 1/274، والطيالسي "1810" وابن ماجه "1654" في الصيام: باب في "صوموا لرؤيته وفطروا لرؤيته"، من طريق إبراهيم بن سعد، والبخاري "1900" في الصوم: باب هل يقال: رمضان أو شهر رمضان، من طريق عقيل، كلاهما عن ابن شهاب، به. وانظر. "3445"

3 اَبِی، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): صُوْمُوا لِرُؤْيَتِهٖ، وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهٖ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ، فَاقْدُرُوا ثَلَاثِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اسے دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر عید الفطر کرو اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تم تیس کی گنتی پوری کرلو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْدُرُوا اَرَادَ بِهٖ اَعْدَادَ الثَّلَاثِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم شمار کرلو'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد 30 کا عدد ہے

3443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب تم پہلی کا چاند دیکھ لو' تو روزے رکھنا شروع کرو جب اسے دیکھو' تو عید الفطر کرو اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو 30 کی گنتی پوری کرلو۔''

3442- إسناده صحيح، محمد بن عبد الله المقرء ثقة، روى له النسائي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 4/133 في الصيام: باب إكمال شعبان ثلاثين إذا كان غيم، عن محمد بن عبد الله بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2481"، وعلي بن الجعد "1154"، وأحمد 2/454 و456، والبخاري "1909" في الصوم "باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا وذا رأيتموه فافطروا"، ومسلم "1081" و"19 في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، والنسائي 4/133، والدارمي 2/3، وابن الجارود "376"، والبيهقي 4/205 و206، والدارقطني 2/162 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/415 و469، ومسلم "1081" "18" من طريقين عن محمد بن زياد، به. وأخرجه مسلم "1081" "20" عن ابن أبي شيبة، والبيهقي 4/206 من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن محمد بن بشر العبدي، عن عبيد الله بن عمر، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/422 من طريق حجاج، عن عطاء، عن أبي هريرة. وانظر "3443" و"3457" و"3459".

3443- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 4/134 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث، وابن خزيمة "1908" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2306" عن إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به. وانظر "3457" و"3459" عند المؤلف.

31/31

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ عَلَيْهِ اِحْصَاءُ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ الصَّوْمُ لِرَمَضَانَ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ شعبان کے 30 دن پورے کرے اور اس کے بعد رمضان کے روزے رکھنا شروع کرے

3444 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا پہلی کا چاند دیکھنے کا جتنا اہتمام کرتے تھے اتنا اہتمام کسی اور چیز کا نہیں کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا پہلی کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرتے تھے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل چھائے ہوئے ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تیس (30) دن کی گنتی پوری کرتے تھے پھر روزے رکھنا شروع کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَامَ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا بَعْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ رمضان کے روزے رکھنے شروع کر دیئے جائیں البتہ جب اس کا چاند نظر آجائے (تو اس کے بعد رکھیں جائیں گے)

3445 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

3444- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 6/149، وأبو داود "2325" فی الصيام: باب إذا أغمی الشهر، الحاكم 1/423، والبيهقی 4/206، والدارقطنی 2/156 - 157 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدی، بهٰذا الإسناد . وصححه الدراقطنی، وقال الحاكم: صحيح الإسناد علی شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبی، وهو علی شرط مسلم فقط . وأخرجه ابن الجارود فی "المنتقی" "377" من طريق أسد بن موسی، عن معاوية بن صالح، به.

3445- إسناده صحيح علی شرط الشيخين . وهو فی "الموطأ" 1/286 فی الصيام: باب: ما جاء فی رؤية الهلال للصوم والفطر فی رمضان .وأخرجه من طريق مالك: الدارمی 2/3، والبخاری "1906" فی الصوم: باب قول النبی صلی الله عليه وسلم: "إذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوا، وَإذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا"، ومسلم "1080" فی الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، والبيهقی 4/204، والدارقطنی 2/161، البغوی "1713" وأخرجه النسائی 4/134 فی الصيام: باب ذكر الاختلاف علی عبيد الله بن عمر فی هٰذا الحديث، من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به . وأخرجه أبو داود "2320" فی الصوم: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، من طريق أيوب، عن نافع، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: لَا تَصُوْمُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس وقت تک روزے رکھنا شروع نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہیں دیکھ لیتے اور اس وقت تک عیدالفطر نہ کرو جب تک تم اسے دیکھ نہیں لیتے' اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تم گنتی پوری کرلو۔

ذِكْرُ اِجَازَةِ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ اِذَا كَانَ عَدْلًا عَلٰى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

ایک گواہ کی گواہی کو ہی برقرار رکھنے کا تذکرہ جبکہ وہ شخص عادل ہو اور یہ گواہی رمضان کے پہلی کے چاند کے بارے میں ہو

3446 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: اَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُمْ يَا فُلَانُ، فَنَادِ فِي النَّاسِ فَلْيَصُوْمُوا غَدًا، وَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى مَرَّةً اُخْرٰى، وَقَالَ قُمْ يَا بِلَالُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: گزشتہ رات میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ

3446– رجاله ثقات رجال الصحيح غير سماك، وهو صدوق، إلا أن في روايته عن عكرمة اضطرابًا، وقد اختلفوا عليه في هذا الحديث، فروى مرسلًا، ورجح المرسلَ غير واحد من الأئمة، لكن يشهد له حديث ابن عمر الآتي وهو صحيح فيتقوى به زائدة: هو ابن قدامة الثقفي، والحسين بن علي: هو الجعفي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 3/68، و "مسند أبي يعلى" ."2529" وأخرجه أبو داوُد "2340" في الصوم: باب في الشهادة الواحد على رؤية الهلال، والنسائي 4/132 في الصوم: باب قبول شهادة الرجل الواحد على رؤية هلال رمضان، والترمذي "691" في الصوم: باب ما جاء في الصوم بالشهادة، والدارمي 2/5، وابن خزيمة "1924"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "482" و"483"، وابن الجارود "380"، والحاكم 1/424، والبيهقي 4/211، الدارقطني 2/158 من طرق عن الحسين بن علي الجعفي، وبهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1652" في الصيام: باب ما جاء في الشهادة على رؤية الهلال، وابن خزيمة "1923"، والدارقطني 2/58 من طرق عن أبي أسامة، عن زائدة، به. وأخرجه الترمذي "691"، والطحاوي "484"، وابن الجارود "379"، النسائي 4/131–132، والحاكم 1/424، والبيهقي 4/121، الدارقطني 2/158 والبغوي "1723" من طرق عن سماك، به. وقال أبو داوُد: رواه جماعة عن سماك عن عكرمة مرسلًا، وقال الترمذي: حديث ابن عباس فيه اختلاف، وأكثر أصحاب سماك يروونه عنه عن عكرمة مرسلًا. وأخرجه عبد الرزاق "7342"، والنسائي 4/132، والطحاوي "485"، والداقطني 2/159 من طريق سفيان، وابن أبي شيبة 3/67 –68 من طريق إسرائيل، وأبو داوُد "2341" من طريق حماد، ثلاثتهم عن سماك، عن عكرمة مرسلًا، وقال النسائي: إنه أولى بالصواب. وانظر "نصب الراية" .2/443

اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں تم اٹھو اور لوگوں میں یہ اعلان کرو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں ''اے بلال تم اٹھو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، وَاَنَّ رَفْعَهٗ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ فِيمَا زَعَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

اس روایت کو نقل کرنے میں سماک بن حرب نامی راوی منفرد ہے اور اس شخص کے گمان کے مطابق اس روایت کا مرفوع ہونا محفوظ نہیں ہے

3447 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ، فَرَاَيْتُهٗ، فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ، وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگوں نے پہلی کا چاند دیکھنے کی کوشش کی میں نے اسے دیکھ لیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ لَا يَنْقُصُ عَنْ تَمَامِ ثَلَاثِيْنَ فِى الْعَدَدِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ رمضان کا مہینہ تعداد میں 30 سے کم نہیں ہوتا

3448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

3447– إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن السمرقندي: هو الإمام الحافظ أبو محمد الدارمي "2/4.ومن طريق الدارمي أخرجه أبو داؤد "2342" في الصوم: باب في شهادة الواحد على رؤية الهلال، والبيهقي 4/212، والدارقطني 2/156.وأخرجه الدارقطني 2/156 من طريق إبراهيم بن عتيق العنسي، عن مروان بن محمد، بهٰذا الإسناد . وقول الدارقطني: تفرد به مروان بن محمد، عن ابن وهب وهو ثقة، فيه نظر، والبيهقي 4/212. وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ ووافقه الذهبي.

سُلَيْمَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ، رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لِهٰذَا الْخَبَرِ مَعْنَيَانِ، اَحَدُهُمَا: اَنَّ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِی الْحَقِيقَةِ، وَاِنْ نَقَصَا عِنْدَنَا فِیْ رَاْیِ الْعَيْنِ عِنْدَ الْحَائِلِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لِغَبَرَةٍ اَوْ ضَبَابٍ، وَالْمَعْنَى الثَّانِی: اَنَّ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِی الْفَضْلِ، يُرِيْدُ اَنَّ عَشْرَ ذِی الْحِجَّةِ فِی الْفَضْلِ كَشَهْرِ رَمَضَانَ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى هٰذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ فِيْهَا اَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذوالحج۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے: عید کے دو مہینے درحقیقت کم نہیں ہوتے۔ اگرچہ وہ ہمارے نزدیک آنکھ سے دیکھنے کے حوالے سے کم ہو جاتے ہیں۔ اس وقت جب ہمارے اور چاند کو دیکھنے کے درمیان غبار یا بادل وغیرہ رکاوٹ بن جائیں۔

اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے: عید کے دو مہینے فضیلت کے حوالے سے کم نہیں ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے: ذوالحج کے مہینے کے پہلے عشرے کو فضیلت کے اعتبار سے وہی حیثیت حاصل ہے، جو رمضان کے مہینے کو حاصل ہے اور اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

"کوئی بھی دن ایسے نہیں ہے جن میں عمل کرنا ذوالحج کے پہلے عشرے (میں عمل کرنے) سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔

3449 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِیُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مہینہ (کبھی) انتیس (**29**) دن کا بھی ہوتا ہے۔"

3448- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو فی "صحيحه" "1089" "32" فی الصوم، باب: بيان معنى قوله صلى الله عليه وسلم "شهرا عيد لا ينقصان"، عن ابن أبی شيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاری "1912" فی الصوم: باب شهرا عيد لا ينقصان، والبيهقی 4/250 من طريق مسدد، والبغوی "1717" من طريق عبد الله بن جعفر الرقی، كلاهما عن معتمر بن سليمان، به. وانظر "325" عند المؤلف.

3449- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو فی "الموطأ" 1/286 فی الصيام: باب ما جاء فی رؤية الهلال للصوم والفطر فی رمضان. ومن طريق مالك أخرجه الشافعی 1/272، والبخاری "1907" فی الصوم: باب قول النبی صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا"..، والبيهقی 4/205، وأبو نعيم فی "الحلية" 6/347، والبغوی ."1714" وأخرجه مسلم "1080" "9" فی الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، وابن خزيمة "1907"، والبيهقی 4/205

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ تَمَامَ الشَّهْرِ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ دُونَ اَنْ يَّكُوْنَ ثَلَاثِيْنَ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (لیکن وہ اس بات کا قائل ہے) کہ تمام مہینے 29 دن کے ہوتے ہیں وہ 30 دن کے نہیں ہوتے

3450 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَمْ مِنَ الشَّهْرِ؟ - يَعْنِىْ رَمَضَانَ -، قُلْنَا: ثِنْتَانِ وَعِشْرُوْنَ، وَبَقِىَ ثَمَانٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَضَتْ ثِنْتَانِ وَعِشْرُوْنَ، وَبَقِىَ سَبْعٌ، فَاطْلُبُوْهَا اللَّيْلَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَشَرَةً عَشَرَةً مَرَّتَيْنِ، وَوَاحِدَةٌ تِسْعَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: مہینہ (ختم ہونے میں) کتنے دن باقی رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد رمضان کا مہینہ تھا۔ ہم نے عرض کی: بائیس (22) دن گزر چکے ہیں اور آٹھ دن باقی رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بائیس (22) دن گزر گئے ہیں اور سات دن باقی رہ گئے ہیں تم اسے آج کی رات میں تلاش کرو' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی دو مرتبہ دس دس کا اشارہ کیا اور ایک مرتبہ نو کا اشارہ کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اَرَادَ بَعْضَ الشَّهْرِ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''29 دن'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ کچھ مہینے ایسے ہوتے ہیں (آپ کی مراد یہ نہیں ہے) کہ سارے مہینے ایسے ہوتے ہیں

3451 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِىِّ الْعِجْلِىُّ، قَالَ:

3450–إسناده صحيح على شرط البخاري. وقد تعدم تخريجه برقم "2548".

3451– حديث صحيح، الحسين بن على العجلى ذكره المؤلّف فى "الثقات" وقال: ربما أخطأ، وقال ابوحاتم: صدوق، وقال الحافظ فى "التقريب": صدوق يخطء كثيرًا، ومن فوقه ثقات على شرطهما . ابن نمير: هو عبد الله. وأخرجه مسلم "1080" "5" فى الصيام: باب وجوب صيام رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، عن محمد بن عبد الله بن نمير، عن أبيه بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/13، ومسلم "1080"، وابن خزيمة "1913" و"1918" من طرق عن عبيد الله، به. وأخرجه الدارمى 2/4، ومسلم "1080" "6" و"7"، وأبو داوٗد "2320" فى الصوم: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، والبيهقى 4/204 من طرق عن نافع، به. وانظر "3449" و"3453" و "3454".

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ، وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(کبھی) مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور (کبھی) مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم تیس کی گنتی پوری کرلو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الشُّهُوْرِ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''29 دن'' اس سے آپ کی مراد بعض مہینے ہیں سارے مہینے مراد نہیں ہے

3452 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَالدَّغُولِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):عَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهُ شَهْرًا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا اَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، ثُمَّ صَفَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا، وَالثَّالِثُ بِتِسْعٍ مِنْهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کیے رکھی۔ انتیسویں دن کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی تو انتیس دن ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ کی تمام انگلیوں کے ذریعے تین مرتبہ اشارہ کیا اور تیسری مرتبہ میں نو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا (یعنی مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ بَعْضَ الشُّهُوْرِ لَا الْكُلَّ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ مہینہ جو کبھی 29 دن کا ہوتا ہے تو بعض مہینے ایسے ہوتے ہیں سارے مہینے ایسے نہیں ہوتے ہیں

3452– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد "1084" "24" في الصيام: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، وأبو يعلى "2249" من طريقين عن ابن جريج، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/329 و334، ومسلم "1084" من طرق عن أبي الزبير، به.

3453 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سِمَاكٍ اَبِىْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مہینہ بعض صورتوں میں 29 دن کا ہوتا ہے

3454 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَالْحَوْضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِىْ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَخَنَسَ الْاِبْهَامَ فِى الثَّالِثَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ تیسری مرتبہ میں آپ نے اپنے انگوٹھے کو بند کر لیا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ عَلَى التَّمَامِ ثَلَاثِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مہینہ بعض صورتوں میں مکمل یعنی 30 دن کا ہوتا ہے

3455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، يُثْبِتُ الثَّلَاثَةَ الْاُوَلَ بِكُلِّ اَصَابِعِ يَدَيْهِ وَالثَّلَاثَ الْاَوَاخِرَ

3453– إسناده حسن، من أجل سماك أبي زميل رجاله رجال مسلم . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 14/1 مطولاً، وفيه "عثمان بن عمر" بدل "عمر بن يونس"، وهو تحريف، فقد رواه المصنف والبيهقي 7/46 من طريق أبي يعلى، فقالا: عمر بن يونس، وكذلك هو في مسلم وغيره .وأخرجه مسلم "1479" في الطلاق: باب الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن خزيمة "1921" عن محمد بن بشار، عن عمر بن يونس، به. وانظر الحديث ."4266"

3454– إسناده صحيح على شرط الشيخين. الحوضي: هو أبو محمد حفص بن عمر بن الحارث. وأخرجه البخاري "1908" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا "..، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/44 و81، وعلي بن الجعد "722"، والبخاري "5302" في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، ومسلم "1080" "13" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال ..، والنسائي 4/140 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على يحيى بن أبي كثير في خبر أبي سلمة، وابن خزيمة "1917"، "وقد تحرف فيه "جبلة" إلى "حياة"" من طرق عن شعبة، به. وانظر ما بعده.

بِكُلِّ اَصَابِعِ يَدَيْهِ اِلَّا الْاٰخِرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہینہ اتنا اور مہینہ اتنا ہوتا ہے''۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں مرتبہ اپنی تمام انگلیوں کو کھلا رکھا اور دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں کو کھلا رکھا' لیکن تیسری مرتبہ میں ایک انگلی کو بند کر لیا (یعنی مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے)

ذِكْرُ قَبُولِ شَهَادَةِ جَمَاعَةٍ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لِلْعِيْدِ

اس بات کا تذکرہ کہ عید کے چاند کے لیے ایک جماعت کی شہادت قبول کی جائے گی

3456 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ عُمُومَةً لَهُ شَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخْرُجُوا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے چچاؤں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہلی کا چاند دیکھ لینے کی گواہی دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اگلے دن عید کی نماز ادا کرنے کے لئے نکلیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رُؤْيَةَ هِلَالِ شَوَّالٍ، اِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ كَانَ عَلَيْهِمْ اِتْمَامُ رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شوال کا چاند دیکھنے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جب لوگوں پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو ان پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ رمضان کے **30** دن مکمل کریں

3455- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة "1909"، والبيهقي 4/205 من طريقين عن عاصم بن محمد، بهٰذا الإسناد. وانظر "3449" و"3451" و."3453"

3456- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه البزار "972"، البيهقي 4/249 من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وقال البزار: أخطأ فيه سعيد بن عامر، وإنما رواه شعبة عن أبي بشر عن أبي عمير بن أنس "وهو أكبر أولاد أنس" أَنَّ عُمُوْمَةً لَهُ شَهِدُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم .وقال البيهقي: تفرد به سعيد بن عامر عن شعبة، وغلط فيه، إنما رواه شعبة عن أبي بشر .وأخرجه علي بن الجعد "1787" وأبو داوٗد "1157" في الصلاة: باب إذا لم يخرج الإمام للعيد من يومه يخرج من الغد، والبيهقي 4/50 والدارقطني 2/170 من طريق شعبة وعبد الرزاق "7339"، وابن أبي شيبة 3/67، وابن ماجه "1653" في الصيام: باب ما جاء في الشهادة على رؤية الهلال، من طريق هشيم بن بشير، والبيهقي 4/249 من طريق أبي عوانة، ثلاثتهم عن أبي بشر جعفر بن أبي وحشية، عن أبي عمير عبد الله بن أنس بن مالك، عن عمومة له من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم.

3457 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَوْ اَحَدِهِمَا، شَكَّ اِسْحَاقُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ، وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسے (یعنی پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر عیدالفطر کرو، اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں، تو تیس روزے رکھو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ، اَرَادَ بِهِ: اِنْ لَّمْ تَرَوَا الْهِلَالَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم لوگ 30 روزے رکھو'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اگر تم کو چاند نظر نہیں آتا تو (تم 30 روزے رکھو)

3458 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوَا الْهِلَالَ، اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ، ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوَا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہینے کا آغاز اس وقت تک نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو یا تیس کی تعداد پوری نہ کرلو۔ پھر تم روزے رکھنا شروع کرو، یہاں تک کہ جب تم پہلی کا چاند دیکھ لو یا تعداد پوری کرلو (تو عیدالفطر کرو)

3457- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصيف عبد الرزاق "7305"، ومن طريقه أخرجه الدارقطني 2/160.وأخرجه مسلم "1081" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، والنسائي 4/133-134 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث، وابن ماجه "1655" في الصيام: باب ما جاء في "صوموا لرؤيته ... "، والبيهقي 4/206 من طرق عن إبراهيم بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ. وانظر "3442" و "3443" و "3459".

3458- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر .وأخرجه النسائي 4/135 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي، وأبو داوُد "2337" في الصوم: باب إذا أغمي الشهر، وابن خزيمة "1911"، والبزار "969"، والبيهقي 4/208 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد.وأخرجه عبد الرزاق "7337"، والنسائي 4/135- 136، وابن الجارود "396"، الدارقطني 2/161 و162 من طريق سفيان الثوري، والدارقطني 2/161 و 168 من طريق عبيدة بن حميد، كلاهما عن منصور بن المعتمر، عن ربعي بن حراش، عن بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.وأشار إلى هذه الرواية أبو داوُد والترمذي والبيهقي.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يُتِمُّوا صَوْمَ رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا عِنْدَ عَدَمِ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جواس بات کی صراحت کرتی ہے کہ لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ شوال کا چاند نظر نہ آنے کی صورت میں رمضان کے 30 روزے مکمل کریں

3459 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صُوْمُوا لِرُؤْيَتِهٖ، وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهٖ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ اَفْطِرُوا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اسے (یعنی پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر عید الفطر کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تیس کی تعداد پوری کرلو پھر تم عید الفطر کرو۔

3459– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو بن علقمة. وأخرجه الشافعي 1/274 275، وأحمد 2/438، والترمذي "684" في الصوم: باب ما جاء "لا تقدموا الشهر بصوم"، والدارقطني 2/159– 160 و160 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح. وانظر "3442" و"3443" و."3457"

بَابُ السَّحُوْرِ

باب: سحری کا بیان

3460 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، بِهَرَاةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا، فَحَضَرَهُ الْاِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰى امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ؟، قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، فَجَائَتْهُ امْرَاَتُهُ، فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةً لَكَ، فَاَصْبَحَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ، هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ) (البقرة: 187) ، فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہوتا اور افطاری کا وقت قریب آ جاتا اور وہ افطاری کرنے سے پہلے سو جاتا' تو وہ اس پوری رات میں کچھ نہیں کھا سکتا تھا اور اس سے اگلے دن شام تک بھی کچھ نہیں کھا سکتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب افطاری کا وقت قریب آیا' تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں' لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں وہ اس دن کام کرتے رہے تھے ان کی آنکھ لگ گئی جب ان کی بیوی ان کے پاس آئی اور اس نے انہیں اس حالت میں

3460- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي. وهو ابن كرامة، فمن رجال البخاري. إسرائيل هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي، وقد أخرجه الشيخان من رايته عن جده أبي إسحاق، وهو من أتقن أصحابه. وأخرجه الدارمي 2/5، والبخاري "1915" في الصيام: باب قول الله جل وعلا: (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ) ، والترمذي "2968" في التفسير: باب ومن البقرة، ومن طريق عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/295، وابن جرير الطبري في "جامع البيان" "2939"، وأبو داؤد 231"ی"4 في الصيام: باب مبدأ فرض الصيام، والبيهقي 4/201 من طرق عن إسرائيل، به. وأخرجه أحمد 4/295، والنسائي 4/147- 148 في الصوم: باب قول الله تعالى: (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: من الآية 187) ، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 2/47 من طريقين عن زهير، عن أبي إسحاق السبيعي، به.

دیکھا' تو بولی آپ کے لئے افسوس ہے۔ اگلے دن دوپہر کے وقت ان پر غشی طاری ہوگئی اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تمہارے لیے روزے (یعنی رمضان) کی راتوں میں اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کو حلال قرار دیا گیا ہے وہ تمہارا لباس ہیں''۔

تو لوگ اس سے بہت خوش ہوئے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم لوگ اس وقت تک کھا پی سکتے ہو جب تک سفید دھاگہ تمہارے سامنے سیاہ دھاگے سے ممتاز نہیں ہو جاتا جو صبح صادق ہے''۔

3461 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا كَانَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَى امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: اَعِنْدَكِ طَعَامٌ؟، قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ اَطْلُبُ، فَطَلَبَتْ لَهُ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، وَجَائَتِ امْرَاَتُهُ، فَقَالَتْ: خَيْبَةً لَكَ، فَاَصْبَحَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ) (البقرة: 187) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا، فَقَالَ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی نے روزہ رکھا ہوتا اور افطاری کا وقت آ جاتا اور وہ افطاری کرنے سے پہلے سو جاتا' تو وہ اس رات میں اور اس سے اگلے دن شام تک کچھ نہیں کھا سکتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب افطاری کا وقت قریب آیا' تو وہ اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے اس نے جواب دیا: جی نہیں' لیکن میں لے کر آتی ہوں وہ ان کے لئے کھانا لینے گئی وہ اس دن کام کرتے رہے تھے ان کی آنکھ لگ گئی جب ان کی بیوی آئی' تو اس نے کہا: آپ پر افسوس ہے اگلے دن دوپہر کے وقت ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تمہارے لیے روزے کی راتوں میں بیویوں کے ساتھ صحبت کرنا حلال قرار دیا گیا ہے'' اس پر لوگ بہت زیادہ خوش ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اور تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے تمہارے سامنے نمایاں نہیں ہو جاتا

3461– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن سعيد، فمن رجال مسلم. وهو مكرر ما قبله

جس کا تعلق فجر سے ہے"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ هُوَ الْفَجْرُ الْمُعْتَرِضُ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ سفید دھاگے سے مراد آسمان کے افق میں چوڑائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی ہے

3462 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) (البقرة: 187)، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

"تم لوگ اس وقت تک کھا پی سکتے ہو جب تک سیاہ دھاگے کے مقابلے میں سفید دھاگہ تمہارے سامنے نمایاں نہ ہو جائے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد دن کی سفیدی اور رات کی تاریکی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْعَرَبَ تَتَبَايَنُ لُغَاتُهَا فِي اَحْيَائِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات عرب اپنے محاورے کو مختلف معانی میں استعمال کرتے ہیں

3463 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

3462.- إسناده صحيح على شرط الشيخين. حصين: هو ابن عبد الرحمٰن السلمي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1925". وأخرجه الترمذي "2970" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، عن أحمد بن منيع، بهٰذا الإسناد. وقال: هٰذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/377، والبخاري "1916" في الصوم: باب قول الله تعالى: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: من الآية187)، والطحاوي 2/53، البهقي 4/215، والبغوي في "تفسير" 1/158 من طرق عن هشيم، به. وأخرجه الدارمي 2/5-6، البخاري "4509" في التفسير: باب (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ...)، ومسلم "1090" في الصوم: باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، والطحاوي 2/53 من طرق عن حصين، به. وأخرجه البخاري "4510"، والطبري في "جامع البيان" "2989"، وابن خزيمة "1926"، والطبراني في "الكبير" /17 "178" من طريق جرير، والحميدي "916"، والترمذي "2971"، والطبري "2986" و "2987" و "2988" من طريق مجالد، والطبراني /17 "179" من طريق سماك، ثلاثتهم عن الشعبي، به.

3463- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أبو داوٗد "2349" في الصوم: باب وقت السحور، والطبراني في "الكبير" /17 "176" من طريق مسدد، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(متن حدیث):لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ) (البقرة: 187) مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ، اَخَذْتُ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ، فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَتَبَيَّنْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ، وَقَالَ: اِنَّ وِسَادَكَ اِذًا لَعَرِيضٌ طَوِيلٌ، اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''یہاں تک کہ سیاہ دھاگے کے مقابلے میں سفید دھاگہ تمہارے سامنے نمایاں ہو جائے''۔

'تو میں نے ایک سفید دھاگہ لیا اور ایک سیاہ دھاگہ لیا میں نے انہیں اپنے سرہانے کے نیچے رکھ دیا۔ میں اس بات کا جائزہ لیتا رہا' لیکن وہ میرے سامنے نمایاں نہیں ہوا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ ہنس پڑے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا تکیہ بڑا لمبا چوڑا ہے اس سے مراد رات ہے۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحُوْرَ بِالْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سحری کو ''مبارک کھانے'' کا نام دینا

3464 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ - يَعْنِي السَّحُوْرَ -

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ مبارک ناشتہ ہے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سحری تھی۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحُوْرَ الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سحری کو ''مبارک کھانے'' کا نام دینا

3465 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ

3464– إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ أبو حاتم: شيخ لا بأس به، سمعت يحيى بن معين أثنى عليه خيرًا، وقال النسائي: ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، قلت: وروايته هنا عنه، وعمرو بن الحارث هذا: هو ابن الضحاك الزبيدى لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف ولم يروِ عنه غير عبد الله بن سالم وهو الأشعرى– وباقى رجال ثقات. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" 18/ "322" عن جعفر بن أحمد الشامى الكوفى، حدثنا جبارة بن مغلس، حدثنا بشر بنُ عمارة، عن الأحوص بن حكيم، عن راشد بن سعد، عن عتبة بن عبد وأبى الدرداء، قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "تحسروا من اٰخر الليل"، وكان يقول: "هو الغداء المبارك."وذكره الهيثمى فى "المجمع" 3/151 عن الطبرانى وأعله بجبارة بن المغلس. ويشهد له حديث العرباض بن سارية لآتى عند المصنف، حديث المقدام بن معدى كرب عند أحمد 4/132، النسائى 4/146، وسنده صحيح، فيتقوى بهما.

بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِیْ رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو اِلَى السَّحُوْرِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلُمُّوا اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ رمضان کے مہینے میں سحری کی طرف بلا رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مبارک ناشتے کی طرف آجاؤ۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّحُوْرِ لِمَنْ اَرَادَ الصِّيَامَ

جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہے اسے سحری کرنے کا حکم ہونا

3466 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَسَحَّرُوْا، فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَكَةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سحری کرو' کیونکہ سحری میں برکت ہے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، وَاسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُتَسَحِّرِيْنَ

اللہ تعالیٰ کا سحری کرنے والوں کی مغفرت کرنا اور فرشتوں کا ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا

3465- صحيح بما قبله، الحارث بن زياد فى عداد المجاهيل، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف ولم يَرو عنه غير يونس بن سيف، وباقى السند رجاله ثقات. القواريرى: هو عبيد الله بن عمر، وابن مهدى: هو عبد الرحمٰن، وأبو رهم: هو أحزاب بن أسيد، قال الحافظ فى "التقريب": مختلف فى صحبته، الصحيح أنه مخضرم ثقة .وأخرجه أحمد 4/127، النسائى 4/145 فى الصيام: باب دعوة السحور، وابن خزيمة "1938"، والبيهقى 4/236 من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبة 3/9، وأحمد 4/126، وأبو داؤد "2344" فى الصيام: باب من سمى السحور الغداء ، والبزار "977"، والطبرانى /18 "628" من طرق عن معاوية بن صالح، به.

3466- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخارى. أبو عوانة: الوضاح اليشكرى.وأخرجه الطيالسى "2006"، وأحمد 3/229 و243، ومسلم "1095" فى الصيام: باب فى فضل السحور، والنسائى 4/141 فى الصيام: باب الحث على السحور، والترمذى "708" فى الصوم: باب فى فضل السحور، وأبو يعلى "2848"، والبيهقى 4/236، والبغوى "2727" و "1728" من طرق عن أبى عوانة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/215 عن محمد بن بكر، عن سعيد، عن قتادة، به.وأخرجه عبد الرزاق "7598"، وابن أبى شيبة 3/8، وأحمد 3/99 و229 و258 و281، والدارمى 2/6، والبخارى "1923" فى الصوم: باب بركة السحور من غير إيجاب، ومسلم "1095"، والترمذى "780"، وابن ماجه "1692" فى الصيام: باب ما جاء فى السحور، وابن خزيمة "1937"، وابن الجارود "383"، والبيهقى 4/236، والبغوى "1728" من طرق عن عبد العزيز ابن صهيب، عن أنس.وأخرجه البزار "976" من طريق محمد بن ثابت، عن أنس.

3467 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِی الصَّغِیْرِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، حَدَّثَنَا اِدْرِیْسُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَیَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ الطَّوِیْلِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

ذِکْرُ الْاَمْرِ بِاَکْلِ السَّحُوْرِ لِمَنْ یَّسْمَعُ الْاَذَانَ لِلصُّبْحِ بِاللَّیْلِ

سحری کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ اس شخص کے لیے جو رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) صبح کی اذان سن لیتا ہے

3468 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانَ التَّیْمِیَّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

3467– حديث صحيح. إدريس بن يحيى قال فيه ابن أبي حاتم: صدوق، ونقل عن أبي زرعة قوله فيه: رجل صالح من أفاضل المسلمين، وعبد الله بن عياش خرج له مسلم في الشواهد، وقال الحافظ: صدوق يغلط، وعبد الله بن سليمان روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات." وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/320 من طريقين عن إدريس بن يحيى الخولاني، بهذا الإسناد، وقال: غريب من حديث نافع، لم يروه عنه إلا عبد الله بن سليمان، وهو المعروف بالطويل، وعنه عبد الله بن عياش، وهو ابن عياش القتباني، تفرد به إدريس فيما قاله سليمان. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/150 ونسبه على الطبراني في "الأوسط"، وقال: تفرد به يحيى بن يزيد الخولاني. قلت: وهذا تحريف صوابه: إدريس بن يحيى الخولاني كما نقله أبو نعيم عنه. وبنى على هذا التحريف خطأ آخر هو قوله: لم أجد من ترجمه. وله شاهد عند أحمد 3/12 و 44 من طريقين عن أبي سعيد الخدري مرفوعًا بلفظ "السحور أكله بركة، فلا تدعوه ولو أن يجرع أحدكم جرعة من ماء، فإن الله وملائكته يصلون على المتسحرين." وآخر من حديث السائب بن يزيد عند الطبراني في "الكبير" "6689" ولفظه "هم السحور التمر" وقال: " يرحم الله المتسحرين." وثالث من حديث أبي سويد عند البزار "974"، والطبراني في "الكبير" /22 "845"، والدولابي في "الكنى" 1/36 ولفظه: أن النبي صلى الله عليه وسلم على المتسحرين. فالحديث قوى بها.

3468– إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وإسماعيل نن إبراهيم: هو ابن عليه، وأبو عثمان: هو عبد الرحمٰن بن مل النهدى. وأخرجه مسلم "1093" في الصوم: باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/335، ومن طريقه البيهقي 1/381 عن إسماعيل بن عليه، به وأخرجه أحمد 1/392، وابن أبي شيبة 3/9، والبخارى "621" في الأذان: باب الأذان قبل الفجر، و "5298" في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، ومسلم "1093"، وأبو داؤد "2347" في الصوم: باب وقت السحور، والنسائي 2/11 في الأذان: باب الأذان في غير وقت الصلاة، وابن خزيمة "402" و "1928"، والطبراني "10558"، وابن الجارود "382"، والبيهقي 4/218 من طرق عن سليمان التيمي، به. وانظر ."3472"

32
32

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ، اَوْ قَالَ: نِدَاءُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِهِ، فَاِنَّهُ يُؤَذِّنُ، اَوْ قَالَ: يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ، وَقَالَ: لَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَضَرَبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا، حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا، وَفَرَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلال کی اذان تم میں سے کسی ایک شخص کو ہرگز نہ روکے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بلال کی اذان آدمی کو اس کی سحری سے نہ روکے' کیونکہ وہ اس لیے اذان دیتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اعلان کرتا ہے' تاکہ نوافل ادا کرنے والا (نوافل کو چھوڑ کر سحری کرنے کے لئے) واپس چلا جائے اور وہ تمہارے سوئے ہوئے شخص کو بیدار کردے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح صادق اس طرح اور اس طرح نہیں ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مارا اور اسے بلند کیا بلکہ وہ اس طرح ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو کشادہ کرکے یہ فرمایا۔

3469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى، لَا يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: قَدْ اَصْبَحْتَ، قَدْ اَصْبَحْتَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُسْنَدًا عَنْ مَالِكٍ اِلَّا الْقَعْنَبِيُّ وَجُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ، وَقَالَ اَصْحَابُ مَالِكٍ كُلُّهُمْ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...

3469- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو فى "الموطأ" برواية القعنبى ص 205. وأخرجه البخارى "617" فى الأذان: باب أذان الأعمى إذا كان له من يخبره، والطحاوى 1/137، والبيهقى 1/380 و 426- 427 من طريق القعنبى، والبغوى "433" من طريق أبى مصعب، كلاهما عن مالك، بهذا الإسناد. قال الدارقطنى: تفرج القعنبى بروايته إياه فى "الموطأ" موصولاً عن مالك، ولم يذكر غيره من رواه "الموطأ" فيه ابن عمر، ووافقه على وصله عن مالك خارج "الموطأ" عبد الرحمٰن بن مهدى، وعبد الرزاق، وروح بن عبادة، وأبو قرة، وكامل بن طلحة وآخرون. قلت: ويستدرك على الدارقطنى أن أبا مصعب وأحمد بن أبى بكر احد رواة "الموطأ" رواه عن مالك موصولاً، وكذلك جويرية بن أسماء فيما ذكره المؤلف. وقد وصله عن الزهرى جماعة من حفاظ أصحابه. وأخرجه الشافعى 2/275، والطيالسى "1819"، وابن أبى شيبة 3/9، وأحمد 2/9 و62، والدارمى 1/269 270، والبخارى "2656" فى الشهادات: باب شهادة الأعمى، ومسلم "1092" "37" فى الصيام: باب بيان أن الدخول فى الصيام يحصل بطلوع الفجر، وابن خزيمة "401"، والطحاوى 1/138، والطبرانى "13106"/12 من طرق عن ابن شهاب، عن سالم بن عبد الله، عن أبيه، رفعه. وأخرجه أحمد 2/57، وابن أبى شيبة 3/9، والدارمى 1/270، والبخارى "622" فى الأذان: باب الأذن قبل الفجر، و"1918" فى الصوم: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "لا يمنعكم من سحوركم أذان بلال"، وابن خزيمة "1931" والبيهقى 1/382 و4/218، والطبرانى "13379" من طرق عن عبيد الله بن عمرن عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/123 من طريق زيد بن أسلم، عن ابن عمر. وانظر ط"3470 و."3471"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا''۔
ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ابن اُم مکتوم ایک نابینا شخص تھے۔ وہ اس وقت کے اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے یہ کہا نہیں جاتا تھا کہ صبح صادق ہوگئی ہے صبح صادق ہوگئی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو امام مالک کے حوالے سے مسند (یعنی متصل) حدیث کے طور پر صرف قعنبی اور جویریہ بن اسماء نے نقل کیا ہے امام مالک کے تمام دیگر شاگردوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ روایت زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (یعنی یہ مرسل روایت ہے متصل نہیں ہے)

3470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن اُم مکتوم کی اذان نہیں سنتے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3471 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3470– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو ثقة. وهو مكرر ما قبله. وأخرجه مسلم "1092" في الصيام: باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، والنسائي 2/10 في الأذان: باب المؤذنان للمسجد الواحد، والترمذي "203" في الصلاة: باب ما جاء في الأذان بالليل، والطحاوي 1/137، والبيهقي 1/380 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. انظر ما قبله.

3471– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/74 في الصلاة: باب قدر السحور من النداء، ومن طريقه أحمد 2/64، والنسائي 2/10 في الأذان: باب المؤذنان للمسجد الواحد، والطحاوي 1/138، وأخرجه أحمد 2/107، والبخاري "7248" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق في الأذان ... ، من طريق عبد العزيز بن مسلم، وأخرجه أحمد 2/73 و 79، والطحاوي 1/138 من طريق شعبة. وأخرجه عبد الرزاق "7614" عن الثوري، أربعتهم عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(متن حدیث): إنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن اُمّ مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَالٌ بِلَيْلٍ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتے تھے

3472 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ، وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِكَفِّهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، فِيهِ اَبْيَنُ الْبَيَانِ عَلٰى اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لِانْتِبَاهِ النُّوَّامِ، وَرُجُوْعِ الْهُجَّدِ، عَنِ الْقِيَامِ لَا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَاِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ لَهُ مُؤَذِّنَانِ، وَاَذَّنَ اَحَدُهُمَا بِلَيْلٍ لِمَا وَصَفْنَا، وَالْآخَرُ عِنْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا، فَاَمَّا مَنْ اَذَّنَ بِلَيْلٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، كَانَ عَلَيْهِ الْاِعَادَةُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَاِنَّهُ لَمْ يَصِحَّ اَنَّهُ اُذِّنَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَيْلٍ اِلَّا مُؤَذِّنَانِ، لَا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تا کہ سوئے ہوئے شخص کو متنبہ کرے اور نوافل ادا کرنے والا شخص واپس جائے (اور سحری کرے) صبح صادق یوں نہیں ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا بلکہ صبح صادق یوں ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرنا۔

3472– إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر "3468" وأخرجه النسائي 4/146 في الصيام: باب كيف الفجر، عن عمرو بن علي الفلاس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/386، والبخاري "7247" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد، وأبو داؤد "2347" في الصوم: باب وقت السحور، وابن ماجه "1696" في الصيام: باب ما جاء في تأخير السحور، من طريق يحيى بن سعيد، به.

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اس لئے اذان دے دیتا ہے تاکہ وہ سوئے ہوئے شخص کو متنبہ کر دے اور نوافل ادا کرنے والا شخص (سحری کرنے کے لئے) واپس چلا جائے۔''

اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق ہونے سے پہلے اذان اس لئے دیتے تھے تاکہ سوئے ہوئے شخص کو بیدار کر دیں اور تہجد ادا کرنے والا شخص (نوافل ختم کر کے سحری کرنے کے لئے) واپس چلا جائے۔ وہ فجر کی نماز کے لئے یہ اذان نہیں دیتے تھے۔ تو جب مسجد میں دو موذن تھے اور ان میں سے ایک شخص صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی اذان دے دیتا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو دوسرا شخص صبح صادق ہونے پر فجر کی نماز کے لئے اذان دیتا تھا تو یہ بات جائز ہوگی البتہ جو شخص صبح کی نماز کے لئے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتا ہے تو اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ صبح کی نماز کے لئے دوبارہ اذان دے کیونکہ یہ بات مستند طور پر ثابت نہیں ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے کبھی دونوں موذنوں نے اذان دی ہو۔

ذِكْرُ حَظْرِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِي أُبِيحَ عِنْدَ الشَّرْطِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ إِذَا كَانَ مَعَهُ شَرْطٌ ثَانٍ

اس فعل کی ممانعت کا تذکرہ جسے اس شرط کی موجودگی میں مباح قرار دیا گیا تھا جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں جبکہ اس کے ہمراہ دوسری شرط موجود ہو

3473 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ بِلَالٌ، وَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ حِينَ يَرَى الْفَجْرَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابن اُمّ مکتوم رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک بلال اذان نہیں دیتا''۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دیا کرتے تھے جب وہ صبح صادق دیکھ لیتے تھے۔

3473- إسناده قوى على شرط البخارى . إبراهيم بن حمزة: هو ابن محمد بن مصعب الزبيرى، وعبد العزيز بن محمد: هو الدراوردى. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" ."406"وأخرجه ابن أبى شيبة 3/9، والدارمى 1/270، والبخارى "623" فى الأذان: باب الأذان قبل الفجر، و "1919" فى الصوم: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "لا يمنعنكم من سحوركم أذان بلال"، ومسلم "1092" فى الصيام: باب بيان أن الدخول فى الصوم يحصل بطلوع الفجر، والنسائى 2/10 فى الأذان: باب هل يؤذنان جميعاً أو فرادى، وابن خزيمة "403" و"1932"، والطحاوى 1/138، والبيهقى 1/382 و4/218 من طرق عن عبيد الله عن القاسم بن محمد، عن عائشة.وأخرجه أحمد 6/185 186 من طريق الأسود بن يزيد، عن عائشة.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمَّتِهِ اُنَيْسَةَ بِنْتِ خُبَيْبٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَذَّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا، وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَاْكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا، فَاِنْ كَانَتِ الْوَاحِدَةُ مِنَّا لَيَبْقَى عَلَيْهَا الشَّيْءُ مِنْ سَحُوْرِهَا، فَتَقُوْلُ لِبِلَالٍ: اَمْهِلْ حَتّٰى اَفْرُغَ مِنْ سَحُوْرِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ خَبَرَانِ قَدْ يُوْهِمَانِ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُمَا مُتَضَادَّانِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَعَلَ اللَّيْلَ بَيْنَ بِلَالٍ، وَبَيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ نَوْبًا، فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لَيَالِيَ مَعْلُوْمَةً لِيُنَبِّهَ النَّائِمَ وَيَرْجِعَ الْقَائِمُ، لَا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيُؤَذِّنُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فِيْ تِلْكَ اللَّيَالِيَ بَعْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَاِذَا جَائَتْ نَوْبَةُ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لَيَالِيَ مَعْلُوْمَةً كَمَا وَصَفْنَا قَبْلُ، وَيُؤَذِّنُ بِلَالٌ فِيْ تِلْكَ اللَّيَالِيَ بَعْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

❀❀ سیّدہ انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن اُمّ مکتوم اذان دے' تو تم لوگ کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دے' تو تم کچھ کھاؤ پیو نہیں''۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: بعض اوقات ہم میں سے کسی عورت کی سحری میں سے کچھ باقی ہوتا تھا' تو وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہتی تھی ابھی آپ ٹھہر جائیں میں پہلے سحری کر کے فارغ ہو جاؤں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں روایات اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہیں جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے متضاد ہیں' حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صادق سے پہلے اذان دینے کی باری حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ میں باری' باری رکھی تھی تو کچھ متعین راتوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دے دیتے تھے تاکہ سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے اور نوافل پڑھنے والا شخص (سحری کرنے کے لئے) واپس چلا جائے۔ وہ فجر کی نماز کے لئے اذان نہیں دیتے تھے اور ان راتوں میں حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لئے صبح

3474- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن أنيسة رضى الله عنها، ما روى لها غير النسائي . وأخرجه أحمد 6/433، والنسائي 2/10 11 فى الأذان: بـاب هـل جميعًا أو فرادى، وابن خزيمة "404" وتـحرف فيه "هشيم" إلى "هشام"، والطحاوى 1/138، والـطبراني في "الكبير" /24 "482" من طريق هشيم، بهذا الإسناد . وأخـرجه الطيالسى "1661"، وأحمد 6/433، وابـن خزيمة "405"، والـطحاوى 1/138، والـطبرانى "480"/24 و"481"، والبيهـقى 1/382 مـن طـريق شعبة، عن خبيب، به.

صادق ہو جانے کے بعد اذان دیا کرتے تھے اور جب حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کی باری آتی تھی تو وہ متعین راتوں میں صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتے تھے جس کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں اور ان راتوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق ہونے کے بعد صبح کی نماز کے لئے اذان دیا کرتے تھے اس صورت میں ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِمَنْ اَرَادَ الصِّيَامَ اَنْ يَّجْعَلَ سَحُوْرَهُ تَمْرًا

جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سحری میں کھجوریں کھائے

3475 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَدَنِيُّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی بہترین سحری کھجور ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاقْتِصَارِ عَلٰى شُرْبِ الْمَاءِ لِمَنْ اَرَادَ السَّحُوْرَ

جو شخص سحری کرنے کا ارادہ کرتا ہے اسے پانی پینے پر اکتفاء کرنے کا حکم ہونا

3476 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ الْاٰدَمِيُّ،

3475– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. إبراهيم بن أبي الوزير: هو ابن عمر ابن أبي الوزير، أبو إسحاق، وأخطأ الشيخ ناصر في "صحيحته" "562" فظن ابن أبي الوزير الذي جاء في "سنن البيهقي" هو إبراهيم الذي في ابن حبان، مع أن البيهقي كنى ابن أبي الوزير بأبي المطرف، وهي كنية محمد أخي إبراهيم، وجاء التصريح باسمه وكنيته في رواية أبي داوُد، والتي نفى الشيخ وجودها، ووهم الحافظ المنذري والخطيب التبريزي في عزوهما إليه. وأخرجه أبو داوُد "2345" في الصيام: باب من سمى السحور الغداء، والبيهقي 4/236 237 من طريقين عن محمد بن أبي الوزير، عن محمد بن موسى، بهذا الإسناد. ومحمد بن أبي الوزير ثقة.وفي الباب عن جابر عند البزار "978"، وأبي نعيم في "الحلية" .3/350

3476– إسناده حسن. إبراهيم بن راشد الأدمي، أورده المؤلف في "الثقات" 8/84 وقال: كان من جلساء يحيى بن معين، وابن أبي حاتم 2/99 وقال: كتبنا عنه ببغداد، وهو صدوق، وعمران القطان: هو عمران بن داور القطان البصري، قال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم.وأورده السيوطي في "الجامع الكبير " 2/471 ولم يعزه إلا لابن حبان . وفي الباب عن انس عند أبي يعلى "3340". وعن أبي سعيد عند أحمد 3/12 و44 ولفظه "السحور أكله بركه، فلا تدعوه ولو أن يجرع أحدكم جرعة من ماء ، فإن الله وملائكته يصلون على المتسحرين."

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَسَحَّرُوا وَلَوْ بِجَرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سحری کرو خواہ پانی کا ایک گھونٹ (پی لو)''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجَلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

3477 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ، مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحُوْرِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارے روزہ رکھنے اور اہل کتاب کے روزہ کے درمیان فرق سحری کو کھانا ہے''۔

3477– إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أبو داوُد "2343" في الصوم: باب في توكيد السحور، ابن خزيمة "1940" من طريقين عن ابن المبارك، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7602"، وابن أبي شيبة 3/8، وأحمد 4/202، والدارمي 2/6، ومسلم "1096" في الصيام: باب فضل السحور وتأكيد استحبابه، والترمذي "709" في الصيام: باب ما جاء في فضل السحور، والنسائي 4/46 في الصيام: باب فضل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب، وابن خزيمة "1940"، والبغوي "1729" من طرق عن موسى بن علي، به.

بَابَ آدَابِ الصَّوْمِ

باب: روزے کے آداب کا بیان

3478 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ يَزِيْدَ، مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) (البقرة: 184)، كَانَ مِنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُفْطِرَ اَفْطَرَ وَافْتَدٰى حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِىْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان پر فدیہ دینا لازم ہے' جو مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا''۔

تو ہم میں سے جس شخص نے روزہ نہ رکھنا ہوتا تھا وہ روزہ چھوڑ دیتا تھا اور فدیہ دے دیتا تھا' یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوگئی اور اس نے اسے منسوخ کردیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَقَلَّ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اجْتِنَابُهٗ فِىْ صَوْمِهِ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر روزے کے دوران کم از کم کھانے اور پینے سے اجتناب کرنا لازم ہے

3479 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

3478– إسناده على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "4506" في التفسير: باب (فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: من الآية 185)، ومسلم "1145" في الصوم: باب بيان نسخ قوله تعالى: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) بقوله: (فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ)، وأبو داود "2315" في الصوم: باب نسخ قوله: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ)، والترمذي "798" في الصوم: باب ما جاء (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ)، والنسائي 4/190 في الصوم: باب تأويل قول الله عز وجل: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ)، وفي التفسير كما في "التحفة" 4/43 عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 4/200 من طريق أبي عمرو والمستملي، عن قتيبة، به. وأخرجه الدارمي 2/15 عن عبد الله بن صالح، عن بكر بن مضر، به. وأخرجه ابن جرير في "جامع البيان" "2747"، والطبراني في "الكبير" "6302" والحاكم 1/423، والبيهقي 4/200 من طرق عن عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، به.

اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فَقَطْ، اِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ، اَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ، فَقُلْ: اِنِّىْ صَائِمٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ عَمِّهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ الدَّوْسِىُّ، وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزے کا تعلق صرف کھانے پینے سے نہیں ہے بلکہ روزے کا تعلق لغو باتوں اور بدزبانی سے بچنے سے بھی ہے' اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے یا تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے' تو تم یہ کہو میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): (خالد بن عبدالرحمٰن نامی راوی) کے چچا کا نام عبداللہ بن مغیرہ بن ابوذباب دوسی ہے اور راوی کا نام حارث بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ بن ابوذباب ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصَّوْمَ اِنَّمَا يَتِمُّ بِاجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرَاتِ لَا بِمُجَانَبَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ فَقَطْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روزہ اس وقت مکمل ہوتا ہے

جب آدمی ممنوعہ چیزوں سے اجتناب کرے' یہ صرف کھانے پینے یا صحبت کرنے سے اجتناب کرنے (سے مکمل نہیں ہوتا)

3480 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالْقَانِىُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3479– إسناده ضعيف. عم الحارث: سماه المصنف هنا وفى "الثقات" 5/304 عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ، ولم يوثقه أحد غيره . وأخرجه ابن خزيمة "1996"، والبيهقى 4/270 من طريقين عن ابن وهب، والحاكم 1/430 من طريق إسْحاق الحنظلى.

3480– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد الطالقانى، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 2/452 و453 و505، والبخارى "1903" فى الصوم: باب مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فى الصوم، و "6057" فى الأدب: باب قول اللّٰه تعالى: (وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ) (الحج: من الآية30) ، وأبو داوُد "2362" فى الصوم: باب الغيبة للصائم، والترمذى "707" فى الصوم: باب ما جاء فى التشديد فى الغيبة للصائم، والنسائى فى الصيام كما فى "التحفة" 10/308، وابن ماجه "1689" فى الصيام: باب ما جاء فى الغيبة والرفث للصائم، وابن خزيمة "1995"، والبيهقى 4/270، والبغوى "1746" من طرق عن ابن أبى ذئب، عن سعيد المقبرى، عن أبيه، عن أبى هريرة.

(متن حدیث):مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا اور جہالت کا مظاہرہ کرنا نہیں چھوڑتا' تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّخْرِقَ الْمَرْءُ صَوْمَهٗ بِمَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِ طَاعَةٌ مِنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ مَعًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس چیز کے ذریعے اپنے روزے کو پھاڑ (خراب کر) دے جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں ہوتی خواہ اس کا تعلق زبان سے ہو یا فعل سے ہو

3481 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):يَقُوْلُ: رُبَّ قَائِمٍ حَظُّهٗ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ، وَرُبَّ صَائِمٍ حَظُّهٗ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جن کے (رات کے وقت) قیام کرنے میں صرف جاگنا نصیب ہوتا ہے (اجر و ثواب نہیں ملتا) اور کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کا روزے میں سے حصہ صرف بھوکے رہنا ہوتا ہے (انہیں اس کا اجر و ثواب نہیں ملتا)''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلصَّائِمِ اِذَا جُهِلَ عَلَيْهِ اَنْ يَّقُوْلَ: اِنِّيْ صَائِمٌ

روزہ دار شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب اس کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے تو وہ یہ کہہ دے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے

3482 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ

3481- إسناده حسن لغيره، أحمد بن أبان ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/32، فقال: أحمد بن أبان القرشي من ولد خالد بن أسيد من أهل البصرة يروي عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه ابن قحطبة وغيره، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه البيهقي 4/270 من طريق يحيى بن يحيى، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/373، وابن خزيمة "1997"، والقضاعي "1426"، والبغوي "1747" من طريق إسماعيل بن جعفر، وأحمد 2/441، وابن ماجه "1690" الصيام: باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، والقضاعي "1425" من طريق أسامة بن زيد، والدارمي 1/301 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، ثلاثتهم عن عمرو بن أبي عمرو، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حديث): اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَاِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ امْرُؤٌ صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم میں سے کسی شخص نے روزہ رکھا ہو' تو وہ بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے جہالت کا مظاہرہ نہ کرے' اگر کوئی شخص اس کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے' تو وہ یہ کہہ دے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ الصَّائِمِ لِمَنْ جَهِلَ عَلَيْهِ: اِنِّىْ صَائِمٌ، اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَقُوْلَ بِقَلْبِهٖ دُوْنَ النُّطْقِ بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص روزہ دار شخص کے خلاف

جہالت کا مظاہرہ کرتا ہے اسے روزہ دار کا یہ کہنا کہ میں روزے کی حالت میں ہوں تو یہ حکم اس حوالے سے دیا گیا ہے کہ آدمی دل میں یہ کہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ زبانی طور پر یہ کہے

3483 - (سند حديث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ عَجْلَانَ، مَوْلَى الْمُشْمَعِلِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حديث): لَا تَسَابَّ وَاَنْتَ صَائِمٌ، وَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ فَقُلْ: اِنِّىْ صَائِمٌ، وَاِنْ كُنْتَ قَائِمًا فَاجْلِسْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم روزہ رکھے ہوئے ہو' تو کسی کو برا نہ کہو اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے' تو تم یہ کہہ دو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور اگر تم کھڑے ہوئے ہو' تو بیٹھ جاؤ''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے اشارہ کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

3482– صحيح، فضيل بن سليمان مع كونه من رجال الشيخين فى حفظه شىء، وباقى السند رجاله ثقات على شرطهما. أبو كامل الجحدرى: هو فضيل بن حسين، وأبو حازم: هو سليمان الأشجعى الكوفى. وأخرجه ابن خزيمة "1992" من طريقين عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وأخرجه أيضاً "1993" من طريق عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عن أبى صالح، عن أبى هريرة. وانظر 3416"

3483– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عجلان مولى المشمعل، فقد روى له النسائى، وقال: لا بأس به. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدى. وهو فى "صحيح ابن خزيمة " ."1994" وأخرجه أحمد 2/428، والنسائى فى الصوم من "الكبرى" كما فى "التحفة" 10/253 من طريقين عن ابن ابى ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/505 من طريق ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أبى هريرة.

3484 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنْ سُبَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ، يَنْهٰى بِذٰلِكَ عَنْ مُرَاجَعَةِ الصَّائِمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں برا کہا جائے کہ اس نے روزہ رکھا ہوا ہو تو اسے یہ بتا دینا چاہئے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے اس بات سے منع کیا ہے کہ روزہ دار شخص (برا کہنے والے کو) جواب دے۔

3484– رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن الوليد بن مسلم لم يصرح بالتحديث وهو مدلس . وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/31 عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد.

بَابُ صَوْمِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کا روزہ رکھنا

3485 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَاَحَدُكُمْ جُنُبٌ، فَلَا يَصُوْمُ يَوْمَئِذٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے یعنی صبح کی نماز کے لئے اذان دی جائے اور تم میں سے کوئی ایک شخص جنابت کی حالت میں ہو تو وہ اس دن روزہ نہ رکھے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنی ہے

3486 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ

3485- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 2/314 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري بإثر حديث "1926"، وقال الحافظ في "الفتح" 4/146: وصله أحمد وابن حبان من طريق معمر عن همام . وأخرجه عبد الرزاق "7399"، وابن ماجه "1702" من طريق عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عن عبد الله بن عمرو بن عبد القاري، عن أبي هريرة.

3486- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى: هو ابن سعيد القطان . وأخرجه مسلم "1109" في الصيام: باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، والنسائي في الصيام كما في "التحفة" 12/341 من طرق عن يحيى القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7398"، ومن طريقه مسلم "1109"، والبيهقي 4/214- 125 عن ابن جريج، به. وأخرجه مالك 1/290 في الصيام: باب ما جاء في صيام الذي يصبح جنبًا في رمضان، ومن طريقه الشافعي 1/259 260، والبخاري "1925" في الصيام: باب الصائم يصبح جنبًا، و "1931" باب اغتسال الصائم، والطحاوي في "مشكل الآثار " "535"، و "شرح معاني الآثار " 2/102، والبيهقي 4/214 عن سمي، عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن، به مطولًا. وانظر "3488" و. "3499"

اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا يَصُوْمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَبُوْهُ، حَتّٰى دَخَلَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ، فَكِلَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا، ثُمَّ يَصُوْمُ، فَانْطَلَقَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَبُوْهُ حَتّٰى اَتَيَا مَرْوَانَ، فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمَا لَمَّا انْطَلَقْتُمَا اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُمَاهُ، فَانْطَلَقَا اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: هُمَا اَعْلَمُ، اَخْبَرَنَا بِهِ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ

عبدالملک بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو وہ روزہ نہ رکھے (راوی کہتے ہیں:) ابوبکر نامی راوی اور ان کے والد گئے اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا)' تو ان دونوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' لیکن آپ پھر بھی روزہ رکھ لیتے تھے۔

پھر ابوبکر نامی راوی اور ان کے والد مروان کے پاس آئے اور اسے یہ حدیث بیان کی' تو وہ بولا: میں آپ دونوں کو تاکید کرتا ہوں کہ جب آپ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں' تو انہیں بھی یہ بات بیان کریں پھر یہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ بات بیان کی' تو انہوں نے فرمایا: وہ خواتین زیادہ علم رکھتی ہیں مجھے اس بارے میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ: يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَصُوْمُ اَرَادَ بِهِ بَعْدَ الِاغْتِسَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ راوی کا یہ کہنا کہ "آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور پھر روزہ رکھ لیتے تھے" اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ غسل کرنے کے بعد ایسا کرتے تھے

3487 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ، وَاُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج

3487– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو ثقة . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/81، والترمذي "779" في الصوم: باب ما جاء في الجنب يدركه الفجر وهو يريد الصوم، من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/289 من طريق معمر، والبخاري "1926" في الصيام: باب الصائم يصبح جنباً، من طريق شعيب، كلاهما عن الزهري، به . وانظر "3498" .

مطہرات ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ صبح صادق کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ (صحبت کرنے کی وجہ سے) جنابت کی حالت میں ہوتے تھے پھر آپ غسل کر لیتے تھے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ فِعْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الشَّيْءَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ

اس ممنوعہ چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فعل کا تذکرہ

3488 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، قَالَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ: اُخْبِرْنَا عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُفْتِينَا اَنَّهُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا صِيَامَ لَهُ، فَمَا تَقُولِينَ لَهُ فِي ذٰلِكَ؟، فَقَالَتْ: لَقَدْ كَانَ بِلَالٌ يَاْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُؤْذِنُهُ لِلصَّلَاةِ وَاِنَّهُ لَجُنُبٌ، فَيَقُومُ وَيَغْتَسِلُ، وَاِنِّي لَاَرَى جَرْيَ الْمَاءِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِمًا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ آپ اس بارے میں کیا کہتی ہیں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آپ کو نماز کے لئے بلانے آتے تھے اور نبی اکرم ﷺ اس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے۔ پھر آپ اٹھ کر غسل کرتے تھے اور میں آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان پانی کو بہتا ہوا دیکھ رہی ہوتی تھی، لیکن پھر بھی آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ قَدْ اُبِيحَ اسْتِعْمَالُهُ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ سَوَاءً كَانَ السَّبَبُ اِيقَاعًا اَوِ احْتِلَامًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس فعل پر عمل کرنے کو رمضان میں اور رمضان کے علاوہ میں مباح قرار دیا گیا ہے خواہ اس کا سبب صحبت کرنا ہو یا احتلام ہو

3489 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ عَائِشَةَ، وَاُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا:

3488– إسناده صحيح على شرطهما . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وعامر: هو الشعبي . وأخرجه النسائي في الصوم كما في "التحفة" 12/341 من طريق يحيى بن سعيد، عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي كما في "التحفة" 2/342، والطحاوي 2/104 من طرق عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي بكر بن عبد الرحمٰن، بِهِ .

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ يَصُوْمُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں اُن دونوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (بعض اوقات) صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے جو احتلام کے علاوہ ہوتی تھی' لیکن پھر بھی آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ یہ ممنوعہ فعل کرنا مباح ہے

3490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبِيْتُ جُنُبًا، فَيَاْتِيْهِ بِلَالٌ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَيَقُوْمُ فَيَغْتَسِلُ، فَاَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْحَدِرُ مِنْ جِلْدِهِ وَرَاْسِهِ، ثُمَّ اَسْمَعُ قِرَائَتَهُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِمًا قَالَ مُطَرِّفٌ: فَقُلْتُ لَهُ اَفِي رَمَضَانَ؟، قَالَ: سَوَاءٌ عَلَيْهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جنابت کی حالت میں رات بسر کرتے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لئے بلانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر غسل کر لیتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد اور سر پر پانی کے پھسلنے کا منظر دیکھ رہی ہوتی تھی اور پھر میں فجر کی نماز میں آپ کی تلاوت بھی سن لیتی تھی اور آپ روزے کی حالت میں ہوتے تھے۔

مطرف نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا یہ رمضان میں ہوتا تھا انہوں نے جواب دیا: اس کا حکم برابر ہے (خواہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ ہو حکم یہی ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3489- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/289- 290 في الصيام، باب: ما جاء في صيام الذي يصبح جنباً في رمضان . ومن طريق مالك أخرجه مسلم "1109" "78" في الصيام: باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، وأبو داوُد "2388" في الصوم: باب فيمن أصبح جنباً في شهر رمضان، والنسائي في الصيام من "الكبرى" كما في "التحفة" 12/341، والطحاوي 2/105، والطبراني في الكبير" 23/ "588"، والبيهقي 4/214 .

3490- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم السامي فقد روى له النسائي، وهو ثقة . مطرف: هو ابن طريف، وعامر: هو ابن شراحيل الشعبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/80، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 12/314" وابن ماجه "1703" في الصيام: باب ما جاء في الرجل يصبح جنباً وهو يريد الصيام، من طريقين عن مطرق، بهذا الإسناد .

3491 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبِيْتُ جُنُبًا، فَيَاْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَيَقُوْمُ فَيَغْتَسِلُ، فَرَاَيْتُ تَحَدُّرَ الْمَاءِ مِنْ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَظَلُّ يَوْمَهُ صَائِمًا قَالَ مُطَرِّفٌ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ؟، قَالَ: شَهْرُ رَمَضَانَ وَغَيْرُهُ سَوَاءٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جنابت کی حالت میں رات بسر کرتے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو فجر کی نماز کے لئے بلانے آتے' تو آپ اٹھ کر غسل کرتے تھے میں آپ کے بالوں سے پانی کے پھسلنے کا منظر دیکھ رہی ہوتی تھی' لیکن آپ اس دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

مطرف نامی راوی کہتے ہیں: میں نے امام شعبی سے دریافت کیا: کیا رمضان کے مہینے میں ایسا ہوتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اس بارے میں رمضان کا مہینہ اور دوسرے مہینے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اِبَاحَةَ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ لَمْ يَكُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْصُوْصًا بِهِ دُوْنَ اُمَّتِهِ، وَاِنَّمَا هِيَ اِبَاحَةٌ لَهُ وَلَهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ممنوعہ فعل مباح ہے

اور یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کہ یہ آپ کی امت کے لیے نہ ہو بلکہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے امتیوں کے لیے (بھی) مباح ہے

3492 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ، مَوْلٰى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُدْرِكُنِي الصُّبْحُ وَاَنَا جُنُبٌ، اَفَاَصُوْمُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ؟، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رُبَّمَا اَدْرَكَنِي الصُّبْحُ وَاَنَا جُنُبٌ،

3491- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو سعيد الأشيج: هو عبد الله بن سعيد الأشج، وأسباط: هو ابن محمد بن عبد الرحمٰن القرشي . وهو مكرر ما قبله .

3492- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن وهب بن أبي كريمة، فقد روى له النسائي وقال عنه: لا بأس به . وقال مرة: صالح، وقال غيره: صدوق، ووثقه المؤلف . وأخرجه مالك 1/289 في الصيام: باب ما جاء في صيام الذي يصبح جنباً في رمضان، ومن طريقه أحمد 6/67 و156 و245، الشافعي 1/258، وأبو داوُد "2389" في الصيام: باب فيمن أصبح جنباً في شهر رمضان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/106، و"مشكل الآثار" "540"، والبيهقي 4/213 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بن حزم الأنصاري، بهذا الإسناد . ونظر "3495" و"3501" .

فَاَقُومُ وَاَغْتَسِلُ، وَاُصَلِّي الصُّبْحَ، وَاَصُومُ يَوْمِي ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا، اِنَّكَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرْجُو اَنْ اَكُونَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ اَرْجُو دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ رَجَاءِ الْاِنْسَانِ فِي الشَّيْءِ الَّذِي لَا يُشَكُّ فِيْهِ بِالْقَوْلِ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْاِيمَانِ عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بعض اوقات میں صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں تو کیا میں اس دن روزہ رکھ لوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بعض اوقات میں بھی صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں لیکن میں اٹھ کر غسل کر لیتا ہوں اور صبح کی نماز ادا کرتا ہوں اور اس دن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اس شخص نے عرض کی آپ ہماری مانند نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس چیز کے بارے میں جانتا ہوں جس کے ذریعے پرہیزگاری اختیار کی جا سکتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "مجھے یہ اُمید ہے" اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آدمی کسی ایسی چیز کے بارے میں لفظی طور پر امید کا اظہار کر سکتا ہے جس کے جس کے بارے میں اسے شک نہ ہو۔ اس میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ قسم میں اس طریقے سے استثنٰی کرنا مباح ہے جس کا ہم نے کتاب کے آغاز میں ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَوْمِ الْمَرْءِ اِذَا اَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ

آدمی کا روزہ رکھنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ جنابت کی حالت میں صبح کرے

3493 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا عَنْ طَرُوقَةٍ، ثُمَّ يَصُومُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ اَبُوْ طُوَالَةَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، ثِقَةٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ صحبت کرنے کی وجہ سے جنابت کی حالت میں صبح صادق

3493– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه النسائي في الصوم من "السنن الكبرى " /1 ورقة 368، وكما في "التحفة" 2/353 عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، ولفظه "كان يصبح جنباً من غير طروقة ثم يصوم" والصواب رواية المؤلف .

کرتے تھے پھر آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی معمر بن حزم ابوطوالہ ہے' جو اہل مدینہ سے تعلق رکھتا ہے اور ثقہ ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَصْبَحَ أَنْ يَّصُوْمَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

جنبی شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ صبح کرے تو اس دن روزہ رکھ سکتا ہے

3494 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ طُرُوقَةٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کرنے کی وجہ سے صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے پھر بھی آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ صَوْمِ الْمَرْءِ إِذَا أَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

آدمی کے روزہ رکھنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب وہ ایسی حالت میں صبح کرے کہ وہ جنبی ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے

3495 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاجِكٍ الْعَابِدُ، بِهَرَاةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، أَنَّ أَبَا يُوْنُسَ، مَوْلٰى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيْهِ، وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُوْمُ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُوْمُ، فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کے پیچھے سے یہ بات سن رہی تھیں اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض اوقات مجھے (فجر کی)

3494– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

3495– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "3492" .وأخرجه مسلم "1110" في الصيام: باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، والنسائي في الصوم والتفسير كما في "التحفة" 12/381، وابن خزيمة "2014"، والبيهقي 4/214 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد . وانظر "3501" .

نماز کا وقت ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ میں جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں' تو کیا میں اس دن روزہ رکھ لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات نماز مجھے بھی ایسی حالت میں پاتی ہے کہ میں جنبی ہوتا ہوں' تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ہماری مانند نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس چیز کے بارے میں جانتا ہوں جو پرہیزگاری ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ اَنْ يَّكُوْنَ اغْتِسَالُهُ مِنْ جَنَابَتِهٖ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَمِنْ نِيَّتِهٖ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَئِذٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے کہ اس کا غسل جنابت کرنا صبح صادق کے بعد ہو جبکہ اس نے اس دن روزہ رکھنے کی نیت کی ہو

3496 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، وَاُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهٖ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' یہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات صبح صادق کے وقت اپنی بیوی (کے ساتھ صحبت کرنے کی وجہ سے) جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' لیکن پھر بھی آپ غسل کر کے روزہ رکھ لیتے تھے۔

3497 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ (بعض اوقات) نبی اکرم ﷺ صبح صادق کے وقت احتلام

3496– إسناد صحيح، وهو مكرر "3487" .

3497– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/80، والنسائي في الصيام كما في "التحفة" 13/22، وابن خزيمة "2013"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "536"، والطبراني /23 "596" من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .

کے بغیر جنابت کی حالت میں ہوتے تھے، لیکن پھر بھی آپ اس دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اُمِّ سَلَمَةَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے یہ روایت سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے

3498 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے۔ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کی وجہ سے جنابت کی حالت میں ہوتے تھے اور پھر آپ روزہ رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ، وَسَمِعَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے یہ روایت سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور اپنے والد کے حوالے سے ان دونوں خواتین سے سنی ہے

3499 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3498- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطحاوی 2/105 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7397"، والدارمي 2/13، والطحاوی 2/104- 105 من طريق ابن جريج، عن ابن شهاب، بِهٖ . وأخرجه الطحاوی 2/103 من طريق شعبة، عن الحكم، عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن، بِهٖ . وانظر "3487" .

3499- صحيح، ابن أبي السری متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7396" . وانظر "3486" عند المؤلف .

(متن حدیث):مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا فَلَا صَوْمَ لَهُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِى، فَدَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلْنَاهُمَا، فَاَخْبَرَتَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ، فَدَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِهِمَا وَبِقَوْلِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمَا اِلَّا ذَهَبْتُمَا اِلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَاَخْبَرْتُمَاهُ، فَلَقِيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّ الْاَمِيْرَ عَزَمَ عَلَيْنَا فِىْ اَمْرٍ نَذْكُرُهُ لَكَ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟، فَحَدَّثَهُ اَبِىْ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِى الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَهُوَ اَعْلَمُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَجَعَلَ الْحَدِيْثَ اِلٰى غَيْرِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص صبح صادق کے وقت جنبی ہو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

(راوی کہتے ہیں) میں اور میرے والد روانہ ہوئے ہم سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں۔ ہم نے ان دونوں سے اس بارے میں دریافت کیا: تو ان دونوں نے یہی بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' لیکن وہ احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتا تھا پھر آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں) پھر ہم لوگ مروان بن حکم کے پاس گئے اور اسے ان دونوں خواتین کے بیان کے بارے میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں بتایا' تو مروان نے کہا: میں آپ دونوں کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں اور انہیں اس بارے میں بتائیں راوی کہتے ہیں: پھر ہماری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ وہ اس وقت مسجد کے دروازے کے پاس موجود تھے۔ ہم نے ان سے کہا: گورنر صاحب نے ہمیں تاکید کی ہے کہ ہم آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کریں۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے' تو میرے والد نے انہیں پورا واقعہ بیان کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور وہ بولے: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے' تو مجھے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ بہر حال وہ زیادہ بہتر جانتے ہوں گے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حدیث کا مفہوم غلط مراد لیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث منفرد ہیں

3500 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ اَخِى اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا، ثُمَّ يَصُوْمُ، فَرَدَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فُتْيَاهُ

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عامر بن ابوامیہ بیان کرتے ہیں سیّدہ اُمّ سلمہ نے انہیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے۔ پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں) تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان صاحب کے بیان کو مسترد کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِبَاحَةَ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ دُوْنَ اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فعل مباح ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں ہے کہ آپ کی امت کے لیے نہ ہو

3501 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِىِّ، عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُدْرِكُنِى الصُّبْحُ وَاَنَا جُنُبٌ، فَاَصُوْمُ يَوْمِى ذٰلِكَ؟، فَسَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: رُبَّمَا اَدْرَكَنِى الصُّبْحُ وَاَنَا جُنُبٌ، فَاَقُوْمُ، وَاَغْتَسِلُ، وَاُصَلِّى الصُّبْحَ، وَاَصُوْمُ يَوْمِى ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا، اِنَّكَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ النَّبِىُّ: اِنِّى اَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِى

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض اوقات صبح کے وقت میں جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں' تو کیا میں اس دن میں روزہ رکھ لوں (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا بعض اوقات میں بھی صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں پھر میں اٹھ کر غسل کرتا ہوں صبح کی نماز ادا کرتا ہوں اور اس دن روزہ رکھ لیتا ہوں اس شخص نے عرض کی: آپ ہمارے جیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس چیز کے بارے میں علم رکھتا ہوں جو پرہیزگاری ہو۔

3500- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله: هو ابن المبارك . وأخرجه الطيالسي "1606"، وأحمد 6/306 و310-311، والطحاوي 2/105، والطبراني /23 "669" و"670" و"672" من طريق شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/304 و311، والطحاوي 2/105، والطبراني /23 "671" من طرق عن قتادة، به . وأخرج ابن أبي شيبة 3/81- 82،

3501- إسناده صحيح، هو مكرر "3492"، وانظر "3495" .

بَابُ الْاِفْطَارِ وَتَعْجِيلِهِ

باب: افطاری کرنے کا بیان اور جلدی افطاری کرنا

3502 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ افطار جلدی کرتے رہیں گے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا يُسْتَحَبُّ لِلصُّوَّامِ تَعْجِيلُ الْاِفْطَارِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے روزہ داروں کے لیے جلدی افطاری کرنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے

3503 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ السِّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، اِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3502– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو حازم: هو سلمة بن دينار . وهو في "الموطأ" 1/288 في الصيام: باب ما جاء في تعجيل الفطر . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/277، وأحمد 5/337 و339، والبخاري "1957" في الصوم: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، والترمذي "699" في الصوم: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، والطبراني "5768"، والبيهقي 4/237 والبغوي "1730" . وأخرجه أحمد 5/331، والطبراني "5981" و"5995" من طرق عن أبي حازم، به .

3503– إسناده حسن . المحاربي: هو عبد الرحمٰن بن محمد بن زياد، ومحمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي . وأخرجه ابن خزيمة "2060" عن محمد بن إسماعيل الأحمسي، بهذا الاسناد . وأخرجه أحمد 2/450، وابن أبي شيبة 3/11، وأبو داوٗد "2353" في الصوم: باب ما يستحب من تعجيل الفطر، والحاكم 1/431، والبيهقي 4/237، من طرق عن محمد بن عمرو، به، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن ماجه "1698" في الصيام: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، عن ابن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة بلفظ حديث سهل بن سعد المتقدم .

''دین اس وقت تک غالب رہے گا' جب تک لوگ افطاری جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے تاخیر سے کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلصُّوَّامِ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

روزہ دار افراد کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے ہی افطاری کرلیں

3504 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ صَلّٰى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَلَوْ عَلٰى شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افطاری سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا خواہ آپ پانی کا ایک گھونٹ لے کر (افطاری کرلیں)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُومُ التَّعْجِيلِ لِلْإِفْطَارِ، وَلَوْ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ جلدی افطاری کرلے خواہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے ہی کرلے

3505 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَلَوْ عَلٰى شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افطاری سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا خواہ آپ (افطاری میں) پانی کا ایک گھونٹ لیں۔

3504- إسناده صحيح على شرط الشيخين . زائدة: هو ابن قدامة الثقفي، وهو في "مسند أبي يعلى " "3792" . وأخرجه ابن خزيمة "2063"، والبزار "984"، والحاكم 1/432، والبيهقي 4/239، من طريقين عَنْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أنس . قال البزار: لا نعلمه بهذا اللفظ إلا بهذا الإسناد . وتضعيف الشيخ ناصر لسند ابن خزيمة بالقاسم بن غصن فيه نظر، لأنه قد تابعه عليه عنده شعيب بن إسحاق، فهو عنده من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة . وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/155 وقال: رواه أبو يعلى والبزار والطبراني في "الأوسط"، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح .

3505- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله .

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَيْرِ بِالنَّاسِ مَا دَامُوا يُعَجِّلُوْنَ الْفِطْرَ

لوگوں کے لیے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ جب تک وہ جلدی افطاری کرتے رہیں گے

3506 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے جب تک افطاری جلدی کرتے رہیں گے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَحَبِّ الْعِبَادِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ كَانَ اَعْجَلَ اِفْطَارًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پسندیدہ ترین بندے وہ ہیں جو جلدی افطاری کر لیتے ہیں

3507 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِىْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَحَبُّ عِبَادِىْ اِلَىَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْوَئِيْلَ، اسْمُهُ يَحْيٰى، وَقُرَّةُ لَقَبٌ، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں میں میرے سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو جلدی افطاری کر لیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): قرہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیوئیل ہے۔ اس کا نام یحییٰ ہے اور قرہ اس کا لقب ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والا ثقہ راوی ہے۔

3506- إسناده حسن، وقد تقدم برقم "3502" . ابن أبى حازم: هو عبد العزيز . وأخرجه بن ماجه "1697" فى الصوم: باب ماجاء فى تعجيل الإفطار، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "10998" فى الصوم: باب ماجاء فى تعجيل الإفطار، وابن خزيمة "2059"، والطبرانى "5880"، والبيهقى 4/237 من طرق عن ابن أبى حازم، به .

3507- فيه علتان: عنعنة الوليد-وهو ابن مسلم-، وضعف قرة بن عبد الرحمٰن، لكن يتقوى بأحاديث الباب . وأخرجه الترمذى "700" فى الصوم: باب ما جاء فى تعجيل الإفطار، ومن طريقه البغوى "1733" عن إسحاق بن موسى الأنصارى، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حديث حسن غريب . وأخرجه أحمد 2/329، والترمذى "701"، والبيهقى 4/237، والبغوى "1732" من طرق عن الأوزاعى، به .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلصَّائِمِ التَّعْجِيلُ لِلْإِفْطَارِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِتَاْخِيرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ روزہ دار شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ جلدی افطاری کر لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے تاخیر سے (افطاری کرنے کا) حکم دیا ہے

3508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ الْغَنِيُّ جَلَّ وَعَلَا: اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غنی (یعنی اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: میرے بندوں میں میرے سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو جلدی افطاری کریں''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُحِبُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْجِيلَ الْاِفْطَارِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی افطاری کرنے کو پسند کرتے تھے

3509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی يُؤَخِّرُوْنَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دین اس وقت تک غالب رہے گا' جب تک لوگ جلد افطاری کرتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے تاخیر سے کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ مُرَاعَاةَ الْاَوْقَاتِ لِاَدَاءِ الطَّاعَاتِ بِالْحِيَلِ وَالْاَسْبَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے حیلوں اور اسباب کے ذریعے نیکیوں کی ادائیگی میں وقت کا خیال رکھنے کو باطل قرار دیا ہے

3510 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

3508– هو مكرر ما قبله .

3509– إسناده حسن، وهو مكرر "3503" .

مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلٰى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُوْمَ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ صَائِمًا أَمَرَ رَجُلًا فَأَوْفٰى عَلٰى شَيْءٍ *، فَإِذَا قَالَ: غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت اس وقت تک میری سنت پر گامزن رہے گی جب تک وہ افطاری کے لئے ستاروں (کے نکلنے) کا انتظار نہیں کریں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا' تو آپ کسی شخص کو یہ ہدایت کرتے تھے وہ کسی بلند چیز پر چڑھ کر دیکھتا تھا جب وہ یہ بتا دیتا کہ سورج غروب ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ التَّكَلُّفَ لِإِفْطَارِهِ إِذَا كَانَ صَائِمًا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ افطاری میں اہتمام کرے جبکہ اس نے روزہ رکھا ہوا ہو

3511 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3510- إسناده صحيح، محمد بن أبي صفوان الثقفي: هو محمد بن عثمان بن أبي صفوان، روى له أبو داوٗد والنسائي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، سفيان: هو الثوري . وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2061"، وقال: هكذا حدثنا به ابن أبي صفوان، وأهاب أن يكون الكلام الأخير عن غير سهل بن سعد، لعله من كلام الثوري أو من قول أبي حازم، فأدرج في الحديث . وأخرجه الحاكم 1/434 من طريق عبد الله الأهووازي، عن محمد بن أبي صفوان بهذا الإسناد . وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذا السياقة، إنما خرجا بهذا الإسناد للثوري "لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر" فقط، ووافقه الذهبي . قلت: وهذه الرواية التي ذكرها الحاكم أخرجها عبد الرزاق "7592"، وأحمد 5/331 و 334و 336، وابن أبي شيبة 3/13، والدارمي 2/7، ومسلم "1098" في الصوم: باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستجاب تأخيره وتعجيل الفطر، والترمذي "699" في الصوم: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، وابن خزيمة "2059"، والطبراني "5962"، وأبو نعيم في "الحلية" 7/136 من طريق سفيان الثوري، بهذا الإسناد . وانظر "3502" و"3506" .

3511- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد، والشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان . وأخرجه مسلم "1101" "54" في الصوم: باب بيان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "5297" في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، ومن طريقه البغوي "1734" عن علي بن عبد الله، عن جرير بن عبد الحميد، بهِ . وأخرجه أحمد 4/380 و 382، وابن أبي شيبة 3/11-12، والبخاري "1956" في الصيام: باب يفطر بما تيسر من الماء أو غيره، و "1958" باب تعجيل الإفطار، ومسلم "1101" في الصوم: باب بيان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، وأبو داوٗد "2352" في الصوم: وقت فطر الصائم، والبيهقي 4/216 من طرق عن أبي إسحاق الشيباني، بهِ . وقد جاء التصريح باسم الصحابي في رواية أبي داوٗد وهو بلال . قوله "فاجدح لنا" الجدح: هو أن يخاض السويق بالماء، ويحرك حتى يستوي، والمجدوح: العود الذي تخاض به الأشربه لترق وتستوي .

جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى، قَالَ:
(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ وَهُوَ صَائِمٌ اِذْ قَالَ لِبَعْضِ اَصْحَابِهِ: انْزِلْ فَاجْدَحْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ اَمْسَيْتَ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، - يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ -

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اپنے اصحاب میں سے کسی سے فرمایا: تم سواری سے نیچے اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی آپ شام ہو لینے دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو۔ راوی کہتے ہیں: وہ صاحب اترے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ستو گھول دئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پی لیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم رات کو دیکھو کہ وہ اس طرف سے آجائے' تو روزہ دار شخص افطاری کر لے''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ مشرق کی طرف سے آئے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يَحِلُّ فِيهِ الْاِفْطَارُ لِلصُّوَّامِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں روزہ دار افراد کے لیے افطاری کرنا جائز ہو جاتا ہے

3512 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفَى، يَقُوْلُ:
(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَشَرِبَ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

اجْدَحْ: خَوِّضِ السَّوِيقَ، قَالَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے ایک صاحب سے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی سورج (غروب نہیں ہوا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو۔ وہ صاحب نیچے اترے اور انہوں نے ستو گھول دیئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پی لیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رات کو دیکھو کہ وہ اس طرف سے آئی ہے اور دن کو دیکھو کہ وہ اس طرف سے چلا گیا ہے' تو روزہ دار شخص افطاری کر لے''۔

اس روایت کے متن میں شامل ہونے والے لفظ اجدح سے مراد ستوؤں کو بھگونا ہے۔ یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

3512- إسناده صحيح . سفيان: هو ابن عيينه . وأخرجه الحميدى "714"، عن عبد الرزاق "7594"، وأحمد 4/381، والبخارى "1941" فى الصوم: باب الصوم فى السفر والإفطار، والنسائى فى الصوم كما فى "التحفة" 4/282 من طرق عن سفيان بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَيْنَ الشَّمْسِ إِذَا سَقَطَتْ حَلَّ لِلصَّائِمِ الْإِفْطَارُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جب سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کے لیے افطاری کرنا جائز ہو جاتا ہے

3513 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رات آ جائے اور دن رخصت ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے' تو روزہ دار شخص افطاری کرے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلصَّائِمِ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ

اس چیز کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے ذریعے افطاری کرنا مستحب ہے

3514 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَا يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ

3513- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عاصم بن عمر: هو أخو عبد الله بن عمر، ولد في أيام النبوة، وكان من أحسن الناس خلقاً، وكان نبلاء الرجال ديناً خيراً صالحا، وكان بليغاً فصيحاً شاعراً، جدُّ الخليفة عمر بن عبد العزيز لأمه، مات سنة 70هـ . وأخرجه مسلم "1100" في الصوم: باب وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، والترمذي كما في "التحفة" 8/34 "ولم يرد في المطبوع منه "، وابن خزيمة "2058" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7595"، والحميدي "20"، وأحمد 1/35 و48 و54، وابن أبي شيبة 3/11، والدارمي 2/7، البخاري "1954" في الصوم: باب متى يحل فطر الصائم، ومسلم "1100"، وأبو داوُد "2351" في الصوم: باب وقت فطر الصائم، والترمذي "698" في الصوم: باب وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/34، وأبو يعلى ""240"، وابن خزيمة "2058"، وابن الجارود "393"، والبيهقي 4/216 و 237 238، البغوي في "شرح السنة" "1735"، وفي "التفسير" من طرق عن هشام بن عروة، به .

3514- رجاله ثقات رجال الصحيح، لكنه منقطع بين حفصة بنت سيرين وبين سلمان بن عامر، والواسطة هي الرباب كما في الإسناد الآتي .وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 4/25 عن إبراهيم بن يعقوب، عن سعيد بن عامر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/18-19 و 215، النسائي في "الكبرى"، والطبراني في "الكبير" "6197" من طرق عن شعبة، عن عاصم الأحول، عن حفصة، به .

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو کھجور ملے وہ اس کے ذریعے افطاری کرے اور جسے وہ نہ ملے وہ پانی کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اِفْطَارُهُ عَلَى التَّمْرِ اَوْ عَلَى الْمَاءِ عِنْدَ عَدَمِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ کھجور کے ذریعے افطاری کرے اگر کھجور نہ ہو تو پانی کے ذریعے کرے

3515 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَحْسُ حَسْوَةً مِنْ مَاءٍ

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص افطاری کرے' تو اسے کھجور سے افطاری کرنی چاہیے' اگر وہ نہیں ملتی' تو پانی کا گھونٹ بھر لینا چاہیے''۔

3515- رجاله ثقات رجال الصحيح غير الرباب وهي أم الرائح بنت صليع فإنه لم يوثقها غير المؤلف، وليس لها إلا هذا الحديث، وماروى عنها غير حفصة بنت سيرين .وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7586"، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/18، والطبراني "6192" .وأخرجه أحمد 4/17و 213، والنسائي في الصوم كما في "التحفة" 4/25، من طرق عن هشام بن حسان، عن حفصة، الرباب، عن سلمان .وأخرجه عبد الرزاق "7587"، وعلي بن الجعد "2244"، والطيالسي "1181"، والحميدي "823"، وأحمد 4/17و 18و 18-19و 214، وابن أبي شيبة 3/107-108، والدارمي 2/7، وأبو داوُد "2355" في الصوم: باب ما يفطر عليه، والترمذي "658" في الزكاة: باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، و "695" في الصوم: باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار، والنسائي في "الكبرى"، وابن ماجه "1699" في الصيام: باب ما جاء على ما يستحب الفطر، وابن خزيمة "2067"، والطبراني "6193" و "6194" و "6195" و "6196"، والحاكم 1/431-432، والبيهقي 4/238 و239، والبغوي "1684" و "1743" من طرق عن عاصم الأحول، عن حفصة، عن الرباب، عن سلمان . قال الترمذي: حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي، وصححه ابن خزيمة، ونقل الحافظ في "التلخيص" 2/198 تصحيحه عن ابن أبي حاتم الرازي .وفي الباب عن أنس بن مالك قال: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر على رطبات قبل أن يصلي، فإن لم يكن رطبات، فتمرات، فإن لم يكن تمرات حسا حسوات من ماء " أخرجه أحمد 3/164، أبو داوُد "2356"، والترمذي "696"، والدارقطني 2/185، والحاكم 1/432، والبيهقي 4/239 كلهم من طريق عبد الرزاق عن جعفر بن سليمان، عن ثابت البناني، عن أنس، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وقال الدارقطني: إسناده صحيح، قال الترمذي: حسن غريب .

بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ

باب: روزے کی قضا کرنا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُؤَخِّرَ قَضَاءَ صَوْمِهَا الْفَرْضِ اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَ شَعْبَانُ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے فرض روزے کی قضاء کو اتنا موخر کردے کہ اگلا شعبان آجائے

3516 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَتْ اِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَقْدِرْ اَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَاْتِيَ شَعْبَانُ، مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِیْ شَهْرٍ مَا كَانَ يَصُوْمُهُ فِیْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُوْمُهُ اِلَّا قَلِيْلًا، بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک نے روزے چھوڑے ہوتے تھے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ان کی قضا نہیں کر پاتی تھیں یہاں تک شعبان کا مہینہ آجاتا تھا اس کی

3516- إسناده حسن، يعقوب بن حميد: صدوق ربما وهم، وقد توبع عليه، وعبد العزيز بن محمد وهو الدراوردي– احتج بـه مسلم، وروى له البخاري مقروناً، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه مسلم "1146" "152" في الصوم: باب قضاء رمضان في شعبان، عن محمد بن أبي عمر المكي، عن الدراوردي، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 4/150– 151 في الصوم: باب الاختلاف على محمد بن إبراهيم فيه، وابن الجارود "400" من طريقين عن نافع بن يزيد، عن ابن الهاد، بِهِ .وأخرجه دون قولها: "ما كان صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ . . . " مالك 1/308 في الصيام: باب جامع قضاء الصيام، وعبد الرزاق "7676" و"7677"، وابن أبي شيبة 3/98، والبخاري "1950" في الصوم: باب متى يقضى رمضان، ومسلم "1146"، وأبو داؤد "2399" في الصوم: باب تأخير قضاء رمضان، والنسائي 4/191 في الصيام: باب وضع الصيام عن الحائض، وابن خزيمة "2046" و"2047" و"2048"، والبيهقي 4/252، البغوي "1770" من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن أبي سلمة، بِهِ .وأخرجه كذلك الطيالسي "1509"، وابن شيبة 3/98، وأحمد 6/124 و131و 179، والترمذي "783" في الصوم: باب ما جاء في تأخير قضاء رمضان، وابن خزيمة "2049" و"2050" و "2051" من طرق عن إسماعيل السدي، عن عبد الله البهي، عن عائشة . وانظر "3580" و"3637" و"3648" .

وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کسی اور مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے۔ آپ اس کے صرف چند دنوں میں روزے نہیں رکھتے تھے باقی پورا مہینہ روزے رکھتے تھے۔۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَضَاءِ لِمَنْ نَوٰى صِيَامَ التَّطَوُّعِ، ثُمَّ اَفْطَرَ

جو شخص نفلی روزے کی نیت کرتا ہے اور پھر اس کو توڑ دیتا ہے اسے قضاء کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَمْلَاهُ عَلَيْنَا، حَدَّثَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ، صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ، فَاُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ، فَاَفْطَرْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُوْمَا مَكَانَهُ يَوْمًا اٰخَرَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے اور حفصہ نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا۔ ہمیں تحفے کے طور پر کھانا بھیجا گیا' تو ہم نے روزہ ختم کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی جگہ کسی دوسرے دن روزہ رکھ لینا''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْقَضَاءِ عَلَى الْمُسْتَقِيءِ عَامِدًا مَعَ نَفْيِ اِيجَابِهِ عَلٰى مَنْ ذَرَعَهُ ذٰلِكَ بِغَيْرِ قَصْدِهِ

جان بوجھ کر قے کرنے والے شخص پر (روزے کی) قضاء کے لازم ہونے کا تذکرہ اور جس شخص کو جان بوجھ کر کیے بغیر خود بخود قے آجائے اس پر قضاء کے واجب ہونے کی نفی کا تذکرہ

3517– إسناد صحيح على شرط مسلم، حرملة: هو ابن يحيى، من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، ابن وهب: هو عبد الله، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري .وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/427، والطحاوي 2/109 من طريق أحمد بن عيسى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 2/109 من طريق أحمد بن عبد الرحمٰن، عن ابن وهب، به .وقال النسائي: هذا خطأ– يعني أن الصواب حديث يحيى بن سعيد، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة .قلت: هذه الرواية أخرجها أحمد 6/263، والترمذي "735" في الصوم: باب ما جاء في إيجاب القضاء عليه، من طريق جعفر بن برقان، والطحاوي 2/108 من طريق عبد الله بن عمر العمري، كلاهما عن الزهري، عن عروة، عن عائشة .وقال الترمذي: ورواه مالك بن أنس ومعمر وعبيد الله بن عمر وزياد بن سعد وغير واحد من الحفاظ عن الزهري عن عائشة مرسلا، ولم يذكروا فيه " عن عروة:، وهذا أصح .قلت: رواية مالك في "الموطأ" 1/306 في الصوم: باب قضاء التطوع، ومن طريقه أخرجه الطحاوي 2/108 .ورواية معمر عند عبد الرزاق "7790" .وفي "مصنف عبد الرزاق " "7791" عن ابن جريج قال: قلت لابن شهاب: أحدثك عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه سلم قال: "من أفطر في تطوع فليقضه"؟ قال: لم أسمع من عروة في ذلك شيئاً، ولكن حدثني في خلافة سليمان إنسان عن بعض من كان يسأل عائشة عن هذا الحديث . . . وأخرجه الترمذي بإثر الحديث "735" والطحاوي 2/ 109 من طريقين عن روح بن عبادة، عن ابن جريد . . .وأخرجه أبو داوُد "2457" في الصوم: باب من رأى عليه القضاء، من طريق زميل مولى عروة، عن عروة، عن عائشة .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/29

3518 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا عَمِّي اَبُو وَهْبٍ الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنِ اسْتَقَاءَ، فَلْيَقْضِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو خود بخود قے آجائے اور اس نے روزہ رکھا ہوا ہو تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی لیکن جو شخص جان بوجھ کر قے کردے وہ قضا کرے گا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِيجَابِ الْقَضَاءِ عَنِ الْاٰكِلِ وَالشَّارِبِ فِيْ صَوْمِهٖ غَيْرَ ذَاكِرٍ لِمَا يَاْتِي مِنْهُ

روزے کے دوران بھول کر کھانے پینے والے شخص پر قضاء لازم ہونے کی نفی کا تذکرہ

3519 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ

3518– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال السيخين غير الوليد بن عبد الملك، فقد أورده المؤلف في "الثقات" 9/227، وقال: يروى عن ابن عيينة وعيسى بن يونس وأهل الجزيرة، حدثنا عنه ابن أخيه أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بدر بحران وغيره من شيوخنا، مستقيم الحديث إذا روى عن الثقات . وقال أبو حاتم: صدوق .وأخرجه أحمد 2/498، والدارمي 2/14، والبخاري في "التاريخ الكبير " 1/91–92 وأبو داوُد "2380" في الصوم: باب الصائم يستقيء عامداً، والترمذي "720" في الصوم: باب ما جاء فيمن استقاء عمداً، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/354، وابن ماجه "1676"، في الصيام: باب ما جاء في الصائم يقيء وابن خزيمة "1960" و"1961"، والطحاوي 2/97، والدارقطني 2/184، والحاكم 1/426– 427، البيهقي 4/219، والبغوي "1755" من طرق عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي، وهو كما قالا .وقال أبو داوُد بإثر حديث "2380": رواه أيضاً حفص بن غياث عن هشام مثله . وهذه الرواية وصلها ابن ماجه "1676"، وابن خزيمة "1961"، والحاكم 1/426، والبيهقي 4/219

3519– إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وهشام: هو ابن حسان الردوسي، ووهم الحافظ في "الفتح" 4/156 فقال: هو الدستوائي، ورده عليه القسطلاني في "شرحه" 3/272 فقال: هو القردوسي كما صرح به مسلم في "صحيحه" لا الدستواء ی، وإن قاله لحافظ ابن حجر، ومحمد هو ابن سيرين .وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/354 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/425 و 491 و 513– 514، والدارمي 2/13، والبخاري "1933" في الصوم: باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسياً، ومسلم "1155" في الصوم: باب أكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر، وأبو داوُد "2398" في الصوم: باب من أكل ناسياً، وابن خزيمة "1989"، والدارقطني 2/178، والبيهقي 4/229، والبغوي "1754" من طرق عن هشام بن حسان، به .وأخرجه عبد الرزاق "7372"، وأحمد 2/180 و 513 و514، والترمذي "721" في الصوم: باب ما جاء في الصائم يأكل أو يشرب ناسياً، والدارقطني 2/178– 179و 180، والبيهقي 4/229 من طرق عن محمد بن سيرين،به .وأخرجه أحمد 2/395، والبخاري "6669" في الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسياً في الأيمان، والترمذي "722"، وبن ماجه "1673" في الصيام: باب فيما جاء فيمن أفطر ناسياً، والدارقطني 2/180، والبيهقي 4/229 من طريقين عن عوف الأعرابي، عن خلاس بن عمرو وابن سيرين، عن أبي هريرة .وأخرجه ابن الجاود "389"

يُونُس، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا وَشَرِبَ نَاسِيًا، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب روزہ دار شخص بھول کر کچھ کھالے یا بھول کر کچھ پی لے' تو اسے اپنا روزہ مکمل کرنا چاہئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے''۔

3520 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب روزہ دار شخص بھول کر کچھ کھالے' تو اسے اپنا روزہ مکمل کرنا چاہئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقَضَاءِ وَالْكَفَّارَةِ عَلَى الْاٰكِلِ الصَّائِمِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا

رمضان کے مہینے میں بھول کر کھانے والے روزہ دار پر قضاء اور کفارے کی نفی کا تذکرہ

3521 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوْقٍ الْبَاهِلِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَفْطَرَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ، وَلَا كَفَّارَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے مہینے میں بھول کر کچھ کھالے' تو اس پر قضا لازم نہیں ہوگی اور کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا''۔

3520– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك، وهو مكرر ما قبله .

3521– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1990" عن إبراهيم ومحمد ابني محمد بن مرزوق الباهليين، به . محمد بن محمد بن مرزوق أخرج له مسلم الترمذي وابن ماجه، وقال الحافظ في "التقريب": وأخرجه الدارقطني 2/178 عن محمد بن محمود السراج، عن محمد بن مرزوق البصري، حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/430، وعنه البيهقي 4/229 من طريق أبي حاتم محمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، به . وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي! .وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/157– 158 وقال: رواه الطبراني في "الأوسط"، وفيه محمد بن عمرو، وهو حسن الحديث .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا أَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُهُ فِيهِ

روزہ دار شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کر لے اس حوالے سے اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا

3522 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَهِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ صَائِمًا، فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ نَاسِيًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطْعَمَكَ اللَّهُ وَسَقَاكَ، أَتِمَّ صَوْمَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر میں نے بھول کر کھا پی لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور تمہیں پلایا ہے تم اپنے روزے کو مکمل کرو۔

3522– إسناده صحيح، عبد الواحد بن غياث وثقه المؤلف والخطيب، وقال أبو زرعة: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وهشام: هو ابن حسان .وأخرجه أبو داوُد "2398" في الصوم: باب من أكل ناسياً، عن موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة، عن أيوب وحبيب الشهيد وهشام، عن ابن سيرين، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 4/229 من طريق قريش بن أنس، عن حبيب الشهيد، عن ابن سيرين، به . وأخرجه الدارقطني 2/179– 190 من طريق سعيد بن بشير، والترمذي "721"، وأبو يعلى "6038" من طريق حجاج بن أرطاة، كلاهما عن قتادة، عن ابن سيرين، به .

بَابُ الْكَفَّارَةِ

باب: کفارہ کا بیان

3523 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ بْنِ الْمُبَارَكِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ، اَوْ اِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، قَالَ: لَا اَجِدُ، فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقِ تَمْرٍ، فَقَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَجِدُ اَحَدًا اَحْوَجَ مِنِّيْ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: كُلْهُ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ،

3523– إسناده صحيح على شرطهما، حميد بن عبد الرحمٰن: هو ابن عوف . وهو في "الموطأ" 1/296 في الصيام: باب كفارة من أفطر في رمضان .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/260– 261، ومسلم "1111" "83" في الصيام: باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم، وأبو داوٗد "2392" في الصوم: باب كفارة من أتى أهله في رمضان، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/328، والدارمي 2/11، والطحاوي 2/60،وأخرجه عبد الرزاق "7457"، وأحمد 2/281، والبخاري "2600" في الهبة: باب إذا وهب هبة فقبضها الآخر ولم يقل: قبلت، و "6710" في كفارت الأيمان: باب من أعان المعسر في الكفارة، ومسلم "1111" "84"، وأبو داوٗد "2391" من طريق معمر، والدارمي 2/11، والبخاري "5368" في النفقات: باب يقفة المعسر على أهله، و "6087" في الأدب: باب التبسم والضحك، من طريق إبراهيم بن سعد، وأحمد 2/208، والبيهقي 4/226 من طريق إبراهيم بن عامر، والبخاري "1937" في الصوم: باب المجامع في رمضان هل يطعم أهله من الكفارة إذا كانوا محاويج، ومسلم 81""1111"، وبن خزيمة "1945" و"1950" من طريق منصور، والبخاري "6821" في الحدود: باب من أصاب ذنباً دون الحد فأخبر الإمام، ومسلم "1111" "82" من طريق الليث، والبخاري في "التاريخ الصغير" 1/290 من طريق يحيى بن سعيد، والبيهقي 4/226 من طريق عبد الجبار بن عمر، وابن خزيمة "1949" من طريق عقيل، والطحاوي 2/60 و61 من طريق عبد الرحمٰن بن خالد بن مسافر وشعيب وسفيان بن عيينة ومنصور ومحمد بن أبي حفصة والنعمان بن راشد والأوزاعي، كلهم عن الزهري، بهذا الإسناد بلفظ "جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إن الأخر وقع على امرأته في رمضان، فقال: "أتجد ما تحرر رقبة؟ " قال: لا . قال: "فتستطيع أن تصوم شهرين متتابعين؟ " قال: لا . قال: "أفتجد ما تطعم به ستين مسكيناً؟ " قال: لا . قال: فأتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر، قال: "أطعم هذا عنك" . قال: على أحوج منا؟ ما بين لابتيها أهل بيت أحوج منا . قال: "فأطعمه أهلك" .وأخرجه أبو داوٗد "2393"، وابن خزيمة "1954"، والدارقطني 2/190، والبيهقي 4/226–227 من طريقين عن هشام بن سعد، عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن بن عوف .

اَوْ اِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، اِلَّا مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَوْلُ الرَّجُلِ: اَفْطَرْتُ، اَىْ: وَاقَعْتُ، ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ الْمُجَامِعَ فِىْ شَهْرِ الصَّوْمِ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى الرَّقَبَةِ، وَبِاِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى الصَّوْمِ، لَا اَنَّهُ يُخَيَّرُ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رمضان میں روزہ توڑ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس نے کہا: میں اس میں سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کا ٹوکرا لایا گیا آپ نے ارشاد فرمایا: اسے لو اور صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جو مجھ سے زیادہ (ان کا) محتاج ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھالو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں زہری کے حوالے سے امام مالک اور ابن جریج کے علاوہ اور کسی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

''یا وہ دو ماہ کے روزے رکھ لے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔''

اس شخص کا یہ کہنا کہ میں نے روزہ توڑ لیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: میں نے (روزے کے دوران) صحبت کر لی ہے۔

3524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِىُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا شَاْنُكَ ؟، قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِىْ، قَالَ: فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ بِهٖ رَقَبَةً ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: اجْلِسْ، فَاُتِىَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، وَهُوَ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، قَالَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنَّا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ، قَالَ: خُذْهُ وَاَطْعِمْهُ عِيَالَكَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے اس نے جواب دیا: میں نے (روزے کے دوران) اپنی بیوی

3524- إسناده صحيح على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 2/241، وابن أبى شيبة 3/106، والحميدى "1008"، والبخارى "6709" فى كفارت الأيمان: باب قوله تعالى: (قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ) (التحريم: من الآية 2)، و"6711" باب يعطى فى الكفارة عشرة مساكين، ومسلم "1111" فى الصيام: باب تغليظ تحريم الجماع فى نهار رمضان على الصائم، وأبو داوٗد "2390" فى الصيام: باب كفارة من أتى أهله فى رمضان، والترمذى "724" فى الصيام: باب ما جاء فى كفارة الفطر فى رمضان، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 9/327، وابن ماجه "1671" فى الصيام: باب ما جاء فى كفارة من أفطر يوماً من رمضان، وابن خزيمة "1944"، والطحاوى 2/61، وابن الجارود "384"، والبغوى "1752" من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .

کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لئے غلام ہیں اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ پھر آپ کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں یہ ایک بڑا پیمانہ ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے لو اور ساٹھ مسکینوں کو صدقہ کر دو۔ اس نے جواب دیا: پورے شہر میں ہمارے گھر سے زیادہ غریب اور کوئی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم اسے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ السَّائِلِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِي، اَرَادَ بِهٖ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سائل کے جو الفاظ ہم نے ذکر کیے ہیں "میں نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی" اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ میں نے رمضان کے مہینے میں ایسا کیا

3525 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟، قَالَ: لَا، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا؟، قَالَ: لَا اَجِدُ، فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرًا، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِهٖ، قَالَ: فَذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَهُ هُوَ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ کو بتایا کہ اس نے روزے کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس غلام ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: اس کی بھی میرے پاس گنجائش نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے کھجوریں عطا کیں اور اسے حکم کیا کہ وہ انہیں صدقہ کر دے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنے حاجت مند ہونے کا ذکر کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ خود انہیں حاصل کرے۔

3525– إسناده صحيح، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ: هو ابن أعين بن ليث، أبو عبد الله المصري الفقيه، وثقه النسائي وابن أبي حاتم ومسلم بن قاسم، وقال ابن خزيمة: ما رأيت في فقهاء الإسلام أعرف بأقاويل الصحابة والتابعين منه، روى له النسائي، وإسحاق بن بكر بن مضر: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه النسائي في الصيام من "الكبرى" كما في "التحفة" 9/328 عن الربيع بن سليمان بن داوٗد وأبي الأسود النضر بن عبد الجبار، عن إسحاق بن بكر بن مضر، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِذَا اَرَادَ الْإِطْعَامَ لَهُ اَنْ يُعْطِي سِتِّينَ مِسْكِيْنًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ رُبُعَ الصَّاعِ وَهُوَ الْمُدُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رمضان کے مہینے میں صحبت کرنے والا شخص

جب کھانا کھلانے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ 60 مسکینوں کو کھانا کھلائے جس میں سے ہر ایک مسکین کو ایک چوتھائی صاع دیا جائے جو ایک مُد ہوتا ہے

3526 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: وَيْحَكَ، وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِي فِيْ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ: اَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: مَا اَجِدُ، قَالَ: فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: مَا اَسْتَطِيعُ، قَالَ: اَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا، قَالَ: مَا اَجِدُ، قَالَ: فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ: فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: عَلٰى اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِي، مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَحْوَجُ مِنْ اَهْلِي، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ، وَقَالَ: خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غلام آزاد کرو۔ اس نے جواب دیا: میرے پاس نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو۔ اس نے جواب دیا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے جواب دیا: میرے پاس گنجائش نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پندرہ صاع کھجوروں کا ٹوکرا پیش کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کر دو۔ اس نے جواب دیا: کیا میں اپنے گھر والوں سے زیادہ غریب لوگوں پر یہ صدقہ کروں؟ پورے شہر میں ہمارے گھر سے زیادہ ضرورت مند کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے لو۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور یہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الْمُوَاقِعَ اَهْلَهُ فِيْ رَمَضَانَ بِالْكَفَّارَةِ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ

3526– إسناده صحيح على شرط البخاري . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه الدارقطني 2/190، والبيهقي 4/227 من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "6164" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك"، والطحاوي 2/61 من طريقين عن الأوزاعي، به .

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے والے شخص کو استغفار کے ہمراہ کفارہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا تھا

3527 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ فِيْ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ: اَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: مَا اَجِدُهَا، قَالَ: صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ، قَالَ: فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، قَالَ: لَا اَجِدُ، قَالَ: فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ، فَقَالَ: خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهٖ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلٰى غَيْرِ اَهْلِيْ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اَفْقَرُ مِنِّيْ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ، ثُمَّ قَالَ: خُذْهُ وَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غلام آزاد کرو اس نے جواب دیا: میرے پاس نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو۔ اس نے جواب دیا: میں یہ نہیں کرسکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے جواب دیا: میرے پاس گنجائش نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ٹوکرا پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: تم اسے لو اور انہیں صدقہ کردو اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ کسی اور کو دوں؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ پورے مدینہ منورہ میں مجھ سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرادیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم انہیں لو اور اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْكَفَّارَةِ عَلَى الْمُوَاقِعِ اَهْلَهٗ مُتَعَمِّدًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے میں جان بوجھ کر اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے والے شخص پر کفارہ لازم ہونے کا تذکرہ

3528 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ:

3527– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر ما قبله، وانظر "3524" .

3528– إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن سعيد: هو الأنصاري، وعبد الرحمٰن ابن القاسم: هو ابن محمد بن أبي بكر الصديق .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/106، والدارمي2م11–12، والبخاري "1935" في الصوم: باب إذا جامع في رمضان، والطحاوي 2/59– 60، والبيهقي 4/223 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري في "التاريخ الصغير" 1/289، ومسلم "1112" في الصيام: باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم، والنسائي في " الكبرى" كما في "التحفة" 11/432، والبيهقي 4/224 من طرق عن يحيى بن سعيد، بِهِ .

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ اَنَّهُ احْتَرَقَ، فَسَاَلَهُ عَنْ اَمْرِهِ، فَذَكَرَ اَنَّهُ وَقَعَ عَلٰى امْرَاَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فِيْهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ، فَقَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهٰذَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے یہ ذکر کیا کہ وہ جل گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کے معاملے کے بارے میں دریافت کیا: تو اس نے یہ بات ذکر کی کہ اس نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیمانہ لایا گیا جسے عرق کہا جاتا تھا۔ اس میں کھجوریں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جلنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ صاحب کھڑے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے صدقہ کر دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ هٰذَا بِالْاِطْعَامِ بَعْدَ اَنْ عَجَزَ عَنِ الْعِتْقِ، وَعَنْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کھانا کھلانے کا حکم اس وقت دیا تھا جب اس نے غلام آزاد کرنے اور مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے سے عاجز ہونے کا اظہار کیا تھا

3529 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَائَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا لَكَ ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟، قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟، قَالَ: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: بَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ، اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ،

3529– إسناده صحيح . عمر بن عثمان بن سعيد وأبوه ثقتان روى لهما أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقهما من رجال الشيخين .وأخرجه البخاري "1936" في الصوم: باب إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق فليكفر، والطحاوي 2/61 من طريق أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، بهذا الإسناد . وانظر "3523" و "3524" و "3526" و "3527" .

فَقَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا؟، خُذْ هٰذَا التَّمْرَ فَتَصَدَّقْ بِهٖ، فَقَالَ الرَّجُلُ: عَلٰى اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ، اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے روزے کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لئے کوئی غلام ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ! (میں روزے نہیں رکھ سکتا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ! جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابھی ہم وہاں بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا۔ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ (پھر آپ نے اس سے فرمایا) تم اسے لو اور انہیں صدقہ کر دو۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنے گھر والوں سے زیادہ غریب لوگوں کو صدقہ کروں۔ اللہ کی قسم! پورے شہر میں ہم سے زیادہ غریب اور کوئی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اسے تم اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُوَاقِعَ اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ اِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، فَفَرَّطَ فِيْهِ اِلٰى اَنْ نَزَلَتِ الْمَنِيَّةُ بِهٖ قُضِيَ الصَّوْمُ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے والے شخص پر جب مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا واجب ہو اور وہ اسے موخر کر دے یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے ان روزوں کی قضاء کی جائے گی

3530 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اُخْتِي مَاتَتْ، وَعَلَيْهَا صِيَامُ

3530- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وسيأتي برقم "3570" .

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ، اَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا لازم تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہاری بہن کے ذمے کچھ قرض ہوتا' تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا حق اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے)

بَابُ حِجَامَةِ الصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا پچھنے لگوانا

3531 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْمِنْقَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِي يُخَالِفُ الْفِعْلَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الظَّاهِرِ

اس چیز سے ممانعت کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کے خلاف ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

3532 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

3531- إسناده صحيح على شرطهما . أيوب: هو ابن أبى تميمة السختياني .وأخرجه البخارى "1939" فى الصوم: باب الحجامة والقيء للصائم، و "5694" فى الطب: باب أى ساعة يحتجم، وأبو داؤد "2372" فى الصوم: باب الرخصة فى ذلك، والطحاوى 2/101، والبيهقى 4/263 من طريق أبى معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذى "775" فى الصوم: باب ما جاء فى الرخصة فى ذلك، عن بشر بن هلال البصرى، عن عبد الوارث، به، وعنده: وهو محرم صائم .وأخرجه البخارى "1938"، والطبرانى "11860" من طريق معلى بن أسد، عن وهيب، عن أيوب، بِهٖ . زاد البخارى: واحتجم وهو محرم .وأخرجه الطبرانى "11592" و "11596" و "11895" و "12024" من طرق عن عكرمة، بِهٖ .وأخرجه الشافعى 1/255، وعلى بن الجعد "3104"، وعبد الرزاق "7541"، وابن أبى شيبة 3/51، وأحمد 1/215 و 222و 286، وأبو داؤد "2373"، والترمذى "777"، وابن ماجه "1682" فى الصيام: باب ما جاء فى الحجامة للصائم، و "3081" فى المناسك: باب الحجامة للمحرم، وأبو يعلى "2471"، والطبرانى "12137" و "12139"، والطحاوى 2/101، والدارقطنى 2/239، والبيهقى 4/263 و 268، والبغوى "1758" من طرق عن يزيد بن أبى الزناد، عن مقسم، عن ابن عباس، وهو عندهم بلفظ "وهو صائم محرم" .واخرجه الطبرانى "12138" من طريق شريك، عن يزيد، عن مقسم، عن ابن عباس، وقال "وهو صائم" .وأخرجه أحمد 1/244، وابن الجارود "388"، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 5/244 من طريق الحكم، والطحاوى 2/101، والطبرانى "12087" من طريق حجاج، والطحاوى 2/101 من طريق ابن أبى ليلى، ثلاثتهم عن الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس .وأخرجه الترمذى "776"، والطحاوى 2/101 من طريقين عن محمد بن عبد اللّٰه الأنصارى، عن حبيب بن الشهيد، عن ميمون بن مهران، عن ابن عباس .وأخرجه عبد الرزاق "7536"، وابن أبى شيبة 3/51، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 5/110 من طرق عن أيوب، عن عكرمة، مرسلاً .

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا اَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَى الْبَقِيْعِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں:۔ اک مرتبہ وہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو بقیع کی طرف گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو پچھنے لگوا رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ خَبَرَ اَبِيْ قِلَابَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مَعْلُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور (اس بات کا قائل ہے) کہ ابو قلابہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم ذکر کر چکے ہیں یہ معلول ہے

3533 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، اِذْ حَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ، فَاَبْصَرَ رَجُلًا يَحْتَجِمُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ،

3532– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخارى . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد بن عمرو الجرمي، وأبو أسماء الرحبي: هو عمرو بن مرثد . أخرجه ابن خزيمة "1962"، والطحاوى 2/99 من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/280، وابن خزيمة "1963"، والطحاوى 2/98، والحاكم 1/427، والبيهقى 4/265 من عن الأوزاعى، به . صححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبى .وأخرجه عبد الرزاق "7522"، والطيالسى "989"، وأحمد 5/277 و282 و283، والدارمى 2/14– 15، وأبو داوٗد "2367" فى الصوم: باب الصائم يحتجم، وابن ماجه "1680" فى الصيام: باب ما جاء فى الحجامة للصائم، والطبرانى "1447"، وابن الجارود "386"، والحاكم 1/427، والبيهقى 4/265 من طرق عن يحيى بن أبى كثر، بِهٖ .وأخرجه النسائى فى الصوم من "الكبرى" كما فى "التحفة" 2/137 من طريق أيوب، عن أبى قلابة، بِهٖ .وأخرجه أبو داوٗد "2371"، والبيهقى 4/266 من طريقين عن أبى أسماء الرحبى به .وأخرجه عبد الرزاق "7525"، وابن أبى شيبة 3/50، وأحمد 5/276 و282، وأبو داوٗد "2370"، والنسائى كما فى "التحفة" 2/129 و132 و134 و141و 142، والطحاوى 2/98، والطبرانى "1406" من طرق عن ثوبان .

وَسَمِعَهُ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، وَهُمَا طَرِيْقَانِ مَحْفُوْظَانِ، وَقَدْ جَمَعَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَيْنَ الْإِسْنَادَيْنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، وَعَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی تو آپ کی نظر ایک شخص پر پڑی جو پچھنے لگوا رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابوقلابہ نے یہ روایت ابو اسماء کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت ابو اشعث کے حوالے سے ابو اسماء کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

شیبان بن عبدالرحمٰن نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے منقول اس روایت کی دونوں سندوں کو جمع کر دیا ہے جو ابوقلابہ کے حوالے سے ابو اسماء کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور ابو اشعث کے حوالے سے ابو اسماء کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ذِكْرُ مُخَالَفَةِ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَاصِمًا فِيْ رِوَايَتِهِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں خالد حذاء کا عاصم سے برخلاف نقل کرنے کا تذکرہ

3534 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا

3533- إسناده صحيح على شرط مسلم . عاصم: هو ابن سليمان الأحول . وأخرجه أحمد 4/124، والدارمي 2/14، لطبراني "7151" و "7152"، والبيهقي 4/265 من طريقين عن عاصم، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7519"، وأحمد 4/123 و124، والطبراني "7147" و "7149" من طرق عن أبي قلابة، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/24، وابن أبي شيبة 3/49- 50، والطبراني "7150" و "7153" و "7154" من طريقين عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ شداد . بإسقاط أبي الأشعث من السند . وأخرجه أحمد 4/125، وابن أبي شيبة 3/49 عن اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قلابة، عمن حدثه عن شداد . . . وأخرجه أبو داوٗد "2368" في الصوم: باب في الصائم يحتجم، والنسائي في الصوم كما في "التحفة" 4/144 من طريقين عن أبي قلابة، عن شداد . وأخرجه الطبراني "7184" و "7188" من طريقين عن شداد .

3534- إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي، وخالد: هو ابن مهران الحذاء . وأخرجه الشافعي 2/255، وعبد الرزاق "7521"، والطحاوي 2/99"، والطبراني "7124" و "7127" و "7128" و "7129" و "7130"، والبغوي "1759" من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/124، وأبو داوٗد "2369" في الصوم: باب في الصائم يحتجم، والبيهقي 4/265 من طريق أيوب، وعبد الرزاق "7520"، والطيالسي "1118"، وأحمد 4/124، 4/ والطحاوي 2/99، من طريق عاصم الأحول، كلاهما عن أبي قلابة، بِهِ . وأخرجه الطحاوي 2/99، والطبراني "7131" و "7132" من طرق عن أبي قلابة، بِهِ .

خَالِدٌ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَقِيعِ زَمَانَ الْفَتْحِ، فَنَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع کی طرف جا رہا تھا۔ یہ فتح کے زمانے کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو پچھنے لگوا رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالزَّجْرِ عَنِ الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس فعل کی ممانعت کی صراحت کرتی ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ خَبَرَانِ قَدْ اَوْهَمَا عَالَمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُمَا مُتَضَادَّانِ، وَلَيْسَا كَذٰلِكَ، لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ، وَلَمْ يُرْوَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرٍ صَحِيحٍ اَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ دُوْنَ الْاِحْرَامِ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا قَطُّ اِلَّا وَهُوَ مُسَافِرٌ، وَالْمُسَافِرُ قَدْ اُبِيحَ لَهُ الْاِفْطَارُ اِنْ شَاءَ بِالْحِجَامَةِ، وَاِنْ شَاءَ بِالشَّرْبَةِ مِنَ الْمَاءِ، وَاِنْ شَاءَ بِالشَّرْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ، اَوْ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَشْيَاءِ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ نَفْسِهِ *

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ان دونوں روایات نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ دونوں متضاد ہیں' حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے۔ اس وقت آپ روزے کی حالت میں تھے احرام باندھے ہوئے تھے۔

3535– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير العباس بن عبد العظيم، وإبراهيم بن عبد الله بن قارظ، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7523" .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/465، والترمذي "774" في الصوم: باب كراهية الحجامة للصائم، والطبراني "4257"، وابن خزيمة "1964"، والحاكم 1/428، والبيهقي 4/265 .وقال ابن خزيمة: سمعت العباس بن عبد العظيم العنبري يقول: سمعت علي بن عبد الله "وهو المديني" يقول: لا أعلم في "أفطر الحاجم والمحجوم" حديثا أصح من ذا .

اور کسی بھی مستند روایت میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل نہیں کی گئی ہے کہ آپ نے احرام کے علاوہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے ہوں اور نبی اکرم ﷺ احرام اسی وقت باندھے ہوئے تھے جب آپ مسافر تھے مسافر شخص کے لئے روزے کو ختم کرنا مباح ہوتا ہے۔ خواہ وہ پچھنے لگوا کر کرے۔ خواہ وہ پانی کا گھونٹ پی کر کرے۔ اگر وہ چاہے تو وہ دودھ کا گھونٹ پی کر یا کوئی اور چیز (کھا یا پی کر) روزے کو ختم کرسکتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا'' لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں اطلاع دینا ہے لیکن اس کے ذریعے مراد یہ ہے: اس فعل پر عمل کرنے سے منع کیا جائے۔

ذِكْرُ وَصَفِ مَا يَحْتَجِمُ الْمَرْءُ بِهِ إِذَا كَانَ صَائِمًا

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی روزہ دار ہو تو وہ کس طرح سے پچھنے لگوائے گا

3536 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَهُ مَعَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَضَعَ الْمَحَاجِمَ مَعَ إِفْطَارِ الصَّائِمِ فَحَجَمَهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ: كَمْ خَرَاجُكَ، قَالَ صَاعَيْنِ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ صَاعًا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى يُعْرَفُ بِسَعْدَانَ، مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ، ثِقَةٌ، مَأْمُونٌ، مُسْتَقِيمُ الْأَمْرِ فِي الْحَدِيثِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطیبہ کو حکم دیا کہ وہ سورج غروب ہونے کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں پھر آپ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ افطاری کے وقت پچھنے لگانے کے اوزاروں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کو پچھنے لگا دے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہارا اخراج کتنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: دو صاع نبی اکرم ﷺ نے ان کا ایک صاع معاف کروا دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): سعید بن یحییٰ نامی راوی کو سعدان کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ اہل دمشق سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ثقہ اور مامون ہیں اور حدیث میں مستقیم الامر ہیں۔

3536– سعيد بن يحيى روى عنه جمع ووثقه المؤلف، وقال أبو حاتم: محله الصدق، وأخرج له البخاري في "صحيحه" حديثاً واحداً في غزوة الفتح، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق وسط، وبقية رجاله ثقات إلا أن أبا الزبير مدلس وقد عنعن. وأخرجه أحمد 3/353 عن عفان، عن أبي عوانة، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قيس، عن جابر قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طيبة فحجمه، فسأله عن ضريبته، فقال: ثلاثة أصع. قال: فوضع عنه صاعاً. وقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم أن أبا طيبة حجم النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ لَهُ بصاع أو صاعين من طعام، وكلم مواليه، فخفف عن غلته أو ضريبته " أخرجه البخاري "2277". ومسلم "1577" من حديث أنس، وهذا ليس فيه توقيت الاحتجام كما في الحديث الباب.

بَابُ قُبْلَةِ الصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا (بیوی کا) بوسہ لینا

ذِكْرُ جَوَازِ تَقْبِيلِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ اِذَا كَانَ صَائِمًا

آدمی جب روزے کی حالت میں ہو تو اس کے لیے اپنی بیوی کا بوسہ لینے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3537 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنی کسی زوجہ محترمہ کا روزے کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ تَقْبِيلِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ وَهُوَ صَائِمٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ یہ بات جائز ہے کہ آدمی روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے

3538 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ

3537– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "لموطأ" 1/292 في الصيام: باب ما جاء في الرخصة في القبلة للصائم .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/256، والبخاري "1928" في الصوم: باب القبلة للصائم، والبيهقي 4/233، والبغوي "1750" .وأخرجه علي بن الجعد "2387"، وعبد الرزاق "7409"، والحميدي "198"، والدارمي 2/12، وابن أبي شيبة 3/59، ومسلم "1106" في الصوم: باب بيان أن القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته، وأبو يعلى "4428" و"4715" و"4734"، ولطحاوي 2/91، والبيهقي 4/233 من طرق عن هشام، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7410"، والطيالسي "1391"، والحميدي "196" و"197"، وابن أبي شيبة 3/59، وأحمد 6/39 و40 و42 و44 و101 و126 و174 و201 و216 و230 و255 و263 و266، ومسلم "1006"، وأبو داؤد "2382" و"2383" و"2384" في الصوم: باب القبلة للصائم، والترمذي "727" في الصوم: باب ما جاء في القبلة للصائم، و "729" باب ما جاء في مباشرة الصائم، وابن خزيمة "2000" و"2001" و"2002" و"2003" و"2004"، والطحاوي 2/91 و92 و93، ابن الجارود "391"، والدارقطني 2/180 و181، البيهقي 4/233، البغوي "1748" و"1749" من طرق عن عائشة .

عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث):اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ هٰذِهٖ، اُمَّ سَلَمَةَ، فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ

❁❁ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا روزہ دار شخص (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کرنا تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرلیا کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس کی خشیت رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلرَّجُلِ الصَّائِمِ اَنْ يُقَبِّلَ امْرَاَتَهٗ

روزہ دار شخص کے لیے اپنی بیوی کے بوسہ لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3539 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3540 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

3538– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم "1180" في الصيام: باب بيان أن القبلة في الصوم ليس محرمة على من لم تحرك شهوته، والبيهقي 4/234 من طريق هارون بن سعيد الأيلي عن ابن وهب، بهذا الإسناد . 3539– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني فمن رجال البخاري . شيبان: هو ابن عبد الرحمٰن المتيمي النحوي .وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 12/20 عن محمد بن سهل بن عسكر، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/12، ومسلم "1106" "69" من طريقين عن شيبان، به .وأخرجه النسائي كما في "التحفة" 12/233، والطحاوي 2/91 من طريقين عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن عروة، عن عائشة، ولم يذكر فيه عمر بن عبد العزيز . وانظر كلام المصنف بإثر الحديث "3547"

سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عروہ بن زبیر منفرد ہے

3541 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيْدَا، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ وَحْدَهَا دُوْنَ سَائِرِ اَزْوَاجِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مخصوص نہیں تھا کہ دیگر ازواج کے ساتھ نہ ہو

3542 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

3540- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/192، والبخاري "1928" في الصوم: باب القبلة للصائم، من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .

3541- إسناده قوي، جعفر بن مسافر التنيسي روى له أبو داوٗد والنسائي بن ماجه، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير يحيى بن حسان وهو التنيسي، فمن رجال البخاري .وأخرجه الطحاوي 2/92 من طريق سعيد بن أسد، عن يحيى بن حسان، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مُبَاحٌ لِمَنْ مَلَكَ اِرْبَهٗ، وَاَمِنَ مَا يَكْرَهُ مِنْ مُّتَعَقَّبِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ فعل اس شخص کے لیے مباح ہے جو اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہو اور اسے اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ وہ اس کے بعد ناپسندیدہ چیز کا مرتکب ہوگا

3543 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَنْدَوِرِيُّ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَتَقُوْلُ: اَيُّكُمْ اَمْلَكُ لِاِرْبِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ وہ فرماتی ہیں: تم میں سے کسے اپنی خواہش پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قابو حاصل ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلرَّجُلِ الصَّائِمِ تَقْبِيلَ امْرَاَتِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ وَرَائَهٗ شَيْءٌ يَكْرَهُهٗ

روزہ دار شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے جبکہ اس کے بعد وہ چیز نہ ہو جو جائز نہیں ہے

3544 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ

3542– إسناده صحيح على شرط مسلم، رحاله ثقات رجال الشيخين غير شتير بن شكل، فمن رجال مسلم. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر. وهو في "مسند أبي يعلى" 2/327. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/60، ومسلم "1107" في الصيام: باب بيان أن القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/280، والطبراني في الكبير "351"/23 و"393" من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1586"، والحميدي "287"، وأحمد 6/286، والطبراني /23 "349" و"350" من طرق عن منصور، بهزوأخرجه النسائي كما في "التحفة" 11/281، والطبراني /23 "348" من طريقين عن منصور، عن مسلم، عن مسروق، عن شتير، بِهِ. وأخرجه مسلم "1107"، وابن ماجه "1685" في الصوم: باب ما جاء في القبلة للصائم، والطبراني "393"/23، والبيهقي 4/234 من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن مسلم بن صبيح، عن شتير، بِهِ.

3543– إسناده صحيح على شرط البخاري. النفيلي: هو عبد الله بن محمد بن علي، ثقة حافظ من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أحمد 6/44، والبيهقي 4/233 من طريق يحيى القطان، ومسلم "1106" "64" في الصيام: باب بيان أن القبلة في الصوم ليست حرمة على من لم تحرك شهوته، وابن ماجه "1684" في الصيام: باب ما جاء في القبلة للصائم، من طريق علي بن مسهر، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7431" من طريق عبد الرحمٰن بن القاسم، عن القاسم بن محمد، بِهِ.

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث):اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: هَشَشْتُ، فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ صَنَعْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا عَظِيْمًا، قَالَ: وَمَا هُوَ، قُلْتُ: قَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ، قُلْتُ: اِذًا لَا يَضُرُّ، قَالَ: فَفِيمَ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے مزاج میں شوخی آئی' تو میں نے روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: آج میں نے ایک بڑا جرم کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا۔ میں نے جواب دیا: میں نے روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تم پانی کی کلی کرلو ('تو روزے کو کیا ہوگا) میں نے جواب دیا: اس صورت میں کوئی نقصان نہیں ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس صورت میں کیسے ہوا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مُبَاحٌ لِلْمَرْءِ فِيْ صَوْمِ الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فرض روزے اور نفل روزے دونوں حالتوں میں آدمی کے لیے یہ فعل کرنا مباح ہے

3545 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ؟، قَالَتْ عَائِشَةُ: فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ، فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ عَائِشَةَ نَفْسِهَا، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّتِهِ اَنَّ مَعْمَرًا، قَالَ: عَنِ

3544– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن سعيد فمن رجال مسلم . وأخرجه الدارمي 2/13، والحاكم 1/431، والبيهقي 4/218 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 1/21، وابن أبي شيبة 3/60– 61، وأبو داوُد "2385" في الصوم: باب القبلة للصائم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/17، والبيهقي 4/261 من طرق عن الليث، بِهِ .

3545– حديث صحيح . ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7408" .وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 12/368 من طريق يزيد بن زريع، عن معمر، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي كذلك من طريق عقيل، عن الزهري، بِهِ .وأخرجه النسائي كما في "التحفة" 12/351 من طريقين عن ابن وهب، عن ابن أبي ذئب، عن صالح بن أبي حسان وابن شهاب الزهري، عن أبي سلمة، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/241 و252، والنسائي كما في "التحفة" 12/373–374، والطحاوي 2/91 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، بِهِ . وانظر "3537"

الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ؟، فَمَرَّةً اَدَّى الْخَبَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَاُخْرَى اَدَّى الْخَبَرَ عَنْهَا نَفْسِهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: فرض روزے میں یا نفلی روزے میں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہر ایک میں فرض میں بھی اور نفلی میں بھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ روایت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے۔ انہوں نے یہ روایت خود سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی سنی ہے۔ اور اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے: معمر نے یہ بات بیان کی ہے یہ روایت زہری کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا فرض کے بارے میں یا نفل کے بارے میں؟ تو انہوں نے ایک مرتبہ یہ روایت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر دی اور دوسری مرتبہ یہ روایت براہ راست سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کر دی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ تَقْبِيلَ الصَّائِمِ امْرَاَتَهُ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ روزہ دار شخص کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز نہیں ہے

3546 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْمِسُ مِنْ وَجْهِي مِنْ شَيْءٍ وَّاَنَا صَائِمَةٌ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں نے روزہ رکھا ہوتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے چہرے کے کسی حصے کو چھوتے نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الَّذِي يُضَادُّ خَبَرَ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الظَّاهِرِ

3546- سنده قوى، محمد بن الأشعث وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقى رجاله ثقات .وأخرجه بلفظ "لا يمتنع" ابن أبى شيبة 3/60، وأحمد 6/213، ومن طريقه النسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 12/296 عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/213، والنسائى من طريق يحيى ب زكريا بن أبى زائدة، عن أبيه، عن صالح الأسدى، عن الشعبى، بِهِ .

اس روایت کا تذکرہ جو محمد بن اشعث کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کی بظاہر مخالف ہے

3547 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضْحَكُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلَكُ النَّاسِ لِاِرْبِهِ، وَكَانَ يُقَبِّلُ نِسَائَهُ اِذَا كَانَ صَائِمًا، اَرَادَ بِهِ التَّعْلِيمَ اَنَّ مِثْلَ هٰذَا الْفِعْلِ مِمَّنْ يَّمْلِكُ اِرْبَهُ وَهُوَ صَائِمٌ جَائِزٌ، وَكَانَ يَتَنَكَّبُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ مِثْلِهِ اِذَا كَانَتْ هِيَ صَائِمَةٌ، عِلْمًا مِنْهُ بِمَا رُكِّبَ فِي النِّسَاءِ مِنَ الضَّعْفِ عِنْدَ الْاَسْبَابِ الَّتِي تَرِدُ عَلَيْهِنَّ، فَكَانَ يُبْقِي عَلَيْهِنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ اِذَا كُنَّ بِتِلْكَ الْحَالَةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌ اَوْ تَهَاتُرٌ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے پھر وہ مسکرادیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔ اس کے باوجود آپ روزے کی حالت میں اپنی ازواج کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اس کے ذریعے اس بات کی تعلیم دینا مراد ہے کہ جو شخص اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہو۔ اس کے لئے روزے کی حالت میں ایسا فعل کرنا جائز ہے'' البتہ جب آپ کی ازواج نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نوعیت کے کسی فعل کو کرنے سے اجتناب کیا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ یہ بات جانتے تھے کہ خواتین کے لئے اس نوعیت کی صورت حال میں خود پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کو ترک کر کے ان کی حالت کو باقی رہنے دیتے تھے۔ جب وہ اس حالت میں ہوتی تھیں اس صورت میں ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

3547- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر "3537" .

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

باب: مسافر شخص کا روزہ رکھنا

3548 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عَامِرٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِنَسَا، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الرَّافِقِيُّ بِالرَّقَّةِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْفِرْيَابِيُّ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى بْنِ اَبِي حَنْظَلَةَ السَّاحِلِيُّ بِصَيْدَا فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى وَهٰذَا حَدِيْثُهُ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا جائز نہیں ہے

3549 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ، حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ،

3548- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن المصفى، فقد روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، ووثقه مسلمة بن القاسم، وقال أبو حاتم: صدوق وقال النسائي: صالح، وقال الذهبي في "الكاشف": ثقة . وأخرجه ابن ماجه "1665" في الصيام: باب ما جاء في الإفطار في السفر، والطحاوي 2/62، والطبراني "13387" و"13403" من طريق محمد بن المصفى، بهذا الإسناد .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 2/109: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات .وأخرجه الطبراني "13618" من طريق رواد بن الجراح "وقد اختلط" عن الأوزاعي، عن عطاء، عن ابن عمر .

وَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ: اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ، اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ، اِنَّمَا اَطْلَقَ عَلَيْهِمْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ بِتَرْكِهِمُ الْاَمْرَ الَّذِي اَمَرَهُمْ بِهِ، وَهُوَ الْاِفْطَارُ، لَا اَنَّهُمْ صَارُوا عُصَاةً بِصَوْمِهِمْ فِي السَّفَرِ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے لئے روانہ ہوئے جب آپ کراع الغمیم پہنچے لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا آپ نے اسے بلند کیا' یہاں تک کہ لوگ جب آپ کی طرف دیکھنے لگے' تو آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کی گئی بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں وہ نافرمان لوگ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ لوگ نافرمان ہیں'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یہ حکم دیا تھا تو انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا تھا اور وہ حکم روزے کو ختم کرنے کا تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ لوگ سفر کے دوران روزہ رکھنے کی وجہ سے نافرمان ہو گئے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَمَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِفْطَارِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا تھا

3550 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَهَرٍ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ، وَالنَّاسُ صِيَامٌ، فَقَالَ: اشْرَبُوْا، فَجَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اشْرَبُوْا، فَاِنِّي رَاكِبٌ وَاِنِّي اَيْسَرُكُمْ، وَاَنْتُمْ مُشَاةٌ،

3549- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم "2707" من طريق أبي يعلى بأطول مما هنا . عبد الوهاب: هو ابن عبد الحميد الثقفي، وجعفر: هو ابن محمد بن علي الصادق الإمام . وهو في "صحيح بن خزيمة" "2019" .وأخرجه مسلم "1114" في الصيام: باب جواز الفطر والصوم في شهر رمضان، عن محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 1/270، والحميدي "1289" عن سفيان، والشافعي 1/268، و269-270، ومسلم "1114" "91"، والترمذي "710" في الصوم: باب في كراهية الصوم في السفر، والبيهقي 4/241 و246 من طريق الدراوردي، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، والطحاوي 2/65 من طريق ابن الهاد، والطيالسي "1667" عن وهيب، أربعتهم عن جعفر بن محمد، به .

3550- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة-وهو المنذر بن مالك بن قطعة- فمن رجال مسلم، وعبد الله وهو ابن المبارك روى عن الجريري قبل الاختلاط .وأخرجه أحمد 3/21 عن يزيد بن هارون، عن الجريري، بهذا الإسناد . وانظر "3556" .

فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، فَحَوَّلَ وَرِكَهُ فَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارانی پانی کی نہر کے پاس ہم سے فرمایا: آپ اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے اور لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ پانی پی لو۔ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پانی پی لو' کیونکہ میں' تو سوار ہوں میں تم سے زیادہ آسان حالت میں ہوں تم لوگ پیدل چل رہے ہو لوگ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہلو کو حرکت دی۔ آپ نے پانی پیا' تو لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّ الصَّائِمَ فِي السَّفَرِ يَكُونُ عَاصِيًا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ سفر کے دوران روزہ رکھنے والا شخص گناہ گار ہوتا ہے

3551 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ، وَاَنَّهُ صَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، وَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، قَالَ: اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُصَاةَ بِتَرْكِهِمُ الْاَمْرَ الَّذِي اَمَرَهُمْ بِالْاِفْطَارِ فِي السَّفَرِ لِيَقْوَوْا بِهِ، لَا اَنَّهُمْ عُصَاةٌ بِصَوْمِهِمْ فِي السَّفَرِ، اِذِ الصَّوْمُ وَالْاِفْطَارُ فِي السَّفَرِ جَمِيعًا طَلْقٌ مُبَاحٌ

❀❀ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے۔ کراع الغمیم پہنچنے تک آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا اسے بلند کیا لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے' تو آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کی گئی بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نافرمان کا نام اس لئے دیا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر کے دوران انہیں روزہ ختم کرنے کا حکم دیا تھا۔ تو انہوں نے اس حکم پر عمل نہیں کیا تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ لوگ سفر کے

3551- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله "3549" .

دوران روزہ رکھنے کی وجہ سے نافرمان ہو گئے کیونکہ سفر کے دوران روزہ رکھنا یا نہ رکھنا دونوں مطلق طور پر مباح ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَرِهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران روزہ رکھنے کو ناپسندیدہ قرار دیا

3552 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ، وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: رَجُلٌ صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُوْمُوا فِي السَّفَرِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے گرد لوگ اکٹھے تھے اور اس پر سایہ کیا جا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا: اس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بات نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ اِنَّمَا كُرِهَ مَخَافَةَ اَنْ يَّضْعُفَ الْمَرْءُ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ اسْتِعْمَالُهُ ضِدًّا لِلْبِرِّ

3552- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ومحمد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد كما سيأتي عند المصنف "3554"، وهو ثقة معروف أخرج له الستة، وبعضهم ينسبه لجده لأمه فيقول: مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زرارة كما في رواية المصنف هذه، وسعد بن زرارة، أخوه أسعد بن زرارة صحابيان معروفان أنصاريان من بني النجار . ومحمد بن عمرو بن الحسن: هو ابن علي بن أبي طالب .وأخرجه أحمد 3/299، وابن خزيمة (2017)، والطبري في "جامع البيان" "2892" من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد، وقالوا: مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زرارة .وأخرجه الطيالسي "1721"، وأحمد 3/319 و 399، وابن أبي شيبة 3/14، والدارمي 2/9، والبخاري "1946" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لمن ظُلِّل عليه واشتد الحر "ليس من البر الصوم في السفر"، ومسلم "1115" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في رمضان للمسافر في غير معصية، وأبوداوٗد "2407" في الصوم: باب اختيار الفطر، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، والطحاوي 2/62، وابن الجارود "399"، والبيهقي 4/242 و 242-243، والبغوي "1764" من طرق عن شعبة، به . وأخرجه النسائي 4/176، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن جابر . وأخرجه النسائي 4/176 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن رجل، عن جابر . وأخرجه النسائي 4/176، والطحاوي 2/62-63 من طريقين عن يحيى، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان، عن جابر . قال المزي في "الأطراف" 2/270: وهذا وهم من النسائي رحمه الله، حيث ظن أن محمد بن عبد الرحمٰن الذي روى عنه شعبة هو ابن ثوبان، وإنما هو ابن سعد بن زرارة الأنصاري، نسبه غير واحد في هذا الحديث عن شعبة، وأما ثوبان فلم يسمع من شعبة ولا لقيه . ونقل ابن أبي حاتم في "العلل" 1/247 عن أبيه بأن من قال فيه: عن عبد الرحمٰن بن ثوبان فقد وهم، وإنما هو ابن عبد الرحمٰن بن سعد . وانظر "الفتح" 4/185 .

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھنے کو

اس لیے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ آدمی کمزور ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے کہ یہ عمل نیکی کے برخلاف ہو

3553 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةِ تَبُوكَ، وَكَانَتْ تُدْعَى غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ، فَبَيْنَمَا نَسِيرُ بَعْدَمَا اَضْحَى النَّهَارُ، فَإِذَا هُوَ بِجَمَاعَةٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ صَامَ فَجَهَدَهُ الصَّوْمُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ اس غزوہ کو غربت کی جنگ کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ ابھی ہم دن چڑھنے کے بعد چل رہے تھے ایک جگہ کچھ لوگ ملے جو ایک درخت کے سائے کے نیچے جمع تھے۔ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے تو اس کا روزہ اس کے لئے دشواری پیدا کر رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3554 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، وَرَاَى نَاسًا مُجْتَمِعِينَ عَلٰى رَجُلٍ، فَسَاَلَ، فَقَالُوْا: رَجُلٌ جَهَدَهُ الصَّوْمُ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کے دوران کچھ لوگوں کو ایک شخص کے پاس

3553– رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمارة بن غزية فمن رجال مسلم، وأشار الحافظ ابن حجر في "النكت الظراف" 2/270–271 إلى رواية المصنف هذه، فقال: وقد أخرجه ابن حبان في "صحيحه" من طريق بشر بن المفضل، عن عمارة بن غزية، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن زرارة . انظر ما بعده .

3554– رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه النسائي 4/175 في الصيام: باب العلة التي من أجلها قيل ذلك، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/352 من طريق بكر بن مضر، بِه .

اکٹھے دیکھا آپ نے اس بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: اس شخص کے لئے رزوہ رکھنا دشواری کا باعث ہورہا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُفْطِرَ لِعِلَّةٍ تَعْتَرِيهِ

مسافر شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی علت (یعنی بیماری) کے لاحق ہونے کی وجہ سے روزے کو ختم کردے

3555 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ، قَالَ: فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْاَحْدَثَ، فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں روانہ ہوئے۔ آپ نے کدید پہنچنے تک روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب آپ کے بعد والے عمل کی پیروی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُسَافِرِ الْمَاشِي اَوِ الضَّعِيفِ بِالْإِفْطَارِ

پیدل چلنے والے مسافر یا کمزور شخص کو (سفر کے دوران) روزہ ختم کردینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3556 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَهَرٍ مِنْ مَاءٍ وَّهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ، وَالنَّاسُ صِيَامٌ،

3555- إسناده صحيح، يزيد بن موهب: روى له أبو داؤد والنسائى وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه البخارى "4275" فى المغازى: باب غزوة الفتح فى رمضان، ومسلم "1113" فى الصوم: باب جواز الصوم والفطر فى شهر رمضان للمسافر، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7762"، والطيالسى "2716"، والحميدى "514"، وابن أبى شيبة 3/15، وأحمد 1/219 و334، والبخارى "2954" فى الجهاد: باب الخروج فى رمضان، و"4276" فى المغازين ومسلم "1113"، والنسائى 4/189 فى الصيام: باب الرخصة للمسافر أن يصوم بعضاً ويفطر بعضاً، وابن خزيمة "2035"، الطحاوى 2/64، والبيهقى 4/240- 241 و 246 من طرق عن الزهرى، به .

3556- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "3550" . خالد: هو ابن عبد الله الواسطى الطحان، وهو ممن روى عن الجريرى قبل الاختلاط .

وَالْمُشَاةُ كَثِيرٌ، فَقَالَ: اشْرَبُوا، فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اشْرَبُوا، فَاِنِّي آمُرُكُمْ، فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، فَحَوَّلَ وَرِكَهُ فَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر پانی کی نہر کے پاس سے ہوا۔ آپ اپنے خچر پر سوار تھے۔ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ پیدل چلنے والے لوگ بہت زیادہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ پانی پی لو۔ لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ پانی پی لو۔ میں تمہیں حکم دے رہا ہوں۔ لوگ پھر آپ کی طرف دیکھنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہلو کو حرکت دی (اور آگے بڑھ کر) پانی پی لیا' تو لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْءِ فِي السَّفَرِ اِذَا عَلِمَ اَنَّهُ يُضْعِفُهُ حَتّٰى يَصِيرَ كَلًّا عَلٰى اَصْحَابِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی سفر کے دوران روزہ رکھے جبکہ اسے یہ علم ہو کہ وہ کمزور ہو جائے گا یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کے لیے بوجھ بن جائے گا

3557 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَقَالَ لِاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ: كُلَا، فَقَالَا: اِنَّا صَائِمَانِ، فَقَالَ: ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمَا، اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمَا، ادْنُوَا فَكُلَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يُرِيْدُ بِهِ: كَاَنِّي بِكُمَا وَقَدِ احْتَجْتُمَا اِلَى النَّاسِ مِنَ الضَّعْفِ اِلٰى اَنْ تَقُوْلُوْا: ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمَا، اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مرالظہر ان کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دونوں بھی کھاؤ۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ان دونوں ساتھیوں کا سامان لدواؤ' ان دونوں کے کام کاج کرو (پھران دونوں سے فرمایا:) تم دونوں آگے ہو اور کھانا کھاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ کمزوری کی

3557- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داوُد الحفرى واسمه عمر بن سعد بن عبيد فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 2/336، وابن أبي شيبة 3/15، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 11/75، وابن خزيمة "2031" والحاكم 1/433، والبيهقي 4/246 من طرق عن أبي داوُد الحفرى، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه! .وأخرجه النسائي 4/178 من طريق الأوزاعي . وعلي، كلاهما عن يحيى، عن أبي سلمة مرسلاً .قوله: "ارحلوا" أي: ضعوا لهما الرحل على البعير .

وجہ سے تمہیں لوگوں کی ضرورت ہوگی۔ یہاں تک کہ تمہیں یہ کہنا پڑے گا کہ اپنے دو ساتھیوں کے لئے پالان رکھو اور اپنے دونوں ساتھیوں کے لئے کام کرو۔

ذِكْرُ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنِ الصَّائِمِ الْمُسَافِرِ اِذَا وَجَدَ قُوَّةَ الْمُفْطِرِ الْمُسَافِرِ اِذَا ضَعُفَ عَنْهُ

سفر کے دوران روزہ رکھنے والے اس شخص سے حرج کے ساقط ہونے کا تذکرہ

جب وہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے شخص کی سی قوت محسوس کرے (جس دوسرے شخص نے) کمزوری کی وجہ سے (سفر کے دوران روزہ ختم کر دیا تھا)

3558 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَهُوَ حَسَنٌ، وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَهُوَ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں ایک جنگ میں شرکت کے لئے گئے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو روزہ دار شخص کو روزہ نہ رکھنے والے پر اور روزہ نہ رکھنے والے کو روزہ دار شخص پر کوئی اعتراض نہیں تھا وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جس شخص میں قوت ہو اور وہ روزہ رکھ لے' تو یہ بہتر ہے اور جو شخص کمزور ہو اور اگر وہ روزہ نہ رکھے' تو یہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَعْضَ الْمُسَافِرِينَ اِذَا اَفْطَرُوا قَدْ يَكُونُونَ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضِ الصُّوَّامِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

3558- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يزيد بن زريع روى عن الجريرى قبل الاختلاط . وأخرجه الترمذى "713" فى الصوم: باب ما جاء فى الرخصة فى السفر، عن نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد . وقال: هذا حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد 3/12، ومسلم "1116" "96" فى الصيام: باب جواز الصوم والفطر فى رمضان، والنسائى 4/188 فى الصوم: باب ذكر الاختلاف على أبى نضرة، وابن خزيمة "2030"، والبيهقى 4/245 من طرق عن الجريرى، بِهِ . وأحمد 3/50، وابن أبى شيبة 3/17، ومسلم "1116" "95" و"1117"، والترمذى "712"، والنسائى 4/188 و189، وابن خزيمة "3029" والبيهقى 4/244 من طرق عن أبى نضرة، بِهِ . وأخرجه مطولاً مسلم "1120"، وأبو داؤد "2406" فى الصوم: باب الصوم فى السفر، وابن خزيمة "2038"، والبيهقى 4/242 من طريقين عن قزعة، عن أبى سعيد الخدرى . وانظر "3562" .

36
36

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض مسافر جب روزہ نہیں رکھتے تو وہ بعض حالتوں میں بعض روزہ دار (مسافروں) سے افضل ہوتے ہیں

3559 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ، فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، وَنَزَلْنَا مَنْزِلًا يَوْمًا حَارًّا شَدِيْدَ الْحَرِّ، فَمِنَّا مَنْ يَّتَّقِى الشَّمْسَ بِيَدِهٖ، وَاَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ كِسَاءٍ يَسْتَظِلُّ بِهِ الصَّائِمُوْنَ، وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ الْاَبْنِيَةَ وَيُصْلِحُوْنَ الرِّكَائِبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا۔ ایک شدید گرم دن میں ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچ رہا تھا اور اس دن زیادہ سایہ اس شخص کے پاس تھا جو چادر والا تھا اور اسکے ذریعے روزہ دار لوگوں نے سایہ کیا ہوا تھا اور جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا وہ اٹھے انہوں نے خیمے وغیرہ لگائے اور سواریاں وغیرہ بٹھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج وہ لوگ اجر لے گئے ہیں جنہوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ اِذَا كَانَ مُسَافِرًا فِى الصَّوْمِ وَالْاِفْطَارِ مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ جب وہ سفر کر رہا ہو تو وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے

3560 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ، فَقَالَ: اَنْتَ بِالْخِيَارِ، اِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

3559- إسناده صحيح، سلم بن جنادة روى له الترمذى وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . أبو معاوية: هو محمد ب خازم الضرير . وأخرجه ابن خزيمة "2033" عن سلم بن جنادة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 3/14، ومسلم "1119" "100" فى الصيام: باب أجر المفطر فى السفر إذا تولى العمل، والنسائى 4/182 فى الصيام: باب فضل الإفطار فى السفر على الصيام، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 2/68 من طريق أبى معاوية، به . وأخرجه البخارى "2890" فى الجهاد: باب فضل الخدمة فى الغزو، من طريق إسماعيل بن زكريا ومسلم "1119" "101"، وابن خزيمة "2032" من طريق حفص بن غياث، كلاهما عن عاصم، به .

🌸🌸 سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اختیار ہے اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّوْمَ وَالْاِفْطَارِ جَمِيْعًا فِي السَّفَرِ طَلْقٌ مُبَاحٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سفر کے دوران روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا دونوں مطلق طور پر مباح ہیں

3561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ، وَصَامَ صَائِمُنَا، وَاَفْطَرَ مُفْطِرُنَا، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

🌸🌸 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان میں سفر کر رہے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو روزہ دار نے روزہ نہ رکھنے والے پر اور روزہ نہ رکھنے والے نے روزہ دار پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

3560– إسناده صحيح، محمد بن الحسن بن تسنيم روى له أبو داوُد وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2028" .وأخرجه أحمد 6/46و 193 و 202و 207، وابن أبي شيبة 3/16، والدارمي 2/8–9، والبخاري "1942" و"1943" في الصوم: باب الصوم في السفر والإفطار، ومسلم "1121" في الصيام: باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، وأبو داوُد "2402" في الصوم: باب الصوم في السفر، والترمذي "711" في الصوم: باب مَا جاء في الرخصة في السفر، والنسائي 4/187– 188 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على هشام بن عروة فيه، وابن ماجه "1662" في الصيام: باب ما جاء في الصوم في السفر، وابن خزيمة "2028"، وابن الجارود "397" والطبري "2889" والطحاوي 2/69، والطبراني 2/69، والطبراني "2963"و "2964" و"2965" و"2967" و 2968"و "2969" و"2970" و "2971" و"2972" و"2973" و"2974" و"2975" و"2976" و"2977"، والبيهقي 4/243، والبغوي "1760" من طرق عن هشام، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 1/295 في الصيام: باب ما جاء في الصيام في السفر، والطبري "2890" من طريق هشام بن عروة، عن أبيه أن حمزة بن عمرو الأسلمي قال . . . قال ابن عبد البر: هكذا قال يحيى، وقال سائر أصحاب مالك: عن هشام عن أبيه عن عائشة أن حمزة، وكذلك رواه الجماعة عن هشام . . . انظر "تنوير الحوالك" 1/276 .وأخرجه النسائي 4/187، والطبراني "2962" من طريق عبد الرحيم بن سليمان الرازي، والطبراني "2961" من طريق عبد العزيز الدراوردي، كلاهما عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، عن حمزة بن عمرو أنه قال . . .وانظر "3567" .

3561– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مالك 1/295 في الصيام: باب ما جاء في الصيام في السفر، عن حميد، بهذا الإسناد .ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1947" في الصوم: باب لم يعب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بعضهم بعضاً في الصوم والإفطار، والطحاوي 2/68، والبيهقي 4/244، والبغوي "1761" .وأخرجه مسلم "1118" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية إذا كان سفره مرحلتين فأكثر، وأبو داوُد "2405" في الصوم: باب الصوم في السفر، والبيهقي 4/244 من طرق عن حميد، به .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّوْمَ وَالْإِفْطَارَ فِي السَّفَرِ جَمِيعًا طَلْقٌ مُبَاحٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا دونوں مطلق طور پر مباح ہیں

3562 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ حِينَ فَتَحَ مَكَّةَ، فَصَامَ صَائِمُونَ، وَاَفْطَرَ مُفْطِرُونَ، فَلَمْ يَعِبْ هَؤُلَاءِ عَلَى هَؤُلَاءِ، وَلَا هَؤُلَاءِ عَلَى هَؤُلَاءِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ (رمضان کی) سترہ تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے یہ اس موقع کی بات ہے جب مکہ فتح ہوا تھا' تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو انہیں ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور انہیں ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔

ذِكْرُ جَوَازِ اِفْطَارِ الْمَرْءِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ

رمضان کے مہینے میں سفر کے دوران آدمی کے لیے روزہ نہ رکھنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3563 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ وَاَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ، وَكَانُوا يَاْخُذُونَ بِالْاَحْدَثِ، فَالْاَحْدَثِ مِنْ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں روانہ ہوئے۔ آپ نے کدید پہنچنے تک روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا اور آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی روزہ ختم کر دیا' تو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں پیش آنے والے معاملے کو اختیار کیا کرتے تھے۔

3562- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو خليفة: هو الفضل بن الحباب، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة .وأخرجه مسلم "1116" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، والطحاوي 2/68 من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "2157"، وابن أبي شيبة 3/17، وأحمد 3/45 و74، ومسلم "1116" "93" و"94"، والطحاوي 2/68 من طرق عن قتادة . به . وانظر "3558" .

3563- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/294 في الصيام: باب ما جاء في الصيام في السفر .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/271، والدارمي 2/9، والبخاري "1944" في الصوم: باب إذا صام أياماً من رمضان ثم سافر، والطحاوي 2/64، والبيهقي 4/240، والبغوي 4/240 . وانظر "3555" و"3564" و"3566" .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُفْطِرَ فِيْ سَفَرِهٖ صِيَامَ الْفَرِيضَةِ عَلَيْهِ

مسافر کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سفر کے دوران فرض روزے کو نہ رکھے

3564 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ، قَالَ: وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ، فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں روانہ ہوئے کدید پہنچنے تک آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے بعد میں پیش آنے والے معاملے کی پیروی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَفْطَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ السَّفَرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران روزہ ختم کر دیا تھا

3565 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِيْ رَمَضَانَ، فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَجَعَلَتْ نَاقَتُهُ تَهِيْمُ بِهٖ تَحْتَ ظِلَالِ الشَّجَرِ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ فَاَفْطَرَ، ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهٖ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ شَرِبَ شَرِبُوْا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کے لئے روزہ رکھنا دشواری کا باعث ہو گیا۔ اس کی اونٹنی اسے لے کر ایک درخت کے سائے میں چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا' تو آپ نے اسے روزہ ختم کرنے کا حکم دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا آپ نے اسے اپنے ہاتھ میں لیا جب لوگوں نے آپ کو دیکھ لیا کہ آپ نے پانی پی لیا ہے تو لوگوں نے بھی پانی پی لیا' (اور روزہ ختم کر دیا)

3564- إسناد صحيح، وهو مكرر الحديث "3555" .

3565- حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم . وهو في "مسند أبي يعلى" "1780" .وأخرجه الطحاوي 2/65 من طريق روح، والحاكم 1/433 من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي . وانظر "3549" و "3551" و "3552" و "3553" و "3554" .

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ اَبُوْ زَيْدٍ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ، فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی منگوایا۔ آپ نے اپنے دست مبارک کو بلند کیا' تا کہ لوگ آپ کو دیکھ لیں پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا اور مکہ تشریف لانے تک (آپ نے روزہ نہیں رکھا) یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر کے دوران) روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا' تو جو شخص چاہے وہ (سفر کے دوران) روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْاِفْطَارِ فِي السَّفَرِ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا اَمْرُ حَتْمٍ مُتَعَرٍّ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کا حکم ہونا ایک مباح حکم ہے یہ لازمی حکم نہیں ہے

3567 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو

3566- إسناد صحيح، عبد الواحد بن غياث روى له أبو داؤد، وقد وثقه المؤلف والخطيب، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 1/291، والبخاري "1948" في الصوم: باب من أفطر في السفر ليراه الناس، وأبو داؤد "2404" في الصوم: باب الصوم في السفر، من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/259 و 325، والبخاري "4279" في المغازي: باب غزوة الفتح في رمضان، ومسلم "1113" "88" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، والنسائي 4/184 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور، والطبراني "10945"، وابن خزيمة "2036"، والطحاوي 2/67، والبيهقي 4/243 من طرق عن منصور، به .وأخرجه مسلم "1113" "89" من طريق عبد الكريم، عن طاووس، به .وأخرجه ابن ماجه "1661" في الصيام: باب ما جاء في الصوم في السفر، من طريق مجاهد، عن ابن عباس مختصرا . وانظر "3555" و "3563" و "3564" .

الْاَسْلَمِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّـهُ قَـالَ: يَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ، اَجِدُ لِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ، فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

توضیح مصنف:قَـالَ اَبُـوْ حَـاتِـمٍ رَحْـمَةُ الـلّٰـهِ عَـلَيْـهِ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَاَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو، وَلَفْظَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ

❁❁ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے اندر سفر کے دوران روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں' تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا (اگر میں روزہ رکھ لوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی رخصت ہے' جو اسے اختیار کر لیتا ہے' تو یہ اچھا ہے اور جو شخص روزہ رکھنے کو پسند کرتا ہے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): عروہ بن زبیر نے یہ روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے اور ابومراوح نے یہ روایت حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنی ہے' تو ان دونوں کے الفاظ مختلف ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِفْطَارَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا روزے رکھنے پر فضیلت رکھتا ہے

3568 - (سند حدیث):اَخْبَـرَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَـالَ: حَـدَّثَـنَـا عَبْـدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3567– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الأسود: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، وأبو مرواح: هو الغفاري .وأخرجه مسلم "1121" "107" في الصيام: باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، والنسائي 4/186–187 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه، وابن خزيمة "2026"، والطبراني "2980"، والبيهقي 4/243، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري في "جامع البيان" "2891"، والطحاوي 2/71 من طريق حيوة، عن أبي الأسود، به .وأخرجه النسائي 4/186 من طريق سليمان بن يسار، عن أبي مرواح، به .وأخرجه الطيالسي "1175"، وأحمد 3/494، والنسائي 4/185 و 186، والطحاوي 2/69، والطبراني "2982" و "2983" و "2984" و"2985 و "2986" من طريق سليمان بن يسار، والنسائي 4/185–186، والطبراني "2988" من طريق أبي سلمة، والنسائي 4/186، من طريق حنظلة بن علي، والنسائي 4/187، والطبراني "2966" و "2978" و "2979" و "2980" من طريق عروة، والطبراني "2995"، وأبو داوُد "2403" في الصوم في السفر، والحاكم 1/433 من طريق محمد بن حمزة بن عمرو، خمستهم عن حمزة بن عمرو الأسلمي .

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهُ، كَمَا يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى عَزَائِمُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصت پر عمل کیا جائے جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی لازم کردہ چیز پر عمل کیا جائے''۔

3568- إسناده قوي، وتقدم برقم "2742" .3569- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "1147" في الصيام: باب قضاء الصيام عن الميت، وأبو دود "2400" في الصوم: باب فيمن مات وعليه صيام، و "3311" في الأيمان والنذور: باب ما جاء فيمن مات وعليه صيام صام عنه وليه، والبيهقي 4/255 و6/279، والدارقطني 2/195 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "1952"، والدارقطني 2/195، والبغوي "1773" من طريق مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، بِهِ . وأخرجه أحمد 6/69، والبيهقي 4/255، والدارقطني 194/2- 195 من طريقين عن عبيد الله بن أبي جعفر، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/69 من طريق يزيد، عن عروة، بِهِ .

بَابُ الصِّيَامِ عَنِ الْغَيْرِ

باب: دوسرے شخص کی طرف سے روزہ رکھنا

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّوْمَ لَا يَجُوْزُ مِنْ اَحَدٍ عَنْ اَحَدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ کسی ایک شخص کا کسی دوسرے شخص کی طرف سے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے

3569 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے رکھنا لازم ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ صَوْمِ اَحَدٍ عَنْ اَحَدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے کسی ایک شخص کے کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

3570 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِيُّ، بِالْكَرْخِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بہن کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس پر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا لازم تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری بہن کے ذمے قرض ہوتا' تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اُسے ادا کیا جائے)

3570– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدي، والحكم: هو ابن عتيبة . وأخرجه مسلم "1148" "155" في الصيام: باب قضاء عن الميت، والترمذي "716" في الصوم: باب ما جاء في الصوم عن الميت، وابن ماجه "1758" في الصيام: باب من مات وعليه صيام من نذر، والبيهقي 4/255، والدارقطني 2/195، والبغوي "1774" من طريق أبي سعيد الأشج عبد الله بن سعيد الكندي، بهذا الإسناد، وليس في سند الترمذي والبغوي "الجكم بن عتيبة" . وأخرجه أحمد 1/258، والبخاري "1953"، ومسلم "1148" "155"، والترمذي "717"، والطبراني "12330"، والدارقطني 2/195و196 من طريقين عن زائدة عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فذكره . قال الأعمش: فقال الحكم وسلمة بن كهيل جميعاً ونحن جلوس حين حدث مسلم بهذا الحديث، فقالا: سمعنا مجاهداً يذكر هذا عن ابن عباس . وأخرجه أحمد 1/224و 227 و362، ومسلم "1158" "154"، وأبو داوُد "3310" في الأيمان: باب ما جاء فيمن مات وعليه صيام صام عنه وليه، والطبراني "12331"، والبيهقي 4/255 و6/279– 280 من طرق عن الأعمش، عن مسلم البطين، عن سعيد بن جبير .وأخرجه الطيالسي "2630"، وأحمد 1/338، والنسائي 7/20 في الأيمان: باب من نذر أن يصوم ثم مات قبل أن يصوم، والطبراني "12329"، والبيهقي 4/255 من طريق شعبة، عن الأعمش، عن مسلم البطين، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: ركبت امرأة البحر، فنذرت أن تصوم شهراً، فماتت قبل أن تصوم، فأتت أختها النبي صلى الله عليه وسلم وذكرت ذلك له، فأمرها أن تصوم شهراً عنها .وأخرجه باللفظ السالف أحمد 1/116، وأبو دادو "3308" في الأيمان: باب في قضاء النذر عن الميت، والبيهقي 4/256 من طريق أبي بشر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرجه البخاري "1953" تعليقاً عن عبيد الله بن عمرو، عن زيد بن أبي أنيسة، عن الحكم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، ووصله مسلم "1148" ط"156"، والبيهقي 4/255– 256 من طرق عن زكريا بن عدي، عن عبيد الله بن عمرو .وعلقه البخاري "1953" من طريق أبي حريز، عن عكرمة، عن ابن عباس، ووصله البيهقي 4/256 من طريق الحسن بن سفيان، حدثنا محمد بن عبد الأعلى، حديثا المعتمر عن الفضيل، عن أبي حريز .

بَابُ الصَّوْمِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ

باب: وہ روزہ جس سے منع کیا گیا ہے

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ حَمْلِ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهِ مِنَ الصِّيَامِ مَا عَسٰى يَضْعُفُ عَنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنے ذمے ایسے روزے لازم کرلے جو اسے کمزور کردیں

3571 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ، قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، نَمْ وَقُمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ، فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِزَوْجَتِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنِّيْ مُخَيِّرُكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَاِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشَرَةَ اَمْثَالِهَا، فَاِذَا ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ، قُلْتُ: فَمَا صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ؟، قَالَ: نِصْفُ الدَّهْرِ

3571– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمر بن عبد الواحد فقد روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة .وأخرجه أحمد 2/198، البخاري "1975" في الصوم: باب حق الجسم في الصوم، و"5199" في النكاح: باب لزوجك عليك حق، والبيهقي 4/299، طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "1974" في الصوم: باب حق الضيف في الصوم، و"6134" في الأدب: باب حق الضيف، ومسلم "1159" "182" و"183" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر، وابن خزيمة "2110"، والطحاوي 2/85 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/189 و200، الطحاوي 2/86 من طريقين عن أبي سلمة، بِهِ .وأخرجه الطيالسي "2255"، وعبد الرزاق "7863"، وأحمد 2/199، والبخاري "1153" في التهجد: باب رقم "20"، و"1977" في الصوم: باب حق الأهل في الصوم، و"1979" باب صوم داوٗد عليه السلام، و"3419" في الأنبياء: باب قوله تعالى: ﴿وَآتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوراً﴾ (النساء : من الآية 163)، ومسلم "1195"، وابن خزيمة "2109" و"2152"، والبيهقي 3/16و4/299 من طرق عن أبي العباس السائب بن فروخ الشاعر، عن عبد الله بن عمرو .وأخرجه أحمد 2/200 من طريق مطرف بن عبد الله، والبخاري "1978" باب صوم يوم وإفطار يوم، و"5052" في فضائل القرآن: باب قول المقرىء للقارىء : حسبك، من طريق مجاهد، والطحاوي 2/86 من طريق طلحة بن هلال أو هلال بن طلحة، ثلاثتهم عن عبد الله بن عمرو، بنحوه . ونظر "3638" و"3640"و "3658" و"3660" .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، لَيْسَ فِيْ خَبَرٍ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ اِفْطَارِ الْمَرْءِ لِضَيْفٍ يَنْزِلُ بِهٖ، وَزَائِرٍ يَزُوْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھ لیتے ہو اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو (رات کے وقت) تم سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو (دن کے وقت) نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو' کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر بھی حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے میں تمہیں یہ اختیار دے رہا ہوں کہ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے' تو یہ پورا مہینہ روزہ رکھنے کے مترادف ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی) قوت محسوس کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر ہفتے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے شدت کا مطالبہ کیا' تو مجھ پر شدت کی گئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سے زیادہ کی قوت پاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح روزے رکھو جس طرح اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام رکھا کرتے تھے تم اس سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں نے دریافت کیا: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کا طریقہ کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف زمانہ (یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے۔'' یہ الفاظ صرف اسی روایت میں منقول ہیں اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ گھر میں کسی مہمان یا ملاقاتی کے آنے پر آدمی کے لئے (نفلی روزے) کو ختم کرنا مباح ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَصُوْمَ الْمَرْاَةُ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو

3572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

3572– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7886" . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/316، ومسلم "1026" في الزكاة: باب ما أنفق العبد من مال مولاه، وأبو داوٗد "2458" في الصوم: باب المرأة تصوم بغير إذن زوجها، والبيهقي 4/192 و303، والبغوي "1694" .وأخرجه البخاري "5192" في النكاح: باب صوم المرأة بإذن زوجها تطوعاً، والبيهقي 7/292 من طريقين عن عبد الله، عن معمر، بِهِ . وانظر ما بعد .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب عورت کا شوہر گھر میں موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا زُجِرَتِ الْمَرْاَةُ عَنْ اَنْ تَصُوْمَ سِوٰى شَهْرِ رَمَضَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب عورت رمضان کے مہینے کے علاوہ (کوئی نفلی روزہ) رکھتی ہے

3573 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى اُمَيَّةَ، بِطَرْطُوسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِى عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا تَصُوْمَنَّ امْرَاَةٌ يَوْمًا سِوٰى شَهْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس عورت کا شوہر موجود ہو تو وہ رمضان کے علاوہ کسی بھی دن کا روزہ اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے''۔

3573- إسناده قوى، موسى بن أبى عثمان روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال سفيان: كان مؤدباً ونعم الشيخ كان، وأبوه روى عنه غير ابنه موسى منصور بن المعتمر، والمغيرة بن مقسم، ووثقه المؤلف، وروى البخارى له ولأبيه تعليقاً، وباقى رجاله ثقات . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان .وعلقه البخارى بإثر الحديث "5195" فى النكاح: باب لا تأذن المرأة فى بيت زوجها لآخر إلا بإذنه، عن أبى الزناد، عن موسى، عن أبيه، عن أبى هريرة، ووصله أحمد 2/245 و444و 476 و500، والحميدى "1016"، والدارمى 2/12، والحاكم 4/173 من طريق سفيان، عن أبى الزناد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .وأخرجه أحمد 2/245 و464، والدارمى 2/12، والترمذى "782" فى الصوم: باب ما جاء فى كراهية صوم المرأة إلا بإذن زوجها، وابن ماجه "1761" فى الصيام: باب فى المرأة تصوم بغير إذن زوجها، من طريق سفيان بن عيينة، والبخارى "5195"، ومن طريقه البغوى "1695" من طريق شعيب، كلاهما عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة . وانظر ما قبله .

فَصْلٌ فِیْ صَوْمِ الْوِصَالِ

فصل: صوم وصال کا تذکرہ

3574 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُوَاصِلُوْا، قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنِّي لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ، اِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صوم وصال نہ رکھو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں۔ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔

3575 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

3574– إسناده صحيح على شرطهما . يزيد بن زريع سمع من سعيد بن أبي عروبة قبل اختلاطه .وأخرجه أحمد 3/235، والترمذي "778" في الصوم: باب ما جاء في كراهية الوصال للصائم، عن طريق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/128 و 247 و289، وأبو يعلى "2874" و"3099" من طريق عن قتادة، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/124 و253، وابن أبي شيبة 3/82، والبخاري "7241" في التمني: باب ما يجوز من اللو، ومسلم "1104" في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصوم، وأبو يعلى "3282"، وابن خزيمة "2070"، والبيهقي 4/282، والغوى "1739" من طريق عن ثابت، عن أنس بنحوه . وانظر "3579" .

3575– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7753"، وعنه أحمد 2/281 .وأخرجه البخاري "7299" في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع، من طريق هشام، عن معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/516، والدارمي 2/8، والبخاري "1965" في الصوم: باب التنكيل لمن أكثر الوصال، و "6851" في الحدود: باب كم التعزير والأدب، ومسلم "1103" "57" في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصوم، والبيهقي 4/282 من طرق عن الزهري، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/261 من طريق أبي سلمة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق "7754"، وأحمد 2/315، والبخاري "1966"، والبيهقي 4/282، والبغوي "1736" من طريق معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/82، وأحمد 2/231 و253 و257 و345 و377 و495– 496، والبخاري "7242" في التمني: باب ما يجوز من اللو، ومسلم "1103" "58"، وابن خزيمة "2071" و"2072"، والبغوي "1738" من طرق عن أبي هريرة . قوله "كالمنكل لهم": يريد أنه عليه السلام قال لهم ذلك عقوبة، كالفاعل بهم ما يكون عبرة لغيرهم .

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا تُوَاصِلُوْا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُوَاصِلُ، فَقَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، اِنِّیْ اَبِيتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّی وَيَسْقِينِیْ، فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ، ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ، كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی' تو صومِ وصال رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔ لوگ صومِ وصال رکھنے سے باز نہیں آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن اور دو راتوں تک انہیں صومِ وصال رکھوایا۔ پھر لوگوں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر پہلی کا چاند نظر آنے میں تاخیر ہوتی' تو میں مزید تم سے یہ روزے رکھواتا' گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سرزنش کی''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) صومِ وصال سے منع کیا ہے

3576 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْبُجَيْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ، اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ، قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ فِیْ ذٰلِكَ مِثْلَكُمْ، اِنِّیْ اَبِيتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّی وَيَسْقِينِی، فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی' تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے تم صرف اتنے عمل کا خود کو پابند کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔

3576- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد بن كثير الحمصي، وهو وأبوه روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه مالك 1/301 في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصيام، ومن طريقة أحمد 2/237، والدارمي 2/7-8، والبغوي "1737" عن أبي الزناد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/244 و257 و418، والحميدي "1009"، ومسلم "1103" "58" في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصوم، وابن خزيمة "2068" من طرق عن أبي الزناد، به . وانظر ما قبله .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوِصَالَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ يُبَاحُ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالُهُ مِنَ السَّحَرِ اِلَى السَّحَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ وصال جس سے منع کیا گیا ہے آدمی کا اس پر عمل کرنا اس صورت میں مباح ہے جب وہ ایک سحری سے دوسری سحری تک ہو

3577 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، وَعُمَرُ بْنُ مَالِكٍ، وَذَكَرَ، عُمَرُ اٰخَرَ مَعَهُمَا، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ، فَقِيلَ لَهُ: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: لَسْتُمْ كَهَيْئَتِي، اِنِّي اَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي، فَاَيُّكُمْ وَاصَلَ فَمِنْ سَحَرٍ اِلَى سَحَرٍ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں آپ نے صومِ وصال رکھنے سے منع کیا' تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ بھی' تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میری مانند نہیں ہو میں رات بسر کرتا ہوں' تو مجھے کھلانے والا کھلا دیتا ہے اور پلانے والا پلا دیتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی نے صومِ وصال رکھنا ہو' تو وہ ایک صبح سے اگلی صبح تک رکھ لے۔ (یعنی ایک سحری سے اگلی سحری تک صومِ وصال رکھے' یعنی افطاری کے وقت باقاعدہ کچھ کھائے پیئے نہیں)۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی روزہ رکھتے ہوئے صومِ وصال رکھے

3578 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

3577- إسناده صحيح على شرط البخاري . أبو الربيع: هو سليمان بن داوُد بن حماد، وحيوة: هو ابن شريح، وابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد الليثي، وعبد الله بن خباب: هو الأنصاري النجاري، وعمر بن مالك المقرون بحيوة في هذا السند: روى له مسلم حديثاً واحداً مقروناً بغيره، وذكره المؤلف في "ثقاته"، وقال أبو حاتم: لا بأس به، وقال ابن يونس: كان فقيهاً ووثقه أحمد بن صالح .وأخرجه بن خزيمة "2073" من طريق ابن وهب، عن عمر بن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/8 و87، والدارمي 2/8، والبخاري "1963" في الصوم: باب الوصال، و"1967" باب الوصال إلى السحر، وأبو داوُد "2361" في الصوم: باب الوصال، والبيهقي 2/282 من طرق عن ابن الهاد، به .وأخرجه عبد الرزاق "7755"، وأحمد 3/30 و57و 59 و95، وأبو يعلى "1133" و"1407" من طريق بشر بن حرب أبي عمرو الندبي، عن أبي سعيد الخدري .

3578- إسناده قوي، مؤمل- وإن كان سيء الحفظ- قد توبع .عبد لله بن الوليد: هو ابن ميمون الأموي، وسفيان: هو الثوري، وقزعة: هو أبو الغادية البصري .وأخرجه أحمد 2/62 عن عبد الله بن الوليد، عن سفيان، بهذا الإسناد .

الْخُدْرِيّ، عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا وِصَالَ فِي الصِّيَامِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''روزے میں ملایا نہیں جاسکتا (یعنی صوم وصال نہیں رکھا جاسکتا)''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی صوم وصال رکھے

3579 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُوَاصِلُوْا، قَالُوْا: اِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ، اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْاَخْبَارَ الَّتِي فِيْهَا ذِكْرُ وَضْعِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِهِ هِيَ كُلُّهَا اَبَاطِيلُ، وَاِنَّمَا مَعْنَاهَا الْحُجَزُ لَا الْحَجَرُ، وَالْحُجَزُ طَرَفُ الْاِزَارِ، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا كَانَ يُطْعِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْقِيهِ اِذَا وَاصَلَ فَكَيْفَ يَتْرُكُهُ جَائِعًا مَعَ عَدَمِ الْوِصَالِ حَتّٰى يَحْتَاجَ اِلٰى شَدِّ حَجَرٍ عَلٰى بَطْنِهِ، وَمَا يُغْنِي الْحَجَرُ عَنِ الْجُوْعِ؟*

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ صوم وصال نہ رکھو۔لوگوں نے عرض کی: آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تمام روایات جن میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا تھا یہ تمام روایات جھوٹی ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں تہبند باندھا تھا۔اس سے مراد پتھر باندھنا نہیں اور لفظ حجز سے مراد تہبند کا سرا ہے اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو کھلا بھی دیتا تھا اور پلا بھی دیتا تھا۔اس وقت جب آپ صوم وصال رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس وقت کیسے بھوکا چھوڑ سکتا ہے جب آپ نے صوم وصال بھی نہیں رکھا تھا اور آپ کو پیٹ پر پتھر باندھنے کی ضرورت پیش آئی تھی حالانکہ پتھر بھوک کو کیا ختم کرسکتا ہے۔

3579– إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البخاري "1961" في الصوم، باب: الوصال، عن مسدد بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى "2972" عن أبي خيثمة، عن يحيى القطان، به .وأخرجه أحمد 3/173و202 و276، والدارمي 2/8، وأبو يعلى "3052" و "3215"، وابن خزيمة "2069" من طرق عن شعبة .

فَصْلٌ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ

فصل: ہمیشہ روزہ رکھنے کا تذکرہ

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ صَوْمِ الدَّهْرِ، وَإِنْ كَانَ قَوِيًّا عَلَيْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ہمیشہ روزہ رکھنے کو ترک کرے اگرچہ وہ اس کی قوت رکھتا ہو

3580 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا اِلَّا رَمَضَانَ، وَلَا اَفْطَرَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ، وَمَا كَانَ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَصُوْمُ فِيْ شَعْبَانَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں پورا مہینہ روزے نہیں رکھے اور نہ ہی کبھی کسی مہینے میں پورا مہینہ روزے چھوڑے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے زیادہ روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے۔

3581 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

3580– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير عبد الله بن معاوية فقد روى له أصحاب السّنن وهو ثقة . وحماد سلمة سمع من الجريري قبل الاختلاط، وعبد الله بن شقيق: هو العقيلي .وأخرجه أحمد 6/218، ومسلم "1156" "172" في الصيام: باب صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان واستحباب أن لا يخلي شهراً عن صوم، والنسائي 4/152 في الصيام: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخير عائشة فيه، من طريق إسماعيل بن عليه، ويزيد بن زريع وهما ممن سمع من سعيد قبل الاختلاط عن سعيد ين إياس الجريري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/157 و171و 227و 228 و246، ومسلم "1156" "173" و"174"، والترمذي "768" في الصوم: باب ما جاء في سرد الصوم، والنسائي 4/152، 199 باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر، من طرق عن عبد الله بن شقيق، بِهِ .وأخرجه الطيالسي "1497"، وأحمد 6/54 و94 و109، والنسائي 4/151 من طريق سعيد بن هشام، عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/199، وابن خزيمة "2077"، والبيهقي 4/292 من طريق عبد الله بن قيس، عن عائشة . وانظر "3637" و"3648" .

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہمیشہ (یعنی روزانہ) نفلی روزہ رکھے' تو اس نے (درحقیقت) نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا قُصِدَ بِهٖ بَعْضُ الدَّهْرِ لَا الْكُلُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت سے مراد کچھ زمانہ ہے تمام زمانہ مراد نہیں ہے

3582 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ: اِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ اِلَّا لَيْلًا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي فِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ، اَرَادَ بِهِ الْاَبَدَ وَفِيْهِ الْاَيَّامُ الَّتِي نُهِيَ عَنْهَا عَنْ صِيَامِهَا، مِثْلُ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالْعِيْدَيْنِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی فلاں شخص دن کے وقت کبھی افطاری نہیں کرتا صرف رات کے وقت کرتا ہے (یعنی روزانہ نفلی روزہ رکھ لیتا ہے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس نے نہ' تو روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا''۔

3581- إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، من رجال البخاري الوليد: هو ابن مسلم القرشي الدمشقي .وأخرجه أحمد 2/198، والنسائي 4/206 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على عطاء في الخير فيه، من طريقين عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7863"، وابن أبي شيبة 3/78، وأحمد 2/164 و188-189و 190 و199و212، البخاري "1977" في الصوم: باب حق الأهل في الصوم، ومسلم "1159" "186" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقاً . .، والنسائي 4/206، وابن ماجه "1706" في الصيام: باب ما جاء في صيام الدهر، من طريقين عن أبي العباس الشاعر- وهو السائب بن فروخ عن عبد الله بن عمرو بن العاص .وله شاهد من حديث ابن عمر عند النسائي 4/205 و206، أخرجه من طرق عن عطاء بن أبي رباح، عنه .

3582- إسناده صحيح على شرط مسلم، خالد: هو ابن عبد الله الواسطي، والجريري: هو سعيد بن إياس، وأبو العلاء : هو يزيد بن عبد الله بن الشخير، ومطرف: هو أخو يزيد .وأخرجه أحمد 4/426 و431"، والنسائي 4/206 في الصيام: باب النهي عن صيام الدهر، وابن خزيمة "2151"، والحاكم 1/435 من طريق إسماعيل بن علية، عن سعيد بن إياس الجريري، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي . قلت: وإسماعيل بن علية سمع من سعيد قبل الاختلاط .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ وہ الفاظ جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہیں" جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا تو اس نے درحقیقت نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا۔" اس سے مراد ہمیشہ ایسا کرنا ہے اور اس میں وہ دن بھی آ جاتے ہیں جن میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے جیسے ایا تشریق اور عیدین کے دن۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ سَرْدِ الْمُسْلِمِ صَوْمَ الدَّهْرِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو آدمی کے مسلسل روزہ رکھنے کی نفی کے بارے میں ہے

3583 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ، يُرِيْدُ بِهِ: مَنْ صَامَ الْاَبَدَ وَفِيْهِ الْاَيَّامُ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا مِثْلُ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ مِنَ الْعِيْدَيْنِ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ، يُرِيْدُ بِهِ: فَلَا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَيُؤْجَرَ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُفَارَقَتِهِ الْاِثْمَ الَّذِي ارْتَكَبَهُ بِصَوْمِ الْاَيَّامِ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا، وَلِهٰذَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا وَعَقَدَ عَلَيْهِ تِسْعِيْنَ، يُرِيْدُ بِهِ: ضُيِّقَ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ بِصَوْمِهِ الْاَيَّامَ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا فِي دَهْرِهِ

❀❀ مطرف بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

" جو شخص ہمیشہ (یعنی روزانہ) نفلی روزہ رکھے اس نے درحقیقت نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان " جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے درحقیقت نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا۔" اس سے مراد یہ ہے: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اور اس میں وہ دن بھی آ جائیں جس میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسے ایام تشریق اور عیدین کے دن (روایت کے یہ الفاظ) اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی چھوڑا۔" اس سے مراد یہ ہے: اس نے نہ تو ہمیشہ روزہ رکھا کہ اس کو اس بات پر اجر دیا جائے کیونکہ وہ اس گناہ سے نہیں بچ سکا جس کا ارتکاب اس نے ممنوعہ دنوں میں روزہ رکھنے سے کیا ہے۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ

3583- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابو بكر عبد الله بن أبي شيبة 3/78 عن عبيد بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "1147"، وأحمد 4/24 و25 و26، والنسائي 207 في الصيام: باب النهي عن صيام الدهر، وابن ماجه "1705" في الصيام: باب ما جاء في صيام الدهر، وابن خزيمة "2150"، والحاكم 1/435 من طريق شعبة، بِه .وأخرجه أحمد 4/25، 4، والدارمي 2/18، والنسائي 4/206- 207 من طرق عن قتادة، بِه .

''جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اس پر جہنم اس طرح تنگ ہو جاتی ہے'' نبی اکرم ﷺ نے نوے کا عدد بنا کر یہ بات بتائی۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: جہنم اس کے ان دنوں میں روزہ رکھنے کی وجہ سے تنگ ہوتی ہے جن دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے''۔

3584 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا وَعَقَدَ تِسْعِينَ، اَخْبَرَنَاهُ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ مَرَّةً اُخْرٰى، قَالَ: وَضَمَّ عَلٰى تِسْعِينَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الْقَصْدُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ صَوْمُ الدَّهْرِ الَّذِي فِيهِ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَالْعِيدَيْنِ، وَاَوْقَعَ التَّغْلِيظَ عَلٰى مَنْ صَامَ الدَّهْرَ مِنْ اَجْلِ صَوْمِهِ الْاَيَّامَ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا، لَا اَنَّهُ اِذَا صَامَ الدَّهْرَ وَقَوِيَ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ الْاَيَّامِ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا يُعَذَّبُ فِي الْقِيَامَةِ، وَاَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ اسْمُهُ: طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ بَصْرِيٌّ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِينَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہمیشہ (یعنی روزانہ نفلی روزہ) رکھے اس پر جہنم کو اس طرح تنگ کر دیا جائے گا''۔ نبی اکرم ﷺ نے نوے کا ہندسہ بنا کر یہ بات بتائی۔

فضل نامی راوی نے دوسری مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ''نبی اکرم ﷺ نے نوے پر مٹھی کو بند کر لیا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں ہمیشہ روزہ رکھنے سے مراد یہ ہے: ایام تشریق اور عیدین کے دن بھی روزہ رکھ لیا جائے اور اس شخص کی شدید مذمت کی گئی ہے' جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور ان دنوں میں بھی روزہ رکھ لیتا ہے جن دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے۔ اور وہ اس کی قوت بھی رکھتا ہے لیکن وہ ان دنوں میں روزہ نہیں رکھتا جن دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے' تو اسے بھی قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

ابوتمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد سے یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ اس کا انتقال **95** ہجری میں ہوا۔

3584- حديث صحيح الضحاك بن يسار مختلف فيه، ضعفه غير واحد، وقال أبو حاتم: لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات" وقد تابعه قتادة كما سيأتي، وباقي رجاله ثقات رجال البخاري .وأخرجه الطيالسي "514" "وقد تحرف فيه "أبو تميمة" إلى: أبي غنيمة"، وأحمد 4/414، وابن أبي شيبة 3/78، والبزار "1041"، والبيهقي 4/300 من طريق الضحاك بن يسار، بهذا الإسناد . لفظ أحمد "وقبض كفه"، ولفظ ابن أبي شيبة "هكذا وطبق بكفه " .وأخرجه أحمد 4/414، والبزاز "1040"، وابن خزيمة "2154"و "2155" من طريق قتادة، عن أبي تميمة، بِهِ .وأخرجه الطيالسي "513"، وابن أبي شيبة 3/78، والبيهقي 4/300 من طريق شعبة، عن قتادة، عن أبي تميمة، عن أبي موسى، موقوفا .وأخرجه عبد الرزاق "7866" عن الثوري، عن أبي تميمة، عن أبي موسى، موقوفا ولفظه "هكذا وعقد عشرا" .وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/193

فَصْلٌ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الشَّكِّ

فصل: شک والے دن میں روزہ رکھنے کا بیان

3585 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، وَقَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ ان کی خدمت میں بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ انہوں نے فرمایا: آگے ہو جاؤ' تو ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے۔ انہوں نے بتایا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اس دن میں روزہ رکھے جس کے بارے میں یہ شک ہو (کہ وہ رمضان کا دن ہے یا نہیں)' تو اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ الصِّفَةِ الَّتِیْ اُبِيحَ بِهَا اسْتِعْمَالُ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ

اس وقت کا تذکرہ جس کے ہمراہ اس ممنوعہ فعل پر عمل کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے

3585– حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن قيس رجال مسلم، وله طريق آخر يشد منه . أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي .وأخرجه الدارمي 2/2، والترمذي "686" في الصوم: باب ما جاء في كراهية صوم يوم الشك، والنسائي 4/153 في الصيام: باب صيام يوم الشك، والطحاوي 2/111، وابن خزيمة "1914"، والدارقطني 2/157 من طريق عبد الله بن سعيد الكندي، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث عمار حديث حسن صحيح، وقال الدارقطني: هذا إسناد حسن صحيح، ورواته كلهم ثقات .وأخرجه الحاكم 1/423–424، والبيهقي 4/208 من طريق ابن أبي شيبة، عن أبي خالد الأحمر، به . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي! وانظر "3595"و"3596" .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/72 عن عبد العزيز بن عبد الصمد العمي، عن منصور، عن ربعي "وقع في المطبوع من ابن أبي شيبة: عن ربعي عن منصور، وهو خطأ استدرك من "الفتح" "4/120: أن عمار بن ياسر وناساً معه أتوهم بمسلوخة مشوية في اليوم الذي يشك فيه أنه من رمضان، أو ليس من رمضان، فاجتمعوا واعتزلهم رجل، فقال له عمار: تعال فكل، قال: فإني صائم: فقال له عمار: إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر فتعال فكل .وهذا سند صحيح على شرطهما، وحسنه الحافظ في "الفتح" . وأخرجه عبد الرزاق "7318" عن الثوري، عن منصور، عن ربعي بن حراش، عن رجل قال: كنا عند عمار بن ياسر . فذكره فزاد بين ربعي وبين عمار رجلاً .وأخرجه عبد الرزاق "7318" عن الثوري، عن سماك، عن عكرمة قال: رأيته أمر رجلاً بعد الظهر فأفطر، وقال: من صام هذا اليوم فقد عصى رسول الله صلى الله عليه وسلم .

3586 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَقَدَّمُوا صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِصِيَامِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ، اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے ایک دن یا دو دن روزے نہ رکھو ماسوائے اس شخص کے جو (کسی اور معمول کے مطابق) روزے رکھتا ہو تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ اس ممنوعہ فعل کے برخلاف ہے

3587 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3586– إسناده صحيح على شرط البخاري . الوليد: هو ابن مسلم الدمشقي، وهو وإن عنعن متابع . وأخرجه النسائي 4/149 في الصيام: باب التقدم قبل شهر رمضان، عن إسحاق بن إبراهيم، وابن ماجه "1650" في الصيام: باب ما جاء في النهي أن يتقدم رمضان بصوم إلا من صام صوماً فوافقه، عن هشام بن عمار، كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، وقد تابع الوليد بن مسلم عند ابن ماجه عبد الحميد بن حبيب .وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/275، والنسائي 4/149 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على يحيى بن أبي كثير، و 4/154 باب التسهيل في صيام يوم الشك، والبغوي "1718" من طرق عن الأوزاعي، بِهِ . وأخرجه عبد الرزاق "7315" والطيالسي "2316"، وابن أبي شيبة 3/23، وأحمد 2/234 و347 و408 و477و513 و510، والدارمي 2/4، والبخاري "1914" في الصوم: باب لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين، ومسلم "1082" في الصيام: باب لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين، وأبو داوٗد "2335" في الصوم: باب فيمن يصل شعبان برمضان، والترمذي "685" في الصوم: باب ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم، والنسائي 4/154، والطحاوي 2/84، وابن الجارود "378"، والبيهقي 4/207 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بِهِ .وأخرجه الشافعي 1/275، وأحمد 2/438،و 497، والترمذي "684"، والطحاوي 2/84، والبيهقي 4/207 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، بِهِ .

3587– إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن الحجاج، فقد روى له النسائي وهو ثقة . ثابت: هو ابن أسلم البناني، ومطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير .وأخرجه أحمد 4/428 و432 و439 و446، والدارمي 2/18، والبخاري "1983" في الصوم: باب الصوم من آخر الشهر، ومسلم "1161" "200" و"201 في الصيام: باب صوم سرر شعبان، وأبو داوٗد "2328" في الصوم: باب في التقدم، والبيهقي 4/210 من طرق عن مطرف، بهذا الإسناد .قال الخطابي في "معالم السنن " 2/96 تعليقاً على هذا الحديث وحديث ابن عباس عند أبي داوٗد وهو بمعنى حديث أبي هريرة السابق: هذان الحديثان متعارضان فيگ الظاهر، ووجه الجمع بينهما أن يكون الأول إنما هو شيء كان الرجل قد أوجبه على نفسه بنذره، فأمره بالوفاء به، أو كان ذلك عادة قد اعتادها في صيام أواخر الشهور، فتركه لاستقبال الشهر، فاستحب له صلى الله عليه وسلم أن يقضيه .وأما المنهي عنه في حديث ابن عباس "وكذلك في حديث أبي هريرة " فهو أن يبتدئ المرء متبرعاً به من غير إيجاب نذر ولا عادة قد كان تعودها فيما مضى، والله أعلم . وسرر الشهر: آخره، وفيه لغتان، يقال: سرر الشهر، وسراره .

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَوْ لِرَجُلٍ: اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا شاید کسی اور شخص سے فرمایا: کیا تم نے اس مہینے کے آخر میں سے کچھ روزے رکھے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم (کسی مہینے میں کوئی نفلی روزہ) نہ رکھو تو ایک یا دو دن روزہ رکھ لیا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ؟، اَرَادَ بِهٖ سِرَارَ شَعْبَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم نے اس مہینے کے آخر کے روزے رکھے ہیں'' تو اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد شعبان کے آخر کے روزے ہیں

3588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَوْ لِرَجُلٍ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ: فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ لَفْظَةُ اسْتِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الْاِعْلَامُ بِنَفْيِ جَوَازِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ الْمُسْتَخْبَرِ عَنْهُ كَالْمُنْكِرِ عَلَيْهِ لَوْ فَعَلَهُ وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ اَتَسْتُرِيْنَ الْجِدَارَ اَرَادَ بِهِ الْاِنْكَارَ عَلَيْهَا بِلَفْظِ الْاسْتِخْبَارِ وَاَمَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ يَوْمَيْنِ مِنْ شَوَّالٍ اَرَادَ بِهٖ اَنَّهَا السِّرَارُ وَذٰلِكَ اَنَّ الشَّهْرَ اِذَا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ يَسْتَتِرُ الْقَمَرُ يَوْمًا وَاحِدًا وَاِذَا كَانَ الشَّهْرُ ثَلَاثِيْنَ يَسْتَتِرُ الْقَمَرُ يَوْمَيْنِ وَالْوَقْتُ الَّذِيْ خَاطَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ عَدَدُ شَعْبَانَ كَانَ ثَلَاثِيْنَ مِنْ اَجْلِهٖ اَمَرَ بِصَوْمِ يَوْمَيْنِ مِنْ شَوَّالٍ.

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا کسی اور شخص سے یہ فرمایا: کیا تم نے شعبان کے آخر میں کوئی روزہ رکھا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم روزہ نہ رکھو تو دو دن

3588- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 4/443 و444، ومسلم "1161" "199" في الصيام: باب صوم سرر شعبان، وأبو داوُد "2328" في الصوم: باب في التقدم، والطحاوي 2/83- 84، والبيهقي 4/210 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وانظر ما قبله .

روزے رکھ لیا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کیا تم نے اس مہینے کے اختتامی دنوں کے روزے رکھیں ہیں۔ اس میں لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے: اس فعل پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی کی جائے جس کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے یعنی اگر کسی نے اس فعل کا ارتکاب کیا ہو تو اس کا انکار کرنے کے مترادف ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی طرح ہوگا جو آپ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: ''کیا تم دیوار کو رکاوٹ بنا رہی ہو'' تو یہاں دریافت کرنے کے الفاظ کے ذریعے ان کا انکار کرنا مراد تھا۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو شوال کے دو روزے رکھنے کا حکم دیا تو اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ سرار ہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: مہینہ جب **29** دن کا ہو تو چاند دو دن تک پوشیدہ رہتا ہے۔ وہ وقت جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس موقع پر شعبان **30** دن کا ہو۔

اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے دو دن کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3589 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ نُدْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ، فَأَفْطِرُوا حَتَّى يَجِيءَ رَمَضَانُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب شعبان کا نصف ہو جائے' تو روزے رکھنا ترک کر دو' یہاں تک کہ رمضان آ جائے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ شَعْبَانَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے شعبان کے آخری نصف حصے میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

3589– إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/442، وعبد الرزاق "7325"، وابن أبي شيبة 3/21، والدارمي 2/17، وأبو داؤد "2337" في الصوم: باب في كراهية ذلك، والترمذي "738" في الصوم: باب ما جاء في كراهية الصوم في النصف الثاني من شعبان لحال رمضان، وابن ماجه "1651" في الصيام: باب ما جاء في النهي أن يتقدم رمضان بصوم إلا من صام صوماً فوافقه، والبيهقي 4/209 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد .

3590 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عِكْرِمَةَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ، قُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَتَدْنُوَنَّ، قُلْتُ: فَحَدِّثْنِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ غَبَرَةُ سَحَابٍ، أَوْ قَتَرَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں عکرمہ کے پاس ایک ایسے دن میں آیا جس کے بارے میں یہ شک تھا کہ کیا یہ رمضان کا دن ہے وہ اس دن کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آگے آؤ اور کھانا کھاؤ میں نے کہا: میں نے تو روزہ رکھا ہوا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم ضرور آگے آؤ گے۔ میں نے کہا: پھر آپ (اس بارے میں) مجھے کوئی حدیث بیان کریں تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"(رمضان کے) مہینے سے پہلے اس کا استقبال نہ کرو (یعنی اس کے شروع ہونے سے پہلے ہی روزے رکھنا شروع نہ کر دو) اس کو (یعنی پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر عید الفطر کرو اگر تمہارے درمیان اور اس (چاند) کے درمیان بادل کی رکاوٹ آ جائے یا (چاند کو دیکھنے میں) دشواری ہو تو تم تیس کی تعداد کو پورا کر لو"۔

3590- إسناده حسن، سماك قد توبع، وباقي رجاله على شرط البخاري . يحيى بن كثير: هو العنبري، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1912" .وأخرجه الحاكم 1/424-425 من طريق عبد الملك بن محمد الرقاشي عن يحيى بن كثير، بهذا الإسناد . وصححه ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 1/226، والدارمي 2/2، والنسائي 4/136 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي فيه، والبيهقي 4/207، والبغوي "1716" من طريق حاتم بن أبي صغيرة، والنسائي 4/153-154 باب صيام يوم الشك، من طريق أبي يونس، والطبراني "11754"، والبيهقي 4/207 من طريق زائدة، والطيالسي "2671"، والبيهقي 4/207 من طريق أبي عوانة، والطبراني "11755" و"11757" من طريق الوليد بن أبي ثور والحسن بن صالح، ستتهم عن سماك بن حرب، به .وأخرجه الطبراني "11706" من طريق أشعث بن سوار، عن عكرمة، به .وأخرجه مالك 1/287 في الصيام: باب ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان، عن ثور بن زيد الديلي، عن أبي عباس . وهو منقطع .وأخرجه الشافعي 1/274، وعبد الرزاق "7302"، والدارمي 2/3، والنسائي 4/135، وابن الجارود "375"، والبيهقي 4/207 من طريق عمرو بن دينار، عن محمد حنين "وتحرف في المطبوع من "مسند الشافعي" إلى: خبير، و"سنن الدارمي" إلى: جبير" عن ابن عباس .وأخرجه النسائي 4/135 من طريق عمرو بن دينار، عن ابن عباس .وأخرجه ابن أبي شيبة 3م22، ومسلم "1088" "30" في الصيام: باب بيان أنه لا اعتبار بكبر الهلال وصغره، وابن خزيمة "1915"، والدارقطني 2/162 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة قال: سمعت أبا البختري قال: أهللنا رمضان ونحن بذات عرق، فأرسلنا رجلاً إلى ابن عباس رضي الله عنه يسأله، فقال ابن عباس: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله قد أمده لرؤيته، فإن أغمي عليكم فأكملوا العدة" .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِنْشَاءِ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ الْاَوَّلِ مِنْ شَعْبَانَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی شعبان کا ابتدائی نصف حصہ گزرنے کے بعد روزے رکھے

3591 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى يَجِيءَ شَهْرُ رَمَضَانَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نصف شعبان گزر جانے کے بعد روزہ نہیں رکھا جائے گا' یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ آ جائے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ الْمَرْءُ صِيَامَ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ مُبْتَدَاَيْنِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رمضان کے روزوں سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنا شروع کر دے

3592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقَدَّمُوا بَيْنَ يَدَيْ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو' ماسوائے اس شخص کے جو (کسی اور معمول کے مطابق) روزہ رکھتا ہو' تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّصُوْمَ الْمَرْءُ الْيَوْمَ الَّذِي يَشُكُّ فِيْهِ اَمِنْ شَعْبَانَ، اُمْ مِنْ رَمَضَانَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس دن میں روزہ رکھے جس کے بارے میں

3591- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو، وزهير بن محمد: هو التيمي . وانظر "3589" .

3592- إسناده حسن، رجاله رجال البخاري غير الحميد وهو ابن حبيب بن أبي العشرين الدمشقي- وهو صدوق . وأخرجه ابن ماجه "1650" في الصيام: باب ما جاء في النهي أن يتقدم رمضان بصوم إلا من صام صوماً فوافقه، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد . وانظر "3586" .

یہ شک ہو کہ کیا یہ شعبان کا دن ہے یا رمضان کا دن ہے

3593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے' اگر تم اس وقت تک روزے رکھنا شروع نہ کرو جب تک (پہلی کے چاند کو) نہیں دیکھ لیتے اور اس وقت تک عید الفطر نہ کرو جب تک اسے دیکھ نہیں لیتے اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تم گنتی پوری کرلو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ شک والے دن میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

3594 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ اِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَصُوْمُوا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُوْمُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهُ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ

3593– إسناده صحيح على شرط البخاري، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري . إسماعيل: هو ابن عُلية، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه أحمد 2/5، ومسلم "1080" "6" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، والدارقطني 2/161، والبيهقي 4/202 من طريق إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7307" من طريق معمر، وأبو داوُد "2320"، والبيهقي 4/204 من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن أيوب، بِهِ .وأخرجه مالك 1/286 في الصيام: باب ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان، عن نافع، بِهِ .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63، والدارمي 2/3، والبخاري "1906" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا"، ومسلم "1080" "3"، والنسائي 4/134 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث، والبيهقي 4/204، والدارقطني 2/161، والبغوي "1713" .وأخرجه أحمد 2/13، وعبد الرزاق "7306"، ومسلم "1080"، والنسائي 4/134 باب ذكر الاختلاف على عبيد الله بن عمر في هذا الحديث، والبيهقي 4/205 من طريق نافع، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/145، والشافعي 1/274، والبخاري "1900" باب هل يقال: رمضان أو شهر رمضان، ومسلم "1080" "8"والنسائي 4/134، وابن ماجه "1654" في الصيام: باب ما جاء في صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته، من طريق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر . وأخرجه البيهقي 4/305 من طريق عاصم بن محمد، عن أبيه، عن ابن عمر .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''رمضان سے پہلے روزے رکھنا شروع نہ کردو اس کو (یعنی پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر عید الفطر کرو اور اگر اس سے پہلے بادل رکاوٹ بن جائیں تو تم تیس کی تعداد کو پورا کرلو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يَشُكُّ فِيْهِ اَمِنْ شَعْبَانَ هُوَ اُمْ مِنْ رَمَضَانَ، كَانَ آثِمًا عَاصِيًا، اِذَا كَانَ عَالِمًا بِنَهْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص اس دن میں روزہ رکھتا ہے جس کے بارے میں

یہ شک ہو کہ کیا یہ شعبان کا حصہ ہے یا رمضان کا' تو ایسا شخص گناہگار اور نافرمان ہوتا ہے جبکہ اسے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کا علم بھی ہو

3595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ السِّنْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوْا، فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ، وَقَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يَشُكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے وہاں ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی' انہوں نے فرمایا: تم لوگ کھانا کھاؤ' تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا اس نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایسے دن میں روزہ رکھے جس کے بارے میں اسے شک ہو' تو اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيْهِ اَمِنْ شَعْبَانَ هُوَ اُمْ مِنْ رَمَضَانَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ اس دن روزہ رکھا جائے' جس کے بارے میں

یہ شک ہو کہ کیا یہ شعبان کا حصہ ہے یا رمضان کا حصہ ہے

3596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ:

3594- إسناده حسن، سماك قد توبع، وباقي رجاله على شرط الشيخين . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم .وأخرجه الترمذي "688" في الصوم: باب ما جاء أن الصوم لرؤية الهلال والإفطار له، والنسائي 4/136 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي فيه، عن قتيبة، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/20، والطبراني "11756" من طريق أبي الأحوص، بِهِ . وانظر "3590" .

3595- صحيح، وهو مكرر "3585" .

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ، فَأُتِيَ بِشَاةٍ، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ

صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے دن میں موجود تھے جس کے بارے میں یہ شک تھا کہ کیا یہ رمضان ہے یا نہیں۔ ایک بکری لائی گئی، تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص آج کے دن میں روزہ رکھے گا اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَوْمِ الْمَرْءِ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ اَمِنْ رَمَضَانَ هُوَ اَمْ مِنْ شَعْبَانَ، اِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ الرُّؤْيَةُ

آدمی کے لیے اس دن روزہ رکھنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس کے بارے میں

یہ شک ہو کہ کیا یہ رمضان کا حصہ ہے یا شعبان کا حصہ ہے یہ اس وقت ہے جب بادل چھائے ہوئے ہوں (پہلی کا چاند نہ دیکھا جاسکے)

3597 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوَا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، اِلَّا اَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اس وقت تک روزہ رکھنا شروع نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک عید الفطر نہ کرو جب تک اسے دیکھ نہ لو البتہ اگر تم پر بادل چھایا ہوا ہو تو حکم مختلف ہے اگر تم پر بادل چھایا ہوا ہو تو تم گنتی پوری کرلو''۔

3596- رجاله ثقات رجال الصحيح، وهو في "مسند أبي يعلى "1644" .وأخرجه أبو داوُد "2334" في الصوم: باب كراهية صوم يوم الشك، وابن ماجه "1645" في الصيام: باب ما جاء في صيام يوم الشك، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وانظر "3585" و"3595" .

3597- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "صحيحه" "1080" "9" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، عن يحيى بن أيوب المقابري، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1080" "9"، والبيهقي 4/205 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بِهِ .وأخرجه مالك 1/286 في الصيام: باب ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان، ومن طريقه الشافعي 1/272، والبخاري "1907" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا"، والبيهقي 4/205، والبغوي "1714" عن عبد الله بن دينار، بِهِ .

فَصْلٌ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْعِيْدِ

فصل: عید کے دن روزہ رکھنا

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمَيْنِ اللَّذَيْنِ يُعَيَّدُ فِيْهِمَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ان دودنوں میں روزہ رکھا جائے جن میں عید منائی جاتی ہے

3598 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ، يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے عید الفطر کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْعِيْدِ لِلْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مسلمانوں کی عید کے دن روزہ رکھا جائے

3599 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالْقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

3598– إسناده صحيح على شرط الشيخين . الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وهو فى "الموطأ" 1/300 فى الصيام: باب يوم الفطر والأضحى والدهر .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/511 و529، ومسلم "1138" فى الصيام: باب النهى عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، والبيهقى 4/297، والبغوى "1794" .وأخرجه البخارى "1993"

3599– حديث صحيح، رجال ثقات إلا أن المغيرة وهو ابن مقسم الضبى– مع اتفاق الأئمة على توثيقه، ضعف الإمام أحمد روايته عن إبراهيم النخعى خاصة، قال كان يدلسها وإنما سمعها من حماد . قزعة: هو ابن يحيى .وأخرجه أبو يعلى "1166" عن أبى خيثمة، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/7 و34و51–52، والحميدى "750"، وابن أبى شيبة 3/104، والدارمى 2/20، والبخارى "1197" فى فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة: باب مسجد بيت المقدس، و "1864" فى جزاء الصيد: باب حج النساء، و "1995" فى الصوم: باب صوم يوم النحر، ومسلم 2/799 "140" فى الصيام: باب النهى عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، وابن ماجه "1721" فى الصيام: باب فى النهى عن صيام يوم الفطر والأضحى، وأبو يعلى "1160" من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن قزعة، به .وأخرجه الطيالسى "2238"، وأحمد 3/45و 45– 46 من طريق قتادة، عن قزعة، به . وأخرجه الطيالسى "2242"، وأحمد 3/96، والبخارى "1991" فى الصوم: باب صوم يوم الفطر، ومسلم "141"/2، وأبو داوُد"2417"

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَوْمَ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ *

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عید کے دن روزہ نہیں رکھا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَوْمَ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ اَرَادَ بِهِ الْفِطْرَ وَالْاَضْحٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''عید کے دن روزہ نہیں رکھا جائے گا'' اس سے آپ کی مراد عید الفطر کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن ہے

3600 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ فَصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا، يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَالْاٰخَرُ يَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ، قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَجَاءَ فَصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: اِنَّهٗ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِیْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ، فَقَدْ اَذِنْتُ لَهٗ، قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ، فَجَاءَ فَصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَخَطَبَ النَّاسَ

ابوعبید جو ابن اظہر کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں عید کے موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوا وہ تشریف لائے انہوں نے نماز ادا کی۔ انہوں نے نماز مکمل کی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ ایک اس دن جب تم اپنے روزوں کے بعد عید الفطر کرتے ہو اور دوسرا وہ دن جس دن میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

3600- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو عبيد مولى ابن أزهر: هو سعد بن عبيد الزهري . وهو في "الموطأ" 1/178- 179 في العيدين: باب الأمر بالصلاة قبل الخطبة في العيدين، ومن طريقه أخرجه البخاري "1990" في الصوم: باب صوم يوم الفطر، ومسلم "1137" في الصيام: باب النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، والبغوي "1795" . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/103 -104، والبخاري "5571" في الأضاحي: باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها، وأبو داوُد "2416" في الصوم: باب في صوم العيدين، والترمذي "771" في الصوم: باب ما جاء في كراهية الصوم يوم الفطر والنحر، وابن ماجه "1722" في الصيام: باب في النهي عن صيام يوم الفطر والأضحى، وابن الجارود "402"، والبيهقي 4/297 من طرق عن الزهري،

38

ابوعبید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی عید کی نماز میں شرکت کی' وہ تشریف لائے۔انہوں نے نماز ادا کی جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج کے دن تم لوگوں کی دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں (یعنی آج عید کے دن جمعہ بھی ہے)' تو نواحی علاقوں کے رہنے والے لوگوں میں سے جو شخص جمعہ کا انتظار کرنا چاہے وہ اس کا انتظار کرے اور جو شخص واپس جانا چاہے وہ واپس چلا جائے۔میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

ابوعبید نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز عید میں شرکت کی اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر میں محصور کر دیا گیا تھا وہ تشریف لائے انہوں نے نماز ادا کی۔جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو لوگوں کو خطبہ دیا۔

فَصْلٌ فِیْ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

فصل: ایام تشریق میں روزہ رکھنا

3601 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنِ سُلَیْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیَّامُ مِنًی اَیَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیَّامُ مِنًی اَیَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ، لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ ضِدِّهِ، وَهُوَ صَوْمُ اَیَّامِ مِنًی، فَقَیَّدَ بِالزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ هٰذِهِ الْاَیَّامِ بِلَفْظِ الْاَمْرِ بِالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فِیْهِمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں''۔

3601- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو- وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ- روى له البخارى مقروناً ومسلم فى المتابعات، وهو صدوق، وباقى رجاله على شرط الشيخين . وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة" 4/21، وعنه أخرجه ابن ماجه "1719" فى الصيام: باب ما جاء فى النهى عن صيام أيام التشريق . وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة" 2/26: هذا إسناد صحيح! رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 2/513 و535، والطبرى فى "جامع البيان" "3912"، والطحاوى 2/244 من طريق روح بن عبادة، عن صالح بن أبى الأخضر، عن ابن شهاب، عن ابن المسيب، عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه سلم أمر عبد الله بن حذافة أن يطوف فى أيام منى "ألا لا تصوموا هذه الأيام، فإنها أيام أكل وشرب وذكر الله"، وصالح بن أبى الأخضر مع ضعفه يعتبر به . وأخرجه الدارقطنى 4/283 من طريق عبد الله بن بديل، عن الزهرى، به بلفظ: بعث رسول الله صلى الله عليه سلم بديل بن ورقاء الخزاعى على جمل أورق يصيح فى فجاج منى . . . وذكر منها "وأيام منى أيام أكل وشرب وبعال " .وفى الباب عن نبيشة الهذلى عند مسلم "1141"، وأحمد 5/75 و76، وأبى داؤد "2813"، والنسائى 7/170، والطحاوى 2/245، والبيهقى 4/297 .وعن كعب بن مالك عند مسلم "1142" .وعن عبد اللّٰه بن حذافة عند أحمد 3/450- 451، وابن أبى شيبة 4/21، والطحاوى 2/244 .وعن بشر بن سحيم عند الطيالسى "1299"، وابن أبى شيبة 4/20- 21، والدارمى 2/23-24، والنسائى 8/104، وابن ماجه "1720"، والطحاوى 2/245، والبطرى "3914"، والبيهى 4/298 .وعن على بن أبى طالب عند الشافعىّ 1/265، وأحمد 1/92 و104، وابن أبى شيبة 4/19، والبطرى "3916"، والطحاوى 2/243- 244، وابن خزية "2147"، والحاكم 1/434- 435، والبيهقى 4/298 .وعن عمرو بن العاص عند مالك 1/376و 377، وأحمد 4/197، والدارمى 2/24، وأبى داؤد "2418"، والحطاوى 2/244، والحاكم 1/435، والبيهقى 4/297- 298 .وعن سعد بن أبى وقاص عند الطحاوى 2/244 .وعن عائشة عند الطحاوى 2/244 .وعن أم الفضل عند الطحاوى 2/245 .وعَنِ ابْنِ عُمَرَ عند أحمد 2/39 .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں" اس میں لفظی طور پر اس فعل پر عمل کرنے کی اطلاع دی گئی ہے لیکن اس سے مراد اس کے متضاد سے منع کرنا ہے اور وہ متضاد منیٰ کے مخصوص دنوں میں روزہ رکھنا ہے تو یہاں آپ نے ان ایام میں روزہ رکھنے کی ممانعت کو ان دنوں میں کھانے اور پینے کے حکم کے الفاظ کے ہمراہ مقیر (یعنی بیان) کیا ہے۔

3602 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ طُعْمٍ وَّذِكْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّامُ طُعْمٍ، لَفْظَةُ اِخْبَارٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، فَزَجَرَ عَنْ صِيَامِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ بِلَفْظِ اِبَاحَةِ الْاَكْلِ فِيْهَا، فَقَالَ: اَيَّامُ طُعْمٍ وَّقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرٍ قَصَدَ بِهِ النَّدْبَ وَالْاِرْشَادَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایام تشریق کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "کھانے کے دن ہیں" یہ لفظی طور پر اطلاع ہے۔ اس سے مراد ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں کھانے کے مباح ہونے کے الفاظ کے ذریعے ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "کھانے کے دن ہیں" اور جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "ذکر کرنے کے دن ہیں"۔ اس کے ذریعے آپ نے استحباب اور رہنمائی مراد لی ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے

3603 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْفَرَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى

3602– إسناده حسن، عمر بن أبي سلمة قال ابن عدى: حسن الحديث لا بأس به، وقد تابعه عليه محمد بن عمرو فى الرواية المتقدمة، وباقى رجاله ثقات على شرطهما .وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان " "3911" عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/229، والطبرى، والطحاوى 2/245 من طريق هشيم، به .وأخرجه أحمد 2/378 .

3603– حديث صحيح . سعد بن يزيد الفراء ذكره المؤلف فى "الثقات" 8/283، وقد توبع عليه، وباقى رجاله على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 4/152، وابن أبى شيبة 3/104 و4/21 "وفى هذا الموضع "عن أمه عن عتبة بن عامر " وهو تحريف"، والدارمى 2/23، وأبو داؤد "2419" فى الصوم: باب صيام أيام التشريق، والترمذى "773" فى الصوم: باب ما جاء فى كراهية الصوم فى أيام التشريق، والنسائى 5/252 فى مناسك الحج: باب النهى عن صوم يوم عرفة، والطبرانى "803"/17، وبن خزيمة "2100"، والطحاوى 2/71، والحاكم 1/434، والبيهقى 4/298، والغوى "1796" من طرق عن موسى بن على، بهذا الإسناد .
وقال الترمذى: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبى، وهو كما قالوا .

بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ هُنَّ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ، هُنَّ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عرفہ کا دن اور قربانی کا دن اور ایام تشریق یہ ہماری اہل اسلام کی عید ہے یہ کھانے پینے کے دن ہیں''۔

فَصْلٌ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ

فصل: عرفہ کے دن روزہ رکھنا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مُجَانَبَةُ الصَّوْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِذَا كَانَ بِعَرَفَاتٍ لِيَكُوْنَ اَقْوٰى عَلَى الدُّعَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے اس دن جب وہ عرفات میں ہو' تا کہ وہ دعا مانگنے کے لیے زیادہ قوی ہو

3604 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ *، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نُجَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ، وَلَا آمُرُ بِهِ، وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ

عبداللہ بن ابونجیح اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے۔ آپ نے اس دن روزہ نہیں رکھا میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا' تو میں بھی یہ روزہ نہیں

3604- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو كامل الجحدرى: هو فضيل بن حسين بن طلحة .وأخرجه الدارمى 2/23، والترمذى "751" فى الصوم: باب كراهية صوم يوم عرفة بعرفة، والغوى "1792" من طرق عن ابن عليه، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حديث حسن .وأخرجه الترمذى "751"، ومن طريقه البغوى "1792" من طريق سفيان بن عيينة، عن ابن أبى نجيح، بِهِ . وأخرجه عبد الرزاق "7829"، والحميدى "681"، والطحاوى 2/72 من طريقين عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رجل، عن ابن عمر .وأخرج الطحاوى 2/72 من طريق سفيان، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمْ يصم رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا ابوبكر ولا عمر ولا عثمان ولا على رضى الله عنهم يوم عرفة .وأخرج الحميدى "682" عن سفيان، عن عمرو، عن أبى الثورين الجمحى قال: سألت ابن عمر عن صيام يوم عرفه فنهانى .

رکھوں گا اور نہ ہی اسے رکھنے کا حکم دوں گا' البتہ میں اس سے منع بھی نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُفْطِرَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ حَتّٰى يَكُوْنَ اَقْوٰى عَلَى الدُّعَاءِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ عرفہ کے دن عرفات میں روزہ نہ رکھے تا کہ وہ اس دن میں دعا مانگنے کے لیے زیادہ قوی ہو

3605 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو بِالْبُصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرُمَّانٍ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَكَلَ قَالَ: وَحَدَّثَتْنِيْ اُمُّ الْفَضْلِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُتِيَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ مِنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انار پیش کیا گیا' تو آپ نے اسے کھالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا تھا' تو آپ نے اسے پی لیا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْوَاقِفِ بِعَرَفَةَ الْاِفْطَارُ لِيَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى دُعَائِهٖ وَابْتِهَالِهٖ

اس بات کا تذکرہ عرفہ میں وقوف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے تا کہ وہ دعا مانگنے اور گریہ وزاری کرنے کے لیے زیادہ قوت حاصل کرلے

3606 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ:

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ

3605– إسناده صحيح، عبد الواحد بن غياث روى له أبو داوُد، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/338 و 340، وابن خزيمة "2102"، والبيهقي 4/284 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، لفظ البيهقي: أن ابن عباس أفطر بعرفة، أتي برمان فأكله وقال: حدثتني أم الفضل . . .وأخرجه عبد الرزاق "7814"، وأحمد 1/360، والترمذي "750" في الصوم: باب كراهية صوم يوم عرفة بعرفة، من طريقين عن أيوب، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/217 و 278 و259، والبيهقي 4/283–284 مِنْ طريق سعيد بن جُبير، عَنِ ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/344 من طريق صالح مولى التوأمة، عن ابن عباس أنهم تماروا في صوم النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة، فأرسلت أم الفضل إلى النبي صلى الله عليه وسلم بلبن فشرب .

صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرِهٖ فَشَرِبَ

سیّدہ اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے ان کی موجودگی میں عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف کیا کچھ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ کچھ کا کہنا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا ہوا' تو سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اس وقت اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُمَيْرٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عمیر نامی راوی منفرد ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام ہے

3607 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِيْ شَاْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ مَيْمُوْنَةُ بِحِلَابٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَانَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، وَكَذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ قَرَابَتِهٖ، فَيُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّ الْفَضْلِ، وَمَيْمُوْنَةُ كَانَتَا بِعَرَفَاتٍ فِيْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ، حَيْثُ حُمِلَ الْقَدَحُ مِنَ اللَّبَنِ مِنْ عِنْدَهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنُسِبَ الْقَدَحُ وَبَعْثَتُهٗ اِلٰى اُمِّ الْفَضْلِ فِيْ خَبَرٍ، وَاِلٰى مَيْمُوْنَةَ فِيْ اٰخَرَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں کو عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں

3606– إسناده صحيح على شرطهما . أبو النضر: هو سالم، وعمير: هو ابن عبد الله الهلالي . وهو في "الموطأ" 1/375 في الحج: باب صيام يوم عرفة .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/340، والبخاري "1988" في الصوم: باب صوم يوم عرفة، ومسلم "1123" "110" في الصيام: باب استحباب الفطر للحاج يوم عرفة، وأبو داوُد "2441" في الصوم: باب في صوم يوم عرفة، والبيهقي 4/283، والبغوي "1791" .وأخرجه عبد الرزاق "7815"، وأحمد 6/339 و 340، ومسلم "1123" "110" "111" من طرق عن أبي النضر، بِهِ .

3607– إسناده صحيح على شرط مسلم . عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري المصري .وأخرجه البخاري "1989" في الصوم: باب صوم يوم عرفة، عن يحيى بن سليمان، ومسلم "1124" في الصيام: باب استحباب الفطر للحاج يوم عرفة، والبيهقي 4/283 من طريق هارون بن سعيد الأيلي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد .والحلاب: هو الإناء الذي يحلب فيه .

شک ہوا' تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (دودھ کا) پیالہ بھیجا نبی اکرم ﷺ اس وقت موقف میں وقوف کئے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا' جبکہ لوگ (آپ کو) دیکھ رہے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی ازواج آپ کے ساتھ تھیں۔ اسی طرح آپ کے رشتہ داروں کی ایک جماعت بھی آپ کے ساتھ تھی تو اس بات کا احتمال موجود ہے کہ سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا عرفات میں ایک ہی مقام پر موجود ہوں اور دودھ کا وہ پیالہ ان دونوں خواتین کے پاس سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جایا گیا ہو تو ایک روایت میں اس پیالے اور اس کو بھیجنے کی نسبت سے سید اُم فضل رضی اللہ عنہا کی طرف کر دی گئی اور دوسری روایت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی طرف کر دی گئی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرَكُ صَوْمِ الْعَشْرِ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ، وَإِنْ اَمِنَ الضَّعْفَ لِذٰلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ذی الحج کے عشرے کے روزوں کو ترک کردے اگرچہ وہ ان کی وجہ سے کمزوری سے محفوظ ہو

3608 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى الْمَخْرَمِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ الْعَشْرَ قَطُّ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

3608- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/41، ومسلم "1176" "9" في الاعتكاف: باب صوم عشر ذي الحجة، والترمذي "756" في الصوم: باب ما جاء في صيام العشر، والبغوي "1793" من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "1176"، وأبو داوٗد "2439" في الصوم: باب في فطر العشر، وابن خزيمة "3103" من طرق عن الأعمش، بِهِ . وأخرجه ابن ماجه "1729" في الصيام: باب صيام العشر، من طريق منصور، عن إبراهيم، بِهِ .

فَصْلٌ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

فصل: جمعہ کے دن روزہ رکھنا

3609 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ یَّحْیَی بْنِ جَعْدَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْقَارِیُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا اَنَا نَهَیْتُ عَنْ صِیَامِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ، مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نَهٰی عَنْهُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا بلکہ رب کعبہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا نَهٰی عَنْهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس سے منع کیا ہے

3610 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ،

3609- إسناده صحيح، عبد الله بن عمرو ذكره المؤلف في "الثقات" 5/49، وأخرج له مسلم متابعة "455"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن جعدة وهو ثقة .وأخرجه أحمد 2/248، والحميدي "1017"، وابن خزيمة "2157" من طريق سفيان، بهذا الإسناد "وقد سقط من المطبوع من "مسند الحميدي": سفيان" .وأخرجه عبد الرزاق "7807"، وعنه أحمد 2/286 عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/286 عن محمد بن بكر، عن ابن جريج، أخبرني عمرو بن دينار، عن يحيى بن جعدة، عن عبد الرحمٰن بن عمرو القارى، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/392 عن يونس بن محمد المؤدب، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/363 من طريق خالد بن الحارث، كلاهما عن المستور بن عبّاد الهنائي، عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومي، عن أبي هريرة . وهذا سند صحيح .وانظر "3610" و "3612" و "3613" و "3614" .

3610- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأوبر: واسمه زياد الحارثي، كذا سماه النسائي والدولابي 1/117 وأبو أحمد الحاكم وغيرهم، ووثقه ابن معين والمصنف .وأخرج عبد الرزاق "7806"، والطيالسي "2595"، وعلى بن الجعد "533"، وابن أبي شيبة 3/45، وأحمد 2/365 و 422 و 458، 526، والطحاوي 2/78 من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه أحمد 2/303 و532، والطحاوي 2/78، وابن خزيمة "2161"، والحاكم 1/437 من طرق عن معاوية بن صالح، عن أبي بشر، عن عامر بن لدين الأشعري، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/407 عن عفان، همام، عن قتادة، عن صاحب له، عن أبي هريرة . وانظر "3609" و "3612" و "3613" و "3614" .

(متن حدیث): عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ يُقَالُ لَهُ اَبُو الْاَوْبَرِ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ اَبِي هُرَيْرَةَ اِذْ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّكَ نَهَيْتَ النَّاسَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، قَالَ: مَا نَهَيْتُ النَّاسَ اَنْ يَّصُوْمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَصُوْمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاِنَّهُ يَوْمُ عِيْدٍ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْهُ بِاَيَّامٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيَّامٍ يُرِيْدُ بِهٖ بَعْضَ الْاَيَّامِ

عبدالملک بن عمیر' جو بنو حارث بن کعب سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جن کا نام ابواوبر تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ نے لوگوں کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے لوگوں کو جمعہ کے دن رزوہ رکھنے سے منع نہیں کیا بلکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''تم لوگ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو' کیونکہ یہ عید کا دن ہے' البتہ اگر تم اس کے ساتھ دوسرے دن کو ملالو (تو حکم مختلف ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''بِاَيَّامٍ'' اس سے مراد کوئی ایک دن ہے۔

3611 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: اَصُمْتِ اَمْسِ؟، قَالَتْ: لَا، قَالَ: اَفَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِي غَدًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَاَفْطِرِي

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں جمعہ کے دن تشریف لائے۔ انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کل تم نے روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کل تمہارا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر روزہ توڑ دو۔

3611– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبده بن سليمان: هو الكلابي، وقد سمع من سعيد بن أبي عروبة قبل اختلاطه، وسعيد: هو ابن أبي عروبة . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 3/43 . وأخرجه الطحاوى 2/78، وابن خزيمة "2162" من طريق عبدة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن خزيمة "2162" من طريق ابن أبي عدى، وعيد الأعلى، وخالد بن الحارث، وعبدة بن سليمان، اربعتهم عن سعيد بن أبي عروبة، به . وأخرجه أحمد 6/324 و430 من طريق شعبة وهمام، وابن أبي شيبة 3/44– 45، والبخارى "1986" في الصوم: باب يوم الجمعة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/276، والبيهقى 4/302، والبغوى "1805" من طريق شعبة، وأخرجه أبو داوُد "2422" في الصوم: باب الرخصة في ذلك، من طريق همام، والطحاوى 2/78 من طريق همام وحماد بن سلمة، ثلاثتهم عن قتادة، عن أبي أيوب العتكى المراغي، عن جويرية بنت الحارث .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّخُصَّ الْمَرْءُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْعِبَادَةِ دُونَ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی باقی دنوں اور باقی راتوں کو چھوڑ کر جمعہ کی رات اور اس کے دن کو کسی بھی قسم کی عبادت کے لیے مخصوص کرلے

3612 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَخُصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کی رات کو باقی راتوں کو چھوڑ کر نوافل ادا کرنے کے لئے مخصوص نہ کرو اور جمعہ کے دن کو باقی دنوں کے درمیان روزہ رکھنے کے لئے مخصوص نہ کرو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَخْصِيصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلِهَا بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن اور اس کی رات کو روزہ رکھنے اور نوافل ادا کرنے کے لیے مخصوص کرلیا جائے

3613 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3612– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي، فقد روى له الترمذي النسائي وبن ماجه، وهو ثقة . حسين بن علي: هو الجعفي، وزائدة: وهو ابن قدامة الثقفي، هشام: هو ابن حسان . وهو في "صحيح ابن خزيمة "1176" .وأخرجه الحاكم 1/311 من طريق موسى بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد، وصححه على شرطهما ووافقه الذهبي .وأخرجه مسلم "1144" "148" في الصيام: باب كراهة صيام يوم الجمعة منفرداً، والبيهقي 4/302 من طريق حسين بن علي، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/394 من طريق عوف، عن محمد بن سيرين، بِهِ .وفي الباب عن أبي الدرداء عند أحمد 6/444 . وانظر "3609" و"3610" و"3613" و"3614" .

3613– إسناده صحيح . وهو مكرر ما قبله .

(متن حدیث): لَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ، وَلَا تَخُصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باقی دنوں کے درمیان جمعہ کے دن کو روزے کے لئے مخصوص نہ کرو اور باقی راتوں کے درمیان جمعہ کی رات کو نوافل ادا کرنے کے لئے مخصوص نہ کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَوْمَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُبَاحٌ اِذَا صَامَ الْمَرْءُ مَعَهُ الْخَمِيسَ اَوِ السَّبْتَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مباح ہے جب آدمی اس کے ہمراہ جمعرات یا ہفتہ کے دن روزہ رکھے

3614 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے' تو وہ اس سے ایک دن پہلے یا اس کے بعد (ایک دن) بھی روزہ رکھے''۔

3614- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد من رجاله، ومن فوقه من رجالهما .وأخرجه أبو داوُد "2420" في الصوم: باب النهي عن أن يخص يوم الجمعة بصوم، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/43، ومسلم "1144" "147" في الصيام: باب كراهة صيام يوم الجمعة منفرداً، والترمذي "743" في الصوم: باب ما جاء في كراهية صوم يوم الجمعة وحده، وابن ماجه "1723" في الصيام: باب في صيام يوم الجمعة، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "1820" وابن خزيمة "2610"، والبيهقي 4/302، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "1804" من طريق أبي معاوية، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/495، وابن خزيمة "2158" من طريق ابن نمير، والبخاري "1985" في الصوم: باب صوم يوم الجمعة، ومسلم "1144" "147" وابن ماجه "1723"، وابن خزيمة "2159" من طريق حفص بن غياث كلاهما عن الأعمش، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق "7805"، الطحاوي 2/78 و79 من طرق عن أبي هريرة .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/44 من طريق مجاهد، عن أبي هريرة موقوفاً .

فَصْلٌ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

فصل: ہفتہ کے دن روزہ رکھنا

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ مُفْرَدًا

اس بات کی ممانعت کہ صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھا جائے

3615 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ نُوحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ الْمَازِنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): تَرَوْنَ يَدِيْ هٰذِهِ؟ بَايَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن بسر مازنی جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں تم نے میرے یہ ہاتھ دیکھے ہیں میں نے ان کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی میں نے آپ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو، ماسوائے اس روزے کو جو تم پر فرض ہے اور اگر کسی شخص کو (ہفتے کے دن) چبانے کے لئے درخت کی جڑ ملتی ہے، تو وہ اس کے ذریعے ہی افطار کر لے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّهُ اِذَا قُرِنَ بِيَوْمٍ اٰخَرَ جَازَ صَوْمُهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ نے) ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے

3615– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير حسان بن نوح فقد روى له النسائي، وهو ثقة . إلا أن الحديث قد أعله غير واحد من الأئمة، فقد قال الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/81: ولقد أنكر الزهري حديث الصماء في كراهة صوم يوم السبت، ولم يعده من حديث أهل العلم بعد معرفته به، حدثنا محمد بن حميد بن هشام الرعيني، حدثنا عبد الله بن صالح، حدثني الليث، قال: سئل الزهري عن صوم يوم السبت، فقال: لا بأس به، فقيل له: فقد روى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كراهته، فقال: ذاك حديث حمصي، فلم يعده الزهري حديثاً يقال به وضعفه .

• اس کے ہمراہ اس بات کا بیان کہ جب اس کے ہمراہ ایک اور دن کا روزہ ملا دیا جائے تو اس دن کا روزہ رکھنا جائز ہوگا

3616 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ زَاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّنَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُونِي اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُسَائِلُهَا عَنْ اَيِّ الْاَيَّامِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ لِصِيَامِهَا؟ فَقَالَتْ: يَوْمَ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَكَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوا ذٰلِكَ، فَقَامُوا بِاَجْمَعِهِمْ اِلَيْهَا، فَقَالُوا: اِنَّا بَعَثْنَا اِلَيْكِ هٰذَا فِي كَذَا وَكَذَا، وَذَكَرَ اَنَّكِ قُلْتِ كَذَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ مَا كَانَ يَصُومُ مِنَ الْاَيَّامِ يَوْمُ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ، وَكَانَ يَقُولُ: اِنَّهُمَا عِيدَانِ لِلْمُشْرِكِينَ، وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اُخَالِفَهُمْ

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا' تا کہ میں ان سے یہ دریافت کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر کون سے دن میں روزہ رکھا کرتے تھے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہفتے کے دن اور اتوار کے دن میں۔ میں ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ وہ سب لوگ اٹھ کر سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں خود حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ ہم نے اس شخص کو آپ کی خدمت میں اس مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا' اس نے' تو یہ بات بتائی ہے کہ آپ نے یہ بات بیان کی ہے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر ہفتے اور اتوار والے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: یہ دونوں مشرکین کی عید کے دن ہیں (وہ اس دن کھاتے پیتے ہیں)' تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان کے برخلاف کروں۔

3616- إسناده قوى عبد الله بن محمد بن عمر وأبوه ذكرهما المؤلف فى "الثقات"، وروى عنهما جمع، ووثقهما الإمام الذهبى فى "الكاشف"، وباقى السند رجاله ثقات رجال "الصحيح ابن خزيمة" "2167" .وأخرجه أحمد 6/323- 324، والطبرانى "616"/23و"964"، الحاكم 1/436، وعنه البيهقى 4/303، من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى . وسيرد برقم "3646" .

بَابُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ

باب: نفلی روزہ رکھنا

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ بَعْضَ النَّهَارِ لَا يَكُوْنُ صَوْمًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ دن کے کچھ حصے کا روزہ نہیں ہوتا

3617 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ طَعِمَ الْيَوْمَ؟، قَالُوْا: مِنَّا مَنْ طَعِمَ، وَمِنَّا مَنْ لَّمْ يَطْعَمْ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَمْ يَطْعَمْ مِنْكُمْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ طَعِمَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَآذِنُوْا اَهْلَ الْعَرُوْضِ، فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ

❁❁ حضرت محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عاشورہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی نے آج کچھ کھایا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگوں نے کچھ کھایا ہے اور کچھ نے کچھ نہیں کھایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے اور جس نے کچھ کھا لیا ہے' تو وہ بقیہ دن (کا روزہ) مکمل کرے اور نواحی علاقے کے لوگوں کو یہ اطلاع دے دو کہ وہ بقیہ دن کو مکمل کریں (یعنی کچھ نہ کھائیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَعْضَ النَّهَارِ قَدْ يَكُوْنُ صِيَامًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دن کے کچھ حصے کا روزہ ہو جاتا ہے

3617– إسناده صحيح على شرطهما غير صحابيه فقد روى له النسائي وابن ماجه . محمد بن كثير: هو العبدي، وسفيان: هو الثوري، وحصين بن عبد الرحمٰن: هو السلمي .وأخرجه أحمد 4/388، وابن أبي شيبة 3/54– 55، والنسائي 4/192 في الصيام: باب إذا طهرت الحائض أو قدم المسافر في رمضان: هل يصوم بقية يومه، وابن ماجه "1735" في الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2091" من طرق عن حصين، بهذا الإسناد، زاد ابن أبي شيبة وابن ماجه "يعني أهل العروض من حول المدينة" . قوله "العروض" قال ابن الأثير: أراد من بأكناف مكة والمدينة، يقال لمكة والمدينة واليمن: العروض، ويقال للرساتيق بأرض الحجاز: الأعراض، واحدها: عرض بالكسر .

3618 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَسْمَاءِ بْنِ حَارِثَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اِلٰى قَوْمِهٖ، قَالَ: مُرْ قَوْمَكَ فَلْيَصُوْمُوا هٰذَا الْيَوْمَ، قُلْتُ: فَاِنْ وَجَدْتُهُمْ قَدْ طَعِمُوا قَالَ: فَلْيُتِمُّوا اٰخِرَ يَوْمِهِمْ

حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں کو یہ ہدایت کرو کہ وہ آج کے دن روزہ رکھیں میں نے دریافت کیا: اگر میں ان لوگوں کو ایسی حالت میں پاؤں کہ وہ کچھ کھا چکے ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دن کے آخر تک اسے مکمل کریں (یعنی مزید کچھ نہ کھائیں)

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصَوْمِ بَعْضِ الْيَوْمِ مِنْ عَاشُوْرَاءَ لِمَنْ غَفَلَ عَنْ اِنْشَاءِ الصَّوْمِ لَهٗ

عاشورہ کے دن کا کچھ حصے میں روزہ رکھنے کا حکم ہونا یہ اس شخص کے لیے ہے جو اس دن روزہ رکھنے سے غافل ہو

3619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ اَكَلَ فَلَا يَاْكُلْ شَيْئًا بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيَصُمْ

3618- إسناده حسن، عبد الرحمٰن بن حرملة: هو ابن عمرو الأسلمي، روى له مسلم متابعة حديثا واحدا وحديثه عند أهل السنن، وهو مختلف فيه، قال ابن معين: صالح، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال: يخطىء، ، قال ابن عدى: لم أر في حديثه حديثا منكرا، وضعفه يحيى بن سعيد، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق ربما أخطأ، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه الطبراني "869" من طريق أبي مسلم الكشي، حدثنا سهل بن بكار، حدثنا وهيب "وقد تحرف فيه إلى: وهب "، حدثنا عبد الرحمٰن بن حرملة، حدثني يحيى بن هند بن حارثة، عن عمّه أسماء بن حارثة .قال الهيثمي 3/185: رواه الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" ورجاله رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 3/484 عن عفان، عن وهيب، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 4/78 من طريق أبي معشر البراء، عن ابن حرملة، عن يحيى بن هند بن حارثة، عن أبيه، وكان من أصحاب الحديبية، وأخوه الذى بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر قومه بصيام يوم عاشوراء وهو أسماء بن حارثة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه . . . والإسناد لأسماء بن حارثة .وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 4/322، والحاكم 3/528-529 من طريق محمد بن عمر، عن سعيد بن عطاء بن أبي مروان، عن أبيه، عن جده، عن أسماء ين حارثة الأسلمي . "سقط "عن أبيه" من طبقات ابن سعد" .وأخرجه الحاكم 3/529-530 من طريق وهيب، عن عبد الرحمٰن بن حرملة الأسلمي، عن يحيى بن هند بن حارثة، عن أبيه أن النبى صلى الله عليه وسلم بعثه . . . وصححه ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 3/484، والبخارى في "التاريخ الكبير" 8/238-239، والطبراني "545"/22، والطحاوى 2/73 من طريق ابن إسحاق، عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد، عن حبيب بن هند بن أسماء الأسلمي، عن هند بن أسماء قال: بعثني . . . وأورده الهيثمي 3/185 وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" ورجال أحمد ثقات .

39

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو لوگوں کے درمیان یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا آج عاشورہ کا دن ہے' جس شخص نے کچھ کھالیا ہو' تو وہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس شخص نے کچھ نہ کھایا ہو یا کچھ نہ پیا ہو' تو وہ روزہ رکھ لے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَوْ بَعْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِمَنْ عَجَزَ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ بِكَمَالِهِ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ اور اگر آدمی اس دن کا مکمل روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو دن کے کچھ حصے (میں روزے کے مستحب ہونے کا تذکرہ)

3620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُوْرَاءَ اِلٰى قُرَى الْاَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ: مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُوْمُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ وَنَذْهَبُ بِهِمْ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَاِذَا بَكٰى اَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ اَعْطَيْنَاهَا اِيَّاهُ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ

سیدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن صبح کے وقت مدینہ منورہ کے اردگرد موجود انصار کی آبادیوں کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو وہ اپنا روزہ مکمل کرے اور جس شخص نے کچھ کھا لیا ہو' تو وہ بقیہ دن کا روزہ رکھے (یعنی مزید کچھ کھائے پیے نہیں)

سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ اس دن روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھوایا کرتے تھے ہم انہیں ساتھ لے کر مسجد آجاتے تھے اور ان کے لئے آٹے کی گڑیا بنالیتے تھے جب ان میں سے کوئی ایک بچہ کھانے کے لئے روتا تھا' تو ہم وہ اسے دے دیتے تھے' یہاں تک کہ افطاری کا وقت ہو جاتا تھا (تو ہم روزہ کھولتے تھے)

3619- إسناده صحيح على شرط الشيخين . الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد . وأخرجه أحمد 4/50، والبخاري "2007" باب صيام يوم عاشوراء، و "7265" في أخبار الآحاد: باب ما كان يبعث النبي صلى الله عليه وسلم من الأمراء والرسل واحدا بعد واحد، ومسلم "1135" في الصيام: باب من أكل في عاشوراء فليكف بقية يومه، والنسائي 4/192 في الصيام: باب إذا لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع، وابن خزيمة "2092"، والبيهقي 4/288، والبغوي "1784" من طرق عن يزيد بن أبي عبيد، به .

3620- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه البخاري "1960" في الصيام: باب صوم الصبيان، ومن طريقه البغوي "1783"، وأخرجه مسلم "1136" "136" في الصيام: باب من أكل في عاشوراء فليكف بقية يومه، والبيهقي 4/288، والطبراني 24/"700" من طرق عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/359 و 359-360، ومسلم "1136" "137"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/73 من طرق عن خالد بن ذكوان، به .

39
39

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَرْضَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ رَمَضَانَ كَانَ صَوْمَ عَاشُوْرَاءَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ کا روزہ فرض تھا

3621 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةَ، وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عاشورہ کا دن ایک ایسا دن تھا جس میں قریش زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا جب رمضان فرض ہوا تو وہ فرض قرار پایا اور عاشورہ کے دن کو ترک کر دیا گیا تو جو شخص چاہتا تھا وہ (عاشورہ کے دن) روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا وہ ترک کر دیتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ فِي صِيَامِهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ صَوْمِهِ رَمَضَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں اختیار دے دیا گیا ہے اس کے بعد کہ وہ (آدمی) رمضان میں روزے رکھتا ہے

3621- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوى "1702" من طريق أبى معصب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد .وهو فى "الموطأ" 1/299 فى الصيام، باب: صيام يوم عاشوراء، وأبو داوُد "2442" فى الصوم: باب فى صوم يوم عاشوراء، والبيهقى 4/288 .وأخرجه عبد الرزاق "7844" و "7845"، وابن أبى شيبة 3/55، وأحمد 6/162، والبخارى "3831" فى مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلية، و "5404" فى التفسير: باب (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ) (البقرة: 183)، ومسلم "1125" "113" و"114" فى الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، والترمذى "753" فى الصوم: باب ما جاء فى الرخصة فى ترك يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2080"، والدارمى 2/23، وابن حازم الهمذانى فى "الاعتبار" ص133 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق "7842" وقد تحرّف فيه "عروة" إلى "عبدة"، والشافعى 1/262-263، وأحمد 6/244، والبخارى "1592" فى الحج: باب قول الله تعالى: (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْىَ وَالْقَلَائِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَاوَاتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ) (المائدة: 97)، و"1893" فى الصوم: باب وجوب صوم رمضان، و "2001" و"4502"، ومسلم "1125" "114"و "115" و"116"، والطحاوى 2/74، والبيهقى 4/288 و 290، والهمذانى فى "الاعتبار" ص133 من طرق عن عروة، بِهِ .

3622 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَمَا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ: مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے یہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔

''جو شخص چاہے وہ اس دن روزہ رکھ لے اور جو شخص چاہے وہ روزہ نہ رکھے''۔

3623 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمٌ كَانَتْ تَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عاشورہ کا دن ایک ایسا دن ہے' جس میں زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ روزہ رکھا کرتے تھے' تو تم میں سے جو شخص اس دن روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو شخص اسے ناپسند کرے وہ اسے چھوڑ دے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْاِفْتِدَاءَ وَالتَّخْيِيرَ كَانَ فِيْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ لَا فِيْ رَمَضَانَ

3622- إسناده صحيح، عبد الله بن معاوية -وهو ابن موسى الجمحي-: روى له أبو داوٗد والترمذي وابن ماجة، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 2/57 و143، وابن أبي شيبة 3/55، والبخاري "4501" في التفسير: باب (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ) (البقرة: 183)، ومسلم "1126" "117" في الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، وأبو داوٗد "2443" في الصوم: باب صوم يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2082"، والبيهقي 2/289 من طرق عن عبيد الله بن عمر العمري، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/22، وعبد الرزاق "7848"، والبخاري "1892" في الصوم: باب وجوب صوم رمضان، ومسلم "1126" "119" و "120"، والطحاوي 2/76، والهمذاني في "الاعتبار" ص 133، والبيهقي 4/290 من طرق عن نافع، بِهِ .وأخرجه البخاري "2000" في الصوم: باب صيام يوم عاشوراء، ومسلم "1126" "121" من طريق أبي عاصم، عن عمر بن محمد بن زيد العسقلاني، عن سالم بن عبد الله، عن أبيه . وانظر الحديث الآتي .

3623- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الشافعي 1/264، ومسلم "1126" "118" في الصيام: باب صوم يوم عاشوراء وابن ماجه "1737" في الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، والطحاوي 2/76، والبيهقي 4/290 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وانظر الحديث السابق .

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ فدیہ دینے اور اختیار کا یہ حکم عاشورہ کے روزے کے بارے میں ہے رمضان کے بارے میں نہیں ہے

3624 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا فِیْ رَمَضَانَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَافْتَدٰى بِاِطْعَامِ مِسْكِيْنٍ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ رمضان میں یوں روزے رکھتے تھے کہ جو شخص چاہتا تھا وہ روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا وہ روزہ چھوڑ دیتا تھا اور غریب کو کھانا کھلانے کا فدیہ دے دیا کرتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم میں سے جس شخص کو رمضان کا مہینہ ملے' تو وہ اس میں روزے رکھے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَجّٰى فِيْهِ كَلِيْمَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَهْلَكَ مَنْ ضَادَّهٗ وَعَادَاهُ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلیم (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) کو نجات عطا کی تھی اور جن لوگوں نے ان کی مخالفت کی تھی اور ان سے دشمنی رکھی تھی انہیں ہلاکت کا شکار کیا تھا

3625 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

3624- إسناده صحيح على شرط مسلم، بكير: هو ابن عبد الله بن الأشج، ويزيد: هو ابن أبي عبيد .وأخرجه مسلم "1145" "150" في الصيام: باب بيان نسخ قوله تعالى: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ) (البقرة: من الآية 184)، بقوله: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: من الآية 185)،وابن خزيمة "1903 والبيهقي 4/200 من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "4507" في التفسير: باب: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: من الآية 185) ومسلم "1145" "149"، والنسائي 4/190 في الصيام: باب تأويل قول الله عز وجل: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) (البقرة: 184)، وأبو داؤد "2315" في الصوم: باب نسخ قوله: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ) (البقرة: من الآية 184)، والترمذي "798" في الصوم: باب ما جاء : (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهٗ) (البقرة: من الآية 184)، والبيهقي 4/200 من طريق قتيبة بن سعيد، عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، به . وأخرجه الدارمي 2/15 من طريق عبد الله بن صالح، عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، عن يزيد مولى سلمة، به .

(متن حدیث): قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ يَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا هٰذَا، قَالُوْا: يَوْمٌ عَظِيْمٌ نَجَّى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَاَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ، فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا لِلّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَوْلٰى بِمُوْسٰى، وَاَحَقُّ بِصِيَامِهٖ مِنْكُمْ، فَصَامَهُ، وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ) تشریف لائے' تو آپ نے یہودیوں کو پایا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ ایک عظیم دن ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات عطا کی تھی اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو ڈبو دیا تھا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے اس دن روزہ رکھا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے مقابلے میں ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں اور اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور آپ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ اَنَّ الْاَمْرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَمْرُ نَدَبٍ لَا حَتْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

3626 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ، وَاَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ

3625- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وابن سعيد: هو عبد الله .وأخرجه مسلم "1130" "128" في الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/291 و310، والبخاري "2004" في الصوم: باب صيام يوم عاشوراء، و "3397" في أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسَى) (طه: 9) (وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسَى تَكْلِيماً) (النساء : من الآية 164)، ومسلم "1130" "128"، وابن ماجه "1734" في الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، والبيهقي 4/286 من طرق عن أيوب، بِهِ .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/56، والدارمي 2/22، والبخاري "4680" في التفسير: باب: (وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْ إِسْرائِيلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهُ بَغْياً وَّعَدْواً) (يونس: من الآية90)، و"4737" باب (وَلَقَدْ اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسَى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقاً فِي الْبَحْرِ يَبَساً) (طه: من الآية77)، ومسلم "1130" "127"، والطحاوي 2/75، الطبراني "12442"/12 البيهقي 4/289 من طريق شعبة، وأخرجه البخاري "3943" في مناقب الأنصار: باب إتيان اليهود النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة، ومسلم "1130" ,"127" وأبو داوُد "2444" في الصوم: باب في صوم يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2084"، والبغوي "1782" من طريق هشيم، كلاهما عن أبي بشر، عن سعيد بن جبير، بِهِ . وأخرجه الطبراني "12362"/12 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن سعيد بن جبيربه .

حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ انہوں نے عاشورہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکھنا تم پر لازم قرار نہیں دیا گیا' لیکن میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو جو شخص (اس دن میں) روزہ رکھنا پسند کرے وہ روزہ رکھ لے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِذِ الْيَهُوْدُ كَانَتْ تَتَّخِذُهُ عِيْدًا فَلَا تَصُوْمُهُ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہودی اس دن کو عید کے طور پر مناتے ہیں اور وہ اس دن روزہ نہیں رکھتے ہیں

3627 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ يَهُوْدُ تَتَّخِذُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ عِيْدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَالِفُوْهُمْ، صُوْمُوْا اَنْتُمْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودی عاشورہ کے دن کو عید قرار دیتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان کے برخلاف کرو تم لوگ (عاشورہ کے دن) روزہ رکھو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُنْشِئَ الصَّوْمَ التَّطَوُّعَ بِالنَّهَارِ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ تَقَدَّمَ الْعَزْمُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْهُ

3626- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "صحيحه" "1129" في الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة "2085"، والطبراني "744"/19 من طريق يونس، به .وأخرجه مالك 1/299 في الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، ومن طريقه الشافعي 1/265، البخاري "2003" في الصوم: باب صيام يوم عاشوراء، ومسلم "1129"، والطحاوي 2/77، والطبراني "749"/19، والبيهقي 4/290، والبغوي "1785" .

3627- إسناده صحيح على شرط البخاري، محمد بن إشكاب: هو محمد بن الحسين بن إبراهيم العامري، وأبو عميس: هو عتبة بن عبد الله بن عتبة الهذلي .وأخرجه أحمد 4/409، وابن أبي شيبة 3/55، والبخاري "2005" في الصوم: باب صيام يوم عاشوراء، و "3942" في مناقب الأنصار: باب إتيان اليهود النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة، ومسلم "1131" في الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، والبيهقي 4/289 من طريق حماد بن أسامة، عن أبي عميس، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1131" "130" من طريق حماد بن أسامة، عن صدقة بن أبي عمران، عن قيس، به .

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ دن کے وقت نفلی روزہ رکھنے کی نیت کرلے اگرچہ اس نے اس سے پہلے رات کے وقت اس کا پختہ ارادہ نہ کیا ہو

• **3628** - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاِنِّي صَائِمٌ، قَالَتْ: ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَّاْنَاهُ لَكَ، فَقَالَ: اَدْنِيهِ، فَاَصْبَحَ صَائِمًا، ثُمَّ اَفْطَرَ

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن میں دوسری مرتبہ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں "حیس" تحفے کے طور پر دیا گیا ہے وہ ہم نے آپ کے لئے سنبھال کر رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پیش کرو، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے روزہ رکھا ہوا تھا پھر آپ نے روزہ ختم کردیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِنْشَاءِ الْمَرْءِ الصَّوْمَ التَّطَوُّعَ مِنْ غَيْرِ نِيَّةٍ تَتَقَدَّمُهُ مِنَ اللَّيْلِ

یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ رات کے وقت پہلے سے نیت نہ کرنے کے باوجود آدمی نفلی روزہ رکھ لے

3629 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

3628- إسناده صحيح على شرط مسلم، طلحة بن يحيى: هو ابن طلحة بن عبيد الله التيمي المدني .وأخرجه أبو داوٗد "2455" في الصوم: باب في الرخصة في ذلك، من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/207، ومسلم "1154" "170" في الصيام: باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال، والترمذي "733" في الصوم: باب صيام المتطوع بغير تبييت، والنسائي 4/195 في الصيام: باب النية في الصيام ولاختلاف على طلحة بن يحيى في خبر عائشة فيه، وابن خزيمة "2143" من طريق وكيع به .وأخرجه الشافعي "706"/1، وعبد الرزاق "7793"، وأحمد 6/49و207، ومسلم "1154" "169"، وأبو داوٗد "2455"، والترمذي "734"، والنسائي 4/194 و195، والطحاوي 2/109، وأبو يعلى "4563"، وابن خزيمة "2143"، والبيهقي 4/203، والبغوي "1745" من طريق طلحة بن يحيى، به .وأخرجه عبد الرزاق "7792"، والنسائي 4/195--196 من طريق إسرائيل عن سماك "وزاد النسائي: عن رجل " عن عائشة بنت طلحة، به .وأخرجه النسائي 4/193 و194و195، وأبو يعلى "4743" من طريق مجاهد عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/195 من طريق أم كلثوم، عن عائشة .وأخرجه البيهقي 4/203 من طريق عكرمة، عن عائشة، وانظر الحديث رقم "3629"و "3630" .والحيس: هو مخلوط من دقيق وسمن وتمر .وفي الحديث دليل جواز صوم التطوع بنية من النهار، وأن المتطوع بالصوم جائز له أن يفطر"

الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامَنَا، فَجَائَنَا يَوْمًا، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ؟، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کھانے کو پسند کرتے تھے۔ایک دن آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (کچھ کھانے کے لئے) ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا عَدِمَ غَدَائَهُ اَنْ يُنْشِءَ الصَّوْمَ يَوْمَئِذٍ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ اگر اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں ملتا تو وہ اس دن میں روزہ رکھ لے

3630 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلُ عَلَيْنَا، فَيَقُوْلُ: اَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟، فَنَقُوْلُ: لَا، فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ صَائِمٌ، قَالَتْ: وَدَخَلَ عَلَيْنَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، حَيْسٌ اُهْدِيَ لَنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ اَصْبَحْتُ وَاَنَا صَائِمٌ ثُمَّ دَعَا بِهٖ فَطَعِمَ

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے آپ دریافت کرتے کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے؟ اگر ہم جواب دیتے: جی نہیں' تو آپ فرماتے پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! ہمیں ''حیس'' تحفے کے طور پر دیا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح' تو میں نے روزہ رکھنے کی نیت کی تھی۔ پھر آپ نے کھانا منگوایا اور اسے کھالیا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُسْلِمِ ذُنُوْبَ سَنَةٍ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، وَتَفَضُّلِهٖ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ بِمَغْفِرَةِ ذُنُوْبِ سَنَتَيْنِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

3629– إسناده صحيح على شرط الصحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة " .وأخرجه ابن خزيمة "2141" من طريق أبي قلابة عبد الملك بن محمد الرقاشي، عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم "3628" و"3630" .

3630– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مسند أبي يعلى" "4596" . وانظر الحديثين لسابقين .

اللہ تعالیٰ کا اس مسلمان کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ

جو عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل وکرم کے تحت اس شخص کے دوسال کے گناہوں کی مغفرت کردینا جو عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے

3631 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ سَنَةٍ، قَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَصُوْمُ يَوْمَ عَرَفَةَ، قَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ، وَمَا قَبْلَهَا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سال بھر (روزہ رکھنے کے برابر ہے) اس نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سال کے اور اس سے پہلے کے ایک سال کے گناہوں کو ختم کردیتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ وَمَا قَبْلَهَا يُرِيْدُ مَا قَبْلَهَا سَنَةً وَاحِدَةً فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "وہ ایک سال اور اس سے پہلے کے

(گناہوں کو) ختم کردیتا ہے" اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے کے ایک سال (کے گناہوں کو ختم کرتا ہے)

3632 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3631– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن معبد– وهو الزماني– فمن رجال مسلم، سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقتادة: هو ابن دعامة .وأخرجه عبد الرزاق "7826" و"7831"و"7865" من طريق معمر، والبيهقي 4/286 من طريق هشام، كلاهما عن قتادة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/308 و310 و311، والطحاوي 2/77، والبيهقي 4/286، وأبو داؤد "2426" في الصوم: باب في صوم الدهر تطوعاً، من طريق مهدي بن ميمون، وأحمد 5/297، ومسلم "1162" "197" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفه وعاشوراء والاثنين والخميس، والطحاوي 2/72 و77، والبيهقي 4/286، والبغوي "1789" من طريق شعبة، والطحاوي 2/72و 77 من طريق جرير، ثلاثتهم عن غيلان بن جعفر، بِهِ .وأخرجه أحمد 5/296، وعلي بن الجعد في "مسنده" "1816" و"1817"، وعبد الرزاق "7827" و"7832"، وابن أبي شيبة 3/58 من طريق عن أبي قتادة .وأخرجه أحمد 5/296 من طريق أبي حرملة، عن أبي قتادة موقوفاً . وانظر الحديث الآتي .

(متن حدیث): صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّىْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِىْ بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّىْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ سے یہ امید ہے کہ یہ اس سے پہلے کہ ایک سال کے اور اس کے بعد کے ایک سال کے (اور اس ایک سال کے) گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے کہ یہ اس سے پہلے کے ایک سال کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمًا قَبْلَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ لِيَكُوْنَ اٰخِذًا بِالْوَثِيْقَةِ فِىْ صَوْمِهٖ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ عاشورہ کے دن سے پہلے ایک دن روزہ رکھے تا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے میں مضبوط ہو جائے

3633 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْاَعْرَجِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ، وَنِعْمَ الْجَلِيْسُ كَانَ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ عَاشُوْرَاءَ؟، فَاسْتَوٰى جَالِسًا، ثُمَّ قَالَ: عَنْ اَيِّ بَابِهٖ تَسْاَلُ؟، قَالَ: قُلْتُ: عَنْ صِيَامِهٖ، اَيَّ يَوْمٍ

3632- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مسلم "1162" "196" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرف وعاشوراء والاثنين والخميس، والترمذى "752" في الصوم: باب ما جاء في الحث على صوم يوم عاشوراء، وأبو داؤد "2425" في الصوم: باب في صوم الدهر تطوعاً، وابن ماجه "1730" في الصيام: باب صيام يوم عرفة، و "1738" باب صيام يوم عاشوراء، والطحاوى 2/77، وابن خزيمة "2087"، والبيهقى 4/286، والبغوى "1790" من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وانظر لحديث السابق .

3633- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلى أبو الوليد الطيالسى، والحكم بن الأعرج: هو الحكم بن عبدا لله بن إسحاق بن الأعرج البصرى .وأخرجه أحمد 1/239 و280 و344، وابن أبى شيبة 3/58، ومسلم "1133" في الصيام: باب أى يوم يصام في عاشوراء، وأبو داؤد "2446" في الصوم: باب ما روى أن عاشوراء اليوم التاسع، والترمذى "754" في الصوم: باب ما جاء عاشوراء أى يوم هو، وابن خزيمة "2098"، والطحاوى 2/75، والبيهقى 4/287، والبغوى "1786" من طرق عن حاجب بن عمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/246- 247، ومسلم "1133"، وابن خزيمة "2096" من طريق معاوية بن عمرو، وعبد الرزاق "7940"، وأحمد 1/360 من طريق يونس بن عبيد، كلاهما عن الحكم، بِهِ . قال البيهقى في "السنن الكبرى" 4/278: وكأنه رضى الله عنه أراد صومه مع العاشر، وأراد بقوله في الجواب: "نعم" ما روى من عزمه صلى الله عليه وسلم على صومه، والذى يبين هذا . . . فذكر حديث ابن عباس موقوفاً: "صوموا التاسع والعاشر وخالفوا اليهود" – وأخرجه عبد الرزاق "7839" وحديثه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "لئن بقيت لآمرن بصيام يوم قبله أو يوم بعده" .

نَصُوْمُهُ؟، قَالَ: اِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ، ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ تَاسِعِهِ صَائِمًا، قُلْتُ: اَكَذٰلِكَ كَانَ يَصُوْمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ

حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت زمزم کے کنویں کے پاس اپنی چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا وہ بڑے بہترین ہم نشین تھے میں نے ان سے عاشورہ کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر انہوں نے دریافت کیا: تم اس کے بارے میں کسی حوالے سے پوچھنا چاہتے ہو میں نے دریافت کیا: اس کے روزے کے بارے میں کہ کون سے دن ہمیں روزہ رکھنا چاہئے' تو انہوں نے فرمایا: جب تم محرم کا چاند دیکھ لو' تو گنتی شروع کر دو پھر تم اس کی نو تاریخ کو روزہ رکھنا میں نے کہا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ صِيَامَ الدَّهْرِ لِمُعْقِبِ رَمَضَانَ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ

رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کو اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ (سال بھر) روزہ رکھنے کے طور پر نوٹ کرنے کا تذکرہ

3634 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَاَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ، فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے' تو یہ ہمیشہ (یعنی سال بھر) روزہ رکھنے

3634– إسناده صحيح على شرط مسلم . وسعد بن سعيد: هو ابن قيس بن عمرو الأنصاري، وهو وإن كان سيء الحفظ، قد تـابـعه عند المصنف صفوان بن سليم، وهو ثقة .وأخرجه الدارمي 2/21، وأبو داوٗد "2433" فـي الصوم: باب في صوم ستة أيام من شوال، وابن خزيمة "2114" من طرق عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد . "وقد تحرف في ابن خزيمة "سليم" إلى "سليمان" .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/97، وعبد الرزاق "7918"، وأحمد 5/417 و 419، والطيالسي "594"، ومسلم "1164" فـي الـصيام: باب استحباب صوم ستة أيام من شوال اتباعا لرمضان، والترمذي "759" فـي الصوم: باب ما جاء في صيام ستة أيام من شوال، وابن ماجه "1716" فـي الـصيام: باب صيام ستة أيام من شوال، والطحاوي في "مشكل الآثار " 3/118، والبيهقي 4/292، والبغوي "1780" مـن طـرق عـن سـعد بن سعيد، بِهِ .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار " 3/118 و119 مـن طريق صفوان بن سـليـم، وزيـد بـن أسـلـم، ويحيى بن سعيد الأنصاري، وعبد ربه بن سعيد الأنصاري، عن عمر بن ثابت، بِهِ .وفي الباب عن جابر عند أحمد 3/308 و 324 و 344، والبزار "1602"، والبيهقي 4/292 . وقـال الهيثمي في "المجمع" 3/183: وفيـه عمرو بن جابر وهو ضعيف .وعن أبي هريرة عند البزار "1060" وقال الهيثمي: رواه البزار وله طرق رجال بعضها رجال الصحيح .وعن ثوبان وهو الآتي .

کے مترادف ہے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ اس روایت کو ابوایوب کے حوالے سے نقل کرنے میں عمر بن ثابت نامی راوی منفرد ہے

3635 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، فَقَدْ صَامَ السَّنَةَ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے سال بھر روزے رکھے"۔

ذِكْرُ الرَّغْبَةِ فِىْ صِيَامِ شَهْرِ الْمُحَرَّمِ اِذْ هُوَ مِنْ اَفْضَلِ الصِّيَامِ

محرم کے مہینے میں روزہ رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ کیونکہ یہ سب سے افضل (نفلی) روزے ہیں

3636 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3635- إسناده صحيح، أبو أسماء الرحبي: هو عمرو بن مرثد .وأخرجه أحمد 5/280، والدارمي 2/21، والطحاوي في "مشكل الآثار " 3/119-120، وابن ماجه "1715" في الصيام: باب صيام ستة أيام من شوال، والبيهقي 4/293، والنسائي في "الكبرى" "كما في "التحفة" "2/138"، والخطيب في تأريخه 2/362 من طرق عن يحيى بن الحارث الذماري، بهذا الإسناد .

3636- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو وضاح اليشكري، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس .وأخرجه مسلم "1163" "202" في الصيام: باب فضل صوم المحرم، وأبو داوُد "2429" في الصوم: باب في صوم المحرم، والنسائي 3/206-207 في قيام الليل: باب فضل صلاة الليل، والترمذي "438" في الصلاة: باب ماجاء في فضل صلاة الليل، والبيهقي 4/290-291 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد "2429"، وأحمد 2/344، والدارمي 2/22، والبيهقي 4/290-291 من طرق عن أبي عوانة، بِهٖ .وأخرجه أحمد 2/303 و 329 و342 و 535 "وسقط من سند الأخير: محمد بن المنتشر "، ومسلم "1163" "203"، وابن خزيمة "2076"، والطحاوي في "مشكل الآثار " 2/101، والبيهقي 4/291 من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن محمد بن المنتشر، عن حميد بن عبد الرحمٰن، بِهٖ .وأخرجه النسائي 3/207 من طريق شعبة، عن أبي بشر، عن حميد مرسلا .

(متن حدیث): اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''رمضان کے مہینے کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کے وقت ادا کی جانے والی نماز ہے''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصُوْمَ مَرَّةً، وَيُفْطِرَ مَرَّةً

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ کبھی (نفلی روزے) رکھے اور کبھی نہ رکھے

3637 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ، ثُمَّ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ، وَمَا رَاَيْتُهُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ اِلَّا قَلِيْلًا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے معمول کے بارے میں دریافت کروں' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کسی مہینے میں) اتنے نفلی روزے رکھتے تھے کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ روزے ہی رکھتے رہیں گے پھر آپ (کسی مہینے میں) نفلی روزے ترک کردیتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے کچھ دنوں میں روزہ نہیں رکھتے تھے باقی پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصِيَامِ نِصْفِ الدَّهْرِ لِمَنْ قَوِيَ عَلٰى اَكْثَرِ مِنْ صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيضِ

جو شخص ایام بیض کے روزوں سے زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اسے نصف عرصہ

3637– إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن كاسب –وهو يعقوب بن حميد بن كاسب– فروى له أصحاب السنن، وهو صدوق، وقد توبع .وأخرجه أحمد 6/39، وابن أبي شيبة 3/103، ومسلم "1156" "176" في الصيام: باب صيام النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 4/151 في الصيام: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، وابن ماجه "1710" في الصيام: باب ماجاء في صيام النبي صلى الله عليه وسلم، من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/128 و 143 و 165 و 189 و233 و268، وابن أبي شيبة 3/103، والبخاري "1970" في الصوم: باب صوم شعبان، ومسلم "782" ص 811، والنسائي 4/151 و199–200 باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر، وابن خزيمة "2078" و "2079"، والبغوي "1777"، والبيهقي 4/292 من طرق عن أبي سلمة، به . وانظر الحديث رقم "3580" و "3648" .

(یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن) روزہ رکھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

3638 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْكَرْخِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ، فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ وَاَفْطِرْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، صَوْمُ الدَّهْرِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ اَخَذْتُ الرُّخْصَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھ لیتے ہو۔ رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو۔ تم ایسا نہ کرو تمہارے جسم کا تم پر حق ہے۔ تمہاری جان کا تم پر حق ہے۔ تم (نفلی) روزہ رکھا بھی کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو تو یہ ہمیشہ (یعنی پورا مہینہ) روزہ رکھنے کے مترادف ہو جائے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں قوت کو پاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو۔ تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کاش میں نے رخصت کو اختیار کر لیا ہوتا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاِفْطَارِ يَوْمٍ اِذْ هُوَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَوْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاِفْطَارِ يَوْمَيْنِ لِمَنْ عَجَزَ عَنْ ذٰلِكَ

ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ نہ رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

کیونکہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور جو شخص ایسا نہیں کر سکتا ہے اس کے لیے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن روزہ نہ رکھنے (کے مستحب ہونے کا تذکرہ)

3639 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ

3638– إسناده صحيح، أحمد بن الوليد الكرخي: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/45 فقال: من أهل سامرا، يروي عن أبي نعيم والعراقيين، حدثنا عنه حاجب بن اركين وغيره . وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . عفان: هو ابن مسلم الباهلي .وأخرجه أحمد 2/194 من طريق عفان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/194، ومسلم "1159" "193" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقا أو لم يفطر العيدين والتشريق، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سليم بن حيان، بِهِ . وانظر الحديث رقم "3571" و "3640" و "3658" و "3660" .

بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كَيْفَ تَصُوْمُ؟، قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ عُمَرُ، قَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ، وَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى سَكَنَ مِنْ غَضَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟، قَالَ: وَيُطِيقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ؟، قَالَ: فَكَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ اَخِي دَاوُدَ، قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟، قَالَ: وَدِدْتُّ اَنِّي طُوِّقْتُ ذَاكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ يَكُنْ غَضَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَةِ هٰذَا السَّائِلِ عَنْ كَيْفِيَّةِ الصَّوْمِ، وَاِنَّمَا كَانَ غَضَبُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ السَّائِلَ سَاَلَهُ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ تَصُوْمُ؟، قَالَ: فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِخْبَارَهُ عَنْ كَيْفِيَّةِ صَوْمِهٖ مَخَافَةَ اَنْ لَوْ اَخْبَرَهُ يَعْجِزُ عَنْ اِتْيَانِ مِثْلِهٖ، اَوْ خَشِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّائِلِ وَاُمَّتِهٖ جَمِيعًا اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ فَيَعْجِزُوْا عَنْهُ

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کیسے روزہ رکھتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ صورتحال دیکھی، تو انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہیں (یعنی اس پر ایمان رکھتے ہیں) اور ہم اللہ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل یہ بات دہراتے رہے، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ختم ہوا۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایسے شخص کا کیا حکم ہوگا جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کوئی ایسا کر سکتا ہے؟ انہوں نے دریافت کیا: ایسے شخص کا کیا حکم ہوگا جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ایسے شخص کا کیا حکم ہوگا جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن روزہ نہیں رکھتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ مجھ میں اس کی طاقت ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سائل کے روزے کی کیفیت کے بارے میں دریافت کرنے کی وجہ سے غضب ناک نہیں ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر غضب ناک ہوئے تھے کہ اس سائل نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ اے اللہ کے نبی آپ کیسے روزے رکھتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو ناپسند کیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کی کیفیت کے

3639- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مسلم "1162" "196" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، وأبو داوٗد "2425" في الصوم: باب صوم الدهر تطوعا، وابن ماجه "1713" في الصيام: باب ما جاء في صيام داوٗد عليه السلام، وابن خزيمة "2111" من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .
وانظر الحديث رقم "3642" .

بارے میں دریافت کرے۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر آپ نے اس کو اس بارے میں بتا دیا تو وہ اس کی مانند روزہ نہیں رکھ سکے گا یا پھر نبی کو اس سائل اور آپ کی اُمت کے بارے میں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں یہ ان لوگوں پر لازم نہ ہو جائے اور وہ اسے ادا نہ پائیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اقْتِصَارِ الْمَرْءِ عَلٰى صِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے پر اکتفاء کرے

3640 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَاَلْقَيْتُ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: اَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: خَمْسٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: سَبْعٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: تِسْعٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اِحْدَى عَشْرَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ، شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ، وَاِفْطَارُ يَوْمٍ

✿✿ ابوملیح بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے میرے (نفلی) روزہ رکھنے کا ذکر کیا گیا' تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے چمڑے کا بنا ہوا تکیہ پیش کیا جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ زمین پر تشریف فرما ہوئے وہ تکیہ میرے اور آپ کے درمیان تھا آپ نے دریافت کیا: تمہارے لیے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کافی نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گیارہ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے سے زیادہ روزہ نہیں رکھا جا سکتا جو نصف زمانہ ہوگا۔ ایک دن روزہ ہوگا اور ایک دن روزہ نہیں ہوگا۔

3640- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الأول: هو ابن عبد الله بن عبد الرحمٰن الطحان الواسطي، وخالد الآخر: هو ابن مهران الحذاء، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وأبو المليح: هو ابن أسامة بن عمير، اسمه عامر، وقيل: زيد، وقيل: زياد .وأخرجه البخاري "6277" في الاستئذان: باب من ألقى له وسادة، ومسلم "1159" "191" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقاً، من طريق خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 2/86 من طريق خالد الحذاء، به . وانظر الحديث "3571" و "3638" و "3658" و "3660" .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَيَّامًا مَعْلُوْمَةً

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ہر مہینے میں متعین دنوں میں روزہ رکھ لے

3641 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حديث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے تین چمکدار دنوں میں (یعنی تیرہ چودہ پندرہ تاریخ کو) روزہ رکھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ، لِاَنَّ فِيْهِ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ابْتِدَاءُ الْوَحْيِ

پیر کے دن روزہ رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی اس دن میں آپ پر وحی کے نزول کا آغاز ہوا تھا

3642 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ،

(متن حديث):اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ؟، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ: لَا اَفْطَرَ وَلَا صَامَ فَقَامَ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَصُوْمُ مِنْ

3641– إسناده حسن . رجاله رجال مسلم غير عاصم–وهو ابن بهدلة– فإن الشيخين رويا له مقرونا، وهو صدوق . أبو داوٗد: هو الطيالسي، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن النحوي .وهو في "مسند الطيالسي " "360" ومن طريقه أخرجه أبو داوٗد "2450" في الصوم: باب في صوم الثلاثة من كل شهر، وابن خزيمة "2129"، والبيهقي 4/294 .وأخرجه أحمد 1/406، والترمذي "742" في الصوم: باب ما جاء في صوم يوم الجمعة، والبغوي "1803" من طرق عن شيبان، بِه . وقال الترمذي: حديث حسن غريب . انظر الحديث رقم "3645" .

3642– إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الله بن معبد: هو الزماني .وأخرجه ابن خزيمة "2117" من طريق عبد الأعلى، عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 4/286 من طريق هشام عن قتادة، بِه .وأخرجه أحمد 5/296–297 و310–311، وابن أبي شيبة 3/78، ومسلم "1162" "197" "198" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، وأبو داوٗد "2426" في الصوم: باب في صوم الدهر تطوعا، والنسائي 4/207 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على غيلان بن جرير فيه، وابن خزيمة "2117" و"2126"، والبيهقي 4/286 و300، والبغوي "1789" و "1790" من طرق عن غيلان بن جرير، بِه . وانظر الحديث رقم "3639" .

كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟ قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ اُنْزِلَ عَلَيَّ قَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ اَخِي دَاوُدَ

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے (یعنی روزانہ نفلی روزہ رکھنے) کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نہ اس نے روزہ چھوڑا اور نہ اس نے روزہ رکھا" پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمیشہ (یعنی پورا مہینہ) نفلی روزہ رکھنے کے مترادف ہے۔ اس شخص نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو پیر کے دن روزہ رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری پیدائش ہوئی تھی اور اسی دن میں مجھ پر (قرآن یا وحی) نازل کیا گیا اس شخص نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو ایک روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔

ذِكْرُ تَحَرِّي الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کے ساتھ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا

3643 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيْدَا، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ الْغَازِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتّٰى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ، وَكَانَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

❁❁ ربیعہ بن غاز بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نفلی) روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا تقریباً پورا مہینہ ہی نفلی روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے البتہ آپ اہتمام کے ساتھ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

3643- إسناده صحيح على شرط البخاري غير ربيعة، وهو ثقة .وأخرجه ابن ماجه "1739" في الصيام: باب صيام يوم الاثنين والخميس، من طريق هشام بن عمار عن يحيى، عن ثور، عن خالد، عن ربيعة بن الغاز، عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/153 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على خالد بن معدان في هذا الحديث، و 4/202-203 باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، والترمذي "745" في الصوم: باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، من طريق عمرو بن علي الفلاس، عن عبد الله بن داوُد، عن ثور بن يزيد، بِهِ . وقال الترمذي: حديث حسن غريب من هذا الوجه .وأخرجه أحمد 6/89، والنسائي 4/152-153 و202 من طريق بقية، عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدان، عن جبير بن نفير، عن عائشة . وأخرجه أحمد 6/80 و 106، والنسائي 4/203 من طريق سفيان، عن ثور، عن خالد بن معدان، عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/203 من طريق أحمد بن سليمان، عن أبي داوُد، عن سفيان، عن منصور، عن خالد بن سعد، عن عائشة .

ذِكْرُ فَتْحِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ وَعَرْضِ اَعْمَالِ الْعِبَادِ عَلٰى بَارِئِهِمْ جَلَّ وَعَلَا فِيهِمَا

ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جانے اور بندوں کے اعمال ان کے پروردگار کی بارگاہ میں ان دونوں میں پیش کیے جانے کا تذکرہ

3644 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى التَّمِيمِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ، عَنْ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، وَتُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر پیر اور جمعرات کے دن (لوگوں کے) اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى الدَّوَامِ مَقْرُونًا بِمِثْلِهِ

جمعہ کے دن باقاعدگی سے روزہ رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ جو اس کے مثل کے ہمراہ ملا ہوا ہے

3645 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخُلْقَانِيُّ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُولُ: اَخْبَرَنَا اَبُو حَمْزَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَقَلَّمَا يُفْطِرُ

3644– حديث صحيح . إبراهيم بن محمد: هو ابن عرعرة بن البرند القرشي السامي ثقة من رجال مسلم والنسائي، وأبو عرعرة: قال الذهبي في "الميزان" 3/63: وثقه ابن حبان وغيره، وضعفه علي بن المديني، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم . وقد توبع، وباقي رجاله على شرط الصحيح .وهو في "المصنف" "7914"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/268 . وأخرجه مالك 2/908، في حسن الخلق: باب ماجاء في المهاجرة، وأحمد 2/329، والدارمي 2/20، ومسلم "2565" في البر والصلة: باب النهي عن الشحناء والتهاجر، والترمذي "747" في الصوم: باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، وابن ماجه "1740" في الصيام: باب صيام يوم الاثنين والخميس، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 2/909، ومن طريقه مسلم "2565" "36"، وابن خزيمة "2120"، وأخرجه عبد الرزاق "7915"، ومسلم "2565" "36" من طريق مسلم بن أبي مريم، عن أبي صالح، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/483–484 من طريق يونس بن محمد، عن الخزرج بن عثمان السعدي، عن أبي أيوب، عن أبي هريرة .وفي الباب عن أسامة بن زيد عند عبد الرزاق "7917"، وابن أبي شيبة 3/42–43، وأبو داوُد "3436"، والنسائي 4/201و 201–202، وابن خزيمة "2119"، والبيهقي 4/293 .

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے چمکدار دنوں میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا کہ آپ جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصُومَ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ اِذْ هُمَا عِيْدَانِ لِاَهْلِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ہفتے اور اتوار کے دن روزہ رکھے کیونکہ یہ دو دن اہل کتاب کی عید کے دن ہیں

3646 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، (متن حدیث): قَالَ: اَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَّنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ اَسْاَلَهَا: اَيُّ الْاَيَّامِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُهَا صَوْمًا؟، فَقَالَتْ: يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمُ الْاَحَدِ، فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَاَنْكَرُوا ذٰلِكَ عَلَيَّ، فَظَنُّوا اَنِّي لَمْ اَحْفَظْ فَرَدُّونِي، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرْتُهُمْ فَقَامُوْا بِاَجْمَعِهِمْ، فَقَالُوا: اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكِ فِي كَذَا وَكَذَا، فَزَعَمَ اَنَّكِ قُلْتِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَصُومُ مِنَ الْاَيَّامِ، وَيَقُوْلُ: اِنَّهُمَا عِيْدَانِ لِلْمُشْرِكِيْنَ، فَاُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ

کریب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا' تا کہ میں ان سے یہ دریافت کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر کون سے دن میں روزہ رکھتے تھے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن میں ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے میری اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید میں نے بات کو صحیح طرح سے یاد نہیں رکھا۔ انہوں نے دوبارہ مجھے بھیجا' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسی کی مانند جواب دیا میں نے ان لوگوں کو آ کر بتایا' تو وہ سب لوگ خود اٹھے اور (سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے) انہوں نے بتایا: ہم نے اس مسئلے کے بارے میں (اس شخص کو) آپ کی

3645- إسناده حسن . عاصم-وهو ابن أبي النجود-: صدوق، وباقي رجاله ثقات . أبو حمزة: هو محمد بن ميمون المروزي السكري . وأخرجه النسائي 4/204 في الصيام: باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 4/294 من طريق العباس بن محمد الدوري عن علي بن الحسن بن شقيق، به . وأخرج القسم الأخير منه: الطيالسي "359"، وابن أبي شيبة 3/46، والبيهقي 4/294 من طريق شيبان عن عاصم، به . ولفظه: "مارأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مفطراً يوم الجمعة" . وانظر الحديث رقم "3641" .

3646- إسناده حسن وقد تقدم برقم "3616" .

خدمت میں بھیجا تھا اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ نے یہ جواب دیا ہے تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے نبی اکرم ﷺ زیادہ تر ہفتے کے دن اور اتوار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: یہ دونوں مشرکین کے عید کے دن ہیں (وہ ان دنوں میں کھاتے پیتے ہیں) تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان کے برخلاف کروں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالَمًا مِّنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3647 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، بِجُرْجَانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ، قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ؟، قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَاَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ؟

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے کہا: اے اُمّ المومنین! نبی اکرم ﷺ کا عمل کس طرح کا ہوتا تھا۔ کیا آپ کسی دن کو خاص کر لیتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ کا عمل باقاعدگی سے ہوتا تھا اور تم میں سے کون شخص اس کی استطاعت رکھتا جس کی استطاعت نبی اکرم ﷺ رکھتے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالْاِيمَاءِ الَّذِي اَشَرْنَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اشارے کے ذریعے اس بات کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

3648 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

3647– إسناده صحيح على شرط الشيخين ـ جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس .وأخرجه البخاري "6466" في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، وأبو داوُد "1370" في الصلاة: باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة، من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/43، ومسلم "783" في الصلاة المسافرين: باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، من طريق جرير، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/55 و174 و189، والطيالسي "1398"، والبخاري "1987" في الصوم: باب هل يخص شيئاً من الأيام، والبيهقي 4/299 من طرق عن منصور، بِهِ .

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ، وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَاَيْتُهُ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِيْ شَعْبَانَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے اور بعض اوقات آپ نفلی روزہ رکھنا چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ کوئی نفلی روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر مہینے کے تین دن کے روزے رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

3649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، اَنَّ مُطَرِّفًا مِّنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ دَعَا بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ: اِنِّيْ صَائِمٌ، فَقَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

❀❀ مطرف بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا' تا کہ انہیں پلوائیں۔ مطرف نے کہا: میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: روزہ ڈھال ہے جس طرح کسی شخص کی جنگ میں حصہ لینے کے لئے ڈھال ہوتی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

3648- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو النضر: هو سالم بن أبي أمية . وأخرجه البغوي "1776" من طريق أبي مصعب أحمد ب بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في "الموطأ" 1/309 في الصيام: باب جامع الصيام، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/107 و153 و242، والبخاري "1969" في الصوم: باب صوم شعبان، ومسلم "1156" "175" في الصيام: باب صيام النبي صلى الله عليه بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر، والبيهقي 4/292 و299 . وانظر الحديث رقم "3580" و "3637" .

3649- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن رمح، فمن رجال مسلم . مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير . وأخرجه ابن ماجه "1639" في الصيام: باب ما جاء في فضل الصيام، على طريق محمد بن رمح المصري، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/22 و217، والنسائي 4/167 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، و4/219 باب ذكر الاختلاف على أبي عثمان في حديث أبي هريرة في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، وابن خزيمة "2125"، والطبراني "8360"/9 من طرق عن الليث بن سعد، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/4، والنسائي 4/167، والطبراني "8361"/9 و "8363" من طرق عن محمد بن إسحاق، عن سعيد بن أبي هند، به . وأخرجه أحمد 4/217- 218، والطبراني "8364" من طريق حماد بن سلمة، عن سعيد الجريري، عن يزيد بن عبد الله أبي العلاء، عن مطرف، به .

''عمدہ روزے ہر ماہ کے تین دن کے ہیں''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْعَلَ هٰذِهِ الْاَيَّامَ الثَّلَاثَ اَيَّامَ الْبِيضِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ ان تین دنوں کو ایام بیض کرلے

3650 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا، وَجَاءَ مَعَهَا بِاَدَمِهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْكُلْ، وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّاْكُلُوا، وَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ؟، قَالَ: اِنِّي اَصُومُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ، قَالَ: اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمْ اَيَّامَ الْغُرِّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مُوْسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، وَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی گوشت بھون کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا وہ اس کے ہمراہ اس کا سالن بھی لے کر آیا تھا اس نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو روک لیا آپ نے اسے کھایا نہیں آپ نے اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ کھالیں اس دیہاتی نے بھی اسے نہیں کھایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیوں نہیں کھا رہے ہے؟ اس نے جواب دیا: میں ہر مہینے کے تین دن روزے رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے روزہ رکھنا ہی ہوتا ہے' تو چمکدار دنوں میں روزے رکھا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): موسیٰ بن طلحہ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت ابن حوتکیہ کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ بِكِتْبَةِ صَائِمِي الْبِيضِ لَهُمْ اَجْرَ صَوْمِ الدَّهْرِ

ایام بیض کا روزہ رکھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ ان کے لیے ہمیشہ روزہ رکھنے (یعنی پورا مہینہ روزہ رکھنے) کے اجر کو نوٹ کیا جاتا ہے

3650– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو عوانة: هو وضاح اليشكري .وأخرجه أحمد 2/336 و346، والنسائي 4/222 في الصيام: باب ذكر ولاختلاف على موسى بن طلحة في الخبر في صيام ثلاثة أيام من الشهر، و 7/196 في الصيد: باب الأرنب، من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .والغر، أي: البيض .وأخرجه النسائي 4/224 من طريق موسى بن طلحة مرسلاً . وانظر الحديث رقم "3655" و "3656" .

3651 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِيهِ:

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ بِصِيَامِ الْبِيضِ، وَيَقُوْلُ: هِيَ صِيَامُ الدَّهْرِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: الْمِنْهَالُ هُوَ ابْنُ مِلْحَانَ الْقَيْسِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ، وَلَيْسَ فِي الصَّحَابَةِ مِنْهَالٌ غَيْرُهُ

عبدالملک بن منہال اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ روشن دنوں کے روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مترادف ہے (یعنی پورا مہینہ روزہ رکھنے کے مترادف ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): منہال نامی راوی ملحان قیسی کے صاحب زادے ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں صحابہ کرام میں ان کے علاوہ اور کسی کا نام منہال نہیں ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ بِكِتْبَةِ صِيَامِ الدَّهْرِ، وَقِيَامِهِ لِمَنْ صَامَ الْأَيَّامَ الثَّلَاثَةَ مِنَ الشَّهْرِ

جو شخص ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ

(اس کے لیے) ہمیشہ روزہ رکھنے اور نوافل ادا کرنے (یعنی پورا مہینہ روزے رکھنے اور نوافل ادا کرنے کا اجر نوٹ کیا جاتا ہے)

3652 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،

3651– حديث صحيح . عبد الملك بن منهال: قال في "التهذيب" 6/414: عبد الملك بن قتادة بن ملحان القيسي، ويقال: قدامة بدل قتادة، ويقال: عبد الملك بن المنهال، ويقال: ابن أبي المنهال . عن أبيه مرفوعاً في صوم الأيام البيض، وعنه أنس بن سيرين، قال ابن المديني: لم يرو عنه غيره، وذكره ابن حبان في "الثقات" . وقال ابن حجر: قال البخاري: عداده في البصريين قال: أخبرنا أبو الوليد الطيالسي: وهم شعبة في قوله: "ابن المنهال" يعني أن الصواب: ابن ملحان، والله أعلم، وأما ابن حبان فقال: هو عبد الملك بن المنهال بن ملحان . وباقي رجاله ثقات .وأخرجه أبو داوُد الطيالسي "1225"، وأحمد 5/28، والنسائي 4/224 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على موسى بن طلحة في الخبر في صيام ثلاثة أيام من الشهر، وابن ماجه "1707" في الصيام: باب ما جاء في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، والطبراني "24"/19، والبيهقي 4/294 من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/27 و28، وأبو داوُد "2449" في الصوم: باب في صوم الثلاث من كل شهر، والنسائي 4/225، وابن ماجه "1707"، والطبراني /19 "23"، والبيهقي 4/294 من طريق همام، عن أنس بن سيرين، بِهِ .وفي الباب عن جرير بن عبد الله عند النسائي 4/221، وعن أبي ذر، وسيأتي برقم "3655"، وعن قرة وهو الآتي .

3652– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه قرة– وهو ابن إياس بن هلال المزني– فقد روى له أصحاب السنن يحيى بن سعيد: هو القطان .وأخرجه البزار "1059" من طريق عمرو بن علي، عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/435 و4/19 و5/35، والدارمي 2/19، والطبراني "53"/19، والبزار "1059" من طرق عن شعبة، بِهِ . ولفظه عندهم: "صيام ثلاثة أيام من كل شهر صيام الدهر وإفطاره" . وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/196 وقال: رواه أحمد والبزار، والطبراني في "الكبير"، ورجال أحمد رجال الصحيح . ونظر الحديث الآتي .

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَقِيَامُهُ

معاویہ بن قرۃ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا پورا مہینہ روزہ رکھنے اور اس کے نوافل ادا کرنے کے مترادف ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3653 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى رَاْسِهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاِفْطَارُهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَالَ وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: وَاِفْطَارُهُ، وَقَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ: وَقِيَامُهُ، وَهُمَا جَمِيعًا حَافِظَانِ مُتْقِنَانِ

معاویہ بن قرۃ مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے سر پر اپنا دست اقدس پھیرا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مہینے کے تین روزے رکھ لینا پورا مہینہ روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے مترادف ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں شاید راوی کو غلط فہمی ہوئی ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وکیع نے شعبہ کے حوالے سے اس روایت میں الفاظ نقل کیے ہیں ''اور اس کا روزہ نہ رکھنا'' جبکہ یحییٰ قطان نے شعبہ کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے: ''اس کا قیام کرنا'' اور یہ دونوں حضرات حافظ اور متقن ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اَنْ يَصُومَ هٰذِهِ الْاَيَّامَ الثَّلَاثَ مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ شَاءَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے کہ وہ مہینے میں جب چاہے ان تین دنوں کے روزے رکھ لے

3654 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟، قَالَتْ: نَعَمْ،

3653- فياض بن زهير: ذكره المؤلف في "الثقات" 9/11 فقال: فياض بن زهير من أهل نسا، يروى عن وكيع بن الجراح، وجعفر بن عون، حدثنا عنه محمد بن أحمد بن أبي عون وغيره من شيوخنا، مات بعد سنة خمسين ومئتين . وباقي رجاله ثقات .

قُلْتُ: مِنْ اَیِّهٖ؟ ، قَالَتْ: لَمْ یُبَالِ مِنْ اَیِّهٖ صَامَ

❁❁ معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: کون سے؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ آپ کون سے دن میں روزہ رکھ رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيضِ

ایامِ بیض کے روزے رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3655 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ ثَلاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يَحْيَى هٰذَا يُقَالُ لَهٗ يَحْيَى بْنُ سَامٍ، وَيُقَالُ يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ، وَالصَّوَابُ سَامٍ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یحییٰ نامی راوی کا نام یحییٰ بن سام ہے اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن سالم ہے لیکن درست لفظ سام ہے۔

3654– إسناده صحيح على شرط الشيخين . يزيد: هو ابن أبي يزيد الضبعي، ويعرف بالرشك، ومعاذة: هي بنت عبد الله العدوية . وأخرجه الطيالسي "1572"، والترمذي "763" في الصوم: باب ما جاء في صوم ثلاثة أيام من كل شهر، وابن خزيمة "2130"، وأبو القاسم البغوي في "مسند علي بن الجعد" "1565"، والبغوي "1802" من طريق شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "1160" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر، وأبو داوُد "2453" في الصوم: باب من قال لا يبالي من أي الشهر، والبيهقي 4/295 من طريق عبد الوارث عن يزيد الرشك، به . وانظر الحديث رقم "3657" .

3655– إسناده حسن . يحيى بن سام: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أبو داوُد: لا بأس به . فطر: هو ابن خليفة المخزومي . وأخرجه البيهقي 4/294 من طريق فطر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/152، والترمذي "761" في الصوم: باب ما جاء في صوم ثلاثة أيام من كل شهر، والنسائي 4/222 و222 –223 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على موسى بن طلحة في الخبر في صيام ثلاثة أيام من الشهر، والبيهقي 4/294، والبغوي "1800" من طريق الأعمش عن يحيى بن سام "وقد تحرف في والترمذي إلى: بسام "، به . وقال الترمذي والبغوي: حديث حسن . وأخرجه عبد الرزاق "7873" من طريق معمر، عن يزيد أبي زياد، عن موسى بن طلحة، عن أبي ذر . وانظر الحديث الآتي والتعليق رقم "2" من ص 411 .

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3656 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ رِزْمَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم ہر مہینے میں تین دن ایام بیض کے روزے رکھیں۔ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ فِیْ صَوْمِ الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الشَّهْرِ، اَیَّ يَوْمٍ مِّنْ اَيَّامِهٖ صَامَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مہینے کے تین دنوں کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے کہ وہ جن دنوں میں چاہے روزہ رکھ لے

3657 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، قُلْتُ: مِنْ اَيِّهٖ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِی مِنْ اَيِّهٖ كَانَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے (راوی خاتون کہتی ہیں) میں نے دریافت کیا: کون سے دن میں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ کون سا دن ہے۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ اَجْرَ مَا بَقِیَ

اللہ تعالیٰ کا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنے والے شخص کے لیے باقی دنوں

3656- إسناده حسن كسابقه .وأخرجه النسائي 4/222 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على موسى بن طلحة في الخبر في صيام ثلاثة أيام من الشهر، من طريق محمد بن عبد العزيز، بهذا الإسناد . وانظر الحديث السابق والتعليق رقم "2" ص 411 .

3657- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يزيد: هو ابن أبي يزيد الضبعي .وأخرجه ابن ماجه "1709" في الصيام: باب ما جاء في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، من طريق ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/145-146 من طريق غندر، بِهِ . وانظر الحديث رقم "3654" .

(میں روزہ رکھنے) کے اجر کو نوٹ کرنے کا تذکرہ

3658 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: صُمْ يَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ ، قُلْتُ: اِنِّي اُطِيقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ ، قُلْتُ: اِنِّي اُطِيقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ ، قُلْتُ: اِنِّي اُطِيقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: اِنَّ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صَوْمُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُمْ يَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ يُرِيدُ اَجْرَ مَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِيْنَ، وَكَذٰلِكَ فِي الثَّلَاثِ اِذْ مُحَالٌ اَنْ كَدَّهُ كُلَّمَا كَثُرَ كَانَ اَنْقَصَ لِاَجْرِهِ *

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: تم ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھ لو تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھ لو تم کو باقی کا اجر مل جائے گا۔" اس سے مراد یہ ہے: تیس دنوں میں جو باقی رہ جائے گا اس کا اجر مل جائے گا اور ان کا بھی اس طرح حکم ہوگا کیونکہ یہ بات ممکن نہیں ہے کہ آدمی کی محنت جیسے جیسے زیادہ ہوتی جائے اس کا اجر اتنا ہی کم ہوتا جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ خَبَرَ شُعْبَةَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شعبہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس کی میں نے جو تاویل بیان کی ہے وہ ٹھیک ہے

3659 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

3658– إسناده صحيح على شرط مسل . أبو عياض: هو عمر بن الأسود العنسي . وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2106"، وأخرجه مختصراً برقم "2121" .وأخرجه مسلم "1159" "192" .

3659– إسناده صحيح على شرط مسلم . ثابت: هو ابن أسلم البناني، وأبو عثمان: هو عبد الرحمٰن بن مل النهدي . وأخرجه النسائي 4/218 –219 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على أبي عثمان في حديث أبي هريرة في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، من طريق عبد الأعلى، بهذا الإسناد مختصراً بلفظ: "شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صوم الدهر" .

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا نَزَلُوا وَوُضِعَتِ السُّفْرَةُ بَعَثُوا اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ: اِنِّي صَائِمٌ، فَلَمَّا كَادُوا اَنْ يَفْرُغُوا جَاءَ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ فَنَظَرَ الْقَوْمُ اِلَى رَسُولِهِمْ، فَقَالَ: مَا تَنْظُرُونَ اِلَيَّ قَدْ وَاللّٰهِ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ صَائِمٌ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: صَدَقَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ، وَقَدْ صُمْتُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَاِنِّي الشَّهْرَ كُلَّهُ صَائِمٌ، وَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) (الأنعام: 160)

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سفر کر رہے تھے جب ان لوگوں نے پڑاؤ کیا اور دسترخوان بچھا دیا گیا' تو لوگوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے کسی کو بھیجا وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے کھانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے اپنے پیغام رساں کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا: آپ لوگ میری طرف کیا دیکھ رہے ہیں اللہ کی قسم! انہوں نے' تو مجھے یہ کہا تھا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص ہر مہینے کے تین روزے رکھ لے' تو یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کے برابر ہیں''۔

تو میں ہر مہینے کے تین روزے رکھتا اس طرح میں پورا مہینہ روزہ رکھ لیتا ہوں اور میں نے اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی پائی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جس شخص نے ایک نیکی کی' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا تَاَوَّلْتُ خَبَرَ شُعْبَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ شعبہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اس کی میں نے جو تاویل کی ہے اس کا وہی مفہوم ہے

3660 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ

3660- إسناده صحيح . عمرو بن عثمان وهو ابن سعيد بن كثير الحمصي وأبوه ثقتان، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري "1976" في الصوم: باب صوم الدهر، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7862"، ومن طريقه أحمد 2/187– 188، وأخرجه أحمد 2/188، والبخاري "3418" في الأنبياء : باب قوله تعالى: (وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوراً) (الاسراء : من الآية 55) ومسلم "1159" "181" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقاً، والطحاوي 2/85– 86 من طرق عن الزهري، به . وانظر الحديث رقم "3571" و "3638" و "3640" و "3658" .

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّى اَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَاَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، صُمْ وَاَفْطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ میں یہ کہتا ہوں: اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہا روزانہ روزہ رکھا کروں گا اور روزانہ رات کے وقت نفل پڑھتا رہوں گا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ بات کہی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھ سکو گے تم روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے تو یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہوگا۔

بَابُ الِاعْتِكَافِ وَلَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: اعتکاف اور شب قدر کا بیان

3661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ، فَنُقِضَ، ثُمَّ اُبِيْنَتْ لَهُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَاَمَرَ بِهٖ فَاُعِيْدَ فَخَرَجَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّهَا اُبِيْنَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَاِنِّي خَرَجْتُ لِاُبِيْنَهَا لَكُمْ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ، فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ، قُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا، فَاَيُّ لَيْلَةٍ التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ، قَالَ: اِذَا كَانَ لَيْلَةُ وَاحِدٍ وَّعِشْرِيْنَ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً، ثُمَّ الَّتِي تَلِيْهَا هِيَ السَّابِعَةُ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً وَالَّتِي تَلِيْهَا هِيَ الْخَامِسَةُ، قَالَ الْجُرَيْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي اَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالثَّالِثَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي اللَّيَالِي الْمَعْلُوْمَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي الْخَبَرِ اَمْرُ نَفْلٍ، اُمِرَ مِنْ اَجْلِ سَبَبٍ، وَهُوَ مُصَادَفَةُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَمَتٰى صُوْدِفَتْ فِيْ اِحْدَى اللَّيَالِي الْمَذْكُوْرَةِ سَقَطَ عَنْهُ طَلَبُهَا فِيْ سَائِرِ اللَّيَالِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا آپ شب قدر تلاش کر رہے تھے پھر آپ کے حکم کے تحت آپ کے خیمے کو اتار لیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات واضح ہوئی کہ شب قدر آخری عشرے میں ہوگی، تو آپ کے حکم کے تحت دوبارہ خیمہ لگا دیا گیا۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد

3661– إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطي، والجريري: هو سعيد بن إياس، وروى الشيخان له من رواية خالد بن عبد الله، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة . وهو في "مسند أبي يعلى" "1076" .وأخرجه ابن خزيمة "2176" من طريق إسحاق بن شاهين أبي بشر الواسطي، عن خالد، بهذا الإسناد . لم ذكر إسناد الجريري الآخر إلا أنه أسنده إلى أبي هريرة .وأخرجه أحمد 3/10، والطيالسي مختصرا "2166"، ومسلم "1167" "217" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، وأبو داوٗد "1373" في الصلاة: باب: فيمن قال: ليلة إحدى وعشرين، وأبو يعلى "1324"، والبيهقي 4/308 من طرق عن الجريري، بِهٖ .وأخرجه عبد الرزاق "7683" و "7684" من طريق أبي هارون العبدي عن أبي سعيد الخدري، بِهٖ . وانظر الحديث "3673" و "3674" و "3677" و"3684" و "3685" و "3687" .وحديث معاوية سيأتي عند المؤلف برقم "3680" .

فرمایا: میرے لیے شب قدر کے بارے میں یہ خیمہ لگایا گیا تھا میں اس لیے باہر آیا تھا کہ تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں لیکن دو آدمی آپس میں بحث کرر ہے تھے تو یہ مجھے بھلا دی گئی تو اسے نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے (حضرت) ابوسعید (رضی اللہ عنہ)! آپ گنتی کے بارے میں ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ نویں ساتویں اور پانچویں رات سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب اکیسویں رات ہوگی تو پھر ایک رات کو چھوڑ دو۔ پھر اس کے بعد والی رات ہوگی تو وہ ساتویں ہوگی۔ پھر تم ایک رات کو چھوڑ دو تو اس بعد والی پانچویں ہوگی۔

جریری نامی راوی کہتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لفظ بھی ارشاد فرمائے تھے:

''تیسری رات میں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں مذکور متعین راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم نفل حکم ہے۔ اور یہ حکم سبب کی وجہ سے دیا گیا ہے اور وہ (سبب) شب قدر کا ملنا ہے۔ تو ان مذکورہ راتوں میں سے جب بھی شب قدر آ جائے تو باقی راتوں میں اسے تلاش کرنے کا حکم آدمی سے ساقط ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ لُزُومَ الِاعْتِكَافِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ رمضان کے مہینے میں لازمی طور پر اعتکاف کرے

3662 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مُقِيمًا يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاِذَا سَافَرَ اعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِيْنَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقیم ہوتے تھے تو آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور جب آپ سفر کی حالت میں ہوتے تھے تو آپ اس سے اگلے سال بیس دن اعتکاف کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

3662- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي . وهو في "مسند أحمد" 3/104 وقال: لم أسمع هذا الحديث إلا من ابن أبي عدي، عن حميد، عن أنس .وأخرجه الترمذي "803" في الصوم: باب ما جاء في الاعتكاف إذا خرج منه، ومن طريقه البغوي "1834"، وأخرجه البيهقي 4/314، وابن خزيمة "2226" و "2227"، والحاكم 1/439 من طريقين عن ابن أبي عدي، بهذا الإسناد . قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث أنس بن مالك، وصححه الحاكم على شرط الشيخين .

اس روایت کونقل کرنے میں حمید طویل منفرد ہے

3663 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ:حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ:حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَسَافَرَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا' تو اعتکاف نہیں کیا جب اگلا سال آیا' تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْمَرْءِ الِاعْتِكَافَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِعُذْرٍ يَقَعُ

آدمی کے لیے کسی عذر واقع ہو جانے کی وجہ سے رمضان کے مہینے کے اعتکاف کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3664 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ:حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مُقِيمًا يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَاِذَا سَافَرَ اعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِيْنَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقیم ہوتے تھے' تو رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور جب آپ (رمضان کے آخری عشرے میں) سفر کر رہے ہوتے تھے' تو اس سے اگلے سال بیس (**20**) دن اعتکاف کرتے تھے۔

ذِكْرُ مُدَاوَمَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقاعدگی کے ساتھ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا تذکرہ

3663– إسناده صحيح على شرط مسلم . ثابت: هو ابن أسلم البناني، وأبو رافع: هو نفيع الصائغ .وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد "المسند" 5/141 من طرق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "553"، وأحمد 5/141، وأبو داوُد "2463" في الصوم: باب في الاعتكاف، وابن ماجه "1770" في الصيام: باب ما جاء في الاعتكاف، وابن خزيمة "2225"، والحاكم 1/439، والبيهقي 4/314 من طريق حماد بن سلمة، بِهِ .وقد تحرف "أبو رافع" في الطيالسي إلى "أبي نافع" .

3664– إسناده صحيح وهو مكرر "3662" .

3665 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (آپ کی روح مبارکہ کو) قبض کرلیا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ الْمَرْءُ فِي اعْتِكَافِهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی اپنے اعتکاف گاہ میں داخل ہوگا

3666 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَيَعْلٰى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ فِيهِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تھے تو آپ فجر کی نماز ادا کرنے

3665– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7682" ومن طريقه أخرجه أحمد 6/281، والترمذي "790" في الصوم: باب ما جاء في الاعتكاف، ولم يذكرا ابن جريج، وأخرجه البغوي "1831" من طريق عبد الرزاق، عن مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أبي هريرة .وأخرجه أحمد 6/169، وابن خزيمة "2223" من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، عن الزهري، بهذين الإسنادين .وأخرجه أحمد 6/168، والدارقطني 2/201 من طريق ابن جريج عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير، عن عائشة .وأخرجه الدارقطني 2/201 من طريق ابن جريج، عن الزهري، عن عروة وسعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 6/92، والبخاري "2026" في الاعتكاف: باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها، ومسلم "1172" "5" في الاعتكاف: باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، وأبو داوُد "2462" في الصوم: باب الاعتكاف، والبيهقي 4/315 و 320، والبغوي "1832" من طرق عن الليث، عن عقيل، وأحمد 6/279 من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، عن عروة، عن عائشة .وأخرجه مسلم "1172" "4"، والبيهقي 4/314 من طريق هشام بن عروة، عن أبية، عن عائشة .وأخرجه مسلم "1172" "3" من طريق عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة .

3666– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، ويعلى: هو ابن عبيد الطنافسي، وعمرة: هي بنت عبد الرحمٰن الأنصارية .وأخرجه أبو داوُد "2464" في الصوم: باب الاعتكاف، من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد مطولاً بذكر الحديث الآتي .وأخرجه مسلم "1172" "6" في الاعتكاف: باب متى يدخل من أراد الاعتكاف في معتكفه، والترمذي "791" في الصوم: باب ما جاء في الاعتكاف، والبيهقي 4/315 من طريقين عن أبي معاوية، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/226، والنسائي 2/44–45 في المساجد: باب ضرب الخباء في المساجد، وابن ماجه "1771" في الصيام: باب ما جاء فيمن يبتدىء الاعتكاف وقضاء الاعتكاف، وابن خزيمة "2217" من طريق يعلى بن عبيد الطنافسي، بِهِ . وسقط "عمرة" من إسناد ابن ماجه . وانظر الحديث الآتي .

کے بعد اعتکاف گاہ میں تشریف لے جاتے تھے۔

ذِكْرُ جَوَازِ اعْتِكَافِ الْمَرْاَةِ مَعَ زَوْجِهَا فِيْ مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ

باجماعت نماز والی مسجد میں عورت کا اپنے شوہر کے ہمراہ اعتکاف کے جائز ہونے کا تذکرہ

3667 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الِاعْتِكَافَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ، فَاَذِنَ لَهَا، فَضَرَبَتْ خِبَاءَ هَا، فَسَاَلَتْهَا حَفْصَةُ اَنْ تَسْتَاْذِنَ لَهَا لِتَعْتَكِفَ مَعَهَا، فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ضَرَبَتْ مَعَهَا، وَكَانَتِ امْرَاَةً غَيُوْرًا، فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِيَتَهُنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا، آلْبِرَّ تُرِدْنَ بِهٰذَا؟، فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ حَتّٰى اَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اِنَّهُ اعْتَكَفَ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ شَوَّالٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی کہ وہ بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کریں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا خیمہ لگوالیا۔سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی وہ بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کریں جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ بات دیکھی' تو انہوں نے بھی اپنا خیمہ ساتھ لگوالیا وہ مزاج کی تیز خاتون تھیں۔جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین کے خیمے دیکھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ان خواتین نے ان کے ذریعے نیکی کا ارادہ کیا ہے۔پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کو ترک کردیا' یہاں تک کہ جب رمضان کا مہینہ گزر گیا' تو آپ نے شوال میں بیس (**20**) دن اعتکاف کیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُعْتَكِفِ غَسْلَ رَاْسِهٖ، وَالِاسْتِعَانَةَ عَلَيْهِ بِغَيْرِهٖ

اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے سر کو دھو سکتا ہے اور اس سلسلے میں کسی دوسرے سے مدد لے سکتا ہے

3668 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

3667– إسناده صحيح على شرط مسلم . عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري المصري، يحيى بن سعيد: هو الأنصاري .وأخرجه مسلم "1172" "6" في الاعتكاف: باب متى يدخل من أراد الاعتكاف في معتكفه، وابن خزيمة "2224" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/84، والبخاري "2033" في الاعتكاف: باب اعتكاف النساء و "2034" باب الأخبية في المسجد، و "2041" باب الاعتكاف في شوال، و "2045" باب من أراد أن يعتكف، ثم بدا له أن يخرج، ومسلم "1172" "6" والبيهقي 4/322، والبغوي "1833" من طرق عن يحيى بن سعيد، بِهِ .وأخرجه مالك 1/316 في الاعتكاف: باب قضاء الاعتكاف، من طريق الزهري، عن عمرة، بِهِ . وانظر الحديث السابق .

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ وَهُوَ يَعْتَكِفُ، فَأَغْسِلُهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں اپنا سر (مسجد سے باہر) کی طرف نکال دیتے تھے تو میں اسے دھودیا کرتی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُعْتَكِفِ اَنْ يُرَجِّلَ شَعْرَهُ اِذَا كَانَ لَهُ، وَاَنْ يَّسْتَعِينَ عَلَيْهِ بِغَيْرِهِ

اعتکاف کرنے والے کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے بال سنوار لے جب اس کے بال موجود ہوں اور وہ اس حوالے سے کسی دوسرے سے مدد لے سکتا ہے

3669 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ اِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُعْتَكِفٌ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَتِهِ

3668– إسناده قوى . محمد بن الصباح الجرجرائی: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال "الصحيحين" غير عبد الله بن رجاء فمن رجال مسلم . عبيد الله بن عمر: هو العمرى، والقاسم بن محمد: هو ابن أبی بكر . وانظر الحديث رقم "3669" و "3670" و "3672" .

3669– إسناده صحيح على شرط الشيخين . القعنبی: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب .وأخرجه أبو داؤد "2468" فی الصوم: باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، من طريق القعنبی، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/81، والبخاری "2029" فی الاعتكاف: باب لا يدخل البيت إلا لحاجة، ومسلم "279" "7" فی الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، وأبو داؤد "2468"، وابن ماجه "1776" فی الصيام: باب فی المعتكف يعود المريض ويشهد الجنائز، وابن خزيمة "2231"، والبيهقی 4/315 و320 من طريق الليث بن سعد، بِهِ .وأخرجه ابن خزيمة "2230" و "2231"، والبغوی "1837" من طريق يونس، عن ابن شهاب، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/231 و234 و247 و264 و272، وابن أبی شيبة 3/88 و94، والبخاری "2046" فی الاعتكاف: باب المعتكف يدخل رأسه البيت للغسل، والنسائی 1/193 فی الحيض: باب ترجيل الحائض رأس زوجها وهو معتكف فی المسجد، من طرق عن ابن شهاب، بِهِ . ولم يذكروا عمرة .وأخرجه أحمد 6/50 و100 و204، والبخاری "296" فی الحيض: باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، و "301" باب مباشرة الحائض، و "2028" فی الاعتكاف: باب الحائض ترجل رأس المعتكف، ومسلم "297" "9"، وأبو داؤد "2469"، وابن ماجه "633" فی الطهارة: باب الحائض تتناول الشیء من المسجد، و "1778" فی الصيام: باب ما جاء فی المعتكف يغسل رأسه ويرجله، والنسائی 1/193، وابن خزيمة "2232" من طريق هشام، وأحمد 6/32، والنسائی 1/193 من طريق تميم بن سلمة، والبيهقی 1/308 من طريق أبی الأسود، ومسلم "297" "8" من طريق محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، أربعتهم عن عروة، عن عائشة .وأخرجه البخاری "301" فی الحيض: باب مباشرة الحائض، و "2031" فی الاعتكاف: باب غسل المعتكف، ومسلم "297" "10"، والنسائی 1/193، والبيهقی 4/316، والبغوی "317" من طريقين عن منصور، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة .وأخرجه أحمد 6/170 عن هشيم، عن المغيرة، عن إبراهيم، عن عائشة . وانظر "3668" و "3670" و "3672" .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے۔ آپ اس وقت مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے میں اس میں کنگھی کر دیا کرتی تھی نبی اکرم ﷺ (صرف) قضائے حاجت کے لئے گھر میں تشریف لاتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهُ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فِیْ اعْتِكَافِهٖ، لِتُرَجِّلَهُ وَتَغْسِلَهُ دُوْنَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ لَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر مبارک اعتکاف کے دوران

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف بڑھا دیتے تھے تاکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں کنگھی کر دیں اور اسے دھو دیں نبی اکرم ﷺ ان دونوں کاموں کے لیے خود مسجد سے باہر نہیں نکلتے تھے

3670 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَتَّكِءَ عَلٰى عَتَبَةِ بَابِيْ، وَاَنَا فِيْ حُجْرَتِيْ، وَسَائِرُهُ فِي الْمَسْجِدِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لاتے تھے۔ آپ نے اس وقت مسجد میں اعتکاف کیا ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ میرے دروازے کی چوکھٹ کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے میں اس وقت اپنے حجرے میں ہوتی تھی اور نبی اکرم ﷺ مسجد میں ہوتے تھے۔

ذِكْرُ جَوَازِ زِيَارَةِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا الْمُعْتَكِفَ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اعْتَكَفَ فِيْهِ

خاتون کے لیے اپنے معتکف شوہر سے ملنے کے لیے رات کے وقت اس جگہ جانے کے جائز ہونے کا تذکرہ جہاں اس کے شوہر نے اعتکاف کیا ہوا ہو

3671 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

3670– إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح، غير عمر بن عبد الواحد، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة . وأخرجه أحمد 6/86 من طريق أبي المغيرة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وانظر "3668" و "3669" و "3670" و "3672" .

3671– حديث صحيح . ابن أبي السري متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "8065" .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/337، والبخاري "3281" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلم "2175" "24" في السلام: باب بيان أنه يستحب لمن رؤي خاليا بامرأة وكانت زوجة أو محرما له أن يقول: هذه فلانة، ليدفع ظن السوء به، وأبو داوُد "2470" في الصوم: باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، و "4994" في الأدب: باب حسن الظن، وابن خزيمة "2233"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "107" .وأخرجه البخاري "2038" .

الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، قَالَتْ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا، فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ لَانْقَلِبَ، فَقَامَ مَعِي يَقْلِبُنِيْ وَكَانَ مَنْزِلُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَرَاٰنَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَّعَا رُءُ وْسَهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكُمَا، اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَاِنِّي خِفْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا ، اَوْ قَالَ: شَرًّا

❀❀ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا ہوا تھا میں آپ کی زیارت کے لئے رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں آپ کے ساتھ بات چیت کرتی رہی پھر جب میں واپس آنے کے لئے اٹھی تو آپ میرے ساتھ کھڑے ہوئے تاکہ مجھے رخصت کریں۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے گھر کے پاس تھا۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے ہمیں دیکھا جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے اپنے سر جھکا لئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری زوجہ ہے) ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سبحان اللہ! (ہم آپ کے معاملے میں ایسا سوچ سکتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان کی رگوں میں خون کی جگہ دوڑتا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں خیال نہ ڈال دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) برا خیال نہ ڈال دے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ يَدْخُلُ الْمُعْتَكِفُ بَيْتَهُ فِيْ اعْتِكَافِهِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی اپنے اعتکاف کے دوران اپنے گھر میں داخل ہوسکتا ہے

3672 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ، فَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ

3672– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الترمذي "804" في الصوم: باب المعتكف يخرج لحاجته أم لا، والبغوي "1836" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . إلا أن البغوي: عن عروة عن عمرة . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . هكذا رواه غير واحد عن مالك عن ابن شهاب عن عروة وعمرة عن عائشة، ورواه بعضهم عن مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عمرة عن عائشة، والصحيح: عن عروة وعمرة عن عائشة .وهو في "الموطأ" 1/312 في الاعتكاف: باب ذكر الاعتكاف . ومن طريقه أخرجه أحمد 6/104 و262 و281، ومسلم "297" "6" في الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، وأبو داؤد "2467" في الصوم: باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، والبيهقي 4/315 . وابن خزيمة "2231"، والبيهقي 4/315 وفيهما: عن عروة عن عمرة . وأحمد 6/181 ولم يذكر فيه عمرة . وانظر "3668" و "3669" و"3670" .

۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے تو آپ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے میں اس میں کنگھی کر دیتی تھی آپ گھر میں صرف قضائے حاجت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَخْرُجُ مِنِ اعْتِكَافِهٖ صَبِيحَةً لَا مَسَاءً

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اعتکاف کرنے والا شخص صبح کے وقت اپنے اعتکاف والی جگہ سے باہر نکلے گا شام کے وقت نہیں نکلے گا

• **3673** - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ، وَهِىَ اللَّيْلَةُ الَّتِىْ يَخْرُجُ صَبِيحَتَهَا مِنِ اعْتِكَافِهٖ، قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ مَعِىْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ، وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا، وَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَسْجُدُ مِنْ صَبِيحَتِهَا فِىْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ، فَالْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوْهَا فِىْ كُلِّ وِتْرٍ.

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ: فَاَمْطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَاَبْصَرَتْ عَيْنَاىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

۞ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف کیا' یہاں تک کہ جب اکیسویں رات آئی' تو یہ وہ رات ہے' جس کی صبح آپ نے اعتکاف گاہ سے واپس آنا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے' کیونکہ میں نے اس رات کو دیکھا تھا' لیکن یہ مجھے بھلا دی گئی میں نے خود کو دیکھا ہے کہ میں اس رات کی صبح پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا' تو تم لوگ اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اس کو ہر طاق رات میں تلاش کرنا۔

3673- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/319 في الاعتكاف: باب ما جاء في ليلة القدر . ومن طريقه أخرجه البخاري "2027" في الاعتكاف: باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها، وأبو داود "1382" في الصلاة: باب فيمن قال: ليلة إحدى وعشرين، وابن خزيمة "2243"، والبيهقي 4/309، والبغوي "1825" . وأخرجه البخاري "2018" في فضل ليلة القدر: باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، من طريق ابن أبي حازم والدراوردي، عن يزيد، به .وأخرجه أحمد 3/7 و24، والحميدي "756"، والبخاري "2040" في الاعتكاف: باب من خرج من اعتكافه عند الصبح، من طرق عن أبي سلمة، به .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی رات بارش ہوگئی۔ مسجد کی چھت کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی وہ ٹپکنے لگی۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے میں نے خود اپنی ان دونوں آنکھوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز پڑھنے کے بعد ہماری طرف رخ کیا' تو آپ کی مبارک پیشانی اور مبارک ناک پر پانی اور مٹی کا نشان موجود تھا یہ اکیسویں رات کی صبح کی بات ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّطْلُبَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ اعْتِكَافِهٖ فِي الْوِتْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اعتکاف کے دوران آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرے

3674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّذِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ، فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنَ يَمْضِيْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً، وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ لَمْ يَرْجِعْ اِلٰى مَسْكَنِهٖ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، ثُمَّ اِنَّهُ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ حَتّٰى كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ يَرْجِعُ فِيْهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ، وَاَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ، وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَلْبَثْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ، وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ: فَنَظَرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِيْنًا وَمَاءً

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب بیس راتیں گزر گئیں اور اکیسویں رات آئی' تو آپ اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس تشریف نہیں لے گئے جس نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ واپس چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں مقیم تھے' جس میں آپ اعتکاف کرتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس میں آپ نے واپس جانا تھا' تو آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور جو اللہ کو منظور تھا انہیں حکم دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا پھر مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اس آخری عشرے میں بھی اعتکاف کروں اور جس شخص نے میرے ہمراہ اعتکاف کیا ہے وہ اپنی اعتکاف گاہ میں ٹھہرا رہے مجھے یہ رات دکھائی گئی' لیکن پھر مجھے بھلا دی گئی' لیکن تم اسے آخری عشرے

3674- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله بن الهاد . وأخرجه مسلم "1167" "213" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، والنسائي 3/79-80 في السهو: باب ترك مسح الجبهة بعد التسليم، والبيهقي 4/319 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .

کی طاق راتوں میں تلاش کرو میں نے خود کو (اس رات میں) پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے اکیسویں رات کو دیکھا کہ مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ سے پانی ٹپکنے لگا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ کے چہرہ مبارک پر پانی اور مٹی لگا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِمَنْ اَرَادَهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

آخری سات دنوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جو شخص اسے (تلاش کرنے کا) ارادہ رکھتا ہے

3675 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ عَلَى السَّبْعِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ تمہارے خواب سات راتوں کے بارے میں متفق ہیں' تو جس شخص نے اسے تلاش کرنا ہو وہ آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اِنَّمَا هُوَ لِمَنْ عَجَزَ عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آخری سات دنوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم

3675– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/321 في الاعتكاف: باب ما جاء في ليلة القدر، ومن طريقه أخرجه البخاري "2015" في فضل ليلة القدر: باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، ومسلم "1165" "205" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، والبيهقي 4/310 و311، والبغوي "1823" .وأخرجه أحمد 2/17، وعبد الرزاق "7688"، والبخاري "1158" في التهجد: باب فضل من تعار من الليل فصلى، وابن خزيمة "2182"، والبيهقي 4/310–311 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/37، والدارمي 2/28، والبخاري "6991" في التعبير: باب التواطؤ على الرؤيا، ومسلم "1165" "207"، والبيهقي 4/311 من طريق الزهري، وابن خزيمة "2222" من طريق حنظلة بن أبي سفيان، كلاهما عن سالم بن عبد اللّٰه، عن ابن عمر .وأخرجه عبد الرزاق "7681"، وأحمد 2/8 و36، ومسلم "1165" "208"، من طرق عن الزهري، عن سالم، وفيه: "فالتمسوها في العشر الغوابر" .وانظر "3676" و "3681" .

اس شخص کے لیے ہے جو آخری پورے عشرے میں اسے تلاش کرنے سے عاجز ہو

3676 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْلَةُ الْقَدْرِ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَإِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَنِ السَّبْعِ الْبَوَاقِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شب قدر کو تم آخری عشرے میں تلاش کرو اور اگر کوئی شخص کمزور ہو یا عاجز آ جائے تو وہ باقی رہ جانے والی سات راتوں کے حوالے سے ہرگز مغلوب نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي النَّوْمِ لَا فِي الْيَقَظَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند کے عالم میں شب قدر کو دیکھا تھا بیداری کے عالم میں نہیں دیکھا تھا

3677 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟، فَقَالَ: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا، كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِيْنَ رَجَعَ فَرَجَعْنَا مَعَهُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ، ثُمَّ اُنْسِيَهَا .

3676– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقبة بن حريث، فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن خزيمة "2183" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1165" "209" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، من طريق محمد بن جعفر، بِهِ .وأخرجه الطيالسي "1912"، وأحمد 2/44 و 75 و 91، والبيهقي 4/311 من طريق شعبة، بِهِ .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/75، ومسلم "1165" "210" و "211" .

3677– إسناده حسن، وهو حديث صحيح . محمد بن عمرو–وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– صدوق روى له البخاري مقرونا ومسلم في المتابعات، وقد توبع عليه، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مسند أبي يعلى" "1280" .وأخرجه مسلم "1167" "214" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، من طريق عبد العزيز الدراوردي، عن يزيد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن خزيمة "2238" من طريق ابن جريج، عن محمد بن عمرو، بِهِ .وأخرجه أيضاً "2238" من طريق سليمان الأحول، عن أبي سلمة، بِهِ .

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شب قدر کا تذکرہ کر رہے تھے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کے بارے میں کوئی بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی اعتکاف کیا جب بیسویں رات کی صبح آئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس جانے کے لئے تیار ہوئے آپ کے ہمراہ ہم لوگ بھی تیار ہوئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے خواب میں شب قدر کو دیکھا تھا، لیکن پھر وہ آپ کو بھلا دی گئی۔

3678 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ اَيْقَظَنِیْ اَهْلِی فَنَسِيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِی الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر میری بیوی نے مجھے بیدار کر دیا، تو میں اسے بھول گیا، تو تم باقی رہ جانے والے عشرے میں اسے تلاش کرو''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِی مِنْ اَجْلِهِ نَسِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کو بھول گئے تھے

3679 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ

3678– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم . وهو في "صحيحه" "1166" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .واخرجه مسلم "1166"، وابن خزيمة "2197"، والبيهقي 4/308 من طرق عن ابن وهب، بِهِ .وأخرجه الدارمي 2/28 من طريق الليث، عن يونس، بِهِ . واخرجه أحمد 2/291 عن يزيد، عن المسعودي وأبي النضر، عن عاصم بن كليب، عن أبيه، عن أبي هريرة .

3679– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري "2023" في فضل ليلة القدر: باب رفع معرفة ليلة القدر لتلاحي الناس، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "576"، وأحمد 5/313 و 319، وابن أبي شيبة 3/73، والدارمي 2/72–28، والبخاري "49" في الإيمان: باب خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا يشعر، و "6049" في الأدب: باب ما ينهى عن السباب واللعن، وابن خزيمة "2198"، والبيهقي 4/311، والبغوي "1821" من طرق عن حميد، بِهِ . وأخرجه الطيالسي "576"، وأحمد 5/313 من طريق ثابت، عن أنس، بِهِ .وأخرجه أحمد 5/324 من طريق عمر بن عبد الرحمٰن، عن عبادة بن الصامت .واخرجه مالك 1/320 في الاعتكاف: باب ما جاء في ليلة القدر، عن حميد، عن أنس . لم يذكر فيه عبادة، قال الحافظ في "الفتح" 4/268: وقال ابن عبد البر: والصواب إثبات عبادة، وأن الحديث من مسنده .

الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لئے تشریف لائے دو مسلمانوں کا جھگڑا ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لئے آیا تھا فلاں اور فلاں شخص کے درمیان جھگڑا ہو گیا' تو اس کا علم اٹھا لیا گیا ہو۔ ہوسکتا ہے یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو تم اسے نویں' ساتویں' پانچویں رات میں تلاش کرو۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ إِحْيَاءِ الْمَرْءِ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ رَجَاءَ مُصَادَفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيهَا

رمضان کے مہینے کی 21 ویں رات کو آدمی کے جاگتے رہنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ یہ امید رکھتے ہوئے کہ شب قدر اس رات میں ہوسکتی ہے

3680 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شب قدر ستائیسویں رات ہیں''۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ تَحَرِّي الْمَرْءِ مُصَادَفَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے میں شب قدر کے حصول کی جستجو میں آدمی کے اہتمام کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3681 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ،

3680- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أبو داود "1386" في الصلاة: باب من قال: سبع وعشرون، والطبراني "813"/19، والبيهقي 4/312 من طريق عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني "814"/19 من طريق يزيد بن عبد الله بن الشخير، عن مطرف، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/76 عن عفان، والبيهقي 4/312

3681- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مالك 1/320 في الاعتكاف: باب ما جاء في ليلة القدر، عن عبد الله بن دينار، به .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/113، ومسلم "1165" "206" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، وأبو داود "1385" في الصلاة: باب من روى في السبع الأواخر، والبيهقي 4/311 .وأخرجه أحمد 2/27 و 157، والبيهقي 4/311 من طريق شعبة، وأحمد 2/62، وابن أبي شيبة 3/77 من طريق سفيان، وأحمد 2/74 من طريق عبد العزيز بن مسلم، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، به . وانظر "3675" .

قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: تَحَرَّوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا: آپ نے ارشاد فرمایا: اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا السَّالِفَ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِقِيَامِهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے

3682 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرتا ہے اور روزے رکھتا ہے اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

3682– إسناده حسن، والحديث صحيح . غسان بن الربيع البصرى نزيل الموصل روى عن حماد بن سلمة والليث بن سعد وعبد العزيز بن سلمة بن الماجشون وجماعة، وروى عنه أبو يعلى الموصلي وغيره من أهل بلده، وقدم بغداد وحدث بها، فحدث عنه من أهلها أحمد بن جنبل ويحيى بن معين وعباس الدورى وإبراهيم الحربى وخلق، ذكره المؤلف فى "الثقات" 9/2، وقال الخطيب 12/330: وكان نبيلاً فاضلاً ورعاً، "واختلف قول الدارقطني فيه، فقال مرة: صالح، وأخرى ضعيف، وأورده ابن أبى حاتم 7/52 ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً . ومحمد بن عمرو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه ابن ماجه "1326" فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى قيام شهر رمضان، من طريق محمد بن بشر، والبغوى "1707" من طريق النضر بن شميل، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وانظر "2537" و"3432" .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ كُلَّ سَنَةٍ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شب قدر قیامت کے دن تک ہر سال رمضان کے آخری عشرے میں ہوگی

3683 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَرْثَدُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْتُ عِنْدَ اَبِيْ ذَرٍّ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى كَادَتْ رُكْبَتِيْ تَمَسُّ رُكْبَتَيْهِ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: اَنَا كُنْتُ اَسْاَلَ النَّاسِ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تَكُوْنُ فِيْ زَمَانِ الْاَنْبِيَاءِ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْوَحْيُ، فَاِذَا قُبِضُوا رُفِعَتْ؟ فَقَالَ: بَلْ هِيَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَخْبِرْنِيْ فِيْ اَيِّ الشَّهْرِ هِيَ؟، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَوْ اَذِنَ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ اِحْدَى السُّبُعَيْنِ، وَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْهَا بَعْدَ مَرَّتِكَ هٰذِهِ، قَالَ: وَاَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ، فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَطْلَقَ بِهِ الْحَدِيْثُ، فَقُلْتُ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ فِيْ اَيِّ السُّبُعَيْنِ هِيَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ مِثْلَهُ، وَقَالَ: لَا اُمَّ لَكَ، هِيَ تَكُوْنُ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

✿✿ مرثد بن ابومرثد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں درمیانی جمرہ کے پاس حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا میں ان کے قریب ہوا' یہاں تک کہ میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں کو چھونے لگے۔ میں نے کہا: آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ دریافت کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں کیا یہ صرف انبیاء کے زمانے میں ہوتی ہے۔ جن پر وحی نازل ہوتی ہے اور جب ان کا انتقال ہو جائے' تو اسے اٹھالیا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ قیامت تک ہوتی رہے

3683- إسناده ضعيف، مرثد بن عبد الله الزماني لم يوثقه غير المؤلف 5/440، والعجلي ص 423، ولم يرو عنه سوى ابنه مالك، وقال الإمام الذهبي في "الميزان" 4/87: فيه جهالة، ذكره العقيلي في "الضعفاء" وقال: لا يتابع على حديثه، هكذا وجدت بخطي فلا أدري من أين نقلته، إلا أنه ليس بمعروف، وقال الحافظ في "التقريب": مقبول .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/74 عن وكيع، وابن خزيمة "2169"، والبزار "1035" من طريق أبي عاصم، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وقال الهيثمي في "المجمع" 3/177: رواه والبزار، ومرثد هذا لم يرو عنه غير ابنه مالك، وبقية رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 5/171، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/183، وابن خزيمة "2170"، والبزار "1036"، والحاكم 1/437، والبيهقي 4/307 من طريق عكرمة بن عمار، عن أبي زميل سماك الحنفي، عن مالك بن مرثد، به .وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي! .

گی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے بتائیں یہ کون سے مہینے میں ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے اجازت دی' تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتادوں گا تم اسے آخری عشرے میں سات راتوں میں سے کسی ایک میں تلاش کرو' اس کے بعد تم مجھ سے اس کے بارے میں دریافت نہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے جب میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ بات چیت میں مشغول ہیں' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں بتائیں کہ ان دو ہفتوں میں سے کس میں ہوتی ہے؟

نبی اکرم ﷺ مجھ پر شدید غضب ناک ہوئے آپ اس طرح مجھ پر کبھی غصے نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے یہ آخری ہفتے میں ہوتی ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں شب قدر موجود ہونے کے اثبات کا تذکرہ

3684 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا قِطْعَةُ حَصِيرٍ، قَالَ: فَاَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ، فَقَالَ: اِنِّي اعْتَكَفْتُ فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ، ثُمَّ اُتِيتُ، فَقِيلَ لِي: اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ، فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ، قَالَ: وَاِنِّي اُرِيتُهَا وَاِنِّي اَسْجُدُ فِي صَبِيحَتِهَا فِي طِينٍ وَّمَاءٍ، فَاَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ، وَقَدْ قَامَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَاَبْصَرْتُ الطِّينَ ظَاهِرًا، فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَجَبِينُهُ، وَاَنْفُهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، فَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا۔ پھر آپ نے ایک ترکی خیمے میں درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا جس کے دروازے پر چٹائی کا ٹکڑا لٹکا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے چٹائی کو پکڑا اور اسے خیمے کے ایک کنارے کے ساتھ لٹکا دیا۔ پھر آپ نے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے اپنا سر باہر نکالا۔ لوگ آپ سے قریب ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس رات کی

3684- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "1167" "215" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، وابن خزيمة "2171"، والبيهقي 4/314--315 من طريق محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .

تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر میں نے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا پھر میرے پاس فرشتہ آیا اور مجھے بتایا گیا کہ یہ آخری عشرے میں ہوگی' تو تم میں سے جو شخص اعتکاف کرنا چاہے وہ اعتکاف کر لے (راوی کہتے ہیں) لوگوں نے آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس رات کو دیکھا ہے کہ اس کی صبح میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اکیسویں رات کی صبح جب نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے' تو بارش شروع ہوگئی مسجد کی چھت ٹپکنے لگی میں نے مٹی کو گیلا ہوتے ہوئے دیکھا۔ جب نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو کر تشریف لائے' تو آپ کی مبارک پیشانی اور مبارک ناک پر پانی اور مٹی کا نشان موجود تھا یہ آخری عشرے کی اکیسویں رات (کی اگلی صبح) کی بات ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُوْنُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي الْوِتْرِ مِنْهَا لَا فِي الشَّفْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے جفت راتوں میں نہیں ہوتی ہے

3685 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، اخْرُجْ بِنَا اِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ، قَالَ: نَعَمْ، فَدَعَا بِخَمِيْصَةٍ يَلْبَسُهَا ثُمَّ خَرَجَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، قَالَ: نَعَمْ، اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَشْرٍ مِّنْ رَمَضَانَ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ خَرَجَ فَلْيَرْجِعْ، فَاِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَاِنِّيْ اُنْسِيْتُهَا، وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ وِتْرٍ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ اِذَا السَّحَابُ اَمْثَالُ الْجِبَالِ، فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، قَالَ: وَسَقْفُهُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ، حَتّٰى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ مَاءٍ

3685- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه مسلم "1167" "216" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، والبيهقي 4/320 من طريقين عن الأوزعي، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "2187"، وأحمد 3/60، وابن أبي شيبة 3/76–77، والبخاري "669" في الأذان: باب هل يصلي الإمام بمن حضر . .، و "836" باب من لم يسمح جبهته وأنفه حتى صلى، و "2016" في فضل ليلة القدر: باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، ومسلم "1167" "216"، وابن ماجه "1766" في الصيام باب في ليلة القدر، وأبو يعلى "1158" من طريق هشام الدستوائي، وعبد الرزاق "8685" من طريق معمر، وأحمد 3/74، والبخاري "813" في الأذان: باب السجود على الأنف والسجود على الطين، من طريق همام، وأحمد 3/94 من طريق الزهري، أربعتهم عن يحيى بن أبي كثير، به .

4 وَّطِينٍ، حَتّٰى رَاَيْتُ الطِّينَ فِيْ اَرْنَبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا: اے ابوسعید! آپ ہمارے ساتھ باغ میں چلیں' تاکہ ہم بات چیت کریں۔ انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے چادر منگوائی' تاکہ اسے اوڑھ لیں۔ پھر وہ تشریف لائے میں نے کہا: اے ابوسعید! کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کے بارے میں کوئی بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے ایک عشرے کا اعتکاف کیا۔ جب بیسویں رات کی صبح ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جانا چاہتا ہے وہ واپس چلا جائے مجھے شب قدر دکھائی گئی' لیکن پھر یہ مجھے بھلا دی گئی۔ میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں' تو تم رمضان کے مہینے کی آخری عشرے کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا جب رات ہوئی' تو پہاڑوں جیسے بادل نمودار ہوئے اور بارش شروع ہوگئی' یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی پھر ہم مسجد کی اس چھت جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک کے کنارے پر مٹی کا نشان دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِنَّمَا هِيَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنَ الْوِتْرِ مِمَّا بَقِيَ مِنَ الْعَشْرِ لَا فِي الْوِتْرِ مِمَّا يَمْضِي مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رمضان کے مہینے میں آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر ہوتی ہے پہلے گزرے ہوئے مہینے کی طاق راتوں میں نہیں ہوتی

3686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِي بَكْرَةَ، فَقَالَ: مَا اَنَا بِطَالِبِهَا اِلَّا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، بَعْدَ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ ثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ، فَكَانَ لَا يُصَلِّي فِي الْعِشْرِيْنَ اِلَّا كَصَلَاتِهِ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ، فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ

3686- إسناده صحيح . عيينة بن عبد الرحمٰن: هو ابن جوشن الغطفاني الجوشني أبو مالك البصري . وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2175" وأخرجه الحاكم 1/438 من طريق مسدد، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد . وصححه ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 5/36 و39 و40، وابن أبي شيبة 3/76، والترمذي "794" في الصوم: باب ما جاء في ليلة القدر، من طرق عن عيينة بن عبد الرحمٰن، به . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .

42/42 ❁❁ عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میں اسے صرف آخری عشرے میں تلاش کرتا ہوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''تم اسے آخری عشرے میں باقی رہ جانے والی سات راتوں میں تلاش کرو' یا باقی رہ جانے والی پانچ راتوں میں تلاش کرو' یا باقی رہ جانے والی تین راتوں میں تلاش کرو' یا آخری رات میں تلاش کرو''۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے ابتدائی بیس دنوں میں معمول کے مطابق سارے سال کی طرح نوافل ادا کرتے تھے' لیکن جب آخری عشرہ آجاتا تھا' تو اہتمام سے عبادت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ دُونَ اَنْ يَّكُوْنَ كَوْنُهَا فِي السِّنِينَ كُلِّهَا فِيْ لَيْلَةٍ وَّاحِدَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شب قدر آخری عشرے میں ہر سال منتقل ہوتی رہتی ہے ایسا نہیں ہے کہ ہر سال وہ کسی ایک ہی رات میں ہوتی ہو

3687 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَلَمَّا انْقَضٰى، اَمَرَ بِالْبِنَاءِ، فَنُقِضَ، فَاُبِينَتْ لَهُ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ اِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ اُبِينَتْ لِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، فَخَرَجْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ وَمَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوْهَا فِي السَّابِعَةِ وَالْتَمِسُوْهَا فِي الْخَامِسَةِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا آپ شب قدر تلاش کرنا چاہتے تھے جب وہ گزر گیا' تو آپ کے حکم کے تحت خیمے کو اتار لیا گیا پھر آپ کے سامنے یہ بات ظاہر ہوئی کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہوگی' تو آپ لوگوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! شب قدر کو میرے سامنے کیا گیا' میں اس کے بارے میں تمہیں بتانے کے لئے آیا' تو دو آدمی آپس میں بحث کر رہے تھے ان کے ساتھ شیطان تھا' تو یہ مجھے بھلا دی گئی' تو تم اسے ساتویں رات میں تلاش کرو یا تم اسے پانچویں رات میں تلاش کرو''۔

3687- إسناده صحيح على شرط مسلم . وقد تقدم "3661" و "3673" و "3674" و "3677" و "3684" و "3685" .

ذِكْرُ وَصْفِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِاعْتِدَالِ هَوَائِهَا وَشِدَّةِ ضَوْئِهَا

شب قدر کی اس صفت کا تذکرہ کہ اس میں ہوا معتدل ہوتی ہے اور چمک تیز ہوتی ہے

3688 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزِّيَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّي كُنْتُ اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ نُسِّيتُهَا، وَهِيَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَهِيَ طَلْقَةٌ بَلْجَةٌ لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ، كَاَنَّ فِيهَا قَمَرًا يَفْضَحُ كَوَاكِبَهَا لَا يَخْرُجُ شَيْطَانُهَا حَتّٰى يَخْرُجَ فَجْرُهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر یہ مجھے بھلادی گئی یہ آخری عشرے میں ہوتی ہے یہ خوشگوار اور معتدل رات ہوتی ہے جو نہ زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے اور اس میں چاند ستاروں کو شرمندہ کر رہا ہوتا ہے اس کا شیطان اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک اس کی صبح صادق نہیں ہو جاتی" (یعنی جب تک وہ پوری رات گزر نہیں جاتی)۔

ذِكْرُ صِفَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوعِهَا صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر (سے اگلی) صبح جب سورج نکلتا ہے تو اس کی صفت کا تذکرہ

3689 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، وَعَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُوْلُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، لَقَدْ اَرَادَ اَنْ لَا تَتَّكِلُوا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ،

3688- حديث صحيح بشواهده . الفضيل بن سليمان لينه أبو زرعة، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ليس بالقوى، وباقى رجاله ثقات . وهو فى "صحيح ابن خزيمة" "2190" .

3689- إسناده صحيح على شرط مسلم . عاصم: هو ابن أبى النجود، روى له البخارى ومسلم مقرونا، وهو هنا مقرون بعبدة بن أبى لبابة . سفيان: هو ابن عيينة، وزر: هو ابن حبيش . وأخرجه ابن خزيمة "2191" عن عبد الجبار بن العلاء، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدى "375"، ومسلم 2/828 "220" فى الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، وابن خزيمة "2191"، والبيهقى 4/312، والبغوى "1828" من طريق سفيان بن عيينة، به ولم يذكر البغوى فيه: عبدة . وأخرجه مسلم "762" "180" فى صلاة المسافرين: باب الترغيب فى قيام رمضان، و2/828 "221" من طريق شعبة، عن عبدة، عن زر، به . وأخرجه عبد الرزاق "7700"، وأبو داوٗد "1378" فى الصلاة: باب فى ليلة القدر، والترمذى "793" فى الصوم: باب ما جاء فى ليلة القدر، وابن خزيمة "2193" من طرق عن عاصم، عن زر، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 3/76 من طريق أبى خالد وعامر الشعبى، عن زر، به . وانظر الحديثين الآتيين .

وَاَنَّهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، قَالَ: قُلْنَا: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ بِاَيِّ شَيْءٍ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟، قَالَ: بِالْعَلَامَةِ، اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِي اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَا شُعَاعَ لَهَا

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالمنذر آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: جو شخص سارا سال رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہے وہی شب قدر کو پا سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے وہ یہ چاہتے ہیں تم کسی ایک رات پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جاؤ' حالانکہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ یہ رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے اور یہ آخری عشرے میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے ابومنذر! آپ اس کو کس بات پر پہنچاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: علامت کی وجہ سے' یا نشانی کی وجہ سے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جب اس دن کا سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ عَلَامَةِ الْقَدْرِ بِوَصْفِ ضَوْءِ الشَّمْسِ صَبِيحَتَهَا بِلَا شُعَاعٍ

شب قدر کی اس علامت کا تذکرہ کہ اس سے اگلی صبح سورج کی روشنی شعاع کے بغیر ہوتی ہے

3690 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ،

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، اَنَّهٗ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: مَنْ قَامَ السَّنَةَ اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ اُبَيٌّ: وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اِنَّهَا لَفِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِيْ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْمَهَا صَبِيحَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، وَاَمَارَتُهَا اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِيْ صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا، كَاَنَّهَا طَسْتٌ

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: جو شخص سال بھر نوافل ادا کرتا رہے وہی شب قدر کو پا سکتا ہے۔ حضرت ابی نے کہا: اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے انہوں نے قسم اٹھائی جس میں کوئی استثناء نہیں کیا اور اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں کہ شب قدر ہی وہ رات ہے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم اس میں نوافل ادا کرتے رہے اور یہ ستائیسویں رات کی صبح کی بات ہے اس کی ایک مخصوص نشانی ہے کہ جب اس سے اگلے دن صبح کے وقت سوج نکلتا ہے' تو روشن ہوتا ہے' لیکن اس میں شعاع نہیں ہوتی یوں ہوتا ہے جیسے وہ طشت ہو۔

3690- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخاري .

وأخرجه مسلم "762" "179" في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان، عن محمد بن مهران الرازي، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وانظر "3689" و "3693" .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ضَوْءَ الشَّمْسِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، اِنَّمَا يَكُوْنُ بِلَا شُعَاعٍ اِلٰى اَنْ تَرْتَفِعَ لَا النَّهَارَ كُلَّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس دن میں سورج کی چمک شعاع کے بغیر ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے ایسا نہیں ہے کہ پورے دن میں سورج کی یہ حالت ہوتی ہے

3691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ الْحَافِظُ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ،

(متن حدیث): قَالَ: لَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِيْ فَاِنَّهُ كَانَ يُعْجِبُنِيْ لُقِيُّكَ وَمَا قَدِمْتُ اِلَّا لِلِقَائِكَ، فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَاِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: مَنْ يَقُمِ السَّنَةَ يُصِبْهَا اَوْ يُدْرِكْهَا، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَلٰكِنَّهُ اَحَبَّ اَنْ يُعَمِّيَ عَلَيْكُمْ، وَاِنَّهَا لَيْلَةُ سَابِعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَفِظْنَاهَا وَعَرَفْنَاهَا، فَكَانَ زِرٌّ يُوَاصِلُ اِلَى السَّحَرِ، فَاِذَا كَانَ قَبْلَهَا بِيَوْمٍ اَوْ بَعْدَهَا صَعِدَ الْمَنَارَةَ، فَنَظَرَ اِلٰى مَطْلِعِ الشَّمْسِ، وَيَقُوْلُ: اِنَّهَا تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا حَتّٰى تَرْتَفِعَ

❁❁ زر بن حبیش کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے کہا: میرے ساتھ بات چیت کیجئے' کیونکہ آپ سے ملاقات کرنا مجھے پسند ہے میں صرف آپ سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں' کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں: جو شخص سال بھر نوافل ادا کرتا رہے وہی اسے پا سکتا ہے' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ یہ بات جانتے ہیں کہ یہ رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے' لیکن وہ اس بات کو پسند کرتے ہیں: یہ تم سے مخفی رہے یہ ستائیسویں رات ہوتی ہیں' جس کی ایک مخصوص نشانی ہے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا اور ہم نے اسے محفوظ رکھا اور اسے جان لیا

زر بن حبیش نامی راوی سحری تک صوم وصال رکھتے تھے پھر ستائیسویں رات سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کی بات ہے وہ منارے پر چڑھے۔ انہوں نے سورج کے نکلنے کا جائزہ لیا اور یہ کہا کہ یہ طلوع ہوا ہے' لیکن اس کی شعاع نہیں تھی' جب تک یہ بلند نہیں ہو گیا۔

3691- إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود . أبو حفص الأبار: هو عمر بن عبد الرحمن بن قيس، ومنصور: هو ابن المعتمر . وانظر الحديثين السابقين .

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب: حج کے بارے میں روایات

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرہ کرنے کی فضیلت

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَاجَّ وَالْعُمَّارَ وَفْدُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حج کرنے والا شخص اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ کے مہمان ہوتے ہیں

3692 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: اَلْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ، وَالْغَازِى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا وفد تین لوگ ہیں حاجی، عمرہ کرنے والا شخص اور غازی (یعنی جہاد میں حصہ لینے والا شخص)''۔

3692- حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير مَخْرَمَةَ بن بكير بن عبد الله بن الأشج، فمن رجال مسلم، وقد وثقه غير واحد من الأئمة، إلا أن روايته عن أبيه وجادة، وليست سماعاً، وعجبٌ من المؤلف أن يحتجّ بحديثه هنا عن أبيه مع أنه قال في ثقاته 7/50: لا يحتج بروايته عن أبيه، لأنه لم يسمع من أبيه ما يروى عنه . وأحمد بن عيسى: هو التسترى، وابن وهب: هو عبد الله .وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/327 من طريق الحسن بن سفيان، عن أحمد بن عيسى، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/113 في الحج: باب فضل الحج، وابن خزيمة 2511، والحاكم 1/441، والبيهقي 5/262 من طرق عن ابن وهب، به . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن ماجه 2892، والبيهقي 5/262 من طريق صالح بن عبد الله، عن يعقوب بن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن أبي صالح، عن أبي هريرة بلفظ: "الحجاج والعُمّار وفد الله، إن دعوه أجابهم، وإن استغفروه غفر لهم " .وصالح بن عبد الله، قال البخاري: منكر الحديث، وفي التقريب: مجهول .وفي الباب عَنِ ابْنِ عُمَرَ عند ابن ماجه 2893 بلفظ: "الغازي في سبيل الله والحاج والمعتمر وَفْدُ الله، دعاهم فأجابوه، وسألوه فأعطاهم" . وسنده حسن في الشواهد، وسيأتي عند المؤلف برقم: 4594 .وعن جابر عند البزار 1153 بلفظ: "الحجاج والعمار وَفْدُ الله دعاهم فأجابوه، وسألوه فأعطاهم"، قال الهيثمي في المجمع 3/211: ورجاله ثقات .

ذِكْرُ نَفْيِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ الذُّنُوبَ وَالْفَقْرَ عَنِ الْمُسْلِمِ بِهِمَا

حج اور عمرے کے مسلمان شخص کے گناہوں اور غربت ختم کردینے کا تذکرہ

3693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج عمرے یکے بعد دیگرے کرو' کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ یوں جیسے بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے کھوٹ کو ختم کر دیتی ہے اور مبرور حج کا ثواب جنت ہے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِالْحَجِّ الَّذِي لَا رَفَثَ فِيهِ وَلَا فُسُوقَ

اللہ تعالیٰ کا' حج کرنے کی وجہ سے' اپنے بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ ایسا حج جس میں رفث نہ ہو

3694 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَسُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

3693- إسناده حسن من أجل عاصم، وهو ابن أبي النّجود، وسليمان بن حيان: هو أبو خالد الأحمر، وعمرو بن قيس: هو الملائي، وشقيق: هو ابن سلمة .وهو في مسند أحمد 1/387 ومن طريقه أخرجه الطبراني في الكبير 10406، وأبو نعيم في الحلية 4/110 .وأخرجه الترمذي 810 في الحج: باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة، .والنسائي 5/115-116 في الحج: باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة، وأبو يعلى 233/2، وابن خزيمة 2512، والطبري في جامع البيان 3956، والبغوي 1843 من طرق عن سليمان أبي خالد الأحمر، بِهِ . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن مسعود .وفي الباب عن عمر عند أحمد 1/25، والحميدي 17، وأبي يعلى 198، وابن ماجه 2887، والطبري 3958، وسنده حسن في الشواهد .وعن ابن عباس عند النسائي 5/115، والطبراني 11196 و 11428، وإسناده صحيح .وعن جابر عند البزار 1147، وقال الهيثمي في المجمع 3/277: ورجاله رجال الصحيح خلا بشر بن المنذر، ففي حديثه وهم قاله العقيلي، ووثقه ابن حبان .وعَنِ ابْنِ عُمَرَ عند الطبراني 13651 وفي سنده حجاج بن نصير، مختلف فيه .وعن عامر بن ربيعة عند عبد الرزاق 8796، وأحمد 3/446-447، وفي سنده عاصم بن عبيد الله، وهو ضعيف، فالحديث بهذه الشواهد صحيح .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص حج کرے اور اس میں رفث اور فسق نہ کرے' تو جب وہ واپس آتا ہے' تو وہ یوں ہوتا ہے جیسے اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا (یعنی وہ گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہوتا ہے)''۔

ذِكْرُ تَكْفِيرِ الذُّنُوبِ لِلْمُسْلِمِ مَا بَيْنَ الْعُمْرَةِ اِلَى الْعُمْرَةِ

ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک مسلمان کے گناہ ختم ہو جانے کا تذکرہ

3695 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُمَيًّا يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): اَلْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ، اِلَّا الْجَنَّةُ، وَالْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مبرور حج کا ثواب جنت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرے کے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

3694- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وكيع: هو ابن الجراح، ومسعر هو ابن . كدام، وسفيان: هو الثورى، ومنصور: هو ابن المعتمر، وأبو حازم: اسمه سلمان الأشجعى .وأخرجه مسلم 1350 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، وابن ماجه 2889 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة، عن أبى بكر بن أبى شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/484، والطبرى فى "جامع البيان " 3724 من طريق وكيع، عن سفيان، بِهِ .وأخرجه البيهقى 5/261 من طريق أبى نعيم، عن مسعر، عن منصور، بِهِ . وأخرجه على بن الجعد فى "مسنده" 926من طريق شعبة، عن منصور، بِهِ .وأخرجه الحميدى 1004 عن سفيان، والبخارى 1820 فى المحصر: باب قول الله تعالى: (فَلَا رَفَثَ) (البقرة: 197)، والترمذى 811 فى الحج: باب ما جاء فى ثواب الحج والعمرة، من طريقين عن سفيان، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 8800 عن سفيان به، إلا أنه زاد بين منصور وبين أبى حازم "عن جابر "!وأخرجه الدارمى 2/31، والطيالسى 2519، وأحمد 2/494، والبخارى 1819، ومسلم 1350، والنسائى 5/114، فى الحج: باب فضل الحج، وابن خزيمة 2514، والطبرى 3721 و 3722 من طرق عن منصور، بِهِ .وأخرجه الطيالسى 2519، وابن الجعد 926 و 1809 و 1810 والبخارى 1521، فى الحج: باب فضل الحج المبرور، ومسلم 1350، والطبرى 3718 و 3719 و 3720 و 3723 و 3725 و 3726 و 3727 و 3728، والدارقطنى 2/284، والبغوى فى "شرح السنة" 1841، وفى التفسير 1/173، والبيهقى 5/262 من طرق عن أبى حازم، بِهِ .

3695- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحوضى وهو حفص بن عمر- فمن رجال البخارى، وسهيل بن أبى صالح: احتج به مسلم، واستشهد به البخارى .وأخرجه الطيالسى 2423، والنسائى 5/112-123 فى الحج: باب فضل الحج المبرور من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1349 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، والنسائى 5/112 من طريقين عن سهيل بن أبى صالح، بِهِ .وأخرجه الحميدى 1002، وعبد الرزاق 8798، والدارمى 2/31، وأحمد 2/246، 461، والطيالسى 2425، ومسلم 1349، وابن خزيمة 2513 و 3037 من طرق عن سمى، بِهِ . وانظر ما بعده .

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3696 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک عمرے (کے بعد) دوسرا عمرہ درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ مبرور حج کی جزاء صرف جنت ہے''۔

ذِكْرُ رَفْعِ الدَّرَجَاتِ، وَكَتْبِ الْحَسَنَاتِ، وَحَطِّ السَّيِّئَاتِ بِخُطَا الطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ

طواف کرنے والے کے بیت اللہ کے اردگرد قدم اٹھانے کی وجہ سے درجات بلند ہونے، نیکیاں لکھی جانے اور گناہ مٹائے جانے کا تذکرہ

3697 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ

3696– إسناده صحيح على شرط الشخين، وهو مكرر ما قبله، عبيد الله بن عمر: هو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمرى .وهو فى "الموطأ" 1/346 فى الحج: باب جامع ما جاء فى العمرة، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/462، والبخارى 1773 فى العمرة: باب العمرة، ومسلم 1349 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، والنسائى 5/115 فى الحج: باب فضل العمرة، وابن ماجه 2888 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة، والبيهقى 5/261، والبغوى 1843 . وأخرجه عبد الرزاق 8799، ومسلم 1349، وابن خزيمة 2513 و 3072 من طرق عن عبيد الله، عن سمى، بِهِ .

3697– إسناده ضعيف لاختلاط عطاء بن السائب، وجرير هو ابن عبد الحميد– ممن روى عنه بعد الاختلاط، قال يحيى بن معين: ما سمع منه جرير ليس من صحيح حديثه، وقال العقيلى فى "الضعفاء 3/400"–401: من سمع منه من الكبار صحيح، مثل سفيان وشعبة، وأما جرير وأشباهه، فلا .وأخرجه الترمذى مطولاً 959 فى الحج: باب ما جاء فى استلام الركنين، والحاكم 1/489، وابن خزيمة 2753 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 1900، وأحمد 2/95 من طريق همام، وأحمد مطولاً 2/2 عن هشيم، عن عطاء، به، وكلاهما روى عن عطاء بعد الاختلاط .وأخرجه ابن خزيمة 2753 من طريق ابن فضيل، عن عطاء، بِهِ .وذكره الهيثمى فى "المجمع" 3/240–241 وقال: رواه أحمد، وفيه عطاء بن السائب وقد اختلط . وأخرجه النسائى 5/221 فى الحج: باب ذكر الفضل فى الطواف بالبيت، عن قتيبة، عن حماد، عن عطاء بن السائب، عن عبد الله بن عبيد بن عمير أن رجلاً قال: يا أبا عبد الرحمٰن، ما أراك تستلم إلا هذين الركنين قال: إنى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إن مسحهما يحطان الخطيئة "، وسمعته يقول: "من طاف سبعاً فهو كعدل رقبة " . وهذا سند قوى، فإن حماداً وهو ابن زيد– قد سمع من عطاء قبل الاختلاط .وأخرجه ابن ماجه 2956

اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا لَا يَضَعُ قَدَمًا، وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى، اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو معاف کرتا ہے اس کی وجہ سے اس کی نیکی کو نوٹ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کرتا ہے''۔

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا بِاسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ لِلْحَاجِّ، وَالْعُمَّارِ

دو یمانی رکنوں کا استلام کرنے کی وجہ سے حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے شخص کے گناہوں کے ختم ہونے کا تذکرہ

3698 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَطَاءٍ الشَّيْبَانِيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَسْحُ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ يَحُطُّ الْخَطَايَا حَطًّا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ رَمَضَانَ تَقُوْمُ مَقَامَ حَجَّةٍ لِمُعْتَمِرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا' عمرہ کرنے والے شخص کے لیے حج کے قائم مقام ہے

3699 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

3698– إسناده قوی، سفيان الثوری سمع من عطاء بن السائب قبل الاختلاط، وهو فی مصنف عبد الرزاق 8877، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/89 .وأخرجه أحمد 2/11 من طريق سفيان و 2/95، والطيالسی 1899 من طريق همام، والترمذی 959 فی الحج: باب ما جاء فی استلام الركنين، والحاكم 1/489 من طريق جرير، والنسائی 5/221 فی الحج: باب ذكر الفضل فی الطواف بالبيت من طريق حماد بن زيد، وابن خزيمة 2729 من طريق هشيم، خمستهم عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): جَاءَ تْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: حَجَّ أَبُوْ طَلْحَةَ وَابْنُهُ وَتَرَكَانِي، فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:۔ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اوران کے صاحب زادے حج پر چلے گئے ہیں اور وہ مجھے چھوڑ گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے اُمّ سلیم! رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3700 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْتَامٍ، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِالْعُمْرَةِ إِذَا اعْتَمَرَهَا مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

اللہ تعالیٰ کا بندے کے عمرہ کرنے کی وجہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جبکہ بندہ مسجد اقصیٰ سے عمرہ کرے

3699- إسناده حسن لغيره، أبو إسماعيل المؤدب: اسمه إبراهيم بن سليمان بن رزين، صدوق، ويعقوب بن عطاء: هو ابن أبي رباح، ضعيف الحديث .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 11410 عن أحمد بن حنبل، عن سريج بن يونس، بهذا الإسناد، وانظر ما بعده .

3700- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عبد الحميد بن محمد بن المستام، فقد روى له النسائي، وهو ثقة . وأخرجه أحمد 1/229، والبخاري 1782 في العمرة: باب عمرة في رمضان، ومسلم 1256 في الحج: باب فضل العمرة في رمضان، والنسائي 4/130-131 في الصيام: باب الرخصة في أن يقال لشهر رمضان رمضان، من طريقين عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/229، والبخاري 1863 في جزاء الصيد: باب حج النساء، ومسلم 1256 222، وابن ماجه 2993 في المناسك: باب العمرة في رمضان، والطبراني في "الكبير" 11299 و 11322 من طرق عن عطاء، به .وأخرجه مطولاً: أبو داوُد 1990 في الحج: باب العمرة، وابن خزيمة 3077، والطبراني 12911 من طريقين عن عبد الوارث بن سعيد العنبري، عن عامر الأحول، عن بكر بن عبد الله المزني، عن ابن عباس .

3701 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ مَوْلٰى آلِ حُنَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ، عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ اَهَلَّ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِعُمْرَةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ،

قَالَ: فَرَكِبَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰى اَهَلَّتْ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”جو شخص مسجد اقصیٰ سے عمرے کا احرام باندھتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے“۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس روایت کی راوی خاتون سیدہ اُمّ حکیم رضی اللہ عنہا بیت المقدس تشریف لے گئی تھیں اور انہوں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَجَّ لِلنِّسَاءِ يَقُوْمُ مَقَامَ الْجِهَادِ لِلرِّجَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ خواتین کے لیے حج کرنا مردوں کے جہاد کرنے کے قائم مقام ہے

3702 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ،

3701- إسناده ضعيف . أم حكيم: -واسمها حكيمة- لم يوثقها غير المؤلف، ولم يرو عنها غير يحيى بن أبي سفيان، وقال في "التقريب": مقبولة، ويحيى بن أبي سفيان: قال أبو حاتم: شيخ من شيوخ المدينة ليس بالمشهور، وذكره المؤلف في "الثقات"، وفي "التقريب": مستور، وقال المنذري في "مختصر سنن أبي داوٗد 2/285: اختلف الرواة في متنه وإسناده اختلافاً كثيراً . وقال ابن القيم: قال غير واحد من الحفاظ: إسناده ليس بالقوي . وهو في "مسند أبي يعلى 325/2 .وأخرجه أحمد 6/299، والطبراني في "الكبير" 23/1006 من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد . وتحرّف في المطبوع من مسند أحمد: آل حنين، إلى آل خيبر . وأخرجه ابن ماجه 3001 في المناسك: باب من أهلّ بعمرة من بيت المقدس، وأبو يعلى 319/2 عن ابن أبي شيبة، عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن ابن إسحاق، عن سليمان بن سحيم، عن أم حكيم، عن أم سلمة .وأخرجه أبو داوٗد 1741 في الحج: باب المواقيت، وأبو يعلى 321/2، والدارقطني 2/283، والطبراني 23/849، والبيهقي 5/30 من طريق عبد الله بن عبد الرحمٰن بن يُحَنِّس، عن يحيى بن أبي سفيان، عن جدته أم حكيم، عن أم سلمة .وعبد الله بن عبد الرحمٰن بن يُحَنِّس: ذكره المؤلف في "الثقات" وروى له مسلم في صحيحه، حديثاً واحداً في فضل المدينة . وأخرجه البخاري في "تاريخه" عن أبي يعلى محمد بن الصلت، عن ابن أبي فديك، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن يُحَنِّس . . . أورده في ترجمة محمد 1/160-161 وقال: لا يتابع على حديثه .وأخرجه الدارقطني 2/283 .

3702- إسناده صحيح على شرط الشيخين، جرير: هو ابن عبد الحميد .وأخرجه النسائي 5/114-115 في الحج: باب فضل الحج، عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/71-79، والبخاري 1520 في الحج: باب فضل الحج المبرور، و 1861 في جزاء الصيد: باب حج النساء، و 2784 في الجهاد: باب فضل الجهاد والسير، و 1876 باب حج النساء، وابن ماجه 2901 في المناسك: باب الحج جهاد النساء، وابن خزيمة 3074، والبيهقي 4/326، والبغوي 1848 من طرق عن حبيب بن أبي عمرة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 8811، والبخاري 2875 و 2876

عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا نَخْرُجُ، وَنُجَاهِدُ مَعَكَ، فَاِنِّي لَا اَرَى عَمَلًا فِي الْقُرْآنِ اَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ، قَالَ: لَا، اِنَّ لَكُنَّ اَحْسَنَ الْجِهَادِ حَجُّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

❀❀ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بھی آپ کے ہمراہ نکلا نہ کریں اور جہاد میں حصہ نہ لیا کریں' کیونکہ میری رائے کے مطابق قرآن میں سب سے افضل عمل جہاد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ سب سے بہترین جہاد بیت اللہ کا حج ہے۔ ایسا حج جو مبرور ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِثْبَاتِ الْحِرْمَانِ لِمَنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يَزُرِ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ فِي كُلِّ خَمْسَةِ اَعْوَامٍ مَرَّةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ ایسے شخص کے لیے محرومی ثابت ہو جاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گنجائش عطا کی ہو اور وہ ہر پانچ سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے نہ جائے

3703 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: اِنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ، وَوَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَةِ يَمْضِي عَلَيْهِ خَمْسَةُ اَعْوَامٍ لَا يَفِدُ اِلَيَّ لَمَحْرُومٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں بندے کے جسم کو میں تندرست رکھوں اور میں اسے کشادگی عطا کروں اور پھر اس پر پانچ سال گزر جائیں اور وہ میری طرف نہ آئے' تو وہ محروم ہے''۔

3703– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير خَلَف بن خليفة، فمن رجال مسلم، وقد اختلط قبل موته، لكن تابعه سفيان الثوري عند عبد الرزاق 1826 عن العلاء، عن أبيه أو عن رجل عن أبي سعيد، وفيه: "كل أربعة أعوام" . وأخرجه أبو يعلى 63/2، والخطيب في "تاريخه8/328"، والبيهقي 5/262 من طرق عن خلف بن خليفة، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/206، وقال: رواه أبو يعلى والطبراني في "الأوسط"، ورجال الجميع رجال الصحيح .وفي الباب عن أبي هريرة عند البيهقي 5/262، وابن عدي في "الكامل" 4/1396، والعقيلي في "الضعفاء 2/206"–261 من طرق عن الوليد بن مسلم، عن صدقة بن يزيد .

بَابٌ فَرْضُ الْحَجِّ

باب: حج کا فرض ہونا

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) (آل عمران:97)

ان روایات کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہیں ''اور لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں جو شخص وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہے''

3704 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، وَيُوسُفُ بْنُ سَعْدٍ، (متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا، ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ، فَاْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، وَذَكَرَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدة:101)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو!

3704- إسناده صحيح . أبو عبيدة بن فضيل بن عياض: وثقه الدارقطني كما في "الميزان"، وذكره المؤلف في "الثقات"، وذكره التقي الفاسي في "العقد الثمين" 8/69، وأرخ وفاته سنة 236هـ . ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير يوسف بن سعد، فقد روى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة .وأخرج أحمد 2/508، ومسلم 1337 في الحج: باب فرض الحج مرة في العمر، والبيهقي 4/326 من طريق يزيد بن هارون، والنسائي 5/110-111 في المناسك: باب وجوب الحج، عن المغيرة بن سلمة، والدارقطني 2/281 عن النضر بن شميل، ثلاثتهم عن الربيع بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري 12804 من طريق عبد الرحيم بن سليمان والدارقطني 2/282 عن محمد بن فضيل، كلاهما عن إبراهيم بن مسلم الهجري وهو ضعيف عن ابي عياض، عن أبي هريرة، وقد تقدم مختصراً برقم 18 .

بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کوفرض قرار دیا ہے۔ایک شخص کھڑا ہوا۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال؟ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ اس شخص نے تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا' تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا' تو تم اسے ادا نہیں کر پاتے جن معاملات کے بارے میں' میں تمہیں بتاتا نہیں ہوں تم ان معاملات میں مجھے رہنے دیا کرو' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیر ضروری) سوالات کرنے اوران سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب میں تم لوگوں کو کسی چیز سے منع کروں' تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس پر عمل کرو۔

انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ سورۂ مائدہ میں موجودہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر انہیں تمہارے سامنے ظاہر کر دیا جائے' تو تمہیں برا لگے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَرْضَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَجَّ عَلٰى مَنْ وَّجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فِيْ عُمْرِهٖ مَرَّةً وَاحِدَةً لَا فِيْ كُلِّ عَامٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر اللہ تعالیٰ نے زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض قرار دیا ہے ایسا نہیں ہے کہ ہر سال میں (حج کرنا اس پر فرض ہے)

3705 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَوَفِيْ كُلِّ عَامٍ؟ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمَا قُمْتُمْ بِهٖ، ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَمَا اَمَرْتُكُمْ مِنْ شَيْءٍ، فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کوفرض قرار دیا ہے۔ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: کیا ہر سال میں' یہاں تک کہ انہوں نے تین مرتبہ یہ سوال کیا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ان سے اعراض کیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا' تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا' تو تم اسے ادا نہیں کر پاتے۔پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن معاملات میں' میں تمہیں ترک کر دیتا ہوں تم

3705- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .

ان میں مجھے رہنے دو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے میں تمہیں جس چیز کے بارے میں حکم دوں جہاں تک تم سے ہو سکے اسے بجالاؤ جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں تو تم اس سے اجتناب کرو۔

3706 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَجَّ بِنِسَائِهِ قَالَ: اِنَّمَا هِيَ هٰذِهِ الْحِجَّةُ، ثُمَّ عَلَيْكُمْ بِظُهُوْرِ الْحُصُرِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خِطَابُ هٰذَا الْخَبَرِ وَقَعَ عَلٰى بَعْضِ النِّسَاءِ، اَرَادَ بِهٖ نِسَاءَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْقَصْدُ فِيْهِ بَعْضُ الْاَحْوَالِ، وَهُوَ الْحَالُ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ عَلَيْهِنَّ اِقَامَةُ الْفَرَائِضِ فِيْهِ كَالصَّلَاةِ، وَالْحَجِّ، وَمَا اَشْبَهَهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ حج ہے اور پھر تم پر گھر میں رہنا لازم ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت کے الفاظ بعض خواتین کے لئے استعمال ہوئے ہیں اور اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں اور اس میں قصد بعض حالتوں کا کیا گیا ہے۔ اور یہ وہ حالت ہے کہ جب ان خواتین پر اس حالت کے دوران فرائض کو قائم کرنا لازم نہیں تھا جیسے نماز ادا کرنا اور اس جیسے دیگر امور۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤَخِّرَ اَدَاءَ الْحَجِّ اِذَا فُرِضَ عَلَيْهِ عَنْ سَنَتِهٖ تِلْكَ اِلٰى سَنَةٍ اُخْرٰى

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ حج کی ادائیگی کو، جب وہ اس پر فرض ہو جائے، اس سال سے دوسرے کسی سال تک موخر کر دے

3707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ،

3706- إسناده ضعيف. عبد الله بن نافع: هو الصائغ، وفيه عاصم بن عمر وهو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ- ضعيف. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/214، وقال: رواه الطبراني في الأوسط، وفيه عاصم بن بن عمر العمري، وثقه ابن حبان، وقال: يخطء، وضعفه الجمهور. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/446، والبزار 1077، والبيهقي 5/228 من طريق ابن أبي ذئب، عن صالح مولى التوأمة، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما حج بنسائه، قال: "إنما هي هذه الحجة، ثم الزمنَ ظهور الحصر"، وابن أبي ذئب: سمع من صالح مولى التوأمة قبل اختلاطه، فالحديث صحيح. وأخرجه البزار 1078 من طريق إبراهيم بن سعد، عن صالح بن كيسان، عن صالح مولى التوأمة، عن أبي هريرة.

(متن حدیث): عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ قَوْلِهِ (بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ) (التوبة:1) ، قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ، اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ، ثُمَّ اَمَّرَ اَبَا بَكْرٍ عَلٰى تِلْكَ الْحَجَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اظہار لاتعلقی ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لائے' تو آپ ''جعرانہ'' سے عمرہ کیا تھا پھر آپ نے اس حج کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا۔

3707– إسناده صحيح، أحمد بن منصور الرمادى روى له ابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو فى صحيح ابن خزيمة 3078 .وأورده ابن كثير فى تفسيره 2/345–346 عن عبد الرزاق بنفس السند والمتن، وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبى حاتم .

بَابٌ، فَضْلُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ کی فضیلت

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَكَّةَ خَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّهَا اِلَى اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مکہ اللہ کی زمین کا سب سے بہتر حصہ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک (زمین کا) سب سے محبوب حصہ ہے

3708 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بْنِ زِيَادَةَ بْنِ الطُّفَيْلِ اللَّخْمِيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِيَّ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَاقِفًا بِالْحَزْوَرَةِ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عدی زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر حزورہ کے مقام پر وقوف کئے ہوئے تھے اور یہ فرما رہے تھے۔

''(اے مکہ) اللہ کی قسم! بے شک تو اللہ کی سرزمین میں سب سے بہتر (حصہ) ہے اور تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کی زمین میں سے سب سے پسندیدہ (جگہ ہے) اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ گیا ہوتا' تو میں تجھ سے نہ نکلتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَكَّةَ كَانَتْ اَحَبَّ الْاَرْضِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3708- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم، وعُقيل: هو ابن خالد بن عَقيل الأيلي .وأخرجه ابن ماجه 3108 في المناسك: باب فضل مكة، عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 3925 في المناقب: باب في فضل مكة، والنسائي في الحج من "الكبرى" كما في "التحفة" 5/316، والحاكم 3/7 من طريق عن الليث، به .وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 4/305، والحاكم 3/431 من طرق عن ابن شهاب الزهري، بهوأخرجه الحاكم 3/280 عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن ابن أخي ابن شهاب، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عبد الله بن عدي .وذكر هذه الرواية الحافظ المزي في "تحفة الأشراف" 5/316 .

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مکہ روئے زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہے

3709 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَاَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلْدَةٍ وَّاَحَبَّكِ اِلَيَّ، وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِي اَخْرَجُونِي مِنْكِ، مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(اے مکہ) تو کتنا پاکیزہ شہر ہے؟ اور مجھے کتنا محبوب ہے؟ اگر میری قوم نے مجھے تجھ سے نکالا نہ ہوتا' تو میں تیرے علاوہ اور کہیں رہائش نہ اختیار نہ کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرُّكْنَ، وَالْمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَّوَاقِيتِ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رکن اور مقام ابراہیم (پر نصب پتھر) جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں

3710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ صُبَيْحٍ الْحَرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ الْحَجَبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ: الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَّوَاقِيتِ الْجَنَّةِ، وَلَوْلَا اَنَّ اللهَ طَمَسَ عَلٰى نُورِهِمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ نے اپنی

3709– حديث صحيح . فضيل بن سليمان وإن احتج به مسلم، وروى له البخاري متابعة، ضعفه ابن معين وأبو حاتم والنسائي، لكنه قد توبع، وباقي السند ثقات رجاله رجال الصحيح . أبو الطفيل: هو عامر بن واثلة الصحابي رضي الله عنه . وأخرجه الطبراني في الكبير 10624 و 10633 من طريقين عن أبي كامل الجحدري، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 3926 في المناقب: باب في فضل مكة، عن محمد بن موسى البصري، عن فضيل بن سليمان، به . وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه .وأخرجه الحاكم 1/486 من طريق زهير، عن ابن خثيم، عن سعد بن جبير، عن ابن عباس . وقال: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .

3710– رجاء بن صبيح: لم يوثقه غير المؤلف، وقد ضعفه ابن معين، وقال أبو حاتم: ليس بالقوي، لكن تابعه الزهري، وباقي رجاله ثقات، فالحديث حسن لغيره .وأخرجه أحمد 2/213–214، والترمذي 878 في الحج: باب ما جاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، وابن خزيمة 2732، والحاكم 1/456 من طريقين عن رجاء، بهذا الإسناد . قال ابن خزيمة بإثره: لست أعرف رجاء هذا بعدالة ولا جرح، ولست أحتج بخبر مثله .وأخرجه ابن خزيمة 2731، والحاكم 1/456، ومن طريقه البيهقي 5/75، من طريقين عن أيوب بن سويد، عن يونس، عن الزهري، عن مسافع، به .

پشت خانہ کعبہ کے ساتھ لگائی ہوئی تھی۔

"حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں جنت کے یواقیت میں سے یاقوت ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے نور پر پردہ نہ ڈالا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کر دیتے"۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اللِّسَانِ لِلْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِلشَّهَادَةِ لِمُسْتَلِمِهِ بِالْحَقِّ

حجر اسود کے لیے زبان کے اثبات کا تذکرہ' جو اس شخص کے حق میں گواہی دینے کے لیے ہوگی جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہوگا

3711 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ اَبُوْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِهٰذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ۔

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(قیامت کے دن) اس حجر اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہونگے اور یہ قیامت کے دن ہر اس شخص کے بارے میں حق کے ہمراہ گواہی دے گا' جس نے اس کا استلام کیا تھا"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللِّسَانَ لِلْحَجَرِ، اِنَّمَا يَكُوْنُ فِي الْقِيَامَةِ لَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حجر اسود کی زبان قیامت کے دن ہوگی دنیا میں نہیں ہوگی

3712 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3711– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن خثيم، فمن رجال مسلم، وثابت أبو زيد: هو ابن يزيد الأحول، والحسن بن موسى: هو الأشيب، وهو في مسند أبي يعلى 2719 .وأخرجه أحمد 1/266، وابن خزيمة 2736، والحاكم 1/457 عن الحسن بن موسى، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 1/247 و 291 و 307، والدارمي 2/42، والترمذي 961 في الحج: باب ما جاء في الحجر الأسود، وابن ماجه 2944 في المناسك: باب استلام الحجر، وابن خزيمة 2736، وأبو نعيم في "الحلية" 6/243 من طرق عن ابن خثيم، بهِ . وانظر الحديث الآتي .

3712–حديث صحيح، فضيل بن سليمان وإن كان كثير الخطأ، قد توبع، وباقي السند رجاله ثقات .وأخرجه ابن خزيمة 2735، عن بشر بن معاذ العقدي، عن فضيل بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 961 في الحج: باب ما جاء في الحجر الأسود، عن قتيبة بن سعيد، عن جرير بن عبد الحميد، عن ابن خثيم، بهِ . وقال: هذا حديث حسن . وانظر ما قبله .

(متن حدیث): لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الرُّكْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حجر اسود کو ضرور ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوگی' جن کی مدد سے وہ دیکھتا ہوگا اور ایک زبان ہوگی' جس کی مدد سے وہ کلام کرتا ہوگا اور یہ ہر اس شخص کے بارے میں حق کے ہمراہ گواہی دے گا' جس نے اس کا استلام کیا تھا''۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي اَخْرَجَ اللّٰهُ زَمْزَمَ وَاَظْهَرَهَا

اس وقت کا تذکرہ جس میں اللہ تعالیٰ نے زم زم کو نکالا اور اس کو ظاہر کیا

3713 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ حِينَ رَكَضَ زَمْزَمَ بِعَقِبِهٖ جَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ هَاجَرَ، لَوْ تَرَكَتْهَا كَانَتْ عَيْنًا مَعِيْنًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جبرائیل نے زمزم کے مقام پر اپنی ایڑی ماری' تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ نے مٹی کو اکٹھا کرنا شروع کیا (تاکہ پانی کے گرد آڑ بنالیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہاجرہ پر رحم کرے' اگر وہ اسے ایسے ہی رہنے دیتی' تو یہ ایک بہتا ہوا بڑا چشمہ ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے حرم میں ہتھیار اٹھا کر (داخل ہوا جائے)

3713- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حجاج بن الشاعر، وهو ابن أبي يعقوب يوسف بن حجاج الثقفي البغدادي، فمن رجال مسلم، ووهب بن جرير: هو ابن حازم، وايوب: هو السختياني .وأخرجه أحمد 5/121عن حجاج بن الشاعر، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في المناقب من "الكبرى" كما في التحفة 1/26 من طريقين عن وهب بن جرير، به .وأخرجه ضمن حديث مطول البخاري 2368 في المساقاة: باب من رأى أن صاحب الحوض والقربة أحق بمائه، و 3364 في أحاديث الأنبياء ن والبيهقي 5/98-99 من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن أيوب وكثير بن كثير، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرجه البخاري 3362 عن أحمد بن سعيد، عن وهب بن جرير، عن أبيه، عن أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . وأخرجه الطبري مطولاً في "جامع البيان" 13/230-231 من طريق حماد بن سلمة، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، وهذا سند قويّ، فإن حماد بن سلمة سمع من عطاء بن السائب قبل الاختلاط .وأخرجه الطبري 13/229-230 مطولاً من طريقين عن إسماعيل بن عُلية عن أيوب قال: نُبئت عن سعيد بن جبير أنه حديث عن ابن عباس .

3714 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ*

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِلَاءِ شَوْكِ حَرَمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَالْتِقَاطِ سَاقِطِهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَرْءُ مُنْشِدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ اللہ کے حرم کے کانٹے کو توڑا جائے یا گری ہوئی چیز کو اٹھایا جائے البتہ اگر آدمی نے اس کا اعلان کرنا ہو (تو اسے اٹھا سکتا ہے)

3715 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَبَسَ الْفِيلَ عَنْ مَكَّةَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِي، وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَاِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ، ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ، لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا، وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، اِمَّا اَنْ يَّقْتُلَ، وَاِمَّا اَنْ يَّفْدِيَ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ شَاهٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُبُوْا لِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوْا لِاَبِي شَاهٍ، ثُمَّ قَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ، فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُوْرِنَا، وَفِي بُيُوْتِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ

3714- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 1356 في الحج: باب النهي عن حمل السلاح بمكة بلاحاجة، ومن طريقه أخرجه البغوي 2005 عن سلمة بن شبيب، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 5/155 من طريقين عن إبراهيم الصيدلاني، عن سلمة بن شبيب، به .

3715- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري . والوليد: هو ابن مسلم القرشي .وأخرجه ابن ماجه مختصراً 2624 في الديات: باب من قتل له قتيل فهو بالخيار بين إحدى ثلاث، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد .

ﷺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے مکہ کو فتح کر دیا' تو ہذیل نے بنولیث سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنے ایک مقتول کے عوض میں قتل کر دیا یہ زمانہ جاہلیت کا معاملہ تھا اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کو مکہ تک نہیں پہنچنے دیا' لیکن اس نے اپنے رسول اور اہل ایمان کو اس پر غلبہ عطا کیا مجھ سے پہلے کسی بھی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہوا تھا اور میرے بعد بھی یہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا میرے لئے بھی دن کے ایک مخصوص حصے میں اسے حلال قرار دیا گیا اور یہ اب اس گھڑی کے بعد قابل احترام ہے یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا۔ یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لئے اٹھایا جا سکتا ہے' جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہوا تھا اسے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا یا' تو وہ (قاتل کو) قتل کر دے یا پھر فدیہ وصول کر لے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یمن سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کا نام ابوشاہ تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ مجھے لکھوا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ کر دے دو پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صرف اذخر (کاٹنے کی اجازت دیں)' کیونکہ ہم اسے قبرستان میں استعمال کرتے ہیں اور گھروں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذخر (کا حکم مختلف ہے یعنی اسے کاٹنے کی اجازت ہے)

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ حَرَمِهٖ حَدَثًا، اَوْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا ذِمَّتَهٗ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو حرم میں کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے یا کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی بے حرمتی کرتا ہے

3716 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ

3716- إسناده حسن، حكيم بن سيف الرقي: قال أبو حاتم: شيخ صدوق لا بأس به، . . . . . يكتب حديثه ولا يحتج به، ليس بالمتين، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال: مات بالرقة، بعد سنة خمس وثلاثين ومائتين، ووثقه الإمام الذهبي، وقال الحافظ في التقريب: صدوق، ثم هو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .عبيد الله بن عمرو: هو الرقيّ، وسليمان: هو الأعمش . وأخرجه أحمد 1/81، والبخاري 3172 في الجزية: باب ذمة المسلمين وجوارهم واحدة، و 6755 في الفرائض: باب إثم من تبرأ من مواليه، و 7300 في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين، ومسلم 1370 في الحج: باب فضل المدينة، و 2/1147 في العتق: باب تحريم تولي العتيق غير مواليه، والترمذي 2127 في الولاء والهبة: باب فيمن تولى غير مواليه أو ادعى إلى غير أبيه، وأبو يعلى 263 من طرق عن الأعمش، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/151، والنسائي في الحج من "الكبرى" كما في التحفة 7/350 من طريق الحارث بن سويد، وأحمد 1/100، 116 من طريق طارق بن شهاب، وأحمد 1/118 و 152، ومسلم 1978 من طريق أبي الطفيل عامر بن واثلة، والحميدي 40، وأحمد 1/79، والبخاري 111 و 3047 و 6915، والترمذي 1412، وابن ماجه 2658، والدارمي 2/190، والنسائي 8/23، وابن الجارود 794، والبيهقي 8/28 من طريق أبي جحيفة، وأحمد 1/122، وأبو يعلى 338 و 628 من طريق قيس بن عباد، ستتهم عن علي بنحوه . وانظر ما بعده .

الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ، وَصَحِيْفَةً فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ، فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا، فَاِذَا فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ وَالْجِرَاحَاتِ، وَاِذَا فِيْهَا مَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ، وَلَا عَدْلٌ، وَالْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا، اَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں ہے' جس کو ہم پڑھتے ہوں' صرف اللہ کی کتاب ہے یا ایک صحیفہ ہے' جو میری تلوار کی میان میں ہے۔ پھر انہوں نے اس صحیفے کو ہمارے سامنے پڑھا' اس میں اونٹوں کی دیت کے حوالے سے اور زخموں کی دیت کے حوالے سے کچھ احکام تھے اور اس میں ایک یہ بات موجود تھی جو (آزاد شدہ غلام) اپنے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں' تمام لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کی کوئی بھی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔ تمام مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے ان کا عام فرد بھی اسے پورا کرنے کی کوشش کرے گا اور جو کوئی شخص کسی مسلمان کو رسوا کرے گا' تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی ایسے شخص کی قیامت کے دن کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی اور مدینہ منورہ اپنے دونوں کناروں کے درمیان پورے کا پورا قابل احترام ہے جو شخص یہاں بدعت ایجاد کرے یا بدعتی کو پناہ دے' تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو ایسے شخص سے قیامت کے دن کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَصَحِيْفَةً فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ، اَرَادَ بِهِ مِمَّا كَتَبْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان

''ہمارے پاس صرف کتاب اللہ ہے جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں اور ایک صحیفہ ہے جو میری تلوار کی میان میں ہے''

اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ یہ وہ چیز ہے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نوٹ کی ہے

3717 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ، ثُمَّ قَالَ:

(متن حدیث): مَا كَتَبْنَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْآنَ، وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عِيرٍ اِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فِيهَا، اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف قرآن کو نوٹ کیا گیا تھا یا وہ احکام ہیں جو صحیفے میں ہیں۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے۔ ان کا عام فرد بھی اسے پوری کرنے کی کوشش کرے گا جو شخص کسی مسلمان کو رسوا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی اور جو شخص اپنے آقا کی بجائے خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْقُرَشِيِّ فِي حَرَمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دُوْنَ ارْتِكَابِهِ مَا يُوْجِبُ الْإِسْلَامُ قَتْلَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ حرم کی حدود میں کسی بھی قریشی شخص کو قتل کیا جائے ماسوائے اس کے کہ اس نے ایسی چیز کا ارتکاب کر دیا ہو' اسلام اس کے قتل کا حکم دیتا ہو

3718 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ،

3717- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه البخاري 3179 في الجزية والموادعة: باب إثم من عاهد ثم غدر، وأبو داوُد 3179 في الحج: باب في تحريم المدينة، والبيهقي 5/196 من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/126 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، والبخاري 1870 في فضائل المدينة: باب حرم المدينة، والنسائي في الحج من "الكبرى" كما في التحفة 7/458 من طريقين عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، به .3718- إسناده صحيح على شرط الصحيح، يحي: هو ابن سعيد القطان، عند أحمد . والبخاري في الأدب المفرد، وعند الطبراني والطحاوي: ابن أبي زائدة، وعامر: هو الشعبي .وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 826ن والطبراني في الكبير 20/693، من طريق مسدد عن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/412 و 4/213 عن يحيى بن سعيد، والطحاوي في مشكل الآثار 2/227، والحاكم 4/275 من طريقين عن يحيى بن زكريا، عن زكريا، بِهِ . وقال الحاكم/ هذا حديث الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .وأخرجه عبد الرزاق 9399، وأحمد 3/412 و 4/213، والحميدي 568، وابن أبي شيبة 14/490، ومسلم 1782 في الجهاد: باب لا يقتل قرشي صبراً، والدارمي 2/198، والطبراني 20/692، وابن سعد في الطبقات 5/450 من طرق عن زكريا بن أبي زائدة، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/412 و 4/213، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 2/227 من طريقين عن الشعبي، بِهِ .

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطِيعًا، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَمْ يُدْرِكِ الْمُسْلِمُونَ أَحَدًا مِّنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ، وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا

حضرت مطیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''آج کے بعد قیامت کے دن تک کسی بھی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا''۔

اس دن مسلمانوں کو کفار مکہ سے صرف حضرت مطیع رضی اللہ عنہ ہاتھ لگے تھے ان کا عاص تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام مطیع رکھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ الَّتِي كَانَتْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْكِ الدَّمِ فِي حَرَمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا سَاعَةً مَعْلُومَةً

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے متعین وقت کے لیے اللہ کے حرم کی حدود میں خون بہانے کو مباح قرار دیا گیا تھا

3719 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، وَالْحَجَبِيُّ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ مَكَّةَ، وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا وَضَعَهُ، قِيلَ: هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ کے سر پر خود تھا' تو آپ نے اسے اتارا' تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی ابن خطل کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَكَّةَ إِنَّمَا أُحِلَّتْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3719- إسناده صحيح على شرطهما . رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحجبي واسمه عبد الله بن عثمان- فمن رجال البخاري، وأبو الوليد: هو الطيالسي .وأخرجه مالك في الموطأ 1/423 في الحج: باب جامع الحج .وأخرجه البخاري 5808 في اللباس: باب المغفر، عن أبي الوليد الطيالسي، وأبو داوُد 2685 في الجهاد: باب قتل الأسير ولا يعرض عليه الإسلام، عن القعنبي، كلاهما عن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/492، والدارمي 2/73-74، . والحميدي 1212، أحمد 3/109 و 164 و 186 و 231 و 132 و 233 و 240، والبخاري 1846 في جزاء الصيد: باب دخول الحرم ومكة بغير إحرام، و 3044 في الجهاد: باب قتل الأسير وقتل الصبر، و 4286 في المغازي: باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، ومسلم 1357 في الحج: باب جواز دخول مكة بغير إحرام، وفي السير من "الكبرى" كما في التحفة 1/389، وابن ماجه 2805 في الجهاد: باب السلاح، وأبو الشيخ في "اخلاق النبي" 143، والبيهقي 7/59 و 8/205، والبغوي 2006 من طرق عن مالك، به .

سَاعَةً وَاحِدَةً فَقَطْ، ثُمَّ حُرِّمَتْ حَرَامَ الْاَبَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مکہ مکرمہ نبی اکرم ﷺ کے لیے صرف ایک مخصوص وقت کے لیے مباح قرار دیا گیا تھا اس کے بعد اس کی حرمت ہمیشہ کے لیے واپس آ گئی تھی

3720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ: اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، لَا یُنَفَّرُ صَیْدُهُ، وَلَا یُعْضَدُ شَوْکُهُ، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاوُهُ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: اِلَّا الْاِذْخِرَ، فَاِنَّهُ لِبُیُوْتِهِمْ، فَقَالَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ، وَلَا هِجْرَةَ، وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَنِیَّةٌ، وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شہر قابل احترام ہے اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کے دن تک کے لئے قابل احترام قرار دیا ہے یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا اور یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا البتہ اعلان کرنے کے لئے اٹھایا جا سکتا ہے اور یہاں کے پودوں کو کھیڑا نہیں جائے گا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اذخر کی اجازت دے دیں وہ گھروں میں استعمال ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذخر کی اجازت ہے اب ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم سے (جہاد کے لئے) نکلنے کے لئے کہا جائے تو تم نکل کھڑے ہو۔

3720- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مفضل بن مهلهل فمن رجال مسلم، ومنصور: هو ابن المعتمر .وأخرجه مطولاً ومختصراً مسلم 1353 في الحج: باب تحريم مكة وصيدها وخلاها، و 3/1488 في الإمارة: باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير، والطبراني في الكبير 10943، والبيهقي 6/199 من طريقين عن يحيى بن آدم بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/315-316 عن مفضل بن مهلهل، به .وأخرجه مطولاً ومختصراً عبد الرزاق 9713، وأحمد 1/226 و 255 و 359، والبخاري 1587 في الحج: باب فضل الجهاد والسير، و 1834 في جزاء الصيد: باب لا يحل القتال بمكة، و 2783 في الجهاد والسير: باب فضل الجهاد والسير، و 2825 باب وجوب النفير، و 3189 في الجزية والموادعة: باب إثم الغادر للبرّ والفاجر، ومسلم 1353، وأبو داوُد 1353 في الحج: باب تحريم حرم مكة، و 2480 في الجهاد: باب الهجرة هل انقطعت، والترمذي 1590 في السير: باب ما جاء في الهجرة، والنسائي 5/203-204 في الحج: باب جحرمة مكة، و 7/146 في البيعة: باب ذكر الاختلاف في انقطاع الهجرة، وفي السير من الكبرى كما في التحفة 5/26، والطبراني في الكبير 10944، والبيهقي 5/195 و 9/16، وابن الجارود 509، والبغوي 2003 من طرق عن منصور به .وأخرجه الطبراني 10898 من طريق عمرو بن دينار، عن طاووس، به .وأخرجه عبد الرزاق 9711، عن معمر عن ابن طاووس، عن أبيه مرسلاً .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ابْنَ خَطَلٍ قُتِلَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَمَّا اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ابن خطل کو اس دن میں قتل کیا گیا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا

3721 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْحَلَبِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، وَاَنَّهُمْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ، فَقُتِلَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر مبارک پر خود تھا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ابن خطل کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دو' تو اسے قتل کر دیا گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ، اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3722 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ

3721– إسناده صحيح، رجاله مَنْ فوق عبد السلام بن إسماعيل ثقات من رجال الشيخين، وهو مكرر 3719 .

3722–حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم .وأخرجه أبو داوُد 4076 في اللباس: باب في العمائم، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأبو الزبير لم يصرح بالتحديث عند الجميع .وأخرجه علي بن الجعد 3439، وابن أبي شيبة 8/422 و 14/493، وأحمد 1/363، وأبو داود 4076، والترمذي 1735 في اللباس: باب ما جاء في العمامة السوداء، وفي "الشمائل" 107، والنسائي في الزينة من الكبرى كما في التحفة 2/294، وابن ماجه 2822 في الجهاد: باب لبس العمائم في الحرب، و 3585 في اللباس: باب العمامة السوداء، والبيهقي 5/177، والبغوي 2007 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ .وأخرجه الدارمي 2/74، ومسلم 1358 في الحج: باب جواز دخول مكة بغير إحرام، والنسائي 5/201 في مناسك الحج: باب دخول مكة بغير إحرام، و 8/211 في الزينة: باب لبس العمائم السود، والبيهقي 5/177 من طرق عن معاوية بن عمار الدهني، عن أبي الزبير، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/387، ومسلم 1358، والنسائي 8/211

الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، وَفِيْ خَبَرِ جَابِرٍ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، وَلَمْ يَدْخُلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً، وَهُوَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، وَقَدْ تَعَمَّمَ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ فَوْقَهُ، فَاِذَا جَابِرٌ ذَكَرَ الْعِمَامَةَ الَّتِيْ عَايَنَهَا، وَاِذَا اَنَسٌ ذَكَرَ الْمِغْفَرَ الَّذِيْ رَآهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) داخل ہوئے' تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تھے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تھے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے بغیر مکہ میں صرف ایک مرتبہ داخل ہوئے تھے یہ فتح مکہ کا دن تھا تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ اس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر خود بھی رکھا ہوا اور اس پر سیاہ امامہ بھی باندھا ہو تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عمامے کا ذکر کیا جسے انہوں نے دیکھا تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خود کا ذکر کیا جو انہوں نے دیکھا تھا تو اس طرح ان دونوں روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہوگا۔

بَابُ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ کی فضیلت کا تذکرہ

3723 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى، يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِى النَّاسَ كَمَا يَنْفِى الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى لَفْظَةُ تَمْثِيلٍ، مُرَادُهَا اَنَّ الْاِسْلَامَ يَكُوْنُ ابْتِدَاؤُهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ يَغْلِبُ عَلٰى سَائِرِ الْقُرٰى وَيَعْلُو عَلٰى سَائِرِ الْمُلْكِ، فَكَاَنَّهَا قَدْ اَتَتْ عَلَيْهَا، لَا اَنَّ الْمَدِيْنَةَ تَاْكُلُ الْقُرٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے ایک ایسی بستی کے بارے میں حکم دیا گیا ہے' جو تمام بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی۔ لوگ یہ کہتے ہیں: یہ یثرب ہے' حالانکہ یہ مدینہ ہے یہ لوگوں کو یوں باہر نکال دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''مجھے ایک بستی کے بارے میں حکم دیا گیا ہے' جو دیگر بستیوں کو کھا جائے گی۔''

یہ مثال بیان کرنے کے الفاظ ہیں اور اس سے مراد یہ ہے: اسلام کا آغاز مدینہ منورہ سے ہوگا اور پھر وہ دیگر بستیوں پر غالب آجائے گا اور پورے ملک پر غالب آجائے گا تو یہ اس طرح ہوگا جیسے مدینہ پورے ملک پر غالب آ گیا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ مدینہ دیگر بستیوں کو کھا جائے گا۔

3723- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى الموطأ 2/887 فى الجامع: باب فى سكنى المدينة والخروج منها . وأخرجه أحمد 2/237، والبخارى 1871 فى فضائل المدينة: باب فضل المدينة وأنها تنفى الناس، ومسلم 1382 فى الحج: باب المدينة تنفى شرارها، والنسائى فى التفسير من الكبرى كما فى التحفة 10/76، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار 2/332-333، والبغوى 2016 من طريق مالكن بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 17165، والحميدى 1152، وأحمد 2/384، ومسلم 1382، والطحاوى 2/332-333، من طرق عن يحيى بن سعيد، بِهِ .

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ اَنْ يُحَبِّبَ اِلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّهِ مَكَّةَ، اَوْ اَشَدَّ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنا کہ وہ مدینہ منورہ کو ان کے نزدیک اسی طرح محبوب کردے جس طرح وہ مکہ سے محبت رکھتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ محبوب کردے

3724 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ، وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُوْلُ:

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهِ ... وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهُ وَيَقُوْلُ:

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلٌ

وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَطَفِيْلٌ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا وَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْعِلَّةُ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَقْلِ الْحُمَّى اِلَى الْجُحْفَةِ، اَنَّ الْجُحْفَةَ حِيْنَئِذٍ كَانَتْ دَارَ الْيَهُوْدِ، وَلَمْ يَكُنْ بِهَا مُسْلِمٌ، فَمِنْ اَجْلِهِ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ

3724-إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 2/890 في الجامع: باب ما جاء في وباء المدينة . وأخرجه البخاري 3926 في مناقب الأنصار: باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، و 5654 في المرضى: باب عيادة النساء والرجال، و 5677 باب من دعا برفع الوباء والحمى، والنسائي في الطب من الكبرى كما في التحفة 12/195، والبيهقي 3/382، والبغوي 2013 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 6/56، 260، والبخاري 1889 في فضائل المدينة: باب رقم 12، و 6372 في الدعوات: باب الدعاء برفع الوباء والوجع، ومسلم 1376 في الحج: باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، من طرق عن هشام بن عروة، به .وأخرجه أحمد 6/239-240 من طريقين عن الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي بكر بن إسحاق بن يسار، عن عبد الله بن عروة، عن عرمة، به .وأخرجه أحمد 6/239-240 عن يزيد، عن عبد العزيز بن أبي سلمة، عن عبد الرحمٰن بن الحارث بن عبد الله بن عياش، عن عائشة .وذكر عمر بن شبة في "أخبار المدينة" أن هذا الرجز: "كل امرء مصبح . . . ،" لحنظلة بن يسار، قاله يوم ذي قار، وتمثل به الصديق رضي الله عنه .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں ان کے پاس آئی۔ میں نے پوچھا ابا جان آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال آپ کا کیا حال ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار ہوا' تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے۔

''ہر شخص اپنے گھر والوں کے پاس صبح کرتا ہے' حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے''۔

جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے' ان کی طبیعت کچھ بہتر ہوتی تھی' تو وہ بلند آواز میں یہ پڑھتے تھے۔

''ہائے افسوس کیا میں اس وادی میں کبھی رات بسر کر سکوں گا کہ میرے ارد گرد اذخر اور جلیل (مکہ کی مخصوص گھاس) ہو گی کیا میں کبھی کسی دن مجنہ کے پانی تک پہنچ پاؤں گا کیا شامہ اور طفیل (نامی پہاڑ) میرے سامنے آئیں گے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو آپ نے دعا کی:

''اے اللہ! تو مدینہ کو بھی ہمارے نزدیک اسی طرح محبوب کر دے جس طرح ہمیں مکہ سے محبت ہے بلکہ (مدینہ کو) زیادہ محبوب کر دے اور اسے ہمارے لئے صحت افزاء بنا دے اور ہمارے لئے اس کے صاع اور اس کے مد میں برکت دیدے اور یہاں کے بخار کو یہاں سے منتقل کر دے اسے جحفہ منتقل کر دے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے' بخار کے جحفہ کی طرف منتقل ہونے' کی دعا کرنے کی علت یہ ہے: ان دنوں جحفہ یہودیوں کی بستی تھی۔ وہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ''کہ اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اُوهِمَ مُسْتَمِعُهُ اَنَّ الْاَلْفَاظَ الظَّوَاهِرَ، لَا تُطْلَقُ بِاِضْمَارِ كَيْفِيَّتِهَا فِي ظَاهِرِ الْخِطَابِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ظاہری الفاظ نے سننے والے کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ

ظاہر خطاب (یعنی متن کے الفاظ) مطلق نہیں ہیں کیونکہ ظاہر خطاب (یعنی متن کے الفاظ) میں اس کی کیفیت پوشیدہ ہے

3725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ، وَقَالَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، يُرِيدُ اَهْلَ الْجَبَلِ، كَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (وَاُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ) (البقرة: 93) يُرِيدُ حُبَّ الْعِجْلِ، وَكَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (وَاسْاَلِ الْقَرْيَةَ) (یوسف: 82) يُرِيدُ بِهِ اَهْلَ الْقَرْيَةِ، وَالْقَصْدُ فِيهِ اَهْلُ الْمَدِينَةِ، فَاَطْلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِطَابَ الْمَقْصُودِ بِهِ الْمَدِينَةَ عَلَى الْجَبَلِ الَّذِي هُوَ اُحُدٌ عَلٰى سَبِيلِ الْمُقَارَبَةِ بَيْنَهُمَا وَالْمُجَاوَرَةِ

44

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا:

''بے شک احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ایک پہاڑ جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''، اس سے مراد پہاڑ پر رہنے والے لوگ ہیں۔ اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تو ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے کو ڈال دیا گیا'' اس سے مراد بچھڑے کی محبت ہے اور اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے۔

''تم بستی سے دریافت کرو'' اس سے مراد بستی میں رہنے والے لوگ ہیں۔

اور (حدیث میں مذکور الفاظ) سے مراد اہل مدینہ ہیں تو یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے الفاظ کو یوں استعمال کیا ہے کہ وہ پہاڑ جو اُحد ہے اس سے مقصود مدینہ منورہ لیا ہے' تو یہ ان دونوں کے درمیان مقاربت اور مجاورت کے طور پر ہوگا۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ کو ''طابہ'' کا نام دینا

3726 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ

3725– إسناده صحيح على شرط الشيخين، والقواريري: اسمه عبيد الله بن عمر وأخرجه مسلم 1393 في الحج: باب أحد جبل يحبنا ونحبه، وأبو يعلى 3139 عن عبيد الله بن عمر بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/140، وابن شبة في تاريخ المدينة 1/81، والبخاري 4083 في المغازي: باب أحد جبل يحبنا ونحبه، ومسلم 1393 من طرق عن قرة بن خالد به .وأخرجه مطولاً ومختصراً: مالك 2/889 في الجامع: باب ما جاء في تحريم المدينة، وعبد الرزاق 17170، وأحمد 3/149 و 240 و 242–243، وابن شبة في تاريخ المدينة 1/81، والبخاري 2889 في الجهاد: باب فضل الخدمة في الجهاد، و 2893 باب من غزا بصبي للخدمة، و 3367، و 3367 في الأنبياء : باب رقم 10، و 4084، و 5425 في الأطعمة: باب الحيس، و 6363 في الدعوات: باب التعوذ من غلبة الرجال، و 7333 في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والترمذي 3922 في المناقب: باب ما جاء في فضل المدينة، من طرق عن عمرو مولى المطلب، عن أنس .وأخرجه ابن ماجه 3115 في المناسك: باب فضل المدينة، عن هناد بن السري، عن عبدة، عن محمد بن إسحاق، عن عبد الله بن مِكْنَف، عن أنس، وزاد فيه: "وهو على تُرعة من ترع الجنة، وعَير على ترعة من ترع النار " .وفي الباب عن أبي حميد الساعدي عند مسلم 1392، وابن شبة 1/82 .وعن أبي هريرة عند أحمد 2/337، 387، وابن شبة 1/82، وعن عروة مرسلاً عند مالك 2/293، وعبد الرزاق 17169، وابن شبة 1/82 . وانظر "تاريخ المدينة المنورة" لابن شبة 1/79–86 .

3726– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، وهو صدوق، وروى له البخاري تعليقاً .وأخرجه الطبراني في الكبير 1892 عن سليمان بن الحسن، عن عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/102 و 108، وعمر بن شبة في تاريخ المدينة المنورة من طريق عن شعبة، بِهِ .

44
44

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے مدینہ منورہ کو "طابہ" کا نام دیا ہے۔

ذِكْرُ اجْتِمَاعِ الْإِيمَانِ وَانْضِمَامِهِ بِالْمَدِينَةِ

ایمان کا مدینہ منورہ میں اکٹھا ہونا اور اس میں رچ بس جانا

3727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ الْاَصْبَغِ بْنِ عَامِرٍ التَّنُوخِيُّ بِمَنْبِجَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک ایمان مدینہ منورہ کی طرف یوں پلٹ آئے گا' جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف پلٹتا ہے"۔

ذِكْرُ اجْتِمَاعِ الْإِيمَانِ بِمَدِينَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایمان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں اکٹھے ہونے کا تذکرہ

3728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ زِيَادٍ السُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

3727– أحمد بن حرب الطائي: صدوق روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين، إلا أن يحيى بن سليم وهو الطائفي– قال عنه النسائي: وهو منكر الحديث عن عبيد الله بن عمر .وأخرجه البزار 1182 عن الحسن بن يونس، عن يحيى بن سليم، بهذا الإسناد، وقال: تفرد به يحيى بن سليم عن عبيد الله، ورواه غيره عن عبيد الله، عن خبيب، عن حفص، عن أبي هريرة، وهو الصواب .ونقل الحافظ في الفتح: 4/112 قول البزار، وقال: وهو كما قال، وهو ضعيف في عبيد الله بن عمر، يعني يحيى بن سليم، وانظر الحديث الآتي عند المؤلف .وأخرج مسلم 146 في الإيمان: باب بيان ان الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، وأنه يأرز بين المسجدين، من طريق محمد بن رافع والفضل بن سوار، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً كما بدأ، وهو يأرز بين المسجدين كما تأرز الحية في جحرها"، والمسجدان هما: مسجد مكة، ومسجد المدينة . وفي الباب عن سعد بن أبي وقاص عند أحمد 1/184، وعن عبد الرحمٰن بن سنة عنده أيضاً 4/73–74 بمثل حديث ابن عمر عند مسلم .وعن عمرو بن عوف بن زيد بن مِلْحة عند الترمذي 2630 بلفظ: "إن الدين ليأرز إلى الحجاز كما تأرز الحية إلى جحرها"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .

3728– إسناده صحيح . صالح بن زياد السوسي: ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وأخرجه مسلم 147 في الإيمان: باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، وأنه يأرز بين المسجدين، وابن ماجه 3111 في المناسك: باب فضل المدينة، عن ابن أبي شيبة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/422 والبخاري 1876 في فضائل المدينة: باب الإيمان يأرز إلى المدينة، من طريقين عن عبيد الله بن عمر، به، وانظر ما بعده .

(متن حدیث): إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ يُرِيدُ بِهِ أَهْلَ الْإِيمَانِ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَدِينَةَ خَشِنَةٌ قَفِرَةٌ ذَاتُ بَسَابِسَ وَدَكَادِكَ، مَنَعَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْهَا طَيِّبَاتِ اللَّذَّاتِ فِي الْأَعْيُنِ وَالْأَنْفُسِ، وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا لِمَنْ طَلَبَ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، فَلَا يَرْكَنُ إِلَيْهَا إِلَّا كُلُّ مُشَمِّرٍ، عَنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ، وَلَا قَطَنَهَا إِلَّا كُلُّ مُنْقَلِعٍ بِكُلِّيَّتِهِ إِلَى الْآخِرَةِ الدَّائِمَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک ایمان مدینہ منورہ کی طرف یوں پلٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف پلٹتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ آئے گا'' اس سے مراد اہل ایمان ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: مدینہ منورہ ایک خشک علاقہ ہے جہاں خشک زمین اور ریت کے ٹیلے زیادہ ہیں یہاں اللہ تعالیٰ نے وہ چیزیں نہیں رکھی ہیں جو آنکھوں اور جان کو لذیذ اور پاکیزہ محسوس ہوتی ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے گھر کی طلب کا ارادہ کرتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں خوراک رکھی ہے۔ اس لئے مدینہ منورہ کی طرف صرف وہی شخص مائل ہوسکتا ہے' جو اس فنا ہونے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا سے لاتعلق ہو اور اس کی طرف وہی شخص راغب ہوسکتا ہے' جو مکمل طور پر ہمیشہ رہنے والی آخرت کی طرف متوجہ ہو۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِيمَانِ لِمَنْ سَكَنَ مَدِينَتَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے حق میں ایمان کی گواہی دینے کا تذکرہ جو مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرتا ہے

3729 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک ایمان مدینہ منورہ کی طرف یوں پلٹ آئے گا' جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف جاتا ہے''۔

3729- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله، أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 12/181 ومن طريقه أخرجه مسلم 147 في الإيمان: باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً وأنه يأرز بين المسجدين، وابن ماجه 3111 في المناسك: باب فضل المدينة .وأخرجه حمد 2/286 عن أبي أسامة بهذا الإسناد .

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الدَّجَّالِ الْمَدِينَةَ مِنْ بَيْنِ سَائِرِ الْأَرْضِ

دجال کا تمام روئے زمین میں سے صرف مدینہ منورہ میں داخل نہ ہونے کا تذکرہ

3730 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَبْشِرُوا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، لَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ -

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگوں کو یہ خوشخبری ہے کہ دجال اس میں داخل نہیں ہوگا'' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مدینہ منورہ تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَهْلَ الْمَدِينَةِ يُعْصَمُونَ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى لَا يَقْدِرَ عَلَيْهِمْ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل مدینہ دجال سے محفوظ رہیں گے یہاں تک کہ وہ ان پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا، ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3731 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَنْ يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا

3730– حديث صحيح، أحمد بن يحيى بن حميد الطويل: ذكره المؤلف في الثقات 8/10، وقال ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 2/81: يُعدُّ في البصريين، سمعت أبي وأبا زرعة يقولان ذلك، ويقولان: أدركناه ولم نكتب عنه، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم، وسيرد مطولاً بالسند نفسه برقم 6751 ومن طرق أخرى 6794 و 6750 ويخرج هناك إن شاء الله، وانظر ما بعده . والدجال: فعّال من الدَّجل، وهو التغطية، وسمي الكذاب دجالاً، لأنه يغطي الحق بباطله، ويقال: دجل البعير بالقطران: إذا غطاه، والإناء بالذه: إذا طلاه .

3731– إسناده صحيح على شرط الشيخين، سعد بن إبراهيم: هو ابن عبد الرحمٰن بن عوف، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 12/180 .وأخرجه احمد 5/47، والبخاري "7126" في الفتن باب ذكرؤ الدجال، عن محمد بن بشر عن مسعر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 4/542 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عن أبيه عن جده عن أبي بكرة به .وأخرجه البخاري "1879" في فضائل المدينة: باب لا يدخل الدجال المدينة، و "7125" عن عبد العزيز بن عبد الله، عن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف عن ابيه عن جده عن ابي بكرة .وأخرجه أحمد 5/43 عن سليمان بن داوُد الهاشمين عن إبراهيم بن سعد عن ابيه عن أبي بكرة .وأخرجه عبد الرزاق "20823" وأحمد 5/41 و 46، والحاكم 4/541 من طرق عن الزهري، عن طلحة بن عبد الله عن أبي بكرة بنحوه . وقال الحاكم: قد احتج مسلم بطلحة بن عبد الله بن عوف، وقد أعضل معمر وشعيب بن أبي حمزة هذا الإسناد عن الزهري، فإن طلحة بن عبد الله لم يسمعه من أبي بكرة، إنما سمعه من عياض بن مسافع، عن ابي بكرة .

مَلَكَانِ

۞ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا اس کے سات دروازے ہونگے جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے تعینات ہوں گے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْمَدِينَةِ عَنْ نَفْسِهَا الْخَبَثَ مِنَ الرِّجَالِ كَالْكِيرِ

مدینہ منورہ کا اپنے اندر سے خبیث لوگوں کو اس طرح نکال دینا جس طرح بھٹی (لوہے کے زنگ کو) نکال دیتی ہے

3732 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا

۞ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اسے مدینہ منورہ میں بخار ہو گیا وہ دیہاتی (مدینہ منورہ چھوڑ کر) چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ بھٹی کی مانند ہے' جو خرابی کو ختم کر دیتی ہے اور پاکیزہ چیز کو نکھار دیتی ہے۔

ذِكْرُ اِبْدَالِ اللهِ جَلَّ وَعَلَا الْمَدِينَةَ بِمَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا رَغْبَةً عَنْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْهُ

اللہ تعالیٰ کا مدینہ منورہ کو اس سے بہتر شخص عطا کرنے کا تذکرہ جو مدینہ منورہ سے منہ موڑتے ہوئے اسے چھوڑ کر چلا جاتا ہے

3732- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في الموطأ 2/886 في الجامع: باب ما جاء في سكنى المدنية والخروج منها .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/306، والبخاري 7209 في الأحكام: باب بيعة الأعراب، و 7211 باب من بايع ثم استقال البيعة، و 7322 في الاعتصام باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم 1383 في الحج باب المدينة تنفي شرارها، والترمذي 3920 في المناقب باب في فضل المدينة، والنسائي 7/151 في البيعة باب استقالة البيعة، وفي السير من الكبرى كما في التحفة 2/361، والطحاوي في مشكل الآثار 2/298، والبغوي 2015 .وأخرجه أحمد 3/307و 365 و 392، والحميدي 1241 وابن أبي شيبة 12/180، والبخاري 1883 في فضائل المدينة، باب المدينة تنفي الخبث، و 7216 في الأحكام باب من نكث بيعة، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 2/361 من طرق عن سفيان الثوري عن ابن المنكدر بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/385 من طريق الحارث بن ابي زيد عن جابر بنحوه . وسيرد برقم: 3735 .

3733 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اَحَدٌ - يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ - رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْهُ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہاں سے جو بھی شخص اس سے بے رغبت ہوتے ہوئے نکلے گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مدینہ منورہ تھی) تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں مدینہ منورہ کو وہ شخص عطا کردے گا جو اس (مدینہ منورہ) کے لئے اس (نکل جانے والے) شخص سے زیادہ بہتر ہوگا اور مدینہ لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے' اگر انہیں اس بات کا علم ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، وَاَنَّ الْخَارِجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَنْهَا مِنْ شِرَارِهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہل مدینہ بہترین لوگ ہیں اور اس کو چھوڑ کر وہاں سے نکلنے والا شخص بدترین ہے

3734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ، وَقَرِيْبَهُ: هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِّنْهَا رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ، اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبَثَ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

3733- إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ- صدوق له أوهام، روى له البخارى مقرونا، ومسلم متابعة، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيحين، خالد بن عبد الله: هو الواسطي .وأخرجه أحمد 2/439 عن ابن نمير، عن هاشم بن هاشم، عن ابى هاشم مولى السعديين، قال أبو زرعة: لا بأس به عن أبى هريرة بنحوه .وفي الباب عن سعد بن أبى وقاص عند أحمد 1/181و 185، ومسلم 1363 .وعن جابر عند البزار 1186 ورجاله رجال الصحيح كما قال الهيثمى فى المجمع 3/300 .وعن عروة بن الزبير مرسلاً عند عبد الرزاق 17160 وانظر ما بعده .

3734- إسناده قويّ على شرط مسلم، عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردى، والعلاء : هو ابن عبد الرحمٰن .وأخرجه مسلم 1381 فى الحج باب المدينة تنفى شرارها، عن قتيبة بن سعيد، عن الدراوردى بهذا الإسناد .

''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک شخص اپنے چچازاد اور اپنے قریبی رشتے داروں کو بلائے گا کہ سہولت کی طرف آؤ سہولت کی طرف آؤ' حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہاں سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے جو بھی شخص نکلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے زیادہ بہتر شخص (مدینہ منورہ کو) عطا کر دے گا خبردار مدینہ بھٹی کی مانند ہے' جو خرابی کو نکال دیتا ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ اپنے برے لوگوں کو یوں نہیں نکال دے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل (یا زنگ) کو نکال دیتی ہے''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

3735 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ اس دیہاتی کو مدینہ منورہ میں بخار ہو گیا۔ وہ (مدینہ منورہ چھوڑ) کر چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک مدینہ بھٹی کی مانند ہے' جو خرابی کو ختم کر دیتی ہے اور اچھائی کو نکھار دیتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُلَمَاءَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يَكُوْنُوْنَ اَعْلَمَ مِنْ عُلَمَاءِ غَيْرِهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہل مدینہ کے علماء دیگر تمام علماء سے زیادہ علم رکھتے ہیں

3736 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسٰى

3735– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 3732. 3736– رجاله ثقات لكن فيه عنعنة ابن جريج وأبي الزبير. وأخرجه الترمذي 2680 في العلم: باب ما جاء في عالم المدينة، عن إسحاق بن موسى بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/299، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 9/445، والحاكم 1/90–91 والبيهقي في السنن الكبرى 1/386، وفي معرفة السنن والآثار /1 ورقة 13، والذهبي في سير أعلام النبلاء 8/50، من طرق عن سفيان به. وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَاَلْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، وَهُوَ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلٌ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ، فَاَخْبَرَنِي، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ الرَّجُلُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ، فَلَا يَجِدُ عَالِمًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ اَبُوْ مُوْسَى: بَلَغَنِيْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: نَرَى اَنَّهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، فَقَالَ: اِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ يَخْشَى اللّٰهَ، وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا كَانَ اَخْشَى لِلّٰهِ مِنَ الْعُمَرِيِّ يُرِيدُ بِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جب لوگ علم کے حصول کے لئے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے (یعنی انتہائی زیادہ سفر کریں گے)' لیکن انہیں کوئی ایسا عالم نہیں ملے گا جو اہل مدینہ کے عالم سے بڑا عالم ہو''۔

ابو موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ ابن جریج یہ فرماتے تھے: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں نے اس بات کا تذکرہ سفیان سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: عالم وہ شخص ہوتا ہے' جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جو عمری سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو' اس کی مراد عبداللہ بن عبدالعزیز تھا۔

ذِكْرُ ابْتِلَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ بِمَا يُذَوِّبُهُ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو سخت سزا دینے کا تذکرہ جو اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے

3737 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ، اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3737- إسناده صحيح لغيره، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة الليثي، وأبو عبيد الله القراظ اسمه دينار، ثقة .وأخرجه مسلم 1386 في الحج: باب مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ، وابن ماجه 3114 في المناسك باب فضل المدينة، من طريقين عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/279و 309 و 357، والحميدي 1167، ومسلم 1386، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 9/340، وأبو نعيم في الحلية 9/42، من طرق عن أبي عبد الله القراظ، به .وأخرجه أحمد مطولاً 2/230-231 عن عثمان بن عمر، عن أسامة بن زيد، عن أبي عبد الله القراظ، عن سعد بن أبي وقاص وابي هريرة .وأخرجه أحمد 1/180، والبخاري 1877، ومسلم 1387، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 3/281، وابو يعلى 804، والبيهقي 5/197 والبغوي 2014 من حديث سعيد بن أبي واقص .

"جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے (جہنم کی آگ میں) یوں گھول دے گا' جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُخَوِّفُ مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِمَا شَاءَ مِنْ اَنْوَاعِ بَلِيَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اہل مدینہ کو خوفزدہ کرے گا خواہ وہ جس طریقے سے بھی کرے اللہ تعالیٰ اسے مختلف سزاؤں کے خوف میں مبتلا کرے گا

3738 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَخَافَهُ اللّٰهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اہل مدینہ کو خوفزدہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے خوفزدہ کرے گا"۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّابِرِيْنَ عَلٰى جَهْدِ الْمَدِيْنَةِ وَشَفَاعَتِهِ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ کی سختی پر صبر کرنے والوں کے حق میں قیامت کے دن گواہی دینے اور ان کی شفاعت کرنے کا تذکرہ

3739 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3738– إسناده حسن، محمد بن جابر بن عبد الله روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 5/354–355 .وأخرجه ابخارى في التاريخ الكبير 1/53 من طريق محمد بن كليب، عن محمود ومحمد ابني جابر، سمعا جابراً قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ أخاف الأنصار أخاف ما بين هذين" وأوما إلى جنبيه .وعلقه البخارى في تاريخه فقال: وقال يحيى بن عبيد الله بن يزيد، سمعت محمد بن جابر مثله، ووصله الطبراني كما في تهذيب الكمال ورقة 1180، قال: حدثنا أحمد بن عبد الرحمٰن بن عقال الحرانين قال: حدثنا أبو جعفر النفيلي، قال حدثنا يحيى بن عبد الله بن يزيد بن أنيس، عن محمد بن جابر بن عبد الله الأنصارى عن أبيه فذكره .وأخرجه أحمد 3/354 و 393 من طريقين عن محمد بن مطرف، عن زيد بن أسلم عن جابر بن عبد الله، وهذا سند صحيح .وأخرجه بن أبي شيبة 12/180–181 من طريق ابن نمير، عن هاشم بن هاشم عن عبد الله بن نسطاس وقد تحرف فيه إلى بسطام عن جابر وإسناده صحيح .وفي الباب عن السائب بن خلاد عند أحمد 4/55 و 56، والطبراني في الكبير 6631 6632 6633 6634 6635 6636 6637 .

(متن حدیث):لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَائِهَا، وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ، اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہاں کی سختیوں اور شدت پر جو بھی شخص صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کا ''شفیع'' ہوں گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ لِلصَّابِرِ عَلٰى جَهْدِ الْمَدِيْنَةِ وَلَاْوَائِهَا

مدینہ منورہ کی سختی اور مشکل پر صبر کرنے والے کے لیے شفاعت کے اثبات کا تذکرہ

3740 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ کی سختی اور مشکل پر جو شخص صبر کرے گا میں اس کا ''شفیع'' (راوی کو شک ہے یہ الفاظ ہیں) ''گواہ'' ہوں گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ شَفَاعَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ اَدْرَكَتْهُ الْمَنِيَّةُ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ اُمَّتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کی شفاعت کرنے کے اثبات کا تذکرہ

3741 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، قَالُوْا:حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3739- إسناده صحيح على شرط مسلم، موسى بن إسماعيل: هو المنقرى، وإسماعيل بن جعفر: هو ابن أبى كثير الأنصارى الزرقى، والعلاء : هو ابن عبد الرحمٰن الحرقى .وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم 1378 فى الحج باب الترغيب فى سكنى المدينة والصبر على لأوائها، والبغوى 2019 من طرق عن إسماعيل بن جعفرن بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدى 1167 من طريق أبى عبد الله القراظ، عن أبى هريرة . وانظر الحديث الآتى .

3740- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وهو مكرر ما قبله وابو ضمرة: هو انس بن عياض بن ضمرة الليثى . . . . وأخرجه أحمد 2/287-288و 343، ومسلم 1378 فى الحج باب الترغيب فى سكنى المدينة والصبر على لأوائها، والترمذى 3924 فى المناقب باب فى فضل المدينة، من طرق عن هشام بن عروة بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/439 عن ابن نمير عن هاشم بن هاشم عن أبى صالح، بِهٖ .وفى الباب عَنِ ابْنِ عُمَرَ عند مالك 2/885-886، وأحمد 2/113 و 119 و 133، ومسلم 1377، والترمذى 3918 وعن أبى سعيد عند مسلم 1374 .

(متن حدیث): مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّمُوتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلْيَمُتْ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاِنِّي اَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس شخص کے لئے یہ ممکن ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے اسے مدینہ میں انتقال کرنا چاہئے' کیونکہ جو شخص یہاں فوت ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا''۔

ذِكْرُ تَشْفِيعِ الْمَدِيْنَةِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ مَاتَ بِهَا مِنْ اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قیامت کے دن مدینہ منورہ کا اس شخص کی شفاعت کرنے کا تذکرہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھتا ہو اور وہ مدینہ منورہ میں فوت ہوا ہو

3742 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الصُّمَيْتَةِ امْرَاَةً مِنْ بَنِي لَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُهَا، تُحَدِّثُ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ اَنَّهَا، سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَمُوتَ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ، فَلْيَمُتْ بِهَا، فَاِنَّهُ مَنْ يَّمُتْ بِهَا، تَشْفَعُ لَهُ، وَتَشْهَدُ لَهُ

❁❁ سیدہ صفیہ بنت عبید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جس شخص کے لئے یہ ممکن ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے اسے یہاں انتقال کرنا چاہئے' کیونکہ جو شخص یہاں فوت ہوگا یہ اس کی شفاعت کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ''یہ اس کے حق میں گواہی دے گا''۔

3741– إسناده صحيح على شرط الشيخين . معاذ بن هشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وأيوب: هو السختياني . وأخرجه احمد 4/74، والترمذي 3917 في المناقب باب فضل المدينة، وابن ماجه 312 في المناسك باب فضل المدينة، والبغوي 2020 من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب .وأخرجه أحمد 2/104 عن عفان، عن الحسن بن أبي جعفر عن أيوب، بِهِ .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/179 عن إسماعيل بن علية، عن نافع مرسلاً . وفي الباب حديث سبيعة بنت الحارث الأسلمية عند الطبراني في الكبير 24/747، وأبي نعيم في أخبار اصبهان 2/103 من طرق . عن إسماعيل بن أبي أويس، حدثني عبد العزيز الدراوردي، عن أسامة بن زيد، عن عبد الله بن عكرمة، عن عبد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب، عنها . وذكره ألهيثمي في المجمع 3/306، وقال: رجاله رجال الصحيح خلا عبد الله بن عكرمة، وقد ذكره ابن ابي حاتم، وري عنه جماعة، ولم يتكلم فيه أحد بسوء .واشار إليه الحافظ المزي في تحفة الأشراف 11/346 في ترجمة الصميتة الليثية، صاحبة الحديث التالي .

3742– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، وغير الصميتة فمن رجال النسائي . وأخرجه النسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 11/345–346، والطبراني في الكبير 24/824 من طرق عن يونس بهذا الإسناد .وأخرجه ابن الأثير في أسد الغابة من طريق الليث، عن عقيل، عن الزهري به .

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضْعِيفَ الْبَرَكَةِ فِي الْمَدِينَةِ

نبی اکرم ﷺ کا مدینہ منورہ کے لیے دوگنی برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ

3743 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اسْمُهُ: بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو، وَاَبُوْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ اسْمُهُ: كَيْسَانُ مَوْلَى بَنِيْ لَيْثٍ: ثِقَتَانِ مَامُوْنَانِ رَوَيَا جَمِيعًا عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! ہمارے مد اور ہمارے صاع میں ہمارے لیے برکت رکھ دے اور اس برکت کے ہمراہ دو مزید برکتیں شامل کر دے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابوسعید مولیٰ مہری مصر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا نام بکر بن عمرو ہے جبکہ ابوسعید مقبری اہل مدینہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا نام کیسان ہے یہ بنولیث کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ دونوں راوی ثقہ اور مامون ہیں۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِينَةِ بِتَضْعِيفِ الْبَرَكَةِ

نبی اکرم ﷺ کا مدینہ منورہ کے لیے کئی گنا برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ

3744 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَاعُنَا اَصْغَرُ الصِّيعَانِ، وَمُدُّنَا اَصْغَرُ الْاَمْدَادِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَقَلِيلِنَا وَكَثِيرِنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی یارسول اللہ! ہمارا (اہل مدینہ کا) صاع سب سے چھوٹا صاع

3743- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سعيد مولى المهري فمن رجال مسلم، وهو في مسند أبي يعلى 1284 .وأخرجه مسلم 1374 476 في الحج باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/91 عن إسماعيل بن علية، به .وأخرجه 3/35-36 عن أبي عامر عن ابن علية به .وأخرجه 3/47، ومسلم 1374، وابو يعلى 1282 من طرق عن يحيى بن أبي كثير به .

3744- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم 3284 .

ہے اور ہمارا مد سب سے چھوٹا مد ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے صاع اور مد اور ہمارے تھوڑے اور زیادہ میں برکت رکھ دے اور اس برکت کے ہمراہ مزید دو برکتیں رکھ دے''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْبَرَكَةِ فِيْ مِكْيَالِهِمْ

نبی اکرم ﷺ کا اہل مدینہ کے لیے ان کے ماپنے کے آلے میں برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ

3745 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ، يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! ان لوگوں کے ماپنے کے آلے میں برکت رکھ دے۔ ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت رکھ دے''۔

نبی اکرم ﷺ کی مراد اہل مدینہ تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِمَا، وَصَفْنَا تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جب اہل مدینہ کے لیے وہ دعا کی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا تھا

3746 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ،

3745– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 2/884–885 في الجامع: باب الدعهاء للمدينة وفضلها. وأخرجه البخاري 2130 في البيوع باب بركة صاع النبي صلى الله عليه وسلم ومده، و 6714 في كفارات الأيمان: باب صاع المدينة ومد النبي صلى الله عليه وسلم وبركته، و 7331 في الاعتصام باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم 1368 في الحج: باب فضل المدينة ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 1/89 من طريق مالكن بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/159و 142–143، والبخاري 2889 في الجهاد باب فضائل المدينة والخدمة في الغزو، و 2893باب من غزا بصبي في الخدمة، و 5425 في الأطعمة باب الحيس، ومسلم 1365، والبيهقي في دلائل النبوة 4/228، والبغوي 2677 من طرق عن عمرو بن أبي عمرو مولى المطلب، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/142، والبخاري 1885 في فضائل المدينة باب رقم 10، ومسلم 1363 من طريق وهب بن جرير، عن يونس ن عن الزهري، عن أنس بلفظ: "اللّٰهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة".

قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْحَرَّةِ بِالسُّقْيَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيتُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ، فَلَمَّا تَوَضَّاَ، قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ، وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِیْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

✿✿ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ''سقیا'' کے مقام پر موجود پتھریلے میدان میں آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس وضو کا پانی لے کر آ ؤ۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر لیا' تو آپ کھڑے ہوئے آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر آپ نے تکبیر کہی پھر یہ دعا کی۔

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لئے تجھ سے برکت کی دعا کی تھی۔ میں ''محمد'' تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں۔ میں اہل مدینہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ' تو ان کے مد اور ان کے صاع میں اسی طرح برکت کو رکھ دے جس طرح' تو نے اہل مکہ کے لئے برکت رکھی تھی اور اس برکت کے ہمراہ دو مزید برکتیں رکھ دے۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِیْ تَمْرِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل مدینہ کی کھجوروں میں برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ

3747 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ:

3746– إسناده صحيح، ورجاله ثقات، والربيع بن سليمان: هو المرادى صاحب الشافعي، وسعيد بن أبي سعيد: هو المقبرى، وعاصم بن عمرو، وقيل: عمر، هو المدني، وثقه المؤلف والنسائي .وأخرجه الترمذي 3914 في المناقب باب ما جاء في فضائل المدينة، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 7/390–391 عن قتيبة بن سعيد عن الليث، بهذا الإسناد .وذكره البخاري في التاريخ الكبير 6/480–481 قال: قال عبد الله بن يوسف، حدثنا الليث، فذكره بإسناده .

3747– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فقد روى له ابخارى مقروناً وتعليقاً، وهو في الموطأ 2/885 في الجامع: باب الدعاء للمدينة وأهلها .وأخرجه مسلم 1373 في الحج باب فضل المدينة ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم لها بالبركة، والترمذي 3454 في الدعوات باب ما يقول إذا رأى الباكورة من الثمر، والنسائي في عمل اليوم والليلة 302، وابن السني في عمل اليوم والليلة 280، والبغوي 2012 من طرق عن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/106–107، ومسلم 1373 474، وابن ماجه 3329 في الأطعمة باب إذا أتي بأول ثمرة، من طرق عن عبد العزيز الدراوردي، عن سهيل بن أبي صالح، بِهِ .تنبيه: جاء في المطبوع من سنن الترمذي: حدثنا الأنصاري، حدثنا معن، حدثنا مالك، عن سهيل . . . انظر تحفة الأحوذي 4/236، وتحفة الأشراف 9/417 .

(متن حدیث): كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوَا الثَّمَرَ جَاؤُوا بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا، اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ، فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب لوگ پہلا پھل دیکھتے تھے تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لیتے اور یہ دعا مانگتے تھے۔

"اے اللہ! ہمارے پھلوں میں ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے شہر میں ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں جو اس کی مانند ہو جو انہوں نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور اس کے ہمراہ اتنی ہی مزید ہو"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود نظر آنے والے سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور آپ وہ پھل اسے عطا کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ أَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْعُوَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کو یہ حکم دینے کا تذکرہ کہ وہ اہل بقیع کے لیے دعا کریں

3748 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَبِسَ ثِيَابَهُ، ثُمَّ خَرَجَ.

قَالَتْ: فَأَمَرْتُ بَرِيرَةَ جَارِيَتِي تَتْبَعُهُ، فَتَبِعَتْهُ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيعَ، فَوَقَفَ فِيْ أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقِفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ، فَأَخْبَرَتْنِي، فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتّٰى أَصْبَحْتُ، ثُمَّ إِنِّي ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي بُعِثْتُ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ

3748– إسناده صحيح، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير أم علقمة، وهي مولاة عائشة، واسمها مرجانة، وثقها المؤلف، وقال العجلي: مدنية تابعية ثقة، وعلق لها البخاري في صحيحه، واضطرب قول الذهبي فيها، فقال في . الميزان 4/613: لا تعرف، وقال في الكاشف: وثقت، وصحح حديثها في تلخيص المستدرك، والحديث في الموطأ 1/242 في الجنائز باب جامع الجنائز . وأخرجه النسائي 4/92 في الجنائز باب الأمر بالاستغفار للمسلين، والحاكم 1/488 من طريقين عن مالك، بهذا الإسناد، ووافقه الذهبي . وأخرجه عبد الرزاق 6712، ومسلم 974 103 والنسائي 7/72–75 في عشرة النساء، والنعوت من الكبرى كما في التحفة 12/299–300، من طرق عن محمد بن قيس بن مخرمة، عن عائشة في حديث طويل، وفيه: "إن جبريل أتاني . . . فقال: إن ربك يأمرك أن تأتي أهل البقيع فتستغفر لهم"، هذا لفظ مسلم . ولفظ عبد الرزاق والنسائي: "فإن جبريل أتاني . . . فأمرني أن اتي أهل البقيع فأستغفر لهم" .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ نے کپڑے پہنے (یعنی چادر اوڑھی) اور باہر تشریف لے گئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی کنیز بریرہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جانے کی ہدایت کی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع تشریف لائے وہاں جتنا اللہ کو منظور تھا آپ ٹھہرے رہے۔ پھر آپ واپس تشریف لے گئے تو بریرہ آپ سے پہلے آ گئی۔ اس نے مجھے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ ذکر نہیں کیا' یہاں تک کہ جب صبح ہوئی' تو میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا' تاکہ میں ان کے لئے دعاءِ رحمت کروں''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْجِنَانِ لِلْمَرْءِ، بِالطَّاعَةِ عِنْدَ مِنْبَرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے قریب اطاعت کرنے پر آدمی کے جنت تک پہنچنے کی امید کا تذکرہ

3749 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَوَائِمُ الْمِنْبَرِ رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میرے اس (منبر) کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ بِالطَّاعَةِ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اِذَا اَتٰى بِهَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اور منبر کے درمیان اطاعت (یعنی نماز) کو بجالائے تو اس کے بارے میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ جنت کے ایک باغ تک پہنچ گیا ہے

3750 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

3749– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير عمار الدهني، وهو ابن معاوية، فمن رجال مسلم، وهو في مسند ابي يعلى 323/1 . وأخرجه أحمد 6/318 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 5242، والحميدى 290، وأحمد 6/289 و 292، والنسائى 2/35–36 فى المساجد باب فضل مسجد النبى صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه، وفى الحج من الكبرى كما فى التحفة 13/41، وابن سعد 1/235، وأبو نعيم فى الحلية 7/248، والطبرانى فى الكبير 23/519، والبيهقى 5/248 من طرق عن سفيان به، وعند بعضهم سفيان بن عيينة، وعند . البعض الآخر سفيان الثورى، وكلاهما ثقتان من رجال الشيخين، حدث عنهما عبد الرحمٰن بن مهدى، وحدثا عن عمار الدهنى .وأخرجه أبو نعيم فى الحلية 7/248 من طريق الفضل بن موسى، عن ابن عيينة، عن مسعر، عن عمار، به .وأخرجه الطبرانى 23/520 من طريق شعبة، عن عمار، به . وفى الباب عن أبى واقد الليثى عند الطبرانى 3296، والحاكم 3/532 .

4 يَـحْيَـى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِى رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِى عَلٰى حَوْضِى

توضیح مصنف: قَـالَ اَبُـوْ حَـاتِمٍ: خِطَابُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ مِمَّا نَقُوْلُ فِىْ كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ فِىْ لُغَتِهَا اسْمَ الشَّـىْءِ الْـمَقْصُوْدِ عَلٰى سَبَبِهٖ، فَلَمَّا كَانَ الْمُسْلِمُ اِذَا تَقَرَّبَ اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا بِالطَّاعَةِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرُجِىَ لَهٗ قَبُوْلُهَا، وَثَوَابُهٗ عَلَيْهَا الْجَنَّةُ، اَطْلَقَ اسْمَ الْمَقْصُوْدِ الَّذِىْ هُوَ الْجَنَّةُ عَلٰى سَبَبِهِ الَّذِىْ هُوَ الْمِنْبَرُ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْبَرِى عَلٰى حَوْضِى، لِـرَجَـاءِ الْـمَـرْءِ نَـوَالَ الشُّـرْبِ مِنَ الْحَوْضِ وَالتَّمَكُّنِ مِنْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ بِطَاعَتِهٖ فِى الدُّنْيَا فِىْ ذٰلِكَ الْـمَـوْضِـعِ، وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِىْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ ، لَمَّا كَانَ عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِىْ وَقْـتِ عِيَـادَتِـهٖ يُـرْجَى لَهٗ بِهَا التَّمَكُّنُ مِنْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ، اَطْلَقَ اسْمَ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدِ عَلٰى سَبَبِهٖ، وَنَـحْوُ هٰذَا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ، وَلِهٰذَا نَظَائِرُ كَثِيْرَةٌ سَنَذْكُرُهَا فِيْمَا بَعْدُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهٗ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ان دونوں روایات میں جو الفاظ منقول ہیں اس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات کسی مقصود چیز کا اسم اس کے سبب کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ جب کوئی مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر کے اس کا قرب حاصل کرتا ہے اور اس کی قبولیت کی امید ہوتی ہے اور اس کا ثواب جنت ملنے کی اُمید ہوتی ہے' تو یہاں مقصود کے اسم کو جو جنت ہے اس کے سبب کے لئے استعمال کیا گیا ہے

3750- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/438، والبخارى 1888 فى فضائل المدينة باب رقم 12، ومسلم 1391 فى الحج باب ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، من طرق عن يحيى القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 5243 وأحمد 2/376 و 401، والبخارى 6588 فى الرقاق باب الحوض، ومسلم 1391 والبيهقى 5/246، وابو نعيم فى أخبار أصفهان 2/276 من طرق عن عبيد الله بن عمر، به .وأخرجه أحمد 2/236 و 297، والبخارى 7335 في الاعتصام باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، وأبو نعيم فى أخبار أصفهان 2/332 من طرق عن خبيب، به .وأخرجه أحمد 2/297 و 412، والترمذى 3916 فى المناقب باب فضل المدينة، وأبو نعيم 1/228 من طرق عن ابى هريرة .وأخرجه مالك 1/197 فى القبلة باب ما جاء فى مسجد النبى صلى الله عليه وسلم عن خبيب، عن حفص بن عاصم، عن ابى هريرة أو عن أبى سعيد، على الشك .ومن هذه الطريق أخرجه أحمد 2/465-466 و 533، والبغوى 452 .ولكن رواه أحمد والبخارى من طريق مالك عن خبيب عن حفص عن ابى هريرة .وحديث أبى سعيد أخرجه أبو نعيم فى أخبار أصفهان 1/92 .وأخرجه الترمذى 3915 من طريق أبى سعيد المعلى عن على وأبى هريرة .وقال: حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث على .

اور وہ منبر ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "جنت کے باغوں میں سے ایک باغ" اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "میرا منبر میرے حوض پر ہے" اس سے مراد یہی ہے کہ آدمی کو یہ اُمید رکھنی چاہئے کہ وہ حوض کوثر سے مشروب حاصل کرے گا اور جنت کے باغات میں پہنچے گا۔ دنیا میں اس جگہ پر اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی وجہ سے (وہاں پہنچے گا)

یہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی مانند ہوگا "بیمار کی عیادت کرنے والا جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔"

تو جب بیمار کی عیادت کرنے والا شخص اپنی عیادت کے وقت میں ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے باغ میں پہنچنے کی اُمید کی جاسکتی ہے اور یہی مقصود ہے تو یہاں مقصود کا اسم اس کے سبب کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس کی مثال نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے "جنت تلواروں کے سائے تلے ہے" اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جنہیں ہم عنقریب اس کتاب میں آگے چل کر نقل کریں گے۔ اگر اللہ نے چاہا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الِاصْطِيَادِ بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَهَا عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مدینہ منورہ کی حدود میں شکار کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی اسے "حرم" قرار دیا ہے

3751 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں مدینہ منورہ میں کسی ہرن کو چرتا ہوا دیکھوں تو اسے پکڑنے کی کوشش نہیں کروں گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "یہ دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ حرم ہے"۔

3751- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 2/889 في الجامع: باب ما جاء في تحريم المدينة .وأخرجه أحمد 2/236، والبخاري 1873 في فضائل المدينة باب لابتي المدينة، ومسلم 1372 في الحج باب فضل المدينة، والترمذي 3921 في المناقب باب ما جاء في فضل المدينة، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 10/41، وابن الجارود 510، والبيهقي 5/196 من طرق عن مالك بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/256 و 487، ومسلم 1372 472، والبيهقي 5/196 من طريقين عن الزهري، به . وفي إحدى روايتي أحمد: "لو رأيت الأروى تجوس ما بين لا بتيها ما هجتها ولا مسستها . . ." .وأخرجه البخاري 1869 في فضائل المدينة باب حرم المدينة، من طريق عسيد المقبري عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ: "حُرِّم ما بين لابتي المدينة على لساني"، وليس فيه كلام أبي هريرة الأول .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُعْضَدَ شَجَرُ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ اللہ کے رسول کے حرم کے درخت کو اکھاڑا جائے

3752 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ الْجُهَنِيِّ ثُمَّ الرَّبْعِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُ، سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَنَا غَنَمٌ وَغِلْمَانٌ، وَهُمْ يُخَبِّطُوْنَ عَلٰى غَنَمِهِمْ هٰذِهِ الثَّمَرَةَ الْحُبْلَةَ، وَهِيَ ثَمَرَةُ السَّمُرِ؟، فَقَالَ جَابِرٌ: لَا، ثُمَّ قَالَ: لَا يُخْبَطُ، وَلَا يُعْضَدُ مُحْرِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ هُشُّوْا هَشًّا، ثُمَّ قَالَ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْهَانَا اَنْ نَقْطَعَ الْمَسَدَ وَمِرْوَدَ الْبَكَرَةِ.

❀❀ حارث بن رافع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا وہ بولے: ہماری بکریاں بھی ہیں اور بال بچے بھی ہیں' تو ان بال بچوں نے اپنی ان بکریوں کو پتے توڑ کر دینے ہوتے ہیں اور جو اس سمر کے درخت کے ہوتے ہیں' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: یہاں کے پتوں کو توڑا نہیں جائے گا اور یہاں کے (درخت کو) کاٹا نہیں جائے گا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرم قرار دیا ہے' البتہ تم لوگ آرام سے جھاڑ سکتے ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِرَادَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْلَاءَ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مدینہ منورہ سے اہل کتاب کو جلاوطن کردیں

3753 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ، وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمٌ

3752– إسناده ضعيف، إسماعيل بن ابى أويس رواية غير الخارى عنه ضعيفة، لكن تابعه عليه محمد بن خالد عن أبى داوُد . والحارث بن رافع لم يوثقه غير المصنف، وقال ابن القطان: لا يعرف .وأخرجه البيهقى 5/200 من طريق الحسن بن على بن زياد السرى، عن إسماعيل بن أبى أويس، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 2039 فى المناسك باب فى تحريم المدينة، من طريق محمد بن خالد عن خارجة بن الحارث، ع اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: "لا يخبط . . . ." .وفى الباب عن جابر مرفوعاً عند مسلم 1362 بلفظ: "وإن إبراهيم حرم مكة، وإنى حرمت المدينة ما بين لابيتها، لا يقطع عضاها ولا يُصاد صيدها" .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر اللہ نے چاہا اور میں زندہ رہ گیا' تو میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دونگا' یہاں تک کہ اس میں صرف مسلمان باقی رہ جائیں گے''۔

3753- حديث صحيح، مؤمل بن إسماعيل وإن كان كثير الخطأ- قد توبع، وسفيان: هو الثورى، وأبو الزبير صرح بالتحديث عن عبد الرزاق، ومسلم وغيرهما، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه مسلم 1767 فى الجهاد والسير باب إخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب، والترمذى 1606 فى السير باب ما جاء فى إخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب، والنسائى فى السير من الكبرى كما فى التحفة 8/16، والطحاوى فى مشكل الآثار 4/12، والحاكم 4/274، والبيهقى 9/207 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه .وأخرجه عبدرزاق 9985، وابن أبى شيبة 12/345، وأحمد 1/29 و 3/345، ومسلم 1767، وأبو داؤد 3030 فى الخراج والأمارة والفىء باب فى إخراج اليهود من جزيرة العرب، والترمذى 1607، والطحاوى 4/12، والبغوى 2756 من طرق عن أبى الزبير، بِهِ .وأخرجه أبو عبيدة فى الأموال 270 و 271 من طريق حماد، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار 4/12، من طريق سفيانن كلاهما عن ابى الزبير عن جابر، ولم يذكر فيه عمر بن الخطاب .

بَابُ مُقَدِّمَاتُ الْحَجِّ

باب: حج کے مقدمات کا بیان

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْحَجِّ لِلرَّجُلِ عَلَى الرِّحَالِ وَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا بِغَيْرِهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ پالان پر (حج کے لیے جائے) اگرچہ وہ اتنا خوشحال ہو کہ کسی دوسری چیز پر جا سکتا ہو

3754 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى مِنْ كِتَابِهٖ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: حَجَّ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى رَحْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا، وَحَدَّثَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ، وَكَانَتْ زَامِلَتَهٗ

ثمامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پالان پر بیٹھ کر (سفر کر کے) حج کیا وہ کنجوس آدمی نہیں تھے لیکن انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پالان پر سوار ہو کر حج کے لئے گئے تھے وہ آپ کی سواری تھی۔ (زاملة اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جس پر ساز و سامان لادا جاتا ہے)۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحُجَّ مَاشِيًا، وَاِنْ كَانَ قَادِرًا عَلَى الرُّكُوْبِ اقْتِدَاءً بِكَلِيْمِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ پیدل حج کے لیے جائے

اگرچہ وہ سواری کرنے پر قدرت رکھتا ہو آدمی اللہ کے کلیم (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) کی اقتداء کرتے ہوئے ایسا کرے گا' اللہ ہمارے نبی پر اور ان پر درود نازل کرے

3754- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري 57 في الحج: باب الحج على الرحل، عن محمد بن أبي بكر بهذا الإسناد .وذكر الحافظ المزي في الأطراف 1/160 أن البخاري روى تعليقاً، وكذا أشار إلى ذلك البيهقي في "سننه" فقال: أخرجه البخاري في "الصحيح" فقال: وقال محمد بن أبي بكر . . . وقال الحافظ في "الفتح" 3/381: وكذا وقع في رواية أبي ذر ولغيره: "وقال محمد بن أبي بكر" وقد وصله الإسماعيلي، قال: حدثنا أبو يعلى والحسن بن سفيان وغيرهما قالوا: حدثنا محمد بن أبي بكر، به .وأخرجه البيهقي 4/332

3755 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ مُنْهَبِطًا مِنْ ثَنِيَّةِ هَرْشَى مَاشِيًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گویا کہ میں اس وقت بھی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں جو ہرشی کی گھاٹی سے پیدل نیچے کی طرف اتر رہے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ حَجَّ الرَّجُلِ بِامْرَاَتِهِ الَّتِي وَجَبَ عَلَيْهَا فَرِيضَةُ الْحَجِّ، وَلَا مَحْرَمَ لَهَا غَيْرُهُ اَفْضَلُ مِنْ جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا اپنی بیوی کے ہمراہ حج کرنا

وہ بیوی جس پر حج کی ادائیگی فرض ہو چکی ہو اور اس شوہر کے علاوہ اور کوئی اس کا محرم نہ ہو تو آدمی کے لیے یہ بات نفلی جہاد سے افضل ہے

3756 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ مُقَاتِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَعْبَدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزَاةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَاَتِي حَاجَّةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَحُجَّ بِامْرَاَتِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا نام فلاں فلاں غزوے میں شرکت کے لئے نوٹ کرلیا گیا ہے جبکہ میری بیوی حج کے لئے روانہ ہونا چاہتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اپنی بیوی کو حج کرواؤ۔

3755- علي زياد اللحجي: ترجم له المصنف في "ثقاته" 8/470 فقال: من أهل اليمن، سمع ابن عيينة، وكان راوياً لأبي قرة، حدثنا عن المفضل ابن محمد الجندي، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين . واللَّحجي - بفتح اللام وسكون الحاء _: نسبة إلى لَحج، وهي قرية من بلاد اليمن نزلها بطن من حمير، وهو لحج بن وائل بن الغوث . . . فنسبت إليهم . وأبو قرة: هو موسى بن طارق اليماني: ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين . ويحي بن سعيد: هو ابن قيس الأنصاري المدني .وفي الباب عن ابن عباس عند مسلم 166 وسيرد عند المصنف برقم 3801 و 6186 ويخرج من هناك .

3756- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم، وقد تقدم برقم 2731 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خُرُوْجَ الْمَرْءِ مَعَ امْرَاَتِهٖ، اِذَا خَرَجَتْ مُؤَدِّيَةً لِفَرْضِهَا فِي الْحَجِّ اَفْضَلُ مِنْ خُرُوْجِهٖ فِيْ جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنی بیوی کے ہمراہ جانا جب عورت فرض حج کی ادائیگی کے لیے نکلتی ہے تو یہ آدمی کے لیے نفلی جہاد کے لیے نکلنے سے افضل ہے

3757 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَانْطَلَقَتِ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً، فَقَالَ: انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا ہرگز نہ ہو اس عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم بھی ہونا چاہئے۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا نام فلاں فلاں جنگ میں حصہ کے لئے نوٹ کرلیا گیا ہے' حالانکہ میری بیوی حج کے لئے جانا چاہتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ہمراہ حج کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ زَجْرُ تَحْرِيْمٍ لَا زَجْرُ تَاْدِيْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت جو ہم نے ذکر کی ہے یہ حرمت کے طور پر ممانعت ہے ادب سکھانے کے لیے نہیں ہے

3758 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاعِقَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی عورت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہے' البتہ اس کا محرم ساتھ ہو' تو اس کا حکم مختلف ہے''۔

3757– إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو مكرر ما قبله .

3758– إسناده حسن وقد تقدم برقم 2732 .

بَابُ مَوَاقِيتُ الْحَجِّ

باب: حج کے مواقیت کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ اَوِ الْعُمْرَةَ اَنْ يُحْرِمَ مِنَ الْمَوَاقِيتِ

جو شخص حج یا عمرے کا ارادہ کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ مواقیت سے احرام باندھ لے

3759 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُهِلُّوْا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَاَهْلَ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے اہل مدینہ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ وہ مقامات ہیں جن کے بارے میں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا

3759– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ " 1/330 في الحج: باب مواقيت الحج .وأخرجه الشافعي 1/279، والدارمي 2/30، والبيهقي 5/26 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 1/288، وأحمد 2/9و 11و130و140و151، والبخاري 1522 في الحج: باب فرض مواقيت الحج والعمرة و 1527 و 1528 باب مهلّ أهل نجد، ومسلم 1182 في الحج: باب مواقيت الحج، والنسائي 5/125 في الحج: باب ميقات أهل نجد، وابن خزيمة 2589، والطحاوي 2/117و119، والبيهقي 5/26 من طرق عن سالم بن عبد الله، عن أبيه عبد الله بن عمر بنحوه . وانظر الحديث التالي .

اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُهِلُّوْا مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ، وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَاَهْلَ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: وَاُخْبِرْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو ذوالحلیفہ سے اہل شام کو جحفہ سے اہل نجد کو قرن سے احرام باندھنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہل یمن اہل یلملم سے احرام باندھیں گے۔

ذِكْرُ الْمَوَاقِيتِ لِلْحَاجِّ، وَمَا يَلْبَسُ مِنَ اللِّبَاسِ، عِنْدَ اِحْرَامِهِ

حاجی کے لیے (مقرر کردہ) مواقیت کا تذکرہ (نیز اس بات کی وضاحت) کہ وہ احرام باندھتے ہوئے کس طرح کا لباس پہنے گا؟

3761 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِنَسَا، وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى التَّمِيْمِیُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِیُّ اَبُو الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْعُمَرِیُّ، اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُهِلَّ؟، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ قَالَ: وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ اَوْ اَلَمْلَمَ - شَكَّ يَحْيَى -

---

3760- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحى بن أيوب فمن رجال مسلم، وهو مكرر ما قبله . .وأخرجه مسلم 1182 15 في الحج: باب فرض مواقيت الحج: عن يحى بن أيوب، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1182، وابن خزيمة 2593 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/50و135، والبخارى 7344 في الاعتصام: باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على إتفاق أهل العلم، والطحاوى 2/117و118من طرق عن سفيان، وأحمد 2/46و107عن شعبة، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بِهِ .

3761- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرج القسم الأول منه: مالك 1/330331في الحج: باب مواقيت الإهلال، والشافعى 1/289، وأحمد 2/3و47و48، والدرامى 2/29-30، والبخارى 133 في العلم: باب ذكر العلم والفتيا في المسجد، و 1525 في الحج: باب ميقات أهل المدينة، ومسلم 1182 في الحج: باب فرض مواقيت الحج، وأبو داوود 1737 في المناسك: باب في المواقيت, والترمذى 831 في الحج: باب ما جاء في مواقيت الإحرام لأهل الآفاق، والنسائى 5/22 في الحج: باب ميقات أهل المدينة، 5/22-23 باب ميقات أهل الشام، وفي العلم من "الكبرى" كما في التحفة " 6/201، وابن ماجة 2914 في المناسك: باب مواقيت الحج، والطحاوى 2/118 والبيهقى 5/26، والبغوى 1858 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد . وأما القسم الثاني فسيرد عند المؤلف برقم 3784 ويخرج هناك .

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا، فَقَالَ: لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ، فَلْيُقْطَعِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، اَوْ وَرْسٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:۔ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا۔آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں کہ ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے اہل یمن' اہل یلملم سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) ایلملم سے احرام باندھیں گے یہ شک یحییٰ نامی راوی کو ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ہم احرام باندھیں' تو ہم کون سے کپڑے پہنیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قمیض شلوار' عمامہ' ٹوپی موزے نہ پہنو' البتہ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں' تو وہ ٹخنوں سے نیچے اپنے موزے کاٹ لے اور (احرام والا شخص) ایسا کوئی کپڑا نہیں پہنے گا' جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِى كَانَ يُهِلُّ الْحَاجُّ مِنْهُ، اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، اَوْ نَوَاحِيهَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں سے حاجی تلبیہ پڑھنا شروع کرے گا جبکہ اس کا راستہ مدینہ منورہ سے ہو یا اس کے آس پاس کے علاقوں سے ہو

3762 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ: بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِى تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، يَعْنِىْ مَسْجِدَ ذِى الْحُلَيْفَةِ

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہ بیداء وہ جگہ ہے' جس کے بارے میں تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب کرتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے پاس سے تلبیہ پڑھا تھا (ان کی مراد) مسجد ذوالحلیفہ تھی۔

3762- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/332 في الحج: باب العمل في الإهلال . وأخرجه البخاري 1541 في الحج: باب الإهلال عند مسجد ذي الحليفة، ومسلم 1886 في الحج: باب أمر أهل المدينة بالإحرام من عند مسجد ذي الحليفة، وأبو داوود 1771 في المناسك: باب في وقت الإحرام، والنسائي 5/162-163 في الحج: باب العمل في الإهلال، والطحاوي 2/122 والبغوي 1869 من طرق عن مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/10، والحميدي 659 والبخاري 1541، ومسلم 1186 24 والترمذي 818 في الحج: باب ما جاء من أي الموضعين أحرم النبي صلى الله عليه وسلم، وابن خزيمة 2611 من طرق عن سفيان، عن موسى بن عقبة، به .

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يُهِلُّ الْمَرْءُ فِيهِ، إِذَا عَزَمَ عَلَى الْحَجِّ، وَهُوَ بِمَكَّةَ

اس وقت کا تذکرہ جہاں سے آدمی تلبیہ پڑھنا شروع کرتا ہے

جب وہ حج کا پختہ ارادہ کر لے اور وہ مکہ میں موجود ہو

3763 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

✿✿ سعید بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں: عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جو میں نے آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے دریافت کیا: اے ابن جریج! وہ کون سے کام ہیں۔ ابن جریج نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ دو یمانی ارکان کو چھوتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں مقیم ہوں' تو لوگ پہلی کا چاند دیکھنے کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں'

3763– إسناده صحيح على شرط الشيخين- وهو في "الموطأ" 1/333 في الحج: باب العمل في الإهلال . وأخرجه مطولاً ومفرقاً البخاري 166 في الوضوء : باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على النعلين، و 5851 في اللباس: باب النعال السبتية وغيرها، ومسلم 1187 في الحج: باب الإهلال من حيث تنبعث الراحلة، وأبو داؤد 1772 في المناسك: باب في وقت الإحرام، والترمذي في "الشمائل" "47"، والنسائي 1/80-81 في الطهارة: باب الوضوء في النعل، و 5/163-164 في الحج باب العمل في الإهلال، و 5/232 باب ترك استلام الركنين الإخرين، والطحاوي 2/184، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص36، والبيهقي 5/31و76، والبغوي 1870 من طرق عن مالك .وأخرجه الحميدي 651 وابن أبي شيبة 8/443، وأحمد 2/17-18، والنسائي 1/80-81 و 5/163-164و232، وابن ماجة 3626 مقطعاً من طرق عن سعيد المقبري، به . وأخرجه مسلم 1187 26 من طريق ابن قسيط عن عبيد الله بن جريح، به .وأخرجه الدارمي 1/71، وأحمد 2/29و36و 37، والبخاري 1514 في الحج: باب قول الله تعالى: (يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ . . .) (الحج: 27) . و 1552 باب من أهل حين استوت به راحلته قائماً، ومسلم 1187 والنسائي 5/162-163و 232، وابن خزيمة 2725، والبيهقي 5/76 مقطعاً من طريقين عن ابن عُمَرَ به .

لیکن آپ تلبیہ کے دن تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک ارکان کا تعلق ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دو یمانی ارکان کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے جہاں تک سبتی جوتے پہننے کا تعلق ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبتی جوتے پہنتے ہوئے دیکھا ہے جن پر بال نہیں ہوتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پہن کر ہی وضو کر لیتے تھے اس لئے میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں جہاں تک زرد رنگ کا تعلق ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رنگ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے جہاں تک تلبیہ پڑھنے کا تعلق ہے تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا جب آپ کی سواری چلنے کے لئے تیار ہوگئی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُعْتَمِرِ، اَنْ يَّعْتَمِرَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ

عمرہ کرنے والے کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ذیقعدہ کے مہینہ میں عمرہ کر لے

3764 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ، كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ: عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حِيْنَ قَسَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں وہ سب ذیقعدہ کے مہینے میں تھے۔ایک عمرہ حدیبیہ سے کیا تھا جو ذیقعدہ کے مہینے میں ہوا۔ایک اس سے اگلے سال ذیقعدہ کے مہینے میں کیا تھا۔ایک عمرہ جعرانہ سے کیا تھا جب آپ نے غزوہ حنین کے مال غنیمت کو تقسیم کیا تھا یہ بھی ذیقعدہ میں ہوا تھا ایک عمرہ آپ نے حج کے ہمراہ کیا تھا۔

3765 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ،

3764- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البيهقي 5/10 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 4148 في المغازي: باب غزوة الحديبية، ومسلم 1253 في الحج: باب بيان عدد عُمَرِ النبي صلى الله عليه وسلم وأزمانها، وأبو داؤد 1994 في المناسك: باب العمرة، والبيهقي 5/10، والبغوي 1846 من طرق عن هدبة بن خالد، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/134و256، والبخاري 1778 و 1779 في العمرة: باب كم اعتمر النبي صلى صلى الله عليه وسلم، ومسلم 1253 .

3765- الحسن بن سهل: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/177، وروى عن أبي خالد الأحمر، والكوفيين، وروى عنه أبو زرعة، والحسن بن أبي سفيان وغيرهم، وهو متابع .وقوله: "الجعفري" كذا وقع الأصل و "التقاسيم" و "الجرح والتعديل" 3/17، ووقع في المطبوع من ثقات المؤلف "الجعفي" .وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن إسحاق، فقد روى له مسلم مقروناً، وهو صدوق، وابن أبي زائدة هو يحيى بن زكريا، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد 1987 في المناسك: باب العمرة، والبيهقي 4/344-345، والطبراني 10907 من طريقين عن يحيى عن زكريا، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/252 والبخاري 1564 في الحج: باب التمتع والقران وغلإفراد بالحج، و 3832 في مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلية، ومسلم 1240 في الحج: باب جواز العمرة في أشهر الحج، والنسائي 5/180-181 .

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): وَاللّٰهِ مَا اُعْمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْحِجَّةِ اِلَّا لِيَقْتَطِعَ بِذٰلِكَ اَمْرَ اَهْلِ الشِّرْكِ، فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ، وَمَنْ دَانَ دِيْنَهُمْ، كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اِذَا عَفَا الْوَبَرُ وَبَرَاَ الدَّبَرُ، وَدَخَلَ صَفَرُ، فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ، وَكَانُوْا يُحَرِّمُوْنَ الْعُمْرَةَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ ذُو الْحِجَّةِ، فَمَا اُعْمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ اِلَّا لِيَنْقُضَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول نے ذوالحج کے مہینے میں عمرہ اس لئے نہیں کیا' تاکہ اس کے ذریعے اہل شرک کی روایت کو ختم کریں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ قریش اور ان کے دین کے پیروں کار لوگ کہا کرتے تھے جب اونٹ کے بال بڑھ جائیں اور اس کی پشت پر موجود زخم ٹھیک ہو جائے' (یعنی حاجی کے پالان رکھنے کی وجہ سے جو زخم بنتا ہے) اور صفر کا مہینہ شروع ہو جائے تو عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ کرنا جائز ہو جاتا ہے وہ لوگ ذوالحج کے مہینے میں عمرہ کرنے کو حرام قرار دیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ اسی لئے کروایا تھا' تاکہ ان لوگوں کے اس قول کے برخلاف کریں۔

بَابُ الْاِحْرَامِ

باب: احرام کا بیان

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّطَيُّبِ لِلْاِحْرَامِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احرام کے لیے خوشبو لگانے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تا کہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کی جائے

3766 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ

✿✿ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے خود نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام پر اور نبی اکرم ﷺ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ کے احرام کھولنے کے وقت نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُحْرِمَ مُبَاحٌ لَهٗ، اَنْ يَّبْقٰى عَلَيْهِ اَثَرُ طِيْبِهٖ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہے کہ

اس کے احرام باندھنے کے بعد بھی اس پر خوشبو کا نشان باقی ہو

3767 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ،

3766– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/328 في الحج: باب ماجاء في الطيب في الحج. وأخرجه الشافعي 1/297، والبخاري 1539 في الحج: باب الطيب عند الإحرام، ومسلم 1189 133 في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، وأبو داؤد 1745 في المناسك: باب الطيب عند الإحرام، والطحاوي 2/130 والبيهقي 5/34، والبغوي 1863 من طريق مالك، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/297، والدارمي 2/33، والحميدي 210 و 211 و 212، وأحمد 6/39 و 181 و 214و236، والبخاري 1754 في الحج: باب تطيب المرأة لزوجها، والنسائي 5/137–138، وابن ماجه 2926 في المناسك: باب الطيب عند الإحرام، وابن خزيمة 2580 و 2581، وأبو يعلى 4712، وابن الجارود 414. والطحاوي 2/130، والبيهقي 5/34 من طرق عن عبد الرحمٰن بن القاسم به. وأخرجه الشافعي 1/298، وأحمد 6/107و 186و 237و258.

3767– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم 1377و 1378 وسيأتي برقم 3769.

عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ اس وقت (احرام باندھے) ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ، اَنْ يَّبْقٰى عَلَيْهِ اَثَرُ الطِّيبِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اس کے احرام کے بعد بھی اس پر خوشبو کا نشان باقی ہو

3768 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى زَحْمَوَيْهِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ، فَرَاَيْتُ الطِّيبَ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ بَعْدَ ثَلَاثٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی' تو میں نے تین دن گزرنے کے بعد آپ کی مانگ میں خوشبو کا نشان دیکھا تھا آپ اس وقت (احرام باندھے) ہوئے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ لِمَنْ اَرَادَ الْاِحْرَامَ بِالْمِسْكِ

جو شخص احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے اس کیلئے مشک کو بطور خوشبو لگانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3769 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

3768– حديث صحيح، وهو مكرر 3766 . زكريا بن يحى زحمويه: ترجم له المؤلف فى "الثقات" 8/253 وقال حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقنين، وترجم له ابن أبى حاتم فى "الجرح والتعديل" 3/101 وقال: روى عن صالح بن عمر وفرج بن فضالة وزياد البكائى . روى عنه أبو زرعة . وشريك: هو ابن عبد الله النخعى، سيّء الحفظ، لكنه توبع، وأبو إسحاق: هو السبيعى .وأخرجه النسائى 5/140 141 فى المناسك: باب موضع الطيب، عن على بن حجر، عن شريك، وبهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/209، والبخارى 2/129–130 من طرق عن إسرائيل بن يونس، عن أبى لإسحاق السبيعى، به . وأخرجه أحمد 6/186 من طريق إبراهيم بن يزيد النخعى، عن الأسود، به .

3769– إسناده صحيح . يزيد بن سنان: هو القزاز البصرى، وروى له النسائى . ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو القيسى العقدى وهو مكرر 1377 و 1378 و 3767 .

(متن حدیث): كَانِّي اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3770 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی اور قربانی کے دن آپ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی جس میں مشک ملی ہوئی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَتَطَيَّبَ لِاِحْرَامِهِ

جو شخص اپنے احرام کے لیے خوشبو لگاتا ہے اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ

3771 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَرَمِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب احرام باندھا تھا اس وقت اور جب آپ نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کھولا تھا اس وقت میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔

3770– إسناده حسن . يعقوب بن حميد بن كاسب: صدوق ربما وهم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو مكرر 3766 و 3768 .وأخرجه أحمد 6/186، ومسلم 1191 في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، والترمذي 1917 في الحج: باب ما جاء في الطيب عند الإحلال قبل الزيارة، والنسائي 5/138 في المناسك: باب إباحة الطيب عند الإحرام، وابن خزيمة 2583 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد .

3771– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . أبو الوليد هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه أحمد 6/186 عن شعبة، والطحاوي 2/130 من طريق بشر بن عمر، عن شعبة، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ حِينَ يُحْرِمُ اَرَادَتْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان: ''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تھا'' اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے ایسا ہوا تھا

3772 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَرَمِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّحْرُمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُفِيضَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور آپ کے طواف افاضہ کرنے سے پہلے احرام کھولنے کے وقت میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الِاشْتِرَاطِ فِي الْاِحْرَامِ لِمَنْ بِهٖ عِلَّةٌ

جسے کوئی بیماری لاحق ہو اس کیلئے احرام باندھتے وقت کوئی شرط عائد کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3773 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ الْقُلُوسِيُّ بِنَصِيبِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَةَ: حُجِّي، وَاشْتَرِطِي اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي

3772–إسناده صحيح . محمد بن يحى الزماني: ذكره المؤلف في "الثقات" ووثقه الدارقطني، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . عبد الوهاب الثقفي: هو ابن عبد المجيد، وأيوب: هو السخياني . وأخرجه الشافعي 1/296– 297، والدارمي 2/32و33، وأحمد 6/130و161و162و200، والبخاري 5928 في اللباس: باب ما يستحب من الطيب، 5930 باب الذَّريرة، ومسلم 1189 في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، والنسائيي 5/138 في مناسك الحج: باب إباحة الطيب عند الإحرام، والطحاوي 2/130، وأبو يعلى 4391، والبيهقي 5/34 من طرق عن عروة بن الزبير، بهذا الإسناد .

3773– إسناده صحيح . يعقوب بن إسحاق الفُلُوسي أبو يوسف ذكره المؤلف في "الثقات" 9/286، وقال الخطيب في "التاريخ" 14/285– 286: كان حافظاً ثقة ضابطاً، ولي قضاء نصيبين . ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي همام الصلت بن محمد، فإنه من رجال البخاري . وأخرجه الدارقطني 2/235 من طرق عن أبي يوسف يعقوب بن إسحاق الفلوسي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد أحمد 6/360و419–420و420، وابن ماجه 2937، والطبراني في "الكبير" 24/837 و 840 و 841 و 842، والبيهقي 5/22 عن ضباعة . وأخرجه الطبراني 24/836، والبيهقي 5/222عن جابر . وأخرجه أحمد 6/349، والطبراني 24/773، وابن ماجة 2936 من طريق أبي بكر بن عبد الله بن الزبير، عن جدته أسماء بنت أبي بكر أو سعدى بنت عوف وانظر ما بعده . وضباعة: هي بنت الزبير بن عبد المطلب .

46/46

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تم حج کرو اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول دوں گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا اَبَاحَ لِضُبَاعَةَ اَنْ تَشْتَرِطَ فِيْ حَجِّهَا، لِاَنَّهَا كَانَتْ شَاكِيَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے لیے یہ چیز مباح قرار دی تھی کہ وہ حج کے موقع پر شرط عائد کرلیں جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بیمار تھیں

3774 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهِيَ شَاكِيَةٌ، فَقَالَ لَهَا: حُجِّي وَاشْتَرِطِيْ، اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے وہ بیمار تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم (حج کا احرام باندھ لو) اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول دوں گی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاشْتِرَاطِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَهُوَ شَاكِي

جو شخص بیمار ہو اور وہ حج کا ارادہ کرلے اسے شرط عائد کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3775 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى ضُبَاعَةَ، وَهِيَ شَاكِيَةٌ، فَقَالَتْ: اِنِّي اُرِيدُ الْحَجَّ، وَاَنَا شَاكِيَةٌ؟، فَقَالَ لَهَا: حُجِّي وَاشْتَرِطِيْ، اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي

3774– حديث صحيح . ابن السرى، وهو محمد بن المتوكل قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/164، ومسلم 1207 15 في الحج: باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعرض المرض ونحوه، والنسائي 5/68 في مناسك الحج: باب الاشتراط في الحج، والدارقطني 2/234– 235، وابن الجارود في "المنتقى" 240، والطبراني في "الكبير" 24/833، والبيهقي 5/221من . طرق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/202، والبخاري 5089 في النكاح: باب الأكفاء في الدين، ومسلم 1207، والنسائي 5/168، والطبراني 24/834 و 835 والبغوي 2000 من طريقين عن هشام بن عروة، عن أبيه . وأخرجه الشافعي 1/382، والبيهقي 5/221 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه أبيه مرسلاً، وانظر "شرح السنة" 7/287–289 .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے وہ بیمار تھیں۔ انہوں نے عرض کی: میں حج کرنا چاہتی ہوں اور میں بیمار ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حج (کا احرام باندھ لو) اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول دوں گی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ اَنْ يُهِلَّ بِإِهْلَالِ اَخِيهِ، وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اِهْلَالَهُ بِاُذُنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّعْلَمَ اَنَّ ذٰلِكَ بَعْدَهُ

حاجی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے کسی بھائی کی نیت کے مطابق

تلبیہ پڑھ سکتا ہے اگرچہ اس نے اپنے کانوں کے ذریعے (اس دوسرے شخص) کا تلبیہ نہ سنا ہو اس کے بعد کہ اسے یہ بات علم ہو کہ یہ اس کے بعد ہوگا

3776 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ اَهْلَلْتَ؟، قَالَ: اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاِنِّي لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے کیا احرام باندھا ہے (یعنی کیا نیت کی ہے) انہوں نے جواب دیا: میں نے وہی احرام باندھا ہے جو اللہ کے نبی نے باندھا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

3775–صحيح . ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وقد صرح ابن جريج، وأبو الزبير بالسماع فانتفت شبهة تدليسهما .وأخرجه النسائي 5/168 في الحج: باب الإشتراط في الحج، عن عمران بن يزيد، عن شعيب بن إسحاق، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طاووس وعكرمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/337 ومسلم 1208 في الحج: باب اشتراط المحرم التحلل بعرض المرض ونحوه، وابن ماجة 2938 في الحج: باب الشرط في الحج، والدارقطني 2/235، والبيهقي 5/221من طرق عن ابن جريج، به وفيه طاووس وعكرمة .وأخرجه الطبراني 11/12023 من طريق عبد الكريم الجزري عن طاوس وعكرمة به .وأخرجه الدارمي 2/34–35، وأحمد 1/330 و 352، ومسلم 1208 106و107، وأبو داؤد 1776 في المناسك: باب الاشتراط في الحج، والترمذي 1914 في الحج: باب ماجاء في الاشتراط في الحج، وابن الجارود 1415، والطبراني في "الكبير" 11/1909 و 11947، و 24/827 و828 و 829 و 830 و 831 و 832 والبيهقي 5/221و222من طرق عن ابن عباس، به .

3776–إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو "مسند أحمد " 3/185 .وأخرجه مسلم 1250 في الحج: باب إهلال النبي صلى الله عليه وسلم وهديه، عن عبد الله بن هاشم، عن بهز بن أسد، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1558 في الحج: باب من أهلّ في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كإهلال النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم 1250، والترمذي 956 في الحج: بتاب رقم 109، والبيهقي 5/15من طرق عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن سليم بن حيان به .

ذِكْرُ وَصْفِ اِهْلَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ پڑھنے کی صفت کا تذکرہ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3777 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَاجًّا، وَخَرَجْتُ اَنَا مِنَ الْيَمَنِ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ اِهْلَالًا كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّى اَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ، وَالْحَجِّ جَمِيْعًا

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حج کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ میں یمن سے روانہ ہوا۔ میں نے (نیت کی) کہ میں اسی احرام کے ہمراہ حاضر ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے باندھا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے حج اور عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَحْرَمَ فِىْ قَمِيصِهٖ، اَنْ يَّنْزِعَهُ نَزْعًا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِشَقِّهٖ

جو شخص قمیض پہن کر احرام باندھتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اسے اتار دے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے پھاڑنے کا حکم دیا ہے

3778 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ، وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ، فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِعَهَا نَزْعًا، وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ، اَوْ ثَلَاثًا، وَقَالَ: مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِىْ حَجَّتِكَ، فَاصْنَعْهُ فِىْ عُمْرَتِكَ

صفوان بن یعلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور جبہ پہنا ہوا تھا اور خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی وہ جبہ کو اتار دے اور

3777–إسناده قوى . محمد بن وهب بن أبى كريمة الحرانى: صدوق لا بأس به، روى له النسائى، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . محمد بن سلمة: هو الحران، وأبو عبد الرحيم . هو خالد بن أبى يزيد بن موهب، وعبد الملك بن ميسرة هو الهلالى . وانظر ما قبله .

3778–إسناد صحيح . يزيد بن وهب ثقة، ومن فوقه رجال الشيخين . وأخرجه أبو داؤد 1821 فى المناسك: باب الرجل يحرم فى ثيابه، ومن طريقة البيهقى 5/57 عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

اسے دو یا تین مرتبہ دھوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں کرو (یعنی اسی طرح کا احرام باندھو)

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي سَالَ هٰذَا السَّائِلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا سَالَ

اس وقت کا تذکرہ جس وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص نے اس بارے میں سوالات کیے تھے

3779 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ، وَعَلَيْهَا الْخَلُوْقُ، اَوْ قَالَ: اَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِيْ؟، قَالَ: وَاُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ، فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَكَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ: وَدِدْتُّ اَنِّيْ اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، قَالَ: فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ، وَلَهُ غَطِيْطٌ، قَالَ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ اَثَرَ الصُّفْرَةِ - اَوْ قَالَ: الْخَلُوْقِ - وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا اَنْتَ صَانِعٌ فِيْ حَجَّتِكَ

حضرت صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت جعرانہ کے مقام پر موجود تھے۔ اس شخص نے جبہ پہنا ہوا تھا اور اس جبے پر خوشبو لگائی ہوئی تھی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) اس پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا۔ اس نے دریافت کیا: آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں: میں اپنے عمرے میں کیا کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ آپ کو کپڑے میں چھپا دیا گیا۔ حضرت یعلیٰ یہ بیان کرتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھوں کہ جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا کنارہ ہٹایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو آپ خراٹے لے رہے تھے جب یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: عمرہ کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تم اپنے اوپر سے زرد رنگ کے نشان کو دھو لو۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) خوشبو کو دھو لو اور اپنے جبے کو اتار دو اور اپنے عمرے میں بھی وہی کرو جو تم حج میں کرتے ہو۔ (یعنی اسی طرح کا احرام باندھو)

3779- إسناده صحيح على شرط مسلم: شيبان بن فروخ من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، وهمام: هو ابن منبه ز وهو مكررما قبله .وأخرجه مسلم 1180 في الحج: باب ماياح للمحرم بحج أو عمرة وما لا يباح، والبيهقي 5/56 عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1789 في العمرة: باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج و 1847 في جزاء الصيد: باب إذا أحرك جاهلاً وعليه قميص، و 4985 في المناسك: باب الرجل يحرم في ثيابه، والطبران في "الكبير"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا أُبِيحَ لِلْمُحْرِمِ مِنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ وَالسَّرَاوِيلِ، عِنْدَ عَدَمِهِ الْإِزَارِ وَالنَّعْلَيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ محرم شخص کے لیے تہبند اور جوتوں کی عدم موجودگی میں موزے اور شلوار پہننے کو مباح قرار دیا گیا ہے

3780 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ:

جَلَسْتُ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ بِمَكَّةَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي لَبِسْتُ خُفَّيْنِ وَأَنَا مُحْرِمٌ، أَوْ قَالَ: لَبِسْتُ سَرَاوِيلَ وَأَنَا مُحْرِمٌ، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ: عَلَيْكَ دَمٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ: وَجَدْتَ نَعْلَيْنِ، أَوْ وَجَدْتَ إِزَارًا؟، فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا حَنِيفَةَ إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ، فَقَالَ: سَوَاءٌ وَجَدَ، أَوْ لَمْ يَجِدْ

❀❀ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے احرام کے دوران موزے پہن لیے ہیں (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) میں نے شلوار پہن لی جبکہ میں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ یہ شک ابراہیم نامی راوی کو ہے' تو امام ابوحنیفہؒ نے اس کو فرمایا: تم پر دم دینا لازم ہوگا حماد بن زید کہتے ہیں: میں نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس جوتے ہیں۔ کیا تمہارے پاس تہبند ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں میں نے کہا: اے ابوحنیفہ! یہ شخص' تو یہ کہتا ہے کہ اس کے پاس' تو وہ ہے ہی نہیں' تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: یہ حکم برابر ہے خواہ وہ اس کے پاس ہو یا اس کے پاس نہ ہو۔

3781 - فَقُلْتُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

❀❀ تو میں نے کہا: عمرو بن دینار نے جابر بن زید کے حوالے سے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

شلوار وہ شخص پہن سکتا ہے' جسے تہبند میسر نہ ہو اور موزے وہ شخص پہن سکتا ہے' جسے جوتے میسر نہ ہوں۔

3782 - وَحَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

3780-إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي ومنفوقه من رجال الشيخين .وأخرجه 1178 4 في الحج: باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة وما لا يباح، وأبو داؤد 1829في المناسك: باب ما يلبس المحرم، والنسائي 5/132-133 في مناسك الحج: باب الرخصة في لبس السراويل لمن لم يجد الإزار، والطبراني في "الكبير" 12810، والطحاوي 2/133 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .

ایوب نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
”شلوار وہ شخص پہن سکتا ہے جسے تہبند میسر نہ ہو اور موزے وہ شخص پہن سکتا ہے جسے جوتے میسر نہ ہو“۔

3782/1 - قَالَ: فَقَالَ بِيَدِهِ، وَأَشَارَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، كَأَنَّهُ لَمْ يَعْبَأْ بِالْحَدِيثِ، فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَتَلَقَّانِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا أَرْطَاةَ مَا تَقُولُ فِي مُحْرِمٍ لَبِسَ السَّرَاوِيلَ، أَوْ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

راوی کہتے ہیں: تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا' ابراہیم بن حجاج نے اشارہ کر کے بتایا کہ گویا انہوں نے حدیث کی کوئی پرواہ نہیں کی' تو میں ان کے پاس سے اٹھ گیا پھر حجاج بن ارطاۃ کی مجھ سے ملاقات مسجد کے اندر ہوئی' تو میں نے کہا: اے ارطاۃ ایسے محرم کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: جو شلوار پہن لیتا ہے یا موزے پہن لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: عمرو بن دینار نے جابر بن زید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔
”شلوار وہ شخص پہن سکتا ہے' جسے تہبند دستیاب نہ ہو اور موزے وہ شخص پہن سکتا ہے' جسے جوتے دستیاب نہ ہوں“۔

3783 - وَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النِّعَالَ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا بَالُ صَاحِبِكُمْ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا؟ *

ابواسحاق نے حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

3782-إسناده كسابقه: وأيوب هو السختياني. وأخرجه البخاري 5794 في اللباس: باب لبس القميص، والبيهقي 5/49 من طريقين عن حماد بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/100 و101، والحميدي 627، والنسائي 5/124 في مناسك الحج: باب النهي عن لبس العمامة في الإحرام، والطحاوي 2/135، والبيهقي 5/49 من طرق عن أيوب به. 2قوله: "لمن لم يجد الإزار والخفان" سقط من الأصل، واستدرك من "التقاسيم". الحجاج بن أرطاة: صدوق كثير الخطأ والتدليس، وفي "تاريخ الإسلام" للذهبي: هو أحد الأئمة الإعلام على لين في حديثه، وهو من طبقة أبي حنيفة الإمام في العلم، لكن رفع الله قدر أبي حنيفة بالورع والعبادة، ولم ينل حجاج تلك الرفعة رحمهما الله. روى له البخاري في "الأدب المفرد"، ومسلم مقرونا. وأخرجه الشافعي 1/302،، وأحمد 1/251 و 221و228و237، والبن أبي شيبة 4/100، والدارمي 2/32والبخاري 5795 في اللباس: باب لبس القميص، 5804 باب السراويل، و 5853 باب النعال السبتية وغيرها، ومسلم 1178 في الحج: باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة أو ما لايباح، وابن ماجه 2931 في المناسك: باب السراويل والخفين للمحرم بحج أو عمرة أو ما لايباح، وابن ماجة 2931 في المناسك: باب السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد إزاراً أو نعلين، والدارقطني 2/33، وابن الجارود 417، والطحاوي 2/133، والطبراني 12809 و12812 و 12815، والبيهقي 5/50 من طرق عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/101 من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس. الحارث وهو ابن عبد الله الأعور ضعيف. وأبو إسحاق: هو السبيعي. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/101 عن ابن نمير، عن حجاج، عن أبي إسحاق عن علي. ولم يذكر الحارث.

"شلوار وہ شخص پہن سکتا ہے جسے تہبند دستیاب نہ ہو اور موزے وہ شخص پہن سکتا ہے جسے جوتے دستیاب نہ ہوں"۔

حماد بن زید کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ لوگوں کے ساتھی کا کیا معاملہ ہے وہ تو اس طرح کہتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُحْرِمِ، اِنَّمَا اُبِيحَ لَهُ فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عُدْمِ النَّعْلَيْنِ اِذَا قَطَعَهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ احرام والے شخص کے لیے موزے پہننے کو مباح قرار دیا گیا ہے جبکہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں جبکہ وہ ان موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے

3784 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا محرم کون سے کپڑے پہن سکتا

3784– إسناده على صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ " 1/324في الحج: باب ما ينهى عنه من لبس ثياب المحرام .وأخرجه الشافعي 3/1زز، وأحمد 2/63، والبخاري 1542 في الحج: باب ما لا يلبس المحرم من الثياب، و 5803 في اللباس: باب البرانس، ومسلم 1177 في الحج باب مايباح للمحرم بحج أوعمرة أو مالا يباح، وأبو داوُد 1824 في المناسك: باب ما يلبس المحرم، والنسائي 5/131 132 في مناسك الحج: باب النهي عن لبس القميص في الإحرام و 5/133–134 باب النهي عن لبس البرانس في الإحرام، وابن ماجة 2929 في المناسك: باب مايلبس المحرم من الثياب و 2932 باب السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد إزاراً أونعلين، والطحاوي 2/135، والبيهقي 5/49 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي 627، والطيالسي 1839، وأحمد 2/29و32و77 و119، والدارمي 2/31–32، والبخاري 134 في العلم: باب من أجاب السائل بأكثر مما سأله، و 1838 في جزاء الصيد: باب ماينهى من الطيب للمحرم والمحرمة، و 5805 في اللباس: باب السراويل، والترمذي 833 في الحج: باب ماجاء فيما لايجوز للمحرم من لبسه، والنسائي 5/133 باب النهي عن أن تنتقب المرأة في الإحرام،، و 5/134 باب النهي عن لبس العمامة في الإحرام، و 5/135باب النهي عن لبس الخفين في الإحرام، والدارقطني 2/230، وابن خزيمة 2599، والبيهقي 5/49، من طرق عن نافع ن به وأخرجه الشافعي 1/301، والحميدي 626 ن والطيالسي 1806 والبخاري 366 في الصلاة: باب الصلاة في القميص، و 1842 في جزاء الصيد: باب لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد نعلين، و 5806 في اللباس: باب العمائم، ومسلم 1177، وأبو داوُد 1823 والنساشي 5/129في مناسك الحج: باب النهي عن الثياب المصبوغة بالورس والزعفران، وابن خزيمة 2601، وابن الجارود 461، والطحاوي 2/135، والبيهقي 5/49 من طرق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، البيهقي 5/50 من طريق عمرو بن دينار، كلاهما عن ابن عمر، به وانظر 3955 .

ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قمیض عمامہ شلوار ٹوپی اور موزے نہیں پہنے گا' جس شخص کو جوتے نہیں ملتے' تو وہ موزے پہن لے' لیکن وہ ٹخنوں کے نیچے سے انہیں کاٹ لے اور تم ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہو''۔

3785 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جسے تہبند نہیں ملتا وہ شلوار پہن لے اور جسے جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْحَرَجِ عَنْ لَابِسِ الْخُفَّيْنِ وَالسَّرَاوِيْلِ فِيْ اِحْرَامِهِ، عِنْدَ عُدْمِ النَّعْلَيْنِ وَالْإِزَارِ

جوتوں اور تہبند کی عدم موجودگی میں احرام کے دوران موزے اور شلوار پہننے والے سے حرج کی نفی کا تذکرہ

3786 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جسے جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہیں ملتا وہ شلوار پہن لے''۔

3785–أيوب بن محمد الوزان: ثقة من رجال السنن، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه النسائي 5/133 في مناسك الحج: باب الرخصة في لبس السراويل لمن لم يجد الإزار، عن ايوب بن محمد الوزان، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 4/100و101 عن ابن علية، ومسلم 1178 عن علي بن حجر، عن ابن علية به .وأخرجه الترمذي 834 في الحج: باب ما جاء في لبس السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد الإزار والنعلين، والنسائي 5/135في مناسك الحج: باب في الرخصة في لبس الخفين في الإحرام لمن لمك يجد النعلين ن والطبراني 12811 من طريق عن يزيد بن زريع، والدارقطني 2/228من طريق عبد الواث، كلاهما عن أيوب السختياني، به .

3786–إسناده صحيح على شرط البخاري . الحوضي: هو حفص بن عمر، روى له البخاري وهو من شيوخه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 1/279و285، والبخاري 1841 في جزاء الصيد: باب لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد النعلين، و 1843 باب إذا لم يجد الإزار فليلبس السراويل، ومسلم 1178 والدارقطني 2/228، والطبراني 12814، والطحاوي 2/133، والبيهقي 5/50 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ وَصْفِ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ أُبِيحَ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُمَا، عِنْدَ عَدَمِ النَّعْلَيْنِ

ان دوموزوں کی صفت کا تذکرہ کہ جوتوں کی عدم موجودگی میں جنہیں پہن لینا محرم شخص کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے

3787 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جسے جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے البتہ وہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3788 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ، النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب محرم شخص کو جوتے نہیں ملتے، تو وہ موزے پہن لے البتہ وہ انہیں اس طرح کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ لُبْسَ الْمُحْرِمِ الْخُفَّيْنِ، عِنْدَ عُدْمِ النَّعْلِ، اَوِ السَّرَاوِيْلِ، عِنْدَ عُدْمِ الْاِزَارِ عَلَيْهِ دَمٌ

3787- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/325 في الحج: باب لبس الثياب المصبغة في الإحرام، وفيه زيادة في أوله: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ ورس . وستأتي برقم 3956 وأخرجه الشافعي 1/301، والبخاري 5852 في اللباس: باب النعال السبتية وغيرها، ومسلم 1177 3، وابن ماجة 2930 في المناسك: باب ما يلبس المحرم من الثياب، و 2932 باب السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد إزاراً أو نعلين، والطحاوي 2/135 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1883، والطحاوي 2/135، من طريق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به .وأخرجه الطيالسي 1883، والطحاوي 2/135، من طريق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به .

3788- إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وسفيان: هو الثوري . وهو مكرر ما قبله .

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

محرم شخص کا موزے پہننا جبکہ اس کے پاس جوتے موجود نہ ہوں اور شلوار پہننا جب اس کے پاس تہبند نہ ہو تو اس صورت میں اس پر دم لازم ہوگا

3789 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، فَلْيَلْبَسِ سَرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جسے تہبند نہیں ملتا وہ شلوار پہن لے جسے جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْوَادِي الْعَقِيقِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ حاجی شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ وادی عقیق میں نماز ادا کرے

3790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ: اَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي، وَقَالَ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ

3789- إسناده صحيح . محمد بن يحي الزماني . ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/65 عن عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، بهذا الإسناد .

3790- إسناده صحيح على شرط البخاري . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو الدمشقي، من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين . والوليد: هو ابن مسلم، وقد صرح هو ويحي بن أبي كثير بالتحديث والوليد هو ويحي بن أبي كثير بالتحديث. فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه ابن ماجة 2976 في المناسك: باب التمتع بالعمرة إلى الحج، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/24، وابن شبة في "تاريخ المدينة" 1/146، والحميدى 19، ومن طريقه البخارى 1534 في الحج: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: العقيق وادٍ مبارك 9، وابن ماجة 2976، والطحاوى 3/146، والبيهقى 5/14، والبغوى 1883 عن الوليد بن مسلم، به . وأخرجه الحميدى 19، والبخارى 1534 و 2337 فى الحرث والمزارعة: باب رقم 16، وأبو داوٗد 1800 فى المناسك: باب فى الإقران، وابن خزيمة 2617، والبغوى 1883، والبيهقى 5/14من طريقين عن الأوزاعى ن به . وأخرجه ابن شبة 1/146، والبخارى 77343 فى الاعتصام: باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على إتفاق أهل العلم، والطحاوى 2/146، والبيهقى 5/13 من طرق عن على بن المبارك، عن يحى ابن أبى كثير، بِهِ . وأخرج ابن شبة 1/148عن محمد بن يحى، عن عبد العزيز بن عمران عن ثابت الأزهرى، عن عمر بن الخطاب مرفوعاً: "والعقيق واد مبارك" .

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عقیق کے مقام پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''میرے پروردگار کی طرف سے پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: آپ اس وادی میں نماز ادا کیجئے اور اس نے یہ بتایا کہ عمرہ حج میں شامل ہوگیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، عِنْدَ قُدُومِهٖ مَكَّةَ اِلٰى وَقْتِ اِنْشَائِهِ الْحَجَّ مِنْهَا

جو شخص حج کا تلبیہ پڑھتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ مکہ مکرمہ میں آمد کے وقت اسے عمرے میں تبدیل کردے اس وقت تک کے لیے جب وہ وہاں سے حج کا احرام باندھے

3791 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ غَيْرُهُ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحِلَّ، قَالَ: اَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً، فَبَلَغَهُ عَنَّا اَنَّا نَقُوْلُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسًا اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ، نَرُوْحُ اِلٰى مِنًى، وَمَذَاكِيْرُنَا تَقْطُرُ مِنَ الْمَنِيِّ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا، فَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِي الَّذِيْ قُلْتُمْ، وَاِنِّيْ لَاَبَرُّكُمْ وَاَتْقَاكُمْ، وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ، قَالَ: وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ بِمَ

3791–إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية، وعطاء: هو ابن أبي رباح، وقد صرح ابن جريج بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أحمد 3/217 عن إسماعيل ابن علية، بهذا الإسناد . وأخرجه مطولاً ومفرقاً الشافعي 1/373، والحميدي 1293، والبخاري 1557 في الحج: باب من أهل في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كإهلال النبي صلى الله عليه وسلم، و 2505 في الشركة: باب الإشتراك في الهدى والبدن، و 4352 في المغازي: باب بعث علي بن أبي طالب عليه السلام، وخالد بن الوليد إلى اليمن، و 7367 في الأعتصام: باب نهي النبي صلى الله عليه وسلم على التحريم إلا ما تعرف إباحته، ومسلم 1216 في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، والنسائي 5/205 في المناسك باب الوقت الذي واف فيه النبي صلى الله عليه وسلم مكة والبيهقي 5/41، والبغوي 1872 من طرق عن ابن جريج، به .وأخرجه مطولاً ومفرقاً أيضاً الطيالسي 1676، وأحمد 3/305و366، والبخاري 1676، وأحمد 3/366، والبخاري 1651 باب تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف، 1785 في العمرة: باب عمرة التنعيم و 7230 في التمني: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو استقبلت من أمري ما استدبرت" 9، ومسلم 1216، وأبو داوُد 1788و 1789 في مناسك الحج: باب إفراد الحج، والبيهقي 5/3–4 و 4 و 18، والبغوي 1878 من طرق عن عطاء، به .وأخرجه البخاري 1570 في الحج: باب من لبى بالحج وسماه، من طريق مجاهد، عن جابر .وله طرق أخرى ستأتي برقم 3919 و 3941 و 3924 .

اَهْلَلْتَ؟، قَالَ: بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاهْدِ، وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ، قَالَ: وَقَالَ لَهُ سُرَاقَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا اَمْ لِلْاَبَدِ قَالَ: فَقَالَ: بَلْ لِلْاَبَدِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اس کے ہمراہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔ ہم ذوالحج کی چار تاریخ کی صبح مکہ پہنچ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم احرام کھول دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ احرام کھول دو اسے عمرے میں تبدیل کرلو۔ پھر آپ کو ہمارے بارے میں یہ پتہ چلا کہ ہم یہ کہتے ہیں: اب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں احرام کھولنے کا حکم دے رہے ہیں کیا ہم ایسی حالت میں منیٰ کی طرف جائیں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو بات کہی ہے وہ مجھ تک پہنچ گئی ہے۔ میں تم سب سے زیادہ نیکوکار اور پرہیزگار ہوں۔ اگر میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا اور مجھے بعد میں جو خیال آیا ہے' اگر وہ پہلے آجاتا' تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا (اور میں بھی احرام کھول دیتا)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا نیت کی ہے؟ انہوں نے بتایا: وہی نیت کی ہے' جو احرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قربانی کا جانور ساتھ لائے ہو تم احرام باندھے رہو' جس طرح ہو۔

راوی کہتے ہیں: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (حج کے احرام کو) عمرے میں تبدیل کرنے کا یہ حکم اس سال کے لئے خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3792 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

3792– إسناده صحيح على شرط البخاري . أحمد بن المقدام العجلي: روى عنه البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه ابن خزيمة 2604 مختصراً عن أحمد بن المقدام العجلي، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 5/145–146 في مناسك الحج: باب إفراد الحج، عن يحى بن حبيب، عن حماد بن زيد، بِهِ .وأخرجه مطولاً ومفرقاً ابن أبي شيبة 1/79، والبخاري 317 في الحيض باب نقض المرأة شعرها عند غسل المحيض، و 1783 في العمرة: باب العمرة ليلة الحصبة وغيرها، و 1786 باب الإعتمار بعد الحج بغير هدى، ومسلم 1211 117 وابن ماجة 3000 في المناسك: باب العمرة من التنعيم، وابن خزيمة 3028، والبيهقي 4/355 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .وانظر 3795 و 3834 و 3835و 3917و 3918و 3927و 3928 3929و 3942 .

(متن حدیث): خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، قَالَتْ: فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، قَالَ: فَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ ذَكَرْتُ الْمَحِيضَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَبْكِي، فَقُلْتُ: وَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَخْرُجِ الْعَامَ، وَذَكَرَتْ مَحِيضَتَهَا، قَالَتْ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْمُسْلِمُونَ فِي حَجِّهِمْ، قَالَتْ: فَاَطَعْتُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةَ الصَّدْرِ، اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ فَاَخْرَجَهَا اِلَى التَّنْعِيمِ، قَالَتْ: فَاَهْلَلْتُ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم ذوالحج کا چاند نظر آنے سے کچھ دن پہلے روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کا احرام باندھنا ہو وہ حج کا احرام باندھ لے جس نے عمرے کا احرام باندھنا ہو وہ عمرے کا احرام باندھ لے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا کچھ نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ جب ہم ''سرف'' کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ میں نے کہا: میری یہ آرزو تھی کہ میں اس سال نہ آئی ہوتی پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حیض کا تذکرہ کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور وہ تمام کام کرو جو مسلمان حج کے موقع پر کرتے ہیں۔
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی جب واپسی کی رات آئی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو لے کر تنعیم گئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ سَاقَهُ دُونَ مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم اس شخص کو دیا تھا جس کے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں تھا یہ اس کے لیے نہیں تھا جس کے ہمراہ قربانی کا جانور تھا

3793 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَدْلُ بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي خَيْرَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:
(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا، فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ قَالَ: اجْعَلُوهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ: فَحَلَلْنَا وَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً، فَلَمَّا كَانَ غَدَاةَ التَّرْوِيَةِ، صَرَخْنَا

بِالْحَجِّ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلٰى مِنًى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہم نے بیت اللہ کا طواف کرلیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے عمرے میں تبدیل کرلو البتہ جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور موجود ہے (وہ ایسا نہ کرے) راوی کہتے ہیں: تو ہم نے احرام کھول دیئے اور اسے عمرے میں تبدیل کردیا جب ترویہ کی صبح آئی' تو ہم نے پھر حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا ہم منیٰ کی طرف روانہ ہوگئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ اَمْرُ نَدَبٍ، وَاِرْشَادٍ دُوْنَ حَتْمٍ، وَاِيجَابٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جسے ہم نے ذکر کیا ہے یہ استحباب اور اشارہ کے طور پر ہے لازمی اور ایجاب کے طور پر نہیں ہے

3794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُهِلُّ بِالْحَجِّ، فَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مِّنْ ذِى الْحِجَّةِ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ، فَلَمَّا صَلَّى، قَالَ: مَنْ شَاءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کا احرام باندھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذوالحج کو مکہ (مکرمہ) پہنچے آپ نے وادی بطحا میں صبح کی نماز ادا کی جب آپ نے نماز ادا کرلی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسے عمرہ بنانا چاہے وہ ایسا کرے۔

3793- إسناده صحيح . محمد بن هشام بن أبي خيرة: ثقة، روى له أبو داؤد والنسائي ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة .وأخرجه أحمد 3/5 عن ابن أبي عدي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/71و75، ومسلم 1247 في الحج: باب التقصير في العمرة، والبيهقي 5/31و40 من طرق عن داوُد بن أبي هند، بِهِ .وأخرجه مسلم 1247 عن حجاج الشاعر عن معلى بن أسد، عن وهيب بن خَالِدٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وأبي سعيد .

3794-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي داوُد المباركي، فمن رجال مسلم، وأبو شهاب: هو عبد ربه بن نافع الحناط، وأبو العالية: هو البَرّاء البصري، اسمه زياد، وقيل كلثوم، وقيل: أذينة، وقيل ابن أذينة .وأخرجه مسلم 1240 200 في الحج: باب جواز العمرة في اشهر الحج، عن أبي داوُد المباركي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/370، وعلي بن الجعد 1217، والبخاري 1085 في تقيصر الصلاة: باب كم أقام النبي صلى الله عليه وسلم في حجته، ومسلم 1240 والنسائي 5/201-202 في مناسك الحج: باب الوقت الذي وافى فيه النبي صلى الله عليه وسلم مكة والبيهقي 5/4 من طرق عن شعبة به . وأخرجه مسلم 1240، والنسائي 5/201، والبيهقي 5/4 من طرق عن أيوب، بِهِ . وأخرجه البخاري 2505 في الشركة: باب الاشتراك في الهدي، من طرق ابن جريج، عن عطاء، عن طاووس، عن ابن عباس .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَخْبَارَ الثَّلَاثَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ فِي الْإِهْلَالِ بِالْحَجِّ خَالِصًا اُرِيدَ بِهٖ اَنَّ بَعْضَ الصَّحَابَةِ فَعَلَ ذٰلِكَ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ تین روایات جو ہم ذکر کر چکے ہیں وہ صرف حج کا تلبیہ

پڑھنے کے بارے میں ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا تھا' ایسا نہیں ہے کہ تمام صحابہ نے ایسا کیا تھا

3795 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، وَحَرَمِ الْحَجِّ حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، وَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَلَا ، قَالَتْ: فَالْاٰخِذُ بِهَا، وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ، قَالَتْ: فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ، وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ يَا هَنْتَاهُ؟ ، قُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ، فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: وَمَا شَاْنُكِ؟ ، قُلْتُ: لَا اُصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ، اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اَنْ تُدْرِكِيهَا ، قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى، فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى، فَاَفَضْتُ الْبَيْتَ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ، وَنَزَلْنَا مَعَهُ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا، ثُمَّ ائْتِيَا هَاهُنَا، فَاِنِّي اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ لِذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغْتُ، وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ، ثُمَّ جِئْتُهُ سَحَرًا، فَقَالَ: هَلْ فَرَغْتُمْ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَذَّنَ بِالرَّحِيلِ فِيْ اَصْحَابِهٖ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكِبَ، ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

3795- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو بكر الحنفي: هو عبد الكريم بن عبد المجيد بن عبيد الله البصري . وأخرجه البخاري 1560 في الحج باب قول الله تعالى: (الْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ) (البقرة: 197)، وابن خزيمة 3907 عن محمد بن بشار بندار، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1788 في العمرة: باب العمرة على قدر النصب، ومسلم 1211123 في الحج: باب بيان وجوه الحج، والنسائي في المناسك من "الكبرى" كما في "التحفة" 12/253 من طرق عن أفلح الحنفي، به . وانظر 3834 و 3835 .وقوله: "يا هنتاه" قال الحافظ في "الفتح" 3/421: بفتح الهاء والنون، وقد تسكن النون، كناية عن شيء لا يذكره باسمه، ولا تقول في النداء : يا هن، وقد تزاد الهاء في آخره للسكت، فتقول ياهنه، وأن تشبع الحركة في النون فتقول: يا هناه، وتزداد في جميع ذلك للمؤنث مثناة .والمحصب: موضع بمكة على طريق منى .وقولها: "حتى فرغت وفرغت" أي: فرغت من الاعتمار، وفرغت من الطواف .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم حج کے مہینے میں حج کے دنوں میں حج کے احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم نے ''سرف'' کے مقام پر پڑاؤ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور موجود نہ ہو اور وہ اسے عمرہ میں تبدیل کرنا چاہتا ہے وہ ایسا کر لے' لیکن جس کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے اس حکم پر عمل کیا اور کچھ نے اسے ترک کر دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ افراد کا تعلق تھا جو صاحب حیثیت تھے اور ان کے ساتھ قربانی کا جانور موجود تھا وہ عمرہ (میں تبدیل) نہیں کر سکتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اے خاتون تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: میں نے آپ کا وہ فرمان سنا ہے' جو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا ہے' لیکن میں اب عمرہ نہیں کر سکتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نماز ادا نہیں کر سکتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ تم آدم کی بیٹیوں میں سے ایک عورت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر بھی وہی چیز مقرر کی ہے' جو ان پر مقرر کی ہے تم حج کرتی رہو۔ تمہیں عمرے کا بھی موقع مل جائے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر ہم لوگ حج کے لئے روانہ ہوئے' ہم منیٰ آ گئے پھر میں پاک ہو گئی۔ پھر میں منیٰ سے روانہ ہوئی۔ میں نے طواف افاضہ کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ آخری روانگی کے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محصب میں پڑاؤ کیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بلوایا آپ نے فرمایا: اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ اور اسے عمرہ کروالاؤ پھر تم دونوں فارغ ہو کے فلاں مقام پر آ جانا میں تم دونوں کے آنے کا انتظار کروں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں اس کام کے لئے روانہ ہوئی۔ پھر میں اس سے فارغ ہوئی پھر میں طواف سے فارغ ہوئی۔ پھر سحری کے وقت وہاں آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ فارغ ہو گئے ہو میں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو روانگی کا حکم دیا۔ لوگوں نے روانگی کی تیاری کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے خانہ کعبہ کے پاس سے گزرے آپ نے اس کا طواف کیا۔ پھر آپ وہاں سے باہر نکلے اور سوار ہو گئے۔ پھر آپ مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے روانہ ہو گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مَنْ اَحَلَّ وَجَعَلَ عُمْرَةً اِهْلَالَهُ الْاَوَّلَ بِاِنْشَائِهِ الْحَجَّ ثَانِيًا مِّنْ مَكَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ حکم دیا تھا

جس نے احرام کھول دیا تھا اور اپنے پہلے تلبیہ کو عمرہ کے تلبیہ میں تبدیل کر دیا تھا اسے یہ حکم دیا تھا کہ وہ دوسری مرتبہ مکہ

47
47

سے حج کا احرام باندھے

3796 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ

(متن حدیث):اَنَّـهُ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَذْكُرُ حَجَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:فَاَمَرَنَا بَعْدَ مَا تَمَتَّعْنَا اَنْ نَحِلَّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَاِذَا اَرَدْتُّمْ اَنْ تَنْطَلِقُوا اِلٰى مِنًى فَاَهِلُّوْا ، قَالَ:فَاَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرماتے ہیں: ہم نے حج تمتع کی نیت کی تھی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم احرام کھول دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم منیٰ کی طرف جانے کا ارادہ کرو گے تو پھر احرام باندھ لینا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ہم نے بطحا سے احرام باندھا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحُجَّ بِصَبِيٍّ لَمْ يُدْرِكْ حَجَّةَ التَّطَوُّعِ دُونَ الْفَرِيضَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسے بچے کو ساتھ لے کر حج پر جائے، جس کا نفلی حج بھی نہیں ہوسکتا فرض حج (تو دور کی بات ہے)

3797 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ:اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ، فَقِيلَ لَهَا:هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَاَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا، فَقَالَتْ:اَلِهٰذَا حَجٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا اس خاتون کو بتایا گیا: یہ اللہ کے رسول ہیں، تو اس خاتون نے اپنے بچے جو اس کے ہمراہ تھا، کا بازو پکڑا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کا حج ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمہیں بھی (اس کا) اجر ملے گا۔

3796–إسناده صحيح على شرط مسلم ـ محمد بن بكر: هو البرساني ـ وأخرجه أحمد 3/387 عن محمد بن بكر: بهذا الإسناد ـ وأخرجه أحمد 3/218، ومسلم 1214 في الحج: بيان وجوه الإعلام الإحرام، والبيهقي 5/31 من طرق عن أبي ابن جريج، به ـ

3797– إسناده صحيح على شرط مسلم ـ رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن عقبة، فمن رجال مسلم ـ وهو في "الموطأ" 1/422 في الحج: باب جامع الحج ـ وأخرجه الشافعي 1/283، والطحاوي 2/256، والبيهقي 5/155، والبغوي 1853 من طريق ابن مالك، بهذا الإسناد، وانظر ما بعده ـ

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِى سُئِلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَمَّا وَصَفْنَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

3798 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي بَطْنِ الرَّوْحَاءِ اِذْ اَقْبَلَ وَفْدٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: مَنْ اَنْتُمْ؟، فَقَالَ: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ، ثُمَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا رَسُولُ اللّٰهِ، فَاَخْرَجَتْ صَبِيًّا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ؟، فَقَالَ: وَلَكِ اَجْرٌ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ''روحا'' کے نشیبی علاقے سے گزر رہے تھے سامنے سے کچھ لوگ آئے ان میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا: آپ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم مسلمان ہیں۔ پھر ایک خاتون نے دریافت کیا: آپ کون ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس خاتون نے اپنے بچے کو نکالا اور دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا اس کا حج ہو گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جی ہاں) اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِهْلَالِ الَّذِى يُهِلُّ الْمَرْءُ بِهٖ اِذَا عَزَمَ عَلَى الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ

تلبیہ کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی اس وقت تلبیہ پڑھے گا جب وہ حج یا عمرے کا پختہ ارادہ کرلے

3799 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ،

قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

3798- إسناده صحيح، رجاله ثقات غير سعيد الطالقاني، وهو ثقة روى له أصحاب السنن .وأخرجه الشافعي 1/282، والحميدي 504 والطيالسي 3707 وأحمد 1/219و343و344، ومسلم 1336 في الحج: باب صحة حج الصبي وأجر من حج به، وأبو داؤد 1736 في المناسك: باب في الصبي يحج، وابن الجارود 411، وابن خزيمة 3049 والطحاوي 2/256 والطبراني في "الكبير" 12176، والبيهقي 5/155 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/244و288 والطحاوي 2/256، والطبراني 12177، والبيهقي 5/155-156 من طرق عن إبراهيم بن عقبة، به .وأخرجه الطبراني 12182 و12183 والبيهقي 5/156من طريقين عن كريب، به .وأخرجه الطبراني 11016 من طريق عبد الكريم بن أبي المخارق، عن طاووس، عن ابن عباس .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے:

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بیشک حمد اور نعمت تیرے لئے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

''میں حاضر ہوں سعادت تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے۔ میں حاضر ہوں رغبت تیری طرف کی جاسکتی ہے اور امر بھی تیری طرف جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيدَ فِيْ تَلْبِيَتِهٖ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جو تلبیہ ذکر کیا ہے وہ اس میں (کچھ) الفاظ کا اضافہ کرلے

3800 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

3799–إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/331–332 في الحج: باب العمل في الإهلال . وأخرجه الشافعي 1/303، والبخاري 1549 في الحج: باب التلبية، ومسلم 1184 في الحج باب التلبية وصفتها ووقتها، وأبو داو 1812 في المناسك: باب كيف التلبية، والطحاوي 2/124و125، والبيهقي 5/44 . والبغوي 1865 من طريق مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/28و41و48و77، والدارمي 2/34، والترمذي 825 في الحج: باب ما جاء في التلبية، والنسائي 5/160 في مناسك الحج: باب كيف التلبية، وابن ماجة 2918 في المناسك: باب في التلبية، والدارقطني 2/225، وابن خزيمة 2261 و 2262، والطحاوي 2/124 من طرق عن نافع، بِهِ . وأخرجه أحمد 2/3و34و43و79و120، والبخاري 5915 في اللباس: باب التلبية، ومسلم 1184 والنسائي 5/159، والطحاوي 2/124، والبيهقي 5/44 من طرق عن ابن عمر، بِهِ .

3800–إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد العزيز بن أبي سلمة هو عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سلمة الماجشون، وعبد اللّٰه بن الفضل: هو ابن العباس بن ربيعة الهاشمي . واخرجه أحمد 1/476 عن وكيع، وابن خزيمة 2623 عن عبد الله بن سعيد الأشج، عن وكيع بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/341، والنسائي 5/161 في المناسك: باب كيفية التلبية وابن خزيمة 2624، والطحاوي 2/125، والبيهقي 5/45 من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به، وصححه الحاكم 1/449–450 ووافقه الذهبي . وعلقه الشافعي 1/304 5فقال: وذكر عبد العزيز بن عبد الله الماجشون، عن عبد الله، عن عبد الله الفضل، فذكره . إسناده صحيح . علي بن سعيد المسروقي: هو علي بن سعيد بن معدان بن مسروق الكندي أبو الحسن الكوفي، روى له الترمذي والنسائي، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/475 وثقه النسائي ومحمد بن عبد الله الحضرمي، وقال حاتم صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير داؤد بن أبي هند، فمن رجال مسلم . وابن أبي زائدة: هو يحي بن زكريا، وأبو العالية: هو رُفيع بن مهران . وأخرجه ابن خزيمة 2632 عن علي بن سعد المسروقي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/216، ومسلم 166 في الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم إلى السموات وفرض الصلوات، وابن ماجة 2891 في المناسك: باب الحج على الرحل، وابن خزيمة 2633 من طريقين عن داؤد بن أبي هند، بِهِ .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ تَلْبِیَتِہٖ: لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ میں یہ الفاظ پڑھتے تھے۔

"میں حاضر ہوں اے حقیقی معبود میں حاضر ہوں"۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمُلَبِّي عِنْدَ التَّلْبِيَةِ اِدْخَالُ الْاَصْبَعَيْنِ فِي الْاُذُنَيْنِ

تلبیہ پڑھنے والے کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ تلبیہ پڑھتے وقت اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں داخل کرلے

3801 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِیْلِ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدٍ الْمَسْرُوْقِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ ہِنْدَ، عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ، فَلَمَّا اَتَیْنَا عَلٰی وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ: اَیُّ وَادٍ ہٰذَا؟، قَالُوْا: وَادِی الْاَزْرَقِ، قَالَ: کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی، یَنْعَتُ مِنْ طُوْلِہٖ وَشَعَرِہٖ وَلَوْنِہٖ، وَاضِعًا اُصْبُعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ، لَہٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِالتَّلْبِیَۃِ مَارًّا بِہٰذَا الْوَادِیْ، ثُمَّ نَفَذْنَا الْوَادِیَ حَتّٰی اَتَیْنَا - قَالَ دَاوُدُ: اَظُنُّہٗ ثَنِیَّۃَ ہَرْشٰی، قَالَ: اَیُّ ثَنِیَّۃٍ ہٰذِہٖ؟ فَقُلْنَا: ثَنِیَّۃُ ہَرْشٰی، قَالَ: کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَۃٍ حَمْرَاءَ، خِطَامُ النَّاقَۃِ خُلْبَۃٌ، عَلَیْہِ جُبَّۃٌ لَہٗ مِنْ صُوْفٍ، یُہِلُّ نَہَارًا بِہٰذِہِ الثَّنِیَّۃِ مُلَبِّیًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم وادی ازرق میں آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قد ان کے بالوں اور رنگت کا تذکرہ کیا (اور یہ فرمایا) انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں دی ہوئی ہے اور تلبیہ کے الفاظ کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم اس وادی سے آگے بڑھ گئے اور ہم آئے داؤد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم "ہرشیٰ" نامی گھاٹی پر آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ ہم نے جواب دیا: یہ ہرشیٰ گھاٹی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں، جس کی لگام کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ اس گھاٹی سے گزرتے ہوئے بلند آواز میں تلبیہ پڑھ رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کے لیے

یہ بات مستحب ہے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھے

3802 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ،

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَانِىْ جِبْرِيلُ، فَاَمَرَنِىْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِىْ اَنْ يَّرْفَعُوا اَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ

خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے۔

''جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے یہ کہا کہ میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِى مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ نے) یہ حکم دیا تھا

3803 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ،

3802–إسناده صحيح . رجاله رجال الشيخين غير خلارد بن السائب، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة، وعبد الله بن أبى بكر: هو محمد بن عمر بن حزم، وعبد اللملك بن أبى بكر: هو ابن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام المخزومى، والسائب: هو ابن خلاد بن سويد الأنصارى رضى الله عنه .وأخرجه الدارمى 2/34 عن عثمان بن أبى شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" 5170 من طريق عثمان بن أبى شيبة، عن وكيع، عن سفيان، به .وأخرجه أحمد 4/55و56، والحميدى 853، والترمذى 829 فى الحج: باب ما جاء فى رفع الصوت بالتلبية، والنسائى 5/162فى مناسك الحج: باب بالتلبية، والدارقطنى 2/238، وابن خزيمة 2625 و2627 وابن الجارود 433، والطبرانى 6627و6628، والبيهقى 5/42من طرق عن سفيان به، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه الطبرانى 6629 من طريق ابن جريج، ومالك فى "الموطأ" 1/334فى الحج: باب رفع الصوت بالإهلال، ومن طريقه الشافعى 1/306،التلبية، والطبرانى 6626، والبيهقى 42_5/41و42، والبغوى 1867 كلاهما عن عبد الله بن أبى بكر، به . وانظر ما بعده .

3803–رجاله ثقات رجال الشيخين غير المطلب بن عبد الله وخلاد بن السائب، والأول صدوق، والثانى ثقة . وقد أعله الترمذى بإثر الحديث المتقدم فقال والصحيح هو عن خلاد بن السائب عن أبيه .وأخرجه أحمد 5/192، وابن ماجة 2923 فى المناسك: باب رفع الصوت بالتلبية، وابن خزيمة 2628، والحاكم 1/45، والطبرانى 5170 من طرق عن وكيع بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى 5168 و 5169 من طريقين عن سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ لَبِيدٍ، عن عبد الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ خلاد بن السائب، عن أبيه، عن زيد بن خالد الجهنى .

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ لَبِيدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانِىْ جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ، فَاِنَّهُ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ مِنْ اَبِيْهِ، وَمِنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، وَلَفْظَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، وَهُمَا طَرِيْقَانِ مَحْفُوظَانِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: اے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنے اصحاب کو یہ حکم دیجئے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں' کیونکہ یہ حج کا مخصوص طریقہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) خلاد بن سائب نے یہ روایت اپنے والد سے بھی سنی ہے اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ اس کے الفاظ ایک دوسرے سے مختلف ہیں تاہم اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِىْ يَقْطَعُ الْحَاجُّ تَلْبِيَتَهُ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں حج کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا ختم کر دے گا

3804 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

3804– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غيرَ مُسَدَّدٍ، فمن رجال البخارى، يحى: هو ابن سعيد الأنصارى، وعطاء: هو ابن رباح، وقد صرح به ابن جريج بالتحديث، فانتفت تدليسه. وأخرجه الطبرانى فى 0 الكبير 9 11292 عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 1281 267 فى الحج: باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع فى رمى جمرة العقبة يوم النحر، من طريق عيسى بن يونس، عن ابن جريج، به. وأخرجه الطبرانى 11289، و 11324 من طريقين عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 1/214، والنسائى 5/268 فى مناسك الحج: باب التلبية فى السير، وابن ماجة 3039 فى المناسك: باب متى يقطع الحاج التلبية، والطبرانى 10967 و10990 و11235و 11585 من طرق عن ابن عباس. ورواه بعضهم فجعله فى مسند الفضل بن عباس، فقد أخرجه الشافعى 1/358، وأحمد 1/210و213، والترمذى 1918 فى الحج باب ماجاء متى تقطع التلبية فى الحج، عن يحى بن سعيد عن ابن جريج بعطاء، عن عبد الله بن عباس، عن أخيه الفضل بن عباس. وأخرجه البخارى 1685 فى الحجد: باب التلبية والتكبير غداة النحر حين يرمى الجمرة، والبيهقى 5/137، والبغوى 1950 من طرق عن ابن جريج به. وأخرجه أحمد 1/210و211و213 من طريقين عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 1/213، والبخارى 1544 فى الحج: باب الركوب والارتداف فى الحج، 1670 باب النزول بين عرفة وجمع، و 1687 باب التلبية والتكبير غداة النحر حين يرمى الجمر ة، ومسلم 1281، والنسائى 5/275فى الحج: باب التكبير مع كل حصاة، 276باب قطع الحرم التلبية إذا رمى جمرة العقبة، وفى "الكبرى" كما فى "اللتحفة" 8/266، وابن ماجة 3040، وابن خزيمة 2885 و 2887 من طرق عن عبد الله بن عباس، عن عن الفضل بن عباس. وأخرجه على بن الجعد 3179 عن يزيد بن إبراهيم، عن عطاء بن ابى رباح، عن الفضل بن عباس، وهذا السند فيه انقطاع، فإن عطاء لم يدرك الفضل بن عباس.

قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ مِّنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف جاتے ہوئے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا تھا۔

3804/A - قَالَ عَطَاءٌ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّی حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے تھے۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں داخل ہونا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلدَّاخِلِ الْحَرَمَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ لِعِلَّةٍ تَحْدُثُ

حرم میں داخل ہونے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی علت کے پیش آنے کی وجہ سے احرام کے بغیر (اس میں داخل ہوسکتا ہے)

3805 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَأَبُو عَرُوبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر "خود" تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہوئے تھے

3806 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر "خود" تھا۔

3805–صحيح . وقد تقدم برقم 3719 و 3721 . محمد بن حرب: هو الخولاني المعروف بالأبرش .

3806–إسناده صحيح . حامد بن يحي البلخي: ثقة حافظ، روى له أبو داوُد، ومن فوقه ثقاتة من رجال الشيخين . وهو مكرر ما قبله .

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ دُخُولُ الْمَرْءِ مِنْهُ مَكَّةَ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں سے مکہ میں داخل ہونا آدمی کے لیے مستحب ہے

3807 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ اَعْلٰى مَكَّةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے بالائی علاقے کداء کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اَنْ يَّبْدَاَ بِهٖ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ مَكَّةَ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی کے لیے کیا مستحب ہے کہ وہ مکہ میں داخل ہونے کے بعد وہ اس سے آغاز کرے

3808 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ، فَاِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَهَلَّ اَمْ لَا؟، فَقَالَ عُرْوَةُ: قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ

محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: عروہ بن زبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں جو حج کا احرام باندھتا ہے اور وہ بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے وہ تلبیہ پڑھتا رہے گا یا نہیں؟ تو عروہ نے بتایا

3807– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير حرملة . عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاری . وأخرجه البخاری 1579 فی الحج: باب من أين يخرج من مكة، عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/40 والبخاری 1577و 1578 و 1580 و 1581، 4290 و 4291فی المغازی: باب دخول النبی صلى الله عليه وسلم من أعلى مكة، ومسلم 1258 فی الحج: باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا، وأبو داوٗد 1868 فی المناسك: باب دخول مكة، والبيهقی 5/71، والبغوی 1896 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ . وكداء : بفتح الكاف والمد، قال أبو عبيد: لا يصرف، وفی حديث ابن عمر: "دخل مكة من كداء من الثنية العليا التی بالبطحاء " قال الحافظ فی "الفتح" 3/511: وهذه الثنية هی التی ينزل منها إلى المَعْلٰى مقبرة أهل مكة، والتی يُقال لها: الحَجون . . . وكل عقبة فی جبل أو طريق عالٍ فيه تسمى ثنية .

3808–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، محمد بن عبد الرحمٰن: هو الأسود يتيم عروة . وأخرجه البخاری 1614 فی الحج: باب من طاف بالبيت إذا قدم مكة، وطاف بالبيت وسعى، وابن خزيمة 2699، والبيهقی 5/77، والبغوی 1898 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .

کہ نبی اکرم ﷺ نے حج کیا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے وضو کیا تھا اور بیت اللہ کا طواف کیا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ لِلْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ اِذَا اَرَادَهُ

حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کے لیے بیت اللہ کے طواف کے طریقے کا تذکرہ جب وہ اس کا ارادہ کرے

3809 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ، فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

قَالَ شُعْبَةُ: وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: سُنَّةٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ اس دروازے سے جس سے باہر آیا جاتا ہے صفا کی طرف تشریف لے گئے آپ نے صفا اور مروہ کا چکر لگایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سنت ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ لِلْمُحْرِمِ

محرم شخص کے لیے بیت عتیق کے طواف کے طریقے کا تذکرہ

3810 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3809– إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد: هو ابن جعفر الملقب بغُنْدَر . وأخرجه النسائي 5/237 في مناسك الحج: باب ذكر خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى الصفا من الباب الذي يخرج منه، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/85 عن محمد بن جعفر، والطبراني 13634 عن عبدان بن أحمد، عن عمرو بن العباس الرازي، عن محمد بن جعفر به . وأخرجه علي بن الجعد في "مسنده 9 1255و 12666، والبخاري 1627 في الحج: باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام، والطبراني 13634 والبيهقي 5/91 من طريق آدم وأبي النضر، عن شعبة به وأخرجه أحمد 2/15، والبخاري 395 في الصلاة: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125) و 1623 في الحج: باب ما يلزم من أحرم من بالحج ثم قدم مكة من الطواف والسعي، والنسائي 5/225 في مناسك الحج: باب طواف من أهل بعمرة، و 5/235 باب أين يصلي ركعتي الطواف، وفي الحج من "الكبرى" كما في "التحفة" 6/18، وابن الطبراني 13630 و 13631 و 13633 و 13635 و 13636، والبيهقي 5/97 من طرق عن عمرو بن دينار، به . وزاد فيه: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21) .

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ رَمَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے (والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے (طواف کرتے ہوئے) رمل کیا تھا''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رَمَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا تھا

3811 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ، وَاَنَّهُ سُنَّةٌ، فَقَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قَدْ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ، ثُمَّ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ عَلَى قُعَيْقِعَانَ، وَقَدْ تَحَدَّثُوا اَنَّ بِصَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُزَالًا وَجَهْدًا، فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْمُلُوا لِيُرِيَهُمْ اَنَّ بِهِمْ قُوَّةً

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا: اے ابن عباس آپ کی قوم کے افراد یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا تھا اور یہ سنت ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

3810– إسناده صحيح على شرط مسلم . إسحاق بن إبراهيم: هو راهويه، وعبد العزيز بن محمد: هو الدراوردی . وسيرد مطولاً من حديث جابر برقم 3943 و 3944 فانظر تخريجه هناك .

3811–إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير فطر وهو ابن خليفة وثقة غير واحد وروى له البخارى حديثا واحدا مقرونا بغيره . واحتج به أصحاب السنن . حبان: هو ابن موسى المرزوى، وعبد الله: هو ابن المبارك، وأبو الطفيل: هو عامر بن واثلة، وهو آخر الصحابة موتاً رضى الله عنه . وأخرجه الحميدى 511، وأحمد 1/229، والطحاوى 2/180، والطبرانى فى "الكبير" 16025 و 10626 من طرق عن فطر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدى 511، وأحمد 1/297–298و298، ومسلم 1464 238 فى الحج: باب استحباب الرمل فى الطواف والعمرة، وأبو داؤد 1885 فى الحج: باب فى الرمل، وابن ماجة 2953 فى المناسك: باب الرمل حول البيت، والطحاوى 2/179و181، والطبرانى 10627 و 10629 من طرق عن أبى الطفيل، به . وأخرجه أحمد 1/294–295و373، والبخارى 1602 فى الحج: باب كيف كان بدء الرمل، 4256 فى المغازى باب عمرة القضاء، ومسلم 1266، وأبو داؤد 1886، وابن خزيمة 2720، والبيهقى 5/82، والطحاوى 2/179 من طرق عن حماد بن يزيد، عن أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . وأخرجه أحمد 1/221، ومسلم 1266، 241، والنسائى 5/242فى مناسك الحج: باب السعى بين الصفا والمروة،، وأبو يعلى 2339، والبيهقى 5/82 من طرق عن سفيان، عن عمرو، عن عطاء، عن ابن عباس . وأخرجه أحمد 1/255 من طريق عكرمة، والترمذى 863 فى الحج: باب السعى بين الصفا والمروة، من طريق عمرو بن دينار، عن ابن عباس بنحوه . وانظر ما بعده 3814 و 3841 و3845 .

انہوں نے کچھ بات ٹھیک بیان کی ہے کچھ غلط بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے رمل کیا تھا' لیکن یہ سنت نہیں ہے پھر انہوں نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ) تشریف لائے' تو مشرکین قعیقان (کے مقام پر) بیٹھے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے بارے میں فراق اڑانے کے طور پر بات چیت کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ حکم دیا کہ وہ رمل کریں' تاکہ ان لوگوں کو اپنی قوت دکھادیں۔

3812 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ، فَقُلْتُ: الْاَطْرَافُ الثَّلَاثَةُ الَّتِي تُسْنَدُ بِالْكَعْبَةِ؟، قَالَ اَبُو الطُّفَيْلِ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ، بَلَغَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَقُولُ: تُبَايِعُونَ ضُعَفَاءَ، قَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَكَلْنَا مِنْ ظَهْرِنَا، فَاَكَلْنَا مِنْ شُحُومِهَا، وَحَسَوْنَا مِنَ الْمَرَقِ، فَاَصْبَحْنَا غَدًا حَتّٰى نَدْخُلَ عَلَى الْقَوْمِ، وَبِنَا جَمَامٌ، قَالَ: لَا وَلٰكِنِ ائْتُونِي بِفَضْلِ اَزْوَادِكُمْ، فَبَسَطُوا اَنْطَاعَهُمْ ثُمَّ جَمَعُوا عَلَيْهَا مِنْ اَطْعِمَاتِهِمْ كُلِّهَا، فَدَعَا لَهُمْ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، فَاَكَلُوا حَتّٰى تَضَلَّعُوا شِبَعًا، فَاَكْفَتُوا فِي جُرُبِهِمْ فُضُولَ مَا فَضَلَ مِنْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قُرَيْشٍ، وَاجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ نَحْوَ الْحِجْرِ، اضْطَبَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: لَا يَرَى الْقَوْمُ فِيكُمْ غَمِيزَةً، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ، وَتَغَيَّبَتْ قُرَيْشٌ، مَشٰى هُوَ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ، فَطَافَ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، فَلِذٰلِكَ تَقُولُ قُرَيْشٌ وَهُمْ يَمُرُّونَ بِهِمْ يَرْمُلُونَ: لَكَاَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَتْ سُنَّةً

❀❀ ابن خثیم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوطفیل سے دریافت کیا: میں نے کہا: وہ تین اطراف جن میں خانہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائی جاتی ہے' تو ابوطفیل نے بتایا: میں نے اس بارے میں حضرت ابن عباس سے دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: قریش کے ساتھ صلح کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ نے مرالظہر ان کے مقام پر پڑاؤ کیا' تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو یہ بات پتہ چلی کہ قریش یہ کہتے ہیں: تم لوگوں نے کمزور لوگوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اگر ہم اپنی قربانی کے جانوروں کا گوشت کھائیں اور ان کی چربی کو کھائیں اور اس کا شوربہ پی لیں (تو ہمارے جسموں میں طاقت آجائے گی)' تو ہم کل صبح مکہ میں داخل ہوں گے اور اس وقت ہم طاقت ور نظر آئیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اپنے زادِ سفر میں سے بچ جانیوالی چیزیں لے کر آؤ پھر لوگوں نے اپنے دستر خوان بچھائے اور اس پر اپنے کھانے کی تمام چیزیں جمع کر دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان چیزوں کے بارے میں برکت کی دعا کی' تو انہوں نے اسے کھایا' تو ان کے پیٹ بھر گئے۔ انہوں نے

3812- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح . ويحي بن سُليم وإن قال فيه أبو حاتم: لم يكن بالحافظ تابعه عليه إسماعيل بن زكريا عند أحمد 1/305 . واخرجه مختصراً أبو داؤد 1889 في المناسك: باب في الرمل، وابن خزيمة 2707، والبيهقي 5/79 من طريق يحي بن سُليم، بهٰذا الإسناد وانظر 3814 و 3811 .

باقی بچ جانے والی چیزیں اپنے تھیلوں میں ڈال لی جب نبی اکرم ﷺ قریش کے سامنے آئے تو قریش حجر اسود کے سامنے اکٹھے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اضطباع (کے طور پر کپڑے کو لپیٹا)' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ان لوگوں کو تمہارے اندر کمزوری نہیں نظر آنی چاہئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے رُکن یمانی کا استلام کیا۔ اس وقت قریش دوسری طرف ہو گئے (یعنی نظر نہیں آتے تھے) نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب عام رفتار سے چلتے تھے' یہاں تک کہ حجر اسود کا استلام کر لیتے (تو پھر دوڑنا شروع کر دیتے تھے)' تو نبی اکرم ﷺ نے تین طواف اس طرح کئے یہ حضرات دوڑتے ہوئے قریش کے پاس سے گزرتے' تو قریش یہ کہتے تھے: یہ ہرنوں کی طرح دوڑ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' تو یہ سنت ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کے برخلاف ہے

3813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا، وَمَشَى اَرْبَعًا، كَذٰلِكَ قَالَهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ اَصْحَابِهِ عَنْهُ، عَنْ جَابِرٍ، وَاخْتَصَرَ مَالِكٌ الْخَبَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ رَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشَى اَرْبَعًا. فَكَانَ الرَّمَلُ لِعِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ، وَهِيَ اَنْ يَّرَاهُمُ الْمُشْرِكُونَ جُلَدَاءَ، لَا ضَعْفَ بِهِمْ، فَارْتَفَعَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ، وَبَقِيَ الرَّمَلُ فَرْضًا عَلٰى اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''نبی اکرم ﷺ نے حجر سے لے کر حجر تک رمل کیا تھا''۔

3813- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في "الموطأ" 1/364 في الحج: باب الرمل في الطواف . وأخرجه الدارمي 2/42، ومسلم 2/42، ومسلم 1263 في الحج: باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة، والترمذي 857 في الحج: باب ما جاء في الرمل من الحجر إلى الحجر، والنسائي 5/230 في مناسك الحج: باب الرمل من الحجر إلى الحجر، وابن ماجة 2951 في المناسك: باب الرمل حول البيت، من طرق عن مالك، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حديث جابر حديث حسن صحيح . وسيأتي بطوله برقم 3943 و 3944 .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ بیت اللہ کا رمل کیا چار مرتبہ عام رفتار سے چلے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں یہ بات اسی طرح نقل کی ہے' جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جیسا کہ ان کے شاگردوں نے اسے نقل کیا ہے۔ جب کہ امام مالک نے اس روایت کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات نقل نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین چکروں میں بھاگ کر چلے تھے اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے تھے تو یہ رمل کسی متعین علت کی وجہ سے تھا اور وہ علت یہ تھی کہ مشرکین ان لوگوں کو دیکھ لیں کہ وہ تندرست لوگ ہیں ان میں کمزوری نہیں ہے جب یہ علت ختم ہوگئی تو علت کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے قیامت کے دن تک فرض کے طور پر باقی رہ گیا۔

3814 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ حِينَ اَرَادُوا دُخُولَ مَكَّةَ فِي عُمْرَتِهٖ بَعْدَ الْحُدَيْبِيَةِ: اِنَّ قَوْمَكُمْ غَدًا سَيَرَوْنَكُمْ، فَلْيَرَوْنَكُمْ جُلَدَاءَ، فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ، ثُمَّ رَمَلُوا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ مَشَوْا اِلَى الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ، ثُمَّ رَمَلُوا حَتّٰى بَلَغُوا الرُّكْنَ، فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَشَى الْاَرْبَعَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے بعد عمرہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مکہ میں داخل ہونے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: لوگ کل تمہیں دیکھیں' تو تمہیں مضبوط دیکھیں جب یہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے' تو انہوں نے حجر اسود کا استلام کیا پھر انہوں نے رمل کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے' یہاں تک کہ یہ لوگ رکن یمانی تک پہنچے' تو عام رفتار سے چلتے ہوئے حجر اسود تک آئے پھر بھاگنے لگے جب رکن یمانی تک پہنچے (تو پھر عام رفتار سے چلنے لگے) ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا (جبکہ باقی کے) چار طوافوں میں عام رفتار سے چلتے رہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے حطیم' بیت اللہ کا حصہ ہے

3815 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوَا الْكَعْبَةَ، اقْتَصَرُوا

3814- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وهو مكرر 3811 و 3812 . وأخرجه أحمد 1/314 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/314 و 305 و 306، وأبو داؤد 1890 في المناسك: باب في الرمل، وأبو يعلى 2574، والبيهقي 5/79 من طرق عن ابن خثيم، بِهٖ . وانظر 3845 .

عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفْظَةً، ظَاهِرُهَا التَّوَقُّفُ عَنْ صِحَّتِهَا مُرَادُهَا ابْتِدَاءُ اِخْبَارٍ عَنْ شَيْءٍ يَأْتِي بِتَيَقُّنٍ شَيْءٍ مَاضٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس بات کا جائزہ نہیں لیا کہ تمہاری قوم نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر لوٹا کیوں نہیں دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری قوم زمانہ کفر کے اتنا قریب نہ ہوتی (تو میں ایسا کر دیتا)

راوی بیان کرتے ہیں: اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے تو میرا خیال ہے اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کی طرف والے دو رکنوں کے استلام کو ترک کر دیا تھا' کیونکہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر مکمل تعمیر نہیں ہوا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول "اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے" ان الفاظ سے بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ اس روایت کے بارے میں توقف کرنا چاہتے ہیں' حالانکہ اس سے مراد ہے کہ وہ ایک چیز کے بارے میں اطلاع کا آغاز کر رہے ہیں جو اس سے پہلے یقینی طور پر آ چکی ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اقْتَصَرَ الْقَوْمُ فِي بِنَاءِ الْكَعْبَةِ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے لوگوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا

3815- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في الموطأ 1/363-364 في الحج: باب ما جاء في بناء الكعبة . وعبد الله بن محمد: هو أخو القاسم بن محمد، من ثقات التابعين، قُتل يوم الحرة سنة 63هـ . وأخرجه أحمد 6/176-177و247، والبخاري 1583 في الحج: باب فضل مكة، و 3368 في الأنبياء : باب رقم 10، و 4484 في التفسير باب قوله تعالى: (وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيْلُ) (البقرة: 127)، ومسلم 1333 399 في الحج: باب نقض الكعبة وبنائها، والنسائي 5/214-215 في مناسك الحج: باب بناء الكعبة، وأبو يعلى 4363 والطحاوي 2/185 من طرق عن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/113عن إبراهيم بن أبي العباس، عن أبي أويس وهو عبد الله بن عبد الله بن أويس الأصبحي عن الزهري، به .وأخرجه مسلم 1333 400 من طريق عن نافع، عن عبد الله بن محمد به .وأخرجه أحمد 6/253و262، ومسلم 1333 403 و 404، وابن خزيمة 2741 و 3023، والطحاوي 2/185 من طرق عن الحارث ابن عبد الله بن أبي ربيعة، عن عائشة . وانظر ما بعده .

3816 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ رُوْمَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى اُدْخِلَ فِيْهِ مَا اَخْرَجُوا مِنْهُ فِي الْحِجْرِ، فَاِنَّهُمْ عَجَزُوا عَنْ نَفَقَتِهِ، وَاَلْصَقْتُهُ بِالْاَرْضِ، وَوَضَعْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيمَ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا، قَالَ: فَكَانَ هٰذَا الَّذِي دَعَا ابْنَ الزُّبَيْرِ اِلٰى هَدْمِهِ وَبِنَائِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی، تو میں بیت اللہ کو منہدم کروا کے اس میں وہ حصہ داخل کر دیتا جو انہوں نے اس میں سے نکال دیا تھا جو حطیم ہے ان لوگوں کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا، تو انہوں نے اسے زمین کے ساتھ ملا دیا اور میں اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق تعمیر کرتا میں اس کے دو دروازے بناتا۔ ایک دروازہ مشرق کی سمت ہوتا اور ایک مغرب کی سمت ہوتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے منہدم کروا کے اس کی تعمیر نو کروائی تھی۔

3817 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ سَاَلَ الْاَسْوَدَ، وَكَانَ يَاْتِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَكَانَتْ تُفْضِي اِلَيْهِ،

3816–إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن يحى الذهلى، فمن رجال البخارى . وهب بن جرير: هو ابن حازم: وهو مكرر ما قبله .وأخرجه ابن خزيمة 3020، والإسماعيلى كما فى "الفتح" 3/445 من طريقين عن وهب عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/479–480 من طريق الحارث بن أبى أسامة، عن يزيد بن هارون، عن جرير، به وقال: وهذا إسناد صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبى .وأشار إلى هذه الرواية البيهقى فى "سننه" 5/90 بقوله: ورواه الخحارث ببن أبى أسامة، عن يزيد بن هارون، عن جرير، عن يزيد بن رومان، عن عبد الله بن الزبير .وأخرجه أحمد 6/239، والبخارى 1586 فى الحج: \باب فضل مكة وبنيانها، والنسائى 5/216 فى مناسك الحج: باب بناء الكعبة، وابن خزيمة 3021 والبيهقى 5/89 من طرق عن يزيد بن هارون، عن جرير بن حازم، عن يزيد بم رومان، عن عروة بن الزبير، عن عائشة .وأخرجه أحمد 6/57، والدارمى 2/53–54، ومسلم 1333 398 والنسائى 5/215، وابن خزيمة 3022 عن معمر، عن ابن خيثم، عن أبى الطفيل، كلاهما عن عروة ابن الزبير عن عائشة . وقال ابن خزيمة فى "صحيحه" 4/336–337 فرواية يزيد بن هارون دالة على أن يزيد بن رومان قد سمع الخبر منهما جميعاً .

3817–إسناده صحيح على شرط الشيخين: أبو إسحاق: هو السبيعى، وقد سمع منه شعبة قبل الإختلاط، والأسود: هو ابن يزيد النخعى .وأخرجه الطيالسى 1382 وأحمد 6/176، والترمذى 875 فى الحج باب ما جاء فى كسر الكعبة، والنسائى 5/215 فى مناسك الحج: باب بناء الكعبة، وفى العلم من "الكبرى" كما فى "التحفة" 11/383 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/102، وعلى بن الجعد 2619، والبخارى 126 فى العلم: باب ترك بعض الاختيار مخافة أن يقصر فيهم بعض الناس عنه فيقعوا فى أشد منه، من طريقين عن أبى إسحاق، به .وأخرجه الطيالسى 1393، والبخارى 1584 فى الحج: باب فضل مكة و7243 فى التمنى: باب مايجوز فى اللو، والدارمى 2/54، ومسلم 1333 405 و406، وابن ماجة 2955 فى المناسك باب: طواف بالحجر، وأبو يعلى 4627، والطحاوى 2/148، والبيهقى 5/89 من طريق الأشعث، عن الأسود، به، وانظر ما بعده .

قَالَ الْاَسْوَدُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ، فَهَدَمَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ

اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسود سے سوال کیا وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا جایا کرتے تھے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان پر خصوصی شفقت کرتی تھیں۔ اسود نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی' تو میں خانہ کعبہ کو منہدم کروا دیتا اور اس کے دو دروازے بنواتا"۔

راوی کہتے ہیں: اس لئے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے منہدم کروا کے اس کے دو دروازے بنوائے تھے۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّزِيدَ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ لَوْ هَدَمَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ اس کو منہدم کروا کر حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیں

3818 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حِينَ اَرَادَ اَنْ يَّهْدِمَ الْكَعْبَةَ وَيَبْنِيَهَا، حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ خَالَتِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، ثُمَّ زِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ اَذْرُعٍ مِّنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْ بِهَا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، وَاَلْزَقْتُهَا بِالْاَرْضِ

سعید بن میناء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہ اس وقت کی بات جب انہوں نے خانہ کعبہ کو منہدم کروا کے اس کی تعمیر نو کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو میری خالہ ہیں میری خالہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اگر تمہاری قوم زمانہ شرک کے اتنا قریب نہ ہوتی' تو میں خانہ کعبہ کو منہدم کروا کے اس میں حطیم کے چھ بالشت حصے کا اضافہ کرواتا کیونکہ قریش نے اس کی تعمیر کرتے ہوئے اس حصے کو چھوڑ دیا تھا اور میں اس کے دو دروازے بناتا ایک مشرقی دروازہ ایک مغربی دروازہ اور میں اس کے دروازوں کو زمین کے ساتھ رکھتا۔

3818- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 6/179 و180 و180، ومسلم 1333 401، وأبو يعلى 4628 والطحاوی 2/184، والبيهقي 5/89 من طرق عن سليم بن حيان، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُفْرِدِ اَنْ يَّطُوفَ لِحَجِّهِ طَوَافًا وَّاحِدًا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُحْدِثَ عِنْدَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلسَّعْيِ بَيْنَهُمَا

حج افراد کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے حج کے لیے ایک ہی مرتبہ صفا و مروہ کا طواف کر لے اور طواف زیارت کے وقت وہ دوبارہ ان کے درمیان سعی نہ کرے

3819 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي اِسْرَائِيْلَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمْ يَطُفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا طَوَافَهُ الْاَوَّلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک مرتبہ طواف کیا تھا جو پہلی مرتبہ کیا تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ طَوَافِ غَيْرِ الْمُسْلِمِ، اَوِ الْعُرْيَانِ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ غیر مسلم شخص اور برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کریں

3820 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

3819– إسناده صحيح . إسحاق ابن أبي إسرائيل: هو المروزي نزيل بغداد، روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأبو داوٗد، والنسائي، وهو ثقة . ومن فوقه من رجال الصحيح . بن هشام بن يوسف: هو الصغاني أبو عبد الرحمٰن القاضي . وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسهما . وهو في مسند أبي يعلى" برقم 2012 .وأخرجه أحمد 3/317، ومسلم 1215 في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، و 1279 بباب بيان أن السعي لا يكرر، وأبو داوٗد 1895 في المناسك: باب طواف القارن، والنسائي 5/244 في مناسك الحج: باب طواف القارن والمتمتع بين الصفا والمروة، وفي العلم من "الكبرى" كما في "التحفة" 2/316، والبيهقي 5/106، والطحاوي 2/204 من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجة 2973 في المناسك: باب طواف القارن، من طريق أشعث بن سوار الكندي، عن أبي الزبير، بِهِ .وأخرجه ابن ماجة 2972 والطحاوي 2/204، والدارقطني 2/258و 259 من طرق عن عطاء، عن جابر . وانظر 3913 و3914 .

3820– إسناده قوي . المحرر بن أبي هريرة: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في: الثقات"، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد والمغيرة: هو ابن مقسم الضبي .وأخرجه أحمد 2/229، والدارمي 1/332–333و 2/237، والنسائي 5/234 في مناسك الحج: بباب قول الله عزوجل: (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (الأعراف: 31)، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/318، والطبري في "جامع البيان" 16368 و 16370 من طرق عن شعبة، عن المغيرة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري 16370 والحاكم 2/331 من طريقين عن أبي إسحاق الشيباني، عن الشعبي، بِهِ . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ووافقه الذهبي .

جَرِيْرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبِ اُنَادِي بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَكَانَ عَلِيٌّ اِذَا صَحِلَ صَوْتُهُ، اَوِ اشْتَكٰى حَلْقُهُ، اَوْ عَيِيَ مِمَّا يُنَادِي نَادَيْتُ مَكَانَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِي: اَيَّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ؟، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، فَمَا حَجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّةٌ فَمُدَّتُهُ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ، فَاِذَا قُضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: لَا بَلْ شَهْرٌ يَضْحَكُوْنَ بِذٰلِكَ

محرر بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشرکین کے بارے میں اعلان کر رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آواز جب بیٹھ گئی اور ان کے حلق میں درد شروع ہو گیا اور وہ بلند آواز میں اعلان کرنے کے قابل نہ رہے' تو ان کی جگہ میں یہ اعلان کرنے لگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: آپ لوگوں نے کیا اعلان کیا تھا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم لوگ یہ کہہ رہے تھے اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا' تو اس سال کے بعد کسی مشرک نے حج نہیں کیا اور کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور جس شخص کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کسی مدت تک کا کوئی معاہدہ ہے' تو اس کے ختم ہونے کی مدت چار ماہ ہے جب چار ماہ گزر جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مشرکین سے لاتعلق ہوں گے۔

تو مشرکین اس بات کا مذاق اڑاتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے: جی نہیں' ایک مہینہ ہی کافی ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ

بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے حجر اسود کا بوسہ لینے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

3821 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ،

3821– إسناده صحيح على شرط مسلم . حرملة بن يحى من رجال مسلم . ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه مسلم 1270 فى الحج: باب استحباب تقبيل الحجر الأسود فى الطواف، عن حرملة بن يحى، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1270، وابن خزيمة 2711، وابن الجارود 452 من طرق عن ابن وهب، بِهِ .وأخرجه مسلم 1270 من طريق عمرو، عن الزهرى به . وأخرجه أحمد 1/34، والدارمى 2/52–53، ومسلم 1270 249 من طريقين عن نافع، عن ابن عمر، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 9033و 9034، وأحمد 1/21 و 34–35و 39 و 50–51 و 53–54، والحميدى 9، ومالك 1/367 فى الحج: باب تقبيل الركن الأسود فى الاستلام، والبخارى 1605 فى الحج: باب الرمل فى الحج، و 1610 باب تقبيل الحجر، ومسلم 1270 250، والنسائى 5/227 فى مناسك الحج: باب كيف يقبل، وابن ماجه 2943 فى المناسك: باب استلام الحجر، وأبو يعلى 189و 218، والبيهقى 5/74، والأزرقى فى "تاريخ مكة" 1/329–330 و 330 من طرق عن عمر بن الخطاب .وأخرجه عبد الرزاق 9035 من طريق مكحول، والأزرقى 1/330 من طريق عكرمة وطاووس، ثلاثتهم عن عمر مرسلا .

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور بولے: اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ جو چیز ہم نے ذکر کی ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے

3822 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ جَاءَ لِلْحَجَرِ، فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَمَا تَضُرُّ، وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اس کو بوسہ دیا اور بولے: میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو تم نہ کوئی نفع دے سکتے ہو اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتے ہو اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ، وَتَرْكَهُ مَعًا

بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ حجر اسود کا استلام کرے یا اسے ترک کر دے

3823 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ،

3822- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو الثوري، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي .وأخرجه البخاري 1597 في الحج: باب ما ذكر في الحجر الأسود، وأبو داؤد 1873 في المناسك: باب في تقبيل الحجر، والبيهقي 5/74، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/17 و 26 و 46، ومسلم 1270 251 في الحج: باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، والترمذي 860 في الحج: باب ما جاء في تقبيل الحجر، والنسائي 5/227 في مناسك الحج: باب كيف يقبل، والبيهقي 5/74، والبغوي 1905 من طرق عن الأعمش، به .

قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ صَنَعْتَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ؟، فَقُلْتُ: اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَبْتَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے کیا' کیا؟ میں نے عرض کی: میں نے اس کا استلام کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِمُسْتَلِمِ الْحَجَرِ فِي الطَّوَافِ، اَنْ يُقَبِّلَ يَدَهُ بَعْدَ اسْتِلَامِهِ اِيَّاهُ

طواف کے دوران حجر اسود کا استلام کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اس کا استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے

3824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ، وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهُ

نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا اور بولے: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد میں نے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔

3823- إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الجبار بن العلاء :: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه البزار 1113، وأبو نعيم في "الحلية" 7/140 من طريقين عن أبي نعيم عن الثوري، بهذا الإسناد . وأخرجه البزار 1113، والطبراني في "الصغير" 650 من طريقين عن هشام بن عروة، به . وذكره الهيثمي في "المجمع 3/241" وقال: رواه البزار والطبراني في "الصغير" متصلاً ورواه الطبراني في "الكبير" مرسلاً، ورجال المرسل رجال الصحيح .

3824- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي خالد الأحمر، واسمه سليمان بن حيان، روى له البخاري متابعة وقد وثقه غير واحد، وقال ابن معين: صدوق وليس بحجة .وأخرجه مسلم 1268 246 في الحج: باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف، عن ابن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/108، ومسلم 1268 246، وابن خزيمة 2715، وابن الجارود 453، والبيهقي 5/75 من طرق عن أبي خالد الأحمر، به .وأخرج الشافعي 1/343، وعبد الرزاق 8923، والدارقطني 2/290، والبيهقي 5/75، والأزرقي في "أخبار مكة 1/343"-344 من طرق عن ابن جريج، قال: قلت لعطاء : هل رأيت أحداً من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استلموا قبلوا أيديهم؟ فقال: نعم، رأيت ابن عمر، وأبا سعيد، وجابر بن عبد الله، وأبا هريرة، إذا استلموا قبلوا أيديهم . قلت: وابن عباس؟ قال: نعم، وحسبت كثيراً .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْإِشَارَةِ اِلَى الرُّكْنِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ اِذَا عَدِمَ الْقُدْرَةَ عَلَى الْاِسْتِلَامِ

بیت اللہ کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رکن کی طرف اشارہ کرے جب اس کے لیے اس کا استلام کرنا ممکن نہ ہو

3825 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَاِذَا اَتَيْنَا اِلَى الرُّكْنِ، اَشَارَ اِلَيْهِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا جب ہم حجر اسود کے مدمقابل آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْحَاجُّ بَيْنَ الرُّكْنِ، وَالْحَجَرِ فِيْ طَوَافِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی شخص اپنے طواف کے دوران رکن اور حجر اسود کے درمیان کیا پڑھے گا؟

3826 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ: رَبَّنَا آتِنَا فِي

3825– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن هلال، فمن رجال مسلم، وعبد الوارث: هو ابن سعيد بن ذكوان العنبرى، وعبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي. وأخرجه الترمذى865 فى الحج: باب ما جاء فى الطواف راكباً، عن بشر بن هلال الصواف، بهذا الإسناد, وقال: حديث حسن صحيح. وأخرجه النسائى 5/233 فى مناسك الحج: باب استلام الركن بمحجن، وابن خزيمة 2724 عن بشر بن هلال، عن عبد الوارث، بِهِ. وأخرجه البخارى 1612 فى الحج: باب من أشار إلى الركن إذا أتى عليه، وابن خزيمة 2724، والطبرانى فى "الكبير" 1195 من طرق عن عبد الوهاب الثقفى، بِهِ. وأخرجه البخارى 1613 فى الحج: باب التكبير عند كل ركن، و 1632 باب المريض يطوف راكباً، و 5293 فى الطلاق: باب الإشارة فى الطلاق والأمور، والبيهقى 5/84 و 99، والبغوى 1909 من طريقين عن خالد الحذاء، بِهِ.

3826– عبيد: هو مولى السائب بن أبى السائب المخزومى، ذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال ابن حجر: ذكره فى الصحابة ابن قانع، وابن منده، وأبو نعيم، وسموا أباه رحيباً، ونسبوه جهنياً، وباقى رجاله ثقات، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند عبد الرزاق وابن خزيمة والأزرقى. وأخرجه النسائى فى المناسك من "الكبرى" كما فى التحفة 4/347، وأحمد 3/411 عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعى فى "المسند1/347"، وفى "الأم" 2/172–173، وأحمد 3/411، وعبد الرزاق8963، وأبو داؤد 1892 فى المناسك: باب الدعاء فى الطواف، وابن خزيمة 2721، والحاكم 1/455، والبيهقى 5/84، والبغوى 1915، والأزرقى فى "تاريخ مكة 1/340" من طرق عن ابن جريج، بِهِ. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط مسلم، ووافقه الذهبى، كذا قالا مع أن عبيداً مولى السائب لم يخرج له مسلم.

الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، أَنْ يَقْتَصِرَ فِي الِاسْتِلَامِ عَلَى الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صرف دو یمانی رکنوں کا استلام کرنے پر اکتفاء کرے

3827 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ، إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے صرف دو یمانی رکنوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ طَوَافِ الْمَرْءِ عَلَى رَاحِلَتِهِ

آدمی کے اپنی سواری پر طواف کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3828 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3827– إسناده صحيح . يزيد بن موهب: ثقة روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/121 والبخاري 1609 في الحج: باب من لم يستلم إلا الركنين اليمانيين، ومسلم 1267 في الحج: باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف، وأبو داوُد 1874 في المناسك: باب استلام الأركان، والنسائي 5/232 في مناسك الحج: باب مسح الركنين اليمانيين، والطحاوي 2/183، والبيهقي 5/76، والبغوي 1902 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/89، ومسلم 1267 243، والنسائي 5/232 باب ترك استلام الركنين الآخرين، وابن ماجه 2946 في المناسك: باب استلام الحجر، والطحاوي 2/183، وابن خزيمة 2725 من طرق عن ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، به . وأخرجه عبد الرزاق 8937 عن معمر، عن الزهري، عن ابن عمر . ويغلب على ظني أنه سقط من السند "سالم"، فقد رواه الإمام احمد 2/89 من طرق عن عبد الرزاق موصولاً بذكر سالم فيه . وأخرجه أحمد 2/115، ومسلم 1267 244، والنسائي 5/231 باب استلام الركنين في كل طواف، وابن خزيمة 2723، والطحاوي 2/183 من طريقين عن نافع، عن ابن عمر، بنحوه .

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ، وَمَا وَجَدَ لَهَا مُنَاخًا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى أُخْرِجَتْ إِلٰى بَطْنِ الْوَادِيْ، فَأُنِيخَتْ، ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا بَعْدَ، اَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلٰى رَبِّهِ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلٰى رَبِّهِ، ثُمَّ تَلَا: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا) (الحجرات: 13) حَتّٰى قَرَاَ الْاٰيَةَ، ثُمَّ قَالَ: اَقُوْلُ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصواء پر طواف کیا تھا۔ آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا۔ آپ کو اونٹنی کو بٹھانے کے لئے مسجد میں کوئی جگہ نہیں ملی' یہاں تک کہ اسے وادی کے نشیبی حصے کی طرف لے جا کر بٹھایا گیا پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی۔

''امابعد! اے لوگو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی خرابیوں کو ختم کر دیا ہے۔ اے لوگو! لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو اپنے پروردگار کے نزدیک نیک اور معزز ہوں اور وہ جو اپنے پروردگار کے نزدیک گناہگار بدبخت اور بے حیثیت ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں مذکر اور مونث سے پیدا کیا ہے ہم نے تمہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کیا ہے' تا کہ تم ایک دوسرے کی شناخت حاصل کرو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مکمل تلاوت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

3828- إسناده صحيح . مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ: ثقة روى له النسائي وابن ماجه . ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . عبد الله بن رجاء : هو المكي .وأخرجه ابن خزيمة 2781 مختصراً عن محمد بن عبد الله بن يزيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي 3270 في التفسير: باب ومن سورة الحجرات، عن علي بن حجر، عن عبد الله بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، بِهٖ . وقال: هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إلا من هذا الوجه، وعبد الله بن جعفر: ضعيف وأخرجه ابن أبي حاتم كما في "تفسير ابن كثير 3/243"، والبغوي في "تفسيره 4/217-218 من طريقين عن موسى بن عبيدة، عن عبد اللـه بن دينار، بِهٖ .وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد 3/343" مختصراً وقال: رواه ابو يعلى، وفيه موسى بن عبيدة، وهو ضعيف .وأخرجه أحمد 2/361 و 523-524، وأبو داوٗد 5116 في الأدب: باب في التفاخر بالأحساب، من طرق عن هشام بن سعد، عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى، عن أبي هريرة . وهذا سند حسن .والعبّية بضم العين وكسرها-: الكبر والفخر . إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه1272" في الحج: باب جواز الطواف على بعير وغيره واستلام الحجر بمحجن ونحوه للراكب، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1607 في الحج: باب استلام الركن بمحجن، مسلم 1272، وأبو داوٗد 1877 في المناسك: باب الطواف الواجب، والنسائي 5/233 في مناسك الحج: باب استلام الركن بمحجن، وابن ماجه 2948في المناسك: باب من استلم الركنك بمحجنه، وابن الجارود 463، والبيهقي 5/99 من طرق عن ابن وهب، بِهٖ .وأخرجه الشافعي 1/345-346 ومن طريق البغوي 1907 عن سعيد بن سالم القداح، عنٰ ابن أبي ذئب، عن الزهري، بِهٖ .وأخرجه عبد الرزاق 9835، وأحمد 1/214 و 237 و 248 و 304، وأبو داوٗد 1881، والطبراني في "الكبير" 12070 و 12080

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّطُوفَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، اِذَا اَمِنَ تَاَذِّى النَّاسِ بِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ بیت عتیق کے گرد اپنی سواری پر سوار ہو کر طواف کرے جب وہ لوگوں کی طرف سے اذیت حاصل ہونے سے محفوظ ہو

3829 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا تھا آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ الشَّاكِيَةِ، اَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَهِيَ رَاكِبَةٌ

بیمار عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے

3830 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّقَّامِ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي شَاكِيَةٌ فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ، وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ

3830– إسناده صحيح على شرط الشيخين . معن بن عيسى: هو ابن يحيى المدني القزاز الأشجعي أحد رواة "الموطأ" عن مالك، كان من كبار أصحابه ومحققيهم، ملازماً له، وكان يلقب بعكاز مالك، لأن مالكاً بعد ما كبر وأسن كان يستند عليه حين خروجه إلى المسجد كثيراً . توفي سنة 198هـ، وهو في "الموطأ" 1/370–371 في الحج: باب جامع الطواف .وأخرجه عبد الرزاق 9021، وأحمد 6/290 و 319، والبخاري 464 في الصلاة: باب إدخال البعير في المسجد للعلة، و 1619 في الحج: باب طواف النساء مع الرجال، و 1626 باب من صلى ركعتي الطواف خارجاً من المسجد، و 1633 باب المريض يطوف راكباً، و 4853 في التفسير: تفسير سورة الطور، باب رقم1، ومسلم 1276 في الحج: باب جواز الطواف على بعير ونحوه، وأبو داوُد 1882 في المناسك: باب الطواف الواجب، والنسائي 5/223 في مناسك الحج: باب طواف المريض، و 5/223–224 باب طواف الرجال مع النساء، وابن ماجه 2961 في المناسك: باب المريض يطوف راكباً، وابن خزيمة 2776، والطبراني في "الكبير 23/804"، والبيهقي 5/78 و 101 والبغوي 1911 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 23/805 من طريق مخرمة بن بكير، عن أبيه، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، بِهِ .وأخرجه الطبراني 23/571 و 981 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، بِهِ .

سیدہ زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیمار ہونے کی شکایت کی آپ نے فرمایا: تم لوگوں سے پرے ہو کر طواف کر لو۔

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْدِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ بِخِزَامَةٍ يَجْعَلُهَا فِيْ اَنْفِهِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَفَعَ اَقْدَارَ الْمُسْلِمِينَ، عَنْ اَنْ يُشَبَّهُوا بِذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کسی مسلمان شخص کی ناک میں دھاگا باندھ کر اس کو ساتھ لے کر چلا

جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی شان بلند کی ہے اس بات سے کہ انہیں جانوروں کی طرح ہانکا جائے

3831 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ، وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُودُ اِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِيْ اَنْفِهِ، فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جسے ایک دوسرا شخص ساتھ لے کر چل رہا تھا اور اس نے اس کی ناک میں نکیل ڈالی ہوئی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے کاٹ دیا اور پھر آپ نے اسے یہ ہدایت کی: وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ پکڑ کر ساتھ لے کر چلے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

3831– إسناده صحيح على شرط الشيخين . حجاج: هو ابن محمد المصيصي، وسليمان الأحول: هو ابن أبي مسلم، وقد صرح ابن جريج بالتحديث اعند المصنف في الحديث التالي فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أبو داؤد 3302في الأيمان والنذور: باب ما جاء في النذر في المعصية، عن يحيى بن معين، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 15861 و 15862، وأحمد 1/364، والبخاري 1620 في الحج: باب الكلام في الطواف، و 1621 باب إذا رأى سيراً أو شيئاً يكره في الطواف قطعه، و 6702 و 6703في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يملك وفي معصية، والنسائي 5/222 في مناسك الحج: باب الكلام في الطواف، و7/18 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يراد به وجه الله، والحاكم 1/460، والبيهقي 5/88 من طرق عن ابن جريج، به . وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وأخرجه الطبراني في "الكبير 10954"من طريق ليث، عن طاووس، به . وانظر ما بعدهوالخزامة: هي حلقة من شعر أو وبر تجعل في الحاجز الذي بين منخري البعير، يشد فيها الزمام ليسهل انقياده إذا كان صعباً .

کہ ابن جریج نے یہ روایت سلیمان احول سے نہیں سنی ہے

3832 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَنَا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ بِاِنْسَانٍ اٰخَرَ بِسَيْرٍ، اَوْ بِخَيْطٍ، اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: قُدْهُ بِيَدِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزر ہوا جس نے رسی سے ہاتھ بندھوا کے دوسرے شخص کے ہاتھ میں (رسی کا دوسرا سرا) دیا ہوا تھا یا اس کے علاوہ شاید کوئی اور چیز تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا: تم (اس کا) ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے کر چلو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ الْعَلِيلِ اَنْ يُطَافَ بِهِ، وَهُوَ رَاكِبٌ

بیمار حاجی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اسے ایسی حالت میں طواف کروایا جائے کہ وہ سوار ہو

3833 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي اَشْتَكِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ، وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ، قَالَتْ: فَطُفْتُ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَهُوَ يَقْرَاُ بِـ الطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ میں بیمار ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں سے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو۔

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے طواف کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے آپ سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اِذَا حَاضَتْ اَنْ تَعْمَلَ عَمَلَ الْحَجِّ خَلَا الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب اسے حیض آجائے تو وہ حج کے

3832- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد المصيصي، فروى له النسائي، وهو ثقة . وهو مكرر ما قبله . وأخرجه النسائي 5/221–222 في مناسك الحج: باب الكلام في الطواف، و7/18 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يراد به وجه الله، عن يوسف بن سعيد، بهذا الإسناد .

3833- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو مكرر ما قبله .

تمام عمل کرے گی صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی

3834 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَنْوِي اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: مَا لَكِ، اَنَفِسْتِ؟ ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ ، وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہماری نیت صرف حج کرنے کی تھی' جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے' تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ تم وہ تمام چیزیں ادا کرو جو حاجی کرتے ہیں' البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔

3835 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): قَدِمْتُ مَكَّةَ، وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں مکہ آئی مجھے حیض آ چکا تھا۔ میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا اور صفا و مروہ کی سعی نہیں کی میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتے ہیں' البتہ تم پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔

3834- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 3792و 3795 .وأخرجه الشافعي 389-390، والحميدي 206، والبخاري 294 في الحيض: باب الأمر بالنفساء إذا نفسن، و 5548 في الأضاحي: باب الأضحية للمسافر والنساء، و 5559 باب من ذبح أضحية غيره، ومسلم 1211 119، وابن ماجه 2963 في المناسك: باب الحائض تقضي المناسك والطواف، وابن خزيمة 2936، والبيهقي 1/308و5/3 و 86، والبغوي 1913 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1211 120و 121 في الحج: باب وجوه الإحرام، .وابو داوٗد 1782 في المناسك: باب إفراد الحج، والبيهقي 5/3 من طريقين عن عبد الرحمٰن بن القاسم، بِهِ .وأخرجه البخاري 1516 و 1518 في الحج: باب الحج على الرجل، و 1787 .

3835- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو مكرر ما قبله وهو في "الموطأ 1/411" في الحج: باب دخول الحائض مكة .وأخرجه الشافعي 1/369، والبخاري 1650في الحج: باب تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف، والبيهقي 5/86، والبغوي 1914 من طريق مالك، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ الْكَلَامِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، وَاِنْ كَانَ الطَّوَافُ صَلَاةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے کلام کرنا مباح ہے اگرچہ طواف نماز کی مانند ہے

3836 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ، اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَحَلَّ فِيهِ الْمَنْطِقَ، فَمَنْ نَطَقَ، فَلَا يَنْطِقُ اِلَّا بِخَيْرٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیت اللہ کا طواف کرنا بھی نماز (ادا کرنے کی مانند ہے)' البتہ اللہ تعالیٰ نے اس دوران بات چیت کرنے کو جائز قرار دیا ہے' تو جو شخص (طواف کے دوران) کوئی بات کرے' تو اسے صرف بھلائی کی بات کرنی چاہیے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اِذَا عَطِشَ اَنْ يَّشْرَبَ فِىْ طَوَافِهِ

بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب اسے طواف کے دوران پیاس محسوس ہو تو وہ پانی پی سکتا ہے

3837 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ بِبَلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ *، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

3836– حديث صحيح، فضيل بن عياض وإن سمع من عطاء بن السائب بعد الاختلاط– تابعه سفيان الثورى عند الحاكم والبيهقى، وهو ممن حدث عنه قبل الاختلاط .وأخرجه الدارمى 2/44، وابن الجارود 461، وابن عدى فى "الكامل 5/2001"، والحاكم 2/267، والبيهقى 5/85 و 87، وابو نعيم فى "الحيلة 7/128"من طرق عن الفضيل بن عياض، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/459، والبيهقى 5/87 من طريق سفيان، والترمذى 960 فى الحج: باب ما جاء فى الكلام فى الطواف، وابن خزيمة 2739، والبيهقى 5/87من طريق جرير، والدارمى 2/44، والطبرانى فى "الكبير" 10955، والبيهقى 5/87 من طريق موسى بن أعين، ثلاثتهم عن عطاء بن السائب، بِهِ .وأخرجه الحاكم 2/266–267 من طريق يزيد بن هارون، عن القاسم بن أبى أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، و 2/267 من طريق الحميدى، عن الفضيل بن عياض، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرج أحمد 3/414 و 4/64 و 5/377، والنسائى 5/222 فى الحج: باب إباحة الكلام فى الطواف، من طرق عن ابن جريج، عن الحسن بن مسلم، عن طاووس، عن رجل أدرك النبى صلى الله عليه وسلم، قال: "إنما الطواف صلاة، فإذا طفتم فأقلوا الكلام" .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مَاءً فِي الطَّوَافِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے دوران آب زمزم پیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شُرْبُهُ الَّذِي وَصَفْنَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس پینے کا ہم نے ذکر کیا ہے آپ نے اس موقع پر آب زم زم پیا تھا

3838 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَهُ، وَهُوَ قَائِمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا' تو آپ نے اسے پی لیا آپ نے کھڑے ہو کر اسے پیا تھا۔

3837– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عباس بن محمد بن حاتم، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة حافظ، أبو غسان: هومالك بن إسماعيل، وعاصم: هو ابن سليمان الأحول .وأخرجه ابن خزيمة 2750 عن عباس بن محمد، بهذا الإسناد .وقال في عنوانه: باب الرخصة في الشرب في الطواف أن ثبت الخبر، فإنة في القلب من هذا الإسناد، وأنا خائف أن يكون عبد السلام أو من دونه وهم في هذه اللفظة، أعني قوله: "في الطواف " .وأخرجه الحاكم 1/460، وعنه البيهقي 5/86 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن عباس بن محمد، بهذا الإسناد .

3838– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الترمذي في "الشمائل209" والنسائي 5/237 في مناسك الحج باب الشرب من ماء زمزم قائماً، عن علي بن حجر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/287 عن علي بن سحاق، عن ابن المبارك به. وأخرجه أحمد 1/369–370 و 372، والبخاري 1637 في الحج: باب ما جاء في زمزم، و 5617 في الأشربة باب الشرب قائماً، 5/147 و 7/482، وابو يعلى 2406، والطحاوي 4/273، والطبراني في "الكبير 12575" و 12576 و 12577، والبغوي 3046 من طرق عن عاصم الأحول، به وانظر الحديث رقم 5295 و 5296

بَابُ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب صفاومروہ کے درمیان سعی کرنا

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى الْحَاجِّ، وَالْمُعْتَمِرِ فَرْضٌ لَا يَسَعُ تَرْكُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صفاومروہ کے درمیان سعی کرنا حج کرنے والے شخص اور عمرہ کرنے والے شخص کے لیے فرض ہے اس کو ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے

3839 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ: اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158) فَمَا اَرَى عَلٰى اَحَدٍ شَيْئًا، اَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ، كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْاَنْصَارِ، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ اَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ) (البقرة: 158)

3839– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "الموطأ" 1/373 فى الحج: باب جامع السعى .وأخرجه البخارى 1790 فى العمرة: باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج، و 4495 فى التفسير: باب قوله: (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ . . .) (البقرة: 158)، وابو داؤد 1901 فى المناسك: باب أمر الصفا والمروة، والنسائى فى التفسير من "الكبرى" كما فى التحفة 12/193، وابن أبى داؤد فى "المصاحف" ص 111، والبيهقى 5/96، والبغوى فى "شرح السنة 1920"، وفى "التفسير 1/133"، والواحدى فى "أسباب النزول "ص 27–28 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1277 فى الحج: باب بيان أن السعى بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به، وابن ماجه 2986 فى المناسك: باب السعى بين الصفا والمروة، وابن خزيمة 2769، وابن ابى داؤد ص 111، والبيهقى 5/96، والواحدى ص 28 من طرق عن هشام بن عروة، بِهٖ . وانظر ما بعده .

4

ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں ان دنوں کم سن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرتا ہے یا عمرہ کرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''

میں یہ سمجھتا ہوں اگر کوئی شخص ان دونوں کا طواف نہیں کرتا' تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے' اگر اس طرح ہوتا جس طرح تم بیان کر رہے ہو' تو آیت یہ ہونی چاہئے تھی۔

''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے' جو ان کا طواف نہ کرے''

(پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی) یہ آیت کچھ انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو مناۃ (نامی بت) کا احرام باندھتے تھے وہ لوگ صفا اور مروہ کی سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے۔ جب اسلام آیا' تو لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ ان کا طواف کر لیتا ہے اور جو شخص نفلی طور پر نیکی کرتا ہے' تو بے شک اللہ تعالیٰ شکر قبول کرنے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ السَّعْىَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرِيضَةٌ لَا يَجُوزُ تَرْكُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا فرض ہے جسے ترک کرنا جائز نہیں ہے

3840 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهَا: اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: 158) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَلَّا يَطُوْفَ بَيْنَ

3840- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان بن سعيد: ثقة، وروى له النسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه النسائي 5/238 في مناسك الحج باب ذكر الصفا والمروةن وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 12/46 عن عمرو بن عثمان بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1643 في الحج باب وجوب الصفا والمروة، عن أبي اليمان بن ابي حمزة، بِه . وأخرجه أحمد 6/144 و 227، والحميدي 219، ومسلم 1277 في الحج باب بيان ان السعي بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به، والترمذي 1965 في التفسير باب ومن سورة البقرة، والنسائي 5/237-238، والطبري في جامع البيان 2350و 2351، وابن خزيمة 2766 و 2767، وابن ابي داؤد في المصاحف ص 111 و 112، والبيهقي 5/96-97و 97، من طرق عن الزهري، بِه .

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ عَلٰى مَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ، كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّهَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ، عِنْدَ الْمُشَلَّلِ، وَكَانَ مَنْ أَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطَّوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بِهِمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بِالَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ، وَإِنِّي مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ، كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فِي الْقُرْآنِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّوَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ، أَوِ اعْتَمَرَ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَاسْمَعْ، هٰذِهِ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطَّوَّفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرْهُمَا حِينَ ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

❀❀ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں:۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرتا ہے یا عمرہ کرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''۔

میں یہ سمجھتا ہوں اگر کوئی شخص ان دونوں کا طواف نہیں کرتا' تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے' اگر اس طرح ہوتا جس طرح تم بیان کر رہے ہو' تو آیت یوں ہونی چاہئے تھی۔

''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے جو ان کا طواف نہ کرے''

(پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی) یہ آیت کچھ انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو مناۃ (نامی بت) کا احرام باندھتے تھے وہ لوگ صفا اور مروہ کی سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے جب اسلام آیا' تو لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ ان کا طواف کر لیتا ہے اور جو شخص نفلی طور پر نیکی کرتا ہے' تو بے شک اللہ تعالیٰ شکر قبول کرنے والا اور علم

رکھنے والا ہے''۔

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں'' یہ آیت آخر تک ہے۔

میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم! ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جو صفا اور مروہ کا طواف نہیں کرتا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! تم نے بہت غلط بات کی ہے اس آیت سے' اگر وہ مراد ہوتی جو تم بیان کر رہے ہو' تو آیت یوں ہونی چاہئے تھی' تو ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف نہیں کرتا در حقیقت یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو اسلام قبول کرنے سے پہلے مناۃ طاغیہ کے نام کا احرام باندھتے تھے یہ لوگ مشلل کے قریب اس کی عبادت کیا کرتے تھے جو شخص اس کے نام کا احرام باندھتا تھا وہ اس بات کو گناہ سمجھتا تھا کہ صفا اور مروہ کا طواف کرے جب لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ صفا اور مروہ کا طواف کرنے کو گناہ سمجھتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان کا طواف کر لیتا ہے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے طواف کو سنت قرار دیا' تو اب کسی شخص کے لئے اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ ان دونوں کے طواف کو ترک کرے۔

زہری کہتے ہیں: میں اس روایت کو لے کر ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے پاس گیا وہ روایت جو عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مجھے بیان کی تھی ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا: یہ واقعی علم ہے میں نے یہ بات پہلے نہیں سنی ہوئی تھی میں نے پہلے کچھ اہل علم کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا تھا پہلے سب لوگ صفا اور مروہ کا طواف کیا کرتے تھے' ماسوائے ان لوگوں کے جن کا ذکر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا ہے' جو مناۃ کے نام کا قربانی کا جانور لے کر جاتے تھے' جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا اور مروہ کے طواف کا ذکر نہیں کیا (تو اس بارے میں لوگوں کو الجھن ہوئی)' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا: تو میں نے یہ سنا کہ یہ آیت دونوں فریقوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی ان لوگوں کے بارے میں جو زمانہ جاہلیت میں صفا اور مروہ کا طواف کیا کرتے تھے' تو انہوں نے اسلام میں ان دونوں کے طواف کو گناہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم دیا ہے اور صفا و مروہ کا اس میں ذکر نہیں کیا یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے صرف بیت اللہ کا طواف کرنے کا ذکر کیا تھا۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ قَدْ تُوهِمُ عَالَمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا فرض نہیں ہے

3841 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ، وَاَنَّهُ سُنَّةٌ، فَقَالَ: كَذَبُوْا وَصَدَقُوا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى قُعَيْقِعَانَ، فَتَحَدَّثُوا اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْحَابَهُ هَزْلٰى، فَرَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ فَرَمَلُوا، وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ

❁❁ عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی قوم کے لوگ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا ہے اور یہ چیز سنت ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے کچھ بات ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ غلط بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تھے' تو مشرکین اس وقت قیقعان میں موجود تھے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے بارے میں مذاق اڑانے کے طور پر بات چیت کر رہے تھے (کہ یہ کمزور لوگ ہیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا اور آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ بھی رمل کریں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) یہ چیز سنت نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِذَا رَقَاهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ حج یا عمرہ کرنے والے افراد جب صفا ومروہ پر چڑھیں گے تو کیا پڑھیں گے

3842 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ

3841- إسناده صحيحن رجاله رجال الصحيح غير فطر بن خليفة، لوى له البخارى مقروناً وأصحاب السنن، وهو صدوق، عبد الله بن داؤد: هو ابن عامر الهمْدانى الخريبى، وانظر الحديث رقم 3811 .

3842- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى الموطأ 1/732 فى الحج: باب البدء بالصفا فى السعى . وأخرجه النسائى مختصراً 5/240 فى المناسك باب التكبير على الصفا، والبغوى فى شرح السنة 1919، وفى التفسير 1/133 من طريق مالك بهذا الإسناد، وسيأتى مطولاً برقم 3943 و 3944 .

إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَدْعُو، وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پر ٹھہرے تو آپ نے تین مرتبہ تکبیر پڑھی اور یہ پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا تین مرتبہ کہا پھر آپ نے دعا مانگی پھر آپ نے مروہ پر بھی اسی کی مانند کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ، أَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى أَعْدَاءِ اللّٰهِ، عِنْدَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے کیا چیز مستحب قرار دی گئی ہے کہ وہ صفا و مروہ کے قریب اللہ کے دشمنوں کے خلاف دعا کرے

3843 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى، قَالَ:

(متن حدیث): اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَنَحْنُ نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، أَنْ يَّرْمِيَهُ أَحَدٌ أَوْ يُصِيبُهُ بِشَيْءٍ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ، مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ

حضرت ابن ابوعوفی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا صفا اور مروہ کا طواف کیا۔ ہم آپ کو اہل مکہ سے بچا رہے تھے کہ کوئی شخص آپ کو تیر نہ مار دے یا کوئی اور چیز نہ مار دے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (دشمنوں کے) لشکروں کے خلاف یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! انہیں پسپا کر دے انہیں لڑکھڑا دے۔ اے کتاب کو نازل کرنے والے اے جلدی حساب لینے والے (دشمنوں کے لشکروں) کو پسپا کر دے اے اللہ! انہیں پسپا کر دے''۔

3843- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة 4/279 .، وابن خزيمة 2990 من طريقين عن يحيي القطان بهذا الإسناد، وقد تحرف في المطبوع من ابن خزيمة "إسماعيل بن أبي خالد" إلى إسماعيل بن علية . وأخرجه أحمد 4/355 عن يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن ابي خالد، به . وأرخج الشطر الأول منه: أحمد 4/353، والبخاري 1600 في الحج باب من لم يدخل مكة، و 1791 في العمرة، باب متى يحل المعتمر، و 4188 في المغازي باب غزوة الحديبية، و 4255 باب عمرة القضاء، وأبو داؤد 1902 في الحج باب أمر الصفا والمروة، والنسائي في الكبرى، وابن ماجه 2990 في المناسك باب العمرة، والبيهقي 5/102 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ روایت اسماعیل بن ابوخالد نے ابن ابواوفی سے نہیں سنی ہے

3844 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ اَوْفٰى، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْاَحْزَابِ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ - يَعْنِى الْاَحْزَابَ

❁❁ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے غزوہ حزاب کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! اے کتاب کو نازل کرنے والے جلدی حساب لینے والے! تو ان لوگوں کو پسپا کردے اور انہیں لڑکھڑا دے (راوی کہتے ہیں) یعنی (دشمن کے) لشکروں کو''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْكَبَ فِى السَّعْىِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِعِلَّةٍ تَحْدُثُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی علت کے پیش آنے کی وجہ سے صفا ومروہ کے درمیان سعی سوار ہو کر کرے

3845 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِىُّ، عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، وَمَشْىَ اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ، اَسُنَّةٌ

3844- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار الرمادى وإن كانت له أوهام- قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الحميدى 719، والبخارى 7489 فى التوحيد باب قول الله تعالى: (أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ) (النساء : 166)، ومسلم 1724 فى الجهاد باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو، والنسائى فى السير من الكبرى كما فى التحفة 4/278، وفى عمل اليوم والليلة 602 من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/353، وسعيد بن منصور فى سننه 2527، والبخارى 2933 فى الجهاد باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و 4115 فى المغازى باب غزوة الخندق، و 6392 فى الدعوات: باب الدعاء على المشركين، ومسلم 1742، والترمذى 1678 فى الجهاد باب ما جاء فى الدعاء عند القتال، وابن ماجه 2796 فى الجهاد باب القتال فى سبيل الله سبحانه وتعالى، والبغوى 1353 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، به . وأخرجه البخارى 2966 فى الجهاد باب كان النبى صلى الله عليه وسلم إذا لم يقاتل أول النهار أخر القتال حت تزول الشمس، و 3025 باب لا تتمنوا لقاء العدو، ومسلم 1742، وأبو داوُد 2631، والبيهقى 9/152 من طريقين عن موسى بن عقبة، عن سالم بن النضر، عن عبد الله بن أبى أوفى، وفيه زيادة .

هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، فَقَالَ: صَدَقُوا، وَكَذَبُوا، قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ، قَالَ: وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا، وَيَمْشُوا أَرْبَعًا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا، سُنَّةٌ هُوَ؟، فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ؟، هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَتِ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصْرِفُ النَّاسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ، وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کی رمل کے بارے میں کیا رائے ہے۔ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے تین چکروں میں رمل کرنا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلنا سنت ہے؟ آپ کی قوم کے افراد تو یہ کہتے ہیں: یہ سنت ہے انہوں نے فرمایا: انہوں نے کچھ بات ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ بات غلط بیان کی ہے میں نے دریافت کیا: آپ کی اس بات سے کیا مراد ہے کہ انہوں نے کچھ بات ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ بات غلط بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو مشرکین نے یہ بات کہی: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کمزوری کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکیں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ لوگ تین چکروں میں رمل کریں اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: مجھے صفا اور مروہ کا طواف کرنے کے بارے میں بتائیں کہ کیا اسے سوار ہو کر کرنا سنت ہے؟ آپ کی قوم کے لوگ تو یہ کہتے ہیں: یہ سنت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے کچھ بات صحیح بیان کی ہے اور کچھ بات غلط بیان کی ہے میں نے ان سے دریافت کیا: آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ انہوں نے کچھ بات صحیح بیان کی ہے اور کچھ بات غلط بیان کی ہے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد لوگوں کا ہجوم زیادہ ہوگیا تھا۔ جو یہ کہہ رہے تھے: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہاں تک کہ خواتین گھروں سے نکل آئی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے لوگوں کو ہٹا نہیں رہے تھے ان لوگوں کا ہجوم زیادہ ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوگئے ویسے پیدل چلنا اور دوڑنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

3845- حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح وأخرجه مسلم 1264 فى الحج باب استحباب الرمل فى الطواف والعمرة، عن أبى كامل الجحدرى بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/247 من طريق على بن عاصم، ومسلم 1264، والبيهقى 5/81-82 من طريق يزيد بن هارون وابن خزيمة 2719 من طريق خالد بن عبد اللّٰه ثلاثتهم عن الجريرى، به . وله طريقان آخران تقدما برقم 3811 و 3812 .

بَابٌ، الْخُرُوْجُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى مِنًى

باب: مکہ مکرمہ سے نکل کر منیٰ کی طرف جانا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اَنْ يُصَلِّيَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ بِمِنًى لَا بِمَكَّةَ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی کے لیے یہ چیز مستحب قرار دی گئی ہے کہ وہ ترویہ کے دن ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرے مکہ میں ادا نہ کرے

3846 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، اَخْبِرْنِيْ عَنْ شَيْءٍ عَقَلْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟، قَالَ: بِمِنًى قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟، قَالَ: بِالْاَبْطَحِ

❀❀ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: ابطح میں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْغَادِي مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ اَنْ يُهَلِّلَ وَيُكَبِّرَ

منیٰ سے عرفات کی طرف جانے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھے یا اللہ اکبر پڑھے

3846- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مسند أحمد 3/100 . وأخرجه الدارمي 2/55، والبخاري 1653 في الحج باب أين يصلي الظهر ثوم التروية و 1763 باب من صلى العصر يوم النفر بالأبطح، ومسلم 1309 في الحج باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر، وأبو داوٗد 1912 في المناسك باب الخروج إلى منى، والترمذي 664 في الحج باب رقم 116، والنسائي 5/249-250 في مناسك الحج باب أين يصلي الإمام الظهر يوم التروية، وابن الجارود 494 والبيهقي 5/112، والبغوي 1923 من طرق عن إسحاق الأزرق، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، يستغرب من حديث إسحاق بن يوسف الأزرق، عن الثوري . يعني أن إسحاق تفرد به .

3847 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ بِمِنًى، فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ، فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ

❁❁ محمد بن ابوبکر ثقفی بیان کرتے ہیں:۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا یہ دونوں اس وقت منیٰ سے عرفہ کی طرف جارہے تھے (سوال یہ تھا) آج کے دن آپ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا' کیا تھا۔ انہوں نے بتایا: منیٰ میں تلبیہ پڑھنے والا شخص تلبیہ پڑھ رہا تھا' تو اس پر انکار نہیں کیا گیا اور تکبیر کہنے والا (تکبیر کہہ رہا تھا) تو اس پر بھی انکار نہیں کیا گیا۔

3847- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/337 في الحج باب قطع التلبية . وأخرجه أحمد 3/240، والدارمي 2/56، والبخاري 970 في صلاة العيدين باب التكبير أيام منى وإذا غدا من عرفة، و 1659 في الحج باب التلبية والتكبير إذا غدا من منى إلى عرفة، ومسلم 1285 في الحج باب التلبية والتكبير في الذهاب من منى إلى عرفات يوم عرفة، والنسائي 5/250 في الحج باب التكبير في لمسير إلى عرفة، والبيهقي 3/313 و 5/112، والبغوي 1924 من طريق مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1285 275، والنسائي 5/251 في الحج باب التلبية فيه، من طريقين عن موسى بن عقبة، وابن ماجه 3008 في المناسك باب الغدوّ من منى إلى عرفات، من طريق سفيان بن عيينة، عن محمد بن عقبة، كلاهما عن محمد بن أبي بكر، به .

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ وَالدَّفْعِ مِنْهُمَا

باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنے اور وہاں سے روانہ ہونے کا تذکرہ

3848 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ،

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَفَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ، وَاَمْسَكَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ - اَوْ قَالَ: بِزِمَامِهٖ - فَقَالَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ ، فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوَى اسْمِهٖ، فَقَالَ: اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ ، قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ ، فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوَى اسْمِهٖ، فَقَالَ: اَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ ، فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوَى اسْمِهٖ، قَالَ: اَلَيْسَ الْبَلَدَ الْحَرَامِ ، قُلْنَا: بَلٰى، فَقَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ، وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ، فَاِنَّ الشَّاهِدَ يُبَلِّغُ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ نے اپنے اونٹ پر وقوف کیا ہوا تھا' جس کی لگام کو کسی صاحب نے تھاما ہوا تھا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

3848- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم . وأخرجه البخاري 67 في العلم باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "رب مبلغ أوعى من سامع"، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 9/50 من طريقين عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/37 و 45، ومسلم 1679 في القسامة باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال، والنسائي في الكبرى والبيهقي 3/298 من طرق عن ابن عون، بِهِ . وأخرجه أحمد 5/37 و 39 و 49، والبخاري 105 في العلم باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب، و 1741 في الحج: باب خطبة أيام منى، و 3197 في بدء الخلق باب ما جاء في سبع أرضين، و 4406 في المغازي باب حجة الوداع، و 4662 في التفسير باب (اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ) (التوبة: 36)، و 5550 في الأضاحي باب من قال: الأضحى يوم النحر، و 7078 في الفتن باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض"، و 7447 في التوحيد باب قول الله تعالى: (وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ) (القيامة: 22)، ومسلم 1679، وأبو داوُد 1948 في المناسك باب الأشهر الحرم، وابن ماجه 233 في المقدمة باب من بلغ علماً وابن خزيمة 2952 والبيهقي 5/140 و 165-166، والبغوي 1965 من طرق عن ابن سيرين، بِهِ . وأخرجه أحمد 5/39و 49، والبخاري 1741و 7078، ومسلم 1679 31، والنسائي في الكبرى، وابن ماجه 233، وابن خزيمة 2952، والبيهقي 5/140 من طريقين عن قرة بن خالد، حدثنا محمد بن سيرين قال حدثنا عبد الرحمٰن بن أبي بكرة، عن أبيه ورجل في نفسي أفضل من عبد الرحمٰن: حميد بن عبد الرحمٰن، عن أبي بكرة، فذكره .

آج کون سا دن ہے' تو ہم لوگ خاموش رہے ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی اور نام تجویز کریں گے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے۔ ہم نے یہ سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ ذوالحج نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے' تو ہم خاموش رہے ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس نام کی بجائے دوسرا نام تجویز کریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ قابل احترام شہر نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری جانیں تمہارا مال تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں قابل احترام ہے۔ خبردار! تم میں سے ہر موجود شخص غیر موجود تک تبلیغ کردے' کیونکہ (ممکن ہے) موجود شخص اس شخص تک یہ بات پہنچادے جو اس سے زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ فِيْ حَجِّهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ حج کے موقع پر عرفات میں وقوف کرے

3849 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَانُهُ وَاقِفًا هَاهُنَا

❀❀ محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرا اونٹ گم ہوگیا میں اس کی تلاش میں عرفہ آیا' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو عرفہ میں لوگوں کے ہمراہ وقوف کئے ہوئے دیکھا میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ' تو حمس سے تعلق رکھتے ہیں یہ یہاں وقوف کیوں کئے ہوئے ہیں؟

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَمَامِ حَجِّ الْوَاقِفِ بِعَرَفَةَ مِنْ حِيْنَ يُصَلِّي الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ بِعَرَفَاتٍ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَتِهِ قَلَّ وُقُوْفُهُ بِهَا اَمْ كَثُرَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ ظہر اور عصر کی نماز عرفات میں ادا کرکے

3849- إسناده صحيحي على شرط البخاري، زياد بن أيوب الطوسي من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الحميدي 559، والدارمي 2/56، والبخاري 1664 في الحج: باب الوقوف بعرفة، ومسلم 1220 في الحج: باب الوقوف وقوله تعالى: (ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199)، والنسائي 5/255 في مناسك الحج: باب رفع اليدين في الدعاء بعرفة، والطبراني في الكبير 1556 والبيهقي 5/113 من طرق عن سفيان بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/482 من طريق محمد بن زكريا بن بكير.

اس رات کی صبح صادق تک (کے درمیانی وقت میں) عرفہ میں وقوف کرنے والے شخص کا حج مکمل ہوتا ہے خواہ اس کا وقوف تھوڑا ہو یا زیادہ ہو

3850 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ: هَلْ عَلَيَّ مِنْ حَجٍّ؟ قَالَ: مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيضَ، وَقَدْ اَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا، اَوْ نَهَارًا، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضٰى تَفَثَهُ

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مزدلفہ میں موجود تھے میں نے عرض کی: کیا مجھے پر حج کرنا لازم ہے (یعنی میرا حج ہو گیا ہے یا میں دوبارہ کروں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ روانہ ہونے تک اس جگہ پر وقوف کیے رہا اور وہ اس سے پہلے عرفات سے رات کے وقت یا دن کے وقت روانہ ہو چکا ہو تو اس نے اپنے حج کو پورا کر لیا اور اپنی نذر کو مکمل کر لیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَمَامِ حَجِّ الْوَاقِفِ بِعَرَفَةَ لَيْلًا، اَوْ نَهَارًا مِّنْ وَّقْتِ جَمْعِهِ بَيْنَ الْاُوْلٰى، وَالْعَصْرِ اِلٰى وَقْتِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الَّذِى يَطْلُعُ عَلَى النَّاسِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ حج کی تکمیل میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی نے عرفہ میں وقوف کیا ہو

خواہ رات کے وقت کیا ہو یا دن کے وقت کیا ہو اور یہ اس وقت سے شروع ہوگا' جب آدمی نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی ہو یہ صبح صادق کے وقت تک ہوگا جو صبح صادق لوگوں کو مزدلفہ میں ملتی ہے

3851 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِى هِنْدَ، وَاِسْمَاعِيلَ، وَزَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا هٰذِهِ، ثُمَّ اَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا، اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مزدلفہ میں وقوف کیے ہوئے دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے ہمراہ یہ نماز ادا کی پھر وہ ہمارے ساتھ مقیم رہا اور وہ اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت

3850– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه الطبراني في الكبير 17/379 عن أبي خليفة، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/59 عن أبي الوليد الطيالسي، به . وأخرجه أحمد 4/261 و 262 والطيالسي 1282، والنسائي 5/264 في مناسك الحج باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة، والطحاوي 2/208، والحاكم 1/463 من طرق عن شعبة، به .

عرفہ میں وقوف کر چکا ہو تو اس نے اپنے حج کو مکمل کر لیا۔

ذِكْرُ مُبَاهَاةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَلَائِكَتَهُ بِالْحَاجِّ عِنْدَ وُقُوفِهِمْ بِعَرَفَاتٍ

حاجیوں کے عرفات میں وقوف کے وقت اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کا اظہار کرنے کا تذکرہ

3852 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِاَهْلِ عَرَفَاتٍ مَلَائِكَةَ اَهْلِ السَّمَاءِ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا اِلَى عِبَادِي هَؤُلَاءِ جَاءُونِي شُعْثًا غُبْرًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ آسمان کے رہنے والوں یعنی فرشتوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: تم میرے ان بندوں کو دیکھو! جو وہ بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہو کر میرے پاس یعنی میری بارگاہ میں آئے ہیں''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ الْعِتْقِ مِنَ النَّارِ لِمَنْ شَهِدَ عَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ

جو شخص عرفہ کے دن عرفات میں موجود ہو اس کے جہنم سے آزاد ہونے کی امید کا تذکرہ

3851- إسناده صحيح، إسماعيل: هو ابن أبي خالد الأحمصي، زكريا: هو ابن أبي زائدة . وأخرجه الطبراني في الكبير 17/382 عن زكريا بن يحيى اساجي، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/263 في مناسك الحج باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة، عن سعيد بن عبد الرحمٰن به . وأخرجه الترمذي 891 في الحج باب ما جاء فيمن أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج والطحاوي 2/208، والبيهقي 5/173 من طرق عن سفيان عن داؤد وإسماعيل وزكريا، بِهِ . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح . وأخرجه الحميدي 900 ومن طريقه الطبراني 17/385 عن سفيان عن إسماعيل، بِهِ . وأخرجه الحميدي 901، وابن الجارود 467، وابن خزيمة 2821، والطبراني 17/378 من طريق سفيان عن زكريا، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/15 عن هشيم، عن إسماعيل وزكريا، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/261، والدارمي 2/59، وأبو داؤد 1950 في المناسك باب من لم يدرك عرفة، والنسائي 5/264، وابن ماجه 3016 في المناسك باب من أتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع، وابن خزيمة 2820، والدراقطني 2/239، والطحاوي 2/207 و 208، والحاكم 1/463، والطبراني 17/386 و 387 و 388 و 389 و 390 و 391 و 392 و 393، والبيهقي 5/173 من طرق عن إسماعيل بن ابي خالد، بِهِ .

3852- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن أبي إسحاق السبيعي فمن رجال مسلم، إسحا بن إبراهيم: هو ابن راهويه . وأخرجه أحمد 2/305، وابن خزيمة 2839، وأبو نعيم في الحيلة 3/305-306، والحاكم 1/465، والبيهقي 5/58 من طرق عن يونس بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين ووافقه الذهبي . كذا قال مع أن يونس لم يرو له البخاري . وأورده الهيثمي في المجمع 3/252 ونسبه لأحمد، وقال: ورجاله رجال الصحيح . وفي الباب عن جابر عند المؤلفن وهو الحديث الآتي . وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند أحمد 2/224، والطبراني في الصغير 575، وأورده الهيثمي في المجمع 3/251، وزاد نسبته إلى الطبراني في الكبير وقال: ورجال أحمد موثقون .

3853 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَيَّامٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَيَّامِ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُنَّ اَفْضَلُ اَمْ عِدَّتُهُنَّ جِهَادًا فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: هُنَّ اَفْضَلُ مِنْ عِدَّتِهِنَّ جِهَادًا فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَا مِنْ يَوْمٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ يَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِی بِاَهْلِ الْاَرْضِ اَهْلَ السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوا اِلٰى عِبَادِی شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِينَ جَاءُوا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ يَرْجُونَ رَحْمَتِی، وَلَمْ يَرَوْا عَذَابِی، فَلَمْ يُرَ يَوْمٌ اَكْثَرُ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هِشَامٌ هٰذَا هُوَ هِشَامُ بْنُ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ، وَالدَّسْتَوَاءُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى الْاَهْوَازِ، وَاِنَّمَا سُمِّیَ الدَّسْتُوَائِیَّ لِاَنَّهٗ كَانَ يَبِيعُ الثِّيَابَ الَّتِی تُحْمَلُ مِنْهَا فَنُسِبَ اِلَيْهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کے نزدیک ذوالحج کے دس دنوں سے زیادہ فضیلت والے دن اور کوئی نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دن اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت والا دن اور کوئی نہیں ہے اس دن میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور آسمان والوں کے سامنے اہل زمین پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو دیکھو یہ بکھرے ہوئے بال لے کر اور غبار آلود ہو کر آئے ہیں یہ دور دراز علاقوں سے آئے ہیں یہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں انہوں نے میرے عذاب کو نہیں دیکھا ہوا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:)' تو ایسا کوئی دن نظر نہیں آیا جس دن میں عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہوں''۔

3853– حديث صحيح، إسناده قوی لولا عنعنة أبی الزبير، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن مروان العقيلی، فقد روى له ابن ماجه، وهو مختلف فيه، وقال الحافظ فی التقريب: صدوق له أوهام، فمثله يكون حسن الحديث. وقد تابعه مرزوق الباهلی مولى طلحة بن عبد الرحمٰن وقد وثقه أبو زرعة عند ابن منده، فی التوحيد 1/147، والبغوی فی شرح السنة 1931، وابن خزيمة 2840 . وأخرجه أبو يعلى 2090 عن عمرو بن جبلة، بهذا الإسناد . وأخرجه البزار 1128 عن عثمان بن حفص الازدی، عن محمد بن مروان العقيلی، به .وأخرجه البزار 1128، والطحاوی فی شرح مشكل الآثار 4/114، من طرق عن أبی الزبير عن جابر . وذكره الهيثمی فی المجمع 3/253 وقال: رواه أبو يعلى، وفيه محمد بن مروان العقيلی، وثقه ابن معين، وابن حبان، وفيه بعض كلام، وبقية رجاله رجال الصحيح، ورواه البزار . . . . وفی الباب عن عائشة عند مسلم 1348، والنسائی 5/251–252، وابن ماجه 3014 بلفظ: "ما من يوم أكثر من أن يعتق الله فيه عبداً من النار من يوم عرفة، وإنه ليدنو ثم يباهی بهم الملائكة فيقول: ما أراد هؤلاء ؟" .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہشام نامی یہ راوی ہشام بن ابوعبداللہ دستوائی ہے۔ دستواء، اہواز کی ایک بستی ہے۔ ان کا نام دستوائی اس لئے رکھا گیا کیونکہ یہ دستواء سے لاکر کپڑے فروخت کیا کرتے تھے تو ان کی نسبت اس شہر کی طرف ہوگئی۔

ذِكْرُ وُقُوفِ الْحَاجّ بِعَرَفَاتٍ وَّالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ میں حاجی کے وقوف کرنے کا تذکرہ

3854 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقُشَيْرِيُّ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَمِئَتَيْنِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ عَرَفَاتٍ مَوْقِفٌ، وَارْفَعُوا عَنْ عُرَنَةَ، وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ وَارْفَعُوا عَنْ مُحَسِّرٍ، فَكُلُّ فِجَاجِ مِنًى مَنْحَرٌ، وَفِيْ كُلِّ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذَبْحٌ

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عرفات سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے تم لوگ عرنہ سے بلند ہو جاؤ اور مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے اور تم لوگ محسر سے بلند ہو جاؤ منیٰ کا ہر راستہ قربانی کی جگہ ہیں اور تمام ایام تشریق میں ذبح کیا جا سکتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ خُرُوْجِ الْمَرْءِ اِلٰى عَرَفَاتٍ، وَدَفْعِهِ مِنْهَا اِلٰى مِنًى

آدمی کے عرفات کی طرف جانے اور وہاں سے منیٰ کی طرف جانے کے طریقے کا تذکرہ

3854- عبد الرحمٰن بن أبي حسين: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 5/109، ولم يَرْوِ عنه غير سليمان بن موسى ثم هو لم يلق جبير بن مطعم، وباقي رجال السند رجال الشيخين، غير سليمان بن موسى، وهو الأموي الدمشقي الأشدق، فقيه أهل الشام في زمانه، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق . وأخرجه ابن عدي في الكامل ص 1118 ومن طريقه البيهقي 9/295-296 عن اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، بهذا الإسناد . وأخرجه البزار 1126 عن يوسف بن موسى، عن عبد الملك بن عبد العزيز، وأخرجه أحمد 4/82، والبيهقي 5/295 من طريقين عن سعيد بن عبد العزيز، عن سليمان بن موسى عن جبير بن مطعم، وه منقطع، فإن سليمان بن موسى لم يدرك جبير بن مطعم . وأخرجه الطبراني في الكبير 1583 من طريق سويد بن عبد العزيز، عن سعيد بن عبد العزيز عن سليمان بن موسى عن نافع بن جبير عن أبيه، وقال البزار 2/27: تفرد به سويد، ولا يحتج ما تفرد به . وقال أيضاً فيما نقله الزيلعي في نصب الراية 2/61: رواه سويد بن عبد العزيز فقال فيه: عن نافع بن جبير، عن ابيه، وهو رجل ليس بالحافظ، ولا يحتج له إذا انفرد بحديث، وحديث ابن أبي حسين هو الصواب مع أن ابن أبي حسين لم يلق جبير بن مطعم . وذكره الهيثمي في المجمع 3/251 وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني في الكبير إلا أنه قال: "وكل فجاج مكة منحر"، ورجاله موثقون . وأخرجه البيهقي في سننه 5/115 عن محمد بن المنكدر مرسلاً بلفظ: "عرفة كلها موقف، وارتفعوا عن بطن عرنة، ولالمزدلفة كلها موقف، وارتفعوا عن محسر" وذكره مالك في الموطأ 1/388 بلاغاً، قال ابن عبد البر: وصله عبد الرزاق عن معمر عن محمد بن المنكدر عن ابي هريرة .

3855 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَفَ يُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ اللّٰهَ، وَيَدْعُوهُ، فَلَمَّا نَفَرَ دَفَعَ النَّاسُ، فَصَاحَ: عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ اِهْرَاقَ الْمَاءَ، وَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمُزْدَلِفَةَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ وَقَفَ، فَلَمَّا نَفَرَ دَفَعَ النَّاسَ، فَقَالَ حِيْنَ دَفَعُوا: عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، وَهُوَ كَافٌّ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ بَطْنَ مِنًى قَالَ: عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِیْ يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةَ وَهُوَ فِیْ ذٰلِكَ يُهِلُّ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرنے کے دوران لا الہ الا اللہ پڑھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا ذکر کرتے رہے اور اس سے دعا مانگتے رہے۔ جب آپ روانہ ہوئے تو لوگ روانہ ہو چکے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں انہیں حکم دیا آرام سے چلو جب آپ گھاٹی میں پہنچے تو آپ نے پانی بہایا اور وضو کیا پھر آپ سوار ہوئے جب آپ مزدلفہ تشریف لائے تو آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں جب آپ نے صبح کی نماز ادا کر لی تو آپ ٹھہرے رہے جب آپ روانہ ہوئے تو لوگ بھی روانہ ہوئے جب لوگ روانہ ہوئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ آرام سے چلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی سواری کی لگام کو کھینچے ہوئے تھے یہاں تک کہ جب آپ منیٰ کے نشیبی حصے میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: تم پر ایسی کنکریاں چننا لازم ہیں جو چٹکی میں آ جائیں وہ جمرہ کو ماری جائیں گی اور اس مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ کی رمی کر لی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْیِ جَوَازِ الْاِفَاضَةِ لِلْحَاجِّ مِنْ مِنًى دُوْنَ عَرَفَاتٍ وَّالْكَيْنُوْنَةِ بِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس چیز کے جائز ہونے کی نفی کے بارے میں ہے کہ حاجی شخص عرفات کی بجائے منیٰ سے واپس آ جائے اور وہیں ٹھہرا رہے

3856 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): كَانَتْ قُرَيْشٌ قُطَّانَ الْبَيْتِ، وَكَانُوْا يُفِيضُوْنَ مِنْ مِنًى، وَكَانَ النَّاسُ يُفِيضُوْنَ مِنْ عَرَفَاتٍ،

3855- إسناده صحيح على شرط مسلم، فقد صرح ابو الزبير بالتحديث عند مسلم وغيره، فانتفت شبهة تدليسه . أبو معبد: هو نافذ مولى ابن عباس . وأخرجه الطبراني في الكبير 18/692 عن عمر بن عبد العزيز بن مقلاص المصري، عن أبيه، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/210 و 213، والنسائي 5/269 في الحج باب من أين يلتقط الحصى، وابن خزيمة 2843 و 2860 و 2873، والطبراني 18/687 و 688 و 690 و 391، والبيهقي 5/127 من طرق عن ابي الزبير، بِهِ . وسيأتي برقم 3872 .

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش بیت اللہ کے نگران تھے وہ لوگ منیٰ سے روانہ ہو جاتے تھے جبکہ دوسرے لوگ عرفات سے روانہ ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم لوگ بھی وہیں سے واپس جاؤ جہاں سے لوگ واپس جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ وُقُوفِ الْمَرْءِ بِعَرَفَاتٍ، وَدَفْعِهِ عَنْهَا اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ اِذَا كَانَ حَاجًّا

آدمی کا عرفات میں وقوف کرنے اور وہاں سے مزدلفہ کی طرف جانے کا تذکرہ جب آدمی حج کرنے والا ہو

3857 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

(متن حدیث): دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ، فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّاَ، وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الصَّلَاةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ. فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهُمَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ گھاٹی میں پہنچے تو آپ سواری سے نیچے اترے۔ آپ نے پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا آپ نے مبالغے کے ساتھ وضو نہیں کیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نماز ادا کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز آگے جا کے ہوگی پھر آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ پھر آپ سواری سے اترے آپ نے وضو کرتے ہوئے مبالغے کے ساتھ وضو کیا پھر نماز کھڑی ہوئی آپ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر آپ ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی رہائشی جگہ پر بٹھالیا پھر عشاء کی نماز کے لئے اقامت کہی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں نمازیں ادا کیں آپ نے ان کے درمیان (کوئی اور نفل نماز) ادا نہیں کی۔

3856- إسناده صحيح على شرط الصحيح، أبو داوُد: هو سليمان بن دواد الطيالسي، وسفيان: هو الثوري . وأخرجه ابن ماجه 3018 في المناسك باب الدفع من عرفة، والبيهقي 5/113 من طريق محمد بن يحيى الذهلي، عن عبد الرزاق، عن الثوري، بهذا الإسناد . ولفظة: قالت قريش: نحن قواطن البيت لا نجاور الحرم، فقال الله عز وجل: (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199) . وأخرجه البخاري 1665 في الحج باب الوقوف بعرفة، و 4520 في التفسير باب (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199)، ومسلم 1219 في الحج باب في الوقوف، وقوله تعالى: (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199)، وأبو داوُد 1910 في المناسك باب الوقوف بعرفة، والترمذي 884 في الحج باب ما جاء الوقوف بعرفات والدعاء بها، والنسائي 5/255 في مناسك الحج باب رفع اليدين في الدعاء بعرفة، والطبري في جامع البيان 3831، والبيهقي 5/113، والبغوي 1925 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ . وعندهم جميعاً: "وكانوا يفيضون من المزدلفة" ورواية المؤلف: "وكانوا يفيضون من منى"، لم أقف عليها عند غيره .

3857- إسناده صحيح على شرط الشيخين وقد تقدم برقم 1595 .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ الْجَمْعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

حاجی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے

3858 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لِلْحَاجِّ اِذَا كَانُوا غَيْرَ اَهْلِ الْحَرَمِ يَجِبُ اَنْ يُصَلُّوا صَلَاةَ الْمُسَافِرِ لَا صَلَاةَ الْمُقِيمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حاجی شخص کے لیے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا حکم

اس وقت ہے جب وہ حرم کی حدود میں رہنے والا نہ ہو اور اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مسافر شخص کی نماز ادا کرے وہ مقیم شخص کی نماز ادا نہیں کرے گا

3859 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا ابْنُ عُمَرَ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، وَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ

3858– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/401 في الحج باب صلاة المزدلة . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/420، والبخاري 4414 في المغازي باب حجة الوداع، والنسائي 1/291 في المواقيت باب الجمع بين المغرب والعشاء بمزدلفة، والطبراني في الكبير 3863، والبيهقي 5/120، والبغوي 1936 . وأخرجه أحمد 5/419، والحميدي 383، والبخاري 1674 في الحج باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ومسلم 1287 في الحج باب الإفاضة من عرفة إلى مزدلفة، والنسائي 5/260 في مناسك الحج باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة، وابن ماجه 3020 في المناسك باب باب الجمع بين الصلاتين بجمع، والطبراني 3864 3856 3867 3868، والبيهقي 5/260 من طرق عن يحيى بن سعيد، به . وأخرجه الطيالسي 590، وأحمد 5/421، وعلى بن الجعد 490، والدارمي 2/58، والطبراني 3862 3866 3869 3870 3871 من طرق عن دى بن ثابت، به .

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں مزدلفہ میں مغرب کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں جب انہوں نے سلام پھیرا، تو وہ پھر کھڑے ہوئے اور انہوں نے عشاء کی دو رکعات پڑھائیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر ان لوگوں کو اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

ذِكْرُ وَقْتِ الدَّفْعِ لِلْحَاجِّ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰی مِنًی

مزدلفہ سے منیٰ کی طرف حاجی کے روانہ ہونے کے وقت کا تذکرہ

3860 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

(متن حدیث): كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى يَرَوَا الشَّمْسَ عَلٰى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت کے لوگ اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک ثبیر (نامی پہاڑ) پر سورج کو دیکھ نہیں لیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے برخلاف کیا اور آپ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے ہی روانہ ہو گئے۔

3859– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أبو داوٗد 1932 في المناسك باب الصلاة بجمع، عن مسدد عن يحيى القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1870 عن شعبة به . وأخرجه مسلم 1288 290 في الحج باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة، والنسائي 5/260 في مناسك الحج باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة، والطحاوي 2/212، والبيهقي 5/121 من طريقين عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، بِهِ . وأخرجه مسلم 1288 288 و 289، والطحاوي 2/112 من طرق عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، والحكم بن عتيبة، عن سعيد بن جبير، بِهِ . وأخرجه الدارمي 2/58، وأحمد 2/18، والبخاري 1092 في تقصير الصلاة باب يصلي المغرب ثلاثاً في السفر، و 1668 في الحج باب النزول بين عرفة وجمع، و 1673 باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ومسلم 1288 287 وأبو داوٗد 1962 و 1927 و 1928 و 1929 و 1930، والنسائي 1/291 و 5/260، والترمذي 887، وابن خزيمة 2848 و 2849، والطحاوي 2/212 و 213، والبيهقي 1/400–401 من طرق عَنِ ابْنِ عُمَرَ بنحوه .

3860– إسناده صحيح على شرط الشيخين، سفيا: هو الثوري، وابو إسحاق: هو السبيعي، وعمرو بن ميمون: هو الأودي . وأخرجه أبو داوٗد 1938 في المناسك باب الصلاة بجمع، عن محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/29 و 39 و 42 و 54، والبخاري 3838 في مناقب الأنصار باب أيام الجاهلية، وابن خزيمة 2859، والطحاوي 2/218 من طرق عن سفيان، بِهِ . وأخرجه الطيالسي ص 12، وأحمد 1/14 و 50، والدارمي 2/59–60، والبخاري 1684 في الحج باب ما جاء أن الإفاضة من جمع قبل طلوع الشمس، والنسائي 5/265 في مناسك الحج باب وقت الإفاضة من جمع، وابن ماجه 3022 في المناسك باب الوقوف بجمع، والطحاوي 2/218، والبيهقي 5/124، والبغوي 1940 من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، بِهِ .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ تَقْدِيمِ النِّسَاءِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ خواتین کو رات کے وقت مزدلفہ سے منیٰ پہلے ہی روانہ کر دینا جائز ہے

3861 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ، أَنَّ الْقَاسِمَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ، وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَأَذِنَ لَهَا، وَوَدِدْتُ أَنِّي اسْتَأْذَنْتُهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ وہ مزدلفہ سے پہلے روانہ ہو جائیں' کیونکہ وہ ایک بھاری بھرکم خاتون تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی آپ سے اجازت لے لیتی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَقَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، وَعِيَالَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد اور اپنے بیوی بچوں کو پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ کر دے

3862 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3861– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، وعمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاى . وأخرجه أحمد 6/94 و 133، والبخارى 1680فى الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، ومسلم 1290 296 فى الحج باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة إلى منى فى أواخر الليالى قبل الزحمة، والنسائى 5/262 فى مناسك الحج باب الرخصة للنساء فى الإفاضة من جمع قبل الصبح، وابن ماجه 3027 فى المناسك باب من تقدم من جمع إلى منى لرمى الجمار، من طرق عن عبد الرحمٰن بن القاسم، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمى 2/58، والبخارى 1681، ومسلم 1290، والبيهقى 5/124، من طرق عن أفلح بن حميد، عن القاسم، به . وسيرد برقم 3864 و 3866 . وجمع: مزدلفة، وثَبِطة بفتح الثاء وكسر الباء – أى: بطيئة الحركة، كأنها ثبط بالأرض، أى: تثبت بها .

3862– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عُبيد بن حساب، فمن رجال مسلم، أيوب: هو السختيانى . وأخرجه البخارى 1677 فى الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، والترمذى 892 فى الحج باب ما جاء فى تقديم الضعفة من جمع بليل، والبيهقى 5/123 من طريقين عن حماد بن زيدبن بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/372، ومسلم 1293 302 فى الحج باب استحباب تقديم الضعفة، والنسائى 5/216فى مناسك الحج باب تقديم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة، و 5/266 فى الرخصة للضعفة أن يصلوا يوم النحر الصبح بمنى، وابن ماجه 3026 فى المناسك باب من تقدم من جمع إلى منى لرمى الجمار، وابن خزيمة 2870، والطبرانى 11285 و 11353 و 11354 و 11360 و 11385، والبيهقى 5/123 من طرق عن عطاء بن أبى رباح، عن ابن عباس، به . وأخرجه الطيالسى 2729، وأحمد 1/352، والطبرانى 12220 من طريق ابن أبى ذئب، عن شعبة مولى ابن عباس، عن ابن عباس، به . وانظر ما بعده .

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان لوگوں کے ہمراہ بھیج دیا تھا' جنہیں مزدلفہ سے (پہلے ہی) رات کے وقت بھجوادیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مسئلے کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3863 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے مجھے مزدلفہ سے رات کے وقت بھجوادیا تھا۔

3864 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ زِيَادٍ السُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ: لَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ فَاُصَلِّيَ الصُّبْحَ بِمِنًى، وَاَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ النَّاسُ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَاْذَنَتْهُ قَالَتْ: نَعَمْ اِنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً ثَقِيْلَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میری یہ خواہش ہے کہ میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح اجازت لے لی ہوتی' جس طرح سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے لی تھی اور میں صبح کی نماز منیٰ میں ادا کرتی جمرہ کو کنکریاں لوگوں کے آنے سے پہلے مار لیتی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں وہ ایک بھاری بھرکم خاتون تھیں' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔

3863- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه البخاري 1856 في جزاء الصيد باب حج الصبيان، ومسلم 1293 في الحج باب استحباب تقديم دفعة الضعفة، والطبراني 11261 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، وانظر 3865 .

3864- إسناده صحيح، صالح بن زياد السوسي: ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . ابن نمير: هو محمد بن عبد الله بن نمير، وقد تقدم برقم 3861 . وأخرجه مسلم 1290 295 في الحج باب استحباب تقديم دفعة الضعفة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/98-99، والنسائي 5/266 في مناسك الحج باب الرخصة للضعفة أن يصلوا يوم النحر الصبح بمنى، والطحاوي 2/219، والبيهقي 5/124 من طرق عن عبيد الله بن عمرن به . وانظر 3866 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِبَاحَةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا هِيَ لِلضُّعَفَاءِ مِنَ الرِّجَالِ كَمَا هِيَ لِلضُّعَفَاءِ مِنَ النِّسَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو چیز ہم نے ذکر کی ہے وہ ان لوگوں کے لیے مباح ہے جو مرد کمزور ہوں جس طرح یہ کمزور خواتین کے لیے مباح ہے

3865 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ مُقَاتِلٍ الشَّيْخُ الصَّالِحُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْجَوَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): كُنَّا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم ان لوگوں میں شامل تھے' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ کے کمزور افراد کے ہمراہ مزدلفہ کی رات (دوسرے لوگوں سے) پہلے ہی روانہ کر دیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلضُّعَفَاءِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالْاَوْلَادِ اَنْ يَّدْفَعْنَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

کمزور خواتین اور بچوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت ہی روانہ ہو جائیں

3866 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متنِ حدیث): قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ، فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ، تَقُوْلُ: وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھرکم خاتون تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ مزدلفہ سے (دوسرے لوگوں سے) رات کے وقت ہی روانہ ہو جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے

3865- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد ين منصور الجواز، وهو ثقة، روى له النسائي . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه الشافعي في مسنده 1/357، والحميدي 463، والبخاري 1678 في الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، ومسلم 1293 301 في الحج باب استحباب تقديم دفع الضعفة، والنسائي 5/216 في مناسك الحج باب تقديم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة، وأبو داوُد 1939 في المناسك باب التعجيل من جمع، وابن الجارود في المنتقى 472، والطبراني 11260، والبيهقي 5/123، والبغوي 1924 من طرق عن سفيان، بهذا الاسناد . وانظر 3869 .

3866- إسناده صحيح على شرط الشيخين، الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد المجيد، وأيوب: هو السختياني . وقد تقدم برقم 3861 و 3864 .وأخرجه مسلم 1290 294 عن محمد بن بشار، وابن خزيمة 2869 عن محمد بن بشار، كلاهما عن الثقفي، بهذا الإسناد .

دی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری یہ خواہش تھی کہ میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح اجازت مانگ لی ہوتی، جس طرح سے سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَقْدِيمُ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو مزدلفہ سے رات کے وقت ہی آگے بھیج دے

3867 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبِي يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى، وَيَذْكُرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

سالم بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو مزدلفہ سے پہلے ہی منیٰ کی طرف روانہ کر دیتے تھے وہ یہ بات ذکر کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

3867- إسناده صحيح، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن أبي الحواري-وهو أحمد بن عبد الله بن ميمون التغلبي- فقد روى له أبو داوُد وابن ماجة، وهو ثقة .ويونس: هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه مسلم 1295 في الحج: باب استحباب تقديم دفع الضعفة . . .، والبيهقي 5/123 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري 1676 في الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، والبيهقي 5/123 من طريقين عن الليث عن يونس، بِهِ . وأخرجه ابن خزيمة 2871 وأرخ القسم الثاني منه أحمد 2/33 من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن الزهري، بِهِ . وأخرج القسم الأول منه مالك في الموطأ 1/139 في الحج باب تقديم النساء والصبيان، عن نافع، عن سالم وعبيد الله ابني عبد الله بن عمر عن ابيهما عبد الله .

بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

باب: جمرہ عقبہ کی رمی کرنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رَمْىَ الْجِمَارِ مِنْ آثَارِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيلِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جمرہ کی رمی کرنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سنت ہے

3868 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى، فَاَقَامَ بِهَا اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ الثَّلَاثَ، يَرْمِي الْجِمَارَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ كُلَّ جَمْرَةٍ، وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ تَكْبِيْرَةً يَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى، وَعِنْدَ الْوُسْطٰى بِبَطْنِ الْوَادِيْ، فَيُطِيْلُ الْمَقَامَ، وَيَنْصَرِفُ اِذَا رَمَى الْكُبْرٰى، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، وَكَانَتِ الْجِمَارُ مِنْ آثَارِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوئے۔ آپ منیٰ واپس تشریف لے آئے آپ نے ایام تشریق وہاں گزارے وہاں آپ جمرات کو کنکریاں مارتے' یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا آپ ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہتے تھے۔ آپ پہلے اور دوسرے جمرہ کے قریب وادی کے نشیبی حصے میں ٹھہرتے تھے اور طویل قیام کرتے تھے اور جب بڑے جمرہ کو کنکریاں مار لیتے' تو آپ واپس جاتے تھے اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے یہ جمرات حضرت ابراہیم علیہ السلام (کے واقعہ) کی نشانیاں ہیں۔

3868- إسناده حسن، محمد بن إسحاق: روى له مسلم في المتابعات، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث، فنتفت شبهة تدليسه . وباقي رجاله رجال الشيخين . وأخرجه دون قوله: "وَكَانَتِ الْجِمَارُ مِنْ آثَارِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عليه " أحمد 6/90، وأبو داؤد 1937 في المناسك باب في رمي الجمار، وابن خزيمة 2956 و 2971، وابن الجارود 492، والطحاوي 2/220، والدارقطني 2/274، والحاكم 1/477-478، والبيهقي 5/148، من طريقين عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد . وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي، وانظر 3887 .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَمْيِ الْجِمَارِ لِلْحَاجِّ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ حاجی شخص سورج نکلنے سے پہلے جمرہ کو کنکریاں مارے

3869 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ، فَجَعَلَ يَلْطَحُ بِاَفْخَاذِنَا، وَيَقُوْلُ: اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوْا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے چند نوجوان مزدلفہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمرات کے پاس حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے زانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! تم اس وقت تک جمرات کو کنکریاں نہ مارنا جب تک سورج نکل نہ آئے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقِفُ مِنْهُ الْحَاجُّ عِنْدَ رَمْيِهِ الْجِمَارَ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں حاجی شخص جمرہ کو کنکریاں مارتے ہوئے کھڑا ہوگا

3870 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

(متن حدیث): رَمَى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ: هٰذَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

✿✿ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیبی حصے سے کنکریاں ماریں' تو میں نے

3869- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أنه منقطع، لأن الحسن العُرني لم يلق ابن عباس، بل لم يدركه، وهو [illegible] عنه، صرح بذلك أحمد ويحيى بن معين وأبو حاتم . وأخرجه أبو داوُد 1940 في المناسك باب التعجيل من جمع، ومن البغوى 1943 عن محمد بن كثير العبدى، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوى 2/247 عن ابن مرزوق، عن محمد بن كثير، أخرجه أحمد 1/234 و 311، والنسائى 5/270-272 فى مناسك الحج باب النهى عن رمى جمرة العقبة قبل طلوع [illegible]س، وابن ماجه 3025 فى المناسك باب من تقدم من جمع إلى منى لرمى الجمار، والطحاوى 2/217، والطبرى 12699 و 12[illegible]، وأبو عبيد فى غريب الحديث 1/128-129، والبغوى 1942 من طرق عن سفيان الثورى، بِهِ وأخرجه أحمد 1/234، [illegible] ماجه 3025، وعلى بن الجعد 2175، والطبرانى 12701 و 12702 من طرق عن سلمة بن كهيل، بِهِ . . وأخرجه أحمد 1/[illegible] و 277، والترمذى 893 فى الحج باب ما جاء فى تقديم الضعفة من جمع بليل، والطحاوى 2/217، والطبرانى 12073 من [illegible] عن الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس أن النبى صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة أهله وقال: "لا ترموا حتى تطلع الشمس," وقال [illegible]مذى: حسن صحيح . وأخرجه أبو داوُد: 1941 والنسائى: 5/272 من طريق حبيب بن أبى ثابت عن عطاء عن ابن عباس أن [illegible] صلى الله عليه وسلم قدم أهله وأمرهم أن لا يرموا حتى تطلع الشمس . وحبيب: مدلس وقد عنعن، وبقية رجاله ثقات .

کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ، تو اوپر کی طرف سے انہیں کنکریاں مارتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورہ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحَصَى الَّتِي تُرْمَى بِهَا الْجِمَارُ

کنکری کی اس صفت کا تذکرہ جو جمرہ کو ماری جائے گی

3871 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْعَالِيَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَدَاةَ الْعَقَبَةِ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ، وَهِيَ حَصَى الْخَذْفِ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ، قَالَ: نَعَمْ، بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ، بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عقبہ کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وقوف کیے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: آگے آؤ اور مجھے کنکریاں چن دو۔ میں نے آپ کو کنکریاں چن کر دیں جو اتنی چھوٹی تھیں جو چٹکی میں آسکے جب میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر رکھا، تو آپ نے فرمایا: جی ہاں! اسی طرح کی ہونی چاہئے اسی طرح کی ہونی چاہئے تم لوگ دین میں غلو کرنے سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

3870– إسناده صحيح على شرط الشيخين، إبراهيم: هو النخعي . وأخرجه البخاري 1747 في الحج باب رمي الجمار من بطن الوادي، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1296 305 في الحج باب رمي جمرة العقبة من بطن الوادي، من طريقين عن أبي معاوية، عن الأعمش، بِهِ . وأخرجه الطيالسي 319، وأحمد 1/415، والبخاري 1784 في الحج باب رمي الجمار بسبع حصيات، و 1750 باب من رمى جمرة العقبة فجعل البيت عن يساره، ومسلم 1296 307، وأبوداؤد 1974 في المناسك باب في رمي الجمار، والنسائي 5/273 في مناسك الحج باب المكان الذي ترمي منه جمرة العقبة، وابن خزيمة 2880، وابن الجارود 475 من طرق عن شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم النخي، بِهِ . وأخرجه مسلم 1296 309، والنسائي 5/273، من طريق أبي المحياة ع سلمة بن كهيلن والطيالسي 320 والترمذي 901 في الحج باب ما جاء كيف نرمي الجمار، من طريق وكيع، كلاهما عن عبد الرحمٰن بن يزيد، بِهِ . وانظر الحديث رقم 3873 .

3871– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال ثقات رجال الشيخين غير زياد بن الحصين وهو الرياحي– فمن رجال مسلم، عوف: هو ابن أبي جميلة، وابو العالية: هو رفيع بن مهران الرياحي . وأخرجه أحمد 1/215، والنسائي 5/268 في مناسك الحج باب التقاط الحصى، وابن ماجه 3029 في المناسك باب قدر حصى الرمل، وابن الجارود 473 والطبراني في الكبير 12747 والحاكم 1/466 من طرق عن عوف، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه الطبراني 18/742، والبيهقي 5/127 من طريقين عن عبد الرزاق، عن جعفر بن سليمان، عن أخيه الفضل بن عباس . وأخرجه أحمد 1/347 من طريقين عن عوف، حدثني زياد بن لحصين، عن أبي العالية الرياحي، عن ابن عباس . قال يحيى: لا يدري عوف: عبد الله أو الفضل . وانظر ما بعده و 3855 .

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَمْيِ الْجِمَارِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

جمرہ کو چٹکی میں آجانے والی کنکریاں مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3872 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَكَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعَ: عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى اَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ، وَهُوَ مِنْ مِنًى، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمَى بِهَا الْجَمْرَةَ، قَالَ: وَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے وہ بیان کرتے ہیں:- عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت لوگوں سے فرمایا: تم لوگ آرام سے چلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی اونٹنی کو آہستہ رفتار سے چلا رہے تھے۔ وادی محسر روح میں آپ نے اپنی اونٹنی کی رفتار کو کچھ تیز کیا۔ یہ وادی منیٰ کا حصہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر اتنی چھوٹی کنکریاں اختیار کرنا لازم ہے جو چٹکی میں آجاتی ہوں انہیں جمرات کو مارا جائے گا۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

ذِكْرُ عَدَدِ الْحُصَيَّاتِ الَّتِي يَرْمِيهَا الْمَرْءُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

کنکریوں کی اس تعداد کا تذکرہ جنہیں آدمی جمرہ عقبہ کے قریب مارے گا

3873 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَلِّفُوا الْقُرْآنَ كَمَا اَلَّفَهُ جِبْرَائِيْلُ، السُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، السُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ، السُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ قَالَ الْاَعْمَشُ: فَلَقِيتُ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَسَبَّهُ، ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ،

3872– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة، أبو معبد مولى ابن عباس: اسمه نافذ . وهو مكرر 3855 . وأخرجه مسلم 1282 في الحج باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر، والنسائي 5/258 في مناسك الحج باب الأمر بالسكينة في الإفاضة من عرفة، والطبراني في الكبير 18/686، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد

يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: هٰذَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے حجاج بن یوسف کو منبر پر یہ بات کہتے ہوئے سنا تم قرآن کو اسی طرح پڑھو جس طرح حضرت جبرائیل نے اسے پڑھا تھا (یعنی یہ کہو) وہ سورۃ جس میں گائے کا ذکر ہے وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر ہے وہ سورۃ جس میں خواتین کا ذکر ہے۔

اعمش کہتے ہیں: پھر میری ملاقات ابراہیم نخعی سے ہوئی میں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے حجاج کو برا کہا پھر ابراہیم نخعی نے بتایا: عبدالرحمٰن بن یزید نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس وقت جب انہوں نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماری تھیں۔ وہ وادی کے نشیبی حصے میں کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے وادی کے نشیبی حصے سے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ تو وادی کے اوپر والے حصے سے انہیں کنکریاں مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّخْطُبَ النَّاسَ عِنْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ اِذَا كَانَ اِمَامًا يَأْمُرُ النَّاسَ وَيَنْهَاهُمْ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ امام ہو

تو جمرہ کو کنکریاں مارنے کے وقت اپنی سواری پر لوگوں سے خطاب کرے اور انہیں (کچھ کاموں کو کرنے کا) حکم دے اور (کچھ کاموں کو کرنے سے) منع کرے

3874 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ اَبِي كَاهِلٍ،

3873– حديث صحيح، عبد الغفار بن عبد الله: ذكره المؤلف في الثقات 8/421 فقال: من أهل الموصل، كنيته أبو نصر، يروى عن على بن مسهر، حدثنا عنه الحسن بن إدريس الأنصارى والمواصلة، مات سنة أربعين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل، وذكره ابن أبى حاتم في الجرح والتعديل 6/54 وقال: روى عن على بن مسهر، وعبد الله بن عطارد الطائى المغربى، روى عنه إبراهيم بن يوسف الهِسِنْجانى، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في مسند أبى يعلى 5067 وقد تقدم برقم 3870 . وأخرجه مسلم 1296 306 ى الحج باب رمى جمرة العقبة من بطن الوادى، والبيهقى 5/129 من طريق منجاب بن الحارث، عن على بن مسهر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدى 111 والبخارى 1750 فى الحج باب يكبر مع كل حصاة، والنسائى 5/274 فى مناسك الحج باب المكان الذى ترمى منه جمرة العقبة، وابن خزيمة 2879 والبغوى 1949 من طرق عن الأعمش، بِهِ . ولم يقصد الرواية عن الحجاج، فإنه لم يكن بأهل لذلك، وإنما أراد أن يحكى القصة، ويوضح خطأ الحجاج فيها بما ثبت عمن يرجع إليه فى ذلك بخلاف الحجاج، وكان لا يرى إضافة السورة إلى الاسم، فرد عليه إبراهيم النخعى بما رواه عن ابن مسعود من الجواز .

(متن حدیث): قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: وَقَدْ رَأَيْتُ اَبَا كَاهِلٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عِيْدٍ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ خَرْمَاءَ وَحَبَشِيٌّ مُمْسِكٌ بِخِطَامِهَا

❀❀ اسمٰعیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ عید کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے جس کے کان (کا کچھ حصہ) کٹا ہوا تھا ایک سیاہ فام شخص نے اس اونٹنی کی لگام کو پکڑا ہوا تھا۔

ذِكْرُ جَوَازِ خِطْبَةِ الْمَرْءِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي الْاَوْقَاتِ

آدمی کا مختلف اوقات میں، اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دینے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3875 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَبْصَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي، وَاَنَا مُرْدِفٌ وَرَاءَهُ عَلٰى جَمَلٍ، وَاَنَا صَبِيٌّ صَغِيْرٌ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ بِمِنًى

❀❀ حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے میں اس وقت اونٹ پر اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ میں کم سن بچہ تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں اپنی اونٹنی عضباء پر (سوار ہو کر) لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

3874- رجاله رجال الشيخين غير أخي إسماعيل بن أبي خالد الأحمسي، واسمه سعيد، روى له النسائي وابن ماجه، ووثقه العجلي والمؤلف، وأبو كاهل رضي الله عنه: اسمه قيس بن عائذ، وقيل: عبد الله بن مالك الأحمسي، روى له النسائي وابن ماجه أيضاً هذا الحديث فقط. وأخرجه أحمد 4/306، وابن ماجه 1284 في الصلاة: ما جاء في الخطبة في العيدين، والطبراني في الكبير 18/924، والبيهقي 3/298 من طرق عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/158 في الصلاة باب الخطبة على البعير، وفي الحج من الكبرى كما في التحفة 9/273، والطبراني 18/925، وابن الأثير في أسد الغابة 6/260 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وعلقه البخاري في تاريخ الكبير 7/142 من طريقين عن إسماعيل، به. وأخرجه ابن ماجه 1285 عن محمد بن عبد الله بن نمير، حدثنا محمد بن عبيد، حدثنا إسماعيل بن أبي خالد، عن أبي كاهل قيس بن عائذ، فذكره.

3875- إسناده حسن، عكرمة بن عمار وإن كان من رجال مسلم- لا يرقى حديثه إلى رتبة الصحيح. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أبو داوُد 1954 في المناسك باب من قال: خطب يوم النحر عن هارون بن عبد الله، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/485 و 5/7، والنسائي في المناسك من الكبرى كما في التحفة 9/69، والبيهقي 5/140، والطبراني في الكبير 22/393 من طرق عن عكرمة، به. وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 8/246 قال: قال لنا عاصم: حدثنا عكرمة بن عمار، فذكره.

بَابُ الْحَلْقِ وَالذَّبْحِ

باب: سر منڈوانا اور ذبح کرنا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ اَنْ يَّذْبَحَ قَبْلَ الرَّمْيِ، اَوْ يَحْلِقَ قَبْلَ الذَّبْحِ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُهُ فِيْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ

حاجی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لے یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لے اس میں کوئی حرج نہیں ہے جو اس فعل کو کرنے سے لازم آئے

3876 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ، اَوْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا حَرَجَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ذبح

3876- إسناده صحيح على شرط الشيخين، هيثم: هو ابن بشير السلمي، وقد صرح بالتحديث عند البخاري وغيره، منصور: هو ابن زاذان الواسطي، وعطاء: هو ابن أبي رباح. وأخرجه أحمد 1/216، والبخاري 1721 في الحج باب الذبح قبل الحلق، والطبراني في الكبير 11350، والطحاوي 2/236، والبيهقي 5/143 من طرق عن هيثم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 1722 و 6666 في الأيمان باب إذا حنث ناسياً في الأيمان، والطبراني 11417، والبيهقي 5/143 من طرق عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 1/216 و 310-311، والبخاري 84 في العلم باب من أجاب الفتيا بإجابة اليد والرأس، و 1723 في الحج باب الذبح قبل الحلق، و 1735 باب إذا رمى بعدما أمسى، والنسائي 5/ 272 في مناسك الحج باب الرمي بعد المساء، وابن ماجه 3050 في المناسك باب من قدم نسكاً قبل نسك، والطبراني 11780 و 11967، والبيهقي 5/142-143، والبغوي 1964 من طريقين عن عكرمة، عن ابن عباس وأخرجه أحمد 1/358، والبخاري 1734، ومسلم 1307 في الحج باب من حلق قبل النحر أو نحر قبل الحلق، والطبراني 10909 من طرق عن وهيب عن ابن طاووس، عن أبيه، عن ابن عباس. وعلقه البخاري بإثر حديث 1822 فقال: وقال عفان: أراه عن وهيب، عن ابن خثيم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس. ووصله أحمد 1/328 عن عفان، حدثنا وهيب، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم فذكره. وعلقه أيضاً عن عبد الرحيم الرازي، عن ابن خثيم، عن عطاء، ووصله الإسماعيلي من طريق احسن بن حماد عنه.

کرنے سے پہلے سرمنڈوالیتا ہے یا رمی کرنے سے پہلے جانور ذبح کرلیتا ہے نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے کوئی گناہ نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالذَّبْحِ، وَالرَّمْيِ لِمَنْ قَدَّمَ الْحَلْقَ، وَالنَّحْرَ عَلَيْهِمَا مَعَ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنْ فَاعِلِ ذٰلِكَ

جو شخص پہلے سرمنڈوالیتا ہے یا قربانی کرلیتا ہے اسے بعد میں ذبح کرنے اور رمی کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اور اس کے مرتکب شخص سے حرج کے ساقط ہونے کا تذکرہ

3877 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

(متن حدیث): وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ، يَسْاَلُوْنَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ، فَقَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ، فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ منیٰ میں لوگوں کے لئے وقوف کئے ہوئے تھے۔ لوگ آپ سے مسائل دریافت کررہے تھے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے پتہ نہیں تھا میں نے جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی سرمنڈوالیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب ذبح کرلو کوئی حرج نہیں ہے ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے پتہ نہیں تھا میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی قربانی کرلیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے (راوی کہتے ہیں:) اس دن نبی اکرم ﷺ سے کسی بھی چیز کے پہلے یا بعد میں کیے جانے کے بارے میں پوچھا جاتا' تو آپ یہی فرماتے: تم اب کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

3877– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/421 في الحج باب جامع الحج ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/378، وأحمد 2/192، والدارمي 2/64–65، والبخاري 83 في العيم باب الفتيا وهو واقف على الدابة وغيرها، و 1736 في الحج باب الفتيا على الدابة عند الجمرة، ومسلم 1306 في الحج باب من حلق قبل النحر أو نحر قبل الحلق، وأبوداؤد 2014 في المناسك باب فيمن قدم شيئاً قبل شيء في حجه، والطحاوي 2/237، والبيهقي 5/140–141، والبغوي 1963 . وأخرجه الطيالسي 2285، وأحمد 2/155و 160 و 202و 210و 217، والدارمي 2/64، والحميدي 580، والبخاري 1737و 1738، ومسلم 1306، والترمذي 916 في الحج باب ما جاء فيمن حلق قبل أن يذبح أو نرح قبل أن يرمي، وابن ماجه 3051 في المناسك باب من قدم نسكاً قبل نسك، وابن الجارود 487و 488، والطحاوي 2/237، والبيهقي 5/140و 141 و 142 من طرق عن الزهري، به

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ الْحَلْقَ قَبْلَ الذَّبْحِ وَالذَّبْحَ قَبْلَ الرَّمْيِ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالے یا رمی کرنے سے پہلے ذبح کرلے

3878 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ، فَقَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ، فَقَالَ اٰخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ، قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ، فَقَالَ اٰخَرُ: طُفْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمی کرنے سے پہلے ذبح کرلیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے دوسرے صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے' آپ نے فرمایا: تم اب ذبح کرلو کوئی حرج نہیں ہے ایک اور شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف کرلیا ہے' آپ نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ فِي الْحَلْقِ يَجِبُ اَنْ يَّبْدَاَ بِالْاَيْمَنِ مِنْ رَاْسِهٖ ثُمَّ بِالْاَيْسَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سر منڈوانے کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ پہلے دائیں طرف کے حصے سے آغاز کرے اور پھر بائیں طرف کو (منڈوالے)

3879 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

3878– إسناده صحيح على شرط مسلم، حماد بن سلمة وقيس بن سعد وهو المكي– من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أحمد3/185، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 2/241، والطحاوي 2/236، والبيهقي 5/143 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وقال البخاري بإثر حديث ابن عباس 1722 في الحج باب الذبح قبل الحج: وقال حماد عن قيس بن سعد وعباد بن منصور، عن عطاء، عن جابر رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم . وهذه الطريق وصلها البيهقي 5/143، وابن حجر في تعليق التعليق 3/96 من طريقين عن حماد بن سلمة، به . وقال الحافظ في الفتح 3/560: وصلها النسائي والطحاوي والإسماعيلي وابن حبان من طرق عن حماد بن سلمة . وأخرجه أحمد 3/326، وابن ماجه 3052 في المناسك باب من قدم نسكاً دون نسك، والطحاوي 2/237، والبيهقي 5/143 من طرق عن أسامة بن زيد، عن عطاء، به . وقال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة191/1: إسناده صحيح ورجاله ثقات .

(متن حدیث): لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْهُ، فَحَلَقَهُ، فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ، وَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی اور اپنی قربانی کو قربان کر لیا' تو آپ نے اپنے سر کا دایاں حصہ حجام کی طرف بڑھایا اس نے اسے مونڈ دیا پھر آپ نے (اپنے بال) حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو دیئے پھر آپ نے (دوسرا حصہ حجام کی طرف) بڑھایا اور فرمایا: اسے مونڈ دو اس نے اسے منڈ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس حصے کے بال بھی) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیئے اور فرمایا: انہیں لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْمُحَلِّقِينَ اَكْثَرَ مِمَّا دَعَا لِلْمُقَصِّرِينَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر منڈوانے والوں کے لیے اس سے زیادہ مرتبہ مغفرت کی دعا کرنے کا تذکرہ جو دعا آپ نے بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے کی تھی

3880 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ، قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ، قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: وَالْمُقَصِّرِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔

''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحمت کر' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال چھوٹے کروانے والوں کے

3879- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 1372، ابن أبي عمر العدني: اسمه محمد بن يحيى صدوق من رجال مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين، سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه مسلم 1305 326 في الحج: باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، والترمذي 912 في الحج: باب ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، عن ابن أبي عمر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/111، والحميدي 1220، وأبو داؤد 1982 في المناسك: باب الحلق والتقصير، والترمذي 912، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 1/371، وابن خزيمة 2928 من طرق عن سفيان، به . وأخرجه أحمد 3/208، ومسلم 1305، وأبو داؤد 1981، وابن الجارود 484، والبيهقي 5/103، والبغوي 1962 من طرق عن هشام بن حسان، به .

3880- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/395 في الحج: باب الحلاق . وأخرجه أحمد 2/79، والبخاري 1727 في الحج: باب الحلق والتقصير عند الإحلال، ومسلم 1301 317 في الحج: باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير، وأبو داؤد 1979 في المناسك: باب الحلق والتقصير، والبغوي 1963، والبيهقي 5/103 من طريق مالك بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1835، والدارمي 2/64، ومسلم 1301 316 و 318، والترمذي 913 في الحج: باب ما جاء في الحلق والتقصير، وابن ماجه 3043 في المناسك: باب الحلق، وابن خزيمة 2929، وابن الجارود 485 والبيهقي 5/103 من طرق عن نافع، به .

لئے (دعائے رحمت کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! سر منڈوانے والو پر رحم کر لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور بال چھوٹے کروانے والوں (پر بھی رحم کر)''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا أَرَادَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ، أَنْ يَتَطَيَّبَ بِمِنًى قَبْلَ إِفَاضَتِهِ

محرم شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ طواف زیارت کا ارادہ کرے تو روانہ ہونے سے پہلے منیٰ میں خوشبو لگا لے

3881 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ

❁❁ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے منیٰ میں نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی اس سے پہلے کہ آپ بیت اللہ کی زیارت کرتے (یعنی حج سے فارغ ہونے کے بعد ایسا کرتے)

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِفَاضَةِ مِنْ مِنًى لِطَوَافِ الزِّيَارَةِ

منیٰ سے طواف زیارت کے لیے روانہ ہونے کے طریقے کا تذکرہ

3882 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ بْنِ الْبِرِنْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى، وَيُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ قربانی کے دن روانہ ہو جاتے تھے پھر واپس آتے تھے اور ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرتے تھے وہ یہ بات ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا تھا۔

3881- إسناده صحيح على شرط مسلم . محمد بن عبيد بن حساب من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه النسائي 5/136 في مناسك الحج باب إباحة الطيب عند الإحرام، وابن خزيمة 2934 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وانظر الاحاديث: 3766 3770 3771 3772 .

3882- إسناده صحيح على شرط مسلم . إبراهيم بن محمد بن عرعرة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه مسلم 1308 في الحج: باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 6/155، وابن الجارود 486، وابن خزيمة كما في تغليق التعليق 3/101، والحاكم 1/475، والبيهقي 5/144 من طرق عن عبد الرزاق بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين . وانظر ما بعده .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَفْعَ هٰذَا الْخَبَرِ وَهْمٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کیا جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنا وہم ہے

3883 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن تشریف لے گئے پھر آپ واپس تشریف لے آئے اور آپ نے ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

3884 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، وَرَقَدَ رَقْدَةً بِمِنًى، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهٖ

3883– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وهو في المسند 2/34 . ومن طريقه أخرجه ابوداوٗد 1998 في المناسك: باب الإفاضة في الحج .

3884– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير شعيب بن الليث، وهو ثقة، روى له أبوداوٗد والنسائي . خالد بن يزيد: هو الجمحي المصري . وأخرجه البخاري 1756في الحج باب طواف الوداع، تعليقاً عن الليث، ووصله الدارمي 2/55، والبزار في مسنده كما في الفتح 3/58، وتغليق التعليق 3/111، وسمويه في فوائده كما في هدى الساري ص 38، والتغليق، والطبراني في الأوسط كما في هدى الساري، والفتح والتغليق، ومن طريقه الحافظ في التغليق 3/110–111 من طريق عبد الله بن صالح كاتب الليث، عن الليث، بِهٖ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى، وَفِيْ خَبَرِ اَنَسٍ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، وَرَقَدَ رَقْدَةً بِمِنًى، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهِ، فَجَعَلَ اَنَسٌ طَوَافَهُ لِلزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ، وَاَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَرَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ الزِّيَارَةَ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَتِلْكَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ، وَطَوَافٌ وَاحِدٌ لِلزِّيَارَةِ وَالَّذِي يَجْمَعُ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ بِهِ، اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَنَحَرَ، ثُمَّ تَطَيَّبَ لِلزِّيَارَةِ، ثُمَّ اَفَاضَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى، فَصَلَّى الظُّهْرَ بِهَا وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِهَا، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ ثَانِيًا، فَطَافَ بِهَا طَوَافًا اٰخَرَ بِاللَّيْلِ دُونَ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر' مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں پھر آپ منیٰ میں تھوڑی دیر کے لئے سو گئے۔ پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف آئے اور اس کا طواف کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن روانہ ہوئے تھے پھر آپ واپس تشریف لے آئے تھے اور آپ نے منیٰ میں ظہر کی نماز ادا کی تھی جب کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی تھیں پھر آپ منیٰ میں تھوڑی دیر کے لئے سو گئے تھے پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ گئے پھر آپ نے اس کا طواف کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت رات کے وقت کیا تھا جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت ظہر سے پہلے کیا تھا تو یہ ایک ہی حج کی بات ہے اور ایک ہی مرتبہ طواف زیارت کیا تھا تو جن حضرات نے ان دونوں روایات کو جمع کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبیٰ کی رمی کی، قربانی کی پھر آپ نے طواف زیارت کیا اور خوشبو لگائی پھر آپ روانہ ہوئے آپ نے بیت اللہ کا طواف زیارت کیا پھر آپ منیٰ تشریف لے آئے وہاں آپ نے ظہر کی نماز ادا کی۔ عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں پھر وہاں کچھ دیر کے لئے سو گئے۔ پھر آپ سوار ہو کر دوبارہ بیت اللہ کی طرف گئے اور وہاں آپ نے رات کے وقت دوسری مرتبہ طواف کیا تو اس طرح ان دونوں روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِمَنْ اَفَاضَ، مِنْ مِنًى اَلَّا يُصَلِّي الظُّهْرَ اِلَّا بِهَا

جو شخص منیٰ سے روانہ ہوتا ہے اس کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ ظہر کی نماز وہیں ادا کرے

3885 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3885- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 3883 .

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن تشریف لے گئے پھر آپ واپس تشریف لائے اور آپ نے منیٰ میں ظہر کی نماز ادا کی۔

بَابٌ، رَمْيُ الْجِمَارِ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ

باب: ایامِ تشریق میں جمرہ کی رمی کرنا

ذِكْرُ وَصْفِ رَمْيِ الْجِمَارِ اَيَّامَ مِنًى

ایامِ منیٰ میں رمی کرنے کے طریقے کا تذکرہ

3886 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، ثُمَّ رَمٰى سَائِرَهُنَّ عِنْدَ الزَّوَالِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ کو کنکریاں ماریں' آپ نے باقی دنوں میں زوال کے وقت کنکریاں ماری تھیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ رَمْيِ الْمَرْءِ الْجِمَارَ، وَوُقُوفِهٖ حِيْنَئِذٍ اِلٰى اَنْ يَّرْمِيَهَا

آدمی کے جمرہ کے رمی کرنے کے طریقے کا تذکرہ اور جب وہ رمی کر رہا ہو اس وقت ٹھہرنے کا تذکرہ

3887 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ،

(متنِ حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْاُوْلٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ

3886– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فقد روى له البخاري مقروناً، وقد صرح هو وابن جريج بالتحديث عند مسلم وغيره، فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه أحمد 3/312–313، والنسائي 5/270 في مناسك الحج باب وقت رمي جمرة العقبة يوم النحر، وابن خزيمة 2968، والدارقطني 2/275 من طرق عن ابن إدريس، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/119، والدارمي 5/85، وأبو داؤد 1971 في المناسك باب رمي الجمار، والترمذي 894 في الحج باب ما جاء في رمي يوم النحر ضحى، وقال: هذا حديث حسن صحيح وابن حزيمة 2876 2968، وابن الجارود 474، والطحاوي 2/220، والدارقطني 2/275، والبيهقي 5/131و 148–149، والبغوي 1967، وأبو نعيم في المستخرج، ومن طريقه ابن حجر في تغليق التعليق 3/107 من طرق عن ابن جريج، به وذكره البخاري في الحج باب رمي الجمار، في ترجمة الباب

يَتَقَدَّمُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلًا الْقِبْلَةَ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، وَيَقُولُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ پہلے جمرہ کو سات کنکریاں مارتے تھے ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جاتے وہ طویل قیام کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے۔ دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے تھے پھر ذات عقبہ والے جمرہ کو وادی کے نشیبی حصے سے کنکریاں مارتے تھے وہ اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے پھر واپس آ جاتے تھے اور یہ کہتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلرِّعَاءِ بِمَكَّةَ، اَنْ يَّجْمَعُوا رَمْيَ الْجِمَارِ فَيَرْمُوْهُ الْيَوْمَيْنِ فِيْ يَوْمٍ

مکہ میں موجود چرواہوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمرہ کی رمی کو جمع کر لیں اور دو دن کی رمی ایک ہی دن میں کر لیں

3888 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ،

3887– حديث صحيح، إسناده قوي، طلحة بن يحيى وهو ابن النعمان بن أبي عياش الزرقي– وثقه يحيى بن معين، وعثمان بن أبي شيبة وأبو داوُد، وقال أحمد: مقارب الحديث، وقال أبو حاتم: ليس بالقوي، وقد روى له البخاري مقروناً، واحتج به مسلم، وأبو داوُد، والنسائي، وابن ماجه، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، يونس: هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه البخاري 1751 في الحج باب إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة، ومن طريقه البغوي 1968 عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجه 3032 في المناسك باب إذا رمى جمرة العقبة لم يقف عندها، عن عثمان بن أبي شيبة، به مختصراً . وأخرجه الدارمي 2/63، والبخاري 1753 باب الدعاء عند الجمرتين، وابن خزيمة 2972، والنسائي 5/276–277 في مناسك الحج باب الدعاء بعد رمي الجمار، والدارقطني 2/275، والحاكم 1/478، والبيهقي 5/148 من طرق عن عثمان بن عمر، عن يونس، به . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه البخاري 1752 عن سليمان هو ابن بلال– عن يونس، به .

3888– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيحين غير أبي البدّاح، وهو ابن عاصم بن عدي، ونسب هنا إلى جده، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة . عبد الله بن أبي بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم . وأخرجه أحمد 5/450، والحميدي 854، والترمذي 954 في الحج باب الرخصة في رمي الجمار، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حزم، عن ابيه أن أبا البداح بن عاصم بن عدي، أخبره عن أبيه، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/450، والدارمي 2/61–62، والبخاري في التاريخ الكبير 6/477 تعليقاً، وأبو داوُد 1975 في الحج باب رمي الجمار، والترمذي 955، والنسائي 5/273، وفي الكبرى كما في التحفة 4/226 وابن ماجه 3037 في الحج باب تأخير رمي الجمار من عذر، وأبو يعلى في المسند 315/1، وابن خزيمة 2975و2979، وابن الجارود في المنتقى 478 والحاكم 1/478، والبيهقي 5/150، والبغوي 1970 وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وأخرجه ابن خزيمة 2976 و2978 من طريقين عن عبد الله بن أبي بكر، به . وأخرجه ابن ماجه 3036، وابن خزيمة 2977 من طريقين عن ابن عيينة، عن عبد الله بن أبي بكر، عن عبد الملك بن أبي بكر، عن أبي البداح، به . وأخرجه ابو داوُد 1976 ومن طريقه البيهقي 5/151 عن مسدد، حدثنا سفيان، عن عبد الله ومحمد ابني أبي بكر، عن أبيهما، عن أبي البداح، به . وأخرجه أحمد 5/450، والطحاوي 2/222، والبيهقي 5/150–151 من طرق عن ابن جريج، عن محمد بن ابي بكر، عن أبيه، عن أبي البداح، به .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ، اَنْ یَّرْمُوْا یَوْمًا، وَیَدَعُوا یَوْمًا

ابوالبداح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اونٹوں کے) چرواہوں کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ ایک دن کنکریاں ماریں اور ایک دن نہ ماریں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْعَبَّاسِ، وَاَهْلِهِ اَنْ یُّبَیِّتُوا بِمَكَّةَ لَیَالِی مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِهِمْ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اوران کے اہل خانہ کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کریں کیونکہ انہوں نے (حاجیوں کو آب زم زم پلانا ہوتا ہے)

3889 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِی، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِی نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیتَ بِمَكَّةَ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِهِ فَاَذِنَ لَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کریں اس کی وجہ یہ تھی۔ انہوں نے (حاجیوں کو) پانی پلانا ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرِ لِلْعَبَّاسِ، اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ رُخْصَةٍ، وَنَدْبٍ دُوْنَ اَنْ یَّكُوْنَ حَتْمًا وَاِیجَابًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے یہ حکم رخصت اور استحباب کے طور پر ہے لازمی اور ایجاب کے طور پر نہیں ہے

3890 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْعَبَّاسِ اَنْ یَّبِیتَ بِمَكَّةَ اَیَّامَ مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِهِ

3889- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى 1745 فى الحج باب هل يبيت أصحاب السقاية أو غيرهم بمكة ليالى منى، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/22 عن عبد الله بن نمير، ومسلم 1315 346 فى الحج باب وجوب المبيت بمنى أيام التشريق والترخص في تركه لأهل السقاية، وأبو داوٗد 1959 فى المناسك باب يبيت بمكة ليالى منى، وابن ماجه 3065 فى المناسك باب البيتوتة بمكة ليالى منى، وابو نعيم فى المستخرج كما فى تغليق التعليق 3/106، والبيهقى 5/153 من طرق عن عبد الله بن نمير، بِهِ . وانظر ما بعده .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ منیٰ کے دنوں کی راتیں مکہ میں بسر کرے' کیونکہ انہوں نے حاجیوں کو (آب زمزم) پلانا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس چیز کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3891 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ مُوْسَى بْنُ طَارِقٍ السَّكْسَكِيُّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَاَذِنَ لَهُ مِنْ اَجْلِ السِّقَايَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کرے' کیونکہ انہوں نے (حاجیوں کو آب زمزم) پلانا ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پلانے کی خدمت کی وجہ سے انہیں اس بات کی اجازت دے دی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَّصْفِ اَيَّامِ مِنًى، وَاِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَمَّنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو منیٰ کے ایام کے بارے میں ہے اور اس شخص سے حرج ساقط ہونے کے بارے میں ہے جو دو دن گزرنے کے بعد وہاں سے پہلے ہی چلا جاتا ہے

3892 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ،

3890– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه مسلم 1315، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 6/163 عن إسحاق بن إبراهيم، والبيهقي 5/153 من طريق أحمد بن سهل، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/75، والبخاري 1743، من طريقين عن عيسى بن يونس، به . وأخرجه الشافعي 1/361، وأحمد 2/19 و 29، والدارمي 2/75، والبخاري 1634 في الحج باب سقاية الحاج، و 1744، ومسلم 1315، وأبو داوٗد 1959، وابن خزيمة 2957، وابن الجارود 490، والبيهقي 5/153، والبغوي 1969 من طرق عن عبيد الله بن عمر، به . وانظر ما بعده .

3891– حديث صحيح، وهو مكرر ما قبله، علي بن زياد اللحجي: ذكره المؤلف في الثقات 8/470، وقال: من أهل اليمامة، سمع ابن عيينة، وكان راوياً لأبي قرة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندي، مستقيم الحديث، مات سنة ثمان واربعين ومئتين . وأبو قرة موسى بن طارق: روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين .

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ، فَقَدْ اَدْرَكَ، اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَاَخَّرَ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: لَيْسَ عِنْدَكُمْ بِالْكُوْفَةِ حَدِيْثٌ اَشْرَفُ وَلَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حج عرفات (میں وقوف کا نام) ہے' جو شخص مزدلفہ کی رات صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ جاتا ہے وہ منیٰ کے ایام جو تین دن ہیں۔ انہیں پالیتا ہے' جو شخص دو دنوں کے بعد پہلے چلا جائے' تو اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو ٹھہرا رہے اور تین دن کے بعد جائے اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے کہا: آپ لوگوں کے پاس کوفہ میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہوگی جو اس حدیث سے زیادہ معزز اور عمدہ ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْحَاجِّ بِمِنًى اَيَّامَ مَقَامِهٖ بِهَا

حاجی کے منیٰ میں قیام کے دوران نماز ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

3893 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ، ثُمَّ صَلّٰى عُثْمَانُ بَعْدَ اَرْبَعًا، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي مَعَ الْاِمَامِ بِصَلَاتِهٖ، فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں دو رکعات ادا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

3892- إسناده صحيح على شرط السيخين غير صحابية، فقد أخرج حديثه هذا أصحاب السنن وأخرجه البيهقي 5/116: أخبرنا أبو الحسن محمد بن الحسين بن داوٗد العلوى، حدثنا أبو حامد أحمد بن الحسن، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، بهذا الإسناد وأخرجه البغوى 2001 من طريق محمد بن سهل بن عبد الله القهستانى، حدثنا عبد الرحمٰن بن بشر، به . وأخرجه الحميدى 899عن سفيان، والترمذى 890 فى الحج باب ما جاء فيمن أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج، عن ابن أبى عمر، عن سفيان، به . وأخرجه أحمد 4/309-310، والبخارى تعليقاً فى التاريخ الكبير 5/243، وأبو داوٗد 1949 فى المناسك باب من لم يدرك عرفة، والترمذى 889، والنسائى 5/164-165 فى مناسك الحج باب في من لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بالمزدلفة، وابن ماجه 3015 فى الحج باب من أتى عرفة قبل الفجر من جمع، وابن خزيمة 2822، والطحاوى 2/209-210، والدارقطنى 2/240، والحاكم 1/464، والبيهقى 5/152و 173، من طرق عن سفيان الثورى، عن بكير، به . وأخرجه الطيالسى 1309و 1310، وأحمد 4/309و 310، والدارمى 2/59، والطحاوى 2/210، والدارقطنى 2822، والحاكم 2/278، والبيهقى 5/73 من طرق عن شعبة عن بكير بن عطاء، به . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبى .

3893- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 2758 .

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان بھی (دو رکعات ہی ادا کرتے تھے) پھر اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہاں چار رکعات ادا کرنا شروع کر دیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی اقتداء میں اس کی نماز کے مطابق نماز ادا کرتے تھے جب تنہا نماز ادا کرتے تھے تو چار رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ التِّجَارَةِ لِلْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حاجی اور عمرہ کرنے والے شخص کے لیے تجارت کرنا مباح ہے

3894 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): عُكَاظُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقٌ كَانَتْ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ كَاَنَّهُمْ تَاَثَّمُوا، اَنْ يَّتَّجِرُوا فِي الْحَجِّ، فَسَاَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ) (البقرة: 198) فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:۔ عکاظ ذوالمجاز یہ زمانہ جاہلیت کے بازار تھے (جو حج کے موقع پر لگا کرتے تھے) جب اللہ تعالیٰ نے اسلام (کو غلبہ عطا کر دیا) تو لوگوں نے حج کے موقع پر تجارت کرنے کو گناہ سمجھا لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو یہ آیت نازل ہوئی۔

”تم لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو“۔

(اس سے مراد یہ ہے) کہ حج کے موقع پر ایسا کرتے ہو۔

3894– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير الحسن بن الصباح، فمن رجال البخارى سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه البخارى 2050 فى البيوع باب ما جاء فى قوله عز وجل: (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ) (الجمعة: 10)، و 2098 باب الأسواق التى كانت فى الجاهلية فتبايع الناس بها فى الإسلام، و 4519 فى التفسير باب (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198)، والطبرانى 11213، والبيهقى 4/333، والبغوى فى التفسير 1/173–174 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 1770 فى الحج باب التجارة أيام المواسم والبيع فى الأسواق، والطبرى فى جامع البيان 13769، والواحدى فى أسباب النزول ص 38 من طرق عن ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به . وأخرجه أبو داوُد 1734 فى الحج باب الكرى، والبيهقى 4/333–334 من طريق ابن أبى ذئب، عن عطاء بن أبى رباح، عن عبيد بن عمير، عن ابن عباس، به .

بَابٌ، اَلْاِفَاضَةُ مِنْ مِنًى لِطَوَافِ الصَّدْرِ

باب: منیٰ سے طواف صدر کے لیے روانہ ہونا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ نُزُولُ الْمُحَصَّبِ لَيْلَةَ النَّفْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ روانگی کی رات وادی محصب میں پڑاؤ کرے

3895 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَمَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْمُحَصَّبَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وادی محصب میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اِذَا اَرَادَ الْقُفُولَ اَنْ يَّتَحَصَّبَ لَيْلَتَئِذٍ لِيَكُوْنَ اَسْهَلَ لِظُعْنِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ واپسی کا ارادہ کرے تو وہ اس رات کو وادی محصب میں پڑاؤ کرے تا کہ اس کے لیے نکلنا آسان ہو

3896 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ اَسْمَاءَ، وَعَائِشَةَ كَانَتَا لَا تُحَصِّبَانِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ

3895– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الترمذي 921 في الحج باب ما جاء في نزول الأبطح، وابن ماجه 3069 في المناسك باب نزول المحصب، وابن خزيمة 2990 من طرق عن عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، بِهِ . والمحصَّب: اسم مفعول من الحصباء أو الحصب، وهو الرمي بالحصى، وهو موضع فيما بين مكة ومنى، وهو إلى منى أقرب . وقد نقل ابن المنذر الاختلاف في استحبابه مع الاتفاق على أنه ليس من المناسك، وانظر الفتح 3/592 .

3896 - ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وادی محصب میں پڑاؤ نہیں کیا کرتی تھیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں اس لئے پڑاؤ کیا تھا کیونکہ یہ روانگی کے لئے زیادہ آسان تھا۔

3896- إسناده صحيح على شرط الشيخين، سفيان: هو الثوري . وأخرجه البخاري 1765في الحج باب المحصب، والبيهقي 5/161 من طريق أبي نعيم عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/41و 190 و 207 و 230، ومسلم 1311في الحج باب النزول بالمحصب يوم النفر والصلاة به وابو داؤد 2008 في المناسك باب التحصيب، والترمذي 923 في الحج باب من نزل بالأبطح، وابن ماجه 3067 في المناسك باب نزول المحصب، والبيهقي 5/161 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ . وأخرجه أحمد6/225 من طريق معمر، عن الزهري، عن عروة، بِهِ . وليس عندهم ذكر الأسماء . وأخرج أحمد 6/245 من طريق ابن أبي مليكة عن عائشة قالت: ثم ارتحل حتى نزل الحصبة، قالت: والله ما نزلها إلا من أجلي .

فَصْلٌ

فصل

3897 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُونَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ کسی بھی سمت سے روانہ ہو جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص اس وقت تک واپس روانہ نہ ہو جب تک وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِبَعْضِ النِّسَاءِ فِيْ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الشَّيْءِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ

بعض خواتین کے لیے اس بات کی رخصت کا تذکرہ کہ وہ اس ممنوعہ چیز پر عمل کرسکتی ہیں

3898 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ، قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

3897– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري . سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه الشافعي 1/362، والحميدي 502، وأحمد 1/222، والدارمي 2/72، ومسلم 1327 في الحج باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، وأبو داؤد 2002 في المناسك باب الوداع، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 5/8، وابن خزيمة 2999و 3000، والطحاوي 2/233، وابن الجارود 495، والطبراني 1986، والبيهقي 5/161 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وانظر الحديث التالي .

3898– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج السامي: ثقة روى له النسائي ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الدارمي 2/72، والبخاري 329 في الحيض باب المرأة تحيض بعد الإفاضة، و 1760 في الحج باب إذا حاضت المرأة بعدما أفاضت، من طريقين عن وهيب بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 1/364، والحميدي 502، والبخاري 1755 في الحج باب طوا الوداع، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 5/12، والطحاوي 2/233، والبيهقي 5/161 من طريق سفيان عن ابن طاووس، بِهِ . وأخرجه الشافعي 1/364، والحميدي 502 من طريق سفيان عن سليمان الأحول، عن طاووس، بِهِ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) حیض والی خواتین کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ جب اسے حیض آیا ہو تو وہ (بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے) روانہ ہو سکتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک اللہ کے رسول نے ان خواتین کو اس بات کی رخصت دی ہے۔

3899 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسَرِّحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسَرِّحٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، اِلَّا الْحُيَّضَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص حج کرے اسے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے' البتہ حیض والی خواتین کا حکم مختلف ہے۔ اللہ کے رسول نے انہیں رخصت دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَائِضَ اِنَّمَا رَخَّصَ لَهَا اَنْ تَنْفِرَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ عَهْدُهَا بِالْبَيْتِ اِذَا كَانَتْ طَافَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حیض والی عورت کے لیے اس بات کی رخصت ہے کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس روانہ ہو سکتی ہے جبکہ وہ اس سے پہلے طواف کر چکی ہو

3900 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

3899- إسناده قوى، رجاله رجال الشيخين غير الوليد بن عبد الملك بن مسرح، فقد ذكره المؤلف في الثقات 9/227، وقال عنه: مستقيم الحديث، وقال أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه 9/10: صدوق . عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي . وأخرجه ابن خزيمة 3001، والترمذى 944 في الحج باب ما جاء في المرأة تحيض بعد الإفاضة، والطحاوى 2/235، والطبراني في الكبير 13393، والحاكم 1/469-470 من طرق عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حسن صحيح وصححه الحاكم على شرط الشيخين . وأخرجه ابن ماجه 3071 في المناسك باب طواف الوداع، من طريق طاووس عَنِ ابْنِ عُمَرَ بنحوه .

3900- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/192-193 عن يحيى القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/99 عن محمد بن عبيد، عن عبيد الله بن عمر، به . وأخرجه أحمد 6/207، ومسلم 1211 384 في الحج: باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، والطحاوى 2/234 من طرق عن أفلح عن القاسم به . وأخرجه مالك 1/412 في الحج: باب إفاضة الحج، ومن طريقه البخارى 328 في الحيض: باب المرأة تحيض بعد الإفاضة، ومسلم 1211 385 والنسائى 1/194 في الحيض: باب المرأة تحيض بعد الإفاضة، والطحاوى 2/234، والبيهقى 5/165 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حزم، عن عمرة، عن عائشة . وأخرجه أحمد 6/122، و175، و223، و224، و253، والدارمى 2/568، ومسلم 1211 387 وابن ماجه 3073 في الحج: باب الحائض تنفر قبل أن تودع، والطحاوى 2/233-234، والبيهقى 5/162-163، والبغوى 1975 من طرق عن إبراهيم النخعى، عن الأسود، عن عائشة . وأنظر الحديث رقم 3902 و 3903 و 3904 و 3905 .

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَى صَفِيَّةَ اِلَّا حَابِسَتَنَا، قَالَ: مَا شَاْنُهَا؟ ، قُلْتُ: حَاضَتْ، قَالَ: اَمَا كَانَتْ طَافَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ ، قُلْتُ: بَلٰى وَلٰكِنَّهَا حَاضَتْ، قَالَ: فَلَا حَبْسَ عَلَيْهَا فَلْتَنْفِرْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا خیال ہے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی: انہیں حیض آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ پہلے طواف نہیں کر چکی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں' لیکن انہیں حیض آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس کا رکنا ضروری نہیں ہے وہ روانہ ہوسکتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ النُّفَسَاءِ حُكْمُ الْحَائِضِ فِيْ هٰذَا الْفِعْلِ، اِذِ اسْمِ النِّفَاسِ يَقَعُ عَلَى الْحَيْضِ، وَالْعِلَّةُ فِيهِمَا وَاحِدَةٌ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، اس فعل میں نفاس والی عورت کا حکم بھی

حیض والی عورت کی مانند ہے۔ کیونکہ لفظ ''نفاس'' حیض کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، اور دونوں میں علت ایک ہی ہے۔

3901 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهَا، قَالَتْ: بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ، اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ، فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَفِسْتِ ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ

سیّدہ زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لحاف میں لیٹی ہوئی تھی اسی دوران مجھے حیض آ گیا میں اٹھ کر آ گئی میں نے اپنے حیض کے کپڑے رکھے (اور واپس آئی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہیں حیض آ گیا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں آپ کے ساتھ لحاف میں لیٹ گئی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ الْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا كَانَتْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ رُؤْيَتِهَا الدَّمَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، حیض والی عورت اگر خون دیکھنے سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہو

3901- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 1363 .

تو اس کے لیے (واپس) روانہ ہونا مباح ہے۔

3902 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَحَابِسَتُنَا هِيَ؟، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ، قَالَ: فَلَا اِذًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ آپ کو بتایا گیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اِذَا حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ اَنْ تَنْفِرَ

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ، جب اسے طواف افاضہ کے بعد حیض آئے، تو (حکم یہ ہے کہ وہ) روانہ ہو جائے

3903 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَعُرْوَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَمَا طَافَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

3902- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ" 1/412 في الحج: باب إفاضة الحج ومن طريقه أخرجه البخاري 1757 في الحج: باب إذا حاضت بعد ما أفاضت والطحاوي2/234، والبيهقي 5/162 والبغوي 1974 . وأخرجه الشافعي 1/367، وأحمد 6/39، ومسلم 1211 في الحج: باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، والترمذي 943في الحج: باب ما جاء في المرأة تحيض بعد الإفاضة، من طرق عبد الرحمٰن بن القاسم، بِهِ . وأنظر ما بعده .

3903- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن موهب وهو ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي . وأخرجه أحمد 6/82، ومسلم 1211 في الحج: باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 4401في المغازي: باب حجة الوداع، ومسلم 1211 383 من طريقين عن الزهري، بِهِ . وأخرجه الشافعي1/367 وأحمد 6/38 وابن ماجة 3072 في المناسك: باب الحائض تنفر قبل أن تودع، وابن خزيمة 3002 وابن الجارد 496 والبيهقي /5 162 من طرق عن سفيان بن عيينة، وأحمد 6/164 من طريق معمر، والبيهقي /5 162من طريق شعيب، والطحاوي 2/234، والبيهقي 5/162 من طريق يونس، أربعتهم عن الزهري، عن عروة عن عائشة وأخرجه أحمد 6/202 و 207 و213، ومالك في "الموطأ" 1/413 في الحج: باب إفاضة الحج، ومن طريقه أخرجه: الشافعي 1/366، وأبو داوٗد 2003 في المناسك: باب الحائض تخرج بعد الإفاضة، والطحاوي 2/234، والبيهقي /5 162، من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة . وأخرجه أحمد 6/85، والبخاري 1733 في الحج: باب الزيارة يوم النحر، ومسلم 1211 386 من طريقين عن أبي سلمة، عن عائشة .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْتَنْفِرْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو طواف کرنے کے بعد حیض آ گیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ان کے حیض کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ طواف افاضہ کر چکی ہے اس کے بعد انہیں حیض آیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ روانہ ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَائِضَ اِنَّمَا رَخَّصَ لَهَا اَنْ تَنْفِرَ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اٰخِرَ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ، اِذَا كَانَتْ طَافَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، حیض والی عورت کے لیے یہ رخصت ہے کہ وہ روانہ ہو جائے، اگرچہ اس نے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کیا ہو۔ اور وہ اس سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہو

3904 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَى صَفِيَّةَ اِلَّا حَابِسَتَنَا، قَالَ: وَمَا شَاْنُهَا؟ ، قَالَتْ: حَاضَتْ، قَالَ: اَمَا كَانَتْ اَفَاضَتْ؟ ، قُلْتُ: بَلٰى وَلٰكِنَّهَا حَاضَتْ، قَالَ: فَلَا حَبْسَ عَلَيْهَا فَلْتَنْفِرْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا خیال ہے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: انہیں حیض آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ طواف افاضہ کر چکی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' لیکن انہیں حیض آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس کا رکنا ضروری نہیں ہے وہ روانہ ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3905 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ،

3904– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 3900 .

3905– إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو مكرر 3903 .

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَمَا اَفَاضَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَابِسَتُنَا هِيَ؟، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ، وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْتَنْفِرْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آ گیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ان کے حیض کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں طواف افاضہ کرنے کے بعد انہیں حیض آیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ روانہ ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، باہر سے (حج کے لیے) آنے والا شخص افاضہ کے بعد کتنا عرصہ (مکہ میں) قیام کر سکتا ہے؟

3906 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، يَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ: مَا سَمِعْتَ فِيْ سُكْنٰى مَكَّةَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْمُهَاجِرِ ثَلَاثًا بَعْدَ الصَّدَرِ

عبدالرحمٰن بن حمید بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا: مکہ میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں آپ نے کیا سنا ہے' تو انہوں نے بتایا: علاء بن حضرمی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باہر سے آنا والا شخص طواف صدر کرنے کے بعد تین دن تک (مکہ میں ٹھہر سکتا ہے)''۔

3906– إسناده صحيح على شرط الشيخين ۔ يحيى بن سعيد: هو القطان، وسفيان: هو ابن عيينة ۔ وأخرجه الشافعي 1/368 وأحمد 4/339 والحميدي 844 ومسلم 1352 442 في الحج: باب جواز الإقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج والعمرة ثلاثة أيام بلا زيارة، والترمذي 949 في الحج: باب ما جاء أن يمكث المهاجر بمكة بعد الصدر ثلاثا والنسائي 3/122 في تقصير الصلاة: باب المقام الذي يقصر بمثله الصلاة، والطبراني في الكبير 18/171 والبيهقي 3/147 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد ۔ وأخرجه أحمد 5/52 والبخاري 3933 في مناقب الأنصار: باب إقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه، وأبو داؤد 2022 في المناسك: باب الإقامة بمكة، والنسائي 3/121–122 وفي الحج من "الكبرى" كما في التحفة 8/248 وابن ماجة 1073 في إقامة الصلاة: باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة، والطبراني 18/169 و170 و172 و173، والبيهقي 3/147 من طرق عن عبد الرحمٰن بن حميد به ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُهَاجِرِ ثَلَاثًا بَعْدَ الصَّدَرِ اَرَادَ بِهِ الْمُكْثَ بِمَكَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا باہر سے آنے والے شخص کے لیے یہ فرمان کہ

وہ طواف صدر کے بعد تین (دن) رہ سکتا ہے اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ (تین دن تک) مکہ مکرمہ میں ٹھہر سکتا ہے

3907 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ ثَلَاثًا بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

❀❀ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باہر سے آنے والا شخص اپنے حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد تین دن تک (مکہ میں) ٹھہر سکتا ہے''۔

ذِكْرُ الثَّنِيَّةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اَنْ يَكُوْنَ خُرُوْجُهُ مِنْ مَكَّةَ مِنْهَا

اس گھاٹی کا تذکرہ، حاجی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہاں سے مکہ سے باہر جائے

3908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنْ ثَنِيَّةِ السُّفْلٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذی طویٰ میں رات بسر کی پھر آپ نے صبح کی نماز ادا کی اس کے بعد مکہ میں داخل ہوئے۔

3907- إسناده صحيح على شرط البخاري وهو مكرر ما قبله .

3908- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مفرقا أحمد 2/16 و22، والدارمي 2/70، والبخاري 1576في الحج: باب من أين يخرج من مكة، و 1574 باب دخول مكة نهارا أو ليلا، ومسلم 1257 في الحج: باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا والخروج منها من الثنية السفلى، والنسائي 5/200 في مناسك الحج: باب من أين يدخل مكة، وابن خزيمة 961 والبيهقي 5/71-72 من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه مفرقا أيضا أحمد 2/14، والدارمي 2/71، ومسلم 1257 223 وابن ماجه 2940 في المناسك: باب دخول مكة، والبيهقي 5/71 من طرق عن عبيد الله به . وأخرجه مالك 1/324 في الحج: باب غسل المحرم، وأحمد 2/47-48، والبخاري 1575في الحج: باب من أين يدخل مكة، ومسلم 1259 227 وأبو داوُد 1865 و 1866 في المناسك: باب دخول مكة، والبيهقي5/72، من طرق عن نافع، به .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں بطحا میں موجود بالائی گھاٹی کداء کی طرف سے داخل ہوئے تھے اور (واپس جاتے ہوئے) آپ زیریں گھاٹی کی طرف سے تشریف لے گئے تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّكُوْنَ رُجُوعُ الْمَرْءِ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى بَلَدِهِ عَلَيْهِ

اس جگہ کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ مکہ سے اپنے شہر کی طرف واپس جاتے ہوئے اس جگہ سے ہو کر جائے

3909 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْفَرْوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ، وَاِذَا رَجَعَ رَجَعَ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے باہر تشریف لے گئے تھے' تو آپ شجرہ کے راستے سے تشریف لے گئے تھے اور جب آپ واپس تشریف لائے تھے' تو آپ معرس کے راستے سے تشریف لائے تھے۔

3909- إسناده حسن . هارون بن موسى الفروى لا بأس به، وعبد الله بن الحارث الجمحي: هو عبد الله بن الحارث بن محمد بن حاطب الحاطبي الجمحي، صدوق، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين .

بَابُ الْقِرَانِ

حج قران کا بیان

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدِ احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا فِيْ اسْتِحْبَابِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے ہمارے بعض ائمہ نے حج کے لیے، عمرے کے ہمراہ فائدہ حاصل کرنے، (یعنی حج تمتع کے) مستحب ہونے پر استدلال کیا ہے

3910 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ، فَقَالَ: هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ صبی بن معبد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حج اور عمرے کا احرام ایک ساتھ باندھ لیا۔ انہوں نے (بعد میں) اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری رہنمائی تمہارے نبی کی سنت کی طرف کی گئی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ اِهْلَالِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ بِمَا اَهَلَّ بِهِ

احرام (یا تلبیہ) کی اس صفت کا تذکرہ، جس کے مطابق صبی بن معبد نے احرام باندھا (یا تلبیہ پڑھا) تھا

3911 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ،

3910- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الصبي بن معبد، فقد روى له أصحاب السنن إلا الترمذي، وهو ثقة . وانظر ما بعده .

3911- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله . وأخرجه أحمد 1/25، وابن ماجه 2970 في المناسك: باب من قرن الحج والعمرة، والبيهقي 5/ 16من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/ 14 و 34 و 37 و 53، وأبو داوٗد 1799 في المناسك: باب الإقران، والنسائي 5/146-147، و 147- 148، وابن ماجه 2970 وابن خزيمة 3069 والبيهقي 4/352 و354 من طرق عن شقيق بن سلمة، بِهٖ .

(متن حدیث): قَالَ: كَثِيرًا مَا كُنْتُ آتِي الصُّبَيَّ بْنَ مَعْبَدٍ أَنَا وَمَسْرُوقٌ نَسْأَلُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: كُنْتُ امْرَأً نَصْرَانِيًّا، فَأَسْلَمْتُ، فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ، وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا بِالْقَادِسِيَّةِ، فَقَالَا: لَهٰذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِ أَهْلِهِ، فَكَأَنَّمَا حُمِلَ عَلَيَّ بِكَلِمَتِهِمَا جَبَلٌ حَتّٰى قَدِمْتُ مَكَّةَ فَأَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ بِمِنًى، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمَا، فَلَامَهُمَا، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ

ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں اکثر صبی بن معبد کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ میں اور مسروق ان سے ان کے واقعہ کے بارے میں دریافت کرتے تھے انہوں نے بتایا: میں ایک عیسائی شخص تھا۔ میں نے اسلام قبول کیا میں نے حج اور عمرے کا احرام باندھ لیا۔ سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے مجھے (حج اور عمرے کا ایک ساتھ) تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا' میں (قادسیہ) میں ان دونوں کا تلبیہ پڑھ رہا تھا' تو ان دونوں نے کہا: یہ شخص اپنے گھر کے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہے' تو ان دونوں کی اس بات سے گویا میرے اوپر پہاڑ جتنا وزن آ گیا' یہاں تک کہ جب میں مکہ آیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت منیٰ میں موجود تھے میں نے اس بات کا تذکرہ ان کے سامنے کیا' تو انہوں نے ان دونوں کو ملامت کی اور میری طرف رخ کیا اور بولے: تمہارے نبی کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے یہ بات انہوں نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَجْعَلَ إِهْلَالَهُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مَعًا
جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جاتا ہے، اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھے

3912 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ

3912- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم برقم 3792 و3795 و3834 و3835 . وأخرجه من طريق مالك: البخارى 1556 فى الحج: باب كيف تهل الحائض والنفساء، و 1638 باب طواف القارن، و 4395فى المغازى: باب حجة الوداع، ومسلم 1211فى الحج: باب بيان وجوه الإحرام، وأبوداؤد 1781 فى المناسك: باب إفراد الحج، وابن خزيمة 2607 وابن الجارود 422، والبيهقى4/346 و353 . وأخرجه الحميدى 203، والبخارى316 فى الحيض: باب امتشاط المرأة عند غسلها من الحيض، و 319 باب كيف تهل الحائض بالحج والعمرة، ومسلم 1211، وابن خزيمة 2605 والبيهقى 1/182، وابن الجارود 421 من طرق عن الزهرى، به . وأخرجه البخارى 1562 فى الحج: باب التمتع والقران والإفراد بالحج، والطحاوى 2/104، والبيهقى5/109 من طرق عن مالك، عن أبى الأسود يتيم عروة، عن عروة، به- وانظر 3927 .

بَعْدَ اَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ، وَاَمَّا الَّذِينَ اَهَلُّوا بِالْحَجِّ، وَجَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا، قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ، وَاَنَا حَائِضٌ، لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو وہ حج اور عمرے کا تلبیہ پڑھے اور وہ اس وقت احرام نہیں کھولے گا' جب تک وہ ان دونوں سے فارغ نہیں ہو جاتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا (یا جو عمرے کا تلبیہ پڑھ رہے تھے) انہوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کو کھول دیا جب وہ لوگ منیٰ سے واپس آئے' تو انہوں نے اپنے حج کے لئے دوسری مرتبہ طواف کیا' البتہ جن لوگوں نے حج کا تلبیہ پڑھا تھا انہوں نے حج اور عمرے کو جمع کر دیا تھا' تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں مکہ آئی' تو مجھے حیض آ چکا تھا میں بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکی اور صفا و مروہ کی سعی بھی نہیں کر سکی میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بالوں کو کھول دو کنگھی کر لو اور حج کا تلبیہ پڑھو اور عمرے کو چھوڑ دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا جب میں نے حج مکمل کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ہمراہ تنعیم بھیجا' تو وہاں سے میں نے (عمرے کا تلبیہ پڑھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے اس عمرے کی جگہ ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَمَتِّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ يُجْزِئُهُ اَنْ يَّطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا، وَيَسْعَى سَعْيًا وَاحِدًا لِعُمْرَتِهِ وَحَجِّهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، عمرہ کے ساتھ حج کرنے والے شخص کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنے عمرہ اور حج کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کرے، اور ایک ہی سعی کرے

3913 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ

3913- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن أبي عمر العدني: اسمه محمد بن يحيى بن أبي عمر، وهو من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة، وأيوب بن موسى: هو ابن عمر بن سعيد بن العاص . وأخرجه النسائي 5/226 في مناسك الحج: باب طواف القارن، عن علي بن ميمون الرقي، عن سفيان، عن أيوب بن موسى، وإسماعيل بن أمية، وعبيد الله بن عمر بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/225-226، وابن خزيمة 2743، والطحاوي 2/297 من طرق عن سفيان، عن أيوب بن موسى، عن نافع، به . وأخرجه البخاري 1640 في الحج: باب طواف القارن، و1693 باب من اشترى الهدى من الطريق، من طريقين عن أبي أيوب السختياني به . وأخرجه مسلم 1230 181 .

الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، وَاَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَطَافَ لَهُمَا سَبْعًا، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرے کو جمع کیا۔ انہوں نے ان دونوں کے لئے سات مرتبہ طواف کیا اور سات مرتبہ سعی کی اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ طَوَافِ الْقَارِنِ اِذَا قَرَنَ بَيْنَ حَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ

حج قران کرنے والے کے طواف کی صفت کا تذکرہ، جب اس نے حج اور عمرہ کو ملا لیا ہو

3914 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کا طواف صرف ایک مرتبہ کیا تھا جو آپ کے حج اور عمرے (دونوں) کے لئے تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: حج قران کرنے والا دو مرتبہ طواف کرے گا

3915 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، وَالْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

3914- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 3819، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير في تلك الرواية بالتحديث .

3915- إسناده ضعيف فإن حديث الدراوردي- وهو عبد العزيز بن محمد- عن عبد الله بن عمر منكر كما قال النسائي . وأخرجه البيهقي 5/107 من طرق عن أحمد بن أبي بكر الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/67، والدارمي 2/43، والترمذي 948 في الحج: باب ما جاء أن القارن يطوف طوافا واحدا، وابن ماجه 2975 في المناسك: باب طواف القارن، والدار القطني 2/97 والطحاوي 2/197 من طرق عن الدراوردي به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب، تفرد به الدراوردي، وقد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر ولم يرفعوه، وهو أصح .

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْ حَجَّتِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص حج اور عمرے کو جمع کر لے وہ ان دونوں کے لئے ایک مرتبہ طواف کرے گا اور وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا' جب تک اس سے فارغ نہیں ہو جاتا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے:

حج قران کرنے والا دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرے گا

3916 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ، وَلَا يَحِلَّ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ، ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص حج اور عمرے کو اکٹھا کر لے تو ایک ہی طواف ان دونوں کے لئے کافی ہوگا اور ایسا شخص اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا' جب تک قربانی کا دن نہیں آ جاتا پھر وہ ان دونوں کا احرام ایک' ہی دفعہ کھولے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ، وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے:

حج قران کرنے والا دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرے گا

3917 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا

3916- إسناده ضعيف وهو مكرر ما قبله

3917- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو مكرر 3912 .

جَمِيعًا ، قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَاْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ، اَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ ، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ اَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى بِحَجِّهِمْ، وَاَمَّا الَّذِينَ كَانُوا اَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَجَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَاِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا تلبیہ پڑھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو وہ عمرے کے ساتھ حج کا بھی تلبیہ پڑھے پھر وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا' جب تک وہ ان دونوں سے فارغ نہیں ہو جاتا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں مکہ آئی' تو مجھے حیض آ گیا میں نے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کیا اور صفا و مروہ کی سعی بھی نہیں کی۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کرو اور عمرے کو چھوڑ دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا جب ہم نے حج مکمل کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ہمراہ تنعیم بھیجا وہاں سے میں نے عمرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہو گیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جن لوگوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا۔ پھر انہوں نے منیٰ سے واپس آنے کے بعد حج کے لئے دوسری مرتبہ طواف کیا جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے حج کا تلبیہ پڑھا تھا انہوں نے حج اور عمرے کو جمع کر لیا تھا' تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي اَمَرَهُمُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا وَصَفْنَا فِيهِ بَعْدَ تَقَدُّمِهِمُ الْاِهْلَالَ بِعُمْرَةٍ

اس مقام کا تذکرہ، جہاں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کو اس بات کا حکم دیا، جس کا ذکر ہم نے کیا ہے، حالانکہ پہلے وہ حضرات عمرہ کا تلبیہ پڑھ رہے تھے

3918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، وَحُرُمِ

3918– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 3795 . أبو بكر الحنفي: هو عبد الكبير بن عبد المجيد البصري .

الْحَجِّ حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفٍ، قَالَتْ: فَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، وَاَحَبَّ اَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَلَا، قَالَتْ: فَالْاٰخِذُ بِهَا، وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ، قَالَتْ: فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ، فَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكِ يَا هَنْتَاهُ؟ ، قُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ، فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: وَمَا شَاْنُكِ؟ ، قَالَتْ: لَا اُصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ، اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ، فَعَسَى اَنْ تُدْرِكِيهَا ، قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّةٍ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى، فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى فَاَفَضْتُ الْبَيْتَ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبُ، وَنَزَلْنَا مَعَهُ، فَدَعَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا، ثُمَّ ائْتِيَا هُنَا، فَاِنِّي اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ لِذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغْتُ، وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ، ثُمَّ جِئْتُهُ سَحَرًا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ فَرَغْتُمْ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاٰذِنَ بِالرَّحِيلِ فِيْ اَصْحَابِهٖ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَطَافَ بِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ، فَرَكِبَ، ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں حج کے قابل احترام (مخصوص موسم میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم نے سرف کے مقام پر پڑاؤ کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس قربانی کا جانور موجود نہ ہو اور وہ اسے عمرے میں تبدیل کرنا چاہتا ہو وہ ایسا کر لے اور جس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے اسے موقوف کر دیا اور کچھ لوگوں نے اسے ترک کر دیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ افراد کا تعلق تھا جو صاحب حیثیت تھے اور ان کے ساتھ قربانی کا جانور موجود تھا وہ عمرہ (کر کے احرام نہیں کھول) سکتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو' تو میں نے عرض کی: میں نے آپ کا وہ فرمان سنا ہے' جو آپ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا ہے' لیکن میں عمرہ نہیں کرسکتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیوں تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: میں نماز ادا نہیں کرسکتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔ تم آدم کی بیٹیوں سے تعلق رکھنے والی ایک عورت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر بھی وہی چیز مقرر کی ہے' جو ان پر مقرر کی ہے۔ تم اپنے حج کو جاری رکھو۔ عنقریب تم اسے (یعنی عمرے کو) پالوگی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ حج کے لئے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم منیٰ آ گئے اور میں پاک ہوگئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی میں نے بیت اللہ کا طواف افاضہ کیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آخری روانگی میں نکلی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی

محصب میں پڑاؤ کیا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا۔ تم اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ اسے عمرے کا احرام بندھوالاؤ۔ تم دونوں فارغ ہو کر یہاں آ جانا میں تم دونوں کا انتظار کروں گا' جب تک تم آ نہیں جاتے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس موقع پر میں نکلی' یہاں تک کہ میں (عمرہ کر کے فارغ ہو گئی) اور میں طواف کر کے فارغ ہوئی پھر میں سحری کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ فارغ ہو گئے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو روانگی کا حکم دیا۔ ہم نے روانگی کی تیاری کر لی نبی اکرم ﷺ کا گزر بیت اللہ کے پاس سے' صبح کی نماز سے پہلے ہوا آپ نے اس کا طواف کیا پھر (مکہ مکرمہ سے) تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَهُمْ مَا وَصَفْنَا قَبْلَ دُخُوْلِهِمْ مَكَّةَ مَرَّةً اُخْرٰى مِثْلَ مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ بِسَرِفٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مصطفیٰ کریم ﷺ نے ان (صحابہ کرام) کے مکہ میں داخل ہونے

سے پہلے دوسری مرتبہ اس بات کا حکم دیا، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اور یہ حکم اس حکم کی مانند تھا جو آپ نے ان حضرات (صحابہ کرام) کو ''سرف'' کے مقام پر دیا تھا

3919 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ اَبُوْ خَيْثَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ، وَمَعَنَا النِّسَاءُ وَالذَّرَارِيُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ ، فَقُلْنَا: اَيُّ الْحِلِّ؟ فَقَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِكُوا فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ بَدَنَةٍ ، قَالَ: فَجَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ لِلْاَبَدِ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا، كَاَنَّمَا خُلِقْنَا الْاٰنَ، اَرَاَيْتَ الْعَمَلَ الَّذِيْ نَعْمَلُ بِهٖ، اَفِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ، وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ، اَمْ مِمَّا نَسْتَقْبِلُ؟، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ، وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ ، قُلْتُ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْمَلُوْا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ

3919– حديث صحيح رجاله ثقات الملائي: هو أبو نعيم الفضل بن دكين، وإسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه . وقد تقدم برقم 3791 ورواه مسلم مختصرا، وصرح عنده ابن الزبير بالتحديث . وأخرجه أحمد 3/292–293 عن يحيى بن آدم، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم1318 351 في الحج: باب الإشتراك في الهدى، من طريقين، عن أبي خيثمة، به مختصرا . وأخرجه أحمد3/388 مطولا . ومسلم 1318 مختصرا من طرق عن أبي الزبير به . وأنظر 3921 و3924 .

توضیح مصنف: قَالَ: اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِيْ اِفْرَادِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ، وَقِرَانِهِ وَتَمَتُّعِهِ بِهِمَا مِمَّا تَنَازَعَ فِيهَا الْاَئِمَّةُ مِنْ لَدُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا، وَيُشَنِّعُ بِهِ الْمُعَطِّلَةُ، وَاَهْلُ الْبِدَعِ عَلٰى اَئِمَّتِنَا، وَقَالُوا: رَوَيْتُمْ ثَلَاثَةَ اَحَادِيثَ مُتَضَادَّةً فِيْ فِعْلٍ وَّاحِدٍ، وَرَجُلٍ وَّاحِدٍ، وَحَالَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّزَعَمْتُمْ اَنَّهَا ثَلَاثَتُهَا صِحَاحٌ مِّنْ جِهَةِ النَّقْلِ، وَالْعَقْلُ يَدْفَعُ مَا قُلْتُمْ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَانَ مُفْرِدًا قَارِنًا مُتَمَتِّعًا، فَلَمَّا صَحَّ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيْ حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ قَارِنًا مُتَمَتِّعًا مُفْرِدًا صَحَّ اَنَّ الْاَخْبَارَ يَجِبُ اَنْ يُقْبَلَ مِنْهَا مَا يُوَافِقُ الْعَقْلَ، وَمَهْمَا جَازَ لَكُمْ اَنْ تَرُدُّوا خَبَرًا يَصِحُّ، ثُمَّ لَا تَسْتَعْمِلُوهُ، اَوْ تُؤْثِرُوا غَيْرَهُ عَلَيْهِ كَمَا فَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ الثَّلَاثَةِ، يَجُوزُ لِخَصْمِكُمْ اَنْ يَّاْخُذَ مَا تَرَكْتُمْ وَيَتْرُكَ مَا اَخَذْتُمْ، وَلَوْ تَمَلَّقَ قَائِلٌ هٰذَا فِي الْخَلْوَةِ اِلَى الْبَارِءِ جَلَّ وَعَلَا وَسَاَلَهُ التَّوْفِيقَ لِاِصَابَةِ الْحَقِّ وَالْهِدَايَةَ لِطَلَبِ الرُّشْدِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَخْبَارِ، وَنَفْيِ التَّضَادِّ عَنِ الْاٰثَارِ لَعَلِمَ بِتَوْفِيقِ الْوَاحِدِ الْجَبَّارِ، اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضَادَّ بَيْنَهَا وَلَا تَهَاتُرَ، وَلَا يُكَذِّبُ بَعْضُهَا بَعْضًا اِذَا صَحَّتْ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، لَعَرَفَهَا الْمَخْصُوصُونَ فِي الْعِلْمِ، الذَّابُّونَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَذِبَ، وَعَنْ سُنَّتِهِ الْقَدَحَ، الْمُؤْثِرُونَ مَا صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْلِ مَنْ بَعْدَهُ مِنْ اُمَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْفَصْلُ بَيْنَ الْجَمْعِ فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ حَيْثُ اَحْرَمَ، كَذٰلِكَ قَالَهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، فَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ بِالْعُمْرَةِ وَحْدَهَا حَتّٰى بَلَغَ سَرِفَ، اَمَرَ اَصْحَابَهُ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْ خَبَرِ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ، فَمِنْهُمْ مَنْ اَفْرَدَ حِينَئِذٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَقَامَ عَلٰى عُمْرَتِهِ، وَلَمْ يَحِلَّ، فَاَهَلَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا مَعًا حِينَئِذٍ اِلٰى اَنْ دَخَلَ مَكَّةَ، وَكَذٰلِكَ اَصْحَابُهُ الَّذِينَ سَاقُوا مَعَهُمُ الْهَدْيَ، وَكُلُّ خَبَرٍ رُوِيَ فِيْ قِرَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ حَيْثُ رَاَوْهُ يُهِلُّ بِهِمَا بَعْدَ اِدْخَالِهِ الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ اِلٰى اَنْ دَخَلَ مَكَّةَ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ وَسَعٰى، اَمَرَ ثَانِيًا مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ، وَكَانَ قَدْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ اَنْ يَّتَمَتَّعَ وَيَحِلَّ، وَكَانَ يَتَلَهَّفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنَ الْاِهْلَالِ، حَيْثُ كَانَ سَاقَ الْهَدْيَ حَتّٰى، اِنَّ بَعْضَ اَصْحَابِهِ مِمَّنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ لَمْ يَكُوْنُوْا يُحِلُّوْنَ حَيْثُ رَاَوَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى كَانَ مِنْ اَمْرِهِ مَا وَصَفْنَاهُ مِنْ دُخُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَاَحْرَمَ الْمُتَمَتِّعُونَ خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مِنًى، وَهُوَ يُهِلُّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، اِذِ الْعُمْرَةُ الَّتِي قَدْ اَهَلَّ بِهَا فِيْ اَوَّلِ الْاَمْرِ قَدِ انْقَضَتْ عِنْدَ دُخُولِهِ مَكَّةَ بِطَوَافِهِ بِالْبَيْتِ وَسَعْيِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَحَكٰى ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ اَرَادَ مِنْ خُرُوجِهِ اِلٰى مِنًى مِنْ مَكَّةَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ، وَفَّقَنَا اللّٰهُ لِمَا يُقَرِّبُنَا اِلَيْهِ، وَيُزْلِفُنَا لَدَيْهِ مِنَ الْخُضُوعِ عِنْدَ وُرُودِ السُّنَنِ اِذَا صَحَّتْ، وَالْاِنْقِيَادِ لِقَبُولِهَا وَاتِّهَامِ

الْاَنْفُسِ وَالْزَاقِ الْعَيْبِ بِهَا اِذَا لَمْ نُوَفَّقْ لِاِدْرَاكِ حَقِيقَةِ الصَّوَابِ دُونَ الْقَدْحِ فِي السُّنَنِ وَالتَّعَرُّجِ عَلَى الْآرَاءِ الْمَنْكُوسَةِ وَالْمَقَايَسَاتِ الْمَعْكُوسَةِ، اِنَّهٗ خَيْرُ مَسْئُولٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہمارے ساتھ خواتین اور بچے بھی تھے جب ہم مکہ آئے' تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود نہ ہو وہ احرام کھول دے۔ ہم نے کہا: کس حد تک حلال ہونا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکمل طور پر۔

جب تلبیہ کا دن آیا' تو ہم نے حج کا احرام باندھ لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم لوگ ایک اونٹ اور ایک گائے میں حصے دار بن جاؤ۔ سات آدمیوں کی طرف سے ایک قربانی ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے اس عمرے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ اس سال کے لئے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے سامنے دینی احکام کو یوں بیان کیجئے جس طرح ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں۔ عمل کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو آدمی کرتا ہے کیا اس بارے میں قلم خشک ہو چکا ہے اور تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے یا یہ از سر نو کچھ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ اس بارے میں قلم خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے؟ میں نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عمل کرو' کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے (جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں۔ ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج افراد کرنے، یا حج تمتع یا حج قران کرنے کا تذکرہ ہے۔ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے لے کر ہمارے آج کے دن تک ائمہ کے درمیان اختلاف رہا ہے۔ معطلہ فرقے کے افراد اور دیگر اہل بدعت اس حوالے سے ہمارے ائمہ پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں:

آپ لوگوں نے ایک ہی فعل، ایک ہی فرد اور ایک ہی حالت کے بارے میں تین متضاد روایات نقل کی ہیں اور آپ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ نقل کے اعتبار سے یہ تینوں روایات صحیح ہیں حالانکہ عقل آپ کے موقف کو تسلیم نہیں کرتی کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد بھی کیا ہو، حج قران بھی کیا ہو اور حج تمتع بھی کیا ہو۔ تو جب یہ بات درست (طور پر ثابت) ہوگئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی حالت میں حج قران، تمتع اور افراد کرنے والے نہیں تھے تو یہ بات بھی ثابت ہو جائے گی کہ ان روایات کو قبول کرنا ضروری ہے جو عقل کے موافق ہوں۔

بعض اوقات آپ کے لئے یہ بات جائز ہوتی ہے کہ آپ کسی صحیح حدیث کو اختیار نہ کریں، آپ اس پر عمل نہ کریں، یا کسی دوسری روایت کو اس پر ترجیح دیں، جس طرح آپ نے ان تین روایات کے بارے میں کیا ہے، تو پھر آپ کے مخالف فریق کے لئے بھی یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اس روایت کو اختیار کر لے جسے آپ نے ترک کر دیا اور اس روایت کو ترک کر دے جسے آپ نے اختیار کیا ہو۔

(ابن حبان کہتے ہیں) اس بات کا قائل شخص اگر خلوت میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتا اور اس سے یہ دعا مانگتا کہ (اللہ تعالیٰ اسے) حق اور ہدایت تک پہنچا دے، تا کہ وہ شخص ''ایک'' اور ''غالب'' (معبود) کی عطا کردہ توفیق کے ذریعے روایات کے درمیان تطبیق دینے، اور آثار میں تضاد کی نفی کرنے کے لئے رہنمائی کا طلب گار ہوتا۔ (تو اسے پتہ چل جاتا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا ہے۔ اور نہ ہی ان میں سے کوئی روایت کسی دوسری روایت کی تکذیب کرتی ہے جبکہ وہ نقل کے اعتبار سے مستند طور پر ثابت ہو۔ جس سے علم حدیث کے ماہرین آگاہ ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (منسوب کی جانے والی) جھوٹی باتوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (پر کئے جانے والے اعتراضات کو) پرے کرنے والے (حضرات محدثین) جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول حدیث کو آپ کے بعد آنے والے آپ کی امت کے کسی بھی دوسرے شخص کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

ان روایات کے درمیان تطبیق دینے کی صورت یوں ہوگی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو آپ نے عمرہ کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

امام مالک نے زہری، عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو آپ صرف عمرہ کا تلبیہ پڑھتے رہے، یہاں تک کہ جب آپ ''سرف'' کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے اصحاب کو وہ حکم دیا، جس کا ذکر ہم نے افلح بن حمید کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے۔

تو اس وقت صحابہ کرام میں سے بعض حضرات نے حج افراد کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا، بعض حضرات اپنے عمرہ کے تلبیہ پر برقرار رہے، (انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی)

اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج اور عمرہ) دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھا۔ یہاں تک کہ آپ مکہ میں داخل ہو گئے۔ آپ کے وہ اصحاب جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر آئے تھے ان کی بھی یہی حالت تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج قران کے بارے میں جو بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔ یہ اس وقت کے بارے میں ہیں جب صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عمرہ کے ساتھ حج کو شامل کر کے ان دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے آئے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیت اللہ کا) طواف کر لیا (صفا و مروہ کی) سعی کر لی، تو جو لوگ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے تھے اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتے رہے تھے۔ آپ نے انہیں دوسری مرتبہ یہ حکم دیا کہ وہ تمتع کر کے احرام کھول دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ قربانی کا جانور ساتھ لانے کی وجہ سے آپ کا تلبیہ رہ گیا، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لائے تھے۔ انہوں نے احرام ختم نہیں کیا کیونکہ انہوں نے یہ دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام ختم نہیں کیا۔ یہاں تک کہ یہ صورتحال ہوئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

تشریف لائے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔

جب ترویہ کا دن آیا تو تمتع کرنے والوں نے (نئے سرے سے حج کا) احرام باندھا' نبی اکرم ﷺ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ اس وقت صرف حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے، آپ آغاز میں جو عمرہ کا تلبیہ پڑھ رہے تھے، وہ تو آپ ﷺ کے مکہ مکرمہ تشریف لانے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرنے، صفا ومروہ کی سعی کرنے سے ادا ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے صرف حج (کا تلبیہ پڑھا) اس سے ان کی مراد وہ وقت ہوگا جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

اس طرح ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے جو اس کی بارگاہ کا قرب دلاتی ہے اور اس کے قریب کرتی ہے۔ (یعنی) جب احادیث مستند طور پر ثابت ہو جائیں، تو ان کے سامنے جھک جائیں، اور انہیں قبول کرنے کے لئے سر تسلیم خم کر دیں اور جب ہمیں صحیح حقیقت کے ادراک کی توفیق نصیب نہ ہو تو ہم احادیث پر اعتراض کرنے، غلط آراء اور غلط قیاس کی پیروی کرنے کی بجائے اپنے آپ پر الزام عائد کریں اور اپنے آپ کے ساتھ عیب کو لاحق کریں۔ (یعنی اسے اپنی ذاتی خامی سمجھیں) بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مسئول ہے۔

بَابٌ، التَّمَتُّعُ

باب: حج تمتع کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّمَتُّعِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَاسْتِحْبَابِهٖ، وَاِيْثَارِهٖ عَلَى الْقِرَانِ وَالْاِفْرَادِ مَعًا

جو شخص حج کا ارادہ کرے، اسے حج تمتع کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ، اس (حج تمتع کا) مستحب ہونا، اسے حج قران اور حج افراد دونوں پر ترجیح حاصل ہونے (کا بیان)

3920 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، وَذَكَرَ اَبُوْ يَعْلٰى اٰخَرَ مَعَهُ، قَالَا: سَمِعْنَا يَزِيدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيبٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عِمْرَانَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ حَجَّ مَعَ مَوَالِيهِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اِنِّى لَمْ اَحُجَّ قَطُّ فَبِاَيِّهِمَا اَبْدَاُ بِالْعُمْرَةِ، اَمْ بِالْحَجِّ، قَالَتِ: ابْدَاْ بِاَيِّهِمَا شِئْتَ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ صَفِيَّةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَسَاَلْتُهَا، فَقَالَتْ لِى مِثْلَ مَا قَالَتْ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِ صَفِيَّةَ، فَقَالَتْ لِى اُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَا آلَ مُحَمَّدٍ مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فِىْ حَجَّةٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ عِمْرَانَ هٰذَا اسْمُهُ اَسْلَمُ اَبُوْ عِمْرَانَ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ

ابوعمران بیان کرتے ہیں:۔ انہوں نے اپنے غلاموں کے ہمراہ حج کیا وہ بیان کرتے ہیں: میں اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے اُمّ المومنین! میں نے کبھی حج نہیں کیا تھا' تو کیا میں عمرے سے آغاز کروں یا پہلے حج کرلوں؟ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو پہلے کرلو وہ بیان کرتے ہیں: پھر میں اُمّ المومنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بھی مجھے وہی جواب دیا

3920- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير أبى عمران، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، وثقه المؤلف، والنسائى، والعجلى، وقال ابن يونس: كان وجيها بمصر . والحديث عند أبى يعلى فى مسنده 325/1 . والآخر الذى ذكره أبو يعلى هو ابن لهيعة . وأخرجه أحمد 6/317 عن عبد اللّٰه بن يزيد المقرى بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى فى " الكبير " 23/791 عن هارون بن مملوك المصرى، عن المقرى، عن حيوة بن شريح، بِهٖ . وأخرجه الطبرانى 23/790 من طريق بن المبارك عن حيوة به . وأخرجه أحمد 6/297-298، والطبرانى 23/792، والبيهقى 4/355 من طرق عن الليث بن سعد، عن يزيد بن أبى حبيب، بِهٖ . وذكره الهيثمى فى " المجمع " 3/235 وقال: رواه أحمد وأبويعلى والطبرانى فى الكبير ورجال أحمد ثقات . وانظر 3922 .

جو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا۔

وہ کہتے ہیں: پھر میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے انہیں سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے بارے میں بتایا' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اے محمد کے گھر والو! تم میں سے جو شخص حج کرے وہ حج میں عمرے کا بھی ذکر کرے (یعنی تلبیہ پڑھتے ہوئے ایسا کرے)۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعمران نامی راوی کا نام اسلم ابوعمران ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اسْتِحْبَابَ التَّمَتُّعِ لِمَنْ قَصَدَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ، وَاِيْثَارَهُ عَلَى الْقِرَانِ وَالْاِفْرَادِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: جو شخص بیت عتیق کا قصد کرتا ہے اس کے لیے حج تمتع کرنا مستحب ہے، اور اسے حج قران اور حج افراد پر ترجیح حاصل ہے

3921 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَهْلَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا، لَا نَخْلِطُ بِغَيْرِهِ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَاَنْ نَحِلَّ اِلَى النِّسَاءِ، فَقُلْنَا بَيْنَنَا: لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ، فَنَخْرُجُ اِلَيْهَا، وَمَذَاكِيْرُنَا تَقْطُرُ مَنِيًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَبَرُّكُمْ وَاَصْدَقُكُمْ، وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَاَحْلَلْتُ، فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمُتْعَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ لِلْاَبَدِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف حج کا تلبیہ پڑھا اس میں کوئی دوسری چیز شامل نہیں کی ذوالحج کی چار تاریخ کو ہم لوگ مکہ آ گئے۔ جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا اور صفا و مروہ کی سعی کر لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرے میں تبدیل کر لیں اور ہم اپنی خواتین کے لئے حلال ہو جائیں ہم نے آپس میں یہ کہا: ہمارے اور عرفہ میں صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں ہم جب عرفہ کی طرف جائیں گے' تو ہماری شرمگاہوں سے منی کے قطرے

3921- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري. وتقدم برقم 3791 من طريق ابن جريج، عن عطاء. وأخرجه ابن ماجة 2980 في المناسك: باب فسخ الحج، عن عبد الرحمٰن بن ابراهيم الدمشقي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 1787 في المناسك: باب إفراد الحج، عن الوليد بن مزيد، عن الأوزاعي، به. وأنظر 3924.

ٹھیک رہے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سب سے زیادہ نیکوکار اور تم سب سے زیادہ سچا ہوں۔ اگر قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ سہولت اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اسْتِحْبَابِ اِهْلَالِ الْمَرْءِ بِالتَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، وَالْاِيثَارِ عَلَى الْقِرَانِ وَالْاِفْرَادِ مَعًا

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ حج تمتع کا تلبیہ پڑھے اور اسے حج قران اور حج افراد دونوں پر ترجیح دے

3922 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيبٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ حَجَّ مَعَ مَوَالِيهِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اِنِّي لَمْ اَحُجَّ قَطُّ، فَبِاَيِّهِمَا اَبْدَاُ، بِالْحَجِّ اَمْ بِالْعُمْرَةِ فَقَالَتْ: اِنْ شِئْتَ فَاعْتَمِرْ قَبْلَ اَنْ تَحُجَّ، وَاِنْ شِئْتَ بَعْدَ اَنْ تَحُجَّ، فَذَهَبْتُ اِلٰى صَفِيَّةَ، فَقَالَتْ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ، فَرَجَعْتُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِ صَفِيَّةَ، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَا آلَ مُحَمَّدٍ مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فِي حَجٍّ

ابوعمران بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے غلاموں کے ہمراہ حج کیا وہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے اُم المومنین! میں نے پہلے حج نہیں کیا' تو اب میں پہلے حج کروں یا عمرہ کروں؟ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو حج کرنے سے پہلے عمرہ کرلو اور اگر چاہو' تو حج کرنے کے بعد عمرہ کر لینا پھر میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے بھی مجھ سے یہی بات ارشاد فرمائی میں واپس سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہیں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے بارے میں بتایا' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اے محمد کے گھر والو! تم میں سے جو شخص حج کرے وہ حج میں عمرے کا بھی تلبیہ پڑھے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، اِذَا قَصَدَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ حج (سے پہلے) عمرہ کے ذریعے تمتع کرے جب وہ بیت عتیق کا قصد کرتا ہے

3922- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير أبي عمران، وهو ثقة . وقد تقدم برقم 3920 .

3923 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ:

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ فِي حَجَّةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ: لَا يُفْتِي بِالتَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ، فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِي، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَعَلْنَاهُ مَعَهُ

محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ضحاک بن قیس کو سنا یہ اس موقع کی بات ہے جب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ (اپنے عہد خلافت میں) حج کے لئے آئے تھے ضحاک یہ کہہ رہے تھے حج کے ہمراہ عمرہ کو شامل کرنے کی سہولت کا فتویٰ وہ شخص دیگا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناواقف ہوگا اس پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میرے بھتیجے تم نے بہت غلط بات کہی ہے اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی ایسا کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ بِكُلِّ الْاِحْلَالِ لَا بِالْبَعْضِ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جن حضرات (صحابہ کرام) کے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں تھا،

انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل طور پر احرام ختم کرنے کا حکم دیا تھا، اس کے بعض (احکام ختم کرنے کا) حکم نہیں دیا تھا

3924 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ سَاقَ هَدْيًا فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً ، فَقُلْنَا: حِلٌّ مَنْ ذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ ، فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا، وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ، فَقَالَ اُنَاسٌ: مَا هٰذَا الْاَمْرُ، نَاْتِي عَرَفَةَ، وَاُيُورُنَا تَقْطُرُ مَنِيًّا؟، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فِينَا كَالْمُغْضَبِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اَتْقَاكُمْ، وَلَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ تَقُولُونَ هٰذَا مَا سُقْتُ الْهَدْيَ، فَاسْمَحُوا

3923– رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن عبد الله بن نوفل، وهو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لم يوثقه غير المؤلف 5/355 ولا يعرف إلا برواية الزهري عنه . وأخرجه الدارمي 2/35–36 من طريق ابن إسحاق عن الزهري، بهذا الإسناد، وسيأتي برقم 3939 . وأخرجه مسلم 1225 في الحج: باب جواز التمتع، من طرق عن سليمان التيمي، عن غنيم بن قيس قال: سألت سعد بن وقاص رضي الله عنه عن المتعة، فقال فعلناها وهذا يومئذ كافر بالعرش يعني بيوت مكة يقصد معاوية بن أبي سفيان .

3924– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وقد تقدم برقم 3919 من طريق زهير بن حرب، عن أبي الزبير . محمد بن سلمة: هو ابن عبد الله الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن يزيد الحراني، وهما ثقتان من رجال مسلم .

بِمَا تُؤْمَرُونَ بِهِ ، فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عُمْرَتُنَا هٰذِهِ الَّتِي اَمَرْتَنَا بِهَا اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ لِلْاَبَدِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے اور مکہ آ گئے ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا صفا اور مروہ کی سعی کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول دے اور اسے عمرے میں تبدیل کر دے۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کس حد تک احرام ختم کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکمل طور پر (راوی کہتے ہیں) ہم نے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت بھی کی' سلے ہوئے کپڑے بھی پہن لئے' خوشبو بھی لگالی کچھ لوگوں نے یہ بات کہی۔ اب تو یہ ہوگا' جب ہم عرفہ کی طرف جائیں گے' تو ہماری شرمگاہوں سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی آپ ہمارے درمیان یوں کھڑے ہوئے جیسے غصے کے عالم میں ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے یہ بات کہی ہے۔ اگر میں نے قربانی کا جانور ساتھ نہ لیا ہوتا (تو میں بھی احرام کھول دیتا) تمہیں' جس چیز کا حکم دیا جائے اس کی پیروی کیا کرو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمرے کے بارے میں حکم اس سال کے لئے خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَمَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِحْلَالِ وَلَمْ يَحِلَّ هُوَ بِنَفْسِهِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (یعنی صحابہ کرام کو) احرام ختم کرنے کا حکم دیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احرام ختم نہیں کیا تھا

3925 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُ النَّاسِ، حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ

3925– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/394 في الحج: باب ما جاء في النحر في الحج . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/375، والبخاري 1566 في الحج: باب التمتع والقران والإفراد بالحج، و 1725 باب من لبد رأسه عند الإحرام وحلق، و 5916 في اللباس: باب التلبيد، ومسلم 1229 في الحج: باب بيان أن القارن لا يتحلل إلا في وقت تحلل الحاج المفرد، وأبو داؤد 1806 في المناسك: باب القران، والبيهقي 5/12، والبغوي 1885 . وأخرجه أحمد 6/283 و 285، والبخاري 1697 في الحج: باب فتل القلائد للبدن والبقر، و 4398 في المغازي: باب حجة الوداع، والنسائي 5/136 في مناسك الحج: باب التلبيد عند الإحرام، وابن ماجة 3046 في المناسك: باب من لبد رأسه، والطبراني في "الكبير" 23/ 311 و 312 و 313 و 314 و 315 و 316، والبيهقي 5/12–13 و 13 و 134 من طرق عن نافع، به .

عُمْرَتِكَ؟، فَقَالَ: اِنِّي لَبَّدْتُ رَاسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول دیا ہے اور آپ نے عمرے کے بعد احرام نہیں کھولا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہوا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ رکھا ہوا ہے اس لئے جب تک میں قربانی نہیں کرتا اس وقت تک احرام نہیں کھولوں گا۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ الَّذِينَ اَحَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ، وَلَمْ يَسُوقُوا هَدْيًا اَنْ يَّحِلُّوْا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ان اصحاب کو احرام ختم کرنے کا حکم دینا، جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ان کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا

3926 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متنِ حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحِلَّ، وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَهْدٰى، فَلا يَحِلَّ، وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم میں سے کوئی صرف حج کا تلبیہ پڑھ رہا تھا اور کوئی صرف عمرے کا تلبیہ پڑھ رہا تھا اور اس نے قربانی کا جانور بھی ساتھ رکھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عمرے کا تلبیہ پڑھ رہا ہے اور اس نے قربانی کا جانور ساتھ نہیں رکھا وہ احرام کھول دے اور جو شخص عمرے کا تلبیہ پڑھ رہا تھا۔ اور اس نے قربانی کا جانور ساتھ رکھا ہوا ہے' تو وہ احرام نہ کھولے جو شخص حج کا تلبیہ پڑھ رہا تھا وہ اپنے حج کو مکمل کرے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھی جو عمرے کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِدْخَالِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ مَنْ اَهَلَّ بِهَا، وَمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ قَبْلَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو عمرہ کے ہمراہ حج کو شامل کرنے کا حکم دیا

3926- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله هو ابن المبارك، ويونس بن يزيد هو الإيلي، وقد تقدم الحديث برقم 3912 و 3917 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأنظر ما بعده.

تھا، جس نے اس کا تلبیہ پڑھا تھا اور وہ اس سے پہلے قربانی کا جانور بھی ساتھ لایا تھا

3927 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ اَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَدْ سَاقَ هَدْيًا فَلْيُهِلَّ بِحَجٍّ مَعَ عُمْرَتِهٖ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا، قَالَتْ: فَحِضْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِيْ قَالَ: امْتَشِطِيْ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَحَجَجْتُ، فَبَعَثَ مَعِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، فَاَعْمَرَنِيْ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِيْ تَرَكْتُهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ میں نے عمرے کا تلبیہ پڑھا میں قربانی کا جانور ساتھ نہیں لے جا سکی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوا سے عمرے کے ہمراہ حج کا تلبیہ بھی پڑھنا چاہئے پھر وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا۔ جب تک وہ ان دونوں سے فارغ نہیں ہو جاتا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عرفہ کی رات مجھے حیض آ گیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں اپنے حج کے بارے میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بالوں میں کنگھی کر لو اور عمرے کو چھوڑ دو اور حج کا تلبیہ پڑھو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حج کر لیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے ہمراہ بھیجا۔ انہوں نے میرے اس عمرے کی جگہ مجھے عمرہ کروایا جو رہ گیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِحْلَالَ، اِنَّمَا اُبِيْحَ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ مَعَهُ فِي الْاِبْتِدَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، احرام ختم کرنا اس شخص کے لیے مباح قرار دیا گیا تھا جو آغاز سے ہی اپنے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں لایا تھا

3928 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

3927- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 3792 و 3795 و3835 و 3912 و 3917 من طرق عن عائشة . وأخرجه مسلم 1211 113 في الحج: باب بيان وجوه الحج، والبيهقي 4/353 من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك1/335 في الحج: باب إفراد الحج، وأحمد 6/245، والحميدى204 205، والبخارى1561 في الحج: باب التمتع والقران والإفراد بالحج، و1762 باب إذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت، و 1772 باب الإدلاج من المحصب، و 1787 في العمرة: باب أجر العمرة على قدر النصب، و 2984 في الجهاد: باب إرداف المرأة خلف أخيها، و 4408 في المغازي: باب حجة الوداع ومسلم 1211، وأبو داوُد 1783في المناسك: باب إفراد الحج، والنسائي 5/146 في مناسك الحج: باب إفراد الحج، والبيهقي5/6 من طرق عن عائشة، بِهٖ . وانظر ما بعده .

جَرِيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَخِي عَمْرَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ طَافَ بِالْبَيْتِ اَنْ يَحِلَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ سَاقَ هَدْيًا، قَالَتْ: وَاُتِيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ذیقعدہ ختم ہونے میں پانچ دن رہ گئے تھے۔تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص بیت اللہ کا طواف کر چکا ہو وہ احرام کھول دے' البتہ وہ شخص نہیں کھولے گا' جس کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہے۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا' تو میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: اللہ کے رسول نے اپنی ازواج کی طرف سے (گائے) ذبح کی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمُتَمَتِّعُ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ

اس بات کا تذکرہ، حج تمتع کرنے والا شخص مکہ میں داخل ہونے پر کیا طرز عمل اختیار کرے گا؟

3929 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا، سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، لَا نَرَى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ، اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، اَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ذیقعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے' تو ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود نہیں ہے جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لے اور صفا اور مروہ کی سعی کر لے' تو احرام کھول دے۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

3928- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن حازم، ويحيى بن سعيد: هو الأنصارى . وانظر ما بعده .

3929- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وهو فى "الموطأ" 1/393 فى الحج باب ما جاء فى النحر فى الحج . ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/369، والبخارى 1709 فى الحج باب ذبح الرجل البقر عن نسائه من غير أمرهن، و 2952 فى الجهاد: باب الخروج آخر الشهر، والنسائى فى "الكبرى" كما فى التحفة 12/423 . وأخرجه الشافعى 1/368، والبخارى 1720 فى الحج: باب ما يأكل من البدن وما يتصدق، ومسلم 1211 125 فى الحج: باب بيان وجوه الحج، والنسائى 5/178 فى مناسك الحج: باب إباحة فسخ الحج، وفى "الكبرى" كما فى التحفة 2/423 وابن ماجه 2981 فى المناسك: باب فسخ الحج، والبيهقى 5/5 من طرق عن يحيى بن سعيد، به .

ہیں: قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا' تو میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے (گائے) قربان کی ہے۔

یحییٰ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت قاسم بن محمد کے سامنے ذکر کی' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے حدیث کو صحیح طور پر بیان کیا ہے۔

بَابٌ، مَا جَاءَ فِيْ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتِمَارِهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کے حج اور آپ کے عمرہ کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3930 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عَمْرَةً وَحَجًّا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''میں عمرہ اور حج کرنے کے لئے حاضر ہوں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَارِنًا فِيْ حَجَّتِهِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: مصطفیٰ کریم ﷺ نے حج قران کیا تھا

3931 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ، اَنَّ الْحَسَنَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَقَرَنَ الْقَوْمُ مَعَهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو جمع کر دیا تھا اور آپ کے ہمراہ کچھ

3930- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد 3/282، ومسلم 1251 في الحج: باب إهلال النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داؤد 1795 في المناسك: باب الإقران، والنسائي 5/150 في مناسك الحج: باب القران، وابن ماجه 2968 في المناسك: باب من قرن الحج والعمرة، والبيهقي 5/9، من طرق عن يحيى بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/111، و 182، و 187، 266و 282، ومسلم 1251، وأبو داؤد 1795، والنسائي 5/150، والترمذي 821 في الحج: باب ما جاء في الجمع بين الحج والعمرة، وابن ماجه 2996، والحاكم 1/472، والبيهقي 5/9و 40، وابن الجارود 430، والبغوي 1881، و 1882، من طرق عن حميد، عن أنس، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه الطيالسي 2121، وأحمد 3/183 و 280، ومسلم 1251 وأبو داؤد 1795والنسائي 5/150، والبيهقي 5/29، من طرق عن أنس . وانظر ما بعده .

3931- رجاله ثقات رجال الصحيح غير الأشعث، وهو ابن عبد الملك الحمراني، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، والحسن: هو البصري . وأخرجه النسائي 5/226 في الحج: باب البيداء، و 5/162 باب العمل في الإهلال، عن إسحاق بن إبراهيم، عن نضر بن شميل، عن الأشعث، بهذا الإسناد .

لوگوں نے بھی ان دونوں کو جمع کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہم نے جو چیز ذکر کی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر کی تھی

3932 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّا عِنْدَ ثَفِنَاتِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ قَالَ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ مَّعًا - وَذٰلِكَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے پاس موجود تھا جو مسجد کے پاس موجود تھی، جب وہ کھڑی ہوئی، تو نبی اکرم ﷺ نے کہا: میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لئے حاضر ہوں (راوی کہتے ہیں یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے، جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

3933 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ،

3932- إسناده صحيح على شرط الصحيح وأخرجه ابن ماجه 2917 في المناسك: باب من قرن الحج والعمرة، عن عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "مفتاح الزجاجة" ورقة 186: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/225 من طريق محمد بن مصعب، عن الأوزاعي، به. والثفنات: جمع ثفنة، والثفنة من البعير والناقة: الركبة، وقيل: هو ما يقع على الأرض من أعضائه إذا استناخ، وغلظ كالركبتين وغيرهما، وقيل: هو كل ما ولي الأرض من كل ذي أربع إذا برك أو ربض.

3933- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين، غير إبراهيم بن المنذر الحزامي، فمن رجال البخاري. أبو ضميرة: هو أنس بن عياض. وأخرجه أحمد 3/99-100، ومسلم 1232 185في الحج: باب الإفراد والقران بالحج والعمرة، والنسائي 5/150في الحج: باب القران، والبيهقي 5/9 من طرق عن هشيم، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أنس وأخرجه ابن الجارود 431، والبيهقي 5/40 من طريق يزيد بن هارون، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أنس.

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ قَالَ حُمَيْدٌ: حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، اَنَّهُ ذَكَرَ حَدِيْثَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، لِابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: وَهَلْ اَنَسٌ اُفْرِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ، قَالَ: فَذَكَرْتُ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: مَا يَحْسَبُ ابْنُ عُمَرَ اِلَّا اَنَّا صِبْيَانٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ کرنے کے لئے حاضر ہوں۔

حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں: بکر بن عبداللہ مزنی نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنائی' تو انہوں نے فرمایا: کیا میں بھول گیا ہوں؟ (میں تو یہ سمجھتا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کیا تھا راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بتایا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بچے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3934 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

❀❀ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے:

3935 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ،

3934– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/335 في الحج: باب إفراد الحج . وأخرجه الشافعي 1/376، والدارمي 2/35، وأبو داوٗد 1777، في الحج، وابن ماجه 2964 في المناسك: باب الإفراد بالحج، والبيهقي 5/3، والبغوي 1873 من طريق مالك، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

3935– إسناده حسن . اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ: صدوق يهم، روى له أصحاب السنن، وما فوقه من رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله، وانظر الحديث التالي .

قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

✿✿ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے مؤقف کو غلط ثابت کرتی ہے: جو اس بات کا قائل ہے، ان الفاظ کو نقل کرنے میں قاسم بن محمد منفرد ہیں

3936 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

✿✿ عروہ بن زبیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِّنَ النَّاسِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ، جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان دو روایات کی متضاد ہے، جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ،

3936– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/335، في الحج: باب إفراد الحج . ومن طريق مالك أخرجه ابن ماجه 2965 في المناسك: باب الإفراد بالحج، والبيهقي 5/2 . وأخرجه الشافعي 1/376، والدارقطني 2/238 من طريقين عن عروة عن عائشة .

3937– إسناده صحيح، رجاله ثقات . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو ابن عمرو العثماني، الملقب بدحيم . وأخرجه الطبراني في "الكبير" 18/255 من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، وعن الأوزاعي، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده . وقوله: رأى رجل رأيه عنى به عمر، انظر "الفتح" 3/433 .

(متن حدیث): اَنَّ مُطَرِّفًا عَادَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا، فَاِنْ بَرِئْتُ مِنْ وَّجَعِي، فَلَا تُحَدِّثْ بِهٖ، وَلَوْ مَضَيْتُ لِشَانِي، فَحَدِّثْ بِهٖ، اِنْ بَدَا لَكَ: اِنَّا اسْتَمْتَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاٰى رَجُلٌ رَاْيَهُ

❀❀ خالد بن دریک بیان کرتے ہیں۔ مطرف حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں کہ اگر میں اس بیماری سے صحت یاب ہوگیا تو تم نے وہ حدیث کسی کو بیان نہیں کرنی اور اگر میرا انتقال ہوگیا' تو تمہیں مناسب لگے' تو وہ حدیث بیان کر دینا ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا تھا پھر آپ نے ہمیں اس سے منع نہیں کیا' یہاں تک کہ جب آپ کا وصال ہوگیا' تو ایک صاحب نے اپنی رائے کے مطابق (اس سے منع کیا)

ذِكْرُ وَصْفِ الِاسْتِمْتَاعِ الَّذِي ذَكَرَهُ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ

تمتع کرنے کے طریقہ کا تذکرہ، جس کو خالد بن دریک نے اس روایت میں ذکر کیا ہے

3938 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهٖ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ، وَلَمْ يُحَرِّمْهُ، وَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ، فَلَمَّا اكْتَوَيْتُ ذَهَبَ، اَوْ رُفِعَ عَنِّي، فَلَمَّا تَرَكْتُهُ رَجَعَ اِلَيَّ

❀❀ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہیں فائدہ دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ایک ساتھ ادا کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا تھا اور اس بارے میں آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی آپ نے اسے حرام قرار دیا

3938- حديث صحيح، موسى بن محمد بن حيان وإن كان ضعيفاً- قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . يحيى بن كثير: هو ابن درهم العنبري، مولاهم البصري . وأخرجه الطيالسي 827 وأحمد 4/427 ومسلم 1226 167 في الحج: باب جواز التمتع، والنسائي 5/149، في مناسك الحج: باب القران، والطبراني في "الكبير" 18/348، والبيهقي 5/14 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . والقسم الأخير من الحديث لم يرد عن النسائي والطبراني . وأخرجه أحمد 4/228، والدارمي 2/35، والبخاري مختصراً 1571 في الحج: باب التمتع عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم 1226، والنسائي 5/149، و 155، وابن ماجه 1977، في المناسك: باب التمتع بالعمرة إلى الحج، والطبراني /18 231 و 232، و 133، و 134 و 135 و 136 و 143 و 249 و 252، وأبو نعيم في "الحلية" 2/355، والبيهقي 5/20 من طرق عن مطرف، بِهِ . وورد عند أحمد والدارمي القسم الأخير من الحديث . وأخرجه احمد 4/226، والبخاري 4518 في التفسير: باب فمن تمتع بالعمرة إلى الحج -مختصراً- ومسلم 1226 172 و 173، والطبراني 18/283 من طرق عن عمران القصير، عن عمران بن الحصين .

(مطرف بیان کرتے ہیں:) وہ (یعنی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ) مجھے سلام کیا کرتے تھے جب میں نے داغ لگوائے' تو آپ تشریف لے گئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) میرے پاس سے اٹھ گئے جب میں نے داغ لگوانے ترک کر دیئے' تو وہ میرے پاس پھر آنا جانا شروع ہو گئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ، جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر عمل کیا تھا، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

3939 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ حَدَّثَـهُ اَنَّـهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ، وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ، وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ: لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِى، فَقَالَ الضَّحَّاكُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: وَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ

❁❁ محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو اس سال سنا' جس سال حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حج کیا تھا۔ یہ دونوں حضرات عمرے کو حج کے ساتھ شامل کر کے حج تمتع کرنے کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ضحاک نے کہا: یہ کام وہ شخص کر سکتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناواقف ہو' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے تم نے بہت غلط بات کہی ہے ضحاک نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس سے منع کیا کرتے تھے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے اور آپ کے ہمراہ ہم نے بھی ایسا کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِى مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَنْهٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

3939– رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عبد الله بن الحارث، فقد روى له الترمذى والنسائى، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقد تقدم الحديث برقم 3923، وهو فى "الموطأ" 1/344، فى الحج: باب ما جاء فى التمتع . وأخرجه الشافعى 1/372–373، وأحمد 1/174، والترمذى 823 فى الحج: باب ما جاء فى الجمع بين الحج والعمرة، والنسائى 5/152 فى مناسك الحج: باب التمتع، والبخارى فى التاريخ الكبير 1/125 تعليقاً، وأبو يعلى 805 والبيهقى 5/17 من طريق مالك بهذا الإسناد .

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج (سے پہلے) عمرہ کر کے، تمتع کرنے سے منع کرتے تھے

3940 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ، يُحَدِّثُ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَاْمُرُنَا بِالْمُتْعَةِ، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرٍ، فَقَالَ: عَلٰى يَدِي دَارَ الْحَدِيثُ: تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ كَانَ يُحِلُّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ لِمَا شَاءَ، وَاِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ، فَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ، وَاَبِتُّوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ، فَلَا اُوتٰى بِرَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ اِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ

ابونضرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہمیں حج تمتع کی ہدایت کرتے تھے جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اس سے منع کیا کرتے تھے میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اب میرے ذریعے بات کی تحقیق مکمل ہوگی۔ ہم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو انہوں نے یہ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے جو چاہا اور جتنا چاہا حلال قرار دیا اور قرآن کے اپنے مخصوص احکامات ہیں تم لوگ حج اور عمرے کو مکمل کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور تم لوگ نکاح متعہ کرنے سے باز رہو میرے پاس جو بھی ایسا شخص لایا جائے جس نے کسی عورت کے ساتھ کسی متعین مدت کے لئے نکاح کیا ہو' تو میں اسے پتھروں کے ذریعے سنگسار کردوں گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مُتَمَتِّعًا فِي حَجَّتِهِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں تمتع نہیں کیا تھا

3941 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

3940- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطعة .وأخرجه الطيالسي 1792، ومسلم 1217 في الحج: باب في المتعة بالحج والعمرة، والبيهقي 5/21 و 7/206 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1405 17 في النكاح: باب نكاح المتعة، من طريق عبد الواحد بن زياد عن عاصم، عن أبي نضرة، به مختصراً .

3941- إسناده صحيح على شرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، ووهب بن جرير: هو ابن أبي حازم، وعلى بن الحسين: هو ابن علي بن أبي طالب الملقب بزين العابدين .وأخرجه مسلم 1211 130 و 131 في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، والطيالسي 1540 وابن خزيمة 2606 والبيهقي 5/19، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وانظر الحديث التالي .

54
54

(متن حدیث): قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ، اَوْ خَمْسٍ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ فِي حَجَّتِهٖ، وَهُوَ غَضْبَانُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَغْضَبَكَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا شَعَرْتِ اَنِّي اَمَرْتُهُمْ بِاَمْرٍ، وَهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ فِيهِ، وَلَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَا اشْتَرَيْتُهُ حَتّٰى اَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ حَتّٰى اَحِلَّ اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مُتَمَتِّعًا فِي حَجَّتِهٖ، اِذْ لَوْ كَانَ مُتَمَتِّعًا لَاَحَلَّ كَمَا حَلُّوْا، وَلَمْ يَتَلَهَّفْ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَيْثُ سَاقَ الْهَدْيَ وَاَمَّا الْاَخْبَارُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلَ التَّمَتُّعِ فَاِنَّهَا مِمَّا نَقُوْلُ فِي كُتُبِنَا: اِنَّ الْعَرَبَ تُنْسِبُ الْفِعْلَ اِلَى الْاٰمِرِ، كَمَا تَنْسِبُهُ اِلَى الْفَاعِلِ، فَلَمَّا اَذِنَ لَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّمَتُّعِ، وَقَالَ: مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلْيَحِلَّ، كَانَ فِيهِ اِبَاحَةُ التَّمَتُّعِ لِمَنْ شَاءَ، فَنُسِبَ هٰذَا الْفِعْلُ اِلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبِيلِ الْاَمْرِ بِهٖ، لَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ مُتَمَتِّعًا، وَلِذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلصُّبَيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ، حَيْثُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَقَالَ: هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ذوالحج کی چار تاریخ یا پانچ تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے یہ آپ کے حج کے موقع کی بات ہے۔ آپ غصے کے عالم میں تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص آپ کو غصہ دلائے۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں پتہ نہیں چلا۔ میں نے ان لوگوں کو ایک بات کا حکم دیا اور وہ لوگ اس بارے میں تردّد کا شکار ہو رہے ہیں مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا' اگر پہلے آ جاتا' تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا' میں اسے خریدتا بھی نہیں' یہاں تک کہ میں بھی اب اسی طرح احرام کھول دیتا جس طرح ان لوگوں نے کھولنا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا اگر پہلے آ جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لے آتا اور احرام کھول دیتا۔''

یہ اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس حج میں حج تمتع نہیں کیا تھا کیونکہ اگر آپ نے حج تمتع کیا ہوتا تو آپ بھی اسی طرح احرام کھول دیتے جس طرح دیگر لوگوں نے کھول دیا تھا اور آپ اس چیز کے رہ جانے کا اظہار نہ کرتے جو آپ کے قربانی کا جانور ساتھ لے جانے کی وجہ سے رہ گئی تھی۔ جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے تمتع کے بارے میں ذکر کر چکے ہیں تو ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں عرب بعض اوقات کسی فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف کر دیتے ہیں۔ جس طرح وہ فعل کی نسبت کرنے والے کی طرف کرتے ہیں تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حج تمتع کرنے کی اجازت دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمرے کا تلبیہ پڑھا ہے اور وہ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا وہ احرام کھول دے تو

اس میں اس شخص کے لئے حج تمتع کو مباح قرار دیا گیا' جو ایسا کرنا چاہتا ہے' تو اس فعل کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف اس اعتبار سے کی کیونکہ آپ نے اس کا حکم دیا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود حج تمتع کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبی بن معبد سے یہ کہا تھا جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بتایا تھا کہ اس نے حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: تمہاری رہنمائی تمہارے نبی کی سنت کی طرف کی گئی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مُتَمَتِّعًا فِيْ حَجَّتِهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو اس بات کی صراحت کرتی ہے:

مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنے حج میں تمتع نہیں کیا تھا

3942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، فَاِنِّي لَوْلَا اَنِّي اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَاَهَلَّ بِهِ بَعْضُ اَصْحَابِهِ بِحَجَّةٍ، وَبَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ، قَالَتْ: وَكُنْتُ فِيمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ، وَاَنَا حَائِضٌ، لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ، اَرْسَلَ مَعَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، فَاَرْدَفَهَا، فَخَرَجَتْ اِلَى التَّنْعِيمِ، فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا، فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ صَوْمٌ، وَلَا هَدْيٌ، وَلَا صَدَقَةٌ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ذوالحج کا چاند نظر آنے والا تھا۔ جب ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ (حج کرنے کے لئے) روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص عمرے کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ اس کا پڑھ لے۔ اگر میں نے قربانی کا جانور ساتھ نہ رکھا ہوتا' تو میں بھی عمرے کا تلبیہ پڑھ لیتا' تو نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے حج کا تلبیہ پڑھا اور بعض نے عمرے کا تلبیہ پڑھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھا تھا۔ عرفہ کے دن مجھے حیض آ گیا میں اپنے عمرے کا احرام نہیں کھول سکی۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عمرے کو چھوڑ دو اور اپنے بالوں کو کھول کر ان میں کنگھی کرلو اور حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کردو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان

3942– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم 1211 116 في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، عن أبي كريب، عن ابن نمير، عن هشام، بهذا الإسناد . وقد تقدم تخريجه برقم: 3792، من طرق عن هشام بهذا الإسناد . وانظر 3795 و 3835 , و 3912 , و 3917و 3918 و 3919 و 3926 و 3927 و 3928 .

کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کے ہمراہ بھیجا اورانہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا اورانہیں ساتھ لے کر تنعیم چلے گئے۔ وہاں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے عمرے کی جگہ عمرے کا احرام باندھا۔ انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا صفا اور مروہ کی سعی کی یوں اللہ تعالیٰ نے ان کے حج اور عمرے کو مکمل کر دیا اوراس بارے میں (روزہ رکھنے یا قربانی دینے یا صدقہ دینے کی صورت میں فدیہ ادانہیں کرنا پڑا)

ذِكْرُ وَصْفِ حَجَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے حج کے طریقہ کا تذکرہ

3943 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا بِالْمَدِيْنَةِ، لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْخُرُوْجِ، فَلَمَّا جَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْتَسِلِي، وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَّاَهِلِّي، قَالَ: فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا اطْمَاَنَّ صَدْرُ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْدَاءِ، اَهَلَّ وَاَهْلَلْنَا، لَا نَعْرِفُ اِلَّا الْحَجَّ، وَلَهُ خَرَجْنَا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، وَهُوَ يُعْرَفُ تَاْوِيْلَهُ، وَاِنَّمَا يَفْعَلُ مَا اُمِرَ بِهِ قَالَ جَابِرٌ: فَنَظَرْتُ بَيْنَ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِيْنِي، وَعَنْ شِمَالِي مَدَّ بَصَرِي، وَالنَّاسُ مُشَاةٌ وَرُكْبَانٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، بَدَاَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ سَعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، وَمَشٰى اَرْبَعًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ انْطَلَقَ اِلَى الْمَقَامِ، فَقَالَ: قَالَ اللّٰهُ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)، فَصَلّٰى خَلْفَ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الصَّفَا، فَقَالَ: نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: 158)، فَرَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ، فَكَبَّرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلَاثًا، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ هَبَطَ مِنَ الصَّفَا، فَمَشٰى حَتّٰى اِذَا تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيْلِ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مِنْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ، مَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ، فَرَقِيَ عَلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عَلَى الصَّفَا، فَطَافَ سَبْعًا، وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى اِحْرَامِهِ، فَاِنِّي لَوْلَا اَنَّ مَعِي هَدْيًا لَتَحَلَّلْتُ، وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَ: وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِاَيِّ شَيْءٍ

3943- إسناده صحيح على شرط مسلم، وانظر 3791 و 3842 وانظر ما بعده .

اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟ ، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ، قَالَ: فَاِنَّ مَعِيَ هَدْيًا، فَلَا تَحِلَّ ، قَالَ عَلِيٌّ: فَدَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ وَقَدِ اكْتَحَلَتْ، وَلَبِسَتْ ثِيَابَ صِبْغٍ، فَقُلْتُ: مَنْ اَمَرَكِ بِهٰذَا؟، فَقَالَتْ لِي: اَمَرَنِي اَبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ: فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ مُسْتَثْبِتًا فِي الَّذِي، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتْ، اَنَا اَمَرْتُهَا ، قَالَ: وَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ بِيَدِهٖ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ، وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا غَبَرَ، ثُمَّ اَخَذَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ قِطْعَةً فَطَبَخَ جَمِيْعًا، فَاَكَلَا مِنَ اللَّحْمِ، وَشَرِبَا مِنَ الْمَرَقِ، فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟، قَالَ: لَا بَلْ لِلْاَبَدِ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْعِلَّةُ فِيْ نَحْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ دُوْنَ مَا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ اَنَّ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَتْ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ سَنَةً، وَنَحَرَ لِكُلِّ سَنَةٍ مِّنْ سِنِيْهِ بَدَنَةً بِيَدِهٖ، وَاَمَرَ عَلِيًّا بِالْبَاقِيْ، فَنَحَرَهَا

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران حج نہیں کیا پھر آپ نے روانگی کا لوگوں میں اعلان کروا دیا۔ جب آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے' تو آپ نے نماز ادا کی وہاں سیّدہ اسماء بنت عمیس نے حضرت محمد بن ابوبکر کو جنم دیا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غسل کر کے کپڑا باندھ لو اور احرام باندھ لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایسا ہی کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میدان میں کھڑی ہوئی' تو آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ ہمارے ذہن میں صرف حج کا خیال تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی روانہ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے۔ قرآن آپ پر نازل ہو رہا تھا۔ آپ اس کی تفسیر کو جانتے تھے اور آپ وہی کرتے تھے جس کا آپ کو حکم دیا گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے سامنے اپنے پیچھے اپنے دائیں طرف اپنے بائیں طرف جہاں تک نگاہ جاتی تھی لوگوں کا ہجوم دیکھا جو پیدل بھی تھے اور سوار بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

جب ہم مکہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر آپ نے طواف کے تین چکروں میں دوڑ کر طواف کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔ جب آپ طواف کر کے فارغ ہوئے' تو آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو''

نبی اکرم ﷺ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ حجر اسود کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کا استلام کیا۔ پھر آپ صفا کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہم اس سے آغاز کریں گے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہے''۔

نبی اکرم ﷺ صفا پر چڑھے جب آپ کے سامنے خانہ کعبہ آیا' تو آپ نے تین مرتبہ تکبیر کہی اور یہ کلمات پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے تمام بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ پڑھے پھر آپ نے دعا مانگی پھر آپ صفا سے نیچے اترے اور عام رفتار سے چلتے رہے' یہاں تک کہ جب آپ کے قدم وادی کے نشیبی حصے میں پہنچے' تو آپ دوڑنے لگے' یہاں تک کہ جب آپ کے قدم نشیبی حصے سے اوپر کی طرف چڑھنے لگے' تو آپ عام رفتار سے چلتے ہوئے مروہ کی طرف تشریف لے آئے آپ مروہ پر چڑھے جب خانہ کعبہ آپ کے سامنے آیا' تو آپ نے وہی کلمات پڑھے جو آپ نے صفا پر پڑھے تھے آپ نے اس کا سات مرتبہ چکر لگایا اور یہ بات ارشاد فرمائی:

جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے اور جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ اپنے احرام میں باقی رہے' اگر میں نے اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ رکھا ہوتا' تو میں بھی احرام کھول دیتا مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا' اگر پہلے آجاتا' تو میں عمرے کا تلبیہ پڑھتا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے علی! تم نے کس چیز کا تلبیہ پڑھا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے یہ کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا تلبیہ پڑھتا ہوں جس کا تیرے رسول نے تلبیہ پڑھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ' تو قربانی کا جانور ہے تم احرام نہ کھولو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا' تو انہوں نے سرمہ لگایا ہوا تھا اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: تمہیں اس بات کا کس نے حکم دیا ہے؟ انہوں نے مجھے جواب دیا: میرے والد نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں یہ بات ارشاد فرمائی: پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گیا' تاکہ فاطمہ کی شکایت لگاؤں اور انہوں نے جو بات بیان کی ہے اس معاملے کی تحقیق کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ بات بیان کی ہے میں نے ہی اسے اس بات کی ہدایت کی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک سو اونٹوں کی قربانی دی جس میں سے **63** اونٹوں کو آپ نے اپنے دست مبارک سے نحر کیا اور باقی بچ جانے والوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کیا پھر ان میں سے ہر ایک جانور کا کچھ گوشت لے کر ان سب کو ملا کر پکایا گیا' تو ان دونوں حضرات نے اس کا گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا یہ حکم اس سال کے لئے خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ عمرہ حج میں شامل ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے **63** اونٹ اپنے ہاتھوں سے قربان کرنے میں علت یہ ہے: اس وقت آپ کی عمر مبارک بھی **63** سال تھی تو آپ نے اپنی عمر شریف کے ہر سال کے عوض میں اپنے دست مبارک کے ذریعے ایک اونٹ قربان کیا اور باقی جانوروں کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ان کو قربان کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ حَجَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِى اَمَرَنَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاتِّبَاعِهٖ، وَاتِّبَاعِ مَا جَاءَ بِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے طریقہ کا تذکرہ، (وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) جن کی (پیروی کرنے) اور جن کی لائی ہوئی تعلیمات کی پیروی کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے

3944 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَسَاَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ، فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى رَاْسِىْ، فَنَزَعَ زِرِّىَ الْاَعْلٰى، ثُمَّ نَزَعَ زِرِّىَ الْاَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، وَاَنَا غُلَامٌ يَوْمَئِذٍ شَابٌّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا ابْنَ اَخِىْ سَلْ عَمَّا شِئْتَ، فَسَاَلْتُهٗ وَهُوَ اَعْمٰى، وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِىْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفٍ بِهَا، كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، وَرِدَاؤُهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَصَلّٰى بِنَا، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِىْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بِيَدِهٖ وَعَقَدَ تِسْعًا، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ فِى الْعَاشِرِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ، كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ، فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ، فَقَالَ: اغْتَسِلِىْ، وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ، وَاَحْرِمِىْ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ

3944- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في مصنف ابن أبي شيبة ص 377-381، ورواه مسلم في صحيحه 1218 في الحج: باب حجة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ ابن أبي شيبة، واسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وانظر ما قبله .

الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، نَظَرْتُ إِلٰى مَدِّ بَصَرِى بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَّمَاشِي، وَعَنْ يَّمِينِهِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَّسَارِهِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيْلَهُ، وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ، فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ ، وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِى يُهِلُّوْنَ بِهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْئًا، وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ .
قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِى إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَرَاَ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة:125) ، فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَكَانَ اَبِى يَقُوْلُ:- وَلَا اَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة:158) اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ ، فَبَدَاَ بِالصَّفَا، فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَوَحَّدَ اللّٰهَ، وَكَبَّرَهُ، وَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، نَجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ، قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ إِلٰى بَطْنِ الْوَادِى، سَعٰى، حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ: لَوْ اَنِّى اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِى مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْىَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً ، فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟، قَالَ: فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْاُخْرٰى، وَقَالَ: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ، لَا بَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ، لَا بَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ ، وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ قَدْ حَلَّ، وَلَبِسَتْ ثِيَابَ صِبْغٍ، وَاكْتَحَلَتْ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَبِىْ اَمَرَنِىْ بِهٰذَا، قَالَ: فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ، فَذَهَبْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ لِلَّذِى صَنَعَتْ وَاَخْبَرْتُهُ اَنِّى اَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتْ، مَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنِّى اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ، قَالَ: فَإِنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ، فَلَا تَحِلَّ ، قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْىِ الَّذِى قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَالَّذِى اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً، قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ، وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ.

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، تَوَجَّهُوا إِلٰى مِنًى، فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعَرٍ

فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ، قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا، حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ، فَرُحِلَتْ لَهُ، فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ، يَخْطُبُ النَّاسَ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ، وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ، فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ، فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنَّ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ: كِتَابَ اللّٰهِ.

وَاَنْتُمْ تُسَاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ، قَالُوْا: نَشْهَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ اَذَّنَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَاطِنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا، وَغَابَ الْقُرْصُ، اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ خَلْفَهُ، وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ، حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: اَيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ كُلَّمَا اَتٰى حَبْلًا مِّنَ الْحِبَالِ اَرْخٰى لَهَا قَلِيْلًا حَتّٰى تَصْعَدَ، حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، حَتّٰى تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا، دَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ اَبْيَضَ وَسِيْمًا، فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ ظُعُنٌ يَجْرِيْنَ، فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا، فَحَرَّكَ قَلِيْلًا، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى، حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَا الْخَذْفِ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ، ثُمَّ

انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ، فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ، ثُمَّ اَعْطَى عَلِيًّا، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ مِنْهَا، وَاَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ، وَاَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ، فَطُبِخَتْ، فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا، وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ، فَاَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْتَقُونَ عَلَى زَمْزَمٍ، فَقَالَ: انْزِعُوا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ، فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا، فَشَرِبَ مِنْهُ لَفْظُ الْخَبَرِ لِاَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ لَوِ اسْتَقْصَيْنَاهُ لَدَخَلَ فِيهِ ثُلُثُ السُّنَنِ، وَفِيمَا اَوْمَانَا اِلَيْهِ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِي فُرِضَتْ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اُمَّتِهِ جَمِيعًا مِّنَ الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّمِ وَالِاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالصَّلَاةِ وَالْحَجِّ وَمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ مَا فِيهَا غُنْيَةٌ عَنِ الْاِمْعَانِ وَالْاِكْثَارِ فِيهَا لِمَنْ وَّفَّقَهُ اللّٰهُ لِلصَّوَابِ، وَهُدَاهُ لِسُلُوْكِ الرَّشَادِ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے تمام لوگوں سے تعارف دریافت کیا: یہاں تک کہ جب میری باری آئی‘ تو میں نے بتایا: میں محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہوں۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر کی طرف بڑھایا اور میرا اوپر والا بٹن کھولا پھر اس کے نیچے والا بٹن کھولا۔ پھر انہوں نے اپنی ہتھیلی میرے سینے پر رکھی۔ میں ان دنوں نوجوان آدمی تھا۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے تمہیں خوش آمدید تم جو چاہو دریافت کرو‘ تو میں نے ان سے سوال کیا وہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے نماز کا وقت آیا‘ تو وہ اپنی چادر کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اسے لحاف کے طور پر لپیٹ لیا جب بھی وہ اسے اپنے کندھے پر رکھنے کی کوشش کرتے‘ تو اس کا ایک کنارہ واپس آ جاتا‘ کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی‘ حالانکہ ان کی بڑی چادر ان کے پہلو میں کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی‘ تو میں نے ان سے کہا: آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتائیں‘ تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے نو کا عدد بنایا اور بولے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک ٹھہرے رہے۔ آپ نے اس دوران حج نہیں کیا۔ پھر آپ نے دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کروا دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں‘ تو بہت سے لوگ مدینہ منورہ آ گئے وہ سب اس بات کے خواہش مند تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور آپ کے عمل کی مانند عمل کریں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے‘ یہاں تک کہ جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے‘ تو وہاں سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غسل کر کے کپڑا باندھ لو اور احرام باندھ لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز ادا کی پھر آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوئے‘ یہاں تک کہ جب میدان میں آپ کی اونٹنی سیدھی کھڑی ہوئی اور میں نے حد نگاہ تک دیکھا‘ تو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیدل اور سوار لوگ نظر آئے۔ آپ کے دائیں طرف بھی اسی طرح تھے بائیں طرف بھی اسی طرح تھے۔ آپ کے پیچھے بھی اسی طرح تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا۔ آپ اس کی

تفسیر کو جانتے تھے آپ نے جو بھی عمل کیا ہم نے بھی ویسا ہی عمل کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرنے کا تلبیہ پڑھتے ہوئے یہ پڑھا۔

''اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

لوگ بھی یہی تلبیہ پڑھتے رہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس پر کچھ نہیں کہا نبی اکرم ﷺ نے اسی تلبیے کو جاری رکھا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہماری نیت صرف حج کرنے کی تھی۔ عمرے کا ہمارے ذہن میں نہیں تھا' یہاں تک کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بیت اللہ آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا اور آپ نے طواف کے تین چکروں میں دوڑ کے طواف کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چل کر کیا پھر آپ مقام ابراہیم کی طرف بڑھ گئے آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم لوگ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز بنالو''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔

(امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد یہ فرمایا کرتے تھے' میرا خیال ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی ذکر کی تھی: نبی اکرم ﷺ نے ان دو رکعات میں سورہ اخلاص اور سورہ الکفرون کی تلاوت کی تھی۔

پھر نبی اکرم ﷺ حجر اسود کی طرف واپس آئے آپ نے اس کا استلام کیا اور پھر آپ اس دروازے سے نکل کر صفا کی طرف تشریف لے گئے۔ جب آپ صفا کے قریب پہنچے' تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

(پھر آپ نے فرمایا) میں اس سے آغاز کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے صفا سے آغاز کیا۔ آپ اس پر چڑھے جب آپ نے بیت اللہ کو دیکھا' تو آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی کبریائی کا اعتراف کیا اور یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس نے وعدے کو پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی او (کافروں کے لشکروں) کو اسی نے پسپا کیا''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے اور ان کے درمیان دعا بھی مانگی۔ پھر آپ اس سے اتر کر مروہ کی طرف گئے' یہاں تک کہ جب آپ کے پاؤں وادی کے نشیبی حصے میں پہنچے تو آپ دوڑنے لگے اور جب آپ اوپر کی طرف چڑھنے لگے' تو آپ عام رفتار سے چلنے لگے' یہاں تک کہ آپ مروہ پر تشریف لائے۔ آپ نے مروہ پر بھی اسی طرح کیا جس طرح آپ نے صفا پر کیا تھا' یہاں تک کہ جب آپ نے مروہ کا آخری طواف کر لیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا' اگر وہ پہلے آ جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور اسے عمرے میں تبدیل کر لیتا' تو تم لوگوں میں سے جس کے ساتھ قربانی کا جانور موجود نہ ہو وہ

احرام کھول دے اور اسے عمرے میں تبدیل کر لے۔ حضرت سراقہ بن جعشم کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ حکم اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کیں اور ارشاد فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہو گیا' یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے' بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانور لے کر آئے۔ انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حالت میں پایا کہ وہ احرام کھول چکی تھیں اور رنگے ہوئے کپڑے پہن چکی تھیں اور انہوں نے سرمہ لگایا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر اعتراض کیا' تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں یہ بات بیان کرتے تھے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا اور فاطمہ کی شکایت کرنا چاہی ان کے اس عمل کی وجہ سے جو انہوں نے کیا تھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا۔ میں نے ان پر اعتراض کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے تم نے جب حج کی نیت کی تھی' تو کیا کہا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے عرض کی: اے اللہ! میں اس کے لئے حاضر ہوں جس کی تیرے رسول نے نیت کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ' تو قربانی کا جانور ہے' تو تم اب احرام نہ کھولنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: قربانی کے جو جانور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے اور جو نبی اکرم ﷺ لے کر آئے تھے وہ مل کر ایک سو بنتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تمام لوگوں نے احرام کھول دیا اور بال چھوٹے کروا لئے۔ صرف نبی اکرم ﷺ نے ایسا نہیں کیا اور جن لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور تھے انہوں نے ایسا نہیں کیا جب ترویہ کا دن آیا' تو یہ لوگ منیٰ کی طرف حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ سوار ہوئے آپ نے ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور صبح کی نمازیں ادا کیں پھر آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا' تو آپ کے حکم کے تحت آپ کے لئے بالوں سے بنا ہوا ایک خیمہ وادی نمرہ میں لگا دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ مشعر حرام کے قریب وقوف کریں گے جس طرح قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے' لیکن نبی اکرم ﷺ اس سے آگے گزر گئے اور آپ عرفہ تشریف لے آئے وہاں آپ نے پڑاؤ کیا' یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا' تو اللہ کے حکم کے تحت آپ کی اونٹنی قصویٰ پر پالان رکھ دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ وادی کے نشیبی حصے میں لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے تشریف لائے پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہاری جانیں تمہارے مال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح تمہارا یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں قابل احترام ہے۔ خبردار زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میرے ان پاؤں کے نیچے رکھی ہوئی ہے اور زمانہ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں اپنے خون کے بدلوں میں سے سب سے پہلے میں ربیعہ بن حارث کے صاحب زادے کے خون کو معاف کرتا ہوں جو بنولیث میں دودھ پی رہے تھے اور ہذیل قبیلے کے لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تھا اور زمانہ جاہلیت کا سود کالعدم قرار دیا جاتا ہے سب سے پہلے میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وصول کرنے والے سود کو کالعدم قرار دیتا ہوں وہ

سارے کا سارا معاف کر دیا جاتا ہے۔

تم خواتین کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی امان کے ہمراہ انہیں حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ہمراہ ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بچھونے پر ایسے کسی شخص کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو تم ان کی پٹائی کرو جس میں زیادتی نہ ہو اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں خوراک اور لباس مناسب طور پر فراہم کرو۔

میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو' تو تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب ہے اور اگر تم لوگوں سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے' تو تم کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے تبلیغ کر دی ہے اعلان کر دیا ہے اور خیر خواہی کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کر کے پھر لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

پھر اذان دی گئی پھر اقامت کی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر اقامت کہی گئی پھر عصر کی نماز ادا کی آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ سوار ہوئے' یہاں تک کہ آپ وقوف کی جگہ تشریف لائے۔ آپ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کے پیٹ کو ان پتھروں کی طرف رکھا اور جبلِ مشاۃ کو اپنے سامنے کی طرف کر کے قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔ آپ وہیں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور زردی رخصت ہو گئی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کی لگام کو یوں کھینچا ہوا تھا کہ اس کا سر پالان کے سرے سے لگ رہا تھا' آپ اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے لوگوں سے یہ کہہ رہے تھے: اے لوگو! آرام سے چلو آرام سے چلو جب بھی کوئی پہاڑ راستے میں آتا (یعنی چڑھائی آتی)' تو نبی اکرم ﷺ اس کی لگام کو تھوڑا سا ڈھیلا کر دیتے تھے' تاکہ وہ اس کے اوپر چڑھ جائے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے وہاں آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ہمراہ ادا کی۔ آپ نے ان کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی پھر نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے' یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی' تو آپ نے فجر کی نماز ادا کی۔ آپ نے صبح صادق ہونے کے بعد ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ یہ نماز ادا کی تھی۔ پھر آپ قصویٰ پر سوار ہوئے اور مشعر حرام تک آئے آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اس کی کبریائی بیان کی اس کی معبودیت کا اعتراف کیا اس کی وحدانیت کا اعتراف کیا۔ آپ مسلسل وہاں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ اچھی طرح روشنی ہو گئی' تو آپ سورج کے نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے۔ آپ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا وہ ایک ایسے صاحب تھے' جن کے بال بڑے خوبصورت تھے اور خود بھی گورے چٹے اور خوبصورت تھے جب نبی اکرم ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے' تو وہاں سے کچھ خواتین گزریں۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر رکھا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسری طرف موڑ دیا' یہاں تک کہ جب آپ وادی محسر میں تشریف لائے' تو آپ نے (اس اونٹنی کو تھوڑا) سا حرکت دی (یعنی اس کی رفتار کو کچھ تیز کیا) پھر آپ اس درمیانی راستے پر آ گئے جو

جمرہ کبریٰ کی طرف جاتا ہے یہاں تک کہ آپ جمرہ آ گئے۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں۔ آپ نے ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی۔ وہ کنکری اتنی تھی کہ چٹکی میں آ جائے۔ آپ نے وادی کے نشیبی حصے سے کنکریاں ماری تھیں' پھر آپ قربان گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے **63** اونٹ اپنے دستِ مبارک کے ذریعے نحر کیے۔ باقی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں نحر کیا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی میں حصہ دار بنایا تھا۔ پھر آپ کی حکم کے تحت ہر قربانی کا کچھ حصہ لے کر ایک ہنڈیا میں پکایا گیا ان دونوں صاحبان نے اس کا گوشت کھایا اس کے شوربے کو پیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف چلے گئے آپ نے مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ بنوعبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جن سے لوگ پینے کے لئے آب زمزم لے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنوعبدالطلب تم لوگ پانی نکالو اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پانی پلانے پر غالب آ جائیں گے (یعنی لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو جائے گا) تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا لوگوں نے آپ کی خدمت میں پانی کا ڈول پیش کیا آپ نے اسے پی لیا۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے حوالے سے حسن بن سفیان کے نقل کردہ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر ہم اس قسم کو تفصیل سے بیان کریں تو اس میں تین سنتیں داخل ہو جائیں گی اور جن اشیاء کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر اور سب پر فرض ہیں ان میں وضو کرنا، تیمم کرنا، غسل جنابت کرنا اور نماز ادا کرنا اور حج کرنا اور اس جیسے دیگر امور شامل ہیں جسے اللہ تعالیٰ درست چیز کی توفیق عطا کر دے اور ہدایت کے راستے کی طرف جس کی رہنمائی کر دے اسے ان چیزوں میں زیادہ غور و فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے (بلکہ یہ چیزیں لوگوں کو ویسے ہی معلوم ہوتی ہیں)

ذِكْرُ وَصْفِ اعْتِمَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی صفت (یعنی ان کے موقع و محل کے بیان) کا تذکرہ

3945 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَاِذَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحٰى، قَالَ: فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ، ثُمَّ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ

3945- إسناده صحيح على شرط الشيخين، جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر . وأخرجه البخاري 4253 و 4254 في المغازي: باب عمرة القضاء، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 1775 و 1776 في العمرة: باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم 1255 220 في الحج: باب بيان عدد عمر النبي صلى الله عليه وسلم وزمانهن، وابن خزيمة 3070، البيهقي 5/10-11، من طرق عن جرير، به . وليس عند ابن خزيمة رد عائشة على ابن عمر رضي الله عنهما .وأخرجه أحمد 2/73، والبخاري 1777، ومسلم 1255 والنسائي في الكبرى كما في التحفة 6/8من طريقين عن عطاء، عن عروة، به .

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا، اِحْدَاھُنَّ فِیْ رَجَبٍ فَکَرِھْنَا اَنْ نُکَذِّبَہُ، اَوْ نَرُدَّ عَلَیْہِ، وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَۃَ فِی الْحُجْرَۃِ، فَقَالَ عُرْوَۃُ: یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِینَ اَلَا تَسْمَعِینَ مَا یَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟، قَالَتْ: مَا یَقُوْلُ؟، قَالَ: یَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ، اِحْدَاھُنَّ فِیْ رَجَبٍ، فَقَالَتْ: یَرْحَمُ اللّٰہُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَۃً، اِلَّا وَھُوَ شَاھِدٌ، وَمَا اعْتَمَرَ فِیْ رَجَبٍ قَطُّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: فِیْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدَاھُنَّ فِیْ رَجَبٍ، اَبْیَنُ الْبَیَانِ اَنَّ الْخَیِّرَ الْمُتْقِنَ الْفَاضِلَ قَدْ یَنْسٰی بَعْضَ مَا یَسْمَعُ مِنَ السُّنَنِ اَوْ یَشْھَدُھَا، لِاَنَّ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اعْتَمَرَ اِلَّا اَرْبَعَ عُمَرٍ، الْاُوْلٰی عُمْرَۃُ الْقَضَاءِ سَنَۃَ الْقَابِلِ مِنْ عَامِ الْحُدَیْبِیَۃِ، وَکَانَ ذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ، ثُمَّ الْعُمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ حَیْثُ فَتَحَ مَکَّۃَ، وَکَانَ فَتْحُ مَکَّۃَ فِیْ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْھَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ھَوَازِنَ، وَکَانَ مِنْ اَمْرِہٖ مَا کَانَ، فَلَمَّا رَجَعَ وَبَلَغَ الْجِعْرَانَۃَ، قَسَّمَ الْغَنَائِمَ بِھَا وَاعْتَمَرَ مِنْھَا اِلٰی مَکَّۃَ، وَذٰلِکَ فِیْ شَوَّالٍ، وَاعْتَمَرَ الْعُمْرَۃَ الرَّابِعَۃَ فِیْ حَجَّتِہٖ وَذٰلِکَ فِیْ ذِی الْحِجَّۃِ سَنَۃَ عَشْرَۃٍ مِنَ الْھِجْرَۃِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس تشریف فرما تھے لوگ مسجد میں چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ان سے ان لوگوں کی اس نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ بدعت ہے پھر انہوں نے یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا تھا جن میں ایک عمرہ رجب کے مہینے میں کیا تھا ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ ہم ان کی بات کو غلط قرار دیں' یا ان کو جواب دیں ہم نے حجرے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی' تو ان سے کہا: اے اُمّ المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں؟ انہوں نے دریافت کیا: کیا فرما رہے ہیں۔ عروہ نے بتایا: یہ کہہ رہے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے تھے' جن میں سے ایک عمرہ رجب کے مہینے میں تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی عمرہ کیا تھا یہ بھی اس میں شامل تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی بھی عمرہ نہیں کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے۔ ان میں سے ایک عمرہ رجب کے مہینے میں تھا۔ اس قول کا واضح بیان موجود ہے کہ بہتر متقن اور فاضل شخص بھی بعض اوقات کسی ایسی چیز کو بھول سکتا ہے' جو حدیث اس نے سنی ہو یا جس میں وہ موجود رہا ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چار ہی عمرے کئے تھے، پہلا عمرہ قضا کا تھا جو حدیبیہ کے سال کے اگلے سال تھا اور یہ رمضان کے مہینے میں ہوا تھا اور دوسرا عمرہ اس وقت ہوا تھا جب مکہ فتح کیا تھا اور مکہ بھی رمضان میں فتح ہوا تھا پھر آپ وہاں سے ہوازن تشریف لے گئے تھے پھر غزوہ حنین ہوا جب وہاں سے واپس تشریف لائے اور جعرانہ کے مقام پر پہنچے وہاں آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور وہاں سے عمرہ کرنے کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ شوال کے مہینے کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھا عمرہ حج کے موقع پر کیا تھا جو سن دس ہجری کے ذوالحج کے مہینے میں کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَمِرْ اِلَّا ثَلَاثَ عُمَرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم ﷺ نے صرف تین عمرے کیے تھے

3946 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ، عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ مِنْ قَابِلٍ، وَعُمْرَةَ الْجِعْرَانَةِ، وَعُمْرَتَهُ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چار عمرے کیے تھے ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر' ایک اس سے اگلے سال قضاء کے طور پر' ایک عمرہ جعرانہ سے کیا تھا اور ایک عمرہ آپ نے اپنے حج کے ہمراہ کیا تھا۔

3946- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، غير إبراهيم بن محمد الشافعي، وهو ثقة، وثقه المصنف والنسائي والدارقطني، وقد روى له النسائي وابن ماجه .وأخرجه ابن ماجه 3003 في المناسك: باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم، عن إبراهيم بن محمد الشافعي، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/51، وابو دواد 1993 في المناسك: باب العمرة، والترمذي 816 في الحج: باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني في الكبير 11629، والبيهقي 5/12، من طريق داوٗد بن عبد الرحمٰن العطار، بِهِ .وأخرجه الترمذي من طريق سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عن عكرمة مرسلاً، وقال الترمذي: حديث ابن عباس حديث حسن غريب .

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

5

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

5

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب ———— صحیح ابن حبان

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— مئی 2014ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

ھو القادر

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان	صفحہ

کتاب! نکاح کے بارے میں روایت

کتاب! طلاق کے بارے میں روایات

باب: رجوع کرنے کا حکم

عنوان	صفحہ

کتاب: نذر کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

کتاب! حدود کے بارے میں روایات

کتاب! سیر کا بیان

باب: خلافت اور حکومت کا بیان

عنوان — صفحہ

باب: جہاد کی فضیلت

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

بَابٌ، مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ، وَمَا لَا يُبَاحُ

باب: احرام والے شخص کے لیے کیا چیز مباح ہے اوراس کے لیے کیا چیز مباح نہیں ہے

3947 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ

(متن حدیث): قَالَ: كَانُوْا فِی الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا اَحْرَمُوْا اَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهٖ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا، وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى) (البقرة: 189)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگ جب احرام باندھتے تھے تو وہ گھر کی پشت کی طرف سے آتے تھے (یعنی حج کے لئے اپنے گھر کی پچھلی طرف سے روانہ ہوتے تھے) تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

"یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں کے پیچھے والے حصے کی طرف سے آؤ' بلکہ نیکی اس شخص کی ہے' جو پرہیز گاری اختیار کرے"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّغْسِلَ رَاْسَهٗ فِیْ اِحْرَامِهٖ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ احرام کے دوران اپنا سر دھوسکتا ہے

3948 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

3947 - إسناده صحيح على شرط البخارى، محمد بن عثمان العجلى: هو محمد بن عثمان بن كرامة، ثقة من رجال البخارى، ومن فوقه ثقة من رجال الشيخين .وأخرجه البخارى 4512 فى التفسير باب (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا) البقرة: 189)، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان" 3076، من طريق وكيع، عن إسرائيل، به .وأخرجه الطيالسى 717، والبخارى 1803 فى العمرة: باب قول الله تعالى: (وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا) (البقرة: 189)، ومسلم 3026 فى أول كتاب التفسير، والطبرى 3075 والواحدى فى أسباب النزول ص 32، من طرق عن شعبة عن أبى إسحاق، به .

3948 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى "الموطأ" 1/323 فى الحج: باب غسل المحرم .وأخرجه من طريق مالك الشافعى 1/308، وأحمد 5/418، والبخارى1840 فى جزاء الصيد: باب الاغتسال للمحرم، ومسلم 1205 فى الحج: باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه، وأبو داوٗد 1840 فى المناسك: باب المحرم يغتسل، وابن ماجه 2934 فى المناسك: باب المحرم يغسل رأسه، والبيهقى 5/63، والبغوى 1983 .وأخرجه الحميدى 379، ومسلم 1205، والدارمى 2/30، وابن خزيمة 2650، وابن الجارود 441، والدارقطنى 2/272-273، من طرق عن سفيان، وأحمد 5/421، ومسلم 1205عن طريق ابن جريج، كلاهما عن زيد بن أسلم، به .

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، فَاَرْسَلَنِي اِلٰى اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَوَجَدْتُّهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ، اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ: فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ وَطَاْطَاَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَاْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

❁❁ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ''ابواء'' کے مقام پر اختلاف ہوگیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا تھا: محرم شخص اپنے سر کو دھوسکتا ہے' جبکہ مسور کا یہ کہنا تھا کہ محرم شخص اپنے سر کو نہیں دھوسکتا ہے ان حضرات نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا' تا کہ میں ان سے اس بارے میں دریافت کروں میں نے انہیں پالان کی دولکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا۔ انہوں نے ایک کپڑے کے ذریعے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں عبداللہ بن حنین ہوں مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے' تا کہ میں آپ سے یہ دریافت کروں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے دوران کس طرح اپنے سر کو دھوتے تھے؟ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے کچھ نیچے کیا' یہاں تک کہ ان کا سر مجھے نظر آنے لگا پھر انہوں نے پانی انڈیلنے والے شخص سے یہ کہا کہ مجھ پر پانی انڈیلو اس نے ان کے سر پر پانی انڈیلا' تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر میں حرکت دی۔ وہ اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ الْجَمْرَةَ اَنْ يَّسْتَتِرَ مِنَ الْحَرِّ

محرم کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ جمرہ کی طرف جاتے ہوئے گرمی سے (بچنے کے لیے، اپنے اوپر چادر وغیرہ کے ذریعے) اوٹ کر لے

3949 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3949– إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو عبد الرحيم: اسمه خالد بن أبي يزيد الحراني، وهو في المسند 6/402 . ومن طريق أحمد أخرجه مسلم 1298، 312 في الحج: باب استحباب رمي جمرة العقبة يوم النحر راكباً، وأبو داوُد 1834 في المناسك: باب في المحرم يظلل .وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة 13/75،عن عمرو بن هشام الحراني، عن محمد بن سلمة، بِهِ .وأخرجه مسلم 1298 311 وابن خزيمة 2688، والطبراني في الكبير 25/380، والبيهقي 5/130، من طريقين عن زيد بن أبي أنيسة، بِهِ .

مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ الْحُصَيْنِ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا، اَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ، حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

سیّدہ اُمّ حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شرکت کی ہے میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان دونوں میں سے ایک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کو پکڑا ہوا تھا اور دوسرے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر تانی ہوئی تھی' تا کہ آپ کو دھوپ کی تپش سے بچائیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی۔

ذِكْرُ جَوَازِ احْتِجَامِ الْمَرْءِ الْمُحْرِمِ لِعِلَّةٍ تَعْتَرِضُهُ

کسی بیماری کی وجہ سے، محرم شخص کے لیے پچھنے لگوانے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3950 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ اَذًى كَانَ بِرَاْسِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں ہونے والی تکلیف کی وجہ سے احرام کے دوران پچھنے لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّحْتَجِمَ لِعِلَّةٍ تَحْدُثُ بِهٖ مَا لَمْ يَقْطَعْ شَعَرًا

محرم کے لیے یہ بات مباح ہونا کہ وہ کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگوا سکتا ہے، جبکہ اس صورت میں (اس کے جسم سے) بال نہ کاٹے جائیں

3951 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

3950– إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن سعيد: هو الأنصارى .وأخرجه البيهقى 5/339، من طريق أبى حاتم الرازى، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/236و 241و 259و 260و 346و 372، وابن أبى شيبة، والبخارى 5700، و 5701 فى الطب: باب الحجامة من الشقيقة والصداع، وأبو داؤد 1836 فى المناسك: باب المحرم يحتجم، من طرق عن هشام بن حسان، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/374، والطبراني 11859و 11973 من طرق عن عكرمة به . وانظر ما بعده .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم ہونے کے دوران پچھنے لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بُدْنِهِ فِي اِحْرَامِهِ

(جسم کے) اس مقام کا تذکرہ، جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے دوران اپنے جسم پر پچھنے لگوائے تھے

3952 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں میں ہونے والی تکلیف کی وجہ سے پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے تھے آپ اس وقت محرم تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ

3951- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله، سفيان: هو ابن عيينة، وهو عند أبي يعلى برقم 2390، وعنده عن طاووس فقط .وأخرجه مسلم 1202 87في الحج: باب جواز الحجامة للمحرم، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي1/319، وأحمد 1/221، والحميدي 500، والبخاري 1835، في جزاء الصيد: باب الحجامة للمحرم، و 5695 في الطب: باب الحجامة في السفر والإحرام، ومسلم 1202 87، وأبو داوُد 1835 في المناسك: باب المحرم يحتجم، والترمذي 839 في الحج: باب ما جاء في الحجامة للمحرم، والنسائي 5/193، في مناسك الحج: باب الحجامة للمحرم، والدارمي 2/37، ابن خزيمة 2651 وابن الجارود 442، والطبراني في الكبير 10853، والبغوي 1984 من طرق عن سفيان، بِهِ .وأخرجه ابن خزيمة 2655، والطبراني 11500، من طريق النعمان بن المنذر، عن عطاء وطاووس، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/372، وابن خزيمة 2657، عن زكريا بن إسحاق عن عمرو بن دينار، عن طاووس، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/292، والنسائي 5/193، من طريقين عن أبي الزبير، عن عطاء، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/215و 222و 240و 286و 315و 333و 351 والحميدي 501 والدارمي 2/37، وابن ماجه 3081، في المناسك: باب الحجامة للمحرم، وابن خزيمة 2655، وأبو يعلى 2360، والطبراني 12141، 12477 12919 12943، والدارقطني1/239، والبيهقي 4/263، 5/65، من طرق عن ابن عباس، بِهِ .

3952- إسناده قوي، محمد بن خالد بن عثمة، روى له أصحاب السنن، وذكره المؤلف في الثقات، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وقال أحمد: ما أرى بحديثه بأساً، وقال أبو زرعة: لا بأس به، ومن فوقه من رجال الشيخين، عبد الله بن بحينة: هو عبد الله بن مالك بن القشب الأزدي، وبحينة: أمه .وأخرجه النسائي 5/194 في مناسك الحج: باب حجامة المحرم وسط رأسه، عن هلال بن بشر عن محمد بن خالد بن عثمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/345، وابن أبي شيبة 8/26، والدارمي 2/37، والبخاري 1836، في جزاء الصيد: باب الحجامة للمحرم، و 5698 في الطب: باب الحجامة في الرأس، ومسلم 1203 في الحج: باب جواز الحجامة للمحرم، وابن ماجه 3481 في المناسك: باب موضع الحجامة، والبيهقي 5/65، والبغوي 1985، من طرق عن سليمان بن بلال، بِهِ .

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم ﷺ نے (احرام کے دوران پچھنے لگوانے کا) یہ عمل ایک سے زیادہ مرتبہ کیا

3953 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِي عَلْقَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ يُحَدِّثُ اَنَّهُ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ

❁❁ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے راستے میں "لحی جمل" کے مقام پر پچھنے لگوائے تھے آپ نے سر کے درمیانی حصے میں پچھنے لگوائے تھے آپ اس وقت محرم تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ مُدَاوَاةَ عَيْنَيْهِ اِذَا رَمِدَتْ

محرم کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ آشوب چشم کے لیے دوائی استعمال کرسکتا ہے

3954 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، اَخْبَرَهٗ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَهٗ ضَمَّدَهَا بِالصَّبِرِ

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں (نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:) محرم شخص کی جب آنکھوں میں تکلیف ہو تو وہ ان پر ایلوے کا لیپ کرسکتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْمُحْرِمِ اَجْنَاسًا مِّنَ الثِّيَابِ الْمَعْلُوْمَةِ

اس بات کا تذکرہ، متعین قسم کے (سلے ہوئے کپڑوں) کو پہننا محرم کے لیے ممنوع ہے

3954– إسناده صحيح، إسحاق بن إسماعيل الطالقاني: ثقة روى له أبو داوُد، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أيوب بن موسى: هو ابن عمرو بن سعيد بن العاص . وأخرجه مسلم 1204 في الحج: باب جواز مداواة المحرم عينه، وأبو داوُد 1838 في المناسك: باب يكتحل المحرم، والترمذي 952 في الحج: باب ما جاء في المحرم يشتكي عينه فيضمدها بالصبر، وابن خزيمة 2654، وابن الجارود 443، من طرق عن سفيان بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/65، ومسلم 1204 90 من طريقين عن أيوب بن موسى، بِه . وأخرجه أحمد 1/59–60، وأبو داوُد 1839، من طريقين عن أيوب السختياني، عن نافع، عن نبيه بن وهب، بِه . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون بأساً أن يتداوى المحرم بدواء ما لم يكن فيه طيب .

3955 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہم نے احرام باندھا ہوا ہو تو ہم کون سے کپڑے پہنیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قمیض شلوار عمامہ ٹوپی اور موزے نہ پہنو البتہ جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے ٹخنوں سے نیچے پہن لے اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْمُحْرِمِ الْمَصْبُوْغَ مِنَ الثِّيَابِ

محرم کے لیے رنگے ہوئے لباس کو پہننے کی ممانعت کا تذکرہ

3956 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' محرم شخص زعفران یا ورس کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

3957 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

3955- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقدتقدم برقم: 3784من طريق مالك عن نافع .وأخرجه الحميدى 627 وأحمد 2/54، والنسائى 5/132، فى مناسك الحج: باب النهى عن لبس السراويل فى الإحرام، وابن خزيمة2597، و 2598، والبيهقى 5/50، من طرق عن عبيد الله، عن نافع، بهذا الإسناد .

3956- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم برقم 3787 .

3957- إسناده صحيح على شرط الشيخين، جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، والحكم: هو ابن عتيبة، أبو محمد الكندى، وأخرجه أبو داؤد 3241 فى المناسك: باب المحرم يموت كيف يصنع به، عن عثمان بن أبى شيبة، والطبرانى فى الكبير 12540، عن الحسن بن إسحاق الدسترى، عن عثمان بن أبى شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 1839، فى جزاء الصيد: باب ما ينهى من الطيب للمحرم والمحرمة، والنسائى 5/196، فى مناسك الحج: باب النهى عن أن يحنط المحرم إذا مات، والبيهقى 3/293، من طرق عن جرير، به .وأخرجه أحمد 1/266، والدارقطنى 2/295، وابن الجارود507من طريقين عن منصور، به .وأخرجه الحميدى 467، وأحمد 1/221، و 266 و 286، و 333، والبخارى 1265، فى الجنائز: باب الكفن فى ثوبين، و 1266 باب الحنوط للميت، و 1849، و ,1850فى جزاء الصيد: باب المحرم يموت بعرفة، ومسلم 1206 فى الحج: باب ما يفعل فى المحرم إذا مات، وأبو داؤد 3239، و 3240، والنسائى 5/196، فى مناسك الحج: باب النهى عن أ، يحنط المحرم إذا مات، والطحاوى فى مشكل الآثار 1/99، والطبرانى 12239، والبيهقى 3/391، و 393، و 5/53،

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ، فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلُوهُ، وَكَفِّنُوهُ، وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ، وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک محرم شخص کی اونٹنی نے اسے گرا کر مار دیا۔ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' تو آپ نے فرمایا: اسے غسل دو اسے کفن دو' لیکن اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں اسے خوشبو نہ لگانا' کیونکہ اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِهٰذَا الْأَمْرِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

3958 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ حَدَّثَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا صَرَعَهُ بَعِيرُهُ فَوَقَصَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْنِ، وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے اونٹ نے اسے گرا کر اسے مار دیا وہ شخص محرم تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دو کپڑے پہنا دو اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کا سر نہ ڈھانپنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ایسی حالت میں زندہ کرے گا کہ یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْنِ أَرَادَ بِهِ الثَّوْبَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَ قَدْ أَحْرَمَ فِيهِمَا

3958- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري وأخرجه الطبراني في الكبير 12530 عن أحمد بن رشدين، حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 466، وأحمد 1/220، 221، و 346، والبخاري 1268، في الجنائز: باب كيف يدفن المحرم، و 1849، في جزاء الصيد: باب المحرم يموت بعرفة، ومسلم 1206، في الحج: باب ما يفعل بالمحرم إذا مات، وأبو داؤد 3238 و 3239 في المناسك: باب المحرم يموت كيف يصنع به، والترمذي 951 في الحج: باب ما جاء في المحرم يموت في إحرامه، والنسائي 5/197 في مناسك الحج: باب النهي عن تخمير رأس المحرم إذا مات، وابن ماجه 3084، في المناسك: باب المحرم يموت، والدارقطني 2/295-296 و 296 و 297، وابن الجارود 506، والطبراني 12523، و 12524 و 12525 و 12526 و 12527 و 12528 و 12529 و 12531 و 12532 و 12533 و 12534 و 12535 و 12536 و 12537 و 12538 و 12539 و 12541، والبيهقي 3/390 و 390- 391 و 5/53، و 53-54، و 70، من طرق عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تم اسے دو کپڑے پہناؤ'' اس سے آپ کی مراد وہی دو کپڑے ہیں، جن میں اس (مرحوم حاجی نے) احرام باندھا ہوا تھا

3959 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ وَحْشِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا كَانَ مُحْرِمًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَاْسَهُ، وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا، فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ (حج کرنے والے) ایک محرم شخص کی اونٹنی نے اسے گرادیا اس کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دیدو اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں اور اسے خوشبو نہ لگانا' کیونکہ اسے قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَغْطِيَةِ وَجْهِ الْمُحْرِمِ وَرَاْسِهِ مَعًا، عِنْدَ تَكْفِينِهِ اِذَا مَاتَ

جب محرم کا انتقال ہو جائے تو اسے کفن دیتے ہوئے، اس کے چہرے اور سر دونوں کو ڈھانپنے کی ممانعت کا تذکرہ

3960 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

3959– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند الشيخين، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه الطيالسي 2623، وأحمد 1/215، والبخاری 1851، فی جزاء الصيد: باب سنة المحرم إذا مات، ومسلم 1206، 99فی الحج: باب ما جاء يفعل بالمحرم إذا مات، والنسائی 5/195 فی مناسك لحج: باب غسل المحرم بالسدر إذا مات، والبيهقی 3/392، والبغوی 1480 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/328، والبخاری 1267 فی الجنائز: باب كيف يكفن المحرم، ومسلم 1206، 100 والنسائی 5/197، فی مناسك الحج: باب النهی عن أن يخمر وجه المحرم ورأسه إذا مات، والبيهقی 5/54

3960– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن عبد الرحمٰن المسروقی، وهو ثقة روى له النسائی والترمذی وابن ماجه .أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وجعفر بن إياس: هو ابن أبی وحشية، المتقدم فی الحديث السابق .وأخرجه الطيالسی2623، وأحمد 1/287، والنسائی 5/196 فی مناسك الحج: باب فی كم يكفن المحرم إذا مات، وابن ماجه 3084 فی المناسك: باب المحرم يموت، والطبرانی فی الكبير 12542، والبيهقی 3/391و 392–393 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وانظر الأحاديث الثلاثة المتقدمة .

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَوْقَصَتْهُ فَمَاتَ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّغَسَّلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاَنْ يُّكَفَّنَ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا يَمَسَّ طِيْبًا، وَلَا يُخَمَّرَ وَجْهُهُ وَرَأْسُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی اونٹنی پر آیا وہ محرم تھا اس کی اونٹنی نے اسے گرادیا۔ اس کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دیا جائے اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اسے خوشبو نہ لگائی جائے اس کے چہرے اور سر کو ڈھانپا نہ جائے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُحْرِمِ اجْتِنَابُهُ مِنْ قَتْلِ صَيْدٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، محرم کے لیے یہ بات ضروری ہے وہ جانوروں میں سے شکار (کیے جانے والے جانوروں) اور دوسرے (جانوروں) کو قتل کرنے سے اجتناب کرے

3961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ؟، قَالَ: الْفَارَةَ، وَالْحِدَاَةَ، وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ، وَالْغُرَابَ الْاَبْقَعَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: محرم شخص کسے مار سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چوہے، چیل، پاگل کتے، کوے کو۔

3961- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم، وابن عون: اسمه عبد الله بن عون بن أرطبان، ويحيى بن سعيد: هو ابن قيس .وأخرجه أحمد 2/3، عن هشيم، عن يحيى بن سعيد، وعبيد الله بن عمر وابن عون، عن نافع، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى 5/190، فى مناسك الحج: باب قتل الغراب، عن يعقوب بن إبراهيم، عن هشيم، عن يحيى بن سعيد، عن نافع، به، وقد صرح هشيم بالتحديث عن أحمد والنسائى .وأخرج الدارمى2/36، ومسلم 1199، فى الحج: باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب فى الحل والحرم، عن طريق يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد عن نافع، به .وأخرجه أحمد 2/54، عن يحيى، والنسائى 5/190، باب قتل العقرب، عن عبيد الله بن سعيد قال: حدثنا يحيى، عن عبيد الله قال: أخبرنى نافع، فذكره، .وأخرجه مسلم 1199، وابن ماجه 3088، فى المناسك: باب ما يقتل المحرم، والطحاوى 2/165، من طق عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، بِهِ .وأخرجه مالك 1/356فى الحج: باب ما يقتل المحرم من الدواب، وعبد الرزاق 3375، وأحمد 2/32 و 48و 65و 82، 138، والبخارى 1826، فى جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم من الدواب، ومسلم 1199، والنسائى 5/187–188، باب ما يقتل المحرم من الدواب، و 5/189، باب قتل الفارة، و 5/190، باب قتل الحدأة، والبيهقى 5/209، و 9/315، والبغوى 1990، من طق عن نافع، بِهِ . وانظر ما بعده .وأخرجه احمد 2/32، ومسلم 1199، 78عن يزيد بن هارون عن محمد إسحاق عن نافع، وعبيد الله بن عبد الله بن عمر، حدثناه عَنِ ابْنِ عُمَرَ . . .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَ الضَّرَّارَاتِ مِنَ الدَّوَابِّ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ نقصان دہ جانوروں کو مار سکتا ہے

3962 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ، وَهُوَ حَرَامٌ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ، فِيهِنَّ الْعَقْرَبُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ، وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

پانچ (جانور) ایسے ہیں جو شخص انہیں قتل کر دے جبکہ وہ احرام کی حالت میں ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا ان میں بچھو چوہا پاگل کتا کوا اور چیل (شامل ہیں)۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِطْلَاقِ اسْمِ الْفِسْقِ عَلٰى غَيْرِ اَوْلَادِ آدَمَ وَالشَّيَاطِينَ

انسانوں اور شیاطین کے علاوہ کسی اور کے لیے لفظ ''فسق''

استعمال کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3963 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَزَغُ فُوَيْسِقٌ

3962- إسناده صحيح على شرط مسلم كسابقه . يحيى بن أيوب المقابرى: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه مسلم 1199 79 فى الحج: باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب فى الحل والحرم، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1199 79 من طرق عن إسماعيل بن جعفر به .وأخرجه مالك 1/356، فى الحج: باب ما يقتل المحرم من الدواب، ومن طريقه أحمد 2/138، والبخارى 1826 فى جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم من الدواب، و 3315 فى جزاء الصيد: باب إذا وقع الذباب فى شراب أحدكم فليغمسه، والطحاوى 2/166، والبيهقى 9/315، والبغوى 1990، وأخرجه أحمد 2/52، والطحاوى 2/166، من طريق شعبة .وأخرجه أحمد 2/50، من طريق سفيان، ثلاثتهم مالك وشعبة وسفيان عن عبد اللّٰه بن دينار، به .وأخرجه أحمد 2/82، والحميدى 619، ومسلم 1199، 72، وأبو داؤد 1846 فى المناسك: باب ما يقتل المحرم من الدواب، والنسائى 5/190 فى المناسك: باب قتل الغراب، وابن الجارود 440، والبيهقى 5/209، -210و 9/316 من طرق عن سفيان عن الزهرى، عن سالم بن عبد اللّٰه بن عمر عن أبيه .وأخرجه البيهقى 5/210، من طريق يونس، عن الزهرى، عن سالم بن عبد اللّٰه بن عمر، عن ابيه عن حفصة .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"گرگٹ چھوٹا فاسق ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اصْطِيَادَ الْمُحْرِمِ الضَّبُعَ صَيْدٌ وَّفِيْهِ جَزَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ احرام والا شخص بجھو کو مار دیتا ہے تو یہ بھی شکار ہوگا اور اس (صورت) میں کفارہ دینا ہوگا

3964 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الضَّبُعِ، فَقَالَ: هِيَ صَيْدٌ، وَفِيْهَا كَبْشٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شکار ہے اور (اسے مارنے کا کفارہ) مینڈھا ہوگا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں جریر بن حازم نامی راوی منفرد ہے

3965 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

3963- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو الطاهر بن السَّرح: هو أحمد بنُ عَمْرو بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن السرح، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . ابن وهب: هو عبد اللّٰه بن وهب بن مسلم القرشي، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي .وأخرجه النسائي 5/209 في مناسك الحج: باب قتل الوزغ، عن وهب بن بيان، عن ابن وهب بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 1831 في جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم، والبيهقي 5/210، من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن مالك عن الزهرى، بِهِ .وأخرجه مسلم 2239 في السلام: باب استحباب قتل الوزغ، وابن ماجه 3230 في الصيد: باب قتل الوزغ، عن أبى الطاهر بن السرح، عن ابن وهب، عن يونس عن الزهرى، بِهِ .وأخرجه البخارى 3306، في بدء الخلق: باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، عن سعيد بن عفير ومسلم 1239 عن حرملة عن يحيى كلاهما عن ابن وهب، عن يونس عن الزهرى، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/87، و 271، من طريقين عن الزهرى به .

3964- إسناده صحيح على شرط مسلم، حبان: هو ابن موسى، وعبد اللّٰه: هو ابن المبارك .وأخرجه الدارمي 2/74، وابن أبي شيبة، 4/77، وأبو داؤد 3801 في الأطعمة: باب في أكل الضبع، وابن ماجه 3085 في الحج: باب الصيد يصيبه المحرم، والطحاوى 2/164، والدارقطني 2/246، والحاكم 1/452، من طرق عن جرير بن حازم بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين، وانظر ما بعده .

اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ عَنِ الضَّبُعِ اٰكُلُهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، - يَعْنِی فَقُلْتُ اَصَيْدٌ هُوَ -، قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ

عبدالرحمٰن بن ابوعمار' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے ان سے بجو کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (راوی کہتے ہیں) اس کی مراد یہ تھی کہ کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الْمُحْرِمِ لَحْمَ صَيْدِ الْبَرِّ اِذَا تَعَرّٰى عَنْ مَعُوْنَتِهٖ عَلَيْهِ

احرام والے شخص کے لیے خشکی کے شکار کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جبکہ اس نے اس کو شکار کرنے میں کوئی مدد نہ کی ہو

3966 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ

3965- إسناده صحيح كسابقه، وقد صرح ابن جريج هنا بالتصريح، فانتفت شبهة تدليسه، وهو في مصنف عبد الرزاق 8682 .وأخرجه الشافعي 1/330، وأحمد 3/313 و 322، والدارمي 2/74، والترمذي 851 في الحج: باب ما جاء في الضبع يصيبه المحرم، و 1791 في الأطعمة: باب ما جاء في أكل الضبع، والطحاوي 2/164، والدارقطني 2/246، وابن الجارود 4383، والبغوي 1992، من طرق عن ابن جريج به .وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وقال يحيى القطان: وروى جرير بن حازم هذا الحديث، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عن ابن أبي عمار، عن جابر قوله . وحديث جريج أصح .وأخرجه أحمد 3/297، وابن ماجه 3236، في الصيد: باب الضبع، والدارقطني 2/245-246، و 246، من طرق عن إسماعيل بن أمية، عن عبد الله بن عبيد بن عمير، بِهِ .

3966- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم 1196، 64في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والبيهقي 5/322، من طريقين عن جرير بن عبد الحميد بهذا الإسناد .وأخرجه 5/305-306، عن عبيد بن حميد عن عبد العزيز بن رفيع، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 8337، وأحمد 5/190، و 301، والدارمي 2/38، والبخاري 1821، في جزاء الصيد: باب إذا صاد الحلال فأهدى للمحرم أكله، و 1822، باب إذا رأى المحرمون صيداً فضحكوا ففطن الحلال، و 4149، في المغازي: باب غزوة الحديبية، ومسلم 1196، 59، والنسائي 5/185-186، في مناسك الحج: باب إذا ضحك المحرم ففطن الحلال للصيد، وابن ماجه 3093 في المناسك: باب الرخصة في ذلك إذا لم يصد له، والدارقطني 2/291 من طرق عن يحيى بن أبي كثير .وأخرجه أحمد 5/302، والدارمي 2/38-39، والبخاري 1824 في جزاء الصيد: باب لا يشير المحرم إلى الصيد لكي يصطاده الحلال، ومسلم 1196 60 و 61 والنسائي 5/186، باب إذا أشار المحرم إلى الصيد فقتله الحلال، والطحاوي 2/173، وابن الجارود 435، من طرق عن عبد الله بن عبد الله بن موهب .وأخرجه أحمد 5/307، من طريق صالح بن أبي حسان، ثلاثتهم يحيى وعثمان وصالح عن عبد الله بن أبي قتادة، بِهِ .وأخرجه مالك 1/351 في الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد، عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار عن أبي قتادة، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/301، والبخاري 5491 في الذبائح والصيد: باب ما جاء في التصيدومسلم 1196 58 والترمذي 848، في الحج: باب ما جاء في أكل الصيد للمحرم، والطحاوي 2/173، والبغوي 1988 .

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُو قَتَادَةَ فِی قَوْمٍ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ حَلَالٌ، فَعَرَضَ لِاَصْحَابِهِ حِمَارٌ وَحْشِیٌّ، فَلَمْ يُؤْذِنُوهُ حَتّٰی اَبْصَرَهُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَاخْتَلَسَ مِنْ بَعْضِهِمْ سَوْطًا، فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَصَرَعَهُ، فَاَتَاهُمْ بِهِ، فَاَكَلُوا وَحَمَلُوا مَعَهُمْ، فَاَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلُوهُ؟، فَقَالَ: هَلْ اَشَارَ اِلَيْهِ اِنْسَانٌ مِنْكُمْ؟، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكُلُوهُ

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ کہتے ہیں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ احرام والے افراد کے ساتھ تھے' جبکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود احرام نہیں باندھا ہوا تھا ان حضرات کے سامنے ایک حمار وحشی (زیبرہ) آیا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے انہیں اس بارے میں نہیں بتایا' یہاں تک کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود اسے دیکھ لیا وہ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ان حضرات کی لاٹھی لی اس پر حملہ کیا اور اسے مار دیا وہ اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے' تو انہوں نے اس کا گوشت کھا لیا انہوں نے اپنے ساتھ بھی اسے رکھ لیا جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی شخص نے (احرام کی حالت میں) اس کی طرف اشارہ کیا تھا ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے کھا لو۔

3967 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِی مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ، قَالَ: فَرَدَّهُ عَلَیَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَیَّ، فَلَمَّا عَرَفَ ذٰلِكَ فِی وَجْهِی قَالَ: لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ، وَلٰكِنَّا حُرُمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ''ابواء'' یا شاید ''ودان'' کے مقام پر حمار وحشی (یعنی زیبرے) کا گوشت پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا میرے لیے یہ بات پریشانی کا باعث بنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر (پریشانی) کے آثار دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم یہ تمہیں واپس نہ کرتے' لیکن ہم احرام کی حالت میں ہیں۔

3968 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِیُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

3967– إسناده صحيح على شرط مسلم . منصور بن أبي مزاحم: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . الزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر . [illegible] تقدم تخريجه برقم 136 .وأخرجه الطبراني في الكبير 7441 عن عبد الله بن أحمد، حدثنا عمرو بن عثمان الحمصي، [illegible] حدثنا الزبيدي، بهذا الإسناد، وانظر 3969 .

(متن حدیث): قُلْتُ: لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِىَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّهُ؟، قَالَ: نَعَمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے علم میں یہ بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو تحفے کے طور پر پیش کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام کی حالت میں تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا تھا (یعنی قبول نہیں کیا تھا) تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ اسْمِ الْمُهْدِيِّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّيْدَ الَّذِي رَدَّهُ عَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا تحفہ پیش کرنے والے شخص کے نام کا تذکرہ' جس شکار کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا تھا

3969 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ وَجْهِي، قَالَ: اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حمار وحشی (یعنی زیبرہ) کا گوشت پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ابواء یا شاید ودان کے مقام پر موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر (پریشانی یا افسوس) کے آثار دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے اسے صرف اس لیے واپس کیا ہے' کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔

3968– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سعيد بن قيس –وهو المكي– فمن رجال مسلم . عطاء : هو ابن أبى رباح .وأخرجه الطبرانى فى الكبير 4965 عن ابن أبى خليفة الفضل بن الحباب الجمحى، بهذا الإسناد .وأخرجه أيضاً 4965 عن حجاج بن منهال، عن أبى الوليد الطيالسى، بِهِ .وأخرجه أحمد 369–370و 371، وأبو داوُد 1850 فى المناسك: باب لحم الصيد للمحرم، والنسائى 5/184 فى مناسك الحج: باب ما لا يجوز للمحرم أكله من الصيد، والطحاوى 2/169 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 838323، وأحمد 4/367و 374، ومسلم 1195 فى الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والنسائى 5/184، والطحاوى 2/169، والطبرانى 4963و 4964 من طرق عن ابن جريج، أخبرنى الحسن بن مسلم، عن طاوس، عن ابن عباس، فذكر نحوه .

3969– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم 136 . وانظر 3967 . وهو فى الموطأ 1/353 فى الحج: باب ما لا يحل للمحرم أكله من الصيد .ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/323، والبخارى 1825 فى جزاء الصيد: باب إذا أهدى المحرم حماراً وحشياً، و 2573 فى الهبة: باب قبول الهدية، ومسلم 1193 فى الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والطحاوى 2/170، والطبرانى 7441 .

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3970 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ، اَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ بِقُدَيْدٍ وَكَانَ مُحْرِمًا، فَرَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے ''قدید'' کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حمار وحشی (یعنی زیبرہ) کی پچھلی ران پیش کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رَدَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الصَّيْدِ عَلَى الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کو شکار کا گوشت واپس کر دیا تھا

3971 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): صَيْدُ الْبَرِّ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ، اَوْ يُصَادُ لَكُمْ

3970– إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، وهو من شيوخ البخاری ـ الحكم: هو ابن عتبة ـوأخرجه الطيالسی 2633، وأحمد 1/230و 342، ومسلم 1194 54 فی الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والنسائی 5/185 فی المناسك: باب ما لا يجوز للمحرم أكله من الصيد، والطحاوی 2/171، والطبرانی 12366، والبيهقی 5/193 من طريقين عن منصور بن المعتمر، عن الحكم، بِهِ ـوأخرجه أحمد 1/230و 338و 361، ومسلم 1194، والنسائی 5/185، والطبرانی 12342و 12343، ومسلم 1194، والنسائی 5/185، والطبرانی 12342و 12343، والبيهقی 5/192–193، والطحاوی 2/170–171 من طرق عن حبيب بن أبی ثابت، عن سعيد بن جبير، بِهِ ـوأخرجه أحمد 1/216، والطبرانی 12706و 12143، والطحاوی2/170 من طرق عن ابن عباس، بِهِ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''خشکی کا شکار (احرام والے شخص کیلئے) حلال ہے پھر تم نے اسے شکار نہ کیا ہو یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ وَلَا تَفَقَّهَ فِيْ صَحِيحِ الْآثَارِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا کہ یہ روایت حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3972 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَاُهْدِيَ لَهُ لَحْمُ صَيْدٍ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَهُوَ رَاقِدٌ، فَاَبَيْنَا اَنْ نَاْكُلَهُ، حَتّٰى اِذَا اسْتَيْقَظَ قُلْنَا: صَيْدٌ اُهْدِيَ لَكَ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ لَمْ تَاْكُلُوا؟، قَالُوا: انْتَظَرْنَا حَتّٰى نَنْظُرَ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ، قَالَ: اَكَلْنَا مِثْلَ هٰذَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُوا، فَاَكَلُوا، وَاَكَلَ

3971- إسناده ضعيف، فيه انقطاع، هو أن المطلب بن حنطب بن الحارث المخزومي، لم يسمع من جابر، وقال الترمذي: المطلب لا نعرف له سماعاً من جابر، وقال أبو حاتم في المراسيل ص 210: عامة أحاديثه مراسيل، لم يدرك أحداً من أصحاب النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، ولم يسمع من جابر، وقال ابن سعد: كان كثير الحديث وليس يحتج بحديثه لأنه يرسل، وقال الحافظ في التلخيص 2/276: مختلف فيه وإن كان من رجال الصحيحين، وقال ابن التركماني في تعليقه على سنن البيهقي 5/191: فالحديث في نفسه معلول، عمرو بن أبي عمرو مع اضطرابه في هذا الحديث- متكلم فيه، وقال النسائي: عمرو بن أبي عمرو ليس بالقوى، وإن كان روى له مالك .والحديث أخرجه أبو داوٗد 1851 في المناسك: باب لحم الصيد للمحرم، والترمذي 846 في الحج: باب ما جاء في أكل الصيد للمحرم، والنسائي 5/187 في المناسك: باب إذا أشار المحرم إلى الصيد فقتله الحلال، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 2/171، والدارقطني 2/290، والحاكم 1/452، والبيهقي 5/190 من طرق عن ابن وهب، عن يعقوب بن عبد الرحمٰن، بِهٖ .وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه الشافعي 1/322-323، والدارقطني 2/290، والحاكم 1/452، والبيهقي 5/190، والبغوي 1989 من طرق عن عمرو بن أبي عمرو، بِهٖ .وأخرجه الشافعي 1/323، والطحاوي 2/171، والدارقطني 2/290-291 من طريق عبد العزيز الدراوردي، عن عمرو بن أبي عمرو، عن رجل من بني سلمة، وفي روايات: عن رجل من الأنصار عن جابر .وأخرجه الدارقطني 2/290 من طريق الدراوردي، عن سليمان بن بلال، عن عمرو بن أبي عمرو، عن رجل من بني سلمة، عن جابر .وأخرجه الطحاوي 2/171 عن ابن أبي داوٗد قال: حدثنا ابن أبي مريم قال: أخبرنا إبراهيم بن سويد، قال: حدثني عمرو بن أبي عمرو، عن المطلب، عن أبي موسى، عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم فذكر مثله .رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُوا، فأكلوا وأكل .(3:40)

3972-إسناده صحيح على شرط مسلم، وانظر ما بعده .

عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا وہ لوگ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سو رہے تھے (راوی کہتے ہیں) ہم نے وہ گوشت کھانے سے انکار کر دیا' یہاں تک کہ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے' تو ہم نے بتایا: آپ کو تحفہ دیا گیا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر کیا وجہ ہے تم نے اسے کھایا کیوں نہیں۔ لوگوں نے بتایا: ہم یہ انتظار کر رہے تھے تاکہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں' تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم نے اس طرح کی چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھائی تھی' تو تم لوگ بھی کھاؤ (راوی کہتے ہیں) تو لوگوں نے بھی اسے کھا لیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسے کھا لیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالَمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ ابن منکدر نامی راوی نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے نہیں سنی ہے

3973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فِي الْحَجِّ، وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ، فَاُهْدِيَ لَنَا طَائِرٌ، وَطَلْحَةُ نَائِمٌ، فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمْ يَاْكُلْهُ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَوَفَّقَ مَنْ اَكَلَهٗ، وَقَالَ: اَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَسْتُ اُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، وَسَمِعَهٗ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، فَمَرَّةً رَوٰى عَنْ مُعَاذٍ وَاُخْرٰى عَنْ اَبِيْهِ

معاذ بن عبدالرحمٰن تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیلئے جا رہے تھے ہم احرام باندھے ہوئے تھے ہمیں ایک پرندہ تحفے کے طور پر دیا گیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے ہم میں سے کچھ

3973- إسناده صحيح على شرط مسلم كسابقه، رجاله رجال ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن التيمي، فمن رجال مسلم، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند المصنف برقم 5232 وأحمد ومسلم والنسائي وغيرهم، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أحمد 1/162، ومسلم 1197 في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والنسائي 5/182 في مناسك الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد، وأبو يعلى 635 من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/161، والدارمي 2/39، والطحاوي2/171، والبيهقي 5/188 من طرق عن ابن جريج، بِهِ .وأخرجه الطيالسي 232، وأبو يعلى 656 و657 من طريق سفيان الثوري، عن ابن المنكدر، حدثنا شيخ لنا، عن طلحة بن عبيد الله أن رجلاً سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ مُحل أصاب صيداً، ايأكله المحرم؟ قال: "نعم" .

لوگوں نے اس کا گوشت کھالیا اور کچھ لوگوں نے پرہیز کیا انہوں نے اسے نہیں کھایا جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو ہم نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے ان لوگوں کا ساتھ دیا جنہوں نے اس کا گوشت کھالیا تھا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا: ہم نے اس (شکار) کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھایا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ ابن منکدر نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے سنی ہوگی اور انہوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن کے صاحب زادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سنی ہوگی' تو ایک مرتبہ انہوں نے اسے معاذ کے حوالے سے نقل کر دیا اور دوسری مرتبہ ان کے والد کے حوالے سے نقل کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُحْرِمَ لَهُ اَكْلُ مَا اُهْدِىَ لَهُ مِنَ الصَّيْدِ، مَا لَمْ يَكُنْ بِاَمْرِهِ اَوْ بِاِشَارَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' احرام والے شخص کو اس بات کی اجازت ہے' شکار کا گوشت اگر اسے تحفے کے طور پر دیا گیا ہو' تو وہ اسے کھا سکتا ہے' جبکہ وہ شکار اس کے حکم کے تحت یا اس کے اشارے کی مدد سے نہ کیا گیا ہو

3974 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُو قَتَادَةَ فِي نَاسٍ مُحْرِمِينَ، وَاَبُو قَتَادَةَ حِلٌّ، فَاَبْصَرَ الْقَوْمُ حِمَارَ وَحْشٍ، فَلَمْ يُؤْذِنُوهُ حَتّٰى اَبْصَرَهُ اَبُو قَتَادَةَ، فَقَعَدَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسٍ، وَاخْتَلَسَ مِنْ بَعْضِهِمْ سَوْطًا، فَحَمَلَ عَلَى الْحِمَارِ فَصَرَعَهُ، فَاَتَاهُمْ بِهِ، فَاَكَلُوهُ، وَحَمَلُوا، فَلَقُوا رَسُولَ اللّٰهِ، فَسَاَلُوهُ عَمَّا صَنَعَ اَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ اَشَارَ اِلَيْهِ اِنْسَانٌ مِّنْكُمْ بِشَيْءٍ اَوْ اَمَرَهُ؟، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكُلُوهُ

عبداللہ بن ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ موجود تھے وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے' جبکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا لوگوں نے ایک حمار وحشی (یعنی زیبرہ) دیکھا ان لوگوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں نہیں بتایا' یہاں تک کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی نظر اس پر پڑ گئی وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر بیٹھے انہوں نے ان حضرات میں سے کسی کی لاٹھی لی اور اس زیبرے پر حملہ کر کے اسے مار دیا پھر وہ اس کا (گوشت) لے کر ان حضرات کے پاس آئے ان حضرات نے اسے کھالیا اس کا گوشت اپنے ساتھ بھی رکھ لیا جب ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے عمل کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی شخص نے اس (شکار) کی طرف اشارہ کیا تھا یا اسے (شکار کرنے کا) حکم دیا تھا؟ ان حضرات نے جواب دیا: جی نہیں۔

3974- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم، أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، وقد تقدم برقم 3966 .

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگ اسے کھالو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ اَكَلَ لَحْمَ الصَّيْدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ اَعَانَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ شکار کا گوشت کھا سکتا ہے' جبکہ اس نے شکار کے بارے میں کسی حوالے سے کوئی مدد نہ کی ہو

3975 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ، تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ، وَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ، فَاَبَوْا، فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ، فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ، ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ، فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبٰى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ

❀❀ حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' یہاں تک کہ مکہ کے راستے میں کسی جگہ پر وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ (نبی اکرم ﷺ سے) پیچھے رہ گئے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا' لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک حمار وحشی (یعنی زیبرہ) دیکھا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے انہوں نے اپنے ساتھیوں سے یہ فرمائش کی کہ وہ انہیں ان کی لاٹھی پکڑا دیں' تو ان کے ساتھیوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نیزہ مانگا' تو انہوں نے وہ بھی نہیں دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی اسے لیا' پھر اس زیبرے پر حملہ کر کے اسے مار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے بعض اصحاب نے اس کا گوشت کھا لیا بعض نے اس کا گوشت نہیں کھایا جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خوراک ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلائی ہے۔

3975– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو النضر: اسمه سالم بن أبي أمية، وهو في الموطأ1/350 في الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد . وأخرجه الشافعي 1/321، وأحمد 5/301، والبخاري 2914 في الجهاد: باب ما قيل في الرماح، و 5490 في الذبائح والصيد: باب ما جاء في التصيد، ومسلم 1196 57 في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، وأبو داوٗد 1852 في المناسك: باب لحم الصيد للمحرم، والترمذي 847 في الحج: باب ما جاء في أكل الصيد للمحرم، والنسائي 5/182 في مناسك الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد، ولالطحاوي2/173، والبغوي 1988 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق8338، والحميدي 424، والبخاري1832 في جزاء الصيد: باب لا يصيد للمحرم الحلال في قتل الصيد، ومسلم 1196 من طريق سفيان بن عيينة، عن صالح بن كيسان، عن أبي النضر، بِهٖ .وأخرجه البخاري 5492 في الذبائح والصيد: باب التصيد على الجبال، من طريق ابن وهب، عن عمرو بن الحارث المصري، عن أبي النضر، بِهٖ .

3976 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ - شَيْخَانِ حَافِظَانِ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ عَلَى الصَّدَقَةِ، وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مُحْرِمُوْنَ، حَتّٰى نَزَلُوْا بِعُسْفَانَ ثَنِيَّةِ الْغَزَّالِ، فَاِذَا هُمْ بِحِمَارٍ وَحْشِيٍّ، فَجَاءَ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَهُوَ حِلٌّ فَنَكَّسُوا رُءُوْسَهُمْ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُحِدُّوا اَبْصَارَهُمْ فَيَفْطَنَ، فَرَآهُ فَرَكِبَ فَرَسَهُ، وَاَخَذَ الرُّمْحَ، فَسَقَطَ مِنْهُ السَّوْطُ، فَقَالَ: نَاوِلُنِيهِ، فَقُلْنَا: لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ، قَالَ: ثُمَّ جَعَلُوْا يَشْوُوْنَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالُوا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا - وَكَانَ تَقَدَّمَهُمْ - فَاَتَوْهُ، فَسَاَلُوْهُ، فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا - وَاَظُنُّهُ قَالَ: مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ، - شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب احرام باندھ کر روانہ ہوگئے یہاں تک کہ انہوں نے ''عسفان'' میں موجود ''غزال'' نامی گھاٹی میں پڑاؤ کیا وہاں ایک حمار وحشی (یعنی زیبرہ) موجود تھا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس وقت احرام نہیں باندھا ہوا تھا دیگر صحابہ کرام نے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے اپنے سر جھکا لیے کہ کہیں ان کی نگاہوں کا پیچھا کرتے ہوئے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو (اس شکار کے بارے میں) پتہ نہ چل جائے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی (اس شکار کو) دیکھ لیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے انہوں نے نیزہ پکڑا ان کی سوٹی نیچے گر گئی تو انہوں نے کہا: یہ مجھے پکڑا دیں تو ہم نے کہا: ہم اس بارے میں کسی بھی حوالے سے آپ کی مدد نہیں کریں گے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر کے اسے مار گرایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اس کا کچھ گوشت بھون لیا انہوں نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آگے تشریف لے جا چکے تھے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اس میں سے (کچھ گوشت) ہے یہ شک عبیداللہ نامی راوی کو ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مِنْ لَحْمِ الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ الَّذِىْ عَقَرَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فِىْ ذٰلِكَ السَّفَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زیبرے کا گوشت کھایا تھا

3976- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العقيلي، فقد ذكر المؤلف في الثقات، وقال: يغرب، قل: وقد تابعه إسماعيل بن بشر بن منصور السليمي عند البزار 1101، وعياش بن الوليد عند الطحاوي 2/173، كلاهما عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد، وذكره الهيثمي في "المجمع3/230"، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات .

جسے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس سفر کے دوران شکار کیا تھا

3977 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَحْرَمَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ غَيْرِي، فَرَاَيْنَا حِمَارَ وَحْشٍ، فَاَسْرَجْتُ وَاَلْجَمْتُ، ثُمَّ رَكِبْتُ، وَاَخَذْتُ الرُّمْحَ، وَنَسِيتُ السَّوْطَ، فَسَاَلْتُهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُونِيهِ فَاَبَوْا، فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُ سَوْطِي، ثُمَّ ضَرَبْتُ الْحِمَارَ فَعَقَرْتُهُ، فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ الْقَوْمِ، وَتَرَكَ بَعْضٌ، فَلَمَّا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ اَصَابَ الَّذِينَ اَكَلُوا، هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ هٰذِهِ رِجْلٌ، فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوا میرے علاوہ باقی سب لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا ہم نے ایک حمار وحشی (یعنی زیبرہ) دیکھا تو میں نے (گھوڑے پر) زین رکھی لگام ڈالی اور میں سوار ہو گیا۔ میں نے نیزہ پکڑ لیا' لیکن لاٹھی اٹھانا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا وہ مجھے لاٹھی پکڑا دیں' لیکن انہوں نے میری بات کو تسلیم نہیں کیا میں گھوڑے سے نیچے اترا میں نے اپنی لاٹھی پکڑی پھر میں نے اس زیبرے پر حملہ کر کے اسے مار گرایا بعض لوگوں نے اس کا گوشت کھا لیا اور بعض نے نہیں کھایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنہوں نے اس کا گوشت کھایا ہے انہوں نے ٹھیک کیا ہے کیا تمہارے پاس اس کے گوشت کا کچھ حصہ ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یہ ایک ٹانگ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا۔

3977-حديث صحيح، وقد تقدم برقم 3966، و 3974و 3975، بشر بن الوليد: ذكره المؤلف في الثقات 8/143، ووثقه الدارقطني، ومسلمة بن القاسم مترجم في تاريخ بغداد 7/80-84، وباقي رجال الإسناد ثقات من رجال الشيخين، لكن في فليح بن سليمان كلام خفيف، ينزله عن رتبة الصحيح، وقد توبع .وأخرجه البخاري 5406 في الأطعمة: باب تعرق العضد، عن محمد بن المثنى عن عثمان بن عمر، عن فليح بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2569 في الهبة: باب من استوهب من أصحابه شيئاً، و 2854 في الجهاد: باب اسم الفرس والحمار، و5407، ومسلم 1196 63 في الحج: باب تحريم صيد المحرم، والبيهقي5/188، من طريقين عن أبي احازم، به .

بَابُ الْكَفَّارَةِ

کفارہ کا بیان

3978 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: (متن حدیث): مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لِي، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ مِنْ رَاْسِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: انْسُكْ نَسِيكَةً، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوِ اطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ

❁❁ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قربانی کرلو یا تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو (اور سر منڈوالو)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَنْزَلَ آيَةَ الْفِدْيَةِ حَيْثُ اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ بِالْفِدْيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے فدیہ کے حکم سے متعلق آیت اس وقت نازل کی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو فدیہ کی ادائیگی کا حکم دیا تھا

3979 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ

3978– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أيوب: هو السختياني .وأخرجه الطبرى فى جامع البيان 3340 عن نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/241، ومسلم 1201 فى الحج: باب جواز حلق الرأس للمحرم إذا كان به أذى ووجوب الفدية لحلقه وبيان قدرها، والترمذى 2974 فى التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبرى 3341، والطبرانى فى المعجم الكبير 19/234 و 235 و 237، من طرق عن أيوب، بِهِ . وانظر 3980 و 3983 .

بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ، وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهٗ: اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَحْلِقَ، قَالَ: وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحْلِقُوْنَ بِهَا، وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفِدْيَةِ، وَاَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ، اَوْ اَذْبَحَ شَاةً

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت حدیبیہ میں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں سر منڈوا دوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں تھی کہ انہیں وہیں سر منڈوانا پڑے گا وہ لوگ اس بات کے خواہش مند تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر فدیہ سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں تین دن کے روزے رکھوں' یا ایک فرق (اناج کا مخصوص پیمانہ) چھ مسکینوں میں تقسیم کروں' یا ایک بکری ذبح کروں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ بِالْكَفَّارَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا بَعْدَ حَلْقِهٖ رَاْسَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو اس کفارے کا حکم دیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ ان کے سر منڈوانے کے بعد ادا کرنا تھا

3980 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لِىْ، اَوْ تَحْتَ

3979– إسناده صحيح على شرطهما كسابقه، وابن أبي نجيح: اسمه عبد الله .وأخرجه أحمد 4/242، وابن خزيمة 2677، والطبراني 19/229، من طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1065، والبخاري 1817و 1818 في المختصر: باب النسك شاة، و 4159 و 4191 في المغازي: باب غزوة الحديبية، وابن خزيمة 2678، والطبري 3347، والدارقطني 2/298، والطبراني 19/224 و 225 و 226 و 227، والبيهقي 5/87، من طرق عن ابن أبي نجيح، به وانظر 3981 .

3980– إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار الرمادي حافظ، روى له أبو داوٗد والترمذي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه ابن خزيمة 2677 ومسلم 1201 83 والحميدي 709والترمذي 953في الحج: باب ما جاء في المحرم يحلق رأسه في إحرامه ما عليه، والطبري في جامع البيان 3346، والدارقطني 2/298، و 298–299، والطبراني 19/233، و 237، والبيهقي 5/55، من طرق عن سفيان بهذا الإسناد . وانظر 3982، 3983 .

بُرْمَةٍ لِي، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ يَا كَعْبُ؟، قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيكَةً، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب! کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے سر کو منڈوادو اور ایک قربانی کرلو یا تین دن کے روزے رکھ لو یا ایک فرق چھ مسکینوں کو کھلا دو۔

3981 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ فِي عَقِبِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى،

(متن حدیث): عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اذْبَحْ شَاةً

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں: تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: "تم ایک بکری ذبح کرو"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ فِي الِافْتِدَاءِ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کو فدیہ دینے کے بارے میں اختیار ہے' اسے ان تینوں میں سے جو چیز میسر ہو (وہ اس صورت میں ادائیگی کردے)

3982 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَمَرَنِي بِصِيَامٍ، اَوْ صَدَقَةٍ، اَوْ نُسُكٍ اَيُّمَا تَيَسَّرَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب بن

3981- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله، وقد تقدم برقم 3979 من طريق معمر عن ابن أبي نجيح .وأخرجه الحميدي 710، وأحمد 4/243، والبخاري 5665في المرضى: باب ما رخص للمريض أن يقول إني وجع، ومسلم 1201 83، والترمذي 953، وابن خزيمة 2677، والطبري 3346، والدارقطني 2/298، والبيهقي 5/55، والطبراني 19/223، و 236، والواحدي في أسباب النزول ص 37، من طرق عن سفيان بهذا الإسناد .

3982- إسناده صحيح على شرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وعيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي، وابن عون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان . وأخرجه مسلم 1201 81، والنسائي في الكبرى كما في "التحفة" 8/302، والطبري 3342، والطبراني 19/230، و 231، والبيهقي 5/161، والواحدي في أسباب النزول ص 46، من طرق عن ابن عون، بهذا الإسناد .وانظر ما بعده .

عجرہ! کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے روزہ رکھنے یا صدقہ کرنے یا قربانی کرنے کا حکم دیا کہ جو بھی ان میں سے آسانی سے ہوسکے (وہ فدیہ میں ادا کردوں)۔

3983 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَاَنَا اُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ لِي، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي، فَقَالَ: اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، اَوِ انْسُكْ شَاةً

قَالَ اَيُّوْبُ: فَلَا اَدْرِي بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَاَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے یہ صلح حدیبیہ کے موقع کی بات ہے میں اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میری جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سر منڈوا دو اور تین دن روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک بکری قربان کردو۔

3983- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 3978, 3980، من طريق السختياني عن مجاهد .وأخرجه مسلم 1201 80، والبيهقي 5/042، عن عبيد الله بن عمر القواريري، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 4190 في المغازي: باب غزوة الحديبية، و 5703 في الطب: باب الحلق من الأذى، ومسلم 1201 80، والطبراني 19/232، والبيهقي 5/242، من طرق عن حماد بن زيد، بِهِ .وأخرجه مالك 1/417 في الحج: باب فدية من حلق قبل أن ينحر، وأحمد 4/241و 243، والبخاري 1814، في المحصر: باب قول الله تعالى: (فَمَنْ كَانَ مِنكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِنْ رَاْسِهٖ) (البقرة: 196)، و 1815باب قول الله تعالى: (اَوْ صَدَقَةٍ) (البقرة:196) ومسلم 1201_ 82 83، وأبو داوُد 1861، في المناسك: باب في الفدية، والترمذي 953 في الحج: باب ما جاء في المحرم يحلق راسه ما عليه، و 2973في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي 5/194-195 في الحج: باب في المحرم يؤذيه القمل في رأسه، وفي الكبرى كما في التحفة 8/298، و 302، والطبري 3343، و 3345و 3348 و 33459و 3350و 3351 و 33352، والدارقطني 2/298، و 298-299، والطبراني 19/215و216 و217 و 218 و 219 و 220 و 221و 222، و237 و238و 239 و 240، وابن الجارود 450، والبيهقي 5/54-55، و 55 و 169، والبغوي 1994 من طرق عن مجاهد، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/242، و 243، وابو داوُد 1857 1858 1860، والطبري 3344، والطبراني 19/243و 244 و 245، و246و 247 و 248 و 249 , و255 و 257 و 258، والبيهقي 5/185، من طرق عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/242، والنسائي 5/195، وابن ماجه 3080 في المناسك: باب فدية المحصر، والطبري 3334، و 3335، و 3336، و3354، و 3355 والدارقطني2/299، والطبراني 19/213، و 347، و 348 و 349 و 351 و 352 من طرق عن كعب بن عجرة .وأخرجه مالك 1/417، 418 ومن طريقه الطبري 3353 عن عطاء بن عبد الله الخراساني، حدثني شيخ بسوق البرم بالكوفة، عن كعب بن عجرة، فذكر نحوه .وأخرجه أبو داوُد 18559، والطبراني 19/364، و 365 من طريق عن نافع، عن رجل من الأنصار، عن كعب بن عجرة .وأخرجه الترمذي 2973 عن علي بن حجر عن هشيم، عن مغيرة، عن مجاهد، قال: قال كعب بن عجرة، وذكر نحوه .

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ معلوم نہیں ہے ان میں سے کس کا ذکر پہلے ہوا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ الَّذِي يُطْعِمُ لِكُلِّ مِسْكِينٍ فِي الْكَفَّارَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس مقدار کی صفت کا تذکرہ جس کے مطابق اس کفارے میں ہر مسکین کو کھانا کھلایا جائے گا جس (کفارے) کا ہم نے ذکر کیا ہے

3984 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَاَنَا كَثِيْرُ الشَّعْرِ، فَقَالَ: كَاَنَّ هَوَامَّ رَاْسِكَ تُؤْذِيكَ؟ فَقُلْتُ: اَجَلْ، قَالَ: فَاحْلِقْهُ، وَاذْبَحْ شَاةً نَسِيكَةً، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ تَصَدَّقْ بِثَلَاثَةِ آصُعِ تَمْرٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے بال بہت زیادہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے منڈوا دو اور ایک بکری کی قربانی دیدو یا تین دن کے روزے رکھ لو یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو صدقہ دیدو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3985 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3984- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وخالد: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي، وهو في صحيح ابن خزيمة .وأخرجه الطبراني 19/250، من طريقين عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد . وانظر 3986 .

3985- إسناده صحيح على شرط الشيخين عبد الرحمٰن الأصفهاني: هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الأصفهاني .وأخرجه مسلم 1201 85 عن محمد بن بشار بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/242 عن محمد بن جعفر، ومسلم 1201 85، وابن ماجه 3089، والطبري 3338، من طرق عن محمد بن جعفر، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/242، والطيالسي 1062، والبخاري 1816 في المحصر: باب الإطعام في الفدية نصف صاع، و 4517 في التفسير: باب (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ) (البقرة: 196)، والطبراني 19/299، والبيهقي 5/55، والواحدي في أسباب النزول ص 36 من طرق عن شعبة، بِهِ .وأخرجه مسمل 1201 86، وأحمد 4/242-243، و 243، والطبري 3337، و 3339، والطبراني 19/300، و 301 و 302، والواحدي ص 35-36 من طرق عن عبد الرحمٰن الأصفهاني، بِهِ .وانظر 3987 .وأخرجه أحمد 4/243، والترمذي 2973، والطبري 3336، والطبراني 19/303، من طرق عن أشعث بن سوار، عن معقل، بِهِ .

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) (البقرة: 196)، فَقَالَ كَعْبٌ: فِيَّ نَزَلَتْ. كَانَ بِيْ اَذًى مِنْ رَاْسِي، فَحُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كِدْتُ اَرَى الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا اَرَى، اَتَجِدُ شَاةً، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (، فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) (البقرة: 196) فَالصَّوْمُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، وَالصَّدَقَةُ عَلٰى كُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ

۞۞ عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا میں نے ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

''تو اس کا فدیہ روزے رکھنا ہوگا یا صدقہ کرنا ہوگا یا قربانی کرنا ہوگا''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی میرے سر میں تکلیف تھی (یعنی جوئیں زیادہ ہوگئی تھیں) مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا میرے چہرے پر جوئیں آرہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری پریشانی اتنی بڑھ چکی ہوگی جو مجھے اب نظر آرہی ہے کیا تمہارے پاس بکری ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ راوی کہتے ہیں' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''تو اس کا فدیہ روزے رکھنا یا صدقہ کرنا یا قربانی کرنا ہوگا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو روزے تین دن کے ہونگے اور صدقے میں ہر مسکین کو اناج کا نصف صاع دیا جائے گا اور قربانی بکری کی ہوگی۔

ذِكْرُ قَدْرِ الْاِطْعَامِ الَّذِي يُطْعِمُ الْمَسَاكِيْنَ السِّتَّةَ فِي الْفِدْيَةِ

کھانا کھلانے کی اس مقدار کا تذکرہ جو فدیے میں چھ مسکینوں کو کھلائی جائے گی

3986 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ: قَدْ آذَاكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِّنْ تَمْرٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ

3986– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم، خالد: هو الحذاء، وخالد الآخر: هو الطحان، وقد تقدم برقم 3984 من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن خالد، عن أبي قلابة .وأخرجه أبو داوٗد 1856، والطبراني 19/253، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد . .وأخرجه مسلم 1201 84، والبيهقي 5/55، عن يحيى بن يحيى عن خالد، عن خالد، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/241و 242، والطبراني 19/250، و 251، و 252و 254، من طرق عن خالد، عن أبي قلابة، بِهِ .

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سر منڈوا دو اور بکری کی قربانی کر دو یا تین دن کے روزے رکھ لو یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَمَنْ كَانَتْ حَالَتُهُ حَالَتَهُ فِيهِ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ حکم جو حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے' یہ ہر اس شخص کے لیے بھی ہے' جس کی حالت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حالت جیسی ہو

3987 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، (فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) (البقرة: 196) قَالَ: حُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي، فَقَالَ: مَا كُنْتُ اَرَى الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ مَا اَرَى، اَتَجِدُ شَاةً قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ

عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''تو اس کا فدیہ روزے رکھنا ہوگا یا صدقہ کرنا ہوگا یا قربانی کرنا ہوگا''۔

تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا میری جوئیں میرے چہرے پر آ رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف اتنی بڑھ گئی ہوگی جو مجھے اب نظر آ رہی ہے کیا تمہارے پاس بکری ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو جس میں سے ہر مسکین کو نصف صاع دیا جائے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو یہ آیت بطور خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی' لیکن اس کا حکم تم سب کیلئے عام ہے۔

3987- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الحوضي، واسمه: حفص بن عمر بن الحارث بن سخبرة، فمن رجال البخاري، وقد تقدم برقم 3985، من طريق محمد بن جعفر، بِهِ .وأخرجه الطبراني 19/299، عن أحمد بن محمد الخزاعي الأصفهاني، حدثنا حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد .

بَابُ الْحَجِّ وَالِاعْتِمَارِ عَنِ الْغَيْرِ

دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کرنے کا بیان

3988 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ: اَخٌ لِي اَوْ قَرَابَةٌ، قَالَ: هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْ نَفْسِكَ اَرَادَ بِهِ الْإِعْلَامَ بِنَفْيِ جَوَازِ الْحَجِّ عَنِ الْغَيْرِ اِذَا لَمْ يَحُجَّ عَنْ نَفْسِهِ، وَقَوْلُهُ: ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا حَتْمٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حج کرنے کیلئے حاضر ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرا رشتے دار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے خود حج کرلیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اس (حج) کو تم اپنی طرف سے کرو اور بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''اسے تم اپنی طرف سے کرو'' اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ

3988- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عزرة، -وهو ابن عبد الرحمٰن الخزاعي- فمن رجال مسلم . عبدة: هو ابن سليمان الكلابي، وسعيد: هو ابن ابي عروبة، وقتادي: هو ابن دعامة .وأخرجه ابن ماجه 2903 في المناسك: باب الحج عن الميت، والدارقطني 2/270، والبيهقي 4/336 من طريق محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وقال البيهقي: إسناده صحيح، ليس في هذا الباب أصح منه .وأخرجه أبو داوُد 1811 في المناسك: باب الرجل يحج عن غيره، وأبو يعلى 2440، وابن الجارود 499، وابن خزيمة 3039، والدارقطني 2/270، والطبراني 12/12419، والبيهقي 4/336 من طرق عن عبدة، بِهٖ ,وأخرجه الدارقطني 2/270، والبيهقي 4/366 من طريقين عن سعيد، بِهٖ .وأخرجه الدارقطني 2/271 من طريقين عن سعيد، عن قتادة، عن عزرة، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس موقوفاً .وأخرجه البيهقي 5/179-180 من طريق عمرو بن الحارث، عن قتادة، عن سعيد، عن ابن عباس موقوفاً بإسقاط عزرة . قال المزى فى التحفة 4/430 بعد ذكر هذا الإسناد: وذلك معدود فى اوهامه، فإن قتادة لم يلق سعيد بن جبير فيما قاله يحيى بن معين وغيره .وأخرجه الدارقطني 2/267و 268-269، والبيهقي 4/377 من طريق عطاء، والدارقطني 2/269-269، والبيهقي 4/377 من طريق طاووس، كلاهما عن ابن عباس .وأخرجه الشافعي 1/ 1000 و 1001، والبيهقي 4/377 والبغوى 1856 من طريق أبي قلابة، عن ابن عباس موقوفاً .

کی مراد اس بات کی اطلاع دینا تھی کہ جب کسی شخص نے خود حج نہ کیا ہو تو اس کے لیے کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا جائز نہیں ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''پھر تم شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا'' یہ حکم (اباحت) کیلئے ہے لازمی قرار دینے کیلئے نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْحَجِّ عَنْ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِيهِ وَهُوَ غَيْرُ مُسْتَطِيعٍ لِلرُّكُوبِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

ایسے شخص کی طرف سے حج کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' جس پر اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج کے حوالے سے لازم ہو چکا ہو اور وہ شخص سواری پر بیٹھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو

3989 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجَّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ، وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے (سواری پر) بیٹھے ہوئے تھے ایک خاتون جو خثعم قبیلے سے تعلق رکھتی تھی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے کیلئے حاضر ہوئی۔

3989- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو فى "موطأ مالك 1/359" فى الحج: باب الحج عمن يحج عنه، ومن طريقه أخرجه الشافعي فى المسند 1/993، وأحمد 1/346 و 359، والبخارى 1513 فى الحج: باب وجوب الحج وفضله، و 1855 فى جزاء الصيد: باب حج المرأة عن الرجل، ومسلم 133 فى الحج: باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهم أو للموت، وأبو دواد 1809 فى المناسك: باب الرجل يحج عن غيره، والنسائى 5/118-119، فى مناسك الحج: باب حج المرأة عن الرجل، و 8/228، فى آداب القضاة: باب الحكم بالتشبيه والتمثيل، وذكر الاختلاف على الوليد بن مسلم فى حديث ابن عباس، والبيهقى 4/328، وابن خزيمة 3031، و 3033 و 3036 والطبرانى 18/722، وأخرجه البغوى 1854 من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/219، و 251 و 329 والدارمى 2/40، والبخارى 4399، فى المغازى: باب حجة الوداع، و 6228 فى الاستئذان: باب قول الله تعالى: (يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلٰى اَهْلِهَا . . .) (النور: 27)، والنسائى 5/119، و 8/228-229، وابن خزيمة 3031و 3032 و 3033 والطبرانى 18/723 و 725 والبيهقى 4/328، و 329 و 5/179، من طرق عن ابن شهاب، بِهِ .وأخرجه الشافعى 1/994، وأحمد 1/212، والبخارى 1853 فى جزاء الصيد: باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة، ومسلم 1335، والترمذى 958 فى الحج: باب ما جاء فى الحج عن الشيخ الكبير والميت، وابن ماجه 2909، والنسائى 8/227-228، والطبرانى 18/720و 721 و 732 و 733 و 735، والدرامى 2/39-40و 40، والبيهقى 4/328 من طرق عن الزهرى، عن سليمان بن يسار، عن ابن عباس، عن الفضل بن عباس، وانظر الحديث رقم 3990 و 3992 و 3993 و 3994 و 3995 و 3996 و 3997 .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اس نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسری طرف موڑ دیا اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی لازم ہو گیا ہے' جو سواری پر بیٹھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں (راوی کہتے ہیں) یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ عَلٰى مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ بِالدَّيْنِ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج کو اس شخص سے تشبیہ دینا جس کے ذمے قرض واجب ہو' جبکہ وہ حج اس کے ذمے لازم ہوا ہو

3990 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ امْرَاَةٍ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتِقَ عَنْ اُمِّهَا قَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِي دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَاِنْ اَنَا شَدَدْتُهُ عَلٰى رَاحِلَتِي خَشِيتُ اَنْ اَقْتُلَهُ، وَاِنْ لَمْ اَشُدَّهُ لَمْ يَثْبُتْ عَلَيْهَا، اَفَاَحُجُّ

3990–رجاله ثقات رجال مسلمٍ غير إبراهيم بن الحجاج السامي، فقد روى له النسائي، وهو ثقة .وأخرجه النسائي 5/118 في مناسك الحج: باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين، و 8/229 في آداب القضاء : باب ذكر الاختلاف على يحيى بن إسحاق فيه، وفي الكبرى كما في التحفة 4/467 من طرق عن يحيى بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/212، والنسائي 8/229 من طريق شعبة، و 5/119–120 في مناسك الحج: باب حج الرجل عن المرأة، و 8/229، والطبراني 18/758 من طريق محمد بن سيرين، كلاهما عن يحيى بن أبي إسحاق، عن سليمان بن يسار عن الفضل بن عباس، وقال النسائي: سليمان لم يسمع من الفضل بن عباس، ورواية ابن سيرين "إن أمي عجوزة كبيرة" . . .وأخرجه أحمد 1/212من طريق هاشم، والدارمي 2/40–41، من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن يحيى بن ابي إسحاق، سقطت أبي من المسند عن سليمان بن يسار حدثني التصريح بالتحديث رواية الدرامي عبيد الله بن عباس أو الفضل بن عباس .قال الترمذي في التحفة 8/265: ورواه علي بن عاصم عن يحيى بن أبي إسحاق، عن سليمان بن يسار، عن عبيه الله بن عباس، وقد تحرفت في التحفة إلى عبد الله بن عباس، وقال: قلنا ليحيى إن محمداً يعني ابن سيرين– حدث عنك أنك حدثت بهذا الحديث عن سليمان بن يسار ع الفضل بن عباس فقال: ما حفظته إلا عن عبيد الله بن عباس، وقال محمد بن عمر الواقدي: روى أيوب السختياني هذا الحديث عن سليمان بن يسار عن عبيد الله بن عباس تحرفت في التحفة إلى عبد الله بن عباس ولم يشك، وهو أقرب إلى الصواب، لأن الفضل بن عباس توفي في زمن عمر بن الخطاب بالشام في طاعون عمواس سنة ثماني عشرة، ولم يدركه سليمان بن يسار، وعبيد الله بن العباس قد بقي إلى دهر يزيد بن معاوية بن أبي سفيان، وسليمان بن يسار يقول في هذا الحديث: حدثني، فهو أولى بالصواب إن شاء الله تعالى .وأخرجه النسائي 8/229–230 من طريق عمرو بن دينار عن أبي الشعثاء، عن ابن عباس، مختصراً، وانظر 3989 و 3992 و 3993 و 3994 و 3995 و 3996 و 3997 .1انظر الفتح 13/309–310 .

عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيْكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ اَكَانَ يُجْزِءُ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْجُجْ عَنْ اَبِيْكَ

فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى رُخَصِ الْمُقَايَسَاتِ .

یحیٰ بن ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سلیمان بن یسار سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کرتی ہے' تو سلیمان نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ بوڑھے عمر رسیدہ ہو چکے تھے اگر میں انہیں سواری پر باندھ دیتا ہوں' تو مجھے ڈر ہے وہ فوت ہو جائیں گے اور اگر میں انہیں باندھتا نہیں ہوں' تو وہ اس پر بیٹھ نہیں سکیں گے کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے اس کو ادا کر دیتے تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں قیاس کرنے کی اجازت ہونے کی دلیل ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيْعُ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ اِذْ فَرْضُهَا كَفَرْضِ الْحَجِّ سَوَاءٌ

ایسے شخص کی طرف سے حج کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جو سواری پر سوار ہونے کی استطاعت نہیں رکھتا' کیونکہ اس کی فرضیت حج کی فرضیت کی طرح برابر کی حیثیت رکھتی ہے

3991 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ

3991–إسناده صحيح على شرط مسلم، غير صحابيه أبى رزين العقيلي، فروى له الأربعة والبخارى فى الأدب المفرد . أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه أحمد 4/10 11 12، وأبو داؤد 1810 فى المناسك: باب الرجل يحج عن غيره، والترمذى 930 فى الحج: باب 87، والنسائى 5/117 فى مناسك الحج: باب العمرة عن الرجل الذى لا يستطيع، وابن ماجه 2906 فى المناسك: باب الحج عن الحى إذا لم يستطع، وابن خزيمة 2040 والطبرانى 19/457 و 458 وابن الجارود 500 والحاكم 1/481، والبيهقى 4/329، وفيه عمرو بن عوف الثقفى، مكان عمرو بن بن أوس، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وقال الترمذى: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبى .وفى الباب عن الفضل بن عباس أخرجه الطبرانى 18/759 من طريق شعبة، عن ابن أبى إسحاق، عن عبد الله بن شداد، عن الفضل مرفوعاً، بهذا اللفظ . والظعن بفتحتين أو سكون الثانى: السفر، وفسر بالراحلة، أى لا يقوى على السير ولا على الركوب من كبر السن .وقال الإمام أحمد فيما نقله عنه صاحب التنقيح: لا أعلم فى إيجاب العمرة حديثاً أجود من هذا، ولا أصح منه، ونقل الزيلعى فى نصب الراية 3/148 عن الشيخ تقى الدين بن دقيق العيد أنه قال: وفى دلالته على وجوب العمرة نظر، فإنها صيغة أمر للولد بأن يحج عن أبيه ويعتمر، لا أمر له بأن يحج ويعتمر عن نفسه، وحجه وعمرته عن أبيه ليس بواجب عليه بالاتفاق، فلا تكون صيغة الأمر فيها للوجوب

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، وَالْعُمْرَةَ، وَالظَّعْنَ، فَقَالَ: حَجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ

أبو رزين: لقيط بن عامر . (1:70)

❁❁ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں وہ حج یا عمرہ کرنے یا سواری پر بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو اور عمرہ بھی کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ حَجِّ الرَّجُلِ عَنِ الْمُتَوَفَّى الَّذِي كَانَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ وَاجِبًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کا کسی ایسے مرحوم کی طرف سے حج کرنا جائز ہے' جس کے ذمے حج فرض ہو چکا تھا

3992 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ * قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اَبِیْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، اَفَاَحُجَّ عَنْهُ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔

3992- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حكيم بن سيف، فهو صدوق روى له أبو داؤد والنسائي في "عمل اليوم والليلة" .وأخرجه الطبراني 12/12332 من طريق يحيى بن خالد بن حيان الرقي، عن عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد وأخرجه النسائي 5/118 في مناسك الحج: باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين، والطبراني 11601 من طريق عكرمة، وابن الجارود 498 وابن خزيمة 3035 وبنحوه النسائي 5/116 باب الحج عن الميت الذي لم يحج، من طريق موسى بن سلمة، والدراقطني 2/260 والطبراني 11/11323 و11409 من طريق عطاء و 11/11200 من طريق عمرو بن دينار، أربعتهم عن ابن عباس .وأخرجه ابن ماجه 2904 في المناسك: باب الحج عن الميت، من طريق يزيد بن الأصم عن ابن عباس، ولفظه: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: أحج عن أبي؟ قال: "نعم حج عن أبيك، فإن لم تزده خيرا لم تزده شرا " وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 3/10: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات، وانظر الحديث رقم 3989 و 3990 و 3993 3994 و 3995 و 3996 و 3997 .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحُجَّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِی مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ عَنْ نَفْسِهٖ اِذَا كَانَ الْحَاجُّ عَنْهُ قَدْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ ایسے مرحوم کی طرف سے حج کر سکتا ہے جو بذات خود حج کرنے سے پہلے فوت ہو چکا ہو جبکہ اس کی طرف سے حج کرنے والا شخص پہلے خود حج کر چکا ہو

3993 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِیْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ، اَفَاَحُجُّ عَنْهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ فَقَضَيْتَهٗ، فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے اس نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر اس عورت کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتے؟ اللہ تعالیٰ ادا کیے جانے کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ عَنْ نَفْسِهٖ عَنْ كِبَرِ سِنٍّ بِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو شخص عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے بذات خود حج نہ کرسکتا ہو اس کی طرف سے حج کرنا جائز ہے

3994 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ،

3993- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو بشر: هو جعفر بن إياس، وأخرجه أحمد 1/345 من طريق وكيع بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 2621 وأحمد 1/239 240، والبخاري 6696 في الأيمان والنذور: باب من مات وعليه نذر، والنسائي 5/116، في مناسك الحج: باب الحج عن الميت الذي نذر أن يحج: وابن الجارود 501 وابن خزيمة 3041 والطبراني 12/12443، والبيهقي 5/179، والبغوي 1855 من طرق عن شعبة، به .وأخرجه البخاري 1852 في جزاء الصيد: باب الحج والنذور عن الميت والرجل يحج عن المرأة، و 7315 في الاعتصام: باب من شبه أصلاً معلوماً بأصل مبين، والطبراني 12/12444، والبيهقي 4/335، من طريق أبي عوانة، عن أبي بشر، به ـ ولفظه: أن امرأة من جهينة جاءت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: إن أمي نذرت أن تحج، فلم تحج حتى ماتت، أفأحج عنها؟ قال: "نعم، حجي عنها . . . " .وأخرجه الطبراني 12/12512، من طريق عبد الملك بن سعيد بن جبير، عن أبيه، به وانظر الحديث رقم 3989 و 3990 و 3992 و3994 و 3995 و 3996 و3997 .

لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ، حُجَّ مَكَانَ اَبِيْكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں وہ حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تم اپنے باپ کی جگہ حج کرلو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا حَطَمَهُ السِّنُّ حَتّٰى لَمْ يَقْدِرْ يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَفَرْضُ الْحَجِّ قَدْ لَزِمَهُ اَنْ يَّحُجَّ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْاَحْيَاءِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ جب اس کی عمر اتنی زیادہ ہوچکی ہو کہ وہ شخص سواری پر بیٹھ نہ سکتا ہو اور حج کی فرضیت اس پر لازم ہوچکی ہو تو پھر اس کی طرف سے اس کی زندگی کے دوران ہی حج کرلیا جائے

3995 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَهَلْ اَقْضِي عَنْهُ، اَوْ اَحُجُّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے جو حج فرض کیا ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی لازم ہوگیا ہے جو سواری پر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو کیا میں ان کی طرف سے ادائیگی کردوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں۔

3994–حديث صحيح . سماك: حسن الحديث إلا أن في روايته عن عكرمة اضطراباً، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات، أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي .وأخرجه النسائي 5/118 في مناسك الحج: باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين، والطبراني 11/11601، من طريقين عن حكم بن أبان، عن عكرمة، عن ابن عباس، ولفظ النسائي: قال يا رسول الله اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ اَفَاَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: "اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيكَ دَيْنٌ أكنت قاضيه؟ " قال: نعم .قال: "فدين الله أحق " .ولفظ الطبراني: إن أمي ماتت ... وانظر الحديث رقم 3989 و 3990 و 3992 و3993 و 3995 و 3996 و 3997 .

3995– إسناده صحيح على شرط الشيخين، العقنبي: عبد الله بن مسلمة بن قعنب .وأخرجه الشافعي 1/992، والطيالسي2663، والبخاري 1854 في جزاء الصيد: باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة، والنسائي 5/116–117 في مناسك الحج: باب الحج عن الميت الذي لم يحج . و 117 باب الحج عن الحي الذي لا يستمسك على الرحل، وأبو يعلى 2384، وابن الجارود 497، وابن خزيمة 3042، والطبراني 18/724 و 726 و 727 و 728 و 729 و 730 و 734، والبيهقي 4/328، من طرق عن الزهري بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 5/17 من طريق طاووس وابن ماجه 2907 في المناسك: باب الحج عن الحي إذا لم يستطع من طريق نافع بن جبير، كلاهما عن ابن عباس، وانظر الحديث رقم 3989 و 3990 و 3992 و3993 و 3994 و 3996 و 3997 .

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس خاتون سے فرمایا: جی ہاں۔

3996 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا، وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِى شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ وَذٰلِكَ فِى حَجَّةِ الْوَدَاعِ

﴿۞﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون مسئلہ دریافت کرنے کیلئے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت فضل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور اس نے حضرت فضل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت فضل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا چہرہ دوسری طرف کر دیا اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی فرض ہو گیا ہے' جو سواری پر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں (راوی کہتے ہیں) یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنْ هٰذَا الْخَبَرِ تَفَرَّدَ بِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان بن یسار نامی راوی منفرد ہے

3997 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِى شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ فَحُجَّ عَنْ اَبِيكَ

﴿۞﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں' جو حج (کے لیے سفر) کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے' کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

3996- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم 3989 .

3997- هو مكرر 3994 وسماك: وإن كانت روايته عن عكرمة مضطربة قد توبع، وهو فى مسند أبى يعلى 2351 .

بَابُ الْاِحْصَارُ

باب: محصور کیے جانے کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمُحْرِمُ اِذَا خَافَ الصَّدَّ عَنِ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ

اس وقت کا تذکرہ جب کسی احرام والے شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اسے بیت عتیق تک نہیں پہنچنے دیا جائے گا تو وہ کیا کرے

3998 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ فِيهِمْ قِتَالٌ، وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21) اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا شَاْنٌ وَّاحِدٌ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي، وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ، فَانْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا، حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا، وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ، وَلَمْ يَنْحَرْ، وَلَمْ يَحْلِقْ، وَلَمْ يُقَصِّرْ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ اَحْرَمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ نَحَرَ، وَحَلَقَ، ثُمَّ رَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِ الْاَوَّلِ، وَقَالَ: كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3998- إسناده صحيح على شرط الشيخين، غير يزيد، -وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب- وهو ثقة .وأخرجه البخارى 1640 فى الحج: باب طواف القارن، قومسلم 1230 و 182 فى الحج: باب بيان جواز التحلل بالإحصار، وجواز القران، والنسائى 5/158-159 فى مناسك الحج: باب إذا أهل بعمرة هل يجعل معها حجاً، من طريقين عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 1/360 ومن طريقه الشافعى 1/986 والبخارى 1806 فى المجحصر: باب إذا أحصر المعتمر، و 1813 باب من قال ليس على المحصر بدن، و 4183 فى المغازى: باب غزوة الحديبية، ومسلم 1230 180 والبيهقى 5/215، عن نافع، بِه .وأخرجه البخارى 1639 و 1693 باب من استرى الهدى من الطريق، و 1708 باب من اشترى هديه من الطريق وقلدها، و 1808 و 4184، ومسلم 1230 و 181 و 183 والنسائى 5/225-226و 226 باب طواف القارن، وابن خزيمة 2743 و 2746، والبيهقى 5/216 من طرق عن ناه، بِهِ .وأخرجه البخارى 1807 و 4185 والبيهقى 5/216 من طريق جويرية عن نافع، أن عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه، وسالم بن عمر أخبرا أنهما كلما عبد اللّٰه بن عمر رضى اللّٰه عنه ليالى نزل الجيش بابن زبير، فقال: لا يضرك ألا تحج العام . . .

۞۞ نافع بیان کرتے ہیں: جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تھا اس سال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حج کرنے کا ارادہ کیا' تو ان سے کہا گیا لوگوں کے درمیان جنگ ہونے لگی ہے ہمیں اس بات کا اندیشہ ہے' وہ آپ کو (مکہ) تک نہیں جانے دیں گے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے''۔

(حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اس صورت میں' میں اسی طرح کروں گا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے عمرہ (اپنے اوپر) لازم کرلیا ہے پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب وہ ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے فرمایا: حج اور عمرے کا طریقہ ایک ہی جیسا ہے' تو میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے یہ بات کہتا ہوں میں نے اپنے عمرے کے ہمراہ حج کو بھی لازم کرلیا ہے اور میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر جاؤں گا' جو میں ''قدید'' کے مقام سے خرید چکا ہوں اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کا تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوگئے' یہاں تک کہ وہ مکہ آئے بیت اللہ اور صفاء و مروہ کا طواف کیا انہوں نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا نہ انہوں نے قربانی کی نہ سر منڈوایا نہ بال چھوٹے کروائے اور نہ ہی ایسی کسی چیز سے حلال ہوئے جو احرام کی پابندیوں میں شامل ہو' یہاں تک کہ جب قربانی کا دن آ گیا تو انہوں نے قربانی کی سر منڈوایا انہوں نے یہ سمجھا کہ جب انہوں نے پہلی مرتبہ طواف کیا تھا تو اس کے ذریعے انہوں نے حج اور عمرے دونوں کے طواف کو ادا کر دیا تھا۔

انہوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

بَابُ الْهَدْيِ

باب: ہدی کا بیان

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ بَعْثَ الْهَدْيِ وَسَوْقَهَا مِنَ الْمَدِينَةِ

حاجی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور کو بھیج دے یا اسے اپنے ساتھ لے کر جائے

3999 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا حَاضِرِينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ، فَمَنْ شَاءَ مِنَّا اَخَّرَ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ میں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو بھجوا دیا' تو ہم میں سے جس شخص نے چاہا اس نے موخر کر دیا اور جس نے چاہا اس نے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِشْعَارِ لِمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو شخص قربانی کا جانور بیت عتیق تک لے کر جاتا ہے اس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے ''اشعار'' کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

4000 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِي بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي حَسَّانَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا اَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي جَانِبِ السَّنَامِ

3999- إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد بن موهب، وهو يزيدي بن خالد بن يزيد بن موهب، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه النسائی 5/174من طريق قتيبة، عن الليث، بهذا الإسناد .

الْاَيْمَنِ، ثُمَّ اَمَاطَ الدَّمَ، وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ، اَحْرَمَ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ تشریف لائے تو آپ نے قربانی کے جانور کی کوہان کے بائیں طرف نشان لگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کو صاف کیا اور اس جانور کے گلے میں جوتوں کا ہار پہنا دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے جب وہ سواری ''بیداء'' کے مقام پر کھڑی ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام شروع کیا اور حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اِذَا سَاقَ الْهَدْىَ اَنْ يُّشْعِرَهَا وَيُقَلِّدَهَا نَعْلَيْنِ

اس بات کا تذکرہ' حاجی کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب وہ قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے' تو اس پر نشان لگائے اور اسے جوتوں کا ہار پہنائے

4001 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْىَ فِىْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ اَمَاطَ الدَّمَ، وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ اَحْرَمَ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی کوہان کی دائیں طرف نشان لگایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو صاف کیا اسے جوتوں کا ہار پہنایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے جب بیداء کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اور حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِىْ حَسَّانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے'

4000- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى حسان الأعرج، واسمه مسلم بن عبد الله، فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 1243 فى الحج: باب تقليد الهدى وإشعاره عند الإحرام، من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى 5/172 فى مناسك الحج: باب تقليد الهدى، من طريق عبد اللّٰه بن سعيدن عن معاذ، به وقد زيد فى المطبوع منه: محمد بين عبيد الله بن سعيد ومعاذ، وهو خطأ، واستدرك من تحفة الأشراف 5/239 .وأخرجه الطيالسى 2696، عن هشام، وأخرجه أحمد 1/344و 372، والترمذى 906 فى الحج: باب ما جاء فى إشعار البدن، وابن ماجه 3097 فى المناسك: باب إشعار البدن، والنسائى 5/174فى المناسك: باب تقليد الهدى نعلين، من طق عن هشام الدستوائى، بِهِ .وأخرجه 12/12902، من طريق طلحة بن عبد الرحمٰن، عن قتادة، به وانظر الحديثين الآتيين .

4001- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .

قتادہ نامی راوی نے یہ روایت ابوحسان سے نہیں سنی ہے

4002 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَاَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ، ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ اُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ، اَهَلَّ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹ کو منگوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوہان کے دائیں طرف نشان لگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون بہایا اور اسے جوتوں کا ہار پہنایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری لائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے جب میدان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا شروع کردیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ السُّنَّةَ فِي الْاِشْعَارِ لِلْهَدْيِ مَا رَوَاهَا اِلَّا اَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' قربانی کے جانور کو اشعار کرنے کی سنت کی روایت صرف ابوحسان اعرج نے نقل کی ہے

4003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ:

4002- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي .وأخرجه الطبراني 12/12901 من طريق أبي خليفة بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/65-66، وأبو داؤد 1752 في المناسك: باب في الإشعار، من طريق أبي الوليد الطيالسي، به .وأخرجه الطيالسي 2696، وعلي بن الجعد في مسند 1011 عن شعبة، وأحمد 1/216، و 254 و 280و 339و 347، ومسلم 1243 في الحج: باب تقليد الهدى وإشعاره عند الإحرام، والنسائي 5/170، و 170-171 في الحج: باب أي الشقين يشعر، وباب سلت الدم عن البدن، وأبو داؤد 1752و 1753 وابن الجارود 424، والطبراني 12/12901 والبيهقي 5/232 والبغوي 1893 من طرق عن شعبة به . وانظر الحديثين السابقين .

4003- إسناده صحيح على شرط الشيخين، غير أحمد بن سعيد الهمداني، فروى له أبو داؤد، وقد وثقه الساجي والعقيلي وغيرهما . ابن وهب: هو عبد الله بن وهب بن مسلم .وأخرجه البخاري 1696 في الحج: باب من أشعر وقلد بذي الحليفة ثم أحرم، و 1699 باب إشعار البدن، ومسلم 1321 362 في الحج: باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه، وابو داؤد 1757 في المنسا: باب من بعث بهديه وأقام، والنسائي 5/170 في مناسك الحج: باب إشعار الهدى و 5/173 باب تقليد الإبل، وابن ماجه 3098 في المناسك: باب إشعار البدن، والبيهقي 5/233، والبغوي 1890 من طرق عن أفلح بن حميد، بهذا الإسناد . ولفظ البخاري أن عائشة رضي الله عنها قالت: فتلت قلائد بدن النبي صلى الله عليه وسلم بيدي، ثم قلدها واشارها وأهداها، فما حرم عليه شيء كان أحل له .

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ

قاسم بن محمد' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (قربانی کے جانور پر) نشان لگایا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِشْتِرَاكِ لِلْجَمَاعَةِ فِى الْبَدَنَةِ تُنْحَرُ

اونٹ کی قربانی میں کئی لوگوں کے حصہ دار بننے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4004 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً، الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَشْتَرِكُ النَّفَرُ فِى الْهَدْيِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حدیبیہ کے دن ستر اونٹ قربان کیے تھے ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کچھ لوگ ایک قربانی میں حصہ دار بن جائیں۔

ذِكْرُ جَوَازِ اشْتِرَاكِ النَّفَرِ فِى الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ فِى الْحَجِّ

حج کے دوران ایک گائے کی قربانی میں کئی لوگوں کے حصہ دار بننے کے جائز ہونے کا تذکرہ

4005 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

4004– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير، فمن رجال مسلم، وروى له البخارى مقروناً وقد صرح عند غير المؤلف فى بض الروايات بالتحدى، فانتفت شبهة تدليسه، وبندار: هو لقب محمد بن بشار، وعبد الرحمٰن: هو ابن مهدى، وسفيان: هو الثورى .وأخرجه الحاكم 4/230، من طريق إبراهيم بن أبى طال، عن محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، عن عبد الرحمٰن بهذا الإسناد، وقال: حديث صحيح على شرط مسلم، ولفظه: نحرن يوم الحديبية سبعين بدنة، البدنة عن عشرة، وتعقبه الذهبى بقوله: وخالفه ابن جريج ومالك وزهير عن أبى الزبير، فقالوا: البدنة عن سبعة، وجاء عن سفيان كذلك .وأخرجه الدارمى 3/290–293 ومسلم 1813 351 فى الحج: باب الاشتراك فى الهدى، والبيهقى 5/234 و 9/294، والبغوى 1131 من طريق أبى خيثمة زهير بن معاوية، ومسلم 1318 353 و354، وابن الجارود 479 والبيهقى 9/295 من طريق ابن جريج، ومسلم 1318 352 من طريق عروة بن ثابت، والبيهقى 5/234 أربعتهم عن أبى الزبير، به .وأخرجه أحمد 3/304و 318، و 366، ومسلم 1318 355، وابو داوٗد 2807 و 2808 فى الأضاحى: باب فى البقر والجزور عن كم تجزء، والنسائى 7/222 فى الضحايا: باب ما تجزء عنه البقرة فى الضحايا، والبيهقى 5/234، و9/295، من طريقين عن عطاء والطيالسى و 1795 وأحمد 3/353 من طريق سليمان اليشكرى، وأحمد 3/316 من طريق أبى سفيان، و 3/335من طريق الشعبى، أربعتهم عن جابر، وانظر الحديث رقم 4006 .

4005– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم تخريجه برقم 3834و 3835 .

وَهْبٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا حَتّٰى قَدِمْنَا سَرِفَ، فَحِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: مَا لَكِ فَقُلْتُ: لَيْتَنِي لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ، قَالَ: مَا لَكِ قُلْتُ: حِضْتُ، قَالَ: هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَاصْنَعِي كَمَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَفَعَلُوا، فَمَنْ لَمْ يَسُقْ هَدْيًا حَلَّ، وَسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مِنْ اَهْلِ الْيَسَارِ، فَلَمْ يَحِلُّوا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ، وَطَهُرْتُ، فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ، وَسَعَيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى، فَلَمَّا نَفَرْنَا اَرْسَلَنِي مَعَ اَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ مِّنَ الْمُحَصَّبِ، فَقَالَ: اَرْدِفْ اُخْتَكَ، فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، فَاَرْدَفَنِي، فَاَهْلَلْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَصَدَرْنَا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کیلئے روانہ ہوئے جب ہم ''سرف'' کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے میں نے عرض کی: افسوس ہے' میں اس سال حج نہیں کر سکوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے میں نے عرض کی: مجھے حیض آ گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا نصیب کر دی ہے تم وہی کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) جب ہم مکہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے عمرہ میں تبدیل کر لو تو لوگوں نے ایسا ہی کیا جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تھا اس نے احرام کھول دیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ صاحب حیثیت لوگ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لائے تھے انہوں نے احرام نہیں کھولا جب قربانی کا دن آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی جب میں پاک ہو گئی تو میں نے بیت اللہ کا طواف بھی کیا اور (صفا و مروہ کی) سعی بھی کر لی پھر میں منیٰ میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جب ہم لوگ (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہونے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ''محصب'' سے بھجوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بہن کو ساتھ بٹھاؤ اور انہیں ''تنعیم'' سے عمرہ کروادو انہوں نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا میں نے ''تنعیم'' سے عمرہ کا احرام باندھا میں نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو ہم لوگ (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہو گئے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ الْجَمَاعَةِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ بِنَحْرٍ

اونٹ اور گائے کی قربانی میں کئی لوگوں کے حصہ دار بننے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4006 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ قربان کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4007 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عِلْبَاءِ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ النَّحْرُ، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً، وَفِي الْبَعِيْرِ سَبْعَةً اَوْ عَشْرَةً

4006- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه البغوى 1130 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر بهذا الإسناد، وهو فى الموطأ 2/486 فى الضحايا: باب الشركة فى الضحايا، وأخرجه من طريقه الدارمى 2/78، ومسلم 1813 350 فى الحج: باب الغشتراك فى الهدى، وأبو داوُد 2809 فى الأضاحى: باب فى البقر والجزور عن كم تجزء، والترمذى 904 فى الحج: باب ما جاء فى الاشتراك فى البدنة، وابن ماجه 3132 فى الأضاحى: باب عن كم تجزء البدنة والبقرة، والبيهقى 5/168-169و 216و 234 و 9/294، وانظر الحديث رقم 4004 .

4007- إسناده قوى على شرط مسلم .وأخرجه الترمذى 905 فى الحج: باب ما جاء فى الاشتراك فى البدنة والبقرة، والطبرانى 11/11929 من طريق الحسين بن حريث، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 1/275، والنسائى 7/222 فى الضحايا: باب ما تجزء عنه البدنة فى الضحايا، وابن ماجه 3131 فى الأضاحى: باب عن كم تجزء البدنة والبقرة، والبيهقى 5/235-236، والبغوى 1132 من طرق عن الفضل بن موسى، به وأخرجه الحاكم 4/230 من طريق على بن الحسين بن شقيق عن الحسين بن واقد، به، وصححه على شرط البخارى، ووافقه الذهبى! .وقوله: سبعة أو عشرة، على الشك ليس إلا عند المؤلف، والرواية فى مصادر التخريج: وفى البعير أو الجزور عشرة، وقال البيهقى 5/236: وحديث أبى الزبير عن جابر أصح من ذلك، وقد شهد الحديبية، وشهد الحج والعمرة، وأخبرنا بأن النبى صلى الله عليه وسلم أمرهم باشترك سبعة فى بدنة، فهو أولى بالقبول .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے اسی دوران قربانی کا موقع آ گیا تو ہم سات آدمی ایک گائے میں حصہ دار بن گئے اور سات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دس آدمی ایک اونٹ میں حصہ دار بن گئے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّذْبَحَ بَقَرَةً عَنْ سَبْعَةِ اَنْفُسٍ فَمَا دُوْنَهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ سات یا اس سے کم آدمیوں کی طرف سے گائے قربان کرے

4008 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمَاعَةَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔

ذِكْرُ جَوَازِ بَعْثِ الْمَرْءِ هَدْيَهُ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ لِيُنْحَرَ بِهَا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ بِحَاجٍّ وَّلَا مُعْتَمِرٍ

آدمی کے لیے قربانی کا جانور ''بیت عتیق'' کی طرف بھیجنے کے جائز ہونے کا تذکرہ تاکہ اسے وہاں قربان کیا جائے اگرچہ وہ شخص حج کرنے والا یا عمرے کرنے والا نہ ہو

4009 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھجوایا کرتے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

4008- إسناده حسن، هشام بن عمار -وإن روى له البخاري- فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، غير إسماعيل بن سماعة، وهو إسماعيل بن عبد الله بن سماعة، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه أبو داوُد 1751 في المناسك: باب في هدى البقر، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 11/72، وابن ماجه 3133 في الأضاحي: باب عن كم تجزء البدنة والبقرة، والحاكم 1/467، والبيهقي 4/254من طريق الوليد بن مسلم عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وذد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث عند ابن ماجه والحاكم والبيهي، وقال البيهقي بعد الرواية المصرحة بالتحديث: فإن كان قوله: حدثنا الأوزاعي محفوظاً، صار الحديث جيداً، وصححه الحاكم على شرط االشيخين، ووافقه الذهبي .وفي الباب عن عائشة عند أبي داوُد 1750وابن ماجه 3135 بلفظ: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر عن ال محمد صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بقرة واحدة، وإسناده صحيح .

کی قربانی کے جانوروں کیلئے خود ہار تیار کرتی تھی اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کسی ایسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ مَا وَصَفْنَا، وَهُوَ مُقِيمٌ بِالْمَدِيْنَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مصطفیٰ کریم ﷺ نے وہ عمل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور آپ ﷺ اس وقت مدینہ منورہ میں مقیم تھے

4010 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَهْدِىْ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِالْهَدْىِ، وَهُوَ مُقِيمٌ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ لَا يُحْرِمُ، وَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

4009- إسناده على شرط الشيخين غير يزيد، -وهو ابن خالد بن زيد بن موهب- وهو ثقة .وأخرجه البخارى 1698 فى الحج: باب فتل القلائد للبدن والبقر، ومسلم 1321 359 فى الحج: باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه واستحباب تقليده وفتل القلائد، وأبو داوٗد 1758 فى المناسك: باب من بعث بهديه واقام، والنسائى 5/171، فى المناسك: باب فتل القلائد، وابن ماجه 3094 فى المناسك: باب تقليد البدن، والطحاوى 2/266 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوى 2/266 من طريق شعيب بن الليث عن الليث، به، ولم يذكر عمرة .وأخرجه مسلم 1321 359، والبيهقى 5/234 من طريقين عن ابن شهاب، بِهِ .وأخرجه مالك 1/340 فى الحج: باب ما لا يوجب الإحرام من تقليد الهدى، ومن طريقه البخارى 1700 فى الحج: باب من قلد القلائد بيده و 2317 فى الوكالة: باب الوكالة فى البدن وتعاهدها، ومسلم 1321 369، والنسائى 5/175 فى المناسك: باب هل يوجب تقليد الهدى إحراماً، وأبو يعلى 4853، والطحاوى 2/266، والبيهقى 5/234، والبغوى 1891 عن عبد اللّٰه بن ابى بكر عن عمرة عن عائشة .وأخرجه مالك 1/341 من طريق يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة .وأخرجه أحمد 6/78و 85 و 216، والحميدى 209 والبخارى 1696 باب من أشعر وقلد بذى الحليفة ثم أحرم، و 1699 باب إشعار البدن، و 1705 باب القلائد من العهن، ومسلم 1321 361 و 362 و 363 و 364، وأبو داوٗد 1757، و 1759 والترمذى 908 فى الحج: باب ما جاء فى تقليد الهدى للمقيم، والنسائى 5/171 باب فتل القلائد و 172 باب ما يفتل منه القلائد، و 173 باب تقليد الإبل، و 175 باب هل يوجب تقليد الهدى إحراماً، وابن ماجه 3098 فى المناسك: باب إشعار البدن، وابن الجارود 40239، وأبو يعلى 4659 والطحاوى 5/233، والبغوى 1890، من طرق عن القاسم بن محمد عن عائشة . وأخرجه البخارى 1704 باب تقليد الغنم و 5566 فى الأضاحى: باب إذا بعث بهديه، ليذبح لم يحرم عليه شىء، ومسلم 1321 371، والنسائى 5/171، وأبو يعلى 4658، والطحاوى 2/265، من طريق عن عامر الشعبى، عن مسروق عن عائشة .وأخرجه مسلم 1321 363 من طريق أبى قلابة عن عائشة .وأخرجه أبو داوٗد 1759 .

4010- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، ابن وهب: هو عبد اللّٰه بن وهب بن مسلم .وأخرجه مسلم 1321 360 فى الحج: باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه واستحباب تقليده وفتل القلائد، وأبو يعلى 4394 و 4505، والطحاوى 2/266، والبيهقى 5/233 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4009 و 4011 و 4012 و 4013 .

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کیلئے خود ہار تیار کیا کرتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے وہ جانور (مکہ) بھجوا دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہمارے پاس مدینہ منورہ میں مقیم رہتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی پابندی نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ایسی کسی چیز سے اجتناب کرتے تھے جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّهْدِىَ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، وَهُوَ مُقِيمٌ بِبَلَدِهِ حَلٌّ غَيْرُ مُحْرِمٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ بیت عتیق کی طرف قربانی کا جانور بھیجے اور خود اپنے شہر میں احرام کی پابندیوں کے بغیر مقیم رہے

4011 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا، وَيَمْكُثُ حَلَالًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کیلئے ہار تیار کیا کرتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھجوا دیتے تھے اور خود احرام کے بغیر مقیم رہا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ بَاعِثَ الْهَدْيِ وَمُقَلِّدَهُ عَلَيْهِ الْاِحْرَامُ اِنْ عَزَمَ اَوْ لَمْ يَعْزِمْ عَلَى الْحَجِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے قربانی کے جانور

4011- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خليفة: هو الفضل بن الحباب . وسفيان: هو الثورى، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعى .وأخرجه البخارى 1703 فى الحج: باب تقليد الغنم، والبيهقى 5/232-233، من طريق مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ منصور، عن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى 5/173-174 فى مناسك الحج: باب تقليد الغنم، من طريق سفيان عن الأعمش، و 5/174، والترمذى 909 فى الحج: باب ما جاء فى تقليد الغنم، من طريق سفيان، عن منصور كلاهما عن إبراهيم، بِهٖ وأخرجه الطيالسى 1377 من طريق شعبة عن منصور والأعمش، بِهٖ .وأخرجه البخارى 1703، ومسلم 1321 365 فى الحج: باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه واستحباب تقليده وفتل القلائد، والنسائى5/171-172 باب فتل القلائد، و 173 باب تقليد الغنم، و 175-176 باب هل يوجب تقليد الهدى إحراماً، وابن الجعد فى "مسنده" 901، والحميدى 218، وابن خزيمة 2608، والطحاوى 2/266 من طرق عن منصور، عن إبراهيم، بِهٖ .وأخرجه البخارى 1702، ومسلم 1321 366 367، والنسائى 5/171، وابن ماجه 3095 فى المناسك: باب تقيد البدن، والطحاوى2/265، والبيهقى 5/232 من طريقين عن الأعمش، عن إبراهيم، بِهٖ .وأخرجه مسلم 1321 368، والنسائى 5/174، والطحاوى2/265 و 266، والبيهقى 5/233 من طرق عن إبراهيم النخعى، بِهٖ .وأخرجه النسائى 5/175، والطيالسى 1388 من طريق أبى إسحاق، وابو يعلى 4852 من طريق أبى معشر النخعى، كلاهما عن الأسود، بِهٖ . وانظر الححديث رقم 4009 و 4010 و 4012 و 4013 .

کو بھیجنے والے شخص اوراس کے گلے میں ہار ڈالنے والے شخص پر احرام کی پابندیاں لازم ہو جاتی ہیں اگر چہ اس نے حج کا پختہ ارادہ کیا ہو یا ارادہ نہ کیا ہو

4012 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ بِهَا، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کیلئے ہار تیار کیا کرتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھجوا دیتے تھے اور پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ اَنْ لَا يَجْتَنِبَ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ حِيْنَ يَحْرُمُ

جو شخص قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالتا ہے اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ ایسی کسی چیز سے اجتناب نہ کرے جس سے احرام والا شخص احرام کے دوران اجتناب کرتا ہے

4013 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھجوا دیتے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کیلئے ہار تیار کرتی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرُكُوْبِ الْبَدَنَةِ الْمُقَلَّدَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ

جب ضرورت پیش آئے' تو قربانی کے ہار والے جانور پر سوار ہونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4012– إسناده صحيح على شرط البخاري . على بن الجعد من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . ابن أبى ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة . وأخرجه أحمد 6/36، والحميدى 208، ومسلم 1321 360 فى الحج باب باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه، والنسائى 5/175 فى مناسك الحج: باب هل يوجب تقليد الهدى إحراماً، وابن الجارود 423 من طريق سفيان، والطيالسى 1441 من طريق زمعة، كلاهما عن الزهرى، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4009 و 4010 و 4011 و 4012 .

4013– إسناده صحيح، وهو مكرر الحديث رقم 4009 .

4014 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: بَدَنَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنے قربانی کے اونٹ کو ساتھ لے کر جا رہا تھا اس کے گلے میں ہار موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اُبِيحَ اسْتِعْمَالُهُ بِالْمَعْرُوْفِ اِلٰى اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهُ بِظَهْرٍ يَجِدُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس حکم پر عمل کرنا اس وقت مباح ہے جب اسے مناسب طور پر کیا جائے یہاں تک کہ آدمی کوئی دوسری سواری ملنے پر اس پر سوار ہونے سے بے نیاز ہو جائے

4015 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى تَجِدُوْا ظَهْرًا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مناسب طور پر قربانی کے جانور پر سوار ہو جاؤ اس وقت تک جب تک تمہیں (سواری کیلئے) کوئی جانور نہیں ملتا''۔

4014- إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن مخلد الحنظلي المعروف بابن راهويه .وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم 1322 372 في الحج: باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج إليها، والبيهقي 5/236، والبغوي 1955 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد وأخرجه مالك 1/377 في الحج: باب ما يجوز من الهدى، ومن طريقه: أحمد 2/487، والبخاري 1689 في الحج: باب ركوب البُدن، و 2755 في الوصايا: باب هل ينتفع الواقف بوقفه، و 6160 في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل: "ويلك"، ومسلم 1322 371، وأبو داوُد 1760 في المناسك: باب في ركوب البدنة، وابن الجارود 428، والبيهقي 5/236، والبغوي 1954 عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/245و 481، وابن ماجه 3103 في المناسك: باب ركوب البدن، من طريق سفيان، ومسلم 1322 371 من طريق المغيرة بن عبد الرحمٰن الحزامي، وأحمد 2/254 من طريق عبد الرحمٰن، ثلاثتهم عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/278و 478، والبخاري 1706 في الحج: باب تقليد النعل، من طريقين ع يحيى بن أبي كثير، ع عكرمة، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/473-474 و505 من طريق عجلان مولى المشمعل، عن أبي هريرة .وأخرجه الطيالسي 2596 من طريق قتادة عمن سمع أبا هريرة، عنه . وا الحديث رقم 4016 .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِسَائِقِ الْبُدْنِ، إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ أَنْ يَّرْكَبَهَا إِنْ شَاءَ

بیت عتیق کی طرف قربانی کے اونٹ لے جانے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ اگر وہ چاہے تو ان پر سوار ہو جائے

4016 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے جانور کو ساتھ لے کر جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ سَائِقَ الْبُدْنِ إِنَّمَا أُبِيحَ لَهُ رُكُوبُهَا إِلَى أَنْ يَّجِدَ ظَهْرًا غَيْرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اونٹوں کو لے کر جانے والے شخص کیلئے یہ بات مباح قرار دی گئی ہے وہ ان پر اس وقت تک سوار ہو سکتا ہے جب تک اسے ان جانوروں کے علاوہ اور کوئی سواری مل نہیں جاتی

4017 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى تَجِدُوا ظَهْرًا

4015- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح ابن جريج وكذا أبو الزبير بالتحديث عند أحمد ومسلم وأبي داوٗد وغيرهم، أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدي .وأخرجه أحمد 3/317 ومسلم 1324 375 في الحج: باب جواز ركوب . البدنة المهداة لمن احتاج إليها، وأبو داوٗد 1761 في المناسك: باب في ركوب البدن، والنسائي 5/177 في مناسك الحج: باب ركوب البدن بالمعروف، والبيهقي 5/263، والبغوي 1956 من طريق يحيى بن سعيد، وأحمد 3/324 من طريق محمد بن بكر وحجاج، وأبو يعلى 2199 من طريق محمد بن المنكدر، و 2204 من طريق ابن أبي زائدة، كلهم عن ابن جريج، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/348 من طريق ابن لهيعة، ومسلم 1324 376، والبيهقي 5/236 من طريق معقل، كلاهما عن أبي الزبير، بهِ . وانظر الخديث رقم 4017 .

4016- إسناده حسن . موسى بن أبي عثمان التبان وأبوه: وثقهما المؤلف، وقد روى عنهما جمع، وسفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 2/245و 264، والحميدي 1003، وابن الجارود 427 من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4014 .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"مناسب طور پر تم لوگ اس وقت تک قربانی کے جانور پر سواری کرلو جب تک تمہیں (سواری کیلئے) جانور نہیں ملتا"۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهَدْيِ فِي حَجَّتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر اپنے جانوروں کو جس طریقے سے قربان کیا تھا اس بات کا تذکرہ

4018 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَ مَعَهُ مِائَةَ بَدَنَةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ نَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ، ثُمَّ اَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ مِنْهَا

امام جعفر صادق اپنے والد (حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ قربانی کے ایک سو اونٹ لے کر گئے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربان گاہ تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے **63** اونٹ اپنے دست مبارک کے ذریعے قربان کیے اور باقی بچ جانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیدیئے (تاکہ وہ انہیں ذبح کریں)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ مِنْ بُدْنِهِ عِنْدَ دُخُولِهِ مَكَّةَ سَبْعًا بِهَا، وَاَخَّرَ نَحْرَ الْبَاقِيَةِ اِلٰى مِنًى

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں میں سے مکہ میں داخل ہونے کے وقت سات اونٹ قربان کیے تھے اور باقیوں کی قربانی کو منیٰ تک کے لیے موخر کیا تھا

4019 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ،

4017- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو مكرر 4015، وهو في مسند أبي يعلى 1815 .

4018- إسناده صحيح على شرط الصحيح . هشام بن عمار -وإن كان فيه كلام ينزل به عن رتبة الصحيح- قد تابعه جمع في هذا الحديث ع حاتم . جعفر بن محمد: هو ابن علي بن الحسين بن علي .وأخرجه أبو داوُد 1905 في المناسك: باب صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم، وابن ماجه 3074 في المناسك: باب حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبيهقي 5/6-9 من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 1905، وابن الجارود 469، والبيهقي 5/6-9 من طريق عبد الله بن محمد النفيلي، وعثمان بن أبي شيبة، وسليمان بن عبد الرحمٰن الدمشقي، وإسحاق بن إبراهيم، عن حاتم بن إسماعيل، به . وانظر الحديث رقم 3943و 3944 .

قَالَ: وَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بَدَنَاتٍ قِيَامًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں' ماسوائے ان لوگوں کے' جن کے ساتھ قربانی کے جانور موجود تھے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے سات جانور کھڑے کر کے ذبح کیے۔

ذِكْرُ مَا فَعَلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُدْنِهِ الْمَنْحُورَةِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ اَكْلَ بَعْضِهَا

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذبح شدہ اونٹوں کے کچھ حصے کو کھانے کے ارادے کے وقت کیا' کیا تھا

4020 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْهَدْيِ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ، فَاَكَلُوا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسَوْا مِنَ الْمَرَقِ

امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانوروں کے بارے میں حکم دیا کہ ان میں سے ہر جانور کا کچھ گوشت لے کر' ان سب کا گوشت ایک ہنڈیا میں پکایا جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھایا اور ان کا شوربہ پیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ نَحَرَ هَدْيَهُ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا كُلِّهَا

جو شخص اپنی قربانی کے جانور کو نحر کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ'

4019- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن إسحاق وهو ابن زيد الحضرمي- فمن رجال مسلم، وهيب: هو ابن خالد بن عجلان، وأيوب: هو السختياني، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي .وهو في مسند أبي يعلى 2822 .وأخرجه ابن خزيمة 2894 من طريق على بن شعيب، عن أحمد بن إسحاق، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 1551 في الحج: باب التحميد والتسبيح والتكبير قبل الإهلال عند الركوب على الدابة، و 1712 باب من نحر هديه بيده، و 1714 باب نحر البُدن قائمة، وأبو داوُد 1796 في المناسك: باب في الإقران، و 2793 في الضحايا: باب ما يستحب من الضحايا، وأبو يعلى 2821، والبيهقي 5/237 من طرق عن وهيب، بِهِ .

4020- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن محمد وهو الصادق- فمن رجال مسلم . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه ابن ماجه 3158 في الأضاحي: باب الأكل من لحوم الضحايا، وابن خزيمة 2924 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة3/57": هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات . وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة2/277 و "مصباح الزجاجة"، وابن خزيمة 2924 من طريقين عن جعفر، بِهِ . وانظر الحديث رقم 3943 و 3944 .

وہ اسے مکمل طور پر صدقہ کرے

4021 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ بِاَذَنَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيِهِ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَاَجِلَّتِهَا

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ قربانی کے جانوروں کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان جانوروں کے گوشت' کھال اور اس کی جھول کو صدقہ کر دیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَا يُعْطَى الْجَازِرُ مِنَ الْهَدْيِ عَلَى اُجْرَتِهِ شَيْئًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قصائی کو قربانی کے جانور میں سے اجرت کے طور پر کوئی چیز نہیں دی جائے گی

4022 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا

4021- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير محمد بن يحيى الزماني، وهو ثقة . عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد بن الصلت الثقفي، وأيوب: هو الشختياني، وعبد الكريم: هو ابن مالك الجزري، وابن أبي نجيح: هو عبد الله .وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند 1/112 من طريق محمد بن عمرو بن العباس الباهلي، عن عبد الوهاب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/79 و 123 و 154، والدارمي 2/74، والبخاري . 1716 في الحج: باب لا يعطى الجزار من الهدى شيئاً، و 1717 باب يتصدق بجلود الهدى، ومسلم 1317 348 و 349 في الحج: باب في الصدقة بلحوم الهدى وجلودها وجلالها، وأبو داؤد 1769 في المناسك: باب كيف تنحر البدن، وابن ماجه 3099 في المناسك: باب مكن جلل البدنة، وابن الجارود 482 و 483، وابن خزيمة 2922 و 2923، والبيهقي 5/214 من طرق عن عبد الكريم، عن مجاهد، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/143 و 159-160، والبخاري 1707 باب الجلال للبُدن، و 1716 و 2299 في الوكالة: باب وكالة الشريك الشريك في القسمة وغيرها، ومسلم 1317 348، وأبو داؤد 1764 في المناسك: باب في الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، وابن خزيمة 2919 والبيهقي 5/233 من طرق عن ابن ابى نجيح وفي ابن خزيمة: أبى نجيح وهو خطأ- عن مجاهد، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/132، والبخاري 1718 باب يتصدق بجلال البدن، والبغوي 1951 من طريق سيف بن أبى سليمان، عن مجاهد، بِهِ . وانظر الحديث الآتي .والجلال وجمعها أجِلَّة- جمع الجُلّ بالضم والفتح: ما يطرح على ظهر البعير من كساء ونحوه .

4022- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في صحيح ابن خزيمة 2920 .وأخرجه ابن ماجه 3157 في الأضاحي: باب جلود الأضاحي، من طريق . محمد بن معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1317 349 في الحج: باب في الصدقة بلحوم الهدى وجلودها وجلالها، من طرق عن محمد بن بكر، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/123، والدارمي 2/74، والبخاري 1717 في الحج: باب يتصدق بجلود الهدى، وابن الجارود 482، والبيهقي 5/214 من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن ابن جريجن به . وانظر الحديث السابق .

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِى لَيْلٰى، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِى طَالِبٍ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَقُومَ عَلٰى بُدْنِهِ، وَاَمَرَهُ اَنْ يُقَسِّمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا، وَجُلُودَهَا، وَجِلَالَهَا لِلْمَسَاكِينِ، وَلَا يُعْطِى فِى جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کی نگہبانی کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ان قربانی کے جانوروں کے سارے گوشت کو ان کی کھالوں کو اور ان کے جھولوں کو غریبوں میں تقسیم کردیں اور قربانی کرنے والے کو اس میں سے کوئی بھی چیز (معاوضے کے طور پر) نہ دیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ سَاقَ الْبُدْنَ وَاَرَادَتْ اَنْ تَعْطَبَ اَنْ يَنْحَرَهَا، ثُمَّ يَجْعَلَهَا لِلْوَارِدِ وَالصَّادِرِ

جو شخص قربانی کے اونٹ لے کر جاتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ اگر وہ جانور مرنے لگے تو وہ اسے قربان کردے اور پھر اسے مسافروں اور گزرنے والوں کے لیے چھوڑ دے

4023 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ وَكَانَ صَاحِبَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ: انْحَرْهَا، ثُمَّ اَلْقِ نَعْلَهَا فِى دَمِهَا، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ، فَلْيَاْكُلُوهَا

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے نگران تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قربانی کے ان جانوروں میں سے جو جانور تھک جائے (یا ہلاک ہونے لگے) میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کرکے اس کا ہار اس کے خون میں تر کرکے اسے لوگوں کیلئے چھوڑ دو وہ خود ہی اسے کھالیں گے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ سَائِرِ الْبُدْنِ اِذَا زَحَفَتْ عَلَيْهِ مِنْهَا اِذَا نَحَرَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جب اونٹ کو بیمار ہونے کی وجہ سے قربان کردیا جائے

4023- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه ناجية، فقد روى له الأربعة . وأبو خيثمة: هو زهير بن حرب .وأخرجه أحمد 4/334 من طريق محمد بن حازم، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 1/380 في الحج: باب العمل في الهدى إذا عطب أو ضلّ، ومن طريقه البغوى 1953 عن هشام عن أبيه مرسلاً . ووصله بذكر ناجية: أحمد 4/334، وأبو داوٗد 1762 في المناسك: باب في الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، والترمذى 910 في الحج: باب ما جاء إذا عطب الهدى ما يصنع به، وابن ماجه 3106 في المناسك: باب في الهدى إذا عطب، والحميدى 880، وابن خزيمة 2577، والحاكم 1/447، والبيهقى 5/243، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى .وأخرجه البيهقى 5/243 من طريق جعفر بن عون، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن رجل من أسلم، قال: قال رسول الله . . .

تو (قربان کرنے والا شخص) اس میں سے کچھ نہ کھائے

4024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْلَمِيَّ، وَبَعَثَ مَعَهُ ثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ: انْحَرْهَا، ثُمَّ اصْبِغْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا، وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ، وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسلمی رضی اللہ عنہ کو بھیجا آپ نے ان کے ہمراہ قربانی کے اٹھارہ اونٹ بھیجے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے اگران میں سے کوئی جانور سفر کے قابل نہ رہے (تو میں کیا کروں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قربان کردو پھراس کے جوتے (یعنی وہ جوتے جو ہار کے طور پر اس کے گلے میں ڈالے گئے) اس کے خون میں رنگ کراس کے ذریعے اس کے پہلو پر نشان لگادو تم خود اس میں سے کچھ نہ کھانا اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے۔

4025 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْتُ اَنَا وَسِنَانٌ معتمرين وانطلق سنان معه ببدنة يسوقها فأزحفت عليه فى الطريق فقال لئن قدمنا البلد لأستفتين عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَاَصْبَحْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ انْطَلِقْ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَانْطَلَقْنَا

4024- حديث صحيح، مُعَلّى بن مهدى: ذكره المؤلف فى الثقات 9/182، وترجمه الذهبى فى "الميزان4/151" فقال: سكن الموصل، وحدث عن أبى عوانة وشريك، وعنه أبو يعلى وجماعة، وهو بصرى، قال ابو حاتم: يأتى أحياناً بالمناكير، قلت: القائل الذهبى: هو من العباد الخيرة، صدوق فى نفسه، قلت: لم ينفرد به، وقد تابعه عليه غير واحد . وباقى رجاله ثقات على شرط مسلم . أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعى .وأخرجه أحمد 1/244، وأبو داوُد 1763 فى المناسك: باب فى الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، والطبرانى 12/12897 و 12898 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/217، ومسلم 1325 فى الحج: باب ما يفعل بالهدى إذا عطب فى الطريق، والنسائيفى الكبرى كما فى التحفة5/215، والبيهقى 5/243 من طريق إسماعيل بن عليه، وأحمد 1/279 من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن أبى التياح، بِهِ . وانظر الحديث الآتى . وقوله: "أُزحِفَ علىَّ منها شىء " قال الخطابى فى "معالم السنن": معناه: عيا وكلّ، يقال: رحف البعير: إذا جرّ فرسنه على الأرض من الإعياء، وأزحفه السير: إذا جهده، فبلغ هذه الحال .

4025- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو التياح: يزيد بن حميد، وسنان: هو ابن سلمة بن المحبّق .وأخرجه مسلم 1325 فى الحج: باب ما يفعل بالهدى إذا عطب فى الطريق، والبيهقى 5/242-243 من طريق يحيى بن يحيى، وأبو داوُد 1763 فى المناسك: باب فى الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، والطبرانى 12/12899 من طريق مسدد، كلاهما عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1326، وابن ماجه 3105 فى المناسك: باب فى الهدى إذا عطب، وابن خزيمة 2578، والبيهقى 5/243 من طريقين عن قتادة .

فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرَهُ فِيهَا فَمَضَى، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا يُبْدِعُ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا، ثُمَّ اصْبِغْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ، وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ

❁❁ موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں اور سنان عمرہ کرنے کیلئے روانہ ہوئے سنان اپنے ہمراہ قربانی کا جانور بھی لے کر گئے تھے جسے وہ ساتھ لے کر چل رہے تھے راستے میں کسی مقام پر وہ جانور آگے چلنے کے قابل نہ رہا تو سنان نے کہا: اگر ہم کسی شہر پہنچ گئے تو ہم اس بارے میں مسئلہ دریافت کرلیں گے۔ راوی کہتے ہیں: اگلے دن ہم نے وادی بطحاء میں پڑاؤ کیا انہوں نے کہا: آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چلیں' تو ہم لوگ گئے ہم نے ان کے قربانی کے جانور کا معاملہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نے صاحب علم شخص سے دریافت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کے ہمراہ سولہ اونٹ بھیجے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں اس صاحب کو ہدایت کی وہ صاحب چلے گئے پھر وہ واپس آئے انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں سے کوئی جانور میرے لیے بوجھ بن جائے (یعنی آگے جانے کے قابل نہ رہے) تو میں کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قربان کرو پھر اس کے (گلے میں موجود ہار کے) جوتے اس کے خون میں رنگین کر کے اس کے ذریعے اس کے پہلو پر نشان لگا دو تم خود اس کے گوشت کو نہ کھانا اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کوئی اس کا گوشت نہ کھائے۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب! نکاح کے بارے میں روایت

4026 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ نَمْشِي بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: فَلَقِيَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: فَقَامَا وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَاَى عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ يَسُرُّهَا، قَالَ: اُدْنُ عَلْقَمَةُ، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اَلَا نُزَوِّجُكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ جَارِيَةً لَعَلَّهَا اَنْ تُذَكِّرَكَ مَا فَاتَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ، فَاِنَّا قَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَبَابًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ، فَاِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ، وَهُوَ الْاِخْصَاءُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَلْاَمْرُ بِالتَّزْوِيجِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ وَسَبَبُهُ اسْتِطَاعَةُ الْبَاءَةِ، وَعِلَّتُهُ غَضُّ الْبَصَرِ وَتَحْصِينُ الْفَرْجِ، وَالْاَمْرُ الثَّانِي هُوَ الصَّوْمُ عِنْدَ عُدْمِ السَّبَبِ، وَهُوَ الْبَاءَةُ، وَالْعِلَّةُ الْاُخْرَى هُوَ قَطْعُ الشَّهْوَةِ

❀❀ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں کہیں جا رہے تھے تو

4026- حديث صحيح، وإسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حكيم بن سيف الرقى، فقد روى له أبو داوٗد، وهو صدوق وقد توبع .وأخرجه ابن أبى شيبة 4/126، وأحمد 1/378و 447، والدارمى 2/132، . والبخارى 1905 فى الصوم: باب الصوم لمن خاف على نفسه العزبة، و 5065 فى النكاح: باب قول النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الباء ة فليتزوج"، ومسلم 1400 1 و 2 فى النكاح: باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مونة، وأبو داوٗد 2046 فى النكاح: باب التحريض على النكاح، والنسائى 6/57 و 58 فى النكاح: باب الحث على النكاح، وابن ماجه 1845 فى النكاح: باب ما جاء فى فضل النكاح، والبيهقى 7/77 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائى 6/56-57 من طرق عن أبى معشر، عن إبراهيم النخعى، بـه .وأخرجه الحميدى 115 وابن أبى شيبة 4/126-127، وأحمد1/424و 425، و 432، والدارمى 2/132، والبخارى 5066 بـاب من لم يستطع الباء ة فليصم، ومسلم 1400 3 و4، والترمذى 1081 فى النكاح: باب ما جاء فى فضل التزويج والحث عليه، والنسائى 4/169-170فى الصيام: بـاب ذكر الاختلاف عـلى محمد بن أبى يعقوب فى حديث أبى أمامة فى فضل الصاء م، و 6/57-58، وابن الجارود 672، والبيهقى 4/296و 7/77، والبغوى 2236 من طرق عن الأعمش، عن عمارة بن عمير، عن عبد الرحمٰن بن يزيد، عن ابن مسعود .وأخرجه النسائى 6/57 من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود .

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحبان اٹھے اور ذرا ایک طرف ہو گئے جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (دور جا کر) یہ بات نوٹ کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان سے کوئی ایسا کام نہیں ہے' جسے پوشیدہ رکھا جائے' تو انہوں نے فرمایا: علقمہ تم آ گے آ جاؤ راوی کہتے ہیں: میں ان کے پاس گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے تھے: اے عبداللہ! ہم آپ کی شادی کسی لڑکی سے نہ کروادیں تا کہ وہ آپ کو گزرے ہوئے (جوانی کے زمانے) کی یاد دلا دے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ یہ بات کہتے ہیں (تو میں آپ کو بتاتا ہوں) ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نوجوان تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے شادی کر لینی چاہئے' کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے اور شرم گاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے اور تم میں سے جو شخص شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اسے روزے رکھنے چاہئیں' کیونکہ یہ اس کی شہوت کو ختم کر دیں گے۔

(راوی کہتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) وجاء سے مراد شہوت کو ختم کرنا ہے

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں شادی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کا سبب شادی کرنے کی استطاعت ہے اور اس کی علت نگاہ کو جھکانا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنا ہے' جبکہ دوسرا حکم یہ ہے: جب یہ سبب موجود نہ ہو' تو روزے رکھے جائیں اور وہ سبب شادی کی استطاعت نہ ہونا ہے اور اس کی دوسری علت شہوت کو ختم کرنا ہے۔

ذكر الزجر عن التبتل إذ تبتل هذه الأمة الجهاد في سبيل الله

مجرد رہنے کی ممانعت کا تذکرہ' کیونکہ اس امت کا تجرد جہاد فی سبیل اللہ ہے

4027 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اَنْ يَتَبَتَّلَ، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ قَالَ سَعْدٌ: فَلَوْ اَجَازَ لَهُ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاخْتَصَيْنَا

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے مجرد رہنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خود کو خصی کروالیتے۔

4027- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، ابن وهب: هو عبد الله بن وهب بن مسلم، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه ابن الجارود 674 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/175و 176، و 183، والدارمي 2/133، والبخاري 5073و 5074 في النكاح: باب ما يكره من التبتل والخصاء، ومسلم 1402 في النكاح: باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مؤنة، والترمذي 1083 في النكاح: باب النهي عن التبتل، وابن ماجه 1848 في النكاح: باب النهي عن التبتل، والبيهقي 7/97، والبغوي 2237 من طرق عن الزهري، بِهِ .والتبتل: هو الانقطاع عن النساء وترك النكاح انقطاعاً إلى عبادة الله .

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجَلِهَا نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے مجرد رہنے سے منع کیا گیا ہے

4028 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسحاق الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حَفْصِ بن اَخِي اَنَس بن مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْبَاءَةِ، وَيَنْهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ نَهْياً شَدِيْداً، وَيَقُوْلُ: تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ، فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ الْأنبياءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کرنے کا حکم دیتے تھے اور مجرد رہنے سے سختی سے منع کرتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: محبت کرنے والی اور اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی خواتین کے ساتھ شادی کرو۔ کیونکہ میں قیامت کے دن انبیاء کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا (ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوا) (النساء: 3) اَرَادَ بِهٖ كَثْرَةَ الْعِيَالِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ارشاد باری تعالیٰ: "یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے تم ناانصافی نہ کرو" اس سے مراد یہ ہے: جب عیال کثرت سے ہو (یعنی جب زیادہ بیویاں ہوں)

4029 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ: ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ لَا تَعُوْلُوا، قَالَ: اَنْ لَا تَجُوْرُوْا

4028- حديث صحيح لغيره، خلف بن خليفة: صدوق من رجال مسلم إلا أنه اختلط بأخرة، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه سعيد بن منصور في سننه 490، وأحمد 3/158و 245، والبيهقي 7/81-82 من طرق عن خلف بن خليفة، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في المجمع 4/252و 258 وزاد نسبته إلى الطبراني في الأوسط، وحسن إسناده! وله شاهد من حديث معقل بن يسار سيأتي برقم 4056 وآخر من حديث عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/171-172 ليتقوى بهما ويصح .

4029- محمد بن شعيب: روى له الأربعة، وهو صدوق وباقي رجاله على شرط البخاري .وذكره السيوطي في الدر المنثور 2/119، ونسبه إلى ابن المنذر وابن أبي حاتم، وابن حبان، ونقل ابن كثير في تفسيره 1/451، وكذا السيوطي عن ابن أبي حاتم قوله: قال أبي: هذا حديث خطأ، والصحيح عن عائشة موقوف .

ﷺ ۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے' تم عول نہ کرو''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے: تم ظلم نہ کرو۔

ذِكْرُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْقَاصِدَ فِيْ نِكَاحِهِ الْعَفَافَ، وَالنَّاوِيَ فِيْ كِتَابَتِهِ الْاَدَاءَ

جو شخص نکاح کر کے پاکدامنی اختیار کرنا چاہتا ہو اور جو شخص اپنے کتابت کی رقم کی ادائیگی کی نیت کرے اللہ تعالیٰ کا اس کی مدد کرنے کا تذکرہ

4030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعِيْنَهُمْ: اَلْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالنَّاكِحُ يُرِيْدُ اَنْ يَّسْتَعِفَّ، وَالْمُكَاتَبُ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ

ﷺ ﷺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات ہے' وہ ان کی مدد کرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا مجاہد اور نکاح کرنے والا ایسا شخص جو پاک دامنی اختیار کرنا چاہتا ہو اور ایسا مکاتب غلام جو ادائیگی کرنے کا ارادہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الصَّالِحَةَ لِلْمُؤْمِنِ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' نیک عورت مومن کے لیے دنیا کی سب سے بہترین چیز ہے

4031 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبِسْطَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ - وَذَكَرَ ابْنُ خُزَيْمَةَ اٰخَرَ مَعَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيْلُ بْنُ شَرِيْكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ

4030- إسناده حسن، محمد بن عجلان: روى له مسلم متابعة، والبخاري تعليقاً، وهو صدوق، وباقي رجاله على شرط الشيخين، يحيى ابن سعيد: هو القطان . وأخرجه أحمد 2/251و 437 والحاكم 2/160و 217 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي!وأخرجه الترمذي 1655 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في المجاهد والناكح والمكاتب وعون الله إياهم، والنسائي6/61 في النكاح: باب معونة الله الناكح الذي يريد العفاف، وابن ماجه 2518 في العتق: باب المكاتب، والبيهقي 7/78، والبغوي 2239 من طرق عن ابن عجلان، بِهِ . وقال الترمذي: هذا حديث حسن .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا ساری کی ساری ساز وسامان ہے دنیا کے ساز وسامان میں سب سے بہترین چیز نیک بیوی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي هِيَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ فِي الدُّنْيَا

ان چیزوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو آدمی کے دنیا میں سعادت مند ہونے کی علامت ہیں

4032 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَرْبَعٌ مِّنَ السَّعَادَةِ: الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ، وَاَرْبَعٌ مِّنَ الشَّقَاوَةِ: الْجَارُ السُّوءُ، وَالْمَرْاَةُ السُّوءُ، وَالْمَسْكَنُ الضِّيقُ، وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ

اسمٰعیل بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں خوش بختی کی (علامت) ہیں نیک بیوی' کشادہ گھر' اچھا ہمسایہ اور اچھی سواری اور چار چیزیں بدبختی کی (علامت ہیں) برا ہمسایہ' بری بیوی' تنگ گھر اور بری سواری۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ فِي اَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ يُوجَدُ الشُّؤْمُ وَالْبَرَكَةُ مَعًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' کچھ متعین چیزیں ہیں' جن میں نحوست یا برکت پائی جاتی ہے

4033 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

4031- إسناده صحيح على شرط مسلم . المقرء: هو أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد المكي، وحيوة: هو ابن شريح التجيبي، وأبو عبد الرحمٰن الحُبُلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري .وأخرجه النسائي 6/69 في النكاح: باب المرأة الصالحة، من طريق المقرء، عن حيوة، وذكر اٰخر، وصرح بالذي مع حيوة: أحمد 2/168، والبغوي 2241 فقالا: عن حيوة، وابن لهيعة، عن شرحبيل، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1467 في الرضاع: باب خير متاع الدنيا المرأة الصالحة، والبيهقي 7/80، من طريق المقرء، بِهٖ . ولم يذكرا مع حيوة اٰخر .

4032- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رِزْمَةَ، فمن رجال البخاري .وأخرجه الخطيب البغدادي في "تاريخ بغداد 12/99" من طريق محمود بن اٰدم المروزي، عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/388 من طريق وائل بن داوُد، عن محمد بن سعد، بِهٖ . وأخرجه أحمد 1/168، والبزار 1412 من طريق محمد بن أبي حميد وهو ضعيف كما في التقريب .وأخرجه البزار 1413، والطبراني 1/329، والحاكم 2/162 من طرق عن محمد بن سعد بن أبي وقاص، بِهٖ .

يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ، فَفِي الرَّبْعِ، وَالْفَرَسِ، وَالْمَرْاَةِ يَعْنِي: الشُّؤْمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر وہ (نحوست) کسی چیز میں ہو تو یا گھر میں ہوگی یا گھوڑے میں یا بیوی میں (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد نحوست تھی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خَيْرِ النِّسَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ مِنَ الرِّجَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جوان خواتین کی صفت کے بارے میں ہے جو شادی کرنے والے مردوں کے لیے بہترین (شمار کی جائیں گی)

4034 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ رَجَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):خَيْرُهُنَّ اَيْسَرُهُنَّ صَدَاقًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان (بیویوں میں) سب سے بہتر وہ ہے جس کا مہر کم ہو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ التَّزْوِيجِ اَنْ يَّطْلُبَ الدِّيْنَ دُوْنَ الْمَالِ فِي الْعَقْدِ عَلٰى وَلَدِهِ اَوْ عَلٰى نَفْسِهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ شادی کے وقت مالدار کی بجائے دین دار عورت کو طلب کرے خواہ وہ اپنی اولاد کی شادی کر رہا ہو یا خود شادی کر رہا ہو

4035 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ:

4033– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقروناً، أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد .وأخرجه مسلم 2227 في السلام: باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشؤم، والنسائي220/6–221 في الخيل: باب شؤم الخيل: من طريقين عن ابن جريج، بهذا الإسناد .

4034– إسناده ضعيف، رجاء بن الحرث: ضعفه ابن معين وغيره، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه العقيلي في "الضعفاء 2/61"، والطبراني 11/11100و 11101 من طريقين عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد، وقال العقيلي: ولا يتابع عليه .قلت: وله شواهد تقويه، منها: حديث عقبة بن عامر بلفظ: "خير النكاح أيسره" و "خير الصداق أيسره"، وسيأتي تخريجه برقم4072 .

(متن حدیث): اَنَّ جُلَيْبِيبًا كَانَ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَى النِّسَاءِ، وَيَتَحَدَّثُ اِلَيْهِنَّ، قَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ: فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي: لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ جُلَيْبِيبٌ، قَالَ: فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لِاَحَدِهِمْ اَيِّمٌ لَمْ يُزَوِّجْهَا حَتّٰى يَعْلَمَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَاجَةٌ اَمْ لَا؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ: يَا فُلَانُ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ، قَالَ: نَعَمْ وَنُعْمَى عَيْنٍ، قَالَ: اِنِّي لَسْتُ لِنَفْسِي اُرِيدُهَا، قَالَ: فَلِمَنْ؟، قَالَ: لِجُلَيْبِيبٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى اَسْتَامِرَ اُمَّهَا، فَاَتَاهَا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ابْنَتَكِ، قَالَتْ: نَعَمْ وَنُعْمَى عَيْنٍ، قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَتْ لِنَفْسِهِ يُرِيدُهَا، قَالَتْ: فَلِمَنْ يُرِيدُهَا؟، قَالَ: لِجُلَيْبِيبٍ، قَالَتْ: حَلْقَى اَلْجُلَيْبِيبِ؟، قَالَتْ: لَا لَعَمْرُ اللّٰهِ، لَا اُزَوِّجُ جُلَيْبِيبًا، فَلَمَّا قَامَ اَبُوهَا لِيَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتِ الْفَتَاةُ مِنْ خِدْرِهَا لِاُمِّهَا: مَنْ خَطَبَنِي اِلَيْكُمَا قَالَا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَتَرُدُّونَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ ادْفَعُوْنِي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّهُ لَنْ يُضَيِّعَنِي، فَذَهَبَ اَبُوهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شَاْنُكَ بِهَا، فَزَوَّجَهَا جُلَيْبِيبًا قَالَ حَمَّادٌ: قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ: هَلْ تَدْرِي مَا دَعَا لَهَا بِهِ قَالَ: وَمَا دَعَا لَهَا بِهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا، وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا قَالَ ثَابِتٌ: فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ، فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، قَالَ: تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ؟، قَالُوا: لَا، قَالَ: لٰكِنِّي اَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا، فَاطْلُبُوهُ فِي الْقَتْلَى، فَوَجَدُوهُ اِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ، قَدْ قَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَتَلُوهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقَتَلَ سَبْعَةً، ثُمَّ قَتَلُوهُ هٰذَا مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ، يَقُوْلُهَا سَبْعًا، فَوَضَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَاعِدَيْهِ، مَا لَهُ سَرِيرٌ اِلَّا سَاعِدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى وَضَعَهُ فِي قَبْرِهِ، قَالَ ثَابِتٌ: وَمَا كَانَ فِي الْاَنْصَارِ اَيِّمٌ اَنْفَقُ مِنْهَا

✿✿ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جلیبیب ایک انصاری تھا وہ خواتین کے ہاں جایا کرتا تھا اور ان کے ساتھ بات چیت کیا کرتا تھا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنی بیوی سے کہا جلیبیب تمہارے پاس نہ آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب ان کے ہاں کی خواتین میں سے کوئی بیوہ یا طلاق یافتہ ہو جاتی' تو وہ اس خاتون کی آگے شادی اس وقت تک نہیں کرتے تھے جب تک یہ بات نہیں جان لیتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتے؟ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری سے کہا: اے فلاں شخص تم اپنی بیٹی کی شادی کروا دو اس نے عرض کی: جی ہاں! سر آنکھوں پر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود اس کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتا اس انصاری نے دریافت کیا: پھر کس کے ساتھ کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جلیبیب کے ساتھ' اس نے عرض کی: یارسول اللہ (آپ مجھے موقع دیں) تاکہ میں لڑکی کی

4035– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج: ثقة روى له النسائي، وباقي رجاله على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 4/422و 452، والبغوى 3997، وأخرجه مختصراً الطيالسى 924، ومسلم 2472 فى فضائل الصحابة: باب من فضائل جليبيب رضى اله عنه، وأحمد 4/421، والنسائى فى فضائل الصحابة 142، والبيهقى 4/221 من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وانظر 4059 .

ماں کے ساتھ مشورہ کرلوں پھر وہ شخص اس عورت کے پاس آیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے تمہاری بیٹی کیلئے نکاح کا پیغام بھجوایا ہے اس عورت نے کہا: ٹھیک ہے سر آنکھوں پر۔ اس شخص نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اپنے لیے پیغام نہیں دیا: تو عورت دریافت کیا: پھر نبی اکرم ﷺ نے کس کے لیے نکاح کا پیغام بھجوایا ہے اس شخص نے بتایا: جلیبیب کیلئے۔ اس عورت نے کہا: اس نالائق جلیبیب کیلئے پھر اس عورت نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! میں جلیبیب کے ساتھ (اپنی بیٹی کی) شادی نہیں کروں گی۔ جب لڑکی کا باپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جانے کیلئے اٹھنے لگا' تو لڑکی نے پردے کے پیچھے سے اپنی ماں سے کہا میری شادی کے بارے میں آپ کو نکاح کا پیغام کس نے بھجوایا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے' اس لڑکی نے دریافت کیا: تو کیا آپ لوگ اللہ کے رسول کے حکم پر عمل نہیں کریں گے آپ مجھے اللہ کے رسول کے سپرد کر دیں وہ مجھے ضائع نہیں کریں گے پھر اس بچی کا باپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: اس بچی کا معاملہ آپ کے سپرد ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بچی کی شادی جلیبیب سے کروادی۔

حماد نامی راوی کہتے ہیں: اسحاق بن عبداللہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بچی کیلئے کیا دعا کی تھی۔ راوی نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے اس کے لیے کیا دعا کی تھی' تو اسحاق نے بتایا: (نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی تھی)

''اے اللہ! ان دونوں پر بھلائی کو اچھی طرح انڈیل دے اور ان کی زندگی میں کوئی سختی نہ آنے دینا''۔

یہاں ثابت نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس لڑکی کی شادی ان صاحب سے کروادی ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی جنگ میں حصہ لینے کیلئے تشریف لے گئے' تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم کسی کو غیر موجود پاتے ہو ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:' لیکن مجھے جلیبیب غیر موجود محسوس ہو رہا ہے' تو تم لوگ مقتولین میں اسے تلاش کرو تو ان لوگوں نے جلیبیب کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ سات مشرکین کے پاس موجود تھے انہوں نے ان سات مشرکین کو قتل کیا تھا اور پھر خود شہید ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے سات آدمیوں کو قتل کیا ہے اور پھر خود شہید ہوا ہے یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں یہ بات نبی اکرم ﷺ نے سات مرتبہ ارشاد فرمائی پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے بازوؤں پر اٹھالیا ان کی چارپائی نبی اکرم ﷺ کے صرف بازو ہی تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں خود ان کی قبر میں اتارا۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: انصار میں کوئی بیوہ عورت ایسی نہیں تھی جو اس (جلیبیب کی اہلیہ) سے زیادہ خرچ کرنے والی ہو (یعنی ان سے زیادہ مالدار ہو)

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَزَوِّجِ اَنْ يَّقْصِدَ ذَوَاتَ الدِّيْنِ مِنَ النِّسَاءِ

شادی کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ خواتین میں سے دین دار عورتوں کا قصد کرے

4036 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِجَمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِمَالِهَا، وَلِدِيْنِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کے ساتھ شادی چار باتوں کی وجہ سے کی جاتی ہے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کے نسب کی وجہ سے اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے دین کی وجہ سے تو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار عورت کو ترجیح دو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَزَوِّجَ اِنَّمَا اَمَرَ اَنْ يَّقْصِدَ مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتَ الدِّيْنِ وَالْخُلُقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ شادی کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے

وہ دین دار اور نیک اخلاق والی خواتین کا قصد کرے

4037 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ النَّسَوِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى، وَهُوَ الْفِطْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمَّتِهِ قَالَتْ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى مَالِهَا، وَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى جَمَالِهَا، وَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى دِيْنِهَا، خُذْ ذَاتَ الدِّيْنِ، وَالْخُلُقِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ

عَمَّتُهُ زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4036– إسناده صحيح على شرط الشيخين، ويحيى بن سعيد: هو القطان .وأخرجه أحمد 2/428، والدارمي 2/133–134، والبخاري 5090 في النكاح: باب الأكفاء في الدين، ومسلم 1466 في الرضاع: باب استحباب نكاح ذات الدين، وأبو داوٗد 2047 في النكاح: باب ما يؤمر به من تزويج ذات الدين، والنسائي 6/68 في النكاح: باب كراهية تزويج ذات الدين، والبيهقي 7/79–80، والبغوي 2240 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .

4037–صحيح . زينب بنت كعب بن عجرة: هي زوجة أبي سعيد الخدري، روى عنها ابنا أخويها سعد بن ابي إسحاق، وسليمان بن محمد ابنا كعب بن عجرة، وذكرها ابن الأثير وابن فتحون في الصابة .وأخرجه الحاكم 2/161، وأبو يعلى 1012 من طريق خالد بن مخلد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في المجمع 4/254: ورجاله ثقات .وأخرجه أحمد 3/80، والبزار 1403 من طريقين عن محمد بن موسى الفطري وقد تخرقت في مسند البزار إلى: العطرى–، بِهِ . قلت: وحديث أبي هريرة قبله يشهد له .

''عورت کے ساتھ شادی یا تو اس کے مال کی بنیاد پر کی جاتی ہے یا اس کی خوبصورتی کی بنیاد پر کی جاتی ہے یا اس کے دین کی وجہ سے کی جاتی ہے تو تم دین اور اچھے اخلاق کو اختیار کرو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) سعید بن اسحاق نامی راوی کی پھوپھی سے مراد حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی زینب ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّفَقُّدِ فِي اَسْبَابِ مَنْ يُّرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِهَا مِنَ النِّسَاءِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے' وہ جس خاتون کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہو وہ اس میں کچھ چیزوں کے بارے میں چھان بین کر لے

4038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَتَزَوَّجُ فِي الْاَنْصَارِ قَالَ: اِنَّ فِيْ اَعْيُنِهِمْ شَيْئًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ انصار میں شادی نہیں کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّذْكُرَ الَّتِىْ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْطُبَهَا لِاِخْوَانِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَهَا اِلٰى وَلِيِّهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ جس خاتون کے لیے نکاح کا پیغام بھجوانا چاہتا ہو اس خاتون کا تذکرہ اپنے بھائیوں کے سامنے کر دے اس سے پہلے کہ وہ اس خاتون کے ولی کو نکاح کا پیغام بھجوائے

4039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

4038- إسناده صحيح . رجاله رجال الصحيح غير خلاد بن أسلم، فروى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة .وأخرجه النسائي 6/69 في النكاح: باب المرأة الغيرى من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن النضر، بهذا الإسناد، بلفظ: قالوا: يا رسول الله، ألا تتزوج من نساء الأنصار، قال: "إن فيهم لغيرة شديدة"، وانظر 4041 و 4044 .

4039- حديث صحيح، ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل- قد توبع وباقي رجاله على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 1/12، والنسائي 6/77-78 في النكاح: باب عرض الرجل ابنته على من يرضى، والطبراني 23/3002 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري 5129 في النكاح: باب من قال لا نكاح إلا بولي، من طريق هشام، عن معمر، بِهِ .وأخرجه البخاري 4005 في المغازي: باب 12، و 5122 في النكاح: باب عرض الإنسان ابنته أو أخته على أهل الخير، و 5445 باب تفسير ترك الخطبة، والنسائي 6/83-84، باب إنكاح الرجل ابنته الكبيرة، وابن سعد في "الطبقات 8/81"-82، والطبراني 23/302 من طرق عن الزهري، بِهِ .

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: سَاَنْظُرُ فِي ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَلَقِيَنِي، فَقَالَ: مَا اُرِيْدُ النِّكَاحَ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ اَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، قَالَ: فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ اَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلٰى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَخَطَبَهَا اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ، فَلَقِيَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ، فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا لَمَّا عَرَضْتَ عَلَيَّ، اِلَّا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا، وَلَمْ اَكُنْ اُفْشِيْ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَنَكَحْتُهَا*

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: حفصہ بنت عمر کے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے انہیں حفصہ کے ساتھ شادی کی پیش کش کی میں نے کہا: اگر آپ چاہیں' تو میں آپ کی شادی حفصہ بنت عمر سے کروا دیتا ہوں انہوں نے کہا: میں اس معاملے میں غور کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ دن بعد ان کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا: میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے کہا: اگر آپ چاہیں' تو میں حفصہ بنت عمر کے ساتھ آپ کی شادی کروا دیتا ہوں' تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا پھر کچھ دن گزر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام بھجوایا میں نے حفصہ کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کردی پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے فرمایا: جب تم نے مجھے حفصہ کی شادی کی پیشکش کی تھی' تو میں نے تمہیں کوئی جواب نہیں دیا تھا شاید اس وجہ سے تمہیں مجھ سے کوئی ناراضگی ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے مجھے یہ پیشکش کی تھی' تو میں نے تمہیں جواب اس لیے نہیں دیا تھا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی) کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تو میں اس کے ساتھ شادی کر لیتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِكِتْمَانِ الْخِطْبَةِ، وَاسْتِعْمَالِ دُعَاءِ الِاسْتِخَارَةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ، وَالصَّلَاةِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّمْجِيدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَهَا

نکاح کا پیغام چھپانے کا حکم ہونے کا تذکرہ اور نکاح کا پیغام بھیجنے کے وقت آدمی کا وضو کرنے کے

بعد دعائے استخارہ پر عمل کرنا، نماز پڑھنا، الحمدللہ پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنا (ان سب باتوں کا حکم ہونے کا تذکرہ)

4040 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ اَبِي الْوَلِيْدِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَيُّوْبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ، ثُمَّ صَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ فُلَانَةَ - وَتُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا - خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ، وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْضِ لِيْ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نکاح کے پیغام کو ذہن میں رکھو پھر وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرو پھر جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا اتنی نماز ادا کرو پھر تم اپنے پروردگار کی حمد بیان کرو اس کی بزرگی کا تذکرہ کرو پھر یہ دعا مانگو۔

"اے اللہ! بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھتا ہے اگر تو یہ جانتا ہے فلاں عورت (راوی کہتے ہیں: یہاں اس عورت کا نام لے) میرے لیے میرے دین میری دنیا اور میری آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرا نصیب کر دے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور میرے دین میری دنیا اور میری آخرت کے حوالے سے میرے حق میں بہتر ہے تو اس کو میرا نصیب کر دے"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ اَرَادَ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا قَبْلَ الْعَقْدِ

جو شخص کسی خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجنا چاہتا ہو اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ

4040- خالد بن أبي أيوب: لم يوثقه غير المؤلف 4/198، واسم أبيه صفوان، وباقي السند رجاله رجال الصحيح .وأخرجه أحمد5/423، والطبراني 4/3901 وقد تحرف فيه "الخطبة" إلى "الخطيئة"، والحاكم 1/314، والبيهقي7/147 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وقال الحاكم عقب هذا الحديث: هذه سنة صلاة الاستخارة عزيزة، تفرد بها أهل مصر، ورواته عن آخرهم ثقات، ووافقه الذهبي! .وأخرجه أحمد 5/423 من طريق ابن لهيعة، عن الوليد بن ابي الوليد، به .

وہ عقد سے پہلے اس عورت کو دیکھ لے

4041 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا يَعْنِي صَغَرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے انصار کی کسی خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس عورت کو دیکھ لینا' کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (راوی کہتے ہیں) یعنی ان کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْخَاطِبِ الْمَرْاَةَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا قَبْلَ الْعَقْدِ

عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنے والے کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ عقد سے پہلے اسے دیکھ لے

4042 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، عَنْ عَمِّهِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ ابْنَةَ الضَّحَّاكِ عَلٰى اِنْجَارٍ مِّنْ اَنَاجِيرِ الْمَدِيْنَةِ يُبْصِرُهَا،

4041- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار: حافظن روى له أبو داوُد والترمذى، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يزيد بن كيسان، فمن رجال مسلم . وأخرجه الحميدى 1172، وأحمد 2/299، ومسلم 1424 74 فى النكاح: باب ندب النظر إلى وجه المرأة وكفيها لمن يريد أن يتزوجها، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 3/14"، والنسائى 6/77 فى النكاح: باب إذا استشار رجل رجلاً فى المرأة هل يخبره بما يعلم، وسعيد بن منصور فى سننه 523 والدارقطنى 3/253، والبيهقى 7/84 من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1424 75، والنسائى 6/77 من طريقين عن يزيد بن كيسان، به . وانظر الحديث رقم 4044 .

4042- إسناده ضعيف، سهل بن محمد بن أبى حثمة، وعمه سليمان بن أبى حثمة: لم يوثقهما غير المؤلف6/406و 385، وباقى رجاله على شرط الشيخين . وأخرجه سعيد بن منصور 519، وابن ابى شيبة 4/356، و 365، وأحمد3/493و 4/225، وابن ماجه 1864 فى النكاح: باب النظر إلى المرأة إذا أراد أن يتزوجها، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/13، والمزى فى تهذيب الكمال ص1204 من طرق عن الحجاج بن أرطاة، عن محمد بن سليمان بن ابى حثمة، عن عمه سهل بن ابى حثمة، ووقع فى الطحاوى: عن عمه سليمان بن أبى حثمة، عن محمد بن مسلمة . والحجاج بن أرطاة: كثير الخطأ والتدليس، ولم يصرح بالتحديث .وأخرجه البيهقى5/85 من طريق الحجاج عن أبى مليكة، عن محمد بن سليمان بن ابى حثمة، بالإسناد السابق . وقال: هذ الحديث إسناده مختلف فيه، ومداره على الحجاج بن أرطاة .وأخرجه الحاكم 3/434 من طريق إبراهيم بن صرمة، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، عن محمد بن سليمان بن أبى حثمة، به . وقال: هذا حديث غريب، وإبراهيم بن صرمة ليس من شرط هذا الكتاب، وتعقبه الذهبى بقوله: ضعفه الدارقطنى، وقال أبو خاتم: شيخ .وأخرجه الطيالسى 1186 من طريق حماد بن سلمة، عن الحجاج، عن محمد بن أبى سهل، عن أبيه قال: رأيت محمد بن مسلمة وأخرجه أحمد 4/226 من طريق وكيع، عن ثور، عن رجل من أهل البصرة، عن محمد بن مسلمة .

فَقُلْتُ لَهُ: اَتَفْعَلُ هٰذَا وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قَلْبِ امْرِءٍ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا

سلیمان بن ابوحثمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی کو مدینہ منورہ کے ایک باغ میں چھپ کر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر ایسا کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے دل میں کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھجوانے کی بات ڈال دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، وہ شخص اس عورت کو پہلے دیکھ لے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا قَبْلَ الْعَقْدِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ، جب وہ کسی خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجنے کا ارادہ کرے تو عقد سے پہلے اس کی طرف دیکھ لے

4043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ امْرَاَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم جاؤ اور اس عورت کو دیکھ لو، کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے، تم دونوں کے درمیان محبت پیدا کر دے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے

4043– إسناده صحيح على شرط مسلم . عباس بن عبد العظيم: ثقة رويله مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه ابن ماجه 1865 في النكاح: باب النظر إلى المرأة إذا أراد أن يتزوجها، وابن الجارود 676، والدارقطني 3/253، والحاكم2/165، والبيهقي 7/84، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 4/244–245و 246، والدارمي 2/134، وسعيد بن منصور 516و 517 و 518، وابن أبي شيبة 4/355، والترمذي 1087 في النكاح: باب إباحة النظر قبل التزويج، وابن ماجه 1866، وابن الجارود 675، والدارقطني 3/252 و 253، والطحاوي 3/14، والبيهقي 7/84و 84–85، والبغوي 2247 من طريق ثابت، وعاصم الأحول، عن بكر بن عبد الله المزني، عن المغيرة بن شعبة

4044 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ نِكَاحَ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کے سامنے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کرنے (کے ارادے) کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس عورت کو دیکھ لو' کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا اَنْ يُّعَرِّضَ لَهَا وَلَا يُصَرِّحُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب وہ کسی خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجنے لگے

اور وہ عورت اس وقت عدت گزار رہی ہو تو اشارے کنایے سے اسے نکاح کا پیغام دے صراحت کے ساتھ نہ دے

4045 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: اذْهَبِي اِلَى اُمِّ شَرِيكٍ وَلَا تُفَوِّتِينَا بِنَفْسِكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا: تم ام شریک کے ہاں چلی جاؤ اور اپنی ذات کے حوالے سے ہمیں کسی پریشانی کا شکار نہ کرنا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ خِطْبَةِ الْمَرْءِ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ، اَوْ اَنْ يَّسْتَامَ عَلٰى سَوْمِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے' یا اس کی بولی پر بولی لگائے

4046 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ، وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ

4044– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 4041 .

4045– إسناده حسن، من أجل محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– وباقي رجاله على شرط الصحيح، وانظر الحديث رقم 4049 .

طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِي صَحْفَتِهَا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: ابْنُ زَيْدٍ هٰذَا مِنْ اَهْلِ الْمَزَارِ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے' کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے میں آنے والی نعمتیں بھی خود حاصل کر لے۔

شیخ بیان کرتے ہیں: ابن زید نامی یہ راوی اہل مزار میں سے ہے یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور ثقہ ہے۔

4047 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے''۔

4046- إسناده ضعيف، وهو حديث صحيح، محمد بن أحمد بن زيد، وشيخه عمرو بن عاصم لم يوثقهما غير المؤلف 9/123 و 7/180، وداؤد بن فراهيج: مختلف فيه، وقال ابن عدى: لا أرى بمقدار ما يرويه بأساً .وأخرجه مالك 2/523 فى النكاح: باب ما جاء فى الخطبة، و 2/900 فى القدر: باب جامع ما جاء فى أهل القدر، والشافعى فى الرسالة ص 307، والحميدى 1027، وأحمد 2/462، والبخارى 5144 فى النكاح: باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع، و 6601 فى القدر: باب وكان أمر الله قدراً مفعولاً، والنسائى 6/73 فى النكاح: باب النهى عن أن يخطب الرجل على خطبة أخيه، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/4، والبيهقى 7/180 من طريق الأعرج عن أبى هريرة .وأخرجه الحميدى 01026 وابن أبى شيبة 4/403، وأحمد 2/274و 487، والبخارى 2140 فى البيوع: باب لا يبيع على بيع أخيه، و 2723 فى الشروط: باب ما لا يجوز من الشروط فى النكاح، ومسلم 1413 و 51 و 52 و 53 فى النكاح: باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك، وأبو داؤد 2080 فى النكاح: باب فى كراهية أن يخطب الرجل على خطبة أخيه، والنسائى6/71-72 و 73 فى النكاح: باب النهى عن أن يخطب الرجل على خطبة أخيه، و 7/258 فى البيوع: باب سوم الرجل على سوم أخيه، و 258-259 باب النجش، والترمذى 1134 فى النكاح: باب ما جاء أن لا يخطب الرجل على خطبة أخيه، وابن ماجه 2172 فى التجارات: باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سومه، وابن الجارود 677، والطحاوى 3/4، والبيهقى 5/344 و 346 و 7/479 من طريق سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/411، و 457، ومسلم 1413 54 و55 و 1515 9 و 10 فى البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه، والطحاوى 3/4 والبيهقى 5/345 من طريق عبد الرحمٰن بن يعقوب الحرقى، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/489 و 508 و 516، والنسائى 6/73، والطحاوى3/4، والبيهقى 5/345 من طريق محمد بن سيرين، عن أبى هريرة .وأخرجه البخارى 2727 فى الشروط: باب الشروط فى الطلاق، ومسلم 1515 10 و 12، والنسائى 7/255 فى البيوع: باب بيع المهاجر للأعرابى، والبيهقى 5/345 من طريق أبى حازم، عن أبى هريرة .وأخرجه البخارى 5152 فى النكاح: باب الشروط التى لا تحل فى النكاح، والنسائى 7/258-259 و 259، وابن الجارود 678 من طريق أبى سلمة، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/394، والبيهقى 5/345 من طريق الوليد بن رباح عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/318 من طريق همام بم منبه، و 2/427 من طريق الحسن، و 2/512 من طريق أبى صالح، ثلاثتهم عن أبى هريرة . وانظر الحديث رقم 4048 و 4050 و 4068 و 4069 و 4070 .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا اِخْبَارٌ دُوْنَ النَّهْيِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت دراصل اطلاع ہے یہ ممانعت نہیں ہے

4048 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ، اَوْ يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی لگائے یا اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیجے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا زَجَرَ اِذَا رَكَنَ اَحَدُهُمَا اِلٰى صَاحِبِهٖ، وَهُوَ الْعِلَّةُ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ ممانعت اس صورت میں ہے

جب ان دونوں میں سے کوئی ایک فریق دوسرے فریق کی طرف مائل ہو چکا ہو اور یہ وہ علت ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

4049 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ، وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِىْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِىْ، فَاعْتَدِّىْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى، فَاِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِيْنِىْ، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِىْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، انْكِحِىْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَتْ: فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: انْكِحِىْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ،

4048- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي .وأخرجه الطحاوي 3/4 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1413 55 في النكاح: باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك، و 1515 في البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه، من طريق عبد الصمد، عن شعبة، بِهِ . وأخرجه أحمد 2/529 من طريق الأعمش، عن أبي صالح، بِهِ .

فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا، وَاغْتَبَطْتُ بِهِ

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق بتہ دے دی وہ اس وقت شام گئے ہوئے تھے انہوں نے اپنے وکیل کو کچھ "جو" دے کر اس خاتون کے پاس بھیجا اس خاتون نے اس وکیل پر ناراضگی کا اظہار کیا اس وکیل نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں دینے کیلئے ہمارے ذمے اس کے علاوہ کوئی اور چیز لازم نہیں ہے۔ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے اس مسئلے کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خرچ دینا اس پر لازم نہیں ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ہدایت کی کہ وہ سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں عدت بسر کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسی خاتون ہے' جس کے ہاں میرے اصحاب آتے جاتے رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت بسر کرو' کیونکہ وہ ایک نابینا شخص

4049- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوى 2385 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد .وهو فى الموطأ2/580-581 فى الطلاق: باب ما جاء فى نفقة المطلقة، ومن طريقه أخرجه الشافعى فى الرسالة ص 309-310، وأحمد 6/412، ومسلم 1480 36 فى الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، . وأبو داوُد 2284 فى الطلاق: باب فى نفقة المبتوتة، والنسائى 6/75 فى النكاح: باب إذا استشارت المرأة رجلاً فيمن يخطبها هل يخبرها بما يعلم، والطحاوى فى شرح معانى الآثار3/5و 65-66، والبيهقى 7/177-178و 432 و 471، والطبرانى 24/913 .وأخرجه الطحاوى 3/65 من طريق الليث، عن عبد الله بن يزيد، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 12022، وابن ابى شيبة 4/258، وأحمد 6/412و 413 و 414 و416، والدارمى 2/135-136، ومسلم 1480 37و 38 و 39 و 40 وأبو داوُد 2285 و 2286 و 2287 و 2889، والنسائى 6/74 فى النكاح: باب خطبة الرجل إذا ترك الخاطب أو أذن له، و 6/145 فى الطلاق: باب الرخصة فى ذلك، و 6/208 باب الرخصة فى خروج المبتوتة من بيتها فى عدتها لسكناها، والطحاوى 3/5و 6و 64-65و 65 و 66 و 68، والبيهقى 7/178 و 432 و 471-472 و 472، والطبرانى 24/909 و 910 و 911 و 912 و 914 و 915 و 916 و 917 و 918 و 919 و 920 و 921، من طرق عن أبى سلمة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 12026 و 12027، وأحمد 6/373، 411-412 و 412و 415 و 416، والحميدى 363، ومسلم 1480 42 و 44 و 45 و 46، وأبو داوُد 2288، والترمذى 1180 فى الطلاق: باب ما جاء فى المطلقة ثلاثاً لا سكنى لها ولا نفقة، والنسائى 6/144و 209 فى الطلاق: باب الرخصة فى خروج المبتوتة من بيتها فى عدتها لسكناها، والطحاوى 3/6 و 46 و 76 و 68، والدارقطنى 4/22-23 و 23-24 و 25-26، والطبرانى 24/934 و 935 و 936 و 937 و 938 و 939 و 940 و 941 و 942 و 943 و 944 و 945و 946 و 947 و 948 و 949 و 950 و 951 و 952 و 953 و 954، والبيهقى 7/329 و 431 و 473 و 475 من طريق عامر الشعبى ع فاطمة .وأخرجه أحمد 6/411و 412 و 413، ومسلم 1480 47و 48 و 49 و 50، والترمذى 1135 فى النكاح: باب ما جاء أن لا يخطب الرجل على خطبة أخيه، والنسائى 6/210 فى الطلاق: باب نفقة البائنة، والطحاوى3/6 و 66-67، والطبرانى 24/929 و 930 و 931، والبيهقى 7/181 و 473 من طريق أبى بكر بن أبى الجهم العدوى وقد تحرف فى النسائى إلى: أبى بكر بن حفص، والتصويب .من تحفة الأشراف 12/469 عن فاطمة .وأخرجه عبد الرزاق 12021، وأحمد 6/414، والنسائى 6/207-208، والطبرانى 24/928 من طريق عبد الرحمٰن بن عاصم بن ثابت، عن فاطمة . وأخرجه عبد الرزاق 12024 و 12025، وأحمد 6/414، ومسلم 1480 41، وأبود داوُد 2290، والطحاوى 3/67، والطبرانى 24/924 و 925، والبيهقى 7/472-473 من طريق عبد الله البهى، عن فاطمة . وأخرجه النسائى 6/74 فى النكاح: باب خطبة الرجل إذا ترك المخاطب أو أذن له، والطحاوى 3/6 و 66، والطبرانى 24/924 من طريق محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان، عن فاطمة .وأخرجه أحمد 6/412، والطبرانى 24/906 و 907 من طريق ابن عباس، عن فاطمة .وأخرجه أحمد 6/411 من طريق تميم مولى فاطمة،، والطبرانى 24/933 من طريق الأسود بن يزيد، كلاهما عن يزيد .

ہے جب تمہاری عدت ختم ہو جائے گی تو تم مجھے اطلاع دے دینا۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میری عدت ختم ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم نے مجھے نکاح کا پیغام بھجوایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں رکھتا ہے جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو وہ نادار آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں ہے تم اسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کرلو۔ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے وہ پسند نہیں تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسامہ کے ساتھ شادی کرلو تو میں نے ان کے ساتھ شادی کرلی۔ اللہ تعالیٰ نے اس شادی میں اتنی بھلائی رکھی کہ مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ اِحْدَى الْحَالَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدْ اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ الْمَزْجُورُ عَنْهُ فِيهِمَا

ان دو حالتوں میں سے ایک حالت کا تذکرہ جن دو حالتوں میں اس ممنوعہ فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے

4050 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو كَثِيرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيهِ حَتّٰى يَشْتَرِيَ اَوْ يَتْرُكَ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَذَرَ

(توضیح مصنف): اَبُو كَثِيرٍ: اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے جب تک (وہ دوسرا شخص) اسے خرید نہیں لیتا یا سودے کو ترک نہیں کر دیتا اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک (وہ دوسرا شخص) نکاح نہیں کر لیتا یا اس رشتے کو چھوڑ نہیں دیتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوکثیر نامی راوی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن اذینہ ہے۔

ذِكْرُ الْحَالَةِ الثَّانِيَةِ الَّتِي اُبِيحَ اسْتِعْمَالُ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ فِيهِمَا

اس دوسری حالت کا تذکرہ جس میں اس ممنوعہ فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے

4051 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَنْبَاَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ

4050- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو ابن عمرو الملقب بدحيم، وأبو كثير: هو السحيمي .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 3/4 من طريق بشر بن بكر، عن الأوزاعي بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم 4046 و 4048 .

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ الْاَوَّلُ، اَوْ يَاْذَنَ لَهُ فَيَخْطُبُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک پہلا پیغام دینے والا شخص اس کو ترک نہیں کر دیتا یا پھر اگر وہ اجازت دیدے تو پھر وہ نکاح کا پیغام بھیج دے''۔

ذِكْرُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ اِذَا تَزَوَّجَ اَوْ عَزَمَ عَلَى الْعَقْدِ عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ' جب کوئی شخص شادی کرلے یا شادی کرنے کا پختہ ارادہ کرے تو اسے کیا کہا جائے

4052 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَتَزَوَّجَ، قَالَ لَهُ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص شادی کرنے کا ارادہ کرتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یہ فرماتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے اور تم پر برکتیں نازل کرے''۔

ذِكْرُ تَضْعِيفِ الْاَجْرِ لِمَنْ تَزَوَّجَ بِجَارِيَتِهٖ بَعْدَ حُسْنِ تَاْدِيبِهَا وَعِتْقِهَا، وَلِمَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

جو شخص اپنی کنیز کی اچھی طرح تربیت کرنے کے بعد اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لیتا ہے اور اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو مسلمان ہو جاتا ہے ان کو دو گنا اجر ملنے کا تذکرہ

4051- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 3/3 من طريق علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي في مسند علي بن الجعد 3159، والبيهقي 7/180 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، عن صخر بن جويرية، به. وانظر الحديث رقم 4047.

4052- إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير نصر بن مرزوق، فذكره ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 8/471، وقال: نصر بن مرزوق أبو الفتح المصري، روى عنه الخطيب بن ناصح، ووهب الله بن راشد، ومحمد بن أسد، وخالد بن نزار. كتبنا عنه، وهو صدوق. وأخرجه أحمد 2/381، والدارمي 2/134، وابو داؤد 1230 في النكاح: باب ما يقال للمتزوج، والنسائي في عمل اليوم والليلة 259، وابن ماجه 1905 في النكاح: باب تهنية النكاح، وابن السني في "عمل اليوم الليلة" 609، والحاكم 2/183، والبيهقي 7/148، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي.

4053 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ: اِنَّا نَقُوْلُ عِنْدَنَا: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَعْتَقَ اُمَّ وَلَدِهٖ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، فَهُوَ كَالرَّاكِبِ هَدْيَهٗ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَدَّبَ الرَّجُلُ اَمَتَهٗ، وَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ، وَاِذَا آمَنَ الرَّجُلُ بِعِيْسٰى، ثُمَّ آمَنَ بِيْ، فَلَهٗ اَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ اِذَا اتَّقٰى رَبَّهٗ وَاَطَاعَ مَوَالِيَهٗ فَلَهٗ اَجْرَانِ

صالح بن حیی بیان کرتے ہیں: خراسان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے امام شعبی سے کہا ہمارے ہاں یہ کہا جاتا ہے: جب کوئی شخص اپنی ام ولد کو آزاد کردے اور پھر اس کے ساتھ شادی کرلے تو اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جو اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہو جاتا ہے تو امام شعبی نے کہا: حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی کنیز کی تربیت کرے اور اچھی طرح سے تربیت کرے اس کو تعلیم دے اور اچھی طرح سے تعلیم دے پھر وہ اسے آزاد کر کے اس کنیز کے ساتھ شادی کرلے تو اس شخص کو دگنا اجر ملے گا اور جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہو پھر وہ مجھ پر بھی ایمان لے آئے اسے بھی دگنا اجر ملے گا اور وہ غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہو اسے بھی دگنا اجر ملے گا''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يُزَوِّجَ بِالْمُكَاتَبَةِ اِذَا جَعَلَ صَدَاقَهَا اَدَاءَ مَا كُوْتِبَتْ عَلَيْهِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ مکاتبہ کنیز کے ساتھ شادی کرلے جبکہ اس نے اس کنیز کا مہر وہ رقم مقرر کی ہو جس کی ادائیگی کتابت کے معاہدے میں کی جانی تھی

4053- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه أبو داؤد الطيالسی 520، والحميدی 868، وأحمد 4/395 و 402 و 405 و 414، والدارمی 2/154-155 و 155، والبخاری 97 فی العلم باب: تعليم الرجل أمته وأهله، و2547 فی العتق: باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده، و 3011 فی الجهاد: باب فضل من أسلم من أهل الكتابين، و 3446 فی أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذْ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا) (مريم: 16)، و 5083 فی النكاح: باب اتخاذ السراری ومن أعتق جارية ثم تزوجها، ومسلم 154 فی الإيمان: باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته، والترمذی 1116 فی النكاح: باب ما جاء فی الفضل فی ذلك، والنسائی 6/115 فی النكاح: باب عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، وابن ماجه 1956 فی النكاح: باب الرجل يعتق أمة ثم يتزوجها، والبغوی 25 من طرق عن صالح بن صالح، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاری 2544 فی العتق: باب فضل من أدب جاريته وعلمها، والترمذی 1116، وأبو داؤد 2053 فی النكاح: باب فی الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، من طريقين عن عامر الشعبی، بِهِ .وأخرجه الطيالسی 501، والبخاری 2551 فی العتق: باب كراهية التطاول على الرقيق، من طريقين عن أبی بردة، بِهِ .

4054 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ*، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا سَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ حَارِثٍ فِي السَّهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ اَوْ لِابْنِ عَمِّهِ، فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا، وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً مَلَاحَةً، لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهِ، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَسْتَعِيْنُهُ فِي كِتَابَتِهَا، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ وَقَفَتْ عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ فَرَاَيْتُهَا كَرِهْتُهَا وَعَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ مَا رَاَيْتُ فَقَالَتْ جُوَيْرِيَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَرَفْتَ، فَكَاتَبْتُ نَفْسِي، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعِيْنُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: اَتَزَوَّجُكِ وَاَقْضِي عَنْكِ كِتَابَتَكِ فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ: فَبَلَغَ الْمُسْلِمِيْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا: اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا مَا كَانَ فِي اَيْدِيْهِمْ مِنْ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، قَالَتْ: فَلَقَدْ عُتِقَ بِتَزْوِيْجِهِ مِائَةُ اَهْلِ بَيْتٍ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، قَالَتْ: فَمَا اَعْلَمُ امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ کے بعد آزاد ہونے والے) بنومصطلق کے افراد کو قیدی قرار دیا' تو جویریہ بنت حارث حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی کے حصے میں آئیں انہوں نے کتابت کا معاہدہ کرنے کی پیشکش کی وہ ایک خوبصورت اور دل کش خاتون تھیں جو بھی شخص انہیں دیکھتا تھا مسحور ہو جاتا تھا وہ اپنی کتابت کی ادائیگی کے بارے میں مدد حاصل کرنے کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اللہ کی قسم! وہ حجرے کے دروازے پر رکی ہی تھیں میں نے انہیں دیکھ لیا تو مجھے وہ اچھی نہیں لگیں' کیونکہ مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں اسی طرح پسند کریں گے جس طرح مجھے وہ اچھی لگی تھیں جویریہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو صورت حال ہے وہ آپ کے علم میں ہے میں نے کتابت کا معاہدہ کیا ہے اب میں اللہ کے رسول سے مدد حاصل کرنے کیلئے آئی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا (تم اسے اختیار نہیں کرنا چاہو گی) جو اس سے زیادہ بہتر ہے؟ اس خاتون نے دریافت کیا: وہ کیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ شادی کر لیتا ہوں اور تمہاری طرف سے کتابت کی

4054– إسناده قوی، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبن إسحاق، فروى له البخاری تعليقاً، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه ابن هشام فی السيرة النبوية 3/294–295، وأحمد 6/277، وأبو داوٗد 3931 فی العتق: باب فی بيع المكاتب اذا فسخت الكتابة، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 9/74–75، وابن الأثير فی أسد الغابة 7/56–57 من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن سعد فی الطبقات 8/116–117، والحاكم 4/26–27 من طريق مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عائشة

ادائیگی کر دیتا ہوں۔ اس خاتون نے کہا: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں ایسا کر لیتا ہوں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس بات کی اطلاع مسلمانوں کو ملی تو انہوں نے کہا: یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی عزیز بن گئے ہیں، تو ان لوگوں نے ان کے پاس جتنے بھی بنو مصطلق کے قیدی تھے ان سب کو آزاد کر دیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کی وجہ سے بنو مصطلق کے ایک سو گھرانے آزاد ہوئے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے علم کے مطابق کوئی اور عورت ایسی نہیں ہے، جو اپنی قوم کے افراد کیلئے سیّدہ جویریہ سے زیادہ برکت والی ثابت ہوئی ہو۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِى مِنْ اَجْلِهٖ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی

4055 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا سَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِى الْمُصْطَلِقِ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِىْ سَهْمٍ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَوْ لِابْنِ عَمِّهٖ، فَكَاتَبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا، وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهٖ، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِيْنُهٗ فِىْ كِتَابَتِهَا، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ وَقَفَتْ عَلٰى بَابِ الْحُجْرَةِ فَرَاَيْتُهَا كَرِهْتُهَا وَعَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرٰى مِنْهَا مَا رَاَيْتُ، فَقَالَتْ جُوَيْرِيَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَرَفْتَ فَكَاتَبْتُ عَلٰى نَفْسِىْ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعِيْنُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: وَمَا هُوَ؟ فَقَالَ: اَتَزَوَّجُكِ وَاَقْضِىْ عَنْكِ كِتَابَتَكِ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمُسْلِمِيْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا: اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا مَا كَانَ فِىْ اَيْدِيْهِمْ مِنْ سَبَايَا بَنِى الْمُصْطَلِقِ، فَلَقَدْ عُتِقَ بِتَزْوِيْجِهٖ مِائَةُ اَهْلِ بَيْتٍ مِّنْ بَنِى الْمُصْطَلِقِ، قَالَتْ: فَمَا اَعْلَمُ امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا *

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق کے افراد کو قیدی بنا لیا تو جویریہ بنت حارث حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصے میں، یا شاید حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا زاد کے حصے میں آئیں انہوں نے کتابت کا معاہدہ کر لیا وہ ایک خوبصورت خاتون تھیں جو بھی شخص انہیں دیکھتا ان کا گرویدہ ہو جاتا وہ اپنی کتابت کے بارے میں مدد حاصل کرنے کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اللہ کی قسم! ابھی وہ حجرے کے دروازے تک پہنچی ہی تھیں کہ میں نے انہیں

4055- إسناده قوي، وهو مكرر ما قبله .

دیکھ لیا اور مجھے وہ ناپسند ہوئیں' کیونکہ مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ جس طرح وہ مجھے خوبصورت لگی ہیں اسی طرح نبی اکرم ﷺ کو بھی محسوس ہوں گی۔ جویریہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! جو صورت حال ہے وہ آپ کے علم میں ہے میں نے اپنے لیے کتابت کا معاہدہ کیا ہے' تو میں اللہ کے رسول کی خدمت میں مدد حاصل کرنے کیلئے آئی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (تم اس چیز کو اختیار نہیں کرو گی) جو اس سے زیادہ بہتر ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ شادی کر لیتا ہوں اور تمہاری طرف سے کتابت کے معاوضہ کی ادائیگی کر دوں گا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر میں ایسا کرتا ہوں جب اس بات کی اطلاع مسلمانوں کو پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ لوگ تو نبی اکرم ﷺ کے سسرالی عزیز ہیں' تو انہوں نے اپنے پاس موجود بنو مصطلق کے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

نبی اکرم ﷺ کے اس شادی کرنے کی وجہ سے بنو مصطلق کے ایک سو گھرانے آزاد ہو گئے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے علم کے مطابق کوئی اور عورت ایسی نہیں ہے' جو اپنی قوم کے افراد کیلئے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ برکت والی ثابت ہوئی ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الرَّجُلِ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ لَا تَلِدُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسی خاتون کے ساتھ شادی کر لے جو بچے کو جنم دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی

4056 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، وَلٰكِنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا؟ فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ: فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ: فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ

✿✿ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایک ایسی خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے' جو مالدار بھی ہے اور خوبصورت بھی ہے' لیکن وہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی کیا میں اس کے ساتھ شادی کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے منع کر دیا وہ دوسری مرتبہ

4056- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح غير المستلم بن سعيد، فروى له أصحاب السنن، وهو صدوق، وثقه أحمد، وقال ابن معين: صويلح، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في الثقات، وقال ربما خالف .وأخرجه النسائي 6/65-66، في النكاح: باب كراهية تزويج العقيم، والطبراني 20/508، والحاكم 2/162، والبيهقي 7/81 من طرق عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد، وانظر الحديث الآتي .

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی بات بیان کی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے منع کر دیا وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی بات بیان کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی عورت کے ساتھ شادی کرو جو محبت کرنے والی ہو اور بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو' کیونکہ میں (قیامت کے دن) تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمَرْءُ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ لَا تَلِدُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسی عورت کے ساتھ شادی کرے جو بچے کو جنم نہ دے سکتی ہو

4057 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ جَمَالٍ، وَاِنَّهَا لَا تَلِدُ، قَالَ: اَاَتَزَوَّجُهَا؟ فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَنَهَاهُ، وَقَالَ: تَزَوَّجِ الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ، فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں ایک خوبصورت عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں' لیکن وہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی کیا میں اس کے ساتھ شادی کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے منع کر دیا وہ پھر دوسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پھر اسے منع کر دیا وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے اسے پھر منع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: محبت کرنے والی اور بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی خاتون کے ساتھ شادی کرو کیونکہ میں (قیامت کے دن) تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَزْوِيجِ الْمَرْءِ الْمَرْاَةَ فِيْ شَوَّالٍ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے عورت کے ساتھ شوال میں شادی کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

4058 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَزَوَّجَهَا فِيْ شَوَّالٍ، وَبَنٰى بِهَا فِيْ شَوَّالٍ، فَاَيُّ نِسَائِهٖ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ

4057– إسناده قوي، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه أبو دواد 2050 في النكاح: باب النهي عن تزويج من لم يلد من النساء، من طريق أحمد بن إبراهيم الدورقي، بهذا الإسناد .

۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے مہینے میں ان کے ساتھ نکاح پڑھوایا تھا شوال کے مہینے میں ہی ان کی رخصتی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے زیادہ محبوب اور کون تھیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِمَامِ اَنْ يَّخْطُبَ اِلٰى مَنْ اَحَبَّ عَلٰى مَنْ اَحَبَّ مِنْ رَعِيَّتِهٖ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا میں سے جس کو پسند کرے اس کی طرف نکاح کا پیغام بھیج دے

4059 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى جُلَيْبِيبٍ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِيْهَا قَالَ: حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ اُمَّهَا، قَالَ: فَنَعَمْ اِذًا، فَذَهَبَ اِلَى امْرَاَتِهِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لَا هَا اللّٰهِ اِذًا، وَقَدْ مَنَعْنَاهَا فُلَانًا وَفُلَانًا، قَالَ: وَالْجَارِيَةُ فِيْ سِتْرِهَا تَسْمَعُ، فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ: اَتَرُدُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ اِنْ كَانَ قَدْ رَضِيَهُ لَكُمْ فَاَنْكِحُوْهُ، قَالَ: فَكَاَنَّهَا حَلَّتْ عَنْ اَبَوَيْهَا، فَقَالَا: صَدَقْتِ، فَذَهَبَ اَبُوْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنْ رَضِيتَهُ لَنَا رَضِيْنَاهُ، فَقَالَ: "اِنِّيْ اَرْضَاهُ" فَزَوَّجَهَا، فَفَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ، وَخَرَجَتْ امْرَاَةُ جُلَيْبِيبٍ فِيْهَا، فَوَجَدَتْ زَوْجَهَا وَقَدْ قُتِلَ، وَتَحْتَهُ قَتْلٰى مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، قَدْ قَتَلَهُمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَمَا رَاَيْتُ بِالْمَدِيْنَةِ ثَيِّبًا اَنْفَقَ مِنْهَا

۞ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جلیبیب کیلئے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کا پیغام اس خاتون کے باپ کو دیا ان صاحب نے کہا: میں لڑکی کی والدہ سے مشورہ کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے وہ شخص اپنی بیوی کے پاس گیا اس کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو اس عورت نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم! یہ نہیں ہوسکتا ہم نے تو اس لڑکی کیلئے فلاں اور فلاں شخص کے رشتے سے بھی انکار کردیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: وہ لڑکی اس وقت پردے کے پیچھے یہ بات سن رہی تھی اس لڑکی نے کہا: کیا آپ اللہ کے رسول کی فرمائش کو قبول نہیں کریں گے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے رشتے سے

4058- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو الثوري .وأخرجه عبد الرزاق 10459، وأحمد6/45 و 206، والدارمي 2/145، وابن سعد في الطبقات8/59 و 60،ومسلم 1423 في النكاح: باب استحباب التزوج في شوال واستحباب الدخول فيه، والترمذي 1093 في النكاح: باب ما جاء في الأوقات التي يستحب فيها النكاح، والنسائي 6/70 في النكاح: باب التزويج في شول، وابن ماجه 1990 في النكاح: باب متى يستحب البناء في النساء، والطبراني 23/68، والبيهقي 7/290، والبغوي 2259 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 23/70 من طريق الزهري، عن عروة، به .وأخرجه 23/69 من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة .

4059- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في مصنف عبد الرزاق 10333، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/136، والبزار 2741 . وذكره الهيثمي في المجمع 9/368وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح، وانظر 4035 .

راضی ہیں تو آپ اس کے ساتھ شادی کروا دیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ اس لڑکی نے اپنے ماں باپ کی مشکل آسان کر دی۔ انہوں نے جواب دیا: تم نے ٹھیک کہا ہے پھر اس کا والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کیلئے راضی ہیں تو ہم بھی اس سے راضی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس سے راضی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے ساتھ (حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کی) شادی کروا دی (اس کے کچھ عرصے بعد) اہل مدینہ گھبراہٹ کا شکار ہوئے (یعنی کوئی جنگ ہوئی) تو حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بھی اس میں گئی انہوں نے اپنے شوہر کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ شہید ہو چکے تھے اور ان کے نیچے مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ مقتولین بھی تھے جنہیں حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں ایسی کوئی بیوہ نہیں دیکھی جو اس خاتون سے زیادہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتی ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَزَوِّجِ بِالْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ

شادی کرنیوالے شخص کو ولیمہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ خواہ وہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرے)

4060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ،

4060- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوى 2308 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد .وهو في الموطأ 2/545 في النكاح: باب ما جاء في الوليمة، ومن طريقه أخرجه البخارى 5113 في النكاح: باب الصفرة للمتزوج والنسائى 6/119-120 في النكاح: باب التزويج على نواة من ذهب، والطحاوى في مشكل الآثار 4/145 .وأخرجه الحميدى 1218، وعبد الرزاق 10411، وأحمد 3/190 و 204 و 205 و 271، والبخارى 2049 في البيوع: باب ما جاء في قول الله تعالى: (فَإِذَا قُضِيَتُ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ) (الجمعة: 10)، و 3781 في المناقب: باب إخاء النبى صلى الله عليه وسلم بين المهاجرين والأنصار، و 3937 باب كيف أخى النبى صلى الله عليه وسلم بين أصحابه، و 5072 في النكاح: باب قول الرجل لأخيه: انظر إلى أى زوجتى شئت حتى أنزل لك عناه، و 5167 باب الوليمة ولو بشاة، و 6082 في الأدب: باب الإخاء والحلف ومسلم 1427 81 في النكاح: باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد، وأبو داوُد 2109 في النكاح: باب قلة المهر، والترمذى 1933 في البر والصلة: باب ما جاء في مواساة الاخ، والنسائى 6/137 في النكاح: باب الهدية لمن عرس، وابن الجارود 726، وأبو يعلى 3781 و 3824، والطبرانى 1/728، والبيهقى 7/236-237 و 237، والبغوى 2310 من طرق عن حميد الطويل، بِهِ .وأخرجه البخارى 5148 في النكاح: باب قول الله تعالى: (وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً) (النساء : 4)، ومسلم 1427 82، والنسائى 6/120 في النكاح: باب التزويج على نواة من ذهب، والبيهقى 7/236 من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس وأخرجه الطيالسى 1978، وأحمد 3/274 و 278، والبخارى 5148، ومسلم 1427 80 و 81، وأبو يعلى 3205، والبيهقى 7/237 من طريق قتادة عن أنس .وأخرجه مسلم 1427 83 من طريق أبى حمزة عبد الرحمٰن بن ابى عبد الله، عن أنس، وانظر الحديث رقم 4096 .

فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ: زِنَةُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (اس نشان کے بارے میں) دریافت کیا: تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ انہوں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (قربانی کر کے دعوت کرو)۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حکم استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

4061 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ شادی کے بعد) ولیمہ میں ستو اور کھجور کھلائے تھے۔

ذِكْرُ مَا اَوْلَمَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ بَنٰى بِهَا

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی

4061- إسناده قوی من أجل بكر بن وائل . ابن أبی عمر العدنی: هو محمد بن يحيى بن أبی عمر . وسفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أبو داؤد 3744 فی الأطعمة: باب فی استحباب الوليمة عند النكاح، والطبرانی 24/184، والبيهقی 7/260 من طريق حامد بن يحيى البلخی، عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذی 1095 فی النكاح: باب ما جاء فی الوليمة، وفی "الشمائل" 178، وابن ماجه 1909 فی النكاح: باب الوليمة، من طريق ابن ابی عمر العدنی، به وقد تصحف فی سنن الترمذی وشمائله: "ابنه" إلى: "أبيه"، وقال الترمذی: هذا حديث حسن غريب .وأخرجه الترمذی 1096 والنسائی فی الكبری كما فی التحفة 1/377 من طريق ابن أبی عمر العدنی، عن الحميدی، عن سفيان، به .وأخرجه ابن ماجه 1909، والحميدی 1184 ومن طريقه أبو يعلى 3580، من طريق سفيان، به . وأخرجه احمد 3/110، وأبو يعلى 3559، وابن الجارود 727 من طريق سفيان، عن الزهری، به . وقال الترمذی: وقد روى غير واحد هذا الحديث عن ابن عيينة، عن الزهری، عن أنس، ولم يذكروا فيه "عن وائل عن ابنه" . وكان سفيان ابن عيينة يدلس فی هذا الحديث، فربما لم يذكر فيه "عن وائل عن ابنه"، وربما ذكره . وانظر الحديث رقم 4064 .

پر رخصتی کے بعد کس چیز کے ذریعے ولیمہ کیا تھا

4062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَوْسَعَ الْمُسْلِمِيْنَ خُبْزًا، وَلَحْمًا، كَمَا كَانَ يَصْنَعُ اِذَا تَزَوَّجَ، فَاَتٰى حُجَرَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُوْنَ لَهُ، ثُمَّ رَجَعَ وَاَنَا مَعَهُ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى الْبَيْتِ اِذَا رَجُلَانِ يَذْكُرَانِ بَيْنَهُمَا الْحَدِيْثَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا اَبْصَرَهُمَا وَلَّى رَاجِعًا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کیلئے روٹی اور گوشت کا بھرپور اہتمام کیا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم شادی کرنے کے بعد کیا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم امہات المومنین کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا ان کے لیے دعائے خیر کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی نئی زوجہ محترمہ) کے گھر کے پاس پہنچے تو وہاں دو آدمی گھر کے ایک گوشے میں بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل کی تھی۔

4062- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاری . يحيی: هو ابن سعيد القطان .وأخرجه البخاری 5154 فی النكاح: باب 55، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/98و 105 و 200 و 262 و 263، والبخاری 4794 فی تفسير سورة الأحزاب: باب (لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ) (الأحزاب: 53)، وابن سعد فی الطبقات8/106 و 107، وابن جرير الطبری فی جامع البيان 37/22–38، والبغوی 2313 من طرق عن حميد، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/195–196، 246، ومسلم 1428 87 فی النكاح: باب فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، و 89 و 90 باب زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس، وأبو يعلى 3332، وابن سعد فی الطبقات 8/105 من طريقين عن ثابت، عن أنس . . . . . وأخرجه أحمد 3/172، والبخاری 4793، ومسلم 1428 91، وابن جرير الطبری 22/37، من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/1686و 236، والبخاری 5166 فی النكاح: باب الوليمة حق، و 6238 فی الإستئذان: باب آية الحجاب، ومسلم 1428 93، والطبری 22/37، والطبرانی /24 130 و 131، وابن سعد 8/106–107، والبيهقی 7/78 من طريق الزهری عن أنس .وأخرجه البخاری 4791 و 6239 و 6271، ومسلم 1428 92، والبيهقی 7/78، والواحدی فی أسباب النزول ص: 242 من طرق عن المعتمر بن سليمان، عن أبيه، عن أبی مجلز، عن أنس .وأخرجه البخاری 5163 فی النكاح: باب الهدية للعرس، تعليقاً من طريق أبی عثمان الجعد، عن أنس، ووصله مسلم 1428 94 95، والترمذی 3218 فی التفسير: باب من سورة الأحزاب، والطبرانی 24/125وأخرجه البخاری 4792، والطبری 22/38، وابن سعد 8/105–106، والطبرانی 24/128 من طريق أبی قلابة، عن أنس .وأخرجه البخاری 7421 فی التوحيد: باب وكان عرشه على الماء، وابن سعد 8/105، والطبرانی 24/127 من طريق عيسى بن طهمان، عن أنس .وأخرجه الترمذی 3219، والطبری 22/38 من طريق بيان، عن أنس .

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيْسَ عِنْدَ تَزْوِيجِهِ صَفِيَّةَ

اس بات کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے موقع پر "حیس" تیار کروایا تھا

4063 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا تھا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا آپ ﷺ نے ان کے ولیمے میں حیس (کی دعوت کی تھی)

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي اتُّخِذَ مِنْهُ الْحَيْسَ عِنْدَ تَزْوِيجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ

اس چیز کا تذکرہ، جس کے ذریعے حیس تیار کیا گیا تھا جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی

4064 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ شَيْخَانِ عَابِدَانِ فَاضِلَانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ شادی کے بعد ولیمے

4063- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمران بن ميسرة فمن رجال البخاري .وأخرجه البخاري 5169 في النكاح: باب الوليمة ولو بشاة، ومن طريقه البغوي 2274 عن مسدد، عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/181 و 239 و 291، والبخاري 5086 في النكاح: باب من جعل عتق الأمة صداقها، ومسلم 1365 85ص 1045 في النكاح: باب فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، والنسائي 6/114و 115في النكاح: باب التزويج على العتق، والدارمي 2/154، وابن سعد 8/124-125 و 125، وابن الجارود 721"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/20، والطبراني في الصغير 2/116، وفي الكبير 24/180 و 181 من طرق عن شعيب بن الحبحاب به .وأخرجه عبد الرزاق 13110 من طريق يونس بن عبيد، عن شعيب بن الحبحاب مرسلاً .وأخرجه أحمد 3/239 و 242 و 280، والبخاري 4200 في المغازي: باب غزوة خيبر، و 5086، ومسلم 1365 85ص 1045، والنسائي 6/114، وابن ماجه 1957 في النكاح: باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، وابن سعد 8/124 125، وأبو يعلى 3351، والدارقطني 3/286 من طريق ثابت، عن أنس .وأخرجه مسلم 1365 85 ص 1045 من طريق أبي عثمان الجعد، عن أنس، وانظر الحديث رقم 4091 .

4064- هو مكرر الحديث رقم4061 .

میں) ستو اور کھجور (کھلائے تھے)۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَزْوِيجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے کی صفت کا تذکرہ

4065 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيْدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُمَرَ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِشَامٍ، اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُخْبِرُ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ اَخْبَرَتْهُمْ اَنَّهَا بِنْتُ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، فَكَذَّبُوْهَا، وَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: مَا اَكْذَبَ الْغَرَائِبَ، ثُمَّ اَنْشَا نَاسٌ مِّنْهُمُ الْحَجَّ،

4065- إسناده حسن . عبد المجيد بن عبد الله بن أبي عمر: ذكره المؤلف في الثقات، وكذلك القاسم بن محمد بن عبد الرحمٰن بن هشام المقرون به، فيقوى أحدهما بالآخر، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه ابن سعد في الطبقات 8/93-94 من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 10644 ومن طريقه أحمد 6/307، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/29، والطبراني 23/585، ومن طريقه المزي في تهذيب الكمال ص 769، وأخرجه الشافعي في مسنده 2/26-27، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 13/38، وأحمد 6/307-308 من طرق عن ابن جريج، بِهِ . وقد تحرف في مسند الشافعي والطبراني "عبد الحميد بن عبد الله" إلى: "عبد المجيد بن عبد الله" . وأخرجه الشافعي 2/26 من طريق ابن جريج عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن، به مختصراً وفيه انقطاع .وأخرجه الطبراني 23/586 من طريق حبيب بن أبي ثابت عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن، به مختصراً وفيه انقطاع أيضاً .وأخرجه مالك 2/529 في النكاح: باب المقام عند البكر والأيم، وعبد الرزاق 10645 10646، وأحمد 6/292، والدارمي 2/144، ومسلم 1460 41 و 42 في الرضاع: باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، وأبو داوٗد 2122 في النكاح: باب في المقام عند البكر، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 13/38، وابن ماجه 1917 في النكاح: باب الإقامة على البكر والثيب، وابن سعد 8/92 و 94، والدارقطني 3/284، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/29، والطبراني 23/591 592، والبغوي 2327 من طريق عبد الملك بن أبي بكر بن عبد الرحمٰن بن الحارث، عن أبيه به مختصراً .وأخرجه مسلم 1460 43، وابن سعد 8/91، والدارقطني 23/499 و 587 من طريق عبد الواحد بن أيمن، والدارقطني 3/284 من طريق عبد العزيز . ابن عياش، كلاهما عن أبي بكر، به مختصراً .وأخرجه مسلم 1460 42، والشافعي 2/26، وابن سعد 8/92-93، والدارقطني 3/283، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/28 من طريق عبد الملك بن أبي بكر بن وقد تحرفت في مسند الشافعي إلى: "عن" عبد الرحمٰن مرسلاً، وانظر الحديث رقم 1 `2949 إسناده حسن . عبد الله بن الأسود: قال أبو حاتم في الجرح والتعديل: شيخ لا اعلم روى عنه غير عبد الله بن وهب، وذكره المؤلف في الثقات، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم .وأخرجه وابنه عبد الله في المسند 4/5، والبزار 1433، وأبو نعيم في الحلية 8/328، والحاكم 2/183، والبيهقي 7/288 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، وقال: سمعه منه ابن وهب، وذكره الهيثمي في المجمع 4/289 وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني في لكبير والأوسط، ورجال أحمد ثقات .وفي الباب عن محمد بن خاطب الجمحي رفعه "فصل ما بين الحلال والحرام الصوت والدف في النكاح"، أخرجه أحمد 3/418 و 4/159، والترمذي 1088، والنسائي 6/127، وابن ماجه 896 وسنده حسن كما قال الترمذي، وصححه الحاكم 2/184 ووافقه الذهبي .

فَقَالُوا: تَكْتُبِينَ اِلَى اَهْلِكِ، فَكَتَبَتْ مَعَهُمْ، فَرَجَعُوا اِلَى الْمَدِينَةِ فَصَدَّقُوهَا، فَازْدَادَتْ عَلَيْهِمْ كَرَامَةً، فَقَالَتْ: لَمَّا وَضَعْتُ زَيْنَبَ، جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنِي، فَقُلْتُ: مِثْلِي لَا يُنْكَحُ، اَمَّا اَنَا، فَلَا وَلَدَ فِيَّ، وَاَنَا غَيُورٌ ذَاتُ عِيَالٍ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَكْبَرُ مِنْكِ، وَاَمَّا الْغَيْرَةُ فَيُذْهِبُهَا اللّٰهُ، وَاَمَّا الْعِيَالُ فَاِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُولِهٖ، فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنِّي آتِيكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَتْ: فَاَخْرَجْتُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ كَانَتْ فِي جَرَّتِي، وَاَخْرَجْتُ شَحْمًا فَعَصَدْتُ لَهُ، قَالَ: فَبَاتَ ثُمَّ اَصْبَحَ، فَقَالَ حِينَ اَصْبَحَ: اِنَّ بِكِ عَلَى اَهْلِكِ كَرَامَةً اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ اُسَبِّعْ لَكِ اُسَبِّعْ لِنِسَائِي

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب وہ مدینہ منورہ آئیں' تو انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ وہ امیہ بن مغیرہ کی صاحب زادی ہے لوگوں نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا وہ لوگ یہ کہنے لگے: یہ کیسی عجیب وغریب غلط بیانی ہے پھر ان میں سے کچھ لوگوں نے حج پر جانے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے کہا: کیا تم اپنے گھر والوں کو کوئی خط لکھ دوگی' تو میں نے ان لوگوں کو خط لکھ کر دے دیا جب وہ لوگ واپس آئے' تو انہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیان کی تصدیق کی تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے عزت واحترام میں اضافہ ہو گیا۔
سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میرے ہاں زینب کی پیدائش ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا میں نے عرض کی: مجھ جیسی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ میں اب بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور میرے مزاج میں کچھ تیزی بھی ہے میں بال بچے دار بھی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے عمر میں بڑا ہوں جہاں تک مزاج کی تیزی کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے ختم کر دے گا جہاں تک بال بچوں کا تعلق ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کے سپرد ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آج رات تمہارے پاس آؤں گا۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی تھیلی میں موجود کچھ جو کے دانے نکالے اور کچھ چربی نکالی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اسے تیار کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات وہیں بسر کی صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک معزز حیثیت کی مالک ہو اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے پاس رہتا ہوں اگر میں سات دن تمہارے پاس رہا تو اپنی دوسری ازواج کے پاس بھی سات دن رہوں گا۔

4066 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْلِنُوا النِّكَاحَ.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَعْنَاهُ اَعْلِنُوا بِشَاهِدَيْ عَدْلٍ.

❁❁ عامر بن عبداللہ (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''نکاح کا اعلان کرو''۔

شیخ بیان کرتے ہیں: روایت کے لفظ ''تم لوگ اعلان کرو'' اس کا مطلب یہ ہے: دو عادل گواہوں کی موجودگی میں (ایجاب

وقبول کرو)۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِنْكَاحِ اِلَى الْحَجَّامِيْنَ وَاسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ

پچھنے لگانے والوں سے نکاح کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اوران سے یہ کام لینے کا تذکرہ

4067 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَا بَنِيْ بَيَاضَةَ اَنْكِحُوا اَبَا هِنْدٍ، وَانْكِحُوا اِلَيْهِ وَكَانَ حَجَّامًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے بنو بیاضہ! ابوہند کا نکاح کروا دو (اپنے خاندان کی کسی لڑکی یا خاتون) کا نکاح اس سے کر دو (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) وہ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُؤَالِ الْمَرْاَةِ الرَّجُلَ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' عورت آدمی سے اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے اسے خود حاصل کر لے

4068 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا، وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا، فَاِنَّ لَهَا مَا كُتِبَ لَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر نکاح نہ کیا جائے (یعنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے) اور کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے برتن میں موجود چیز کو خود

4067- إسناده حسن . محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ- حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه الحاكم 2/164، ومن طريقه البيهقي 7/136 من طريق محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد .وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وحسن إسناده ابن حجر في التلخيص3/164 .وأخرجه أبو داوُد 2102 في النكاح: باب في الأكفاء، والدارقطني 3/300-301، والطبراني في الكبير 22/808، والبيهقي 7/136 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ .وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير1/276 من طريق محمد بن يعلى، عن محمد بن عمرو، به تعليقاً .

حاصل کرلے' کیونکہ اسے وہی کچھ ملے گا' جو اس کے نصیب میں ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا وَقَعَ فِيْ خَلَدِهَا بَعْضُ مَا ذَكَرْتُ لَهَا، اَنْ تَنْكِحَ دُوْنَ سُؤَالِهَا طَلَاقَ اُخْتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کسی عورت کے ذہن میں اس نوعیت کا خیال آئے جس کا میں نے ذکر کیا ہے' تو پھر اس عورت کو اس بات کا حق حاصل ہے' وہ اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کیے بغیر شادی کرلے

4069 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي

4068- إسناده على شرط الصحيح، الطفاوي وهو محمد بن عبد الرحمٰن أبو المنذر البصري- روى له البخاري، وهو من شيوخ أحمد بن حنبل، وثقة ابن المديني، وقال أبو حاتم: صدوق إلا أنه يهم أحيانا، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال أبو زرعة: منكر الحديث، وأورد له عدة أحاديث، وقال: أنه لا بأس به، قلت: وقد توبع على حديثه هذا . أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني . ومحمد: هو ابن سيرين .وأخرجه عبد الرزاق 10753، وأحمد 2/432 و 474 و 489 و 508 و 516، ومسلم 1408 83 في النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها في النكاح، والترمذي 1125 في النكاح: باب ما جاء لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها، والنسائي 6/98 في النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وخالتها، وابن ماجه 1929 في النكاح: باب لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها، والبيهقي 5/345 و 7/165 من طريق هشام بن حسان، ومسلم 1408 39 من طريق داؤد بن أبي هند، كلاهما عن محمد بن سيرين، بهذا الإسناد . وأخرجه سعيد بن منصور 650 و 651، وعبد الرزاق 10754 و 10755، وأحمد 2/229 و 423، ومسلم 1408 37 و 40، والنسائي 6/97 باب الجمع بين المرأة وعمتها، والبيهقي 7/165 من طريق أبي سلمة عن أبي هريرة .وأخرجه البخاري 5110 في النكاح: باب لا تنكح المرأة على عمتها، ومسلم 1408 35 و 36، وأبو داؤد 2066 في النكاح: باب مات يكره أن يجمع بينهن من النساء، والنسائي 6/96-97، والبيهقي 7/165 من طرق أبي قبيصة، عن أبي هريرة .وأخرجه مسلم 1408 34، والنسائي 6/97، والبيهقي 7/165 من طريق عراك بن مالك، عن أبي هريرة .وأخرجه النسائي 6/97 من طريق عبد الملك بن يسار، عن أبي هريرة .وأخرجه سعيد بن منصور 653 من طريق إبراهيم النخعي، عن أبي هريرة، وانظر الحديث رقم 4046 و 4069 و 4070 و 4113 و 4115 و 4117 .

4069- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوي 2271 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد .وهو في الموطأ 2/900 في القدر: باب جامع ما جاء في أهل القدر، ومن طريقه أخرجه البخاري 6601 في القدر: باب وكان أمر الله قدراً مقدوراً، وأبو داؤد 2176 في الطلاق: باب في المرأة تسأل زوجها طلاق امرأة له .وأخرجه سعيد بن منصور 6054 عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عن أبيه . وأخرجه البيهقي 7/180 من طريق جعفر بن ربيعة، عن الأعرج، به .وأخرجه الحميدي 1026، وأحمد 2/238 و 274 و 487، والبخاري 2140 و 2723، ومسلم 1413 51 و 52 و 53، والنسائي 6/71-73، و 7/258-259 و 259، وابن الجارود 677 البيهقي 5/344 من طريق سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/489 و 508 و 516، ومسلم 1408 38 و 39 من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة .وأخرجه البخاري 5152، والنسائي 7/258-259 من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة .وأخرجه مسلم 1515 12، والنسائي 7/255 من طريق أبي حازم، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/410 و 420، وسعيد بن منصور 653 من طريق إبراهيم التخعي، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/394 من طريق الوليد بن رباح، و 2/512 من طريق أبي صالح كلاهما عن أبي هريرة . وانظر الحديث رقم 4046 و 4068 و 4070 .

الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا وَلْتُنْكِحْ، فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت (کسی مرد کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے) اپنی بہن (یعنی مرد کی پہلی بیوی) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کی سب نعمتیں خود حاصل کر لے اسے شادی کر لینی چاہئے' کیونکہ اسے وہی کچھ ملے گا' جو اس کے نصیب میں ہے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجَلِهَا زَجَرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4070 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ *، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِیُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا، فَاِنَّ الْمُسْلِمَةَ اُخْتُ الْمُسْلِمَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کی نعمتیں خود حاصل کر لے' کیونکہ ایک مسلمان عورت دوسری مسلمان عورت کی بہن ہوتی ہے''۔

4070- إسناده صحيح على شرط الصحيح . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو الملقب بدُحيم .وأخرجه أحمد 2/311 عن هاشم، عن أيوب بن عتبة، عن أبي كثير السحيمي، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4046 و4068 و4069 .

بَابُ الْوَلِيِّ

باب: ولی کے احکام

4071 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ اُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ خَلّٰى عَنْهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ قَرَّبَ يَخْطُبُهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِّنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: خَلّٰى عَنْهَا، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَاِذَا طَلَّقْتُمِ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ) (البقرة: 232).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا اٰخَرَ .

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی بہن ایک شخص کی بیوی تھی اس شخص نے انہیں طلاق دے دی اور پھر اسے یوں ہی رہنے دیا' یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی پھر اس شخص نے نکاح کا پیغام بھجوایا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو اس بات پر غصہ آ گیا اور بولے: اس نے اس عورت کو ایسے ہی رہنے دیا حالانکہ یہ اس سے رجوع کر سکتا تھا۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ اس

4071- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى البصري، وسعيد: هو ابن أبي عروبة، وقتادة: هو ابن دعامة .وأخرجه الطبري 4927، والبيهقي 7/103-104 من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 5331 في الطلاق: باب (وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ) (البقرة: 228)، والبيهقي 7/103-104 من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الأعلى، به .وأخرجه الدارقطني 3/224 من طريق روح عن سعيد، به . = وأخرجه الطيالسي 930، والبخاري 4529 في التفسير: باب (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ اَنْ يَنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ) (البقرة: 232)، وأبو داوُد 2087 في النكاح: باب في العضل، والنسائي في الكبرى كما في التحفة / 461، والطبري في تفسيره 4929، والدارقطني 3/224، والطبراني 20/468، والبيهقي 7/104، والواحدي في اسباب النزول ص 50-51 من طريق عباد وقد تحرف في الواحدي إلى: عباس بن راشد، والبخاري 4529 تعليقاً ووصله 5130 في النكاح: باب من قال لا نكاح إلا بولي، وفيه تصريح الحسن بسماعه من معقل، و 5330، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 8/461، والطبري 4931، والطبراني 20/467، والبيهقي 7/103 و 130 و 138، والواحدي في أسباب النزول ص 50، والبغوي في شرح السنة 2263، وفي التفسير 1/210، من طريق يونس بن عبيد، والترمذي 2981 في تفسير القرآن: باب ومن سورة البقرة، والطيالسي 930، والطبراني 20/477، والواحدي ص 51، من طريق مبارك بن فضالة، والطبري 4928، والطبراني 20/475، والحاكم 2/180 من طريق الفضل بن دلهم، أربعتهم عن الحسن، به .وأخرجه الطبري 4930 من طريق سعيد، عن قتادة، (وَاِذَا طَلَّقْتُمْ . . .) (البقرة: 231) ذكر لنا رجلان أن رجلاً طلق امرأته تطليقة . . . .وأخرجه 4938 عن ابن حميد، عن جرير، عن منصور، عن رجل، عن معقل بن يسار .

بارے میں رکاوٹ بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم انہیں اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے (دوبارہ) نکاح پڑھوالیں جب کہ وہ لوگ آپس میں مناسب طور پر ایک دوسرے سے راضی ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات محذوف ہے اس خاتون نے بعد میں دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لی تھی (پھر اس سے طلاق ہوگئی یا وہ بیوہ ہوگئیں تو پہلے شوہر نے نکاح کا پیغام بھیجا)۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّزَوِّجَ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ لَا يَكُوْنُ لَهَا وَلِيٌّ غَيْرُهُ مَنْ رَضِيَتْ مِنَ الرِّجَالِ، وَاِنْ لَمْ يَفْرِضِ الصَّدَاقَ فِيْ وَقْتِ الْعَقْدِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی ایسی عورت کی شادی کروادے

جس کا امام کے علاوہ کوئی اور ولی موجود نہ ہو (اور شادی اس شخص سے کروائے) جس سے وہ عورت راضی ہو اگرچہ عقد نکاح کے وقت مہر کو مقرر نہ کیا گیا ہو

4072 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ النِّكَاحِ اَيْسَرُهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: اَتَرْضَى اَنْ اُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ لَهَا: اَتَرْضَيْنَ اَنْ اُزَوِّجَكِ فُلَانًا قَالَتْ: نَعَمْ، فَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَفْرِضْ صَدَاقًا، فَدَخَلَ بِهَا، فَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِيْ فُلَانَةَ، وَلَمْ اُعْطِهَا شَيْئًا، وَقَدْ اَعْطَيْتُهَا سَهْمِيْ مِنْ خَيْبَرَ، فَكَانَ لَهُ سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَاَخَذَتْهُ فَبَاعَتْهُ فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو آدمی کیلئے سب سے زیادہ آسان ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کیلئے یہ فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں تمہاری شادی فلاں خاتون کے ساتھ کروا دوں

4072– إسناده صحيح، هشام بن القاسم وهو ابن شيبة الحراني– قال ابن أبي حاتم: كتب إلي وإلى أبي ببعض حديثه، محله الصدق، وذكره المؤلف في الثقات، وهو وإن تغير لما كبر– رواية أبي عروبة عنه قديمة، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم، محمد بن سلمة: هو ابن عبد الله الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد .وأخرجه ابو داوُد 2117 في النكاح: باب فيمن تزوج ولم يسم صداقاً حتى مات والحاكم 2/181–182، والبيهقي 7/232 من طرق عبد العزيز بن يحيى، عن محمد بن سلمة، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

اس نے کہا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تمہاری شادی فلاں شخص سے کروا دوں۔ اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کی شادی کروا دی۔ آپ ﷺ نے کوئی مہر مقرر نہیں کیا۔ اس خاتون کی رخصتی ہوگئی مرد نے اسے کوئی چیز ادا نہیں کی جب اس مرد کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو اس نے کہا: بے شک اللہ کے رسول نے فلاں خاتون کے ساتھ میری شادی کروائی تھی اور میں نے اسے (مہر کے طور پر) کوئی ادائیگی نہیں کی تھی میں خیبر میں موجود اپنا حصہ اس خاتون کو دیتا ہوں۔

اس شخص کا خیبر میں ایک حصہ تھا اس خاتون نے اس حصے کو حاصل کیا اور اسے فروخت کر دیا تو اس کی قیمت ایک لاکھ تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّزَوِّجَ الْوَلِيُّ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ صَدَاقٍ عَدْلٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی ولی کسی عورت کے ساتھ مناسب مہر کے بغیر شادی کر لے

4073 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ: (وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ) (النساء: 3) قَالَتْ: يَا ابْنَ اُخْتِيْ هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حِجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِيْ مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا، وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا اَنْ يَّنْكِحُوهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوا لَهُنَّ مَهْرًا اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَاُمِرُوا اَنْ يَّنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِيْ يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ

4073- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 3018 06 فى التفسير من طريق حرملة بن يحيىن بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 3018 6، وأبو داوُد 2068 فى النكاح: باب ما يكره ان يجمع بينهن من النساء، والنسائى 6/115-116 فى النكاح: باب القسط فى الأصدقة، والطبرى فى تفسيره 8457 و 10554، والبيهقى 7/142 من طرق عن ابن وهب، بِهِ .وأخرجه البخارى 5064 فى النكاح: باب الترغيب فى النكاح، والطبرى 8459 و 10555، من طريقين عن يونس بن يزيد، بِهِ .وأخرجه البخارى 2494 فى الشركة: باب شركة اليتيم وأهل الميراث، و 2763 فى الوصايا: باب قول اللّٰه تعالى: (وَآتُوا الْيَتَامَى اَمْوَالَهُمْ . .) (النساء: 2) و 5474 فى التفسير، سورة النساء: باب (وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى) (النساء: 3)، و 5092 فى النكاح: باب الأكفاء فى المال، و 5140 باب تزويج اليتيمة، و 6965 فى الحيل: باب ما ينهى عن الاحتيال للولى فى اليتيمة المرغوبة، ومسلم 3018 6، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 12/50، والطبرى 8456 و 4858 و 8460، والبيهقى 7/141، والبغوى فى تفسيره 1/390 من طرق عن ابن شهاب، بِهِ .وأخرجه مختصراً البخارى 4573, و 4600 فى التفسير: باب (وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ . . .) (النساء: 127)، و 5098 فى النكاح: باب لا يتزوج أكثر من أربع، و 5128 باب من قال: "لا نكاح إلا بولى"، و 5131 باب إذا كان الولى هو الخاطب، ومسلم 3018 7 و 8 و 9، والطبرى فى تفسيره 8461, 8477 و 10540، والبيهقى 7/142، والطبرى فى تفسيره 8461و 8477 و 10450، والبيهقى 7/142، والواحدى فى أسباب النزول ص 95 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، بِهِ .

مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ (النساء : 127)، قَالَتْ: وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ اَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى الَّتِي قَالَ فِيْهَا: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النساء : 3)، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَالَ اللّٰهُ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى رَغْبَةَ اَحَدُكُمْ عَنْ يَتِيْمَتِهِ الَّتِي فِي حِجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، فَنُهُوْا اَنْ يَنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تم ان خواتین کے ساتھ شادی کرلو جو تمہیں پسند آتی ہیں خواہ دو کرو یا تین کرو یا چار کرو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: اے میرے بھتیجے بعض اوقات کوئی یتیم لڑکی کسی سرپرست کے زیر تربیت ہوتی تھی اور وہ اس سرپرست کے مال میں اس کی حصے دار ہوتی تھی اس سرپرست کو اس لڑکی کا مال اور خوبصورتی پسند آتے تھے' تو وہ سرپرست یہ ارادہ کرتا کہ اس لڑکی کو کوئی مہر دیئے بغیر اس کے ساتھ شادی کرلے یعنی وہ مہر جو اسے کسی دوسری عورت کے ساتھ شادی کرتے ہوئے دینا پڑتا (وہ اس لڑکی کو نہ دے) تو لوگوں کو اس بات سے منع کیا گیا کہ وہ ایسی لڑکیوں کے ساتھ صرف اسی وقت شادی کرسکتے ہیں جب وہ ان لڑکیوں کو اتنا مہر ادا کریں جتنا عام رواج میں دیا جاتا ہے اور لوگوں کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ ان یتیم لڑکیوں کے علاوہ کسی دوسری خاتون کے ساتھ شادی کرلیں (اگر وہ ان لڑکیوں کو مہر نہیں دینا چاہتے)۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی لوگوں نے اس آیت کے بعد اس بارے میں مسئلہ دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''لوگ تم سے خواتین کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں تم فرمادو اللہ تعالیٰ ان خواتین کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے وہ چیز جو ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کتاب میں تم لوگوں کے سامنے تلاوت کی گئی ہے وہ لڑکیاں جنہیں تم وہ چیز ادا نہیں کرتے ہو' جو ان کے حق میں مقرر کی گئی ہے اور تم اس چیز کے خواہش مند ہوتے ہو کہ تم ان کے ساتھ نکاح کرلو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ چیز جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کیا ہے' کتاب میں تم لوگوں کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے اس سے مراد پہلی والی آیت ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے' تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لو گے تو جو خواتین تمہیں اچھی لگتی ہیں تم ان کے ساتھ شادی کرلو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے' تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی زیر سرپرستی ایسی یتیم لڑکی میں دلچسپی نہیں رکھتا ہے' جس کے پاس مال بھی کم ہوتا ہے وہ خوبصورت بھی نہیں ہوتی' تو لوگوں کو اس چیز سے

منع کیا گیا کہ جن خواتین کے مال اور خوبصورتی میں انہیں دلچسپی ہوتی ہے وہ ان کے ساتھ اس وقت نکاح کر سکتے ہیں کہ جب وہ انصاف کے ساتھ انہیں مہر کی ادائیگی کریں اس کی وجہ یہ ہے (کہ جن خواتین کے پاس مال کم ہوتا ہے) ان خواتین میں مردوں کو دلچسپی کم ہوتی ہے۔

ذِكْرُ بُطْلَانِ النِّكَاحِ الَّذِي نُكِحَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

جو نکاح ولی کے بغیر کیا گیا ہو اس کے باطل ہونے کا تذکرہ

4074 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ - مَرَّتَيْنِ - وَلَهَا مَا اَعْطَاهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، فَاِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا خُصُومَةٌ فَذَاكَ اِلَى السُّلْطَانِ، وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا خَبَرٌ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ، اَنَّهُ مُنْقَطِعٌ اَوْ لَا اَصْلَ لَهُ بِحِكَايَةٍ حَكَاهَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيْ عَقِبِ هٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَلَيْسَ هٰذَا مِمَّا يَهِيَ الْخَبَرُ بِمِثْلِهِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْخَيِّرَ الْفَاضِلَ الْمُتْقِنَ الضَّابِطَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ يَنْسَاهُ، وَاِذَا سُئِلَ عَنْهُ لَمْ يَعْرِفْهُ فَلَيْسَ بِنِسْيَانِهِ الشَّيْءَ الَّذِي حَدَّثَ بِهِ بِدَالٍّ عَلٰى بُطْلَانِ اَصْلِ الْخَبَرِ، وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْبَشَرِ صَلّٰى فَسَهَا، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَلَمَّا جَازَ عَلٰى مَنِ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِرِسَالَتِهِ، وَعَصَمَهُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ، النِّسْيَانُ فِيْ اَعَمِّ الْاُمُوْرِ لِلْمُسْلِمِيْنَ الَّذِي هُوَ الصَّلَاةُ حَتّٰى نَسِيَ، فَلَمَّا اسْتَثْبَتُوْهُ اَنْكَرَ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَكُنْ نِسْيَانُهُ بِدَالٍّ عَلٰى بُطْلَانِ الْحُكْمِ الَّذِي نَسِيَهُ كَانَ مَنْ بَعْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُمَّتِهِ الَّذِينَ لَمْ يَكُوْنُوا مَعْصُوْمِيْنَ جَوَازُ النِّسْيَانِ عَلَيْهِمْ اَجْوَزُ، وَلَا يَجُوزُ مَعَ وُجُوْدِهِ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ دَلِيلٌ عَلٰى بُطْلَانِ الشَّيْءِ الَّذِي صَحَّ عَنْهُمْ

4074- إسناده حسن . سليمان بن موسى: هو الأموى الاشدق، كان أعلم أهل الشام بعد مكحول، وهو صدوق حسن الحديث، وقال ابن معين: هو ثقة فى الزهرى، وباقى رجاله ثقات على شرط الشيخين غير عبد الأعلى فقد روى له الترمذى والنسائى، وهو ثقة .وأخرجه النسائى فى الكبرى كما فى التحفة 12/43، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/7 من طريق زهير بن معاوية، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 10472 وابن أبى شيبة 4/128، والطيالسى 1463، والشافعى 12/11، وأحمد 6/47 و 165-166، وأبو داوُد 2083 فى النكاح: باب فى الولى، والترمذى 1102 فى النكاح: باب ما جاء لا نكاح إلا بولى، وابن ماجه 1879 فى النكاح: باب لا نكاح إلا بولى، والدارمى 2/137، وابن الجارود 7009، والدارقطنى 3/221 و 225-226، والطحاوى 3/7 و 8، والحاكم 2/168، والبيهقى 7/105 و 113 و 124-125 و 138، والبغوى 2262 من طرق كثيرة عن ابن جريج، بِهِ . وحسنه الترمذى وصححه الحاكم على شرط الشيخين .

قَبْلَ نِسْيَانِهِمْ ذٰلِكَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر وہ عورت جس کا نکاح اس کے ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہو تو اس کا نکاح باطل ہوتا ہے (یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی) اس عورت کو وہ چیز مل جائے گی جو مرد نے مہر کے طور پر اسے دی ہے اور اگر ان دونوں کے درمیان جھگڑا ہو جاتا ہے تو یہ معاملہ حاکم کے پاس لایا جائے گا اور حاکم وقت اس کا ولی ہو گا' جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ یہ سمجھا کہ شاید یہ روایت منقطع ہے یا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور اس غلط فہمی کی وجہ وہ حکایت ہے' جسے ابن علیہ نے اس روایت کے بعد ابن جریج کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں پھر میری ملاقات زہری سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس روایت کو ذکر کیا وہ اس سے واقف نہیں تھے حالانکہ یہ وہ چیز نہیں ہے' جو اس نوعیت کی خبر کو کمزور کر دے اس کی وجہ یہ ہے: بعض اوقات اہل علم سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی بہتر فاضل متقی ضابط شخص کوئی حدیث بیان کرتا ہے' تو وہ اسے بھول جاتا ہے اور جب بعد میں اس سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے' تو اسے اس کا علم نہیں ہوتا تو اس کا اس چیز کو بھول جانا جس کو اس نے بیان کیا تھا یہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ اس روایت کی اصل ہی باطل ہو گی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہترین بشر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے ہوئے بھول گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں میں سے کچھ نہیں ہوا ہے۔

تو وہ شخصیت جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کیلئے منتخب کیا اور انہیں اپنی مخلوق کے درمیان عصمت عطا کی ان پر نسیان طاری ہو سکتا ہے' جو مسلمانوں کے امور سے تعلق رکھنے والی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز کے بارے میں ہے وہ چیز نماز ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھول جاتے ہیں اور جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا انکار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول جانا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ حکم باطل ہو گا' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے تھے (تو جب ایک طرف ایسا ہے) تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ جو معصوم بھی نہیں ہیں ان کے لیے نسیان طاری ہونا تو زیادہ ممکن ہے اور نسیان کی موجودگی میں یہ چیز جائز نہیں ہو گی کہ اس میں اس چیز کی دلیل موجود ہو کہ وہ چیز باطل ہے' جو ان کے بھول جانے سے پہلے ان حضرات سے مستند طور پر ثابت ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِجَازَةِ عَقْدِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ

ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ

4075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ، وَمَا كَانَ مِنْ نِكَاحٍ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، فَهُوَ بَاطِلٌ، فَاِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ فِيْ خَبَرِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ اِلَّا ثَلَاثَةُ اَنْفُسٍ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ الرَّقِّيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ، وَلَا يَصِحُّ فِيْ ذِكْرِ الشَّاهِدَيْنِ غَيْرَ هٰذَا الْخَبَرِ

❀❀ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا جو نکاح اس کے علاوہ ہوگا وہ باطل شمار ہوگا اور اگر (ولی ہونے کے حوالے سے) لوگوں میں اختلاف ہوجاتا ہے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم وقت اس کا ولی ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن جریج کے حوالے سے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے زہری سے منقول اس روایت میں یہ الفاظ ''دو عادل گواہوں کے بغیر'' یہ الفاظ صرف تین افراد نے نقل کیے ہیں: سعید بن یحییٰ اموی نے حفص بن غیاث کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی نے خالد بن حارث کے حوالے سے نقل کیے ہیں: اور عبدالرحمٰن بن یونس رقی نے عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے نقل کیے ہیں: دو گواہوں کا تذکرہ اس روایت کے علاوہ اور کہیں بھی مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُزَوِّجَ النِّسَاءَ اِلَّا الْاَوْلِيَاءُ الَّذِيْنَ جَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عُقْدَةَ النِّكَاحِ اِلَيْهِمْ دُوْنَهُنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خواتین خود شادی کریں (خواتین کی شادی کروانے کا اختیار) صرف اولیاء کو ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے نکاح کا معاملہ سپرد کیا ہے یہ معاملہ خواتین کے پاس نہیں ہے

4076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو

4075– إسناده حسن، وانظر الحديث السابق . أخرج هذا الحديث بالزيادة المذكورة ابن حزم في المحلى 9/465، والبيهقي 7/124–125 من طريق محمد بن أحمد بن الحجاج الرقي، والدارقطني 3/255–256، والبيهقي 7/125 من طريق سليمان بن عمر بن خالد الرقي، كلاهما عن عيسى بن يونس، عن ابن جريج، بِهِ . وقال الدارقطني: تابعه عبد الرحمٰن بن يونس، عن عيسى بن يونس مثله سواء، وكذلك رواه سعيد بن خالد بن وتحرفت في "السنن" إلى: أن عبد الله بن عمرو بن عثمان، ويزيد بن سنان 3/227، ونوح بن دراج وعبد الله بن حكيم أبو بكر، عن هشام بن عروة عن أبيه، عن عائشة، قالوا فيه: "شاهدى عدل" وكذلك رواه ابن أبي مليكة عن عائشة رضى الله عنها .وأخرجه البيهقي 7/125 من طريق سليمان بن عمر الرقي عن يحيى بن سعيد الأموى، عن ابن جريج، بِهِ .

عَتَّابٍ الدَّلَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

(توضیح مصنف):اَبُوْ عَامِرٍ: صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

ابوعامر نامی راوی کا نام صالح بن رستم ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَلَايَةَ فِي الْاِنْكَاحِ اِنَّمَا هِيَ لِلْاَوْلِيَاءِ دُوْنَ النِّسَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نکاح کرنے میں ولایت اولیاء کو حاصل ہوتی ہے خواتین کو حاصل نہیں ہوتی

4077 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو

4076– إسناده ضعيف . أبو عامر الخزاز واسمه صالح بن رستم– كثير الخطأ، وباقي رجاله ثقات، أبو عتاب الدلال: هو سهل بن حماد .وأخرجه البيهقي 7/125و 143، وابن عدي في "الكامل في الضعفاء " 6/2356 و 2357 من طريق المغيرة بن موسى، عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة . والمغيرة بن موسى: قال البخاري: منكر الحديث، وقال ابن عدي: وهو في نفسه ثقة، ولا أعلم له حديثاً منكراً فأذكره، وهو مستقيم الرواية .وأخرجه ابن عدي 3/1101 من طريق بن سليمان بن أرقم، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة . وسليمان بن أرقم: متروك .وللحديث شواهد يتقوى بها، منها حديث ابن عباس عند الدارقطني 3/221–222، وأحمد 1/250،وابن ماجه 1880، والطبراني 11/11298 و ,11343 و 11944، والبيهقي 7/109–110، وأخرجه عنه موقوفاً: الشافعي 2/12، والبيهقي 7/110، والبغوي 2264 .وفيه ضعف . وحديث ابن مسعود عند الدارقطني 3/225، وفيه عبد الله بن محرز، وهو متروك .وحديث علي عند البيهقي 7/111 وفيه الحارث الأعور، وهو متروك .وحديث ابن عمر عند الدارقطني 3/225 وفيه ثابت بن زهير، وهو منكر الحدحيث .وحديث عائشة الذي تقدم برقم 4074 .وحديث أبي موسى الأشعري الآتي . وغيرهم .

4077– إسناده ضعيف . عمرو بن عثمان الرقي: ضعيف، ورواية زهير بن معاوية عن أبي إسحاق السبيعي بعد اختلاطه . وهو حديث صحيح بطرقه وشواهده فأخرجه ابن الجارود 703 من طريق محمد بن سهل بن عسكر، والحاكم 2/171، والبيهقي 7/107 من طريق أبي الأزهر، كلاهما عن عمرو بن عثمان الرقي، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 523، والترمذي 1101 في النكاح: باب لا نكاح إلا بولي، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/9، والبيهقي 7/107 من طريق أبي عوانة عن أبي إسحاق السبيعي، بِهِ .وأخرجه أبو داوُد 2085 في النكاح: باب في الولي، والترمذي 1101، وابن الجارود 701، والحاكم 2/171، والبيهقي 7/109 من طريق يونس بن أبي إسحاق السبيعي، بِهِ .وأخرجه الدارقطني 3/220، والحاكم 2/169، والبيهقي 7/109 من طريق شعبة، عن أبي إسحاق، بِهِ .وأخرجه الطحاوي 3/9، والبيهقي 7/108 من طريق قيس بن الربيع، عن أبي إسحاق، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/413 و 418، والحاكم 2/171 من طريق يونس بن ابي إسحاق، عن أبي بردة، بِهِ .وأخرجه الحاكم 2/172 من طريق أبي حصين، عن أبي بردة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 10475، والطحاوي 3/9، والبيهقي 7/108 من طريق الثوري عن أبي إسحاق، عن أبي بردة مرسلاً . وأخرجه الطحاوي 3/9 من طريق شعبة، عن أبي إسحاق، عن أبي بردة مرسلاً .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/131من طريق أبي الأحوص، عن أبي سقطت من الأصل إسحاق عن أبي بردة مرسلاً .

بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّيُّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِجَازَةِ عَقْدِ النِّسَاءِ النِّكَاحَ عَلٰى اَنْفُسِهِنَّ بِاَنْفُسِهِنَّ دُوْنَ الْاَوْلِيَاءِ

خواتین کا اپنا نکاح خود کرنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ جب وہ خود ایسا کریں ان کے اولیاء نہ کریں

4078 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَاهَكَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ مِنَ اسْتِئْمَارِ النِّسَاءِ اَنْفُسِهِنَّ اِذَا اَرَادُوْا عَقْدَ النِّكَاحِ عَلَيْهِنَّ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اولیاء پر یہ بات لازم ہے وہ خواتین سے ان کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کریں جب وہ ان کا نکاح کرنے کا ارادہ کریں

4079 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِي نَفْسِهَا، فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا، وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4078– شريك وهو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي– وإن كان سيّء الحفظ، قد توبع كما مر في الحديث السابق، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه الدارمي 2/137، والترمذي 1101 في النكاح: باب ما جاء لا نكاح إلا بولي، والبيهقي 7/107–108 من طريق على ابن حجر السعدي، بهذا الإسناد .وسيأتي برقم 4083 و4090 .

"کنواری لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضا مندی شمار ہوگی اور اگر وہ انکار کردے تو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی جاسکتی"۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاسْتِئْمَارِ النِّسَاءِ فِي اَبْضَاعِهِنَّ عِنْدَ الْعَقْدِ عَلَيْهِنَّ

خواتین کا نکاح کرواتے وقت ان سے ان کی رائے لینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4080 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِي اَبْضَاعِهِنَّ قِيلَ: اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي، قَالَ: سُكُوتُهَا اِقْرَارُهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لڑکیوں کی شادی میں ان سے مرضی معلوم کرلیا کرو عرض کی گئی کنواری لڑکی شرما جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی اس کا اقرار ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ هِيَ الَّتِي سَاَلَتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا الْحُكْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حکم کے بارے میں دریافت کیا تھا

4079- إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ- حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات على شرط البخارى . زائدة: هو ابن قدامة الثقفى .وأخرجه عبد الرزاق 10297،وابن أبى شيبة 4/183، وأحمد 2/259 و 475، وأبو داوُد 2093 و 2094 فى النكاح: باب فى الاستئمار، والترمذى 1109 فى النكاح: باب ما جاء فى إكراه اليتيمة على التزويج، والحاكم وقد سقط من "المستدرك" المطبوع، وهو فى مختصر للذهبى 2/166-167 والبيهقى 7/120و 122 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حديث حسن، وصححه الحاكم على شرط مسلم .وأخرجه عبدا لرزاق 10286، وأحمد 2/250 و 279 و 425 و 434، والبخارى 5136 فى النكاح: باب لا ينكح الأب وغيره البكر والثيب إلا برضاهما، و 6968 و 6970 فى الحيل: باب فى النكاح، ومسلم 1419 فى النكاح: باب استئذان الثيب فى النكاح بالنطق والبكر بالسكوت، وأبو داوُد 2092، والترمذى 1107 فى النكاح: باب ما جاء فى استئمار البكر والثيب، والنسائى 6/85 فى النكاح: باب استئمار الثيب فى نفسها، و 6/86 باب إذن البكر، وابن ماجه 1871 فى النكاح: باب استئمار البكر والثيب، والدارمى 2/138، وابن الجارود 707، والدارقطنى 3/238، والبيهقى 7/119 و 122 من طرق عن يحيى ابن أبى كثير، عن أبى سلمة، بِهِ .ولفظ مسلم: "لا تنكح الأيم حتى تستأمر، ولا تنكح البكر حتى تستأذن"، قالوا: يا رسول اللّٰه: وكيف إذنها؟ قال: "أن تسكت" .وأخرجه سعيد بن منصور 544 عن هشيم، عن عمر بن أبى سلمة، عن أبيه، عن أبى هريرة، وانظر الحديث رقم 4086 .

4080- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند مسلم وأحمد وغيرهما .وأخرجه عبد الرزاق 10285 عن ابن جريج، وابن أبى شيبة 4/136، وأحمد 6/165، والبخارى 6946 فى الإكراه: باب لا يجوز نكاح المكره، و 6971 فى الحيل: فى النكاح، ومسلم 1420 فى النكاح: باب استئذان الثيب فى النكاح بالنطق والبكر بالسكوت، والبيهقى7/119 و 122 و 123، والبغوى 2255 من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4081 و 4082 .

4081 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمْرٍو ذَكْوَانُ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِكْرِ تَخْطُبُ فَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تُسْتَاْمَرُ النِّسَاءُ فِي اَبْضَاعِهِنَّ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبِكْرُ تَسْتَحِي فَتَسْكُتُ، قَالَ: سُكُوْتُهَا اِقْرَارُهَا

ابوعمرو ذکوان بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کنواری لڑکی کے بارے میں دریافت کیا: جسے نکاح کا پیغام آتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین کی شادی کے بارے میں ان سے مرضی معلوم کی جائے گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کنواری لڑکی شرما جاتی ہے اور خاموش رہتی ہے (تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی اس کا اقرار ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِقْرَارَ الَّذِي وَصَفْنَا اِنَّمَا هُوَ الرِّضَى بِمَا سُئِلَتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ اقرار جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے اس سے مراد لڑکی کی رضامندی ہے جس سے دریافت کیا گیا تھا

4082 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رِضَاهَا صَمْتُهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کنواری لڑکی شرما جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی رضامندی اس کی خاموشی ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَقْدَ النِّسَاءِ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ عَلَيْهِنَّ دُوْنَهُنَّ، وَاَنَّ الْاِذْنَ لِلْاَيِّمِ مِنْهُنَّ عِنْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ خواتین کا عقد نکاح خواتین کی بجائے ان کے سرپرستوں کے

4081- إسناده صحيح على شرط الشيخين . الأنصاري: هو يحيى بن سعيد .وأخرجه النسائي 6/85-86 في النكاح: باب إذن البكر، وابن الجارود 708 من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4080 و4082 .

4082- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب- وهو ثقة .وأخرجه البخاري 5137 عن عمرو بن الربيع بن طارق، عن الليث، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4080 و 4081 .

سپرد ہوگا' جبکہ بیوہ عورتوں سے عقد نکاح کے وقت اجازت لی جائے گی

4083 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى مَرْفُوْعًا، فَمَرَّةً كَانَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ اَبِيْهِ مُسْنِدًا، وَمَرَّةً يُرْسِلُهُ، وَسَمِعَهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ مِنْ اَبِيْ بُرْدَةَ مُرْسَلًا وَّمُسْنَدًا مَعًا، فَمَرَّةً كَانَ يُحَدِّثُ بِهٖ مَرْفُوْعًا وَتَارَةً مُرْسَلًا، فَالْخَبَرُ صَحِيْحٌ مُّرْسَلًا وَّمُسْنَدًا مَعًا لَا شَكَّ، وَلَا ارْتِيَابَ فِيْ صِحَّتِهٖ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوبردہ نامی راوی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر سنی ہے' تو ایک مرتبہ انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے مسند طور پر نقل کر دی اور ایک مرتبہ اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کر دیا۔

ابواسحاق نے یہ روایت ابوبردہ کے حوالے سے ''مرسل'' اور ''مسند'' دونوں طرح سنی ہے' تو ایک مرتبہ وہ ان کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کر دیتے ہیں اور ایک مرتبہ اسے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کر دیتے ہیں' تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہے' یہ روایت ''مرسل'' اور ''مسند'' دونوں اعتبار سے صحیح (یعنی مستند) ہے اس کے مستند ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الثَّيِّبَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا عِنْدَ اسْتِئْمَارِهَا فِي الْاِذْنِ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے' جب اس سے اجازت لیتے ہوئے اس سے مرضی معلوم کی جائے

4084 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ

4083– إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسرائيل وهو ابن يونس بن أبي إسحاق– ثقة في روايته عن جده أبي إسحاق، ويحتج بها البخاري في "صحيحه" وانظر الحديث رقم 4077 .وأخرجه الترمذي 1101 في النكاح: باب ما جاء لا نكاح إلا بولي، من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/394، والدارقطني 3/218–219 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/131، وأحمد 4/394 و 413، والدارمي 2/137، وأبو داوٗد 2085 في النكاح: باب في الولي، وابن الجارود 702، والطحاوي3/8 و 9، والحاكم 2/170، والبيهقي 7/107 من طرق عن إسرائيل، به . وانظر الحديث رقم 4077 و 4078و 4090 .

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثیبہ (یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ) عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی اس کی خاموشی اس کی اجازت ہوگی''۔

ذِكْرُ نَفْيِ جَوَازِ عَقْدِ الْوَلِيِّ نِكَاحَ الْبَالِغَةِ عَلَيْهَا اِلَّا بِاسْتِئْمَارِهَا

ولی کا بالغ لڑکی کا عقد نکاح اس کی اجازت کے بغیر کرنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ

4085 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا، فَاِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ، وَاِنْ اَبَتْ لَمْ تُكْرَهْ

ابو بردہ بن ابوموسیٰ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کنواری لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہے تو اس نے اجازت دے دی اگر وہ انکار کردے تو اسے مجبور نہیں کیا جائے گا''۔

4086 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى فِيْ عَقِبِهٖ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

4084- إسناده صحيح على شرط الشيخين . القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب .وهو في موطأ مالك 2/524-2-525 في النكاح: باب استئذان البكر والأيم في أنفسهما، ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق 10283، وابن ابي شيبة 4/136، والشافعي 2/12، وسعيد بن منصور 556، وأحمد 1/219 و 241-242 و 345 و 362، والدارمي 2/183، ومسلم 1421 66 في النكاح: باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق، والبكر بالسكوت، وأبو داؤد 2098 في النكاح: باب في الثيب والترمذي 1108 في النكاح: باب استئذان البكر في نفسها، وابن ماجه 1870 في النكاح: باب استئمار البكر والثيب، وابن الجارود 709، والدارقطني 3/239-240 و 241، والطبراني في الكبير 10/10743 و 10744 و 10745، والبيهقي 7/118 و 122، والبغوي 2254 .وأخرجه عبد الرزاق 10282، وابن أبي شيبة 4/136، والدارقطني 3/242، والطبراني 10/10747 من طريق عبيد الله بن عبد الرحمٰن بن موهب وقد تحرف في الدرامي إلى: وهب عن نافع بن جبير، به .وانظر الحديث 4087 و 4088 و 4089 .

4085- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن أبي إسحاق، فمن رجال مسلم، يحيى بن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة . وأخرجه الدارمي 2/138 وأحمد 4/394 و 411، والدارقطني 3/241 يونس بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/408، والدارقطني 3/242 من طريق اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، بِهٖ .وأخرجه ابن ابي شيبة 4/138 من طريق سلام، عن أبي إسحاق، عن أبي بردة مرسلاً .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ الْيَتِيمَةَ تُسْتَاْمَرُ قَبْلَ اِرَادَةِ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهَا لِمَنْ تَخْتَارُ مِنَ الْاَزْوَاجِ مَنْ شَاءَ تْ، فَاِذَا سَكَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ فِي عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهَا

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کا مطلب یہ ہے: کنواری لڑکی کا نکاح کرنے سے پہلے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی کہ وہ جس شخص کے ساتھ شادی کرنا چاہے اسے اختیار کر لے اور اگر وہ خاموش رہتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے اپنا نکاح کروانے کی اجازت دے دی ہے۔

4087 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا اَرَادَ بِهِ: اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا بِاَنْ تَخْتَارَ مِنَ الْاَزْوَاجِ مَنْ شَاءَ تْ، فَتَقُوْلُ: اَرْضَى فُلَانًا، وَلَا اَرْضَى فُلَانًا، لَا اَنَّ عَقْدَ النِّكَاحِ اِلَيْهِنَّ دُوْنَ الْاَوْلِيَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیوہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی کی ذات کے بارے میں اس سے اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''بیوہ عورت اپنی ذات کا زیادہ حق رکھتی ہے'' اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: وہ اپنے ولی کے مقابلے میں اپنی ذات کا زیادہ حق رکھتی ہے' وہ جس سے چاہے اس کے ساتھ شادی کر لے وہ یہ کہے گی: میں فلاں کے ساتھ شادی کرنے کیلئے راضی ہوں اور میں فلاں سے شادی کرنے کیلئے راضی نہیں ہوں اس سے یہ مراد نہیں ہے' نکاح کا عقد منعقد کروانے کا معاملہ اس کے سپرد ہوگا اس کے اولیاء کے سپرد نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4088 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4086- إسناده حسن . محمد بن عمرو حسن الحديث، روى له مسلم متابعة، والبخاري مقروناً، وباقي رجاله على شرط مسلم، عبد الله بن عامر: هو ابن زرارة، وابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة . وهو مكرر الحديث رقم 4079 .

4087- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم 4084 .

(متن حدیث): الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ يَسْتَامِرُهَا اَبُوهَا فِيْ نَفْسِهَا، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی کی ذات کے بارے میں اس کا والد اس کی مرضی معلوم کرے گا اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہوگی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' نافع بن جبیر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن فضل نامی راوی منفرد ہے

4089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ لِوَلِيٍّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ، وَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ، يُبَيِّنُ لَكَ صِحَّةَ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ، اَنَّ الرِّضَا وَالِاخْتِيَارَ اِلَى النِّسَاءِ، وَالْعَقْدَ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ لِنَفْيِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَلِيِّ انْفِرَادَ الْاَمْرِ دُوْنَهَا اِذَا كَانَتْ ثَيِّبًا، لِاَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فِيْ بُضْعِهَا، وَالرِّضَا بِمَا يُعْقَدُ عَلَيْهَا، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ اَرَادَ بِهٖ تُسْتَرْضَى فِيمَنْ عُزِمَ لَهُ عَلَى الْعَقْدِ عَلَيْهَا، فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِقْرَارُهَا، ثُمَّ يَتَرَبَّصُ بِالْعَقْدِ اِلَى الْبُلُوغِ، لِاَنَّهَا وَاِنْ صَمَتَتْ وَاَذِنَتْ، لَيْسَ لَهَا اَمْرٌ وَّلَا اِذْنٌ، اِذِ الْاَمْرُ وَالْاِذْنُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا لِلْبَالِغَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ولی کو ثیبہ کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہے اور کنواری لڑکی سے مرضی معلوم کی جائے گی اس کی خاموشی اس کا اقرار

4088- إسناده صحيح على شرط الشيخين، سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه الحميدى 517، ومسلم 1421 67 و 68 فى النكاح: باب استئذان الثيب فى النكاح بالنطق والبكر بالسكوت، وأبو داوُد 2099 فى النكاح: فى الثيب، والنسائى 6/85 فى النكاح: باب استئمار الأب البكر فى نفسها، والدارقطنى 3/240 و 240-241، والطبرانى 10/10745 من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4084 و 4087 و 4089 .

4089- إسناده صحيح على شرط الشيخين، حبان: هو ابن موسى، وعبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه عبد الرزاق 10299 ومن طريقه أبو داوُد 2100 فى النكاح: باب فى الثيب، والنسائى 6/85 فى النكاح: باب استئذان البكر فى نفسها، والدارقطنى 3/39، والبيهقى 7/118 عن معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/261، والنسائى 6/84-85، والدارقطنى 3/238-239 من طريق ابن إسحاق، و 3/239 من طريق سعيد بن سلمة، كلاهما عن صالح بن ميسان، عن عبد الله بن الفضل، عن ناقع، بِهِ . وانظر الحديث رقم 4084 و 4087 و 4088 .

ہوگی"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "ولی کو ثیبہ کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہے" یہ چیز آپ کے سامنے اس موقف کے درست ہونے کو بیان کر دے گی' جس کے ہم قائل ہیں کہ رضامندی اور اختیار کرنے کا معاملہ خواتین کے سپرد ہوگا اور نکاح کے عقد کو منعقد کروانے کا معاملہ اولیاء کے سپرد ہوگا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیبہ عورت کی مرضی کے بغیر ولی کے انفرادی طور پر ایسا کرنے کی نفی کی ہے اس کی وجہ یہ ہے: اپنی شادی کے بارے میں عورت کو اختیار حاصل ہے اور اسے اس بات کا حق حاصل ہے' جس کے ساتھ اس کا عقد نکاح کروایا جارہا ہے اس پر رضامندی (کا اظہار کرے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "کنواری لڑکی سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی" اس سے مراد یہ ہے: جس شخص کے ساتھ اس کی شادی کرنے کا ارادہ ہے اس کے بارے میں اس کی مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہتی ہے' تو یہ اس کا اقرار شمار ہوگا پھر اس کے عقد کے معاملے کو اس کے بالغ ہونے تک ایسے ہی رکھا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے: اگرچہ وہ خاموش رہی ہے اس نے اجازت دے دی ہے' لیکن پھر بھی اسے ہدایت کرنے یا اجازت دینے کا حق حاصل نہیں ہے' کیونکہ ہدایت کرنے یا اجازت دینے کا حق صرف بالغ لڑکی کو حاصل ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ان روایات کے درمیان تطبیق کے حوالے سے ہم نے جو موقف اختیار کیا ہے وہ درست ہے

4090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"۔

4090- هو مكرر الحديث رقم 4078 .

بَابُ الصَّدَاقِ

باب: مہر کا بیان

4091 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

4092 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4091–إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو وضاح اليشكرى .وأخرجه مسلم 1365 85 ص 1045 فى النكاح: باب فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، والترمذى 1115 فى النكاح: باب ما جاى فى الرجل يعتق الأمة ثم يتزوجها، والنسائى 6/114 فى النكاح: باب التزويج على العتق، والبغوى 2273 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . ولم يذكر البغوى "عبد العزيز بن صهيب" .وأخرجه الطيالسى 1991، والدرامى 2/154، وأبو داؤد 2054 فى النكاح: باب فى الرجل يعتق أمة ثم يتززوجها، والبيهقى 7/28 من طريق أبى عوانة، عن قتادة، عن أنس .وأخرجه عبد الرزاق 13017، وأحمد3/165 و 170 و 103 وابن سعيد 8/125، والدارقطنى 3/285 و 286،ووالطبرانى فى المعجم الصعير 268والمعجم الكبير 24/178 و 179 من طرق عن قتادة عن أنس .وأخرجه أحمد 3/99 و 101–102 و 186 و 239 و 242 و 291، ومسلم 1365 84 و 85 ص 1043، وابن سعد 8/124–125، والدارقطنى 286/ والبيهقى 7/128 من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس . وانظر الحديث رقم 4063 .

4092– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخارى 5151 فى النكاح: باب الشروط فى النكاح، من طريق الطيالسى بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 10631، وأحمد 4/150، والبخارى 2721 فى الشروط: باب الشروط فى المهر عند عقدة النكاح، وأبو داؤد 2139 فى النكاح: باب فى الرجل يشترط لها دارها، والنسائى 6/92–93 فى النكاح: باب الشروط فى النكاح، والطبرانى 17/752 من طرق عن الليث، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 10613، وأحمد 4/144 و 152، والدرامى 2/413، ومسلم 1418 فى النكاح: باب الوفاء بالشروط فى النكاح، والترمذى 1127 فى النكاح: باب ما جاء فى الشروط عند عقدة النكاح، وابن ماجه 1954 فى النكاح: باب الشروط فى النكاح، وأبو يعلى 1754، والطبرانى 17/753 و 785، والبيهقى 7/248، والبغوى 2270 من طريق عبد الحميد بن جعفر، والنسائى 6/93، والطبرانى 17/756 من سعيد بن أبى أيوب، و 17/754 من طريق إبراهيم بن يزيد ويحيى بن أيوب، و 755 من طريق ابن لهيعة، خمستهم عن يزيد بن ابى حبيب، بِهِ .وأخرجه الطبرانى 17/757 من طريق يزيد ابن أبى أنيسة، عن أبى الخير مرثد بن عبد الله، بِهِ .

(متن حدیث): اَحَقُّ الشُّرُوطِ اَنْ يُوَفَّى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْخَيْرِ: مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيُّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوری کیے جانے کی سب سے زیادہ حق دار وہ شرط ہے' جس کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالخیر نامی راوی مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جَوَازَ الْمَهْرِ لِلنِّسَاءِ يَكُوْنُ عَلٰى اَقَلِّ مِنْ عَشْرَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' خواتین کے لیے دس (درہم) سے کم مہر مقرر کرنا جائز ہے

4093 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَاجَةٌ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا اِيَّاهُ فَقَالَ: مَا عِنْدِي اِلَّا اِزَارِي هٰذَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اَعْطَيْتَهُ اِيَّاهَا جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا، فَقَالَ: مَا اَجِدُ، قَالَ: فَالْتَمِسْ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ: نَعَمْ، سُوْرَةُ كَذَا، وَسُوْرَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی اس نے

4093– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في الموطأ 2/526 في النكاح: باب ما جاء في الصداق والحباء، ومن طريقه أخرجه الشافعي 2/7 و 8، وأحمد 5/336، والبخاري 2310 في الوكالة: باب وكالة المرأة الإمام في النكاح، و 5135 في النكاح: باب الشلطان ولي، و 7417 في التوحيد: باب (قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً) (الأنعام: 19)، وأبو داوُد 2111 في النكاح: باب في التزويج على العمل يعمل، والترمذي 1114 في النكاح: باب 23، والبيهقي 7/144 و 236 و 242، والطحاوي 3/16–17 .وأخرجه البغوي 2302 من طريق أبي مصعب احمد بن ابي بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 7592، والحميدي 928، وأحمد 5/330، والبخاري 5029 في فضائل القرآن: باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، و 5030 باب القراءة عن ظهر القلب، و 5087 في النكاح: باب تزويج المعسر، و 5121 باب عرض المرأة نفسها على الرجل الصالح، و 5126 باب النظر إلى المرأة قبل التزويج، و 5132 باب إذا كان الولي هو لخاطب، و 5141 باب إذا قال الخاطب للولي زوجني فلانة، و 5149 باب التزويج على الثرآن وبغير صداق، و 5871في اللباس: باب خاتم الحديد، ومسلم 1425 في النكاح: باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد، والنسائي 6/113 في النكاح: باب التزويج على سور من القرآن، وابن ماحه 1889 في النكاح: باب صداق النساء، وابن الجارود716، والطحاوي 3/17، والطبراني 5750/7 و 5781 و 5907 و 5915 و 5927 و 5934 و 5938 و 1951 و 5961 و 5980 و 5993، والبيهقي7/144 و 236 و 242 من طرق عن أبي حازم، عن سهل بن سعد .

عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو شادی کی پیشکش کرتی ہوں وہ خاتون خاصی دیر کھڑی رہی ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میری شادی اس کے ساتھ کروا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جسے تم اسے مہر کے طور پر دے سکو اس نے کہا: میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ اسے دے دیتے ہو' تو تمہیں بغیر چادر کے بیٹھنا پڑے گا تم کوئی چیز تلاش کرو اس نے بتایا: مجھے کوئی چیز نہیں ملتی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تلاش کرو' اسے پھر کوئی چیز نہیں ملی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن آتا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں فلاں اور فلاں سورتیں آتی ہیں اس نے ان سورتوں کے نام گنوائے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے اس کے عوض میں' میں تمہاری شادی اس عورت کے ساتھ کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَرَاهِيَةِ الْإِكْثَارِ فِي الصَّدَاقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو مرد اور عورت کے درمیان مہر زیادہ ہونے کے ناپسندیدہ ہونے کے بارے میں ہے

4094 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ بِجُرْجَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً، فَقَالَ: كَمْ اَصْدَقْتَهَا فَقَالَ: اَرْبَعَ اَوَاقٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعَ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عَرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے۔ اس نے جواب دیا: چار اوقیہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار اوقیہ تو یوں ہے جیسے تم نے اس پہاڑ کی چوڑائی سے چاندی کو تلاش لیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَسْهِيلَ الْاَمْرِ، وَقِلَّةَ الصَّدَاقِ مِنْ يُّمْنِ الْمَرْاَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' معاملے کا آسان ہونا اور مہر کا کم ہونا عورت کی برکت شمار ہوتا ہے

4094- إسناده قوى على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن كيسان فمن رجال مسلم، وثقه ابن معين والنسائى وأحمد والدارقطنى، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه محله الصدق صالح الحديث، وقال المؤلف فى الثقات 7/628: كان يخطء ويخالف، لم يفحش خطؤه حتى يعدل به عن سبيل العدول، ولا أتى من الخلاف ما تنكره القلوب، فهو مقبول الرواية إلا ما يعلم أنه أخطأ فيه، فحينئذ يترك خطؤه كما يترك خطأ غيره من الثقات .وأخرجه مسلم 1424 75 فى النكاح: باب ندب النظر إلى وجه المرأة وكفيها لمن يريد تزوجها، والبيهقى 7/235 من طريقين عن مروان بن معاوية الفزارى، بهذا الاسناد

4095 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جِبْرِيلَ الشَّهْرَزُورِيُّ بِطَرَسُوسَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ يُمْنِ الْمَرْاَةِ تَسْهِيلُ اَمْرِهَا، وَقِلَّةُ صَدَاقِهَا قَالَ عُرْوَةُ: وَاَنَا اَقُولُ مِنْ عِنْدِي: وَمِنْ شُؤْمِهَا تَعْسِيرُ اَمْرِهَا، وَكَثْرَةُ صَدَاقِهَا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: عورت کی برکت میں یہ بات شامل ہے اس کا معاملہ آسان ہو اور اس کا مہر کم ہو۔

عروہ نامی راوی کہتے ہیں: میں اپنی طرف سے یہ بات کہتا ہوں کہ عورت کی نحوست میں یہ بات شامل ہے اس کا معاملہ مشکل ہو اور اس کا مہر زیادہ ہو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْعَلَ صَدَاقَ امْرَاَتِهِ ذَهَبًا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی کا مہر سونے کی شکل میں مقرر کرے

4096 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَبِهِ وَضَرٌ مِّنْ خَلُوقٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: كَمْ اَصْدَقْتَهَا قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ قَالَ اَنَسٌ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ قَسَّمَ لِكُلِّ امْرَاَةٍ

4095- إسناده حسن . أسامة بن زيد وهو الليثي- روى له مسلم في الشواهد، وهو حسن الحديث، وقد التبس أمره على الهيثمي في مجمع الزوائد 4/255 فظنه أسامة بن زيد بن أسلم العدوي الضعيف .وقد أورد ابن عدي في الكامل 1/386 هذا الحديث في ترجمة أسامة بن زيد الليثي، ثم قال: وأسامة بن زيد هذا يروي عنه الثوري وجماعة من الثقات، ويروي عنه ابن وهب بنسخة صالحة، رواه عن ابن وهب: حرملة، وهارون بن سعيد، والربيع بن سليمان المرادي، بهذا الإسناد . ولفظه: "من يمن المرأة أن يتيسر خطبتها، وأن يتيسر صداقها، وأن يتيسر رحمها " قال عروة: يعني: يتيسر رحمها للولادة . قال عروة: وأنا أقول . . . . قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 6/77، وأبو نعيم في الحلية 3/163 و 8/180، والبيهقي 7/235 من طريق ابن المبارك، وأحمد 6/91، وابن عدي في الكامل 1/386 من طريق ابن لهيعة، كلاهما عن أسامة بن زيد، به

4096- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي، فمن رجال البخاري .وهو في مصنف عبد الرزاق 10410 ومن طريقه أخرجه أحمد 3/165 . وأخرجه أحمد 3/227 و 271، والدارمي 2/143، والبخاري 5155 في النكاح: باب كيف يدعى للمتزوج، و 6386 في الدعوات/ باب الدعاء للمتزوج، ومسلم 1427 79 في النكاح: باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد، وأبو داؤد 2109 في النكاح: باب قلة المهر، والترمذي 1094 في النكاح: باب ما جاء في الوليمة، وابن ماجه 1907 في النكاح: باب الوليمة، وأبو يعلى 3348 و 4363، والبيهقي 7/236، والبغوي 2309 من طرق عن حماد بن زيد، عن ثابت، عن أنس . وانظر الحديث رقم 4060 .

مِنْ نِسَائِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مِائَةَ اَلْفٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی ان پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا جو خلوق خوشبو کا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرو)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں (یعنی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ ان کے انتقال کے بعد ان کی ہر بیوی کے حصے میں ایک لاکھ (درہم) آئے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْعَلَ صَدَاقَ امْرَاَتِهٖ اَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی کا چار سو درہم مہر مقرر کرے

4097 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ*، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ صَدَاقُنَا اِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ اَوَاقٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے' تو ہمارا (ادا کیے جانے والا) مہر دس اوقیہ ہوتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا حَيْثُ لَمْ يَفْرِضْ لَهَا الصَّدَاقَ فِي الْعَقْدِ وَلَمْ يَدْخُلْ

ایسی بیوہ عورت کے بارے میں حکم کی صفت کا تذکرہ' جس کا عقد نکاح کے وقت مہر مقرر نہ کیا گیا ہو' اور مرد نے اس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہ کی ہو

4098 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ،

4097– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داؤد بن قيس، وشيخه موسى بن يسار، فمن رجال مسلم . وأخرجه النسائي 6/117 في النكاح: باب القسط في الأصدقة، من طريق محمد بن عبد الله بن المبارك، عن عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 10406، وابن الجارود 717، والدارقطني 3/222، والحاكم 2/175، والبيهقي 7/235 من طريق داؤد بن قيس الفراء، به .

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ یَفْرِضْ، فَقَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، قَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهٖ فِیْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ

مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی' لیکن اس نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی اور اس کے لیے مہر بھی مقرر نہیں کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا اور اس پر عدت گزارنا لازم ہے اسے وراثت میں بھی حصہ ملے گا اس پر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا۔

4099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ فِیْ عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، بِمِثْلِهٖ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

4098– إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو الثورى، وفراس: هو ابن يحيى الهَمْدانى .وأخرجه ابن أبى شيبة 4/300، وأبو داوُد 2114 فى النكاح: باب فيمن تزوج ولم يسم صداقاً حتى مات، وابن ماجه 1891 فى النكاح: باب الرجل يتزوج ولا يفرض لها فيموت على ذلك، والنسائى 6/122 فى النكاح: باب إباحة التزوج بغير صداق، والحاكم 2/180–181، والبيهقى 7/245 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسنادن وصححه الحاكم على شرط الشيخين .وأخرجه الطبرانى 20/545 من طريق أبى حذيفة، عن سفيان، بِهِ .وأخرجه 20/546 من طريق يزيد الدالانى، عن فراس، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 10899، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة8/457 من طريق عاصم عن الشعبى أن رجلاً أتى عبد اللّٰه بن مسعود . . . ورواية الشعبى عن ابن مسعود مرسلة .وأخرجه النسائى فى الكبرى كما فى التحفة 8/458 من طريق سيار وإسماعيل بن أبى خالد، كلاهما عن الشعبى بنحوه .وأخرجه النسائى فى الكبرى كما فى التحفة 8/457 من طرق ابن عون، عن الشعبى، عن الأشجعى، قال: رأيت ابن مسعود فرحو فرحة وجاء ه رجل فساله عن رجل وهب ابنته لرجل فمات قبل أن يدخل بها . .وأخرجه أبو داوُد 2116، والبيهقى 7/246 من طريق سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، عن أبى حسان وخلاص بن عمرو كلاهما يحدثان عن عبد اللّٰه بن عتبة بن مسعود أن ابن مسعود رضى اللّٰه عنه أتى فى رجل تزوج امرأة . . . وانظر الأحاديث الثلاثة الآتية .

4099– إسناده صحيح على شرط الشيخين، سفيان: هو الثورى، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعى .وأخرجه ابن ابى شيبة4/300، وأبو داوُد 20015، والنسائى 6/122، وابن ماجه 1891، وابن الجارود 718، والبيهقى 7/245 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 10898 و 11745، ومن طريقه الترمذى 1145 فى النكاح: باب ما جاء فى الرجل يتزوج المرأة فيموت عنها قبل أن يفرض لها، وابن الجارود 718، والطبرانى 20/543، والبيهقى 7/245، وأخرجه أحمد 3/480، وأبو داوُد 2115، والترمذى 1145، والنسائى 6/121–122، والبيهقى 7/245 من طريق يزيد بن هارون، والترمذى 1145، والنسائى 6/198فى الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها قبل أن يدخل بها، من طريق يزيد بن الحباب، ثلاثتهم عن سفيان، بِهِ . وقال الترمذى: حسن صحيح .وأخرجه الطبرانى 20/544 من طريق الأعمش عن إبراهيم، بِهِ . وانظر الحديث رقم 4098 و 4100 و 4101 .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى تَصْحِيحَ هٰذِهِ السُّنَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے'

جس نے ہماری ذکر کردہ روایت کے نقل کے اعتبار سے مستند ہونے کی نفی کی ہے

4100 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ، فَسَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَمَاتَ عَنْهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا وَرَدَّدَهُمْ شَهْرًا، ثُمَّ قَالَ: اَقُوْلُ بِرَاْيِي، فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَطَاً فَمِنْ قِبَلِي، اَرٰى لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَامَ فُلَانٌ الْاَشْجَعِيُّ، وَقَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ بِذٰلِكَ، وَكَبَّرَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہیں کی اور اس کا مہر بھی مقرر نہیں کیا اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا ایک مہینہ گزر گیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی میں اپنی رائے سے یہ بات بیان کرنے لگا ہوں یہ درست ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور اگر غلط ہوئی تو میری طرف سے ہوگی۔ اس عورت کے بارے میں میری رائے یہ ہے: اسے اس کے جیسی دوسری عورتوں جتنا مہر ملے گا' جس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی اور اس عورت پر عدت گزارنا لازم ہوگا اور اس عورت کو وراثت میں سے حصہ ملے گا' تو فلاں اشجعی کھڑے ہوئے انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں اسی کی مانند فیصلہ دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس بات پر خوش ہوئے اور انہوں نے تکبیر کہی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِمَامَ مِنَ الْاَئِمَّةِ لَا يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يُّخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ اَحْكَامِ الدِّيْنِ الَّذِي لَابُدَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

کسی بھی مسلمان حکمران کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ دینی احکام میں سے جو چیزیں مسلمانوں کے لیے ضروری ہیں ان میں سے کوئی چیز پوشیدہ رکھے

4100- إسناده قوي على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير مصعب بن المقدام فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث، وقد توبع . زائدة: هو ابن قدامة، والأسود: هو ابن يزيد النخعي .وأخرجه النسائي 6/121 من طريق عبد الرحمٰن بن عبد الله، عن زائدة بن قدامة، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4098 و 4099 و 4101 .

4101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّ قَوْمًا اَتَوْا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالُوْا: جِئْنَاكَ لِنَسْاَلَكَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ مِنَّا، وَلَمْ يَفْرِضْ صَدَاقًا، وَلَمْ يَجْمَعْهُمَا اللّٰهُ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا سُئِلْتُ عَنْ شَيْءٍ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهٖ، فَاْتُوْا غَيْرِىْ، فَاخْتَلَفُوْا اِلَيْهِ شَهْرًا، ثُمَّ قَالُوْا لَهٗ فِىْ اٰخِرِ ذٰلِكَ: مَنْ نَسْاَلُ اِنْ لَمْ نَسْاَلْكَ، وَاَنْتَ اُخَيَّةُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِىْ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ، وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ، فَقَالَ: ابْنُ مَسْعُوْدٍ: سَاَقُوْلُ فِيْهَا بِجَهْدِ رَاْيِىْ، اِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَطَاً فَمِنِّىْ، وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْهُ بَرِىْءٌ، اَرٰى اَنْ يُّفْرَضَ لَهَا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا، وَلَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ، وَلَهَا الْمِيْرَاثُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ نَاسٍ مِّنْ اَشْجَعَ، فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ: مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ قَضَيْتَ بِمِثْلِ الَّذِىْ قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى امْرَاَةٍ مِّنَّا، يُقَالُ لَهَا: بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ، فَمَا رُئِىَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ كَفَرْحِهٖ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ

علقمہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: ہم آپ کے پاس ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرنے کیلئے آئے ہیں جس کا تعلق ہم سے ہے اس نے شادی کی اس نے (اپنی بیوی کا) مہر مقرر نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں میاں بیوی کو ملنے کا موقع نہیں دیا' یہاں تک کہ مرد کا انتقال ہو گیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں اس کے بعد مجھ سے ایسے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت نہیں کیا گیا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ مشکل ہو تم لوگ کسی اور کے پاس چلے جاؤ وہ لوگ ایک ماہ تک حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے رہے پھر ایک ماہ کے بعد انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر ہم آپ سے دریافت نہیں کریں گے تو پھر کس سے دریافت کریں گے؟ اس شہر میں صرف آپ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ہمیں آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں ملتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں اپنی ذاتی رائے کے مطابق مسئلہ بیان کروں گا اگر یہ درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اگر غلط ہوا تو میری طرف سے ہوگا اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ذمہ ہوں گے میرا یہ خیال ہے' اس عورت کو اس کے جیسی دیگر عورتوں کی طرح کا مہر ادا کیا جائے گا' جس میں کوئی کمی اور کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور اس کو وراثت میں حصہ ملے گا اور اس عورت پر چار ماہ دس دن تک عدت گزارنا لازم ہے (راوی کہتے ہیں) یہ واقعہ اشجع قبیلے کے کچھ افراد کی موجودگی میں پیش آیا' تو ایک صاحب کھڑے ہوئے' جن کا نام معقل بن سنان اشجعی تھا انہوں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس بارے میں وہی

4101- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير داوُد بن أبى هند، فمن رجال مسلم .وأخرجه النسائى 6/122-123 من طريق على بن حجر السعدى، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 2/180، والبيهقى 7/245 من طريق على بن مسهر، به . وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ، ووافقه الذهبى .وأخرجه ابن ابى شيبة 4/301-302، والطبرانى 20/542 من طريقين عن داوُد بن أبى هند، به . وانظر الحديث رقم 4098و 4099و 4100 .

فیصلہ دیا ہے' جو اس طرح کے مقدمے میں نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ دیا تھا جو ہمارے (قبیلے کی) ایک خاتون کے بارے میں تھا اس خاتون کا نام بروع بنت واشق تھا۔

(راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ کو اسلام کے بعد اتنا زیادہ خوش اور کبھی نہیں دیکھا گیا جتنا وہ اس واقعہ سے خوش ہوئے (کہ ان کی ذاتی رائے نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے مطابق تھی)

بَابُ ثُبُوتِ النَّسَبِ وَمَا جَاءَ فِي الْقَائِفِ

نسب کے ثبوت اور قیافہ شناس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4102 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسَارِيرُ وَجْهِهِ تَبْرُقُ، فَقَالَ: اَلَمْ تَرَيْ اِلٰى مُجَزِّزٍ اَبْصَرَ آنِفًا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَقَالَ: اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ چلا (ایک قیافہ شناس) مجزز نے کچھ دیر پہلے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے (صرف پاؤں دیکھے) اور یہ کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ كَانَ قَائِفًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ مجزز مدلجی (نامی صاحب) قیافہ شناس تھے

4103 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورًا فَرِحًا مِمَّا قَالَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ، وَنَظَرَ اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مُضْطَجِعًا مَعَ اَبِيهِ، فَقَالَ: هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے عالم میں میرے ہاں تشریف لائے' کیونکہ مجزز مدلجی

4102- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 6/82، والبخاری6770 فی الفرائض: باب القائف، ومسلم 1459فی الرضاع: باب العمل بإلحاق القافةو بالولد، وأبو داوٗد 2268 فی الطلاق: باب فی القافة، والترمذی 2129 فی الولاء والهبة: باب ما جاء فی القافة، والنسائی 6/184 فی الطلاق: باب القافة، والدارقطنی 4/240 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 13833و 13836، وأحمد 6/226، والبخاری 3555فی الأنبياء : باب صفة النبی صلی الله عليه وسلم، و 3731، والدارقطنی2/240 من طرق عن ابن شهاب الزهری، به .وسيأتی برقم 7017 من طريق سفيان، عن الزهری .

4103- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة وهو ابن يحيى- فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 1459 عن حرملة، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارقطنی 2/240، والبيهقی 10/262 و 263 من طريقين عن حرملة، به .

نے اسامہ بن زید کو اپنے والد کے ساتھ لیٹے ہوئے دیکھ کر (ان کے صرف پاؤں دیکھ کر) یہ کہا تھا: یہ باپ بیٹے کے پاؤں ہیں۔
(راوی کہتے ہیں) مجزز نامی صاحب قیافہ شناس تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِيجَابِ إِلْحَاقِ الْوَلَدِ مَنْ لَهُ الْفِرَاشُ إِذَا أَمْكَنَ وُجُودُهُ وَلَمْ يَسْتَحِلْ كَوْنُهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' بچے کو اس شخص کے ساتھ لاحق کرنا ضروری ہے' جس کا فراش ہو' جبکہ ایسا کرنا ممکن ہو' ناممکن نہ ہو

4104 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی''۔

4105 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ، أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَأَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ، أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لَمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ تلقین

4104- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن قدامة المصيصي، وهو ثقة، روى له أبو داوُد والنسائي . جرير: هو ابن عبد الحميد، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي .وأخرجه النسائي 6/181 في الطلاق: باب إلحاق الولد بالفراش إذا لم ينفه صاحب الفراش، والخطيب في "تاريخ بغداد11/116" من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد . قال النسائي بعد ن روى الحديث: ولا أحسب هذا عن . . . . . . عبد الله بن مسعود، والله أعلم .وقال ابن أبي شيبة 4/416: حديث عن جرير، عن مغيرة، فذكره .وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/239 و 280 و 409 و 492، والبخاري 6750 و 6818، ومسلم 1458، والترمذي 1157، والنسائي 6/180، وابن ماجه 2006 .

کی کہ زمعہ کی کنیز کا بیٹا میری اولاد ہے تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے سال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کو اپنے قبضے میں لے لیا اور بولے: یہ میرا بھتیجا ہے اس کے بارے میں میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا تھا تو عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور بولے: یہ میرا بھائی ہے میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے یہ میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا۔

یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بھائی نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا جو اس بچے کے بارے میں تھا عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے یہ میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ یہ تمہیں ملے گا' کیونکہ بچہ فراش والے کو ملتا ہے اور زانی کو محرومی ملتی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اس لڑکے سے پردہ کرو۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کی عتبہ کے ساتھ مشابہت ملاحظہ کر لی تھی' تو اس لڑکے نے کبھی بھی سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا' یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحُكْمَ بِالتَّشْبِيْهِ مِمَّا وَصَفْنَا غَيْرُ جَائِزٍ اِذَا كَانَ الْفِرَاشُ مَعْدُوْمًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ہم نے جو صفت بیان کی ہے' اس حوالے سے مشابہت کی وجہ سے حکم جاری کرنا جائز نہیں ہے' جبکہ فراش موجود نہ ہو

4106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِيْ وَضَعَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ: اِنَّ فِيْهَا وُرْقًا، قَالَ: فَاَنّٰى اَتَاهُ ذٰلِكَ قَالَ: عَسَى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: وَهٰذَا عَسَى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو فزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بیوی نے سیاہ رنگ کے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سرخ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ اس نے جواب دیا: ان میں ایک خاکستری بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے جواب دیا: کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ہو سکتا ہے اسے بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

4106– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وانظر ما بعده .

4107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: فَهَلْ فِيهَا مِنْ اَوْرَقَ فَقَالَ: اِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: فَاَنَّى تَرَاهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: عَسَى اَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰذَا عَسَى اَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ

حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ مَرَّةً اُخْرَى، وَقَالَ: اِنَّ اَمَتِي وَلَدَتْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ ثُمَّ تَعْقِيبُهُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ بِقَوْلِ: فَمَا اَلْوَانُهَا لَفْظَةُ اسْتِخْبَارٍ عَنْ هٰذَا الشَّيْءِ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ فِي فِرَاشِهِ بِوَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ، اَوْ بِتَبَايُنِ الصُّورَتَيْنِ عِنْدَ وُجُودِ الشَّخْصِ مِنَ الشَّخْصِ الْمُقَدَّمِ، مَا عَسَى اَنْ يَاْثَمَ فِي اسْتِعْمَالِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بیوی نے سیاہ رنگ کے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سرخ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ اس نے جواب دیا: ان میں خاکستری بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا سمجھتے ہو یہ کہاں سے آیا ہوگا۔ اس نے جواب دیا: ہوسکتا ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہاں (یعنی تمہارے بچے) کے بارے میں بھی ہوسکتا ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) عبداللہ نامی راوی نے جب دوسری مرتبہ ہمیں یہ حدیث سنائی تو یہ الفاظ نقل کیے۔

''میری کنیز نے بچے کو جنم دیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں'' پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دریافت کرنا ''ان کا رنگ کیا ہے'' ان میں لفظی طور پر تو اس چیز کے بارے میں اطلاع حاصل کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے' لیکن اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنی اولاد کے بارے میں شیطان کے وسوسے کو اختیار کرنے سے بچے یا ایسی صورت میں شیطان کے

4107- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه النسائي 6/178 في الطلاق: باب إذا عرّض بامرأته وشك في ولده وأراد الانتفاء منه، عن غسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/31، والحميدي 1084، وأحمد 2/239، ومسلم 1500 في اللعان، وأبو داوُد 2260 في الطلاق: باب إذا شك في لولد، والترمذي 2128 في الولاء والهبة: باب في الرجل ينتفي من ولده، وابن ماجه 2002 في النكاح: باب الرجل يشك في ولده، والبيهقي 7/411 من طرق عن سفيان، به .وأخرجه الشافعي 2/31، وأحمد 2/409، والبخاري 5303 في الطلاق: باب إذا عرض بنفي الولد، و 6847 في الحدود: باب ما جاء في التعريض، و 7314 في الاعتصام: باب من شبه أصلاً معلوماً بأصل مبين، ومسلم 1500، وأبو داوُد 2261 2262، والنسائي6/178-179، والبيهقي 7/411 و8/251-252 و 252 و 10/265، والبغوي 2337 من طرق عن الزه9ري، به .

وسوسے سے بچے جب بچے کی شکل وصورت باپ سے مختلف ہوتی ہے' کیونکہ ہوسکتا ہے وسوسے پر عمل کے نتیجے میں وہ گناہ گار رہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ الْمَرْاَةِ الدَّاخِلَةِ عَلٰى قَوْمٍ بِوَلَدٍ لَيْسَ مِنْهُمْ

ایسی عورت کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جو کسی قوم میں ایسے بچے کو داخل کرتی ہے' جو ان کا حصہ نہ ہو

4108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: حِيْنَ اُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ، وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ، وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا' اس وقت جب لعان کرنے والی عورت کے بارے میں آیت نازل ہوئی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

''جو عورت کسی قوم میں ایسے فرد کو داخل کرے جو ان کا حصہ نہ ہو (یعنی کسی ناجائز بچے کو جنم دے) تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا اور جو شخص اپنے بچے کا انکار کردے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اس کی اولاد ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو حجاب میں رکھے گا اور تمام پہلے اور بعد والے لوگوں کی موجودگی میں اسے رسوائی کا شکار کرے گا۔

4108- إسناده ضعيف . عبد الله بن يونس: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف، ولم يَرْوِ عنه إلا يزيد بن عبد الله بن الهاد، وليس له فى الكتب الستة إلا هذا الحديث عند أبى داوُد والنسائى . وأخرجه أبو داوُد 2263 فى الطلاق: باب التغليظ فى الانتفاء، والبيهقى 7/403 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمى 2/153، والنسائى 5/179-180من طريقين عن الليث . وأخرجه الشافعى 2/49، ومن طريقه الحاكم 2/202-203، والبيهقى 7/403، والبغوى 2375 عن الدراوردى، كلاهما الليث والدراوردى عن يزيد بن الهاد، بِهِ . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبى!! كذا قالا مع أن يونس بن عبد الله لم يخرج له مسلم .وأخرجه ابن ماجه 2743 فى الفرائض: باب من أنكر ولده، من طريق موسى بن عبيدة، عن يحيى بن حرب، عن سعيد المقبرى، عن أبى هريرة، .

بَابُ حُرْمَةِ الْمُنَاكَحَةِ

مناکحت کی حرمت

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّضَاعَةَ يَحْرُمُ مِنْهَا مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت ولادت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

4109 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ، فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ عَمُّكِ، فَاْذَنِي لَهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَنْ يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے رضاعی چچا آئے انہوں نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے انہیں اس وقت تک اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہیں کرتی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے چچا تھے تم نے انہیں اجازت دے دینی تھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو ولادت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے۔

4109- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في شرح السن 2280 من رواية أحمد بن أبي بكر . وهو في الموطأ 2/601-602 برواية يحيى بن يحيى، في الرضاع: باب رضاعة الصغير، وفيه بعد قوله: "ولم يرضعني الرجل " فقال: "إنه عمك، فليلج عليك" قالت عائشة: وذلك بعد ما ضرب علينا الحجاب، وقالت عائشة: يحرم من الرضاع ما يحرم من الولادة .وأخرجه البخاري 5239 في النكاح: باب ما يحل من الدخول والنظر إلى النساء في الرضاع، عن عبد الله بن يوسف، عن مالك، به . وسيأتي برقم 4219 .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ تَزْوِيجِ الْمَرْءِ أُخْتَهُ مِنَ الرَّضَاعِ

آدمی کا اپنی رضاعی بہن کے ساتھ شادی کرنے کے جائز ہونے کی نفی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

4110 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ

(متنِ حدیث): أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: أَصْنَعُ بِهَا مَاذَا قَالَتْ تَنْكِحُهَا، قَالَ: وَهَلْ تَحِلُّ لِي قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ زَيْنَبَ تَحْرُمُ عَلَيَّ، وَأَنَّهَا فِي حِجْرِي، وَأَرْضَعَتْنِي وَإِيَّاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ، وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ، وَلَا عَمَّاتِكُنَّ، وَلَا خَالَاتِكُنَّ، وَلَا أُمَّهَاتِكُنَّ

❀❀ سیّدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ درہ بنت ابوسفیان میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں اس کے ساتھ کیا کروں۔ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ اس کے ساتھ شادی کرلیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ میرے لیے جائز ہے؟ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ پتہ چلا ہے آپ زینب بنت ام سلمہ کو نکاح کا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زینب میرے لیے حرام ہے وہ میری زیر پرورش ہے (یعنی میری سوتیلی بیٹی ہے) اور مجھے اور اسے ثویبہ نے دودھ پلایا ہے تم اپنی بیٹیوں اپنی بہنوں اپنی پھوپھیوں اپنی خالاؤں اور اپنی ماؤں کے رشتے میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ نِكَاحِ الْمَرْءِ بِنْتَ أَخِيهِ مِنَ الرَّضَاعِ

آدمی کے اپنے رضاعی بھائی کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے کے جائز ہونے کی نفی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

4110– إسناده صحيح على شرط الصحيح، داوٗد بن شبيب من رجال البخارى، وحماد بن سلمة من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين .وأخرجه مسلم 1449 51، والطبرانى فى الكبير 23/415 و 416 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/20، وأحمد 6/291، والحميدى 307، والبخارى 5106 فى النكاح: باب (وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ ۔ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ) (النساء : 33)، ومسلم 1449، وابن ماجه 1939 فى النكاح: باب يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، والنسائى 6/96 فى النكاح: باب تحريم الجمع بين الأختين، والبيهقى 7/453، والبغوى 2282 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .وأخرجه البخارى 5123 فى النكاح: باب عرض الإنسان ابنته أو أخته على أهل الخير، والنسائى 6/95، والطبرانى 23/419 من طريقين عن الليث، عن يزيد بن أبى حبيب، عن عراك بن مالك، عن زينب بنت أم سلمة، بِهِ . وأخرجه أبو داوٗد 2056 في النكاح: باب يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، وابن الجارود 680 من طريق زهير، والطبرانى 23/904 من طريق عبد اللّٰه بن عمير، كلاهما عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن زينب بنت أم سلمة، عن أم سلمة، أن أم حبيبة قالت . . . . . . فذكره . وانظر ما بعده .

4111 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ - لِاُخْتِهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ قَالَتْ: نَعَمْ وَاَحَبُّ مَنْ يُّشَارِكُنِي فِي خَيْرٍ اُخْتِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حُدِّثْنَا اَنَّكَ تُنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: ابْنَةُ اَبِي سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ: نَعَمْ، قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي، مَا حَلَّتْ لِي، اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، اَرْضَعَتْنِي وَاَبَا سَلَمَةَ: ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ

سیّدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ابوسفیان کی صاحب زادی سے شادی کر لیجئے انہوں نے اپنی بہن کے بارے میں یہ بات کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں میں یہ چاہتی ہوں اس بھلائی میں میری بہن بھی میرے ساتھ شریک ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! ہمیں تو یہ بات بتائی گئی ہے' آپ ابوسلمہ کی صاحب زادی درہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ابوسلمہ کی بیٹی کے ساتھ؟ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ ہوتی پھر بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی' کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے' تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے رشتے میرے سامنے پیش نہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَزَوُّجِ الْمَرْءِ امْرَاَةَ اَبِيهِ، اَوْ وَطْئِهِ جَارِيَتَهُ الَّتِي هِيَ فِي فِرَاشِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرے' یا اپنے باپ کی اس کنیز کے ساتھ صحبت کرے جو کنیز اس کا فراش رہ چکی ہو

4112 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

4111- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه النسائی 6/94-95 فی النكاح: باب تحريم الجمع بين الأم .والبنت، والطبرانی 23/412 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/291 و 428، والبخاری 5101 فی النكاح: باب (وَاُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي اَرْضَعْنَكُمْ) (النساء : 33)، و5107 باب (وَاَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ) (النساء : 33)، و 5372 فی النفقات: باب المراضع من المواليات وغيرهن، ومسلم 1449 16، والنسائی 6/94 فی النكاح: باب تحريم الربيبة فی حجره، وابن ماجه 1939 فی النكاح: باب يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، والطبرانی 23/413 و 414، والبيهقی 7/126 و 162-163 من طرق عن ابن شهاب الزهری، به .

(متن حدیث): لَقِيتُ خَالِي اَبَا بُرْدَةَ، وَمَعَهُ الرَّايَةُ، فَقُلْتُ: اِلَى اَيْنَ فَقَالَ: اَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيهِ، اَنْ اَقْتُلَهُ، اَوْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات اپنے ماموں حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی ان کے ساتھ ایک جھنڈا بھی تھا میں نے دریافت کیا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے بتایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرلی تھی (اور یہ حکم دیا ہے) میں اس کو قتل کردوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں اس کی گردن اڑادوں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ (نکاح میں) عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ کو جمع کیا جائے

4113 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4112– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن صالح وشيخه السدى وهو إسماعيل بن عبد الرحمٰن بن أبي كريمة– فمن رجال مسلم، وهذا الأخير لا يرتقي إلى رتبة الصحيح، وهو عند ابن أبي شيبة في المصنف 10/10–105 .وأخرجه النسائي 6/109 في النكاح: باب نكاح ما نكح الآباء، والحاكم 2/191 من طريقين عن الحسن بن صالح، بهذا الإسناد . وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي ,وأخرجه عبد الرزاق 10804، وابن أبي شيبة10/104، وسعيد بن منصور 942، وأبو داوٗد 4457 في الحدود: باب في الرجل يزني بحريمه، والترمذي 1362 في الأحكام: باب فيمن تزوج امرأة أبيه، وقال: حسن . غريب .وابن ماجه 2607في الحدود: باب من تزوج امرأة أبيه من بعده، والدارقطني 3/196، والبغوي في شرح السنة 2592، ومعالم التنزيل 1/410 من طرق عن أشعث بن سوار، عن عدي بن ثابت، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/295، والنسائي في الكبرى كما في التحفةٗ 2/19، وفي المجتبى 109*6–110، والبيهقي 7/162 من طريقين عن عدي بن ثابت، عن يزيد بن البراء، عن أبيه بنحوه .وأخرجه سعيد بن منصور 943 وأحمد 4/295، وأبو داوٗد 3356 .والدارقطني 3/196، والبيهقي 8/237 من طرق عن مطرف، عن أبي الجهم، عن البراء بنحوه .

4113– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوي 2277 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد .وهو في الموطأ 2/532 في النكاح: باب ما لا يجمع بينه من النساء، ومن طريقه أخرجه الشافعي 2/18، وأحمد 2/462، والبخاري 5109 في النكاح: باب لا تنكح المرأة على عمتها، ومسلم 1408 33 في النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها في النكاح، والنسائي 6/96 في النكاح: باب الجمع بين المرأة وعمتها، والبيهقي 7/165 .وأخرجه سعيد بن منصور 654 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عن أبيه، بِهِ .وأخرجه النسائي 6/97 من طريق جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمٰن الأعرج، بِهِ . وانظر الحديث رقم 4068 و 4115 و 4117 و 4118 .

''عورت اور اس کی پھوپھی اور عورت اور اس کی خالہ کو (نکاح میں) جمع نہ کیا جائے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر نکاح کیا جائے

4114 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا

۞۞ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر نکاح کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ نکاح کیا جائے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُرَادَ مِنْ هٰذَا الزَّجْرِ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا، لَا تَزَوُّجُ اِحْدَاهُمَا بَعْدَ مَوْتِ الْاُخْرٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت سے مراد ان دونوں کو (نکاح میں) جمع کرنا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے ایک کے انتقال کے بعد دوسری کے ساتھ شادی نہیں کی جا سکتی ہے

4115 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت اور اس کی پھوپھی کو یا عورت اور اس کی خالہ کو (نکاح میں) جمع نہ کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4114– إسناده صحيح . رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن صالح الأزدي، فمن رجال النسائي في "خصائص علي"، وهو ثقة صدوق، وقد توبع، وعامر: هو الشعبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 4/245–246، والبخاري 5108 في النكاح: باب لا تنكح المرأة على عمتها، والنسائي 6/98 في النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وخالتها، والبيهقي 7/166 من طريق عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1787، وعبد الرزاق 10759، وأحمد 3/338 و 382، وأخرجه النسائي 6/98 من طريق أبي الزبير، عن جابر .

4115– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم4113 .

4116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ عَنْ اَبِي حَرِيزٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلَى الْعَمَّةِ، وَالْخَالَةِ، قَالَ: اِنَّكُنَّ اِذَا فَعَلْتُنَّ ذٰلِكَ قَطَعْتُنَّ اَرْحَامَكُنَّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ حَرِيزٍ: اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ قَاضِي سِجِسْتَانَ، وَاَبُوْ حَرِيزٍ مَوْلَى الزُّهْرِيِّ ضَعِيفٌ وَّاهِيٌ، اسْمُهُ سُلَيْمٌ وَجَمِيعًا يَرْوِيَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ شادی کی جائے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: تم خواتین جب ایسا کرو گی تو تم رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے کی مرتکب ہو گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحریز نامی راوی کا نام عبداللہ بن حسین ہے یہ بجستان کا قاضی تھا جب کہ جو ابوحریز زہری کا آزاد کردہ غلام ہے یہ ضعیف اور واہی ہے اس کا نام سلیم ہے ان دونوں نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الْعَمَّةِ عَلٰى ابْنَةِ اَخِيهَا، وَالْخَالَةِ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ پھوپھی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا خالہ کے ساتھ اسکی بھانجی پر نکاح کیا جائے

4117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُوْ مُوْسٰى،

4116– حديث حسن، أبو حريز حديثه حسن في الشواهد وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال البخاري غير الفضيل وهو ابن ميسرة– وهو صدوق .وأخرجه الطبراني 11/11931 من طريق يحيى بن معين عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/372، والترمذي 1125 في النكاح: باب ما جاء لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا،من طريق سعيد بن أبي عروبة، والطبراني 11/11930 من طريق قتادة، كلاهما عن أبي حريز، بِهٖ . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 1/217، وأبو داوٗد 2067 في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، من طريق خصيف، والطبراني 11/11805 من طريق جابر الجعفي، كلاهما عن عكرمة، بِهٖ .

4117– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير داوٗد بن أبي هند فمن رجال مسلم .أبو موسى: هو محمد بن المثنى، وعبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد . وأخرجه ابن أبي شيبة 4/246، وعبد الرزاق 10758، وأحمد 2/426، وأبو داوٗد 2065في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، والترمذي 1126 في النكاح: باب ما جاء لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا، والنسائي 6/98 في النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وخالتها، وابن الجارود 685، والبيهقي 7/166 من طرق عن داوٗد بن أبي هند، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 7/166 من طريق ابن عون، عن الشعبي، بِهٖ . وانظر الحديث رقم 4068 و 4113 و 4115 و 4118 .

قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلَا الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيهَا، وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا، وَلَا الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر اور کسی پھوپھی کے ساتھ اس کی بھتیجی پر نکاح نہ کیا جائے کسی عورت کے ساتھ اس کی خالہ پر اور کسی خالہ کے ساتھ اس کی بھانجی پر نکاح نہ کیا جائے (یعنی نکاح میں پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو جمع نہ کیا جائے)''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُنْكَحَ الصُّغْرٰى بِمَا ذَكَرْنَا عَلَى الْكُبْرٰى مِنْهُنَّ، اَوِ الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى مِنْهُنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' بڑی (بہن) پر چھوٹی (بہن) کے ساتھ یا چھوٹی (بہن) پر بڑی (بہن) کے ساتھ نکاح کیا جائے

4118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَعَلٰى خَالَتِهَا، وَعَلٰى بِنْتِ اَخِيهَا، وَعَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا، وَنَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى، وَالصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر یا اس کی بھتیجی پر یا اس کی بھانجی پر نکاح کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے بھی منع کیا ہے' چھوٹی (بہن) پر بڑی کے ساتھ یا بڑی پر چھوٹی کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنَةِ بَعْدَ تَزْوِيجِهَا زَوْجًا اٰخَرَ الزَّوْجَ الْاَوَّلَ قَبْلَ اَنْ يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا الزَّوْجُ الثَّانِي

بائنہ طلاق یافتہ عورت کا دوسرے شوہر کے ساتھ شادی کرنے کے بعد (طلاق لینے یا بیوہ ہو جانے

4118- إسناده صحيح . زكريا بن يحيى الواسطي: وثقه ابن حجر في اللسان 2/484-485، وهشيم قد صرح بالتحديث عند سعيد بن منصور 652، وانظر الحديث رقم 4068 و 4113 و 4115 و 4117 .

کے بعد) پہلے شوہر کے ساتھ شادی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ' جبکہ وہ دوسرے شوہر کے اس عورت کا شہد چکھنے سے پہلے ہو

4119 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، اَتَرْجِعُ اِلَى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ: لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا مَا ذَاقَ صَاحِبُهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عُمُوْمُ الْخِطَابِ فِي الْكِتَابِ (فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230) وَاَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِهَا بَعْدَ اَنْ تَزَوَّجَهَا زَوْجٌ اٰخَرُ، وَفَسَّرَتْهُ السُّنَّةُ: اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الزَّوْجِ الثَّانِي وَطْءٌ بِذَوَاقِ الْعُسَيْلَةِ، ثُمَّ تَبِيْنُ عَنْهُ بِطَلَاقٍ اَوْ وَفَاةٍ، ثُمَّ تَحِلُّ حِيْنَئِذٍ لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دیتا ہے پھر وہ عورت کسی اور شخص کے ساتھ شادی کرتی ہے اور وہ دوسرا شخص اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دیتا ہے' تو کیا وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس جا سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں جب تک (وہ دوسرا شوہر) اس عورت کا شہد نہیں چکھ لیتا جو اس کے پہلے شوہر نے چکھا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کتاب اللہ میں یہ حکم عمومی طور پر بیان ہوا ہے۔

''اگر وہ مرد اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے' تو وہ عورت اس مرد کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ اس کے بعد کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی نہ کر لے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے پہلے شوہر کیلئے یہ بات جائز قرار دی ہے' وہ اس عورت کے ساتھ اس وقت شادی کر سکتا ہے' جب عورت کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے' لیکن سنت نے اس کی وضاحت کی ہے' ایسی عورت پہلے شوہر کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک اس عورت اور دوسرے شوہر کے درمیان صحبت نہیں ہو جاتی جو شہد چکھنے کی صورت ہے پھر اس کے بعد وہ عورت طلاق یا شوہر کے انتقال کی وجہ سے اس سے جدا ہو جائے تو اس وقت وہ پہلے شوہر کیلئے حلال ہو گی۔

4120 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

4119– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن صالح الأزدي، وهو صدوق ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا .وأخرجه أبو يعلى 4965 من طريق يحيى بن زكريا، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 2/531 عن يحيى بن سعيد، به .

4120– إسناده صحيح . محمد بن الصباح: هو أبي سفيان الجرجرائي، روى له أبو داؤد وابن ماجة، وهو صدوق، وعبد الله بن رجاء وهو المكي أبو عمران– ثقة من رجال مسلم، ومن فوقهما ثقات من رجال الصحيح، وانظر ما قبله . . . . .وأخرجه البخاري 5261في الطلاق: باب من جوز الطلاق الثلاث، ومسلم 1433 115 في النكاح: باب لا تحل المطلقة ثلاثاً لمطلقها حتى تنكح زوجاً غيره ويطأها، والبيهقي 7/374، وأحمد 6/193، والطبري 4894 و 4895 و 4896، وأبو يعلى في مسنده 4964 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد

بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا، ثُمَّ اَرَادَ الْاَوَّلُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا، قَالَ: لَا حَتّٰى يَذُوقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَهَا، وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَالَ اللهُ جَلَّ وَعَلَا (فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230) فَاَبَاحَ اللهُ لَهَا اَنْ تَنْكِحَ الزَّوْجَ الْاَوَّلَ بَعْدَ اَنْ نَكَحَهَا الزَّوْجُ الثَّانِي، وَاَبَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَادَ اللهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ قَوْلِهِ (حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230) اِذْ هُوَ الْمُبَيِّنُ لِمُجْمَلِ الْخِطَابِ فِي الْكِتَابِ، اِذِ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِ (حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230) الْوَطْءُ دُونَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے پھر وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور وہ دوسرا شخص صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور پہلا شوہر اس عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: نہیں جب تک دوسرا شوہر اس عورت کے شہد کو چکھ نہیں لیتا اور وہ عورت اس دوسرے شخص کے شہد کو چکھ نہیں لیتی (اس وقت تک یہ جائز نہیں ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''اگر وہ مرد اس عورت کو طلاق دیدے تو وہ عورت اس مرد کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ اس مرد کے علاوہ کسی اور مرد کے ساتھ شادی نہ کر لے''۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے عورت کیلئے یہ بات مباح قرار دی ہے وہ پہلے شوہر کے ساتھ اس وقت نکاح کر سکتی ہے جب وہ دوسرے شوہر کے ساتھ بھی نکاح کر چکی ہو لیکن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی مراد کو بیان کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے جو پہلے کے علاوہ ہو''۔

تو کتاب میں مجمل کا بیان یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''یہاں تک کہ وہ اس پہلے شوہر کے علاوہ کسی کے ساتھ نکاح نہیں کر لیتی'' اس سے مراد نکاح کا عقد کرنا نہیں بلکہ صحبت کرنا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ زَجْرُ حَتْمٍ، لَا زَجْرُ نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ ممانعت لازمی ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

4121 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّبَيْرِ:

(متن حدیث):اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمَوْاَلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، ثَلَاثًا، فَنَكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّمَسَّهَا، فَفَارَقَهَا، فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَّنْكِحَهَا - وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا - فَذَكَرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَاهُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا، وَقَالَ: لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ

زبیر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت رفاعہ بن سموال رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ تمیمہ بنت وہب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تین طلاق دے دیں‘ تو عبدالرحمٰن بن زبیر نے اس خاتون کے ساتھ شادی کر لی‘ لیکن وہ ان کے ساتھ صحبت نہیں کر سکے‘ تو انہوں نے اس عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار کر لی۔ رفاعہ نے اس خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا یہ اس خاتون کے پہلے شوہر تھے‘ جنہوں نے پہلے اسے طلاق دی تھی انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس خاتون کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت تمہارے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ (دوسرے شوہر کا) شہد نہیں چکھ لیتی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ تَزْوِيجِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ الْمُطَلَّقَةَ قَبْلَ اَنْ تَذُوقَ عُسَيْلَةَ غَيْرِهِ وَاِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

آدمی کے اپنی طلاق یافتہ بیوی کے ساتھ (دوبارہ شادی کرنے) کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ (جبکہ وہ شادی) اس عورت کے دوسرے شوہر کا شہد چکھنے سے پہلے ہو‘ خواہ اس عورت کی عدت گزر چکی ہو

4122 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4121– الزبير بن عبد الرحمٰن بن الزبير: ذكره المؤلف في الثقات 4/262 فقال: من أهل المدينة، يروى عن رفاعة بن سموأل، روى عنه مسور بن رفاعة .وقال ابن عبد البر في التمهيد: الزبير بن عبد الرحمٰن بن الزبير بفتح الزاى فيهما جميعاً– كذلك روى يحيي، وابن وهب، وابن القاسم، والقعنبين وغيرهم، وقد روى عن ابن بكير أن الأول مضموم، وروى عنه الفتح فيهما كسائر الرواة عن مالك في ذلك، وهو الصحيح فيهما جميعاً بفتح الزاى، وهم زبيريون بالفتح في بني قريطة معروفون .قلت: ورجح القاضي عياض في "المشارق" عكس ذلك بعد أن نقل كلام أبي عمر هذا .وضبط الذهبي وابن حجر الجد بفتح الزاى، وابن الابن بالضم .ورفاعة بن سموأل، وقيل: رفاعة بن رفاعة القرظي من بني قريظة، وهو خال صفية بنت حيي بن أخطب، أم المؤمنين زوج النبي صلى الله عليه وسلم، فإن أمه برة بنت سموأل .وهو في الموطأ 2/531 في النكاح: باب نكاح المحلل وما أشبهه برواية يحيى، قال ابو عمر في التمهيد 13/220: هكذا روى يحيى هذا الحديث عن مالك عن المسور، عن الزبير، وهو مرسل في روايته، وتابعه على ذلك أكثر الرواة للموطأ إلا ابن وهب، فإنه قال فيه: ع مالك، عن المسور، عن الزبير بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، فزاد في الإسناد "عن أبيه" فوصل الحديثن وابن وهب من أجلّ من روى عن مالك هذا الشأن، وأثبتهم فيه، وعبد الرحمٰن بن الزبير: هو الذى كان تزوج تميمة هذه، واعترض منها، فالحديث مسند متصل صحيح، وقد روى معناه عن النبي صلى الله عليه وسلم من وجوه شتى ثابتة أيضاً كلها، وقد تابع ابن وهب على توصيل هذا الحديث وإسناده إبراهيم بن طهمان، وعبيد الله بن عبد المجيد الحنفي، قالوا فيه: عن الزبير بن عبد الرحمٰن بن الزبير عن أبيه، ذكر حديث طهمان النسائي في مسنده من حديث مالك، وذكره ابن الجارود . قلت: هو في المنتقى 682، وسنن البيهقي 7/375 من طريق ابن وهب .

اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُّوَاقِعَهَا، اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ؟ ,قَالَ: لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا، وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے پھر وہ عورت کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اس عورت کی رخصتی ہو گئی پھر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دیتا ہے' تو کیا وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ مرد اس عورت کا شہد نہیں چکھ لیتا' وہ عورت اس مرد کا شہد نہیں چکھ لیتی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّخْطُبَ الْمَرْءُ النِّسَاءَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص احرام کے دوران خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجے

4123 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَحَدِ بَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَاَبَانُ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْحَاجِّ، وَهُمَا مُحْرِمَانِ: اِنِّىْ اَرَدْتُ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، فَاَرَدْتُ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ

4122- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معاوية: هو محمد بن خازم وأخرجه أحمد 6/42، وأبو داوُد 2309 فى الطلاق: باب المبتوتة لا يرجع إليها زوجها حتى تنكح زوجاً غيره، والنسائى 6/146 فى الطلاق: باب الطلاق للتى تنكح زوجاً ثم لا يدخل بها، والطبرى 4888 من طرق عن أبى معاوية، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/34 و 37-38 و 139 و 226 و 229، والبخارى 2639 فى الشهادات: باب شهادة المختبىء، و 5260 فى الطلاق: باب من جوز الطلاق الثلاث، و 5792 فى اللباس: باب الإزار المهذب، و 6084 فى الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم 1433 111 و 112فى النكاح: باب لا تحل المطلقة ثلاثاً لمطلقها حتى تتنكح زوجاً غيره، والدارمى 2/161-162، والنسائى 6/93 فى النكاح: باب النكاح الذى تحل به المطلقة ثلاثاً لمطلقها، و6/146 و 146-147 و 148، والترمذى1118 فى النكاح: باب ما جاء فيمن يطلق امرأته ثلاثاً فيتزوجها آخر، وابن ماجه 1932 فى النكاح: باب الرجل يطلق امرأته ثلاثاً فتزوج فيطلقها قبل أن يدخل بها أترجع إلى الأول، والبيهقى 7/373 و 374، والطيالسى 1437 و 1473، وأبو يعلى 4423، والطبرى 4890و 4891 و4892 و 4893، وابن الجارود 683، والبغوى فى تفسيره 1/208 وفى شرح السنة 2361، والحميدى 226، وعبد الرزاق 11131 من طرق عن الزهرى، عن عروة، عن عائشة، وقال الترمذى: حديث عائشة حديث حسن صحيح، والعمل على هذا عند عامة أهل العلم من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم، أن الرجل إذا طلق امرأته ثلاثاً، فتزوجت زوجاً غيره، فطلقها قبل أن يدخل بها، أنها لا تحل للزوج الأول إذا لم يكن جامع الزوج الآخر .وأخرجه الدارمى 2/162، والبخارى 5265 فى الطلاق: باب من قال لامرأته: أنت على حرام، و 5317 باب إذا طلقها ثلاثاً ثم تزوجت بعد العدة زوجاً غيره فلم يمسها، ومسلم 1433 114، والطبرى 4889، والبيهقى 7/374 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة .وأخرجه البخارى 5825 فى اللباس: باب الثياب الخضر، من طريق عبد الوهاب، عن أيوب، عن عكرمة، عن عائشة .وأخرجه الطيالسى 1560، وأحمد 6/96، والطبرى 4897 عن أم محمد، عن عائشة .

عَلَيْهِ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَخْطُبُ، وَلَا يُنْكِحُ

❁❁ عمر بن عبیداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ابان بن عثمان کو پیغام بھجوایا' ابان ان دنوں امیر حج تھے یہ دونوں صاحبان احرام کی حالت میں تھے (پیغام یہ بھجوایا) میں طلحہ بن عمر کا نکاح شیبہ بن جبیر کی صاحب زادی کے ساتھ پڑھانے لگا ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر آپ بھی موجود ہوں' تو ابان بن عثمان نے اس کی بات پر انکار کیا اور یہ بات بیان کی میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احرام والا شخص نکاح نہیں کرسکتا نکاح کا پیغام نہیں دے سکتا اور کسی دوسرے کا نکاح نہیں کرواسکتا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرِ مَا رَوَاهُ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اِلَّا نَافِعُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' یہ روایت نبیہ بن وہب کے حوالے صرف نافع نے نقل کی ہے

4124 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ، وَلَا يُخْطَبُ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''احرام والا شخص نکاح نہیں کرسکتا' کسی دوسرے کا نکاح نہیں کرواسکتا' نکاح کا پیغام نہیں بھیج سکتا اور اسے نکاح کا پیغام

4123- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في الموطأ 1/348 في الحج: باب نكاح المحرم, ومن طريق مالك أخرجه مسلم 1409 في النكاح: باب تحريم نكاح المحرم، وأبو داوٗد 1841 في المناسك: باب المحرم يتزوج، والنسائي 5/192 في المناسك: باب النهي عن نكاح المحرم، وابن ماجه 1966 في النكاح: باب المحرم يتزوج، وأحمد 1/57، وابن الجارود 444، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/268، والبغوي 1980 .وأخرجه من طريق عن نافع، به: الطيالسي 74، وأحمد 1/64و 68، ومسلم 1409 42و 43، وأبو داوٗد 1842، والترمذي 840 في الحج: باب ما جاء في كراهية تزويج المحرم، والدارمي 2/37-38، والبيهقي 5/65 .وقال الترمذي: حديث عثمان حديث حسن صحيح، والعمل على هذا عند بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، منهم عمر بن الخطاب، وعلي بن أبي طالب، وابن عمر، وهو قول بعض فقهاء التابعين، وبه يقول مالك، والشافعي، وأحمد، وإسحاق، لا يرون أن يتزوج المحرم، قالوا: فإن نكح فنكاحه باطل .

4124- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الجبار بن نبيه، فقد ذكره المؤلف في الثقات 7/135، فقال: من بني عبد الدار يروي عن أبيه، عداده في أهل المدينة، روى عنه فليح بن سليمان وأهلها . قلت: وفي فليح بن سليمان كلام من جهة حفظه .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار2/268 من طريق أبي عامر العقدي، عن فليح بن سليمان، بهذا الإسناد .

12/12

نہیں بھیجا جا سکتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِدَفْعِ قَوْلِ الْقَائِلِ الَّذِي بِهٖ دَفْعُ الْخَبَرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اس شخص کے موقف کو پرے کر دیا جائے گا جس نے اس روایت کو مسترد کیا ہے

4125 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنَا نُبَيْهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ اَبِيْهِمَا نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''احرام والا شخص نکاح کر نہیں سکتا نکاح کروا نہیں سکتا اور نکاح کا پیغام نہیں بھیج سکتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدْحَضُ تَاْوِيلَ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذَا الْخَبَرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس روایت کی تاویل کرنے والے اس شخص کی تاویل کو پرے کرتی ہے

4126 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اَرَادَ اَنْ يَّنْكِحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، فَقَالَ اَبَانُ: اِنَّ عُثْمَانَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ، وَلَا يُنْكِحُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ نَفْسِهٖ، وَسَمِعَهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

❀❀ عمر بن عبیداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے احرام کے دوران نکاح کرنے کا ارادہ کیا انہوں نے

4125- إسناده كالذى قبله إلا أنه قد تابع عبد الجبار بن نبيه أخوه عبد الأعلى، وقد ذكره المؤلف فى ثقاته 8/408 .

4126- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه مسلم 149 44 فى النكاح: باب تحريم نكاح المحرم و كراهة خطبته، والنسائى 6/192 فى الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، وأحمد 1/69، والدارمى 2/141، والبيهقى 5/65 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوى 2/268 من طريق عبد الوارث، عن أيوب بن موسى، بِهِ .وأخرجه مسلم 1409 45، والبيهقى 5/66 من طريق سعيد بن أبى هلال، عن نبيه، بِهِ .وأخرجه الطحاوى 2/268 عن إسحاق بن راشد، عن زيد بن على، عن أبان بن عثمان، عن عثمان .

ابان بن عثمان کو پیغام بھجوایا تو ابان نے کہا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا وہ نکاح کا پیغام نہیں بھیج سکتا اور کسی کا نکاح نہیں کروا سکتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ایوب بن موسیٰ نے نبیہ بن وہب کے حوالے سے بذات خود سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت ایوب سختیانی کے حوالے سے نافع کے حوالے سے نبیہ بن وہب سے سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدْفَعُ قَوْلَ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ الدَّاخِلِ فِيمَا لَيْسَ مِنْ صِنَاعَتِهِ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس تاویل کرنے والے شخص کے موقف کو پرے کرتی ہے' جو اس چیز میں دخل دے رہا ہے' جس میں وہ مہارت نہیں رکھتا

4127 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْهَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: قَالَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا اور وہ کسی کا نکاح نہیں کروا سکتا''۔

4128 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ هُوَ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4127– محمد بن عمرو بن تمام: ترجمة ابن أبي حاتم 8/34، فقال: محمد بن عمرو بن تمام المصري، أبو الكروس، روى عن أسد بن موسى، ومعاوية بن زيد المؤذن، وعبد الله بن يوسف التنيس، ويحيى بن بكير، روى عنه أبو بكر بن القاسم، وكتبت عنه وهو صدوق، وميمون بن يحيى بن مسلم الأشج: ذكره المؤلف في ثقاته 9/174، وقال: من أهل مصر، يروي عن الليث، ومخرمة بن بكير، روى عنه يحيى بن بكير، وأحمد بن سعيد الهمداني، وأورده ابن أبي حاتم 8/239، فلم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وباقي السند من رجال الصحيح، ورواية مخرمة عن أبيه وجادة .وأخرجه الدارقطني 3/260 من طريق مخرمة بن بكير، عن أبيه، بهذا الإسناد .

4128– إسناده صحيح، أحمد بن الفرات: روى له أبو داوُد، وهو ثقة حافظ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير نبيه، وأبان بن عثمان، فمن رجال مسلم .

''احرام والا شخص نکاح نہیں کرسکتا اور وہ کسی کا نکاح نہیں کرواسکتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جن کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4129 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، اَرَادَ بِهِ دَاخِلَ الْحَرَمِ، لَا اَنَّهُ كَانَ مُحْرِمًا فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ، كَمَا تَسْتَعْمِلُ الْعَرَبُ ذٰلِكَ فِي لُغَتِهَا، فَتَقُوْلُ لِمَنْ دَخَلَ النَّجْدَ: اَنْجَدَ، وَلِمَنْ دَخَلَ الظُّلْمَةَ: اَظْلَمَ، وَلِمَنْ دَخَلَ تِهَامَةَ: اَتْهَمَ، اَرَادَ اَنَّهُ كَانَ دَاخِلَ الْحَرَمِ، لَا اَنَّهُ كَانَ مُحْرِمًا بِنَفْسِهِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ*، وَالدَّلِيلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاْوِيلِ الْاَخْبَارُ الَّتِي قَدَّمْنَا، وَالْخَبَرُ الْفَاصِلُ بَيْنَهُمَا الَّذِي يَرْدُفُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' تو اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی آپ اس وقت حالت احرام میں تھے اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: حرم کی حدود کے اندر تھے اس سے مراد یہ نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میں احرام باندھے ہوئے تھے جس طرح عرب اپنے محاورے میں یہ لفظ استعمال کرتے ہیں' تو جو شخص نجد (کی حدود) میں داخل ہو اس کے لیے لفظ استعمال کرتے ہیں وہ نجد میں داخل ہو گیا جو شخص تاریکی میں داخل ہو گیا اس کے لیے وہ لفظ استعمال کرتے ہیں وہ تاریکی میں داخل ہو گیا جو شخص تہامہ کی حدود میں داخل ہو وہ اس کے لیے لفظ استعمال کرتے ہیں وہ

4129- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين. محمد بن عمرو الباهلي: هو محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن أبي رواد الباهلي، هكذا نسبه المؤلف هنا، وفي ثقاته وفي التهذيب وفروعه: العتكي مولاهم، روى له أبو داؤد ومسلم، ووثقه أبو داؤد، وذكره المؤلف في الثقات 9/90 ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح، ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي. وأخرجه من طرق عن عكرمة، بهذا الإسناد: أحمد 1/245، والبخاري 4258 و 4259 في المغازي: باب عمرة القضاء، وأبو داؤد 1844 في المناسك: باب المحرم يتزوج، والترمذي 842 و843 في الحج: باب ما جاء في الرخصة في ذلك، والنسائي 5/191 في المناسك: باب الرخصة في النكاح للمحرم، والطبراني في الكبير 11018 و 11868 و 11863 و 11919 و 11971 و 11972، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/269، وابن سعد في الطبقات 8/135 و 136. وله طرق أخرى عن ابن عباس عند ابن سعد 8/135 و 136، وأحمد 1/252، والطحاوي 2/269.

تہامہ کی حدود میں آ گیا اس کے ذریعے ان کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ حرم کی حدود کے اندر تھے اس سے یہ مراد نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس وقت احرام بھی باندھا ہوا تھا اور اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل وہ روایات ہیں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور وہ روایت جو ان دونوں کے درمیان فصل پیدا کرتی ہے وہ آگے آ رہی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُمَا حَلَالَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اس وقت وہ دونوں حالت احرام میں نہیں تھے

4130 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا، وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا، وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے اور میں ان دونوں کے درمیان پیغام رسانی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ نِكَاحَ الْمُحْرِمِ، وَاِنْكَاحَهُ جَائِزٌ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ

4130- إسناده ضعيف، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مطير الوراق، فقد خرج له مسلم في المتابعات، لا في الأصول، ثم هو سيء الحفظ، وقد رواه مالك 1/348في الحج: باب نكاح المحرم، وهو أضبط منه عن ربيعة بن عبد الرحمٰن، عن سليمان بن يسار مولى ميمونة مرسلاً أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا رافع مولاه ورجلاً من الأنصار، فزوجاه ميمونة مرسلاً ورسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة قبل أن يخرج . وقال أبو عمرو بن عبد البر بعد أن أورد رواية مطر الموصولة: وهذا عندي غلط، لأن سليمان بن يسار ولد سنة أربع وثلاثين، وقيل: سنة سبع وعشرين، ومات أبو رافع بالمدينة بعد قتل عثمان بيسير، وكان قتل عثمان في ذي الحجة، سنة خمس وثلاثين، وغير جائز ولا ممكن أن يسمع سليمان من أبي رافع، فلا معنى لرواية مطر، وما رواه مالك أولى .وأخرجه أحمد 6/392-393، والترمذي 841 في الحج: باب ما جاء في كراهية تزويج المحرم، والدارمي 2/38، وابن سعد في الطبقات 8/134، والبيهقي 5/66 و 7/211، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/270، والطبراني 915، والبغوي 1982 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن سعد 8/133 عن يزيد بن هارون، عن جرير بن حازم، عن أبي فزارة، عن يزيد بن الأصم، عن أبي رافع، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة حلالاً، وبنى بها حلالاً بسرف .وأخرجه مالك 1/348 ومن طريقه الطحاوي 2/272، وابن سعد 8/133 عن ربيعة بن ابي عبد الرحمٰن، عن سليمان بن يسار مرسلاً .

اس بات کا قائل ہے) احرام والے شخص کا نکاح کرنا اور اس کا کسی دوسرے کا نکاح کروانا جائز ہے

4131 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4132 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النِّيلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ حالت احرام میں شادی کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے بھی لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي تَزَوَّجَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَيْمُونَةَ

اس وقت کا تذکرہ، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی

4133 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي

4131– رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري . أبو الشعثاء : هو جابر بن زيد الأزدي .وأخرجه أحمد 1/221 و 228، والبخاري 5114 في النكاح: باب نكاح المحرم، ومسلم 1410 46 و 47 في النكاح: باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته، والترمذي 844 في الحج: باب ما جاء في الرخصة في ذلك، والنسائي 5/191 في الحج: باب الرخصة في النكاح للمحرم، وابن ماجه 1965 في النكاح: باب المحرم يتزوج، والدارمي 2/37، والبيهقي 7/210، والطحاوي في شرح معاني الآثار2/269، وابن سعد في الطبقات 7/210 من طرق عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد .

4132– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج النيلي: ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري، والمغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وأبو الضحى: هو مسلم بن صبيح .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 2/269، والبيهقي 7/212 من طريق المعلى بن أسد، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وقد أعله بالإرسال، ورده عليه ابن التركماني، وقال الحافظ في الفتح 9/166: وليس ذلك بقادح فيه، وقال النسائي: أخبرنا عمرو بن علي، أنبأنا عاصم، عن عثمان بن الأسود، عن ابن أبي مليكة، عن عائشة، مثله .

نَجِيحٍ، وَاَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، وَمُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضاء کے موقع پر احرام باندھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ تَزَوَّجَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ كَانَ وَهُوَ حَلَالٌ لَا حَرَامٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام کے بغیر تھے حالت احرام میں نہیں تھے

4134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا، وَبَنَى بِهَا حَلَالًا، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ، فَدَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِي بَنَى بِهَا فِيهَا، فَنَزَلْتُ فِي قَبْرِهَا اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَلَمَّا وَضَعْنَاهَا فِي اللَّحْدِ مَالَ رَاْسُهَا، وَاَخَذْتُ رِدَائِي فَوَضَعْتُهُ تَحْتَ رَاْسِهَا، فَاجْتَذَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَاَلْقَاهُ، وَكَانَتْ حَلَقَتْ فِي الْحَجِّ رَاْسَهَا، فَكَانَ رَاْسُهَا مُحَمَّمًا

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے ساتھ شادی کی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے جب ان کی رخصتی ہوئی اس وقت بھی حالت احرام میں نہیں تھے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی "سرف" کے مقام پر ہوا تھا (راوی کہتے ہیں) ہم نے انہیں اسی جگہ پر دفن کیا جہاں ان کی رخصتی ہوئی تھی (راوی کہتے ہیں) میں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان کی قبر میں اترے تھے جب ہم نے انہیں لحد میں رکھا تو ان کا سر ایک طرف ڈھلک گیا میں نے اپنی چادر لی اور ان کے سر کے نیچے رکھ دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس چادر کو کھینچ لیا اور

4133- إسناده قوی، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث .وأخرجه الطحاوی 2/269 من طرق ابن إسحاق، عن أبان بن صالح، وعبد الله بن أبی نجیح، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاری 1837 فی جزاء الصيد: باب تزويج المحرم، والنسائی 5/192 فی مناسك الحج: باب الرخصة فی النكاح للمحرم، والبيهقی 7/212، والبغوی 1981 من طريق الأوزاعی، عن عطاء، عن ابن عباس .وأخرجه ابن سعد 8/135، والطحاوی2/369 من طريقين عن رباح بن أبی معروف، عن عطاء، عن ابن عباس .وأخرجه ابن سعد 8/135 من طريق ليث وابن جريج، عن ابن عباس .

4134- رجاله ثقات رجال الصحيح، أبو فزارة: هو راشد بن كيسان العبسی الكوفی .وأخرجه أحمد 6/333، والترمذی 845 فی الحج: باب ما جاء فی الرخصة فی ذلك، والطحاوی 2/270، وابن سعد 8/133، والدارقطنی 3/261-262، والبيهقی 7/211 من طرق عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد .وقوله: "وكان رأسها محمماً" أی: أسود رأسها بعد الحلق بنبات الشعر .

اس کو ایک طرف رکھ دیا۔ انہوں نے حج کے موقع پر اپنا سر منڈوا دیا تھا تو ان کے بال چھوٹے چھوٹے سے تھے۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الرَّسُوْلِ الَّذِى كَانَ بَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ مَيْمُوْنَةَ حَيْثُ تَزَوَّجَ بِهَا، اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ حَلَالًا حِيْنَئِذٍ لَا مُحْرِمًا

اس پیغام رساں کی گواہی کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ اور سیّدہ میمونہ ؓ کے درمیان پیغام رسانی کی

خدمت سرانجام دے رہا تھا جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ ؓ کے ساتھ شادی کی تھی (اور اس پیغام رساں نے یہ بات بیان کی ہے) نبی اکرم ﷺ اس وقت حالت احرام کے بغیر تھے آپ ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے

4135 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا، حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا

حضرت ابورافع ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ میمونہ ؓ کے ساتھ شادی کی آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے جب سیّدہ میمونہ ؓ کی رخصتی ہوئی اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے میں ان دونوں کے درمیان پیغام رسانی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ مَيْمُوْنَةَ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ لَا حَرَامٌ

سیّدہ میمونہ ؓ کا اس بات کی گواہی دینے کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت نبی اکرم ﷺ حالت احرام کے بغیر تھے آپ ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے

4136 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَتْنَا مَيْمُوْنَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ

4135- إسناده ضعيف لضعف مطر، وقد تقدم برقم 4130 .

4136- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مسلم 1411 في النكاح: باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته، وابن ماجه 1964 في النكاح: باب المحرم يتزوج، والطبراني 23/1059، والبيهقي 5/66 من طريق أبي بكر ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 24/45 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، به .

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے ساتھ شادی کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي بَنَى بِهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ تَزَوَّجَهَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اور جہاں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تھی

4137 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا بِسَرِفَ، وَهُمَا حَلَالَانِ

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سرف'' کے مقام پر ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت وہ دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَزَوُّجَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ انْصِرَافِهَا مِنْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی عمرہ قضاء سے واپسی پر کی تھی

4138 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِسَرِفَ، وَهُمَا حَلَالَانِ، بَعْدَمَا رَجَعَا مِنْ مَكَّةَ

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سرف'' کے مقام پر ان کے ساتھ شادی کی تھی وہ دونوں اس

4137- إسناده صحيح؟ أحمد بن الفرات: روى له أبو داوُد، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه من طرق عن حماد بن سلمة،، به: أحمد 6/335، وأبو داوُد 1843 فى المناسك: باب المحرم يتزوج، والدارمى 2/38، والدارقطنى 3/262، والطحاوى 2/270، والطبرانى 23/1058 و 24/44، والبيهقى 7/210-211 . وأخرجه البيهقى 566 من طريق إبراهيم بن طهكان، عن الحجاج بن الحجاج، عن الوليد بن زروان، عن ميمون بن مهران، به .

4138- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .

وقت حالت احرام میں نہیں تھے یہ ان دونوں کے مکہ سے واپسی کے موقع کی بات ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِنَفْيِ جَوَازِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَإِنْكَاحِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے احرام والے شخص کا نکاح کرنا اور کسی دوسرے کا نکاح کروانا جائز نہیں ہے

4139 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ: قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، وَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَخْطُبُ، وَلَا يُنْكِحُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَانِ خَبَرَانِ فِي نِكَاحِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ تَضَادًا فِي الظَّاهِرِ، وَعَوَّلَ أَئِمَّتُنَا فِي الْفَصْلِ فِيهِمَا بِأَنْ قَالُوا: إِنَّ خَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَهْمٌ كَذَلِكَ، قَالَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَخَبَرُ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ يُوَافِقُ خَبَرَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَإِنْكَاحِهِ، وَهُوَ أَوْلَى بِالْقَبُولِ لِتَأْيِيدِ خَبَرِ عُثْمَانَ إِيَّاهُ، وَالَّذِي عِنْدِي أَنَّ الْخَبَرَ إِذَا صَحَّ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَيْرُ جَائِزٍ تَرْكُ اسْتِعْمَالِهِ، إِلَّا أَنْ تَدُلَّ السُّنَّةُ عَلَى إِبَاحَةِ تَرْكِهِ، فَإِنْ جَازَ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُولَ: وَهِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَيْمُونَةُ خَالَتُهُ فِي الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، جَازَ لِقَائِلٍ آخَرَ أَنْ يَقُولَ: وَهِمَ يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ فِي خَبَرِهِ لِأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَحْفَظُ وَأَعْلَمُ وَأَفْقَهُ مِنْ مِئَتَيْنِ مِثْلِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، وَمَعْنَى خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدِي حَيْثُ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، يُرِيدُ بِهِ وَهُوَ دَاخِلُ الْحَرَمِ، لَا أَنَّهُ كَانَ مُحْرِمًا، كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ إِذَا دَخَلَ الظُّلْمَةَ: أَظْلَمَ، وَأَنْجَدَ: إِذَا دَخَلَ نَجْدًا، وَأَتْهَمَ إِذَا دَخَلَ تِهَامَةَ، وَإِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ: أَحْرَمَ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِنَفْسِهِ مُحْرِمًا، وَذَلِكَ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَزَمَ عَلَى الْخُرُوجِ إِلَى مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ فَلَمَّا عَزَمَ عَلَى ذَلِكَ بَعَثَ مِنَ الْمَدِينَةِ أَبَا رَافِعٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى مَكَّةَ لِيَخْطُبَا مَيْمُونَةَ لَهُ، ثُمَّ خَرَجَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْرَمَ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَسَعَى وَحَلَّ مِنْ عُمْرَتِهِ، وَتَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ بَعْدَمَا فَرَغَ مِنْ عُمْرَتِهِ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا، ثُمَّ سَأَلَهُ أَهْلُ مَكَّةَ الْخُرُوجَ مِنْهَا، فَخَرَجَ مِنْهَا، فَلَمَّا بَلَغَ سَرِفَ بَنَى بِهَا بِسَرِفَ وَهُمَا حَلَالَانِ، فَحَكَى

4139- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 4123 .

ابْنُ عَبَّاسٍ نَفْسَ الْعَقْدِ الَّذِي كَانَ بِمَكَّةَ، وَهُوَ دَاخِلَ الْحَرَمِ بِلَفْظِ الْحَرَامِ، وَحَكَى يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ الْقِصَّةَ عَلٰى وَجْهِهَا، وَاَخْبَرَ اَبُو رَافِعٍ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَزَوَّجَهَا وَهُمَا حَلَالَانِ، وَكَانَ الرَّسُوْلُ بَيْنَهُمَا، وَكَذٰلِكَ حَكَتْ مَيْمُوْنَةُ عَنْ نَفْسِهَا فَدَلَّتْكَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ مَعَ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَاِنْكَاحِهِ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَصَّلْنَا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَضَادُّ وَتَتَهَاتَرُ حَيْثُ عَوَّلَ عَلَى الرَّاْيِ الْمَنْحُوسِ وَالْقِيَاسِ الْمَعْكُوسِ

❀❀ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبیداللہ نے ابان بن عثمان کو پیغام بھجوایا' ابان ان دنوں امیر حج تھے یہ دونوں حضرات حالت احرام میں تھے (پیغام یہ تھا) میں طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر کی صاحب زادی کے ساتھ کروانے لگا ہوں میں یہ چاہتا ہوں آپ بھی اس موقع پر شریک ہوں' تو ابان نے اس کا انکار کیا اور یہ بات بیان کی' میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احرام والا شخص خود نکاح نہیں کر سکتا' نکاح کا پیغام نہیں بھیج سکتا اور کسی دوسرے کا نکاح نہیں کروا سکتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں روایات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں ہیں یہ بظاہر ایک دوسرے کی متضاد ہیں اس مسئلے کے بارے میں ہمارے ائمہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے وہ یہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے اور صورت حال ایسی ہی تھی یہ بات سعید بن میسب نے بیان کی ہے۔

جبکہ یزید بن اصم کی نقل کردہ روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی موافق ہے' جو احرام والے شخص کے نکاح کرنے اور اس کے نکاح کروانے کی ممانعت کے بارے میں ہے اور وہ قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے' کیونکہ اس کی تائید میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت موجود ہے۔

میرے نزدیک (اصول یہ ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مستند طور پر کوئی روایت ثابت ہو جائے' تو اب یہ بات جائز نہیں ہوگی کہ اس پر عمل کو ترک کیا جائے ماسوائے اس صورت کے کہ سنت اس کے ترک کے مباح ہونے پر دلالت کرے۔

اگر کسی کہنے والے کے لیے یہ بات کہنا جائز ہو' تو وہ یہ کہہ دے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا ہے' جیسے ہم نے ذکر کیا ہے حالانکہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں' تو کسی دوسرے شخص کے لیے یہ کہنا بھی جائز ہوگا کہ اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن اصم نامی راوی کو وہم ہوا ہوگا' کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یزید بن اصم جیسے دو سو افراد سے زیادہ بڑے حافظ حدیث زیادہ بڑے عالم اور زیادہ بڑے فقیہہ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا مفہوم یہ ہے: انہوں نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس وقت شادی کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے اس کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حرم کی حدود میں تھے اس سے یہ مراد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

احرام باندھے ہوئے تھے یہ بالکل اسی طرح ہوگا جیسے کوئی شخص تاریکی میں داخل ہو تو یہ کہا جاتا ہے: وہ تاریک ہوگیا یا جب کوئی شخص نجد میں داخل ہو تو یہ کہا جاتا ہے: وہ نجدی ہوگیا یا جب کوئی شخص حرم میں داخل ہو تو یہ کہا جاتا ہے: وہ احرام والا ہوگیا حالانکہ اس شخص نے اس وقت احرام نہ باندھا ہوا ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے عمرہ قضاء کے موقع پر مکہ کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ کیا جب آپ ﷺ نے اس بات کا پختہ ارادہ کرلیا تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مکہ کی طرف بھیجا تاکہ وہ نبی اکرم ﷺ کیلئے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیں پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا' پھر جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے طواف کیا سعی کی اور عمرہ کرکے احرام کھول دیا اس وقت نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی جب کہ آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور یہ آپ ﷺ کے عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تین دن مکہ میں قیام کیا پھر اہلِ مکہ نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ وہاں سے تشریف لے جائیں' تو آپ ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے جب آپ ﷺ ''سرف'' کے مقام پر پہنچے تو وہاں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اس وقت نبی اکرم ﷺ اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حالت احرام کے بغیر تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عقد نکاح کا تذکرہ کیا ہے یہ مکہ میں ہوا تھا اور نبی اکرم ﷺ اس وقت حرم کی حدود میں شامل تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے یہ لفظ استعمال کیے کہ آپ ﷺ حرمت والی حالت میں تھے۔

جبکہ یزید بن اصم نے اس واقعہ کو اصل شکل میں نقل کردیا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم ﷺ دونوں حالت احرام کے بغیر تھے اور وہ ان دونوں کے درمیان پیغام رسانی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور اسی طرح کی بات سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ذات کے بارے میں نقل کی ہے' تو یہ تمام چیزیں اور ان کے ہمراہ احرام والے شخص سے نکاح کرنے یا کسی کا نکاح کروانے کی نبی اکرم ﷺ کی ممانعت (یہ سب مل کے) تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کریں گے کہ ہم نے جو اصول بیان کیا ہے وہ درست ہے اور یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم ﷺ سے منقول روایات میں تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے اور وہ شخص منحوس رائے اور الٹے قیاس کی پیروی کرتا ہے۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

باب: نکاح متعہ کا بیان

4140 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، وَالْحَسَنَ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَخْبَرَاهُ اَنَّ اَبَاهُمَا اَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ کرنے سے منع کیا ہے۔

4141 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِي، فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ) (المائدة: 87)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الدَّلِيلُ عَلٰى اَنَّ الْمُتْعَةَ كَانَتْ مَحْظُورَةً قَبْلَ اَنْ اُبِيحَ لَهُمُ الِاسْتِمْتَاعُ قَوْلُهُمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا نَسْتَخْصِي عِنْدَ عَدَمِ النِّسَاءِ وَلَوْ لَمْ تَكُنْ مَحْظُورَةً لَمْ يَكُنْ لِسُؤَالِهِمْ عَنْ هٰذَا مَعْنًى

4140- إسناده صحيح، عمرو بن يزيد اليسارى: روى له ابو داوُد، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين أبو عبد الله والحسن: هو محمد بن على بن ابى طالب المعروف بابن الحنفية .وأخرجه سعيد بن منصور 849 ومن طريقه الطحاوى 3/25: حدثنا هشيم، عن يحيى بن سعيد، عن الزهرى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ الحنفية، عن أبيهما أن علياً مر بابن عباس وهو يفتي بالمتعة متعة النساء أنه لا بأس بها، فقال له على: قد نهى عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ لحوم الحمر الأهلية يوم خيبر .وانظر 4143 .

4141- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة: زهير بن حرب .وأخرجه البخارى 4615 فى تفسير سورة المائدة: باب (لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ) (المائدة: 87)، و5071 فى النكاح: باب تزويج المعمر الذى معه القرآن، و 5075 باب ما يكره من التبتل والاخصاء، ومسلم 1404 فى النكاح: باب نكاح المتعة، وابن أبى شيبة 4/292، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/24، والبيهقى 7/79 و 200 و 201 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، بهذا الإسناد .وأورده السيوطى فى الدر المنثور 3/140 وزاد نسبته إلى النسائى، وابن أبى حاتم، وابن الشيخ، وابن مردويه .

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے ہمارے ساتھ خواتین نہیں تھیں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم کسی کپڑے کے عوض میں کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیں۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں انہیں تم (اپنے لیے) حرام قرار نہ دو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کی دلیل کہ نکاح متعہ ممنوع ہے حالانکہ پہلے لوگوں کے لیے نکاح متعہ کرنے کو مباح قرار دیا گیا تھا وہ دلیل یہ ہے: ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کی تھی جب کہ ان کے پاس خواتین نہیں تھیں کہ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں اگر یہ نکاح متعہ پہلے ممنوع نہ ہوتا تو پھر ان لوگوں کے اس درخواست کرنے کا کوئی مفہوم نہ ہوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بِالتَّمَتُّعِ اَمْرُ رُخْصَةٍ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَمْرُ حَتْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' متعہ کرنے کا حکم رخصت کے طور پر تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی تھی یہ لازمی حکم نہیں تھا

4142 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، وَوَكِيعٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَرَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ) (المائدة: 87)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئے ہمارے ساتھ خواتین نہیں تھیں ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کی رخصت دی کہ ہم کسی کپڑے کے عوض میں کسی عورت کے ساتھ ایک متعین مدت کیلئے نکاح کر لیں پھر انہوں نے (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) یہ آیت تلاوت کی۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں تم انہیں حرام قرار نہ دو اور حد سے تجاوز نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

4142– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله .

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِى نَهٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ فِيْهِ

اس وقت کا تذکرہ' جس میں نبی اکرم ﷺ نے متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا

4143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْحَسَنِ ابْنَىْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے (منع کر دیا تھا)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ فِى الْمُتْعَةِ مُدَّةً مَعْلُوْمَةً بَعْدَ هٰذَا الزَّجْرِ الْمُطْلَقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے ایک متعین مدت کے لیے لوگوں کو متعہ کرنے کی اجازت دی تھی جو اس مطلق ممانعت کے بعد تھی

4144 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

4143– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 2/542 في النكاح: باب نكاح المتعة .وأخرجه من طريق مالك: البخاري 4216 في المغازي: باب غزوة خيبر، و 5523 في الذبائح والصيد: باب لحوم الحمر الإنسية، ومسلم 1407 29 في النكاح: باب نكاح المتعة، والنسائي 6/126 في النكاح: باب تحريم المتعة، و7/203 في الصيد: باب تحريم لحوم الحمر الأهلية، والترمذي 1794 في الأطعمة: باب ما جاء في لحوم الحمر الأهلية، وابن ماجه 1961 في النكاح: باب النهي عن نكاح المتعة، والبيهقي 7/201 . وأخرجه من طريق سفيان بن عيينة عن الزهري: البخاري 5115 في النكاح: باب نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نكاح المتعة أخيراً، ومسلم 1407 30، وسعيد بن منصور 848، والنسائي 7/202 في الصيد والذبائح: باب تحريم . أكل لحوم الحمر الأهلية، والترمذي 1121 في النكاح: باب ما جاء في تحريم نكاح المتعة، وأحمد 1/79، والحميدي 37، والدارمي 2/140، وأبو يعلى 576، والبيهقي 7/201 و 202، وابن أبي شيبة 4/292 .وأخرجه من طريق عبيد الله بن عمر، عن الزهري،: البخاري 6961 في الحيل: باب الحيلة في النكاح: ومسلم . وأخرجه من طريق يونس، عن الزهري: مسلم 1407 32 والنسائي 7/203، والبيهقي 7/201 .

4144– إسناده صحيح . حفص بن عمر: ثقة من رجال البخاري، والربيع بن سبرة من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 3/26 من طريق حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/405 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، بِهِ .

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَاَتَيْتُهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَاِذَا هُوَ يُحَرِّمُهَا اَشَدَّ التَّحْرِيْمِ، وَيَقُوْلُ فِيْهَا اَشَدَّ الْقَوْلِ

❁❁ ربیع بن سبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی تین دن کے بعد میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ اسے سختی کے ساتھ حرام قرار دے چکے تھے اور آپ ﷺ اس بارے میں سخت ترین فرمان جاری کر چکے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتْعَةَ حَرَّمَهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بَعْدَ هٰذَا الْاَمْرِ الْمُطْلَقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے اس مطلق حکم کے بعد غزوہ خیبر کے دن متعہ کو حرام قرار دے دیا تھا

4145 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ لَهُمْ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بَعْدَ نَهْيِهِ عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا مَرَّةً ثَانِيَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر لوگوں کے لیے تین دن

کے لیے متعہ کرنے کو مباح قرار دیا تھا حالانکہ پہلے آپ ﷺ غزوہ خیبر کے موقع پر اسے منع کر چکے تھے اس کے بعد آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ اس سے منع کر دیا تھا

4146 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):اَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ

4145- إسناده صحيح على شرطهما، وقد تقدم برقم 4141 .

اٰخَرُ اِلٰی امْرَاَةٍ شَابَّةٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ، لِنَسْتَمْتِعَ بِهَا فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَّعَلَيَّ بُرْدٌ، فَكَلَّمْنَاهَا وَمَهَرْنَاهَا بُرْدَيْنَا، وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ وَكَانَ بُرْدُهُ اَجْوَدَ مِنْ بُرْدِي فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيَّ مَرَّةً، وَاِلٰی بُرْدِهِ مَرَّةً، ثُمَّ اخْتَارَتْنِي فَنَكَحْتُهَا فَاَقَمْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهَا فَفَارَقْتُهَا

❀❀ ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے سال ہمیں نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی میں اور ایک دوسرا شخص ایک نوجوان عورت کے پاس گئے جو کنواری محسوس ہوتی تھی ہم اس کے ساتھ نکاح متعہ کرنا چاہتے تھے ہم اس کے سامنے بیٹھ گئے میرے ساتھی کے جسم پر بھی ایک چادر تھی اور میرے جسم پر بھی ایک چادر تھی ہم نے اس عورت کے ساتھ بات چیت کی مہر کے بارے میں بات چیت کی کہ ہم اسے چادریں دیں گے میں اپنے ساتھی کے مقابلے میں زیادہ نوجوان تھا' لیکن اس کی چادر میری چادر سے زیادہ عمدہ تھی وہ عورت ایک دفعہ میری طرف دیکھتی تھی اور ایک مرتبہ اس کی چادر کی طرف دیکھتی تھی پھر اس عورت نے مجھے اختیار کر لیا تو میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا میں تین دن تک اس کے ساتھ ٹھہرا رہا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس (نکاح متعہ سے) منع کر دیا' تو میں نے اس عورت سے علیحدگی اختیار کر لی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمُتْعَةَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ تَحْرِيْمَ الْاَبَدِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر متعہ کو حرام قرار دیا تھا یہ ایسا حرام قرار دینا تھا جو قیامت کے دن تک برقرار رہے گا

4147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَيْنَا عُمْرَتَنَا قَالَ لَنَا: اسْتَمْتِعُوا مِنْ

4146– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه من طرق عن الزهرى: مسلم 1406 24 و 25 و 26 و 27، وأحمد 2/404 و 405، والدارمى 2/140، وأبو داؤد 2072 و 2073، وابن أبى شيبة 4/292، وسعيد بن منصور فى سننه 847، وابن الجارود 698،وأبو يعلى 938، والطبرانى 6527 و 6528 و 6529 و 6530 و 6531 و6532 و 6533 و 6534، وعبد الرزاق 14034، والحميدى 846 والبيهقى 7/204 .

4147– إسناده صحيح . محمد بن إسماعيل الأحمسى: روى له أصحاب السنن غير أبى داؤد، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه من طرق عن عبدا لعزيز بن عمر، بهذا الإسناد: أحمد 3/404 و 405،وابن ابى شيبة 4/292، وعبد الرزاق 14041، والحميدى 847، والدارمى 2/140، ومسلم 1406 21 فى النكاح: باب نكاح المتعة، وابن ماجه 1962 فى النكاح: باب النهى عن نكاح المتعة، وأبو يعلى 939، وابن الجارود 699، والطحاوى 3/25، والطبرانى 6514 و 6515 و6515 و 6517 و6517 و6518 و 6519 و 6520، والبيهقى 7/203 .

هٰذِهِ النِّسَاءِ قَالَ: وَالِاسْتِمْتَاعُ عِنْدَنَا يَوْمَئِذٍ التَّزْوِيجُ فَعَرَضْنَا بِذٰلِكَ النِّسَاءَ أَنْ نَضْرِبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ أَجَلًا قَالَ: فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: افْعَلُوا ذٰلِكَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي مَعِي بُرْدَةٌ وَّمَعَهُ بُرْدَةٌ وَّبُرْدُهُ أَجْوَدُ مِنْ بُرْدِي وَأَنَا أَشَبُّ مِنْهُ فَأَتَيْنَا امْرَأَةً فَعَرَضْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَأَعْجَبَهَا شَبَابِي وَأَعْجَبَهَا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَقَالَتْ: بُرْدٌ كَبُرْدٍ فَتَزَوَّجْتُهَا، وَكَانَ الْأَجَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا عَشْرًا فَلَبِثْتُ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ غَادِيًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ فِي هٰذِهِ النِّسَاءِ، أَلَا وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ، وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا

ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں روانہ ہوئے جب ہم نے عمرہ ادا کرلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرلو۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک ان دنوں میں متعہ کرنا شادی کے مترادف تھا ہم نے خواتین کو اس کی پیشکش کی کہ ہم متعین مدت کے لیے ان کے ساتھ شادی کر لیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا کرلو۔

میں اور میرا چچازاد بھائی نکلے میرے پاس بھی ایک چادر تھی اور اس کے پاس بھی ایک چادر تھی اس کی چادر میری چادر سے اچھی تھی اور میں اس کے مقابلے میں زیادہ نوجوان تھا ہم ایک عورت کے پاس آئے ہم نے اس عورت کو نکاح کی پیشکش کی اسے میری جوانی پسند آئی اور میرے چچازاد کی چادر پسند آئی وہ بولی چادر تو چادر کی طرح ہوتی ہے' تو میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کر لی میرے اور اس عورت کے درمیان دس دن ساتھ رہنے کا معاہدہ ہوا تھا اس رات میں اس کے پاس رہا پھر اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور خانہ کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے لوگوں سے خطاب کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے۔

''اے لوگو! میں نے تمہیں خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی تھی خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کے دن تک حرام قرار دے دیا ہے' تو جس شخص نے ایسا کوئی معاہدہ کیا ہو' تو اسے ان عورتوں کو چھوڑ دینا چاہئے اور تم نے انہیں جو ادائیگی کی تھی اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ كَانَ زَجْرَ تَحْرِيمٍ لَا زَجْرَ نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فتح مکہ کے دن متعہ سے روکنے کی ممانعت ایسی ممانعت ہے' جو حرام قرار دینے کے لیے ہے یہ استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

4148 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَخَرَجْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ قَوْمِي لِيْ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِّنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدٌ اَمَا بُرْدِي، فَبُرْدٌ خَلَقٌ وَّاَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّيْ فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا اَسْفَلَ مَكَّةَ اَوْ بِاَعْلَاهَا فَلَقِيَنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ فَقُلْنَا: هَلْ نَسْتَمْتِعُ مِنْكِ قَالَتْ: وَمَاذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَى الرَّجُلِ فَاِذَا رَآهَا الرَّجُلُ تَنْظُرُ اِلَيَّ عِطْفِهَا وَقَالَ: بُرْدُ هٰذَا خَلَقٌ وَّبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُوْلُ: بُرْدُ هٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ نَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ربیع بن سبرہ بیان کرتے ہیں: ان کے والدنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی وہ بیان کرتے ہیں: میں اور میری قوم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نکلے خوبصورتی کے اعتبار سے مجھے اس پر فضیلت حاصل تھی اور وہ شخص بدصورت ہونے کے قریب تھا ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر موجود تھی جہاں تک میری چادر کا تعلق تھا تو وہ پرانی تھی اور جہاں تک میرے چچازاد کی چادر کا تعلق تھا وہ بالکل نئی چادر تھی' یہاں تک کہ ہم مکہ کے زیریں علاقے میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بالائی علاقے میں آئے ہماری ملاقات ایک نوجوان عورت سے ہوئی جو کنواری محسوس ہوتی تھی ہم نے کہا: کیا ہم تمہارے ساتھ نکاح متعہ کر سکتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: تم کیا خرچ کرو گے (یعنی کیا مہر دو گے) تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر کو پھیلا دیا اس عورت نے اس دوسرے شخص کی طرف دیکھا (جو بدصورت تھا) پھر جب اس مرد نے یہ دیکھا کہ وہ عورت میری طرف دلچسپی کے ساتھ دیکھ رہی ہے تو وہ بولا: اس کی چادر تو پرانی ہے میری چادر بالکل نئی ہے اس عورت نے کہا: اس چادر میں بھی کوئی حرج نہیں ہے' میں نے اس کے ساتھ نکاح متعہ کر لیا' پھر میں اس عورت سے اس وقت الگ ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (یعنی نکاح متعہ کو) حرام قرار دے دیا تھا۔

ذِكْرُ الْاَسْبَابِ الَّتِي حَرَّمَتِ الْمُتْعَةَ الَّتِي كَانَتْ مُطْلَقَةً قَبْلَهَا

ان اسباب کا تذکرہ جن کی وجہ سے متعہ کو حرام قرار دیا گیا جو اس سے پہلے مطلق تھا

4149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ نَزَلَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاٰى مَصَابِيحَ، وَسَمِعَ نِسَاءً يَبْكِينَ فَقَالَ: مَا هٰذَا قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نِسَاءٌ كَانُوا تَمَتَّعُوا مِنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4148– إسناده صحيح على شرط الصحيح .وأخرجه من طرق عن عمار بن غزية بهذا الإسناد: مسلم 1406 20، وأحمد 3/405، والطبراني 652 و6523، والبيهقي 7/202 . وأخرجه من طريقين عن الليث، عن الربيع بن سبرة، عن أبيه: أحمد 3/405، ومسلم 1406 19، والنسائي 6/126–127 في النكاح: باب تحريم المتعة، والطحاوي 3/25، والطبراني 6521، والبيهقي 7/202 .وأخرجه سعيد بن منصور 846 عن ابنْ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ الربيع بن سبرة، عن بيه .

وَسَلَّمَ: هَدَمَ - اَوْ قَالَ: حَرَّمَ - الْمُتْعَةَ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعِدَّةُ، وَالْمِيرَاثُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثنیۃ الوداع کے مقام پر پڑاؤ کیا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چراغ دیکھے اور کچھ خواتین کے رونے کی آواز سنی تو دریافت کیا: کیا معاملہ ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کچھ خواتین ہیں جن کے ساتھ ان کے شوہروں نے نکاح متعہ کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متعہ نکاح طلاق عدت اور وراثت کو منہدم کر دیتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حرام کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتْعَةَ حَرَّمَهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَحْرِيمَ الْاَبَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر متعہ کو ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دیا

4150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِىْ عَبْلَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنِى الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِىُّ، عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ: اِنَّهَا حَرَامٌ مِّنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَانَ اَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ

❀❀ ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے آج کے دن سے لے کر قیامت کے دن تک کیلئے حرام ہے اور جس شخص نے کوئی چیز (کسی عورت کو) دی ہو وہ اسے واپس نہ لے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث سے ناواقف ہے (اور وہ یہ سمجھتا ہے) یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4151 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ،

4149– إسناده ضعيف . مؤمل بن إسماعيل: سيء الحفظ، ومع ذلك فقد حسن الحافظ إسناده في التلخيص3/154 .

4150– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير محمد بن معدان الحراني، فقد روى له النسائي، وهو ثقة .وأخرجه الطبراني 6525و 6526، والبيهقي 7/203 من طريقين عن الحسين بن محمد بن أعين الحراني، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1406 22، والطبراني 6537 والبيهقي 7/202 من طريق إبراهيم بن سعد، عن عبد الملك بن الربيع بن سبرة، عن أبيه، عن حده .وأخرجه البيهقي 7/202 من طريق زيد بن الحباب، عن إبراهيم بن سعد، به .وأخرجه مسلم 1406 23، والبيهقي 7/203 من طريقين عن عبد العزيز بن الربيع بن سبرة بن معبد، عن أبيهٌ عن جده .

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَامُ اَوْطَاسٍ وَعَامُ الْفَتْحِ وَاحِدٌ

❁❁ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ اوطاس کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین دن تک نکاح متعہ کرنے کی رخصت دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) غزوہ اوطاس اور فتح مکہ ایک ہی سال میں ہوئے تھے۔

4151- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو العميس: هو عتبة بن عبد الله بن عتبة بن عبد الله بن مسعود الهلالي .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/292، وعنه: مسلم 1404 في النكاح: باب نكاح المتعة، عن يونس بن محمد، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 7/204 من طريق محمد بن عبيد الله بن أبي داوُد المنادي، عن يونس بن محمد، بِهِ .

بَابُ الشِّغَارِ

باب: شغار کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّجْعَلَ بُضْعَ بَعْضَ النِّسَاءِ صَدَاقًا لِبَعْضِهِنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی خاتون کے جسم کے حصے کو دوسری خاتون کے لیے مہر قرار دے دیا جائے

4152 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشِّغَارِ الَّذِی نُهِیَ عَنِ اسْتِعْمَالِهٖ

شغار کے طریقے کا تذکرہ جس پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے

4153 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ

(متن حدیث): اَنَّ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهٗ وَاَنْكَحَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَتَهٗ وَقَدْ كَانَا جَعَلَاهُ صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ اِلٰى مَرْوَانَ يَاْمُرُهٗ بِالتَّفْرِيْقِ

4152– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في الموطأ 2/535 في النكاح: باب جامع ما لا يجوز من النكاح . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5112 في النكاح: باب الشغار، ومسلم 1415 57 في النكاح: باب تحريم نكاح الشغار، والترمذي 1124 في النكاح: باب في الشغار، وابن ماجه 1883 في النكاح: باب النهي عن الشغار، والنسائي 6/112 في النكاح: باب تفسير الشغار، والبيهقي 7/199، والدارمي 2/136 . وأخرجه البخاري 6960 في الحيل: باب الحيلة في النكاح، ومسلم 1415 58، وابو داؤد 2074، والنسائي 6/110 في النكاح: باب الشغار، والبيهقي 7/199–200 من طريق عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر . وأخرجه مسلم 1415 59 و 60 من طريقين عن نافع، به .

4153– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وباقي السند رجاله ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 4/94، وأبو داؤد 2075 في النكاح: باب في الشغار والطبراني 19/803، والبيهقي 7/200 من طريق يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد .

بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ: هٰذَا الشِّغَارُ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: عباس بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن حکم کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی عبدالرحمٰن نے اپنی بیٹی کی شادی ان کے ساتھ کر دی اور ان دونوں صاحبان نے شادی کو ہی مہر قرار دے دیا' تو حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس وقت خلیفہ وقت تھے انہوں نے (مدینہ کے گورنر) مروان کو خط لکھا اور اسے یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دے انہوں نے اپنے خط میں یہ بات تحریر کی: یہ شغار ہے' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّزَوِّجَ الْمَرْءُ ابْنَتَهُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ اِيَّاهُ ابْنَتَهُ مِنْ غَيْرِ صَدَاقٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا اِلَّا بُضْعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اس شرط پر کر دے کہ وہ دوسرا شخص اپنی بیٹی کی شادی اس شخص کے ساتھ کر دے اور ان دونوں عورتوں کے درمیان کوئی مہر نہیں ہوگا صرف ان دونوں میں سے ہر ایک کے جسم کا حصہ (مہر ہوگا)

4154 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام میں شغار کی (کوئی حیثیت) نہیں ہے''۔

4154- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى وهو الذهلي- فمن رجال البخاري .وأخرجه ابن ماجه 1885 في النكاح: باب النهي عن الشغار، والبيهقي 7/200 من طريقين عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 6/111 عن محمد بن كثير، عن الفزاري، عن حميد، عن أنس .وذكره الهيثمي في المجمع 2/265 ونسبه الطبراني في الأوسط، وقال: رجاله رجال الصحيح .

بَابُ نِكَاحِ الْكُفَّارِ

کفار کے نکاح (کا حکم)

4155 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِيْ اُخْتَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلِّقْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ

ضحاک بن فیروز اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! جب میں نے اسلام قبول کیا اس وقت دو بہنیں میرے نکاح میں تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو طلاق دے دو۔

4156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ:

(متن حدیث): اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا، فَلَمَّا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ طَلَّقَ نِسَاءَهُ وَقَسَّمَ مَالَهُ بَيْنَ بَنِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَظُنُّ الشَّيْطَانَ فِيمَا يَسْتَرِقُ مِنَ السَّمْعِ سَمِعَ بِمَوْتِكَ فَقَذَفَهُ فِيْ نَفْسِكَ، وَلَعَلَّكَ اَنْ لَا تَمْكُثَ اِلَّا قَلِيلًا وَايْمُ اللّٰهِ لَتَرُدَّنَّ نِسَاءَكَ وَلَتَرْجِعَنَّ فِيْ مَالِكَ اَوْ لَاُوَرِّثُهُنَّ مِنْكَ، وَلَاٰمُرَنَّ بِقَبْرِكَ فَيُرْجَمُ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ اَبِيْ رِغَالٍ

4155– ابو وهب الجَيْشانى المصرى، وجيشان من اليمن، قيل: اسمه ديلم بن هوشع، وقال ابن يونس: هو عبيد بن شرحبيل، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف فى الثقات 6/291، وشيخه الضحاك بن فيروز: روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى الثقات 4/387، وصحح الدارقطنى سند حديثه، وباقى السند ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أبو داوُد 2243 فى الطلاق: باب فيمن أسلم وعنده نساء أكثر من أربع أو أختان، والترمذى 1130 فى النكاح: باب ما جاء الرجل يسلم وعنده أختان، والدارقطنى 3/273، والبيهقى 7/184 من طرق عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى 18/845 من طريق سعيد بن سليمان النشطى، عن جرير بن حازم .وأخرجه أحمد 4/232، وابن ماجه 1951 فى النكاح: باب الرجل يسلم .وعنده أختان، والترمذى 1129، والدارقطنى 3/274، والطبرانى 18/843، والبيهقى 7/184 من طرق عن ابن لهيعة، عن أبى وهب الجيشانى، بِهٖ .

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا بیان نقل کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو ان کی دس بیویاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان میں سے چار کو اختیار کر لو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا' تو انہوں نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی اور اپنا مال اپنی اولاد کے درمیان تقسیم کر دیا جب اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور بولے: میرا یہ خیال ہے شیطان چوری چھپے جو باتیں سنتا ہے ان میں سے اس نے تمہاری موت کی بات بھی سن لی ہے اور یہ چیز تمہارے ذہن میں ڈال دی ہے ہوسکتا ہے' اب تم تھوڑا عرصہ زندہ رہو اللہ کی قسم! یا تو تم اپنی بیویوں سے رجوع کر لو اور اپنا مال واپس لے لو یا میں ان خواتین کو تمہارا وارث قرار دوں گا اور تمہاری قبر کے بارے میں حکم جاری کروں گا اور اسے یوں سنگسار کیا جائے گا' جس طرح ابورغال کی قبر کو سنگسار کیا گیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ حَدَّثَ بِهٖ مَعْمَرٌ بِالْبَصْرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت معمر نے بصرہ میں بیان کی تھی

4157 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): اَسْلَمَ غَيْلَانُ الثَّقَفِيُّ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ اَرْبَعًا، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت غلان ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو ان کی دس بیویاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چار کو روک لو باقی سے علیحدگی اختیار کر لو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَيَتْرُكَ سَائِرَهُنَّ

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت غیلان بن ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول

4157– رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو عمار: هو الحسين بن حريث المروزي، وهو مكرر ما قبله .

4158– رجاله ثقات رجال الشيخين . وهو كالذي قبله .

کیا' توان کی دس بیویاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ان میں سے چار کو اختیار کر لیں اور باقی کو چھوڑ دیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الذِّمِّيَّيْنِ اِذَا اَسْلَمَا يَجِبُ اَنْ يُّقَرَّا عَلٰى نِكَاحِهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب دو ذمی (میاں بیوی) مسلمان ہو جائیں' تو یہ بات لازم ہے' ان کے سابقہ نکاح کو برقرار رکھا جائے

4159 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً اَسْلَمَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِىْ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون نے اسلام قبول کر لیا پھر اس کا شوہر آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس عورت نے میرے ساتھ اسلام قبول کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اس مرد کی طرف لوٹا دیا۔

4159- إسناده ضعيف . سماك روايته عن عكرمة فيها اضطراب، وهو في مسند أبي يعلى 2525 .وأخرجه أحمد 1/232، وأبو داوُد 2238 في الطلاق: باب إذا أسلم أحد الزوجين، والترمذي 1144 في النكاح: باب ما جاء في الزوجين المشركين يسلم أحدهما، من طريق وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن سماك، به: الطيالسي 2674، وعبد الرزاق 12645، وأحمد 1/232وأبو داوُد 2239، وابن ماجه 2008 في النكاح: باب الزوجين يسلم أحدهما قبل الآخر، وابن الجارود 757، والحاكم 2/200، والبيهقي 7/188و 189، والبغوي 2290وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .وفي الباب عن ابن عباس قال: رد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنته زينب على أبي العاص بالنكاح الأول، ولم يحدث نكاحاً أخرجه أحمد 1/217و 261 و 351، وأبو داوُد 2240، والترمذي 1143، وابن ماجه 2009 من طرق ابن إسحاق، عن داوُد بن الحصين، عن عكرمة، عن ابن عباس . داوُد بن الحصين: فيه لين، وما رواه عن عكرمة منكر، لكن له شواهد مرسلة صحيحة عن عامر وقتادة وعكرمة بن خالد أخرجها ابن سعد في الطبقات 8/32، وعبد الرزاق في "المصنف" 12647، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/149 .

بَابُ مُعَاشَرَةِ الزَّوْجَیْنِ

میاں بیوی کے آپس کے سلوک کا بیان

4160 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ الْعُمَرِیُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ مَهْدِیٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِی وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ كَاَنَّهَا تَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا، اَوْ تَصِفُهَا لِرَجُلٍ كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی عورت کسی دوسری عورت کا تذکرہ اس طرح سے نہ کرے جیسے وہ اپنے شوہر کے سامنے اس کی شکل وصورت کو بیان کر رہی ہے یا اس کی صفت یوں بیان کر رہی ہو کہ مرد کو یوں محسوس ہو کہ جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4161 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، حَدَّثَنَا جَرِیرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِی وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَصِفُهَا لِزَوْجِهَا حَتّٰی كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا

4160– حديث صحيح، معلى بن مهدى: هو ابن رستم الموصلى، ذكره المؤلف فى الثقات 9/182–183، وروى عنه جمع، وقال ابن أبى حاتم 8/335: سألت أبى عنه، فقال: شيخ موصلى أدركته ولم أسمع منه، يحدث أحياناً بالحديث المنكر، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عاصهم وهو ابن أبى النجود– فقد روى له أصحاب السنن، وحديث فى الصحيحين مقرون، وهو حسن الحديث، أبو وائل: هو شقيق بن سلمة .وأخرجه أحمد 1/460عن حسن بن موسى، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى 10419 عن الأعمش، عن أبى وائل، عن ابن مسعود: البخارى 5241 فى النكاح: باب لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها،وأحمد 1/380 و 387 و 440 و 463 و 464، والترمذى 2792 فى الأدب باب فى كراهيو مباشرة ارجل الرجل والمرأة المرأة، وأبو داوُد 2150 فى النكاح: بابما يؤمر به من غض البصر، وعلى بن الجعد 2167، والبغوى 2249، والطيالسى 368، والبيهقى 6/23 .

4161– إسناده صحيح على شرط الشيخبن . جرير: هوابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر .وأخرجه البخارى 5240، وأحمد 1/438 و 440، وابن ابى شيبة 4/397 من طرق عن منصور، بِهِ .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت کسی دوسری عورت کا تذکرہ اپنے شوہر کے سامنے یوں نہ کرے جیسے وہ اس کی صفت بیان کر رہی ہے اور یوں لگے جیسے مرد عورت کو دیکھ رہا ہے''۔

ذِكْرُ تَعْظِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا حَقَّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهِ

اللہ تعالیٰ کا بیوی پر شوہر کے حق کو زیادہ کرنے کا تذکرہ

4162 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْاَنْصَارِ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلانِ يَضْرِبَانِ وَيَرْعَدَانِ فَاقْتَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمَا فَوَضَعَا جِرَانَهُمَا بِالْاَرْضِ فَقَالَ مَنْ مَعَهُ سَجَدَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِى لِاَحَدٍ اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ وَلَوْ كَانَ اَحَدٌ يَنْبَغِى اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِمَا عَظَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهَا مِنْ حَقِّهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے وہاں دو اونٹوں کی پٹائی ہو رہی تھی اور انہیں جھڑکا جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے قریب ہوئے' تو انہوں نے اپنی گردنیں زمین پر رکھ دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو صاحب تھے انہوں نے عرض کی: انہوں نے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں ہے' وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے اگر کسی کیلئے کسی کو سجدہ کرنا مناسب ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شوہر کے حق کو عظیم قرار دیا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَرْاَةِ اِذَا اَطَاعَتْ زَوْجَهَا مَعَ اِقَامَةِ الْفَرَائِضِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

ایسی عورت کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے ہمراہ اپنے شوہر کی فرمانبرداری بھی کرتی ہے

4163 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْجَوَالِيقِيُّ بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاهِرُ

4162– حديث صحيح، إسناده حسن . رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي، فقد روى لـه أصحاب السنن، وروى له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث .وأخرجه الترمذي 1159 في الرضاعة: باب ما جاء في حق الزوجة على المرأة، والبيهقي 7/291 من طريق محمود بن غيلان، عن النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وقال الترمذي: حديث حسن غريب .وأخرجه الحاكم 4/171–172، والبزار 1466 من طريق سليمان بن أبي سليمان، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِىْ سلمة قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ورد الذهبي: بل سليمان هو اليمامي ضعفوه، وقال البزار: سليمان بن داوُد: لين، وضعفه الهيثمي في المجمع 4/307 بعد أن أورده عن البزار بسليمان بن داوُد .

بْنُ نُوحٍ الْاَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خُمُسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ اِلَّا هُدْبَةُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَهُوَ شَيْخٌ اَهْوَازِيٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے جس بھی دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسلمہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالملک بن عمیر منفرد ہیں اور عبدالملک کے حوالے سے یہ روایت صرف ہدبہ بن منہال نے نقل کی ہے اور وہ اہواز سے تعلق رکھنے والے عمر رسیدہ صاحب ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَحَمُّلِ الْمَكَارِهِ لِلْمَرْاَةِ عَنْ زَوْجِهَا رَجَاءَ الْاِبْلَاغِ فِيْ قَضَاءِ حُقُوْقِهِ

عورت کا شوہر کی طرف سے پیش آنے والی ناپسندیدہ صورت حال کو برداشت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اس میں یہ امید کی جاسکتی ہے' وہ شوہر کے حقوق کو ادا کر دے گی

4164 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

4163– حديث صحيح . داهر بن نوح الأهوازي: ذكره المؤلف في الثقات 8/238، وقال: ربما أخطأ، وقال الدارقطني في "العلل": شيخ لأهل الأهواز، ليس بقوي الحديث . وهدبة بن المنهال: ذكره المؤلف في الثقات 7/588، وابن أبي حاتم 9/114 .وباقي السند من رجال الشيخين .وله شاهد من حديث عبد الرحمٰن بن عوف عند أحمد 1/191، وأودره الهيثمي في المجمع 4/306، وزارد نسبته إلى الطبراني في "الأوسط"، وقال فيه ابن لهيعة، وحديثه حسن وبقية رجاله رجال الصحيح .وأخرجه من حديث أنس بن مالك عند البزار 1463و 1473 وأبي نعيم في "الحلية6/308"، وسنده ضعيف

4164– إسناده حسن . نهار العبدي: روى له ابن ماجه، وهو صدوق، وباقي السند ثقات رجاله رجال الصحيح غير ربيعة بن عثمان فقد أخرج له مسلم، وهو مختلف فيه، وثقه ابن معين، وابن نمير، والحاكم وغيرهم، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، هو إلى الصدوق ما هو، وليس بذلك القوي، وقال ابو حاتم: منكر الحديث يكتب حديثه .وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة 3/475 عن أحمد بن عثمان بن حكيم، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن جعفر بن عون، به: ابن أبي شيبة 4/303، والدارقطني 3/237، والحاكم 2/188، والبزار 1465، والبيهقي 7/291، ولفظ ابن أبي شيبة والدارقطني: "لا تنكحوهن إلا بإذنهن" .

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنَةٍ لَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ ابْنَتِیْ قَدْ اَبَتْ اَنْ تَتَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطِيْعِیْ اَبَاكِ فَقَالَتْ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَتَزَوَّجُ حَتّٰی تُخْبِرَنِیْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰی زَوْجَتِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰی زَوْجَتِهٖ، اَنْ لَوْ كَانَتْ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهُ قَالَتْ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی بیٹی کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بیٹی شادی کرنے سے انکار کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے فرمایا: تم اپنے والد کی بات مان لو۔ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس بارے میں بتا نہیں دیتے کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے اگر شوہر کو کوئی پھوڑا نکلا ہوا ہو اور عورت اسے چاٹ لے تو بھی وہ شوہر کے حق کو ادا نہیں کر سکتی۔ لڑکی نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان خواتین کے ساتھ شادی ان کے اہل خانہ سے اجازت لے کر ہی کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ بِاِجَابَةِ الزَّوْجِ عَلٰی اَیِّ حَالَةٍ كَانَتْ اِذَا كَانَتْ طَاهِرَةً

عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ شوہر کے بلاوے پر جائے خواہ وہ کسی بھی حالت میں ہو جبکہ وہ پاک ہو

4165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْتُجِبْهُ وَاِنْ كَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ

❀❀ قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کیلئے بلائے تو وہ عورت اس کی بات مان لے اگرچہ وہ تندور پر موجود ہو"۔

4165- إسناده صحيح .وأخرجه الطبراني 8240 عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 1160 في الرضاع: باب ما جاء في حق الزوج على المرأة، والطبراني 8240، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 4/254، والبيهقي 7/294 من طرق عن ملازم بن عمرو، به .وأخرجه الطيالسي 1097، والطبراني 8248 من طريق أيوب بن عتبة، عن قيس بن طلق، به، بلفظ: "لا تمنع المرأة زوجها، ولو كان على ظهر قتب" .وأخرجه أحمد 4/22-23، والطبراني 8235 من طريق محمد بن جابر، عن قيس بن طلق، به، بلفظ: "إذا أراد أحدكم من امرأته حاجتها، فليأتها ولو كانت على تنور" .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ مُوَاقَعَةِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ عَلٰى اَيِّ حَالٍ اَحَبَّ اِذَا قَصَدَ فِيْهِ مَوْضِعَ الْحَرْثِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مرد اپنی بیوی کے ساتھ کسی بھی صورت میں صحبت کرسکتا ہے' جبکہ وہ صحبت کرتے ہوئے افزائش کے مقام کا قصد کرے

4166 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتِ الْيَهُودُ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَتٰى امْرَاَتَهُ وَهِيَ مُجَبِّيَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (البقرة: 223) اِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَاِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ اِذَا كَانَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہود نے یہ کہا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ پچھلی طرف سے صحبت کرتا ہے' تو اس کا بچہ بھینگا ہوتا ہے' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جس طرف سے چاہو آؤ''۔

(راوی کہتے ہیں) تو اب آدمی اگلی طرف سے کرے یا پیچھے کی طرف سے کرے' جبکہ صحبت کا مقام ایک ہی ہونا چاہئے (تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے)

ذِكْرُ كِتَابَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمُسْلِمِ بِمُوَاقَعَةِ اَهْلِهِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کی وجہ سے' صدقہ نوٹ کرنے کا تذکرہ

4167 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ:

4166– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، والنعمان بن راشد وإن كان سيء الحفظ– قد توبع .وأخرجه مسلم 1435 119 في النكاح: باب حواز جماعه امرأته في قبلها من قدّامها ومن ورائها من غير تعرض للدبر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/41، والبيهقي 7/95، اولواحدى في "أسباب النزول" ص 48 من طرق عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن محمد بن المنكدر، به: البخاري 4528 في التفسير: باب نساؤكم حرث لكم، ومسلم 1435 116 و 117 و 118و 119، والطبرى 4336 و 4339 و 4340، وابن أبي شيبة 4/229، والترمذى 2978 في التفسير: باب ومن سورة البقرة، وابن ماجه 1925 في النكاح: باب النهى عن إتيان النساء في أدبارهن، وأبو داوُد 2163 في النكاح: باب في جامع النكاح، والنسائي في عشرة النساء كما في التحفة 2/363، والدارمي 2/145–146، والطحاوى 3/40 و 41، والبيهقى 7/194 و 195، والبغوى في "التفسير" 1/198، والواحدى في "أسباب النزول" ص 47، وقال الترمذى: حسن صحيح .

4167– إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو مكرر 838 .

حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى اَبِي عُيَيْنَةَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فِي بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِي اَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيهِ اَجْرٌ فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي الْحَرَامِ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ اَجْرٌ

(توضیح مصنف): هٰذَا خَبَرٌ اَصْلٌ فِي الْمُقَايَسَاتِ فِي الدِّيْنِ قَالَهُ الشَّيْخُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے صحبت کرنے سے بھی صدقے کا ثواب ملتا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی شخص اپنی خواہش پوری کرتا ہے' تو کیا اس کو اس میں بھی اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر وہ اسے ناجائز طریقے سے پورا کرتا تو اسے اس کا گناہ ہوتا؟ اسی طرح اگر وہ اسے جائز طریقے سے پورا کرے گا' تو اسے اس کا اجر ملے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دینی معاملات میں قیاس کرنے کے جائز ہونے کے بارے میں یہ روایت اصول کی حیثیت رکھتی ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَاْذَنَ الْمَرْاَةُ لِاَحَدٍ فِي بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی بھی شخص کو اپنے گھر میں آنے کی اجازت دے

4168 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَاْذَنِ الْمَرْاَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عورت کا شوہر گھر میں موجود ہو' تو وہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنے شوہر کے گھر کے اندر آنے کی اجازت نہ دے''۔

4168– إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير العباس بن عبد العظيم العنبري فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 1026 في الزكاة: باب ما أنفق العبد من مال مولاه عن محمد بن رافع، عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وانظر 4170.

ذِكْرُ بَعْضِ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ تَخُونُ النِّسَاءُ اَزْوَاجَهُنَّ

اس ایک سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے خواتین اپنے شوہروں سے خیانت کرتی ہیں

4169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْلَا بَنُو اِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ الطَّعَامُ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثَى زَوْجَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر بنی اسرائیل نے کھانے کو جمع نہ کیا ہوتا تو کھانا گوشت بدبودار نہ ہوتا اور اگر سیّدہ حوا رضی اللہ عنہا نے (وہ حرکت نہ کی ہوتی) تو کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کرتی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الشَّيْئَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ اِنَّمَا هُوَ زَجْرُ تَحْرِيمٍ لَا زَجْرَ تَادِيبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ان دو چیزوں سے ممانعت جن کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں یہ حرمت ثابت کرنے والی ممانعت ہے ادب سکھانے والی ممانعت نہیں ہے

4170 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

4169– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن أبي السرى، وهو متابع .وأخرجه أحمد 2/315 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 3399 فى أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً) (الأعراف: 142)، عن عبد الله ابن محمد الجعفي، ومسلم 1470 63 فى الرضاع: باب لولا حواء لم تخن أنثى زوجها الدهر، عن محمد بن رافع، والبغوى 2335 من طريق أحمد بن يوسف السلمي، ثلاثتهم عن عبد الرزاق، بِهِ .وأخرجه البخارى 3330 فى أحاديث الأنبياء : باب خلق آدم وذريته عن بشر بن محمد، عن عبد الله، عن معمر، بِهِ .وأخرجه مسلم 1470 62 عن هارون بن معروف، عن عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن أبي يونس مولى أبي هريرة، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/304 عن محمد بن جعفر، عن عوف، عن خلاس بن عمرو الهجرى، عن أبي هريرة .وأخرجه الحاكم 4/175 من طريق روح بن عبادة، عن عون، عن محمد، عن أبي هريرة .

4170– مسلم بن الوليد وأبوه لم يوثقهما غير المؤلف 7/446 و5/494، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح . حيوة: هو ابن شريح التجيبي المصرى، وابن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، وقد صح متن الحديث من غير هذه الطريق، فقد أخرجه البخارى 5195 فى النكاح: باب لا تأذن المرأة فى بيت زوجها لأحد إلا بإذنه، عن أبي اليمان، عن شعيب، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ . الأعرج، عن أبي هريرة، وقد تقدم تخريجه 3572 و3573 .

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ، وَلَا تَاْذَنَ لِرَجُلٍ فِي بَيْتِهَا وَهُوَ لَهُ كَارِهٌ، وَمَا تَصَدَّقَتْ مِنْ صَدَقَةٍ فَلَهُ نِصْفُ صَدَقَتِهَا، وَاِنَّمَا خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''کسی بھی عورت کیلئے اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی وہ عورت اپنے گھر میں کسی ایسے مرد کو آنے کی اجازت دے سکتی ہے' جسے اس کا شوہر ناپسند کرتا ہو اور عورت جو بھی صدقہ کرتی ہے' تو اس صدقے کا نصف ثواب مرد کو ملے گا' عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاجْتِهَادِ لِلْمَرْاَةِ فِي قَضَاءِ حُقُوقِ زَوْجِهَا بِتَرْكِ الِامْتِنَاعِ عَلَيْهِ فِيمَا اَحَبَّ

عورت کے لیے اپنے شوہر کے حقوق کی ادائیگی میں بھرپور کوشش کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ جو شوہر کی پسند کو نہ روکنے کی شکل میں ہوگی

4171 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنَ الشَّامِ سَجَدَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدِمْتُ الشَّامَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِبَطَارِقَتِهِمْ، وَاَسَاقِفَتِهِمْ فَاَرَدْتُ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ بِكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّي لَوْ اَمَرْتُ شَيْئًا اَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا حَتّٰى لَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ

ابن ابواوفیٰ بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے تشریف لائے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

4171- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير القاسم وهو ابن عوف- الشيباني، فقد روى له مسلم حديثاً واحداً، ووثقه المؤلف، وقال أبو حاتم: مضطرب الحديث، ومحله عندى الصدق، وقال ابن عدى: هو ممن يكتب حديثه، وله شواهد تقدم تخريجها في التعليق على حديث أبى هزيرة 4162 .وأخرجه ابن ماجه 1853 فى النكاح: باب حق الزوج على المرأة، والبيهقى 7/292 من طريق حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/381 من طريق إسماعيل بن علية، عن أيوب، به .وأخرجه عبد الرزاق 20596 عن معمر، عن أيوب، عن القاسم بن عوف أن معاذ بن جبل وأخرجه الحاكم 4/172 من طريق معاذ بن هشام الدستوائى، عن أبيه، عن القاسم بن عوف الشيبانى، حدثنا معاذ . . . .وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى .وأخرجه البزار 1461 عن معاذ بن هشام الدستوائى، عن أبيه، عن القاسم بن عوف، عن عبد الرحمٰن بن أبى ليلى، عن أبيه، عن معاذ . وأخرجه البزار 1461، والطبرانى 7294 عن النهاس بن قهم، عن القاسم بن عوف الشيبانى، عن ابن ابى ليلى، عن أبيه، عن صهيب، أن معاذاً . . . والنهاس بن قهم: ضعيف .وأخرجه البزار 1468 و 1469، والطبرانى 5116 و 5117 عن قتادة عن القاسم الشيبانى، عن زيد بن أرقم، قال: بعث رسول الله معاذاً . . .

کے سامنے سجدہ کیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں شام گیا وہاں میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے بڑوں اور مذہبی پیشواؤں کو سجدہ کرتے ہیں' تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ایسا کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عورت اپنے پروردگار کے حق کو اس وقت تک مکمل طور پر ادا نہیں کرسکتی جب تک وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہیں کرتی' یہاں تک کہ اگر مرد عورت سے قربت کا مطالبہ ایسی حالت میں کرے کہ وہ عورت پالان پر موجود ہو' تو وہ عورت پھر بھی اسے منع نہ کرے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمَلَائِكَةِ الْمَرْاَةَ الَّتِي لَمْ تُجِبْ زَوْجَهَا اِلٰى مَا دَعَاهَا اِلَيْهِ

فرشتوں کا اس عورت پر لعنت کا تذکرہ جو اپنے شوہر کے بلانے پر اس کی طرف نہیں جاتی ہے

4172 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ دَعَا امْرَاَتَهُ فَلَمْ تُجِبْهُ فَبَاتَ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يُصْبِحَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اپنی بیوی کو (اپنے پاس) بلائے اور وہ عورت اس کی بات کو قبول نہ کرے اور شوہر ناراضگی کے عالم میں رات بسر کرے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَمْ تُجِبْهُ اَرَادَ بِهِ: اِذَا دَعَاهَا اِلٰى فِرَاشِهِ دُوْنَ اَمْرِهِ اِيَّاهَا لِسَائِرِ الْحَوَائِجِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "اور وہ اسے جواب نہ دے"

اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: جب شوہر اسے اپنے بستر پر بلائے' یہاں دوسرے کام کاج کے لیے حکم دینا مراد نہیں ہے

4172- إسناده صحيح، محمد بن أبي كريمة: روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أبو عبد الرحيم وقد تحرف في الأصل إلى: عبد الرحمٰن- : هو خالد بن يزيد، ويقال: ابن أبي يزيد الحراني، وزيد: هو ابن أبي أنيسة الجزري، وسليمان: هو الأعمش، وأبو حازم: هو سليمان الأشجعي الكوفي وأخرجه البخاري 3237 في بدء الخلق: باب إذا قال أحدكم آمين، ومسلم 1436 122 في النكاح: باب تحريم امتناعها من فراش زوجها، وأبو داؤد 2141 في النكاح: باب في حق الزوجة على المرأة، وأحمد 2/439 و 480، والبغوي 2328 من طريق سليمان الأعمش، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1436 121 ع ابن عمر، عن مروان، عن يزيد بن كيسان عن أبي حازم، به .

4173 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دَعَا اَحَدُكُمِ امْرَاَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ عورت آنے سے انکار کر دے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتّٰى تُصْبِحَ اَرَادَ بِهٖ اِنْ لَمْ تُجِبْهُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ اِلٰى مَا رَامَ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''یہاں تک کہ صبح ہو جائے''

اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: جب وہ عورت رات کے کسی حصے میں اس کی بات پر عمل نہیں کرتی اور ایسا اس وقت تک ہوتا ہے' جب تک وہ عورت اس کی فرمانبرداری نہیں کرتی

4174 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً لِفِرَاشِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے بستر سے علیحدگی اختیار کرتی ہے' تو فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ واپس نہیں آ جاتی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حَقِّ زَوْجَتِهٖ عَلَيْهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے ذمے اپنی بیوی کے حقوق کو ادا کرے

4175 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

4173– إسناده صحيح على شرط الشيخين، ابن أبي عدى: هو محمد بن إبراهيم .وأخرجه البخاري 5193 في النكاح: باب إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .

4174– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري 5194، ومسلم 1436 120، وأحمد 2/255 و 386 و 468 و 519 و 538، والطيالسي 2458، والدارمي 2/149–150،والبيهقي 7/292 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .

هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِى قَزْعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَقُّ الْمَرْاَةِ عَلَى الزَّوْجِ؟ قَالَ: يُطْعِمُهَا اِذَا طَعِمَ وَيَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسٰى، ثُمَّ لَا يَضْرِبُ الْوَجْهَ، وَلَا يُقَبِّحُ، وَلَا يَهْجُرُ اِلَّا فِى الْبَيْتِ

حکیم بن معاویہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: عورت کا شوہر پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ کھانا کھائے، تو اسے بھی کھلائے جب وہ خود کپڑا پہنے تو اسے بھی پہنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارے اور اسے قبیح قرار نہ دے اور اس کے ساتھ صرف گھر میں لاتعلقی اختیار کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ كَانَ خَيْرًا لِامْرَاَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں میں وہ شخص بہتر شمار ہوتا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو

4176 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4175– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى قزعي واسمه سويد بن حجير – فمن رجال مسلم، وغير حكيم بن معاوية، فقد روى له أصحاب السنن وهو صدوق . وأخرجه أحمد 4/447، وابن ماجه 1850 فى النكاح: باب حق المرأة على الزوج، والنسائى فى الكبرى كما فى "تحفة الأشراف" 8/432، والطبرانى 19/1039، والبيهقى 7/295 من طرق عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 2142 فى النكاح: باب فى حق المرأة على زوجها، وأحمد 4/447، والطبرانى 19/1034 و 1037و 1038، . والحاكم 2/187–188، والبيهقى 7/305 من طرق عن أبى قزعة، بـه . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى .وأخرجه أحمد 3/446–447 من طريق أبى قزعة، عن عمرو بن دينار، عن حكيم، به .وأخرجه أحمد 5/3 عن عبد الرزاق، عن ابن جريج، عن أبى قزعة وعطاء، عن رجل من بنى قشير، عن أبيه .وأخرجه أبو داوُد 2143و 21449، وأحمد 5/5، والطبرانى 19/999 و 100 و 101 و 102، من طريق عن بهز بن حكيم، عن ابيه، عن جده، وهذا سند حسن .وأخرجه البيهقى 7/295 من طريق سعيد بن حكيم وهو أخو بهز – عن أبيه، عن جده .

4176– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثى – فقد روى له البخارى مقرونا، ومسلم متابعة، وهو صدوق . وأخرجه أحمد 2/250 و 472 وابن أبى شيبة فى "المصنف" 8/515 و 11/27، و"الإيمان" 17 18، والترمذى 1162 فى الرضاع: باب ما جاء فى حق المرأة على زوجها، وأبو داوُد 4682 فى السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، والبغوى 2341 3495، وأبو نعيم فى "الحلية" 9/248 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/3 على شرط مسلم، ووافقه الذهبى! .وأخرجه أحمد 2/527، والدارمى 2/322، وابن أبى شيبة 8/516 و 11/27–28 من طرق عن محمد بن عجلان، عن القعقاع، عن أبى صالح، عن أبى هريرة .وهذا سند حسن, وصححه الحاكم 1/3 على شرط مسلم ووافقه الذهبى مع أن ابن عجلان أخرج له مسلم متابعة، وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح .وأخرجه ابن أبى شيبة 11/47 عن ابن علية، عن يونس، عن الحسن، رفعه، وهذا مرسل صحيح الإسناد .وفى الباب عن عائشة بلفظ: "إن من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً والطفهم بأهله " أخرجه أحمد 6/47 و 99، والترمذى 2612، والحاكم 1/53 من طريق أبى قلابة عنها، وقال الترمذى: حديث حسن، ولا نعرف لأبى قلابة سماعاً من عائشة .

(متن حدیث): اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہوں''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِقْتِدَاءِ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْءِ فِي الْاِحْسَانِ اِلٰى عِيَالِهٖ اِذْ كَانَ خَيْرُهُمْ خَيْرَهُمْ لَهُنَّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے' کیونکہ وہ اسی وقت بہتر شمار ہوگا' جب وہ بیوی کے حق میں بہتر ہو

4177 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ، وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ، وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَعُوْهُ يَعْنِيْ: لَا تَذْكُرُوْهُ اِلَّا بِخَيْرٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم میں زیادہ بہتر وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں زیادہ بہتر ہو' میں اپنی بیوی کے بارے میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے' تو تم اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو (یعنی اس کی برائیاں بیان نہ کرو)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اسے چھوڑ دو'' اس سے مراد یہ ہے: اس کا ذکر صرف

4177- إسناده صحيح، هشام بن عبد الملك: هو ابن عمران اليزني الحمصي، روى له أصحاب السنن، وقال أبو حاتم: كان متقناً في الحديث، وقال النسائي: ثقة، وقال في موضع آخر: لا بأس به، وذكره المؤلف في الثقات، وقال أبو داؤد فيما نقله عنه الآجري: شيخ ضعيف، ومتابعه يحيى بن عثمان: هو ابن سعيد بن كثير بن دينار القرشي الحمصي، ثقة عابد صدوق روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. محمد بن يوسف: هو ابن واقد بن عثمان الضبي مولاهم الفريابي. وأخرجه الدارمي 2/159، والترمذي 3895 في المناقب: باب فضل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، عن محمد بن يوسف، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب صحيح من حديث الثوري، ما أقل من رواه عن الثوري. وله شاهد من حديث ابن عباس، دون الجملة الأخيرة، سيرد عند المؤلف برقم 4186.

بھلائی کے حوالے سے کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُدَارَاةِ لِلرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ اِذْ لَا حِيْلَةَ لَهٗ فِيْهَا اِلَّا اِيَّاهَا

آدمی کو اپنی بیوی کا خیال رکھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ بیوی کے ساتھ وہ اس کے علاوہ کوئی اور طرز عمل اختیار نہیں کرسکتا

4178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ فَاِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا'

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے' اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے تم اس کا خیال رکھتے ہوئے اس کے ہمراہ زندگی بسر کرو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُدَارَاةِ امْرَاَتِهٖ لِيَدُوْمَ دَوَامُ عَيْشِهٖ بِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی بیوی کا خیال رکھے تاکہ وہ اس کے ساتھ زندگی بھر رہ سکے

4179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ

4178– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن سليمان وهو الضبعي– فمن رجال مسلم، عوف: هو ابن أبي جميلة العبدي الهجري البصري بالأعرابي، وأبو رجاء : هو عمران بن ملحان العطاردي .وأخرجه الطبراني 6992، والبزار 1476 من طريق جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه البزار 1476 من طريق محبوب بن الحسن، والحاكم 4/174 من طريق ابي عاصم، كلاهما عن عوف، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

4179– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار، فقد روى له أبو داوُد والترمذي وهو حافظ، أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز .وأخرجه أحمد 2/449 و 497 و 530، والدارمي 2/148، والبخاري 5184 في النكاح: باب المداراة مع النساء وقل النبي صلى الله عليه وسلم: "إنما المرأة كالضلع"، ومسلم 1468 59 في الرضاع: باب الوصية للنساء، والبغوي 2333 من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 3331 في أحاديث الأنبياء : باب خلق ادم وذريته، و 5186 في النكاح: باب الوصاة بالنساء، ومسلم 1468 60 والبغوي 2332 من طرق عن أبي حازم، عن أبي هريرة .وأخرجه مسلم 1468 65، والترمذي 1188 في الطلاق: باب ما جاء في مداراة النساء، من طريقين عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .

الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَلَنْ تَصْلُحَ لَكَ عَلٰى طَرِيقَةٍ، وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَّاِنَّ تُرِدْ اِقَامَتَهَا تَكْسِرُهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے تم اسے کسی بھی طریقے سے سیدھا نہیں کر سکتے اگر تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کر سکتے ہو' تو کرلو اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے (یا کسی راوی نے شاید یہ وضاحت کی ہے) اسے توڑنے سے مراد اسے طلاق دینا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ اسْتِمْتَاعِ الْمَرْءِ بِالْمَرْاَةِ الَّتِیْ يُعْرَفُ مِنْهَا اعْوِجَاجٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے اپنی بیوی سے نفع حاصل کرنا مباح ہے وہ بیوی جس میں ٹیڑھا پن معلوم ہو

4180 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْاَةِ كَالضِّلَعِ اِنْ اَرَدْتَ اِقَامَتَهَا كُسِرَتْ، وَاِنَّ تَسْتَمْتِعْ بِهَا تَسْتَمْتِعْ بِهَا، وَفِيْهَا عِوَجٌ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا عَلٰى مَا كَانَ مِنْهَا مِنْ عِوَجٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کی مثال پسلی کی طرح ہے' اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کرنا چاہو' تو نفع حاصل کرلو گے اس لیے تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کرو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ مُؤَاكَلَتِهِ عِيَالَهُ وَمُشَارَبَتِهِ اِيَّاهَا دُوْنَ التَّصَلُّفِ عَلَيْهَا بِالْاِنْفِرَادِ بِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ کھائے اور پیئے اور عورت کے بے وقعت ہونے کا اظہار کر کے انفرادی طور پر (نہ کھائے پیئے)

4180- إسناده حسن من أجل ابن عجلان . عبد الله بن رجاء : هو أبو عمران البصري نزيل مكة .وأخرجه أحمد 2/428، والحاكم 4/174 من طريق ابن عجلان، بهذا الإسناد . وفي الباب عن أبي ذر عند أحمد 5/164، والدرامي 2/147–148، والبزار 1478،وأورده الهيثمي في "المجمع" 4/303، ونسبه لأحمد والبزار، وقال: رجاله رجال الصحيح خلا نعيم بن قعنب، وهو ثقة .

4181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كُنْتُ لَآتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِنَاءِ فَآخُذُهُ فَاَشْرَبُ مِنْهُ فَيَاْخُذُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ مَوْضِعَ فِيَّ وَاِنْ كُنْتُ لَآخُذُ الْعَرْقَ مِنَ اللَّحْمِ فَآكُلُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَضَعُ فَاهُ مَوْضِعَ فِيَّ فَيَاْكُلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میں کوئی برتن لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی میں وہ برتن لے کر پہلے اس میں سے پی لیتی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن کو لیتے اور اپنا منہ اسی جگہ پر رکھتے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا بعض اوقات میں گوشت کی کوئی ہڈی لیتی اور اسے کھا لیتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ہڈی کو لے کر اپنا منہ اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھا لیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ طَلَبِ الْمَرْءِ عَثَرَاتِ اَهْلِهِ اَوْ تَقَصُّدِ خِيَانَتِهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کے پوشیدہ معاملات کو جاننے کی جستجو کرے یا اس کی خیانت (کو جاننے) کا قصد کرے

4182 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ الْمَرْءُ اَهْلَهُ لَيْلًا، اَوْ يُخَوِّنَهُمْ وَيَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (کہ سفر سے واپسی پر طویل غیر

4181- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 1294 و 1316 .

4182- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وأخرجه الدارمي 2/275 عن محمد بن يوسف، ومسلم ص 1528 184 في الإمارة: باب كراهة الطروق . . .، من طريق وكيع، كلاهما عن سفيان بهذا الإسناد . قال الدرامي باثره: قال سفيان: قوله: "أو يخوفهم أو يلتمس عثراتهم" ما أدري شيء قاله ماحرب، أو شيء هو في الحديث . وأخرجه مسلم 184 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، بِهٖ . وقال في آخره: قال عبد الرحمٰن: قال سفيان: لا أدري هذا في الحديث أم لا، يعني: "أن يتخونهم أو يلتمس عثراتهم" . وأخرجه أحمد 3/299 و 302، والبخاري 5243 في النكاح: باب لا يطرق أهله ليلاً، ومسلم 185، وأبو داوٗد 2776 في الجهاد: باب في الطروق، والطبراني في "الصغير" 678، والبيهقي 5/260، من طريق عن شعبة، عن . محارب بن دثار، بِهٖ . وأخرجه من طرق عن جابر: أحمد 3/298 و 308 و 310 و 314 و 355 و 358 و 362 و 391 و 395 و 396 و 399، والحميدي 1297، والبخاري 5244، ومسلم 715 182 و 183، والترمذي 2712، في الاستئذان: باب كراهة طروق الرجل أهله ليلاً، وأبو يعلى 1843 و 1891، والبيهقي 5/260 .

حاضری کے بعد) کوئی شخص رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس چلا جائے یا اپنی بیوی کی خیانت معلوم کرنا چاہے (یعنی اس کی جاسوسی کرے) یا اس کے پوشیدہ معاملات کی کھوج لگائے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يُحَرِّمَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ يُوْجِبُ ذٰلِكَ اَوْ شَيْئًا مِنْ اَسْبَابِهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی بیوی کو اپنے لیے حرام قرار نہ دے

جو کسی ایسے سبب کے بغیر ہو جو (حرام قرار دینے کو) لازم کر دیتا ہے یا ان اسباب میں سے کوئی چیز ہو (جو حرام قرار دینے کو لازم کر دیتی ہے)

4183 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ: فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اِنْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْمَغَافِرِ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: بَلْ شَرِبْتُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَسَلًا وَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَتْ (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ) (التحريم: 1) الْآيَةَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں شہد پیا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اور حفصہ نے یہ طے کیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائیں گے تو تم نے یہ کہنا ہے' مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مغافر کی بو محسوس ہوتی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں خواتین میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لائے' تو اس خاتون نے یہ بات کہہ دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جی نہیں)' بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا تھا اب میں یہ دوبارہ نہیں پیوں گا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''اے نبی! تم اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو''۔

ذِكْرُ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ عَلَى السَّائِلَةِ طَلَاقَهَا زَوْجَهَا مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ يُوْجِبُ ذٰلِكَ

4183- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو معمر: هو إسماعيل بن . إبراهيم بن معمر الهذلي القطيعي، وحجاج: هو ابن محمد المصيصي الأعور، وعطاء: هو ابن ابي رباح .وأخرجه مسلم 1474 عن محمد بن حاتم، عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد . وقد صرح عنده ابن جريج بالسماع من عطاء، فالسند صحيح .وأخرجه البخاري 4912 في التفسير باب (يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) (التحريم: 1) و 5267 في الطلاق: باب (لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) (التحريم: 1)، و 6691 في الأيمان والنذور: باب إذا حرم طعاماً، من طريقين عن ابن جريج، بِهِ .

اللہ تعالیٰ کا ایسی عورت پر جنت کو حرام قرار دینے کا تذکرہ جو اپنے شوہر سے کسی مناسب سبب کے بغیر طلاق کا مطالبہ کرتی ہے

4184 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو عورت اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کسی (شرعی) خرابی کے بغیر کرتی ہے ایسی عورت کیلئے جنت کی خوشبو حرام ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعْذِرَ لِصِهْرِهٖ مِنَ امْرَاَتِهٖ اِذَا كَرِهَ مِنْهَا بَعْضَ الْاِخْتِلَافِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے سسر کو اپنی بیوی کی شکایت لگا سکتا ہے' جبکہ اسے بیوی کی طرف سے کوئی اختلاف ناگوار گزرے

4185 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْذَرَ اَبَا بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَظُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَالَهَا بِالَّذِىْ نَالَهَا فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهٗ فَلَطَمَهَا وَصَكَّ فِىْ صَدْرِهَا فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَنَا بِمُسْتَعْذِرِكَ مِنْهَا بَعْدَهَا اَبَدًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس پر (اتنا سخت) ردعمل ظاہر کریں گے جو انہوں نے ظاہر کیا (یہ شکایت سن کر)

4184- اسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى أسماء واسمه عمرو بن مرثد الرحبى- فمن رجال مسلم، أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمى . وأخرجه أحمد 5/277، و 283، وابن ابى شيبة 5/272، والدارمى 2/162، وأبو داوٗد 2226 فى الطلاق: باب فى الخلع، والترمذى 1187 فى الطلاق: باب ما جاء فى المختلعات، وابن ماجه 2055 فى الطلاق: باب . كراهية الخلع للمرأة، والطبرى فى "جامع البيان " 4843 و 4844، وابن الجارود 748، والبيهقى 7/316، من طرق عن ايوب، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حديث حسن، وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى، مع أن أبا أسماء لم يخرج له البخارى .

4185- حديث صحيح . ابن أبى السرى وهو محمد بن المتوكل- صدوق عارف صاحب أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو طمانچہ لگا دیا اور ان کے سینے پر (ہاتھ مار کر) دھکا بھی دیا اس بات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افسوس ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر آج کے بعد میں کبھی تمہیں (عائشہ کی) شکایت نہیں لگاؤں گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ اِذْ خَيْرُ النَّاسِ خَيْرُهُمْ لِاَهْلِهٖ

خواتین کو مارنے کی ممانعت کا تذکرہ' کیونکہ لوگوں میں بہتر وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو

4186 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَمِّهٖ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ الرِّجَالَ اسْتَاْذَنُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَرْبِ النِّسَاءِ فَاَذِنَ لَهُمْ فَضَرَبُوْهُنَّ فَبَاتَ فَسَمِعَ صَوْتًا عَالِيًا فَقَالَ: مَا هٰذَا قَالُوْا: اَذِنْتَ لِلرِّجَالِ فِيْ ضَرْبِ النِّسَاءِ فَضَرَبُوْهُنَّ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ، وَاَنَا مِنْ خَيْرِكُمْ لِاَهْلِيْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ مردوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین (یعنی اپنی بیویوں) کو مارنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی ان لوگوں نے اپنی بیویوں کی پٹائی کی۔ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سنائی دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے لوگوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو خواتین کی پٹائی کرنے کی اجازت دی ہے' تو ان مردوں نے خواتین کی پٹائی کی (جس کی وجہ سے وہ خواتین رونے لگیں اور اس کی یہ آواز ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو اس سے منع کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهٗ اَنْ يُؤَدِّبَ امْرَاَتَهٗ بِهِجْرَانِهَا مُدَّةً مَعْلُوْمَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے' وہ اپنی بیوی کو تادیب کرنے کے لیے متعین مدت تک اس سے لاتعلقی اختیار کرے

4187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

4186– حسن لغيره، جعفر بن يحيى، وعمه عمارة بن ثوبان لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات . أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل، ويشهد له حديث عائشة المتقدم 4177 فيتقوى به . وأخرجه ابن ماجه 1977 من طرقين عن أبي عاصم، بهذا الإسناد .

4187– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم .وعلقه البخاري في "صحيحه" 89 في العلم: باب التناوب في العلم، فقال: وقال ابن وهب، عن يونس، بهذا الإسناد .وسيرد الحديث عند المؤلف بطوله من طريق آخر برقم 4268 وانظر تخريجه ثمت .

وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ اَزَلْ حَرِيصًا عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4) حَتّٰى حَجَّ فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِاِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا اللّٰهُ: (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4)، فَقَالَ عُمَرُ: وَاعَجَبًا مِنْكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هِيَ حَفْصَةُ، وَعَائِشَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: اِنِّىْ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِىْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِىْ بَنِىْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ مِنْ عَوَالِى الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمًا وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكُنَّا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَىَّ امْرَاَتِىْ فَرَاجَعَتْنِىْ، فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِىْ، قَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِىْ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَىَّ ثِيَابِىْ فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا حَفْصَةُ اَتُغْضِبُ اِحْدَاكُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ اَفَتَاْمَنِيْنَ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْنَ؟، لَا تَسْتَكْثِرِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُرَاجِعِيْهِ وَلَا تَهْجُرِيْهِ وَسَلِيْنِىْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَضْوَاَ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيْدُ عَائِشَةَ - قَالَ عُمَرُ: وَقَدْ تُحِدِّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تَنْعَلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِى الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ اِلَىَّ عِشَيًّا فَضَرَبَ بَابِىْ ضَرْبًا شَدِيْدًا فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ اَجَاءَ تْ غَسَّانُ، قَالَ: لَا بَلْ اَعْظَمُ وَاَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَ هُ، قَالَ عُمَرُ: قُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ هٰذَا يُوشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ قَالَ، فَجَمَعْتُ عَلَىَّ ثِيَابِىْ فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهٗ اعْتَزَلَ فِيْهَا.

قَالَ: وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِىْ قُلْتُ: وَمَا يُبْكِيْكِ اَلَمْ اَكُنْ اُحَذِّرُكِ هٰذَا اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَا اَدْرِىْ هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِىْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَاِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ يَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِىْ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِغُلَامٍ اَسْوَدَ: اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ، قَالَ: فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَىَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَا

اَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ، قَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا اَنْ وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا اِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ يَقُوْلُ: قَدْ اَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِءً عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَ كَ؟، فَرَفَعَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَكُنَّا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ نِسَاءَ نَا فَلَمَّا اَنْ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَدِمْنَا عَلٰى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَصَخِبَتْ عَلَيَّ امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَتُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ وَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَ: قُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ اَفَتَاْمَنُ اِحْدَاهُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمُ وَاَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدُ عَائِشَةَ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمًا اٰخَرَ قَالَ: فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَاَيْتُهُ تَبَسَّمَ، قَالَ: فَرَجَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اُهْبَةٍ ثَلَاثَةٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ، الرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ، قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ثُمَّ قَالَ: اَفِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَقُلْتُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَ هُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَكَانَ قَالَ: مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ اَقْسَمْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّا اَصْبَحْنَا فِيْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً عَدَّهَا، فَقَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بڑے عرصے سے میری یہ خواہش تھی کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ان دو خواتین کے بارے میں دریافت کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے تعلق رکھتی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

''اگر تم اللہ کی بارگاہ میں، توبہ کرلو (تو یہ بہتر ہے)' کیونکہ تمہارے دل مائل ہو گئے تھے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں)' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج پر گئے ان کے ساتھ میں بھی حج پر گیا وہ (قضائے حاجت کرنے کیلئے) ایک طرف ہٹ گئے میں بھی ان کے ہمراہ برتن لے کر ایک طرف ہٹ گیا انہوں نے قضائے حاجت کی پھر وہ تشریف لائے میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر برتن میں سے پانی انڈیلا انہوں نے وضو کیا میں نے کہا: اے امیر المومنین! نبی

اکرم ﷺ کی ازواج سے تعلق رکھنے والی وہ دوخواتین کون تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلو (تو یہ مناسب ہوگا) کیونکہ تم دونوں کے دل مائل ہو گئے تھے''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس تم پر حیرت ہے (کہ تم نے پہلے اس بارے میں سوال کیوں نہیں کیا) وہ حفصہ اور عائشہ تھیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پورا واقعہ سنایا انہوں نے بیان کیا۔

میں اور بنوامیہ بن زید سے تعلق رکھنے والا میرا ایک پڑوسی (راوی کہتے ہیں:) بنوامیہ بن زید مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں رہتے تھے' ہم دونوں باری باری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن وہ حاضر ہوتا تھا اور ایک دن میں حاضر ہوتا تھا جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو اس دن کی اطلاعات جن کا تعلق وحی سے ہوتا تھا یا دیگر امور سے ہوتا تھا وہ لے آتا تھا اور جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو وہ بھی ایسا ہی کیا کرتا تھا ہم قریش سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی بیویوں پر غالب تھے جب ہم انصار کے ہاں آئے' تو وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کی بیویاں ان پر غالب تھیں' تو ہماری عورتوں نے انصار کی خواتین سے یہ طریقہ سیکھنا شروع کر دیا ایک دن میں نے اپنی بیوی پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو اس نے مجھے پلٹ کے جواب دیا: میں نے اس کے جواب دینے پر غصے کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: میں نے آپ کو جواب دیا ہے: اس بات پر کیوں غصہ کر رہے ہیں اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج بھی نبی اکرم ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک زوجہ محترمہ ایسی ہے' جو صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم ﷺ سے ناراض رہتی ہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس بات نے مجھے خوف زدہ کر دیا میں نے کہا: ان ازواج میں سے جو ایسا کرتی ہے وہ خسارے کا شکار ہو جائے گی' پھر میں نے اپنی چادر لپیٹی اور (مدینہ منورہ آ گیا) وہاں میں حفصہ بنت عمر کے پاس آیا میں نے اس سے کہا: اے حفصہ کیا تم (یعنی ازواج مطہرات) میں سے کوئی ایک نبی اکرم ﷺ سے ناراض ہوتی ہے اور سارا دن آپ ﷺ سے ناراض رہتی ہے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں میں نے کہا: وہ تو رسوا ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی کیا تم لوگ خود کو اس سے محفوظ سمجھتی ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جائے گا اور تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گا۔ تم نبی اکرم ﷺ کی کسی بات پر اعتراض نہ کیا کرو۔ نبی اکرم ﷺ کو آگے سے جواب نہ دیا کرو۔ نبی اکرم ﷺ سے لاتعلق نہ رہا کرو تمہاری جو ضروریات ہوتی ہیں تم مجھ سے مانگ لیا کرو اور یہ چیز تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ تمہاری پڑوسن (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم ﷺ کے نزدیک زیادہ خوبصورت ہے اور آپ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے (راوی کہتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان دنوں ہم یہ بات چیت کر رہے تھے کہ غسان قبیلے کے لوگ ہمارے ساتھ جنگ کیلئے ساز وسامان تیار کر رہے ہیں' اپنی باری کے دن میرا انصاری پڑوسی (مدینہ منورہ) آیا جب وہ شام کے وقت واپس آیا' تو اس نے میرے دروازے پر زور سے دستک دی میں گھبرا گیا میں باہر نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا: ایک عظیم واقعہ رونما ہو گیا ہے میں نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ کیا غسان (قبیلے کے لوگ) آ گئے ہیں۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں اس سے زیادہ بڑا اور اس سے زیادہ طویل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: حفصہ رسوا ہوگئی اور خسارے کا

شکار ہوگئی مجھے یہ اندازہ تھا کہ ایسا ایک دن ہو کر رہے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنی چادر اوڑھی اور فجر کی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کی (نماز ادا کرنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم علیحدہ طور پر رہ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حفصہ کے پاس آیا' تو وہ رو رہی تھی میں نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو کیا میں نے تمہیں اس چیز سے ڈرانے کی کوشش نہیں کی تھی کیا اللہ کے رسول نے تم لوگوں کو طلاق دے دی ہے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بالا خانے میں علیحدہ آرام فرما ہیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے) باہر آیا اور منبر کے قریب آ گیا وہاں منبر کے اردگرد کچھ لوگ موجود تھے وہ رو رہے تھے میں تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھا رہا پھر مجھے جو اندیشہ تھا وہ مجھ پر غالب آیا' تو میں اس بالا خانے کے پاس آیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے میں نے سیاہ فام لڑکے سے کہا: تم عمر کیلئے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ لڑکا اندر گیا اس نے باہر آ کے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کا ذکر کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' تو میں واپس آ گیا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں واپس آ گیا اور ان لوگوں کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے پھر میری جو کیفیت تھی وہ مجھ پر غالب آئی اور میں نے آ کر لڑکے سے کہا تم عمر کیلئے اندر آنے کی اجازت مانگو وہ اندر گیا پھر واپس آیا اور بولا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کا ذکر کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابھی وہاں سے مڑا ہی تھا کہ اس لڑکے نے مجھے بلایا اور بولا: اللہ کے رسول نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چھال سے بنی ہوئی چٹائی کے اوپر لیٹے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر اس کا نشان موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے بنے ہوئے تکیے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر میں نے کھڑے ہوئے ہی عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ میں نے کہا: اللہ اکبر' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا ہے ہم قریش سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی بیوں پر غالب ہوتے تھے جب ہم مدینہ آئے' تو ہم ایک ایسی قوم کے پاس آ گئے جن کی بیویاں ان پر غالب تھیں ایک دن میں نے اپنی بیوی پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا: میں نے اس کی اس حرکت پر حیرانگی کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: کیا آپ اس بات پر حیران ہو رہے ہیں کہ میں نے آپ کو جواب دیا ہے: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے سے جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ناراض رہتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: حفصہ رسوا ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی کیا وہ ازواج اس بات سے محفوظ ہو گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جائے گا اور وہ عورت جس پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے ہیں) ہلاکت کا شکار ہو جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حفصہ کے پاس گیا میں نے کہا: یہ چیز تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ تمہاری پڑوسن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ خوبصورت اور زیادہ محبوب ہے۔ میری مراد عائشہ تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر دوسری مرتبہ مسکرا دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جب اس بالا خانے کا جائزہ لیا تو اللہ کی قسم! مجھے اس میں صرف تین خشک کھالیں نظر آئیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کشادگی عطا کرے کیونکہ اہل فارس اور اہل روم کو کشادگی عطا کی گئی ہے ان لوگوں کو دنیا کی نعمتیں دی گئی ہیں حالانکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے حالانکہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیک لگائی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے کیا تمہیں شک ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں نعمتیں دنیاوی زندگی میں پہلے دے دی گئی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے اس وجہ سے علیحدگی اختیار کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ازواج پر شدید ناراضگی کی وجہ سے یہ کہا تھا کہ میں ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر تنبیہ کی اور جب انتیس دن گزر گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ان کے پاس گئے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایک ماہ تک تشریف نہیں لائیں گے ابھی تو صرف انتیس دن گزرے ہیں میں نے ان کی گنتی کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ کبھی **29** دن کا بھی ہوتا ہے مہینہ کبھی **29** دن کا بھی ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الزُّهْرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں زہری نامی راوی منفرد ہے

4188 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سِمَاكٍ اَبِي زُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ: طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَاَعْلَمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ اَنْ تُؤْذِيَ اللّٰهَ

4188- إسناده حسن على شرط مسلم، عكرمة بن عمار حديثه ينزل عن رتبة الصحيح .وأخرجه مسلم 1479 في الطلاق: باب في الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، وأبو يعلى 146 ورقة 14، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، عن عمرو بن يونس، بهذا الإسناد . وقد تحرف في "مسند أبي يعلى" "عمر بن يونس "إلى "عثمان بن عمر"، وجاء على الصواب في "سنن البيهقي 7/46" فقد أخرجه من طريق أبي يعلى عن زهير بن حرب، عن عمرو بن يونس، به .

وَرَسُوْلَهُ، قَالَتْ: مَالِيْ وَمَالَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا: يَا حَفْصَةُ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ اَنْ تُؤْذِي اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَلَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا اَنَا لَطَلَّقَكِ، فَبَكَتْ اَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: هُوَ فِيْ خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاعِدٍ عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلٰى نَقِيرٍ مِّنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ: يَا رَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَظُنُّ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ اَنِّيْ جِئْتُ مِنْ اَجْلِ حَفْصَةَ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِيْ فَاَوْمَا اِلَيَّ بِيَدِهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى حَصِيرٍ قَالَ: فَجَلَسْتُ فَاِذَا عَلَيْهِ اِزَارٌ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَاِذَا الْحَصِيرُ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِيْ فِيْ خِزَانَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا بِقَبْضَةٍ مِّنْ شَعِيرٍ نَحْوَ الصَّاعِ وَمِثْلُهَا قُرْظٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَاِذَا اَفِيقٌ، قَالَ اَبُوْ حَفْصٍ: اَلْاَفِيقُ: اَلْاِهَابُ الَّذِيْ قَدْ ذَهَبَ شَعْرُهُ وَلَمْ يُدْبَغْ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا اَبْكِيْ وَهٰذَا الْحَصِيرُ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِكَ وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ وَلَا اَرٰى فِيْهَا اِلَّا مَا اَرٰى وَذٰلِكَ قَيْصَرُ، وَكِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَالْاَنْهَارِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهُ وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ، قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟، قُلْتُ: بَلٰى فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَاَنَا اَرٰى فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَاْنِ النِّسَاءِ فَاِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ وَاَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ وَاَحْمَدُ اللّٰهَ بِكَلَامٍ اِلَّا رَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ يُصَدِّقُ قَوْلِيْ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اٰيَةُ التَّخْيِيرِ (عَسٰى رَبُّهُ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهُ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ) (التحريم: 5)، (وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ) (التحريم: 4) الْاٰيَةَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلٰى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَهُنَّ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَنْزِلُ فَاُخْبِرُهُنَّ اَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شِئْتَ، فَلَمْ اَزَلْ اُحَدِّثُهُ حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتّٰى كَشَّرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَزَلْتُ اَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ كَمَا يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ: لَمْ يُطَلِّقِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوا بِهِ) (النساء: 83) اِلٰى قَوْلِهِ (لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهُ مِنْهُمْ) (النساء: 83) فَكُنْتُ اَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذٰلِكَ الْاَمْرَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّخْيِيرِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کی تو میں مسجد میں داخل ہوا وہاں لوگ کنکریوں کو کرید رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے یہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (میں نے سوچا) میں آج اس بارے میں ضرور معلومات حاصل کروں گا میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی! اب آپ کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے' آپ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتی ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے خطاب کے صاحب زادے! میرا اور آپ کا کیا واسطہ آپ اپنا گھر سنبھالیں پھر میں حفصہ بنت عمر کے پاس آیا میں نے کہا: اے حفصہ اب تمہارا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے' تم اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاؤ مجھے یہ بات پتہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے محبت نہیں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں طلاق دے دینی تھی اس پر حفصہ زور و شور سے رونے لگیں میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے میں آرام فرما ہیں میں وہاں آیا' تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام رباح موجود تھا وہ بالا خانے کی سیڑھیوں پر بیٹھا ہوا تھا اس نے تختے پر پاؤں پھیلائے ہوئے تھے جو کھجور کے تنوں سے بنا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ کر اوپر تشریف لے جاتے تھے اور اسی کے ذریعے نیچے تشریف لایا کرتے تھے میں نے اسے مخاطب کیا اے رباح تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری حاضری کی اجازت مانگو اس نے بالا خانے کی طرف دیکھا پھر میری طرف دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا میں نے کہا: اے رباح! تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری حاضری کی اجازت مانگو مجھے یہ لگتا ہے' شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھ رہے ہوں کہ میں حفصہ کی وجہ سے آیا ہوں حالانکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ کے رسول مجھے حکم دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں' تو میں اس کی گردن بھی اڑا دوں گا میں نے بلند آواز میں یہ بات کہی (اس لڑکے نے اوپر جا کر اجازت مانگی) اور پھر میری طرف اشارہ کیا' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں وہاں بیٹھ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تہبند باندھا ہوا تھا اس کے علاوہ کوئی اور چیز آپ کے جسم پر نہیں تھی اور آپ کے پہلو پر چٹائی کا نشان موجود تھا جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے کا جائزہ لیا تو وہاں تقریباً ایک صاع جو موجود تھے اور ایک صاع کے قریب درخت کے پتے تھے اور وہاں افیق موجود تھی۔

ابو حفص نامی راوی کہتے ہیں: افیق سے مراد وہ کھال ہے' جس کے بال اتار دیئے گئے ہوں' لیکن ابھی اس کی دباغت نہ کی گئی ہو۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے خطاب کے صاحب زادے! تم کیوں رو رہے ہو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی میں کیوں نہ روؤں اس چٹائی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر نشان ڈال دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کمرے میں مجھے وہ چیزیں جو نظر آ رہی ہیں حالانکہ قیصر اور کسریٰ پھلوں اور نہروں کے اندر (یعنی نعمتوں کے اندر) رہ رہے ہیں' جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور اس کے محبوب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساز و سامان اتنا سا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحب زادے کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور ان کے لیے دنیا ہو۔

میں نے عرض کی: جی ہاں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان خواتین کے حوالے سے پریشان نہ ہوں' کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دے دیتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے جبرائیل' میکائیل اور میں اور ابوبکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے کوئی کلام کیا اور میں نے یہ امید رکھی کہ اللہ تعالیٰ اس بات کی تصدیق کر دے گا' تو اختیار دینے سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور اگر وہ (رسول) تم (یعنی ازواج مطہرات) کو طلاق دے دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی بیویاں دیدے گا' جو تم سے بہتر ہوں گی''۔

(ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:)

''اور اگر وہ دونوں (اس رسول) پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں' تو بے شک اللہ اس کا مددگار ہے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر تمام ازواج کے حوالے سے دباؤ ڈالنا چاہتی تھیں۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے انہیں طلاق دے دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں واپس جا کر ان لوگوں کو بتا دوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق نہیں دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اگر تم چاہو تو (بتا دو) اس کے بعد میں مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتا رہا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ختم ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر مزاج ٹھیک ہونے کے آثار نمودار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے سے نیچے تشریف لائے میں نے نیچے آتے ہوئے تنے کا سہارا لیا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اترے تھے جس طرح ہم عام زمین پر چلتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے چھوا بھی نہیں تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ انتیس دن سے بالا خانے میں مقیم ہیں پھر میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا میں نے بلند آواز میں اعلان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی ہے۔

تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جب ان کے پاس امن یا خوف سے متعلق کوئی معاملہ آتا ہے' تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''تو وہ لوگ اس بارے میں جان لیتے ہیں جو ان میں سے استنباط کرتے ہیں۔''

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو میں وہ شخص ہوں جس نے اس معاملے میں استنباط کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اختیار دینے سے متعلق آیت نازل کر دی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ اِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلٰى اَدَبِهِنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ

خواتین کو مارنے کی ممانعت کا تذکرہ البتہ ضرورت کے وقت ان کی تادیب کے لیے پٹائی کی جاسکتی ہے جو (زیادہ تکلیف دہ) نہ ہو

4189 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَضْرِبُوا اِمَاءَ اللّٰهِ قَالَ: فَذَئِرَ النِّسَاءُ وَسَاءَتْ اَخْلَاقُهُنَّ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَئِرَ النِّسَاءُ وَسَاءَتْ اَخْلَاقُهُنَّ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ مُنْذُ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاضْرِبُوا فَضَرَبَ النَّاسُ نِسَاءَهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاَتٰى نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْتَكِيْنَ الضَّرْبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ اَصْبَحَ: لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ سَبْعُوْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ يَشْتَكِيْنَ الضَّرْبَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ اُولٰئِكَ خِيَارُكُمْ

حضرت ایاس بن ابوذباب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی کنیزوں (یعنی اپنی بیویوں کو) نہ مارو۔ راوی کہتے ہیں: اس پر عورتیں شیر ہوگئیں اور اپنے شوہروں کے حوالے سے ان کے اخلاق خراب ہوگئے، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: عورتیں شیر ہوگئیں اور اپنے شوہروں کے ساتھ ان کے اخلاق خراب ہوگئے ہیں جب سے

4189- حديث صحيح، ابن أبي السّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وإياس بن أبي ذئاب، قال البخاري في "تاريخ" 1/440: لا تعرف له صحبة، وخالفه أبو حاتم وأبو زرعة، فأثبتا صحبته كما في "الجرح والتعديل" 2/280، ورجح الحافظ صحبته في "تهذيب التهذيب" 1/389، وصحح إسناد حديثه هذا في "الإصابة1/101"، وقد اضطرب رأي المؤلف فيه، فذكره في "مشاهير علماء الأمصار" ص 34، ضمن مشاهير الصحابة بمكة، وقال: كان ممن شهد حجة المصطفى صلى الله عليه وسلم وعقل عنه، ثم ذكره ص 82في مشاهير التابعين من أهل مكة، وقال: ليس يصح عندي صحبته فلذلك حططناه عن طبقة الصحابة إلى التابعين . وانظر "الثقات3/12" و 304 .وهو في "مصنف عبد الرزاق" 17945، ومن طريقه أخرجه الطبراني 784، البيهقي 7/304وأخرجه ابن ماجه 1985 في النكاح: باب ضرب النساء، والطبراني 785، والبيهقي 7/305 من طرق عن سفيانبن عيينة، عن الزهري، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد 2146 في النكاح: باب في ضرب النساء، عن أحمد بن أبي خلف، وأحمد بن عمرو بن السرح، قالا: حدثنا سفيان، عن الزهري، عن عبد الله بن عبد الله، قال ابن السرح: عبيد الله بن عبد الله، عن إياس بن عبد الله .وأخرجه الشافعي 2/28، والدارمي 2/147، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 2/10، والحاكم 2/188 و 191، والبغوي 2346 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر، عن إياس بن عبد الله بن أبي ذئاب، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرجه الطبراني 786 من طريق ابن المبارك، عن محمد بن ابي حفصة، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن إياس بن أبي ذئاب .وللحديث شاهد من حديث ابن عباس، وقد تقدم برقم 4186، وآخر مرسل عند البيهقي 7/304 من حديث أم كلثوم بنت أبي بكر .

آپ ﷺ نے ان کی پٹائی کرنے سے منع کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی پٹائی کر دیا کرو۔ لوگوں نے اس رات اپنی بیویوں کی اتنی پٹائی کی کہ اگلے دن پٹائی کی شکایت لے کر بہت سی خواتین نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ ارشاد فرمایا: گزشتہ رات محمد کے گھر پر 70 خواتین آئیں ان سب نے یہی شکایت کی کہ ان کی پٹائی ہوئی ہے اللہ کی قسم! تم ان لوگوں کو اپنے میں سے بہترین نہیں پاؤ گے (جو اپنی بیویوں کی پٹائی کرتے ہیں)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ جَلْدِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ اِرَادَتِهٖ تَاْدِيبَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کی تادیب کرتے ہوئے اسے کوڑے کے ذریعے مارے

4190 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا وجہ ہے' کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح مارتا ہے' جس طرح غلام کو مارا جاتا ہے اور پھر وہ دن کے آخری حصے میں اسی عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے''۔

4190– حديث صحيح، إسحاق بن زيد الخطابي: هو إسحاق بن زيد بن عبد الكبير بن عبد المجيد بن عبد الرحمٰن بن زيد بن الخطب، ذكره المؤلف في "الثقات" 8/122، وأورده ابن ابي حاتم 2/220 وقال: روى عن محمد بن سليمان بن أبي داوُد، وعثمان بن عبد الرحمٰن الطرائف، وعمه سعيد بن عبد الكبير، سمع منه أبي بحرّان، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. الفريابي: هو محمد بن يوسف .وأخرجه البيهقي 7/305 من طريق الثورى، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن هشام به: أحمد 4/17، والدارمي 2/147، والبخارى 4942 في التفسير: باب سورة "والشمس وضحاها" و 5204 في النكاح: باب ما يكره من ضرب النساء . . .، و 6042 في الأدب: باب في الحب في الله، ومسلم 2855 في الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون، والترمذى 3343 في التفسير: باب ومن سورة الشمس وضحاها، وابن ماجه1938 في النكاح: باب ضرب النساء .

بَابُ الْعَزْلِ

عزل کا حکم

4191 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَصَبْنَا سَبْيًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكُنَّا نُرِيْدُ الْفِدَاءَ فَسَاَلْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ

اِسْمُ اَبِی الْوَدَّاكِ: جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر ہمیں کچھ قیدی ملے ہم نے فدیہ لینے کا ارادہ کیا ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم یہ نہ کرو، کیونکہ یہ تقدیر کے مطابق ہے۔

ابووداک والا کا نام جبر بن نوف ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مَزْجُوْرٌ عَنْهُ لَا يُبَاحُ اسْتِعْمَالُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، اس فعل سے منع کیا گیا ہے، اس پر عمل کرنا مباح نہیں ہے

4192 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْمَلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ

4191- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الوداك فمن رجال مسلم، وشعبة سمع من أبى إسحاق قديماً، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلى الطيالسى الحافظ الإمام الحجة، وابن كثير هو محمد بن كثير العبدى .وقوله: "فكنا نريد الفداء"، ولفظ مسلم: "فطالت علينا العزبة ورغبنا فى الفداء" ومعناه احتجنا إلى الوطء وخفنا من الحبل، فتصير أم ولد يمتنع علينا بيعه وأخذ الفداء فيها .وأخرجه الطيالسى 2175، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 3/34" من طريق شعبة بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/49، والطحاوى 3/33 و 34 من طريقين عن أبى إسحاق، بِهِ . وانظر 4193 .

4192- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو سعيد مولى المهرى، روى عنه جمع، واحتج به مسلم، وذكره المؤلف فى "الثقات"، ووثقه الإمام الذهبى فى "الكاشف"، وقول الحافظ فى "التقريب": مقبول، غير مقبول، وباقى السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 5/168-169 عن عبد الملك بن عمرو، عن على بن المبارك .

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَكَ فِىْ جِمَاعِ زَوْجَتِكَ اَجْرٌ فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِىْ شَهْوَةٍ يَكُوْنُ مِنْ اَجْرٍ قَالَ: نَعَمْ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ قَدْ اَدْرَكَ ثُمَّ مَاتَ اَكُنْتَ مُحْتَسِبَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَنْتَ كُنْتَ خَلَقْتَهُ؟ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ خَلَقَهُ قَالَ: اَنْتَ كُنْتَ هَدَيْتَهُ؟ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ هَدَاهُ قَالَ: اَكُنْتَ تَرْزُقُهُ؟ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ كَانَ رَزَقَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضَعْهُ فِىْ حَلَالِهِ وَجَنِّبْهُ حَرَامَهُ وَاَقْرِرْهُ فَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحْيَاهُ وَاِنْ شَاءَ اَمَاتَهُ وَلَكَ اَجْرٌ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتے ہو اس کا بھی تمہیں اجر ملے گا عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا خواہش نفس پوری کرنے پر بھی اجر ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں تمہارا کیا خیال ہے اگر (اس صحبت کے نتیجے میں) تمہارے ہاں بچہ ہو جاتا ہے جو بڑا ہوتا ہے پھر اس کا انتقال ہو جاتا ہے کیا تمہیں اس پر (صبر) کرنے کی وجہ سے ثواب کی امید ہوگی اس شخص نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اس بچے کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اسے ہدایت نصیب کی۔ انہوں نے جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت نصیب کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے رزق دیا۔ انہوں نے عرض کی: بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے رزق دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لیے تم اسے حلال طریقے سے استعمال کرو اور حرام سے اجتناب کرو اور تم اسے برقرار رکھو اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا' تو اسے زندگی دے گا اگر چاہے گا اسے موت دے گا اور تمہیں اجر مل جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ اَرَادَ بِهِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ قَدَّرَ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''بے شک وہ تقدیر ہے'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو تقدیر میں طے کر دیا ہے' جو بھی قیامت تک ہوگی

4193 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْعَطَّارُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ بَعْضَ النَّاسِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَاْنِ الْعَزْلِ وَذٰلِكَ فِىْ غَزْوَةِ بَنِى الْمُصْطَلِقِ وَكَانُوْا اَصَابُوْا سَبَايَا وَكَرِهُوْا اَنْ يَلِدْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ مَا هُوَ خَالِقٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا: یہ غزوہ بنومصطلق کے دوران کی بات ہے ان لوگوں کو کچھ قیدی ملے تھے اوران لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ قیدیوں میں سے خواتین ان کے بچوں کو جنم دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرتم ایسانہیں کرتے تواس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک جسے پیدا کرنا ہے اسے تقدیر میں (طے) کردیا ہے۔

4194 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً

4193– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى كامل الجحدرى واسمه فضيل بن حسين– فمن رجال مسلم، وفى فضيل بن سليمان كلام من جهة حفظه، لكنه متابع، ابن مجيريز: هو عبد الله بن مجيريز الجمحى، وهو مدنى سكن الشام، ومجيريز أبوه: هو ابن جنادة بن وهب، وهو من رهط أبى محذورة المؤذن، وكان يتيماً فى حجره .وأخرجه الطحاوى 3/33 من طريق وهيب، عن موسى بن عقبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 2/594 فى الطلاق: باب ما جاء فى العزل، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/68، والبخارى 2542 فى العتق: باب من ملك من الأعراب رقيقاً . . . ز، وأبو داوُد 2172 فى النكاح: باب ما جاء فى العزل، والطحاوى 3/33، والبيهقى 7/229، والبغوى 2295 عن ربيعة بن أبى عبد الرحمٰن عن محمد بن يحيى بن حبان، بِهِ .وأخرجه مسلم 1438 125 من طرق، عن إسماعيل بن جعفر، وسعيد بن منصور 2220 عن عبد العزيز بن محمد، كلاهما عن ربيعة، بِهِ . وأخرجه البخارى 5210 فى النكاح: باب العزل، ومسلم 1438 127 من طريق جويرية، عن مالك، عن الزهرى، عن ابن مجيريز، بِهِ .وأخرجه ابن أبى شيبة 4/222 من طريق محمد بن إسحاق، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن عبد الله بن مجيريز قال: دخلت أنا وأبو ضمرة المازنى فوجدنا أبا سعيد يحدث كما يحدث أبو سلمة وأبو أمامة أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "كذبت يهود"، وقال فى آخر الحديث: "وما عليكم أن لا تفعلوا وقد قدر الله ما هو خالق من خلقه إلى يوم القيامة" .وأخرجه الطحاوى 3/33 من طريق الزهرى، عن عبد الله بن مجيريز، ع أبى سعيد .وأخرجه من طرق عن أبى سعيد، وبألفاظ محتلفة: أحمد 3/11 و 23 و 53 و 68 و 78، والطيالسى 2177، والدارمى 2/148، وابن أبى شيبة 4/222، وسعيد بن منصور 2217 و 2218 و 2219، ومسلم 1438 128 و 129 و 1309 و 131 و 132 و 133، وأبو داوُد . . . . 2170 و 2171، والترمذى 1138، والنسائى 6/107، والطحاوى 3/31 و 32 و 33–34 و 34، والبيهقى 7/229 و 230 .

4194– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الواحد بن غياث، فقد روى له أبو داوُد وهو صدوق .وأخرجه أحمد 3/313، وابن أبى شيبة 4/220، وابن ماجه 89 فى المقدمة: باب فى القدر، وأبو يعلى 1910، والطحاوى 3/35 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 12550 عن الثورى، عن منصور والأعمش، عن سالم بن أبى الجعد، بِهِ .2 قول إبراهيم وهو النخعى– هذا لم يرد عند المؤلف بإثر هذا الحديث، وقد أسنده عبد الرزاق فى "مصنفه" 12569 عن سفيان الثورى، عن الأعمش، عنه: كانوا يقولون . . . . وأخرج عبد الرزاق 9664 ومن طريقه الطبرانى 9664 عن أبى حنيفة، عن حماد، عن إبراهيم، عن علقمة، قال: سئل ابن مسعود عن العزل فقال: لو أخذ الله ميثاق نسمة من صلب آدم ثم أفرغه على صفا، لأخرجه من ذلك الصفا، فاعزل، وإن شئت فلا تعزل، وهذا سند صحيح رجاله رجال الصحيح غير أبى حنيفة الإمام، وهو ثقة، وثقه ابن معين وعلى بن المدينى وغيرهما، وقد تبادر الهيثمى فى "مجمعه 4/297، فقال: فيه رجل ضعيف لم أسمه! وبقية رجاله رجال الصحيح . وأخرجه سعيد بن منصور 2221 عن هشيم، حدثنا منصور، عن الحارث العكلى، عن إبراهيم، قال: سئل ابن مسعود عن العزل، فقال: لا عليكم أن لا تفعلوا، فلو أن هذه النطفة التى أخذ الله الميثاق كانت فى صخرة لنفخ فيها الروح .

وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ سَيَاْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ثُمَّ اَتَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّهَا قَدْ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَدَّرَ اللّٰهُ نَسَمَةً تَخْرُجُ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرٰهِيمَ فَقَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَوْ اَنَّ النُّطْفَةَ الَّتِي قُدِّرَ مِنْهَا الْوَلَدُ وُضِعَتْ عَلٰى صَخْرَةٍ لَاَخْرَجَتْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری ایک کنیز ہے جس کے ساتھ میں عزل کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس کے پاس وہ چیز آ جائے گی جو اس کے نصیب میں لکھی ہوئی ہے اس کے بعد وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بتایا: وہ کنیز حاملہ ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی جان کے پیدا ہونے کے بارے میں طے کر دیا وہ پیدا ہو کے رہے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ ابراہیم سے کیا' تو وہ بولے: یہ بات کہی جاتی ہے' جس نطفے کے مقدر میں یہ بات لکھ دی گئی ہو کہ اس کے ذریعے بچے نے پیدا ہونا ہے' اگر اسے پتھر پر بھی ڈال دیا جائے' تو اس میں بھی وہ پیدا ہو جائے گا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ عَزْلِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ بِاِذْنِهَا اَوْ جَارِيَتَهُ

آدمی کا اپنی بیوی کی اجازت کے ساتھ اس کے ساتھ عزل کرنے یا اپنی کنیز کے ساتھ عزل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4195 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ عزل کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع نہیں کیا۔

4195- رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن أبا الزبير واسمه محمد بن مسلم بن تدرس- روى له البخاري مقروناً . هشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وهو في "مسند أبي يعلى" 2255وأخرجه مسلم 1440 138 في النكاح: باب حكم العزل، وأبو داوُد 2173 في النكاح: باب ما جاء في العزل، والبيهقي 7/228، والطحاوي 3/35 من طريقين عن أبي الزبير، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق 12566، والحميدي 1257، وأحمد 3/377 و 380، والبخاري 5207 و 5208 في النكاح: باب العزل، ومسلم 1440 136 و 137، والترمذي 1137 في النكاح: باب ما جاء في العزل، وأبو يعلى 2193، والطحاوي 3/35، والبيهقي 7/288 من طريق عن عطاء، عن جابر .وأخرجه أحمد 3/309 عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن جابر بإسقاط عطاء، وأخرجه أبو نعيم من طريق "المسند" بإثباته وهو المعتمد، نبه عليه الحافظ في الفتح 9/309 .

بَابُ الْغَیْلَةِ

غیلہ (یعنی دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے) کا بیان

ذِکْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ إِرْضَاعِ الْمَرْأَةِ وَإِتْیَانِ زَوْجِهَا إِیَّاهَا فِیْ حَالَتِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ عورت کے (بچے کو) دودھ پلانے کے دوران اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے

4196 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ، عَنْ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِیَّةِ

(متن حدیث): اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِیْلَةِ حَتّٰى ذَکَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ، وَفَارِسَ یَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ: وَالْغِیْلَةُ: اَنْ یَّمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِیَ تُرْضِعُ

❀❀ سیّدہ جذامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پہلے میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ میں دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کردوں پھر مجھے خیال آیا کہ اہل روم اور اہل فارس بھی ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا''۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: غیلہ سے مراد یہ ہے: کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایسی حالت میں صحبت کرے جب وہ عورت دودھ پلا رہی ہو۔

4196- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/607-608 في الرضاع: باب جامع ما جاء في الرضاع .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/361، والدارمي 2/146-147، ومسلم 1442 140 في النكاح: باب جواز الغيلة وهي وطء المرضع، وأبو داوٗد 3882 في الطب: باب في الغيل، والنسائي 6/106-107 في النكاح: باب الغيلة، والطبراني 24/534، والبيهقي 7/465، والبغوي 2298 .وأخرجه أحمد 6/434، ومسلم 1442 141و 142، والترمذي 2076 في الطب: باب ما جاء في الغيلة، وابن ماجه 2011 في النكاح: باب الغيل، والطبراني 24/535 و 536، والبيهقي 17/231-232 من طريقين عن محمد بن عبد الرحمٰن ابن نوفل، بِهٖ .

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کی جائے

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَجَازَ اِتْيَانَ النِّسَاءِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْحَرْثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے خواتین کے پیدائش کے مقام کے علاوہ میں صحبت کرنے کو جائز قرار دیا ہے

4197 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتِ الْيَهُوْدُ: اِنَّمَا يَكُوْنُ الْحَوَلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ مِنْ خَلْفِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (البقرة: 223) مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ خَلْفِهَا وَلَا يَاْتِيهَا اِلَّا فِي الْمَاْتَى

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیہ کہا کرتے تھے بچہ بھینگا اس وقت ہوتا ہے، جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جس طرف سے چاہو آؤ''۔

اس سے مراد یہ ہے: آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے آؤ، لیکن آؤ صرف اسی مقام پر جہاں آیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کی جائے

4198 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ حُصَيْنٍ الْوَائِلِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ هَرَمِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاقِفِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا تم خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو''۔

4197- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الواحد بن غياث، فقد روى له أبو داوٗد، وهو صدوق، وقد تقدم برقم 4166.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ اَحَدِنَا الرُّوَيْحَةُ قَالَ: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّا وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ

❁❁ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہوجاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرلے اور تم لوگ خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ اَعْجَازِهِنَّ اَرَادَ بِهٖ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''ان کے اعجاز میں'' اس سے آپ ﷺ کی مراد ان کی پچھلی شرمگاہیں ہیں

4200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، حَدَّثَهُ اَنَّ حُصَيْنَ بْنَ مُحْصِنٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ هَرَمِيًّا حَدَّثَهُ اَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

❁❁ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا تم خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو''۔

4199– رجاله ثقات غير مسلم بن سلام فلم يُوثِّقهُ غير المؤلِّف، ولم يَروِ عنه غيرُ عيسى بن حطان، لكن ما قبله يشهد للقسم الثاني منه، فهو حسن به . وقد تقدم تخريجه في 2236 .

4200– حديث حسن في المتابعات . حصين بن محصن: لم يوثقه غير المؤلف 6/212 . وانظر 4198 .وأخرجه النسائي في عشرة النساء من "الكبرى" كما في "التحفة" 3/127، والطبراني 3738، والبيهقي 7/196 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/214، والنسائي في عشرة النساء من "الكبرى" كما في "التحفة" 3/126–127، وابن ابي شيبة 4/253، والدارمي 1/261 و 2/145، والطحاوي 3/44، والطبراني 3739و 3740، والبيهقي 7/197 من طرق عن هرمي بن عبد الله، بِهِ .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِتْيَانِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْحَرْثِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ پیدائش کے مقام کے علاوہ میں صحبت کرے

4201 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّا نَكُوْنُ فِيْ اَرْضِ الْفَلَاةِ فَيَكُوْنُ مِنَّا الرُّوَيْحَةُ وَفِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ، وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ

❁❁ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: ہم ایک ایسی سرزمین پر رہتے ہیں جو بے آب و گیاہ ہے ہم میں سے کسی کی تھوڑی سی ہوا خارج ہو جاتی ہے اور وہاں پانی کم ہو جاتا ہے (تو ہمیں کیا کرنا چاہئے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے وضو کرنا چاہئے اور تم خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اِبَاحَةَ اِتْيَانِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْحَرْثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے آدمی اپنی بیوی کی اگلی شرمگاہ کے علاوہ صحبت کر سکتا ہے

4202 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي الْمُغِيْرَةِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا اَهْلَكَكَ؟، قَالَ: حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (البقرة: 223) يَقُوْلُ: اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ

4201– هو مكرر 4199 .

4202– إسناده حسن، يعقوب القمي: هو يعقوب بن عبد الله بن سعد الأشعري القمي، وهو في "مسند أبي يعلى" 2736 .وأخرجه أحمد 1/297، والترمذي 2980 في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبري 4347، والنسائي في التفسير وفي عشرة النساء من "الكبرى" كما في "التحفة" 4/404، والواحدي في "أسباب النزول" ص 48، والطبراني 21317، والبيهقي 7/198، والبغوي في "معالم التنزيل" 1/198 من طرق عن يعقوب القمي، بهذا الإسناد .وقال الترمذي: حديث حسن غريب .وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 1/629، وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبي حاتم، والخرائطي في "مساوء الأخلاق"، والضياء في "المختارة" .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تمہیں کس چیز نے ہلاکت کا شکار کیا ہے۔ انہوں نے بتایا: گزشتہ رات میں نے اپنے پالان کو الٹا دیا۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی نازل کی۔

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں اپنے کھیت میں جس طرح سے چاہو آؤ''۔

راوی بیان کرتے ہیں: یعنی خواہ آگے طرف سے آؤ پیچھے کی طرف سے آؤ۔ لیکن پچھلی شرمگاہ اور حیض سے اجتناب کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِتْيَانِ الْمَرْءِ امْرَاَةً فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْحَرْثِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی عورت کے ساتھ اگلی شرمگاہ کے علاوہ صحبت کرے

4203 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رَفَعَهُ وَكِيْعٌ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وکیع نامی راوی نے ضحاک بن عثمان کے حوالے سے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْاٰتِيْ نِسَاءَهُ وَجَوَارِيَهُ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کی طرف نظر رحمت کرنے کی نفی کا تذکرہ جو اپنی بیویوں یا کنیزوں کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتے ہیں

4203- إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح، لكن في أبي خالد الأحمر وهو سليمان بن حيان- كلام ينزله عن رتبة الصحيح .وأخرجه النسائي في عشرة النساء من "الكبرى" كما في التحفة 5/210، والترمذي 1165 في الرضاع، عن أبي سعيد الأشج، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حسن غريب .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/251-252، وابو يعلى 2387 عن أبي خالد الأحمر، بـه . وسيرد عنه المؤلف برقم 4418 .وله شاهد من حديث أبي هريرة عند ابن ماجه 1923 بلفظ: "لا ينظر الله إلى رجل جامع امرأته في دبرها" قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 125: إسناده صحيح، رجاله ثقات، وهو في سنن أبي داؤد 2162 بلفظ: "ملعون من أتى امرأته في دبرها" .

4204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى امْرَاَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنی بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا۔

4204- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله راهويه .وأخرجه النسائى 5/194فى مناسك الحج: باب حجامة المحرم على ظهر قدمه، عن اسحاق بن راهويه، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/164، وأبو داوُد 1837 فى المناسك: باب المحرم يحتجم، والترمذى فى الشمائل 358 وأبو يعلى 3041 وابن خزيمة 2659 والبيهقى 9/339، والبغوى 1986 من طرق عن عبد الرزاق به .وأخرج أحمد 3/267 عن على بن عبد الله، عن معتمر، قال: سمعت حميدا قال سئل أنس عن الحجامة للمحرم فقال احتجم النبى صلى الله عليه وسلم من وجع كان به .وعند ابن خزيمة 2658 عن محمد بن عبد الأعلى الصنعانى، بنفس إسناد أحمد: سئل أحمد [illegible] الصائم يحتجم. فقال: ما كنا نرى أن ذلك يكره إلا لجهده، وقال: قد احتجم النبى صلى الله عليه وصلم وهو محرم من وجع وجده فى رأسه .

بَابُ الْقَسْمِ

باب: (بیویوں کے درمیان) تقسیم کا حکم

ذِكْرُ مَا كَانَ يَعْدِلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِسْمَةِ بَيْنَ نِسَائِهِ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج کے درمیان کس طرح تقسیم میں انصاف کرتے تھے

4205 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَـزِيـدُ بْـنُ هَـارُونَ قَـالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَـانَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِيْ فِيمَا اَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِيْ فِيمَا لَا اَمْلِكُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج کے درمیان (دنوں کے اعتبار سے وقت کی) تقسیم کرتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے: اے اللہ! یہ میرا وہ فعل ہے جس کا میں مالک ہوں تو مجھے اس چیز کے حوالے سے ملامت نہ کرنا جس کا میں مالک نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا كَانَ بِنَعْتِ مَا وَصَفْنَا لَهُ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ اِحْدَاهُنَّ فِيْ يَوْمِهَا لِلْاُخْرَى مِنْهُنَّ

4205– رجاله ثقات على شرط مسلم إلا أنه اختلف فى وصله وإرساله، والمرسل هو الصواب . أيوب: هو ابن أبى تميمة السختياني، وعبد الله بن يزيد: رضيع عائشة بصرى، ذكره ابن حبان فى (الثقات)، وأخرج حديثه لهذا أصحاب السنن، وله عند مسلم، والترمذى والنسائى فى الميت يُصلى عليه مئة . وقد نُسِبَ خطأ إلى الخطمى عند أبى داوُد، والحاكم والدارمى، وابن أبى حاتم .وأخرجه أحمد 6/144، وابن أبى شيبة 4/386–387، والنسائى 7/64 فى عشرة النساء : باب ميل الرجل إلى بعض نسائه دون بعض، وابن ماجة (1971) فى النكاح: باب القسمة بين النساء، من طريق يزيد بن هارون، بهذا السند، وقال النسائى بإثره: أرسله حمادُ بن زيد .وأخرجه الدارمى 2/144، عن عمرو بن عاصم، وأبو داوُد (2134) فى النكاح: باب فى القسمة بين النساء، وابن أبى حاتم فى (العلل) 1/425 والحاكم 2/187، وعنه البيهقى 7/298، من طريق موسى بن إسماعيل، والترمذى (1140) فى النكاح: باب ما جاء فى التسوية بين الضرائر، من طريق بشر بن السرى، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، به،

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب آدمی کی وہ صورت حال ہو جو ہم نے ذکر کی ہے

تو اسے اس بات کا حق ہے وہ اپنی بیویوں میں سے کسی ایک سے اس کے مخصوص دن کو کسی دوسرے کو دینے کی اجازت حاصل کرلے

4206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ الطَّسْتِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُنَا فِيْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَمَا اُنْزِلَتْ: (تُرْجِى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِى) (الأحزاب: 51) اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، قَالَتْ مُعَاذَةُ: فَمَا تَقُوْلِينَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَكِ قَالَتْ: اَقُوْلُ: اِنْ كَانَ ذَاكَ اِلَيَّ لَمْ اُوْثِرْ اَحَدًا عَلٰى نَفْسِى

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس آیت کے نازل ہونے کے بعد۔

''تم ان میں سے جسے چاہو پیچھے کردو اور جسے چاہو اپنے قریب کرلو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کے دن کے بارے میں ہم سے اجازت لیا کرتے تھے۔

(جس خاتون کی باری ہوتی تھی)

معاذہ نامی راوی خاتون نے (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) دریافت کیا۔

پھر آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہتی تھیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے اجازت طلب کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں یہ کہتی تھی اگر یہ میرے اختیار میں ہو تو میں کسی دوسرے کے لیے ایثار نہیں کرتی۔

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مَنْ لَمْ يَعْدِلْ بَيْنَ امْرَاَتَيْهِ فِي الدُّنْيَا

جو شخص دنیا میں اپنی دو بیویوں کے درمیان انصاف سے کام نہیں لیتا اسے (آخرت میں) ملنے والے عذاب کی صفت کا تذکرہ

4207 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

4206- إسناده صحيح، الفضل بن زياد روى عنه جماعة، وذكره المؤلف في (الثقات) 9/6، ووثقه أبو زرعة فيما نقل عنه ابن أبي حاتم 7/62، والخطيب 12/360، ومَنْ فوقه على شرطهما . عبّاد بن عبّاد: هو ابنُ حبيب بن المهلب بن أبي صفرة الأزدي، أبو معاوية البصري .وأخرجه مسلم (1476) في الطلاق: باب أن تخيير امرأته لا يكون طلاقاً إلا بالنية، وأبو داوُد (2136) في النكاح: باب في القسم بين النساء، والنسائي في عشرة النساء كما في (التحفة) 12/435، والبيهقي 7/74 من طرق عن عبّاد بن عبّاد، بهذا الإسناد، وعلقه البخاري بإثر الحديث (4789) .وأخرجه أحمد 6/76، والبخاري (4789) في التفسير: باب (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ)، ومسلم (1476) من طريق عبد الله بن المبارك، عن عاصم الأحول، بِهِ .

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ، فَمَالَ مَعَ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرَى، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَحَدُ شِقَّيْهِ سَاقِطٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کو چھوڑ کر دوسری کی طرف مائل ہو تو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ساقط (مفلوج) ہوگا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا تَزَوَّجَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ بِكْرًا اَنْ يَّقْسِمَ لَهَا سَبْعًا، اَوْ ثَلَاثًا اِذَا كَانَتْ ثَيِّبًا، ثُمَّ الِاعْتِدَالُ بَيْنَهُمَا فِي الْقِسْمَةِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب وہ کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے

تو تقسیم میں اسے سات دن دے اور اگر ثیبہ کے ساتھ کرے تو اسے تین دن دے پھر تقسیم میں ان دونوں کے درمیان انصاف سے کام لے

4208 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ

4207– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/471، وابن أبي شيبة 4/388، وعنه ابن ماجة (1969) في النكاح: باب القسمة بين النساء، عن وكيع بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (2454)، والدارميُّ 2/143، وأحمد 2/347، وأبو داوُد (2133) في النكاح: باب في القسم بين النساء، والترمذيُّ (1141) في النكاح: باب ما جاء في التسوية بين الضرائر، والنسائي 7/63 في عشرة النساء: باب ميل الرجل إلى بعض نسائه دون بعض، وابن الجارود (722)، والحاكم 2/186، والبيهقي 7/297 من طرق عن همَّام، به، وصححه الحاكم على شرطهما، ووافقه الذهبي .وقال الترمذيُّ: وإنما أسند هذا الحديث همام بن يحيى عن قتادة، ورواه هشام الدَّستوائي عن قتادة قال: كان يقال، ولا نعرف هذا الحديث مرفوعاً إلا من حديث همام، وهمام ثقة . قلت وهو خبر ثابت صحيح، وقد صححه غيرُ واحد من الأئمة .

4208– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو قِلابة: هو عبد الله بن زيد الجَرميُّ .وأخرجه الدارمي 2/144، وابن ماجه (1916) في النكاح: باب الإقامة على البكر والثيب، والدارقطني 3/283، وأبو نُعيم في (حلية الأولياء) 2/288 و 3/13 من طرق عن محمد بن إسحاق، عن أيوب بهذا السند .وأخرجه البيهقي 7/302، وابن عبد البر في (التمهيد) 17/248 من طريق أبي قلابة عن عبد الملك بن محمد الرقاشيّ، عن أبي عاصم، عن سفيان، عن أيوب وخالد، عَنْ اَبِيْ قِلابة، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إذا تزوَّجَ البكر على الثيب، أقام عندها سبعاً، وإذا تزوج الثيب على البكر، أقام عندها ثلاثاً" .وأخرجه عبد الرزاق (10642) عن معمر، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) 3/27 من طريق سفيان، والبيهقي 7/302 من طريق حماد بن سلمة، ثلاثتهم عن أيوب بهذا الإسناد، إلا أنهم أوقفوه على أنس .وأخرجه البخاري (5213) في النكاح: باب إذا تزوج البكر على الثيب، ومسلم (1461) (44) في الرضاع: باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عَقِبَ الزفاف، وأبو داوُد (2124) في النكاح: باب في المقام عند البكر، والترمذي (1139) في النكاح: باب ما جاء في القسمة للبكر والثيب، من طرق عن خالد الحذّاء، عن أبي قِلابة، عن أنس بن مالك قال: إذا تزوج البكر على الثيب أقام عندها سبعاً، وإذا تزوج الثيب على البكر أقام عندها ثلاثاً . قال خالد: ولو قلت إنه رفعه لصدقت، ولكنه قال: السنة كذلك .وأخرجه عبد الرزاق (10643)، والبخاري (5214): باب إذا تزوج الثيب على البكر، ومسلم (1461) (45)، والبيهقي 7/301 و 302، والبغوي (2326) من طرق عن سفيان، عن أيوب وخالد، عن أبي قِلابة، عن أنس: من السنة "إذا تزوج البكر على الثيب أقام عندها سبعاً وقَسَم، وإذا تزوج الثيب على البكر أقام عندها ثلاثاً ثم قسم"، قال أبو قلابة: ولو شئت لقلت: إن أنساً رفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم .

الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):سَبْعٌ لِلْبِكْرِ، وَثَلَاثٌ لِلثَّيِّبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(شادی ہونے کے بعد) جو بیوی پہلے کنواری تھی اس کے لیے سات دن ہوں گے اور جو پہلے ثیبہ (یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ تھی) اس کے لیے تین دن ہوں گے''۔

4209 - حَدَّثَنَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِىْ عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُتَزَوِّجِ عَلَى الْبِكْرِ، اَوِ الثَّيِّبِ عَلٰى وَاحِدَةٍ تَحْتَهُ مِثْلَهَا اَوْ اَكْثَرَ مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' کنواری یا ثیبہ عورت کے ساتھ شادی کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے: وہ ان کے ساتھ یکساں تقسیم کرے خواہ اس کی پہلی بیوی اس کی مانند ہو'یا ایک سے زیادہ ہوں

4210 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

4209– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مالك 2/530 فى النكاح: باب المقام عند البكر والأيم، ومن طريقه الطحاوى 3/28 عن حُميد، عن أنس موقوفاً . وأخرجه الطحاويُّ 3/28، والبيهقيُّ 7/302، من طرق عن حُميد، عن أنس موقوفاً أيضاً .وأخرجه البيهقى 7/302 من طريق سعيد ابن أبى عَروبة عن قتادة، عن أنس وقفه .

4210– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه النسائى فى (عشرة النساء) (39) عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/292، والدارمى 2/144، ومسلم (1460) (41) فى الرضاع: باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عَقِبَ الزفاف، وأبو داوُد (2122) فى النكاح: باب فى المقام عند البكر، والنسائى، وابن ماجة (1917) فى النكاح: باب الإقامة على البكر والثيب، والطحاوى 3/29، والطبرانى فى (الكبير) /23 (592)، وابن سعد فى (الطبقات) 8/94، والبيهقى 7/301 من طريق يحيى بن سعيد القطان، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق (10646) ومن طريقه الطبرانى /23 (591) عن الثورى، وابن أبى شيبة 4/277 عن يعلى بن عبيد، كلاهما عن محمد بن أبى بكر، بِهِ . وأخرجه مالك 2/529 فى النكاح: باب المقام عند البكر والأيِّم، عن عبد الله بن أبى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن عبد الملك بن أبى بكر، عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حين تزوَّج أم سلمة، وأصبحت عنده، قال لها . . . فذكره .قال ابن عبد البر فى (التمهيد) 17/243: ظاهره الانقطاع، أى الإرسال، وهو متصل مسند صحيح قد سمعه أبو بكر من امِّ سلمة .ومن طريق مالك أخرجه الشافعيُّ 2/26، ومسلم (1460) (42)، والطحاوى 3/29، وابن سعد فى (الطبقات) 8/92، والبيهقى 7/300، والبغوى (2327)، والدارقطنى 3/284 .وأخرجه عبد الرزاق (10645)، ومسلم (1460)، وابن سعد 8/92–93، والبيهقى 7/300–301، من طريقين عن عبد الملك بن أبى بكر، بِهِ . وأخرجه أحمد 6/307 و307–308، عن الشافعى 2/26 و26–27، ومسلم (1460) (43)، وعبد الرزاق (10644)، والنسائى فى (عشرة النساء) (40)، والطبرانى /23 (499) و (585) و (586) و (587)، والطحاوى 3/29، وابن سعد 8/93–94، والبيهقى 7/301، من طرق عن أبى بكر بن عبد الرحمٰن، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/295 و314، والطبرانى /23 (506)، والطحاوى 3/29 وابن عبد البر 17/244 من طريق عمر بن أبى سلمة، عن أم سلمة .

الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، وَقَالَ: لَيْسَ بِكِ عَلَى اَهْلِكِ هَوَانٌ، اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، فَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْقُرَشِيُّ جَمِيعًا مَدَنِيَّانِ

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تو ان کے ہاں تین دن قیام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک بے حیثیت نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہتا ہوں' لیکن اگر میں تمہارے پاس سات دن رہا تو دیگر ازواج کے پاس بھی سات' سات دن رہوں گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن ابوبکر نامی راوی' محمد بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری ہیں اور عبدالملک بن ابوبکر نامی راوی عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام قریشی ہیں اور یہ دونوں مدنی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اِذَا كَانَ تَحْتَهُ نِسْوَةٌ جَمَاعَةٌ وَّجَعَلَتْ اِحْدَاهُنَّ يَوْمَهَا لِصَاحِبَتِهَا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ لِهٰذِهِ دُوْنَ تِلْكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے' جب اس کی کئی بیویاں ہوں

اور پھر ان میں سے کوئی ایک بیوی اپنا مخصوص دن اپنی کسی سوکن کے نام کر دے پھر وہ مخصوص دن دوسری بیوی کے لیے ہوگا پہلی کے لیے نہیں ہوگا

4211 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ امْرَاَةً اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، مِنِ امْرَاَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ، فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا، وَيَوْمَ سَوْدَةَ

4211- إسناده صحيح على شرط البخارى . جرير هو ابن عبد الحميد الضّبّى .وأخرجه مسلم (1463) (47) عن زهير بن حرب، والنسائى فى (عشرة النساء) (48)، والبيهقى 7/74، من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه مختصراً البخارى (5212) فى النكاح/: باب المرأة تهب يومها من زوجها لضرّتها، ومسلم (1463)، وابن ماجه (1972)، والبغوى (2324) من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے) میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں وہ ایک ایسی خاتون تھیں جن کے مزاج میں تیزی تھی جب ان کی عمر زیادہ ہوگئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنی باری کا مخصوص دن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنا مخصوص دن عائشہ کو دیتی ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو دن دیا کرتے تھے ایک ان کا مخصوص دن اور ایک سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا (کا مخصوص) دن۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْإِقْرَاعِ بَيْنَ النِّسْوَةِ إِذَا كُنَّ عِنْدَهُ وَأَرَادَ سَفَرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے' جب وہ سفر پر جانے لگے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرے

4212 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ،

(متن حدیث): عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، حِينَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي بِطَائِفَةٍ مِّنَ الْحَدِيثِ، وَبَعْضُهُمْ اَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاَسَدُّ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي بِهِ، وَبَعْضُهُمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، ذَكَرُوا اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، قَالَتْ: فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ بَعْدَ

4212- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في (مصنف عبد الرزاق) (9748) .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/194-197، ومسلم (2770) (56) في التوبة: باب في حديث الإفك، والطبراني في (الكبير) /23 (133) .وأخرجه بطوله أحمد 6/197، والبخاري (2661) في الشهادات: باب تعديل النساء بعضهن بعضاً، و (4141) في المغازي: باب حديث الإفك، و (4750) في التفسير: باب (لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا اَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ . . .)، ومسلم (2770)، والنسائي في (عشرة النساء) (45)، وأبو يعلى (4927) و (4933) و (4935)، والطبراني /23 (134) و (135) و (139) و (140) و (141) و (142) و (143) و (144) و (145) و (146) و (147) و (148)، والبيهقي 7/302، من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد .وأخرجه مقطعاً من طريق الزهري، به: البخاري (2637) في الشهادات: باب إذا عدل رجل رجلاً، و (2879) في الجهاد: باب حمل الرجل امرأته في الغزو دون بعض نسائه، و (4025) في المغازي: باب رقم (12)، و (4690) في التفسير: باب (قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ . . .) و (6662) في الأيمان والنذور: باب قول الرجل: لعمر الله، و (6679) باب: اليمين فيما لا يملك . . .و (7369) في الاعتصام: باب قول الله تعالى (وَاَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ)؟، و (7545) في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام . ."، وأبو داوُد (4735) في السنة: باب في القرآن .

اَنْ اُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِي، وَاُنْزَلُ فِيْهِ مَسِيْرَنَا، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ، وَقَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ آذَنَ بِالرَّحِيْلِ لَيْلَةً، فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوا فِي الرَّحِيْلِ، فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِيْ، رَجَعْتُ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ، فَاِذَا عِقْدٌ مِّنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدْ وَقَعَ فَرَجَعْتُ، فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي، فَحَبَسَنِيْ ابْتِغَاؤُهُ، وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمَلُوْا هَوْدَجِي وَرَحَلُوْهُ عَلَى الْبَعِيْرِ الَّذِي كُنْتُ اَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، فَرَحَلُوْهُ وَرَفَعُوْهُ، فَلَمَّا بَعَثُوْا وَسَارَ الْجَيْشُ، وَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ، وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيْبٌ، فَاَقَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيْهِ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فَنِمْتُ،

وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ عَرَّسَ فَاَدْلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ، فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَآنِيْ، وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ الْحِجَابُ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِ اسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِيْ، فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِيْ بِكَلِمَةٍ، وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا، فَرَكِبْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَقُوْدُ بِي الرَّاحِلَةَ، حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ، فَهَلَكَ فِيْ شَاْنِيْ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ، فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُهَا شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ، وَلَا اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيْبُنِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِاَنِّيْ لَا اَرٰى مِنْهُ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ اَرَاهُ مِنْهُ حِيْنَ اَشْتَكِي، اِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ: كَيْفَ تِيكُمْ؟، فَيُرِيْبُنِيْ ذٰلِكَ، وَلَا اَشْعُرُ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ مِنْ مَرَضِي وَمَعِي اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَهِيَ مُتَبَرَّزُنَا، وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ، وَذٰلِكَ اَنَّا نَكْرَهُ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوْتِنَا، وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ، وَكُنَّا نَتَاَذّٰى بِالْكُنُفِ قُرْبَ بُيُوْتِنَا، فَانْطَلَقْتُ وَمَعِي اُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ اَبِيْ رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَاُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ، خَالَةُ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَاَقْبَلْنَا حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا لِنَاْتِيَ الْبَيْتَ، فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: اَيْ هَنْتَاهُ، اَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَا قَالَ؟ فَاَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ،

فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰى مَرَضِي، وَرَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تِيكُمْ؟، فَقُلْتُ: اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ آتِيَ اَبَوَيَّ؟، وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُ اَبَوَيَّ، فَقُلْتُ لِاُمِّي: يَا اُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟، قَالَتْ: اَيْ بُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّ امْرَاَةٌ وَّضِيئَةٌ كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، وَلَهَا ضَرَائِرُ، اِلَّا اَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَوَتَحَدَّثَ النَّاسُ بِذٰلِكَ؟ قَالَتْ: فَمَكَثْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ اُصْبِحُ وَاَبْكِي، وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَهُوَ حِينَئِذٍ يُرِيدُ اَنْ يَّسْتَشِيرَهُمَا فِي فِرَاقِ اَهْلِهِ، وَذٰلِكَ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ، فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهِ وَمَا لَهُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ، فَقَالَ: هُمْ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا، وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: اَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ عَائِشَةَ شَيْئًا يُرِيبُكِ؟، قَالَتْ بَرِيرَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهُ عَلَيْهَا، اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ اَهْلِهَا فَيَدْخُلُ الدَّاجِنُ فَيَاْكُلُهُ،

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ، فَقَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَ اَذَاهُ فِي اَهْلِ بَيْتِي؟ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَهْلِي اِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِي اِلَّا مَعِي، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَاِنْ كَانَ مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا تَقْتُلُهُ، وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ، فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا اَنْ يَّقْتَتِلُوا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا، وَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَاَبَوَايَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي،

فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي، اِذِ اسْتَاْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَاَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ مَعِي، فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلٰى حَالِنَا ذٰلِكَ، اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، وَلَمْ يَكُنْ جَلَسَ قَبْلَ يَوْمِي ذٰلِكَ مُذْ كَانَ مِنْ اَمْرِي مَا كَانَ، وَلَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى اِلَيْهِ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ بَلَغَنِي يَا عَائِشَةُ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَاِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ، وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِالذَّنْبِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ، قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا اَحِسُّ مِنْهُ بِقَطْرَةٍ، فَقُلْتُ لِاَبِي: اَجِبْ عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِاُمِّي: اَجِيبِي عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، لَا اَقْرَاُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ: اِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ بِذَاكَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَاِنْ

قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَمْ تُصَدِّقُونِي، وَإِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونِي، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَجِدُ مَثَلِي وَمَثَلَكُمْ إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ: (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ) (يوسف: 18)، ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَأَنَا وَاللّٰهِ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُبَرِّئُنِي بِبَرَاءَتِي، وَلٰكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلٰى، وَلَشَأْنِي كَانَ أَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى، وَلٰكِنْ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا،

قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ، وَلَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ أَحَدٌ، حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا، أَنْ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَمَا وَاللّٰهِ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ الَّذِي هُوَ أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ)، الْعَشْرُ الْآيَاتُ، قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَاتِ فِي بَرَاءَتِي، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَيْهِ أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) (النور: 22)، إِلٰى قَوْلِهِ: (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ) (النور: 22)، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي، فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ بِالنَّفَقَةِ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتِ وَمَا رَأَيْتِ؟ فَقَالَتْ: أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰى إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ

امام زہری نے سعید بن مسیّب' عروہ بن زبیر' علقمہ بن وقاص' عبید اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹا الزام لگایا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس سے بری قرار دیا تھا (ابن شہاب کہتے ہیں) ان تمام حضرات نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی کسی نے اس حدیث کے زیادہ الفاظ کو محفوظ رکھا اور کسی نے اس کو مختصر طور پر نقل کیا میں نے اس تمام حدیث کو محفوظ کر لیا جو انہوں نے مجھے بیان کی تھی اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا تھا ان لوگوں نے یہ روایت ذکر کی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ جب آپ کسی سفر کے لیے تشریف لے جاتے تھے' تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کیا کرتے تھے ان میں سے جس کا نام نکل آتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کو اپنے ساتھ لے جایا

کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ کے لیے سفر کرنے سے پہلے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو میرا نام نکل آیا ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہو گئے یہ حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے مجھے ہودج میں ٹھہرایا گیا اور سفر کے دوران جب ہم پڑاؤ کرتے تھے تو وہ اس میں رہتی تھیں' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو (ایک پڑاؤ کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت روانگی کا اعلان کر دیا جب لوگوں نے روانگی کی تیاری کی اس وقت میں اٹھی اور چلتی ہوئی لشکر سے پرے چلی گئی میں نے اپنی حاجت کو پورا کیا جب میں واپس آئی اور میں نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو پتھروں سے بنا ہوا ہار کہیں گر چکا تھا میں واپس آئی میں نے اپنے ہار کو تلاش کیا اس کی تلاش میں' میں وہیں رکی رہی وہ لوگ آئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (روانگی کے وقت ساز و سامان وغیرہ) اٹھاتے تھے انہوں نے میرے ہودج کو اٹھایا اور اسے اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی وہ یہ سمجھے کہ میں اس کے اندر موجود ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان دنوں خواتین ہلکی پھلکی ہوتی تھیں انہیں گوشت نے ڈھانپا نہیں ہوتا تھا ان لوگوں نے اسے اٹھایا اور اسے اونٹ پر رکھ دیا جب وہ لوگ اس سے فارغ ہوئے' تو لشکر روانہ ہو گیا لشکر کے روانہ ہو جانے کے بعد مجھے اپنا ہار مل گیا میں پڑاؤ کی جگہ پر آئی تو وہاں نہ کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا تھا میں اسی جگہ پر ٹھہر گئی جہاں میں پہلے موجود تھی میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت پڑاؤ کیا تھا وہ صبح کے وقت چلتے ہوئے میری رہائشی جگہ کے پاس آ گئے انہوں نے کسی انسان کا ہیولا دیکھا تو (میری طرف آئے) جب انہوں نے مجھے دیکھا تو مجھے پہچان گئے' کیونکہ وہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے ان کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے پر میں بیدار ہو گئی جو انہوں نے مجھے پہچان کر پڑھا تھا میں نے اپنی چادر کے ذریعے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اللہ کی قسم! نہ تو انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات کی اور نہ ہی میں نے ان کی زبانی انا للہ وانا الیہ راجعون کے علاوہ کوئی کلمہ سنا۔ انہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور میں اس پر سوار ہو گئی پھر وہ اس سواری کو لے کر چل پڑے' یہاں تک کہ ہم لشکر کے پاس آ گئے اس وقت جب انہوں نے دن چڑھ جانے کے بعد پڑاؤ کیا ہوا تھا۔

تو میرے اس واقعے کے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہوئے اور ان میں سب سے زیادہ حصہ لینے والا شخص عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں مدینہ منورہ آ گئی مدینہ منورہ آنے کے بعد میں ایک ماہ تک بیمار رہی لوگ جھوٹا الزام لگانے والوں کے بارے میں جو بات چیت کر رہے تھے مجھے اس میں سے کسی بھی چیز کا علم نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے کچھ الجھن ہوتی تھی' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا اس طرح سے خیال نہیں رکھ رہے تھے جس طرح پہلے میری بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خیال رکھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے تھے اور دریافت کرتے تھے تمہارا کیا حال ہے یہ چیز مجھے شک میں مبتلا کرتی تھی' لیکن مجھے حقیقت کا پتہ نہیں تھا اپنی بیماری کی وجہ سے نقاہت کا شکار ہونے کے بعد ایک مرتبہ میں گھر سے (قضائے حاجت کے لیے) نکلی میرے ساتھ ام مسطح تھیں ہم مناصع (کھلے میدان) کی طرف گئے جو ہمارے قضائے حاجت کرنے

کی جگہ تھی ہم (خواتین) صرف رات کے وقت ہی وہاں جایا کرتی تھیں اس کی وجہ یہ ہے: ہم لوگ اس چیز کو ناپسند کرتے تھے کہ بیت الخلاء گھر کے قریب موجود ہو ہمارا معاملہ پہلے زمانے کے عربوں کے معاملے کی طرح تھا کہ ہم ان کی طرح (کھلی جگہوں پر جا کر) قضائے حاجت کیا کرتے تھے اور گھر کے قریب بیت الخلاء موجود ہونے سے ہمیں اذیت محسوس ہوتی تھی میں جارہی تھی میرے ساتھ ام مسطح تھیں وہ ابورہم بن مطلب بن عبدمناف کی صاحبزادی تھیں ان کی والدہ صخر بن عامر کی صاحبزادی تھیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں اوران کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا ہم اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد گھر آنے کے لیے واپس آرہی تھیں اسی دوران ام مسطح کا پاؤں ان کی چادر میں الجھ گیا تو انہوں نے (گرنے سے بچتے ہوئے) یہ کہا: مسطح برباد ہوجائے میں نے ان سے کہا آپ نے بہت بری بات کہی ہے آپ ایک ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہو چکا ہے' تو انہوں نے کہا: اے بھولی خاتون کیا آپ نے نہیں سنا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ میں نے دریافت کیا: اس نے کیا کیا ہے' تو انہوں نے مجھے الزام لگانے والوں کے بیان کے بارے میں بتایا۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس سے میری بیماری میں اضافہ ہو گیا میں اپنے گھر واپس آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس بات کی اجازت دیں گے کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤں؟ اس وقت میں یہ چاہتی تھی کہ اپنے والدین سے اس خبر کے بارے میں یقینی معلومات حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی میں اپنے والدین کے ہاں آئی میں نے اپنی والدہ سے دریافت کیا: اے امی جان لوگ کیا بات چیت کررہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی تم پرسکون رہو اللہ کی قسم! جو بھی عورت اپنے شوہر کے نزدیک زیادہ خوب صورت ہو اور وہ مرد اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں' تو وہ اس سے زیادہ زیادتی کردیا کرتی تھیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: سبحان اللہ کیا لوگ اس قسم کی بات چیت کررہے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس رات میرا یہ عالم تھا کہ میرے آنسو تھمتے نہیں تھے اور صبح ہوجانے تک مجھے نیند نہیں آئی میں مسلسل روتی رہی۔

(اسی دوران کسی وقت میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلوایا آپ ان دونوں صاحبان سے اپنی اہلیہ (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے یہ اس وقت کی بات ہے' جب اس بارے میں وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ جہاں تک حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا تعلق تھا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہی گزارش کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ کے بری الذمہ ہونے سے واقف تھے اور اس چیز کا ذکر کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اہلیہ سے محبت تھی انہوں نے کہا: وہ آپ کی اہلیہ ہیں۔ ان کے بارے میں ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے' لیکن جہاں تک حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تعلق تھا تو انہوں نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوئی تنگی نہیں دی ہے ان کے علاوہ بھی خواتین بے شمار ہیں' لیکن اگر آپ گھر کی خادمہ سے پوچھیں گے تو وہ آپ کے ساتھ سچ بیانی کرے گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: اے بریرہ! کیا تم نے عائشہ کے حوالے سے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے' جو تمہیں شک، کا شکار کرے؟

بریرہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے ان میں صرف ایک چیز دیکھی ہے، جس پر میں اعتراض کرسکتی ہوں یہ کہ وہ کم سن لڑکی ہیں ان کی عمر تھوڑی ہے وہ آٹا گوندھ کے سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹے کو کھا جاتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ (لوگوں کے درمیان) کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی سلول کی شکایت کی اور فرمایا: آپ اس وقت منبر پر موجود تھے (آپ ﷺ نے فرمایا)

''اے مسلمانوں کے گروہ اس شخص کے حوالے سے کون میرے سامنے عذر پیش کرے گا، جس کی اذیت میرے گھر والوں تک پہنچ چکی ہے اللہ کی قسم! مجھے اپنی اہلیہ کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور انہوں نے جس مرد پر الزام لگایا ہے اس کے بارے میں بھی مجھے صرف بھلائی کا علم ہے وہ میرے گھر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی داخل ہوا ہے اس پر حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس کی طرف سے میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر وہ اوس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے، تو ہم اس کی گردن اڑا دیتے ہیں اور اگر وہ خزرج قبیلے سے تعلق رکھتا ہے، تو آپ ہمیں حکم دیں ہم آپ کے حکم کی پابندی کریں گے اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے وہ خزرج قبیلے کے سردار تھے وہ ویسے نیک آدمی تھے، لیکن اس وقت قبائلی حمیت ان پر غالب آ گئی انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم اس شخص کو قتل نہیں کر سکتے اور نہ ہی تم اس شخص کو قتل کر سکو گے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد تھے انہوں نے کہا: آپ غلط کہہ رہے ہیں اللہ کی قسم! ہم اس شخص کو ضرور قتل کر دیں گے آپ منافق ہیں اور منافقوں کی طرف سے جھگڑا کر رہے ہیں اس پر اوس اور خزرج قبیلے کے لوگوں کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا، یہاں تک کہ نوبت باقاعدہ لڑائی تک پہنچ گئی۔ نبی اکرم ﷺ انہیں خاموش کرواتے رہے، یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ بھی خاموش ہو گئے میں پورا دن روتی رہی میرے آنسو تھمتے نہیں تھے اور مجھے نیند نہیں آتی تھی میرے ماں باپ کو یوں لگتا تھا جیسے رونے کی وجہ سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔

ابھی وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران انصار کی ایک عورت نے میرے پاس اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اسے اجازت دے دی وہ میرے پاس بیٹھ گئی ابھی ہم اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ نے سلام کیا پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے جب سے میرے ساتھ یہ صورت حال درپیش آئی تھی اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اس دن کے علاوہ کبھی بھی اس سے پہلے اس طرح نہیں بیٹھے تھے ایک مہینہ گزر چکا تھا نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کلمہ تشہد پڑھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اما بعد! اے عائشہ تمہارے حوالے سے اس اس طرح کی اطلاعات مجھ تک پہنچی ہیں اگر تم بری ہو، تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت کو ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور توبہ کرو، کیونکہ جب انسان گناہ کا اعتراف کر لے اور پھر توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات مکمل کر لی تو میرے آنسو رک گئے، یہاں تک کہ مجھے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوا میں نے

اپنے والد سے کہا: آپ میری طرف سے اللہ کے رسول کو جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اللہ کے رسول کو کیا جواب دوں؟ میں نے اپنی والدہ سے کہا آپ میری طرف سے اللہ کے رسول کو جواب دیں انہوں نے بھی یہی کہا۔ اللہ کی قسم! مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ میں اللہ کے رسول سے کیا کہوں (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو میں نے کہا: میں ایک لڑکی ہوں جس کی عمر کم ہے مجھے زیادہ قرآن نہیں آتا' لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا پتہ ہے' آپ لوگوں نے اس بارے میں بات سنی اور یہ آپ کے ذہن میں پختہ ہوگئی اور آپ نے (دلی طور پر) اس کو سچ سمجھ لیا اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ میں بری ہوں اور اللہ جانتا ہے' میں بری ہوں' تو آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس حوالے سے آپ کے سامنے اعتراف کرلوں حالانکہ اللہ جانتا ہے' میں اس سے بری ہوں' تو پھر آپ مجھے سچا سمجھیں گے اللہ کی قسم! اپنے اور آپ کے معاملے میں مجھے صرف وہی بات سمجھ آ رہی ہے' جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے کہی تھی۔

''تو اب صبر کرنا ہی بہتر ہے اور جو لوگ تم کہہ رہے ہو اس کے حوالے سے اللہ ہی سے مدد لی جاسکتی ہے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) پھر میں نے رخ موڑا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی اللہ کی قسم! اس وقت میں یہ بات جانتی تھی کہ میں بری الذمہ ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے بری ہونے کا اظہار کردے گا' لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل کردے گا' جس کی تلاوت کی جائے گی میرے نزدیک میری ذات کی یہ حیثیت نہیں ہے' اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی ایسا کلام نازل کرے جس کی تلاوت کی جائے مجھے یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں کوئی ایسا خواب دیکھ لیں گے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ میری برأت کا اظہار کردے گا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس جگہ سے ہٹے بھی نہیں تھے اور گھر میں موجود افراد میں سے کوئی بھی شخص گھر سے باہر نہیں نکلا تھا کہ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کردی وحی کے نزول کے وقت اس کے نزول کی شدت کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کیفیت ہوتی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر طاری ہوگئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے یہ بات کہی: اے عائشہ! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تمہارے بری الذمہ ہونے (کا حکم نازل کر دیا ہے) میری والدہ نے مجھ سے کہا تم اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی اور میں صرف اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کروں گی' جس نے میری برأت کا حکم نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام لگایا''۔

اس کے بعد کی دس آیات ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات میرے بری ہونے کے بارے میں نازل کی تھیں۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی رشتے داری اور ان کی غربت کی وجہ سے ان پر خرچ کیا کرتے تھے انہوں نے یہ کہا: اس نے عائشہ کے بارے میں جو کہا ہے اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی بھی اس پر کچھ

خرچ نہیں کروں گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم میں سے فضیلت رکھنے والے لوگ اور گنجائش رکھنے والے لوگ یہ قسم نہ اٹھائیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے اس کے بعد انہوں نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو اسی طرح خرچ دینا شروع کر دیا جس طرح وہ پہلے انہیں خرچ دیا کرتے تھے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے معاملے کے بارے میں سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی دریافت کیا تھا: تم اس بارے میں کیا جانتی ہو اور تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے' تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا: میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو محفوظ کرتی ہوں مجھے صرف بھلائی کا علم ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے یہ وہ خاتون تھیں جو میری برابری کی دعوے دار تھیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں (الزام لگانے سے) محفوظ رکھا جب کہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے ان کے لیے جھگڑا کرتے ہوئے (الزام لگانے والوں میں حصہ لیا) اور وہ ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں شامل ہو گئی۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کے واقعہ کے بارے میں یہ وہ روایت ہے' جو مجھ تک پہنچی ہے۔

كِتَابُ الرَّضَاعِ

کتاب! رضاعت کے بارے میں روایات

4213 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَرَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ امْرَاَةَ اَبِي حُذَيْفَةَ اَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ حَتّٰى تَذْهَبَ غَيْرَةُ اَبِي حُذَيْفَةَ، فَاَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ، قَالَ رَبِيعَةُ: فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم کو دودھ پلا دیں تا کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے مزاج کی تیزی (یعنی ناراضگی) ختم ہو جائے تو اس خاتون نے اس لڑکے کو دودھ پلا دیا جو پورا مرد تھا۔

ربیعہ نامی راوی کہتے ہیں: یہ سالم کے لیے رخصت تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4213- إسناده صحيح على شرط مسلم . حرملة: هو ابن يحيى وهو من رجال مسلم وقد تُوبع، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه النسائي 6/105 في النكاح: باب رضاع الكبير، عن أحمد بن يحيى أبي الوزير، عن ابن وهب بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في (الكبير) (6375) و/24 (739) من طريق سليمان بن بلاب، بِهِ .وأخرجه بنحوه أحمد 6/38-39 و201، والحميدي (278) وعبد الرزاق (13884) ومسلم (1453) في الرضاع: باب رضاعة الكبير، والنسائي 6/104-105 و105، وابن ماجة (1943) في النكاح: باب رضاع الكبير، والطبراني في (الكبير) (6373) و (6374) و (6376) و/24 (737) و (738) و (740)، والبيهقي 7/459 من طرق عن القاسم، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/356، والطبراني في (الكبير) /24 (742) من طريق حماد بن سلمة، عن عبد الرحمٰن بن القاسم، والطبراني في (الصغير) (894) من طريق عبد الله بن عثمان بن خثيم، كلاهما عن القاسم بن محمد، عن سهلة، فجعلوه من مسند سهلة، قال الهيثمي في (المجمع) 4/261: رواه أحمد والطبراني في الثلاثة.

4214- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في (مصنف عبد الرزاق) (13885) بنحو هذا اللفظ .(فُضلاً) قال في (النهاية 3/456: أي متبذلة في ثياب مهنتي، يقال: تفضّلت المرأة: إذا لبست ثياب مهنتها، أو كانت في ثوب واحد، فهي فُضُل، والرجل فُضُل أيضاً، قال ابن عبد البر في (التمهيد) 8/255: فمعنى هذا عندي أنه كان يدخل عليها وهي متكشفة بعضها، مثل الشعر واليد والوجه، يدخل عليها وهي كيف امكنها .

4214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ تْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ سَالِمًا يُدْعٰی لِاَبِیْ حُذَيْفَةَ وَيَاْوِیْ مَعَهُ، وَيَدْخُلُ عَلَیَّ فَيَرَانِیْ فُضُلًا، وَنَحْنُ فِیْ مَنْزِلٍ ضَيِّقٍ، وَقَالَ اللّٰهُ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ) (الأحزاب: 5)، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِیْ عَلَيْهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سہلہ بنت سہیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سالم کو حضرت ابوحذیفہ کے منہ بولے بیٹے کے طور پر بلایا جاتا ہے وہ ان کے ساتھ رہتا ہے وہ میرے پاس بھی آجاتا ہے مجھے (سر پر چادر وغیرہ کی موجودگی کے بغیر) دیکھ لیتا ہے ہمارا گھر بھی چھوٹا سا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان کو ان کے حقیقی باپ کے حوالے سے بلاؤ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ انصاف کے زیادہ مطابق ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو تم اس کے لیے حرمت والی ہو جاؤ گی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اَرْضَعَتْ سَهْلَةُ سَالِمًا

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے سیّدہ سہلہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا

4215 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَكَانَ قَدْ تَبَنّٰی سَالِمًا الَّذِیْ يُقَالُ لَهُ سَالِمٌ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَيْفَةَ، كَمَا تَبَنّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَاَنْكَحَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ سَالِمًا وَهُوَ يَرٰی اَنَّهُ ابْنُهُ ابْنَةَ اَخِيْهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَهِیَ يَوْمَئِذٍ مِّنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ، وَهِیَ يَوْمَئِذٍ اَفْضَلُ اَيَامٰی قُرَيْشٍ، فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَا اَنْزَلَ، فَقَالَ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ تَعْلَمُوْا آبَاءَ هُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ وَمَوَالِيكُمْ) (الأحزاب: 5)، رَدَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّمَّنْ تَبَنّٰی اُولٰئِكَ

4215- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو في (الموطأ) 2/605-606 في الرضاع: باب ما جاء في الرضاعة بعد الكبر، قال ابن عبد البر في (التمهيد) 8/250: هذا حديث يدخل في المسند، للقاء عروة عائشة وسائر أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، وللقائه سهلة بنت سهيل .وأخرجه الشافعي 2/22-23 عن مالك، به .وأخرجه من طريق مالك عبد الرزاق (13886)، ومن طريق الطبراني (6377)، بذكر عائشة فيه .وأخرجه أحمد 6/255 و269 و270-272، والدارمي 1/158، وعبد الرزاق (13887)، والبخاري (4000) في المغازي: باب رقم (12)، (5088) في النكاح: باب الأكفاء في الدين، وأبو داوُد (2061) في النكاح: باب من حرّم به، والنسائي 6/63-64 في النكاح: باب تزويج المولى العربية، والبيهقي 7/459-460 و460 من طرق عن الزهري، عن عروة، عن عائشة، وبعضهم يزيد فيه على بعض .

إِلَى أَبِيهِ، فَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ أَبُوهُ رُدَّ إِلَى مَوْلَاهُ، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ، وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ، فَمَاذَا تَرَى فِي شَأْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَيَحْرُمُ بِلَبَنِكِ.

فَفَعَلَتْ، وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَأَخَذَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةُ فِيمَنْ كَانَتْ تُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، فَكَانَتْ تَأْمُرُ أُخْتَهَا أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَبَنَاتِ أَخِيهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، وَأَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَقُلْنَ: مَا نَرَى الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةً فِي سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ، فَعَلَى هَذَا مِنَ الْخَبَرِ كَانَ رَأْيُ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ

❀❀ امام مالک ابن شہاب زہری کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان سے بڑی عمر کے فرد کی رضاعت کا مسئلہ دریافت کیا گیا: تو انہوں نے بتایا: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے انہوں نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا یہ وہ سالم ہے جنہیں سالم مولیٰ ابوحذیفہ کہا جاتا ہے یہ بالکل اسی طرح تھا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کی شادی اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کی تھی اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ اسے اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور وہ لڑکی اس وقت ابتدائی طور پر ہجرت کرنے والی خواتین میں شامل تھیں اور قریش کی بیوہ عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والی خاتون تھیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم نازل کردیا اور ارشاد فرمایا۔

''تم انہیں ان کے حقیقی باپوں کے حوالے سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انصاف کے زیادہ مطابق ہے اور اگر تمہیں ان کے حقیقی باپ کے بارے میں علم نہ ہو تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور آزاد کردہ غلام ہیں''۔

تو ہر وہ شخص جس نے منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اس نے اس بچے کی نسبت اس کے باپ کی طرف کردی اور اگر کسی کے باپ کے بارے میں پتہ نہیں تھا تو اسے اس کے آزاد کرنے والے آقا کی طرف منسوب کیا گیا۔

سہلہ بنت سہیل جو ابوحذیفہ کی اہلیہ تھیں اور ان کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم سالم کو اپنا بیٹا ہی سمجھتے تھے وہ میرے پاس آیا کرتا تھا ہمارا صرف ایک ہی گھر ہے' تو اس کے معاملے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانچ مرتبہ دودھ پلا دو تمہارے دودھ کی وجہ سے وہ حرمت والا ہو جائے گا۔ اس خاتون نے ایسا ہی کیا وہ خاتون اس لڑکے کو اپنا رضاعی بیٹا سمجھتی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حکم حاصل کیا جس مرد کے بارے میں وہ یہ بات پسند کرتی تھیں کہ وہ ان کے ہاں آجایا کرے تو وہ اپنی

بہن سیّدہ ام کلثوم بنت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو یا اپنی کسی بھتیجی کو یہ ہدایت کرتی تھیں کہ وہ اس لڑکے کو دودھ پلا دے جس کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ وہ ان کے ہاں آجایا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر تمام ازواج نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ اس نوعیت کی رضاعت کی وجہ سے کوئی بھی شخص ان کے ہاں داخل ہو وہ ازواج یہ کہا کرتی تھیں: ہم یہ سمجھتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سہلہ بنت سہیل کو یہ حکم اس حوالے سے دیا تھا کہ یہ صرف سالم کے لیے رخصت تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھی اس طرح کی رضاعت کی وجہ سے کوئی بھی شخص ہمارے ہاں نہیں آسکتا۔

تو بڑی عمر کے شخص کی رضاعت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی یہ رائے تھی جو اس روایت میں منقول ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ مُفَارَقَةَ اَهْلِهِ اِذَا شَهِدَتْ عِنْدَهُ امْرَاَةٌ عَدْلَةٌ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی سے لاتعلقی اختیار کرلے جب کوئی عادل عورت اس کے سامنے اس بات کی گواہی دے کہ اس نے ان دونوں (میاں بیوی کو) دودھ پلایا ہے

4216 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

(متن حدیث): تَزَوَّجْتُ اُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ اَبِىْ اِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ، فَذَكَرَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا، فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: كَيْفَ بِهَا وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ؟، دَعْهَا عَنْكَ

✿✿ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ام یحییٰ بنت ابواہاب سے شادی کرلی ایک سیاہ فام عورت

4216- إسناده صحيح. خلف بن هشام: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير صاحبيه، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه أبو داؤد (3603) في الأقضية: باب الشهادة في الرضاع، والطبراني في (الكبير) 17/ (974) من طريقين عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، وبأطول مما هنا، وعندهما زيادة في السند عن ابن مليكة وهو قوله: وحدثنيه صاحب لي عنه وأنا لحديث صاحبي أحفظ. وأخرجه الطبراني 17/ (675) من طريق حماد بن سلمة، والدارقطني 4/177 من طريق ابن أبي عروبة، كلاهما عن أيوب، بِهِ. وأخرجه أحمد 4/7 و383-384، وعبد الرزاق (13968) و (15435)، والبخاري (5104) في النكاح: باب شهادة المرضعة، وأبو داؤد (3604)، والترمذي (1151) في الرضاع، باب ما جاء في شهادة المرأة الواحدة في الرضاع، والنسائي 6/109 في النكاح: باب الشهادة في الرضاع، وفي (الكبرى) كما في (التحفة) 7/300، والدارقطني 4/175-176، والبيهقي 7/463 من طرق عن أيوب، عن ابن أبي مليكة، عن عبيد ابن أبي مريم، عن عقبة بن الحارث، بزيادة عبيد ابن أبي مريم بين أبي مليكة وعقبة بن الحارث. وقد سمع ابن أبي مليكة الحديث منهما جميعاً. وعبيد ابن أبي مريم قال الحافظ في (الفتح) 9/153: مكي ما له في الصحيح سوى هذا الحديث، ولا أعرفُ من حاله شيئاً إلا أن ابن حبان ذكره في ثقات التابعين، وقد أوضحت في الشهادات 5/269 بيان الاختلاف في إسناده على ابن أبي مليكة، وأن العمدة فيه على سماع ابن أبي مليكة له من عقبة بن الحارث نفسه. وأخرجه أحمد 4/7 و384، والحميدي (579)، والبخاري (2052) في البيوع: باب تفسير المشبّهات، والطبراني 17/ (972) و (976)، والبيهقي 7/463، والدارقطني 4/177 من طرق عن ابن أبي مليكة، عن عقبة بن الحارث.

ہمارے ہاں آئی اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس نے ہم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے' جب کہ اس عورت نے یہ بات بیان کردی ہے' تو تم اس عورت (یعنی اپنی بیوی) کو چھوڑ دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا عَنْكَ، اِنَّمَا هُوَ نَهْيٌ نَهَاهُ عَنِ الْكَوْنِ مَعَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''اس عورت کو اپنے سے چھوڑ دو'' یہ ایک ممانعت ہے اس میں نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب کو اس عورت کے ساتھ رہنے سے منع کیا ہے

4217 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ اَبِي اِهَابٍ، فَزَعَمَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: فَجِئْتُهُ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: فَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْكُمَا، فَنَهَاهُ عَنْهَا،

اَخْبَرَنَاهُ هٰذَا الشَّيْخُ فِي وَسَطِ اَحَادِيثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، عَنْ مَشَايِخِهِ

❀❀ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابواہاب کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کرلی تو ایک سیاہ فام عورت نے یہ بات بیان کی کہ اس نے ان دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے منہ پھیر لیا میں دوسری طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! وہ عورت جھوٹ کہتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے' جب کہ اس نے یہ بات بیان کردی ہے' اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب کو اس خاتون سے منع کر دیا (یعنی انہیں اس خاتون سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم دیا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس شیخ (یعنی امام ابن حبان کے استاد محمد بن عمر) نے نصر بن علی کی یزید بن زریع کے حوالے سے ان کے مشائخ کے حوالے سے منقول روایات کے درمیان ہمیں اس روایت کے بارے میں بتایا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُقْبَةَ فَارَقَهَا، وَتَزَوَّجَتْ اٰخَرَ غَيْرَهُ، حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا عَنْكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے علیحدگی اختیار کرلی تھی

اوراس خاتون نے دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لی تھی (علیحدگی اس وقت اختیار کی تھی) جب نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا ''تم اس عورت کو چھوڑ دو''

4218 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ لَهُ: قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ، فَاَرْسَلَ اِلٰى آلِ اَبِيْ اِهَابٍ، فَسَاَلَهُمْ، فَقَالُوْا: مَا عَلِمْنَاهَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ؟، فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی ایک خاتون ان کے پاس آئی اور ان سے کہا میں نے عقبہ کو دودھ پلایا ہے اور جس عورت کے ساتھ اس نے شادی کی ہے اسے بھی دودھ پلایا ہے' تو عقبہ نے اس عورت سے کہا مجھے تو اس بات کا علم نہیں ہے' تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تم نے مجھے پہلے اس بارے میں بتایا ہے پھر عقبہ نے ابواہاب کے خاندان والوں کی طرف پیغام بھجوایا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو ان لوگوں نے بھی یہی بتایا کہ ہمیں یہ علم نہیں ہے' اس عورت نے اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے پھر حضرت عقبہ سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے انہوں نے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہو سکتا ہے' جب کہ یہ بات بیان کی جا چکی ہے' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے علیحدگی اختیار کی اور اس عورت نے دوسری شادی کر لی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الرَّضَاعَ لِلْمُرْضِعَةِ يَكُوْنُ مِنَ الزَّوْجِ كَمَا هُوَ مِنَ الْمَرْاَةِ، سَوَاءٌ فِي الْاِبَاحَةِ وَالْحَظْرِ مَعًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' دودھ پلانے والی کے دودھ پلانے کا تعلق شوہر سے بھی اسی طرح ہوگا' جس طرح عورت کے ساتھ ہوگا اور مباح ہونے یا ممنوع ہونے کے حوالے سے ان دونوں کا حکم برابر ہوگا

4219 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

4218- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابي الحديث فعلى شرط البخاري، وهو في (صحيحه) (2640) في الشهادات: باب إذا شهد شاهد أو شهود بشيء . . .، ومن طريقه البغوي (2286) عن حبان بن موسى، بهذا الإسناد، عبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه أيضاً (88) في العلم: باب الرحلة في المسألة النازلة، عن محمد بن مقاتل، عن عبد الله بن المبارك، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/196، والبخاري (2660) في الشهادات: باب شهادة المرضعة، والنسائي في الكبرى) كما في (التحفة) 7/300، والطبراني 17/ (973) من طريقين عن عمر بن سعيد، به . رواية البخاري مختصرة .

(متن حدیث): اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ اَخُو اَبِي قُعَيْسٍ بَعْدَمَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَكَ حَتّٰى يَاْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَخَا اَبِي قُعَيْسٍ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ، وَاِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِي قُعَيْسٍ وَلَمْ يُرْضِعْنِي اَبُو قُعَيْسٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنِي لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوقعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی یہ حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے تو میں نے کہا: میں آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے آتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں اجازت مانگی میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوقعیس کے بھائی نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے آپ سے اجازت لینے سے پہلے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کیونکہ مجھے ابوقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا ابوقعیس نے مجھے دودھ نہیں پلایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی وہ تمہارا چچا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْذَنَ لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْهَا

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنے رضاعی چچا کو اپنے ہاں اندر آنے کی اجازت دے

4220 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

4219– إسناده صحيح على شرط الصحيح . داوُد بن شبيب من رجال البخارى، وحماد بن سلمة من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجالهما .وأخرجه مالك 2/601–602 فى الرضاع: باب رضاعة الصغير، وعبد الرزاق (13938) و (13940) و (13941)، وأحمد 6/38 و194، والحميدى (230)، والدارمى 2/156، والبخارى (5239) فى النكاح: باب ما يحل من الدخول والنظر إلى النساء فى الرضاع، ومسلم (1445) (7) فى الرضاع: باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل، وأبو داوُد (2057) فى النكاح: باب فى لبن الفحل، والترمذى (1148) فى الرضاع: باب ما جاء فى لبن الفحل، والنسائى 6/103 فى النكاح: باب لبن الفحل، وابن ماجة (1949) فى النكاح: باب لبن الفحل، وأبو يعلى (4501)، والدارقطنى 4/177–178، والبيهقى 7/452، والبغوى (2280) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 2/602، وعبد الرزاق (13937)، والحميدى (229)، والشافعى 2/24، وأحمد 6/33 و36–37 و38 و177 و271، والبخارى (4796) فى التفسير: باب (إِنْ تُبْدُوا شَيْئاً اَوْ تُخْفُوهُ . . .)، و (5103) فى النكاح: باب لبن الفحل، و (6156) فى الأدب: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم "تربت يمينك"، ومسلم (1445)، والنسائى 6/103، وابن ماجة (1948)، والدارقطنى 4/177–178 و178، والبيهقى 7/452 من طرق عن الزهرى، عن عُروة، به وبعضهم يزيد على بعض، ووقع عند بعضهم (أفلح بن أبى القعيس) وعند بعضهم (أبو قعيس)، والمحفوظ أفلح أخو أبى القعيس. وانظر (الفتح) 9/150 .وأخرجه أحمد 6/201، وعبد الرزاق (13939)، ومسلم (1445) (8) و (9) و (10)، والنسائى 6/99 و103 و104، والبيهقى 7/452 من طرق عن عروة، به . وأخرجه أحمد 6/217 من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة .

4220– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

(متن حدیث): اِسْتَاْذَنَ عَلَيَّ اَخُو اَبِیْ قُعَيْسٍ بَعْدَمَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَكَ حَتّٰى يَاْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَخَا اَبِیْ قُعَيْسٍ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ، وَاِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِیْ قُعَيْسٍ وَلَمْ يُرْضِعْنِیْ اَبُوْ قُعَيْسٍ، فَقَالَ: ائْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابوقعیس کے بھائی نے پردے کا حکم نازل ہوجانے کے بعد میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے کہا: میں آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے آتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوقعیس کے بھائی نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے انہیں اس وقت تک اجازت دینے سے انکار کردیا جب تک میں آپ سے اجازت نہ لے لوں کیوں کہ ابوقعیس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے ابوقعیس نے مجھے دودھ نہیں پلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی وہ تمہارا چچا ہے۔

ذِكْرُ قَدْرِ الرَّضَاعِ الَّذِي يُحَرِّمُ مَنْ اَرْضَعَ فِي السَّنَتَيْنِ الرَّضَاعَ الْمَعْلُوْمَ

رضاعت کی اس مقدار کا تذکرہ جو اس بچے کے لیے حرمت کو ثابت کرتی ہے' جس نے دو سال کی عمر کے اندر دودھ متعین مقدار میں پیا ہو

4221 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): نَزَلَ الْقُرْآنُ بِعَشْرِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا نَقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قرآن میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس متعین مرتبہ میں دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے پھر یہ حکم منسوخ ہوکر پانچ متعین مرتبہ میں تبدیل ہوگیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو یہ حکم قرآن کی ان آیات میں شامل تھا جن کی ہم تلاوت کرتے تھے۔

4221- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في (الموطأ) 2/608 في الرضاع: باب جامع ما جاء في الرضاعة، وفي آخره قال يحيى: قال مالك: وليس على هذا العمل . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/21، والدارمي 2/157، ومسلم (1452) (24) في الرضاع: باب التحريم بخمس رضعات، وأبو داؤد (2062) في النكاح: باب هل يحرّم ما دون خمس رضعات، والترمذي 3/456 في الرضاع: باب ما جاء لا تحرّم المصة ولا المصتان، والنسائي 6/100 في النكاح: باب القدر الذي يحرم من الرضاعة، والبيهقي 7/454 . وقع في المطبوع من الترمذي (. . . حدثنا مالك حدثنا معن . . .) وهو تحريف صوابه (. . . حدثنا معن، حدثنا مالك . . .) .واخرجه بنحوه الشافعي 2/21، ومسلم (1452) (25)، والبيهقي 7/454 من طرق عن يحيى بن سعيد، عن عمرة، به .

4222 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ فِيمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا نَقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قرآن میں یہ حکم نازل ہوا کہ دس متعین مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو کر پانچ متعین مرتبہ میں تبدیل ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو یہ آیات ان چیزوں میں شامل تھیں جنہیں ہم قرآن میں پڑھا کرتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّضَاعَةَ اِذَا كَانَتْ خَمْسَ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمُ مِنْهَا مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب رضاعت پانچ چسکیوں کی شکل میں ہو' تو اس کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوگی جو نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

4223 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

4222- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

4223- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في (الموطأ) 2/607 في الرضاع: باب جامع ما جاء في الرضاعة، وقد وقع في (الموطأ) من رواية يحيى بن يحيى الليثي (عن سليمان بن يسار وعروة) قال ابن عبد البر فيما نقله الزرقاني 3/247: هذا غلط من يحيى أي زيادة الواو- لم يتابعه أحد من رواة (الموطأ) عليه، والحديثُ محفوظ في (الموطأ) وغيره (عن سليمان عن عروة عن عائشة)، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/19-20، وأحمد 6/44 و51، والدارمي 2/156، وأبو داؤد (2055) في النكاح: باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب، والترمذي (1147) في الرضاع: باب ما جاء يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، والنسائي 6/98-99 في النكاح: باب ما يحرم من الرضاع، والبيهقي 6/275 و7/158-159، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .الرضاع ما يحرم من النسب، عن عروة، به .وأخرجه مالك 2/601 في الرضاع: باب رضاعة الصغير، ومن طريقه أحمد 6/178، والدارمي 2/155-156 و156، والبخاري (2646) في الشهادات: باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض، و (3105) في فرض الخمس: باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم وما نسب من البيوت إليهن، ومسلم (1444) في الرضاع: باب يحرم من الرضاع ما يحرم من الولادة، والنسائي 6/99 في النكاح: باب ما يحرم من نكاح القرابة والرضاعة وغيرهما، والبيهقي 7/159 و451 عن عبد الله بن أبي بكر، عن عمرة، عن عائشة وفيه قصة .وأخرجه عبد الرزاق (3952)، ومسلم (1444) (2)، والبيهقي 7/451 من طرق عن عبد الله بن أبي بكر، عن عمرة، عن عائشة . . . بلفظ حديث الباب .

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو ولادت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرَّضْعَةَ وَالرَّضْعَتَيْنِ لَا تُحَرِّمَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ایک چسکی یا دو چسکی حرمت کو ثابت نہیں کرتی ہے

4224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''صرف وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو آنتوں کو کھول دے (یعنی جو نشو ونما کا باعث بنے)''۔

4225 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ، وَلَا الْمَصَّتَانِ

❁❁ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک گھونٹ یا دو گھونٹ حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں''۔

4224– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو كامل الجحدرى: هو فضيل بن حسين وهو من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . أبو عوانة: هو وضاح اليشكرى .وأخرجه الترمذى (152) فى الرضاع: باب ما جاء ما ذكر أن الرضاعة لا تحرّم إلا فى الصغر دون الحولين، عن قتيبة، عن أبى عَوانة، بهذا الإسناد، وزاد فى آخره "فى الثدى، وكان قبلَ الفطام"، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وله شاهد من حديث عبد الله بن الزبير أخرجه ابن ماجة (1946) من طريق عبد الله بن وهب، أخبرنى ابنُ لهيعة، عن أبى الأسود عن عُروة، عن عبد الله بن الزبير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لا رضاع إلا ما فَتَقَ الأمعاءَ " وهذا سند قوى، فإن راويه عن ابن لهيعة عبدُ الله بن وهب وهو أحدُ العبادلة الذين رووا عنه قبل احتراق كتبه، وقولُ البُوصيرى فى (الزوائد) ورقة 126: إسناده ضعيف لضعف ابن لهيعة فيه ما فيه .وعن أبى هريرة عند البزار (1444)، والبيهقى 7/455 من طريق جرير بن عبد الحميد، عن محمد بن إسحاق، عن إبراهيم بن عقبة، عن حجاج بن حجاج، عن أبى هريرة رفعه .

4225– إسناده صحيح على شرطهما . عبدة بن سليمان: هو الكلابى أبو محمد الكوفى .وأخرجه الشافعى 2/21، وأحمد 4/4 و5، والنسائى 6/101 فى النكاح: باب القدر الذى يحرم من الرضاع، والبيهقى 7/454، والبغوى (2284) من طرق عن هشام، بهذا الإسناد .وقال الربيع: فقلتُ للشافعى رضى الله عنه: أَسَمِعَ ابن الزبير من النبى صلى الله عليه وسلم؟ فقال: نعم وحفظ عنه، وكان يوم توفى النبى صلى الله عليه وسلم ابن تسع سنين .قال البيهقى: هو كما قال الشافعى رحمه الله، إلا أن ابن الزبير رضى الله عنه إنما أخذ هذا الحديث عن عائشة رضى الله عنها، عن النبى صلى الله عليه وسلم . وانظر الحديث (4227) عند المصنف .

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ فِيْ صَحِيحِ الْآثَارِ اَنَّ خَبَرَ هِشَامٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مُنْقَطِعٌ غَيْرُ مُتَّصِلٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) ہشام کے حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے یہ روایت "منقطع" ہے "متصل" نہیں ہے

4226 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ، وَلَا الْمَصَّتَانِ، وَلَا الْإِمْلَاجَةُ، وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ

❀❀ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک گھونٹ یا دو گھونٹ ایک چسکی یا دو چسکی حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں"۔

4227 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْكُوْفِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرْفَعُهُ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ، وَلَا الْمَصَّتَانِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک گھونٹ یا دو گھونٹ حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُمْعِنِ النَّظَرَ فِيْ طُرُقِ الْاَخْبَارِ، اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ كُلَّهَا مَعْلُوْلَةٌ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو روایات کے طرق میں گہری نظر نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ تمام روایات معلول ہیں

4226– محمد بن دينار الطاحي، قال ابن عدى 6/2205 بعد أن أورد له عدة أخبار: ولمحمد بن دينار غير ما ذكرت، وهو مع هذا كله حسنُ الحديث، وعامة حديثه ينفرد به، قلت: وهذا الحديثُ مما انفرد به، فجعله من مسند الزبير، قال الحافظ المزى فى (التحفة) 4/328: ورواه محمد بن دينار الطاحي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عبد الله بن الزبير، عن الزبير، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولم يُتابعه أحد على هذا القول، وباقى رجاله ثقات .وأخرجه النسائى فى النكاح فى (الكبرى) كما فى (التحفة) 3/181 عن عُبيد الله بن فضالة بن إبراهيم النسائى، عن مسلم بن إبراهيم، عن محمد بن دينار، بهذا الإسناد .

4227– إسناده جيد، رجالُه ثقات رجال الشيخين إلا أن فى إسماعيل بن زكريا الكوفى كلاماً خفيفاً ينزِلُ بسببه عن رتبة الصحة . وانظر ما بعده .

4228 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ، وَلَا الرَّضْعَتَانِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَسْتُ اُنْكِرُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّةً اَدَّى مَا سَمِعَ، وَاُخْرٰى رَوٰى عَنْهَا، وَهٰذَا شَيْءٌ مُّسْتَفِيضٌ فِي الصَّحَابَةِ قَدْ يَسْمَعُ اَحَدُهُمُ الشَّيْءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَسْمَعُهُ بَعْدُ عَمَّنْ هُوَ اَجَلُّ عِنْدَهُ خَطَرًا وَاَعْظَمُ لَدَيْهِ قَدْرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّةً يُؤَدِّي مَا سَمِعَ، وَتَارَةً يَرْوِي عَنْ ذٰلِكَ الْاَجَلِّ، وَلَا تَكُوْنُ رِوَايَتُهُ عَمَّنْ فَوْقَهُ، لِذٰلِكَ الشَّيْءِ بِدَالٍّ عَلٰى بُطْلَانِ سَمَاعِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ وَهٰذَا كَخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِي سُؤَالِ جِبْرِيلَ فِي الْاِيمَانِ وَالْاِسْلَامِ، سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيهِ، فَاَدَّى مَرَّةً مَا شَاهَدَ، وَاُخْرٰى عَنْ عُمَرَ مَا يَسْمَعُهُ مِنْهُ لِعُظْمِ قَدْرِهِ عِنْدَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مرتبہ دودھ پینے یا دو مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی اور ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح نقل کر دیا جو انہوں نے سنا تھا اور دوسری مرتبہ انہوں نے یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کر دی یہ وہ چیز ہے جو صحابہ کرام کے درمیان عام تھی کوئی صحابی بعض واقعات کوئی چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن لیتے تھے پھر وہ اسی روایت کو اپنے سے زیادہ جلیل القدر اور عظیم المرتبہ صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو سن لیتے تھے تو ایک مرتبہ وہ اس روایت کو نقل کر دیتے تھے جو انہوں نے خود سنی ہوتی تھی اور ایک مرتبہ اس جلیل القدر صحابی کے حوالے سے اسے نقل کر دیتے تھے ان کا اپنے سے بلند مرتبے کے صحابی کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ انہوں نے خود یہ روایت نہیں سنی ہوگی یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جرائیل علیہ السلام کے ایمان اور اسلام کے بارے میں سوالات سے متعلق روایت نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنی تھی اور پھر اس

4228- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما . وهيب: هو ابن خالد، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه أحمد 6/95-96 عن عفان، عن وهيب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/31 و216، ومسلم (1450) في الرضاع: باب في المصة والمصتان، وأبو داوُد (2063) في النكاح: باب هل يحرم ما دون خمس رضعات؟ والترمذي (1150) في الرضاع: باب ما جاء لا تحرم المصة والمصتان، والنسائي 6/101 في النكاح: باب القدر الذي يحرم من الرضاع، وابن ماجة (1941) في النكاح: باب لا تحرم المصة ولا المصتان، والدارقطني 4/172، والبيهقي 7/454 و454-455 و455 من طرق عن أيوب، به .وأخرجه النسائي في النكاح من (الكبرى) كما في (التحفة) 11/453 عن يحيى بن حكيم البصري، عن ابن أبي عدي، ومحمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ .وأخرجه أحمد 6/247، والدارمي 2/156 من طريق يونس، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة .

کے بعد انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے بھی اسے سنا تو انہوں نے ایک مرتبہ وہ روایت نقل کر دی جس کا انہوں نے خود مشاہدہ کیا تھا اور ایک مرتبہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دیا جسے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا' کیونکہ ان کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت زیادہ تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَصْدَ فِي الْاَخْبَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ لَيْسَ اَنَّ مَا وَرَاءَ الرَّضْعَتَيْنِ يُحَرِّمُ، بَلْ خِطَابُ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ خَرَجَ عَلٰى سُؤَالٍ بِعَيْنِهِ جَوَابًا عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم اس سے پہلے جو روایات نقل کر چکے ہیں ان سے مقصود یہ نہیں ہے'

دو مرتبہ کی رضاعت سے زیادہ حرمت ثابت کرتی ہے' بلکہ ان روایات میں یہ الفاظ مخصوص سوال کے جواب کے طور پر ذکر کیے گئے ہیں

4229 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً وَتَحْتِيْ اُخْرٰى، فَزَعَمَتِ الْاُوْلٰى اَنَّهَا اَرْضَعَتِ الْحُدْثٰى رَضْعَةً اَوْ رَضْعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ، وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ

❁❁ سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی ہے میری پہلے بھی ایک بیوی تھی میری پہلی بیوی کا یہ کہنا ہے' اس نے میری نئی بیوی کو ایک یا دو مرتبہ دودھ پلایا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو گھونٹ حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُذْهِبُ مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ عَمَّنْ قَصَرَ بِهٖ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' اس شخص کی طرف سے رضاعت کے حق کو کیسے ادا کیا جا سکتا ہے'

جو اس بارے میں ادائیگی کا قصد کرتا ہے

4229- إسناده صحيح على شرط مسلم . خَلَفُ بن هشام من رجال مسلم، ومَنْ فوقه على شرطهما . صالح أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم أبو الخليل .وأخرجه الدارمي 2/157 عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1451) (18) في الرضاع: باب في المصة والمصتان، والبيهقي 7/455 من طرق عن معتمر بن سليمان، والنسائي 6/100-101 في النكاح: باب القدر الذي يحرم من الرضاعة، من طريق سعيد بن أبي عروبة، والبيهقي 7/455 من طريق إسماعيل بن إبراهيم، ثلاثتهم عن أيوب، بِهِ . ورواية سعيد مختصرة .وأخرجه أحمد 6/340، ومسلم (1451)، والنسائي 6/100-101، وابن ماجة (1940) في النكاح: باب لا تحرم المصة ولا المصتان، والبيهقي 7/455 من طرق عن قتادة، عن صالح أبي الخليل، به مختصراً .

4230 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ، قَالَ: الْغُرَّةُ: الْعَبْدُ اَوِ الْاَمَةُ

❁❁ حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں دودھ پینے کے حق کو کیسے ادا کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک پیشانی یعنی غلام یا کنیز (کو معاوضے کے طور پر ادا کر کے تم اس کا حق ادا کرسکتے ہو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبْدُ وَالْاَمَةُ، اَرَادَ بِهِ اَحَدَهُمَا لَا كِلَيْهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''غلام یا کنیز'' اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: ان دونوں میں سے کسی ایک کو (ادا کیا جائے) یہ مراد نہیں ہے، دونوں کو ادا کیا جائے

4231 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ، قَالَ: غُرَّةٌ: عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ

❁❁ حجاج بن حجاج اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں رضاعت کا معاوضہ کیسے ادا کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیشانی یعنی غلام یا کنیز کی شکل میں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِكْرَامُ مَنْ اَرْضَعَتْهُ فِي صِبَاهُ

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے، وہ اس خاتون کی عزت افزائی کرے

4230– الحجاج بن الحجاج الأسلمي لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 4/153–154، ولم يَرْوِ عنه غير عروة، ومع ذلك قال الترمذي في حديثه هذا: حديث حسن صحيح .وأخرجه الطبراني (3208) من طريق أحمد بن صالح، والبيهقي 7/464 من طريق بحر بن نصر الخولاني، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الاسناد .وأخرجه عبد الرزاق (13956)، وأحمد 3/450، والحميدي (877)، والدارمي 2/157، وأبو داؤد (2064) في النكاح: باب في الرَّضخ عند الفصال، والترمذي (1153) في الرضاع: باب ماجاء ما يُذهب مذمة الرضاع، والنسائي 6/108 في النكاح: باب حق الرضاع وحرمته، والطبراني (3199) و (3201) و (3202) و (3203) و (3204) و (3205) و (3206) و (3207) و (3208)، والبيهقي 7/464 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .وأخرجه الطبراني (3200) من طريق سفيان بن عيينة، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن الحجاج قال: سألتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم . . . ولم يذكر فيه الحجاج بن الحجاج، وهو خطأ خالفه فيه غيره .وأخرجه الطبراني (3209) من طريق عبد الله بن الحكم، عن ابن لهيعة، عن أبي الأسود، عن عروة، عن الحجاج بن الحجاج، عن أبيه .

4231– هو مكرر ما قبله، وهو في (مسند أبي يعلى) 2/315 .

جس نے اسے بچپن میں دودھ پلایا تھا

4232 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ اَخْبَرَهُ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْجِعْرَانَةِ يَقْسِمُ لَحْمًا، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ اَحْمِلُ عُضْوَ الْبَعِيرِ، قَالَ: فَاَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ بَدَوِيَّةٌ، فَلَمَّا دَنَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ، فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذِهِ؟، قَالُوا: اُمُّهُ الَّتِي اَرْضَعَتْهُ

❀❀ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جعرانہ'' کے مقام پر گوشت تقسیم کیا میں ان دنوں لڑکا تھا میں نے اونٹ کا ایک عضو اٹھایا ہوا تھا ایک دیہاتی عورت آئی جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے اپنی چادر کو بچھا دیا وہ عورت اس پر بیٹھ گئی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے' تو لوگوں نے بتایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

4232- جعفر بن يحيى بن ثوبان عِداده فى أهل الحجاز، روى عن عمه عمارة بن ثوبان، وعطاء وعبد الله بن عبيد، وذكره المؤلف فى (الثقات) 6/138، وعمه عمارة بن ثوبان روى عن أبى الطفيل وعطاء وموسى بن باذان، وذكره المؤلف فى الثقات 7/262، وباقى رجاله ثقات . أبو الطفيل: هو عامر بن واثلة بن عبد الله بن عمرو الليثى الكنانى الحجازى رأى النبىَّ صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع يطوف بالبيت، ويستلم الركنَ بمحجن معه، ويُقبل المحجن، وهو آخر الصحابة موتاً، وكان من أصحاب على رضى الله عنهما، روى له الستة مترجم فى (السير) 3/467-470، وهو فى (مسند أبى يعلى) (900) وسقط من المطبوع من (مسند أبى يعلى) من السند (حدثنا أبى) فيستدرك من هنا .وأخرجه البخارى فى (الأدب المفرد) (1295)، وأبو داوُد (5144) فى الأدب: باب فى بر الوالدين، وابن أبى الدنيا فى (مكارم الأخلاق) (212)، والحاكم 3/618-619 من طريق أبى عاصم الضحاك بن مخلد، بهذ الإسناد .فى (سنن أبى داوُد) : عظم الجزور .

بَابُ النَّفَقَةِ

خرچ کا بیان

4233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عِنْدِيْ دِيْنَارٌ، فَمَا اَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ فَمَا اَصْنَعُ بِهِ؟، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ فَمَا اَصْنَعُ بِهِ؟، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ فَمَا اَصْنَعُ بِهِ؟، قَالَ: اَنْتَ اَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک دینار ہے میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی ذات پر خرچ کرو اس نے کہا: میرے پاس ایک اور بھی ہے میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی بیوی پر خرچ کرو۔ اس نے دریافت کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی اولاد پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے میں اس کا کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے خادم پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے میں اس کا کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں زیادہ پتہ ہوگا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ، عِنْدَ عَدَمِ الْيَسَارِ اَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جب آدمی کے پاس مال ہو تو اس کا اپنی ذات اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا نفلی صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

4233- إسناده حسن، ابن عجلان وهو محمد-: صدوق، احتج به أصحاب السنن، وأخرج له مسلم متابعة، وروى له البخاري تعليقاً، وأخرجه الشافعي 2/63-64، وأبو داؤد (1691) في الزكاة: باب في صلة الرحم، والحام 1/415، والبيهقي 7/466، والبغوي (1685) من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وانظر (3337).

4234 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ مِنْ بَعْدِهٖ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَهُ، وَقَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِثَمَنِهٖ وَاللّٰهُ عَنْهُ غَنِيٌّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنے مرنے کے بعد اپنے غلام کو آزاد کرنے کی (وصیت کی) ان صاحب کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہوں نے اس غلام کو فروخت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی قیمت کے زیادہ حق دار ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَعِيَالِهٖ تَكُوْنُ لَهُ صَدَقَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنی ذات اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے

4235 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثَّ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عِنْدِي دِيْنَارٌ، فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: عِنْدِي اٰخَرُ، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى وَلَدِكَ، قَالَ: عِنْدِي اٰخَرُ، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى زَوْجَتِكَ، قَالَ: عِنْدِي اٰخَرُ، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى خَادِمِكَ، قَالَ عِنْدِي اٰخَرُ، قَالَ: اَنْتَ اَبْصَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صدقہ کرنے کی ترغیب دی تو ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک دینار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی ذات پر خرچ کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی اولاد پر خرچ کرو۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی بیوی پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے

4234- إسناده صحيح على شرط البخاري .وأخرجه أبو داوُد (3956) في العتق: باب في بيع المدَبَّر، عن جعفر بن مسافر، عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في العتق من (الكبرى) كما في (التحفة) 2/227 عن محمود بن خالد، عن عمر بن عبد الواحد، عن الأوزاعي، بِهِ . وانظر (3339) .

4235- إسناده حسن، ابن عجلان روى لـه البخاري تعليقاً ومسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي السند رجاله ثقات على شرطهما . انظر (3337) و (4233) .

اپنے خادم پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں زیادہ سمجھ ہوگی (کہ تم اسے کہاں خرچ کرو)

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمُنْفِقِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَغَيْرِهِمْ اِذَا كَانَ مَالُهٗ مِنْ حَلَالٍ

اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات اور اپنے گھر والوں اور دیگر افراد پر خرچ کرنے والے شخص کے لیے صدقہ کرنے (کے اجر وثواب) کو نوٹ کر لینے کا تذکرہ جبکہ آدمی نے وہ مال حلال طریقے سے حاصل کیا ہو

4236 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ اَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَاَطْعَمَ نَفْسَهٗ اَوْ كَسَاهَا فَمَنْ دُوْنَهٗ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَاِنَّ لَهٗ بِهَا زَكَاةً

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص حلال مال کو کماتا ہے اور اسے خود کھاتا ہے یا اسے پہنتا ہے یا اپنے علاوہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی دوسرے پر خرچ کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے لیے طہارت کے حصول کا باعث ہوگی"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَا يَصْطَنِعُ الْمَرْءُ اِلٰى اَهْلِهٖ مِنَ الْكِسْوَةِ وَغَيْرِهَا يَكُوْنُ لَهٗ صَدَقَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کو لباس وغیرہ میں سے جو کچھ بھی فراہم کرتا ہے یہ چیز اس کے لیے صدقہ (کرنے کے اجر وثواب کا باعث) بنتی ہے

4237 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

4236– إسناده ضعيف، درّاج أبو السمح: ضعيف في روايته عن أبي الهيثم، حكى ابن عَدِيّ عن الإمام أحمد: أحاديث دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ فيها ضعف، وقال أبو داوٗد: أحاديثه مستقيمة إلا ما كان عن أبي الهيثم عن أبي سعيد . واسم أبي الهيثم: سليمان بن عمرو الليثي المصري .وأخرجه الحاكم 4/129–130 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عن ابن وهب بهذا الإسناد، وزاد في آخره: "وأيما رجل مسلم لم يكن له صَدَقَةٌ، فَلْيَقُلْ فِيْ دُعَائِهٖ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى محمد عبدك ورسولك، وصل على المؤمنين والمؤمنات، والمسلمين والمسلمات، فإنها له زكاة" وقال: "لا يشبع مؤمن يسمع خيراً حتى يكون منتهاه الجنة"، وقال هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!! وأخرجه بنحوه مع هذه الزيادة أبو يعلى (1397) عن زهير، عن الحسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن درّاج، بِهٖ . قال الهيثمي في (المجمع) 10/167: وإسناده حسن!

اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزِّبْرِقَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَوْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ بِمِرْطٍ فَاسْتَغْلَاهُ، فَمَرَّ بِهِ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ فَاشْتَرَاهُ وَكَسَاهُ امْرَاَتَهُ سُخَيْلَةَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَمَرَّ بِهِ عُثْمَانُ اَوْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ الْمِرْطُ الَّذِي ابْتَعْتَ؟، قَالَ عَمْرٌو: تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلٰى سُخَيْلَةَ بِنْتِ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، فَقَالَ: اَوَكُلُّ مَا صَنَعْتَ اِلٰى اَهْلِكَ صَدَقَةٌ؟، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَذُكِرَ مَا قَالَ عَمْرٌو لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ عَمْرٌو كُلُّ مَا صَنَعْتَ اِلٰى اَهْلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِمْ

عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک چادر کے پاس سے گزرے انہیں وہ چادر مہنگی لگی پھر عمرو بن امیہ ضمری اس چادر کے پاس سے گزرے انہوں نے وہ چادر خریدی اور اپنی اہلیہ سخیلہ بنت عبیدہ بن حارث بن مطلب کو وہ پہننے کے لیے دے دی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا۔ اس چادر کا تم نے کیا کیا جو تم نے خریدی تھی؟ تو عمرو نے بتایا: وہ میں نے (اپنی اہلیہ) سخیلہ بنت عبیدہ کو دے دی ہے ان صاحب نے دریافت کیا: تم نے اپنی بیوی کو جو کچھ دیا ہے کیا یہ سب صدقہ شمار ہوگا؟ تو عمرو نے کہا: میں نے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا جو عمرو نے بیان کی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرو نے ٹھیک کیا ہے تم اپنی بیوی کے ساتھ جو بھی اچھائی کرتے ہو یہ ان کے لیے صدقہ ہوگی (یعنی تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا)

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُسْلِمِ الصَّدَقَةَ بِمَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے لیے صدقہ کرنے کے (اجر و ثواب) کو نوٹ کرنے کا تذکرہ، جو کچھ وہ اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے

4238 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

4237– يعقوب بن عمرو روى عنه اثنان، وذكره المؤلف فى (الثقات) وكذلك عبد الله بن عمرو روى عنه اثنان وذكره المؤلف فى الثقات، وباقى السند رجاله ثقات، ويشهد له ما بعده وهو فى (مسند أبى يعلى) (6877) .وأخرجه النسائى فى "عشرة النساء "من الكبرى كما فى التحفة 8/138 عن عمرو بن منصور عن عبد الله بن مسلمة القعنبى عن حاتم بن اسماعيل بهذا الإسنادمختصراً لم يذكر فيه القصة .

4238– إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله بن يزيد: هو الخطمى صحاب صغير أنصارى، ولى الكوفة لابن الزبير، وأبو مسعود: هو عقبة بن ثعلبة الأنصارى البدرى صحابى جليل مات قبل الأربعين، وقيل: بعدها .

عَدِيّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جب کوئی مسلمان اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ ہوتی ہے (یعنی اسے اس کا اجر و ثواب ملے گا)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ لِلْمُنْفِقِ عَلٰى اَهْلِهٖ اِذَا احْتَسَبَ فِىْ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' صدقہ کرنے (کا اجر وثواب) اس شخص کو ملتا ہے' جو اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے' جبکہ اس نے یہ عمل کرتے ہوئے ثواب کی امید رکھی ہو

4239 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے خرچ کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّضَيِّعَ الْمَرْءُ مَنْ تَلْزَمُهٗ نَفَقَتُهٗ مِنْ عِيَالِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ان لوگوں کو ضائع کردے جن کا خرچ اس کے ذمے ہے

4240 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ

4239- إسناده صحيح . لوين: هو لقب محمد بن سليمان بن حبيب الأسدى، ثقة روى له أبو داوٗد والنسائى، ومَن فوقه ثقات على شرطهما، وهو فى زيادات (الزهد) لابن المبارك (117) .وأخرجه الترمذى (1965) فى البر والصلة: باب ما جاء فى النفقة فى الأهل، عن أحمد بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/120 و122 و5/273، والدارمى 2/284-285، والبخارى (55) فى الإيمان: باب ما جاء إن الأعمال بالنية والحسبة، و (4006) فى المغازى، و (5351) فى النفقات: باب فضل النفقة على الأهل، وفى (الأدب المفرد) له (749)، ومسلم (1002) فى الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين، ولو كانوا مشركين، والنسائى 5/69 فى الزكاة: باب أى الصدقة أفضل، وفى (عشرة النساء) (323)، والطبرانى فى (الكبير) 17/522 و (523)، والبيهقى 4/178 من طرق عن شعبة، بِه .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے' جس کا خرچ اس کے ذمے ہو وہ اس کا خرچ ادا نہ کرے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ ''وہ اسے ضائع کردے جس کی خوراک اس کے ذمے ہے''

4241 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهٗ فَدَخَلَ، فَقَالَ: اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّا يَمْلِكُ قُوْتَهُمْ

خیثمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ان کا منشی ان کے پاس آیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے غلاموں کو ان کی خوراک دے دی ہے اس نے جواب دیا: جی نہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور وہ انہیں ادا کردو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے' وہ ان لوگوں کو ادائیگی نہ کرے جن کی خوراک اس کے ذمے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى عِيَالِهٖ اَفْضَلُ مِنَ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا اس کے لیے اللہ کی راہ میں

4240- حديث صحيح . وهب بن جابر الخيواني، وثقه ابن معين والعجلي والمؤلف، وقال ابن المديني والنسائي: مجهول، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وسفيان: هو الثوري، وقد سمع من أبي إسحاق قبل غيره، ومحمد بن كثير: هو العبدي .وأخرجه أبو داوُد (1692) في الزكاة: باب في صلة الرحم، والحاكم 1/145، وأبو نعيم في (الحلية) 7/135 من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووهب بن جابر من كبار تابعي الكوفة، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 2/160 و194، والنسائي في (عشرة النساء) (295)، والحاكم 1/451، وأبو نعيم 7/135 من طرق عن سفيان الثوري، به .وأخرجه الطيالسي (2281)، والحميدي (599)، وأحمد 2/193 و195، والنسائي (293)، والحاكم 4/500، والبيهقي 7/467، والقضاعي في (الشهاب) (1411) و (1412) و (1413)، والبغوي (2404) من طرق عن أبي إسحاق، به . وانظر ما بعده .

4241- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه (996) في الزكاة: باب فضل النفقة على العيال والمملوك، وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم عنهم، وأبو نعيم في (الحلية) 4/122 و5/23 و87 من طريق سعيد بن محمد الجرمي، بهذا الإسناد . والقهرمان: هو كالخازن والوكيل والحافظ لما تحت يده، والقائم بأمور الرجل، بلغة الفرس .

خرچ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

4242 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَفْضَلُ دِيْنَارٍ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، - قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: بَدَاَ بِالْعِيَالِ - ثُمَّ قَالَ: وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَهٗ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيهِمُ اللّٰهُ بِهٖ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے فضیلت والا دینار وہ ہے' جسے آدمی اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

ابوقلابہ نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بال بچوں کا ذکر کیا پھر ابوقلابہ نے یہ کہا: اس شخص سے زیادہ اجر اور کسے ملے گا' جو اپنے چھوٹے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی وجہ سے انہیں مانگنے سے محفوظ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی وجہ سے انہیں (دوسرے لوگوں سے) بے نیاز کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى عِيَالِهِ اَفْضَلُ مِنْ نَفَقَتِهِ عَلٰى اَقْرِبَائِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کا اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرنا اس کے اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرنے سے فضیلت رکھتا ہے

4243 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

4242– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو أسماء : هو عمرو بن مرثد الرحبيّ الدمشقي .وأخرجه مسلم (994) في الزكاة: باب فضل النفقة على العيال والمملوك، والترمذي (1966) في البر والصلة: باب ما جاء في النفقة في الأهل، والنسائي في (عشرة النساء) (300) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (987)، وأحمد 5/279 و284، والبخاري في (الأدب المفرد) (748)، ومسلم (994)، وابن ماجة (2760) في الجهاد: باب فضل النفقة في سبيل الله تعالى، والبيهقي 4/178 و7/467 من طرق عن حماد بن زيد، بِه .

4243– إسناده حسن . ابنُ عجلان صدوق خرج له مسلم في الشواهد وعلق له البخاري، وأبوه عجلان مولى فاطمة بنت عتبة المدني لا بأس به روى له مسلم، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه النسائي 5/62 في الزكاة: باب الصدقة عن ظهر غني، عن قتيبة، بهذا الإسناد . وانظر (3363) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر صدقہ وہ ہے جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے (یعنی جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم (خرچ کرتے ہوئے) ان سے آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى وَالِي الْيَتِيمِ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ مَنْ فِي حِجْرِهِ مِنَ الْأَيْتَامِ، وَبَيْنَ وَلَدِهِ فِي النَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ یتیم کے سرپرست کے لیے یہ بات لازم ہے وہ اپنے زیر پرورش یتیم بچے اور اپنی اولاد میں خرچ کرنے میں مساوات برقرار رکھے

4244 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِمَّا اَضْرِبُ مِنْهُ يَتِيمِي، قَالَ: مِمَّا كُنْتَ ضَارِبًا مِنْهُ وَلَدَكَ غَيْرَ وَاقٍ مَالَكَ بِمَالِهِ، وَلَا مُتَاثِّلٍ مِنْ مَالِهِ مَالًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے ہاں زیر پرورش یتیم بچے کو کس چیز کے ذریعے ماروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس چیز سے جس کے ذریعے تم اپنے بیٹے کو مارتے ہو تم اس زیر پرورش یتیم کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بچانے کی کوشش نہ کرو اور اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرنے کی کوشش نہ کرو۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا السَّاعِيَ عَلَى الْاَرَامِلِ وَالْمَسَاكِينِ مَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِهِ

اللہ تعالیٰ کا بیوہ عورتوں اور غریبوں کی دیکھ بھال کرنے والے کو وہ اجر و ثواب عطا کرنے کا تذکرہ جو وہ اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کو عطا کرتا ہے

4245 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4244– مُعَلّى بن مهدى أورده ابن أبى حاتم 8/335 وقال: سألت أبى عنه فقال: شيخ موصلى أدركته ولم أسمع منه، يُحدث أحياناً بالحديث المنكر، ووثقه المؤلف 9/182–183، وأبو عامر الخزاز: هو صالح بن رستم المزنى مولاهم: لا بأس به، روى له مسلم متابعة، وباقى السند رجاله ثقات، ورواه الطبرانى فى (الصغير) (244) عن إبراهيم بن على العمرى بهذا الإسناد .

(متن حدیث): السَّاعِي عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاَحْسِبُهُ قَالَ: كَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ، وَكَالْقَائِمِ لَا يَنَامُ

(توضیح مصنف): اَبُو الْغَيْثِ: سَالِمٌ مَوْلٰى ابْنِ مُطِيعٍ قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیوہ عورتوں اور غریب لوگوں کی دیکھ بھال کرنے والا شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ایسے روزہ دار کی مانند ہے' جو کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کرتا اور ایسے نفل پڑھنے والے کی مانند ہے' جو سوتا نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالغیث نامی راوی کا نام سالم مولیٰ ابن مطیع ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِلْمُنْفِقَةِ عَلٰى اَوْلَادِ زَوْجِهَا مِنْ مَالِهَا

اللہ تعالیٰ کا اس عورت کے لیے اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنے شوہر کی اولاد پر اپنا مال خرچ کرتی ہے

4246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

4245- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في (الموطأ) برواية محمد بن الحسن (690)، ثور بن زيد: هو الدِّيلي .وأخرجه البخاري (6007) في الأدب: باب الساعي على المسكين، ومسلم (2982) في الزهد: باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، والنسائي 5/86-87 في الزكاة: باب فضل الساعي على الأرملة، والبيهقي 6/283، والبغوي (3458) من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد .رواية البخاري ومسلم والبيهقي لفظها " . . . كالقائم لا يفتر، وكالصائم لا يفطر"، ورواية النسائي مختصرة إلى قوله: "في سبيل الله" .وأخرجه البخاري (5353) في النفقات: باب فضل النفقة على الأهل، وبعد الحديث (6006) في الأدب: باب الساعي على الأرملة، وفي (الأدب المفرد) له (131)، والترمذي بإثر الحديث (1969) في البر والصلة: باب ما جاء في السعي على الأرملة واليتيم، من طرق عن مالك، به نحوه .وأخرجه أحمد 2/361، وابن ماجة (2140) في التجارات باب الحث على المكاسب، من طريقين عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن ثور بن زيد الدّيلي، به نحوه .وأخرجه البخاري (6007) في الأدب: باب الساعي على المسكين، ومسلم (2982) في الزهد: باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، والنسائي 5/86-87 في الزكاة: باب فضل الساعي على الأرملة، والبيهقي 6/283، والبغوي (3458) من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد .رواية البخاري ومسلم والبيهقي لفظها " . . . كالقائم لا يفتر، وكالصائم لا يفطر"، ورواية النسائي مختصرة إلى قوله: "في سبيل الله" .وأخرجه البخاري (5353) في النفقات: باب فضل النفقة على الأهل، وبعد الحديث (6006) في الأدب: باب الساعي على الأرملة، وفي (الأدب المفرد) له (131)، والترمذي بإثر الحديث (1969) في البر والصلة: باب ما جاء في السعي على الأرملة واليتيم، من طرق عن مالك، به نحوه .وأخرجه أحمد 2/361، وابن ماجة (2140) في التجارات باب الحث على المكاسب، من طريقين عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن ثور بن زيد الدّيلي، به نحوه باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر، و (5369) في النفقات: باب (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ) وهل على المرأة منه شيء ؟، ومسلم (1001) في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين، والطبراني /23 (796) و (911)، والبيهقي 7/478، والبغوي (1679) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لِيْ مِنْ اَجْرٍ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ؟، فَاِنِّيْ اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ، وَاِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ. فَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا تَقُوْلُ: كَانَ لِيْ اَجْرٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ لَكِ فِيْهِمْ اَجْرٌ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

❁❁ سیّدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کیا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بچوں کے حوالے سے مجھے کوئی اجر ملے گا' کیونکہ میں ان پر خرچ کرتی ہوں وہ میری اولاد ہیں میں انہیں اس حال میں ترک نہیں کرسکتی۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا مجھے اس کا اجر ملے گا یا نہیں ملے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تمہیں ان کے بارے میں اس چیز کا اجر ملے گا' جو تم ان پر خرچ کرتی ہو۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ الْجَزِيْلَ لِلْمَرْاَةِ اِذَا اَنْفَقَتْ عَلٰى زَوْجِهَا وَعِيَالِهَا مِنْ مَالِهَا

اللہ تعالیٰ کا اس عورت کے لیے بہترین اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ وہ اپنے مال میں سے اپنے شوہر اور اپنے بچوں پر خرچ کرتی ہے

4247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْخَصِيْبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ،

(متن حدیث): عَنْ رَيْطَةَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اُمِّ وَلَدِهِ، وَكَانَتِ امْرَاَةً صَنَاعًا، وَلَيْسَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَالٌ، وَكَانَتْ تُنْفِقُ عَلَيْهِ وَعَلٰى وَلَدِهِ مِنْ ثَمَرَةِ صَنْعَتِهَا، وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ شَغَلْتَنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ عَنِ الصَّدَقَةِ، فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَتَصَدَّقَ مَعَكُمْ، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكِ فِيْ ذٰلِكَ اَجْرٌ اَنْ تَفْعَلِيْ، فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَهِيَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ امْرَاَةٌ وَلِيَ صَنْعَةٌ فَاَبِيْعُ مِنْهَا، وَلَيْسَ لِيْ، وَلَا

4247– إسناده صحيح . حرملة بن يحيى من رجال مسلم وقد توبع، ومن فوقه على شرطهما غير ريطة امرأة عبد الله بن مسعود لم يخرج لها أحد من أصحاب الكتب الستة، قيل: إنها زينب: وريطة لقب لها، وقيل: ريطة زوجة أخرى له، وممن جزم به ابنُ سعد وغيره، وقال الكلاباذى: رائطة هي المعروفة بزينب، وبهذا جزم الطحاوى فقال: هي زينب امرأة عبد الله، لا نعلم أن عبد الله كانت له امرأة غيرها في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وفي (الإصابة) 4/303: ريطة بنت عبد الله بن معاوية الثقفية امرأة عبد الله بن مسعود، ويقال: اسمها رائطة، ويقال: اسمها زينب، ورائطة لقب، وقيل هما اثنتان . . . وعمرو بن الحارث: هو المصرى .وأخرجه الطبراني في (الكبير) /24 (669) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/503، والطحاوى في (شرح معاني الآثار) 2/23–24، وأبو عبيد في (الأموال) (1879)، والطبراني /24 (667) و (668) من طرق عن هشام بن عروة، به .وهذا سند على شرط الشيخين .وأخرجه الطبراني /24 (670) من طريق حماد بن سلمة، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عُبيد الله بن عبد الله الثقفي، أن رائطة . . . فذكره .وأخرجه أحمد 3/503، وابن أبي عاصم في (الآحاد والمثاني) ورقة 380، والطبراني /24 (666) من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عن أبيه عن عروة بن الزبير، عن عُبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن رائطة امرأة عبد الله بن مسعود .

لِزَوْجِي، وَلَا لِوَلَدِي شَيْءٌ، وَشَغَلُونِي فَلَا اَتَصَدَّقُ، فَهَلْ لِي فِي النَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ مِنْ اَجْرٍ؟، فَقَالَ: لَكِ فِي ذٰلِكَ اَجْرٌ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ، فَاَنْفِقِي عَلَيْهِمْ

عبیداللہ بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ام ولد سیّدہ ریطہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ ایک کاری گر خاتون تھیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہیں تھا تو وہ خاتون حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد پر اپنے ہنر کی آمدن خرچ کیا کرتی تھیں ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! آپ نے اور آپ کے بچوں نے مجھے صدقہ کرنے کے قابل نہیں رہنے دیا میں آپ کی موجودگی میں صدقہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس میں اجر نہیں ہے تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے تم ایسا کرو تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان کی اہلیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک عورت ہوں جسے ایک ہنر آتا ہے میں اس کام کو فروخت کر دیتی ہوں میرا میرے شوہر اور میری اولاد کا کوئی اور ذریعہ آمدن نہیں ہے ان لوگوں کی وجہ سے میں صدقہ نہیں کر پاتی تو کیا ان پر خرچ کرنے کا مجھے اجر ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان پر جو خرچ کرتی ہو اس کا تمہیں اجر ملے گا تم ان پر خرچ کرتی رہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ يَكُوْنُ لَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ عَلٰى زَوْجِهَا وَعِيَالِهَا اَجْرَانِ، اَجْرُ الصَّدَقَةِ، وَاَجْرُ الْقَرَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ عورت اپنے شوہر اور بچوں پر جو خرچ کرتی ہے اس کا اسے دوگنا اجر ملے گا ایک صدقہ کرنے کا اور دوسرا رشتہ داری (کے حقوق کا خیال رکھنے کا اجر)

4248 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

4248- حديث صحيح، لكن وقع في هذا السند وهم لأبي معاوية محمد بن حزم في قوله: (عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، عَنِ ابن أخي زينب، عن زينب) والصحيح إنما هو: (عن عمرو بن الحارث ابن أخي زينب، عن زينب) كما نبه عليه الترمذي وسيأتي .وأخرجه بطوله أحمد 6/363، والنسائي في (عشرة النساء) باب الفضل في نفقة المرأة على زوجها الاختلاف على سليمان في حديث زينب فيه، من طريق أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد .وأخرجه مختصراً الترمذي (635) في الزكاة: باب ما جاء في زكاة الحلي، عن هناد، والطبراني في (الكبير) 24/ (726) من طريق ابن أبي شيبة، كلاهما عن أبي معاوية، بِهِ .وأخرجه ابن ماجة (1834) في الزكاة: باب الصدقة على ذي قرابة، من طريقين عن أبي معاوية، بِهِ . إلا أنه وقع في المطبوع (عن عمرو بن الحارث ابن أخي زينب)، ويغلب على الظن أنه من تحريف الطبع . وإلا فرواية أبي معاوية وعمرو بن الحارث، عن ابن أخي زينب) وكذلك عزاه إليه المزي في (التحفة) 11/327 .وأخرجه الطيالسي (1653)، وأحمد 3/502، والبخاري (1466) في الزكاة: باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر، ومسلم (1000) في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين . .، والترمذي (636)، والنسائي (319) و (320)، من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل شقيق، عن عمرو بن الحارث، عن زينب . . . فذكره، وبعضهم يزيد فيه على بعض، وعند الترمذي والطبراني (727) (عمرو بن الحارث ابن أخي زينب) قال الترمذي: وهذا أصح من حديث أبي معاوية، وأبو معاوية وهم في حديثه فقال: عن عمرو بن الحارث عن ابن أخي زينب، والصحيح إنما هو عمرو بن الحارث ابن أخي زينب .وحكى الترمذي في (العلل المفردات) فيما نقله عنه الحافظ في (الفتح) 3/329 أنه سأل البخاري عنه فحكم على رواية أبي معاوية بالوهم، وأن الصواب رواية الجماعة عن الأعمش، عن شقيق، عن عمرو بن الحارث ابن أخي زينب . .

خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، عَنِ ابْنِ اَخِي زَيْنَبَ، امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَتْ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ، فَقَالَتْ: سَلْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُجْزِءُ عَنِّيْ مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلٰى زَوْجِي وَاَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِي؟، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، فَقَالَ: لَا بَلْ سَلِيهِ اَنْتِ، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا عَلَى الْبَابِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَاجَتُهَا حَاجَتِيْ اسْمُهَا زَيْنَبُ، قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْتُ لَهُ: سَلْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُجْزِءُ عَنَّا مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلٰى اَزْوَاجِنَا وَاَيْتَامٍ فِيْ حُجُورِنَا، قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَى الْبَابِ زَيْنَبُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الزَّيَانِبِ؟، قَالَ: زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَزَيْنَبُ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، تَسْاَلَانِ عَنِ النَّفَقَةِ عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَاَيْتَامٍ فِيْ حُجُورِهِمَا اَيُجْزِءُ ذٰلِكَ عَنْهُمَا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ لَهُمَا اَجْرَانِ: اَجْرُ الْقَرَابَةِ، وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (خواتین) کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ تم صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیور ہی کرو' کیونکہ اہل جہنم میں اکثریت قیامت کے دن تمہاری ہوگی وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی آمدن بہت کم تھی اس خاتون نے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) کہا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں دریافت کیجئے کہ اگر میں اپنے شوہر پر اور اپنے زیر پرورش یتیم بچوں پر خرچ کرتی ہوں' تو کیا ایسا کرنا میری طرف سے جائز ہوگا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب بہت زیادہ تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں' بلکہ تم خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرو وہ خاتون کہتی ہیں میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں) آئی تو وہاں دروازے پر انصار سے تعلق رکھنے والی ایک اور عورت بھی موجود تھی اس کا بھی وہی مسئلہ تھا جو میرا تھا اس عورت کا نام بھی زینب تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے میں نے ان سے کہا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لیے مسئلہ دریافت کریں کہ ہم اپنے شوہروں اور اپنے زیر پرورش یتیم بچوں پر جو خرچ کرتے ہیں کیا ہماری طرف سے یہ صدقہ کرنے کی جگہ کافی ہوگا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر گئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دروازے پر زینب موجود ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب اور انصار سے تعلق رکھنے والی زینب ان دونوں نے اپنے شوہروں پر اور اپنے زیر پرورش یتیم بچوں پر خرچ کرنے کے بارے میں دریافت کیا ہے: کیا یہ ان کی طرف سے صدقہ کی جگہ کافی ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں ان دونوں کو دگنا اجر ملے گا رشتہ داری کے حقوق کی پاسداری کا اجر اور صدقہ کرنے کا اجر۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ بِكُلِّ مَا يُنْفِقُ الْمَرْءُ عَلٰى عِيَالِهٖ حَتّٰى رَفْعِهِ اللُّقْمَةَ اِلٰى فِيْ اَهْلِهٖ

اللہ تعالیٰ کا ہر اس چیز کا اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ جو آدمی اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے یہاں تک کہ جو لقمہ وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے (اس کا بھی اجر نوٹ ہوتا ہے)

4249 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَرِضْتُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهٗ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ، اَفَاُوْصِيْ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، اِنَّكَ اِنْ تَتْرُكْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً، يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ، قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ، اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ حَتّٰى يَنْتَفِعَ اَقْوَامٌ بِكَ، وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ،

4249- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبار بن العلاء من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه أحمد 1/179، والحميدي (66)، وابن سعد في (الطبقات) 3/144، والبخاري (6733) في الفرائض: باب ميراث البنات، ومسلم (1628) (5) في ما لا يجوز للموصي بماله، والترمذي (2116) في الوصايا: باب ما جاء في الوصية بالثلث، والنسائي 6/241-242 في الوصايا: باب الوصية بالثلث، وابن ماجة (2708) في الوصايا: باب الوصية بالثلث، وأبو يعلى (747)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) 4/379، وابن الجارود (947)، والبيهقي 6/268-269 من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (16357)، وأحمد 1/176، والطيالسي (195) و (197)، والبخاري (56) في الإيمان: باب ما جاء إن الأعمال بالنية و (3936) في مناقب الأنصار: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "اللّهم أمض لأصحابي هجرتهم"، و (5668) في المرضى: باب ما رخص للمريض أن يقول: إني وجع . . .، و (6373) في الدعوات: باب الدعاء برفع الوباء، ومسلم (1628) (5)، والبيهقي 6/268 من طريق الزهري، به وبعضهم يزيد فيه على بعض .وأخرجه عبد الرزاق (16358)، وأحمد 1/172-173، والبخاري (2742) في الوصايا: باب أن يترك ورثته أغنياء خيرٌ من أن يتكففوا الناس، و (5354) في النفقات: باب فضل النفقة على الأهل، ومسلم (1628)، والنسائي 6/242 في الوصايا: باب الوصية بالثلث، والبغوي (1458) من طريق سفيان الثوري، عن سعد بن إبراهيم (تحرّف في المصنف) إلى: سعيد)، عن عامر بن سعد (تحرف في (المصنف) إلى: عمرو بن سعيد)، به .وأخرجه النسائي 6/243 عن طريق بكر بن مسمار، عن عامر بن سعد، عن أبيه .وأخرجه أحمد 1/184 من طريق جرير بن حازم، عن عمه جرير بن زيد، عن عامر بن سعد، به .وأخرجه البخاري (2744) في الوصايا: باب الوصية بالثلث، والبيهقي 6/269 عن طريق هاشم بن هاشم، عن عامر بن سعد، به نحوه .وأخرجه من طرق وبالفاظ عن سعد بن أبي وقاص عبدُ الرزاق (16359) و (16360)، وأحمد 1/168 و 171 و 172 و 173 و 174، والبخاري (5659) في المرضى: باب وضع اليد على المريض، ومسلم (1628)، والنسائي 6/242-243 و 243 و 244، والبيهقي 6/269، وانظر (5994) .

اَللّٰهُمَّ امْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

✿✿ عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال میں مکہ میں شدید بیمار ہو گیا' یہاں تک کہ موت کے کنارے تک پہنچ گیا نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث صرف میری بیٹی ہے' تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کے بارے میں وصیت کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں میں نے دریافت کیا: نصف؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: ایک تہائی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کردو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے' تم انہیں تنگ دست چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا' یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ کی طرف بڑھاؤ گے (اس کا بھی اجر ملے گا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے کر دیا جاؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میرے بعد بھی زندہ رہو گے تو اس کے نتیجے میں تمہاری قدر و منزلت اور درجے میں اضافہ ہوگا۔ ہوسکتا ہے تم میرے بعد زندہ رہو' یہاں تک کہ بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور دوسرے لوگوں کو تم سے نقصان بھی ہو۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھنا اور انہیں ایڑیوں کے بل واپس نہ لوٹا دینا البتہ سعد بن خولہ پر افسوس ہے

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے کیا' کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ عَدَمِ اِيجَابِ السُّكْنٰى، وَالنَّفَقَةِ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا عَلٰى زَوْجِهَا

جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اسے رہائش اور خرچ فراہم کرنا شوہر کے ذمے لازم نہ ہونے کا تذکرہ

4250 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةً وَلَا سُكْنٰى، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَلَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِ امْرَاَةٍ،

4250– إسناده صحيح على شرطهما . الشعبي: هو عامر بن شراحيل .وأخرجه البيهقي 7/475 من طريق يوسف بن يعقوب القاضي، عن محمد بن كثير، بهذا السند . وحديث إبراهيم عن عمر منقطع، فإن إبراهيم لم يدركه، وقد وصله ابن أبي شيبة 5/146، والدارمي 2/165، والدارقطني 4/23، 24، 27، والبيهقي 7/475 من طريق الأعمش والحكم وحماد، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عمر .وأخرجه أبو داوُد (2288) في الطلاق: باب في النفقة المبتوتة، والطبراني في (الكبير) /24 (934) من طريق محمد بن كثير، بِهِ .إلا أنه ليس فيه حديث إبراهيم عن عمر .

لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرچ اور رہائش کا حق نہیں دیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا، تو انہوں نے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں۔

"ہم اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت (کا حکم) کسی عورت کے بیان کی وجہ سے نہیں چھوڑیں گے ایسی عورت کو خرچ اور رہائش ملے گی"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4251 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: طَلَّقَنِىْ زَوْجِى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں رہائش اور خرچ نہیں ملے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ: مَنْ اَوْجَبَ سُكْنَى لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا عَلٰى زَوْجِهَا، وَنَفَى اِيجَابَ النَّفَقَةِ لَهَا عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے تین طلاق یافتہ

عورت کے رہائش کے حق کو اس کے شوہر کے ذمے لازم قرار دیا ہے اور اس عورت کے خرچ کے اس کے شوہر پر لازم ہونے کی نفی کی ہے

4252 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ،

4251- إسناده صحيح على شرطهما . جرير: هو ابن عبد الحميد، والمغيرة: هو ابن مِقسم الضبي، وهو في (مصنف ابن أبي شيبة) 5/149، وعنه ابن ماجة (2036) في الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً هل لها سُكنى ونفقة .وأخرجه الترمذي (1180) في الطلاق: باب ما جاء في المطلقة ثلاثاً لا سكنى لها ولا نفقة، عن هناد، عن جرير، به، وزاد في آخره حديث إبراهيم عن عمر .

4252- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه مسلم (1480) (42)، والترمذي 3/485، والنسائي في (الكبرى) كما جاء في (التحفة) 12/464، والطبراني /24 (938) من طرق عن هشيم، به .

وَحُصَيْنٌ، وَمُغِيرَةُ، وَمُجَالِدٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَدَاوُدُ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ، قَالَتْ: فَخَاصَمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ، فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: ان کے شوہر نے انہیں طلاق بتہ دے دی تھی وہ خاتون بیان کرتی ہیں: رہائش اور خرچ کے بارے میں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ابن ام مکتوم کے ہاں عدت بسر کروں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت بسر کریں

4253 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَأَمَرَ لَهَا بِنَفَقَةٍ، وَاسْتَقَلَّتْهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ نَحْوَ الْيَمَنِ، فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا، فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى،

4253- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخارى . يحيى: هو ابن أبى كثير وأخرجه أبو داوُد (2286) فى الطلاق: باب فى نفقة المبتوتة، عن محمود بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحه النسائى 6/145 فى الطلاق: باب الرخصة فى ذلك، عن عمرو بن عثمان، عن بقية، عن الأوزاعى، بِهِ .وأخرجه مسلم (1480) (38) فى الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، وأبو داوُد (2285) و (2287)، والطبرانى /24 (920)، والبيهقى 7/178 من طرق عن يحيى بن أبى كثير، بِهِ .وأخرجه من طرق وبألفاظ مختلفة عن أبى سلمة، عن فاطمة: مالك 2/580-581 فى الطلاق: باب ما جاء فى نفقة المطلقة، والشافعى فى (الرسالة) فقرة (856)، وأحمد 6/412 و413 و413-414 و414 و416، وعبد الرزاق (12022)، ومسلم (1480)، وأبو داوُد (2284) و (2289)، والنسائى 6/74 و75-77 و208، والطبرانى /24 (909) و (910) و (911) و (913) و (914) و (915) و (916) و (917) و (918) و (919) و (921)، والبيهقى 7/135 و177-178 و178 و432 و471 و472 .

فَارْسَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهَا: اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ، فَانْتَقِلِيْ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَاِنَّكِ اِنْ وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ، وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا لَا تَسْبِقِيْنِيْ بِنَفْسِكِ، فَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں تین طلاقیں دے دیں اور انہیں خرچ دینے کی ہدایت کر دی' لیکن اس خاتون نے اس خرچ کو تھوڑا شمار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو یمن کی طرف بھیجا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سیّدہ میمونہ کے گھر میں موجود تھے انہوں نے عرض کی: اب عمرو بن حفص نے فاطمہ کو تین طلاقیں دے دی ہیں کیا اسے خرچ ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے خرچ اور رہائش نہیں ملے گی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ پیغام بھجوایا کہ وہ سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں منتقل ہو جائے پھر آپ نے اس خاتون کو پیغام بھجوایا کہ ام شریک کے ہاں مہاجرین اولین آتے جاتے رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر میں منتقل ہو جاؤ' کیونکہ وہاں اگر تم اپنی چادر اتار دو گی' تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو پیغام بھجوایا تم اپنی ذات کے حوالے سے مجھ سے آگے نہ نکلنا (یعنی عدت گزرنے کے بعد شادی کرنے سے پہلے مجھ سے مشورہ لے لینا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کی شادی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا بَعَثَ بِهٖ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اِلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ لِنَفَقَتِهَا، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَجِبُ عَلَيْهِ

اس چیز کی صفت کا تذکرہ جو حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے خرچ کے طور پر سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو بھجوائی تھی اگرچہ اس کی ادائیگی ان کے ذمے لازم نہیں تھی

4254 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ، قَالَ:

4254– إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو بكر بن أبي الجهم: هو أبو بكر بن عبد الله بن أبي الجهم العدوي، وهو ثقة من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . أبو خيثمةُ: هو زهير بن حرب، وابن مهدى: هو عبد الرحمٰن، وسفيان هو الثورى .وأخرجه أحمد 6/411، ومسلم (1480) (48) في الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، والنسائي في (الكبرى) كما في (التحفة) 12/469 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 6/150 في الطلاق: باب إرسال الرجل إلى زوجته بالطلاق، عن عُبيد الله بن سعيد، عن عبد الرحمٰن بن مهدى، به مختصراً .وأخرجه مسلم (1480) (47) و (49)، والترمذى (1135) في النكاح: باب ما جاء أن لا يخطِب الرجل على خِطبة أخيه، وابن ماجة (2035) في الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً هل لها سكنى ونفقة، والطبراني /24 (929) والبيهقى 7/136 و473 من طرق عن سفيان، به وبعضهم يزيد على بعض .وأخرجه بنحوه أحمد 6/413، ومسلم (1480) (50)، والنسائي 6/210 في الطلاق: باب نفقة البائنة، والطبراني /24 (930)، والبيهقى 7/181 من طريقين عن أبي بكر بن أبي الجهم، بِهِ .

(متن حدیث): سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِي اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي، وَاَرْسَلَ اِلَيَّ بِخَمْسَةِ آصُعٍ مِّنْ شَعِيرٍ، وَخَمْسَةِ آصُعٍ مِّنْ تَمْرٍ، فَقُلْتُ: مَالِي نَفَقَةٌ اِلَّا هٰذَا، وَلَا اَعْتَدُّ فِي مَنْزِلِكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَتْ: فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: كَمْ طَلَّقَكِ؟، قُلْتُ: ثَلَاثَةً، قَالَ: صَدَقَ، لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ، وَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَاِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، تُلْقِينَ ثَوْبَكِ عِنْدَهُ، فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي، قَالَتْ: فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ مِّنْهُمْ: مُعَاوِيَةُ وَاَبُوْ جَهْمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مُعَاوِيَةَ خَفِيفُ الْحَاذِ وَاَبُوْ جَهْمٍ فِيهِ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ، - اَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ، اَوْ نَحْوَ هٰذَا - وَلٰكِنْ عَلَيْكِ بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے شوہر ابوعمرو بن حفص نے مجھے طلاق بھجوادی انہوں نے ''جو'' کے پانچ صاع مجھے بھجوائے اور کھجور کے پانچ صاع بھی بھجوائے میں نے کہا: مجھے صرف یہی خرچ ملے گا؟ میں تمہارے گھر میں عدت نہیں گزاروں گی انہوں نے کہا: جی نہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے چادر لی اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس نے تمہیں کتنی طلاقیں دیں میں نے جواب دیا: تین۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس شخص نے سچ کہا ہے تمہیں خرچ نہیں ملے گا۔ تم اپنے چچازاد ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت بسر کرو' کیونکہ وہ نابینا ہیں وہاں تم اپنی چادر اتار سکتی ہو' جب تمہاری عدت گزر جائے' تو تم مجھے اطلاع دے دینا۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: متعدد لوگوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ان میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ غریب آدمی ہے اور ابوجہم خواتین کے ساتھ سخت رویہ رکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) خواتین کو مارتا ہے یا اس کی مانند کچھ اور الفاظ ہیں' البتہ تم اسامہ بن زید کے ساتھ شادی کرلو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بِالْمَعْرُوفِ لِتُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهٖ، اِذَا قَصَّرَ الزَّوْجُ فِي النَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے شوہر کے مال میں سے مناسب طور پر حاصل کرسکتی ہے' تاکہ وہ اسے اپنے بچوں پر خرچ کرے جب اس کا شوہر ان کا خرچ فراہم کرنے میں کوتاہی کرتا ہو

4255 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَتْ هِنْدُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَيْسَ لِي اِلَّا مَا يُدْخِلُ عَلَيَّ، قَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ ہند رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: حضرت ابوسفیان

ایک کنجوس آدمی ہے میرے پاس صرف وہی کچھ ہوتا ہے جو وہ مجھے دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اتنا مال حاصل کرلو جو تمہاری اور تمہاری اولاد کی بنیادی ضروریات کے لیے کفایت کرجائے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا لِعِيَالِهِ بِالْمَعْرُوْفِ مِنْ غَيْرِ عِلْمِهِ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے بچوں کے لیے اپنے شوہر کے مال میں سے مناسب طور پر کچھ لے سکتی ہے جو شوہر کی لاعلمی میں ہو

4256 - سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَحْمَدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ شَيْخٍ اَبَا بَكْرٍ، بِوَاسِطَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ تْ هِنْدُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ مُضَيِّقٌ عَلَیَّ، وَعَلٰی وَلَدِیْ، اَفَاٰخُذُ مِنْ مَالِهِ، وَهُوَ لَا يَشْعُرُ؟، قَالَ: خُذِیْ مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوْفِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کی: ابوسفیان نے مجھ پر اور میری اولاد پر (خرچ کے حوالے سے) تنگی کی ہوئی ہے تو کیا میں ان کے مال میں سے ان کی لاعلمی میں کچھ حاصل کرسکتی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی لاعلمی میں اس کے مال میں سے مناسب طور پر لے لو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ اَخْذِ الْمَرْاَةِ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ عِلْمِهِ، تُرِيْدُ بِهِ النَّفَقَةَ عَلٰی اَوْلَادِهِ وَعِيَالِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ عورت کے لیے اپنے شوہر کی لاعلمی میں اس کے مال میں سے کچھ لینا جائز ہے جبکہ وہ عورت اسے اس مرد کی اولاد اور عیال پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہو

4255- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه الشافعي 2/64، وأحمد 6/39، والحميدي (242)، والبخاري (2211) في البيوع: باب من أجرى أمر الأمصار على ما يتعارفون بينهم في البيوع ...، و (5370) في النفقات: باب (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ) وهل على المرأة منه شيء ؟ و (7180) في الأحكام: باب القضاء على الغائب، والبيهقي 7/466 و477 و10/269-270 من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/64، وأحمد 6/50، 206، والدارمي 2/159، والبخاري (5364) في النفقات: باب إذا لم ينفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغير علمه ما يكفيها وولدها بالمعروف، ومسلم (1714) (7) في الأقضية: باب قضية هند، وأبو داوٗد (3532) في البيوع: باب في الرجل يأخذ حقه من تحت يده، والنسائي 8/246-247 في اٰداب القضاة: باب قضاء الحاكم على الغائب إذا عرفه، وفي (عشرة النساء) (309)، وابن ماجة (2293) في التجارات: باب ما للمرأة من مال زوجها، والبيهقي 10/141 و270 والبغوي (2149) و (2397) من طرق عن هشام بن عروة، بِهٖ .

4256- إسناده صحيح . عبيد الله بن محمد بن عائشة ثقة روى له أصحاب السنن غيرَ ابنِ ماجة، وحمادُ بن سلمة من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين، وانظر ما قبله .

4257 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يُذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ الْيَوْمَ اَنْ يُعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ، اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَالِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُنْفِقِي بِالْمَعْرُوْفِ عَلَيْهِمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہند بنت عتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! (پہلے ہی یہ حالت تھی) کہ روئے زمین پر کوئی بھی گھرانہ میرے نزدیک آپ کے گھرانے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا اور اب روئے زمین پر کوئی بھی گھرانہ میرے نزدیک آپ کے گھرانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے‘ تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر اس کے بال بچوں پر خرچ کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مناسب طریقے سے ان پر خرچ کرتی ہو‘ تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ عِلْمِهٖ مِقْدَارَ مَا تُنْفِقُهُ عَلَيْهَا، وَعَلٰى وَلَدِهَا، مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُهَا فِيْ ذٰلِكَ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ‘ وہ اپنے شوہر کی لاعلمی میں اس کے مال میں سے

کچھ لے‘ جو اتنی مقدار میں ہو‘ جسے وہ عورت اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر خرچ کر سکے ایسا کرنے سے عورت پر کوئی گناہ لازم نہیں ہوگا

4257– حديث صحيح، ابن أبي السرى: هو محمد بن المتوكل صدوق وله أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في (مصنف عبد الرزاق) (16612) . ومن طريقه أخرجه أحمد 6/225، ومسلم (1714) (8) في الأقضية: باب قضية هند، وأبو داؤد (3533) في البيوع: باب في الرجل يأخذ حقه من تحت يده، والنسائي في (عشرة النساء) (380) . وأخرجه البخاري (2460) في المظالم: باب قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه، و (3825) في مناقب الأمصار: باب ذكر هند بنت عتبة رضي الله عنها، و (5359) في النفقات: باب نفقة المرأة إذا غاب عنها زوجها ونفقة الولد، و (6641) في الأيمان: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، و (7161) في الأحكام: باب من رأى للقاضي أن يحكم بعلمه في أمر الناس إذا لم يخف الظنون والتهمة، ومسلم (1714) (9)، والبيهقي 10/270، والبغوي (2150) من طرق عن الزهري، به، وبعضهم يذكر فيه قصة الخباء، وبعضهم لا يذكره . 1/407، وأبو داؤد (3528) في البيوع: باب الرجل يأكل من مال ولده، والنسائي 7/240–241 في البيوع: باب الحث على الكسب، والحاكم 2/46، والبيهقي 7/479–480 من طرق عن سفيان، عن منصور، به .

4258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ هِنْدُ امْرَاَةُ اَبِي سُفْيَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اُصِيبَ مِنْ مَالِهِ فَاُنْفِقَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَلَدِي؟، فَقَالَ لَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تَاْخُذِي مِنْ مَالِ اَبِي سُفْيَانَ فَتُنْفِقِيهِ عَلَيْكِ وَعَلٰى وَلَدِكِ، بِالْمَعْرُوفِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابوسفیان کی اہلیہ ہند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے' تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کا کچھ مال حاصل کر کے اسے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر خرچ کر لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر تم ابوسفیان کا مال لے کر اسے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر مناسب طریقے سے خرچ کرتی ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ اَخْذِ الْمَرْءِ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ حَسْبَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے' وہ اپنی اولاد کے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق اور اولاد کی ہدایت کے بغیر کچھ لے سکتا ہے

4259 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ فِي حِجْرِ عَمَّةٍ لِي ابْنٌ لَهَا يَتِيمٌ، وَكَانَ يَكْسِبُ، فَكَانَتْ تَحْرَجُ اَنْ تَاْكُلَ مِنْ كَسْبِهِ، فَسَاَلَتْ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَاِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ

4258–وأخرجه البخارى 1/407 من طريق روح بن القاسم، عن منصور، بِه .

4259–وأخرجه أحمد 6/41 و201، والنسائى 7/241 من طريق سفيان وأحمد 6/220 من طريق شريك كلاهما عن الأعمش، عن إبراهيم، بِه .وأخرجه أحمد 6/162، والترمذى (1358) فى الأحكام: باب ما جاء أن الوالد يأخذ من مال ولده، وابن ماجة (2290) فى التجارات: باب ما للرجل من مال ولده، من طريق يحيى بن زكريا، وأحمد 6/173، والطيالسى (1580) من طريق شعبة، كلاهما عن الأعمش، عن عمارة، بِه . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 6/202–203، وأبو داوُد (3529)، والحاكم 2/46، والبيهقى 7/480 من طريق شعبة، عن الحكم بن عُتيبة، عن عمارة بن عُمير، عن أمه، عن عائشة . . . وأم عمارة لا تعرف فيما قاله ابن القطان، وقد وقع فى (المستدرك) للحاكم وفى (تلخيصه) (عن أبيه) ويغلب على الظن أنه من تحريف الطبع، وإن صحت النسخة فأبوه لا يُعرف، ومع ذلك فقد قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبى!!

ﷺ عمارہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: میری پھوپھی کا ایک یتیم بچہ ان کے زیر پرورش تھا وہ بچہ (کام کر کے) کماتا تھا' لیکن وہ خاتون اس کی آمدن میں سے کچھ کھانا گناہ سمجھتی تھی اس نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پاکیزہ چیز وہ ہے' جو انسان اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی کا حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِسْنَادَ هٰذَا الْخَبَرِ مُنْقَطِعٌ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کی سند منقطع ہے متصل نہیں ہے

4260 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَطْيَبُ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ، وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ

ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں سب سے پاکیزہ چیز وہ ہے' جو آدمی اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی کا حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ذِكْرَ الْاَسْوَدِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَهَمَ فِيْهِ شَرِيْكٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس کی سند میں اسود کا ذکر کرتے ہوئے شریک نامی راوی کو وہم ہوا ہے

4261 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ، وَوَلَدُهٗ مِنْ

4260– رواية إسحاق الأزرق وهو ابن يوسف– عن شريك وهو ابن عبد الله النخعي– قديمة، وقد تُوبع شريك عليه، وباقي رجال السند ثقات على شرطهما غير تميم بن المنتصر، وهو ثقة، روى له أبو داؤد، والنسائي، وابن ماجة .وأخرجه أحمد 6/220 عن إسحاق الأزرق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/42، والنسائي 7/241 في البيوع: باب الحث على الكسب، والبغوي (3298) من طرق عن الأعمش، به .وهذا سند صحيح على شرطهما .

4261– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 6/42، وابن ماجة (2137) في التجارات: باب الحث على المكاسب، والرامهرمزي في (المحدث الفاصل) (232)، والبيهقي 7/480 من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد .

كَسْبِهِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی جو کچھ کھاتا ہے اس میں سب سے پاکیزہ چیز اس کی اپنی کمائی ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی کا حصہ ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ مَالَ الِابْنِ يَكُونُ لِلْاَبِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) بیٹے کا مال باپ کی ملکیت ہوتا ہے

4262 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّاجِرُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُ اَبَاهُ فِيْ دَيْنٍ لَهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَاهُ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنْ مُعَامَلَتِهِ اَبَاهُ بِمَا يُعَامِلُ بِهِ الْاَجْنَبِيِّيْنَ، وَاَمَرَ بِبِرِّهِ، وَالرِّفْقِ بِهِ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ مَعًا، اِلٰى اَنْ يَّصِلَ اِلَيْهِ مَالُهُ، فَقَالَ لَهُ: اَنْتَ، وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ لَا اَنَّ مَالَ الِابْنِ يَمْلِكُهُ اَبُوْهُ فِيْ حَيَاتِهِ عَنْ غَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِّنَ الِابْنِ بِهِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کا اپنے والد کے ساتھ ایک قرض کے سلسلے میں جھگڑا چل رہا تھا جو اس نے اپنے والد سے لینا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس بات پر ڈانٹا ہے اس نے اپنے والد کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کیا ہے جو رویہ اجنبی لوگوں کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے والد کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنے والد کے ساتھ بات چیت اور طرز عمل میں نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ آپ نے اس شخص کے مال کو اس کے والد کے ساتھ ملا دیا اور اس سے ارشاد فرمایا: تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے اس سے یہ مراد ہے بیٹے کا باپ اپنے بیٹے کی زندگی میں ہی اس کے مال کا مالک بن جاتا ہے جب کہ بیٹے کی اس حوالے سے کوئی رضامندی بھی نہ ہو۔

4262- إسناده ضعيف . حصينُ بن المثنى أورده ابن أبى حاتم 3/197: ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلاً، وعبد الله بن كيسان هو أبو مجاهد المروزى ضعفه أبو حاتم والنسائى، وقال العقيلى: فى حديثه وهم كثير، وقد تقدم برقم (410) وذكرت هناك فى التعليق عليه أنه رواه غيرُ واحد مِن الصحابة، فيتقوى بها ويصح، فانظره .

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب! طلاق کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَ امْرَاَتَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فِيْ طُهْرِهَا لَا فِيْ حَيْضِهَا

جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ عورت کو طہر کے دوران طلاق دے اس کے حیض کے دوران اسے طلاق نہ دے

4263 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

4263– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/54، والنسائي 6/137–138 في أول الطلاق، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 6/212–213 باب الرجعة، من طريق عبد الله بن إدريس، عن محمد بن إسحاق، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، بِهِ وأخرجه الدارقطني 4/7 من طريق بشر بن المفضل، عن عبيد الله بن عمر، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/102، والطيالسي (1853)، وابن أبي شيبة 5/2–3، ومسلم (1471) في الطلاق: باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها، وأنه لو خالف وقع الطلاق ويؤمر برجعتها، وابن ماجة (2019) في الطلاق: باب طلاق السنة، والطحاوي 3/53، وابن الجارود (734)، والبيهقي 7/324، والدارقطني 4/7 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بِهِ . وأخرجه مالك 3/576 في الطلاق: باب ما جاء في الأقراء وعدة الطلاق وطلاق الحائض، ومن طريقه أخرجه الشافعي 2/32–33، وأحمد 2/63، والدارمي 2/160، وعبد الرزاق (10952)، والبخاري (5251) في الطلاق: باب قول الله تعالى: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ)، ومسلم (1471) (1)، وأبو داوُد (2179) في الطلاق: باب في طلاق السنة، والنسائي 6/138، والبيهقي 7/323 و414، والبغوي (2351) عن نافع، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/6 و64 و124، والطيالسي (1853)، وعبد الرزاق (10953) و(10954)، والبخاري (5332) في الطلاق: باب (وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ) في العدة، ومسلم (1471) (3)، والنسائي 6/213، وأبو داوُد (2180)، والطحاوي 3/53، والبيهقي 7/324، والدارقطني 4/9 من طرق عن نافع، أن ابن عمر طلق امرأته وهي حائض، فسأل عمر النبيّ صلى الله عليه وسلم، فأمره أن يرجعها، ثم يمهلها حتى تحيض حيضة أخرى، ثم يمهلها حتى تطهر، ثم يطلقها قبل أن يمسها، فتلك العدة التي أمر الله أن يطلق لها النساء، قال: فكان ابن عمر إذا سئل عن رجل يطلق امرأته وهي حائض يقول: أمّا أنت طلقتها واحدة أو اثنتين، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أن يَرْجِعَهَا، ثم يمهلها حتى تحيضَ حيضة أخرى، ثم يمهلها حتى تطهر، ثم يطلقها قبل أن يمسها، وأما أنت طلقتها ثلاثاً، فقد عصيتَ ربك فيما أمرك به من طلاق امرأتك، وبانت منك . لفظ مسلم .وأخرجه الطيالسي (68)، والدارقطني 4/9، من طريق ابن أبي ذئب، عن نافع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنه طلّق امرأته وهي حائض، فأتى عُمَرُ النبيّ صلى الله عليه وسلم، فذكر ذلك له، فجعلها واحدة . وهذا إسناد صحيح على شرطهما .

(متن حدیث):اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ، فَاسْتَفْتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهٖ، فَاِذَا حَاضَتْ حَيْضَةً اُخْرٰى فَطَهُرَتْ، فَاِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا، وَاِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کے دوران ایک طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: انہوں نے عرض کی: عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض کے دوران طلاق دے دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبداللہ سے کہو وہ اس عورت سے رجوع کرلے پھر وہ اسے اپنے ساتھ رکھے یہاں تک کہ وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر جب اس عورت کو دوسری مرتبہ حیض آجائے اور پھر وہ پاک ہو جائے پھر اگر وہ چاہے تو اسے اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے طلاق دیدے اور اگر چاہے تو اپنے ساتھ رکھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّطَلِّقَ الْمَرْءُ امْرَاَتَهُ فِيْ حَيْضِهَا دُوْنَ طُهْرِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی بیوی کو اس کے طہر کی بجائے اس کے حیض کے دوران طلاق دے

4264 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث):طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ، فَرَدَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ حَتّٰى طَلَّقْتُهَا وَهِيَ طَاهِرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بیوی کو اس کے حیض کے دوران طلاق دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میری طرف لوٹا دیا یہاں تک کہ میں نے اسے اس وقت طلاق دی جب وہ تو طہر کی حالت میں تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّطَلِّقَ الْمَرْءُ النِّسَاءَ وَيَرْتَجِعُهُنَّ حَتّٰى يَكْثُرَ ذٰلِكَ مِنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرلے اور ایسا کئی مرتبہ کرے

4264- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما، أبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية، وهشيم قد صرح بالتحديث عند النسائي وغيره، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه النسائي 6/141 في الطلاق: باب الطلاق لغير العدة، والطحاوي 3/52 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (1871) عن هشيم (وتحرف في المطبوع إلى: هشام)، بِهِ .

4265 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا بَالُ اَحَدِكُمْ يَلْعَبُ بِحُدُودِ اللّٰهِ يَقُولُ: قَدْ طَلَّقْتُ، قَدْ رَاجَعْتُ؟

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا وجہ ہے، تم میں سے کوئی ایک شخص اللہ کی حدود سے کھیلتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے طلاق دی، میں نے رجوع کر لیا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْكِنَايَاتِ فِي الطَّلَاقِ اِنْ اُرِيدَ بِهَا الطَّلَاقَ كَانَ طَلَاقًا عَلٰى حَسَبِ نِيَّةِ الْمَرْءِ فِيهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، طلاق کے بارے میں کنایہ کے طور پر

استعمال کیے جانے والے الفاظ میں اگر طلاق مراد لی گئی ہو، تو اس صورت میں آدمی کی نیت کے مطابق طلاق واقع ہوگی

4266 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اَيُّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ بِنْتَ الْجَوْنِ لَمَّا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَنَا مِنْهَا،

4265– ذكر الحافظ فى (التلخيص) 3/205 عنوان ابن حبان هذا وقال: والذى يظهر لى من سياق الحديث خلاف ما فهمه ابن حبان . والله أعلم .وأخرجه ابن ماجة (2017) فى أول الطلاق عن محمد بن بشار، والبيهقى 7/322 من طريق محمد بن أبى بكر، كلاهما عن مؤمل بن إسماعيل، بهذا الإسناد وقال البوصيرى فى (مصباح الزجاجة) ورقة 130/2: هذا إسناد حسن من أجل مؤمل بن إسماعيل!وأخرجه البيهقى 7/322 من طريق الطيالسى عن زهير، عن أبى إسحاق، عن أبى بردة قال: كان رجل يقول: قد طلقتك، قد راجعتك، فبلغ ذلك النبى صلى الله عليه وسلم، فقال: "ما بال رجال يلعبون بحدود الله " هذا مرسل، ثم رواه من طريق أبى حذيفة موسى بن مسعود (وهو سيّء الحفظ) عن سفيان الثورى، عن أبى إسحاق، عن أبى بردة عن أبى موسى مثل رواية المصنف .

4266– إسناده صحيح على شرط البخارى، عبد الرحمٰن بن إبراهيم وهو الملقب بدحيم– ثقة من رجال البخارى، ومن فوقه على شرطهما . الوليد: هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه ابن ماجة (2050) فى الطلاق: باب ما يقع به الطلاق من الكلام، والطحاوى فى (مشكل الآثار) (635) بتحقيقنا، وابن الجارود (738)، والبيهقى 7/342 من طريق عبد الله بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى (5254) فى الطلاق: باب من طلّق، وهل يواجه الرجل امرأته بالطلاق؟، والنسائى 6/150 فى الطلاق: باب مواجهة الرجل المرأة بالطلاق، والطحاوى (636)، والحاكم 4/35، والبيهقى 7/39 و342، والدارقطنى 4/29 من طرق عن الوليد بن مسلم، بِهِ .

قَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُذْتِ بِعَظِيمٍ، الْحَقِي بِاَهْلِكِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: الْحَقِي بِاَهْلِكِ تَطْلِيقَةٌ

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کی وہ کون سی زوجہ محترمہ تھیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پناہ مانگی تھی، تو زہری نے بتایا: عروہ بن زبیر نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے' جون کی صاحبزادی کے پاس جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے (تو وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کو پہچانتی نہیں تھی) اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ایک عظیم ذات کی پناہ مانگی ہے' تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ اس سے مراد ایک طلاق تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَخْيِيرَ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ بَيْنَ فِرَاقِهِ، اَوِ الْكَوْنِ مَعَهُ اِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهُ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب آدمی اپنی بیوی کو اس سے علیحدگی اختیار کرنے یا اس کے ساتھ رہنے کا اختیار دے اور عورت آدمی کو اختیار کرلے' تو یہ چیز طلاق شمار نہیں ہوگی

4267 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَهَلْ كَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا' تو ہم نے آپ کو اختیار کرلیا تو کیا یہ چیز طلاق شمار ہوئی تھی؟

4267- إسناده صحيح، زيد بن أخزم ثقة من رجال البخاري، وأبو داؤد وهو سليمان بن داؤد بن الجارود الطيالسي- ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، أبو الضحى: هو مسلم بن صبيح، وهو في (مسند الطيالسي) (1403) عن شعبة، عن الأعمش، به، وقولها: (فهل كان ذلك طلاقاً) استفهام إنكار .وأخرجه أحمد 6/173، والنسائي 6/56 في النكاح: باب مما افترض اللّٰه عز وجل على رسوله عليه السلام وحرّمه على خلقه . . .، من طريق محمد بن جعفر، والنسائي 6/161 في الطلاق: باب في المخيرة تختار زوجها، من طريق خالد بن الحارث، كلاهما عن شعبة، عن الأعمش، به .وأخرجه أحمد 6/202 و205 و240، والدارمي 2/162، والحميدي (234)، وابن أبي شيبة 5/59، والبخاري (5263)، ومسلم (1477) (24) و (25) و (27)، والترمذي (1179)، والنسائي 6/56 و160-161، وابن الجارود (740)، والبيهقي 7/38-39 و345 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1477) (26) و (27)، والنسائي 6/161 من طرق عن عاصم الأحول، عن الشعبي، به وأخرجه مسلم (1477)، والبيهقي 7/345 من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا خَيَّرَهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَارَتِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا وَصَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ عائشہ ؓ کو اختیار دیا تھا انہوں نے اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کو اختیار کر لیا تھا

4268 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمْ اَزَلْ حَرِيصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللّٰهُ: (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4)، حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ فَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَ فِىْ بَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ لِيَتَوَضَّاَ، وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ، فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ اَتَانِىْ، فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ فَتَوَضَّاَ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ: (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4)، فَقَالَ عُمَرُ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، ثُمَّ قَالَ: هِىَ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اَنْشَاَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَاهُمْ قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ، وَكَانَ مَنْزِلِىْ فِىْ بَنِىْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ فِى الْعَوَالِىْ، قَالَ: فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِىْ، فَاِذَا هِىَ تُرَاجِعُنِىْ، فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِىْ، فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ

4268– حديث صحيح . ابن أبى السرى هو محمد بن المتوكل– صدوق، له أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه بطوله مسلم (1479) (34) (35) فى الطلاق: باب فى الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، والترمذى (3318) فى التفسير: باب ومن سورة التحريم، والبيهقى 7/37–38 من طريق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/33–34 عن عبد الرزاق، بِهِ .إلى قوله: (حتى عاتبه الله) .وأخرجه بطوله البخارى (2468) فى المظالم: باب الغرفة والعلية المشرفة، من طريق عقيل، و (5191) فى النكاح: باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجها، من طريق شعيب، كلاهما عن الزهرى، بِهِ .وأخرجه مختصراً البخارى (89) فى العلم: باب التناوب فى العلم، والنسائى 4/137–138 فى الصيام: باب كم الشهر من طريق شعيب وصالح بن كيسان، عن الزهرى، بِهِ .وأخرجه مقطعاً البخارى (4913) فى التفسير: باب (تَبْتَغِى مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ . . .) و (4914) باب (وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيثًا . . .)، و (4915) باب (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا)، و (5218) فى النكاح: باب حب الرجل بعض نسائه أفضل من بعض، و (5843) فى اللباس: باب ما كان النبى صلى الله عليه وسلم يتجوز من اللباس والبسط، و (7256) فى أخبار الآحاد: باب ما جاء فى إجازة خبر الواحد، و (7263) باب قول الله تعالى: (لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ)، ومسلم (1479) (31) و (32) و (33) من طرق عن يحيى بن سعيد، عن عبيد بن حنين، عن ابن عباس، بِهِ .وحديث عائشة أخرجه مسلم (1083) فى الصيام: باب الشهر يكون تسعاً وعشرين، عن عبد بن حميد، عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهرى، بِهِ .وأخرجه بنحوه أحمد 6/185 و263–264 من طريق جعفر بن برقان، عن الزهرى، بِهِ .وأخرجه مختصراً النسائى 4/136–137 من طريق عبد الأعلى، عن معمر، بِهِ .

اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُرَاجِعْنَهُ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: أَتُرَاجِعِينَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: نَعَمْ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: قَدْ قُلْتِ، قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ، وَخَسِرَ، أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ، لَا تُرَاجِعِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا، وَسَلِينِيْ مَا بَدَا لَكِ، وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمُ وَأَحَبُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ، - يُرِيْدُ عَائِشَةَ -

قَالَ: وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا، وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَيَأْتِينِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَأَنْزِلُ فَآتِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا، قَالَ: فَنَزَلَ صَاحِبِيْ يَوْمًا ثُمَّ أَتَانِيْ، فَضَرَبَ عَلٰى بَابِي، ثُمَّ نَادَانِيْ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، فَقُلْتُ: مَاذَا؟ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟، قَالَ: بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَطْوَلُ، طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نِسَاءَهُ، فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا، فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، ثُمَّ نَزَلْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لَا أَدْرِيْ، هُوَ ذَا، هُوَ مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ، فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، وَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا قَوْمٌ حَوْلَ الْمِنْبَرِ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، قَالَ: فَجَلَسْتُ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ، فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ، فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ، فَصَمَتَ، فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ، فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ، فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَسَكَتَ،

(متن حدیث): فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ، وَيَقُوْلُ: ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ، فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ بِجَنْبِهِ، فَقُلْتُ: أَطَلَّقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ، وَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ، فَتَغَضَّبْتُ عَلٰى امْرَأَتِي يَوْمًا، فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ، فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَتُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ، فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ، وَخَسِرَتْ، أَتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: لَا تُرَاجِعِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا، وَسَلِينِيْ مَا بَدَا لَكِ، وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ

جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمُ، وَاَحَبُّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرَى، فَقُلْتُ: اَسْتَاْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَجَلَسْتُ، فَرَفَعْتُ رَاْسِي فِي الْبَيْتِ، فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ اِلَّا اُهُبًا ثَلَاثَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى اُمَّتِكَ، فَقَدْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَهُ، قَالَ: فَاسْتَوٰى جَالِسًا، وَقَالَ: اَفِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَانَ اَقْسَمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللّٰهُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ، فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَاِنَّكَ دَخَلْتَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا اُرِيْدُ اَنْ تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ الْاٰيَةَ: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا) (الأحزاب: 29)، قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ، فَقُلْتُ: اَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ؟، فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک طویل عرصے سے اس بات کا خواہش مند تھا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ان دوخواتین کے بارے میں دریافت کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے تعلق رکھتی ہیں؛ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

”اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلو (تو یہ مناسب ہوگا)‘ کیونکہ تم دونوں کے دل مائل ہوگئے تھے“۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں)‘ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے ان کے ہمراہ میں بھی حج کے لیے گیا راستے میں کسی جگہ پر وہ ایک طرف ہٹ گئے (انہوں نے قضائے حاجت کی) پھر وہ وضو کرنے لگے میں بھی ان کے ہمراہ ایک برتن لے کر ہٹ گیا تھا انہوں نے قضائے حاجت کی پھر وہ میرے پاس آئے میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا انہوں نے وضو کیا میں نے کہا: اے امیر المومنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے تعلق رکھنے والی وہ دوخواتین کون سی تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

”اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلو (تو یہ مناسب ہوگا)‘ کیونکہ تم دونوں کے دل مائل ہوگئے تھے“۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس تم پر حیرت ہے (کہ تم نے پہلے اس بارے میں سوال کیوں نہیں کیا) پھر انہوں نے بتایا: وہ عائشہ اور حفصہ تھیں اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا۔

انہوں نے بتایا: ہم قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب تھے جب ہم مدینہ آئے‘ تو ہمیں ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا جن کی

عورتیں ان پر غالب تھیں ہماری خواتین نے ان سے طریقہ سیکھنا شروع کر دیا میری رہائش نواحی علاقے میں بنوامیہ بن زید کے محلے میں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نے اپنی بیوی پر غصے کا اظہار کیا' تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا: میں اس کے پلٹ کر جواب دینے پر بہت حیران ہوا تو اس نے کہا: آپ اس بات پر اعتراض کر رہے ہیں کہ میں آپ کو جواب دے رہی ہوں حالانکہ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج بھی نبی اکرم ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم ﷺ سے لاتعلق (یا ناراض) رہتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے روانہ ہوا اور حفصہ کے پاس آیا میں نے کہا: کیا تم پلٹ کر نبی اکرم ﷺ کو جواب دیتی ہو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اور ہم میں سے ایک تو صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم ﷺ سے لاتعلق رہتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم یہ بات کہہ رہی ہو تم میں سے جو بھی ایسا کرتی ہے وہ رسواء ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی؟ کیا تمہیں اس بات سے ڈر نہیں لگتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے اس پر ناراض ہو جائے گا اور اس صورت میں وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گی تم نبی اکرم ﷺ کو پلٹ کر جواب نہ دیا کرو اور نبی اکرم ﷺ سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کیا کرو تمہاری جو ضرورت ہو مجھے کہہ دیا کرو اور یہ چیز تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ تمہاری پڑوسن نبی اکرم ﷺ کے نزدیک زیادہ خوب صورت اور زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرا ایک انصاری پڑوسی تھا ہم لوگ باری باری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے ایک دن وہ چلا جاتا تھا ایک دن میں آ جایا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ وحی یا اس سے متعلق دیگر کسی چیز کی اطلاع لے آتا تھا جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آتا تھا تو اس طرح اطلاع میں بھی لے آتا تھا (اور اسے بتا دیتا تھا) ان دنوں ہم یہ بات چیت کر رہے تھے کہ غسان قبیلے کے لوگ ہمارے ساتھ لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں ایک دن میرا ساتھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر وہ میرے پاس آیا اس نے میرے دروازے کو کھٹکھٹایا اور مجھے آواز دی میں نکل کر اس کے پاس آیا' تو اس نے کہا: ایک عظیم واقعہ رونما ہو گیا ہے میں نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے کیا غسان قبیلے کے لوگ آ گئے ہیں اس نے کہا: نہیں اس سے زیادہ بڑا اور زیادہ لمبا واقعہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے' تو میں نے کہا: حفصہ رسوا ہو گئی اور خسارے کا شکار ہو گئی' مجھے اندازہ تھا کہ یہ ہو کے رہے گا۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب میں نے صبح کی نماز ادا کی تو میں نے چادر لپیٹی اور (مدینہ منورہ کی طرف آ گیا) میں حفصہ کے پاس آیا وہ رو رہی تھی میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول نے تم لوگوں کو طلاق دے دی ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم وہ وہاں ہیں' آپ ﷺ اس بالا خانے میں علیحدہ رہ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے سیاہ فام غلام کے پاس آیا میں نے کہا: تم عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو وہ لڑکا اندر گیا پھر وہ نکل کر باہر آیا اور بولا میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا ہے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے کچھ ارشاد نہیں فرمایا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں وہاں سے چلا اور مسجد میں آ گیا اور وہاں منبر کے قریب کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور رو رہے تھے میں ان کے پاس تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر میری پریشانی مجھ پر غالب آ گئی میں اس لڑکے کے پاس آیا میں نے کہا: تم عمر کے لیے اجازت مانگو وہ اندر گیا پھر نکل کر باہر آیا اور بولا میں

نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ خاموش رہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں وہاں سے واپس آیا اور منبر کے پاس بیٹھ گیا پھر میری پریشانی مجھ پر غالب آ گئی میں اس لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا: تم عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو وہ اندر گیا پھر وہ نکل کر باہر آیا اور بولا میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا' لیکن نبی اکرم ﷺ خاموش رہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں مڑ کر واپس آیا اسی دوران اس لڑکے نے مجھے بلایا اور بولا آپ اندر تشریف لے جائیں نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں اندر داخل ہوا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ اس وقت چٹائی پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر موجود تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: جی نہیں' تو میں نے اللہ اکبر کہا (میں نے عرض کی) یارسول اللہ ﷺ! آپ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی ہے ہم قریش کے لوگ ایسے لوگ تھے جو اپنی بیویوں پر غالب تھے جب ہم مدینہ آئے' تو ہم نے وہاں ایسے لوگوں کو پایا جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں ہماری خواتین نے ان کی خواتین سے طریقہ سیکھنا شروع کر دیا ایک دن میں اپنی بیوی پر غضب ناک ہوا تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا: میں نے اس کی اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: آپ اس بات پر حیرانگی کا اظہار کر رہے ہیں کہ میں نے آپ کو پلٹ کر جواب دیا ہے: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج نبی اکرم ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم ﷺ سے لاتعلق (یا ناراض) رہتی ہے' تو میں نے کہا: ان میں سے جو ایسا کرتی ہے وہ رسوا ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی کیا اسے اس بات کا ڈر نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے اس سے ناراض ہو جائے گا اور اس صورت میں وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں حفصہ کے پاس گیا میں نے اس سے کہا تم نبی اکرم ﷺ کو آگے سے جواب نہ دیا کرو اور نبی اکرم ﷺ سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کیا کرو۔ تمہیں جو چاہئے ہو مجھ سے کہہ دیا کرو' اور یہ چیز تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ تمہاری پڑوسن نبی اکرم ﷺ کے نزدیک تمہارے مقابلے میں زیادہ خوب صورت اور زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ دوسری مرتبہ مسکرا دیئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں ٹھہر جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' تو میں بیٹھ گیا میں نے اپنا سر اٹھا کر گھر کا جائزہ لیا اللہ کی قسم! میری نگاہ صرف تین کھالوں پر پڑی میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ ﷺ کی امت کو کشادگی عطا کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل فارس اور اہل روم کو کشادگی عطا کی ہے حالانکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! کیا تمہیں شک ہے یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں ان کی نعمتیں دنیاوی زندگی میں پہلے دے دی گئی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ اپنی ازواج کے پاس ایک ماہ تک تشریف نہیں لے جائیں گے یہ آپ ﷺ نے ان

سے شدید ناراضگی کی وجہ سے فرمایا: تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے آپ کو تنبیہ کی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب انتیس دن گزر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مجھے شرف بخشا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ ایک ماہ تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دن کے بعد تشریف لے آئے ہیں میں نے ان کی گنتی کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک معاملے کا ذکر کرنے لگا ہوں میں یہ نہیں چاہتا کہ تم اس بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرو جب تک تم اس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ نہیں کر لیتی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''اے نبی! تم اپنی ازواج سے کہہ دو کہ اگر تم لوگ دنیاوی زندگی اور اس کی زینت حاصل کرنا چاہتی ہو' تو آگے آؤ میں تمہیں مال و دولت دیتا ہوں اور مناسب طریقے سے رخصت کر دیتا ہوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو' تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی کرنے والوں کے لیے عظیم اجر تیار کیا ہوا ہے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ اللہ کی قسم! میرے والدین مجھے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی کی ہدایت نہیں کریں گے میں نے عرض کی: کیا میں اس معاملے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ بے شک میں اللہ تعالیٰ' اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمَةَ الْمُزَوَّجَةَ اِذَا اُعْتِقَتْ كَانَ لَهَا الْخِيَارُ فِي الْكَوْنِ تَحْتَ زَوْجِهَا الْعَبْدِ اَوْ فِرَاقِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' شادی شدہ کنیز کو جب آزاد کر دیا جائے' تو اسے اس بات کا اختیار ہوتا ہے' وہ اپنے غلام شوہر کے ساتھ رہے یا اس سے علیحدگی اختیار کر لے

4269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَيَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوْعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ اَرَادَ اَهْلُهَا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ

4269- إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن طلحة اليربوعي، وإن كان في حديثه لين، تابعه عليه هناد بن السري وهو ثقة من رجال مسلم، ومن فوقهما ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 6/45-46، ومسلم (1075) (172) في الزكاة: باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ولبني هاشم وبني عبد المطلب . . .، و (1504) (10) في العتق: باب إنما الولاء لمن أعتق، والنسائي 6/162-163 في الطلاق: باب خيار الأمة، من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد، ورواية مسلم في الزكاة بقصة الهدية فقط . وانظر رقم (5093) و (5094) .

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، وَعَتَقَتْ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَكَانَتْ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهَا فَتُهْدِى لَنَا مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كُلُوْا فَاِنَّهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کے معاملے میں تین فیصلے سامنے آئے اس کے مالکان نے اسے فروخت کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے ولاء کی شرط عائد کی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کر دو' کیونکہ ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے' جو آزاد کرتا ہے پھر بریرہ آزاد ہو گئی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ اختیار دیا (کہ وہ اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے) تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کیا' (تیسری بات یہ ہے) بریرہ کو کوئی چیز صدقہ دی جاتی تھی' تو وہ اس میں کوئی چیز ہمیں تحفے کے طور پر دے دیتی تھی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھالو کیونکہ تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ ہے اور یہ تمہارے لیے تحفہ ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْجَارِيَةِ اِذَا اُعْتِقَتْ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدٍ اَنْ تَخْتَارَ فِرَاقَهُ اَوِ الْكَوْنَ مَعَهُ

اس بات کا تذکرہ' جب کنیز آزاد کر دی جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی ہو' تو اسے اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ شوہر سے علیحدگی اختیار کرے یا اس کے ساتھ رہے

4270 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اختیار دیا' تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا (یعنی اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لی)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَارِيَةَ اِذَا اُعْتِقَتْ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدٍ لَهَا الْخِيَارُ فِي فِرَاقِهِ اَوِ الْكَوْنِ مَعَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کنیز آزاد کر دی جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی ہو تو اسے اس غلام سے علیحدگی اختیار کرنے یا اس کے ساتھ رہنے کا اختیار ہوگا

4270– إسناده قوى، الحسن بن عمر بن شقيق لا باس به من رجال البخارى، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه من طريق أيوب بهذا الإسناد: البخارى (5281) و (5282) فى الطلاق: باب خيار الأمة تحت العبد، ولفظه عن ابن عباس: ذاك مغيث عبد فلان يعنى زوج بريرة– كأنى أنظر إليه يتبعها فى سكك المدينة يبكى عليها .وأخرجه بنحوه الترمذى (1156) فى الرضاع: باب ما جاء فى المرأة تعتق ولها زوج، من طريق سعيد بن أبى عروبة، عن أيوب وقتادة، عن عكرمة، به .وأخرجه أيضاً مختصراً بنحوه البخارى (5280) .

4271 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النِّيلِيُّ، اِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ، وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَ هَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقِيهَا، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ، وَوَلِيَ النِّعْمَةَ، قَالَتْ: فَاَعْتَقْتُهَا، فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لَوْ اُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ، قَالَ الْاَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے بریرہ کو خرید لیا اس کے مالکان نے یہ شرط عائد کی کہ اس کی ولاء کا حق انہیں حاصل ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا تم اسے آزاد کردو' کیونکہ ولاء کا حق اسے ملتا ہے' جو قیمت ادا کرتا ہے اور نعمت کا ولی بنتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو میں نے اسے آزاد کردیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا' تو اس نے کہا: اگر مجھے اتنا اتنا مال بھی دیا جائے' تو میں (اپنے شوہر) کے ساتھ نہیں رہوں گی۔

اسود نامی راوی کہتے ہیں: اس کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا لَا حُرًّا، وَاَنَّ الْاَسْوَدَ وَاهِمٌ فِيْ قَوْلِهٖ: كَانَ حُرًّا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے وہ آزاد شخص نہیں تھے

اور اسود نامی راوی کو یہ بیان کرنے میں وہم ہوا ہے' وہ آزاد تھے

4272 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

4271– إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج النيلي ثقة روى له النسائي، وقد وقع في نسخ (تهذيب التهذيب) و (التقريب) في ترجمته أنه تمييز، وهو خطأ يستدرك من (تهذيب الكمال) 2/71، والنِّيلي: نسبة إلى النيل: مدينة بين الكوفة وواسط، ومن فوقه ثقات على شرطهما . أبو عوانة: هو وضاح اليشكري، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو إبراهيم بن يزيد بن قيس بن الأسود النخعي، والأسود: هو ابن يزيد بن قيس النخعي (خال إبراهيم النخعي) .وأخرجه البيهقي 7/223 من طريق أبي بكر الإسماعيلي، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (6754) في الفرائض: باب ميراث السائبة، والبيهقي 7/223 .

4272– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه مسلم (1504) (9) في العتق: باب إنما الولاء لمن أعتق، والنسائي 6/164–165 في الطلاق: باب خيار الأمة تعتق وزوجها مملوك، وفي العتق من (الكبرى) كما في (التحفة) 12/124، والبيهقي 7/132 من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1504) (9)، والبيهقي 7/132 من طريقين عن جرير، به .وأخرجه أبو داوُد (2233) في الطلاق: باب في المملوكة تعتق وهي تحت حر أو عبد، والترمذي (1154) في الرضاع: باب ما جاء في المرأة تعتق ولها زوج، من طريقين عن جرير، به مختصراً بلفظ: كان زوج بريرة عبداً فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها، ولو كان حراً لم يخيرها .وأخرجه أحمد 6/213، والبخاري (2563) في المكاتب: باب استعانة المكاتب وسؤال الناس، ومسلم (1504) (8) و (9)، وأبو داوُد (3930) في العتق: باب في بيع المكاتب إذا فسخت الكتابة، وابن ماجة (2521) في العتق: باب المكاتب، والبيهقي 5/338 من طرق عن هشام بن عروة، به، مطولاً .وأخرجه أحمد 6/81–82 و272، والبخاري (2155) في البيوع: باب الشراء والبيع مع النساء، و (2561) في المكاتب: باب ما يجوز من شروط المكاتب، و (2717) في الشروط: باب الشروط في البيوع، ومسلم (1504) (6) و (7)، وأبو داوُد (3929)، والبيهقي 10/299–300 و338 من طرق عن الزهري، به نحوه، وانظر (4325) .

قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَاتَبَتْ بَرِيرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعَةِ اَوَاقٍ، فِي كُلِّ سَنَةٍ اُوقِيَّةٌ، فَاَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا، فَقَالَتْ: لَا، اِلَّا اَنْ يَّشَاؤُوا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً، وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ، فَكَلَّمَتْ بِذٰلِكَ اَهْلَهَا فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَجَاءَتْ اِلٰى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ اَهْلُهَا، فَقَالَتْ: لَاهَا: اللّٰهِ اِذًا اِلَّا اَنْ يَّكُونَ الْوَلَاءُ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ بَرِيرَةَ اَتَتْنِي تَسْتَعِينُنِي عَلٰى كِتَابَتِهَا، فَقُلْتُ: لَا اِلَّا اَنْ يَّشَاؤُوا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً، وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا، فَاَبَوْا عَلَيْهَا، اِلَّا اَنْ يَّكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ وَاَعْتِقِيهَا، فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ.

ثُمَّ قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَقُولُونَ: اَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَالْوَلَاءُ لِي، كِتَابُ اللّٰهِ اَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ، كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجَهَا، وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا.

قَالَ عُرْوَةُ: فَلَوْ كَانَ حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بریرہ نے اپنی ذات کے بارے میں نو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلیا جس میں ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی کرنی تھی وہ مدد حاصل کرنے کے لیے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی نہیں اگر وہ لوگ چاہیں‘ تو میں انہیں ایک ساتھ ساری ادائیگی کردیتی ہوں اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ بریرہ گئی اس نے اس بارے میں اپنے مالکان سے بات چیت کی تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا وہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ ولاء کا حق انہیں حاصل رہے۔ بریرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے آئے۔ بریرہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا جو اس کے مالکان نے کہا تھا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: جی نہیں اللہ کی قسم! یہ اسی صورت میں ہوگا‘ جب ولاء کا حق مجھے حاصل ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بریرہ میرے پاس مدد حاصل کرنے کے لیے آئی جو اس کی کتابت کے معاوضے کی ادائیگی کے سلسلے میں تھی‘ تو میں نے کہا: جی نہیں اگر وہ لوگ چاہیں‘ تو ان کو ایک ساتھ ادائیگی کردیتی ہوں اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا اس نے اس بات کا تذکرہ اپنے مالکان سے کیا‘ تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا وہ مصر تھے کہ ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید لو اور ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو اور پھر تم اسے آزاد کردو ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے‘ جو آزاد کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں‘ جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے لوگ یہ کہتے ہیں تم فلاں کو آزاد کردو اور

ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا حالانکہ اللہ کی کتاب اس کی زیادہ حقدار ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مضبوط ہوتی ہے ہر وہ شرط جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل شمار ہوگی اگرچہ وہ ایک سو شرطیں ہوں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو اس کے شوہر کے حوالے سے اختیار دیا وہ شوہر ایک غلام شخص تھا اس عورت نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا۔

عروہ کہتے ہیں اگر ان کا شوہر آزاد شخص ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے اس کے شوہر کے حوالے سے اسے اختیار نہ دیتے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا لَا حُرًّا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے وہ آزاد نہیں تھے

4273 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا، يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَبَّاسُ، اَلَا تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا، فَقَالَ لَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَاِنَّهُ اَبُو وَلَدِكِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَاْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر ایک غلام تھا اس کا نام مغیث تھا یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' وہ اس کے پیچھے روتا ہوا جا رہا تھا اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس کیا آپ کو حیرانگی نہیں ہو رہی کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث کو کتنا ناپسند کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: اگر تم اس سے رجوع کرلو (تو یہ مناسب ہوگا)' کیونکہ یہ تمہاری اولاد کا باپ ہے اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے اس بارے میں حکم دے رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں صرف سفارش کر رہا ہوں' تو اس خاتون نے کہا: مجھے اس کے ساتھ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

4273– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية ثقة من رجال مسلم ومن فوقه ثقات على شرطهما . خالد الأول: هو خالد بن مهران الحذاء، والثاني: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي .وأخرجه الدارمي 2/169–170 عن عمرو بن عون، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (5283) في الطلاق: باب شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة، والنسائي 8/245–246 في آداب القضاة: باب شفاعة الحاكم للخصوم قبل فصل الحكم، وابن ماجة (2075) في الطلاق: باب خيار الأمة إذا أعتقت، والبيهقي 7/22، والبغوي (2299) من طرق عن عبد الوهاب الثقفي، عن خالد بن مهران الحذاء، به .وأخرجه بنحوه أبو داوُد (2231) في الطلاق: باب في المملوكة تعتق وهي تحت حر أو عبد، من طريق حماد بن سلمة، عن خالد الحذاء، به .

بَابُ الرَّجْعَةِ

باب: رجوع کرنے کا حکم

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ طَلَاقَ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ مَا لَمْ يُصَرِّحْ بِالثَّلَاثِ فِيْ نِيَّتِهٖ يُحْكَمُ لَهٗ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی کا اپنی بیوی کو طلاق دینا' جبکہ اس نے تین طلاقوں کی صراحت نہ کی ہو' تو اس بارے میں اس آدمی کی نیت کے مطابق حکم عائد کیا جائے گا

4274 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، (متن حدیث): اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَرَدْتَ بِهَا؟، قَالَ: وَاحِدَةً، قَالَ: آللّٰهِ؟، قَالَ: آللّٰهِ، قَالَ: هِيَ عَلٰى مَا اَرَدْتَ

4274– إسناده ضعيف . الزبير بن سعيد ضعفه غير واحد، وقال الدارقطني: يعتبر به، وقال أبو زرعة: شيخ، وقال الدوري عن ابن معين: ثقة، وقال مرّة: ليس بشيء، وقال الآجري عن أبي داوٗد: في حديثه نكارة لا أعلم إلا أني سمعت ابن معين يقول: هو ضعيف، وقال مرة: بلغني عن يحيى أنه ضعيف، وعبد الله بن علي بن يزيد لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف، ولم يَروِ عنه غير الزبير بن سعيد، فهو في عداد المجهولين، وقال العقيلي: لا يتابع على حديثه، مضطرب الإسناد، وأبوه علي بن يزيد: لم يوثقه غير المؤلف، وقال البخاري: لم يصح حديثه، وأبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوٗد العتكي، وهو في (مسند أبي يعلى) (1537) .وأخرجه أبو داوٗد (2208) في الطلاق: باب في البتة، والبيهقي 7/342، والدارقطني 4/34، من طريق أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 5/65، والطيالسي (1188)، والدارمي 2/163، والترمذي (1177) في الطلاق: باب ما جاء في الرجل يطلق امرأته البتة، وابن ماجة (2051) في الطلاق: باب طلاق البتة، وأبو يعلى: (1538)، والحاكم 2/199، والبيهقي 7/342، وأخرجه أحمد 1/265 من طريق محمد بن إسحاق، حدثني داوٗد بن الحصين عن عكرمة مولى ابن عباس، عن ابن عباس، قال: طلق ركانة بن عبد يزيد أخو بني مطلب– امرأته ثلاثاً في مجلس واحد، فحزن حزناً شديداً، قال: فسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم: "كيف طلقتها؟ " قال: طلقتها ثلاثاً، قال: فقال: "في مجلس واحد؟ " قال: نعم، قال: "فإنما تلك واحدة، فأرجعها إن شئت"، قال: فرجعها، فكان ابن عباس يرى أنما الطلاق عند كل طهر .قلت ورواية داوٗد بن الحصين عن عكرمة فيها شيء، قال علي بن المديني: ما روى عن عكرمة فمنكر، وقال أبو داوٗد: أحاديثه عن شيوخه مستقيمة، وأحاديثه عن عكرمة مناكير، وفي (التقريب) ثقة إلا عكرمة .وأخرجه البيهقي 7/339 من هذا الوجه،

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ هٰذَا هُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اُمُّهُ: حَمَادَةُ بِنْتُ يَعْقُوبَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، مَاتَ فِيْ وِلَايَةِ اَبِيْ جَعْفَرٍ

عبداللہ بن علی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق بتہ دے دی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اس کے ذریعے کیا مراد لی تھی انہوں نے جواب دیا: ایک (طلاق) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! (ایسا ہی ہے) انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! (ایسا ہی ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے مطابق شمار ہوگی جو تم نے ارادہ کیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زبیر بن سعید نامی راوی زبیر بن سعید بن سلیمان بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ہیں ان کی والدہ حمادہ بنت یعقوب بن سعید بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ہیں ان کا انتقال خلیفہ ابوجعفر کے عہد خلافت میں ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ طَلَاقَ امْرَاَتِهٖ وَرَجْعَتِهَا مَتٰى مَا اَحَبَّ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور پھر جب وہ چاہے اس سے رجوع کرلے

4275 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، بِعُكْبَرَا، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تھی پھر آپ ﷺ نے ان سے رجوع کرلیا تھا۔

4275- حديث صحيح ۔ مسروق بن المرزبان روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات، وقال صالح بن محمد: صدوق، وقال أبو حاتم: ليس بالقوي، يكتب حديثه، قلت: وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات على شرطهما، ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، وصالح: هو صالح بن صالح بن حيّ الهمداني الكوفي ۔وأخرجه ابن ماجة (2016) في أول الطلاق، عن مسروق بن المرزبان، بهذا الإسناد ۔وأخرجه الدارمي 2/160-161، وأبو داوٗد (2283) في الطلاق: باب في المراجعة، والنسائي 6/213 في الطلاق: باب الرجعة (وقع في المطبوع منه: ابن عباس عن ابن عمر، وهو تحريف)، وابن ماجة (2016)، وأبو يعلى (173)، والحاكم 2/197، والبيهقي 7/321-322 من طرق عن يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، بِهِ ۔ وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجَعَ حَفْصَةَ مِنْ اَجْلِ اَبِيْهَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وجہ سے رجوع کیا تھا

4276 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ، لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَكِ، اِنَّهُ قَدْ كَانَ طَلَّقَكِ، ثُمَّ رَاجَعَكِ مِنْ اَجْلِيْ، فَاَيْمُ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَ طَلَّقَكِ لَا كَلَّمْتُكِ كَلِمَةً اَبَدًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ رو رہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ شاید نبی اکرم ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے' اگر نبی اکرم ﷺ نے تمہیں طلاق دے بھی دی ہے' تو میری وجہ سے وہ تم سے رجوع کرلیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر نبی اکرم ﷺ تمہیں طلاق دے دیں (یعنی ایسی طلاق جس میں رجوع کی گنجائش نہ ہو) تو میں تمہارے ساتھ کبھی بات نہ کرتا۔

4276– إسناده جيد، يونس بن بكير صدوق روى له مسلم متابعة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين، أبو صالح: هو ذكوان السمان .ورواه الطبراني في (الكبير) 23/ (305) عن عبد الله بن احمد بن حنبل، حدثني محمد بن عبد الله بن نمير بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في (المجمع) 9/244، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح وأخرجه البزار (1502) من طريق يونس بن كريب به .وأخرجه البزار (1503) من طريق عمر بن عبد الغفار، بِه .وذكره البزار في (المجمع) 4/333، وقال: رواه أبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح، وكذا البزار .

بَابُ الْإِيلَاءِ

باب: ایلاء کا حکم

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّوَلِّيَ مِنِ امْرَاَتِهِ اَيَّامًا مَعْلُومَةً

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ متعین دنوں تک کے لیے اپنی بیوی سے ایلاء کر لے

4277 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آلَيْتَ شَهْرًا، قَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کر لیا آپ کی ٹانگ پر بھی چوٹ آئی ہوئی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دن تک بالا خانے میں مقیم رہے پھر آپ اس سے نیچے اترے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایک ماہ کے لیے ایلاء کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ (کبھی) انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ اِذَا آلٰى مِنِ امْرَاَتِهِ بِالْيَمِيْنِ

اس بات کا تذکرہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ قسم اٹھا کر ایلاء کر لے تو اسے کیا کرنا چاہیے

4278 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا، وَجَعَلَ فِيْ

4277– إسناده صحيح على شرط مسلم . يحيى بن أيوب المَقَابرى ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما، وحميد قد سمعه من أنس كما في رواية البخارى (5289) . أخرجه الترمذى (690) فى الصوم: باب ما جاء أن الشهر يكون تسعاً وعشرين، والبغوى (2344) من طريق على بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/200، وابن أبى شيبة 3/85، والبخارى (378) فى الصلاة: باب الصلاة فى السطوح والمنبر الخشب، و (1911) فى الصوم: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه فأفطروا"

الْيَمِينِ كَفَّارَةً

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کرلیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کو حلال کیا (یعنی اس سے رجوع کرلیا) اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔

4278- إسناده ضعيف . مسلمة بن علقمة مختلف فيه، وثقه ابن معين، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وذكره المؤلف في (الثقات)، وقال أحمد: شيخ ضعيف حدث عن داوُد بن أبي هند أحاديث مناكير، وقال النسائي: ليس بالقوى، وترك عبد الرحمن بن مهدى حديثه، ولم يكن يحيى بن سعيد بالراضى عنه، وقال الساجي: روى عن داوُد بن أبي هند مناكير، وذكره العقيلي في (الضعفاء) وقال: وله عن داوُد مناكير، وما لا يتابع عليه من حديثه كثير، وذكر له ابن عدى أحاديث وقال: وله غير ما ذكرت مما لا يتابع عليه، وذكر له الإمام الذهبي في (ميزان الاعتدال) 4/409 هذا الحديث من مناكيره .وأخرجه الترمذي (1201) في الطلاق: باب ما جاء الإيلاء، وابن ماجة (2072) في الطلاق: باب الحرام، والبيهقي 7/352 من طريق الحسن بن قزعة، بهذا الإسناد .وقال الترمذي: رواه على بن مسهر وغيره عن داوُد عن الشعبي أن النبي صلى الله عليه وسلم، و (2469) في المظالم: باب الغرفة والعُلِّيَّة المشرفة . . .، و (5201) في النكاح: باب قول الله تعالى: (لِلَّذِيْنَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ . . .)، و (6684) في الأيمان والنذور: باب من حلف ألا يدخل على أهله شهراً وكان الشهر تسعاً وعشرين، والنسائي 6/166-167 في الطلاق: باب الإيلاء، والبيهقي 7/381 من طرق عن حميد، به . . . وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .

بَابُ الظِّهَارِ

باب: ظہار کا حکم

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ لِلْمُظَاهِرِ مِنِ امْرَاَتِهٖ، وَمَا يَلْزَمُهُ عِنْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكَفَّارَةِ

اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرنے والے شخص کے حکم کی صفت کا تذکرہ نیز ایسی صورت میں اس پر کس نوعیت کا کفارہ لازم ہوتا ہے (اس کا بیان)

4279 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ يُّوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: فِيَّ وَاللّٰهِ وَفِيْ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَدْرَ سُورَةِ الْمُجَادِلَةِ،

4279- حديث صحيح رجاله كلهم ثقات غير معمر بن عبد الله بن حنظلة، فإنه لا يعرف، قال الإمام الذهبي في (الميزان) 4/155: كان في زمن التابعين لا يعرف، وذكره ابن حبان في ثقاته، ما حدث عنه سوى ابن إسحاق بخبر مظاهرة أوس بن الصامت، وقال الحافظ في (التقريب) : مقبول، أي: عند المتابعة، ومع ذلك فقد حسن إسناده في (الفتح) 9/343 . قلت: وله شواهد تقويه ستأتي، فيصح بها .وأخرجه أحمد 6/410-411 عن سعد ويعقوب ابنا إبراهيم، قالا: حدثنا أبي، بهذا الإسناد .وأخرجه بأخصر مما هنا أبو داوُد (2214) و (2215) في انطلاق: باب في الظهار، والبيهقي 7/391-392، وابن الجارود (746) من طريقين عن ابن إسحاق، به .وللحديث شاهد مرسل صحيح عن صالح بن كيسان عند ابن سعد في (الطبقات) 8/378-379، وآخر عند البيهقي 7/389-390 عن عطاء بن يسار، قال البيهقي بإثره: هذا مرسل، وهو شاهد للموصول قبله، وثالث موصول عن عائشة عند أبي داوُد (2063)، وصححه الحاكم 2/481 ووافقه الذهبي .وفي الباب عن سلمة بن صخر عند أحمد 4/37، وأبي داوُد (2213)، والدارمي 2/163-164، والترمذي (3299)، وابن الجارود (744)، وابن ماجة (2062)، والحاكم 2/203، والبيهقي 7/390 من طرق عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن عمرو بن عطاء، عن سليمان بن يسار، عن سلمة بن صخر البياض وفيه عندهم عنعنة ابن اسحاق، وقال البخاري فيما نقل عنه الترمذي: سليمان بن يسار لم يسمع عندي من سلمة بن صخر .وأخرجه الترمذي (1200)، والحاكم 2/204، والبيهقي 7/390 من طريقين عن يحيى بن كثير، عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان وأبي سلمة أن سلمة بن صخر البياض . . . ورجاله ثقات لكنه مرسل .وله شاهد من حديث ابن عباس يتقوّى به عند أبي داوُد (2223)، والترمذي (1199)، والنسائي 6/167، وابن الجارود (747)، والحاكم 2/204، والبيهقي 7/386، وقال الترمذي: حديث حسن، وحسنه الحافظ في (الفتح) 9/343 .

قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَهُ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ سَاءَ خُلُقُهُ، وَضَجِرَ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ يَوْمًا فَرَاجَعْتُهُ فِي شَيْءٍ، فَغَضِبَ، وَقَالَ: أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي، ثُمَّ خَرَجَ، فَجَلَسَ فِي نَادِي قَوْمِهِ سَاعَةً، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ، فَإِذَا هُوَ يُرِيدُنِي عَلَى نَفْسِي، قَالَتْ: قُلْتُ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ خُوَيْلَةَ بِيَدِهِ، لَا تَخْلُصُ إِلَيَّ، وَقَدْ قُلْتَ مَا قُلْتَ حَتَّى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فِينَا بِحُكْمِهِ، قَالَتْ: فَوَاثَبَنِي، فَامْتَنَعْتُ مِنْهُ، فَغَلَبْتُهُ بِمَا تَغْلِبُ بِهِ الْمَرْأَةُ الشَّيْخَ الضَّعِيفَ، فَأَلْقَيْتُهُ تَحْتِي، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى بَعْضِ جَارَاتِي، فَاسْتَعَرْتُ مِنْهَا ثِيَابًا، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ مَا لَقِيتُ مِنْهُ، فَجَعَلْتُ أَشْكُو إِلَيْهِ مَا أَلْقَى مِنْ سُوءِ خُلُقِهِ، قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا خُوَيْلَةُ، ابْنُ عَمِّكِ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَاتَّقِي اللّٰهَ فِيهِ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا بَرِحْتُ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَتَغَشَّى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَغْشَاهُ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا خُوَيْلَةُ، قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيكِ وَفِي صَاحِبِكِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ: (قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ) (المجادلة: 1)، إِلَى قَوْلِهِ: (وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ) (البقرة: 104)، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرِيهِ فَلْيُعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَتْ: وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا عِنْدَهُ مَا يَعْتِقُ، قَالَ: فَلْيَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ، مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ، قَالَ: فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّا سَنُعِينُهُ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَأَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَأُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ، فَقَالَ: أَصَبْتِ، وَأَحْسَنْتِ، فَاذْهَبِي فَتَصَدَّقِي بِهِ عَنْهُ، ثُمَّ اسْتَوْصِي بِابْنِ عَمِّكِ خَيْرًا، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ

سیدہ خویلہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے میرے اور (میرے شوہر) اوس بن صامت کے بارے میں سورۂ مجادلہ کی ابتدائی آیات نازل کی تھیں وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں ان کی بیوی تھی وہ ایک بڑی عمر کے بزرگ آدمی تھے جن کے اخلاق اچھے نہیں تھے وہ ڈانٹ ڈپٹ کیا کرتے تھے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ایک دن وہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے (لڑائی کے دوران) کسی بات کا جواب دیا: تو وہ غصے میں آگئے اور بولے: تم میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح (قابل احترام) ہو پھر وہ گھر سے باہر چلے گئے وہ اپنی قوم کی چوپال میں کچھ دیر بیٹھے رہے پھر میرے ہاں تشریف لائے وہ میری قربت حاصل کرنا چاہتے تھے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں خویلہ کی جان ہے آپ جو بات کہہ چکے ہیں اس کی وجہ سے اب آپ میرے پاس اس وقت تک نہیں آسکتے جب تک اللہ اور اس کا رسول اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دے دیتے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا میں نے ان سے بچنے کی کوشش کی وہ خاتون اس پر اتنا غالب آ گئی جتنی کوئی عورت ایک بوڑھے عمر رسیدہ شخص پر غالب آسکتی ہے میں نے انہیں اپنے نیچے کر لیا' پھر میں اپنی پڑوسن کے گھر آ گئی میں نے اس سے چادر عارضی استعمال کے لیے لی پھر میں وہاں سے نکلی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں آپ کے سامنے بیٹھ گئی میں نے آپ کے سامنے ساری صورت حال کا ذکر کیا اور میں نے آپ کے

سامنے اس بات کی بھی شکایت کی کہ مجھے ان کی طرف سے برے اخلاق کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ خاتون بیان کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خویلہ تمہارے چچازاد بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں تم ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ خاتون نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں ابھی وہیں تھی' یہاں تک کہ قرآن کا حکم نازل ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ کے اوپر وہ خاص کیفیت طاری ہوئی (جو وحی کے نزول کے وقت ہوتی تھی) پھر آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خویلہ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہارے شوہر کے بارے میں حکم نازل کردیا ہے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات کو سن لیا ہے' جو اپنے شوہر کے بارے میں تمہارے ساتھ بحث کررہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کررہی تھی''۔

یہ آیت یہاں تک ہے ''کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے (یعنی اپنے شوہر کو) کہو کہ وہ کوئی گردن آزاد کرے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جسے وہ آزاد کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ! وہ بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں ان میں روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ ساٹھ مسکینوں کو کھجوروں کا ایک وسق کھلائے میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ! ان کے پاس یہ بھی نہیں ہے وہ خاتون بیان کرتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم کھجوروں کے ایک عرق کے ذریعے اس کی مدد کریں گے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں ایک اور عرق کے ذریعے ان کی مدد کردوں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے اور تم نے اچھا کیا ہے تم جاؤ اور ان کی طرف سے صدقہ کردو اور اپنے چچازاد کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو' تو وہ خاتون کہتی ہیں' تو میں نے ایسا ہی کیا۔

بَابُ الْخُلْعِ

باب: خلع کا حکم

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ بِاِعْطَاءِ مَا طَابَتْ نَفْسُهَا بِهِ عَلَى الْخُلْعِ

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ خلع لیتے ہوئے اس چیز کی ادائیگی کر دے جو اسے پسند ہے

4280 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّةِ،

(متن حدیث): اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عَلٰى بَابِهٖ فِي الْغَلَسِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُكِ؟، فَقَالَتْ: لَا اَنَا، وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ -لِزَوْجِهَا-، فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهٖ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ، قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَذْكُرَ، قَالَتْ حَبِيبَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُلُّ مَا اَعْطَانِىْ عِنْدِىْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ: خُذْ مِنْهَا، فَاَخَذَ مِنْهَا، وَجَلَسَتْ فِىْ اَهْلِهَا

سیّدہ حبیبہ بنت سہل انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو انہوں نے اندھیرے میں حبیبہ بنت سہل کو اپنے دروازے پر موجود پایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: میرا اور ثابت بن قیس کا گزارا نہیں ہو سکتا یعنی اس نے اپنے شوہر کے بارے میں یہ بات کہی جب ثابت آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل اس نے جو اللہ کو منظور تھا وہ ذکر کیا ہے تو سیّدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انہوں نے جو بھی (مہر کے طور پر) دیا تھا وہ میرے پاس ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس سے فرمایا: وہ تم اس سے لے لو وہ انہوں نے اس سے لے لیا اور وہ خاتون اپنے میکے واپس چلی گئی۔

4280- إسناده صحيح على شرطهما غير صحابية الحديث، فلم يرو لها غير أبي داوٗد والنسائي، وهو في (الموطأ) 2/564 في الطلاق: باب ما جاء في الخلع .ومن طرق مالك أخرجه الشافعي 2/50-51، وأحمد 6/433-434، وأبو داوٗد (2227) في الطلاق: باب في الخلع، والنسائي 6/169 في الطلاق: باب ما جاء في الخلع، وابن الجارود (749)، والبيهقي 7/312-313 .وأخرجه الشافعي 2/50، ومن طريقه البيهقي 7/313، عن ابن عيينة، عن يحيى بن سعيد، به مختصراً .وأخرجه أبو داوٗد (2228) من طريق أبي عمر السدوسي المدني سعيد بن سلمة بن أبي الحسام العدوي-، عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن عمرة، عن عائشة . . . .وأخرج أحمد 4/3 من طريق الحجاج بن أرطأة، عن عمرو بن شعيب .

بَابُ اللِّعَانِ

باب: لعان کا حکم

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ اللِّعَانِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے لعان کے حکم سے متعلق آیت نازل کی

4281 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا، فَاِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوهُ، وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ، فَوَاللّٰهِ لَاَسْاَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَيْهِ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: لَوْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا، فَاِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوهُ، وَاِنْ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ، وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ، فَنَزَلَتْ: (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ) (النور: 6)، هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي اللِّعَانِ، فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْرَاَتُهُ فَتَلَاعَنَا، فَشَهِدَ الرَّجُلُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، فَلَمَّا اَخَذَتِ امْرَاَتُهُ لِتَلْتَعِنَ، قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ، فَالْتَعَنَتْ، فَلَمَّا اَدْبَرَتْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَعَلَّهَا اَنْ تَجِيءَ بِهِ اَسْوَدَ جَعْدًا، فَجَاءَتْ بِهِ اَسْوَدَ جَعْدًا، قَالَ اِسْحَاقُ: قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: قُلْتُ لِجَرِيرٍ: لَمْ يَرْوِ هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ اَحَدٌ غَيْرُكَ، قَالَ: لٰكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کی مسجد میں موجود تھے ایک صاحب نے عرض کی: آپ لوگوں کی کیا رائے ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے تو اگر وہ اس دوسرے شخص کو قتل کر دیتا ہے تو آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے اور اگر وہ خاموش رہتا ہے تو وہ ناراضگی کے عالم میں خاموش رہے گا (یا ایسی بات پر

4281- إسناده صحيح على شرطهما . جرير: هو ابن عبد الحميد .وأخرجه مسلم (1495) في اللعان، والبيهقي 7/405 من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم، وأبو داوٗد (2253) في الطلاق: باب في اللعان، والبيهقي 7/405 من طريقين عن جرير، بِهِ .وأخرجه بنحوه أحمد 1/421-422، ومسلم، وابن ماجة (2068) في الطلاق: باب اللعان، وابن جرير الطبري في (جامع البيان) 18/84، من طرق عن الأعمش، بِهِ .

خاموش رہے گا' جس پر غصہ کیا جانا چاہئے) اللہ کی قسم! میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور دریافت کروں گا اگلے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: انہوں نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے اور اسے مار دیتا ہے' تو آپ لوگ قتل کر دیں گے اگر وہ یہ الزام عائد کرتا ہے' تو آپ لوگ اسے کوڑے لگائیں گے اور اگر وہ خاموش رہتا ہے' تو ایسی بات پر خاموش رہتا ہے' جس پر غصہ کرنا چاہئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا اس شخص نے) دعا کی اے اللہ! تو کشادگی عطا کر تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں''۔

یہ آیات لعان کے بارے میں ہیں پھر وہ شخص اور اس کی بیوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں نے لعان کیا اس مرد نے چار مرتبہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو پھر اس عورت نے لعان کرنا چاہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ٹھہر جاؤ' لیکن اس عورت نے لعان کیا جب وہ چلی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوسکتا ہے' یہ عورت سیاہ رنگ کے گھنگھریالے بالوں والے بچے کو جنم دے (راوی کہتے ہیں) تو اس عورت کے ہاں سیاہ رنگ کے گھنگھریالے بالوں والے بچے کی پیدائش ہوئی۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے یہ بات بیان کی ہے میں نے جریر سے کہا آپ کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے نقل نہیں کی ہے' تو جریر نے کہا: میں نے تو ان سے یہ روایت سنی ہوئی ہے۔

4282 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِي رَجُلًا اُمْهِلُهُ حَتّٰى آتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہوں' تو کیا میں اس شخص کو مہلت دوں گا تا کہ پہلے چار گواہ لے آؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

4283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ

4282- إسناده صحيح على شرط مسلم، سهيل بن أبي صالح، روى له البخاري مقروناً، واحتج به الباقون، وهو في (الموطأ) 2/737 في الأقضية: باب القضاء فيمن وجد مع امرأته رجلاً، و 823 في الحدود: باب ما جاء في الرجم .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/81، وأحمد 2/465، ومسلم (1498) (15) في اللعان، وأبو داوُد (4533) في الديات: باب في من وجد مع أهله رجلا أيقتله؟، والنسائي في الرجم كما في " التحفة " 9/416: باب عدد الشهود على الزنا، والبيهقي 8/230 و337 و10/147، والبغوي (2371) . أخرجه مسلم (1498) (16) عن سليمان بن بلال، عن سهيل بهذا الإسناد وزاد: قال: كلا والذي بعثك بالحق إن كنت لأعاجله بالسيف قبل ذلك، فقال رسول الله: " اسمعوا إلى ما يقول سيدكم إنه لغيور، وأنا أغير منه، والله أغير مني " .

الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا رَاٰى مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ الْمُتَلَاعِنِيْنَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُضِيَ فِيْكَ، وَفِي امْرَاَتِكَ، قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَاَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَفَارَقَهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَكَانَتْ حَامِلًا فَاَنْكَرَ حَمْلَهَا، وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى اِلَيْهَا، ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ اَنْ يَّرِثَهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے' جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے اور اسے مار دیتا ہے' تو آپ لوگ (بدلے میں) اسے قتل کر دیں گے ایسے شخص کو کیا کرنا چاہئے (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں وہ چیز ذکر کی جو لعان کرنے والوں کے حوالے سے ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ دے دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو ان دونوں نے لعان کیا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اب بھی میں اس عورت کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں' تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے' تو اس شخص نے اس عورت سے علیحدگی اختیار کی۔

(راوی کہتے ہیں) اس کے بعد یہ طریقہ روایت پا گیا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جاتی ہے وہ خاتون حاملہ تھیں اس شخص نے اس عورت کے حمل کا انکار کیا تھا تو اس خاتون کے بچے کو اس کی ماں کے حوالے سے بلایا جاتا تھا اس کے بعد میراث میں بھی یہ طریقہ جاری ہوا کہ وہ بچہ اس عورت کا وارث بنتا تھا اور وہ عورت اس بچے کی وارث بنتی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کا حصہ مقرر کیا تھا۔

ذِكْرُ اسْمِ هٰذَا الْمُلَاعِنِ امْرَاَتَهُ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرنے والے اس شخص کے نام کا تذکرہ جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4284 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ،

4283- بإسناده على شرطهما فليح -وهو ابن سليمان- وإن كان فيه كلام من جهة حفظه، قد توبع كما سيأتي، أبو الربيع: هو سليمان بن داؤد العتكي .وأخرجه البيهقي 7/401 من طريق أبي يعلى أحمد بن علي بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (4746) في التفسير: باب (وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ) والطبراني (5683)، والبيهقي 6/258 و7/401 من طريق أبي الربيع، بِهِ .وأخرجه مختصراً أبو داوُد (2252) في الطلاق: باب في اللعان عن أبي الربيع الزهراني، بِهِ .

(متن حدیث): اَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، اَرَاَيْتَ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ، اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ، جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْاَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهُ عَنْهَا، فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا، فَقَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ' حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان سے کہا: اے عاصم اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے' تو اگر وہ اسے قتل کر دیتا ہے' تو آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے تو اس شخص کو کیا کرنا چاہئے۔ اے عاصم آپ میرے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوعیت کے سوالات کو ناپسندیدہ اور اسے معیوب قرار دیا۔ یہ بات حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے لیے بڑی تکلیف دہ تھی جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی جب عاصم اپنے گھر واپس آئے' تو عویمر ان کے پاس آئے انہوں نے کہا: اے عاصم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا تو عاصم نے عویمر سے کہا تم میرے پاس بھلائی لے کر نہیں آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسندیدہ قرار دیا جس کے بارے میں' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو عویمر نے کہا: اللہ کی قسم! میں باز نہیں آؤں گا' جب تک میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہیں کر لیتا پھر حضرت عویمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے تم جاؤ اور اسے لے آؤ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں نے لعان کیا میں لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب وہ

4284– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البغوى (2366) من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد . وهو فى "الموطأ" 2/566–567، فى الطلاق: باب ما جاء فى اللعان . ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 2/44، وأحمد 5/336–337، والدارمى 2/150، والبخارى (5259) فى الطلاق: باب من جوز الطلاق الثلاث، و (5308) باب اللعان ومن طلق بعد اللعان، ومسلم (1492) فى أول اللعان، وأبو داؤد (2245) فى الطلاق: باب فى اللعان، والنسائى 6/143– 144 فى الطلاق: باب الرخصة فى ذلك (أى فى الثلاث مجموعة)، والطبرانى (5676) والبيهقى 7/398–399 و399 .

دونوں لعان کر کے فارغ ہو گئے' تو حضرت عویمر نے کہا: یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اگر میں اب بھی اس عورت کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں' تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے' تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے انہیں کچھ ہدایت کرنے سے پہلے ہی انہوں نے اس خاتون کو تین طلاقیں دے دیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4285 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدُ بَنِي الْعَجْلَانِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ، اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ: سَلْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَاَتٰى عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ، اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَاَتٰى عُوَيْمِرًا، فَقَالَ لَهٗ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَتٰى عُوَيْمِرٌ فَسَاَلَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ، فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا بِمَا سَمَّى اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، قَالَ: فَلَاعَنَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا، قَالَ: فَطَلَّقَهَا، وَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ بَعْدَهُمَا مِنَ الْمُتَلَاعِنِيْنَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ

4285– إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم، ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات على شرطهما، محمد بن يوسف: هو الفريابي . وأخرجه الدارمي 2/150، والبخاري (4745) في التفسير: باب (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ . . .)، والطبراني (5677)، وابن الجارود (756) والبيهقي 7/400 من طرق عن محمد بن يوسف، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد (2249) من طريق محمد بن يوسف الفريابي، به مختصراً .وأخرجه الشافعي 2/45، 45–46، 46، 47 وأحمد 5/330–331، 334، 337، وعبد الرزاق (12445) و (12446) و (12447)، والبخاري (423) في الصلاة: باب القضاء واللعان في المسجد، و (5309) في الطلاق: باب التلاعن في المسجد، و (7165) و (7166) في الأحكام: باب من قضى ولاعَنَ في المسجد، و (7304) في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع، ومسلم (1492) و (3) وأبو داؤد (2247) و (2248) و (2251)، وابن ماجة (2066) في الطلاق: باب اللعان، والطبراني (5674) و (5678) و (5679) و (5680) و (5681) و (5682) و (5684) و (5685) و (5686) و (5687) و (5688) و (5689) و (5691) و (5692)، والطحاوي 3/102، والبيهقي 7/399 و400 و401، والبغوي (2367) من طرق وبألفاظ مختلفة عن الزهري، عن سهل بن سعد .وأخرجه النسائي 6/170–171 في الطلاق: باب بدء اللعان، والطبراني (5690) من طريقين عن أبي داؤد، عن عبد العزيز بن أبي سلمة وإبراهيم بن سعد، عن الزهري، عن سهل بن سعد، عن عاصم بن عدي، فجعله من مسند عاصم .

اَسْحَمَ، اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، عَظِيمَ الْاَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا، قَالَ فَجَاءَ تْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِى نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ، قَالَ: فَكَانَ يُنْسَبُ بَعْدُ اِلٰى اُمِّهٖ

❁❁ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عویمر عجلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو بنوعجلان کے سردار تھے انہوں نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ لوگ کیا کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور مرد کو پاتا ہے' تو اگر وہ اسے قتل کر دیتا ہے' تو آپ لوگ اس شخص کو قتل کر دیں گے تو پھر اس شخص کو کیا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا: آپ میرے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک اور شخص کو پاتا ہے' تو کیا وہ اسے قتل کر دے اس طرح تو آپ اسے قتل کر دیں گے تو پھر اس شخص کو کیا کرنا چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسندیدہ قرار دیا اور اسے معیوب قرار دیا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسندیدہ اور معیوب قرار دیا ہے' تو حضرت عویمر نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک باز نہیں آؤں گا' جب تک اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کر لیتا تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں (حکم) نازل کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں (میاں بیوی) کو ہدایت کی تو ان دونوں نے لعان کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے اس عورت کے ساتھ لعان کر لیا' پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اب بھی اس عورت کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں' تو میں اس کے ساتھ زیادتی کا مرتکب ہو جاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں' تو انہوں نے اس عورت کو طلاق دے دی۔

اس کے بعد لعان کرنے والوں میں یہ طریقہ رائج ہو گیا (کہ مرد آخر میں عورت کو طلاق دے دیتا ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس بات کا دھیان رکھنا اگر اس عورت نے کالے رنگ کے کالی آنکھوں والے بڑے سرین والے اور موٹی ایڑیوں والے بچے کو جنم دیا' تو میرا اندازہ ہے' عویمر نے اس عورت کے بارے میں سچ کہا ہوگا اور اگر اس نے سرخ رنگ کے بچے کو جنم دیا یوں جیسے وہ چھپکلی ہوتی ہے' تو پھر مجھے یہ اندازہ ہو جائے گا کہ عویمر نے اس عورت کے بارے میں غلط بیانی کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس عورت نے اس شکل وصورت کے بچے کو جنم دیا جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کیا تھا کہ اس صورت میں عویمر کا سچ ہونا ثابت ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد اس بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اللِّعَانِ الَّذِي يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ مَنْ وَصَفْنَا نَعْتَهُمَا مِنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ

لعان کے اس طریقے کا تذکرہ جو ان دو میاں بیوی کے درمیان کرنا ضروری ہے جن کی حالت ہم نے بیان کی ہے

4286 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِیْ اِمْرَةِ مُصْعَبٍ، اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟، فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فِيْهِ، فَقُمْتُ مَكَانِیْ اِلٰی مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَهُوَ قَائِلٌ، فَاسْتَاْذَنْتُهُ، فَقَالَ الْغُلَامُ: اِنَّهُ قَائِلٌ، فَقُلْتُ: مَا بُدَّ مِنْ اَنْ اَدْخُلَ عَلَيْهِ فَسَمِعَ صَوْتِیْ، فَعَرَفَهُ، وَقَالَ: اَسَعِيْدٌ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ مَا جِئْتَ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا لِحَاجَةٍ، فَدَخَلْتُ، وَهُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلِهٖ مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، الْمُتَلَاعِنَانِ، اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰی امْرَاَتَهُ عَلٰی فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ، وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰی مِثْلِ ذٰلِكَ، فَلَمْ يُجِبْهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ الَّذِیْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فَدَعَا الرَّجُلَ، فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ، وَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ، فَقَالَ: لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ دَعَا بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا، وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهُ لَكَاذِبٌ، فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ، فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھ سے مصعب کی حکومت کے دور میں لعان کرنے والوں کے بارے میں یہ سوال کیا گیا کہ کیا ان کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی؟ تو مجھے یہ علم نہیں تھا کہ میں اس بارے میں کیا جواب دوں میں اپنی جگہ سے اٹھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر آیا وہ اس وقت دوپہر کے وقت آرام کر رہے تھے میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو غلام نے یہ کہا: وہ آرام کر رہے ہیں میں نے کہا: میرا اس وقت ان کی خدمت میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے میری آواز سن کر مجھے

4286- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الملك بن أبي سليمان من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/19 و42 والدارمي 2/150-151، ومسلم (1493) في أول اللعان، والترمذي (1202) في الطلاق: باب ما جاء في اللعان، والنسائي في التفسير كما في " التحفة " 5/426، وابن الجارود (752)، والبيهقي 7/404-405 من طرق عن عبد الملك بن أبي سليمان، بهذا الإسناد .

پہچان لیا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا سعید ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تم اندر آجاؤ تم اس وقت کسی ضروری کام کے سلسلے میں ہی آئے ہو گے میں اندر چلا گیا وہ اس وقت اپنے پالان کی چادر کو بچھائے ہوئے تھے اور انہوں نے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی جو کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھا میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن لعان کرنے والے دو فریقوں کے درمیان کیا علیحدگی کروادی جائے گی۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ جی ہاں سب سے پہلے اس بارے میں فلاں بن فلاں نے دریافت کیا تھا: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہئے اگر وہ اس بارے میں بات کرتا ہے تو وہ ایک بڑے معاملے کے بارے میں بات کرے گا اور اگر وہ خاموش رہتا ہے تو وہ بھی اسی کی مانند (یعنی بڑے معاملے کے بارے میں) خاموش رہے گا تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا اس کے بعد وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا: میں خود اس آزمائش میں مبتلا ہو گیا ہوں (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلوایا اور ان آیات کو اس کے سامنے تلاوت کیا اسے وعظ و نصیحت کی اسے ترغیب دی اور اسے یہ بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے اس شخص نے کہا: جی نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے اس عورت پر جھوٹا الزام نہیں لگایا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو بلوایا آپ ﷺ نے اسے وعظ و نصیحت کی اور اسے یہ بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے اس عورت نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے مرد سے آغاز کیا اس نے چار مرتبہ اللہ کے نام کی (قسم اٹھا کر) اس بات کی گواہی دی کہ وہ سچ بول رہا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ جھوٹ بول رہا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو پھر دوسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عورت سے لعان کروایا اس نے چار مرتبہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ گواہی دی کہ وہ مرد جھوٹ بول رہا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ مرد سچا ہے تو اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّوْجَيْنِ اِذَا تَلاَعَنَا عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ السَّبِيْلُ عَلَيْهَا فِيمَا بَعْدُ مِنْ اَيَّامِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب میاں بیوی لعان کرلیں جو اس طریقے کے مطابق ہو، جیسے ہم نے ذکر کیا ہے اس کے بعد مرد کا اس عورت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہتا

4287 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لاَ سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَالِي؟ قَالَ: لاَ مَالَ لَكَ، اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ

فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے یہ فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ کے ذمے ہے تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے فرمایا) تمہارا اس عورت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے مال (کا کیا بنے گا' جو میں نے اسے مہر کے طور پر دیا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا اگر تم نے اس پر سچا الزام لگایا ہے' تو تم نے اس مال کے عوض میں اس عورت کی شرم گاہ کو اپنے لیے حلال کر لیا اور اگر تم نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے' تو پھر تو یہ اور زیادہ دور ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَلَدَ الْمُتَلَاعِنَةِ يَلْحَقُ بِهَا بَعْدَ اللِّعَانِ الْوَاقِعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا دُوْنَ اَنْ يَّلْحَقَ بِزَوْجِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لعان کرنے والی عورت کے بچے کی نسبت اس عورت کی طرف

کی جائے گی جو اس لعان کے بعد ہوگی جو اس عورت اور اس کے شوہر کے درمیان واقع ہوا' اس بچے کو اس عورت کے شوہر کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا

4288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا اور اس عورت کے بچے (کے نسب کی) نفی کر دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروا دی اور بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کر دیا۔

4287– إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب .وأخرجه مسلم (1493) (5) في اللعان، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/49، وأحمد 2/11، والحميدي (671)، والبخاري (5312) في الطلاق: باب قول الإمام للمتلاعنين: إن أحدكما كاذب فهل منكما من تائب، و (5350) : باب المتعة التي لم يفرض لها، ومسلم، وأبو داؤد (2257) في الطلاق: باب في اللعان والنسائي 6/177 في الطلاق: باب اجتماع المتلاعنين، وابن الجارود (753)، والبيهقي 7/401، 404 و409، والبغوي (2369) من طريق سفيان بن عيينة، بِهِ .وأخرجه البخاري (5311) و (5349) عن عمرو بن زرارة، عن إسماعيل، عن أيوب، عن سعيد بن جبير قال: قلت لابن عمر . . .

4288– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في " الموطأ " 2/567 في الطلاق: باب ما جاء في اللعان .ومن طريق مالك خرجه الشافعي 2/47، واحمد 2/7 و38 و64 و71، والدارمي 2/151، والبخاري (5315) في الطلاق: باب يلحق الولد بالملاعنة، و (6748) في الفرائض: باب ميراث الملاعنة، ومسلم (1494) (8) في اللعان، وأبو داؤد (2259)، والترمذي (1203) في الطلاق: باب ما جاء في اللعان، والنسائي 6/178 في الطلاق: باب نفي الولد باللعان وإلحاقه بأمه وابن ماجة (2069) في الطلاق: باب اللعان، وابن الجارود (754)، والبيهقي 7/402 و409، والبغوي (2368) .

بَابُ الْعِدَّةِ

عدت کا حکم

4289 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

(متن حدیث):اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا، فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمٰى

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ حضرت ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کی اہلیہ تھیں انہوں نے اس خاتون کو تین طلاقیں دے دیں وہ خاتون بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر سے باہر نکلنے کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ جو نابینا ہیں ان کے ہاں منتقل ہو جائے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالِانْتِقَالِ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل ہونے کا حکم دیا گیا تھا

4290 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

4289- إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، وهو ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي، وابن ماجة، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه أبو داوٗد (2289) في الطلاق: باب في نفقة المبتوتة، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/415-416، ومسلم (1480) (40) في الطلاق: باب المطلقة ثلاثًا لا نفقة لها والطبراني 24/ (910)، والبيهقي 7/432 من طرق عن الليث، به .وأخرجه عبد الرزاق (12022)، وأحمد 6/416، والطبراني 24/ (909) .

4290- إسناده صحيح على شرطهما .وهو في " الموطأ " 2/580-581 في الطلاق: باب ما جاء في نفقة المطلقة .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في " المسند " 2/18-19 و54، و" الرسالة " فقرة (856)، وأحمد 6/412، ومسلم (1480) (36) وأبو داوٗد (2284)، والنسائي 6/75-76 في النكاح: باب إذا استشارت المرأة رجلاً فيمن يخطبها هل يخبرها بما يعلم، والطبراني 24/ (913)، وابن الجارود (760) والبيهقي 7/135 و177-178 و181 و432 و471، والبغوي (2385) . وانظر (4253) .

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ اُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِي، فَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ حَيْثُ شِئْتِ، فَاِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، انْكِحِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَتْ: فَكَرِهْتُ، ثُمَّ قَالَ: انْكِحِي اُسَامَةَ، فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق بتہ دے دی وہ اس وقت (مدینہ منورہ) میں موجود نہیں تھے اور شام میں تھے انہوں نے اس خاتون کی طرف اپنے وکیل کو کچھ ''جو'' دے کر بھیجا اس خاتون نے اس وکیل پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو اس وکیل نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے لیے ہمارے ذمہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تمہیں خرچ دینا اس پر لازم نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں عدت بسر کرے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تو ایک ایسی خاتون ہیں جس کے ہاں میرے اصحاب آتے جاتے رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت بسر کرو' کیونکہ وہ نابینا شخص ہے تم جہاں چاہو اپنی چادر وغیرہ اتار سکتی ہو جب تمہاری عدت ختم ہو جائے' تو تم مجھے اطلاع دے دینا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب میری عدت پوری ہوگئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے' تو وہ اپنی گردن سے عصا کو رکھتا نہیں ہے اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے' تو وہ کنگال شخص ہے اس کے پاس مال نہیں ہے تم اسامہ بن زید کے ساتھ شادی کرلو وہ خاتون کہتی ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں آئی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسامہ کے ساتھ شادی کرلو تو میں نے ان کے ساتھ شادی کرلی اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی بھلائی رکھی کہ مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ اِثْبَاتِ السَّكَنِ لِلْمَبْتُوتَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' طلاق بتہ یافتہ عورت کو رہائش کا حق نہیں ملے گا

4291 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4291– عمرو بن العباس من رجال البخاری، وذکره المؤلف فی " الثقات " وقال: ربما خالف، ومؤمّل بن إسماعیل صدوق سیء الحفظ، روی له البخاری تعلیقاً واحتج به الترمذی والنسائی وابن ماجة. ومن فوقهما ثقات علی شرطهما، وقد تقدم الحدیث من غیر طریق مؤمل عن سفیان عند المؤلف، فانظر (4250) و (4251) .

مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنَى، وَلَا نَفَقَةٌ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اسے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

بیوہ عورت کی عدت کا تذکرہ

4292 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانَ، وَهِيَ اُخْتُ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا، اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى اَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ، فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوا، حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ، فَقَتَلُوهُ، فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلَى اَهْلِي، فَاِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ، وَلَا نَفَقَةَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ، اَوْ فِي الْمَسْجِدِ، دَعَانِي، اَوْ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدُعِيتُ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتِ؟، قَالَتْ: فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَاْنِ زَوْجِي، فَقَالَ: امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ، قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَرْسَلَ اِلَيَّ، فَسَاَلَنِي عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَاتَّبَعَهُ، وَقَضَى بِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، وَالْقَدُومُ: مَوْضِعٌ بِالْحِجَازِ، وَهُوَ

4292- إسناده صحيح، زينب بنت كعب زوج أبى سعيد الخدرى، روى عنها ابنا أخويها سعد بن إسحاق، وسليمان بن محمد، ووثقها المؤلف واحتج بها مالك، وذكرها ابن الأثير وابن فتحون فى " الصحابة " وهو فى " الموطأ " 2/591 فى الطلاق: باب مقام المتوفى عنها زوجها فى بيتها حتى تحل .ومن طريق الإمام مالك أخرجه الشافعى فى " الرسالة " (1214)، و" المسند " 2/53-54، والدارمى 2/168، وأبو داوُد (2300) فى الطلاق: باب فى المتوفى عنها تنتقل، والترمذى (1204) فى الطلاق: باب ما جاء أين تعتد المتوفى عنها زوجها، والنسائى فى التفسير كما فى " التحفة " 12/475، وابن سعد 8/368 (وقد سقط من سنده فى المطبوع: عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجرة)، والبيهقى 7/434، والبغوى (2386) .وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 6/370 و420-421، والترمذى بعد الحديث (1204)، والنسائى 6/199 و199-200 و200 فى الطلاق: باب مقام المتوفى عنها زوجها فى بيتها حتى تحل، وابن ماجة (2031) فى الطلاق: باب أين تعتد المتوفى عنها زوجها، وابن سعد 8/368، وابن الجارود (759)، والبيهقى 7/434 و435 من طرق عن سعد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/208 ووافقه الذهبى .

اَلْمَوْضِعُ الَّذِی رُوِیَ فِی بَعْضِ الْاَخْبَارِ: اَنَّ اِبْرَاهِیمَ اخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ

سیّدہ زینب بنت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں انہوں نے اس خاتون کو بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ وہ خاتون اپنے میکے بنوخدرہ میں منتقل ہو جائے' کیونکہ ان کا شوہر اپنے کچھ مفرور غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا اور طرف قدوم کے مقام پر اس نے ان غلاموں کو پکڑ لیا تھا اور ان غلاموں نے اسے قتل کر دیا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ میں اپنے میکے واپس چلی جاتی ہوں کیوں کہ میرے شوہر نے میرے لیے کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا جس کا وہ مالک ہو اور نہ ہی خرچ کرنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے میں وہاں سے روانہ ہوئی ابھی میں حجرے میں ہی تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مسجد میں ہی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں حکم دیا' تو مجھے بلا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا بیان کیا تھا وہ خاتون کہتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا واقعہ بیان کیا جو میں نے اپنے شوہر کی صورت حال کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو جب تک تمہاری عدت پوری نہیں ہو جاتی۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں' تو میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن تک عدت گزاری۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (کا عہد خلافت آیا) انہوں نے مجھے پیغام بھیجا اور مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اس کی پیروی کی اور اس کے مطابق فیصلہ لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت زہری کے حوالے سے امام مالک نے نقل کی ہے اور ''قدوم'' حجاز میں ایک جگہ کا نام ہے یہ وہ جگہ ہے' جس کے بارے میں بعض روایات میں یہ بات منقول ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدوم کے مقام پر ختنہ کیا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِعْتِدَادِ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِی الْبَيْتِ الَّذِی جَاءَ فِيهِ نَعْيُهُ

بیوہ عورت کو اس گھر میں عدت گزارنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

جہاں اس کے شوہر کے انتقال کی اطلاع آئی تھی

4293 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِی سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمَّتَهُ زَيْنَبَ، تُحَدِّثُ عَنْ فُرَيْعَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ زَوْجَهَا كَانَ فِی قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْمَدِينَةِ، وَاَنَّهُ تَبِعَ اَعْلَاجًا، فَقَتَلُوهُ، فَاَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْوَحْشَةَ، وَذَكَرَتْ اَنَّهَا فِی مَنْزِلٍ لَيْسَ لَهَا، وَاَنَّهَا اسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَاْتِیَ اِخْوَتَهَا بِالْمَدِينَةِ، فَاَذِنَ لَهَا، ثُمَّ اَعَادَهَا، ثُمَّ قَالَ لَهَا: امْكُثِی فِی بَيْتِكِ الَّذِی جَاءَ فِيهِ نَعْيُهُ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ

❁❁ سیّدہ فریعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کے شوہر مدینہ منورہ کے کسی دیہات میں تھے وہ اپنے (کچھ مفرور) غلاموں کے پیچھے گئے ان غلاموں نے انہیں قتل کر دیا وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آبادی سے دور رہنے کی وجہ سے) اپنی وحشت کا تذکرہ کیا اس خاتون نے یہ بات ذکر کی کہ وہ ایک ایسے گھر میں رہتی ہے' جو اس کی ملکیت نہیں ہے۔ اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ وہ مدینہ منورہ میں اپنے بھائیوں کے ہاں آ جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صورت حال دہرانے کے لیے کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: تم اپنے اس گھر میں ٹھہری رہو جہاں اس کے انتقال کی اطلاع آئی تھی اس وقت تک جب تک تمہاری عدت پوری نہیں ہو جاتی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ انْقِضَاءَ عِدَّةِ الْحَامِلِ وَضْعُهَا حَمْلَهَا، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي مُدَّةٍ يَسِيرَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' حاملہ عورت کی عدت اس کے ہاں بچے کی پیدائش سے ختم ہو جاتی ہے (خواہ وہ پیدائش اس کے بیوہ ہونے کے) کچھ ہی عرصہ کے بعد ہو جائے

4294 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ، اَنِ ادْخُلْ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ، فَاسْاَلْهَا عَمَّا اَفْتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَمْلِهَا، قَالَ: فَدَخَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلَهَا، فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَوَلَدَتْ قَبْلَ اَنْ يَّمْضِيَ لَهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٍ مِنْ وَفَاةِ بَعْلِهَا، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، دَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ فَرَآهَا مُتَجَمِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ النِّكَاحَ قَبْلَ اَنْ يَّمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٍ، قَالَتْ: فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ اَبِي السَّنَابِلِ، جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، وَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَلَلْتِ حِيْنَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ

4294- إسناده صحيح، كثير بن عبيد ثقة روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . محمد بن حرب: هو الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر الحمصي القاضي .وأخرجه النسائي 6/196 في الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، عن كثير بن عبيد، بهذا الإسناد .وحديث سبيعة أخرجه من طرق وبألفاظ مختلفة: مالك 2/590 في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها إذا كانت حاملاً، وعبد الرزاق (11722)، وأحمد 6/432، والبخاري (5319) و (5320) في الطلاق: باب (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ)، ومسلم (1484) في الطلاق: باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها، وغيرها، بوضع الحمل، وأبو داؤد (2306) في الطلاق: باب في عدة الحامل، والنسائي 6/194-195 و195-196، وابن ماجة (2028) في الطلاق: باب الحامل المتوفى عنها زوجها، والطبراني 24/ (745) و (746) و (747) و (748) و (749) و (750)، والبيهقي 7/428- 429، والبغوي (2388) .

❁❁ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عتبہ نے عمر بن عبداللہ کو خط لکھا کہ تم سیّدہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے اس بارے میں دریافت کرو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حمل کے بارے میں فتویٰ دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں' تو عمر بن عبداللہ وہاں گئے انہوں نے اس خاتون سے دریافت کیا: تو اس خاتون نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے ان کا انتقال حجۃ الوداع کے موقع پر ہو گیا تو اس خاتون نے اپنے شوہر کے انتقال کے چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے ہی بچے کو جنم دے دیا جب وہ نفاس سے پاک ہو گئی تو بنو عبدالدار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ابوسنابل بن بعکک ان کے پاس آئے انہوں نے اس خاتون کو بنے سنورے دیکھا تو اس خاتون سے کہا شاید تم چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے ہی دوبارہ شادی کرنا چاہتی ہو۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب میں نے ابوسنابل کی زبانی یہ بات سنی تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی اور مسئلہ دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نے بچے کو جنم دیا تھا تو اس وقت تمہاری عدت ختم ہو گئی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعِدَّةِ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

حاملہ بیوہ کی عدت کا تذکرہ

4295 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ:

(متنِ حدیث): سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ امْرَاَةٍ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ، قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: فَقُلْتُ: اَمَا قَالَ اللّٰهُ: (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4)، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ - يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ - فَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُرَيْبًا اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْاَلُهُنَّ، هَلْ سَمِعْتُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ سُنَّةً؟، فَاَرْسَلْنَ اِلَيْهِ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، فَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنے شوہر کے انتقال کے چالیس دن بعد بچے کو جنم دے دیتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں طرح کی عدت میں

4295- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات على شرطهما، وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه، يحيى: هو ابن أبي كثير .وأخرجه البخاري (4909) في التفسير: باب (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) عن سعد بن حفص، حدثنا شيبان، عن يحيى، قال: أخبرني أبو سلمة، قال: جاء رجل إلى ابن عباس وأبو هريرة جالس عنده، فقال: أفتني في امرأةٍ ولدت بعد زَوْجِهَا بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اٰخِرَ الأجلين، قلت أنا: (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ)، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ -يعني أبا سلمة-، فأرسل ابن عباس غلامه كريباً إلى أم سلمة يسألها، فقالت: قتل زوج سبيعة الأسلمية وهي حبلى، فوضعت بعد موته بأربعين ليلة، فخطبت، فانكحها رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أبو السنابل فيمن خطبها .

سے جو بعد میں پوری ہوگی وہ اس کے مطابق عدت گزارے گی۔

ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے۔

''حمل والی عورتوں کی عدت اس وقت ختم ہوگی جب وہ بچے کو جنم دے دیں''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کریب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی طرف بھجوایا تاکہ وہ ان سے اس بارے میں دریافت کریں کہ کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سن رکھی ہے' تو ان ازواج نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ جواب بھجوایا کہ سیّدہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے چالیس دن بعد بچے کو جنم دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے ہی) ان کی شادی کروادی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

اس بیوہ عورت کی عدت کا تذکرہ جو حاملہ بھی ہو

4296 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تَنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ، وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: اِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، قَالَ: فَجَاءَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِي - يَعْنِىْ اَبَا سَلَمَةَ - فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمْ، فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے درمیان ایسی خاتون کے بارے میں اختلاف ہوگیا جو اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دن بعد بچے کو جنم دے دیتی ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عدت بعد میں ختم ہوگی (وہ عورت اس کے مطابق عدت گزارے گی) ابوسلمہ نے کہا: جیسے ہی وہ نفاس والی ہوگی (یعنی بچے کو جنم دے گی) تو وہ حلال ہو جائے گی (یعنی اس کی عدت ختم شمار ہوگی) راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف

4296- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في " الموطأ " 2/590 في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها إذا كانت حاملاً .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/52، والنسائي 6/193 في الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، والطبراني في " الكبير " 23/ (573) .وأخرجه عبد الرزاق (11724) عن مالك مختصراً .وأخرجه أحمد 6/314، والدارمي 2/165-166، ومسلم (1485) في الطلاق: باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل، والترمذي (1194) في الطلاق: باب ما جاء في الحامل المتوفَّى عنها زوجها تضع، والنسائي 6/192 و193، وابن الجارود (762) من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد، نحوه .

لے آئے انہوں نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام کریب کو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں اس نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: اور پھر ان حضرات کے پاس واپس آ کر انہیں یہ بتایا کہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: سبیعہ اسلمیہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دن بعد بچے کو جنم دیا اس خاتون نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تمہاری عدت ختم ہوگئی ہے تم (دوسرا) نکاح کرلو۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِى وَضَعَتْ فِيهِ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا

اس مدت کا تذکرہ' جس کے بعد سیّدہ سبیعہ نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد بچے کو جنم دیا تھا

4297 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِىَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ، وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، فَدَخَلَ اَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ، فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ، وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ، فَحَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ، فَقَالَ الْكَهْلُ: لَمْ تَحْلُلْ، وَكَانَ اَهْلُهَا غَيَبًا وَرَجَا اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا اَنْ يُؤْثِرُوهُ بِهَا، فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِى مَنْ شِئْتِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی بیوہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو حاملہ ہو' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عدت بعد میں پوری ہوگی (وہ عورت وہ والی عدت پوری کرے گی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ بچے کو جنم دے گی' تو اس کی عدت ختم شمار ہوگی پھر ابوسلمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے انتقال کے پندرہ دن بعد بچے کو جنم دیا دو آدمیوں نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا ان میں سے ایک نوجوان تھا اور دوسرا عمر رسیدہ تھا وہ عورت نوجوان کی طرف مائل ہوئی تو عمر رسیدہ شخص نے کہا: تمہاری تو ابھی عدت ہی ختم نہیں ہوئی اس خاتون کے خاندان کے افراد وہاں موجود نہیں تھے اس بوڑھے کو یہ امید تھی کہ جب اس کے گھر کے افراد وہاں آجائیں گے تو اسے (نوجوان پر) ترجیح دیں گے وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حلال ہوچکی ہو (یعنی تمہاری عدت ختم ہوچکی ہے) اب تم جس سے چاہو شادی کرلو۔

4297– إسناده صحيح على شرطهما . وهو فى " الموطأ " 2/589 .ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 2/52، وأحمد 6/319–320، والنسائى 6/191–192، والطبرانى 23/ (547) .وأخرجه الطيالسى (1593)، وأحمد 6/311–312، والنسائى 6/191 والطبرانى 23/ (546) من طريق شعبة، عن عبد ربه بن سعيد، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ الْحَامِلِ إِذَا مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدَ وَضْعِهَا حَمْلَهَا، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ مُدَّةٍ يَسِيْرَةٍ

حاملہ عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ جب اس کے شوہر کا انتقال ہو جائے

تو وہ بچے کو جنم دینے کے بعد شادی کر سکتی ہے اگر چہ (اس کے بیوہ ہونے کے) کچھ ہی دن بعد (اس کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی ہو)

4298 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ:

(متن حدیث):وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ قَلَائِلَ، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنَتْهُ فِي النِّكَاحِ، فَاَذِنَ لَهَا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دن بعد بچے کو جنم دے دیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدَ وَضْعِهَا الْحَمْلَ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ مُدَّةٍ يَسِيْرَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ بیوہ عورت کو اس بات کا حق حاصل ہے

وہ بچے کو جنم دینے کے بعد شادی کر سکتی ہے اگر چہ تھوڑی مدت گزری ہو

4299 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ قَالَ:

4298- إسناده صحيح على شرطهما . أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، وعاصم بن عمر: هو عاصم بن عمر بن الخطاب العدوى . وأخرجه الطبراني في " الكبير " 20/ (9) و (10) من طريقين عن أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 2/590 في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها إذا كانت حاملاً، ومن طريقه الشافعي 2/52-53، وأحمد 4/327 والبخاري (5320) في الطلاق: باب (وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ)، والنسائي 6/190 في الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، والبيهقي 7/428، والبغوي (2387) عن هشام، به . وأخرجه عبد الرزاق (11734)، والنسائي 6/190، والطبراني 20/ (5) و (6) و (7) و (8) و (11)، وابن ماجة (2029) في الطلاق: باب الحامل المتوفى عنها زوجها إذا وضعت حلت للأزواج، والبيهقي 7/428 من طرق عن هشام، به .

(متن حدیث): وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ، اَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، فَلَمَّا وَضَعَتْ تَشَوَّفَتِ الْاَزْوَاجَ، فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُهَا وَقَدِ انْقَضٰى اَجَلُهَا

ابوسنابل بیان کرتے ہیں: سیّدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے تئیس یا شاید پچیس دن بعد بچے کو جنم دے دیا جب اس نے بچے کو جنم دے دیا' تو شادی کرنے کے لیے آراستہ ہوئی اس پر اعتراض کیا گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب اس کے لیے کیا چیز رکاوٹ ہے' جب کہ اس کی عدت ختم ہو چکی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا

ام ولد کا آقا جب انتقال کر جائے' تو اس کی عدت کا تذکرہ

4300 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، فَمَرَّةً يُحَدِّثُ عَنْ هٰذَا، وَاُخْرٰى عَنْ ذٰلِكَ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم لوگ ہمارے لیے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مشتبہ نہ کرو ام ولد کی عدت وہی ہوگی جو بیوہ عورت کی عدت ہوتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ابوعروبہ نے یہ روایت قتادہ سے سنی ہے اور مطر وراق نے یہ روایت رجاء بن حیوہ سے سنی ہے' تو ایک مرتبہ انہوں نے اسے اس سے نقل کر دیا اور ایک مرتبہ اس سے نقل کر دیا۔

4299 – رجاله ثقات رجال الشيخين إلى أبى السنابل، وهو صحابى من مسلمة الفتح، أخرج حديثه الترمذى والنسائى وابن ماجة، لكن الأسود لا يعرف له سماع من أبى السنابل . وأخرجه النسائى 6/190–191 فى الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، والطبرانى 22/ (899) من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/304–305 و305، والدارمى 2/166، والترمذى (1193) فى الطلاق: باب ما جاء فى الحامل المتوفى عنها زوجها تضع، وابن ماجة (2027) فى الطلاق: باب الحامل المتوفى عنها زوجها، إذا وضعت حلت للأزواج، والطبرانى 22/ (896) و (797) و (798) و (900) من طرق عن منصور، به .

4300– إسناده حسن، مطر: هو ابن طهمان الورّاق، وهو صدوق حسن الحديث، روى له البخارى تعليقاً ومسلم فى المتابعات، وباقى السند ثقات على شرط الشيخين غير رجاء بن حيوه، فمن شرط مسلم . عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى السامى، وسماعه من سعيد –وهو ابن أبى عَروبة– قبل أن يختلط .وهو فى " مسند أبى يعلى " 2/ورقة 343/أ، وليس فيه كلمة " زوجها " . وهو أيضاً فى " مصنف ابن أبى شيبة " 5/162 .وأخرجه ابن الجارود (769) عن محمد بن يحيى، عن أبى بكر بن أبى شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد (2308) فى الطلاق: باب فى عدة أم الولد، والحاكم 2/209 والدارقطنى 3/309 من طريقين عن عبد الأعلى، به،وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى!وأخرجه أبو داؤد (2308)، وابن ماجة (2083) فى الطلاق .

فَصْلٌ فِي اِحْدَادِ الْمُعْتَدَّةِ

فصل! عدت والی عورت کا سوگ کرنا

4301 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى هَالِكٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے انتقال پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ شوہر کا معاملہ مختلف ہے وہ اس پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِحْدَادِ لِلْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ عورت اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی

4302 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ

4301– إسناده صحيح على شرطهما . وانظر (4302) و (4303) .قال ابن بطال: الإحداد: امتناع المرأة المتوفى عنها زوجها من الزينة كلها من لباس وطيب وغيرهما وكل ما كان من دواعي الجماع .وقال أيضاً: أباح الشارعُ للمرأة أن تحد على غير الزوج ثلاثة أيام لما يغلب من لوعة الحزن، ويهجم من ألم الوجد، وليس ذلك واجباً، للاتفاق على أن الزوج لو طالبها بالجماع، لم يحل لها منعه من تلك الحالة .

4302– إسناده صحيح على شرط مسلم، صفيه بنت أبي عبيد: هي زوج عبد الله بن عمر وأخت المختار بن أبي عبيد الثقفي، ثقة روى لها البخاري تعليقاً، ومسلم، وباقي السند على شرطهما، وهو في " الموطأ " 2/598 في الطلاق: باب ما جاء في الإحداد .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/61، وأحمد 6/286 . وأخرجه أحمد 6/286–287، ومسلم (1490) (63) في الطلاق: باب وجوب الإحداد في عدة الوفاة . . .، والطحاوي 3/76 والبيهقي 7/438 من طرق عن نافع، به، ولم يذكروا فيه " أربعة أشهر وعشراً " .وأخرجه أحمد 6/286، وابن أبي شيبة 5/280، ومسلم (1490) (64)، والنسائي 6/189 في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها (وقد سقط من المطبوع منه: يحيى بن سعيد من بين عبد الوهاب ونافع)، وابن ماجة (2086) في الطلاق: باب هل تحد المرأة على غير زوجها، والبيهقي 7/438 من طريقين عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ، عن حفصة .وأخرجه أحمد 6/184 من طريق ورقاء، عن عبد الله بن دينار، قال: سمعت صفية تقول: قالت عائشة أو حفصة أو هما تقولان .وأخرجه مسلم (1490) من طريقين عن نافع، عن صفية، عن بعض أزواج النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَحَفْصَةَ، اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحُدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ شوہر کا معاملہ مختلف ہے اس کا سوگ چار ماہ دس دن تک ہوگا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَحُدَّ الْمَرْاَةُ فَوْقَ الثَّلَاثِ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ خَلَا الزَّوْجِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے

4303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحُدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ شوہر کا معاملہ مختلف ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِحْدَادِ الَّذِىْ تَسْتَعْمِلُ الْمَرْاَةُ عَلٰى زَوْجِهَا

سوگ کرنے کے طریقے کا تذکرہ' جس پر عورت اپنے شوہر (کے انتقال) پر عمل کرے گی

4304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلَاثِ،

(متن حدیث): قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ اُمُّ

4303- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 6/37 وابن أبي شيبة 5/279، ومسلم (1491) والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/38، وابن ماجة (2085)، والطحاوي 3/75، وابن الجاورد (764)، والبيهقي 7/438 من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/167 من طريق سليمان بن كثير، عن الزهري، بِهِ .

حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ، أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِهِ بَطْنَهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِيْ بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ، فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِيْ بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَاهَا فَنُكَحِّلُهَا؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَقُوْلُ: لَا، إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ.

(قَالَ حُمَيد: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالبَعرَة عَلَى رَأس الحَوْل؟

فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ المَرأةُ إِذَا تُوُتى بِدَابَّة - حِمَارٌ، أَوْ شَاةٌ، أَوْ طَائِرٌ - فَتَفتضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تفتضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخرج فتُعطى بعرة، فترمي، ثُمَّ تُراجع - بَعدُ - مَا شَاءَت مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

4304–والحديث إسناده صحيح على شرطهما . وهو فى " الموطأ " 2/596–598 فى الطلاق: باب ما جاء فى الإحداد .ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 2/61–62، وعبد الرزاق (12130)، والبخارى (5334) و (5335) و (5336) فى الطلاق: باب تحد المتوفى عنها أربعة أشهر وعشراً، ومسلم (1486) و (1487) و (1489) فى الطلاق: باب وجوب الإحداد فى عدة الوفاة، وتحريمه فى غير ذلك إلا ثلاثة أيام، وأبو داؤد (2299) فى الطلاق: باب إحداد المتوفى عنها زوجها، والترمذى (1195) و (1196) و (1197) فى الطلاق: باب ما جاء فى عدة المتوفى عنها زوجها، والنسائى 6/201–202 فى الطلاق: باب ترك الزينة للحادة المسلمة دون اليهودية والنصرانية، والبيهقى 7/437، والبغوى (2389) .وأخرجه من طريق مالك مقطعاً أحمد 6/324 و325، والبخارى (1281) و (1282) فى الجنائز: باب إحداد المرأة على غير زوجها، والطبرانى فى " الكبير " 23/ (420) و (812) .وأخرجه البخارى (5345) فى الطلاق: باب (وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا . .–إلى قوله– بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ) والطبرانى 23/ (421) من طريق محمد بن كثير، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أبى بكر، بهذا الإسناد بقصة أم حبيبة .وأخرجه مقطعاً أحمد 6/291–292 و311، والحميدى (304) و (306)، والدارمى 2/167، والبخارى (1280) فى الجنائز: باب إحداد المرأة على غير زوجها، والبخارى (5338) و (5339) فى الطلاق: باب الكحل للحادة، و (5706) فى الطب: باب الإثمد والكحل من الرَّمَد، ومسلم (1486) (59) و (61) و (62)، والنسائى 6/188 فى الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها، و6/205 و206 باب النهى عن الكحل للحادة، وابن ماجة (2084) فى الطلاق: باب كراهية الزينة للمتوفى عنها زوجها، والطبرانى 23/ (422) و (423) و (424) و (425) و (426) و (427) و (813) و (815) و (816) و (817)، وابن الجارود (765) و (768)، والبيهقى 7/437 و439 من طرق عن حميد بن نافع، به .قوله: " وقد كانت إحداكن فى الجاهلية ترمى بالبعرة على رأس الحول " قال البغوى: ومعنى رميها بالبعرة: كأنها تقول: كان جلوسها فى البيت، وحبسها نفسها سنة على زوجها أهون عليها من رمى هذه البعرة، أو هو يسير فى جنب ما يجب فى حق الزوج .(1) من" التقاسيم والأنواع " 2/لوحة 92 .

سُئِلَ مَالِكٌ: مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا) .*

12/22 ❁❁ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے تین روایات نقل کی ہیں۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا تو سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے زرد رنگ منگوایا جس میں خلوق یا شاید کوئی دوسری خوشبو ملی ہوئی تھی انہوں نے اس کا کچھ حصہ کسی لڑکی کو لگایا اور پھر تھوڑا سا اپنے پیٹ پر لگا لیا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں ہے' وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی''۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ میں سیّدہ زینب بن جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جب ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا انہوں نے خوشبو منگوائی اور تھوڑی سی خوشبو لگا لی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ کا سوگ کرے البتہ اپنے شوہر کا سوگ وہ چار ماہ دس دن تک کرے گی''۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی بیوہ ہے اس کی آنکھیں دکھتی ہیں' تو کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں ایسا شاید دو یا تین مرتبہ ہوا ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے۔ جی نہیں یہ (یعنی اس کی عدت کی مدت) چار ماہ دس دن ہے پہلے زمانہ جاہلیت میں کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھی (پھر اس کی عدت پوری ہوتی تھی)

حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: ایک سال کے بعد مینگنی پھینکنے سے کیا مراد ہے؟ تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بتایا: (بیوہ عورت کی عدت گزرنے کے بعد) عورت کے پاس کوئی جانور جیسے گدھا یا بکری یا پرندہ لایا جاتا تھا تو وہ اس پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ عام طور پر وہ جانور مر جایا کرتا تھا۔ پھر وہ عورت (اپنی کوٹھڑی سے) باہر نکلتی تھی' اسے ایک مینگنی دی جاتی تھی' جسے وہ پھینک دیتی تھی۔ اس کے بعد وہ خوشبو وغیرہ استعمال کرنا شروع کرتی تھی۔

امام مالک سے سوال کیا گیا: روایت کے الفاظ: تَفْتَضُّ بِهِ سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ کہ وہ عورت اپنا ہاتھ اس جانور کی کھال پر پھیرتی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ فِي الْإِحْدَادِ اَنْ تَمَسَّ الطِّيبَ فِي بَعْضِ الْاَوْقَاتِ دُوْنَ بَعْضٍ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ سوگ کے دوران بعض اوقات میں خوشبو لگا سکتی ہے' جبکہ بعض اوقات میں نہیں لگا سکتی ہے

4305 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحُدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَاِنَّهَا تَحُدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، لَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبوغًا، اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا اِلَّا عِنْدَ اَدْنٰى طُهْرِهَا اِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ مَحِيضِهَا نُبْذَةَ قُسْطٍ وَاَظْفَارٍ *

سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ کا سوگ کرے البتہ شوہر کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ اس پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی (اپنی عدت کے دوران) وہ سرمہ نہیں لگائے گی' رنگین کپڑے نہیں پہنے گی البتہ پٹی باندھنے والے کپڑے کا حکم مختلف ہے اور وہ خوشبو نہیں لگائے گی البتہ جب حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کر رہی ہوگی اس وقت وہ تھوڑی سی قسط یا اظفار (یعنی مخصوص قسم کی خوشبو) لگا لے گی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَلْبَسَ الْمُعْتَدَّةُ الْحُلِيَّ، اَوْ تَخْتَضِبَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' عدت گزارنے والی عورت زیور پہنے یا خضاب لگائے

4305- إسناده صحيح على شرطهما . هشام: هو ابن حسان القردوسي . وأخرجه أحمد 5/85 ومسلم 2/1128 (66) في الطلاق باب وجوب الإحداد في عدة الوفاة، وتحريمه في غير ذلك، إلا ثلاثة أيام وأبو داوُد (2303) في الطلاق: باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، والطبراني 25/ (140)، والبيهقي 7/439 من طرق عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/408، والدارمي 2/167-168، وابن أبي شيبة 5/280-281، والبخاري (5342) في الطلاق: باب تلبس الحادة ثياب العصب، ومسلم 2/ (66)، وأبو داوُد (2302) والنسائي 6/202-203 في الطلاق: باب ما تجتنب الحادة من الثياب المصبغة وابن ماجة (2087) في الطلاق: باب هل تحد المرأة على غير زوجها، والطبراني 25/ (139) و (141)، وابن الجارود (766)، والبيهقي 7/439، والبغوي (2390) من طرق عن هشام بن حسان، به .وعلقه البخاري (5343) عن محمد بن عبد الله الأنصاري، عن هشام، به نحوه .وأخرجه البخاري (313) في الحيض: باب الطيب للمرأة عند غسلها من المحيض، و (5341) في الطلاق: باب القسط للحادة عند الطهر، ومسلم 2/1128 (67)، والطبراني 25/ (137)، والبيهقي 7/440 من طريق حماد ابن زيد، عن أيوب، والنسائي 6/204 باب الخضاب للحادة، من طريق سفيان، عن عاصم، كلاهما عن حفصة، به . ورواية أيوب بلفظ: كنا ننهى أن نحد على ميّت . . . .

4306 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس عورت کا شوہر انتقال کر جائے وہ (عدت کے دوران) رنگین کپڑا نہیں پہنے گی' آراستہ کپڑا نہیں پہنے گی' زیور نہیں پہنے گی' خضاب نہیں لگائے گی اور سرمہ نہیں لگائے گی''۔

4306- إسناده صحيح على شرط مسلم، بديل: هو ابن ميسرة العقيلي البصري، ثقة من رجال مسلم، وباقي السند ثقات على شرط الشيخين، وهو في " مسند أبي يعلى " (7012) .وأخرجه أبو داوُد (2304) في الطلاق: باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/302 والنسائي 6/203-204 في الطلاق: باب ما تجتنب الحادة من الثياب المصبغة، وابن الجارود (767) والبيهقي 7/440 من طريق يحيى بن أبي بكير به .وأخرجه عبد الرزاق (12114) عن معمر، عن بديل العقيلي عن الحسن بن مسلم، عن صفية بنت شيبة، عن أم سلمة، موقوفاً، ومن طريقه أخرجه البيهقي 7/440 .وأخرجه الطبراني /23 (838) من طريق سفيان، عن معمر، بِهِ .

كِتَابُ الْعِتْقِ

کتاب! غلام آزاد کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعْتِقُ مِنَ النَّارِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً، كُلَّ عُضْوٍ مِّنْهُ بِعُضْوٍ مِّنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس (غلام) کے ہر ایک عضو کے عوض میں (آزاد کرنے والے کے) ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے

4307 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا اَبُو الْحَسَنِ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوْزَجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْاَشْعَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا بِاَرِيحَا، فَمَرَّ بِي وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، فَاَجْلَسَهُ، ثُمَّ جَاءَ اِلَيَّ، فَقَالَ: عَجِبْتُ مِمَّا حَدَّثَنِي بِهِ هٰذَا الشَّيْخُ - يَعْنِي وَاثِلَةَ - قُلْتُ: مَا حَدَّثَكَ؟، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَاَتَاهُ نَفَرٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ صَاحِبًا لَنَا قَدْ اَوْجَبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقُوْا عَنْهُ رَقَبَةً، يُعْتِقُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ،

(توضیح مصنف): اسْمُ اَبِي عَبْلَةَ: شِمْرُ بْنُ يَقْظَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں: میں اریحا (کے مقام پر) بیٹھا ہوا تھا میرے پاس سے حضرت واثلہ بن اسقع

4307- إسناده صحيح . عبد الله بن الديلمي: هو عبد الله بن فيروز الديلمي، كان يسكن بيت المقدس، وثقه ابن معين والعجلي، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/23 . وأخرجه النسائي في العتق من "الكبرى" كما في "التحفة" 9/79، والحاكم 2/212 من طريقين عن عبد الله بن يوسف، بهذا الإسناد . إلا أن المزي أورد هذا الحديث مع قصته تحت ترجمة الغريف بن عيّاش بن فيروز الديلمي وهو ابن أخي عبد الله . وأخطأ الحاكم فقال: إن الغريف هو عبد الله والغريف لقب له، ولم يتابع .وأخرجه أحمد 3/490-191 و4/107، وأبو داوُد "3964" في العتق: باب في ثواب العتق، والنسائي في "الكبرى"، والطبراني في "الكبير" 22/"218" و"219" و"220" و"221"، والحاكم 2/212، والبيهقي 8/132-133 و133 من طرق عن إبراهيم بن أبي عبلة، عن الغريف بن عياش بن فيروز الديلمي، عن واثلة، بقصة العتق . والغريف بن عياش ترجمته في "التهذيب" فقال: الغريف بن عياش بن فيروز الديلمي، ابن أخي الضحاك بن فيروز، وقد ينسب إلى جده، روى عن جده فيروز، وفي "الثقات" 5/294 وقال: من أهل الشام .وأخرجه النسائي في "الكبرى" من طريق مالك بن مهران الدمشقي، عن إبراهيم بن أبي عبلة، عن رجل قال: قلنا لواثلة .

گزرے انہوں نے عبداللہ بن دیلمی کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی انہوں نے انہیں وہاں بٹھایا پھر وہ میرے پاس آئے اور بولے: میں اس بات پر بڑا حیران ہوا ہوں جو اس شیخ نے یعنی حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے میں نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا حدیث بیان کی ہے' تو اس نے بتایا: (انہوں نے یہ بات بیان کی ہے) غزوۂ تبوک کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ایک ساتھی نے واجب کر لی ہے (یعنی کسی بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کردو۔ اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس شخص کے عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔

ابوعبلہ کا نام شمر بن یقظان بن عامر بن عبداللہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُوْنُ اِذَا كَانَتِ الرَّقَبَةُ مُؤْمِنَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ فضیلت اس وقت حاصل ہوتی ہے' جب وہ غلام مومن ہو

4308 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ صَالِحَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ نَابِلًا صَاحِبَ الْعَبَاءِ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک مومن گردن (یعنی غلام یا کنیز) کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک عضو کے عوض میں (آزاد کرنے والے) کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُوْنُ اِذَا كَانَ الْمُعْتَقُ وَالْمُعْتَقَةُ جَمِيعًا مُسْلِمَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ فضیلت اس وقت حاصل ہوتی ہے' جب آزاد کرنے والا شخص اور آزاد ہونے والا شخص دونوں مسلمان ہوں

4308- حديث صحيح . صالح بن عبيد روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في الثقات، ونابل صاحب العباء، قال النسائي: ليس بالمشهور وقال في موضع آخر: ثقة، وقال البرقاني: قلت للدارقطني: نابل صاحب العباء ثقة؟ فأشار بيده أن لا، وذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه الذهبي في "الكاشف" وقد توبع هو والذي قبله، وباقي السند رجاله ثقات . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" "724" عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/420 و422 و429 و430-431 و525، والبخاري "2517" في العتق: باب في العتق وفضله، و "6715" في كفارات الأيمان: باب قول الله تعالى: (اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ)، ومسلم "1509" في العتق: باب فضل العتق: والترمذي "1541" في النذور والأيمان: باب ما جاء في ثواب من أعتق رقبة، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 9/505، وابن الجارود "968"، والبيهقي 10/271 و272 من طرق عن سعيد بن مرجانة، عن أبي هريرة .

4309 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ، بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي نَجِيحِ السُّلَمِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): حَاصَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِّنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهٖ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهٖ مِنَ النَّارِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِّنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِهَا مِنَ النَّارِ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: اَبُوْ نَجِيحٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ

حضرت ابونجیح سلیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو بھی مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ایک ہڈی کے عوض میں آزاد کرنے والے کی ہر ایک ہڈی کو جہنم سے محفوظ کر دیتا ہے اور جو بھی مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس آزاد ہونے والی کی ہر ہڈی کے عوض میں آزاد کرنے والی کی ہر ہڈی کو جہنم سے محفوظ کر دیتا ہے''۔

شیخ بیان کرتے ہیں: ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ الرِّقَابِ وَاَفْضَلَهَا مَا كَانَ ثَمَنُهَا اَعْلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سب سے بہترین اور افضل غلام وہ ہے' جس کی قیمت زیادہ ہو

4310 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟، قَالَ: الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ، قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَكْثَرُهَا ثَمَنًا، قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَفْعَلْ، قَالَ: تُعِيْنُ ضَعِيْفًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ، قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ ضَعُفْتُ، قَالَ: تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ، فَاِنَّهٗ صَدَقَةٌ مِّنْكَ

4309- إسناده صحيح على شرط مسلم غير حميد بن زنجوية، وهو ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي . هشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي .وأخرجه الطيالسي "1154"، وأحمد 4/113 و384، وأبو داؤد "3965" في العتق: باب أي الرقاب أفضل، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 8/163، والبيهقي 10/272 من طريق هشام الدستوائي، بهذا الإسناد، وبعضهم يزيد فيه على بعض .وأخرجه بنحوه أحمد 4/113 و386، وأبو داؤد "3966"، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 8/160 و165، والبيهقي 10/272 من طرق عن عمرو بن عبسة .

عَلٰی نَفْسِكَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی کون سی گردن زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو اور جس کی قیمت زیادہ ہو۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں یہ نہ کروں (یعنی اگر میں یہ نہ کرسکوں' تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کمزور کی مدد کرو' معذور کے لیے کام کردو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو' کیونکہ یہ تمہاری طرف سے تمہاری ذات کے لیے صدقہ شمار ہوگا۔

عِتقُ الْعَبدِ الْمُتزَوِّجِ قَبْلَ زَوْجَتِهٖ

4311: شادی شدہ غلام کو اس کی بیوی سے پہلے آزاد کرنا

4311 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَّجَارِيَةٌ زَوْجٌ، فَاَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَهُمَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اَعْتَقْتِيهِمَا فَابْدَئِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے' ان کا ایک غلام اور ایک کنیز تھے جو شادی شدہ تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہو' تو کنیز سے پہلے غلام کو آزاد کرنا۔

4310– إسناده قوى على شرط مسلم . وانظر "152" .وأخرجه ابن ماجة "2523" فى العتق: باب العتق، من طريق أبى معاوية، عن هشام بن عروة، به مختصراً بقصة الرقاب .

4311– عبيد الله بن وهب: هو عبيدُ اللّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ بْنِ وهب، اختلف قول ابن معين فيه، فمرة قال: ضعيف، ومرة قال: ثقة، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وقال يعقوب بن شيبة: عبيد الله بن موهب عن القاسم فيه ضعف، وكان ابن عيينة يضعفه، وقال العجلى: ثقة، وقال النسائى: ليس بذاك القوى، وقال ابن عدى: حسن الحديث يكتب حديثه، وذكره المؤلف فى "الثقات" وباقى السند ثقات .وأخرجه الدارقطنى 3/288 من طريق محمد بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى فى العتق كما فى "التحفة" 12/280، وابن ماجة "2532" فى العتق: باب من أراد عتق رجل وامرأته فليبدأ بالرجل، عن محمد بن بشار، عن حمادة بن مسعدة، بِهٖ .وأخرجه النسائى عن إسحاق بن إبراهيم، عن حمادة بن مسعدة، عن ابن موهب عن القاسم قال: كان لعائشة غلام وجارية . . . فذكره، ولم يقل: "عن عائشة" .وأخرجه أبو داوُد "2237" فى الطلاق: باب فى المملوكين يعتقان معاً هل تخير امرأته؟ وابن ماجة "2532"، والعقيلى فى "الضعفاء " 3/120، والدارقطنى 3/288، والبيهقى 7/222 من طريق عبيد الله بن عبد المجيد، عن عبيد الله بن موهب، عن القاسم، عن عائشة .وقال العقيلى: لا يعرف الحديث إلا بعبيد الله بن موهب .

بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ

غلاموں کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کرنا

4312 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: الشَّهِيدُ، وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے جو جنت میں پہلے داخل ہوں گے ان میں سے ایک شہید ہوگا ایک وہ غلام ہوگا' جو اپنے پروردگار کی اچھی عبادت کرتا رہا اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہا اور ایک وہ پاک دامن شخص ہوگا' جو بال بچے دار ہو اور مانگنے سے بچتا ہو۔

4313 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ، وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ اِلَّا مَا يُطِيقُ، فَاِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاَعِينُوهُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوا عِبَادَ اللّٰهِ خَلْقًا اَمْثَالَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غلام کو خوراک اور کپڑا دیا جائے گا اور اسے اسی بات کا پابند کیا جائے گا' جس کی اس میں طاقت ہو اگر تم اسے کسی کام

4312 – اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ

4312– إسناده ضعيف، عامر العقيلي لم يرو عنه غير يحيى بن أبي كثير، ولم يوثقه غير المؤلف، وقال الذهبي: لا يعرف، وأبوه لا يعرف، قيل: اسمه عقبة، وقيل: عبد الله . وأخرجه الحاكم 1/387 من طريق علي بن المديني، عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد، ولفظه: "عرض عليَّ أول ثلاثة يدخلون الجنة وأول ثلاثة يدخلون النار، فأما أول ثلاثة يدخلون الجنة فالشهيد، وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وعفيف متعفف ذو عيال، وأما أول ثلاثة يدخلون النار فأمير مسلط، وذو ثروة من مال لا يؤدّي حق الله في ماله، وفقير فجور"، وقال: .عامر بن شبيب االعقيلي شيخ من أهل المدينة مستقيم الحديث! وهذا أصل في هذا الباب تفرد به يحيى بن أبي كثير .وأخرجه الطيالسي "2567"، وأحمد 2/425، والبيهقي 4/82 من طريق هشام الدستوائي، بِهٖ .وأخرجه الترمذي "1642" في فضائل الجهاد، باب ما جاء في ثواب الشهداء، عن محمد بن بشار، عن عثمان عن عمر، وأحمد 2/479، وابن أبي شيبة 5/296 كلاهما عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، بِهٖ . وقال هذا حديث حسن .1 من "موارد الظمآن" ص293 .

کا پابند کرتے ہو تو خود بھی ان کی مدد کرو اور اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو' کیونکہ وہ بھی تمہاری طرح مخلوق ہیں'۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِلْمُسْلِمِ بِتَخْفِيفِهِ عَنِ الْخَادِمِ عَمَلَهُ

اللہ تعالیٰ کا اس مسلمان کے لیے اجر نوٹ کر لینا جو اپنے خادم کے کام میں تخفیف کرتا ہے

4314 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَا خَفَّفْتَ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهٖ كَانَ لَكَ اَجْرًا فِيْ مَوَازِيْنِكَ

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنے خادم کے کام میں جتنی تخفیف کرو گے تو یہ تمہارے میزان میں اجر بن جائے گی''۔

4313- إسناده حسن، محمد بن عجلان روى له البخارى تعليقاً ومسلم فى الشواهد، واحتج به الباقون، وقد توبع، وعجلان: هو المدنى مولى فاطمة بن عتبة والد محمد، قال النسائى: لا بأس به، واحتج به مسلم والأربعة، وروى له البخارى تعليقاً .وأخرجه الشافعى 2/66، وأحمد 2/247، والبيهقى 8/6، والبغوى "2403" من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/342، والبخارى فى "الأدب المفرد" "192" "193"، والبيهقى 8/8 من طريق محمد بن عجلان، بِهٖ .وأخرجه أحمد 2/247، ومسلم "1662" فى الأيمان: باب إطعام المملوك مما يأكل . . .، من طريق عمرو بن الحارث، عن بكير بن الأشج، بِهٖ .وأخرجه الطيالسى "2369" عن ابن أبى ذئب، عن ابن عجلان، عن أبى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "المملوك أخوك، فإذا صنع لك طعاماً، فأجلسه معك، فإن أبى فأطعمه، ولا تضربوا وجوههم" .وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/980 فى الاستئذان: باب الأمر بالرفق بالمملوك، بلاغاً عن أبى هريرة .

4314- إسناده صحيح على شرط مسلم إلى عمرو بن حريث، وعمرو بن حريث تابعى ثقة ليست له رؤية كما جزم بذلك البخارى ويحيى بن معين وغيرهما، فالحديث مرسل، أبو هانىء: هو حميد بن هانىء، وعبد الله بن زيد: هو أبو عبد الرحمٰن المقرىء .وهو فى "مسند أبى يعلى " "1472" .وأخرجه أبو يعلى "1472" عن أحمد بن الدورقى، عن عبد الله بن يزيد المقرىء، بِهٖ .وأورده الهيثمى فى "مجمع الزوائد " 4/239 وقال: رواه أبو يعلى، وعمرو هذا، قال ابن معين: لم ير النبى صلى الله عليه وسلم، فإن كان كذلك فالحديث مرسل، ورجاله رجال الصحيح .

بَابُ اِعْتَاقِ الشَّرِيكِ

باب: (مشترکہ غلام میں) اپنے حصے کو آزاد کرنا

ذِكْرُ الْحُكْمِ فِيمَنْ اَعْتَقَ نَصِيبَهُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فِي مَمْلُوكٍ لَهُمْ

جو شخص مشترکہ غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے اس کے حکم کا تذکرہ

4315 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَيُّمَا مَمْلُوكٍ كَانَ بَيْنَ شُرَكَاءَ، فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ، فَاِنَّهُ يُقَوَّمُ فِي مَالِ الَّذِي اَعْتَقَ قِيمَةَ عَدْلٍ فَيُعْتَقُ اِنْ بَلَغَ ذٰلِكَ مَالُهُ *

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی غلام لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک اپنے حصے کو آزاد کر دے تو جس نے اس کے حصے کو آزاد کیا ہے اس کے مال میں سے اس غلام کی مناسب سی قیمت لگائی جائے گی اور پھر اس غلام کو مکمل آزاد کر دیا جائے گا اگر اس (آزاد کرنے والے) کے پاس اتنا مال موجود ہو (جو غلام کی قیمت جتنا ہو)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُعْتِقَ نَصِيبَهُ مِنْ مَمْلُوكِهِ، اِذَا كَانَ مُعْدِمًا كَانَ نَصِيبُهُ الَّذِي اَعْتَقَ جَائِزًا عِتْقُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' (مشترکہ) غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کرنے والا شخص جب خوشحال نہ ہو' تو اس کا وہ حصہ آزاد شمار ہوگا' جسے اس نے آزاد کیا تھا

4316 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

4315– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه مسلم "1501" في أول العتق، و 3/1286 "49" في الأيمان: باب من أعتق شركاً له في عبد، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 6/200، والبيهقي 10/274–275 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وعلقه البخاري بعد الحديث "2525" في العتق: باب إذا أعتق عبداً بين اثنين، عن الليث، عن نافع، عن ابن عمر .

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، وَاَعْطٰى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ، وَاَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دے اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو' جو غلام کی قیمت تک پہنچتا ہو' تو اس غلام کی مناسب طور پر قیمت لگائی جائے گی اور وہ شخص اپنے شراکت داروں کو ان کا حصہ دیدے گا اور وہ غلام اس شخص کی طرف سے آزاد ہو جائے گا ورنہ اس غلام کا صرف اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّرِيكَ اِذَا اَعْتَقَ نَصِيبَهُ، وَالْمُعْتِقُ مُعْدِمٌ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ، وَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کوئی شراکت دار اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے

اور آزاد کرنے والا شخص خوشحال نہ ہو' تو غلام پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہو گی اس کا اتنا حصہ آزاد ہو گا جتنا (ایک شراکت دار نے) آزاد کیا تھا

4317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيْدَا، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ

4316- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/772 في العتق: باب من أعتق شركاً له في مملوك .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/66، وأحمد 2/112 و156، والبخاري "2522" في العتق: باب إذا أعتق عبداً بين اثنين أو أمة بين الشركاء، ومسلم "1501" و3/1286 "47"، وأبو داؤد "3940" في العتق: باب فيمن روى أنه لا يستسعي، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 6/208، وابن ماجة "2528" في العتق: باب من أعتق عبداً واشترط خدمته، وابن الجارود "970"، والبيهقي 10/274، والبغوي "2421" . وأخرجه أحمد 2/2 و15 و77 و105 و142، والبخاري "2523" و"2524" و"2525"، ومسلم "1501" و3/1286 "48" و"49"، وأبو داؤد "3941" و"3942" و"3943" و"3944"، والترمذي "1386" في الأحكام: باب ما جاء في العبد يكون بين الرجلين فيعتق أحدهما نصيبه، والنسائي 7/319 في البيوع: باب الشركة في الرقيق، والبيهقي 10/275 من طرق عن نافع، به .وأخرجه أحمد 2/34، والبخاري "2521"، ومسلم 3/1287 "50" و"51"، وأبو داؤد "3946" و"3947"، والترمذي "1347"، والنسائي 7/319، والبيهقي 10/275 من طريق سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه .

4317- إسناده حسن في الشواهد . سليمان بن موسى الأموي مولاهم الدمشقي صدوق فقيه، وفي حديثه بعض لين، وقد خولط قبل موته بيسير .وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 3/1117، ومن طريقه البيهقي 10/276 عن صالح بن عبد الله الهاشمي، عن محمود بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في العتق كما في "التحفة" 6/99، وابن عدي، والبيهقي 10/276 من طريقين، عن الوليد بن مسلم، بِهِ .وقال النسائي: سليمان بن موسى ليس بذاك القوي في الحديث، ولا نعلم أحداً روى هذا الحديث عن عطاء غيره .

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ فِيْهِ شَرِيكٌ، وَلَهُ وَفَاءٌ فَهُوَ حُرٌّ، وَيَضْمَنُ نَصِيبَ شُرَكَائِهِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ لِمَا اَسَاءَ مُشَارَكَتَهُمْ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ،

(توضیح مصنف): اَبُو مُعَيْدٍ هٰذَا اسْمُهُ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ الرُّعَيْنِيُّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الشَّامِ وَفُقَهَائِهِمْ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اور اس غلام میں اس کے (دوسرے) حصے دار بھی ہوں اور اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو کہ وہ اس غلام کی پوری قیمت ادا کر سکتا ہو' تو وہ غلام آزاد شمار ہوگا اور وہ شخص اپنے شراکت داروں کا حصہ مناسب قیمت کے حساب سے ادا کر دے گا اس وجہ سے کہ اس نے اپنے شراکت داروں کے ساتھ زیادتی کی ہے اور غلام پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی''۔

ابو معید نامی راوی کا نام حفص بن غلان رعینی ہے یہ اہل شام سے تعلق رکھنے والے ثقہ اور فقیہ شخص ہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِسْعَاءِ الْعَبْدِ فِيْ نَصِيبِ الْمُعْتِقِ لِفَكِّ رَقَبَتِهِ

غلام کی مکمل آزادی کے لیے غلام سے مزدوری کروانا مباح ہے' جو اسے آزاد کرنے والے کے حصے میں سے ہوگی تاکہ اس غلام کو آزاد کروا دیا جائے

4318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، وَيَحْيَى بْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا عَبْدٌ كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اگر وہ

4318– إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار حافظ له أوهام وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير يحيى بن صبيح، فإنه من رجال أبي داؤد، وهو صدوق .وأخرجه أحمد 2/255 و426 و472، والبخاري "2492" في الشركة: باب تقويم الأشياء بين الشركاء بقيمة عدل، و "2527" في العتق: باب إذا أعتق نصيباً في عبد . . .، ومسلم "1503" في العتق: باب ذكر سعاية العبد، و3/1287 "54" و"55" في الأيمان: باب من أعتق شركاً له في عبد، وأبو داؤد "3938" و"3939" في العتق: باب من ذكر السعاية في هذا الحديث، والترمذي "1348" في الأحكام: باب ما جاء في العبد يكون بين الرجلين . . .، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/304، وابن ماجة "2527" في العتق: باب من أعتق: باب من أعتق شركاً له في عبد، من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد، وانظر لزاماً "فتح الباري" 5/157–160 .

خوشحال ہوگا' تو اس غلام کی قیمت وہ ادا کرے گا اور اگر وہ تنگ دست ہوگا' تو پھر غلام کو تنگی کا شکار کیے بغیر اس سے مزدوری کروائی جائے گی (اور دوسرے شخص کے حصے کی قیمت ادا کردی جائے گی)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَبْدَ اِنَّمَا يُسْتَسْعَى فِيْ نَصِيبِهِ الْمُعْتَقِ بَعْدَ اَنْ يُّقَوَّمَ ثَمَنُهُ قِيمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ فِيْهِ، وَلَا شَطَطَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب غلام سے اس کے آزاد ہونے والے حصے کے بارے میں

مزدوری کروائی جائے گی' تو اس سے پہلے انصاف کے مطابق اس کی قیمت کا تعین کرلیا جائے گا اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوگی

4319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِيْ مَالِهِ، اِنْ كَانَ لَهُ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِيْ نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے تو اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اپنے مال میں سے اس پورے غلام کو آزاد کرے اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو اور اگر اس کے پاس اتنا مال موجود نہ ہو' تو اس غلام کی مناسب طور پر قیمت مقرر کی جائے گی اور پھر اس غلام سے اتنی مزدوری کروائی جائے گی جو اس حصے کے مطابق ہو' جسے آزاد نہیں کیا گیا ہو' تاہم اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا''۔

4319- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله والشِّقص: النصيبُ قليلاً كان أو كثيراً، ويقال له: الشقيص والشِّرك .

بَابُ الْعِتقِ فِى الْمَرَضِ

بیماری کے دوران غلام آزاد کرنا

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِمَنْ اَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لا مَالَ لَهُ غَيْرُهُمْ

اس بات کا تذکرہ' جو شخص مرنے کے قریب اپنے غلاموں کو آزاد کر دیتا ہے اور اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہوتا اس کا کیا حکم ہوتا ہے

4320 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ سِتَّةُ اَعْبُدٍ، فَاَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهَهُ، وَجَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً

۞۞ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے چھ غلام تھے اس نے مرنے کے وقت ان کو آزاد کر دیا اس شخص کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کے تین حصے کیے ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی اور ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلام رہنے دیا۔

4320- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فقد روى عنه البخارى فقط، والحسن البصرى لم يسمع من عمران بن حصين، لكنه قد توبع .وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "334"/18 عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى فى العتق كما فى "التحفة" 8/178 عن محمد بن عبد الله بن بزيع، عن يزيد بن زريع، بِهِ . وأخرجه الطبرانى "335"/18 من طريق أبى شهاب، عن يونس بن عبيد، بِهِ وأخرجه عبد الرزاق "16763"، وأحمد 4/428 و430-431 و439 و440، وسعيد بن منصور فى "سننه" "408"، والنسائى 4/64 فى الجنائز: باب الصلاة على من يحيف فى وصيته، وفى العتق كما فى "التحفة" 8/178، والطبرانى "301"/18 و"303" و"304" و"305" و"342" و"351" و"357" و"358" و"359" و"361" و"365" و"368" و"393" و"403" و"404" و"405" و"406" و"408" و"412"، والبيهقى 10/286 من طرق عن الحسن، بِهِ . وفى رواية المبارك عن الحسن عند أحمد 4/440 ذكر تصريح الحسن بالتحديث ولا يصح، وهو وهم من المبارك . وانظر "4542" و"5052" .

بَابُ الْكِتَابَةِ

باب: کتابت کا حکم

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَيْفِيَّةِ الْكِتَابَةِ لِلْمُكَاتَبِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مکاتب کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیسے کیا جائے

4321 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ اَحَادِيثَ، اَفَتَاْذَنُ لَنَا اَنْ نَكْتُبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

فَكَانَ اَوَّلَ مَا كَتَبَ كِتَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ: لَا يَجُوزُ شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَاحِدٍ، وَلَا بَيْعٌ وَّسَلَفٌ جَمِيعًا، وَلَا بَيْعُ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَمَنْ كَانَ مُكَاتَبًا عَلٰى مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَضَاهَا اِلَّا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَهُوَ عَبْدٌ، اَوْ عَلٰى مِائَةِ اُوقِيَّةٍ، فَقَضَاهَا اِلَّا اُوقِيَّةً فَهُوَ عَبْدٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ احادیث سنتے ہیں' تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کی اجازت دیں گے کہ ہم انہیں نوٹ کرلیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ یہ اس وقت کی بات ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اہل مکہ کی طرف خط بھیجا تھا (جس میں یہ تحریر تھا)

''ایک ہی سودے میں دوشرطیں عائد کرنا جائز نہیں ہے اور ایک ہی سودے میں سودا اور سلف ایک ساتھ کرنا جائز نہیں ہے اور ایسا سودا بھی جائز نہیں ہے' جس کی ضمانت نہ دی جائے اور جو شخص ایک سو درہم کے عوض میں مکاتب بنا ہوا ور وہ ان کی ادائیگی کر دے صرف دس درہم کی ادائیگی نہ کر سکے' تو وہ غلام شمار ہوگا یا کسی شخص نے ایک سو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا اور وہ تمام ادائیگی کر دیتا ہے صرف ایک اوقیہ کی ادائیگی نہیں کرتا تو وہ شخص غلام شمار ہوگا۔

4321– إسناده ضعيف، وهو حديث صحيح عطاء : هو الخراساني كما ورد مصرحاً به عند عبد الرزاق وهو صاحب أوهام كثيرة، وموصوف بالإرسال والتدليس، ولا يعرف له سماع من عبد الله بن عمرو، والوليد وهو ابن مسلم– مدلس وقد عنعنه، وباقي رجال السند ثقات، عمرو بن عثمان: هو أبو حفص الحمصي .وأخرجه النسائي في العتق كما في "التحفة" 6/362 عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد، وقال: هذا الحديث منكر، وهو عندي خطأ، والله أعلم .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُكَاتِبَةَ عَلَيْهَا اَنْ تَحْتَجِبَ عَنْ مُكَاتِبِهَا، اِذَا عَلِمَتْ اَنَّ عِنْدَهُ الْوَفَاءُ لِمَا كُوتِبَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس عورت نے اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا

وہ اس غلام سے حجاب کرے جب اسے یہ علم ہو کہ اس غلام کے پاس اتنی رقم موجود ہے' جسے وہ کتابت کے معاہدہ میں ادا کر سکتا ہے

4322 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ كَاتَبَتْهُ فَبَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ اَلْفَا دِرْهَمٍ، قَالَ نَبْهَانُ: كُنْتُ اَمْسِكُهَا لِكَيْ لَا تَحْتَجِبَ عَنِّي اُمُّ سَلَمَةَ، قَالَ: فَحَجَجْتُ فَرَاَيْتُهَا بِالْبَيْدَاءِ، فَقَالَتْ لِي: مَنْ ذَا؟، فَقُلْتُ: اَنَا اَبُو يَحْيَى، فَقَالَتْ لِي: اَيْ بُنَيَّ، تَدْعُو اِلَى ابْنِ اَخِي مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، وَتُعْطِي فِي نِكَاحِهِ الَّذِي لِي عَلَيْكَ، وَاَنَا اَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، قَالَ: فَبَكَيْتُ وَصِحْتُ، وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَدْفَعُهَا اِلَيْهِ اَبَدًا، فَقَالَتْ: اَيْ بُنَيَّ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتِبِ اِحْدَاكُنَّ مَا يَقْضِي عَنْهُ فَاحْتَجِبِي، فَوَاللّٰهِ لَا تَرَانِي اِلَّا اَنْ تَرَانِي فِي الْاٰخِرَةِ

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام نبہان بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیا ان کی کتابت کی رقم میں سے دو ہزار درہم باقی رہ گئے۔ نبہان کہتے ہیں میں نے ان کی ادائیگی نہیں کی تاکہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے پردہ کرنا نہ شروع کر دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں حج کے لیے گیا میں نے بیداء کے مقام پر انہیں دیکھا تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ابو یحییٰ ہوں' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے تم میرے بھتیجے محمد بن

4322– نبهان مولى أم سلمة مجهول لم يوثقه غير المؤلف، ومع ذلك، فقد قال الترمذي عن حديثه هذا: حسن صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي!وأخرجه الشافعي 2/44–45 "بترتيب الساعاتي"، وعبد الرزاق "15729"، وأحمد 6/289 و308 و311، والحميدي "289"، وأبو داوُد "3928" في العتق: باب في المكاتب يؤدي بعض كتابه فيعجز أو يموت، والترمذي "1261" في البيوع: باب ما جاء في المكاتب إذا كان عنده ما يؤدي، . والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 13/34 و35، وابن ماجة "2520" في العتق: باب المكاتب، والطحاوي في "مشكل الآثار" "298" و"299" و"300"، والطبراني "676"/23 و"955"، والحاكم 2/219، والبيهقي 10/327 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد .وقد ورد ما يُخالفه، فروى البيهقي 10/325 من طريق سعيد بن منصور، عن هُشيم، عن أبي قلابة، قال: "كن أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحتجبن من مكاتب ما بقي عليه دينار " ورجاله ثقات لكنه مرسل .وروى البيهقي أيضاً 10/324 من طريق أبي معاوية محمد بن خازم الضرير، عن عمرو بن ميمون بن مهران، عن سليمان بن يسار، عن عائشة قالت: استأذنت عليها، فقالت: من هذا؟ فقلت: سليمان بن يسار، قال: كم بقي عليك من مكاتبتك؟ قال: قلت: عشر أواق، قالت: ادخل، فإنك عبد ما بقي عليك درهم، وهذا سند صحيح .

عبداللہ بن ابوامیہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ اور اس کے نکاح میں وہ رقم خرچ کرو جو میں نے تم سے لینی ہے اور میں تمہیں سلام کرتی ہوں۔ نبہان کہتے ہیں میں رو پڑا اور میری آواز نکل گئی میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں انہیں کبھی بھی یہ ادائیگی نہیں کروں گا' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جب تم خواتین میں سے کسی کے مکاتب کے پاس کتنی رقم موجود ہو' جس کے ذریعے وہ (اپنے کتابت کے معاہدے کی) مکمل ادائیگی کر سکے' تو تم (اس مقاطب غلام سے) پردہ کرو''۔

(سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا) اللہ کی قسم! اب تم مجھے صرف آخرت میں ہی دیکھ سکو گے۔

بَابُ اُمِّ الْوَلَدِ

باب: ام ولد کا حکم

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ فِي الضَّرُورَةِ بَيْعَ أُمِّ وَلَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ ضرورت کے وقت اپنی ام ولد کو فروخت کرسکتا ہے

4323 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِينَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ فِينَا، فَلَا يَرَى بِذٰلِكَ بَاْسًا

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اپنے قیدیوں میں سے ام ولد خواتین کو فروخت کردیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حیات تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ هُوَ الَّذِي نَهَى عَنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ فرد ہیں جنہوں نے ام ولد کو فروخت کرنے سے منع کیا تھا

4324 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

4323- إسناده صحيح، أبو الزبير: هو محمد بن مسلم بن تدرس، روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم والباقون، وقد صرح هنا بسماعه من جابر، وباقي السند ثقات على شرط الشيخين. وهو في "مسند أبي يعلى" "2229". وأخرجه عبد الرزاق "13211"، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/321، وابن ماجة "2517" في العتق: باب أمهات الأولاد، والدارقطني 4/135، والبيهقي 10/348 عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 2/47 "بترتيب الساعاتي" عن عبد المجيد، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 2/324 من طريق مكي بن إبراهيم، كلاهما عن ابن جريج، به. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند الطيالسي "2200"، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 3/336، والحاكم 2/19، والبيهقي 10/348 وفي إسناده زيدُ ابن الحواري العَمِّيُّ وهو ضعيف، ومع ذلك فقد صححه الحاكم ووافقه الذهبي! قال البيهقي: ليس في شيء من هذه الأحاديث أن النبي صلى الله عليه وسلم علم بذلك، فأقرَّهم عليه.

4324- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو داود "3954" في العتق: باب في عتق أمهات الأولاد، والحاكم 2/18–19، والبيهقي 10/347 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وصحَّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي.

اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَبِيعُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهٰى عَنْ بَيْعِهِنَّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہم لوگ ام ولد کنیزوں کو فروخت کر دیا کرتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا' تو انہوں نے انہیں فروخت کرنے سے منع کر دیا۔

بَابُ الْوَلَاءِ

باب: ولاء کا حکم

4325 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: اِنِّي كَاتَبْتُ اَهْلِي عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ اُوقِيَّةٌ فَاَعِينِينِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا لَهُمْ، وَيَكُونُ لِي وَلَاؤُكِ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ، فَاَبَوْا عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ اَهْلِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: اِنِّي قَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهَا، فَاَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ، وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ [1]

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ: اشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ لَفْظَةُ اَمْرٍ مُرَادُهَا نَفْيُ جَوَازِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ لَوْ فَعَلَتْهُ لَا الْاَمْرُ بِهِ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقِبِ هٰذَا الْقَوْلِ قَامَ خَطِيبًا لِلنَّاسِ، وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ لَا لِمَنِ اشْتَرَطَ لَهُ، وَنَظِيرُ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِي السُّنَنِ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ فِي قِصَّةِ النُّحْلِ: اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِي اَرَادَ بِهِ الْاِعْلَامَ اَنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يَجُزْ لِاَنَّهُ جَوْرٌ، وَلَوْ جَازَ شَهَادَةُ غَيْرِهِ لَجَازَتْ شَهَادَتُهُ، وَلَمْ يَكُنْ جَوْرًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ میرے پاس آئی اس نے کہا: میں نے نو اوقیہ کے عوض میں اپنے مالک

4325- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/780-781 في العتق: باب مصير الولاء لمن أعتق . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/70-71 و71-72، والبخاري "2168" في البيوع: باب إذا اشترط شروطاً في البيع لا تحل، و "2729" في الشروط: باب الشروط في الولاء، والبيهقي 10/295 و336، والبغوي "2114" . وقد تقدم هذا الحديث برقم "4272" .

[1] حديث صحيح سيأتي عند المؤلف برقم "5104" .

کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہے جس میں ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی کرنی ہوگی تو آپ میری مدد کیجئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تمہارا مالک چاہے تو میں انہیں تمام ادائیگی ایک ساتھ کر دیتی ہوں اور تمہاری ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ بریرہ اپنے مالک کے پاس گئی اس نے انہیں یہ بات بتائی تو ان لوگوں نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا وہ اپنے مالکان سے واپس آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اس نے بتایا: میں نے اس کے سامنے یہ پیش کش رکھی تھی لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور یہ اصرار کیا کہ ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید لو اور ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اما بعد! لوگوں کو کیا ہوگیا ہے وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے ہر وہ شرط جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل شمار ہوگی اگرچہ سو شرطیں عائد کی گئی ہوں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (پورا کیے جانے کا) زیادہ حقدار ہے اور اللہ تعالیٰ کی (جائز کردہ) شرط زیادہ مضبوط ہوتی ہے ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمانا "تم ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو" یہ لفظی طور پر امر کے الفاظ ہیں لیکن اس سے مراد اس فعل پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی ہے اگر وہ ایسا کر لیتی ہیں (تو یہ جائز نہیں ہوگا) اس سے یہ مراد نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس بات کا حکم دے رہے ہیں اور اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان کے بعد لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: اور انہیں یہ بتایا کہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے اسے حاصل نہیں ہوتا جو اس کی شرط عائد کرتا ہے اور اس نوعیت کے الفاظ کی مثالیں سنت میں اور بھی ہیں جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو (اپنے ایک بیٹے کو) عطیہ دینے کے واقعے میں یہ فرمایا تھا: "تم میری بجائے کسی اور کو گواہ بنا لو"۔ اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس بات کی اطلاع دینا تھا کہ اگر تم اس فعل کو سرانجام دو گے تو یہ جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہ ظلم ہے (کیونکہ اصول یہ ہے) اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی گواہی جائز ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی بھی جائز ہونی چاہئے تھی اور یہ عمل ظلم نہ ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَائِشَةَ اَعَانَتْ بَرِيرَةَ فِيْ كِتَابَتِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَكُوْنَ قَدِ اشْتَرَتْهَا اَوْ اَعْتَقَتْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی کتابت کی رقم کی ادائیگی میں ان کی مدد کی تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خریدا نہیں تھا یا انہیں آزاد نہیں کیا تھا

4326 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(متن حدیث): اَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ عَنْكِ صَبَّةً، فَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ، وَيَكُوْنُ لِي وَلَاؤُكِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِاَهْلِهَا، فَقَالُوا: لَا، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَنَا، قَالَ يَحْيَى: فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَهٰذَا اٰخِرُ جَوَامِعِ اَنْوَاعِ الْاَمْرِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَاهَا بِفُصُولِهَا وَاَنْوَاعِ تَقَاسِيمِهَا، وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْاَوَامِرِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ؛ لِاَنَّ تِلْكَ الْمَوَاضِعَ بِهَا اَشْبَهُ، كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي الْاَوَامِرِ لِلْبُغْيَةِ فِي الْقَصْدِ فِيهَا، وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هٰذَا الْقِسْمَ الثَّانِي الَّذِي هِيَ النَّوَاهِي بِتَفْصِيلِهَا وَتَقْسِيمِهَا عَلٰى حَسَبِ مَا اَمْلَيْنَا الْاَوَامِرَ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهُ، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ اَغْضَى فِي الْحُكْمِ فِي دِيْنِ اللّٰهِ عَنْ اَهْوَاءِ الْمُتَكَلِّفِينَ، وَلَمْ يُعَرِّجْ فِي النَّوَازِلِ عَلٰى آرَاءِ الْمُقَلِّدِينَ مِنَ الْاَهْوَاءِ الْمَعْكُوسَةِ وَالْآرَاءِ الْمَنْحُوسَةِ، اِنَّهُ خَيْرُ مَسْؤُولٍ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: بریرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد مانگنے کے لیے آئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تمہارے مالکان چاہیں' تو میں انہیں ایک ہی مرتبہ میں ادائیگی کر دیتی ہوں اور پھر میں تمہیں آزاد کر دوں گی اور تمہاری ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ بریرہ نے اپنے مالکان کے سامنے اس کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے کہا: جی نہیں ولاء کا حق ہمیں حاصل رہے گا۔

یحییٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے عمرہ نامی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیز تمہیں اس بات سے نہ روکے' تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو' کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول عوامر کی مختلف اقسام کے مجموعے کا یہ آخری حصہ ہے ان اوامر کو ہم نے فصول اور ذیلی تقسیم کے تحت ذکر کیا ہے اب اوامر میں سے کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں' جنہیں ہم نے دیگر اقسام میں مختلف مقامات پر نقل کیا ہے' کیونکہ وہ اس مقام کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہیں جس طرح ہم نے ان میں سے کچھ احادیث کو اوامر کے

4326- إسناده صحيح على شرطهما، وصورة سياقه لإرسال، ولم تختلف الرواة عن مالك في ذلك، لكن ورد من وجه آخر عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عائشة كما سيأتي في التخريج وهو في "الموطأ" 2/781 في العتق والولاء: باب مصير الولاء لمن اعتق .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/72، والبخاري "2564" في المكاتب: باب بيع المكاتب إذا رضي، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 12/425، والبيهقي 10/336-337 .وأخرجه الشافعي 2/71، والبخاري "456" في الصلاة: باب ذكر البيع والشراء على المنبر في المسجد، و"2735" في الشروط: باب المكاتب وما لا يحل من الشروط التي تخالف كتاب الله، والنسائي كما في "التحفة" 12/425 و526، والبيهقي 10/337 من طرق عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عبد الرحمٰن، عن عائشة . . . فذكرته، وانظر ما قبله .

تحت بھی نقل کیا ہے' تا کہ اس بارے میں مقصد حاصل ہو جائے اس کے بعد ہم دوسری قسم املاء کروائیں گے جو نواہی سے تعلق رکھتی ہے ہم اسے مختلف فصلوں اور ذیلی تقسیم کے تحت ذکر کریں گے جس طرح ہم نے عوامر کو املا کروایا تھا اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جو اللہ کے دین کے بارے میں حکم بیان کرتے ہوئے تکلف کرنے والوں کی نفسانی خواہشات سے لاتعلق رہتے ہیں اور نئے پیش آمدہ مسائل میں الٹی خواہشات اور منحوس آراء کی پیروی کرنے والوں کی رائے کے مطابق نہیں چلتے ہیں بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مسئول ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْمُتَوَلِّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فِى الدُّنْيَا

ایسے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

جو دنیا میں اپنے آزاد کرنے والے کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے

4327 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حِصْنٌ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَوَلّٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حِصْنٌ هٰذَا هُوَ حِصْنُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّرَاغِمِيُّ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ جَدُّ سَلَمَةَ بْنِ الْعَيَّارِ لَهُ حَدِيثَانِ غَيْرُ هٰذَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"جو شخص اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص مقام پر پہنچنے کے لیے تیار رہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حصن نامی راوی حصن بن عبدالرحمٰن تراغمی ہے یہ اہل دمشق سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ سلمہ بن عیار کے دادا ہیں ان سے اس روایت کے علاوہ دو اور احادیث بھی منقول ہیں۔

4327- إسناده ضعيف، حصن مجهول لم يرو عنه غير الأوزاعي، ولم يوثقه غير المؤلف .وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 1508، وأبي داؤد 5114 بلفظ "من تولى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ القيامة عدل ولا صرف " .وعن علي عند البخاري 1870، ومسلم 1370، وأبي داؤد 2034، والترمذي 2127 .وعن جابر عند أحمد 3/332 . نقله المزي في "التهذيب6/510" هكذا، والنص المذكور في "الثقات" 6/246 يختلف عما هنا .

كِتَابُ الْاَيْمَانِ

کتاب! قسم کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حَفْظِ نَفْسِهِ فِي الْاَيْمَانِ وَالشَّهَادَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ قسم اٹھاتے ہوئے اور گواہی دیتے ہوئے اپنی حفاظت کرے

4328 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سے لوگ بہتر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے زمانے کے پھر اس کے بعد والے پھر اس کے بعد والے' پھر وہ لوگ آئیں گے کہ ان میں سے کسی کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی (یعنی وہ جھوٹی قسمیں اٹھائیں گے اور جھوٹی گواہیاں دیں گے)۔

4328- إسناده صحيح على شرطهما . عَبيدة: هو ابن عمرو السَّلْماني، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، ومنصور: هو ابن المعتمر، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 241/1، وزاد في اخره: قال إبراهيم: كانوا ينهوننا ونحن صبيان عن العهد والشهادات .وأخرجه مسلم 2533 211 في فضائل الصحابة: باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، والنسائي في الكبرى كما في "التحفة" 7/92، وابن ماجة 2362 في الأحكام: باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، من طرق عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 299، وأحمد 1/438، والبخاري 6658 في الأيمان والنذور: باب إذا قال: أشهد بالله، أو شهدت بالله، ومسلم 2533، والنسائي في "الكبرى"، والطحاوي في "المشكل" 3/176، والطبراني 10338، والبيهقي 10/45 من طرق عن منصور، بِهِ .وأخرجه الطيالسي 299، وأحمد 1/378 و417 و438 و442، والبخاري 6429 في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ومسلم 2533 212، والترمذي 3859 في المناقب: باب ما جاء في فضل من رأى النبي صلى الله عليه وسلم وصحبه، والنسائي في "الكبرى"، والطحاوي 3/176، والبيهقي 10/122-123 و159-160 من طريقين عن إبراهيم، بِهِ . وسيأتي هذا الحديث عند المؤلف 7178 و7179 .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ حَلْفِ الْاِنْسَانِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، وَاِنْ لَمْ يُحَلَّفْ اِذَا اَرَادَ بِذٰلِكَ تَاْكِيدَ قَوْلِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا سکتا ہے

اگرچہ اس سے قسم نہ لی گئی ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اپنی بات میں تاکید پیدا کرے

4329 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ غِلْمَانٌ، وَاِمَاءٌ، وَعُبَيْدٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكُمْ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ بچے کنیزیں اور انصار کے غلام آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهٗ اَنْ يَّحْلِفَ فِيْ كَلَامِهٖ اِذَا اَرَادَ التَّاْكِيدَ لِقَوْلِهِ الَّذِيْ يَقُوْلُهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے جب وہ اپنے کلام کے دوران

تاکید پیدا کرنا چاہے تو وہ کلام کے دوران حلف اٹھا سکتا ہے

4330 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ

4329- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 3/285، وأبو يعلى 3517 من طريق عفان، والحاكم 4/80 من طريق محمد بن كثير، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 3/150 عن عبد الصمد، عن محمد بن ثابت، عن أبيه، عَنْ أَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم استقبله نساء وصبيان وخدم جائين من عرس من الأنصار، فسلم عليهم وقال: "والله إني لأحبكم " .وأخرجه أحمد 3/175، والبخارى 3785 فى مناقب الأنصار: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم للأنصار: "أنتم أحب الناس إلى"، و5180 فى النكاح: باب ذهاب النساء والصبيان إلى العرس، ومسلم 2508 فى فضائل الصحابة: باب من فضائل الأنصار رضى الله عنهم، من طريقين عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس بنحوه .

4330- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الوارث بن عبيد الله وهو صدوق، روى له الترمذى . عبد الله: هو ابن المبارك، وهو عنده فى "الزهد" 496 .وأخرجه النسائى فى الرقاق كما فى "التحفة" 8/376 عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/228-229 و229، ومسلم 2858 فى الجنة وصفة نعيمها: باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، والترمذى 2323 فى الزهد: باب رقم 15، وابن ماجة 4108 فى الزهد: باب مثل الدنيا، والطبرانى 20/713 و714 و716 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/230، والطبرانى 20/722 من طريق مجالد بن سعيد، والطبرانى 20/717، والحاكم 4/319 من طريق إبراهيم بن مهاجر كلاهما عن قيس، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .وأخرجه الطبرانى 20/731، والحاكم 3/592 من طريق عبد الله بن صالح، عن يحيى بن أيوب، عن عبيد الله بن زحر، عن أبى إسحاق الهمدانى، عن المستورد .

اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، اَخِىْ بَنِىْ فِهْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ جو بنوفہر سے تعلق رکھتے ہیں بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال بالکل اس طرح جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو دریا میں ڈالے اور پھر اس بات کا جائزہ لے کہ وہ کس چیز کے ہمراہ واپس آئی ہے''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اِذَا حَلَفَ اَنْ يَّحْلِفَ بِرَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ قسم اٹھائے تو یہ قسم اٹھائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم

4331 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، بِالصُّغْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِىُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِىْ اَخِىْ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث):قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَخْفَى عَلَىَّ حِيْنَ تَكُوْنِيْنَ غَضْبَى، وَحِيْنَ تَكُوْنِيْنَ رَاضِيَةً، اِذَا كُنْتِ غَضْبَى، قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ، وَاِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً، قُلْتِ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: صَدَقْتَ، اِنَّمَا اَهْجُرُ اسْمَكَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا فِيْهِ شَجَرٌ كَثِيْرٌ قَدْ اُكِلَ مِنْهَا، وَوَجَدْتَ شَجَرَةً لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا، فِىْ اَيِّهَا كُنْتَ تَرْتَعُ بَعِيْرَكَ؟ قَالَ: فِى الَّذِىْ لَمْ يُرْتَعْ فِيْهَا، تُرِيْدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یہ بات مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتی جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو جب تم ناراض ہوتی ہو تو یہ کہتی ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پروردگار کی قسم اور جب تم راضی ہوتی ہو تو یہ کہتی ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم تو میں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے لیکن میں تو صرف آپ کا

4331- محمد بن إسماعيل البخاري: هو الإمام الثقة صاحب الصحيح ومن فوقه من رجالهما . أخو إسماعيل: هو ابو بكر عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِىْ أويس . وهو فى صحيح البخارى 5077 فى النكاح: باب نكاح الأبكار، بالقصة الثانية فقط .وأخرجه أحمد 6/213، والبخارى 5228 فى النكاح: باب غيرة النساء ووجدهن، و 6078 فى الأدب: بـاب مـا يجوز من الهجران لمن عصى، ومسلم 2439 فى فضائل الصحابة: باب فى فضل عائشة رضى الله تعالى عنها، و البيهقى 10/27، والبغوى 2338 من طرق عن هشام بن عروة، به، بالقصة الأولى .

نام لینا ترک کرتی ہوں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی وادی میں پڑاؤ کرتے ہیں جہاں بہت سے درخت ہوتے ہیں' جن سے کھایا گیا ہوتا ہے اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسا درخت ملتا ہے' جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو کہاں چرائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پاس جس میں سے کچھ نہ کھایا گیا ہو۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَحْلِفُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کن الفاظ میں قسم اٹھاتے تھے

4332 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَحْلِفُ عَلَيْهَا: لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم اٹھاتے تھے' تو یہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔ ''دلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اللَّغْوِ الَّذِي لَا يُؤَاخِذُ اللّٰهُ الْعَبْدَ بِهِ فِي كَلَامِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس لغو قسم کے بارے میں ہے' جس کو کلام کے دوران اٹھانے پر اللہ تعالیٰ بندے سے مواخذہ نہیں کرے گا

4333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ اللَّغْوِ فِي الْيَمِيْنِ، فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4332- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/25-26 عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 13163 عن الحسن بن علي المعمري، عن خلف بن سالم وزهير بن حرب، ووكيع، بِهِ .وأخرجه الدارمي 2/187، والبخاري 6628 في الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم؟، والنسائي 7/2 في أول الأيمان والنذور من طرق عن سفيان، بِهِ وأخرجه أحمد: 2/67 و68 و127، والبخاري 6617 في القدر: باب يحول بين المرء وقلبه، و 7391 في التوحيد: باب مقلب القلوب، والترمذي 1540 في النذور والأيمان: باب ما جاء كيف كان يمين النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني 13164 و13165 و13166، والبيهقي 10/27 من طرق عن موسى بن عقبة، بِهِ .وأخرجه النسائي 7/2-3 باب الحلف بمصرف القلوب، وابن ماجة 2093 في الكفارات: باب يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم التي كان يحلف بها، من طريق .

وَسَلَّمَ قَالَ: هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ: كَلَّا وَاللّٰهِ، وَبَلٰى وَاللّٰهِ

❀❀ ابراہیم صائغ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے لغو قسم کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے اللہ کے رسول نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اس سے مراد آدمی کا یہ کہنا ہے: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! جی ہاں اللہ کی قسم۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْاَيْمَانَ وَالْعُقُودَ اِذَا اخْتَلَجَتْ بِبَالِ الْمَرْءِ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ بِهَا، مَا لَمْ يُسَاعِدْهُ الْفِعْلُ، اَوِ النُّطْقُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، قسم اور عقود جب آدمی کے ذہن میں الجھن پیدا کریں، تو اس پر اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا جب تک آدمی اپنے عمل اور کلام کے ذریعے اس کی موافقت نہیں کرتا

4334 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ

4333– رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم الصائغ فقد روى له أبو داوُد والنسائي وهو صدوق، وفي حسان بن إبراهيم كلام ينزله عن رتبة الصحيح .وأخرجه أبو داوُد 3254 في الأيمان والنذور: باب لغو اليمين، ومن طريقه البيهقي 10/49 عن حميد بن مسعدة .وأخرجه ابن جرير 4382 من طريق حسان الكرماني كلاهما عن إبراهيم الصائغ، بهذا الإسناد . وقال أبو داوُد: روى هذا الحديث داوُد بن أبي الفرات، عن إبراهيم الصائغ، موقوفاً على عائشة، وكذلك رواه الزهري، وعبد الملك بن أبي سليمان، ومالك بن مغول، كلهم عن عطاء، عن عائشة، موقوفاً، وصحح الدارقطني وقفه فيما نقله عنه الحافظ في "التلخيص" 4/167 .وأخرجه الشافعي 2/74، ومن طريق البيهقي 10/49 عن سفيان، عن عمرو، وابن جريج، عن عطاء، قال: ذهبت أنا وعبيد الله بن عمير إلى عائشة رضي الله عنها وهي معتكفة في ثبير، فسألناها عن قول الله تعالى: (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ) فقالت: هو: لا والله، بلى والله .وأخرجه الطبري 4379 و4380 و4381 و4394 و4395 و4397 و4399 و4400، والبيهقي 10/49 من طرق عن عطاء، بِهِ .وأخرجه البخاري 6663 في الأيمان والنذور: باب (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ)، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 12/221، والبيهقي 10/48 من طريق يحيى بن سعيد، وابن الجارود 925 من طريق عيسى بن يونس، والطبري 4377 و4378 عن وكيع وعبدة، وأبي معاوية وجرير، عن هشام بن عروة، عن أبيه عن عائشة، في قول الله تعالى: (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ) قالت: انزلت في قول الرجل: بلى والله، ولا والله .وأخرجه مالك 2/477 في النذور والأيمان: باب اللغو في اليمين، عن هشام ابن عروة، عن أبيه عن عائشة أنها كانت تقول: لغو اليمين قول الإنسان: لا والله، وبلى والله . .

4334– إسناده صحيح على شرطهما . قتادة: هو ابن دعامة السَّدوسي، وهمام: هو ابن يحيى بن دينار العَوْذي .وأخرجه الطيالسي 2459، وأحمد 2/491، والبيهقي 7/298 من طريقين عن همام، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 2459، وأحمد 2/255 و393 و425 و474 و481، والبخاري 2528 والعتق: باب الخطأ والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه، و5269 في النكاح: باب الطلاق في الإغلاق والكره والسكران . . .، و6664 في الأيمان: باب تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر، وأبو داوُد 2209 في الطلاق: باب في الوسوسة بالطلاق، والترمذي 1183 في الطلاق: باب ما جاء فيمن يحدث نفسه بطلاق امرأته، والنسائي 6/156–157 و157 في الطلاق: باب من طلق في نفسه، وابن ماجة 2044 في الطلاق: باب طلاق المكره والناسي، والبيهقي 7/298 من طرق عن قتادة، بِهِ .قال الحافظ: قال الكرماني: فيه أن الوجود الذهني لا أثر له، وإنما الاعتبار بالوجود القولي في القوليات، والعملي في العمليات، وقد احتج به من لا يرى المؤاخذة بما وقع في النفس ولو عزم عليه، وانفصل من قال: يؤاخذ بالعزم بأنه نوع من العمل يعني عمل القلب .قلت القائل ابن حجر: وظاهر الحديث أن المراد بالعمل عمل الجوارح، لأن المفهوم من لفظ ما لم تعمل يشعر بأن كل شيء في الصدر لا يؤاخذ به سواء توطن به أم لم يتوطن .

قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ نے میری امت کی ہر اس چیز سے درگزر کیا ہے' جوان کے ذہن میں خیال آتا ہے' جب تک وہ اس بارے میں کوئی بات نہ کریں' یا اس پر عمل نہ کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

4335 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَنْطِقْ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان چیزوں سے درگزر کیا ہے' جوان کے ذہن میں خیالات آتے ہیں جب تک وہ اس بارے میں بات نہیں کرتے یا ان پر عمل نہیں کرتے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا حَلَفَ لَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَدِّقَهٗ عَلٰی یَمِیْنِهٖ، وَاِنْ عَلِمَ مِنْهُ ضِدَّهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: جب آدمی کے سامنے

اس کا کوئی مسلمان بھائی قسم اٹھالے تو آدمی کو چاہئے کہ وہ اس کی قسم کی تصدیق کردے اگرچہ اسے اس شخص کے حوالے سے اس کے برخلاف کا علم ہو

4336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

4335- إسناده قوى، رجاله رجال الشيخين غير سالم بن نوح فمن رجال مسلم، وهو مختلف فيه، وثقه أبو زرعة والساجى وابن قانع، وذكره المؤلف فى الثقات، وقال أحمد: ما بحديثه بأس، وقال ابن معين: ليس بشىء، وفى رواية عنه: ليس بحديثه بأس، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال النسائى: ليس بالقوى، وقال ابن عدى: عنده غرائب وأفراد .

(متن حدیث): رَاٰی عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا سَرَقَ، فَقَالَ عِیْسَی: اَسَرَقْتَ؟، قَالَ: کَلَّا وَالَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، فَقَالَ عِیْسَی: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَکَذَّبْتُ عَیْنِی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا اس نے چوری کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (میں نے چوری نہیں کی ہے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں اور میں اپنی آنکھوں کو غلط قرار دیتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحَالِفَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّحْلِفَ عَلٰى شَيْءٍ يَجِبُ اَنْ يُّعَقِّبَ يَمِيْنَهُ الِاسْتِثْنَاءَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' قسم اٹھانے والا شخص جب کسی چیز پر قسم اٹھانے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے یہ بات ضروری ہے' وہ اپنی قسم کے بعد استثنٰی کرلے

4337 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَلَفَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَيَطُوْفَنَّ عَلٰى مِائَةِ امْرَاَةٍ، كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ نِصْفَ غُلَامٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ كَانَ كَمَا قَالَ

4336– إسناده صحيح . ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/314، والبخارى 3444 فى أحاديث الأنبياء : باب قول الله: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا)، ومسلم 2368 فى الفضائل: باب فضائل عيسى عليه السلام، والبغوى 3520 .وأخرجه أحمد 2/383، والنسائى 8/249 فى آداب القضاة: باب كيف يستحلف الحاكم، وابن ماجة 2102 فى الكفارات: باب من حُلِف له بالله فليرض، والبيهقى 10/157 من طرق عن أبى هريرة .

4337– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن داوُد فمن رجال البخارى .وأخرجه النسائى فى الأيمان والنذور كما فى "التحفة" 10/208 عن إبراهيم ابن محمد التيمى قاضى البصرة، عن عبد الله بن داوُد الخريبى، بهذا الإسناد وأخرجه البخارى 3424 فى أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ)، من طريق مغيرة بن عبد الرحمٰن، و 6639 فى الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم؟، والنسائى 7/25–26 فى الأيمان والنذور: باب إذا حلف فقال له رجل: إن شاء الله، هل له استثناء ؟، والبغوى 79 من طريق شعيب .وأخرجه مسلم 1654 فى الأيمان: باب الاستثناء، والبيهقى 10/44 من طريق موسى بن عقبة، ومسلم 1654 25 من طريق ورقاء، كلهم عن أبى الزناد، به .

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اپنی ایک سو بیویوں کے پاس تشریف لے جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک عورت ایسے لڑکے کو جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو ان میں سے صرف ایک خاتون نے نامکمل بچے کو جنم دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر وہ اس وقت انشاء اللہ کہہ دیتے تو اسی طرح ہوتا تھا جس طرح انہوں نے بیان کیا تھا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَلَكَ قَدْ لَقَّنَهُ الِاسْتِثْنَاءَ عِنْدَ يَمِينِهِ اِلَّا اَنَّهُ نَسِيَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فرشتے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو قسم اٹھانے کے وقت انشاء اللہ کہنے کی تلقین کی تھی' لیکن وہ بھول گئے تھے

4338 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَهِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حَلَفَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَيَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِتِسْعِينَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اَوِ الْمَلَكُ: قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَنَسِىَ، وَاَطَافَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِتِسْعِينَ امْرَاَةً فَمَا جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ اَدْرَكَ حَاجَتَهُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ آج کی رات اپنی نوے بیویوں کے پاس جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک خاتون ایک ایسے لڑکے کو جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا' تو ان کے ساتھی نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) فرشتے نے ان سے کہا آپ انشاء اللہ کہہ دیجئے' لیکن وہ یہ کہنا بھول گئے وہ اس رات اپنی نوے بیویوں کے پاس تشریف لے گئے' لیکن ان میں سے صرف ایک بیوی نے نامکمل بچے کو جنم دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو وہ حانث نہ ہوتے اور ان کی خواہش بھی پوری ہو جاتی''۔

4338- إسناده قوى، رجاله رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار وهو الرمادي- وهو حافظ روى له أبو داوٗد والترمذى .وأخرجه البخارى 6720 فى كفارات الأيمان: باب الاستثناء فى الأيمان، ومسلم 1654 23 من ثلاث طرق عن سفيان بن عيينة، عن أبى الزناد وهشام بن حجير، بِهٖ .وفى حديث ابن أبى عمر عن سفيان عند مسلم على سبعين امرأة .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِسْتِثْنَاءِ لِلْحَالِفِ فِيْ يَمِيْنِهِ اِذَا اَعْقَبَهَا اِيَّاهُ

قسم اٹھانے والے کے لیے اپنی قسم میں استثنیٰ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جبکہ وہ قسم کے بعد استثنیٰ کرے

4339 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے انشاء اللہ کہہ دے تو وہ استثناء کر لیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں ایوب سختیانی منفرد ہے

4340 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مَثْرُوْدٍ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قسم اٹھائے اور انشاء اللہ کہہ دے وہ حانث نہیں ہوتا''۔

4339- إسناده صحيح على شرطيهما . أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني وأخرجه البيهقي 10/46 من طريق عبدان، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/10، وأبو داوُد 3261 في الأيمان والنذور: باب الاستثناء في اليمين، والنسائي 7/25 في الأيمان والنذور: باب الاستثناء، وابن ماجة 2106 في الكفارات: باب الاستثناء في اليمين، وابن الجارود 928، والبيهقي 7/360-361 من طريق سفيان بن عيينة، بِهِ .وأخرجه النسائي 7/25، والحاكم 4/303 من طريق ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن كثير بن فرقد، عن نافع، بِهِ . وهذا سند صحيح على شرط البخاري، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

4340- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن مثرود: وهو عيسى بن إبراهيم بن عيسى بن مثرود، فلم يرو له سوى أبي داوُد والنسائي وهو ثقة، أيوب بن موسى: هو ابن عمرو بن سعيد بن العاص أبو موسى المكي الأموي . وانظر ما قبله .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے'

یہ روایت صرف نافع نے نقل کی ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے

4341 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص حلف اٹھائے اور ان شاء اللہ کہہ دے تو اس نے استثناء کرلیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ عِنْدَ اسْتِثْنَائِهِ فِي الْيَمِينِ بَيْنَ اَنْ يَتْرُكَ يَمِينَهُ، اَوْ يَمْضِيَ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قسم میں استثنیٰ کرتے ہوئے آدمی کو اختیار ہوتا ہے'

وہ اپنی قسم کو ترک کردے یا اسے برقرار رکھے

4342 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى فَهُوَ بِالْخِيَارِ، اِنْ شَاءَ مَضٰى، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قسم اٹھائے اور استثناء کرلے' تو اسے اختیار ہوگا اگر چاہے' تو اسے برقرار رکھے اور اگر چاہے' تو حانث ہوئے

4341– إسناده صحيح، نوح بن حبيب روى له أبو داوُد والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في مصنف عبد الرزاق 16118 .وأخرجه النسائي 7/30–31 في الأيمان والنذور: باب الاستثناء، عن نوح بن حبيب، بهذا الإسناد .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/309، والترمذي 1532 في النذور والأيمان: باب ما جاء في الاستثناء في اليمين، وابن ماجة 2104 في الكفارات: باب الاستثناء في اليمين .

4342– إسناده قوي . عمر بن يزيد السَّيَّاري روى له أبو داوُد، وهو صدوق لا بأس به، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين وأخرجه أحمد 2/68 و127 و153، وأبو داوُد 3262 في الأيمان والنذور: باب الاستثناء في اليمين، والترمذي 1531 في النذور والأيمان: باب ما جاء في الاستثناء في اليمين، والنسائي 7/12 في الأيمان والنذور: باب من حلف فاستثنى، وابن ماجة 2105 في الكفارات: باب الاستثناء في اليمين، والبيهقي 10/46 من طرق عن عبد الوارث بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حدث ابن عمر حديث حسن .وأخرجه أحمد 2/6 و48–49 و68 و126 و127 و153، والدارمي 2/185، والترمذي 1531، والنسائي 7/25 باب الاستثناء، والبيهقي في السنن 7/360–361 و10/46 وفي الأسماء والصفات ص169 من طرق عن أيوب، بِهِ .

بغیر اسے ترک کردے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْحِنْثِ عَنْ مَنِ اسْتَثْنَى فِي يَمِينِهِ بَعْدَ سَكْتَةٍ يَسِيرَةٍ

جو شخص اپنی قسم میں تھوڑے سے وقفے کے بعد استثنیٰ کر لیتا ہے اس کے حانث ہونے کی نفی کا تذکرہ

4343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ لِلتَّارِكِ يَمِيْنَهُ بِاَخْذِ مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنی قسم کو ترک کر دیتا ہے اور اس چیز کو اختیار کرتا ہے' جو اس سے زیادہ بہتر ہو

4344 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ *، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى مُلْكِ يَمِيْنِهِ اَنْ يَّضْرِبَهُ، فَكَفَّارَتُهُ تَرْكُهُ، وَمَعَ الْكَفَّارَةِ حَسَنَةٌ

4343– إسناده ضعيف، ورواية سماك عن عكرمة خاصة مضطربة، وعبد الغفار بن عبد الله الزبيري ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/421، وأورده ابن أبي حاتم 6/54 ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً . وهو في "مسند أبي يعلى" 2375 .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 2/378 من طريق عبد الله بن داوُد، عن مسعر، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى 2674، والطحاوي 2/379، والطبراني 11742، والبيهقي 10/47 من طرق عن شريك، عن سماك، به . وشريك وهو ابن عبد الله– سيءُ الحفظ .وأخرجه أبو داوُد 3286 في الأيمان والنذور: باب الاستثناء في اليمين بعد السكوت، والطحاوي 2/378–379، والبيهقي 10/48 من طريقين عن مسعر، عن سماك بن حرب، عن عكرمة، مرسلاً .وأخرجه أبو داوُد 3285، ومن طريقه البيهقي 10/47–48 عن قتيبة بن سعيد، عن شريك، عن سماك، عن عكرمة مرسلاً .

4344– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البيهقي 10/34 من طريق عبد الحميد بن صبيح، عن سفيان، بهذا الإسناد .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے غلام کے بارے میں یہ قسم اٹھائے کہ وہ اس کی پٹائی کرے گا' تو اس کا کفارہ یہ ہے: وہ اس عمل کو ترک کر دے اور کفارے کے ہمراہ یہ نیکی بھی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ الْيَمِيْنِ لِلْحَالِفِ اِذَا عَلِمَ تَرْكَهُ خَيْرٌ مِّنَ الْمُضِيِّ فِيْ يَمِيْنِهِ

قسم اٹھانے والے شخص کو اپنی قسم ترک کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب اسے اس بات کا علم ہو جائے کہ قسم کو ترک کرنا اسے پورا کرنے کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے

4345 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُدِّيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ، ثُمَّ لِيَتْرُكْ يَمِيْنَهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور اس کے برخلاف کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھے تو اسے وہ کام کرنا چاہئے جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کو ترک کر دینا چاہئے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4346 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ

4345– إسناده قوى، عبد الملك بن إبراهيم روى له البخارى مقروناً وهو صدوق، وباقى السند رجاله ثقات على شرطهما غير تميم بن طرفة فمن رجال مسلم .وأخرجه الطيالسى 1027، وأحمد 4/157 و159، ومسلم 1651 16 فى الأيمان: باب ندب من حلف يميناً، فرأى خيراً منها أن يأتى الذى هو خير ويكفّر عن يمينه، والنسائى 7/11 فى الأيمان والنذور: باب الكفارة بعد الحنث، والبيهقى 10/32 من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1651 17، والنسائى 7/11، وابن ماجة 2108 فى الكفارات: باب من حلف على يمين، فرأى غيرها خيراً منها، والبيهقى 10/32 من طرق عن عبد العزيز بن رفيع، به .وأخرجه الطيالسى 1028، وأحمد 4/256 و258، ومسلم 1651 18 من طريقين عن سماك بن حرب، عن تميم بن طرفة، به . وذكر فيه قصة .وأخرجه الطيالسى 1029، وأحمد 4/256، والدارمى 2/186، والنسائى 7/10–11، والبيهقى 10/32 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن عبد الله بن عمرو مولى الحسن بن على، عن عدى بن حاتم . وهذا إسناد ضعيف لجهالة عبد الله بن عمرو مولى الحسن، إلا أنه يتقوى بما قبله .

4346– إسناده صحيح، تميم بن طرفة ثقة على شرط مسلم، وباقى السند ثقات على شرطهما . وهو فى "صحيح مسلم" 1651 15 عن قتيبة بن سعيد، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد .

عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

(متنِ حدیث):اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ، فَسَالَهُ نَفَقَةً، فَقَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ اُعْطِيكَهُ اِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي، فَاَكْتُبُ اِلٰى اَهْلِي اَنْ تُعْطِيكَهَا، فَلَمْ يَرْضَ، فَحَلَفَ اَنْ لَا يُعْطِيَهُ شَيْئًا، ثُمَّ رَضِيَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عَدِيٌّ: لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ ثُمَّ رَاٰى مَا هُوَ اَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْيَاْتِ التَّقْوٰى، مَا حَنِثْتُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے خرچ کا مطالبہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے صرف یہ زرہ ہے اور یہ خود ہے میں اپنے گھر والوں کی طرف کاغذ لکھ دیتا ہوں کہ وہ تمہیں کچھ دے دیں وہ شخص اس بات پر راضی نہیں ہوا تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اسے کچھ نہیں دیں گے پھر وہ شخص اس بات پر راضی ہو گیا تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا۔

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر وہ (اس کے برخلاف صورت حال کو) دیکھے کہ وہ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے' تو اسے وہ کام کرنا چاہئے جو پرہیز گاری والا ہو''۔

(حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر یہ حدیث نہ ہوتی) تو میں اپنی قسم نہ توڑتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَالِفَ اِنَّمَا اُمِرَ بِتَرْكِ يَمِينِهِ اِذَا رَاٰى ذٰلِكَ خَيْرًا لَهُ مَعَ الْكَفَّارَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قسم اٹھانے والے شخص کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے' وہ اپنی قسم کو اس وقت ترک کر دے جب وہ اس سے زیادہ بہتر صورت دیکھے اور اس کے ہمراہ کفارہ ادا کر دے

4347 - (سندِ حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث):مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور اس کے برخلاف کام کو اس سے زیادہ بہتر دیکھے تو اسے وہ کام کرنا چاہئے کہ جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہئے''۔

4347- إسناده حسن لغيره، مسلم بن خالد الزنجي: سيء الحفظ. وأخرجه أحمد 2/204 عن الحكم بن موسى، عن مسلم بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/185 و211 و212، والطيالسي 2259، والنسائي 7/10 في الأيمان والنذور: باب الكفارة قبل الحنث، وابن ماجة 2111 في الكفارات: باب من قال: كفارتها تركها، والبيهقي 10/33-34 من طريق عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، وهذا سند حسن.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْحَالِفَ مَامُورٌ بِالْكَفَّارَةِ عِنْدَ تَرْكِهِ الْيَمِيْنَ اِذَا رَاٰى ذٰلِكَ خَيْرًا لَهٗ مِنَ الْمُضِيِّ فِيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے

قسم اٹھانے والے کو قسم ترک کرنے کی صورت میں کفارے کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے' جب وہ یہ چیز دیکھے کہ قسم کو پورا کرنے کے مقابلے میں اسے ترک کرنا بہتر ہے

4348 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِنْ اَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عبدالرحمٰن! تم حکومتی عہدے کا سوال نہ کرنا' کیونکہ اگر یہ تمہیں مانگنے سے ملے گا' تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر یہ تمہیں مانگے بغیر مل جائے گا' تو اس بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی قسم کے بارے

4348- إسناده صحيح على شرط البخارى، مسدَّد بن مسرهد ثقة من رجال البخارى، ومن فوقه ثقات على شرطهما . الحسن: هو ابن أبى الحسن البصرى، وقد صرح بالسماع من عبد الرحمٰن عند البخارى ومسلم . وعبد الرحمٰن بن سمرة: هو ابن حبيبة بن شمس بن عبد مناف، وكنيته أبو سعيد، وهو من مسلمة الفتح، شهد فتوح العراق، وكان فتح سجستان على يديه، أرسله عبد اللّٰه بن عامر أمير البصرة لعثمان على السرية، ففتحها وفتح غيرها، قال ابن سعد: مات سنة خمسين، وقيل: بعدها بسنة .وأخرجه الترمذى 1529 فى النذور والأيمان: باب ما جاء فيمن حلف على يمين فرأىٰ غيرها خيراً منها، عن محمد بن عبد الأعلى الصنعانى، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمى 2/186، والبخارى 7147 فى الأحكام: باب من سأل الإمارة وُكل إليها، ومسلم 1652 فى الأيمان: باب ندب مَن حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها . .، والبيهقى 10/100 من طرق عن يونس بن عبيد ، بِهٖ .وأخرجه أحمد 5/62 و62–63 و63، والدارمى 2/186، . والبخارى 6622 فى الأيمان والنذور: باب قول اللّٰه تعالى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ . . .﴾، و 6722 فى كفارات الأيمان: باب الكفارة قبل الحنث وبعده، و7146 فى الأحكام: باب من لم يسأل الإمارة أعانه اللّٰه عليها، ومسلم 1652، والبيهقى 10/100 من طرق عن الحسن، بِهٖ . وأخرج قصة الإمارة منه مسلم 13 3/1456 فى الإمارة: باب النهى عن طلب الإمارة والحرص عليها، وأبو داوٗد 2929 فى الخراج والإمارة: باب ما جاء فى طلب الإمارة، والنسائى 8/225 فى آداب القضاة: باب النهى عن مسألة الإمارة، وابن الجارود 998 من طرق عن الحسن، بِهٖ .وأخرج قصة اليمين منه الطيالسى 1351، وأحمد 5/61، ومسلم 1652، وأبو داوٗد 3277 و3278 فى الأيمان والنذور: باب الرجل يكفِّر قبل أن يحنث، والنسائى 7/10 فى الأيمان والنذور: باب الكفارة قبل الحنث، و 7/11 و12 باب: الكفارة بعد الحنث، وابن الجارود 929، والبيهقى 10/53 م طرق عن الحسن، بِهٖ .

میں حلف اٹھالو اور تم اس کے علاوہ دوسری صورت کو اس سے زیادہ بہتر پاؤ تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهٗ اَنْ يَّبْدَاَ بِالْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ اِذَا رَاٰى تَرْكَ الْيَمِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْمُضِيِّ فِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کے لیے یہ بات مباح قرار دی گئی ہے'

قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ ادا کردے' جبکہ اس نے یہ دیکھا ہو کہ قسم کو پورا کرنے کے مقابلے میں اسے ترک کردینا بہتر ہے

4349 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ کام کو اس سے زیادہ بہتر محسوس کرے تو اسے اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہئے اور وہ کام کرنا چاہئے جو زیادہ بہتر ہے"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْحَالِفِ اَنْ يَّحْنَثَ يَمِيْنَهٗ اِذَا رَاٰى ذٰلِكَ خَيْرًا مِنَ الْمُضِيِّ فِيْهِ

قسم اٹھانے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی قسم کو توڑ دے

اس وقت جب وہ یہ دیکھے کہ اسے پورا کرنے کے مقابلے میں (اسے توڑ دینا) زیادہ بہتر ہے

4350 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَ عَلَيْنَا اَضْيَافٌ لَنَا، وَكَانَ اَبِىْ يَتَحَدَّثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

4349– إسناده صحيح على شرط مسلم، سهيل بن أبي صالح روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم والآخرون، وباقي السند ثقات على شرطهما، وهو في "الموطأ" 2/478 في النذور والأيمان: باب ما تجب به الكفارة من الأيمان .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/361، ومسلم 1650 12 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها . . .، والترمذي 1530 في النذور والأيمان: باب ما جاء في الكفارة قبل الحنث، والنسائي في "الكبرى" . كما في "التحفة" 9/416، والبيهقي 10/53، والبغوي 2438 .وقال الترمذي: حسن صحيح .وأخرجه مسلم 1650 13 و14، والبيهقي 9/232 و10/53 من طريقين عن سهيل، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1650 11، والبيهقي 10/32 من طريق مروان بن معاوية، عن يزيد بن كيسان، عن أبي حازم، عن أبي هريرة، وفيه قصة .

اللَّيْلِ، فَانْطَلَقَ وَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، افْرُغْ مِنْ اَضْيَافِكَ، فَلَمَّا اَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا، وَقَالُوا: حَتّٰى يَجِيءَ اَبُوكَ مَنْزِلَهُ، فَيَطْعَمُ مَعَنَا، فَقُلْتُ: اِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ، وَاِنَّكُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا خِفْتُ اَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ اَذًى، فَاَبَوْا عَلَيْنَا، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: قَدْ فَرَغْتُمْ مِنْ اَضْيَافِكُمْ، فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ، فَقَالَ: اَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَتَنَحَّيْتُ، قَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي اِلَّا جِئْتَ فَجِئْتُ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا لِي ذَنْبٌ هَؤُلَاءِ اَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ اَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يَطْعَمُوا، حَتّٰى تَجِيءَ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، قَالُوا: فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: لَمْ اَرَ كَالشَّرِّ مُنْذُ اللَّيْلَةِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا الْاَوَّلُ فَمِنَ الشَّيْطَانِ فَهَلُمُّوا قِرَاكُمْ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ، فَسَمَّى اللّٰهَ، وَاَكَلَ، وَاَكَلُوا، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَرُّوا وَحَنِثْتُ، فَقَالَ: بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَخَيْرُهُمْ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہمارے ہاں کچھ مہمان آ گئے میرے والد نماز کے وقت (عشاء کے بعد دیر تک) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے جب وہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) جانے لگے تو انہوں نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن مہمانوں کو کھانا کھلا دینا جب شام ہوئی تو میں کھانا لے کر ان کے پاس آیا' تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور یہ کہا: جب تک تمہارے والد گھر واپس نہیں آتے اور ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھاتے (ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے) میں نے کہا: وہ غصے والے آدمی ہیں اگر آپ لوگوں نے کھانا نہ کھایا تو مجھے یہ اندیشہ ہے' وہ میری پٹائی کریں گے' لیکن مہمانوں نے یہ بات نہیں مانی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے' تو انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگوں نے کھانا کھا لیا ہے؟ مہمانوں نے جواب دیا: جی نہیں اللہ کی قسم! (ہم نے کھانا نہیں کھایا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں نے عبدالرحمٰن کو یہ ہدایت نہیں کی تھی (کہ وہ آپ کو کھانا کھلا دے) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک طرف ہٹ چکا تھا انہوں نے (بلند آواز میں) کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو' تو آ جاؤ تو میں آ گیا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میرا کوئی قصور نہیں ہے یہ آپ کے مہمان موجود ہیں آپ ان سے دریافت کر لیں میں ان کے پاس کھانا لے کر آیا تھا' لیکن انہوں نے اس وقت تک کھانے سے انکار کر دیا جب تک آپ نہیں آ جاتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وجہ

4350- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو عثمان: هو النهدي عبد الرحمٰن بن مُلّ، والجريري: هو سعيد بن إياس .وأخرجه مسلم 2057 177 في الأشربة: باب إكرام الضيف وفضل إيثاره، وأبو داوُد 3271 في الأيمان والنذور: باب فيمن حلف على طعام لا يأكله، والبيهقي 10/34 من طريق محمد بن المثنى، عن سالم بن نوح، بهذا الإسناد . تابع سالماً عند أبي داوُد عبدُ الأعلى بن عبد الأعلى، وهو ممن سمع من الجريري قبل الاختلاط .وأخرجه البخاري 6140 في الأدب: باب ما يُكره من الغضب الجزع عند الضيف، من طريق عبد الأعلى، عن سعيد الجريري، بِهِ .وأخرجه بنحوه أبو داوُد 3270 من طريق إسماعيل ابن عُلية، عن الجريري، عن أبي عثمان أو عن أبي السليل، عن ابي عثمان- به .وأخرجه نحوه أحمد 1/197 و198، والبخاري 602 في مواقيت الصلاة: باب السمر مع الضيف والأهل، و 3581 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و 6141 في الأدب: باب قول الضيف لصاحبه: والله لا اكل حتى تأكل، ومسلم 2057 176 من طريقين عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان، بِهِ . وذكر فيه أن القصة كانت مع أصحاب الصُّفة .

ہے' آپ لوگوں نے کھانا کیوں قبول نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ دیا اللہ کی قسم! آج رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہیں کھائیں گے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج رات جیسی مشکل صورت کبھی نہیں دیکھی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے' تو وہ شیطان کی طرف سے ہوگئی۔ آپ لوگ کھانے کی طرف آئیں پھر کھانا لایا گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھی اور کھانا کھالیا مہمانوں نے بھی کھانا کھالیا اگلے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان لوگوں نے تو نیکی کرلی اور میں حانث ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان سب سے زیادہ نیک اور ان سب سے بہتر ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِذَا حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ اَنْ يَّأْتِيَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْمُضِيِّ فِيْ يَمِيْنِهِ دُوْنَهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب وہ کوئی قسم اٹھائے تو وہ کام کرے جو اس کے لیے قسم کو پورا کرنے سے زیادہ بہتر ہو (اور وہ کام) قسم کے علاوہ ہو

4351 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

4351– إسناده صحيح، عمر بن عبد الواحد ثقة روى له أصحاب السنن إلا الترمذي، وباقي السند ثقات على شرط الصحيح . عمّ أبي قلابة: هو أبو المهلب الجرمي، وأبو قلابة: عبد الله بن زيد الجرمي .وأخرجه بنحوه أحمد 4/401، والبخاري 3133 في فرض الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين . .، و 4385 في المغزى: باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن، و 6649 في الأيمان والنذور: باب ولا تحلفوا بآبائكم، و 7555 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ)، ومسلم 1649 9 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها . . .، والبيهقي 10/32 و52 من طريق اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، عن ابي موسى . وذكر فيه عدد الذود التي حملهم عليها خمس ذود .وأخرجه أحمد 4/401، والبخاري 5518 في الذبائح والصيد: باب لحم الدجاج، و 6649 و6680 في الأيمان: باب اليمين فيما لا يملك، و 6721 في كفارات الأيمان: باب الكفارة قبل الحنث، وبعده، و 7555، ومسلم 1649 9 من طريق أيوب، عن القاسم التميمي، عن زهدم الجرمي، بِهٖ .وأخرجه مسلم 1649، والبيهقي 10/31 من طريق مطر الورّاق، عن زهدم، بِهٖ . ولم يذكر فيه عدد الركائب .وأخرجه أحمد 4/398، والبخاري 6633 في الأيمان: باب قول الله تعالى (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ . . .)، و 6718 في كفارات الأيمان: باب الاستثناء في الأيمان، ومسلم 1649 7، وأبو داوٗد 3276 في الأيمان والنذور: باب الرجل يكفر قبل أن يحنث، والنسائي 7/9 في الأيمان والنذور: باب الكفارة قبل الحنث، وابن ماجة 2107 في الكفارات: باب من حلف على يمين فرأى غيرها خيراً منها، والبيهقي 10/51 من طريق حماد بن زيد، عن غيلان بن جرير، عن أبي بردة، عن أبي موسى . وعدد الركائب فيه ثلاثة .وأخرجه البخاري 4415 في المغازي: باب غزوة تبوك، ومسلم 1649 8 من طريق أبي أسامة، عن بُريد بن عبد الله، عن أبي بردة، بِهٖ . وعدد الركائب فيه ستة، وذكر فيه أنه اشتراها من سعد .

(متن حدیث): اَتَى اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْمِلُهُ لِنَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُهُمْ، فَاُتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِّنْ اِبِلٍ، فَفَرَّقَهَا، فَبَقِيَ مِنْهَا خَمْسَ عَشْرَةَ، فَقَالَ: اَيْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ؟، قَالَ: هُوَ ذَا هُوَ، فَقَالَ: خُذْ هٰذِهِ فَاحْمِلْ عَلَيْهَا قَوْمَكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ كُنْتَ قَدْ حَلَفْتَ، قَالَ: وَاِنْ كُنْتُ حَلَفْتُ

✿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے لیے سواری کے جانور حاصل کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں کو سواری فراہم نہیں کروں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ اونٹ لائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں الگ الگ کروایا ان میں سے پندرہ اونٹ باقی رہ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عبداللہ بن قیس کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ یہاں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں حاصل کرلو اور ان پر اپنی قوم کے افراد کو سوار کرواؤ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو قسم اٹھائی تھی (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سواری کے لیے جانور نہیں دیں گے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ میں نے قسم اٹھائی تھی (لیکن تم پھر بھی اسے حاصل کرلو)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الْمُضِيَّ فِيْ يَمِيْنِهِ اِذَا رَاٰى ذٰلِكَ خَيْرًا لَّهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی قسم برقرار رکھے جب وہ اسے اپنے حق میں بہتر دیکھے

4352 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيْدَ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ، وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ

✿ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھے تو اسے وہ کام کرنا چاہئے جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہئے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ عِنْدَمَا سَبَقَ مِنْهُ مِنْ يَّمِيْنٍ اِمْضَاءُ مَا رَاٰى خَيْرًا لَّهُ دُوْنَ التَّعَرُّجِ عَلٰى يَمِيْنِهِ الَّتِيْ مَضَتْ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے اس نے پہلے جو قسم اٹھائی تھی اس بارے میں جس چیز کو زیادہ بہتر دیکھے اس کو برقرار رکھے ایسا نہ کرے کہ اپنی گزشتہ قسم پر اصرار کرے

4352- إسناده حسن في الشواهد، وهو مكرر 4347 .

4353 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لَمْ يَحْنَثْ حَتّٰى نَزَلَتْ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِي

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی قسم اٹھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برخلاف نہیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ قسم کے کفارے سے متعلق آیت نازل ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب میں جو بھی قسم اٹھاؤں گا اور اس کے علاوہ صورت کو زیادہ بہتر سمجھوں گا' تو میں وہ کام کروں گا' جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ الْاَيْمَانِ الَّتِي كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْضِي ضِدَّهَا اِذَا سَبَقَتْ مِنْهُ

اس قسم کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے برخلاف کام کو کیا تھا حالانکہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قسم اٹھائی ہوئی تھی

4354 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو السَّلِيلِ، عَنْ زَهْدَمٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مُشَاةً فَاَتَيْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمُ الْيَوْمَ اَوْ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ، قَالَ: فَلَمَّا رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ، اَوْ قَالَ: حِيْنَ رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ اَتَاهُ قَطِيْعٌ مِّنْ اِبِلٍ، فَاِذَا قَدْ بَعَثَ اِلَيْنَا بِثَلَاثٍ بُقْعِ الذُّرٰى، قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: اَنَرْكَبُ وَقَدْ حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّكَ قَدْ حَلَفْتَ، قَالَ: اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَحْمِلُكُمْ، اِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ، وَمَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ يَمِيْنٍ اَحْلِفُ عَلَيْهَا، ثُمَّ اَرٰى خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُهَا اَوْ اَتَيْتُهُ

4354- إسناده حسن . الطفاوي: هو محمد بن عبد الرحمٰن أبو المنذر البصري، هو من شيوخ أحمد بن حنبل، وثقة ابن المديني، وقال أبو حاتم: صدوق إلا أنه يهم أحيانا، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال أبو زرعة: منكر الحديث، وأورد له ابن عدي عدة أحاديث، وقال: أنه لا بأس به، وروى له البخاري ثلاثة أحادث .وأخرجه الحاكم 4/301 من طريق أبي الأشعث، عن الطفاوي، بهذا الإسناد، وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي!

4354- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو السليل: هو ضريب بن نفير .وأخرجه أحمد 4/404 و418، ومسلم 1649 10 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها . .، والنسائي 7/9 في الأيمان والنذور: باب من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها، والبيهقي 10/31 من طرق عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد . رواية النسائي مختصرة . وانظر 4351 .

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ پیدل تھے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری کے لیے جانور مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! آج میں تمہیں سواری کے لیے جانور نہیں دوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ کی قسم! میں تمہیں سواری کے لیے جانور نہیں دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم اپنی رہائشی جگہ پر واپس آ گئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم اپنی رہائشی جگہ کی طرف واپس آنے لگے تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ اونٹ لائے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے سفید کوہان والے تین اونٹ ہماری طرف بھجوا دیئے ہم میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کہا کیا ہم اس پر سوار ہوں جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ قسم اٹھا چکے ہیں (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیں گے) تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قسم اٹھائی ہوئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تمہیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواری کے لیے جانور دیئے ہیں روئے زمین پر میں جو بھی قسم اٹھاؤں اور پھر اس کے علاوہ صورت حال کو اس سے بہتر سمجھوں گا تو میں وہ کام کروں گا (جو زیادہ بہتر ہو) یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ جَوَازِ مُضِيِّ الْمَرْءِ فِيْ اَيْمَانِهٖ وَنُذُوْرِهٖ الَّتِيْ لَا يَمْلِكُهَا، اَوْ يَشُوْبُهَا بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے ایسی قسم اور ایسی نذر کو برقرار رکھنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ جس کا وہ مالک نہ ہو یا جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا پہلو پایا جاتا ہو

4355 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

(متن حدیث): اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ، فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فَقَالَ: لَئِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِي الْقِسْمَةَ لَمْ اُكَلِّمْكَ اَبَدًا، وَكُلُّ مَالٍ لِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ الْكَعْبَةَ لَغَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، وَكَلِّمْ اَخَاكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَمِينَ عَلَيْكَ، وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِيْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، وَلَا فِيمَا لَا تَمْلِكُ

❁❁ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے دو بھائی تھے جن کے درمیان وراثت سے متعلق کوئی مسئلہ تھا ان میں سے ایک نے دوسرے سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: اگر تم نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو میں تمہارے

4355- إسناده صحيح . قال أبو طالب: قلت لأحمد: سعيد عن عمر حجة؟ قال: هو عندنا حجة، قد رأى عمر وسمع منه، وإذا لم يقبل سعيد عن عمر فمن يُقبل؟! . وقال الليث عن يحيى بن سعيد: كان ابن المسيّب يُسَمّى رواية عمر، كان أحفظ الناس لأحكامه وأقضيته .وأخرجه الحاكم 4/300 من طريق أبي المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 10/33 و65-66 من طريقين عن يزيد بن زريع، به .

ساتھ کبھی بات چیت نہیں کروں گا اور یہ سارا مال خانہ کعبہ کے خزانے کے لیے مخصوص ہو جائے گا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک خانہ کعبہ تمہارے مال سے بے نیاز ہے تم اپنی قسم کا کفارہ دو اپنے بھائی کے ساتھ بات چیت کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی گناہ کے کام میں' رشتے داری کے حقوق کی پامالی کے حوالے سے اور جو چیز تمہاری ملکیت میں نہ ہو' اس کے بارے میں نہ تو تم پر کوئی قسم لازم ہوگی اور نہ ہی نذر لازم ہوگی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّكْثِرَ الْمَرْءُ مِنَ الْحَلِفِ فِيْ اَسْبَابِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے کاموں میں بکثرت قسم اٹھائے

4356 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الشَّعْثَاءِ هُوَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا الْحَلِفُ حِنْثٌ اَوْ نَدَمٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَيْسَ لِبَشَّارٍ حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ غَيْرُ هٰذَا، وَهُوَ اَخُوْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، وَاَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاسِطِيٌّ ثِقَةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قسم یا تو توڑنی پڑتی ہے یا پھر ندامت کا شکار کرتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بشار نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ کوئی ''مرفوع'' حدیث منقول نہیں ہے یہ صاحب مسعر بن کدام کے بھائی ہیں ابوشعثاء نامی راوی کا نام علی بن حسین بن سلیمان واسطی ہے یہ راوی ثقہ ہے۔

4356– إسناده ضعيف، فيه بشار بن كدام لم يوثقه غير المؤلف، وقال أبو زرعة: ضعيف، وضعفه الإمام الذهبي، والحافظ ابن حجر .وأخرجه الطبراني في "الصغير" 1083 عن موسى بن أبي حصين الواسطي، عن أبي الشعثاء علي بن الحسين بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 2/129، وابن ماجة 2103 في الكفارات: باب اليمين حنث أو ندم، والحاكم 4/303، والبيهقي 10/30 من طرق عن أبي معاوية، به . قال الحاكم: قد كنت أحسب بُرهة من دهري بشاراً هذا أخو مسعر . فلم أقف عليه، وهذا الكلام صحيح من قول عمر .وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" 260 و261 من طريقين عن أبي معاوية، عن مسعر بن كدام، عن محمد بن زيد، به . كذا وقع عنده مسعر بن كدام وهو خطأ، إنما هو بشار بن كدام .وأخرجه البخاري في "تاريخه" 2/129 ومن طريقه البيهقي 10/31– قال: وقال لنا أحمد بن يونس: حدثنا عاصم بن محمد بن زيد، قال: سمعت أبي يقول: قال عمر بن الخطاب: اليمين اثمة أو مَندَمة . قال البخاري: وحديث عمر أولى بإرساله .قلت: وهذا إسناد رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن محمد بن زيد لم يدرك عمر بن الخطاب ولا سمع منه .وأخرجه الحاكم 4/303–304 من طريق أبي ضمرة، عن عاصم بن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر، عن أبيه، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قال: إنما اليمين مأثمة أو مندمة وهذا إسناد صحيح على شرطهما .1 في الأصل: "الواسطي"، وقد سقط منه لفظ "ثقة"، والمثبت من التقاسيم /2لوحة 178 .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ الْمَرْءُ بِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْ يَكُوْنَ فِیْ يَمِيْنِهٖ غَيْرَ بَارٍّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اللہ کے نام کے علاوہ قسم اٹھائے یا کوئی شخص جھوٹی قسم اٹھائے

4357 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْاَنْدَادِ، وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ *

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے باپ دادا یا ماؤں کے نام کی یا اپنے بتوں کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ تم لوگ صرف اللہ کے نام کی قسم اٹھاؤ اور تم اسی وقت قسم اٹھاؤ جب تم سچے ہو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ الْمَرْءُ بِشَىْءٍ سِوٰى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اللہ کے نام کے علاوہ کسی چیز کی قسم اٹھائے

4358 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِىِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَحَلَفَ رَجُلٌ بِالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ

4357– إسناده صحيح على شرطهما، عوف: هو ابن أبى جميلة الأعرابى .وأخرجه أبو داوُد 3248 فى الأيمان والنذور: باب فى كراهية الحلف بالآباء، والنسائى 7/5 فى الأيمان والنذور: باب الحلف بالأمهات، والبيهقى 10/29 من طرق عُبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد .

4358– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/125، والترمذى 1535 فى النذور والأيمان: باب ما جاء فى كراهية الحلف بغير الله، والحاكم 4/297 من طريق أبى خالد الأحمر، وأبو داوُد 3251 فى الأيمان والنذور: باب فى كراهية الحلف بالآباء، والحاكم 1/18 من طريق جرير، والبيهقى 10/29 من طريق مسعود بن سعد، أربعتهم عن الحسن بن عبيد الله، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى فى الموضعين! من أن البخارى لم يخرج للحسن بن عبيد الله شيئاً .وأخرجه بنحوه الطيالسى 1896، وعبد الرزاق 15926، وأحمد 2/34 من طرق عن سعد بن عبيد، به .وأخرجه أحمد 2/86–87 و125، والبيهقى 10/29 من طريق شعبة، عن منصور، عن سعد بن عبيدة قال: كنت عند عبد الله بن عمر فقمتُ وتركتُ رجلاً عنده من كندة، فأتيت سعيد بن المسيب، قال: فجاء ه الكندى فزعاً، فقال: جاء ابن عمر رجلٌ فقال: أَحلِفُ بالكعبة؟ قال: لا، ولكن احلف برب الكعبة، فإن عمر كان يحلف بأبيه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا تحلِف بأبيك، فإنه من حلَف بغير الله، فقد أشرك" .وأخرجه أحمد 2/69 من طريق شيبان، عن منصور، بنحوه . وسمّى الرجل الكندى: محمداً، ومحمد الكندى هذا قال ابن أبى حاتم 8/132: روى عن على رضى الله عنه، مرسل، روى عنه عبد الله بن يحيى التوأم، سمعت أبى يقول ذلك، وسمعته يقول: هو مجهول . قلت: وروى عنه أيضاً سعد بن عبيدة .وأخرجه أحمد 2/58 و60 عن وكيع، عن الأعمش، عن سعد بن عبيدة

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ

سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص نے خانہ کعبہ کے نام کی قسم اٹھائی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام کی قسم اٹھاتا ہے وہ (گویا) شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَنْهِيٌّ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ بِشَيْءٍ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کو اس بات سے منع کیا گیا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کے نام کی قسم اٹھائے

4359 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ، اَوْ لِيَسْكُتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے پایا تو ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے' تم اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھاؤ جس شخص نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے ورنہ خاموش رہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام کی قسم اٹھانے سے اجتناب کرے

4360 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ

4360– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/480 في النذور والأيمان: . . باب جامع الأيمان .ومن طريق مالك أخرجه الدارمي 2/185، والبخاري 6646 في الأيمان والنذور: باب لا تحلفوا بآبائكم، والبيهقي 10/28، والبغوي 2431 .وأخرجه الطيالسي ص 5، وأحمد 2/11 و17 و142، والحميدي 686، والبخاري 2679 في الشهادات: باب كيفية يُستَحلف؟ و6108 في الأدب: باب من لم ير إكفار مَن قال ذلك متأولاً أو جاهلاً، ومسلم 1646 3 و4 في الأيمان: باب النهي عن الحلف بغير الله تعالى، والترمذي 1534 في النذور والأيمان: باب ما جاء في كراهية الحنف بغير الله، والنسائي في النعوت كما في "التحفة" 6/181، والبيهقي 10/28 من طرق عن نافع، وبهذا الإسناد .

مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيْرُ فِيْ رَكْبٍ، وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ، اَوْ لِيَصْمُتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایسی صورت میں پایا کہ وہ کچھ سواروں کے درمیان چل رہے تھے اور اپنے والد کے نام کی قسم اٹھا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے تم اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھاؤ جس شخص نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ الْمَرْءُ بِاَبِيْهِ، اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے باپ کے نام کی یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم اٹھائے

4361 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، فَلْيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ، اَوْ لِيَسْكُتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے پایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے تم لوگ اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھاؤ قسم اٹھانے والے کو اللہ کے نام کی قسم اٹھانی چاہئے ورنہ خاموش رہنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زَجَرَ عَنِ الْحَلِفِ بِالْآبَاءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھانے سے منع کیا گیا ہے

4362 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4361– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه مسلم 1646 4 في الأيمان: باب النهي عن الحلف بغير الله تعالى، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد . وانظر ما قبله .

(متن حدیث): مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جس شخص نے قسم اٹھانی ہو وہ صرف اللہ کے نام کی قسم اٹھائے''۔

قریش اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے باپ دادا کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ حَلِفِ الْمَرْءِ بِالْاَمَانَةِ اِذَا اَرَادَ الْقَسَمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جب قسم اٹھانے کا ارادہ کرلے' تو وہ امانت کے نام کی قسم اٹھائے

4363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ اَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا،

(توضیح مصنف): ابْنُ بُرَيْدَةَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی دوسرے کی بیوی یا غلام کو خراب کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص امانت کی قسم اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

ابن بریدہ نامی راوی عبداللہ بن بریدہ بن حصیب ہیں۔

4362- إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب المَقَابِرى ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه مسلم 1646 فى الأيمان: باب النهى عن الحلف بغير الله تعالى، عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 3836 فى مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلية، والنسائى 7/4 فى الأيمان والنذور: باب التشديد فى الحلف بغير الله تعالى، والبيهقى 10/29-30 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/20 من طريق سفيان، و98 من طريق صالح بن قدامة الجمحى، والبخارى 6648 فى الأيمان والنذور: باب لا تحلفوا بآبائكم، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، بِهِ . ورواية البخارى مختصرة .

4363- إسناده صحيح، الوليد بن ثعلبة ثقة روى له أبو داوُد والنسائى وابن ماجة، وهناد السرى من رجال مسلم، وباقى السند على شرطهما .وأخرجه أحمد 5/352 عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 4/298 من طريق عبد الله بن داوُد، والبيهقى 10/3 من طريق زهير بن معاوية، كلاهما عن الوليد بن ثعلبة، بِهِ . وصحح الحاكم إسناده . ووافقه الذهبى .وأخرج القسم الأخير منه أبو داوُد 3253 فى الأيمان والنذور: باب فى كرهية الحلف بالأمانة، عن أحمد بن يونس، عن زهير، عن الوليد بن ثعلبة، بِهِ .وللقسم الأول شاهد من حديث أبى هريرة عند أحمد 2/397، وأبى داوُد 2175 و5170، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 10/147 . وإسناده صحيح .

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالشَّهَادَةِ مَعَ التَّفْلِ عَنْ يَّسَارِهٖ، ثَلَاثًا لِمَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

جو شخص لات اور عزیٰ کے نام کی قسم اٹھاتا ہے اسے کلمہ شہادت پڑھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ اس کے ہمراہ وہ تین دفعہ اپنے بائیں طرف تھوکے

4364 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَقَالَ اَصْحَابِيْ: قُلْتَ هُجْرًا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ قَرِيْبًا، وَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ثَلَاثًا، ثُمَّ اتْفُلْ عَنْ يَّسَارِكَ ثَلَاثًا، وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَلَا تَعُدْ

✿✿ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائی تو میرے ساتھیوں نے کہا: تم نے غلط بات کہی ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم زمانہ جاہلیت سے قریب ہیں میں نے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھالی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم تین مرتبہ یہ کہو' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے'' پھر تم اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکو اور مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِمَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

جو شخص غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھاتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' وہ شیطان (کے شر سے) اللہ کی پناہ مانگے

4365 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ: لَقَدْ قُلْتَ هُجْرًا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

4364- إسناده صحيح على شرطهما . رواية إسرائيل عن جده أبي إسحاق في "الصحيحين" .وأخرجه أحمد 1/183، وابن ماجة 2097 في الكفارات: باب النهي أن يحلف بغير الله، من طريق آدم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/186-187، وأبو يعلى 719 و736 من طرق عن إسرائيل، به .وأخرجه النسائي 7/7-8 و8 في الأيمان والنذور: باب الحلف باللات والعزى، والتفسير كما في "التحفة" 3/320، وفي "اليوم والليلة" 989 و990 من طريق زهير ويونس بن أبي إسحاق، كلاهما عن أبي إسحاق، به .

4365- إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرطهما غير إسحاق بن إسماعيل الطلقاني، وهو ثقة روى له أبو داوُد . وهو مكرر ما قبله .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ حَدِيْثًا، وَاِنِّي حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ثَلَاثًا، وَانْفُثْ عَنْ شِمَالِكَ ثَلَاثًا، وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَا تَعُدْ

مصعب بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائی تو میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا تم نے بہت غلط بات کہی ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: زمانہ جاہلیت قریب ہی ہے میں نے (غلطی سے) لات اور عزیٰ کی قسم اٹھالی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تم تین مرتبہ یہ پڑھو "اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ہی ایک معبود ہے" تم اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکو' پھونک مارو اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ الْمَرْءُ بِسَائِرِ الْمِلَلِ سِوَى الْاِسْلَامِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی بھی دوسرے دین کی قسم اٹھائے

4366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائے' تو وہ شخص ویسا ہی ہوگا جیسے اس نے کہا ہے اور جو شخص کسی بھی چیز کے ذریعے خودکشی کرلے اسے اس چیز کے ذریعے جہنم میں عذاب دیا جائے گا"۔

ذِكْرُ التَّغْلِيْظِ عَلٰى مَنْ حَلَفَ كَاذِبًا بِالْمِلَلِ الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ الْاِسْلَامِ

اس بات کی شدید مذمت کہ کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم اٹھائے

4367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ

4366– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . خالد الأول: هو خالد بن مهران الحذاء، والثاني الراوي عنه: خالد بن عبد الله الواسطي .وأخرجه أحمد 4/33 و34، والبخاري 1363 في الجنائز: باب ما جاء في قاتل النفس، ومسلم 110 177 في الأيمان: باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه . .، والنسائي 7/5–6 في الأيمان والنذور: باب الحلف بملة سوى الإسلام، وابن ماجة 2098 في الكفارات: باب من حلف بملة غير الإسلام، والطبراني 1338 و1339 من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد وبعضهم يزيد فيه على بعض .وأخرجه عبد الرزاق 15972، وأحمد 4/34، والحميدي 850، والبخاري 6105 في الأدب: باب من أكفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال، و 6652 في الأيمان والنذور: باب من حلف بملة سوى ملة الإسلام، ومسلم 110 177، والطبراني 1324 و1325 و1326 و1327 و1328 و1329 و1330، والبيهقي 8/23 من طرق عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، به .وانظر "الفتح" 11/546–548 .

مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ حَلَفَ بِمِلَّۃٍ سِوَی الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ فِی الدُّنْیَا عُذِّبَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم اٹھائے' تو وہ اسی طرح ہوگا' جس طرح اس نے بیان کیا ہے اور جو شخص دنیا میں جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا' اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا''۔

ذِکْرُ اِیجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْحَالِفِ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذِبًا

ایسے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کے منبر پر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے

4368 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِدْرِیسَ الْاَنْصَارِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ ھَاشِمِ بْنِ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4367- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم ثقة، من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه النسائي 7/6 في الأيمان والنذور: باب الحلف بملة سوى الإسلام، عن محمود بن خالد، والطبراني 1336 من طريق صفوان بن صالح، كلاهما عن الوليد بن مسلم وقد تحرف في المطبوع من النسائي إلى: أبي الوليد، وجاء على الصواب في "التحفة" 2/120 بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 7/19 باب النذر فيما لا يملك، من طريق أبي المغيرة، عن الأوزاعي، به .وأخرجه الطيالسي 1197، وعبد الرزاق 15984، وأحمد 4/33، والبخاري 6047 في الأدب: باب ما يُنهى عن السباب واللعن، ومسلم 110 176، وأبو داوُد 3257 في الأيمان والنذور: باب ما جاء في الحلف بالبراء ة وبملة غير الإسلام، والترمذي 1543 في النذور والأيمان: باب ما جاء في كراهية الحلف بغير ملة الإسلام، وأبو يعلى 1535، وابن الجارود 924، والطبراني 1331 و1332 و1333 و1334 و1335 و1337، والبيهقي 10/30 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به .وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .

4368- إسناده قوي، عبد اللّٰه بن نسطاس وإن لم يرو عنه غير هشام بن هشام بن عتبة فقد وثقه النسائي وابن عبد البر في "الاستذكار . ." واحتج به مالك، وباقي السند ثقات على شرطهما .وهو في "الموطأ" 2/727 في الأقضية: باب ما جاء في الحنث على منبر النبي صلى اللّٰه عليه وسلم .هشام بن هشام بن عتبة: كذا وقع في "الموطأ" وفي ترجمته في "تهذيب الكمال" وفروعه: هاشم بن هاشم بن عتبة: ويقال: هاشم بن هاشم بن هاشم بن عتبة، وكذا أورده المؤلف في "ثقاته"، لكن قال الزرقاني 4/2: ويقال فيه: هشام بن هشام . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/73، وأحمد 3/244، والنسائي في القضاء كما في "التحفة" 2/213، والحاكم 4/296-297، والبيهقي 17/398 و10/176 . وكلهم قالوا فيه عن هشام بن هشام بن عتبة .وأخرجه أبو داوُد 3246 في الأيمان والنذور: باب ما جاء في تعظيم اليمين عند منبر النبي، وابن ماجة 2325 في الأحكام: باب اليمين عند مقاطع الحقوق، والحاكم 4/396، والبيهقي 7/398 و10/176 من طرق عن . هاشم بن هاشم، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وزاد فيه هؤلاء ولو على سواك أخضر .

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِنْبَرِى هٰذَا بِيَمِيْنٍ آثِمَةٍ تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص میرے اس منبر پر جھوٹی قسم اٹھائے وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالیتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمُحَالَفَةِ الَّتِىْ كَانَ يَفْعَلُهَا اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق حلف اٹھایا جائے (یعنی عہد و پیمان کیا جائے)

4369 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْحَلَبِىُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ التَّوْاَمِ،

(متن حدیث): اَنَّ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِلْفِ فَقَالَ: لَا حِلْفَ فِى الْاِسْلَامِ

شعبہ بن توام بیان کرتے ہیں: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق) حلیف بنانے کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں (اس طرز پر) کوئی حلیف بنانا نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4370 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ الْكُوْفِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ

4369- حديث صحيح . أبو نعيم الحلبي: هو عبيد بن هاشم، قال أبو حاتم: صدوق، وقال النسائي: ليس بالقوى، وقد توبع . جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، والمغيرة: هو ابن مقسم الضبي: ثقة متقن روى له الستة، وأبوه المقسم لم يوثقه غير المؤلف 5/454، ولم يروعه غير ابنه، وشعبة بن التوأم روى عنه جمع، وذكره المؤلف في ثقاته 4/362 . وأخرجه الطيالسي 1084، والحميدي 1206، والطحاوي في "مشكل الآثار " 2/239، والطبراني 18/864، والطبري في جامع البيان 9291 من طريق جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/61، والطبري 9292، والطبراني 18/864 من طريق هشيم، عن مغيرة بن مقسم به .وأخرجه أحمد 5/61، والطبراني 18/865، من طريق عباد بن عباد المهلبي، عن شعبة، عن مغيرة، عن أبيه سقطت من المطبوع من الطبراني به . وزادوا فيه على المؤلف ما كان من حلف الجاهلية فتمسكوا به، وانظر ما بعده .

4370- شريك وهو ابن عبد 23اللّٰه النخعي القاضي- سيء الحفظ، ورواية سماك عن عكرمة فيها اضطراب، وهو في "مسند أبي يعلى " 2336 . وأخرجه أحمد 1/317 و329، والدارمي 2/23، والطبري 9289، والطبراني 11740 من طرق عن شريك، بهذا الإسناد، ولم يقل أحمد في روايته في أوله: لا حلف في الإسلام . وأخرجه الطبري 9290 عن أبي كريب، حدثنا مصعب بن المقدام، عن إسرائل بن يونس، عن محمد بن عبد الرحمٰن مولى آل طلحة، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "لا حلف في الإسلام، وكل حلف كان في الجاهلية، فلم يزده الإسلام إلا شدة، وما يسرّني أن لي حمر النعم وإني نقضت الحلف الذي كان في دار الندوة" وهذا سند صحيح على شرط مسلم .

سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً اَوْ حِدَّةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام میں (زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق) حلیف بنانے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو کچھ زمانہ جاہلیت میں تھا اسلام نے اس کی شدت میں اضافہ ہی کیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی تیزی میں اضافہ ہی کیا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا زَجَرَهُمْ عَنْ اِنْشَاءِ الْحِلْفِ فِي الْإِسْلَامِ، لَا فَسْخَ مَا كَانُوا عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام میں نئے سرے سے

(زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق) عہد و پیمان کرنے سے منع کیا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کے طے شدہ عہد و پیمان کو فسخ قرار نہیں دیا

4371 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام میں حلیف بنانے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والا جو بھی حلف ہے اسلام اس کی شدت میں اضافہ ہی کرتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِيهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ سعد بن ابراہیم

4371– حديث صحيح، مسروق بن المزربان روى عنه جمع، وقال أبو حاتم: ليس بالقوى يكتب حديثه، وقال صالح بن محمد: صدوق، وأورده المؤلف فى ثقاته، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما، ابن أبى زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبى زائدة .وأخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار" 2/238 من طريق أسد بن موسي، عن يحيى بن أبى زكريا بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/83، ومسلم 2530 فى "فضائل الصحابة": باب مؤاخاة النبى صلى الله عليه وسلم بين أصحابه رضى الله تعالى عنهم، وأبو داؤد 2925 فى الفرائض: باب فى الحلف، والطبرانى 1597، والبيهقى 6/262، والطبرى 9295 من طرق عن زكريا بن أبى زائدة، به . وانظر ما بعده .

نے یہ روایت اپنے والد سے نہیں سنی ہے

4372 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا حِلْفَ فِى الْاِسْلَامِ، وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَمْ يَزِدْهُ اِلَّا شِدَّةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جُبَيْرٍ، وَسَمِعَهُ مِنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ فَالْاِسْنَادَانِ مَحْفُوْظَانِ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور زمانہ جاہلیت میں جو حلف تھا اسلام نے اس کی شدت میں اضافہ ہی کیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت سعد بن ابراہیم نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے انہوں نے یہ روایت نافع بن جبیر کے حوالے سے ان کے والد سے سنی ہے تو اس کی دونوں سندیں محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ شُهُوْدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ، جس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''مطیبین'' کے حلف میں شریک ہوئے تھے

4373 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ مَعَ عُمُوْمَتِىْ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ فَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِىْ حُمْرَ النَّعَمِ، وَاِنِّىْ اَنْكُثُهُ

4372- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 347/1 .وأخرجه النسائي في الفرائض كما في "التحفة" 2/417، والطحاوي في "المشكل" 2/238، والطبراني 1508، والبيهقي 6/262 من طرق عن إسحاق بن يوسف الأزرق، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 2/220 من طريق عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أبي زائدة، به، وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبيُّ، وهو كما قالا .وفي الباب عن أم سلمة عند الطبري 9223، وأبي يعلى، والطبراني كما في "المجمع" 8/173 .وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند الطبري 9297 و9298 و9299، والبخاري في "الأدب المفرد" 570 .

4373- إسناده صحيح، عبد الرحمٰن بن إسحاق: هو المدني، أخرج له مسلم في الشواهد، ووثقه ابن معين وأبو داوٗد وغيرهما، وحكى الترمذي في "العلل" أن البخاري قد وثقه، وتكلم فيه بعضهم، وقال أحمد: أمّا ما كتبنا من حديثه فصيح .وباقي رجال السند ثقات على شرطهما .وأخرجه أحمد 1/193، والبخاري في "الأدب المفرد" 567، والحاكم 2/219-220، والبيهقي 6/366، وابن عدي في "الكامل" 4/1610 من طريق إسماعيل بن عُلية، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/190، والبيهقي 6/366 من طريق بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إسحاق، به .

محمد بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے چچا کے ہمراہ ''مطیبین'' کے حلف میں شریک ہوا تھا اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میں اس حلف کی خلاف ورزی کروں' خواہ مجھے اس کے عوض میں سرخ اونٹ ملیں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

4374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا شَهِدْتُ مِنْ حِلْفِ قُرَيْشٍ اِلَّا حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ، وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ حُمْرَ النَّعَمِ، وَاِنِّيْ كُنْتُ نَقَضْتُهُ، قَالَ: وَالْمُطَيَّبُوْنَ: هَاشِمٌ، وَاُمَيَّةُ، وَزَهْرَةُ، وَمَخْزُوْمٌ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِيْ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ مَنْ يُرِيْدُ بِهِ: شَهِدْتُ مِنْ حِلْفِ الْمُطَيَّبِيْنَ لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَشْهَدْ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ، لِاَنَّ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ كَانَ قَبْلَ مَوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّمَا شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلْفَ الْفُضُوْلِ، وَهُمْ مِنَ الْمُطَيَّبِيْنَ، قَدْ ذَكَرْتُ الْكَلَامَ عَلٰى هٰذَا الْخَبَرِ بِتَفْصِيْلٍ فِيْ كِتَابِ: التَّوْرِيْثُ وَالْحُجُبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں قریش کے کسی بھی حلف میں شریک نہیں ہوا صرف ''مطیبین'' کے حلف میں شریک ہوا تھا اور میری یہ خواہش نہیں ہے' میں اس حلف کو توڑوں خواہ اس کے عوض میں مجھے سرخ اونٹ مل رہے ہوں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ''مطیبین'' سے مراد بنو ہاشم' بنو امیہ' بنو زہرہ اور بنو مخزوم ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دونوں روایات میں یہ بات مذکور ہے' میں ''مطیبین'' کے حلف میں شریک ہوا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''مطیبین'' کے حلف میں شریک نہیں ہوئے تھے' کیونکہ ''مطیبین'' کا حلف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے اور یہ بھی ''مطیبین'' کے درمیان ہوا تھا میں نے اس روایت کے بارے میں اپنی کتاب ''التوریث والحجب'' میں تفصیل سے بحث ذکر کردی ہے۔

4374– معلى بن مهدى روى عنه جمع، وأورده ابن أبى حاتم 8/335 وقال عن أبيه: شيخ موصلى أدركته ولم أسمع منه، يُحدث أحياناً بالحديث المنكرر، وذكره المؤلف فى "ثقاته" 9/182–183، وقال الذهبى فى "الميزان" 4/151: هو من العباد الخيرة، صدوق فى نفسه، وذكره أيضاً فى كتابه "المغنى فى الضعفاء " 2/670، .

كِتَابُ النُّذُوْرِ

نذر کے بارے میں روایات

4375 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر (ماننے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زَجَرَ عَنِ النَّذْرِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نذر ماننے سے منع کیا گیا ہے

4376 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4375- إسناده صحيح على شرطهما . منصور: هو ابن المعتمر، وجرير: هو ابن عبد الحميد .وأخرجه أبو داوُد 3287 في الأيمان والنذور: باب النهي عن النذور، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وزاد فيه ويقول: لا يردّ شيئاً، وإنما يستخرج به من الدخيل .وأخرجه مسلم 1629 2 في النذور: باب النهي عن النذر، وأنه لا يرد شيئاً، من طريقين عن جرير، بِهِ . وفيه زيادة .وأخرجه أحمد 2/61 و86، والبخاري 6608 في القدر: باب إلقاء العبد النذرَ إلى القدر، و6693 في الأيمان والنذور: باب الوفاء بالنذر، وقول اللّٰه تعالى (يُوفُوْنَ بِالنَّذْرِ)، ومسلم 1639 4، والنسائي 7/15-16 و16 في الأيمان والنذور: باب النهي عن النذور، وابن ماجة 2122 في الكفارات: باب النهي عن النذر، والطحاوي في "المشكل1/362" و362-363، والبيهقي 10/77 .

4376- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/412 و463، ومسلم 1640 5 و6 في النذر: باب النهي عن النذر وأنه لا يرد شيئاً، والترمذي 1538 في النذور والأيمان: باب في كراهية النذر، والنسائي 7/16-17 في الأيمان والنذور: باب النذر يستخرج به من البخيل، وابنُ اَبِيْ عاصم في السنة 313 من طرقٍ عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/373، والبخاري 6694 في الأيمان والنذور: باب الوفاء بالنذر، ومسلم 1640، وأبو داوُد 3288 في الأيمان والنذور: باب النهي عن النذور، والنسائي 7/16 في الأيمان والنذور: باب النذر لا يقدم شيئاً ولا يؤخره، وابن ماجة 2123 في الكفارات: باب النهي عن النذر، وابن أبي عاصم 312، والطحاوي في "مشكل الأثار " 1/364، والحاكم 4/304، والبيهقي 10/77 من طريقين عن عبد الرحمٰن الأعرج، عن أبي هريرة أن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال: "إن النذر لا يقرّب من ابن اٰدم شيئاً لم يكن اللّٰهُ قدّره له، ولكن النذر يوافق القدرَ، فيخرج بذلك من البخيل يريد أن يخرج " هذا لفظ مسلم .وأخرجه أحمد 2/242، والحميدي 1112 عن سفيان، عن أبي زياد، عن الأعرج، عن أبي هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "قال اللّٰه تعالى . . . " فذكره بنحوه .وأخرجه بنحوه أحمد 2/314، وابن الجارود 932 من طريق عبد الرزاق، والبخاري 6609 .

يَـزِيـدُ بْـنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَنْذِرُوا، فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا، وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ نذر نہ مانو' کیونکہ نذر تقدیر کی کسی چیز کو نہیں بدلتی ہے اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوایا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس علت کے ذکر کی صراحت کرتی ہے' جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4377 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا اَبُـوْ خَـلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ النَّذْرَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَلٰكِنْ يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِيلِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نذر کسی چیز کو ختم نہیں کرتی ہے اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوایا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْاِشْتِغَالِ بِالنَّذْرِ فِیْ اَسْبَابِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے کاموں میں نذر کم مانا کرے

4378 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ

4377– إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدّد من رجاله، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه أبو داوٗد 3287 في الأيمان والنذور: باب النهي عن النذور، عن مسدّد، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/185 عن عمرو بن عون، عن أبي عوانة، بِهِ . وانظر 4375 .

4378– إسناده قوي، محمد بن وهب بن أبي كريمة احتج به النسائي، وقال عنه: لا بأس به، وقال مرة: صالح، وقال مسلمة: صدوق، روى عن جمع، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في ثقاته . ومن فوقه ثقات على شرط مسلم . أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 1/363–364 من طريق ابن وهب وأبي عامر العقدي، عن فُليح بن سليمان، عن سعيد بن الحارث، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 4/304 من طريق المعافى بن سليمان الحراني، عن فليح بن سليمان، به، إلا أنه لم يذكر فيه قصة سعيد بن المسيب، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي . وقد وهّم الحافظ في فتح 11/585 الحاكمَ لكون البخاري أخرجه مختصراً بالمرفوع . فقط، وهو غيرُ مصيب في توهيمه له، لأن الحاكم إنما أخرجه من أجل القصة التي فيه، وهو قد أشار إلى ذلك بقوله لم يخرجاه بهذه السياقة .وأخرجه أحمد 2/118 عن يونس، والبخاري 6692 عن يحيى بن صالح، كلاهما عن فليح بن سليمان، عن سعيد بن الحارث أنه سمع ابن عمر يقول: أوَلَم ينهوا عن النذر؟! إن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن النذر . . ." فذكره .

كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِذْ جَاءَ هُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ ابْنًا لِیْ كَانَ بِاَرْضِ فَارِسَ فَوَقَعَ بِهَا الطَّاعُوْنُ، فَنَذَرْتُ اِنِ اللّٰهُ نَجّٰی لِیْ ابْنِیْ اَنْ يَّمْشِیَ اِلَی الْكَعْبَةِ، وَاِنَّ ابْنِیْ قَدِمَ فَمَاتَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِنَّمَا نَذَرْتُ اَنْ يَّمْشِیَ ابْنِیْ، وَاِنَّ ابْنِیْ قَدْ مَاتَ، فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ: اَوَلَمْ تُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ، سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا، وَلَا يُؤَخِّرُهُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَنْزِعُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ لِلرَّجُلِ: انْطَلِقْ اِلٰی سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَسَلْهُ، فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقُلْتُ: مَاذَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: امْشِ عَنِ ابْنِكَ، قَالَ: اَيُجْزِءُ عَنِّیْ ذٰلِكَ، فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰی ابْنِكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ يُجْزِءُ عَنْهُ، قُلْتُ: بَلٰی، قَالَ: فَامْشِ عَنِ ابْنِكَ

سعید بن حارث بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میرا ایک بیٹا فارس کی سرزمین پر موجود تھا وہاں طاعون پھیل گیا میں نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کو نجات عطا کر دی تو وہ خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جائے گا پھر میرا بیٹا (زندہ سلامت) آ گیا' لیکن اس کا انتقال ہو گیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو تو اس شخص نے ان سے کہا میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میرا بیٹا پیدل جائے گا میرے بیٹے کا تو انتقال ہو گیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: کیا تم لوگوں کو نذر ماننے سے منع نہیں کیا گیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک نذر کسی بھی چیز کو آگے یا پیچھے نہیں کرتی ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کنجوس سے مال الگ کر دیتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں نے اس شخص سے کہا تم سعید بن مسیّب کے پاس جاؤ اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں دریافت کرو وہ ان کے پاس گیا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: پھر وہ واپس آیا' تو میں نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا ہے: تو اس نے بتایا: انہوں نے یہ کہا ہے' تم اپنے بیٹے کی طرف سے پیدل چل کر جاؤ اس نے دریافت کیا: کیا یہ میرے لیے جائز ہو گا' تو سعید بن مسیّب نے کہا: تمہاری کیا رائے ہے' اگر تمہارے بیٹے کے ذمے قرض ہوتا اور تم اسے ادا کر دیتے تو کیا اس کی طرف سے ادا ہو جاتا میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے بیٹے کی طرف سے پیدل چل کر جاؤ۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الْوَفَاءَ بِنَذْرٍ تَقَدَّمَ مِنْهُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' اس نے زمانہ جاہلیت میں جو نذر مانی تھی اسے پورا کرے

4379 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اَنْ يَّعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4380 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ، اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کرے میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

4379– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه الدارمي 2/183، والبخاري 2042 في الاعتكاف: باب من لم ير عليه إذا اعتكف– صوماً، و 2043 باب إذا نذر في الجاهلية أن يعتكف ثم أسلم، و 6697 في الأيمان والنذور: باب إذا نذر أو حلف أن لا يكلم إنساناً في الجاهلية ثم أسلم، ومسلم 1656 27 في الأيمان: باب نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم، وابن ماجة 2129 في الكفارات: باب الوفاء بالنذر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 3/133، والدارقطني 2/199 . والبيهقي 4/318 10/76 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1656، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/141 من طريق شعبة، عن عبيد الله بن عمر، به . إلا أنه قال فيه: أن عمر جعل يوماً يعتكفه في الجاهلية . . . .

4380– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 1/37 و2/20، والبخاري 2032 في الاعتكاف: باب الاعتكاف ليلة، ومسلم 1656 27، وأبو داوُد 3325 في الأيمان والنذور: باب من نذر في الجاهلية ثم أدرك الإسلام، والترمذي 1539 في النذور والأيمان: باب ما جاء في وفاء النذر، والطحاوي 3/133، وابن الجارود 941، والدارقطني 2/198–199، والبيهقي 10/76 من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .

4381 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ سَالَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافِ يَوْمٍ، فَاَمَرَهُ بِهِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَبَعَثَ مَعِي بِجَارِيَةٍ اَصَابَهَا مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، قَالَ: فَجَعَلْتُهَا فِي بُيُوتِ الْاَعْرَابِ حَتّٰى نَزَلْتُ، فَاِذَا اَنَا بِسَبْيِ حُنَيْنٍ، فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ يَقُولُونَ: قَدْ اَعْتَقَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اذْهَبْ فَاَرْسِلْهَا، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاَرْسَلْتُهَا

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَلْفَاظُ اَخْبَارِ ابْنِ عُمَرَ مُصَرِّحَةٌ، اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ اِلَّا هٰذَا الْخَبَرَ، فَاِنَّ لَفْظَهُ اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اعْتِكَافَ يَوْمٍ، فَاِنْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ يَوْمًا اَرَادَ بِهِ بِلَيْلَتِهِ، وَلَيْلَةً اَرَادَ بِهَا بِيَوْمِهَا، حَتّٰى لَا يَكُونَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں دریافت کیا: جوانہوں نے زمانہ جاہلیت میں ایک دن کا اعتکاف کرنے کے بارے میں مانی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسے پورا کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے روانہ ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہمراہ ایک کنیز بھیجی تھی جو حنین کے قیدیوں میں سے تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے دیہاتیوں کے گھروں میں ٹھہرا دیا یہاں تک کہ جب میں نے پڑاؤ کیا تو میرے سامنے حنین کے کچھ قیدی آئے جو دوڑتے ہوئے باہر نکلے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول نے ہمیں آزاد کر دیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم جاؤ اور اس کنیز کو آزاد کر دو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں گیا اور میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کی صراحت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی اور یہ بات صرف اسی روایت میں منقول ہے کیونکہ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو اگر یہ الفاظ مستند طور پر ثابت ہو جائیں تو اس بات کا

4381- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه النسائي في الاعتكاف كما في "التحفة" 6/76 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا السند .وأخرجه أحمد 2/35، ومسلم 1656 28 في الأيمان: باب نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم، من طريق عبد الرزاق، به .وأخرجه مسلم 1656 28 من طريق ابن وهب، عن جرير بن حازم، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ . . .وأخرجه البخاري 3144 من طريق حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ أن عمر بن الخطاب . . .، لم يذكر فيه ابن عمر . وانظر الفتح 6/291 و7/360-361 .وأخرج قصة النذر البخاريُّ 2032 و2043 و6697، ومسلم 1656، والنسائي 7/22، والطحاوي 3/133 من طرق عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عن ابن عمر .وأخرجه البخاري 4320 من طريق معمر، والنسائي 7/21، والحميدي 691 من طريق سفيان، كلاهما عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ .

احتمال موجود ہوگا کہ یہاں دن سے مراد یہ ہے: اس دن کی رات کے ہمراہ (اعتکاف کیا جائے) اور جہاں رات کا لفظ استعمال ہوا اس سے مراد یہ ہو کہ اس کا دن ہمراہ ہوگا اس طرح ان دونوں روایتوں کے درمیان کوئی تضاد باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الرُّكُوبَ إِذَا نَذَرَ أَنْ يَّمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب اس نے بیت العتیق تک پیدل جانے کی نذر مانی ہو تو وہ سوار ہو سکتا ہے

4382 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنِ الْهِقْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَانِ الْمَدَنِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ حُمَيْدًا الطَّوِيلَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

(متن حدیث): مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُهَادَى بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَّمْشِيَ - يَعْنِيْ إِلَى الْكَعْبَةِ - فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَّرْكَبَ

(توضیح مصنف): وَاللَّيْثُ، وَالْهِقْلُ وَالْأَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ أَقْرَانٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَانِ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَحُمَيْدٌ أَقْرَانٌ، رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ، قَالَهُ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر چل رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: اس نے یہ نذر مانی ہے وہ پیدل چل کر جائے گا (راوی کہتے ہیں: یعنی خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جائے گا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ سوار ہو جائے۔

4382- عبد الرحمٰن بن اليمان المدني لم أجده في ثقات المؤلف، ولا في غيره من كتب الرجال، وفي "الجرح والتعديل" 5/303: عبد الرحمٰن بن اليمان أبو معاوية الحضرمي سمع عطاء بن أبي رباح، روى عنه عبد الله بن عبد الوهاب الحجي، وفي "كشف الأستار" ص66: عبد الرحمٰن بن اليمان أبو معاوية الحضرمي عن عطاء بن أبي رباح، ويحيى بن سعيد الأنصاري، وعبد الله بن عبد الوهاب الحجي، وعبد الرحمٰن الأوزاعي ذكره ابن أبي حاتم ولم يتعرض له بشيء كذا في "المغاني" ورقة 315، ولم أر له في غيره كلاماً، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 3/128-129 من طريق .عبد اللّه بن صالح، عن الهقل بن زياد، بهذا الإسناد .وفيه يُهادى بين ابنين له .وأخرجه النسائي 7/30 في الأيمان والنذور: باب ما الواجب على من أوجب على نفسه نذراً فعجز عنه، عن أحمد بن حفص، عن أبيه، عن إبراهيم بن طهمان، عن يحيى بن سعيد، بِهِ . وفيه: بين ابنيه . وهذا سند صحيح على شرط البخاري .وأخرجه أحمد 3/271 من طريق حماد، والبغوي 2444 من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن حميد الطويل، عن أنس . وأخرجه الترمذي بإثر الحديث 1537 من طريق ابن أبي عدي، عن حميد، بِهِ . وانظر ما بعده .

لیث، ہقل اوراوزاعی یہ سب ایک ہی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن یمان، یحییٰ بن سعید اور حمید ایک زمانے سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے ایک دوسرے سے روایات نقل کی ہوئی ہیں یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ رُكُوبِ النَّاذِرِ الْمَشْيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ جَلَّ وَعَلَا

بیت اللہ تک پیدل چل کر جانے کی نذر ماننے والے شخص کے لیے سوار ہونا مباح ہونے کا تذکرہ

4383 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ: مَا لَهُ؟، قَالُوا: نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ هٰذَا فَلْيَرْكَبْ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس نے پیدل چل کر حج کے لیے جانے کی نذر مانی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے اسے سوار ہو جانا چاہیے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلنَّاذِرِ الْحَجَّ مَاشِيًا بِالرُّكُوبِ مَعَ الْكَفَّارَةِ

پیدل حج کے لیے جانے کی نذر ماننے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

وہ سوار ہو جائے اور کفارہ ادا کرے

4384 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِيْ جَعَلَتْ عَلٰى نَفْسِهَا اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، قَالَ: فَمُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتُكَفِّرْ

4383– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مسند أبي يعلى" 3424، وفيه يهادى بين ابنيه .وأخرجه مسلم 1642 في الأيمان: باب من نذر أن يمشي إلى الكعبة، عن . يحيى بن يحيى التميمي، وأبو يعلى 3842 عن زهير بن خيثمة، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/114 و183 و235، والبخاري 1865 في جزاء الصيد: باب من نذر المشي إلى الكعبة، و6701 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يملك وفي معصية، ومسلم 1642، وأبو داؤد 3301 في الأيمان والنذور: باب من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية، والترمذي 1537 في النذور والأيمان: باب ما جاء فيمن يحلف بالمشي ولا يستطيع، والنسائي 7/30 في الأيمان والنذور: باب ما الواجب على من أوجب على نفسه نذراً فعجز عنه، وأبو يعلى 3532 و3881، وابن الجارود 939، وابن خزيمة 3044، والطحاوي 3/129، والبيهقي 10/78 من طرق عن حميد، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/271 من طريق حماد، عن ثابت، بِهِ .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهٖ جَعَلَتْ عَلٰى نَفْسِهَا اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً بِالْيَمِيْنِ، اَوِ النَّذْرِ، لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بہن نے اپنے ذمے یہ نذر مانی ہے وہ پیدل حج کے لیے جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کہو کہ وہ سوار ہو جائے اور کفارہ دیدے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے اس عورت نے پیدل چل کر حج کے لیے جانے کی یا تو قسم اٹھائی تھی یا نذر مانی تھی تاہم نذر میں کفارہ نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِوَفَاءِ نَذَرِ النَّاذِرِ اِذَا نَذَرَ مَا لِلّٰهِ فِيْهِ طَاعَةٌ

نذر ماننے والے کی نذر کو پورا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب اس نے ایسی نذر مانی ہو جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مفہوم پایا جاتا ہو

4385 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ،

4384– شريك وهو ابن عبد الله النخعي– سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات، زكريا بن يحيى هو ابن صبيح الواسطي روى عنه جماعة، وذكره المؤلف في الثقات وقال: كان من المتقنين في الروايات .وأخرجه أحمد 1/310 و315، وأبو داوُد 3295 في الأيمان والنذور: باب من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية، وأبو يعلى 2443، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 3/130، وفي "مشكل الآثار " 3/38، والحاكم 4/302، والبيهقي 10/80 من طرق عن شريك، بهذا الإسناد، والرجل السائل في . حديث ابن عباس: هو عقبة بن عامر الجهني .فقد أخرجه أحمد 1/239 و253 و311، والدرامي 2/183 و184، وأبو داوُد 3296، والطحاوي في "معاني الآثار " 3/131، والطبراني 11828، والبيهقي 10/79 من طرق عن همام بن يحيى، عن قتادة، عن عكرمة، عن ابن عباس أن أخت عقبة بن عامر نذرت أن تمشي إلى البيت، فأمرها النبي صلى الله عليه وسلم أن تركب وتهدي هدياً . وهذا إسناد صحيح على شرطهما .وأخرجه أبو داوُد 3297، والطبراني 11829، والبيهقي 10/79 من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به مثله، إلا أنه لم يذكر فيه الهَدْي .وأخرجه ابن طهمان في "شيخته" 29، ومن طريقه البيهقي 10/79 عن مطر الوراق، عن عكرمة، به .وقال فيه: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله لغني عن مشي أختك، فلتركب ولتُهدي بدَنةً" .وأخرجه بنحوه الطبراني 11949 من طريق خالد، والحاكم 4/302 من طريق أبي سعد البقّال، كلاهما عن عكرمة، به .

4385– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرط الشيخين .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار " 3/44 عن جعفر بن محمد الفريابي، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد . وقد تحرف فيه وهيب إلى: وهب .وأخرجه البخاري 6704 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يلك وفي معصية، وأبو داوُد 3300 في الأيمان والنذور: باب من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية، وابن ماجة بعد الحديث 2136 في الكفارات: باب من خلط في نذره طاعة بمعصية، وابن الجارود 938، والدارقطني 4/161–162، والبيهقي 10/75، والبغوي 2443 من طرق عن وهيب وقد تحرف في المطبوع من ابن ماجة إلى: وهب به .وأخرجه الطبراني 11871 من طريق مجاعة بن الزبير، والطحاوي في "مشكل الآثار " 3/44، والخطيب في "الأسماء المبهمة " ص274 من طريق جرير بن حازم، كلاهما عن أيوب، به، وفي رواية جرير في أولها قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم الجمعة، فنظر إلى رجل من قريش من بني عامر بن لؤي يقال له: أبو إسرائيل . . .

قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ رَاٰى رَجُلًا قَائِمًا فِي الشَّمْسِ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: هٰذَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ فِي الشَّمْسِ فَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَلَا يُفْطِرَ، فَقَالَ: مُرُوْهُ فَلْيَقْعُدْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَصُمْ، وَلْيُفْطِرْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دھوپ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو اس کے بارے میں دریافت کیا: لوگوں نے بتایا: یہ ابواسرائیل ہے اس نے یہ نذر مانی ہے' دھوپ میں کھڑا رہے گا اور بیٹھے گا نہیں اور سائے میں نہیں آئے گا اور کسی سے بات نہیں کرے گا اور (نفلی) روزہ ترک نہیں کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کہ یہ بیٹھ جائے سائے میں آجائے بات چیت بھی کرے' (نفلی) روزہ رکھ بھی لے اور چھوڑ بھی لے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ قَضَاءِ النَّاذِرِ نَذْرَهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ بِمُحَرَّمٍ عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نذر ماننے والے کے لیے اپنی اس نذر کو پورا کرنا مباح ہے' جبکہ (اس نذر کو پورا کرنا) اس کے لیے حرام نہ ہو

4386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ نَذَرْتِ فَافْعَلِيْ، وَاِلَّا فَلَا، قَالَتْ: اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ، فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَتْ بِالدُّفِّ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے واپس آرہے تھے ایک سیاہ فام لڑکی آئی اور اس نے یہ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلامت واپس لے آیا' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دف بجاؤں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی' تو ایسا کرلو ورنہ نہ کرو اس نے عرض کی:

4386– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، الحسين بن واقد وثقه ابن معين، وقال أحمد، وأبو زرعة، والنسائي، وأبو داوٗد: لا بأس به، علق له البخاري في "صحيحه"، واحتج به مسلم وأصحاب السنن .وأخرجه أحمد 5/356 عن أبي تميلة يحيى بن وضاح، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/353، والترمذي 3690 في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، والبيهقي 10/77 من طرق عن حسين بن واقد، به وفيه قصة دخول أبي بكر وعثمان وعلي على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي تضرب بالدف، فلما دخل عمر امتنعت .وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من حديث بريدة .

میں نے نذر مانی تھی، تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور اس نے دف بجائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَذْرِ الْمَرْءِ فِيمَا لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ رِضًا لَا يَحِلُّ لَهُ الْوَفَاءُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہر وہ نذر جس میں اللہ کی رضامندی نہ پائی جاتی ہو اسے پورا کرنا آدمی کے لیے جائز نہیں ہے

4387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے کی نذر مانتا ہے اسے اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانتا ہے اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَفَاءِ النَّاذِرِ بِنَذْرِهِ اِذَا كَانَ لِلَّهِ فِيهِ مَعْصِيَةٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، آدمی اپنی کسی ایسی نذر کو پورا کرے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مفہوم پایا جاتا ہو

4388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ نَاصِحِ الْخَلَّالُ، قَالَ:

4387- إسناده صحيح على شرط البخاري، طلحة بن عبد الملك ثقة من رجال . البخاري، وباقي السند على شرطهما، وهو في "الموطأ" 2/476 في النذور والأيمان: باب ما لا يجوز من النذور في معصية الله .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/74-75، وأحمد 6/36 و41، والدارمي 2/184، والبخاري 6696 في الأيمان والنذور: باب النذر في الطاعة، و 6700 باب النذر فيما لا يملك وفي معصية، وأبو داوُد 3289 في الأيمان والنذور: باب ما جاء في النذر في المعصية، والترمذي 1526 في النذور والأيمان: باب من نذر أن يطع الله فليطعه، والنسائي 7/17 في الأيمان والنذور: باب النذر في الطاعة، وباب النذر في المعصية، والطحاوي في "معاني الآثار" 3/133، وفي "مشكل الآثار " 3/38، والبيهقي 9/231 و10/68، والبغوي 2440 .وأخرجه أحمد 6/224، والترمذي بعد الحديث 1526، والنسائي 7/17، وابن ماجة 2126 في الكفارات: باب النذر في المعصية، والطحاوي في "معاني الآثار" 3/133، وفي "مشكل الآثار" 3/37-38، وابن الجارود 934 من طريقين عن طلحة بن عبد الملك، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي في "المشكل" 3/37 .

4388- إسناده حسن، الحسن بن ناصح الخلال روى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم 3/39: أدركته ولم أكتب عنه، وكان صدوقاً، له ترجمة في "تاريخ بغداد" 7/435، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين وأورده البخاري في "تاريخه الكبير" 1/34 فقال: وقال عثمان بن عمر، فذكر هذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/208 عن وكيع، عن علي بن المبارك، به .إلا أنه لم يذكر فيه أيوب السختياني . وانظر 4390 .

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص یہ نذر مانتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا' تو اسے اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے اور جو شخص یہ نذر مانتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا' تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ النَّذْرَ إِذَا كَانَ لِلَّهِ فِيهِ مَعْصِيَةٌ لَيْسَ عَلَى النَّاذِرِ الْوَفَاءُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کوئی ایسی نذر ہو' جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پائی جاتی ہو' تو نذر ماننے والے کو اس کو پورا کرنا لازم نہیں ہے

4389 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص یہ نذر مانتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا اسے اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے اور جو شخص یہ نذر مانتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا' تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں طلحہ بن عبدالملک منفرد ہے

4390 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ

4389- إسناده صحيح على شرط البخارى . وهو مكرر الحديث 4387 .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جو شخص یہ نذر مانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّفِيَ الْمَرْءِ بِنَذْرِ الْمَعْصِيَةِ، وَمَا لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهٗ فِيْ وَقْتِ نَذْرِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی گناہ سے متعلق نذر کو پورا کرے یا ایسی چیز کے بارے میں نذر کو پورا کرے کہ نذر ماننے کے وقت وہ اس کا مالک نہیں تھا

4391 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ، وَلَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ، اَوِ ابْنُ آدَمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"گناہ کے بارے میں نذر کو پورا نہیں کیا جائے گا اور ایسی چیز کے بارے میں نذر کو پورا نہیں کیا جائے گا' جس کا بندہ مالک نہ ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جس کا ابن آدم مالک نہ ہو"۔

4390- إسناده صحيح، محمد بن أبان هذا نسبه المؤلف في "ثقاته" 7/392 أنصارياً من أهل المدينة، وقال: ثبت، وأورده ابن أبي حاتم 7/199 وقال: سألت أبي . عنه فقال: هو شيخ من أهل اليمامة، لا أعلم أحداً روى عنه غير يحيى بن أبي كثير والأوزاعي، قلت: ومنصور فيما ذكره ابن حبان في "ثقاته"، ونسبه ابن أبي حاتم مزنياً، وكذا ابن معين في "تاريخه" ص503، وقيل له: مَن محمد بن أبان هذا؟ فقال: لا أدري، وقال ابن عبد البر في "التمهيد" 6/95: محمد بن أبان هذا هو محمد بن أبان المزني اليمامي، ليس هو محمد بن أبان بن صالح الكوفي، ذاك ضعيف عندهم، وقيل: إن محمد بن أبان هذا لم يرو عنه إلا يحيى بن أبي كثير، وهو مجهول، وقال آخرون: هو مدني معروف، روى عنه الأوزاعي أيضاً، وله عن القاسم وعروة وعون بن عبد الله رواية، وهذا هو الصحيح، وهو شيخ يمامي ثقة، وحسبك برواية يحيى بن أبي كثير والأوزاعي عنه . وباقي السند على شرط الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخاري .وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير " 1/33 و33-34، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 3/133، وأبو يعلى 4863، وابن عبد البر 6/94-95 و95 من طريقين عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن أبان، بهذا الإسناد .

4391- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو المهلب: وهو الجرمي عمّ أبي قلابة، ثقة روى له مسلم، وباقي السند ثقات على شرطهما .وأخرجه الشافعي 2/75 و76، وعبد الرزاق 15814، وأحمد 4/430 و433-434، والحميدي 829، ومسلم 1641 في النذر: باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد، وأبو داوُد 3316 في الأيمان والنذور: . باب النذر فيما لا يملك، والنسائي 7/19 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يملك، و 30 باب كفارة النذر، وابن ماجة 2124 في الكفارات: باب النذور في المعصية، وابن الجارود 933، والبيهقي 10/68-69، والبغوي 2714 من طرق عن أيوب . بهذا الإسناد . بعضهم يذكر فيه قصة أسر المرأة ونجاتها على العضباء ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأنها نذرت إن الله أنجاها لتنحرنّها .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ وَفَاءِ نَذْرِ النَّاذِرِ إِذَا نَذَرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، أَوْ كَانَ لِلَّهِ فِيهِ مَعْصِيَةٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' نذر ماننے والے کے لیے ایسی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں ہے'

جب اس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں نذر مانی ہو جس کا وہ مالک نہ ہو'یا اس نذر کو پورا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پائی جاتی ہو

4392 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمُوَيْهِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَاهَا الْمُشْرِكُونَ، وَكَانُوا أَصَابُوا نَاقَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ، فَوَجَدَتْ مِنَ الْقَوْمِ غَفْلَةً، فَنَذَرَتْ إِنِ اللَّهُ أَنْجَاهَا عَلَيْهَا أَنْ تَنْحَرَهَا، قَالَ: فَأَنْجَاهَا، وَقَدِمَتِ الْمَدِينَةَ، فَذَهَبَتْ لِتَنْحَرَهَا فَمَنَعَهَا النَّاسُ، وَذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَمَا جَزَيْتِيهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ لِابْنِ آدَمَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان خاتون کو مشرکین نے قیدی بنالیا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کو اس سے پہلے پکڑ لیا تھا اس عورت نے ان لوگوں کو غفلت کا شکار دیکھا تو اس نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس اونٹنی پر سوار ہو کر نجات عطا کر دی تو وہ اس اونٹنی کو قربان کر دے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس عورت کو نجات مل گئی وہ مدینہ منورہ آئی اور پھر اس اونٹنی کو قربان کرنے لگی' تو لوگوں نے اسے اس سے روک دیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے بہت برا بدلہ دیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے لیے ایسی نذر کو پورا کرنا لازم نہیں ہے' جو گناہ کے بارے میں ہو'یا اس چیز کے بارے میں ہو' جس کا وہ مالک نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ نَذْرِ النَّاذِرِ إِذَا مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَفِيَ بِنَذْرِهِ

نذر ماننے والے کی نذر کو پورا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

جب وہ اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال کر جائے

4393 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

4392– حديث صحيح رجاله ثقات، وراويه هنا عن الحسن منصور بن المعتمر وهو كوفي، وقد قال عباد بن سعد: قلت ليحيى بن معين: الحسن لقي عمران بن حصين؟ قال: أما في حديث البصريين، فلا، وأما في حديث الكوفيين، فنعم، وهشيم قد صرح بالتحديث عند النسائي فانتفت شبهة تدليسه، وانظر ما قبله .وأخرجه النسائي في السير كما في "التحفة" 8/177، وفي "المجتبى 7/29" في الأيمان والنذور: باب كفارة النذر، عن يعقوب بن إبراهيم، عن هشيم، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِهِ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا: انہوں نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے ان کے ذمے ایک نذر تھی جسے انہوں نے پورا نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی طرف سے تم اسے پورا کردو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْضِيَ نَذْرَ النَّاذِرَةِ اِذَا مَاتَتْ قَبْلَ قَضَاءِ نَذْرِهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ نذر ماننے والی عورت کی نذر کو پورا کردے جب کہ وہ عورت اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال کرچکی ہو

4394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ نَذَرَتْهُ اُمُّهُ ثُمَّ مَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ: اقْضِهِ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کا مسئلہ دریافت کیا جو ان کی والدہ نے مانی تھی اور پھر اسے پورا کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی طرف سے تم اسے پورا کردو۔

4393- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/472 في النذور والأيمان: باب ما يجب في النذور في المشي . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2761 في الوصايا: باب ما يستحب لمن توفّي فُجاءة أن يتصدقوا عنه، وقضاء النذور عن الميت، ومسلم 1638 في النذر: باب الأمر بقضاء النذر، وأبو داوُد 3307 في الأيمان والنذور: باب في قضاء النذر عن الميت، والبيهقي 4/256، والبغوي 2449 . وأخرجه أحمد 1/29 و329 و370، والحميدي 522، والطيالسي 2717، والبخاري 6698 في الأيمان والنذور: باب من مات وعليه نذر، ومسلم 1638، والنسائي 6/253-254 في الوصايا: باب فضل الصدقة عن الميت، و7/20-21 في الأيمان والنذور: باب من مات وعليه نذر تحرفت في المطبوع في إسناده سفيان إلى: سليمان، وأبو يعلى 2383، والبيهقي 10/85 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد . وفي رواية البخاري والبيهقي فكانت سنة بعد .

4394- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري 6959 في الحيل: باب في الزكاة وأن لا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة، ومسلم 1638، والترمذي 1546 في النذور وأيمان: باب ما جاء في قضاء النذر عن الميت، والنسائي 7/21 باب من مات وعليه نذر، وابن ماجة 2132 في الكفارات: باب من مات وعليه نذر، والبيهقي 6/278 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ قَضَاءَ نَذْرِ النَّاذِرَةِ إِذَا مَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَفِيَ بِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ نذر ماننے والی عورت کی نذر کو پورا کرے' جبکہ وہ عورت اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال کر جائے

4395 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِهِ عَنْهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے ذمے ایک نذر لازم تھی جسے وہ پورا نہیں کر سکیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان کی طرف سے تم اسے پورا کر دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَذْرَ النَّاذِرَةِ اِذَا مَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَفِيَ بِنَذْرِهَا لِبَعْضِ قَرَابَتِهَا قَضَاءُ ذٰلِكَ النَّذْرِ عَنْهَا، وَاِنْ كَانَ النَّذْرُ صَوْمًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نذر ماننے والی عورت کا جب نذر کو پورا کرنے سے پہلے ہی انتقال ہو جائے' تو اس کے قریبی رشتہ داروں کو اس بات کا حق حاصل ہے' اس کی طرف سے اس نذر کو پورا کر دیں اگرچہ وہ نذر روزہ رکھنے کی ہو

4396 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ مِّنْ نَذْرٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُنْتِ قَاضِيَةً عَنْ اُمِّكِ دَيْنًا لَوْ كَانَ عَلَيْهَا؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ:

4395– إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الله بن عمر بن أبان: هو عبد الله بن عمر بن محمد بن أبان بن صالح مشكدانة . وأخرجه أبو يعلى 2683 عن عبد الله بن عمر بن أبان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1638، والنسائي 7/21 من طرق عن عبدة بن سليمان، بِهِ . وأخرجه أحمد 6/7، والنسائي 6/253 في الوصايا: باب فضل الصدقة عن الميت، والحاكم 3/254 من طرق عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عباس، عن سعد بن عبادة أنه استفتى النبي صلى الله عليه وسلم في نذر . . . فذكره .

فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے ذمے نذر کا ایک روزہ لازم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: کیا تم اپنی والدہ کے اس قرض کو ادا کر دیتی جو ان کے ذمے لازم ہوتا؟ اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے روزہ بھی رکھ لو۔

4396– إسناده حسن لغيره، سليمان بن عبيد الله: هو الأنصاري أبو أيوب الرَّقِّي، قال . ابن معين: ليس بشيء، وقال النسائي: ليس بالقوي، وذكره العقيلي في "الضعفاء "، وقال أبو حاتم: صدوق ما رأيت إلا خيراً، وذكره المؤلف في "ثقاته"، روى له الترمذي وابن ماجة، وقد توبع، وباقي السند ثقات على شرط الشيخين غير محمد بن معدان وهو ثقة روى له النسائي . عبيد الله بن عمرو: هو الرقي .وأخرجه الحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق " 3/194 من طريق الحسين بن محمد بن حماد، عن هلال ومحمد بن معدان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1148 156 في الصيام: باب قضاء الصيام عن الميت، والنسائي في الصيام من "الكبرى" كما في "التحفة" 4/443، والبيهقي 4/255–256 من طرق عن زكريا بن عدي، عن عُبيد بن عمرو، بِهِ . وانظر 3530 و3570 .

کِتَابُ الْحُدُوْدِ

کتاب! حدود کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَضْلِ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْعُدُولِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' عادل حکمرانوں کی طرف سے حدود قائم کرنے کی فضیلت کیا ہے

4397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِقَامَةُ حَدٍّ بِاَرْضٍ خَيْرٌ لِاَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی سرزمین پر حد کا قائم ہونا وہاں کے رہنے والوں کے لیے چالیس دن تک مسلسل بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ فِى الْبِلَادِ اِذْ اِقَامَةُ الْحَدِّ فِىْ بَلَدٍ يَكُوْنُ اَعَمَّ نَفْعًا مِنْ اَضْعَافِهِ الْقَطْرُ اِذَا عَمَّتْهُ

شہروں میں حدود قائم کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ کسی شہر میں حد کو قائم کرنا اس شہر کے لیے اس سے زیادہ فائدہ مند ہے' وہاں بارش ہو

4397– رجاله ثقات، ومحمد بن قدامة وهو ابن أعَين المصيصى– وإن كان ثقة، خالفه عمرو بن زرارة .فأخرجه النسائى 8/76 فى قطع السارق: باب فى الترغيب فى إقامة الحد، عنه، عن ابْنُ عُلية، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ جرير بن يزيد البجلى، عن أبى زرعة، عن أبى هريرة، موقوفاً عليه . ووجه المخالفة أنه جعل شيخ يونس فيه جريرَ بن يزيد، وهو ضعيف، بدل عمرو بن سعيد، وهو ثقة، ووافقه على أبى هريرة .وله شاهد من حديث ابن عباس عند الطبرانى فى "الكبير" 11932، وفى "الأوسط" مرفوعاً بلفظ "يوم من إمام عادل أفضل من عبادة ستين سنة، وحدّ يقام فى الأرض بحقّه أزكى فيها من مطر أربعين عاماً" قال المنذرى فى . "الترغيب والترهيب" 3/246: رواه الطبرانى بإسناد حسن، وهو غريب بهذا اللفظ . قلت: وفى إسنادهما سعد أبو غيلان الشيبانى وزريق بن السخت، قال الهيثمى فى "المجمع" 5/197 و6/263: لم أعرفهما قلت: ذكرهما ابن حيان فى "الثقات" 8/259 و283، وقال عن الثانى: مستقيم الحديث إذا روى عن الثقات .

4398 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يَزِيْدَ، (عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيد، عَنْ اَبِىْ زُرعَة بن عَمْرو) "عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حَدٌّ يُقَامُ فِى الْاَرْضِ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین پر حد کا قائم ہو جانا چالیس دن تک بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّوَقُّفِ فِىْ اِمْضَاءِ الْحُدُوْدِ، وَاسْتِئْنَافِ اَسْبَابِهَا بِمَا فِيْهِ الْاِحْتِيَاطُ لِلرَّعِيَّةِ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' حدود قائم کرنے میں' توقف کیا جائے اور اس کے اسباب کی تحقیق کی جائے' کیونکہ اس میں رعایا کے لیے احتیاط پائی جاتی ہے

4399 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ، ابْنِ عَمِّ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): جَاءَ الْاَسْلَمِىُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

4398– إسناده ضعيف، جرير بن يزيد: هو ابن جرير بن عبد الله البجلي، ضعيف الحديث، وعيسى بن يزيد: قال الحافظ: مقبول، ولم يوثقه غير المؤلف . وهو في "مسند أبي يعلى " ورقة 282/2 .وأخرجه ابن ماجة 2538 في الحدود: باب إقامة الحدود، عن عمرو بن رافع، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/402، والنسائي 8/75–76 في قطع السارق: باب الترغيب في إقامة الحد، وابن الجارود 801 من طرق عن ابن المبارك، بِهِ .إلا أن عندهم ثلاثين صباحاً بدل أربعين .وأخرجه أحمد 2/362 عن زكريا بن عدى، عن ابن المبارك، بِهِ . وعنده ثلاثين أو أربعين صباحاً على الشك

4399– إسناده ضعيف، عبد الرحمٰن بن الصامت، ويقال: عبد الرحمٰن بن . الهضاض، وقيل: ابن الهضاض، وقيل: ابن الهضاب: لم يوثقه غير المؤلف، وقال البخاري: لا يعرف إلا بهذا الحديث، وفي "ذيل الكامل " للنباتي: من لا يُعرف إلا بحديث واحد، ولم يشهر حاله، فهو في عداد المجهولين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" 13340 .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أبو داوٗد 4428 في الحدود: باب رجم ماعز ابن مالك، والنسائي في الرجم كما في "التحفة10/146"، وابن الجارود 814، والدارقطني 3/196–197 .وأخرجه أبو داوٗد 4429، والنسائي في الرجم، وأبو يعلى ورقة 283/2، والبيهقي 8/227–228 من طريق الضحاك بن مخلد، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن ابن عم أبي هريرة، عن أيب هريرة ولم يسمه .وأخرجه النسائي من طريق حماد بن سلمة، عن أبي الزبير، عن عبد الرحمٰن ابن هضاض، بِهِ .وأخرجه النسائي أيضاً من طريق الحسين بن واقد، عن أبي الزبير، عن عبد الرحمٰن بن الهضاب ابن أخي أبي هريرة– بمعناه .قلت: وفي "صحيح مسلم" 1695 من طريق علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن أبيه قال: جاء ماعز بن مالك إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله طهّرني . . . وفيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأصحابه: "استغفروا لماعز بن مالك" فقالوا: غفر الله لماعز بن مالك، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لقد تاب توبة لو قسمت بين أمّة لوسعتهم" .

بِالزِّنٰی، یَقُوْلُ: اَتَیْتُ امْرَاَۃً حَرَامًا، وَفِیْ ذٰلِکَ یَعْرِضُ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ فِی الْخَامِسَۃِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ: اَنِکْتَہَا؟، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: ھَلْ غَابَ ذٰلِکَ مِنْکَ فِیْھَا کَمَا یَغِیْبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُکْحُلَۃِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ؟، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَھَلْ تَدْرِیْ مَا الزِّنَا؟، قَالَ: نَعَمْ، اَتَیْتُ مِنْھَا حَرَامًا مِثْلَ مَا یَاْتِی الرَّجُلَ مِنِ امْرَاَتِہٖ حَلَالًا، قَالَ: فَمَا تُرِیْدُ بِھٰذَا الْقَوْلِ؟، قَالَ: اُرِیْدُ اَنْ تُطَھِّرَنِیْ، فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرْجَمَ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِہٖ یَقُوْلُ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ: اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ سَتَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَلَمْ تَدَعْہُ نَفْسُہٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْکَلْبِ، قَالَ: فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْھُمَا، فَمَرَّ بِجِیْفَۃِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِہٖ، فَقَالَ: اَیْنَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ؟، فَقَالَا: نَحْنُ ذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَقَالَ لَھُمَا: کُلَا مِنْ جِیْفَۃِ ھٰذَا الْحِمَارِ، فَقَالَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَنْ یَّاْکُلُ مِنْ ھٰذَا؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ ھٰذَا الرَّجُلِ آنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَکْلِ ھٰذِہِ الْجِیْفَۃِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ، اِنَّہُ الْاٰنَ فِیْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنی ذات کے بارے میں چار مرتبہ زنا کرنے کی گواہی دی اس نے یہ کہا: میں نے ایک عورت کے ساتھ حرام طور پر (صحبت کی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اعراض کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ پانچویں مرتبہ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری شرم گاہ اس کی شرم گاہ میں یوں غائب ہو گئی تھی جس طرح سرمہ دانی میں سلائی گم ہو جاتی ہے یا کنویں میں رسی چلی جاتی ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو زنا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں میں نے اس عورت کے ساتھ حرام طور پر وہ عمل کیا جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حلال طور پر کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم یہ کہہ کر کیا چاہتے ہو اس نے عرض کی: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے' تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو سنا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے یہ کہہ رہا تھا: ذرا اس شخص کی طرف دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا تھا' لیکن اس نے اپنے آپ کو ایسی حالت میں کر دیا کہ اسے کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی بات پر خاموش رہے پھر آپ کا گزر ایک مردار گدھے کے پاس سے ہوا جس کا پاؤں اوپر کی طرف اٹھا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں شخص کہاں ہیں؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم یہاں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: تم دونوں اس گدھے کا مردار کھا لو ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے اسے کون کھا سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اس شخص کی عزت پر جو حملہ کیا ہے وہ اس مردار کو کھانے سے زیادہ برا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فِى الْمِرَارِ الْاَرْبَعِ، وَاَمَرَ بِهٖ فَطُرِدَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو چار مرتبہ واپس کر دیا تھا آپ ﷺ کے حکم کے تحت ان کو وہاں سے نکال دیا گیا تھا

4400 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْهِضْهَاضِ الدَّوْسِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ وَمَا يُدْرِيكَ مَا الزِّنٰى، ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَطُرِدَ وَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰى، فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَا يُدْرِيكَ مَا الزِّنٰى، فَطُرِدَ وَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰى، قَالَ: وَيْلَكَ وَمَا يُدْرِيكَ مَا الزِّنٰى، قَالَ: اَتَيْتُ امْرَاَةً حَرَامًا مِثْلَ مَا يَاْتِى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ، فَاَمَرَ بِهٖ فَطُرِدَ وَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَتَاهُ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰى، قَالَ: وَيْلَكَ وَمَا يُدْرِيكَ مَا الزِّنٰى، قَالَ: اَدْخَلْتَ وَاَخْرَجْتَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُرْجَمَ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ تَحَمَّلَ اِلٰى شَجَرَةٍ، فَرُجِمَ عِنْدَهَا حَتّٰى مَاتَ، فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ لِصَاحِبِهٖ: وَاَبِيْكَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْخَائِبُ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَرُدُّهٗ حَتّٰى قُتِلَ كَمَا يُقْتَلُ الْكَلْبُ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلَةٌ رِجْلُهَا، فَقَالَ: كُلَا مِنْ هٰذَا، قَالَا: مِنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَالَّذِىْ نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اَكْثَرُ، وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ، اِنَّهٗ لَفِىْ نَهَرٍ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَقَمَّصُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ماعز نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: دور والے نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو کیا تم جانتے ہو کہ زنا کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے وہاں سے نکال دیا گیا پھر وہ دوسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! دور کے شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تمہیں کیا پتہ زنا کیا

4400- إسناده ضعيف كسابقه . وأورده البخاري في "التاريخ الكبير " 5/361 فقال: عبد الرحمٰن بن الهضاض، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الرجم . قاله عمرو بن خالد، عن مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِى الزبير . . .

ہے اسے پھر وہاں سے نکال دیا گیا پھر وہ تیسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! دور کے شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تمہیں کیا پتہ کہ زنا کیا چیز ہے اس نے عرض کی: میں نے ایک عورت کے ساتھ حرام طور پر وہی کام کیا ہے' جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے وہاں سے نکال دیا گیا وہ چوتھی مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! دور کے شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تمہیں کیا پتہ ہے کہ زنا کیا ہوتا ہے کیا تم نے اندر داخل کیا اور باہر نکالا اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے جب اسے پتھر لگنے لگے تو اس نے درخت کی آڑ لی پھر اسے اس درخت کے پاس سنگسار کر دیا گیا' یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ گزر رہے تھے آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے ان میں سے ایک صاحب نے اپنے ساتھی سے کہا تمہارے باپ کی قسم یہ شخص خسارے کا شکار ہونے والا ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کئی مرتبہ حاضر ہوا ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ اسے واپس کرتے رہے' یہاں تک کہ اسے یوں قتل کر دیا گیا جس طرح کتے کو مارا جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ ان دونوں کے حوالے سے خاموش رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک گدھے کے مردار جسم کے پاس سے ہوا جس کا پاؤں اوپر کی طرف اٹھا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اسے کھاؤ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا گدھے کے مردار کو کھائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کی عزت پر جو حملہ کیا ہے وہ اس سے زیادہ (بڑا گناہ ہے) اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے وہ شخص اب جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَقَمُّصِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کا جنت میں (نہر میں) ڈبکی لگانے کا تذکرہ

4401 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَتَخَضْخَضُ فِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کروایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے دیکھا ہے' وہ جنت کی نہروں میں تیر رہا ہے۔

4401– رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن أبا الزبير موصوف بالتدليس وقد عنعن .وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" 2/645، وزاد نسبته للضياء المقدسي .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ الْحُدُوْدَ يَجِبُ اَنْ تُقَامَ عَلَى مَنْ وَجَبَتْ شَرِيفًا كَانَ اَوْ وَضِيعًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جس شخص کے لیے حد ثابت ہو جائے اس پر حد قائم کرنا واجب ہے خواہ وہ شخص بڑے خاندان کا ہو یا عام فرد ہو

4402 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّتْهُمْ شَانُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: وَمَنْ يَّجْتَرِءُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ، اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللّٰهِ، لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

✿✿ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش ایک مخزومی خاتون کے معاملے میں بہت پریشان تھے جس نے چوری کی تھی لوگوں نے کہا: اس خاتون کے بارے میں کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کرے گا' تو کسی نے کہا: یہ جرأت صرف اسامہ بن زید کر سکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ جب ان میں سے بڑے خاندان کا کوئی شخص چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کسی کمزور خاندان کا شخص چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کر دیا کرتے تھے اللہ کی قسم! اگر محمد کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی' تو میں اس کا ہاتھ بھی ضرور کٹوا دیتا۔

4402- إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أبو داوُد 4373 في الحدود: باب في الحد يشفع فيه، عن يزيد بن . موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/173، والبخاري 3475 في أحاديث الأنبياء : باب رقم 54، و6887 في الحدود: باب إقامة الحدود على الشريف والوضيع، و 6788 باب كراهية الشفاعة في الحد إذا رُفع إلى السلطان، ومسلم 1688 8 في الحدود: باب قطع السارق الشريف وغيره والنهي عن الشفاعة والحدود، وأبو داوُد 4373، والترمذي 1430 في الحدود: باب ما جاء في كريهة أن يشفع في الحدود، والنسائي 8/73-74 في قطع السارق: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت، وابن ماجة 2547 في الحدود: باب الشفاعة في الحدود، وابن الجارود 805، والبيهقي 8/253-254، والبغوي 2603 من طرق عن الليث بن سعد، بِهِ .وأخرجه مختصراً البخاري 3732 في فضائل الصحابة: باب ذكر أسامة بن زيد، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، بِهِ .وفي هذا الحديث منع الشفاعة في الحدود إذا انتهى أمرها إلى الإمام، وفي حديث عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده رفعه "تعافوا الحدود فيما بينكم، فما بلغني من حدٍّ فقد وجب" زواه أبو داوُد 4376 وترجم له: العفو عن الحد ما لم يبلغ السلطان، وسنده حسن، وصححه الحاكم 4/383 وأقره الذهبي .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْحُدُوْدَ تَكُوْنُ كَفَّارَاتٍ لِاَهْلِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' حدود ان لوگوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں (جن پر یہ قائم کی جاتی ہیں)

4403 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

(متن حدیث):اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِي بِهَا، فَلَمَّا وَضَعَتْ اَتٰى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا، فَشُدَّ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ عَلٰى سَبْعِينَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَهِمَ الْاَوْزَاعِيُّ فِي كُنْيَةِ عَمِّ اَبِي قِلَابَةَ اِذِ الْجَوَادُ يَعْثُرُ، فَقَالَ: عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، وَاِنَّمَا هُوَ اَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ: عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ مِنْ ثِقَاتِ التَّابِعِينَ وَسَادَاتِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد قائم کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلوایا اور فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو جب تک یہ بچے کو جنم نہیں دیتی جب یہ بچے کو جنم دیدے تو تم اسے میرے پاس لے آنا جب اس عورت نے بچے کو جنم دے دیا' تو وہ شخص اس عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

4403- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . عم أبي قلابة: هو أبو المهلب الجرمي .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 18/476 عن إبراهيم بن دحيم، عن أبيه عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 4441 في الحدود: باب المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة، عن محمد بن الوزير الدمشقي، عن الوليد بن مسلم، بِهِ .وأخرجه الطبراني 18/475 و476 من طريقين عن الأوزاعي، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 13348، والطيالسي 848، وابن أبي شيبة 10/87-88، وأحمد 4/429-430 و435-436 و437 و440، والدارمي 2/180-181، ومسلم 1696 في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، والترمذي 1435 في الحدود: باب تربُّص الرجم بالحُبلى حتى تضع، وأبو داوُد 4440، والنسائي 4/63-64 في الجنائز: باب الصلاة على المرجوم، وابن الجارود 815، والدارقطني 3/101 و102، والبيهقي 8/225 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بِهِ .وأخرجه بنحوه عبد الرزاق 13347 عن معمر والثوري، عن أيوب، عن أبي قلابة، عن عمران مختصراً، ولم يذكر فيه أبا المهلب، فلعله سقط من المطبوع .

لے آیا نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھا گیا پھر آپ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ ادا کریں گے جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ایک ایسی توبہ کی ہے اگر اسے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر افراد پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کے لیے کافی ہو کیا تمہیں اس سے زیادہ افضل اور کوئی شخص ملتا ہے اس نے اپنی ذات کو اللہ کے لیے قربان کر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام اوزاعی کو ابوقلابہ کے چچا کی کنیت ذکر کرنے میں وہم ہوا ہے کیونکہ گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے انہوں نے یہ کہا ہے: یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے ان کے چچا ابومہاجر کے حوالے سے منقول ہے حالانکہ ان کے چچا کی کنیت ابومہلب ہے اور ان کا نام عمرو بن معاویہ بن زید جرمی ہے یہ ثقہ تابعین میں سے ہیں اور اہل بصرہ کے سرداروں میں سے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اِقَامَةَ الْحُدُوْدِ تُكَفِّرُ الْجِنَايَاتِ عَنْ مُرْتَكِبِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے حدود کو قائم کرنا حدود کے مرتکب شخص سے گناہ کو ختم کر دیتا ہے

4404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَتَخَضْخَضُ فِىْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک کو سنگسار کروایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے جنت کی نہروں میں تیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ عُجِّلَ لَهُ الْعُقُوبَةُ بِالْحُدُوْدِ تَكُوْنُ اِقَامَتُهَا كَفَّارَةً لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس شخص کو حدود کی شکل میں دنیا میں سزا مل جائے تو حد کا قائم ہونا اس شخص کے حق میں (گناہ کا) کفارہ بن جاتا ہے

4405 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ *، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

4404– رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن أبا الزبير مدلس وقد عنعن، وهو مكرر 4401 .

(متن حدیث): اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ مِنَّا، وَقَالَ: مَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ مِنْهُنَّ حَدًّا فَعُجِّلَتْ لَهُ عُقُوبَتُهُ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ اُخِّرَ عَنْهُ فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ رَحِمَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح بیعت لی جس طرح ہماری خواتین سے لی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص ان میں سے کسی ایک قابل حد چیز کا مرتکب ہو جائے اور اسے دنیا میں سزا دے دی جائے تو یہ چیز اس کے لیے کفارہ ہوگی اور جس شخص سے یہ بات مؤخر ہو جائے (یعنی اسے دنیا میں سزا نہ ملے) تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اگر وہ چاہے گا تو اس پر رحم کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے عذاب دیدے گا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَتْلِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِ الْجَمَاعَةَ وَهُمْ جَمِيعٌ

جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو کر تفرقہ پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے جبکہ وہ لوگ اس وقت اکٹھے ہوں ایسے شخص کو قتل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4406 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ، فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ

حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب فساد ہی فساد ہوں گے جو شخص اس امت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کرے جبکہ وہ لوگ اکٹھے ہوں تو

4405- رجاله ثقات رجال الصحيح، أبو أسماء: اسمه عمرو بن مرثد الرحبي، وعند غير المصنف بدله أبو الأشعث الصنعاني. فقد أخرجه أحمد 5/320 من طريق شعبة، ومسلم 1709 43 في الحدود: باب الحدود كفارات لأهلها، من طريق هشيم، وابن ماجة 2603 في الحدود: باب الحد كفارة، من طريق عبد الوهاب وابن أبي عدي، أربعتهم عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. وأبو الأشعث: اسمه شراحيل بن آدة. وأخرجه بنحوه مطولاً ومختصراً أحمد 5/214 و320، والدارمي 2/220، والحميدي 387، والشافعي في "مسنده" بترتيب الساعاتي 2/187-188، والبخاري 18 في الإيمان: باب رقم 11، و3892 في مناقب الأنصار: باب وفود الأنصار إلى النبي صلى الله عليه وسلم بمكة وبيعة العقبة، و4894 في التفسير: باب (إِذَا جَاءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ)، و6784 في الحدود: باب الحدود كفارة، و 6801 باب توبة السارق، و7213 في الأحكام: باب بيعة النساء، و 7468 في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم 1709، والترمذي 1439 في الحدود: باب ما جاء أن الحدود كفارة لأهلها. والنسائي 4/141-142 في البيعة: باب البيعة على الجهاد، و148 باب البيعة على فراق المشرك، و 161-162 باب ثواب من وفّى ما بايع عليه، و 8/108-109 في الإيمان: باب البيعة على الإسلام، وابن الجارود 803، والبيهقي 8/328، والبغوي 29 من طرق عن الزهري، عن أبي إدريس عائذ الله بن عبد الله الخولاني.

اسے تلوار کے ذریعے قتل کردو خواہ وہ جو کوئی بھی ہو"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِبَاحَةِ قَتْلِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ إِذَا ارْتَكَبَ إِحْدَى الْخِصَالِ الثَّلَاثِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُبِيحَ دَمُهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ ایسے مسلمان شخص کو قتل کر دینا مباح ہو جاتا ہے جو تین میں سے کسی ایک چیز کا ارتکاب کرلے جس کی وجہ سے اس کا خون مباح ہو جاتا ہے

4407 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ، لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ: التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، قَالَ الْاَعْمَشُ، فَحَدَّثْتُ بِهِ اِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنِي عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ایسے کسی بھی شخص کو قتل کرنا جائز نہیں ہے جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں البتہ تین لوگوں کا حکم مختلف ہے اسلام کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہونے والا شخص شادی شدہ زانی اور وہ شخص جسے کسی دوسرے (کے قتل کے بدلے میں) قتل کیا جائے"۔

4406- إسناده صحيح على شرط الشيخين، غير أن صحابيَّ الحديث وهو عرفجة الأشجعي- لم يخرج له البخاري .وأخرجه الطيالسي 1224، وأحمد 4/261 و341 و5/23-24، ومسلم 1852 59 في الإمارة: باب حكم من فرق أمر المسلمين وهو مجتمع، وأبو داوُد 4762 في السنة: باب في قتل الخوارج: والنسائي 7/93 في تحريم الدم: باب قتل من فارق الجماعة، والطبراني في "الكبير" 17/361، والبيهقي 8/168 من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي، وعبد الرزاق 20714، وأحمد 4/261 و341، ومسلم 1852، والنسائي 7/92 و93، والطبراني 17/353 و355 و356 و357 و358 و359 و360 و362 و363 و364، والبيهقي 8/168 من طرق عن زياد بن علاقة، بِهِ .وأخرجه بنحوه مسلم 1852 60، والطبراني 17/365 و366 و367 من طرق عن عرفجة .

4407- إسناده صحيح على شرط مسلم، أحمد بن إبراهيم الدروقي ثقة من رجاله، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وسفيان: هو الثوري .وأخرجه أحمد 6/181، ومن طريقه أخرجه مسلم 1676 26 في القسامة: باب ما يباح به دم المسلم، والبيهقي 8/194-195 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد، وقال: عبد الله ولم ينسبه وأخرجه النسائي 7/90-91 في تحريم الدم: باب ما يحل به دم المسلم، والدارقطني 3/82 و82-83 من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بِهِ .وقال أيضاً: عبد الله .

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابراہیم کو سنائی تو انہوں نے مجھے اسود کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اسی کی مانند روایت سنائی۔

4408 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی ایسے شخص کا خون بہانا جائز نہیں ہے' جو اس بات کی گواہی دیتا ہو' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور ''میں'' اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' البتہ تین لوگوں کا حکم مختلف ہے' شادی شدہ زانی' جان کے بدلے میں جان' اور اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہونے والا شخص (یعنی انہیں قتل کیا جائے گا)''

4408- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب .وأخرجه أحمد 1/382 و428، ومسلم 1676 25 في القسامة: باب ما يباح به دم المسلم، وأبو داوٗد 4352 في الحدود: باب الحكم فيمن ارتدّ، والترمذي 1402 في الديات: باب ما جاء لا يحل دم امرء مسلم إلا بإحدى ثلاث، والبيهقي 8/213 و283-284، والبغوي 2517 من طريق أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 289، وأحمد 1/444، والدارمي 2/218، والبخاري 6878 في الديات: باب قول الله تعالى: (اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ . . .)، ومسلم 1676، وابن ماجة 2534 في الحدود: باب لا يحل دم امرء مسلم إلا في ثلاث، والبيهقي 8/19 و194 و202 و213 من طرق عن الأعمش به .

بَابُ الزِّنٰى وَحَدِّهٖ

زنا اور اس کی حد کا بیان

4409 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْهِلُ حَتّٰى آتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ؟، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاؤں' تو اسے مہلت دوں' جب تک میں چار گواہ نہیں لے آتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْقَوْمِ عِقَابَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ ظُهُوْرِ الزِّنٰى، وَالرِّبَا فِيْهِمْ

اس قوم کے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہو جانے کا تذکرہ جن میں زناء اور سود عام ہو

4410 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

4409– إسناده صحيح على شرط مسلم، سهيل بن أبي صالح روى له البخاري مقروناً واحتج به الباقون، وباقي السند ثقات على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/737 في الأقضية: باب القضاء فيمن وجد مع امرأته رجلاً . وهو مكرر 4282 .

4410– حديث حسن لغيره، بشر بن الوليد: هو القاضي أبو الوليد الكندي الفقيه صاحب . . . . . . أبي يوسف، وثقه المؤلف والدارقطني ومسلمة، وكان ممن امتحن، وكان أحمد يثني عليه، وقال الآجري: سألت أبا داوُد: أبشر بن الوليد ثقة؟ قال: لا، وقال السليماني: منكر الحديث، وقال صالح بن محمد جزرة: هو صدوق ولكنه لا يعقل كان خرف، وانظر "تاريخ بغداد" 7/80–84، و"ميزان الاعتدال" 1/326–327، ولسانه 2/35 . وشريك: هو ابن عبد الله النخعي، سيء الحفظ، وسماك: هو ابن حرب، وهو صدوق روى له مسلم . ومع هذا فقد جود إسناده المنذري 3/278، والهيثمي 4/118 . وهو في "مسند أبي يعلى" 4981، وزاد في أوله "لُعِنَ آكلُ الرِّبا، وموكله، وشاهده، وكاتبه" . وأخرجه بهذه الزيادة أحمد 1/402 عن حجاج، عن شريك، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في "الكبير" 10329 من حديث ابن مسعود موقوفاً عليه بلفظ لم يهلك أهل نبوة قط حتى يظهر الزنا والربا . قال الهيثمي في "المجمع" 4/118: فيه أحمد بن يحيي الأحول، وهو ضعيف .

(متن حدیث): مَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الزِّنَى وَالرِّبَا إِلَّا أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عِقَابَ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جب کسی قوم میں زنا اور سود عام ہو جائیں تو وہ لوگ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر لیتے ہیں"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِإِيجَابِ النَّارِ عَلَى السَّارِقِ وَالزَّانِي

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے چوری کرنے والے اور زنا کرنے والے پر جہنم واجب ہو جاتی ہے

4411 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟، قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ، وَلَا مَتَاعَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَزَكَاتِهِ، وَقَدْ شَتَمَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيَقْعُدُ فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَ مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو "مفلس" کون ہوتا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درمیان وہ شخص مفلس شمار ہوتا ہے جس کے پاس درہم نہ ہوں اور ساز و سامان نہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہوگا' جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا' اور اس نے (دنیا میں) کسی کو گالی دی ہو گی' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا' کسی کو مارا پیٹا ہوگا' تو اس شخص کو بٹھایا جائے گا اور اس کی کچھ نیکیاں کسی کو دے دی جائیں گی' کچھ نیکیاں کسی (دوسرے) کو دے دی جائیں گی' یہاں تک کہ جب اس کے ذمے لازم ادائیگی سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی' تو دوسروں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔

4411- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الترمذى 2418 فى صفة القيامة: باب ما جاء فى شأن الحساب والقصاص، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد .وقال: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 2/303 و334 من طريق زهير، و2/371-372، ومسلم 2581 فى البر والصلة: باب تحريم الظلم، والبيهقى 6/93، والبغوى 4164 من طريق إسماعيل بن جعفر، كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمن، بِهِ .

ذِكْرُ نَفْيِ الْإِيمَانِ عَنِ الزَّانِي

زناء کرنے والے سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

4412 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چور' چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' زانی' زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا اسے پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔ (تاہم) اس کے بعد توبہ کی گنجائش ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الشَّيْخَ الزَّانِيَ، وَاِنْ كَانَ بُغْضُهُ يَشْمَلُ سَائِرَ الزُّنَاةِ

اللہ تعالیٰ کا بوڑھے زانی کو ناپسند کرنے کا تذکرہ اگرچہ اللہ تعالیٰ تمام زانیوں کو ناپسند کرتا ہے

4413 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْاِمَامُ الْكَذَّابُ، وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران' غریب متکبر''۔

4412- إسناده صحيح على شرط البخاري، على بن الجعد ثقة من رجاله: ومن فوقه على شرطهما . وهو في "مسند ابن الجعد" 758 . وقد تقدم تخريجه برقم 186 .

4413- إسناده حسن على شرط مسلم غير ابن عجلان: وهو محمد، فقد روى له مسلم متابعة، والبخاري تعليقاً، وهو صدوق .وأخرجه أحمد 2/433، والنسائي 5/86 في الزكاة: باب الفقير المختار، من طريق يحيى بن سعيد، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 107 في الإيمان: باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف . . .، والنسائي في الرجم كما في "التحفة10/84"، والبيهقي 8/161، والبغوي 3591 من طرق عن الأعمش، عن أبي حازم الأشجعي، عن أبي هريرة .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمَرْءِ مُجَانَبَةُ مَا نَهَاهُ عَنْهُ بَارِئُهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ حِفْظِ الْفَرْجِ، وَلَا سِيَّمَا بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ ہراس چیز سے اجتناب کرے

جس سے اس کے پروردگار نے منع کیا ہے' جس کا تعلق شرمگاہ کی حفاظت سے ہے اور بطور خاص قریبی لوگوں (کی عزت کے حوالے سے محتاط رہے)

4414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَكْبَرُ؟، قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قَالَ: ثُمَّ اَىٌّ؟، قَالَ: اَنْ تَزْنِىَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَهَا: (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا) (الفرقان: **68**)

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دو حالانکہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں پیدا کیا ہے' (سائل نے) دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی:

''اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے' اور کسی ایسے فرد کو قتل نہیں کرتے (جس کے قتل کو) اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' اور وہ زنا نہیں کرتے' جو ایسا کرتا ہے' وہ گناہ تک پہنچ جاتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِىْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ، اَنَّ خَبَرَ الْاَعْمَشِ مُنْقَطِعٌ غَيْرُ مُتَّصِلٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

4414- إسناده صحيح على شرطهما . اَبُوْ شِهَابٍ: هُوَ عَبْدُ رَبِّهِ ابْنُ نَافِعٍ الحنّاط، وأبو الربيع الزهرانى: هو سليمان بن داوُد العَتكى، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الاَسدى .وأخرجه أحمد 1/380 و431، والنسائى فى التفسير كما فى "التحفة" 7/46 من طريق وكيع وأبى معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى 7/90 فى تحريم الندم: باب ذكر أعظم الذنب، من طريق يزيد، عن شعبة، عن عاصم، عن أبى وائل، بهٖ .وقال: هذا خطأ، والصواب الذى قبله أى: واصل عن أبى وائل وحديث يزيد هذا خطأ، إنما هو واصل، والله تعالى أعلم .قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ2، وَرَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ3، وَرَوَاهُ جَرِيرٌ،

اور وہ اس بات کا قائل ہے اعمش کی نقل کردہ یہ روایت ''منقطع'' ہے ''متصل'' نہیں ہے

4415 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَبِيْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ: اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ، ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟، قَالَ: اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ مَنْصُوْرٌ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٌ، وَوَاصِلٌ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَلَسْتُ اُنْكِرُ اَنْ يَّكُوْنَ اَبُوْ وَائِلٍ، سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسَمِعَهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دو' جبکہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: بے شک یہ بہت بڑا ہے' پھر (اس کے بعد) کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس اندیشے کے تحت قتل کر دو' کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابوشہاب نے اعمش کے حوالے' ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ وکیع نے یہ روایت' اعمش' ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

شعبہ نے یہ روایت' احدب' ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

منصور نے یہ روایت' ابووائل' عمرو بن شرحبیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

جریر نے یہ روایت اعمش' ابووائل' عمرو بن شرحبیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4415- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه مسلم 86 141 في الإيمان: باب كون الشرك أقبح الذنوب وبيان أعظمها بعده، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 4477 في التفسير: باب قوله تعالى: (فَلا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَاداً وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ)، و7520 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (فَلا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَاداً)، ومسلم 86، والنسائي في التفسير والرجم كما في "التحفة" 7/117 من طريقين عن جرير، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/434 من طريق ورقاء، عن منصور، بِهِ .

سفیان ثوری نے یہ روایت اعمش' منصور' واصل کے حوالے سے' عمرو بن شرحبیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ ابووائل نے یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہو اور عمرو بن شرحبیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہو' تو یوں اس کے دونوں طرق محفوظ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ زِنَى الْمَرْءِ بِحَلِيلَةِ جَارِهِ مِنْ اَعْظَمِ الذُّنُوْبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا بڑے گناہوں میں سے ایک ہے

4416 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟، قَالَ: اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَاْكُلَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟، قَالَ: اَنْ تَزْنِىَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ) (الفرقان: 68)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ' حالانکہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: پھر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی۔

''اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے اور وہ کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے اور وہ زنا نہیں کرتے''۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتِّكْرَارِ عَلَى الْعَامِلِ مَا عَمَلَ قَوْمُ لُوْطٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر بار بار لعنت کرنا جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے

4417 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ

4416– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البخاري 6001 في الأدب: باب قتل الولد خشية أن ياكل معه، وأبو داؤد 2310 في الطلاق: باب في تعظيم الزنى، عن محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُومَ الْاَرْضِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَهَ الْاَعْمٰى عَنِ السَّبِيْلِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ - قَالَهَا ثَلَاثًا فِيْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ.

(توضیح مصنف): عَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو زمین کی حد بندی کو تبدیل کرے اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی جو نابینا شخص کو بھٹکا دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو قوم لوط کے سے عمل کا مرتکب ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) قوم لوط کے عمل کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

عبدالملک نامی راوی ابوعامر عقدی ہے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهِمَا

ایسے شخص کی شدید مذمت کا تذکرہ جو کسی مرد یا عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے

4418 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4417- إسناده على شرط الشيخين، ورواية البصريين عن زهير بن محمد صحيحة فيما قاله البخاري، وهذا منها، فإن عبد الملك بن عمرو بصري، وهو في "مسند أبي يعلى " 2539 .وأخرجه أحمد 1/309 عن عبد الرحمن بن مهدي، والحاكم 4/356 من طريق عبد الله بن مسلمة، كلاهما عن زهير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/217 و317، والطبراني 11546، والحاكم 4/356، والبيهقي 8/231 من طرق عن عمرو بن أبي عمرو، به .وزادوا فيه لعن اللّٰهُ من وَقع على بهيمة .وأخرجه أبو يعلى 2521 من طريق محمد بن كريب، عن كريب، عن ابن عباس مختصراً، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: ملعون من انتقص شيئاً من تخوم الأرض بغير حقه وإسناده ضعيف لضعف محمد بن كريب . وله شاهد من حديث علي بن أبي طالب، رفعه، عند أحمد 1/108 و118 و152، ومسلم 1978، والنسائي 7/232، والحاكم 4/153، والبيهقي 6/99 وفيه "لعن الله من ذبح لغير الله، ولعن الله من آوى محدثاً، ولعن الله مَن لعن والديه، ولَعن الله من غيّر مَنار الأرض" .

4418- إسناده قوي على شرط مسلم . أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان .وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 3/130 عن أبي يعلي والحسين بن عبد المجيب الموصلي والحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 4/251-252 .وقد تقدم تخريجه برقم 4203 .

(متن حدیث): لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِىْ دُبُرِهِمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو کسی مرد یا عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الزِّنٰى عَلَى الْاَعْضَاءِ اِذَا جَرٰى مِنْهَا بَعْضُ شُعَبِ الزِّنٰى

اعضاء پر لفظ زنا کے لفظ کا اطلاق کرنے کا تذکرہ' جب ان اعضاء سے زنا کے کسی شعبے کا اظہار ہو

4419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ، وَاللِّسَانُ يَزْنِىْ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ، وَيُحَقِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں' زبان زنا کرتی ہے' دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں' دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ زِنَى الْعَيْنِ وَاللِّسَانِ عَلَى ابْنِ آدَمَ

انسان کی آنکھ اور زبان سے زنا ہونے کی صفت کا تذکرہ

4420 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ يَعْنِىْ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنٰى، اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ: فَزِنَى الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَى اللِّسَانِ النُّطْقُ، وَالنَّفْسُ تَتَمَنّٰى ذٰلِكَ وَتَشْتَهِىْ، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهُ

4419- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/411، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 3/298، والبغوى 76 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد . قال البغوى: هذا حديث صحيح .

4420- إسناده صحيح على شرطهما . ابن طاووس: هو عبد الله .وأخرجه مسلم 2657 20 فى القدر: باب قدر على ابن آدم حظه من الزنى وغيره، والبيهقى 7/89 و10/185-186 من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وتابعَ إسحاقَ عند مسلم عبدُ بن حميد .وأخرجه أحمد 2/276، والبخارى بعد الحديث 6243 فى الاستئذان: باب زنى الجوارح دون الفرج، و6612 فى القدر: باب (وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ) من طريق عبد الرزاق، به .وأخرجه البخارى 6243 عن الحميدى، عن سفيان، عن ابن طاووس، به موقوفاً على أبى هريرة .وعلقه البخارى بإثر الحديث 6612 فقال: شبابة: حدثنا ورقاء، عن ابن طاوس، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو گناہ کے ساتھ اس سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو جس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے نصیب میں زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جس تک وہ لامحالہ پہنچے گا' تو آنکھ کا زنا دیکھنا ہے' زبان کا زنا' بولنا ہے اور نفس خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تردید کرتی ہے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الزِّنَى عَلَى الْقَلْبِ اِذَا تَمَنَّى وُقُوعَ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ

دل کے لیے لفظ زنا استعمال کرنے کا تذکرہ جب وہ کسی ایسی چیز کا خواہش مند ہو جسے اس کے لیے حرام قرار دیا گیا ہو

4421 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ بَنِی آدَمَ لَهُ نَصِيبٌ مِّنَ الزِّنَى اَدْرَكَهُ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ: فَالْعَيْنُ زِنَاهَا النَّظَرُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ النُّطْقُ، وَالْقَلْبُ زِنَاهُ التَّمَنِّی، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ وَيُكَذِّبُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر انسان کا زنا میں سے حصہ ہے' جس تک وہ ضرور پہنچے گا' تو آنکھ کا زنا دیکھنا ہے' زبان کا زنا بولنا ہے' دل کا زنا آرزو کرنا ہے اور شرم گاہ تصدیق یا تردید کرتی ہے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الزِّنَى عَلَى الْيَدِ اِذَا لَمَسَتْ مَا لَا يَحِلُّ لَهَا

ہاتھ کے لیے لفظ زنا کے استعمال کا تذکرہ جب وہ کسی ایسی چیز کو چھولے جو اس کے لیے حلال نہ ہو

4422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَوْبَانَ الطَّرَسُوسِیُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِیُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَاْثُرُهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ بَنِی آدَمَ اَصَابَ مِنَ الزِّنَى لَا مَحَالَةَ: فَالْعَيْنُ زِنَاؤُهَا النَّظَرُ، وَالْيَدُ زِنَاؤُهَا اللَّمْسُ، وَالنَّفْسُ تَهْوٰی يُصَدِّقُهُ اَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ

4421- حديث صحيح، ابن أبی السری: هو محمد بن المتوكل، صدوق له أوهام كثيرة، وقد توبع، ومن فوقه ثقات علی شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/317 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .

4420- إسناده صحيح، الربيع بن سليمان المرادی ثقة روی له أصحاب السنن، وشعيب ابن الليث من رجال مسلم وهو ثقة، ومن فوقه ثقات علی شرطهما .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر انسان زنا کا لازمی مرتکب ہوتا ہے آنکھ کا زنا دیکھنا ہے' ہاتھ کا زنا چھونا ہے' نفس خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ زِنَى الْاُذُنِ، وَالرِّجْلِ فِيمَا يَعْمَلَانِ مِمَّا لَا يَحِلُّ

کان اور پاؤں کے زنا کی صفت کا تذکرہ' جب وہ کوئی ایسا عمل کریں جو حلال نہ ہو

4423 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): عَلٰى كُلِّ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ كَتَبَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَى: الْعَيْنُ زِنَاؤُهَا النَّظَرُ، وَالْاُذُنُ زِنَاؤُهَا السَّمْعُ، وَالْيَدُ زِنَاؤُهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاؤُهَا الْمَشْيُ، وَاللِّسَانُ زِنَاؤُهُ الْكَلَامُ، وَالْقَلْبُ يَهْوَى الشَّيْءَ، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر انسان کے وجود میں زنا کا حصہ مقرر کر دیا گیا ہے آنکھ کا زنا دیکھنا ہے' کان کا زنا سننا ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے' پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے' زبان کا زنا کلام کرنا ہے اور دل کسی چیز کی خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے''۔

4424 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ

4423– إسناده حسن من أجل ابن عجلان وهو محمد– روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وباقي السند ثقات على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/379، وأبو داوٗد 2154 في النكاح: باب ما يؤمر به من غض البصر، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/372 و536، ومسلم 2657 21 في القدر: باب قدّر على ابن آدم حظه من الزنى وغيره، وأبو داوٗد 2153، والبيهقي 7/89 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به .وأخرجه أحمد 2/344 و528 و535 من طريق أبي رافع، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/431، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/298 من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة .

4424– إسناده قوي، ثابت بن عمارة روى له أصحاب السنن غير ابن ماجة، وقال .يحيى بن معين والدارقطني: ثقة، وقال أحمد والنسائي: لا بأس به، وقال البزار: مشهور، وقال أبو حاتم: ليس عندي بالمتين، ووثقه المؤلف، وباقي السند على شرط مسلم .وأخرجه البيهقي 3/246 من طريق أحمد بن منصور، عن النضر بن شميل، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 2786 في الأدب: باب ماجاء في كراهية خروج المرأة متعطرة، من طريق يحيى القطان، وأحمد 4/418 عن عبد الواحد وروح، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/299، والحاكم 2/396 من طريق روح بن عبادة، وأحمد 4/414 عن مروان بن معاوية، والنسائي 8/153 في الزينة: باب ما يكره للنساء من الطيب، كلهم عن ثابت بن عمارة، به .وقوله: كل عين زانية ليس إلا عند الترمذي والطحاوي، وفي رواية الترمذي فهي كذا وكذا، يعني زانية وقال: حديث حسن صحيح، وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 4/418 عن عبد الواحد وروح، عن ثابت بن عمارة، به مختصراً، بلفظ كل عين زانية .وأخرجه أحمد 4/400، وأبو داوٗد 4183 في الترجّل: باب ما جاء في المرأة تتطيب للخروج، من طريق يحيى القطان، عن ثابت بن عمارة، به .وعندهما فهي كذا وكذا، زاد أبو داوٗد: قال قولاً شديداً، وليس عندهما كل عين زانية .وأخرجه بطوله الدارمي 2/279 عن أبي عاصم، عن ثابت بن عمارة، به موقوفاً على أبي موسى من قوله، ثم قال: وقال أبو عاصم: يرفعه بعض أصحابنا .

شُمَيْلٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا امْرَاَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ، وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے' تا کہ انہیں اس کی خوشبو آئے' تو وہ عورت زنا کرنے والی ہے اور (اسے دیکھنے والی) ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ حُكْمِ الْبِكْرِ، وَالثَّيِّبِ اِذَا زَنَيَا

کنواری اور ثیبہ کے زنا کرنے کے حکم کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

4425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھ سے احکام حاصل کرلو مجھ سے احکام حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے ان خواتین کے لیے راستہ مقرر کر دیا ہے (یعنی ان کا حکم بیان کر دیا ہے) شادی شدہ شخص شادی شدہ کے ساتھ (زنا کا مرتکب ہو) تو اس کو ایک سو 100 کوڑے لگائے جائیں اور سنگسار کیا جائے۔ کنوارا اگر کنواری کے ساتھ (زنا کا مرتکب ہو) تو اسے ایک سو کوڑے لگائیں اور ایک سال لیے جلاوطن کر دیا جائے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَى الْحُرَّةِ الزَّانِيَةِ ثَيِّبًا كَانَتْ اَمْ بِكْرًا

اللہ تعالیٰ کے حکم کی اس صفت کا تذکرہ جو زنا کرنے والی آزاد عورت کے بارے میں ہے

خواہ وہ ثیبہ ہو'یا کنواری ہو

4425- إسناده صحيح على شرط مسلم، حطان بن عبد الله ثقة من رجاله، وباقي السند ثقات على شرطهما . وقد صرّح هشيم بالتحديث في بعض الروايات .وأخرجه الترمذي 1434 في الحدود: باب ما جاء في الرجم على الثيب، والنسائي في الرجم كما في "التحفة" 4/247 عن قتيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/313، والدارمي 2/181، ومسلم 1690 12 في الحدود: باب حدّ الزنى، وأبو داوُد 4416 في الحدود: باب في الرجم: والبيهقي 8/222 من طرق عن هشيم، به .

4426 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَيُنْفَيَانِ سَنَةً

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھ سے حکم حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حکم بیان کر دیا ہے۔

شادی شدہ کے شادی شدہ کے ساتھ (زنا کرنے) پر ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر سنگسار کر دیا جائے جب کہ کنوارے کے کنواری کے ساتھ (زنا کرنے کی صورت میں) ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور انہیں ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْبِكْرِ الزَّانِيَةِ الْجَلْدُ دُوْنَ الرَّجْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' زنا کرنے والی کنواری کو کوڑے لگائے جائیں گے اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا

4427 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): خُذُوا عَنِّي، فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الْبِكْرُ تُجْلَدُ وَتُنْفَى، وَالثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھ سے احکام حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حکم بیان کر دیا ہے۔ کنوارا کنواری کے ساتھ (زنا کا مرتکب ہو) اور شادی شدہ' شادی شدہ کے ساتھ (زنا کا مرتکب ہو) تو کنوارے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے

4426– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه ابن الجارود 810 عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، بهذا الإسناد .

4427– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه الطحاوي 3/134 عن ابن أبي داوُد، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/320، وابن أبي شيبة 10/180، ومسلم 1690 14 من طريقين عن شعبة، به .وأخرجه مسلم 1690 14 من طريق مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهِ .

جلاوطن کیا جائے گا اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الرَّجْمِ لِمَنْ زَنَى وَهُوَ مُحْصَنٌ

ایسے شخص کے لیے سنگسار کیے جانے کا تذکرہ جو زنا کرتا ہے اور محصن ہوتا ہے

4428 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ سُورَةُ الْاَحْزَابِ تُوَازِي سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَكَانَ فِيهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ

❁❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سورہ احزاب' سورہ بقرہ کے برابر تھی اور اس میں یہ بات مذکور تھی کہ جب شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت زنا کے مرتکب ہوں' تو انہیں لازمی طور پر سنگسار کر دو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالرَّجْمِ لِلْمُحْصِنِينَ اِذَا زَنَيَا قَصْدَ التَّنْكِيلِ بِهِمَا

دو محصن افراد (یعنی مرد و عورت) جب زنا کا ارتکاب کریں' تو انہیں عبرت کا نشان بنانے کے لیے انہیں سنگسار کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4429 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَحُكُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ مِنَ الْمَصَاحِفِ، وَيَقُولُ: اِنَّهُمَا لَيْسَتَا مِنَ الْقُرْآنِ، فَلَا تَجْعَلُوا فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ، قَالَ اُبَيٌّ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4428– عاصم بن أبي النجود صدوق له أوهام، وحديثه في الصحيحين مقرون، وباقي السند ثقات على شرط الصحيحوأخرجه الحاكم 2/415 من طريق حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وصحح إسناده ووافقه الذهبي!

4429– إسناده كسابقه . وأخرجه من قوله: كم تعدّون . . . إلخ النسائي في الرجم كما في "التحفة" 1/16 عن معاوية بن صالح الأشعري، عن منصور بن أبي مزاحم، عن أبي حفص الأبّار، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 540، وعبد الرزاق 13363، وعبد الله بن الإمام أحمد في الزيادات 5/132، والبيهقي 8/211 من طرق عن عاصم، عن زر، قال: قال لي أُبي بن كعب: يا زر، كأين تعد، وكأين تقرأ سورة الأحزاب؟ قال: قلت: كذا وكذا آية .قال: إن كانت لتضاهي سورة البقرة، وإن كنّا لنقرأ فيها والشيخ والشيخة إذا زنيا فارجموهما البتة نكالاً من الله ورسوله فرفع فيما رفع .وأخرج القسم الأول منه الحميدي 374، والبخاري 4976 في التفسير: باب سورة (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)، و 4977 باب سورة (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ . النَّاسِ)، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 1/15 من طريق سفيان، عن عبدة بن أبي لبابة وعاصم بن أبي النجود، به نحوه .وأخرجه أيضاً عبد الله بن أحمد 5/132 من طريق يزيد بن أبي زياد، عن زر بن حبيش، به .ووقع في رواية البخاري بدل قوله: كان يحك المعوذتين يقول كذا وكذا .

وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَنَا، فَنَحْنُ نَقُولُ: كَمْ تَعُدُّونَ سُورَةَ الْاَحْزَابِ مِنْ آيَةٍ؟، قَالَ: قُلْتُ: ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ، قَالَ اُبَيٌّ: وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ، اِنْ كَانَتْ لَتَعْدِلُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَقَدْ قَرَاْنَا فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

❁❁ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو قرآن مجید میں شامل نہیں کرنے دیتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں قرآن کا حصہ نہیں ہیں اس لیے تم قرآن میں وہ چیز شامل نہ کرو جو اس کا حصہ نہ ہو تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے ہم سے فرمایا: ہم یہ کہتے ہیں کہ تم لوگ سورہ احزاب میں کتنی آیات شمار کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں' تو میں نے جواب دیا: تہتر آیات' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے نام کا حلف اٹھایا جاتا ہے یہ سورۃ بقرہ جتنی تھی اور ہم نے اس میں رجم کے حکم سے متعلق آیات بھی تلاوت کی تھیں اس میں یہ حکم تھا شادی شدہ شخص اگر شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کر لے' تو تم انہیں لازمی طور پر سنگسار کر دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

ذِكْرُ اِخْفَاءِ اَهْلِ الْكِتَابِ آيَةَ الرَّجْمِ حِينَ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ مَا اَنْزَلَ

اس بات کا تذکرہ' اہل کتاب پر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا تھا انہوں نے اس میں سے سنگسار کے حکم سے متعلق آیت کو چھپا لیا تھا

4430 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ *، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ *، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي يَزِيدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَفَرَ بِالرَّجْمِ فَقَدْ كَفَرَ بِالرَّحْمٰنِ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ: يَا اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ، فَكَانَ مِمَّا اَخْفُوا الرَّجْمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص رجم کا انکار کرتا ہے وہ رحمان کا انکار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

4430- حديث صحيح، الحسين بن سعد لم أر من ترجمه، لكن ذكره المزى فى "تهذيب الكمال" فى ترجمة جده على بن الحسين بن واقد فى عداد من روى عنه، وعلى بن الحسين بن واقد، قال النسائى: ليس به بأس، وقال أبو حاتم: ضعيف الحديث، وذكره العقيلى فى "الضعفاء"، ووثقه المؤلف، وباقى رجال السند ثقات .وأخرجه النسائى فى الرجم كما فى "التحفة" 5/178 عن محمد بن عقيل، عن على بن الحسين بن واقد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان" 11609 من طريق يحيى بن واضح، والطبرى أيضاً 11610، والحاكم 4/359 من طريق على بن الحسين بن شقيق، كلاهما عن الحسين بن واقد، بِهِ . وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبى .ولفظ عندهم "النسائى والطبرى والحاكم": من كفر بالرجم فقد كفر بالقرآن من حيث لا يحتسب . . . .

''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آیا جو تمہارے سامنے ایسی بہت سی چیزوں کو بیان کرتا ہے' جسے تم پہلے کتاب میں سے چھپالیتے تھے اور وہ بہت سی چیزوں سے درگزر بھی کردیتا ہے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو انہوں نے جن چیزوں کو چھپایا ہوا تھا' ان میں سے ایک چیز رجم بھی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الْإِحْصَانِ عَنِ الْمُشْرِكِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے شخص سے احصان کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

4431 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ قَدْ اُحْصِنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودی (مرد و خاتون) کو سنگسار کروایا تھا جو محصن تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْإِحْصَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اہل کتاب سے احصان کی نفی کی ہے

4432 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ قَدْ اُحْصِنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شادی شدہ یہودیوں (ایک مرد اور عورت) کو سنگسار کروادیا تھا۔

4431– إسناده صحيح على شرط مسلم، الوليد بن شجاع ثقة من رجال مسلم، ومن . فوقه على شرط الشيخين .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/149 و14/149، وابن ماجة 2556 في الحدود: باب رجم اليهودي واليهودية، من طريق عبد الله بن نمير، وأحمد 2/17 عن يحيى القطان، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد نحوه .وأخرجه مطولاً مسلم 1699 26 في الحدود: باب رجم اليهود أهلِ الذمة في الزنى، من طريق شعيب بن إسحاق، عن عُبيد الله بن عمر، بِهِ .وأخرجه مختصراً أحمد 2/61–62 و126، وابن الجارود 822 من طرق عن نافع، بِهِ .

4432– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله . أبو همّام: هو الوليد بن شجاع .

4433 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفَى،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کروایا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رَجَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودِيَّيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو یہودیوں کو سنگسار کروایا تھا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

4434 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ الْيَهُودَ، جَائُوا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَاْنِ الرَّجْمِ؟، فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيهَا لَآيَةَ الرَّجْمِ، فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ، فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَاِذَا

4433– رجاله ثقات رجال الشيخين . الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان، وأبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه أحمد 4/355 عن هشيم، بهذا الإسناد . ولفظه عنده: قلت لابن أبي أوفى: رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: نعم، يهودياً ويهودية . قال: قلت: بعد نزول النور أو قبلها؟ قال: لا ادرى . وزاد الحافظ نسبته في "الفتح" 12/173 إلى الإسماعيلي والطبراني .وأخرج البخاري 6813 في الحدود: باب رجم المحصن، و 6840 باب . أحكام أهل الذمة وإحصانهم إذا زنوا ورُفعوا إلى الإمام، ومسلم 1702 في الحدود: باب رجم اليهود أهلِ الذمة في الزنى .

4434– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/819 في الحدود: باب ما جاء في الرجم .ومن طريق مالك أخرجه البخاري 3635 في المناقب: باب قول الله تعالى (يَعْرِفُوْنَهُ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ وَاِنَّ فَرِيقاً مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ)، و6841 باب أحكام أهل الذمة وإحصانهم إذا زنوا ورفعوا إلى الإمام، ومسلم 1699 27 في الحدود: باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى، وأبو داود 4446 في الحدود: باب في رجم اليهوديين، والبيهقي 8/214، والبغوي 2583 .وأخرجه من طريق مالك مختصراً الشافعي 2/81، وأحمد 2/7 و63 و76، والترمذي 1436 في الحدود: باب ما جاء في رجم أهل الكتاب .وأخرجه بنحوه من طرق عن نافع عبدُ الرزاق 13331 و13332، والدارمي 2/178–179، والبخاري 1329 في الجنائز: باب الصلاة على الجنائز بالمصلّى والمسجد، و4556 في التفسير: باب (قُلْ فَاْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)، و 7332 في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، و7543 في التوحيد: باب ما يجوز من تفسير التوراة وغيرها من كتب الله بالعربية وغيرها لقول الله تعالى: (قُلْ فَاْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)، ومسلم 1699 .وأخرجه أيضاً البخاري 6819 في الحدود: باب الرجم في البلاط، من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر .

فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنِءُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ ان سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا: تم لوگ سنگسار کرنے کے بارے میں' تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ تو ان لوگوں نے جواب دیا: ہم تو (اس جرم کے مرتکب افراد) کو بے عزت کرتے ہیں اور انہیں کوڑے لگاتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے۔ تورات میں رجم سے متعلق آیت موجود ہے۔ وہ لوگ تورات لے آئے انہوں نے اسے کھولا تو ان میں سے ایک شخص نے رجم سے متعلق آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد والے حصے کو پڑھ دیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں رجم کے حکم سے متعلق آیت موجود تھی' تو ان لوگوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! انہوں نے ٹھیک کہا ہے اس میں رجم کے حکم سے متعلق آیت موجود ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس مرد اور عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس شخص کو دیکھا وہ اس عورت کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکا ہوا تھا۔

ذِكْرُ اسْمِ الْوَاضِعِ يَدَهُ مِنَ الْيَهُودِ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فِي الْقِصَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

ہم نے جو واقعہ ذکر کیا ہے اس میں جس یہودی نے اپنا ہاتھ سنگسار کرنے سے متعلق آیت پر رکھا تھا اس کے نام کا تذکرہ

4435 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَأَتَتْ بِهِمَا الْيَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّ هٰذَيْنِ زَنَيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ؟، قَالُوا: نَفْضَحُهُمَا وَنَجْلِدُهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتُمْ وَاللّٰهِ إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ، فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ: كَذَبْتُمْ وَاللّٰهِ إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ، قَالَ: فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، وَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ صُورِيَا أَعْوَرُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَوَجَدَ آيَةَ الرَّجْمِ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ: نَعَمْ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا الرَّجْمُ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا

4435- إسناده صحيح على شرطهما، وانظر ما قبله .

فِيمَنْ رَجَمَهُمَا يَوْمَئِذٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی عورت، اور ایک یہودی مرد کو سنگسار کروا دیا تھا جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ یہودی ان دونوں کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بتایا: ان دونوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا: ہم تو ان کو رسوا کریں گے اور انہیں کوڑے لگائیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ کی قسم! اس میں رجم کے حکم سے متعلق آیت موجود ہے۔ تم لوگ تورات لے آؤ اور اس کی تلاوت کرواگر تم سچے ہو تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غلط بیانی کی ہے۔ اللہ کی قسم! اس میں رجم کے حکم سے متعلق آیت موجود ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ تورات لے آئے انہوں نے اسے کھولا۔ یہودیوں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ابن صوریا کانا تھا اس نے اپنا ہاتھ رجم سے متعلق آیت پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد والے حصے کو پڑھ دیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے ہاتھ کو اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم سامنے آ گئی تو یہودیوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں سنگسار کرنے سے متعلق حکم موجود ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان دونوں (یعنی یہودی مرد اور عورت) کو سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن ان دونوں کو سنگسار کرنے والوں میں میں بھی شامل تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الْمَرْجُومِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے واقعہ کا تذکرہ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سنگسار کیا گیا

4436 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يُحَدِّثُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتِيَ بِرَجُلٍ اَشْعَرَ، قَصِيرٍ، ذِي عَضَلَاتٍ، اَقَرَّ بِالزِّنَى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، وَقَالَ: كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَتَخَلَّفُ اَحَدُكُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ، يَمْنَحُ اِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ، اَمَا اِنِّي لَنْ اُوتَى بِاَحَدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا،

4436- إسناده حسن، سماك بن حرب من رجال مسلم وهو حسن الحديث، وباقي رجاله . . ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 1897 عن سليمان بن الحسن، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/103، وابن أبي شيبة 10/73، ومسلم 1692 18 في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، وأبو داوُد 4423 في الحدود: باب رجم ماعز بن مالك، والنسائي في الرجم كما في "التحفة" 2/158، والطحاوي 3/142 و143 من طرق عن شعبة، بِهِ .وفيه: فردّه مرتين، وفي رواية لمسلم والطحاوي: مرتين أو ثلاثاً . وأخرجه عبد الرزاق 13343، ومن طريقه أحمد 5/86 و87، والطبراني 1917 عن إسرائيل بن يونس، وأحمد 5/102 من طريق المسعودي، ومسلم 1692 17، وأبو داوُد 4422، والطبراني 1979، والبيهقي 8/226-227 من طريق أبي عوانة، والطبراني 2049 من طريق الوليد بن أبي ثور، أربعتهم عن سماك بن حرب، بِهِ . في رواية إسرائيل والوليد ردُّه له مرتين، وفي رواية أبي عوانة فشهد على نفسه أربع شهادات، وفي رواية المسعودي: فاعترف مراراً .

وَرُبَّمَا قَالَ سِمَاكٌ: اِلَّا نَكَّلْتُهُ، قَالَ سِمَاكٌ: فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: رَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ شُعْبَةُ، وَقَالَ الْحَكَمُ يَنْبَغِي اَنْ يَّرُدَّهُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، وَقَالَ حَمَّادٌ: مَرَّةً

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص آیا جس کے بال زیادہ تھے اس کا قد چھوٹا تھا اور جسم مضبوط تھا اس نے زنا کرنے کا اقرار کیا دو مرتبہ اسے واپس کر دیا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم جب بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے جاتے ہیں' تو کوئی ایک شخص پیچھے رہ جاتا ہے' جو نر جانور کی طرح آواز نکالتا ہے (یعنی عورت کو بہلا پھسلا کر) یا کچھ دے کر اس کے ساتھ زنا کر لیتا ہے۔ اب اس طرح کا جو بھی شخص میرے پاس لایا گیا تو میں اسے عبرت کا نشان بنا دوں گا''۔

سماک نامی راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف بیان کیا ہے۔

سماک نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کے سامنے یہ روایت نقل کی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو چار مرتبہ واپس کیا تھا۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حکم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ بات مناسب ہے' ایسے شخص کو چار مرتبہ واپس کیا جائے۔

جب کہ حماد نامی راوی نے یہ بات ذکر کی ہے' اسے ایک مرتبہ واپس کیا جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِقْرَارَ بِالزِّنٰى يُوْجِبُ الرَّجْمَ عَلٰى مَنْ اَقَرَّ بِهٖ، وَكَانَ مُحْصِنًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' زنا کا اقرار سنگسار کرنے کو اس شخص کے لیے واجب کر دیتا ہے' جس نے اس کا اقرار کیا ہو اور وہ محصن ہو

4437 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُمَا قَالَا:

(متن حدیث): اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُنْشِدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاْذَنْ لِيْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ، قَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا، فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ، وَاِنِّيْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمُ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَّوَلِيْدَةٍ، فَسَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ

جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاَنَّ عَلَى امْرَاَتِهِ الرَّجْمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلَى امْرَاَةِ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ میرے بارے میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیں۔ اس کے مخالف فریق نے' جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا اس نے کہا: جی ہاں: آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے' لیکن مجھے آپ اجازت دیجئے (تاکہ میں مسئلہ بیان کردوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو۔ اس نے عرض

4437- إسناده صحيح، يزيد بن مَوهب ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه البخاري 2724 في الشروط: باب الشروط التي لا تحل في الحدود، ومسلم 1697 في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 3/236، والطبراني 5193 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 2314 في الوكالة: باب الوكالة في الحدود، عن أبي الوليد، عن الليث، به مختصراً جداً .وأخرجه النسائي في ارجم، والطبراني 5191 من طريقين عن مالك والليث وسفيان بن عيينة، عن ابن شهاب، بِهِ . زاد سفيان في روايته مع أبي هريرة وزيد شبلاً .وأخرجه مالك 2/882 في الحدود: باب ما جاء في الرجم، ومن طريقه الشافعي في "مسنده" 2/78-79، والبخاري 6633 في الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، و 6842 في الحدود: باب إذا رمى امرأته أو امرأة غيره بالزنى عند الحاكم والناس . . .، وأبو داوُد 4445 في الحدود: باب المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة، والترمذي بعد الحديث 1433 في الحدود: باب ما جاء في الرجم على الثيب، والنسائي 8/240-241 في آداب القضاة: باب صون النساء عن مجلس الحكم، والطبراني 5190، والطحاوي 3/135، والبغوي 2579 .وأخرجه الشافعي 2/79، والبخاري 2827 في الحدود: باب الاعتراف بالزنى، و 6859 باب هل يأمر الإمام رجلاً فيضرب الحد غائباً عنه؟، من طرق سفيان بن عيينة، عن الزهري، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/115-116، والحميدي 811، والدارمي 2/177، والترمذي 1433، والنسائي 8/241-242، وابن ماجة 2549 في الحدود: باب حد الزنى، والطحاوي 3/134-135، والطبراني 5192، وابن الجارود 811، والبيهقي 8/219 و222 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، بِهِ . زاد سفيان فيه مع زيد وأبي هريرة شبلاً .وأخرجه عبد الرزاق 13309، و13310، والإمام أحمد 4/115، والبخاري 2695 في الصلح: باب إذا اصطلحوا على صلح جَور فالصلح مردود، و 6835 في الحدود: باب من أمر غير الإمام بإقامة الحد غائباً عنه، و7193 في الأحكام: باب هل يجوز للحاكم أن يبعث رجلاً وحده للنظر في الأمور، و7258 في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق في الأذان والصلاة والصوم والفرائض والأحكام، ومسلم 1697، والطحاوي 3/135، والطبراني 5188 و5189 و5195 و5196 و5199 من طرق عن الزهري، بِهِ .وأخرجه البخاري 7260 في أخبار الآحاد، من طريق شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن أبي هريرة وحده .وأخرجه الطبراني 5200 من طريق سليمان بن كثير، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن زيد بن خالد .وأخرجه البخاري 2649 في الشهادات: باب شهادة القاذف والسارق والزاني، و 6831 في الحدود: باب البكران يجلدان وينفيان، والطبراني 5197 من طريقين عن الزهري، عن عبيد الله، عن زيد بن خالد .مختصراً بلفظ سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يأمر فيمن زنى ولم يحصن جلد مئة وتغريب عام .وأخرجه الطبراني 5194 من طريق الزهري، به مختصراً بنحوه .

کی: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا مجھے یہ بات بتائی گئی میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا' تو میں نے اس کے عوض میں ایک سو بکریاں اور ایک کنیز فدیے کے طور پر دے دی پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم دونوں کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ کنیز اور بکریاں تمہیں واپس مل جائیں گی تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔ اے انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرتی ہے' تو اسے سنگسار کر دو۔

راوی کہتے ہیں: اگلے دن وہ صاحب اس خاتون کے پاس گئے اس نے اعتراف کرلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عورت سے متعلق حکم کے مطابق اس عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَهَّمَ فِيْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قِلَّةَ عَقْلٍ، وَعِلْمٍ مِمَّا يَقُوْلُ فَلِذٰلِكَ رَدَّهُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ سوچا تھا شاید ان کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے اور جو کچھ وہ بیان کر رہے ہیں انہیں اس بارے میں پتہ نہیں ہے اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چار مرتبہ واپس کر دیا تھا

4438 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَصَبْتُ فَاحِشَةً، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا، قَالَ: فَسَاَلَ قَوْمَهُ: اَبِهِ بَاْسٌ؟، فَقِيْلَ: مَا بِهِ بَاْسٌ غَيْرَ اَنَّهُ اَتٰى اَمْرًا يَرٰى اَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يُّقَامَ الْحَدُّ عَلَيْهِ، قَالَ: فَاَمَرَنَا فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلٰى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، قَالَ: فَلَمْ نَحْفُرْ لَهُ وَلَمْ نُوْثِقْهُ، فَرَمَيْنَاهُ بِخَزَفٍ وَعِظَامٍ وَجَنْدَلٍ، قَالَ: فَاشْتَكٰى فَسَعٰى، فَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ، فَاَتَى الْحَرَّةَ فَانْتَصَبَ لَنَا، فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِهَا حَتّٰى سَكَنَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ خَطِيْبًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا بَعْدُ، مَا بَالُ اَقْوَامٍ اِذَا غَزَوْنَا تَخَلَّفَ اَحَدُهُمْ فِيْ عِيَالِنَا لَهُ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ، اَمَا اِنَّ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوْتٰى بِاَحَدٍ

4438– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعَة العبدى .وأخرجه مسلم 1694 21 فى الحدد: باب من اعترف على نفسه بالزنى، . وأبو داوُد 4431 فى الحدود: باب رجم ماعز بن مالك، والنسائى فى الرجم كما فى "التحفة" 3/455، والحاكم 4/362–363 من طرق عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى!وأخرجه أحمد 3/61–62، والدارمى 2/178، ومسلم 1694، وأبو داوُد 4431، والنسائى، والبيهقى 8/220–221 من طرق عن داوُد بن أبى هند، به نحوه وبعضهم يزيد فى الحديث على بعض .

فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ، قَالَ: وَلَمْ يَسُبَّهٗ، وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ لَهٗ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند مرتبہ انہیں واپس کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کے افراد سے دریافت کیا: کیا اسے کوئی بیماری ہے؟ عرض کی گئی اسے کوئی بیماری نہیں ہے البتہ اس کی یہ کیفیت ہے یہ سمجھتا ہے' اس نے جو جرم کیا ہے اس کا کفارہ یہی ہوسکتا ہے' اس پر حد قائم کی جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا' تو ہم اسے لے کر بقیع غرقد کی طرف آ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے اس کے لیے کوئی گڑھا نہیں کھودا اسے باندھا نہیں۔ ہم نے اسے پتھروں' ہڈیوں اور جندل کے ذریعے مارنا شروع کیا۔ راوی کہتے ہیں: جب انہیں تکلیف ہوئی تو وہ بھاگے ہم بھی ان کے پیچھے بھاگے' یہاں تک کہ پتھریلی زمین کے پاس پہنچ کر وہ رک گئے۔ ہم انہیں پتھر مارتے رہے' یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ شام کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

اما بعد! ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' جب ہم کسی غزوے میں شرکت کے لیے جاتے ہیں' تو ان میں سے کوئی ایک شخص ہمارے گھر والوں کے لیے پیچھے رہ جاتا ہے' جو نر جانور کی طرح آواز نکال کر (عورت کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا ہے) یہ بات میرے ذمے لازم ہے' اس طرح کا کوئی بھی شخص میرے پاس لایا گیا تو میں اسے عبرت ناک سزا دوں گا''۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اس شخص کو برا کہا اور نہ ہی اس کے لیے دعائے مغفرت کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى الْمُقِرِّ بِالزِّنٰى عَلٰى نَفْسِهٖ اِذَا رَجَعَ بَعْدَ اِقْرَارِهٖ يَجِبُ اَنْ يُّتْرَكَ وَلَا يُرْجَمُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اپنی ذات کے بارے میں

زنا کا اقرار کرنے والا شخص جب اقرار کرنے کے بعد واپس چلا جائے' تو یہ بات ضروری ہے' اسے چھوڑ دیا جائے اور اسے سنگسار نہ کیا جائے

4439 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ مَاعِزٌ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهٗ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ، فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَجَاءَهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ، فَذَكَرُوْا فِرَارَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا' پھر وہ دوسری طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا۔ وہ چار مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں سنگسار کر دیا جائے۔ جب انہیں پتھر لگے تو وہ بھاگے۔ لوگوں نے ان کے بھاگنے کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا کہ جب انہیں پتھر لگے تھے (تو وہ بھاگ پڑے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ مُحْصِنًا حِينَ زَنَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے جب زنا کیا تھا وہ اس وقت محصن تھے

4440 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ اَنَّهُ قَدْ زَنَى، وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، وَكَانَ قَدْ اَحْصَنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اس نے اپنی ذات کے بارے میں چار مرتبہ یہ گواہی دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس شخص کو سنگسار کر دیا گیا وہ شخص شادی شدہ تھا۔

4439- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو بن علقمة، فقد روى له البخاري تعليقاً ومقروناً ومسلم متابعة، وباقي رجال السند ثقات على شرطهما .وأخرجه ابن الجارود 819 عن علي بن خشرم، عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 1428 في الحدود: باب ما جاء في درء الحد عن المعترف إذا رجع، من طريق عبدة بن سليمان، والنسائي في الرجم كما في "التحفة" 11/20، والبغوي 2584 من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن محمد بن عمرو، بِهِ . قال الترمذي: هذا حديث حسن .وأخرجه بنحوه البخاري 5271 في الطلاق: باب الطلاق في الإغلاق والكره والسكران والمجنون . . .، و6815 في الحدود: باب لا يُرجم المجنون والمجنونة، و 6825 باب سؤال الإمام المقرَّ: هل أحصنت؟ و 7167 في الأحكام: باب من حكم في المسجد . . .، ومسلم 1691 16 في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، والنسائي في الرجم كما في "التحفة" 10/19 و34، والطحاوي 3/143، والبيهقي 8/219، والبغوي 2585 من طرق عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، وأبي سلمة، عن أبي هريرة .وانظر 4383 و4384 .

4440- إسناده صحيح على شرطهما .عبد الله: هو ابن المبارك، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي .وأخرجه البخاري 6814 في الحدود: باب رجم المحصن، عن محمد بن مقاتل، والبيهقي 8/225 من طريق عبدان، كلاهما عن ابن المبارك، بهذا الإسناد . وانظر الحديث 3094 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَامِلَ اِذَا اَقَرَّتْ عَلٰى نَفْسِهَا بِالزِّنٰى يَجِبُ اَنْ يُّتَرَبَّصَ بِرَجْمِهَا اِلٰى اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب حاملہ عورت اپنی ذات کے بارے میں زنا کا اعتراف کرلے تو یہ بات لازم ہے اسے سنگسار کرنے کو اس وقت تک ملتوی کیا جائے جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی

4441 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَلِيِّهَا، فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِي بِهَا، فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا، فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ عَلٰى سَبْعِينَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ؟

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد جاری کریں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہاں تک کہ یہ اپنے پیٹ میں موجود بچے کو جنم دے۔ جب یہ اسے جنم دیدے تو تم اسے میرے پاس لے آنا' پھر وہ شخص اس عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے کپڑوں کو باندھ دیا جائے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کردیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی نماز جنازہ ادا کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے ہیں جب کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس نے ایسی توبہ کی ہے' اسے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر افراد پر تقسیم کیا جائے' تو ان سب کے لیے کافی ہوگی تمہیں اس سے زیادہ افضل اور کوئی شخص ملتا ہے' اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کردی ہے۔

4441- إسناده صحيح على شرط الصحيح . عمر بن عبد الواحد المتابع للوليد بن مسلم في هذا السند ثقة، روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو مكرر 4403 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَامِلَ الْمُقِرَّةَ بِالزِّنٰى عَلٰى نَفْسِهَا ثُمَّ وَلَدَتْ يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ التَّرَبُّصُ بِرَجْمِهَا اِلٰى اَنْ تَفْطِمَ وَلَدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حاملہ عورت' جس نے اپنی ذات کے بارے میں

زنا کا اعتراف کیا ہو پھر وہ بچے کو جنم دے لے' تو امام کے لیے یہ بات لازم ہے' وہ اس کے سنگسار کرنے کو اس وقت تک ملتوی کرے جب تک وہ بچے کا دودھ نہیں چھڑا دیتی

4442 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: قَدْ اَحْدَثْتُ وَهِيَ حُبْلٰى، فَاَمَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَذْهَبَ حَتّٰى تَضَعَ مَا فِىْ بَطْنِهَا، فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ تْ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَذْهَبَ فَتُرْضِعَهُ حَتّٰى تَفْطِمَهُ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ جَاءَ تْ فَاَمَرَهَا اَنْ تَدْفَعَ وَلَدَهَا اِلٰى اُنَاسٍ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ جَاءَ تْ، فَسَاَلَهَا اِلٰى مَنْ دَفَعَتْ، فَاَخْبَرَتْ اَنَّهَا دَفَعَتْهُ اِلٰى فُلَانٍ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَاْخُذَهُ وَتَدْفَعَهُ اِلٰى آلِ فُلَانٍ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ اِنَّهَا جَاءَ تْ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَشُدَّ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا، ثُمَّ اِنَّهُ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ اِنَّهُ كَفَّنَهَا وَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ دَفَنَهَا، فَقَالَ النَّاسُ: رَجَمَهَا، ثُمَّ كَفَّنَهَا وَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ دَفَنَهَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَقَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ تَوْبَتُهَا بَيْنَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے بتایا: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور وہ حاملہ بھی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے اور جا کر پہلے اپنے پیٹ میں موجود بچے کو جنم دے۔ جب اس نے جنم دے دیا' تو وہ پھر آ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جائے اور اس بچے کو دودھ پلائے جب تک بچہ دودھ چھوڑ نہیں دیتا اس عورت نے ایسا ہی کیا وہ پھر آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے بچے کو کسی کے سپرد کر کے آئے' تو اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ وہ پھر آ گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اس نے بچے کو کس کے سپرد کیا ہے؟ اس عورت نے بتایا: میں نے اسے فلاں کے سپرد کر دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ ان سے بچے کو لے اور آلِ فلاں کے حوالے کرے۔ یہ انصار کے کچھ لوگوں کے بارے میں حکم دیا پھر وہ عورت آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا وہ اپنے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ لے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفن دیا اور اس کی نماز

4442- حديث صحيح، رجاله ثقات على شرط مسلم غير محمد بن وهب بن أبي كريمة فقد روى له النسائي وهو صدوق صالح . عبد الملك بن عمير وصفه المؤلف في "الثقات" 5/117 بالتدليس، وقد عنعن، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني .

جنازہ ادا کی پھر آپ ﷺ نے اسے دفن کیا۔ لوگوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے پہلے اسے سنگسار کروایا پھر اسے کفن دیا پھر اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی پھر اسے دفن بھی کروایا۔ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ تک پہنچی کہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے' اگر اسے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے' تو ان سب کے لیے کافی ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرِ بْنِ مُعَاذٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخِيْ بَنِيْ رَقَاشٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذٰلِكَ، وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ، فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوْا عَنِّيْ، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ كَانَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى لِسَانِ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ مَا اَنْزَلَ حُكْمَ الزَّانِيَيْنِ، فَلَمَّا رُفِعَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزِّنٰى وَاَقَرَّ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ وَغَيْرُهُ بِهَا، اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمْ وَلَمْ يَجْلِدْهُمْ، فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلٰى اَنَّ هٰذَا اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْهِ نَسْخُ الْاَمْرِ بِالْجَلْدِ لِلثَّيِّبَيْنِ وَالِاقْتِصَارُ عَلٰى رَجْمِهِمَا

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی' تو آپ ﷺ کو مشکل

4443- حديث صحيح، شعيب بن إسحاق ثقة من رجال الشيخين وهو وإن كان سماعه من أبي عروبة بأَخَرَةٍ- قد تُوبع، وهو مكرر 4425 و4426 و4427 .وأخرجه أحمد 5/318 و320-321، ومسلم 1690 13 في الحدود: باب حد الزنى، وأبو داوُد 4415 في الحدود: باب في الرجم، والنسائي في "فضائل القرآن" 5، وفي الرجم كما في "التحفة" 4/247 من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/317 من طريق حماد، عن قتادة وحميد، عن الحسن، به .وأخرجه ابن ماجة 2550 في الحدود: باب حد الزنى، من طريق يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عروبة، بِهِ .وقال فيه عن يونس بن جبير بدل الحسن، قال الحافظ المزي في "تحفة الأشراف" 4/247: وهو وهم والله أعلم، فإن المحفوظ بهذا الإسناد حديث حِطَّان عن أبي موسى في التشهد .

درپیش ہوتی تھی اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا تھا ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے (حکم) حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حکم بیان کر دیا ہے۔ شادی شدہ شخص کا شادی شدہ کے ساتھ زنا کرنا اور کنوارے کا کنواری کے ساتھ زنا کرنا۔

شادی شدہ شخص کے شادی شدہ کے ساتھ زنا کرنے کے نتیجے میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر پتھروں کے ذریعے سنگسار کر دیا جائے گا۔

اور کنوارے کے کنواری کے ساتھ زنا کرنے کی صورت میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، جو اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہے اور زنا کرنے والوں کے بارے میں یہ سب سے پہلا حکم ہے۔

یہی وجہ ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زنا کا معاملہ پیش ہوا اور حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اقرار کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوڑے نہیں لگوائے۔ اس لیے میں نے جو چیز بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کے حکم منقول ہیں ان میں سے آخری چیز وہ ہے، اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے، شادی شدہ کو کوڑے مارنے کا حکم منسوخ ہے اور انہیں سنگسار کرنے پر اکتفاء کیا جائے گا۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَلْدِ عَلَى الْاَمَةِ الزَّانِيَةِ لِمَوْلَاهَا وَاِنْ عَادَتْ فِيْهِ مِرَارًا

زنا کرنے والی کنیز کے آقا کے لیے یہ بات لازم ہونے کا تذکرہ، وہ اسے کوڑے لگائے اگرچہ وہ متعدد بار یہ حرکت کرے

4444 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ

4444– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/826 في الحدود: باب جامع ما جاء في حد الزنى . وزاد في آخره قال ابن شهاب: لا أدرى أبعد الثالثة أو الرابعة . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "مسنده" 2/200–201 بترتيب الساعاتي، وأحمد 4/117، والدارمي 2/181، والبخاري 2153 في البيوع: باب بيع العبد الزاني، و6837 في الحدود: باب إذا زنت الأمة، ومسلم 1704 33 في الحدود: باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى، وأبو داوُد 4469 في الحدود: باب في الأمة تزني ولم تحصن، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/237، وابن الجارود 821، والبيهقي 8/242 و244 . وأخرجه عبد الرزاق 13598 في "المصنف"، والطيالسي 1334 و2513، بهذا الإسناد، عن أبي هريرة وحده . وأخرجه عبد الرزاق 13598، والطيالسي 1334 و2513، والبخاري 2232 في البيوع: باب بيع المدبّر، و 2555 في العتق: باب كراهية التطاول على الرقيق، ومسلم 1704 من طرق عن الزهري، به عنهما . وأخرجه الشافعي 2/200، والحميدي 812، وأحمد 4/116، وابن أبي شيبة 9/513، والنسائي في الرجم، وابن ماجة 2565 في الحدود: باب إقامة الحدود على الإماء، والبيهقي 8/244 من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به . زاد في إسناده مع أبي هريرة وزيد شبلاً . وأخرجه البخاري، 2152 و2234 و6839، ومسلم 1703 30 و31، وأبو داوُد 4470 و4471 من طريق المقبري، عن أبي هريرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: " .

شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ فَقَالَ: اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جو زنا کا ارتکاب کرتی ہے اور شادی شدہ نہیں ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے تو تم اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے عوض میں کرو۔

بَابُ حَدِّ الشُّرْبِ

شراب پینے کی حد کا بیان

4445 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، وَمَنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاقْتُلُوْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْعِلَّةُ الْمَعْلُوْمَةُ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ يُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ، فَاِنْ عَادَ عَلٰى اَنْ لَا يَقْبَلَ تَحْرِيْمَ اللّٰهِ فَاقْتُلُوْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص شراب پیے اسے کوڑے مارو جو دوبارہ پیے اسے پھر کوڑے مارو اگر وہ پھر پیے تو پھر کوڑے مارو اگر وہ پھر ایسا کرے تو اسے قتل کردو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں مذکور متعین علت ہوسکتا ہے یہ ہو کہ اگر وہ پھر شراب پیے تو اس کا مطلب یہ ہوگا: اس نے اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کے حکم کو قبول نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں ابوبکر بن عیاش نامی راوی منفرد ہے

4446 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا

4445- إسناده حسن من أجل عاصم بن أبى النجود . وانظر مابعده .

شَرِبُوهَا فَاقْتُلُوهُمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَاَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ جَمِيعًا

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب لوگ اسے (یعنی شراب کو) پئیں' تو انہیں کوڑے مارو پھر جب اسے پئیں' تو انہیں مارو پھر جب وہ اسے پئیں' تو انہیں کوڑے مارو پھر اگر وہ اسے پئیں' تو انہیں قتل کردو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوصالح نے یہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دونوں سے سنی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ مَنْ عَادَ فِیْ شُرْبِ الْخَمْرِ بَعْدَ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَسَكِرَ مِنْهَا

جو شخص تین مرتبہ (سزا ملنے کے بعد بھی) شراب پیتا ہے اور اسے نشہ ہوجاتا ہے اسے قتل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4447 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

4446- حديث صحيح . شعيب بن إسحاق ثقة من رجال الشيخين غير أن روايته عن أبي عروبة بأخرة .وأخرجه ابن ماجة 2573 في الحدود: باب من شرب الخمر مراراً، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 19/768 من طريق عبد الأعلى، والطحاوي 3/159، والحاكم 4/372 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، بِه . سكت عنه الحاكم، وقال الذهبي: صحيح .وأخرجه عبد الرزاق 17087، وأحمد 4/95 و96 و101، وأبو داوٗد 4482 في الحدود: باب إذا تتابع في شرب الخمر، والترمذي 1444 في الحدود: باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه ومن عاد في الرابعة فاقتلوه، والنسائي في الحدود كما في "التحفة" 8/439، والطبراني 19/767، والبيهقي 8/313 من طرق عن عاصم بن أبي النجود، بِه .وأخرجه أحمد 4/93 و97، والنسائي في الحدود كما في "التحفة" 8/444، والطحاوي 3/159، والطبراني 19/843 و844 و845 و846 من طريق عبد الرحمٰن بن عبد الجدلي، عن معاوية بن أبي سفيان .وانظر "المستدرك" 4/371-373، و"نصب الراية" 3/346-349، و"فتح الباري" 12/80-82، و"مسند أحمد" بتحقيق أحمد محمد شاكر 9/49 وما بعدها .

4447- إسناده جيد، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحارث بن عبد الرحمٰن روى له أصحاب السنن وهو صدوق .وأخرجه النسائي 8/314 في الأشربة: باب ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجة 2572 في الحدود: باب من شرب الخمر مراراً، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن شبابة بن سوار، بِه .وأخرجه الطيالسي 2337، وأحمد 2/291 و504، وأبو داوٗد 4484 في الحدود: باب إذا تتابع في شرب الخمر، وابن الجارود 831، والطحاوي 3/159، والحاكم 4/371، والبيهقي 8/313 من طرق عن ابن أبي ذئب، بِه . ولفظه عند الطيالسي والطحاوي.والحاكم من شرب الخمر . .، وزاد أحمد في الموضع الأول منه قال الزهري: فأُتي رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل سكران في الرابعة فخلّى سبيله قلت: وقول الزهري: هذا مرسل، ضعيف لا تقوم به حجة . وصحح الحاكم إسناد الحديث على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! مع أن خال ابن أبي ذئب لم يخرج له مسلم .وأخرجه أحمد 2/519 عن سليمان بن داوٗد، عن أبي عوانة، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، بِه . ولفظه "إذا شرب الخمر . . ." .

شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَكِرَ الرَّجُلُ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ سَكِرَ الرَّابِعَةَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَاهُ اِذَا اسْتَحَلَّ شُرْبَهُ وَلَمْ يَقْبَلْ تَحْرِيْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مدہوش ہو جائے' تو اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ مدہوش ہو جائے' تو اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ مدہوش ہو جائے' تو اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ مدہوش ہو جائے' تو اس کی گردن اڑا دو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے: جب وہ شراب نوشی کو حلال سمجھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ حرمت کو قبول نہ کرے (تو اسے قتل کر دو)

ذِكْرُ وَصْفِ ضَرْبِ الْحَدِّ الَّذِي كَانَ فِي اَيَّامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حد لگانے کی اس صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لگائی جاتی تھی

4448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْحَدِّ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ، فَلَمَّا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ جَلَدَ اَرْبَعِيْنَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيْفِ وَالْقُرٰى فَذُكِرَ لِاَصْحَابِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اجْعَلْهَا كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (شراب نوشی کی) حد میں کھجور کی شاخوں اور جوتوں کے ذریعے پٹائی کروائی تھی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو انہوں نے چالیس کوڑے لگوائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ مختلف بستیوں اور علاقوں میں آباد ہو گئے' تو ان کے اصحاب کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن

4448- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدّد على شرطه، ومن فوقه على شرطهما. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وهشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي. وأخرجه أبو داوُد 4479 في الحدود: باب الحد في الخمر، عن مسدّد، بهذا الإسناد. وفيه: فلما ولي عمر دعا الناس فقال لهم: إن الناس قد دنَوا من القرى والريف، فما ترون في حد الخمر؟ فقال له عبد الرحمٰن بن عوف: نرى أن تجعله كأخف الحدود، فجلد فيه ثمانين. وأخرجه مسلم 1706 36 في الحدود: باب حد الخمر، عن محمد بن المثنى، وأبو يعلى 3127 عن عبيد الله بن عمر القواريري، وأحمد 3/115 ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، بِه. وأخرجه الطيالسي 1970، وأحمد 3/115 و180، والبخاري 6773 في الحدود: باب ما جاء في ضرب شارب الخمر، و6776 في الحدود: باب الضرب بالجريد والنعال، ومسلم 1706 36 و37، وأبو داوُد 4479، والنسائي في الحدود كما في "التحفة" 1/348، وأبو يعلى 3015، والطحاوي 3/157، والبيهقي 8/319 من طريق هشام، به وبعضهم يزيد في الحديث على بعض.

بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اسے سب سے کم حدود کی مانند کر دیں (یعنی اس کے مطابق سزا دیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَدَّ الَّذِي وَصَفْنَاهُ كَانَ لِشَارِبِ الْخَمْرِ

وہ حد جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ شراب پینے والے شخص کے لیے ہوتی تھی

4449 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ جَلَدَا فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ، فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرَى فَاسْتَشَارَ عُمَرُ النَّاسَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَتٰى مَا يَشْرَبُهَا يُهَجِّرْ، وَمَتٰى مَا يُهَجِّرْ يُقْذَفْ، فَنَرَى اَنْ تَجْعَلَهُ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ، فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شراب نوشی کی سزا میں کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے پٹائی کرواتے تھے۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور لوگ مختلف علاقوں اور بستیوں میں آباد ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! جب کوئی شخص شراب پیے گا' تو وہ فحش باتیں کرے گا اور جب وہ فحش باتیں کرے گا' تو زنا کا جھوٹا الزام لگائے گا' تو اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ اس کی سزا کو سب سے کم ترین حد کی مانند کر دیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا میں **80** کوڑے لگوائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعِدَّةِ الَّتِي ضَرَبَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ

اس تعداد کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی (سزا میں) مقرر کی ہے

4450 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

4449– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وانظر ما قبله وما بعده .

4450– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مسند أبي يعلى " 3053، وأخرجه النسائي في الحدود كما في "التحفة" 1/327، وأبو يعلى 3219 من طريقين عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/175، والبخاري 6773 في الحدود: باب ما جاء في ضرب شارب الخمر، ومسلم 1706 35 في الحدود: باب حد الخمر، والترمذي 1443 في الحدود: باب ما جاء في حد السكران، والنسائي في "الكبرى"، والطحاوي 3/157، وابن الجارود 829، والبيهقي 8/319، والبغوي 2604منطرق عن شعبة، بِهِ . قال الترمذي: حديث أنس حديث حسن صحيح، والعمل على هذا عند أهل العلم مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وغيرهم أن حد السكران ثمانون .وأخرجه ابن الجارود 830 من طريق شبابة، عن شعبة، عن قتادة، عن الحسن، عن أنس . فزاد في إسناده الحسن البصري بين قتادة وأنس .وأخرجه الطحاوي 3/158، والبيهقي 8/319 من طريقين عن همام، عن قتادة، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/247، وأبو يعلى 2894 .

شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ، ثُمَّ اُتِيَ اَبُوْ بَكْرٍ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَصَنَعَ بِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ اُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَخَفَّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ، فَضَرَبَهٗ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ثَمَانِيْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے شراب پی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے چالیس جوتے مارے گئے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے یہی سزا دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے ہلکی حد **80** کوڑے ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو **80** کوڑے لگوائے۔

بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ

باب: حدقذف کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَاذِفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ عَدِمِ الشُّهُوْدِ الْاَرْبَعَةِ بِقَذْفِهِ اِيَّاهَا اَوْ تَلَكُّئِهِ عَنِ اللِّعَانِ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ لِقَذْفِهِ امْرَاَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' چار گواہوں کی غیر موجودگی میں اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگانے والا شخص

جب اس عورت پر زنا کا الزام لگادے اور پھر لعان کرنے پر بھی تیار نہ ہو' تو یہ بات لازم ہے' اپنی بیوی پر الزام لگانے کی وجہ سے اس پر حدقذف جاری کی جائے

4451 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَوَّلُ لِعَانٍ فِي الْاِسْلَامِ اَنَّ شَرِيْكَ بْنَ سَحْمَاءَ اَقْذَفَهُ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ بِامْرَاَتِهِ، فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا هِلَالُ، اَرْبَعَةُ شُهُوْدٍ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنِّيْ صَادِقٌ، وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّءُ ظَهْرِيْ مِنَ الْجَلْدِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ) (النور: 6)، اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ بِاللّٰهِ

4451– حديث صحيح، مسلم بن أبي مسلم الجرمي، ويقال له أيضاً: مسلم بن عبد الرحمٰن الجرمي، روى عن جمع وروى عنه جمع، أورده ابن أبي حاتم 8/188 وقال: مِن الغُزاة، روى عن مخلد بن حسين، روى عنه المنذر بن شاذان الرازي وقال: إنه قتل من الروم مئة ألف! وذكره المؤلف في "ثقاته" 9/158 وقال: ربما أخطأ، مات سنة أربعين ومئتين، ونقل الحافظ في "لسان الميزان" 6/32 عن الأزدي قوله: حدّث بأحاديث لا يُتابع عليها وكان إماماً بطرسوس، وعن البيهقي: إنه غير قوي . ووثقه الخطيب في "تاريخه" 13/100، وقد توبع، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير .ز مخلد بن الحسين فمن رجال مسلم وحده . وهو في مسند أبي يعلى 224 .وأخرجه النسائي 6/172–173 في الطلاق: باب كيف اللعان، عن عمران بن يزيد، والطحاوي 3/101–102 من طريق محمد بن كثير، كلاهما عن مخلد بن حسين، بهذا الإسناد .وأخرجه مختصراً أحمد 3/142، ومسلم 1496 في اللعان، وأبو يعلى 2825، والطحاوي 3/102، والبيهقي 7/405–406 من طرق عن هشام بن حسان، بِهِ .وفي الباب عن ابن عباس عند البخاري 2671 و4747، وأبي داوٗد 2254، والترمذي 3179، وابن ماجة 2067، والبيهقي 7/393–394، والبغوي 2370 من طريق محمد بن بشار، عن ابن أبي عدي، عن هشام بن حسان، عن عكرمة، عنه .

اِنَّكَ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ فِيمَا رَمَيْتَهَا بِهٖ مِنَ الزِّنٰى، فَشَهِدَ بِذٰلِكَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ فِي الْخَامِسَةِ: وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ فِيمَا رَمَيْتَهَا بِهٖ مِنَ الزِّنٰى، فَفَعَلَ، ثُمَّ دَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قُوْمِي اشْهَدِي بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ فِيمَا رَمَاكِ بِهٖ مِنَ الزِّنٰى، فَشَهِدَتْ بِذٰلِكَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، ثُمَّ قَالَ لَهَا فِي الْخَامِسَةِ: وَغَضَبُ اللّٰهِ عَلَيْكِ اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فِيمَا رَمَاكِ بِهٖ مِنَ الزِّنٰى، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَوِ الْخَامِسَةِ فَسَكَتَتْ سَكْتَةً حَتّٰى ظَنُّوا اَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا اَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ عَلَى الْقَوْلِ، فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ: انْظُرُوا اِنْ جَاءَتْ بِهٖ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ، فَجَاءَتْ بِهٖ آدَمَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا مَا نَزَلَ فِيهِمَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِي وَلَهُمَا شَاْنٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام میں لعان کا واقعہ پہلی مرتبہ اس وقت پیش آیا جب ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر اپنی بیوی کے ساتھ زنا کا الزام لگایا انہوں نے یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ہلال چار گواہ لے کر آؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد جاری ہوگی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے' میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور آپ پر وہ چیز نازل کر دے گا' جو میری پشت پر کوڑے لگنے سے روک دے گی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اور فرمایا: تم اللہ کے نام کی گواہی دے کر کہو کہ تم سچے ہو اس حوالے سے جو تم نے اس عورت پر زنا کا الزام لگایا ہے' تو انہوں نے چار مرتبہ اس بات کی گواہی دی پھر پانچویں مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: (کہ تم یہ کہو) اللہ تعالیٰ کی تم پر لعنت ہے' اگر تم جھوٹے ہوئے اس چیز کے بارے میں جو تم نے اس عورت پر زنا کا الزام لگایا ہے' تو ان صاحب نے ایسا ہی کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلوایا اور فرمایا: تم اٹھو اور اللہ کے نام کی گواہی دے کر کہو کہ یہ مرد جھوٹا ہے اس چیز کے بارے میں جو اس نے تم پر زنا کا الزام لگایا ہے' تو اس عورت نے چار مرتبہ اس بات کی گواہی دی تو پانچویں مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: (تم یہ کہو) اللہ تعالیٰ کا غضب تم پر نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہو اس چیز کے بارے میں جو اس نے تم پر زنا کا الزام لگایا ہے' تو چوتھی مرتبہ یا پانچویں مرتبہ وہ عورت کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئی' یہاں تک کہ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ اعتراف کر لے گی پھر اس عورت نے کہا: میں اپنی قوم کو کبھی رسوائی کا شکار نہیں کروں گی پھر اس نے اپنی بات کو جاری رکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لینا اگر اس نے گھنگریالے بالوں والے' موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا' تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا اگر اس نے سفید رنگ کے سیدھے بالوں والے بڑی آنکھوں والے بچے کو جنم دیا' تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس عورت نے گندمی رنگت کے گھنگریالے بالوں والے اور موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ان دونوں کے بارے میں اللہ کی کتاب کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس معاملے کو دوسری طرح سے نمٹاتا۔

بَابُ التَّعْزِيرِ

باب: تعزیر کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْأُمَرَاءِ مِنَ الْجَلْدِ فِي تَأْدِيبِ مَنْ أَسَاءَ مِنَ الرَّعِيَّةِ فِيمَا دُوْنَ حَدٍّ مِّنَ الْحُدُوْدِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، حکمرانوں پر یہ بات لازم ہے کہ ان کی رعایا میں سے

جو شخص برائی کا ارتکاب کرتا ہے جو برائی حدود کے علاوہ ہوتی ہے تو وہ حکمران اسے بھی ادب سکھانے کے لیے کوڑے لگا سکتا ہے

4452 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا جَلْدَ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ فِيمَا دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4452- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الرحمٰن بن جابر: هو ابن عبد الله الأنصاري أبو عتيق المدني، والمقرء: هو أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد . وأخرجه أحمد 4/45، والدارمي 2/176، والنسائي في الرجم كما في "تحفة الأشراف" 9/66، والطبراني 22/514، والحاكم 4/381-382، والبيهقي 8/328 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد . وقع في إسناد الحاكم إسماعيل بن أبي أيوب بدل سعيد بن أبي أيوب وهو تحريف . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي! مع أنهما قد أخرجاه، لكن زاد مسلم في سنده . جابر بن عبد الله كما سيأتي في الحديث الآتي . وأخرجه أحمد 3/466 و4/45، وابن أبي شيبة في "مصنفه" 10/107، والبخاري 6848 في الحدود: باب كم التعزير والأدب، وأبو داوُد 4491 في الحدود: باب في التعزير، والترمذي 1463 في الحدود: باب ما جاء في التعزير، والنسائي في الرجم، وابن ماجة 2601 في الحدود: باب التعزير، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/164، والطبراني 22/515 و516، والبغوي 2609 من طريقين عن يزيد بن أبي حبيب، بِهِ . وأخرجه أحمد 3/466، والطبراني 22/517 من طريقين عن بكير بن الأشج، بِهِ . وأخرجه البخاري 8649 من طريق فضيل بن سليمان، عن مسلم بن أبي مريم، عن عبد الرحمٰن بن جار، عمن سمع النبيَّ صلى الله عليه وسلم . . . وأخرجه عبد الرزاق 13677 عن ابن جريج، عن مسلم بن أبي مريم، عن عبد الرحمٰن بن جابر، عن رجل من الأنصار أن النبي صلى الله عليه وسلم قال . . .

''اللہ تعالیٰ کی حدود کے علاوہ کسی (جرم کی سزا میں) دس کوڑے سے زیادہ نہیں لگائے جاسکتے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّجْلَدَ فِيْ غَيْرِ الْحُدُوْدِ الْمُسْلِمُوْنَ اَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ حدود کے علاوہ مقدمے میں مسلمانوں کو دس سے زیادہ کوڑے لگائے جائیں

4453 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ، فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابوبردہ بن نیار انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''دس سے زیادہ کوڑے صرف اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں لگائے جاسکتے ہیں''۔

4453– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 4/45، والبخارى 6850 فى الحدود: باب كم التعزير والأدب، ومسلم 1708 فى الحدود: باب قدر أسواط التعزير، وأبو داوُد 4492 فى الحدود: باب فى التعزير، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 3/165، والحاكم 4/369–370، والبيهقى 8/327 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .وقال الحاكم: حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبى! وهنا قد أخرجاه كما مر فى التخريج .وأخرجه النسائى فى الرجم كما فى "التحفة9/66"، والطحاوى 3/165 من طريقين عن بكير بن الأشج، بِهِ .

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ

چوری کی حد کا بیان

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَنِ السَّارِقِ وَشَارِبِ الْخَمْرِ فِيْ وَقْتِ ارْتِكَابِهِمَا الْفِعْلَيْنِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُمَا

چوراور شراب نوشی کرنے والے شخص کے ان دو افعال کے ارتکاب کے وقت ان سے لفظ ''ایمان'' کی نفی کا تذکرہ، جن دو افعال سے منع کیا گیا ہے

4454 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلٰكِنْ اَبْوَابُ التَّوْبَةِ مَعْرُوضَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شخص شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا البتہ توبہ کی گنجائش باقی رہتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا:

(وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38)

اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

''چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کٹوا دو''

4454- حديث صحيح، حكيم بن سيف، روى له أبو داوٗد والنسائى فى "اليوم والليلة"، قال ابن أبى حاتم: شيخ صدوق لا بأس به، يُكتب حديثه ولا يحتج به، ليس بالمتين . وذكره المؤلف فى "ثقاته"، وقال عنه الحافظ فى "التقريب": صدوق، وقد تقدم تخريجه برقم 186 .

4455 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی (چیز کی) چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقَطْعِ عَنِ الْمُنْتَهِبِ، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ رُبْعَ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

اچکنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنے کی نفی کا تذکرہ اگرچہ وہ چیز ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت کی ہو

4456 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَيْسَ عَلٰى مُنْتَهِبٍ قَطْعٌ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا،

(توضیح مصنف):اَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ تَدْرُسَ الْمَكِّيُّ

4455- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة ابن يحيى فمن رجال مسلم .وأخرجه البيهقي 8/254 من طريق إسماعيل بن أحمد، عن محمد بن الحسن ابن قتيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1684 2 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، عن حرملة بن يحيى، بِهِ .وأخرجه البخاري 6790 في الحدود: باب قول الله تعالى: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) وفي كم يُقطع، ومسلم 1684 2، وأبو داوُد 4384 في الحدود: باب ما يقطع فيه السارق، والنسائي 8/78 في قطع السارق: باب ذكر الاختلاف على الزهري، والطحاوي 3/164، والبيهقي 8/254 من طرق عن ابن وهب، بِهِ .وأخرجه النسائي 8/77 من طريق حفص بن حسان، عن الزهري، عن عروة بن الزبير، بِهِ . وانظر 4459 و4460 .

4456- إسناده قوي، مؤمل بن إهاب، قال أبو حاتم: صدوق، وقال النسائي: لا بأس به، وقال مرة: ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال مسلمة بن قاسم: ثقة صدوق، وقال إبراهيم بن الجنيد: سئل عنه ابن معين فكأنه ضعفه، ومن فوقه رجاله ثقات رجال الشيخين، وأبو الزبير قد توبع، وهو في "مصنف عبد الرزاق" 18844 لكن ليس فيه وعمرو بن دينار .قلت: وقد صرح ابن جريج بسماعه من أبي الزبير عند عبد الرزاق، والدارمي 2/175، والنسائي في "الكبرى" ورقة 402ب، فانتفت شبهة تدليسه، وهذا يرد على أبي داوُد والنسائي وغيرهما قولهم: إن ابن جريج لم يسمعه من أبي الزبير .وأخرجه من طرق عن ابن جريج بهذا الإسناد الترمذي 1448 في الحدود: باب ما جاء في الخائن والمختلس والمنتهب، وأبو داوُد 4391 في الحدود: باب القطع في الخلسة والخيانة، والنسائي 8/88-89 و89 في قطع السارق: باب ما لا يقطع فيه، وابن ماجة 2591 في الحدود: باب الخائن والمنتهب والمختلس، وأحمد 3/380، والدارمي 2/175، والطحاوي 3/171، والدارقطني 3/187، والبيهقي 8/279 .وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه من طرق عن أبي الزبير، عن جابر النسائي 8/89، وعبد الرزاق 18845 و18859، والطحاوي 3/171، والبيهقي 3/279 .

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا البتہ جو شخص کوئی چیز اچک لیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں''۔
ابوزبیر نامی راوی کا نام محمد بن تدرس مکی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقَطْعِ عَنِ الْمُنْتَهِبِ مَا لَيْسَ لَهُ

جو چیز آدمی کی ملکیت نہ ہو اسے اچکنے والے کا ہاتھ کاٹنے کی نفی کا تذکرہ

4457 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ الْعَابِدُ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ عَلٰى مُنْتَهِبٍ، وَلَا مُخْتَلِسٍ، وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اچک لینے والے' چھین لینے والے اور خیانت کرنے والے شخص کو (ہاتھ) کاٹنے (کی) سزا نہیں دی جائے گی''۔

4458 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ، وَلَا عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''چھین لینے والے شخص اور خیانت کرنے والے شخص (کو ہاتھ کاٹنے) کی سزا نہیں دی جائے گی''۔

ذِكْرُ الْعَدَدِ الْمَحْصُوْرِ الَّذِي اسْتُثْنِيَ مِنْهُ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس متعین تعداد کا تذکرہ' جس کا اس میں سے استثنیٰ کیا گیا ہے' جسے ہم نے ذکر کیا ہے

4459 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: اَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری)

4457– إسناده قوي، وهو مكرر ما قبله .

4458– مؤمل بن إسماعيل وإن كان شيء الحفظ، تابعه عليه مخلد بن يزيد الحراني عند النسائي 8/88 وهو ثقة، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وانظر ما قبله .

پر ہاتھ کٹوا دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْحَدِّ الَّذِي يُقْطَعُ السَّارِقُ إِذَا سَرَقَ مِثْلَهُ، أَوْ يَقُومُ مَقَامَهُ

اس حد کا تذکرہ' جب چور اتنی (قیمت والی) چیز کو چرا لے یا اس کے قائم مقام چیز کو چرا لے' تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا

4460 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری) پر چور کا ہاتھ کٹوا دیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْحُكْمِ فِيمَنْ سَرَقَ مِنَ الْحِرْزِ مَا قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

اس بارے میں حکم کا تذکرہ' جب کوئی شخص کسی محفوظ جگہ سے کوئی ایسی چیز چرا لے جس کی قیمت تین درہم ہو

4461 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّخْتِيَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ

4459– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه الشافعي 2/83، وأحمد 6/36، والحميدي 279، ومسلم 1684 1 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، وأبو داؤد 4383 في الحدود: باب ما يقطع فيه السارق، والترمذي 1445 في الحدود: باب ما جاء في كم تقطع يد السارق، والنسائي 8/79 في القطع: باب ذكر الاختلاف على الزهري، والطحاوي 3/163 و166 و167، وابن الجارود 824، والبيهقي 8/254، والبغوي 2595 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وجعل مرة من فعل النبي صلى الله عليه وسلم ومرة من قوله . قال الترمذي: حديث عائشة حديث حسن صحيح . وأخرجه عبد الرزاق 18961، وأحمد 6/163، والطيالسي 1582 وابن أبي شيبة 9/468–469 وقد تحرف في المطبوع منه عمرة إلى: عروة، والدارمي 2/172، والبخاري 6789 في الحدود: باب قول الله تعالى: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا) وفي كم يقطع، ومسلم 1684 1، وابن ماجة 2585 في الحدود: باب حد السارق، والنسائي 8/78، وأبو يعلى 4411، والبيهقي 8/254 من طرق عن الزهري، به .

4460– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن سلمة المرادي فمن رجال مسلم . وهو مكرر 4455 .

بْنُ عُمَرَ، وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَطْعَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ لَيْسَ بِحَدٍّ لَا يُقْطَعُ فِيمَنْ سَرَقَ اَكْثَرَ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہم نے جو یہ ذکر کیا ہے ایک چوتھائی دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا یہ کوئی ایسی حد نہیں کہ اس سے زیادہ کی چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

4462 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَا طَالَ عَلَيَّ، وَلَا نَسِيتُ الْقَطْعَ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

4461- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عبد الرحمٰن الدارمي، فمن رجال مسلم . أبو نعيم: هو الفضل بن دكين، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وهو في سنن الدارمي 2/173، وعنه أخرجه مسلم 1686 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها .وأخرجه النسائي 8/77 في القطع: باب القدر الذي إذا سرقه السارق قطعت يده، والبيهقي 8/256 من طرق عن أبي نعيم، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 8969، ومن طريقه أحمد 2/80، ومسلم 1686 6 عن سفيان الثوري، عن أيوب السختياني وأيوب بن موسى وإسماعيل بن أمية، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 18968، وأحمد 2/6 و82، والطحاوي 3/162، وابن الجارود 825 من طريق أيوب السختياني، بِهِ . وأخرجه أحمد 2/145، ومسلم، وأبو داوٗد 4386 في الحدود: باب ما يقطع فيه السارق، والنسائي 8/77، والبيهقي 8/256 من طريق ابن جريج، عن إسماعيل بن أمية، بِهِ . وأخرجه عبد الرزاق 18967، وأحمد 2/54 و143، والطيالسي 1847، وابن أبي شيبة 9/468، والبخاري 6797 في الحدود: باب قول الله تعالى: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا)، ومسلم، وابن ماجة 2584 في الحدود: باب حد السرقة، والطحاوي 3/162 من طريق عبيد الله بن عمر، بِهِ .ووقع في بعض المصادر عبد الله بن عمر . وأخرجه البخاري 6798 من طريق أبي ضمرة، عن موسى بن عقبة، بِهِ .

4462- إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "الموطأ" 2/832 في الحدود: باب ما يجب فيه القطع .ومن طريق مالك أخرجه النسائي 8/79 في قطع السارق: باب ذكر الاختلاف على الزهري، والطحاوي 3/165 .وأخرجه ابن أبي شيبة 9/470، والنسائي 8/79، والطحاوي 3/164 من طرق عن يحيى بن سعيد، بِهِ . بعضهم يجعل نص الحديث مرفوعاً، وبعضهم يوقفه على عائشة .وأخرجه من طرق عن عمرة عن عائشة بعضهم يرفعه وبعضهم يوقفه، وأورد بعضهم فيه قصةً- مالك 2/832-833، وأحمد 6/80-81 و249 و252، وعبد الرزاق 18964، وابن أبي شيبة 9/472، والبخاري 6791 في الحدود: باب قول الله تعالى: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا)، ومسلم 1684 4 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، والنسائي 8/80، والطحاوي 3/165 و166، والدارقطني 3/189، والبيهقي 8/254 و255 .وانظر شرح معاني الآثار 3/163-165 .

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور نہ ہی میں یہ بات بھولی ہوں کہ ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

ذِكْرُ صَرْفِ الدِّينَارِ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کے دینار کی (مالی حیثیت) کا تذکرہ

4463 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِيجَابِ الْقَطْعِ عَنِ السَّارِقِ الَّذِي يَسْرِقُ اَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِيْنَارٍ

جو شخص ایک چوتھائی دینار سے کم قیمت کی چیز چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹنے کے لازم ہونے کی نفی کا تذکرہ

4464 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چور کا ہاتھ

4463- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/831 في الحدود: باب ما يجب في القطع . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والشافعي 2/83، والطيالسي 1847، والبخاري 6795 في الحدود: باب قول الله تعالى: . (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) وفي كم يقطع، ومسلم 1686 6 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، وأبو داؤد 4385 في الحدود: باب ما يقطع فيه السارق، والنسائي 8/76-77 في قطع السارق: باب القدر الذي إذا سرقه السارق قطعت يده، والطحاوي 3/162، والبيهقي 8/256، والدارقطني 3/190، والبغوي 2596 . وأخرجه الطيالسي 1847، ومسلم 1686، والترمذي 1446 في الحدود: باب ما جاء في كم تقطع يد السارق، والنسائي 8/76، والطحاوي 3/162-163، والدارقطني 3/190 من طرق عن نافع، به . وانظر 4461 .

4464- إسناده صحيح، أبو الربيع وهو سليمان بن داؤد المهري-: ثقة روى له أبو داؤد والنسائي، ومخرمة بن بكير ثقة من رجال مسلم، وباقي السند ثقات على شرطهما . وأخرجه مسلم 1684 3 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، والنسائي 8/81 في قطع السارق: باب ذكر اختلاف أبي بكر بن محمد وعبد الله بن أبي بكر عن عمرة، والطحاوي 3/164، والدرقطني 3/189 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 8/81-82، والدارقطني 3/189 من طريق يزيد بن أبي حبيب، عن بكير الأشج، به .

صرف اسی وقت کاٹا جائے گا' جب ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی چیز اس نے چوری کی ہو۔

4465 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ اَرْبَعَةٍ: يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَرُزَيْقٌ، وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَالزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا قَطْعَ اِلَّا فِیْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا''۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْعَدَدِ الْمَحْصُوْرِ الْمُسْتَثْنٰی مِنْ جُمْلَتِهِ الْخَارِجَ حُكْمُهٗ مِنْ حُكْمِهٖ

اس متعین تعداد جس کا عموم سے استثنٰی کیا گیا ہے اور اس کا حکم اس کے حکم سے خارج ہے اس کے ایک حصے کا تذکرہ

4466 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، اَنَّ غُلَامًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطٍ، فَرُفِعَ اِلٰی مَرْوَانَ، فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ، فَقَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عُمُوْمُ الْخِطَابِ فِی الْكِتَابِ قَوْلُهٗ جَلَّ وَعَلَا: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38)، فَاَمَرَ بِقَطْعِ السَّارِقِ اِذَا مَا سَرَقَ، ثُمَّ فَسَّرَتْهُ السُّنَّةُ بِاَنْ لَا قَطْعَ عَلٰی سَارِقِ الثَّمَرِ، وَلَا الْكَثَرِ، وَاَنْ لَا قَطْعَ اِلَّا فِیْ رُبْعِ دِيْنَارٍ، فَكَانَ الْمُرَادُ مِنَ الْخِطَابِ مِنَ الْكِتَابِ: فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا اِذَا سَرَقَ رُبْعَ دِيْنَارٍ، وَمَا يَقُوْمُ مَقَامَهٗ سِوَی الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ

حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکے نے ایک باغ سے کھجور کا پودا چوری کر لیا یہ مقدمہ مروان کی

4465- إسناده صحيح . رجاله رجال مسلم غير رُزيق ويقال: زُريق- بتقديم الزاى، وهو ابن حُكيم الأيلي- فثقة روى له البخارى تعليقاً والنسائى .وأخرجه الحميدى 280 عن سفيان قال: وحدثناه أربعة عن عَمرة، عن عائشة لم يرفعه: عبد الله بن أبى بكر ورزيق بن حكيم الأيلى ويحيى بن سعيد وعبد ربه بن سعيد كان فى الأصل: سعد بن سعيد، لكن محقق الكتاب العلامة الشيخ حبيب الرحمٰن أثبته عبد ربه بن سعيد وقال: كذا فى ع وظ وهو الصواب، وفى الأصل: سعد، والزهرى أحفظهم كلهم وكان قد أخرجه قبله بحديث إلا أن فى حديث يحيى ما دل على الرفع: ما نسيت ولا طال على: القطع فى ربع دينار فصاعداً .وأخرجه النسائى 8/79 فى قطع السارق: باب ذكر الاختلاف على الزهرى، عن قتيبة، عن سفيان، عن يحيى بن سعيد وعبد ربه ورزيق صاحب أيلة، به موقوفاً عليها .وانظر 4459 و4462 .

خدمت میں پیش ہوا تو اس نے اس لڑکے کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا' تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''پھل اور کثر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کتاب میں خطاب کا حکم عمومی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو'' تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' چور جب بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے' لیکن پھر سنت نے اس کی وضاحت کی ہے' پھل اور کثر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاتھ صرف اس وقت کاٹا جائے گا' جب ایک چوتھائی دینار کی قیمت والی چیز کو چوری کیا جائے گا۔

تو کتاب میں خطاب سے مراد یہ ہے: ان دونوں کا ہاتھ اس وقت کاٹو جب وہ ایک چوتھائی دینار قیمت والی چیز کو چوری کریں' یا اس چیز کو چوری کریں جو اس کے قائم مقام ہو اور جو پھل اور کثر کے علاوہ ہو۔

4466- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم . سفيان: هو ابن عيينة، ويحيى بن سعيد: هو ابن قيس الأنصاري . وأخرجه الشافعي 2/84، والحميدي 407، والدارمي 2/174، والنسائي 8/87 في قطع السارق: باب ما لا قطع فيه، وابن ماجة 2593 في الحدود: باب لا يقطع في ثمر ولا كثر، والطحاوي 3/172، وابن الجارود 826، والبيهقي 8/263 من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وبعضهم يذكر فيه القصة وبعضهم لا يذكرها .وأخرجه الشافعي 2/83-84 عن مالك بن أنس، والنسائي 8/87-88، والترمذي 1449 في الحدود: باب ما جاء لا قطع في ثمر ولا كثر، من طريق الليث، كلاهما عن يحيى بن سعيد، بِهِ .وأخرجه الدارمي 2/174، والنسائي 8/87، والطبراني 4340 من طريق أبي نعيم، عن سفيان، بِهِ . إلا أنه لم يقل فيه: عن واسع بن حبان .وأخرجه مالك 2/839 في الحدود: باب لا قطع فيه، وأحمد 3/463 و464 و4/140 و142، والدارمي 2/174، وأبو داوُد 4388 و4389 في الحدود: باب ما لا قطع فيه، والنسائي 8/87، والطحاوي 3/172، والطبراني 4339 و4341 و4342 و4343 و4344 و4345 و4346 و4347 و4348 و4349 و4350 و4351، والبيهقي 8/262 و263، والبغوي 2600 من طرق عن يحيى بن سعيد، بِهِ . لم يذكر فيه واسع بن حبان .وأخرجه عبد الرزاق 18916 عن ابن جريج، والدارمي 2/174، والنسائي 8/88 من طريق أبي أسامة، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن رجل من قومه، عن رافع بن خديج . لم يقل ابن جريج: من قومه .وأخرجه النسائي 8/88 من طريق بشر، والطبراني 4352 من طريق الليث، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن يحيى بن حبان قال بشر: عن . . . يحيى بن سعيد أن رجلاً من قومه حدثه- عن عمة له، عن رافع بن خديج . وفي "التحفة" 3/160 أن رواية النسائي عن عمّ له .وأخرجه الدارمي 2/174-175، والنسائي 8/88 من طريق سعيد بن منصور، عن عبد العزيز الدراوردي، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ أبي ميمون، عن رافع بن خديج . قال النسائي: هذا خطأ أبو ميمون لا أعرفه .وأخرجه عبد الرزاق 18917 من طريق يحيى بن أبي كثير، والنسائي 8/86-87، والطبراني 4277 من طريق القاسم بن محمد، كلاهما عن رافع بن خديج .وله شاهد من حديث أبي هريرة عند ابن ماجة 2594 ولفظه "لا قطع في ثمر ولا كثر" وسنده ضعيف .وآخر من حديث عبد الله بن عمرو عند أبي داوُد 4390 مرفوعاً من رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سئل عن الثمر المعلّق فقال: "مَن أصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خُبْنَه فلا شيء عليه، ومن خرج بشيء منه فعليه غرامة مثليه والعقوبة، ومن سرق منه شيئاً بعد أن يُؤوِيَهُ الجَرين فبلغ ثمن المجنّ فعليه القطع، ومن سرق دون ذلك فعليه غرامة مثليه والعقوبة" وسنده حسن .

بَابُ قَطْعِ الطَّرِيقِ

باب: رہزنی کرنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِيْ طَلَبِ الْعُرَنِيِّينَ قَافَةً يَقْفُو آثَارَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کے پیچھے مہم روانہ کی تھی جو ان کی تلاش میں گئے تھے

4467 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ، فَاَمَرَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَفَعَلُوا، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَاسْتَاقُوْا الْاِبِلَ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ قَافَةً، فَاُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل قبیلے سے تعلق رکھنے والے آٹھ افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ صدقے کے اونٹوں کے پاس چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے (صدقے کے اونٹوں کے) چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی تلاش میں مہم روانہ کی ان لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں اور انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا آپ ﷺ نے انہیں داغ لگوا کر (ان کے خون کا بہاؤ روکنے کی کوشش نہیں کی)۔

4467– إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم من رجاله، ومن فوقه على شرطهما، وقد صرح الوليد بالتحديث عند غير المصنف، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه البخاري 6802 و6803، وأبو داوٗد 4366، والنسائي 7/94 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وانظر 1387 و1389.

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ رَدَّ الْقَوْمُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُمْ فِيهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

اس مدت کا تذکرہ جتنے عرصے میں وہ لوگ انہیں واپس مدینہ منورہ لے آئے تھے

4468 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ، اَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: عُكْلٍ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ، فَاَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا، فَشَرِبُوا حَتّٰى اِذَا بَرِؤُوا، قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوْا النَّعَمَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَرِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيءَ بِهِمْ، فَاَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ، فَاُلْقُوْا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ، فَلَا يُسْقَوْنَ، قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اونٹوں (کے باڑے) کی طرف جانے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ جائیں اوران کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ ان لوگوں نے اسے پیا' یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گئے' تو انہوں نے (ان اونٹوں کے چرواہے) کو قتل کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے مہم روانہ کی دن چڑھ جانے کے بعد ان لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں گرم پتھروں پر ڈال دیا گیا۔ وہ لوگ پانی مانگتے تھے' تو انہیں پانی نہیں دیا گیا۔

ابوقلابہ کہتے ہیں یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے چوری بھی کی' قتل بھی کیا اور ایمان لانے کے بعد کفر بھی کیا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ بھی کی۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ جِيءَ فِيهَا بِالْعُرَنِيِّيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس مدت کا تذکرہ' جس مدت میں عرینہ قبیلے کے لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تھا

4469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَهْطًا مِنْ بَنِىْ عُكْلٍ، اَوْ قَالَ: مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَاَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَشَرِبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى بَرِئُوا،

4468– إسناده صحيح على شرطهما . وانظر 1387 و1389 .

4469– إسناده صحيح على شرطهما . وهو مكرر ما قبله .

وَذَهَبَ سَقَمُهُمْ، فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَرَدُوْا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ غُدْوَةً، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيءَ بِهِمْ، فَقُطِعَتْ اَيْدِيهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ، وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ، وَاُلْقُوْا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ قَتَلُوا، وَسَرَقُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ اِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عکل سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے۔ وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اونٹوں کی طرف جانے کا حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ جب انہوں نے ان کا دودھ اور پیشاب پیا اور ان کی بیماری ختم ہوگئی تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ یہ اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت ان کے پیچھے مہم روانہ کر دی۔ دن چڑھ جانے کے بعد ان کو پکڑ کر لایا گیا ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے گئے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں اور انہیں تپتے ہوئے پتھروں پر ڈال دیا وہ لوگ پانی مانگتے تھے' لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ نے یہ بات بیان کی ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے قتل بھی کیا چوری بھی کی ایمان لانے کے بعد کفر بھی اختیار کیا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ بھی کی (اس لیے انہیں اتنی سخت سزا دی گئی)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَحَ الْعُرَنِيِّينَ فِي الشَّمْسِ بَعْدَ تَعْذِيبِهِ اِيَّاهُمْ بِمَا عَذَّبَ حَتّٰى مَاتُوا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کو سزا دینے کے بعد دھوپ میں ڈلوا دیا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے تھے

4470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: اِيَّايَ حَدَّثَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوْهُ عَلٰى

4470– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو رجاء : هو سلمان . وأخرجه مسلم 1671 10 عن محمد بن الصباح وأبى بكر بن أبى شيبة، كلاهما عن ابن عُليّة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 4193، والنسائى 7/93–94 من طريقين عن الحجاج الصواف، به . تابع حجاجاً عليه عند البخارى أيوبُ . وأخرجه البخارى 4610، ومسلم 1671 11 و12 من طريقين عن أبى رجاء، به نحوه . وانظر 1387 .

الْإِسْلَامِ، فَاسْتَوْخَمُوْا الْاَرْضَ، وَسَقِمَتْ اَجْسَامُهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آلا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِينَا فِيْ اِبِلِهٖ فَتُصِيبُوْنَ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا؟، فَقَالُوا: بَلٰى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَصَحُّوا، فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَرَدُوْا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ فِيْ آثَارِهِمْ فَجَلَبَهُمْ، فَاَمَرَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ، وَنَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل قبیلے سے تعلق رکھنے والے آٹھ افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اس علاقے کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی۔ ان کے جسم بیمار ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں کی طرف کیوں نہیں چلے جاتے۔ وہاں تم ان کا دودھ اور پیشاب پی لینا۔ ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے پھر وہ لوگ نکلے (اور وہاں چلے گئے) وہاں انہوں نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ساتھ لے گئے اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے کچھ لوگوں کو روانہ کیا۔ انہوں نے انہیں پکڑ لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعُرَنِيِّينَ كَفَرُوا بَعْدَ فِعْلِهِمُ الَّذِي فَعَلُوا

اس بات کے بیان کا تذکرہ عرینہ قبیلے کے لوگوں نے جو کچھ کیا تھا اس کو کرنے کے بعد وہ کافر بھی ہو گئے تھے

4471 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ، فَقَالَ لَهُمْ: لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدِنَا فَكُنْتُمْ فِيْهَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَفَعَلُوا، فَلَمَّا صَحُّوا قَامُوْا اِلٰى رَاعِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُ، وَرَجَعُوا كُفَّارًا، وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ، فَاُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَّلَ اَعْيُنَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے

4471- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري فمن رجال مسلم .وأخرجه النسائي 7/96 عن علي بن حُجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد . وانظر 1387 .

والے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم لوگ ہمارے اونٹوں کی طرف چلے جاؤ اور وہاں ٹھہرے رہو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں نے ایسا ہی کیا جب وہ لوگ تندرست ہو گئے' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کے پاس جا کر اسے قتل کر دیا اور دوبارہ کافر ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کے اونٹ ہانک کر لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی تلاش میں مہم روانہ کی ان لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَتَلَ الْعُرَنِيِّيْنَ لِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا وَارْتَدُّوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کو اس لیے قتل کروا دیا تھا' کیونکہ وہ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو گئے تھے

4472 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ، وَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ، وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ، فَاَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوْا لِيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ، وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ آثَارِهِمْ، فَاُتِيَ بِهِمْ فَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ ذٰلِكَ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام کے بارے میں بات چیت کی (یعنی اسلام قبول کر لیا) انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ جانور پالنے والے لوگ ہیں ہم کھیتی باڑی کرنے والے لوگ نہیں ہیں۔ ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اونٹوں اور چرواہے کے پاس جانے کا حکم دیا آپ ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لوگ جائیں اور ان اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ وہ لوگ چلے گئے' یہاں تک کہ وہ پتھریلے علاقے کے کنارے پر پہنچ گئے وہاں انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کو اختیار کیا اور نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو

4472- إسناده صحيح على شرطهما . وانظر 1388 وأخرجه البخاري 5727 و4192، والنسائي 1/158-161 من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .

ہانک کر لے گئے جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ملی تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کے پیچھے مہم روانہ کی۔ ان لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے گئے اور پھر انہیں پتھریلی زمین کے کنارے پر ڈال دیا گیا' یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ ضِدَّ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا جو اس موقف کے برخلاف ہے' جس کی طرف ہم گئے ہیں

4473 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، اِنَّ لِیْ عَبْدًا، وَاِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ اِنْ اَصَبْتُهُ لَاَقْطَعَنَّ يَدَهُ، فَقَالَ: لَا تَقْطَعْ يَدَهُ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِيْنَا فَيَاْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْمُثْلَةُ الْمَنْهِیُّ عَنْهَا لَيْسَ الْقَوَدُ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ لِاَنَّ اَخْبَارَ الْعُرَنِيِّيْنَ الْمُرَادُ مِنْهَا كَانَ الْقَوَدَ لَا الْمُثْلَةَ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے کہا: ہمارا ایک غلام ہے میں نے اللہ کے نام کی یہ نذر مانی ہے' وہ اگر مجھے مل گیا تو میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹوں گا' تو حضرت عمران رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: تم اس کا ہاتھ مت کاٹنا' کیونکہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور مثلہ کرنے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں منع کر دیا۔

4473– حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير أيوب بن محمد الوزّان فمن رجال أصحاب السنن وهو ثقة، والحسن لم يسمع من عمران فى قول أبى حاتم ويحيى القطان وصالح بن أحمد .وأخرجه أحمد 4/432 عن إسماعيل، عن يونس قال: نبئت أن المسور بن مخرمة جاء إلى الحسن فقال: إن غلاماً لى أبق، فنذرت إن أنا عاينته أن أقطع يده، فقد جاء، فهو الآن بالجسر . قال: فقال الحسن: لا تقطع يده، وحدّثه أن رجلاً قال لِعمران بن حصين . . . فذكره .وأخرجه أحمد 4/445، والطبرانى 18/325 و326 و327 من طرق عن يونس، عن الحسن، عن عمران . وقد تابع يونسَ منصورٌ وحميدٌ عند أحمد والطبرانى فى الرواية الأولى .وأخرجه أحمد 4/439 و440، والطحاوى 3/182 من طرق عن الحسن، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/428، وأبو داوُد 2667 فى الجهاد: باب فى المبارزة، والبيهقى 9/69 من طريقين عن قتادة، عن الحسن، عن الهياج بن عمران . البرجمى، عن عمران بن حصين، وفيه ايضاً عن سمرة بن جندب .وهذا إسناد صحيح، الهياج بن عمران، وإن جهّله على بن المدينى لأنه لم يرو عنه غير الحسن، فقد قال ابن سعد: كان ثقة قليل الحديث، وذكره المؤلف فى "الثقات" 5/512 .وأخرجه أحمد 5/12 و20، والطحاوى 3/182، والطبرانى 6944 من طريق حميد ويزيد بن إبراهيم، عن الحسن، عن سمرة بن جندب . وقد صرح الحسن فى رواية حميد عنه بالتحديث، فالإسناد صحيح .وأخرجه الطبرانى 6966 من طريق همام، عن قتادة، عن الحسن، عن هياج بن عمران، عن سمرة .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ممنوعہ مثلہ سے مراد یہ ہے: وہ کسی قصاص کے طور پر نہ ہو کیونکہ عرینہ قبیلے کے لوگوں کے بارے میں روایات میں یہ بات مذکور ہے اس سے مراد قصاص ہے مثلہ کرنا نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَمَّرَ اَعْيُنَ الْعُرَنِيِّينَ لِاَنَّهُمْ سَمَّرُوا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کی آنکھوں میں سلائیاں اس لیے پھروائی تھیں کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں

4474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْوَزَّانُ بِجُرْجَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَّرُوا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں کیونکہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

4474- إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرط الصحيح .وأخرجه البيهقي 8/62 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، عن ابن أبي الثلج، بهذا الإسناد .زوأخرجه مسلم 1671 14 في القيامة: باب حكم المحاربي والمرتدين، والترمذي 73 في الطهارة: باب ما جاء في بول ما يؤكل لحمه، والنسائي 7/100 في تحريم الدم: باب ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح على يحيى بن سعيد في هذا الحديث، والبيهقي 9/70 من طريق الفضل بن سهل، عن يحيى بن غيلان، بِهِ . وعندهم جميعاً سلموا بدل سمروا وهما بمعنى، أي: فقأ أعينهم .

بَابُ الرِّدَّةِ

مرتد ہونے کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَتْلِ لِمَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ رَجُلًا كَانَ اَوِ امْرَاَةً اِلٰى اَيِّ دِيْنٍ كَانَ سِوٰى الْاِسْلَامِ

جو شخص اپنے دین کو تبدیل کر لیتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو وہ اسلام کے علاوہ جس بھی دین کو اختیار کرے اسے قتل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4475 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر لے اسے قتل کر دو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4476 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ، بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4475- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البيهقي 8/204-205 من طريق أبي الوليد الفقيه، عن أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/322-323، والنسائي 7/105 في تحريم الدم: باب الحكم في المرتد، وأبو يعلى 2533، والطبراني 10638، والبيهقي 8/202 من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، بِهِ . زاد بعضهم فيه أن علياً رضي الله عنه أُتي بناس من الزُّطّ يعبدون وثناً فحرَّقهم بالنار، فقال ابن عباس: . . . فذكره .

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ دِينَهُ اَوْ قَالَ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَاقْتُلُوهُ، وَلَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ اَحَدًا يَعْنِي بِالنَّارِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے دین کو (یعنی دین اسلام کو) ترک کردے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو شخص اپنے دین (یعنی دین اسلام) سے رجوع کرلے تو اسے قتل کردو اور تم کسی بھی شخص کو وہ عذاب نہ دو جو عذاب اللہ تعالیٰ دے گا (راوی کہتے ہیں:) یعنی آگ کا عذاب نہ دو۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِيمَانِهِمْ) (آل عمران: 86)

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

''اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے ہدایت نصیب کرسکتا ہے' جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں''

4477 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ:

4476- على بن زياد اللحجي أورده المؤلف في "ثقاته" 8/470 وقال: مستقيم الحديث، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير أبي قرة: وهو موسى بن طارق اليماني، فقد روى له النسائي، وهو ثقة .وأخرجه النسائي 7/104 في تحريم الدم: باب الحكم في المرتد، عن محمود بن غيلان، عن محمد بن بكر، عن ابن جريج، بهذا الإسناد . ولفظه عنده "من بدل دينه فاقتلوه" .وأخرجه عبد الرزاق 18706، ومن طريقه أخرجه الطبراني 11850 عن معمر، بِهِ .وأخرجه بنحوه الشافعي 2/86-87، وأحمد 1/217 و219-220 و282-283، والحميدي 533، وابن أبي شيبة 10/139، والبخاري 3017 في الجهاد: باب لا يعذّب بعذاب الله، وأبو داوُد 4351 في الحدود: باب الحكم فيمن ارتد، والترمذي 1458 في الحدود: باب ما جاء في المرتد، والنسائي 7/104، وابن ماجة 2535 في الحدود: باب المرتد عن دينه، وأبو يعلى 2532، والحاكم 3/538-539، والبيهقي 8/195 و202 و9/71، والدارقطني 3/108 و113، والبغوي 2560 و2561 من طرق عن أيوب، به-وبعضهم يزيد في الحديث على بعض، زاد بعضهم في آخر الحديث: فبلغ ذلك علياً رضي الله عنه فقال: ويح ابن عباس .وأخرجه أيضاً النسائي 7/104، والطبراني 11835 من طريق عباد بن . العوام، عن سعيد، عن قتادة، عن عكرمة، بِهِ .وأخرجه النسائي 7/104-105 عن موسى بن عبد الرحمٰن، عن محمد بن بشر، عن سعيد، عن قتادة عن الحسن قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مَن بدّل دينه فاقتلوه " قال النسائي: وهذا أولى بالصواب من حديث عباد . وانظر 5577 .

4477- إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرط مسلم غير بشر بن معاذ العقدي، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه النسائي 7/107 في تحريم الدم: باب توبة المرتد، وفي التفسير كمًا في "التحفة" 5/133، والطبراني في جامع البيان 7360 عن محمد بن عبد اللّٰه بن بزيع البصري، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري 7362، والحاكم 2/142 و4/366، والواحدي في "أسباب النزول" ص75 من طرق عن داوُد بن أبي هند، بِهِ . صححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرجه بنحوه الواحدي ص74-75 من طريق علي بن عاصم، عن خالد . وداوُد، عن عكرمة، بِهِ .وأخرجه الطبري 7361 من طريق عبد الأعلى عن داوُد، عن عكرمة بنحوه، ولم يرفعه إلى ابن عباس .وأخرجه بنحوه أيضاً الطبري 7363، والواحدي ص75 من طريقين عن جعفر بن سليمان، عن حميد الأعرج، عن مجاهد من قوله، وسمى الأنصاريَّ الحارث بن سويد .

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَلَحِقَ بِالشِّرْكِ، ثُمَّ نَدِمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ اَنْ سَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ: (كَيْفَ يَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاءَ هُمُ الْبَيِّنَاتُ) (آل عمران: 86)، اِلٰى قَوْلِهٖ: (اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلِحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ) (آل عمران: 89)، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ قَوْمُهٗ فَاَسْلَمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مسلمان ہو گیا پھر وہ مرتد ہو گیا اور مشرکین سے جاملا پھر اسے ندامت ہوئی اس نے اپنی قوم کی طرف پیغام بھیجا کہ تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے ہدایت نصیب کر سکتا ہے' جو اسلام قبول کرنے کے بعد کافر ہو جائیں جب کہ وہ اس بات کی گواہی دے چکے ہوں کہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آچکے ہوں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''ماسوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور وہ ٹھیک ہو جائیں بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے''۔

تو اس کی قوم نے اسے پیغام بھجوایا تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

كِتَابُ السِّيَرِ

کتاب! سیر کا بیان

بَابُ فِي الْخِلَافَةِ وَالْإِمَارَةِ

باب: خلافت اور حکومت کا بیان

4478 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: اَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ فَقَالَ: اِنْ اَتْرُكْ، فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ: اِنِّيْ وَدِدْتُ اَنْ اَتَخَلَّصَ مِنْهَا لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ کسی کو اپنا جانشین مقرر کیوں نہیں کرتے انہوں نے فرمایا: اگر میں اس چیز کو ترک کرتا ہوں تو اس ہستی نے اسے ترک کیا تھا جو مجھ سے بہتر ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اگر میں کسی کو اپنا جانشین مقرر کر دیتا ہوں تو اس شخصیت نے اپنا جانشین مقرر کیا تھا جو مجھ سے بہتر ہیں اور وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی اور یہ بات ارشاد فرمائی: میری یہ خواہش ہے میں اس معاملے سے خلاصی حاصل کر لوں نہ میرے ذمے کچھ ہو اور نہ میرے حق میں کچھ ہو۔

4478- إسناده صحيح على شرط مسلم، إسحاق بن موسى الأنصارى، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه أحمد 1/43، والبخارى 7218 فى الأحكام: باب الاستخلاف، ومسلم 1823 11 فى الإمامة: باب الاستخلاف وتركه، وأبو يعلى 206، والبيهقى 8/148، والبغوى 2489 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 9763، ومن طريق أحمد 1/47، ومسلم 1823 12، وأبو داؤد 2939 فى الخراج والإمارة: باب فى الخليفة يستخلف، والترمذى 2225 فى الفتن: باب ما جاء فى الخلافة، والبيهقى . 8/148-149 عن معمر، عن الزهرى، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عن أبيه وبعضهم يزيد فيه على بعض . قال الترمذى: حديث صحيح .وأخرجه بنحوه فى قصة طويلة أحمد 1/46 من طريق أبى عوانة، عن داؤد بن عبد الله الأودى، عن حميد بن عبد الرحمٰن الحميرى، عن ابن عباس، عن ابن عمر .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ طَلَبِ الْإِمَارَةِ حَذَرَ قِلَّةِ الْمَعُونَةِ عَلَيْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ حکومتی عہدہ طلب نہ کرے اس بات سے بچتے ہوئے کہ اس بارے میں اس کی مدد نہیں کی جائے گی

4479 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، لَا تَسْاَلِ الْإِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ اُوتِيتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِنْ اُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِذَا آلَيْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا فَاْتِ الَّذِی هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عبدالرحمٰن! تم حکومتی عہدے کو طلب نہ کرنا' کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے سے ملا تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر یہ تمہیں مانگے بغیر ملا تو اس بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم اٹھالو اور پھر اس کے علاوہ (دوسری) صورت حال کو بہتر سمجھو تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُؤَالِ الْمَرْءِ الْإِمَارَةَ لِئَلَّا يُوكَلَ اِلَيْهَا اِذَا كَانَ سَائِلًا لَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی حکومتی عہدہ کو مانگے' کیونکہ جب وہ اسے مانگے گا' تو کہیں اسے اس کے سپرد نہ کر دیا جائے

4480 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، لَا تَسْاَلِ الْإِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ اُوتِيتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِنْ اُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاْتِ الَّذِی هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! حکومتی عہدے کو نہ مانگنا' کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے سے ملا تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں مانگے بغیر ملا تو اس بارے میں تمہاری مدد کی

4479- إسناده صحيح على شرطهما . وهو فی "صحيح مسلم" 1652 فی الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها أن يأتی الذی هو خير ويكفر عن يمينه، عن علی بن حُجر السعدی، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم 4348 .

4480- حديث صحيح، وهو مكرر 4348 .

جائے گی اور جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور اس کے برخلاف صورت کو اس سے زیادہ بہتر سمجھو تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔

4481 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِىْ عَمِّىْ، فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّى عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ، وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے دو چچازاد بھائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دو میں سے ایک نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو حکومت عطا کی ہے اس میں سے کسی معاملے کا ہمیں بھی اہل کار مقرر کر دیں دوسرے شخص نے بھی اس کی مانند بات کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! ہم اس کام کا نگران کسی ایسے شخص کو مقرر نہیں کریں گے جو اسے مانگتا ہے اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو مقرر کریں گے جو اس کا لالچ کرتا ہو۔

ذِكْرُ مَا يَكُوْنُ مُتَعَقِّبُ الْاِمَارَةِ فِى الْقِيَامَةِ اِذَا حَرَصَ عَلَيْهَا فِى الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' قیامت میں اس شخص کا انجام کیا ہوگا' جو دنیا میں حکومتی عہدے کا لالچ رکھتا تھا

4482 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ، وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ، وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4481- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وبُريد: هو ابن عبد الله بن أبي بردة، وأبو كريب: هم محمد بن العلاء بن كريب الهمداني .وأخرجه البخاري 7149 في الأحكام: باب ما يُكره من الحرص على الإمارة، ومسلم 1456/3 14 في الإمارة: باب النهي عن طلب الإمارة والحرص عليها، عن أبي كريب، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم، والبيهقي 10/100، والبغوي 2466 من طريقين عن أبي أسماة، به .وانظر الحديث 1072 .

4482- إسناده صحيح على شرطهما .المقبري: هو سعيد بن أبي سعيد، وابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن، وعبد الله: هو ابن المبارك، وحبّان: هو ابن موسى المروزي . وأخرجه النسائي 7/162 في البيعة: باب ما يكره من الحرص على الإمارة، و8/225-226 في آداب القضاة: باب النهي عن مسألة االإمارة، وفي السير كما في "التحفة" 9/487 عن محمد بن آدم بن سليمان، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/448 و476، والبخاري 7148 في الأحكام: باب ما يكره من الحرص على الإمارة، والبيهقي 3/129 و10/95، والبغوي 2465 من طرق عن ابن أبي ذئب، به .وقع عند أحمد في الموضع الأول من طريق يزيد بن هارون عن ابن أبي ذئب: "فبئست المرضعة، ونعمت الفاطمة" وهو خطأ .

''عنقریب تم حکومتی عہدوں کا لالچ کرو گے اور قیامت کے دن یہ چیز ندامت اور حسرت کا باعث ہوگی' تو دودھ پلانے والی اچھی شمار ہوتی ہے اور دودھ چھڑوانے والی بری شمار ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَتَمَنَّى الْأُمَرَاءُ أَنَّهُمْ مَا وَلُّوا مِمَّا وُلُّوا شَيْئًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' حکمران یہ آرزو کریں گے کہ انہیں (دنیا میں) کسی بھی چیز کا نگران نہ بنایا گیا ہوتا

4483 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، بِحرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ مَوْلَى أَبِيْ رُهْمٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ، لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ أَنَّهُمْ كَانُوا مُعَلَّقِيْنَ بِذَوَائِبِهِمْ بِالثُّرَيَّا، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوا وُلُّوا شَيْئًا قَطُّ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سرکاری اہلکاروں کے لیے خرابی ہے عنقریب کچھ لوگ اس بات کی آرزو کریں گے کہ انہیں ان کے بالوں کے ساتھ اوج ثریا پر لٹکا دیا جاتا' لیکن انہیں کسی (حکومتی عہدے) کا اہلکار مقرر نہ کیا جاتا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْأَئِمَّةِ فِي الْقِيَامَةِ إِذَا كَانُوا عُدُوْلًا فِي الدُّنْيَا

قیامت کے دن حکمرانوں کی صفت کا تذکرہ جب وہ دنیا میں انصاف سے کام لیتے رہے ہوں

4484 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4483- إسناده صحيح، النفيلي: هو عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل، ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير أبي حازم مولى أبي رُهم وهو ثقة روى له النسائي .وأخرجه بنحوه الطيالسي 2523، وأحمد 2/352، والحاكم 4/91، والبيهقي 10/97، والبغوي 2468 من طريق هشام الدستوائي، عن عباد بن أبي علي، عن أبي حازم، عن أبي هريرة . وهذا إسناد حسن، عباد بن أبي علي حسن الحديث، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

4484- حديث صحيح، ابن أبي السري: وهو محمد بن المتوكل صدوق له أوهام، وقد . توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه الحميدي 588، وأحمد 2/160، ومسلم 1827 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر . .، والنسائي 8/221 في آداب القضاة: باب فضل الحاكم العادل في حكمه، والبيهقي في "السنن" 10/87-88، وفي "الأسماء والصفات" ص324، والآجري في "الشريعة" ص322، والبغوي 2470 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/159 و203، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/300، والحاكم 4/88 من طريقين عن معمر، عن الزهري وقد سقط من المستدرك، عن سعيد بن المسيب، عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "المقسطون في الدنيا على منابر من لؤلؤ يوم القيامة بين يدي الرحمٰن عز وجل بما أقسطوا في الدنيا" وإسناده صحيح على شرطهما .وانظر "أقاويل الثقات" لمرعي يوسف الحنبلي ص156-157 .

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُقْسِطُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَّمِينِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الْمُقْسِطُونَ عَلٰى اَهْلِيهِمْ، وَاَوْلَادِهِمْ، وَمَا وَلُّوا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْفَاظِ التَّعَارُفِ اُطْلِقَ لَفْظُهُ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ، لَا عَلَى الْحَقِيقَةِ لِعَدَمِ وُقُوفِهِمْ عَلَى الْمُرَادِ مِنْهُ اِلَّا بِهٰذَا الْخِطَابِ الْمَذْكُورِ وَالْمُقْسِطُ: الْعَدْلُ، وَالْقَاسِطُ: الْعَادِلُ عَنِ الطَّرِيقِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(دنیا میں) انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن رحمان کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے حالانکہ اس (رحمن) کے دونوں طرف دائیں ہیں وہ لوگ جو اپنی بیویوں کے ساتھ اپنی اولاد کے ساتھ اور جس معاملے کے وہ نگران بنتے ہیں اس کے ساتھ انصاف سے کام لیتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے الفاظ لوگوں کے عام محاورے کے مطابق ہیں اور یہاں وہ لفظ استعمال ہوئے ہیں جو لوگ اپنے محاورے میں استعمال کرتے ہیں اس کا حقیقی مفہوم مراد نہیں ہے' کیونکہ اس کی مراد سے واقفیت حاصل نہیں کی جاسکتی وہ واقفیت صرف انہی الفاظ میں حاصل کی جاسکتی ہے' جو اس روایت میں ذکر ہوئے ہیں۔

لفظ ''مقسط'' کا مطلب انصاف کرنا ہے اور لفظ ''قاسط'' مطلب راستے سے ہٹ جانے والا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَمْكِنَةِ الْاَئِمَّةِ الْعَادِلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن انصاف کرنے والے حکمرانوں کی حیثیت کیا ہوگی

4485 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمُقْسِطُونَ عَنْ يَّمِينِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُّوا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انصاف کرنے والے لوگ رحمان کے دائیں طرف ہوں گے ویسے اس کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنا فیصلہ کرنے میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ تعلقات میں اور اپنی ذمے داریوں میں انصاف سے کام لیتے ہیں''۔

4485- حديث صحيح، هشام بن عمار حسن الحديث وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وهو مكرر ما قبله .

ذِكْرُ اِظْلَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاِمَامَ الْعَادِلَ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

اللہ تعالیٰ کا عادل حکمران کو اس دن اپنا سایہ نصیب کرنے کا تذکرہ‘ جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا

4486 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سات لوگ ایسے ہیں‘ جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا‘ جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل حکمران‘ وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی‘ وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کر رہا ہو‘ تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں‘ وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہو وہ دو افراد جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اسی وجہ سے وہ ملتے ہیں اسی وجہ سے جدا ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص کوئی صاحب حیثیت اور خوب صورت عورت اپنی ذات کی طرف (گناہ کی) دعوت دیتی ہے اور وہ شخص یہ کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جو کوئی صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھتا ہے‘ بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہیں چلتا

4486- إسناده صحيح على شرطهما . عُبيد الله بن عمر: هو ابن حفص بن عاصم العمرى المدنى، وعبد الله: هو ابن المبارك، وهو فى "الزهد" له 1342 . وأخرجه البخارى 6806 فى الحدود: باب فضل من ترك الفواحش، والنسائى 8/222-223 فى آداب القضاة: الإمام العادل، والبيهقى 3/65-66 من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/439، والبخارى 660 فى الأذان: باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، و1423 فى الزكاة: باب الصدقة . باليمين، و6479 فى الرقاق: باب البكاء من خشية الله عز وجل، ومسلم 1031 91 فى الزكاة: باب فضل إخفاء الصدقة، والترمذى بعد الحديث 2391 فى الزهد: باب ما جاء فى الحبّ فى الله، وابن خزيمة فى "صحيحه" 358، والبيهقى 4/190 و8/162 من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن عبيد الله بن عمر، به . وبعض الرواة عن يحيى قال فيه: "لا تعلم يمينه ما تنفق شماله "، وسائر الرواة قالوا فيه: "لا تعلم شماله ما تنفق يمينه " وهو الصواب، لأن السنة المعهودة فى الصدقة إعطاؤها باليمين، وانظر "الفتح" 2/146 . وأخرجه الطيالسى 2462 عن ابن فضالة، والبيهقى فى "الأسماء والصفات " ص371 من طريق شعبة، كلاهما عن خبيب بن عبد الرحمٰن، به . وانظر 7294 . والمقصود من قوله: حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه: المبالغة فى إخفاء الصدقة بحيث إن شماله مع قُربها وتلازمها لو تصوَّر أنها تعلم لما علمت ما فعلت المين لشدة إخفائها، فهو على هذا من مَجاز التشبيه .

کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ لُزُوْمُ الْعَدْلِ فِيْ رَعِيَّتِهٖ مَعَ الرَّافَةِ بِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ

اس بات کا تذکرہ' حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا کے ساتھ نرمی اور شفقت کرنے کے ساتھ ان میں انصاف کو بھی قائم رکھے

4487 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ *، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِيْ صَدَقَتِهٖ، فَضَرَبَهُ اَبُوْ جَهْمٍ فَشَجَّهُ، فَاَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: الْقَوَدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوْا، وَقَالَ: اَرَضِيتُمْ؟، قَالُوْا: نَعَمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہوئے ایک شخص کی ان کے ساتھ بحث ہوگئی۔ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور زخمی کر دیا۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں قصاص دلوائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چیزیں لے لو (اور اس پر راضی ہو جاؤ)' لیکن وہ لوگ اس پر راضی نہیں ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ یہ چیزیں مزید لے لو وہ اس پر بھی راضی نہیں ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ یہ چیزیں مزید لے لو تو وہ اس بات پر راضی ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم راضی ہو گئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ لُزُوْمُ الْاِحْتِيَاطِ لِرَعِيَّتِهٖ فِي الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ يَخَافُ عَلَيْهِمْ مِنْ مُتَعَقَّبِهَا

اس بات کا تذکرہ' حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا کے حوالے سے ان چیزوں کے بارے میں احتیاط کو لازم پکڑے جن کے بارے میں اسے آگے چل کر خرابی کا اندیشہ ہو

4487- إسناده صحيح، فياض بن زهير من أهل نسا، روى عنه غير واحد، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/11، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وهو في "المصنف" 18032، وزاد: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّي خاطب على الناس، ومخبرهم برضابكم" . قالوا: نعم، فخطب النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اِنَّ هؤلاء الليثيين اتوني يريدون القودَ، فعرضت عليهم كذا وكذا فرفضوا، أرضيتم؟ " قالوا: لا، فهمَّ المهاجرون بهم، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يكفوا، فكفّوا، ثم دعاهم فزادهم، وقال: "أرضيتم؟ "، قالوا: نعم . ومن طريق عبد الرزاق بهذا الزيادة أخرجه أحمد 6/232، وأبو داوٗد 4534 في الديات: باب العامل يُصاب على يده خطأ، والنسائي 8/35 في القسامة: باب السلطان يصاب على يده، وابن ماجة 2638 في الديات: باب الجارح يفتدي بالقود، والبيهقي 8/49 .

31/31

4488 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ هِيتًا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا يَعُدُّونَهُ مِنْ اُولِي الْاِرْبَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ يَنْعَتُ امْرَاَةً، وَهُوَ يَقُولُ: اِنَّهَا اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَرٰى هٰذَا يَعْلَمُ مَا هَا هُنَا؟ لَا يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ وَاَخْرَجَهُ، فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہیت نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے ہاں آیا جایا کرتا تھا لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اس میں نفسانی خواہش نہیں ہے۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ اس کے پاس آئے' تو وہ کسی عورت کی خوبصورتی کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ جب وہ آتی ہے' تو اس کی چار سلوٹیں پڑتی ہیں اور جب وہ جاتی ہے' تو اس کی آٹھ سلوٹیں ہوتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں یہ نہیں دیکھ رہا کہ اسے ان چیزوں کا پتہ ہے۔ یہ تمہارے ہاں نہ آیا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے وہاں سے نکلوا دیا' تو وہ کھلے میدان میں رہا کرتا تھا اور ہر جمعے کے دن کھانا لینے کے لیے آیا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ كَانَ تَحْتَ يَدِهِ اَخُوهُ الْمُسْلِمُ عَلَيْهِ رِعَايَتُهُ وَالتَّحَفُّظُ عَلٰى اَسْبَابِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جس کا کوئی مسلمان بھائی اس کا ماتحت ہو اسے اس کا خیال رکھنا چاہئے اور اس کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہئے

4489 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

4488– إسناده قوى مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم .وأخرجه أبو داوُد 4109 فى اللباس: باب فى قوله: (غَيْرِ أُولِي الْأَرْبَةِ)، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/152، وابن جرير الطبرى 18/123، ومسلم 2181 فى السلام: باب منع المخنث من الدخول على النساء الأجانب، وأبو داوُد 4107 و4108، والنسائى فى "عشرة النساء" 365، والبيهقى 7/96، والبغوى 3209 من طرق عن معمر، به، وليس عندهم أنه أخرجه إلى البيداء، ولكن قالوا فيه: فحجبوه، وقد تابع الزهريَّ عليه هشامُ بن عروة عند أبى داوُد فى الموضع الأول .وفى الباب عن أم سلمة عند أحمد 6/290، والبخارى 4324 و5235 و5887، ومسلم 2180، وأبى داوُد 4929، وابن ماجة 1902 و2614 ولفظه أن مخنثاً كان عندهم ورسول الله صلى الله عليه وسلم فى البيت، فقال أى المخنث لأخى أم سلمة: يا عبد الله بن أمية، إن فتح الله عليكم الطائف غداً، فإنى أدلك على بنت غيلان، فإنها تقبل بأربع، وتدبر بثمان .فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "لا يَدْخل هؤلاءِ عليكم" .

4489– إسناده صحيح على شرطهما .أيوب: هو ابن أبى تميمة السختيانى .وأخرجه البخارى 5188 فى النكاح: باب (قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً)، ومسلم 1829 فى الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل . . .، والبيهقى 7/291 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/5 عن إسماعيل، عن أيوب، به .وأخرجه أحمد 2/54–55، والبخارى 2554 فى العتق: باب كراهية التطاول على الرقيق، و 5200 فى النكاح: باب المرأة راعية فى بيت زوجها، ومسلم 1829، والترمذى 1705 فى الجهاد: باب ما جاء فى الإمام، من طرق عن نافع، به .

زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ: فَالْاَمِيرُ رَاعٍ عَلَى النَّاسِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْؤُولٌ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْؤُولٌ، اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے حساب لیا جائے گا۔ حکمران اپنی رعایا کا نگران ہے اور اس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کے بارے میں نگران ہے اس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا خبردار تم میں سے ہر ایک شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے حساب لیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلٰى كُلِّ رَاعٍ حِفْظَ رَعِيَّتِهٖ صَغُرَ فِيْ نَفْسِهٖ اَمْ كَبُرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہر نگران اپنی اپنی نگرانی کی حفاظت کرے

خواہ وہ اپنے طور پر چھوٹا نگران ہو یا بڑا ہو

4490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ: فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَسْؤُولٌ عَنْ اَهْلِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا حاکم نگران

4490- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم . وهو في صحيحه 1829 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 893 في الجمعة: باب الجمعة في القرى والمدن، و 2751 في الوصايا: باب تأويل قوله تعالى: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا اَوْ دَيْنٍ) من طريق عبد الله بن المبارك، عن يونس، بِهِ .وأخرجه البخاري 2409 في الاستقراض: باب العبد راع في مال سيده ولا يعمل إلا بإذنه، و 2558 في العتق: باب العبد راع في مال سيده، والبيهقي 6/287 من طريق شعيب عن الزهري، بِهِ .

اس سے اس کی رعایا کے بارے میں حساب لیا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے اس کے ماتحت چیزوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْإِمَامَ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الَّتِیْ هُوَ عَلَيْهِمْ رَاعِی

اس بات کے بیان کا تذکرہ حاکم سے اس کی رعایا کے بارے میں حساب لیا جائے گا جن کا وہ نگران تھا

4491 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، فَالْاَمِيْرُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعِیْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْؤُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے ہر ایک شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا لوگوں کا حکمران ان لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں حساب کیا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا تم میں سے ہر ایک شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا"۔

4491– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى فمن رجال مسلم . وهو فى "صحيحه" 1829 عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد . وتابعه عنده يحيى بن يحيى وقتيبة بن سعيد وعلى بن حُجر . وأخرجه البغوى فى "شرح السنة " 2469 من طريق على بن حُجر، عن إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه مالك فى "الموطأ 992" برواية محمد بن الحسن الشيبانى، ومن طريقه أخرجه البخارى 7138 فى الأحكام: باب وقل الله تعالى: (اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ)، وأبو داؤد 2928 فى الخراج والإمارة: باب ما يلزم الإمام من حق الرعية، عن عبد الله بن دينار، بِه . وأخرجه أحمد 2/111 من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا كُلَّ مَنِ اسْتَرْعَى رَعِيَّةً عَنْ رَعِيَّتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ہر شخص سے اس نگرانی کے بارے میں حساب لے گا

4492 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ اَحَفِظَ اَمْ ضَيَّعَ؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لے گا کیا اس نے اس کی حفاظت کی ہے یا اس نے اسے ضائع کر دیا''۔

4493 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ، فِي عَقِبِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، اَحَفِظَ اَمْ ضَيَّعَ، حَتّٰى يَسْاَلَ الرَّجُلَ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لے گا کہ اس نے اس کی حفاظت کی ہے یا اسے ضائع کر دیا ہے' یہاں تک کہ وہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی حساب لے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْوَالِي الَّذِي يُرِيدُ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ اَوِ الشَّرَّ

نگران کی اس صفت کا تذکرہ' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی یا برائی کا ارادہ کر لیتا ہے

4494 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ، اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهُ، وَاِذَا

4492- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه النسائي في "عشرة النساء " 292 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وقال الترمذي 4/208 في الجهاد: باب ما جاء في الإمام: قال محمد يعني . ابن إسماعيل البخاري: وروى إسحاق بن إبراهيم: عن معاذ بن هشام . . . فذكره بإسناده ومتنه مرفوعاً، ثم قال الترمذي: سمعت محمداً يقول: هذا غيرُ محفوظ، وإنما الصحيح: عن مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عن الحسن، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً .

4493- رجاله رجال الشيخين، وهو مرسل .وأخرجه النسائي في "عشرة النساء " 293 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وانظر ما قبله .

اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيرَ سُوءٍ، اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی حکمران کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے سچا وزیر عطا کرتا ہے' اگر وہ حکمران بھول جائے' تو وہ وزیر اسے یاد کرواتا ہے اور اگر اس حکمران کو یاد ہو' تو وہ وزیر اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے بارے میں اس کے علاوہ کا ارادہ کر لے' تو اسے برا وزیر عطا کر دیتا ہے' اگر وہ حکمران بھول جائے' تو وہ وزیر اسے یاددہانی نہیں کرواتا اگر اس حکمران کو یاد ہو' تو وہ وزیر اس کی معاونت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ الْاِمَامِ الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهٖ فِيمَا يَتَقَلَّدُ مِنْ اُمُورِهِمْ

ایسے شخص سے جنت کی نفی کا تذکرہ جو حکمران اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ دیتا ہو ان کے جس معاملے کے بارے میں وہ نگران ہے

4495 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ الْعُطَارِدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ مَعْقِلٌ: اِنِّي

4494– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن مروان الرقي، فقد روى له أصحاب السنن وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وزهير بن محمد وإن كانت رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة، وهذا منها، قد جاء معنى حديثه هذا من طريق آخر صحيح عند النسائي كما سيأتي فيتقوى ويصح .وأخرجه أبو داوُد 2932 في الخراج والإمارة: باب في اتخاذ الوزير، وابن عدي في "الكامل" 3/1076، والبيهقي 10/111–112 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، وقد صرح الوليد بن مسلم عندهم بالتحديث .وأخرجه النسائي 7/159 في البيعة: باب وزير الإمام، والبيهقي 10/111 من طريقين عن بقية بن الوليد، حدثنا ابن المبارك، عن ابن أبي حسين وهو عمر بن سعيد بن أبي حسين النوفلي عن القاسم بن محمد، قال: سمعت عمتي يعني عائشة تقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من ولي منكم عملاً، فأراد الله به خيراً جعل له وزيراً صالحاً، إن نسي ذكره، وإن ذكر أعانه" وهذا إسناد صحيح .

4495– إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن أبي شيبة: وهو شيبان بن فروخ الحبطي، من رجال مسلم وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه مسلم 142 227 في الإيمان: باب استحقاق الوالي الغاش لرعيته النارَ، و 3/1460 21 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل، وعقوبة الجائر، والحث على الرفق بالرعية . . .، والطبراني 20/474، والبيهقي 9/41 من طريق شيبان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه البغوي في "الجعديات" 3261، والطيالسي 929، والدارمي 2/324، والبخاري 7150 في الأحكام: باب من استُرعي رعية فلم يَنصح، والطبراني 20/474، والبغوي في "شرح السنة " 2478 من طريق أبي الأشهب، بِهِ .وأخرجه بنحوه الطيالسي 928 و929، وأحمد 5/25 و27، والبخاري 7151، ومسلم 142 228 و229 و3/21، والطبراني 20/449 و455 و456 و457 و458 و459 و469 و472 و473 و476 و478 من طرق عن الحسن البصري، بِهِ .وأخرجه من طرق وبألفاظ عن معقل بن يسار: أحمد 5/25، ومسلم 142 و3/22، والطبراني 20/506 و513 و514 و515 و516 و517 و518 و519 و524 و533 و534، والبيهقي 9/41 . وقع في بعض روايات الطبراني أن الذي جاء لزيارة معقل هو زياد والد عبيد الله، وهو خطأ .

مُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ عَلِمْتَ اَنَّ لِيْ حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ بِهٖ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً، يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کرنے کے لیے آیا یہ اس بیماری کی بات ہے‘ جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے‘ اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ ابھی میں اور زندہ رہوں گا‘ تو میں تمہیں یہ حدیث بیان نہ کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس بھی بندے کو اللہ تعالیٰ کسی کی نگرانی کا کام سونپے اور وہ ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرتا ہو‘ تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام قرار دے دیتا ہے“۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ تَرْكُ الدُّخُولِ فِي الْاُمُورِ الَّتِيْ يَتَهَيَّأُ الْقَدْحُ فِيهَا وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْاُمُورُ مُبَاحَةً

اس بات کا تذکرہ‘ حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے‘ وہ ان امور میں دخل دینے کو ترک کر دے جن کے حوالے سے اس کی عزت پر حرف آسکتا ہو حالانکہ ویسے وہ امور مباح ہوں

4496 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَدَّثْتُ عِنْدَهُ وَهُوَ عَاكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ مَعِي لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي يَبْلُغُنِي بَيْتِي، فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا رَاَيَاهُ اسْتَحْيَا فَرَجَعَا، فَقَالَ: تَعَالَيَا، فَاِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا اَقُوْلُ لَكُمَا هٰذَا اِنْ تَكُوْنَا تَظُنَّانِ سُوْءًا، وَلٰكِنْ عَلِمْتُ اَنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ

❀❀ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں کچھ دیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بات چیت کرتی رہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھر تک پہنچانے کے لیے میرے ساتھ اٹھے راستے میں دو انصاری

4496– إسناده حسن، على شرط مسلم، عبد الرحمٰن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن كنانة القرشي المدني، حسن الحديث، وخالد: هو ابن عبد الله الواسطي، وقد تقدم تخريجه برقم 3671 .

افراد کی ملاقات آپ ﷺ سے ہوئی جب ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ شرما گئے اور واپس پلٹ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں آگے آؤ یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری اہلیہ ہے) ان دونوں نے عرض کی: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں: (ہم آپ ﷺ کے بارے میں برا گمان کیسے رکھ سکتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم دونوں سے یہ نہیں کہہ رہا کہ تم دونوں نے کوئی برا گمان کیا ہوگا' لیکن مجھے یہ بات پتہ ہے' شیطان انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے (وہ تمہارے ذہن میں کوئی غلط خیال ڈال سکتا تھا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا وَجَّهَ صَفِيَّةَ اِلٰى بَيْتِهٖ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، لَا اَنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ لِرَدِّهَا اِلَى الْبَيْتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ اعتکاف کے دوران سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو

گھر واپس بھیجنے کے لیے مسجد کے دروازے تک تشریف لائے تھے آپ ﷺ ان کو گھر تک پہنچانے کے لیے مسجد سے باہر نہیں نکلے تھے

4497 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ قَامَتْ تَنْطَلِقُ، فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ، عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ بَعُدَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَاِنِّيْ خِفْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں نبی اکرم ﷺ اس وقت رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیے ہوئے تھے جب سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا واپس جانے کے لیے اٹھیں' تو نبی اکرم ﷺ بھی انہیں واپس پہنچانے کے لیے ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ

4497– إسناده صحيح، محمد بن عبد الله بن البرقي ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي، ومن فوقهما على شرطهما . سعيد بن عفير: هو سعيد بن كثير بن عفير .وأخرجه البخاري 2038 في الاعتكاف: باب زيارة المرأة زوجها في اعتكافه، و 3101 في فرض الخمس: باب ما جاء في بُيُوتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وما نسب من البيوت إليهن، عن سعيد بن عفير، بهذا الإسناد . وهو مكرر 3671 .

جب آپ ﷺ مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے وہ دروازہ جو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس تھا تو وہاں سے دو انصاری افراد گزرے ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور پھر ایک طرف ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: ٹھہر جاؤ یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری اہلیہ ہے) ان دونوں نے عرض کی: سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ! (ہم آپ ﷺ کے بارے میں ایسا سوچ سکتے ہیں) یہ بات ان دونوں کو بہت گراں گزری تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی غلط خیال نہ ڈال دے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ قَسْمُ مَا يَمْلِكُ بَيْنَ رَعِيَّتِهِ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ يَسِيْرًا لَا يَسَعُهُمْ كُلَّهُمْ

اس بات کا تذکرہ' حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ جس چیز کا مالک بنتا ہے وہ اپنی رعایا کے درمیان اسے تقسیم کر دے اگرچہ وہ تھوڑی سی چیز ہو اور ان سب کو پوری نہ آتی ہو

4498 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَاَصَابَنِيْ مِنْهَا خَمْسٌ اَوْ اَرْبَعُ تَمَرَاتٍ، قَالَ: فَرَاَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ اَشَدُّ لِضِرْسِيْ

قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ، وَاَعْجَزَ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم کیں' تو مجھے ان میں سے پانچ یا شاید چھ کھجوریں ملیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس میں سے ایک کھجور میری داڑھ کے لیے انتہائی سخت تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے' جو سلام کرنے میں کنجوسی سے کام لے اور لوگوں میں سب سے عاجز وہ شخص ہے' جو دعا بھی نہ کر سکے۔

4498- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن بكار: هو ابن الرّيّان، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرط الشيخين، أبو عثمان النهدي: هو عبد الرحمٰن بن ملّ . وأخرجه بدون الزيادة عن أبي هريرة: البخاري 5441 في الأطعمة: باب رقم 40 عن محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، بهذا الإسناد . إلا أنه قال فيه: أصابني منه خمس: أربع تمرات وحشفة .وأخرجه بنحوه كذلك البخاري 5411 في الأطعمة: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يأكلون، و 5441، من طريقين عن حماد بن زيد، وأحمد 2/298، والترمذي 2474 في صفة القيامة: باب رقم 34، والنسائي في الوليمة كما في "التحفة" 10/152، وابن ماجة 4157 في الزهد: باب معيشة أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، من طرق عن شعبة، كلاهما عن عباس الجريري، عن أبي عثمان النهدي، بِهِ .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاَئِمَّةِ اسْتِمَالَةُ قُلُوبِ رَعِيَّتِهِمْ بِاِقْطَاعِ الْاَرَضِينَ لَهُمْ

اس بات کا کہ حکمرانوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رعایا کو زمین کے قطعات دے کر ان کے قلوب کو (اسلام کی طرف) مائل کریں

4499 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَاْرِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمَدَانِ، عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ وَفَدَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ فَاَقْطَعَهُ الْمِلْحَ، فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَدْرِي مَا اَقْطَعْتَهُ؟ اِنَّمَا اَقْطَعْتَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ، قَالَ: فَرَجَعَ فِيهِ، وَقَالَ سَاَلْتُهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْاَرَاكِ، فَقَالَ: مَا لَمْ تَبْلُغْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ

حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی زمین عطا کرنے کی درخواست کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''ملح'' کے مقام والی زمین عطا کر دی جب وہ واپس چلے گئے' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کون سی زمین دی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک ایسی زمین دی ہے جہاں پانی وافر مقدار میں ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زمین واپس لے لی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''اراک'' نامی جگہ میں زمین کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ اس وقت تک تمہیں دی جاتی ہے) جب تک اونٹوں کے پاؤں وہاں تک نہیں پہنچتے۔

4500 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي اِسْرَائِيلَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْاَرْضِ مَالٌ وَّلَا مَمْلُوكٌ، غَيْرُ نَاضِحٍ، وَغَيْرُ فَرَسِهِ، قَالَتْ: فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَهُ، وَاَكْفِيهِ مُؤْنَتَهُ، وَاَسُوسُهُ وَاَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهِ، وَاَعْلِفُهُ، وَاَسْتَقِي الْمَاءَ، وَاَخْرُزُ غَرْبَهُ، - قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ: يَعْنِي الدَّلْوَ - وَاَعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُ، فَتَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ لِي مِنَ الْاَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ

4499– وأخرجه الطبراني في "الكبير" 810 عن أبي خليفة بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد 3064 في الخراج والإمارة: باب في إقطاع الأرضين، والترمذي 1380 في الأحكام: باب ما جاء في القطائع، وحميد بن زنجوية في "الأموال" 1017، وأبو عبيد في "الأموال" 684، والدارقطني 4/221 و245، والبغوي 2193 من طرق عن محمد بن يحيى بن قيس المأربي، بهذا الإسناد .وأخرجه يحيى بن آدم في "الخراج" 346 من طريق ابن المبارك، عن معمر، عن يحيى بن قيس المأربي، عن رجل، عن أبيض بن حمال .وأخرجه ابن ماجة 2475 في الرهون: باب إقطاع الأنهر والعيون، والدارقطني 4/221، وابن سعد 5/382 والطبراني 808 من طريق فرج بن سعيد بن علقمة بن سعيد بن أبيض بن حمال، عن عمه أي: عم أبيه– عن ثابت ابن سعيد بن أبيض، عن أبيه، عن جده، وثابت وأبوه لم يوثقهما غير المؤلف، فلعله يتقوى بالطريقين ويحسن .

صِدْقٍ، وَكُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِىْ اَقْطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِىْ وَهِىَ ثُلُثَا فَرْسَخٍ، قَالَتْ: فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوٰى عَلٰى رَاْسِىْ، فَلَقِيَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَدَعَانِىْ، ثُمَّ قَالَ: اِخْ اِخْ، لِيَحْمِلَنِىْ خَلْفَهُ، قَالَتْ: فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَمْشِىَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ، وَكَانَ اَغْيَرُ النَّاسِ، قَالَ: فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضٰى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ، فَقُلْتُ: لَقِيَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِى النَّوٰى، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَاَنَاخَ لِاَرْكَبَ مَعَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى كَانَ اَشَدَّ عَلَىَّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَىَّ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ، فَكَفَتْنِىْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ، فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِىْ

✿✿ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ شادی کی اس وقت نہ ان کے پاس کوئی زمین تھی نہ کوئی غلام تھا ان کے پاس صرف ایک اونٹ تھا اور ایک گھوڑا تھا۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان کے گھوڑے کو چارا کھلایا کرتی تھی اور اس کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی میں ان کے اونٹ کے لیے گٹھلیاں چنا کرتی تھی اور اسے چارا فراہم کیا کرتی تھی اور اسے پانی پلایا کرتی تھی اور اس کے لیے (پانی کا) ڈول تیار کیا کرتی تھی میں آٹا گوندھ لیتی تھی، لیکن مجھ سے روٹی اچھی طرح سے نہیں بنائی جاتی تھی، تو میری انصاری پڑوسنیں مجھے روٹی بنا دیا کرتی تھیں وہ بڑی مخلص خواتین تھیں میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین سے اپنے سر پر گٹھلیاں رکھ کر لایا کرتی تھی وہ زمین جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی تھی اور وہ دو تہائی فرسخ کے فاصلے پر تھی۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن میں آ رہی تھی میرے سر پر گٹھلیاں موجود تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ سے سامنا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: اخ اخ (یعنی آپ نے اونٹ کو ٹھہرایا) تا کہ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے مردوں کے ساتھ جاتے ہوئے شرم آ گئی مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مزاج کی تیزی کا بھی خیال آیا، کیونکہ ان میں غصہ بہت زیادہ تھا۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ میں شرما رہی ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے پھر میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور میں نے انہیں بتایا کہ میری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تھی میرے سر پر گٹھلیاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کچھ اصحاب بھی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

4500- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق بن إسرائيل وهو ثقة روى له أبو داوٗد والنسائى . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة .وأخرجه أحمد 6/347، والبخارى 5224 فى النكاح: باب الغيرة، ومسلم 2182 34 فى السلام: باب جواز إرداف المرأة الأجنبية إذا أعيت فى الطريق، والنسائى فى "عشرة النساء " 288، والبيهقى 7/293 من طريق أبى أسامة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 3151 فى فرض الخمس: باب ما كان النبى صلى الله عليه وسلم يعطى المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه، عن محمود بن غيلان، عن أبى أسامة، به مختصراً بقصة النوى . وزاد: وقال أبو ضمرة: عن هشام، عن أبيه أن النبى صلى الله عليه وسلم أقطع الزبير أرضاً من أموال بنى النضير .وأخرجه مختصراً أحمد 6/352، ومسلم 2182 35، والطبرانى 24/250 من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، عن ابن أبى مليكة، عن أسماء . وزادوا فيه أنها أصابت خادماً، جاء النبى صلى الله عليه وسلم سبىٌ فأعطاها خادماً، وزاد مسلم فى اٰخر القصة .

اونٹ کو روکا تھا تا کہ میں آپ ﷺ کے ہمراہ سوار ہو جاؤں' تو مجھے شرم آ گئی تو مجھے آپ کے مزاج کی تیزی کا بھی خیال آ گیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہارا گٹھلیاں اٹھانا میرے نزدیک تمہارے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سوار ہو جانے سے زیادہ گراں ہے۔

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' یہاں تک کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے خادم بھجوایا جو میری جگہ گھوڑے کی دیکھ بھال کرلیا کرتا تھا تو انہوں نے گویا مجھے آزاد کروا دیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْاَئِمَّةِ تَاَلُّفُ مَنْ رُجِيَ مِنْهُمُ الدِّيْنُ وَالْإِسْلَامُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جن لوگوں کی طرف سے دین اور اسلام (کی خدمات کی انجام دہی) کی امید کی جا سکتی ہے' ان کی تالیف قلب ہے حکمرانوں کے لیے مستحب ہے

4501 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَاَلَّفَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَفِيكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ؟، قَالُوا: ابْنُ اُخْتٍ لَنَا، قَالَ: ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قریش زمانہ جاہلیت سے قریب ہیں اس لیے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں انہیں مانوس کروں' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور ہے لوگوں نے بتایا: ہمارا ایک بھانجا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کا بھانجا ان کا حصہ ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ بَذْلُ الْمَالِ لِمَنْ يَّرْجُو اِسْلَامَهُ

اس بات کا تذکرہ' جس شخص کے اسلام (قبول کرنے کی) امید ہو' حاکم کے لیے یہ مستحب ہے' وہ اس شخص پر مال خرچ کرے

4501- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البخارى 3146 فى فرض الخمس: باب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطى المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس وغيره، و 6762 فى الفرائض: باب مولى القوم من أنفسهم وأن الأخت منهم عن أبى الوليد الطيالسى بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 3528 فى المناقب: باب ابن أخت القوم منهم ومولى القوم منهم، عن سليمان بن حرب، وأحمد 3/172 و275، ومسلم 1059 133 فى الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على لإسلام وتصبر من قوى إيمانه، والترمذى 3901 فى المناقب: باب فى فضل الأنصار، عن غندر محمد بن جعفر، والنسائى 5/106 فى الزكاة: باب ابن أخت القوم منهم، من طريق وكيع، وأبو القاسم البغوى فى الجعديات 971، ومن طريقه أبو محمد البغوى فى "شرح السنة" 2228 عن على بن الجعد، أربعتهم عن شعبة، به

4502 - سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ شَيْخٍ بِوَاسِطَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَالَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ لَهُ بِغَنَمٍ - ذَكَرَ ابْنُ عَائِشَةَ كَثْرَتَهَا - فَاَتَى الْاَعْرَابِیُّ قَوْمَهُ، وَقَالَ: يَا قَوْمِ اَسْلِمُوا، فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِی عَطَاءَ مَنْ لَا يَخَافُ الْفَقْرَ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بکریاں دینے کا حکم دیا یہاں ابن عائشہ نامی راوی نے ان بکریوں کی کثرت کا ذکر کیا ہے وہ دیہاتی اپنی قوم کے افراد کے پاس آیا اور بولا اے میری قوم کے لوگو اسلام قبول کرلو' کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچھ عطا کر دیتے ہیں کہ اس کے بعد غربت کا خوف نہیں رہتا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِعْطَاءَ اَهْلِ الشِّرْكِ الْهَدَايَا اِذَا طَمِعَ فِیْ اِسْلَامِهِمْ

امام کے لیے بات مباح ہونے کا تذکرہ' کہ وہ مشرکین کو تحائف دے جب اسے ان کے اسلام (قبول کرنے) کی امید ہو۔

4503 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِیِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ، عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ، حَتّٰى جِئْنَا وَادِیَ الْقُرٰى، فَاِذَا امْرَاَةٌ فِیْ حَدِيْقَةٍ لَهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: اخْرُصُوا، فَخَرَصَ الْقَوْمُ وَخَرَصَ

4502– إسناده صحيح، عبيد الله بن محمد بن عائشة روى له أبو داؤد والترمذى والنسائى وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه مسلم 2312 58 فى الفضائل: باب ما سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شيئًا قط فقال: لا و كثرة عطائه، والبيهقى 7/19 من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وفيه أن الرجل سأل غنماً بين جبلين، وفى آخره: فقال أنس: إن كان الرجل ليسلم ما يُريد إلا الدنيا، فما يسلم حتى يكون الإسلامُ أحبُّ إليه من الدنيا وما عليها .وأخرجه مسلم 2312 57، والبيهقى 7/19 من طريقين عن حميد الطويل، عن موسى بن أبى أنس بن مالك، عن أبيه .ولم يرد فى البيهقى عن أبيه .

4503– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعفان: هو . . . ابن مسلم الباهلى، ووهيب: هو ابن خالد .وأخرجه أحمد 5/424، وابن أبى شيبة 14/539–540، وعنه مسلم 1786/4 12 فى الفضائل: باب فى معجزات النبى صلى الله عليه وسلم، عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 1481 فى الزكاة: باب خَرص التمر، وأبو داوُد 3079 فى الخراج والإمارة: باب فى إحياء الموات، عن سهل بن بكار، ومسلم 1786/4 12 من طريق المغيرة بن سلمة المخزومى، كلاهما عن وهيب بن خالد، به ببعض اختصار .وأخرجه البخارى 3161 فى الجزية الموادعة: باب إذا وادع الإمامُ ملكَ القرية هل يكون ذلك لبقيتهم؟ عن سهل بن بكار، عن وهيب، به بقصد ملك أيلة، وعلقها البخارى 5/272 فى الهبة: باب قبول الهدية من المشركين، عن أبى حميد .وأخرجه مقطعاً البخارى 1872 فى فضائل المدينة: باب المدينة طابة، و 3791 فى مناقب الأنصار: باب فضل دور الأنصار، و 4422 فى المغازى: باب رقم 81، عن خالد بن مخلد، ومسلم 1392 فى الحج: باب أُحُد جبل يحبنا ونحبه، و4/1785 11 فى الفضائل، والبيهقى 4/122 من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبى، كلاهما عن سليمان بن بلال، عن عمرو بن يحيى، به .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ اَوْسُقٍ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْاَةِ: اَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ تَبُوْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُوْمَنَّ فِيْهَا رَجُلٌ، وَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيُوثِقْ عِقَالَهُ، قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: فَعَقَلْنَاهَا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ هَبَّتْ عَلَيْنَا رِيحٌ، فَقَامَ فِيْهَا رَجُلٌ فَاَلْقَتْهُ فِي جَبَلِ طَيِّءٍ، ثُمَّ جَاءَهُ مَلِكُ اَيْلَةَ وَاَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، فَكَسَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا وَادِي الْقُرٰى، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: كَمْ جَاءَ حَدِيْقَتُكِ؟، قَالَتْ عَشْرَةُ اَوْسُقٍ، خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ مُتَعَجِّلٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَفْعَلْ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتّٰى اِذَا اَوْفٰى عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: هٰذِهِ طَابَةُ، فَلَمَّا رَاٰى اُحُدًا، قَالَ: هٰذَا اُحُدٌ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ دَارُ بَنِيْ سَاعِدَةَ، وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم ایک وادی میں آئے وہاں ایک عورت کا باغ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اس کی پیداوار کا اندازہ لگاؤ لوگوں نے اس کا اندازہ لگایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اندازہ لگایا اس کی پیداوار دس وسق ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: اس کی جو پیداوار ہوگی تم اسے شمار کر کے رکھنا اگر اللہ نے چاہا تو ہم واپسی پر تمہارے پاس آئیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات تم پر انتہائی تیز آندھی آئے گی' تو اس آندھی کے دوران کوئی شخص کھڑا ہرگز نہ رہے' جس شخص کے ساتھ اونٹ موجود ہے وہ اس کی رسی کو باندھ لے۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے انہیں باندھ لیا جب رات ہوئی تو تیز ہوا چلنا شروع ہوگئی ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا نے اسے اٹھا کر طے کے پہاڑ پر پھینک دیا پھر ایلہ (نامی جگہ) کا حکمران آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر تحفے کے طور پر پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہننے کے لیے ایک چادر دی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ایک تحریر لکھوادی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم اس وادی میں آئے (جہاں سے پہلے گزرے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جلدی سفر کرنا چاہتا ہوں تم میں سے جو شخص میرے ساتھ جلدی سفر کرنا چاہے وہ کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی روانہ ہوئے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (یعنی مدینہ منورہ) طابہ (یعنی پاکیزہ) ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: یہ احد ہے یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیا میں تمہیں انصار کے بہترین

گھرانوں کے بارے میں نہ بتاؤں لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں (بتائیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنونجار ہے پھر بنوعبدالاشہل ہے پھر بنوحارث کا گھرانہ ہے پھر بنوساعدہ کا گھرانہ ہے ویسے انصار کے تمام گھرانے بہترین ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ قَبُولُ الْهَدَايَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا طَمِعَ فِي إِسْلَامِهِمْ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مشرکین کے تحائف کو قبول کرے جب اسے ان کے اسلام (قبول کرنے) کی امید ہو

4504 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ يَنْطَلِقُ بِصَحِيفَتِي هَذِهِ إِلَى قَيْصَرَ وَلَهُ الْجَنَّةُ؟، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَإِنْ لَمْ أُقْتَلْ؟، قَالَ: وَإِنْ لَمْ تُقْتَلْ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ بِهِ فَوَافَقَ قَيْصَرَ وَهُوَ يَأْتِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَدْ جُعِلَ لَهُ بِسَاطٌ لَا يَمْشِي عَلَيْهِ غَيْرُهُ، فَرَمَى بِالْكِتَابِ عَلَى الْبِسَاطِ وَتَنَحَّى، فَلَمَّا انْتَهَى قَيْصَرُ إِلَى الْكِتَابِ أَخَذَهُ، ثُمَّ دَعَا رَأْسَ الْجَاثَلِيقِ، فَأَقْرَأَهُ، فَقَالَ: مَا عِلْمِي فِي هَذَا الْكِتَابِ إِلَّا كَعِلْمِكَ، فَنَادَى قَيْصَرُ: مَنْ صَاحِبُ الْكِتَابِ؟، فَهُوَ آمِنٌ فَجَاءَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: إِذَا أَنَا قَدِمْتُ فَأْتِنِي، فَلَمَّا قَدِمَ أَتَاهُ، فَأَمَرَ قَيْصَرُ بِأَبْوَابِ قَصْرِهِ فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ أَمَرَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّ قَيْصَرَ قَدِ اتَّبَعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ النَّصْرَانِيَّةَ، فَأَقْبَلَ جُنْدُهُ وَقَدْ تَسَلَّحُوا حَتَّى أَطَافُوا بِقَصْرِهِ، فَقَالَ لِرَسُولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تَرَى أَنِّي خَائِفٌ عَلَى مَمْلَكَتِي، ثُمَّ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: أَلَا إِنَّ قَيْصَرَ قَدْ رَضِيَ عَنْكُمْ، وَإِنَّمَا خَبَرَكُمْ لِيَنْظُرَ كَيْفَ صَبْرُكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَارْجِعُوا، فَانْصَرَفُوا، وَكَتَبَ قَيْصَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُسْلِمٌ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِدَنَانِيرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَأَ الْكِتَابَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَهُوَ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ، وَقَسَمَ الدَّنَانِيرَ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص میرے اس مکتوب کو لے کر قیصر کے پاس جائے گا اسے جنت ملے گی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا: اگرچہ مجھے قتل نہ کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ تمہیں قتل نہ کیا جائے (پھر بھی تمہیں جنت ملے گی) تو وہ شخص اس خط کو لے کر روانہ ہو گیا وہ قیصر کے پاس اس وقت پہنچا جب قیصر بیت المقدس آیا ہوا تھا اور اس کے لیے ایک قالین بچھایا گیا تھا اس قالین پر قیصر کے علاوہ اور کوئی نہیں چلتا تھا اس شخص نے وہ مکتوب اس قالین پر رکھ دیا اور خود ایک طرف ہٹ گیا جب قیصر اس

4504- إسناده صحيح، رجاله على شرط البخاري غير علي بن بحر فقد روى له تعليقاً، واحتج به أبو داوُد والنسائي، وهو ثقة .

مکتوب تک پہنچا تو اس نے اسے حاصل کیا اور پھر اپنے معتمد خصوصی کو بلوا کر اس سے وہ خط پڑھایا تو اس نے جواب دیا: اس مکتوب کے بارے میں مجھے بھی وہی علم ہے' جو آپ کو علم ہے' تو قیصر نے بلند آواز میں کہا اس خط کو لانے والا شخص کون ہے اسے امان دی جاتی ہے' تو وہ شخص آ گیا قیصر نے کہا: جب میں آ جاؤں' تو تم میرے پاس آ جانا جب قیصر آیا' تو وہ شخص اس کے پاس آیا قیصر نے اپنے دروازوں کے بارے میں حکم دیا انہیں بند کر دیا گیا پھر اس نے منادی کو یہ اعلان کرنے کے لیے کہا کہ قیصر نے حضرت محمد ﷺ کی پیروی کر لی ہے اور عیسائیت کو ترک کر دیا ہے' تو اس کے سپاہی آگے بڑھے انہوں نے اسلحہ اٹھایا ہوا تھا انہوں نے اس کے محل کا محاصرہ کر لیا تو قیصر نے نبی اکرم ﷺ کے ایلچی سے کہا تم نے دیکھ لیا ہے مجھے اپنی حکومت کے حوالے سے خوف ہے پھر اس نے منادی کو یہ اعلان کرنے کو کہا: خبردار قیصر تم لوگوں سے راضی ہے اس نے تم لوگوں کا امتحان لینا چاہا تھا کہ تم اپنے دین کے بارے میں کتنے پختہ ہو تم لوگ واپس چلے جاؤ تو وہ لوگ واپس چلے گئے پھر قیصر نے نبی اکرم ﷺ کو خط لکھا کہ میں مسلمان ہوں اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ دینار بھی بھجوائے نبی اکرم ﷺ نے جب اس کا مکتوب پڑھا تو ارشاد فرمایا: اللہ کے دشمن نے غلط کہا ہے یہ مسلمان نہیں ہے یہ عیسائیت پر قائم ہے نبی اکرم ﷺ نے وہ دینار تقسیم کروا دیئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ قَبُولُ الْهَدَايَا مِنْ رَعِيَّتِهِ فِي الْأَوْقَاتِ وَبَذْلُ الْأَمْوَالِ لَهُمْ عِنْدَ فَتْحِ اللّٰهِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ بعض اوقات اپنی رعایا سے تحائف قبول کر لے' اور جب اللہ تعالیٰ اسے فتوحات عطا کرے' تو (امام) ان اموال کو رعایا پر خرچ کرے

4505 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهِ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ اَعْطَاهُ، قَالَ اَنَسٌ: وَاِنَّ اَهْلِيْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ مَا كَانَ اَعْطَاهُ اَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيهِنَّ، فَجَاءَ تْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِي، وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا

4505- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مسند أبي يعلى" 4080 .وأخرجه مسلم 1771 71 في الجهاد والسير: باب رد المهاجرين إلى الأنصار منائحهم من الشجر والثمر حين استغنوا عنها بالفتوح، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 8/255، وأحمد 3/219، والبخاري 3128 في فرض الخمس: باب كيف قسم النبي صلى الله عليه وسلم قريظة والنضير، و 4030 في المغازي: باب حديث بني النضير، و 4120 باب مرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأحزاب . . .، ومسلم 1771 71، وأبو يعلى 4079 من طرق عن معتمر بن سليمان، بِهِ . وبعض روايات البخاري مختصرة . وانظر البخاري 2630، ومسلماً 1771 71 .

يُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيهِنَّ، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ، اتْرُكِي وَلَكِ كَذَا وَكَذَا، فَتَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشْرَةَ اَمْثَالِهِ - اَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ اَمْثَالِهِ -

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی زمین کی کھجوروں (کی پیداوار) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ اور نضیر کو فتح کرلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا تحفہ واپس کردیا جو اس نے آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے گھر والے مجھے یہ ہدایت کرتے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ سے وہ چیز مانگ لوں جو آپ کسی کو دیتے ہیں' یا اس کا کچھ حصہ مانگ لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو کوئی چیز دے رہے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہ (کھجوریں' یا چیزیں) مجھے عطا کردیں' تو ام ایمن رضی اللہ عنہا آئیں انہوں نے کپڑا میری گردن میں ڈالا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) یہ (کھجوریں' یا چیزیں) تمہیں نہیں دے سکتے جب کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی مجھے دے چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام ایمن تم اسے چھوڑ دو تمہیں یہ یہ چیزیں ملتی ہیں' تو وہ خاتون یہی کہتی رہیں ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (میں اسے نہیں چھوڑوں گی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کھجوروں (یا چیزوں) سے دس گنا زیادہ یا دس گنا کے قریب چیزیں انہیں عطا کیں (تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چھوڑا)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اتِّخَاذُ الْكَاتِبِ لِنَفْسِهِ لِمَا يَقَعُ مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْاَسْبَابِ فِي اُمُورِ الْمُسْلِمِينَ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' مسلمانوں کی امور (میں مختلف نوعیت کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے) کسی کو اپنا کاتب (یعنی سیکرٹری) مقرر کرے

4506 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَاِذَا عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ

4506- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك . وأخرجه إلى قوله: ثم عند حفصة بنت عمر الطبراني 4903 عن أبي خليفة الفاضل بن الحباب، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 2/41 من طريق إسماعيل بن إسحاق القاضي، عن أبي الوليد الطيالسي، بِهِ .وأخرجه البخاري 4986 و4987 و4988 في فضائل القرآن: باب جمع القرآن، والترمذي 3103 و3104 في التفسير: باب ومن سورة التوبة، والنسائي في فضائل القرآن 13 و20 و27، والبيهقي 2/40-41 و41 من طرق عن إبراهيم بن سعد، بِهِ . وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .وأخرجه مختصراً ومقطعاً أحمد 1/10 و5/188-189، والبخاري 7191 في الأحكام: باب يستحب للكاتب أن يكون أميناً عاقلاً، و7425 في التوحيد: باب وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم، وأبو يعلى 64 و65، وابن أبي داوٗد في "المصاحف" ص12-13 و13-14 من طرق عن إبراهيم بن سعد، بِهِ .

عَلَيْهِ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ عُمَرَ جَاءَنِیْ، فَقَالَ: اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَاِنِّیْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ فِی الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيْرٌ، وَاِنِّیْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِیْ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِیْ لِلَّذِیْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ، وَرَاَيْتُ فِیْ ذٰلِكَ الَّذِیْ رَاٰى، فَقَالَ لِیْ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ، لَا نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِیْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَیَّ مِمَّا اَمَرَنِیْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِیْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِیْ لِلَّذِیْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ اَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ، وَاللِّخَافِ، وَالْعُسُبِ، وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى، وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ: (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ) (التوبة: **128**)، خَاتِمَةُ بَرَاءَةَ، قَالَ: فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِیْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ: وَحَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِیْ اَهْلَ الشَّامِ، وَاَهْلَ الْعِرَاقِ، وَفَتْحَ اَرْمِيْنِيَةَ، وَاَذْرَبِيجَانَ، فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِی الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِی الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَ الْيَهُوْدُ، وَالنَّصَارٰى، فَبَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ: اَنْ اَرْسِلِیْ الصُّحُفَ لِنَنْسَخَهَا فِی الْمَصَاحِفِ، ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ، فَبَعَثَتْ بِهَا اِلَيْهِ، فَدَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّنْسَخُوا الصُّحُفَ فِی الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ لَهُمْ: مَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، وَكَتَبَ الصُّحُفَ فِی الْمَصَاحِفِ، وَبَعَثَ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا، وَاَمَرَ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْقُرْآنِ فِیْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُّمْحٰى اَوْ يُحْرَقَ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْتُ الْمُصْحَفَ، كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا، فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ: (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) (الأحزاب: **23**)، فَاَلْحَقْتُهَا فِیْ سُوْرَتِهَا فِی الْمُصْحَفِ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِی التَّابُوْتِ، فَقَالَ زَيْدٌ: التَّابُوْهُ، وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ: التَّابُوْتُ، فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اكْتُبُوْهُ التَّابُوْتُ، فَاِنَّهٗ لِسَانُ قُرَيْشٍ

✿✿ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ یمامہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر میرے پاس آیا اور اس نے کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کے بہت سے حافظ شہید ہو گئے ہیں مجھے یہ اندیشہ ہے' اگر مختلف جگہوں پر اسی طرح لوگ شہید ہوتے رہے' تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو سکتا ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جواب دیا: میں ایک ایسا کام کیسے کر سکتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا: تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! یہ بہتر ہے اس کے بعد یہ اس بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں مجھے بھی وہی شرح صدر عطا کر دیا جو عمر کو عطا کیا ہے اور میری بھی وہی رائے ہو گئی جو عمر کی رائے ہے (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم نوجوان بھی ہو سمجھدار بھی ہو ہم تم پر کوئی تہمت عائد نہیں کرتے اور تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی نوٹ بھی کرتے رہتے ہو' تو تم قرآن کو تلاش کرو اور اسے ایک جگہ جمع کر دو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کا حکم دیتے تو یہ میرے لیے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا وہ حکم تھا جو انہوں نے مجھے قرآن جمع کرنے کے حوالے سے دیا تھا میں نے کہا: آپ لوگ ایک ایسا کام کیسے کر سکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ زیادہ بہتر ہے اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلسل میرے ساتھ اس بارے میں بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی وہی شرح صدر عطا کر دیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے قرآن کی تلاش شروع کی اور اسے تحریر کے پرزوں اور لوگوں کے سینوں سے اکٹھا کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ مجھے سورۃ توبہ کی آخری آیتیں حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملیں مجھے ان کے علاوہ اور کسی کے پاس یہ آیات نہیں ملیں۔

''تحقیق تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے' جو تم میں سے ہے تمہارا پریشانی کا شکار ہونا اسے بہت گراں گزرتا ہے''۔

یہ سورت توبہ کی آخری آیات ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ صحیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو وہ سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا۔

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اہل شام اور اہل عراق کی جنگوں میں شریک ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس حوالے سے پریشان تھے کہ لوگوں کا قرأت میں اختلاف ہو رہا ہے انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ اس امت کی خبر لیجئے اس سے پہلے کہ یہ کتاب اللہ کے بارے میں اسی طرح اختلاف کا شکار ہو جائے جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں میں اختلاف ہو گیا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنا مصحف مجھے بھجوائیے تاکہ ہم اس کی مختلف نقلیں تیار کریں یہ پھر ہم آپ کو

واپس کر دیں گے تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ نسخہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اس مصحف کی مختلف نقلیں تیار کرلیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جہاں تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان کسی لفظ کے بارے میں اختلاف ہو تو تم لوگ اسے قریش کے محاورے کے مطابق نوٹ کرو' کیونکہ یہ ان کے محاورے میں نازل ہوا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مختلف مصاحف تیار کروا کے انہیں مختلف علاقوں میں بھیجا اور انہوں نے یہ حکم دیا کہ اس کے علاوہ قرآن جس بھی صحیفے اور مصحف کی شکل میں موجود ہے اسے مٹا دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: خارجہ بن زید نے مجھے یہ بات بتائی ہے' انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جب میں مصحف کو نقل کر رہا تھا تو مجھے اس میں سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں ملی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی تھی میں نے اس آیت کو تلاش کیا' تو وہ مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی (وہ آیت یہ ہے)

''اہل ایمان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو سچ ثابت کر دکھایا''۔

تو میں نے اس آیت کو اس سورت میں مصحف میں شامل کر لیا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اس موقع پر لوگوں کے درمیان تابوت کے بارے میں اختلاف ہوا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا کہ اس کی قرأت تابوہ ہوگی جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا یہ لفظ تابوت ہے' جب ان کے اختلاف کا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ اسے تابوت لکھو' کیونکہ یہ قریش کے محاورے کے مطابق ہے۔

ذِكْرُ الْجَوَازِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَّخِذَ الْكَاتِبَ لِنَفْسِهِ لِمَا يَعْتَرِضُهُ مِنْ اَحْوَالِ الدِّيْنِ فِي الْاَسْبَابِ

آدمی کے لیے یہ بات جائز ہونے کا تذکرہ' کہ کسی دینی ضرورت کی تکمیل کے لیے کسی کو اپنا کاتب (یعنی سیکرٹری) مقرر کرے

4507 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، قَالَ:

4507– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى . . فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 1/13، وابن أبي داوُد في "المصاحف" ص14–15 من طريق عثمان بن عمر، والبخاري 4989 في فضائل القرآن: باب كاتب النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني 4902 من طريق الليث، كلاهما عن يونس، بهذا الإسناد . رواية الليث عند البخاري مختصرة، ورواية عثمان بن عمر مطلوبة وهي عند ابن أبي داوُد أطول– إلى قوله: ثم عند حفصة بنت عمر .وأخرجه البخاري 4679 في التفسير: باب ﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ . . .﴾ من طرق شعيب، والطبراني 4901 من طريق عبد الرحمٰن بن خالد بن مسافر، كلاهما عن الزهري، به إلى قوله: ثم عند حفصة بنت عمر .

(متن حدیث): اَرْسَلَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِلَيَّ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عِنْدَهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ عُمَرَ جَاءَنِيْ فَقَالَ لِيْ: اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِاَهْلِ الْيَمَامَةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنِّيْ اَخْشَى اَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِنَ الْقُرْآنِ لَا يُوْعَى، وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ بِذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِيْ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَعُمَرُ جَالِسٌ عِنْدَهُ لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ، وَكُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، قَالَ: قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِاَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: فَقُمْتُ اَتَتَبَّعُ الْقُرْآنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ، وَالْاَكْتَافِ، وَالْعُسُبِ، وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ، حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ غَيْرِهٖ: (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ) (التوبة: 128)، وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِيْ جَمَعْتُ فِيْهَا الْقُرْآنَ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَيَاتَهٗ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ

✿✿ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ کے بعد مجھے بلوایا وہاں ان کے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے مسلمان شہید ہو گئے مجھے یہ اندیشہ ہے اگر مختلف علاقوں میں اسی طرح لوگ شہید ہوتے رہے تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا' جسے محفوظ نہیں کیا گیا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: تم ایک ایسا کام کیسے کر سکتے ہو' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زیادہ بہتر ہے اس کے بعد یہ مسلسل اس بارے میں بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں مجھے شرح صدر عطا کر دیا اور اس بارے میں میری بھی وہی رائے ہوئی جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہے (حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کوئی بات نہیں کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک نوجوان اور عقلمند آدمی ہو ہم تم پر کوئی الزام عائد نہیں کرتے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی کو نوٹ کرتے رہے ہو' تو تم قرآن کو تلاش کر کے اس کو جمع کرو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر مجھے وہ کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کا پابند کر دیتے تو میرے لیے یہ اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا ان کا قرآن جمع کرنے کا حکم دینا مشکل تھا۔ میں نے کہا: آپ لوگ ایک ایسا کام کیسے کر سکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کام زیادہ بہتر ہے اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلسل میرے ساتھ بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں مجھے بھی وہی شرح صدر عطا کر دیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کو عطا کیا تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے قرآن کو تلاش کرنے کا کام شروع کر دیا۔

میں نے اسے تحریر کے پرزوں اور لوگوں کے سینوں سے اکٹھا کیا' یہاں تک کہ سورۃ توبہ کی آخری آیات مجھے حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملیں مجھے یہ آیات ان کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں ملیں۔

''تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے' جو تم میں سے ہے''۔

وہ صحیفہ جسے میں نے جمع کیا تھا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی میں رہا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا۔

4507/1 - (متن حدیث): قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَاَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ اجْتَمَعَ لِغَزْوَةِ اَذْرَبِيجَانَ، وَاَرْمِينِيَةَ اَهْلِ الشَّامِ، وَاَهْلِ الْعِرَاقِ، فَتَذَاكَرُوا الْقُرْآنَ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ حَتّٰى كَادَ يَكُونُ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، قَالَ: فَرَكِبَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ لَمَّا رَاٰى اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي الْقُرْآنِ، حَتّٰى اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَخْشٰى اَنْ يُّصِيبَهُمْ مَا اَصَابَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنَ الِاخْتِلَافِ، فَفَزِعَ لِذٰلِكَ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَزَعًا شَدِيدًا، وَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَاسْتَخْرَجَ الصُّحُفَ الَّتِی كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَرَ زَيْدًا بِجَمْعِهَا، فَنَسَخَ مِنْهَا الْمَصَاحِفَ، فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْآفَاقِ، ثُمَّ لَمَّا كَانَ مَرْوَانُ اَمِيرُ الْمَدِينَةِ اَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ يَسْاَلُهَا عَنِ الصُّحُفِ لِيُمَزِّقَهَا وَخَشِيَ اَنْ يُّخَالِفَ بَعْضُ الْعَامِ بَعْضًا، فَمَنَعَتْهُ اِيَّاهَا، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَتْ حَفْصَةُ اَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِعَزِيمَةٍ لِيُرْسِلَ بِهَا، فَسَاعَةَ رَجَعُوا مِنْ جَنَازَةِ حَفْصَةَ اَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى مَرْوَانَ فَحَرَقَهَا مَخَافَةَ اَنْ يَّكُونَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ اخْتِلَافٌ لَمَّا نَسَخَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ آذربائیجان اور آرمینیا کے ساتھ لڑائی اور اہل شام اور اہل عراق کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے انہوں نے قرآن کے بارے میں بات چیت کی تو اس بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہو گیا' یہاں تک کہ اس بات کا امکان موجود تھا کہ ان کے درمیان جنگ شروع ہو جائے جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان قرآن کے بارے میں اختلاف دیکھا تو وہ سوار ہو کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور بولے: لوگوں کا قرآن کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے مجھے یہ اندیشہ ہے' انہیں بھی وہی صورت لاحق ہو جائے گی جو یہودیوں اور عیسائیوں کو اختلاف کی وجہ سے لاحق ہوئی تھی' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس بات پر انتہائی پریشان ہو گئے انہوں نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھجوایا اور وہ صحیفہ نکالا جسے جمع کرنے کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس صحیفے کی مختلف نقلیں تیار کروائیں اور انہیں مختلف علاقوں میں بھجوایا پھر جب مروان مدینہ منورہ کا گورنر بنا تو

اس نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اوران سے وہ مصحف منگوایا تا کہ اسے پھاڑ دے اسے یہ اندیشہ تھا کہ بعض لوگ اس حوالے سے بعض کی مخالفت کریں گے تو میں نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سالم بن عبداللہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا جب انتقال ہو گیا تو مروان نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دے کر یہ پیغام بھجوایا (کہ وہ اس مصحف کو مجھے بھجوا دیں) تو جس وقت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے جنازے سے واپس آ رہے تھے اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ نسخہ مروان کو بھجوا دیا' تو مروان نے اسے جلوا دیا اس اندیشے کے تحت کہ کہیں اس میں اختلاف نہ ہو یعنی اس نسخے سے اختلاف نہ ہو' جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نقل تیار کروائی تھی۔

ذِكْرُ احْتِرَازِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيْ مَجْلِسِهِ اِذَا دَخَلُوْا عَلَيْهِ

مشرکین جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی محافل میں مشرکین سے احتراز کرنے کا تذکرہ

4508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْخَطِيبُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ بْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَةَ صَاحِبِ الشَّرَطِ مِنَ الْاَمِيرِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہی نسبت حاصل تھی جو کوتوال کو گورنر کے ساتھ ہوتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّقْصِيَ مِنْ نَّفْسِهِ آكِلَ الْبَصَلِ مِنْ رَعِيَّتِهٖ اِلٰى اَنْ يَّذْهَبَ رِيحُهَا

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' کہ وہ اپنی رعایا میں سے پیاز کھانے والے شخص کو اس وقت تک کے لیے اپنے قریب آنے سے روک دے' جب تک اس کی بو ختم نہیں ہو جاتی

4508– إسناده حسن، بشر بن آدم صدوق فيه لين، روى له أصحاب السنن وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الله بن المثنى والد محمد الأنصاري فمن رجال البخاري . ثمامة: هو ابن عبد الله بن أنيس بن مالك .وأخرجه البخاري 7155 في الأحكام: باب الحاكم يحكم بالقتل على من وجب عليه دون الإمام الذي فوقه، والترمذي 3850 في المناقب: باب في مناقب قيس بن سعد بن عبادة، والبيهقي 8/155، والبغوي 2485 من طرق عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد .وفي إحدى روايتي الترمذي زاد فيه قول الأنصاري: يعني مما يلي من أموره، وعند البيهقي والبغوي: يعني ينظر من أموره .وقال الترمذي: حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الأنصاري .والشُّرَط: هم أعوان الأمير، قال الأزهري: شرط كل شيء : خياره، ومنه الشرَط، لأنهم نخبة الجند، وقيل: سموا شرطاً، لأن لهم علامات يعرفون بها من هيئة وملبس، وهو اختيار الأصمعي، وقيل: لأنهم أعدوا أنفسهم لذلك، يقال: أشرط فلان نفسه لأمر كذا: إذا أعدها .قاله أبو عبيدة .

4509 - (سند حديث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حديث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَاَصْحَابُهُ، فَنَزَلَ نَاسٌ فَاَكَلُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ اٰخَرُوْنَ، فَرُحْنَا اِلَيْهِ، فَدَعَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْكُلُوا الْبَصَلَ، وَاَخَّرَ الْاٰخَرِيْنَ حَتّٰى ذَهَبَ رِيحُهَا

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیاز کے کھیت کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی تھے لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا کچھ لوگوں نے پیاز کو کھالیا اور کچھ نے نہیں کھایا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلوایا جنہوں نے پیاز نہیں کھایا تھا اور دوسرے لوگوں کو پیچھے کر دیا اس وقت تک جب تک ان کی بو ختم نہیں ہوگئی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ لَا تَكُوْنَ هِمَّتُهُ فِیْ جَمْعِ الدُّنْيَا لِنَفْسِهِ

امام کے لیے یہ بات واجب ہونے کا تذکرہ' کہ وہ اپنے لیے دنیا جمع کرنے کی طرف ہی متوجہ نہ رہے

4510 - (سند حديث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيْرٍ وَكَانَ يُكْنٰى اَبَا هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حديث): قَالَ: كُنْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِی الْمُنْتَفِقِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَفَعَ الرَّاعِی غَنَمَهُ اِلَى الْمُرَاحِ، فَاِذَا سَخْلَةٌ تَيْعَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا وَلَدَتْ؟، فَقَالَ الرَّاعِی: بَهْمَةٌ، فَقَالَ: اذْبَحْ مَكَانَهَا شَاةً، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْسِبَنَّ بِالْخَفْضِ، وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ بِالنَّصْبِ، اَنَّا مِنْ اَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا، اِنَّ لَنَا غَنَمًا مِئَةٌ، فَاِذَا وَلَدَ الرَّاعِی بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِیْ امْرَاَةً وَفِیْ لِسَانِهَا شَیْءٌ - يَعْنِی الْبَذَاءَ - قَالَ: طَلِّقْهَا اِذًا، فَقَالَ: اِنَّ لَهَا صُحْبَةً، وَلِیْ مِنْهَا وَلَدٌ، قَالَ: فَمُرْهَا بِقَوْلٍ فَعِظْهَا لَعَلَّهَا اَنْ تَعْقِلَ، وَلَا تَضْرِبْ ظَعِيْنَتَكَ كَضَرْبِكَ اِبِلَكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِی الِاسْتِنْشَاقِ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

4509- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم . عبد الله بن خباب: هو المدني مولى بني عدي بن النجار . وأخرجه مسلم 566 في المساجد: باب نهي من أكل ثوماً أو بصلاً أو كراثاً أو نحوها، عن هارون بن سعيد الأيلي وأحمد بن عيسى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وانظر حديث أبي سعيد المتقدم عند المؤلف برقم 2082 . والزّراعة: هي الأرض المزروعة .

4510- إسناده جيد، وهو مكرر الحديث 1054 .

❀❀ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں بنو منتفق کے وفد میں شامل تھا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک چرواہا اپنی بکری کو اٹھا کر باڑے کی طرف لے گیا وہ آوازیں نکال رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس نے کیا جنم دیا ہے چرواہے نے جواب دیا: بچے کو جنم دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی جگہ کوئی اور بکری ذبح کر دو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ گمان نہ کرنا کہ ہم نے تمہاری وجہ سے اسے ذبح کیا ہے (راوی بیان کرتے ہیں: یہاں نبی اکرم ﷺ نے لفظ پر زیر پڑھی تھی زبر نہیں پڑھی تھی)

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) ہمارے پاس ایک سو بکریاں ہیں جب کوئی ایک بکری بچہ دیتی ہے تو ہم اس کی جگہ ایک بکری کو ذبح کر دیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میری بیوی کی زبان میں کچھ خرابی ہے یعنی وہ بدزبانی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے طلاق دے دو انہوں نے عرض کی: اس کے ساتھ بڑا پرانا ساتھ ہے پھر اس سے میری اولاد بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے زبانی طور پر وعظ و نصیحت کر کے سمجھاؤ ہو سکتا ہے اسے سمجھ آ جائے تم اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارو جس طرح تم اپنے اونٹ کو مارتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور اچھی طرح ناک میں پانی ڈالو البتہ اگر تمہارا روزہ ہو (تو پھر مبالغہ نہ کرو)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ انْهِمَاكِ الْأُمَرَاءِ فِي أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا لَا يَسَعُهُمْ وَلَا يَحِلُّ لَهُمُ ارْتِكَابُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ امراء (یعنی حکمران اور سرکاری اہل کار) مسلمانوں کے اموال کے بارے میں ایسے کاموں میں منہمک رہیں جس کی ان کے لیے گنجائش نہیں ہے اور جن کا ارتکاب ان کے لیے حلال نہیں ہے

4511 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ، فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ، اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ، وَفِيْ غَيْرِهِمْ

4511– إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن أبي شيبة: هو ابن فروخ من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه مسلم 1830 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية والنهي عن إدخال المشقة عليهم، والطبراني في "الكبير" 18/26، والبيهقي 8/161 من طريق شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد .لكن وقع في الطبراني أنه دخل على زياد وهو خطأ .وأخرجه أحمد 5/64، والطبراني 18/26 من طرق عن جرير بن حازم، بِهِ .

❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک سب سے برا حکمران ظالم حکمران ہوتا ہے"۔

تو تم اس بات سے بچنے کی کوشش کرو کہ تم ان میں شامل ہو جاؤ۔ عبیداللہ بن زیاد نے کہا: آپ تشریف رکھیں آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے برے افراد میں سے ایک ہیں' تو انہوں نے فرمایا: کیا ان اصحاب کے اندر خرابی ہوگی خرابی تو ان کے بعد والے لوگوں میں اور ان کے علاوہ لوگوں میں ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا لِمَنْ تَقَلَّدَ شَيْئًا مِنْ اُمُورِ الْمُسْلِمِينَ، وَانْبَسَطَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

ایسے شخص کے لیے جہنم واجب ہونے' ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' کا تذکرہ' جو مسلمانوں کی کسی معاملے کا نگران بنتا ہے' اور ان کی اجازت کے بغیر ان کے اموال میں دست اندازی کرتا ہے

4512 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ حَدَّثَهُ، اَنَّ عُبَيْدَ سَنُوطَا حَدَّثَهُ، اَنَّهُ، سَمِعَ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُورِكَ لَهُ فِيهَا، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْ مَالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُوْلِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀ سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی

4512– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عُبيد سنوطا روى له الترمذى، وهو ثقة . يحيى بن سعيد: هو الأنصارى .وأخرجه عبد الرزاق 6962، وأحمد 6/364 و410، والحميدى 353، وابن أبى شيبة 13/242، والطبرانى فى "الكبير" 24/580 و581 و582 و583 و584 و585 و587 من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصارى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/378، والترمذى 2374 فى الزهد: باب ما جاء فى أخذ المال، والطبرانى 24/577 و578 و579 من طرق عن سعيد المقبرى، عن أبى الوليد عبيد سنوطا، بِهِ .وقال الترمذى: حديث حسن صحيح، ووقع فى "المسند": عبيد عن الوليد، وفى رواية للطبرانى 578: عبيد بن الوليد، وهو تحريف .وأخرجه البخارى 3118 فى فرض الخمس: باب قول الله تعالى: (فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ) عن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبى أيوب، عن أبى الأسود محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، عن النعمان بن أبى عياش، عن خولة الأنصارية، به مختصراً بلفظ إن رجالاً يتخوّضون فى مال الله بغير حق، فلهم النار يوم القيامة .فى رواية الإسماعيلى خولة بنت ثامر الأنصارية، وزاد فى أوله الدنيا خضرة حلوة . . . .

جاتی ہے اور بعض اوقات کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کے مال کو حاصل کرتا ہے اور قیامت کے دن اس کے لیے جہنم ہوگی"۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ اَنْ لَا يَاْخُذَ هٰذَا الْمَالَ اِلَّا بِحَقِّهٖ كَيْ يُبَارَكَ لَهٗ فِيْهِ

امام پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مال کو صرف حق کے ہمراہ ہی حاصل کرے تاکہ اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے

4513 - سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ اَوْ زُهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، فَاَخَذَهٗ عِرْقٌ اَوْ بُهْرٌ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ؟، فَقَالَ: هَا اَنَا ذَا وَلَمْ اُرِدْ اِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِالْخَيْرِ، وَاِنَّ كُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، فَاِنَّهَا اَكَلَتْ، فَلَمَّا اشْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ، ثُمَّ بَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ، ثُمَّ اَفَاضَتْ فَاجْتَرَّتْ، وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ زَعَمَ سُفْيَانُ اَنَّ الْاَعْمَشَ سَاَلَهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ اس چیز کا ہے جسے زمین پیدا کرے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دنیاوی زیب و زینت کا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں اندازہ ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس تیز ہو گیا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں یہاں ہوں۔ میں نے اس سوال کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی صرف بھلائی کو لے کر آتی ہے بہار کا موسم جو کچھ اگاتا ہے وہ کسی جانور کو مار دیتا ہے اور کسی کو تکلیف کا شکار کر دیتا ہے صرف سبزہ کھانے والے جانور کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کی کوکھ پھول جاتی ہے تو وہ دھوپ میں آ جاتا ہے وہاں وہ لید کرتا ہے

4513- إسناده حسن من أجل ابن عجلان . وهو مكرر الحديث 3226 .

پیشاب کرتا ہے پھر واپس جا کر پھر ... ہے پھر آتا ہے اور لیٹ جاتا ہے یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے' جو شخص اسے اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص اسے ناحق طور پر حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس شخص کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

حسین بن حسن نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: سفیان یہ کہتے ہیں اعمش نے چالیس سال پہلے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

ذِكْرُ تعَوّذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ

مصطفیٰ کریم ﷺ کا بیوقوفوں کی حکومت سے پناہ مانگنے کا تذکرہ

4514 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟، قَالَ: اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي لَا يَهْتَدُوْنَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَا يَرِدُوْا عَلَيَّ حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرِدُوْنَ عَلَيَّ حَوْضِي، يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، وَالصَّلَاةُ بُرْهَانٌ -، اَوْ قَالَ: قُرْبَانٌ - يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ: النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا، وَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوبِقُهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! اللہ تعالیٰ ہمیں بے وقوفوں کی حکومت سے بچائے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بے وقوفوں کی حکومت سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد کچھ ایسے حکمران آئیں گے جو ہدایت کی پیروی نہیں کریں گے میری سنت کی پیروی نہیں کریں گے تو جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' تو ان لوگوں کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور وہ لوگ میرے حوض پر میرے پاس نہیں آسکیں گے اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئے گا۔ اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہ کو ختم کر دیتا ہے' نماز برہان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) قربت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

4514- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن خُثيم: هو عبد الله بن عثمان بن خثيم . وهو في "المصنف" 20719 .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/321، والحاكم 4/422، وصحح إسناده ووافقه الذهبي . وقد تقدم برقم 1723 .

اے کعب بن عجرہ! لوگ گھر سے نکلتے ہیں اور اپنے آپ کا سودا کر لیتے ہیں' تو کوئی شخص اپنے آپ کو آزاد کروا دیتا ہے اور کوئی اپنے آپ کو فروخت کر کے اسے غلام بنا دیتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ الْاُمَرَاءِ وَعُمَّالِهِمْ شَيْئًا مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ، اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْذَهُ عَلَيْهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کہ امراء اور سرکاری اہل کار مسلمانوں کے اموال میں سے کچھ بھی حاصل کریں' ماسوائے اس چیز کے' جسے لینا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان کے لیے حلال قرار دیا ہو

4515 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ اِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَامَ فَخَطَبَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ اَقْوَامٍ نُوَلِّيهِمْ اُمُوْرًا مِمَّا وَلَّانَا اللّٰهُ وَنَسْتَعْمِلُهُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ، ثُمَّ يَاْتِيْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ اُهْدِيَتْ اِلَيَّ، اَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ حَتّٰى تَاْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عَاتِقِهِ، فَلَا اَعْرِفَنَّ رَجُلًا يَحْمِلُ عَلٰى عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةً تَيْعَرُ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ اُذُنِيْ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ - ثَلَاثًا -، الشَّهِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ يَحُكُّ مَنْكِبِيْ مَنْكِبَهُ

✿✿ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لتبیہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کا نگران مقرر کیا جب

4515– إسناده صحيح، عبد الواحد بن غياث روى له أبو داؤد، وحماد بن سلمة من رجال مسلم، ومن فوقهما على شرط الشيخين .وأخرجه الحميدى 840، والشافعى 1/247، والبخارى 6979 فى الحيل: باب احتيال العامل لُيهدى له، و7197 فى الأحكام: باب محاسبة الإمام العادل عمّاله، ومسلم 1832 27 و28 فى الإمارة: باب تحريم هدايا العمال، من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 1500 فى الزكاة: باب قول الله تعالى: (وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا) . . .، من طريق أبى أسامة، عن هشام، به مختصراً جداً . وأخرجه الحميدى فى "مسنده" 840، وأحمد 5/423–424، والشافعى 1/246–247، والبخارى 925 فى الجمعة: باب من قال فى الخطبة بعد الثناء : أما بعد، و 2597 فى الهبة: باب من لم يقبل الهدية لعلة، و 6636 فى الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم؟ و 7174 فى الأحكام: باب هدايا العمال، ومسلم 1832 26، وأبو داؤد 2946 فى الخراج والإمارة: باب فى هدايا العمال، والبيهقى 7/16 و10/13، والبغوى 1568 من طرق عن الزهرى، عن عروة بن الزبير، به بعضهم ذكره مطولاً وبعضهم اختصره . وأخرجه بنحوه مسلم 1832 29 من طريق الشيبانى، عن أبى الزناد، .

وہ آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے حساب لیا اس نے بتایا: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ تحفہ ہے' جو مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہے' تاکہ تمہارا تحفہ وہاں تمہارے پاس آجاتا پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس چیز کا نگران بنایا ہے ہم اس میں سے کچھ کاموں کا نگران (کچھ) لوگوں کو بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس چیز کا نگران بنایا ہے اس سلسلے میں کوئی کام لوگوں سے لیتے ہیں پھر ان میں سے کوئی ایک شخص میرے پاس آکر یہ کہتا ہے' یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے وہ شخص اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا کہ اس کا تحفہ خود ہی اس تک آجائے۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' جو بھی شخص جس بھی چیز کو ناحق طور پر لے گا' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس نے اپنی گردن پر اس چیز کو اٹھایا ہوا ہوگا' تو میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں جس نے قیامت کے دن کسی اونٹ کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوا ہو اور وہ آواز نکال رہا ہو' یا گائے کو اٹھایا ہوا ہو' وہ آواز نکال رہی ہو' یا بکری کو اٹھایا ہوا ہو اور وہ منمنا رہی ہو۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیلایا' یہاں تک کہ مجھے آپ ﷺ کی بغل کی سفیدی نظر آگئی میں نے (یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کو) اپنی آنکھوں کے ذریعے دیکھا اور میرے کانوں نے اس بات کو سنا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس بات کے گواہ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ ہیں' کیونکہ وہ اس وقت میرے کندھے سے کندھا ملا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ الْفَلَاحِ عَنْ أَقْوَامٍ تَكُونُ أُمُورُهُمْ مَنُوطَةً بِالنِّسَاءِ

ایسی قوم سے کامیابی کی نفی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جن کی حکمران کوئی عورت ہو

4516 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

4516– حديث صحيح، مبارك بن فضالة اختلف قول الناس فيه، وهو صدوق لكنه موصوف بالتدليس وقد عنعن، علّق له البخاري وروى له أبو داوُد والترمذي وابن ماجة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين، وقد صرح الحسن في غير هذا الحديث بسماعه من أبي بكرة، فقد روى البخاري 2704 حديث إن ابني هذا سيد من طريق الحسن قال: سمعت أباب بكرة يقول . قال البخاري بإثره: قال لي علي بن عبد الله: إنما يثبت لنا سماع الحسن من أبي بكرة بهذا الحديث .وأخرجه أحمد 5/47 و51، والقضاعي في "مسند الشهاب 864" و865 من طرق عن المبارك بن فضالة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/43، والترمذي 2262 في الفتن: باب رقم 75، . والنسائي 8/227 في آداب القضاة: باب النهي عن استعمال النساء في الحكم، والحاكم 3/118–119 و4/291 من طريق حميد، والبخاري 4425 في المغازي: باب كتاب النبي صلى الله عليه وسلم إلى كسرى وقيصر، و 7099 في المغازي: باب كتاب النبي صلى الله عليه وسلم إلى كسرى وقيصر، والبيهقي 3/90 و10/117–118، والبغوي 2486 من طريق عوف، كلاهما عن الحسن، به . قال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه الطيالسي 878، والإمام أحمد 5/38 و47 من طريق عيينة بن عبد الرحمن بن جوشن الغطفاني، عن أبيه، عن أبي بكرة رفعه بلفظ "لن يفلح قوم أسندوا أمرهم إلى امرأة" وهذا إسناد صحيح .

یُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِی بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَاَةٌ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جن کی حکمران کوئی عورت ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاُمَرَاءَ وَاِنْ كَانَ فِيهِمْ مَا لَا يُحْمَدُ فَاِنَّ الدِّينَ قَدْ يُؤَيَّدُ بِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض اوقات امراء کے ذریعے بھی دین کی تائید (یعنی مدد) حاصل ہو جاتی ہے' اگرچہ ان میں ایسے امراء بھی ہوں (یا ان میں ایسی خصوصیات ہوں) جن کی تعریف نہ کی جاتی ہو

4517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيُؤَيِّدَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الدِّينَ بِقَوْمٍ لَا خَلَاقَ لَهُمْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید ایسے لوگوں کے ذریعے کرے گا جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّجُلَ الَّذِی يُعْرَفُ مِنْهُ الْفُجُورُ قَدْ يُؤَيِّدُ اللّٰهُ دِينَهُ بِاَمْثَالِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ایسا شخص جس کا فاجر معلوم ہو (یہاں کا فر مراد ہوسکتا ہے)' بعض اوقات اللہ تعالیٰ اس جیسے لوگوں کے ذریعے بھی اپنے دین کی تائید (یعنی مدد) کر دیتا ہے

4517– حديث صحيح، إسحاق بن زريق ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/121 وقال: يروى عن أبي نعيم، وكان راويا لإبراهيم بن خالد، حدثنا عنه أبو عروبة، مات سنة تسع وخمسين ومئتين، . والرسعني: نسبة إلى رأس العين من أرض الجزيرة بينها وبين حران يومان، يخرج منها ماء الخابور النهر المعروف . ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير إبراهيم بن خالد ورباح بن يزيد وهما ثقتان روى لهما أبو داوُد والنسائي .وأخرج البزار 1722 عن سلمة بن شبيب، عن إبراهيم بن خالد الصنعاني، بهذا الإسناد .وأخرجه البزار في السير كما في "التحفة" 1/259 عن محمد بن سهل بن عسكر، عن عبد الرزاق، عن رباح بن زيد، بِهِ .وأخرجه البزار 1720 و1721، وابو نعيم في "الحلية" 6/262 من طريق . حميد والحسن عن أنس . وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/302 قال: رواه البزار والطبراني في "الأوسط"، وأحد أسانيد البزار رجاله ثقات .وفي الباب عن أبي بكرة عند أحمد 5/45 من طرق عن الحسن، عنه رفعه "إن اللّٰه تبارك وتعالى سيؤيد هذا الدين بأقوام لا خلاق لهم" . وزاد الهيثمي نسبته إلى الطبراني وقال: ورجالهما ثقات .وعن عبد اللّٰه بن عمرو قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "إن اللّٰه عز وجل ليؤيد هذا الدين برجال ما هم من أهله" قال الهيثمي 5/303: رواه الطبراني وفيه عبد الرحمٰن بن زياد بن أنعم وهو ضعيف لغير كذب فيه . وانظر ما بعده .

4518 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُؤَيِّدَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید کسی فاجر شخص (یعنی کافر شخص یا گنہگار شخص) کے ذریعے بھی کردے گا''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِى مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی

4519 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يُدْعَى بِالْإِسْلَامِ: هُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالَ، قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَاَصَابَهُ الْجِرَاحُ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ الَّذِى قُلْتَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَى النَّارِ، فَكَادَ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، اِذْ قِيلَ: لَمْ يَمُتْ وَبِهٖ جِرَاحٌ شَدِيْدَةٌ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ اشْتَدَّ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنِّى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِى النَّاسِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

4518- حديث صحيح لغيره، إسناده حسن، حميد بن الربيع: وثقه جماعة وتكلم فيه آخرون، ترجمته في "ثقات المؤلف" 8/197، و"الجرح والتعديل" 3/222، و"تاريخ بغداد" 8/162-165، والميزان 1/611-612 . وعاصم: هو ابن أبي النجود، حسن الحديث، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي السند رجاله ثقات . سفيان: هو ابن عيينة، وزر: هو ابن حُبيش .وأخرجه الطبراني 8913 و9094 عن علي بن عبد العزيز، عن أبي نعيم، عن سفيان، بهذا الإسناد موقوفاً على ابن مسعود .وفي الباب عن عمرو بن النعمان بن مقرن عند الطبراني 17/81، والقضاعي في "الشهاب" 1096 . قال الهيثمي 5/303: ورجاله ثقات: وانظر ما بعده .

4519- حديث صحيح، ابن أبي السري: هو محمد بن المتوكل صدوق عارف له أوهام كثيرة روى له أبو داوُد، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وهو في "مصنف" عبد الرزاق 9573، وعنده خيبر بدل حنين .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/309، والبخاري 3062 في الجهاد: باب إن الله ليؤيد الدين بالرجل الفاجر، ومسلم 111 في الإيمان: باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه . . .، والقضاعي 1097 .وأخرجه البخاري 6606 في القدر: باب العمل بالخواتيم، ومن طريقه البغوي 2526 عن حبان بن موسى، عن ابن المبارك، عن معمر، بِهِ .وفيه شهدنا خيبر .وأخرجه بنحوه أحمد 2/309-310، والبخاري 3062، و4203 في المغازي: باب غزوة خيبر، والبيهقي 8/197، والقضاعي 1097 من طريق أبي اليمان، عن شعيب تحرف في المطبوع من القضاعي إلى: سفيان عن الزهري، بِهِ .وفيه أيضاً شهدنا خيبر .وانظر "الفتح" 7/540-541 .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین میں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں جو مسلمان کے طور پر پہچانا جاتا تھا یہ فرمایا: یہ اہل جہنم میں سے ہے جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے شدید لڑائی کی اور وہ زخمی ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ شخص جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: یہ اہل جہنم میں سے ہے اس نے تو آج بڑی شدید لڑائی کی ہے اور انتقال کر گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کو اس بارے میں الجھن ہوئی ابھی وہ اسی حالت میں تھے کہ یہ بات بیان کی گئی اس کا انتقال نہیں ہوا وہ شدید زخمی ہے جب رات ہوئی تو اس کے زخم میں تکلیف زیادہ ہو گئی تو اس نے خودکشی کر لی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا' وہ لوگوں میں اعلان کر دیں: جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کسی گنہگار شخص کے ذریعے اس دین کی تائید کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّحَالِفَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ لِيَكُوْنَ اَجْمَعُ لَهُمْ فِيْ اَسْبَابِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے ساتھیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کروائے' تاکہ یہ چیز ان کے دنیاوی معاملات کی بہتری کا باعث بنے

4520 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ حَالَفَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دُوْرِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں انصار کے محلوں میں قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِذَا رَكِبَ اَنْ يَّسِيْرَ مَعَهُ النَّاسُ رَجَّالَةً

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب وہ سوار ہو کر چل رہا ہو'

4520- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أبو يعلى 4024 عن أبي خيثمة زهير بن حرب، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه أحمد 3/111 و145 و281، والحميدي 1205، والبخاري 2294 في الكفالة: باب قول الله عز وجل: (وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَآتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ)، و 6083 في الأدب: باب الإخفاء بالحلف، و 7340 في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم . . .، وفي الأدب المفرد 569، ومسلم 2529 في فضائل الصحابة: باب مؤاخاة النبي صلى الله عليه وسلم بين أصحابه رضي الله تعالى عنهم، وأبو داؤد 2926 في الفرائض: باب في الحلف، وأبو يعلى 3357 و4023 و4028، والبيهقي 6/262 من طرق عن عاصم الأحول، به . وانظر الحديث 4369 .

تو اس کے ہمراہ لوگ پیدل چل رہے ہوں

4521 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ اٰخِذٌ بِغَرْزِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوا بَنِى الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ — قَدْ اَنْزَلَ الْقُرآنُ فِى تَنْزِيلِهِ

بِاَنَّ خَيْرَ الْقَتْلِ فِى سَبِيْلِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا کے موقع پر تشریف لے گئے (یعنی مکہ میں داخل ہوگئے) تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی رکاب کو پکڑا ہوا تھا اور وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

''کفار کی اولاد کو اس کے راستے پر چھوڑ دو اور قرآن میں یہ حکم نازل ہوا ہے' سب سے بہترین قتل وہ ہے' جو اس کی راہ میں کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِذْ مَرَّ فِى طَرِيقِهِ وَعَطَشَ اَنْ يَّسْتَسْقِيَ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب کہیں جاتے ہوئے راستے میں اسے پیاس محسوس ہو' تو وہ پانی طلب کرے

4522 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فِى غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى بَيْتٍ فِى فِنَائِهِ قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ

4522– حديث صحيح، ابن أبى السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أبو زرعة الدمشقى فى "تاريخه" 1135، وأبو يعلى 3571، والبزار 2099، والبيهقى فى "السنن" 10/228، وفى "دلائل النبوة " 4/322 و323، والبغوى 3405 من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وقال الترمذى بإثر الحديث 2847 فى الأدب: باب ما جاء فى إسناد الشعر: وقد روى عبد الرزاق هذا الحديث أيضاً عن معمر، عن الزهرى، عن أنس نحو هذا، وروى فى غير هذا الحديث أن النبى صلى الله عليه وسلم دخل مكة فى عُمرة القضاء وكعب بن مالك بين يديه؛ وهذا أصح عند بعض أهل الحديث، لأن عبد الله بن رواحة قُتِل يوم مؤتة، وإنما كانت عمرة القضاء بعد ذلك .قال الحافظ فى "الفتح" 7/573: وهو ذهول شديد وغلط مردود، وما أدرى كيف وقع الترمذى فى ذلك مع وفرة معرفته، ومع أن فى قصة عمرة القضاء اختصام جعفر وأخيه على وزيد بن حارثة فى بنت حمزة، وجعفر قُتِلَ هو وزيد وابن رواحة فى موطن واحد، وكيف يخفى عليه يعنى الترمذى– مثل هذا؟! ثم وجدت عن بعضهم أن الذى عند الترمذى من حديث أنس أن ذلك كان فى فتح مكة، فإن كان كذلك، اتجه اعتراضُه، لكن الموجود بخط الكروخى راوى الترمذى ما تقدم، والله أعلم .قلت: وسيأتى الحديث من طريق أخرى برقم 5758 .

فَاسْتَسْقَى، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ذَكَاةُ الْأَدِيمِ دِبَاغُهُ

❀❀ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک گھر میں تشریف لائے جس کے کونے میں مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یہ (مشکیزہ) مردار کی کھال سے بنا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت چمڑے کو پاک کر دیتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَذْكِيرُ نَفْسِهِ الْآخِرَةَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فِي بَعْضِ لَيَالِيهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' کہ وہ بعض راتوں میں قبرستان جا کر اپنے آپ کو آخرت کی یاد دلائے

4523 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ آخِرَ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاَتَانَا وَإِيَّاكُمْ مَا تُوعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عَطَاءٌ هٰذَا هُوَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھی رات میں ان کے ہاں قیام کرنا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں بقیع کی طرف تشریف لے جاتے تھے اور یہ پڑھتے تھے۔

''اے اہل ایمان کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلام ہو ہمارے پاس اور تمہارے پاس کل وہ چیز آ جائے گی' جس کا تم سے

4522- حديث صحيح لغيره، جون بن قتادة لم يوثقه غير المؤلف 4/119، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه فمن رجال السنن . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 8/381 .وأخرجه أحمد 3/476 و5/6، وأبو داؤد 4125 في اللباس: باب في أهب الميتة، والطبراني 6340، والبيهقي 1/17 من طرق عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/476 و5/7، وابن أبي شيبة 8/381، والنسائي 7/173-174 في الفرع والعتيرة: باب جلود الميتة، والطحاوي 1/471، والحاكم 4/141، والطبراني 6342 من طريق هشام الدستوائي، وابن عدي في "الكامل" 2/600 من طريق شعبة، كلاهما عن قتادة، بِه . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي!وأخرجه أحمد 5/6، والطبراني 6343 من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن الحسن، عن سلمة بن المحبق، مثله . ولم يذكر فيه جون بن قتادة .وله شاهد بإسناد صحيح من حديث عائشة عند النسائي 7/174 في الفرع: باب جلود الميتة، بلفظ "ذكاة الميتة دباغها" . وآخر عن ابن عباس عند الحاكم 4/124 وسنده ضعيف .

4523- إسناده قوي على شرط مسلم، عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي، روى له البخاري تعليقاً ومتابعة واحتج به الباقون، وباقي السند على شرطهما .عطاء : هو ابن يسار الهلالي، والقعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب . وقد تقدم برقم 3172 .ونسبه الحافظ المزي في "تحفة الإشراف" 12/241 إلى أبي داؤد في الجنائز، عن القعنبي وقتيبة، بهذا الإسناد . وقال: حديث أبي داؤد في رواية أبي الحسن بن العبد . قلت: ورواية أبي الحسن بن العبد هذه لم تطبع بعد .

وعدہ کیا گیا ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی (جلد ہی) تم سے آملیں گے اے اللہ! تو تمام اہل بقیع غرقد کی مغفرت کر دے“۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطاء نامی راوی عطاء بن یسار ہے جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اسْتِعْمَالُ الْوَعْظِ لِرَعِيَّتِهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ لِيَتَقَوَّى بِهِ الْمُنْشَمِرُ فِي الْحَالِ، وَيَبْتَدِءُ فِيهِ الْمَرْوِيّ فِيهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ

کہ وہ بعض دنوں میں اپنی رعایا کو وعظ و نصیحت کرے تاکہ تجربہ کار اس سے قوت حاصل کرے اور اس بارے میں وہ اس سے آغاز کرے جو اس بارے میں روایت کیا گیا ہے

4524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ مِمَّا يُذَكِّرُ النَّاسَ كُلَّ خَمِيسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: اَمَا اِنَّهُ مَا يَمْنَعُنِي ذٰلِكَ اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ بَيْنَ الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے ایک صاحب نے عرض کی: میری یہ خواہش ہے آپ روزانہ ہمیں وعظ کیا کریں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف اس اندیشے کے تحت یہ کام نہیں کرتا کہ کہیں میں تمہیں اکتاہٹ کا شکار نہ کردوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیں وقفے وقفے سے وعظ کیا کرتے تھے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّسْلُكَ الْوُلَاةُ فِي رَعِيَّتِهِمْ بِمَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4524- إسناده صحيح على شرطهما . جرير هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وأبو وائل: هو شقيق ابن سلمة .وأخرجه مسلم 2821 83 في صفات المنافقين: باب الاقتصاد في الموعظة، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 7/55 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/427، والبخاري 70 في العلم: باب من جعل لأهل العلم معلومة، من طريق جرير بن عبد الحميد، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/465-466 عن عبيدة بن حميد، ومسلم 2821 83 من طريق فضيل بن عياض، كلاهما عن منصور، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/377 و378 و425 و440 و443 و462، والبخاري 68 في العلم: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولهم بالموعظة والعلم كي لا ينفروا، و 6411 في الدعوات: باب الموعظة ساعة بعد ساعة، ومسلم 2821 82، والترمذي 2855 في الأدب: باب ما جاء في الفصاحة والبيان، من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل، بِهِ .

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ' کہ حکمران اپنی رعایا کو یوں لے کر چلیں جس کی اجازت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے نہ دی ہو

4525 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامٍ الْغَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسِ السَّكُوْنِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَبُو الدَّرْدَاءِ يَوْمًا يَسِيرُ شَاذًّا مِنَ الْجَيْشِ اِذْ لَقِيَهُ رَجُلَانِ شَاذَانِ مِنَ الْجَيْشِ، فَقَالَ: يَا هٰذَانِ، اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ ثَلَاثَةٌ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَكَانِ اِلَّا اُمِّرُوا عَلَيْهِمْ، فَلْيَتَاَمَّرْ اَحَدُكُمْ، قَالَا: اَنْتَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ: بَلْ اَنْتُمَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ وَالِي ثَلَاثَةٍ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ مَغْلُولَةً يَمِينُهُ فَكَّهُ عَدْلُهُ، اَوْ غَلَّهُ جَوْرُهُ

✿✿ عدی بن عدی کندی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ لشکر سے ہٹ کر سفر کر رہے تھے اسی دوران ان کی ملاقات دو آدمیوں سے ہوئی وہ بھی لشکر سے ہٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے دو آدمیو! جب بھی اس طرح کی جگہ پر تین آدمی اکٹھے ہو جائیں' تو ان پر کوئی امیر بھی ہونا چاہئے اس لیے تم اپنے میں سے کسی کو امیر مقرر کر دو۔ ان دونوں نے کہا: اے ابودرداء آپ امیر ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تم دونوں امیر ہو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی تین آدمیوں کا کوئی نگران اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کا دائیاں ہاتھ باندھا ہوا ہوگا اگر اس نے انصاف کیا ہوگا' تو وہ اس کے ہاتھ کو کھلوا دے گا اور اگر ظلم کیا ہوگا' تو وہ ہاتھ بندھا رہے گا''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّخْتَارَ لِاُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالتَّوْلِيَةِ عَلَيْهِمْ مَنْ هُوَ اَصْلَحُ لَهَا، وَلَهُمْ دُوْنَ مَنْ لَا يَصْلُحُ، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَرِيبُهُ وَحَمِيمُهُ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ ' کہ وہ مسلمانوں کے امور (کا نگران)

اور ان کا والی ایسے شخص کو بنائیں' جو اس کام کی سب سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہو' اور مسلمانوں کے حق میں (زیادہ بہتر ہو) نہ کہ اسے بنائیں جو اس کے لیے زیادہ بہتر نہ ہو اگرچہ وہ (اہل کار) اس (امیر کا) رشتہ دار یا دوست ہی کیوں نہ ہو

4526 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

4525– إسناده ضعيف جداً، إبراهيم بن هشام الغساني لم يوثقه غير المؤلف 8/79، وكذبه أبو حاتم وأبو زرعة، وقال على بن الحسين بن الجنيد: ينبغي إلا يُحدث عنه . انظر "الجرح والتعديل" 2/142–143، و"الميزان" 1/72–73 .وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" 2/732 ونسبه إلى ابن عساكر في "تاريخ دمشق" .

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَا: وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ، قَالَ: لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ، وَاَصَابَا مَا يُصِيبُ النَّاسُ مِنَ الْمَنْفَعَةِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالَ: مَاذَا تُرِيْدَانِ؟ فَاَخْبَرَاهُ بِالَّذِيْ اَرَادَا، فَقَالَ: لَا تَفْعَلَا، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ، فَقَالَا: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا، فَمَا هٰذَا مِنْكَ اِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِلْتَ صِهْرَهُ، فَمَا نَفِسْنَا ذٰلِكَ عَلَيْكَ، فَقَالَ: اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ اَرْسِلُوْهُمَا، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ، فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى مَرَّ بِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ بِآذَانِنَا، وَقَالَ: اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ، وَدَخَلَ، فَدَخَلْنَا مَعَهُ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيْ بَيْتِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَ: فَكَلَّمْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُصِيبُ مَا يُصِيبُ النَّاسُ مِنَ الْمَنْفَعَةِ، وَنُؤَدِّيْ اِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي النَّاسُ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ، حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ، قَالَ: فَاَشَارَتْ اِلَيْنَا زَيْنَبُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابِهَا كَاَنَّهَا تَنْهَانَا عَنْ كَلَامِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ، فَقَالَ: اَلَا اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِيْ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ، اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ، ادْعُ لِيْ مَحْمِيَةَ بْنَ جُزْءٍ - وَكَانَ عَلَى الْعُشُوْرِ -، وَاَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ: فَاَتَيَا، فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ: اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ، لِلْفَضْلِ، فَاَنْكَحَهُ، وَقَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ: اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ، قَالَ: فَاَنْكَحَنِيْ، ثُمَّ قَالَ لِمَحْمِيَةَ: اَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ

❁❁ عبدالمطلب بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم ان دولڑکوں کو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں تو یہ مناسب ہوگا) راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو زکوٰۃ کی وصولی کا نگران مقرر کردیں اور جو تنخواہ لوگوں کو دیتے ہیں انہیں بھی دیا کریں اور جو فائدہ لوگوں کو حاصل ہوتا ہے ان دونوں کو بھی حاصل ہو۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحبان ابھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے دریافت کیا: آپ دونوں کیا چاہتے ہیں؟ ان دونوں صاحبان نے اپنے ارادے کے بارے میں انہیں بتایا تو حضرت

4526- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وعبيد الله بن عبد الله بن الحارث: يقال له أيضاً: عبد الله مكبراً- بن عبد الله بن الحارث .وأخرجه أحمد 4/166 عن يعقوب وسعد ابني إبراهيم، عن أبيهما، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/166، ومسلم 1072 في الزكاة: باب ترك استعمال آل النبي على الصدقة، وأبو داؤد 2985 في الخراج والإمارة: باب في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، والنسائي 5/105-106 في الزكاة: باب استعمال آل النبي صلى الله عليه وسلم على الصدقة، والبيهقي 7/31 من طرق عن ابن شهاب، بِهِ .وقوله: أخرجا ما تصرران معناه: أخرجا ما تجمعانه في صدوركما من الكلام، وكل شيء جمعته، فقد صررته .

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ دونوں ایسا نہ کریں اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے ان دونوں نے دریافت کیا: یہ آپ کیوں کہہ رہے ہیں؟ یہ آپ صرف ہمارے ساتھ حسد کی وجہ سے کہہ رہے ہیں۔ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہوا' آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں' لیکن ہم نے تو آپ سے حسد نہیں کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوالحسن ہوں تم ان دونوں کو بھیج دو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹ گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کر لی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے کان پکڑے اور فرمایا: جو تمہارے ذہن میں ہے بیان کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی اندر گئے اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ زینب بن جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں مقیم تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات چیت کی ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ آپ ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے کا نگران مقرر کریں اور اس سے جو فائدہ لوگوں کو ہوتا ہے وہ ہمیں بھی حاصل ہو (یعنی ہمیں بھی تنخواہ ملے) ہم بھی آپ کو وہ چیز ادا کریں گے جو لوگ ادا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر گھر کی چھت کی طرف دیکھا' یہاں تک کہ ہم نے یہ خواہش کی کہ ہم نے آپ سے اس بارے میں بات چیت نہ کی ہوتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پردے کے پیچھے سے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ہمیں اشارہ کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات نہ کریں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! محمد اور محمد کے گھر والوں کے لیے زکوٰۃ مناسب نہیں ہے'' یہ لوگوں کا مال ہے تم محمیہ بن جزء کو میرے پاس بلا کر لاؤ یہ صاحب عشر'' وصول کرنے کے نگران تھے اور ابوسفیان بن حارث کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ راوی کہتے ہیں: وہ دونوں حضرات آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس لڑکے کی شادی اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمائی تو انہوں نے ان کے ساتھ شادی کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان بن حارث سے فرمایا: اس لڑکے کی شادی اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو۔ راوی کہتے ہیں' تو انہوں نے میری شادی کر دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خمس میں سے ان دونوں کا مہر ادا کر دو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّرْفُقَ بِنِسَاءِ رَعِيَّتِهٖ، وَلَا سِيَّمَا مَنْ كَانَتْ ضَعِيفَةَ الْعَقْلِ مِنْهُنَّ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا سے تعلق رکھنے والی خواتین کے ساتھ نرمی کا رویہ اختیار کرے بطور خاص وہ خواتین جن کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہوتا

4527 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ فُلَانٍ، خُذِي اَيَّ الطُّرُقِ شِئْتِ، فَقُومِي فِيهِ حَتّٰى اَقُومَ مَعَكِ، فَخَلَا مَعَهَا رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيهَا حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کچھ ذہنی مریض تھی اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام فلاں تم جس بھی جگہ پر چاہو جتنی دیر چاہو میں تمہارے ساتھ ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات چیت کی یہاں تک کہ اس عورت نے اپنی ضرورت کو پورا کرلیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْاَئِمَّةِ اَنْ يَّقِيلُوْا عِنْدَ بَعْضِ نِسَاءِ رَعِيَّتِهِمْ اِذَا كُنَّ ذَوَاتِ اَزْوَاجٍ

حکمرانوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا میں سے کسی خاتون کے ہاں دوپہر کے وقت سو سکتے ہیں جبکہ وہ شادی شدہ خاتون ہوں

4528 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: (متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَتَبْسُطُ لَهٗ نِطَعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ،

4527- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، . فقد روى له النسائي وهو ثقة . وهو في "مسند أبي يعلى " 3472، وعنه أخرجه أبو الشيخ في أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم وآدابه ص 30 . وأخرجه أحمد 3/285، ومسلم 2326 في الفضائل: باب قرب النبي عليه السلام من الناس وتبركهم به، وأبو داؤد 4819 في الأدب: باب في الجلوس على الطرقات، وأبو يعلى 3518، والبيهقي في الدلائل 1/331-332 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد 4818، والترمذي في "الشمائل" 324، والبغوي 3672 من طريق حميد، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/98 عن هشيم، أنبأنا حميد، عن أنس بن مالك قال: إن كانت الأمَة من أهل المدينة لتأخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنطلق به في حاجتها . وعلّقه البخاري 6072 في الأدب: باب الكبر، فقال: وقال محمد بن عيسى، حدثنا هشيم، أخبرنا حميد الطويل، حدثنا أنس بن مالك، فذكره . قال الحافظ: وإنما عدل البخاري عن تخريجه عن أحمد بن حنبل لتصريح حميد في رواية محمد بن عيسى بالتحديث . . . والبخاري يخرج له ما صرح فيه بالتحديث!وأخرجه ابن ماجة 4177 في الزهد: باب البراء ة من الكبر، والتواضع، وأبو الشيخ ص30 و31 من طريق شعبة، عن علي بن زيد، عن أنس قال: إن كانت الأمة من أهل المدينة لتأخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فما ينزع يده من يدها حتى تذهب به حيث شاء ت من المدينة في حاجتها . وفيه علي بن زيد: وهو ابن جدعان، ضعيف الحديث .

4528- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سوار بن عبد الله العنبري وهو ثقة روى له أبو داؤد والترمذي والنسائي . وأخرجه أحمد 3/103 عن عبد الوهّاب بن عبد المجيد الثقفي، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه أحمد 6/376-377، ومسلم 2332 في الفضائل: باب طيب عرق النبي صلى الله عليه وسلم والتبرك به، والطبراني 25/297 من طريق عفان، عن وهيب، عن أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس بن مالك، عن أم سليم . وأخرجه بروايات أخرى بنحوه عن أنس وأم سليم: أحمد 3/136 و221 و231 و287، والبخاري 6281 في الاستئذان: باب من زار قوماً فقال عندهم، ومسلم 2331، والنسائي 8/218 في الزينة: باب ما جاء في الأنطاع، والطبراني 25/289 و290، والبيهقي 1/254 .

وَتَأْخُذُ مِنْ عَرَقِهِ فَتَجْعَلُهُ فِي طِيبِهَا، وَتَبْسُطُ لَهُ الْخُمْرَةَ فَيُصَلِّي عَلَيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چٹائی بچھا دیتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرمایا کرتے تھے وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ لے کر اپنی خوشبو میں ملا لیتی تھیں پھر وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چٹائی بچھاتی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّرْدِفَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ خَلْفَهُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی رعایا میں سے کسی کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لے

4529 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاَذَانِ، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ، فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ: اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ اَخَذَهَا؟، قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ، فَقُلْتُ: يَا صَبَاحَاهُ، فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى اَدْرَكْتُ الْقَوْمَ، وَقَدْ اَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ، فَجَعَلْتُ اَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَجَعَلْتُ اَقُولُ:

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ، فَقُلْتُ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ، مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ، اِنَّهُمُ الْآنَ بِغَطَفَانَ يُقْرَوْنَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا وَاَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اذان ہونے سے پہلے (اپنے گھر سے) نکلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں اس وقت ذی قرد کے مقام پر چل رہی تھیں میری ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام سے ہوئی اس نے بتایا:

4529- حديث صحيح إسناده حسن، هشام بن عمار لا يرقى حديثه إلى رتبة الصحيح وإن روى له البخاري، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه أحمد 4/48 عن إبراهيم بن مهدي، والبخاري 4194 في المغازي: باب غزوة ذات القَرَد، ومسلم 1806 في الجهاد: باب غزوة ذي قرد وغيرها، والنسائي في "اليوم والليلة" 978، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/180-181 من طريق قتيبة بن سعيد، كلاهما عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه أحمد 4/48، والبخاري 3041 في الجهاد: باب من رأى العدو فنادى بأعلى صوته: يا صاحباه، حتى يسمع الناس، عن مكّي بن إبراهيم، والطبراني 6284، والبيهقي في "السنن" 10/236، وفي "الدلائل" 4/181-182 من طريق أبي عاصم النبيل، كلاهما عن يزيد بن أبي عبيد، به . وسيرد بنحوه في قصة طويلة عند المؤلف برقم 7129 من طريق عكرمة بن عمار، عن إياس بن سلمة، عن أبيه سلمة بن الأكوع .

نبی اکرم ﷺ کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں میں نے دریافت کیا: انہیں کس نے پکڑا ہے اس نے جواب دیا: غطفان (قبیلے کے لوگوں نے پکڑا ہے) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے بلند آواز میں چیخ ماری ''خطرہ ہے'' پورے مدینہ منورہ تک میری آواز گئی پھر میں سامنے کی سمت میں دوڑ پڑا' یہاں تک کہ میں ان لوگوں کے پاس پہنچ گیا وہ اس وقت پانی پلا رہے تھے میں نے انہیں تیر مارنے شروع کیے میں بڑا اچھا تیرانداز تھا میں ساتھ یہ بھی کہتا جا رہا تھا۔

''میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینے لوگوں کی بربادی کا دن ہے''۔

(حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں)' یہاں تک کہ میں نے ان سے اونٹنیوں کو حاصل کر لیا میں نے ان سے تیس چادریں بھی حاصل کر لیں اسی دوران نبی اکرم ﷺ اور لوگ تشریف لے آئے میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے ان لوگوں کو پانی پر گھیر لیا تھا وہ لوگ پیاسے ہیں آپ اسی وقت ان کے پیچھے کسی کو روانہ کر دیں (تو وہ پکڑے جا سکتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اکوع کے بیٹے تم کامیاب ہو گئے ہو تو بس ٹھیک ہے۔ وہ لوگ اس وقت غطفان قبیلے تک پہنچ چکے ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے اپنی اونٹنی پر بٹھا لیا' یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ بَذْلُ عِرْضِهِ لِرَعِيَّتِهِ، إِذَا كَانَ فِي ذٰلِكَ صَلَاحُ أَحْوَالِهِمْ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا کے لیے اپنی عزت کو پیش کرے' جبکہ ایسا کرنا ان کے لیے دینی اور دنیاوی اعتبار سے فائدہ مند ہو

4530 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ عِلَاطٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي بِمَكَّةَ مَالًا، وَإِنَّ لِي بِهَا أَهْلًا، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ آتِيَهُمْ، فَأَنَا فِي حِلٍّ إِنْ أَنَا نِلْتُ مِنْكَ، أَوْ قُلْتُ شَيْئًا، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ مَا شَاءَ، قَالَ: فَأَتَى امْرَأَتَهُ حِينَ قَدِمَ، فَقَالَ: اجْمَعِي لِي مَا كَانَ

4530– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الملك بن زنجوية وهو ثقة من رجال أصحاب السنن . وهو في مصنف عبد الرزاق 9771، وفي "مسند أبي يعلى" 3479 ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/138–139، والنسائي في السير كما في "التحفة" 1/153، والطبراني 3196، والبزار 1816، والبيهقي في "السنن" 9/150–151، وفي "الدلائل" 4/268 . ورواية النسائي مختصرة .وأخرجه يعقوب بن سفيان الفسوي في "المعرفة والتاريخ" 1/507–509، ومن طريقه البيهقي في "الدلائل" 4/266–267 عن زيد بن المبارك، عن محمد بن ثور، عن معمر، به .

عِنْدَكَ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ مِنْ غَنَائِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، فَإِنَّهُمْ قَدِ اسْتُبِيحُوا وَأُصِيبَتْ أَمْوَالُهُمْ، قَالَ: وَفَشَا ذٰلِكَ بِمَكَّةَ، فَأَوْجَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَظْهَرَ الْمُشْرِكُونَ فَرَحًا وَسُرُورًا، وَبَلَغَ الْخَبَرُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَقَرَ فِي مَجْلِسِهِ، وَجَعَلَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُومَ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي الْجَزَرِيُّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: فَأَخَذَ الْعَبَّاسُ ابْنًا لَهُ يُقَالُ لَهُ: قُثَمُ، وَكَانَ يُشْبِهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلْقَى، فَوَضَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

حِبِّي قُثَمْ حِبِّي قُثَمْ...... شَبِيهُ ذِي الْأَنْفِ الْأَشَمْ

نَبِيُّ رَبِّ ذِي النِّعَمْ....... بِرَغْمِ أَنْفِ مَنْ رَغَمْ

قَالَ مَعْمَرٌ، قَالَ ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ غُلَامًا لَهُ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ عِلَاطٍ فَقَالَ: وَيْلَكَ مَا جِئْتَ بِهِ، وَمَاذَا تَقُولُ؟، فَمَا وَعَدَ اللّٰهُ خَيْرٌ * مِمَّا جِئْتَ بِهِ، قَالَ الْحَجَّاجُ لِغُلَامِهِ: اقْرَأْ أَبَا الْفَضْلِ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: فَلْيُخْلِ لِي بَعْضَ بُيُوتِهِ لِآتِيَهُ، فَإِنَّ الْخَبَرَ عَلَى مَا يَسُرُّهُ، فَجَاءَ غُلَامُهُ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ، قَالَ: أَبْشِرْ أَبَا الْفَضْلِ فَوَثَبَ الْعَبَّاسُ فَرَحًا حَتّٰى قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ الْحَجَّاجُ، فَأَعْتَقَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحَجَّاجُ فَأَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَغَنِمَ أَمْوَالَهُمْ، وَجَرَتْ سِهَامُ اللّٰهِ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَاصْطَفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، وَاتَّخَذَهَا لِنَفْسِهِ، وَخَيَّرَهَا بَيْنَ أَنْ يُعْتِقَهَا فَتَكُونُ زَوْجَتَهُ أَوْ تَلْحَقَ بِأَهْلِهَا، فَاخْتَارَتْ أَنْ يُعْتِقَهَا وَتَكُونُ زَوْجَتَهُ، وَلٰكِنِّي جِئْتُ لِمَالٍ كَانَ لِي هَا هُنَا أَرَدْتُ أَنْ أَجْمَعَهُ وَأَذْهَبَ بِهِ، فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لِي أَنْ أَقُولَ مَا شِئْتُ، فَأَخْفِ عَنِّي ثَلَاثًا، ثُمَّ اذْكُرْ مَا بَدَا لَكَ، قَالَ: فَجَمَعَتِ امْرَأَتُهُ مَا كَانَ عِنْدَهَا مِنْ حُلِيٍّ وَمَتَاعٍ جَمَعَتْهُ فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَمَرَّ بِهِ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ثَلَاثٍ أَتَى الْعَبَّاسُ امْرَأَةَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ زَوْجُكِ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ، وَقَالَتْ: لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَا الْفَضْلِ، لَقَدْ شَقَّ عَلَيْنَا الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: أَجَلْ لَا يُخْزِينِي اللّٰهُ، وَلَمْ يَكُنْ بِحَمْدِ اللّٰهِ إِلَّا مَا أَحْبَبْنَاهُ، وَقَدْ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ، أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَتَحَ خَيْبَرَ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَرَتْ فِيهَا سِهَامُ اللّٰهِ، وَاصْطَفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ لِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ لَكِ حَاجَةٌ فِي زَوْجِكِ فَالْحَقِي بِهِ، قَالَتْ: أَظُنُّكَ وَاللّٰهِ صَادِقًا، قَالَ: فَإِنِّي صَادِقٌ وَّالْأَمْرُ عَلٰى مَا أَخْبَرْتُكِ، قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ حَتّٰى أَتٰى مَجَالِسَ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَقُولُونَ: لَا يُصِيبُكَ إِلَّا خَيْرٌ أَبَا الْفَضْلِ، قَالَ: لَمْ يُصِبْنِي إِلَّا خَيْرٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ، وَقَدْ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ، أَنَّ خَيْبَرَ فَتَحَهَا اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَرَتْ فِيهَا سِهَامُ اللّٰهِ، وَاصْطَفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ لِنَفْسِهِ، وَقَدْ سَأَلَنِي أَنْ أُخْفِيَ عَنْهُ ثَلَاثًا، وَإِنَّمَا جَاءَ لِيَأْخُذَ مَا كَانَ لَهُ ثُمَّ يَذْهَبَ، قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ الْكَآبَةَ الَّتِي كَانَتْ بِالْمُسْلِمِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، وَخَرَجَ الْمُسْلِمُونَ مَنْ كَانَ دَخَلَ بَيْتَهُ مُكْتَئِبًا حَتّٰى أَتَوُا الْعَبَّاسَ، فَأَخْبَرَهُمُ الْخَبَرَ، فَسُرَّ الْمُسْلِمُونَ، وَرَدَّ اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ كَآبَةٍ أَوْ غَيْظٍ، أَوْ خِزْيٍ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کر لیا تو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکہ میں میری زمین ہے اور میرے بال بچے بھی وہاں ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان کے پاس چلا جاؤں آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں (جھوٹ موٹ کے طور پر) آپ کے خلاف بات کروں یا کوئی بات کہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی کہ وہ جو چاہیں کہہ دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اکٹھا کر کے مجھے دو میں یہ چاہتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے بکریاں خرید لوں کیونکہ انہیں اس کی ضرورت ہے اور ان کے اموال تباہ ہو گئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات مکہ میں پھیل گئی اس سے مسلمانوں کو بہت افسوس ہوا اور مشرکین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی یہ اطلاع حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تک بھی پہنچی تو وہ جہاں تھے وہیں بیٹھے رہ گئے ان سے کھڑا بھی نہ ہوا گیا۔

مقسم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے قثم کو لیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ساتھ لٹا لیا انہیں اپنے سینے پر رکھا اور یہ کہا۔

''میرا محبوب قثم جو مرتبے والی شخصیت (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جو اس پروردگار کے بھیجے ہوئے نبی ہیں جو نعمتیں عطا کرتا ہے خواہ کسی کو یہ کتنا ہی برا لگے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اپنے لڑکے کو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور کہا تمہارا ستیاناس ہو تم کیا اطلاع لے کر آئے ہو اور کیا کہتے پھر رہے ہو تم جو اطلاع لے کر آئے ہو اللہ تعالیٰ نے اس شکل میں بھلائی کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ تو حجاج نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سے کہا تم حضرت ابوالفضل رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اور ان سے یہ کہنا کہ وہ اپنے گھر میں مجھ سے تنہائی میں ملنے کا موقع دیں انہیں ایسی اطلاع ملے گی جو انہیں خوش کر دے گی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا غلام آیا اور جب وہ دروازے پر پہنچا تو بولا اے ابوالفضل آپ خوشخبری قبول کیجئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ انتہائی خوش ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بتایا جو حجاج نے اسے بتایا تھا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آزاد کر دیا پھر حجاج آئے انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو صورت حال کے بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کر لیا ہے اور ان لوگوں کا مالِ غنیمت حاصل کر لیا ہے اور ان کے اموال میں اللہ تعالیٰ کا حصہ بھی جاری ہوا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ اختیار دیا ہے اگر وہ چاہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں آزاد کر کے ان کے ساتھ شادی کر لیں ورنہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جائے تو اس خاتون نے اس بات کو اختیار کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لیں۔

(حضرت حجاج نے بتایا) میں اپنے مال کی وجہ سے یہاں آیا ہوں جو یہاں ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے اکٹھا کروں اور اسے ساتھ لے کر چلا جاؤں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی کہ میں جو چاہوں وہ بیان کر دوں آپ تین دن تک اس بات کو خفیہ رکھیں اس کے بعد آپ جیسے مناسب سمجھیں اس کا ذکر کر دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی اہلیہ نے جو کچھ موجود تھا اس سب کو اکٹھا کیا جس کا تعلق زیورات اور ساز وسامان سے تھا اس خاتون نے اسے اکٹھا کیا اور ان کے سپرد کیا' تو وہ اس سامان کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔

تین دن گزرنے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: تمہارے شوہر کا کیا حال ہے اس خاتون نے انہیں بتایا وہ تو چلے گئے ہیں اس خاتون نے کہا: اے ابوالفضل اللہ تعالیٰ آپ کو رسوائی سے محفوظ رکھے آپ تک جو اطلاع پہنچی ہے وہ ہمیں بہت گراں گزری ہے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ مجھے رسوائی سے محفوظ رکھے' لیکن اللہ کے فضل سے جو ہم پسند کرتے ہیں وہی ہوگا۔ حجاج نے مجھے بتا دیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کر لیا ہے اور خیبر میں اللہ تعالیٰ کا حصہ بھی مقرر ہو گیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی ذات کے لیے مخصوص کر لیا ہے اور اگر تم اپنے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہو' تو اس کے پاس چلی جاؤ۔ اس خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بارے میں میرا یہی گمان ہے' آپ سچ بول رہے ہیں' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سچ ہی بول رہا ہوں اور صورت حال اسی طرح ہے' جس طرح میں نے تمہیں بتائی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے اور قریش کی محفل میں تشریف لے آئے وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے اے ابوالفضل آپ کو تو ہمیشہ بھلائی ہی لاحق ہوئی ہے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب بھی اللہ کے فضل سے مجھے صرف بھلائی ہی لاحق ہوئی ہے۔ حجاج نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اللہ تعالیٰ نے خیبر کو اپنے رسول کے لیے فتح کر دیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حصہ مقرر ہوا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی ذات کے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ حجاج نے مجھ سے یہ کہا تھا: میں تین دن تک اس بات کو پوشیدہ رکھوں۔ حجاج یہاں اس لیے آیا تھا تاکہ اس کی جو چیزیں یہاں ہیں وہ انہیں حاصل کر لے اس کے بعد وہ چلا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو مسلمانوں کو مشرکین کے حوالے سے جو پریشانی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے ختم کر دیا اور جو بھی مسلمان اپنے گھر میں چھپ کے بیٹھے ہوئے تھے وہ باہر نکل آئے' یہاں تک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں اصل صورت حال بتائی تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے اور انہیں جو دکھ اور پریشانی اور مشرکین کے حوالے سے جو تکلیف تھی وہ اللہ تعالیٰ نے ختم کر دی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ بَذْلُ النَّفْسِ لِلْمِهَنِ الَّتِي مِنْهَا صَلَاحُ أَحْوَالِ رَعِيَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ ایسے کام بذات خود کرے جو رعایا کی صورتحال کی بہتری کے لیے ہوں

4531 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ حِينَ وُلِدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ، فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ، ثُمَّ فَغَرَفَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ، فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں صاحب زادے عبداللہ کی پیدائش پر اسے ساتھ لے کر ایک چادر میں لپیٹ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (صدقے کے) اونٹوں پر نشان لگا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھجور ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے کچھ کھجوریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے منہ میں ڈالا انہیں چبایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بچے کے منہ میں ڈال دی بچے نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کھجوروں سے محبت کرتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا نام عبداللہ تجویز کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَقُومَ فِي اِصْلَاحِ الظَّهْرِ الَّتِي هِيَ لَهُ اَوْ لِلصَّدَقَةِ بِنَفْسِهِ

اس بات کا تذکرہ حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اونٹوں کی دیکھ بھال خود کرے خواہ اس کے اپنے ہوں یا صدقے کے اونٹ ہوں

4532 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ، بِالْأُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

4531- إسناده صحيح على شرط مسلم، حماد بن سلمة ثقة من رجاله، وباقي رجال السند ثقات على شرطهما .وأخرجه البيهقي 9/305 من طريق أبي النضر الفقيه، عن أبي عبد الله محمد بن نصر الإمام، وتميم بن محمد، والحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 2144 22 في الآداب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، وحمله إلى صالح يحنكه وجواز تسميته يوم ولادته . . .، وأبو يعلى 3283 عن عبد الأعلى بن حماد، بهِ .وأخرجه الطيالسي 2056، وأحمد 3/175 و212 و287-288، وأبو داؤد 4951 في الأدب: باب في تغيير الأسماء، من طرق عن حماد، بهِ .وفي رواية الطيالسي وأحمد 3/287-288 قصة لأم سليم أم أنس مع أبي طلحة، وانظر 7143 .قوله: يهنأ بعيراً يقال: هنأت البعير أهنؤه: إذا طليته بالهناء، وهو القِطران . وقوله: فجعل الصبي يتلمظه أي: يدير لسانه في فيه ويحركه ويتتبع أثر التمر . وحِبٌ، أي: محبوب .

4532- إسناده صحيح على شرطهما . محمد: هو ابن سيرين، وابن عون: هو . عبد الله، وابن أبي عدى: هو محمد بن إبراهيم .وأخرجه البخاري بإثر الحديث 5470 في العقيقة: باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه، و 5824 في اللباس: باب الخميصة السوداء، ومسلم 2119 109 في اللباس والزينة: باب جواز وسم الحيوان غير الآدمي في غير الوجه . . .، والبيهقي 7/35 من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه أحمد 3/106 عن محمد بن بشار، عن ابن أبي عدى، بهِ .وأخرجه مسلم 2144 23 في الآداب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته . . .، من طريق حماد بن مسعدة، عن ابن عون، به بنحوه .وأخرجه أحمد 3/106 من طريق هشام بن حسان، عن ابن سيرين، به مطولاً .وأخرجه البخاري 5470 عن مطر بن الفضل، ومسلم 2144 23 عن أبي بكر بن أبي شيبة، كلاهما عن يزيد بن هارون، عن ابن عون، بهِ . في رواية البخاري عن أنس بن سيرين، وفي رواية مسلم عن ابن سيرين . وانظر "الفتح" 9/503 .وأخرجه أحمد 3/105-106 مطولاً من طريق ابن أبي عدى، عن حميد، عن أنس .

اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا اَنَسُ، انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُحَنِّكُهُ، قَالَ: فَغَدَوْتُ بِهٖ، فَاِذَا هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ، وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچے کو جنم دیا' تو انہوں نے فرمایا: اے انس! تم اس بچے کا دھیان رکھنا یہ کوئی چیز نہ کھائے جب تک یہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھٹی نہیں دیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بچے کو لے کر روانہ ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک باغ میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اونٹوں پر نشان لگا رہے تھے جو فتح کے نتیجے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ اَنَّ قَوْلَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: وَهُوَ يَسِمُ اَرَادَ بِهٖ بِنَفْسِهٖ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ الْاٰمِرُ بِهٖ

اس بات کا تذکرہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داغ لگا رہے تھے''

اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود ایسا کر رہے تھے ایسا نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا

4533 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ بِيَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تاکہ آپ اسے گھٹی دیں' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں نشان لگانے والا آلہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ذریعے زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے۔

4533- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم من رجاله، ومن . فوقه على شرطهما . وقد صرح الوليد بالتحديث عند البخاري، فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه البيهقي 7/34-35 من طريق محمد بن إسماعيل، عن عبد الرحمٰن بن إسماعيل، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم دحيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1502 في الزكاة: باب وَسْم الإمام إبلَ الصدقة بيده، ومسلم 2119 112 في اللباس: باب جواز وسم الحيوان . . .، من طريقين عن الوليد بن مسلم، بِهِ . ورواية مسلم أخصر مما عند البخاري . وأخرجه أحمد 3/284 من طريق أبي إسحاق الفزاري، عن الأوزاعي، بِهِ .وأخرجه بنحوه البخاري 5542 في الذبائح والصيد: باب الوسم والعلَم في الصورة، ومسلم 2119 110 و111، وأبو داوُد 2563 في الجهاد: باب في وسم الدواب، من طريق هشام بن زيد، عن أنس .وقال فيه: يسم غنماً في مربد له في آذانها .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِعْطَاءُ رَعِيَّتِهِ مَا يَأْمُلُونَهُ مِنَ الْأَسْبَابِ الَّتِي بِهَا يَتَبَرَّكُونَ مِنْ نَاحِيَتِهِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا کو وہ کچھ عطا کرے جس کے وہ لوگ اس امام سے خواہش مند ہوں جس کے ذریعے وہ اپنے گوشے میں ہی برکت حاصل کرے

4534 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): عَقَلْتُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِي مِنْ دَلْوٍ مُعَلَّقَةٍ فِي دَارِنَا، قَالَ مَحْمُودٌ: فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ، وَإِنَّ الْأَمْطَارَ إِذَا اشْتَدَّتْ سَالَ الْوَادِي فَحَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِي، فَلَوْ صَلَّيْتَ فِي مَنْزِلِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ: فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَاسْتَأْذَنَا، فَأَذِنْتُ لَهُمَا، قَالَ: فَمَا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِي مَنْزِلِكَ؟، فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَحَبَسْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ

❀❀ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر کلی کی تھی اس ڈول میں سے پانی لے کر جو ہمارے گھر میں لٹکا ہوا تھا۔ حضرت محمود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری نظر کمزور ہوگئی ہے' جب بارشیں زیادہ ہو جائیں' تو نشیبی علاقے میں پانی اکٹھا ہو جاتا ہے' جو میرے اور میرے محلے کی مسجد کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے' تو آپ اگر میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کرلیں' تو میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے ان دونوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے ان دونوں کی خدمت میں اجازت پیش کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ دریافت کیا: تم کہاں یہ پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں اس جگہ نماز ادا کروں؟ میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک صف بنالی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی پھر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔

4534- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد بن كثير الحمصي، وهو صدوق روى له أصحاب السنن غير الترمذي . وأخرجه مسلم 33 265 في المساجد: باب الرخصة في التخلّف عن الجماعة بعذر، عن إسحاق بن إبراهيم، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . ولتمام تخريجه انظر 223 .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ مَعُوْنَةُ رَعِيَّتِهٖ فِيْ اَسْبَابِهِمْ بِنَفْسِهٖ، وَاِنْ كَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ يَّكْفِيْهِ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رعایا کے کام بذاتِ خود سرانجام دے اگرچہ لوگوں میں ایسے افراد موجود ہوں جو اس کام میں کفایت کر سکتے ہوں

4535 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقِلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ، وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ... وَاِنْ اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہمراہ مٹی منتقل کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کی سفیدی کو مٹی نے ڈھانپ لیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

''اے اللہ! اگر تیری ذات نہ ہوتی' تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے ہم صدقہ نہ دیتے ہم نماز نہ پڑھتے تو ہم پر سکینت نازل کر اور جب ہمارا دشمن سے سامنا ہو' تو ہمیں ثابت قدم رکھنا بے شک ان لوگوں نے ہم پر حملہ کیا ہے وہ لوگ اگر آزمائش کا ارادہ کریں گے تو ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

4535- اسناده صحيح على شرطهما . أبو إسحاق: هو السَّبيعي عمرو بن عبد الله، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي .وأخرجه الدارمي 2/221، والبخاري 2836 في الجهاد: باب حفر الخندق . والبيهقي 7/43 من طريق أبي الوليد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 712، وأحمد 4/285، والبخاري 2837 في الجهاد، و 4104 في المغازي: باب غزوة الخندق وهي الأحزاب، و 7236 في التمني: باب قول الرجل: لولا الله ما اهتدينا، ومسلم 1803 في الجهاد: باب غزوة الأحزاب وهي الخندق، والنسائي في السير كما في "التحفة" 2/54، وأبو يعلى 1716، والبغوي 3792 من طرق عن شعبة، بِهِ .وأخرجه البخاري 3034 في الجهاد: باب الرجز في الحرب، و 4106 في المغازي: باب غزوة الخندق، و 6620 في القدر: باب (وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ . . .)، والبيهقي 7/43 من طرق عن أبي إسحاق، بِهِ .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّغْضِيَ عَنْ هَفَوَاتِ ذَوِي الْهَيْئَاتِ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے
وہ صاحب حیثیت لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرے

4536 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَصَبْتُ شَارِفًا فِيْ مَغْنَمِ بَدْرٍ، وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا، فَاَنَخْتُهُمَا عَلٰى بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا اَبِيعُهُ اَسْتَعِينُ بِهٖ عَلٰى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَمَعِيْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الْبَيْتِ، وَمَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيْهِ، فَقَالَتْ:

اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ

فَثَارَ اِلَيْهِمَا بِالسَّيْفِ، فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا، - فَقُلْتُ: السَّنَامُ، فَقَالَ: ذَهَبَ بِهٖ كُلِّهِ -، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَاْسِهٖ، اَوْ قَالَ: عَلٰى رَاْسِ حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَاْسَهُ، وَقَالَ: اَلَسْتُمْ عَبِيدَ آبَائِي؟، قَالَ: فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے مال غنیمت میں مجھے ایک اونٹنی ملی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اور اونٹنی بھی عطا کردی میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری کے دروازے کے پاس باندھ دیا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں ان دونوں اونٹنیوں پر اذخر (نامی گھاس) لاد کر لاؤں گا پھر اسے فروخت کروں گا اور اس کے ذریعے فاطمہ کے ساتھ شادی کے ولیمے کی تیاری کروں گا میرے ساتھ بنوقینقاع کا ایک آدمی بھی تھا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس گھر میں موجود تھے وہاں ایک کنیز گانا گا رہی تھی وہ یہ گا رہی تھی۔

''اے حمزہ! عمدہ قسم کی اونٹنیوں (پر حملہ کردو)''

4536– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذّهلي فمن رجال البخاري .وأخرجه أحمد 1/142، والبخاري 2375 في الشرب والمساقات: باب بيع الحطب والكلأ، ومسلم 1979 1 في الأشربة: تحريم الخمر . . .، من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه البخاري 2089 في البيوع: باب ما قيل في الصوّاغ، و 3091 في فرض الخمس: باب فرض الخمس، و 4003 في المغازي: باب رقم 12، و5793 في اللباس: باب الأردية، ومسلم 1979 2، وأبو داوُد 2986 في الخراج والإمارة: باب في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، والبيهقي 6/153 و341–342 من طريق يونس، عن الزهري، به وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .

تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کے ذریعے ان دونوں پر حملہ کر کے ان کی کوہانیں کاٹ دیں ان کے پہلو چھیل دیئے اور ان کے کلیجے نکال لیے (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کوہان کا کیا بنا تو انہوں نے جواب دیا: وہ تو ساری ختم کر دی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ سب دیکھا تو مجھے بڑا دکھ ہوا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی تھے میں بھی ان کے ساتھ چلتا ہوا آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے سرہانے کھڑے ہوئے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے سر اٹھایا اور بولے: کیا تم سب لوگ میرے باپ دادا کے غلام نہیں ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں واپس تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَرْكُ عُقُوبَةِ مَنْ اَسَاءَ اَدَبَهُ عَلَيْهِ مِنْ رَعِيَّتِهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اس کی رعایا میں جو شخص اس کی بے ادبی کرے وہ اسے سزا نہ دے

4537 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانَ بْنِ اَبِي سِنَانَ الدُّؤَلِيِّ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ: غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ فِي الشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ، وَهُوَ فِي يَدِهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟، فَقُلْتُ لَهُ: اللّٰهُ، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟، قُلْتُ: اللّٰهُ، فَشَامَ السَّيْفَ، وَجَلَسَ فَهُوَ هٰذَا جَالِسٌ، ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ

4537- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري 2913 في الجهاد: باب تفرّق الناس عن الإمام عند القائلة والاستظلال بالشجر، ومسلم 4/1786 13 في الفضائل: باب توكله على الله تعالى وعصمة الله تعالى له من الناس، والنسائي في السير كما في "التحفة" 2/188 من طريق إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/311، والبخاري 2910 في الجهاد: باب من علّق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة، و2913، ومسلم 4/14، والنسائي في السير، والبيهقي في "السنن" 6/319، وفي "الدلائل" 3/373 من طريق شعيب بن أبي حمزة، والبخاري 4135 في المغازي: باب غزوة ذات الرّقاع، من طرق محمد بن أبي عتيق، كلاهما عن الزهري، بِهِ .وفي حديث شعيب: عن الزهري، عن أبي سنان بن أبي سنان وأبي سلمة بن عبد الرحمن .وأخرجه البخاري 4139 في المغازي: باب غزوة بني المصطلق . .، ومسلم 4/13، والبيهقي في "الدلائل" 3/374 من طريق معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة، عن جابر .وأخرجه أحمد 3/364، ومسلم 843 و4/14، والبيهقي في "الدلائل" 3/375 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن جابر . وانظر 2882 و2883 و2884 .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی سمت ایک غزوے میں شرکت کی ایک دن انہیں دوپہر کے آرام کا وقت ایک ایسی وادی میں آیا جہاں درخت بہت زیادہ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا لوگ مختلف درختوں کے سائے حاصل کرنے کے لیے اِدھر اُدھر پھیل گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار اس درخت کے ساتھ لٹکا دی (بعد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود شخص کے بارے میں بتایا کہ اس شخص نے مجھ پر تلوار سونت لی تھی میں اس وقت سویا ہوا تھا میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اس نے مجھ سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے اسے جواب دیا: اللہ تعالیٰ۔ اس نے پھر دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ تو اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور یہ بیٹھ گیا اب یہ بیٹھا ہوا ہے (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ لُزُوْمَ الْمُدَارَاةِ مَعَ رَعِيَّتِهِ، وَإِنْ عَلِمَ مِنْ بَعْضِهِمْ ضِدَّ مَا يُوْجِبُ الْحَقُّ مِنْ ذٰلِكَ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا کا خاص خیال رکھے

اگرچہ رعایا کے بعض افراد کی طرف سے اسے اس بات کا علم ہو کہ وہ ایسی حیثیت کے مالک نہیں ہے وہ اس مدارات کا حقدار ہو

4538 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

4538- إسناده صحيح على شرط البخاري، على بن المديني من رجاله، ومن فوقه على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 6/38، والحميدى 249، والبخارى 6054 فى الأدب: باب ما يجوز من اغتياب أهل الفساد والرّيب، و 6131 باب المداراة مع الناس، ومسلم 2591 73 فى البر والصلة: باب مداراة من يُتقى فحشه، وأبو داوُد 4791 فى الأدب: باب فى حسن العشرة، والترمذى 1996 فى البر والصلة: باب ما جاء فى المداراة، والبيهقى 10/245، والخطيب البغدادى فى الأسماء المبهمة ص 372، وفى "الكفاية" ص38-39، والبغوى 3563 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 6032 فى الأدب: باب لم يكن النبى صلى الله عليه وسلم فاحشاً ولا متفاحشاً، من طريق روح بن القاسم، عن محمد بن المنكدر، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 20144، ومن طريقه أخرجه مسلم 2591، والخطيب فى "المبهمات" ص373 عن معمر، عن ابن المنكدر، بِهِ . زاد الخطيب قال معمر: بلغنى أن الرجل كان عيينة بن حصن .وأخرجه مختصرا القضاعى فى "مسند الشهاب" 1123 من طريق عبد الرحمٰن بن دينار، عن عروة، به دون ذكر للقصة .وأخرجه بنحوه مطولاً أحمد 6/158-159، والبخارى فى "الأدب المفرد" 338، والقضاعى 1124 من طريق فليح بن سليمان، عن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن معمر، عن أبى يونس مولى عائشة، عن عائشة .وأخرجه أبو داوُد 4792 من طريق محمد بن عمرو، عن أبى سلمة، عن عائشة . لكن قال فى آخره: "يا عائشة: إن الله لا يحب الفحش والمتفحش" .وأخرجه الخطيب فى "المبهمات" ص373 من طريق أبى عامر الخزاز، عن أبى يزيد المدنى، عن عائشة قالت: جاء مخرمة بن نوفل . . . فذكره .وأخبره مالك فى "الموطأ" 2/903-904 .

(متن حدیث):اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: ائْذَنِیْ لَهٗ، فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْتَ لَهُ الَّذِیْ قُلْتَ، فَلَمَّا دَخَلَ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَیْ عَائِشَةُ، اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ، اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دے دو یہ اپنے خاندان کا بہت برا شخص ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جب وہ شخص اندر آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات چیت کی جب وہ چلا گیا تو میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کے بارے میں پہلے' تو یہ بات ارشاد فرمائی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات چیت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر و منزلت کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہوگا' جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے (اس کے حال پر) چھوڑ دیں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ لَا يَتَكَبَّرَ عَلٰى رَعِيَّتِهٖ بِتَرْكِ اِجَابَةِ دَعْوَتِهِمْ، وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الدَّاعِی لَهٗ شَرِيْفًا

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا میں سے کسی کی دعوت قبول نہ کر' رعایا کے سامنے بڑائی کا اظہار نہ کرے' اگرچہ اسے دعوت دینے والا شخص بڑے خاندان کا نہ ہو

4539 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ، قَالَ اَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبَ اِلَيْهِ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ، وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ، وَقَدِيْدٌ، قَالَ اَنَسٌ: فَرَاَيْتُ

4539- إسناده صحيح على شرطهما . وهو فى "الموطأ" 1/546-547 فى النكاح: باب ما جاء فى الوليمة .ومن طريق مالك أخرجه الدارمى 2/101، والبخارى 2092 فى البيوع: باب الخياط، و 5379 فى الأطعمة: باب من تتبع حوالى القصعة مع صاحبه إذا لم يعرف منه كراهية، و5436 باب المرق، و 5437 باب القديد، و 5439 باب من ناول أو قدم إلى صاحبه على المائدة شيئاً، ومسلم 2041 145 فى الأشربة: باب جواز أكل المرق واستحباب أكل اليقطين . . .، وأبو داؤد 3782 فى الأطعمة: باب فى أكل الدباء، والترمذى 1850 فى الأطعمة: باب ما جاء فى أكل الدباء، وفى "الشمائل" 163، والبيهقى 7/273-274 . وبعضهم يزيد فى الحديث على بعض .وأخرجه بنحوه البخارى 5420 فى الأطعمة: باب الثريد، و 5433 باب الدباء، و 5435 باب من أضاف رجلاً إلى طعام وأقبل هو على عمله، ومسلم 2041 145، والترمذى فى "الشمائل" 334، والنسائى فى الوليمة كما فى "التحفة" 1/159 من طرق عن أنس . وسيرد عند المؤلف برقم 5269 من طريق قتادة عن أنس .

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک درزی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ''جو'' کی بنی ہوئی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو تھا اور گوشت تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دن کے بعد میں ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ تَخْوِيفَ رَعِيَّتِهِ بِمَا لَيْسَ فِي خَلْدِهِ اِمْضَاؤُهُ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اپنی رعایا کو اس چیز سے ڈراتا رہے' جس کا جاری رہنا اس کے حق میں بہتر نہ ہو

4540 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِيْ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَسَاَلَهُ اَصْحَابُهُ اَنْ يُوْقِدُوْا نَارًا، فَمَنَعَهُمْ، فَكَلَّمُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَكَلَّمَهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا يُوْقِدُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ نَارًا اِلَّا قَذَفْتُهُ فِيْهَا، قَالَ: فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهَزَمُوْهُمْ، فَاَرَادُوْا اَنْ يَتَّبِعُوْهُمْ، فَمَنَعَهُمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَكَوْهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ آذَنَ لَهُمْ اَنْ يُوْقِدُوْا نَارًا فَيَرَى عَدُوُّهُمْ قِلَّتَهُمْ، وَكَرِهْتُ اَنْ يَتَّبِعُوْهُمْ فَيَكُوْنُ لَهُمْ مَدَدٌ فَيَعْطِفُوْا عَلَيْهِمْ، فَحَمِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ، فَقَالَ:

4540- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن حماد الحضرمي وهو ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي . يحيى بن سعيد: هو ابن أبان بن سعيد بن العاص الأموي .وأخرجه الترمذي 3886 في المناقب: باب فضل عائشة رضي الله عنها، عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، عن يحيى بن سعيد الأموي، بهذا الإسناد مختصراً .وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث إسماعيل، عن قيس .وأخرجه مختصراً أيضاً أحمد في "فضائل الصحابة" 1637، والنائب في "فضائل الصحابة" 5، والحاكم 4/12 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به .وأخرجه كذلك أحمد في "المسند" 4/203، والبخاري 3662 في فضائل الصحابة باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذاً خليلاً"، و4358 في المغازي: باب غزوة ذات السلاسل وهي غزوة لخم وجُذام، ومسلم 2384 في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، والترمذي 3885، والبيهقي 10/233، والبغوي 3869 من طريق خالد الحذّاء، عن أبي عثمان النهدي، عن عمرو بن العاص، مختصراً، وزاد في آخره قلت: ثم مَن؟ قال: "ثم عمر بن الخطاب"، فعدّ رجالاً .وأخرجه الحاكم 4/12 بنحوه من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، عن مغيرة، عن الشعبي، عن عمرو بن العاص .وسيأتي عند المؤلف برقم 6959 من طريق عبد الله بن شقيق عن عمرو بن العاص، و7062 من طريق علي بن مسهر، عن إسماعيل بن أبي خالد .

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لَاُحِبُّ مَنْ تُحِبُّ، قَالَ: عَائِشَةُ، قَالَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ*

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ذات سلاسل میں بھیجا ان کے ساتھیوں نے ان سے درخواست کی کہ وہ آگ جلالیں' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا لوگوں نے اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے بات کی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بھی شخص آگ جلائے گا میں اسے اس آگ میں ڈال دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ان لوگوں کا دشمن سے سامنا ہوا تو انہوں نے دشمن کو شکست دے دی (دشمن بھاگ کھڑا ہوا) ان لوگوں نے ان کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا جب یہ لشکر واپس آیا' تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی شکایت لگائی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس لیے انہیں آگ جلانے کی اجازت نہیں دی' کیونکہ دشمن کو ان کی تعداد کی کمی کا اندازہ ہو جاتا تھا اور میں نے اس لیے انہیں دشمن کے پیچھے نہیں جانے دیا کہ اگر دشمن کو کہیں سے مدد حاصل ہو گئی تو وہ ان پر غالب آجائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فیصلے کی تعریف کی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: اس لیے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے محبت کرتے ہیں میں بھی اس سے محبت رکھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دریافت کیا: مردوں میں کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّعَلِّمَ الْوَفْدَ اِذَا وَفَدَ عَلَيْهِ شُعَبَ الْاِسْلَامِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب کوئی وفد اس کے پاس آئے' تو وہ انہیں اسلام کے مختلف شعبوں کی تعلیم دے

4541 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِمَّنْ لَقِيَ الْوَفْدَ، وَذَكَرَ اَبَا نَضْرَةَ اَنَّهُ حَدَّثَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

4541– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام العجلي وهو ثقة من رجال البخاري . سعيد: هو ابن أبي عروبة، وخالد بن الحارث ممن سمع منه قبل اختلاطه .وأخرجه الخطيب في "الأسماء المبهمة" ص442–443 من طريق الحسين بن يحيى بن عياش القطان، عن أحمد بن القطان، عن أحمد بن المقدام العجلي، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 18 26 في الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم وشرائع الدين . . .، من طريق إسماعيل ابن عليّة، و 27 من طريق ابن أبي عدي، وابن مندة في "الإيمان" 155 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، ثلاثتهم عن سعيد بن أبي عروبة، بِهِ .وأخرجه مختصراً مسلم أيضاً 18 28 من طريق عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيْ قَزَعة، عن أبي نضرة، بِهِ . وقد تقدم تخريجه من حديث ابن عباس وأبي هريرة برقم 157 .

(متن حدیث): اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ، لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا حَيٌّ مِّنْ رَبِيعَةَ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَاِنَّا لَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَدْعُوْ لَهُ مَنْ وَرَائَنَا مِنْ قَوْمِنَا، وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ اِذَا نَحْنُ اَخَذْنَا بِهِ اَوْ عَمِلْنَا، فَقَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: اَنْ تَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيمُوْا الصَّلَاةَ، وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَتَصُومُوْا رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيرِ؟، قَالَ: الْجِذْعُ تَنْقُرُوْنَهُ وَتُلْقُوْنَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ، اَوِ التَّمْرِ، ثُمَّ تَصُبُّوْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ كَيْ يَغْلِيَ، فَاِذَا سَكَنَ شَرِبْتُمُوْهُ، فَعَسَى اَحَدُكُمْ اَنْ يَّضْرِبَ ابْنَ عَمِّهٖ بِالسَّيْفِ، قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ بِهٖ ضَرْبَةٌ كَذٰلِكَ، قَالَ: كُنْتُ اُخَبِّاُهَا حَيَاءً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: فَفِيمَ تَاْمُرُنَا اَنْ نَشْرَبَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ: اشْرَبُوا فِي اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ الَّتِي تُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرْضُنَا كَثِيْرُ الْجِرْذَانِ لَا يَبْقَى بِهَا اَسْقِيَةُ الْاَدَمِ، قَالَ: وَاِنْ اَكَلَهَا الْجِرْذَانُ، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: اِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ، وَالْاَنَاةُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار رہتے ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ ہمیں ایسی چیز کا حکم دیجئے جس کی ہم اپنے پیچھے موجود اپنی قوم کے افراد کو تعلیم دیں اور اس وقت جب ہم اس کو اختیار کریں اور اس پر عمل کریں۔ اس کے ذریعے جنت میں داخل ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں) تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور مالِ غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور میں چار چیزوں سے تمہیں منع کرتا ہوں دباء' حنتم' مزفت' نقیر۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نقیر کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور کے تنے کو سوراخ کر کے اس میں تم لوگ چھوہارے یا کھجور ڈال دیتے ہو پھر تم اس پر پانی انڈیل دیتے ہو تا کہ اس میں جوش آ جائے پھر جب وہ پرسکون ہو جائے' تو تم اسے پی لیتے ہو' تو ہو سکتا ہے (اسے پینے کے بعد نشے کی حالت میں) کوئی شخص اپنے چچازاد کو اپنی تلوار کے ذریعے قتل کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے ایک شخص نے ایسا کیا ہوا تھا وہ صاحب کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا کرتے ہوئے اس بات کو چھپایا ہوا تھا۔

لوگوں نے عرض کی: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں اللہ کے نبی ہم کیا پئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ چمڑے سے بنے ہوئے مشکیزے میں پانی پیو جس کے منہ کو بند کیا گیا ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری سرزمین پر چوہے

بہت زیادہ ہیں وہ چمڑے کی کسی چیز کو باقی نہیں رہنے دیتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر چہ اسے چوہے نے کاٹ لیا ہو یہ بات آپ ﷺ نے دومرتبہ یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے عبدالقیس قبیلے کے سردار سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بردباری اور مروت۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَعْلِيمُ رَعِيَّتِهِ دِينَهُمْ بِالْأَفْعَالِ إِذَا جَهِلُوا

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ افعال کے ذریعے اپنی رعایا کو ان کے دین کے بارے میں تعلیم دے جب کہ وہ (رعایا) اس سے ناواقف ہو

4542 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِهِمْ فَجَزَّأَهُمْ، ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مرنے کے قریب چھ غلام آزاد کر دیئے اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا ان کے حصے کیے پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور دو کو آزاد قرار دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا عَزَمَ عَلَى إِمْضَاءِ أَمْرٍ مِّنَ الْأُمُورِ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ مَنْ يَّثِقُ بِهِ مِنْ رَعِيَّتِهِ بِضِدِّهِ أَنْ يَّتْرُكَ مَا عَزَمَ عَلَيْهِ مِنْ إِمْضَاءِ ذٰلِكَ الْأَمْرِ

4542- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو المهلب من رجاله، وباقي السند على شرطهما. أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد بن عمرو الجرمي، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني. وأخرجه مسلم 1668 57 في الأيمان: باب من أعتق شركاً له في عبد، والترمذي 1364 في الأحكام: باب ما جاء فيمن يعتق مماليكه عند موته وليس له مال غيرهم، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 8/201، والبيهقي 10/285 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود 3958 في العتق: باب من أعتق عبيداً له لم يبلغهم الثلث، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، به. وأخرجه أحمد 4/426، ومسلم 1668 56 و57، والبيهقي 10/285 من طريقين عن أيوب، به. وأخرجه أبو داود 3959، والنسائي في العتق 8/201، وابن ماجة 2345 في الأحكام: باب القضاء بالقرعة، من طرق عن خالد الحذاء، عن أبي قلابة، به. وانظر 4320.

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ کسی چیز کو باقی رکھنا چاہتا ہو

اور اس کی رعایا میں سے کوئی قابل اعتماد شخص اسے یہ مشورہ دے کہ وہ اس کے برعکس کرے (تو امام کے لیے مستحب یہ ہے: اس نے جس کام کو باقی رکھنے کا ارادہ کیا تھا اسے ترک کر دے)

4543 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فِيْ نَفَرٍ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا، وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا، وَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ اَتْبَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَدُرْتُ لَهٗ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا، فَاِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ الْحَائِطِ مِنْ خَارِجِهٖ، وَالرَّبِيْعُ: الْجَدْوَلُ، فَاحْتَفَزْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟، قُلْتُ: قُمْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا، وَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِيْ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ، وَقَالَ: اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَنِيْ بِهِمَا فَمَنْ لَقِيْتُ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَضَرَبَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِيَدِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ خَرَرْتُ لِاسْتِيْ، فَقَالَ: ارْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَرَجَعْتُ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ، وَاَدْرَكَنِيْ عُمَرُ عَلٰى اَثَرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: مَا لَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟، قُلْتُ: لَقِيْتُ عُمَرَ، فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهٖ، فَضَرَبَنِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِيْ، فَقَالَ: ارْجِعْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ، مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، بَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ: مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ يُبَشِّرُهٗ بِالْجَنَّةِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَخَلِّهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ حضرت

4543– إسناده حسن على شرط مسلم، عكرمة بن عمار لا يرقى حديثه إلى الصحة . أبو . . . . كثير: هو السحيمي، قيل: هو يزيد بن عبد الرحمٰن، وقيل: يزيد بن عبد الله بن أذينة أو ابن غُفيلة . وأخرجه مسلم 31 فى الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً، عن أبى خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه ابن مندة فى "الإيمان" 88 من طريق النضر بن محمد، عن عكرمة بن عمار، بِهٖ .

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے ہم چھ افراد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے میں تاخیر ہوگئی تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک نہ دیا گیا ہو (یعنی کوئی نقصان نہ پہنچایا گیا ہو) ہم گھبرا گئے سب سے پہلے میں گھبرا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا' یہاں تک کہ میں بنونجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ کے پاس آیا میں نے اس کے اردگرد چکر لگایا کہ کیا مجھے اس کے اندر جانے کا دروازہ ملتا ہے' تو وہاں ایک درخت کی شاخ باغ کی دیوار میں سے اندر جارہی تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) ربعی جدول کو کہتے ہیں۔

میں نے اسے ہٹایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم ابوہریرہ ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کر تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائے' تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے میں روک نہ لیا گیا ہو' تو ہم گھبرا گئے سب سے پہلے میں گھبرا کر اٹھا اور اس باغ میں آگیا میں اس میں یوں داخل ہوا ہوں جس طرح لومڑی داخل ہوتی ہے لوگ میرے پیچھے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! آپ نے اپنے نعلین مجھے عطا کیے اور آپ نے فرمایا: میرے یہ نعلین لے کر جاؤ اور اس سے باغ سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملتا ہے' جو دل کے یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! یہ نعلین کس کے ہیں؟ میں نے جواب دیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ نشانی کے طور پر مجھے دیئے ہیں) اور مجھے ان کے ہمراہ بھیجا ہے' اس باغ کے باہر مجھے جو بھی ایسا شخص ملتا ہے' جو یقین قلب کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو میں اسے جنت کی خوشخبری دے دوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا تو میں الٹا ہو کر پیچھے گر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! واپس جاؤ۔ میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا؟ میں نے عرض کی: اور میں رو رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس آگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ابوہریرہ کیا ہوا میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے انہیں اس پیغام کے بارے میں بتایا جس کے ہمراہ آپ نے مجھے بھیجا تھا تو انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا کہ میں الٹا ہو کر گر گیا انہوں نے کہا: تم واپس جاؤ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کو اپنے نعلین شریفین کے ہمراہ یہ پیغام دے کر بھیجا تھا کہ ان کی ملاقات جس بھی ایسے شخص سے ہو' جو یقین قلب کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ اسے جنت کی بشارت دیدے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ایسا نہ کیجئے' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے' اس صورت میں لوگ اسی پر تکیہ کرلیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں عمل کرنے دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں کرنے دو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِحَوَائِجِ بَعْضِ رَعِيَّتِهِ، وَاِنْ اَدَّاهُ ذٰلِكَ اِلٰى تَاْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ اَوَّلِ وَقْتِهَا

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا کی ضروریات پوری کرنے میں مشغول رہے اگرچہ اس کے نتیجے میں نماز اپنے ابتدائی وقت سے موخر ہو جائے

4544 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ، فَقَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَامَ بِنَاحِيَةٍ حَتّٰى نَعَسَ الْقَوْمُ - اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ -، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، فَصَلُّوا، وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُمْ تَوَضَّئُوا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) عشاء کی نماز قائم ہوگئی ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑا ہوا اس نے عرض کی: مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کام ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد کے) ایک گوشے میں (اس شخص کے ہمراہ) کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ لوگ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کچھ لوگ اونگھنے لگے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی لوگوں نے بھی نماز ادا کی۔

راوی نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ ان لوگوں نے از سر نو وضو کیا تھا (یا وضو نہیں کیا تھا)۔

4544– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو يعلى 3310 عن هُدبة بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/160 و268، ومسلم 376 126 في الحيض: باب الدليل على أنِ نوم الجالس لا ينقض الوضوء، وأبو داؤد 201 في الطهارة: باب الوضوء من النوم، وأبو يعلى 3306 و3309، والبيهقي 1/120 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ . ولتمام تخريجه انظر 2033 .

بَابُ بَيْعَةِ الْاَئِمَّةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ لَهُمْ

ائمہ کی بیعت کرنا اور ان کے لیے کیا چیزیں مستحب ہیں

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَخْذُ الْبَيْعَةِ مِنَ النَّاسِ عَلٰى شَرَائِطَ مَعْلُومَةٍ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے متعین شرائط پر لوگوں سے بیعت لے

4545 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

✿✿ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي الْبَيْعَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا كَانَ ذٰلِكَ مَعَ الْاِقْرَارِ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ بیعت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں ہر مسلمان کے ساتھ

4545– إسناده صحيح على شرطهما . قيس: هو ابن أبي حازم البجلي الأحمسي، ويحيى بن سعيد: هو القطان .وأخرجه أحمد 4/365، والبخاري 57 في الإيمان: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الدين النصيحة . . . "، و524 في مواقيت الصلاة: باب البيعة على إقام الصلاة، و 2715 في الشروط: باب ما يجوز من الشروط في الإسلام . . .، والترمذي 1925 في البر والصلة: باب ما جاء في النصيحة، والطبراني 2246 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/361، والحميدي 795، والبخاري 1401 في الزكاة: باب البيعة على إيتاء الزكاة، و 2157 في البيوع: باب ما يبيع حاضر لباد بغير أجر؟ وهل يعينه أو ينصحه؟ ومسلم 56 97 في الإيمان: باب بيان أن . الدين النصيحة، والطبراني 2244 و2245 و2247 و2248 و2249 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به .وأخرجه بنحوه أحمد 4/357 و358 و360 و363 و364 و365 و366، والبخاري 58 و2714 و7204، ومسلم 56 98 و99، والنسائي 7/140، والطبراني 2303 و2317 و2342 و2351 و2354 و2356، والبيهقي 8/145–146 من طرق عن جرير، به–وبعضهم يزيد فيه على بعض . وانظر ما بعده .

خیر خواہی (کی بیعت لی جائے) اور اس کے ہمراہ اطاعت وفرمانبرداری کا اقرار بھی کرنا ہوگا

4546 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، فَكَانَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا اَوْ بَاعَهُ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ: اعْلَمْ اَنَّ مَا اَخَذْنَا مِنْكَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِمَّا اَعْطَيْنَاكَهُ فَاخْتَرْ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی رکھنے کی بیعت کی تھی۔

(راوی کہتے ہیں) ان کا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یا شاید حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا) یہ معمول تھا کہ جب وہ کوئی چیز خریدتے تھے یا کوئی چیز فروخت کرتے تھے تو دوسرے فریق یہ کہتے تھے: یہ بات جان لو کہ ہم نے جو چیز تم سے حاصل کی ہے وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے جو ہم نے تمہیں دی ہے تو اب تمہیں اختیار ہے (یعنی تم سودا مکمل کرلو)

ذِكْرُ وَصْفِ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ اللَّذَيْنِ يُبَايِعُ الْاِمَامُ رَعِيَّتَهُ عَلَيْهِمَا

اطاعت وفرمانبرداری کی اس صفت کا تذکرہ جس پر امام اپنی رعایا سے بیعت لے گا

4547 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ،

(متن حدیث): قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، وَاَنْ نَقُوْمَ، اَوْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ

4546- إسناده صحيح على شرط الصحيح . أبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 2414 عن معاذ بن المثنى وأبي خليفة، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 4945 في الأدب: باب في النصيحة، والنسائي 7/140 في البيعة: باب البيعة على النصح لكل مسلم، والطبراني 2410 و2415 و2416، والبيهقي 5/271 من طرق عن يونس بن عبيد، به .

4547- إسناده صحيح على شرطهما، وعبادة بن الوليد وإن كان سَمِعَ من جده عبادة بن الصامت، لكن الصواب في هذا الإسناد عند رواة الموطأ زيادة عن أبيه بين عبادة بن الوليد وبين عبادة بن الصامت، فقد أخرجه البغوي 2456 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر وهي الطريق التي أخرجه منها المؤلف عن مالك، عن عبادة بن الوليد بن عبادة أن أباه أخبره، عن عبادة بن الصامت .وهو في "الموطأ" 2/445-446 في الجهاد: باب الترغيب في الجهاد، بهذا الإسناد، وكذلك أخرجه من طريق مالك البخاري 7199 و7200 في الأحكام: باب كيف يبايع الإمام الناس، والنسائي 7/138 في البيعة: باب البيعة على أن لا ننازع الأمر أهله، وفي السير كما في "التحفة" 4/260، والبيهقي 8/145 .وأخرجه أحمد 5/316، والبيهقي 8/145 من طرق عن عبادة بن الوليد، عن جده .وأخرجه أحمد 5/321، والبيهقي 8/145 من طريق جنادة بن أبي أمية، عن عبادة بن الصامت .وأخرجه أحمد 5/318 من طريق الأعمش، عن الوليد بن عبادة، عن عبادة .وأخرجه أحمد 5/314 و319 من طريقين عن عبادة بن الوليد، عن جده عبادة بن الصامت .2 وروى هذا الحديث عنه من غير واسطة، لكن عند غير مالك كما تقدم .

لَائِمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: سَمِعَ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ .

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر آسانی، تنگی اور پسندیدگی اور زبردستی ہر حال میں فرمانبرداری کرنے کی بیعت کی تھی اور اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہم حکومت کے معاملے میں حکمرانوں سے کوئی جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم حق کو قائم رکھیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حق کے مطابق بات کہیں گے خواہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہیں کریں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبادہ بن ولید نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ السَّبَبِ الَّذِي تَقَعُ الْبَيْعَةُ فِي السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ اللَّذَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا

اس سبب کی صفت کا تذکرہ، جس پر اطاعت وفرمانبرداری کے بارے میں وہ بیعت واقع ہوگی جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے

4548 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُوْلُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرو گے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4549 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ:

4548- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/982 في البيعة: باب ما جاء في البيعة . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 7202 في الأحكام: باب كيف يبايع الإمام الناس، والبيهقي 8/145، والبغوي 2454 . وأخرجه أحمد 2/9، والنسائي 7/152 في البيعة: باب البيعة فيما يستطيع الإنسان، من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به . وانظر 4552 .

4549- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم . وأخرج مسلم 1867 في الإمارة: باب البيعة على السمع والطاعة فيما استطاع، والترمذي 1593 في السير: باب ما جاء في بيعة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 7/152، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 5/446 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُولُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرو گے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَيْعَةَ اِنَّمَا يَجِبُ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاِمَامِ مِنَ النَّاسِ مِنَ الْاَحْرَارِ مِنْهُمْ دُوْنَ الْعَبِيدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ٔبیعت کے لیے یہ بات ضروری ہے ٔوہ لوگوں میں سے آزاد افراد کی طرف سے امام (کے ہاتھ) پر واقع ہو ٔغلاموں کی طرف سے نہ ہو

4550 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدًا بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَاَتَاهُ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، قَالَ: فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا عَلَى الْهِجْرَةِ حَتّٰى يَسْاَلَهُ: اَعَبْدٌ هُوَ؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی پھر اس کا مالک اسے تلاش کرتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض میں اس غلام کو خرید لیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی شخص کی بیعت اس وقت تک نہیں کی جب تک اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت نہیں کر لیتے تھے کہ کیا وہ غلام ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ تَكُوْنَ بَيْعَةُ الرَّعِيَّةِ اِمَامَهُمْ عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ ٔیہ بات مستحب ہے ٔرعایا سے بیعت امام لے

4550– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن أبا الزبير أخرج له البخاري مقروناً، وفي "الميزان" 4/37: ويحتج ابن حزم بأبي الزبير إذا قال: عن مما رواه عنه الليث بن سعد خاصة، وذلك لأن سعيد بن أبي مريم قال: حدثنا الليث، قال: جئت أبا الزبير فدفع إلي كتابين، فانقلبت بهما، ثم قلت في نفسي: لو أنني عاودته فسألته: أسمع هذا كله من جابر؟ فسألته، فقال: منه ما سمعت، ومنه ما حُدِّثت عنه، فقلت له: أعلم لي على ما سمعت منه، فأعلم لي على هذا الذي عندي .وأخرجه مسلم 1602 في المساقاة: باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه متفاضلاً، وأحمد 3/349–350، والنسائي 7/150 في البيعة: باب بيعة المماليك، و 292 في البيوع: باب بيع الحيوان بالحيوان يداً بيد متفاضلاً، والترمذي 1239 في البيوع: باب ما جاء في شراء العبد بالعبدين، و1596 في السير: باب ما جاء في بيعة العبد، وأبو داوُد 3358 في البيوع، والبيهقي 5/286–287 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .

4551 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانُ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث):بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَنَا اَرْفَعُ غُصْنَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِهِ، فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ، قُلْنَا لَهُ: كَمْ كُنْتُمْ؟، قَالَ: اَلْفٌ وَّاَرْبَعُ مِائَةٍ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے دن ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے درخت کی ایک شاخ کو اٹھا رہا تھا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس بات پر کی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے ہم نے موت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں کی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ایک ہزار چار سو۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي عَلَيْهِ تَقَعُ الْبَيْعَةُ مِنَ الرَّعِيَّةِ عَلَى الْاَئِمَّةِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی بنیاد پر رعایا کی طرف سے ائمہ پر بیعت واقع ہوگی

4552 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَقِّنُنَا: عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَعْنَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہم بیعت کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تلقین کرتے تھے: (تم یہ کہو) ہم اپنی استطاعت کے مطابق اطاعت و فرمانبرداری کرنے (کی بیعت کرتے ہیں)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَخْذُ الْبَيْعَةِ مِنْ نِسَاءِ رَعِيَّتِهِ عَلٰى نَفْسِهِ اِذَا اَحَبَّ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی رعایا میں سے خواتین سے بذات خود

4551– إسناده صحيح، مسدّد من رجال البخاري، والحكم وهو ابن عبد الله بن إسحاق– من رجال مسلم، وباقي السند من رجال الشيخين . خالد الحذّاء : هو خالد بن مهران البصري .وأخرجه الطبراني 20/530 من طريق مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 8/146 من طريق خالد بن عبد الله الطحان، به .وأخرجه مسلم 1858 76 في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، والطبراني 20/531 و532 من طريقين عن خالد الحذاء . به .

4552– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك، والحوضي: هو حفص بن عمر بن الحارث ثقة ثبت روى له البخاري .وأخرجه أحمد 2/62 و81 و101 و139، وأبو داوٗد 2940 في الخارج: باب ما جاء في البيعة، والطيالسي 1880 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وانظر 4548 .

بیعت لے جب وہ اس بات کو پسند کرے (یعنی جب وہ اسے مناسب سمجھے)

4553 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ يُبَايِعْنَهُ، فَقُلْنَ: نُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا، وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ اَيْدِينَا وَاَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيَكَ فِي مَعْرُوفٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا، هَلُمَّ نُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ، اِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ، اَوْ مِثْلُ قَوْلِي لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ

سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ خواتین کے ہمراہ حاضر ہوئی جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کرنی تھی ان خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے دست اقدس پر اس بات کی بیعت کرتی ہیں کہ ہم کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی ہم چوری نہیں کریں گی ہم زنا نہیں کریں گی ہم اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی ہم اپنی طرف سے بنا کر کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگائیں گی اور ہم نیکی کے کام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں کریں گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی استطاعت کے مطابق اور طاقت کے مطابق (اس پر عمل کرنا)

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ہماری اپنی جان سے زیادہ ہمارے بارے میں رحم دل ہیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ آگے ہاتھ بڑھائیے تاکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا میں ایک سو خواتین کے ساتھ جس طرح بات کرتا ہوں اسی طرح ایک خاتون کے ساتھ بات کرتا ہوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ الْاَسْبَابِ الَّتِي كَانَتْ بَيْعَةُ النِّسَاءِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا

ان اسباب کا تذکرہ جن کی وجہ سے خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی تھی

4554 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

4553– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/982–983 في البيعة: باب ما جاء في البيعة . وأخرجه من طريق مالك أحمد 6/357، والطبراني 24/471، والبيهقي 8/146 . وأخرجه من طرق عن محمد بن المنكدر، به: أحمد 6/357، والنسائي 7/149 في البيعة: باب بيعة النساء، والترمذي 1597 في السير: باب ما جاء في بيعة النساء، وابن ماجة 2874 في الجهاد: باب بيعة النساء، والحميدي 341، والطيالسي 1621، والطبراني 24/470 و472 و473 و475 و476، والحاكم 4/71 . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .

(متن حدیث):جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ تُبَايِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ عَلَيْهَا اَنْ (لَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ) (الممتحنة: 12)، الْآيَةُ، قَالَتْ: فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى رَاْسِهَا حَيَاءً، فَاَعْجَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى مِنْهَا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: قِرِّي اَيَّتُهَا الْمَرْاَةُ، فَوَاللّٰهِ مَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى هٰذَا، فَبَايَعَهَا بِالْاٰيَةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ بیعت کرنے کے لیے آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس بات کی بیعت لی کہ وہ چوری نہیں کریں گی اور زنا نہیں کریں گی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس خاتون نے اپنا ہاتھ شرم کی وجہ سے اپنے سر پر رکھ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اس حرکت پر حیرانگی ہوئی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون سے فرمایا: اے خاتون آپ اس بات کا اقرار کیجئے اللہ کی قسم! ہم خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسی بات کی بیعت کرتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے آیت کے (حکم کے) مطابق بیعت لی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ بَيْعَةِ الْاُمَرَاءِ وَالْخُلَفَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' امراء اور خلفاء کی بیعت کے وقت آدمی پر کیا چیز لازم ہے

4555 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُرَاتٌ الْقَزَّازُ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا مَاتَ نَبِيٌّ قَامَ نَبِيٌّ، وَاَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكُوْنُ بَعْدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: خُلَفَاءُ وَيَكْثُرُوْنَ، قَالَ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: اَدُّوا بَيْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ، وَاَدُّوا اِلَيْهِمْ مَا لَهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَنِ الَّذِي لَكُمْ

4554– حديث صحيح، ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" 21020 .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/151، والبزار 70 . وأوردهُ الهيثمي في "المجمع" 6/37، ونسبه لأحمد والبزار، وقال: رجاله رجال الصحيح .

4555– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن مهران السباك فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 8/160–161، وروى عنه جمع، وترجمه ابن أبي حاتم 2/491 . عبد الوارث: هو عبد الوارث بن سعيد بن ذكوان التميمي العنبري، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي .وأخرجه البخاري، 3455 في أحاديث الأنبياء : باب ما ذكره عن بني إسرائيل، ومسلم 1842 في الإمارة: باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، وأحمد 2/297، والبيهقي 8/144، والبغوي 2464 من طرق عن شعبة، عن فرات القزاز، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1842، وابن ماجة 2871 في الجهاد: باب الوفاء بالبيعة من طريق الحسن بن فرات، عن أبيه، به . وانظر "الفتح" 6/573–574 .

۞۞ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل میں یکے بعد دیگرے انبیاء تشریف لاتے رہے جب کسی ایک نبی کا انتقال ہوتا تو دوسرے نبی تشریف لے آتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے بعد کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلفاء ہوں گے اور (خلیفہ ہونے کے دعوے دار) بہت سے لوگ ہوں گے۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ اس صورت حال میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی بیعت کو ادا کرنا جس کی پہلے بیعت کی گئی ہو ان کا جو حق ہے اسے تم ادا کر دینا اور تمہارا جو حق ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ حساب لے گا''۔

بَابُ طَاعَةِ الْاَئِمَّةِ

ائمہ کی فرمانبرداری کرنا

4556 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَطَاعَنِىْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَ الْاَمِيرَ فَقَدْ اَطَاعَنِىْ، وَمَنْ عَصَى الْاَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے حاکم وقت کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے حاکم وقت کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی''۔

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِيصَيْنِ الَّذِى يَخُصُّ عُمُومَ الْخِطَابِ الَّذِى فِىْ خَبَرِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

ان دو تخصیصوں میں سے ایک تخصیص کا تذکرہ جو اس خطاب کے عموم کو خاص کر دیتی ہیں'

4556- إسناده حسن، ابن عجلان روى له مسلم متابعة، والبخارى تعليقاً وهو صدوق، وباقى السند رجاله ثقات على شرط الصحيح . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز .وأخرجه البخارى 2957 فى الجهاد: باب يقاتل من وراء الإمام ويتقى به، ومسلم 1835 35 فى الإمارة: باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية، وأحمد 2/144، وابن أبى شيبة 12/212، والبغوى 2477 من طرق عن أبى الزناد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/342 من طريق موسى بن عقبة، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ .وأخرجه عبد الرزاق 20679، وأحمد 2/270 و511، والبخارى 7137 فى الأحكام: باب قوله: (اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ) . ومسلم 1835 33، والنسائى 7/154 فى البيعة: باب الترغيب فى طاعة الإمام، والبيهقى 8/155 من طرق عن الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة .وأخرجه مسلم 1835 33، وأحمد 6/146 و467، والطيالسى 2577، وأبو عوانة 2/109 من طرق عن أبى علقمة، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/313، ومسلم 1835 33، والبغوى 2451 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبى هريرة .وأخرجه مسلم 1835 34 من طريق أبى يونس مولى أبى هريرة، عنه .وأخرجه أحمد 2/252 و4/171، وابن أبى شيبة 12/212، وابن ماجة 3 فى المقدمة: باب أتباع سنة رسول الله، و2859 فى الجهاد: باب طاعة الإمام، والبغوى 2450 من طرق عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى هريرة .

جو خطاب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے

4557 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُوْلُ لَنَا: فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر جب اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ فرما دیتے تھے: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرنا)

ذِكْرُ التَّخْصِيْصِ الثَّانِي الَّذِي يَخُصُّ عُمُوْمَ الْخِطَابِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جو اس خطاب کے عموم کو خاص کر دیتی ہے، جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

4558 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيَّ عَلٰى بَعْثٍ اَنَا فِيْهِمْ، فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا عَلٰى رَاْسِ غَزَاتِنَا اَوْ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اسْتَاْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ، فَاَذِنَ لَهُمْ، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ السَّهْمِيَّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ، وَكَانَتْ فِيْهِ دُعَابَةٌ، فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَعَ مَعَهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ فِي الطَّرِيْقِ نَزَلْنَا مَنْزِلًا، وَاَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا يَصْطَلُوْنَ بِهَا، اَوْ يَصْنَعُوْنَ عَلَيْهَا صَنِيْعًا لَهُمْ، اِذْ قَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ: اَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَاَنَا آمُرُكُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا فَعَلْتُمُوْهُ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنِّيْ اَعْزِمُ عَلَيْكُمْ بِحَقِّيْ وَطَاعَتِيْ اِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِيْ هٰذِهِ النَّارِ، قَالَ: فَقَامَ نَاسٌ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهُمْ وَاثِبُوْنَ فِيْهَا، قَالَ: اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ، اِنَّمَا كُنْتُ اَضْحَكُ مَعَكُمْ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَمَرَكُمْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا تُطِيْعُوْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علقمہ بن مجزز مدلجی رضی اللہ عنہ کو ایک مہم پر روانہ کیا جس میں، میں بھی شامل تھا ہم لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ہم جنگ کے مقام پر یا شاید راستے میں کسی جگہ پر پہنچے تو ایک گروہ

4557- إسناده صحيح على شرطهما . وقد تقدم برقم 4548 .

4558- إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي- روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق له أوهام، وباقي السند ثقات من رجال الصحيح . وهو عند أبي يعلى 1349 .وأخرجه أحمد 3/67، وابن ماجة 2863 في الجهاد: باب لا طاعة في معصية الله، من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة " ورقة 183: إسناده صحيح .

نے ان سے اجازت مانگی۔ انہوں نے ان لوگوں کو اجازت دے دی اور حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کر دیا' وہ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف رکھتے تھے ان کے مزاج میں کچھ شوخی تھی میں ان لوگوں میں شامل تھا جو ان کے ساتھ واپس چلے گئے تھے راستے میں ایک جگہ ہم نے پڑاؤ کیا لوگوں نے آگ جلائی اور اس کے ذریعے اپنے کام کاج کیے اسی دوران حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کیا تم لوگوں پر میری فرمانبرداری لازم نہیں ہے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو انہوں نے کہا: میں تم لوگوں کو جس بات کا حکم دوں گا تم اس پر عمل کرو گے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو انہوں نے کہا: میں تم لوگوں کو اپنے حق اور اپنی فرمانبرداری کے حوالے سے تاکید کرتا ہوں کہ تم اس آگ میں کود جاؤ۔ راوی کہتے ہیں' تو کچھ لوگ کھڑے ہوئے' یہاں تک کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ لگا کہ وہ اس میں کود جائیں گے تو انہوں نے کہا: تم لوگ رک جاؤ میں تو تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا پھر جب "لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (حکمران یا امیر) تمہیں معصیت کا حکم دے تم اس کی فرمانبرداری نہ کرو۔

4559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِئٍ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يُسْاَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَعَصَى اِمَامَهُ، وَمَاتَ عَاصِيًا، وَاَمَةٌ اَوْ عَبْدٌ اَبَقَ مِنْ سَيِّدِهٖ فَمَاتَ، وَامْرَاَةٌ غَابَ زَوْجُهَا وَقَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَخَانَتْهُ بَعْدَهُ، وَثَلَاثَةٌ لَا يُسْاَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ يُنَازِعُ اللّٰهَ رِدَاءَهُ، فَاِنَّ رِدَاءَهُ الْكِبْرُ وَاِزَارَهُ الْعِزُّ، وَرَجُلٌ فِيْ شَكٍّ مِّنْ اَمْرِ اللّٰهِ، وَالْقَانِطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ ایسے ہیں' جن کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا' ایک وہ شخص (جو مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور اپنے حاکم کی نافرمانی کرے اور نافرمان ہونے کے عالم میں ہی فوت ہو جائے ایک وہ کنیز جو اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور اسی حالت میں فوت ہو جائے ایک وہ عورت جس کا شوہر موجود نہ ہو' وہ شوہر اس عورت کی دنیاوی ضروریات کو پورا کرتا ہو اور وہ عورت اس کی غیر موجودگی میں اس کے ساتھ خیانت کرے۔ تین لوگ ایسے ہیں' جن کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرتا ہے' کیونکہ اس کی چادر کبریائی ہے اور اس کا ازار عزت ہے ایک وہ شخص جو اللہ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے اور ایک وہ شخص جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو"۔

4559– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي علي عمرو بن مالك الجنبي فقد روى له أصحابه السنن وهو ثقة . المقرء: هو عبد الله بن يزيد أبو عبد الرحمٰن، وحيوة: هو ابن شريح، وأبو هانء: هو حميد بن هانىء .وأخرجه أحمد 6/19، والطبراني 18/788، والبزار 85، والحاكم 1/119 من طرق عن أبي عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" 590، وابنُ أَبِيْ عاصم في "السنة" 89 من طرقٍ عبد الله بن وهب، عن أبي هانء الخولاني، بِهٖ .

4560 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، اَنَّ سُهَيْلَ بْنَ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): آمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ آمُرُكُمْ: اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، وَتَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَتَفَرَّقُوا، وَتُطِيعُوا لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، اَمْرٌ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِي كُلِّ الْاَحْوَالِ، وَقَوْلُهُ: وَتَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا، اَرَادَ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ، وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى بَعْضِ الْمُخَاطَبِينَ الَّذِينَ تَقَعُ بِهِمُ الْحَاجَةُ اِلَى اسْتِعْمَالِهٖ فِي حَالٍ دُوْنَ حَالٍ، وَتُطِيعُوا لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ، لَفْظُهُ عَامٌّ لَهُ تَخْصِيصَانِ اَحَدُهُمَا: اَنْ يُؤْمَرَ الْمَرْءُ بِمَا لَهُ فِيهِ رِضًى، وَالثَّانِي اِذَا اُمِرَ مَا اسْتَطَاعَ دُوْنَ مَا لَا يَسْتَطِيعُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تمہیں تین چیزوں سے منع کرتا ہوں میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم سب لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقہ بندی کا شکار نہ ہو اور تم لوگ اس شخص کی اطاعت کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا نگران (یعنی حاکم وقت) بنایا ہے اور میں تمہیں فضول بحث کرنے' بکثرت (غیر ضروری) سوالات کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے منع کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ'' یہ ایک ایسا فرض حکم ہے' جو تمام مخاطب لوگوں پر ہر حالت میں فرض ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو''۔ اللہ کی رسی سے مراد اللہ کی کتاب ہے اور یہ حکم بعض مخاطب افراد پر فرض ہے اس حکم پر عمل کرنے کی انہیں بعض صورتوں میں ضرورت پیش آتی ہے' جو کسی حالت میں ہوتی ہے کسی حالت میں نہیں ہوتی اور ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا نگران بنایا ہو اس کی تم اطاعت کرو''۔ یہاں الفاظ عام ہیں' لیکن اس میں دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہے ایک یہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم دیا جائے جس میں (اللہ تعالیٰ کی) رضامندی پائی جاتی ہو اور دوسرا یہ کہ آدمی کو وہ حکم دیا جائے جس کو پورا کرنے کی اس میں استطاعت ہو' وہ حکم نہ دیا جائے جو اس کی استطاعت سے باہر ہو۔

4560– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مالك 2/990 فى الكلام: باب ما جاء فى إضاعة المال وذى الوجهين، وأحمد 2/327 و360 و367، ومسلم 1715 10 و11 فى . الأقضية: باب النهى عن كثرة المسائل من غير حاجة، والبيهقى 8/163، والبغوى 101 من طرق عن سهيل، بِهِ .قال البغوى فى "شرح السنة" 1/203: قوله: قيل وقال يريد: قيل وقول، جعل القال مصدراً، يقال: قلت قولاً وقِيلًا وقالًا، وفى قراء ة عبد الله بن مسعود قلت: وهى قراء ة شاذة ذلك عيسى ابنُ مريمَ قالُ الحقِّ .

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِيصَيْنِ اللَّذَيْنِ يَخُصَّانِ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

ان دو تخصیصوں میں سے ایک کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کر دیتی ہیں' جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

4561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُوْلُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت اور فرمانبرداری کی بیعت کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ فرماتے تھے۔

''جتنی تم میں استطاعت ہو'' (اس کے مطابق تم اس پر عمل کرو گے)۔

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّانِي الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کر دیتی ہے' جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4562 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ حَيَّانَ اَبَا النَّضْرِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اسْمَعْ وَاَطِعْ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ، وَاِنْ اَكَلُوْا مَالَكَ وَضَرَبُوا ظَهْرَكَ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعْصِيَةً

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم تنگی اور آسانی' پسندیدگی اور ناپسندیدگی اپنے ساتھ کیے جانے والے ترجیحی سلوک (ہر حال میں حاکم وقت کی) اطاعت کرو' اگر وہ تمہارا مال کھالے اور تمہاری پشت پر مارے (تو بھی اس کی اطاعت کرو) البتہ اگر کوئی گناہ کا کام ہو' تو اس کی اطاعت نہ کرو''۔

4561- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم 4557 .

4562- إسناده حسن . حيان أبو النضر ذكره المؤلف في "الثقات" 4/171، ووثقه ابن معين، وقال أبو حاتم: صالح، كما في الجرح والتعديل 3/244-245، وسيأتي برقم 4566، وانظر 4547، وقوله: وأثرة عليك من الاستئثار، وهو أن يستأثر عليه بأمور الدنيا ويفضل عليه غيره .

4563 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنَا فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ، وَتَطَاوَلَ فِىْ غَرْزِ الرَّحْلِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، فَقَالَ رَجُلٌ فِىْ اٰخِرِ النَّاسِ: مَا تَقُوْلُ، اَوْ مَا تُرِيْدُ؟ فَقَالَ: اَلَا تَسْمَعُوْنَ، اَطِيْعُوا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَاَدُّوا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَاَطِيْعُوا اُمَرَائَكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ، فَقُلْتُ لِاَبِىْ اُمَامَةَ: ابْنَ كَمْ كُنْتَ يَوْمَئِذٍ حِيْنَ سَمِعْتَ هٰذَا؟، قَالَ: سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹنی جدعاء پرسوار ہوکر ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! تولوگوں کے پیچھے سے ایک صاحب نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمارہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ سن نہیں رہے ہوتم اپنے پروردگار کی اطاعت کرو'پانچ نمازیں ادا کرو'اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو'اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرواوراپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہوجاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جب آپ نے یہ بات سنی تھی اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: اس وقت میری عمر تیس سال تھی۔

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِيصَيْنِ اللَّذَيْنِ يَخُصَّانِ عُمُوْمَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا فِىْ خَبَرِ اَبِىْ اُمَامَةَ

ان دوتخصیصوں میں سے ایک تخصیص کا تذکرہ جوان الفاظ کے عموم کوخاص کرتی ہیں جن کا ذکرہم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے

4564 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ اَبُوْ طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، قَالَتْ:

(متن حدیث):حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَاَيْتُ اُسَامَةَ اَوْ بِلَالًا يَقُوْدُ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاٰخَرَ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ بِهِ مِنَ الْحَرِّ، حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ

4563– إسناده قوى على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 5/251، والترمذى 616 فى الصلاة: باب ما ذكر فى فضل الصلاة، من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/9 من طريق سعيد بن أبى مريم، عن معاوية بن صالح به، على شرط مسلم، ووافقه الذهبى .

الْعَقَبَةِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَقَفَ النَّاسُ وَقَدْ جَعَلَ ثَوْبَهُ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، قَالَ: فَرَاَيْتُ تَحْتَ غُضْرُوْفِهِ الْاَيْمَنِ كَهَيْئَةِ جُمْعٍ، ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلًا كَثِيْرًا، وَكَانَ فِيمَا يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَلَّغْتُ؟

✿✿ سیّدہ ام حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کیا میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام تھام کر چل رہے تھے ان میں سے ایک نے لگام تھامی ہوئی تھی دوسرے نے اپنی چادر کو بلند کیا ہوا تھا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوپ سے بچا کے رکھیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور لوگ ٹھہرے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اپنے بائیں کندھے پر رکھی ہوئی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں بغل کے نیچے سے گزر رہی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں کندھے کے ابھار کے نیچے ایک ابھری ہوئی چیز دیکھی (شاید اس سے مراد مہر نبوت ہو)

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی باتیں کیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی اس میں ایک بات یہ بھی تھی۔

''اگر تم پر کسی ایسے حبشی کو امیر مقرر کر دیا جائے جس کے ناک' کان کٹے ہوئے ہوں اور وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے' تو تم اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے۔

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّانِي الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ اللَّفْظَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جو اس لفظ کے عموم کو خاص کرتی ہے' جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

4565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، بِالرَّيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

4564- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الجبار بن عاصم وهو ثقة، وثقه ابن معين والدارقطني، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/418، له ترجمة في "تاريخ بغداد" 11/111-112 . والغضروف: رأس لوح الكتف، وقوله: كهيئة جمع يريد مثل جمع الكف، وهو أن يجمع الأصابع ويضمها، يقال: ضربه بجُمع كفِّه، بضم الجيم . وأخرجه الطبراني 25/380 من طريق عبد الله بن جعفر الرقي، عن عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/402، ومسلم 1298 311 و312 في الحج: باب استحباب رمي جمرة العقبة يوم النحر راكباً، و 1838 في الإمارة: باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، من طريقين عن زيد بن أبي أنيسة، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/402 و403، ومسلم 1838، والنسائي 7/154 في البيعة: باب الحض على طاعة الإمام، وابن ماجة 1861 في الجهاد: باب . طاعة الإمام، والطبراني 25/377 و378 و379 و384، وابن أبي عاصم في "السنة" 1062، والبيهقي 7/155 من طريقين عن يحيى بن حصين، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/402 و403، والترمذي 1706 في الجهاد: باب ما جاء في طاعة الإمام، والطبراني 25/381 و382، وابن أبي عاصم 1063 من طرق عن العيزار بن حريث، عن أم الحصين . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .

عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ مَوْلٰى مُرَّةَ الطَّيِّبِ وَلَقَبُهُ جَبْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِی، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، ثُمَّ يُلَقِّنُنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اطاعت وفرمانبرداری پر ہم سے بیعت لیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تلقین کرتے تھے "جتنی تمہارے اندر استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرنا)"

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِالتَّخْصِيصَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جو ان دو تخصیصوں کی صراحت کرتی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

4566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ الْفَزَارِيُّ اَبُوْ سَعْدٍ، عَنْ حَيَّانَ اَبِي النَّضْرِ، سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ، سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُبَادَةَ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: اسْمَعْ وَاَطِعْ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَكْرَهِكَ، وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ، وَاِنْ اَكَلُوْا مَالَكَ، وَضَرَبُوا ظَهْرَكَ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ بَوَاحًا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبادہ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی تنگی اور آسانی' پسندیدگی اور اپنے ساتھ ترجیحی سلوک (ہر حالت میں) اطاعت کرنا اگرچہ وہ لوگ تمہارا مال کھالیں اور تمہاری پشت پر ماریں البتہ جب وہ کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں (تو پھران کی اطاعت نہ کرنا)

ذِكْرُ نَفْيِ اِيجَابِ الطَّاعَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا دَعَا اِلَى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لیے (اس وقت) اطاعت لازم ہونے کی نفی کا تذکرہ جب (حاکم) اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف بلائے

4567 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ،

(متن حدیث): قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَاَوْقَدَ نَارًا،

4565– محمد بن عاصم بن يزيد ذكره ابن أبي حاتم 8/53، ولم يورد فيه جرحاً ولا تعديلاً، وأبوه عصام ذكره المؤلف في الثقات 8/520، وابن أبي حاتم 7/26، وقد سلف برقم 3062 ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين، وانظر 4557 .

4566– إسناده حسن، وهو مكرر 4562 .

فَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَّدْخُلُوهَا، وَقَالَ اٰخَرُونَ: اِنَّا فَرَرْنَا مِنْهَا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِلَّذِينَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوهَا: لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، اَوْ قَالَ: اَبَدًا، وَقَالَ لِلْاٰخَرِينَ: خَيْرًا، وَقَالَ: اَحْسَنْتُمْ، لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور ایک شخص کو ان کا امیر مقرر کیا ان لوگوں نے آگ جلائی تو اس امیر نے کہا: تم لوگ اس میں داخل ہو جاؤ کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا' تو کچھ دوسرے لوگوں نے کہا: ہم اس سے بچنے کے لیے ہی (مسلمان ہوئے ہیں) بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو جن لوگوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا' ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت کے دن تک اس میں رہتے (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: ہمیشہ اس میں رہتے' جبکہ دوسرے لوگوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم نے احسن اقدام کیا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں (حاکم وقت کی) کوئی فرمانبرداری نہیں ہوگی فرمانبرداری صرف نیکی کے کام میں ہوگی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ طَاعَةِ الْمَرْءِ لِمَنْ دَعَاهُ اِلٰى مَعْصِيَةِ الْبَارِى جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اس شخص کی فرمانبرداری کرے جو اسے اپنے خالق کی نافرمانی کی طرف بلائے

4568 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى اُمَيَّةَ، بِطَرَسُوسَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَا: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

4567– إسناده صحيح على شرط الشيخين . حِبان: هو ابن موسى بن سوار السلمي المروزي، وعبد الله: هو ابن المبارك، وزبيد: هو ابن الحارث اليامي، وأبو عبد الرحمٰن السلمي: هو عبد الله بن حبيب بن رُبَيِّعة الكوفي المقرء .وأخرجه أحمد 1/94، والبخاري 7257 في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، ومسلم 1840 في الإمارة: باب وجوب في إجازة خبر الواحد الصدوق، ومسلم 1840 في الإمارة: باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، وأبو داوُد 2625 في الجهاد: باب في الطاعة، . والنسائي 7/109 في البيعة: باب جزاء من أمر بمعصية فأطاع، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/82، و124، والبخاري 4340 في المغازي: باب سرية عبد الله بن حذافة السهمي، و7145 في الأحكام: باب السمع والطاعة للحكام ما لم تكن معصية، ومسلم 1840 40 من طرق عن الأعمش، عن سعد بن عبيدة، بِهِ . وانظر 4558 .

4568– إسناده صحيح . نوح بن حبيب ثقة روى له أبو داوُد والنسائي، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وأخرج أبو يعلى 279 عن زهير بن حرب، عن عبد الرحمن بن مهدى، بهذا الإسناد . وانظر ما قبله . 1 في "الأنساب" 2/113: البَذْشي، بفتح الباء والذال المعجمتين بواحدة، وفي آخر الشين المعجمة: هذه النسبة إلى بذش وهي قرية على فرسخين من بسطام وهي من قومس نزلت بها مع القافلة، وخرجت منها إلى بسطام، ورجعت إليها .

(متن حدیث): لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کسی انسان کی فرمانبرداری نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّطِيعَ الْمَرْءُ اَحَدًا مِنْ اَوْلَادِ آدَمَ اِذَا اَمَرَهُ بِمَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِ رِضًى

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آد لاد آدم میں سے کسی بھی شخص کی اطاعت کرے اس وقت جب وہ اسے ایسی بات کا حکم دے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی نہ ہو

4569 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ، بِطَرَسُوسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْبَذَشِیُّ، وَهِیَ قَرْيَةٌ بِقُوْمَسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کسی انسان کی اطاعت نہیں کی جائے گی''۔

ذِكْرُ تَخَوُّفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ مُجَانَبَتَهُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ بِانْقِيَادِهِمْ لِلْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کی طرف سے اس اندیشے کا شکار ہونا کہ وہ گمراہ حکمرانوں کی پیروی کرتے ہوئے' سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے

4570 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ اَبُوْ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوْيَهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ

4569– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

4570– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن عبد الملك بن زنجوية، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة . أبو الأشعث الصنعاني: هو شراحيل بن آدة . وأخرجه أحمد 4/123 بأطول مما هنا– عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . إلا أنه زاد بين أبي الأشعث وبين شداد أبا أسماء الرحبي واسمه عمر بن مرثد، وهو ثقة من رجال مسلم . وأخرجه مطولاً أحمد 5/278 و284، وأبو داؤد 4252 في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/527 من طرق عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثوبان .وأخرجه ابن ماجة 3952 في الفتن: باب ما يكون من الفتن، عن قتادة، عن أبي قلابة عبد الله بن زيد، عن أبي أسماء، عن ثوبان .وأخرجه أحمد 6/441 من حديث أبي الدرداء .

بْنِ اَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ لَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اِلَّا الْاَئِمَّۃَ الْمُضِلِّیْنَ، وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

❁❁ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے اپنی امت کے بارے میں صرف گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا اندیشہ ہے جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی (یعنی جب ان کے درمیان لڑائی شروع ہو جائے گی) تو وہ قیامت کے دن تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی (یعنی ان کی آپس کی لڑائی ختم نہیں ہوگی)"

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ الَّتِيْ كَانَ يَتَخَوَّفُهَا عَلٰى اُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان گمراہ حکمرانوں کی صفت کا تذکرہ جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے حوالے سے اندیشہ تھا

4571 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ الْمُقْرِیُ اَبُو الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ الْاَصْفَھَانِیُّ رُسْتَہ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ جَدِّہٖ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا یَنْتَزِعُہُ، وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰی اِذَا لَمْ یُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُھَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا، فَلَقِیْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو بِسَنَۃٍ فَحَدَّثَنِیْہُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں نہیں اٹھائے گا اسے الگ کرلے' بلکہ علماء کو اٹھانے کے ذریعے علم کو اٹھا لے گا' یہاں تک کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان لوگوں سے سوال کیے جائیں گے تو وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے وہ لوگ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کے ایک سال بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے پھر مجھے یہ

4571– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير الربيع بن سليمان فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة .وأخرجه النسائى فى العلم من "الكبرى" كما فى "التحفة" 8/211 من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى 18/75، والبزار 232 من طريقين عن الليث، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/26–27 من طريق محمد بن حمير الحمصى، عن إبراهيم بن أبى عبلة، به وله شاهد من حديث أبى الدرداء عند الترمذى 2653 من طريق مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أبى الدرداء، وقال الترمذى: هذا حسن غريب .

حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الضَّلَالَةِ الَّتِي كَانَ يَتَخَوَّفُهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهِ

گمراہی کی اس صفت کا تذکرہ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو اپنی امت کے حوالے سے اندیشہ تھا

4572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَدِيٍّ اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَحَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: هٰذَا اَوَانُ رَفْعِ الْعِلْمِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: لَبِيدُ بْنُ زِيَادٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُرْفَعُ الْعِلْمُ وَقَدْ اُثْبِتَ وَوَعَتْهُ الْقُلُوْبُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتُ لَاَحْسِبُكَ اَفْقَهَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ ذَكَرَ ضَلَالَةَ الْيَهُوْدِ، وَالنَّصَارٰى عَلٰى مَا فِيْ اَيْدِيهِمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَقِيتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ، وَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: صَدَقَ عَوْفٌ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَوَّلِ ذٰلِكَ يُرْفَعُ؟، قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: اَلْخُشُوْعُ حَتّٰى لَا تَرٰى خَاشِعًا

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ وقت ہے جب علم کو اٹھالیا جائے گا انصار میں سے ایک صاحب جن کا نام لبید بن زیاد تھا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا علم کو اٹھالیا جائے گا' جبکہ اسے ثابت کیا جا چکا ہے اور دلوں نے اسے محفوظ کرلیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں' تو تمہیں اہل مدینہ کا سب سے زیادہ سمجھدار شخص سمجھتا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے عیسائیوں اور یہودیوں کے پاس اللہ کی کتاب ہونے کے باوجود ان کے گمراہ ہونے کا ذکر کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور میں نے انہیں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ٹھیک بیان کیا ہے پھر انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ سب سے پہلے کون سے علم کو اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: پرہیز گاری کو' یہاں تک کہ تم کسی بھی پرہیزگار شخص کو نہیں دیکھو گے۔

4572– حديث صحيح، محمد بن يزيد بن رفاعة: هو محمد بن يزيد بن محمد بن كثير العجلي مختلف فيه، وقد توبع، وعاصم بن أبي النجود حسن الحديث، وباقي السند رجاله رجال الصحيح . أبو صالح: هو ذكوان السمان المدني . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 345/1 .وأخرجه أحمد 4/96 عن أسود بن عامر، والطبراني 19/769 من طريق يحيى بن الحماني، كلاهما عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ اعْتِقَادِ الْمَرْءِ الْإِمَامَ الَّذِي يُطِيعُ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِي اَسْبَابِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسے حکمران پر اعتقاد کو ترک کر دے جو اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہو

4573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ اِمَامٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاتَ مِيْتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ مَعْنَاهُ: مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْتَقِدْ اَنَّ لَهُ اِمَامًا يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَكُوْنَ قِوَامُ الْاِسْلَامِ بِهِ عِنْدَ الْحَوَادِثِ، وَالنَّوَازِلِ، مُقْتَنِعًا فِي الِانْقِيَادِ عَلٰى مَنْ لَيْسَ نَعْتُهُ مَا وَصَفْنَا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: ظَاهِرُ الْخَبَرِ اَنَّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ اِمَامٌ، يُرِيْدُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ مِيْتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ، لِاَنَّ اِمَامَ اَهْلِ الْاَرْضِ فِي الدُّنْيَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ اِمَامَتَهُ اَوِ اعْتَقَدَ اِمَامًا غَيْرَهُ مُؤْثِرًا قَوْلَهُ عَلٰى قَوْلِهِ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں مرے اس کا کوئی امام نہ ہو (یعنی وہ کسی مسلمان حکمران کا فرمانبردار نہ ہو) تو وہ شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ شخص زمانہ جاہلیت کی سی موت مرتا ہے'' اس سے مراد یہ ہے: جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرے کہ وہ اس بات کا اعتقاد نہ رکھتا ہو کہ اس کا کوئی ایسا امام ہے' جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف دعوت دیتا ہے اور حادثات اور مشکلات پیش آنے پر اسلام کی بنیادوں کی حفاظت کرتا ہے اور وہ شخص اس کی پیروی کرتا ہے' جس کی وہ صفت نہ ہو' جو ہم نے بیان کی ہے' تو ایسا شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے' جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس کا کوئی امام نہ ہو اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: وہ شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے: اہل زمین کے امام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا علم نہیں رکھتا یا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے امام کا معتقد ہوتا ہے اور اس کے قول کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر ترجیح دیتا ہے پھر وہ شخص اسی حالت میں مرجاتا ہے' تو ایسا شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ النَّصِيحَةِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ لِنَفْسِهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں اپنی ذات اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کو لازم پکڑے

4574 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُوْلِهِ، وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دین خیر خواہی کا نام ہے''۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی لوگوں نے دریافت کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس کی کتاب کی اس کے رسول کی مسلمانوں کے حکمرانوں کی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) مومنوں کے حکمرانوں کی اور ان کے عام افراد کی (خیر خواہی کرنا)''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ النَّصِيحَةِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ لِنَفْسِهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' اللہ کے دین کے بارے میں اپنی ذات اور عامۃ المسلمین کے لیے خیر خواہی کو لازم پکڑے

4575 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ بَنَانَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بَنَانَ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ

4574- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو عوانة 1/37، والطبراني 1261 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 4944 في الأدب: باب في نصيحة، وأبو عوانة 1/37، والطبراني 1262 و1264 و1265 و1266 و1267 من طرق عن سيل بن أبي صالح، بِهِ . وانظر ما بعده .

4575- إسناده صحيح، محمد بن ميمون البزار روى له الترمذي والنسائي وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح، وانظر ما قبله .وأخرجه الحميدي 837، وأحمد 4/102، ومسلم 55 في الإيمان: باب بيان أن الدين النصيحة، والنسائي 7/156 و156-157 في البيعة: باب النصيحة للإمام، وأبو عوانة 1/36 و37، والطبراني 1260 و1263، والبغوي 3514 من طرق عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، بهذا الإسناد .

الْبَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ سُهَيْلًا، فَقُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ حَدِيثًا كَانَ يُحَدِّثُ عَمْرٌو، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْكَ، سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِيْكَ، قَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِى سَمِعَهُ مِنْهُ اَبِى، صِدِّيقٍ لِاَبِى، كَانَ يَاْتِىْ مِنَ الشَّامِ، يُقَالُ لَهُ: عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ سَمِعْتُهُ اَخْبَرَ ذٰلِكَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَلَا اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، اَلَا اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، اَلَا اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُوْلَ؟، قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُوْلِهِ، وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”خبردار! دین خیر خواہی کا نام ہے خبردار بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے۔ خبردار! بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی‘ اس کی کتاب کی‘ اس کے رسول کی‘ مسلمان حکمرانوں کی اور ان کے عام افراد کی (خیر خواہی کرنا)“

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ مَا عَلَيْهِ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَتَرْكِ الْاِنْفِرَادِ عَنْهُمْ بِتَرْكِ الْجَمَاعَاتِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ‘ آدمی پر یہ بات لازم ہے‘ وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کو لازمی طور پر اختیار کرے اور جماعت کو چھوڑ کر انفرادی طور پر رہنے کو ترک کرے

4576 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْزَةَ الْمَعْوَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَامِى فِيكُمُ الْيَوْمَ، فَقَالَ: اَلَا اَحْسِنُوا اِلٰى اَصْحَابِى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْاَلُهَا، وَيَحْلِفُ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِينِ لَا يُسْاَلُهَا، فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ

4576- علي بن حمزة المعولي ترجم له المؤلف في "الثقات 8/466"، وقال: مستقيم الحديث . والمَعْوَلي: نسبة إلى مَعولة بن شمس بن عمرو بن غنم بن غالب بن عثمان بطن من الأزد، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وقد صرح عبد الملك بن عمير بالتحديث عند أبي يعلى فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه الطيالسي ص 7، وأحمد 1/26، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/15 من طرق عن جرير بن حازم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/18، والترمذي 2165 في الفتن: باب ما جاء في لزوم الجماعة، والحاكم 1/114 من طريق عن محمد بن سوقة، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، عن أبيه، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه الحاكم 1/114-115 من طريق عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه، عن عمر، به . وأخرجه الحميدي 32 من طريق سليمان بن يسار، عن أبيه، عن عمر، به . وأخرج قطعة منه أبو يعلى 201 و202 من طريقين عن حماد، عن عبد الله بن المختار، عن عبد الملك بن عمير، عن عبد الله بن الزبير، عن عمر .

الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ اَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِامْرَاَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ، وَسَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کھڑے ہوئے تھے جس طرح آج میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! میرے ساتھیوں کے ساتھ اچھائی کرنا پھر ان کے بعد والے لوگ ہیں پھر ان کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا' یہاں تک کہ کوئی آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی اور کوئی شخص قسم اٹھا لے گا حالانکہ اس سے اس کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا' تو تم میں سے جو شخص جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑ لے' کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ ہو' کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا اور جس شخص کو برائی بری لگتی ہو اور اچھائی اچھی لگتی ہو وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَمَاعَةَ، وَاِعَانَةِ الشَّيْطَانِ مَنْ فَارَقَهَا

اللہ تعالیٰ کا جماعت کی مدد کرنے کے اثبات کا تذکرہ اور جو شخص جماعت سے الگ ہوتا ہے شیطان کا اس کی مدد کرنا

4577 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ رَاَيْتُمُوهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ اَوْ يُرِيدُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمْرُهُمْ جَمِيعٌ، فَاقْتُلُوهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ، فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ

4577– إسناده صحيح، موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي روى له أصحاب السنن وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح، ويحيى بن أيوب: هو ابن أبي زرعة البجلي علق له البخاري وروى له أبو داوٗد والترمذي، وقال ابن معين ويعقوب بن سفيان: لا بأس به، ووثقه الآجري والبزار، وباقي السند من رجال الصحيح . عرفجة بن شريح ويقال: ابن صريح، ويقال: ابن شريك، ويقال: ابن شراحيل: صحابي نزل الكوفة، وليس له في الكتب الستة غير هذا الحديث .وأخرجه مسلم 1852 في الإمارة: باب حكم من فرق أمر المسلمين وهو مجتمع، والنسائي 7/92–93 في تحريم: باب قتل من فارق الجماعة، وأبو داوٗد 4762 في السنة: باب في قتل الخوارج، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني "، وأحمد 4/261 و341 و5/23، وعبد الرزاق 20714، والطبراني 17/354 و355 و356 و357 و358 و359 و360 و361 و362 و363 و364 و368 من طرق عن زياد بن علاقة، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/156، ووافقه البيهقي .وله طرق أخرى عن عرفجة عند الطبراني 17/365 و366 و367 .وهنات: أي حوادث وفتن وشرور وفساد .قال الإمام النووي في "شرح مسلم" 12/241: فيه الأمر بقتال من خرج على الإمام، أو أراد تفريق كلمة المسلمين ونحو ذلك، وينهى عن ذلك، فإن لم ينته قُتِلَ، وإن لم يندفع شرُّه إلا بقتله، فقُتِلَ كان هدراً .

مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْتَكِضُ

حضرت عرفجہ بن شریح اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''عنقریب میرے بعد مختلف طرح کے فتنے ہوں گے تو جس شخص کو تم دیکھو کہ (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو گیا ہے یا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان تفرقہ پیدا کرنا چاہتا ہے جب کہ وہ لوگ اکٹھے ہوں تو تم اسے قتل کر دو خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو بے شک اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور بے شک شیطان اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَوْتِ الْجَاهِلِيَّةِ بِالْمُفَارِقِ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کے لیے جاہلیت کی موت کے اثبات کا تذکرہ

4578 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، اَتَى ابْنَ مُطِيعٍ لَيَالِيَ الْحَرَّةِ، فَقَالَ: ضَعُوا لِاَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ آتِ لِاَجْلِسَ، اِنَّمَا جِئْتُ لِاُكَلِّمَكَ كَلِمَتَيْنِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نَزَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَمْ تَكُنْ لَهُ حُجَّةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ مُفَارِقَ الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّهُ يَمُوتُ مَوْتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ''حرہ'' کی راتوں میں ابن مطیع کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کیلئے تکیہ لگاؤ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہاں بیٹھنے کیلئے نہیں آیا ہوں میں تمہارے ساتھ دو باتیں کرنے کیلئے آیا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری سے ہاتھ کھینچ لے قیامت کے دن اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہو کر مرے وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے''۔

4578- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، والبخاري تعليقاً، وهو صدوق . وابن مطيع: هو عبد الله بن مطيع بن الأسود العدوي القرشي، ولد فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وجاء به أبوه فحنكه بتمرة وسماه عبد الله، ودعا له بالبركة، وكان من رجال قريش شجاعة ونجدة وجلداً وأخرجه أيضاً 2/93 عن عفان، عن خالد بن الحارث، عن ابن عجلان، بِهٖ .وأخرجه أحمد 2/70 و83 و123 و133 و154، ومسلم 1851 من طرق عن زيد بن أسلم، بِهٖ . وأخرجه أحمد 2/111، ومسلم 1851، والحاكم 1/77 و177 من طرق عن نافع، عن ابن عمر .وأخرجه البيهقي 8/156 من طريق نافع وسالم، عن ابن عمر .وأخرجه الطبراني 13278 من طريق عبد الله بن مسلم بن جندب، عن أبيه، عن ابن عمر .وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 5/144 من طريق العطاف بن خالد .

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَوْتِ الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةِ عِمِّيَّةٍ

ایسے شخص کے لیے جاہلیت کی موت کے اثبات کا تذکرہ جو کسی گمراہی کے جھنڈے تلے مارا جاتا ہے

4579 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:

(متنِ حدیث): مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةِ عِمِّيَّةٍ فَقَتْلُهُ قِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے مارا جائے وہ زمانہ جاہلیت کی موت مارا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرَّايَةِ الْعِمِّيَّةِ الَّتِيْ اَثْبَتَ لِمَنْ قُتِلَ تَحْتَهَا بِهٰذَا الْاِسْمِ

گمراہی کے جھنڈے کی اس صفت کا تذکرہ، جس کے نیچے مارے جانے والے شخص کے لیے اس نام کا اثبات کیا گیا

4580 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيْدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ شَاكٍ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِيْ حَدِيْثَ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ غَيْلَانَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِيْ عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ

4579– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمران القطان، وهو عمران بن داوُد العمى البصرى، فقد علّق له البخارى، وروى لـه أصحاب السنن، وهو حسن الحديث . أبو داوُد: هو الطيالسى سليمان بن داوُد، والحديث فى "مسنده" 1259، ومن طريقه أخرجه الطبرانى 1671 . وأبو مجلز: هو لاحق بن حميد .وأخرجه النسائى 7/123 فى تحريم الدم: باب التغليظ فيمن قاتل تحت راية عمية، من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، بِهِ .وأخرجه مسلم 1850 من طريق المعتمر: عن أبيه، عن أبى مجلز، عن جندب، وعِمية: فِعّلية من العماء : الضلالة كالقتال فى العصبية والأهواء . قال الإمام أحمد: إنها كالأمر الأعمى لا يستبين وجهه

4580– إسناده صحيح، عمر بن يزيد اليسارى، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات" 8/446 وقال: مستقيم الحديث، وذكر أنه مات سنة بضع وأربعين ومئتين، وقال الدارقطنى: لا بأس به، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير زياد بن رياح فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 1848 فى الإمارة: باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين . . .، عن عبيد الله بن عمر القواريرى، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/296 و306 و488، ومسلم 1848 54، والنسائى 7/123 فى تحريم الدم: باب التغليظ فى من قاتل تحت راية عميّة، وابن ماجة 3948 فى الفتن: باب العصبية، والبيهقى 8/156 من طرق عن غيلان بن جرير، بِهِ .

يَضْرِبُ بَرَّهَا، وَفَاجِرَهَا، لا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ لِعَصَبَةٍ، أَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ، فَقِتْلَةٌ قِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (حاکم وقت کی) اطاعت سے نکل گیا اور اس نے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور پھر وہ (اسی حالت میں) مرجائے' تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو شخص میری امت پر خروج کر کے ہر نیک اور گنہگار کو مارنا شروع کر دیتا ہے وہ مومن کو چھوڑتا نہیں ہے اور معاہدے (یعنی ذمی کے ساتھ کیے جانے والے معاہدے کو) پورا نہیں کرتا تو ایسا شخص زمانہ جاہلیت کی طرح قتل ہوتا ہے اور جو شخص کسی گمراہی کے جھنڈے تلے کسی گروہ کی تائید میں لڑائی کرتا ہے یا کسی گروہ کے حق میں ناراض ہوتا ہے (اور جنگ کرتے ہوئے مارا جاتا ہے) تو اس کا قتل زمانہ جاہلیت کا قتل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ طَاعَةَ الْقُرَشِيِّينَ مِنَ الْاَئِمَّةِ اِذَا عَدَلُوْا فِي الرَّعِيَّةِ وَاَقَامُوا الْحَقَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ قریشی حکمرانوں کی فرمانبرداری کرے جب وہ اپنی رعایا کے بارے میں انصاف سے کام لیتے ہوں اور حق کو قائم رکھیں

4581 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِي عَلٰى قُرَيْشٍ حَقًّا، وَاِنَّ لِقُرَيْشٍ عَلَيْكُمْ حَقًّا مَا حَكَمُوا، وَعَدَلُوا، وَائْتُمِنُوا، فَاَدَّوْا وَاسْتُرْحِمُوا، فَرَحِمُوا، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک میرا قریش پر حق ہے اور قریش کا تم لوگوں پر حق ہے' جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے انصاف سے کام لیں اور انہیں امانت سپرد کی جائے' تو اسے ادا کریں اور جب ان سے رحم مانگا جائے' تو وہ رحم کریں' جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی''۔

4581– فياض بن زهير ذكره المؤلف في "الثقات" 9/11، فقال: من أهل نسا، يروي عن وكيع بن الجراح، وجعفر بن عون، حدثنا عنه محمد بن أحمد بن أبي عون وغيره من شيوخنا، مات بعد سنة خمسين ومئتين، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" 19902 . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/270، وذكره الهيثمي في "المجمع" 5/192 وزاد نسبته إلى الطبراني في "الأوسط"، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح . وسيرد عند المصنف برقم 4584 .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّفْدِيَ اِمَامَهُ بِنَفْسِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی ذات کو اپنے امام پر فدا کرے

4582 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ لِيَنْظُرَ اَيْنَ يَقَعُ نَبْلُهُ، فَيَتَطَاوَلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِصَدْرِهِ يَتَّقِي بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هٰكَذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ نَحْرِي دُوْنَ نَحْرِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو کر تیر پھینک رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے سے سر اٹھا کر یہ دیکھنا چاہا کہ ان کا تیر کہاں گرتا ہے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سینے کو پھیلا لیا تاکہ اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچائیں انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح رہیں (یعنی میرے پیچھے رہیں) اللہ تعالیٰ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے میں ان کے سامنے رہتا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّوَقِّرَ اِمَامَهُ وَيُعَظِّمَهُ جُهْدَهُ، وَاِنْ كَانَ فِي قَوْلِهِ لِمَنْ قَصَدَ ضِدَّهُ مَا لَا يُوْجِبُ الْحُكْمَ ذٰلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے امام کی تعظیم وتوقیر میں بھرپور کوشش کرے

اگرچہ اس کے قول میں کوئی ایسی چیز ہو جو اس حکم کو لازم نہ کرتی ہو اس شخص کے لیے جس نے اس کے برعکس (یعنی تعظیم وتوقیر کے برعکس) کا قصد کیا ہو

4583 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

4582- إسناده صحيح على شرط مسلم . الحسن بن عيسى: هو ابن ماسَرْجس النيسابوري مولى عبد الله بن المبارك من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه الحاكم 3/353من طريق علي ين الحسن بن شقيق، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وصححه على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 3/105 و206، وأبو يعلى 3778 من طريقين عن حميد، به .وأخرجه مطولاً البخاري 3811 في مناقب الأنصار: باب مناقب أبي طلحة رضي الله عنه، و 4064 في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا)، ومسلم 1811 في الجهاد: باب غزوة النساء مع الرجال، وأبو يعلى 3921، والبيهقي 9/30 من طريق عبد الوارث، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس .وأخرجه ابن سعد 3/506، وأحمد 3/286-287، وأبو يعلى 3412 من طريقين عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/265، والبخاري 2902 في الجهاد: باب المجن ومن يتّرس بترس صاحبه، من طريق ابن المبارك، عن الأوزاعي، عن إسحاق بن أبي طلحة، عن أنس . وسيأتي برقم 7137 .

(متن حدیث): اَنَّـهٗ كَـانَ قَائِمًا عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّيْفِ، وَهُوَ مُلَثَّمٌ، وَعِنْدَهٗ عُرْوَةُ، قَالَ: فَجَعَلَ عُرْوَةُ يَتَنَاوَلُ لِحْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُهٗ، قَالَ: فَقَالَ الْمُغِيرَةُ لِعُرْوَةَ: لَتَكُفَّنَّ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهٖ، اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَيْكَ، قَالَ: فَقَالَ عُرْوَةُ: مَنْ هٰذَا؟، قَالَ: هٰذَا ابْنُ اَخِيكَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ عُرْوَةُ: يَا غُدَرُ، مَا غَسَلْتَ رَاْسَكَ مِنْ غَدْرَتِكَ بَعْدُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ تلوار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے انہوں نے منہ پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (قریش کا سردار) عروہ موجود تھا عروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عروہ سے کہا: یا تو تم اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے پیچھے کرلو یا پھر یہ تمہارے پاس صحیح سلامت واپس نہیں جائے گا۔ عروہ نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے' تو انہوں نے کہا: یہ تمہارا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے' تو عروہ نے کہا: اے وعدہ خلاف! تم نے اپنی وعدہ خلافی کے بعد اپنا سر نہیں دھویا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَقَّ اِنَّمَا يَجِبُ لِلْاُمَرَاءِ عَلَى الرَّعِيَّةِ اِذَا رَعَوْهُمْ فِي الْاَسْبَابِ وَالْاَوْقَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حکمرانوں کا رعایا پر حق ہوتا ہے
جب وہ ان کے معاملات اور امور زندگی میں ان کا خیال رکھیں

4584 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِي عَلٰى قُرَيْشٍ حَقًّا، وَاِنَّ لِقُرَيْشٍ عَلَيْكُمْ حَقًّا، مَا حَكَمُوْا فَعَدَلُوا، وَائْتُمِنُوا فَاَدَّوْا، وَاسْتُرْحِمُوْا فَرَحِمُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا قریش پر حق ہے اور قریش کا تم لوگوں پر ہے' جب تک وہ فیصلہ کرتے ہوئے انصاف سے کام لیں اور جب ان کے سپرد امانت کی جائے تو اسے ادا کریں اور جب ان سے رحم طلب کیا جائے' تو رحم کریں''۔

4583- إسناده صحيح على شرط السيخين . أبو عمار: هو الحسين بن حريث الخزاعي .وهو قطعة من حديث مطول أخرجه عبد الرزاق في "المصنف9720"، ومن طريق أخرجه أحمد 4/328-331، والبخاري 2731 في الشروط، والبيهقي في "السنن" 5/215 و9/218-221، وفي "الدلائل" 4/99-108 عن معمر، عن الزهري، عن عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ومروان . . . وفيه: وكان المغيرة صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثم جاء فأسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَمَّا الْاِسْلَامُ فاقبلُ، وَاَمَّا الْمَالُ، فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ " .وأخرجه مطولاً ومختصراً أبو داوُد 2765 و4655، والنسائي 5/169-170 من طريق محمد بن ثور، عن معمر، بِهٖ .

4584- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر 4581 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ مَا يَقُوْلُ الْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ مِّنَ الْخَيْرِ وَتَرْكَ اَفْعَالِهِمْ اِذَا خَالَفُوْهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، قریش کے حکمران جو بھی بھلائی کی بات کہتے ہیں آدمی کو اس پر عمل کرنا چاہئے اور جب وہ اس کے برخلاف بات کریں تو ان کے افعال کو ترک کر دینا چاہئے

4585 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَلِمَتَيْنِ سَمِعْتُهُمَا مَا اُحِبُّ اَنْ لِيْ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، اِحْدَاهُمَا مِنَ النَّجَاشِيِّ، وَالْاُخْرَى مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا الَّتِيْ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّجَاشِيِّ: فَاِنَّا كُنَّا عِنْدَهُ اِذْ جَاءَهُ ابْنٌ لَهُ مِنَ الْكُتَّابِ، فَعَرَضَ لَوْحَهُ، قَالَ: وَكُنْتُ اَفْهَمُ بَعْضَ كَلَامِهِمْ، فَمَرَّ بِآيَةٍ، فَضَحِكْتُ، فَقَالَ: مَا الَّذِي اَضْحَكَكَ؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَاُنْزِلَتْ مِنْ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ اِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَالَ: اِنَّ اللَّعْنَةَ تَكُوْنُ فِي الْاَرْضِ اِذَا كَانَتْ اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ، وَالَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اسْمَعُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَدَعُوا فِعْلَهُمْ

❀❀ حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دو کلمات سنے ہیں مجھے یہ بات پسند نہیں ہے ان میں سے کسی ایک کلمے کے عوض میں مجھے دنیا اور اس میں موجود سب چیزیں مل جائیں ان میں سے ایک نجاشی کی زبانی سنا ہے اور دوسرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے جہاں تک اس کلمے کا تعلق ہے جو میں نے نجاشی کی زبانی سنا ہے تو وہ یوں ہے، میں نجاشی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران اس کا بیٹا مدرسے سے اس کے پاس آیا اس لڑکے نے اپنی تختی اس کے سامنے پیش کی حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان کا کچھ کلام سمجھ لیتا تھا جب وہ ایک آیت کے پاس سے گزرے تو مجھے ہنسی آ گئی نجاشی نے دریافت کیا: تم کس بات پر ہنسے ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عرش والی ذات کی طرف سے یہ بات نازل ہوئی ہے، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس سرزمین پر لعنت ہوتی ہے جہاں بچوں کی حکومت ہو۔

4585- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 3/428 من طريق محمد بن مسلم بن أبي الوضاح، عن إسماعيل بن أبي خالد ومجالد بن سعيد، كلاهما عن الشعبي، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى 6864 من طريق أبي أسامة، عن مجالد، عن الشعبي، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/260 عن عبد الرزاق، عن ابن عيينة، عن مجالد، عن الشعبي . وأخرجه أيضا من طريق شريك عن إسماعيل، عن عطاء، عن عامر بن شهر .وعامر بن شهر: هو الهمداني، ويقال: البكيلي، ويقال: الناعطي: وهما بطنان من همدان، يكنى أبا شهر، كان أحد عمال النبي صلى الله عليه وسلم على اليمن، وهو أول من اعترض على الأسود العنسي لما ادّعى النبوة .

(حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قریش کی فرمانبرداری کرو اور ان کے ذاتی عمل کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ ظُهُوْرِ اُمَرَاءِ السُّوْءِ مُجَانَبَتِهِمْ فِي الْاَحْوَالِ وَالْاَسْبَابِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے برے حکمرانوں کے ظہور کے وقت احوال اور اسباب میں لاتعلقی اختیار کرے

4586 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيَاْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُقَرِّبُوْنَ شِرَارَ النَّاسِ، وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلَا يَكُوْنَنَّ عَرِيْفًا، وَلَا شُرْطِيًّا، وَلَا جَابِيًا، وَلَا خَازِنًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے جو لوگوں میں سے برے لوگوں کو اپنا مقرب بنائیں گے وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر کے ادا کریں گے تم میں سے جو شخص ان کا زمانہ پالے' تو وہ سرکاری اہل کار یا سپاہی یا ملازم یا خزانچی نہ بنے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْجَوْرِ اَدَاءَ الْحَقِّ الَّذِيْ عَلَيْهِ دُوْنَ الْاِمْتِنَاعِ عَلَى الْاُمَرَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' ظلم کے ظہور کے وقت وہ اس حق کو ادا کرے جو اس کے ذمے لازم ہے اور حکمرانوں کے خلاف بغاوت نہ کرے

4586- إسناده ضعيف، عبد الرحمٰن بن مسعود: هو اليشكري، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف . 5/106، ولم يرو عنه غير جعفر بن إياس، مترجم عند ابن أبي حاتم 5/285، و"التعجيل" ص258، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح . وهو في "مسند أبي يعلى" 115 . وتوثيق الهيثمي في "المجمع" 5/240 لعبد الرحمٰن بن مسعود لا سلف له بذلك غير المؤلف . ووقع اسمه في "موارد الظمآن" 1558: عبد الرحمٰن بن عبد الله بن مسعود وهو تحريف، ولم يتنبه له الشيخ ناصر في "صحيحه" 360 فوثّقه بناءً على ذلك .

4587 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّهَا سَتَكُوْنُ اَثَرَةٌ وَّاُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا تَاْمُرُنَا؟، قَالَ: تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْاَلُونَ الَّذِي لَكُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب (تمہارے ساتھ) ترجیحی سلوک بھی ہوگا اور کچھ ایسی چیزیں بھی آئیں گی جو تمہیں ناپسند ہوں گی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ایسی صورت حال کے بارے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس فرض کو ادا کرنا جو تمہارے ذمے لازم ہے اور جو تمہارا حق ہے اس کا تم مطالبہ کرنا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرَ عَنِ الْخُرُوجِ عَلَى الْاَئِمَّةِ بِالسِّلَاحِ وَاِنْ جَارُوا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ہتھیار لے کر حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرے' اگرچہ وہ حکمران ظلم کرتے ہوں

4588 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4587– حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد ذكره ابن أبي حاتم 8/53، ولم يورد فيه جرحاً ولا تعديلاً، وقال أبو نعيم في "تاريخ أصبهان " 2/186: ولم يرو عن غير أبيه شيئاً، وكان عند أبيه أربعون صحيفة ولم يسمع منها ابنه محمد إلا أربع صحائف، وأبوه ذكره المصنف في "ثقاته" 8/520، فقال: عِصَامُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ . عجلان مولى مرة الطيب من أهل الكوفة، سكن أصبهان، ولقب عصام جبّر يروى عن الثورى ومالك بن مغول، روى عنه ابنه محمد بن عصام، يتفرد ويخالف، وكان صدوقاً حديثه عند الأصبهانيين . قلت: له ترجمة فى "تاريخ أصبهان " لأبى الشيخ ورقة 92، وفى "أخبار أصبهان" 2/138 لأبى نعيم، والجرح والتعديل 7/26 لابن أبى حاتم، وكان من أجلة أصحاب الثورى، يقوم بخدمته، ويسأله عن المسائل، وقد بعث به الثور إلى المهدى فى رسالة، فعرض عليه المهدى تِبراً فلم يقبله، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه البخارى 3603 فى المناقب: باب علامات النبوة فى الإسلام، عن محمد بن كثير، وأحمد 1/428، والطبرانى 1073 من طريق مؤمل، كلاهما عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 7052 فى الفتن: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "سترون بعدى أموراً تكرهونها"، ومسلم 1843 فى الإمارة: باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، والترمذى 2190 فى الفتن: باب الأثرة وما جاء فيها، وأحمد 1/384 و433، والبيهقى 8/157، والبغوى 2462 من طرق عن الأعمش، بِهِ .

4588– إسناده حسن على شرط مسلم، عكرمة بن عمار فيه كلام ينزله عن رتبة . الصحيح، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه الطبرانى 6242 عن أبى خليفة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 99 فى الإيمان: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "مَن حمل علينا السلاح فليس منا "، عن أبى بكر بن أبى شيبة وابن نمير، عن مصعب بن المقدام، عن عكرمة بن عمار، بِهِ . ولفظه "من سلّ علينا السيف فليس منا " .وأخرجه أحمد 4/46 و54، والطبرانى 6249 و6251، والبغوى 2565 من طرق عن إياس بن سلمة، بِهِ .

اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْخُرُوجِ عَلٰى اُمَرَاءِ السُّوْءِ، وَاِنْ جَارُوْا بَعْدَ اَنْ يُّكْرَهُ بِالْخَلَدِ مَا يَاْتُوْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' برے حکمرانوں کے خلاف خروج کیا جائے' اگرچہ وہ ظلم کرتے ہوں اس کے بعد اسے ان کے کیے ہوئے عمل کو قبول کرنے پر مجبور کیا جائے

4589 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خِيَارُكُمْ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَشِرَارُكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ، قِيلَ: اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، مَا اَقَامُوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، اَلَا وَمَنْ لَهُ وَالٍ فَيَرَاهُ يَاْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا يَنْزِعْ يَدًا مِنْ طَاعَتِهِ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے بہترین لوگ اور تمہارے بہترین حکمران وہ لوگ ہیں' جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں وہ تمہارے لیے دعا رحمت کریں اور تم ان کے لیے دعاء رحمت کرو جبکہ تمہارے برے ترین افراد اور تمہارے برے حکمران وہ لوگ ہیں' جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان سے الگ نہ ہو جائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں اس وقت تک (الگ نہ ہونا) جب تک وہ پانچ نمازیں ادا کریں۔ خبردار جس شخص کا کوئی نگران ہو اور وہ اس نگران کو دیکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہے' تو وہ شخص اس نافرمانی کے ارتکاب کو ناپسند کرے' لیکن اس کی فرمانبرداری سے ہاتھ نہ کھینچے''۔

4589– إسناده قوى على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 6/24 و28، والدارمى 2/324، ومسلم 1855 فى الإمارة: باب خيار الأئمة وشرارها، وابن أبى عاصم فى "السنة" 1071 و1072، والبيهقى 8/158 من طريقين عن مسلم بن قرظة، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْخُرُوجِ عَلَى الْأُمَرَاءِ وَإِنْ جَارُوا

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' حکمرانوں کے خلاف خروج کو ترک کر دے اگر چہ وہ لوگ ظلم کرتے ہوں

4590 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ صَالِحٍ، بِاَنْطَاكِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُورُسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعَنُ بْنُ عِيسٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قُورُسُ: قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى اِنْطَاكِيَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) قورس انطاکیہ کی ایک بستی ہے۔

4590- إسناده صحيح، من فوق إبراهيم بن محمد القُورسي ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/3 و16 و53 و142 و150، والطيالسي 1828، والبخاري 6874 في الديات: باب قول الله تعالى: (وَمَنْ اَحْيَاهَا)، و 7070 في الفتن: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السلاح فليس منا "، ومسلم 98 في الإيمان: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السلاح فليس منا"، والنسائي 7/117-118 في تحريم الدم: باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، وابن ماجة 2576 في الحدود: باب من شهر السلاح، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/132-133، والبيهقي 8/20 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد .

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کی فضیلت

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ جِهَادَ الْفَرْضِ وَالنَّفَقَةِ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنَ الطَّاعَاتِ الْاُخَرِ، وَاِنْ كَانَ فِيْ بَعْضِهَا فَرْضٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے 'فرض جہاد کرنا اور اس میں خرچ کرنا' دوسری تمام نیکیوں سے افضل عمل ہے' اگرچہ ان میں سے بعض نیکیاں فرض ہیں

4591 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا اُبَالِيْ اَنْ (لا) اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ (الاِسْلَامَ اِلَّا اَنْ اَسْقِيَ الحاجَّ، وَقَالَ اٰخَرُ: مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلاً بَعْدَ) الْاِسْلَامِ اِلَّا (اَنْ) اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَقَالَ اٰخَرُ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ) (التوبة: 19)

4591- حديث صحيح، محمد بن خالف الدارى روى عنه أبو داؤد وأبو مسهر وأبو حاتم الرازى، وأبو بكر بن أبى داؤد، وأبو الحسن بن جوصاء . ومعمر بن يعمر روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه مسلم 1879 فى الإمارة: باب فضل الشهادة فى سبيل الله. .عن حسن بن على الحلوانى، عن أبى توبة، عن معاوية بن سلام، بهذا الإسناد .وأخرجه من طريق أخر عن معاوية بن سلام، بِهِ .وأخرجه البغوى فى "معالم التنزيل " 2/275 من طريق أبى داؤد السجستانى، عن أبى توبة، عن معاوية بن سلام، بِهِ .وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان " 16557 عن أبى الوليد الدمشقى أحمد بن عبد الرحمٰن، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا معاوية بن سلام، عن جده أبى سلام الأسود، عن النعمان بن بشير .وأورده السيوطى فى "الدر المنثور" 4/144، وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبى حاتم، والطبرانى، وأبى الشيخ، وابن مردويه .

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس موجود تھا ایک شخص بولا: میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں کوئی اور عمل (نہ) کروں' ماسوائے اس بات کے کہ میں مسجد حرام کو آباد کروں' بیت اللہ کا حج کرنے یا عمرہ کرنے کیلئے جاؤں دوسرے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اس چیز پر زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو تم نے بیان کی ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کو اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو اس شخص کی مانند قرار دے دیا ہے' جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ برابر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْجِهَادَ لِمَنْ صَحَّتْ نِيَّتُهُ فِيهِ يَقُومُ مَقَامَ الْهِجْرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جس شخص کی نیت درست ہو اس کے لیے جہاد کرنا ہجرت کے قائم مقام ہے

4592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(مکہ کے) فتح ہونے کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت (باقی ہیں)''۔

4592- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيحين غير هشام بن خالد الأزرق، فقد روى له أبو داوٗد وابن ماجة، وهو صدوق .وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" 97/1، والقضاعي في "مسند الشهاب" 845 من طريق أبي الوليد القرشي، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 9713، وأحمد 1/226 و266 و315-316 و355، والدارمي 2/239، والبخاري 1834 في جزاء الصيد: باب لا يحل القتال بمكة، و2783 في الجهاد: باب فضل الجهاد، و 2825 باب وجوب النفير، و 3077 باب لا هجرة بعد الفتح، ومسلم 1353 في الحج: باب تحريم مكة وصيدها . . .، وفي الإمارة: باب المبايعة بعد فتح مكة، وأبو داوٗد 2480 في الجهاد: باب في الهجرة هل انقطعت؟ والترمذي 1590 في السير: باب ما جاء في الهجرة، والنسائي 7/146 في الجهاد: باب ذكر . الاختلاف في انقطاع الهجرة، وابن الجارود 1030، والطبراني 10944، والبيهقي 5/195 و9/16، والبغوي 2003، والقضاعي في "مسند الشهاب" 844 من طرق عن منصور، عن مجاهد، عن طاووس، عن ابن عباس .وفي الباب عن عائشة عند البخاري 3080 و3900 و4312، ومسلم 1864 .وعَنِ ابْنِ عُمَرَ عند البخاري 3899 و4309 و4310 و4311 .وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/22 و5/187، والطيالسي 601 و967 و2205 . وعن مجاشع بن مسعود عند أحمد 3/468 و469، والبخاري 2962، ومسلم 1863 .

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمُهَاجِرِ وَالْغَازِي عَلٰى اَيَّةِ حَالَةٍ اَدْرَكَتْهُمَا الْمَنِيَّةُ فِيْ قَصْدِهِمَا

ہجرت کرنے والے شخص اور جنگ میں حصہ لینے والے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

اگرچہ ان کے اس ارادے کے دوران انہیں کسی بھی حالت میں موت آ جائے

4593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ اَبِيْ فَاكِهٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِطَرِيقِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ: تَسْلَمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ، وَدِيْنَ آبَائِكَ، فَعَصَاهُ فَاَسْلَمَ فَغَفَرَ لَهُ، فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ لَهُ: تُهَاجِرُ وَتَذَرُ اَرْضَكَ، وَسَمَاءَكَ، فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ، فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ، فَقَالَ لَهُ: تُجَاهِدُ وَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ، وَالْمَالِ، فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ، فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ، وَيُقْسَمُ الْمَالُ، فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَمَاتَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَاِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّةٌ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

✿✿ حضرت سبرہ بن ابو فاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک شیطان انسان (کو گمراہ کرنے) کیلئے اسلام کے راستے میں بیٹھ جاتا ہے وہ اس سے دریافت کرتا ہے کیا تم اسلام قبول کرنے لگے ہو اور اپنے دین کو اور اپنے آباؤ اجداد کے دین کو ترک کرنے لگے ہو؟ اگر آدمی اس کی بات کو نہ مانے اور اسلام قبول کرلے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے پھر شیطان اسے (پھنسانے کیلئے) ہجرت کے راستے میں بیٹھتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا ہے: کیا تم ہجرت کرنے لگے ہو تم اپنی زمین اور آسمان کو چھوڑنے لگے ہو اگر وہ شخص اس شیطان کی نافرمانی کر کے ہجرت کرلے تو پھر شیطان اس کو (گمراہ کرنے کیلئے) جہاد کے راستے میں بیٹھتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا ہے: تم جہاد میں حصہ لینے لگے ہو یہ تو جان اور مال دونوں کے ساتھ ہوتا ہے تم لڑائی میں حصہ لوگے تو تم مارے جاؤ گے تمہاری بیوی کہیں اور شادی کرلے گی۔ تمہارا مال تقسیم ہو جائے گا۔ آدمی اس کی بات نہیں مانتا اور جہاد میں حصہ لے لیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا کرتا ہے اور پھر انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے وہ اس شخص کو جنت میں داخل کرے اور جو شخص (جہاد کے دوران) قتل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے اسے جنت میں داخل کرے اور اگر وہ شخص ڈوب کر مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے

4593- إسناده قوی . هاشم بن القاسم: هو ابن مسلم الليثی مولاهم البغدادی أبو النضر، وأبو عقيل: هو عبد الله بن عقيل الثقفی .وأخرجه أحمد 3/483، والنسائی 6/21 من طريق هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانی 6558 من طريقين عن أبی بكر بن أبی شيبة، عن محمد بن فضيل، عن موسى الثقفی أبی جعفر، عن سالم بن أبی الجعد، عن سبرة بن الفاكه .

یہ بات لازم ہے وہ اسے جنت میں داخل کرے اور اگر وہ شخص اپنی سواری سے گر کر مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے اسے جنت میں داخل کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل ہے

4594 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ*، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَيُّكُمْ يَاْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْاَلَهُ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: فَهِبْنَا اَنْ يَّسْاَلَهُ مِنَّا اَحَدٌ، قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِدُنَا رَجُلًا رَجُلًا، يَتَخَطَّى غَيْرَنَا، فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ اَوْمَا بَعْضُنَا اِلَى بَعْضٍ لِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَ اِلَيْنَا؟، فَفَزِعْنَا اَنْ يَّكُوْنَ نَزَلَ فِيْنَا، قَالَ: فَقَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ)، قَالَ: فَقَرَاَ مِنْ فَاتِحَتِهَا اِلَى خَاتِمَتِهَا، ثُمَّ قَرَاَ يَحْيَى مِنْ فَاتِحَتِهَا اِلَى خَاتِمَتِهَا، ثُمَّ قَرَاَ الْاَوْزَاعِيُّ مِنْ فَاتِحَتِهَا اِلَى خَاتِمَتِهَا، وَقَرَاَهَا الْوَلِيدُ مِنْ فَاتِحَتِهَا اِلَى خَاتِمَتِهَا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام کے درمیان بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا: آپ میں سے کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر آپ سے یہ سوال کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو ہم اس بات سے گھبرا گئے کہ ہم میں سے کوئی ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک' ایک کر کے بلایا آپ نے صرف ہمیں بلایا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اکٹھے ہو

4594- إسناده حسن من أجل هشام بن . عمار، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هشام بن عمار فمن رجال البخاري، وفيه كلام ينزل حديثه عن رتبة الصحيح . وأخرجه الدارمي 2/200، والترمذي 3309 في التفسير: باب ومن سورة الصف، والواحدي في "أسباب النزول" ص285، والحاكم 2/69 و229 من طريق محمد بن كثير، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .ومحمد بن كثير وهو ابن أبي عطاء الثقفي الصنعاني- كثير الخطأ، قال الترمذي: وقد خولف في إسناده هذا الحديث عن الأوزاعي، وروى ابن المبارك، عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن هلال بن أبي ميمونة، عن عطاء بن يسار، عن عبد الله بن سلام أو عن أبي سلمة، عن عبد الله بن سلام .قلت: أخبره أحمد في "المسند" 5/452 من طريق يعمر، عن عبد الله بن المبارك، أخبرنا الأوزاعي، حدثنا يحيى بن أبي كثير، حدثني هلال بن أبي ميمون أن عطاء بن يسار حدثه أن عبد الله بن سلام حدثه، أو قال: حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن سلام .وأخرجه الحاكم 2/486-487 من طريق الوليد بن مزيد، وأبي إسحاق الفزاري، كلاهما عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن، عن عبد الله بن سلام، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وهو في "سنن البيهقي" 9/159 و160 عن الحاكم .

گئے تو ہم میں سے کسی ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیوں بلایا ہے؟ ہمیں اس بات کا اندیشہ ہوا کہ کہیں ہمارے بارے میں (قرآن کا کوئی حکم) نازل نہ ہو گیا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع سے لے کر آخر تک یہ سورۃ ہمارے سامنے تلاوت کی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر یحییٰ نامی راوی نے بھی (یہ روایت نقل کرتے ہوئے) یہ سورۃ شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔

پھر اوزاعی نامی راوی نے بھی یہ سورۃ شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔

پھر ولید نامی راوی نے بھی یہ سورۃ شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جہاد افضل ترین عمل ہے

4595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ اَبِي هِلَالٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُولُونَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ، وَحَجٌّ مَبْرُورٌ، ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِي يَقُولُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا اَشْهَدُ، وَاَشْهَدُ لَا يَشْهَدُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ

❀❀ یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے والد (حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم

4595– إسناده قوى على شرط مسلم غير يوسف بن عبد الله بن سلام، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صحابى صغير .وأخرجه سعيد بن منصور فى "سننه" 2338، وأحمد 5/451 عن ابن وهب، بهذا الإسناد، إلا أنهما قالا: يحيى بن عبد الرحمٰن بدل يحيى بن عبد الله بن سالم، ويحيى بن عبد الرحمٰن هذا ذكره فى "التهذيب" 11/251، فقال: يحيى بن عبد الرحمٰن الثقفى، روى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وعنه سعيد بن أبى هلال، ذكره ابن حبان فى "الثقات" . قلت: هو فى ثقات المؤلف 5/527، لكن فيه يروى عَنِ ابْنِ عُمَرَ بدل عون بن عبد الله بن عتبة، وترجمته فى "الجرح والتعديل " 9/166 كما فى "التهذيب" .وذكره الهيثمى فى "المجتمع" 1/59، وزاد نسبته إلى الطبرانى، وقال: رجال أحمد موثقون، ثم أورده فى 5/278، ونسبه لأحمد والطبرانى فى "الأوسط" وقال: ورجالهم ثقات .

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور مبرور حج' پھر نبی اکرم ﷺ نے وادی میں کسی کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا۔

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں اور میں اس بات کی گواہی بھی دیتا ہوں کہ جو بھی شخص اس بات کی گواہی دے گا وہ شرک سے بری ذمہ ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ اِنَّمَا هِيَ مَعَ الشَّهَادَةِ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جہاد افضل ترین عمل ہے' جبکہ اس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (پر ایمان رکھنے) کی گواہی بھی ہو

4596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ، قَالَ: قُلْتُ: فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟، قَالَ: اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَاَغْلَاهَا ثَمَنًا، قَالَ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ، قَالَ: تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ، قُلْتُ: فَاِنْ ضَعُفْتُ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَدَعِ الشَّرَّ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کون سا غلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک عمدہ ہو اور جس کی قیمت زیادہ ہو۔ حضرت

4596– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو مراوح، بضم الميم بعدها راء خفيفة، وكسر الواو بعدها حاء مهملة، الغفاري، ويقال: الليثي، وهو مدني من كبار التابعين لا يعرف اسمه، قال الحاكم أبو أحمد: يعد من النفر الذين ولدوا في حياة النبي صلى الله عليه وسلم، وليس له في البخاري سوى هذا الحديث .وأخرجه أحمد 5/150، والبخاري 2518 في العتق: باب أي الرقاب أفضل، عن عبيد الله بن موسى، ومسلم 84 في الإيمان: باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، عن حماد بن زيد، والبغوي 2418 عن جعفر بن عون، أربعتهم عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 6/273 و9/272 و10/273 من طريق جعفر بن عون وعبيد الله بن موسى، كلاهما عن هشام، بِهِ .وأخرجه أحمد 5/163، ومسلم 84، والبيهقي 6/81 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن حبيب مولى عروة بن الزبير، عن عروة بن الزبير، عن أبي مراوح، عن أبي ذر .وأخرجه مختصراً النسائي 6/19 في الجهاد: باب ما يعدل الجهاد في سبيل الله، من طريق شعيب، عن الليث، عن عبيد الله بن أبي جعفر، عن عروة، عن أبي مراوح، عن أبي ذر،

ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اگر میں ایسا نہ کرسکوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کسی کام کرنے والے کی مدد کردو یا جو شخص کوئی کام نہیں کرسکتا اس کے لیے کوئی کام کردو۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم شر کو چھوڑ دو کیونکہ یہ صدقہ ہوگا' جو تم اپنی ذات پر کرو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ الَّذِي هُوَ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ هُوَ الْجِهَادُ الْمُتَعَرِّي عَنِ الْغُلُوْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ جہاد جو افضل ترین عمل ہے اس سے مراد وہ جہاد ہے' جس میں کوئی خیانت نہ ہو

4597 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ عِنْدَ اللهِ اِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ، وَغَزْوٌ لَا غُلُولَ فِيهِ، وَحَجٌّ مَبْرُورٌ، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ تُكَفِّرُ الْخَطَايَا سَنَةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُو جَعْفَرٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر عمل ایسا ایمان ہے' جس میں کوئی شک نہ ہو اور ایسا جہاد ہے' جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور مبرور حج ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مبرور حج ایک سال کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوجعفر نامی راوی امام محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (یعنی امام محمد الباقر) ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ سَنَامُ الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تمام نیکیوں کا بلند ترین حصہ ہے

4598 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

4597- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/258 و442 و521 . والطيالسي 2518 من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد .وفي الباب عن عبد الله بن حبشي عند أحمد 3/411-412، والنسائي 5/58 و8/94، والدارمي 2/331 .وعن ماعز التميمي عند أحمد 4/342، والطبراني في "الكبير" 20/809 و810 و811 . وعن الشفاء بنت عبد الله عند الطبراني 24/791 .

(متن حدیث): اَنَّـهُ سُئِلَ: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟، قَالَ: اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، قَالَ: ثُمَّ اَیُّ؟، قَالَ: الْجِهَادُ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ سَنَامُ الْعَمَلِ، قَالَ: ثُمَّ اَیُّ؟، قَالَ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ سائل نے پوچھا: پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا عمل کی کوہان ہے (یعنی سب سے بہترین عمل ہے) سائل نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبرور حج۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ التَّخَلِّی بِالْعِبَادَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا خلوت میں بیٹھ کر عبادت کرنے سے افضل ہے

4599 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِیُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟، قَالَ: رَجُلٌ جَاهَدَ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ، ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و جان کے ہمراہ جہاد کرے پھر وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

4598- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق له أوهام، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/287 عن محمد بن بشر، والترمذي 1658 في فضائل الجهاد: باب ما جاء أي الأعمال أفضل، من طريق عبدة بن سليمان، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد، وقال: حديث حسن صحيح، قد روي من غير وجه عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم .وأخرجه أحمد 2/264، والبخاري 26 في الإيمان: باب من قال: إن الإيمان هو العمل، و 1519 في الحج: باب فضل الحج المبرور، ومسلم 83 في الإيمان: باب كون الإيمان بالله تعالى من أفضل الأعمال، والنسائي 8/93 في أول الإيمان، والبيهقي 9/157، والبغوي 1840 من طرق عن إبراهيم بن سعد، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .وأخرجه عبد الرزاق 20296، ومن طريقه أحمد 2/268، ومسلم 83، والنسائي 5/113 في الحج: باب فضل الحج، و 6/19 في الجهاد: باب ما يعدل الجهاد في سبيل الله عز وجل، والبيهقي 5/262 عن معمر، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .

4599- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 3/37، والبخاري "2786" في الجهاد: باب أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، و "6494" في الرقاق: باب العزلة راحة من خلاط السوء، ومسلم "1888" في الإمارة: باب فضل الجهاد والرباط، والترمذي "1660" في الجهاد: باب أي الناس أفضل، والنسائي 6/11 في الجهاد: باب فضل من يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله، وأبو داوُد "2485" في الجهاد: باب في ثواب الجهاد، وابن ماجة "3978" في الفتن: باب العزلة، والبيهقي 9/159 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُجَاهِدِ الَّذِي يَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنَ الْعَابِدِ الْمُتَجَرِّدِ لِلّٰهِ

اس مجاہد کی صفت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تنہائی میں رہ کر عبادت کرنے والے شخص سے افضل ہے

4600 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): **يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ اٰخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُلَّمَا سَمِعَ بِهَيْعَةٍ اسْتَوٰى عَلٰى مَتْنِهٖ، ثُمَّ طَلَبَ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ، وَرَجُلٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَدَعُ النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَيْرِهٖ**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا' جب ان کے درمیان قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص وہ ہوگا' جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے چلا جائے گا' جب بھی وہ جنگ کی پکار کو سنے گا گھوڑے کی پشت پر سوار ہوگا اور پھر موت کا طلب گار ہوگا' یا وہ شخص جو کسی گھاٹی میں مقیم رہ کر نماز قائم کرتا رہے' زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور لوگوں کے ساتھ صرف بھلائی کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ فِي الْاِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا كَانَ مِنَ الْحَوْبَاتِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اسلام قبول کرنے کے بعد جہاد کرنا اسلام سے پہلے کے تمام گناہوں کو منہدم کر دیتا ہے

4601 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): **اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِي الْحَدِيْدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلِمْ، ثُمَّ قَاتِلْ، فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ، فَقُتِلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا**

4600– إسناده حسن، أسامة بن زيد: هو أبو زيد المدني، روى له البخاري تعليقاً ومسلم في الشواهد، وهو صدوق يهم، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين . وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 5/291 .وأخرجه أحمد 2/443، ومسلم "1899" "127" في الإمارة: باب فضل . الجهاد والرباط، من طرق عن وكيع بهذا الإسناد .وأخرجه البغوي 2623 من طريق ابن وهب، عن أسامة بن زيد، به .وأخرجه مسلم 1899، وابن ماجة 3977، والبيهقي 9/159 .

4601– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان وهو ابن كرامة الكوفي العجلي– فمن رجال البخاري .وأخرجه البخاري 2808 في الجهاد: باب عمل صالح قبل القتال، عن محمد بن عبد الرحيم، عن شبابة بن سوار، عن إسرائيل، بهذا الإسناد . وانظر "صحيح مسلم" 1900 .

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جس نے لوہے کا لباس پہنا ہوا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں جنگ میں حصہ لوں، یا اسلام قبول کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسلام قبول کرلو پھر تم جنگ میں حصہ لو۔ اس شخص نے اسلام قبول کرلیا، پھر اس نے جنگ میں حصہ لیا اور شہید ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے عمل تھوڑا کیا ہے، لیکن اسے اجر زیادہ ملے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُدُوَّ وَالرَّوَاحَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِلْمُجَاهِدِ يَكُوْنُ خَيْرًا مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مجاہد کے لیے اللہ کی راہ میں صبح اور شام کے وقت جانا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے، اسے دنیا اور اس میں موجود سب کچھ مل جائے

4602 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے) صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا، دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْوَاقِفِ سَاعَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاِعْطَائِهِ خَيْرًا مِنْ مُصَادَفَةِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اللہ تعالیٰ کا، اللہ کی راہ میں ایک گھڑی کے لیے وقوف کرنے والے شخص پر، یہ فضل کرنے کا تذکرہ،

4602- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 3/132 و153 و207، ومسلم 1880 في الإمارة: باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/141 و157 و263 و263-264، والبخاري 2792 في الجهاد: باب الغدوة والروحة في سبيل الله، و 2796: باب الحور العين وصفتهن، و 6568 في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، والترمذي 1651 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في فضل الغدو والرواح في سبيل الله، وابن ماجة 2757 في أول الجهاد، من طرق عن حميد، عن أنس .وفي الباب عن سهل بن سعد عند أحمد 3/433 و5/335 و337، والبخاري 2794 و2892 و3250 و6415، ومسلم 1881، والترمذي 1648، والنسائي 6/15، وابن ماجة 2756، والدارمي 2/202، والبيهقي 9/158 .وعن أبي أيوب عند أحمد 5/442، ومسلم 1883، والنسائي 6/15 .وعن أبي هريرة عند البخاري 2793 و3253، ومسلم 1882، والترمذي 1649، وابن ماجة 2755 .وعن ابن عباس عند أحمد 1/256، والطيالسي 2699، والترمذي 1649 .وعن معاوية بن خديج عند أحمد 6/401، وعن أبي أمامة عند أحمد أيضاً 5/266 .

ایسا کرنا اس کے لیے مسجد حرام میں شب قدر گزارنے سے زیادہ بہتر ہے

4603 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِئُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيّ، بِنَهَرِ سَابُسَ عَلَى الدِّجْلَةِ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ فِي الرِّبَاطِ، فَفَزِعُوا اِلَى السَّاحِلِ، ثُمَّ قِيلَ: لَا بَاْسَ، فَانْصَرَفَ النَّاسُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقِفٌ، فَمَرَّ بِهِ اِنْسَانٌ، فَقَالَ: مَا يُوْقِفُكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ مُجَاهِدٌ مِّنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَحَادِيْثَ مَعْلُوْمَةً بَيَّنَ سَمَاعِهِ فِيْهَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، وَقَدْ وَهِمَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ شَيْئًا لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِيْنَ فِیْ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ مَوْلِدُ مُجَاهِدٍ سَنَةَ اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَمَاتَ مُجَاهِدٌ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَمِئَةٍ، فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّ مُجَاهِدًا سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ کچھ لوگوں کے ساتھ پہرہ داری کر رہے تھے اسی دوران یہ بات کہی گئی کہ ساحل کی طرف سے خطرہ ہے پھر یہ بات بیان کی گئی کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے لوگ واپس چلے گئے لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہیں ٹھہرے رہے ایک صاحب ان کے پاس سے گزرے انہوں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! آپ کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک گھڑی تک کھڑے رہنا شب قدر میں حجر اسود کے پاس نوافل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعین احادیث کا سماع کیا ہے۔ عمر بن ذر نے ان سے احادیث کا سماع کیا تھا اور اس شخص کو غلط فہمی ہوئی ہے' جس نے یہ گمان کیا کہ مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی بھی حدیث کا سماع نہیں کیا ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اٹھاون ہجری میں ہوا تھا جب کہ مجاہد کی پیدائش حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اکیس ہجری میں ہوئی تھی اور مجاہد کا انتقال ایک سو تین ہجری میں ہوا تو یہ چیز اس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہے' مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوا ہے۔

4603- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عباس بن عبد الله الترقفي فقد روى له ابن ماجة، وهو ثقة عابد وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" 2/849، وزاد نسبته لأبي نعيم نعمى .

[1] قلت: وفي "سنن البيهقي" 7/270 التصريح بسماع مجاهد من أبي هريرة .

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى النَّارِ الْاَقْدَامَ الَّتِىْ اغْبَرَّتْ فِىْ سَبِيْلِهِ

اللہ تعالیٰ کا ان قدموں پر جہنم کو حرام قرار دینے کا تذکرہ جو اس کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں

4604 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ حَكِيمٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمَهْرِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُصَبِّحِ الْمَقْرَائِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): **بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فِىْ طَائِفَةٍ عَلَيْهَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيُّ اِذْ مَرَّ مَالِكٌ بِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمْشِىْ يَقُوْدُ بَغْلًا لَهُ، فَقَالَ لَهُ مَالِكٌ: اَىْ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ارْكَبْ فَقَدْ حَمَلَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ جَابِرٌ: اُصْلِحُ دَابَّتِىْ وَاَسْتَغْنِىْ عَنْ قَوْمِىْ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ، فَاَعْجَبَ مَالِكًا قَوْلُهُ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ حَيْثُ يُسْمِعُهُ الصَّوْتَ نَادَاهُ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ارْكَبْ، فَقَدْ حَمَلَكَ اللّٰهُ، فَعَرَفَ جَابِرٌ الَّذِىْ اَرَادَ بِرَفْعِ صَوْتِهِ، وَقَالَ: اُصْلِحُ دَابَّتِىْ وَاَسْتَغْنِىْ عَنْ قَوْمِىْ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ، فَوَثَبَ النَّاسُ عَنْ دَوَابِّهِمْ، فَمَا رَاَيْنَا يَوْمًا اَكْثَرَ مَاشِيًا مِنْهُ**

(توضیح مصنف): **الْمُقْرِىُّ: قَرْيَةٌ بِدِمَشْقَ، وَالْمَهْرِىُّ: سِكَّةٌ بِالْفُسْطَاطِ قَالَهُ الشَّيْخُ**

4604– حديث صحيح، عتبة بن أبى حكيم كثير الخطأ، وحصين بن حرملة المهرى ذكره المصنف فى "الثقات" 6/213، وذكره البخارى 3/10، وقال: يُعد فى الشاميين، ولم يذكر فيه جرحاً وتبعه ابن أبى حاتم 3/191 . ومالك بن عبد الله الخثعمى ذكره المؤلف فى الصحابة من "ثقاته" 3/379 تبعاً للبخارى، فقال: مالك بن عبد الله الخثعمى له صحبة، سكن الشام، وحديثه عن أهلها، ثم ذكره فى التابعين 5/385 فقال: مالك بن عبد الله الخثعمى كان يسكن لدّ من فلسطين، من العباد يروى عن جماعة من الصحابة روى عنه أهل فلسطين، وقال الحافظ فى تعجيل المنفعة ص 386: يقال: إن له صحبة ولم يصح، وأثبتها البخارى، وباقى رجاله ثقات . عبد الله: هو ابن المبارك، والحديث فى كتابه "الجهاد" 22 .وأخرجه أحمد 3/367، والطيالسى 1772، وأبو يعلى 2075 والبيهقى . 9/162 من طريق عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/225–226، والطبرانى 19/661 عن الوليد بن مسلم، حدثنا ابن جابر أن أبا المصبح الأوزاعى حدثهم قال: بينا نسير فى درب قَلَمْيَة إذ نادى الأمير مالك بن عبد الله الخثعمى رجل يقود فرسه في عراض الجبل: يا أبا عبد الله ألا تركب؟ قال: إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "مَن اغبرت قدماه فى سبيل الله عز وجل ساعة من نهار، فهما حرام على النار" . وهذا سند صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى المصبح، وهو ثقة .وأخرجه الدارمى 2/202 عن القاسم بن كثير سمعت عبد الرحمٰن بن شريح، عن عبد الله بن سليمان أن مالك بن عبد الله مرّ على حبيب بن مسلمة، أو حبيب مرّ على مالك وهو يقود فرساً، وهو يمشى، فقال: ألا تركب حملك الله؟ فقال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "من اغبرت قدماه فى سبيل الله حرّمه الله على النار" . وأورده الهيثمى فى "المجمع" 5/286، ونسبه للطبرانى، وقال: عبد الله بن سليمان لم أعرفه، وبقية رجاله وُثّقوا .وأخرجه أحمد 5/226 عن وكيع، حدثنا محمد بن عبد الشعيثى، عن ليث بن المتوكل، عن مالك بن عبد الله الخثعمى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من اغبرت قدماه فى سبيل الله حرّمه الله على النار" .وفى الباب عن أبى عيسى، وهو الآتى بعد هذا .وعن أبى بكر عند المروزى 21، والبزار 1660 .وعن أبى الدرداء عند أحمد 6/443–444 .

ابو مصبح بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روم کی سرزمین پر ایک گروہ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے جن کے نگران مالک بن عبداللہ خثعمی تھے مالک کا گزر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو اپنے خچر کو ساتھ لے کر پیدل چل رہے تھے مالک نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ آپ سوار ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سواری عطا کی ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنی سواری کو تیار رکھا ہے میں لوگوں سے بے نیاز ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے جاتے ہوئے) غبار آلود ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو مالک کو ان کی یہ بات بہت پسند آئی مالک وہاں سے آگے چلے گئے اور اتنی دور چلے گئے جہاں سے ان کی آواز حضرت جابر رضی اللہ عنہ تک جا سکتی تھی وہاں پہنچ کر انہوں نے بلند آواز میں یہ کہا: اے ابوعبداللہ! سوار ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سواری عطا کی ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اس نے بلند آواز میں یہ بات کیوں کہی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی سواری کو ٹھیک رکھا ہوا ہے مجھے اپنی قوم کی ضرورت بھی نہیں ہے (میں اس لیے پیدل چل رہا ہوں)' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں (جہاد پر جاتے ہوئے) غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے''۔

تو تمام لوگ اپنی سواریوں سے نیچے اتر گئے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس دن سے زیادہ پیدل چلتے ہوئے لوگ کبھی نہیں دیکھے۔

مقری دمشق (کے قریب) ایک گاؤں ہے اور مہری فسطاط میں ایک کوچہ ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4605 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَدْرَكَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاَنَا اَمْشِي اِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْسٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُمَا اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

4605–فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 3/479، والبخارى 907 فى الجمعة: باب المشى إلى الجمعة، والترمذى 1632 فى فضائل الجهاد: باب ما جاء فى فضل من اغبرت قدماه فى سبيل الله، والنسائى 6/14 فى الجهاد: باب ثواب من اغبرت قدماه فى سبيل الله، والبغوى 2618 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 2811 فى الجهاد: باب من اغبرت قدماه فى سبيل الله، والبيهقى 9/162 عن إسحاق: عن محمد بن المبارك، عن يحيى بن حمزة، عن يزيد بن أبى مريم، بِهِ .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُـوْ عَبْسٍ هٰذَا: مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ اسْمُهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْـنِ جُشَـمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ الْاَنْصَارِيُّ، مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَثَلَاثِيْنَ، وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ، وَدَخَلَ قَبْرَهُ اَبُوْ بُرْدَةَ بْـنُ نِيَـارٍ، وَسَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، وَكُلُّ مَا يَرْوِى الْوَلِيدُ مِنْ رِوَايَةِ الشَّامِيِّينَ فَهُوَ يَزِيدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، وَمَا يَكُوْنُ مِنْ رِوَايَةِ الْعِرَاقِيِّينَ فَهُوَ بُرَيْدٌ

❀❀ یزید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کیلئے جا رہا تھا عبایہ بن رفاعہ میرے پاس پہنچے اور انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ اس کے (دونوں پاؤں یعنی اس شخص) کو جہنم کیلئے حرام قرار دے دیتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ نامی راوی اہل بدر سے تعلق رکھتے ہیں، جن کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج انصاری ہے ان کا انتقال 43 ہجری میں ہوا تھا انہیں، جنت بقیع میں دفن کیا گیا تھا۔ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ ان کی قبر میں اترے تھے۔

اہل شام کی روایت میں ولید نامی راوی یزید بن ابومریم ہوگا اور اہل عراق کی روایت میں برید ہوگا۔

ذِكْرُ نَفْيِ اجْتِمَاعِ الْغُبَارِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفَيْحِ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ مُسْلِمٍ

اللہ کی راہ والے غبار اور جہنم کے دھوئیں کا کسی مسلمان کے پیٹ میں اکٹھے ہونے کی نفی کا تذکرہ

4606 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا اِسْـمَـاعِيلُ بْـنُ دَاوُدَ بْـنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ، وَلَا يَجْتَمِعُ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ الْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مومن بندے کے پیٹ میں اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے اور کسی بھی بندے کے پیٹ میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

4606- إسناده حسن، وأخرجه النسائي 6/12-13، والطبراني في "الصغير" 410 عن عيسى بن حماد، وأحمد 2/340 عن يونس، كلاهما عن الليث، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/72 من طريق يحيى بن بكير عن الليث، ووافقه الذهبي . وله طريق أخر تقدم برقم 3251 .

ذِكْرُ نَفْيِ اجْتِمَاعِ دُخَانِ جَهَنَّمَ وَغُبَارٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ

جہنم کے دھوئیں اور اللہ کی راہ کے غبار کا کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع ہونے کی نفی کا تذکرہ

4607 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْوَزَّانُ، بِجُرْجَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَجْتَمِعُ دُخَانُ جَهَنَّمَ وَغُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم کا دھواں اور اللہ کی راہ کا غبار کسی مسلمان کے نتھنے میں اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُزَاةَ الْبَحْرِ بِالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندری جنگ میں حصہ لینے والوں کو تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں سے تشبیہ دینا

4608 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

4607- إسناده حسن . محمد بن ميمون صدوق ربما أخطأ وقد روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه النسائي 6/12، والترمذي 1633 من طريقين عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طلحة، بهذا الإسناد .

4608- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد وهو التجيبي الملقب بزغبة- فمن رجال مسلم . يحيى بن سعيد: هو الأنصاري . وأخرجه البخاري 2799 في الجهاد: باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، عن عبد الله بن يوسف، وابن ماجة 2776 في الجهاد: باب فضل غزو البحر، عن محمد بن رمح، كلاهما عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2894 في الجهاد: باب ركوب البحر، والطبراني 25/319 عن أبي النعمان عارم، ومسلم 1912 161 في الإمارة: باب فضل الغزو، والبيهقي 9/166 عن خلف بن هشام، والنسائي 6/41 في الجهاد: باب فضل الجهاد في البحر، عن يحيى بن حبيب، وأبو داوٗد 2490 في الجهاد: باب فضل الغزو في البحر، عن سليمان بن داوٗد العتكي، وأحمد 6/423 عن سليمان بن حرب، خمستهم عن حماد بن زيد، عن يحيى بن سعيد، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/361، والطبراني 25/321 من طرق عن حماد بن سلمة، عن يحيى بن سعيد، بِهِ .وأخرجه أيضاً 6/423 عن عبد الصمد، عن أبيه، عن يحيى بن سعيد، بِهِ .وأخرجه مالك في "الموطأ2/464"-465 في الجهاد: باب الترغيب في الجهاد، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس .ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2788 في الجهاد: باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجل والنساء، و 6282 في الاستئذان: باب من زار قوماً فقال عندهم، و 7001 في التعبير: باب رؤيا النهار، ومسلم 1912، وأبو داوٗد . 2491، والنسائي 6/40-41، والترمذي 1645 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في غزو البحر، والبيهقي 9/165-166، والبغوي 3730 .وأخرجه البخاري 2877 في الجهاد: باب غزو المرأة في البحر، عن عبد الله بن محمد، عن معاوية بن عمرو، عن أبي إسحاق الفزاري، عن عبد الله بن عبد الرحمٰن الأنصاري، عن أنس بن مالك .وقد توسع الحافظ في "الفتح" 11/73-81 في شرح هذا الحديث وبيان ما فيه من الفوائد، فانظره لزاماً .

(متن حدیث): نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَضْحَكَكَ؟ قَالَ: نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ، قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا، فَاَجَابَهَا مِثْلَ قَوْلِهَا الْاَوَّلِ، قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيَةً اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزَاتِهِمْ قُرِّبَ اِلَيْهَا دَابَّتُهَا لِتَرْكَبَهَا فَصُرِعَتْ فَمَاتَتْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَبْرُهَا بِجَزِيرَةٍ فِي بَحْرِ الرُّوْمِ، يُقَالُ لَهَا: قُبْرُسُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَيْهَا قَلْعُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں سو گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، تو مسکرا رہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر یوں سوار تھے جس طرح بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کیلئے دعا کر دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ سوئے پھر ایسا ہی ہوا اس خاتون نے اسی کی مانند بات کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مانند جواب دیا: جو پہلے دیا تھا اس خاتون نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پہلے والوں میں ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) وہ خاتون اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد میں حصہ لینے کیلئے گئی تھیں یہ اس پہلی جنگ کی بات ہے، جس میں مسلمانوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں سمندر میں جنگ کی تھی جب یہ خاتون اس جنگ سے واپس تشریف لائی ان کی سواری ان کے قریب کی گئی یہ اس پر سوار ہوئی تو یہ اس سے گر گئی اور ان کا انتقال ہو گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس خاتون کی قبر بحر روم میں ایک جزیرے میں ہے اس جزیرے کو قبرس کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے علاقے سے وہاں تک تین دن کا سفر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِي غَيْرِهٖ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں ایک دن گزارنا' اس کے علاوہ ایک ہزار دن تک نیکیاں کرنے سے بہتر ہے

4609 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَعْنٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَقِيلٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُثْمَانُ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ بِمِنًى: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا كُنْتُ كَتَمْتُكُمُوْهُ ضَنًّا بِكُمْ، وَقَدْ بَدَا لِيْ اَنْ اُبْدِيَهُ نَصِيْحَةً لِلّٰهِ وَلَكُمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَوْمٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ، فَلْيَنْظُرْ كُلُّ امْرِءٍ مِّنْكُمْ لِنَفْسِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ مَعِنٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَعِنٍ الْغِفَارِيُّ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَاَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِّنْ اَهْلِ الرَّمْلَةِ، وَاَبُوْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ اسْمُهُ: الْحَارِثُ

❁❁ ابوصالح جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں مسجد خیف میں یہ بات ارشاد فرمائی: اے لوگو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے تمہارے ساتھ بخل کی وجہ سے اسے تم سے چھپا رکھا تھا' لیکن اب یہ مجھے مناسب محسوس ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ اور تمہارے لیے خیر خواہی کرتے ہوئے اسے ظاہر کردوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک دن گزارنا اس کے علاوہ ایک ہزار دن گزارنے سے بہتر ہے' تو اب تم میں سے ہر شخص کو اپنے بارے میں جائزہ لے لینا چاہئے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومعن نامی راوی محمد بن معن غفاری ہے یہ اہل مدینہ سے تعلق رکھتے ہیں جب کہ ابوعقیل نامی راوی زہرہ بن معبد ہے اور یہ اہل رملہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ابوصالح کا نام حارث ہے۔

ذِكْرُ تَكَفُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ خَرَجَ لِلْجِهَادِ قَصْدًا اِلٰى بَارِئِهِ بِاَنْ يَّرُدَّهُ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے ضامن ہونے کا تذکرہ جو جہاد کے لیے نکلتا ہے اور وہ اپنے پروردگار سے یہ امید رکھتا ہے' وہ اسے اجر یا غنیمت کے ہمراہ واپس لائے گا

4610 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهِ، اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4609– أبو صالح مولى عثمان ذكره المؤلف في "الثقات" 4/136، وقال العجلي ص 501: روى عنه زُهرة بن معبد وأهل مصر: ثقة، ووثقه أيضاً الهيثمي في "المجمع" 1/297، وجزم الدارقطني والرامهرمزي والمؤلف بأن اسمه الحارث، ويقال: تركان، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 1/62، والدارمي 2/211، والترمذي 1667 في فضائل الجهاد: ما جاء في فضل المرابط، والنسائي 6/40 في الجهاد: باب فضل الرباط، من طرق عن زهرة بن معبد، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، وصححه الحاكم 2/68 على شرط البخاري ووافقه الذهبي، مع أن أبا صالح مولى عثمان لم يخرج له البخاري .

''اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے' جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے' جو اپنے گھر سے صرف جہاد کرنے اور اس کے کلمے کی تصدیق کرنے کیلئے نکلتا ہے۔

(اللہ تعالیٰ اس بات کا ضامن ہوتا ہے) اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا یا پھر اسے اس کے اس گھر کی طرف لے آئے گا جہاں سے وہ نکلا تھا اور اس کے ساتھ اجر بھی ہوگا اور مالِ غنیمت بھی ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّرَجَاتِ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے (مخصوص کیے جانے والے) درجات کی فضیلت کا تذکرہ

4611 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ، كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ، فَهُوَ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَهُوَ اَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ الْعَرْشُ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ

4610- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، . . والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وهو في "الموطأ" 2/443-444 في أول كتاب الجهاد . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 3123 في فرض الخمس: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "أحلت لكم الغنائم"، و7457 في التوحيد: باب قوله تعالى: (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ)، و7463 باب قول الله تعالى: (قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَاداً لِكَلِمَاتِ رَبِّي . . .)، والنسائي 6/16 في الجهاد: باب ما تكفل الله عز وجل لمن يجاهد في سبيله . وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" 2311 عن سفيان و2312 عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، كلاهما عن أبي الزناد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1876 104 في الإمارة: باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله، والبيهقي 9/157 عن يحيى بن يحيى، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن الحزامي، عن أبي الزناد، به .وأخرجه البخاري 2787 في الجهاد: باب أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/399 و424، والبيهقي 9/39 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة .وأخرجه النسائي 8/119 في الإيمان: باب الجهاد، عن قتيبة، عن الليث، عن سعيد، عن عطاء بن ميناء، عن أبي هريرة .وأخرجه البيهقي 9/157 من طريق مسدد، عن عبد الواحد بن زياد، عن عمارة بن القعقاع، عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير، عن أبي هريرة .

4611- فليح بن سليمان احتج به البخاري وأصحاب السنن وروى له مسلم حديثاً واحداً وهو حديث الإفك، وضعفه يحيى بن معين والنسائي وأبو داوٗد، وقال الساجي: هو من أهل الصدق وكان يهم، وقال الدارقطني: مختلف فيه ولا بأس به، وقال ابن عدي: له أحاديث صالحة مستقيمة وغرائب وهو عندي لا بأس به، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو القيسي .وأخرجه أحمد 2/335 عن أبي عامر، و339 عن فزارة بن عمر، كلاهما عن فليح، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2790 في الجهاد: باب درجات المجاهدين عن يحيى بن صالح، و7423 في التوحيد: باب وكان عرشه على الماء، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص398 عن محمد بن فليح، والحاكم 1/80 عن سريج بن النعمان وابن وهب، والبغوي 2610 عن سريج بن النعمان، أربعتهم عن فليح بن سليمان، عن هلال بن علي، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهُوَ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ يُرِيْدُ بِهٖ اَنَّ الْفِرْدَوْسَ فِيْ 38
وَسَطِ الْجِنَّانِ، فِي الْعَرْضِ، وَقَوْلُهُ وَهُوَ اَعْلَى الْجَنَّةِ يُرِيْدُ بِهٖ: فِي الْاِرْتِفَاعِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جنت میں ایک سو درجے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کیلئے تیار کیا ہے ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے' تو جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو' کیونکہ یہ درمیانے درجے کی جنت ہے' اور وہ اعلیٰ درجے کی جنت ہے اور اس کے اوپر عرش ہے اور جنت کی تمام نہریں اسی سے پھوٹتی ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان وہ درمیانے درجے کی جنت ہے اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے فردوس جنت کے درمیان میں ہے یعنی چوڑائی کے حوالے سے درمیان میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ وہ جنت سب سے بلند درجہ ہے اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: بلند ہونے کے اعتبار سے (وہ سب سے اوپر ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس معنیٰ کی صراحت کرتی ہے' جو ہم نے ذکر کی ہے

4612 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَا اَبَا سَعِيْدٍ، مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ، وَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوسعید! جو شخص اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہو (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہو) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت پسند آئی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بات میرے

4612- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو هانء الخولاني: حميد بن هانء، وأبو عبد الرحمٰن الحبلي: عبد الله بن يزيد المعافري .وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" 2301، ومسلم 1884 في الإمارة: باب بيان ما أعدّه الله تعالى للمجاهد في الجنة من الدرجات، والنسائي 6/19، والبيهقي 9/158، والبغوي 2611 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/14 عن يحيى بن إسحاق، عن ابن لهيعة، عن خالد بن أبي عمران، عن أبي عبد الرحمٰن الحبلي، بهٖ .وصححه الحاكم 2/93 من طريق عبد الله بن صالح، عن أبي شريح المعافري، عن أبي هانء، عن أبي علي الجنبي، عن أبي سعيد الخدري .

سامنے دوہرا دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسری چیز بھی ہے' جس کے ذریعے بندے کے ایک سو درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں' جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ دوسری چیز کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْ وَفْدِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جہاد میں حصہ لینے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں جنہیں اس نے بلایا ہے' تو وہ اس کی دعوت پر آئے ہیں

4613 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْغَازِي فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْحَاجُّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ، وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والا' بیت اللہ کی طرف حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا ہوتا ہے وہ اس کے بلاوے پر آتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِهِ بِكَتْبِهِ اَجْرَ رَقَبَةٍ لَوْ اَعْتَقَهَا لَهُ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر فضل کرنے کا تذکرہ جو اس کی راہ میں ایک تیر چلاتا ہے (فضل یہ ہے) اسے ایک گردن کو آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے' جو اس نے اللہ کی رضا کے لیے آزاد کی ہوتی ہے

4614 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ

4613– الحسن بن سهل الجعفري ذكره المؤلف في "الثقات" 8/177، وكنّاه بأبي علي، وقال: من أهل الكوفة يروى عن أبي خالد الأحمر والكوفيين، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وغيره، وقال ابن أبي حاتم 3/17: روى عن محمد بن الحسن الأسدي، وأبي بكر بن عياش، وعبدة ووكيع، ومصعب بن سلام، روى عنه أبو زرعة، وعمران بن عيينة أخو سفيان، روى له أصحاب السنن، مختلف فيه، قال الحافظ في "التقريب": صدوق له أوهام، وعطاء بن السائب رمي بالاختلاط . وأخرجه ابن ماجة 2893، والطبراني في "الكبير" 13556 من طريق عمران بن عيينة، بهذا الإسناد . قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 185: إسناده حسن عمران مختلف فيه . . . ورواه البيهقي من هذا الوجه فوقفه، ولم يرفعه . وله شاهد عن جابر يتقوى به عند البزار 1153 رفعه "الحجاج والعمار وفد الله دعاهم فأجابوه، وسألوه فأعطاهم" وسنده ضعيف .وآخر من حديث أبي هريرة عند ابن ماجة 2892، والبيهقي 5/262، وفي سنده صالح بن عبد الله بن صالح، قال البخاري: منكر الحديث . وانظر 3692 .

4614– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 4/253–256 عن أبي معاوية بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 9/162 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، عن الأعمش، بِهِ . وانظر 4597 .

الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً

حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلاتا ہے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند (ثواب کا باعث ہوتا ہے)''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ

جو شخص اللہ کی راہ میں تیر (دشمن تک) پہنچاتا ہے اسے جنت میں درجہ دیئے جانے کا تذکرہ

4615 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِیٍّ، بِنَسَا، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِیُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِیْ نَجِيْحٍ السُّلَمِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): حَاصَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ، قَالَ: فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ نَجِيْحٍ اسْمُهٗ: عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِیُّ

حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''جو شخص اللہ کی راہ میں تیر چلاتا ہے' (یعنی جو دشمن تک پہنچے) تو یہ بات اس کے لیے جنت میں ایک درجے کا باعث ہوتی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن میں نے سولہ تیر چلائے تھے۔ (یعنی جو دشمن تک پہنچے)

شیخ ابو حاتم بیان کرتے ہیں: حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے۔

4615- إسناده صحيح، حميد بن زنجويه: هو حميد بن مخلد بن قتيبة الأزدي ثقة ثبت صاحب تصانيف، روى له أبو داؤد والنسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير معدان بن أبي طلحة فمن رجال مسلم .وأخرجه أبو داؤد 3965 في العتق: باب أي الرقاب أفضل، والترمذي 1638 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في فضل الرمي في سبيل الله، والنسائي 6/26 في الجهاد: باب ثواب من رمى بسهم في سبيل الله عز وجل، من طريقين عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/95 و121 على شرط الشيخين ووافقه الذهبي مع أن معدان بن أبي طلحة لم يخرج له البخاري .وأخرجه البيهقي 9/161 من طريق شيبان، عن قتادة .به .وأخرجه أحمد 4/386، والنسائي 6/26 و27، والبيهقي 10/272 من طرق عن شرحبيل بن السمط، عن أبي نجيح .وأخرجه ابن ماجة 281 في الجهاد: باب الرمي في سبيل الله، والبيهقي 9/162 من طريقين عن ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن سليمان بن عبد الرحمٰن القرشي، عن القاسم بن عبد الرحمٰن، عن عمرو بن عبسة .وهو في المستدرك 2/96 .وأخرجه أحمد 4/386 عن هاشم بن القاسم، عن الفرج، عن لقمان، عن أبي أمامة، عن عمرو بن عبسة .

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّرَجَةِ الَّتِي يُعْطِيهَا اللّٰهُ لِمَنْ بَلَغَ سَهْمًا فِي سَبِيلِهِ

اس درجے کی صفت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ اس شخص کو عطا کرتا ہے' جو اس کی راہ میں تیر (دشمن تک) پہنچا تا ہے

4616 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ: يَا كَعْبُ، حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً لَهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ النَّحَّامِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الدَّرَجَةُ؟، قَالَ: اَمَا اِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ اُمِّكَ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُمْ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ: حَدِّثْنَا وَاحْذَرْ يُرِيْدُوْنَ بِقَوْلِهِمْ: وَاحْذَرْ اَنْ لَا تَزِلَّ فَتَزِيْدَ اَوْ تَنْقُصَ، وَلَمْ يُرِيْدُوْا بِقَوْلِهِمْ: وَاحْذَرْ اَنْ لَا تَكْذِبَ لِاَنَّهُمْ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَاَلْحَقَنَا بِهِمْ

❀❀ شرحبیل بن سمط بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حضرت کعب رضی اللہ عنہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہمیں کوئی حدیث بیان کیجئے اور احتیاط کیجئے گا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دشمن کو تیر مارتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے''۔

تو حضرت عبدالرحمٰن بن نحام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! درجے سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (تمہاری والدہ کے گھر کی) چوکھٹ کی طرح نہیں ہے' بلکہ دو درجوں کے درمیان ایک سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لوگوں کا حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں حدیث بیان کیجئے اور احتیاط کیجئے گا اس قول کے ذریعے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ اس بات سے احتیاط کیجئے گا کہ کہیں آپ غلطی نہ کر جائیں اور زیادہ یا کم الفاظ نہ بیان کریں ان لوگوں کی یہ مراد نہیں تھی کہ آپ غلط بیانی کرنے سے احتیاط کیجئے گا' کیونکہ تمام صحابہ عادل ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ہمیں بھی (آخرت میں) ان کا ساتھ نصیب کرے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْجِنَانِ بِالثَّبَاتِ تَحْتَ اَظِلَّةِ السُّيُوْفِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں تلواروں کے سائے تلے ثابت قدم رہنے والوں کیلئے جنت تک پہنچنے کی امید کا تذکرہ

4616– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه النسائي 6/27 عن محمد بن العلاء، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد

4617 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الْغُبَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبِي، يَقُوْلُ وَهُوَ بِحِصْنِ الْعَدُوِّ اَوْ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ، فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: يَا اَبَا مُوْسَى اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَاءَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ، فَاَلْقَاهُ، ثُمَّ مَضَى بِسَيْفِهٖ قُدُمًا، فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ

ابوبکر بن عبداللہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد (حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ اس وقت دشمن کے قلعے کے پاس تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دشمن کے مدمقابل تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو ایک شخص کھڑا ہوا جس کی حالت کوئی بہت اچھی نہیں تھی اس نے کہا: اے حضرت ابوموسیٰ! کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا: میری طرف سے تم سب کو سلام ہو پھر اس شخص نے اپنی تلوار کی نیام کو توڑ دیا اور اسے ایک طرف رکھ دیا پھر وہ اپنی تلوار لے کر آگے کی طرف بڑھا اور اس کے ساتھ لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَلَّ ثَبَاتُهُ فِيْهِ اَوْ كَثُرَ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے خواہ وہ تھوڑی دیر کے لیے رہو یا زیادہ دیر کے لیے رہو

4618 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ السَّكْسَكِيِّ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4617- إسناده صحيح على شرط مسلم . قطن بن نسير قد تُبع، وأبو عمران الجونى: هو عبد الملك بن حبيب، وأبو بكر بن عبد الله بن قيس: اسمه عمر أو عامر، ثقة روى له الستة، مات سنة ست ومئة، وكان أسن من أخيه أبى بردة .وأخرجه أحمد 4/396 و411، ومسلم 1902 فى الإمارة: باب ثبوت الجنة للشهيد، والترمذى 1659 فى فضائل الجهاد: باب ما ذكر أن أبواب الجنة تحت ظلال السيوف، وابن أبى عاصم فى "الجهاد" 75/1، والحاكم 2/70، والبيهقى 9/44، وأبو نعيم فى "الحلية" 2/317 من طرق عن جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد .وفى الباب عن عبد الله بن أبى أوفى عند البخارى 2818 و2823 و2966 و3024 و7237، ومسلم 1942، وأبو داوُد 2631، وأحمد 4/353-354، والحاكم 2/78 .

(متن حدیث): مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اتنی دیر تک جنگ کرتا ہے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ اترتا ہے' تو ایسے شخص کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ فَضْلِ الْمُهَاجِرِ اِذَا جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس مہاجر کی فضیلت کا تذکرہ جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے

4619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، بِالصَّغْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ هَانِیْءٍ الْخَوْلَانِیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِیِّ، اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِیَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَنَا زَعِيمٌ، وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَاَسْلَمَ، وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَاَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَاَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتٍ فِیْ اَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا، وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا، يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَمُوْتَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الزَّعِيمُ لُغَةً: اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ، وَالْحَمِيلُ لُغَةً: اَهْلُ مِصْرَ، وَالْكَفِيلُ لُغَةً: اَهْلُ

4618– حديث صحيح، إسناده حسن من أجل ابن ثوبان: واسمه عبد الرحمن .وأخرجه أبو داوُد 2541 فى الجهاد: باب فيمن سأل اللّٰه تعالى الشهادة، والطبرانى 20/206، والبيهقى 9/170 من طريقين عن ابن ثوبان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/230–231 و244، والنسائى 6/25 فى الجهاد: باب ثواب من قاتل فى سبيل اللّٰه فواق ناقة، والترمذى 1657 فى فضائل الجهاد: باب فيمن يُكْلَم فى سبيل اللّٰه، وابن ماجة 2792 فى الجهاد: باب القتال فى سبيل اللّٰه، وعبد الرزاق 9534، والطبرانى 20/204، والبيهقى 9/170 من طرق عن ابن جريج، حدثنا سليمان بن موسى، حدثنا مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل . وسليمان بن موسى: هو الأشدق، فقيه أهل الشام، مختلف فيه، قال أبو خاتم: محله الصدق، وفى حديثه بعض الاضطراب، وقد صرح بالسماع من مالك عند النسائى والبيهقى . وصححه الحاكم 2/77 على شرط مسلم فأخطأ، فإن سليمان بن موسى لم يخرج له مسلم . وأخرجه الدارمى 2/201، وأحمد 5/235، والطبرانى 2/203 من طريق ابن عياش، كلاهما عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدان، عن مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل، وهذا سند قوى فى الشواهد .وأخرجه الطبرانى 20/207 من طريق هشام بن عمار، عن محمد بن عيسى بن سميع، عن زيد بن واقد، عن جبير بن نفير، عن مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل . وله شاهد من حديث عمرو بن عبسة عند أحمد 4/287 .

4619– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو بن مالك الجنبى فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة . أبو هانىء الخولانى: هو حميد بن هانىء .وأخرجه النسائى 6/21 فى الجهاد: باب ما لمن أسلم وهاجر وجاهد، عن الحارث بن مسكين، والطبرانى 18/801 عن أحمد بن صالح، والبيهقى 6/72 عن بحر بن نصر الخولانى ومحمد بن عبد اللّٰه بن عبد الحكيم، أربعتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم 2/61 و71 من طريقين عن ابن وهب به، ووافقه الذهبى، مع أن عمرو بن مالك الجنبى لم يخرج له مسلم .

الْعِرَاقِ، وَيُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الزَّعِيمُ الْحَمِيلُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ وَهْبٍ اُدْرِجَ فِي الْخَبَرِ

حضرت فضالہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں اس شخص کا ضامن ہوں' جو مجھ پر ایمان لائے اور اسلام قبول کرے اور ہجرت کرے (میں اس بات کا ضامن ہوں) اسے جنت کے گوشے میں گھر ملے اور جنت کے درمیان میں گھر ملے گا اور جو شخص مجھ پر ایمان لاتا ہے اور اسلام قبول کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے میں اس کے لیے اس بات کا ضامن ہوں کہ جنت کے ایک گوشے میں گھر ملے گا اور جنت کے درمیان میں ایک گھر ملے گا اور جنت کے بالائی حصے میں گھر ملے گا' جو شخص ایسا کرتا ہے وہ بھلائی کے لیے مزید کسی طلب کو باقی نہیں رہنے دیتا اور برائی کیلئے بھاگنے کا راستہ باقی نہیں رہنے دیتا اور پھر اس کی مرضی ہے' وہ جہاں چاہے مر جائے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) الزعیم اہل مدینہ کے محاورے میں استعمال ہوتا ہے اور لفظ حمیل اہل مصر کے محاورے میں استعمال ہوتا ہے اور لفظ کفیل اہل عراق کے محاورے میں استعمال ہوتا ہے' تو اس بات کا امکان موجود ہے' یہاں زعیم کی بجائے لفظ حمیل کا استعمال ابن وہب کے الفاظ ہوں جس کو اس روایت میں درج کر دیا گیا۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتْفَ اَنْفِهِ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ کی راہ میں مرجاتا ہے

4620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اَلَا لَا تَغْلُوْا صَدَاقَ النِّسَاءِ، فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ وَاَحَقُّكُمْ بِهَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا اَصْدَقَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا امْرَاَةً مِنْ بَنَاتِهِ، اَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً، وَاُخْرٰى تَقُوْلُوْنَهَا مَنْ قُتِلَ فِيْ مَغَازِيكُمْ، مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا، فَلَا تَقُوْلُوْا ذَاكَ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ

ابوعجفاء بن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار خواتین

4620- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي العجفاء، قيل: اسمه هرم بن نسيب، وقيل بالعكس، وقيل بالصاد بدل السين، روى له أصحاب السنن، ووثقه ابن معين والدارقطني، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال البخاري: في حديثه نظر، وقال أبو أحمد الحاكم: حديثه ليس بالقائم .وأخرجه أحمد 1/40-41 و48، والدارمي 2/141، وأبو داؤد 2106 في النكاح: باب الصداق، والترمذي 1114 في النكاح، والنسائي 6/117-119 في النكاح: باب القسط في الأصدقة، وابن ماجة 1887 في النكاح: باب صداق النساء، والبيهقي 7/234 من طرق عن محمد بن سيرين، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه الحاكم في "المستدرك" 2/175-176 من طريق يزيد بن هارون .

کے مہر میں غلو نہ کرو' کیونکہ اگر یہ بات دنیا میں عزت افزائی کا باعث ہوتی' یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرہیزگاری کا باعث ہوتی' تو اس بارے میں تم میں سب سے زیادہ حق دار حضرت محمد ﷺ ہوتے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج میں سے اور اپنی صاحب زادیوں میں سے کسی بھی خاتون کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں کیا دوسری بات یہ ہے: جو شخص جنگ کے دوران مارا جاتا ہے تم کہتے ہو وہ شہید ہے تم لوگ یہ بات نہ کہو' بلکہ تم لوگ وہ بات کہو جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی: جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو شخص اللہ کی راہ میں مر جائے وہ جنت میں ہوگا۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُجَاهِدَ بِالصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يُفْطِرُ وَلَا يَفْتُرُ

نبی اکرم ﷺ کا مجاہد کو ایسے شخص سے تشبیہ دینا جو روزہ دار بھی ہو اور نوافل بھی ادا کرتا رہے وہ کوئی روزہ ترک نہ کرے اور کبھی نوافل ترک نہ کرے

4621 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، - وَكَانَ قَدْ صَامَ النَّهَارَ، وَقَامَ اللَّيْلَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً غَازِيًا وَمُرَابِطًا - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَصَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار اور نوافل ادا کرنے والے کی مانند ہے' جو کسی (نفلی) روزے کو ترک نہیں کرتا اور (نفل) نماز کو ترک نہیں کرتا جب تک وہ شخص (جہاد سے) واپس نہیں آ جاتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ يَكُوْنُ لِلْمُجَاهِدِ وَاِنْ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِهِ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے اگرچہ وہ جہاد کے راستے میں انتقال کر جائے

4622 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، - وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

4621– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الله بن هرمز . وهو في "الموطأ" 2/443 في أول الجهاد، و"شرح السنة" 2613 . وأخرجه البخاري 2787 في الجهاد: باب أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه، عن أبي اليمان، أخبرنا شعيب، والنسائي 6/18 عن هناد بن السري، عن ابن المبارك، عن معمر، كلاهما عن الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هريرة . انظر 4627 .

مَرَّتَيْنِ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الْقَانِتِ الصَّائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ صَلَاةً وَّلَا صِيَامًا، حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِهِ بِمَا يَرْجِعُهُ اِلَيْهِمْ مِنْ غَنِيمَةٍ اَوْ اَجْرٍ اَوْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسے نفلی نماز پڑھنے والے روزہ دار کی مانند ہے' جو اپنی نماز اور روزے میں کوئی وقفہ نہیں کرتا' یہاں تک کہ وہ مجاہد واپس آجائے اور اس کے ہمراہ غنیمت اور اجر ہو' یا پھر اللہ تعالیٰ اسے موت دے کر اسے جنت میں داخل کر دے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعْطِي بِتَفَضُّلِهِ الْمُرَابِطَ يَوْمًا اَوْ لَيْلَةً خَيْرًا مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ایک دن یا ایک رات تک پہرہ دینے والے شخص کو ایک مہینے تک نفلی روزہ رکھنے اور نوافل ادا کرنے والے سے زیادہ بہتر (اجر و ثواب عطا کرتا ہے)

4623 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ سَلْمَانُ وَهُوَ مُرَابِطٌ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ هَاهُنَا يَا شُرَحْبِيْلُ؟، فَقَالَ شُرَحْبِيْلُ: اُرَابِطُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ سَلْمَانُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رِبَاطُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ

4622- إسناده حسن، محمد بن عمرو صدوق صاحب أوهام، روى له البخاري مقرونا .ومسلم متابعة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح، وانظر ما قبله .

4623- إسناده صحيح، يزيد بن موهب روى له أصحاب السنن وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه مسلم 1913 في الإمارة: باب فضل الرباط في سبيل الله، والنسائي 6/39 في الجهاد: باب فضل الرباط، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/102، والحاكم 2/80، والبيهقي 9/38 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1913، والطحاوي 3/101–102، والحاكم 2/80، والبغوي 2617 من طريق ابن وهب، عن عبد الرحمٰن بن شريح، عن عبد الكريم بن الحارث، عن أبي عبيد بن عقبة، عن شرحبيل بن السمط، عن سلمان .وأخرجه أحمد 5/440، والترمذي 1665 من طريقين عن شرحبيل بن السمط، به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن .وأخرجه الطبراني 6077 و6177 و6178 و6179 و6180 من طرق عن شرحبيل بن السمط، بِهِ .وأخرجه ابن أبي عاصم في "الجهاد" 1/101–2، والطبراني 6064 من طريق كعب بن عجرة . وأخرجه الطبراني 6134 من طريق أبي عثمان، عن سلمان .

شرحبیل بن سمط بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت پہرہ داری کررہے تھے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: شرحبیل تم یہاں کیا کررہے ہو؟ شرحبیل نے جواب دیا: میں پہرہ دے رہا ہوں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک دن (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک رات کی پہرہ داری ایک ماہ کے (نفلی) روزوں اور نوافل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ انْقِطَاعِ الْاَعْمَالِ عَنِ الْمَوْتٰى وَبَقَاءِ عَمَلِ الْمُرَابِطِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَعَ اَمْنِهٖ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

مرحومین کے عمل منقطع ہوجانے کا تذکرہ اور پہرہ دینے والے کے عمل کے قیامت تک باقی رہ جانے کا تذکرہ اس کے ہمراہ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

4624 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ يَنْمُوْ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر فوت ہونے والے شخص کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے ماسوائے اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کرتا ہے اس شخص کا عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ شخص قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے''۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجاہد شخص وہ ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنی جان کے ہمراہ جہاد کرے''۔

4624- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو بن مالك الجنبي، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة، وهو في الجهاد لابن المبارك 174 175 . وأخرجه الطبراني في "الكبير18/802" والحاكم 2/144 من طريق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 6/20 عن إسحاق بن إبراهيم، والترمذي 1621 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في فضل من مات مرابطاً، عن أحمد بن محمد، كلاهما عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 2500 في الجهاد: باب في فضل الرباط، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/102، والطبراني 18803، والحاكم 2/72 من طريق ابن وهب، عن أبي هانىء الخولاني، بِهِ . وصحَّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي!

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُرَابِطَ اِنَّمَا يَجْرِى لَهُ اَجْرُ عَمَلِهٖ لَا عَمَلُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پہرہ دینے والے شخص کے عمل کا اجر جاری رہتا ہے' اس کا عمل جاری نہیں رہتا

4625 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ سَلْمَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُومِنَ عَذَابَ الْقَبْرِ، وَنَمَا لَهُ اَجْرُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: النُّعْمَانُ هٰذَا هُوَ النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْغَسَّانِيُّ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ

❀❀ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جائے وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا اجر قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نعمان نامی راوی نعمان بن منذر غسانی ہے اور یہ اہل دمشق سے تعلق رکھتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُرَابِطَ الَّذِى يَجْرِى لَهُ اَجْرُ عَمَلِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّمَا هُوَ اَجْرُ عَمَلِهِ الَّذِى كَانَ يَعْمَلُ فِىْ حَيَاتِهٖ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پہرہ دینے والا شخص جس کے عمل کا اجر اس کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اس سے مراد اس کے اس عمل کا اجر ہے' جو اس نے اپنی زندگی میں نیکیاں کی تھیں

4626 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ سَلْمَانُ وَهُوَ مُرَابِطٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا اُجْرِىَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِى كَانَ يَعْمَلُ، وَاُومِنَ الْفَتَّانَ، وَيَجْرِى عَلَيْهِ رِزْقُهُ

❀❀ شرحبیل بن سمط بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت پہرہ داری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4625– إسناده قوى، الهيثم بن حميد صدوق وكذا شيخه، وباقى السند ثقات من رجال الصحيح . وانظر 4623 .

4626– إسناده صحيح، وهو مكرر 4604 .وفى الباب عن أبى هريرة عند ابن ماجة 2767، والبزار 1655 .

''جو شخص پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جاتا ہے اس کا عمل پہلے کی طرح مسلسل چلتا رہتا ہے اور اس شخص کو (قبر کی) آزمائشوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے اور اسے (آخرت میں) رزق دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس بات کا تذکرہ' کون سی نیکی جہاد کے برابر ہے

4627 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنَا بِعَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تُطِيْقُوْنَهُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنَا لَعَلَّنَا نُطِيْقُهُ، قَالَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَفْتُرُ مِنْ صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَةٍ، حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ اِلٰى اَهْلِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں بتائیں تو سہی' ہوسکتا ہے ہم اس کی طاقت رکھتے ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال نوافل ادا کرنے والے ایسے روزہ دار کی مانند ہے' جو اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور وہ اپنے روزے میں اور صدقے میں کوئی وقفہ نہیں کرتا (اور وہ اتنی دیر تک مسلسل نوافل ادا کرتا رہتا ہے روزے رکھتا رہتا ہے) جب تک مجاہد اپنے گھر واپس نہیں آجاتا۔

ذِكْرُ اِظْلَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ اَظَلَّ رَاْسَ غَازٍ فِیْ سَبِيْلِهِ

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کو سایہ عطا کرنا جو اس کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والے کے سر پر سایہ کرتا ہے

4628 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِی الْوَلِيْدِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَظَلَّ رَاْسَ غَازٍ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِجِهَادِهِ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ، وَمَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ

4627– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/459، ومسلم 1878 في الإمارة: باب فضل الشهادة في سبيل الله تعالى، والبيهقي 9/158 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد . وانظر 4621 .

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مجاہد کے سر پر سایہ فراہم کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سایہ نصیب کرے گا' جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کو اس کے جہاد کے لیے سامان فراہم کرتا ہے' تو اسے بھی اس شخص کی مانند اجر ملتا ہے' جو کوئی شخص مسجد تعمیر کرتا ہے جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ خَلَفَ الْغَازِى فِىْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ مِثْلَ نِصْفِ اَجْرِهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو غازی کے اجر کا نصف جتنا اجر عطا کرنا' جو غازی کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا اچھی طرح خیال رکھتا ہے

4629 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِىْ لِحْيَانَ: لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِىْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ ان میں سے ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی (جہاد کیلئے) روانہ ہو اور آپ نے پیچھے رہ جانے والے شخص کیلئے یہ فرمایا: تم میں سے جو شخص جہاد میں جانے والے شخص کے اہل خانہ اور مال کے بارے میں ٹھیک طرح سے دیکھ بھال کرتا رہے گا اسے جہاد کیلئے جانے والے شخص کے

4628- رجاله ثقات رجال الصحيح، الوليد بن أبى الوليد: هو مولى عبد الله بن عمر، . . . . . . أبو عثمان المدنى، ويقال: مولى لآل عثمان، قال ابن أبى حاتم 9/19-20: روى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وعثمان بن عبد الله بن سراقة، وعبد الله بن دينار، وعقبة بن مسلم، روى عنه بكير بن الأشج، وابن الهاد، والليث بن سعد، وحيوة بن شريح، سمعتُ أبى يقول ذلك . سئل أبو زرعة عنه، فقال: ثقة، وفى "تاريخ البخارى" 8/156: قال لنا عبد الله بن يوسف: حدثنا الليث، قال: حدثنا الوليد بن أبى الوليد أبو عثمان وكان فاضلاً من أهل المدينة، وقال الذهبى فى "الكاشف": ثقة: وروى له البخارى فى "الأدب المفرد" ومسلم وأصحاب السنن، وأخطأ الحافظ فى "التقريب" فلين حديثه .وهو فى "مسند أبى يعلى" 253 . وأخرجه أحمد 1/20، وابن أبى شيبة 1/310، وابن ماجة 2758، والبزار 1665، والحاكم 2/89، والبيهقى 9/172 من طرق عن الليث بن سعد، عن يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد، عن الوليد بن أبى الوليد، عن عثمان بن عبد الله بن سراقة، بهذا الإسناد .وقد تقدم برقم 1609 .

4629- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه سعيد بن منصور فى "سننه" 2326، ومن طريق مسلم 1895 138 فى الإمارة: باب فضل إعانة الغازى فى سبيل الله، وأبو داوُد 2510 فى الجهاد: باب ما يجزء من الغزو، عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/82 من طريق ابن وهب، بِهِ . ووافقه الذهبى .وأخرجه أحمد 3/15 عن هارون بن معروف، عن ابن وهب، بِهِ .وأخرجه ابن الجارود فى "المنتقى" 1038 عن محمد بن يحيى، عن أبى نعيم، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سعيد مولى المهرى، عن أبى سعيد الخدرى .

اجر کے نصف کی مانند اجر ملے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا التَّحْصِيرَ لِهٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس مذکورہ عدد کے ساتھ یہ حد بندی' جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' اس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

4630 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ، كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ، حَتّٰى اِنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الْغَازِيْ شَيْءٌ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان فراہم کرتا ہے یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے' تو اسے بھی اس مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے' یہاں تک کہ جہاد کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

ذِكْرُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْغَازِيْ وَبَيْنَ مَنْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فِي الْاَجْرِ

جنگ میں حصہ لینے والے اور اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کا خیال رکھنے والے میں اجر کے حوالے سے بھلائی میں برابری کا تذکرہ

4631 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

4630– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن أبي سليمان، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: زهير بن حرب، ومحمد بن عُبيد: هو الطنافسي، وعطاء : هو ابن أبي رباح .وأخرجه أحمد 4/114–115 و116 و5/192، والحميدي 818، وسعيد بن منصور في "سننه" 2328، والدارمي 2/209، والترمذي 1629 في فضائل الجهاد: باب من جهز غازياً، وابن ماجة 2759 في الجهاد: باب من جهز غازياً، والطبراني في الكبير 5267 و5268 و5270 و5271 و5272 و5274 و5275 و5276 و5277، وفي "الصغير" 836، والبيهقي 4/240 من طرق عن عطاء، به .

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان فراہم کرتا ہے' تو گویا اس نے بھی جہاد میں حصہ لیا اور جو شخص مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے' تو گویا اس نے بھی جہاد میں حصہ لیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ: فَقَدْ غَزَا اَرَادَ بِهٖ اَنَّ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''اس نے جنگ میں حصہ لیا'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: اسے اس کی مانند اجر ملے گا (جس نے جہاد میں حصہ لیا)

4632 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ،

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ اَخْبَرَنِيْهِ بُسْرُ بْنُ سَعِيْدٍ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مجاہد کو سامان فراہم کرتا ہے' تو اسے بھی مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے اور جو شخص مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے اسے بھی مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے''۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: بسر بن سعید نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُجَهِّزَ اِنَّمَا يَاْخُذُ كَحَسَنَاتِ الْغَازِيْ مِنْ اَجْرِ غَزَاتِهٖ تِلْكَ، حَتّٰى يَكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِ الْغَازِيْ شَيْءٌ، وَكَذٰلِكَ الْخَالِفُ فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ

4631- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم . بكير بن الأشج: هو بكير بن عبد الله بن الأشج .وأخرجه الطيالسي 956، وأحمد 4/115 و116 و117 و5/193، والبخاري 2483 في الجهاد: باب فضل من جهز غازياً أو خلفه بخير، وسعيد بن منصور 2325، ومسلم 1895 في الإمارة: باب فضل من إعان الغازي، وأبو داوٗد 2509 في الجهاد: باب ما يجزء من الغزو، والترمذي 1628 في فضائل الجهاد: ما جاء في فضل مَن جهَّز غازياً، والنسائي 6/46 في الجهاد: باب فضل من جهز غازياً، وابن الجارود 1037، والطبراني 5225 و5226 و5227 و5228 و5229 و5230 و5231 و5232 و5233 و5234، والبيهقي 9/28 و47 و172 من طرق عن بسر بن سعيد، بهذا الإسناد .

4632- رجاله ثقات رجال الصحيح غير مُوسَى بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وهب بن زمعة، فقد روى له أصحاب السنن وهو سيء الحفظ . ابن أبي فديك: هو مُحَمَّدُ بْنُ إسمَاعِيْل بن مسلم بن أبي فديك الدِّيلي مولاهم، وعبد الرحمٰن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن الحارث بن كنانة المدني . وانظر ما قبله .

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سامان فراہم کرنے والا شخص' جنگ میں حصہ لینے والے کی طرح نیکیاں حاصل کر لیتا ہے' یہاں تک کہ اسے بھی غازی کی مانند اجر ملتا ہے' اور غازی کے اجر میں کوئی کمی نہیں آتی' غازی کے گھر والوں کا خیال رکھنے والے کو بھی اس کی مانند (اجر ملتا ہے)

4633 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ خَلَفَهُ فِي اَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ، غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ، وَمَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کو سامان فراہم کرتا ہے یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے' تو اسے بھی مجاہد کی مانند اجر وثواب ملتا ہے البتہ مجاہد کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور اگر کوئی روزہ دار شخص کو افطاری کرواتا ہے' تو اسے بھی روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

ذِكْرُ اَخْذِ الْغَازِي اَجْرَ الْخَالِفِ اَهْلَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کا تذکرہ' غازی قیامت کے دن اپنے پیچھے رہ جانے والے شخص کی نیکیوں میں سے اجر حاصل کر لے گا

4634 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَعْنَبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَاُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ اِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: يَا فُلَانُ، هٰذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ، ثُمَّ

4633– إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح . وهو مكرر 3429 .

4634– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن قدامه المصيصي فقد روى له أبو داوٗد والنسائي، وهو ثقة . بندار: لقب محمد بن بشار، وسفيان: هو الثوري، وابن بريدة: هو سليمان . وأخرجه الحميدي 907 عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه سعيد بن منصور 2331، وعنه مسلم 1897 140 في الإمارة: باب حرمة نساء المجاهدين وإثم من خانهم فيهن، وأبو داوٗد 2496 في الجهاد: باب حرمة نساء المجاهدين، والبيهقي 9/173 عن سفيان، به . وأخرجه أحمد 5/352، ومسلم 1897 عن وكيع، والنسائي 6/51 في الجهاد: باب من خان غازياً، عن عبد الله بن محمد بن عبد الرحمٰن، كلاهما عن سفيان، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن أبيه .

اِلْتَفَتَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ: فَمَا ظَنُّكُمْ مَا اَرٰی یَدَعُ مِنْ حَسَنَاتِہٖ شَیْئًا

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجاہدین کی خواتین کی حرمت پیچھے رہ جانے والوں کیلئے اسی طرح ہے' جس طرح ان کی اپنی مائیں ہوتی ہیں اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو بھی شخص کسی مجاہد کے ساتھ خیانت کرے گا' تو اس شخص کو مجاہد کے سامنے رکھا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا اے فلاں یہ فلاں شخص ہے تم اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہو حاصل کرلو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کی طرف توجہ کی اور فرمایا: تمہارا کیا گمان ہے میرا خیال ہے وہ اس کی نیکیوں میں سے کوئی بھی نیکی باقی نہیں رہنے دے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ يَكُوْنُ لِمَنْ خَلَفَ لِاَهْلِ الْغَازِي بِشَرٍّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ فعل اس شخص کے ساتھ ہوگا'

جس نے غازی کے اہل خانہ کا برے طریقے سے خیال رکھا تھا

4635 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ قَاعِدٍ يَخْلُفُ مُجَاهِدًا فِيْ اَهْلِهٖ بِسُوْءٍ اِلَّا اُقِيْمَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهٗ: هٰذَا خَلَفَكَ فِيْ اَهْلِكَ بِسُوْءٍ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مجاہدین کی خواتین کی پیچھے رہ جانے والوں کیلئے حرمت اسی طرح ہے' جس طرح اس کی اپنی ماؤں کی حرمت ہوتی ہے اور پیچھے رہ جانے والا جو بھی شخص کسی مجاہد کی بیوی کے حوالے سے خیانت کرے تو اس شخص کو قیامت کے دن مجاہد کے سامنے پیش کر دیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا اس نے تمہاری غیر موجودگی میں تمہاری بیوی کے ساتھ خیانت کی تو تم اس کی نیکیوں کو حاصل کرلو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغَزْوِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْ يَاْجُرُ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کی اس صفت کا تذکرہ' جسے کرنے والے کو اللہ اجر عطا کرے گا

4636 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ:

4635– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن بريدة فمن رجال مسلم وأخرجه النسائي 6/50 عن هارون بن عبد الله، عن حرمي بن عمارة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/355 عن ليث، ومسلم 1897 عن مسعر، كلاهما عن علقمة بن مرثد، به .وأخرجه الطبراني 1164 من طريق يزيد النحوي، عن ابن بريدة، به .

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَاَنّٰى ذٰلِكَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟، قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: ایک شخص حمیت کی خاطر لڑتا ہے ایک شخص بہادری کے اظہار کے لیے لڑتا ہے ایک شخص دکھاوے کیلئے لڑتا ہے' تو اس میں سے کون سا شخص اللہ کی راہ میں شمار ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لیے جہاد میں حصہ لیتا ہے' تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین سربلند ہو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ كَتْبَةِ اللّٰهِ الْاَجْرَ لِمَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِهٖ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْئًا مِنْ عَرَضِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے اجر نوٹ نہیں کرے گا'

جس نے اس کی راہ میں جنگ میں حصہ لیا تھا' اور وہ اس کے ذریعے اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا کا ساز و سامان حاصل کرنا چاہتا تھا

4637 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ،

4636– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي الكوفي .وأخرجه الطيالسي 487 و488، وأحمد 4/392 و397 و402 و405 و417، والبخاري 123 في العلم: باب من سأل وهو قائم عالماً جاساً، و 2810 في الجهاد: باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا، و 3126 في فرض الخمس: باب من قاتل للمغنم هل ينقص أجره، و 7458 في التوحيد: باب قوله تعالى: (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ)، ومسلم 1904 في الإمارة: باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، وأبو داوُد 2517 في الجهاد: باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، والترمذي 1646 في فضائل الجهاد: باب ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، والنسائي 6/23 في الجهاد: باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، وابن ماجة 2783 في الجهاد: باب النية في القتال، والبيهقي 9/167 و168، والبغوي 2626 من طرق عن أبي وائل، بهذا الإسناد .

4637– رجاله ثقات رجال الصحيح غير مكرز، كذا وقع في الأصل و "التقاسيم" وثقات المؤلف 5/464–465 مكرز بدون كلمة ابن، وعند غيره ممن خرجه هو ابن مكرز وترجمه البخاري في "الكبير" 8/447 باسم ابن المكرز وكذلك ابن أبي حاتم 9/328، وهو الصواب إن شاء الله، وسماه الإمام أحمد 2/366 في رواية يزيد بن مكرز ولم يوثقه غير المؤلف، وقال ابن المديني: مجهول .وأخرجه أبو داوُد 2516 في الجهاد: باب في من يغزو ولتمس الدنيا، والحاكم 2/85، والبيهقي 9/169 من طريق عبد الله بن المبارك، عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد . . . . . . وأخرجه أحمد 2/290 و366 من طريقين عن ابن أبي ذئب، به .وله شاهد حسن من حديث أبي أمامة عند النسائي 6/25 ولفظة: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: أرأيت رجلاً غزا يلتمس الأجر والذكر ما له؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا شيء له" فأعادها ثلاث مرات يقول له رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا شيء له"، ثم قال: "إن الله لا يقبل من العمل إلا ما كان خالصاً له، وابتغى به وجهه" . وقال الحافظ في الفتح 6/35: إسناده جيد، وحسنه الحافظ العراقي في تخريج الإحياء .

قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ مِكْرَزٍ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ يَبْتَغِیْ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَجْرَ لَهُ، فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ النَّاسُ، وَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفْهِمْهُ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ يَبْتَغِیْ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟، قَالَ: لَا اَجْرَ لَهُ، فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ النَّاسُ، وَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ: رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ يَبْتَغِیْ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟، قَالَ: لَا اَجْرَ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے ہمراہ وہ دنیاوی فائدہ بھی حاصل کرنا چاہتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو اجر نہیں ملے گا لوگوں کیلئے یہ بات بڑی پریشانی کا باعث بنی لوگوں نے اس شخص سے کہا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبارہ یہ سوال کرو' ہوسکتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے مفہوم کا اندازہ نہ ہوسکا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کا ارادہ کرتا ہے اور دنیاوی فائدہ بھی حاصل کرنا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی اجر نہیں ملے گا لوگوں کیلئے یہ بات بڑی پریشانی کا باعث بنی انہوں نے اس شخص سے کہا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہ سوال کرو اس شخص نے تیسری مرتبہ سوال کیا کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس کے ذریعے دنیاوی فائدہ بھی حاصل کرنا چاہتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَاصِدَ فِیْ غَزَاتِهٖ شَيْئًا مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ لَهُ مَقْصُوْدُهُ دُوْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اپنی جنگ میں (حصہ لیتے ہوئے) اس فنا ہوجانے والی دنیا کے سازوسامان میں سے کسی بھی چیز کا قصد کرنے والے شخص کو اس کا مقصود ملتا ہے' اسے آخرت میں اس کا اجر نہیں ملے گا

4638 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

4638- حديث حسن بشواهده، رجاله ثقات غير يحيى بن الوليد فلم يُوثّقهُ غير المؤلّف 5/523، ولم يَروِ عنه غيرُ جبلة بن عطية، وقال ابن القطان: مجهول .

ل هذا وهم من المؤلف رحمه الله، فإن يحيى بن الوليد هذا: هو حفيد عبادة بن الصامت لا ابن أخيه، فقد رواه أحمد 5/315 و230 و239، والدارمي 2/208، والنسائي 6/24 في الجهاد: باب من غزا في سبيل الله ولم ينو من غزاته إلا عقالاً، والحاكم 2/109، والبيهقي 6/331 من طرق عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عن يحيى بن الوليد عبادة بن الصامت، عن جده . . .وقد نقل الحافظ في "تهذيب التهذيب" 11/296 قول المؤلف هذا، وتعقبه بقوله: وفيما قاله نظر .

سَلَمَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ غَزَا وَلَا يَنْوِي فِي غَزَاتِهِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الصَّامِتِ ابْنُ اَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنگ میں حصہ لے اور جنگ میں حصہ لیتے ہوئے اس کی نیت صرف ایک رسی کا حصول ہو' تو اسے وہی چیز ملے گی' جس کی اس نے نیت کی تھی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے راوی یحییٰ بن ولید بن صامت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ مَا رُزِقَ الْمَرْءُ فِيْهِ الشَّهَادَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سب سے افضل جہاد وہ ہے' جس میں آدمی کو شہادت نصیب ہو

4639 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ يُّعْقَرَ جَوَادُكَ، وَيُهْرَاقَ دَمُكَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور تمہارا خون بہا دیا جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعْطِي مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ، وَاُهْرِيقَ دَمُهُ مَا يُؤْتِيْ عِبَادَهُ الصَّالِحِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں' اس کا خون بہا دیا جائے اللہ تعالیٰ اسے وہی اجر و ثواب عطا کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عطا کرتا ہے

4640 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

4639– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان وهو طلحة بن نافع فمن رجال مسلم–، وأخرج له البخاري مقروناً . وأخرجه أحمد 3/300 و302، والدارمي 2/20، والطيالسي 1777، والطبراني في "الصغير" 713 من طرق عن أبي سفيان، عن جابر .وأخرجه الحميدي 1276، وأبو يعلى 2081 عن سفيان، عن أبي الزبير، عن جابر .وأخرجه أحمد 3/346 و391 من طريقين عن أبي الزبير، به . وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/290–291 .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِنَا، فَقَالَ حِينَ انْتَهٰى اِلَى الصَّفِّ: اللّٰهُمَّ آتِنِي اَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذًا يُعْقَرُ جَوَادُكَ، وَتُسْتَشْهَدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ اس وقت ہمیں نماز پڑھا رہے تھے جب وہ شخص صف تک پہنچا تو اس نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ! تو نے اپنے نیک بندوں کو جو کچھ عطا کیا ہے اس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز مجھے بھی عطا کر (یعنی مجھے سب سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کر) جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: ابھی کس شخص نے کلام کیا تھا؟ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے اور تمہیں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے گا''۔

4640- محمد بن مسلم بن عائذ ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أبو حاتم: مجهول، وقال العجلي: ثقة، وأخرج حديثه ابن خزيمة والحاكم، وباقي السند رجاله رجال الصحيح . الدراوردي: هو عبد العزيز بن محمد .وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 1/222، والنسائي في "اليوم والليلة " 93، وأبو يعلى 697 و769، وابن السني 105 من طرق عن عبد العزيز الدراوردي، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/207 بإسقاط محمد بن مسلم بن عائذ من سنده، من طريق إبراهيم بن حمزة الزبيري، حدثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن سهيل بن أبي صالح، عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه سعد . . .وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي .

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

4641 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): قَالَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ مَالِهٖ، دَعَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ اَيْ فُلُ هَلُمَّ هٰذَا خَيْرٌ مِرَارًا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ تَدْعُوْكَ الْحَجَبَةُ كُلُّهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے (کسی بھی چیز کا) جوڑا خرچ کرتا ہے' تو جنت کے دربان اسے پکار کر کہتے ہیں: اے فلاں دھیان کرو یہ چیز زیادہ بہتر ہے وہ ایسا کئی مرتبہ کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص پر تو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے' تمہیں جنت کے تمام دربان بلائیں گے''۔

ذِكْرُ مُنَافَسَةِ خَزَنَةِ الْجِنَانِ عَلَى الْمُنْفِقِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهٖ لِيَكُوْنَ دُخُوْلُهٗ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ مِنْ نَاحِيَتِهٖ

اس بات کا تذکرہ' اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرنے والے شخص کے بارے میں جنت کے دربانوں کے درمیان مقابلہ ہوجاتا ہے' تاکہ اس شخص کا داخلہ اس دروازے سے ہو' جو اس دربان کے لیے مخصوص ہے

4642 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: قَالَ

4641- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وباقي رجاله ثقات، وله طريق آخر صحيح عند البخاري 2841 و3216، ومسلم 1027 86 . وقد تقدم برقم 308 .

4642- إسناده صحيح على شرط مسلم .

سُفْيَانُ: سَمِعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، مَعِى مِنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟، قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِىْ سَحَابٍ؟، قَالُوا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِىْ سَحَابٍ؟، قَالُوا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَوَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ، لَا تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، كَمَا لَا تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهِمَا، فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ: اَىْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ، اَلَمْ اُسَوِّدْكَ، اَلَمْ اُزَوِّجْكَ، اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَتْرُكْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ، قَالَ: لَا يَا رَبِّ، قَالَ: فَالْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِىْ، قَالَ: ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِىْ فَيَقُوْلُ: اَلَمْ اُكْرِمْكَ، اَلَمْ اُسَوِّدْكَ، اَلَمْ اُزَوِّجْكَ، اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَتْرُكْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ قَالَ: لَا يَا رَبِّ، قَالَ: فَالْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِىْ، قَالَ: ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ: مَا اَنْتَ؟، فَيَقُوْلُ: اَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ، وَبِنَبِيِّكَ، وَبِكِتَابِكَ، وَصُمْتُ، وَصَلَّيْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِىْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهٗ: اَفَلَا نَبْعَثُ عَلَيْكَ شَاهِدَنَا؟، قَالَ: فَيُفَكِّرُ فِىْ نَفْسِهٖ مَنِ الَّذِى يَشْهَدُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ: انْطِقِى، قَالَ: فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ، فَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ، وَذٰلِكَ الَّذِى سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يُنَادِى مُنَادِى اَلَا اتَّبَعَتْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالَ: فَيَتْبَعُ اَوْلِيَاءُ الشَّيَاطِيْنَ الشَّيَاطِيْنَ، قَالَ: وَاتَّبَعَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى اَوْلِيَاءَ هُمْ اِلٰى جَهَنَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ يَبْقَى الْمُؤْمِنُوْنَ، ثُمَّ نَبْقٰى اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ، فَيَاْتِيْنَا رَبُّنَا وَهُوَ رَبُّنَا، فَيَقُوْلُ: عَلٰى مَا هٰؤُلَاءِ قِيَامٌ؟، فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَعَبَدْنَاهُ وَهُوَ رَبُّنَا وَهُوَ آتِيْنَا، وَمُثِيْبُنَا، وَهٰذَا مَقَامُنَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ فَامْضُوا، قَالَ: فَيُوضَعُ الْجِسْرُ وَعَلَيْهِ كَلَالِيبُ مِنْ نَارٍ تَخْطَفُ النَّاسَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمِ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ، فَاِذَا جَاوَزَ الْجِسْرَ، فَكُلُّ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجًا مِنَ الْمَالِ مِمَّا يَمْلِكُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ تَدْعُوهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا مُسْلِمُ، هٰذَا خَيْرٌ، فَيُقَالُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا مُسْلِمُ، هٰذَا خَيْرٌ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ ذٰلِكَ لِعَبْدٍ لَا تَوٰى عَلَيْهِ يَدَعُ بَابًا وَيَلِجُ مِنْ اٰخَرَ، قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ، اِنِّىْ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: اَمْلَاهُ عَلَىَّ سُفْيَانُ اِمْلَاءً

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات میں جس میں بادل نہ ہو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کچھ مشکل پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب کوئی بادل نہ ہو سورج کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تمہیں اپنے پروردگار کا

دیدار کرنے میں اسی طرح کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی' جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں مشکل پیش نہیں آتی ہے۔ بندے کو (پروردگار کی بارگاہ میں) پیش کیا جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اے فلاں کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی میں نے تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا کیا میں نے تمہیں ہر طرح کی نعمتیں عطا نہیں کی تھیں۔ بندہ عرض کرے گا جی ہاں میرے پروردگار (ایسا ہی ہوا تھا) پروردگار فرمائے گا تمہیں اس بات کا یقین تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے وہ جواب دے گا جی نہیں اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا آج میں تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر دوسرے شخص کو پیش کیا جائے گا پروردگار فرمائے گا کیا میں نے تمہیں عزت نہیں دی تھی کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی کیا میں نے تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا کیا میں نے تمہیں کشادگی اور فراخی عطا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ بندہ جواب دے گا: جی ہاں۔ اے میرے پروردگار! پروردگار دریافت کرے گا: کیا تمہیں اس بات کا یقین تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے۔ بندہ جواب دے گا: جی نہیں۔ اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا میں تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر تیسرے شخص کو پیش کیا جائے گا' تو پروردگار دریافت کرے گا تم کون ہو وہ جواب دے گا میں تیرا بندہ ہوں میں تجھ پر ایمان لایا تیرے نبی پر تیری کتابوں پر ایمان لایا میں نے روزے رکھے' میں نے نماز پڑھی' میں نے صدقہ کیا وہ جہاں تک ہو سکے گا بھلائی کا تذکرہ کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اس شخص سے کہا جائے گا کیا ہم نے تم پر گواہ کو نہیں بھیجا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص ذہن میں سوچے گا کہ اس کے خلاف کون گواہی دے سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اس کے زانوں سے کہا جائے گا تم کلام کرو تو اس کا زانو اس کا گوشت اس کی ہڈیاں کلام کریں گے اس چیز کے بارے میں جو وہ عمل کرتا رہا تھا یہ منافق شخص ہو گا اس کی وجہ یہ ہو گی تا کہ وہ شخص اپنی طرف سے کوئی عذر نہ پیش کر سکے اور تا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراضگی کا اظہار کر سکے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا ہر گروہ اس کے پیچھے چلا جائے جس کی وہ عبادت کیا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو شیاطین کے ماننے والے شیاطین کے پیچھے چلے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں یہودی اور عیسائی اپنے بڑوں کے ہمراہ جہنم کی طرف چلے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر مومن باقی رہ جائیں گے۔ اے اہل ایمان! پھر ہم باقی رہ جائیں گے ہمارا پروردگار ہمارے پاس تشریف لائے گا وہ ہمارا پروردگار ہی ہو گا وہ فرمائے گا تم کس کے لیے کھڑے ہوئے ہو' تو وہ بندے عرض کریں گے ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے بندے ہیں ہم اس کی عبادت کرتے ہیں وہ ہمارا پروردگار ہے وہ ہمارے پاس آئے گا اور ہمیں ثواب عطا کرے گا ہم تو اسی جگہ کھڑے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو پروردگار کہے گا میں تمہارا پروردگار ہوں تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر پل صراط کو رکھا جائے گا' جس پر آگ کے بنے ہوئے آنکڑے ہوں گے جو لوگوں کو اچک لیں گے اس مقام پر شفاعت کی اجازت دی جائے گی (اور میں یہ

دعا کروں گا)

''اے اللہ! سلامت رکھنا اے اللہ! سلامت رکھنا''۔

جب آدمی اس پل کو پار کر لے گا' تو ہر وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں دیا ہوگا' تو جنت کے دربان اسے بلائیں گے اے اللہ کے بندے اے مسلمان یہ بھلائی ہے' تو اسے کہا جائے گا اے اللہ کے بندے اے مسلمان یہ بھلائی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ اگر وہ کوئی ایک دروازے کو چھوڑ دے اور دوسرے دروازے سے داخل ہو جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے یہ امید ہے' تم بھی ان لوگوں میں سے ایک ہو گے''۔

عبدالجبار نامی راوی بیان کرتے ہیں: سفیان نامی راوی نے یہ روایت مجھے املا کروائی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ اسْمَ الزَّوْجِ تُوقِعُ الْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا عَلَى الْوَاحِدِ اِذَا قُرِنَ بِجِنْسِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' عربوں کے محاورے میں لفظ ''زوج'' کا اطلاق اس ایک چیز پر ہوتا ہے' جس کے جیسی دوسری چیز اس کے ساتھ موجود ہو

4643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْتُ الرَّبَذَةَ فَلَقِيتُ اَبَا ذَرٍّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا مَالُكَ؟، قَالَ: مَالِيْ عَمَلِي، قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا تُحَدِّثُنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: بَلٰى، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ، قُلْتُ: وَمَا زَوْجَانِ مِنْ مَالِهِ؟، قَالَ: عَبْدَانِ مِنْ رَقِيْقِهِ، فَرَسَانِ مِنْ خَيْلِهِ بَعِيْرَانِ مِنْ اِبِلِهِ

صعصعہ بن معاویہ جو احنف بن قیس کے چچا ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں ربذہ آیا وہاں میری ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے دریافت کیا: اے ابوذر! آپ کا مال کیا ہے انہوں نے جواب دیا: میرا مال میرا عمل ہے میں نے کہا:

4643- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صعصعة بن معاوية، فقد روى له البخاري في "الأدب المفرد" والنسائي وابن ماجة، وله صحبة، وقيل: إنه مخضرم، مات في ولاية الحجاج على العراق . وقد تقدم برقم 2940 وله شواهد .

اے ابوذر مجھے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کریں گے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جن بھی دو مسلمانوں (یعنی مسلمان میاں بیوی) کے تین بچے فوت ہو جائیں جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنے فضل کی وجہ سے ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کر دے گا''۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی بارگاہ میں خرچ کرتا ہے' تو جنت کے دربان تیزی سے اس کی طرف لپکتے ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: مال میں سے کسی چیز کے جوڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ اپنے غلاموں میں سے دو غلام آزاد کر دے یا اپنے گھوڑوں میں سے دو گھوڑے دیدے یا اپنے اونٹوں میں سے دو اونٹ دیدے۔

ذِكْرُ ابْتِدَارِ خَزَنَةِ الْجِنَّانِ فِي الْقِيَامَةِ عِنْدَ نِدَاءِ مَنْ اَنْفَقَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهٖ

جنت کے دربانوں کا قیامت کے دن اس پکار کے وقت لپکنے کا تذکرہ

''جس شخص نے اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا ہو''

4644 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَمُّ الْاَحْنَفِ:

(متنِ حدیث): اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا مَالُكَ؟، قَالَ: مَالِيْ عَمَلِي، فَقُلْتُ: حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ابْتَدَرَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا زَوْجَانِ؟ قَالَ: فَرَسَانِ مِنْ خَيْلِهٖ بَعِيْرَانِ مِنْ اِبِلِهٖ، عَبْدَانِ مِنْ رَقِيْقِهٖ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا تُسَمِّي الْفَرْدَيْنِ الْمُتَلَازِمَيْنِ زَوْجَيْنِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ) (الذاريات: 49)

صعصعہ بن معاویہ جو حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں ''ربذہ'' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے حضرت ابوذر آپ کا مال کیا ہے انہوں نے جواب دیا: میرا مال میرا عمل ہے میں نے کہا: آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4644- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

''جو شخص اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے' تو جنت کے دربان تیزی سے اس کی طرف لپکتے ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: جوڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ اپنے گھوڑوں میں سے دو گھوڑے دیدے یا اپنے اونٹوں میں سے دو اونٹ دیدے یا اپنے غلاموں میں سے دو غلام دیدے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب اپنے محاورے میں ایک ہی جیسی دو چیزوں کیلئے لفظ جوڑا استعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے ہر چیز میں سے جوڑے پیدا کیے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَدَرَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَرَادَ بِهِ حَجَبَةَ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جنت کے خزانچی اس کی طرف لپکتے ہیں'' اس کے ذریعے آپ کی مراد جنت کے دربان ہیں

4645 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَقَدْ أَوْرَدَ رَوَاحِلَ لَهُ، فَسَقَاهَا، ثُمَّ أَصْدَرَهَا وَقَدْ عَلَّقَ قِرْبَةً فِيْ عُنُقِ رَاحِلَةٍ لَهُ مِنْهَا، لِيَشْرَبَ مِنْهَا، وَيَسْقِي أَصْحَابَهُ، وَذٰلِكَ خُلُقٌ مِّنْ أَخْلَاقِ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ: مَا مَالُكَ؟ قَالَ: مَالِيْ عَمَلِي، قُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ، مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ، قُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هٰذَانِ الزَّوْجَانِ؟، فَقَالَ: إِنْ كَانَ رِجَالًا فَرَجُلَانِ، وَإِنْ كَانَتْ خَيْلًا فَفَرَسَانِ، وَإِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيْرَانِ، حَتّٰى عَدَّ أَصْنَافَ الْمَالِ كُلَّهُ قُلْتُ: إِيهِ يَا أَبَا ذَرٍّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ

صعصعہ بن معاویہ بیان کرتے ہیں: ''ربذہ'' کے مقام پر میری ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی وہ اپنے اونٹوں کو (پانی کے پاس) لائے ہوئے تھے اور انہیں پانی پلا رہے تھے پھر وہ اپنی سواری کی طرف بڑھے انہوں نے اپنی سواری کی گردن میں مشکیزہ لٹکایا ہوا تھا تاکہ اس سے پانی پی لیا کریں انہوں نے پہلے اپنے ساتھیوں کو پانی پلایا۔ یہ بات عربوں کی روایات میں شامل تھی میں نے کہا: اے ابوذر آپ کا مال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرا مال میرا عمل ہے میں نے کہا: اے ابوذر آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4645– إسناده صحيح، وانظر ما قبله.

''جو شخص اپنے مال میں سے جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے' تو جنت کے دربان تیزی سے اس کی طرف لپکتے ہیں''۔
میں نے دریافت کیا: اے ابوذر جوڑے سے مراد کیا ہے انہوں نے فرمایا: اگر غلام ہو' تو دو غلام اگر گھوڑے ہوں' تو دو گھوڑے اگر اونٹ ہوں' تو دو اونٹ (اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں)' یہاں تک کہ انہوں نے مال کی تمام اصناف گنوادیں۔ میں نے کہا: اے ابوذر! مزید (کوئی حدیث بیان کیجئے) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔
''جن بھی دو مسلمانوں (یعنی مسلمان میاں بیوی) کے تین بچے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان (بچوں) پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کردے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَفْضَلِ النَّفَقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اللہ کی راہ میں اپنی سواری اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کرنا سب سے افضل خرچ ہے

4646 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): اَفْضَلُ دِيْنَارٍ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے زیادہ فضیلت والا دینار وہ دینار ہے' جسے آدمی اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے''۔

ذِكْرُ تَضْعِيْفِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الطَّاعَاتِ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے اجر کا دوسری نیکیوں سے کئی گنا زیادہ ہونے کا تذکرہ

4647 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمِيْلَةَ يَعْنِيْ اَبَاهُ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمِيْلَةَ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ

4646- إسناده صحيح، عمران بن موسى القزاز روى له أصحاب السنن وهو ثقة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي أسماء الرحبي، فمن رجال مسلم، وقد تقدم برقم 4242 .

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے' تو اس کیلئے اس کا ثواب سات سو گنا تک نوٹ کیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ قَدْ يُضَعِّفُ الْمُنْفِقَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثَوَابَهٗ عَلٰى هٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُوْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' بعض اوقات اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس مذکورہ عدد سے زیادہ اجر وثواب عطا کرے گا

4648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ عِيْسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ)، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ زِدْ اُمَّتِيْ، فَنَزَلَتْ: (مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً) (البقرة: 245)، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ زِدْ اُمَّتِيْ، فَنَزَلَتْ: (اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ) (الزمر: 10)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

4647- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يُسر بن عميله، فقد روى له الترمذى والنسائى، وهو ثقة، وخُريم بن فاتك صحابيه روى له الأربعة .وأخرجه أحمد 4/345، والترمذى 1625 فى فضائل الجهاد: باب ما جاء فى فضل النفقة فى سبيل الله، والطبرانى 4155، والحاكم 2/87 من طريقين عن زائدة، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى، وقال الترمذى: هذا حديث حسن .وأخرجه مطولاً أحمد 4/322 من طريق المسعودى، عن الركين بن الربيع، عن رجل، عن خريم بن فاتك .وأخرجه أيضاً 4/345 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن، عن الركين بن الربيع، عن عمه فلان بن عميلة، عن خريم بن فاتك .وهو عنده أيضاً 4/346 من طريق المسعودى، عن الركين بن الربيع، عن أبيه، عن خريم بن فاتك .وأخرجه الطبرانى 4151 من طريق مسلمة بن إسحاق، والحاكم 2/87 عن الركين بن الربيع، حدثنى عمى، عن أبى يحيى خريم بن فاتك .وأخرجه أيضاً 4152 من طريق عمرو بن قيس الملائى، عن الركين بن الربيع، عن الربيع بن عميلة، عن خريم بن فاتك .وأخرجه أيضاً 4153 من طريق شيبان، و4154 من طريق سفيان، والحاكم 2/87 من طريق زائدة، ثلاثتهم عن الركين بن الربيع، عن أبيه، عن عمه يُسير بن عميلة، عن خريم بن فاتك .

4648- حفص بن عمر بن عبد العزيز لا بأس به، وأبو إسماعيل المؤدب وهو إبراهيم بن سليمان بن رزين- صدوق يغرب، وعيسى بن المسيب ذكره المؤلف فى "الثقات" 7/232، وقال: من أهل مكة .وأخرجه ابن أبى حاتم فيما ذكره ابن كثير 1/442 عن أبى زرعة، عن إسماعيل بن إبراهيم بن بسام، عن أبى إسماعيل المؤدب، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن مردويه فيما قاله ابن كثير أيضاً 1/469 عن عبد الله بن عبد الله بن العسكرى البزار، عن الحسن بن على بن شعيب، عن محمود بن خالد الدمشقى، عن أبيه، عن عيسى بن المسيب، بِهِ .وأورده السيوطى فى "الدر المنثور" 1/747، وزاد نسبته إلى ابن المنذر والبيهقى فى "شعب الإيمان" .

''وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک ایسے دانے کی طرح ہے' جو سات بالیاں اگاتا ہے جن میں سے ہر ایک بالی میں ایک سو دانے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہے اجر کو دوگنا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے''۔

تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یہ دعا کی: اے میرے پروردگار! میری امت کو مزید عطا کر تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جو شخص اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے لیے کئی گنا زیادہ کر دیتا ہے''۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دعا کی: اے میرے پروردگار! میری امت کو مزید عطا کر تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر کسی حساب کے بغیر پورا دیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَا اَنْفَقَ الْمَرْءُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنَ الْاَشْيَاءِ اُعْطِي فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهَا بِعَدَدِهَا، وَاَعْيَانِهَا عَلَى التَّضْعِيفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اللہ کی راہ میں جو بھی چیزیں خرچ کرتا ہے اسے جنت میں اس کی مانند اتنی ہی تعداد میں ویسی ہی چیزیں کئی گنا عطا کی جائیں گی

4649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ

حضرت ابومسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نکیل والی اونٹنی لے کر آیا اس نے عرض کی: یہ اللہ کی راہ میں ہے' تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہیں قیامت کے دن اس کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ملیں گی جو نکیل والی ہوں گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْاَعْمَشُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے'

4649- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس .وأخرجه مسلم 1892 في الإمارة: باب فضل الصدقة في سبيل الله وتضعيفها، ومن طريقه أخرجه البغوي 2625 عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، عن جرير، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم 2/90 على شرط الشيخين، من طريق يحيى بن المغيرة السعدي، عن جرير، به، ووافقه الذهبي .

یہ روایت اعمش نے شیبانی سے نہیں سنی ہے

4650 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، بِنَسَا، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَاْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ

❀❀ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اللہ کی راہ میں نکیل والی ایک اونٹنی صدقہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قیامت کے دن سات سو نکیل والی اونٹنیاں لے کر آئے گی۔

4650- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه مسلم 1892، والنسائي 6/49 في الجهاد: باب فضل الصدقة في سبيل الله عز وجل، عن بشر بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/121 عن محمد بن جعفر، و 5/274 عن وهب بن جرير، كلاهما عن شعبة، بِهِ .وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/116 من طرق عن فضيل بن عياض، عن سليمان الأعمش، به . وتحرف في المطبوع أبو مسعود إلى ابن مسعود، وكذلك تحرف في "صحيح الجامع" 5031 إلى ابن مسعود، وجاء على الصواب في "الجامع الكبير" ص652 .

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ

باب: شہادت کی فضیلت

ذِكْرُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الَّذِينَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں کیا نازل کیا تھا جو بئر معونہ (کے قریب) میں شہید کردیئے گئے تھے

4651 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ اَنَسٌ: اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي الَّذِينَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْآنًا قَرَاْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ: اَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا اَنْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک ان لوگوں کے خلاف دعا ضرر کی جنہوں نے بئر معونہ کے مقام پر صحابہ کرام کو شہید کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رعل' لحیان اور عصیہ قبیلوں کے خلاف دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والوں کے بارے میں قرآن کی آیات نازل کی تھیں جنہیں ہم تلاوت کرتے تھے بعد میں وہ آیات منسوخ ہوگئیں (ان میں یہ الفاظ بھی تھے)

''ہماری قوم کو یہ بات پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے ہیں' وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں''۔

4651– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري 2814 في الجهاد: باب فضل قول الله تعالى: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا)، و 4095 في المغازي: باب غزوة الرجيع، ومسلم 677 في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة، من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2801 و4091 من طريقين، عن همام، عن إسحاق بن عبد الله، به .وأخرجه البخاري 3064 و4090، والبغوي 3790 من طريقين عن سعيد، عن قتادة، عن أنس .

ذِكْرُ مَجِيءِ مَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْثَعِبُ دَمُهُ لِيُعْرَفَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَمْعِ

جس شخص کواللہ کی راہ میں زخم لگ جائے اس کے قیامت کے دن ایسی حالت میں آنے کا تذکرہ' اس کا خون بہہ رہا ہوگا' تا کہ مجمع میں اس کی شناخت ہو جائے

4652 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ، اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَنْثَعِبُ دَمًا، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جس بھی شخص کو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جائے اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے' کسے اس کی راہ میں زخمی کیا گیا ہے' تو وہ شخص جب قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا اس کا رنگ خون کی مانند ہوگا' لیکن اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کے مانند ہوگی''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جانے کا تذکرہ

4653 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَنَا، قَالَ: فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: فَاَلْقٰى تُمَيْرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ.

4652- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمن بن هرمز .وهو في "الموطأ" 2/461 في الجهاد: باب الشهداء في سبيل الله، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2803 في الجهاد: باب من يجرح في سبيل الله عز وجل، والبيهقي 4/11 .وأخرجه أحمد 2/242، ومسلم 1876 105 في الإمارة: باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله، والنسائي 6/28-29 في الجهاد: باب من كُلِم في سبيل الله عز وجل، والبيهقي 9/164 من طرق عن سفيان، عن أبي الزناد، به .وأخرجه أحمد 2/231 عن محمد بن فضيل، عن عمارة، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة .وأخرجه مسلم 1876 106، والبيهقي 9/165 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة . وأخرجه الترمذي 1656 في فضائل الجهاد: باب ما جاء فيمن يكلم في سبيل الله، عن قتيبة، عن عبد العزيز بن محمد، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة .

4653- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 3/308، والبخاري 4046 في المغازي: باب غزوة أحد، ومسلم 1899 في الإمارة: باب ثبوت الجنة للشهيد، والنسائي 6/33 في الجهاد: باب ثواب من قتل في سبيل الله عز وجل، والبيهقي 9/43 و99، والبغوي 3789 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الَّذِى قُتِلَ هُوَ حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِىُّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوہ احد کے دن عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے اگر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جاؤں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو میرا ٹھکانہ کہاں ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس شخص نے اپنے ہاتھ میں موجود کچھ کھجوریں ایک طرف رکھیں پھر وہ آدمی آگے بڑھا اس نے جہاد میں حصہ لیا' یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شہید ہونے والے یہ شخص حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِلشَّهِيدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ بِحُكْمِ الْاَمِيْنَيْنِ مُحَمَّدٍ وَجِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جنت اس شہید کے لیے واجب ہوتی ہے' جس کے ذمے کوئی قرض نہ ہو' یہ بات دو امین افراد کے حکم کے ذریعے ثابت ہے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام

4654 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِىُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى سَعِيدٍ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ الْاَنْصَارِىِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَنُوْدِىَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟، فَاَعَادَ قَوْلَهٗ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ لِىْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

4654- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن سعيد: هو الأنصارى .وهو فى "الموطأ" 2/461 فى الجهاد: باب الشهداء فى سبيل الله، ومن طريق مالك أخرجه النسائى 6/34 فى الجهاد: باب من قاتل فى سبيل الله تعالى وعليه دين . . . . .وأخرجه مسلم 1885 فى الإمارة: باب من قُتل فى سبيل الله كفّرت خطاياه إلا الدين، والترمذى 1712 فى الجهاد: باب ما جاء فيمن يستشهد وعليه دين، والنسائى 6/34-35 من طريق قتيبة، عن الليث، عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 5/303-304 عن حجاج بن محمد، عن الليث، به .وأخرجه ابن أبى شيبة 5/310، ومسلم 1885 من طريق يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد المقبرى، به .وأخرجه سعيد بن منصور 2553، ومسلم 1885، والنسائى 6/35 عن محمد بن قيس، عن عبد الله بن أبى قتادة، عن أبيه .وأخرجه الدارمى 2/207 من طريق عبيد الله بن عبد المجيد، عن ابن أبى ذئب، عن سعيد المقبرى، به .

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے اگر میں صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید رکھتے ہوئے (دشمن کا) سامنا کرتے ہوئے پیٹھ نہ پھیرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران قتل ہو جاتا ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جب وہ مڑ کر جانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا یا اسے بلانے کا حکم دیا اسے بلایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے اپنی بات دوہرا دی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں البتہ قرض کا حکم مختلف ہے (یعنی اس کا حساب دینا ہوگا) جبرائیل نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ اَلَمِ الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

شہید اللہ کی راہ میں قتل ہوتے وقت جو تکلیف محسوس کرتا ہے اس کی صفت کا تذکرہ

4655 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيبِ، بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مَسَّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مَسَّ الْقَرْصَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہید ہونے والے شخص کو شہید ہونے پر اتنی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جس طرح کسی شخص کو چیونٹی کے کاٹنے پر ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّهِيدَ مِنْ اَوَّلِ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ قیامت کے دن شہید جنت میں داخل ہونے والے ابتدائی افراد میں شامل ہوگا

4656 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ

4655– إسناده حسن من أجل ابن عجلان وهو محمد– فإنه قد أخرج له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي السند ثقات رجاله رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 2/297، والدارمي 2/205، والترمذي 1668 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في فضل المرابط، وابن ماجة 2802 في الجهاد: باب فضل الشهادة في سبيل الله، من طرق عن صفوان بن عيسى، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حسن صحيح غريب .وأخرجه النسائي 6/36 في الجهاد: باب ما يجد الشهيد من الألم، وأبو نعيم في "الحلية" 8/264 من طريقين عن ابن عجلان، به .

4656– إسناده ضعيف، عامر العقيلي وهو ابن عقبة، ويقال: ابن عبد الله– لم يوثقه غير المؤلف، وكذا أبوه .وقد تقدم برقم 4312 .

هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِیْ عَامِرٌ الْعُقَيْلِیُّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: الشَّهِيْدُ، وَعَبْدٌ نَصَحَ سَيِّدَهُ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ، وَضَعِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ، وَاَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ: فَاَمِيْرٌ مُّسَلَّطٌ، وَذُوْ ثَرْوَةٍ مِّنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهِ، وَفَقِيْرٌ فَخُوْرٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں پہلے داخل ہونے والے تین افراد میں ایک شہید ہوگا ایک وہ غلام ہوگا' جو اپنے آقا کا خیر خواہ ہو اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور ایک وہ کمزور شخص ہوگا' جو مانگنے سے بچتا ہو اور جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد ایک وہ امیر جو مسلط ہوا ہو' ایک وہ مال دار شخص جو مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرتا ہو اور ایک متکبر غریب''۔

ذِكْرُ تَكْوِيْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا نَسَمَةَ الشَّهِيْدِ طَائِرًا يَعْلُقُ فِى الْجَنَّةِ اِلٰى اَنْ يَّبْعَثَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ شہید کی روح کو پرندے میں داخل کر دیتا ہے' جو جنت میں لٹکا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے گا

4657 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرُدَّهَا اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ عبدالرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4657– إسناده صحيح، يزيد بن مَوْهَب روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن كعب فمن رجال البخاري .وأخرجه مالك فى "الموطأ" 1/420 عن ابن شهاب، بهذا الإسناد .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/455، والنسائى 4/108 فى الجنائز: باب أرواح المؤمنين، وابن ماجة 4271 فى الزهد: باب ذكر القبر والبلى، . والطبرانى 19/120، والبيهقى فى "البعث والنشور " 203، والآجرى فى "الشريعة" ص392، وأبو نعيم فى "الحلية9/156" .وأخرجه أحمد 3/455–456 و460، والطبرانى 19/119 و121 و123 و124، والبيهقى فى "البعث والنشور " 202 من طرق عن الزهرى، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/386، والترمذى 1641 فى فضل الجهاد: باب ما جاء فى ثواب الشهداء، والطبرانى 19/125 من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن الزهرى، عن ابن كعب، عن أبيه رفعه بلفظ: "إن أرواح الشهداء فى طير خضر تعلق من ثمر الجنة" . قلت: وسنده صحيح إلا أن ابن عيينة تفرد بهذا اللفظ الشهداء، والثقات من الرواة غيره رووه بلفظ المسلم أو المؤمن، على أن الحميدى 873 رواه عن سفيان عن عمرو بن دينار به بلفظ إن نسمة المومن . . . .وأخرجه ابن ماجة 1449، والطبرانى 19/122، والبيهقى فى "البعث والنشور" 205 .

''مومن کی روح جنت کے درخت پر لٹکی رہتی ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے جسم کی طرف لوٹا دے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

4658 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِى الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلشُّهَدَاءُ عَلٰى بَارِقِ نَهْرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِىْ قُبَّةٍ خَضْرَاءَ يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداء جنت کے دروازے پر موجود نہر کے کنارے پر ایک سبز گنبد میں ہوں گے جنت میں سے ان کا رزق صبح و شام ان کی طرف آتا رہے گا''۔

ذِكْرُ مَنَازِلِ الشُّهَدَاءِ فِى الْجِنَانِ بِثَبَاتِهِمْ لَهُ فِى الدُّنْيَا

جنت میں شہداء کے منازل' دنیا میں ان کی ثابت قدمی کے حساب سے ہوں گے

4659 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ:

4658– إسناده قوى . محمد بن إسحاق روى له البخارى تعليقاً ومسلم مقروناً، وهو صدوق وقد صرح بالتحديث، وانتفت شبهة تدليسه، وباقى السند رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 1/266، وابن أبى شيبة 5/290، وابن جرير 2323 و8209 و8210 و8211 و8212 و8213، والطبرانى 10825، . والحاكم 2/74 من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبى، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند ابن جرير والحاكم وأحمد .وذكره ابن كثير فى "تفسيره" 2/142 عن رواية "المسند"، وقال: تفرد به أحمد، ثم أشار إلى رواية الطبرى 2323 وقال: وهو إسناد جيد .وأورده الهيثمى فى "المجمع" 5/98 ونسبه لأحمد والطبرانى، وقال: ورجال أحمد ثقات .وذكره السيوطى فى "الدر المنثور " 2/96، وزاد نسبته لعبد بن حميد وابن أبى حاتم وابن المنذر والبيهقى فى "البعث" .

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟، فَسَأَلَنَا يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: أُرِيتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فَقَالَ: أَمَا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف رخ کر لیتے اور دریافت کرتے کیا تم میں سے کسی نے گزشتہ رات (کوئی نمایاں) خواب دیکھا ہے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت کیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات مجھے خواب دکھائی دیا دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ مجھے ساتھ لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے انہوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کیا میں نے اس سے زیادہ خوبصورت گھر کبھی نہیں دیکھا تو انہوں نے بتایا: یہ شہداء کا ٹھکانہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الشَّهِيدَ فِي الْقِيَامَةِ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن شہید اپنے اہل خانہ میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا

4660 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدَّلُ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ عُتْبَةَ الذِّمَارِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ أَيْتَامٌ صِغَارٌ، فَمَسَحَتْ رُءُوسَنَا، وَقَالَتْ: أَبْشِرُوا يَا بَنِيَّ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا فِي شَفَاعَةِ أَبِيكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الشَّهِيدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

نمران بن عتبہ ذماری بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم اس وقت یتیم اور کم سن تھے انہوں نے ہمارے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے میرے بچو تمہیں خوش خبری ہو' کیونکہ مجھے یہ امید ہے' تمہیں تمہارے والد کی شفاعت نصیب ہوگی میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4659- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ الحسن بن محمد بن الصباح فمن رجال البخاري. أبو رجاء العطاردي: هو عمران بن ملحان، وقد تقدم مطولاً برقم 655 وخرج هناك.

4660- جعفر بن مسافر التِّنِّيسيُّ، قال النسائي: صالح، وقال أبو حاتم: شيخ، وذكره المؤلف في "الثقات"، ويحيى بن حسان: هو التنيسي، ثقة مأمون عالم بالحديث احتج به الشيخان، والوليد بن رباح صوابه رباح بن الوليد كما قال أبو داوُد، ذكره أبو زرعة الدمشقي في نفر ثقات، وروى له أبو داوُد، وعمه نمران بن عتبة روى عنه حريز بن عثمان أيضاً، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/544. وأخرجه أبو داوُد 2522 في الجهاد: باب في الشهيد يشفع، ومن طريقه البيهقي 9/164 عن أحمد بن صالح، حدثنا يحيى بن حسان، بهذا الإسناد.

''شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا''۔

ذِكْرُ تَمَنِّيْ الشُّهَدَاءِ الرُّجُوعَ اِلَى الدُّنْيَا مِنْ بَيْنَ الْاَمْوَاتِ لِلْقَتْلِ مَرَّةً اُخْرَى لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ

تمام مرحومین میں سے صرف شہداء کا اس بات کی آرزو کرنا کہ وہ واپس دنیا میں جا کر دوبارہ شہید ہوں' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہداء کی فضیلت کو دیکھ لیں گے

4661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمْعَةَ الْاَصَمُّ الْقُهِسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَسُرُّهُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا اِلَّا الشَّهِيْدُ، فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ لِيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرَى،

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص اس بات کی آرزو نہیں کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف جائے صرف شہید کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں جائے اور اسے دوبارہ شہید کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَمَنِّيْ الشَّهِيْدِ الرُّجُوعَ اِلَى الدُّنْيَا بِالْعَدَدِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ، وَقَدْ يَتَمَنَّى مَا هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ الْمَذْكُوْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' شہید یہ آرزو کرے گا: وہ دوبارہ دنیا میں جائے اور یہ اتنی ہی تعداد میں

ہوگا' جس کا میں نے ذکر کیا ہے اور ایسا بھی ہوسکتا ہے' بعض اوقات اس مذکورہ عدد سے زیادہ تعداد میں وہ یہ آرزو کرے

4662 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا

4661– حديث صحيح، يحيى بن السكن، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/253 فقال: أصله من البصرة سكن بغداد، روى عنه أحمد بن حنبل وأهل العراق والجزيرة، مات بالرقة سنة 230 . وفي "الميزان": ليس بالقوي، وضعفه صالح جزرة، وباقي رجاله ثقات .

4662– إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد: هو ابن جعفر الهذلي الملقب بغندر .وأخرجه أحمد 3/103 و173 و276، والبخاري 2817 في الجهاد: باب تمني المجاهد أن يرجع إلى الدنيا، ومسلم 1877 في الإمارة: باب فضل الشهادة في سبيل الله، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2795 في الجهاد: باب الحور العين وصفتهن، ومسلم 1877 108، والترمذي 1643 في فضل الجهاد: باب ما جاء في ثواب الشهداء، والبغوي 2628 من طرق عن حميد، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/207–208، والنسائي 6/36 في الجهاد: باب ما تمنى أهل الجنة، من طريق حماد، عن ثابت، عن أنس .

شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيدُ، فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص اس بات کو پسند نہیں کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف جائے اگرچہ اس کے عوض میں روئے زمین پر موجود سب کچھ اسے مل جائے البتہ شہید کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ اس بات کی آرزو کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف جائے اور اسے دس مرتبہ شہید کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے: وہ (شہادت کی) عظمت کو دیکھ لے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يُفْضُلُونَ الشُّهَدَاءَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ انبیاء کو شہداء پر صرف مرتبہ نبوت کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے

4663 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، اَنَّ اَبَا الْمُثَنّٰى الْمُلَيْكِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْقَتْلٰى ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذٰلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ، فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ، تَحْتَ عَرْشِهِ، وَلَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِفَضْلِ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ قَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى، اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَتِلْكَ مُصَمْصَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ، اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا، وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ، فَاِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ اَبْوَابٍ، وَلِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، وَبَعْضُهَا اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ، وَرَجُلٌ مُّنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، حَتّٰى اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي النَّارِ، اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ

حضرت عتبہ بن عبد سلمی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قتل ہونے والے لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص جو مومن ہو' جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرتا ہے' تو اس کے ساتھ لڑتا ہوا شہید ہو جاتا ہے یہ وہ شہید ہے' جسے آزمائش میں

4663- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي المثنى واسمه ضمضم- فقد روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 4/389، ونسبه الأملوكي وقال: وهذا الذي يقال له المليكي. قلت: وخطأ البخاري 4/338، وابن أبي حاتم 4/468 من قال فيه "المليكي"، وهو في "الجهاد" لابن المبارك 7. وأخرجه الطيالسي 1267، ومن طريقه البيهقي 9/164 عن ابن المبارك بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/185-186، والدارمي 2/206، والطبراني 17/310 و311 من طرق عن صفوان بن عمرو، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/291: ورجال أحمد رجال الصحيح خلا أبي المثنى الأملوكي، وهو ثقة!

مبتلا کیا گیا یہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خیمے میں ہوگا اور انبیاء کو اس پر صرف مرتبہ نبوت کی فضیلت حاصل ہوگی۔ ایک وہ شخص ہے' جو گناہوں اور خطاؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرتا ہے' تو لڑتا ہوا شہید ہو جاتا ہے' تو یہ وہ چیز ہے' جس نے اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیا بے شک تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے ایسا شخص جنت کے جس بھی دروازے سے چاہے گا اندر داخل ہو جائے گا جنت کے آٹھ دروازے ہیں جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے بعض دوسروں پر فضیلت رکھتے ہیں اور ایک وہ شخص ہے' جو منافق ہوگا' جو جان اور مال کے ہمراہ جہاد میں حصہ لے گا' یہاں تک کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرے گا' تو لڑتا ہوا مارا جائے گا یہ شخص جہنم میں جائے گا' کیونکہ تلوار منافقت کو ختم نہیں کر سکتی۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قُتِلَ فِي الْحَرْبِ نَظَّارًا وَاِنْ لَمْ يُرِدْ بِهِ الْقِتَالَ وَلَا قَاتَلَ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو جنگ کا جائزہ لینے کے لیے جائے اور مارا جائے اگرچہ اس نے جنگ میں حصہ لینے کا ارادہ نہ کیا ہو اور جنگ میں حصہ نہ لیا ہو

4664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ حَارِثَةُ بْنُ عَمَّتِي نَظَّارًا يَوْمَ بَدْرٍ مَا انْطَلَقَ لِقِتَالٍ، فَاَصَابَهُ سَهْمٌ، فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ عَمَّتِي اُمُّهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ابْنِي حَارِثَةُ اِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ اَصْبِرْ، وَاَحْتَسِبْ، وَاِلَّا فَسَتَرٰى مَا اَصْنَعُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ حَارِثَةَ، اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَاِنَّ حَارِثَةَ فِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری پھوپھی کے بیٹے حارثہ غزوۂ بدر کے دن صورت حال دیکھنے کیلئے گئے کہ جنگ کی کیا صورت حال ہے؟ انہیں ایک تیر لگا اور وہ مر گئے میری پھوپھی اور ان کی والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا بیٹا حارثہ اگر تو جنت میں ہے' تو میں صبر سے کام لیتی ہوں اور ثواب کی امید رکھتی ہوں ورنہ آپ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام حارثہ! جنت کے کئی درجات ہیں' اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ اجْتِمَاعِ الْقَاتِلِ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ فِي النَّارِ عَلٰى سَبِيلِ الْخُلُودِ

جنگ میں حصہ لینے والے مسلمان اور کافر کے جہنم میں کبھی بھی اکٹھے ہونے کی نفی کا تذکرہ

4664- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن مغيرة فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقروناً وتعليقاً، وهو ثقة . وقد تقدم تخريجه في "958" .

4665 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا يَجْتَمِعُ الْكَافِرُ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کافر اوراس کا قاتل جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

ذِكْرُ اجْتِمَاعِ الْقَاتِلِ الْكَافِرِ الْمُسْلِمَ فِي الْجَنَّةِ اِذَا سَدَّدَ الْكَافِرُ فَاَسْلَمَ بَعْدُ

مسلمان کوقتل کرنے والے کافر کے جنت میں (مسلمان کے ساتھ) اکٹھا ہونے کا تذکرہ' جبکہ کافر کوتوفیق ملے اوروہ بعد میں اسلام قبول کرلے

4666 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ رَجُلَيْنِ قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَكِلَاهُمَا فِي الْجَنَّةِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِمَّا نَقُوْلُ فِي كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تُضِيفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاٰمِرِ كَمَا تُضِيفُهُ اِلَى الْفَاعِلِ، وَكَذٰلِكَ تُضِيفُ الشَّيْءَ الَّذِي هُوَ مِنْ حَرَكَاتِ الْمَخْلُوْقِينَ اِلَى الْبَارِءِ جَلَّ وَعَلَا، كَمَا تُضِيفُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ اِلَيْهِمْ سَوَاءً، فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَحِكَ مِنْ رَجُلَيْنِ يُرِيدُ ضَحَّكَ اللّٰهُ مَلَائِكَتَهُ وَعَجَّبَهُمْ مِنَ الْكَافِرِ الْقَاتِلِ الْمُسْلِمَ، ثُمَّ تَسْدِيدَ اللّٰهِ لِلْكَافِرِ وَهِدَايَتِهِ اِيَّاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَتَفَضُّلِهِ عَلَيْهِ بِالشَّهَادَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا، فَيُعَجِّبُ اللّٰهُ مَلَائِكَتَهُ وَيُضَحِّكُهُمْ مِنْ مَوْجُوْدِ مَا قَضَى وَقَدَّرَ، فَنُسِبَ

4665- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/368 و378 و379 و412، ومسلم 1891 في الإمارة: باب من قتل كافراً ثم سدد، وأبو داوٗد 2495 في الجهاد: باب في فضل من قتل كافراً، والبيهقي 9/165، والبغوي 2621من طرق عن العلاء، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/263 و340 و353 و399، ومسلم 1891 131، والحاكم 2/72، والبيهقي 9/165 من طرق عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عن أبي هريرة، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي .

4666- حديث صحيح، مؤمَّل بن إسماعيل، وإن كان سيء الحفظ، قد توبع، وباقي السند ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/464، ومسلم 1890 في الإمارة: باب بيان الرجلين يقتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة، والنسائي 6/38 في الجهاد: باب اجتماع القاتل والمقتول في سبيل الله في الجنة، والآجري ص278، وابن خزيمة ص 234، وابن ماجة 191 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/318، ومسلم 1890 129، وابن خزيمة في "التوحيد" ص234-235، والآجري في "الشريعة" ص278، والبيهقي في "السنن" 9/165، وفي "الأسماء والصفات " ص468-469، والبغوي 2633 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة .وأخرجه الآجري ص278من طريقين عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عن أبيه، به .وأخرجه أحمد 2/511، وابن خزيمة ص234 من طريقين، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أبي هريرة . وانظر الحديث الآتي .

الضَّحِكُ الَّذِي كَانَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى سَبِيْلِ الْأَمْرِ وَالْإِرَادَةِ، وَلِهٰذَا نَظَائِرُ كَثِيْرَةٌ سَنَذْكُرُهَا فِيْمَا بَعْدُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فِي الْقِسْمِ الْخَامِسِ مِنْ أَقْسَامِ السُّنَنِ إِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر مسکرا دیتا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوتا ہے اور وہ دونوں جنت میں ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس نوعیت کی روایت ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب بعض روایات کسی فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف کر دیتے ہیں جس طرح وہ فعل کی نسبت کام کرنے والے شخص کی طرف کرتے ہیں اسی طرح وہ بعض اوقات کسی چیز جو مخلوق کی حرکات سے تعلق رکھتی ہو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیتے ہیں جس طرح وہ اس کی نسبت مخلوق کی طرف کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر مسکرا دیتا ہے اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ہنسنے کیلئے کہتا ہے اور انہیں خوش ہونے کیلئے کہتا ہے اس کافر کے بارے میں جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کافر کو راہ راست پر ہدایت نصیب کرتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس کے بعد شہادت کا مرتبہ عطا کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو اس بات پر حیران کرتا ہے اور انہیں اس بات پر ہنساتا ہے' جو اس چیز کی موجودگی کی وجہ سے ہوتا ہے' جو اس نے فیصلہ دیا ہے اور مقدر میں لکھا ہے' تو یہاں ہنسنا جو فرشتوں کی طرف سے ہوتا ہے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے' جو اس کے حکم دینے اور ارادہ کرنے کے حوالے سے ہے اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں' جنہیں ہم اس کتاب میں آگے چل کر سنن کی پانچویں قسم میں نقل کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ اجْتِمَاعِ الْقَاتِلِ الْكَافِرِ الْمُسْلِمَ فِي الْجَنَّةِ إِذَا سُدِّدَ

مسلمان کو قتل کرنے والے کافر کے جنت میں ایک (مسلمان کے ساتھ) اکٹھے ہونے کی کیفیت کا تذکرہ' جبکہ اس کافر کو توفیق نصیب ہوئی ہو (اور وہ بعد میں مسلمان ہو جائے)

4667 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4667– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمٰن بن هرمز . وهو في "الموطأ" 2/460 في الجهاد: باب الشهداء في سبيل الله . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2826 في الجهاد: باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدّد بعد ويقتل، والنسائي 6/38–39 في الجهاد: باب تفسير ذلك، وابن خزيمة في "التوحيد" ص234، والآجري في "الشريعة" ص277، والبيهقي في "السنن" 9/165، وفي "الأسماء والصفات" ص467–468، والبغوي 2632 . وانظر الحديث الذي قبله .

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ وَكِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر مسکرا دیتا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرنے والے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے (وہ مسلمان ہو جاتا ہے اور پھر) وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے''۔

بَابُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کا بیان

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَيْرِ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جنگ میں استعمال کرنے کے لیے) گھوڑے تیار رکھنے میں بھلائی کے اثبات کا تذکرہ

4668 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کیلئے بھلائی رکھ دی گئی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيْرَ الَّذِي هُوَ مَقْرُونٌ بِالْخَيْلِ اِنَّمَا هُوَ الثَّوَابُ فِي الْعُقْبٰى وَالْغَنِيمَةِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ بھلائی جو گھوڑوں کے ساتھ رکھی گئی ہے اس سے مراد آخرت میں ملنے والا ثواب اور دنیا میں ملنے والی غنیمت ہے

4669 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ

4668– إسناده صحيح على شرط الشيخين . القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة .وأخرجه من طرق عن نافع، عن ابن عمر: مالك في "الموطأ" 2/467 في الجهاد: باب ما جاء في الخيل، وأحمد 2/13 و28 و49 و57 و101 و102 و112، والطيالسي 1844، والبخاري 2849 في الجهاد: باب الخيل معقود في نواصيها الخير، و3624 في المناقب، ومسلم 1871 في الإمارة: باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة، والنسائي 6/221–222 في الجهاد: باب فتل ناصية الفرس، وابن ماجة 2787 في الجهاد: باب ارتباط الخيل في سبيل الله، وأبو يعلى 2642، والطحاوي في "مشكل الآثار " 219 و220 و221، و"شرح معاني الآثار" 3/273–274، والبيهقي 6/329، والقضاعي في "مسند الشهاب" 221، والبغوي 2644 .

اِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کیلئے بھلائی رکھ دی گئی ہے جو اجر اور غنیمت کی صورت میں ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْبَرَكَةِ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ لِلْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے گھوڑے پالنے میں برکت کے اثبات کا تذکرہ

4670 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي غَيْلَانَ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث):اَلْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑے کی پیشانی میں برکت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ هٰذَا بَعْضَ الْخَيْلِ لَا الْكُلَّ

4669- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن سعيد -وهو القرشي- فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 4/361، ومسلم 1872 في الإمارة: باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة، والنسائي 6/221 في الخيل: باب فتل ناصية الفرس، والطحاوي في "مشكل الآثار" 223 و224، والطبراني في "الكبير" 2409 و2410 و2411 و2412 و2413، والبيهقي 6/329، والبغوي 2646 من طرق عن يونس بن عبيد، بهذا الإسناد .وفي الباب عن عروة البارقي عند البخاري 2850 و2852 و3119 و3643، ومسلم 1873، والترمذي 1694، والنسائي 6/222، وأحمد 4/375 و376، والطحاوي 225 و226 و227، والبغوي 2645، والبيهقي 6/329، والدارمي 2/211-212، وابن ماجة 2305، والطيالسي 1056 و1245 . وسنن سعيد بن منصور 2426 و2428 و2430 و2431 . وعن أبي هريرة عند الطيالسي 319، والترمذي 1636، والنسائي 6/215، وابن ماجة 2788 .وعن أبي سعيد عند أحمد 3/39، والبزار 1686 .وعن النعمان بن بشير عند الطحاوي في "مشكل الآثار" 222 .وعن جابر عند أحمد 3/352 .وعن سلمة بن نفيل عند أحمد 4/104، والنسائي 6/214-215، والطحاوي 228، والطبراني 6358، والبزار 1689 .وعن حذيفة عند البزار 1685، وعن أنس عنده أيضاً 1687، وعن سوادة ابن الربيع عنده أيضاً 1688 .

4670- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الصحيحين غير علي بن الجعد، فإنه من رجال البخاري . أبو التياح: هو يزيد بن حميد .وأخرجه أحمد 3/114 و127 و171، وسعيد بن منصور في "سننه" 2427، والبخاري 2851 في الجهاد: باب الخيل معقود في نواصيها الخير، و 3645 في المناقب، ومسلم 1874 في الإمارة: باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة، والنسائي 6/221 في الخيل: باب بركة الخيل، والبيهقي 6/329، والبغوي 2643، والقضاعي 222 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد بعض قسم کے گھوڑے ہیں' تمام گھوڑے مرادنہیں ہیں

4671 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک آدمی کیلئے اجر کا باعث ہوتے ہیں ایک آدمی کیلئے شر کا باعث ہوتے ہیں اور ایک شخص کیلئے گناہ ہوتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَلٰى مُرْتَبِطِ الْخَيْلِ وَمُحْبِسِهَا بِكَتْبِهِ مَا غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا، وَاَرْوَاثِهَا، وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٍ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر فضل کرنے کا تذکرہ جو گھوڑا اتیار کرتا ہے اور اس کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے (وہ فضل یہ ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس گھوڑے کے پیٹ میں جانے والی ہر چیز اس گھوڑے کے لید کرنے اور پیشاب کرنے کو بھی نیکیوں کے طور پر نوٹ کرتا ہے

4672 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْخَيْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ، فَاَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا اَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ، كَانَتْ لَهُ

4671– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مسلم 987 26 فی الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، والترمذی 1636 فی فضائل الجهاد: باب ما جاء فی فضل من ارتبط فرساً فی سبيل الله، والنسائی 6/215 فی أول كتاب الخيل، من طرق عن سهيل بن أبی صالح، بِهِ .وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح .

4672– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو فی "الموطأ" 2/444 فی الجهاد: باب الترغيب فی الجهاد .ومن طريق مالك أخرجه البخاری 2371 فی الشراب والمساقاة: باب شرب الناس وسقی الدواب من الأنهار، و 2860 فی الجهاد: باب الخيل لثلاثة، و 3646 فی المناقب، و 4962 و 4963 فی التفسير، و 7356 فی الاعتصام: باب الأحكام التی تعرف بالدلائل، والنسائی 6/216–217 فی الخيل، والبيهقی 10/15 .وأخرجه مسلم 987 فی الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، والبيهقی 4/119 عن سويد بن سعيد، عن حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، بِهِ .

حَسَنَاتٌ، وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا، اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ، وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهُ كَانَ لَهُ ذٰلِكَ حَسَنَاتٌ فَهِيَ لِذٰلِكَ اَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ، فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ، وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ، فَقَالَ: مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الْجَامِعَةِ الْفَاذَّةِ:

(فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ) (الزلزلة: 8)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: النِّوَاءُ: الْكِبْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ غَيْرِ ذَاتِ اللّٰهِ، وَالْكِبْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ مَحْمُوْدَانِ، اِذْ هُمَا الْفَرَحُ بِالطَّاعَاتِ وَتَانِكَ الْفَرَحُ بِالدُّنْيَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑا ایک آدمی کیلئے اجر ہوتا ہے ایک آدمی کیلئے ستر ہوتا ہے اور ایک آدمی کیلئے گناہ ہوتا ہے جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کیلئے یہ اجر ہوتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو گھوڑے کو اللہ کی راہ میں باندھتا ہے وہ اسے اپنی چراگاہ یا باغ میں چرنے کیلئے چھوڑ دیتا ہے' تو اس چراگاہ یا باغ میں اس گھوڑے کی رسی جہاں تک جاتی ہے اس شخص کیلئے اس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر وہ گھوڑا اپنی رسی تڑوا کر کسی ایک ٹیلے پر یا دو ٹیلوں پر چڑھ جائے' تو اس کے قدموں کے نشان اس کے لید کرنے کو بھی اس شخص کیلئے نیکی کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اگر وہ گھوڑا کسی نہر کے پاس سے گزر کر اس میں سے پانی پی لے حالانکہ اس کے مالک نے اسے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو' تو یہ بات بھی اس کے مالک کیلئے نیکیاں ملنے کا باعث بنتی ہے اور یہ چیز اس کیلئے اجر ہوتی ہے ایک وہ شخص ہے' جو گھوڑا اس لئے باندھتا ہے' تاکہ خوش حالی اختیار کرے اور لوگوں کی (مدد مانگنے سے) بچے وہ شخص اس گھوڑے کی گردن اور پشت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو فراموش نہیں کرتا تو یہ وہ گھوڑا ہے' جو اس کے لیے ستر کا باعث ہوتا ہے ایک وہ شخص ہے' جو گھوڑے کو فخر اور ریاکاری کیلئے اور اہل اسلام کے مقابلے میں تکبر کا اظہار کرنے کیلئے باندھتا ہے' تو یہ اس کیلئے گناہ ہوتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا:

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں مجھ پر باقاعدہ کوئی چیز نازل نہیں ہوئی بس یہ جامع آیت ہے۔

''جو شخص ذرے کے وزن جتنی اچھائی کرے گا وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا اور جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ نواء کا مطلب اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ تکبر کرنا اور بڑائی کا اظہار کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات (کی رضامندی میں) تکبر اور بڑائی قابل تعریف ہیں' کیونکہ یہ دونوں نیکیوں کے ساتھ خوش ہونے کے بارے میں

ہوتے ہیں اور وہ دنیا کے ساتھ خوش ہونے کے حوالے سے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَضْلَ الَّذِي ذَكَرْنَا قَبْلُ لِمُرْتَبِطِ الْخَيْلِ اِنَّمَا هُوَ لِمَنِ ارْتَبَطَهَا لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَطَلَبَ ثَوَابَهُ، لَا رِيَاءً، وَلَا سُمْعَةً، وَلَا قَضَاءً لِوَطَرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ فضیلت جو ہم نے اس سے پہلے ذکر کی ہے یہ گھوڑا پالنے والے اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے گھوڑا پالتا ہے اور وہ ثواب کا طلبگار ہوتا وہ دکھاوے یا شہرت کے لیے ایسا نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی کسی ذاتی ضرورت کی تکمیل کے لیے ایسا کرتا ہے

4673 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا لِمَوْعُودِهِ كَانَ شِبَعُهُ وَرِيُّهُ وَرَوْثُهُ حَسَنَاتٍ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھتا ہے' تو اس گھوڑے کا کھانا اس کا پینا اس کا لید کرنا قیامت کے دن اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیوں کے طور پر ہوں گے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَهْلَ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُعَانُونَ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) گھوڑے والے افراد کی مدد کی جاتی ہے

4674 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا كَبْشَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4673– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن أبي سعيد فمن رجال البخاري .وأخرجه أحمد 2/374 عن إبراهيم، والبخاري 2853 في الجهاد: باب من احتبس فرساً في سبيل الله، عن علي بن حفص، ومن طريقه البغوي 2648، كلاهما عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرج النسائي 6/225 في الخيل: باب علف الخيل، والبيهقي 10/16 من طرق عن ابن وهب، عن طلحة بن أبي سعيد، بِهٖ . وصححه الحاكم 2/92 ووافقه الذهبي .

(متن حدیث): اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ وَاَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا، وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ

حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی رکھ دی گئی ہے اور ان کے مالکان کی مدد کی جاتی ہے' اور گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو صدقہ کرنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّفَقَةَ لِمُرْتَبِطِ الْخَيْلِ وَمُحْبِسِهَا تَكُوْنُ كَالصَّدَقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' گھوڑے کو پالنا' اس پر خرچ کرنا اور اسے تیار رکھنا صدقہ کرنے کے مانند ہے

4675 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُنْفِقِ عَلَى الْخَيْلِ كَالْمُتَكَفِّفِ بِالصَّدَقَةِ، فَقُلْنَا لِمَعْمَرٍ: مَا الْمُتَكَفِّفُ بِالصَّدَقَةِ؟ قَالَ: اَلَّذِي يُعْطِي بِكَفَّيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو صدقہ کرنے کیلئے مٹھی میں (کوئی چیز رکھتا ہے)''

راوی کہتے ہیں: ہم نے معمر سے دریافت کیا: صدقے کو مٹھی میں رکھنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے: وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے صدقہ دیتا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ ارْتِبَاطِ الْاَدْهَمِ الْاَقْرَحِ مِنَ الْخَيْلِ اِذْ هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا يُرْتَبَطُ مِنْهَا لِسَبِيْلِ اللّٰهِ

گھوڑوں میں سے ''ادہم اقرح'' قسم کے گھوڑے کو پالنا مستحب ہے کیونکہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لینے کے لیے) پالے جانے والے یہ سب سے بہترین گھوڑے ہیں

4674- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير نعيم بن زياد فقد روى له النسائي، وهو ثقة .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/849 عن يحيى بن عثمان بن صالح، عن أصبغ بن الفرج، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 2/91 ووافقه الذهبي .وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/259 عن الطبراني، وقال: ورجاله ثقات .

4675- حديث صحيح، ومن فوق ابن أبي السرى ثقات من رجال الشيخين، وأورده السيوطي في "الجامع الكبير " ولم ينسه لغير ابن حبان .وفي الباب عن ابن الحنظلية سهل بن الربيع عند أبي داؤد 4089، وأحمد 4/179-180، والحاكم 2/91-92 .

4676 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَوْ اَبِى قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ الْمُحَجَّلُ ثَلَاثًا طَلْقُ الْيَدِ الْيُمْنَى، قَالَ يَزِيدُ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الشَّكُّ فِى هٰذَا الْخَبَرِ مِنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ، وَالْخَبَرُ مَشْهُوْرٌ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِّنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین گھوڑا سیاہ رنگ والا ہوتا ہے' جس کی پیشانی اور ناک پر سفید رنگ کا داغ ہو اور اس کی ٹانگوں پر بھی سفید رنگ کا داغ ہو' جو دائیں پاؤں کو کھلا رکھتا ہو''۔

یزید نامی راوی کہتے ہیں: اگر اس قسم کا گھوڑا نہ ہو' تو پھر ان خصوصیات کا حامل ''کمیت'' گھوڑا بہتر ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں شک یزید بن ابوحبیب نامی راوی کو ہے یہ روایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر مشہور ہے' جسے موسیٰ بن علی نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ ارْتِبَاطِ غَيْرِ الشِّكَالِ مِنَ الْخَيْلِ

گھوڑوں میں سے ''اشکال'' کے علاوہ کو پالنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

4677 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ،

4676- إسناده حسن على شرط مسلم .وأخرجه الترمذى 1697 فى الجهاد: باب ما جاء ما يستحب من الخيل، وابن ماجة 2789 فى الجهاد: باب ارتباط الخيل فى سبيل الله، والبيهقى 6/330 من طريق وهب بن جرير، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم 2/92 من طريق وهب بن جرير، به، ووافقه الذهبى، وقال الترمذى: حسن صحيح .وأخرجه أحمد 5/300، والدارمى 2/212، والترمذى 1696 من طريق ابن لهيعة، عن يزيد بن أبى حبيب، بِهِ .وأخرجه الطيالسى 604 عن عبد الله بن المبارك، عن عبد الله بن عقبة الحضرمى، عن عُلى بن رباح، بِهِ .

4677- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سلم بن عبد الرحمٰن النخعى، فمن رجال البخارى .وأخرجه أحمد 2/250 و436 و476، ومسلم 1875 فى الإمارة: باب ما يكره من صفات الخيل، وأبو داوُد 2547 فى الجهاد: باب ما يكره من الخيل، والترمذى 1698 فى الجهاد: باب ما جاء ما يكره من الخيل، والنسائى 6/219 فى الخيل: باب الشكال فى الخيل، وابن ماجة 2790 فى . الجهاد: باب ارتباط الخيل فى سبيل الله، والبيهقى 6/330 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 2/457 و461، ومسلم 1875، والنسائى 6/219 من طرق عن شعبة، عن عبد الله بن يزيد النخعى، عن أبى زرعة، عن أبى هريرة .

حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِیِّ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ الَّذِي كَرِهَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَنْ تَكُوْنَ الدَّابَّةُ اِحْدٰى قَوَائِمِهَا بَيْضَاءَ وَالْبَاقِي عَلٰى هَيْئَتِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں ''شکال'' کو ناپسند کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''شکال'' گھوڑے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا ہے وہ یہ ہے: اس کا ایک پاؤں سفید ہو اور باقی اپنی اصل شکل پر (گہرے رنگ کے ہوں)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْخَيْلَ مَا كَانَ مِنْهَا ذُو شِكَالٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کوئی ایسا گھوڑا اختیار کرے جو''شکال'' والا ہو

4678 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، وَالْمُلَائِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے میں شکال کو ناپسند کیا ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُطْرِقَ فَرَسَهُ اِذَا عَقِبَ لَهُ اَجْرُ سَبْعِيْنَ فَرَسًا، لَوْ حُمِلَ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو ستر گھوڑوں کا اجر و ثواب عطا کرنے کا تذکرہ جو اپنے گھوڑے کو جفتی کے لیے دیتا ہے' اگرچہ اس پر اللہ کی راہ میں سواری کی جائے

4679 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَاهُ فَقَالَ: اَطْرِقْنِيْ فَرَسَكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ

4678– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر ما قبله .

4679– إسناده صحيح . محمد بن حرب: هو الخولاني الأبرش، والزبيدي: هو محمد بن الوليد، وأبو عامر الهوزني: هو عبد الله بن لحي .وأخرجه أحمد 4/231، والطبراني 22/853 من طريقين عن محمد بن حرب، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/266 عن أحمد والطبراني، وقال: ورجالهما ثقات .أطرق فلاناً فحله: أعاره ليضرب في إبله .

اَطْرَقَ فَرَسًا فَعَقَبَ لَهُ الْفَرَسُ كَانَ لَهُ كَاَجْرِ سَبْعِينَ فَرَسًا حُمِلَ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ لَمْ تُعْقِبْ كَانَ لَهُ كَاَجْرِ فَرَسٍ حُمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

ابو عامر ہوزنی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بولے: تم اپنا گھوڑا مجھے جفتی کے لیے دو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص گھوڑا جفتی کے لیے دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں گھوڑا پیدا ہوتا ہے تو اس شخص کو ایسے ستر گھوڑوں کا اجر و ثواب ملتا ہے جن پر (زین وغیرہ) لاد کر اللہ کی راہ میں دیا گیا ہو اور اگر اس کے نتیجے میں گھوڑا پیدا نہیں ہوتا تو اسے ایک گھوڑے کو سامان وغیرہ لاد کر اللہ کی راہ میں دینے کا اجر ملتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسَمَّى الْفَرَسُ مِنَ الْخَيْلِ

اس بات کا تذکرہ گھوڑوں میں سے کس کے لیے لفظ ''فرس'' استعمال کیا جاتا ہے

4680 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى الْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ الْفَرَسَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑیوں کے لیے لفظ ''فرس'' استعمال کیا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُدْعَى لِلْخُيُوْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ اللہ کی راہ میں گھوڑوں کے لیے کیا دعا کی جائے؟

4681 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، فَجَهَدَ الظَّهْرُ جَهْدًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِظَهْرِهِمْ مِنَ الْجَهْدِ، فَتَحَيَّنَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضِيْقًا سَارَ النَّاسُ فِيْهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: مُرُّوْا بِسْمِ اللّٰهِ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ بِظَهْرِهِمْ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ احْمِلْ

4680– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة . أبو حيان التيمي: هو يحيى بن سعيد بن حيان، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي الكوفي .وأخرجه أبو داوُد 2546 في الجهاد: باب هل تسمى الأنثى من الخيل فرساً، والحاكم 2/144، والبيهقي 6/330 عن موسى بن مروان الرقي، عن مروان بن معاوية بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، مع أن موسى بن مروان لم يخرج له أحدهما .

4681– رجاله ثقات، إلا أن فيع عنعنة الوليد، لكنه توبع، فقد أخرجه أحمد 6/20 عن عصام بن خالد الحضرمي، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عبيد، بهذا الإسناد . وهذا سند صحيح .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 18/821 من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، عن صفوان بن عمرو، بِهِ .وأخرجه بنحوه الطبراني 18/771، والبزار 1840 من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن جبير، عن فضالة بن عبيد .

عَلَيْهَا فِي سَبِيلِكَ، فَإِنَّكَ تَحْمِلُ عَلَى الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ وَالرَّطْبِ وَالْيَابِسِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، قَالَ فَضَالَةُ: فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَدِينَةَ، جَعَلَتْ تَنَازِعُنَا اَزِمَّتَهَا، فَقُلْتُ: هٰذِهِ دَعْوَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ، فَمَا بَالُ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ غَزَوْنَا غَزْوَةَ قُبْرُسَ، وَرَاَيْتُ السُّفُنَ وَمَا تَدْخُلُ، عَرَفْتُ دَعْوَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

❁❁ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں شرکت کی تو سواریاں انتہائی لاغر ہوگئیں لوگوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی کہ ان کی سواریاں لاغر ہوگئی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک تنگ راستے سے گزرنے کا حکم دیا' لوگ وہاں سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمارہے تھے: اللہ کا نام لیتے ہوئے گزر جاؤ۔ آپ ان کی سواریوں پر پھونک مارتے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! اپنی راہ میں اس پر سواری کو آسان کردے' کیونکہ تو ہی طاقتور اور کمزور تر اور خشک پر' خشکی اور سمندر میں سواری فراہم کرتا ہے۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو ہمارے لیے ان سواریوں پر قابو پانا مشکل ہورہا تھا۔ (یعنی وہ تیزی سے چل رہی تھیں) تو میں نے یہ سوچا کہ طاقتور اور کمزور کے بارے میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ نتیجہ ہے' لیکن خشک اور تر کے بارے میں کیا صورت ہوسکتی ہے؟ پھر جب ہم شام آئے اور ہم نے جنگ قبرص میں شرکت کی اور میں نے بڑی (جنگی کشتیاں) دیکھیں' تو مجھے اندازہ ہوا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اِنْزَاءِ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ اِذْ فِعْلُ ذٰلِكَ مِنْ اَفْعَالِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' خچر کی افزائش نسل کی جائے' کیونکہ ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے

4682 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اُهْدِيَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ اَنْزَيْنَا الْحُمُرَ عَلَى خَيْلِنَا فَجَاءَتْ مِثْلَ هٰذِهِ، فَقَالَ: اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ النَّهْيَ عَنْهُ

4682– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن زرير، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، والليث: هو ابن سعد، وأبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزني المصري .وأخرجه أحمد 1/100 عن هشام بن القاسم، وأبو داوُد 2565 في الجهاد: باب في كراهية الحمر تنزى على الخيل، والنسائي 6/224 في الخيل: باب التشديد في حمل الحمير على الخيل، عن قتيبة بن سعيد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 3/271 عن شعيب بن الليث، والبيهقي 10/22–23 من طريق شبابة بن سوار، أربعتهم عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الله في "زوائد المسند" 1/158 حدثنا أبو سعيد، حدثنا عبد الله بن لهيعة، حدثنا يزيد بن أبي حبيب، به .وله طريق اٰخر عن علي عند أحمد 1/98، والبيهقي 10/23 .وفي الباب عن دحية الكلبي عند أحمد 4/311 .وعن ابن عباس عند البيهقي 10/23 .

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خچر تحفے کے طور پر پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پسند آیا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمیں خچروں کی افزائش نسل کی اجازت دیں' تو اس طرح کے اور بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کام وہ لوگ کریں گے جو علم نہیں رکھتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: جو لوگ اس بارے میں ممانعت کا علم نہیں رکھتے۔

بَابُ الْحِمٰی

باب: چراگاہ کا بیان

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّحْمِيَ بَعْضَ الْمَوَاضِعِ لِمَا يُجْدِي نَفْعُهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْاَسْبَابِ فِي الْاَوْقَاتِ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کسی جگہ کو چراگاہ کے طور پر مخصوص کر دے جس کا فائدہ مسلمانوں کو اپنے اسباب میں مختلف اوقات میں ہو

4683 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ لِخَيْلِ الْمُسْلِمِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "نقیع" (نامی میدان کو) مسلمانوں کے گھوڑوں کے لیے چراگاہ قرار دیا تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَّخِذَ الْحِمَى مِنْ بِلَادِ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا الْاِمَامُ الَّذِي يُرِيْدُ بِهٖ صَلَاحَ رَعِيَّتِهٖ دُوْنَ انْفِرَادِهٖ بِهَا عَنْهُمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمانوں کے علاقوں میں سے کسی جگہ کو چراگاہ کے لیے مخصوص کیا جائے

البتہ حاکم وقت ایسا کر سکتا ہے جو اس کے ذریعے اپنی رعایا کی بھلائی کا ارادہ کرے نہ کہ لوگوں کو چھوڑ کے اسے اپنے لیے مخصوص کر دے

4684 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ:

4683- حديث صحيح، رجاله ثقات غير عاصم بن عمر وهو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمري- فهو ضعيف وهو على ضعفه يكتب حديثه، وقد توبع . عبد الله بن نافع: هو الصائغ المدني .وأخرجه أحمد 2/91 و155 و157، وأبو عبيد في "الأموال" 740، وحميد بن زنجوية في "الأموال" 1105، والبيهقي 6/146 عن عبد الله بن عمر العمري وهو ضعيف-، عن نافع، عن ابن عمر .وأخرجه البخاري 2370 في الشرب والمساقاة: باب لا حمى إلا لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم، وحميد بن زنجوية 1104، والبيهقي 6/146 من طريق الليث .

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا حِمَى اِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُوْلِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذُكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ (جو ہماری ذکر کردہ مفہوم) کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4685 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا حِمَى اِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُوْلِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہے''۔

4684- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم . الزبيدي: هو محمد بن الوليد .وأخرجه البخاري 2370 في الشرب: باب لا حمى إلا لله ولرسوله، والبيهقي 6/146 و7/59 عن يحيى بن بكير، عن الليث، عن الزهري، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 3012 في الجهاد: باب أهل الدار يبيتون . . .، عن علي بن عبد الله، والطحاوي 3/269 عن يونس، كلاهما عن سفيان، عن الزهري، به .وأخرجه أبو داوُد 3083 في الخراج والإمارة: باب في الأرض يحميها الإمام أو الرجل، من طريق ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، به .وأخرجه عبد الرزاق 19750، ومن طريقه أحمد 4/38، والطبراني 7419، والبغوي 2190 عن معمر، عن الزهري، به .وأخرجه من طرق عن الزهري، به: الشافعي 2/131-132، وأحمد 4/71 و73، والطيالسي 1230، والحميدي 782، وأبو عبيد في الأموال 728، وحميد بن زنجوية في الأموال 145 و1087، والطبراني 7420 و7421 و7422 و7423 و7424 و7425 و7426 و7427 و7428، والدارقطني 4/238 .

4685- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن عياش فمن رجال البخاري .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 3/269 عن ابن أبي داوُد، عن علي بن عياش، بهذا الإسناد .

بَابُ السَّبَقِ

گھڑ دوڑ کا بیان

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّسَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ ضُمِّرَتْ وَالَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرائے

4686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ''حفیاء'' سے لے کر ''ثنیۃ الوداع'' تک مقابلہ کروایا تھا ان کی آخری حد ''ثنیۃ الوداع'' تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ''ثنیہ'' سے لے کر ''مسجد بنوزریق'' تک مقابلہ کروایا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اس دوڑ میں حصہ لینے والوں میں شامل تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغَايَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْمُسَابَقَةِ لِلْخَيْلِ الَّتِيْ ضُمِّرَتْ وَالَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ

اس آخری حد کا تذکرہ جو گھوڑوں کے مقابلہ میں ہوگی وہ گھوڑے جن کی تربیت کی گئی ہو اور وہ گھوڑے جو غیر تربیت یافتہ ہوں

4686- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/467-468 في الجهاد: باب ما جاء في الخيل والمسابقة بينهما .ومن طريق مالك أخرجه الدارمي 2/212، والبخاري 420 في الصلاة: باب هل يقال مسجد بني فلان، ومسلم 1870 في الإمارة: باب المسابقة بين الخيل وتضميرها، وأبو داوُد 2577 في الجهاد: باب في السبق، والنسائي 6/226 في الخيل: باب إضمار الخيل للسبق، والدارقطني 4/300، والبغوي 2650 .

4687 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَى الْخَيْلَ الْمُضَمَّرَةَ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ، وَمَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ، وَكُنْتُ فِيمَنْ اَجْرٰى

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا ان دونوں جگہوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک مقابلہ کروایا تھا ان دونوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اس مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَفْضِيلِ الْقُرَّحِ مِنَ الْخَيْلِ عَلٰى غَيْرِهَا فِي الْغَايَةِ عِنْدَ السَّبَّاقِ

گھڑ دوڑ کے وقت مقابلے میں اس گھوڑے کو ترجیح دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو قرح ہو

4688 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ، وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا اور قرح (یعنی پانچ سالہ گھوڑے) کو فاتح قرار دیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ السَّبَّاقِ اِلَّا فِي شَيْئَيْنِ مَعْلُومَيْنِ

4687- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الوزير الواسطي، فقد روى له الترمذي، وهو ثقة عابد . إسحاق الأزرق: هو إسحاق بن يوسف الأزرق . وأخرجه عبد الرزاق 9695، وأحمد 2/5 و11 و56، والبخاري 2868 و2869 و2870 في الجهاد: باب السبق بين الخيل، و7336 في الاعتصام: باب إثم من دعا إلى ضلالة، ومسلم 1870 في الإمارة: باب المسابقة بين الخيل وتضميرها، والترمذي 1699 في الجهاد: باب ما جاء في الرهان والسبق، والنسائي 6/226 في الخيل: باب السبق، وابن ماجة 2877 في الجهاد: باب السبق والرهان، والطبراني 13459، والبيهقي 10/19، والدارقطني 4/299-300 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد .

4688- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعقبة بن خالد: هو ابن عقبة السّكوني المجدّد أبو مسعود الكوفي .وأخرجه أحمد 2/157، ومن طريقه أبو داوُد 2577 في الجهاد: باب في السبق، والدارقطني 4/299 عن عقبة بن خالد، بهذا الإسناد .

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ صرف دو متعین خصوصیات والے (گھوڑوں میں ہی) دوڑ لگوائی جاسکتی ہے

4689 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ، وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا سَبْقًا، وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا مُحَلِّلًا، وَقَالَ: لَا سَبَقَ اِلَّا فِي حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان دوڑ لگوائی تھی اور آپ نے دوڑ کی آخری حد مقرر کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''مقابلہ صرف ان گھوڑوں میں ہوگا' جو حافر اور نصل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس روایت میں ذکر کیے جانے والے عدد سے یہ مراد نہیں ہے' اس کے علاوہ کی نفی کی جائے

4690 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي ذِئْبٍ، يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِي نَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا سَبَقَ اِلَّا فِي خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مقابلہ صرف ان گھوڑوں میں ہوگا' جو حافر یا نصل ہوں''۔

4689- إسناده ضعيف لضعف عاصم بن عمر وهو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ . . . . . الخطاب- ضعفه أحمد وابن معين وأبو حاتم والبخارى والترمذى، وقد اضطرب فيه رأى المؤلف، فصحح حديثه تارة، وقال فى "المجروحين والضعفاء " 2/127: كان سيء الحفظ، كثير الوهم، فاحش الخطأ، فترك من أجل كثرة خطئه، وقال فى "الثقات" 7/259: يخطء ويخالف .

4690- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نافع بن أبى نافع، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة .وأخرجه من طرق عن ابن أبى ذئب، بهذا الإسناد: الشافعى 2/128-129، وأحمد 2/474، والبغوى فى "مسند ابن الجعد" 2855 و2857، وأبو داو د2574 فى الجهاد: باب فى السبق، والترمذى 1700 فى الجهاد: باب ما جاء فى الرهان والسبق، والنسائى 6/226 فى الخيل: باب السبق، والطبرانى فى "المعجم الصغير" 50، والبيهقى 10/16، والبغوى فى "شرح السنة" 2653 وحسنه الترمذى، وصححه ابن القطان وابن دقيق العيد فيما نقله الحافظ فى "التلخيص" 4/161 .وأخرجه أحمد 2/256 و425، والنسائى 6/227، وابن ماجة 2878 فى . الجهاد: باب السبق والرهان، والبيهقى 10/16 من طريق محمد بن عمرو، عن أبى الحكم مولى بنى ليث، عن أبى هريرة .وسنده حسن فى الشواهد، فإن أبا الحكم مقبول، وقد توبع .وأخرجه أحمد 2/358 من طريق سليمان بن يسار، عن أبى صالح، عن أبى هريرة .وأخرجه النسائى 6/226-227 .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمُسَابَقَةِ بِالْاَقْدَامِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْمُتَسَابِقِيْنَ رِهَانٌ

لوگوں کا آپس میں دوڑ کے مقابلے کا مباح ہونے کا تذکرہ

جبکہ دوڑ میں حصہ لینے والوں کے درمیان کوئی شرط نہ ہو

4691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ، بِهَمَذَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَابَقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُ، فَلَبِثْنَا حَتّٰى اِذَا اَرْهَقَنِي اللَّحْمُ سَابَقَنِي فَسَبَقَنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ بِتِلْكَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی کچھ عرصے بعد جب میرا جسم بھاری ہوگیا تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ مقابلہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہے۔

ذِكْرُ قَدْرِ الْمَسَافَةِ بَيْنَ الْمُتَسَابِقِيْنَ

دوڑ میں حصہ لینے والے افراد کے درمیان مسافت کی مقدار کا تذکرہ

4692 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیہ سے لے کر مسجد بنوزریق تک دوڑ لگوائی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس دوڑ میں حصہ لینے والوں میں شامل تھے۔

4691- إسناده صحيح، محمد بن عبد الملك وقد تحرف في الأصل إلى ابن سعيد ذكره المؤلف في "الثقات" 9/99، وقال: حدثنا عنه علي بن أحمد بن سعيد وغيره بهمذان، مات آخر سنة ثلاث أو أول سنة أربع وأربعين ومئتين، قلت: . وروى له الترمذي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 6/39، والحميدي 261، وابن ماجة 1979 في النكاح: باب حسن معاشرة النساء، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/360 من طريق سفيان، وأبو داوُد 2578 في الجهاد: باب في السبق على الرجل، من طريق أبي إسحاق الفزاري، كلاهما عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/129 و182 و261 و264 و280، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/361، والطبراني 23/123 و124 و125، والبيهقي 10/17-18 من طريقين عن عائشة .

4692- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم برقم 4686 .

بَابُ الرَّمْيِ

باب: تیراندازی کرنا

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالرَّمْيِ وَتَعْلِيمِهِ اِذْ هُوَ مِنْ سُنَّةِ اِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تیراندازی کرنے اور اس کی تعلیم دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سنت ہے

4693 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيلَ، فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ، فَاَمْسَكُوا اَيْدِيَهُمْ، فَقَالَ: مَا لَكُمُ ارْمُوْا، قَالُوْا: كَيْفَ نَرْمِي وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ؟، قَالَ: ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس تشریف لائے جو بازار میں تیراندازی کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد تم لوگ تیراندازی کرو' کیونکہ تمہارے جد امجد بھی تیرانداز تھے اور میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں فریقوں میں سے کسی ایک فریق کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تو ان لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا تم لوگ تیراندازی کرو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم کیسے تیراندازی کر سکتے ہیں' جبکہ آپ بنوفلاں کے ساتھ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمُنَاضَلَةِ فِي الْاَسْوَاقِ اِذَا كَانَ فِيْهَا مَرْمًى

بازاروں میں تیراندازی کا مقابلہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4693- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدّد بن مسرهد، فمن رجال البخاري .وأخرجه البخاري 2899 في الجهاد: باب التحريض على الرمي، و 3373 في الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمَاعِيلَ اِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ)، و3507 في المناقب: باب نسبة اليمن إلى إسماعيل، وأحمد 4/50، والطبراني 6991 و6992، والبيهقي 10/17، والبغوي 2640 من طرق عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأكوع .وأخرجه الحاكم 2/94، والبيهقي 10/17 من طريق عبد الرحمن بن حرملة، عن محمد بن اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، عن جده .

جبکہ بازار میں تیراندازی کی جگہ مخصوص ہو

4694 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِیْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: ارْمُوْا بَنِىْ اِسْمَاعِيلَ، فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَاَنَا مَعَ بَنِىْ فُلَانٍ، لِاَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ، فَاَمْسَكُوا بِاَيْدِيهِمْ فَقَالَ: مَا لَكُمُ ارْمُوْا، قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَاَنْتَ مَعَ بَنِىْ فُلَانٍ؟، قَالَ: ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے جو بازار میں تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد تم تیراندازی کرو' کیونکہ تمہارے جدامجد بھی تیرانداز تھے اور میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے کسی ایک فریق کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ تم لوگ تیراندازی کرو ان لوگوں نے عرض کی: ہم کیسے تیراندازی کر سکتے ہیں جبکہ آپ بنوفلاں کے ساتھ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

ذِكْرُ اسْمِ الرُّمَاةِ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

ان تیراندازوں کے نام کا تذکرہ جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

4695 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الزَّمِنُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْلَمُ يَرْمُوْنَ، فَقَالَ: ارْمُوْا بَنِىْ اِسْمَاعِيلَ، فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَارْمُوْا وَاَنَا مَعَ ابْنِ الْاَدْرَعِ، فَاَمْسَكَ الْقَوْمُ قِسِيَّهُمْ، وَقَالُوا: مَنْ كُنْتَ مَعَهُ غَلَبَ، قَالَ: ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ اسلم قبیلے کے لوگ تیراندازی کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد! تم تیراندازی کرو تمہارے جدامجد تیرانداز تھے تم لوگ تیراندازی کرو اور میں ابن

4694– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر ما قبله .

4695– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي– فقد أخرج له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة وهو صدوق . أبو موسى الزمن: هو محمد بن المثنى بن عبيد العنزي، وابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي البصري . وأخرجه الحاكم 2/94، والبزار 1702 كلاهما عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أبي سلمة، عن أبي هريرة . وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/268 عن البزار، وقال: وفيه محمد بن عمرو بن علقمة وحديثه حسن، وبقية رجاله رجال الصحيح .

ادرع کے ساتھ ہوں' تو لوگوں نے اپنی کمانیں روک لیں۔ لوگوں نے عرض کی: آپ ﷺ جس کے ساتھ ہیں وہ غالب آجائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْقَوْمِ الْمُنَاضَلَةَ وَإِنْ كَانَتْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

لوگوں کے لیے تیراندازی کے مقابلہ کے مباح ہونے کا تذکرہ اگرچہ وہ مغرب کے بعد ہو

4696 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَنْتَضِلُونَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر اس کے بعد وہ تیراندازی کا مقابلہ کرتے تھے (یعنی ابھی اتنی روشنی باقی ہوتی تھی کہ تیراندازی کا مقابلہ کیا جا سکے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُوْمُ الْمُنَاضَلَةِ عِنْدَ فَتْحِ اللّٰهِ الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دنیا کی فتوحات عطا کر دے تو وہ پھر بھی تیراندازی کا مقابلہ باقاعدگی سے کرتے رہیں

4697 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُونَ، وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ، فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ

✿✿ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عنقریب تمہارے لیے مختلف علاقے فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہاری کفایت کرے گا' لیکن کوئی بھی شخص تیراندازی کی مشق سے عاجز نہ آئے''۔

4696– غسان بن الربيع روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/2، وقال الخطيب في "تاريخه" 12/330: وكان نبيلا فاضلا ورعا، وقال الدارقطني: ضعيف، وقال مرة: صالح، وقال الذهبي في "الميزان" 3/334: كان صالحا ورعا ليس بحجة في الحديث، وبقية رجاله ثقات .

4697– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو علي الهمداني: هو ثمامة بن شفي وأخرجه أحمد 4/157، ومسلم 1918 في الإمارة: باب فضل الرمي والحث عليه، عن هارون بن معروف، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم أيضاً عن داوُد بن رشيد، عن الوليد، عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، بِهِ .وأخرجه الطبراني 17/912، والبيهقي 10/13 من طريق ابن وهب، بِهِ .وأخرجه الترمذي 3083 في التفسير: باب ومن سورة الأنفال، عن وكيع، عن أسامة بن زيد، عن صالح بن كيسان، .

42

بَابُ التَّقْلِيدِ وَالْجَرَسِ لِلدَّوَابِ

باب: جانوروں کے گلے میں ہار اور گھنٹی ڈالنا

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ قَلَائِدِ الْاَوْتَارِ فِي اَعْنَاقِ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' چار پاؤں والے جانوروں کے گلے میں تانت کے بنے ہوئے تار لٹکائے جائیں

4698 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، اَنَّ اَبَا بَشِيرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ، قَالَ: فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ: فَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ: لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اِلَّا قُطِعَتْ، قَالَ مَالِكٌ: اَرَى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ

حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیغام رساں کو بھیجا۔

عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی لوگ اس وقت آرام کر رہے تھے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغام بھجوایا تھا)

''کسی بھی اونٹ کی گردن میں تانت کا تار لٹکا ہوا باقی نہ رہے۔ اسے کاٹ دیا جائے''۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے' لوگ نظر لگنے سے بچنے کے لیے اسے باندھا کرتے تھے۔

4698- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله بن أبي بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم الأنصاري المدني . وهو في الموطأ 2/937 في صفة النبي: باب ما جاء في نزع المعاليق والجرس من العنق .ومن طريق مالك أخرجه البخاري 3005 في الجهاد: باب ما قيل في الجرس . . .، ومسلم 2115 في اللباس: باب كراهة قلادة الوتر في رقبة البعير، وأبو داؤد 2552 في الجهاد: باب في تقليد الخيل في الأوتار، والطبراني 22/750، والبيهقي 5/254، والبغوي 2679 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِقَطْعِ قَلَائِدِ الْاَوْتَارِ عَنْ اَعْنَاقِ الدَّوَابِّ، اِنَّمَا اَمَرَ بِذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ الْاَجْرَاسِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ جانوروں کی گردنوں میں تانت کے بنے ہوئے تار کاٹنے کا حکم اس وجہ سے دیا گیا' کیونکہ ان میں گھنٹیاں لگی ہوتی ہیں

4699 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْاَجْرَاسِ اَنْ تُقْطَعَ مِنْ اَعْنَاقِ الْاِبِلِ يَوْمَ بَدْرٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی گھنٹیوں کو اتارنے کا حکم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ الْاَجْرَاسِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم دیا تھا

4700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا الْجَرَّاحِ مَوْلٰى اُمِّ حَبِيبَةَ، حَدَّثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعِيرَ الَّتِي فِيهَا الْجَرَسُ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ اَرَادَ بِهٰذَا الْعِيرَ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ نُزُولِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4699– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 6/150عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/174، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح .

4700– حديث حسن، أبو الجراح مولى أم حبيبة روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/561، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 6/326 و327 و426 و427، والدارمي 2/288، وأبو داوٗد 2554 في الجهاد: باب في تعليق الأجراس، عن نافع، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 5/254 عن عراك بن مالك، عن سالم، به .

"وہ اونٹ جس کی گردن میں گھنٹی موجود ہو فرشتے اس کے ساتھ نہیں چلتے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وہ اونٹ مراد لیا ہو' جس قافلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ موجود ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَطْعِ الْاَجْرَاسِ عَنْ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

چار پاؤں والے جانوروں سے گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ الْجُرْجَانِيُّ، بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَطْعِ الْاَجْرَاسِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھنٹیوں کو کاٹ دینے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس وقت کا تذکرہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا

4702 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْاَجْرَاسِ اَنْ تُقْطَعَ مِنْ اَعْنَاقِ الْاِبِلِ يَوْمَ بَدْرٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے موقع پر اونٹوں کی گردنوں میں موجود گھنٹیوں کو کاٹ دینے کا حکم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا

4703 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

4701– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الرحيم صاعقة، فمن رجال البخاري. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة.

4702– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 4699.

4703– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/263 و311 و327 و343 و392 و444 و476 و537، والدارمي 2/288، ومسلم 2113 في اللباس والزينة: باب كراهة الكلب والجرس في السفر، وأبو داوُد 2555 في الجهاد: باب في تعليق الأجراس، والترمذي 1703 في الجهاد: باب ما جاء في كراه الأجراس على الخيل، والبيهقي 5/254، والبغوي 2678 من طريق سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/385 و414 من طريق قتادة، عن زرارة بن أوفى، عن أبي هريرة.

عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ، اَوْ جَرَسٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"فرشتے ایسے قافلے والوں کے ساتھ نہیں چلتے جن کے ہمراہ کتا یا گھنٹی ہو"۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ الرُّفْقَةَ الَّتِىْ فِيْهَا الْجَرَسُ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے فرشتے ان سواروں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹی موجود ہو

4704 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"گھنٹی شیطان کا باجا ہے"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ صُحْبَةِ الْمَرْءِ ذَوَاتَ الْاَجْرَاسِ اسْتِحْبَابًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، گھنٹی والے افراد کے ساتھ رہنے کے جائز ہونے کی نفی استحباب کے طور پر ہے

4705 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِى الْجَرَّاحِ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"فرشتے ایسے قافلے والوں کے ساتھ نہیں چلتے جن میں گھنٹی موجود ہو"۔

4704- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في "صحيحه" 2114 في اللباس: باب كراهة الكلب والجرس في السفر، من طرق عن إسماعيل بن جعفر، عن أبي العلاء، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/372، والبيهقي 5/253 من طريق إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه أحمد 2/366، وأبو داؤد 2556 في الجهاد: باب تعليق الأجراس، من طريق سليمان بن بلال، بِهٖ .

4705- حسن، وهو مكرر 4700 .

بَابُ فَرْضِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کا فرض ہونا

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَاهَدَةِ الشَّيَاطِينِ، عِنْدَ تَزْيِينِهِمْ لَهُ الْمَعَاصِي كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ مُجَاهَدَةُ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ شیاطین کے ساتھ اس وقت مقابلہ کرے

جب وہ اس کے لیے گناہوں کو آراستہ کر دیں' جس طرح اس پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کے کافر دشمنوں کے ساتھ جہاد کرے

4706 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي اللّٰهِ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجاہد وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں اپنی جان کے ہمراہ جہاد کرے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يُّهَاجِيَ الْمُشْرِكِينَ اِذْ هُوَ اَحَدُ الْجِهَادَيْنِ

مسلمان کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مشرکین کی ہجو کرے' کیونکہ یہ بھی جہاد کی ایک قسم ہے

4707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ

4706– إسناد صحيح . عبد الله: هو ابن المبارك، وأبو هانء الخولاني: هو حميد بن هانيء .وأخرجه أحمد 6/20و22، والترمذي "1621"في فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل من مات مرابطاً، والطبراني 18 "797" من عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .

4707– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه الطبراني 152"/19 "القضاعي في "مسند الشهاب " "1047"" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/456، والبيهقي 10/239 من طريق شعيب، وأحمد 3/460، من طريق محمد بن عبد الله بن أبي عتيق، كلاهما عن الزهري، به .وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/123 وقال: رواه أحمد بأسانيد، ورجال أحدها رجال الصحيح .وسيرد عند المؤلف برقم "5786" .

اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي الشِّعْرِ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ، وَلِسَانِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَاَنَّمَا تَنْضَحُونَهُمْ بِالنَّبْلِ

عبدالرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! شعر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ہمراہ جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (مشرکین کے خلاف شعر کہہ کر) گویا کہ تم انہیں نیزے مارتے ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْحَثِّ عَلَى الْجِهَادِ، وَقَتْلِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

جہاد کی ترغیب دینے اور اللہ کے کافر دشمنوں کو قتل کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

4708 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَيْدِيكُمْ، وَاَلْسِنَتِكُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مشرکین کے ساتھ اپنے ہاتھوں اور زبانوں کے ذریعے جہاد کرو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ، مِنْ اِعْدَادِ الْقُوَّةِ، لِقِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ، وَلَا سِيَّمَا اَسْبَابُ الرَّمْيِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کے کافر دشمنوں سے جنگ کے لیے تیاری رکھے بطور خاص تیر اندازی کا ساز وسامان تیار رکھے

4709 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

4708– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعفان: هو ابن مسلم بن عبد الله الباهلي، وهو في "مسند أبي يعلى " ."2875" واخرجه احمد 3/251، والبغوي "3410" من طريق عفان، بهذا الإسناد .واخرجه احمد 3/124و153، والدارمي 2/213، وأبو داوٗد "2504" في الجهاد: باب كراهية ترك الغزو، والنسائي 6/7 في الجهاد: باب وجوب الجهاد، والحاكم 2/81، والبيهقي 9/20 من طرق عن حماد بن سلمة، به .

(متن حدیث): وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''تم لوگ اپنی استطاعت کے مطابق ان کے لیے قوت تیار کرو''۔
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ فَرْضَ الْجِهَادِ، كَانَ بَعْدَ قُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: جہاد کی فرضیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد ہوئی تھی

4710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

4709– إسناده صحيح على شرط مسلم، وحرملة بن يحيى وثمامة بن شفي من رجال مسلم، والباقي على شرطهما .وأخرجه أحمد 4/156 – 157،ومسلم "1917" في الإمارة: باب فضل الرمي والحث عليه، وأبو داؤد "2514" في الجهاد: باب في الرمي، وابن ماجه "2813" في الجهاد: باب الرمي في سبيل الله، والطبراني "911"/"17"، والبيهقي 10/13، والبغوي في "تفسيره" 2/258 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه االطبراني "16225" من طريقين عن أبي علي، به وأخرجه الدارمي 2/204، والحاكم 2/328 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن سعيد بن أبي أيوب، عن يزيد أبي حبيب، عن أبي الخير مرثدبن عبد الله عن عقبة بن عامر، وصححه الحاكم على شرط الشيخين .وأخرجه الترمذي "3083" في التفسير: باب ومن سورة الأنفال، والطبري "16226"و"16227" من طرق عن أسامة بين زيد، عن صالح بن كيسان، عن رجل لم يسمه، عن عقبة بن عامروأخرجه الطبري "16228" من طريق صالح بن كيسان، و"162" من طريق عبد الله بن عبيد الله، كلاهما عن عقبة بن عامر .

4710– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن إبراهيم الدورقي، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 1/216، والترمذي "3171" في تفسير القرآن: باب من سورة الحج، والنسائي 6/2 في الجهاد: باب وجوب الجهاد، والطبري 17/172 من طريق إسحاق بن يوسف الأزرق، بهذا الإسناد .قال: الترمذي: هذا الحديث حسن .وأخرجه الترمذي "3171" من طريق وكيع، عن سفيان، بهوأخرجه الحاكم 3/7 – 8 من طريق شعبة، وابن جرير الطبري 17/172، والطبراني 12/ "12336" من طريق قيس بن الربيع، وكلاهما عن الأعمش، به وصححه الحاكم على شرط الشيخين .واخرجه الترمذي "3172"،والطبري 17/172 عن محمد بن بشار، حدثنا أبو أبو احمد االزبيري، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بن جبير، مرسلا .

(متن حدیث): لَمَّا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ مَکَّةَ، قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: اَخْرَجُوا نَبِیَّهُمْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ لَیَهْلِکُنَّ، فَنَزَلَتْ (اُذِنَ لِلَّذِینَ یُقَاتَلُونَ، بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا، وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ) (الحج: 39)، قَالَ: فَعَرَفْتُ اَنَّهَا سَتَکُوْنُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَهِیَ اَوَّلُ آیَةٍ نَزَلَتْ فِی الْقِتَالِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔ بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے یہ لوگ ضرور ہلاکت کا شکار ہوں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''وہ لوگ جن کے ساتھ جنگ کی جاتی ہے انہیں اس بات کی اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان کے ساتھ ظلم ہوا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ عنقریب ایسا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ وہ پہلی آیت ہے جو جنگ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ذِکْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا یَجِبُ عَلَی الْمَرْءِ، مِنْ تَرْکِ الْاِتِّکَالِ عَلٰی لُزُوْمِ عِمَارَةِ اَرْضِهٖ، وَصَلَاحِ اَحْوَالِهٖ، دُوْنَ التَّشْمِیرِ لِلْجِهَادِ، فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ کَانَ فِی الْمُشَمِّرِینَ لَهٗ کِفَایَةٌ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی زمین کو آباد کرنے اور اپنے معاملات کو ٹھیک کرنے پر ہی اکتفاء کرنے کو ترک کرے اور اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کی تیاری رکھے اگرچہ جہاد میں حصہ لینے والوں کے پاس اتنا کچھ موجود ہو' جو ان کے لیے کفایت کرے

4711 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ یَزِیدَ بْنَ اَبِیْ حَبِیبٍ، یَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ اَسْلَمُ اَبُوْ عِمْرَانَ، مَوْلًی لِکِنْدَةَ قَالَ:

(متن حدیث): کُنَّا بِمَدِیْنَةِ الرُّومِ، فَاَخْرَجُوا اِلَیْنَا صَفًّا عَظِیمًا، مِنَ الرُّومِ، وَخَرَجَ اِلَیْهِمْ مِثْلُهٗ، اَوْ اَکْثَرُ، وَعَلٰی اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی

4711–إسناد صحیح . وأخرجه الترمذی "2972" فی التفسیر: باب ومن سورة البقرة، والنسائی فی "الکبری" کما فی "التحفة" 3/88 من طریق الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد، وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح غریب .وأخرجه الطیالیسی "599"، وأبو داوٗد "2512" فی الجهاد: باب فی قوله: (وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ)، والطبری "3179" و "3180"، وابن عبد الحکم فی "فتوح مصر" ص269 – 270، والطبرانی "4060"، والحاکم 2/275، والبیهقی 9/99 من طرق عن حیوة بن شریح، به، وصححه الحاکم علی شرط الشیخین ووافقه الذهبی .واخرجه أبو داوٗد "2512"، والطبری "3180"، والطبرانی "4060" من طریق ابن لیهعة، عن یزید بن أبی حبیب، به .

صَفِّ الرُّومِ، حَتّٰى دَخَلَ فِيهِمْ، فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ، وَقَالُوا: سُبْحَانَ اللّٰهِ تُلْقِي بِيَدِكَ اِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَامَ اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَتَاَوَّلُونَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ، عَلٰى هٰذَا التَّاْوِيلِ، اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، فِينَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّا لَمَّا اَعَزَّ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ، وَكَثَّرَ نَاصِرِيهِ، قُلْنَا بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا، مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ، وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ، وَكَثَّرَ نَاصِرِيهِ، فَلَوْ اَقَمْنَا فِي اَمْوَالِنَا، فَاَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنَّا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا (وَاَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ، وَاَحْسِنُوا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) (البقرة: 195)، فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْاِقَامَةَ فِي اَمْوَالِنَا، وَاِصْلَاحَهَا، وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ، قَالَ: وَمَا زَالَ اَبُو اَيُّوبَ شَاخِصًا، فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، حَتّٰى دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّومِ

ابوعمران اسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روم کے ایک شہر میں تھے' تو اہل روم کی طرف سے ایک بڑا لشکر ہمارے سامنے آگیا۔ان کی طرف سے بھی ایک بڑا لشکر گیا تھا۔ جو شاید ان سے زیادہ تھے۔ان دنوں مصر کے گورنر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ مسلمانوں کا ایک شخص اہل روم کی صف میں داخل ہو گیا لوگوں نے بلند آواز میں چیخ کر کہا سبحان اللہ تم اپنے ہاتھ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہو' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو حالانکہ یہ آیت ہمارے یعنی انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا' اور اس کے مددگار بکثرت ہو گئے' تو ہم میں سے کسی ایک نے دوسرے سے خفیہ طور پر یہ بات کہی تمہارے اموال ضائع ہو گئے' اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت عطا کر دی اور اس کے مددگار زیادہ ہو گئے اب اگر ہم اپنی کھیتی باڑی کی طرف دھیان دیں اور اپنے نقصان کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں (تو یہ مناسب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ بات نازل کی جس میں ہماری اس بات کا جواب دیا:

”تم لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور اچھائی کرو بے شک اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“۔

تو ہلاکت یہ ہے: آدمی اپنی کھیتی باڑی میں مشغول رہے اور اسے ٹھیک کرے اور جنگ کو ترک کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے' یہاں تک کہ انہیں روم کی سرزمین پر دفن کیا گیا۔

ذِكْرُ مَا تَفَضَّلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، بِعُذْرِ اُولِي الضَّرَرِ عِنْدَ قُعُودِهِمْ، عَنِ الْخُرُوجِ اِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِهِ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے معذور افراد پر یہ فضل کیا ہے' وہ اس کی راہ میں جہاد کی طرف نکلنے کے وقت بیٹھے رہ سکتے ہیں

4712 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ خَالِيَ الْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ، وَكَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ دَامَ بَصَرُهُ مَفْتُوحَةً عَيْنَاهُ، وَفَرَغَ سَمْعُهُ، وَقَلْبُهُ لِمَا يَاْتِيهِ مِنَ اللّٰهِ قَالَ: فَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ لِلْكَاتِبِ: اكْتُبْ (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) (النساء : 95)، (وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) (النساء : 95)، فَقَامَ الْاَعْمٰى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَنْبُنَا؟، فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا لِلْاَعْمٰى: اِنَّهُ يُنَزَّلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَافَ اَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِهِ، فَبَقِيَ قَائِمًا، وَيَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْكَاتِبِ: اكْتُبْ (غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ) (النساء : 95)

عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے ان کے ماموں حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کرنا شروع کی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت متوجہ رہتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہن بھی اس چیز کی طرف متوجہ رہتا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہیں آپ کی اس صورت حال کا اندازہ ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی کتابت کرنے والے سے فرمایا: تم یہ نوٹ کرو۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے (یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے والے) لوگ برابر نہیں ہیں''۔

''اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں''۔

تو ایک نابینا صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا کیا قصور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر وحی نازل ہونا شروع ہوئی، تو ہم نے اس نابینا سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی ہے تو اس نابینا کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کے معاملے سے متعلق کوئی چیز نازل نہ ہو جائے تو وہ کھڑا رہا اور یہ کہہ رہا تھا میں اللہ کے رسول کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب سے فرمایا: تم یہ بھی لکھو ''وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو''۔

ذِكْرُ اسْمِ هٰذَا الْاَعْمٰى الَّذِىْ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الرُّخْصَةَ مِنْ اَجْلِهِ

اس نابینا شخص کے نام کا تذکرہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ رخصت نازل کی

4712– إسناده قوى . وهو فى "مسند أبى يعلى" /1ورقة 91 .وأخرجه الطبرانى "856"/18 من طريق إبراهيم بن الحجاج السامى، بهذا الأسناد . وأخرجه الطبرانى "856"/18، والبزاز "2203" من طرق عن عبد الواحد بن زياد، بهٖ . ذكره الهيثمى فى "المجمع" 5/280 و7/9 وقال: رواه أبو والبزار والطبرانى، ورجال أبى يعلى ثقاتٌ . وله شاهدٌ من حديث البراء بن عازب عند الطيالسى "1943"، والبخارى "4594"، ومسلم "1898" والترمذى "1670" و"3031" والنسائى 6/10،وأبو جعفر والطبرى "10233"و"10234" و"10235" و"10236" و"10237" و"102348" و"10249"، والبيهقى 9/23 وآخر من حديث زيد بن أرقم عند الطبرى "10238"، الطبرانى "5053" . وثالث من حديث زيد بن ثابت وهو الآتى عند المصنف .

4713 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَكْتُبُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اكْتُبْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النساء: 95)، (وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ) (النساء: 95)، قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَبِي مِنَ الزَّمَانَةِ مَا تَرَى قَدْ ذَهَبَ بَصَرِي، قَالَ: زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَثَقُلَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى فَخِذِي، حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ تَرُضَّ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: اكْتُبْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ) (النساء: 95)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (وحی کی) کتابت کیا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ نوٹ کرو۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے (یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے والے) لوگ برابر نہیں ہیں''۔

''اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ اسی دوران حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کو پسند کرتا ہوں' لیکن میرے اندر معذوری ہے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں کہ میری بینائی رخصت ہو چکی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میرے زانو پر موجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زانو اتنا وزنی ہو گیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میری ٹانگ ٹوٹ نہ جائے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تم یہ نوٹ کرو۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو وہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں''۔

4713- أي تتكسر وتتحطم، وفي مصادر التخريج "حتى خشيت أن ترضها" . وقوله "سرى عنه" أي: كشف عنه، وتجلى ما كان يأخذه من الكرب عند انزول الوحي`.2 إسناده قوى، ابن السرى وهو محمد بن المتوكل بن عبد الرحمٰن - وإن كان صاحب أوهام قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه احمد 5/184، والطبرى "10240"، والطبرانى "4899"/5، وأبو نعيم في "الدلائل" "175" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد أخرجه الطبرانى "4899"، من طريق عبد الله بن مبارك، به .وأخرجه أحمد 5/184، والبخارى "2832" والبخارى "2832" في الجهاد: باب قول الله عز وجل: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ .)، و "4592"وفي التفسير: باب (لا يَسْتَوِ ى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)،والترمذى "3033" في التفسير: باب ومن سورة النساء، والنسائى 6/9 و9 - 10 في الجهاد: باب فضل المجاهدين على القاعدين، والطبرى "10239"، والطبرانى "4814" و"4815" و"4816"، وابن الجارود "1034"، والبيهقى 9/23، والبغوى في "تفسيره" 1/467 من طريق ابن شهاب الزهرى، عن سهل بن سعد الساعدى، عن مروان بن الحكم، عن زيد بن ثابت .وأخرجه أحمد 5/190 - 191، وأبو داوٗد، "2507" في الجهاد: باب في الرخصة في القعود من العذر، الحاكم 2/81، والبيهقى /9 23 من طريق خارجة بن زيد، عن بن ثابت .

ذِكْرُ مُشَارَكَةِ الْقَاعِدِ الْمَرِيضِ الْمُجَاهِدَ فِي الْأَجْرِ

جہاد میں حصہ نہ لینے والے بیمار کا اجر میں مجاہد کے ساتھ شریک ہونے کا تذکرہ

4714 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ

(متنِ حدیث): كُنَّا فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ شَهِدَكُمْ اَقْوَامٌ بِالْمَدِينَةِ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک جنگ میں حصہ لے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھ کچھ ایسے لوگ بھی اس میں شامل ہوئے ہیں جو مدینے میں موجود ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بیماری کی وجہ سے (جنگ میں شریک نہیں ہوسکے)

4714–حديث صحيح مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَجْلَانَ الأصبهانى لم يرو عن غير ابيه شيئاً ولا يعرف بجرح ولا تعديل، مترجم فى "الجرح والتعديل " 8/53، وأبو عصام بن يزيد: ترجمة المؤلف فى "ثقاته" 8/520 فقال: عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَجْلَانَ مَوْلَى مُرَّةَ الطيب، من أهل الكوفة، سكن أصبهان، ولقب عصام جبر، يروى عن الثورى ومالك بن مغلول، روى عنه ابنه محمد بن عصام، يتفرد ويخالف، وكان صدوقاً، حديثه عند الأصبهانيين .وذكره ابن أبى حاتم 7/26، وأبو نعيم فى "تاريخ أصبهان" 2/138 فلم يذكرا فيه جرحاً ولاتعديلاً، وقد توبعا، وباقى السند على شرط مسلم .سفيان: هو الثورى، وأبو سفيان: هو طلحة بن ناع الواسطى .وأخرجه مسلم "1911" فى الإمارة: باب ثواب من حبسه عن الغزو مرض أو عذر اٰخر، وابن ماجه "2765"فى الجهاد: باب من حبسه العذر عن الجهاد، والبيهقى 9/24 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد بلفظ: كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى غزاة فقال: "إن بالمدينة لرجالاً ما سرتم مسيراً، ولا قطعتم وادياً إلا كانوا معكم، حبسهم المرض " .وأخرجه أحمد 3/341 من طريق حسن، عن ابن لهيعة، عن أبى الزبير، عن جابر .وفى الباب حديث أنس، وسيأتى برقم "4731" .

بَابُ الْخُرُوْجِ، وَكَيْفِيَّةِ الْجِهَادِ

باب: خروج کا بیان اور جہاد کی کیفیت

4715 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کیا جائے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس اندیشے کے تحت (منع کیا ہے) کہیں دشمن اس کی بے حرمتی نہ کرے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکرکردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4716 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِىُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ، عَنْ اَخِيْهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

4715– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/446 في الجهاد: باب النهي عن أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/7و63، والبخاري 2990 في الجهاد: باب كراهية السفر بالمصاحف إلى أرض العدو، والكفار إذا خيف وقوعه بأيديهم، وأبو داوُد "2610" في الجهاد باب في المصحف يسافر به إلى أرض العدو، وابنه عبد الله في "المصاحف" ص206و207، وابن ماجه "2879" في الجهاد: باب النهي أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو، وابن الجارود "1064"، والبغوي "1234" .وأخرجه عبد الرزاق "9410"، والطيالسي "1855"، وأبو القاسم البغوي في "مسند على بن الجعد "1223" و"2682"، وأحمد 2م6و10و55، والحميدي "699"، ومسلم "1869" "93" و"94"، وابن ماجه "2880"، وابن أبي داوُد ص 205 و206 و207 و208 و209، والبيهقي 9/108، والبغوي "1233" من طرق عن نافع، به وانظر ما بعده .

4716– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وإسماعيل بن أبي أويس قد توبع، وأخوه: هو عبد الله الحميد بن عبد الله بن عبد الله بن أويس الأصبحي أبو بكر بن أبي أويس . وأخرجه أحمد 2/128 من طرق عبيد بن أبي قرة، عن سليمان بن بلال، بهذا الإسناد . وهذا قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن أبي قرة، قال ابن معين: ما به بأس، وقال يعقوب بن شيبة: ثقة صدوق، وذكره ابن حبان في "الثقات" .وأخرجه ابن أبي داوُد في "المصاحف ص209 من طريقين عن عبد العزيز بن مسلم، عن عبد الله بن دينار، به .

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ قَوْلِهٖ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ: بَيَانٌ وَّاضِحٌ، اَنَّ الْعَدُوَّ اِذَا كَانَ، فِيْهِمْ ضِعْفٌ، وَقِلَّةٌ وَّالْمُسْلِمُوْنَ فِيْهِمْ قُوَّةٌ وَّكَثْرَةٌ، ثُمَّ سَافَرَ اَحَدُهُمْ بِالْقُرْآنِ، وَهُوَ فِيْ وَسَطِ الْجَيْشِ يَاْمَنُ، اَنْ لَا يَقَعَ ذٰلِكَ فِيْ اَيْدِي الْعَدُوِّ، كَانَ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ الْفِعْلِ مُبَاحًا لَهُ، وَمَتٰى اَيِسَ مِمَّا، وَصَفْنَا لَمْ يَجُزْ لَهُ السَّفَرُ، بِالْقُرْآنِ اِلٰى دَارِ الْحَرْبِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کیا جائے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں دشمن اسے نقصان نہ پہنچائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ "اس اندیشے کے تحت کہ کہیں دشمن اس تک پہنچ نہ جائے" یہ اس بات کا واضح بیان موجود ہے' جب دشمن میں کمزوری بھی ہو' اور ان کی تعداد بھی کم ہو اور مسلمانوں میں قوت بھی ہو اور ان کی تعداد بھی زیادہ ہو' اور پھر کوئی مسلمان قرآن کو ساتھ لے کر سفر کرے اور وہ لشکر کے درمیان محفوظ حالت میں ہو' اس طرح کہ وہ قرآن دشمن کے ہاتھ نہ لگ سکتا ہو' تو پھر یہ کام کرنا اس آدمی کے لیے مباح ہوگا' لیکن جب اس طرح کی صورتحال نہ ہو' جو ہم نے ذکر کی ہے تو آدمی کے لیے قرآن کو ساتھ لے کر دارالحرب کی طرف سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خَيْرِ الْجُيُوْشِ وَالصَّحَابَةِ

بہترین لشکر اور بہترین ساتھیوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

4717 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ

4717–إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة الهذلي . وهو في "مسند أبي يعلى " "2587" . وأخرجه أبو داوُد "2661" في الجهاد: باب فيما يستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا، من طريق أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وقال: والصحيح أنه مرسل .وأخرجه أحمد 1/294، والترمذي "1555"في السير: باب ماجاء في السرايا، والطحاوي في "مشكل الآثار " 1/238، وابن خزيمة "2538"، والحاكم 1/443 و /2 101، والبيهقي 9/156 من طريق وهب بن جرير، بهِ . قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه لخلاف بين الناقلين فيه عن الزهري، وكذا قال الذهبي في "مختصره"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريبلا سند لا يسنده كبير أحد غير جرير بن حازم، وإنما روى هذا الحديث عن الزهري عن النبي صلى الله عليه سلم مرسلا . وقال البيهقي: تفرد به جرير بن حازم موصولاً، وتعقبه ابن التركماني بقوله: هذا ممنوع لأن جريراً ثقة، وقد زاد الإسناد فيقبل قوله، كيف وقد تابعه عليه غيره . وقال المناوي في "فيض "القدير 3/474: ولم يصححه الترمذي، لأنه يروى مسنداً ومرسلاً ومعضلا، قال ابن القطان: لكن هذا ليس بعلة، فالأقرب صحته، قلت: وصححه أيضاً الضياء المقدسي في "المختارة" /62 292/2 .وأخرجه االدارمي 2/215، من طريق حبان بن علي، عن يونس، به دوأخرجه الدارمي 2/215، وأحمد 1/299، وأبو يعلى "2714" من طريق حبان بن علي، عن عقيل عن الزهري، بهِ .وأخرجه الطحاوي 1/339 من طريق مندل وحبان، عن يونس بن يزيد، عن عقيل، عن ابن شهاب، بهِ .وأخرجه عبد الرزاق "9699" من طريق معمر، والطحاوي 1/339من طريق عقيل بن خالد، كلاهما عن الزهري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه سلم . . . . . .كذا منقطعاً .

جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ الْاَيْلِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بہترین ساتھی چار افراد ہوتے ہیں۔ بہترین چھوٹی مہم چار سو افراد کی ہوتی ہے اور بہترین لشکر چار ہزار افراد کا ہوتا ہے اور بارہ ہزار لوگ کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوتے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّحُثَّ اَنْصَارَهُ، لَا سِيَّمَا مَنْ كَانَ اَقْرَبَ مِنْهُمْ اِلَيْهِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے مددگاروں کو ترغیب دے بطور خاص ان لوگوں کو جو اس کے زیادہ قریب ہوں

4718 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَوْمَ اُحُدٍ لَمَّا اَرْهَقُوْهُ وَهُوَ فِي سَبْعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا، فَهُوَ رَفِيْقِي فِي الْجَنَّةِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَامَ اٰخَرُ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر جب ان لوگوں نے پسپائی اختیار کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات انصاریوں اور ایک قریشی کے ہمراہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کون ہم سے دور کرے گا۔ ایسا شخص جنت میں میرا ساتھی ہوگا' تو ایک انصاری شخص کھڑا ہوا۔ اس نے لڑائی کی' یہاں تک کہ شہید ہوگیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات کہی تو پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اس نے لڑائی کی' یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہی بات کہتے رہے' یہاں تک کہ وہ ساتوں آدمی شہید ہوگئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا اے اللہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ زمین میں تیری عبادت نہ کی جائے (اس کے بعد روایت کے الفاظ شاید مکمل نقل نہیں ہوئے)

4718- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مسند" أبي يعلى "3319"" .وأخرجه مسلم "1789" في الجهاد والسير: باب غزوة أحد، عن هداب "ويقال له: هدبة ابن خالد، بهذا الإسناد، وزاد في مسنده مع ثابت: علي بن زيد .وأخرجه احمد 3/286،عن عفان، عن حماد، عن ثابت وعلي بن زيد، عن أنس .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَحُثَّ النَّاسَ عَلَى الْخُرُوجِ اِلَى الْغَزْوِ، فِيْ وَقْتٍ بِعَيْنِهٖ، وَاِنْ فَاتَهُمْ فِيْهِ الصَّلَاةُ، فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی متعین وقت میں لوگوں کو جہاد کے لیے نکلنے کی ترغیب دے اگرچہ ایسا کرنے کی صورت میں نماز اپنے ابتدائی وقت میں ادا نہ کی جاسکے

4719 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ، فِيْ كِتَابِ الْمَشَايِخِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَادٰى فِيْنَا مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْاَحْزَابِ، اَلَا لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ، اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ، فَصَلَّوْا دُوْنَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: لَا نُصَلِّيْ اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ، قَالَ: فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے موقع پر جب ہم لوگ واپس آرہے تھے تو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا۔ خبردار کوئی بھی شخص بنوقریظہ کے (علاقے تک پہنچنے سے) پہلے ظہر کی

4719- قال الإمام الذهبي في "تذكرته" 2/707: وقد خرج لنفسه معجم شيوخه في ثلاثة أجزاء . قلت: ومن هذا المعجم نسختان خطيتان، الأولى: في دار الكتب المصرية حديث "1913"، وتقع في 38ورقة، وعليه سماع من سنة 556هـ، والثانية: في تشستربتي تحت رقم "3796"، ويقع في 34ورقة كتبت سنة 581هـ .3 لفظ البخاري "لايصلين أحد العصر" قال الحافظ 7/471 – 472: كذا وقع في جميع النسخ عند البخاري، ووقع في جميع النسخ عند مسلم "الظهر" مع اتفاق البخاري ومسلم على روايته عن شيخ واحد بإسناد واحد، وقد وافق مسلماً أبو يعلى وآخرون، وكذلك أخرجه ابن سعد عن أبي غسان مالك بن إسماعيل عن جويرية بلفظ "الظهر"، وابن حبان من طريق أبي غسان كذلك، ولم أره من رواية جويرية إلا بلفظ "الظهر"، غير أن أبا نعيم في "المستخرج" أخرجه من طريق أبي حفص السلمي عن جويرية فقال "العصر" .وأما أصحاب المغازي فاتفقوا على أنها العصر، قال ابن إسحاق: لما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم من الخندق راجعاً إلى المدينة أتاه جبريل الظهر فقال: إن الله يأمرك أن تسير إلى بني قريظة، فامر بلالاً فأذن في الناس: من كان سامعاً مطيعاً فلا يصلين العصر إلا في بني قريظة . وكذلك أخرجه الطبراني 19/ "160"، البيهقي في "الدلائل" 4/7 بإسناد صحيح إلى الزهري، عن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن كعب بن مالك، عن عمه عبيد الله بن كعب، أن رسول الله صلى عليه وسلم لما رجع من طلب الأحزاب وضع عنه اللامة، واغتسل، واستجمر فتبدى له جبريل، فقال: عذيرك من محارب، ألا أراك قد وضعت اللأمة وما وضعناها بعد، قال فوثب رسول الله فزعاً، فعزم على الناس أن لا يصلوا العصر حتى يأتوا بني قريظة، قال: فلبس الناس السلاح، فلم يأتوا بني قريظة حتى غربت الشمس قال: فاختصموا عند غروب الشمس، فصلت طائفة العصر، وتركتها طائفة، وقالت: إنا في عزيمة رسول الله صلى الله عليه وسلم فليس علينا إثم، فلم يعنف واحداً من الفريقين .واخرجه الطبراني 19/ "160" من هذا الوجه موصولاً بذكر كعب مالك فيه .وللبيهقي 4/8 من طريق القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها نحوه مطولاً، وفيه "فصلت طائفة إيماناً واحتساباً، وتركت طائفة إيماناً واحتساباً" وهذا كله يؤيد رواية البخاري في أنها العصر .

نماز ہرگز ادا نہ کرے۔ کچھ لوگوں کو نماز کا وقت رخصت ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے بنو قریظہ تک پہنچنے سے پہلے ہی نماز ادا کر لی۔ جب کہ کچھ لوگوں نے کہا: ہم اس وقت تک نماز ادا نہیں کریں گے جب تک اس چیز پر عمل نہیں کرتے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اگرچہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے۔

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں فریقوں میں سے کسی کو بھی غلط قرار نہیں دیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِعَارَةِ الْإِمَامِ السِّلَاحَ، مِنْ بَعْضِ رَعِيَّتِهِ، اِذَا اَرَادَ قِتَالَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

امام کا اپنی بعض رعایا سے عاریت کے طور پر ہتھیار لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ، جبکہ اس کا ارادہ اللہ کے کافر دشمنوں سے جنگ کرنے کا ہو

4720 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَتْكَ رُسُلِي، فَاَعْطِهِمْ، اَوِ ادْفَعْ اِلَيْهِمْ، ثَلَاثِينَ بَعِيرًا، اَوْ ثَلَاثِينَ دِرْعًا، قَالَ: قُلْتُ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ

صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب میرا پیغام رساں تمہارے تک آئے، تو تم اسے تیس اونٹ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تیس زرہیں ادا کر دینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے حوالے کر دینا تو میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ عارضی طور پر ہیں، جنہیں ادا کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ، اَنْ يَسْتَشِيرَ الْمُسْلِمِينَ وَيَسْتَثْبِتَ آرَاءَهُمْ، عِنْدَ مُلَاقَاةِ الْاَعْدَاءِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ دشمن سے سامنا ہونے کے وقت

4719–إسناده صحيح على شرط الشيخين .واخرجه البخاري "946" في صلاة الخوف: باب صلاة الطالب والمطلوب راكباً وإيماء، "4119" في المغازي: باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة ومحاصرته إياهم، ومسلم "1770" في الجهاد والسير: باب المبادرة بالغزو، والبيهقي 10/119 من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء بهذا الإسناد .وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 4/74، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/6 من طريق مالك بن إسماعيل أبي غسان الهندي، عن جويرية بن أسماء به .

4720– إسناده صحيح على شرط الشيخين . همام: هو ابن يحيى، وقتادة: هو ابن دعامة، وعطاء : هو ابن أبي رباح .وأخرجه أبو داوُد "3566" في البيوع: باب في تضمين العارية، والنسائي كما في "التحفة" /9 116من طريق إبراهيم بن المستمر، عن حبان بن هلال، بهذا الإسنادوأخرجه أحمد 4/222من طريق بهز بن أسد، عن همام، بِهِ . وله شاهد صحيح من حديث أبي امامة سيرد عند المؤلف برقم "5094" .

مسلمانوں سے مشورہ لے اوران کی آراء کا جائزہ لے

4721 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ سَارَ اِلٰى بَدْرٍ، فَجَعَلَ يَسْتَشِيرُ النَّاسَ، فَاَشَارَ عَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ، فَاَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ يَسْتَشِيرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: وَاللّٰهِ مَا يُرِيْدُ غَيْرَنَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَرَاكَ تَسْتَشِيرُ، فَيُشِيرُوْنَ عَلَيْكَ، وَلَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ بَنُو اِسْرَائِيْلَ: (اذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا)، وَلٰكِنْ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ ضَرَبْتَ اَكْبَادَهَا، حَتّٰى تَبْلُغَ بَرْكَ الْغِمَادِ كُنَّا مَعَكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر روانہ ہونے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنی رائے بیان کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے پیش کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مشورہ لیتے رہے' یہاں تک کہ انصار نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف ہماری رائے جاننا چاہتے ہیں' تو ایک انصاری صاحب نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ مشورہ لے رہے ہیں لوگ آپ کو مشورہ دے رہے ہیں ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے کہا تھا: ''تم اور تمہارا پروردگار جا کر جنگ میں حصہ لو''۔

اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ لڑتے ہوئے ''برک غماد'' تک چلے جائیں' تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں گے۔

ذِكْرُ اسْمِ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِي، قَالَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس انصاری کے نام کا تذکرہ' جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہی تھی جو ہم نے ذکر کی ہے

4722 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ النَّاسَ اَيَّامَ بَدْرٍ، فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَصَافَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ، فَصَافَ عَنْهُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِيَّانَا تُرِيْدُ لَوْ اَمَرْتَنَا، اَنْ نَخُوْضَ الْبَحْرَ لَخُضْنَاهُ، اَوْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ،

4721– اسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "مسند أبى يعلى" "3803"وأخرجه أحمد 3/105و188، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 1/185، وأبو يعلى "3766" من طرق عند حميد، بهذا الإسناد وانظر ما بعده

4722–وأخرجه أحمد /3 219 – 220 257 258، ومسلم "1779" فى الجهاد والسير: باب غزوة بدر، وأبو داوٗد "2681" فى الجهاد: باب فى الأسير ينال منه ويضرب ويقرر، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .

وَانْطَلَقَ اِلَى بَدْرٍ، فَاِذَا هُمْ بِرَوَايَا لِقُرَيْشٍ، فِيهَا عَبْدٌ اَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ، فَاَخَذَهُ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلُوا يَسْاَلُونَهُ اَيْنَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاَيْنَ تَرَكْتَهُ؟، فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِاَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ هٰذِهِ قُرَيْشٌ اَبُوْ جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، فَاِذَا قَالَ لَهُمْ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ، فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِي، دَعُوْنِي اُخْبِرُكُمْ، فَاِذَا تَرَكُوْهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِاَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ، وَلٰكِنْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ اَقْبَلَتْ، فِيهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ، وَعُتْبَةُ، وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ، وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، قَدْ اَقْبَلُوا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَانْصَرَفَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّكُمْ لَتَضْرِبُوْنَهُ، اِذَا صَدَقَكُمْ، وَتَدَعُوْنَهُ اِذَا كَذَبَكُمْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ، قَدْ اَقْبَلَتْ تَمْنَعُ اَبَا سُفْيَانَ، قَالَ: فَاَوْمَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ، وَقَالَ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا، قَالَ اَنَسٌ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا اَمَاطَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ عَنْ مَصْرَعِهِ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ گفتگو کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید رائے مانگی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات چیت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید رائے مانگی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے رائے جاننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کا حکم دیں کہ ہم سمندر میں کود جائیں' تو ہم سمندر میں کود جائیں گے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کا حکم دیں کہ ہم ان سے لڑتے ہوئے برک غماد تک چلے جائیں' تو ہم ایسا بھی کرلیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ہدایت کی اور بدر کی طرف روانہ ہو گئے وہاں قریش کے کچھ لوگ آ چکے تھے۔ جن میں بنوحجاج کا ایک سیاہ فام غلام بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے پکڑ لیا اور اس سے دریافت کرنے لگے ابوسفیان کہاں ہے تم نے اسے کہاں چھوڑا تھا۔ وہ یہی کہتا جا رہا تھا۔ اللہ کی قسم! مجھے ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے یہ تو قریش کے لوگ ہیں۔ ابوجہل بن ہشام ہے' عتبہ بن ربیعہ ہے' شیبہ بن ربیعہ ہے' امیہ بن خلف ہے۔ جب وہ ان کے سامنے یہ بات کہتا تو یہ لوگ اس کی پٹائی کرتے تو وہ یہ کہتا کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جب وہ اسے چھوڑ دیتے تو وہ پھر یہی کہتا اللہ کی قسم! مجھے ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے یہ تو قریش آ رہے ہیں۔ جن میں ابوجہل ہے' عتبہ ہے' شیبہ ہے یہ دونوں ربیعہ کے بیٹے ہیں اور امیہ بن خلف ہے۔ یہ لوگ آ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جب یہ تمہارے ساتھ سچ بات کہتا ہے' تو تم لوگ اس کی پٹائی شروع کر دیتے ہو اور جب غلط بیانی کرتا ہے' تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔ یہ قریش آئے ہیں جو ابوسفیان کو بچانے کے لیے آئے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے لیے زمین کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: کل فلاں شخص یہاں مرا ہوا ہوگا۔ کل فلاں شخص یہاں مرا ہوا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ان میں سے کوئی بھی شخص اس مخصوص جگہ سے ہٹا ہوا نہیں تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ، اَنْ يَّغْزُوَ بِالنِّسَاءِ لِسَقْيِ الْمَاءِ، وَمُدَاوَاةِ الْجَرْحَى

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ پانی پلانے اور زخمیوں کی دیکھ بھال کے لیے خواتین کو جنگ میں ساتھ لے جائے

4723 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْزُو بِنَا مَعَهُ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، لِتَسْقِيَ الْمَاءَ، وَتُدَاوِيَ الْجَرْحَى

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ ہم انصاری خواتین کو بھی لے کر گئے تھے تاکہ وہ پانی پلائیں اور زخمیوں کا علاج کریں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ غَزْوِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ، وَخِدْمَتِهِنَّ اِيَّاهُمْ فِيْ غَزَاتِهِمْ

خواتین کا مردوں کے ہمراہ جنگ میں حصہ لینے اور جنگ کے دوران ان کی خدمت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4724 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْزُو بِنَا مَعَهُ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَسْقِي الْمَاءَ، وَنُدَاوِي الْجَرْحَى

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ ہم انصاری خواتین کو بھی لے کر گئے تھے تاکہ ہم پانی پلائیں اور زخموں کا علاج کریں۔

4723– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الطبرانى "302"/25 من طريق الصلت بن مسعود بهذا الإسناد، وقال الهيثمى فى "المجمع5/324": رواه الطبرانى ورجاله رجال الصحيح .وأخرجه مسلم "1810"فى الجهاد والسير: باب غزوة النساء مع الرجال، والترمذى "1575" فى السير: باب ماجاء فى خروج النساء فى الحرب، وأبو داوُد "2531" فى الجهاد: باب فى النساء يغزون، والبيهقى 9/30من طرق عن جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يغزو بأم سليم ونسوة . . . . . ." .وفى الباب عن الربيع بنت معوذ قالت: "كنا نغزو مع النبى صلى الله عليه وسلم، فنسقى القوم، ونخدمهم ونرد الجرحى والقتلى إلى المدينة" . وأخرجه البخارى "2882" و "2883" و "5679" .

4724– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ خُرُوْجِ الصِّبْيَانِ، اِلَى الْغَزْوِ لِيَخْدِمُوْا الْغُزَاةَ فِيْ غَزَاتِهِمْ

بچوں کو جنگ پر ساتھ لے جانے کے مباح ہونے کا تذکرہ تا کہ وہ مجاہدین کی خدمت کریں

4725 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ: اَلْتَمِسْ لِيْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ حَتّٰى آتِيَ خَيْبَرَ، فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ مُرْدِفِيْ، وَاَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ، فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا نَزَلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنے لڑکوں میں سے میرے لیے کوئی لڑکا لے کر آؤ جو میری خدمت کیا کرے جب تک میں خیبر نہیں پہنچ جاتا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر کے لے گئے۔ میں ان دنوں لڑکا تھا اور بالغ ہونے کے قریب تھا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا، تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا رہا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِيْنَ، عَلٰى قِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے دشمن کافروں سے جنگ کے لیے مشرکین سے مدد لی جائے

4726 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ لَحِقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقَاتِلَ مَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

4725- أسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخارى "2893" من الجهاد: باب من غزا بصبى للخدمة، والبيهقى 6/ 304 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقى 9/125 من طريق سعيد بن منصور، عن يعقوب بن عبد الرحمٰن، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/159، والبخارى "5425" فى الأطعمة: باب الحيس، و "6363" فى الدعوات: باب التعوذ من غلبة الرجال، ومسلم "1365" فى الحج: باب فضل المدينة ودعاء النبى صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، والنسائى 8/274 فى الاستعاذة: باب الاستعاذة: من غلبة الرجال، وأبو يعلى "3703" من طريق إسماعيل بن جعفر، عن عمرو بن أبى عمرو، بِهِ .

4726- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن مهدى: هو عبد الرحمٰن .وأخرجه أحمد 3/148 – 149، ومسلم "1817" فى الجهاد: باب كراهية الإستعانة فى الغزو بكافر، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسنادوأخرجه أحمد 3/ 67 – 68، "1817" والترمذى "1558" فى السير: باب ما جاء فى أهل الذمة يغزون مع المسلمين هل يسهم لهم"وقد تحرف فيه "نيار إلى: دينار"، وأبو داؤد "2732" فى الجهاد: باب فى المشرك يسهم له، والبيهقى 9/ 36 – 37 من طرق عن مالك، بِهِ .وأخرجه الدارمى 2/ 233 من طريق وكيع عن مالك بن أنس، عن عبد الله بن دينار، عن عروة، عن عائشة .وأخرجه ابن أبى شيبة 12/395، من طريقه ابن ماجه "2832" فى الجهاد: بابن الاستعانة بالمشركين، عن وكيع، عن مالك .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَإِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مشرکین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر ملا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس چلے جاؤ۔ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ، الَّتِي يُفَرَّقُ بِهَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ، وَبَيْنَ غَيْرِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اس علامت کا تذکرہ جس کے ذریعے' مسلمانوں میں سے جنگجو لوگوں اور جنگ میں حصہ نہ لینے والوں کے درمیان امتیاز ہوتا ہے

4727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ الدَّغُولِيُّ، بِخَبَرٍ غَرِيبٍ مِّنْ كِتَابِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ دِيْنَارِ الْكَرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَلَمْ اَحْتَلِمْ فَلَمْ يَقْبَلْنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَقَبِلَنِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ غزوہ احد کے موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ میری عمر چودہ برس تھی۔ میں ابھی بالغ نہیں ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبول نہیں کیا' پھر غزوہ خندق کے موقع پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبول کر لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ، اَنَّ تَمَامَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً لِلْمَرْءِ لَا يَكُوْنُ بُلُوْغًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: آدمی کا پندرہ سال کا ہو جانا' بالغ ہونا شمار نہیں ہوتا

4728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

4727– حديث صحيح . محمد بن داوٗد بن دينار ترجمه المؤلف في "الثقات" 9/143، فقال: محمد بن داوٗد بن دينار الكرماني، سكن سرخس يروى عن يعلى ومحمد ابني عبيد، حدثنا عنه محمد بن عبد الرحمٰن الدغولي وغيره، مات سنة ستين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل . وعبد اللّٰه بن نافع اثنان وكلاهما يروى عن مالك الأول: الصائغ . وهو ثقة صحيح الكتاب، وفي حفظه لين، والثاني: الزبيري وهو صدوق، وباقي السند ثقات، وانظر الحديث الآتي . وأخرجه الطيالسي "1859" عن أبي معشر نجيح بن عبد الرحمٰن المدني، عن نافع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بهذا الإسناد . وأخرجه ابن البيهقي 6/ 55 من طريق أبي معاوية، عن أبي معشر، عن نافعن به وزادوا في أوله "عرضت عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم بدر وأنا ابن ثلاث عشرة سنة فردني" .

قَالَ:

(متن حدیث): عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجِزْنِيْ، وَلَمْ يَرَنِيْ بَلَغْتُ، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَاَجَازَنِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا میری عمر چودہ سال تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (جنگ میں حصہ لینے کی) اجازت نہیں دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں' میں بالغ نہیں ہوا تھا' پھر میں پندرہ سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الرَّجُلَيْنِ، اِذَا خَرَجَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِهٖ، وَهُمَا مِنْ قَبِيْلَةٍ، اَوْ دَارٍ وَاحِدَةٍ، بِكَتْبِهِ الْاَجْرَ بَيْنَهُمَا

اللہ تعالیٰ کا ان دو افراد پر فضل کرنے کا تذکرہ' جب ان میں سے کوئی ایک اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور وہ دونوں ایک ہی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہوں' یا ایک ہی محلہ میں رہتے ہوں (اور دوسرا اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال کرتا ہے) تو اجر ان دونوں کے لیے نوٹ کیا جاتا ہے

4729 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ، فَقَالَ: لِيَنْتَدَبْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا، وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا

4728- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البيهقي 6/55 من طريق محمد بن بكر البرساني، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/17، والبخاري "2664"في الشهادات: باب بلوغ الصبيان وشهاداتهم، و "4097" في المغازي: باب غزوة الخندق، ومسلم "1868" في الإمارة: باب بيان سن البلوغ، والترمذي "1711" في الجهاد: باب ما جاء في حد بلوغ الرجل ومتى يفرض له، والنسائي 6/ 155 – 156 في الطلاق: باب متى يقع طلاق الصبي، وأبو داوُد "4406" و"4407" في الحدود: باب في الغلام يصيب الحد، وابن ماجه "2543" في الحدود: باب من لا يجب عليه الحد، وابن سعد في "الطبقات" 4/143، والبيهقي في "السنن" 3/83 و6/54 – 55 و55 و8/264 و9/21 و22، وفي "الدلائل" 3/395 من طرق عن عبيد الله بن عمر العمري، بِهٖ .

4729- إسناده صحيح على شرط الصحيح . ابن سلم: هو عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْمَقْدِسِيُّ، وعبد الرحمٰن: هو ابن إبراهيم الملقب بدحيم، وهو من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي سعيد مولى المهري فمن رجال مسلم .وأخرجه الطيالسي "2204"، وأحمد 3/34 – 35، ومسلم "1896" "137" في الإمارة: باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره وخلافته في أهله بخير والبيهقي 9/40 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/55، ومسلم "1896" "138"، وأبو داوُد "2510" في الجهاد: باب ما يجزى من الغزو، والبيهقي 9/40 و48 من طريقين عن يزيد بن أبي حبيب، عن يزيد بن أبي سعيد مولى المهري، عن أبيه، بِهٖ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف ایک مہم روانہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دو آدمیوں میں سے ایک روانہ ہو جائے' اجران دونوں کے درمیان (تقسیم ہوگا)

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ، إِذَا تَجَهَّزَ لِلْغَزَاةِ، وَحَدَثَتْ بِهِ عِلَّةٌ، أَنْ يُعْطِيَ مَا جَهَّزَ لِنَفْسِهِ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لِيَغْزُوَ بِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب وہ جنگ کے لیے سامان تیار کر لے

اور پھر اسے کوئی علت پیش آ جائے' تو وہ اپنے لیے تیار کیا جانے والا سامان اپنے کسی مسلمان بھائی کو دیدے تاکہ وہ اس کے ذریعے جنگ میں حصہ لے

4730 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِي مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ، قَالَ: اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ، فَقُلْ لَهُ يُقْرِئُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ لَكَ ادْفَعْ إِلَيَّ مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ، فَأَتَاهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ: لَا تُخْفِي مِنْهُ شَيْئًا، فَوَاللَّهِ لَا تُخْفِينَ مِنْهُ شَيْئًا، فَيُبَارَكَ لَكِ مِنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد کے لیے جانا چاہتا ہوں' لیکن میرے پاس اس کا ساز و سامان نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فلاں انصاری کے پاس چلے جاؤ اس کے پاس ساز و سامان ہے تم اس سے کہنا کہ اللہ کے رسول تمہیں سلام کہہ رہے ہیں' اور یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم اپنا ساز و سامان مجھے دے دو۔ وہ شخص اس انصاری کے پاس آیا' تو اس شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اس سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہ رکھنا۔ اللہ کی قسم! تم نے اس سے جو بھی چیز چھپانے کی کوشش کی تو اس میں تمہیں برکت نصیب نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا، عَلَى الْقَاعِدِ الْمَعْذُورِ، بِإِعْطَائِهِ أَجْرَ الْغَازِي الْمُجْتَهِدِ فِي غَزَاتِهِ

اللہ تعالیٰ کا بیٹھے رہ جانے والے معذور پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ'

4730- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو في "مسند أبي يعلى" "3293" .وأخرجه أحمد 3/207، ومسلم "1894" في الإمارة: باب فضل إغاثة الملهوف، وأبو داود "2780" في الجهاد: باب فيما يستحب من إنفاذ الزاد في الغزو إذا قفل، والبيهقي 9/28، والبغوي "3309" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .

وہ اسے اس غازی کا اجر عطا کرتا ہے‘ جو جنگ کے دوران جہاد میں حصہ لیتا ہے

4731 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَـمَّـا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: اِنَّ بِـالْـمَـدِيْـنَةِ اَقْـوَامًـا مَـا سِـرْتُمْ مِنْ مَسِيْرٍ، وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ، اِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ فِيْهِ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟، قَالَ: نَعَمْ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے‘ اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے‘ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”مدینہ منورہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جو بھی سفر کیا جس بھی وادی سے گزرے وہ لوگ وہاں تمہارے ساتھ تھے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ لوگ مدینہ میں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں یہ وہ لوگ ہیں جو عذر کی وجہ سے (جہاد میں) شریک نہیں ہو سکے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِى مِنْ اَجَلِهٖ، اَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا) (آل عمران: 188)

اس سبب کا تذکرہ‘ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

”تم ان لوگوں کے بارے میں ہرگز یہ گمان نہ کرو جو اس چیز سے خوش ہیں جو انہوں نے کیا ہے“

4732 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِـىْ مَـرْيَـمَ، حَـدَّثَـنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

4731- وإسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب .وأخرجه أحمد 3/103، والبخارى "2839" فى الجهاد: باب من حبسه العذر عن الغزو، و"4423" فى المغازى: باب رقم "81"، وابن ماجه "2764" فى الجهاد: باب من حبسه العذر عن الجهاد، من طرق عن حميد الطويل، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى بإثر الحديث "2839" تعليقاً عن موسى بن إسماعيل، حدثنا حمادن عن حميد عن موسى بن أنس، عن أبيه، وقال: الأول أصح، يعنى حذف موسى بن أنس من الإسناد .وأخرجه أبو داوُد "2508" فى الجهاد: باب فى الرخصة فى القعود من العذر، ومن طريقه البيهقى 9/24 عن موسى، بِهٖ . وانظر "الفتح 6/56" .

4732- إسناد صحيح على شرط مسلم محمد بن سهل بن عسكر من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . ابن أبى مريم: هو سعيد بن الحكم بن محمد بن سالم . وأخرجه مسلم "2777" فى صفات المنافقين، والطبرى فى "تفسيره" "8335" من طريق محمد بن سهل بن عسكر، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى "4567" فى تفسير: باب (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا)، ومن طريقه البغوى فى "تفسير" 1/384، وأخرجه مسلم "2777" والطبرى "8335" والبيهقى 9/36 من طريق سعيد بن أبى مريم، بِهٖ .وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" 2/404 وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن حاتم، والبيهقى فى "شعب الإيمان" .

الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ، خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَاَحَبُّوا اَنْ يُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا، فَنَزَلَ (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا) (آل عمران: 188)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کچھ لوگ منافقین تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں شرکت کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ لوگ پیچھے رہ جاتے اور پیچھے رہنے پر خوش ہوتے تھے اور پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے' تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عذر پیش کرتے اور اس بات کی قسم اٹھاتے اور اس بات کو پسند کرتے کہ انہوں نے جو کام نہیں کیا اس پر ان کی تعریف کی جائے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم ان لوگوں کے بارے میں ہرگز گمان نہ کرو جو اس چیز پر خوش ہوتے ہیں جو انہوں نے کیا ہے''۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ تَعَاقُبِ الْجَمَاعَةِ، الْبَعِيرَ الْوَاحِدَ فِي الْغَزْوِ، عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلٰى غَيْرِهِ

جنگ کے دوران کئی لوگوں کا ایک ہی اونٹ پر یکے بعد دیگرے سوار ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جبکہ ان کے پاس اور اونٹ نہ ہوں

4733 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُمْ كَانُوا يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ كُلِّ ثَلَاثَةٍ بَعِيرٌ، وَكَانَ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ، وَاَبُو لُبَابَةَ، فَإِذَا حَانَتْ عُقْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَا: ارْكَبْ وَنَحْنُ نَمْشِي، فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّي، وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر ایک اونٹ تین آدمیوں کے لیے استعمال ہو رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدل چلنے کی باری آتی' تو یہ دونوں صاحبان گزارش کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار رہیں ہم پیدل چلتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: نہ تو تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقت ور ہو اور نہ ہی میں تم دونوں سے زیادہ اجر سے بے نیاز ہوں۔

4733– إسناده حسن، عاصم وهو ابن أبي النجود روى له الشيخان مقروناً وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه الحاكم 3/20، والبيهقي 5/285 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 1/411 و422 و424، والبزار وفيه عاصم بن بهدلة وحديثه حسن، وبقية رجاله رجال الصحيح .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَعَاقُبِ الْجَمَاعَةِ، الْبَعِيرَ الْوَاحِدَ فِي الْغَزَاةِ

جنگ کے دوران کچھ لوگوں کا ایک ہی اونٹ پر یکے بعد دیگرے سوار ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ: فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا، وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ، وَسَقَطَتْ اَظْفَارِيْ، فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، قَالَ: فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلٰى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ، قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: فَحَدَّثَ اَبُوْ مُوْسَى بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ اَصْنَعُ، بِاَنْ اَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ، قَالَ: لِاَنَّهُ كَرِهَ، اَنْ يَكُوْنَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ اَفْشَاهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم دو آدمیوں کے لیے ایک اونٹ ہوتا تھا۔ جس پر ہم باری باری سوار ہوتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے میرے بھی دونوں پاؤں زخمی ہو گئے میرے ناخن گر گئے ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس لیے اس جنگ کا نام ذات رقاع رکھا گیا' کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹا کرتے تھے۔

ابو بردہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی پھر انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث ذکر نہیں کرنی چاہئے تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کو اس لیے ناپسند کیا تاکہ ان کے عمل میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْتِحْقَاقِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ صَدْرَهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جانور کا مالک اس کے آگے والے حصہ پر بیٹھنے کا (زیادہ) حق رکھتا ہے

4735 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَمْشِي، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ عَلٰى حِمَارٍ ارْكَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَتَاَخَّرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَاحِبُ الدَّابَّةِ، اَحَقُّ بِصَدْرِهَا، اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهَا لِيْ، قَالَ: فَجَعَلَهُ لَهُ، فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4734– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب الهمداني، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وبريد: هو ابن عبد الله بن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري . دوأخرجه البخاري "4128" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، ومسلم "1816" في الجهاد: باب غزوة ذات الرقاع، من طريق أبي كريب محمد بن العلاء، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1816"، والبيهقي 5/285، من طريقين عن أبي أسامة، بِهِ .

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے جارہے تھے۔ گدھے پر سوار ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سوار ہو جائیں۔ وہ خود پیچھے ہٹ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اگر تم میرے لیے (آگے والا حصہ) دیتے ہو تو حکم مختلف ہے راوی کہتے ہیں تو اس نے (آگے والا حصہ) آپ ﷺ کے لیے مخصوص کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ اس پر سوار ہو گئے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ تَخَلُّفِ الْإِمَامِ عَنِ السَّرِيَّةِ إِذَا خَرَجَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ کی راہ میں ہونے والی کسی جنگ میں امام کا شریک نہ ہونا جائز ہے

4736 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي، لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَا اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ مَا يَتَحَمَّلُونَ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ

4735– إسناده قوى على شرط الصحيح . وأخرجه أحمد 5/353 من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى "2773" فى الأدب: باب ماجاء أن الرجل أحق بصدر دابته، وأبو داوُد "2572" فى الجهاد: باب رب الدابة أحق بصدرها، والبيهقى 5/ 285 من طريق على بن حسين بن واقد، وعن أبيه، به قال الترمذى: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه . وله شاهد من حديث عبد الله بن حنظلة عند الدارمى 2/283، والبزار "470" قال الهيثمى فى المجمع 2/65: رواه البزار والطبرانى فى "الأوسط" والكبير "، وفيه إسحاق بن يحيى بن طلحة، ضعفه أحمد، وابن معين، والبخارى، ووثقه يعقوب بن شيبة ووثقه ابن حبان . وأخرجه من حديث قيس بن سعد عند أحمد 6/6 – 7، والطبرانى "890"/18 . وقال الهيثمى: رواه أحمد والطبرانى وفى "الكبير" و"الأوسط" ورجاله أحمد ثقات . ثالث من حديث أبى سعيد الخدرى عند أحمد 3/32 . قال الهيثمى 8/61: فيه إسماعيل بن رافع، قال البخارى: ثقة مقارب الحديث، وضعفه جمهور الأئمة، وبقية رجاله رجال الصحيح . رابع من حديث عمر عند أحمد 1/19، وخامس من حديث عروة بن معتب عند الطبرانى فى "الكبير" "373"/17، وقال الهيثمى 8/107: رجالهما ثقات . وسادس من حديث أبى هريرة عند البزار "1692" .

4736– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "الموطأ" 2/465 فى الجهاد: باب الترغيب فى الجهاد . ومن طريق مالك أخرجه النسائى فى التفسير كما فى "التحفة" 9/447، والبغوى "2614" . وأخرجه أحمد 2/424 و473 و496، والبخارى "2972" فى الجهاد: باب الجعائل والحملان فى السبيل، ومسلم "1876" "106" الإمارة: باب فضل الجهاد والخروج فى سبيل الله، والنسائى 6/32 فى الجهاد: فى تمني القتل فى سبيل الله تعالى، من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصارى، بِهِ . وأخرجه مالك 2/460 فى الجهاد: باب الشهداء فى سبيل الله، وأحمد 2/245، والبخارى "7227" فى التمنى: باب ما جاء فى التمنى ومن تمنى الشهادة، ومسلم "1876" "106"، والبيهقى 9/ 157 من طريق اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ . وأخرجه أحمد 2/313، ومسلم "1876" "106، والبيهقى 9/ 24 من طريق عبد الرزاق، عن معمر عن همام بن منبه، عن أبى هريرة . وأخرجه البخارى "36" فى الإيمان: باب الجهاد من الإيمان، ومسلم "1876" "103" وابن ماجه "2753" فى الجهاد: باب بفضل الجهاد فى سبيل الله، والبيهقى 9/157 من طرق عمارة بن القعقاع، عن زرعة بن عمرو بن جرير، عن أبى هريرة . وأخرجه البخارى "2797" فى الجهاد: باب تمنى الشهادة، و "7226"، والنسائى 6/32 من طريق الزهرى، عن سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة وأخرجه مسلم "1876" "170 عن زهير بن حرب، عن جرير، عن سهيل، عن أبيه، عن أبى هريرة . وانظر الحديث الآتى .

عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوا بَعْدِى، وَوَدِدْتُ اَنِّىْ اُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيَا، فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيَا فَاُقْتَلُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں کسی بھی مہم سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں نکلتی ہے' لیکن میرے پاس ان لوگوں کو فراہم کرنے کے لیے سواریاں نہیں ہیں' اور ان لوگوں کے پاس بھی سواریاں نہیں ہیں اور انہیں یہ بات بھی پسند نہیں ہے' وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔ میری یہ خواہش ہے' میں اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جاؤں' پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر میں شہید ہو جاؤں' پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر میں شہید ہو جاؤں۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ لَا يَتَخَلَّفَ عَنْ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ' آپ اللہ کی راہ میں جانے والی کسی بھی جنگی مہم سے پیچھے نہ رہے

4737 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَخْرُجُوْنَ، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ، اَنْ يَّتَخَلَّفُوا بَعْدِىْ، وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوَدِدْتُ اَنِّىْ اَغْزُوْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيَا فَاُقْتَلُ، قَالَ: ذٰلِكَ ثَلَاثًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں مسلمانوں کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں اللہ کی راہ میں ہونے والی کسی بھی جنگ میں کبھی بھی پیچھے نہ رہتا' لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے' میں سب لوگوں کو سواریاں فراہم کروں' اور ان سب لوگوں کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے' یہ لوگ روانہ ہو جائیں اور ان کے لیے یہ بات بھی گراں ہے' وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مجھے یہ بات پسند ہے' میں اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لوں۔ مجھے شہید کر دیا جائے پھر مجھے زندہ کیا جائے' پھر مجھے شہید کیا جائے پھر مجھے زندہ کیا جائے' پھر مجھے شہید کیا جائے۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمائی۔

4737- إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي روى له البخاري مقروناً ومسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي رجاله على شرط الشيخين . عبدة بن سليمان: هو الكلابي أخرجه البخاري "7226" في التمني: باب ماجاء في التمني ومن تمني الشهادة، من طريق ابن شهاب عن أبي سلمة، بهذا الإسناد وانظر ما قبله .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يُوصِيَ بَعْضَ الْجَيْشِ إِذَا سَوَّاهُمْ لِلْكَمِينِ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ عِلْمُهُ وَاسْتِعْمَالُهُ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ لشکر کو درست کرتے وقت لشکر کے

کسی حصے کو کمین گاہ میں ٹھہرے رہنے کی ہدایت کرے اور وہ ہدایت اس چیز کے بارے میں ہو جس کے بارے میں جاننا اور عمل کرنا ان لوگوں پر لازم ہو

4738 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ، أَوْ يَوْمُ أُحُدٍ، وَلَقِينَا الْمُشْرِكِينَ، أَجْلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ، وَقَالَ: لَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ، إِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا، فَلَا تُعِينُونَا، فَلَمَّا لَقِينَا الْقَوْمَ وَهَزَمَهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى رَأَيْتَ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ، قَدْ رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ، قَدْ بَدَتْ خَلَاخِيلُهُنَّ، فَأَخَذُوا يَنْقَلِبُونَ، وَيَقُولُونَ الْغَنِيمَةَ، الْغَنِيمَةَ، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ: مَهْلًا، أَمَا عَلِمْتُمْ مَا عَهِدَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقُوا، فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صَرَفَ اللهُ وُجُوهَهُمْ، فَأُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تِسْعُونَ قَتِيلًا، ثُمَّ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَشْرَفَ عَلَيْنَا وَهُوَ عَلَى نَشْزٍ، فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟، ثَلَاثًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجِيبُوهُ، فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلَاءِ، فَقَدْ قُتِلُوا لَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لَأَجَابُوا، فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ، أَنْ قَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ، قَدْ أَبْقَى اللهُ لَكَ مَا يُخْزِيكَ، فَقَالَ: اعْلُ هُبَلُ اعْلُ هُبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجِيبُوهُ، فَقَالُوا: مَا نَقُولُ؟، قَالَ: قُولُوا اللهُ أَعْلَى، وَأَجَلُّ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَلَا لَنَا الْعُزَّى، وَلَا عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجِيبُوهُ، قَالُوا: مَا نَقُولُ؟، قَالَ: قُولُوا اللهُ مَوْلَانَا، وَلَا مَوْلَى لَكُمْ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً، لَمْ آمُرْ بِهَا، وَلَمْ تَسُؤْنِي

4738- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري. إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي، وهو من أتقن أصحاب أبي إسحاق. وأخرجه البخاري "4043" في المغازي: باب غزوة أحد، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "725"، وأحمد 4/393، والبخاري "3039" في الجهاد: باب ما يكره من التنازع والاختلاف في الحرب، و "3986" في المغازي: باب رقم "10"، و"4561": باب (وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ)، وأبو داؤد "2662" في الجهاد: باب في الكمناء، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/26، وابن سعد في "الطبقات" 2/47 من طريق زُهير بن مُعاوية، عن أبي إسحاق، به.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰكَذَا حُدِّثْنَا تَسْعُوْنَ قَتِيْلًا، وَاِنَّمَا هُوَ سَبْعُوْنَ قَتِيْلًا

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) غزوہ احد کے موقع پر ہمارا مشرکین سے سامنا ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کی ایک جماعت کو مقرر کیا اور حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اپنی جگہ سے ہلنا نہیں۔ اگر چہ تم ہمیں دیکھو گے کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں۔ اگر چہ تم انہیں دیکھو گے کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں' تو تم ہماری مدد نہ کرنا (یعنی آگے بڑھ کر ہماری مدد نہ کرنا اپنی جگہ پر رہنا)

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا اور مسلمانوں نے انہیں پسپا کر دیا تو میں نے (کفارہ) خواتین کو دیکھا کہ وہ پہاڑ پر بھاگ رہی ہیں انہوں نے اپنے پائنچے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں اور ان کی پازیبیں نظر آ رہی ہیں' تو وہ لوگ بھی آگے آ گئے اور بولے: غنیمت حاصل کرو غنیمت حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا ٹھہر جاؤ کیا تمہیں' یاد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا تلقین کی تھی' لیکن وہ لوگ چلے گئے جب وہ لوگ وہاں آ گئے' تو اللہ تعالیٰ نے صورتحال تبدیل کر دی اور مسلمانوں میں سے **90** لوگ شہید ہو گئے۔

پھر ابوسفیان نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر ہماری طرف منہ کر کے دریافت کیا: کیا لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (زندہ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کوئی جواب نہ دینا' پھر اس نے دریافت کیا: کیا یہاں ابوقحافہ کے صاحبزادے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زندہ ہیں) اس نے تین مرتبہ یہ سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اسے جواب نہیں دینا پھر اس نے دریافت کیا: کیا لوگوں میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زندہ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے جواب نہ دینا۔ ابوسفیان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور بولا یہ لوگ تو مارے گئے ہیں' کیونکہ اگر یہ زندہ ہوتے تو جواب دیتے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر قابو نہ رہا انہوں نے یہ کہا: اے اللہ کے دشمن تم نے غلط کہا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس چیز کو باقی رکھا ہے' جو تم کو رسوا کر دے گی۔ ابوسفیان نے کہا: اے ہبل تو سربلند ہو۔ اے ہبل تو سربلند ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے جواب دو۔ لوگوں نے دریافت کیا: ہم کیا کہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ بلند و برتر اور جلیل القدر ہے۔ ابوسفیان نے کہا: خبردار ہمارے ساتھ عزا ہے تمہارے پاس عزا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے جواب دو لوگوں نے دریافت کیا: ہم کیا جواب دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا: آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور جنگ کے دوران صورتحال تبدیل ہوتی رہتی ہے تمہیں لوگوں میں سے کچھ کی لاشوں کی بے حرمتی ملے گی۔ میں نے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا' لیکن یہ بات مجھے بری بھی نہیں لگی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اسی طرح منقول ہے' **90** لوگ شہید ہوئے تھے حالانکہ **70** لوگ شہید ہوئے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّوصِيَ السَّرِيَّةَ إِذَا خَرَجَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِالْخِصَالِ الَّتِي يُحْتَاجُ إِلَيْهَا

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے جب کوئی جنگی مہم اللہ کی راہ میں جانے کے لیے نکلنے لگے تو وہ انہیں کچھ مخصوص چیزوں کی تلقین کرے جن کی انہیں ضرورت پیش آئے گی

4739 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا بَعَثَ اَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ، فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، وَلَا تَغُلُّوا، وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ، فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ هُمْ اَجَابُوكَ إِلَى ذٰلِكَ، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ، مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوا، فَاَعْلِمْهُمْ، اَنَّهُمْ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ يَكُونُونَ، كَاَعْرَابِ، الْمُهَاجِرِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ هُمْ اَجَابُوكَ إِلَى ذٰلِكَ، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، فَإِنْ هُمْ اَبَوْا، فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ، فَاَرَادُوكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَلَا ذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ، وَذِمَّةَ آبَائِكَ، وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ، فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ، وَذِمَمَ

4739- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن بريدة، فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم "1731" "2" في الجهاد: باب تأمر الإمام الأمراء على البعوث، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 9/49 و97و 184ومن طريق الحسن بن علي بن عفان، عن يحيى بن آدمن به .وأخرجه أحمد 5/352 و 358، والدارمي 2/215، "1731" "2" و "3"، وأبو داؤد "2612" و "2613" في الجهاد: باب في دعاء المشركين، والترمذي "1408" في الديات: باب ماجاء في النهي عن المنكر المُثلة، و"1617 في السير: باب ماجاء في وصيته صلى الله عليه وسلم في القتال، وابن ماجه "2858" في الجهاد: باب وصية الإمام، والطحاوي 3/206 و207، والبيهقي 9/15 و49 و97 و184 من طرق عن سفيان، بِهِ .وأخرجه مسلم "1731" "4" و"5"، والنسائي في "الكبرى"، كما في "التحفة" 2/71، والطحاوي 3/207، وابن الجارود "1042"، والبيهقي 9/69و185، والبغوي "2669" من طرق عن شعبة، عن علقمة بن مرثد به . وأخرجه أبو حنيفة في "مسنده" ص337 – 339، من طريقه أخرجه أبو يعلى "1413" عن علقمة بن مرثد .وأخرجه الشافعي 2/114 – 115 و115 من طريق محمد بن أبان، عن علقمة، بِهِ .وقوله "تخفروا ذممكم " أي: تنقضوا العهد، من أخفرت الرجل: إذا نقضت عهده، وخفرته: أمنته وحميته . 1 رجاله مسلم . والذي حدث عن مقاتل: هو علقمة بن مرثد .وأخرجه مسلم "1731" "3"، وأبو داؤد "2612"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/71، وابن ماجه "2858"، والطحاوي /3 207، والبيهقي 9/184 .

آبَائِكُمْ، اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ، فَاَرَادُوكَ، اَنْ تُنْزِلُوهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، فَلَا تُنْزِلُوهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ، اَتُصِيْبُوْنَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا، قَالَ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ، لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر یا مہم کے امیر کو روانہ کرتے تو آپ ﷺ اسے بطور خاص اس کی اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے پھر آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے تھے اللہ کے نام سے مدد حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور ان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا تاہم تم خیانت نہ کرو' وعدہ خلافی نہ کرو' لاشوں کی بے حرمتی نہ کرو' نابالغ بچے کو قتل نہ کرد۔ جب تمہارا مشرکین سے تعلق رکھنے والے دشمن سے سامنا ہو' تو انہیں تین میں سے کسی ایک چیز کو قبول کرنے کی دعوت دو۔ ان میں سے وہ جس چیز کو اختیار کرنا چاہیں ان کی طرف سے اسے قبول کرلو' اور ان پر حملہ نہ کرو۔ تم لوگ انہیں پہلے اسلام کی دعوت دو اگر وہ تمہاری بات مان لیں' تو اسے ان کی طرف سے قبول کرلو اور ان سے جنگ سے رک جاؤ یا پھر انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ اپنے علاقے کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے کی طرف آجائیں اگر وہ منتقل ہونے سے انکار کریں' تو تم انہیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں' تو ان کی مثال دیہاتی مہاجرین کی طرح ہوگی اور ان پر بھی وہ تمام احکامات لاگو ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے مہاجرین پر لاگو کیے ہیں اگر وہ تمہاری اس بات کو قبول کر لیتے ہیں' تو تم ان کی طرف سے اس بات کو قبول کرو اور اگر وہ انکار کرتے ہیں' تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو' اور پھر ان کے ساتھ جنگ شروع کر دو تم لوگ جب کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کی پناہ اور اس کے رسول کی پناہ دو تو تم انہیں اللہ اور اس کے رسول کی پناہ نہ دو' بلکہ تم انہیں اپنی پناہ دو' اپنے باپ دادا کی اور اپنے ساتھیوں کی پناہ دو' کیونکہ اگر تم اپنی دی ہوئی پناہ کی یا اپنے باپ دادا کی پناہ کی خلاف ورزی کرتے ہو' تو یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ آسان ہوگا کہ تم اللہ کے نام اور اس کے رسول کے نام کی پناہ کی خلاف ورزی کرو' اور جب تم نے کسی قلعے کا محاصرہ کیا ہوا ہو' اور وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم ان کے ساتھ اللہ کے حکم کے مطابق صلح کرلو' تو تم اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کو طے نہ کرو' کیونکہ تم لوگ یہ نہیں جانتے کہ تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ٹھیک عمل کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان کو سنائی' تو انہوں نے فرمایا: مسلم نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث مجھے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَاحِبَ السَّرِيَّةِ اِذَا خَالَفَ الْاِمَامَ فِيمَا اَمَرَهُ بِهٖ كَانَ عَلَى الْقَوْمِ اَنْ يَّعْزِلُوهُ وَيُوَلُّوا غَيْرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب کسی جنگی مہم کا امیر امام کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے تو لوگوں پر یہ بات لازم ہے وہ اسے معزول کر کے کسی دوسرے کو اپنا امیر بنالیں

4740 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ وَكَانَ مِنْ رَهْطِهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَسَلَّحَ رَجُلًا سَيْفًا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا، مَا رَاَيْتُ مِثْلَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَعَجَزْتُمْ اِذَا اَمَّرْتُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا، فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِي الَّذِي اَمَرْتُ، اَوْ نَهَيْتُ اَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ اٰخَرَ، يُمْضِي اَمْرِي الَّذِي اَمَرْتُ؟

❀❀ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی تو آپ نے ایک شخص کو تلوار پہنا دی۔ جب ہم لوگ واپس آئے تو میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کسی بات پر اتنی ملامت کی ہو (جتنی اس بات پر کی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ عاجز آ گئے تھے کہ جب میں نے تم لوگوں پر ایک شخص کو امیر مقرر کیا تھا اور اس نے اس حکم پر عمل نہیں کیا جو میں نے اسے دیا تھا یا جس سے میں نے منع کیا تھا تو تم اس کی جگہ کسی دوسرے کو امیر مقرر کر دیتے جو میرے اس حکم پر عمل درآمد کرتا۔ جو حکم میں نے جاری کیا تھا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْاِمَامِ اِذَا اَرَادَ بَعْثَ سَرِيَّةٍ اَنْ يُّوَلِّيَ عَلَيْهَا اُمَرَاءَ جَمَاعَةٍ وَاحِدًا بَعْدَ الْاٰخَرِ عِنْدَ قَتْلِ الْاَوَّلِ لِكَيْ لَا يَبْقَى الْمُسْلِمُونَ بِلَا سَايِسٍ يَسُوسُهُمْ وَلَا اَمِيرٌ يَحُوطُهُمْ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ کسی مہم کو روانہ کرنے لگے

تو ان کے لیے کچھ لوگوں کو امیر کے طور پر نامزد کر دے جو پہلے امیر کے قتل ہونے کی صورت میں یکے بعد دیگرے امیر بنتے جائیں تاکہ مسلمانوں کی یہ صورت حال نہ ہو کہ ان کے پاس کوئی سردار نہ ہو جو ان کی رہنمائی کر سکے اور کوئی امیر نہ ہو جو ان کی دیکھ بھال کرے

4740- إسناده حسن، بشر بن عاصم الليثي روى عنه ثلاثة ووثقه النسائي وذكره المؤلف في "الثقات" 4/68، وباقي رجاله رجال مسلم غير صحابيه فروى له أبو داؤد والنسائي . وأخرجه أبو داؤد "26227" في الجهاد: باب في الطاعة، والحاكم 2/114 – 115 من طريق يحيى بن معين، وأحمد 4/110، ومن طريقه الحافظ المزي في "تهذيب الكمال" لوحة 948 في ترجمة بن مالك الليثي، كلاهما عن عبد الصمد بن الوارث، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي .

4741 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، وَقَالَ: اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ، فَجَعْفَرٌ، وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ، فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنْتُ مَعَهُمْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ، فَوَجَدْنَاهُ فِى الْقَتْلٰى، وَوَجَدْنَا فِيمَا نِيلَ مِنْ جَسَدِهِ بِضْعًا وَسَبْعِينَ ضَرْبَةً وَرَمْيَةً

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے موقع پر حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر زید شہید ہو جائے' تو جعفر امیر ہوگا اور اگر جعفر شہید ہو جائے' تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوگا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس جنگ میں ان لوگوں کے ساتھ تھا۔ ہم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا' تو ہمیں وہ مقتولین میں ملے ہمیں ان کے جسم پر ستر سے زیادہ ضربوں اور تیروں کے نشان ملے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ، الَّذِىْ خَرَجَ فِيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰى مَكَّةَ

اس وقت کا تذکرہ' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے

4742 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالرَّحِيلِ عَامَ الْفَتْحِ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْ رَمَضَانَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی دو راتیں گزر جانے کے بعد روانگی کا اعلان کیا۔

4741- إسناده صحيح، مصعب بن عبد الله الزبيرى روى له النسائى وابن ماجة وهو ثقة وثقه ابن معين والدارقطنى وأحمد ومسلمة بن قاسم والمؤلف، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير المغيرة بن عبد الرحمٰن، فمن رجال البخارى .وأخرجه البخارى "4261" وفى المغازى: باب غزو مؤتة من أرض الشام، من طريق أحمد بن أبى بكر، وأبو نعيم فى "الحلية" 117 من طريق يعقوب بن حميد، كلاهما عن المغيرة، بهذا الإسناد .ورواية أبى نعيم مختصرة .وأخرجه طرفه الأخير: ابن أبى شيبة 14/519، ابن سعد 4/34، والحاكم 3/212، وأبو نعيم 1/117 - 118 من طريق أبى اويس، عن عبد اللّٰه بن عمر بن حفص، عن نافع، به .وأخرج البخارى "4260"، وسعيد بن منصور "2835" من طريق ابن أبى هلال، عن نافع، أنه ابن عمر أخبره أنه وقف على جعفر يومئذ وهو قتيل، فعددت به خمسين بين طعنة ليس منها شىء فى دبره، يعنى فى ظهره .

4742- رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبى زرعة وهو عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد الله الدمشقى فروى له أبو داوٗد، وهو ثقة . أبو مسهر: هو عبد الأعلى بن مسهر الغسانى، وقزعة: هو ابن يحيى البصرى .وأخرجه أحمد 3/87، عن أبى سعد فى "الطبقات" /2 138، والبيهقى 4/242 من طرق عن سعيد بن عبد العزيز التنوخى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/87 عن أبى المغيرة، حدثنا سعيد بن عبد العزيز قال: حدثنى عطية بن قيس، عمن حدثه عن أبى سعيد الخدرى قال . . . .

ذِكْرُ وَصْفِ لِوَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُولِهِ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخلے کے وقت نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کی صفت کا تذکرہ

4743 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ کا مخصوص جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْغُزَاةِ، اَنْ يُبَيِّتُوا الْمُشْرِكِينَ، لِيَكُونَ قَتْلُهُمْ اِيَّاهُمْ عَلٰى غِرَّةٍ

غازیوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ مشرکین پر رات کے وقت حملہ کر دیں تا کہ غازیوں کا انہیں قتل کرنا یکبارگی ہو

4744 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

4743– حديث حسن بشاهديه، إسناده ضعيف، شريك: هو ابن عبد الله القاضي، سيء الحفظ، وأبو الزبير ملدس وقد عنعن . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب .وأخرجه الترمذي "1679" في فضائل الجهاد: باب ما جاء في والألوية، عن أبي كريب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد "2592" في الجهاد: باب في الرايات والألوية، والترمذي "1679"، والنسائي 5/200 في مناسك الحج: باب دخول مكة باللواء، وابن ماجه "2817" في الجهاد: باب الرايات والألوية، والبيهقي 6/362 من طرق عن يحيى بن أدم، به . قال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث يحيى بن ادم عن شريك، قال: وسألت محمداً "يعني البخاري" عن هذا الحديث فلم يعرفه إلا من حديث يحيى بن ادم عن شريك، وقال: حدثنا غير واحد عن شريك، عن عمار، عن أبي الزبير، عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة وعليه عمامة سوداء "سيأتي تخريجه"، قال محمد: والحديث هو هذا .وفي الباب عن ابن عباس عند الترمذي "1681"، وابن ماجه "2818"، وأبي الشيخ في "أخلاق النبي " ص144، والبيهقي 6/362 – 363، والبغوي "2664" بلفظ "كانت راية رسول الله صلى الله عليه وسلم سوداء ولواؤه أبيض " وحسنه الترمذي .وعن عائشة عند أبي الشيخ "ص144 – 145، البغوي 2665"بلفظ "كان لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم أبيض، وكانت رايته سوداء من مرط لعائشة مرحل" .

4744– إسناده حسن، عكرمة بن عمار، وإن روى له مسلم، لا يرتفع إلى رتبة الصحيح، فهو حسن الحديث، وباقي رجاله على شرط الشيخين .هشام بن القاسم: هو ابن مسلم الليثي .وأخرجه أحمد 4/6، وأبو داوٗد "2596" في الجهاد: باب في الرجل ينادى بالشعار، و "2840": باب في البيات، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/38، وابن ماجه "2840" في الجهاد: باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، وابن أبي شيبة 12/503، وابن سعد 2/118، والحاكم 2/107، والبيهقي 6/361 و9/79 من طرق عن عكرمة بن عمار، بهذا والإسناد وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبيإوأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 12/503 عن وكيع، عن أبي العميس عن إياس بن سلمة، به وهذا إسناد صحيح . وانظر الحديث رقم "4627" و"4628" .

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ اَخْبَرَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَيَّتْنَا اُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلْنَاهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا، اَمِتْ، اَمِتْ، قَالَ: فَقَتَلْتُ بِيَدِي سَبْعَةَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس جنگ میں شریک ہوا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کر کے بھیجا تھا۔ ہم نے کچھ مشرکین پر رات کے وقت حملہ کر کے مار دیا تھا اس وقت ہمارا نعرہ (یا علامتی نعرہ) یہ تھا۔ مار دو مار دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس رات میں نے مشرکین کے سات گھرانوں کے افراد کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ، اَنْ يَّشُنَّ الْغَارَةَ فِي بِلَادِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ عِنْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے صبح صادق کے وقت اللہ کے دشمن کافروں کے علاقوں پر حملہ کرے

4745 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ،

4745– إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى فمن رجال مسلم .وأخرجه البخارى "610" فى الأذان: باب مايحقن بالأذان من الدماء، و "2944" فى الجهاد: باب دعاء النبى صلى الله عليه وسلم الناس إلى الإسلام والنبوة، من طريق قتيبةبن سعيد، والبغوى "2702" من طريق على بن حجر، كلاهما عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/468 فى الجهاد: باب ما جاء فى الخيل والمسابقة بينها والنفقة فى الغزو، ومن طريقه البيهقى 9/79 عن حميد، به .وأخرجه أحمد 3/206و263، وابن سعد 2/108، وابن أبى شيبة 12/367 و367 – 368، والبخارى "2943"، وأبو يعلى "3804"، والبيهقى 9/80 و108من طرق عن حميد، به .وأخرجه بن أبى شيبة 14/461، وأحمد 3/186و246، والبخارى "947" فى صلاة الخوف: باب التكبير والغلس بالصبح والصلاة عند الإغارة والحرب، "4200" فى المغازى: باب غزوة خيبر، ومسلم 3/1427 "121" فى الجهاد والسير: باب غزوة خيبر، والنسائى 1/271 – 272 فى الصلاة: باب التغلس فى السفر، وابن سعد2/109 من طريق ثابت البنانى، عن أنس . وانظر الحديث "4753" .وأخرجه أحمد 3/101 – 102، والبخارى "371" فى الصلاة: باب ما يذكر فى الفخذ، و "947" ومسلم "120"/3، والنسائى 6/131 – 132 فى النكاح: باب البناء فى السفر، من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس وأخرجه أحمد /3 164 و186، ومسلم "122"/3، وأبو يعلى "2908" من طريق قتادة، عن أنس وأخرجه البخارى "2991" فى الجهاد: باب التكبير عند الحرب، و "3647"فى المناق: باب رقم "28"، و"4198" من طريق سفيان بن عيينة، عن أيوب، عن محمد بن سيرين عن أنس , .وأخرجه الطيالسى "2127" من طريق ابن فضالة، عن الحسن، عن أنس وأخرجه ابن سعد 2/109 من طريق سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة عن أنس، عن أبى طلحة قال: لما صبح . . . .وأخرجه ابن أبى شيبة 14/462 من طريق عمرو بن سعيد، عن أبى طلحة، قال: كنت ردف النبى صلى الله عليه وسلم يوم خيبر فلما انتهينا . . . وانظر ما بعده

قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يَغْزُ حَتّٰى يُصْبِحَ فَيَنْظُرَ، فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا اَصْبَحَ، وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِي طَلْحَةَ، وَاِنَّ قَدَمَيَّ لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجُوا عَلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ، وَمَسَاحِيهِمْ، فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ، وَالْخَمِيسُ، فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی قوم کے خلاف جنگ کرتے تھے تو آپ ﷺ اس وقت تک جنگ شروع نہیں کرتے تھے۔ جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔ آپ ﷺ اس بات کا جائزہ لیتے تھے کہ اگر وہاں سے اذان کی آواز سنائی دیتی تو آپ ﷺ ان پر حملہ نہیں کرتے تھے اور اگر اذان کی آواز نہیں سنائی دیتی تو آپ ﷺ ان پر حملہ کر دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ خیبر کی طرف روانہ ہوئے ہم رات کے وقت وہاں پہنچے صبح ہوئی اور جب نبی اکرم ﷺ نے وہاں اذان کی آواز نہیں سنی تو نبی اکرم ﷺ سوار ہوئے میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہو گیا۔ میرے پاؤں نبی اکرم ﷺ کے قدم مبارک کو چھو رہے تھے۔ وہ لوگ اپنے ٹوکرے اور بیلچے لے کر (قلعے سے) باہر نکلے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا اور بولے: محمد آ گئے اللہ کی قسم! محمد آ گئے اور ساتھ لشکر بھی ہے اور جب نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو دیکھا تو فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ اِذَا اَتَى دَارَ الْحَرْبِ اَنْ لَا يَشُنَّ الْغَارَةَ حَتّٰى يُصْبِحَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے جب وہ دارالحرب آئے تو صبح ہونے سے پہلے حملہ نہ کرے

4746 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى خَيْبَرَ لَيْلًا، وَكَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ، حَتّٰى يُصْبِحَ، قَالَ: فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهَا، وَمَكَاتِلِهَا، فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَالْخَمِيسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ

4746– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/468 – 469 في الجهاد: باب ما جاء في الخيل والمسابقة بينها . ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1945" في الجهاد: باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم الناس إلى الإسلام والنبوة، و"4197" في المغازي: باب غزوة خيبر، والترمذي "1550" في السير: في البيات والغارا . وانظر الحديث السابق .

صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت خیبر پہنچے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کسی جگہ پہنچتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہونے سے پہلے حملہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب صبح ہوئی تو یہودی اپنی کدالیں اور ٹوکرے لے کر نکلے جب انہوں نے (مسلمانوں کے لشکر) کو دیکھا تو بولے: حضرت محمد اور (ان کا) لشکر آ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صورتحال بری ہوتی ہے جن کو ڈرایا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الشِّعَارِ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے لیے شعار (جنگی نعرے) کے جواز کی نفی کی ہے

4747 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَّرَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَبَا بَكْرٍ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَبَيَّتْنَاهُمْ، وَقَتَلْنَاهُمْ، وَكَانَ شِعَارُنَا اَمِتْ، اَمِتْ، قَالَ سَلَمَةُ: فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ، سَبْعَةَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا ہم نے کچھ مشرکین کے ساتھ جنگ کی ہم نے رات کے وقت ان پر حملہ کیا۔ انہیں قتل کر دیا۔ ہمارا شعار (یعنی جنگی نعرہ) یہ تھا: مار دو، مار دو۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اس رات میں نے اپنے ہاتھ سے سات گھرانوں کے آدمیوں کو قتل کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ شِعَارَ الْقَوْمِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، كَانَ ذٰلِكَ بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4747- إسناده حسن، عكرمة بن عمار وإن روى له مسلم لا يرتقي إلى رتبة الصحيح، وباقي رجاله على شرط الشيخين .وأخرجه أبو الشيخ في "اخلاق النبي "ص15، ومن طريقه البغوي "2699" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وانظر "4744" و"4748" .وقال البغوي: وإذا وقع البيات، واختلط المسلمون بالعدو، فيجعل الإمام للمسلمين شعاراً يقولونه به عن العدو، روى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "بيتكم العدو، فليكن شعاركم: حم لا ينصرون " . قلت: أخرجه 4/65و5 377،والترمذي "1682"، وأبو داوُد "2597"، وسنده حسن وصححه الحاكم 2/107 .4748- عبد اللّٰه بن بكار، كنيته أبو عبد الرحمٰن، من أهل البصرة، ذكره المؤلف في "الثقات" 7/62، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح . وانظر "4744" و"4747 .

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں کا وہ شعار جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت تھا

4748 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنِى اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ شِعَارُنَا لَيْلَةَ بَيَّتْنَا فِيْهَا هَوَازِنَ، مَعَ اَبِى بَكْرٍ، اَمَّرَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَيْنَا اَمِتْ، اَمِتْ، قَالَ: فَقَتَلْتُ بِيَدِى لَيْلَتَئِذٍ سَبْعَةَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ

❀❀ ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم نے رات کے وقت ہوازن قبیلے پر حملہ کیا۔ جو حملہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں تھا۔ جنہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمارا امیر مقرر کیا تھا تو ہمارا جنگی نعرہ یہ تھا۔ مار دو مار دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس رات میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ سات گھرانوں کے افراد کو قتل کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا سَمِعَ مِنَ الْاَعْدَاءِ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِلُغَةِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ الْكَفُّ عَنْ قِتَالِهِمْ اِلٰى اَنْ يَّسْبُرَ عَاقِبَتَهَا

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے جب وہ دشمن کی طرف سے اسلام کا کلمہ

سن لے اگرچہ وہ اہل اسلام کے محاورے کے مطابق نہ ہو تو انہیں قتل کرنے سے رک جائے یہاں تک کہ اسے ان کے کلمے کا مفہوم پتہ چل جائے

4749 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى جَذِيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا صَبَاْنَا، وَجَعَلَ خَالِدٌ يَاْخُذُهُمْ اَسْرًا وَقَتْلًا وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرًا حَتّٰى كَانَ يَوْمًا، قَالَ خَالِدٌ: لِيَقْتُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ اَسِيْرَهُ، فَقَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذُكِرَ لَهُ صَنِيْعُ خَالِدٍ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَبْرَاُ

4749- إسناده صحيح على شرط الشيخين .واخرجه أحمد 2/150 – 151، والبخارى "4339" فى المغازى: باب بعث النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إلى بنى جذيمة، و "7189" فى الأحكام: باب إذا قضى الحاكم بجور أو خلاف أهل العلم فهو رد، والنسائى 8/237 فى آداب القضاة: باب الرد على الحاكم إذا قضى بغير الحق، والبيهقى 9/115 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى "4339" و "7189"، والنسائى 8/236 – 237 من طريق عبد الله بن المبارك، و 8/237 من طريق هشام بن يوسف، كلاهما عن معمر، به .

اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جزیمہ کی طرف بھیجا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں اسلام کی دعوت دی' لیکن ان لوگوں نے واضح طور پر یہ نہیں کہا کہ ہم نے اسلام قبول کیا وہ لوگ یہی کہتے رہے ہم نے دین تبدیل کرلیا ہم نے دین تبدیل کرلیا' تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کے کچھ لوگوں کو قیدی بنالیا اور کچھ کو قتل کردیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کیا' یہاں تک کہ ایک دن حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کردے۔ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کا ذکر کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس کے حوالے سے تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْحَرْبِيِّ اِذَا خَافَ حَدَّ السَّيْفِ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ

ایسے حربی کو قتل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ جو تلوار کی دھار سے خوفزدہ ہو کر یہ کہے: میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کیا

4750 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ،

(متنِ حدیث): قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَطَعَ يَدِى، ثُمَّ لَاذَ مِنِّى بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَاَقْتُلُهُ؟، قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَطَعَ يَدِى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ، فَاِنَّكَ اِنْ قَتَلْتَهُ كَانَ بِمَنْزِلَتِكَ، قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ، وَكُنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِىْ قَالَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى قَوْلِهِ: وَكُنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ، قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ، الَّتِىْ قَالَ، يُرِيْدُ بِهِ اَنَّكَ اِنْ قَتَلْتَهُ، بَعْدَمَا اَنْهَاكَ عَنْهُ، مُسْتَحِلًّا لَهُ كُنْتَ كَذٰلِكَ، وَلَهُ مَعْنًى اٰخَرُ، وَهُوَ اَنَّكَ اِنْ قَتَلْتَهُ، كُنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ يُرِيْدُ

4750– إسناده صحيح على شرط البخارى، ورجاله الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم وهو الملقب بدحيم فمن رجال البخارى الوليد: هو ابن مسلم . واخرجه الطبرانى "595"/20من طريق إسحاق بن موسى الأنصارى، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسنادوأخرجه مسلم "5" "156" فى الإيمان: باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لا إله إلا الله، عن إسحاق بن موسى الأنصارى، عن الوليد بن مسلم، عن الأوزاعى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عن عبيد الله بن عدين عن المقداد . وأخرجه أحمد 6/3و4و5 – 6و6، والبخارى "4019" فى المغازى: باب رقم "2"، و"6865" فى الديات: باب قول الله تعالى: (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ)، ومسلم "95" "155" و "156" و"57"، وأبو داوُد "2644" فى الجهاد: باب على مايقاتل المشركين، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 8/503،والطبرانى "583"/20و "584" و"85" و"586" و"587"و"588" و"589" و"590" و"591" و"592 و"593" و"594" من طريق عن الزهرى، بالإسناد السابق .

اَنَّكَ تُقْتَلُ قَوَدًا بِهٖ كَقَتْلِكَ الْمُسْلِمَ

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا سامنا کسی مشرک شخص سے ہوتا ہے وہ میرا ہاتھ کاٹ دیتا ہے پھر وہ مجھ سے بچنے کے لیے کسی درخت کے پیچھے جاتا ہے اور یہ کہتا ہے میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کیا' تو کیا میں اسے قتل کردوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو' کیونکہ اگر تم نے اس کو قتل کردیا' تو وہ تمہاری جگہ پرآ جائے گا۔ جو تمہارے اسے قتل کرنے سے پہلے تھی' اور تم اس کی جگہ پرآ جاؤ گے جو اس کے اس کلمے کو پڑھنے سے پہلے تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اس کی جگہ پرآ جاؤ گے جو اس کے اس کلمے پڑھنے سے پہلے تھی'' اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: جب میں نے تم کو اس سے منع کردیا۔ اس کے بعد اگر تم اس کو قتل کردیتے اور تم اس کو حلال سمجھتے ہو' تو تم اس طرح کے ہو جاؤ گے' اور اس حدیث کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر تم نے اسے قتل کردیا' تو تم اس کی جگہ پرآ جاؤ گے۔ اس سے مراد یہ ہے: تمہیں قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ جس طرح اگر تم کسی مسلمان کو قتل کردیتے ہو (تو تمہیں قصاص میں قتل کردیا جاتا)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْمُسْلِمِ الْحَرْبِيِّ اِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، عِنْدَ حَسِّهٖ بِالسَّيْفِ

مسلمان ہونے والے حربی کو قتل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

جب وہ تلوار کو محسوس کر کے لا الٰہ الا اللہ کہہ دے

4751 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحِقْتُ اَنَا، وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَقَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اُسَامَةُ قَتَلْتَهُ، بَعْدَمَا قَالَ لَا

4751– إسناده صحيح على شرط الشيخين . حصين: هو ابن عبد الرحمٰن الواسطي، من صغار التعابعين، وأبو ظبيان: حصين بن جندب . وأخرجه أحمد 5/200، والبخاري "4269" في المغازي: باب بعث النبي صلى الله عليه وسلم أسامةبن زيد إلى الحرقات من جهينة و"6872" في الديات: باب قول الله تعالى (ومن أحياها . . . .)، مسلم "96" "159" في الإيمان: باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لا إله إلا الله، والواحدي في "اسباب النزول" ص 117 من طريق هشيم، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/44 من طريق منصور بن أبي الأسود، عن حصين، بِهِ .وأخرجه مسلم "96" "158"، وأبو داوٗد "2643" في الجهاد: باب على ما يقاتل المشركون. والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/44 من طريق الأعمش عن أبي ظبيان، بِهِ .وأخرجه الذهبي في "السنن" 2/505 من طريق يونس بن بكير، عن محمد بن إسحاق، حدثني محمد بن أسامة بن محمد بن أسامة، عن أبيه، عن جده أسامة بن زيد .

اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ؟، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا قَالَ مُتَعَوِّذًا، فَقَالَ: طَعَنْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا، حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ قبیلے کی شاخ حرقہ کی طرف بھیجا ہم نے صبح کے وقت ان لوگوں پر حملہ کیا اور انہیں پسپا کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں اور ایک انصاری ان لوگوں کے ایک شخص کے سامنے آئے۔ جب ہم اس پر غالب آنے لگے اس نے کہا: لا الٰہ الا اللہ تو انصاری نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ میں نے اپنا نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ جب ہم لوگ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع مل چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے اسامہ کیا تم نے اس کے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے بعد اسے قتل کر دیا تھا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے جان بچانے کے لیے یہ پڑھا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تم نے اس کے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے بعد اسے نیزہ مارا تھا؟ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات مسلسل دہراتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کاش میں نے آج سے پہلے اسلام ہی نہ قبول کیا ہوتا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ، قَتْلِ الْحَرْبِيِّ اِذَا اَتٰى بِبَعْضِ اَمَارَاتِ الْاِسْلَامِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' ایسے حربی کو قتل کرنا جائز نہیں ہے

جو اسلام کی کسی مخصوص علامت کو بجالائے

4752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ، فَعَدَوْا عَلَيْهِ، فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهُ، فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ (النساء: 94) .

4752– حديث صحيح، سماك، وإن كان في روايته عن عكرمة اضطراب، قد توبع، وباقي رجاله على شرط الشيخين: إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي . وأخرجه أحمد 1/229 و324، والترمذي "3030" في التفسير: باب ومن سورة النساء والطبراني "11731" والحاكم 2/235، والبيهقي 9/115 من طرق عن إسرائيل بهذا الإسناد، وحسنه الترمذي، وصححه الحاكم . وأخرجه البخاري "4591" في تفسير سورة النساء: باب (وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا)، ومسلم "3025" في أول تفسير، وأبو داوٗد وفي الحروف والقراءات، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/94، والطبري "10214" و"10215" و"10216"، والواحدي ص115، والبيهقي 9/115 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن عطاء عن ابن عباس قال: لقي ناس من المسلمين رجلا في غنيمة له، فقال: السلام عليكم، فأخذوه فقتلوه، وأخذوا تلك الغنيمة، فنزلت: (وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا) .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنوسلیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کے پاس سے گزرا اس شخص کے ساتھ بکریاں بھی تھیں۔ اس شخص نے ان لوگوں کو سلام کیا' تو ان لوگوں نے کہا: اس نے تم لوگوں کو سلام صرف اس لیے کیا تا کہ تم سے بچ جائے۔ ان لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا' اور اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں حاصل کر لیں' پھر وہ لوگ ان بکریوں کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو پہلے اس بات کی تحقیق کر لو''۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَذَانَ اِذَا سُمِعَ فِيْ مَوْضِعٍ مِّنْ دُوْرِ الْحَرْبِ حَرُمَ قِتَالُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب حربیوں کے علاقے میں کسی جگہ اذان کی آواز سنائی دے' تو ان کے ساتھ جنگ کرنا حرام ہے

4753 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُغِيْرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَتَسَمَّعُ، فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ، قَالَ فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَاِذَا رَجُلٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ: الْفِطْرَةُ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ: خَرَجَ مِنَ النَّارِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت حملہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے غور سے سنتے تھے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان کی آواز آ جاتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رک جاتے تھے ورنہ حملہ کر دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننے کی کوشش کی تو ایک شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فطرت (یعنی دین فطرت پر گامزن ہے) اس شخص نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم سے نکل گیا۔

4753– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم أخرجه ابن أبي شيبة 14/461، والطيالسي "2034"، والدارمي 2/217، ومسلم "382" في الصلاة: باب الإمساك عن الإغارة على قوم في دار كفر إذا سمع فيهم الأذان، وأبو داوُد "2634"في الجهاد: باب في دعاء المشركين، والترمذي "1618" في السير: باب ما جاء في وصيته صلى الله عليه وسلم في القتال، وأبو يعلى "3307"، والطحاوي 3/208، وأبو عوانة 1/335و335 – 336و336، والبيهقي 9/107 – 108 من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم "4745" .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّكُوْنَ اِنْشَاؤُهُ السَّرِيَّةَ بِالْغَدَوَاتِ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ صبح کے وقت جنگی مہم کو روانہ کرے

4754 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيْدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا، قَالَ: وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً، اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَاَصَابَ مَالًا

❀❀ حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں ان کے لیے برکت رکھ دے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی مہم یا لشکر روانہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کرتے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے وہ دن کے ابتدائی حصے میں اپنی تجارت کا سامان بھجوا دیا کرتے تھے۔ وہ صاحب حیثیت بھی ہو گئے اور انہیں بہت سا مال بھی حاصل ہو گیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اِنْشَاؤُهُ الْحَرْبَ وَابْتِدَاؤُهُ الْاُمُوْرَ فِي الْاَسْبَابِ بِالْغَدَوَاتِ تَبَرُّكًا بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے اس کا جنگ کا آغاز کرنا یا اپنے دیگر کاموں کو شروع کرنا صبح کے وقت ہونا چاہیے تاکہ وہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے برکت حاصل کرے

4755 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيْدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4754– إسناده ضعيف، عمارة بن حديد لم يوثقه غير المؤلف 5/241، وقال ابن المديني: لا أعلم أحداً روى عنه غير أبي يعلى بن عطاء، وقال أوبو زرعة: لا يعرف، وقال حاتم: مجهول .وأخرجه أحمد 3/417 و431 و4/390، وابن أبي شيبة 12/516، وسعيد بن منصور "2382"، وأبو داوُد "2606" في الجهاد: باب في الإبتكار في السفر، والترمذي "1212" في البيوع: باب ما جاء في التبكير في التجارة، وابن ماجه "2236" في التجارات: باب ما يرجى من البركة في البكور، والبغوي في "الجعديات" "2557"، والطبراني "7276"، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "2673" من طريق هشيم، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن! وانظر ما بعده .

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِي فِي بُكُورِهَا قَالَ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً بَعَثَ بِهَا مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، فَكَانَ يَبْعَثُ غِلْمَانَهُ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ، فَكَثُرَ مَالُهُ، وَاَثْرَى

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ میری امت کے صبح کے کاموں میں ان کے لیے برکت رکھ دے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر آدمی تھے وہ اپنے لڑکوں کو دن کے ابتدائی حصے میں بھیج دیتے تھے' تو ان کا مال زیادہ ہوگیا۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّكُوْنَ اِنْشَاؤُهُ بِالْحَرْبِ لِمُقَاتَلَةِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ بِالْغَدَوَاتِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرنے کے لیے لڑائی کا آغاز صبح کے وقت کرے

4756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، (متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ لِلْهُرْمُزَانِ: اَمَا اِذَا فُتِّنِي بِنَفْسِكَ فَانْصَحْ لِي، وَذٰلِكَ اَنَّهُ قَالَ لَهُ تَكَلَّمْ لَا بَاْسَ، فَاَمَّنَهُ، فَقَالَ الْهُرْمُزَانُ: نَعَمْ اِنَّ فَارِسَ الْيَوْمَ رَاْسٌ وَّجَنَاحَانِ، قَالَ: فَاَيْنَ الرَّاْسُ؟

4755- إسناده ضعيف، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه الطيالسي "1246"، وأحمد 3/ 416 و432 و4/384 و390 و391، والدارمي 2/214، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "2557"، والبيهقي 9/151/152، والبغوي "26773" من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني "7277"من طريق نعمان بن ثابت، عن يعلى بن عطاء، به .قلت: لقوله "اللّٰهم بارك لأمتي في بكورها" شواهد تقوية: منها عن علي عند عبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 1/153 – 154و154 و155 و156، وابن أبي شيبة 12/517، وإسناده ضعيف لضعف عبد الرحمٰن بن إسحاق .وعَنِ ابْنِ عُمَرَ عند ابن ماجه (2238)، والطبراني (13390)، وفي إسناديهما ضعف .وعن ابن عباس عند الطبراني (12966)، وعن ابن مسعود عنده أيضًا (10490)، وعن كعب بن مالك عنده كذلك 19/ (156)، وعن بريدة، وأنس، وجابر، وعبد الله بن سلام، وعمران بن حصين، والنواس بن سمعان .وكلها ضعاف، لكن بمجموعها يصح الحديث .

4756- إسناده قوي، محمد بن خلف ومبارك بن فضالة: صدوقان، وقد روى لهما أصحاب السنن، وقد توبعا، وباقي رجاله على شرط البخاري .وأخرجه بطوله الطبري في "تاريخه " 4/117–120 عن الربيع بن سليمان، عن أسد بن موسى، عن مبارك بن فضالة، بهذا الإسناد .وأخرجه أيضاً ابن أبي شيبة 13/8–12 عن عفان، عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ معقل بن يسار . . . وهذا إسناد صحيح .وأخرجه بأخصر مما هنا البخاري (3159) في الجزية والموادعة: باب الجزية والموادعة مع أهل الذمة والحرب، و (7530) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يا أيها الرسول بلّغ ما أنزل إليك من ربك)، من طريق سعيد بن عبيد الله الثقفي، عن بكر بن عبد الله المزني وزياد بن جبير بن حية، عن جبير بن حية . . . .وأخرجه مختصرًا خليفة بن خياط في " تاريخه " ص 148–149 من طريق موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة، عن أبي عمران الجوني، عن علقمة بن عبد الله المزني، عن معقل بن يسار .وانظر الحديث الآتي .

قَالَ: بِنَهَاوَنْدَ مَعَ بُنْدَاذِقَانَ، فَإِنَّ مَعَهُ أَسَاوِرَةَ كِسْرَى، وَأَهْلَ أَصْفَهَانَ، قَالَ: فَأَيْنَ الْجَنَاحَانِ، فَذَكَرَ الْهُرْمُزَانُ مَكَانًا نَسِيتُهُ، فَقَالَ الْهُرْمُزَانُ: فَاقْطَعِ الْجَنَاحَيْنِ تُوهِنِ الرَّأْسَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، بَلْ أَعْمِدُ إِلَى الرَّأْسِ فَيَقْطَعُهُ اللّٰهُ، وَإِذَا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَنِّي انْفَضَّ عَنِّي الْجَنَاحَانِ، فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْهِ بِنَفْسِهِ، فَقَالُوا: نُذَكِّرُكَ اللّٰهَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَسِيرَ بِنَفْسِكَ إِلَى الْعَجَمِ، فَإِنْ أُصِبْتَ بِهَا لَمْ يَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ نِظَامٌ، وَلٰكِنِ ابْعَثِ الْجُنُودَ، قَالَ: فَبَعَثَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، وَبَعَثَ فِيهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَبَعَثَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ، وَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنْ سِرْ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَكَتَبَ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أَنْ سِرْ بِأَهْلِ الْكُوفَةِ، حَتّٰى تَجْتَمِعُوا جَمِيعًا بِنَهَاوَنْدَ، فَإِذَا اجْتَمَعْتُمْ، فَأَمِيرُكُمُ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعُوا بِنَهَاوَنْدَ جَمِيعًا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ بُنْدَاذِقَانُ الْعِلْجُ أَنْ أَرْسِلُوا إِلَيْنَا يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ رَجُلًا مِنْكُمْ نُكَلِّمُهُ، فَاخْتَارَ النَّاسُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ أَبِي: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، أَشْعَرُ أَعْوَرُ، فَأَتَاهُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْنَا سَأَلْنَاهُ، فَقَالَ لَنَا: إِنِّي وَجَدْتُ الْعِلْجَ قَدِ اسْتَشَارَ أَصْحَابَهُ فِي أَيِّ شَيْءٍ تَأْذَنُونَ لِهٰذَا الْعَرَبِيِّ أَبِشَارَتِنَا وَبَهْجَتِنَا وَمُلْكِنَا أَوْ نَتَقَشَّفُ لَهُ، فَنُزَهِّدُهُ عَمَّا فِي أَيْدِينَا؟، فَقَالُوا: بَلْ نَأْذَنُ لَهُ بِأَفْضَلِ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّارَةِ وَالْعُدَّةِ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُمْ رَأَيْتُ تِلْكَ الْحِرَابَ، وَالدَّرَقَ يَلْتَمِعُ مِنْهُ الْبَصَرُ، وَرَأَيْتُهُمْ قِيَامًا عَلٰى رَأْسِهِ، وَإِذَا هُوَ عَلٰى سَرِيرٍ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَلٰى رَأْسِهِ التَّاجُ، فَمَضَيْتُ كَمَا أَنَا، وَنَكَسْتُ رَأْسِي لِأَقْعُدَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ، قَالَ: فَدُفِعْتُ وَنُهِرْتُ، فَقُلْتُ إِنَّ الرُّسُلَ لَا يُفْعَلُ بِهِمْ هٰذَا، فَقَالُوا لِي: إِنَّمَا أَنْتَ كَلْبٌ أَتَقْعُدُ مَعَ الْمَلِكِ؟، فَقُلْتُ: لَأَنَا أَشْرَفُ فِي قَوْمِي مِنْ هٰذَا فِيكُمْ، قَالَ: فَانْتَهَرَنِي، وَقَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَتُرْجِمَ لِي قَوْلُهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا، وَأَعْظَمَ النَّاسِ شَقَاءً، وَأَقْذَرَ النَّاسِ قَذَرًا، وَأَبْعَدَ النَّاسِ دَارًا، وَأَبْعَدَهُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَمَا كَانَ مَنَعَنِي أَنْ آمُرَ هٰؤُلَاءِ الْأَسَاوِرَةَ حَوْلِي، أَنْ يَنْتَظِمُوكُمْ بِالنُّشَّابِ، إِلَّا تَنَجُّسًا بِجِيَفِكُمْ لِأَنَّكُمْ أَرْجَاسٌ، فَإِنْ تَذْهَبُوا نُخَلِّي عَنْكُمْ، وَإِنْ تَأْبَوْا نُرِكُمْ مَصَارِعَكُمْ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا أَخْطَأْتَ مِنْ صِفَتِنَا وَنَعْتِنَا شَيْئًا، إِنْ كُنَّا لَأَبْعَدَ النَّاسِ دَارًا وَأَشَدَّ النَّاسِ جُوعًا وَأَعْظَمَ النَّاسِ شَقَاءً وَأَبْعَدَ النَّاسِ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْنَا رَسُولًا، فَوَعَدَنَا النَّصْرَ فِي الدُّنْيَا وَالْجَنَّةَ فِي الْآخِرَةِ، فَلَمْ نَزَلْ نَتَعَرَّفُ مِنْ رَبِّنَا مُذْ جَاءَنَا رَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْفَلَجَ، وَالنَّصْرَ، حَتّٰى أَتَيْنَاكُمْ، وَإِنَّا وَاللّٰهِ نَرَى لَكُمْ مُلْكًا وَعَيْشًا لَا نَرْجِعُ إِلٰى ذٰلِكَ الشَّقَاءِ أَبَدًا، حَتّٰى نَغْلِبَكُمْ عَلٰى مَا فِي أَيْدِيكُمْ، أَوْ نُقْتَلَ فِي أَرْضِكُمْ، فَقَالَ: أَمَّا الْأَعْوَرُ، فَقَدْ صَدَقَكُمُ الَّذِي فِي نَفْسِهِ، فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ، وَقَدْ وَاللّٰهِ أَرْعَبْتُ الْعِلْجَ جَهْدِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا الْعِلْجُ إِمَّا أَنْ تَعْبُرُوا إِلَيْنَا بِنَهَاوَنْدَ، وَإِمَّا أَنْ نَعْبُرَ إِلَيْكُمْ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: اعْبُرُوا، فَعَبَرْنَا قَالَ أَبِي: فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّ الْعُلُوجَ يَجِيئُونَ، كَأَنَّهُمْ جِبَالُ الْحَدِيدِ، وَقَدْ تَوَاثَقُوا أَنْ لَا يَفِرُّوا مِنَ الْعَرَبِ، وَقَدْ قُرِنَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، حَتّٰى كَانَ سَبْعَةٌ فِي قِرَانٍ، وَأَلْقَوْا حَسَكَ الْحَدِيدِ خَلْفَهُمْ، وَقَالُوا: مَنْ فَرَّ مِنَّا عَقَرَهُ حَسَكُ الْحَدِيدِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ

شُعْبَةَ حِينَ رَاٰى كَثْرَتَهُمْ: لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فَشَلًا، اِنَّ عَدُوَّنَا يُتْرَكُوْنَ اَنْ يَّتَتَامُّوا، فَلَا يَعْجَلُوْا اَمَا، وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ الْاَمْرَ اِلَيَّ لَقَدْ اَعْجَلْتُهُمْ بِهٖ، قَالَ: وَكَانَ النُّعْمَانُ رَجُلًا بَكَّاءً، فَقَالَ: قَدْ كَانَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُشْهِدُكَ اَمْثَالَهَا فَلَا يُخْزِيكَ وَلَا يُعَرِّي مَوْقِفَكَ، وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اُنَاجِزَهُمْ، اِلَّا لِشَيْءٍ شَهِدْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذْ غَزَا فَلَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ لَمْ يُعَجِّلْ حَتّٰى تَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ وَتَهُبَّ الْاَرْوَاحُ، وَيَطِيبَ الْقِتَالُ، ثُمَّ قَالَ النُّعْمَانُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُقِرَّ عَيْنِي الْيَوْمَ بِفَتْحٍ يَكُوْنُ فِيْهِ عِزُّ الْاِسْلَامِ، وَاَهْلِهٖ وَذُلُّ الْكُفْرِ وَاَهْلِهٖ، ثُمَّ اخْتِمْ لِيْ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ بِالشَّهَادَةِ، ثُمَّ قَالَ: اٰمِنُوا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَاَمَّنَّا وَبَكٰى وَبَكَيْنَا، ثُمَّ قَالَ النُّعْمَانُ: اِنِّيْ هَازٌّ لِوَائِي فَتَيَسَّرُوا لِلسِّلَاحِ، ثُمَّ هَازُّهُ الثَّانِيَةَ، فَكُوْنُوا مُتَيَسِّرِينَ لِقِتَالِ عَدُوِّكُمْ بِاِزَائِهِمْ، فَاِذَا هَزَزْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَلْيَحْمِلْ كُلُّ قَوْمٍ عَلٰى مَنْ يَّلِيهِمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَهَبَّتِ الْاَرْوَاحُ كَبَّرَ وَكَبَّرْنَا، وَقَالَ رِيحُ الْفَتْحِ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَاِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ يَّسْتَجِيبَ اللّٰهُ لِيْ وَاَنْ يَّفْتَحَ عَلَيْنَا فَهَزَّ اللِّوَاءَ فَتَيَسَّرُوا، ثُمَّ هَزَّهُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ هَزَّهُ الثَّالِثَةَ، فَحَمَلْنَا جَمِيعًا كُلُّ قَوْمٍ عَلٰى مَنْ يَّلِيهِمْ، وَقَالَ النُّعْمَانُ: اِنْ اَنَا اُصِبْتُ فَعَلَى النَّاسِ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَاِنْ اُصِيبَ حُذَيْفَةُ، فَفُلَانٌ، فَاِنْ اُصِيبَ فُلَانٌ فَفُلَانٌ، حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةً اٰخِرُهُمُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ اَبِي: فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَحَدًا، يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ، حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يَظْفَرَ وَثَبَتُوا لَنَا، فَلَمْ نَسْمَعْ اِلَّا وَقْعَ الْحَدِيْدِ عَلَى الْحَدِيْدِ، حَتّٰى اُصِيبَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ مُصَابَةٌ عَظِيمَةٌ، فَلَمَّا رَاَوْا صَبْرَنَا وَرَاَوْنَا لَا نُرِيْدُ اَنْ نَرْجِعَ انْهَزَمُوا، فَجَعَلَ يَقَعُ الرَّجُلُ، فَيَقَعُ عَلَيْهِ سَبْعَةٌ فِيْ قِرَانٍ، فَيُقْتَلُونَ جَمِيعًا، وَجَعَلَ يَعْقِرُهُمْ حَسَكُ الْحَدِيْدِ خَلْفَهُمْ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: قَدِّمُوْا اللِّوَاءَ فَجَعَلْنَا نُقَدِّمُ اللِّوَاءَ فَنَقْتُلُهُمْ وَنَضْرِبُهُمْ، فَلَمَّا رَاَى النُّعْمَانُ، اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ لَهٗ وَرَاَى الْفَتْحَ جَاءَتْهُ نُشَّابَةٌ، فَاَصَابَتْ خَاصِرَتَهٗ فَقَتَلَتْهُ، فَجَاءَ اَخُوْهُ مَعْقِلُ بْنُ مُقَرِّنٍ فَسَجّٰى عَلَيْهِ ثَوْبًا وَاَخَذَ اللِّوَاءَ فَتَقَدَّمَ بِهٖ، ثُمَّ قَالَ: تَقَدَّمُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ، فَجَعَلْنَا نَتَقَدَّمُ فَنَهْزِمُهُمْ وَنَقْتُلُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْنَا وَاجْتَمَعَ النَّاسُ، قَالُوا: اَيْنَ الْاَمِيرُ؟، فَقَالَ مَعْقِلٌ: هٰذَا اَمِيرُكُمْ قَدْ اَقَرَّ اللّٰهُ عَيْنَهٗ بِالْفَتْحِ وَخَتَمَ لَهٗ بِالشَّهَادَةِ، فَبَايَعَ النَّاسُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْ اللّٰهَ، وَيَنْتَظِرُ مِثْلَ صَيْحَةِ الْحُبْلٰى، فَكَتَبَ حُذَيْفَةُ، اِلٰى عُمَرَ بِالْفَتْحِ مَعَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: اَبْشِرْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، بِفَتْحٍ اَعَزَّ اللّٰهُ فِيْهِ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ وَاَذَلَّ فِيْهِ الشِّرْكَ وَاَهْلَهٗ، وَقَالَ: النُّعْمَانُ بَعَثَكَ؟، قَالَ: احْتَسِبِ النُّعْمَانَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَبَكٰى عُمَرُ وَاسْتَرْجَعَ، وَقَالَ: وَمَنْ وَيْحَكَ، فَقَالَ: فُلَانٌ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانٌ، حَتّٰى عَدَّ نَاسًا ثُمَّ قَالَ وَاٰخَرِينَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَعْرِفُهُمْ، فَقَالَ: عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْكِي لَا يَضُرُّهُمْ، اَنْ لَا يَعْرِفَهُمْ عُمَرُ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَعْرِفُهُمْ

❀❀ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھے میرے والد نے یہ بات بتائی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے کہا: جب تم نے اپنی ذات کے حوالے سے مجھے آزمائش کا شکار کردیا ہے تو تم میری خیر خواہی کرو اس کی وجہ یہ ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

اس سے یہ کہا تھا: تم بات کرو کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے امان دے دی تو ہرمزان نے کہا: جی ہاں آج فارس کا ایک سر ہے اور دو پر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کا سر کہاں ہے اس نے جواب دیا: نہاوند میں بنداذ قان کے پاس اس کے ساتھ کسریٰ کے کنگن ہیں اور اہل اصفہان۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کے دو پر کہاں ہیں ہرمزان نے ایک جگہ کا ذکر کیا تھا۔ جو میں بھول گیا ہوں۔ ہرمزان نے کہا: آپ ان کے دو پروں کو کاٹ دیں' تو اس طرح آپ سر کو کمزور کر دیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کے دشمن تم نے غلط کہا ہے' بلکہ میں سر کی طرف جاؤں گا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے گا' اور جب اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا' تو وہ دونوں پروں کو بھی دور کر دے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بنفس نفیس اس کی طرف جائیں' تو لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ آپ اگر بذاتِ خود عجمی علاقوں کی طرف چلے گئے اور وہاں آپ شہید ہو گئے' تو مسلمانوں کے پاس کوئی نظام نہیں رہے گا آپ لشکر کو بھیج دیجئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مدینہ کو بھیجا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ مہاجرین اور انصار کو بھیجا۔ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ تم اہل بصرہ کو ساتھ لے کر روانہ ہو جاؤ' اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اہل کوفہ کو ساتھ لے کر روانہ ہو جاؤ' یہاں تک کہ تم سب لوگ نہاوند کے مقام پر اکٹھے ہو جاؤ تو تمہارا امیر نعمان بن مقرن مزنی ہو گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب سب لوگ نہاوند کے مقام پر اکٹھے ہو گئے' تو بنداقان علج نے انہیں پیغام بھیجا اے عربوں کے گروہ ہماری طرف ایک شخص کو بھیجو جس کے ساتھ ہم بات چیت کریں' تو لوگوں نے مغیرہ بن شعبہ کو اختیار کیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے۔ ان کی شکل وصورت کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ لمبے تڑنگے شخص تھے ان کے بال زیادہ تھے اور وہ کانے تھے۔ وہ اس کے پاس گئے۔ جب وہ ہمارے پاس تشریف لائے' تو ہم نے ان سے دریافت کیا: تو انہوں نے ہمیں بتایا میں نے علج (یعنی ان کے سردار) کو پایا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کر رہا تھا کہ کیا ہمیں ان کے ساتھ بھرپور شان وشوکت کے ساتھ ملنا چاہئے تا کہ ان پر ہمارا رعب قائم ہو تو اس کے ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ ہمیں ان کے ساتھ بھرپور تیاری اور شان وشوکت کے ساتھ ملنا چاہیے۔

(حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا) جب میں ان لوگوں کے پاس آیا' تو میں نے اسے ایسے اسلحے سے لیس دیکھا کہ نگاہیں چکاچوند ہوتی تھیں۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے اور وہ سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر تاج تھا۔ میں جیسا تھا اسی طرح گزرتا چلا گیا اور میں نے اپنے سر کو جھکایا تا کہ میں اس کے ساتھ تخت پر بیٹھوں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو مجھے وہاں سے دھکیل دیا گیا اور مجھے ڈانٹا گیا تو میں نے کہا: سفیروں کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار نہیں کیا جاتا۔ ان لوگوں نے مجھ سے کہا تم ایک کتے ہو۔ کیا تم بادشاہ کے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا: میں اپنی قوم میں اس سے زیادہ معزز شمار ہوتا ہوں جتنا یہ شخص تمہارے درمیان معزز ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو اس نے مجھے ڈانٹا اور اس نے کہا: تم بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا' پھر اس کے قول کا ترجمہ میرے سامنے کیا گیا تو اس نے یہ کہا: تھا۔

45
45

''اے عربوں کے گروہ تم سب سے زیادہ بھوکے تھے سب سے زیادہ سنگدل تھے سب سے زیادہ گندے تھے اور سب سے زیادہ دور دراز کے علاقے کے رہنے والے تھے اور بھلائی سے سب سے زیادہ دور تھے اگر تم لوگ چلے جاتے ہو تو ہم تمہیں جانے دیں گے اگر تم لوگ نہیں مانتے تو پھر ہم تمہارے بدلے کی جگہ دکھا دیں گے''۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے ہماری جو حالت اور صورتحال بیان کی ہے اس میں تم نے کوئی غلطی نہیں کی۔ ہمارا علاقہ سب سے زیادہ دور ہے ہم سب سے زیادہ بھوکے تھے ہم سب سے زیادہ سنگدل تھے اور بھلائی سے سب سے زیادہ دور تھے یہاں تک کہ اللہ نے ہماری طرف ایک رسول کو مبعوث کیا اس نے ہمارے ساتھ دنیا میں مدد کرنے کا اور آخرت میں جنت عطا کرنے کا وعدہ کیا تو جب سے ہمارے پاس اللہ کے رسول تشریف لائے ہم اپنے پروردگار کی طرف سے مسلسل فلاح اور کامیابی کو حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ ہم تمہارے پاس آ گئے۔ اللہ کی قسم! ہم نے دیکھ لیا ہے تمہاری بادشاہی کو بھی اور تمہارے طرز حیات کو بھی اور اب ہم اس بدبختی کی طرف کبھی واپس نہیں جائیں گے اور تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے اس پر غلبہ حاصل کر لیں گے یا پھر ہم تمہاری سرزمین پر شہید ہو جائیں گے۔ اس پر اس نے کہا: اس کانے شخص نے تمہارے ساتھ سچی بات کی ہے جو اس کے ذہن میں تھی۔ (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو میں اس کے پاس سے اٹھ گیا اللہ کی قسم! میں نے علج (نامی سردار کو) مرعوب کرنے کی پوری کوشش کی۔

پھر علج نے ہماری طرف پیغام بھجوایا کیا تم (دریا کو) عبور کر کے ہماری طرف نہاوند میں آؤ گے۔ یا ہم عبور کر کے تمہاری طرف آئیں تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عبور کرو تو ہم لوگوں نے عبور کر لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے میں نے اس دن جیسا سمندر کبھی نہیں دیکھا ان کے لشکر کے لوگ یوں آ رہے تھے جس طرح لوہے کے پہاڑ تھے اور ان لوگوں نے آپس میں یہ عہد کیا تھا کہ وہ عربوں کے مقابلے میں فرار نہیں ہوں گے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے تھے یہاں تک کہ وہ سات آدمی ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے پیچھے ایک چکی رکھ دی تھی۔ ان لوگوں نے یہ کہا تھا: ہم میں سے جو شخص فرار ہو گا اسے لوہے کی چکی کچل دے گی۔ جب حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی کثرت دیکھی تو فرمایا میں نے آج کی طرح کی خوفناک صورتحال کبھی نہیں دیکھی ہمارے دشمن کو بھرپور برتری حاصل ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جو بہت زیادہ روتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو اس طرح کی اور ایسی صورت پھر دکھا دے گا اور آپ کو رسوا نہ کرے اور آپ کو ڈگمگائے گا نہیں اللہ کی قسم! میں ان پر صرف اس لیے حملہ نہیں کر رہا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک چیز دیکھی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جنگ میں حصہ لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے ابتدائی حصے میں لڑائی شروع نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک لڑائی شروع نہیں کرتے تھے۔ جب تک نماز کا وقت نہیں ہو جاتا تھا اور ہوا نہیں چل پڑتی تھی اور جنگ کی صورتحال تیار نہیں ہو جاتی تھی تو پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے دعا کی اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو آج فتح کے ذریعے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے کیونکہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کی

عزت ہے اور کفر اور اہل کفر کی ذلت ہے اور پھر اس کے بعد مجھے شہادت نصیب کر کے میرا خاتمہ کر دینا' پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ آمین کہو اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر رحم کرے تو ہم نے آمین کہا پھر وہ بھی رونے لگے اور ہم بھی رونے لگے۔

پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنا جھنڈا لہراؤں گا تم لوگ ہتھیار تیار کر لینا پھر میں دوسری مرتبہ لہراؤں گا' تو تم دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے اس کے مدمقابل آ کے تیار ہو جانا' پھر جب میں تیسری مرتبہ لہراؤں گا' تو ہر شخص اللہ تعالیٰ کی برکت حاصل کرتے ہوئے اپنے قریبی دشمن پر حملہ کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نماز کا وقت ہو گیا اور ہوائیں چل پڑیں' تو انہوں نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ انہوں نے فرمایا: یہ فتح کی ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا (تو ہم فتح حاصل کر لیں گے) اور مجھے یہ امید ہے' اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول کر لے گا اور ہمیں فتح نصیب کرے گا' تو انہوں نے جھنڈا لہرایا اور لوگ تیار ہو گئے انہوں نے دوسری مرتبہ لہرایا پھر انہوں نے تیسری مرتبہ لہرایا' تو ہم سب نے حملہ کر دیا۔ ہر فرد نے اپنے قریبی دشمن پر حملہ کر دیا۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں شہید ہو جاؤں' تو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ لوگوں کے امیر ہوں گے اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں' تو فلاں صاحب ہوں گے اگر وہ شہید ہو جائیں' تو فلاں ہوں گے' یہاں تک کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے سات آدمیوں کا نام گنوایا جن میں سے آخری فرد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تھے۔

میرے والد بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے مسلمانوں میں سے کسی ایسے شخص کے بارے میں یہ علم نہیں ہے' جو اس بات کا خواہش مند ہو کہ وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس جائے' یہاں تک کہ یا تو وہ شہید ہو جائے یا کامیاب ہو جائے۔ ان لوگوں نے ہم پر حملہ کیا' تو ہمیں صرف لوہے کی لوہے سے ٹکرانے کی آواز آ رہی تھی' یہاں تک کہ بہت سارے مسلمان شہید ہوئے۔ جب ان لوگوں نے ہمارا صبر دیکھا اور انہوں نے دیکھا کہ ہم واپس نہیں جانا چاہتے تو وہ لوگ پسپا ہو گئے۔ ان میں سے کوئی ایک شخص گرتا' تو اس کے اوپر ایک ہی لڑی کے سات آدمی بھی گر جاتے تو وہ سب مارے جاتے' اور ان کے پیچھے لوہے کی چکی انہیں کچل دیتی۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جھنڈے کو آگے کرو تو ہم نے جھنڈے کو آگے کر دیا اور ہم انہیں قتل کرتے رہے اور انہیں مارتے رہے۔ جب حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کر لیا ہے اور انہوں نے فتح کو دیکھ لیا اور کامیابی ان کے پاس آ گئی وہ ان کے پہلو میں آ کر لگی اور وہ شہید ہو گئے۔ ان کے بھائی حضرت مقرن بن مقرن رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور علم کو پکڑ لیا اور اس کو لے کر آگے بڑھ گئے' پھر انہوں نے کہا: تم لوگ آگے بڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور ہم لوگ آگے بڑھنے لگے۔ ہم نے ان لوگوں کو پسپا کر دیا اور انہیں قتل کر دیا جب ہم فارغ ہوئے اور لوگ اکٹھے ہوئے' تو لوگوں نے دریافت کیا: امیر کہاں ہے' تو حضرت مقرن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فتح کے ذریعے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا اور آخر میں انہیں شہادت بھی نصیب کر دی' تو لوگوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں اللہ سے دعائیں کر رہے تھے' اور وہ اس طرح سے منتظر تھے جس طرح کسی حاملہ عورت کی چیخ کا انتظار کیا جاتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فتح کی خوش خبری کا پروانہ ایک مسلمان شخص کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: اے امیر المومنین آپ کو فتح کی خوش خبری نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ میں اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا کی' اور اس میں شرک اور اہل شرک کو ذلت عطا کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نعمان نے تمہیں بھیجا ہے' تو قاصد نے کہا: اے امیر المومنین نعمان کے بارے میں آپ ثواب کی امید رکھیں (یعنی ان کے لیے دعا مغفرت کیجئے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا ستیاناس ہو اور کون (شہید ہوا ہے) قاصد نے بتایا: فلاں اور فلاں اور فلاں اس نے متعدد لوگوں کے نام گنوائے' پھر اس نے بتایا: اے امیر المومنین اور لوگ بھی ہیں' جن سے آپ واقف نہیں ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے کہا ان لوگوں کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اگر ''عمر'' ان سے واقف نہیں ہے' لیکن اللہ تعالیٰ تو ان سے واقف ہے۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّكُوْنَ قِتَالُهُ الْاَعْدَاءَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ اِذَا فَاتَ ذٰلِكَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' دشمن کے ساتھ اس کی لڑائی سورج ڈھلنے کے بعد ہونی چاہیے اس وقت جب وہ دن کے ابتدائی حصے میں اسے شروع نہ کر سکے

4757 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقِتَالِ، فَلَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَخَّرَهُ اِلٰى اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ

❀❀ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کرنے لگتے

4757- إسناده صحيح . رجاله رجال مسلم غير علقمة بن عبد الله، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/ 368-369، والترمذي (1613) في السير: باب ما جاء في الساعة التي يستحب فيها القتال، عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/ 368-369، وأحمد 5/444-445، وخليفة بن خياط في " تاريخه " ص 148-149، وأبو داؤد (2655) في الجهاد: باب في أي وقت يستحب اللقاء، والترمذي (1613)، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 9/32، والحاكم 2/116، والبيهقي 9/153 من طرق عن حماد بن سلمة، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه الترمذي (1612) من طريق قتادة، عن النعمان بن مقرن، بلفظ: غزوتُ مع النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، فكان إذا طلع الفجر، أمسك حتى تطلُع الشمس، فإذا طلعت، قاتل، فإذا انتصف النهارُ، أمسك حتى تزول الشمس، فإذا زالت الشمس، قاتل حتى العصر، ثم أمسك حتى يصلي العصر، ثم يُقاتل، قال: وكان يقال عند ذلك: تهيج رياحُ النصر، ويدعو المؤمنون لجيوشهم في صلاتهم . قال الترمذي: وقتادة لم يدرك النعمان بن مقرن .

تھے تو دن کے ابتدائی حصے میں جنگ شروع نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ اسے اس وقت تک موخر کرتے تھے کہ سورج ڈھل جاتا تھا اور ہوائیں چل پڑتی تھیں اور مدد نازل ہو جاتی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّسْتَعِينَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قِتَالِ الْاَعْدَاءِ اِذَا عَزَمَ عَلٰى ذٰلِكَ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ دشمن سے لڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگے جب وہ لڑائی کا پختہ ارادہ کر لے

4758 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا صَلَّى اَيَّامَ حُنَيْنٍ هَمَسَ شَيْئًا، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّكَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ، قَالَ اَقُولُ: اللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ، وَبِكَ اُصَاوِلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ

✿✿ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ غزوۂ حنین کے موقع پر جب نماز ادا کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے پست آواز میں کچھ کہا آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ ﷺ نے ایک ایسا کام کیا ہے جو آپ ﷺ نے پہلے نہیں کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ پڑھ رہا تھا۔

"اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ مقابلہ کرتا ہوں (لڑائی میں) کود پڑتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ جنگ کرتا ہوں"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اِذَا اَرَادَ مُوَاقَعَةَ الْاَعْدَاءِ اَنْ يُّحْيِيَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاِذَا اَصْبَحَ وَاقَعَهَا

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ دشمن پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لے تو رات کے وقت جاگتا رہے اور صبح ہو تو ان پر حملہ کر دے

4759 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُو الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

4758- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم .وأخرجه البيهقي 9/153 من طريق سليمان بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/216، وأحمد 4/332 و 333، والطبراني (7318)، والبيهقي 9/153 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق (9751)، ومن طريقه الترمذي (3340) في التفسير: باب ومن سورة البروج، والطبراني (7319) عن معمر، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا صلى الفجر هَمَسَ -والهمس في قول بعضهم: يحرّك شفتيه كأنه يتكلم بشيء- فقيل له: يا نبيّ الله، إنك إذا صليت العصر همستَ . . . ولم يذكر قوله "أقول: اللّٰهم بك أحاول . . . " .وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (614)، والبيهقي 9/153 من طريق سليمان بن المغيرة .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا اَصْبَحَ بِبَدْرٍ مِّنَ الْغَدِ اَحْيَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ كُلَّهَا وَهُوَ مُسَافِرٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ غزوۂ بدر کے دن صبح کے وقت تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر جاگتے رہے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسافر تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا اَرَادَ مُوَاقَعَةَ اَهْلِ بَلَدٍ مِّنْ دَارِ الْحَرْبِ اَنْ يُّعَبِّءَ الْكَتَائِبَ حَتّٰى تَكُوْنَ مُوَاقَعَتُهُ اِيَّاهُمْ عَلٰى غَيْرِ غِرَّةٍ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ دارالحرب کے کسی شہر والوں پر

حملہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے دستوں کو تیار کر لے تاکہ ان کا اس شہر کے لوگوں پر حملہ کرنا غیر ضروری قتل عام کے بغیر ہو

4760 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ:

(متن حدیث): وَفَدَتْ وُفُودٌ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فِيْ رَمَضَانَ اَنَا فِيهِمْ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَكَانَ بَعْضُنَا يَصْنَعُ لِبَعْضٍ الطَّعَامَ، وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ اَنْ يَّدْعُوَنَا عَلٰى رَحْلِهِ، فَقُلْتُ: لَوْ صَنَعْتُ طَعَامًا، ثُمَّ دَعَوْتُهُمْ اِلٰى رَحْلِيْ فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ، فَصُنِعَ، ثُمَّ لَقِيتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: سَبَقْتَنِيْ، قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ اِلٰى رَحْلِي، اِذْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَامِلُكُمْ اَوْ اُحَادِثُكُمْ، اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى يُدْرِكَ الطَّعَامُ، فَذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ، فَقَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ مَكَّةَ، فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلٰى اَحَدِ الْجَنَبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْيُسْرٰى، وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ، فَاَخَذُوا الْوَادِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَتِيبَتِهِ وَقَدْ بَعَثَتْ قُرَيْشٌ اَوْبَاشًا لَهَا وَاَتْبَاعًا لَهَا، فَقَالُوا: نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ، وَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ، كُنَّا مَعَهُمْ، وَاِنْ اُصِيبُوا اَعْطَيْنَا مَا سَاَلُوا، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِيْ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اهْتِفْ بِالْاَنْصَارِ، فَلَا يَاْتِينِيْ اِلَّا اَنْصَارِيٌّ فَهَتَفَ بِهِمْ، فَجَاءُوا، فَاَحَاطُوا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

4759- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير حارثة بن مضرب، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة، والأزرق بن علي ذكره المؤلف في " الثقات " وقال: يُغرب، وروى عنه أبو يعلى، وابن أبي عاصم، وعبد الله بن أحمد، وأبو زرعة وغيرهم، وأخرج له الحاكم في " المستدرك "، وقد اعتمد الشيخان رواية يوسف بن أبي إسحاق -وهو يوسف بن إسحاق بن أبي إسحاق- عن جده .وأخرجه النسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 7/358 عن محمد بن المثنى، عن محمد، عن شعبة، عن أبي إسحاق .

4760- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الطيالسي (2424)، وأحمد 2/538، وابن أبي شيبة 14/471-473 ومسلم (1780) (84) (85) في الجهاد والسير: باب فتح مكة، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 10/134، وأبو داوٗد (1872) مختصراً في المناسك: باب في رفع اليد إذا رأى البيت، والبيهقي 9/117-118 من طريق سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1780) (86)، والنسائي في " الكبرى "، وأبو داوٗد (3023) في الخراج والإمارة: باب ما جاء في خبر مكة، والبيهقي 9/118 من طريقين عن ثابت، به .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرَوْنَ اِلَى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ، وَاَتْبَاعِهِمْ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى مِمَّا يَلِيْ الْخِنصَرَ وَسَطَ الْيُسْرَى، وَقَالَ: احْصُدُوهُمْ حَصْدًا حَتّٰى تُوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَانْطَلَقْنَا، فَمَا يَشَاءُ اَحَدٌ مِّنَّا اَنْ يَّقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ اِلَّا قَتَلَهُ، وَمَا يُوَجِّهُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَيْنَا شَيْئًا، فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ، لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، فَاَغْلَقُوْا اَبْوَابَهُمْ، وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَفِيْ يَدِهِ قَوْسٌ، وَهُوَ اٰخِذٌ الْقَوْسَ، وَكَانَ اِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ صَنَمٌ كَانُوا يَعْبُدُوْنَهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُ فِيْ جَنْبِهِ بِالْقَوْسِ، وَيَقُوْلُ: جَاءَ الْحَقُّ، وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، فَلَمَّا قَضَى طَوَافَهُ اَتَى الصَّفَا، فَعَلَا حَيْثُ يَنْظُرُ اِلَى الْبَيْتِ، فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَهُ، وَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُ مَا شَاءَ اَنْ يَّذْكُرَهُ وَالْاَنْصَارُ تَحْتَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ وَرَاْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ، وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَكَانَ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا اِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ، لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَّا يَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ يَطْرِقُ حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ، فَلَمَّا قُضِيَ الْوَحْيُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، قُلْتُمْ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ، وَرَاْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ، قَالُوا: قَدْ قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ، الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ، فَاَقْبَلُوْا يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِيْ قُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ، قَالَ: وَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَّاضِحٌ، اَنَّ فَتْحَ مَكَّةَ كَانَ عَنْوَةً لَا صُلْحًا

❀❀ عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں: رمضان کے مہینے میں کچھ وفود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ ہم لوگ ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اکثر اپنی رہائشی جگہ پر ہمیں بلایا کرتے تھے میں نے کہا: اگر میں بھی کھانا تیار کروں اور پھر ان لوگوں کو اپنی رہائشی جگہ پر بلاؤں تو (یہ مناسب ہوگا) میں نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔ کھانا تیار ہوگیا۔ شام کے وقت میری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا: اے ابوہریرہ! آج رات دعوت میری طرف ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھ سے سبقت لے گئے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان لوگوں کو بھی اپنی رہائشی جگہ پر بلالیا' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو وہ حدیث نہ سناؤں۔ میں تم لوگوں کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو اے انصار کے گروہ تمہاری حدیث ہے اتنی دیر میں کھانا بھی آجائے گا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ ذکر کیا' انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مکہ میں داخل ہونے لگے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے ایک طرف حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور بائیں طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ ایک دستے کا امیر حضرت

ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ وہ لوگ نشیبی علاقے میں پہنچ گئے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھوٹے دستے میں تھے۔ قریش نے اپنے اوباشوں اور پیروکار لڑکوں کو اس دستے کی طرف بھیجا انہوں نے کہا: ہم ان لوگوں کو موقعہ دیتے ہیں اگر یہ جیت گئے' تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اگر یہ مارے گئے' تو جو وہ مانگیں گے ہم دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر دوڑا کر مجھے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ انصار کو بلا کر لاؤ میرے پاس صرف انصار آئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور وہ لوگ آ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے قریش کے اوباشوں اور پیروکار لڑکوں کو دیکھا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں دست مبارک کو بائیں پر مارا اور فرمایا: تم انہیں کاٹ کے رکھ دینا' یہاں تک کہ تم لوگ مجھے صفا پر آ کر ملنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روانہ ہوئے اور ہم میں سے جس شخص نے ان میں سے جس شخص کو قتل کرنا چاہا اسے قتل کر دیا' یہاں تک کہ پھر ان میں سے کوئی ہمارے سامنے نہیں آیا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کے قتل کو مباح قرار دیا گیا ہے آج کے بعد قریش باقی نہیں رہیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دروازے کو بند کر لے وہ محفوظ ہوگا' جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہوگا' تو لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کا استلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک کمان تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کمان کو پکڑا ہوا تھا۔ خانہ کعبہ کے ایک پہلو میں ایک بت تھا جس کی وہ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کمان کے ذریعے اس کے پہلو میں مارا اور یہ پڑھا ''حق آ گیا باطل رخصت ہو گیا''۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف مکمل کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ گئے' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر بیت اللہ پر پڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور جو اللہ کو منظور تھا وہ ذکر کیا۔ انصار صفا کے نیچے موجود تھے ان میں سے کسی ایک نے کسی دوسرے سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بستی سے محبت اور اپنے خاندان سے محبت لاحق ہو گئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو یہ چیز ہم پر مخفی نہیں رہتی تھی۔ اس وقت کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا۔ وہ انتظار کرتا تھا' یہاں تک کہ وحی مکمل ہو جاتی تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول مکمل ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ تم لوگوں نے یہ بات کہی ہے ان صاحب کو اپنی بستی کی محبت اور خاندان کی محبت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے یہ بات کہی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے میری زندگی تمہارے ساتھ ہے اور میری موت تمہارے ساتھ ہے' تو انصار نے رونا شروع کر دیا اور کہنا شروع کر دیا اللہ کی قسم! ہم نے صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے یہ بات کہی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں' اور تمہارے عذر کو قبول کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان ہے' مکہ جنگ کے نتیجے میں فتح ہوا تھا صلح کے نتیجے میں فتح نہیں ہوا تھا۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهِ إِذَا عَزَمَ الْغَزْوَ أَوِ الْتِقَاءَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

اس بات کا تذکرہ ' جب آدمی جنگ کا ارادہ کرلے یا اللہ کے دشمن کافروں کا سامنا کرنے کا ارادہ کرلے ' تو پھر اسے کیا دعا مانگنی چاہیے

4761 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا، قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي، وَأَنْتَ نَصِيرِي، وَبِكَ أُقَاتِلُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں حصہ لیتے تھے ' تو یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ! تو ہی میرا حامی اور تو ہی میرا مددگار ہے اور میں تیری مدد سے ہی جنگ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اخْتِيَالِ الْمَرْءِ بِفَرَسِهِ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ إِذْ هُوَ مِمَّا يُحِبُّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کا اپنے گھوڑے پر بیٹھ کر دو صفوں (یعنی اپنی اور دشمن کی صفوں) کے درمیان بڑائی کا اظہار کرنا مستحب ہے ' کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے ' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

4762 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

4761– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أبو داوُد (2632) في الجهاد: باب ما يُدعى عند اللقاء، والترمذي (3584) في الدعوات: باب في الدعاء إذا غزا، عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، ومعنى قوله: عضدي، يعني: عوني .وأخرجه أحمد 3/ 184 من طريق عبد الرحمن بن مهدي، والنسائي في " عمل اليوم والليلة " (204) من طريق أزهر بن القاسم، كلاهما عن المثنى بن سعيد، بِه .وفي الباب عن صُهيب عند أحمد 6/16 .

4762– حديث حسن لغيره، ابن جابر بن عتيك قال المزي في " تهذيب الكمال ": إن لم يكن عبد الرحمن بن جابر بن عتيك، فهو أخ له .قلت: أياً كان فهو مجهول، وباقي رجاله ثقات .عبد الرحمن بن إبراهيم: هو الملقب بدُحيم، والوليد: هو ابن مسلم، ومحمد بن إبراهيم: هو التيمي .وأخرجه الطبراني (1775)، والبيهقي 7/308 من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/149، والنسائي 5/78 في الزكاة: باب الاختيال في الصدقة، وسعيد بن منصور (2548)، والطبراني (1774)، والبيهقي 7/308 من طرق عن الأوزاعي، به إلا أنه سقط ابن جابر عند سعيد بن منصور .وأخرجه أحمد 5/445 و 446، وأبو داوُد (2659) في الجهاد: باب في الخيلاء في الحرب والطبراني (2772) و (2773) و (2776) و (2777)، والبيهقي في " السنن " 9/156، وفي " الأسماء والصفات " 2/264–265 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بِه .وله شاهد يتقوى به من حديث عقبة بن عامر الجهني عند أحمد 4/154 وفيه عبد الله بن زيد الأزرق وهو مقبول في المتابعات، وباقي رجاله ثقات .وفي الباب عن أبي هريرة مختصراً عند ابن ماجه (1996)، وفي سنده أبو شهم، قال الحافظ في " التقريب ": كذا وقع والصواب أبو سلمة وهو ابن عبد الرحمن .قلت: وعلى هذا فرجاله ثقات .

الْوَلِیدُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَیْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِیکٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مِنَ الْغَیْرَةِ مَا یُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا یُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنَ الْخُیَلَاءِ مَا یُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا یُبْغِضُ اللّٰهُ، فَالْغَیْرَةُ الَّتِیْ یُحِبُّ اللّٰهُ الْغَیْرَةُ فِی الدِّیْنِ، وَالْغَیْرَةُ الَّتِیْ یُبْغِضُ اللّٰهُ الْغَیْرَةُ فِیْ غَیْرِ دِیْنِهٖ، وَالْخُیَلَاءُ الَّذِیْ یُحِبُّ اللّٰهُ، اخْتِیَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهٖ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَالِاخْتِیَالُ الَّذِیْ یُبْغِضُ اللّٰهُ الِاخْتِیَالُ فِی الْبَاطِلِ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک قسم کا غصہ وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور ایک قسم کا غصہ وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ایک قسم کا فخر کا اظہار وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایک قسم کا وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ غصہ جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ دینی معاملات میں غصہ ہے۔ وہ غصہ جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ دین کے علاوہ کے معاملات میں غصہ ہے' اور وہ فخر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ یہ ہے: آدمی لڑائی کے وقت اپنے اوپر فخر کرے' اور صدقہ کرتے وقت فخر کرے اور وہ فخر جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ باطل کے بارے میں فخر ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُجَاهِدِ اَنْ یَّسْتَعْمِلَ الْخِدَاعَ فِیْ حَرْبِهٖ

مجاہد کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ جنگ کے دوران (دشمن کو) دھوکہ دے

4763 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰی، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ

4763- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم . محمد بن معمر: هو ابن ربعي القيسي، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد . وأخرجه أحمد 3/297 عن حجاج، عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (1698)، والحميدي (1237)، وابن أبي شيبة 12/530، وأحمد 3/308، والبخاري (3030) في الجهاد: باب الحرب خدعة، ومسلم (1739) في الجهاد: باب جواز الخداع في الحرب، وأبو داوٗد (2636) في الجهاد: باب المكر في الحرب، والترمذي (1675) في الجهاد: باب في الرخصة في الكذب، وأبو يعلى (1826) و (1968) و (2121)، والبيهقي 7/40 و 9/150، والبغوي (2690) من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن جابر .وقوله " خدعة "، قال الخطابي في " معالم السنن " 2/269: معناه إباحة الخداع في الحرب وان كان محظوراً في غيرها من الأمور، وهذا الحرف يُروى على ثلاثة أوجه: خَدْعة بفتح الخاء وسكون الدال، وخُدْعة بضم الخاء وسكون الدال، وخُدَعة الخاء مضمومة والدال منصوبة، وأصوبها خَدْعة . قلت (القائل الخطابي) : معنى الخدعة أنها هي مرة واحدة أي: إذا خُدِع المقاتل مرة واحدة لم يكن له إقالة، ومن قال: خُدْعة، أراد الاسم كما يقال هذه لعبة، ومن قال: خُدَعة بفتح الدال، كان معناه أنها تخديع الرجال وتمنيهم، ثم لا تفي لهم كما يقال: رجل لُعَبة، إذا كان كثير التلعب بالأشياء .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَدْعُوَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ شِدَّةِ حَمْلِهِمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب مشرکین مسلمانوں پر حملہ کریں' تو وہ مشرکین کے لیے بددعا کرے

4764 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا، فَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ، وَيَزْعُمُ اَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ، فَتَاْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ، وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ، فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاِنَّهُ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ، اَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ، اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ، وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ)، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا، قَالَ: اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ، فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى اَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُودَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ اَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ، وَصِلَةِ

4764–إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو المعروف بابن راهويه، وجرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وأبو الضحى: هو مسلم بن صبيح .وأخرجه مسلم (2798) (39) في صفات المنافقين: باب الدخان، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (1007) في الاستسقاء : باب دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اجعلها عليهم سنين كسني يوسف "، والطبري في "تفسيره " 25/112 من طريق عن جرير، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/441، والبخاري (4824) في تفسير سورة الدخان: باب (ثم تولوا عنه وقالوا معلّم مجنون)، والترمذي (3254) في التفسير: باب ومن سورة الدخان، من طريق شعبة، والبخاري (1020) في الاستسقاء : باب إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، و (4774) في تفسير سورة الروم، والبغوي في " تفسيره " 4/149، من طريق محمد بن كثير، عن سفيان، والبيهقي في " السنن " 3/352، وفي " دلائل النبوة " 2/326 من طريق أسباط بن نصر، ثلاثتهم عن منصور، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/380–381 و 431 و 441، والبخاري (1020)، و (4693) في تفسير سورة يوسف: باب (وراودته التي هو في بيتها)، و (4774)، و (4809) في تفسير سورة ص: باب (وما أنا من المتكلفين)، و (4821) في تفسير سورة الدخان: باب (يغشى الناس هذا عذاب أليم)، و (4822) : باب (ربنا اكشف عنا العذاب إنا مؤمنون) و (4823) و (4824)، ومسلم (2798) (40)، والترمذي (3254)، والطبري 25/111 و112، والبغوي في "تفسيره " 4/149 من طرق عن الأعمش، عن أبي الضحى، بِهِ . وأخرج البخاري (4767) في تفسير سورة الفرقان: باب (فسوف يكون لزاماً)، و (4820) في تفسير سورة الدخان: باب (فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين)، ومسلم (2798) (41)، والطبري 25/112، والبيهقي في " الدلائل " 2/327 من طرق عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ ابن مسعود قال: خمس قد مَضَين: الدخان، والقمر، والروم، والبطشة، واللزام (فسوف يكون لزاماً) .

الرَّحِمِ، وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا مِنْ جُوعٍ، فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ) (الدخان: 10)، (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى اِنَّا مُنْتَقِمُونَ) (الدخان: 16)، فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَى آيَةُ الدُّخَانِ، وَالْبَطْشَةِ وَاللِّزَامِ وَالرُّومِ

مسروق بیان کرتے ہیں۔ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ہمارے درمیان لیٹے ہوئے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا کندہ کے دروازوں کے پاس ایک واعظ تقریر کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ دھوئیں کی نشانی (جس کا ذکر قرآن میں ہوا ہے) وہ عنقریب آئے گی اور کفار کی سانسوں کو اپنی گرفت میں لے گی' اور اہل ایمان کو اس کے ذریعے زکام جیسی کیفیت محسوس ہوگی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے فرمایا: اے لوگو اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو وہ اس کے مطابق بات بیان کر دے جسے علم نہ ہو' تو وہ یہ کہہ دے اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے' کیونکہ تم میں سے زیادہ بڑا عالم وہ شخص ہے' جو اس چیز کے بارے میں' جس کا اسے علم نہیں ہے' یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے یہ فرمایا تھا ''تم یہ فرمادو! میں اس پر تم سے اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں''۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کا (اسلام قبول کرنے سے) پیٹھ پھیرنا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی مقرر کر دے'' تو ان لوگوں کو قحط سالی نے اپنی گرفت میں لے لیا' یہاں تک کہ وہ مردار اور کھالیں کھانے لگے۔ ان میں سے کوئی ایک شخص آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے دھواں نظر آتا تھا۔ ابوسفیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا حکم دینے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ صلہ رحمی کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ جب کہ آپ کی قوم کے افراد بھوک کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اس دن کا انتظار کرو جب آسمان واضح دھواں لے آئے گا''۔

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جس دن ہم سخت پکڑ کریں گے بے شک ہم انتقام لینے والے ہیں''۔

تو یہاں پکڑ سے مراد غزوۂ بدر کا موقع ہے' جبکہ دھوئیں' پکڑ' لزام اور اہل روم سے متعلق نشانیاں پہلے گزر چکی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَسْتَعِينُ الْمَرْءُ بِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَى قِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الصَّفَّيْنِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کو اللہ کے دشمن کافروں سے جنگ کرنے کے لیے اپنے پروردگار سے مدد مانگنی چاہیے اس وقت جب دو صفیں آمنے سامنے ہوں

4765 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي اِسْرَائِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ، حَدَّثَهُ

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا اَصَابَ قَوْمًا، قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر حملہ کرتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ ہم ان کے مقابلے میں تجھے (اپنا مددگار) بناتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّسْتَنْصِرَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ قِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ قِلَّةٌ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ کے دشمنوں سے جنگ کے وقت اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے اگرچہ مسلمانوں کی تعداد تھوڑی ہو

4766 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِیَاضٍ الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث):شَهِدْتُ الْیَرْمُوكَ، وَعَلَیْهَا خَمْسَةُ اُمَرَاءَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَیَزِیدُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ، وَشُرَحْبِیْلُ ابْنُ حَسَنَةَ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیدِ، وَعِیَاضٌ،- وَلَیْسَ عِیَاضٌ صَاحِبَ الْحَدِیْثِ الَّذِی یُحَدِّثُ سِمَاكٌ عَنْهُ -، قَالَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِذَا كَانَ قِتَالٌ فَعَلَیْكُمْ اَبُوْ عُبَیْدَةَ قَالَ: فَكَتَبْنَا اِلَیْهِ، اَنْ قَدْ جَاشَ اِلَیْنَا الْمَوْتُ، وَاسْتَمْدَدْنَاهُ، فَكَتَبَ اِلَیْنَا اَنَّهُ قَدْ جَاءَنِیْ كِتَابُكُمْ تَسْتَمِدُّوْنِیْ، وَاِنِّیْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا هُوَ اَعَزُّ نَصْرًا وَاَحْصَنُ جُنْدًا اللّٰهُ فَاسْتَنْصِرُوْهُ، فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نُصِرَ بِاَقَلَّ مِنْ عَدَدِكُمْ، فَاِذَا اَتَاكُمْ كِتَابِی، فَقَاتِلُوْهُمْ وَلَا تُرَاجِعُوْنِیْ، قَالَ: فَقَاتَلْنَاهُمْ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَقَتَلْنَاهُمْ اَرْبَعَ فَرَاسِخَ وَاَصَبْنَا اَمْوَالًا فَتَشَاوَرُوا فَاَشَارَ عَلَیْهِمْ عِیَاضٌ عَنْ كُلِّ رَاْسٍ عَشَرَةٌ، وَقَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ: مَنْ یُّرَاهِنُنِی؟، فَقَالَ شَابٌّ: اَنَا اِنْ لَمْ تَغْضَبْ، قَالَ: فَسَبَقَهُ، فَرَاَیْتُ عَقِیصَتَیْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ تَنْقُزَانِ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلٰى فَرَسٍ عَرَبِیٍّ

4765– إسناده صحيح، إسحاق بن إبراهيم بن أبي إسرائيل، كذا ذكره المؤلف هنا، وفي " الثقات " 8/116: إسحاق بن إبراهيم بن كامجر بن أبي إسرائيل! وفي " تهذيب الكمال " 2/398: إسحاق بن أبي إسرائيل، واسمه إبراهيم بن كامجر المروزي، روى له أبو داؤد والنسائي والبخاري في " الأدب المفرد "، ووثقه ابن معين والدارقطني وأبو القاسم البغوي وغيرهم، ولا يلتفت إلى تضعيف من ضعفه لمسألة الوقف على أنه قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 4/414-415، وأبو داؤد (1537) في الصلاة: باب ما يقول إذا خاف قوماً، والنسائي في " اليوم والليلة " (601)، وفي " الكبرى " كما في " التحفة " 6/465، والحاكم 2/142، والبيهقي 5/253 من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 4/414، والبيهقي 5/253 من طريقين عن عمران، عن قتادة، به .

۞۞ عیاض اشعری بیان کرتے ہیں: میں جنگ یرموک میں شریک ہوا ہوں۔ اس میں پانچ امیر تھے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ' حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ' حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عیاض رضی اللہ عنہ یہ وہ والے عیاض نہیں ہیں جو اس روایت کو بیان کر رہے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لڑائی شروع ہو' تو ابوعبیدہ تمہارے امیر ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہمیں موت نے گھیر لیا ہے ہم نے ان کی مدد مانگی' تو انہوں نے ہمیں جوابی خط لکھا کہ تمہارا خط میرے پاس آیا ہے' جس میں تم نے مدد مانگی ہے۔ میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کرتا ہوں جو مدد کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے۔ جو لشکر کے لیے زیادہ حفاظت کا باعث ہے وہ اللہ کی ذات ہے تم اس سے مدد مانگو' کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی گئی تھی اور تم سے کم تعداد کے ہمراہ کی گئی جب تمہارے پاس میرا مکتوب آئے' تو تم ان کے ساتھ لڑائی کرو اور تم دوبارہ مجھے نہ کہنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے کفار کے ساتھ جنگ کی اور ہم نے انہیں پسپا کر دیا۔ چار فرسخ تک ہم انہیں قتل کرتے رہے ہمیں بہت سے اموال بھی ملے۔

ان لوگوں نے مشورہ کیا' تو حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ہر آدمی کی طرف سے دس ہوں۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون شخص میری مدد کرے گا؟ ایک نوجوان نے کہا: میں اگر آپ غصہ نہ کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ ان سے آگے نکل گئے' تو میں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے کندھوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا وہ ایک عربی گھوڑے پر اس کے پیچھے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِانْتِصَارِ بِضُعَفَاءِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ قِيَامِ الْحَرْبِ عَلٰى سَاقٍ

جب جنگ بھڑک چکی ہو اس وقت کمزور مسلمانوں کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

4767 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

4767- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير زيد بن أرطاة فقد روى له أبو داوُد والترمذي والنسائي، وهو ثقة . حبان: هو ابن موسى بن سَوَّار السُّلمي، وعبد الله: هو ابن المبارك . وأخرجه أحمد 5/198، والترمذي (1702) في الجهاد: باب ما جاء في الاستفتاح بصعاليك المسلمين، والحاكم 2/145 من طرق عن عبد الله بن المبارك بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرج النسائي 6/45 وأبو نعيم في " الحلية " 5/26 من طريقين عن طلحة بن مصرف، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ ظن أن له فضلاً على من دونه مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إنما ينصر الله هذه الأمة بضعيفها بدعوتهم وصلاتهم وإخلاصهم " وهذا إسناد صحيح .وأخرجه البخاري في " صحيحه " (2896) في الجهاد: باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب، عن سليمان بن حرب، عن محمد بن طلحة، عن طلحة، عن مصعب بن سعد قال: رأى سعد رضي الله عنه أن له فضلاً على من دونه، فقال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هل تنصرون إلا بضعفائكم " .

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): ابْغُوا لِي ضُعَفَاءَ كُمْ، فَاِنَّمَا تُرْزَقُونَ، وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"میرے پاس اپنے کمزور لوگوں کو لے کر آؤ بے شک تمہیں تمہارے کمزور افراد کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے"۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِنْتِصَارِ لِلْمُسْلِمِينَ بِالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

صحابہ کرام اور تابعین کے وسیلے سے مسلمانوں کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

4768 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ اَصْحَابَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا' جس میں کچھ لوگ جنگ میں حصہ لیں گے تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو' تو جواب دیا جائے گا: جی ہاں! تو ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی' پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا' جب وہ جنگ کے لیے جائیں گے تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ رہا ہو' تو جواب دیا: جائے گا جی ہاں' تو ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی' پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا' جس

4768– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الرمادي، فروى له أبو داؤد والترمذي، وهو حافظ . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 3/7، والبخاري (2897) في الجهاد: باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب، و (3594) في الأنبياء : باب علامات النبوة والإسلام، و (3649) في فضائل أصحاب النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: باب فضائل أصحاب النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومسلم (2532) (208) في فضائل الصحابة: باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم، والبغوي (3864) من طريق سفيان بن عيينة بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2532) (209) عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، عن أبيه، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر، به .

میں بہت سارے لوگ جنگ کے لیے جائیں گے تو دریافت کیا جائے گا: تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے شاگردوں کے ساتھ رہا ہو' تو جواب دیا: جائے گا جی ہاں' تو انہیں بھی فتح نصیب کی جائے گی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّدْعُوَ اَنْصَارَهُ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ

اس بات کا تذکرہ' جب امام کو ضرورت پیش آئے' تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے مددگاروں کو بلائے

4769 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ، وَغَطَفَانُ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَشَرَةُ آلَافٍ، وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ، فَاَدْبَرُوا عَنْهُ، حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ: فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ، لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَقَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، فَالْتَفَتَ اِلٰى يَسَارِهِ، وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَقَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ، وَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ، وَالطُّلَقَاءِ، وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اِذَا كَانَ فِي الشِّدَّةِ، فَنَحْنُ وَيُعْطِي الْغَنِيْمَةَ غَيْرَنَا، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ، وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ؟، فَسَكَتُوْا،

4769- حديث صحيح، موسى بن محمد بن يحيى بن حيّان ذكره المؤلف في " الثقات " 9/161 وقال: من أهل البصرة، كنيته أبو عمران، يروى عن يحيى القطان والعراقيين، حدثنا عنه أبو يعلى، ربما خالف . وقال ابن أبي حاتم 8/161: ترك أبو زرعة حديثه، قلت: وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . ابن عون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان البصرى .وأخرجه البخارى (4337) فى المغازى: باب غزوة الطائف فى شوال سنة ثمان، ومسلم (1059) (135) فى الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام وتصبر من قوى إيمانه، من طرق عن معاذ بن معاذ، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبة 14/522، وأحمد 3/279-280، والبخارى (4333) من طريقين عن ابن عون، به . وأخرجه عبد الرزاق (19908)، والبخارى (3147) فى فرض الخمس: باب ما كان النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطى المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه، و (4331)، و (5860) فى اللباس: باب القبة الحمراء من أدم، و (7441) فى التوحيد: باب قوله تعالى: (وجوه يومئذٍ ناضرة إلى ربها ناظرة)، ومسلم (1059) (132)، وأبو يعلى (3594) من طرق عن الزهرى، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/169 و 249، والبخارى (4332)، و (3778) فى مناقب الأنصار: باب مناقب الأنصار، ومسلم (1059) (134)، وأبو يعلى (3229)، وأبو نعيم فى " الحلية " 3/84، والبيهقى 6/337-338 من طريق شعبة عن أبى التياح، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/172 و 275، والبخارى (4334)، ومسلم (1059) (133)، والترمذى (3901) فى المناقب: باب فضل الأنصار وأبو يعلى (3002) من طريق شعبة، عن قتادة عن أنس .وأخرجه أحمد 13/157-158، ومسلم (1059) (136) من طريق معتمر بن سليمان التيمى، عن أبيه، عن السميط السدوسى، عن أنس .وأخرجه احمد 3/188 و 201 من طريقين عن حميد، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/246 عن عفان، عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس .وأخرجه الحميدى (1201) من طريق على بن زيد بن جدعان، عن أنس .

فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ، وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰى بُيُوْتِكُمْ؟، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِينَا، قَالَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا، لَاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب غزوۂ حنین کا موقع آیا' تو ہوازن قبیلے کے لوگ اور غطفان قبیلے کے لوگ اپنے بال بچوں اور ساز و سامان کو لے کر آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار افراد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے نیا نیا اسلام قبول کیا تھا۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ بلند آواز میں پکارا ان کے درمیان اور کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں طرف رخ کیا اور فرمایا: اے انصار کے گروہ تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم حاضر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش رہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں طرف توجہ کی اور فرمایا: اے انصار کے گروہ تو ان لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم حاضر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے فکر رہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نیچے اترے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' تو مشرکین پسپا ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ مالِ غنیمت حاصل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال مہاجرین اور نئے مسلمان ہونے والے افراد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصار نے کہا: جب مشکل آئی تھی اس وقت ہمیں بلایا گیا اور مالِ غنیمت آپ نے دوسروں کو دے دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس بات کی اطلاع پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک خیمے میں جمع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا بات ہے' جو مجھ تک پہنچی ہے۔ وہ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کے گروہ کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ بکریاں لے جائیں اور تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم راضی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور اگر انصار ایک گھاٹی میں جائیں' تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّحَرِّضَ النَّاسَ عَلَى الْقِتَالِ وَيُشَجِّعَهُمْ عِنْدَ وُرُوْدِ الْفُتُوْرِ عَلَيْهِمْ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' لوگوں کو جنگ کی ترغیب دے

اور انہیں اس وقت شجاعت دلائے جب اس حوالے سے ان میں کوتاہی آ چکی ہو (یا جب وہ جنگ کے دوران بکھر چکے ہوں)

4770 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ قَيْسٍ، قَالَ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

يَوْمَ حُنَيْنٍ؟، قَالَ الْبَرَاءُ: لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَهُوَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔۔۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ *

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: قیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ لوگ غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے' تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرار نہیں ہوئے۔ ہوازن قبیلے کے لوگ اچھے تیرانداز تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید خچر پر سوار دیکھا۔ حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے اس خچر کی لگام کو پکڑا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ، بِاَنَّ الثَّبَاتَ فِي الْحَرْبِ عِنْدَ انْهِزَامِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّا يُحِبُّهُ اللّٰهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمانوں کے پسپا ہونے کے وقت جنگ میں ثابت قدم رہنا ایسی چیز ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

4771 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، رَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا، فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ، وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ، وَبَيْنَهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ، فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ، اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَهُمْ، حَتّٰى اِذَا كَانَ

4770– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو إسحاق: هو السبيعي .وأخرجه البخاري (4316) في المغازي: باب قول الله تعالى (ويوم حنين إذ أعجبتكم كثرتكم)، عن أبي الوليد، به .وأخرجه الطيالسي (707)، وأحمد 4/281، والبخاري (2864) في الجهاد: باب من قاد دابة غيره في الحرب، و (4317)، ومسلم (1776) (80) في الجهاد والسير: باب في غزوة حنين، وأبو يعلى (1727)، والطبري في " تفسيره "، (16580)، والبيهقي في " الدلائل " 5/133 من طريق شعبة، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/521–522 و 522 و 12/507، والطيالسي (707)، وأحمد 4/280 و289 و 304، والبخاري (2874) في الجهاد: باب بغلة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البيضاء و (2930) : باب من صفَّ أصحابه عند الهزيمة ونزل عن دابته فاستنصر، و (3042) : باب من قال: خُذها وأنا ابن فلان، و (4315) في المغازي، ومسلم (1776) (78) و (79) و (80)، والترمذي (1688) في الجهاد: باب ما جاء في الثبات عند القتال، والطبري (16581)، والبيهقي في " السنن " 7/43 و 9/154 و155، وفي " الدلائل " 1/177 و 5/133، والبغوي (2706)، وفي "تفسيره" 2/278 من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، به .

4771– حديث صحيح، عمر بن شبة صدوق روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير زيد بن ظبيان فقد ذكره المؤلف في " الثقات " 4/249، وأخرج هو وابن خزيمة حديثه في " الصحيح " .وهو مكرر الحديث رقم (3349) و (3350) .وقوله " يتملَّقني " أي: يتودد إليّ، من الملَق، وهو الوُدّ واللطف الشديد .

النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ نَزَلُوا، فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ، فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي، وَيَتْلُو آيَاتِي، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ، فَلَقُوا الْعَدُوَّ، فَهُزِمُوا، وَاَقْبَلَ بِصَدْرِهِ، حَتّٰى يُقْتَلَ، اَوْ يُفْتَحَ لَهُمْ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ ایک وہ شخص جو کسی قوم کے پاس آئے اور ان سے اللہ کے نام پر مانگے وہ ان کے ساتھ اپنی کسی رشتہ داری کی وجہ سے سوال نہ کرے تو ان میں سے ایک شخص الٹے قدموں واپس جائے اور اسے پوشیدہ طور پر کچھ دیدے۔ اس عطیے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور دینے والے شخص کے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو۔ (دوسری قسم کا شخص وہ ہیں) جو رات کے وقت سفر کر رہے ہوں یہاں تک کہ نیند جب ان کے نزدیک سب سے زیادہ پیاری ہو تو وہ پڑاؤ کریں اور اپنا سر رکھ کر سو جائیں تو ایک شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں مناجات کرے۔ میری آیات کی تلاوت کرے (اور تیسرا شخص وہ ہے) جو کسی جنگ میں حصہ لے جب اس کا دشمن سے سامنا ہو تو اس کے ساتھی پسپا ہو جائیں لیکن وہ سینے کو لے کر آگے بڑھے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کو فتح نصیب ہو جائے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّصَبُّرِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) تلواروں کے سائے میں صبر سے کام لے

4772 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَنَسَ بْنَ النَّضْرِ تَغَيَّبَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، وَقَالَ: تَغَيَّبْتُ عَنْ اَوَّلِ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِي اللّٰهُ قِتَالًا لَيَرَيَنَّ مَا اَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَقُوْلُ: اَيْنَ اَيْنَ؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنِّي لَاَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ، دُوْنَ اُحُدٍ، قَالَ:

4772– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 3/253، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 1/135، والطبري في " تفسيره " 21/146–147 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (2044)، وأحمد 3/194، ومسلم (1903) في الإمارة: باب ثبوت الجنة للشهيد، والترمذي (3200) في التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والنسائي في " الكبرى "، والواحدي في " أسباب النزول " ص 237–238 من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، بِهِ .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/395، وأحمد 3/201، والبخاري (2805) في الجهاد: باب قول الله عز وجل (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عليه) و (4048) في المغازي: باب غزوة أحدٍ، والترمذي (3201)، والطبري 1/147، والبيهقي 9/43–44، والبغوي في " تفسيره " 3/520 من طريق حميد، عن أنس .وأخرجه مختصراً البخاري (4783) في تفسير سورة الأحزاب: باب (فمنهم من قضى نَحْبَه ومنهم من ينتظر)، والواحدي ص 238 من طريق ثمامة، عن أنس .

فَحَمَلَ، فَقَاتَلَ، فَقُتِلَ فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَطَقْتُ، مَا اَطَاقَ، فَقَالَتْ اُخْتُهُ: وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُ اَخِي اِلَّا بِحُسْنِ بَنَانِهِ، فَوُجِدَ فِيْهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ جِرَاحَةً ضَرْبَةُ سَيْفٍ، وَرَمْيَةُ سَهْمٍ، وَطَعْنَةُ رُمْحٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا، مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ، وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا) (الأحزاب: 23)، قَالَ حَمَّادٌ: وَقَرَاْتُ فِيْ مُصْحَفِ اَبِي، وَمِنْهُمْ مَنْ بَدَّلَ تَبْدِيْلًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے پہلے غزوہ کیا تھا میں اس میں شریک نہیں ہو سکا اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اب مجھے جنگ کا موقع دیا' تو اللہ تعالیٰ اس بات کو ظاہر کر دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں' پھر جب غزوہ احد کا موقع آیا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پسپا ہوئے' تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہاں ہے کہاں ہے اللہ کی ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے' جو احد کے دوسری طرف ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حملہ کیا لڑائی کی اور شہید ہو گئے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو انہوں نے کیا ہے اس کی میں طاقت نہیں رکھتا۔

ان کی بہن بیان کرتی ہیں: ان کی پوروں سے پہچانا تھا۔ ان کے جسم پر تلوار کی ضرب' تیر لگنے اور نیزہ لگنے کے 80 سے زیادہ زخم تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اہل ایمان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے اپنی نذر کو پورا کر دیا اور ان میں سے کچھ لوگ ابھی انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی''۔

حماد نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کے مصحف میں یہ آیت یوں پڑھی ہے:

''ان میں سے ایک وہ شخص ہے' جس نے تبدیلی کر دی''۔

ذِكْرُ الْعَدَدِ، الَّذِي بِهِ يُبَاحُ الْفِرَارُ مِنَ الْعَدُوِّ

اس تعداد کا تذکرہ' جس کی موجودگی میں دشمن سے بھاگنا مباح ہو جاتا ہے

4773 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي نَجِيْحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَنْ يُّقَاتِلَ الْوَاحِدُ عَشَرَةً، فَثَقُلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَوَضَعَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ، اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ الْوَاحِدُ رَجُلَيْنِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ: (اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ) (الأنفال: 65)، اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، ثُمَّ قَالَ: (لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ) (الأنفال: 68)، يَعْنِيْ غَنَائِمَ بَدْرٍ لَوْلَا اَنِّيْ لَا اُعَذِّبُ مَنْ عَصَانِيْ، حَتّٰى اَتَقَدَّمَ اِلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر یہ بات لازم قرار دی کہ ایک آدمی دس کے ساتھ مقابلہ کرے گا۔ یہ بات ان کے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنی اور انہیں بہت گراں گزری۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو آسانی

فراہم کی کہ ایک آدمی دو کے ساتھ مقابلہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اگر تم میں سے صبر کرنے والے بیس افراد ہوں''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو تم نے جو کیا ہے اس پر تمہیں عظیم عذاب اپنی گرفت میں لے لیتا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس سے مراد غزوۂ بدر کا مالِ غنیمت ہے' اور مراد یہ ہے کہ اگر میں نے پہلے یہ طے نہ کیا ہوتا کہ اپنی نافرمانی کرنے والے کو عذاب نہیں دوں گا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّرِيَ مِنْ نَفْسِهِ الْجَلَدَ عِنْدَ فُتُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ قِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اللہ کے دشمنوں سے جنگ کے وقت جب مسلمانوں میں بھگدڑ مچ جائے' تو امام اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کرے

4774 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ:

4773– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وباقي رجاله من رجال الصحيح . عطاء : هو ابن أبي رباح .وأخرجه الطبري في "تفسيره " (16271)، والطبراني (11396) من طريقين عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (9525)، والطبري (16270) من طريق ابن جريج، والبخاري (4652) في التفسير: باب (يا أيها النبي حرض المؤمنين على القتال)، والطبراني (11211)، والبيهقي 9/76 من طريق سفيان بن عيينة، والطبري (16277) من طريق إبراهيم بن زيد، ثلاثتهم عن عمرو بن دينار، عن ابن عباس .وأخرجه البخاري (4653) : باب (الآن خفف الله عنكم وعلم أن فيكم ضعفاً)، وأبو داوُد (2646) في الجهاد: باب في التولي يوم الزحف، والطبري (16280)، والبيهقي 9/76 من طريق جرير بن حازم، عن الزبير بن خرّيت، عن عكرمة، عن ابن عباس .وأخرجه الطبري (16277) من طريق أبي معبد، عن ابن عباس .وأخرجه أيضاً (16272) من طريق علي، عن ابن عباس .وأخرجه (16273) مطولاً من طريق محمد بن سعد، قال: حدثني أبي، قال: حدثني عمي، قال: حدثني أبي، عن أبيه، عن ابن عباس .وذكره السيوطي في " الدر المنثور " 4/102 و103 وزاد نسبته إلى ابن المنذر وابن أبي حاتم وأبي الشيخ وابن مردويه والبيهقي في " الشعب " والنحاس في " ناسخه " وإسحاق بن راهويه في " مسنده " والطبراني في " الأوسط " .

4774– إسناده حسن، جعفر بن مهران السباك، قال الذهبي: موثق وله ما ينكر .وقد توبع في هذا الحديث، وذكره المؤلف في ثقاته " 8/160–161، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين غير محمد بن إسحاق فروى له مسلم متابعة، وهو صدوق وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه .عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى البصري السامي .وهو في " مسند أبي يعلى " 1862 و(1863)، و" سيرة ابن هشام " 4/86 .وأخرجه أحمد 3/376، والبزار (1834) من طريقين عن محمد بن إسحاق بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في " المجمع " 6/180 فقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورواه البزار باختصار، وفيه ابن إسحاق وقد صرح بالسماع في رواية أبي يعلى، وبقية رجال أحمد رجال الصحيح . وانظر " السيرة النبوية " لابن كثير 3/618–619 .

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا نَعْلَمُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ جَيَّشُوا لَنَا، فَاسْتَقْبَلْنَا وَادِیْ حُنَيْنٍ، فِیْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ، وَهُوَ وَادِیْ اَجْوَفُ، مِنْ اَوْدِيَةِ تِهَامَةَ، اِنَّمَا يَنْحَدِرُوْنَ فِيْهِ انْحِدَارًا، قَالَ: فَوَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ لَيَتَابِعُوْنَ، لَا يَعْلَمُوْنَ بِشَیْءٍ، اِذْ فَجِئَتْهُمُ الْكَتَائِبُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ، فَلَمْ يَنْتَظِرِ النَّاسُ اَنِ انْهَزَمُوْا رَاجِعِيْنَ، قَالَ: وَانْحَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ الْيَمِيْنِ، وَقَالَ: اَيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ؟، اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ اَمَامَ هَوَازِنَ رَجُلٌ ضَخْمٌ، عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ، فِیْ يَدِهٖ رَايَةٌ سَوْدَاءُ، اِذَا اُدْرِكَ طَعَنَ بِهَا، وَاِذَا فَاتَهُ شَیْءٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، دَفَعَهَا مِنْ خَلْفِهٖ، فَرَصَدَ لَهٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كِلَاهُمَا يُرِيْدُهٗ، قَالَ فَضَرَبَ عَلِیٌّ عُرْقُوْبَیِ الْجَمَلِ، فَوَقَعَ عَلٰی عَجُزِهٖ، وَضَرَبَ الْاَنْصَارِیُّ سَاقَهٗ، فَطَرَحَ قَدَمَهٗ بِنِصْفِ سَاقِهٖ، فَوَقَعَ، وَاقْتَتَلَ النَّاسُ، حَتّٰی كَانَتِ الْهَزِيْمَةُ، وَكَانَ اَخُوْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ لِاُمِّهٖ، قَالَ اَلَا بَطَلَ السِّحْرُ الْيَوْمَ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكًا فِی الْمُدَّةِ، الَّتِیْ ضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهٗ صَفْوَانُ: اسْكُتْ فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ، فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلِيَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ يَّلِيَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ هَوَازِنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہمیں اس بارے میں علم نہیں تھا کہ دشمن نے ہمارے لیے کس طرح کالشکر تیار کیا ہے ہم حنین کی وادی کے پاس پہنچے یہ صبح کے وقت کی بات ہے۔ یہ تہامہ کی وادیوں میں سے نشیبی وادی تھی۔ لوگ اس میں نیچے کی طرف اتر رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! لوگوں کا پیچھا کیا جا رہا تھا پر انہیں اس بات کا پتہ نہ تھا۔ اسی دوران ہر طرف سے دستے آنے لگے تو لوگوں نے واپس لوٹنے میں پسپا ہونے کا انتظار نہیں کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف رخ کر کے فرمایا اے لوگو تم کہاں ہو۔ میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد بن عبداللہ ہوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ہوازن قبیلے کے آگے ایک بھاری بھرکم شخص تھا جو سرخ اونٹ پر سوار تھا۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا جھنڈا تھا۔ جب کوئی شخص اس تک پہنچ جاتا تو وہ اسے نیزہ مار دیتا' اور جب کوئی چیز اس کے سامنے آتی' تو وہ اسے اپنے پیچھے کر دیتا۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دونوں اس کی گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی پشت پر حملہ کیا' تو وہ (سردار) گدی کے بل نیچے گر گیا۔ انصاری نے اس کی پنڈلی پر مارا اور اس کا پاؤں نصف پنڈلی کے قریب کاٹ دیا۔ وہ گرا تو لوگوں کے درمیان لڑائی شروع ہوگئی' یہاں تک کہ وہ لوگ پسپا ہو گئے۔ وہ صفوان بن امیہ کا ماں کی طرف سے شریک بھائی تھا۔ انہوں نے کہا: خبردار آج کے دن جادو جھوٹا ثابت ہو گیا۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اس وقت مشرک تھے۔ یہ بعد کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے سینے وغیرہ پر ضرب لگائی تھی) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا خاموش رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو بند کرے اللہ کی قسم! قریش کا کوئی شخص مجھ سے آ

ملے۔ یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے ہوازن قبیلے کا کوئی شخص مجھ سے ملے۔

ذِكْرُ تَرَجُّلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهٖ يَوْمَ حُنَيْنٍ عِنْدَ تَوَلِّى الْمُسْلِمِيْنَ عَنْهُ

غزوۂ حنین کے موقع پر جب مسلمان نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے تو نبی اکرم ﷺ کے اپنے خچر سے نیچے اتر کر پیدل ہو جانے کا تذکرہ

4775 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا لَقِىَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، نَزَلَ عَنْ بَغْلَتِهٖ، فَتَرَجَّلَ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ کا مشرکین سے مقابلہ ہوا تو آپ ﷺ اپنے خچر سے نیچے اتر آئے اور آپ ﷺ پیدل (لڑائی میں حصہ لیتے رہے)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا اَمْكَنَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاَعْدَاءِ اَنْ يُّقِيْمَ بِتِلْكَ الْعَرْصَةِ ثَلَاثًا اِذَا لَمْ يَكُنْ يَّخَافُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے جب اللہ تعالیٰ اسے دشمن پر غلبہ عطا کر دے تو وہ دشمن کے علاقے میں تین دن تک قیام کرے جبکہ اسے ایسا کرنے کی صورت میں مسلمانوں کے حوالے سے (کسی نقصان کا) اندیشہ نہ ہو

4776 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

4775– إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق، وهو السبيعي .وأخرجه أبو داوُد (2658) في الجهاد: باب في الرجل يترجل عند اللقاء، وأبو يعلى (1678) عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد وانظر الحديث (4770) .

4776– إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: هو ابن أبي عروبة .وأخرجه أبو داوُد (2695) في الجهاد: باب في الإمام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/29، والدارمي 2/222، والترمذي (1551) في السير: باب في البيات والغارات، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 3/246، وابن الجارود (1067)، والطبراني (4702)، والبيهقي 9/62 من طرق عن معاذ بن معاذ به، قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه الطبراني (4701) مطولاً، و (4702) من طريقين عن عبد الأعلى، عن سعيد بن أبي عروبة، بِه .وعبد الأعلى سمع من سعيد قبل الاختلاط .وأخرجه أحمد 4/29 عن عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أبي عروبة، بِه .وعبد الوهاب أيضاً سمع من سعيد قبل الاختلاط . وانظر الحديثين الآتيين .

مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا غَلَبَ قَوْمًا، اَحَبَّ اَنْ يُّقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب آجاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان کے علاقے میں تین دن تک مقیم رہیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا اَمْكَنَهُ اللّٰهُ مِنْ دِيَارِ اَعْدَائِهِ اَوْ اَمْوَالِهِمْ اَنْ يُّقِيمَ بِتِلْكَ الْعَرْصَةِ ثَلَاثًا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے جب اللہ تعالیٰ اسے اس کے دشمن کے علاقے اور زمینوں پر غلبہ عطا کردے تو وہ اس علاقے میں تین دن تک مقیم رہے

4777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا غَلَبَ قَوْمًا اَحَبَّ اَنْ يُّقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا، اَوْ قَالَ ثَلَاثَ لَيَالٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علاقے میں تین دن (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تین راتوں تک رہیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا اَمْكَنَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاَعْدَاءِ اَنْ يَّاْمُرَ بِجِيَفِهِمْ فَتُطْرَحَ فِي قَلِيبٍ ثُمَّ يُخَاطِبُهُمْ بِمَا فِيهِ الِاعْتِبَارُ، لِلْاَحْيَاءِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے جب اللہ تعالیٰ اسے دشمن پر غلبہ عطا کردے

تو امام ان کے مُردوں کے بارے میں حکم دے کہ انہیں کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے اور پھر وہ ان مُردوں سے خطاب کرے جس میں زندہ مسلمانوں کے لیے نصیحت موجود ہو

4778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ: ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ، وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ،

اَحَبَّ اَنْ يُّقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ، اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ، فَشُدَّ عَلَيْهَا فَرَحْلَهَا، ثُمَّ مَشٰى وَتَبِعَهُ اَصْحَابُهُ، فَقَالُوا: مَا نَرَاهُ يَنْطَلِقُ اِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ، حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ، بِاَسْمَائِهِمْ، وَاَسْمَاءِ آبَائِهِمْ، يَا فُلَانُ بْنَ فُلَان، اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَكَلَّمَ مِنْ اَجْسَادٍ، لَا اَرْوَاحَ لَهَا؟، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ، قَالَ قَتَادَةُ: اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ، حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ تَوْبِيخًا، وَتَصْغِيرًا، وَنِقْمَةً، وَحَسْرَةً، وَتَنَدُّمًا

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا۔ غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم دیا' تو انہیں بدر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب آجاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علاقے میں تین راتوں تک مقیم رہیں جب تیسرا دن آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواریوں پر پالان باندھ دیا گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے پیچھے چلے۔ لوگوں نے کہا: ہمارا خیال ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے سلسلے میں تشریف لے کر جانے لگے ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گڑھے کے کنارے تک آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (کفاران قریش) کو ان کے نام اور ان کے باپوں کے نام لے کر مخاطب کیا اے فلاں بن فلاں کیا اب تمہاری یہ خواہش نہیں ہے' تم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ ہمارے پروردگار نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا ہم نے تو اسے حق پالیا ہے تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے حق پالیا ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسے اجسام کے ساتھ کیسے خطاب کررہے ہیں' جن میں روح ہی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں تم ان لوگوں کے مقابلے میں مجھ سے زیادہ نہیں سن رہے (یعنی وہ بھی اسی طرح سن رہے ہیں جس طرح تم اسے سن رہے ہو)

قتادہ نامی راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا تھا' یہاں تک کہ انہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز) اس لیے سنائی تھی تاکہ ان کی توبیخ ہو۔ ان کا کم تر ہونا ظاہر ہو۔ انہیں ذلت ہو۔ حسرت ہو اور ندامت ہو۔

4778- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن محمد بن عرعرة، فمن رجال مسلم، وروح بن عبادة سمع من سعيد بن أبي عروبة قبل الاختلاط .وأخرجه أحمد 4/29، والبخاري (3976) في المغازي: باب دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كفار قريش، و (3065) في الجهاد: باب من غلب العدو وأقام في عرصتهم ثلاثاً، ومسلم (2875) في الجنة وصفة نعيمها، وأبو داؤد (2695) في الجهاد: باب في الإمام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم، من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2875)، والطبراني (4701) من طريقين عن عبد الأعلى، عن سعيد، به . وانظر الحديثين السابقين .

ذِكْرُ جَوَازِ حِصَارِ الْمَرْءِ قُرَى الْمُشْرِكِينَ وَدُورِهِمْ مَعَ اِبَاحَةِ قُفُولِهِمْ عَنْهُمْ بِغَيْرِ فَتْحٍ

آدمی کا مشرکین کی بستیوں اور محلوں کا محاصرہ کرنے کا جائز ہونے کا تذکرہ اور پھر فتح حاصل کیے بغیر وہاں سے واپس آنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4779 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ: اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: نَرْجِعُ، وَلَمْ نَفْتَحْ؟، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ، فَغَدَوْا عَلَيْهِ، فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا، فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا' لیکن انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو ہم (کل) روانہ ہو جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: کیا ہم فتح حاصل کیے بغیر روانہ ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل پھر تم حملہ کر لینا۔ ان لوگوں نے ان پر حملہ کیا' تو ان میں سے بہت سے لوگ زخمی ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل ہم روانہ ہو جائیں گے تو لوگوں کو یہ بات اچھی لگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ، الَّتِىْ بِهَا يُفَرَّقُ بَيْنَ السَّبْيِ، وَبَيْنَ غَيْرِهِمْ اِذَا ظَفَرَ بِهِمْ

اس علامت کا تذکرہ' جس کی بنیاد پر قیدی بنائے جانے والے اور دوسرے افراد کے درمیان فرق کیا جائے گا جب ان پر فتح حاصل ہو جائے

4780 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ:

4779– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو العباس: هو السائب بن فروخ .وأخرجه مسلم (1778) في الجهاد والسير: باب غزوة الطائف، من طريق زهير بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي (706)، وابن أبي شيبة، 14/507، وسعيد بن منصور (2863)، وأحمد 2/11، والبخاري (4325) في المغازي . باب غزوة الطائف، و (6086) في الأدب . باب التبسم والضحك، و (7480) في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم (1778)، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 5/418، والبيهقي في " السنن " 9/43، وفي " دلائل النبوة " 5/165 و 167 من طريق سفيان بن عيينة، به . وقد تحرف في المطبوع من البخاري مع " الفتح " 13/448 " عن أبي العباس " إلى " عن ابن عباس "، وسقطت من الحميدي .

(متن حدیث): عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَشَكُّوْا فِيَّ، فَقِيلَ لِي: هَلْ اَنْبَتَّ، فَفَتَّشُوْنِيْ، فَوَجَدُوْنِيْ لَمْ اُنْبِتْ، فَخَلَّىٰ سَبِيْلِي

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ قریظہ کے موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا ان لوگوں کو میرے بارے میں شک ہوا (کیا میں بالغ ہو چکا ہوں کہ نہیں) تو مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا تمہارے زیر ناف بال اگ گئے ہیں ان لوگوں نے میری تلاشی لی تو انہیں پتہ چلا کہ میرے زیر ناف بال نہیں اگے ہیں' تو مجھے چھوڑ دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ مَنْ اَنْبَتَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَالْاِغْضَاءِ عَلٰى مَنْ لَمْ يُنْبِتْ

جس کے دارالحرب میں زیر ناف بال اگے ہوئے ہوں اسے قتل کرنے کا اور جس کے نہ اگے ہوئے ہوں اس سے چشم پوشی کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4781 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ، فِيْمَنْ حَكَمَ فِيْهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَشَكُّوْا فِيَّ اَمِنَ الذُّرِّيَّةِ، اَنَا اَمْ مِنَ الْمُقَاتِلَةِ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرُوْا، فَاِنْ كَانَ اَنْبَتَ الشَّعْرَ، فَاقْتُلُوْهُ، وَاِلَّا فَلَا تَقْتُلُوْهُ

عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا ان لوگوں کو میرے بارے میں شک ہوا کہ کیا میں نابالغ ہوں' یا میں جنگجو لوگوں میں شمار ہوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کا جائزہ لو اگر اس کے زیر ناف بال اگے ہیں' تو اسے قتل کر دو اگر نہیں اگے تو پھر اسے قتل نہ کرنا۔

4780- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن، وهشيم صرح بالتحديث عند أحمد، ثم هو متابع، وعبد الملك بن عمير صرح بالتحديث عند المؤلف في (4782)، وغيره .وأخرجه أحمد 4/383، و 5/311-312، والطبراني 17/ (438)، من طريق هشيم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (1284)، وابن سعد 2/76-77، والطبراني 17/ (429) و (430)، والنسائي 8/92 في قطع يد السارق: باب حد البلوغ وذكر السن الذي إذا بلغها الرجل والمرأة أقيم عليهما الحد، وابن الجارود (1045)، والحاكم 2/123، والبيهقي 6/58 من طريق شعبة، والطبراني 17/ (435)، والحاكم 3/35، والبيهقي 6/58 من طريق حماد بن سلمة، وعبد الرزاق (18742)، ومن طريقه الطبراني 17/ (431) عن معمر، والطبراني 17/ (434)، من طريق زهير، و (436) من طريق يزيد بن عطاء وعلي بن صالح، و (437) من طريق شريك، سبعتهم عن عبد الملك، به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وسيأتي من طرق أخرى برقم (4781) و (4782) و (4783) و (4788) .وأخرجه الحميدي (889)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/1298 والطبراني 17/ (439)، والحاكم 2/123، و 4/389، والبيهقي 6/58 من طريق ابن جريج، وسفيان بن عيينة، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عطية .قال الحاكم في موضع: صار الحديث بمتابعة مجاهد صحيحاً على شرط الشيخين ولم يخرجاه، وقال في موضع آخر: .

4781- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وهو بمعنى ما قبله، وسيأتي برقم (4782) و (4783) و (4788) .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ فِي اسْتِبْقَاءِ مَنْ لَمْ يُنْبِتْ فِي دَارِ الْحَرْبِ إِذَا عَزَمَ الْإِمَامُ عَلَى قَتْلِهِمْ

جب امام دارالحرب کے باسیوں کو قتل کرنے کا ارادہ کرلے تو پھر ایسے بچے کو چھوڑ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس کے دارالحرب میں زیر ناف بال نہ اگے ہوئے ہوں

4782 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، سَمِعَ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنْتُ، فِيمَنْ حَكَمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَلَمْ يَجِدُوْنِي اَنْبَتُّ، فَاسْتُبْقِيتُ فَهَا اَنَا ذَا

عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا تو انہوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا کہ میرے زیر ناف بال نہیں اگے تھے تو اسی وجہ سے میں زندہ رہ گیا۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي بِهِ فُرِّقَ بَيْنَ السَّبْيِ وَالْمُقَاتِلَةِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے قیدی بنائے جانے والے اور جنگجو افراد کے درمیان فرق کیا جائے گا

4783 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ حَكَمَ فِيهِمْ سَعْدٌ، فَجِيءَ بِي، وَاَنَا اَرَى اَنَّهُ سَيَقْتُلُنِي، فَكَشَفُوا عَنْ عَانَتِي، فَوَجَدُوْنِي لَمْ اُنْبِتْ، فَجَعَلُوْنِي فِي السَّبْيِ

عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا تھا مجھے لایا گیا میں تو سمجھ رہا تھا کہ وہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے لیکن جب انہوں نے میرے زیر ناف حصے کی تحقیق کی تو مجھے ایسی حالت میں پایا گیا کہ میرے زیر ناف بال نہیں اگے تھے تو انہوں نے مجھے قیدیوں میں شامل کر لیا تھا۔

4782- إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو المعروف بابن راهويه . وأخرجه الحميدي (888)، وعبد الرزاق (18743)، وابن أبي شيبة 12/539-540، وأحمد 4/310 و383 و5/312، وأبو داوُد (4404) في الحدود: باب في الغلام يصيب الحد، والترمذي (1584) في السير: باب ما جاء في النزول على الحكم والنسائي 6/155 في الطلاق: باب متى يقع طلاق الصبي، وابن ماجه (2541) و (2542) في الحدود: باب من لا يجب عليه الحد، وابن سعد 2/76-77، والطبراني 17/ (428) و (432)، والحاكم 4/390، والبيهقي 6/58 و 9/63 من طريق سفيان، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وانظر الحديث رقم (4780) و (4781) و (4783) و (4788) .

4783- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو عوانة: هو وضاح اليشكري . وأخرجه النسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 7/298 من طريق قتيبة بن سعيد بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (4405)، والطبراني 17/ (433)، والبيهقي 9/63 من طريقين عن أبي عوانة، بِهِ . وانظر الحديث رقم (4780) و (4781) و (4782) و (4788) .

ذِكْرُ عَدَدِ الْقَوْمِ، الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ قُرَيْظَةَ

لوگوں کی اس تعداد کا تذکرہ جو جنگ قریظہ کے موقع پر مارے گئے تھے

4784 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رُمِيَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَطَعُوا اَكْحَلَهُ، فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَتَرَكَهُ، فَنَزَفَ الدَّمُ فَحَسَمَهُ اُخْرَى، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي، حَتّٰى تَقَرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ، فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً، حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ تُقْتَلُ رِجَالُهُمْ، وَتُسْتَحْيَى نِسَاؤُهُمْ، وَذَرَارِيُّهُمْ، فَغَنِمَ الْمُسْلِمُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَبْتَ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ، وَكَانُوا اَرْبَعَ مِائَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ، انْفَتَقَ عِرْقُهُ، فَمَاتَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا' جس نے ان کے بازو کی رگ کو کاٹ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے آگ جلوائی اور اس کے ذریعے داغ لگوایا' تو ان کا بازو پھول گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوڑ دیا' تو خون پھر بہنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ داغ لگوایا تو پھر ان کا ہاتھ پھول گیا جب انہوں نے یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے کہا: اے اللہ تو میری جان اس وقت تک نہ نکالنا جب تک بنو قریظہ کے حوالے سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہیں کر دیتا' تو ان کی رگ کا خون نکلنا بند ہو گیا اس کے بعد ایک قطرہ بھی نہیں نکلا' یہاں تک کہ جب بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا' تو انہوں نے انہیں بلوایا اور حکم دیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے۔ ان کی خواتین اور بچوں کو زندہ رکھا جائے' تو مسلمانوں کو مال غنیمت بھی حاصل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

ان لوگوں کی تعداد چار سو تھی۔ جب لوگ ان کے قتل سے فارغ ہوئے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ سے خون بہنا شروع ہو گیا اور ان کا انتقال ہو گیا۔

4784- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد -وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهَب- فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة .وأخرجه أحمد 3/350، والدارمي 2/238، والترمذي (1582) في السير: باب ما جاء في النزول على الحكم، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 2/341، وابن سعد 3/429، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد، ورواية ابن سعد مختصرة، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وأخرجه مختصراً أحمد 3/312 و 386، ومسلم (2208) في السلام: باب لكل داء دواء من طريق زهير بن معاوية، والطيالسي (1745)، وأبو داؤد (3866) في الطب: باب في الكي، وابن سعد 3/429 من طريق حماد بن سلمة، وابن ماجه (3494) في الطب: باب من اكتوى، من طريق سفيان، ثلاثتهم عن أبي الزبير، بِهِ . وصححه الحاكم 4/417 على شرط مسلم .وأخرجه مختصراً أيضاً أحمد 3/303 عن هشيم، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ نِسَاءِ اَهْلِ الْحَرْبِ فِي الْقَصْدِ

اہل حرب کی خواتین کو جان بوجھ کر مارنے کی ممانعت کا تذکرہ

4785 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاَى فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ، امْرَاَةً مَقْتُولَةً، فَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ، وَالصِّبْيَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کے دوران ایک عورت کو مقتول پایا تو آپ نے (جنگ کے دوران) خواتین اور بچوں کو مارنے سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ، بِاَنَّ النِّسَاءَ، وَالصِّبْيَانَ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ، اِنَّمَا زُجِرَ عَنْ قَتْلِهِمْ، فِي الْقَصْدِ، دُونَ الْبَيَاتِ، وَغَشْمِ الْغَارَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اہل حرب سے تعلق رکھنے والے خواتین اور بچے انہیں جان بوجھ کر مارنے سے منع کیا گیا ہے البتہ رات کے وقت کے حملے اور عمومی حملے کا حکم مختلف ہے

4786 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنْ دُورِ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ، وَفِيهِمُ النِّسَاءُ، وَالصِّبْيَانُ فَقَالَ: هُمْ مِنْهُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی بستی کے رہنے والے بچوں اور خواتین کے بارے میں دریافت کیا گیا جن پر رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان کا حصہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَبَرَ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ مَنْسُوخٌ نَسَخَهُ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت منسوخ ہے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت نے منسوخ کیا ہے

4785- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم (135) .

4786- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن موسى الهذلي . وقد تقدم تخريجه برقم (136) .

جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4787 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، قَالَ

(متن حدیث): كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اَحَادِيْثَ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، اَنْ نَقْتُلَهُمْ مَعَهُمْ، قَالَ: نَعَمْ، فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ، ثُمَّ نَهٰى عَنْهُمْ، يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ. قَالَ فَصِدْتُ لَهٗ حِمَارَ وَحْشٍ بِالْاَبْوَاءِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّ ذٰلِكَ، فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے تین احادیث بیان کیا کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا: کیا ہم ان کے ہمراہ انہیں بھی قتل کر دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: جی ہاں' کیونکہ وہ ان کا حصہ ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر اس سے منع کر دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہے۔

(تیسری روایت یہ ہے) میں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے ابواء کے مقام پر زیبرے کا شکار کیا' تو نبی اکرم ﷺ اس وقت حالت احرام میں تھے نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے میرے چہرے پر (پریشانی) کے آثار دیکھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے یہ تمہیں صرف اس لیے واپس کیا ہے' کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصِّبْيَانَ اِذَا قَاتَلُوا، قُوتِلُوا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جب بچے جنگ میں حصہ لیں' تو انہیں بھی قتل کر دیا جائے گا

4788 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ فِيمَنْ حَكَمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَشَكُّوا فِيَّ اَمِنَ الذُّرِّيَّةِ، اَنَا اَمْ مِنَ الْمُقَاتِلَةِ، فَنَظَرُوا

4787– إسناده حسن، محمد بن عمرو –وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– صدوق روى له البخارى مقروناً ومسلم تابعة، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو عمار: هو الحسين بن حريث . وهو حديث صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم (136) .

اِلٰی عَانَتِی، فَلَمْ یَجِدُوهَا نَبَتَتْ، فَأُلْقِیتُ فِی الذُّرِّیَّةِ، وَلَمْ أُقْتَلْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَـمَّـا جَعَلَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، الْفَرْقَ بَیْنَ مَنْ یُّقْتَلَ، وَبَیْنَ مَنْ یُّسْتَبْقٰی مِنَ السَّبْیِ الْاِنْبَاتَ، ثُمَّ اَمَرَ بِقَتْلِ مَنْ اَنْبَتَ صَحَّ، اَنَّ الْعِلَّةَ فِیْهِ، اَنَّ مَنْ اَنْبَتَ، کَانَ بَالِغًا یَجُوْزُ، اَنْ یُّقَاتَلَ، وَلَـمَّـا صَحَّ مَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ، کَانَ فِیْهَا الدَّلِیْلُ، عَلٰی اَنَّ الصِّبْیَانَ، وَالنِّسَاءَ مِنْ دُوْرِ الْحَرْبِ، اِذَا قَاتَلُوْا، قُوْتِلُوْا اِذِ الْعِلَّةُ، الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا رُفِعَ عَنْهُمُ الْقَتْلُ، عُدِمَتْ فِیْهِمْ، وَهِیَ مُجَانَبَةُ الْقِتَالِ

❁❁ عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا تھا انہیں میرے بارے میں شک ہوا کہ کیا میں نابالغ بچوں میں شمار ہوں گا یا جنگ کرنے والوں میں شمار ہوں گا۔ جب انہوں نے میرے زیرناف حصے کا جائزہ لیا تو انہیں وہاں بال اگے ہوئے نہیں ملے تو مجھے بچوں میں شامل کر لیا گیا اور مجھے قتل نہیں کیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیے جانے والے اور چھوڑ دیئے جانے والے قیدیوں کے بارے میں یہ فرق بیان کیا ہے وہ زیرناف بالوں کا اگنا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا جن کے زیرناف بال اگ چکے ہوں تو یہ بات ثابت ہو جائے گی اس میں علت یہ ہے: جس کے زیرناف بال اگ چکے ہوں وہ بالغ شمار ہو گا اور اسے قتل کرنا جائز ہو گا اور جب یہ بات صحیح طور پر ثابت ہو گئی جو علت میں نے بیان کی ہے تو اس میں اس بات کی دلیل موجود ہو گی کہ غیر مسلموں کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے وہ بچے اور خواتین اگر جنگ میں حصہ لیں تو انہیں قتل کر دیا جائے گا کیونکہ وہ علت جس کی وجہ سے ان سے قتل کا حکم اٹھا لیا گیا تھا وہ ان میں معدوم ہو گی اور وہ علت جنگ سے الگ رہنا ہے۔

ذِکْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ النِّسَاءَ وَالصِّبْیَانَ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ اِذَا قَاتَلُوْا قُوْتِلُوْا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اہل حرب کی خواتین اور بچے جنگ میں حصہ لیں تو انہیں قتل کر دیا جائے

4789 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِ

4788- إسناده صحیح علی شرط الشیخین، غیر صحابیه فروی له أصحاب السنن . وقد تقدم تخریجه برقم (4780) و (4781) و (4782) و (4783) .

4789- إسناده صحیح، رجاله ثقات رجال الصحیح غیر المرقع وجده ریاح، فقد روی لهما أصحاب السنن . سعید بن عبد الجبار: هو الکرابیسی، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذکوان . وهو فی " مسند أبی یعلی " (1546) . وأخرجه سعید بن منصور (2623)، وأحمد 3/388 و 4/346، والنسائی فی " الکبری " کما فی " التحفة " 3/166، وابن ماجه (2842) فی الجهاد: باب الغارة والبیات وقتل النساء والصبیان، والطحاوی 3/221 و222، والطبرانی (4619) و (4620)، والبیهقی 9/91 من طرق عن المغیرة بن عبد الرحمٰن الحزامی، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/488 و 4/178 و 178-179 و 346، والطبرانی (4618) من طریقین عن أبی الزناد، به .وأخرجه أبو داوٗد (2669) فی الجهاد: باب فی قتل النساء، والنسائی فی " الکبری " کما فی " التحفة " 3/166، والطبرانی (4621) و (4622) والبیهقی 9/82 من طریقین عن المرقع بن صیفی، به .

الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزَاةٍ وَعَلٰى مُقَدِّمَةِ النَّاسِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَاِذَا امْرَاَةٌ مَقْتُولَةٌ عَلَى الطَّرِيقِ، فَجَعَلُوْا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ خَلْقِهَا قَدْ اَصَابَتْهَا الْمُقَدِّمَةُ، فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَفَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَاهْ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ، ثُمَّ قَالَ: اَدْرِكْ خَالِدًا، فَلَا تَقْتُلُوْا ذُرِّيَّةً، وَلَا عَسِيفًا

حضرت ریاح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ مقدمۃ الجیش کے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے راستے میں ایک مقتول عورت ملی تو لوگ اس پر حیرانگی کا اظہار کرنے لگے کہ مقدمۃ الجیش کے لوگوں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں پہنچے اس عورت کے پاس ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو جنگ میں حصہ نہیں لیتی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ خالد کے پاس جاؤ (اور اسے یہ پیغام پہنچاؤ) تم بچوں اور مزدوروں (غیر جنگجو افراد) کو قتل نہ کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ يُقْتَلُوْنَ اِذَا قَاتَلُوْا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اہل حرب کی خواتین اور بچے جب جنگ میں حصہ لیں، تو وہ قتل کر دیئے جائیں گے

4790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَثْبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الشَّهَادَةَ لِلْمَقْتُولِ، دُوْنَ مَالِهِ، وَاَبَاحَ قِتَالَ قَاتِلِهِ، وَالْخَبَرُ عَلَى الْعُمُومِ، فَلَمَّا كَانَ قِتَالُ الْمَرْءِ مَعَ الْمُسْلِمِ الْمُحَرَّمِ دَمُهُ، عِنْدَ اَخْذِ مَالِهِ جَائِزًا كَانَ قِتَالُ مِثْلِهِ مَعَ الْمَرْءِ الَّذِى لَيْسَ بِمُحَرَّمٍ دَمُهُ، وَلَا مَالُهُ صَبِيًّا كَانَ، اَوْ بَالِغًا امْرَاَةً كَانَتْ، اَوْ عَبْدًا اَوْلٰى اَنْ يَكُوْنَ جَائِزًا

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص کسی دوسرے کی زمین ایک بالشت کے برابر ناجائز طور پر حاصل کرلے تو اس کو سات زمینوں جتنا وزنی طوق پہنایا جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے شہادت کو برقرار رکھا ہے جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے اور اس کے لیے اپنے قاتل کے ساتھ لڑائی کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ روایت عموم سے تعلق رکھتی ہے، تو

جب آدمی کا کسی ایسے مسلمان کے ساتھ جس کا خون قابل احترام ہے اپنے مال کو دینے کی وجہ سے لڑنا جائز ہو جائے' تو آدمی کا اس طرح کے شخص کے ساتھ لڑنا جائز ہوگا' جس کا خون یا مال اس کے لیے قابل احترام نہیں ہے خواہ وہ بچہ ہو' یا بالغ عورت ہو' یا غلام ہو' تو اس بات کا زیادہ امکان ہے' ایسا کرنا جائز ہو۔

4791 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بَحْرَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، فَمَرَّ بِامْرَاَةٍ مَقْتُوْلَةٍ وَالنَّاسُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ، اَدْرِكْ خَالِدًا، فَقُلْ لَهُ: لَا تَقْتُلْ ذُرِّيَّةً، وَلَا عَسِيفًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْمُرَقَّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ وَسَمِعَهُ مِنْ جَدِّهِ، وَجَدُّهُ رِيَاحُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَهُمَا مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک مقتول عورت کے پاس سے ہوا جس کے اردگرد لوگ جمع تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو جنگ میں حصہ نہیں لیتی' خالد کے پاس جاؤ اور کہو کہ بچوں اور ملازمین کو قتل نہ کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مرقع بن صیفی نے یہ روایت حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ سے سنی ہے انہوں نے یہ روایت اپنے دادا سے بھی سنی ہے ان کے دادا حضرت ریاح بن ربیع رضی اللہ عنہ ہیں یہ دونوں روایات محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلصِّبْيَانِ تَلَقِّى الْغُزَاةِ عِنْدَ قُفُولِهِمْ مِنْ غَزَاتِهِمْ

بچوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ غازیوں کے جنگ سے واپسی پر ان کا استقبال کریں

4792 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ:

4790– إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فمن رجال مسلم، وطلحة بن عبد الله بن عوف، فمن رجال البخاري . سفيان: هو ابن عيينة، وقد تقدم تخريجه برقم (3194) و (3195) .

4791– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير المرقع بن صيفي وحنظلة الكاتب فروى لهما أصحاب السنن . عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي، وسفيان: هو الثوري . وأخرجه النسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 3/86 من طريقين عن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (9382)، وابن أبي شيبة 12/382، وأحمد 4/178، وابن ماجه (2842) في الجهاد: باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 3/222، والطبراني (3489) من طريق سفيان، به .

4792– إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 3/449، والبخاري (3083) في الجهاد: باب استقبال الغزاة، و (4426) و (4427) في المغازي: باب كِتَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى كسرى وقيصر، والترمذي (1718) في الجهاد: باب ما جاء في تلقي الغائب إذا قدم، وأبو داوٗد (2779) في الجهاد: باب في التلقي، والطبراني (6653)، والبيهقي 9/175، والبغوي (2760) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): اَذْكُرُ اَنِّىْ خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ، نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَقْدَمَهُ مِنْ تَبُوكَ، اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے' تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

غَزْوَةُ بَدْرٍ

غزوۂ بدر کا تذکرہ

4793 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ رَبَّهُ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ آتِنِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ، مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ، فَمَا زَالَ يَهْتِفُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبِهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَاَخَذَ رِدَاءَهُ، وَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبِهِ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَاِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ، فَاسْتَجَابَ لَكُمْ، اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ، مُرْدِفِيْنَ) (الأنفال: 9)، فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ

قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، يَوْمَئِذٍ يَشُدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهُ، اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ، فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ، يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ، اِذْ نَظَرَ اِلَى

4793– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار وهو صدوق وأبى زميل –وهو سماك بن الوليد الحنفى– فمن رجال مسلم، وهو ثقة . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب .وأخرجه البيهقى فى " السنن " 6/321، وفى " الدلائل " 3/51–52 من طريق أبى يعلى أحمد بن على بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1763) فى الجهاد: باب الإمداد بالملائكة فى غزوة بدر وإباحة الغنائم، ومن طريقه البغوى مختصراً فى " التفسير " 2/235 عن أبى خيثمة زهير بن حرب، به .وأخرجه الترمذى (3081) فى التفسير: باب ومن تفسير سورة الأنفال، والطبرى فى " جامع البيان " (16294) من طريق محمد بن بشار، وأبو نعيم فى " الدلائل " (408) من طريق محمد بن المثنى، كلاهما عن عمر بن يونس، به قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، لا نعرفه من حديث عمر إلا من حديث عكرمة بن عمار عن أبى زميل .وأخرجه احمد 1/30، وابن أبى شيبة 14/365–368، وأبو داوُد (2690) فى الجهاد: باب فى فداء الأسير بالمال، من طريق أبى نوح قراد، ومسلم (1763)، والطبرى (15734) من طريق ابن المبارك، كلاهما، عن عكرمة بن عمار، به . ورواية أبى داوُد والطبرى مختصرة .وذكره السيوطى فى " الدر المنثور " 4/28–29، وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبى حاتم، وأبى عوانة، وأبى الشيخ، وابن مردويه .

الْمُشْرِكِ اَمَامَهُ خَرَّ، مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ سَوْطٍ، فَاخْضَرَّ ذَاكَ اَجْمَعُ، فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ، فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ، وَاَسَرُوا سَبْعِينَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا اَسَرُوا الْاُسَارَى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَكْرٍ، وَعَلِيٍّ، وَعُمَرَ: مَا تَرَوْنَ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارَى؟، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، هُمْ بَنُو الْعَمِّ، وَالْعَشِيرَةِ اَرَى اَنْ نَاْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً، تَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ، وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟، قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَى الَّذِی رَاَى اَبُوْ بَكْرٍ، وَلٰكِنِّیْ اَرَى اَنْ تُمَكِّنَنَا، فَنَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ، فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا، مِنْ عَقِيلٍ، فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ، وَتُمَكِّنِّیْ مِنْ فُلَانٍ، فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ نَسِيبٍ كَانَ لِعُمَرَ، فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ، وَصَنَادِيْدُهَا، فَهَوِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ جِئْتُ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، قَاعِدَانِ يَبْكِيَانِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِیْ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَبْكِی اَنْتَ، وَصَاحِبُكَ، فَاِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ، وَاِنْ لَمْ اَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْكِی لِلَّذِی عَرَضَ عَلَیَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ اَسْرَى حَتّٰى يُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ) (الأنفال: 67)، اِلٰی قَوْلِهٖ: (فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا) (الأنفال: 69)، فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيمَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: جب غزوۂ بدر کا دن آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا جن کی تعداد ایک ہزار تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی 300 سے کچھ زیادہ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یہ التجا کرنے لگے اے اللہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کر دے اے اللہ! جو تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اسے پورا کر دے۔ اے اللہ! اگر یہ گروہ ہلاکت کا شکار ہو گیا جو اہل اسلام سے تعلق رکھتا ہے' تو پھر تیری زمین پر عبادت نہیں کی جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنے پروردگار کی بارگاہ میں التجائیں کرتے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے۔ قبلہ کی طرف رخ کیا ہوا تھا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے سے چادر گر گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھی' اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے سے اپنے ساتھ لپٹا لیا' اور عرض کی اے اللہ کے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں بہت سی التجائیں کر لی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کر دکھائے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جب تم اپنے پروردگار سے مدد مانگ رہے تھے' تو تمہاری دعا کو قبول کیا۔ بے شک میں تمہاری طرف ایک ہزار فرشتے بھیجنے لگا ہوں جو ایک دوسرے کے آگے پیچھے آئیں گے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی امداد کی۔

ابوزمیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اس دن ایک مسلمان شخص ایک مشرک کے پیچھے جا رہا تھا جو اس کے آگے تھا۔ اسی دوران اس نے کوڑے کی آواز اپنے اوپر سے سنی اور اپنے اوپر سے ایک گھڑسوار کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا۔ حیزوم آگے بڑھو۔ اسی دوران اس کی نظر اپنے آگے مشرک پر پڑی جو چت لیٹا ہوا گر چکا تھا۔ اس نے اس کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ اور ناک چھل چکے تھے یوں جیسے اسے کوڑا لگا ہوا ہو۔ پھر وہ انصاری آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے یہ آسمان سے آنے والی تیسری مدد تھی۔ ان لوگوں نے اس دن ستر (مشرکین) کو قتل کیا تھا' اور ستر (مشرکین) کو قید کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب ان لوگوں نے قیدیوں کو قید کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی یہ چچازاد ہیں۔ خاندان کے افراد ہیں میری یہ رائے ہے' ہم ان سے فدیہ لے لیتے ہیں۔ جو ہمارے لیے کفار کے خلاف تیاری میں مدد دے گا اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام کی ہدایت نصیب کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے تمہاری کیا رائے ہے؟ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ! میری وہ رائے نہیں ہے' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے میری یہ رائے ہے' آپ انہیں ہمارے حوالے کریں ہم ان کی گردنیں اڑاتے ہیں۔

آپ عقیل کو علی کے حوالے کریں یہ اس کی گردن اڑائے مجھے فلاں کے حوالے کریں۔ میں اس کی گردن اڑاتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھانجے کے بارے میں یہ بات کہی۔ یہ لوگ کفر کے پیشوا ہیں' اور اس کے سردار ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس رائے کو اختیار کیا جو نبی اکرم ﷺ نے بیان کی تھی' اور اس رائے کو اختیار نہیں کیا تھا جو میں نے بیان کی تھی۔ اگلے دن میں آیا' تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے بتائیں کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی کس بات پر رو رہے ہیں تاکہ میں بھی اس بات پر رونا شروع کر دوں۔ اگر میں اس بات پر رو نہ سکوں' تو رونے والی شکل بنا لوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات پر رو رہا ہوں جو تمہارے ساتھیوں نے فدیہ لینے کی پیشکش کی تھی۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ہے:

''تو اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا''۔

ذِكْرُ مُبَادَرَةِ الْاَنْصَارِ، فِي الْإِعْطَاءِ لِمُفَادَاةِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

انصار کا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فدیے کی ادائیگی کے لیے جلدی کرنے کا تذکرہ

4794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمِّهٖ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا الْعَبَّاسِ فِدَاءَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَاللّٰهِ لَا تَذَرُوْنَ دِرْهَمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصاریوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ چھوڑ دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں اللہ کی قسم! تم ایک درہم بھی نہیں چھوڑو گے۔

ذِكْرُ تَخْيِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ الْفِدَاءِ وَالْقَتْلِ

غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا صحابہ کرام کو فدیہ لینے یا قتل کرنے کے درمیان اختیار دینے کا تذکرہ

4795 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْحَافِظُ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، هَبَطَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهٗ: خَيِّرْهُمْ، يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْاُسَارٰى اِنْ شَاءُوا الْقَتْلَ، وَاِنْ شَاءُوا الْفِدَاءَ، عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ مِنْهُمْ عِدَّتُهُمْ، قَالُوْا: الْفِدَاءُ، وَيُقْتَلُ مِنَّا عِدَّتُهُمْ

4794- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير إسماعيل بن إبراهيم بن عقبة، فمن رجال البخاري، وإسماعيل بن أبي أويس قد تُوبع .وهو في " صحيح البخاري " (2537) في العتق: باب إذا أسر أخو الرجل أو عمه هل يُفادى إذا كان مشركاً؟ و (3048) في الجهاد: باب فداء المشركين، عن إسماعيل بن أبي أويس، بهذا الإسناد، ومن هذه الطريق أخرجه البيهقي 6/205 و 322 .وأخرجه البخاري (4018) في المغازي: باب شهود الملائكة بدراً، والحاكم 3/323 من طريق إبراهيم بن المنذر، عن محمد بن فليح، عن موسى بن عقبة، به .

4795- إسناده قوي، لكن في متنه غرابة شديدة، رجاله ثقات رجال الصحيح غير رزق بن موسى، فروى له النسائي وابن ماجه، وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحة، وقد توبع . أبو داوُد الحفري: هو عمر بن سعد، وعبيدة: هو ابن عمرو السلماني .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/368-369، والترمذي (1567) في السير: باب ما جاء في قتل الأسارى والفداء، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 7/431 من طرق عن أبي داوُد الحفري، بهذا الإسناد . قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، وقال ابن كثير في تفسيره " 4/33 بعد أن نسبه للترمذي والنسائي وابن حبان: وهذا حديث غريب .وأخرجه الحاكم 2/140، والبيهقي في " السنن " 6/321، وفي " الدلائل " 3/139-140 من طريق ابن عون عن محمد بن سيرين، به .وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن سعد 2/22 من طريق هشام بن حسان، وابن أبي شيبة 14/368، والطبري (16303) من طريق أشعث، و (16305) من طريق ابن عون، وعبد الرزاق (9402) من طريق أيوب، أربعتهم عن ابن سرين، عن عبيدة مرسلاً .

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اختیار دیجئے یعنی اپنے اصحاب کو قیدیوں کے بارے میں اختیار دیجئے۔ اگر وہ چاہیں' تو انہیں قتل کر دیں اگر چاہیں' تو فدیہ لے لیں۔ اس شرط پر کہ پھر اگلے سال ان میں سے اتنی ہی تعداد میں لوگ قتل کیے جائیں گے۔

ان لوگوں نے کہا: ہم فدیہ لے لیتے ہیں' تو پھر ہم میں سے اتنی ہی تعداد میں لوگ قتل کیے گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عِدَّةَ اَهْلِ بَدْرٍ كَانَتْ عِدَّةَ اَصْحَابِ طَالُوتَ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اہل بدر کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی حضرت طالوت علیہ السلام کے ساتھیوں کی تھی

4796 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ كَانُوا ثَلَاثَ مِائَةٍ، وَبِضْعَةَ عَشَرَ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ، وَمَا جَازَ مَعَهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یہ بات کیا کرتے تھے۔ کہ اصحاب بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی یہ حضرت طالوت علیہ السلام کے ساتھیوں جتنی تعداد تھی جنہوں نے ان کے ہمراہ نہر کو پار کیا تھا' اور ان کے ساتھ صرف مومن لوگوں نے ہی اسے پار کیا تھا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی

4797 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ*، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ حَاطِبَ بْنَ اَبِي بَلْتَعَةَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَهُمْ، فَدَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْاَةِ الَّتِي مَعَهَا الْكِتَابُ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا، فَاَخَذَ كِتَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا، فَقَالَ: يَا حَاطِبُ اَفَعَلْتَ؟، قَالَ: نَعَمْ اِنِّي لَمْ اَفْعَلْهُ غِشًّا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

4796– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري (3959) في المغازي: باب عدة أصحاب بدر، عن محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/383، وابن سعد 2/19، والبخاري (3959)، وابن ماجه (2828) في الجهاد: باب السرايا، من طرق عن سفيان الثوري، بِهِ .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/382 و383، والبخاري (3957) و (3958)، والترمذي (1598) في السير: باب ما جاء في عدة أصحاب بدر، وابن سعد 2/19 و 20 من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، بِهِ .

وَلَا نِفَاقًا، وَلَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ سَيُظْهِرُ رَسُوْلَهٗ، وَيُتِمُّ اَمْرَهٗ غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ غَرِيبًا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَكَانَتْ اَهْلِيْ مَعَهُمْ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَّخِذَهَا عِنْدَهُمْ يَدًا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَلَا اَضْرِبُ رَاْسَ هٰذَا؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقْتُلُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھا کہ جس میں یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف رہنمائی کر دی جس کے ہمراہ وہ خط تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) بھیجا انہوں نے اس کے سر (کے بالوں) میں سے وہ خط حاصل کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے حاطب کیا تم نے ایسا کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں میں نے اللہ کے رسول کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے ایسا نہیں کیا' نہ ہی منافقت کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ میں یہ بات جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے اس بات کو ظاہر کر دے گا اور اپنے معاملے کو پورا کرے گا' لیکن میں ان لوگوں کے درمیان اجنبی ہوں۔ میرے اہل خانہ ان کے ساتھ تھے۔ اس لیے میں ان پر احسان کرنا چاہتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا میں اس کا سر نہ اڑا دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اہل بدر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ تمہیں کیا پتہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا ہو: تم جو چاہو عمل کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ ذُنُوبَ اَهْلِ بَدْرٍ الَّتِيْ عَمِلُوهَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ غَفَرَهَا اللّٰهُ لَهُمْ بِفَضْلِهٖ وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ مِنْهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اہل بدر غزوۂ بدر کے بعد بھی جو گناہ کریں گے

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر اپنے فضل کے تحت ان گناہوں کی بھی مغفرت کر دی ہے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہیں

4798 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ*، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

4797– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد –وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب– فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه أحمد 3/350، وأبو يعلى (2265) من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في " المجمع " 9/303 وقال: رواه أبو يعلى وأحمد، ورجال أحمد رجال الصحيح .وفي الباب عن علي عند مسلم (2494)، والبخاري (3007) و (3081) و (3983) و (4274) و (4890) و (6259) و (6939)، وأبي داؤد (2650) و (2651)، والترمذي (3302)، والحميدي (49)، وأحمد 1/79، والطبري 28/58، وأبي يعلى (394) و (395) و (396) و (397) و (398) .وعن عمر عند الحاكم 4/77 والبزار (2695) .وعن عبد الرحمٰن بن حاطب عن أبيه حاطب عند الطبراني في " الكبير " (3066)، والحاكم 3/301–302 .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ عَمِيَ، فَبَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تَعَالَ فَاخْطُطْ فِيْ دَارِيْ مَسْجِدًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ قَوْمُهُ، وَبَقِيَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ فُلَانٌ؟، فَغَمَزَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنَّهُ، وَاِنَّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا؟، قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰكِنَّهُ كَذَا، وَكَذَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نابینا ہو گئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز کے لیے کسی جگہ کو مخصوص کر دیں تو میں اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگ آپ کی خدمت میں اکٹھے ہو گئے ان میں سے ایک شخص نہیں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کہاں ہے' تو ایک صاحب نے اس پر الزام عائد کرتے ہوئے یہ کہا: وہ ایسا ہے وہ ویسا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ بدر میں شریک نہیں ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لیکن وہ اس اس طرح کے کام کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہے: تم جو چاہو عمل کرو۔ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُوْلِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا عَمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ

جو شخص غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوا' اس کے جہنم میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ ' ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

4799 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ، جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَشْكُو حَاطِبًا، فَقَالَ:

4798- إسناده حسن، عاصم -وهو ابن أبي النجود- روى له الشيخان مقروناً، وهو صدوق، وباقي رجاله على شرط الصحيح. أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز القشيري. وأخرج القسم الأول من الحديث ابن ماجه (755) في المساجد: باب المساجد في الدور، من طريق أبي عامر، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرج القسم الثاني منه: ابن أبي شيبة 12/155 و 14/385، وأبو داوُد (4654) في السنة: باب في الخلفاء، والحاكم 4/77-78 من طريق يزيد بن هارون، وأبو داوُد (4654) عن موسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد بن سلمة، بِه. وصححه الحاكم، ولفظ رواية يزيد بن هارون: "إن الله تبارك وتعالى اطّلع إلى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غفرت لكم".

4799- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وقد روى له البخاري مقروناً. وأخرجه مسلم (2195) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أهل بدر، والنسائي في "فضائل الصحابة" (191)، وفي التفسير كما في "التحفة" 2/339، والترمذي (3864)، في المناقب: باب رقم (59)، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/349، وابن أبي شيبة 12/155، ومسلم (2195)، والطبراني في "الكبير" (3064)، والحاكم 3/301 من طرق عن الليث، بِه. وأخرجه احمد 3/325 عن حجاج، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، بِه.

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَيَدْخُلُ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُهَا، اِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْحُدَيْبِيَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک حضرت حاطب رضی اللہ عنہ جہنم میں جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے وہ اس میں نہیں جائے گا۔ اس نے غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفْىَ دُخُولِ النَّارِ عَمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ اِنَّمَا هُوَ سِوَى الْوُرُوْدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہونے والوں کے بارے میں جہنم میں داخلے کی نفی سے مراد وہ داخلہ ہے' جو جہنم پر وارد ہونے کے علاوہ ہو (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

4800 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ امْرَاَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِىْ بَيْتِ حَفْصَةَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْحُدَيْبِيَةَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ (وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71) ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَهْ (ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا) (مريم: 72)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے: کوئی بھی ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو صلح حدیبیہ اور غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہو' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے۔

''تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو کیا یہ نہیں فرمایا ہے۔

4800- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى سفيان -وهو طلحة بن نافع الواسطى- وأم مبشر، فروى لهما مسلم. ابن إدريس: هو عبد الله. وأخرجه أحمد 6/362، والطبرى فى " جامع البيان " 16/112، والطبرانى 25/ (266) من طريق ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرى 16/112 من طريق أبى عوانة، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 6/420، ومسلم (2496) فى فضائل الصحابة: باب فضائل أصحاب الشجرة، والنسائى فى " الكبرى " كما فى " التحفة " 13/104، والطبرانى 25/ (269) من طريق حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عن جابر، عن أم مبشر، ولفظه " لا يدخل النار -إن شاء الله- أحد من أصحاب الشجرة الذين بايعوا تحتها . . . ". وأخرجه أحمد 6/285، وابن ماجه (4281) فى الزهد: باب ذكر البعث، والطبرى 16/112، والطبرانى 23/ (358) و (363)، والبغوى فى " تفسيره " 3/207 من طريق أبى مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عن أم مبشر، عن حفصة .

''پھر ہم ان لوگوں کو نجات عطا کردیں گے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُدَيْبِيَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

صلح حدیبیہ کی صفت کا تذکرہ، جس کا ذکر ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4801 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): تَعُدُّونَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ، فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا، فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَتَوَضَّاَ، وَتَمَضْمَضَ، وَدَعَا، ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا، فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اِنَّهُ اَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا الشَّيْخُ، فَقَالَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَةً، وَاِنَّمَا هُوَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، بِلَا وَاوٍ لِاَنَّ اَصْحَابَ الْحُدَيْبِيَةِ كَانُوا اَلْفًا، وَاَرْبَعَ مِائَةٍ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ''فتح''، فتح مکہ کو سمجھتے ہو، فتح مکہ بھی ''فتح ہے'' لیکن ہم حدیبیہ کے دن بیعت رضوان کو ''فتح'' شمار کرتے ہیں۔

وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ **114** افراد تھے' حدیبیہ ایک کنواں ہے' ہم نے اس میں سے پانی نکال لیا' ہم نے اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہنے دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ اس کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کنارے تشریف فرما ہوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگوایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' کلی کی' دعا مانگی اور وہ پانی اس کنویں میں انڈیل دیا' تھوڑی ہی دیر کے بعد ہم نے اپنی پسند کے مطابق (ڈھیر سارا) پانی اس میں سے لیا اور اپنی سواریوں کو بھی (پلایا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہمارے شیخ نے یہی الفاظ ہمیں بیان کیے ہیں: ''**114**'' افراد' حالانکہ ان حضرات کی تعداد **1400** تھی' کیونکہ حدیبیہ کے موقع پر موجود افراد ایک ہزار چار سو تھے۔

4801– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي فمن رجال البخاري .وأخرجه البخاري (4150) في المغازي: باب غزوة الحديبية، ومن طريقه البغوي (3801) عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/290، والبخاري (3577) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، وأبو نعيم في " الدلائل " (318)، والبيهقي 9/223 من طرق عن إسرائيل، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/435، والبخاري (4151)، وأبو يعلى (1655)، ومختصراً ابن أبي شيبة أيضًا 14/451، وابن سعد 2/98 من طرق عن أبي إسحاق، به، ولفظ الجميع " أربع عشرة مئة " بلا واو، كما صوبه المؤلف فيما بعد .

ذِكْرُ الْبَيَانِ، بِاَنَّ شُهُودَ الْحُدَيْبِيَةِ اِنَّمَا كَانَ الْبَيْعَةَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حدیبیہ میں موجودگی سے مراد درخت کے نیچے بیعت کرنا ہے

4802 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ *، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''درخت کے نیچے بیعت (رضوان) کرنے والوں میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا''۔

ذِكْرُ الْعَدَدِ الَّذِي كَانَ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الشَّجَرَةِ مِنْ اَصْحَابِهِ

صحابہ کرام کی اس تعداد کا تذکرہ جو درخت والے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

4803 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنَّا يَوْمَ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ اَسْلَمُ يَوْمَئِذٍ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: درخت والے (یعنی بیعت رضوان کے) دن ہم ایک ہزار تین سو افراد تھے اس دن اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے افراد مہاجرین کے آٹھویں حصے (جتنی تعداد میں) تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

4802– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد –وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب– فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة .وأخرجه أبو داوُد (4653) في السنة: باب في الخلفاء، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/350، وأبو داوُد (4653)، والترمذي (3860) في المناقب: باب في فضل من بايع تحت الشجرة، من طرق عن الليث، بِهِ . قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .

4803– إسناده صحيح على شرط الشيخين . بندار: هو محمد بن بشار .وأخرجه البخاري (4155) تعليقاً عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن شعبة، بهذا الإسناد، ووصله مسلم (1857) في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، عن عبيد الله بن معاذ عن أبيه، بِهِ .وعلقه البخاري (4155) عن محمد بن بشار، عن أبي داوُد الطيالسي، عن شعبة، وهو في " مسند الطيالسي " (820)، ومن طريقه أخرجه مسلم (1857)، وابن سعد 2/98 .وأخرجه مسلم (1857) من طريق النضر بن شميل، عن شعبة، بِهِ .

بَابُ الْغَنَائِمِ وَقِسْمَتِهَا

باب: مالِ غنیمت اور اس کی تقسیم کا تذکرہ

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اسْتِعْمَالُهُ عِنْدَ فُتُوحِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مسلمانوں پر یہ بات لازم ہے
جب انہیں دنیاوی فتوحات نصیب ہو جائیں' تو وہ کیا عمل کریں

4804 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ بِالرِّيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ جَبَّرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِّنْ آدَمٍ فِيهَا اَرْبَعُونَ رَجُلًا، فَقَالَ: اِنَّكُمْ مَفْتُوحُونَ، وَمَنْصُورُونَ، وَمُصِيبُونَ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ مِنكُمْ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيَنْهَ عَنِ

4804- مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ الأصبهاني لم يرو عن غير أبيه شيئاً، ولا يعرف بجرح ولا تعديل، مترجم في " الجرح والتعديل " 8/53، وأبوه عصام ترجمه المؤلف في " ثقاته " 8/520 فقال عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ مَوْلَى مُرَّةَ الطيب من أهل الكوفة، سكن أصبهان، ولقب عصام جَبَّر، يروي عن الثوري ومالك بن مغول، روى عنه ابنه محمد بن عصام، يتفرد ويخالف، وكان صدوقاً، حديثه عند الأصبهانين، وذكره ابن أبي حاتم 7/26، وأبو نعيم في " تاريخ أصبهان " 2/138 فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً، وقد توبعا وعبد الرحمٰن بن عبد الله بن مسعود اختلف في سماعه من أبيه، وهو ثقة، وسماك حسن الحديث سفيان: هو الثوري .وأخرجه أحمد 1/401، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة 7/75" من طريقين عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (337)، والترمذي (2257) في الفتن: باب 70، وأحمد 1/436، والقضاعي في " مسند الشهاب " (561)، والبيهقي 10/94 من طريق شعبه، وأحمد 1/389 و 436، والبيهقي 3/180 من طريق عبد الرحمٰن المسعوي، كلاهما عن سماك، بِهِ . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرج الطرف الأخير منه "من كذب . . . " ابن أبي شيبة 8/859، وابن ماجه (30) في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب، من طريق شريك، عن سماك، بِهِ .وأخرجه أيضاً مختصراً: أحمد 1/402، والترمذي (2659) في العلم: باب ما جاء في تعظيم الكذب على رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والطحاوي في " شرح مشكل الآثار " (391)، والقضاعي (547) من طريق عاصم بن بهدلة، عن زر، عن ابن مسعود .وأخرجه مختصراً كذلك: الطحاوي (418)، والطبراني في " الكبير " (10074)، والقضاعي (560) من طريق عمرو بن شرحبيل، والطبراني (10315)، من طريق مسروق كلاهما عن عبد الله بن مسعود .

الْمُنْكَرِ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت چمڑے سے بنے ہوئے خیمے میں تشریف فرما تھے' جس میں چالیس افراد موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہیں فتوحات نصیب ہوں گی' تمہاری مدد کی جائے گی' تمہیں (مال و دولت) نصیب ہوگا' تم میں سے جو بھی اس زمانے کو پائے' وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' نیکی کا حکم دیتا رہے اور برائی سے منع کرتا رہے' اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا:

(وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41)

اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تمہیں جو بھی غنیمت حاصل ہوتی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے مخصوص ہوگا''

4805 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ، فَاسْتَدْبَرْتُ، حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ، فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً، فَقَطَعْتُ مِنْهُ الدِّرْعَ، قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ، فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟، فَقَالَ أَمْرُ اللَّهِ،

4805- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في الموطأ " 2/454-455 في الجهاد: باب ما جاء في السلب في النفل . ومن طريق مالك أخرجه البخاري (2100) في البيوع: باب بيع السلاح في الفتنة وغيرها -مختصراً-، و (3142) في فرض الخمس: باب من لم يخمس الأسلاب، و (4321) في المغازي: باب قول الله تعالى: (ويوم حنين إذ أعجبتكم كثرتكم فلم تغن عنكم شيئاً)، ومسلم (1751) في الجهاد: باب استحقاق القاتل سلب القتيل، وأبو داوُد (2717) في الجهاد: باب في السلب يعطى القاتل، والترمذي (1562) مختصراً في السير: باب ما جاء فيمن قتل قتيلاً فله سلبه، وابن الجارود (1076)، والبيهقي 6/306، والبغوي (2724) . وأخرجه البخاري (4322) تعليقاً عن الليث، ووصله (7170) في الأحكام: باب الشهادة تكون عند الحاكم، ومسلم (1751) عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (1751)، وأحمد مختصراً 5/295، وسعيد بن منصور (2696) من طريق هشيم وعبد الرزاق (9476)، وابن ماجه (2837) في الجهاد: باب المبارزة والسلب، من طريق سفيان بن عيينة مختصراً، وأحمد 5/306 من طريق ابن إسحاق، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، به . وقد سقط من السند عند أحمد 5/306 " عمر بن كثير بن أفلح " . وأخرجه أحمد 5/306 من طريق ابن إسحاق، عن عبد الله بن أبي بكر عن أبي قتادة . وانظر الحديث رقم (4837) و (4836) من حديث أنس .

قَالَ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ رَجَعُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ، عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي؟، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ، عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟، فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَاهَا اللهِ، إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ، فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَأَعْطَانِيهِ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ مِنْهُ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا: (فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41) أَرَادَ بِذٰلِكَ بَعْضَ الْخُمُسِ، إِذِ السَّلَبُ مِنَ الْغَنَائِمِ، وَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي الْخُمُسِ، بِحُكْمِ الْمُبَيِّنِ عَنِ اللهِ جَلَّ وَعَلَا، مُرَادَهُ مِنْ كِتَابِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حنین کے سال ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہمارا (اور دشمن کا) سامنا ہوا (تو جنگ کے دوران) مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی' میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غالب آچکا تھا' میں گھوم کر اس (مشرک کے) پیچھے آ گیا' میں نے اس کے کندھے پر ضرب لگا کر اس کی زرہ کاٹ دی' وہ میری طرف بڑھا اور اس نے مجھے اتنے زور سے بھینچا' کہ مجھے موت کی خوشبو محسوس ہوئی' لیکن پھر وہ مرگیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا' میں نے ان سے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کا حکم ہے۔

جب لوگ (اس جنگ سے) واپس آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی (کافر) کو قتل کیا ہو' اور اس کا ثبوت بھی موجود ہو' تو مقتول کا ساز و سامان اس شخص کو ملے گا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا پھر میں نے سوچا' میرے حق میں گواہی کون دے گا؟ تو میں بیٹھ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی (کافر) کو قتل کیا' اور اس کا ثبوت بھی موجود ہو' تو اس مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا' میں کھڑا ہوا' پھر مجھے خیال آیا' میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ میں پھر بیٹھ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہی بات ارشاد فرمائی تو میں کھڑا ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوقتادہ! کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا واقعہ سنایا' تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں' اس مقتول کا ساز و سامان میرے پاس ہے' آپ انہیں میری طرف سے راضی کر دیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ کا ایک شیر' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ میں حصہ لے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا سامان تمہیں دے دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ اسے دے دو' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس نے وہ مجھے دے دیا' میں نے زرہ کو فروخت کر کے بنوسلمہ کے محلے میں کھجوروں کا باغ لے لیا' اسلام قبول کرنے کے بعد یہ وہ پہلی زمین تھی جو میں نے خریدی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اس کا پانچواں حصہ اللہ کے

لیے ہوگا'' اس سے مراد بعض خمس ہے' کیونکہ (مقتول کے جسم کا) ساز و سامان بھی مالِ غنیمت میں شامل ہوتا ہے' لیکن وہ خمس میں شامل نہیں ہوتا' یہ بات اس ہستی کے حکم کے ذریعے ثابت ہے' جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے احکام کی' اللہ تعالیٰ کی طرف سے وضاحت کرنے والے ہیں۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِى اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا آيَةَ الْاَنْفَالِ

اس وقت کا تذکرہ' جس میں اللہ تعالیٰ نے انفال سے متعلق آیت نازل کی

4806 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّءُوْسِ قَبْلَكُمْ، كَانَتْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ نَارٌ فَتَاْكُلُهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعَ النَّاسُ فِى الْغَنَائِمِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ، فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ) (الأنفال: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے کسی بھی امت کے لیے مالِ غنیمت حلال قرار نہیں دیا گیا' (پہلے زمانے میں) آسمان کی طرف سے آگ نازل ہوتی تھی اور مالِ غنیمت کو کھا جاتی تھی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) غزوۂ بدر کے موقع پر جب لوگ مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے (تقدیر میں) پہلے طے نہ ہو چکا ہوتا' تو تم نے جو حاصل کیا اس کی وجہ سے تمہیں عظیم عذاب لاحق ہوتا''۔

ذِكْرُ تَحْلِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْغَنَائِمَ لِاُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے اللہ تعالیٰ کا مالِ غنیمت کو حلال قرار دینے کا تذکرہ

4807 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ

4806– إسناده على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد . وأخرجه الترمذى (3085) فى التفسير : باب ومن سورة الأنفال، والنسائى فى " الكبرى " كما فى " التحفة " 9/383، والطبرى فى " تفسيره " (16301)، والبيهقى 290/6–291 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث الأعمش . وذكره السيوطى فى " الدر المنثور " 4/108 وزاد نسبته إلى ابن أبى شيبة، وابن المنذر، وابن أبى حاتم، وأبى الشيخ، وابن مردويه . وانظر الحديثين الآتيين .

4807– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم –وهو الملقب بدُحَيم– فمن رجال البخارى . وأخرجه النسائى فى " الكبرى " كما فى " التحفة " 10/5 عن أبى قدامة السرخسى، عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد . وأخرج الحاكم 2/139 من طريق مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ .

اَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ غَزَا بِاَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ بَنَى دَارًا لَمْ يَسْكُنْهَا، اَوْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، اَوْ لَهُ حَاجَةٌ فِي الرُّجُوعِ، قَالَ: فَلَقِيَ الْعَدُوَّ عِنْدَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّهَا مَامُورَةٌ، وَاِنِّي مَامُورٌ، فَاحْبِسْهَا عَلَيَّ، حَتّٰى تَقْضِيَ بَيْنِي، وَبَيْنَهُمْ فَحَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ فَجَمَعُوا الْغَنَائِمَ، فَلَمْ تَاكُلْهَا النَّارُ، وَكَانُوا اِذَا غَنِمُوا غَنِيمَةً بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهَا النَّارَ، فَاَكَلَتْهَا، فَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ: اِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيَاتِنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلْيُبَايِعْنِي، فَاَتَوْهُ فَبَايَعُوهُ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ بِيَدِهِ، فَقَالَ: اِنَّكُمَا غَلَلْتُمَا، فَقَالَا: اَجَلْ صُورَةُ رَاسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَاءَا بِهَا، فَاَلْقَيَاهَا فِي الْغَنَائِمِ، فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّارَ فَاَكَلَتْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَنَا الْغَنَائِمَ رَحْمَةً رَحِمَنَا بِهَا، وَتَخْفِيفًا خَفَّفَهُ عَنَّا لِمَا عَلِمَ مِنْ ضَعْفِنَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ مِنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ بِمَكَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ایک نبی علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیا' انہوں نے (روانگی سے پہلے) فرمایا: ایسا کوئی شخص میرے ساتھ نہ آئے جس نے نیا گھر بنایا ہو' لیکن ابھی اس میں رہائش اختیار نہ کی ہو' ایسا کوئی شخص میرے ساتھ نہ آئے' جس نے کسی عورت کے ساتھ شادی کر لی ہو' لیکن ابھی اس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو' یا اس نے واپس جا کر کوئی ضروری کام کرنا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان کا دشمن سے سامنا سورج غروب ہونے کے قریب ہوا' انہوں نے دعا کی: اے اللہ! یہ (سورج بھی) حکم کا پابند ہے اور میں بھی حکم کا پابند ہوں' تو اس کو میرے لیے (غروب ہونے سے) اس وقت تک روک دے جب تک میرے اور ان (کفار) کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو روک لیا' اللہ تعالیٰ نے اس (نبی علیہ السلام) کو فتح نصیب کی' ان لوگوں نے مالِ غنیمت کو جمع کیا' لیکن اسے آگ نے نہیں کھایا' وہ لوگ جب مالِ غنیمت جمع کر لیتے تھے' تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ بھیج دیتا تھا' جو اس کو کھا لیتی تھی۔ ان کے نبی علیہ السلام نے ان لوگوں سے کہا: تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے' ہر قبیلے کا ایک شخص میرے پاس آ کر میری بیعت کرے' وہ لوگ اس نبی علیہ السلام کے پاس آئے انہوں نے ان کی بیعت کی تو ان میں سے دو آدمیوں کا ہاتھ اس نبی علیہ السلام کے ہاتھ سے چپک گیا' تو اس نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم دونوں نے خیانت کی ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! (ہم نے) سونے سے بنے ہوئے گائے کے سر جیسی چیز (چھپائی ہوئی ہے) پھر وہ دونوں اسے لے کر آئے اور اسے مالِ غنیمت میں ڈال دیا' تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو بھیجا اور اس نے اس (مالِ غنیمت) کو کھا لیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنی رحمت کی وجہ سے ہمیں مالِ غنیمت عطا کیا اور اس نے ہمیں تخفیف عطا کی' کیونکہ وہ ہماری کمزوری سے واقف ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالرحمن بن ابراہیم دمشقی نے معاذ بن ہشام سے مکہ میں احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغَنَائِمَ لَمْ تَحِلَّ لِاُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ خَلَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس امت کے علاوہ اور کسی بھی امت کے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار نہیں دیا گیا

4808 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ قَدْ نَاكَحَ امْرَاَةً وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَا رَفَعَ بِنَاءً وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا اشْتَرَى غَنَمًا وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا، فَدَنَا اِلَى الدَّيْرِ حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ، اَوْ قَرُبَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ، وَاَنَا مَاْمُوْرٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا، فَحُبِسَتْ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا، فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهُ، فَاَبَتِ النَّارُ اَنْ تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: فِيْكُمْ غُلُوْلٌ، فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ، فَبَايَعَهُ، فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: اِنَّ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ، فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ، فَبَايَعَتْهُ قَبِيْلَتُهُ، فَلَصِقَتْ بِيَدِهِ يَدُ رَجُلَيْنِ، اَوْ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ، فَاَخْرَجُوْا مِثْلَ رَاْسِ الْبَقَرَةِ، مِنْ ذَهَبٍ، فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ، وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ، فَاَقْبَلَتِ النَّارُ، فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلَنَا، وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: ایک نبی علیہ السلام جنگ کے لیے تشریف لے جانے لگے تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: کوئی ایسا شخص میرے ساتھ نہ جائے جس نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا ہو اور اب وہ اس عورت کی رخصتی کروانا چاہتا ہو' یا جس نے عمارت بنالی ہو اور ابھی چھت نہ ڈالی ہو' یا اس نے بکری خریدی اور وہ اس بکری کے ہاں بچے ہونے کا منتظر ہو' جب عصر کا وقت ہوا' یا اس کے قریب کا وقت ہوا تو وہ عبادت گاہ کے قریب آئے اور انہوں نے سورج سے فرمایا: تم بھی حکم کے پابند ہو اور میں بھی حکم کا پابند ہوں' اے اللہ! اسے میرے لیے' کچھ دیر کے لیے (غروب ہونے سے) روک دے' تو اسے روک دیا گیا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا کر دی۔ انہیں جو مالِ غنیمت حاصل ہوا تھا وہ انہوں نے اکٹھا کیا' تا کہ آگ آ کر اسے کھالے لیکن آگ نے اسے نہیں کھایا' تو انہوں نے فرمایا: تمہارے درمیان خیانت کا ارتکاب کیا گیا ہے' ہر قبیلے کا ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے' تو ان کی بیعت شروع ہوئی' ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا' تو اس نبی نے فرمایا: خیانت

4808- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في " صحيفة همام " (124) .وهو في " مصنف عبد الرزاق " (9492)، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/318، ومسلم (1747) في الجهاد: باب تحليل الغنائم لهذه الأمة خاصة، والبيهقي 6/390 .وأخرجه البخاري (3124) في فرض الخمس: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم - " أحلت لكم الغنائم "، و (5157) مختصراً في النكاح: باب من أحب البناء قبل الغزو، ومسلم (1747) من طريق ابن المبارك، عن معمر، بهذا الإسناد . وانظر الحديثين السابقين .

تمہارے (قبیلے) میں ہوئی ہے۔ تمہارا قبیلہ میری بیعت کرے۔ اس شخص کے قبیلے نے ان کی بیعت کی تو دو (راوی کو شک ہے یا شاید) تین افراد کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا' تو انہوں نے فرمایا: خیانت تم نے کی ہے' تو ان لوگوں نے سونے سے بنا ہوا گائے کا سر نکالا' اور اسے مالِ غنیمت میں رکھ دیا۔ جو ایک کھلے میدان میں پڑا تھا' تو آگ آئی اور اسے کھا گئی۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) ہم سے پہلے کسی کے لیے بھی مالِ غنیمت کو حلال قرار نہیں دیا گیا اس کی وجہ یہ ہے: جب اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری ملاحظہ کی تو ہمارے لیے اسے پاکیزہ (یعنی حلال) قرار دے دیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يُعْمَلُ فِي الْغَنَائِمِ إِذَا غَنِمَهَا الْمُسْلِمُونَ

جب مسلمانوں کو مالِ غنیمت حاصل ہو' تو پھر وہ غنیمت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کریں گے' اس کا تذکرہ

4809 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أَصَابَ مَغْنَمًا أَمَرَ بِلَالًا، فَنَادَى فِي النَّاسِ، فَيَجِيءُ النَّاسُ بِغَنَائِمِهِمْ، فَيُخَمِّسُهُ، وَيُقَسِّمُهُ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: أَمَا سَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِي ثَلَاثًا؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ، فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ أَنْتَ الَّذِي يَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ مِنْكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو مالِ غنیمت حاصل ہوتا تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں' تو لوگ اپنے' اپنے مالِ غنیمت کو لے آتے' (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے اس میں سے "خمس" نکال کر بقیہ مال تقسیم کر دیا' تو اس کے بعد ایک شخص بالوں سے بنی ہوئی رسی لے کر آیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے بلال کا تین مرتبہ کیا ہوا اعلان نہیں سنا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں (سنا تھا) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر کیا وجہ ہے تم اسے پہلے کیوں لے کر نہیں آئے؟ اس شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں معذرت پیش کی' تو نبی اکرم ﷺ

4809- إسناده حسن، محمد بن عبد الرحمٰن بن سهم، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/87 فقال: يروى عن ابن المبارك وأبي إسحاق الفزاري، حدثنا عنه عمرو بن سعيد بن سنان وغيره من شيوخنا، ربما أخطأ، قلت: وقد توبع، وعامر بن عبد الواحد: صدوق، وقد روى له مسلم، وباقي رجال ثقات .أبو إسحاق الفزاري: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث بن أسماء . وسيرد عند المؤلف برقم (4858) .وأخرجه أبو داوُد (2712) في الجهاد: باب في الغلول إذا كان يسيراً يتركه الإمام ولا يحرق رَحْلَه، والحاكم 2/127، والبيهقي 6/293 و 324 و9/102، من طريق أبي صالح محبوب بن موسى، عن أبي إسحاق الفزاري، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 2/213 عن عتاب بن زياد، عن عبد الله بن المبارك، عن عبد الله بن شوذب، به .

نے فرمایا: ''تم ایسے ہو جاؤ' کہ اگر تم اسے قیامت کے دن بھی لے کر آؤ گے تو میں اسے تم سے قبول نہیں کروں گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ السُّهْمَانِ الَّتِي يُسْهَمُ بِهَا مَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْغَنَائِمِ

مالِ غنیمت میں سے حصوں کی تقسیم کے طریقے کا تذکرہ جو حصے ان لوگوں کو دیئے جائیں گے جو جنگ میں شریک ہوئے تھے

4810 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(مالِ غنیمت میں) گھوڑے کے دو حصے ہوں گے اور آدمی کا ایک حصہ ہوگا''۔

ذِكْرُ تَفْصِيلِ اللّٰهِ، الْحُكْمَ الْمَذْكُورَ فِي خَبَرِ سُلَيْمِ بْنِ اَخْضَرَ هٰذَا

اللہ تعالیٰ کا اس حکم کی تفصیل بیان کرنے کا تذکرہ' جو حکم سلیم بن اخضر سے منقول اس روایت میں مذکور ہے

4811 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

4810- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير سُليم بن أخضر فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 2/62 و 72، ومسلم (1762) في الجهاد: باب كيفية قسمة الغنيمة بين الحاضرين، والترمذي (1554) في السير: باب في سهم الخيل، والبيهقي 6/325 من طرق عن سُليم، بهذا الإسناد .وأخرجه سعيد بن منصور في " سننه " (2760) و (2762)، وأحمد 2/2، والدارمي 2/225-226، والبخاري (2863) في الجهاد: باب سهام الفرس، و (4228) في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم (1762)، وأبو داوُد (2733) في الجهاد: باب في سهمان الخيل، وابن ماجه (2854) في الجهاد: باب قسمة الغنائم، وابن أبي شيبة 12/396-397، وابن الجارود (1084)، والدارقطني 4/102 و 104 و 106 و 107، والبيهقي 6/324-325 و325، والبغوي (2722) من طرق عن عبيد الله بن عمر، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق (9320)، والبيهقي 6/325 من طريق عبد الله بن عمر العمري، عن نافع به . وانظر الحديثين الآتيين .

4811- إسناده قوي، عبد اللّٰه بن الوليد -وهو ابن ميمون العدني- روى له أصحاب السنن والبخاري تعليقاً، وهو صدوق وقد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين . وأخرجه الدارقطني 4/102 من طريق علي بن الحسن بن أبي عيسى، عن عبد الله بن الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/80، والدارمي 2/226، والبيهقي /325 من طرق عن سفيان، بِهِ . وانظر الحديثين السابق والآتي .وفي الحديث دليل على أن للراجل سهماً، وللفارس ثلاثة أسهم، سهماً له، وسهمين لأجل فرسه، وهذا قول أكثر أهل العلم مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وغيرهم، وإليه ذهب الثوري والأوزاعي ومالك وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق وأبو يوسف ومحمد، وذهب أبو حنيفة إلى أن للفارس سهمين . انظر " شرح السنة " 11/101-102 .

الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَسْهَمَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ، سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ، وَسَهْمًا لِلرَّجُلِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(مالِ غنیمت میں سے) گھڑسوار کے تین حصے ہوں گے' دو حصے اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْفَرَسَ لَا يُسْهَمُ لَهُ اِلَّا كَمَا يُسْهَمُ لِصَاحِبِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' گھوڑے کو بھی اتنا حصہ دیا جائے گا جتنا گھوڑے والے کو دیا جائے گا

4812 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے اور آدمی کا ایک حصہ مقرر کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْمَعْرَكَةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ لَهُ اَنْ يُّسْهِمَ مَعَهُمْ بَعْدَ اَنْ يَّكُوْنَ لُحُوْقُهُ بِهِمْ عَلٰى غَيْرِ بُعْدٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ) جو شخص مسلمانوں کے ہمراہ جنگ میں شریک نہ ہوا ہو اسے اس بات کا حق حاصل ہے' وہ مسلمانوں کے ہمراہ (مالِ غنیمت میں سے) حصہ لے' جبکہ وہ جنگ کے تھوڑی دیر بعد ہی مسلمانوں سے آ کے مل گیا ہو

4813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَمَا فُتِحَتْ خَيْبَرُ بِثَلَاثٍ فَاَسْهَمَ لَنَا، وَلَمْ يُسْهِمْ لِاَحَدٍ، لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم خیبر فتح ہونے کے تین دن بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

4812- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة الضبي وشيخه سُليم، فمن رجال مسلم . وأخرجه الترمذي (1554) في السير: باب في سهم الخيل، عن أحمد بن عبدة الضبي، بهذا الإسناد . وقال: حديث حسن صحيح . وانظر الحديثين السابقين .

حاضر ہوئے' تو آپ ﷺ نے (مالِ غنیمت میں سے) ہمیں بھی حصہ دیا آپ ﷺ نے ہمارے علاوہ اور کسی بھی ایسے شخص کو حصہ نہیں دیا جو جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِي مُوسَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے علم حدیث میں مہارت نہ رکھنے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے منقول روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

4814 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ اِسْهَامِ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ وَالْقِتَالَ، فَقَالَ: لَا يُسْهِمُوْنَ اَلَا تَرَى الطَّائِفَتَيْنِ تَدْخُلَانِ مِنْ دَرْبٍ وَاحِدٍ، اَوْ دَرْبَيْنِ، مُخْتَلِفَيْنِ، فَتَغْنَمُ اِحْدَاهُمَا، وَلَا تَغْنَمُ الْاُخْرَى، وَاِحْدَاهُمَا قُوَّةٌ لِلْاُخْرَى، فَلَا تُشْرِكُ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى، غَنِمَا جَمِيْعًا اَوْ غَنِمَ اَحَدُهُمَا بِذٰلِكَ، مَضَى الْاَمْرُ فِيْهِمْ

قَالَ الْوَلِيْدُ: فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ عَلَيْهَا اَبَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

4813- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر -وهو ابن محمد بن أبان، لقبه مشكدانة- فمن رجال مسلم، وهو ثقة . بريد: هو ابن عبد الله بن أبي بردة .وأخرجه ابن أبي شيبة 12/410، وأحمد 4/405-406، والبخاري (4233) في المغازي: باب غزوة خيبر، والترمذي (1559) في السير: باب ما جاء في أهل الذمة يغزون مع المسلمين هل يسهم لهم، والبيهقي 6/333 من طرق عن حفص بن غياث، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري مطولاً ومختصراً (3136) في فرض الخمس: باب (15)، و (3876) في مناقب الأنصار: باب هجرة الحبشة، و (4230)، ومسلم مطولاً (225) في فضائل الصحابة: باب من فضائل جعفر بن أبي طالب وأسماء بنت عميس وأهل سفينتهم، وأبو داوُد (2725) في الجهاد: باب فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له، وابن الجارود (1089)، والبيهقي 6/333، والبغوي مطولاً (2721) من طريق أبي أسامة عن بريد بن عبد الله، به .

4814- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن العزيز، فمن رجال مسلم .وأخرجه البيهقي 6/334 من طريق علي بن بحر القطان، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (4238) في المغازي: باب غزوة خيبر، تعليقاً عن الزبيدي، عن الزهري عن عنبسة بن سعيد، عن أبي هريرة . ووصله سعيد بن منصور (2793) ومن طريقه أبو داوُد (2723) في الجهاد: باب فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له، وابن الجارود (1088)، والبيهقي 6/334 عن إسماعيل بن عياش، عن محمد بن الوليد الزبيدي، بهذا الإسناد . وقال البيهقي: قال محمد بن يحيى الذهلي: الحديثان محفوظان حديث عنبسة من حديث الزبيدي، وحديث سعيد بن المسيب من حديث سعيد بن عبد العزيز .وأخرجه الطيالسي (2591) عن أبي عتبة، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عن عنبسة بن سعيد قال: حدثني من سمع أبا هريرة يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث أبان . . . .

لَا تَقْسِمْ لَهُمْ فَغَضِبَ اَبَانُ وَنَالَ مِنْهُ، قَالَ وَحَمَلَ عَلَيْهِ بِرُمْحِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا اَبَانُ، وَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّقْسِمَ لَهُمْ شَيْئًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْجَيْشُ اِذَا فَتَحَ مَوْضِعًا مِنْ مَوَاضِعِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ لَحِقَ بِهِمْ جَيْشٌ اٰخَرُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ فَرَاغِهِمْ مِنْ فَتْحِهِمْ يَجِبُ اَنْ تُقْسَمَ الْغَنَائِمُ بَيْنَ الْجَيْشِ الَّذِيْ كَانَ الْفَتْحُ لَهُمْ، فَيُسْهَمُ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ سَهْمَانِ لِفَرَسِهٖ، وَسَهْمٌ لَهٗ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ وَّاحِدٌ، وَلَا يُسْهَمُ لِمَنْ اَتٰى بَعْدَ الْفَتْحِ مِمَّا غَنِمُوْا شَيْئًا، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْجَيْشُ الَّذِيْ لَحِقَ بِالْجَيْشِ الْاَوَّلِ، كَانُوْا مَدَدًا لَهُمْ، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ كَانُوْا كَاَنَّهُمَا جَيْشٌ وَّاحِدٌ، اَصْلُهُمْ وَاحِدٌ، وَيَكُوْنُ مَدَدُهُمْ عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِمْ، فَحِيْنَئِذٍ يُسْهَمُ لَهُمْ كُلِّهِمْ، وَاَمَّا اِسْهَامُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِلْاَشْعَرِيِّيْنَ بَعْدَمَا فَتَحَ خَيْبَرَ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ خُمُسٍ خَمَّسَهُ الَّذِيْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، لِيَسْتَمِيْلَ بِذٰلِكَ قُلُوْبَهُمْ، لَا اَنَّهُمْ اُعْطُوْا مِنْ مَغَانِمِ خَيْبَرَ حَيْثُ لَمْ يَشْهَدُوْا فَتْحَهٗ

❁❁ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعمرو سے ایسے شخص کو حصہ دینے کے بارے میں دریافت کیا: جو فتح اور جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا' تو انہوں نے فرمایا: ایسے لوگوں کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا' کیا تم نے غور نہیں کیا؟ دو گروہ ایک ہی راستے سے یا دو مختلف راستوں سے (قلعہ کے اندر) داخل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو مالِ غنیمت حاصل ہوتا ہے اور دوسرے گروہ کو مالِ غنیمت حاصل نہیں ہوتا۔ ان میں سے ایک گروہ دوسرے کی قوت ہوتا ہے' لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کا مالِ غنیمت میں شراکت دار نہیں ہوتا۔ خواہ ان دونوں نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہو' یا ان میں سے کسی ایک نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہو۔ ان کے درمیان فیصلہ اسی طرح ہوتا ہے۔

ولید کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن عبدالعزیز سے کیا' تو انہوں نے بتایا۔ میں نے زہری کو سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک جنگی مہم روانہ کی' اس مہم کے امیر حضرت ابان بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ تھے' وہ خیبر فتح ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ (مالِ غنیمت میں سے) انہیں حصہ نہ دیجئے گا' تو ابان غصے میں آ گئے اور انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان پر نیزہ تان لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابان! ٹھہر جاؤ!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (مالِ غنیمت میں سے) کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب کوئی لشکر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے کسی علاقے کو فتح کر لے اور پھر مسلمانوں کا دوسرا لشکر ان لوگوں کے فتح حاصل کر لینے کے بعد ان سے آ کر ملے' تو یہ بات لازم ہے' مالِ غنیمت صرف ان لوگوں میں تقسیم کیا جائے جنہوں نے فتح حاصل کی تھی۔ (اس تقسیم میں) گھڑ سوار کو تین حصے دیئے جائیں گے' دو حصے اس کے گھوڑے کے ہوں گے اور ایک حصہ گھڑ سوار کا ہوگا۔ پیادہ شخص کو ایک حصہ ملے گا' جو لوگ فتح حاصل ہو جانے کے بعد آئے ہوں انہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ نہیں

ملے گا' البتہ جو لشکر بعد میں آ کر پہلے لشکر سے ملا ہے' اگر وہ مدد کے لیے آیا تھا تو پھر حکم مختلف ہوگا' کیونکہ اس صورت میں دونوں لشکر ایک ہی لشکر شمار ہوں گے' کیونکہ ان کی اصل ایک ہے' اور اگر دوسرے لشکر کی (اس جنگ میں) مدد کی ضرورت ہوتی' تو انہوں نے مدد کرنی تھی۔ اس صورت میں ان سب کو حصہ دیا جائے گا۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اشعر قبیلے کے افراد کو' خیبر فتح ہونے کے بعد' حصہ دینے کا تعلق ہے' تو وہ حصہ "خمس" میں سے دیا گیا تھا۔ وہ "خمس" جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو عطا کیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ مائل ہو جائیں۔ ایسا نہیں ہے' انہیں خیبر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا گیا' اس صورت میں' جبکہ وہ اس کی فتح میں شریک ہی نہیں ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ، بِاَنَّ مَنْ كَانَ مَدَدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ اَوْ اَدْرَبَ دَرْبَ الْعَدُوِّ مِنْهُمْ وَلَمْ يَشْهَدِ الْمَعْرَكَةَ لَا يُسْهَمُ لَهُمْ كَمَا يُسْهَمُ لِمَنْ حَضَرَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص مسلمانوں کے لیے کمک کے طور پر آیا ہو یا دشمن کے علاقے میں داخل ہوا ہو' لیکن وہ جنگ میں شریک نہ ہوا ہو' تو اسے حصہ نہیں دیا جائے گا جس طرح ان لوگوں کو حصہ دیا جائے گا' جو لوگ جنگ میں شریک ہوئے تھے

4815 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيَّ عَنْ سِهَامِ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ وَالْقِتَالَ مِنَ الْمَدَدِ، فَقَالَ: لَا يُسْهَمُوْنَ اَلَا تَرَى اِلَى الطَّائِفَتَيْنِ تَدْخُلَانِ مِنْ دَرْبٍ وَاحِدٍ، اَوْ دَرْبَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَتَغْنَمُ اِحْدَاهُمَا وَلَا تَغْنَمُ الْاُخْرَى وَاِحْدَاهُمَا قُوَّةٌ لِلْاُخْرَى، فَلَا تُشْرِكُ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى غُنْمًا جَمِيْعًا اَوْ غَنِمَ اَحَدُهُمَا بِذٰلِكَ مَضَى الْاَمْرُ فِيْهِمْ

قَالَ الْوَلِيْدُ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً، قِبَلَ نَجْدٍ عَلَيْهَا اَبَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ، فَقَالَ: فَغَضِبَ اَبَانُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا اَبَانُ، وَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَقْسِمَ لَهُمْ شَيْئًا

❀❀ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عمرو سے ایسے شخص کو حصہ دینے کے بارے میں دریافت کیا: جو فتح اور جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا' تو انہوں نے فرمایا: ایسے لوگوں کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا' کیا تم نے غور نہیں کیا؟ دو گروہ ایک ہی

4815- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

راستے سے یا دو مختلف راستوں سے (قلعہ کے اندر) داخل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو مالِ غنیمت حاصل ہوتا ہے اور دوسرے گروہ کو مالِ غنیمت حاصل نہیں ہوتا۔ ان میں سے ایک گروہ دوسرے کی قوت ہوتا ہے لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کا مالِ غنیمت میں شراکت دار نہیں ہوتا۔ خواہ ان دونوں نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہو یا ان میں سے کسی ایک نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہو۔ ان کے درمیان فیصلہ اسی طرح ہوتا ہے۔

ولید کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن عبدالعزیز سے کیا' تو انہوں نے بتایا۔ میں نے زہری کو سعید بن میب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک جنگی مہم روانہ کی' اس مہم کے امیر حضرت ابان بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ تھے' وہ خیبر فتح ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ (مالِ غنیمت میں سے) انہیں حصہ نہ دیجئے گا' تو ابان غصے میں آ گئے اور انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان پر نیزہ تان لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابان! ٹھہر جاؤ!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (مالِ غنیمت میں سے) کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ وَهِمَ فِي تَأْوِيلِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ وَلَا طَلَبَهُ مِنْ مَظَانِّهِ

اس روایت کا تذکرہ، جس کی تاویل میں اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے علم حدیث کو اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا

4816 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ التَّاجِرُ، بِمَرْوٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ، فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ كَانَ يَقْسِمُهُ مِنْ يَوْمِهِ، ثُمَّ يُعْطِي الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَالْعَزَبَ حَظًّا مِنْ خُمُسِ خَمْسَةٍ لِاَنَّهُ كَانَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي الْفَيْءِ عَلَى

4816- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه ابن أبي شيبة 12/348، وأحمد 6/29، وأبو داؤد (2953) في الخراج والإمارة: باب في قسم الفيء، من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/25-26، وأبو داؤد (2953)، والطبراني في " الكبير " 18/ (81)، وابن الجارود (1112)، والبيهقي 6/346 من طريق أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، والطبراني 18/ (80) و (81)، والحاكم 2/140-141، والبيهقي 6/346 من طريق أبي اليمان الحكم بن نافع كلاهما عن صفوان به، وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي .

الْعُزُوبَةِ وَالتَّاَهُّلِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال فے آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اسی دن میں تقسیم کر دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بال بچے دار شخص کو دو حصے عطا کرتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ عطا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال فے آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اسی دن میں تقسیم کر دیتے اور بال بچے دار شخص کو دو حصے عطا کرتے اور کنوارے کو ایک حصہ عطا کرتے۔ (یہ احتمال ہے) یہ ادائیگی مال خمس میں سے کی جاتی ہوگی کیونکہ آپ بال بچے دار اور کنواروں کو مختلف نوعیت کی ادائیگی کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اسْتِمَالَةُ قُلُوْبِ رَعِيَّتِهِ عِنْدَ الْقِسْمَةِ بَيْنَهُمْ غَنَائِمَهُمْ اَوْ خُمُسًا خَمَّسَهُ اِذَا اَحَبَّ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے مال غنیمت لوگوں میں تقسیم کرتے وقت اپنی رعایا کے دلوں کو مائل کرے اور اگر وہ مناسب سمجھے تو مال خمس میں سے بھی انہیں ادائیگی کر دے

4817 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، قَالَ: ادْخُلْ، فَادْعُهُ لِي، قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ، وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا، وَقَالَ: قَدْ خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ، قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں تقسیم کیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اندر جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لاؤ۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لایا

4817– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد –وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب– فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة . ابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة .وأخرجه أبو داوُد (4028) في اللباس: باب ما جاء في الأقبية، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (992) في الهبة: باب كيف يقبض العبد والمتاع، و (5800) في اللباس: باب القباء وفروج حرير، ومسلم (1058) في الزكاة: باب إعطاء من سأل بفحش وغلظة، وأبو داوُد (4028)، والترمذي (2818) في الأدب: باب رقم (53)، والنسائي 8/205 في الزينة: باب لبس الأقبية، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، بِه . وأخرجه البخاري تعليقاً (3127) و (5862) عن الليث، بِه . وأخرجه البخاري (2657 في الشهادات: باب شهادة الأعمى، و (3127) في فرض الخمس: باب قسمة الإمام ما يقدم عليه، و (6132) في الأدب: باب المداراة مع الناس، ومسلم (1058) من طريق أيوب السختياني، عن ابن أبي مليكة، بِه .وانظر الحديث الآتي .

نبی اکرم ﷺ ان کے پاس باہر تشریف لائے' آپ ﷺ کے پاس ایک قباء تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارے لیے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مخرمہ راضی ہو گئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے لیث بن سعد نے یہ روایت ابن ابوملیکہ سے نہیں سنی ہے

4818 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ اَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ، فَادْعُهُ لِيْ، قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ فَقَالَ: قَدْ خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ قبائیں تقسیم کیں' لیکن آپ ﷺ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا' حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اندر جا کر نبی اکرم ﷺ کو بلا کر لاؤ۔ میں نبی اکرم ﷺ کو بلا کر لایا نبی اکرم ﷺ ان کے پاس باہر تشریف لائے' آپ ﷺ کے پاس ایک قباء تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارے لیے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مخرمہ راضی ہو گئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ لُزُوْمُ الْعَدْلِ بِالْقِسْمَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَالَهُمْ وَتَرْكُ الْاِغْضَاءِ عَمَّنِ اعْتَرَضَ عَلَيْهِ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ مسلمانوں کے درمیان مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے انصاف سے کام لے اور جو شخص اس بارے میں اس پر اعتراض کرتا ہے اس سے چشم پوشی کرے

4819 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَ

4818– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك . وهو مكرر ما قبله .

حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، کَانَ یَقْبِضُ لِلنَّاسِ فِی ثَوْبِ بِلَالٍ یَوْمَ حُنَیْنٍ یُعْطِیْهِمْ، فَقَالَ اِنْسَانٌ مِّنَ النَّاسِ: اعْدِلْ یَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَیْلَكَ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَمَنْ یَّعْدِلُ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِ: دَعْنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَعَاذَ اللّٰہِ، اَنْ یَّتَحَدَّثَ النَّاسُ، اَنِّی اَقْتُلُ اَصْحَابِی، اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابًا لَهٗ، یَقْرَئُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں سے چیزیں نکال کر لوگوں کو عطا کر رہے تھے۔ ایک شخص بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! انصاف سے کام لیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں انصاف سے کام نہیں لوں گا' تو پھر کون انصاف سے کام لے گا؟ اگر میں انصاف سے کام نہ لوں' تو میں خسارے اور نقصان کا شکار ہو جاؤں گا' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ! (اس صورت میں غیر مسلم) لوگ یہ باتیں کریں گے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتا ہوں۔ بے شک یہ شخص اور اس کے ساتھی قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ تَحَمُّلُ مَا یُرَدُّ عَلَیْہِ مِنْ رَعِیَّتِهٖ عِنْدَ الْقِسْمَةِ فِیْهِمِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے

لوگوں کے درمیان مالِ غنیمت کی تقسیم کے دوران اپنے اوپر رعایا کی طرف سے ہونے والے اعتراض پر برداشت سے کام لے

4820 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الذُّهْلِیُّ، قَالَ:

4819- إسناده صحيح على شرط مسلم وأبو الزبير صرح بالتحديث عند مسلم فانتفت شبهة تدليسه . عبد الله بن نافع: هو الصائغ، ويحيى بن سعيد: هو ابن قيس الأنصاري . وأخرجه النسائي في " فضائل القرآن " (113) من طريق ابن وهب، عن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/353 و 354، ومسلم (1063) في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، والنسائي في " فضائل القرآن " (112) من طرق عن يحيى بن سعيد، به .وأخرجه أحمد 3/354-355، ومسلم (1063)، وابن ماجه (172) في المقدمة: باب في ذكر الخوارج، والبيهقي في " الدلائل " 5/185-186 من طرق عن أبي الزبير، به .وأخرجه البخاري مختصراً (3138) في فرض الخمس: باب إذا بعث الإمام رسولاً في حاجة، والبيهقي في " الدلائل " 5/186 .

4820- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذُّهلي وعمر بن محمد بن جبير، فمن رجال البخاري .وهو في " مصنف عبد الرزاق " (9497)، ومن طريقه أخرجه البغوي (3689) .وأخرجه أحمد 4/82، والبخاري (3148) في فرض الخمس: باب ما كان يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس، من طريق صالح بن كيسان، و (2821) في الجهاد: باب الشجاعة في الحرب والجبن، والمزي في " تهذيب الكمال " ص 1023 في ترجمة عمر بن محمد، من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد .وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند البيهقي 7/17 و 9/102

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَمْلَاهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُونَهُ، فَاضْطَرُّوهُ اِلٰى سَمُرَةٍ، حَتّٰى خُطِفَ رِدَاؤُهُ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَوَقَفَ فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي، اَتَخْشَوْنَ عَلَيَّ الْبُخْلَ، فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا، لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا، وَلَا جَبَانًا، وَلَا كَذَّابًا

❀❀ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں: ان کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے انہیں یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اور بھی لوگ تھے' یہ غزوۂ حنین سے واپسی کی بات ہے' کچھ دیہاتیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگ رہے تھے' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمرہ کے درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچ لی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر سوار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری چادر مجھے واپس کرو' کیا تمہیں میرے بارے میں بخل کا اندیشہ ہے؟ اگر یہ تمام شاخیں نعمتوں میں تبدیل ہو جائیں' تو میں ان سب کو تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا اور تم مجھے بخیل یا بزدل یا جھوٹا نہیں پاؤ گے۔

ذِكْرُ مَا يَعْدِلُ الْبَعِيرُ، فِي قَسْمِ الْغَنَائِمِ مِنَ الشَّاءِ

اس بات کا تذکرہ' مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر شمار ہوں گی

4821 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

4821- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبد الله بن الحكم، فمن رجال مسلم . غُندر: لقب محمد بن جعفر .وأخرجه النسائی 7/221 فی الضحايا: باب ما تجزء عنه البدنة فی الضحايا، عن أحمد بن عبد الله بن الحكم، بهذا الإسناد . وفيه قول شعبة .وأخرجه أحمد 3/264، ومسلم (1968) (23) فی الأضاحی: باب جواز الذبح بكل ما أنهر الدم، من طريق غندر، عن شعبة، عن سعيد بن مسروق، به مطولاً . وفی أحمد قول محمد بن جعفر غندر، وشعبة .وأخرجه البخاری (2507) فی الشركة: باب من عدل عشرة من الغنم بجزور فی القَسْم، ومسلم (1968) (20)، والترمذی (1492) فی الأحكام والفوائد: باب ما جل فی البعير والبقر إذا ندّ فصار وحشياً يُرمى بسهم أم لا، و (1600) فی السير: باب ما جاء فی كراهية النهبة، وابن ماجه (3137) فی الأضاحی: باب كم تجزیء من الغنم عن البدنة، من طرق عن سفيان الثوری، به مطولاً . وأخرجه البخاری (2488) فی الشركة: باب قسمة الغنم، و (3075) فی الجهاد: باب ما يكره من ذبح الإبل والغنم فی المغانم، و (5498) فی الذبائح والصيد، باب التسمية على الذبيحة، والنسائی 7/191-192 فی الصيد والذبائح: باب الإنسية تستوحش، وابن ماجه (3137)، من طريقی أبی عوانة وزائدة عن سعيد بن مسروق، به مطولاً .وأخرجه البخاری (5543) فی الذبائح: باب إذا أصاب قوم غنيمة، وأبو داوُد (2821) فی الأضاحی: باب فی الذبيحة بالمروة، والترمذی (1492) و (1600)، والبيهقی 9/247 من طريق أبی الأحوص و 9/247 من طريق حسان بن إبراهيم الكرمانی، كلاهما عن سعيد مسروق، عن عباية بن رفاعة، عن أبيه، عن جده، رافع بن خديج مطولاً .

بْنِ الْحَكَمِ الْكُرْدِيُّ بَصْرِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَجْعَلُ فِي قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ، قَالَ شُعْبَةُ: وَاَكْبَرُ عِلْمِي اَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، وَقَالَ غُنْدَرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الْبَدَنَةَ تَقُومُ عَنْ عَشَرَةٍ اِذَا نُحِرَتْ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہی ہے میں نے یہ روایت سعید بن مسروق سے سنی ہے۔

غندر کہتے ہیں: میں نے یہ روایت سفیان سے سنی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے اونٹ کی قربانی دس آدمیوں کی طرف سے کی جائے گی۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخْذِ الصَّفِيِّ مِنَ الْغَنَائِمِ لِنَفْسِهِ خَارِجًا مِنْ خُمُسِ الْخُمُسِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کی ہے آپ اپنی ذات کے لیے مالِ غنیمت میں سے کوئی چیز مخصوص کر سکتے ہیں جو خمس کے پانچویں حصے کے علاوہ ہو

4822 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (مالِ غنیمت میں سے) اس مال میں شامل تھیں۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھا۔

4822– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو أحمد الزبيري: هو محمد بن عبد الله بن الزبير .وأخرجه أبو داوُد في الخراج: باب ما جاء في سهم الصفي، عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في " الكبير " 24/ (175)، والحاكم 3/39 من طريقين عن أبي أحمد الزبيري، بِهِ . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه الحاكم 2/128، والبيهقي 6/304 من طريق أبي حذيفة وأبي نعيم، عن سفيان، بِهِ .

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ كَانَ يَحْبِسُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسَ خُمُسِهِ وَخُمُسَ الْغَنَائِمِ جَمِيعًا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے خمس کے پانچویں حصے اور تمام مال غنیمت کے خمس کو اپنے پاس روک لیا تھا

4823 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَفَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوَرَّثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ، اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ، لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّزِيدُوْا عَلَى الْمَاْكَلِ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ، لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا، الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَاَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبٰى اَبُو بَكْرٍ، اَنْ يَّدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ، عَلٰى اَبِي بَكْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ، فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ، حَتّٰى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَكَانَ

4823– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان بن سعيد الحمصي وأبيه، فروى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان .وأخرجه أبو داوُد (2969) في الخراج والإمارة: باب صفايا رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عمرو بن عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد مختصراً .وأخرجه البخاري (3711) و (3712) في فضائل الصحابة: باب مناقب قرابة رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبيهقي 6/300 من طريق أبي اليمان، والنسائي 7/132 في قسم الفيء، من طريق أبي إسحاق الفزاري، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، به مختصراً .وأخرجه بطوله البخاري (4240) و (4241) في المغازي: باب غزوة خبر، ومسلم (1759) (52) في الجهاد والسير: باب قول النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لا نُورَثُ ما تركنا فهو صدقة "، وأخرجه مختصراً أحمد 1/9 –10، وأبو داوُد (2968)، والبيهقي 10/142–143 من طرق عن اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ الأيلي، عن الزهري، به . وأخرجه مختصراً أحمد 1/10، والمروزي في "مسند أبي بكر" (38)، والبخاري (4035) و (4036) في المغازي: باب حديث بني النضير، و (6725) و (6726) في الفرائض: باب قول النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا نُورَثُ ما تركنا صدقة "، ومسلم (1759) (53)، والبيهقي 6/300 من طريق معمر، والبخاري (3092) و (3093) في فرض الخمس: باب فرض الخمس، ومسلم (1759) (54)، وأبو داوُد (970)، والبيهقي 6/300–301 من طريق صالح، كلاهما عن الزهري، به .

لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا، انْصَرَفَتْ وُجُوهُ النَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ، حَتّٰى اَنْكَرَهُمْ، فَضَرَعَ عَلِيٌّ عِنْدَ ذٰلِكَ اِلٰى مُصَالَحَةِ اَبِىْ بَكْرٍ، وَمُبَايَعَتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ، فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ، اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ، وَكَرِهَ عَلِيٌّ اَنْ يَّشْهَدَهُمْ عُمَرُ، لِمَا يَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ عُمَرَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِىْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا عَسٰى اَنْ يَّفْعَلُوْا بِىْ، وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ، وَاِنَّا لَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ، وَكُنَّا نَرٰى لَنَا حَقًّا، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَقَّهُمْ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَكَلَّمُ، حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِىْ بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَىَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِىْ، وَاَمَّا الَّذِىْ شَجَرَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَاِنِّىْ لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ، وَاِنِّىْ لَمْ اَكُنْ لِاَتْرُكَ فِيْهَا اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ عَلِيٌّ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا اَنْ صَلَّى اَبُوْ بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ ارْتَقٰى عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِىْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِىْ بَكْرٍ، وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِىْ صَنَعَ نَفَاسَةٌ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَلَا اِنْكَارٌ فَضِيلَتِهِ الَّتِىْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِى الْاَمْرِ نَصِيبًا وَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا، فَوَجَدْنَا فِىْ اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَقَالُوْا لِعَلِيٍّ: اَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ، قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ عَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اوران سے اس مال میں سے اپنے وراثت کے حصے کا مطالبہ کیا' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مالِ فے کے طور پر عطا کیا تھا' وہ مدینہ منورہ اور فدک میں موجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی زمینوں) کے صدقے (میں سے اپنے حصے) کی طلب گار تھیں۔ اوراس میں سے بھی جو خیبر کے خمس میں سے باقی بچتا تھا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے:

''ہماری (یعنی انبیاء کی) وراثت نہیں ہوتی۔ ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر والے اس مال میں سے صرف اپنی خوراک حاصل کر سکتے ہیں' ان کے لیے خوراک سے زیادہ حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہے''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات (کوخرچ کرنے) میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا۔ یہ اسی حالت میں رہیں گے' جس حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں تھے' اور میں انہیں اسی طرح استعمال کروں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں استعمال کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کوئی بھی چیز سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے انکار کردیا۔ اس پر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوگئیں۔ انہوں نے اپنے انتقال تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے

لاتعلقی اختیار کی اور ان سے کبھی بات نہیں کی۔ ان کا انتقال نبی اکرم ﷺ کے وصال کے 6 ماہ بعد ہوا۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات کے وقت ہی دفن کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع نہیں دی۔ ان کی نمازِ جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مل لیتے تھے لیکن جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو لوگوں کی توجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہٹ گئی اور لوگ ان کے لئے اجنبی ہو گئے۔ اس بات نے انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کرنے' اور ان کی بیعت کرنے کی طرف مائل کیا۔ ان (6) مہینوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا۔ آپ ہمارے ہاں آئیں' لیکن آپ کے ساتھ کوئی نہ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ ہوں' کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزاج کی سختی سے واقف تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر سے کہا: اللہ کی قسم! آپ اکیلے ان لوگوں کے ہاں نہیں جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا' اور پھر یہ کہا: اے ابوبکر! آپ کی فضیلت اور جو (خصوصیات) اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہیں' ہم ان سے واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو بھلائی عطا کی ہے' ہم اس کا انکار نہیں کرتے' لیکن حکومت کے معاملے میں آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ ہم اس کا حق رکھتے ہیں' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اپنی قرابت اور اپنے حق کا تذکرہ کیا۔ وہ مسلسل بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی تو انہوں نے کہا: "اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' نبی اکرم ﷺ کے رشتہ داروں (کے ساتھ اچھا سلوک کرنا) مجھے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے جو ان صدقات کے حوالے سے میرے اور آپ کے درمیان اختلاف ہوا تو میں نے ان کے بارے میں بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ میں نے ان کے بارے میں کوئی ایسا نہیں کام ترک نہیں کیا' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے بارے میں کرتے ہوئے دیکھا' میں نے وہی کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بیعت کے لئے آپ سے شام کو ملاقات ہو گی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کر لی تو وہ منبر پر چڑھے' انہوں نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیعت نہ کرنے کے معاملے اور ان کے عذر کا ذکر کیا' اور پھر کلمہ استغفار پڑھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت کا اعتراف کیا اور اس بات کا ذکر کیا کہ انہوں نے جو کچھ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی ناراضگی یا ان کی اس فضیلت کے انکار کی وجہ سے نہیں تھا' جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی:) ہم یہ سمجھتے ہیں حکومت میں ہمارا حصہ ہونا چاہیے تھا اور انہوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے' اس کی وجہ سے ہمیں ناراضگی تھی۔ (لیکن اب میں بیعت کر رہا ہوں)

اس پر مسلمان بہت خوش ہوئے' انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ٹھیک کیا ہے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درست موقف کی طرف رجوع کر لیا تو مسلمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گئے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ الْقِسْمَةُ فِي ذَوِي الْقُرْبٰى مِنَ السَّهْمِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ امام پر یہ بات لازم ہے جس حصے کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں سے تقسیم کرتے ہوئے رشتہ داروں میں بھی تقسیم کرے

4824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ،

(متن حدیث): اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ خَرَجَ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ لِاَقْرِبَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ، وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا مِنْهُ عَرَضًا رَاَيْنَاهُ دُوْنَ حَقِّنَا، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ وَاَبَيْنَا اَنْ نَقْبَلَهُ، فَكَانَ عَرَضَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُّعِيْنَ نَاكِحَهُمْ، وَاَنْ يَّقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ وَاَنْ يُّعْطِيَ فَقِيْرَهُمْ وَاَبٰى اَنْ يَّزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی آزمائش کے زمانے میں نجدہ حروری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور ان سے یہ دریافت کیا: ذوی القربٰی کا مخصوص حصہ کسے ملے گا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ حصہ ان میں ہی تقسیم کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ حصہ ہمیں پیش کیا تھا جس کے بارے میں ہماری یہ رائے تھی کہ یہ ہمارے حق سے کم ہے تو ہم نے اسے واپس کر دیا اور اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ ان رشتہ داروں کو اس حصہ میں سے پیش کش کرتے تھے کہ نکاح کرنے والے کی مدد کر دیتے ہیں یا تاوان ادا کرنے والے کی طرف سے ادائیگی کر دیتے ہیں یا غریب شخص کو دے دیتے ہیں لیکن انہوں نے مزید ادائیگی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

4824- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن هرمز، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي، وهو في " مسند أبي يعلى " (2739) .وأخرجه أحمد 1/320، والنسائي 7/128-129 في قسم الفيء، من طريق عثمان بن عمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داود (2982) في الخراج والإمارة: باب في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، والبيهقي 6/344 من طريقين عن يونس بن يزيد، به .وأخرجه النسائي 7/128، وأبو يعلى (2550)، والطحاوي 3/235، والبيهقي 3/253، من طريقين عن الزهري، به .وأخرجه الشافعي 2/122-123، وأحمد 1/308، ومسلم (1812) (137) و (138) في الجهاد: باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم، والنسائي 7/129، وأبو يعلى (2550)، والبيهقي 6/345، والبغوي (2723) من طريق أبي جعفر محمد بن علي، وأحمد 1/248 و 294، والطحاوي 3/235، والبيهقي 6/332 من طريق قيس بن سعد، كلاهما عن يزيد، به . وأخرجه أحمد 1/224، وأبو يعلى (2630) من طريق عطاء بن أبي رباح، عن أبي عباس .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا غَنِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الْحَرْبِ يُخَمَّسُ خَلَا مَا يُؤْكَلُ مِنْهَا لِقُوتِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اہل حرب کے اموال میں سے مسلمانوں کو جو غنیمت حاصل ہوتی ہے

اس میں سے خمس نکالا جائے گا تاہم مسلمان وہاں جو کچھ کھاتے ہیں اس میں سے خمس نہیں لیا جائے گا

4825 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَ جَيْشًا فَغَنِمُوْا طَعَامًا وَعَسَلًا، فَلَمْ يُخَمِّسْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی انہیں مال غنیمت میں اناج اور شہد ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے خمس وصول نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَا اَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَخْذَ الْخُمُسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ الْمُشْرِكِينَ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے مشرکین کے مال غنیمت میں سے خمس کو لینے کو مباح قرار دیا ہے

4826 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، ثُمَّ

4825– حديث صحيح، ابن أبى السرى –وهو محمد بن المتوكل بن عبد الرحمٰن– قد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين . عبد الله بن عمر: هو ابن حفص بن عاصم . وأخرجه أبو داوُد (2701) فى الجهاد: باب فى إباحة الطعام فى أرض العدو، والطبرانى فى " الكبير " 12/ (13372)، والبيهقى 9/59 من طريق إبراهيم بن حمزة الزبيرى، عن أنس بن عياض، عن عبيد الله، بهذا الاسناد .وأحرجه البيهقى 9/59–60 من طريق عثمان بن الحكم الجذامى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ مرسلاً .

4826– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو فى " مسند أحمد " 2/317، ومن طريقه أخرجه مسلم (1756) فى الجهاد: باب حكم الفىء، وأبو داوُد (3036) فى الخراج: باب فى إيقاف أرض السواد وأرض العنوة .وأخرجه مسلم (1756) من طريق محمد بن رافع، والبيهقى 6/318، والبغوى (2719) من طريق أحمد بن يوسف السلمى كلاهما عن عبد الرزاق، بِهِ .وأخرجه البيهقى 9/119 من طريق قراد أبى نوح، عن المُرَجّٰى بن رجاء، عن أبى سلمة، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِىْ هريرة .

هِيَ لَكُمْ

ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیثیں بیان کی تھیں' پھر انہوں نے کچھ روایات ذکر کیں' جن میں ایک روایت یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بستی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتی ہے' اس کے (مالِ غنیمت میں سے) خمس اللہ اور اس کے رسول کو ملے گا اور پھر وہ تمہیں ملے گا''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اِعْطَاءُ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ خُمُسِ الْخُمُسِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ خمس کے پانچویں حصے میں سے مؤلفۃ القلوب کو بھی کچھ دے

4827 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ، مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ الْفَزَارِيَّ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى الْعَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ، فَاَنْشَاَ يَقُوْلُ جَعَلْتَ نَهْبِي، وَنَهْبَ الْعَبِيدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ، وَالْاَقْرَعِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان بن حرب کو ایک سو اونٹ دیئے۔ آپ نے اقرع بن حابس تمیمی کو ایک سو اونٹ دیئے۔ آپ نے عیینہ بن حصن فزاری کو ایک سو اونٹ دیئے۔ آپ نے عباس بن مرداس کو اس سے کم اونٹ دیئے تو اس نے یہ شعر کہا:

''آپ نے میرا اور غلام کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان رکھا ہے''۔

4827- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة وعمر بن سعيد بن مسروق، فمن رجال مسلم، سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه مسلم (1060) (138) في الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام، والبيهقي في " السنن " 7/17، عن أحمد بن عبدة الضبي، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي (412)، ومسلم (1060) (137) و (138)، والبيهقي في " السنن " 7/17، وفي " الدلائل " 5/178 من طرق عن سفيان بن عيينه، بِهِ . وليس فيها كلها ذكر لأبي سفيان بن الحارث، بل زاد بعضهم فيه: صفوان بن أمية، وعلقمة بن عُلاثة، ومالك بن عوف .

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُعْطِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ مَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مؤلفۃ القلوب کو وہ عطیات دیتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

4828 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ اَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَبْغَضِ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِينِي حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ

❀❀ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھے (مال) عطا کیا۔ پہلے آپ میرے نزدیک ناپسندیدہ ترین شخصیت تھے۔ آپ مجھے مسلسل (عطیات) دیتے رہے، یہاں تک کہ آپ میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہو گئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِعْطَاءُ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ خُمْسِ خُمُسِهِ وَاِنْ اُسْمِعَ فِي ذٰلِكَ مَا يَكْرَهُ

اس بات کا تذکرہ، امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ مؤلفۃ القلوب کو اپنے خمس میں سے پانچویں حصے میں سے ادائیگی کرے، اگرچہ اسے اس بارے میں ایسی بات سننی پڑے، جو ناپسندیدہ ہو

4829 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

4828- حديث صحيح، مسروق بن المرزبان روى عنه جمع، وذكره المؤلف في " الثقات "، وقال صالح بن محمد: صدوق، وقال أبو حاتم: ليس بالقوي يكتب حديثه، قلت: وقد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 3/401 و 6/465، والترمذي (666) في الزكاة: باب ما جاء في إعطاء المؤلفة قلوبهم، من طريقين عن ابن المبارك، بهذا الإسناد .وقد سقط من إسناد أحمد في المطبوع من " المسند " 3/401: " عن ابن المبارك، عن يونس، عن الزهري " واستدرك من 6/465 .وأخرجه مسلم (2313) في الفضائل: باب ما سئل رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شيئاً قطُّ فقال: لا، والبيهقي 7/19 .

4829- إسناده صحيح على شرط الشيخين .جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وأبو وائل هو شقيق بن سلمة .وأخرجه مسلم (1062) (140) في الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (3150) في فرض الخمس: باب ما كان النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس، و (4336) في المغازي: باب غزوة الطائف، ومسلم (1062) (140) من طريق جرير، به .وأخرجه أحمد 1/411 و 441، والبخاري (3405) في الأنبياء : باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام، و (4335)، و (6059) في الأدب: باب من أخبر صاحبه بما يقال فيه، و (6100) : باب الصبر في الأذى، و (6291) .

قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، وآثَرَ نَاسًا مِنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ، مَا عُدِلَ فِيْهَا، وَمَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهٗ، فَاَخْبَرْتُهٗ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَّعْدِلُ، اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ، قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى، قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ، فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيْثًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے (مالِ غنیمت) تقسیم کرتے ہوئے کچھ لوگوں کو ترجیح دی' آپ ﷺ نے اقرع بن حابس کو ایک سو اونٹ دیئے' آپ ﷺ نے عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی (اونٹ) دیئے' آپ ﷺ نے کچھ عرب سرداروں کو ترجیحی طور پر (زیادہ) ادائیگی کی' تو ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا خیال نہیں رکھا گیا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ضرور بتاؤں گا' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر (یعنی غصہ کی وجہ سے سرخ) ہو گیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی انصاف سے کام نہیں لیں گے تو پھر کون انصاف سے کام لے گا؟

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے' انہیں اس سے زیادہ ایذاء پہنچائی گئی' لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے طے کیا: اب میں کبھی بھی آپ ﷺ تک (اس نوعیت کی) کوئی بات نہیں پہنچاؤں گا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ مِنْ فَكِّ رَقَبَةِ مَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ خُمُسِ خُمُسِهٖ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات لازم ہے' وہ اپنے خمس کے پانچویں حصے میں سے اس شخص کی طرف سے ادائیگی کرے جس نے مسلمانوں کی کوئی ادائیگی اپنے ذمے لازم کی ہو

4830 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً عَنْ قَوْمِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً عَنْ قَوْمِيْ،

4830– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر الحديث رقم (3395) و (3396) .

فَاَعِنِّي فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ نَحْمِلُهُ عَنْكَ، قَالَ هِيَ لَكَ، فِي اِبِلِ الصَّدَقَةِ، اِذَا جَاءَ تْ، ثُمَّ قَالَ: يَا قَبِيصَةُ بْنَ مُخَارِقٍ، اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ، اِلَّا لِاِحْدٰى ثَلَاثٍ رَجُلٍ، تَحَمَّلَ حَمَالَةً عَنْ قَوْمِهِ اِرَادَةَ الْاِصْلَاحِ، فَسَالَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اُمْنِيَّتَهُ اَمْسَكَ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، فَشَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ، مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ، حَتّٰى اِذَا اَصَابَ قِوَامًا، اَوْ سِدَادًا اَمْسَكَ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَسَالَ حَتّٰى اِذَا اَصَابَ قِوَامًا، اَوْ سِدَادًا اَمْسَكَ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ يَا قَبِيصَةُ، مِنَ الْمَسْاَلَةِ سُحْتٌ، قَالَهَا ثَلَاثًا

حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی قوم (کے ذمہ لازم) ایک ادائیگی اپنے ذمہ لے لی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی قوم کی طرف سے ایک ادائیگی اپنے ذمہ لے لی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں میری مدد کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری یہ ادائیگی ہم اپنے ذمہ لیتے ہیں' جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو تمہیں یہ (رقم یا ادائیگی کی چیز) مل جائے گی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ بن مخارق! مانگنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے صرف تین قسم کے لوگوں میں کسی ایک کے لیے مانگنا جائز ہے۔ ایک وہ شخص جو بھلائی کے ارادے کے ساتھ اپنی قوم کی طرف سے کوئی ادائیگی اپنے ذمہ لے' وہ مانگ سکتا ہے' یہاں تک کہ جب اس کی ضرورت پوری ہو جائے' تو وہ (مانگنے سے) رک جائے۔ ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہوا اور اس کی قوم کے تین تجربہ کار افراد اس کے حق میں گواہی دیں' (تو وہ شخص مانگ سکتا ہے) یہاں تک کہ جب اس کی ضروریات کا سامان دستیاب ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو وہ (مانگنے سے) رک جائے۔ ایک وہ شخص جس (کی زرعی پیداوار) کو کوئی آفت لاحق ہو جائے' تو وہ مانگ سکتا ہے' یہاں تک کہ جب اس کی ضروریات کا سامان دستیاب ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو وہ مانگنے سے رک جائے۔

اے قبیصہ! اس کے علاوہ جو بھی مانگنا ہو' وہ حرام ہوگا۔

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يُسْهِمَ الْمَمَالِيكَ مِنْ خُمُسِ خُمُسِهِ اِذَا شَهِدُوا الْحَرْبَ وَالْقِتَالَ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے خمس کے پانچویں حصے میں سے غلاموں کو بھی حصہ دیں جب وہ جنگ اور لڑائی میں شریک ہوئے ہوں

4831 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ حُنَيْنًا وَاَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ سَهْمِي، فَاَعْطَانِي سَيْفًا، وَقَالَ: تَقَلَّدْهُ، وَاَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوۂ حنین میں شریک ہوا' میں ایک غلام تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مالِ غنیمت میں سے) میرا حصہ؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک تلوار عطا کی اور فرمایا: اسے تم گلے میں لٹکا لو۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے مجھے عام سا کچھ ساز و سامان بھی عطا کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّنَفِّلَ مِنْ خُمُسِهِ اَصْحَابَ السَّرَايَا فَضْلًا عَلٰى حِصَصِهِمْ مِنَ الْغَنِيمَةِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے خمس میں سے جنگ میں حصہ لینے والوں کو مزید عطیہ دے جو مالِ غنیمت میں ان کے حصہ کے علاوہ ہو

4832 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ بَعْثًا وَكُنْتُ فِيهِمْ، فَغَنِمْنَا، فَاَصَابَنِي مِنَ الْقَسْمِ ثِنْتَا عَشْرَةَ نَاقَةً، ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ نَاقَةً، نَاقَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی۔ میں بھی اس میں شریک تھا۔ ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہوا تو تقسیم کرتے ہوئے میرے حصہ میں بارہ اونٹنیاں آئیں' پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مزید ایک' ایک اونٹنی عطا کی۔

4831- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ومحمد بن زيد: هو ابن مهاجر بن قنفذ .وأخرجه ابن أبي شيبة 12/406، والدارمي 2/226، وابن الجارود (1087) من طرق عن حفص بن غياث، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (1215)، وعبد الرزاق (9454)، وابن أبي شيبة 12/406، وابن سعد 2/114، وأحمد 5/223، وأبو داوُد (2730) في الجهاد: باب في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة، والترمذي (1557) في السير: باب هل يُسهم للعبد، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 8/208، وابن ماجه (3855) في الجهاد: باب العبيد والنساء يشهدون مع المسلمين، والطبراني /17 (131) و (132) و (133)، والحاكم 2/131، والبيهقي 9/31 .

4832- إسناده قوي، برد بن سنان روى له البخاري في " الأدب المفرد " وأصحاب السنن، ووثقه ابن معين، وقال أبو زرعة وأبو حاتم: صدوق، وقال النسائي: لا بأس به، وقال علي بن المديني: ضعيف، وقد توبع، وباقي رجاله على شرط الشيخين .وأخرجه الطبراني /12 (13426) من طريق إسماعيل بن عياش، عن برد بن سنان، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن نافع: عبد الرزاق (9335) و (9336)، وأحمد 2/10 و55 و 62 و 80، والبخاري (4338) في المغازي: باب السرية التي قبل نجد، ومسلم (1749) (37) في الجهاد والسير: باب الأنفال، وأبو داوُد (2741) و (2742) و (2743) و (2745) في الجهاد: باب في نفل السرية تخرج من العسكر، وابن الجارود (1074)، والطبراني /12 (13426)، والبيهقي 6/312 و 312-313، وسعيد بن منصور (2704) .وأخرجه البيهقي 6/313 من طريق عبد الله بن رجاء، عن يونس، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه، بلفظ: " بعثنا رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في سرية فبلغت سهماننا كذا وكذا ونفلنا رسول الله . . . ." وانظر الحديثين الآتيين .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّنَفِّلَ السَّرِيَّةَ اِذَا خَرَجَتْ شَيْئًا مَعْلُوْمًا مِنْ خُمُسِ الْخُمُسِ سِوٰى سُهْمَانِهِمُ الَّتِیْ قُسِمَتْ عَلَيْهِمْ مِمَّا غَنِمُوْا

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی مہم کو اضافی عطیات دے

جب خمس کے پانچویں حصے میں سے کوئی متعین چیز نکلی ہو اور یہ عطیات ان لوگوں کے تقسیم کے دوران ملنے والے حصے کے علاوہ ہوں

4833 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرًا، فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ بَعِيْرًا، وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا، بَعِيْرًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نجد کی سمت ایک مہم روانہ کی، جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے۔ ان لوگوں کو مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے تو ان میں سے ہر ایک کے حصہ میں بارہ اونٹ آئے اور (ان میں سے ہر ایک کو) مزید ایک ایک اونٹ کی ادائیگی بھی کی گئی۔

ذِكْرُ تَرْكِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْفِعْلَ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس فعل کو ترک کرنے کا تذکرہ، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

4834 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فِيْهِمُ ابْنُ عُمَرَ، وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَیْ عَشَرَ بَعِيْرًا، ثُمَّ نُفِّلُوْا سِوٰى ذٰلِكَ بَعِيْرًا، بَعِيْرًا، فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نجد کی سمت ایک مہم روانہ کی، جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے حصہ میں بارہ اونٹ آئے اور پھر ان (میں سے ہر ایک) کو ان کے علاوہ بھی

4833- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في " الموطأ " 2/450 في الجهاد: باب جامع النفل في الغزو، ولفظه: " . . . فكان سهمانهم اثني عشر بعيراً أو أحدَ عشر بعيراً، ونُفِّلوا بعيراً " ومن طريقه أخرجه أحمد 2/62 و 112 والدارمي 2/228، والبخاري (3134) في فرض الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين ما سأل هوازن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم (1749) (35)، وأبو داوُد (2744)، والبيهقي 6/312، والبغوي (2726) . وانظر الحديث السابق والآتي .

4834- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي .وأخرجه مسلم (1749) (36)، وأبو داوُد (2744)، والبيهقي 6/312 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وانظر الحديثين السابقين .

ایک ایک اونٹ دیا گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّنَفِّلَ السَّرِيَّةَ اِذَا خَرَجَتْ عِنْدَ الْبَعْثِ الشَّدِيْدِ فِي الْبُدْاَةِ وَالرَّجْعَةِ شَيْئًا مَعْلُوْمًا مِنْ خُمْسِ خُمُسِهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کسی جنگی مہم (کے افراد) کو خمس کے پانچویں حصے میں سے کوئی متعین چیز انعام کے طور پر دے جب وہ مہم شدید لڑائی میں شریک ہوئی ہو اور یہ ادائیگی آغاز میں کرے یا واپسی پر کرے

4835 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرٍ النَّحَّاسُ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ مُوسٰى، يَذْكُرَانِ النَّفَلَ فَقَالَ عَمْرٌو: لَا نَفَلَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: شَغَلَكَ اَكْلُ الزَّبِيبِ بِالطَّائِفِ، حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ اللَّخْمِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَفَّلَ فِي الْبُدْاَةِ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

رجاء بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن شعیب اور سلیمان بن موسیٰ کو (مال غنیمت میں سے) نفلی ادائیگی کے بارے بات چیت کرتے ہوئے سنا۔ عمرو نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے بعد (مال غنیمت میں سے) کوئی نفلی ادائیگی نہیں کی جا سکتی۔

اس پر سلیمان بن موسیٰ نے کہا: آپ طائف میں کشمش کھانے میں ہی مصروف رہے (اور علم حاصل نہ کر سکے)

مکحول نے زیاد بن جاریہ لخمی کے حوالے سے حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

''نبی اکرم ﷺ نے آغاز میں خمس کے بعد چوتھائی حصہ نفلی طور پر عطا کیا تھا اور واپسی پر خمس کے بعد تہائی حصہ عطا کیا تھا''۔

4835– إسناده حسن . ضمرة: هو ابن ربيعة الفلسطيني، وسليمان بن موسى: هو الأشدق، ومكحول: هو الشامي .وأخرجه الطبراني (3529) من طريق محمد بن أبي السرى، عن ضمرة بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجه (2853) في الجهاد: باب النفل، من طريق أبي الحسين زيد بن الحباب، عن رجاء، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/160، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 3/239، والطبراني (3528) و (3530)، والبيهقي 6/313 من طرق عن سليمان بن موسى، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق (9331) و (9333)، وأحمد 4/159 و 159– 160 و 160 وأبو داوُد (2748) و (2749) و (2750) في الجهاد: باب فيمن قال الخمس قبل النفل، وابن ماجه (2851)، وسعيد بن منصور (2701) و (2702)، وابن الجارود (1078) و (1079)، والطحاوي 3/240، والطبراني (3518) و (3519) و (3520) و (3521) و (3522) و (3523) و (3524) و (3525) و (3526) و (3527) و (3531)، والبيهقي 6/313 و 314، والحاكم 2/133 من طرق عن مكحول، بِهِ .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرجه الطبراني (3532) من طريق عطية بن قيس، عن زياد بن جارية، بِهِ .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّقُوْلَ عِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بِاَنَّ سَلَبَ الْقَتِيلِ يَكُوْنُ لِقَاتِلِهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ جنگ شروع ہونے کے وقت یہ کہہ دے: مقتول کا مال اس کے قاتل کو ملے گا

4836 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا، فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا، وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ، قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ رَجُلًا عَلٰى حَبْلِ الْعَاتِقِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ، فَاُجْهِضْتُ عَنْهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا اَخَذْتُهَا، فَاَرْضِهِ مِنْهَا وَاَعْطِنِيهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُسْاَلُ شَيْئًا، اِلَّا اَعْطَاهُ، اَوْ سَكَتَ، فَسَكَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: وَاللّٰهِ لَا يُفِيئُهَا اللّٰهُ عَلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِهِ، وَيُعْطِيكَهَا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: صَدَقَ عُمَرُ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو تو اس (کافر) کا ساز و سامان اسے مل جائے گا''۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کیا تھا' انہوں نے ان سب کا ساز و سامان حاصل کر لیا' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک کافر کے کندھے پر وار کیا' اس نے زرہ پہنی ہوئی تھی' تو ایک صاحب بولے: میں نے (اس مقتول کا) ساز و سامان لے لیا ہے' آپ انہیں اس سامان کی طرف سے راضی کر دیں' اور وہ سامان مجھے عطا کر دیں' (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا تو وہ چیز عطا کر دیتے تھے' یا خاموش رہتے تھے۔ اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک شیر کو مال فے میں سے کچھ عطا کرے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ تمہیں عطا کر دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر نے ٹھیک کہا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَلَبَ الْقَتِيلِ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِلْقَاتِلِ اِذَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مقتول کا مال قاتل کو اس وقت ملے گا جب اس کے لیے ثبوت موجود ہو

4837 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ

4836- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . عبد الله: هو ابن المبارك . وانظر الحديث رقم (4838) و (4841) وقوله: " فاجهضت عنه " أي: أعجلت عنه .

4837- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم (4805) .

مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلٰى اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ السُّلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ، قَالَ: فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ فَاسْتَدْبَرْتُ لَهُ، حَتّٰى اَتَيْتُ مِنْ وَرَائِهِ، فَضَرَبْتُهُ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، فَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُ فِيْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟، فَقَالَ: اَمْرُ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ رَجَعُوْا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ، قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ؟، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ، عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ، فَاَرْضِهِ مِنِّيْ، فَقَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: لَاهَا اللّٰهِ، اِذًا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ، وَعَنْ رَسُوْلِهِ، فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ، فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَاَعْطَانِيهِ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلَمَةَ، فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ

❀❀ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حنین کے سال ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہمارا (اور دشمن کا) سامنا ہوا (تو جنگ کے دوران) مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غالب آچکا تھا' میں گھوم کر اس (مشرک کے) پیچھے آگیا' میں نے اس کے کندھے پر ضرب لگا کر اس کی زرہ کاٹ دی' وہ میری طرف بڑھا اور اس نے مجھے اتنے زور سے بھینچا' کہ مجھے موت کی خوشبو محسوس ہوئی' لیکن پھر وہ مر گیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا' میں نے ان سے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کا حکم ہے۔

جب لوگ (اس جنگ سے) واپس آگئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی (کافر) کو قتل کیا ہو' اور اس کا ثبوت بھی موجود ہو' تو مقتول کا ساز و سامان اس شخص کو ملے گا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا پھر میں نے سوچا' میرے حق میں گواہی کون دے گا؟ تو میں بیٹھ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی (کافر) کو قتل کیا' اور اس کا ثبوت بھی موجود ہو' تو اس مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا' میں کھڑا ہوا' پھر مجھے خیال آیا' میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ میں پھر بیٹھ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہی بات ارشاد فرمائی تو میں کھڑا ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوقتادہ! کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا واقعہ سنایا' تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں' اس مقتول کا ساز و سامان میرے پاس ہے' آپ انہیں میری طرف سے راضی کر دیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ کا ایک شیر' اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول کی طرف سے جنگ میں حصہ لے اور (نبی اکرم ﷺ) اس کا سامان تمہیں دے دیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وہ اسے دے دو' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس نے وہ مجھے دے دیا' میں نے زرہ کو فروخت کر کے بنوسلمہ کے محلے میں کھجوروں کا باغ لے لیا' اسلام قبول کرنے کے بعد یہ وہ پہلی زمین تھی جو میں نے خریدی تھی۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ لَمْ يَاْخُذْ اَبُوْ قَتَادَةَ فِي الِابْتِدَاءِ سَلَبَ قَتِيلِهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے آغاز میں اپنے مقتول کا مال حاصل نہیں کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

4838 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ هَوَازِنَ، جَاءَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالشَّاءِ، وَالْاِبِلِ، وَالْغَنَمِ، فَجَعَلُوْهَا صَفَّيْنِ لِيُكْثِرُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَالْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ فَوَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، فَهَزَمَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ نَضْرِبْ بِسَيْفٍ وَلَمْ نَطْعَنْ بِرُمْحٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا، وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ ضَرَبْتُ رَجُلًا عَلٰى حَبْلِ الْعَاتِقِ، وَعَلَيْهِ دِرْعٌ، فَاُعْجِلْتُ عَنْهُ اَنْ اٰخُذَهَا، فَانْظُرْ مَعَ مَنْ هِيَ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَخَذْتُهَا، فَاَرْضِهِ مِنِّيْ وَاَعْطِنِيْهَا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُسْاَلُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ، اَوْ سَكَتَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا يُفِيئُهَا اللّٰهُ عَلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِهِ، وَيُعْطِيكَهَا، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: صَدَقَ عُمَرُ، وَلَقِيَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ، وَمَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا مَعَكِ؟، قَالَتْ: اَرَدْتُ اِنْ دَنَا مِنِّيْ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ، اَنْ اَبْعَجَ بِهِ بَطْنَهُ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ؟، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْتُلُ بِهَا الطُّلَقَاءَ انْهَزَمُوْا بِكَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ

4838- إسناده صحيح، عبد الواحد بن غياث روى لـه أبو داؤد وهو صدوق، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الصحيح .وأخرجه الطيالسي (2079)، وأحمد 3/114 و 190 و 279 وابن أبي شيبة 14/524 و530، ومسلم (1809) في الجهاد: باب غزوة النساء مع الرجال، وأبو داؤد (2718) في الجهاد: باب في السلب يعطى القاتل، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 3/227، والحاكم 3/353، والبيهقي 6/306 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد مطولاً ومختصراً، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي .وقد تقدم القسم الثاني من حديث أبي قتادة برقم (4805) . وانظر الحديث (4836) و (4841) .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر ہوازن قبیلے کے لوگ بکریاں اور اونٹ لے آئے انہوں نے اپنی دو صفیں بنالیں تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ شدت سے حملہ کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب مسلمانوں اور مشرکین کا سامنا ہوا تو (کچھ) مسلمان پیٹھ پھیر کر واپس پلٹ گئے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو پسپا کر دیا حالانکہ (ایسا) ہمارے تلوار کے ذریعے (انہیں) مارنے یا نیزے کے ذریعے زخمی کرنے کی وجہ سے نہیں ہوا تھا۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو تو اس (کافر) کا ساز و سامان اسے ملے گا''۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کیا تھا ان کا ساز و سامان انہوں نے حاصل کر لیا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک کافر کی گردن پر وار کیا اس نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ (پھر وہ مارا گیا) میں اس کی زرہ حاصل نہیں کر سکا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ لیں کہ وہ کس کے پاس ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ میں نے حاصل کر لی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میری طرف سے راضی کر دیں اور وہ (زرہ) مجھے عطا کر دیں۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت شریفہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی چیز مانگی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا تو وہ چیز عطا کر دیتے تھے یا پھر خاموش رہتے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''نہ'' نہیں کرتے تھے)

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک شیر کو وہ (زرہ) مال فے کے طور پر عطا کی ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ تمہیں دے دیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر نے ٹھیک کہا ہے۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس موقع پر) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ہوئی ان کے پاس خنجر تھا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ام سلیم! یہ تمہارے پاس کیوں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو میں اسے اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے سنا ام سلیم کیا کہہ رہی ہے؟ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کے ذریعے ان طلقاء کو قتل کر دوں گی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پسپا ہو گئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام سلیم! بے شک اللہ تعالیٰ نے کفایت کر دی ہے اور (جنگ کا نتیجہ) عمدہ رکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَلَبَ قَاتِلِ عَيْنِ الْمُشْرِكِينَ لَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ قَتَلَهُ اِيَّاهُ فِي الْمَعْرَكَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مشرکین کے جاسوس کو قتل کرنے والے شخص کو (اس جاسوس کا) سامان ملے گا اگرچہ اس نے اس جاسوس کو جنگ کے دوران قتل نہ کیا ہو

4839 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ رَجُلٌ مِّنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُخْبِرَ اَنَّهُ عَيْنٌ لِلْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَهُ، فَلَهُ سَلَبُهُ، قَالَ فَاَدْرَكْتُهُ، فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ

ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: وہ مشرکوں کا جاسوس ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسے قتل کر دے گا، تو اس (جاسوس) کا ساز و سامان (یعنی اس کے ہتھیار وغیرہ) اسے مل جائیں گے، (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے اس تک پہنچ کر اسے قتل کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ساز و سامان مجھے عطا کر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْمُسْلِمَيْنِ اِذَا اشْتَرَكَا فِي قَتْلِ قَتِيلٍ كَانَ الْخِيَارُ اِلَى الْاِمَامِ فِي اِعْطَاءِ اَحَدِهِمَا سَلَبَهُ دُوْنَ الْاٰخَرِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جب دو مسلمان ایک شخص کو قتل کرنے میں حصہ لیں، تو پھر امام کو اختیار ہو گا کہ اس مقتول کا سامان ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیدے

4840 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

4839– إسناده قوى . عبد الرحمٰن بن محمد بن سلام، ومحمد بن ربيعة الكلابى: حديثها عند أصحاب السنن، وهما صدوقان، وقد توبعا . ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين . أبو عُميس: هو عتبة بن عبد الله المسعودى . وأخرجه أحمد 4/50–51، والبخارى (3051) فى الجهاد: باب الحربى إذا دخل دار الإسلام بغير أمان، وأبو داوُد (2653) فى الجهاد: باب فى الجاسوس المستأمن، والنسائى فى " الكبرى " كما فى " التحفة " 4/37، والطحاوى فى " شرح معانى الآثار " 3/227، والطبرانى 7/ (6272)، والبيهقى 6/307 و 9/147 من طريقى أبى نعيم وجعفر بن عون، كلاهما عن أبى العميس، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/45، وابن ماجه (2836) فى الجهاد: باب المبارزة والسلب، من طريق وكيع، عن أبى العميس (وزاد ابن ماجه: وعكرمة)، عن إياس، عن أبيه بلفظ: بارزت رجلاً فقتلته، فنفّلنى رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبه . وأخرجه الطبرانى (627) من طريق عتبة بن عبد الله، عن إياس، به . وانظر الحديث رقم (4843) .

قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ بَيْنَ الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ، اِذْ غَمَزَنِي اَحَدُهُمَا، فَقَالَ اَيْ عَمِّ، هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ، يَا بْنَ اَخِي، فَقَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهُ، يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ رَاَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ، حَتّٰى يَمُوتَ الْاَعْجَلُ، مِنَّا، قَالَ: فَاَعْجَبَنِي قَوْلُهُ، قَالَ: فَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ، وَقَالَ مِثْلَهَا، فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ رَاَيْتُ اَبَا جَهْلٍ يَجُولُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُمَا: هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسَلَانِي عَنْهُ، فَابْتَدَرَاهُ، فَضَرَبَاهُ بِسَيْفِهِمَا فَقَتَلَاهُ، ثُمَّ اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَاهُ بِمَا صَنَعَا، فَقَالَ: اَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟، فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: اَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَكُمَا؟، قُلْنَا: لَا، قَالَ فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ، ثُمَّ قَضٰى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، قَالَ، وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ اَوْهَمَ جَمَاعَةً مِّنْ اَئِمَّتِنَا، اَنَّ سَلَبَ الْقَتِيلِ، اِذَا اشْتَرَكَ النَّفْسَانِ فِي قَتْلِهِ، يَكُونُ خِيَارُهُ اِلَى الْاِمَامِ، بِاَنْ يُعْطِيَهُ اَحَدَ الْقَاتِلَيْنِ، مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا، وَكُنَّا نَقُولُ بِهِ مُدَّةً، ثُمَّ تَدَبَّرْنَا، فَاِذَا هٰذِهِ الْقِصَّةُ كَانَتْ يَوْمَ بَدْرٍ، وَحِينَئِذٍ لَمْ يَكُنْ حُكْمُ سَلَبِ الْقَتِيلِ لِقَاتِلِهِ، وَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ، كَذٰلِكَ كَانَ الْخِيَارُ اِلَى الْاِمَامِ، اَنْ يُعْطِيَ ذٰلِكَ اَيَّمَا شَاءَ مِنَ الْقَاتِلَيْنِ، كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سَلَبِ اَبِي جَهْلٍ حَيْثُ اَعْطَاهُ مُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، وَكَانَ هُوَ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ قَاتِلَيْهِ، وَاَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ، فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَيَوْمُ حُنَيْنٍ بَعْدَ بَدْرٍ، بِسَبْعِ سِنِينَ، فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلٰى اَنَّ الْقَاتِلَيْنِ، اِذَا اشْتَرَكَا فِي قَتِيلٍ كَانَ السَّلَبُ لَهُمَا مَعًا

❀❀ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر میں صف میں کھڑا ہوا تھا' جب میں نے اپنے دائیں اور بائیں طرف دیکھا تو میں دو انصاری لڑکوں کے درمیان تھا' ابھی میں اسی حالت میں تھا کہ ان دونوں میں سے ایک نے مجھے ٹھوکا دیا اور بولا: اے چچا! کیا آپ ابوجہل بن ہشام کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے بھتیجے تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: مجھے یہ بتایا گیا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں

4840- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن يحيى: هو التميمي، ويوسف بن الماجشون: هو يوسف بن يعقوب بن أبي سلمة الماجشون .وأخرجه مسلم (1752) في الجهاد: باب استحقاق القاتل سلب القتيل، والبيهقي 6/306 من طريق يحيى بن يحيى التميمي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/192-193، والبخاري (3141) في فرض الخمس: باب من لم يخمس الأسلاب، و (3964) في المغازي: باب قتل أبي جهل، والطحاوي 3/227-228، والبيهقي 6/305 و 306 من طرق عن يوسف بن الماجشون، به . وأخرجه البخاري (988) في المغازي: باب رقم (10)، عن يعقوب بن محمد، عن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد بن عوف، عن أبيه، عن جده، عن عبد الرحمٰن .

میری جان ہے‘ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا جسم اس کے جسم سے اس وقت تک جدا نہیں ہوگا‘ جب تک ہم دونوں میں سے وہ شخص مر نہیں جاتا‘ جسے پہلے موت آنی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کی بات سے متاثر ہوا‘ تو دوسرے نے مجھے ٹہوکا دیا‘ اس نے بھی اسی کی مانند بات کہی‘ اسی دوران میں نے ابوجہل کو لوگوں کے درمیان گھومتے ہوئے دیکھا‘ تو میں نے ان دونوں سے کہا: یہ رہا وہ شخص جس کے بارے میں تم دونوں مجھ سے دریافت کررہے تھے‘ وہ دونوں اس کی طرف لپکے‘ ان دونوں نے اس پر تلوار کا وار کیا‘ اور اسے قتل کردیا‘ پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس عمل کے بارے میں بتایا‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان دونوں نے یہی کہا: میں نے اسے قتل کیا ہے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم دونوں نے اپنی تلواروں کو صاف کرلیا ہے؟ ہم نے (یعنی ان دونوں نے) جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تلواروں کا جائزہ لیا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں ہی نے اسے قتل کیا ہے‘ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوجہل) کا ساز و سامان (یعنی ہتھیار وغیرہ) معاذ بن عمرو بن جموح کو دیئے جانے کا فیصلہ دیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) وہ دو لڑکے حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرتے ہوئے ہمارے ائمہ کی ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی کہ جس کافر کو قتل کرنے میں دو آدمی حصہ دار ہوں‘ اس کافر (کے ساز و سامان) کے بارے میں امیر کو اختیار ہوگا‘ کہ وہ اس سامان کو دونوں قاتلوں میں سے کسی ایک کو دیدے‘ جسے بھی وہ چاہے‘ ہم ایک عرصہ تک اس کے مطابق فتویٰ دیتے رہے۔

پھر ہم نے غور و فکر کیا (تو یہ بات سامنے آئی) یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے‘ اور اس وقت یہ حکم نہیں تھا کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا‘ تو جب یہ صورتحال تھی‘ تو (اس وقت) اختیار امیر کے پاس تھا‘ کہ وہ اس سامان کو دونوں قاتلوں میں سے جسے چاہے دیدے‘ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے سامان کے بارے میں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سامان حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو دے دیا‘ حالانکہ وہ اور حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ (دونوں ابوجہل) کے قاتل تھے۔

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے ”جو کسی (کافر) کو قتل کرے تو اس (کافر) کا ساز و سامان اسے مل جائے گا“۔

یہ فرمان غزوۂ حنین کے موقع کا ہے اور غزوۂ حنین‘ غزوۂ بدر کے سات سال بعد پیش آیا تھا۔

اس بنیاد پر میں یہ کہتا ہوں‘ جب دو (مجاہد) کسی (کافر) کو قتل کرنے میں حصہ دار ہوں‘ تو (اس کافر کا) ساز و سامان ان دونوں کو ملے گا۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتِ الْمُتَبَحِّرَ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ یُضَادُّ الْخَبَرَیْنِ اللَّذَیْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے علم حدیث میں مہارت رکھنے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

4841 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاِفْرِیْقِیِّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ حُنَیْنٍ: مَنْ تَفَرَّدَ بِدَمٍ فَلَهٗ سَلَبُهٗ، قَالَ فَجَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِسَلَبِ وَاحِدٍ وَعِشْرِیْنَ نَفْسًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ مَنْ تَفَرَّدَ بِدَمٍ، فَلَهٗ سَلَبُهٗ، وَمَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ، مَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ مَنْ قَتَلَ وَحْدَهٗ، فَلَهٗ سَلَبُ الْمَقْتُوْلِ، اِذَا كَانَ مُنْفَرِدًا بِدَمِهٖ، وَاِذَا اشْتَرَكَ جَمَاعَةٌ فِیْ قَتْلِ وَاحِدٍ كَانَ السَّلَبُ بَیْنَهُمْ، لِاَنَّ الْعِلَّةَ، الَّتِیْ هِیَ مَوْجُوْدَةٌ فِیْ قَاتِلٍ وَاحِدٍ، وُجِدَتْ فِی الْقَاتِلِیْنَ، اِذَا اشْتَرَكُوْا فِیْ دَمٍ، وَاسْتَوٰی حُكْمُهُمْ، وَحُكْمُ الْمُنْفَرِدُ فِیْمَا وَصَفْنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کے خون میں منفرد ہو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن اکیس آدمیوں کا ساز و سامان حاصل کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "جو شخص کسی کے خون میں منفرد ہو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا" (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:) جو شخص کسی کو قتل کر دے اس کا ساز و سامان اسے ملے گا ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے جس اکیلے شخص نے کسی کو قتل کیا ہو تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا' جب وہ اسے قتل کرنے میں منفرد ہو اور اگر کسی شخص کو قتل کرنے میں ایک جماعت حصے دار ہو' تو وہ ساز و سامان ان کے درمیان تقسیم ہو گا اس کی وجہ یہ ہے: ایک قاتل میں جو علت پائی جا رہی ہے وہ کئی قاتلوں میں پائی جا رہی ہے اس وقت جب وہ کسی کے خون میں حصہ دار ہوں' تو ان کا حکم اور منفرد شخص کا حکم ایک ہی ہو گا۔

4841- إسناده حسن، مسروق بن المرزبان روى له ابن ماجه، وهو صدوق صاحب أوهام، وأبو أيوب الإفريقي -واسمه عبد الله بن علي الأزرق- روى له أبو داوٗد والترمذي، وهو صدوق يخطىء، وقد توبعا، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة .وأخرجه البيهقي 6/307 من طريق يحيى بن معين وأحمد بن حنبل، كلاهما عن أبي أيوب الإفريقي، بهذا الإسناد . وقد تقدم مطولاً في الحديث رقم (4836) و (4838) .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سامان قاتل کو ملے گا اگر چہ وہ اس کے لیے نہ ہو

4842 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ مَدَدِيًّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ رَافَقَهُمْ، وَاَنَّ رُومِيًّا كَانَ يَسْمُو عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَيُغْرِي عَلَيْهِمْ فَتَلَطَّفَ الْمَدَدِيُّ، فَقَعَدَ تَحْتَ صَخْرَةٍ، فَلَمَّا مَرَّ بِهِ عَرْقَبَ فَرَسَهُ، وَخَرَّ الرُّومِيُّ لِقَفَاهُ، وَعَلَاهُ الْمَدَدِيُّ بِالسَّيْفِ، فَقَتَلَهُ، وَاَقْبَلَ بِسَرْجِهِ، وَلِجَامِهِ، وَسَيْفِهِ، وَمِنْطَقَتِهِ، وَسِلَاحِهِ، فَذَهَبَا بِالذَّهَبِ وَالْجَوْهَرِ اِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَاَخَذَ خَالِدٌ مِنْهُ طَائِفَةً وَنَفَّلَهُ بَقِيَّتَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا خَالِدُ، مَا هٰذَا؟ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَفَّلَ السَّلَبَ كُلَّهُ لِلْقَاتِلِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ، فَقُلْتُ: اَمَا لَعَمْرُ اللّٰهِ لَاُعَرِّفَنَّهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرْتُهُ خَبَرَهُ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَدْفَعَ اِلَى الْمَدَدِيِّ بَقِيَّةَ سَلَبِهِ، فَوَلّٰى خَالِدٌ لِيَفْعَلَ، فَقُلْتُ لَهُ: فَكَيْفَ رَاَيْتَ يَا خَالِدُ اَلَمْ اَفِ لَكَ بِمَا وَعَدْتُكَ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَقَالَ: يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ وَاَقْبِلْ عَلَيَّ، فَقَالَ: هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوا لِيْ اُمَرَائِي؟، لَكُمْ صَفْوَةُ اَمْرِهِمْ، وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ، قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ اَرَادَ بِهِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ، ثُمَّ اَمَرَهُ، فَاَعْطَاهُ

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مددی شخص نے غزوہ تبوک کے موقع پر ان کا ساتھ دیا۔ رومیوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا' تو اس مددی نے یہ حیلہ اختیار کیا کہ وہ ایک چٹان کے نیچے بیٹھ گیا جب رومی شخص اس کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے پر حملہ کیا' تو رومی شخص گدی کے بل نیچے گر گیا۔ مددی شخص تلوار لے کر اس پر غالب آیا اور اس نے اسے قتل کر دیا پھر وہ اس کی زین' اس کی لگام' اس کی تلوار' اس کا پٹکا اور اس کے ہتھیار لے کر آیا۔ یہ دونوں صاحبان سونا اور جواہرات لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ چیزیں رکھ لیں اور بقیہ چیزیں اس مددی کو انعام

4842- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير عمرو بن عثمان -وهو ابن سعيد القرشي- فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة . والوليد بن مسلم قد صرح بالتحديث عند مسلم وغيره .وأخرجه أحمد 6/27-28، ومسلم (1753) (44) في الجهاد والسير: باب استحقاق القاتل سلب القتيل، وأبو داوُد (2719) في الجهاد: باب في الإمام يمنع القاتل السلب إن رأى والفرس والسلاح في السلب، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 3/231، والبيهقي 6/310، والبغوي (2725) من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه سعيد بن منصور 2/304، وأحمد 6/26 من طريقين عن صفوان، به .وأخرجه مسلم (1753) (43) من طريق معاوية بن صالح، عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير، به . وأخرجه أحمد 6/28 ومن طريقه أبو داوُد (2720)، والبيهقي 6/310، وأخرجه الطحاوي 3/231 من طريق دحيم، كلاهما عن الوليد بن مسلم، عن ثور، عن خالد بن معدان، عن جبير بن نفير، عن عوف بن مالك .

کے طور پر دے دیں۔ میں نے ان سے کہا: اے حضرت خالد رضی اللہ عنہ یہ آپ نے کیا کیا؟ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارا ساز و سامان قتل کرنے والے کو عطیے کے طور پر دیتے ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں جی ہاں! لیکن میں نے اسے زیادہ خیال کیا۔ (اس لیے میں نے اسے نہیں دیا) (حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو میں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس بارے میں آگاہ کروں گا۔ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت حال کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اس مددی کو باقی رہ جانے والا ساز و سامان بھی دیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ ایسا کرنے کے لیے مڑ کر جانے لگے تو میں نے ان سے کہا: اے خالد! آپ نے دیکھا کہ میں نے آپ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خالد: تم اسے نہ دینا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میرے مقرر کردہ امیروں سے درگزر نہیں کر سکتے۔ ان کے معاملے کی اچھائی کا فائدہ تمہیں مل جائے اور ان کی کوتاہی کا وبال ان پر ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اے خالد! تم اسے نہ دو'' کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد تھی کہ اس وقت میں نہ دو۔ بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے وہ چیز دے دی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَلَبَ الْقَتِيلِ يَكُونُ لِلْقَاتِلِ سَوَاءٌ كَانَ الْمَقْتُولُ مُنَابِذًا اَوْ مُوَلِّيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا' خواہ مقتول لڑ رہا ہو یا پیٹھ پھیر کر بھاگ رہا ہو

4843 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ، فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُودٌ نَتَضَحّٰى اِذَا رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ، فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ بَعِيرَهُ، ثُمَّ جَاءَ حَتّٰى قَعَدَ مَعَنَا يَتَغَدّٰى فَنَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ، فَاِذَا ظَهْرُهُمْ فِيهِ رِقَّةٌ، وَاَكْثَرُهُمْ مُشَاةٌ، فَلَمَّا نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ، خَرَجَ يَعْدُو حَتّٰى اَتٰى بَعِيرَهُ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ يُرْكِضُهُ، وَهُوَ طَلِيعَةٌ لِلْكُفَّارِ، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَّا مِنْ اَسْلَمَ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ وَرْقَاءَ، قَالَ اِيَاسٌ: قَالَ اَبِي، فَاتَّبَعْتُهُ اَعْدُو وَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي، فَضَرَبْتُ رَاْسَهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِنَاقَتِهِ اَقُودُهَا عَلَيْهَا سَلَبُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ، فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟، قَالَ ابْنُ الْاَكْوَعِ، قُلْتُ: اَنَا قَالَ: لَكَ سَلَبُهُ اَجْمَعُ.

4843– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار فمن رجال مسلم، وهو صدوق. وأخرجه الطبراني 7/ (6241) من طريق أبي خليفة الفضل بن الحباب الجمحي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (2654) في الجهاد: باب في الجاسوس المستأمن، والبيهقي 6/307 من طريقين عن أبي الوليد الطيالسي، بِهِ. وأخرجه أحمد 4/46 و 49–50 و 51، ومسلم (1754) في الجهاد: باب استحقاق القاتل سلب القتيل، وأبو داوُد (2654)، والطحاوي 3/227، والطبراني 7/ (6241)، والبيهقي 6/307 من طرق عن عكرمة بن عمار، بِهِ. وانظر الحديث رقم (4839).

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ لَوِ اسْتَقْصَيْنَا فِيْهِ، لَدَخَلَ فِيْهِ اَكْثَرُ السُّنَنِ، لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُبَيِّنُ عَنْ مُرَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْكِتَابِ قَوْلًا، وَفِعْلًا، وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِيمَاءِ اِلَيْهِ، الْغُنْيَةُ لِمَنْ تَدَبَّرَ الْقَصْدَ فِيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوازن کے ساتھ جنگ کی' ایک دن ہم بیٹھے ہوئے دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اسی دوران ایک شخص اپنے سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا' اس نے اونٹ کی نکیل کو کھینچ کر اس کے ذریعے اونٹ کو باندھ دیا پھر وہ شخص آیا اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا اس نے لوگوں کا جائزہ لیا کہ ان کے پاس سواریاں کم ہیں اور ان میں سے زیادہ تر لوگ پیدل ہیں۔ جب اس نے لوگوں کا جائزہ لے لیا تو پھر وہ وہاں سے روانہ ہوا' یہاں تک کہ اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کو ایڑھ لگا دی وہ کفار کا جاسوس تھا۔ ہم میں سے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اپنی خاکستری اونٹنی پر سوار ہو کر اس کے پیچھے گیا۔

ایاس نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں اس کے پیچھے گیا' میں نے اپنی تلوار سونت کر اس کا سر اڑا دیا پھر میں اس کی اونٹنی کو ہانک کر ساتھ لے آیا جس پر اس کا ساز و سامان بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ہمراہ میرے سامنے آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کس نے قتل کیا ہے؟ حضرت ابن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں نے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا سارا ساز و سامان تمہیں ملتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر اس نوعیت کی تمام روایات کی ہم تحقیق کریں' تو اس میں اکثر سنن داخل ہو جائیں گی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ حکم کو اپنے قول اور فعل کے ذریعے بیان کرنے والے تھے اور جو چیز ہم نے ذکر کی ہے اس میں اس شخص کے لیے کافی اشارہ ہے' جو اس بارے میں غور و فکر کرنے کا قصد کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّلَبَ لَا يُخَمَّسُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' (مقتول کے) سامان میں سے خمس نہیں نکالا جائے گا

4844 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ

4844- حديث صحيح رجاله ثقات رجال مسلم غير عمرو بن عثمان- وهو ابن سعيد القرشي- ولا تضر عنعنة الوليد بن مسلم، فقد توبع . وأخرجه سعيد بن منصور (2698)، ومن طريقه أبو داوٗد (2721) في الجهاد: باب في السلب لا يخمس، والبيهقي 6/310، عن إسماعيل بن عياش، وأحمد 6/26، وابن الجارود (1077) من طريق أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، كلاهما عن صفوان، عن عبد الرحمٰن بن جُبير، عن أبيه، عن عوف بن مالك وخالد بن الوليد .السَّلَب: هو ما يأخذُه أحد القِرنَين في الحرب من قِرنه مما يكون عليه ومعه من سلاح وثياب ودابة وغيرها، وهو فعل، بمعنى مفعول، أي: مسلوب .

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (قاتل کو دیئے جانے والے مقتول کافر کے ساز و سامان میں سے خمس نہیں نکالا تھا)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِمَنْ اَخَذَ الْعَدُوُّ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ، ثُمَّ ظَفَرَ بِهِ الْمُسْلِمُونَ اَخَذَهُ اِذَا عَرَفَهُ بِعَيْنِهِ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ سَائِرِ الْغَنَائِمِ

جس شخص کے مال میں سے کوئی چیز دشمن حاصل کر لیتا ہے پھر مسلمانوں کو ان پر فتح نصیب

ہو جاتی ہے اور وہ اس چیز کو حاصل کر لیتے ہیں، تو اس شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ جب وہ اس چیز کو بعینہ پہچان لیتا ہے تو اسے حاصل کر سکتا ہے اور یہ مالِ غنیمت میں شامل نہیں ہوگی

4845 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: وَاَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا دشمن نے اسے پکڑ لیا۔ مسلمان ان پر غالب آ گئے، تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا انہیں واپس کر دیا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں سے جا ملا تھا۔ جب مسلمان ان پر غالب آ گئے، تو ان کا وہ غلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں واپس کر دیا تھا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بعد کی بات ہے۔

4845- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله بن عمر: هو ابن حفص العمرى . وأخرجه البيهقى 9/110 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وعلقه البخارى (3067) فى الجهاد: باب إذا غنم المشركون مال المسلم ثم وجده المسلم، ومن طريقه البغوى (2734) عن عبد الله بن نمير، به، ووصله أبو داؤد (2699) فى الجهاد: باب فى المال يصيبه العدو من المسلمين ثم يدركه صاحبه فى الغنيمة، وابن ماجه (2847) فى الجهاد: باب ما أحرز العدو ثم ظهر عليه المسلمون، وابن الجارود (1068) من طرق عن عبد الله بن نمير، به .وأخرجه ابن أبى شيبة 12/445، والبخارى (3068)، وأبو داؤد (2698)، والبيهقى 9/110 من طرق عن عبيد الله بن عمر، به .وأخرجه عبد الرزاق (9352) و (9353)، وسعيد بن منصور (2797)، والبخارى (3069)، والبيهقى 9/110-111 من طرق عن نافع .وأخرجه مالك 2/452 فى الجهاد: باب ما يرد قبل أن يقع القسم مما أصاب العدو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بلاغاً .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَطْيءِ الْحَامِلِ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا

قیدیوں میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ اس وقت تک صحبت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے

4846 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَامَ خَيْبَرَ، اَنْ تُوطَاَ الْحَبَالٰى مِنَ السَّبْيِ، حَتّٰى يَضَعْنَ

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر اس بات سے منع کر دیا تھا کہ قیدیوں میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کی جائے اس وقت تک جب تک وہ اپنے پیٹ میں موجود بچے کو جنم نہیں دے دیتیں۔

4846– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أسامة بن زيد –وهو الليثي– فروى له مسلم نسخة لابن وهب عنه في الشواهد أو مقروناً، وهو صدوق حسن الحديث . أبو إدريس الخولاني: هو عائذ الله بن عبد الله . وفي الباب عن ابن عباس عند النسائي 7/301، وأورده الهيثمي في " المجمع " 5/4 وقال: رواه الطبراني في الأوسط ورجاله ثقات . وعن رويفع بن ثابت الأنصاري عند أبي داؤد (2158) و (2159)، والترمذي (1131)، وأحمد 4/108 و 109 .وعن أبي سعيد الخدري عند أبي داؤد (2157)، والدارمي 2/171، وأحمد 3/62 و 87، والدارقطني 4/112، والحاكم 2/195، والبيهقي 7/449 بلفظ: " لا توطأ حامل حتى تَضَعَ، ولا غير ذات حمل حتى تَحيض حيضة " . وعن العرباض بن سارية عند الترمذي (1564)، وقال: والعمل على هذا عند أهل العلم، وهو في " المستدرك " 2/135، وسنده حسن في الشواهد .وعن أبي أمامة عند الطبراني، قال الهيثمي في " المجمع " 4/300 رجاله رجال الصحيح .وعن مكحول مرسلاً عند سعيد بن منصور (2815)، ورجاله ثقات .

بَابُ الْغُلُوْلِ

باب: (مالِ غنیمت میں) خیانت کرنا

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّغُلَّ الْمَرْءُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ تَافِهًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی آدمی اللہ کی راہ میں (مالِ غنیمت میں سے) کوئی خیانت کرے اگرچہ وہ چیز بے حیثیت ہو

4847 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا يُعَارٌ، يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ، يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ، حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ، لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفُقُ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تم میں کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر ایک اونٹ ہو' جو آواز نکال رہا ہو اور وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (میری مدد کیجئے) تو میں یہ کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

4847- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير، مختلف في اسمه .وأخرجه مسلم (1831) في الإمارة: باب تحريم الغلول، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

میں تم سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں، ہرگز نہ پاؤں جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر ایک بکری ہو' جو آوازیں نکال رہی ہو اور وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ ﷺ! (میری مدد کیجئے) تو میں یہ کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی گھوڑا ہو' جو آواز نکال رہا ہو اور وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ ﷺ! (میری مدد کیجئے) تو میں یہ کہوں میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی شخص ہو' جو چیخ رہا ہو اور وہ شخص یہ کہے: (یارسول اللہ ﷺ) میری مدد کیجئے' تو میں یہ کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی خاموش چیز ہو وہ شخص یہ کہے: (یارسول اللہ ﷺ) میری مدد کیجئے اور میں یہ کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر رقاع (یعنی کپڑے کے ٹکڑے وغیرہ) ہو' تو وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ ﷺ! (میری مدد کیجئے) تو میں یہ کہوں میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْغُلُوْلِ اِذِ الْغَالُّ يَاْتِىْ بِمَا غَلَّ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ

(مالِ غنیمت میں) خیانت کی ممانعت کا تذکرہ' کیونکہ خیانت کرنے والا شخص قیامت کے دن اس چیز کو اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا' جس کی اس نے خیانت کی تھی

4848 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ التَّيْمِيُّ اَبُوْ حَيَّانَ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَ مِنْ اَمْرِهٖ، ثُمَّ

4848- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه مسلم (1831) في الإمارة: باب غلظ تحريم الغلول، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/426، وابن أبي شيبة 12/492-493، والبخاري (3073) في الجهاد: باب الغلول وقول الله عز وجل: (ومن يَغْلُلْ يأتِ بما غَلَّ يوم القيامة)، ومسلم (1831)، والطبري في " جامع البيان " (8155) و (8156) و (8157)، والبيهقي 9/101 من طرق عن أبي حيان يحيى بن سعيد التيمي، بِهِ .

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا يُعَارٌ، فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهَا حَمْحَمَةٌ، فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَلَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ، يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ، يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ

(توضیح مصنف): الرِّقَاعُ أَرَادَ ثِيَابًا قَالَهُ أَبُو حَاتِمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مالِ غنیمت) میں خیانت کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی اہمیت کو اجاگر کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تم میں کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر اونٹ ہو' جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجیے' تو میں یہ کہوں' میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی بکری ہو' جو آواز نکال رہی ہو۔ وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (میری مدد کیجیے) تو میں یہ کہوں میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی گھوڑا ہو' جو آواز نکال رہا ہو وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجیے' تو میں یہ کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی شخص ہو' جو چیخ رہا ہو وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجیے' تو میں یہ کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن میں رقاع (یعنی کپڑے کے ٹکڑے) ہو وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجیے اور میں کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی خاموش ہو وہ

شخص عرض کرے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کریں اور میں کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

لفظ "رقاع" سے مراد کپڑے ہیں۔ یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْغَالِّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران مالِ غنیمت میں) خیانت کرنے والے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

4849 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قُتِلَ نَفَرٌ يَوْمَ خَيْبَرَ، مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتّٰى ذَكَرُوا رَجُلًا، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا اِنِّي رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ عَبَاءَةٍ غَلَّهَا، اَوْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ، فَنَادِ فِي النَّاسِ، اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ، قَالَ فَخَرَجْتُ، فَنَادَيْتُ فِي النَّاسِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ شہید ہوگئے، تو لوگوں نے کہا فلاں شخص شہید ہے فلاں شخص شہید ہے یہاں تک کہ لوگوں نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ فلاں شخص شہید ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں! میں نے اسے ایک عباء (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) چادر کی وجہ سے جہنم میں دیکھا ہے، جو اس نے خیانت کے طور پر حاصل کی تھی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں صرف مومن شخص داخل ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں وہاں سے نکلا اور میں نے لوگوں میں یہ اعلان کردیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ انْتِفَاعِ الْمَرْءِ بِالْغَنَائِمِ عَلٰى سَبِيْلِ الضَّرَرِ بِالْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص مالِ غنیمت کی کسی چیز سے نفع حاصل کرے، کیونکہ اس میں مسلمانوں کو نقصان لاحق ہوتا ہے

4850 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

4849– إسناده حسن على شرط مسلم . أبو زميل: هو سماك بن الوليد .وأخرجه الدارمي 2/230–231 عن أبي الوليد الطيالسي، بها الإسناد .وأخرجه الترمذي (1574) في السير: باب ما جاء في الغلول، والبيهقي 9/101 من طريقين عن عكرمة بن عمار، به . وقال الترمذي: حسن صحيح غريب . وانظر (4857) .

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ التُّجِيبِيِّ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّبَائِيِّ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ عَامَ خَيْبَرَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِيَنَّ مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ دَابَّةً مِنَ الْمَغَانِمِ فَيَرْكَبَهَا حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنَ الْمَغَانِمِ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِي الْمَغَانِمِ

❀❀ حضرت رویفع ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں۔غزوہ خیبر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پانی کے ذریعے کسی دوسرے کی اولاد کو سیراب نہ کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مال غنیمت میں سے کوئی جانور حاصل کر کے خود اس پر سوار نہ ہو جائے یہاں تک کہ جب وہ جانور کمزور ہو جائے' تو اسے پھر مال غنیمت میں جمع کرا دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا لے کر پہن نہ لے کہ جب وہ پرانا ہو جائے' تو اسے پھر مال غنیمت میں جمع کرا دے گا۔"

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ عَنِ الشَّهِيدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِذَا كَانَ قَدْ غَلَّ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْغُلُوْلُ شَيْئًا يَسِيْرًا

اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ جب اس نے (مالِ غنیمت میں) خیانت کی ہو اگرچہ وہ خیانت کسی معمولی سی چیز کی ہو

4850- إسناده حسن. ربيعة بن سليم التجيبي، ويقال: أبو مرزوق التجيبي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في " الثقات "، واضطرب رأي الحافظ فيه، فذكره في الأسماء فقال: مقبول، وذكره في " الكنى "، فقال: ثقة، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. أبو الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن عبد اللّٰه بن السرح القرشي المصري، ويحيى بن أيوب: هو الغافقي المصري. وأخرجه الطحاوي 3/251، والبيهقي 9/62 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (1131) في النكاح: باب ما جاء في الرجل يشتري الجارية وهي حامل، عن عمر بن حفص الشيباني، حدثنا عبد اللّٰه بن وهب، حدثنا يحيى بن أيوب، عن ربيعة بن سليم، عن بُسر بن عبيد اللّٰه، عن رويفع بن ثابت، فذكره مختصراً. وقال: هذا حديث حسن، وقد روي من غير وجه عن رويفع بن ثابت. وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 4/108و108-109، وسعيد بن منصور (2722)، وابن أبي شيبة 12/222-223، و 14/465 والدارمي 2/230، وابن سعد في الطبقات 2/114-115، وأبو داوُد في "سننه" (2158) و (2159) في النكاح: باب في وطء النساء و (2708) في الجهاد: باب في الرجل ينتفع من الغنيمة بشيء، والطحاوي 3/251، والطبراني في " الكبير " (4482) و (4483) و (4484) و (4485) و (4486) و (4489) من طرق عن أبي مرزوق ربيعة بن سليم، بِهِ. وجاء عند بعضهم: " عام خيبر "، وعند آخرين: " عام حنين؟ ". وأخرجه أحمد 4/108، والطبراني (4488) من طرق عن ابن لهيعة، عن الحارث بن يزيد، عن حنش، بِهِ.

4851 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِى الْغَيْثِ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً اِلَّا الْاَمْوَالَ وَالثِّيَابَ، وَالْمَتَاعَ، فَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَ وَادِى الْقُرَى، وَكَانَ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهَبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا اَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، فَخَرَجْنَا، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِوَادِى الْقُرَى، فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ، فَاَصَابَهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا، وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِى اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِ شِرَاكٍ، اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ، اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَسْلَمَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بِدَوْسٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَارِجٌ نَحْوَ خَيْبَرَ وَعَلَى الْمَدِيْنَةِ سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيُّ اسْتَخْلَفَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى اَبُوْ هُرَيْرَةَ، مَعَ سِبَاعٍ، وَسَمِعَهُ يَقْرَاُ (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِيْنَ) (المطففين: 1)، ثُمَّ لَحِقَ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ، فَشَهِدَ خَيْبَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہمیں مال غنیمت میں سونا یا چاندی حاصل نہیں ہوا صرف زمینیں اور کپڑے ملے اور ساز وسامان ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی قریٰ کی طرف روانہ ہوئے، حضرت رفاعہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سیاہ فام غلام تحفے کے طور پر دیا جس کا نام مدعم تھا ہم لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم وادی قریٰ میں پہنچے تو مدعم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ سے سامان اتار رہا تھا۔ اسی دوران ایک اندھا تیر آیا اسے لگا اور وہ مرگیا تو لوگوں نے اسے جنت کی مبارکباد دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ غزوہ خیبر کے موقع پر اس نے جو چادر مال غنیمت میں سے حاصل کرلی تھی جو تقسیم تک نہیں پہنچی تھی وہ آگ کی بن کر اس پر جل رہی ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

4851- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الغيث مولى مطيع: اسمه سالم، وهو فى " الموطأ " 2/459 فى الجهاد: باب ما جاء فى الغلول .ومن طريق مالك أخرجه البخارى (4234) فى المغازى: باب غزوة خيبر، و (6077) فى الأيمان والنذور: باب هل يدخل فى الأيمان والنذور الأرض والغنم والزروع والأمتعة، ومسلم (115) فى الإيمان: باب غلظ تحريم الغلول، وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون، وأبو داوُد (2711) فى الجهاد: باب فى تعظيم الغلول، والنسائى 7/24 فى الأيمان والنذور: باب هل تدخل الأرضون فى المال إذا نذر، والبيهقى 9/100، والبغوى فى " شرح السنة " (2828)، وفى " معالم التنزيل " 1/367، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (115) عن قتيبة بن سعيد، عن الدراوردى، عن ثور بن يزيد، به . وانظر ما بعده . وقوله: " سهم عائر " يعنى لا يُدرى مَنْ رماه، وهو الجائر عن قصده، ومنه عار الفرس: إذا ذهب على وجهه كأنه منفلت، والشملة: كساء يشتمل به الرجل .

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تسمہ آگ سے بنا ہوا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ دو تسمے آگ سے بنے ہوئے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوس قبیلے میں اسلام قبول کرلیا تھا پھر جب وہ مدینہ منورہ آئے تو نبی اکرم ﷺ اس وقت خیبر کی طرف روانہ ہو چکے تھے اور مدینہ منورہ کے نگران سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ تھے جنہیں نبی اکرم ﷺ نے نائب مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سباع رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی انہوں نے ویل للمطففین کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

پھر وہ خیبر جا کر نبی اکرم ﷺ سے مل گئے اور غزوہ خیبر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكًا مِنْ نَارٍ اَرَادَ بِهِ اَنَّكَ اِنْ لَمْ تَرُدَّهُمَا عُذِّبْتَ بِمِثْلِهِمَا، فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "یہ تسمہ آگ کا ہے" اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: اگر تم نے انہیں واپس نہ کیا ہوتا تو تمہیں ان دونوں کی مانند (تسموں کے ذریعے) جہنم میں عذاب دیا جاتا، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

4852 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ سَالِمٍ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَهْدَى رِفَاعَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا، فَخَرَجَ بِهِ مَعَهُ اِلٰى خَيْبَرَ، فَاَتَى الْغُلَامَ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَقُلْنَا هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، الشَّمْلَةُ لَتَحْتَرِقُ عَلَيْهِ الْآنَ فِي النَّارِ غَلَّهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ يَوْمَئِذٍ شِرَاكَيْنِ، قَالَ: يُعَدَّدُ لَكَ مِثْلُهُمَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو ایک غلام تحفے کے طور پر دیا۔ نبی اکرم ﷺ اسے ساتھ لے کر خیبر تشریف لے گئے۔ ایک اجنبی تیر اس غلام کو آ کر لگا اور وہ غلام مر گیا تو ہم نے کہا اسے جنت کی مبارک ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ چادر اس پر جہنم میں جل رہی ہے، جو اس نے مسلمانوں کے مال میں غزوہ خیبر کے موقع پر خیانت کی تھی، تو ایک انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس

4852- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق وهو مدلس، وقد صرح بالتحديث عند الحاكم، فانتفت شبهة تدليسه . ابن فضيل: هو محمد . وهو في " مصنف ابن أبي شيبة " 12/495 .وأخرجه الحاكم 3/40 من طريق يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حدثنا يزيد بن خصيفة، بِهِ . وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! وذكره الحافظ ابن حجر في " الفتح " 4/488، وزاد نسبته إلى ابن منده .

دن مجھے دو تسمے ملے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے ان دونوں کی مانند جہنم کی آگ میں (تسمے تیار کیے جائیں گے)

ذِكْرُ تَرْكِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَلٰى مَنْ مَاتَ وَقَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

نبی اکرم ﷺ کا ایسے شخص کی نماز جنازہ ادانہ کرنا جوایسی حالت میں مراہو کہ اس نے اللہ کی راہ میں (مالِ غنیمت میں) خیانت کی ہو

4853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَبِىْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَذَكَرُوْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ الْقَوْمِ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَحْنَا مَتَاعَهُ، فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ الْيَهُوْدِ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص کا غزوہ خیبر کے موقع پر انتقال ہوگیا۔لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس کے انتقال کا ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو تو اس بات پر لوگوں کے چہرے متغیر ہوگئے (یعنی وہ پریشان ہوگئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں خیانت کی تھی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب ہم نے اس کے سازوسامان کا جائزہ لیا تو اس میں یہودیوں کا ایک ہار ملا جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں ہوگی۔

4853- حديث صحيح . وأخرجه أبو داؤد (2710) في الجهاد: باب في تعظيم الغلول، والحاكم 2/127، وعنه البيهقي في " دلائل النبوة " 4/255 من طريق مسدد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرطهما، ووافقه الذهبي! .وأخرجه النسائي 4/64 في الجنائز: باب الصلاة على من غَلَّ، عن عبيد الله بن سعيد، عن يحيى القطان، به .وأخرجه عبد الرزاق (9501) و (9502)، وأحمد 5/192، والحميدي (815)، وأبو بكر وابن أبي شيبة 12/491-492، وأبو داؤد (2710)، وابن الجارود (1081)، والحاكم 2/127، والبيهقي في " السنن " 9/101، وفي " الدلائل " 4/255، والبغوي في " شرح السنة " (2729)، وفي " التفسير " 1/367، والطبراني في " الكبير " (5174) و (5175) و (5176) و (5180) و (5181) من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به .وأخرجه أحمد 4/114، وابن ماجه (2848) في الجهاد: باب الغلول: والطبراني (5177) و (5178) و (5179) من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن ابن أبي عمرة عن زيد بن خالد الجهني .وأخرجه مالك في " الموطأ " 2/458 في الجهاد: باب ما جاء في الغلول، عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان أن زيد بن خالد الجهني .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَرْكَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَلَى الْغَالِّ

وَعَلٰى مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى صَفِيِّهِ الْمُصْطَفٰى الْفُتُوحَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے خیانت کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی'

اور اس شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی جو ایسی حالت میں مرا تھا جس کے ذمے قرض تھا یہ حکم ابتداء اسلام کے بارے میں ہے' اور اس سے پہلے کا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فتوحات عطا کردی تھیں

4854 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً، فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کسی ایسے شخص کی میت لائی جاتی تھی جس کے ذمے قرض ہوتا تھا تو آپ ﷺ دریافت کرتے تھے کہ کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر یہ بات بتائی جاتی کہ اس نے ایسی چیز چھوڑی ہے' جس کے ذریعے اس کا قرض ادا کیا جا سکتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے ورنہ آپ ﷺ یہ فرماتے تھے تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتوحات عطا کیں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں ہر مومن کے لیے اس کی اپنی جان سے زیادہ قریب ہوں جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ اس کے ذمے قرض ہو' تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے ورثاء کو ملے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْغَالَّ يَكُوْنُ غُلُوْلُهُ فِي الْقِيَامَةِ عَارًا عَلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' (مالِ غنیمت میں) خیانت کرنے والے شخص کے لیے اس کی خیانت قیامت کے دن شرمندگی کا باعث ہوگی

4855 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ اَبُوْ عَمْرٍو الْعَدْلُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا

4854– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم . يونس: هو ابن يزيد الأيلي . وقد تقدم تخريجه برقم (3063) وسيأتي برقم (5054) .

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِی رَبِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰی، عَنْ مَكْحُولٍ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ اَبِی سَلَّامٍ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَدْرٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ، فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰهُ اتَّبَعَهُمْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُونَهُمْ وَاَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَسْكَرِ، وَالنَّهْبِ، فَلَمَّا كَفَى اللّٰهُ الْعَدُوَّ، وَرَجَعَ الَّذِينَ طَلَبُوهُمْ، قَالُوا: لَنَا النَّفْلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰهُ وَهَزَمَهُمْ، وَقَالَ الَّذِينَ اَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ مَا اَنْتُمْ اَحَقَّ بِهِ مِنَّا، هُوَ لَنَا نَحْنُ اَحْدَقْنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِاَنْ لَا يَنَالَ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً، قَالَ الَّذِينَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ، وَالنَّهْبِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ مِنَّا هُوَ لَنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: (يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ) (الأنفال: 1) الْآيَةَ، فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهُمْ، اِذَا خَرَجُوا بَادِئِينَ الرُّبُعَ، وَيُنَفِّلُهُمْ اِذَا قَفَلُوا الثُّلُثَ، وَقَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، قَدْرَ هٰذِهِ اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ، فَاَدُّوا الْخَيْطَ، وَالْمَخِيطَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ، فَاِنَّهُ عَارٌ عَلٰی اَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الْاَنْفَالَ، وَيَقُولُ: لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰی ضَعِيفِهِمْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن سے سامنا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو پسپا کر دیا تو مسلمانوں کا ایک گروہ ان کے ساتھ لڑنے کے لیے ان کے پیچھے گیا دوسرا گروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس ٹھہر گیا۔ ایک گروہ نے لشکر اور لوٹنے کے معاملات سنبھال لیے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کی طرف سے

4855– إسناده حسن . عبد الرحمٰن بن الحارث بن عياش، وسليمان بن موسى –وهو الأشدق– فيهما كلام ينزلهما عن رتبة الصحيح، وباقي السند ثقات .أبو سلام: هو الأسود الحبشي، واسمه ممطور الأعرج، وقد تحرفت نسبته في الأصل و " التقاسيم " إلى: الباهلي .وأبو أسامة: هو صدى بن عجلان، صحابي مشهور، سكن الشام، ومات بها سنة 86 هـ، روى عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وعن جماعة من الصحابة .وأخرجه بأخصر ما هنا: الحاكم 2/135، وعنه البيهقي 6/292 عن دعلج بن أحمد السجستاني، حدثنا عبد العزيز بن معاوية البصري، حدثنا محمد بن جهضم، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي! .وأخرجه مختصراً أحمد 5/318 و 319 و 319–320 و 322 و 323 و 324، والترمذي (1561) في السير: باب في النفل، وحسنه، والنسائي 7/131 في قسم الفيء : باب رقم (6)، وابن ماجه (2852) في الجهاد: باب النفل، والطبري في " جامع البيان " (15654)، والبيهقي 9/20–21 و 57 من طرق عن عبد الرحمٰن بن الحارث، به .وأخرجه عبد الرزاق (9334)، وأحمد 5/319 و 322–323، والدارمي 2/229 و 230، والطبري (15655)، والحاكم 2/136 و 326، والبيهقي 6/292، من طرق عن عبد الرحمٰن بن الحارث، عن سليمان بن موسى، عن مكحول، عن أبي أمامة، عن عبادة .ولم يذكر أبا سلام الباهلي .وأخرجه أحمد 4/315 و 316 و 330 من طريقين عن عبادة بن الصامت .وانظر " المسند " 5/316 و 318 و 326 و 330، وابن ماجه (2850)

اطمینان کر دیا اور وہ لوگ واپس آ گئے جوان کے پیچھے گئے تھے' تو انہوں نے کہا: اضافی ادائیگی ہمیں ملے گی' کیونکہ ہم دشمن کے پیچھے گئے تھے اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہاں سے دور کیا ہے اور انہیں پسپا کیا ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے اردگرد پہرہ دے رہے تھے انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم اس کے ہم سے زیادہ حق دار نہیں ہو وہ ہمیں بھی ملے گا' کیونکہ ہم نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے تاکہ کہیں کوئی دشمن آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچا دے۔ وہ لوگ جو لشکر اور لوٹنے کے نگہبان تھے۔ وہ بولے: اللہ کی قسم! تم لوگ اس کے ہم سے زیادہ حق دار نہیں ہو یہ ہمیں ملے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''لوگ تم سے اضافی ادائیگی کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔''

تو نبی اکرم ﷺ نے وہ مال غنیمت ان کے درمیان تقسیم کر دیا اور نبی اکرم ﷺ انہیں عطیے کے طور پر چیزیں دیتے رہے۔ جب وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تھے' تو شروع میں ایک چوتھائی دیا گیا اور جب وہ واپس آ گئے تھے' تو انہیں ایک تہائی حصہ اضافی ادائیگی کے طور پر دیا گیا۔

غزوہ حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کے پہلو کا بال پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں مال غنیمت کے طور پر جو کچھ عطا کرتا ہے اس میں سے اس (بال جتنی بھی) کوئی چیز میرے لیے حلال نہیں ہے سوائے خمس کے اور خمس بھی تمہاری طرف لوٹا دیا جائے گا اس لیے تم سوئی اور دھاگہ تک ادا کرو اور خیانت کرنے سے بچنا' کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے کرنے والے کے لیے رسوائی کا باعث ہوگی۔ تم پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ وہ جنت کے دوازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ پریشانی اور غم کو ختم کر دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اضافی ادائیگی کو ناپسند کرتے تھے آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے تھے: اہل ایمان میں سے خوش حال لوگ اپنے غریبوں کو یہ دے دیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ الرِّبَاطِ عِنْدَ اسْتِحْلَالِ الْغُزَاةِ الْغَنَائِمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب غازی (یعنی جنگ میں حصہ لینے والے لوگ) غنیمت کو حلال کر دیں اس وقت وہ پہرہ داری کو اختیار کرے

4856– إسناده ضعيف . سويد بن عبد العزيز –هو ابن نمير الدمشقي السلمي– ضعفه أحمد، والنسائي، والترمذي، وأبو أحمد الحاكم وغيرهم، وقال دُحيم: ثقة، وكانت له أحاديث يغلط فيها، وقال البزار: ليس بالحافظ، ولا يحتج به إذا انفرد، وضعفه المصنف في " المجروحين " 1/350–351، وأورد له أحاديث مناكير، ثم قال: والذي عندي في سويد بن عبد العزيز تنكب ما خالف الثقات من حديثه، والاعتبار بما روى ممَّا لم يخالف الأثبات والاحتجاج بما وافق الثقات، وهو ممن أستخير الله عز وجل فيه، لأنه يقرب من الثقات، وباقي السند ثقات . أبو وهب: هو عبيد الله بن عبيد الكلاعي .وأخرجه الطبراني في " الكبير " 17/ (334)، والخطب في " تاريخه " 12/135 من طريقين عن سويد بن عبد العزيز، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في " المجمع " 5/290 وقال: رواه الطبراني، وفيه سويد بن عبد العزيز، وهو متروك .وأورده السيوطي في " الجامع الكبير " 1/45 وزاد نسبته لابن منده، والديلمي .ونسبه المنذري في " الترغيب والترهيب " 2/247 إلى المصنف .

4856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اَبِي وَهْبٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ النُّدَّرِ السُّلَمِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا انْتَاطَ غَزْوُكُمْ وَكَثُرَتِ الْعَزَائِمُ * وَاسْتُحِلَّتِ الْغَنَائِمُ فَخَيْرُ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطُ

❁❁ حضرت عتبہ بن ندر سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہاری جنگ ختم ہو جائے اور عزائم زیادہ ہو جائیں اور مالِ غنیمت حلال قرار دیا جائے' تو تمہارے لیے سب سے بہترین جہاد (سرحدوں پر) پہرہ داری کرنا ہے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ الْغَالِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ کی راہ میں خیانت کرنے والے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

4857 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ اَبُو زُمَيْلٍ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرٍ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا اِنِّي رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا، اَوْ عَبَاءَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ، فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، قَالَ فَخَرَجْتُ، فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُونَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الْاِيمَانَ يَزِيدُ بِالطَّاعَةِ وَيَنْقُصُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُؤْمِنَ يُنْفٰى عَنْهُ اسْمُ الْاِيمَانِ بِالْمَعْصِيَةِ، اِذَا ارْتَكَبَهَا لَا الْاِيمَانُ كُلُّهُ، كَمَا اَنَّ الطَّاعَةَ يُطْلَقُ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِهَا اسْمُ الْاِيمَانِ، لَا الْاِيمَانُ كُلُّهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی: غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے یہ کہنا شروع کیا فلاں شخص شہید ہے فلاں شخص شہید ہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا فلاں شہید ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے جہنم میں دیکھا ہے' جو اس نے خیانت کے طور پر حاصل کی تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک عباء کی وجہ سے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے۔

4857- إسناده حسن، وقد تقدم برقم (4849). وأخرجه أحمد 1/30، وابن أبي شيبة 14/465-466، ومسلم (114) في الإيمان: باب غلظ تحريم الغلول وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون، من طريق هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں وہاں سے نکلا میں نے اعلان کیا:

خبردار! جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے' نیکی کرنے کی وجہ سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور گناہ کی وجہ سے اس میں کمی ہوتی ہے اور اس میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے' بعض اوقات کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کسی مومن شخص سے لفظ ایمان کی نفی کی جاتی ہے اس سے پورے ایمان کی نفی نہیں کی جاتی۔ جس طرح اگر کوئی شخص کوئی نیکی کرتا ہے' تو اس کے لیے لفظ ایمان استعمال کیا جاتا ہے اس سے پورا ایمان مراد نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَرْكُ اَخْذِ الْغُلُولِ عَمَّنْ غَلَّ، اِذَا اَتٰى بِهٖ بَعْدَ قَسْمِ الْغَنِيمَةِ لِتَكُوْنَ عُقُوبَةً لَهٗ وَاَدَبًا لِمَا يَسْتَقْبِلُهٗ مِنَ الْاُمُوْرِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' جس شخص نے (مالِ غنیمت میں)

خیانت کی ہو اس خیانت والی چیز کو وصول نہ کرے' جبکہ وہ شخص اس چیز کو مالِ غنیمت تقسیم ہو جانے کے بعد لایا ہو' تا کہ یہ چیز اس کے لیے سزا کا باعث ہو اور آئندہ کے لیے نصیحت بن جائے

4858 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ مَغْنَمًا اَمَرَ بِلَالًا، فَنَادَى فِي النَّاسِ ثَلَاثَةً فَيَجِيءُ النَّاسُ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهَا وَيَقْسِمُهَا، فَاَتَاهُ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيمَا كُنَّا اَصَبْنَا فِي الْغَنِيمَةِ، قَالَ: مَا سَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيءَ بِهٖ؟، فَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ اَنْتَ الَّذِي تَجِيءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ مِنْكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت حاصل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے لوگوں میں تین مرتبہ اعلان کر دیا لوگ اپنے طور پر مال غنیمت میں ملنے والی تمام چیزیں لے آئے۔

4858- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هناد بن السرى، فمن رجال مسلم . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي .وأخرجه عبد الرزاق (9395)، ومن طريقه الطبراني /18 (453) عن معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/121، وأحمد 4/430 و433-434، والحميدي (829)، ومسلم (1641) في النذور: باب لا وفاء لنذر في معصية الله، ولا فيما لا يملك العبد، وأبو داؤد (3316) في الأيمان والنذور: باب في النذر فيما لا يملك، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 8/202، والبيهقي في " السنن " 9/72، وفي " دلائل النبوة " 4/188-189، وابن الجارود في " المنتقى " (933) من طرق عن أيوب، به .

نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے خمس نکال لیا اور باقی کو تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد ایک شخص بال سے بنی ایک لگام لے کر آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ ان چیزوں میں شامل ہے جو ہمیں مال غنیمت کے طور پر ملی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے بلال کو سنا نہیں تھا اس نے تین مرتبہ اعلان کیا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے لے کر کیوں نہیں آئے۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے شخص بن جاؤ کہ تم اسے اپنے ساتھ قیامت کے دن لے کر آؤ گے۔ تو میں اسے تم سے قبول نہیں کروں گا۔

بَابُ الْفِدَاءِ وَفَكِّ الْاَسْرٰی

باب: فدیہ دینا اور قیدیوں کو آزاد کروانا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اسْتِعْمَالُ الْمُفَادَاةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَ الْاَعْدَاءِ اِذَا رَاٰى ذٰلِكَ لَهُمْ صَلَاحًا

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے مسلمانوں اور دشمن کے درمیان فدیہ کی ادائیگی کی صورت پر عمل کرے جب وہ اس میں مسلمانوں کی بہتری دیکھے

4859 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَسَرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسَرَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، فَمَرَّ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوثَقٌ، فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلَامَ اُحْبَسُ؟، فَقَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ، ثُمَّ مَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَاهُ، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْاَسِيرُ اِنِّىْ مُسْلِمٌ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتَهَا، وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ، اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ، ثُمَّ مَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَاهُ اَيْضًا، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنِّىْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِىْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حَاجَتُكَ، ثُمَّ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَاهُ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَتْ ثَقِيفٌ اَسَرَتْهُمَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ الْاَسِيرِ اِنِّىْ مُسْلِمٌ وَّتَرْكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مِنْهُ، كَانَ لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلِمَ مِنْهُ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ اِيَّاهُ، اَنَّهُ كَاذِبٌ فِىْ قَوْلِهِ، فَلَمْ يَقْبَلْ

4859– إسناده حسن على شرط مسلم، فى عكرمة بن عمار كلام ينزله عن رتبة الصحيح .وأخرجه الطبرانى (6237) عن أبى خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقى 9/129 من طريق الأسفاطى العباس بن الفضل، عن أبى الوليد، به .وأخرجه أحمد 4/46 و 51، ومسلم (1755) فى الجهاد والسير: باب التنفيل وفداء المسلمين بالأسارى، وأبو داؤد (2697) فى الجهاد: باب الرخصة فى المدركين يفرق بينهم، وابن ماجه (2846) فى الجهاد: باب فداء الأسارى، والطبرانى (6237) من طرق عن عكرمة بن عمار، به .

ذٰلِكَ مِنْهُ فِي اَسْرِهٖ، كَمَا كَانَ يَقْبَلُ مِثْلَهٗ مِنْ مِثْلِهٖ، اِذَا لَمْ يَكُنْ اَسِيْرًا، فَاَمَّا الْيَوْمُ فَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ، فَاِذَا قَالَ الْحَرْبِيُّ اِنِّيْ مُسْلِمٌ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْهُ، وَرُفِعَ عَنْهُ السَّيْفُ سَوَاءٌ كَانَ اَسِيْرًا اَوْ مُحَارِبًا

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اصحاب کو قید کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بنوعامر بن صعصعہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قید کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے وہ بندھا ہوا تھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوگئے اس نے دریافت کیا مجھے کیوں قید کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے حلیفوں کی زیادتی کی وجہ سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے' تو اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اس قیدی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی: میں مسلمان ہوتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم یہ بات کہتے ہو' تو تم اپنے معاملے کے مالک ہو گے اور تم مکمل طور پر کامیابی حاصل کر لو گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے' تو اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے وہ بولا: میں بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لیے دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری ضرورت کا سامان ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دو آدمیوں کے فدیے کے طور پر ادا کیا جسے ثقیف قبیلے کے لوگوں نے قید کیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس قیدی کا یہ کہنا کہ میں مسلمان ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کی بات پر کوئی توجہ نہ دینا اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی اطلاع مل گئی تھی کہ وہ شخص اپنے اس بیان میں جھوٹا ہے اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قید کے دوران اس سے اعتراف کو قبول نہیں کیا جس طرح کا اعتراف آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کی صورت حال میں قبول کر لیتے تھے جب کہ وہ آدمی قیدی نہ ہوتا۔ جہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کا تعلق ہے' تو وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا جب کوئی حربی شخص یہ کہے: میں مسلمان ہوں' تو اس سے اس بات کو قبول کیا جائے گا اور اس سے تلوار کو اٹھا لیا جائے گا خواہ وہ شخص قیدی ہو' یا جنگجو ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَفُكَّ اُسَارَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا وَجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ مشرکین کے ہاتھوں سے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروائے جب وہ اس کا کوئی راستہ پائے

4860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاَمَّرَهٗ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَاءِ، اَمَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَعَرَّسْنَا، فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ، اَمَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ بِشَنِّ الْغَارَةِ، فَقَتَلْنَا عَلَى الْمَاءِ مَنْ قَتَلْنَا، قَالَ سَلَمَةُ: فَنَظَرْتُ اِلٰى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيْهِ الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَاَنَا اَعْدُو فِيْ آثَارِهِمْ، فَخَشِيتُ اَنْ يَّسْبِقُوْنِيْ اِلَى الْجَبَلِ، فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ، فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا، فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَاءَ، وَفِيْهِمُ امْرَاَةٌ مِّنْ فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِّنْ آدَمَ مَعَهَا بِنْتٌ لَهَا، مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ، فَنَفَّلَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، ثُمَّ بِتُّ وَلَمْ اَكْشِفْ لَهَا ثَوْبًا، فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْجَبَتْنِيْ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرَكَنِيْ، ثُمَّ لَقِيَنِيْ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوْقِ، فَقَالَ: يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوكَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، فَهِيَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَفِيْ اَيْدِيهِمْ اَسْرٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَفَدَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ، فَكَّهُمْ بِهَا

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔ ہم نے فزارہ قبیلے کے لوگوں کے ساتھ جنگ کرنا تھی جب ہم پانی کے قریب پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے وہاں پڑاؤ کرلیا جب ہم نے صبح کی نماز ادا کرلی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یک بارگی حملہ کرنے کا حکم دیا۔ ہم نے پانی کے آس پاس موجود بہت سارے لوگوں کو قتل کردیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کے پیچھے دیکھا کہ کچھ بچے اور کچھ خواتین جارہے ہیں میں ان کے پیچھے گیا، مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے پہاڑ پر نہ پہنچ جائیں' تو میں نے ایک تیر مارا جو ان کے اور پہاڑ کے درمیان جا کر گرا تو وہ لوگ رک گئے میں انہیں پکڑ کر انہیں ہانک کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ یہاں تک کہ میں پانی پاس آ گیا' ان میں فزارہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت تھی جس نے چمڑے کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی جو عربوں کی خوب صورت ترین عورت تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی مجھے انعام کے طور پر دے دی میں نے اس کا پردہ نہیں ہٹایا یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ آ گیا پھر میں نے رات بسر کی اور اس کا پردہ نہیں ہٹایا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت مجھے تحفے کے طور پر دے دو۔ میں نے عرض کی:

4860– هشام بن عمر صدوق وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير صالح بن بشير بن فديك، فلم يُوثِّقهُ غير المؤلِّف 4/374، ولم يَروِ عنه غيرُ الزهري انظر "التاريخ الكبير" 4/273، و "الجرح والتعديل" 4/395، وفُديك قال البخاري في "التاريخ" 7/135: هو صاحب النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعد في أهل الحجاز، ثم ذكر حديثه هذا من طريق الأوزاعي ومحمد بن الوليد الزبيدي، كلاهما عن الزهري . . .، وذكر ابن أبي حاتم 7/89 نحوه، وقال البغوي: سكن المدينة، وذكره المؤلف في "ثقاته" 3/334 . وقال ابن السكن: يقال: إن فديكاً وابنه بشيراً جميعاً صحباً النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . انظر "الإصابة" 3/195 . وأخرجه البيهقي 9/17 من طريق إسحاق بن عيسى، عن يحيى بن حمزة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 18/ (862)، والبيهقي 9/17 من طريقين عن فديك بن سليمان، عن الأوزاعي، عن الزهري، به .وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 5/255 وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" و "الكبير" باختصار، ورجاله ثقات إلا أن صالح بن بشير أرسله ولم يقل "عن فديك" .

یارسول اللہ ﷺ! مجھے وہ بہت اچھی لگی ہے میں نے تو ابھی اس کا پردہ بھی نہیں ہٹایا تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے آپ ﷺ نے مجھے کچھ نہیں کہا۔ پھر اگلے دن آپ ﷺ کی مجھ سے بازار میں ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ تم وہ عورت مجھے ہبہ کر دو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے تو اس کا پردہ بھی نہیں ہٹایا بہرحال وہ آپ ﷺ کی نذر ہے یارسول اللہ ﷺ!

راوی بیان کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اہل مکہ کو پیغام بھیجا۔ ان کے ہاں کچھ مسلمان قیدی تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان قیدیوں کے فدیے کے طور پر وہ عورت ادا کر دی اور ان لوگوں کو اس عورت کے عوض میں چھڑوالیا۔

بَابُ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کا تذکرہ

4861 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ فُدَيْكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ فُدَيْكًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فُدَيْكُ اَقِمِ الصَّلَاةَ وَاهْجُرِ السُّوءَ وَاسْكُنْ مِنْ اَرْضِ قَوْمِكَ حَيْثُ شِئْتَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ اَمْرُ فَرْضٍ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاهْجُرِ السُّوءَ فَرْضٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كُلِّهِمْ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ، لِئَلَّا يَرْتَكِبُوْا سُوْءًا بِاَنْفُسِهِمْ مِنَ الْمَعَاصِي، وَبِغَيْرِهِمْ مِمَّا لَا يَرْضَى اللّٰهُ مِنَ الْاَفْعَالِ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاسْكُنْ مِنْ اَرْضِ قَوْمِكَ حَيْثُ شِئْتَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ مُرَادُهُ الْاِعْلَامُ، بِاَنَّ تَارِكَ السُّوءِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا لَا ضَيْرَ عَلَيْهِ، اَيَّ مَوْضِعٍ سَكَنَ، وَاِنْ لَمْ يَقْصِدِ الْمَوَاضِعَ الشَّرِيفَةَ

❀❀ حضرت فدیک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص ہجرت نہیں کرتا وہ ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے فدیک تم نماز ادا کرتے رہو، برائی سے لاتعلق رہو اور جہاں چاہو اپنی قوم کی سرزمین میں رہائش رکھو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم نماز قائم کرو'' یہ فرض حکم ہے' جو مخاطب افراد پر بعض حالتوں میں فرض ہوتا ہے تمام حالتوں میں فرض نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم برائی سے لاتعلق رہو'' یہ تمام مسلمانوں پر ہر حالت میں فرض ہے' تاکہ وہ بھی کسی بھی صورت میں اپنی ذات کے حوالے سے گناہ کا ارتکاب نہ کریں اور کسی دوسرے کے ساتھ کوئی ایسا عمل نہ کریں جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اور تم اپنی قوم کی سرزمین پر رہائش رکھو جہاں بھی تم چاہو'' یہ مباح قرار دینے کے طور پر حکم ہے' لیکن اس سے مراد اطلاع دینا ہے' برائی کو ترک کرنے والا وہ شخص جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے اس شخص پر کوئی نقصان نہیں ہوگا چاہے

وہ کسی بھی جگہ پر رہائش اختیار کرے اگر چہ وہ شرف والے مقامات پر رہائش کو اختیار نہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ هِجْرَةٍ لَيْسَ فِيهَا التَّحَوُّلُ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ اِلٰى دَارِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر ہجرت ایسی نہیں ہوتی کہ اس میں کفر کی سرزمین سے مسلمانوں کی سرزمین کی طرف منتقل ہوا جائے

4862 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ، مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ، وَاَنْفُسِهِمْ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ، وَيَدِهِ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں مومن کے بارے میں نہ بتاؤں مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے مالوں اور جان کے حوالے سے مامون ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ سلامت ہوں۔ مجاہد وہ شخص ہے جو اپنی ذات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کے بارے میں جہاد کرتا ہے اور مومن وہ شخص ہے جو اپنی خطاؤں اور گناہوں سے لاتعلق رہتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَفْضِيلِ الْهِجْرَةِ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ تَبَايُنِ نِيَّاتِهِمْ فِيهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ ہجرت کے بارے میں مسلمانوں کی نیت کے اختلاف کے حوالے سے ہجرت کی فضیلت (میں فرق آتا ہے)

4863 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ

4862– إسناده صحيح، رجاله كلهم ثقات . عبد الله: هو ابن المبارك، وأبو هانىء الخولاني: هو حميد بن لاحق . وأخرجه أحمد 6/21 عن علي بن إسحاق عن عبد الله، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 1/10–11 من طريق عبد الله بن صالح كاتب الليث، وسعيد بن أبي مريم كلاهما عن الليث، بِهِ . وقال: صحيح على شرطهما ولم يخرجاه، وأقره الذهبي! . وأخرجه الطبراني في " الكبير " 18/796 من طريق عبد الله بن صالح، عن الليث به . وأخرجه أحمد 6/22 من طريق رشدين بن سعد، والبزار (1143) من طريق ابن وهب، كلاهما عن أبي هانىء الخولاني، بِهِ . وأخرجه مختصراً ابن ماجه (3934) من طريق ابن وهب، بِهِ . وقال البوصيري في " مصباح الزجاجة " ورقة 245: إسناده صحيح . وأورده الهيثمي في " المجمع " 3/268، وقال: رواه البزار والطبراني في " الكبير " باختصار، ورجال البزار ثقات . وانظر (4706) . وله شاهد صحيح من حديث أنس عند المؤلف، وقد تقدم برقم (510) . ونزيد فيه هنا: وأخرجه أحمد 3/154، والبزار (21)، وأبو يعلى (4187) من طرق عن أنس .

يَـزِيـدَ، قَـالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِىْ كَثِيْرٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْهِجْرَةُ هِـجْـرَتَـانِ، فَـاَمَّـا هِـجْـرَةُ الْبَادِى يُجِيبُ، اِذَا دُعِىَ وَيُطِيعُ اِذَا اُمِرَ، وَاَمَّا هِجْرَةُ الْحَاضِرِ، فَهِىَ اَشَدُّهُمَا بَلِيَّةً، وَاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہجرت دوطرح کی ہوتی ہے دیہاتی شخص کی ہجرت یہ ہے: جب اسے بلایا جائے تو وہ آجائے اور جب اسے حکم دیا جائے تو فرماں برداری کرے۔ جہاں تک شہری شخص کی ہجرت کا تعلق ہے تو آزمائش کے اعتبار سے یہ شدید ہوتی ہے اور اجر بھی اس کا زیادہ ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ انْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ بَعْدَ الْفَتْحِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ فتح کے بعد ہجرت منقطع نہیں ہوئی ہے

4864 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَخِى يَعْلٰى ابْنِ مُنْيَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ يَعْلٰى ابْنَ مُنْيَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِى، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَايِعْ اَبِىْ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ، قَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ

حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے والد سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں) بلکہ میں ان سے جہاد پر بیعت لوں گا، کیونکہ ہجرت ختم ہوچکی ہے۔

4863- حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد وأبوه تقدمت ترجمتها في تخريج الحديث (4568)، وقد توبعا، ومن فوقهما ثقات من رجال الصحيح غير أبي كثير الزبيدي، فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه النسائي والعجلي والمؤلف .وأخرجه النسائي 7/144 في البيعة: باب هجرة البادي، من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عمرو بن مرة، بهذا الإسناد .وسيجيء ضمن حديث مطول عند المصنف برقم (5176) .

4864- إسناده ضعيف، عبد الرحمٰن بن أخي يعلى لَمْ يُوَثِّقْهُ غيرُ المؤلّف، ولم يَروِ عنه غير الزهري، وقال الإمام الذهبي: لا يعرف، وأبوه تفرد بالرواية عنه ولده عمرو، وقال أبو حاتم: لا يعرف، وذكره المؤلف في " الثقات " .وأخرجه أحمد 4/223، والنسائي 7/141 في البيعة: باب البيعة على الجهاد وفي " الكبرى " كما في " التحفة " 9/116 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/223 و223-224، والنسائي 7/145: باب ذكر الاختلاف في انقطاع الهجرة، وفي " الكبرى " والطحاوي في " مشكل الآثار " 3/253، والطبراني في " الكبير " 22/ (664) و (665)، والحاكم 3/424، والبيهقي 9/16 من طرق عن ابن شهاب، بِه .

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي انْقَطَعَ فِيهِ الْهِجْرَةُ

اس وقت کا تذکرہ جس میں ہجرت منقطع ہوئی

4865 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنَّهَا جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اب ہجرت باقی نہیں رہی تاہم جہاد اور نیت باقی ہیں جب تم سے (جہاد کے لیے) نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو''

ذِكْرُ خَبَرٍ يُعَارِضُ فِي الظَّاهِرِ مَا وَصَفْنَا

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے

4866 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَقْدَانَ الْقُرَشِيِّ - وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّعْدِيِّ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْكُفَّارُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّعْدِيِّ بْنِ وَقْدَانَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ وُدٍّ، وَاُمُّهُ ابْنَةُ الْحَجَّاجِ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمٍ، مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

4865– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم (4592) .

4866– إسناده صحيح . عمرو بن عثمان: هو الحمصي، روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، ووثقه النسائي وأبو داوٗد والمؤلف، ومسلمة بن القاسم، قال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الله بن العلاء بن زبر، فمن رجال البخاري .وأخرجه أحمد 5/270، والطحاوي في " المشكل " 3/258، والبيهقي 9/17–18 من طرق عن يحيى بن حمزة، عن عطاء الخراساني، عن ابن محيريز، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 7/146 في البيعة: باب ذكر الاختلاف في انقطاع الهجرة، وفي السير كما في " التحفة " 6/402، والطحاوي 3/258 من طريقين عن الوليد، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن واقد السعدي .وأخرجه النسائي 7/146، وفي " الكبرى " كما في التحفة " 6/402 من طريقين عن عبد الله بن العلاء، عن بسر بن عبيد الله، عن أبي إدريس الخولاني، عن حسان بن عبد الله الضمري، عن عبد الله السعدي .وأخرجه أحمد 1/192 عن الحكم بن نافع، عن إسماعيل بن عياش، عن ضمضم بن زرعة، عن شريح بن عبيد يرده إلى مالك بن يخامر، عن ابن السعدي . وأخرجه النسائي في السير كما في " التحفة " 8/356 عن شعيب بن شعيب بن إسحاق وأحمد بن يوسف، كلاهما عن أبي المغيرة، عن الوليد بن سليمان، عن بسر بن عبيد الله، عن عبد الله بن محيريز، عن عبد الله بن السعدي، عن محمد بن حبيب المصري، به .

۞۞ حضرت عبداللہ بن وقدان قرشی رضی اللہ عنہ' جو بنوسعد بن بکر کے ہاں دودھ پیتے رہے' انہیں عبداللہ بن سعدی بھی کہا جاتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تک کفار کے ساتھ جنگ کی جاتی رہے گی ہجرت ختم نہیں ہوگی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ عبداللہ بن سعدی بن وقدان بن عبدشمس بن عبدود ہیں ان کی والدہ حجاج بن عامر بن سعد بن سہل کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا انتقال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْهِجْرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِي الْاَخْبَارِ الَّتِيْ اَمْلَيْنَاهَا فِيمَا قَبْلُ

ہجرت کی اس صفت کا تذکرہ' جس کا ذکر ہم نے ان روایات میں کیا ہے جو ہم پہلے ہی املاء کرا چکے ہیں

4867 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَسَاَلْتُهُ عَنِ انْقِطَاعِ فَضِيلَةِ الْهِجْرَةِ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ، (متن حدیث): قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا، وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ، فَسَاَلَهَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، اَوْ قَالَتْ بَعْدَ الْيَوْمِ، اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَفِرُّوْنَ بِدِيْنِهِمْ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مِنْ اَنْ يُّفْتَنُوا، وَقَدْ اَفْشَى اللّٰهُ الْاِسْلَامَ، فَحَيْثُ شَاءَ الْعَبْدُ عَبَدَ رَبَّهٗ

۞۞ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں اور عبید بن عمیر روانہ ہوئے۔ ہم لوگ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبید بن عمیر نے ان سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آج کے بعد باقی نہیں رہی۔ لوگ اپنے دین کی حفاظت کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف آجاتے تھے کہ کہیں انہیں آزمائش میں مبتلا نہ کیا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پھیلا دیا اب بندہ جہاں چاہے اپنے پروردگار کی عبادت کرسکتا ہے۔

4867– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه البخاري (3080) في الجهاد: باب لا هجرة بعد الفتح، و (3900) في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأصحابه إلى المدينة، و (4312) في المغازي: باب مقام النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمكة زمن الفتح، والطحاوي في " مشكل الآثار " 3/254، والبيهقي 9/17 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (3080)، والبيهقي 9/17 من طريقين عن ابن جريج، عن عطاء، به .وأخرجه مسلم (1864) في الإمارة: باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير . . .، وأبو يعلى (4952) من طريق عبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن بن أبي حسين، عن عطاء، عن عائشة قالت: سئل رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الهجرة فقال: " لا هجرة بعد الفتح، ولكن جهاد ونية، وإذا استنفرتم فانفروا " .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَنْ هَاجَرَ اِلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ قَصْدِهِ نَوَالُ شَىْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ شخص جو مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف ہجرت کرتا ہے

اور اس کا مقصود اس فنا اور زائل ہو جانے والی (دنیا میں سے) کسی چیز کا حصول ہو تو اس کی ہجرت اسی طرح شمار ہوگی (جو نیت کر کے) اس نے ہجرت کی تھی

4868 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ السَّامِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال کی (جزا کا) دارومدار نیتوں پر ہے آدمی کو وہی کچھ ملے گا' جو اس نے نیت کی ہوگی۔ جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کی ہوگی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لیے ہوگی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار کی جائے گی جو نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی۔''

4868- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الصلت بن مسعود، فمن رجال مسلم . وقد تقدم برقم (388) و (389) .

بَابُ الْمُوَادَعَةِ، وَالْمُهَادَنَةِ

باب: موادعت اور مہادنت کا بیان

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ مُصَالَحَةَ الْأَعْدَاءِ إِذَا عَلِمَ بِالْمُسْلِمِينَ ضَعْفًا عَنْ قِتَالِهِمْ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ دشمن کے ساتھ اس وقت صلح کر لے' جب اسے اس بات کا علم ہو کہ مسلمان ان کے ساتھ جنگ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے

4869 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حَصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ اَهْلُ مَكَّةَ عَنْ اَنْ يَّدْخُلَهَا، وَيُقِيمُ بِهَا ثَلَاثًا، وَلَا يَدْخُلُهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجُ مَعَهُ اَحَدٌ مِمَّنْ دَخَلَ مَعَهُ وَلَا يَمْنَعُ اَحَدًا يَمْكُثُ فِيهَا، مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا هٰذَا، مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَايَعْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْحُهُ وَاكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا اَمْحُوهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْحُهُ، وَاكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا اَمْحُوهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرِنِي مَكَانَهُ، حَتّٰى اَمْحُوَهُ، فَمَحَاهُ، وَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَاَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا، فَلَمَّا كَانَ اٰخِرَ الْيَوْمِ الثَّالِثِ، قَالُوْا لِعَلِيٍّ قَدْ مَضَى شَرْطُ صَاحِبِكَ، فَمُرْهُ،

4869– إسناده صحيح على شرط الشيخين، فقد أخرجا لأبي إسحاق من رواية زكريا بن أبي زائدة عنه .وأخرجه مسلم (1783) (92) في الجهاد والسير: باب صلح الحديبية، عن إسحاق بن إبراهيم وأحمد بن جناب المصيصي، كلاهما عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/289 و 291، والطيالسي (713)، والبخاري (2698) في الصلح: باب كيف يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان، ومسلم (1783) (90) و (91)، وأبو داوُد (1832) في المناسك: باب المحرم يحمل السلاح، وأبو يعلى (1713) من طريق شعبة، وأخرجه أحمد 4/302، والبخاري (2700)، والبيهقي 9/226، والبغوي (2749) من طريق سفيان الثوري، وأخرجه البخاري (3184) في الجزية والموادعة: باب المصالحة على ثلاثة أيام، من طريق يوسف بن إسحاق،، وأخرجه أبو يعلى (1703) من طريق شريك، أربعتهم (شعبة وسفيان ويوسف بن إسحاق وشريك) عن أبي إسحاق، به . وسيرد عند المصنف برقم (4873) .

فَلْيَخْرُجْ، فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُمْ فِي الشَّرْطِ، وَلَا يَخْرُجُ مَعَهُ اَحَدٌ، مِمَّنْ دَخَلَ مَعَهُ، اَرَادُوْا بِهٖ عَلٰى كُرْهٍ مِّنْهُمْ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ لَا يُخْرِجَ اَحَدًا، مِمَّنْ دَخَلَ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَصْلًا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس تشریف لائے‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کے ساتھ یہ صلح کر لی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوں گے وہاں تین دن قیام کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار میان میں رکھے ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ داخل ہونے والے لوگوں میں سے کوئی بھی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں نکلے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایسے شخص کو منع نہیں کریں گے جو مکہ میں ٹھہرنا چاہتا ہو‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہمارے درمیان طے پانے والے اس معاہدے کو تحریر کرو گے وہ معاہدہ ہے‘ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے‘ تو مشرکین نے کہا: اگر ہمیں یہ پتہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں‘ تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لکھیں کہ محمد بن عبداللہ نے کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مٹا کر محمد بن عبداللہ لکھ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اسے نہیں مٹاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مٹا دو اور محمد بن عبداللہ لکھ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اسے ہرگز نہیں مٹاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی جگہ مجھے دکھاؤ میں اسے مٹا دیتا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹایا اور وہاں محمد بن عبداللہ لکھ دیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تین دن تک مقیم رہے، جب تیسرے دن کا آخری حصہ آیا‘ تو لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے آقا کی طے کردہ شرط کا وقت پورا ہونے لگا ہے، آپ ان سے کہیں کہ وہ تشریف لے جائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شرط میں ان کا یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی ایسا شخص (مکہ سے) باہر نہیں جائے گا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مکہ میں) داخل ہوا تھا۔ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ان کی طرف سے ناپسندیدگی کے عالم میں؛ کیونکہ یہ بات ناممکن ہے‘ وہ کسی ایسے شخص کو باہر نہ جانے دیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مکہ میں) آیا تھا، (یعنی وہ شخص) جس کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہے۔

ذِكْرُ الشَّرْطِ الثَّانِي الَّذِي كَانَ فِي كِتَابِ الصُّلْحِ بَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ

اس دوسری شرط کا تذکرہ جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کی صلح کی تحریر میں تھی

4870 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

4870- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أبو يعلى (3323)، والبيهقي 9/226 من طريق هدبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/268، ومسلم (1784) في الجهاد: باب صلح الحديبية، عن عفان، عن حماد، به .

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا صَالَحَ قُرَيْشًا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو لَا نَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ، اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو: لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلَمْ نُكَذِّبْكَ اكْتُبْ بِنَسَبِكَ مِنْ اَبِيْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَكَتَبَ: مَنْ اَتٰى مِنْكُمْ رَدَدْنَاهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ اَتٰى مِنَّا تَرَكْنَاهُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُعْطِيْهِمْ هٰذَا؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتَاهُمْ مِنَّا، فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَتَانَا مِنْهُمْ، فَرَدَدْنَاهُ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ، فَرَجًا، وَمَخْرَجًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب (صلح) حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ مصالحت کر لی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر کرو۔ تو (قریش کے نمائندے) سہیل بن عمرو نے کہا: ہم الرحمٰن الرحیم سے واقف نہیں ہیں، آپ یہ لکھیں باسمك اللهم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم یہ تحریر کرو: یہ وہ معاہدہ ہے' جو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، تو سہیل نے کہا: اگر ہمیں اس بات کا علم ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہ کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نسب یعنی اپنے والد کے نام کے ساتھ (اپنا اسم گرامی) تحریر کروائیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم محمد بن عبداللہ تحریر کر دو۔

تو انہوں نے (معاہدے میں یہ) تحریر کیا:

''تم (یعنی مشرکین مکہ) میں سے جو ہمارے پاس آئے گا، ہم اسے تمہیں لوٹا دیں گے اور ہم (مسلمانوں) میں سے جو تمہارے پاس آئے اسے ہم تمہارے پاس ہی رہنے دیں گے۔''

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم یہ (اجازت) انہیں دے دیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے جو (مرتد ہو کر) ان کے پاس جائے گا، اسے اللہ تعالیٰ نے دور کیا ہے اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا، اور اسے ہم لوٹا دیں گے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کشادگی اور راستہ بنا دے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَقْدَ اِذَا وَقَعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَهْلِ الْحَرْبِ لَا يَحِلُّ نَقْضُهُ اِلَّا عِنْدَ الْاِعْلَامِ اَوِ انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب مسلمان اہل حرب کے درمیان معاہدہ طے پا جائے' تو اس کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں ہے' البتہ اگر پہلے اطلاع دی جائے یا وقت گزر جائے (تو حکم مختلف ہے)

4871 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي الْفَيْضِ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ، وَبَيْنَ الرُّومِ عَقْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ وَهُوَ يُرِيدُ اِذَا انْقَضَى الْعَقْدُ اَنْ يُغِيرَ عَلَيْهِمْ، فَاِذَا شَيْخٌ يَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا غَدْرَ، فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِذَا كَانَ بَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ، فَلَا يَحُلُّ عُقْدَةً، حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهَا، اَوْ يُنْبَذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ.

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل روم کے درمیان معاہدہ چل رہا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے علاقے کی طرف روانہ ہونے لگے، ان کا خیال تھا، جیسے ہی معاہدہ کی مدت ختم ہوگی وہ فوراً ان پر حملہ کر دیں گے۔ تو وہاں ایک عمر رسیدہ صاحب نے یہ کہا: اللہ اکبر! اللہ اکبر! (معاہدہ کی) خلاف ورزی نہیں ہونی چاہیے۔

(سلیم بن عامر کہتے ہیں) وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کسی قوم کے درمیان کوئی معاہدہ چل رہا ہو' تو اس کی خلاف ورزی اس وقت تک جائز نہیں ہے' جب تک اس کی انتہائی مدت پوری نہیں ہو جاتی، یا پھر اسے برابری کی بنیاد پر ان کی طرف پھینک نہیں دیا جاتا۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اسْتِعْمَالُ الْمُهَادَنَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى بِالْمُسْلِمِينَ ضَعْفًا يَعْجِزُونَ عَنْهُمْ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے اور اللہ کے دشمنوں کے درمیان

اس وقت صلح کرنے پر عمل کرے جب وہ مسلمانوں میں کمزوری دیکھے وہ ان (مشرکین کے ساتھ جنگ) نہ کر سکتے ہوں

4872 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيثُهُ حَدِيثَ صَاحِبِهِ، قَالَا:

(متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ اَصْحَابِهِ، حَتّٰى

4871– إسناده صحيح . محمد بن يزيد: هو الكلاعي مولى خولان الواسطي، وأبو الفيض: هو موسى بن أيوب الحمصي . وأخرجه أحمد 4/111 و113 و 385–386، والطيالسي (1155)، والترمذي (1580) في السير: باب ما جاء في الغدر، وأبو داوُد (2759) في الجهاد: باب في الإمام يكون بينه وبين العدو عهد فيسير إليه، والنسائي في السير كما في " التحفة " 8/160، والبيهقي 9/231 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد، قال الترمذي: حديث حسن صحيح . وما بين المعكوفتين لم يرد في الأصل و " التقاسيم " 3/لوحة 189، وأثبتت من أبي داوُد وغيره، ولفظه عندهم " من كان بينه وبين قوم عهد . . . " .

إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْعَرَ، ثُمَّ أَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَهُ رَجُلًا مِنْ خُزَاعَةَ يَجِيئُهُ، بِخَبَرِ قُرَيْشٍ، وَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ، قَرِيبًا مِنْ عُسْفَانَ، أَتَاهُ عَيْنُهُ الْخُزَاعِيُّ، فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ، قَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ، وَجَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا كَثِيرَةً وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ، عَنِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشِيرُوا عَلَيَّ أَتَرَوْنَ أَنْ نَمِيلَ إِلَى ذَرَارِيِّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَعَانُوهُمْ فَنُصِيبَهُمْ، فَإِنْ قَعَدُوا قَعَدُوا مَوْتُورِينَ مَحْزُونِينَ، وَإِنْ نَجَوْا يَكُونُوا عُنُقًا قَطَعَهَا اللَّهُ أَمْ تَرَوْنَ، أَنْ نَؤُمَّ الْبَيْتَ، فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ؟، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّمَا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَلَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلَكِنْ مَنْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَاتَلْنَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرُوحُوا إِذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مُشَاوَرَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ فِي حَدِيثِهِمَا فَرَاحُوا، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً، فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ، فَوَاللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَتَّى إِذَا هُوَ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَأَقْبَلَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ، الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيْهَا، بَرَكَتْ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ حَلْ، حَلْ فَأَلَحَّتْ، فَقَالُوا: خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً، يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ، إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا، ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبَتْ بِهِ، قَالَ: فَعَدَلَ عَنْهُمْ، حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ، إِنَّمَا يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يَلْبَثْ بِالنَّاسِ، أَنْ نَزَحُوهُ، فَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، قَالَ: فَمَا زَالَ يَجِيشُ

4872- حديث صحيح، محمد بن المتوكل متابع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وهو في " المصنف " (9720) .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 4/328-331، والبخاري (2731) و (2732) في الشروط: باب الشروط في الجهاد . . .، والطبراني في " الكبير " 20/ (13) و (14) و (15) و (842)، والبيهقي 5/215 و7/171 و 9/144 و218-221 و 10/109 .وأخرجه أحمد 4/331-332، والبخاري (1694) و (1695) في الحج: باب من أشعر وقلد بذي الحليفة ثم أحرم، وأبو داؤد (2765) في الجهاد: باب صلح العدو، و (4655) في السنة: باب في الخلفاء، والنسائي في السير كما في " التحفة " 8/372 و 374 و383، والطبري 28/71 و97-101 و 101 من طريقين عن معمر، به . اختصره بعضهم وطوله آخرون .وأخرجه أحمد 4/323-326 و328، والبخاري (2711) و (2712) في الشروط: باب ما يجوز من الشروط في الإسلام والأحكام والمبايعة و (4178) و (4179) و (4180) و (4181) في المغازي: باب غزوة الحديبية، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 8/372، والبيهقي 5/215، و7/170 و 7/221 و9/222 و 227-228 و233، والبغوي في " شرح السنة " (2715) و (2748) وفي " معالم التنزيل " 4/332 من طرق عن ابن شهاب، به . رواه بعضهم مطولاً ورواه بعضهم مختصراً .

لَهُمْ بِالرِّيِّ، حَتّٰى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، اِذْ جَاءَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ، فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنْ
خُزَاعَةَ، وَكَانَتْ عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ، فَقَالَ اِنِّیْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ
لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ، نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ، وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ
الْحَرَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ، وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ، فَاِنَّ قُرَيْشًا، قَدْ
نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ، وَاَضَرَّتْ بِهِمْ، فَاِنْ شَائُوْا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً، وَيُخَلُّوْا بَيْنِیْ، وَبَيْنَ النَّاسِ، فَاِنْ ظَهَرْنَا، وَشَائُوْا اَنْ
يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ، فِيْهِ النَّاسُ، فَعَلُوْا وَقَدْ جَمُّوْا، وَاِنْ هُمْ اَبَوْا، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِیْ هٰذَا،
حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ، اَوْ لَيُبْدِيَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهُ، قَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ سَاُبَلِّغُهُمْ، مَا تَقُوْلُ، فَانْطَلَقَ، حَتّٰى اَتٰى قُرَيْشًا،
فَقَالَ: اِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ قَوْلًا، فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ، فَعَلْنَا، فَقَالَ:
سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا فِیْ اَنْ تُخْبِرُوْنَا عَنْهُ بِشَیْءٍ، وَقَالَ ذُو الرَّاْیِ: هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ، يَقُوْلُ: قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ
كَذَا، وَكَذَا، فَاَخْبَرْتُهُمْ بِمَا قَالَ: النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ، عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ
الثَّقَفِیُّ، فَقَالَ: يَا قَوْمِ اَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: اَلَسْتُ بِالْوَالِدِ، قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُوْنِیْ، قَالُوْا:
لَا، قَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ عُكَاظٍ، فَلَمَّا بَلَّحُوْا عَلَیَّ جِئْتُكُمْ بِاَهْلِیْ، وَوَلَدِیْ، وَمَنْ اَطَاعَنِیْ
قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ هٰذَا امْرُؤٌ عَرَضَ عَلَيْكُمْ، خُطَّةَ رُشْدٍ، فَاقْبَلُوْهَا، وَدَعُوْنِیْ آتِهٖ، قَالُوْا: ائْتِهٖ، فَاَتَاهُ قَالَ:
فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْوًا مِنْ قَوْلِهٖ، لِبُدَيْلِ بْنِ
وَرْقَاءَ، فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ: ذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ قَوْمَكَ، هَلْ سَمِعْتَ اَحَدًا مِنَ الْعَرَبِ
اجْتَاحَ اَصْلَهُ قَبْلَكَ، وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى، فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ اَرٰى وُجُوْهًا، وَاَرٰى اَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ خُلَقَاءَ اَنْ يَّفِرُّوْا
وَيَدَعُوْكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: امْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ وَنَدَعُهُ، فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ:
مَنْ هٰذَا، قَالُوْا: اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ، فَقَالَ: اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ، لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِیْ لَمْ اَجْزِكَ بِهَا
لَاَجَبْتُكَ، وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ اَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ، وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الثَّقَفِیُّ قَائِمٌ
عَلٰى رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ السَّيْفُ، وَالْمِغْفَرُ، فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ، اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِیِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ: اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهُ، وَقَالَ مَنْ هٰذَا؟، فَقَالُوْا: الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الثَّقَفِیُّ، فَقَالَ: اَیْ غُدَرُ، اَوَلَسْتُ اَسْعٰى فِیْ
غَدْرَتِكَ، وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ صَحِبَ قَوْمًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَتَلَهُمْ، وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ، فَاَسْلَمَ، فَقَالَ لَهُ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْاِسْلَامُ، فَاَقْبَلُ، وَاَمَّا الْمَالُ، فَلَسْتُ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ، قَالَ: ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ
يَرْمُقُ صَحَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِعَيْنِهٖ، فَوَاللّٰهِ مَا يَتَنَخَّمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
نُخَامَةً، اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ، وَجِلْدَهُ، وَاِذَا اَمَرَهُمْ انْقَادُوْا لِاَمْرِهٖ، وَاِذَا تَوَضَّاَ

كَادُوْا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ، تَعْظِيمًا لَهُ، فَرَجَعَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ اِلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَىْ قَوْمِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ اِلَى الْمُلُوكِ، وَوَفَدْتُ اِلٰى كِسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ، يُعَظِّمُهُ اَصْحَابُهُ، مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا، وَوَاللّٰهِ اِنْ يَتَنَخَّمُ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِىْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ، وَجِلْدَهُ، وَإِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا اَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّاَ اقْتَتَلُوْا عَلٰى وَضُوئِهِ، وَإِذْ تَكَلَّمَ خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ، تَعْظِيمًا لَهُ، وَاِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ، فَقْبَلُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ كِنَانَةَ دَعُوْنِىْ آتِهِ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا فُلَانٌ مِّنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ، فَابْعَثُوهَا لَهُ، قَالَ فَبُعِثَتْ، وَاسْتَقْبَلَهُ الْقَوْمُ يُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا يَنْبَغِى لِهٰؤُلَاءِ، اَنْ يُّصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهِ، قَالَ: رَاَيْتُ الْبُدْنَ، قَدْ قُلِّدَتْ، وَاُشْعِرَتْ، فَمَا اَرٰى اَنْ يُّصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ، فَقَالَ دَعُوْنِىْ آتِهِ، فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مِكْرَزٌ، وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ، اِذْ جَاءَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ مَعْمَرٌ، فَاَخْبَرَنِىْ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا سُهَيْلٌ، قَدْ سَهَّلَ اللّٰهُ لَكُمْ اَمْرَكُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ فِىْ حَدِيْثِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ فَلَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ، قَالَ هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا، وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا، فَدَعَا الْكَاتِبُ، فَقَالَ: اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا الرَّحْمٰنُ، فَلَا اَدْرِى وَاللّٰهِ مَا هُوَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ هٰذَا، مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِنْ كَذَّبْتُمُونِىْ، اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ، وَذٰلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْاَلُونِىْ خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ، اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا، وَقَالَ فِىْ حَدِيْثِهِ عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَنْ تُخَلُّوْا بَيْنَنَا، وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَطُوْفُ بِهِ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، اِنَّهُ لَا يَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ، اَنَّا اَخَذْنَا ضَغْطَةً، وَلٰكِنْ لَكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو: عَلٰى اَنَّهُ لَا يَاْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ، اَوْ يُرِيْدُ دِيْنَكَ اِلَّا رَدَدْتَهُ اِلَيْنَا، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِينَ، وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، اِذْ جَاءَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ، فِىْ قُيُودِهِ، قَدْ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِ مَكَّةَ، حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَا مُحَمَّدُ هٰذَا اَوَّلُ مَنْ نُقَاضِيكَ عَلَيْهِ، اَنْ تَرُدَّهُ اِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَمْ نُمْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُصَالِحُكَ عَلٰى شَيْءٍ اَبَدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَجِزْهُ لِىْ، فَقَالَ مَا اَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ، قَالَ: فَافْعَلْ

قَالَ: مَا اَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مِكْرَزٌ: بَلْ قَدْ اَجَزْنَاهُ لَكَ، فَقَالَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، اُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ، وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا، اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى مَا قَدْ لَقِيتُ، وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاللّٰهِ مَا شَكَكْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، اِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ اَلَسْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟، قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا، اِذًا قَالَ: اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَلَسْتُ اَعْصِي رَبِّي، وَهُوَ نَاصِرِيٌّ، قُلْتُ: اَوَ لَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ، فَنَطُوْفُ بِهِ؟، قَالَ: بَلٰى، فَخَبَّرْتُكَ اَنَّكَ تَاْتِيهِ الْعَامَ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّكَ تَاْتِيهِ، فَتَطُوْفُ بِهِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ: اَوَ لَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا، اِذًا قَالَ: اَيُّهَا الرَّجُلُ اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ، وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ، حَتّٰى تَمُوْتَ، فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: اَوَ لَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا، اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ، وَنَطُوْفُ بِهِ؟، قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَاَخْبَرَكَ اَنَّا نَاْتِيهِ الْعَامَ، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاِنَّكَ آتِيهِ، وَتَطُوْفُ بِهِ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: فَعَمِلْتُ فِيْ ذٰلِكَ اَعْمَالًا، يَعْنِيْ فِيْ نَقْضِ الصَّحِيْفَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْكِتَابِ، اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ فَقَالَ: انْحَرُوا الْهَدْيَ، وَاحْلِقُوْا، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ، مِنْهُمْ رَجَاءَ، اَنْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَ تُحِبُّ ذَاكَ اخْرُجْ، وَلَا تُكَلِّمَنَّ اَحَدًا، مِنْهُمْ كَلِمَةً، حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ، وَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ، حَتّٰى نَحَرَ، بُدْنَهُ، ثُمَّ دَعَا حَالِقَهُ، فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ النَّاسُ جَعَلَ بَعْضُهُمْ، يُحَلِّقُ بَعْضًا، حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا جَاءَ كُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ) (الممتحنة: 10) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، قَالَ: فَطَلَّقَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ، فَتَزَوَّجَ اِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ، قَالَ: رَجَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَهُ اَبُوْ بَصِيرٍ، رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ، وَقَالُوا: الْعَهْدُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا، فَدَفَعَهُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا، حَتّٰى بَلَغَا بِهِ ذَا الْحُلَيْفَةِ: فَنَزَلُوْا يَاكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ اَبُوْ بَصِيرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ، وَاللّٰهِ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا، يَا فُلَانُ جَيِّدًا، فَقَالَ اَجَلْ، وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ، ثُمَّ جَرَّبْتُ، فَقَالَ اَبُوْ بَصِيرٍ: اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ، فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ، حَتّٰى بَرَدَ، وَفَرَّ الْاٰخَرُ، حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا، فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي، وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ، فَجَاءَ اَبُوْ بَصِيرٍ، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَدْ وَاللّٰهِ اَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِيْ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ اَنْجَانِي اللّٰهُ

مِنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ اُمِّهٖ لَوْ كَانَ مَعَهُ اَحَدٌ، فَلَمَّا سَمِعَ بِذٰلِكَ، عَرَفَ اَنَّهُ سَيَرُدُّهُ اِلَيْهِمْ مَرَّةً اُخْرٰى، فَخَرَجَ، حَتّٰى اَتٰى سِيفَ الْبَحْرِ، قَالَ وَتَفَلَّتَ، مِنْهُمْ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ، رَجُلٌ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ، حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ، اِلَى الشَّامِ، اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا، فَقَتَلُوْهُمْ، وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ، فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ، وَالرَّحِمَ لَمَا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، مِمَّنْ اَتَاهُ، فَهُوَ آمِنٌ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ) (الفتح: 24)، حَتّٰى بَلَغَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوْا اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ، وَلَمْ يُقِرُّوْا بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

❀❀ عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ان میں سے ہر ایک کی نقل کردہ روایت دوسرے کی نقل کردہ روایت کی تصدیق کرتی ہے۔ وہ دونوں بیان کرتے ہیں:

حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ہمراہ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ وہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچ گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے قربانی کے جانور کے) گلے میں ہار پہنا دیا اور اس پر نشان بھی لگا دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے بنوخزاعہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو جاسوس کے طور پر بھیج دیا تا کہ وہ قریش کے بارے اطلاعات آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''عسفان'' کے قریب ''اشطاط'' کے کنویں کے پاس پہنچ گئے، تو خزاعی جاسوس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا: میں نے کعب بن لوئی اور عامر بن لوی کو اس حال میں چھوڑا ہے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ساز و سامان جمع کر لیا ہے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہت سے لوگوں کو اکٹھا کر لیا ہے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے تیار ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف تک نہیں جانے دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام) سے ارشاد فرمایا: مجھے مشورہ دو، تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا ہم ان کے بال بچوں کی طرف مڑ جائیں، جو ان کے مددگار ہوتے ہیں، اور ہم ان پر حملہ کر دیں اگر وہ آڑے آتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ انہیں کاٹ دے، یا پھر تمہارا یہ خیال ہے، ہم بیت اللہ کی طرف بڑھیں اور جو ہمیں روکنے کی کوشش کرے، اس کے ساتھ ہم جنگ کریں؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ علم رکھتے ہیں، ہم عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں، ہم کسی سے جنگ کرنے نہیں آئے ہیں تاہم جو بھی شخص ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ بنے گا ہم اس کے ساتھ جنگ کریں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔

زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ، کسی کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

زہری نے عروہ کے حوالے، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم سے منقول اپنی روایت میں یہ ذکر کیا ہے:

یہ حضرات روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ راستے میں کسی جگہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''غمیم'' کے مقام پر خالد بن ولید قریش کے کچھ گھڑسواروں کے ہمراہ (ہمارے ساتھ مقابلے کے لیے) موجود ہے، تو تم لوگ دائیں طرف سے ہو کر جاؤ۔ اللہ کی قسم! خالد بن ولید کو ان لوگوں کا پتہ بھی نہیں چل سکا۔ یہاں تک کہ جب وہ سامنے آئے، تو قریش کو اطلاع دینے کے لیے تیزی سے روانہ ہوئے۔

پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ اس گھاٹی تک پہنچے جہاں سے نیچے کی طرف اترا جاتا ہے۔ تو وہاں پہنچ کر نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے کہا اٹھو اٹھو لیکن وہ وہاں ہی بیٹھی رہی۔ لوگوں نے کہا قصویٰ یہاں رُک گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قصویٰ نہیں رکی ہے اس کی یہ عادت نہیں ہے، لیکن جس ذات نے ہاتھیوں کو روک لیا تھا۔ اس نے اسے بھی روک لیا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ وہ لوگ مجھ سے جس بھی ایسی چیز کا مطالبہ کریں گے جس مطالبے میں وہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ قابل احترام چیزوں کی تعظیم برقرار رکھیں۔ میں ان کا وہ مطالبہ مان لوں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو ڈانٹا تو وہ کھڑی ہو گئی۔ پھر نبی اکرم ﷺ راستے سے ہٹ گئے اور آپ ﷺ نے حدیبیہ کے دور دراز کے کنارے پر پڑاؤ کیا وہاں پانی کا ایک چھوٹا سا کنواں تھا۔ لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کرنا شروع کیا۔ پھر اس میں پانی ختم ہو گیا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیاسا ہونے کی شکایت کی گئی نبی اکرم ﷺ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو ہدایت کی کہ اس تیر کو اس کنویں میں ڈال دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد جب تک لوگ وہاں سے واپس نہیں گئے اس وقت تک مسلسل اس سے سیراب ہوتے گئے۔

ابھی یہ لوگ وہیں موجود تھے کہ اسی دوران بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم خزاعہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے ہمراہ وہاں آیا۔ اہل تہامہ میں سے یہ شخص نبی اکرم ﷺ کا سب سے زیادہ خیر خواہ تھا۔ اس نے کہا میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حالت میں چھوڑا ہے، انہوں نے حدیبیہ کے پانی کے متعدد کنوؤں پر پڑاؤ کیا ہوا ہے۔ ان کے ہمراہ دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں۔ وہ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تیار ہیں اور آپ ﷺ کو بیت الحرام تک جانے سے روکنے کے لیے تیار ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں۔ ہم عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔ بے شک قریش کو جنگ نے کمزور کر دیا ہے اور انہیں نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ لوگ چاہیں، تو میں انہیں کسی متعین مدت تک کی مہلت دیتا ہوں۔ وہ مجھے اور لوگوں کو چھوڑ دیں۔ اگر ہم لوگ غالب آ گئے، تو پھر اگر وہ چاہیں، تو جس دین میں لوگ داخل ہوتے ہیں وہ بھی اس میں داخل ہو جائیں، اگر وہ یہ بات نہیں مانتے تو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں اپنے اس دین کے حوالے سے ان کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا یہاں تک کہ میں شہید ہو جاؤں، یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کر دے۔

بدیل بن ورقاء نے کہا میں ان لوگوں تک آپ ﷺ کی کہی ہوئی بات پہنچا دوں گا۔ پھر وہ چلا گیا۔ قریش کے پاس آیا اور بولا میں ان صاحب کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں میں نے انہیں ایک بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اگر تم چاہو تو وہ میں

تمہارے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ تو قریش کے بیوقوف لوگوں نے کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے' تم ان کے بارے میں کوئی بھی چیز ہمیں بیان کرو' لیکن سمجھدار لوگوں نے کہا تم نے انہیں جو کہتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرو تو اس نے بتایا کہ میں نے انہیں یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ پھر اس نے قریش کو وہ تمام باتیں بتا دیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھیں۔ اس وقت ابومسعود عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا۔ وہ بولا: اے لوگو! کیا تم میرے لیے بچوں کی طرح نہیں ہو۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا کیا میں تمہارے لیے باپ کی جگہ نہیں ہوں۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا کیا تم لوگ مجھ پر کوئی الزام عائد کرتے ہو۔ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے کہا کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ میں نے عکاظ میں شرکت کرنے والوں کو جنگ میں لڑائی کے لیے بلایا تھا اور جب انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' تو میں اپنے بیوی بچوں اور پیروکاروں کو لے کر تمہارے پاس آ گیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو اس نے کہا ان صاحب نے تمہارے سامنے ایک مناسب پیشکش کی ہے۔ تم لوگ اسے قبول کر لو اور مجھے موقع دو۔ میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ آپ ان کے پاس چلے جائیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرنی شروع کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے سامنے وہی بات بیان کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقاء سے کہی تھی۔ تو عروہ بن مسعود نے کہا یہ تو ٹھیک ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کیا رائے ہے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کو جڑ سے ختم کر دیں گے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عرب کے بارے میں یہ بات سنی ہے' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اپنی قوم کو سرے سے ختم کر دیا ہو اور اگر دوسری صورت ہوتی ہے (یعنی جنگ ہو جاتی ہے) تو اللہ کی قسم میں نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آنے والے) لوگوں کو دیکھ لیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں یہ (جنگ کی صورت میں) بھاگ جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ جائیں گے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم لات (نامی بت) کی شرمگاہ کو چوسو' کیا ہم بھاگ جائیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ جائیں گے۔ ابومسعود نے دریافت کیا یہ کون ہے۔ جب اسے بتایا گیا: یہ ابوقحافہ کے صاحبزادے ابوبکر ہیں' تو ابومسعود نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم نے مجھ پر احسان نہ کیا ہوتا جس کا میں تمہیں بدلہ نہیں دے سکا تھا تو میں تمہاری اس بات کا جواب دیتا۔ اس کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرنے لگا۔ وہ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کو ہاتھ لگاتا تھا تو مغیرہ بن شعبہ ثقفی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے پاس تلوار تھی اور سر پر خود بھی رکھا ہوا تھا۔ جیسے ہی عروہ نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی شریف کی طرف بڑھایا۔ تو انہوں نے اپنی تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارا اور بولا تم اپنے ہاتھ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی شریف سے دور رکھو۔ عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور دریافت کیا یہ کون ہے۔ لوگوں نے بتایا مغیرہ بن شعبہ ثقفی۔ عروہ نے کہا اے غدار کیا میں نے تمہاری غداری کی وجہ سے کوشش نہیں کی (یعنی اس کا تاوان ادا نہیں کیا)

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کر کے ان کا مال حاصل کر لیا۔ پھر وہ آئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے' تو اسے میں قبول کر لیتا ہوں' لیکن جہاں تک مال کا تعلق ہے۔ تو اس میں سے کوئی چیز نہیں ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں پھر عروہ نے کن اکھیوں سے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا جائزہ لینا شروع کیا اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ جو بھی تھوک پھینکتے تھے وہ ان اصحاب میں سے کسی کی ہتھیلی پر گرتی تھی وہ اسے اپنے چہرے اور جلد پر مل لیتا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ انہیں کسی بات کا حکم دیتے تھے' تو وہ اسے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ وضو کرتے تھے وہ لوگ آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے لڑ پڑتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ بات چیت کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے وہ اپنی آوازیں پست رکھتے تھے اور وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے نظر اٹھا کر آپ ﷺ کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

جب عروہ بن مسعود اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا۔ تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے پاس بھی گیا ہوں میں کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کے پاس بھی گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے ایسا کوئی بادشاہ نہیں دیکھا جس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں۔ جتنی حضرت محمد ﷺ کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم اگر وہ کوئی تھوک پھینکتے ہیں۔ تو وہ ان میں سے کسی شخص کی ہتھیلی پر گرتی ہے اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے' جب وہ انہیں کوئی حکم دیتے ہیں' تو تیزی سے ان کا حکم پورا کرنے کی طرف لپکتے ہیں۔ جب وہ وضو کرتے ہیں' تو وہ ان کے وضو کے بچے ہوئے پانی کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے لڑ پڑتے ہیں اور جب وہ بات چیت کرتے ہیں' تو وہ لوگ ان کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ انہوں نے تمہارے سامنے ایک مناسب پیشکش کی ہے تم لوگ اسے قبول کرلو۔ پھر بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا۔ آپ لوگ مجھے موقع دیں میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کو دور سے نظر آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ فلاں شخص ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہے' جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ تو تم لوگ اس کے سامنے قربانی کے جانوروں کو کھڑا کردو۔ راوی بیان کرتے ہیں قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر دیا گیا اور لوگ تلبیہ پڑھتے ہوئے اس کے سامنے آئے۔ جب اس نے یہ صورت حال دیکھی تو بولا سبحان اللہ ان جیسے لوگوں کو بیت اللہ جانے سے نہیں روکا جا سکتا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا تو اس نے کہا میں نے قربانی کے جانور دیکھے ہیں' جن کی گردن میں ہار ڈال دیئے گئے ہیں اور ان پر نشان لگا دیئے گئے ہیں۔ اس لیے میرے خیال میں انہیں بیت اللہ جانے سے نہیں روکنا چاہئے پھر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام مکرز تھا۔ اس نے کہا آپ لوگ مجھے موقع دیں میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا آپ چلے جائیں ان کے پاس۔ جب وہ ان لوگوں کے سامنے آیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مکرز ہے یہ ایک بدترین شخص ہے اس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت شروع کی ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ اسی دوران سہیل بن عمرو آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ سہیل ہے۔ اب اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تمہارے معاملے کو آسان کردے گا۔

معمر نے مسور اور مروان کے حوالے سے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ سہیل آیا' تو اس نے کہا: آیئے اپنے اور ہمارے درمیان معاہدہ تحریر کروالیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے لکھنے والے شخص کو بلوایا۔ اور فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو۔ سہیل نے کہا: جہاں تک لفظ رحمٰن کا تعلق ہے اللہ کی قسم مجھے نہیں معلوم اس سے مراد کیا ہے' بلکہ آپ یہ لکھیں **باسمك اللهم** پھر نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا۔ تم لکھو یہ وہ معاہدہ ہے' جو محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کر رہے ہیں۔ تو سہیل بن عمرو نے کہا اگر ہمیں یہ پتہ ہوتا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں۔ تو ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بیت اللہ جانے سے نہ روکتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے جنگ نہ کرتے' بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ لکھیں محمد بن عبداللہ۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کی قسم بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم میری تکذیب کرتے ہو۔ تم محمد بن عبداللہ لکھو۔

زہری کہتے ہیں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اس فرمان کی وجہ یہی تھی کہ آپ نے فرما دیا تھا: وہ لوگ مجھ سے جو بھی مطالبہ کریں گے جس میں وہ اللہ کی حرمات کا احترام کریں' تو میں ان کا وہ مطالبہ پورا کروں گا۔

راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (یہ معاہدہ) اس شرط پر ہوگا کہ تم لوگ ہمیں بیت اللہ تک جانے دو گے۔ ہم اس کا طواف کریں گے۔ تو سہیل بن عمرو نے کہا کہ ہم دباؤ میں آگئے ہیں۔ آپ اگلے سال آئیں گے۔ تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یہی تحریر کروا دیا۔ سہیل بن عمرو نے کہا۔ اس شرط پر کہ ہم میں سے جو بھی شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس آئے گا۔ اگرچہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دین کا ماننے والا ہو۔ یا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دین کو اختیار کرنا چاہتا ہو۔ پھر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسے ہماری طرف واپس کر دیں گے۔ مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ ایسے شخص کو مشرکین کو کیسے واپس کیا جا سکتا ہے' جو مسلمان ہونا چاہتا ہو۔ اسی دوران ابوجندل بن سہیل بن عمرو زنجیر گھسیٹتے ہوئے آگئے۔ وہ مکہ کے زیریں حصے سے باہر آئے تھے۔ وہ مسلمانوں کے درمیان آکر گر گئے' تو سہیل بن عمرو نے کہا اے محمد یہ وہ پہلی شرط ہے' جس پر ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسے ہمیں واپس کر دیں۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ابھی یہ معاہدہ شروع نہیں ہوا۔ تو سہیل بن عمرو نے کہا اللہ کی قسم پھر میں کسی بھی چیز پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ کبھی کوئی معاہدہ نہیں کروں گا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ تم اسے میری خاطر رہنے دو۔ اس نے کہا میں اسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خاطر نہیں رہنے دوں گا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم ایسا کر لو۔ اس نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس پر مکرز نے کہا ہم اسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔

تو ابوجندل بن سہیل بن عمرو نے کہا: اے مسلمانوں کے گروہ کیا مجھے مشرکین کی طرف لوٹا دیا جائے گا' جبکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں۔ کیا تم لوگوں نے دیکھا نہیں ہے' میری کیا حالت ہے؟ (راوی کہتے ہیں:) ان صاحب کو اللہ کی راہ میں شدید عذاب دیا گیا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم جب سے میں مسلمان ہوا تھا۔ میں نے کبھی کوئی شکایت نہیں کی تھی۔ صرف اس دن کی۔ میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ کے سچے رسول نہیں ہیں۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا پھر ہم اپنے دین کے بارے میں کیوں کمتر ہوں۔ تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں میں نے اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کی ہے وہ میرا مددگار ہے۔ میں نے کہا کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ہمیں یہ بات نہیں بتائی تھی کہ ہم بیت اللہ تک آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں۔ کیا میں نے تمہیں یہ بتایا تھا کہ تم اسی سال بیت اللہ تک جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: پھر تم اس تک جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں۔ پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس آیا میں نے کہا اے ابوبکر کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں

ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا۔ ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا۔ پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں کم تر ہوں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے صاحب وہ اللہ کے رسول ہیں انہوں نے اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کی ہوگی۔ ان کا پروردگار ان کا مددگار ہے۔ تم مرتے دم تک ان کی رکاب کو مضبوطی سے تھام کر رکھو۔ اللہ کی قسم وہ حق پر ہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا انہوں نے ہمیں یہ بات نہیں کی تھی۔ ہم عنقریب بیت اللہ تک آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا انہوں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ تم اسی سال وہاں تک جاؤ گے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم وہاں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس بارے میں بڑی کوشش کی یعنی کسی طرح یہ معاہدہ ختم ہو جائے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معاہدہ تحریر کروا کر فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا۔ تم لوگ قربانی کے جانور قربان کر دو اور سر منڈ والو۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم ان میں سے کوئی بھی شخص کھڑا نہیں ہوا۔ اسے یہ امید تھی شاید اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی نیا فیصلہ نازل کر دے۔ جب ان میں سے کوئی بھی شخص کھڑا نہیں ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں کی طرف سے اس طرح کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنا چاہتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے ساتھ کوئی بات نہ کریں اور اپنا قربانی کا جانور قربان کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر منڈوانے والے کو بلائیں۔ (وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈ دے گا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور ذبح کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والے کو بلوایا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈ دیا۔ جب لوگوں نے یہ صورت حال دیکھی تو لوگوں نے ایک دوسرے کے سر مونڈنے شروع کر دیئے یہاں تک کہ ان کے درمیان ہاتھا پائی ہونے لگی۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ پھر کچھ مومن عورتیں آئیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔

''اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن خواتین ہجرت کر کے آئیں۔''

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ شرک میں اپنی دو بیویوں کو طلاق دے دی تھی۔ ان دونوں میں سے ایک نے معاویہ بن ابوسفیان سے شادی کر لی تھی اور دوسری نے صفوان بن امیہ کے ساتھ شادی کر لی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ واپس تشریف لائے' تو ابوبصیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب تھے جو مسلمان ہو گئے تھے۔ قریش نے ان کے مطالبے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا۔ ان لوگوں نے کہا ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو ان دو آدمیوں کے حوالے کر

دیا۔ وہ دونوں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں ان کے ہمراہ ذوالحلیفہ تک پہنچے تو وہاں کھجوریں کھانے لگے۔ حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے ان دو آدمیوں میں سے ایک سے کہا اللہ کی قسم اے فلاں میں دیکھ رہا ہوں تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ ہے اس نے کہا جی ہاں اللہ کی قسم یہ بہت عمدہ ہے میں اسے کئی مرتبہ آزما چکا ہوں۔ حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی دکھاؤ میں اس کا جائزہ لوں۔ اس نے وہ تلوار انہیں دی۔ انہوں نے وہ تلوار اسے مار کر اسے ٹھنڈا کر دیا، دوسرا شخص بھاگ کر مدینہ منورہ آ گیا۔ وہ مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص خوف زدہ لگ رہا ہے۔ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' تو اس نے بتایا۔ اللہ کی قسم انہوں نے میرے ساتھی کو مار دیا اور مجھے بھی مار دیں گے اس دوران ابوبصیر آ گئے۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے کو پورا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کی طرف لوٹا دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کی ماں برباد ہو۔ کاش اس کے ساتھ کوئی اور شخص ہوتا۔ جب انہوں نے یہ بات سنی۔ تو انہیں اندازہ ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ انہیں ان لوگوں کی طرف واپس کر دیں گے۔ وہ وہاں سے نکلے یہاں تک کہ سمندر کے کنارے آ گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں سے فرار ہو کر حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے پھر قریش کا جو بھی شخص نکلتا تھا۔ یعنی جس نے بھی اسلام قبول کیا ہوتا۔ وہ جا کر ابوبصیر سے مل جاتا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس ایک گروہ اکٹھا ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم وہ قریش کے جس بھی اونٹ کے بارے میں سنتے وہ شام جانے کے لیے نکلا ہے' تو اس کے سامنے آ کر ان لوگوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال حاصل کر لیتے۔ قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا واسطہ دیا اور رحم کی درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو پیغام بھجوائیں کہ اب جو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے گا وہ محفوظ ہو گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو پیغام بھجوایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی:

''اور وہی وہ ذات ہے' جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے مکہ کے نشیب میں روک دیا۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ''جاہلیت کی حمیت''۔

ان کی حمیت یہ تھی کہ وہ اس بات کا اقرار نہیں کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں اور انہوں نے اس بات کا اقرار نہیں کیا تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كَاتِبَ الْكِتَابِ بَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ مِمَّا وَصَفْنَا كَانَ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان (معاہدے کو) جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تحریر کرنے والی شخصیت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے

4873 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ، حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: لَا نُقِرُّ بِهٰذَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوكَ اَبَدًا، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَاَمَرَ فَكَتَبَ مَكَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدًا، فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْ لَا يَدْخُلَ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ، اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقُرُبِ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهَا بِاَحَدٍ يَتْبَعُهُ، وَلَا يَمْنَعُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهِ اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: قُلْ لِصَاحِبِكَ فَلْيَخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَتْهُمْ، بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمُّ، يَا عَمُّ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ: لِفَاطِمَةَ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، فَحَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ، وَزَيْدٌ، وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَخَذْتُهَا، وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ اَخِي، فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ مِنِّي، وَاَنَا مِنْكَ، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: اَشْبَهْتَ خَلْقِي، وَخُلُقِي، وَقَالَ لِزَيْدٍ: اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ذی القعدہ کے مہینے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا' تو اہل مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ وہ مکہ میں تین دن قیام کریں گے۔ جب ان لوگوں نے معاہدہ تحریر کر دیا تو انہوں نے یہ بات تحریر کی کہ یہ وہ معاہدہ ہے' جو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے ہیں' تو کفار نے کہا۔ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ اگر ہمیں یہ پتہ ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز سے نہ روکتے' بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی تحریر کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا لفظ ''رسول اللہ'' مٹا دو۔ انہوں نے عرض کی: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کا اسم گرامی) کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر کو لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باقاعدہ لکھنا نہیں آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت لفظ رسول اللہ کی جگہ لفظ محمد لکھ دیا گیا اور یہ تحریر کیا گیا یہ وہ معاہدہ ہے' جو محمد بن عبداللہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ ہتھیار لے کر مکہ میں داخل نہیں ہوں گے البتہ ان کی تلواریں میان میں ہوں گی اور وہ مکہ میں سے کسی ایسے شخص کو ساتھ لے کر نہیں جائیں گے جو ان کا پیروکار ہو گا اور وہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں روکیں گے جو مکہ میں مقیم رہنا چاہے گا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے آئے اور طے شدہ مدت گزر

4873- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري . وأخرجه البخاري (1844) في جزاء الصيد: باب لبس السلاح للمحرم، و (2699) في الصلح: باب كيف يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان . . .، و (4251) في المغازي: باب عمرة القضاء، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/298، والدارمي 2/237-238 من طريقين عن إسرائيل، به . وقد تقدم عند المؤلف برقم (4849) .

گئی تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے آقا سے کہیے کہ وہ ہمارے پاس سے تشریف لے جائیں' کیونکہ متعین مدت پوری ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئی۔ اے چچا اے چچا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بچی کو پکڑ لیا انہوں نے اس بچی کا ہاتھ پکڑا اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ تم اپنی چچازاد کو سنبھالو۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے اٹھالیا۔

اس لڑکی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میں نے حاصل کیا ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میری چچازاد ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میری بھتیجی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچی کے بارے میں اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم شکل وصورت اور اخلاق میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَدَدِ الَّذِي كَانَ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ

(صحابہ کرام) کی اس تعداد کا تذکرہ جو حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی

4874 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ السَّدُوسِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟، قَالَ: اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَانُوا اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ، قَالَ: اَوْهَمَ جَابِرٌ هُوَ الَّذِي حَدَّثَنِي، اَنَّهُمْ كَانُوا اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ

قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: ایک ہزار پانچ سو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ تو کہتے ہیں ان کی تعداد ایک ہزار چار سو تھی۔ تو سعید نے کہا انہیں غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ انہوں نے خود مجھے یہ بات بتائی ہے' ان کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تھی۔

4874– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن بَزِيع، فمن رجال مسلم . ابن المفضل: هو بشر .وأخرجه البيهقي 5/235 من طريقين عن قرة بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (4153) في المغازي: باب غزوة بدر، من طريق سعيد، عن قتادة، بِهِ .وأخرجه بنحوه من طرق عن جابر: أحمد 3/310 و 329، والطيالسي (1729)، والبخاري (4152)، ومسلم (1856) (72) و (73) في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال . . .، والبيهقي 5/235 .

ذِكْرُ خَبَرِ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ عَدَدَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كَانَ دُوْنَ الْقَدْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے علم حدیث میں مہارت نہ رکھنے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد اس مقدار کے علاوہ تھی جو ہم نے ذکر کی ہے

4875 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ، فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَهِيَ السَّمُرَةُ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر ہماری تعداد ایک ہزار چار سو تھی۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا ہوا تھا۔ وہ سمرہ کا درخت تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس بات پر کی تھی۔ کہ ہم فرار اختیار نہیں کریں گے۔ ہم نے موت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں کی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

4876 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ*، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ثُمَّ بَايَعَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُوَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ اَلْفٌ وَّاَرْبَعُ مِائَةٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الصَّحِيْحُ اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ، عَلٰى مَا قَالَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

4875– إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه مسلم (1856) (67)، والنسائي في التفسير كما في " التحفة " 2/341 من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/396، ومسلم (1856) (68) و (69)، والترمذي (1594) من طرق عن أبي الزبير، به .وأخرجه أحمد 3/310، ومسلم (1856) (71) و (74)، والبخاري (4154)، والترمذي (1591)، والنسائي 7/140–141 في البيعة: باب البيعة على أن لا نفرَّ، والبيهقي 5/235 من طرق عن جابر، به .

4876– إسناده صحيح على شرط مسلم .وقد تقدم برقم (4551) .

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر حدیبیہ کے موقع پر لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت درخت کے نیچے موجود تھے میں نے اس درخت کی ایک شاخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے اوپر اٹھا رکھی تھی۔ ہم نے موت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں کی تھی' بلکہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس بات پر کی تھی کہ ہم فرار اختیار نہیں کریں گے۔ اس دن لوگوں کی تعداد ایک ہزار چار سو تھی۔

(امام ابن حبان کہتے ہیں:) درست یہ ہے کہ صحابہ کرام کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تھی' جیسا کہ سعید بن میسب نے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ حَبْسِ الْإِمَامِ اَهْلَ الْعَهْدِ وَاَصْحَابَ بُرُدِهِمْ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' امام کے لیے کسی ذمی یا (مشرکین) کے سفیر کو اسلامی سلطنت میں قید کرنا جائز نہیں ہے

4877 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَقْبَلَ بِكِتَابٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيَ الْإِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ، وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ، وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلَيْهِمْ، فَاِنْ كَانَ فِيْ قَلْبِكَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِكَ الْاٰنَ، فَارْجِعْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ اِنِّيْ اَقْبَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ قریش کا مکتوب لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت گھر کر گئی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں کبھی ان کی طرف واپس نہیں جاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کروں گا اور میں قاصد کو اپنے پاس نہیں رکھوں گا۔ ان کے پاس واپس جاؤ۔ اگر تمہارے دل میں وہی چیز رہی جو تمہارے ذہن میں اب ہے' تو تم واپس آ جانا۔ راوی کہتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس واپس آ گیا۔ پھر میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔

ابوبکیر نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ قبطی تھے۔

4877- إسناده صحيح . وأخرجه النسائي في السير كما في " التحفة " 9/199 عن الحارث بن مسكين وأبي الربيع سليمان بن داؤد المهري، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد (2758) في الجهاد: باب في الإمام يُستَجَنُّ به في العهود، والحاكم 3/598 والبيهقي 9/145، والطبراني (963) من طرق عن ابن وهب، به .وأخرجه أحمد 6/8 عن عبد الجبار بن محمد الخطابي، عن ابن وهب، وقال: عن أبيه، عن جده .وجاء في " تهذيب الكمال " 6/218 في ترجمة الحسن بن علي: روى عن جده أبي رافع، وقيل: عن أبيه، عن جده .

بَابُ الرَّسُوْلِ

باب: سفارت کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ رُسُلِ الْكُفَّارِ إِذَا قَدِمُوْا بُلْدَانَ الْإِسْلَامِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب کفار کے سفارتکار اسلامی شہروں میں آ جائیں' تو انہیں قتل کرنے کی ممانعت ہے

4878 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنَّكَ رَسُوْلٌ لَقَتَلْتُكَ - يَعْنِىْ رَسُوْلَ مُسَيْلِمَةَ -

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''اگر تم سفیر نہ ہوتے تو میں تمہیں قتل کر دیتا (راوی کہتے ہیں) یعنی مسیلمہ کے سفیر کو یہ فرمایا تھا''۔

ذِكْرُ اسْمِ هٰذَا الرَّسُوْلِ الَّذِىْ اَرَادَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهٗ لَوْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلًا

اس سفیر کے نام کا تذکرہ' جسے قتل کرنے کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا تھا اگر وہ سفیر نہ ہوتا (تو اسے قتل کر دیا جاتا)

4879 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ،

4878– إسناده حسن . عاصم: هو ابن بهدلة الكوفي أبو بكر المقرء روى له أصحاب السنن، وحديثه عند الشيخين مقرون، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين . وأخرجه النسائي في السير من " الكبرى " كما في " التحفة " 7/48، والبزار (1681)، والبيهقي 9/211 من طريقين عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/390–391 و 396، والبيهقي 9/212 من طريق المسعودي، عن عاصم، به . وأخرجه أحمد 1/404 و 406، والدارمي 2/235 من طريقين عن ابن مسعود .

(متن حدیث): ثُمَّ اِنَّهُ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ اَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اِحْنَةٌ، وَاِنِّىْ مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِىْ حَنِيفَةَ، فَاِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ، فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ، وَقَالَ: لَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَوْلَا اَنَّكَ رَسُوْلٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ وَاَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُوْلٍ، فَاَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِى السُّوقِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ، فَلْيَنْظُرْ اِلَيْهِ قَتِيلًا، فِى السُّوقِ

⊛⊛ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: میرے اور کسی بھی عرب کے درمیان کوئی پوشیدہ دشمنی نہیں ہے میں بنوحنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا وہ لوگ مسیلمہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف پیغام بھیجا۔ ان لوگوں کو لایا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے توبہ کروائی۔ صرف ابن نواحہ نے توبہ نہیں کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر تم قاصد نہ ہوتے تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا۔''

(پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا) آج تم قاصد نہیں ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا۔ تو انہوں نے بازار میں اس شخص کی گردن اڑا دی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے بازار میں مقتول پڑا ہوا دیکھ لے۔

4879– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حارثة بن مضرِّب فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه أبو داوُد (2762) في الجهاد: باب في الرسل، والطحاوي في " مشكل الآثار " 4/61، والبيهقي 9/211 عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/384، والنسائي في السير كما في " التحفة " 7/18 من طريق الأعمش، عن أبي إسحاق، بِهِ . وانظر ما قبله .

بَابُ الذِّمِّيِّ وَالْجِزْيَةِ

باب: ذمی اور جزیہ کا بیان

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ النَّارِ لِمَنْ اَسْمَعَ اَهْلَ الْكِتَابِ مَا يَكْرَهُوْنَهُ

ایسے شخص کے جہنم میں داخلے کے واجب ہونے کا تذکرہ جو اہل کتاب کو وہ بات سناتا ہے' جسے وہ ناپسند کرتے ہیں

4880 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي مُوسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مِنْ سَمَّعَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا دَخَلَ النَّارَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی یہودی یا عیسائی کو سناتا ہے (شاید اس سے مراد یہ ہے: اسے ناحق طور پر قتل کرتا ہے) وہ جہنم میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ وُجُودِ رَائِحَةِ الْجَنَّةِ عَنِ الْقَاتِلِ الْمُعَاهَدَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین سے تعلق رکھنے والے معاہد (ذمی) کو قتل کرنے والے شخص کے جنت کی بو سونگھنے کی نفی کا تذکرہ

4881 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4880– إسناده صحيح على شرطهما . أبو الوليد: هو الطيالسي: هشام بن عبد الملك، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية . وهذا الحديث لم أجده عند غير المؤلف .

4881– أحمد بن يحيى بن حميد الطويل ذكره المؤلف في " الثقات " 8/10، فقال: من أهل البصرة، روى عن حماد بن سلمة، حدثنا عنه أبو خليفة، مات سنة خمس وعشرين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل، وذكره ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل " 2/81، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه النسائي في السير من " الكبرى " كما في " التحفة " 9/42 عن إبراهيم بن يعقوب، عن حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد وقال: هذا خطأ، والصواب حديث ابن علية يعني عن يونس، عن الحكم بن الأعرج، عن الأشعث بن ثُرملة، عن أبي بكرة، وهو الحديث الآتي عند المؤلف بعد هذا .وأخرجه الحاكم 1/44 من طريق أبي سلمة موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة به، وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه .

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ذمی کو قتل کر دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنْ قَاتِلِ الْمُسْلِمِ الْمُعَاهَدِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمان یا معاہد کو قتل کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا

4882 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ ثُرْمُلَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ اَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ كُلُّهَا مَعْنَاهَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُرِيدُ جَنَّةً دُونَ جَنَّةِ الْقَصْدِ مِنْهُ، الْجَنَّةُ الَّتِي هِيَ اَعْلَى وَاَرْفَعُ يُرِيدُ مَنْ فَعَلَ هٰذِهِ الْخِصَالَ، اَوِ ارْتَكَبَ شَيْئًا مِنْهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، اَوْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الَّتِي هِيَ اَرْفَعُ الَّتِي يَدْخُلُهَا مَنْ لَمْ يَرْتَكِبْ تِلْكَ الْخِصَالَ، لِاَنَّ الدَّرَجَاتِ فِي الْجِنَانِ يَنَالُهَا الْمَرْءُ بِالطَّاعَاتِ، وَحَطُّهُ عَنْهَا يَكُونُ بِالْمَعَاصِي، الَّتِي ارْتَكَبَهَا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ناحق طور پر کسی ذمی کو قتل کر دے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس بات کو حرام قرار دیتا ہے' وہ جنت کی بو بھی محسوس کرے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان تمام روایات کا مفہوم یہ ہے: وہ شخص کسی ایک مخصوص قسم کی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ البتہ دوسری جنت میں داخل ہو سکتا ہے اور اس سے مراد جنت کا بالائی حصہ ہے' جس میں وہ داخل نہیں ہوگا۔ یعنی وہ شخص جو اس طرح کے کسی فعل کا مرتکب ہوتا ہے یا کسی بھی ایسی چیز کا مرتکب ہوتا ہے' جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے یا وہ شخص اس کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ تو اس سے مراد وہ جنت ہے' جو جنت کا بلند ترین مرتبہ ہے' جس میں ان کاموں کا مرتکب

4882– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير الأشعث بن ثُرملة، فقد روى له النسائي وهو ثقة .وأخرجه أحمد 5/36 و38 و 52، والنسائي 8/25، وفي السير كما في " التحفة " 9/37، والحاكم 1/44، والبيهقي 9/205 من طرق عن يونس بن عبيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الدولابي في " الكنى والأسماء " 2/126 من طريق حميد أبي المغيرة العجلي، عن الأشعث، بِهِ . وانظر ما قبله، وسيأتي برقم (7339) و (7340) .وفي الباب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رفعه " من قتل معاهَداً لم يرح رائحة الجنة، وإن ريحها توجد من مسيرة أربعين عاماً " أخرجه أحمد 2/186، والبخاري (3166) و (6914)، والنسائي 8/25، وابن ماجه (2686)، وصححه الحاكم 2/126–127 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .

شخص داخل نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے: جنت کے مختلف درجات ہیں۔ جن تک آدمی نیکیاں کرنے کی وجہ سے پہنچتا ہے اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک مرتبے سے نیچے آ جاتا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ قَضَاءِ حُقُوقِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا كَانُوا مُجَاوِرِينَ لَهُ فَطَمِعَ فِيْ اِسْلَامِهِمْ

اہل ذمہ کے حقوق کی ادائیگی کے مباح ہونے کا تذکرہ' جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ رہ رہے ہوں اور آدمی کو ان کے اسلام قبول کرنے کی امید بھی ہو

4883 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْخَطِيبُ، بِالْاَهْوَازِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيًّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کی عیادت کی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے پہلے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4884 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلِمْ، فَنَظَرَ اِلَى اَبِيهِ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ: فَاَسْلَمَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کرنے کے لیے اس کے پاس تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم اسلام قبول کرلو۔ اس

4883– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبدة بن عبد الله فمن رجال البخاري . وانظر ما بعده .

4884– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحسن العلاف البصري روى عنه جمع، وذكره المؤلف في " الثقات " 8/78، وقال أبو زرعة: كان صاحب قرآن وكان بصيراً به، وكان شيخاً ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 3/175 و227 و 280، والبخاري (1356) في الجنائز: باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه . . .، و (5657) في المرضى: باب عيادة المشرك، وأبو داوُد (3095) في الجنائز: باب في عيادة الذمي، والنسائي في السير كما في " التحفة " 1/111، والبخاري في " الأدب المفرد " (524)، وأبو يعلى (3350)، والبيهقي 3/383 و 6/206، والبغوي (57) من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 4/291 من طريقين عن شريك، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن جبير، عن أنس .

نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے اس سے کہا: تم حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ راوی کہتے ہیں: تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کے پاس سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے ہر طرح کی حمد اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے اس کو جہنم سے بچا لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اِبَاحَةِ مُخَالَطَةِ الْمُسْلِمِ لِلْمُشْرِكِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْقَبْضِ وَالِاقْتِضَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، خرید و فروخت اور لین دین میں مسلمان مشرک سے مل سکتا ہے

4885 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ لِيْ: لَا اَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، قَالَ: قُلْتُ: لَنْ اَكْفُرَ بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ، ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: وَاِنِّيْ لَمَبْعُوْثٌ بَعْدَ الْمَوْتِ سَوْفَ اَقْضِيكَ، اِذَا رَجَعْتَ اِلَيَّ مَالِيْ، وَوَلَدِيْ، قَالَ: فَنَزَلَتْ، هٰذِهِ الْاٰيَةُ (اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا، وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا) (مريم: 77)

❀❀ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سنار تھا۔ میں نے عاص بن وائل سے کچھ قرض واپس لینا تھا۔ میں اس کے پاس آیا اور اس سے قرض کا تقاضا کیا۔ اس نے مجھ سے کہا میں اس وقت تک تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا۔ جب تک تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کر دیتے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا میں ان کا اس وقت تک انکار نہیں کروں گا، جب تک تم مر نہیں جاتے اور دوبارہ زندہ نہیں ہوتے۔ اس نے کہا کہ اگر مجھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا، تو میں تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ کیونکہ اس وقت میرا مال اور میری اولاد مجھے دوبارہ واپس مل جائیں گے۔

4885- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الواحدى فى " أسباب النزول " ص 204 من طريق أبى خيثمة وعلى بن مسلم، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى (4735) فى التفسير: باب (ونرثه ما يقول ويأتينا فرداً)، ومسلم (2795) فى صفات المنافقين وأحكامهم: باب سؤال اليهود النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التقاضى، والطبرانى (3653) من طرق عن وكيع، به .وأخرجه أحمد 5/111، والبخارى (2091) فى البيوع: باب ذكر القين والحداد و (2275) فى الإجارة: باب هل يؤاجر الرجل نفسه من مشرك فى أرض الحرب، و (2425) فى الخصومات: باب التقاضى، و (4734) فى التفسير: باب (كلا سنكتب ما يقول ونمد له من العذاب مداً)، والترمذى (231) فى التفسير: باب ومن سورة مريم، والنسائى فى التفسير من " الكبرى " كما فى " التحفة " 3/118، والطبرى فى " جامع البيان " 16/120، والواحدى فى " أسباب النزول " ص 204، والطبرانى (3651) و (3652) و (3654)، والبغوى فى " معالم التنزيل " 3/207-208 من طرق عن الأعمش .وسيرد عند المؤلف برقم (5010) من طريق آخر .

راوی بیان کرتے ہیں' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے مجھے مال اور اولاد ضرور دیئے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى (حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ) (التوبۃ: 29)

اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

''یہاں تک کہ وہ مجبور ہو کر جزیہ دیں' جبکہ وہ کم تر ہوں''

4886 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ، فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا، اَوْ تَبِيْعَةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا، اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور یہ ہدایت دی کہ میں گائے میں سے ہر چالیس میں سے ایک ''مسنہ'' اور تیس میں سے ایک ''تبیع'' وصول کروں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے وزن کے برابر ''معافر'' (مخصوص قسم) کی خوشبو وصول کروں۔

4886- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن عيسى فمن رجال مسلم، وهو صدوق يخطىء، وقد توبع عليه . شقيق: هو ابن سلمة أبو وائل .وأخرجه ابن ماجه (1803) في الزكاة: باب صدقة البقر، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/230 وعبد الرزاق (6841)، والطيالسي (567)، والدارمي 1/382، وأبو داؤد (1378) في الزكاة: باب في زكاة السائمة، والترمذي (623) في الزكاة: باب ما جاء في زكاة البقر، وابن الجارود (343)، والنسائي 5/25-26 و 26 في الزكاة: باب زكاة البقر، والدارقطني 2/102، والحاكم 1/398، والبيهقي 4/98 و 9/193 من طرق عن الأعمش، بِهِ . قال الترمذي: هذا حديث حسن، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وأخرجه الدارمي 1/382، والبيهقي 9/187 من طريق عاصم، عن أبي وائل، بِهِ .وأخرجه أبو داؤد (1577)، والدارقطني 2/102، والبيهقي 4/98 من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن مسروق، بِهِ .

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

لقطہ (گم شدہ ملنے والی چیز) کے بارے میں روایات

4887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ، عَنِ الْجَارُوْدِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ

حضرت جاروت رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان کی گمشدہ چیز جہنم کا شعلہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ اَرَادَ بِهِ بَعْضَ الضَّالِّ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''مسلمان کی گمشدہ چیز'' اس کے ذریعے آپ کی مراد بعض گمشدہ چیزیں ہیں تمام گمشدہ چیزیں مراد نہیں ہیں

4888 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

4887– إسناده قوی، أو مسلم الجذمی روی عنه جمع، وذكره المؤلف فی "الثقات" 5/581، وقد توبع، وباقی رجاله ثقات رجال الشيخين . يزيد بن عبد الله: هو ابن الشخير أبو العلاء، وأبان: هو ابن يزيد العطار . وهو فی "مسند أبی يعلی " (919) و (1539) .وأخرجه الطبرانی فی "الكبير" (2114) من طريق مسلم بن إبراهيم، عن أبان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسی (1234)، وأحمد 5/80، والنسائی فی "الكبری" كما فی "التحفة" 2/406، والطحاوی 4/133، والطبرانی (2109) و (2115) و (2116) و (2117)، والبيهقی 6/190 من طريق عن قتادة، بِه .وعلّقه الترمذی بإثر الحديث (1881) فی الأشربة: باب ما جاء فی النهی عن الشرب قائماً .

4888– إسناده صحيح علی شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاری، يحيی: هو ابن سعيد القطان، وحميد: هو ابن أبی حميد الطويل، والحسن: هو البصری، مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير .وأخرجه ابن سعد 7/34، وأحمد 4/25، والنسائی فی "الكبری" كما فی "التحفة" 4/360، وابن ماجه "2502" فی اللقطة: باب ضالة الإبل البقر والغنم، وأبو عبيد فی "غريب الحديث" 1/22 و2/203، والطحاوی 2/133، والبيهقی 6/191، والبغوی "2209" و"2210" من طرق عن يحيی بن سعيد، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَجِدُ فِي الطَّرِيقِ هَوَامِي مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ

❀❀ مطرف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بنو عامر سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہمیں راستے میں اونٹ ملے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی گم شدہ چیز جہنم کا شعلہ ہے۔

4889 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنَكَ بِهَا، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ، قَالَ: لَكَ، اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَّةُ الْاِبِلِ، قَالَ: مَا لَكَ، وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْاَمْرُ بِاسْتِعْمَالِ الْاِنْتِفَاعِ، بِاللُّقَطَةِ بَعْدَ تَعْرِيفِ سَنَةٍ، اَضْمَرَ فِيهِ اعْتِقَادَ الْقَلْبِ عَلٰى رَدِّهَا عَلٰى صَاحِبِهَا، اِذَا جَاءَ، وَعَرَّفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا

❀❀ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ ﷺ سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جو کہیں گری ہوئی ملتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی تھیلی اور اس تھیلی کے منہ پر بندھی ہوئی چیز کی شناخت رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر اس کا مالک آ جاتا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ تم اسے استعمال کرو۔ اس شخص نے دریافت کیا گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو

4889– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/757 في الأقضية: باب القضاء في اللقطة ومن طريق مالك إخرجه الشافعي 2/137، والبخاري "2372" في المساقاة: باب شرب الناس وسقي الدواب من الأنهار، و "2429" في اللقطة: في فاتحته، وأبو داوٗد "1705" في اللقطة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/242 – 243، والطحاوي 4/134، ابن الجاورد "666"، الطبراني "5250"، والبيهقي 6/185 و186 و192، والبغوي "2207" . وأخرجه عبد الرزاق "18602"، الحميدي "816"، وابن أبي شيبة 6/456، وأحمد 4/117، والبخاري "91" في العلم: باب الغضب والموعظة في التعليم إذا رأى ما يكره، و "2427" في اللقطة: باب ضالة الإبل، و "2428" باب ضالة الغنم، و "2436" باب إذا جاء صاحب اللقطة بعد سنة ردها عليه لأنها عليه لأنها وديعة عندهن و "2438" باب من عرف اللقطة ولم يرفعها للسلطان، و "6112" في الأدب: ما يجوز من الغضب والشدة لأمر الله تعالى، ومسلم "1722"، وأبو داوٗد "1704" والترمذي "1372" في الأحكام: باب ماجاء في اللقطة وضالة الإبل والغنم، وأبو عبيد في "غريب الحديث" 2/201، والطحاوي 4/134، وابن الجارود "667"، والطبراني "5249" و"5252" و"5255" و "5257"، والدارقطني 4/235 و236، البيهقي 6/185، و189، و192 و197، والبغوي "2208" من طرق عن ربيعة بن أبي عبد الرحمٰن، بِه .وأخرجه أبو داوٗد "1707"، والطبراني "5258"، والبيهقي 6/186 من طريق أحمد بن حفص بن عبد الله، عن إبراهيم بن طهمان، عن عباد بن إسحاق، عن عبد الله بن يزيدن عن أبيه، بِه .

ملے گی یا بھیڑیا لے جائے گا۔ اس شخص نے دریافت کیا گمشدہ اونٹ (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے۔ اس کے پاؤں اس کے پاس ہیں۔ وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور درخت سے کچھ کھا پی لے گا۔ یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک سال تک اعلان کرنے کے بعد گمشدہ ملنے والی چیز سے نفع حاصل کرنے کا حکم اس صورت میں ہے، جب آدمی کے دل میں اس بات کا اعتقاد ہو کہ وہ اس چیز کے مالک کے آنے پر وہ چیز اس مالک کو واپس کر دے گا اور اس شخص نے اس کی تھیلی اور تھیلی کے منہ پر باندھی جانے والی چیز کی پہچان رکھی ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَانَكَ بِهَا اَرَادَ بِهِ فَاسْتَنْفِقْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

''تو وہ تمہارے حوالے ہے'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: تم اسے خرچ کرو

4890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَهُمْ عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ، فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، قَالَ: فَاِنْ لَمْ يَاْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟، قَالَ: لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَّةُ الْاِبِلِ؟، قَالَ: مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَاْتِيَهَا رَبُّهَا

(توضیح مصنف): اَبُو الرَّبِيعِ، هٰذَا اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَخِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ مِصْرِيٌّ، وَاَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بَصْرِيٌّ، قَالَهُ الشَّيْخُ

✿✿ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ سے گم شدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس تھیلی کو اور اس کے منہ پر بندھی ہوئی چیز کی شناخت کو یاد رکھو۔ پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس کا کوئی طلبگار نہیں آتا۔ تو پھر تم اسے خرچ کر لو۔ اس نے دریافت کیا گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ یا تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیوں کو ملے گی۔ اس نے عرض کی: گمشدہ اونٹ (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم ﷺ نے

4890- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الربيع، وهو ثقة روى له أبو داوُد والنسائي .وأخرجه مسلم "1722" "3" في اللقطة، والطحاوي 4/134، وابن الجارود "666"، والطبراني "5254"، والبيهقي 6/189 من طرق قن ابن وهب، به وانظر ما قبله .

فرمایا۔اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے اس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں۔وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور درخت کے پتے کھالے گا۔یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔

ابو ربیع نامی راوی کا نام سلیمان بن داؤد بن حماد بن سعد ہے' جو رشدین بن سعد بن مصری کے بھتیجے ہیں اور ابو ربیع زہرانی کا نام سلیمان بن داؤد بصری ہے۔یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِّفْهَا سَنَةً لَيْسَ بِحَدٍّ يُوْجِبُ نِهَايَةَ الْقَصْدِ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ، وَاِنَّمَا هُوَ حَدٌّ يُوْجِبُ قَصْدَ الْغَايَةِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "کہ تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو"

یہ کوئی ایسی حد نہیں ہے' جو تمام حالتوں میں مقصود کی انتہاء کو لازم کرے یہ ایک ایسی حد ہے' جو بعض حالتوں میں غایت کا قصد کرنے کو لازم کرتی ہے

4891 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ، وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا، فَقَالَا: دَعْهُ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ، لَاَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ اِنِّي اَصَبْتُ صُرَّةً فِيهَا دَنَانِيرُ، فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا، فَعَرَّفْتُهَا ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ: احْفَظْ وِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، وَعَدَدَهَا، فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ، فَادْفَعْهَا، وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں' میں زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ کے ہمراہ روانہ ہوا میں نے (راستے میں) گمشدہ کوڑا اٹھالیا۔تو ان دونوں نے کہا کہ تم اسے چھوڑ دو۔میں نے کہا اللہ کی قسم میں اسے اس لیے نہیں چھوڑوں گا تا کہ درندے اسے کھا جائیں۔میں اس کے ذریعے فائدہ حاصل کروں گا۔میں مدینہ منورہ آ گیا۔میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے مجھے ایک تھیلی ملی تھی۔جس میں دینار تھے میں وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

4891– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري .وأخرجه أبو داوٗد "1702" في اللقطة، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "552"، وأحمد 5/126، البخاري "2426" في اللقطة: باب إذا أخبره رب اللقطة والعلامة دفع إليهن و "2437" باب هل يأخذها من لايستحق، ومسلم "1723" في اللقطة: في فاتحته، وأبو داوٗد "1701"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/18 – 19، والطحاوي 4/137، والبيهقي 6/186 و193 و194 ومن طرق عن شعبة، بِهِ .وأخرجه أحمد 5/127، ومسلم "1722"، وأبو داوٗد "1703"، والنسائي في "الكبرى"، والطحاوي 4/137، والبيهقي6/196 من طرق عن سلمة بن كهيل، بِهِ .وانظر ما بعده .

حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو پھر مجھے کوئی شخص نہیں ملا میں نے تین سال تک اس کا اعلان کیا۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس تھیلی کے منہ پر بندھی ہوئی ڈوری اور اس میں موجود دیناروں کی تعداد کو یاد رکھنا اگر کوئی شخص آ کر تمہیں اس بارے میں بتا دے تو یہ اس کے حوالے کر دینا۔ ورنہ تم اس سے نفع حاصل کر لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَعْرِيفَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ الصُّرَّةَ الَّتِي الْتَقَطَهَا الْاَحْوَالَ الثَّلَاثَةَ، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا تین سال تک اس تھیلی کا اعلان کرنا جو انہیں ملی تھی یہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت تھا انہوں نے اپنی طرف سے ایسا نہیں کیا تھا

4892 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ، فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا بِالْعُذَيْبِ، فَقَالَا: دَعْهُ، فَقُلْتُ: لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ، فَقَدِمْتُ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيْثِ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ، اَحْسَنْتَ الْتَقَطْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَاَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: عَرِّفْهَا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ: عَرِّفْهَا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ: عَرِّفْهَا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ: اعْلَمْ عَدَدَهَا، وَوِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا، وَوِعَائِهَا، وَوِكَائِهَا، فَاَعْطِهِ اِيَّاهَا، وَاِلَّا، فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا، وَشَاْنَكَ بِهَا اَضْمَرَ، فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ رَدَّ اللُّقَطَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا، اِذَا جَاءَ بَعْدَ الْاَحْوَالِ الثَّلَاثَةِ

✿✿ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں میں سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ہمراہ روانہ ہوا۔ عذیب کے مقام پر ایک کوڑا ملا میں نے وہ اٹھالیا ان دونوں نے کہا تم اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا میں اسے اس لیے نہیں چھوڑوں گا تا کہ درندے اسے کھا لیں پھر میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انہیں اس واقعہ کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مجھے ایک سو دینار پڑے ہوئے ملے تھے۔ میں وہ لے کر نبی اکرم ﷺ کے

4892– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . ابن نمير: اسمه عبد الله، وسفيان: هو الثوري .وأخرجه أحمد 5/126 عن ابن نمير، ومسلم "1723" "10" في اللقطة، والترمذي "1374" في الأحكام: باب ما جاء في اللقطة وضالة الإبل والغنم، من طريقين عن ابن نمير، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "18615"، وابن أبي شيبة 6/454، ومسلم "1723" "10"، والترمذي "1374"، وابن ماجه "2506"، في اللقطة: باب اللقطة، والطحاوي 4/134، وابن الجارود "668" البيهقي 6/192 و197 من طرق عن سفيان، به .

پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک سال تک ان کا اعلان کیا میں پھر آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کا اعلان کرو میں نے پھر ایک سال تک ان کا اعلان کیا پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کا اعلان کرو میں ایک سال تک ان کا اعلان کرتا رہا۔ پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی تعداد اس کی تھیلی اور تھیلی کے منہ پر باندھی جانے والی ڈوری کی نشانی یاد رکھنا اگر کوئی شخص بعد میں آ کر تمہیں اس کی تعداد، تھیلی اور تھیلی کی ڈوری کی نشانی کے بارے میں بتا دے تو تم (اتنی ہی رقم) اسے ادا کر دینا۔ ورنہ تم اس کے ذریعے نفع حاصل کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان تم اس کے ذریعے نفع حاصل کرو اس میں یہ بات پوشیدہ ہے اگر تین سال گزرنے کے بعد بھی اس کا مالک اس کے پاس آجاتا ہے تو وہ ملنے والی چیز اسے لوٹائی جائے گی۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ ضِدَّ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ

ان الفاظ کا تذکرہ، جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا جو اس موقف کے برخلاف ہے، جو ہم نے اختیار کیا ہے

4893 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ، قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا، فَدَعْهَا تَاْكُلُ الشَّجَرَ، وَتَرِدُ الْمَاءَ، حَتّٰى يَاْتِيَهَا بَاغِيهَا، وَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ لَكَ، اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ، ثُمَّ سَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْرِفْ عَدَدَهَا، وَوِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَعَرَفَ عَدَدَهَا، وَوِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ، وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے۔ اس کے پاؤں اس کے ساتھ

4893- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . يحيى بن سعيد: هو الأنصاري . وأخرجه مسلم "1722" "6" في اللقطة، وأبو داود "1708" في اللقطة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/242، والطبراني "5251"، والبيهقي 6/197 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي "816"، وأحمد 4/116، والبخاري "5292" في الطلاق: باب حكم المفقود في أهله وماله، ومسلم "1722" "5"، والنسائي وفي "الكبرى"، وابن ماجه "2504"، والدارقطني 4/235 و236، والطحاوي 4/134 و135، والطبراني "5256"، والبيهقي 6/185 – 186 و190 من طريقين عن يحيى بن سعيد، به .

ہیں۔تم اسے چھوڑ دو۔وہ خود ہی درخت کے پتے کھالے گا اور پانی تک پہنچ جائے گا۔یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والا شخص اس تک پہنچ جائے گا۔اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ یا تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیے کو مل جائے گی۔پھر اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی تعداد اس کی تھیلی اور اس کے منہ پر باندھی جانے والی ڈوری کی شناخت کو یاد رکھو اگر اس کا مالک آجائے اور وہ اس کی تعداد، تھیلی اور ڈوری کے بارے میں نشانی بتادے تو وہ تم اس کے سپرد کردو ورنہ وہ تمہاری ہوئی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اللُّقَطَةَ وَاِنْ اَتٰى عَلَيْهَا اَعْوَامٌ هِيَ لِصَاحِبِهَا دُوْنَ الْمُلْتَقِطِ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ، اَوْ قِيمَتَهَا، وَاِنْ اَكَلَهَا، اَوِ اسْتَنْفَقَهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' گمشدہ ملنے والی چیز جس پر کئی سال بھی گزر جائیں پھر بھی وہ اپنے مالک کی ملکیت میں رہتی ہے اٹھانے والے کی ملکیت نہیں ہوتی اٹھانے والا شخص اس مالک کو وہ چیز یا اس کی قیمت ادا کرے گا اگر وہ اس چیز کو کھا چکا ہو' یا خرچ کر چکا ہو

4894 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً، فَلْيُشْهِدْ ذَوِي عَدْلٍ، ثُمَّ لَا يَكْتُمْ، وَلَا يُغَيِّرْ، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِيْهِ، اِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا، فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص گمشدہ ملنے والی چیز کو اٹھا لیتا ہے۔وہ دو عادل لوگوں کو گواہ بنالے پھر وہ کوئی بات چھپائے نہیں اور کسی چیز کو تبدیل نہ کرے اگر اس چیز کا مالک آجاتا ہے' تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔ورنہ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ مال شمار ہوگا' جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں یہ بات پوشیدہ ہے' اگر اس کا مالک نہیں آتا تو وہ پھر اللہ تعالیٰ کا مال ہوگا' جسے وہ

4894- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابية فمن رجال مسلم . سعيد بن عامر: هو الضبعي .وأخرجه ابن الجارود "671" عن محمد بن يحيى، عن سعيد بن عامر، بهذا الإسناد وفيه "ولا يغيب" بدل قوله "ولايغير" .وأخرجه الطيالسي "1081" وأحمد 4/266 – 267، والطبراني "986"/17 والبيهقي 6/187 من طريق شعبة، بِهِ . وعندهم "ولايغيب" كما في "المنتقى" لابن الجارود .وأخرجه ابن أبي شيبة 6/455 – 456، وأحمد 4/161 – 162 و266، وأبو داوُد "1709" في للقطة، ابن ماجه "2505"في اللقطة: باب اللقطة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 8/250"، والحطاوى 4/136، الطبراني 17/985، البيهقي /6/193 من طرق عن خالد الحذاء، بِهِ .

چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي هُوَ مُضْمَرٌ فِي نَفْسِ الْخِطَابِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس سبب کا تذکرہ جو اس نفس خطاب میں پوشیدہ ہے جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4895 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، اَخْبَرَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ كُلْهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَأَدِّهَا إِلَيْهِ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرواگر اس کے مالک کا پتہ نہیں چلتا تو پھر اس کی تھیلی اور اس کے منہ پر باندھی جانے والی ڈوری کو یادرکھو پھر تم اسے خود استعمال کرلو اگر اس کا مالک آ گیا (تو اس کی مانند رقم) اسے دے دینا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ حَمْلِ لُقَطَةِ الْحَاجِّ إِذَا لَمْ يَكُنْ يُعْرَفُ اَرْبَابُهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ حاجیوں کی گمشدہ چیز کو اٹھایا جائے جبکہ اس کے مالک کا پتہ نہ ہو

4896 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ، قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَلُقَطَةُ الْحَاجِّ، يَتْرُكُهَا، حَتّٰى يَجِدَهَا صَاحِبُهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

4895– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي الربيع وهو سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدٍ، فقد روى له أبو داوُد والنسائي، وهو ثقة ۔ أبو النصر: هو سالم بن أبي أمية ۔وأخرجه مسلم "1722" "7" في للقطة، وابن ماجه "2507" في اللقطة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/230 – 231، وابن الجارود "669"، والبيهقي 6/186 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد ۔وأخرجه أحمد 4/116 و5/193، ومسلم "1722" "8"، وأبو داوُد "1706"، والترمذي "1373" في الأحكام: باب ما جاء في اللقطة وضالة الإبل والغنم، والنسائي في "الكبرى"، وابن ماجه "2507"، والطحاوي 4/138، والطبراني "5237"، و"5238"، والبيهقي 6/192 و193 من طريقين عن الضحاك بن عثمان، به ۔

4896– إسناده صحيح على شرط مسلم ۔وأخرجه أحمد 3/499، ومسلم "1724" في اللقطة: باب لقطة الحاج، وأبو داوُد "1719" في اللقطة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/203 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد ۔وأخرجه الطحاوي 4/140 من طريق أسامة بن زيد، عن بكير بن الأشج، به ۔

عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ ابْنِ اَخِي طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قُتِلَ هُوَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو اٹھانے سے منع کیا ہے۔

ابن وہب بیان کرتے ہیں۔ حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو یوں ہی رہنے دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن نامی یہ راوی عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبیداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہیں۔ یہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ یہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ایک ہی دن شہید ہوئے تھے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ الضَّالِّ عَلٰى مَنْ لَمْ يُعَرِّفِ الضَّوَالَّ، اِذَا وَجَدَهَا

ایسے شخص کے لیے لفظ ''ضال'' کے اثبات کا تذکرہ جو گمشدہ ملنے والی چیز کا اعلان نہیں کرتا

4897 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ اَبِيْ سَالِمِ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص کسی گمشدہ (چیز) کو پناہ دیتا ہے۔ تو وہ گمراہ شمار ہوتا ہے جب وہ اس کا اعلان نہیں کرتا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوْعٌ عَنْ اَخْذِ ضَوَالِّ الْاِبِلِ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الضَّوَالِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات ممنوع ہے' گمشدہ اونٹ کو حاصل کرلے' جبکہ دوسری گمشدہ چیزوں کا حکم مختلف ہے (یعنی وہ انہیں حاصل کرسکتا ہے)

4898 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ:

4897– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بكر بن سوادة، وأبى سالم الجيشاني: بن هانء، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 4/116، ومسلم "1724" في اللقطة: باب لقطة الحاج، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/232، والطحاوى 4/134، والطبراني "5282"ن والبيهقي 6/191 من طريق يحيى بن أيوب، عمر، عن عمرو بن الحارث، بِهِ .

4898– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر "4889" .

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَالَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا، وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَاِلَّا فَشَانُكَ بِهَا، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ، قَالَ: هِيَ لَكَ، اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ، قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

✿✿ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تھیلی اور اس کی ڈوری کی شناخت یاد رکھو اور ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ اگر اس کا مالک آجاتا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے تم استعمال کرو۔ اس نے دریافت کیا گمشدہ ملنے والی بکری (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یا تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا پھر بھیڑیوں کو ملے گی۔ اس نے دریافت کیا گمشدہ ملنے والے اونٹ (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے۔' اس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں۔ وہ خود ہی پانی پی لے گا۔ درخت کے پتے کھالے گا۔ یہاں تک کہ اس کا مالک بھی اس تک پہنچ جائے گا۔

کِتَابُ الْوَقْفِ

وقف کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ اتِّخَاذِ الْاَحْبَاسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اللہ کی راہ میں مخصوص کی جانے والی چیز کو اپنے پاس رکھنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

4899 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْكِنَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَتِهِ بِثَمْغٍ، فَقَالَ: احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَبَسَهَا عُمَرُ عَلَى السَّائِلِ، وَالْمَحْرُومِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَفِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَفِي الرِّقَابِ، وَالْمَسَاكِينِ، وَجَعَلَ قَيِّمَهَا يَاْكُلُ، وَيُؤْكِلُ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''ثمغ'' میں موجود زمین کو صدقہ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اصل کو اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو (اللہ کی) راہ میں دے دو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مانگنے والے محروم مسافر اور اللہ کی راہ میں (جہاد پر جانے والے افراد) غلاموں اور مسکینوں کے لیے مخصوص کر دیا۔ آپ نے اس کے نگران کو اس بات کا حق دیا کہ وہ خود بھی اس کو کھا سکتا ہے اور کسی دوسرے کو بھی کھلا سکتا ہے' جبکہ وہ مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَحْبَاسَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَحِلُّ بَيْعُهَا وَلَا هِبَتُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں مخصوص کی جانے والی چیز کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں ہے

4899– إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي، وقد توبع. وأخرجه الدارقطني 4/187 عن جعفر بن محمد الواسطين، عن موسى بن هارون، عن محمد بن يحيى الذهلي، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً 4/187 من طريقين عن عبيد الله، به. وأخرجه أحمد 2/114 و156، والبخاري "2764" في الوصايا: باب ما للوصي أن يعمل في مال اليتيم وما يأكل منه بقدر عمالته، و"2777" باب نفقه القيم للوقف، والدارقطني 4/ 186، والبيهقي 6/159 من طرق عن نافع. به. وأخرجه مسلم "1633" في الوصية: باب الوقف، وابن ماجه "2397" في الصدقات: باب من وقف، من طرق عن ابن عمر، عن عمر. جعلاه من مسند عمر، والمشهور الأول. وانظر ما بعده.

4900 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ، بِثَمْغٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ بِهِ، تَقْسِمُ ثَمَرَهُ، وَتَحْبِسُ اَصْلَهُ، لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوْهَبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ لیا کہ وہ اپنے "ثمغ" میں موجود مال (یعنی زمین) کو صدقہ کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کردو۔ یوں کہ تم اس کے پھل کو تقسیم کردو اور زمین کو اپنے پاس رہنے دو جسے فروخت نہ کیا جاسکے اور ہبہ نہ کیا جاسکے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَجَازَ بَيْعَ الْاَحْبَاسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ تُحْبَسَ اَوْ تَوْرِيثَهَا بَعْدَ اَنْ تُوقَفَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے اللہ کی راہ میں مخصوص کی جانے والی چیز کو فروخت کرنے اور وقف کی جانے والی چیز کو وراثت میں منتقل کرنے کو جائز قرار دیا ہے

4901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَاَتٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْمَرَهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ، لَمْ اُصِبْ قَطُّ مَالًا اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ، فَمَا تَاْمُرُ فِيْهَا؟، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا، وَتَصَدَّقْتَ بِهَا، عَلٰى اَنَّهُ لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوْهَبُ، وَلَا يُوْرَثُ، فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ، وَفِي الْغُرَبَاءِ، وَفِي الرِّقَابِ،

4900– إسناده صحيح على شرط مسلم . إبراهيم بن سعد: هو ابن إبراهيم إبراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف . وأخرجه الدارقطني 4/187، والبيهقي 6/160 من طريقين عن حرملة بن يحيى بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي 4/95 عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، عن عمه عبد الله بن وهب، بِهِ . وأخرجه الدارقطني 4/186 من طريق عبد الله بن شبيب، عن إسماعيل، عن عبد العزيز بن الطلب، بِهِ . وانظر ما بعده .

4901– إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسنده فمن رجال البخاري . ابن عون بن أرطبان . وأخرجه أبو داوٗد "2878" في الوصايا: باب ما جاء في الرجل يوقف.الوقف، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "2772" في الوصايا: باب الوقف كيف يكتب، عن مسدد، عن يزيد بن زريعن عن ابن عون، بِهِ . وأخرجه النسائي 6/231 في الأحباس: باب كيف يكتب الحبس، من طريقين عن بشر بن المفضل، بهوأخرجه أحمد 2/12 – 13 و55، وأبو عبيد الله في "غريب الحديث " 1/193، والبخاري "2737" في الشروط في الوقف، و "2772" في الوصايا: باب الوقف كيف يكتب، و "2773": باب الوقف للغني والفقر والضيفن ومسلم "1632" في الوصية: باب الوقف، والوقف، وأبو داوٗد "2878"ن والترمذي "1375" في الأحكام: باب الوقف، والنسائي 6/230 و 231، وابن ماجه "296" في الصدقات: باب الوقف، والطحاوي 4/95، والدارقطني 4/187 و188 و189، 190، والبيهقي 6/ 158 – 159و159، والبغوي "2195" من طرق عن ابن عون، بِهِ .

وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَفِي الضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا، اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ، اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ، قَالَ: وَقَالَ مُحَمَّدٌ: غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی۔ وہ اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی ہے' مجھے کبھی ایسی زمین نہیں ملی ہے' جو میرے نزدیک اس سے زیادہ عمدہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے (پھل اور آمدن کو) صدقہ کر دو۔ اس شرط پر کہ اس زمین کو صدقہ نہیں کیا جائے گا۔ اسے ہبہ نہیں کیا جائے گا اور اسے وراثت میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔ تم (اس کے پھل کو) غریبوں میں، مسافروں میں، غلاموں میں، اللہ کی راہ میں (جہاد پر جانے والوں میں)، مسافروں میں اور مہمانوں میں خرچ کرو، جو شخص اس کا نگران ہو۔ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ مناسب طور پر اس میں سے خود کھا لیتا ہے یا کسی دوست کو کھلا دیتا ہے' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

یہاں محمد نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اتِّخَاذَ الْاَحْبَاسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ خَيْرِ مَا يَخْلُفُ الْمَرْءُ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں مخصوص کی جانے والی چیز کو اپنے پاس رکھنا' ان بہترین چیزوں میں شامل ہے جنہیں آدمی اپنے بعد چھوڑ کر جاتا ہے

4902 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَيْرُ مَا يَخْلُفُ الْمَرْءُ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثٌ وَّلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ، وَصَدَقَةٌ تَجْرِيْ، يَبْلُغُهُ اَجْرُهَا، وَعَمَلٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی مرنے کے بعد جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے۔ اس میں سے تین چیزیں سب سے بہتر ہیں وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔ وہ صدقہ جو جاریہ ہو۔ جس کا اجر اس تک پہنچتا رہے اور وہ نیک عمل جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جاتا رہے''۔

4902- فليح بن سليمان فيه كلام من جهة حفظه، وباقي السند ثقات . وأخرجه الطبراني في "الصغير" "395" من طريق محمد بن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو الحسن القطان في زياداته على ابن ماجه بأثر الحديث "241" عن محمد بن يزيد الزهاوي، عن أبيه، عن زيد بن أبي أنيسةن به .وقد تقدم برقم "93" عن الحسن بن سفيان، عن إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمةن عن محمد بن سلمةن عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أبي أنيسة، عن زيد بن أسلمن بهذا الإسناد، لم يذكر فيه فليحاًن وله شاهد صحيح من حديث أبي هريرة خرج هناك .

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

6

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ، لاہور

الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

6

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

نام کتاب ———— صحیح ابن حبان

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈ زمیکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— جون 2014ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر 40، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان — صفحہ

کتاب: تصرف سے روکنے کے بارے میں روایات

کتاب: گواہی کے بارے میں روایات

کتاب: دعویٰ کے بارے میں روایات

کتاب: اجارہ کے بارے میں روایات

کتاب: مشروبات کے بارے میں روایات

کتاب: حظر واباحت کا بیان

عنوان	صفحہ

کتاب: شکار کے بارے میں روایات

کتاب: ذبائح کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

کتاب: قربانی کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

فوائدِ رضویہ

احادیث کے مراتب اوران کے احکام

درج ذیل چاراقسام اسی ترتیب کے اعتبار سے زیادہ قابل اعتماد شمار ہونگی۔

(i) صحیح لذاتہ (ii) صحیح لغیرہ (iii) حسن لذاتہ (iv) حسن لغیرہ

ان چاروں اقسام سے تعلق رکھنے والی روایات سے استدلال کرنا مطلقاً درست ہے۔

(v) ضعیف: وہ ضعیف روایت جس میں نسبتاً کم ضعف پایا جاتا ہو ایسی روایت کو متابعات اور شواہد کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے اور اگر ایسی روایت متعدد طرق سے مروی ہو تو یہ ''حسن لغیرہ'' بلکہ صحیح لغیرہ کے مرتبے تک بھی پہنچ سکتی ہے اس صورت میں اس روایت سے احکام میں استدلال کرنا درست ہوگا (لیکن بالفرض اگر یہ روایت متعدد طرق سے مروی نہ بھی ہو جب بھی) فضائل کے باب میں ایسی روایات قابل قبول ہوں گی۔

(vi) شدید ضعیف: یہ وہ روایت ہے جس میں شدید کمزوری اور ضعف پایا جاتا ہو یعنی اس کا راوی فاسق (اعلانیہ گنہگار) ہو لیکن وہ جھوٹا نہ ہو۔ ایسی روایت احکام کے بارے میں قابل قبول نہیں ہوگی لیکن کیا فضائل کے بارے میں ایسی روایت کو قبول کیا جاسکتا ہے؟ (اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں) راجح مذہب کے مطابق ایسی روایات کو قبول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اگر ایسی روایت متعدد طرق سے مروی ہو تو فضائل کے باب میں قبول کی جائے گی ورنہ قابل اعتماد شمار نہ ہوگی۔

(vii) وہ روایت جس کا راوی بہت جھوٹ بولتا ہو یا اپنی طرف سے روایات ایجاد کرتا ہو یا اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہو۔

(viii) موضوع: ایسی روایت فضائل بلکہ کسی بھی حوالے سے قابل اعتماد شمار نہ ہوگی بلکہ ایسی روایت کو حدیث قرار دینا بھی درست نہیں ہے (محدثین اپنی گفتگو میں ایسی روایات کو جب حدیث قرار دیتے ہیں تو اس سے مراد) اس کے مجازی معنی ہوتے ہیں۔ ایسی روایات صرف اور صرف جھوٹ کا پلندہ ہوتی ہیں۔

•••———•••———•••

محدثین کا یہ کہنا

''اس بارے میں کوئی بھی ''صحیح'' حدیث منقول نہیں ہے''۔

حدیث کے حجت ہونے کے منافی نہیں ہے۔

نوٹ: یہ فوائد اصولِ حدیث سے متعلق ہیں، جنہیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے خاص مسترشد ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین فاضل بہار نے اپنے عظیم تصنیف ''الجامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری'' کے مقدمے میں تحریر کیا ہے۔ یہاں ان میں سے چار فوائد ذکر کئے گئے ہیں۔

امام محمد بن محمد بن امیر الحاج الحلبی اپنی تصنیف ''الحلیۃ شرح المنیہ'' میں وضو کے بعد رومال کے ذریعے (اعضاء کو) پونچھنے کے مسئلے کے بارے میں یہ تحریر کرتے ہیں۔

امام ترمذی کا یہ کہنا: اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث ''صحیح'' منقول نہیں ہے۔ یہ ''حسن'' یا اس کی مانند (دوسرے مرتبے کی) روایت کے وجود کی نفی نہیں کرتا اور جو مقصد ہے اس کا ثبوت ''صحیح'' حدیث پر موقوف نہیں ہے بلکہ جس طرح یہ ''صحیح'' حدیث سے ثابت ہوسکتا ہے اس طرح ''حسن'' حدیث سے بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

اسی کتاب میں باب صفۃ الصلوٰۃ میں فصل ما یکرہ فعلہ فی الصلوٰۃ سے کچھ پہلے انہوں نے یہ بات تحریر کی ہے۔

''محدثین کی اصطلاح کے مقتضیٰ کے مطابق حدیث کے ''صحیح'' ہونے کی نفی کرنے سے حدیث کے ''حسن'' ہونے کی نفی لازم نہیں آتی۔

امام ابن حجر مکی اپنی تصنیف ''الصواعق المحرقۃ'' میں ''عاشورہ کے دن اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرنے'' کے باب میں پہلی فصل کے آخر میں جو گیارہویں باب میں ہے اور دوسری فصل سے کچھ پہلے (یہ تحریر کرتے ہیں)

''امام احمد بن حنبل کا یہ کہنا: ''یہ حدیث صحت کے ساتھ ثابت نہیں ہے''۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث ''صحیح لذاتہ'' نہیں ہے۔ لہٰذا اس سے اس حدیث کے ''حسن لغیرہ'' ہونے کی نفی نہیں ہوتی اور ''حسن لغیرہ'' حدیث کو اسی طرح دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ (اصول) حدیث (کی کتابوں) میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے''۔

امام ابن حجر عسقلانی اپنی تصنیف ''تخریج احادیث الاذکار للنووی'' میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

''جو شخص حدیث کے ''صحیح'' ہونے کی نفی کرے۔ اس سے ''حسن'' ہونے کی نفی لازم نہیں آتی''۔

انہوں نے (اپنی تصنیف) ''نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر'' میں یہ بات تحریر کی ہے۔

''حدیث حسن'' کی یہ قسم دلیل کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے حدیث ''صحیح'' کی ہم پلہ ہے۔ اگرچہ (پایہ ثبوت کے اعتبار سے) یہ اس سے کم مرتبے کی ہے''۔

مولانا علی قاری اپنی تصنیف ''الموضوعات الکبیر'' میں تحریر کرتے ہیں۔

''یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے (کہنا) اس حدیث کے ''حسن'' ہونے کے منافی نہیں ہے''۔

سیدی نور الدین سمہودی اپنی تصنیف ''جواہر العقدین فی فضل الشرفین'' میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

''بعض اوقات حدیث ''صحیح'' نہیں ہوتی لیکن اسے دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ حدیث کا ''حسن'' ہونا ایک ایسا مرتبہ ہے جو ''صحیح'' اور ''ضعیف'' کے درمیان ہے''۔

نبی اکرم ﷺ اس بات سے منع فرماتے تھے: آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے کہ یہ دونوں روایات محدثین کے نزدیک ''صحیح'' نہیں ہیں۔

امام عبدالباقی زرقانی نے اپنی تصنیف ''شرح مواہب'' میں تیسرے مقصد کی دوسری نوع میں، نبی اکرم ﷺ کے نعلین شریف

کے تذکرے میں یہ فائدہ بیان کیا ہے:

''(حدیث کی) صحت کی نفی کرنا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ وہ حدیث ''حسن'' ہو۔ جیسا کہ یہ بات معلوم ہے''۔

''المرقاۃ'' میں محقق علی الاطلاق (امام کمال الدین ابن ہمام کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔

''جو شخص کسی حدیث کے بارے میں یہ کہے: ''یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے''۔

اگر اس کی اس بات کو درست تسلیم کرلیا جائے تو بھی یہ بات قدح کا باعث نہیں ہوسکتی کیونکہ دلیل کے طور پر پیش کیے جانے کے قابل ہونا صرف حدیث ''صحیح'' پر موقوف نہیں ہے بلکہ اس حوالے سے حدیث ''حسن'' بھی کافی ہوتی ہے''۔

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''محدثین کی اصطلاح کے اعتبار سے کسی حدیث کو ''صحیح'' قرار نہ دینا کوئی حیران کن بات نہیں ہے کیونکہ حدیث کا ''صحیح'' ہونا کیا ہے۔

مقدمے میں یہ بات بیان کی گئی ہے' یہ حدیث کا بلند ترین درجہ ہے اور ایسی احادیث بہت کم ہیں۔

مذکورہ کتابوں میں ذکر کی گئی تمام احادیث' یہاں تک کہ وہ چھ کتابیں' جنہیں ''صحاح ستہ'' کا نام دیا گیا ہے۔ ان کی بھی تمام تر روایات محدثین کی اصطلاح کے مطابق ''صحیح'' نہیں ہیں لیکن ان کتابوں کو ''صحاح'' کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ ان میں غالب روایات صحیح ہیں''۔

•••———•••———•••

حدیث کے ''صحیح'' نہ ہونے اور اس کے ''موضوع'' ہونے کے درمیان بہت فرق ہے۔

امام بدرالدین زرکشی اپنی کتاب ''النکت علی ابن الصلاح'' میں اور امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب ''اللآلی المصنوعۃ'' میں اور علامہ علی بن محمد الکتانی اپنی کتاب تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ میں اور علامہ محمد طاہر پٹنی اپنی کتاب ''مجمع البحار'' کے آخر میں یہ بات بیان کرتے ہیں۔

''ہمارا (محدثین کا) یہ کہنا: یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے اور یہ کہنا: یہ حدیث ''موضوع'' ہے۔ اس کے درمیان بڑا فرق پایا جاتا ہے کیونکہ حدیث کے ''موضوع'' ہونے کا مطلب' اس روایت کے جھوٹا ہونے کو ثابت کرنا ہے اور ہمارا یہ کہنا: یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے۔ اس سے اس روایت کا حدیث نہ ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ پتہ چلتا ہے: ثبوت کا وہ معیار اس میں ثابت نہیں ہے (جو ''صحیح'' حدیث کیلئے شرط ہے) اور ان دونوں صورتوں کے درمیان فرق ہے''۔

انہوں نے اپنی کتاب ''تنزیہ'' میں یہ بات اضافی نقل کی ہے:

''یہ حکم ان تمام روایات میں پایا جائے گا جن کے بارے میں علامہ ابن جوزی نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ ''صحیح'' نہیں ہے یا اس کی مانند الفاظ استعمال کیے ہیں''۔

امام ابن حجر عسقلانی اپنی تصنیف ''القول المسدد فی الذب عن مسند احمد'' میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

''کسی حدیث کے ''صحیح'' نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ وہ حدیث ''موضوع'' ہے۔

امام سیوطی اپنی تصنیف ''التعقبات علی الموضوعات'' میں تحریر کرتے ہیں:

امام ذہبی نے اس حدیث پر زیادہ سے زیادہ یہ حکم لگایا ہے: یہ ایک ایسا متن ہے جو ''صحیح'' نہیں ہے اور یہ بات درست ہے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے (یا شاید اس کا یہ مفہوم ہوگا) کہ یہ بات اس حدیث کے ''ضعف'' کو درست قرار دیتی ہے۔

ملا علی قاری اپنی تصنیف ''الموضوعات'' میں عقل سے متعلق حدیث کے بارے میں یہ بات لکھتے ہیں:

''صحیح'' نہ ہونے سے ''موضوع'' ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے''۔

وہ اس کتاب میں عاشورہ کے دن سرمہ لگانے کی حدیث کے بعد یہ بات نقل کرتے ہیں:

''امام احمد کا یہ کہنا: ''یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے''۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کے ''صحیح'' نہ ہونے سے اس کے ''موضوع'' ہونے کا ثبوت لازم نہیں آتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ آپ اس حدیث کو ''ضعیف'' قرار دے سکتے ہیں''۔

علامہ طاہر پٹنی اپنی تصنیف ''مجمع البحار'' میں امام ابن حجر عسقلانی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''یہ تبصرہ کہ یہ حدیث ''ثابت'' نہیں ہے۔ اس سے حدیث کا ''موضوع'' ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ ''ثابت'' کا لفظ ''صحیح'' حدیث کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ''ضعیف'' حدیث کا مرتبہ اس سے کم ہوتا ہے''۔

علامہ علی قاری اپنی تصنیف ''الموضوعات الکبیر'' میں آخر میں کھانے سے پہلے والی حدیث میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

ابن عساکر کا یہ کہنا: یہ حدیث ''شاذ'' ہے اور ''صحیح'' نہیں ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ یہ حدیث ''موضوع'' نہیں ہے جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے۔

•••———•••———•••

حدیث کے ذریعے جو کچھ ثابت ہوتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

(i) اسلامی عقائد ہیں۔ ان کیلئے حدیث کا ''متواتر'' یا ''مشہور'' ہونا ضروری ہے۔ اس بارے میں خبر واحد معتبر نہیں ہوگی۔ اگرچہ وہ ''قوی'' ہو۔

علامہ تفتازانی اپنی تصنیف ''شرح عقائد نسفیہ'' میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

''خبر واحد میں بالفرض اگر وہ تمام شرائط ہوں جن کا ذکر اصول فقہ میں کیا گیا ہے تو بھی وہ صرف ''ظن'' کا فائدہ دے سکتی ہے اور عقائد کے باب میں ''ظن'' کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا''۔

ملا علی قاری اپنی تصنیف ''منح الروض الازہر'' میں نقل کرتے ہیں۔

''خبر واحد عقائد کے بارے میں یقین کا فائدہ نہیں دیتی''

(ii) دوسری صورت احکام ہیں۔

ان کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ حدیث ''صحیح لذاتہ'' یا ''لغیرہ'' ہو یا ''حسن لذاتہ'' ہو اور وہ ''حسن لغیرہ'' سے کم مرتبے کی نہ ہو۔ اس بارے میں ''ضعیف'' روایت قابل اعتبار نہیں ہوتی۔

(iii) تیسری صورت فضائل ومناقب ہیں۔ علماء کا اتفاق ہے کہ اس بارے میں ''ضعیف'' روایت بھی کافی ہوتی ہے۔

•••———•••———•••

کِتَابُ الْبُیُوْعِ

کتاب! خرید وفروخت کے بارے میں روایات

ذِکْرُ تَرَحُّمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، عَلَى الْمُسَامِحِ فِي الْبَيْعِ، وَالشِّرَاءِ، وَالْقَبْضِ، وَالْإِعْطَاءِ

باب: اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر رحم کرنا' جو خرید وفروخت کرتے ہوئے اور لین دین کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے

4903 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، سَمْحًا اِذَا اشْتَرٰى، سَمْحًا اِذَا اقْتَضٰى، سَمْحًا اِذَا قَضٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے خریدتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے اور ادائیگی کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْبَيِّعَيْنِ اَنْ يَّلْزَمَا الصِّدْقَ فِيْ بَيْعِهِمَا وَيُبَيِّنَا عَيْبًا عَلِمَاهُ لِاَنَّ ذٰلِكَ سَبَبُ الْبَرَكَةِ فِيْ بَيْعِهِمَا

خرید وفروخت کرنے والوں کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے سودے میں سچائی کو لازم پکڑیں اور اس عیب کو بیان کر دیں' جس سے وہ واقف ہیں کیونکہ یہ چیز ان کے سودے میں برکت کا سبب ہے

4903- إسناده صحيح على شرط الصحيح، محمد بن سهل بن عسكر من رجال مسلم، وعلى عياش بن عياش من رجال البخارين ومن فوقهما على شرطهما. وأخرجه البخارى "2076" فى البيوع: باب السهولة والسماحة فى الشراء والبيعن ومن طريقه البغوى "2044" عن على بن عياش، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى "الصغير "672"، والبيهقى 5/357 من طريقين عن على بن عياشن به. وأخرجه ابن ماجه "2203" فى التجارات: باب السماح فى البيع، عن عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصى، عن أبيه، عن محمد بن مطرف، بِهِ. وأخرجه أحمد 3/340، والترمذى "1320" فى البيوع: باب ما جاء فى استقراض البعير، والبيهقى 5/357 – 358 من طريقين عن زيد بن عطاء السائبن عن محمد بن المنكدرن عن جابر لفظ: "غفر الله لرجل كان قبلكم، كان سهلاً إذا باع، سهلا إذا قضين سهلا إذا اقتضى". قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

4904 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خرید وفروخت کرنے والے دونوں افراد کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اگر وہ دونوں سچ بولیں اور بیان کریں' تو ان کے سودے میں ان کے لئے برکت رکھی جاتی ہے اور اگر وہ دونوں جھوٹ بولیں اور (سودے کی خامی کو) چھپائیں' تو ان کے سودے سے برکت کو مٹا دیا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ غَشِّ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الْبَيْعِ، وَالشِّرَاءِ، وَمَا اَشْبَهَهُمَا مِنَ الْاَحْوَالِ

مسلمانوں کے لیے خرید وفروخت میں اور اس جیسی دیگر صورتوں میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی ممانعت کا تذکرہ

4905 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَاَدْخَلَ اَصَابِعَهُ فِيْهَا، فَاِذَا فِيْهِ بَلَلٌ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا

4904– إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب من رجال مسلم ومن فوقه من رجال الشيخين . أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم الضبعين وسعيد بن أبي عروبة وإن عروبة إن رمي بالاختلاط قد سمع منه إسماعيل ابن علية قبل اختلاطه كما في "شرح علل الترمذي " لا بن رجب 2/568، وهو من أثبت الناس في قتادة .وأخرجه أحمد 3/402 و434، والدارمي 2/250، وهو من أثبت الناس في قتادة .وأخرجه ابن أبي شيبة 7/124، وأحمد 3/403، والطبراني "3118" من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، به .وأخرجه الشافعي 2/154 – 155، وأحمد 3/403، والطيالسي "1316"، والدارمي 2/250، والبخاري "2079" في البيوع: باب إذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا، و "2082" باب يمحق الكذاب والكتمان في البيع، و "2108 باب كم يجوز الخيار، و"2110" باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، و "2114" باب إذا كان البائع بالخيارن هل يجوز البيع؟ ومسلم "1532" في البيوع: باب الصدق في البيع والبيانن وأبوداؤد "3459" في البيوع: باب خيار المتبايعينن والنسائي 7/244 – 245 في البيوع: باب ما يجب على التجار على من التوقية، والطبراني "3115" و"3116" و"3117" و"3119"، والبيهقي 5/269، والبغوي "2051" من طريقين عن قتادة، به .

صَاحِبَ الطَّعَامِ؟، قَالَ: اَصَابَتْهُ سَمَاءٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلَّا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ، حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے آپ نے اپنی انگلیاں اس میں داخل کیں' تو اس میں گیلا پن محسوس ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اس اناج والے یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس پہ بارش پڑ گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس (گیلے حصے کو) اوپر کیوں نہیں رکھا' تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے' جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّنْفِقَ الْمَرْءُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سامان فروخت کرے

4906 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جھوٹی قسم سامان کو فروخت کروا دیتی ہے' لیکن کمائی میں برکت کو مٹا دیتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَا يَنْظُرُ فِی الْقِيَامَةِ اِلٰی مَنْ نَفَّقَ سِلْعَتَهُ فِی الدُّنْيَا بِالْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ

4905- إسناده صحيح على شرط مسلم . العلاء : هو ابن عبد الرحمٰن الخرقين وهو أبوه من رجال مسلم، وباقي رجال الشيخين .وأخرجه مسلم "102" في الإيمان: باب قوله النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ منا" والترمذي "1315" في البيوع، وابن ماجه "2224" في التجارات: باب النهي عن الغش، والحاكم 2/9، والبيهقي 5/320، وابن منده في "الإيمان" "552"، والبغوي "21120"، من طريق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/242، وأبو داوُد "3452" في البيوع: باب في النهي عن الغش، وأبو عوانة 1/57، والطحاوي في "شرح مشكل الأثار " 2/134ن وابن منده "550"و"551"، والبيهقي 5/320، والبغوي "2121" من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بِهِ .

4906- إسناده قوي، محمد بن وهب بن أبي كريمة روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: لابأس به صالح، وقال مسلمة بن قاسم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي الحراني، وزيد: هو ابن أبي أنيسة .وأخرجه أحمد 2/235 و242 و413، والبيهقي 5/265 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "2087" في البيوع: باب (يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبا وَيُرْبِى الصَّدَقَاتِ) ومسلم "1606" في المساقاة: باب النهي عن الحلف في البيع، 7/246 في البيوع: باب المنفق سلعته بالحلف الكاذب، والبيهقي 5/265، والبغوي "2046" من طرق عن يونس، عن الزهري،

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو دنیا میں جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا مال فروخت کرے گا

4907 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ خَابُوا، وَخَسِرُوا؟، فَاَعَادَهَا، فَقُلْتُ مَنْ هُمْ، فَقَالَ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ كَاذِبًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْبِلُ، اَرَادَ بِهِ الْمُسْبِلَ اِزَارَهُ خُيَلَاءَ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنَّانُ اَرَادَ بِهِ عِنْدَ اِعْطَاءِ صَدَقَةِ الْفَرِيضَةِ

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان لوگوں کو دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ کون لوگ ہیں۔ وہ تو ہلاک ہو جائیں گے' اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ بات دہرائی' تو میں نے عرض کی: وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو) لٹکانے والا شخص' احسان جتانے والا شخص اور جھوٹی قسم اٹھا کر سامان فروخت کرنے والا شخص۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''لٹکانے والا'' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: احسان جتانے والا اس سے مراد یہ ہے: جو شخص فرض زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت احسان جتاتا ہے۔

4907- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي .وأخرجه الدارمي 2/267، وأبو عوانة 1/40، وابن منده في "الإيمان" "616" من طرق عن أبي الوليد بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/148 و162 و168ن ومسلم "106" في الإيمان: باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفق السلعة بالحلفن وأبو داوُد "4087" في اللباس: باب ماجاء في إسبال الإزار، والترمذي "1211" في البيوع: باب ما جاء فيمن حلف على سلعة كاذباً، والنسائي 7/245 – 246 في البيوع باب المنفقة سلعته بالحلف الكاذب، وابن أبي شيبة 9/92 – 93، والدارمي 2/267، والطيالسي "467"، والدارمي في "الرد على الجهمية " ص93، وأبو عوانة 1/40، والبيهقي في "السنن" 5/265، وفي الأسماء والصفات " 2/354 من طرق عن وكيع، عن المسعودي، عن علي بن مدرك، بِهِ .وأخرجه مسلم "106"، وأبو داوُد "4088"، والنسائي 7/246، وأبو عوانة 1/39 و40، وابن منده "617"، والبيهقي 4/191، من طرق عن الأعمش، عن سليمان بن مسهر، عن خرشة بن الحر، بِهِ .

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ الْحَلِفِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ یُبْغِضُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْبَیَّاعَ

اس حلف کی صفت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فروخت کرنیوالے فرد پر غضب ناک ہوتا ہے

4908 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ، وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ، رَجُلٌ حَلَفَ بَعْدَ الْعَصْرِ، عَلٰی مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، فَاقْتَطَعَهُ، وَرَجُلٌ حَلَفَ، لَقَدْ اَعْطٰی بِسِلْعَتِهٖ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰی، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ الْمَاءِ، یَقُوْلُ اللّٰهُ، اَلْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ، كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْهُ یَدَاكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اوران کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ایک وہ شخص جو عصر کے بعد کسی مسلمان کے مال پر قسم اٹھا کر اسے ہتھیا لے۔ایک وہ شخص جو یہ قسم اٹھائے کہ اس نے اس سامان کے اتنے پیسے دیئے تھے جو اس سے زیادہ ہوں جو اسے دیئے جا رہے ہوں۔ایک وہ شخص جو اضافی پانی کو لینے سے منع کر دے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج کے دن میں اپنے فضل کو تم سے روک لیتا ہوں' جس طرح تم نے اس اضافی چیز کو روک لیا تھا' جو تمہارے ہاتھوں کی کمائی نہیں تھی۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ مِنَ الْحَلِفِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ یُبْغِضُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْبَیَّاعَ

اس دوسری قسم کے حلف کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فروخت کرنے والے

4908- إسناده صحيح، صفوان بن صالح روى له أصحاب السنن، وهو يقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . عمرو بن دينار: هو المكي، وأبو صالح: هو ذكوان السمان .وأخرجه البخاري "2369" في الشرب والمساقاة: باب من رأى أن صاحب الحوض والقربة إلى بمائة، و "7446" في التوحيد: باب وقول الله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إلى ربها ناظرة)، ومسلم "108" "174" في الإيمان: باب غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف، وابن منده في "الإيمان" "626"، والبيهقي في "السنن" /6 152، و 10/177 – 178، وفي "الأسماء والصفات" 1/352، 353، والبغوي "1669" و"2516" من طرق عن ابن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "108"ن والنسائي 7/246 – 247 في البيوع: باب الحلف الواجب للخديقة في البيعن وأبو عوانة 1/41، وابن منده "623" والبيهقي 10/177 من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، بِهِ .وأخرجه البخاري "2358" في المساقاة: باب إثم من منع ابن السبيل منن و "2672" في الشهادات: باب اليمين بعد العصر، و "7212" في الأحكام: باب من بايع رجلاً لا يبايعه إلا للدنيان ومسلم "108"، وأبو داوٗد "3474" في البيوع: باب في منع الماء ؛ وابن ماجه "2207" في التجارات: باب ما جاء في كراهية الأيمان في الشراء والبيع، و "2870" في الجهاد: باب الوفاء بالبيعة، وابن منده "622"و"625"، والبيهقي /5 330و8/160، وفي: "الأسماء الصفات" 1/253، من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة .وفيه "ورجل بايع إماماً لايبايعه إلا للدنيا" بدل "ورجل حلف لقد أعطى بسلعته أكثر مما اعطى" .

پر غضب ناک ہوتا ہے

4909 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ اَعْرَابِيٌّ بِشَاةٍ، فَقُلْتُ: تَبِيعُنِيهَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ؟، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، ثُمَّ بَاعَنِيهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَاعَ اٰخِرَتَهُ، بِدُنْيَاهُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی ایک بکری لے کر گزرا میں نے کہا: کیا تم تین درہموں کے عوض میں یہ مجھے فروخت کردو گے اس نے کہا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم (نہیں کروں گا) پھر اس نے مجھے وہ بکری فروخت کردی۔ میں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اپنی دنیا کے عوض میں اپنی آخرت کو فروخت کر دیا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْفُجُورِ لِلتُّجَّارِ الَّذِينَ لَا يَتَّقُونَ اللّٰهَ فِي بَيْعِهِمْ وَشِرَائِهِمْ

تاجروں کے لیے فجور کے اثبات کا تذکرہ' وہ تاجر' جو اپنی خرید وفروخت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں

4910 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ، ثُمَّ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ

4909- إسناده حسن . ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم، وربيعة بن عثمان: هو ابن ربيعة بن عبد الله بن الهدير وربيعة بن عبد الله بن الهدير له رؤية، وذكره المؤلف في ثقات التابعين، وروى له البخاري . وأورده السيوطي في الجامع الكبير 2/457، وزاد نسبته إلى الضياء المقدسي في "المختارة" .

4910- إسماعيل بن عبيد "ويقال: عبيد الله "لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف، ولم يَرو عنه غير عبد الله بن عثمان بن خثيم، وروى له هذا الحديث والواحد البخاري في "الأدب المفرد" والترمذي وابن ماجه، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه الطبراني "4542" من طرق عن داوُد بن عبد الرحمٰن العطار، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "20999"، والدارمي / 2247، والترمذي "1210" في البيوع: باب ما جاء في التجار، وابن ماجه "2146" في التجارات: باب التوقي في التجارة، والطبراني "4539" و"5340" و"5341" "5343"ن والحاكم 2/6، والبيهقي 5/266، من طرق عن عبد اللّٰه بن عثمان بن خثيم، بِهِ . وقال الترمذي: حسن صحيح، صححه الحاكم ووافقه الذهبي! .وله شاهد من حديث ابن عباس عند الطبراني "12499": حدثنا عبد الله بن أحمد، حدثنا عمرو بن عثمان الحمصي، حدثنا الحارث بن عبيدة، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، فذكره، وفيه "وأدى الأمانة" بدل "اتقى" .

(متن حدیث): اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الْبَقِيعِ وَالنَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ، فَنَادٰى: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، فَاسْتَجَابُوا لَهُ، وَرَفَعُوْا اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ، وَقَالَ: اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى، وَبَرَّ، وَصَدَقَ

حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقیع کی طرف گئے لوگ خرید وفروخت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! لوگوں نے آپ کی طرف توجہ کی اور آپ کی طرف دیکھنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تاجروں کو قیامت کے دن گنہگار لوگوں کے طور پر زندہ کیا جائے گا۔ ماسوائے اس شخص کے جو پرہیزگاری اختیار کرے۔ نیکی کرے اور سچ بولے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْبَيْعَ يَقَعُ بَيْنَ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِلَفْظَةٍ تُؤَدِّي اِلٰى رِضَاهُمَا، وَاِنْ لَمْ يَقُلِ الْبَائِعُ بِعْتُ وَلَا الْمُشْتَرِي اشْتَرَيْتُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' سودا دونوں فریقوں کے درمیان ان الفاظ

میں واقع ہونا چاہئے' جو دونوں کی رضامندی پر دلالت کرتے ہوں اگرچہ فروخت کرنے والا یہ نہ کہے: میں نے فروخت کیا اور خریدار یہ نہ کہے: میں نے خرید لیا.

4911 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا دُوْنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْنِيْ جَمَلَكَ هٰذَا، قُلْتُ: لَا، بَلْ هُوَ لَكَ، قَالَ: فَقَالَ: لَا بِعْنِيهِ، قُلْتُ لَا، بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ لَا بِعْنِيهِ، قُلْتُ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَيَّ اُوْقِيَّةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَهُوَ لَكَ بِهَا، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَخَذْتُهُ، فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ، اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ: اَعْطِهِ اُوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ، وَزِدْهُ، قَالَ: فَاَعْطَانِي اُوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ، وَزَادَنِي قِيرَاطًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِيْ كِيسٍ، فَاَخَذَهُ اَهْلُ الشَّامِ، لَيَالِيَ الْحَرَّةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے تھے ہم نے مدینہ سے کچھ پہلے ایک جگہ پر

4911- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميدن ولأعمش: هو سليمان بن مهران .وأخرجه مسلم "715" "111" ص1222 في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/314، والنسائي 7/298 في البيوع: باب البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرطن من طريق الأعمش، به .وعلقه البخاري "2718" في الشروط: باب إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى مكان مسمى جاز، عن الأعمش به .وسيأتي مطولاً عند المصنف "6483" من طريق سالم بن أبي الجعد، و"6484" و "7099" من طريق وهب بن كيسان، عن جابر .

پڑا ہوا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو۔ میں نے عرض کی: جی نہیں یہ ویسے ہی آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں تم اسے مجھے فروخت کرو۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ ویسے ہی آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں تم اسے مجھے فروخت کرو۔ میں نے کہا: میں نے ایک شخص کا سونے کا ایک اوقیہ دینا ہے‘ تو یہ اس کے عوض میں آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے لے لیا تم اس پر سوار ہو کر مدینے تک چلے جاؤ۔ جب میں مدینہ منورہ آیا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے سونے کا ایک اوقیہ دو اور زیادہ ادائیگی کرنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجھے سونے کا ایک اوقیہ دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں‘ تو میں نے طے کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی اضافی ادائیگی کبھی مجھ سے جدا نہیں ہوگی۔ وہ رقم میرے پاس ایک تھیلی میں محفوظ رہی‘ پھر واقعہ حرہ کے موقع پر اہل شام نے اسے ہتھیا لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا الْخِيَارُ قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اپنے سودے کے بارے میں (اسے ختم کرنے کا) اختیار ہوگا‘ جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں

4912 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

قَالَ نَافِعٌ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا اَعْجَبَهُ شَيْءٌ فَارَقَ صَاحِبَهُ لِكَيْ يَجِبَ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں‘ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”خرید و فروخت کرنے والے آدمیوں کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار رہتا ہے‘ جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے۔“

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا کہ جب انہیں کوئی چیز پسند آجاتی‘ تو وہ اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتے تھے تاکہ سودا ان کے حق میں طے ہو جائے۔

4912– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوُد العتكي، وأبو شهاب: هو عبد ربه بن نافع الكناني .وأخرجه البخاري "2170" في البيوع: باب كم يجوز الخيارن والترمذي "1245" في البيوع: باب رقم "26"،والنسائي 7/249 – 250 – و250 في البيوع باب ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه، والبيهقي 5م269 من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي "654"، وعبد الرزاق "14262" و"14263"، وابن أبي شيبة /7والشافعي 2/154، وأحمد 2/4و73، والبخاري "2109" باب إذا لم يوقت في الخيار هل يجوز البيع، ومسلم "1531"، وأبو داوُد "3455"، في البيوع: باب خيار المتبايعين، والنسائي 7/248 و249، والطحاوي 4/12، والبغوي "2048" من طرق عن نافع، بِهِ .وأخرجه الطبراني في "الكبير" "13101"من طريق يحيى بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن ابن عمر .

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيهِ كَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْفِرَاقَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ فِرَاقُ الْاَبْدَانِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

حوالے سے منقول وہ روایت' جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس میں علیحدہ ہونے سے مراد جسمانی طور پر علیحدہ ہونا ہے

4913 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):كُلُّ بَيِّعَيْنِ، لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا، حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خرید و فروخت کرنے والے دو آدمیوں کے درمیان سودا اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے البتہ جس سودے میں (بعد میں ختم کرنے کا) اختیار ہو اس کا حکم مختلف ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ الْفِرَاقَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ فِرَاقُ الْاَبْدَانِ دُوْنَ الْفِرَاقِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِالْكَلَامِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے

نقول وہ روایت جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس میں علیحدہ ہونے سے مراد جسمانی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہونا ہے کلام کے ذریعے ایک دوسرے سے الگ ہونا مراد نہیں ہے

4914 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4913– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم "1531" "46"، والنسائي 7/250، عن علي بن حجر، والبغوي "2050" من طريق الكشميهني عن علي بن معبد، عن إسماعيل بن جعفر، به .وأخرجه الحميدي "655"، وعبد الرزاق "14265"، وابن أبي شيبة 7/124، وأحمد 2/9، والبخاري "2113" في البيوع: باب إذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع، ومسلم "1531" "46"، والنسائي 7/250 – 251، وابن الجارود "617"، والبيهقي 5/269 من طرق عن عبد الله بن دينار, به .
قال البغوي في "شرح السنة" 8/39: اختلف أهل العلم في ثبوت خيار المكان للمتبايعين فذهب أكثرهم إلى أنهما بالخيار بين فسخ البيع وإمضائه ما لم يفترقا بالأبدان، ويروى فيه عن ابن عباس، وأبي هريرة، وعبد الله بن عمرو، حكيم بن حزام، وهو قول عبد الله بن عمر، وأبي برزة الأسلمي، وإليه ذهب شريح، وسعيد بن المسيب والحسن البصري، والشعبي، وطاووس، وعطاء بن أبي رباح، وبه قال الزهري، والأوزاعي، وابن المبارك والشافعي، وأحمد، وإسحاق، وأبو عبيد، وأبو ثور .

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ بَيْعًا، فَوَجَبَ لَهُ، فَهُوَ فِيْهِ بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يُفَارِقْهُ إِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَإِنْ فَارَقَهُ، فَلَا خِيَارَ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے' تو یہ اس کے حق میں لازم ہو جاتی ہے اور اسے اس بارے میں اپنے ساتھی کے مقابلے میں اس وقت تک اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ اس (ساتھی) سے جدا نہیں ہو جاتا۔ اگر وہ چاہے' تو اسے حاصل کر لے اگر چاہے' تو اسے ترک کر دے۔ اگر وہ اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتا ہے' تو پھر اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا''

4915 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَاهُ الْقَطَّانُ، فِيْ عَقِبِهِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ، اَرَادَ بِهِ فِيْ غَيْرِ بَيْعِ الْخِيَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اگر وہ اس سے جدا ہو جائے' تو پھر اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: وہ ''بیع خیار'' نہ ہو

4916 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4914– إسناده حسن . سليمان بن موسى: هو الأشدق، وهو صدوق، فقيه، في حديثه بعض لين وخولط قبل موته بقليل، فمثله يكون حسن الحديث . وانظر ما بعده .وأخرجه الحاكم 2/14 من طريقاً أحمد بن عيسى الخشاب التنيسي اللخمي، حدثنا عمر بن أبي سلمة، حدثنا أبو معبد خفص بن غيلان، بهذا الإسناد . وأحمد بن عيسى التنيسي: قال الدارقطني: ليس بالقويت، ولم يخرج له أحد من الكتب السته، ومع ذلك فقد صحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي .

4915– إسناده حسن وهو مكرر ما قبله .وأخرجه الدارقطني 3/5، والبيهقي 5/270 من طريق أحمد بن عيسى التنيسي، عن عمرو بن أبي سلمة، عن أبي معيد، بهذا الإسناد .

4916– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/671 في البيوع باب بيع الخيار .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "الأم" 3/4، وفي "المسند" 2/154، وفي "الرسالة" فقرة "863"، وأحمد 1/56، وبالخباری "2111"، في البيوع: باب البيعان بالخيار ما لم يفرقا، ومسلم "1531" في البيوع: باب ثبوت خيار المجلسن وأبو داؤد "3454" في البيوع: باب خيار المتبايعين، والنسائي 7/248 في البيوع: باب وجوب الخيار للتبايعين، والدارقطني 3/6، والبيهقي 5/268، والبغوي "2047"

''خرید وفروخت کرنے والے دونوں فریقوں کو دوسرے فریق کے حوالے سے اختیار حاصل رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے البتہ بیع خیار کا حکم مختلف ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4917 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، وَكَانَا جَمِيعًا، اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، فَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا، وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب دو آدمی سودا کرتے ہیں' تو ان میں سے ہر ایک کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اور اکٹھے رہیں' یا پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو (بعد میں سودا ختم کرنے کا) اختیار دیدے۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو اختیار دے دیتا ہے اور وہ اس شرط پر سودا کر لیتے ہیں' تو سودا طے ہو جائے گا اور اگر وہ سودا طے کر لینے کے بعد جدا ہو جائیں اور ان دونوں میں سے ایک نے بیع کو ترک نہ کیا ہو' تو بیع لازم ہو جائے گی۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا، اَنْ يَّكِيلَهُ رَجَاءَ وُجُودِ الْبَرَكَةِ فِيْهِ

اناج خریدنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اسے پوری طرح ماپ لے یہ امید رکھتے ہوئے اس طرح اس میں برکت ہو گی

4918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ السَّامِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4917- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الربيع: هو الزهراني سليمان بن داوٗد العتكي وابن وهب: هو عبد الله . وأخرجه الدارقطني 3/5، وابن الجارود "618" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري "2112" في البيوع باب إذا خير أحدهما صاحبه بعد البيع فقد وجب البيع، ومسلم "1531" "44"، والبيهقي 5/269، والبغوي "2049" من طريقين عن الليث بن سعد، بِهِ .

(متن حدیث): كِيلُوا طَعَامَكُمْ، يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اپنے اناج کو ماپ لیا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ڈالی جائے گی۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) (المطففين: 1)

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ''ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے بربادی ہے''

4919 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَعْدِ ابْنِ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، اَخْبَرَنَا اَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ كَانُوا مِنْ اَخْبَثِ النَّاسِ كَيْلًا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) (المطففين: 1) ، فَاَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو وہاں کے لوگ ماپنے میں سب سے زیادہ کمی کیا کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو ماپنے میں کمی کرتے ہیں۔''

اس کے بعد ان لوگوں نے اچھے طریقے سے ماپنا شروع کر دیا۔

4918– إسناده صحيح، عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد الحمصي: ثقة، روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الشيخين . الوليد: هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث عند البيهقي، وتابعه عليه ابن المبارك ويحيى بن حمزة . وأخرجه البخاري "21128" في البيوع: باب ما يستحب من الكيل، والطبراني في "الكبير" "643"/20، والقضاعي في مسند الشهاب " "698"، والبيهقي 6/32، والبغوي "3000"، من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/131، والبيهقي 6/31 و32، وأبو نعيم في "الحلية" /5 217 من طريقين عن ثور بن يزيد، به .وأخرجه أحمد 5/414، ابن ماجه "2232" في التجارات: باب مايرجى من كيل الطعام من البركة، والطبراني في "الكبير" "3859"، والقضاعي "697"ن والبيهقي 6/32، وأبو نعيم 5/217 من طريقين عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدانن عن لمقدام بن معدى كرب، عن أبي أيوب الأنصاري .وفي الباب عن عبد الله بن بسر المازني عند ابن ماجه "2231" .

4919– حديث حسن . الحسين بن سعد وإن لم يعرف قد تابعه عليه غير واحد .فأخرجه النسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 5/179، وابن ماجه "2223" في التجارات: باب التوفي في الكيل والوزن، والطبري في "جامع البيان" 30/91، والحاكم 2/33 والواحدي في "أسباب النزول" ص298، والطبراني في "الكبير" "12041"، والبيهقي 6/32ن والبغوي في "معالم التنزيل " 4/275 من طرق عن علي بن الحسين بن واقد، بهذا والإسناد وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي . وقال البوصيري في "الزوائد 1/142: هذا إسناد حسن، علي بن الحسين بن واقد: مختلف فيه، وباقي الإسناد ثقات .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ اَخْذِ الْمَرْءِ فِیْ ثَمَنِ سِلْعَتِهِ الْمَبِیعَةِ الْعَیْنَ، الَّذِیْ لَمْ یَقَعِ الْعَقْدُ عَلَیْهِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّكُوْنَ بَیْنَهُمَا فِرَاقٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے اپنے سامان کی قیمت میں (معاوضے کے طور پر)

کوئی دوسری چیز لے لینا جائز ہے' جبکہ وہ عقد اس چیز پر واقع نہ ہوا ہو اور وہ وصولی ان دونوں فریقوں کے درمیان علیحدگی سے پہلے ہو جائے

4920 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیدِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَبِیعُ الْاِبِلَ فِی الْبَقِیعِ، فَاَبِیعُ بِالدَّنَانِیرِ، وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ، وَاَبِیعُ بِالدَّرَاهِمِ، وَآخُذُ الدَّنَانِیرَ، فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِیْ بَیْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اَبِیعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِیعِ، فَاَبِیعُ بِالدَّنَانِیرِ، وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ، وَاَبِیعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِیرَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَاْسَ اِذَا اَخَذْتُهُمَا بِسِعْرِ یَوْمِهِمَا فَافْتَرَقْتُمَا وَلَیْسَ بَیْنَكُمَا شَیْءٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا تھا میں دینار کے عوض میں اونٹ فروخت کرتا تھا اور درہم وصول کرلیا کرتا تھا یا درہم کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور دینار وصول کرلیا کرتا تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے بقیع میں اونٹ فروخت کیے میں نے دینار کے عوض میں فروخت کیے اور دینار کی جگہ درہم وصول کر لئے۔ یا درہم کے عوض میں فروخت کیے اور اس کی جگہ دینار وصول کر لئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جب تم نے اس دن کی قیمت کے مطابق وصولی کی ہو اور تم دونوں (فریق) ایسی حالت میں جدا ہوئے ہو کہ تمہارے درمیان کوئی (بعد کی ادائیگی کی شرط) نہ ہو۔

4920- إسناده حسن على شرط مسلم . وجاله ثقات غير سماك بن حرب، وهو صدوق حسن الحديث . أبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك .وأخرجه الدارمي 2/259، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/96، وابن الجارود في "المنتقى" "655" من طريق أبي الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "1868"، وأحمد 2/83 – 84 و139، وأبو داوُد "3354" في البيوع: باب اقتضاء الذهب من الورق، والترمذي "1242" في البيوع: باب ماجاء في الصرف، والنسائي 7/281 – 282 في البيوع: باب بيع الفضة بالذهب وبيع الذهب بالفضة، وابن ماجه "2262" في التجارات: باب اقتضاء الذهب من الورق والورق من الذهبن والدارقطني 3/23 – 24ن والبيهقي 5/284 و315 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ . وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي .وأخرجه عبد الرزاق "14550"، وأحمد 2/33 و83، وأبو داوُد "3355"، والنسائي 7/282 باب أخذ الورق من الذهب والذهب من الورق، وابن ماجه "2262"، والطحاوي في "شرح المشكل" 2/95، من طرق عن سماك بن حرب، بِهِ .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُشْتَرِیَ النَّخْلَةِ بَعْدَمَا اُبِّرَتْ لَا يَكُوْنُ لَهٗ مِنْ ثَمَرِهَا شَیْءٌ اِذَا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ الشَّرْطُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدنے والے شخص کو اس کے پھل میں سے کوئی چیز نہیں ملے گی' جبکہ اس نے پہلے (اس پھل کو حاصل کرنے کی) شرط عائد نہ کی ہو

4921 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اشْتَرٰى نَخْلًا بَعْدَمَا اُبِّرَتْ وَلَمْ يَشْتَرِطْ ثَمَرَهَا فَلَا شَیْءَ لَهٗ، وَمَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا، وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ، فَلَا شَیْءَ لَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدے اور (سودا کرتے ہوئے) اس کے پھل کی شرط عائد نہ کرے' تو اسے کچھ نہیں ملے گا' اور جو شخص غلام خریدتے ہوئے اس کے پاس موجود مال کی شرط عائد نہ کرے' اسے کچھ نہیں ملے گا"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ فَلَا شَیْءَ لَهٗ اَرَادَ بِهِ الْبَائِعَ لَا الْمُشْتَرِیَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "اسے کوئی چیز نہیں ملے گی" اس کے ذریعے آپ کی مراد فروخت کرنے والا شخص ہے خریدار مراد نہیں ہے

4922 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِی اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

4921– إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري . ابن أبي ذئب: وهو عند ابن الجعد برقم "2875" .وأخرجه عبد الرزاق "14620"، ومسلم "1543"، وأبو عبيد في "غريب الحديث" 1/350، والطبراني "13130" من طرق عن الزهري، به وانظر ما بعده .

4922– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه البخاري "2379" في المساقاة: باب في الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط، ومسلم "1543" "80" في البيوع: باب من باع نخلاً عليها ثمر، والترمذي "1244" في البيوع: باب ماجاء في ابتياع النخل بعد التأبير، والنسائي 7/296 في البيوع: باب النخيل يباع أصلها ويستثني المشتري ثمرها، وابن ماجه "2211" في التجارات: باب ما جاء فيمن باع نخلاً مؤبراً أو عبداً له مال، والبيهقي 5/324، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/26 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "1805" عن ابن أبي ذئب، وأحمد 2/82 عن معمر، عن الزهري به . وانظر ما بعده .

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ، فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِیْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا باغ خریدتا ہے' تو اس کا پھل اس شخص کو ملے گا' جس نے اسے فروخت کیا ہے۔ البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا) اور جو شخص کوئی غلام خریدتا ہے' جس کے پاس مال موجود ہو' تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّخْلَ اِذَا اُبِّرَتْ وَالْعَبْدَ الَّذِیْ لَهٗ مَالٌ، اِذَا بِيعَا يَكُوْنُ الثَّمَرُ وَالْمَالُ لِلْبَائِعِ مَا لَمْ يَتَقَدَّمْ لِلْمُبْتَاعِ فِيْهِ الشَّرْطُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کھجور کا وہ درخت جس کی پیوند کاری کی جا چکی ہو اور وہ غلام

جس کے پاس مال موجود ہو جب انہیں فروخت کر دیا جائے' تو وہ پھل اور مال' فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا' جبکہ خریدار نے اس بارے میں پہلے شرط عائد نہ کی ہو

4923 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ بَاعَ نَخِيلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ، فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِیْ بَاعَهَا، اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا، وَلَهٗ مَالٌ، فَمَالُهٗ لِلَّذِیْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت فروخت کرتا ہے' تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہے) اور جو شخص کوئی غلام فروخت کرے جس کے پاس مال موجود ہو' تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو۔ (تو حکم مختلف ہوگا)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَبْدَ الْمَاْذُوْنَ لَهٗ فِی التِّجَارَةِ اِذَا بِيعَ وَلَهٗ مَالٌ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ يَكُوْنُ مَالُهٗ لِبَائِعِهٖ وَدَيْنُهٗ عَلَيْهِ

4923– إسناده صحيح على شرط البخاري . مسدد بن مسرهد من رجاله، ومن فوقه من رجال الشخين .وأخرجه الشافعي 2/148، والحميدي "613"، وأحمد 2/9، وابن أبي شيبة 7/112 عن سفيان، ومسلم "1543"، وأبو داوٗد "3433"ن والنسائي 7/297 في البيوع: باب العبد يباع ويستثني المشترى ماله وابن ماجه "2211"، وابن الجارود "628" و"629"، والبيهقي 5/324، والبغوي "2085" و "2086" من طرق عن سفيان بهذا الإسناد .

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو جب اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو اور اس کے ذمے قرض بھی ہو تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا اور اس کا قرض بھی فروخت کرنے والے کے ذمہ ہوگا

4924 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافِى الْعَابِدُ، بِصَيْدَا اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَلَهُ مَالُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنُهُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ اَبَّرَ نَخْلًا فَبَاعَهُ بَعْدَ تَاْبِيرِهٖ، فَلَهُ ثَمَرُهُ، اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی غلام فروخت کرتا ہے، جس کے پاس مال موجود ہو، تو اس غلام کا مال اس شخص کو ملے گا اور اگر اس غلام نے کچھ قرض لیا ہو، تو اس کی ادائیگی اس شخص پر ہوگی البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا) اور جو شخص کھجور کے کسی درخت کی پیوند کاری کر دیتا ہے اور پیوند کاری کرنے کے بعد اسے فروخت کرتا ہے، تو اس درخت کا پھل اسے ملے گا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو۔ (تو حکم مختلف ہوگا)''۔

4924- إسناده حسن . سليمان بن موسى: هو الدمشقي الأشدق، وهو حسن الحديث .وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" /6 98، والبيهقي 5/325 – 326 مـن طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسنادوأخرجه ابن أبي شيبة 7/113 عن ابن الفضيل، عن أشعث، عن أبي الزبير، عن جابر . وعن أشعث، عن نافع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالا: . . . . .وأخرجه البيهقي 5/326 من طريق الإمام أبي حنيفة، عن أبي الزبير عن جابر .وأخرجه ابن أبي شيبة 7/112ن وأبو داوُد "3435" عن سفيان عمن سمع جابراً والبيهقي 5/326 مـن طريقين سلمة بن كهيل، عمن سمع جابراً، جابر .وأخرج القسم الثاني من الحديث: مالك 2/617 في البيوع: باب ما جاء في ثمر المال، يباع أصله، والشافعي 2/148، والبخاري "2204"، وفي البيوع: باب من باع نخلاً قد أبرت، و"2206" باب بيع النخيل بأصلهن و "2716" في الشرط: باب إذا باع نخلاً قد أبرت، وأحمد 2/6و54و63و78و 102ن ومسلم "1543"، وأبو داوُد "3434"، وابن ماجه "2210"و "2212"، والبيهقي 5/324، والبغوى "2084" من طرق عن نافع عن ابن عمر .

بَابُ السَّلَمِ

باب! بیع سلم کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِسْلَافِ الْمَرْءِ مَالَهُ اِلَّا فِي الشَّيْءِ الْمَعْلُوْمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مال کی بیع سلم کرے البتہ اگر وہ کسی متعین چیز میں ہو' تو حکم مختلف ہے

4925 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَسْلَفَ، فَلَا يُسْلِفْ، اِلَّا فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ،

(توضیح مصنف): اَبُو الْمِنْهَالِ هٰذَا اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطْعِمٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ بیع سلف کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جو شخص بیع سلف کرے وہ اس وقت بیع سلف کرے جب وہ متعین ماپ اور متعین وزن کے بارے میں ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومنہال نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن مطعم ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّسْلِمَ وَاِنْ لَمْ يُعْلَمْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

4925– إسناده صحيح على شرط مسلم . سيبان بن فروخ من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . أبي نجيح: اسمه عبد الله .وأخرجه مسلم "1604" "128" في المساقاة: باب السلم، عن شيبان ابن فروخ، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/161،وعبد الرزاق "14059" "14060" ابن أبي شيبة 7/52، وأحمد 1/217و222و282،الدارمي 2/260،والحميدى "510"، والبخارى "2239" في السلم: باب السلم في كيل معلوم، و "2240" و "2241" باب السلم في وزن معلوم، وأبو داؤد "3463" في البيوع: باب السلم، والترمذى "1311" في البيوع: باب ماجاء في السلف في الطعام والتمر، والنسائي 7/290 في البيوع: باب السلف في الثمار ابن ماجه "2280" في التجارات باب السلف في كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم، والدارقطني /3 – 4، وابن الجارود "614"و"615"، والطبراني في الكبير "11263" و"11264" و "11265"، البيهقي 6/18و19و24، والبغوى "2125" من طرق عن ابن أبي نجيح، بِهِ . وزاد بعضهم "إلى أجل معلوم " وزاد الحميدى "في تمر معلوم" .

عِنْدَ الْمُسَلَّمِ اِلَيْهِ اَصْلُ مَا اَسْلَمَ فِيْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ بیع سلم کرے اگر چہ اس وقت میں بیع سلم

کے دوسرے فریق کے پاس وہ چیز نہ ہو جس کی بنیاد پر بیع سلم کی جارہی ہے (یعنی دوسرے فریق نے جس چیز کی ادائیگی کرنی ہے)

4926 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ، مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَرْسَلَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ، وَاَبُوْ بُرْدَةَ، فَقَالَا لِىْ: انْطَلِقْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى، فَقُلْ لَهٗ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ، وَاَبَا بُرْدَةَ يُقْرِئَانِكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلَانِ: هَلْ كُنْتُمْ تُسْلِفُوْنَ فِى الْبُرِّ، وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ؟، فَقَالَ: نَعَمْ، كُنَّا نُصِيْبُ غَنَائِمَ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنُسْلِفُهَا فِى الْبُرِّ، وَالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرِ، وَالزَّبِيْبِ، فَقُلْتُ: عِنْدَ مَنْ لَهٗ زَرْعٌ، اَوْ عِنْدَ مَنْ لَيْسَ لَهٗ زَرْعٌ؟، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ

محمد بن ابومجالد بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے مجھے بھیجا ان دونوں نے مجھ سے کہا: تم حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو۔ عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور ان دونوں نے یہ کہا ہے: کیا آپ لوگ گندم، جو اور کشمش میں بیع سلف کر لیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں مال غنیمت حاصل ہوتا تھا' تو ہم گندم، جو، کھجور اور کشمش میں بیع سلف کر لیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا اس شخص کے ساتھ کرتے تھے جس کے پاس کھیت ہوتے تھے یا اس کے ساتھ کرتے تھے جس کے پاس کھیت نہیں ہوتا تھا' تو انہوں نے فرمایا: ہم اس بارے میں تحقیق نہیں کرتے تھے۔ (یعنی دونوں قسم کے لوگوں سے بیع سلف کر لیتے تھے)

4926– إسناده صحيح على شرط البخارى . والقواريرى: هو عبيد الله بن عمر، والشيبانى: هو أبو إسحاق، سليمان بن أبى سليمان . وأخرجه أحمد 4/380 عن هشيم، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "10477"، والبخارى "2244" و "2245" فى السلم: باب السلم إلى من ليس عنده أصل، و "2254" باب السلم إلى أجل معلوم، والبيهقى 6/20 و25 من طرق عن الشيبانى، بهِ . وأخرجه الطيالسى "815"، وابن أبى شيبة 7/59 – 60، وأحمد "4/354، والبخارى "2242" فى السلم: باب فى وزن معلوم، وأبو داوُد "3464" و "3465" فى البيوع: باب فى السلم، والنسائى 7/289 – 290 فى البيوع: باب السلم فى الطعام و 7/290 باب السلم فى الزبيب ابن ماجه "2282" فى التجارات: باب السلف فى كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلومن وابن الجارود "616"، والبيهقى 6/20 من طرق عن شعبة، عن ابن أبى المجالد، بهِ . وأخرجه ابن أبى شيبة 7/54 عن ابن أبى زائدة، عن أشعث، عن محمد بن أبى مجالد، عن ابن أبى أوفى، قال: كنا فى نسلف نبيط أهل الشام فى البر والزبيب ورسول الله صلى الله عليه وسلم فينا .

بَابُ خِیَارِ الْعَیْبِ

باب! عیب کی وجہ سے (بیع کو ختم کرنے کا اختیار ہونا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُشْتَرِیَ الدَّابَّةِ اِذَا وَجَدَ بِهَا عَيْبًا بَعْدَ اَنْ نُتِجَتْ عِنْدَهٗ كَانَ لَهٗ رَدُّ الدَّابَّةِ عَلَی الْبَائِعِ بِالْعَيْبِ دُوْنَ النِّتَاجِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جانور کو خرید نے والا شخص جب اس میں عیب پائے'

حالانکہ اس کے ہاں جانور نے بچے کو جنم دیدے' تو بھی اس شخص کو وہ جانور فروخت کرنے والے کو واپس کرنے کا اختیار ہو گا' جو اس عیب کی وجہ سے ہوگا البتہ وہ پیدا ہونے والے بچے کو واپس نہیں کرے گا

4927 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِیُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خراج، ضمان کے حساب سے ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُلَامَ الْمَبِيعَ اِذَا وَجَدَ بِهِ الْعَيْبَ يَجِبُ اَنْ يَّرُدَّهٗ اِلٰی بَائِعِهٖ دُوْنَ مَا اسْتَغَلَّ مِنْهُ بَعْدَ شِرَائِهٖ اِيَّاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اگر فروخت شدہ غلام میں (خریدار) عیب پاتا ہے' تو یہ بات لازم ہے'

وہ اسے فروخت کرنے والے کو واپس کردے اور اس کے اس غلام کو خرید نے کے بعد' جو اس کی قیمت زیادہ ہوئی ہے وہ (اس فروخت کرنے والے سے وصول نہیں کرے گا)

4928 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ

4927- حديث حسن لغيره، مسلم بن خالد الزنجي وإن كان سيء الحفظ - تابعه مخلد بن خفاف، رجاله ثقات .وأخرجه ابن ماجه "2243" في التجارات: باب الخراج بالضمانن عن هشام بن عمارن بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/74 "بدائع المنن "ن وأحمد 6/80 و116، وأبو داوُد "3510"في البيوع: باب فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم ود به عيباً "وقال: إسناده ليس بذاك "، والترمذي تعليقاً بإثر حديث "1285"، والدارقطني 3/53، والطحاوي 4/21 - 22و22، والحاكم 2/14 - 15و15 والبغوي "2118" من طرق .

عَوْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ شُرَكَاءَ لِیْ عَبْدٌ فَاحْتَوَيْنَاهُ بَيْنَنَا، وَكَانَ بَعْضُ الشُّرَكَاءِ غَائِبًا، فَقَدِمَ وَاَبٰى، اَنْ يُّجِيزَهُ، فَخَاصَمْنَا اِلٰى هِشَامٍ، فَقَضٰى بِرَدِّ الْغُلَامِ، وَالْخَرَاجِ، وَكَانَ الْخَرَاجُ بَلَغَ اَلْفًا، فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ،

قَالَ: فَاَتَيْتُ هِشَامًا فَاَخْبَرْتُهُ، فَرَدَّهُ وَلَمْ يَرُدَّ الْخَرَاجَ

❁❁ مخلد بن خفاف کہتے ہیں: میرے اور میرے کچھ رشتہ داروں کے درمیان ایک غلام مشترکہ ملکیت تھا (ہم نے اسے فروخت کردیا) ایک رشتہ دار وہاں موجود نہیں تھا' جب وہ آیا' تو اس نے اس سودے کو برقرار رکھنے سے انکار کردیا۔ ہم اپنا مقدمہ لے کر ہشام کے پاس گئے' تو اس نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ غلام واپس آئے گا اور خراج بھی واپس آئے گا۔ خراج کی رقم ایک ہزار (دینار یا درہم) تک پہنچتی تھی میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا۔ میں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خراج، ضمان کے حساب سے ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں ہشام کے پاس آیا میں نے اسے اس بارے میں بتایا' تو اس نے اس غلام کو واپس کردیا اور خراج واپس نہیں کروایا۔

4928– حسن بما قبله مخلد بن خفاف: وثقة المؤلف وابن وضاح وقال الحافظ فی "التقريب": مقبولة، وقد توبع، وباقی رجاله ثقات رجال الشيخين . وأخرجه البيهقی، 5/321، من طريق محمد بن عبد الوهاب، عن جعفر بن عون، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعی 2/143 – 144، وابن الجعد "2912" و "2913" والطيالسی "1454" وأحمد 6/49و 161 و 208 و 237، وأبو داوٗد "3508" فی البيوع: باب فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم به وجد عيباً، والترمذی "1285" فی البيوع: باب ما جاء فيمن يشتری العبد ويستعمله ثم يجد به عيباً، والنسائی 7/254 – 255 فی البيوع: باب الخراج بالضمان، والدارقطنی 3/53، وابن الجارود "627"، والحاكم 2/15، والبيهقی 5/321، والطحاوی 4/21، والبغوی "2119" من طرق عن ابن أبی ذئب، بِهِ . وقال الترمذی: حسن صحيح غريب، وقال البغوی: حديث حسن .وأخرجه أبو داوٗد "3059" من طريق محمد بن عبد الرحمٰن، عن مخلد بن خفاف، بِهِ .

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب! مدبر غلام کو فروخت کرنا

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ فِي حَالَةٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے مدبر غلام کو کسی بھی صورت میں فروخت کرنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

4929 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيبِ اَبُوْ صَالِحٍ بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر (غلام) کو فروخت کر دیا تھا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ اِذَا كَانَ الْمُدَبِّرُ عَدِيمًا لَا مَالَ لَهُ

مدبر غلام کو فروخت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ مدبر کرنے والا شخص عدیم ہو (یعنی اس کے پاس مال نہ ہو)

4930 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ ، فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّحَّامُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ، قَالَ جَابِرٌ: كَانَ عَبْدًا قِبْطِيًّا، مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ

4929– إسناده صحيح .وأخرج أحمد 3/365 و370 و 390، والبخاري "2141" في البيوع باب بيع المزايدة و "2230" باب بيع المدبر، و "2403" في الاستقراض: باب من باع مال المفلس أو المعدم فقسمة بين الغرماء أو أعطاه حتى ينفق على نفسه، و "7186" في الأحكام: باب بيع الإمام على الناس أموالهم وضياعهم، ومسلم "997" ص1290 في الأيمان: باب جواز بيع المدبر، وأبو داوُد "3955" في العتق: باب في بيع المدبر، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، وابن ماجه "2512" في العتق: باب بيع المدبر، وأبو يعلى "1932" و "2166" و "2236"، و "2236"، والبيهقي، 10/310 من طرق عن عطاء، بهذا الإسناد . وانظر "4933" .

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا۔ اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اسے مجھ سے کون خریدے گا' تو حضرت نعیم بن عبداللہ نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے عوض میں اسے خرید لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رقم ان صاحب کو دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا جو ایک سال کے اندر ہی فوت ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ جَابِرٍ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ اَرَادَ بِهِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ دُوْنَ الْعِتْقِ الْبَتَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ''انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا'' اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: انہوں نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کیا تھا' مطلق طور پر آزاد نہیں کیا تھا

4931 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، قَالُوْا: لَا، قَالَ: مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ، فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمٌ النَّحَّامُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقْهَا عَلٰى نَفْسِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى اَقَارِبِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام ابو مذکور تھا۔ انہوں نے اپنے

4930- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري "6716" في كفارات الأيمان: باب عتق المدبر وأم الولد والمكاتب في الكفارة، و "6947" في الإكراه: باب إذا أكره حتى وهب عبداً أو باعه لم يجز، ومسلم "997"ص 1289 في الأيمان: باب جواز بيع المدبر، والبيهقي 10/308 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .أخرجه الشافعي 2/68 و 69، وعبد الرزاق "16662" و"16663"ن والحميدي "1222"، وأحمد 3/308 و368 – 369، والدارمي 2/256 – 257، والبخاري "2231" في البيوع: باب بيع المدبر، و "2534" في العتق: باب المدبر، ومسلم "997" "59" ص1289، وأبو يعلى "1825"، والبيهقي 10/308و308 – 309، والبغوى "2426" من طرق عن عن عمرو بن دينار، به .

4931- إسناده صحيح على مسلم .رجاله الشيخين غير أبي الزبير، فمن .رجال مسلم، وقد صرح بالتحديث عند الشافعي والحميدي، فانتفت شبهة تدليسه .محمد بن يوسف: هو الفريابي، وسفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه مختصراً الشافعي 2/69، والحميدى "1222"، وأحمد 3/301، – 309، والبغوى "2426" من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/68ن ومسلم "997" في الزكاة: باب الإبتداء بالنفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، وأبو يعلى "1932" و"2167"، والبيهقي 10/309 – 310،والبغوى "2427" من طرق عن أبي الزبير، به .وأخرجه أحمد 3/371، والبخاري "2415" في الخصومات: باب من باع على الضعيف ونحوه، والبيهقي 10/312و313 من طرق طريقين، عن جابر بنحوه

ایک غلام کو مدبر کر دیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس کے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا' تو حضرت نعیم نحام رضی اللہ عنہ نے اسے آٹھ سو درہم کے عوض میں خرید لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس رقم کو تم اپنے اوپر خرچ کرو اگر اضافی ہو تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو۔ اگر اضافی ہو تو اِدھر اُدھر (یعنی اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ يَجُوْزُ عِنْدَ حَاجَةِ الْمُدَبِّرِ اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' جب مدبر کرنے والے شخص کو ضرورت درپیش ہو' تو وہ مدبر غلام کو فروخت کر سکتا ہے

4932 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ اَبَا مَذْكُوْرٍ، دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَاحْتَاجَ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مُحْتَاجًا، فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَلِاَهْلِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَلِاَقَارِبِهِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومذکور رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا۔ وہ خود ضرورت مند تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس غلام کو فروخت کر دیا اور ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص ضرورت مند ہو' تو وہ اپنی ذات (پر خرچ کرنے) سے آغاز کرے۔ اگر اس کے پاس اضافی ہو' تو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے اور اگر اضافی ہو' تو قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرے۔

ذِكْرُ جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ اِذَا كَانَ الْمُدَبِّرُ عَدِيْمًا لَا مَالَ لَهُ غَيْرُ مُدَبَّرِهِ

مدبر غلام کو فروخت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ مدبر کرنے والے کے پاس مال نہ ہو صرف وہ مدبر غلام ہو (اس کے پاس مال کے طور پر ہو)

4933 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

4932– رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجاله مسلم، وهو مكرر ما قبله . الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد الجميد، وأيوب: هو السختياني .وقد تقدم برقم "3342" .

4933– إسناده صحيح على شرط البخاري . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو دحيم . وقد تقدم برقم "4929" من طريق عطاء مختصراً .وأخرجه بن مسافرن عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 10/311 من طريق الوليد بن مزيدن عن أبيه، عن الأوزاعي، بِهِ .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاعَهُ، وَقَالَ: اَنْتَ اَحْوَجُ اِلٰى ثَمَنِهِ وَاللّٰهُ عَنْهُ اَغْنٰى

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اپنے غلام کو اپنے بعد آزاد قرار دیا۔ ان کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑا اور اسے فروخت کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی قیمت کے زیادہ ضرورت مند ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بے نیاز ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَجَازَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کی فروخت کو جائز قرار دیا ہے

4934 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ اَبُوْ عَمْرٍو الْمُعَدِّلُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ، عَنْ دُبُرٍ، وَاسْمُ الْغُلَامِ يَعْقُوْبُ، وَالَّذِيْ اَعْتَقَهُ يُدْعٰى اَبَا مَذْكُوْرٍ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَدَعَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَا مِنِّيْ؟ ، فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ، نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخُوْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ دَعَا بِهِ، فَقَالَ: اِذَا كُنْتَ فَقِيْرًا، فَابْدَاْ بِنَفْسِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَعَلٰى عِيَالِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَعَلٰى قَرَابَتِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَهَاهُنَا، وَهَاهُنَا ، وَكَانَ اِذَا حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيْثَ، قَالَ: كَانَ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ اَوَّلٍ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا۔ اس غلام کا نام یعقوب تھا۔ اور جن صاحب نے اسے آزاد کیا تھا ان کا نام ابومذکور تھا۔ ان صاحب کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلوایا اور دریافت کیا۔ اسے کون مجھ سے خریدے گا' تو حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنوعدی بن کعب سے تھا انہوں نے آٹھ سو درہم کے عوض میں وہ غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو بلایا اور فرمایا جب تم غریب ہو' تو اپنی ذات سے آغاز کرو اگر تمہارے پاس اضافی مال ہو' تو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرو اگر پھر بھی اضافی ہو' تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو اگر پھر بھی اضافی ہو' تو پھر ادھر اُدھر (یعنی اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تھے' تو یہ بھی فرمایا کرتے تھے: وہ ایک قبطی غلام تھا جو ایک سال کے اندر ہی فوت ہو گیا۔

4934- رجاله ثقات رجال الصحيح، وإحمد بن المقدام: هو أبو الأشعث العجلي، والطفاوي: هو محمد بن عبد الرحمٰن، وهما صدوقان من رجال البخاري، وأيوب: هو السختياني . وانظر "4932" .وأخرجه عبد الرزاق "16681" عن أيوب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/305، ومسلم "997" في الزكاة: باب الابتداء بالفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، وأبو داوُد "3957" في العتق: باب بيع المدبر، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، والبيهقي 10/309، من طريق إسماعيل ابن علية، عن أيوب،

بَابُ التَّسْعِيْرِ وَالِاحْتِكَارِ

قیمت زیادہ کرنے اور ذخیرہ اندوزی کرنے کا تذکرہ

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَرْكُ التَّسْعِيْرِ لِلنَّاسِ فِيْ بِيَاعَاتِهِمْ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ لوگوں کی خرید وفروخت میں ان کے لیے قیمت کا تعین نہ کرے

4935 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَلَا السِّعْرُ، فَسَعِّرْ لَنَا سِعْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْخَالِقُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الرَّازِقُ، وَاِنِّيْ لَاَرْجُو، اَنْ لَا اَلْقَى اللّٰهَ بِمَظْلِمَةٍ ظَلَمْتُهَا اَحَدًا، مِنْكُمْ فِيْ اَهْلٍ، وَلَا مَالٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئیں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ اب ہمارے لئے قیمتیں متعین کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے وہ تنگی (کا شکار) کرنے والا ہے کشادگی عطا کرنے والا ہے رزق عطا کرنے والا ہے مجھے یہ اُمید ہے جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا تو میں نے تم میں سے کسی کے ساتھ بھی (اس کے) اہل خانہ یا مال کے حوالے سے کوئی زیادتی نہیں کی ہوگی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ احْتِكَارِ الْمَرْءِ اَقْوَاتَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص مسلمانوں کی خوراک کی ذخیرہ اندوزی کرے

4935- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشخين غير حماد بن بن سلمةن فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 3/ 156 و286، والدارمي 2/249، وأبو داوٗد "3451" في البيوع: باب التسعير، والترمذي "1314" في البيوع: باب ماجاء في التسعير، وابن ماجه "2200" في التجارات: باب من كره أن يسعر، والبيهقي في "الأسماك والصفات" 1/119، وفي "السنن الكبرى" 6/29، من طرق عن حماد بن سلمةن بهذا الإسنادن وقال الترمذي: حسن صحيح . وفي الباب عن أبي هريرة عند أبي داوٗد "3450"، والبغوي "2126"ن والبيهقي 6/29 وإسناده صحيح .

وہ جوان کی ضروری خوراک ہے

4936 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِسْحَاقَ بِبَغْدَادَ عِنْدَ قَبْرِ مَعْرُوْفٍ الْكَرْخِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: هُوَ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ الْعَدَوِيُّ، لَهٗ صُحْبَةٌ

حضرت معمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ذخیرہ اندوزی صرف گنہگار کرتا ہے۔''

شیخ کہتے ہیں: معمر بن عبداللہ بن نضلہ عدوی ہیں انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

4936- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاقن وهو صدوق ولا تضر عنعنته، فإنه متابع . محمد بن جعفر: هو الملقب نغندر . وأخرجه أحمد 4/453 عن محمد بن جعفرن بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 6/102، وأحمد وأحمد 3/453، والدارمي 2/248 - 249، الترمذي "1267" في البيوع: باب ماجاء في الاحتكار "وقال: حسن صحيح"، وابن ماجه "2154" في التجارات: باب الحكرة الجلب، من طرق عن محمد بن إسحاق، به .وأخرجه أحمد 3/454، ومسلم "1605" في المساقاة: باب تحريم الاحتكار في الاقوات، وأبو داوٗد "3447" في البيوع: باب النهي عن الحكرة، البيهقي 6/29 و30،والبغوي "2127" من طرق عن سعيد بن المسيب، به .

بَابُ الْبَیْعِ الْمَنْهِیِّ عَنْهُ

باب! ممنوعہ خرید وفروخت کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنْ بَيْعِ الْخَنَازِيرِ وَالْاَصْنَامِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَبَاحَ بَيْعَهُمَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' خنزیر یا بتوں کو فروخت کیا جائے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے ان کی فروخت کو مباح قرار دیا ہے

4937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَا بَيْعَ الْخَنَازِيرِ، وَبَيْعَ الْمَيْتَةِ، وَبَيْعَ الْاَصْنَامِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا تَرٰى فِیْ شَحْمِ الْمَيْتَةِ، فَاِنَّا نَدْهَنُ بِهِ الْجُلُودَ، وَالسُّفُنَ، وَنَسْتَصْبِحُ بِهٖ، فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، فَجَمَلُوهَا، ثُمَّ بَاعُوهَا، وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
''بیشک اللہ اور اس کے رسول نے خنزیر کی خرید وفروخت' مردار کی خرید وفروخت اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام قرار

4937– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر، فمن رجال مسلم، أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وهو عند أبي يعلى برقم "1873" .وأخرجه مسلم "1581"، في المساقاة: باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام، عن ابن أبي شيبة وابن نمير، عن أبي أسامةن بهذا الإسناد . وأخرجه 3/326، وأبو داوُد "3487" في البيوع: باب في ثمن الخمر والميتة، والبخاري تعليقاً "2236" في البيوع: باب بيع الميتة والأصنام، و "4633" في التفسير: باب (وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ . . .)، من طريق أبي عاصم الضحاك بن مخلد النبيل، حدثنا، عبد الحميد بن جعفر، بهِ . وأخرجه البخاري "2236" و"4633"، ومسلم "1581"، وأبو داوُد "3486"، والترمذي "1297" في البيوع: باب ماجاء في بيع جلود الميتة والأصنام، والنسائي 7/309 – 310 في البيوع: باب بيع الخنزير، وابن ماجه "2168" في التجارات: باب ما لا يحل بيعه، وابن الجارود "578"، والبيهقي 9/354 – 355، والبغوي في "معالم التزيل" 2/139 من طرق عن يزيد، بهِ .وقوله: "جملوها" معناه: أذابوها حتى تصير ودكاً، فيزول عنها اسم الشحمن يقال: جملت الشحم وأجملته وأجتملته: إذا اذبته، والجميل: والشحم المذاب .وقال المذاب . وفيه دليل على بطلان كل حيلة يحتال بها للتوصل إلى محرم، وأنه لايتغير حكمه بتغير هيئته، وتبديل اسمه .

دے دیا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے چونکہ ہم اس کی چربی کو کھالوں پر لگانے کے لئے اور کشتیوں پر لگانے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس کے ذریعے چراغ بھی جلاتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا' تو انہوں نے اسے پگھلا کر پھر اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمتیں کھانے لگے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ بَيْعَ الْخَنَازِيرِ وَالْكِلَابِ مُحَرَّمٌ، وَلَا يَجُوْزُ اسْتِعْمَالُهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' خنزیر اور کتے کو فروخت کرنا حرام قرار دیا گیا ہے اور اس (کی قیمت کو) استعمال کرنا جائز نہیں ہے

4938 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ بَرَكَةَ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے ان پر چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھانے لگے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار دیدے' تو اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دے دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْكِلَابِ وَالدِّمَاءِ

کتے اور خون کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4939 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت سے منع کیا ہے۔

4938- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير بركة وهو ابن العريان المجاشعي فقد روى له أبو وابن ما جه، وهو ثقة . وأخرجه أحمد 1/242 و293، 322، والبخاري في "التاريخ الكبير " 2/147 و"تعليقاً"، وأبو داوُد "3488" في البيوع: باب في ثمن الخمر والميتة والطبراني "12887"، والبيهقي 6/13 – 14 من طرق عن خالد الحذاء وأخرجه الطبراني "12378" من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس، بِهِ . وأخرجه الشافعي 2/141، والحميدي "13"، وابن أبي شيبة 6/444، والبخاري "2223" و"3460"، ومسلم "1582"، وابن الجارود "577"، والبيهقي 8/286، والبغوي "2041" من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، عن ابن عباس، عن عمر .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ السَّنَانِيرِ

بلیوں کوفروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4940 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَالسِّنَّوْرِ، فَقَالَ: زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

❁❁ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت (کھانے کے بارے میں) دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے اس سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبَاحَ بَيْعَ السَّنَانِيرِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے بلی کو فروخت کرنے کو مباح قرار دیا ہے

4941 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

4939– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو جحيفة رضى الله عنه: اسمه وهب بن عبد الله السوائى، قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أواخر عمره، وحفظ عنه، ثم صحب علياً بعده، وولاه، شرطة الكوفة لما ولى الخلافة، وفى "الصحيح" عنه: رأيت النبى صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن على يشبهه، وأمر لنا بثلاثة عشر قلوصاً، فمات قبل أن نقبضها، وكان على يسميه وهب الخير، قال الواقدى: مات فى ولاية بشر بن مروان على العراق، وقال ابن حبان: سنة أربع وستين. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "295"/22 عن الفضل بن الحبان بهذا الإسناد. وفيه زيادة: "وعن مهر البغى، ولعن الواشمة والمستوشمة، وآكل الربا، وموكله". وأخرجه البخارى "5945" فى اللباس: باب الواشمة عن سليمان بن حرب، والطبرانى فى "الكبير" 22/ "295" عن أبى مسلم الكشى، عن سليمان بن حرب، بِهِ. وأخرجه أحمد 4/308 و309، والبخارى "2086" فى البيوع: باب موكل الربا، و"2238" باب ثمن الكلب، و "5347" فى الطلاق: باب مهر البغى، "5962" فى اللباس: باب من لعن المصور، وأبو داوُد "3483" فى البيوع: باب فى أثمان الكلب، والطحاوى 4/53، والطبرانى "296"/22، والبيهقى 6/6، والبغوى "2039" من طرق عن شعبة، بِهِ.

4940– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم "1596" فى المساقاة باب تحريم ثمن الكلب، عن سلمة بن شبيب، والبيهقى 6/10 من طريقين عن سلمة بن شبيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/ 349، وابن ماجه "2161" فى التجارات: باب النهى عن ثمن الكلب، والطحاوى 4/53 من طرق عن ابن لهيعة، عن أبى الزبير به. وأخرجه النسائى 7/309 فى البيوع باب ما استثنى من ثمن الكلب، من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن أبى الزبير، بِهِ. وعند النسائى بزيادة "إلا كلب صيد"، وقال النسائى: عن هذه الزيادة: وهذا منكر. وأخرجه أبو داوُد "3479" فى البيوع: باب فى ثمن السنور، من طريقين عن الأعمش، عن أبى سفيان "هو طلحة بن نافع" عن جابر، بِهِ.

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَهْرَ الْبَغِيِّ، وَثَمَنَ الْكَلْبِ، وَالسِّنَّوْرِ، وَكَسْبَ الْحَجَّامِ مِنَ السُّحْتِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک فاحشہ عورت کی کمائی' کتے کی قیمت' بلی کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی کمائی حرام ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ شُرْبَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی شراب کی خرید وفروخت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے پینے کو بھی حرام قرار دیا ہے

4942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا، حَرَّمَ شُرْبَهَا، فَسَارَ الرَّجُلُ اِنْسَانًا اِلٰى جَنْبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ؟ فَقَالَ: اَمَرْتُهُ اَنْ يَّبِيْعَهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا، حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهِمَا

❁❁ ابن وعلہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جو انگور میں سے نچوڑا جاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کا مشکیزہ تحفے کے طور پر

4941– إسناده صحيح على شرط مسلم. إسحاق بن إبراهيم: وهو ابن راهويه، وقيس بن سعد هو المكي. وأخرجه أحمد 2/500 عن محمد بن يزيد، عن حجاج، عن عطاء، عن أبي هريرة قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب، ومهر البغي، وعسب الفحل. وأخرجه أيضاً 2/500 عن يزيد بن هارون، عن حجاج، عن عطاء، عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ: نهى عن ثمن الكلب، وكسب الحجام ومهر البغي. وعنده أيضاً 2/332 و415 من طريق أبي معاوية المهري، عن أبي هريرة موفوعاً بلفظ: نهى عن ثمن الكلب، وكسب الحجام، وكسب الموسمة، وعن كسب عسب الفحل. وأخرجه أيضاً 2/347 من طريق أبي حازم، عن أبي هريرة: نهى عن كسب الحجام، وكسب والأمة. وأخرجه أبو داوُد "3484" في البيوع: باب في أثمان الكلاب، والنسائي 7/189 – 190 في البيوع: باب النهي عن ثمن الكلب.

4942– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن وعلة، وهو عبد الرحمٰن بن وعلة السبء، فمن رجال مسلم. وهو عند مالك في "الموطأ" 2/846 في الأشربة: باب جامع تحريم الخمر. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/140 – 141، ومسلم "1579" في المساقاة: باب تحريم الخمر، والنسائي 7/307 – 308 في البيوع: باب بيع الخمر، والبغوي "2042"، والبيهقي 6/11 – 12. وانظر "4944".

پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پینے کو حرام قرار دے دیا ہے؟ اس شخص نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص سے سرگوشی میں کوئی بات کی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم نے اس کے ساتھ سرگوشی میں کیا بات کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے ہدایت کی ہے' یہ اس کو فروخت کردے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: بیشک (اللہ تعالیٰ نے) جس چیز کے پینے کو حرام قرار دیا ہے اس کو فروخت کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے' تو اس شخص نے اس مشکیزے کا منہ کھول دیا' یہاں تک کہ اس میں موجود سب کچھ ختم ہو گیا۔ (یعنی نیچے گر گیا)

ذِكْرُ تَحْرِيمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

نبی اکرم ﷺ کا شراب کی تجارت کو حرام قرار دینے کا تذکرہ

4943 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَـمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سود کے بارے میں سورہ بقرہ کی آخری آیات جب نازل ہوئیں۔ تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ كَمَا حَرَّمَ شُرْبَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے شراب کی فروخت کو اسی طرح حرام قرار دیا ہے' جس طرح اسے پینے کو حرام قرار دیا ہے

4944 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخُوْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

4943- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران ومسلم: هو ابن صبيح أبو الضحى . وأخرجه مسلم "1580" في المساقاة: باب تحريم التجارة في الخمر، وأبو داوُد "3491" في البيوع باب في ثمن الخمر والميتة من طرق عن أبي معاوية الإسناد . وأخرجه البخاري "459" في المساجد: باب تحريم التجارة في الخمر، و "4540" (وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا)، و "4541" باب (يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا)، من طرق عن سليمان الأعمش، بِهِ . وأخرجه البخاري "2084" في البيوع: باب آكل الربا وشاهده وكاتبه، "4542" في التفسير: باب (فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)، ومسلم "1580"، وأبو داوُد "3490" والنسائي 7/308، وفي البيوع: باب في بيع الخمر، والبيهقي 6/11 من طرق عن أبي الضحى "مسلم بن صبيح"، بِهِ .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا خَرَجَ وَالْخَمْرُ حَلَالٌ فَاَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عَلٰى بَعِيْرٍ، حَتّٰى وَجَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا مَعَكَ؟، قَالَ: رَاوِيَةٌ مِّنْ خَمْرٍ اَهْدَيْتُهَا لَكَ، قَالَ: هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَهَا، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَهَا، فَالْتَفَتَ الرَّجُلُ اِلٰى قَائِدِ الْبَعِيْرِ، فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَامَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا قُلْتَ لَهُ، قَالَ: اَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، قَالَ: اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا، قَالَ: فَاَمَرَ بِعَزَالِى الْمَزَادَةِ فَفُتِحَتْ، فَخَرَجَتْ فِي التُّرَابِ، فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا فِي الْبَطْحَاءِ، مَا فِيْهَا شَيْءٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس زمانے میں شراب کو حرام قرار نہیں دیا گیا تھا ایک شخص (اپنے گھر سے) نکلا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کو شراب کا ایک مشکیزہ تحفے کے طور پر پیش کرنا تھا۔ وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کو تشریف فرما پایا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تمہارے ساتھ کیا ہے۔ اس نے عرض کی: شراب کا مشکیزہ ہے جو میں نے آپ کو تحفے کے طور پر پیش کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دے دیا ہے۔ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دے دیا ہے تو وہ شخص اونٹ کو لے کر چلنے والے شخص کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے پست آواز میں اس کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ شخص کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم نے اس سے کیا کہا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے حکم دیا ہے وہ اس کو فروخت کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک جس چیز کے پینے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کے فروخت کرنے کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے حکم دیا اس مشکیزے کا منہ کھول دیا گیا اور اس میں سے شراب نکل کر مٹی میں مل گئی۔ میں کھلے میدان میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا'

4944– إسناده صحيح، وهو مكرر "4942"، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ربعي بن إبراهيم، فقد روى له الترمذي، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 1/323 – 324 عن ربعي بن إبراهيم ابن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى في "مسنده" "2590" من طريق زهير، عن ربعي بن إبراهيم، بِهِ. وأخرجه أحمد 1/244، ومسلم "1579" في المساقاة: باب تحريم بيع الخمر، من طريقين عن عبد الرحمٰن بن وعلة، بِهِ.

4945– إسناده صحيح. محمد بن عبد الملك بن زنجويه: ثقة روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. والآخر المبهم الذي ذكره المصنف: هو أبان كما هو عند عبد الرزاق وأبي يعلى وأحمد. وهو في "المصنف" لعبد الرزاق برقم "16970"، وعنه أخرجه أحمد 3/217. وهو في "مسند أبي يعلى" "3042" عن محمد بن مهدي، عن عبد الرزاق. وأخرجه البخاري "5600" في الأشربة: باب من رأى أن لا يخلط البسر تمراً ومسلم "1980" "7" و"8" في الأشربة: باب ذكر الشراب الذي أهريق بتحريم الخمر ن والطبري في "جامع البيان" "12527"، والطحاوي 4/214، وأبو يعلى "3008" من طرق عن قتادة، عن أنس بحوه. وأخرجه البخاري "2464" في المظالم: باب صب الخمر في الطريق، و "4620" في التفسير: باب (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا)، ومسلم "1980"، وأبو داوُد "3673" في الأشربة: باب في تحريم الخمر، وأبو يعلى "3361" و"3362"، والواحدي في "أسباب النزول" ص140، والبيهقي 8/386 من طرق عن حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، بِهِ. وأخرجه البخاري "4617" في التفسير: باب (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ) ومسلم "1980" "4"، وأحمد في "الأشربة" "17"، من طريقين عن أنس بنحوه، وسيأتي عند المصنف بحوه برقم "5352" و"5361" و"5363" و"5364" من طرق عن أنس.

یہاں تک کہ اس مشکیزے میں کچھ بھی باقی نہیں رہا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَمْرَ لَا يَحِلُّ بَيْعُهَا وَاِنْ كَانَ عِنْدَ الْمُحْتَاجِ اِلٰى ثَمَنِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' شراب کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ شراب اس شخص کے پاس موجود ہو' جسے اس کی قیمت کی محتاجی ہو

4945 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَثَابِتٍ، وَآخَرَ مَعَهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالَ: اِنِّيْ يَوْمَئِذٍ اَسْقِي اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، قَالَ: فَاَمَرُوْنِيْ فَكَفَأْتُهَا وَكَفَاَ النَّاسُ آنِيَتَهُمْ بِمَا فِيهَا حَتّٰى كَادَتِ السِّكَكُ تَمْتَنِعُ مِنْ رِيحِهَا، قَالَ اَنَسٌ: وَمَا خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْبُسْرُ، وَالتَّمْرُ مَخْلُوطَيْنِ، فَجَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ كَانَ عِنْدِيْ مَالُ يَتِيمٍ، فَاشْتَرَيْتُ بِهِ خَمْرًا، اَفَتَرٰى اَنْ اَبِيعَهُ، فَاَرُدَّ عَلَى الْيَتِيمِ مَالَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا، وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا وَلَمْ يَاْذَنْ لِيَ، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ الْخَمْرِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس دن شراب کو حرام قرار دیا گیا۔ میں اس دن گیارہ آدمیوں کو شراب پلا رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (جب اس کی حرمت کا حکم پہنچ گیا)' تو ان لوگوں نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس شراب کو گرا دوں۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں موجود شراب کو بھی گرا دیا' یہاں تک کہ اس شراب کی بو کی وجہ سے گلیوں میں سے گزرنا مشکل ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس زمانے میں شراب صرف خشک اور تازہ کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک یتیم کا مال ہے۔ میں نے اس کے ذریعے شراب خریدی ہوئی ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ میں اسے فروخت کر کے اس یتیم کا مال اسے واپس کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے۔ جب ان پر چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ (راوی کہتے ہیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شراب کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

4946- إسناده صحيح على شرط الشيخين، إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية، وأيوب: هو السختياني . وأخرجه الترمذي "1229" في البيوع: باب ماجاء في بيع حبل الحبلة، من طريق حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ . وأخرجه أحمد 2/80، ومسلم "1514" في البيوع: باب تحريم بيع حبل الحبلة، والبيهقي 5/340 – 341 من طريقين عن نافع، بِهِ . وأخرجه النسائي 7/293 في البيوع: باب بيع حبل الحبلة، وابن ماجه "2197" في التجارات: باب النهي عن شراء مافي بطون الأنعام وضروعها وضربة الغائص، من طريقين عن سفيان، عن سعيد بن جبير، بِهِ . وانظر ما بعده .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

حمل کے حمل کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4946 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ الَّذِىْ نُهِىَ عَنْهُ

حمل کے حمل کو فروخت کرنے کے اس طریقے کا تذکرہ جس سے منع کیا گیا ہے

4947 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ، اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ، اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِىْ فِىْ بَطْنِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: النَّهْىُ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ، هُوَ اَنْ يَّشْتَرِىَ الْمَرْءُ بَعِيْرًا، عَلٰى اَنْ يُّوَفِّرَ ثَمَنَهُ، اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ نَاقَةُ الْفُلَانِيَّةِ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِىْ فِىْ بَطْنِهَا، فَهٰذَا اَجَلٌ، يَتَلَقَّاهُ غَرَرَانِ اثْنَانِ، وَلَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ زمانہ

4947- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/653 – 654 في البيوع: باب ما لا يجوز من بيع الحيوان .ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2143" في البيوع: بيع الغرر الحبلة، وأبو داوُد "3380" في البيوع: باب في بيع الغرر النسائي 7/293 – 294 في البيوع: باب بيع حبل الحبلة، وابن الجارود "591"،والبيهقي 5/340، والبغوي "2107".

4948- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، والحوضي: هو حفص بن عمر .وأخرجه البخاري "2535" في العتق: باب بيع الولاء وهبته، عن أبي الوليد، والبيهقي 10/292 من طريق علي بن عبد العزيز، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه إبو داوُد "2919" في الفرائض: باب في بيع الولاء، عن حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/79 – و107، والطيالسي "1885"، ومسلم "1506" في العتق: باب النهي عن بيع الولاء وهبته، والترمذي "1236" في البيوع: باب ما جاء في كراهية بيع الولاء وهبته، والنسائي 7/306 في البيوع: باب الولاء، وابن ماجه "1747" في الفرائض: باب النهي عن بيع الولاء وهبته، والطبراني في الكبير "13626" من طرق عن شعبة، بِهِ .وأخرجه مالك 2/782 في العتق والولاء : باب ماجاء في كراهية والولاء وهبته، ومسلم "1506"، الشافعي 2/256، والنسائي 7/72ن والطبراني "13625"، والبيهقي 10/292، والبغوي "2226" من طرق عن عبد الله بن دينار، بِهِ .وأخرجه ابن ماجه "2748" من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، بِهِ . وأنظر ما بعده .

جاہلیت کے لوگ یہ سودا کیا کرتے تھے۔ایک شخص اونٹ کو یوں خرید تا تھا کہ جب اس اونٹنی کے ہاں بچہ ہوگا اور پھر اس کے پیٹ میں موجود بچے کے ہاں بچہ ہوگا۔(تو اس وقت ادائیگی کی جائے گی)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)حمل کے حمل کو فروخت کرنے کی ممانعت سے مراد یہ ہے: ایک شخص کوئی اونٹ خرید تا ہے۔اس شرط پر کہ وہ اس کی پوری قیمت اس وقت ادا کرے گا جب فلاں اونٹنی کے ہاں بچہ ہوجائے گا اور اس کے ہونے والے بچے کے ہاں بچہ ہوجائے گا' تو یہ اس کی طے شدہ مدت ہوتی تھی۔اس میں دوقسم کے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس لئے اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4948 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَوْضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4949 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ ،

(توضیح مصنف):قَالَ زُهَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي بِهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا

4949– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر ماقبله . النفلي: هو عبد الله بن محمد بن على بن نفيل، من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه الشافعي 2/72، وعبد الرزاق "16138"، وأحمد 2/9، وابن أبي شيبة 6/121، وسعيد بن منصور " "276 والبخاري "6756" في الفرائض: باب إثم من بدأ من مواليه، ومسلم "1506" في العتق: باب النهي عن بيع الولاء، والترمذي "1236" البيوع: باب ماجاء كراهية بيع الولاء وهبته، وابن ماجه "2747" في الفرائض: باب النهي عن بيع الولاء وهبتهن وابن الجارود "987"، والبيهقي 10/292، والبغوي "2225" من طرق عن سفيانن بهذا الإسناد .

ہے۔

زہیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن دینار کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اسی کی مانند مجھے سنائی ہے۔ان کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِىَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ولاء کوفروخت کرنے اوراسے ہبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے

4950 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى بِشْرِ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ، لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوهَبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''ولاء، نسبی رشتے کی طرح ایک پختہ تعلق ہے' جسے فروخت نہیں کیا جاسکتا اور ہبہ نہیں کیا جاسکتا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْحَمْلِ فِى الْبَطْنِ وَالطَّيْرِ فِى الْهَوَاءِ وَالسَّمَكِ فِى الْمَاءِ قَبْلَ اَنْ يُّصْطَادَ

پیٹ میں موجود حمل' یا ہوا میں موجود پرندے' یا پانی میں موجود مچھلی کو شکار کرنے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4951 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

4950- بشر بن الوليد: هو الكندى الفقيه صاحب أبى يوسف، وذكره المؤلف فى "الثقات" 8/143، ووثقه الدارقطنى ومسلمة بن القاسم، وكان أحمد يثنى عليه، روى الخطيب فى "تاريخه" 7/82 بسنده عن بشر، قال: كنا نكون عند سفيان بن عيينة، فكان إذا وردت مسألة مشكلة، يقول: ها هنا أحد من أصحاب أبى حنيفة؟ فيقال: بشر، فيقول: اجب فيها فأجيب، فيقول التسليم للفقهاء سلامة فى الدين .وشيخه فى هذا الحديث هو يعقوب بن إبراهيم بن حبيب بن حبش الأنصارى الكوفى أبو يوسف الإمام المجتهد العلامة المحدث كبير القضاة، وذكره المؤلف فى "الثقات" 7/645 – 646، ووثقه النسائى، وابن شاهين، وقال ابن عدى: لابأس به، وقال ابن معين: ليس فى أصحاب الرأى أكثر حديثاً ولا أثبت من أبى يوسف ووصفه السمعانى فى "الأنساب" 2/86 بالإتقان، وترجم له الذهبى فى "تذكرة الحفاظ" 1/292 – 293، وأرخ وفاته سنة 182هـ، وباقى السند على شرط الشيخين .وأخرجه الشافعى 2/72 – 73، من طريقه الحاكم 4/341، ثم البيهقى 10/292 عن محمد بن الحسن، عن أبى يوسف، عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد . وليس فيه عبيد الله بن عمر، وأشار إلى ذلك الحافظ ابن حجر فى "الفتح" 12/44 حيث ذكر الحديث عن أبى يوسف، ثم قال: وادخل بشر بن الوليد بين أبى يوسف وبين ابن دينار عبيد الله بن عمر . أخرجه أبويعلى فى "مسنده عنه"، وأخرجه ابن حبان فى "صحيحه" عن أبى يعلى .

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ بِذِكْرِ لَفْظَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' پانی کو فروخت کیا جائے جس کا ذکر ایسے الفاظ میں ہے جن کی وضاحت نہیں کی گئی

4952 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو * اَبَا الْمِنْهَالِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ لَا يَدْرِي عَمْرٌو اَيَّ مَاءٍ هُوَ

❀❀ حضرت ایاس بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

عمرو نامی راوی کو یہ نہیں معلوم کہ اس سے مراد کون سا پانی ہے؟

4951- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الدارقطني3/15 – 16 عن أبي محمد بن صاعد، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/436، ومسلم"1513" في البيوع: باب بطلان بيع الحصاة والبيع الذي فيه غرر، والنسائي 7/262 في البيوع: باب بيع الحصاة، والدارقطني 3/15 – 16ن والبغوي "2103" من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/496، ومسلم "1513"، وأبو داوُد "3376" في البيوع: باب بيع الغرر، وابن ماجه "2194" في التجارات: باب النهي عن بيع الحصاة وعن بيع الغررن وابن الجارود "2194"، والبيهقي 5/338 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بِهِ . وأخرجه أحمد 2/376 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة .ووقع عند من سبق ذكرهم: نهى عن بيع الغرر وبيع الحصاة، وسيأتي عند المصنف هذا الحديث بهذا الإسناد برقم"4977"، وفيه: نهى عن بيع الحصاة . وسيأتي من حديث ابن عمر عنده أيضاً برقم "4972" .

4952- إسناده صحيح، ورجاله ثقات . سفيان: هو ابن عيينة، وعمرو هو ابن دينار، وأبو المنهال: اسمه عبد الرحمٰن بن مطعم البناني .وأخرجه الحميدي "912"، وأحمد 138، والنسائي 7/307 في البيوع: باب بيع الماء، الدارمي 2/269، وابن ماجه "2476" في الرهون: باب النهي عن بيع الماء وابن الجارود "594"، والطبراني في الكبير " "782"، والبيهقي 6/15، من طرق عن سفيانن بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/417، وأبو داوُد "3478" في البيوع: باب في بيع فضل الماء، والترمذي "1271" في البيوع: باب ماجاء في بيع فضل الماء – وقال: حسن صحيح والحاكم 2/61، والطبراني "783" من طريقين عن عمرو بن دينار، بِهِ .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا

ہم نے جو مجمل الفاظ پہلے ذکر کیے ہیں ان کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

4953 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰی عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ، لِیُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں گھاس اُگنا بند ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ فَضْلِ الْمَاءِ قَصْدَ الضَّرَرِ فِیْهِ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ضرر پہنچانے کی نیت سے مسلمانوں کو اضافی پانی (حاصل کرنے سے) روکا جائے

4954 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِیْهِ الْمَاءَ، الَّذِیْ لَا یَقَعُ فِیْهِ الْحَوْزُ وَلَا یَتَمَلَّكُهُ اَحَدٌ مَا دَامَ مَشَاعًا

4953– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح هو وابن جريج بالتحديث عند مسلم، فانتفت شبهة تدليسهما .وأخرجه مسلم "1565" في المساقاة: باب تحريم فضل بيع الماء، والبيهقي 6/15 عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجه "2477" في الرهون: باب النهي عن بيع الماء، وابن الجارود في "المنتقى" "595" من طرفعن وكيع، به .وأخرجه مسلم "1565"، البيهقي 6/15 من طرق عن ابن جريج، به . وأخرجه أحمد "3/356"، والحاكم 2/61 من طريقين عن حماد بن سلمةن عن أبي الزبير، به . قال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!!وأخرجه النسائي 7/306 – 307 في البيوع: باب بيع الماء من طريق أيوب، عن عطاء، عن جابر .

4954– إسناده صحيح على شرط الشيخينن وهو في "الموطأ" 2/744 في الأقضية باب القضاء في الماء . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/153، والبخاري "2353" في الأشربة: باب من قال: إن صاحب الماء أحق حتى يروى، و "6962" في الحيل: باب مايكره من الاحتيال، ومسلم "1566" في المساقاة: باب تحريم فضل بيع الماء الذي يكون بالفلاة، والبيهقي 6/151، والبغوي "1668" . وأخرجه أحمد 2/244، وابن ماجه "2478" في الرهون: باب النهي عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ، وابن الجارود "596" من طريق سفيان .وأخرجه الترمذي "1272" في البيوع: باب ما جاء في بيع فضل الماء، من طريق اليث، كلاهما عن أبي الزناد، به .وأخرجه أحمد 2/273 و309 و482، والبخاري "2354"، ومسلم "1566"، والبيهقي 6/15 – 16 – و152 من طرق عن أبي هريرة، به . وانظر "4956" .

مِثْلَ الْمِيَاهِ الْجَارِيَةِ الْمُشْتَرَكَةِ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَاهُ الْمَاءُ الَّذِیْ يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ فِی الْبَادِيَةِ، مِنْ بِئْرٍ اَوْ عَيْنٍ، فَيَنْتَفِعُ بِهٖ، وَيَمْنَعُ النَّاسَ مَا فَضَلَ عَنْهُ، فَنُهِیَ عَنْ مَنْعِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فَضَلَ مِنْ مَّائِهٖ، بَعْدَ قَضَاءِ حَاجَتِهٖ عَنْهُ، لِاَنَّ فِیْ مَنْعِهٖ ذٰلِكَ مَنْعَ النَّاسِ عَنِ الْكَلَاِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اضافی پانی سے منع نہ کیا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں گھاس اگنا بند ہو جائے گی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں یہ بات پوشیدہ ہے اس سے مراد وہ پانی ہے' جس میں حوز واقع نہ ہو۔ (یعنی اس کے اردگرد چاردیواری کھڑی نہ ہو) کوئی ایک شخص اس کا مالک نہ ہو اور وہ لوگوں کے درمیان مشترکہ طور پر استعمال ہوتا ہو' جو بہتے ہوئے پانی کی مانند ہو جو مشترک ہوتا ہے اور اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے' اس سے مراد وہ پانی ہو جو جنگل میں کنویں کا یا چشمے کا پانی ہوتا ہے اور اس کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے' تو آدمی اضافی پانی کے استعمال سے لوگوں کو منع کر دے۔ اور اس بات سے منع کیا گیا ہے' اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد مسلمانوں کو اضافی پانی استعمال کرنے سے روک دیا جائے کیونکہ اس سے روکنے کے نتیجے میں لوگوں کو گھاس ملنے سے روکنا بھی لازم آئے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ الْمَرْءِ فَضْلَ الْمَاءِ الَّذِیْ لَا حَاجَةَ بِهٖ اِلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اس اضافی پانی سے کسی کو روکے جس کی اسے خود ضرورت نہیں ہے

4955 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهٖ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُّمْنَعَ نَقْعُ الْبِئْرِ، يَعْنِیْ فَضْلَ الْمَاءِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اُمُّهٗ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، وَكَانَتْ مِنْ اَعْلَمِ النِّسَاءِ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کنویں کے ''نقع'' سے منع کیا

4955- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، ولاتضر عنعنته، فقد صرح بالتحديث عند أحمد، ثم هو قد توبع، وجرير: هو عبد الحميد .وأخرجه أحمد 6/139و268 من طريقين عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/2و252، والحاكم 2/61، والبيهقي 6/152، وابن عبد البر في "التمهيد" كما في "الجوهر والنقيط لابن التركماني 6/152 من طرق عن محمد بن عبد الرحمٰن، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن ماجه "2479" في الرهون: باب النهي عن منع فضل الماء، والبيهقي 6/152 من طرق حارثة بن أبي الرجال، عن عمرة . وهذا سند ضعيف لضعف حارثة . وأخرجه مالك 2/745 في الأقضية: باب القضاء في المياه، ومن طريقه البيهقي 6/152 عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن أمه عمرة مرسلاً، وقال البيهقي: هذا هو المحفوظ، مرسل .

جائے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد اضافی پانی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ ہیں یہ خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والی خاتون ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4956 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ سَمِعْتُ حَيْوَةَ، يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، مَوْلٰى غِفَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ، وَلَا تَمْنَعُوا الْكَلَا، فَيَهْزُلَ الْمَالُ وَيَجُوْعَ الْعِيَالُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اضافی پانی سے منع نہ کرو اور گھاس سے منع نہ کرو' ورنہ مال (یعنی زرعی زمین) ختم ہو جائے گی اور بال بچے بھوکے رہ جائیں گے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْاَرْضِ الْمَبْذُوْرِ فِيْهَا مَعَ الْبَذْرِ قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرَ مَا يَتَوَلَّدُ مِنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' ایسی زمین کو فروخت کیا جائے جس میں بیج ڈال دیئے گئے ہوں اور اسے بیج سمیت فروخت کیا جائے اور یہ اس کی پیداوار ظاہر ہونے سے پہلے ہو

4957 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيَاضِ الْاَرْضِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی بیاض سے منع کیا ہے۔

4956– أبو سعيد مولى غفار :روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات 5/573 "وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح .أبو هانء :هو حميد بن هانىء.وأخرجه أحمد 2/420عن هارون، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

4957– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم .محمد بن معمر :هو ابن ربعي القيسي، وأبو عاصم :هو النبيل الضحاك بن مخلد. وأخرجه أحمد 3/338و 395، والدارمي 2/271، ومسلم "1536" "100"في البيوع :باب كراء الأرض من طرق عن أبي خيثمة زهير بن معاوية، عن أبي الزبيرعن جَابِرٍ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم عن بيع الأرض البيضاء سنتين أو ثلاثاً.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَلَقِّي الْمُشْتَرِي الْبُيُوعَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' خریدار (بازار کے باہر) فروخت کرنے والوں سے ملے

4958 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ هُوَ سُلَيْمَانُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (منڈی سے باہر ہی) سوداگروں سے ملنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّلَقِّيَ لِلْبُيُوْعِ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِلٰى اَنْ تَهْبِطَ الْاَسْوَاقُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' فروخت کرنے والوں کو (بازار سے باہر) ملا جائے' ملنے سے منع' اس وقت تک کیا گیا ہے' جب تک وہ بازار نہیں پہنچ جاتے

4959 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي السِّلَعِ، حَتّٰى تَهْبِطَ الْاَسْوَاقُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں کو (منڈی سے باہر ہی) ملنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ بازار نہیں پہنچ جاتے۔

4958- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، ويحيى بن سعيد :هو القطان، وأبو عثمان :هو عبد الرحمن بن مل .وأخرجه أحمد 1/430، وابن أبي شيبة "2180"في التجارات :باب النهي عن تلقي الجلب، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "14880"ن وابن أبي شيبة 6/399، والبخاري "2149"في البيوع :باب النهي للبائع أن يحفل الإبل والغنم والبقر، و "2164"باب النهي عن تلقي الركبان، ومسلم "1518"في البيوع :باب تحريم تلقي الجلبن والترمذي "1220"في البيوع :باب ماجاء في كراهية تلقي البيوع، وابن ماجه "2180"ن والبيهقي 5/319و 348من طرق عن سليمان التيمي، به. والبيوع :جمع بيع ,بمعنى المبيع.

4959- إسناده صحيح .زهير بن عباد الرؤاسي، ذكره المؤلف في "الثقات8/256 "، ووثقه أبو حاتم، وروى عنه كما في "الجرح والعديل 3/591 "من فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/63، والبخاري "2165"في البيوع :باب النهي عن تلقي الركبان، ومسلم "2165"في البيوعك باب تحريم الجلب، وأبو داود "3436"في البيوع :باب التلقي، والبيهقي 5/347، والبغوي "2092"من طرق عن مالكن بهذا الإسناد . وإخرجه مسلم "2179"في التجارات :باب النهي عن تلقي الجلب، والطحاوي 4/7من طرق عن عبيد الله .وأخرجه 4/8من طريق عقيل، كلاهما عن نافع، به وانظر ."4962"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّبِيعَ الْمَرْءُ الْحَاضِرُ لِلْبَادِي مِنَ الْاَعْرَابِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرے (یعنی اس کا ایجنٹ بنے)

4960 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَدَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لئے ہرگز سودا نہ کرے تم لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرتا رہے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' شہری شخص دیہاتی مہاجر کے لیے کوئی چیز فروخت کرے

4961 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّي وَاَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے (منڈی سے باہر ہی) سوداگروں سے ملنے سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے' کوئی مہاجر شہری کسی دیہاتی کے لئے سودا کرے۔

4960- إسناده جيد .أحمد بن سعيد الهمداني :روى له أبو داود، ووثقه العجلي وأحمد بن صالح، وذكره المؤلف في "الثقات "وقال النسائي :ليس بالقوي، وقال الذهبيك لابأس به، وقال الحافظ في "التقريب :"صدوق وقد توبع .ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلمن وقد صرح بالتحديث عند أحمد وابن وابن أبي شيبة والنسائي، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه الشافعي 2/147، وأحمد 2/307، وابن أبي شيبة 6/239، ومسلم "1522"في البيوع :باب تحريم بيع الحاضر للبادي، والترمذي "1223"في البيوع :باب ما جاء لا يبيع حاضر لبادٍن وقال :حسن صحيح، وابن ماجه "2176"في التجارات :باب النهي أن يبيع حاضرا لباد، من طرق عن سفيانن بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/256في البيوع :باب بيع الحاضر للبادين من طريق ابن جريج قال :أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابراً قال....:فذكره .وانظر "4963"و."4964"

4961- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد هو الطيالسين وشعبة :هو ابن الحجاج، وأبو حازم :هو سلمان الأشجعي. وأخرجه البخاري "2727"في الشروط :باب الشروط :باب الشروط في الطلاق، ومسلم "12" "1515"و "13"في البيوع :باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيهن والنسائي 7/255في البيوع :باب بيع المهاجر للأعرابين، والطحاوي 4/11، والبيهقي 5/317من طرق عن شعبتن بهذا الإسناد. والمراد بالمهاجر :الحضري، أطلق عليه ذلك على عرف ذلك الزمان.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَاضِرَ قَدْ زُجِرَ عَنْ اَنْ يَّبِيعَ لِلْبَادِى وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بِالْمُهَاجِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' شہری شخص کو دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے اگرچہ وہ دیہاتی مہاجر نہ بھی ہو

4962 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَقَالَ: لَا تَلَقُّوا الْبُيُوْعَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لئے سودا کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: تم سوداگروں کو (منڈی سے باہر) نہ ملو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4963 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ، يَرْزُقْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے ہرگز سودا نہ کرے تم لوگوں کو (ان کے حال پر) رہنے دو انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق ملتا رہے گا۔"

4962- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير على بن الجعد، فمن رجال البخاري .وهو في "مسنده "3125" "دون قوله" :وقال :لاتلقوا الجلب "ومن طريقة أخرجه الطحاوى 4/7و10. وأخرجه أحمد 2/153عن عبد الصمد، عن جويرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشطر الأول منه الشافعى 2/146، والطحاوى 4/11، والبيهقى 5/346من طريقين عن نافع، به . وأخرجه الشطر الأول منه أيضاً :البخارى "2159"في البيوع :باب من كره ان يبيع حاضر لبادٍ بأجرن وابن أبى شيبة 6/239 - 240من طريقين عن ابن عمر، به.

4963- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "4960"وقد صرح أبو الزبير بالتحديث عند أحمد. وأخرجه ابن الجعد "2731"، والطيالسى "1752"، وأحمد 3/312و 386و392، ومسلم "1522"فى البيوع :باب تحريم بيع الحاضر للبادى، وأبو داود "3442"فى البيوع :باب فى النهى أن يبيع حاضر لبادٍ، والبيهقى 5/346ن البغوى "2099"من طرق عن زهير بن معاويةن بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْزُقُ بَعْضُهُمْ، بَعْضًا اَرَادَ بِهِ اَنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُهُمْ عَلٰى اَيْدِيهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق حاصل ہوگا'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کوایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرے گا

4964 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ، يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے تم لوگوں کو (ان کے حال پر) رہنے دو۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَرْءِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَ الْبَائِعُ وَالْمُشْتَرِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے' یہ (ممانعت) اس سے پہلے ہے' فروخت کرنے والا اور خریدار ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں

4965 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4964- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وانظر "4960".

4965- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/683 "في البيوع: باب ما ينهى عنه من المساقاة والمبايعة. ومن طريقه أخرجه الشافعي 2/146، وأحمد 2/63، والدارمي 2/255، والبخاري "2139"في البيوع: باب لايبيع على بيع أخيه ولايسوم على سوم أخيه، و "2165"باب النهي عن تلقي الركبان، ومسلم "1412"ص 1154في البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه والنسائي 7/256في البيوع: باب بيع أخيه، وابن ماجه "2171"في التجارات: باب لا يبيع الرجل على بيع أخيه، والطحاوي 3/3، والبيهقي 5/344، والبيهقي، والبغوي "2093". وأخرجه البخاري "5142"في النكاح: باب ما يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع ومسلم "1412"في البيوع، والترمذي "1292"في البيوع: باب ما جاء في النهي عن البيع أخيه، والنسائي 7/258من طرق عن نافع، به. وانظر ما بعد بعده.

"کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ مَا لَمْ يَاْذَنِ الْبَائِعُ الْاَوَّلُ فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے منع اس صورت میں کیا گیا ہے جب پہلا فروخت کرنے والا شخص اس بارے میں اجازت نہ دے

4966 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبِعْ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، اِلَّا بِاِذْنِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ کر سکتا ہے۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْبَيْعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس سودے سے منع کیا گیا ہے

4967 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ التَّمَّارِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَدِمَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِيْنَ حِمْلِ شَعِيْرٍ، وَتَمْرٍ، فَسَعَّرَ مُدًّا، بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ فِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ طَعَامٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ قَدْ اَصَابَ النَّاسَ قَبْلَ ذٰلِكَ جُوْعٌ، لَا يَجِدُوْنَ فِيْهِ طَعَامًا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسُ يَشْكُوْنَ اِلَيْهِ، غَلَاءَ السِّعْرِ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا اَلْقَيَنَّ اللّٰهَ مِنْ قَبْلِ اَنْ اُعْطِيَ اَحَدًا مِنْ مَالِ اَحَدٍ، مِنْ غَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ، اِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ، وَلٰكِنَّ فِيْ بُيُوْعِكُمْ خِصَالًا، اَذْكُرُهَا لَكُمْ، لَا تُضَاغِنُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ، عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ، وَلَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَالْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

4966- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه أبو داود "2081"في النكاح :باب كراهية أن يخطب الرجل على خطبة أخيه عن الحسن بن علي، عن ابن نميرن بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1412"في النكاح :باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه، والنسائي 6/73 - 74في النكاح :باب خطبة الرجل إذا ترك الخاطب، وعبد الرزاق "14868"ن وعلى بن الجعد "3160"، والطحاوى 3/3، والبيهقى 5/344من طرق عن نافع، به.

4967- إسناده قوى .سعيد بن عبد الجبار :هو ابن يزيد القرشى. وأخرجه منه قوله " :إنما البيع عن تراض :"ابن ماجه "2185"فى التجارات :باب بيع الخيارن والبيهقى 6/17من طريقين عن عبد العزيز الدراوردى بهذا الإسناد .وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجية :138/2 "هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک یہودی تیئس اونٹوں پر لاد کر جو اور کھجوریں لے آیا۔ اس نے ایک مد کی قیمت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے زیادہ مقرر کر دی۔ ان دنوں لوگوں کے پاس اس کے علاوہ اناج حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اس سے پہلے وہ بھوک کا شکار ہو چکے تھے۔ انہیں اس دوران اناج نہیں ملتا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کی شکایت کی کہ قیمت زیادہ ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں ہرگز حاضر نہیں ہوں گا کہ میں نے کسی کا مال اس کی ناپسندیدگی کے ساتھ کسی دوسرے کو دیا ہو۔ خرید و فروخت باہمی رضامندی سے ہوتی ہے' تاہم تمہاری خرید و فروخت میں کچھ چیزیں ہیں جن کے حوالے سے میں تمہیں نصیحت کرنا چاہتا ہوں تم ایک دوسرے کے لئے کینہ نہ رکھو۔ ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو اور کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور شہری شخص دیہاتی کے لئے ہرگز (کوئی چیز) فروخت نہ کرے۔ خرید و فروخت باہمی رضامندی سے ہوتی ہے تم اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُزَايَدَةِ الْمَرْءِ عَلَى الشَّيْءِ الْمَبِيعِ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهِ لِشِرَائِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص کسی فروخت ہونے والی چیز کو خریدنے کے ارادے کے بغیر اس چیز کی زیادہ قیمت لگائے

4968 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بولی لگانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَصْرِيَةِ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ، عِنْدَ بَيْعِهَا

جانوروں کو فروخت کرنے کے وقت ان کا ''تصریہ'' کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4969 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ

4968- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ 2/684 "في البيوع :باب ما ينهى عنه من المساومة والمبايعة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63و 108و156، والشافعي 2/145، والبخاري "2142"في البيوع :باب النجش، و "6963"في الحيل :باب مايكره من التناجش، ومسلم "1516"في البيوع :باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه وتحريم النجش، والنسائي 7/258في البيوع :باب النجش، وابن ماجه "2173"في التجارات :باب ماجاء في النهي عن النجش، والبيهقي 5/343، والبغوي ."2097"

الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ اللِّقْحَةَ، اَوِ الشَّاةَ، فَلَا يُحَفِّلْهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص اونٹنی یا بکری کو فروخت کرنے لگے' تو وہ اس کا تصریہ نہ کرے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ فِي تَصْرِيَةِ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ عِنْدَ بَيْعِهَا

جانوروں کوفروخت کرنے کے وقت تصریہ کے بارے میں حکم کی صفت کا تذکرہ

4970 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اونٹنیوں اور بکریوں کا تصریہ نہ کرو جو اس شخص اس کے بعد اسے خرید لے' اسے دو میں سے ایک چیز کا اختیار ہوگا۔ اس کا دودھ دوہ لینے کے بعد اگر وہ پسند کرے' تو اس جانور کو اپنے پاس رہنے دے اور اگر ناپسند کرے' تو اسے واپس کر دے اور کھجور کا ایک صاع بھی دے''۔

4969- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي كثير وهو السحيمي فمن رجال مسلم. وهو في "مصنف عبد الرزاق "14864" "ومن طريقه أخرجه النسائي 253 - 7/252في البيوع :باب المحفلة. وأخرجه أحمد 2/481، وابن أبي شيبة 6/215من طريق عَلِيِّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كثير، بهذا الإسناد.

4970- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 2/683 "في البيوع :باب ما ينهى عن المساومة والمبايعة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 142 - 2/141، والبخارى "2150في البيوع :باب النهي للبائع أن يحفل الإبل الغنم والبقر، ومسلم "11" "1515"في البيوع :باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه، وأبو داود "3443"في البيوع :باب من اشترى مصراة فكرههان والبيهقي 5/318، والبغوي ."2092" واخرجه الشافعي 2/142، وأحمد 2/242، والنسائي 7/253في البيوع :باب النهي عن المصراة من طريق سفيان، عن أبي الزناد به. أخرجه عبد الرزاق "14858"و "14862"و"14862، وأحمد 2/259 و 273و 386و 420و 463 430و 469و481، والبخارى "2151"في البيوع :باب إذا شاء رد المصراة وفي جلبتها صاع تمر، ومسلم "1524"و "22"و "26في البيوع :باب حكم بيع المصراة، وأبوداود "3445"ن والترمذي "1251"في البيوع: باب ما جاء في المصراة، والنسائي 254 - 7/253، والطحاوي 4/17و18ن والبيهقي 5/318و 319من طرق عن أبي هريرة، به. وأخرجه عبد الرزاق "14859"، ومسلم "241" "1524"و"25"ن والترمذي "1252"والنسائي 7/254، وابن ماجه "2239" في التجارات :باب بيع المصراة، والدارمي 2/251، والطحاوي 4/18و19، والبيهقي 5/320، والدارقطني 3/74،

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِثْنَاءِ الْبَائِعِ الشَّيْءَ الْمَجْهُولَ مِنَ الشَّيْءِ الْمَبِيعِ فِي نَفْسِ الْعَقْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی چیز کوفروخت کرنے والا شخص نفس عقد میں اس چیز میں سے مجہول حصے کا استثنیٰ کرلے

4971 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ فِي غَيْرِ الزُّهْرِيِّ، ثَبْتٌ، فَاِنَّمَا اخْتَلَطَ عَلَيْهِ صَحِيْفَةُ الزُّهْرِيِّ، فَكَانَ يَهِمُ فِيْهَا

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غیر متعین) استثناء سے منع کیا ہے البتہ جب اس کے بارے میں تعین کرلیا جائے' (تو حکم مختلف ہے۔)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سفیان بن حسین نامی راوی زہری کے علاوہ نقل کرنے میں ثبت ہے' تاہم زہری کے صحیفے کے حوالے سے وہ اختلاط کا شکار ہوگیا تھا۔ اس میں سے نقل کرتے ہوئے وہ وہم کا شکار ہوجاتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقَعَ بَيْعُ الْمَرْءِ عَلٰى شَيْءٍ مَجْهُولٍ اَوْ اِلٰى وَقْتٍ غَيْرِ مَعْلُومٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کا سودا کسی مجہول چیز پر واقع ہو یا کسی غیر متعین وقت تک کے لیے ہو

4972 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ:

4971– إسناده صحيح على شرط الصحيح .يونس بن عبيد :هو ابن دينار العبدى .وأخرجه الترمذى "1290"في البيوع: باب ما جاء في النهي عن الثنيا، والنسائي 38 - 7/37في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، و 7/296في البيوع :باب النهي عن بيع الثنيا حتى يعلم، وفي الشروط من "الكبرى "كما في "التحفة 2/246 "عن زياد بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3405في البيوع :باب في المخابرة، والبيهقي 5/304من طريقين عن عباد بن عوام، به . وأخرجه أحمد 3/323و 356و364ن وابن أبي شيبة 6/327، ومسلم "85 "1536"وفي البيوع :باب المحاقلة والمزابنة، وأبو داود "3404"، والنسائي 7/296، والبيهقي 5/304من طريقين عن جابر، به

4972– إسناده صحيح على شرط مسلم .محمد بن عبد الأعلى الصّنعاني :ثقة من رجال مسلم، من فوقه من رجال الشيخين .معتمر :هو ابن سليمان بن طرخان التيمي. وأخرجه أحمد 2/144، والبيهقي 5/338من طريقين عن نافع، بهذا الإسناد، ذكره الهيثمي في "المجمع4/80 "، ونسبة للطبراني في "الأوسط "وقال :رجاله ثقات .وقد تقدم برقم "4951"من حديث أبي هريرة.

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الشَّيْءِ بِمِئَةِ دِيْنَارٍ نَسِيئَةً وَبِتِسْعِينَ دِيْنَارًا نَقْدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی چیز ایک سو دینار ادھار اور نوے دینار نقد پر فروخت کی جائے

4973 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُشْتَرِيَ اِذَا اشْتَرٰى بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ عَلٰى مَا وَصَفْنَا وَاَرَادَ مُجَانَبَةَ الرِّبَا كَانَ لَهٗ اَوْكَسُهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کوئی خریدار ایک ہی سودے میں دو چیزیں خرید لیتا ہے

جو اس کے مطابق ہو' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے اور وہ اس بارے میں سود سے اجتناب کرنا چاہتا ہے' تو اسے اس چیز کا حق حاصل ہوگا' جو کم قیمت کی ہوگی

4974 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4973- إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابن علقمة -روى له البخاري مقروناً ومسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين .عبدة بن سليمان :هو الكلابي. وأخرجه الترمذي "1231"في البيوع :باب النهي عن بيعين في بيعة، عن هناد، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد .وقال :حسن صحيح . وأخرجه أحمد 2/432و 475و503، والنسائي 7/295 - 296في البيوع :بيعتين في بيعة، وابن الجارود "600"، والبيهقي 5/343، والبغوي "2111"من طرق عن محمد بن عمرو، به.

4974- إسناده حسن الذي قبله .ابن أبي زائدة :هو يحيى بن زكريا، وهو عند ابن أبي شيبة في "المصنف 6/120." وأخرجه أبو داود "3461"في البيوع :باب فيمن باع بيعتين في بيعة، والحاكم 2/45، وعنه البيهقي 5/343من طريق ابن أبي شيبة، بهذا والإسناد.

(متن حدیث):مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ اَوْكَسُهُمَا اَوِ الرِّبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایک ہی سودے میں دوسودے کرلیتا ہے' تو اس کے حصے میں' یا' تو نقصان آئے گا یا سود آئے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

بیع ملامسہ اور منابذہ کی ممانعت کا تذکرہ

4975 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى، عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَكَيْفِيَّةِ الْمُنَابَذَةِ

ملامسہ کی صفت اور منابذہ کی کیفیت کا تذکرہ

4976 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ:

4975– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الزناد :هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج :هو عبد الرحمن بن هرمز، وهو في "الموطأ 2/666 "في البيوع باب بيع الملامسة والمنابذة . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/144، والبخاري "2146"في البيوع :باب بيع المنابذة، و "5821"في اللباس :باب الاحتباء في الثوب والواحد، والنسائي 7/259في البيوع :باب بيع الملامسة، والبيهقي 5/341، والبغوي "2101وأخرجه عبد الرزاق "14989"، وأحمد 2/476و480، والبخاري "368"في الصلاة :باب مايستر من العورة، ومسلم، "1511"في البيوع :باب بيع الملامسة والمنابذةن والترمذي "1310"في البيوع :باب ما جاء في الملامسة والمنابذة، وابن أبي شيبة 7/43، والبيهقي 5/34من طرق عن سفيان، عن أبي الزناد، به. وأخرجه مالك 2/666، ومن طريقه الشافعي 2/144، والبخاري "2146"، ومسلم "1511"، والنسائي 7/259، والبيهقي 5/341، والبيهقي، والبغوي "2101"عن محمد بن يحيى بن حبان، عن الأعرج، به. وأخرجه أحمد 2/380، وابن أبي شيبة 7/43، والبخاري "584" في مواقيت الصلاة :باب اشتمال الصماء ، ومسلم "1511"، والنسائي 7/260و262 - 261، وابن ماجه . "2169"

4976– حديث صحيح .ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل -قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق "14987" "، وأخرجه من طريقه أبو داود "3378"في البيوع :باب بيع الغرر، والنسائي 7/261في البيوع: باب بيع المنابذة، البيهقي .5/342 وأخرجه البخاري "2147"في البيوع :باب بيع المنابذة، عن عياش بن والوليدن عن عبد الأعلى، عن معمر، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 7/43ن والدارمي 253، والبخاري "6284"في الاشتئذان :باب الجلوس كيفما تيسر، وأبو داود "3377"، والنسائي 7/260ن وابن ماجه "2170"في التجارات :باب ماجاء في النهي عن المنابذة والملامسة، وابن الجارود "592"، والبيهقي 5/342من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به .وأخرجه البخاري "2144"في البيوع: باب بيع لملامسة، و "5820"في اللباس :باب اشتمال الصماء ، ومسلم "1512"، وأبو داود "3379"، والنسائي 7/260 و261، والبيهقي 342 - 5/341و 342من طرق عن الزهري عن عامربن سعد بن أبي وقاص، عن أبي سعيد الخدري.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ،

فَالْمُنَابَذَةُ هُوَ اَنْ يَّقُوْلَ: اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ هٰذَا الثَّوْبَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَّمَسَّهُ بِيَدِهٖ، وَلَا يَنْشُرُهُ، وَلَا يُقَلِّبُهُ، يَقُوْلُ: اِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الْمُشْتَرِيْ ثَوْبًا اِلَى الْبَائِعِ وَيَنْبِذَ الْبَائِعُ اِلَى الْمُشْتَرِيْ ثَوْبًا لِيَبِيْعَ اَحَدُهُمَا بِالْاٰخَرِ عَلٰى اَنَّهُمَا اِذَا وَقَفَا بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ لَا يَكُوْنُ لَهُمَا الْخِيَارُ اِلَّا ذٰلِكَ النَّبْذُ فَقَطْ، وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَّلْمِسَ الْمُشْتَرِي الثَّوْبَ، ثُمَّ يَشْتَرِيَهُ عَلٰى اَنْ لَا خِيَارَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ، اِذَا نَشَرَهٗ وَقَلَّبَهٗ سِوٰى ذٰلِكَ اللَّمْسِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطرح کی بیع سے منع کیا ہے ملامسہ اور منابذہ

(راوی کہتے ہیں:) منابذہ یہ ہے' آدمی یہ کہے: جب میں تمہاری طرف یہ کپڑا پھینکوں گا' تو سودا طے ہو جائے گا۔

ملامسہ یہ ہے: آدمی اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے چھوئے اسے کھولے نہیں اسے پلٹے نہیں اور یہ کہے: جیسے ہی اسے چھولیا' تو سودا لازم ہو جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) منابذہ یہ ہے: خریدار کپڑے کو فروخت کرنے والے کی طرف پھینکے اور فروخت کرنے والا کپڑے کو خریدار کی طرف پھینکے تا کہ ان دونوں کا آپس میں سودا طے ہو جائے۔ اس شرط پر کہ جب وہ اس کے بعد کپڑے کی لمبائی اور چوڑائی پر واقف ہو' تو انہیں سودا ختم کرنے کا کوئی اختیار نہ ہو' صرف یہ پھینکنا ہی (سودا طے ہونے کی نشانی ہو)

ملامسہ یہ ہے: خریدار کپڑے کو چھولے' تو پھر اسے خریدے اس شرط پر کہ اس کے بعد اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا یعنی جب وہ اسے کھولے گا اور جب اسے الٹائے گا (تو اختیار نہیں ہوگا) صرف چھونا کافی ہوگا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ حَصَاةُ الْمُشْتَرِيْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسی بیع کرے جس میں خریدار کی کنکری واقع ہوتی ہے

4977 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: بَيْعُ الْحَصَاةِ اَنْ يَّاْتِيَ الرَّجُلُ اِلٰى قَطِيْعِ غَنَمٍ، اَوْ عَدَدِ دَوَابَّ، اَوْ جَمَاعَةِ رَقِيْقٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْبَائِعِ: اَخْذِفُ بِحَصَاتِيْ هٰذِهٖ فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ حَصَاتِيْ هٰذِهٖ فَهُوَ لِيْ بِكَذَا وَكَذَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں والی بیع کرنے سے منع کیا ہے۔

4977– أسناده صحيح على شرط الشيخين .يحيى بن سعيد :هو القطان .وقد تقدم برقم ."4951"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کنکریوں والی بیع یہ ہے' آدمی بکریوں کے ریوڑ کے پاس یا کچھ جانوروں کے گروہ کے پاس آتا ہے اور پھر وہ فروخت کرنے والے سے کہتا ہے: میں یہ کنکری پھینکوں گا' تو جس پر بھی یہ کنکری گری وہ اتنی' اتنی رقم کے عوض میں میرا ہوگا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ الْمُشْتَرَى قَبْلَ اسْتِيفَائِهِ

خریدے گئے اناج کو پورا ماپنے سے پہلے' آگے فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4978 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْجَوَالِيقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا، فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَمْلَيْنَا هٰذَا الْخَبَرَ فِي هٰذَا النَّوْعِ لِاَنَّ لَهُ مَدْخَلَيْنِ، اَحَدُهُمَا اَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوْعٌ اَبَدًا اَنْ يَبِيعَ الطَّعَامَ الَّذِي اشْتَرَاهُ قَبْلَ الْقَبْضِ لَهُ، وَالْمَدْخَلُ الثَّانِي اَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوْعٌ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ وَهُوَ بَعْدَ اشْتِرَائِهِ قَبْلَ الْقَبْضِ لَا قَبْلَ اشْتِرَائِهِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص اناج خریدے' تو وہ اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے' جب تک اسے پوری طرح (اپنے قبضے میں نہ لے)"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم نے یہ روایت اس قسم میں اس لئے املاء کروائی ہے کیونکہ اس میں دو پہلو ہیں۔

ان میں سے ایک پہلو یہ ہے: آدمی کے لئے یہ بات ہمیشہ کے لئے ممنوع ہے' جو سودا اس نے خریدا ہے اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرے۔

دوسرا پہلو یہ ہے: آدمی کو اس فعل سے بعض حالتوں میں منع کیا گیا ہے ہر حالت میں یہ منع نہیں ہے اور اس سے مراد قبضے میں لینے سے پہلے خریدنا ہے۔ خریدنے سے پہلے ایسا کرنا مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ اَرَادَ بِهِ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "یہاں تک کہ وہ اسے پورا کر لے" اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: آدمی اسے اپنے قبضے میں لے

4979 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ

عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ، ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کوئی اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک (آگے) فروخت نہ کرے' جب تک وہ اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ خَبَرَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مَوْهُوْمٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ حماد بن سلمہ کے حوالے سے جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ موہوم ہے (یعنی اس کو نقل کرنے میں راوی کو وہم ہوا ہے)

4980 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَسَمِعَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهُمَا طَرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے' جب تک وہ اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے' ہر چیز کی حیثیت اناج کی طرح ہے۔

4979– إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث عند مسلم والبيهقي، فانتفت شبهة تدليسهما. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/38 "عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه وأحمد 3/392، ومسلم "1529"في البيوع :باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والبيهقي 5/312من طرق عن ابن جريج، به.

4980– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وعمرو بن دينار :هو المكي. وأخرجه أحمد 2/111، وأبو داود "3495"في البيوع :باب النهي عن بيع ما اشترى من الطعام بكيل حتى يستوفي، والطحاوي 4/38، والطبراني في "الكبير "13097" و"13098"، والبيهقي 5/314من طريقين عن القاسم بن محمد، عن ابن عمر، به .وانظر "4981"و."4986"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن دینار نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ خَبَرَ ابْنَ عُمَرَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ، لَمْ يَهِمْ فِيْهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَاَنَّ الْخَبَرَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لَهُ اَصْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے

منقول وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اسے نقل کرنے میں حماد بن سلمہ نامی راوی کو وہم نہیں ہوا اور وہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کے طور پر منقول ہے اس کی اصل موجود ہے

4981 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَمَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پھل کو اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور جو شخص کوئی اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔''

4981– إسناده صحيح .بشر بن معاذ العقدي :حديثه عند أهل السنن، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه النسائي في أسماء شيوخه، وقال أبو حاتم :صالح الحديث، وصدوقن وقال مسلمة بن قاسم :بصري، ثقة صالح .ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه ابن ماجه "2227"في التجارات :باب النهي عن بيع الطعام قبل مالم يقبض عن بشر بن معاذ العقدي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1525"في البيوع :باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والترمذي "1291"في البيوع : باب في كراهية بيع الطعام حتى يستوفيه، وأبو داود "3497"في البيوع :باب بيع الطعام قبل أن يستوفي، وابن ماجه "2227"، والطبراني "10873"من طرق عن حماد بن زيد، به . وأخرجه الشافعي 2/142، والطيالسي "2602"، وأحمد 2/270و369، وعبد الرزاق "14211"، وابن أبي شيبة 6/368و369، والبخاري "2135"في البيوع :باب بيع الطعام قبل أن يقبض وبيع ماليس عندك، ومسلم "1525"، والنسائي 7/285في البيوع :باب بيع الطعام قبل أن يستوفي، وابن ماجه "2227"، والطحاوي 2/39، وابن الجارود "606"، والطبراني "10871"و "10872"و "10873"و "10874"و "10875"و "10877" "10876" و "10878"، والبيهقي 5/312و313، والبغوي "2089"من طرق عن عمرو بن دينار، به . وأخرجه عبد الرزاق "14210"، وأحمد 2/356و368، والبخاري "2132"في البيوع :باب مايذكر في البيع والحكرة، ومسلم "1525"، وأبو داود "3496"، والنسائي 7/385و286 - 285، والطبراني "10915"من طرق عن طاووس، به.

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَبْضِ الَّذِي يَحِلُّ بِهِ بَيْعُ الطَّعَامِ الْمُشْتَرَى

قبضے کی اس صفت کا تذکرہ جس کے ذریعے خریدار کے لیے اناج کو آگے فروخت کرنا حلال ہو جاتا ہے

4982 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَشْتَرِی الطَّعَامَ، مِنَ الرُّكْبَانِ جُزَافًا، فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيعَهُ حَتّٰى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم پہلے (تجارتی) سواروں سے اندازے کے تحت ڈھیر خرید لیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا کہ ہم اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کریں جب تک اس کی جگہ سے اسے (دوسری جگہ) منتقل نہ کر دیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ كُلَّ شَیْءٍ بِيْعَ سِوَى الطَّعَامِ حُكْمُهُ حُكْمُ الطَّعَامِ فِیْ هٰذَا الزَّجْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اناج کے علاوہ ہر چیز کے سودے کا وہی حکم ہے جو اس ممانعت کے بارے میں اناج کا حکم ہے

4983 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ، اَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهَكٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ قَالَ:

4982– إسناده صحيح على شرط مسلم. يحيى بن أيوب من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه القسم الأول من الحديث: مسلم "52" "1534" في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً مسلم "52" "1534"، والطحاوى 2/23، والبغوى "2078"، والبيهقى 5/300 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرج القسم الثاني منه: مسلم "36" "1526" في البيوع: باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والطحاوى 2/37 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه القسم الثاني منه أيضاً: الطيالسي "1787"، ومالك 2/640 في البيوع: باب العينة وما يشبيهها، وأحمد 2/59، والطحاوى 2/38 من طرق عن عبد الله بن دينار، به. وأخرج القسم الأول منه: عبد الرزاق "14314"، والبخارى "2183" في البيوع: باب بيع المزابنة، و "2159" باب إذا باع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والنسائى 263 - 7/262 و 263 في البيوع: باب بيع الثمر قبل أن يبدو صلاحه، وأحمد 2/59، وابن أبي شيبة 6/507، والطحاوى 2/23، والطبرانى "13463"، وابن الجارود "603" والبيهقى 296 - 5/295 و 299 من طرق عن ابن عمر. وانظر "4986" و "4991" "4989"

(متن حدیث):قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ رَجُلٌ اَشْتَرِی الْمَتَاعَ فَمَا الَّذِیْ يَحِلُّ لِیْ مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَیَّ، فَقَالَ: يَا بْنَ اَخِیْ، اِذَا ابْتَعْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰی تَقْبِضَهُ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مَشْهُوْرٌ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ، وَهٰذَا خَبَرٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک ایسا شخص ہوں جو کوئی سامان خریدتا ہے تو اس میں سے کیا چیز میرے لئے حلال ہے اور کیا چیز مجھ پر حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ لے لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت یوسف بن مالک کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر مشہور ہے۔ اس میں عبداللہ بن عصمہ نامی راوی کا ذکر نہیں ہے اور یہ روایت ''غریب'' ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ حُكْمَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ الْمَبِيْعَةِ فِيْهِ سَوَاءٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اس بارے میں اناج اور دیگر فروخت ہونے والی اشیاء کا حکم برابر ہے

4984 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَدِمَ رَجُلٌ مِّنَ الشَّامِ بِزَيْتٍ فَسَاوَمْتُهُ، فِيْمَنْ سَاوَمَهُ مِنَ التُّجَّارِ حَتّٰی ابْتَعْتُهُ مِنْهُ، فَقَامَ اِلَیَّ رَجُلٌ، فَاَرْبَحَنِیْ، حَتّٰی اَرْضَانِیْ، فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ لِاَضْرِبَ عَلَيْهَا، فَاَخَذَ رَجُلٌ بِذِرَاعِیْ مِنْ خَلْفِیْ، فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ،

4983- إسناده حسن، عبد الله بن عصمة :روى عنه جمع، وذكره المصنف في "الثقات" وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير العباس بن عبد العظيم فمن رجال مسلم .وابن أبي كثير :اسمه يحيى. وأخرجه الدارقطني 2/9، وابن الجارود "602"من طريقين عن حبان بن هلال، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "14214"، والطيالسي "1318"، وأحمد 3/402 .والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة3/76 "، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/41 "، والدارقطني 9 - 2/8و9، وابن الجارود "602"، والبيهقي 5/313من طريق عن يحيى بن أبي كثير، به .وقال البيهقي :إسناده متصل، وكذلك رواه همام بن يحيى وأبان العطار عن يحيى بن أبي كثير، به.

4984- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، فقد علق له البخاري، وروى له مسلم مقروناً بغيره وهو صدوق .وقد صرح بالتحديث عند المصنف وغير، فانتفت شبهة تدليسه، أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، أبو الزناد :هو عبد الله بن ذكوان. وأخرجه أحمد 5/191عن يعقوب بن إبراهيمن بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3499"في البيوع :باب بيع الطعام قبل أن يستوفي، والطبراني في "الكبير "4782" و"4783"، والحاكم 2/40، والبيهقي 5/314من طريقين عن ابن إسحاق، به . وأخرجه الطبراني "4781"من طريقين عن حسين بن محمد، عن جرير بن حازم، عن ابي الزناد، به.

فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ لِي: لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَأَمْسَكْتُ يَدَيَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شام سے ایک شخص زیتون کا تیل لے کر آیا جن تاجروں نے اس کی قیمت لگائی تھی ان کے ساتھ میں نے بھی بولی میں حصہ لیا' یہاں تک کہ میں نے وہ تیل اس سے خرید لیا پھر ایک شخص میرے پاس آ کر کھڑا ہوا اور مجھے زیادہ معاوضہ دینے لگا' یہاں تک کہ اس نے مجھے راضی کر دیا۔ میں اپنا ہاتھ اس پر مارنے ہی لگا تھا۔ (یعنی سودا طے کرنے ہی لگا تھا) کہ اسی دوران میرے پیچھے سے کسی نے میری کلائی پکڑ لی میں نے مڑ کر دیکھا' تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا تم اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو' جب تک تم اسے اپنی مخصوص جگہ تک منتقل نہیں کر دیتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں)' تو میں نے اپنے ہاتھ کو روک لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَرْءِ الطَّعَامَ الَّذِي اشْتَرَاهُ قَبْلَ قَبْضِهِ وَاسْتِيفَائِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے خریدے ہوئے اناج کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اور پورا (ماپ لینے سے پہلے) آگے فروخت کر دے

4985 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَعْنِي، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اشْتَرَيْتُ طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ، فَأَرْبَحْتُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ، فَأَرَدْتُ بَيْعَهُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے صدقے کے اناج میں سے کچھ اناج خریدا اس کو قبضے میں لینے سے پہلے ہی مجھے اس کا منافع ملنے لگا۔ میں نے اسے فروخت کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو' جب تک اپنے قبضے میں نہیں لیتے۔

4985- إسناده صحيح على شرط مسلم. منصور بن أبي مزاحم من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم. وقد تقدم نحوه برقم "4983" وأخرجه ابن أبي شيبة 6/386 - 366 عن أبي الأحوص بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/286 في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يستوفي والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/38"، والطبراني في "الكبير "3110" "من طرق عن أبي الأحوص به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي هٰذَا الزَّجْرِ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس ممانعت کے بارے میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اور دیگر تمام مسلمانوں کا حکم برابر ہے

4986 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ، قَالَ: وَنَهٰى اَنْ يَّبِيعَهُ حَتّٰى يُحَوِّلَهُ مِنْ مَكَانِهٖ، اَوْ يَنْقُلَهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کوئی اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرے' جب تک اسے پوری طرح قبضے میں نہ لے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی اسے دوسری جگہ منتقل کرنے سے پہلے اسے فروخت کردے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ الَّذِي اشْتَرٰى مُجَازَفَةً قَبْلَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ اِلٰى رَحْلِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی نے جو اناج اندازے کے تحت خریدا ہے اسے اپنی مخصوص جگہ تک منتقل کرنے سے پہلے آگے فروخت کردے

4987 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي رَزِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ اَصْحَابَ الطَّعَامِ يَضْرِبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اشْتَرَوْا

4986– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن أبي الشيبة 6/366، ومسلم "34" "1526" و "1527" في البيوع :باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والطحاوى 4/37 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد . وأخرج القسم الأول منه :مالك 2/640 في البيوع :باب والعينة ومايشبهها، والشافعي 2/142، وأحمد 64 - 2/63، والدارمي 253 - 2/252، والبخارى "2124" في البيوع :باب ما ذكر في الأسواق، و "2126" باب الكيل على البائع المعطى، و "2136" باب بيع الطعام قبل أن يقبض، ومسلم "32" "1526" و "35"، وأبو داود "3492" في البيوع :باب بيع الطعام قبل مالم يقبض، والطحاوى 2/37، والبيهقي 312 - 5/311، والبغوى "2087" من طرق عن نافع، به.

طَعَامًا مُجَازَفَةً فَبَاعُوهُ قَبْلَ اَنْ يُؤْوُوهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اناج والے ان افراد کی پٹائی کی جاتی تھی۔ جب وہ اندازے کے تحت کوئی اناج خرید کر اسے اپنی مخصوص جگہ تک منتقل کرنے سے پہلے ہی آگے فروخت کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ عَلٰى اَشْجَارِهَا حَتّٰى تَطْعَمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' پھلوں کو ان کے درختوں پر (لگے ہوئے ہی) فروخت کر دیا جائے' حالانکہ وہ ابھی کھانے کے قابل نہ ہوئے ہوں

4988 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطْعَمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ (کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتّٰى يَطْعَمَ اَرَادَ بِهِ ظُهُوْرَ صَلَاحِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائے'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے

4987– إسناده قوى، عمرو نب محمد بن أبى رزين :حديثه عند الترمذى، وروى عنه جمع وذكره المؤلف فى "الثقات" وقال :ربما أخطأ، وقال ابن قانع :بصرى صالح، وقال الحاكم :صدوق، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "14598"، وأحمد 2/7 و 40 و 53 و 150 و 157، والبخارى فى البيوع :باب يذكر فى الطعام والحكرة، و "2137"باب من رأى إذا اشترى طعاماً جزافاً أن لايبعه حتى يؤته إلى رحله، و "6852"فى الحدود :باب كم التعزير والأدب .ومسلم "1527" "37"و "38فى البيوع :باب بيع ما يشترى من الطعام جزافاً قبل أن ينقل من مكانه، من طرق عن الزهرى، عن سالم بن عبد الله بن عمر "أخى حمزة بن عبد الله "عن أبيه بن عبد الله بن عمر . وفى هذا الحديث مشروعية تأديب من تعاطى العقود الفاسدة، وإقامة الإمام على الناس من يراعى أحوالهم فى ذلك

4988– إسناده صحيح على شرط البخارى .مسدد من رجال البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين .سفيان :هو بن عيينة. وأخرجه الشافعى 150 - 2/149 ومن طريق البيهقى 5/302عن ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابن عباس موقوفاً. وأخرجه عبد الرزاق "14318"عن ابن عيينة، عن عمرو بن دينارن عن طاوس، عن ابن عباس قال :لا أدرى أبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم قال :فذكره موقوفاً. وأخرجه الدارقطنى 15 - 3/14من طرق عن عمربن فروخ، عن خبيب بن الزبير، عن عكرمة، عن ابن عباس، وهذا إسناد حسن.

4989 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحوضیُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ (یعنی وہ پک نہ جائے)

ذِكْرُ وَصْفِ ظُهُوْرِ الصَّلَاحِ فِی الثَّمَرِ الَّذِیْ یَحِلُّ بَیْعُهَا عِنْدَ ظُهُوْرِهٖ

پھل میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کے ظہور کے وقت پھل کو فروخت کرنا جائز ہوتا ہے

4990 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ، قِیْلَ: وَمَا تُزْهِیْ؟، قَالَ: حَتّٰی تَحْمَرَّ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ یَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِیْهِ؟

❁❁ حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ بہتر نہ ہو جائے۔ ان سے دریافت کیا گیا بہتر ہونے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جب تک وہ سرخ نہ ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر اللہ تعالیٰ اس پھل (کی پیداوار) کو روک لے تو تم میں سے کوئی ایک شخص کس بنیاد پر اپنے بھائی کے مال کو حاصل کرے گا۔

4989– إسناده صحيح على شرط البخاري .الحوضي :هو حفص بن عمر، وهو من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 2/46و 79و108، والطيالسي "1886"و"1887"، والبخاري "1486"في الزكاة :باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه أو زرعه ....ومسلم "1534"في البيوع :باب النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها، والطحاوي 2/23، والبيهقي 5/300من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه الشافعي 2/148، ومسلم "1534"من طريق سفيان، عن عبيد الله بن دينار، به .وقد تقدم برقم "4981"من طريق إسماعيل بن جعفر، عن ابن دينار، وانظر "4991"

4990– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 2/618 "في البيوع باب في النهي عن بيع الثمار حتى تبدو صلاحها.ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 149 - 2/148، والبخاري "1488"في الزكاة :باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه أو زرعه، و "2198"في البيوع :باب إذا باع الثمار قبل أن تبدو صلاحهان ثم اصابته عاهة فهو من البائع، ومسلم "1555"في المساقاة :باب وضع الحوائج، والنسائي 7/274في البيوع :باب شراء الثمار قبل أن تبدو صلاحها، والبيهقي 5/300، والبغوي "2080". وأخرجه الشافعي 2/149ن وأحمد3/115، والبخاري "2195"في البيوع :باب إذا باع الثمار قبل أن تبدو صلاحها، و "2197"باب بيع النخل قبل أن تبدو صلاحها و "2208"باب بيع المخاضرة، ومسلم "1555"و "15"و"16"، والطحاوي 2/24، وابن الجارود "604"، والبيهقي 5/300و 301 - 300، والبغوي "2081"من طرق عن حميد، به .وانظر ."4993"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي فِي هٰذَا الزَّجْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت کے بارے میں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، فروخت کرنے والے اور خریدار کا حکم برابر ہے

4991 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی صلاحیت سے واضح ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو) منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ ظُهُورِ الصَّلَاحِ فِي النَّخْلِ الَّذِي يَحِلُّ بَيْعُهَا عِنْدَهُ

کھجور میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کی موجودگی میں اسے فروخت کرنا جائز ہوتا ہے

4992 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الرَّقِّيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الْوَلِيدِ الْمَكِّيِّ - قَالَ

4991– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/618 "في البيوع :باب النهي عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/148، وعبد الرزاق "14315"، وأحمد 2/62 - 63 والدارمي 2/251 - 252، والبخاري "2194"في البيوع :باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ومسلم "1534"في البيوع :باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، وأبو داود "3367"في البيوع :باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحه، وابن ماجه "2214"في التجارات :باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والبيهقي 5/299ن والبغوي ."2077"وأخرجه مسلم "1534"، والطحاوي 2/22، والبيهقي 5/99من طرق عن نافع، به.

4992– إسناده صحيح على شرط مسلم .رجاله ثقات رجال الشيخين غير زكريا بن عدي، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "1536"في البيوع :باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والبيهقي 5/301عن إسحاق بن إبراهيم وهو ابن راهويه -بهذا الإسناد .وأخرجه مختصراً أحمد 3/320، والبخاري "2196"في البيوع :باب بيع الثمار قبل أن تبدو صلاحها، ومسلم "84" "1536"، وأبو داود "3370"في البيوع :باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والبيهقي 5/301من طريقين عن سعيد بن ميناء .به.وأخرجه مختصراً أيضاً ابن أبي شيبة 7/129، والبخاري "1487"في الزكاة :باب من باع ثمره أو نخله أوزرعه، ومسلم "1536"، وأبو داود "3373"، والنسائي 7/263و 264 - 263في البيوع :باب بيع الثمر قبل أن يبدو صلاحهن و 7/270باب بيع الزرع بالطعامن والترمذي "1290"في البيوع :باب ماجاء في النهي عن الثنيا، وقال حسن صحيح غريبن والبيهقي 5/307و309، والبغوي "2071"من طريقين عن عطا ، عن جابرن به .

زَيْدٌ: حَدَّثَنَا وَهُوَ عِنْدَ عَطَاءٍ جَالِسٌ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متنِ حدیث):اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ، حَتّٰى يُشْقِحَ، وَالْإِشْقَاحُ، اَنْ يَّحْمَرَّ، اَوْ يَصْفَرَّ، اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ ،

قَالَ زَيْدٌ: فَقُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: نَعَمْ.

(توضیح مصنف):قَالَ الشَّيْخُ: اَبُو الْوَلِيْدِ هٰذَا، هُوَ سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءٍ رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور درخت پر لگی ہوئی کھجور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک اس کا رنگ تبدیل نہ ہو جائے' رنگ تبدیل ہونے سے مراد یہ ہے: وہ سرخ یا زرد نہ ہو جائے یا کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔

زید بن ابوانیسہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے خود سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

شیخ کہتے ہیں: ابوولید نامی یہ راوی سعید بن میناء ہے' جس کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ ظُهُوْرِ الصَّلَاحِ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يَحِلُّ بَيْعُهَا عِنْدَ وُجُوْدِهٖ

دانوں میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کی موجودگی میں انہیں فروخت کرنا جائز ہوتا ہے

4993 - (سندِ حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متنِ حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک اس کا رنگ

4993- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أبو داود "3371"في البيوع :باب ما جاء في كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها، والترمذي "1228"في البيوع :باب ماجاء في كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها، والطحاوي 2/24من طريقين عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حسن غريب . وأخرجه أحمد 3/221و250، وابن أبي شيبة 7/116، والترمذي "1228"، وابن ماجه "2217"في التجارات :باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والدارقطني 48 - 3/47، والحاكم 2/19، والبيهقي 5/301، البغوي "2082"من طرق عن حماد بن سملة، به .وصححه الحاكم على شرط مسلمن ووافقه الذهبي.

تبدیل نہ ہو جائے آپ نے دانے کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ سخت نہ ہو جائے اور آپ نے انگور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ سیاہ نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ بَيْعِ مَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فروخت سے منع کیا گیا ہے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

4994 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ مِنَ الْعَاهَةِ، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنبل (بالی) کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ سفید نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائے آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو) منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَرْءِ ثَمَرَةَ نَخْلِهِ سِنِيْنَ مَعْلُومَةً مِمَّا بَاعَ السَّنَةَ الْاُولٰى مِنْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی نے اپنے کھجوروں کے درخت کے جس پھل کو پہلے سال فروخت کیا تھا اس میں سے کچھ پھل متعین سالوں (کے بعد ادائیگی کی شرط پر) فروخت کر دے

4995 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

4994– إسناده صحيح على شرط الشخين .أيوب :هو السختياني. وأخرجه الترمذي "1227"في البيوع :باب ماجاء في كراهية بيع الثمرة حتى تبدو صلاحهان عن أحمد بن منيع، بهذا الإسناد .وقال :حسن صحيح . وأخرجه أحمد 2/5، ومسلم "1535"في البيوع :باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، وأبو داود "3368"في البيوع :باب بيع الثمار قبل أن تبدو صلاحها، والنسائي 7/270 - 271 في البيوع :باب بيع السنبل حتى يبيض، من طرق عن ابن علية ,به.

4995– إسناده صحيح على شرط مسلم .سليمان بن عتيق من رجال مسلم، وثقه النسائي والمصنفن وباقي رجاله الشيخين .حميد الأعرج :هو حميد بن قيس . وأخرجه المزي في "تهذيب الكمال "ورقة 546في ترجمة سليمان بن عتيق، من طريق أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داود "3374"في البيوع :باب السنين عن يحيى بن معين، به . وأخرجه الشافعي 2/145و151، وأحمد 3/309، ومسلم "1536" "101"في البيوع :باب كراء الأرض، وأبو داود "3374"، والنسائي 7/266، وفي البيوع :باب بيع الثمر سنين و 7/294باب بيع السنين، وابن ماجه "2218"في التجارات : باب بيع ثمار السنين والجائحة، والطحاوي 4/25، وابن الجارود "597"، والبيهقي 5/306من طرق عن سفيان، به . وأخرجه النسائي 7/294من طريق سفيان عن أبي الزبيرن عن جابر .وبيع السنين :هو بيع الشجر سنتين وثلاثاً فصاعداً قبل أن تظهر ثمارهن وهو باطل إجماعاً، لأنه بيع ما لم يخلق.

عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں (کے بعد ادائیگی کی شرط والے) سودے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

بیع مزابنہ اور محاقلہ کی ممانعت کا تذکرہ

4996 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بیع مزابنہ سے منع کیا گیا ہے

4997 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدٍ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ،

(متن حدیث):اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْبَيْضَاءِ، بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ، بِالتَّمْرِ، فَقَالَ: اَلَيْسَ يَنْقُصُ الرُّطَبُ، اِذَا جَفَّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا اِذًا

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْبَيْضَاءُ الرُّطَبُ مِنَ السُّلْتِ، بِالْيَابِسِ مِنَ السُّلْتِ

4996- إسناده حسن زكريا بن يحيى :هوابن صبيح، ذكره المؤلف في "الثقات 8/253 "فقال :من أهل واسط، يروى عن هشيم وخالد، وخالد، حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقين في الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين، ومن ثقات من رجال الشيخين . وعلقه الترمذي بإثر الحديث "1300"في البيوع :باب ماجاء في العرايا والرخصة في ذلك، فقال : رروى أيوب، وعبيد الله بن عمر، ومالك بن أنس، عن نافع، عن ابن عمر .فذكر الحديث .وسيأتي برقم "4998بلفظ" :نهى عن المزابنة"، وليس فيه لفظ المحاقلة، وانظر ."4992"

4997- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير زيد أبي عياش، وهو زيد بن عياش الزرقي، روى حديثه أصحاب السنن، وليس له عندهم سوى هذا الحديث، وثقه المصنف والدارقطني، وصحح حديثه هذا :الترمذي، وابن خزيمةن والحاكم .وقول بعضهم :إنه مجهول، رده المنذري في "مختصر سنن أبي داود 5/34 "بقوله :كيف يكون مجهولاً وقد روى عنه ثنان ثقتان :عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سفيان وعمران بن أبي أنس، وهما ممن احتج به مسلم في "صحيحه "وقد عرفه أئمة الشأن؟ هذا الإمام مالك قد أخرجه حديثه في "موطئه "مع شدة تحريه في الرجال، ونقد، نقدهن وتتبعه لأحوالهم.

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایک قسم کے جَو کی دوسری قسم کے جَو کے عوض میں فروخت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ سے تر کھجور کے عوض میں خشک کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا تر کھجور سوکھنے پر کم نہیں ہو جاتی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ایسا نہیں ہوگا' (یعنی یہ درست نہیں ہوگا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: تر جَو کو خشک جو کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُزَابَنَةِ، الَّتِيْ نَهٰى عَنْ بَيْعِهَا

مزابنہ کی صفت کا تذکرہ جس طریقے کے مطابق فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے

4998 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ، بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الْكَرْمِ، بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) مزابنہ سے مراد یہ ہے: کھجور کو کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے اور انگور کو کشمش کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُحَاقَلَةِ، الَّتِيْ زُجِرَ عَنْ بَيْعِهَا

محاقلہ کی صفت کا تذکرہ جس بیع سے منع کیا گیا ہے

4999 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ،

4998- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 2/624 "في لابيوع :باب ما جاء في المزابنة والمحاقلة. ومن طريقه أخرجه الشافعي في "المسند2/153"، و"الرسالة "فقرة "906"، وعبد الرزاق "14489"، والبخاري "2171"في البيوع :باب بيع الزبيب بالزبيب، و "2185"باب بيع المزابنة، ومسلم "72" "1542"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، والنسائي 7/266في البيوع :باب بيع الكرم بالزبيب، والبيهقي 5/307، والبغوي ."2069" وأخرجه البخاري "2172"باب بيع الزبيب بالزبيب، و "2205"باب بيع الزرع بالطعام كيلاً، والبيهقي 5/307، والبغوي 2070"، من طريقين عن نافع، به .وانظر ما بعده.

4999- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "1542"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، وأبو داود "3361"في البيوع :باب في المزابنة، من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ، بِالتَّمْرِ كَیْلًا، وَعَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ، بِالزَّبِیبِ كَیْلًا، وَعَنْ بَیْعِ الزَّرْعِ، بِالْحِنْطَةِ كَیْلًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کرنے اور انگور کو کشمش کے عوض میں ماپ کر فروخت کرنے اور (گندم کے) کھیت کو گندم کے عوض میں ماپ کر فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمُزَابَنَةَ الَّتِی نُهِیَ عَنْهَا قَدْ رُخِّصَ فِی بَیْعِ بَعْضِهَا لِعِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مزابنہ جس سے منع کیا گیا ہے اس کے بعض حصے کو کسی متعین علت کی وجہ سے فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے

5000 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الزِّمَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَیُّوبُ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، وَرَخَّصَ فِی الْعَرَایَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ، محاقلہ، معاوضہ سے منع کیا ہے البتہ آپ نے عرایا کے بارے میں اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْعَرِیَّةَ الَّتِی رُخِّصَ فِیهَا هِیَ بَیْعُ بَعْضِ الرُّطَبِ بِالثَّمَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ عریہ جس کی اجازت دی گئی ہے اس سے مراد پھل کے عوض میں کچھ کھجوروں کو فروخت کرنا ہے

5001 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

5000– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "1542"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، وأبو داود "3361"في البيوع :باب في المزابنة، من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد .إسناده صحيح .محمد بن يحيى فياض الزماني :وثقه المؤلف والدارقطنين ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد تابعه سعيد بن ميناء عند مسلم وغيره، وأيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه الترمذي "1313"في البيوع :باب النهي عن الثنيا، عن محمد بن بشار عن عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 7/131، ومسلم "85" "1536"في البيوع: باب في المخابرة، والنسائي 7/296في البيوع :باب النهي عن بيع الثنيا حتى تعلم، وابن ماجه "2266"في التجارات :باب المزابنة والمحاقلة من طريقين عن أيوب، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ، اَنْ يَّبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ والے شخص کو رخصت دی ہے' وہ اندازے کے تحت کھجوروں کو فروخت کرسکتا ہے۔

5002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ، بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ، اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا، وَالْعَرِيَّةُ اَنْ يَّاْكُلَهَا اَهْلُهَا رُطَبًا

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے البتہ آپ نے عریہ کے بارے میں اجازت دی ہے' اسے اندازے کے تحت فروخت کیا جاسکتا ہے ''عریہ'' یہ ہے: اس کے اہل خانہ تازہ کھجوریں کھالیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پھل کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے

5001–إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 2/619 " 620في البيوع :باب ما جاء في بيع العربة . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند2/150"، وفي "الرسالة "فقرة "908"وأحمد 187 - 5/186، البخاري "2188"في البيوع :باب بيع المزابنة، ومسلم "60" "1539"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا العرايا، والطبراني "4767"، والبيهقي 5/186 187، والبغوي ."2074" وأخرجه عبد الرزاق "14486"، وأحمد 5/182و 188و190، والبخاري "2380" في المساقاة :باب الرجل يكون له ممر أوشرب في حائط، ومسلم "1539"، والنسائي 7/267في البيوع :باب بيع العرايا بخرصها تمراً، وابن ماجه "2269"في التجارات :باب بيع العرايا بخرصها تمراً والطحاوي 4/29في "الكبير"4764" "، و"4764"، و "4765"و "4766"و "4769"و "4770"و "4771"و "4772"و "4773"و "4775"و "4776"و "4777" و "4778"و"4779"، والبيهقي 5/309و 310من طرق عن نافع، به .وانظر "5004"و "5005"و ."5009"

5002– إسناده صحيح على شرط الشيخين .سفيان :ابن عيينة، يحيى بن سعيد :هو الأنصاري. وأخرجه الشافعي 2/151، وأحمد 4/2، وابن أبي شيبة 7/129، والحميدي "402"والبخاري "2191"في البيوع :باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة، ومسلم "1540"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، وأبو داود "3363"في البيوع :باب في بيع العرايا والنسائي 7/268في البيوع :باب بيع العرايا والرطب، والطبراني "5633"، والبيهقي، 5/309 310و310، والبغوي "2073"من طرق عن سفيان بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 130 - 7/129 البخاري، "2383"و "2384"في المساقاة :باب الرجل يكون له ممر أوشرب في حائط أو في نخل، والترمذي "1303"في البيوع :باب ماجاء في العرايا والرخصة في ذلك، والنسائي 7/268، والبيهقي 5/309من طرق عن أبي أسامة "حماد بن أسامة "عن الوليد بن كثير، عن بشير بن يسار، عن سهل بن أبي حثمة ورافع بن خديج، به .وقال الترمذي :حسن صحيح غريب. وأخرجه مسلم "69" "1540"، والنسائي 7/268، والبيهقي 5/310من طريقين عن يحيى بن سعيد بن يسار، عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من أهل داره فذكره.

5003 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ، اَخْبَرَهُ

(متن حدیث):اَنَّهُ، سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ، بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟، قَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ يَبْسِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ، اِذَا يَبِسَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

ابوعیاش زید بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے جو کی ایک قسم کے عوض میں دوسری قسم کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے دریافت کیا ان دونوں میں سے کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے انہوں نے جواب دیا: سفید والا' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور یہ بات بتائی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ سے تر کھجور کے عوض میں خشک کھجور کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تر کھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے؟ سائل نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ بَعْضِ الْمُزَابَنَةِ لِلْعِلَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ فِيْهِ

مزابنہ کے کچھ حصے کا اس میں موجود متعین علت کی وجہ سے مباح ہونے کا تذکرہ

5004 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِى الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو اندازے کے تحت (فروخت کرنے) کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5005 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِىُّ، حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْجَعْدِ،

5003– إسناده حسن، وهو مكرر ."4797"

5004– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وتقدم برقم ."5001" وأخرجه الترمذى "1302"فى البيوع :باب .باب فى العرايا والرخصة وفى ذلك، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وقال :حسن صحيح . وأخرجه مسلم "66" "1539"فى البيوع : باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا فى العرايا، من طرق عن حماد بن زيد، به .وانظر ما بعده.

5005– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير على بن الجعد، فمن رجال البخارين وهو فى "مسنده "برقم "3032"، وقد تقدم من طريق آخر عن مالك برقم "5001 "وانظر ."5009"

اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
(متن حدیث):اَنَّهٗ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے عرایا کو اندازے کے تحت فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَجُوْزُ بَيْعُ الْعَرَايَا بِهٖ

اس مقدار کا تذکرہ جس میں عرایا کو فروخت کرنا جائز ہے

5006 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلٰى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،
(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا، فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ، اَوْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ
توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الشَّكُّ مِنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، فِيْ اَحَدِ الْعَدَدَيْنِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے' جب کہ وہ پانچ وسق سے کم ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) وہ پانچ وسق ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دونوں میں سے کسی ایک عدد کے بارے میں یہ شک داؤد بن حصین نامی راوی کو ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ، الَّذِيْ يَجُوْزُ بِهٖ، بَيْعُ الْعَرَايَا

اس مقدار کی صفت کا تذکرہ جس کے ہمراہ عرایا کو فروخت کرنا جائز ہے

5007 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، مَوْلٰى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

5006– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو سفيان :قيل اسمه وهب، وقيل :قزمان، وابن أبي أحمد :هو عبد الله بن أبي أحمد بن جحش، وهو في "الموطأ 2/620 "في البيوع :باب ماجاء في بيع العربة . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/151، وأحمد 2/237، والبخاري "2190"في البيوع :باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة، "2382"في المساقاة :باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أوفي نخل، ومسلم "1541"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في البيوع، "3364"في البيوع :باب في مقدار العربة، والترمذي "1301"في البيوع :باب ماجاء في العرايا والرخصة في ذلك، والنسائي 7/268في البيوع :باب بيع العرايا بالرطب، والطحاوي 4/30، ابن الجارود "659"، والبيهقي 5/311، والبغوي ."2076"

5007–إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا، فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ، اَوْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ پانچ وسق سے کم ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانچ وسق ہو۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْعُهُ الْعَرَايَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَلَا يُجَاوِزُ بِهٖ اِلٰى اَنْ يَّبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ احْتِيَاطًا

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ اس کا عرایا کو فروخت کرنا پانچ وسق سے کم ہونا چاہیے اور احتیاط کے پیش نظر اسے اتنا نہیں بڑھانا چاہیے کہ وہ پانچ وسق تک پہنچے

5008 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اَذِنَ لِلْعَرَايَا، اَنْ يَّبِيعُوهَا بِخَرْصِهَا يَقُوْلُ: الْوَسْقُ، وَالْوَسْقَيْنِ، وَالثَّلَاثَةُ، وَالْاَرْبَعَةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب آپ نے عرایا کے بارے میں اجازت دی کہ اسے اندازے کے تحت فروخت کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسے اس وقت فروخت کر سکتے ہیں) جب کہ وہ ایک وسق ہو یا دو وسق ہو یا تین ہو یا چار ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُزَابَنَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا لَمْ يُرَخَّصْ فِيْهَا اِلَّا بَيْعُ الْعَرَايَا فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مزابنہ جس سے منع کیا گیا ہے اس میں رخصت نہیں دی گئی البتہ صرف عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے

5009 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

5008– إسناده قوي، رجاله رجال الشيخين .غير محمد بن إسحاق، وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه .ويعقوب بن إبراهيم :هو ابن سعد بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ . وأخرجه أحمد 3/360عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو يعلى "1781"، والطحاوي 4/30، والبيهقي 5/311من طريقين عن ابن إسحاق، به وصححه ابن خزيمة ."2469"

ثَابِتٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا، وَلَمْ یُرَخِّصْ فِیْ غَیْرِ ذٰلِكَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو (اندازے کے تحت) فروخت کرنے کی اجازت دی ہے آپ نے اس کے علاوہ کے بارے میں اجازت نہیں دی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ یُوْهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِیْنَ مِمَّنْ لَمْ یَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهٖ اَنَّ بَیْعَ الْمُسْلِمِ السِّلَاحَ مِنَ الْحَرْبِیِّ جَائِزٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے (احادیث) کا سماع کرنے والے بعض ایسے افراد کو غلط فہمی

کا شکار کیا جنہوں نے علم حدیث کو اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ یہ سمجھتے ہیں) مسلمان کا کسی حربی کے ساتھ ہتھیاروں کی خرید وفروخت کرنا جائز ہے

5010 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ الْعَبْدِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَیْنًا بِمَكَّةَ، فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ سَیْفًا، فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لَا اُعْطِیكَ، حَتّٰی تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰی یُمِیتَكَ اللّٰهُ، ثُمَّ یُحْیِیكَ، قَالَ: اِذَا اَمَاتَنِی اللّٰهُ، ثُمَّ یَبْعَثُنِیْ وَلِیْ مَالٌ وَوَلَدٌ اَعْطَیْتُكَ، فَقُلْتُ: ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِآیَاتِنَا، وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) (مریم: 77) الْآیَةَ.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ سَبَقَ اِلٰی قَلْبِ الْمُسْتَمِعِیْنَ، بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ: فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ

5009– إسناده صحيح على شرط البخارى. عبد الرحمن بن إبراهيم: من رجال البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم من غير هذا الطريق برقم "5001" و "5004" و. "5005" وأخرجه أحمد 5/182، والدارمى 2/252، والطبرانى "4758" من طرق عن الأوزاعى، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى "399"، والبخارى "2184" فى البيوع: باب بيع المزابنة، ومسلم "1539" فى البيوع: باب تحريم بيع الرطب إلا فى العرايا، والنسائى 268 - 7/267 فى البيوع: باب بيع العرايا بخرصها تمراً، وابن ماجه "2268" فى التجارات: باب بيع العرايا بخرصها تمراً، والطحاوى 2/28، والبيهقى 5/309 و 311 من طرق عن الزهرى، به.

5010– إسناده صحيح على شرط الشيخين. الأغمش: هو سليمان بن مهران، وأبو الضحى: هو مسلم بن صبيح. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "3650" عن أبى خليفة الفضل بن الحباب الجمحى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "4733" فى التفسير: باب (أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْداً) والطبرانى "3650" من طريق محمد بن كثير العبدى، به. وأخرجه أحمد 5/110، والبخارى "4732" فى التفسير: باب (أَفَرَأَيْتَ الَّذِى كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالاً وَّوَلَداً)، ومسلم "36" "2795" فى صفات المنافقين وأحكامهم: باب سؤال اليهود النبى صلى التقاضين والترمذى "3162" فى التفسير: باب ومن سورة مريم، والطبرى فى "جامع البيان 16/121" من طرق عن سفيان، به. وقد تقدم برقم ."4885"

بْنِ وَائِلٍ سَيْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ اِبَاحَةُ التِّجَارَةِ اِلٰى دُوْرِ الْحَرْبِ وَبَيْعُ الْمُسْلِمِ الْحَرْبِيَّ، مَا يَتَقَوّٰى بِهٖ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَلْيَعْلَمْ اَنَّ هٰذَا اسْتِنْبَاطٌ ضَعِيْفٌ وَاسْتِدْلَالٌ تَالِفٌ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِىْ عَمِلَ خَبَّابٌ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّيْفَ فِيْهِ، لَمْ يُنْزِلِ اللّٰهُ فِيْهِ آيَةَ الْقِتَالِ، وَلَا فَرَضَ الْجِهَادَ، لِاَنَّ فَرْضَ الْجِهَادِ، وَالْاَمْرَ بِقِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ، كَانَ بَعْدَ اِخْرَاجِ اَهْلِ مَكَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى حَسَبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ، وَهٰذِهِ الْقِصَّةُ، كَانَتْ بِمَكَّةَ، قَبْلَ فَرْضِ اللّٰهِ الْجِهَادَ عَلَى النَّاسِ

✿✿ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں لوہار تھا؟ میں نے عاص بن وائل کے لئے تلوار بنائی میں اس کے پاس (اس کی قیمت کا) تقاضا کرنے کے لئے آیا' تو اس نے کہا: میں تمہیں اس وقت تک ادائیگی نہیں کروں گا' جب تک تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرتے۔ میں نے کہا: میں اس وقت تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کروں گا' جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندگی نہیں دیتا۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کر دوبارہ زندگی دے گا اس وقت میرے پاس مال بھی ہوگا اور اولاد بھی ہوگی' تو میں تمہیں ادائیگی کر دوں گا۔

(حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے' جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: مجھے عنقریب مال اور اولاد دیئے جائیں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر ان الفاظ کو سننے والے افراد کا دل اس طرف چلا جائے یعنی یہ الفاظ کہ میں نے عاص بن وائل کے لئے تلوار بنائی اور پھر میں اس کے پاس (اس کے معاوضے کا) تقاضا کرنے کے لئے آیا (تو اس کو سننے والا یہ سمجھے) کہ دارالحرب میں تجارت کرنا مباح ہے اور مسلمان کا حربی کے ساتھ خرید وفروخت کرنا مباح ہے' جبکہ وہ اس کی قیمت کے ذریعے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے' تو یہ بات جان لینی چاہیے کہ یہ کمزور استنباط اور نقصان کرنے والا استدلال ہوگا اس کی وجہ یہ ہے' جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے عاص بن وائل کے لئے یہ کام تلوار بنائی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے قتال کے حکم سے متعلق آیت نازل نہیں کی تھی اور جہاد کو فرض قرار نہیں دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے' جہاد کی فرضیت اور مشرکین سے قتال کرنے کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے تشریف لے جانے کے بعد نازل ہوا تھا جیسا کہ ہم پہلے اس بات کا ذکر کر چکے ہیں اور (حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا) یہ واقعہ مکہ کا ہے' جو اللہ تعالیٰ کے لوگوں پر جہاد کو فرض کرنے سے پہلے کا ہے۔

بَابُ الرِّبَا

باب! سود کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْجِنْسِ مِنَ الطَّعَامِ بِجِنْسِهِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی اناج کی ایک جنس کو اسی کی جنس کے عوض فروخت کیا جائے البتہ اگر (دونوں طرف) برابر ہو تو حکم مختلف ہے

5011 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ اَرْسَـلَ غُلَامًـا لَـهُ بِصَاعِ شَعِيْرٍ، فَقَالَ: بِعْهُ، ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ شَعِيْرًا، فَذَهَبَ الْغُلَامُ، وَاَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ، فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرٌ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ، انْطَلِقْ فَرُدَّهُ، وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَاِنِّىْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الطَّعَامُ، بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرَ

❁❁ حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے غلام کو جو کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: تم اسے فروخت کرو اور اس کے بدلے میں جو خرید کے لے آؤ وہ لڑکا گیا اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ جو حاصل کر لئے جب وہ معمر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے اس سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم جاؤ اور انہیں واپس کرو اور صرف برابر وصول کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اناج کے عوض میں اناج کا لین دین برابر ہوگا''۔

اور اس زمانے میں ہمارا اناج جو ہوا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ بِاَجْنَاسِهَا وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ دیناروں اور درہموں کو ان کی جنس کے عوض میں فروخت

5011- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية المدني. وأخرجه أحمد 6/401، ومسلم "1592" في المساقاة: باب بيع الطعام مثلا بمثل، والطبراني في "الكبير" "1095"/20 "، والبيهقي 5/283 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 41 - 6/40، والطبراني "1094"/20 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي، النضر، به.

کیا جائے اوران دونوں (اطراف میں سے کسی ایک طرف) اضافی ادائیگی ہو

5012 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دینار کے عوض میں دینار درہم کے عوض میں درہم (کالین دین کرتے ہوئے) کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہوگی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَيْعَ الْاَشْيَاءِ الَّتِىْ وَصَفْنَاهَا بِاَجْنَاسِهَا وَبَيْنَهُمَا فَضْلُ رِبًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ اشیاء جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے انہیں ان کی جنس کے عوض میں فروخت کرنا جبکہ کسی ایک طرف سے اضافی ادائیگی ہو یہ سود ہے

5013 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِىُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِئَةِ دِيْنَارٍ، قَالَ: فَدَعَانِىْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَتَرَاوَضْنَا، حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّىْ وَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِىْ يَدِهٖ، وَقَالَ: حَتّٰى يَاْتِىَ خَازِنِىْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلذَّهَبُ

5012- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير موسى بن أبي تميمن فمن رجال مسلم، وهو في "الموطأ 2/632 "في البيوع :باب بيع الذهب بالفضة تبرأ وعيناً. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند2/157 "، وفي "الرسالة "فقرة "759"، وأحمد 2/379و485، ومسلم "85" "1588"في المساقاة :باب بيع الذهب بالورق نقداً، والنسائي 7/278في البيوع :باب بيع الدينار بالدينار، والطحاوي 4/69، والبيهقي 5/278، والبغوي "2058"بهذا الإسناد. وأحمد 2/485، ومسلم "85" "1588"، والطحاوي 4/69من طريقين عن موسى بن أبي تميم، بهذا الإسناد.

5013- إسناد صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ637 - 2/636 "في البيوع :باب ماجاء في الصرف . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 156 - 2/155، وعند الرزاق "14541"، وأحمد 1/45، والبخاري "2174"في البيوع :باب بيع الشعير بالشعير، وأبوداود "3348"في البيوع :باب في الصرف، والبغوي "2057"بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 2/156، والحميدي "12"، وعبد الرزاق "14541"، وأحمد 1/24و35، وابن أبي شيبة 100 - 7/99، والدارمي 2/258، والبخاري "2134"في البيوع :باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة، و "2170"باب بيع التمر بالتمر، ومسلم "1586"في المساقاة :باب الصرف، والترمذي "1243"في البيوع :باب ماجاء في الصرف، والنسائي 7/273في البيوع :باب بيع التمر متفاضلاً، وابن ماجه "2260" "2259"في التجارات :باب بيع صرف الذهب بالورق، وابن الجارود "651"، والبيهقي 5/283من طرق عن الزهري، به .وسيأتي برقم ."5019"

بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا، اِلَّا هَاءَ، وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا، اِلَّا هَاءَ، وَهَاءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا، اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک سو دینار کی بیع صرف کرنا چاہی' وہ کہتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا ہم دونوں نے سودا طے کرلیا۔ انہوں نے میرے ساتھ بیع صرف کر لی اور سونا حاصل کرلیا وہ اسے اپنے ہاتھ میں اُلٹ پلٹ رہے تھے۔ انہوں نے کہا: میرا منشی غابہ (جنگل) سے آتا ہے (تو میں تمہیں ادائیگی کرتا ہوں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن لی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم تم اس سے اس وقت تک جدا نہیں ہو گے' جب تک تم اس سے وصولی نہیں کر لیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' چاندی کے عوض میں چاندی اور سونے کے عوض میں سونے کی خرید وفروخت صرف برابر' برابر ہو سکتی ہے

5014 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبْتَاعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَاَمَرَ اَنْ يَّبْتَاعَ الْفِضَّةَ، بِالذَّهَبِ كَيْفَ شَاءَ، وَالذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ، كَيْفَ شَاءَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ شَاءَ اَرَادَ بِهِ، اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' چاندی کے عوض میں چاندی کو یا سونے کے عوض میں سونے کو فروخت کیا جائے البتہ برابر برابر (لین دین ہو' تو جائز ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے' سونے کے عوض میں چاندی کو جیسے چاہے فروخت کر دیا جائے یا چاندی کے عوض سونے کو جیسے چاہے فروخت کر دیا جائے۔

5014- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين، وإسماعيل :هو ابن علية. وأخرجه أحمد 5/38و39، البخاري "2175"في البيوع :باب بيع الذهب بالذهب، من طريق إسماعيل ابن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "2182"باب بيع الذهب بالورق يداً بيد، ومسلم "1590"في المساقاة :باب النهي عن بيع الورق بالذهب ديناً، والنسائي 281 - 7/280و 281في البيوع :باب بيع الفضة بالذهب وبيع الذهب بالفضة، والبيهقي 5/282 من طريقين عن يحيى بن أبي إسحاق، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جیسے چاہے'' اس سے مراد یہ ہے: جب وہ لین دین دست بدست ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْاَشْيَاءِ الْمَعْلُومَةِ بِاَجْنَاسِهَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' متعین چیزوں کو ان کی جنس کے عوض میں صرف برابر' برابر فروخت کیا جا سکتا ہے

5015 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اُنَاسٌ يَتَبَايَعُوْنَ آنِيَةَ فِضَّةٍ فِيْ مَغْنَمٍ اِلَى الْعَطَاءِ، فَقَالَ عُبَادَةُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى

✿✿ ابواشعث بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ مال غنیمت میں سے چاندی کے کسی برتن کی' تنخواہ ملنے تک' خرید و فروخت کر لیتے تھے' تو حضرت عبادہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی گندم کے عوض میں گندم جو کے عوض میں جو کھجور کے عوض میں کھجور نمک کے عوض میں نمک کا لین دین کرنے سے منع کیا ہے۔ ماسوائے اس کے جو برابر برابر ہو اور دست بدست ہو جو شخص زیادہ ادائیگی کرے یا زیادہ ادائیگی کا طلب گار ہو وہ سود کا کام کرے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ بِاَجْنَاسِهَا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَاَحَدُهُمَا غَائِبٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' ان چیزوں کو ان کی جنس کے عوض میں برابر' برابر فروخت کیا جائے' لیکن ان میں سے کسی ایک (طرف کی چیز) موجود نہ ہو

5016 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5015– إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو كامل الجحدرى :اسمه فضيل بن حسين بن طلحةن وأبو قلابة :هو عبد الله بن زيد بن عمرو الجرمي، وأبو الأشعث :اسمه شراحيل بن آدة، بالمد وتخفيف الدال.وأخرجه مسلم "1587"في المساقاة :باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، والبيهقي 5/277من طريقين عن أبى قلابة بهذا، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داود "3349"في البيوع :باب في الصرف، النسائي 7/276و277 - 276وفي البيوع :باب بيع البر بالبر، والطحاوى4/66، والبيهقي 5/276 - 277و 283من طريقين عن مسلم بن يسار، عن أبى الأشعث بنحوه.وأخرجه الشافعي 2/157و158 - 157، والنسائي 7/274 و275، وابن ماجه "4454"في التجارات :باب الصرف وما لا يجوز متفاضلاً يداً بيد والبيهقي 5/276من طريقين عن عبادة بن الصامت بنحوه .وانظر ."5018"

(متن حدیث): لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوْا شَيْئًا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سونے کے عوض میں سونے کو صرف برابر برابر فروخت کرو تم اس میں سے کسی ایک پہلو کو دوسرے کے مقابلے میں کم نہ کرو چاندی کے عوض میں چاندی کو صرف برابر برابر فروخت کرو تم اس میں سے کسی ایک طرف سے کم ادائیگی نہ کرو اور تم ان میں سے کسی موجود چیز کو غیر موجود کے عوض میں فروخت نہ کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ نَافِعًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے نافع نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5017 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَ ابْنَ عُمَرَ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَافِعٌ فَانْطَلَقَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ وَاَنَا مَعَهُمْ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِاَبِىْ سَعِيْدٍ اَرَاَيْتَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيهِ هٰذَا الرَّجُلُ، اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَمِعْتَهُ؟ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَمَا هُوَ؟، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ، فَاَشَارَ اَبُوْ سَعِيْدٍ بِاُصْبُعِهِ اِلٰى عَيْنَيْهِ وَاِلٰى اُذُنَيْهِ، فَقَالَ: بَصُرَ عَيْنِىْ، وَسَمِعَ اُذُنِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

5016– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الوطأ 633 - 2/642" في البيوع :باب بيع الذهب بالفضة تبراً وعيناً .ومن طريقه أخرجه الشافعي في "المسند2/157 "، وفي "الرسالة "فقرة "758"، والبخاري "2177"في البيوع :باب الفضة بالفضة، ومسلم "1584"في المساقاة :باب الربا، والنسائي 279 - 7/287في البيوع :باب بيع الذهب بالذهب، وابن الجارود "649"، والبغوي ."2061" وأخرجه البخاري "2176"من طريق سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الله، عن أبي سعيد. وأخرجه الطالسي "2181"، ومسلم "77" "1584"من طريقين عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عن أبي سعيد .وانظر ما بعده.

5017– إسناده صحيح .عمرو بن عثمان :هو ابن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي، هو وأبوه ثقتان، روى لهما أصحاب السنن إلا الترمذي، ومن فوقهما من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "14563"و"14564"، وأحمد 3/53و61، ومسلم "76 "1584"في المساقاة :باب الربا، والترمذي "1241"وصححه في البيوع :باب ماجاء في الصرف، والنسائي 7/279في البيوع :باب بيع الذهب بالذهب، من طرق عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرج ابن أبي شيبة 7/101من طريق نافع مختصراً دون القصة.

يَقُوْلُ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوْا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہے۔ نافع بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور وہ شخص تشریف لے گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ یہاں تک ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس حدیث سے واقف ہیں جو اس شخص نے مجھے بیان کی ہے کیا آپ نے وہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا وہ کیا بات ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی کو فروخت کرنے والی روایت' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا اور یہ بات بیان کی۔ میری آنکھوں نے یہ بات دیکھی اور میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جب آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''سونے کے عوض میں سونے کو صرف برابر برابر فروخت کرو۔ ان میں سے کسی ایک طرف سے کم ادائیگی نہ کرو اور چاندی کے عوض میں چاندی کو صرف برابر برابر فروخت کرو ان میں کسی ایک طرف سے کم ادائیگی نہ کرو اور تم ان میں سے کسی بھی غیر موجود کو موجود چیز کے عوض میں فروخت نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْاَجْنَاسَ اِذَا بِيعَتْ بِغَيْرِ اَجْنَاسِهَا وَبَيْنَهَا التَّفَاضُلُ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا اِذَا لَمْ يَكُنْ، اِلَّا يَدًا بِيَدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ اجناس جب کسی دوسری جنس کے عوض میں فروخت کی جائیں' اور ان دونوں میں سے کسی ایک طرف اضافی ادائیگی ہو' تو یہ جائز ہے جبکہ یہ لین دین دست بہ دست ہو

5018 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ،

5018– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم نحوه برقم "5015"، وهو عند ابن أبي شيبة في "المصنف 7/103" 104. -ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم "81" "1587" في المساقاة: باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، وأبو داود "3350" في البيوع: باب في الصرف، والبيهقي 5/287 بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/320، ومسلم "81" "1587"، والدارقطني 3/24، وابن الجارود "650" والبيهقي 5/278 و284 من طرق عن وكيع، به. وأخرجه عبد الرزاق "14193"، والترمذي "1240" في البيوع: باب ماجاء أن الحنطة بالحنطة مثلاً بمثل، والبيهقي 5/277 و282 و284 وطرق عن سفيان، به.

فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ، فَبِيعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ، اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سونے کے عوض میں سونا چاندی کے عوض میں چاندی گندم کے عوض میں گندم جو کے عوض میں جو (کا لین دین) صرف برابر برابر اور دست بہ دست ہو گا جب ان کی اصناف؟ میں اختلاف ہو' تو پھر جیسے تم چاہو اسے فروخت کرو' البتہ جبکہ وہ دست بہ دست لین دین ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْاَجْنَاسَ اِذَا بِيعَ اَحَدُهَا بِغَيْرِ جِنْسِهَا اِلَّا يَدًا بِيَدٍ كَانَ ذٰلِكَ رِبًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ان اجناس میں سے کسی ایک کو جب کسی دوسری جنس کے عوض میں فروخت کیا جائے' تو اگر لین دین دست بدست نہ ہو' تو یہ سود شمار ہوگا

5019 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ حَدَّثَهُ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْتُ بِمِئَةِ دِينَارٍ فَلَقِيتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِظِلِّ جِدَارٍ فَاسْتَامَهَا مِنِّي اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَهُ خَادِمُهُ مِنَ الْغَابَةِ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ، فَسَاَلَ طَلْحَةَ عَنْهُ، فَقَالَ: دَنَانِيرُ اَرَدْتُهَا اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَ خَادِمِي مِنَ الْغَابَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُفَارِقْهُ لَا تُفَارِقْهُ حَتّٰى تُنْقِدَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءً وَهَاتِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا، اِلَّا هَاءً وَهَاتِ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا، اِلَّا هَاءً وَهَاتِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا، اِلَّا هَاءً وَهَاتِ

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سو دینار لے کر نکلا میری ملاقات حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو ایک دیوار کے سائے میں موجود تھے انہوں نے میرے ساتھ اس کا بھاؤ طے کیا اور یہ بات بیان کی کہ جب ان کا خادم غابہ سے آئے گا؟' تو وہ ادائیگی کر دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی۔ انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: کچھ دینار ہیں (جو میں خرید رہا ہوں) میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرا خادم غابہ سے؟ آئے گا (تو میں ادائیگی کردوں گا)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس سے جدا نہ ہونا تم اس سے جدا نہ ہونا' جب تک تم اسے ادائیگی نہیں کر دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو۔

5019- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم ."5013"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ بِالصَّاعَيْنِ وَإِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا اَرْدَاَ مِنَ الْاٰخَرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کھجور کے ایک صاع کو دو صاع کے عوض میں فروخت کیا جائے اگرچہ ان دونوں میں سے کسی ایک طرف کی کھجور دوسری کے مقابلے میں ہلکی قسم کی ہو

5020 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِتَمْرٍ رَيَّانَ وَكَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فِيْهِ يُبْسٌ، فَقَالَ: اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا؟، قَالُوْا: ابْتَعْنَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ اِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ وَلٰكِنْ بِعْ تَمْرَكَ، ثُمَّ اشْتَرِ مِنْ هٰذَا حَاجَتَكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تازہ کھجوریں لائی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں دوسری قسم کی تھیں جن میں کچھ خشک تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کہاں سے آئی ہیں لوگوں نے بتایا: ہم نے اپنی کھجوروں کے دو صاع کے عوض میں اس کا ایک صاع خریدا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو یہ درست نہیں ہے بلکہ تم اپنی کھجوروں کو (کسی اور چیز کے عوض میں) فروخت کرو (پھر اس چیز کے عوض میں) اپنی ضرورت کی چیز کو خرید لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْ تَمْرَكَ اَرَادَ بِهِ بِالدَّرَاهِمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "تم اپنی کھجور کو فروخت کر دو" اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اسے درہم کے عوض میں فروخت کر دو

5021 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5020- إسناده صحيح على شرط الشيخين .ابن أبي عروبة :هوسعيد. وأخرجه النسائي 7/272 في البيوع :باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، من طريقين عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/67 عن يزيد، عن سعيد، عن قتادة، به. انظر ما بعده و "5022" و "5024".

5021- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/623 "في البيوع :باب مايكره من بيع التمر .ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2201" و "2202" في البيوع :باب إذا أراد بيع تمر بتمر خيرمنه، و "2303" "2302" في الوكالة :باب الوكالة في الصرف والميزان، و "4244" و "4245" في المغازي :باب استعمال النبي صلى الله عليه وسلم على أهل خيبر، ومسلم "95" "1593" في المساقاة :باب بيع الطعام مثلاً بمثل، والنسائي 272 - 7/271 في البيوع :باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، والبيهقي 5/291، والبغوي ."2064" وأخرجه البخاري "7350" و "7351" في الاعتصام :باب إذا اجتهد العامل أو الحاكم فأخطأ، من طريق أبي بكر عبد الحميد بن أبي أويس، ومسلم "1593"، والدارمي 2/258، والدارقطني 3/17، والبيهقي 5/285 من طريق القعنبي، كلاهما عن عبد الحميد بن سهل، به .وعلقه البخاري "4246" و "4247" عن عبد العزيز بن محمد الداوردي، عن عبد المجيد بن سهيل، ووصله أبو عوانة كما في "تغليق "التعليق 4/137 "، والدارقطني 3/17

عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُلُّ تَمْرِكَ هٰكَذَا، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا نگران مقرر کیا وہ شخص عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہاں کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کی: جی نہیں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم ہم نے دو صاع کھجوروں کے عوض میں اس کا ایک صاع حاصل کیا ہے اور تین صاع کے عوض میں دو صاع حاصل کیے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم کھجوروں کو درہم کے عوض میں فروخت کرو اور پھر درہم کے عوض میں اچھی قسم کی کھجوریں خرید لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَيْعَ الصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ بِالصَّاعَيْنِ يَكُونُ رِبًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کھجور کے ایک صاع کو دو صاع کے عوض میں فروخت کرنا سود شمار ہوگا

5022 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، قَالَ: اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ *

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں برمی کھجور لے کر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کہاں سے آئی ہیں؟ اس نے بتایا میں نے دو صاع کے عوض میں اس کا ایک صاع خریدا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افوہ' یہ تو عین سود ہے تم ایسا نہ کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ جَائِزٌ

5022- إسناده صحيح .الوليد بن عتبة :ثقة روى له أبو داود، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي 7/272 و 273في البيوع :باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، عن هشام بن عمار، عن يحيى بن حمزة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/62، والبخاري "2312"في الوكالة :باب إذا باع الوكيل شيئاً فاسداً فبيعه مردود، ومسلم "1594"في المساقاة :باب بيع الطعام مثلاً بمثل من طرق عن معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به .وانظر ."5024"

نَقْدًا وَإِنَّمَا حَرُمَ ذٰلِكَ نَسِيئَةً

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ ایک درہم کو دو درہم کے عوض میں فروخت کرنا جائز ہے، جبکہ نقد لین دین ہو یہ اس وقت حرام ہوگا جب ادھار لین دین ہو

5023 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي خَيْرَةَ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: هَلْ تَتَّهِمُ اُسَامَةَ؟ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّهُ حَدَّثَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا رِبَا اِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ الْاَشْيَاءَ اِذَا بِيعَتْ بِجِنْسِهَا مِنَ السِّتَّةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي الْخَبَرِ وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ يَكُوْنُ رِبًا، وَاِذَا بِيعَتْ بِغَيْرِ اَجْنَاسِهَا وَبَيْنَهَا فَضْلٌ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا، اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ، وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ نَسِيئَةً كَانَ رِبًا

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ انہوں نے انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: کیا آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر الزام عائد کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جی نہیں۔ انہوں نے بتایا: انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔

''سود صرف اُدھار میں ہوتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کا مطلب یہ ہے، حدیث میں مذکور چھ چیزیں جب ان کی جنس کے عوض میں فروخت کی جائیں اور ان کے درمیان اضافی ادائیگی ہو، تو یہ سود ہوگا، لیکن جب ان کی جنس کے علاوہ کے عوض میں فروخت کی جائے اور پھر جو چیز اضافی ہو، تو یہ جائز ہوگی جب کہ وہ لین دین دست بہ دست ہو، لیکن اگر وہ ادھار کا لین دین ہو، تو پھر یہ سود ہوگا۔

5023- حديث صحيح، رجاله ثقات غير عبد الرحمن بن عثمان البكراوي، وهو ضعيف، لكنه متابع .فقد أخرجه الطبراني "446"من طريق مالك بن سعير وأبي عاصم، كلاهما عن عثمان بن الأسود .دون ذكر قصة ابن عباس مع ابن عمر . وأخرجه البخاري "2178"و "2179"في البيوع :باب بيع الدينار بالدينار ونسائي، ومسلم "1596"في المساقاة :باب بيع الطعام مثلا بمثل، والنسائي 7/281في البيوع :باب بيع الفضة بالذهب والذهب بالفضة، وابن ماجه "2257"في التجارات :باب من قال :لا ربا إلا في النسيئة، والطحاوي 4/64، والطبراني في "الكبير "442" "و"443"، والبيهقي 5/280من طريق عن أبي سعيد الخدري، عن ابن عباس، به .وأخرجه الشافعي في "المسند2/259"، وفي "الرسالة "فقرة "763"، والطيالسي "622"وأحمد 5/200و 204و208 206و209، والدارمي 2/259، ومسلم "1596"و"102"،والنسائي 7/281، والطحاوي 4/64، والطبراني "428"و "429"و "430"و "431"و "432"و "433"و "434"و "435"و "436"و "439"و "440"و "444" و "445"وو "447"و "448"و"449"، والبيهقي 5/280من طرق عن ابن عباس، به . وأخرجه أحمد 5/202ومن طريقه الطبراني "450"من طريق سعيد بن المسيب، عن أسامة بن زيد، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ بِالصَّاعَيْنِ مِنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کھجور کے ایک صاع کو کھجور کے ہی دو صاع کے عوض میں فروخت کیا جائے

5024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: (متن حدیث): كُنَّا نَبِيْعُ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرِ الْجَنِيْبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَاعَىْ تَمْرٍ بِصَاعِ تَمْرٍ وَّلَا صَاعَىْ حِنْطَةٍ بِصَاعِ حِنْطَةٍ وَّلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم عمدہ کھجوروں کے ایک صاع کے عوض میں عام سی کھجوریں دو صاع فروخت کر دیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور کے دو صاع کھجور کے ایک صاع کے عوض میں (فروخت) نہیں کئے جاسکتے اور گندم کے دو صاع، گندم کے ایک صاع کے عوض میں (فروخت) نہیں کئے جاسکتے اور دو درہم ایک درہم کے عوض میں (فروخت) نہیں کئے جاسکتے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ فِى الرِّبَا عَلٰى اَىِّ حَالَةٍ كَانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنا جو سود کے بارے میں کسی بھی قسم کی معاونت کرتا ہے خواہ اس کی کوئی بھی صورت ہو

5025 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ:

5024- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين إلا أن الوليد هو ابن مسلم -مدلس وقد عنعن. وأخرجه الطحاوى 4/68عن ابن ميمون، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/49و51 - 50، ومسلم "97" "1594"فى المساقاة :باب بيع الطعام مثلاً بمثل، والنسائى 7/272فى البيوع :باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، والبيهقى 5/291من طرق عن يحيى بن أبى كثير، عن أبى سلمة بن عبد الرحمن، عن أبى سعيد الخدرى بنحوه .وانظر "5021"

5025- إسناده حسن على شرط مسلم .سماك بن حرب الذهلى من رجال مسلم، لكن لا يرتقى حديثه إلى رتبة الصحيح، وباقى رجاله ثقات من رجال الشيخين .والقسم الأول من الحديث موقوف وقد تقدم تخريجه برقم ."1055" وأخرجه مع القسم الثانى :أحمد 1/393عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرج القسم الثانى :ابن ماجه "2277"فى التجارات :باب التغليظ فى الربا، والطيالسى "343"، والبيهقى 5/275من طريق شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/394، وأبو داود "3333"فى البيوع :باب آكل الربا وموكله، والترمذى "1206"فى البيوع :باب ما جاء فى آكل الربا، والبيهقى 5/275من طرق عن سماك بن حرب، به . وأخرجه أحمد 1/448و462، والدارمى 2/246، ومسلم "1597"ابن مسعود، وليس فيه" :وشاهديه و كاتبه."

(متن حدیث):لَا تَحِلُّ صَفْقَتَانِ فِی صَفْقَةٍ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَكَاتِبَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سودے میں دوسودے جائز نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اسے کھلانے والے اس کے گواہوں اور اسے تحریر کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْكَيْلَةِ مِنَ التَّمْرِ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ مِّنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کھجوروں کی غیر متعین مقدار کو کھجور ہی کی متعین مقدار کے عوض میں فروخت کیا جائے

5026 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الصُّبْرِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر متعین پیمائش والے کھجور کے ڈھیر کو متعین پیمائش والی کھجور کے عوض میں فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ بَيْعِ الْمَرْءِ الْحَيَوَانَ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ وَاِنْ كَانَ الَّذِی يَاْخُذُ اَقَلَّ فِی الْعَدَدِ مِنَ الَّذِی يُعْطِی

آدمی کے لیے ایک جانور کو دوسرے جانور کے عوض میں فروخت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ اگرچہ اس نے جو جانور لیا ہے وہ تعداد میں اس سے کم ہو جو اس نے دیا ہے

5027 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی اللَّيْثُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

5026– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد صرح أبو الزبير وابن جريج بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه مسلم "1530"في البيوع :باب تحريم بيع صبرة الطعام عن أحمد بن عبد الرحمن بن السرح، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 2/38، والبيهقي 292 - 5/291من طريق محمد بن عبد الله بن الحاكم، عن ابن وهب، به .وقال الحاكم :صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ,وأخرجه مسلم "15030"، والنسائي 270 - 7/269في البيوع :باب بيع الصبرة من التمر، و 7/270باب بيع الصبرة من الطعام، ابن الجارود "608"، والبيهقي 5/308من طرق عن ابن جريج، به.

(متن حدیث): جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْنِيهِ ، فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام آیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ وہ غلام ہے اس کا آقا اسے تلاش کرتا ہوا آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کر دو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض میں اسے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ جب بھی کسی سے بیعت لیتے تھے' تو پہلے اس سے دریافت کر لیتے تھے کہ کیا وہ غلام' تو نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ اِلَّا يَدًا بِيَدٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' جانور کے عوض میں جانور کا لین دین (ادھار کے طور پر) کیا جائے البتہ اگر وہ نقد لین دین ہو (تو حکم مختلف ہوگا)

5028 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے جانور کے عوض میں جانور کو ادھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

5027- إسناده صحيح .يزيد بن موهب :هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، وهو ثقة، روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، روايته عن جابر هنا بالعنعنة لا تضر، لأن الليث انتقى حديثه الذي حدث به عن جابر بالسماع، فرواه عنه، وقد تقدم الحديث برقم ."4550"

5028- إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو داود الحفري :اسمه عمر بن سعد، روى له مسلم وأصحاب السنن، وباقي رجاله على شرط الشيخين .سفيان :هو الثوري. وأخرجه الطحاوي 4/60من طريق أبي أحمد الزبيري، عن سفيان، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق "14133"عن معمر، وابن الجارود "610"، والطبراني في "الكبير "11996"من طريق داود بن عبد الرحمن العطار، والبيهقي 5م 289 - 288من طريق إبراهيم بن طهمان، كلاهما عن معمر، به. وذكره الهيثمي في "المجمع "4/105 وقال :رواه الطبراني في "الكبير "و"الأوسط "ورجاله ثقات.

بَابُ الْاِقَالَةِ

باب! اقالہ کا حکم

ذِكْرُ اِقَالَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِى الْقِيَامَةِ عَثْرَةَ مَنْ اَقَالَ نَادِمًا بَيْعَتَهُ

اس بات کا تذکرہ جوشخص نادم ہو کر اپنے سودے میں اقالہ کر لے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی کوتاہی سے درگزر کرے گا

5029 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ هِلَالٍ بِالْمَصِّيصَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْفَرْوِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَقَالَ نَادِمًا بَيْعَتَهُ، اَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جوشخص نادم ہو کر اپنے سودے میں اقالہ کرے؟' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے درگزر کرے گا''۔

ذِكْرُ اِقَالَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِى الْقِيَامَةِ عَثْرَةَ مَنْ اَقَالَ عَثْرَةَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِى الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کی کوتاہیوں سے درگزر کرنا جو دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی کوتاہی سے درگزر کرتا ہے

5030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا عَثْرَتَهُ، اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

5029– محمد بن حرب المدينى لم أتبينه، وإسحاق الفروى :هو إسحاق بن محمد بن إسماعيل، من رجال البخارى، ومن وفوقه من رجال الشيخين. مالك :هو ابن أنس الإمام، وسمى :وهو مولى أبى بكر بن عبد الرحمن بن هشام . وأخرجه القضاعى فى "مسند الشهاب "453" "عن ابى عبد الله محمد بن الحسن اليمنى التنوخى، حدثنا أبو الطيب عمرو بن إدريس الغيفى، حدثنا محمد بن حرب المدنى، بهذا الإسناد. وأخرجه القضاعى "453"، والبيهقى 6/27من طريقين عن إسحاق الفروى.

(توضیح مصنف): مَا رَوٰى عَنِ الْاَعْمَشِ اِلَّا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَمَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، وَمَا رَوٰى عَنْ حَفْصٍ اِلَّا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَلَا عَنْ مَالِكِ بْنِ سُعَيْرٍ اِلَّا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ قَالَهُ: الشَّيْخُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی مسلمان کی لغزش سے درگزر کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش سے درگزر کرے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اعمش کے حوالے سے یہ روایت صرف حفص بن غیاث اور مالک بن سعیر نے نقل کی ہے اور حفص کے حوالے سے یہ روایت صرف یحییٰ بن معین نے نقل کی ہے اور مالک بن سعیر کے حوالے سے یہ روایت زیاد بن یحییٰ حسانی نے نقل کی ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

5030- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/252، وأبو داود "3460"في البيوع :باب فضل الإقالة، وعنه الحاكم 2/45عن ابن معين بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه الحاكم 2/45، والبيهقي 6/27، والخطيب في "تاريخه "من طرق عن يحيى بن معين، به. وأخرجه ابن ماجه "2199"في التجارات :باب الإقالة، عن زياد بن يحيى الحساني، حدثنا مالك بن سعير، عن الأعمش، به.

بَابُ الْجَائِحَةِ

آفت لاحق ہونے کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوَضْعِ عَمَّنِ اشْتَرٰى ثَمَرَةً فَاَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ وَهُوَ مُعْدِمٌ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی نے جس سے پھل خریدا ہو' اگر اسے آفت لاحق ہو جائے

اور اس شخص کے پاس ادائیگی کے لیے کچھ نہ ہو' تو اس سے ادائیگی کو (کلی یا جزوی طور پر) معاف کر دیا جائے

5031 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آفت زدہ (کی ادائیگی مکمل یا جزوی طور پر) معاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَضْعَ الْجَوَائِحِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي يَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى الْبَارِءِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آفت کی صورت میں ادائیگی کو معاف کر دینا ان بھلائیوں میں شامل ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے

5032 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبِي جَمِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

5031– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن عتيق فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو داود "3374"في البيوع :باب وضع الجائحة، والدارقطني 3/31من طريق يحيى بن معين، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/309، ومسلم "17" "1554"في المساقاة :باب وضع الجوائح وأبو داود "3374"، والنسائي 7/265في البيوع :باب وضع الجوائح، وابن الجارود "640"،والحاكم 41 - 2/40، والبيهقي 5/306، والبغوي "2083"من طرق عن سفيان بن عيينة، به .وقال الحاكم :صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!

5032– إسناده قوي .عمران بن أبي جميل :هو عمران بن يزيد بن مسلم بن أبي جميل القرشي، وثقه النسائي والمؤلف، وأبو الرجال :هو محمد بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حارثة بن النعمان الأنصاري . وأخرجه أحمد 6/69و 105من طريقين عن عبد الرحمن بن أبي الرجال، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 2/621في البيوع :باب الجائحة في بيع الثمار والزرع، ومن طريقه البيهقي 5/305عن أبي الرجال عن أمه عمرة مرسلاً بنحو الحديث، ووصله البخاري "2705"في الصلح :باب هل يشير الإمام بالصلح، ومسلم "1557"في المساقاة :باب استحباب الوضع من الدين والبيهقي 5/305من طريق عن إسماعيل بن أبي أويس، عن أخيه سليمان، عن يحى بن سعيد، عن أبي الرجال فذكره باختلاف في القصة.

الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الرِّجَالِ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):دَخَلَتِ امْرَاَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: بِاَبِیْ وَاُمِّی، اِنِّیْ ابْتَعْتُ اَنَا وَابْنِیْ مِنْ فُلَانٍ ثَمَرَ مَالِهٖ فَاَحْصَيْنَاهُ لَا وَالَّذِیْ اَكْرَمَكَ بِمَا اَكْرَمَكَ بِهٖ مَا اَحْصَيْنَا مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا نَاْكُلُهٗ فِیْ بُطُوْنِنَا اَوْ نُطْعِمُ مِسْكِيْنًا رَجَاءَ الْبَرَكَةِ، وَجِئْنَا نَسْتَوْضِعُهٗ مَا نَقَصْنَا فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَا يَضَعُ لَنَا شَيْئًا، فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَاَلّٰى لَا يَصْنَعُ خَيْرًا ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتْ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ صَاحِبَ الثَّمَرِ، فَقَالَ: بِاَبِیْ وَاُمِّی، اِنْ شِئْتَ وَضَعْتُ مَا نَقَصُوا، وَاِنْ شِئْتَ مِنْ رَاْسِ الْمَالِ، فَوَضَعَ مَا نَقَصُوا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے اور میرے بیٹے نے فلاں شخص سے اس کے مال (باغ یا زمین) کا پھل خریدا ہم نے اسے شمار کیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو اتنی عظمت شان عطا کی ہے ہم نے وہ اپنے پیٹ میں ڈال کر کھالی یا برکت کی امید رکھتے ہوئے کسی غریب کو کھلا دی پھر ہم آئے اور اپنے ہونے والے نقصان کے حوالے سے اس سے (معاوضے میں) کمی کی درخواست کی' تو اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ وہ ہمارے لئے کوئی معافی نہیں رکھے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے یہ قسم اٹھائی ہے' وہ بھلائی نہیں کرے گا۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس بات کی اطلاع اس پھل کے مالک تک پہنچی' تو اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ چاہیں' تو ان کا جو نقصان ہوا ہے میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور اگر آپ چاہیں' تو میں تمام ادائیگی معاف کر دیتا ہوں' تو اس شخص نے ان کے نقصان کے حساب سے ادائیگی معاف کر دی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَائِعَ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ شَيْئًا مِنْ بَاقِیْ ثَمَنِ ثَمَرِهِ الَّذِیْ اَصَابَتْهُ الْجَائِحَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فروخت کرنے والے شخص کو اپنے پھل کی قیمت میں سے باقی رہ جانے والی رقم میں سے کوئی چیز لینے کا حق نہیں ہے' جس پھل کو آفت لاحق ہو گئی ہو

5033 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّهٗ قَالَ:

5033- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد ابن خالد بن يزيد بن يزيد بن موهب، فقد روى له أصحاب السنن إلا الترمذي، وهو ثقة .واخرجه احمد 3/36و58، ومسلم "18" "1556"، في المساقاة :باب استحباب الوضع عن المدين، وأبو داود "3469"في البيوع :باب وضع الجائحة، والترمذي "655"في الزكاة :باب ماجاء فيمن تحل له الصدقة والنسائي 7/265، في البيوع :باب وضع الجوائح، و 7/312،باب الرجل يبتاع فيفلس، وابن ماجه "2356"في الأحكام :باب تفليس المعدم والبيع عليه لغرمائه، والبيهقي 50 - 6/49، والبغوي "2135"من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. أخرجه مسلم "1556"، والنسائي 7312، والبيهقي 5/305من طرق عن عبد الله بن وهب، عن عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، به.

(متن حدیث): اُصِیبَ رَجُلٌ، فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ، فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کو پھلوں میں نقصان ہو گیا جو اس نے خریدے تھے اس کا قرض زیادہ ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو صدقہ دو اس شخص کو صدقہ دیا گیا' لیکن وہ پھر بھی اس کے قرض کی پوری ادائیگی تک نہیں پہنچ سکا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی قرض خواہوں سے فرمایا) تمہیں جو مل رہا ہے وہ حاصل کر لو تمہیں صرف یہی ملے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ زَجْرَ الْمَرْءِ عَنْ اَخْذِ ثَمَنِ ثَمَرِهٖ بَعْدَ اَنْ اَصَابَتْهُ الْجَائِحَةُ زَجْرُ تَحْرِيمٍ لَا زَجْرُ نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کو اپنے پھل کی قیمت لینے سے منع کیا گیا ہے جب اسے آفت لاحق ہو جائے یہ ممانعت حرام قرار دینے کے طور پر ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

5034 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا، فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَاْخُذُ مِنْ مَالِ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟، قُلْتُ لِاَبِی الزُّبَيْرِ: هَلْ سَمّٰى لَكُمُ الْجَوَائِحَ؟، قَالَ: لَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے کسی بھائی سے پھل خریدتے ہو اور اسے آفت لاحق ہو جاتی ہے' تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے تم ناحق طور پر اپنے بھائی کے مال میں سے کس بنیاد پر حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد ابوزبیر سے دریافت کیا: کیا تمہارے استاد نے تمہارے سامنے لاحق ہونے والی آفت کا نام لیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

5034- أسناده صحيح .يوسف بن سعد :ثقة حافظ، روى له النسائي، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى الزبير، فمن رجلا مسلم، وحجاج :وهو ابن محمد المصيصي الأعوز. وأخرجه الدارقطني 3/31عن أبي بكر النيسابوري، عن يوسف بن سعيد بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 265 - 7/264في البيوع :باب وضع الجوائح، عن إبراهيم بن حسن، عن حجاج المصيصي، به. وأخرجه الدارمي 2/252، ومسلم "1554"، وفي المساقاة :باب وضع الجوائح، وأبو داود "3470"في البيوع: باب بيع الثمار سنين الجائحة، وابن الجارود "639"، والدارقطني 30/3و31، والبيهقي 5/306من طرق عن ابن جريج، به . وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنْ اَخْذِ الْمَرْءِ ثَمَنَ ثَمَرَتِهِ الْمَبِيعَةِ، اِذَا اَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ بَعْدَ بَيْعِهِ اِيَّاهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے فروخت شدہ پھل کی قیمت حاصل کرے جبکہ اس کے اس پھل کوفروخت کرنے کے بعد آفت لاحق ہو جائے

5035 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيكَ ثَمَرًا، فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟ ، قُلْتُ لِاَبِى الزُّبَيْرِ: سَمَّى لَكُمُ الْجَوَائِحَ؟، قَالَ: لَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی سے کوئی پھل خریدتے ہو اور اسے آفت لاحق ہو جاتی ہے' تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے تم حق کے بغیر اپنے بھائی کے مال کو کس بنیاد پر حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد ابوزبیر سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تمہارے سامنے آفت کا نام ذکر کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

5035- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله الشيخين غير أبى الزبير، محمد بن معمر :هو ابن ربعى القيسى، وأبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل، وهو مكرر ماقبله. وأخرجه أبو داود "3470"فى البيوع :باب وضع الجائحة، ومن طريقه البيهقى 5/306عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "1554"فى المساقاة :باب وضع الجوائح، عن حسن الحلوانى، عن أبى عاصم، به.

بَابُ الْفَلَس

مفلس ہوجانے کا بیان

5036 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مفلس ہوجائے اور پھر کوئی شخص اپنا مال اس کے پاس پائے' تو وہ اس مال کے بارے میں دوسروں سے زیادہ حق دار ہوگا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ وَرَدَ فِي الْوَدَائِعِ دُوْنَ الْبِيَاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت ودیعت کے بارے میں ہے خرید وفروخت کے بارے میں نہیں ہے

5037 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

5036- إسناده صحيح على شرط الشيخين .يحيى بن سعيد :هو الأنصاري، وهو في "الموطأ 2/678 "في البيوع :باب ماجاء في الإفلاس والغريم .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/162، وعبد الرزاق "15160"، وأبوداود "3519"في البيوع: باب في الرجل يفلس فيجد متاعه عند غيره، والبيهقي 6/44، والبغوى "2133"بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/228و 258 و474،والطيالسي "2507"، والدارمي 2/262، وابن أبي شيبة 36 - 6/35، والبخارى "2402"في الاستقراض :باب إذا وجد ماله عند مفلس في البيع والقرض، ومسلم "1559"في المساقاة :باب من أدرك ما باعه عند المشترى وقد أفلس، والترمذى "1262"في البيوع :باب ماجاء إذا أفلس الرجل للغريم، والنسائي 7/311في البيوع :باب الرجل يبتاع فيفلس، وابن ماجه "2358"في الأحكام :باب من وجد متاعه بعينه، والدارقطني 3/30، وابن الجارود "630" ، والبيهقي 45 - 6/44و 45من طرق عن يحيى بن سعيد، به.

(متن حدیث): اِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ سِلْعَةً، ثُمَّ فَلَّسَ وَهِيَ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنَ الْغُرَمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کوئی سامان خریدے اور پھر وہ مفلس ہو جائے اور وہ سامان بعینہ اس کے پاس ہو' تو (اسے فروخت کرنے والا) دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت اسے لینے کا زیادہ حق دار ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرِ وَرَدَّ لِلْبَائِعِ سِلْعَتَهُ دُوْنَ الْمُوْدِعِ اِيَّاهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اس روایت میں جو الفاظ

استعمال ہوئے ہیں وہ اس شخص کے لیے ہیں جو اپنے سامان کو فروخت کرتا ہے اس شخص کے لیے نہیں ہیں' جو اپنا سامان ودیعت کے طور پر رکھواتا ہے

5038 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اپنے سامان کو فروخت کرنے والا شخص بعینہ اپنا سامان اس کے پاس پائے' تو باقی قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْمُشْتَرِيَ اِذَا اَفْلَسَ تَكُوْنُ عَيْنُ سِلْعَةِ الْبَائِعِ لَهُ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ اُسْوَةَ الْغُرَمَاءِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' خریدار جب مفلس ہو جائے

5037- إسناده صحيح على شرط البخاري، ومحمد بن يحيى الذهلي من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد بن يوسف :هو الفريابي، وسفيان :هو ابن عيينة، ويحيى بن سعيد :هو الأنصاري، وابن عمرو بن حزم :هو أبو بكر بن محمد بن عمرو بن عمرو حزم المذكور في سند الحديث السابق.وأخرجه عبد الرزاق "15161"ن وأحمد 2/247، وابن أبي شيبة 6/35 36 -، وعنه مسلم "1559"في المساقاة :باب من أدرك ما باعه عند المشتري وقد أفلسن وابن ماجه "2358"في الأحكام :باب من وجد متاعه بعينهن عن سفيانن بهذا الإسناد.وأخرجه الدارقطني 3/29، والبيهقي 6/45، من طريقين عن سفيان، به.

5038- إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو في "منتصف عبد الرزاق "15162" "وأخرجه البيهقي 6/46عن أبي الحسن محمد بن الحسين العلوي، عن أحمد بن محمد بن الحسن بهذا الإسناد .وأخرجه الدارقطني 3/30و 4/229من طريق الحسن بن يحيين عن عبد الرزاق، به .وأخرجه عبد الرزاق "15163"و "1564"من طريقين عن عمرو بن دينار، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 6/37عن هشيم، عن عمرو بن دينارن عمن حدثه عن أبي هريرة فذكره.

اورفروخت کرنے والے کا سامان بعینہ اس کے پاس موجود ہو تو اس کو (اس سامان کو لینے کا) اختیار ہوگا ایسا نہیں ہے وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا

5039 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا اُعْدِمَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص دیوالیہ ہو جائے اور فروخت کرنے والا اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پائے، تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا۔''

5039– سلمة بن شبيب: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين إلا أن فليح بن سليمان كثير الخطأ كما قال الحافظ في "التقريب"، فهو حسن الحديث في الشواهد، وهذا منها، وقد أشار إلى رواية ابن عمر الترمذي بإثر الحديث أبي هريرة "1262".وأورده الحافظ في "التلخيص 3/39 "ولم ينسبه لغير ابن حبان . وأخرجه البزار "1301"عن سلمة بن شبيب، بهذا الإسناد، ولفظه": إذا أفلس الرجل، فوجد رجل ماله يعني عند المفلس -بعينه، فهو أحق به ."وذكره الهيثمي في "المجمع" 4/144وقال :رواه البزار ورجاله رجال الصحيح .وأخرجه الشافعي 2/163، وأبو داود "3523"، وابن ماجه "2360"، والدارقطني 3/29، والحاكم 51 - 2/50، والبيهقي 6/46، والبغوي "2134"من طرق عن ابن أبي ذئب، عن أبي المعتمر بن عمرو بن رافع، عن عمر بن خلدة الزرقي، عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ" :إيما رجل مات أو أفلس فصاحب المتاع أحق بمتاعه إذا وجده بعينه"

بَابُ الدُّيُوْنِ

باب! قرض کے بارے میں احکام

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُقْرِضِ مَرَّتَيْنِ الصَّدَقَةَ بِإِحْدَاهُمَا

اللہ تعالیٰ کا دو مرتبہ قرض دینے والے کے لئے ان دو میں سے ایک مرتبہ (کے قرض کے برابر) صدقہ کرنے (کا اجر) نوٹ کرنے کا تذکرہ

5040 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ اَبِیْ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْ حَرِيزٍ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، كَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْ تَاجِرٍ، فَاِذَا خَرَجَ عَطَاؤُهُ قَضَاهُ، فَقَالَ الْاَسْوَدُ: اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ عَنْكَ، فَاِنَّهُ قَدْ كَانَتْ عَلَيْنَا حُقُوقٌ، فِي هٰذَا الْعَطَاءِ، فَقَالَ لَهُ التَّاجِرُ: لَسْتُ فَاعِلًا، فَنَقَدَهُ الْاَسْوَدُ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ حَتّٰى اِذَا قَبَضَهَا، قَالَ لَهُ التَّاجِرُ: دُوْنَكَهَا، فَخُذْ بِهَا، فَقَالَ لَهُ الْاَسْوَدُ: قَدْ سَاَلْتُكَ هٰذَا فَاَبَيْتَ، فَقَالَ لَهُ التَّاجِرُ: اِنِّیْ سَمِعْتُكَ تُحَدِّثُنَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ اَقْرَضَ اللّٰهَ مَرَّتَيْنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ اَحَدِهِمَا لَوْ تَصَدَّقَ بِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْفُضَيْلُ اَبُوْ مُعَاذٍ هٰذَا هُوَ الْفُضَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ مِنْ اَهْلِ

5040- حديث حسن .أبو حريز مختلف فيه وثقه ابن معين، وأبو زرعة، والمؤلف، وقال أبوحاتم :حسن الحديث، ليس بمنكر الحديث، يكتب حديثه، وضعفه النسائي وغيره، وباقي رجاله ثقات .إبراهيم :هو ابن يزيد النخعي، والأسود بن يزيد :هو النخعي أيضاً .وأخرجه الطبراني "10200"والبيهقي 354 - 5/353من طريقين عن يحيى بن معين، بهذا الإسناد .وقال البيهقي : تفرد به عبد الله بن الحسين أبو حريز قاضي سجستان وليس بالقوي .وتعقبه ابن التركماني في "الجوهر النقي "بقوله :قلت: أخرج ابن حبان هذا الحديث في "صحيحه "من طريق أبي حريز هذا، وأخرج الترمذي في أبواب النكاح حديثاً في سنده أبو حريز، ولا عنه حسن صحيح .وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 3/237 "من طريق يحيى بن عبد الحميد، عن معتمر بن سليمان، به .قال: غريب من حديث إبراهيم، لم يروه عنه إلا حريز، ولا عنه إلا فضيل .وأخرجه ابن ماجه "2430"في الصدقات :باب القرض، والبيهقي 5/353من طريقين عن سليمان بن يسير، عن قيس بن رومي، عن سليمان بن أذنان، عن علقمة، عن ابن مسعود .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة :154/2 "إسناد ضعيف .قيس بن رومي مجهول، وسليمان بن يسير متفق على تضعيفه .ورواه ابن حبان في "صحيحه "عن أحمد بن علي بن المثني، فذكره بإسناد المصنف .وقال :رواه أبوبكر بن أبي شيبة، حدثنا عفان، حدثنا حماد بن سلمة، عن عطاء بن السائب عن ابن أذنان، فذكره .قلت :وأخرجه أيضاً أحمد 1/412، وأبو يعلى 253/1من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وابن أذنان :اسمه سليم، ولم يوثقه غير المؤلف.وله طريق آخر عند البيهقي 5/353.

الْبَصْرَةِ، وَاَبُوْ حَرِيزٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَاضِي سِجِسْتَانَ حَدَّثَ بِالْبَصْرَةِ

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اسود بن یزید ایک تاجر سے قرض لیا کرتے تھے جب ان کی تنخواہ آتی تھی' تو وہ ادائیگی کردیا کرتے تھے۔ اسود نے کہا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں ایک مرتبہ تاخیر سے ادائیگی کروں گا کیونکہ اس مرتبہ اس تنخواہ میں مجھے کچھ دیگر اخراجات بھی پورے کرنے ہیں' تو تاجر نے ان سے کہا میں ایسا نہیں کروں گا' تو اسود نے پانچ سو درہم اسے نقد ادا کردیئے' یہاں تک کہ اس تاجر نے وہ اپنے قبضے میں لے لئے' تو تاجر نے ان سے کہا یہ آپ کے حوالے ہیں۔ آپ انہیں لے لیں اسود نے اس سے دریافت کیا پہلے جب میں نے تم سے یہ درخواست کی تھی' تو تم نے میری یہ بات نہیں مانی تھی' تو تاجر نے ان سے کہا میں نے آپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے آپ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"جو شخص اللہ کے نام پر کسی کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے' تو اسے ان دو میں سے ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) فضیل ابومعاذ نامی راوی فضیل بن میسرہ ہیں یہ اہل بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

ابوحریز نامی راوی عبداللہ بن حصین ہیں یہ بحستان کے قاضی تھے اور انہوں نے بصرہ میں حدیثیں بیان کی ہیں۔

ذِكْرُ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الدُّنْيَا دَيْنَ مَنْ نَوَى الْاَدَاءَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا دنیا میں اس شخص کے قرض کو ادا کروادینے کا تذکرہ' جو اس کی ادائیگی کی نیت کرتا ہے

5041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تَدَّانُ، فَقَالَ: لَهَا اَهْلُهَا فِي ذٰلِكَ وَوَجَدُوْا عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: لَا اَتْرُكُ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَنَّهُ يُرِيْدُ قَضَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا

عمران بن حذیفہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اکثر قرض لیا کرتی تھیں ان کے گھر والوں نے ان کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی اور ناراضگی کا اظہار کیا' تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اسے ترک نہیں کروں گی کیونکہ میں نے

5041- زياد بن عمرو وشيخه عمران بن حذيفة :لم يوثقها غير المؤلف ولم يرو عن كل واحد منهما إلا، باقي رجاله ثقات . جرير :هو ابن عبد الحميد، ومنصور :هو ابن المعتمر.والحديث في "مسند أبي يعلى 328/2 "ومن طريقه أخرجه المزي في تهذيب الكمال "ورقة 1057في ترجمة عمران بن حذيفة.وأخرجه النسائي 315 /7في البيوع :باب التسهيل فيهن والبيهقي 5/354من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن ماجه "2408"في الصدقات :باب من أدان ديناً وهو ينوى قضاءه والطبراني في "الكبير 24/61 "، ومن طريقه المزي في "التهذيب الكمال "في ترجمة عمران بن حذيفة، كلاهما من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، عن عبيدة بن حميد، عن منصور، به .وأخرجه الحاكم 2/23من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، بهذا الإسناد، عن ميمونة موقوفاً.

نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص کوئی قرض لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہو کہ وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کا وہ قرض ادا کروا دیتا ہے۔''

ذِكْرُ رَجَاءِ تَجَاوُزِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ عَنِ الْمُيَسِّرِ عَلَى الْمُعْسِرِينَ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ' جو دنیا میں تنگدست لوگوں کو آسانی فراہم کرتا ہے

5042 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ (متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كَانَ رَجُلٌ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَاَى اِعْسَارَ الْمُعْسِرِ، قَالَ لِفَتَاهُ: تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''پہلے (زمانے میں) ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' وہ جب کسی تنگ دست کی تنگدستی دیکھتا' تو اپنے نمائندے سے کہتا اس سے درگزر کرو تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر کرے۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ اِلَّا التَّجَاوُزَ عَنِ الْمُعْسِرِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس شخص نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی تھی البتہ وہ تنگدست لوگوں سے درگزر کیا کرتا تھا

5043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

5042- حديث صحيح. هشام بن عمار: قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. الزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر. وأخرجه البخاري "2078" في البيوع: باب من انظر معسراً، والنسائي 7/318 في البيوع: باب حسن المعاملة والرفق في المطالبة، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/239، والبخاري "3480" في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ومسلم "1562" في المساقاة: باب فضل إنظار المعسر، والطيالسي "2514"، والبغوي "2139" من طرق عن الزهري، به. وانظر ما بعده "5046".

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِهٖ: خُذْ مَا تَيَسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ، وَتَجَاوَزْ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ: فَلَمَّا هَلَكَ، قَالَ اللّٰهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟، قَالَ: لَا، اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ لِيْ غُلَامٌ، وَكُنْتُ اُدَايِنُ النَّاسَ، فَاِذَا بَعَثْتُهٗ لِيَتَقَاضٰى، قُلْتُ: لَهٗ خُذْ مَا تَيَسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ، وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَدْ، قَالَ: تَجَاوَزْتُ عَنْكَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ اَرَادَ بِهٖ سِوَى الْاِسْلَامِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔ وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نمائندوں سے یہ کہتا تھا: جو شخص خوشحال ہو اس سے قرض واپس لے لینا اور جو تنگ دست ہو اسے چھوڑ دینا اور درگزر کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب اس کا انتقال ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی نیکی کی۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں البتہ میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب میں اس غلام کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تھا' تو میں اس سے یہ کہتا تھا جو شخص آسانی سے دیدے اس سے وصول کر لینا اور جو شخص تنگ دست ہو اسے چھوڑ دینا اور اس سے درگزر کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے بھی تم سے درگزر کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی'' اس سے مراد یہ ہے: اسلام قبول کرنے کے علاوہ اور کوئی نیکی نہیں کی تھی۔

ذِكْرُ اِظْلَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّهٖ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کو اپنا خاص سایہ نصیب کرنے کا تذکرہ' جو تنگدست شخص کو مہلت دیتا ہے یا (اسے کلی یا جزوی طور پر) معاف کر دیتا ہے

5044 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حُرْزَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ اَنَا، وَاَبِيْ نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَبْلَ اَنْ يَهْلِكُوْا، فَكَانَ اَوَّلَ

5043– إسناده حسن، ابن عجلان -واسمه محمد -أخرج له مسلم متابعة والبخاري تعليقاً، وهو صدوق، وباقي السند ثقات على شرطهما غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 7/318 في البيوع: باب حسن المعاملة والرفق في المطالبة، عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/361، والحاكم 2/28 وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، من طريقين عن الليث بن سعد، به. وانظر "5046".

مَنْ لَقِيْنَا اَبُو الْيَسَرِ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، وَعَلَى اَبِى الْيَسَرِ، بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، فَقَالَ لَهُ اَبِى: اِنِّىْ اَرَى فِىْ وَجْهِكَ شَيْئًا مِنْ غَضَبٍ، قَالَ: اَجَلْ كَانَ لِىْ عَلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانِ الْحَرَامِيِّ مَالٌ، فَاَتَيْتُ اَهْلَهُ، فَقُلْتُ: اَثَمَّتْ؟، قَالُوا: لَا، فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ، فَقُلْتُ: اَيْنَ اَبُوكَ؟، فَقَالَ: سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ، فَقُلْتُ: اخْرُجْ اِلَيَّ، فَقَدْ عَلِمْتُ اَيْنَ اَنْتَ، فَخَرَجَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى اَنِ اخْتَبَاْتَ؟، قَالَ: اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ، ثُمَّ لَا اَكْذِبُكَ، خَشِيتُ وَاللّٰهِ اَنْ اُحَدِّثَكَ، فَاَكْذِبَكَ، وَاَعِدَكَ، فَاُخْلِفَكَ، وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ وَاللّٰهِ مُعْسِرًا، قَالَ: قُلْتُ: آللّٰهِ؟، قَالَ: اللّٰهِ، قَالَ: قُلْتُ: آللّٰهِ؟، قَالَ: اللّٰهِ، قَالَ: فَقَالَ: بِصَحِيْفَتِهِ، فَمَحَاهَا، وَقَالَ: اِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِ، وَاِلَّا، فَاَنْتَ فِىْ حِلٍّ، فَاَشْهَدُ: بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ، وَوَعَاهُ قَلْبِى، وَاَشَارَ اِلَى نِيَاطِ قَلْبِهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا، اَوْ وَضَعَ لَهُ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهِ

(توضیح مصنف):اَبُو الْيَسَرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو

❁❁ عبادہ بن ولید بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد علم کے حصول کے لئے انصار کے پاس آئے۔اس سے پہلے کہ وہ لوگ انتقال کر جائیں' تو ہماری ملاقات سب سے پہلے حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ نے ایک چادر اور ایک معافری چادر پہنی ہوئی تھی۔ان کے غلام نے بھی ایک چادر اور ایک معافری چادر پہنی ہوئی تھی۔ میرے والد نے ان سے کہا مجھے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے فلاں بن فلاں سے کچھ رقم لینی تھی میں اس کے گھر آیا میں نے دریافت کیا: کیا وہ یہاں ہے۔گھر والوں نے جواب دیا: جی نہیں پھر اس کا بیٹا نکل کر میرے پاس آیا میں نے دریافت کیا تمہارا باپ کہاں ہے۔اس نے کہا: اس نے آپ کی آواز سن لی تھی وہ اندر چلا گیا ہے۔میں نے (اس آدمی کو مخاطب کر کے) کہا تم نکل کر میرے پاس آؤ مجھے پتہ ہے' تم کہاں ہو وہ نکل کر میرے پاس آیا میں نے دریافت کیا تم کس وجہ سے چھپنے پر مجبور ہوئے۔اس نے کہا: اللہ کی قسم میں آپ کو بتاتا ہوں میں آپ کے ساتھ غلط بیانی نہیں کروں گا۔اللہ کی قسم مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ اگر (میں آپ کے سامنے آیا) اور میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کی' تو مجھے آپ کے ساتھ جھوٹ بولنا پڑے گا۔میں آپ کے ساتھ کوئی وعدہ کرلوں گا پھر اس کی خلاف ورزی کرنی پڑے

5044- إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو اليسر :هو كعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم الأنصارى السلمي الخزرجى، شهد العقبة وبدراً وكان الغناء يوم بدر وغيره، وهو الذى أسر العباس ن عبد المطلب يوم بدر، وهو آخر من مات بالمدينة ممن شهد بدراً، مات سنة خمس وخمسين .وأخرجه مسلم "3006"في الزهد :باب حديث جابر الطويل، والطبراني "379"/19والحاكم 2/28، والبيهقي 5/357من طريقين عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 20 - 2/19بدون القصة، من طريق يحيى بن عبد الحميد، عن حاتم بن إسماعيل، به .وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" "462"من طريق إسحاق بن راهوية، عن حنظلة بن عمرو الزرقي، عن أبي حرزة، به .وأخرجه الطبراني "380"/19من طريق مجاهد عن عباد بن الوليد، به .وأخرجه دون القصة أيضاً :أحمد 3/427، ابن ماجه "2419"في الصدقات :باب إنظار المعسر، والطبراني "372"/19و "373"و "374"و "375"و "376"، والقضاعي "460"و "461"من طرق عن أبي اليسر بنحوه.

گی۔ آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں (اب میں آپ کے ساتھ اس طرح کرتا ہوا اچھا' تو نہیں لگتا) اللہ کی قسم میں ایک تنگ دست شخص ہوں۔ حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے اس نے کہا: اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔ حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اپنا صحیفہ لیا اور اسے مٹا دیا اور بولے: اگر تمہیں ادائیگی کی گنجائش مل جائے' تو ادا کر دینا ورنہ میری طرف سے یہ معاف ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میری ان دونوں آنکھوں نے اس بات کو سنا اور میرے دل نے اس بات کو محفوظ رکھا۔ انہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے یا اسے ادائیگی (مکمل یا جزوی طور پر) معاف کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا خاص سایہ عطا کرے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عمرو ہے۔

ذِكْرُ تَيْسِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْأُمُورَ فِي الدُّنْيَا وَالْأٰخِرَةِ عَلَى الْمُيَسِّرِ عَلَى الْمُعْسِرِينَ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے' دنیا اور آخرت میں' امور کو آسان کرنے کا تذکرہ' جو تنگدست لوگوں کو آسانی فراہم کرتا ہے

5045 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے' اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا۔''

ذِكْرُ رَجَاءِ تَجَاوُزِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَمَّنْ تَجَاوَزَ عَنِ الْمُعْسِرِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ' جو تنگدست شخص سے درگزر کرتا ہے

5045- حديث صحيح، وأسناده حسن .محاضر -وهو ابن المورع الهمداني -وإن كان صدوقاً تقع له أوهام، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات .حميد بن زنجويه :هو حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الأزدي أبو أحمد بن زنجويه، وهو لقب أبيه، ثقة ثبت صاحب تصانيف، مات سنة 251، روى له أبو داود والنسائي.وأخرجه أحمد 2/252، وابن أبي شيبة 86 - 9/85، ومسلم "2699"في الذكر والدعاء :باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر والدعاء :باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن والذكر، وأبو داود "4946"في الأدب :باب في المعونة للمسلم، والترمذي 1930"في البر والصلة :باب ماجاء في الستر على مسلم، "وابن ماجه "225"في المقدمة :باب فضل العلماء والحث على طلب العمل، و "2417"في الصدقات :باب إنظار المعسر، والقضاعي "458"، والبغوي "127"من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد.

5046 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا اَعْسَرَ الْمُعْسِرُ، قَالَ لِفَتَاهُ: تَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' جب وہ کسی تنگ دست شخص کو پاتا' تو اپنے اہلکاروں سے یہ کہتا تم اس سے درگزر کرو تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَمْ تُوجَدْ لَهُ حَسَنَةٌ خَلَا تَجَاوُزَهُ عَنِ الْمُعْسِرِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس شخص کی کوئی نیکی نہیں ملی تھی صرف یہ نیکی تھی کہ وہ تنگدست لوگوں سے درگزر کرتا تھا

5047 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، اِلَّا اَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوْسِرًا، فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، فَيَقُوْلُ لِغُلَامِهِ تَجَاوَزْ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَلَائِكَتِهِ: نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ تَجَاوَزُوا عَنْهُ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص سے حساب لیا گیا' تو اس کے حق میں کوئی بھی نیکی نہیں ملی۔ صرف یہ نیکی تھی کہ وہ ایک خوشحال شخص تھا لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا وہ اپنے غلام سے یہ کہتا تھا تم تنگ دست شخص سے درگزر کرنا' تو

5046- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم، ويونس :هوابن يزيد الأيلي، وقد تقدم الحديث برقم "5042"و."5043"وأخرجه مسلم "1562"في المساقاة :باب فضل إنظار المعسر، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 5/356من طريق بحر بن نضر، عن ابن وهب، به.

5047- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هوزهير بن حرب، وأبو معاوية :هو محمد بن خازم الضرير والأعمش :هو سليمان بن مهران، وأبو وائل :هو شقيق بن سلمة .وأخرجه أحمد 4/120، ومسلم "1561"في المساقاة :باب فضل إنظار المعسر، والترمذي "1307"في البيوع :باب في إنظار المعسر والرفق به، والطبراني في "الكبير"537" /17 "، والبيهقي 5/356من طرق عن أبي معاويةن بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 2/29من طريقين عن الأعمش، به وصححه على شرط الشخين، وقال :لم يخرجاه، ووافقه الذهبي.

اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے فرمایا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں تم لوگ اس سے درگزر کرو"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تَنَازَعَ هُوَ وَاَخُوهُ الْمُسْلِمُ فِي دَيْنٍ اَنْ يَّضَعَ الْمُوْسِرُ بَعْضَ دَيْنِهِ لِلْمُعْسِرِ

اس بات کا تذکرہ' یہ بات مستحب ہے' جس کا اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ قرض کی وصولی کا معاملہ ہو' تو خوشحال شخص تنگدست شخص کو' اپنے قرض کے کچھ حصے کو معاف کر دے

5048 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا، حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَشَارَ بِيَدِهِ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: قُمْ فَاقْضِهِ

❀❀ عبداللہ بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے ابن ابوحدرد سے قرض کا تقاضا کیا جس کی ادائیگی ان کے ذمے تھی یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے اور یہ مسجد کا واقعہ ہے۔ ان دونوں کی آواز بلند ہوگئی۔ یہاں تک نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر میں موجود رہتے ہوئے ان کی آواز سن لی نبی اکرم ﷺ ان دونوں کے پاس تشریف لائے آپ نے اپنے حجرہ کا پردہ ہٹایا آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلند آواز میں پکارا اے کعب بن مالک انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا کہ تم اپنے قرض کا نصف حصہ معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے ایسا ہی کیا نبی اکرم ﷺ نے (دوسرے فریق سے فرمایا) تم اٹھو اور (باقی رہ جانے والی رقم) ادا کر دو۔

5048- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم .يونس :هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم "1558"في المساقاة :باب استحباب الوضع من الدين، عن حرملة بن يحيين بهذا الإسناد.وأخرجه البخاري "471"في المساجد :باب رفع الصوت في المساجد، وأبو داود "3595"في الأقضية :باب في الصلح، والطبراني في "الكبير" "129"/19، والبغوي "2151"من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به.وأخرجه أحمد 6/390، والدارمي 2/261، والبخاري "457"في المساجد :باب التقاضي والملازمة في المسجد، و "2418"في الخصومات :باب كلام الخصوم بعضهم في بعض، و "2710"في الصلح :باب الصلح بالدين والعين، ومسلم "21" "1558"، وابن ماجه "2449"في الأحكام :باب الحبس في الدين والملازمة، والطبراني "91/127"من طريق عثمان بن عمر وأخرجه الطبراني "128"/19من طريق الليث، كلاهما عن يونس الأيلي، به.واخرجه أحمد 454، والطبراني "126"/19من طريقين عن الزهري، به. وأخرجه أحمد "2424"/3

كِتَابُ الْحَجَرِ

کتاب: تصرف سے روکنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا عَلِمَ مِنْ إِنْسَانٍ ضِدَّ الرُّشْدِ فِي أَسْبَابِهِ أَنْ يَحْجُرَ عَلَيْهِ

حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب اسے کسی شخص کے بارے میں سمجھ بوجھ کم ہونے کا علم ہو' تو وہ اسے تصرف کرنے سے روک دے

5049 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُبَايِعُ وَفِيْ عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَاَتٰى اَهْلُهُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلٰى فُلَانٍ، فَاِنَّهُ يُبَايِعُ، وَفِيْ عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ: اِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ لِلْبَيْعِ، فَقُلْ هَاءً، وَهَاءً، وَلَا خِلَابَةَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص خرید وفروخت کیا کرتا تھا جس کی زبان میں لکنت تھی۔ اس کے اہل خانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ فلاں کو تصرف کرنے سے روک دیجئے کیونکہ وہ خرید وفروخت کرتا ہے اس کی قوت گویائی ٹھیک نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور خرید وفروخت کرنے سے منع کر دیا' تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا خرید وفروخت کئے بغیر گزارا نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے خرید وفروخت ترک نہیں کرنی' تو پھر یہ کہہ دیا کرو: یہ ہے اور یہ ہے اور کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

5049- إسناده صحيح قوى، أبو ثور واسمه إبراهيم بن خالد -ثقة، روى له أبو داود، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الصحيح، وعبد الوهاب بن عطاء سمع من سعيد هو ابن أبى عروبة قبل الاختلاط. وأخرجه أبو داود "3501"فى البيوع :باب فى الرجل يقول عند البيع :لا خلابة، عن أبى ثور، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/217، والدارقطنى 3/55، وابن الجارود "568"، والحاكم 4/101، والبيهقى 6/62من طرق عن عبد الوهاب، به .وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى . وأخرجه الترمذى "1250"فى البيوع :باب ماجاء فيمن يخدع فى البيع، والنسائى 7/252فى البيوع :باب الخديعة فى البيع، وابن ماجه "2354"فى الأحكام :باب الحجر على من يفسد ماله، من طريقين عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن سعيد بن أبى عروبة، به. وهذا سند صحيح .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّحْجُرَ عَلٰى مَنْ يَّرٰى ذٰلِكَ احْتِيَاطًا لَهٗ مِنْ رَعِيَّتِهٖ

حاکم کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا میں سے جس شخص میں یہ صورتحال دیکھے اس کے حق میں احتیاط کے طور پر اسے تصرف سے روک دے

5050 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَرُزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَبْتَاعُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ فِي عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ، فَجَاءَ اَهْلُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلٰى فُلَانٍ، فَاِنَّهٗ يَبْتَاعُ، وَفِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ الْبَيْعَ، فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ، وَلَا خِلَابَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص خرید وفروخت کیا کرتا تھا۔ اس کی زبان میں لکنت تھی۔ اس کے اہل خانہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض یارسول اللہ (ﷺ)! آپ فلاں کو تصرف کرنے سے روک دیں کیونکہ وہ خرید وفروخت کرتا ہے اس کی زبان میں لکنت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور اسے خرید وفروخت کرنے سے منع کر دیا' تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ میرا خرید وفروخت کیے بغیر گزارا نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم خرید وفروخت کو ترک نہیں کرتے' تو پھر یہ کہہ دیا کرو۔ یہ ہے اور یہ ہے اور کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنٰى مَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس معنی کے صراحت کرتی ہے' جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

5051 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

5050– إسناده قوی علی شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه أبو داود "3501"في البيوع :باب في الرجل يقول عند البيع :لاخلابة، عن محمد بن عبد الله الأرزين بهذا الإسناد.

5051– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "1533"في البيوع :باب من ينخدع في البيع، عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد .وعنده فكان إذا بايع يقول :لا خيانة.وأخرجه مسلم "1533"من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به .وأخرجه عبد الرزاق "15337"، وأحمد 2/61و 72و80، والبخارى "2407"في الاستقراض :باب مانهي عن إضاعة المال، و "2414"في الخصومات :باب من رد أمر السفيه والضعيف العقل، ومسلم "1533"من طرق عن عبد الله بن دينار، به .وانظر ما بعده .

(متن حدیث): ذُكِرَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ بَايَعْتَ، فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ، وَكَانَ اِذَا بَايَعَ، يَقُوْلُ: لَا خِلَابَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ اسے خرید وفروخت میں دھوکہ ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا جس کے ساتھ تم کوئی سودا کرو' تو یہ کہہ دو کہ کوئی دھوکہ نہیں چلے گا' تو جب وہ شخص کوئی سودا کرتا تھا' تو یہ کہہ دیتا تھا کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَحْجُوْرِ عَلَيْهِ عِنْدَ مُبَايَعَتِهِ، غَيْرَهُ الشَّيْءَ التَّافِهَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا اَنْ يَّقُوْلَ لَا خِلَابَةَ لِئَلَّا يُخْدَعَ فِيْ بَيْعَتِهِ

جس شخص کو دوسرے کسی شخص کے ساتھ خرید وفروخت کرنے سے منع کیا گیا ہو اسے اس بات کا حکم

ہونے کا تذکرہ' اگر اس کے لیے خرید وفروخت زیادہ ضروری ہو' تو پھر وہ یہ کہہ دیا کرے کہ کوئی دھوکہ نہیں ہوگا تا کہ اس کے سودے میں اس کے ساتھ دھوکہ نہ ہو

5052 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ يَنْخَدِعُ فِي الْبُيُوْعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا بِعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا ابْتَاعَ، يَقُوْلُ: لَا خِلَابَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسے کاروبار میں دھوکہ ہو جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو' تو یہ کہہ دو: کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو جب وہ شخص کوئی چیز فروخت کرتا تھا' تو یہ کہہ دیتا تھا: کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

5052– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله، وهو في "الموطأ 2/685 "في البيوع :باب جامع البيوع. من طريق مالك أخرجه البخاري "2117"في البيوع :باب ما يكره من الخداع في البيع، و "4964"في الحيل :باب ماينهى من الخداع في البيوع، أبو داود "3500"في البيوع :باب في الرجل يقول عند البيع لاخلابة، والنسائي 7/252في البيوع :باب الخديعة في البيع، والبغوي ."2052"

بَابُ الْحَوَالَةِ

باب! حوالہ کا بیان

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالِاتِّبَاعِ لِمَنْ أُحِيلَ عَلَى مَلِيءٍ مَالَهُ

جس شخص کو وصولی کے لیے کسی دوسرے کے حوالے کیا جائے اسے دوسرے شخص کے پیچھے جانے کے حکم کا تذکرہ

5053 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحال شخص کا (ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی کو وصولی کے لئے کسی دوسرے کے سپرد کیا جائے تو اسے اس (دوسرے شخص) کے پیچھے جانا چاہئے''۔

5053– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 2/174 "في البيوع :باب جامع الدين والحوالة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي "245"برواية المزني، وأحمد 380 - 2/379و465، والبخاري "2287"في الحوالة :باب هل يرجع في الحوالة، ومسلم "1564"في المساقاة، باب تحريم مطل الغني، وأبو داود "3345"في البيوع :باب في المطل، والنسائي 7/317في البيوع :باب الحوالة، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار4/8 "، والبيهقي 6/70، والبغوي "2152"وسيأتي عند المصنف برقم "5090"بهذا الإسناد والمتن وأخرجه عبد الرزاق "15356"، ووأحمد 2/463، والترمذي "1308"في البيوع: باب في مطل الغني أنه ظلم، الغني ابن ماجه "2403"في الصدقات :باب الحوالة، والطحاوي في "المشكل1/414 "، وابن الجارود "560"، والبيهقي 6/70من طرق عن أبي الزناد، به. وأخرجه عبد الرزاق "1556"، وأحمد 2/463، والترمذي "1308" في البيوع :باب في مطل الغني أنه ظلم، وابن ماجه "2403"في الصدقات :باب الحوالة، والطحاوي في "المشكل1/414 "، وابن الجارود "560"، والبيهقي 6/70من طرق عن أبي الزناد، به.

كِتَابُ الْكَفَالَةِ

کتاب! کفالت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ ضَمَانِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ وَفَاءً إِذَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُتَعَدِّي فِيهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے قرض کی ادائیگی کی ضمانت دی

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑی ہو جبکہ وہ اس بارے میں زیادتی کرنے والا نہ ہو

5054 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ مَالًا، فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا، فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض چھوڑ کر جائے وہ میری طرف آئے گا اور اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔''

5054- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي، فقد روى له البخاري مقروناً، ومسلم في المتابعات وهو صدوق. إسحاق بن إبراهيم: ابن راهويه. وقد تقدم الحديث بإسناد صحيح عند المصنف برقم "3063" و "3834".

كِتَابُ الْقَضَاءِ

کتاب! (عدالتی) فیصلوں کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مُنَاقَشَةِ اللّٰهِ فِي الْقِيَامَةِ الْحَاكِمَ الْعَادِلَ إِذَا كَانَ فِي الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے اس عادل حکمران کے ساتھ مناقشہ کی صفت کے بارے میں ہے' جو شخص دنیا میں (قاضی کے فرائض سرانجام دیتا تھا)

5055 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَلَاءِ الْيَشْكُرِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَرْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): يُدْعَى بِالْقَاضِي الْعَادِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَلْقَى مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ مَا يَتَمَنَّى، أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي عُمْرِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن عادل قاضی کو بلایا جائے گا اور اس سے اتنی سختی سے حساب لیا جائے گا وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہ دیا ہوتا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْمَرْءِ فِي قَضَاءِ الْمُسْلِمِينَ إِذَا عَلِمَ تَعَذُّرَ سُلُوكِ الْحَقِّ فِيهِ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی مسلمانوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے میں داخل ہو' جبکہ اسے یہ علم ہو کہ اس بارے میں حق کے راستے پر چلنا اس کے لیے مشکل ہوگا

5056 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي جَمِيلَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ،

5055– إسناده ضعيف. صالح بن سرج: لم يوثقه غير المؤلف 6/460، وباقي السند رجاله رجال الصحيح غير عمرو بن العلاء فقد روى عنه جمع وذكره المؤلف في "الثقات 8/478." "أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه أحمد 6/96 من طرق عن عمرو بن العلاء، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع 4/192"، ونسبه إلى أحمد، وقال: إسناده حسن.

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اذْهَبْ فَكُنْ قَاضِيًا، قَالَ اَوَ تُعْفِينِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟، قَالَ: اذْهَبْ، فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ، قَالَ تُعْفِينِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟، قَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا ذَهَبْتَ فَقَضَيْتَ، قَالَ: لَا تَعْجَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ مَعَاذًا ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّي اَعُوذُ بِاللّٰهِ، اَنْ اَكُونَ قَاضِيًا، قَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ، وَقَدْ كَانَ اَبُوكَ يَقْضِي؟، قَالَ: لِاَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ قَاضِيًا، فَقَضَى بِالْجَهْلِ، كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ كَانَ قَاضِيًا، فَقَضَى بِالْجَوْرِ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ كَانَ قَاضِيًا عَالِمًا يَقْضِي بِحَقٍّ اَوْ بِعَدْلٍ، سَاَلَ التَّفَلُّتَ كَفَافًا ، فَمَا اَرْجُو مِنْهُ بَعْدَ ذَا

قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ الْقُرَشِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ

عبداللہ بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم جاؤتم قاضی ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: اے امیر المومنین کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو انہوں نے گزارش کی: اے امیر المومنین آپ مجھے اس سے معافی نہیں دیتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں تاکید کر رہا ہوں کہ تم جاؤ اور فیصلہ کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: آپ جلدی نہ کیجئے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی پناہ لیتا ہے وہ ایک ایسی ذات کی پناہ لیتا ہے' جس کی پناہ لی جاتی ہے''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں قاضی بن جاؤں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم ایسا کیوں نہیں کرتے جبکہ تمہارے والد فیصلے دیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قاضی ہو اور علم نہ ہونے کے باوجود فیصلہ دے وہ اہل جہنم میں سے ہوگا اور جو شخص قاضی ہو کر ظلم کے مطابق فیصلہ دے وہ اہل جہنم میں سے ہوگا اور جو شخص قاضی ہو اور عالم بھی ہو اور حق کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انصاف کے ساتھ فیصلہ دے وہ بھی (قیامت کے دن) یہ آرزو کرے گا کہ اسے برابری کی بنیاد پر چھوڑ دیا جائے''۔

5056– إسناده ضعيف. عبد الملك بن أبي جميلة: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 7/103، ولم يَروِ عنه غير معتمر بن سليمان، وقال حاتم: مجهول، وباقي رجاله ثقات. وعبد الله بن وهب: كذا وقع في الأصل "التقاسيم" 2/238 "وهب" بالواو، وقال في آخره: ابْنُ وَهْبٍ هَذَا: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وهب بن زمعة بْنِ الْاَسْوَدِ الْقُرَشِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ، رَوَى عَنْهُ الزهري قلت: هو ثقة، روى له الترمذي وابن ماجه وأخرجه الطبراني في "الكبير" "13319" "عن إبراهيم بن هاشم البغوي، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وقال في آخره: عبد الله بن وهب هذا: هو عندي عبد الله بن وهب بن زمعة، والله اعلم. وأخرجه أبو يعلى في "مسنده" ورقة 268/1 عن شيبان، عن معتمر بن سليمان به. وأخرجه الترمذي "1322" في أول الأحكام: باب ماجاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا) تو اب اس کے بعد میں کیا امید رکھ سکتا ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن وہب نامی راوی عبداللہ بن وہب بن اسود قریشی ہے جس کا تعلق مدینہ منورہ سے ہے۔ ابن شہاب زہری نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42)

اس سبب کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا "اور اگر تم فیصلہ دو تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ دو"

5057 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ قُرَيْظَةُ، وَالنَّضِيْرُ، وَكَانَتِ النَّضِيْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ، قَالَ: وَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيْرِ قُتِلَ بِهٖ، وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، وَدٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ، رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، فَقَالُوْا: ادْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلْهُ، فَقَالُوْا: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَوْهُ، فَنَزَلَتْ (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42)، وَالْقِسْطُ النَّفْسُ، بِالنَّفْسِ، ثُمَّ نَزَلَتْ (اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ) (المائدة: 50)

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک قریظہ قبیلہ تھا اور ایک نضیر قبیلہ تھا۔ نضیر قبیلہ قریظہ قبیلے سے زیادہ معزز سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والا جب کوئی شخص بنو نضیر سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو قتل کر دیتا، تو اسے اس کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا اور جب بنو نضیر سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو قتل کرتا، تو وہ کھجور کے ایک سو وسق دیت ادا کر دیتا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا، تو بنو نضیر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے کہا: تم لوگ اسے ہمارے حوالے کرو تاکہ ہم بھی اسے قتل کریں۔ ان لوگوں نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

5057- حديث قوي، رواية سماك عن عكرمة وإن كان فيها اضطراب -قد تابعه داود بن حصين، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين غير علي بن صالح، فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو داود "4494" في الديات: باب النفس بالنفس، وقد والنسائي 8/18 - 19 في القسامة: باب تأول وقول الله تعالى: (وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ)، والطبري في "جامع البيان" "11975"، والحاكم 4/366، والبيهقي 8/24، من طرق عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/363، وأبو داود "3591" في الأقضية: باب الحكم بين أهل الذمة، والنسائي 8/19، والطبري "11974" من طرق عن ابن اسحاق عن داود بن الحصين.

خدمت میں حاضر ہوئے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اگر تم فیصلہ دیتے ہو' تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ دو۔''

یہاں انصاف سے مراد یہ ہے: جان کا بدلہ جان ہو پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا وہ زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق فیصلہ چاہتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مَعُوْنَةِ الضُّعَفَاءِ وَاَخْذِ مَالِهِمْ مِنَ الْاَقْوِيَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ کمزور لوگوں کی مدد کرے اور طاقتور لوگوں سے ان (کمزوروں) کا مال وصول کرے

5058 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا رَجَعَتْ مُهَاجِرَةُ الْحَبَشَةِ، اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا تُحَدِّثُوْنِىْ بِاَعْجَبِ مَا رَاَيْتُمْ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ، قَالَ فِتْيَةٌ مِّنْهُمْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَرَّتْ عَلَيْنَا عَجُوْزٌ مِّنْ عَجَائِزِهِمْ، تَحْمِلُ عَلٰى رَاْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ، فَمَرَّتْ بِفَتًى مِنْهُمْ، فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا عَلٰى رُكْبَتَيْهَا، فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ، الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَتْ: سَتَعْلَمُ يَا غُدَرُ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ الْكُرْسِيَّ، وَجَمَعَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، وَتَكَلَّمَتِ الْاَيْدِىْ وَالْاَرْجُلُ بِمَا كَانَا يَكْسِبُوْنَ، فَسَوْفَ تَعْلَمُ اَمْرِىْ وَاَمْرَكَ عِنْدَهُ غَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتْ، ثُمَّ صَدَقَتْ، كَيْفَ يُقَدِّسُ اللّٰهُ قَوْمًا لَا يُؤْخَذُ لِضَعِيْفِهِمْ مِنْ شَدِيْدِهِمْ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حبشہ کے مہاجرین واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے حبشہ کی سرزمین پر جو حیران کن بات دیکھی ہے اس بارے میں ہمیں کچھ بتاؤ' تو ان میں سے کچھ نوجوانوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک بوڑھی عورت ہمارے پاس سے گزری۔ اس نے اپنے سر پر پانی کا مٹکا اٹھایا ہوا تھا' وہ حبشیوں سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کے پاس سے گزری' تو اس

5058- حديث قوى بشواهده .مسلم بن خالد بن وهو الزنجي -وإن كان سيء الحفظ وقد تابعه في المرفوع منه الفضل بن العلاء عند المؤلف في الرواية الآتية، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح .ابن خثيم :هو عبد الله بن عثمان بن خثيم .وقال الإمام الذهبي في "العلو للعلي الغفار "ص68عن هذا الإسناد بعد أن ساقه :إسناده صالح .وأخرجه ابن ماجه "4010"في الفتن :باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، وأبو يعلى "2003"من طريقين عن يحيى بن سليمن عن ابن خثيم، بهذا الإسناد .وله شاهد من حديث بريدة عند البزار "1596"، والبيهقي في "السنن 6/95 "و10/94، وفي "الأسماء والصفات "ص404، وهو حسن في الشواهد، قال الهيثمي 5/208، ونسبة للبزار، وفيه عطاء بن السائب، وهو ثقة، لكنه اختلط، وبقية رجاله ثقات.

نوجوان نے اپنا ایک ہاتھ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور پھر اسے گھٹنوں کے بل گرا دیا۔ اس عورت کا مٹکا ٹوٹ گیا' پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نوجوان کی طرف متوجہ ہو کر اس نے کہا: اے نالائق عنقریب تم جان لو گے اللہ تعالیٰ جب کرسی کو رکھے گا اور تمام پہلے اور بعد والوں کو جمع کرے گا اس دن ہاتھ اور پاؤں اس بارے میں کلام کریں گے کہ انہوں نے کیا کچھ کیا اس وقت تم میرے اور اپنے معاملے کے بارے میں جان لو گے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے سچ کہا ہے اس نے سچ کہا ہے اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے پاک کر سکتا ہے' جس میں کمزور کے لئے طاقت ور سے مواخذہ نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْخُذَ لِلضَّعِيفِ مِنَ الْقَوِيِّ اِذَا قَدَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ طاقتور سے کمزور کا حق وصول کرے جبکہ وہ اس کی قدرت رکھتا ہو

5059 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَيْفَ تُقَدَّسُ اُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ مِنْ شَدِيدِهِمْ لِضَعِيفِهِمْ؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایسی اُمت کو کیسے پاک کیا جا سکتا ہے جس میں کمزور کے لئے طاقت ور سے مواخذہ نہ کیا جائے۔''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَاكِمَ الْمُجْتَهِدَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُكْمِهٖ اَجْرَيْنِ اِذَا اَصَابَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس حاکم کو دوگنا اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو فیصلہ دیتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بارے میں کوشش کرتا ہے' جبکہ اس کا فیصلہ درست بھی ہو

5060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، وَحَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ

5059– رجاله رجال الصحيح غير الفضل بن العلاء، فقد روى له البخاري مقروناً بغيره وقال ابن معين: لاباس به، وقال علي بن المديني: ثقة. وانظر ما قبله. وأخرجه الخطيب البغدادي في "تاريخه 7/396" من طريق الحسن بن عمرو السبيعي، عن علي بن المديني، بهذا الإسناد.

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ، فَاجْتَهَدَ، فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا رَوٰى مَعْمَرٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، مُسْنَدًا، اِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی قاضی فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہے اور درست فیصلہ کرتا ہے' تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہے اور اس سے غلطی ہو جائے' تو اسے ایک اجر ملتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) معمر نے ثوری کے حوالے سے مسند روایت کے طور پر یہی روایت نقل کی ہے۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْحَاكِمِ الْمُجْتَهِدِ فِي قَضَائِهِ اَجْرًا وَاحِدًا اِذَا اَخْطَاَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس قاضی کے لیے ایک اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو اپنے فیصلے میں اجتہاد سے کام لیتا ہے اور اس میں غلطی کر جاتا ہے

5061 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرِ بْنِ مُعَاذٍ الْبَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ:

5060- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن أبي السرى، وهو محمد بن المتوكل، فمن رواة أبي داود، وقد تـابـعه عليه هنا محمد بن يحيى الذهلي، وهو ثقة من رجال البخاري .وأخرجه ابن الجارود "966"، والدارقطني 4/204من طريق محمد بن يحيى الذهلي بهذا الإسناد .وتابع الذهلي غير واحد عند الدارقطني.وأخرجه الترمذي "1326"في الأحكام :باب ماجاء في القاضي يصيب ويخطء، والنسائي 224 - 6/223في آداب القضاة :باب الإصابة في الحكم، والبيهقي 10/119من طرق عن عبد الرزاق، به.وأخرجه أحمد 4/198و - 204و205، والشافعي 177 - 2/176، والبخاري "7352"في الاعتصام :باب أجر الحـاكـم إذا اجتهـد فأصاب أو أخطأ، ومسلم "1716"في الأقضية :بـاب بيـان أجـر الحـاكـم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، وأبو داود "3574"في الأقضية :بـاب فـي الـقاضي يخطء، والنسائي في القضاء من "الكبرى "كما في "التحفة8/158 "، وابن ماجه "2314"فـي الأحكام :بـاب الـحـاكـم يجتهد فيصيب الحق، والدارقطني 211 - 4/210و211، والبيهقي 10/119، والبغوي "2509"، وابن عبد البر في "جامع بيان العلم 2/71 "من طريق يزيد بن الهاد، عن أبي بكر بن محمد بن خزم، به.

5061- حـديث صحيح .هشـام بن عمار :حسـن الـحـديـث، روى لـه البخارين وقد توبعن ومن فوقه من رجال الشيخين . محمد بن إبراهيم :هـو ابـن الحارث بن خالد التيمي، وابن الهاد :هـويـزيـد بْـنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الليثين وعبد العزيز بن محمد :هو الدراوردي .وأخـرجه ابن ماجه "2314"في الأحكام :بـاب الـحاكم يجتهد فيصيب الحق، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد .وأخـرجه الشافعي 2/176، ومسلم "1716"في الأقضية :بـاب بيـان أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطان وأبو داود "3574"في الأقضية :باب في القاضي يخطء، والدارقطني 211 - 4/210و211، والبغوي "2509"من طرق عن عبد العزيز بن محمد الدراوردين به .وأخرجه أحمد 4/198و204، والبخاري "7352"في الاعتصام :بـاب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ومسلم "1716"، والدارقطني 4/211، والبيهقي 119 - 10/118، وابن عبد البر في "جامع بيان العلم"وفضله 2/71 "من طرق عن يزيد بن الهاد، به.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ، وَاِذَا حَكَمَ، فَاجْتَهَدَ، فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قاضی فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ دے' تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ دیتے ہوئے اجتہاد کرے اور غلطی کرے' تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْحَاكِمِ عَلٰى حُكْمِهِ مَا دَامَ يَتَجَنَّبُ الْحَيْفَ وَالْمَيْلَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس قاضی کی مغفرت کرنے کا تذکرہ' جو فیصلہ کرتے ہوئے زیادتی کرنے اور کسی ایک جانب مائل ہونے سے اجتناب کرتا ہے

5062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ

حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے' جب تک وہ ظلم نہ کرے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْكُمَ الْحَاكِمُ وَحَالَتُهُ غَيْرُ مُعْتَدِلَةٍ فِي الْاِعْتِدَالِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی قاضی کسی ایسی حالت میں فیصلہ دے جبکہ اس کی حالت معتدل نہ ہو

5063 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

5062- إسناده حسن. عمران القطان: وهو ابن داورن روى له أصحاب السنن، وهو حسن الحديث، وباقي السند على شرطهما. ابن أبي أوفى: هو عبد الله، والشيباني الرواى عنه: هو سليمان بن أبي سليمن أبو اسحاق الشيباني. واخرجه الترمذي "1330" في الأحكام: باب ما جاء في الإمام العادل، عن أبي بكر العطار عبد القدوس بن محمد، والحاكم 4/93، والبيهقي 10/88 من طريق أبي قلابة عبد الملك بن محمد، كلاهما عن عمرو بن عاصم الكلابي، بهذا الإسناد. وزاد في آخره: "فإذا جار تخلى عنه ولزمه الشيطان" وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عمران القطان، وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرا پنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی قاضی غصے کے عالم میں دوآدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْكُمَ الْحَاكِمُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ تَغَيُّرِ طَبْعِهِ عَنْ عَادَتِهِ الَّتِيْ اعْتَادَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی قاضی مسلمانوں کے درمیان ایسی حالت میں فیصلہ دے جب اس کی عام عادت کے حساب سے اس کی طبیعت متغیر ہو

5064 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرا پنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی قاضی غصے کے عالم میں دوآدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دے۔''

ذِكْرُ اَدَبِ الْقَاضِيْ عِنْدَ اِمْضَائِهِ الْحُكْمَ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ

قاضی کے ان آداب کا تذکرہ' جودوفریقوں کے درمیان فیصلہ دینے کے وقت ہونے چاہئیں

5065 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْزِيُّ بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ،

5063- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند ابن القاضي الجارود وفي رواية المصنف الآتية:وأخرجه مسلم على "1717"في الأقضية :باب كراهية قضاء القاضي وهو غضبان، وابن الجارود "997"، والبيهقي 10/105من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد.وأخرجه من طرق عن عبد الملك بن عمير، به :الشافعي 2/177، والطيالسي "860"، والحميدي "792"، وأحمد 5/36و 38و 46و52ن وابن أبي شيبة 7/233، ووكيع في "أخبار القضاة 1/81 "و82، والبخاري "7158"في الأحكام :باب هل يقضي القاضي أويفتي وهو غضبانن ومسلم "1717"، وأبو داود "3589"في الأقضية :باب القاضي يقضي وهو غضبان، والنسائي 8/237و 238في آداب القضاة :باب ذكرماينبغي للحاكم أن يجتنبه، وابن ماجه "2316" في الأحكام :باب لايحكم الحاكم وهو غضبان، والطحاوي في "الشروط 2/845 "و 846و846، والبيهقي 104 /10و105، والبغوي ."2498"وقد صرح عبد الملك بن عمير بالتحديث عند البخاري وغيره.

5064- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِسَالَةٍ *، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَبْعَثُنِي وَاَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ؟، فَاُسْاَلُ عَنِ الْقَضَاءِ وَلَا اَدْرِي مَا اُجِيبُ، قَالَ: مَا بُدٌّ مِنْ ذٰلِكَ، اَنْ اَذْهَبَ بِهَا اَنَا اَوْ اَنْتَ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاِنْ كَانَ، وَلَا بُدَّ اَذْهَبُ، اَنَا، فَقَالَ: انْطَلِقْ، فَاقْرَاْهَا عَلَى النَّاسِ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى، يُثَبِّتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النَّاسَ سَيَتَقَاضَوْنَ، فَاِذَا اَتَاكَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِي لِوَاحِدٍ، حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ، فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ تَعْلَمَ لِمَنِ الْحَقُّ؟!*

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام رساں (یعنی ...) بنا کر بھیجا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے بھیج رہے ہیں میں ایک کم عمر آدمی ہوں۔ مجھ سے قضاء کے بارے میں دریافت کیا جائے گا اور مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا جواب دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بغیر کوئی چارا بھی نہیں ہے' یا مجھے جانا ہوگا یا تم جاؤ گے۔ حضرت علی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اگر اس کے بغیر کوئی چارا نہیں ہے' تو پھر میں چلا جاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے لوگوں کے سامنے تلاوت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ تمہارے دل کو ہدایت پر ثابت رکھے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے مقدمات لے کر آئیں گے جب دو فریق تمہارے پاس آئیں' تو تم کسی بھی فریق کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا' جب تک دوسرے فریق کا کلام نہ سن لو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے' تمہیں پتہ چل جائے گا' حق پر کون ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحَاكِمَ لَهُ اَنْ يُهَدِّدَ الْخَصْمَيْنِ بِمَا لَا يُرِيْدُ اَنْ يُمْضِيَهُ اِذَا اَرَادَ اسْتِكْشَافَ وَاضِحٍ خَفِيَ عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' قاضی کو اس بات کا حق حاصل ہے'

وہ کسی ایسی حقیقت کو نمایاں کرنے کے لیے' جو اس سے مخفی ہو، دو فریقوں کو کسی ایسے طریقے سے دھمکا سکتا ہے' جسے پورا کرنے کا اس کا ارادہ نہ ہو

5065- إسناده ضعيف، سماك في روايته عن عكرمة اضطرب، والرسالة التي أرسل بها رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علياً هي "براءة "ليقرأها على الناس في الحج .وأخرجه عبد الله بن الإمام أحمد في زياداته على "المسند 1/150 "عن أبي بكر، عن عمرو بن حماد، عن أسباط بن نصر، عن سماك، عن حنش، عن علي بن أبي طالب، وحنش -وهو ابن المعتمر الكناني :-ضعيف وأورد السيوطي في "الدر المنثور 4/125 "ونسبه إلى أبي الشيخ، وفيه أنه بعث علياً ببراءة إلى اليمن، وهذا خلط بين قصة إرساله إلى الحج وببراءة وبين قصة إرساله إلى اليمن .وأخرج خبر إرساله إلى اليمن، وهو صحيح بطرقه :أحمد 1/90و 96و 111وعبد لله ابنه 1/149، والطيالسي "125"، وأبو داود "3582"في الأقضية لايقضي بين الخصمين حتى يسمع كلامهما، والنسائي في "خصائص علي "34" "، وأبو يعلى "371"، وابن سعد 2/337، ووكيع في "أخبار القضاة 86 - 86 - 1/85 "، والبيهقي 19/137 من طرق عن سماك بن حرب.

5066 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا دَاوُدَ، وَكُلُّ وَاحِدَةٍ تَخْتَصِمُ فِي ابْنِهَا، فَقَضَى لِلْكُبْرٰى، فَلَمَّا خَرَجَتَا قَالَ: سُلَيْمَانُ كَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمَا، فَاَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ - وَاَوَّلُ مَنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ السِّكِّينَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا كُنَّا نُسَمِّيهَا الْمُدْيَةَ - فَقَالَتِ الصُّغْرَى: مَهْ؟ قَالَ: اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا، قَالَتِ: ادْفَعْهُ اِلَيْهَا، وَقَالَتِ: الْكُبْرَى شُقَّهُ بَيْنَنَا، قَالَ: فَقَضَاهُ سُلَيْمَانُ لِلصُّغْرٰى، وَقَالَ: لَوْ كَانَ ابْنَكِ، لَمْ تَرْضَيْ اَنْ نَشُقَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دوخواتین حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ ایک بچے کے بارے میں جھگڑا کر رہی تھیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ لے لیا جب وہ دونوں وہاں سے نکلی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے تم دونوں کے درمیان کیا فیصلہ دے ہے۔ ان دونوں خواتین نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس بارے میں بتایا' تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم میرے پاس چھری لے کر آؤ (راوی کہتے ہیں: پہلی مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی لفظ ''سکین'' سنا کیونکہ ہم لوگ چھری کے لئے لفظ مدیہ استعمال کرتے ہیں)

تو چھوٹی عمر کی عورت نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں اس بچے کو تم دونوں کے درمیان تقسیم کردوں گا۔ اس عورت نے کہا: آپ اس بچے کو اس بڑی عمر کی عورت کے سپرد کر دیں جب کہ بڑی عمر کی عورت نے کہا: آپ اسے ہمارے درمیان تقسیم کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ انہوں نے فرمایا: اگر یہ تمہارا بیٹا ہوتا' تو تم اس بات سے راضی نہ ہوتی کہ اس کے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يُحْكَمُ لِلْمُخْتَلِفِينَ فِي طُرُقِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْاِمْكَانِ

اس بات کی صفت کا تذکرہ' جب مسلمانوں کے راستے کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہو جائے' تو پھر کیا فیصلہ کیا جائے

5066- إسناده صحيح حسن .ابن عجلان وهو محمد حسن الحديثن روى له مسلم في الشواهدن وقد توبع، وباقي السند ثقات على شرطهما .أبو الزناد :عبد الله بن ذكوان، الأعرج :عبد الرحمن بن هرمز .وأخرجه مسلم "1720"في الأقضية :باب بيان اختلاف المجتهدين، والبيهقي 10/268عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/322، والبخاري "3427"في أحاديث الأنبياء :باب قول الله تعالى :(وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ) ، و "6769"في الفرائض :باب إذا ادعت المرأة ابناً، ومسلم "1720"، والنسائي 235 - 8/234باب حكم الحاكم بعلمهن و 236باب نقض الحاكم ما يحكم به غيره ممن هو مثله أو أجل منهن والبيهقي 10/268من طرق عن أبي الزنادن به.وأخرجه النسائي في القضاء كما في "التحفة 9/307 "من طريق عمران بن حدير، عن يحيى بن سعيد، عن بشير بن نهيكن عن أبي هريرة.

5067 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطُّرُقِ فَدَعُوا سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب راستے کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے' تو سات ذراع تک جگہ چھوڑ دو۔''

ذِكْرُ مَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ لِلْمُدَّعِيَيْنِ شَيْئًا مَعْلُومًا مَعَ إِثْبَاتِ الْبَيِّنَةِ لَهُمَا مَعًا عَلَى مَا يَدَّعِيَانِ

اس بات کا تذکرہ' حاکم ایسی صورت میں کیا فیصلہ دے جب دو افراد نے ایک متعین چیز کے بارے میں دعویٰ کیا ہو اور ان دونوں نے ہی اپنے دعوے کے ثبوت بھی پیش کر دیئے ہوں

5068 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارے میں دعویٰ کیا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کو ان دونوں کے درمیان نصف نصف کے طور پر تقسیم کر دیا۔

5067- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهب بن بقية ويوسف بن عبد الله بن الحارث من رجاله، وباقي السند على شرطهما. خالد الأول: هو خالد بن مهران الحذاء، والثاني والرواى عنه: هو خالد بن عبد الواسطي الطحان. وأخرجه مسلم "1613" في المساقاة: باب قدر الطريق إذا اختلفوا، والبيهقي 6/154، والبغوي والبغوي "2175" من طريق عبد العزيز بن المختار، عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/228 عن هشيم، وأخبرنا خالدن عن يوسف أو عن أبيه عبد الله بن الحارث، عن أبي هريرة. والشك من هشيم، فقد رواه غيره عن خالدن عن يوسف عن أبيه فلم شك. واخرجه الطيالسي "2555"، وابن أبي شيبة 7/255، وأحمد 2/429 و474، وأبو داود "3633" في الأقضية: أبواب من القضاء، والترمذي "1356" في الأحكام: باب إذا تشاجروا في قدر الطريق، من طريق المثنى بن سعيد، عن قتادة، عن بشير بن كعب، عن أبي هريرة. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

5068- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمةن فمن رجال مسلم. عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث. وأخرجه البيهقي 10/358 عن أبي عبد الله الحافظن عن أبي الوليد، عن عبد الله بن محمد، بهذا الإسناد. وفي آخره: كذا وجدته في كتابي في موضعين، وقد رأيته في "مسند إسحاق "هكذا، إلا أنه ضرب على بشير بن نهيك بعد كتبته بخط قديم. وأخرجه أبو داود "3618" في الأقضية: باب الرجلين يدعيان شيئاً وليس بينهما بينة، وابن ماجه "2329" في الأحكام: باب الرجلان يدعيان السلعة وليس بينهما بينة.

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْإِنْقِيَادِ لِحُكْمِ اللّٰهِ وَإِنْ كَرِهَهُ فِي الظَّاهِرِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرے اگر چہ بظاہرا سے وہ حکم پسند نہ آئے

5069 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، (إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ) (البقرة: 284) ، دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ، لَمْ يَدْخُلْهُ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُولُوا سَمِعْنَا، وَأَطَعْنَا، وَسَلَّمْنَا، فَأَلْقَى اللّٰهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ) (البقرة: 285) الْآيَةَ، وَقَالَ: رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا، كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) (البقرة: 286) ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"تمہارے من میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپا کے رکھو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا۔"

تو اس آیت کے نزول کی وجہ سے لوگ انتہائی زیادہ پریشان ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو ہم نے سنا اور اطاعت کی اور ہم نے تسلیم کیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کو ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل کی گئی اور اہل ایمان بھی (ایمان لے آئے)"

اس میں یہ الفاظ بھی ہیں (وہ لوگ یہ کہتے ہیں)

"اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں' یا غلطی کر جائیں' تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا"

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا (اس میں یہ دعا بھی ہے)

"اے ہمارے پروردگار' تو ہم پر اس طرح بوجھ نہ لاد دینا' جس طرح' تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر لاد دیا تھا۔"

تو پروردگار نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَأْخُذَ الْمَرْءُ مَا حَكَمَ لَهُ الْحَاكِمُ بِالشُّهُودِ إِذَا عَلِمَ ضِدَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَالِقِهِ فِيهِ

5069- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أدم بن سليمان فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 1/ 233، ومسلم "126"في الإيمان: باب بيان أنه سبحانه وتعالى لم يكلف إلا ما يطاق، والترمذى "2992"في تفسير القرآن: باب ومن سورة البقرة، والنسائي في التفسير كما في "التحفة4/391 "، الطبراني "6457"، والواحدى في "أسباب النزول" ص 211 - 210من طرق عن وكيع بهذا الإسناد.وفي الباب عن أبي هريرة في الجزء الأول برقم ."139"

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اس فیصلے کو قبول کرے جو حاکم نے گواہوں کی بنیاد پر

اس کے حق میں دے دیا ہو' حالانکہ اس شخص کو اپنے اور اپنے خالق کے درمیان معاملے کے اعتبار سے اس کے متضاد کا علم ہو (یعنی اسے پتہ ہو کہ حاکم نے اس کے حق میں غلط فیصلہ دیا ہے)

5070 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ، اَنْ يَكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَاَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ، مِنْ حَقِّ اَخِيهِ، فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

✿✿ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: میں ایک انسان ہوں تم لوگ اپنے مقدمات لے کر میرے پاس آتے ہو البتہ اگر کوئی شخص اپنے موقف کو ثابت کرنے میں دوسرے کے مقابلے میں زیادہ تیز ہو اور میں نے جو سنا میں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ دے دوں' تو میں جس شخص کے حق میں اس کے کسی بھائی کے حق کا فیصلہ دوں تو وہ اسے قبول نہ کرے کیونکہ میں نے اس کے لئے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا۔

5070– إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى "الموطأ 2/719 "فى الأقضية :باب الترغيب فى القضاء بالحق. ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 2/178، والبخارى "2680"فى الشهادات :باب من أقام البينة بعد اليمين، و "7169"فى الأحكام :باب موعظة الإمام للخصوم، والطحاوى 4/154، والبيهقى 10/143و149، والبغوى ."2506" وأخرجه أحمد 6/203و-291 291و307، وابن أبى شيبة 7/233، ومسلم "4" "1713"فى الأقضية :باب الحكم بالظاهر اللحن بالحجة، والترمذى "1339" فى الأحكام :باب ماجاء فى التشديد على من يقضى له بشىء ليس له أن يأخذه النسائى 8/233فى آداب القضاة :باب الحكم بالظاهرن وابن ماحه "2317"فى الأحكام :باب قضية الحاكم لاتحل الحكم بالظاهر، وابن ماجه "2317"فى الأحكام :باب قضية الحكام لاتحل حراماً ولاتحرم حلالاً، الطبرانى "906"/23و "907"وابن الجارود "999"، الدارقطنى 4/239، والبيهقى 10/149من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/308، والبخارى "2458"فى المظالم :باب إثم من خاصم فى باطل وهو يعلمه، و "7181"فى الأحكام باب قضى له بحق أخيه فلا يأخذ، و "7185"باب القضاء فى كثير المال وقليلهن ومسلم "5" "1713"و"6"، والطحاوى 4/239، والطبرانى "803"/23و "902"و "902"و"903"، والدارقطنى 4/239، والبيهقى 10/143و 150 - 149من طريقين عن عروة، به. وأخرجه أحمد 6/320، وابن أبى شيبة 7/234، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/154 "، "ومشكل الآثار "، 1/329و330، والطبرانى "663"/23، وابن الجارود "1000"[والدارقطنى 4/239، والبيهقى 6/66، والبغوى "2508"من طريق أسامة بن زيد الليثى، عن عبد الله بن رافع، عن أم سلمة بنحوه فى حديث طويل. وأخرجه بنحوه الطبرانى "848"/23من طريق ابن لهيعة، عن يونس بن يزيد، عن الزهرين عن عمرة بن عبد الرحمن، عن أم سلمة.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ الْمَرْءِ مَا حِكَمَ لَهُ الْحَاكِمُ اِذَا عَلِمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَالِقِهِ ضِدَّهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اس چیز کو حاصل کرے جو حاکم نے اس کے حق میں فیصلہ دیا ہے' جبکہ اسے اپنے اور اپنے خالق کے درمیان (معاملے میں) اس کے برخلاف کا علم ہو

5071 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ، يَكُوْنُ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں ایک انسان ہوں ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی ایک شخص اپنے موقف کو پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو' تو جس کے حق میں' میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ دے دوں تو میں نے اس کو جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا''۔

5072 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ، اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میں ایک انسان ہوں۔ تم لوگ میرے پاس مقدمات لے کر آتے ہو۔ ہوسکتا ہے کوئی شخص اپنا موقف پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو' تو جس شخص کے حق میں' میں اس کے بھائی کے حق سے متعلق کسی چیز کا فیصلہ دے دوں' تو میں نے اس کو جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا''۔

5071- إسناده حسن .محمد بن عمرو :روى لـه البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وباقي السند ثقات على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/332، وابن أبي شيبة 235 - 7/234، وابن ماجه "2318"في الأحكام :باب قضية الحاكم لاتحل حراماً ولاتحرم حلالاً، عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة "ورقة :147هذا إسناد صحيح وله شاهد من حديث أم سلمة .قلت :هو الحديث السابق.

5072- إسناده صحيح على الشيخين .سفيان :هو ابن عيينة.وأخرجه الحميدي "296"، والبخاري "6967"في الحيل : باب رقم "10"، وأبو داود "3583"في الأقضية :باب في قضاء القاضي إذا أخطأ، والطبراني في "الكبير "798"/23 "، والبيهقي 10/149من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وانظر ."5070"

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ اِلَّا شَاهِدٌ وَاحِدٌ عَلٰى شَيْءٍ يَدَّعِيهِ

اس بات کا تذکرہ اس شخص کے حق میں کیا فیصلہ دیا جائے جس کے پاس کسی ایسی چیز کے بارے میں صرف ایک گواہ ہو جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے

5073 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5074 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلٰى اَرْضٍ لِي كَانَتْ لِاَبِي، فَقَالَ: الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِي فِي يَدِي زَرَعْتُهَا، لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ: اَلَكَ بَيِّنَةٌ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَكَ يَمِيْنُهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ، لَا يُبَالِي عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: لَيْسَ

5073- إسناده صحيح. سهيل بن أبي صالح: روى لـه البخاري مقروناً واحتج به. مسلم، وأبو الربيع واسمه سليمان بن داود المـهـري المصري وری له أبو داود والنسائين وهو ثقة، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطحاوي 4/144، وابن الجارود "1007"ن والبيهقي 10/168من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3611"في الأقضية: باب القضاء باليمين مع الشاهد، والطحاوي 4/144، والبيهقي 10/168من طرق عن سليمان بن بلال، به. وأخرجه الشافعي 2/179، وأبو داود "3610"، والترمذي "1343"في الأحكام: باب ما جاء في اليمين مع الشاهد، وابن ماجه "2368"في الأحكام: باب القضاء بالشاهد واليمين، والطحاوي 4/144، والبيهقي 10/168، والبغوي "2503"من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن ربيعة، به. قال الترمذي: حديث حسن غريب. وأخرجه ابن عدي في: "الكامل 6/2355 "، 6/2355، البيهقي، 10/169، من طريقين عن المغيرة بن عبد الرحمن، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة.

لَكَ مِنْهُ، اِلَّا ذٰلِكَ ، قَالَ: فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ: اَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهُ ظُلْمًا، لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضر الموت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے جو میرے باپ کی ملکیت تھی۔ کندی نے کہا: وہ زمین میری ہے۔ میرے قبضے میں ہے۔ میں نے اس پر کھیتی باڑی کی ہے۔ اس کا اس زمین میں کوئی حق نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرمی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تمہیں قسم اٹھانی ہوگی۔ دوسرے شخص نے عرض کی: یہ گناہ گار شخص ہے یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ کس بات پر قسم اٹھا رہا ہے۔ یہ کسی چیز سے ڈرتا نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے تمہیں یہ ہی چیز مل سکتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے جانے کے بعد ارشاد فرمایا: اگر تو اس شخص نے اس مال کے بارے میں اس لئے قسم اٹھائی ہے' تاکہ ظلم کے طور پر اسے ہتھیا لے' تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ اسْتِعْمَالِ الْقُرْعَةِ فِى الْاَحْكَامِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے احکام میں قرعہ اندازی کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

5075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّوْرِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَقَتَادَةَ، وَحُمَيْدٍ، وَسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَاَقْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

5074- إسناده صحيح مسلم، وسماع علقمة من أبيه ثابت خلافاً لما قاله الحافظ في "التقريب." وانظر تعليقنا على "أعلام النبلاء 2/573." وأخرجه مسلم "223" "139" في الإيمان: باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار، والترمذي "1340" في الأحكام: باب ما جاء في أن البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه، والنسائي في القضاء من "البكرى "كما في "التحفة 9/86 "، والبيهقي 10/179، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه مسلم "139"، وأبو داود "3245" في الأيمان والنذور: باب فيمن حلف يميناً ليقتطع بها مالاً لأحد، و "3623" في الأقضية: باب الرجل يحلف على علمه غاب عنه، والطحاوي في "شرح معاني آثار 4/148 "، وفي "مشكل الآثار 4/248 "، والبيهقي 10/144 و 254 من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 4/317، ومسلم "224" "139"، والنسائي في القضاء من "الكبرى كما في "التحفة" 9/86، والطحاوي 4/147، وفي "مشكل الآثار 4/248 "، والبيهقي 10/137 و 261 من طرق عن أبي عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ علقمة، به.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَرَدَّ أَرْبَعَةً فِي الرِّقِّ

ایک سند کے مطابق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ایک سند کے مطابق سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے مرنے کے قریب چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اس شخص کے پاس اس غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

5075- حديث صحيح .وأخرجه البيهقي 10/286من طريق عبد الأعلى بن حماد، بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني "302"/8عن عبدان بن أحمد، عن عبد الأعلى بن حماد، عن حماد بن سلمة، سماك بن حرب، وقتادة، وحميد، عن الحسن، عن عمران.وأخرجه احمد 4/445، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/175 "من طريقين عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد بن 4/438و445، ومسلم "1668"في الأيمان :باب من أعتق شركاً له في عبد، وأبو داود "3961"في العتق :باب فيمن أعتق عبيداً له لم يبلغهم الثلث، والطبراني في "الكبير "358"/18 "و "359و "361"و "428"و "429"429"و "430" و "431"من طرق عن ابن سيرين، عن عمران، به وقد تقدم برقم "4320"من طريق الحسن بن عمران.

بَابُ الرِّشْوَةِ

باب! رشوت کا بیان

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلَ الرِّشْوَةَ فِيْ اَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو مسلمانوں کے احکام یعنی (ان کے بارے میں دیئے گئے فیصلوں) میں رشوت لیتا ہے

5076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ، وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فیصلہ کرتے ہوئے رشوت لینے والے اور دینے والے پر اللہ نے لعنت کی ہے۔''

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُرْتَشِيَ فِيْ اَسْبَابِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَسْلَكُ تِلْكَ الْاَسْبَابِ تُؤَدِّيْ اِلَى الْحُكْمِ

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنے کا طریقہ جو مسلمانوں کے امور میں رشوت لیتا ہے حالانکہ ان امور کا راستہ آگے چل کر فیصلے تک نہیں پہنچتا

5077 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ سَمِعْتُ

5076– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمربن أبى سلمة بن عبد الرحمن، فقد روى له أصحاب السنن، وهو مختلف فيه، وهو حسن الحديث، لا يأس به كما قال ابن عدى. وأخرجه أحمد 387و388 - 387، والترمذى "136"فى الأحكام :باب ماجاء فى الراشى والمرتشى فى الحكم، وابن الجارود "585"، والحاكم 4/103، والخطيب فى "تاريخ بغداد" 10/254من طرق عن أبى عوانة، بهذا الإسناد .وقال الترمذى :حديث حسن صحيح.

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت کی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْمَ الْغُلُوْلِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الرِّشْوَةِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لفظ (یعنی خیانت) کا اطلاق بعض اوقات رشوت پر بھی ہوتا ہے اگرچہ اس کا تعلق مال فے یا غنیمت سے نہیں ہوتا

5078 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ اَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا اَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَمَلًا، فَكَتَمَنَا مِنْهُ، مِخْيَطًا، فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌّ يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ اَسْوَدُ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اَرَاهُ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ ، قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ، الَّذِيْ قُلْتَ: قَالَ: وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ، فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهٖ، وَكَثِيْرِهٖ، فَمَا اُوْتِيَ اَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى

❀❀ عدی کندی جن کا تعلق بنوارقم سے ہے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے لئے (زکوٰۃ وغیرہ وصول کرنے کا) کوئی کام کرتا ہے اور پھر ہم سے اس میں

5077– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحارث بن عبد الرحمن خال ابن أبى ذئب، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق.وأخرجه أحمد 2/164و 190و 194و212، والترمذى "1337"فى الأحكام :باب ما جاء فى الراشى والمرتشى فى حكمن وأبو داود "3080"فى الأقضية :باب فى كراهية الرشوة، وابن ماجه "2313"فى الأحكام :باب التغليظ فى الحيف والرشوة، والطيالسى "2276"، وابن الجاورد "586"، والبغوى فى "الجعديات"2864" "، والحاكم 103 - 4/102ن والبيهقى 139 - 10/138من طرق عن ابن أبى ذئب، بهذا الإسناد .وقال الترمذى :حديث صحيحن وصححه الحاكم ووافقه الذهبى.

5078– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه عدى الكندى، فهو من رجال مسلم وحده .وأبو خيثمة :وهو بن زهير بن حرب وجرير :وهو ابن عبد الحميد الضبى .وأخرجه أحمد 4/192ن والحميد "894"، ومسلم "1833"فى الإمارة : باب تحريم هدايا العمال، وأبو داود "3581"فى الأقضية :باب هدايا العمالن والطبرانى "256"/17و"257"، "257"و "258" و "259"و "290"و "260"و"261"، والبيهقى 4/158و 7/116و 10/138من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى "262"/17من طريق إبراهيم بن مهاجر، عن قيس بن أبى حازم، به.

سے کوئی ایک سوئی چھپالیتا ہے یا اس سے بھی اوپر کی کوئی چیز چھپالیتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ خیانت کرنے والا ہوگا' تو ایک سیاہ فام شخص کھڑا ہوا' یہ منظر آج بھی گویا کہ میری نگاہ میں ہے۔ میرا خیال ہے' وہ ایک انصاری تھا۔ اس نے گزارش کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو آپ نے مجھے ذمہ داری عطا کی تھی۔ اسے واپس لے لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہ کیوں اس نے عرض کی: میں نے ابھی آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم کسی کام کا نگران مقرر کریں وہ تھوڑی اور زیادہ سب چیزیں لے کر آئے جو اسے دیا جائے اسے وصول کرلے جس چیز سے اسے منع کیا جائے اس سے باز آجائے۔''

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

کتاب! گواہی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اِعْلَامِ الشَّاهِدِ الْمَشْهُودَ لَهُ مَا عِنْدَهُ مِنَ الشَّهَادَةِ اِذَا جَهِلَ عَلَيْهَا

باب! اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' گواہ اس شخص کو اپنے پاس موجود گواہی کے بارے میں بتادے جس کے حق میں گواہی دی جانی ہے جب کہ وہ اس گواہی سے ناواقف ہو

5079 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِىْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِىْ يَاْتِىْ بِشَهَادَتِهٖ اَوْ يُحَدِّثُهَا قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا

✿✿ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں تمہیں سب سے بہترین گواہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں' ان سے مطالبہ کرنے سے پہلے ہی یہ اپنی گواہی لے آتے ہیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے بیان کردیتے ہیں۔''

5079– حديث صحيح .وهو في "الموطأ 2/720 "في الأقضية :باب ماجاء في الشهادات. وأخرجه أحمد 4/115عن إسحاق بن عيسى، والترمذي "2295"في الشهادات :باب ماجاء في الشهداء أيهم خير، عن معن، والنسائي في القضاء من "الكبرى "كما في "التحفة 3/233 "عن ابن القاسم، والبغوي "2513"عن أبي مصعب أحمد بن أبي بكر الزهري أربعهم عن مالك.وقال أبو عمر بن عبد البر -فيما نقله عنه الزرقاني في "شرح الموطأ 3/387 تعليقاً على قوله في السند " .عن أبي عمرة الأنصاري :"هكذا رواه يحيى، وابن القاسم، وأبو مصعب، ومصعب الزبيري .وقال القعنبي :ومعن بن عيسى "قلت :الذي في الترمذي عن معن، عن مالك فقال :عن أبي عمرة "ويحيى بن بكير، عن ابن أبي عمرة وكذا قال ابن وهب، وعبد الرزاق، عن مالك، وسمياه فقالا :عن عبد الرحمن بن أبي عمرة، فرفعا الإشكال، وهو الصواب .وعبد الرحمن هذا من خيار التابعين . وأخرجه من طريق مالك برواية "ابن أبي عمرة :"أحمد 5/193عن أبي نوح قراد، ومسلم "1719"في الأقضية :باب بيان خير الشهود، عن يحيى بن يحيى، وأبو داود "3569"في قضية :باب في الشهادات، عن ابن وهب، والترمذي "2296"عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، والطبراني "5182"عن القعنبي وعبد الله بن عبد الحكم، وعبد الله بن يوسف، والبيهقي 10/159عن يحيى بن يحيى بن يحيى، كلهم عنه به.

كِتَابُ الدَّعْوٰى

کتاب! دعویٰ کے بارے میں روایات

5080 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِى عَفَافٍ وَافٍ، اَوْ غَيْرَ وَافٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى عَفَافٍ، شَرْطٌ اُرِيْدَ بِهِ الزَّجْرُ، عَنْ ضِدِّ الْعَفَافِ مِمَّا لَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص حق کا مطالبہ کرے اسے نرمی کے ساتھ اس کا مطالبہ کرنا چاہئے خواہ وہ پورا ملے یا پورا نہ ملے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''نرمی کے ہمراہ کرنا چاہئے'' یہ ایک ایسی شرط ہے' جس کے ذریعے ممانعت مراد لی گئی ہے' جو اس چیز سے ممانعت ہے' جو نرمی کی متضاد ہوتی ہے' جس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِى مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

5081 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ مِنْ كِتَابِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكَوْسَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِى اَبُوْ مَعْبَدٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

5080- إسناده قوى، رجاله رجال الشيخين غير إبراهيم بن يعقوب، وهو ثقة .روى له أبو داود، والترمذى، والنسائى، وابن أبى مريم :هو سعيد بن الحكم بن أبى مريم، ويحيى بن أيوب :هو الغفقى المصرى، وهو وإن كان من رجال الشيخين فيه كلام يزحزحه عن رتبة الصحيح.وأخرجه ابن ماجه "2421"فى الصدقات :باب حسن المطالبة وأخذ الحق فى عفاف، والحاكم 2/32، والبيهقى 5/358من طرق عن ابن مريم، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط البخارى، ووافقه الذهبى، وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة "ورقة :153هذا إسناد صحيح على شرط البخارى.

5081- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبوعاصم :هو الضحاك بن مخلد، وأبو معبد ابن عباس :اسمه نافذ .وقد تقدم تخريجه عند المؤلف برقم ."156"

(متن حدیث):لَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: اِنَّكَ سَتَاْتِىْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ، فَاِذَا جِئْتَهُمْ، فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوا، اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِذَا اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ، فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٍ: خَمْسًا فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ، فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِنْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ، وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ، وَبَيْنَهُ حِجَابٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن بھیجا' تو آپ نے فرمایا تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس جارہے ہو تم ان کے پاس جاؤ' تو اس بات کی دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں' تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اس بارے میں بھی' اگر تمہاری بات مان لیں' تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی۔ اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں' تو تم لوگوں کے عمدہ مال حاصل کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْمُدَّعِي عِنْدَمَا يَدَّعِي مِنَ الْحُقُوقِ عَلٰى غَيْرِهِ

اس بات کا تذکرہ' دعویٰ کرنے والے پر اس وقت کیا لازم ہوگا؟ جب وہ دوسرے کے ذمہ لازم حق کا دعویٰ کرے

5082 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ،

5082– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد، وهو ثقة، روى له النسائي . وأخرجه عبد الرزاق "15193"، الشافعي 2/181، والبخاري "4552"في التفسير :باب (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً أُولَئِكَ لا خَلاقَ لَهُمْ)، والطبراني "11224"و"11225"، والبيهقي 10/252من طرق عن ابن جريج بهذا الإسناد .وقرن البيهقي مع ابن جريج في إحدى رواياته عثمان بن الأسود، واختصره بعضهم .وأخرجه الشافعي 2/180، وأحمد 1/343و 351و 356و363، والبخاري "2514"في الرهن :باب إذا اختلف الراهن والمرتهن ونحوه فالبينة على المدعي، واليمين على المدعى عليه، و"2668"في الشهادات :باب اليمين على المدعى عليه في الأموال والحدود، ومسلم "2" "711"في الأقضية :باليمين على المدعى عليه، وأبو داود "3619"في الأقضية :باب في اليمين على المدعى عليه، والترمذي "1342"في الأحكام :باب ماجاء في البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه، والنسائي 8/248في آداب القضاة :باب عظة الحاكم على اليمين، وأبو يعلى "2595"، والطبراني "11223"، والبيهقي، 10/252من طرق عن ابن أبي مليكة، بهذا الإسناد . تخرزان :أي تخيطان الجلد . والأشفى :هو المخرز، آلة للإسكاف، والجمع الأشافي.

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرُزَانِ، لَيْسَ مَعَهُمَا فِي الْبَيْتِ غَيْرُهُمَا، فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا، قَدْ طُعِنَ فِيْ بَطْنِ كَفِّهَا، بِاِشْفَى خَرَجَ مِنْ ظَهْرِ كَفِّهَا، تَقُوْلُ: طَعَنَتْهَا صَاحِبَتُهَا، وَتُنْكِرُ الْاُخْرٰى، فَاَرْسَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِمَا، فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: لَا تُعْطِي شَيْئًا، اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعٰى رِجَالٌ اَمْوَالَ رِجَالٍ، وَدِمَاءَهُمْ، وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ، فَادْعُهَا، فَاقْرَاْ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ، وَاقْرَاْ (اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ، وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77)، فَفَعَلْتُ، فَاعْتَرَفَتْ

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: دوخواتین گھر میں اکیلی تھیں گھر میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا ان دونوں میں سے ایک گھر سے باہر نکلی' تو اس کے پیٹ میں نیزہ مارا جاچکا تھا جو اس کی کمر کی طرف سے باہر نکل آیا تھا۔ اس عورت نے یہ بتایا: دوسری عورت نے اسے یہ نیزہ مارا ہے' جبکہ دوسری عورت نے اس کا انکار کیا میں نے یہ مقدمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیج دیا اس عورت نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم صرف ثبوت پیش کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ''اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ جات کی بنیاد پر دینا شروع کر دیا جائے' تو کچھ لوگ دوسرے لوگوں کے مال اور جانوں کے بارے میں دعویٰ کرنا شروع کر دیں گے جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اس پر قسم اٹھانا لازم ہے تم اس عورت کو بلاؤ اس کے سامنے قرآن کی تلاوت کرواور یہ آیت پڑھو:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اس کی قسم کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔''

پھر میں نے ایسا ہی کیا' تو (اس عورت نے) اپنے جرم کا اعتراف کرلیا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ عِنْدَ عَدَمِ بَيِّنَةِ الْمُدَّعِي بِمَا يَدَّعِي

اس بات کا تذکرہ جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' اگر دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش نہیں کرتا' تو اس پر کیا لازم ہوگا (جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے)

5083 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

5083– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب الرملي، وهو ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجة .وأخرجه مسلم "1" "1711"، وابن ماجه "2321"في الأحكام :باب البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه، والدارقطني 4/157، والبيهقي 10/252من طريق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وانظر الحديث السابق .وقال الإمام ابن القيم في إعلام الموقعين :1/90 "البينة في كلام الله ورسوله وكلام الصحابة :اسم لكل ما يبين الحق، فهي أعم من البينة في اصطلاح الفقهاء حيث خصوها بالشاهدين أو الشاهد واليمين، ولايجوز حجر في الأصطلاح مالم يتضمن حمل كلام الله ورسوله عليه، فيقع بذلك الغلط في فهم النصوص، غير مراد المتكلم منها.

(متن حدیث): لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى النَّاسُ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کی بنیاد پر دینا شروع کر دیا جائے' تو لوگ دوسرے لوگوں کی جانوں اور مالوں کے بارے میں دعویٰ کرنے لگ جائیں گے۔ اس لئے جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اس پر قسم اٹھانا لازم ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِيجَابِ غَضَبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اَخَذَ مَالَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص کے لیے لازم ہو جاتا ہے' جو جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے مسلمان بھائی کا مال حاصل کر لیتا ہے

5084 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِى كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِى زَيْدُ بْنُ اَبِى اُنَيْسَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا، لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَنَزَلَ تَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِى كِتَابِ اللّٰهِ، (اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ) (آل عمران: 77) الْآيَةَ، فَمَرَّ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا يَقُولُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ؟ فَاَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِىَّ وَفِى صَاحِبِى فِى بِئْرٍ ادَّعَيْتُهَا، وَلَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِنَّا بَيِّنَةٌ، فَحَلَفَ عَلَيْهَا، فَذَكَرَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا، عِنْدَ ذٰلِكَ

5084– إسناده قوى. محمد بن وهب بن أبى كريمة صدوق، روى له النسائى، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبى يزيد الحرانى، وسليمان: هو ابن مهران الأعمش. وأخرجه أحمد 1/44و5/211، والطيالسى "1050"، والبخارى "2356"و "2357"فى الشرب والمساقاة: باب الخصومة فى بئر والقضاء فيها، و "2673"فى الشهادات: باب يحلف المدعى عليه حيثما وجبت عليه اليمين....، و "2676"و "2677"فى الشهادات: باب قول الله: (أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً)، "4549"و "4550"فى التفسير: باب (أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً)، "6659" و "66660"فى الأيمان والنذور: باب عهد عزوجل، و "6676"و "6677"باب قول الله تعالى: (إِن لِّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ)، و "7183"و "7184"فى الأحكام: باب الحكم فى البئر ونحوها، ومسلم "220" "138"فى الإيمان: باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار، وابن ماجه "2323"فى الأحكام: باب من حلف على يمن فاجرة ليقتطع بها مالاً، والطبرى "7279"، والواحدى فى "أسباب النزول "ص 72و73، والبغوى "2500"، وفى "معالم التنزيل 1/318 "، والبيهقى 10/44و 178و 253 من طرق عن سليمان الأعمش، بهذا الإسناد.

۞۞ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعے وہ مال ہتھیا لے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

تو اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد کے عوض میں خریدتے ہیں۔''

اسی دوران حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے وہ لوگ مسجد میں اس حدیث کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا ابن ام عبد کیا بیان کر رہے ہیں۔ لوگوں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے یہ آیت میرے اور میرے مقابل فریق کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ہمارا ایک کنوئیں کے بارے میں اختلاف تھا جس کا میں دعویدار تھا ہم میں سے کسی کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا' تو اس شخص نے اس بارے میں قسم اٹھالی تھی' تو اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا تھا۔

بَابُ الْإِسْتِحْلَافِ

حلف لینے کا بیان

ذِكْرُ اِيجَابِ غَضَبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُقْتَطِعِ شَيْئًا مِنْ مَالِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص کے لیے لازم ہو جانے کا تذکرہ' جو اپنے کسی مسلمان بھائی کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہڑپ کر لیتا ہے

5085 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ اَخِيهِ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ (آل عمران: 77).

✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کوئی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تاکہ اس کے ذریعے اپنے بھائی کا مال ہڑپ کر لے' جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔''

(حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوتی ہے۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسم کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔''

5085- إسناده حسن .وهو حديث صحيح .معلى بن مهدى :روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "ثقاته183 - 9/182 "، وقال ابن أبى حاتم :8/335سألت أبى عنه فقال :شيخ موصلى أدركته ولم أسمع منه، يحدث أحياناً بالحديث المنكر .وقال الذهبى فى "الميزان :4/151 "هو من العباد الخيرة، صدوق فى نفسه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عطاء بن السائب، فلم يرو عنه سوى البخارى متابعة، ورواية حماد بن زيد عنه قبل الأختلال .أبو الأحوص :هو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي . وأخرجه النسائى فى "الكبرى "كما فى "التحفة "10114" "من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن أيوب، عن حميد بن هلال، عن أبى الأحوص، به إلا أن رواية حماد بن زيد موقوفة على ابن مسعود .وانظر ."59084" وأخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار " "343من طريق سعد بن بكار، عن يزيد بن إبراهيم عن حميد بن هلال، به. وقوله :على يمين إلى صبر "هو بإضافة يمين إلى صبر، ويمين الصبر :هى التى يحبس الحالف نفسه عليها".شرح النووى .160"

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی

5086 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ، فَقَالَ الْاَشْعَثُ: فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ، فَقَدَّمْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ ، قُلْتُ: لَا ، قَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ: احْلِفْ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذًا يَحْلِفُ، فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ، وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ (آل عمران: 77)

ذِكْرُ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ مَعَ اِيْجَابِ النَّارِ لِلْفَاعِلِ الْفِعْلَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ وَاِنْ كَانَ الْقَصْدُ فِيْهِ الشَّىْءَ الْيَسِيْرَ مِنَ الْاَمْوَالِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے جنت کو حرام قرار دینا اور اس کے ہمراہ جہنم کو لازم قرار دینا'

جو وہ فعل کرتا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس فعل کو کرتے ہوئے اس کا ارادہ تھوڑے سے مال کو حاصل کرنا ہو

5087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ:

5086- إسناده صحيح على شرطهما .أبو حيثمة :هو زهير بن حرب ومحمد بن خازم :هو معاوية الضرير، الأعمش: سليمان بن مهران، وشقيق :هو أبو وائل شقيق بن سلمة .وأخرجه أحمد 1/379و 426و5/211، والبخاري "2416" و "2666"و "2667"في الشهادات :باب سؤال الحاكم المدعي هل لك بينة؟ قبل اليمين، وأبو داود "3243"في الأيمان والنذور :باب ماجاء فيمن حلف يميناً ليقتطع بها مالاً، والترمذي "1269"في البيوع :باب ماجاء في اليمين الفاجرة يقتطع بها مال المسلم، وابن ماجه "2323"في الأحكام :باب من حلف على يمين فاجرة ليقتطع بها مالاً، والبيهقي 10/179 - 180و 180من طرق عن أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد .وانظر "5084"و."5085"

5087- إسناده جيد .حكيم بن سيف الرقي :روى له أبو داود والنسائي في اليوم والليلة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير العلاء بن عبد الرحمن فمن رجال مسلم، وأبو أمامة صحابي الحديث :هو إياس بن ثعلبة الحارثي الأنصاري. وأخرجه الطبراني "798"من طريق أبي عبد الرحيم، عن زيد بن أبي أنيسة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في "الموطأ 2/227في الأقضية :باب ماجاء في الحنث على منبر النبي صلى الله عليه وسلم، وأحمد 5/260، والدارمي 2/266، ومسلم "218" "137" في الإيمان :وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار والنسائي 8/246في آداب القضاة :باب القضاء في قليل المال وكثيرة، والطبراني "796"و"797"، والبغوي في "شرح السنة "2507" "، وفي "معالم التنزيل 1/319 "، والبيهقي 10/179، من طرق عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد بن 5/260، والطبراني "800"من طريقين، عن معبد، به.

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، بِغَيْرِ حَقٍّ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، وَاَوْجَبَ لَهُ النَّارَ، قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا؟، قَالَ: وَاِنْ كَانَ قَضِيبًا، مِنْ اَرَاكٍ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جوشخص قسم اٹھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔''

اس پر اشعث نے یہ کہا اللہ کی قسم! یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے اور یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے درمیان زمین کا جھگڑا چل رہا تھا' تو اس نے مجھے وہ دینے سے انکار کیا۔ میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا تم قسم اٹھالو اشعث کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو قسم اٹھالے گا اور میرا مال لے جائے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اس کی نام کی قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ فَعَلَ هٰذَا الْفِعْلَ لِيُذْهِبَ بِهِ مَالَ اَخِيهِ يَلْقٰى رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ اَجْذَمُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص یہ فعل اس لیے کرتا ہے' تاکہ وہ اپنے بھائی کا مال حاصل کرلے' تو جب وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام کا شکار ہوگا

5088 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلِبِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ اَجْذَمَ

❀❀ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جوشخص جھوٹی قسم اٹھا کر اس کے ذریعے مسلمان کا مال ہڑپ کرنا چاہتا ہے اور وہ شخص اس قسم میں جھوٹا ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام کا شکار ہوگا۔''

5088- إسناده حسن كردوس والتغلبي، ويقال :العثلبي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "ثقات 5/343 "وقال شيخ، وقد اختلف في اسم أبيه وتعيينه. وانظر ترجمته في "التهذيب432 - 8/431 "، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد بن 5/212، والحاكم 4/295وصححه ووافقه الذهبي، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/212و213 - 212، وأبو داود "3244" في الأيمان والنذور :باب فيمن حلف يميناً ليقتطع بها مالاً لأحد، والدولابي في "الكنى والأسماء 1/87 "، والطبراني "637"، والبيهقي 10/180، وابن الجارود "1005"من طرق عن الحارث بن سليمان، به.

بَابُ عُقُوبَةِ الْمَاطِلِ

(ادائیگی) میں ٹال مٹول کرنے والے کی سزا کا بیان

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْمَاطِلِ اِذَا كَانَ غَنِيًّا لِلْعُقُوبَةِ فِي النَّفْسِ وَالْعِرْضِ لِمَطْلِهِ

ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا شخص جب خوش حال ہو تو اس کے ٹال مٹول کرنے کی وجہ سے (اس کی) جان اور عزت کے حوالے سے سزا کے مستحق ہونے کا تذکرہ

5089 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ اَبِيْ دُلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مُسَيْكَةَ - وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا - عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ: اَلْوَاجِدُ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ

❀❀ عمرو بن شرید اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''(قرض کی واپسی کے لئے اپنے پاس گنجائش) پانے والا شخص (ٹال مٹول کر کے) اپنی عزت اور سزا کو حلال کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اسْتَحَقَّ مَنْ وَصَفْنَا مَا ذَكَرْتُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے وہ شخص اس بات کا مستحق ہوتا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

5090 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5089- إسناده حسن، محمد بن ميمون :هو محمد بن عبد الله بن ميمون بن مسيكة الطائفي، نسبة المؤلف هنا إلى جده، أثنى عليه وبر بن أبي دليلة خيراً كما في سند المؤلف، وقال أبو حاتم :روى عنه الطائفيون، وذكره المؤلف في "الثقات 7/370"، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه النسائي 7/316 - 317 في البيوع :باب مطل الغني، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/222 و388، وابن ماجه "2427" في الصدقات :باب الحبس في الدين والملازمة عن وكيع، به. وأخرجه أحمد 4/389، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/413 "، والطبراني "7249"، والحاكم 4/102، والبيهقي 6/51 من طريق أبي عاصم الضحاك بن مخلد وأبو داود "3628" في الأقضية :باب في الحبس في الدين وغيره، والنسائي 7/316، والبيهقي من طريق عبد الله بن المبارك، والطبراني "7250"، والبيهقي 6/51 من طريق سفيان، ثلاثتهم عن وبر بن أبي دليلة، به ورواية سفيان عند البيهقي: "عن وبر بن أبي دليلة عن فلان بن فلان "وسماه البيهقي محمد بن عبد الله بن ميمون بن مسيكة وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خوشحال شخص کا (ادائیگی کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی شخص کو (اپنے مال کی وصولی کے لئے) کسی دوسرے شخص کے سپرد کیا جائے' تو وہ اسے قبول کر لے۔''

5090- إسناده صحيح على شرطهما .وقد تقديم برقم ."5053"

كِتَابُ الصُّلْحِ

کتاب! صلح کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ الصُّلْحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يُخَالِفِ الْكِتَابَ أَوِ السُّنَّةَ أَوِ الْإِجْمَاعَ

باب! اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے جب تک وہ کتاب یا سنت یا اجماع کے خلاف نہ ہو

5091 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ السِّمْسَارُ بِسَمَرْقَنْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّاطَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں کے درمیان (ہرقسم کی) صلح جائز ہے' ماسوائے اس صلح کے' جو حرام کو حلال قرار دیدے یا حلال کو حرام قرار دیدے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ مسلمانوں کے

5091- إسناده حسن . كثير بن زيد :هو الأسلمي، مختلف فيه، وهو حسن الحديث لابأس به .وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير الوليد بن رباحن وهو صدوق .والطاطرى :نسبة لمن يبيع الكرابيس والثياب البيض بمصر ودمشق . وأخرجه أبو داود "3594"في الأقضية :ياب في الصلح، والبيهقي 6/65 .عن أحمد بن عبد الواحد، عن مروان بن محمد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/366، وأبو داود "3594"، والدارقطني 3/27، والحاكم 2/49، والبيهقي 6/64من طريقين عن سليمان بن بلالن به . وبعضهم يزيد فيه على بعض ولم يذكر فيه الحاكم شيئاً، وقال الذهبي :ولم يصححه، وكثير ضعفه النسائي ومشاة غيره. وأخرجه ابن الجاورد "638"، والبيهقي 6/63و79، من طريقين عن كثير بن زيد به . وأخرجه الدارقطني 3/27، والحاكم 2/50من طريق عبد الله بن الحسين المصيصي، عن عفان، عن حماد بن زيد عن ثابت، عن أبي رافع، عن أبي هريرة .وقال الحاكم :صحيح على شرط الشيخين وهو معروف بعبد الله بن الحسين المصيصي، وهوثقة، وتعقبه الذهبي بقوله :قلت قال :ابن حبان :يسرق الحديث.

درمیان صلح صفائی کروائے

5092 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ، وَالْقِيَامِ؟، قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ

❁❁ سیدہ امّ درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں درجے کے اعتبار سے (نفلی) روزے اور قیام سے زیادہ افضل عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان صلح کروانا' اورلوگوں کے درمیان فساد کروانا سر مونڈنے والا ہے (یعنی خرابی پیدا کرنے والی چیز ہے)

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ، اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) (الأنفال: 1)

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اپنے درمیان صلح رکھو''

5093 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتٰى مَكَانَ كَذَا، وَكَذَا، اَوْ فَعَلَ كَذَا، وَكَذَا، (فَلَهُ كَذَا، وَكَذَا) "، فَتَسَارَعَ اِلَيْهِ الشُّبَّانُ، وَبَقِيَ الشُّيُوْخُ، تَحْتَ الرَّايَاتِ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، جَاءُوْا يَطْلُبُوْنَ، مَا قَدْ جَعَلَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمُ الْاَشْيَاخُ: لَا تَذْهَبُوْنَ بِهٖ دُوْنَنَا، فَاِنَّا كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ، هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) (الأنفال: 1)

5092– إسناده صحيح على شرطهما .أبو معاوية :هو محمد بن خازم الضرير . وأخرجه أحمد 445 - 6/444، وأبو داود "4919"في الأدب :باب إصلاح ذات البين، والترمذي "2509"في صفة الجنة :باب سوء ذات البين هي الحالقة، والبخاري في"الأدب المفرد"391" "، والبغوي "3538"من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حديث صحيح.

5093– إسناده صحيح على شرط مسلم .معتمر :هو ابن سليمان. وأخرجه الطبراني "15650"عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في التفسير من "الكبرى "كما في "التحفة5/132 "، والحاكم 327 - 2/326، والبيهقي 6/315 و 316 - 315من طريقين عن المعتمر بن سليمان، به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي وأخرجه ابن أبي شيبة 14/356، وأبو داود "2737"و "2738"و "2739"في الجهاد :باب في النفل، والطبري "15651"و"15652"، والبيهقي 6/292، وفي "دلائل النبوة3/135 "، والحاكم 132 - 2/131من طرق عن داود بن أبي هند، به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص فلاں اور فلاں جگہ پر جائے گا اور ایسا اور ایسا کرے گا' تو اسے یہ اور یہ ملے گا' تو نوجوان لوگ تیزی سے وہاں پہنچ گئے جبکہ عمر رسیدہ لوگ باقی رہ گئے۔ وہ جھنڈوں کے نیچے ہی رہے' جب اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا کر دی' تو وہ لوگ اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے آئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مقرر کی تھی' تو عمر رسیدہ افراد نے ان سے کہا تم ہمیں چھوڑ کر اسے نہیں لے جا سکتے کیونکہ ہم تمہارے پشت پناہ تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تم اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو۔''

كِتَابُ الْعَارِيَةِ

کتاب! عاریت (کے طور پر کوئی چیز لینے) کے بارے میں روایات

ذِكْرُ حُكْمِ الْعَارِيَةِ، وَالْمِنْحَةِ

عاریت اور (عارضی استعمال کے لیے) دودھ دینے والا جانور دینے کا تذکرہ

5094 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبَهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَمَنْ وَجَدَ لِقْحَةً مُصَرَّاةً، فَلَا يَحِلُّ لَهُ صِرَارُهَا حَتّٰى يُرِيَهَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

5094– إسناده قوى، حاتم بن حريث الطائين روى له أبو داود، والنسائى، وابن ماجه، وقال أبو حاتم :شيخ، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال ابن عدى :لابأس به، وقال ابن سعد :كان معروفاً .وقول يحيى بن معين فيه :لاأعرف رده عليه عثمان بن سعيد الدارمى بقوله :شامى ثقة، وبهذا النقول يتبين لك أن قول الحافظ فيه :مقبولن غير مقبولن وباقى رجاله ثقات . وأبو أمامة :هوصدى بن عجلان الباهلى . وأخرجه النسائى فى العارية من "الكبرى "كما فى "التحفة 4/161 "عن عمرو بن منصور عن الهيثم بن خارجة، بهذا الإسناد، دون قوله" :ومن وجد لقحه مصراة ."..... وأخرجه كذلك الطبرانى "7637"من طريق هشام بن عمار، عن الجراح بن مليح البهرانى، به . وأخرجه أحمد 5/267، وعبد الرزاق "14796"و"16308"، والطيالسى "1128"، وأبو داود "3565"فى البيوع والإجارات :باب فى تضمين العارية، والترمذى "1265"فى البيوع :باب ماجاء فى أن العارية مؤداة، و "2120"فى الوصايا :باب ماجاء لاوصية لوارث، وابن ماجه "2398"فى الصدقات :باب العارية، والطبرانى "7615" "7621"والبيهقى 6/88، والبغوى "2162"من طرق عن إسماعيل بن عياش، عن شرحبيل بن مسلم، عن أبى أمامة بلفظ: "العارية مؤداة، والمنحة مردودة، والدين مقضى، والزعيم غارم"، وشرحبيل بن مسلم وإن كان فيه لين فقد تابعه صفوان الأصم الطائى عند الطبرانى، وحاتم بن حريث فى حديث الباب وغيرهما. وأخرجه الطبرانى "7647"من طريق خراش، و "7648"من طريق أبى عامر الهوزنى، كلاهما عن أبى أمامة. وقال البغوى :واختلف أهل العلم فى ضمان العارية، فذهب جماعة من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم إلى أنها مضمونة على المستعير، روى ذلك عن ابن عباس وأبى هريرةن وهوقول عطاء ، وبه قال الشافعى وأحمد "قلت :وقال أحمد فى رواية :إن شرط المعير الضمان كانت مضمونة، والإفهى أمانة ."وذهب جماعة إلى أنها أمانة فى يد المستعير إلا أن يعتدى فيها فيضمن بالتعدى، يروى ذلك عن على وابن مسعودن وهو قول شريح، والحسن، وإبراهيم النخعى، وبه قال سفيان الثورى، وأصحاب الرأى، وإسحاق بن راهويه، وقال مالك :إن ظهر هلاكه، ولم يضمن وإن خفى هلاكه، ضمن

''عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز واپس ادا کی جاتی ہے اور عاریت کے طور پر لیا ہوا (جانور) لوٹایا جائے گا' جو شخص کوئی ایسی تھیلی پاتا ہے' جس کا منہ بندھا ہوا ہو' تو اس کے لئے اسے کھولنا اس وقت تک جائز نہیں ہے' جب تک وہ اس کا اعلان نہیں کر دیتا۔''

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَانِحِ الْمَنِيحَةَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَطَلَبَ الثَّوَابِ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ' جو دودھ دینے والا جانور عطیے کے طور پر دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور ثواب کے حصول کے لیے ایسا کرتا ہے

5095 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَرْبَعُوْنَ حَسَنَةً اَعْلَاهُنَّ مِنْحَةُ الْعَنْزِ، لَا يَعْمَلُ عَبْدٌ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقًا بِمَوْعُودِهَا، اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چالیس نیکیاں ہیں جن میں سب سے بڑی یہ ہے' دودھ دینے والے جانور کو عاریت کے طور پر دے دیا جائے۔''

جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ان (چالیس نیکیوں) میں سے جس بھی نیکی پر عمل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَانِحِ الْمَنِيحَةَ وَالْهَادِي الزُّقَاقَ بِكَتْبِهِ اَجْرَ نَسَمَةٍ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا

(عارضی استعمال کے لیے) کسی کو دودھ دینے والا جانور عطیے کے طور پر دینے والے شخص یا راستے کی رہنمائی کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ اگر وہ صدقے کے طور پر ایسا کرتا ہے' تو اس کے لیے ایک جان (کو آزاد کرنے) کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے

5095- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي كبشة السلولي، فمن رجال البخاري. الوليد :هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث، والأوزاعي :هو عبد الرحمن بن عمرو. وأخرجه أحمد 2/160 عن الوليد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/194 و196، والبخاري "2631" في الهبة :باب فضل المنيحة، وأبو داود "1683" في الزكاة :باب في المنيحة، والحاكم 4/234، والبيهقي 184، والبغوي "1664" من طرق عن الأوزاعي، به قال الحاكم :هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

5096 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا الْاِيَامِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً، اَوْ سَقَى لَبَنًا، اَوْ اَهْدَى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ عِتْقُ رَقَبَةٍ، اَوْ نَسَمَةٍ

✿✿ حضرت براء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (کوئی جانور) عاریت کے طور پر دیتا ہے یا دودھ پلاتا ہے یا راستے کی رہنمائی کرتا ہے' تو اسے گردن (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جان کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔''

5096- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير شيبان بن أبى شيبة، فمن رجال مسلم، وعبد الرحمن بن عوسجة، روى له أصحاب السنن وأخرجه أحمد 4/285و 296و 300و 304والترمذى "1957"والبر والصلة :باب ماجاء فى المنحة، والخطابى فى "غريب الحديث 1/728 "، والبغوى "1663"من طرق عن طلحة بن مصرفن بهذا الأسناد. وقال الترمذى :حسن صحيح. وأخرجه أحمد 287 - 4/286من طريق قنان بن عبد الله النهمى عن عبد الرحمن بن عوسجة، به. وفى باب من حديث النعمان بن بشير أخرجه أحمد 4/272، وإسناده حسن على شرط مسلم.

كِتَابُ الْهِبَةِ

کتاب! ہبہ کے بارے میں روایات

5097 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ،

(متن حدیث):اَنَّ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ، جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا، هٰذَا الْعَبْدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ هٰذَا؟ ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْدُدْهُ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو یہ غلام عطیے کے طور پر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم اسے واپس لے لو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْاَوْلَادِ فِي النُّحْلِ اِذْ تَرْكُهُ حَيْفٌ

عطیہ دیتے ہوئے اولاد میں برابری کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ ایسا نہ کرنا ظلم ہوگا

5098 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسَدٍ بِفَمِ الصُّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْخُرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):انْطَلَقَ بِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ، عَلٰى عَطِيَّةٍ يُعْطِيْنِيْهَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ، وَلَدٌ غَيْرُهُ؟ ، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: سَوِّ بَيْنَهُمْ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے گئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عطیے کے بارے میں گواہ بنالیں جو انہوں نے مجھے دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا

5097- إسناده صحيح على شرطهما .والقعنبي :هو عبد الله بن مسلمة، وحميد بن عبد الرحمن :هو ابن عوف الزهري المدني . وأخرجه مسلم "1623" "11"في الهبات :باب كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبة، من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/268و 270 - 270، ومسلم "1623"و "10"و"11"، وعبد الرزاق "16491"و "16492" و "16493"، والحميدي "922"، وابن أبي شيبة 11/220، والترمذي "1367"في الأحكام :باب ماجاء في النحل والتسوية بين الولد، والنسائي 6/258و 259 - 258في أول كتاب النحل، وابن ماجه "2376"في الهبات :باب الرجل ينحل ولده والدارقطني 3/42، وابن الجارود "991"، والطحاوي 4/84و87، والبيهقي 6/176و 178من طرق عن ابن شهاب، به.

تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر (عطیہ دینے میں) تم ان کے درمیان برابری رکھو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5099 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، وَهُوَ يَخْطُبُ، يَقُوْلُ: انْطَلَقَ بِیْ اَبِیْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى عَطِيَّةٍ اَعْطَانِيهَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَوِّ بَيْنَهُمْ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی میرے والد مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گئے تاکہ وہ نبی اکرم ﷺ کو اس عطیے کے بارے میں گواہ بنالیں جو انہوں نے مجھے دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے اس کے علاوہ اور بھی بیٹے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کے درمیان برابری کرو۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْإِيثَارَ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْاَوْلَادِ جَائِزٌ

ان الفاظ کا بیان جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ اولاد کے درمیان عطیہ میں کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز ہے

5100 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَارْجِعْهُ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گئے۔

5099- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير فِطرن وهوابن خليفة، فقد روى له البخارى حديثاً واحداً قرنه بغيره، وروى له أصحاب السنن.عبد الله :هو ابن المبارك.وأخرجه النسائى 6/262عن محمد بن حاتم، عن حبان بن موسى، بهذا الإسناد.

5100- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى "الموطأ 752 - 2/751 "فى الأقضية :بـاب مالا يجوز من النحل. ومن طريق مالك أخرجه البخارى "2586"فى الهبة :بـاب الهبة للولدن ومسلم "9" "1623"، والنسائى 6/258، والطحاوى 4/84ن والبغوى "2202"، والبيهقى 6/176 .

انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا غلام عطیے کے طور پر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے واپس لے لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَارْجِعْهُ اَرَادَ بِهِ لِاَنَّهُ غَيْرُ الْحَقِّ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''تم اسے واپس لو'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: یہ چیز حق کے خلاف ہے

5101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتِ امْرَاَةُ بَشِيرٍ: انْحَلِ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا، وَاَشْهِدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ - يَعْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: اَلَهُ اِخْوَةٌ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَعْطَيْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُ؟ ، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ هٰذَا، وَاِنِّي لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلَى الْحَقِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا: آپ میرے اس بیٹے کو غلام عطیے کے طور پر دیں اور نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں گواہ بنالیں' تو انہوں نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے (حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد سے) دریافت کیا: کیا اس کے اور بھی بھائی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان میں سے ہر ایک کو اسی طرح عطیہ دیا ہے' جس طرح اسے دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے اور میں صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِنَفْيِ جَوَازِ الْاِيثَارِ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْاَوْلَادِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5102 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ اَعْطَاهُ غُلَامًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا الْغُلَامُ؟ ، قَالَ: غُلَامٌ

5101- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى الزبير، فقد روى له البخارى مقروناً، واحتج به مسلم وغيره . وأخرجه أبو داود "3545"في البيوع والإجارات :باب في الرجل يفضل بعض ولده في النُحل، وعن محمد بن رافع، يحيى بن آدم، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 3/326، ومسلم "1624"في الهبات :باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة، والطحاوى 4/87، والبيهقى 6/177من طرقن عن زهير بن معاوية .به.

اَعْطَانِيهِ اَبِي، قَالَ: فَكُلَّ اِخْوَتِكَ اَعْطَاهُ كَمَا اَعْطَاكَ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْدُدْهُ، وَقَالَ لِاَبِيهِ: لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں غلام عطیے کے طور پر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کس کا غلام ہے۔ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ غلام ہے جو میرے والد نے مجھے عطا کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا انہوں نے تمہارے تمام بھائیوں کو اسی طرح عطا کیا ہے جس طرح تمہیں عطا کیا ہے؟ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے واپس کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد سے فرمایا: تم کسی زیادتی کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْاِيثَارَ بَيْنَ الْاَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ فِي النَّحْلِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے عطیہ دیتے ہوئے اولاد میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5103 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَتْ اُمِّي اَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ فَالْتَوٰى بِهِ سَنَةً، ثُمَّ بَدَا لَهُ، فَوَهَبَهَا لِي، وَاِنَّهَا قَالَتْ: لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اُمَّ هٰذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ، قَاتَلَتْنِي مُنْذُ سَنَةٍ عَلٰى بَعْضِ مَوْهِبَةٍ لِابْنِي هٰذَا، وَقَدْ بَدَا لِي، فَوَهَبْتُهَا لَهُ، وَقَدْ اَعْجَبَهَا، اَنْ تُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَا بَشِيرُ، اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے میرے والد سے یہ گزارش کی کہ وہ اپنے مال میں سے

5102– إسناده صحيح على شرطهما، أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وجرير :هو ابن عبد الحميد الضبي، وعاصم :هو ابن سليمان الأحوال، والشعبي :هو عامر بن شراحيل . وأخرجه مسلم "16" "1623" في الهبات :باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة، والدارقطني 3/42 من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "16494"، والطيالسي "789"، وأحمد 4/270 و273، وابن أبي شيبة 220 - 11/219، الحميدي "919"، والبخاري "2587" في الهبة :باب الإشهاد في الهبة، ومسلم "13" "1623" و "18" وأبو داود "3542" في البيوع والإجازات :باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحل، والدارقطني 3/42، والطحاوي 4/86، والبيهقي 6/176 و 177 و 178 من طرق عامر الشعبي به.

5103– إسناده صحيح على شرط الشيخين .عبد الله :هو ابن المبارك، وأبو حيان التيمي :اسمه يحيى بن سعيد بن حيان. وأخرجه البخاري "2650" في الشهادات :باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد، البيهقي 6/176، عن عبد الله بن عثمان عبدان، عن عبد الله، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/268، وابن أبي شيبة 11/220، ومسلم "14" "1623" في الهبات :باب كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبة، والنسائي 6/260 في أول كتاب النحل، من طرق عن أبي حيان التيمي، به.

کوئی چیز مجھے ہبہ کر دیں۔ وہ ایک سال تک اسے ملتوی کرتے رہے' پھر انہیں یہ مناسب لگا انہوں نے وہ چیز مجھے ہبہ کر دی۔ میری والدہ نے یہ کہا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی' جب تک آپ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں گواہ نہیں بنا لیتے' تو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اس لڑکے کی والدہ جو رواحہ کی صاحب زادی ہے۔ وہ ایک سال سے مجھے یہ کہہ رہی تھیں میں اپنے اس بیٹے کو کوئی چیز ہبہ کروں اب مجھے مناسب لگا' تو میں نے اسے ہبہ کر دیا۔ اس عورت کی یہ خواہش ہے' یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اس کے گواہ بن جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے بشیر کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم کسی زیادتی کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْإِيثَارَ بَيْنَ الْاَوْلَادِ فِي النَّحْلِ حَيْفٌ غَيْرُ جَائِزٍ اسْتِعْمَالُهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' عطیہ دیتے ہوئے اولاد کے درمیان کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا زیادتی ہے اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے

5104 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): طَلَبَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ، اِلٰى بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ، اَنْ يَّنْحَلَنِيَ، نَحْلًا مِنْ مَالِهٖ، وَاَنَّهٗ اَبٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ بَدَا لَهٗ بَعْدَ حَوْلٍ، اَوْ حَوْلَيْنِ، اَنْ يَّنْحَلَنِيْهِ، فَقَالَ لَهَا: الَّذِيْ سَاَلْتِ لِابْنِيْ كُنْتُ مَنَعْتُكِ، وَقَدْ بَدَا لِيْ، اَنْ اَنْحَلَهٗ اِيَّاهُ، قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ، لَا اَرْضٰى، حَتّٰى تَاْخُذَ بِيَدِهٖ، فَتَنْطَلِقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتُشْهِدَهٗ، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِيْ، فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مَعَهٗ وَلَدٌ غَيْرُهٗ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ آتَيْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِثْلَ الَّذِيْ آتَيْتَ هٰذَا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى هٰذَا، هٰذَا جَوْرٌ اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ، اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ، فِي النَّحْلِ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّعْدِلُوْا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ، وَاللُّطْفِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ، اَرَادَ بِهِ الْاِعْلَامَ، بِنَفْيِ جَوَازِ اسْتِعْمَالِ الْفِعْلِ، الْمَاْمُوْرِ بِهٖ لَوْ فَعَلَهٗ، فَزَجَرَ عَنِ الشَّيْءِ، بِلَفْظِ الْاَمْرِ بِضِدِّهٖ، كَمَا قَالَ لِعَائِشَةَ: اشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

5104- إسناده صحيح على شرطهما .جرير :هو ابن عبد الحميد الضبين ومغيرة :هو ابن مقسم الضبى. وأخرجه البيهقى 6/178عن أبى الربيعن عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/270، وأبو داود "3542فى البيوع والإجازات :فى الرجل يفضل بعض ولده فى النحل، عن هشيم، عن مغيرة ,به.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ نے (میرے والد) حضرت بشیر بن سعد سے یہ کہا کہ وہ اپنے مال میں سے مجھے (یعنی حضرت نعمان بن بشیر کو) کوئی عطیہ دیں' لیکن انہوں نے اس خاتون کی بات تسلیم نہیں کی۔ ایک یا دو سال گزرنے کے بعد انہیں یہ مناسب لگا' تو انہوں نے مجھے ایک عطیہ دے دیا۔ انہوں نے اس خاتون سے کہا تم نے جو میرے بیٹے کے بارے میں درخواست کی تھی اسے میں نے پورا نہیں کیا تھا۔ اب مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اسے عطیہ دے دوں۔ اس خاتون نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی' جب تک آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں جاتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا گواہ نہیں بناتے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو پورا واقعہ سنایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جس طرح تم نے اسے دیا ہے۔ اسی طرح ان میں سے ہر ایک کو بھی دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں اس بات کا گواہ نہیں بنتا یہ زیادتی ہے' تم میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لو تم لوگ اپنی اولاد کے درمیان عطیات کے حوالے سے انصاف سے کام لو جس طرح تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ وہ نیکی اور بھلائی کے حوالے سے تمہارے ساتھ انصاف سے کام لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لو''۔ اس کے ذریعے اس بات کی اطلاع دینا مراد ہے' اگر وہ یہ فعل کر لیتے ہیں' تو اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی ممانعت اس کے متضاد کا حکم دینے کے الفاظ کے ذریعے کی ہے' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: تم (ولاء) کی شرط ان کے لئے رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْإِيثَارَ فِي النَّحْلِ مِنَ الْاَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عطیہ دینے میں اولاد کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5105 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، خَتَنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

5105- حديث صحيح، عمرو بن صالح :ذكره المؤلف في ثقة 8/486وقال :عمروبن صالح الصائغ المروزى أبو حفص، ويروى عن ابن المبارك، حدثنا عنه الحسن بن سفيانن وعبد الله بن محمودن وإبراهيم بن المغيرة :ذكره الؤلف في "ثقاته" 6/25وقال :يروى عن الأعمش ومسعرن روى عنه عمرو بن صالح المراوزةن وأولاده وأورده ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 2/136 "وقال :ختن على بن الحسين بن واقدن وكلاهما متابعن ومن فوقهما ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "15" "1623"في الهبات :باب كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبةن عن ابن نميرن عن أبيه عن إسماعيل، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ اَرَادَتْنِیْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی ابْنِهَا بِصَدَقَةٍ، وَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلُّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ، مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ هٰذَا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَا تُشْهِدْنِیْ عَلٰی جَوْرٍ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (میری بیوی) عمرہ بنت رواحہ نے یہ ارادہ کیا کہ میں اس کے بیٹے کو کوئی چیز عطیے کے طور پر دوں۔ اس نے مجھے کہا ہے' میں آپ کو اس بات پر گواہ بنالوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے اس کے علاوہ اور بھی بچے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے ان سب کو عطیہ دیا ہے' جس طرح تم نے اسے عطیہ دیا ہے۔ اس نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم زیادتی کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يُصَرِّحُ بِتَرْكِ اسْتِعْمَالِ الْاِيْثَارِ لِلْمَرْءِ فِی النَّحْلِ بَيْنَ وَلَدِهٖ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' آدمی اپنی اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک نہیں کرے گا

5106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَبِیْ نَحَلَنِیْ كَذَا، وَكَذَا، فَاَتٰی بِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُشْهِدَهٗ، فَقَالَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَيْتَ، مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ؟، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهِدْ عَلٰی هٰذَا غَيْرِیْ، هٰذَا جَوْرٌ ثُمَّ قَالَ: اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يَكُوْنُوْا فِی الْبِرِّ سَوَاءً؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا اِذًا

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے فلاں' فلاں چیز عطیے کے طور پر دی وہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں گواہ بنالیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے' جس طرح اسے دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بجائے کسی اور کو گواہ بنالو یہ ظلم ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تمہاری تمام اولاد تمہارے ساتھ نیکی

5106- إسناده صحيح على شرط مسلمن رجاله ثقات رجال الشيخين غير داود بن أبي هند، فمن رجال مسلم. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية. وأخرجه مسلم "17" "1623" عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/269 و270، ومسلم "17" "1623"، وأبو داود "3542" في البيوع والإجارات: باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحلن والنسائي 6/259 و260 في أول كتاب النحل، وابن ماجه "2375" في الهبات: باب الرجل ينحل ولدهن والطحاوي 4/86، وابن الجارود "992" والدارقطني 3/42، والبيهقي 6/177 من طرق عن داود بن أبي هند، به.

کرنے میں برابر ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ درست نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْاِيثَارَ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْاَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس چھٹی روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5107 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِي حَرِيزٍ، اَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُ اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ وَالِدِي بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ، اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ نُفِسَتْ بِغُلَامٍ، وَاِنِّي سَمَّيْتُهُ نُعْمَانَ، وَاِنَّهَا اَبَتْ اَنْ تُرَبِّيَهُ حَتّٰى جَعَلْتُ لَهُ حَدِيقَةً لِي اَفْضَلَ مَالِي هُوَ، وَاِنَّهَا قَالَتْ: اَشْهِدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُشْهِدْنِي، اِلَّا عَلٰى عَدْلٍ، فَاِنِّي لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَبَايُنُ الْاَلْفَاظِ فِي قِصَّةِ النَّحْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْخَبَرَ فِيهِ تَضَادٌّ وَتَهَاتُرٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ النَّحْلَ مِنْ بَشِيرٍ لِابْنِهِ كَانَ فِي مَوْضِعَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ، وَذَاكَ اَنَّ اَوَّلَ مَا وَلَدَ النُّعْمَانُ اَبَتْ عَمْرَةُ اَنْ تُرَبِّيَهُ حَتّٰى يَجْعَلَ لَهُ بَشِيرٌ حَدِيقَةً، فَفَعَلَ ذٰلِكَ، وَاَرَادَ الْاِشْهَادَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُشْهِدْنِي اِلَّا عَلٰى عَدْلٍ، فَاِنِّي لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ ، عَلٰى مَا فِي خَبَرِ اَبِي حَرِيزٍ، تُصَرِّحُ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ، اَنَّ الْحَيْفَ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْاَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ، فَلَمَّا اَتَى عَلَى الصَّبِيِّ مُدَّةٌ، قَالَتْ عَمْرَةُ لِبَشِيرٍ: انْحَلِ ابْنِي هٰذَا فَالْتَوٰى عَلَيْهِ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ عَلٰى مَا فِي خَبَرِ، اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، وَالْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فَنَحَلَهُ غُلَامًا، فَلَمَّا جَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُشْهِدَهُ، قَالَ: لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ ، وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ النُّعْمَانُ، قَدْ نَسِيَ الْحُكْمَ الْاَوَّلَ، اَوْ تَوَهَّمَ اَنَّهُ قَدْ نُسِخَ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا

5107- أبو حريز بوزن عظيم :-اسمه عبد الله بن الحسين الأزدي، مختلف فيه، وثقه أبو زرعة، وابن معين في رواية ابن أبي خيثمة، والمؤلف، وقال وأبو حاتم :حسن الحديث، ليس بمنكر الحديث، يكتب حديثه، وضعفه النسائي، وابن معين في رواية معاوية بن صالح، وقال ابن عدي :عامة مايروية لايتابعه عليه احد وقال الجوزجاني :غير محمود في الحديث، وقال الدارقطني : يعتبر به وقال الذهبي في "الكاشف :"مختلف فيه، وقد وثق، وقال الحافظ في "التقريب "صدوق يخطء. قلت :وقد خالف في هذا الحديث من هو أوثق منه في نوع العطية وزمنها، فجعل العطية حديقة، وجعل زمنها الولادةن بينما الروايات المقدمة وكلها صحيحة تنص على أن العطية كانت غلاماً، وأنها حصلت والنعمان بن بشير غلام. والجمع بين الروايتين كما فعل المؤلف وغيره إنما يصار إليه إذا كانتا في الصحة في مرتبة واحدةن وهذا مفقود هنان فالصواب تضعيف هذه الرواية بأبي حريز والاعتماد على الروايات السابقة التي وراها الثقات.

تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ ، فِي الْكَرَّةِ الثَّانِيَةِ زِيَادَةُ تَاكِيدٍ فِيْ نَفْيِ جَوَازِهٖ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى اَنَّ النَّحْلَ فِي الْغُلَامِ لِلنُّعْمَانِ كَانَ ذٰلِكَ، وَالنُّعْمَانُ مُتَرَعْرِعٌ، اَنَّ فِيْ خَبَرِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: مَا هٰذَا الْغُلَامُ؟ ، قَالَ: غُلَامٌ اَعْطَانِيْهِ اَبِيْ، فَدَلَّتْكَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ، عَلٰى اَنَّ هٰذَا النُّحْلَ غَيْرُ النُّحْلِ الَّذِيْ فِيْ خَبَرِ، اَبِيْ حَرِيزٍ، فِي الْحَدِيقَةِ، لِاَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَ امْتِنَاعِ عَمْرَةَ، عَنْ تَرْبِيَةِ النُّعْمَانِ عِنْدَمَا وَلَدَتْهُ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ، اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَتَضَادُّ، وَتَهَاتَرُ، وَاَبُوْ حَرِيزٍ، كَانَ قَاضِيَ سِجِسْتَانَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (میری اہلیہ) عمرہ بنت رواحہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام نعمان رکھا۔ اس نے اس بچے کو پالنے پوسنے سے انکار کردیا' جب تک میں اس بچے کو اپنا وہ باغ نہیں دیتا جو سب سے بہترین مال ہے اور اس عورت نے یہ کہا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں گواہ بنالیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے صرف انصاف کے کام میں گواہ بناؤ۔ میں زیادتی کے کام میں گواہ نہیں بنتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطیہ دینے کا یہ جو واقعہ ہم نے ذکر کیا ہے اس کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس روایت میں شاید اختلاف پایا جاتا ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عطیہ حضرت بشیر نے اپنے بیٹے کو دیا تھا یہ دو مختلف مقامات پر منقول ہیں۔ وہ یوں کہ جب پہلی مرتبہ حضرت نعمان پیدا ہوئے' تو ان کی والدہ سیدہ عمرہ نے ان کی تربیت کرنے سے اس وقت تک انکار کردیا' جب تک حضرت بشیر انہیں کوئی باغ عطیے کے طور پر نہیں دیتے' تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے اس بارے میں گواہ بنانے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صرف انصاف کے کام پر مجھے گواہ بناؤ کیونکہ میں زیادتی کے کام میں گواہ نہیں بنتا۔ جیسا کہ ابوحریز نامی راوی کی روایت میں یہ بات مذکور ہے اور یہ الفاظ اس بات کی صراحت کرتے ہیں' عطیہ دیتے ہوئے اولاد کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا درست نہیں ہے' پھر جب بچہ بڑا ہوگیا' تو عمرہ نے حضرت بشیر سے کہا آپ میرے اس بیٹے کو کوئی عطیہ دیجئے' تو وہ ایک سال یا دو سال تک اس کو ملتوی کرتے رہے۔ جیسا کہ ابوحیان تیمی اور مغیرہ کی شعبی کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں یہ بات مذکور ہے پھر انہوں نے اسے غلام عطیہ کردیا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ انہیں اس بارے میں گواہ بنائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ظلم کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ' تو اس بات کا احتمال موجود ہے' حضرت نعمان رضی اللہ عنہ پہلا حکم بھول چکے ہوں' یا انہیں یہ غلط فہمی ہوئی ہو کہ وہ حکم منسوخ ہوگیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم ظلم کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ''۔ یہ دوسری مرتبہ اس کام کے جائز ہونے کی نفی میں زیادہ تاکید پیدا کرنے کے لئے ہوا اور اس بات کی دلیل کہ غلام کی صورت میں دیا جانے والا عطیہ بھی حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو ہی دیا گیا تھا یہ ہے' عاصم نے امام شعبی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اس میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا یہ غلام کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ وہ غلام ہے' جو میرے والد نے مجھے عطا کیا ہے' تو یہ الفاظ آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کریں گے کہ یہ عطیہ اس

عطیے کے علاوہ تھا جس کا ذکر ابوحریز کی نقل کردہ روایت میں کیا گیا ہے' جو باغ کے بارے میں ہے کیونکہ (حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ) عمرہ کا ان کی تربیت کرنے سے انکار کرنا اس وقت تھا' جب ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایات متضاد ہیں اور ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ابوحریز نامی راوی بجستان کے قاضی تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قَبُولِ مَا يُهْدِى اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ اِيَّاهُ اِذَا تَعَرّٰى عَنْ عِلَّتَيْنِ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اس چیز کو قبول کرلے جو اس کے مسلمان بھائی نے اس کو تحفے کے طور پر دی ہو جب کہ اس میں دو علتیں نہ ہوں (جن کا ذکر درج ذیل حدیث میں ہے)

5108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى بْنِ خَتٍّ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِىْ اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوْفٌ عَنْ اَخِيْهِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ، فَلْيَقْبَلْهُ، وَلَا يَرُدَّهُ

حضرت خالد بن زید جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر کوئی بھلائی (یعنی مال و دولت وغیرہ) ملے اسے اس کو قبول کر لینا چاہئے اسے وہ واپس نہیں کرنا چاہئے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَدِّ الْمَرْءِ الطِّيْبَ، اِذَا عُرِضَ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی خوشبو (کا تحفہ) قبول نہ کرے جب وہ اس کے سامنے پیش کیا جائے

5109 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ، قَالَ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ

5108– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن موسى بن ختن فمن رجال البخاري . المقبرء :هو أبو عبد الرحمن عبد الله بن يزيدن و أبو الأسود :هو محمد بن عبد الرحمن بن نوفل يتيم عروة .وقد تقدم برقم "3404".

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ، فَلَا يَرُدَّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ، طَيِّبُ الرَّائِحَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو خوشبو دی جائے وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ اس کا وزن بھی زیادہ نہیں ہوتا اور خوشبو بھی پاکیزہ ہوتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ وَاِنْ كَانَ خَيِّرًا فَاضِلًا اِذَا اُهْدِىَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَاِنْ كَانَ قَلِيلًا عَلَيْهِ قَبُولُهُ وَالْإِفْضَالُ مِنْهُ عَلٰى غَيْرِهِ دُوْنَ الْاِزْدِرَاءِ بِالشَّيْءِ الْيَسِيْرِ، وَالتَّاَمُّلِ لِلشَّيْءِ الْكَثِيْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اگرچہ نیک اور فضیلت والا ہو اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر

پیش کی جائے' تو اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو اسے قبول کرنا اس پر لازم ہے اور اس میں سے کچھ چیز دوسروں پر بھی خرچ کرنی چاہیے تاہم آدمی کو اس بارے میں تھوڑی چیز کو لینے میں ہچکچاہٹ نہیں کرنی چاہیے اور زیادہ چیز کے حصول کا خواہش مند نہیں ہونا چاہیے

5110 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ دَارِ اَبِىْ اَيُّوْبَ، فَاُتِىَ بِطَعَامٍ فِيْهِ ثُوْمٌ، فَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ وَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى اَبِىْ اَيُّوْبَ، فَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ اَبُوْ اَيُّوْبَ، اِذْ لَمْ يَرَ فِيْهِ اَثَرَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَتَاهُ، فَسَاَلَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ؟، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ كَرِهْتُهُ مِنْ اَجْلِ الرِّيْحِ، فَقَالَ: اِنِّىْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ

5109- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وهو ابن يحيى فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/320، ومسلم "2253" في الألفاظ من الأدب وغيرها: باب استعمال المسكن وأبو داود "4272" في الترجل: باب رد الطيب، والنسائي 8/189 في الزينة: باب الطيب، والبيهقي 3/245 من طرق عن أبي عبد الرحمن المقرء، عن سعيد بن أبي أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قال بعضهم في حديثه: "من عرض عليه ريحان" وفي رواية الأخرين "من عرض عليه طيب" وهو أشهر. والمحمل كمجلس: المراد به الحملن أي خفيف الحمل ليس بثقيل.

5110- إسناده حسن على شرط مسلم. سماك بن حرب وأن كان من رجال مسلم -لا ترتقي حديث إلى الصحة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1889" "عن سليمان بن الحسن العطار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/95، والترمذي "1807" في الأطعمة: باب ماجاء في كراهية أكل الثوم والبصل، والبيهقي 3/77 من طريقين عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/94 و96 - 95 و103 و106، والطبراني "1940" و"1972" و"2047" من طرق عن سماك بن حرب، به. وقال الترمذي: حسن صحيح. وقد تقدم برقم. "2095"

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں موجود تھے۔ آپ کی خدمت میں کھانا لایا گیا جس میں لہسن تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا۔ آپ نے وہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ انہیں اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمال کا نشان نظر نہیں آیا تھا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں' لیکن میں نے اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کیا ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جسے آپ نے ناپسند کیا ہے اسے میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ قَبُولِ الْجَمَاعَةِ الْهِبَةَ الْوَاحِدَةَ الْمُشَاعَةَ مِنَ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ حِصَّتَهٗ مِنْهَا

ایک جماعت کے لیے ''ایک ہبہ'' کو قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جو قابل تقسیم ہو

اور ایک شخص کی طرف سے کیا گیا ہو اگرچہ اس جماعت میں سے ہر شخص اپنے (مخصوص) حصے کے بارے میں علم نہ رکھتا ہو

5111 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنِ الْبَهْزِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ، اِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ عَقِيْرٌ، فَذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعُوْهُ، فَاِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهٗ، فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ، وَهُوَ صَاحِبُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنَكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ، فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الرِّفَاقِ، ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْاُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ،

5111- إسناد صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين، وعمر بن سلمة الضمري، والبهزي صحابيان، حديثهما عند النسائي، والبهزي :قيل اسمه زيد بن كعب. قال الزرقاني في "شرح الموطأ :2/278 "هكذا رواه مالك، ولم يختلف عليه في إسناده، وتابعه عليه أبو أياس، عبد الوهاب الثقفي، وحماد بن سلمة وغيرهم عن يحيى، ورواه حماد بن زيد وهشيم، ويزيد بن هارون، وعلي بن مسهر، عن يحيى بن سعيد، فلم يقولوا :عن البهزي .قال موسى بن هارون :الصحيح أن الحديث من مسند عمير بن سلمة، وليس بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم، وذلك بيّنٌ في رواية يزيد بن الهاد، وعبد ربه بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، قال :ولم يأت ذلك من مالك، لأن جماعة رووه عن يحيى كما رواه مالك، وإنما جاء ذلك من يحيى كان أحياناً يقول :عن البهزي، وأحياناً لايقولهن وأظن المشيخة الأولى كان ذلك جائزاً عندهم، وليس هو رواية عن فلان، وإنما هو قصة عن فلان .هذا كلام موسى هارون نقله في "التمهيد"، والدارقطني في "العلل." وهو في "الموطأ 1/351 "في الحج :باب مايجوز للمحرم أكله من الصيد، ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق "8339"، والنسائي 5/18في الحج :باب ما يجوز للمحرم أكله، والبيهقي 6/171و.9/322 وأخرجه أحمد 3/452، والطبراني "5283"من طريق يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيدن به.

وَالْعَرْجِ، اِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ، فِيْ ظِلٍّ، وَفِيْهِ سَهْمٌ، فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يَرِيبُهُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ

✿✿ حضرت بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف روانہ ہونے کے لئے نکلے' یہاں تک کہ جب آپ روحاء کے مقام پر پہنچے' تو وہاں ایک زیبرا تھا جس کا پاؤں کٹا ہوا تھا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو عنقریب اس کا مالک اس تک آ جائے گا' پھر حضرت بہزی رضی اللہ عنہ آ گئے وہ اس کے مالک تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس زیبرے کو استعمال کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' یہاں تک کہ رویثہ اور عرج کے درمیان اثایا کے مقام پر پہنچے' تو وہاں ایک سائے میں ہرن بیٹھا ہوا تھا جس کو تیر لگا ہوا تھا۔

حضرت بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اس ہرن کے پاس ٹھہرا رہے' تا کہ کوئی بھی شخص اس کو تنگ نہ کرے' یہاں تک کہ وہ لوگ وہاں سے گزر جائیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ قَبُوْلِ الْمَرْءِ الْهِبَةَ لِلشَّيْءِ الْمَشَاعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ

آدمی کے لیے اس ہبہ کو قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جو ایسی چیز کے بارے میں ہو جو اس کے اور دوسرے آدمیوں کے درمیان مشترک ہو

5112 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِبَعْضِ اَثْنَاءِ الرَّوْحَاءِ، وَهُمْ حُرُمٌ، اِذَا حِمَارٌ مَعْقُوْرٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُ، فَيُوْشِكُ صَاحِبُهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِيْ عَقَرَ الْحِمَارَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنَكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَبَا بَكْرٍ، فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ

✿✿ حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ روحاء کے قریب ہم پہنچے' تو ہم سب حالت احرام میں تھے۔ وہاں ایک زیبرا تھا جو زخمی تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو اس کا

5112– إسناده صحيح على شرطهما غير صحابي الحديث، فقد روى له النسائي. وابن الهاد :يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد الليثي .وأخرجه النسائي 7/205في الصيد والذبائح :باب إباحة أكل لحوم حمر الوحش، عن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 3/624عن عبد العزيز بن أبي حازم، عن يزيد بن الهاد، به .وسكت عنه وقال الذهبي :سنده صحيح . وأخرجه أحمد 3/418عن هشيم، عن يحيى نب سعيد، عن محمد بن إبراهيم، به .وانظر ماقبله.

مالک اس کے پاس آجائے گا' پھر بہزی قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا یہ وہ شخص تھا جس نے اس زیبرے کو زخمی کیا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اس کو استعمال کر سکتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے اس کا گوشت لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِهْدَاءِ الْمَرْءِ الْهَدِيَّةَ اِلٰى اَخِيهِ وَاِنْ لَمْ يَحِلَّ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا اسْتِعْمَالُ تِلْكَ الْهَدِيَّةِ بِاَنْفُسِهِمَا

آدمی کے لیے اپنے بھائی کو ایسی چیز تحفے کے طور پر دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ' اگرچہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے لیے بذات خود اس ہدیے کو استعمال کرنا جائز نہ ہو

5113 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فَرَاٰى حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوُفُودُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِّنْهَا، فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً، وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً، وَكَسَا اُسَامَةَ حُلَّةً، فَاَتَاهُ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْتَ: فِيهَا مَا قُلْتَ: ثُمَّ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيَّ، فَقَالَ: بِعْهَا، فَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ، اَوْ شُقَّهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (بازار) گئے انہوں نے استبرق سے بنا ہوا ایک حلّہ بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اسے خرید لیجئے اور جمعہ کے دن اور جب وفد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس دن اسے زیب تن کر لیا

5113- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الحارث المخزومي، فمن رجال مسلم .وإخرجه النسائي 8/198في الزينة :باب ذكر النهي لبس الإستبرق، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/39عن إسحاق بن سليمان، وعبد الله بن الحارث، به . وأخرجه أحمد 2/24، والبخاري "948"في العيدين والتجمل فيه، و "2104"في البيوع :باب التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنسائي، و "3054"في الجهاد والسير :باب التجمل للوفود، و "6081"في الأدب :وباب من تجمل للوفود، ومسلم "8" "2068"و "9"في اللباس والزينة :باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء ، وأبو داود "4041"في اللباس :باب ماجاء في لبس الحرير، والبيهقي 3/280من طرق عن سالم، به . وأخرجه أحمد 2/51و 68و 82و127، ولطيالسي "1937"، والبخاري "2619"في الهبة :باب الهدية للمشركين، و "5981"في الأدب :باب صلة الأخ المشرك، والنسائي 8/201في الزينة :باب التشديد في لبس الحرير من طرق عن ابن عمر وانظر ."5439"

کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اسی قسم کے تین حلے پیش کئے گئے' تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان میں سے ایک حلہ عطا کیا۔ ایک عدد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ نے' تو اس کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی اب آپ نے یہ میری طرف بھیج دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے فروخت کر دو اور اس کے ذریعے اپنی ضروریات کو پورا کر دیا پھر اسے کاٹ کر اپنی بیویوں کی چادریں بنوا دو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَخْذِ الْمُهْدِى هَدِيَّةَ نَفْسِهِ بَعْدَ بَعْثِهِ اِلَى الْمُهْدَى اِلَيْهِ وَمَوْتُ الْمُهْدَى اِلَيْهِ قَبْلَ وُصُولِ الْهَدِيَّةِ اِلَيْهِ

تحفہ دینے والے کے لیے اپنے تحفے کو دوبارہ لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ اس نے دوسرے شخص کی طرف اسے بھیجا ہو اور دوسرا شخص اسے وصول کرنے سے پہلے فوت ہو جائے

5114 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا تَزَوَّجَنِى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنِّى قَدْ اَهْدَيْتُ اِلَى النَّجَاشِيِّ حُلَّةً وَاَوَاقِيَّ مِسْكٍ، وَلَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ مَاتَ، وَسَتُرَدُّ الْهَدِيَّةُ، فَاِنْ كَانَ كَذٰلِكَ، فَهِيَ لَكِ، قَالَتْ: فَكَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاتَ النَّجَاشِيُّ، وَرُدَّتِ الْهَدِيَّةُ، فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰى كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْ نِسَائِهِ اُوقِيَّةَ مِسْكٍ، وَدَفَعَ الْحُلَّةَ، وَسَائِرَ الْمِسْكِ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی' تو آپ نے فرمایا میں نے نجاشی کو

5114– إسناده ضعيف .مسلم بن خالد :هو الزنجي سيء الحفظ، وأم موسى بن عقبة :لاتعرف .وأم كلثوم، نسبها المؤلف في "ثقاته5/594 "، فقال :بنت أسماء ، وروى حديثها ابن أبي عاصم في "الوحدان "كما في "الإصابة 4/467 "من طريق مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عن أمه، عن أم كلثوم بنت سملة قال الحافظ :ورواه مسدد، عن مسلم بن خالد، لكن لم ينسبها . أخرجه ابن منده من طريقه، فقال :أم كلثوم غير منسوبة، ورواه هشام بن عمار، عن مسلم بن خالد فقال في روايته :عن أمه، عن أم كلثوم عن أم سلمة .وأخرجه ابن حبان في "صحيحه "من طريقه وهو لمحفوظ. وأخرجه أحمد 6/404، والطبراني "25/"205 و "206"من طريق مسلم بن خالدن عن موسى بن عقبة، عن أمه عن أم كلثوم بنت أبي سلمة، به . وأخرجه ابن سعد 8/95، والبيهقي 6/26من طريق مسلم بن خالد عن موسى بن عقبة، عن أمه، عن أم كلثوم قالت :لما تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وأخرجه البيهقي 6/26من طريق ابن وهب ومسدد، كلاهما عن مسلم بن خالد، عن موسى بن عقبة، عن أم كلثوم قال ابن وهب في روايته أم كلثوم بنت سلمة قالت :لما تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم .... وأخرجه أحمد 6/404عن يزيد بن هارون، عن مسلم بن خالد، عن موسى بن عقبةن عن أبيه، عن أم كلثوم.

ایک حلہ اور مشک کے کچھ اوقیہ تحفے کے طور پر بھجوائے تھے۔ میرا خیال ہے اس کا انتقال ہو گیا ہے' تو یہ تحفہ واپس آ جائے گا اگر ایسا ہی ہوا' تو وہ تمہیں ملے گا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر ویسا ہی ہوا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا نجاشی کا انتقال ہو گیا تھا وہ تحفہ واپس آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواج کی طرف مشک کا ایک اوقیہ بھجوایا اور وہ حلہ اور باقی تمام مشک سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِبَاحَةِ أَكْلِ الْمَرْءِ الْهَدِيَّةَ الَّتِي كَانَتْ تُصُدِّقَتْ عَلَى الْمُهْدِي قَبْلَ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے اس ہدیے کو کھا لینا مباح ہے' جو اسے ہدیے کے طور پر ملنے سے پہلے ہدیہ دینے والے کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہو

5115 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ، بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ، فَاشْتَرَطُوا، وَلَاءَهَا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ، فَقُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ

قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے اسے خریدنے کا ارادہ کیا' تو اس کے مالکان نے اس کے ولاء کی شرط عائد کی۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت تحفے کے طور پر دیا گیا' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

5115- إسناده صحيح على شرط الصحيح .وأبو داود :هو الطيالسي سليمان بن داود بن الجارود البصري، وهو في "مسند "أبي داود والطيالسي "برقم ."1417" وأخرجه البيهقي 7/220من طريق يونس، عن أبي داود، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2578"في الهبة :باب قبول الهدية، ومسلم "173""1075"في الزكاة :باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ....، و "1504"و "13"في العتق :باب الولاء لمن أعتق والنسائي - 6/165و 166في الطلاق :باب خيار الأمة تعتق وزوجها مملوك، والبيهقي 10/338من طرق عن شعبة، به. وأخرجه مسلم "11" "1504" "173" "1075"، والنسائي 6/165، والبيهقي 6/185و 7/134و 220و 15/295من طريقين عن زائدة، عن سماك، عن عبد الرحمن به .وقد تقدم ."4269"

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کا شوہر آزاد شخص تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيرَةَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی تھی "یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا"

5116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ فِىْ بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ الثَّلَاثِ اَنَّهَا اُعْتِقَتْ، فَخُيِّرَتْ فِىْ زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ، وَاُدْمٌ مِّنْ اِدَامِ الْبَيْتِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً، فِيْهَا لَحْمٌ، قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيرَةَ، وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کے بارے میں تین شرعی احکام سامنے آئے جب وہ آزاد ہوئی' تو اسے اس کے شوہر کے ساتھ رہنے (یا علیحدگی اختیار کرنے) کے بارے میں اختیار دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے' تو ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور گھر کا دوسرا سالن پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا میں نے ہنڈیا میں گوشت نہیں دیکھا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' لیکن یہ وہ گوشت ہے' جو بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ اَكْلِ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ تُصُدِّقَ بِهَا عَلٰى اِنْسَانٍ، ثُمَّ اَهْدَاهَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ لَهٗ وَاِنْ كَانَ مِمَّنْ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَخْذُ الصَّدَقَةِ وَلَا اَكْلُهَا

اس صدقے کو کھانے کے جائز ہونے کا تذکرہ' جو کسی شخص کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہو

5116– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/562 "في الطلاق: باب ماجاء في الخيار. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "5097" في النكاح: باب الحرة تحت العبد، و "5279" في الطلاق: باب لايكون بيع الأمة طلاقاً، ومسلم "1075" "173" في الزكاة: باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ...، و "14" "1504" في العتق: باب الولاء لمن أعتق، والنسائي 6/162 في الطلاق: "باب خيار الأمة، والبيهقي 6/161، والبغوي. "1611" وانظر. "4269"

اور پھر جس کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا اس نے وہ آگے تحفے کے طور پر دے دیا ہو، اگرچہ آگے والا شخص ایسا ہو کہ اس کے لیے صدقے کو لینا یا اسے کھانا جائز نہ ہو

5117 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ، زَعَمَ اَنَّ جُوَيْرِيَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ ، قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ، اِلَّا عَظْمُ شَاةٍ، اُعْطِيَتْ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: قَرِّبِيْهِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا کھانے کے لئے کچھ ہے اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ کی قسم نہیں ہے۔ ہمارے پاس کوئی کھانا نہیں ہے صرف ایک بکری کی ہڈی (والا گوشت) ہے' جو میری کنیز کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہی پیش کردو کیونکہ وہ اپنے مقام تک پہنچ چکا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ، لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ جُوَيْرِيَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے عبید بن سباق نامی راوی نے یہ روایت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے

5118 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَتْنِي جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ ، قَالَتْ: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِلَّا طَعَامٌ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاةٌ لَنَا، مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرِّبِيْهِ

5117- إسناده صحيح .يزيد بن موهب :هو يزيد بن موهب، ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، والترمذي، من فوقه ثقات على شرطهما . وأخرجه أحمد 6/430، ومسلم "1073"و "169"في الزكاة :باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "164"/24، والحاكم 4/28من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط الشيخين . وأخرجه الطبراني "165"/24و "166"و "167"و "169"من طرق عن ابن شهاب، به.

5118- إسناده صحيح على شرطهما .سفيان :هوابن عيينة . وأخرجه أحمد 6/429، والحميدي "169" "317"في الزكاة :باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "77"/24من طرق عن سفيان بهذا الإسناد .ووقع في الطبراني بدل جويرية" :"ميمونة."

❁❁ سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لئے ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! جی نہیں صرف وہ کھانا ہے جو ہماری کنیز کو صدقے میں سے دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ہی پیش کردو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

5119 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَائِشَةَ: عِنْدَكِ شَيْءٌ تُطْعِمِينِي؟ ، قَالَتْ: لَا، اِلَّا مِنَ الشَّاةِ، الَّتِي بُعِثَتْ بِهَا اِلٰى نُسَيْبَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: هَاتِيهِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

❁❁ ام عطیہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو مجھے کھانے کے لئے دو۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ صرف وہ بکری ہے جو نسیبہ کو صدقے میں سے دی گئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ہی پیش کردو وہ اپنے مقام تک پہنچ چکی ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ قَبُولِ الْمَرْءِ الَّذِي لَا يَحِلُّ لَهُ اَخْذُ الصَّدَقَةِ الْهَدِيَّةَ مِمَّنْ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ بِتِلْكَ الْهَدِيَّةِ

آدمی کے لیے اس چیز کو ہدیے کے طور پر قبول کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

جسے صدقے کے طور پر لینا اس کے لیے جائز نہ ہو اور یہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے جسے وہ ہدیہ صدقے کے طور پر دیا گیا ہو

5120 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ:

5119– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هوهشام بن عبد الملك الطيالسي، وخالد :هوابن مهران الحذاء، وحفصة :هي بنت سيرين، وأم عطية :اسمها نسيبة بنت كعب، ويقال :بنت الحارث. وأخرجه الطبراني في "الكبير "25/"145" عن أبي خليفة، عن الفضل بن الخطاب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1494"في الزكاة :باب إذا تحولت الصدقة من طريق علي بن عبد الله، عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 408 - 6/407، والبخاري "1446"في الزكاة :باب قدركم يعطى من الزكاة والصدقة ومن اعطى شاة، و "2579"في الهبة :باب قبول الهدية، ومسلم "174" "1076"في الزكاة :باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "148"/25و "150"من طرق عن خالد، به.

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اشْتَرَتْ عَائِشَةُ بَرِيرَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ لِتُعْتِقَهَا، وَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا، اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ وَلَاءَ هَا فَشَرَطَتْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا، لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ،

وَكَانَ لِبَرِيرَةَ زَوْجٌ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنْ شَاءَ تْ اَنْ تَمْكُثَ مَعَ زَوْجِهَا كَمَا هِيَ، وَاِنْ شَاءَ تْ فَارَقَتْهُ فَفَارَقَتْهُ، وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْبَيْتَ، وَفِيْهِ رِجْلُ شَاةٍ، اَوْ يَدٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ: اَلَا تَطْبُخُونَ لَنَا هٰذَا اللَّحْمَ، فَقَالَتْ: تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَاَهْدَتْهُ لَنَا، فَقَالَ: اطْبُخُوا، فَهُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو انصار سے خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا' تو اس کے مالکان نے یہ شرط عائد کی کہ اس کی ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ شرط تسلیم کر لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' وہ ایسی شرط عائد کرتے ہیں جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) بریرہ کا شوہر بھی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اس بات کا اختیار دیا کہ وہ چاہے' تو اپنے شوہر کے ساتھ رہے جیسے پہلے رہ رہی تھی اور اگر چاہے' تو اس سے علیحدگی اختیار کرے' تو اس خاتون نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے' تو وہاں ایک بکری کا پایہ یا دستی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تم لوگوں نے یہ گوشت نہیں پکایا۔ انہوں نے عرض کی: یہ تو بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا وہ اس نے ہمیں تحفے کے طور پر دے دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پکاؤ کیونکہ یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

ہبہ میں رجوع کرنا (یعنی اسے واپس لینا)

5121 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

5120- حديث صحيح. سماك في روايته عن عكرمة واضطرب، وشريك: هو ابن عبد الله النخعي سيء الحفظ، لكن للحديث طريق آخر يصح بها. إبراهيم إسحاق الأزرق: هو ابن يوسف. وأخرجه البزار "1294"، والطبراني في "الكبير" "11744" عن تميم بن المنتصر، بهذا الإسناد. ورواية البزار بقصة الولاء فقط. وأخرجه بنحوه أحمد 1/281 عن عفان، عن همام، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وهذا إسناد صحيح على شرطهما. وانظر "4270" و"4273".

(متن حدیث): الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہبہ کو واپس لینے والا شخص ایسے ہی ہے' جس طرح کوئی اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الرَّاجِعِ فِي صَدَقَتِهِ حُكْمُ الرَّاجِعِ فِي هِبَتِهِ سَوَاءٌ فِي هٰذَا الزَّجْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اپنے صدقے کو واپس لینے والے شخص کا حکم اور اپنے ہبہ کو واپس لینے والے شخص کا حکم اس ممانعت کے حوالے سے برابر ہے

5122 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهِ، مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِيءُ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَاْكُلُ قَيْئَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص صدقہ کرکے پھر اس صدقے کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے' جو قے کرتا ہے پھر واپس آکر اپنی قے کو کھالیتا ہے۔''

5121- إسناده صحيح على شرط الشيخين .همام :هو ابن يحيى بن دينار العَوْذي. أخرجه البخاري "2621"في الهبة: باب لايحل لأحد أن يرجع في هبتهن وأبو داود "3538"في البيوع والإجازات :باب الرجوع في الهبة، والطبراني "10692" والبيهقي 6/180من طريق مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد .في البخاري والبيهقي" :عن شعبة وهشام والدستوائي"، وفي أبي داود "عن شعبة، وأبان، وهمام "وفي الطبراني" :عن شعبتن وهشام، وأبان وهمام."وأخرجه أحمد 1/280و342، والطيالسي "2649"، ومسلم "7" "1622"في الهبات :باب تحريم الرجوع في الصدقة والهبة بعد القبض إلا ما وهبه لولده وإن سفل، والنسائي 6/266في الهبة :باب ذكر الاختلاف لخبر عبد الله بن عباس فيه، وابن ماجه "2385"في الهبات :باب الرجوع في الهبات، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/77 "، والبغوي "2200"من طرق عن شعبة، به .وفي إحدى روايات أحمد :1/342 "سعيد بن جبير "بدل سعيد بن المسيب ."وأخرجه أحمد /1عن عفان، عن همام، به.

5122- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، وهو الملقب بدحيم، فمن رجال البخاري .والوليد :وهو ابن مسلم، وقد صرح بسماعه من الأوزاعي، وأبو جعفر محمد بن علي :هو الإمام الباقر. وأخرجه أحمد / 349من طريق الوليد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "15""1622"في الهبات :باب تحريم الرجوع في الصدقة والهبة بعد القبض إلا ما وهبه لولكده وأن سفلن والنسائي 6/266في الهبة :باب ذكر الاختلاف لخبر عبد الله بن عباس فيه، والطبراني "10694"من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه مسلم "6" "1622"، والطبراني "10695"و "10696"و "10703" و "10704"و "10705"من طرق عن سعيد، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِىْ اُطْلِقَ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ لَمْ يُرَدْ بِهٖ كُلُّ الْهِبَاتِ وَلَا كُلُّ الصَّدَقَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ ممانعت جسے لفظ کے عموم کے ہمراہ مطلق طور پر نقل کیا گیا ہے اس کے ذریعے ہر قسم کا ہبہ اور ہر قسم کا صدقہ مراد نہیں ہے

5123 - (سندِ حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ ابْنَيْ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث):لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّعْطِىَ عَطِيَّةً اَوْ هِبَةً، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا، اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِىْ وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِىْ يُعْطِىْ عَطِيَّةً، اَوْ هِبَةً، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا، كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ، حَتّٰى شَبِعَ، ثُمَّ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ اِلٰى قَيْئِهٖ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' جب وہ کوئی عطیہ دے یا ہبہ کرے' پھر اسے واپس لے' ماسوائے والد کے' اس چیز کے بارے میں' جو اس نے اپنی اولاد کو عطیے کے طور پر دی ہو جو شخص کوئی چیز عطیہ کرے یا ہبہ کرے پھر اسے اس سے واپس لے تو اس کی مثال کتے کی مانند ہے' جو کھاتا ہے' تو سیر ہو جاتا ہے' پھر وہ قے کر دیتا ہے پھر واپس اپنی قے کی طرف آ جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّعُوْدَ الْمَرْءُ فِى الشَّىْءِ الَّذِىْ يَتَصَدَّقُ بِهٖ بِالْمِلْكِ بَعْدَ زَوَالِ مِلْكِهٖ عَنْهُ، فِيْمَا قَبْلُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی ایسی چیز کو دوبارہ اپنی ملکیت میں لے جسے صدقہ کرنے کی وجہ سے وہ (چیز) پہلے اس کی ملکیت سے زائل ہو چکی ہو

5123- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن شعيب، فقد روى عنه أصحاب السنن. وأخرجه أحمد 2/27، وأبو داود "3539"في البيوع والإجارات :باب الرجوع في الهبة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4 " 79/، والبيهقي 6/179، والحاكم 2/46من طرق عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وصححه ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/78، والترمذي "1299"في البيوع :باب ماجاء في الرجوع في الهبة، النسائي 6/265في الهبة :باب رجوع الوالد فيما يعطي ولده ....و 6/267 و 268باب ذكر الاختلاف على طاوس في الراجع في هبته، وابن ماجه "2377"في الهبات :باب من أعطى ولده ثم رجع فيه، وابن الجارود "994"، والدارقطني 43 - 3/42، وأبو يعلى "2717"والبيهقي 6/179و180، ومن طرق عن حسين المعلم، به.

5124 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَاَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا تَبْتَعْهُ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو اللہ کی راہ میں صدقہ کیا' پھر انہوں نے اس گھوڑے کو فروخت کرتے ہوئے پایا' تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَرَسَ قَدْ ضَاعَ عِنْدَ الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَشْتَرِيَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ گھوڑا اس شخص کے پاس ضائع ہو رہا تھا جس کے پاس وہ موجود تھا' اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تھا

5125 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5124- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ 1/282 "في الزكاة :باب اشتراء الصدقة والعود فيها .ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2971"في الجهاد والسير :باب الجعائل والحملان في السبيل و "3002"باب إذا حمل على فرس فرآها تباع ومسلم "3" "1621"في الهبات :باب كراهية شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه، وأبو داود "1593"في الزكاة: باب الرجل يبتاع صدقته، والبغوي ."1699"وأخرجه أحمد 2/55، والبخاري "2775"في الوصايا :باب وقف الدواب والكراع والعروض والصامت، ومسلم "3" "1621"، وابن الجارود "362"من طرق عن نافع، به . وأخرجه أحمد 2/7و34، وعبد الرزاق "16572"، والبخاري "1489"في الزكاة :باب هل تشترى صدقتهن ومسلم "4" "1621"والترمذي "668"في الزكاة :باب ماجاء في كراهية العود في الصدقة، والنسائي 5/109في الزكاة :باب شراء الصدقن والبيهقي 4/151من طريقين عن ابن شهاب، عن سالمن عن ابن عمر.

5125- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 1/282 "في الزكاة :باب اشتراء الصدقة والعود فيها. وأخرجه من طريق مالك :أحمد 1/40، والحميدي "15"، والبخاري "1490"في الزكاة :باب هل تشترى صدقته، و "2623" في الهبة :باب لايحل لأحد أن يرجع في هبته وصدقته، و "2636"باب إذا حمل رجل على فرس فهو كالعمرى والصدقة، و "2970"في الجهاد والسير :باب والجعائل والحملان في السبيل، و "3003"باب إذا حمل على فرس فرآها تباع ومسلم "1" "1620"في الهبات :باب كراهية شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه، والنسائي 5/108في الزكاة :باب شراء الصدقة، والبغوي "1700"، والبيهقي .4/151 وأخرجه أحمد 1/25، والطيالسي ص10، ومسلم "2" "1620"، وابن ماجه "2390"في الصدقات :باب الرجوع في الصدقة، والبيهقي 4/151من طرق عن زيد بن أسلم، به . وأخرجه الحميدي "16"عن سفيان، عن أيوب السختياني، عن ابن سيرين، عن عمر بن الخطاب.

مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ، فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَبْتَاعَهُ مِنْهُ، وَظَنَنْتُ اَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَبْتَعْهُ، وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ، فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقے کے طور پر دیا جس شخص کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا' تو میں نے اس سے اس گھوڑے کو خریدنے کا ارادہ کیا میرا یہ اندازہ تھا کہ میں اسے کم قیمت پر خرید لوں گا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو! خواہ وہ تمہیں ایک درہم کے عوض میں دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا شخص ایسے کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

کِتَابُ الرُّقْبٰی وَالْعُمْرٰی

کتاب! رقبیٰ اور عمریٰ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّرْقُبَ الْمَرْءُ دَارَهٗ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنا گھر اپنے کسی مسلمان بھائی کو رقبیٰ کے طور پر دیدے

5126 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُرْقِبُوا اَمْوَالَكُمْ، فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا، فَهُوَ لِمَنْ اَرْقَبَهٗ، وَالرُّقْبٰى اَنْ يَّقُولَ الرَّجُلُ هٰذَا لِفُلَانٍ مَا عَاشَ، فَاِذَا مَاتَ فُلَانٌ فَهُوَ لِفُلَانٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اپنے اموال کو رقبیٰ نہ کرو' جو شخص کوئی چیز رقبیٰ کرے' تو وہ اس کی ملکیت ہوگی' جس کو اس نے رقبیٰ کی۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) رقبیٰ سے مراد یہ ہے: کوئی شخص یہ کہے: فلاں شخص' جب تک زندہ رہا یہ اس کے لئے ہے تو جب وہ فلاں شخص فوت ہوگا' تو وہ فلاں کی ملکیت ہوگی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّعْمِرَ الرَّجُلُ دَارَهٗ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنا گھر اپنے کسی مسلمان بھائی کو عمریٰ کے طور پر دیدے

5127 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُرْقِبُوا، وَلَا تُعْمِرُوا، فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا، اَوْ اَرْقَبَ فَهُوَ لَهٗ

5126- إسناده قوي .محمد بن وهب بن أبي كريمة :روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه على شرط مسلم . وأخرجه النسائي 6/269في الرقبى :باب ذكر الاختلاف على أبي الزبير، والطبراني في "الكبير" 11000 "عن محمد بن موهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/250، والنسائي 270 - 6/269من طريقين عن حجاج، عن أبي الزبير، به . وأخرجه الطبراني "10971"من طريقين سفيان، عن ليث، عن طاووس، به. وأخرجه موقوفاً على ابن عباس :النسائي 6/270من طريق أبي الزبير، و 6/269من طريق ابن أبي نجيح، كلاهما عن طاووس، به.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ (اپنی چیزوں کو) رقبیٰ اور عمریٰ نہ کرو' جو شخص کوئی چیز عمریٰ کرتا ہے یا رقبیٰ کرتا ہے' تو وہ (اس دوسرے شخص) کی ہوگی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ اَرَادَ بِهِ لِمَنْ اَعْمَرَ وَلِمَنْ اَرْقَبَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ اسی کی ملکیت ہوگا'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: جس شخص کو اس نے عمریٰ کے طور پر دیا تھا اور جسے رقبیٰ کے طور پر دیا تھا

5128 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرٰى لِمَنْ اَعْمَرَهَا، وَالرُّقْبٰى لِمَنْ اَرْقَبَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ اس کی ملکیت ہوتی ہے' جسے آدمی نے عمریٰ کے طور پر دی ہو۔ رقبیٰ اس کی ملکیت ہوتی ہے' جسے رقبیٰ کے طور پر دی ہو۔''

ذِكْرُ اِجَازَةِ الْعُمْرٰى اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ مَعَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ

عمریٰ کو برقرار رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب کہ کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اس پر عمل کیا ہو

5127– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشخين غير عبد الجبار بن العلاء ، فمن رجال مسلم، وعنعنة ابن جريج تتقى في عطاء .وأخرجه الحميدى "1290"، والشافعي 2/168، والنسائي 6/273في العمرى :باب ذكر الفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرى، وأبو داود "3556"في البيوع والإجارات :باب من قال فيه :ولعقبه، والبيهقي 6/175، والبغوى "2198"، والطحاوى 4/93من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 176 - 6/175من طريقين عن ابن جريجن به . وأخرجه الطبراني "1747"من طريق أبي بكر بن عياش، عن يعقوب، عن عطاء ، به . وأخرجه من طرق وبألفاظ مختلفة عن جابر : أحمد 3/381، والشافعي 2/165ن والحميدى "1256"، وأبوداود "3557"، والنسائي 275 - 6/274في العمرى :باب ذكر الاختلاف على الزهرى، به .والطحاوى 4/91، وأبو يعلى "1835"، والبيهقي 6/173"و174.

5128– إسناده على شرط مسلم .ابْنُ فُضَيْلٍ :هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان. وأخرجه النسائي 6/274في الرقبى :باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرين وابن ماجه "3383"في الهبات :باب في العمرى، وابن الجارود "989"ن وأبو يعلى "2214"، والبيهقي 6/175من طرق عن داود بن أبي هند، بهذا الإسناد. وإخرجه أحمد 3/302، وعبد الرزاق "16876"، والطيالسي "1743"ن ومسلم "25" "1625"و "27"في الهبات :باب العمرى، والنسائي 6/274، والطحاوى 4/92و93، والبغوى "2199"والبيهقي 6/173من طرق عن أبي الزبير، به.

5129 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ، یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ جائز ہے۔''

ذِکْرُ اِثْبَاتِ الْعُمْرٰی لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

اس شخص کے لیے عمریٰ کے اثبات کا تذکرہ جس کے لیے ہبہ کیا گیا ہو

5130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرٰی لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عمریٰ اس شخص کی ملکیت ہوتی ہے' جسے ہبہ کی گئی ہو۔''

ذِکْرُ اِثْبَاتِ الْعُمْرٰی لِمَنْ اُعْمِرَتْ لَهُ

اس شخص کے لیے عمریٰ کے اثبات کا تذکرہ جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو

5129- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/297، والطيالسی "1680"، ومسلم "30" "1625"فی الهبات :باب العمری، النسائی 6/273فی العمری :باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر جابر فی العمری، من طرق عن شعبةن بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/364، والبخاری بإثر الحديث "2626"فی الهبة باب ماقيل فی العمری والرقبی :باب ذكر اختلاف يحيی بن أبی كثير، ومحمد بن عمرو علی أبی سلمة فيه، من طريق هشام الدستوائين كلاهما عن قتادة، به .وبعضهم ذكر فيه قصة . وأخرجه أحمد 3/297و 319و392، ومسلم "31" "1625"، وابن الجارود "986"من طريق سعيد بن أبی عروبة، عن قتادة، به .وفيه" :العمری جائزة لأهلها "وفی رواية مسلم" :العمری ميراث لأهلها"

5130- إسناده صحيح علی شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عبد الأعلی، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائی 6/277فی الرقبی :باب ذكر اختلاف يحيی بن أبی كثير، ومحمد بن عمرو علی أبی سلمة فيه، عن محمد بن عبد الأعلی بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "25" "1625"فی الهبات :باب العمرين عن عبيد اله بن القواريری، عن خالد بن الحارث، به .وأخرجه أحمد 3/304، ومسلم "25" "1625"والطيالسی "1687"، والطحاوی 4/92، والبيهقی 6/173من طريق عن هشام، به. وأخرجه أحمد3/393، والبخاری "2625"فی الهبة :باب ماقيل فی العمری والرقبی، وأبو داود "3550"فی البيوع والإجارات :باب فی العمری، والبيهقی 6/173من طرق عن يحيی بن أبی كثير، به.

5131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا عُمْرٰى وَمَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ (درست نہیں ہے) جو شخص کوئی چیز عمریٰ کرتا ہے تو وہ اس کی ملکیت ہوگی (جسے عمریٰ کے طور پر دی گئی)''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ وَهِمَ فِیْ تَاْوِیلِهٖ مَنْ لَمْ یُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِیْثِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مفہوم میں اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

5132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِیعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِیِّ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرٰى سَبِیْلُهَا سَبِیْلُ الْمِیْرَاثِ

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ کا طریقہ وراثت کا طریقہ ہوگا (یعنی اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے)''۔

5131- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي فقد روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين . وأخرجه النسائي 6/277 في العمرى :باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير ومحمد بن عمرو على أبي سلمة، فيه عن علي بن حجر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/347 و429، وابن أبي شيبة 7/143، والطيالسي "2453" والبخاري "2626" في الهبة :باب ما قيل في العمرى، والنسائي 6/277، وأبو داود "3548" في البيوع :باب في العمرى، والطحاوي 4/92، ابن الجارود "985"، والبغوي "2197"، والبيهقي 6/174 من طرق عن قتادة، عن النضر بن أنس، عن بشير بن نهيك، عن أبي هريرة، بلفظ" :العمرى جائزة."

5132- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن بزيع، فمن رجال مسلم، وحجر المدري هو ابن قيس -فقد روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه الطبراني في "الكبير "4950" "عن معاذ بن المثنى، عن محمد بن المنهال، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/189 من طريقين عن روح بن القاسم وابن جريج به. وأخرجه بنحوه أحمد 182 و189، وابن أبي شيبة 7/237، والحميدي "398"، وعبد الرزاق "16873" و"16874"، وأبو داود "3559" في البيوع :باب في الرقبى، وابن ماجه "2381" في الهبات :باب في العمرى، والنسائي 6/271 في الرقبى :باب ذكر الاختلاف على أبي الزبير، 6/271 و272 في أول كتاب العمرى، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/91 "ن والبيهقي 6/174 و175، والطبراني "4941" و "4946" "4945" "4944" "4943 "4942" من طرق عن عمرو بن دينار، به . وأخرجه النسائي 6/270 و 271 في الرقبى :باب ذكر الاختلاف على أبي الزبير، من طريقين عن ابن الطاووس، عن أبيه، به . وأخرجه النسائي 6/272 في أول كتاب العمرى، من طريق معقل، عن عمرو بن دينار، عن حجر المدري، عن زيد بن ثابت، به.

ذِكْرُ قَضَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ عَلٰى حَسَبِ مَا جَعَلَ سَبِيْلَهَا سَبِيْلَ الْمِيْرَاثِ

نبی اکرم ﷺ کا 'عمریٰ وارث کو ملنے' کا فیصلہ دینے کا تذکرہ' جو اس کے مطابق ہوگا آپ ﷺ نے اس کا حکم بھی وراثت کے (دیگر مال) کی طرح قرار دیا ہے

5133 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ مُعَاذٍ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِىِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وارث کے لئے عمریٰ کا فیصلہ دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى سَبِيْلُهَا سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ اَرَادَ بِذٰلِكَ لِمَنْ اَعْمَرَ دُوْنَ مَنْ اُعْمِرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''عمریٰ کا طریقہ وراثت کا طریقہ ہوگا'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: جس شخص نے عمریٰ کے طور پر دیا تھا یہ مراد نہیں ہے: جس شخص کو عمریٰ کے طور پر دیا گیا

5134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى التَّيْمِىُّ، بِالْمَصِيْصَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِىِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اُعْمِرَ اَرْضًا فَهِىَ لِوَرَثَتِهِ

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

5133- إسناده صحيح، وأخرجه الطبراني "4952"من طريق محمد بن عقبة بن علقمة البيروتي، عن أبيه، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وانظر ما قبله.

5134- إسناده صحيح .محمد نب قدامة :هو ابن أعين المصيصي، وأبو عبيدة الحداد :اسمه عبد الواحد بن واصل . وأخرجه الطبراني "4951"عن محمد بن موسى التيمين بهذا الاسناد .وانظر الحديث رقم "5132"وقد تحرف في المطبوع منه: "سليم بن حيان "إلى "سليمان بن حيان."

''جس شخص کو عمریٰ کے طور پر زمین دی گئی وہ اس کے ورثاء کو ملے گی۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ اَنَّ مِيرَاثَ الْعُمْرٰى يَكُونُ لِلْمُعْمَرِ لَهٗ دُوْنَ مَنْ اَعْمَرَهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' عمریٰ کی وراثت اس شخص کو ملے گی' جسے عمریٰ کے طور پر چیز دی گئی تھی یہ عمریٰ کے طور پر چیز دینے والے کو نہیں ملے گی

5135 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرٰى لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِيَ لَهٗ، وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهٗ، مِنْ عَقِبِهٖ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ اس شخص کی ملکیت ہو گی' جسے عمریٰ کے طور پر دی گئی اور اس کے پس ماندگان کو ملے گی اور اس کے پست ماندگان میں سے جو شخص اس کا وارث بنتا ہے وہ عمریٰ میں بھی وارث بنے گا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الدَّارَ الْمُعْمَرَةَ اِنَّمَا هِيَ لِلْمُعْمَرِ لَهٗ دُوْنَ الْمُعْمِرِ اِيَّاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' عمریٰ کے طور پر دیا جانے والا گھر اس شخص کی ملکیت ہو گا' جسے عمریٰ کے طور دیا گیا تھا یہ اسے عمریٰ کے طور پر دینے والے کی ملکیت نہیں ہو گا

5136 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5135– إسناده صحيح على شرط البخارين رجاله ثقات رجال الشيخين .غير عبد الرحمن بن إبراهيمن وهو الملقب بدحيمن فمن رجال البخاري .والوليد هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديثن فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أبو داود "3552"في البيوع :باب في العمرى، والنسائي 6/275في العمرى :باب الاختلاف على الزهرى فيه، من طرق عن الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/360، والطيالسي "1689"، ومسلم "24" "1625"في الهبات :باب العمرى، وأبو داود "3354"في البيوع: باب ما قال فيه ولعقبه، والنسائي 6/276، والطحاوي، 4/94، وأبو يعلى "2092"، و "2093"والبيهقي 6/172من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه أبو داود "3551"، والنسائي 275 - 6/274ن والطحاوي 6/173من طرق عن الأوزاعي، عن الزهري، عن عروة، عن جابر.

5136– إسناده على شرط مسلم إلا أن أبا الزبير لم يصرح بسماعه من جابر .وأخرجه النسائي 6/374في العمرى :باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرى، عن علي بن حجر، بهذا الإسناد بلفظ " :العمرى جائزة لأهلها، والرقبى جائزة لأهلها ." وأخرجه بهذا اللفظ أيضاً :أحمد 3/303، وأبو داود "3558"في البيوع :باب في الرقبى، والترمذي "1351"في الأحكام :باب ماجاء في الرقبى، وابن ماجه "2383" :"في الهبات :باب العمرين وأبو يعلى "1851"من طرق عن هشيم، به . وانظر ما مضى وما سيأتي.

هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ: لَا تُعْمِرُوا اَمْوَالَكُمْ، فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا حَيَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ، وَلِوَرَثَتِهٖ اِذَا مَاتَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: تم اپنے اموال کو عمریٰ کے طور پر نہ دو کیونکہ جو چیز کسی کو زندگی میں عمریٰ کے طور پر دی جائے وہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے پر اس کے ورثاء کو ملے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدَّارَ الَّتِیْ اُعْمِرَتْ لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِیْ اَعْمَرَهَا وَاِنْ مَاتَ الَّذِیْ اُعْمِرَتْ لَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ جو گھر عمریٰ کے طور پر دیا گیا تھا وہ اس شخص کے پاس واپس نہیں جائے گا‘ جس نے اسے عمریٰ کے طور پر دیا تھا اگر چہ وہ شخص فوت ہو جائے‘ جسے عمریٰ کے طور پر (وہ گھر) دیا گیا تھا

5137 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ، فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ اُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِیْ اَعْطَاهَا، لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطِيَّةً وَقَعَتْ فِيْهَا الْمَوَارِيْثُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی وہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے پسماندگان کی ہوگی کیونکہ یہ اس کی ملکیت ہے‘ جسے دی گئی تھی جس نے دی تھی وہ اسے واپس نہیں لے سکتا کیونکہ اس نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے‘ جس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔"

ذِكْرُ وَصْفِ الْعُمْرَى الَّتِیْ زُجِرَ عَنِ اسْتِعْمَالِهَا

عمریٰ کے اس طریقے کا تذکرہ جس پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5138 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ

5137– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ 2/656" في الأقضية :باب القضاء في العمرى، ومن طريقه أخرجه مسلم "20" "1625" في الهبات :باب العمرى، وأبو داود "3553" في البيوع :باب من قال فيه ولعقبه، والترمذي "1350" في الأحكام :باب ماجاء في العمرين والنسائي 6/275 في الرقبى :باب ذكر الاختلاف على الزهري فيه، والطحاوي 4/93، وابن الجاورد "987" البيهقي 6/172 والبغوي "2196".

شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ، فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ مِنْهَا وَهِیَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص عمریٰ کے طور پر کسی کو کوئی چیز دیتا ہے' تو وہ اس دوسرے شخص کی اور اس کے پس ماندگان کی ملکیت ہوگی (دینے والے نے) اپنے قول کے ذریعے اس چیز میں سے اپنے حق کو الگ کر دیا ہے' یہ اس شخص کی ملکیت ہوگی' جسے عمریٰ کے طور پر دی گئی اور اس کے ورثاء کی ملکیت ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِعْمَارَ الْمَرْءِ دَارَهٗ فِیْ حَيَاتِهٖ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ وَرَثَتِهٖ بَعْدَهٗ لَا تَكُوْنُ الْعُمْرٰی لِلْمُعْمَرِ لَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنی زندگی میں اپنے گھر کو عمریٰ کے طور پر دینا جس میں اس کے بعد اس کے ورثاء کا ذکر نہ ہو' تو یہ اس شخص کے لیے عمریٰ نہیں ہوگا' جسے عمریٰ کے طور پر دیا گیا ہے

5139 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا الْعُمْرٰی الَّتِیْ اَجَازَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّقُوْلَ: هِیَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ مِنْ بَعْدِكَ، فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِیَ لَكَ مَا عِشْتَ، فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ عمریٰ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے اس سے مراد یہ کہنا ہے: یہ تمہاری ہوئی اور تمہارے بعد تمہارے پس ماندگان کی ہوئی۔ جہاں تک یہ کہنے کا تعلق ہے: جب تک تم زندہ رہو گے یہ تمہاری ہوئی' تو پھر اس چیز کا مالک اس کو واپس لے سکتا ہے۔

5138- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب الرملين فقد روى له أبو داودن والنسائي، وابن ماجه . وأخرجه مسلم "21" "1625"، وابن ماجه "2380في الهبات :باب العمرى، والنسائي 6/275في الرقبى :باب ذكر الاختلاف على الزهرى فيه، والطحاوى 4/93، والبيهقي 6/172من طرق عن الليثن بهذا الإسناد.

5139- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق."16887" " وأخرجه مسلم "23" "1625"في الهبات :باب العمرى، والبيهقي 6/172من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "23" "1625"، وأبو داود "3555"في البيوع :باب من قال فيه :ولعقبهن وأحمد 3/294، وابن الجاورد "988"، والبيهقي 6/172من طرق عن عبد الرزاقن به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِعَقِبِهٖ اَرَادَ بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اور اس کے پسماندگان کے لیے'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اس کے مرنے کے بعد ایسا ہوگا

5140 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَبَعْدَ مَوْتِهٖ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو وہ اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد اسی کی ملکیت شمار ہوگی۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْعُمْرٰى

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے عمریٰ پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5141 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ، وَلَا تُعْمِرُوْهَا، فَاِنَّهٗ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا، فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ، وَلِوَرَثَتِهٖ اِذَا مَاتَ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: زَجَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَالْعُمْرٰى، وَالرُّقْبٰى كَانَ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ، وَهِىَ اِبْقَاؤُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِىْ اَمْوَالِهِمْ لَا اَنَّ اسْتِعْمَالَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثِ غَيْرُ جَائِزٍ، اِذَا كَانَ طَاعَةً لَّا مَعْصِيَةً، وَذَاكَ اَنَّ الصَّحَابَةَ قَطَنُوا الْمَدِيْنَةَ، وَلَا مَالَ لَهُمْ بِهَا فَكَرِهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمُ الرُّقْبٰى وَالْعُمْرٰى اِبْقَاءً عَلٰى اَمْوَالِهِمْ، لِلضَّرُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ، الَّتِىْ كَانَتْ بِهِمْ، لَا اَنَّهُمَا لَا يَجُوْزُ اسْتِعْمَالُهُمَا

5140- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير، فقد روى له البخارى مقروناً، واحتج به مسلم والباقون، وقد صرح ابن جريج، وأبو الزبير بالمساع عند النسائى، فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه النسائى 6/274 فى العمرى :باب اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر جابر فى العمرى، عن عمرو بن على، عن أبى عاصم، بهذا الإسناد.

5141- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير قرنه البخارى واحتج به مسلم، وقد صرح بالتحديث عند النسائى .أيوب :هو ابن أبى تميمة السختيانى . وأخرجه مسلم "27" "1625"، والبيهقى 6/173 من طريق عبد الوارث، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/312و 374و 386و389، وابن أبى شيبة 139 - 7/138و 142ومسلم "26" "1625"و"7"، والنسائى 6/274، والبيهقى 6/173 من طرق عن أبى الزبير، به.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے اموال اپنے پاس رکھو انہیں عمریٰ کے طور پر نہ دو کیونکہ جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے وہ اس کی زندگی میں اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے اور عمریٰ اور رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دینے سے منع کیا ہے' جس کی ایک متعین علت ہے اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے اموال ان کے پاس رہنے دینا چاہتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: ان تین چیزوں پر عمل کرنا جائز نہیں ہے' جب کہ وہ فرمانبرداری کے کاموں میں ہو' معصیت کے طور پر نہ ہو اس کی وجہ یہ ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ وہاں ان کے پاس کوئی زمین نہیں تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا کہ وہ رقبیٰ یا عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ ان کے اموال ان کے پاس باقی رہیں کیونکہ انہیں ان کی ضرورت تھی اس سے یہ مراد نہیں ہے: ان دونوں چیزوں پر عمل کرنا جائز ہی نہیں ہے۔

كِتَابُ الْإِجَارَةِ

کتاب! اجارہ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ قَالَ: مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ بِإِبْطَالِ الْكَسْبِ

اس روایت کا تذکرہ' جو بعض صوفیاء کے اس قول کو غلط ثابت کرتی ہے: انہوں نے کمانے کو غلط قرار دیا ہے

5142 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ تَكُنْ تَاْنَفُ مِنَ الْعَمَلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ الْكَسْبَ وَحَظَرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' انبیاء نے کام کاج کرنے کی نفی نہیں کی ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے کمانے کو ناپسندیدہ اور ممنوع قرار دیا ہے

5143 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْتَنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ، فَاِنَّهُ اَطْيَبُ ، فَقُلْنَا، وَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ، قَالَ: نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ رَعَاهَا

5142– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم .ثابت :هو ابن أسلم البناني، وأبو رافع :هو الصائغ، واسمه نفيع . وأخرجه مسلم "2379"في الفضائل :باب من فضائل زكريا عليه السلامن عن هداب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/296و405، وابن ماجه "2150"في التجارات :باب الصناعات، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/590 "من طرق عن حماد بن سلمة، به .وصححه الحاكم على شرط مسلم، وأقره الذهبي.

ﷺﷺ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم پیلو چن رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ سیاہ رنگ کے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا: کیا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْكَبَاثِ الْاَسْوَدِ، اِنَّهُ اَطْيَبُ مِنْ غَيْرِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''سیاہ پیلو چننا کیونکہ یہ دوسروں سے زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں''

5144 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَجْتَنِى الْكَبَاثَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ، فَاِنَّهُ اَطْيَبُ، وَاِنِّىْ كُنْتُ آكُلُهُ زَمَنَ كُنْتُ اَرْعٰى، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكُنْتَ تَرْعٰى؟، فَقَالَ: وَهَلْ بُعِثَ نَبِيٌّ، اِلَّا وَهُوَ رَاعٍ

ﷺﷺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم پیلو چن رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے سیاہ رنگ کے چنو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں۔ میں انہیں اس زمانے میں کھایا کرتا تھا' جب میں بکریاں چراتا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بھی نبی کو مبعوث کیا گیا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِخْدَامَ الْاَحْرَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا بِالْغِيْنَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمان آزاد افراد سے

5143- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير حجاج بن الشاعر -وهو حجاج بن أبي يعقوب يوسف بن حجاج الثقفي البغدادي المعروف بابن الشاعر، فمن رجال مسلم .عثمان بن عمر :هو ابن فارس العبدي، وهو في "مسند أبي ليلى ."2062 " وأخرجه النسائي في الوليمة كما في "الحفة 2/398 "عن هارون بن عبد الله، وأحمد 3/326 كلاهما أحمد وهارون -بن عمر بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3406"في الأنبياء :باب (يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ) و "5453"في الأطعمة: باب الكباث، وهو ورق الأراك، ومسلم "2050"في الأشربة :باب فضيلة الأسود من البكاث، والبغوي "2899"من طريقين عن يونس، به. وأخرجه الطيالسي "1692"مقتصراً على القسم الثاني منه، عن زمعة عن الزهرين به.

5144- إسناده صحيح على شرطهما .بندار :هو محمد بن بشار العبدي .وانظر ما قبله.

خدمت لے اگر چہ وہ ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں

5145 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّهٗ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، فَكُنَّ اُمَّهَاتِيْ يُحَرِّضْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَشْرًا حَيَاتَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً ، قَالَ: وَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ، حِيْنَ اُنْزِلَ، لَقَدْ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، يَسْاَلُنِيْ عَنْهُ ، قَالَ: وَكَانَ اَوَّلَ مَا اُنْزِلَ فِيْ مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ، فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ، وَخَرَجُوْا، وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ، وَخَرَجْتُ مَعَهٗ، لِكَيْ يخرجوا فمشى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَشَيْتُ مَعَهٗ، حَتّٰى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا، فَرَجَعَ، وَرَجَعْتُ مَعَهٗ، حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ، وَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ لَمْ يَقُوْمُوْا، فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعْتُ مَعَهٗ، حَتّٰى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَظَنَّ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا، فَرَجَعَ، وَرَجَعْتُ، فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا، فَضَرَبَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ سِتْرًا، وَاُنْزِلَ الْحِجَابُ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر دس سال تھی۔ میری والدہ اور خالائیں وغیرہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔ میں نے دس سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی یعنی اس دوران جب آپ مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو میری عمر بیس سال تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجاب کے حکم کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ علم ہے' یہ کب نازل ہوا تھا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جیسے افراد مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی۔ یہ اس وقت نازل ہوا تھا شادی کے اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر وہ لوگ چلے گئے۔ ان میں سے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں

5145- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم . وأخرجه البخاري "6238"في الاستئذان :باب آية الحجاب، والطبري 22/37من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "5166"في النكاح :باب الوليمة حق، و "5466"في الأطعمة :باب قول الله تعالى :(فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا) ، ومسلم "1428" "93"في النكاح :باب زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس، والنسائي في "الكبرى "كما في "تحفة الأشراف 1/383 "، والبغوي في معالم التنزيل 3/540 "، والبيهقي 7/87من طرق عن ابن شهاب، به .وسيأتي برقم "5578" "5579".

بیٹھے رہے۔ وہ کافی دیر بیٹھے رہے' پھر نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ میں بھی چلا گیا۔ مقصد یہ تھا وہ لوگ بھی اٹھ کے چلے جائیں پھر نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ میں بھی گیا۔ نبی اکرم ﷺ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس آ گئے آپ کے ہمراہ میں بھی واپس آیا۔ نبی اکرم ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے' تو وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ لوگ اٹھ کر نہیں گئے تھے' تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی واپس آ گیا پھر جب نبی اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے کے پاس پہنچے' تو آپ نے یہ گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس تشریف لے گئے۔ میں بھی واپس آیا' تو وہ لوگ جا چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے اور اپنے درمیان پردہ ڈلوا دیا اور اس وقت حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی تھی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ اَخْذِ الْمَرْءِ الْاُجْرَةَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے اللہ کی کتاب (کی تعلیم) کا معاوضہ وصول کرنا مباح ہے

5146 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، وَفِيهِمْ لَدِيغٌ - اَوْ سَلِيمٌ - فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَرَقَاهُ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَاَ، فَلَمَّا اَتٰى اَصْحَابَهُ كَرِهُوا ذٰلِكَ، فَقَالُوا: اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرُوْهُ بِذٰلِكَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الرَّجُلَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا مَرَرْنَا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فِيهِمْ لَدِيغٌ - اَوْ سَلِيمٌ - فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ، فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَقَّ، مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کا کسی عرب قبیلے کے پاس سے گزر ہوا

5146- إسناده على شرط الشيخين. عبيد الله بن الأخنس وثقه أحمد وابن معين وأبو داود والنسائي، وقول المؤلف في "ثقاته" 7/147: "يخطء كثيراً"، ولم يتابع عليه ويرده احتجاجه بحديثه هذا، وإدارجه في "صحيحه". "أبو معشر البراء": هو يوسف بن يزيد البصري، والبراء بالتشديد: -نسبة إلى برى النبل، والقواريرى: هو عبد الله بن عمر بن ميسرة. وأخرجه البخاري "5737" في الطب: باب الشروط في الرقية بفاتحة الكتاب، والبغوي "2178" عن سيدان بن مضارب أبو محمد الباهلي، عن أبي معشر، به. أخرجه الدارقطني 3/65 عن هارون بن مسلم أبو الحسن العجلي، عن عبيد الله بن الأخنس، به.

ان میں سانپ یا بچھو کا ڈنگ مارا ہوا کوئی شخص تھا۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ کے درمیان کسی کو دم کرنا آتا ہے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب چلے گئے۔ انہوں نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا' تو وہ آدمی ٹھیک ہو گیا۔ جب وہ صاحب اپنے ساتھیوں کے پاس آئے' تو اس کے ساتھیوں نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: آپ نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے۔ جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو بلوایا اور ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے جس میں بچھو یا سانپ کا ڈنک مارا ہوا ایک شخص تھا۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے' تو میں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا' تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اس میں زیادہ حق دار اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ وَزَّانًا لِلنَّاسِ بَعْدَ اَنْ يَّلْزَمَ النَّصِيحَةَ فِيْ اُمُوْرِهٖ وَاَسْبَابِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ لوگوں کے لیے (سونے یا چاندی وغیرہ یا دیگر چیزوں کا) وزن کر دیا کرے جب کہ وہ اپنے امور اور اسباب میں خیر خواہی کو لازم پکڑے (یعنی کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرے)

5147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ، فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ، وَعِنْدَهُ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زِنْ فَاَرْجِحْ اَرَادَ بِهٖ مِنْ مَالِهٖ، لِيُعْطِيَ ثَمَنَ السَّرَاوِيلِ رَاجِحًا

❀❀ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور مخرفہ عبدی نے "ہجر" کے مقام سے کپڑا خریدا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5147– إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، باقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابية فقد روى له أصحاب السنن .سفيان :هو الثوري . وأخرجه احمد 4/352، والترمذي "1305"في البيوع :باب ماجاء في الرجحان، وابن ماجه "2220"في التجارات :باب الرجحان في الوزن، وابنالجارود "559"من طرق عن وكيع بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حديث حسن صحيح. وأخرجه أبو داود "3336"في البيوع :باب في الرجحان في الوزن والوزن بالأجر، والدارمي 2/260، والنسائي 7/284في البيوع :باب الرجحان في الوزن، والحاكم 2/30، والبيهقي 33 - 6/32، والطبراني "6466"من طرق عن سفيان، به. وأخرجه الطيالسي "1192"، والبيهقي 6/33من طريق قيس، عن سماك، به. وأخرجه أحمد 4/352، والطيالسي "1193"، وأبو داود "3337"، والنسائي 7/284، وابن ماجه "2221"، والبيهقي 6/33، والحاكم 31 - 2/30، والطبراني "7402"من طرق عن شعبة، عن سماك، عن أبي صفوان وبعضهم زاد "مالك بن عمرو " قال :بعت....بمثله .قال أبو داود :رواه قيس كما قال سفيان، والقول قول سفيان.

ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ایک شلوار کے بارے میں ہمارے ساتھ سودا طے کیا۔ آپ کے ہمراہ وزن کرنے والا ایک شخص تھا جو معاوضے کا وزن کرتا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا وزن کرو اور زیادہ ادائیگی کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے ذریعے مراد یہ ہے: نبی اکرم ﷺ اپنے مال میں سے شلوار کی زیادہ قیمت ادا کرنا چاہتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ اِجَارَةَ الْاَرْضِ بِالدَّرَاهِمِ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے)' زمین کو درہم کے عوض میں کرائے پر دینا جائز نہیں ہے

5148 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَزْرَعَهَا، فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ، لَفْظَةُ زَجْرٍ عَنْ فِعْلٍ قُصِدَ بِهَا النَّدْبُ، وَالْاِرْشَادُ، لِاَنَّ الْقَوْمَ كَانَ بِهِمُ الضِّيقُ فِي الْعَيْشِ، وَالْمِنْحَةُ كَانَتْ اَوْقَعَ عِنْدَهُمْ لِلْاَرْضِ، مِنْ اِكْرَائِهَا، فَاَمَّا الْمُسْلِمُوْنَ، فَاِنَّهُمْ مُجْمِعُوْنَ عَلٰى جَوَازِ كِرَى الْاَرْضِ، اِلَّا الْجِنْسَ، الَّذِي نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے پاس زمین موجود ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے اگر وہ کھیتی باڑی نہیں کرسکتا' تو وہ اپنے کسی بھائی کو بلا معاوضہ طور دیدے وہ اس سے اس کا کرایہ نہ لے۔''

5148- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن أبي سليمان، فمن رجال مسلم. حبان :هو ابن موسى بن سوار المروزي، وعبد الله :هو ابن المبارك، وعطاء :هو ابن أبي رباح المكي. وأخرجه أحمد 3/302 و 304و292، ومسلم "91" 3/1176في البيوع :باب كراء الأرض، والنسائي 7/36و - 36و 37في المزارعة :باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض، من طرق عن عبد الملك بن أبي سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أحمد 3/354 و 363و369، ومسلم "92"/3، والنسائي 7/37و38، وابن ماجه "2454"في الرهون :باب كراء الأرض، وأبو يعلى "2035" من طرق عن عطاء، الإسناد. وأخرجه من طرق عن جابر :أحمد 3/312و373، ومسلم "94"/3و "95"و "96"و "97" و"98"، وأبو يعلى "2142"، والطحاوي في "مشكل الآثار3/278 "، والبيهقي 6/129و 130و131، والبغوي ."2181"وانظر "5189"و."5190"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وہ اس سے اس کا معاوضہ نہ لے یہاں پر لفظی طور پر فعل سے منع کیا گیا ہے' لیکن اس کے ذریعے مراد استحباب کا اظہار کرنا ہے اور رہنمائی کرنا ہے کیونکہ لوگوں کو اپنے معاملات میں تنگی پیش آتی تھی' تو عطیے کے طور پر زمین دینا ان کے نزدیک کرائے پر دینے سے زیادہ بہتر تھا ورنہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے: زمین کا کرایہ لینا جائز ہے' ماسوائے اس جنس کے' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلٰى سُكْنٰى بُيُوْتِ مَكَّةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: مکہ کے مکانات کی رہائش کا معاوضہ وصول کرنا مباح ہے

5149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ، قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ، اَوْ دُوْرٍ، وَكَانَ عَقِيْلٌ، وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ، وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ، وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا، لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيْلٌ، وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ، فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ، يَقُوْلُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مکہ میں اپنے گھر میں پڑاؤ کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی رہائشی جگہ چھوڑی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جناب عقیل اور جناب طالب' جناب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے وارث نہیں بنے تھے۔ کیونکہ یہ دونوں صاحبان مسلمان تھے جب کہ جناب عقیل اور جناب طالب کفر کے عالم میں فوت ہوئے تھے۔

5149- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم .علي بن الحسين :هو علي بن الحسين بن أبي طالب الهاشمي زين العابدين، وعمرو بن عثمان :هو ابن عفان بن أبي العاص الأموي . وأخرجه مسلم "439" "1351"في الحج :باب النزول بمكة والبيهقي 6/34و 38عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وتابع حرملة عليه أبو الطاهر عند مسلم . وأخرجه البخاري "1588"في الحج :باب توريث دور مكة وبيعها وشرائها وابن ماجه "2730"في الفرائض :باب ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك، والطحاوي في "شرح السمعاني 4/602 "، والبيهقي 6/34 و 9/122من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه عبد الرزاق "9851"، وأحمد 5/201و202، والبخاري "3058"في الجهاد والسير :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لليهود أسلموا تسلموا و "4282"في المغازي :باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، ومسلم "440 "1351"، وأبو داود "2910"في الفرائض :باب هل يرث المسلم الكافر، وابن ماجه "2942"في المناسك :باب دخول مكة، والنسائي في الحج كما في "التحفة1/58 "، والطبراني في "الكبير "412" و"413"، والبيهقي 5/160و 6/218من طرق عن ابن شهاب الزهري، به .وبعضهم يزيد فيه على بعض.

اسی وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: کوئی مومن کسی کافر کا وارث نہیں بنتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اُجْرَةَ الْحَجَّامِ حَرَامٌ، وَاَنَّ كَسْبَهُ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے پچھنے لگانے والے کا معاوضہ حرام ہے اور اس کی آمدن جائز نہیں ہے

5150 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے آپ نے پچھنے لگانے والے کو معاوضہ ادا کیا اور زیادہ ادائیگی کی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِعْطَاءِ الْحَجَّامِ اَجْرَتَهُ بِحَجْمِهِ

پچھنے لگانے والے کو اس کے پچھنے لگانے کا معاوضہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5151 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ ابْنَةِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

5150– أسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهوثقة، ورى له النسائي .وهيب :هو ابن خالد بن عجلان الباهلي مولاهم، وابن طاووس :اسمه عبد الله. وأخرجه أحمد 1/258 و292و293، والبخارى "2278"في الإجارة باب خراج الدم، "5691"في الطب :باب السعوط، ومسلم "75" "2577"في المساقاة :باب حل أجرة الحجامة، و "1202"و "76"في السلام :باب لكل داء دواء واستحباب التداوى، والنسائى فى الطب كما فى "التحفة12 - 5/11 "، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/129 "و 338 - 130من طرق عن وهيبن بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/327، وابن ماجه "2162"في الإجارات :باب كسب الحجام، من طريقين عن ابن طاووس، به . وأخرجه عبد الرزاق "19818"، وابن أبى شيبة "1026"/6و"1029"، وأحمد 1/241و "250"و "316"و "324"و "333"و "351"و"365"، والبخارى "2103"فى البيوع :باب ذكر الحجام، و "2279"، ومسلم "66" "1202"، وأبو داود "3443"في البيوع الإجارات :باب فى كسب الحجام والطحاوى 4/130، والطبرانى "11869"و "11896"و "11934"و "11954"و "12002"و "12847""12846" و "12848"و "12849"و "12850"و "12851"و "12852"و "12853"و"12854"،والبيهقى 9/338من طرق عن ابن عباس بألفاظ متقاربة.

5151– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الحميد بن بيان السكرى، فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن ماجه "2164"فى الإجارات :باب كسب الحجام، عن عبد الحميد بن بيان بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوى فى "فى شرح معانى الآثار4/130 "، وأبو يعلى "2835"من طريقين، عن خالد، به.

الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے آپ نے پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ ادا کیا۔

5152 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حَدِيثِ، رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پچھنے لگانے والے کی آمدن ناپاک ہے کتے کی قیمت ناپاک ہے اور فاحشہ عورت کی کمائی ناپاک ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یحییٰ بن کثیر نے یہ روایت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ سے نہیں سنی ہے

5153 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ

5152- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن عبد الله بن قارظ فمن رجال مسلم أبان :هو يزيد العطار. وأخرجه أحمد 3/464، وابن أبي شيبة 6/246و270ن وأبو داود "3421"في البيوع والإجارات :باب في كسب الحجام، والطبراني في "الكبير "4260" "، والحاكم 2/42من طريقين، عن أبان، بهذا الإسناد وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/465و4/141، ومسلم "1568"و "41"في المساقاة :باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن، والترمذي "1275"في البيوع :باب ماجاء في ثمن الكلب، والدارمي 2/272، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/129 "، والطبراني "4258"و "4259"من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه أحمد 4/140، والطيالسي "966" ومسلم "1568"و"40"، والنسائب بن يزيد، به .وقال الترمذي :حديث حسن صحيح.

5153- إسناده صحيح على شرط الصحيح وأخرجه مسلم "41" "1568"في المساقاة :باب تحريم ثمن الكلب، ع إسحاق بن إبراهيم، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي 4/129، والبيهقي 337 - 9/336من طريقين ع الأوزاعي، به .وانظر ماقبله.

رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَسْبُ الْحَجَّامِ مُحَرَّمٌ، اِذَا كَانَ عَلٰى شَرْطٍ مَعْلُومٍ، بِاَنْ يَقُوْلَ: اُخْرِجُ مِنْكَ مِنَ الدَّمِ كَذَا، فَاِذَا عُدِمَ هٰذَا الشَّرْطُ، الَّذِيْ هُوَ الْمُضْمَرُ فِي الْخِطَابِ، جَازَ كَسْبُهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَجَازَهُ لِاَبِيْ طَيْبَةَ، وَجَازَاهُ عَلٰى فِعْلِهِ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ مُحَرَّمَانِ جَمِيعًا

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پچھنے لگانے والے کی آمدن خبیث ہے فاحشہ عورت کی آمدن خبیث ہے اور کتے کی قیمت خبیث ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پچھنے لگانے والے کی کمائی کو اس وقت حرام قرار دیا گیا' جبکہ وہ کسی متعین شرط کے ساتھ ہو یعنی وہ یہ کہے: میں تمہارا اتنا خون اتنے عوض میں نکالوں گا۔ جب یہ شرط معلوم ہو جو خطاب میں پوشیدہ ہے' تو یہ آمدن جائز ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کے لئے اسے جائز قرار دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل کے ذریعے اسے جائز قرار دیا ہے۔ جہاں تک کتے کی قیمت اور فاحشہ عورت کی آمدن کا تعلق ہے' تو یہ دونوں حرام ہیں۔

5154 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَرَاجِ الْحَجَّامِ، فَاَبٰى اَنْ يَاْذَنَ لَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ، حَتّٰى قَالَ: اَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ، وَاَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَاَبِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْاِذْنِ فِيْ خَرَاجِ الْحَجَّامِ فِيهِ شَرْطٌ مُضْمَرٌ، وَهُوَ اَنْ يُشَارِطَ الْحَجَّامَ فِيْ حَجْمِهِ، عَلٰى اِخْرَاجِ شَيْءٍ مِّنَ الدَّمِ مَعْلُومٍ، فَلِعَدَمِ قُدْرَتِهِ عَلٰى اِيجَادِ هٰذَا الشَّرْطِ، كَرِهَ اَنْ يَّاْذَنَ لَهُ فِيْ كَسْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ، وَاَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ، وَلَوْ كَانَ كَسْبُ الْحَجَّامِ مَنْهِيًّا عَنْهُ، لَمْ يَاْمُرْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطْعَامَ الْمَرْءِ رَقِيقَهُ مِنْهُ، اِذِ الرَّقِيقُ مُتَعَبَّدُوْنَ، وَمِنَ الْمُحَالِ اَنْ يَّاْمُرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ، بِاِطْعَامِ رَقِيقِهِ حَرَامًا

❀❀ ابن محیصہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کے خراج (معاوضے) کے بارے میں اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مسلسل بات چیت

5154- حديث صحيح، رجاله ثقات كما قال الحافظ في "الفتح 4/536 "، وابن محيصة :هو حرام بن سعد بن محيصة، ويقال :حرام بن ساعدة بن الأنصاري المدني، وقد ينسب إلى جده، وثقه ابن سعد وقال :كان قليل الحديث . وأخرجه أحمد 5/435، 2/166، وأبو داود "3422"في البيوع :باب في كسب الحجام، والترمذي "1277"في كسب الحجام، والبغوي "2034"والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/132"، والبيهقي 9/337 كلهم من طريق مالك، عن الزهري، عن ابن محيصة، عن أبيه .وفي رواية الشافعي" :عن حرام بن سعد بن محيصة، عن أبيه "وقال الترمذي حديث حسن صحيح.

کرتے رہے، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (اس کی آمدن کو) اپنے غلام کو کھلا دو یا اپنے اونٹ کو چارہ کھلا دو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگانے کے معاوضے کے بارے میں اجازت دینے سے اس لئے انکار کیا تھا جس میں یہ شرط پوشیدہ ہے، پچھنے لگانے والے شخص نے پچھنے لگانے میں اس بات کی شرط عائد کی تھی کہ وہ متعین مقدار میں خون باہر نکالے گا، تو کیونکہ وہ اس شرط کو پوری کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ وہ اس کی آمدن کے بارے میں اجازت دیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اپنے غلام کو کھلا دو یا اپنے اونٹ کو چارے کے طور پر کھلا دو، تو اگر پچھنے لگانے کی آمدن مکمل طور پر منع ہوتی، تو نبی اکرم ﷺ غلام کو اس میں سے کھلانے کی اجازت نہ دیتے کیونکہ غلام بھی عبادت گزار ہوتے ہیں اور یہ بات ناممکن ہے، نبی اکرم ﷺ کسی مسلمان کو اپنے غلام کو کوئی حرام چیز کھلانے کا حکم دیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، اونٹ کو جفتی کے لیے (معاوضے پر دیا جائے)

5155 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کو جفتی کے لئے (کرائے پر) دینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِاُجْرَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے، جب یہ معاوضے کے ساتھ ہو

5156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ

5155- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزُّبير: محمد بن مسلم بن تَدْرُس، فقد روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم والباقون. محمد بن معمر: هو ابن ربعي القيسي، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه مسلم "35" "1565"في المساقاة: باب تحريم فضل بيع الماء الذي يكون بالفلاة ...، والنسائي 7/310في البيوع: باب بيع ضراب الجمل، والبيهقي 5/339من طريقين عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وزاد فيه "وعن بيع الماء والأرض لتحرث."

5156- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد وعلي بن الحكم وهو البناني البصري فمن رجال البخاري. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدي مولاهم المعروف بابن علية. وأخرجه البخاري "2284"في الإجازة: باب عسب الفحل، وأبو داود "3429"، في البيوع والإجارات: باب في عسب الفحل، والحاكم 2/42، والبيهقي 5/339، والبغوي "2109"من طريق مسدد، بهذا الإسناد. قرن البخاري والبيهقي مع إسماعيل عبد الوارث. وأخرجه أحمد 2/14عن إسماعيل، به. وأخرجه الترمذي "1273"في البيوع: باب ما جاء في كراهية عسب الفحل، والنسائي 7/310في البيوع: باب بيع ضراب الجمل، وابن الجارود "582"من طريقين عن علي بن الحكم، به.

اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو جفتی کیلئے معاوضے پر دینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ كَسْبِ الْبَغِيَّةِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ فاحشہ عورت یا کاہن کی آمدن (کو استعمال کیا جائے)

5157 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کی کمائی سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُطَالَبَةِ الْمَرْءِ اِمَاءَهُ بِالْكَسْبِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی کنیزوں سے (جسم فروشی) کی کمائی کا مطالبہ کرے

5158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْعُصْفُرِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ،

5157– إسناده صحيح على شرطهما .القعنبي :اسمه عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وأخرجه أحمد 119 - 4/118، ومسلم "1567"في المساقاة :باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن ...، والترمذي "1133"في النكاح :باب ماجاء في كراهية مهر البغي، و "1276"في البيوع :باب ماجاء في ثمن الكلب، و "2071"في الطب :باب ماجاء في أجر الكاهن، والنسائي 7/309في البيوع :باب بيع الكلب، والدولابي في "الكنى55 - 1/54 "، والطبراني "777"/17و "731"من طرق عن الليث بن سعدن بهذا الإسناد . وأخرجه من طرق عن ابن شهاب، به :أحمد 4/119و120، وابن أبي شيبة 6/243، والشافعي 2/139، والبخاري "2237"في البيوع :باب ثمن الكلب، و "2282"في الإجارة :باب كسب البغي الإماء، و "5346"في الطلاق :باب مهر البغي والنكاح والفاسد، و "5761"في الطب الكهانة، ومسلم "1567"، ومالك في "الموطأ 2/656 "في البيوع :باب ماجاء في ثمن الكلب، وأبو داود "3481"في البيوع :باب في أثمان الكلاب، والترمذي "1276"، وابن ماجه "2159"في التجارات : باب النهي عن ثمن الكلاب ...، والدارمي 2/255، والدولابي 55 - 1/54وابن الجارود "581"، والحميدي "450"، والطحاوي 4/51و52، والبيهقي 6 - 6/5، والبغوي "2037"، والطبراني "726"/17و "728"و "729"و "730"و "731"

5158– إسناده صحيح على شرطهما .محمد بن الوليد :هوابن عبد الحميد القرشي البسري، وأبو حازم :هو سلمان الأشجعي . وأخرجه أحمد 2/382عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/287و 538 - 437و 454و480، والطيالسي "2520"، والبخاري "2283"في الإجارة :باب كسب البغي ولإماء و "5348"في الطلاق :باب مهر البغي والنكاح الفاسد، وأبو داود "3425"في البيوع :باب في كسب الإماء والدارمي 2/272، وابن الجارود "587"، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/126 "من طرق عن شعبة، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰی عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیزوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5159 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ، مَخَافَةَ اَنْ يَبْغِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیزوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔ اس اندیشے کے تحت کہ وہ کہیں فحاشی کرنا شروع نہ کر دیں۔

5159– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر ماقبله.

16
16

كِتَابُ الْغَصْبِ

کتاب! غصب کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ رَدِّ حُقُوقِ النَّاسِ عَلَيْهِمْ وَتَرْكِهِ الْإِتِّكَالَ عَلَى هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات پر اطلاق کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ لوگوں کے حقوق واپس کردے اور اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا پر تکیہ کرنے کو ترک کردے

5160 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاهِمُ الْوَجْهِ، قَالَتْ: حَسِبْتُ ذٰلِكَ مِنْ وَجَعٍ، قُلْتُ: مَا لِيْ اَرَاكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ، سَاهِمَ الْوَجْهِ، قَالَ: مِنْ اَجْلِ الدَّنَانِيرِ السَّبْعَةِ الَّتِيْ اَتَتْنَا الْاَمْسِ فَلَمْ نَقْسِمْهَا

سیدہ سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' تو آپ کے چہرے پہ ناراضگی کے آثار تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے یہ اندازہ لگایا کہ یہ کسی تکلیف کی وجہ سے ہے۔ میں نے عرض کی: کیا وجہ ہے مجھے آپ کے چہرے پہ تکلیف کے آثار محسوس ہو رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان سات دیناروں کی وجہ سے ہے' جو ہمارے پاس گزشتہ شام آئے تھے اور ہم انہیں تقسیم نہیں کر سکے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عَذَابِ اللّٰهِ مَنْ ظَلَمَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَلٰى شِبْرٍ مِّنْ اَرْضِهٖ

جو شخص اپنے مسلمان بھائی پر' اس کی زمین کے ایک بالشت کے حوالے سے ظلم کرتا ہے اس پر اللہ کے عذاب (کے نازل ہونے) کی صفت کا تذکرہ

5160- إسناده صحيح على شرطهما .وأبو الوليد :هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، وأبو عوانة :هو وضاح اليشكري، وقد عبد الملك بن عمير بالسماع عند أحمد .6/314 وأخرجه أحمد 6/293 عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/314، وأبو يعلى 325/2، والطبراني "23/"751 و "752" من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به. وأورده الهيثمي في "المجمع 10/238 "وقال :رواه أحمد وأبو يعلى ورجالهما رجال الصحيح.

5161 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ناحق طور پر (کسی کی) ایک بالشت جتنی زمین ہتھیا لے گا (قیامت کے دن) اس کے گلے میں سات زمینوں جتنا طوق ڈالا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا، اِنَّمَا هُوَ الْاِشَارَةُ اِلٰى نَفْسِ هٰذَا الْفِعْلِ لَا الْاِشَارَةُ اِلَى الشِّبْرِ فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جس نے ایک بالشت (زمین) حاصل کر لی'' اس کے ذریعے اس فعل کی طرف اشارہ ہے محض ایک بالشت کی طرف اشارہ مراد نہیں ہے

5162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا، بِغَيْرِ حَقٍّ، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک بالشت زمین ناحق طور پر حاصل کرے گا اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةَ تَجِبُ عَلَى الْغَاصِبِ الشِّبْرَ مِنَ الْاَرْضِ فَمَا فَوْقَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَخَذُهُ اِيَّاهَا بِالْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ سزا اس شخص پر لازم ہوتی ہے'

5161- إسناده صحيح على شرط الصحيح. خالد بن عبد الله: هو الواسطي الطحان. وأخرجه الطيالسي "2410"، وأحمد 2/387، ومسلم "1611" في المساقاة: باب تحريم الظلم وغضب الأرض وغيرها، والبيهقي 6/99 من طريقين عن سهيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/387 عن عفان، عن أبي عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أبي هريرة.

5162- إسناده حسن. ابن عجلان -هو محمد- روى له مسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي السند من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/432 عن يحيى، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 6/566 من طريق سليمان بن بلال، عن ابن عجلان، به.

جوزمین کا ایک بالشت یا اس سے زیادہ غصب کرلیتا ہے اگرچہ اس نے وہ زمین جھوٹی قسم کے ذریعے حاصل کی ہو

5163 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ظلم کے طور پر ایک بالشت زمین ہتھیائے گا قیامت کے دن اسے سات زمینوں (کے وزن) جتنا طوق پہنایا جائے گا''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الظَّالِمَ الشِّبْرَ مِنَ الْاَرْضِ فَمَا فَوْقَهُ يُكَلَّفُ حَفْرَهَا اِلٰى اَسْفَلَ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ بِنَفْسِهٖ، ثُمَّ يُطَوَّقُ اِيَّاهَا ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' زمین کا ایک بالشت یا اس سے زیادہ ظلم کے طور پر لینے والے شخص کو

اس بات کا پابند کیا جائے گا' وہ بذات خود زمین کو ساتویں زمین کی تہہ تک کھودے اور پھر وہ زمینیں اسے طوق کے طور پر پہنادی جائیں گی

5164 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَيْمَنَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ اَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ سَبْعَ اَرَضِيْنَ، ثُمَّ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَفْصِلَ بَيْنَ النَّاسِ

5163– حديث صحيح، ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه على شرط الصحيح وقد تقدم برقم ."3195"

5164– حديث صحيح .الربيع بن عبد الله لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 6/299، ولم يرو عنه غير زائدة بن قدامة، وتجويز المؤلف بأن يكون هو الربيع بن عبد الله بن خطاف الأحدب المترجم في "التهذيب "استبعده الحافظ في "تعجيل المنفعة " ص 125.قلت :لكنه لم ينفرد به، فقد تابعه أبو يعفور عبد الرحمن بن عبيد نسطاس عند ابن أبي شيبة وغيره، وهو ثقة من رجال الستة، وباقي السند على شرط الشيخين غير أيمن بن ثابت، فمن رجال النسائي وهو صدوق .حسن بن علي :هو الجعفي، وزائدة: هو ابن قدامة .وأخرجه أحمد 4/173، والطبراني "692"/22من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بلفظ " :أيما رجل ظلم شبراً من الأرض كلفه الله عزوجل أن يحفره حتى يبلغ سبع أرضين، ثم يطوقه إلى يوم القيامة حتى يقضى بين الناس "وقد تحرفت في "المسند" :"ثابت "إلى "نايل."وأخرجه أحمد ابن أبي شيبة 6/665، ومن طريقه المؤلف في "الثقات 4/48 "في ترجمة أيمن بن ثابت، والطبراني "691"/22عن يحيى بن زكريا بن أبي زائدة .

۞۞ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر ہتھیا لے گا اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا پابند کرے گا کہ وہ زمین کو کھودے یہاں تک کہ وہ سات زمینوں تک پہنچ جائے گا پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق ڈال دیا جائے گا جو اس وقت تک باقی رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا''۔

ذِكُرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِمَنْ ظَلَمَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَلٰى شَیْءٍ مِّنْ مَالِهٖ اَرْضًا كَانَ اَوْ غَيْرَهَا وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الشَّیْءُ يَسِيْرًا تَافِهًا

ایسے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ' جو کسی مسلمان بھائی کے مال میں کسی بھی قسم کے ظلم کا مرتکب ہو' خواہ وہ مال زمین ہو یا اس کے علاوہ ہو خواہ وہ چیز تھوڑی سی ہو

5165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرِّيَاحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَهُوَ يَمْشِي بَيْنَ جَمْرَتَيْنِ، مِنَ الْجِمَارِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنْ مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ، فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا مِنَ النَّارِ، تَفَرَّدَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

۞۞ حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت دو جمرات کے درمیان چل رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص کسی مسلمان کے مال میں سے ایک بالشت چیز جھوٹی قسم کے ذریعے حاصل کر لے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔
اس روایت کو نقل کرنے میں عمر بن عبدالوہاب نامی راوی منفرد ہیں۔

5165- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطبراني "3330"عن علي بن عبد العزيز، عن عمر بن عبد الوهاب الرياحي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 295 - 294 /4من طريق سعيد بن سملة، عن إسماعيل بن أمية، به. وصحح إسناده ووافقه الذهبي. وأخرجه الحميدي، ومن طريقه الطبراني "3331"عن سفيان عن إسماعيل بن أمية، عن عمر بن عطاء بن أبي الخوار، قال: سمعت الحارث بن البرصاء وهو في الموسم ينادي في الناس -قال سفيان: لاأعلمه حق امرء مسلم إلا قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم": ما من أحد يحلف على يمن كاذبة لتقطع بها حق امرء مسلم إلا لقي الله وهو عليه غضبان." وأخرجه بمثله الطبراني "3332"من طريق سليمان بن سليم عن إسماعيل بن أمية، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَدِّ الظَّالِمِ عَنْ ظُلْمِهِ وَنُصْرَةِ الْمَظْلُومِ اِذْ رَدُّ الظَّالِمِ عَنْ ظُلْمِهِ نُصْرَتُهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' ظالم کو ظلم سے روکا جائے اور مظلوم کی مدد کی جائے کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد کرنے کے مترادف ہے

5166 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا نَصَرْتُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟، قَالَ: تُمْسِكُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مظلوم کی مدد تک' تو بات ٹھیک ہے میں ظالم کی مدد کیسے کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ظلم کرنے سے روک دو یہ تمہارا اس کی مدد کرنا ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5167 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: انْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا، اَوْ مَظْلُومًا، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ

5166- محفوظ بن أبي تونة: وهو محفوظ بن الفضل أبي تونة أبو عبد الله، ذكره المؤلف في "ثقاته 9/204"، وروى عنه جيمع، وقال أحمد فيما نقله عنه الخطيب 13/192: كان معنا باليمن إلا أنه لم يكن يكتب كل ذلك، كان يسمع مع إبراهيم أخي أبان، ولم يكن ينسخ وضعف أمره جداً، وقال الذهبي: لم يترك، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير على بن عياش فمن رجال البخاري. أبو إسحاق الفزاري: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث. وانظر مابعده

5167- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري فمن رجال مسلم. وقد صرح الحميدي بالسماع عند غير واحد ممن خرجه. وأخرجه أحمد 3/201، والبخاري "2443" و "2444" في المظالم: باب أعن أخاك ظالماً أومظلوماً، والترمذي "2255" في الفتن: باب رقم "68"، وأبويعلى "3838"، والطبراني في "الصغير" "576"، والقضاعي في "الشهاب "646" "والبيهقي 6/94 و10/90، والبغوي "3516"، وأبو نعيم في "الحلية 10/405"، وفي تاريخ أصبهان 2/14 من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2443"، و "6952" في الإكراه: باب يمين الرجل لصاحبه أنه أخوه إذا خاف عنيه والقتل أو نحوه، وأحمد 3/99، وأبو نعيم في "الحلية 3/94" من طريقين عن أنس، به. وفي الباب عن جابر بن عبد الله عند أحمد 323/3 - 324، ومسلم "2584"، وابن الجعد "2735"، والبغوي "3517".

اللّٰهِ هٰذَا نَنصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ اَنصُرُهُ ظَالِمًا؟، قَالَ: تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مظلوم کی' تو ہم مدد کر دیتے ہیں۔ ظالم کی ہم کیسے مدد کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ظلم سے روک دو۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِنُصْرَةِ الظَّالِمِ وَالْمَظْلُومِ مَعًا، اِذَا قَدَرَ الْمَرْءُ عَلٰى ذٰلِكَ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرے جب کہ آدمی اس کی قدرت رکھتا ہو

5168 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: انْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا، اَوْ مَظْلُومًا ، قَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا يَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ يَنْصُرُهُ ظَالِمًا، قَالَ: يَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مظلوم کی' تو مدد کر دیں گے ظالم کی مدد کیسے کی جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ظلم سے روک دیا جائے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنِ النُّهْبَةِ لِلْاَشْيَاءِ، الَّتِيْ لَا يَمْلِكُهَا الْمَرْءُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی ایسی چیز کو لوٹ لے جس کا آدمی مالک نہیں ہے

5169 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ، وَكَانَ، شَهِدَ حُنَيْنًا، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ حُنَيْنٍ، يَنْهٰى عَنِ النُّهْبَةِ

حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غزوہ

5168- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الربيع :وهو سليمان بن داود بن حماد المهرى أبو الربيع المصرى ابن أخي رشدين، وهو ثقة، روى له أبو داود والنسائي .وهومكرر ماقبله.

5169- حديث حسن، شريك وهو ابن عبد الله النخعي قد تابعه عليه شعبة وأبو الأحوص وإسرائيل بن يونس وغيرهم، أخرجه عبد الرزاق "18841"، والطيالسي "1195"، وأحمد 5/367، وابن ماجه "3938"في الفتن :باب النهي عن النهبة، والطحاوى 3/49، والطبراني "1371"و "1372"و "1374" "1373"و "1375"و "1376"و "1377"و "1378" و "1379"و"1380"، والحاكم 134/2من طرق عن سماك، بهذا الإسناد .

حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے منادی کو لوٹ مار سے منع کرتے ہوئے سنا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ انْتِهَابِ الْمَرْءِ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال لوٹ لے

5170 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوٹ مار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ احْتِلَابِ الْمَرْءِ مَاشِيَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر دوہ لے

5171 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ تُحْتَلَبَ مَوَاشِي النَّاسِ، إِلَّا بِإِذْنِ أَرْبَابِهَا، وَقَالَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ، فَيُكْسَرَ بَابُهَا، فَيُنْتَثَلَ مَا فِيهَا مِنَ الطَّعَامِ، إِنَّمَا ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ، هُوَ طَعَامُ أَحَدِهِمْ، فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا، حَلَبَ مَاشِيَةَ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' لوگوں کے جانوروں کا دودھ ان کے مالکان کی اجازت کے بغیر دوہ لیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے' اس کے

5170– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن ماجه "3937"في الفتن :باب النهي عن النهبة، عن حميد بن مسعدة، عن يزيد بن زريع، عن حميد، بهذا الإسناد وانظر الحديث "3237"عند المؤلف. وفي الباب عن أنس بن مالك عند الترمذي "1601"، وقال :حديث حسن صحيح غريب من حديث أنس .وعن رافع بن خديج عنده أيضاً ."1600"وعن جابر عند أبي داود "4391"، وابن ماجه "3935"ن وعن زيد بن خالد عند أحمد 4/117.

5171– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم "1726"في اللقطة :باب تحريم حلب الماشية بغير إذن مالكها، عن ابن نمير، عن أبيه، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/56، والبيهقي 9/358من طريقين عن عبيد الله بن عمر، به . واقتصر أحمد على لفظ النهي فقط. وأخرجه أحمد 2/6، ومسلم "1726"، وابن ماجه "2302"في "مشكل الآثار 4/41 "من طرق عن نافع، به .وسيأتي عند المؤلف، برقم "5282"من طريق مالك.

گودام میں کوئی آئے اس کا دروازہ توڑے اور اس میں سے اناج نکال لے۔ ان جانوروں کا تھن لوگوں کی خوراک ہیں۔ میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں کہ اس نے کسی دوسرے جانور کا دودھ اس شخص کی اجازت کے بغیر دوہ لیا ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْمُنْتَهِبِ النُّهْبَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ شَرَفٍ

ایسے شخص سے ایمان کی نفی کا تذکرہ جو کوئی چیز لوٹ لیتا ہے

جب کہ وہ چیز شرف والی ہو (یعنی قیمتی ہو)

5172 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُوْلَانِ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بِهٰؤُلَاءِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَكَانَ يَلْحَقُ فِيْهَا،

(متن حدیث): وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ، وَهُوَ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔ شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا''۔

ابن شہاب کہتے ہیں: عبدالمالک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے مجھے یہ بات بتائی کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے ان لوگوں کو یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنائی تھی۔ وہ اس کے ہمراہ ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

''کسی قیمتی چیز کو لوٹنے والا شخص جس کی طرف لوگ دیکھ رہے ہوں وہ اسے لوٹتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ذِكْرَ النُّهْبَةِ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہاں لوٹنے کا ذکر کرنے میں ابوبکر بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے

5172–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم وقد تقدم برقم ."186"

5173 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزْنِي الزَّانِي، حِينَ يَزْنِي، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، حِينَ يَسْرِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ، حِينَ يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور لوٹ مار کرنے والا لوٹ مار کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی مسلمان کا مال ناجائز طور پر لیا جائے

5174 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ، مَا اَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْ نَبَتِ الْاَرْضِ، وَزَهْرَةِ الدُّنْيَا، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ اِذَا نُزِّلَ عَلَيْهِ، غَشِيَهُ بُهْرٌ وَعَرَقٌ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ؟، فَقَالَ: هَا اَنَا ذَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلَمْ اُرِدْ اِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي اِلَّا بِالْخَيْرِ، وَلٰكِنْ كُلُّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ، يَقْتُلُ حَبَطًا، اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، فَاِنَّهَا تَاْكُلُ، حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ، فَاَكَلَتْ، ثُمَّ قَامَتْ، فَاجْتَرَّتْ، فَمَنْ اَخَذَ مَالًا بِحَقِّهِ، بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَنَفَعَهُ، وَمَنْ اَخَذَ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ، وَلَا يَشْبَعُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے' اللہ تعالیٰ زمین کی نباتات اور دنیا کی آرائش و زیبائش کو ظاہر کردے گا۔ ایک صاحب آپ کی خدمت میں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہمیں یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی' تو آپ پر غنودگی طاری ہو جاتی تھی اور آپ کو پسینہ آتا تھا' جب آپ کی

5173- إسناده صحيح على شرط مسلم .وانظر الحديث ."186"

5174- إسناده حسن :ابن عجلان :هو محمد. وأخرجه أحمد 3/7، والحميدي "740"عن سفيان، عن ابن عجلان، بهذا الإسناد .وهو حديث صحيح تقدم عند المؤلف من غير هذا الطريق برقم "3225"و "3226"و."3227"

یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ نے دریافت کیا سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں یہاں ہوں۔ میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلائی صرف بھلائی کو لے کر آتی ہے' لیکن موسم بہار جو کچھ اگاتا ہے وہ بہت سے جانوروں کو مار دیتا ہے اور بہت سے جانوروں کو تکلیف کا شکار کرتا ہے۔ صرف سبزہ کھانے والے جانور کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ کھاتا ہے' یہاں تک کہ جب اس کا پیٹ پھول جاتا ہے' تو وہ دھوپ میں آجاتا ہے وہاں وہ لید کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے، پھر واپس جاتا ہے پھر کھاتا ہے پھر کھڑا ہو جاتا ہے پھر چل پڑتا ہے' جو شخص حق کے ہمراہ مال کو حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور وہ مال اسے فائدہ دیتا ہے' جو شخص ناحق طور پر مال کو حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوتی ہے وہ کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ يُمْهِلُ الظَّلَمَةَ وَالْفُسَّاقَ اِلٰى وَقْتِ قَضَاءِ اَخْذِهِمْ فَاِذَا اَخَذَهُمْ اَخَذَ بِشِدَّةٍ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ظالم اور فاسق لوگوں کو اس وقت تک مہلت دیتا ہے

جب تک اس نے ان کی پکڑ کا فیصلہ نہیں دیا' لیکن جب وہ انہیں پکڑے گا' تو سختی سے پکڑے گا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهُ لَمْ يَنْفَلِتْ، ثُمَّ تَلَا: (وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ) (هود: 102)

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ اس کی گرفت کرتا ہے' تو پھر اسے نہیں چھوڑتا"۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

5175- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجوهري فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي بعد الحديث "3110"في تفسير القرآن الكريم :باب ومن سورة هود، عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4686"في تفسير باب (وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ) ، ومسلم "2583"في البر والصلة :باب تحريم الظلم، والترمذي "3110"، وفي النسائي في التفسير كما في "التحفة6/436 "، وابن ماجه "4018"في الفتن :باب العقوبات، والطبري "18559"، والبيهقي في "السنن6/94 "، وفي "الأسماء والصفات1/82 "، والبغوي في "شرح السنة"4162 "، وفي "معالم التنزيل 2/401 "من طرق عن أبي معاوية، عن بريد، به. وأورده السيوطي في الدر المنثور" 4/474وزاد نسبته لابن المنذر وابن أبي الشيخ وابن مردويه.

''اسی طرح تمہارے پروردگار کی پکڑ ہوتی ہے جب اس نے اس بستی کی پکڑ کی جو ظالم تھی بے شک اس کی پکڑ دردناک اور زبردست ہوتی ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الظُّلْمِ وَالْفُحْشِ وَالشُّحِّ

ظلم، فحاشی اور کنجوسی سے ممانعت کا تذکرہ

5176 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِىْ كَثِيْرٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، (متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ، وَلَا التَّفَحُّشَ، وَاِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الشُّحُّ، اَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ، فَقَطَعُوْا اَرْحَامَهُمْ، وَاَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ، فَفَجَرُوا، وَاَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ، فَبَخِلُوْا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ يَّسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ، وَيَدِكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَىُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ، قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ، هِجْرَةُ الْحَاضِرِ، وَهِجْرَةُ الْبَادِى، اَمَّا الْبَادِى، فَيُجِيبُ اِذَا دُعِىَ، وَيُطِيعُ اِذَا اُمِرَ، وَاَمَّا الْحَاضِرُ، فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً، وَاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظلم کرنے سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ظلم تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور فحش گفتگو سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والے شخص کو پسند نہیں کرتا اور کنجوسی سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگوں کو کنجوسی نے ہلاکت کا شکار کیا تھا۔ اس نے انہیں رشتہ داری کے حقوق کی پامالی کی ترغیب دی' تو ان لوگوں نے رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا اس نے انہیں گناہ کرنے کی ترغیب دی تو انہوں نے گناہ کیا۔ اس نے انہیں کنجوسی کرنے کی ترغیب دی' تو انہوں نے کنجوسی کی۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ کہ) مسلمان تمہاری زبان اور

5176- إسناده صحيح، وأبو كثير الزبيدى وثقه النسائي والعجلي والمؤلف، وروى له أبو داود والترمذى والنسائي والبخارى فى "أفعال العباد"، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين غير أبى داود هو سليمان بن داود الطيالسى -وعبد الله بن الحارث: وهو الزبيدى، فمن رجال مسلم .بندار :هو محمد بن بشار، وابن عدى :هو محمد بن إبراهيم بن أبى عدى. وأخرجه الطيالسى "2272"، وأحمد 2/195، والحاكم 1/11، والبيهقى 10/243 من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وقرن الطيالسى والبيهقى :مع شعبة "المسعودى."وقال الحاكم عن رواية الحديث :إنها صحيحة سليمة من رواية المجروحين .وأخرجه أحمد 2/159 - 160 عن ابن أبى عدى به. وأخرجه أحمد 2/191، والحاكم 1/11 من أبى طريقين عن عمرو بن مرة، به . وأخرجه الدارمى 2/240 عن الوليد، عن شعبة، به، مختصراً بلفظ "إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ."وقد تقدم مختصراً برقم "4863".

ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کون سی لاتعلقی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس چیز سے لاتعلق ہو جاؤ جسے تمہارا پروردگار ناپسند کرتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہجرت دو طرح کی ہوتی ہے۔ شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت جہاں تک دیہاتی کی ہجرت کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے جب اسے بلایا جائے تو وہ آجائے اور جب اسے حکم دیا جائے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے۔ جہاں تک شہری کی ہجرت کا تعلق ہے اس میں آزمائش بڑی ہوتی ہے اور اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے''۔

5177 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ، وَالْمُتَفَحِّشَ، وَاِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَاِنَّ الظُّلْمَ هِيَ الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَاِنَّ الشُّحَّ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَسَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ، وَقَطَعُوا اَرْحَامَهُمْ

⚘⚘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فحش گفتگو سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔ اور کنجوسی سے بچو کیونکہ کنجوسی نے تم سے پہلے لوگوں کو اپنی طرف بلا لیا' تو انہوں نے (کنجوسی کی وجہ سے) ایک دوسرے کا خون بہایا اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا''۔

5177– إسناده حسن، محمد بن عجلان روى له مسلم متابعة والبخاري، وهو حسن الحديث، وإبراهيم بن بشار الرمادي حافظ روى له أبو داود والترمذي، وباقي السند على شرطهما .سفيان :هو ابن عيينة وسعيد :هو ابن أبي سعيد المقبري. وأخرجه أحمد 2/431، والحاكم 1/12 من طرق عن ابن عجلان، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط مسلم ! وأخرجه أحمد 2/431 عن ركين بن سعيد، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بن أبي سعيد، عن أبي هريرة، به.

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

کتاب! شفعہ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّبِيعَ الْمَرْءُ حَائِطَهُ قَبْلَ اَنْ يَّعْرِضَهُ عَلٰى جَارِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے پڑوسی کو پیشکش کرنے سے پہلے اپنی زمین کو فروخت کردے

5178 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَلشُّفْعَةُ فِى كُلِّ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَّبِيعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلٰى صَاحِبِهِ، فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر زمین اور باغ میں شفعہ ہوسکتا ہے اسے اس وقت تک فروخت کرنا درست نہیں ہے' جب تک آدمی اپنے ساتھی کو اس بارے میں پیشکش نہ کردے اگر وہ چاہے' تو اسے حاصل کرلے اور اگر چاہے' تو اسے ترک کردے۔''

5178- إسناده حسن، وهو حديث هشام بن عمار حسن الحديث، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبى الزُّبير :محمد بن مسلم بن تَدْرُسَ، فقد روى له البخارى مقروناً واحتج به مسلم، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالسماع عند مسلم وغيره . وأخرجه عبد الرزاق "14403"، والشافعى 2/165، وأحمد 3/316، والحميدى "1272"، والدارمى 2/273-274، ومسلم "134" "1608"و "135"فى المساقاة :باب الشفعة، وأبو داود "3513"فى البيوع والإجارات :باب الشفعة، والنسائى 7/301فى البيوع :باب بيع المشاع، و :320باب الشركة فى الرباع، وابن الجارود "642"، والطحاوى 4/120، والبيهقى 6/104و 105و109، من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وألفاظه عندهم متقاربة . وأخرجه بنحوه عبد الرزاق "14403"، وأحمد 3/307و 310و382، وابن أبى شيبة 7/168، والنسائى 7/319فى البيوع :باب الشركة فى النخيل، و :321باب ذكر الشفعة وأحكامها، وابن ماجه "2492"فى الشفعة :باب من باع رباعاً فيؤذن شريكه، أبو يعلى "1835"، وابن الجارود "641"، والطبرانى فى "الصغير "25"من طرق عن أبى الزبير، به . وأخرجه أحمد 3/357، والترمذى "1312"فى البيوع :باب ماجاء فى أرض المشترك يريد بعضهم بيع نصيبه، من طريقين عن سعيد عن قتادة، عن سليمان اليشكرى، عن جابر. قال الترمذى :هذا حديث إسناده ليس بمتصل، سمعت محمداً يقول سليمان اليشكرى يقال :أنه مات فى حياة جابر بن عبد الله، يقال ولم يسمع منه قتادة ولاأبو بشير.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِيْ اَرْضِهِ اِذِ الشُّفْعَةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لِلشُّرَكَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس چیز سے منع اس وقت کیا گیا ہے جب کہ وہ پڑوسی اس کی زمین میں اس کا شراکت دار ہو کیونکہ شفعہ صرف شراکت دار کو حاصل ہوتا ہے

5179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِيْ رَبْعَةٍ، اَوْ نَخْلٍ، فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَاِنْ رَضِيَ اَخَذَ وَاِنْ كَرِهَ تَرَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کا کسی زمین یا کھجور کے باغ میں کوئی حصہ دار ہو تو اسے اپنے حصے کو فروخت کرنے کا اس وقت تک اختیار نہیں ہوگا' جب تک وہ اپنے شراکت دار کو اطلاع نہ دیدے اگر وہ (شراکت دار) راضی ہو' تو اسے حاصل کر لے اور اگر نہ چاہے' تو چھوڑ دے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَخْذِ الشُّفْعَةِ لِلْجَارِ فِي الْعُقْدَةِ الْمَبِيعَةِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' پڑوسی اس وقت شفعہ کا حق اختیار کرے گا جب سودا ہو رہا ہو

5180 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5179– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقروناً. أبو الوليد: هو الطيالسي هشم بن عبد الملك. وأخرجه أحمد 3/312و397، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "2701"، ومسلم "133" "1608"، وأبو يعلى "2171"، والبغوي في "شرح السنة "2173" من طرق عن زهير بن معاوية بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

5180– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم. وأخرجه عبد الرزاق "14382"، والحميدي "552"، وأحمد 6/390، والشافعي 2/165، وابن أبي شيبة 165 - 164، والبخاري "6977"و "6978"في الحيل: باب في الهبة والشفعة، و "6980"و :"6981"باب احتيال العامل ليهدى له، وأبو داود "3516"في البيوع والإجارات: باب في الشفعة، والنسائي 7/320في البيوع: باب الشفعة وأحكامها، وابن ماجه "2498"في الشفعة: باب إذا وقعت الحدود فلاشفعة، والطحاوي 4/123، والدارقطني 223 - 4/222و223، والبيهقي 6/105و 105- 106، والبغوي "2172من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. ومنهم من ذكر فيه قصة لسعد بن أبي وقاص والمسور بن مخرمة، وسيأتي عند المؤلف ابن ماجه وإحدى روايات الدارقطني "الشريك."....

سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پڑوسی اپنے پڑوس کے بارے میں زیادہ حق دار ہوتا ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ اَرَادَ بِهِ الْجَارَ الَّذِىْ يَكُوْنُ شَرِيكًا دُوْنَ الْجَارِ الَّذِىْ لَا يَكُوْنُ بِشَرِيكٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "پڑوسی اپنے پڑوس کے بارے میں

زیادہ حق دار ہوتا ہے" اس کے ذریعے وہ پڑوسی مراد ہوتا ہے جو شراکت دار بھی ہوتا ہے وہ پڑوسی مراد نہیں ہے جو شراکت دار نہیں ہوتا

5181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ حَدَّثَنِىْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، فَجَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: اشْتَرِ مِنِّىْ بَيْتَىَّ اللَّذَيْنِ فِىْ دَارِكَ، فَقَالَ: لَا، اِلَّا بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةٍ، اَوْ قَالَ: مُقَطَّعَةٍ، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ، لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا بِعْتُكَهَا، لَقَدْ اُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ

عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ موجود تھا۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھ سے میرے وہ دو گھر خرید لیں جو آپ کے محلے میں ہیں تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں میں اس شرط پر خریدوں گا ان کی قیمت چار ہزار (درہم) ہوگی اور وہ بھی قسطوں میں ادا کی جائے گی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حضرت ابورافع نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ "پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے" تو میں وہ گھر آپ کو فروخت نہ کرتا کیونکہ مجھے اس کے پانچ سو دینار مل رہے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجَارَ الْمُلَاصِقَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ شَرِيكًا لَهُ الشُّفْعَةُ

5181- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخارى. وانظر ما قبله.

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث سے ناواقف ہے (اور وہ اس بات کا قائل ہے) جو پڑوسی ساتھ رہتا ہوا گر چہ وہ شراکت دار نہ بھی ہو پھر بھی اسے شفعہ کا حق ہوتا ہے

5182 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھر کا پڑوسی گھر کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُمُوْمَ هٰذَا الْخَطَّابِ اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الْجَارِ الَّذِيْ يَكُوْنُ شَرِيْكًا دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ شَرِيْكًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اس روایت کے الفاظ کے عموم سے مراد بعض قسم کے پڑوسی ہیں جو شراکت دار ہوتے ہیں وہ پڑوسی مراد نہیں ہیں جو شراکت دار نہیں ہوتے

5183 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيْدِ، اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): وَقَفْتُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى اَحَدِ مَنْكِبَيَّ اِذْ جَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ، مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّيْ بَيْتَيَّ فِيْ دَارِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: لَا

5182– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين .سعيد هو ابن أبي عروبة، وعيسى بن يونس قد روى عنه قبل الاختلاط. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/122 "، والضياء المقدسي في "الاحاديث المختارة 204/1 "من طريقين عن عيسى بن يونس، عَنْ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أنس، سمرة بن جندب .فجعله من حديث سمرة. وأخرجه أيضاً من طريق همام وشعبة كلاهما عن قتادة، عن أنس، عن سمرة ومن حديث سمرة بن جندب أخرجه أحمد 5/12 و13، ابن أبي شيبة 7/165، والترمذي "1368"في الأحكام :باب ماجاء في الشفعة، والطبراني "6803"و "6804"من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادةن عن الحسن، عن سمرة. وأخرجه أحمد 5/8و 17و 18و22، وأبو داود "3517"في البيوع :باب الشفعة، والطيالسي "904"، وابن الجارود "6800"و "6801"و"6805 "6802"، والبيهقي 6/106من طرق عن قتادة، عن الحسن، عن سمرة.وأخرجه الطحاوي 4/123من طريق شعبة، عن يونس، عن الحسن عن سمرة.

5183– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد، وهوثقة، وري له النسائي. وأخرجه البخاري "2258"في الشفعة :باب عرض الشفعة على صاحبها قبل البيع، عن المكي بن إبراهيم، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأنظر "5180"و."5181"

وَاللّٰهِ، لَا اَبْتَاعُهُمَا، فَقَالَ الْمِسْوَرُ: وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا، فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةٍ، اَوْ مُقَطَّعَةٍ، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: وَاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ، وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَلْمَرْءُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ، مَا اَعْطَيْتُكَهُمَا بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَاَنَا اُعْطٰى بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ

عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اسی دوران حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: اے حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ مجھ سے اپنے محلے میں موجود میرے گھر خرید لیجئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم میں ان دونوں گھروں کو نہیں خریدوں گا۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ ان دونوں کو خریدیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں چار ہزار (درہم) سے زیادہ ادائیگی نہیں کروں گا اور وہ بھی قسطوں میں ہو گی' تو حضرت ابورافع نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس کے پانچ سو دینار مل رہے ہیں اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا۔

''آدمی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے'' تو میں چار ہزار درہم کے عوض میں یہ دونوں گھر آپ کو نہ دیتا جبکہ مجھ کو ان کے پانچ سو دینار دیئے جا رہے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْجَارَ سَوَاءٌ كَانَ مُتَلَاصِقًا اَوْ مُجَاوِرًا لَا يَكُوْنُ لَهُ الشُّفْعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ شَرِيكًا لِبَائِعِ الدَّارِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' پڑوسی اس بارے میں برابر کی حیثیت

رکھتے ہیں خواہ وہ ساتھ رہتے ہوں خواہ وہ قریب رہتے ہوں انہیں شفعہ کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہو گا' جب تک وہ فروخت کرنے والے کے گھر میں شراکت دار نہ ہوں

5184 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ال شُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ

5184– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، وهو ثقة، روى له أبو داود والنسائي، وهو في "مصنف عبد الرزاق "14391" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/296، والبخاري "2213"في البيوع :باب بيع الشريك من شريكه، والترمذي "1370"في الأحكام :باب ماجاء إذا حدت الحدود ووقعت السهام فلا شفعة، وأبو داود "3514"وابن ماجه "2499"في الشفعة :باب في الهبة والشفعة، والنسائي 7/321في البيوع :باب ذكر الشفعة، والشافعي 2/165، والبغوي، "2171"من طرق عن معمر به . وأخرجه بنحوه الطيالسي "1691"، وأحمد 3/372، والدولابي في "الكنى والأسماء 2/150 "، والبيهقي 6/103من طريق صالح بن أبي الأخضر، عن الزهري، به . وأخرجه البيهقي 6/103من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، به.

الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر اس زمین میں دیا ہے' جو تقسیم نہ ہوئی ہو' لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ نَفْيِ الشُّفْعَةِ عَنِ الْعَقْدِ اِذَا اشْتَرَاهَا غَيْرُ شَرِيكٍ لِبَائِعِهَا مِنْهَا

عقد سے شفعہ کی نفی کا تذکرہ جب کہ اسے فروخت کرنے والے سے اس شخص نے خریدا ہو جو شراکت دار نہ ہو

5185 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَرُّ بْنُ سُلَيْمَانَ بِاَطْرَابُلُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَفَعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ مَالِكٍ اَرْبَعَةُ اَنْفُسٍ الْمَاجِشُونُ، وَاَبُوْ عَاصِمٍ، وَيَحْيَى بْنُ اَبِي قُتَيْلَةَ، وَاَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاَرْسَلَهُ عَنْ مَالِكٍ سَائِرُ اَصْحَابِهِ وَهٰذِهِ كَانَتْ عَادَةً لِمَالِكٍ، يَرْفَعُ فِي الْاَحَايِينِ الْاَخْبَارَ وَيُوقِفُهَا مِرَارًا وَيُرْسِلُهَا مَرَّةً وَيُسْنِدُهَا اُخْرَى عَلٰى حَسَبِ نَشَاطِهِ، فَالْحُكْمُ اَبَدًا لِمَنْ رَفَعَ عَنْهُ وَاَسْنَدَ بَعْدَ اَنْ يَكُوْنَ ثِقَةً حَافِظًا، مُتْقِنًا عَلَى السَّبِيْلِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ، فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شفعہ اس چیز میں ہوتا ہے' جو تقسیم نہ ہوئی ہو جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں' تو شفعہ نہیں رہے گا۔''

5185- حديث صحيح، سعد بن عبد الله بن عبد الكريم :روى عن جمع، وروى عنه جمع، وذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 4/92 "وقال :سمعت منه بمكة وبمصر، وهو صدوق، سئل أبي عنه فقال :مصري صدوق، وقال ابن يونس : كان رجلاً صالحاً، والماجشون :هو عبد الملك بن عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سلمة الماجشون، روى له النسائي وابن ماجه، وذكره المؤلف في "ثقاته8/389 "، وهو وإن تكلم فيه -قد تابعه عليه غير واحد، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه البيهقي 6/103من طريقين عن ابن الماجشون به . وأخرجه الطحاوي 4/121، والبيهقي 6/103و104، وابن ماجه "2497"في الشفعة :باب إذا وقعت الحدود فلا شفعة، من طريق أبي عاصم النبيل، وابن قتيلة المدني، كلاهما عن مالك، به .قال أبو عاصم : حديث أبي سلمة عن أبي هريرة مسند، وحديث سعيد مرسل . وأخرجه أبو داود "3515"في البيوع والإجارات :باب في الشفعة والبيهقي 6/104من طريقين عن الزهري، به. وهو في "الموطأ 2/713 "في الشفعة :باب ماتقع فيه الشفعة مرسلاً عن سعيد وأبي سلمة، من طريق مالك أخرجه الشافعي 165 - 2/164، وابن أبي شيبة 7/171، والطحاوي 4/121، والبيهقي 6/103. وأخرجه الطحاوي 4/122، والبيهقي 6/103من طريقين عن الزهري، عن سعيد مرسلاً بنحوه . وأخرجه النسائي 7/321في البيوع :باب ذكر الشفعة وأحكامها، من طريق معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة مرسلاً.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک کے حوالے سے اس روایت کو چار حضرات نے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ماجشون، ابوعاصم، یحییٰ بن ابوقتیلہ اور اشہب بن عبدالعزیز۔

جب کہ امام مالک کے حوالے سے ان کے دیگر تمام شاگردوں نے اس روایت کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام مالک کی یہ عادت تھی کہ وہ بعض اوقات روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کر دیتے تھے اور بعض اوقات موقوف روایت کے طور پر نقل کر دیتے تھے اور کبھی مرسل کے طور پر نقل کر دیتے تھے اور کبھی مسند کے طور پر نقل کر دیتے تھے۔ یہ ان کی مرضی کے مطابق ہوتا تھا' تو جس روایت کو انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر مسند کے طور پر نقل کیا ہو اور ان سے نقل کرنے والا راوی ثقہ اور حافظ ہو اور متقن ہو' تو اس کی وہی صورت حال ہوگی جو ہم کتاب کے آغاز میں بیان کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے معنی کے بارے میں ہے ''پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے''

5186 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي ال شُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے' یہ ہر اس چیز میں ہوتا ہے' جو تقسیم نہ ہوئی ہو' لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5186- إسناده صحيح، وهو مكرر "5184".

5187- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشير بن معاذ العقدى، فروى له الترمذى والنسائى وابن ماجهن وهو ثقة.وأخرجه البخارى "2214"فى البيوع :باب بيع الأرض والدور والعروض مشاعاً غير مقسوم و "2257"فى الشفعة :باب الشفعة فيما لم يقسم، فإذا وقعت الحدود فلاشفعة، و "2496"فى الشركة :باب إذا قسم الشركاء الدور أو غيرها فليس لهم رجوع ولاشفعة، وأحمد 3/399، والطحاوى 4/122، والبيهقى 6/102، والبغوى "2171"من طرق عن عبد الواحد، بهذا الإسناد وقد تقدم بأسانيد مختلفة.

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:
(متن حدیث): قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے' یہ ہر اس زمین میں ہوسکتا ہے' جو تقسیم نہ ہوئی ہو' لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ

کتاب! مزارعت کے بارے میں روایات

5188 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَبُوْ عُمَرَ الْقَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ، قَالَ: اَخْبَرَنِى ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ

✿✿ عبداللہ بن سائب بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن معقل سے موزرعت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا حضرت ثابت بن ضحاک نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا ہے۔

5189 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَتْ لِرِجَالٍ مِّنَّا فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ، وَالنِّصْفِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ، فَلْيَزْرَعْهَا، اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ

5188- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات الشيخين غير عبد الله بن السائب وهو الكندى أو الشيبانى الكوفى - وابن أبى الشوارب، فمن رجال مسلم .سليمان الشيبانى :هو أبو إسحاق سليمان بن أبى سليمان .وأخرجه أحمد 4/33، ومسلم "118" "1549"فى البيوع :باب فى المزارعة والمؤاجرة، والدارمى 271 - 2/270، والطحاوى 4/106، والبيهقى 6/128، والطبرانى 1342"من طرق عن عبد الواحد بن زياد بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم "118" "1549"و"119"، والطبرانى "1343"، والطحاوى 4/107من طريقين عن سليمان الشيبانى، به.

5189- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيمن وهو الملقب بدحيم، فمن رجال البخارى .الوليدك هو ابن مسلم الدمشقى، وقد صرح بسماعه هنا وعطاء ك هو ابن أبى رباح. وأخرجه ابن ماجه "2451"فى الرهون :باب المزارعة بالثلث والربع، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/354، والبخارى "2340"فى الحرث والمزارعة :باب ما كان أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم يواسى بعضهم بعضاً فى الزراعة والتمر، و "2632"فى الهبة :باب فضل المنيحةن ومسلم "1536"و "89"فى البيوع :المختلفة فى النهى عن كراء الأرض بالثلث، والربع، والبيهقى 6/130من طرق عن الأوزاعى، به .وقد تقدم عند المؤلف برقم ."5148"

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ، يُرِيْدُ بِهِ، فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الزِّرَاعَةَ نَفْسَهَا لَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهِ، اَوْ لِيَزْرَعْهَا، مَعْنًى لِاَنَّهُمْ كَانُوا يُزَارِعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ، وَالنِّصْفِ عَلٰى مَا فِي الْخَبَرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس اضافی زمینیں ہوتی تھیں۔ وہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں ان زمینوں کو کرائے پہ دے دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس اضافی زمین موجود ہو وہ اس میں خود کھیتی باڑی کرے یا اپنے کسی بھائی کو کھیتی باڑی کے لئے دیدے اگر وہ نہیں مانتا' تو وہ زمین اپنے پاس رکھے۔ (لیکن کرائے پر نہ دے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''یا وہ اپنے بھائی کو کھیتی باڑی کروادے'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: وہ اپنے بھائی کو بلا معاوضہ طور پر (عارضی استعمال کے لئے) دیدے اگر اس کے ذریعے مزارعت ہی مراد ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اسے چاہئے کہ وہ اس میں زراعت کرے'' اس کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ وہ لوگ پہلے ہی ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں مزارعت کیا کرتے تھے جیسا کہ روایت میں یہ بات مذکور ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا اللَّفْظَةَ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہماری ان الفاظ کی بیان کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جن الفاظ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے

5190 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے پاس زمین ہو' وہ اس میں کھیتی باڑی کرے اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا' تو وہ اپنے بھائی کو (بلا معاوضہ طور پر عارضی استعمال کے لئے) دیدے۔

5190- إسناده حسن .مطر الوراق :روى له مسلم في المتابعات، وعلق له البخاري، وروى له أصحاب السنن، وهو صدوق، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين .عطاء :هو ابن أبي رباح. وأخرجه مسلم "88" 3/1176في البيوع :باب كراء الأرض، والبيهقي، 6/129من طريقين عن مهدي بن ميمون، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه النسائي 7/37في المزارعة :باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، من طريق ابن شوذب، عن مطر الوراقن به .وقد تقدم .انظر "5148".

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ لِيُزْرِعْهَا ، اَرَادَ بِهِ الزَّجْرَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ بِشَرَائِطَ مَجْهُوْلَةٍ فَنَدَبَ اِلَى الْمَنِيحَةِ مِنْ اَجْلِهَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے‘ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

”یا وہ اسے زراعت کے لیے دیدے“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد مخابرہ سے منع کرنا ہے‘ جو مجہول شرائط کے ذریعے ہوتی ہے اور اسی وجہ سے عطیے کے طور پر دینے کو مستحب قرار دیا گیا ہے

5191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو النَّجَاشِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا مُوَافِقًا، فَقُلْتُ: مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟ ، قُلْنَا: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ، وَالْاَوْسُقِ مِنَ الْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا ازْرَعُوهَا، اَوْ اَزْرِعُوهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو النَّجَاشِيِّ اسْمُهُ، عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

۞ حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک ایسی چیز سے منع کر دیا جو ہمیں موافق تھی‘ تو میں نے سوچا نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ حق ہے‘ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم لوگ اپنے کھیت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہو ہم نے عرض کی: ہم ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار یا گندم یا جو کے مخصوص وسق کے عوض میں اسے کرائے پر دے دیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم خود اس میں کھیتی باڑی کرو یا دوسرے کو کھیتی باڑی کرنے کے لئے دے دو۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابونجاشی نامی راوی کا نام عطا بن صہیب ہے اور یہ حضرت رافع بن خدیج کا غلام ہے۔

5191- إسناده صحيح على شرط الشيخين البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن، وهو ابن إبراهيم لقبه دحيم، فمن رجال البخارى. وأخرجه البيهقى "2339"/6فى الحرث والمزارعة :باب ما كان مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يواسى بعضهم بعضاً فى الزراعة والتمر، ومسلم "114" "1548"فى البيوع :باب كراء الأرض بالطعام، والنسائى 7/49 فى المزارعة :باب ذكر الأحاديث المختلفة فى النهى عن كراء الأرض بالثلث والربع واختلاف ألفاظ الناقلين للخبر، والطبرانى "8266"، وأبو داود تعليقاً ضمن حديث "3294"فى البيوع :باب فى التشديد فى ذلك، من طريقين عن الأوزاعى، به . وأخرجه أحمد 4/142، والبخارى "2346"فى الحرث والمزارعة :باب كراء الأرض بالذهب والفضة، و "4012"فى المغازى، ومسلم "113" "1548"، والنسائى 42 - 7/41و 42و43، وأبو داود ."3294"والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/105 "، وفى "مشكل الآثار 285 - 3/284 "و 285و288، والبيهقى 6/129و 131و 132من طرق وبألفاظ مختلفة عن رافع بن خديج، عن عمه، به .وبعض الروايات :عن عميه.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِكْرَاءِ الْمَرْءِ الْأَرْضَ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا إِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى شَرْطٍ مَجْهُوْلٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی زمین کو اس کی پیداوار کے کچھ حصے کے عوض کرایے پر دے جب کہ وہ مجہول شرط کے ساتھ ہو

5192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الْوَلِيدِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَاَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِحَ، وَالْإِشْقَاحُ، اَنْ تَحْمَرَّ اَوْ تَصْفَرَّ اَوْ يُطْعَمَ مِنْهُ شَيْءٌ "، قَالَ زَيْدٌ، فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُو الْوَلِيدِ هٰذَا اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ الْمَكِّيُّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ سے منع کیا ہے' اور اس چیز سے منع کیا ہے' کھجور کے پھل کو فروخت کیا جائے' جب تک وہ شقح نہیں ہو جاتا اور شقح سے مراد یہ ہے: وہ سرخ یا زرد ہو جائے یا کھانے کے قابل ہو جائے۔

زید نامی راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے زبانی خود یہ بات سنی ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو ولید نامی راوی کا نام سعید بن میناء مکی ہے۔

5192– إسناده حسن. حكيم بن سيف الرقي: صدوق، روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "83" 3/1174في البيوع: باب النهي عن المحاقلة والمزابنة، والبيهقي 5/301من طرق عن زكريا بن عدي، عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2196"في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ومسلم "84" 3/1175، وأبوداود "3370"في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن تبدو صلاحها، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/112، وفي "مشكل الآثار 3/290 "، والبيهقي 5/301و 304من طرق عن سعيد بن ميناء، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض. وأخرجه بنحوه البخاري "2381"في الشراب والمساقاة: باب الرجل يكون له ممراً شرب في الحائط أو في نخل، "1487"في الزكاة: باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه، و "2189في البيوع: باب بيع الثمار على رؤوس النخل بالذهب أو الفضة، ومسلم "81" "1536"، والترمذي "1290"في البيوع: باب ماجاء في عن الثنايا، وأبو داود "3404"في البيوع: باب في المخابرة، و "3373"، وابن ماجة "2216"في التجارات: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والنسائي 7/37، و 38في المزارعة: باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض، و 7/263و 264في البيوع: باب بيع الثمر قبل أن يبدو صلاحه، والدارقطني 3/48، والطحاوي في شرح المعاني 4/112، وفي "مشكل الآثار 3/290 "، والبيهقي 5/301و304و307و 309من طرق عن عطاء عن جابر.

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُزَارَعَةِ الَّتِیْ نُهِیَ عَنْهَا

مزارعت کے اس طریقے کا تذکرہ جس سے منع کیا گیا ہے

5193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَيَّاشٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ، قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِیْ نَافِعٌ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كُنَّا نُكْرِیْ اَرْضَنَا، تَرَكْنَا ذٰلِكَ حِيْنَ سَمِعْنَا حَدِيْثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے پھر جب ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی' تو ہم نے اسے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ نَافِعًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے نافع نے یہ روایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5194 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ ابْنُ عُمَرَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، وَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اِنِّیْ نُبِّئْتُ اَنَّكَ تُحَدِّثُ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ،

5193- إسناده صحيح على شرط مسلم. بكير: هو ابن عبد الله بن الأشج. وأخرجه مسلم "99" 3/1178 في البيوع: باب "17" كراء الأرض عن هارون بن سعيد، عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه النسائي 7/37 في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض، والبيهقي 6/129 من طريق مطر، عن عطاء عن جابر. وانظر ما مضى. وحديث ابن عمر أخرجه الطبراني "4309" من طريق أحمد بن صالح عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أحمد 1/234 و 2/11 و 3/463 و 465 و 4/142، والطيالسي "965"، ومسلم "106" "1547" و "107" و "108" و "112"، وأبو داود "3389" في البيوع: باب في المزارعة و "3394" باب التشديد في ذلك، والنسائي 7/46 و 47 و 48، والبيهقي 6/129، والطبراني "4248" "4252" من طرق عن ابن عمر، وانظر الحديث الآتي.

اِذَا سُئِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے گئے۔ ان کے ہمراہ ہم بھی روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ ہم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا مجھے یہ بات پتہ چلی ہے' آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔ حضرت رافع نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب بھی اس بارے میں دریافت کیا جاتا' تو وہ یہ کہتے: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا گیا ہے

5195 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

5194- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني "4303"عن معاذ بن جبل، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "109" "1547"في البيوع :باب كراء عن الأرض، عن يحيى بن يحيى، والنسائي 7/46في البيوع باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، عن محمد بن بزيع، كلاهما عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 4/140، والبخاري "2343"و "2344"في الحرث والمزارعة :باب ما كان مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة والثمر، ومسلم "109" "1547"في البيوع :باب كراء الأرض، والطبراني "4302"، والبيهقي 6/130من طريقين عن أيوب به بألفاظ متقاربة. وأخرجه أحمد 3/465، ومسلم "110" "1547"، والنسائي 7/45و 46في المزارعة :باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، وابن ماجة "2453"في الرهون :باب كراء الأرض، والبيهقي 6/135والطبراني "4304" "4322"من طريق عن نافع، به.

5195- حديث صحيح .شريك هو ابن عبد الله النخعي وإن كان سيء الحفظ، قد توبع، وباقي السند ثقات على شرطهما. وأخرجه مسلم "121" "1550"في البيوع :باب الأرض تمنح عن علي بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 6/134 والبغوي في "الجعديات"1687" "، والطبراني "1879"من طريقين عن الفضل بن موسى، به. وأخرجه بنحوه أحمد 1/234 و 281و349، ومسلم "120" "1550"و"121"، وعبد الرزاق "14466"، والبخاري "2330"في الحرث والمزارعة :باب رقم "10"، و "2342"باب ما كان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي بعضهم بعضا والثمر، "2634"في الهبة :باب فضل المنحية، وأبو داود "3389"في البيوع :باب المزارعة، والنسائي 7/36في المزارعة :باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، وابن ماجة "2456"في الرهون :باب الرخصة في كراء الأرض البيضاء بالذهب والفضة، و "2462"و "2464"باب الرخصة في المزارعة بالثلث والربع، والطحاوي في "شرح المعاني4/110 "، وفي "المشكل3/289 "، والبيهقي 6/133 و134، والبغوي "218"، والطبراني "10880" "10885"من طرق عن عمرو بن دينار، به.

عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):لَمْ يُحَرِّمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے لوگوں کو یہ حکم دیا ہے وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھائی کریں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ جو ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

5196 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ،

(متن حدیث):قَالَ: كُنَّا نُكْرِى الْاَرْضَ، فَيَسْتَثْنِىْ صَاحِبُ الْاَرْضِ، مَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ، وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ، فَيَهْلِكُ هٰذَا، وَيَسْلَمُ هٰذَا، فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ رَافِعٌ: اَمَّا بِشَيْءٍ مَضْمُوْنٍ مَعْلُوْمٍ، فَلَا بَاْسَ بِهٖ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے تو زمین کا مالک کھیت کے کسی مخصوص حصے کو اور پانی کی آمد کے آس پاس کی جگہ کو مستثنیٰ کر لیا کرتا تھا تو بعض اوقات ایک حصے کی پیداوار خراب ہو جاتی تھی اور ایک حصے کی ٹھیک رہتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔

5196– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخارى . الوليد :هو ابن مسلم، قد صرح بالتحديث .وأخرجه الطبرانى "4333"عن إبراهيم بن دحيم، عن أبيه، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "116" 3/1183فى البيوع :باب كراء الأرض بالذهب والورق، وأبو داود "3392"فى البيوع :باب فى المزارعة، والنسائى /7فى المزارعة :باب النهى عن كراء الأرض بالثلث والربع، والبيهقى 6/132، والطبرانى "4332" و "4333"من طرق عن الأوزاعى، به. وأخرجه أحمد /4و 140و142، وعبد الرزاق "14452"، والشافعى 2/136، ومسلم "115" "1547"، ومالك 2/711فى كراء الأرض :باب ماجاء فى كراء الأرض، وأبو داود "3392"و "3393"و "3397"باب فى التشديد فى ذلك، والنسائى 43 - 7/42و44، والطحاوى فى "مشكل الآثار 3/289 "، والبيهقى 6/131و132، والبغوى "2184"والطبرانى "4331" "4329"و "4334"من طرق عن ربيعة، به. وأخرجه عبد الرزاق "14453"، والحميدى "406"، والبخارى "2327"فى الحرث والمزارعة :باب رقم "7"، و "2332"باب مايكره من الشروط فى المزارعة، و "2722"فى الشروط :باب الشروط باب الشروط فى المزارعة ومسلم "117" "1547"، والنسائى 7/44، وابن ماجه "2458"فى الرهون: باب الرخصة فى كراء الأرض البيضاء بالذهب والفضة، والطحاوى فى "شرح معانيالآثار 3/287و288، والبيهقى 6/132، والطبرانى "4336"و "4338"من طرق عن يحيى بن سعيد، عن حنظلة بن قيس، به بألفاظ مختلفة.

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: البتہ اگر کسی متعین چیز کے عوض میں (زمین کو ٹھیکے پر دیا جائے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ بِشَيْءٍ مَضْمُونٍ اَرَادَ بِهِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ''ایسی چیز جس کا ضمان ادا کیا جائے'' اس کے ذریعے ان کی مراد سونا اور چاندی ہے

5197 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتِ الْاَرْضُ تُكْرٰى بِالْمَاذِيَانَاتِ وَشَيْءٍ مِّنَ التِّبْنِ يُسْتَثْنٰى بِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ، قَالَ رَافِعٌ: فَاَمَّا الذَّهَبُ، وَالْوَرِقُ، فَلَا بَاْسَ بِهٖ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے زمین پیداوار کے عوض میں اور کچھ اناج کے عوض میں بھی جس کا استثنیٰ کر لیا گیا ہو' کرائے پر دی جاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زمین کو کرائے پر دینے سے منع کر دیا۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جہاں تک سونے یا چاندی کے عوض میں (زمین کو کرائے پر دینے کا تعلق ہے)' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَكِرَاءِ الْاَرْضِ، اِنَّمَا زُجِرَ، اِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى شَرْطٍ غَيْرِ مَعْلُومٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' مزارعت اور زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت اس صورت میں ہے' جب وہ کسی ایسی شرط پر ہو جو غیر متعین ہو

5198 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ، قَالَ:

5197– حديث صحيح .هشام بن عمار :حسن الحديث، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 3/463 و4/142، الطبراني "4335"من طريقين عن العزيز بن محمد، بهذا الإسناد .وانظر ماقبله.

5198– إسناده صحيح على الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن. وأخرجه البيهقي 6/135من طريق أبي عبيد، عن جريرن بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/464، وعبد الرزاق "14463"، وأبو داود "3398"في البيوع :التشديد في ذلك، والنسائي 7/33و 34في المزارعة :باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، وابن ماجه "2460"في الرهون :باب مايكره من المزارعة، والبيهقي 6/132والطبراني "4256"و "4361"و "4362"من طرق عن منصور، به وأخرجه أحمد 3/463و464،والطحاوي 4/105، والطبراني "4363"من طريقين عن مجاهد، به.

(متن حدیث): كَانَ اَحَدُنَا اِذَا اسْتَغْنٰى عَنْ اَرْضِهٖ وَافْتَقَرَ اِلَيْهَا غَيْرُهٗ زَارَعَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، وَكَانَ يَشْتَرِطُ ثَلَاثَ جَدَاوِلَ، وَمَا سَقَى الرَّبِيعُ، وَكُنَّا نُعَالِجُهَا عِلَاجًا شَدِيْدًا بِالْبَقَرِ وَالْحَدِيْدِ وَبِاَشْيَاءَ، وَكُنَّا نُصِيبُ مِنْهَا، فَاَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ يَنْفَعُكُمْ عَنِ الْحَقْلِ - وَالْحَقْلُ: الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ - فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَاسْتَغْنٰى عَنْهَا، فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، اَوْ لِيَزْرَعْ، وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ

❁❁ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے کسی ایک شخص کو اگر زمین کی ضرورت نہ ہوتی اور کسی دوسرے شخص کو وہاں کھیتی باڑی کی ضرورت ہوتی' تو وہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں معاہدہ کر لیتا تھا اور وہ تین نالیوں کے (آس پاس کی جگہ) کی شرط عائد کرتا تھا یا بڑی نالی کے آس پاس کی جگہ کی شرط عائد کرتا تھا (یعنی وہاں کی پیداوار میری ہوگی) ہم لوگ گائے لوہے اور دیگر اشیاء کے ذریعے بڑی محنت سے وہاں کام کرتے تھے پھر ہمیں اس میں سے کچھ ملتا تھا۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ایک ایسی چیز سے منع کیا ہے' جو تمہارے لئے حقل کے حوالے سے فائدہ مند تھی حقل سے مراد ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کے عوض میں (زمین ٹھیکے پر دینا ہے)

تو جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو اور اسے اس کی ضرورت نہ ہو' تو وہ اپنے بھائی کو (بلا معاوضہ طور پر عارضی استعمال کے لئے) دیدے یا اس میں خود کھیتی باڑی کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَارَعَةِ اللَّتَيْنِ نَهٰى عَنْهُمَا اِنَّمَا زَجَرَ عَنْهُ اِذَا كَانَ عَلٰى شَرْطٍ مَجْهُوْلٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' مخابرہ اور مزارعہ' جن دونوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ان سے ممانعت اس صورت میں ہے' جب کہ وہ مجہول شرط کے ساتھ ہوں

5199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ اَبُوْ يَزِيْدَ الْمُعَدِّلُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فِيمَا يَحْسِبُ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاتَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ حَتّٰى اَلْجَاَهُمْ اِلٰى قَصْرِهِمْ فَغَلَبَ عَلَى الْاَرْضِ، وَالزَّرْعِ، وَالنَّخْلِ، فَصَالَحُوْهُ عَلٰى اَنْ يُجْلَوْا مِنْهَا وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ، وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ، وَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا، فَاشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَكْتُمُوْا وَلَا يُغَيِّبُوْا شَيْئًا، فَاِنْ فَعَلُوْا، فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلَا عِصْمَةَ، فَغَيَّبُوْا مَسْكًا فِيْهِ مَالٌ وَحُلِيٌّ لِحُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ، كَانَ احْتَمَلَهٗ مَعَهٗ اِلٰى خَيْبَرَ، حِيْنَ اُجْلِيَتِ النَّضِيْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّ حُيَيٍّ: مَا فَعَلَ مَسْكُ حُيَيٍّ الَّذِيْ جَاءَ بِهٖ مِنْ

النَّضِيرِ؟ ، فَقَالَ: اَذْهَبَتْهُ النَّفَقَاتُ وَالْحُرُوبُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَهْدُ قَرِيبٌ وَالْمَالُ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَدَفَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَمَسَّهُ بِعَذَابٍ، وَقَدْ كَانَ حُيَيٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ خَرِبَةً، فَقَالَ: قَدْ رَاَيْتُ حُيَيًّا يَطُوفُ فِيْ خَرِبَةٍ هَاهُنَا، فَذَهَبُوا فَطَافُوا، فَوَجَدُوْا الْمَسْكَ فِيْ خَرِبَةٍ فَقَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَيْ اَبِيْ حَقِيقٍ وَاَحَدُهُمَا زَوْجُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ، وَسَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ، وَقَسَمَ اَمْوَالَهُمْ لِلنَّكْثِ الَّذِيْ نَكَثُوهُ، وَاَرَادَ اَنْ يُجْلِيَهُمْ مِنْهَا، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ نُصْلِحُهَا، وَنَقُومُ عَلَيْهَا وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا لِاَصْحَابِهِ غِلْمَانٌ يَقُومُوْنَ عَلَيْهَا فَكَانُوا لَا يَتَفَرَّغُونَ اَنْ يَقُومُوا، فَاَعْطَاهُمْ خَيْبَرَ عَلٰى اَنَّ لَهُمُ الشَّطْرَ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ وَنَخْلٍ وَشَيْءٍ مَا بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَاْتِيهِمْ كُلَّ عَامٍ يَخْرُصُهَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يُضَمِّنُهُمُ الشَّطْرَ، قَالَ: فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَّةَ خَرْصِهِ، وَاَرَادُوْا اَنْ يَرْشُوهُ، فَقَالَ: يَا اَعْدَاءَ اللّٰهِ اَتُطْعِمُونِي السُّحْتَ، وَاللّٰهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ، وَلَاَنْتُمْ اَبْغَضُ اِلَيَّ مِنْ عِدَّتِكُمْ مِنَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، وَلَا يَحْمِلُنِيْ بُغْضِي اِيَّاكُمْ وَحُبِّي اِيَّاهُ عَلٰى اَنْ لَا اَعْدِلَ عَلَيْكُمْ ، فَقَالُوا: بِهٰذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ.

قَالَ: وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْ صَفِيَّةَ خُضْرَةً، فَقَالَ: يَا صَفِيَّةُ مَا هٰذِهِ الْخُضْرَةُ؟، فَقَالَتْ: كَانَ رَاْسِي فِيْ حِجْرِ بْنِ اَبِيْ حَقِيقٍ وَاَنَا نَائِمَةٌ، فَرَاَيْتُ كَاَنَّ قَمَرًا وَقَعَ فِيْ حِجْرِي، فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ

5199– أسناده صحيح .عبد الواحد بن غياث :ثقة، روى له أبو داود، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه البيهقي في "السنن 6/114، وفي "الدلائل 231 - 4/229 "من طريق يوسف بن يعقوب القاضي، عن عبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أبو داود "3006"في الخراج والإمارة :باب ماجاء في حكم أرض خيبر، من طريق هارون بن زيد بن أبي الزرقاء ، عن أبيه عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه بنحوه مختصراً :أحمد 2/22و37، والبخاري "2328"في الحرث والمزارعة :باب المزارعة بالشطر ونحوه، و "2329"باب إذا لم يشترط السنن في المزارعة، و "2331"باب في المزارعة مع اليهودن ومسلم "1551"و "1"و "2"و "3"في الشرب والمساقاة :باب المساقاة والمعاملة بجزء من الثمر والزرع، وأبو داود "3408"في البيوع والإجارات :باب في المساقات والترمذي "1383"في الأحكام :باب ماذكر في المزارعة، والدارمي 2/270، وابن ماجه "2467"في الرهون :باب معاملة النخيل والكرم، وابن الجارود "1101"، وابن شبة في "تاريخ المدينة المنورة 1/180 "و186، والطحاوي في"شرح معاني الآثار 4/113 "و"مشكل الآثار 3/113 "و 116 - 115من طرق عن عبيد الله بن عمر، به . وأخرجه البخاري "2285"في الإجارة :باب إذا استأجر أرضاً فمات أحدهما، و "2499"في الشركة :باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطي المؤلفة قلوبهمن و "4248"في المغازي :باب معاملة النبي صلى الله عليه وسلم أهل خيبر ,ومسلم "4""1551" و "5"و"6"، وأبوداود "3409"، والنسائي 7/53في المزارعة :باب اختلاف الألفاظ والمأثورة في المزارعةن وابن الجارود 1102"، وابن شيبة 1/178و184، والطحاوي 3/283، والبيهقي و 6/114و 115و116، والبغوي "2177"من طرق عن نافع، به مختصراً . والقصة الأخيرة أخرجها بنحوها البخاري "2338"في الحرث والمزارعة :باب إذا قال رب الأرض أقرك ما أقرك الله، و "2730"في الشروط :باب إذا اشترط في المزارعة :إذا شئت أخرجتك، وأبو داود "3007"، والبيهقي 6/114، وفي "الدلائل4/234 "، من طرق عن نافع، به.

فَلَطَمَنِي، وَقَالَ: تَمَنَّيْنَ مَلِكَ يَثْرِبَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبْغَضِ النَّاسِ اِلَيَّ قَتَلَ زَوْجِي وَاَبِي وَاَخِي، فَمَا زَالَ يَعْتَذِرُ اِلَيَّ، وَيَقُولُ: اِنَّ اَبَاكِ اَلَّبَ عَلَيَّ الْعَرَبَ وَفَعَلَ وَفَعَلَ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِي، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي كُلَّ امْرَاَةٍ مِّنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ كُلَّ عَامٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ.

فَلَمَّا كَانَ زَمَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، غَشُّوا الْمُسْلِمِينَ، وَاَلْقَوْا ابْنَ عُمَرَ مِنْ فَوْقِ بَيْتٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ كَانَ لَهُ سَهْمٌ مِّنْ خَيْبَرَ، فَلْيَحْضُرْ حَتّٰى نَقْسِمَهَا بَيْنَهُمْ، فَقَسَمَهَا عُمَرُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ رَئِيسُهُمْ: لَا تُخْرِجْنَا دَعْنَا نَكُونُ فِيهَا كَمَا اَقَرَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ عُمَرُ لِرَئِيسِهِمْ: اَتَرَاهُ سَقَطَ عَنِّي قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ: كَيْفَ بِكَ اِذَا اَفَضَتْ بِكَ رَاحِلَتُكَ نَحْوَ الشَّامِ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا وَقَسَمَهَا عُمَرُ بَيْنَ مَنْ كَانَ شَهِدَ خَيْبَرَ مِنْ اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ جہاد کیا' یہاں تک کہ جب ان لوگوں نے اپنے قلعے میں پناہ لے لی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زمین کھیتوں اور کھجوروں کے باغات پر غالب آ گئے' تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس شرط پر صلح کر لی کہ انہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا جائے اور وہ اپنی سواریوں پر جو کچھ لاد کر لے جا سکتے ہیں' اسے لے جاسکیں گے البتہ سونا اور چاندی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں گے وہ لوگ وہاں سے نکلنے کے لئے تیار ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ کوئی چیز چھپائیں گے نہیں اور کوئی چیز غائب نہیں کریں گے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں' تو پھر ان کے لئے کوئی ذمہ اور کوئی پناہ نہیں ہوگی۔ انہوں نے اس میں سے ایک تھیلے کو غائب کر دیا جس میں کچھ مال تھا اور زیورات تھے وہ حیی بن اخطب کے تھے وہ اپنے ساتھ اس تھیلے کو اٹھا کر خیبر آیا تھا اس وقت جب بنو نضیر کو جلاوطن کیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیی کے چچا سے کہا حیی کے اس تھیلے کا کیا بنا جو وہ بنو نضیر سے لے کر آیا تھا' تو اس کے چچا نے کہا: اخراجات اور جنگوں نے سب کچھ خرچ کروا دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی' تو اتنا زیادہ وقت نہیں گزرا وہ مال اس سے زیادہ تھا (کہ ختم ہو جاتا) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے مارا پیٹا حی بن اخطب اس سے پہلے ایک کھنڈر میں داخل ہو چکا تھا' تو اس نے کہا: میں نے حیی کو یہاں کے ایک کھنڈر میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا تھا۔ لوگ گئے وہاں چکر لگایا' تو انہیں اس کھنڈر میں سے وہ تھیلا مل گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحقیق کے دونوں بیٹوں کو قتل کروا دیا ان میں سے ایک حیی بن اخطب کی صاحب زادی سیدہ صفیہ کا شوہر بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی خواتین اور بچوں کو قیدی بنا لیا اور ان کے اموال لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ آپ نے ان لوگوں کو وہاں سے جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا' تو ان لوگوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں ہماری سرزمین پر رہنے دیں۔ ہم یہاں کام کاج کریں گے۔ اس کی دیکھ بھال کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے پاس ایسے لوگ نہیں تھے جو زمین کی دیکھ بھال کرتے اور وہاں کی نگرانی کرتے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی سرزمین ان لوگوں کو اس شرط پر دی کہ وہاں کی زراعت کھجوروں اور دیگر چیزوں میں سے نصف حصہ ان لوگوں کو ملے گا (اور نصف حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا جائے گا)'

جب تک نبی اکرم ﷺ چاہیں گے (یعنی جب نبی اکرم ﷺ چاہیں گے یہ معاہدہ ختم کر دیں گے)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہر سال وہاں آیا کرتے تھے ان کی پیداوار کا اندازہ لگاتے تھے پھر وہ ان لوگوں کو نصف ادائیگی کا پابند کرتے تھے راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اندازے کی سختی کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی انہوں نے پہلے انہیں رشوت دینے کی بھی کوشش کی تھی' تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! کیا تم مجھے حرام کھلانا چاہتے ہو۔ اللہ کی قسم میں تمہارے پاس اس ہستی کی طرف سے آیا ہوں۔ جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور تم لوگ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' یہاں تک کہ بندروں اور خنزیروں سے بھی زیادہ ناپسندیدہ ہو' لیکن اس کے باوجود تمہارے ساتھ میری نفرت اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میری محبت بھی مجھے اس چیز پر آمادہ نہیں کر سکی کہ میں تمہارے ساتھ ناانصافی کروں' تو ان لوگوں نے کہا: اسی (ایمان داری کی وجہ سے) آسمان اور زمین قائم ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی دونوں آنکھوں پر سبز رنگ کا نشان دیکھا' تو دریافت کیا: اے صفیہ! یہ سبز رنگ کا نشان کس وجہ سے ہے' تو انہوں نے بتایا میرا سر ابوحقیق کے صاحب زادے (یعنی میرے سابقہ شوہر) کی گود میں تھا۔ میں اس وقت سوئی ہوئی تھی میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری گود میں آ گیا ہے۔ (بیدار ہونے کے بعد) میں نے اپنے شوہر کو اس بارے میں بتایا' تو اس نے مجھے ایک طمانچہ لگایا اور بولا تم یثرب کے بادشاہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) کی آرزومند ہو۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے نبی اکرم ﷺ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت تھے کیونکہ انہوں نے میرے شوہر میرے والد اور میرے بھائی کو قتل کروایا تھا نبی اکرم ﷺ مسلسل میرے سامنے عذر بیان کرتے رہے۔ آپ یہ فرماتے تھے تمہارے والد نے تمام عربوں کو میرے خلاف کر دیا تھا۔ اس نے یہ کیا تھا اس نے وہ کیا تھا (اس وجہ سے میں اس سے لڑنے پر مجبور ہوا تھا)' یہاں تک کہ میرے دل میں (نبی اکرم ﷺ کے بارے میں جو ناپسندیدگی تھی) وہ ختم ہو گئی۔

نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے ہر خاتون کو ہر سال کھجور کے اسی (۸۰) وسق اور جو کے بیس (۲۰) وسق دیا کرتے تھے۔

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور (خیبر کے یہودیوں نے) مسلمانوں کے ساتھ دھوکا کرنا شروع کیا اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کو گھر کی چھت سے نیچے گرا دیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص کا خیبر میں مخصوص حصہ ہے وہ آ جائے تاکہ ہم اسے ان کے درمیان تقسیم کر دیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ ان کے سردار نے کہا: آپ ہمیں (خیبر سے) نہ نکالیں آپ ہمیں یہاں رہنے دیں' جس طرح نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہاں رہنے دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار سے کہا: کیا تم اس کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہو کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے قول کے برخلاف کیا ہے۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تمہاری سواری تمہیں لے کر شام کی طرف بڑھ رہی ہو گی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کی زمین ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دی جو صلح حدیبیہ میں موجود تھے اور غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ لَمْ يَتْرُكِ الْمُخَابَرَةَ، الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا، بَعْدَ عِلْمِهِ بِالنَّهْيِ عَنْهَا

ایسے شخص پر شدت کا تذکرہ' جو مخابرہ کو ترک نہیں کرتا ہے' جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اور وہ اس کی ممانعت کا علم ہونے کے بعد (بھی اسے ترک نہیں کرتا)

5200 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ، فَلْيَاْذَنْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

هُوَ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مخابرہ کو ترک نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راوی کا نام اسحاق بن ابواسرائیل ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَنْفِى الرَّيْبَ عَنِ الْخَلَدِ اَنَّ نَهْىَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ كَانَ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس چیز سے شک کی نفی کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع اس علت کی وجہ سے کیا ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

5201 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَبِيْبَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

5200– إسحاق بن إبراهيم :هو إسحاق بن أبي إسرائيل إبراهيم بن كعب كامجر والمروزي .وهوثقة روى له أبو داود والنسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح، وأبو الزبير قد عنعن .يحيى بن سليم :وهو الطائف وقد توبع، وابن خثيم :هو عبد الله بن عثمان بن خيثم . وأخرجه الترمذي في "العلل1/526 "، والطحاوي 4/107من طريقين عن يحيى بن سليم، به .قال الترمذي : سألت محمداً عن هذا الحديث، قلت له :روى هذا الحديث عن ابن خثيم غير يحيى بن سليم؟ قال نعم، ورواه مسلم بن خالد، وداود بن عبد الرحمن العطار، قلت له :ما معنى هذا الحديث؟ قال :إنما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تلك الشروط الفاسدة التي كانوا يشترطون، فقال :من لم ينته عن الذي نهيت عنه فليؤذن بحرب من الله ورسوله . وأخرجه أبو داود "3406"في البيوع :باب في باب في المخابرة، والطحاوي 4/107، والبيهقي 6/128، وأبو نعيم في "الحلية 9/326 "من طريقين عن ابن رجاء المكي، عن ابن خثيم، به .وذكره الحاكم 2/2/285 - 286عن ابن خيثم، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَبِمَا سُقِيَ بِالْمَاءِ مِنْهَا، فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، وَرَخَّصَ لَنَا اَنْ نُكْرِيَهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں زمین کو کرائے پر دیتے تھے کہ کھیت کا جو حصہ بارانی پانی یا نالی کے پانی کے قریب ہے (اس کی پیداوار مالک کو ملے گی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ آپ نے ہمیں اس بات کی اجازت دی کہ ہم سونے یا چاندی کے عوض میں زمین کو کرائے پر دے سکتے ہیں۔

5201- إسناده ضعيف محمد بن عبد الرحمن بن لبينة، بن عكرمة لم يروعنه سوى إبراهيم بن سعد. وأخرجه الدارمي 2/271عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/182، وأبو داود 4/111، وفي "مشكل لآثار 3/286 "، والبيهقي 6/133، والبخاري في "التاريخ الكبير 1/195 "من طريق بن سعد به. وأخرجه أحمد 1/178، والنسائي 7/41في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، من طريقين عن محمد بن عكرمة، به.

كِتَابُ اِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

کتاب! بنجر زمین کو آباد کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِمُحْيِي الْمَوَاتِ مِنْ اَرْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے اجر کو نوٹ کرنے کا تذکرہ ' جو اللہ کی بنجر زمین کو آباد کرتا ہے

5202 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ، وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ، فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا اور اس میں سے جو بھی کچھ کھا لیتا ہے' تو یہ چیز اس آدمی کے لئے صدقہ ہوگی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ وَلَا يُعْلَمُ لَهُ سَمَاعٌ مِّنْ جَابِرٍ

اس روایت کا تذکرہ ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ' عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی مجہول ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں ہے

5202- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن عبد الله بن عبد الرحمن، قال الحافظ :مستور، روى له أبو داود والترمذي والنسائي، وقد تابعه غير واحد. وأخرجه أحمد 3/313و 327و318، وأبو عبيد في "الأموال"1050" "، والدارمي 2/267، والبغوي "1651"، والبيهقي 6/148من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وسموه :عبيد الله بن عبد الرحمن. وأخرجه يحيى /3بن آدم في "الخراج "259" "من طريق أبي معاوية، عن هشام بن عروة، به . وأخرجه أحمد 3/363عن عفان، عن سعيد بن يزيد، عن ليث، عن أبي وقال عفان مرة :عن أبي بكر بن محمد -عن جابر، عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ: "من أحيا أرضاً وعرة من المصر أو رمية من مصر، فهي له "وتحرف في المطبوع من "المسند" "وعروة "إلى "دعوة "والمثبت من "مجمع الزوائد 4/157 "، وفيه ليث، وهو ابن أبي سليم، وهو ضعيف . وعلقه الإمام البخاري في "صحيحه 5/23 "بصيغة التمريض في كتاب الحرث والمزارعة :باب من أحيا أرضا مواتاً.

5203 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ بِهَا اَجْرٌ، وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ، فَلَهُ بِهَا اَجْرٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا اس میں سے جو بھی جاندار چیز کچھ کھا لیتی ہے اسے اس کا اجر ملے گا''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِلْمُسْلِمِ اِذَا اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً مَعَ كِتْبَةِ الصَّدَقَةِ لَهُ بِمَا تَاْكُلُ الْعَافِيَةُ مِنْهَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو مسلمان کسی بنجر زمین کو آباد کرتا ہے' اس کے ہمراہ اس شخص کو صدقہ کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے' جب اس زمین میں سے کوئی بھی جاندار چیز کچھ کھاتی ہے

5204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنَ الْمِنْهَالِ ابْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ مِنْهَالٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحْيَى اَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ، وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ، مِنْهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ، عَلٰى اَنَّ الذِّمِّيَّ، اِذَا اَحْيَى اَرْضًا مَيْتَةً لَمْ تَكُنْ لَهُ، لِاَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لِلْمُسْلِمِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا اور اس میں سے جو چیز بھی کچھ کھا لیتی ہے' تو یہ اس شخص کے حق میں صدقہ شمار ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی صحیح دلیل موجود ہے' جب کوئی ذمی شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے' تو وہ اس کی ملکیت نہیں ہوگی کیونکہ صدقہ صرف مسلمان کے لئے ہوتا ہے۔

5203– هو مكرر ماقبله.

5204– إسناده على شرط مسلم، ولاتضر عنعنة أبي الزبير، لأنه متابع. وأخرجه أحمد 3/356، وابن زنجويه في "الأموال" "1049"، وأبو يعلى "1805"، والبغوي "1650"، والبيهقي 6/148من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الذِّمِّيَّ إِذَا أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً لَمْ تَكُنْ لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جب کوئی ذمی کسی بنجر زمین کو آباد کردے تو وہ اس کی ملکیت نہیں ہوگی

5205 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ بِأَذَنَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً، فَهِيَ لَهُ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَوَافِي مِنْهَا، فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: لَمَّا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي هَذَا الْخَبَرِ: وَمَا أَكَلَتِ الْعَوَافِي مِنْهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، كَانَ فِيهِ أَبْيَنُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْخِطَابَ وَرَدَ فِي هَذَا الْخَبَرِ لِلْمُسْلِمِينَ دُونَ غَيْرِهِمْ، وَأَنَّ الذِّمِّيَّ لَمْ يَقَعْ خِطَابُ الْخَبَرِ عَلَيْهِ، وَأَنَّهُ إِذَا أَحْيَى الْمَوَاتَ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، إِذِ الصَّدَقَةُ لَا تَكُونُ إِلَّا لِلْمُسْلِمِينَ.

وَقَدْ سَمِعَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَهُمَا طَرِيقَانِ مَحْفُوظَانِ.

(توضیح مصنف): وَطُلَّابُ الرِّزْقِ يُسَمَّوْنَ: الْعَافِيَةَ.

قَالَهُ أَبُو حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے وہ اس کی ملکیت ہوتی ہے اس میں سے جو بھی جانور وغیرہ جو کچھ کھالیتا ہے یہ چیز اس کے لئے صدقہ ہوگی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں یہ فرمادیا ''اس میں سے جو بھی جانور وغیرہ کچھ کھالیتا ہے' تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا'' اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے' اس روایت میں موجود حکم مسلمانوں کے لئے ہے دوسروں کے لئے نہیں ہے اور اس روایت کا حکم ذمیوں پر لاگو نہیں ہوگا کہ اگر وہ کسی بنجر زمین کو آباد کر لیتے ہیں' تو وہ ان کی ملکیت نہیں ہوگی کیونکہ صدقہ صرف مسلمانوں کی طرف سے ہوتا ہے۔

5205- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الزماني، وهو محمد نب يحيى بن فياض الزماني، وهو يقة، روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة ."عبد الوهاب الثقفي :هو عبد الوهاب بن عبد المجيد بن الصلت الثقفي. وأخرجه أبو يعلى "2195"عن سفيان، عن عبد الوهاب الثقفي :بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/304و338، والترمذي "1379" في الأحكام :باب ماذكرفي إحياء الأرض الموات، من طرق عن هشام بن عروة، به .وقال الترمذي -وقد أخرج الشطر الأول فقط :-حديث حسن صحيح.

ہشام بن عروہ نے یہ روایت وہب بن کیسان سے سنی ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنی ہے اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

رزق کے طلب گاروں کے لئے لفظ ''عافیہ'' استعمال ہوتا ہے (جو اس حدیث میں استعمال ہوا ہے) یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کتاب! کھانے کے بارے میں روایات

بَابُ آدَابِ الْاَكْلِ

کھانے کے آداب

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَخْلُوَ بَيْتُهُ مِنَ التَّمْرِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' اس کے گھر میں ہروقت کھجوریں موجود ہونی چاہئیں

5206 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ تَغْطِيَةَ ثَرِيدِهِ قَبْلَ الْاَكْلِ رَجَاءَ وُجُودِ الْبَرَكَةِ فِيهِ

آدمی کے لیے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ کھانے سے پہلے اپنے ثرید کو ڈھانپ کر رکھے یہ امید رکھتے ہوئے کہ اس طرح اس میں برکت پائی جائے گی

5207 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ

5206–إسناده صحيح. أحمد بن أبي الحوارى: هو أحمد بن عبد الله بن ميمون بن العباس بن الحارث التغلبي ابن أبي الحوارى. ثقة روى له أبو داود وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين غير مروان بن محمد – وهو ابن حسان الأسدي – فمن رجال مسلم. وأخرجه بن ماجة 3327 في الأطعمة: باب في التمر، وأبو نعيم في "الحلية" 10/31 من طريق أحمد بن أبي الحوارى، بهذا الإسناد. وأخرجه الدرامي 2/104، ومن طريقه مسلم 2046 في الأشربة: باب في إدخال التمر ونحوه من الأقوات للعيال، والترمذي 1815 في الأطعمة: باب ما جاء في استحباب التمر، عن يحيى بن حسان، عن سليمانبن بلال، به.

وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا ثَرَدَتْ غَطَّتْهُ حَتّٰى يَذْهَبَ فَوْرُهُ، ثُمَّ تَقُوْلُ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب وہ ثرید بناتی تھیں تو اسے ڈھانپ دیتی تھیں یہاں تک کہ اس کی گرمی رخصت ہو جاتی تھی پھر وہ یہ فرماتی تھیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ برکت میں اضافے کا باعث ہے"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْدِثِ الْاَكْلَ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْوُضُوْءِ مِنْ حَدَثِهٖ

بے وضو شخص کے لیے حدث لاحق ہونے کے بعد نئے سرے سے وضو کرنے سے پہلے کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5208 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَطَعِمَ، فَقِيْلَ لَهُ: قَبْلَ اَنْ تَتَوَضَّاَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّیَ فَاَتَوَضَّاَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کر کے تشریف لائے آپ کھانا کھانے لگے تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ وضو کرنے سے پہلے ہی (کھانے لگے ہیں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیا نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں۔

5207-حديث حسن ,رجاله ثقات رجال الصحيح غير قرة بن عبد الرحمن ,فهو من رواة أصحاب "السنن "وروى له مسلم مقروناً بغيره ,وضعفه ابن معين وأبو زرعة وأبو حاتم والنسائي ,وذكره المؤلف في "الثقات,"وقال ابن عدي :لم أر له حديثاً منكراً جداً ,وأرجو أنه لا بأس به ,وقال الحافظ في "التقريب:"صدوق له مناكير .قلت :وقد تابعه عليه ابن لهيعة عند أحمد ,فيتقوى .أبو الطاهر :هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو بن السرح. وأخرجه الدارمي ,2/100والطبراني في "الكبير,24/226"والحاكم ,4/118والبيهقي 7/280من طرق عن ابن وهب ,بهذا الإسناد.

5208-إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه مسلم 347في الطهارة :باب جواز أكل المحدث الطعام وأنه لا كراهة في ذلك ,والدارمي 2/107-108و ,108والترمذي في ":الشمائل ,187"والنسائي في الوليمة كما في "التحفة 4/461" من طرق عن عمرو بن دينار ,بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْعَشَاءِ عِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ لِلْمَغْرِبِ اِذَا اجْتَمَعَا

مغرب کی نماز قائم ہونے کے وقت کھانا کھا لینے کے حکم ہونے کا تذکرہ ' جب (نماز اور کھانا دونوں) اکٹھے ہو جائیں

5209 - حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے' تو پہلے کھانا کھا لو۔''

5210 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، فِىْ عَقِبِهٖ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّعَامِ لِمَنْ اَرَادَ اَكْلَهُ

جو شخص کھانا کھانے کا ارادہ کرے اسے کھانا کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کے حکم کا تذکرہ

5211 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ الشَّيْخُ الصَّالِحُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِىْ وَجْزَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ يَا بُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ اَكْلَتِىْ بَعْدُ.

5209– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وانظر 2066و ,20069وأبو قلابة :هو عبد الله بن زيد الجرمي.

5210– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر ما قبله.

5211–إسناده صحيح ,رجاله رجال الصحيح غير أبي وجزة ,فقد روى له أبو داود والنسائي ,وهو ثقة . وأخرجه الطيالسي 1358عن عبد الله بن المبارك ,عن هشام بن عروة ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,27-4/26والترمذي 1857في الأطعمة :باب ما جاء في التسمية على الطعام ,والنسائي في "الكبرى" ,8/130وفي "اليوم والليلة, 274275"وابن ماجة 3265في الأطعمة :باب التسمية عند الطعام ,وابن السني في "اليوم والليلة 464"من طرق عن هشام بن عروة ,عن أبية ,عن عمر بن أبي سلمة ,وليس فيه أبو وجزة .قال الترمذي :وقد روى عن هشام بن عروة ,عن أبي وجزة السعدي ,عن رجل من مزينة ,عن عمر بن أبي سلمة ,وقد اختلف أصحاب هشام بن عروة في رواية هذا الحديث.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ وَجْزَةَ يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ السَّعْدِيُّ

❀❀ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! بیٹھو بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ اسی طرح کھاتا ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابووجزہ نامی راوی یزید بن عبید سعدی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ وَجْزَةَ وَوَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں ابووجزہ اور وہب بن کیسان نامی راوی منفرد ہیں

5212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ اِلٰى طَعَامٍ، فَقَالَ: تَعَالَ يَا بُنَيَّ، كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

❀❀ عبدالرحمٰن بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے پر بلایا اور فرمایا: اے میرے بیٹے آگے آجاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْمَرْءِ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ، اِنَّمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ نِسْيَانَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّعَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی بسم اللّٰہ فی اولہ و اٰخرہ اس وقت پڑھے گا جب وہ کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے

5213 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ

5212– حديث صحيح ,وهو مكرر ما قبله .عبد الرحمن بن محمد بن عمر ذكره المؤلف في "الثقات ,7/88 "والبخاري في "التاريخ الكبير 5/346 "وقالا :روى عنه يعقوب بن محمد ,وأبوه محمد بن عمر بن أبي سلمه ذكره المؤلف في "الثقات ,5/263 "وترجمه البخاري في "تاريخه الكبير ,1/176 "وقال الحافظ في "التقريب":مقبول. والحديث علقه البخاري في "التاريخ:1/176 "فقال :قال يعقوب بن محمد :حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن عمر بن أبي سلمة. . . فذكره .وانظر. 5211

بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُوْسَى الْجُهَنِيَّ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ نَّسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ فِيْ اَوَّلِ طَعَامِهٖ فَلْيَقُلْ حِيْنَ يَذْكُرُ: بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ، فَاِنَّهٗ يَسْتَقْبِلُ طَعَامَهٗ جَدِيْدًا، وَيَمْنَعُ الْخَبِيْثَ مَا كَانَ يُصِيْبُ مِنْهُ

قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کھانے کے آغاز میں اللہ کا ذکر کرنا بھول جائے' تو اسے جب یاد آئے' تو وہ اس وقت یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آغاز میں بھی اور آخر میں بھی۔''

تو وہ گویا اپنے کھانے کو نئے سرے سے شروع کرے گا۔ اس سے پہلے جو خرابی اس تک پہنچی تھی اسے روک دے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُوْسَى الْجُهَنِيُّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں موسیٰ جہنی نامی راوی منفرد ہے

5214 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ،

5213- إسناده صحيح ,خليفة بن خياط :هو الإمام الحافظ العلامة الإخباری أبو عمرو العصفری البصری, صاحب "التاريخ "و"الطبقات "وهو صدوق أخرج له البخاری فی "صحيحه "جملة أحاديث متابعة وتعليقاً ,وذكره المؤلف فی"الثقات 8/233 "وقال :كان متقناً عالماً بأيام الناس وأنسابهم .وقال ابن عدی :له حيث كثير ,وتاريخ حسن ,وكتاب فی طبقات الرجال ,وهو مستقيم الحديث ,صدوق من متيقظی رواة الحديث ,ومن فوقه ثقات على شرط الصحيح ,وسماع عبد الرحمن من أبيه ثبته سفيان الثوری وشريك بن عبد الله ,وابن معين والبخاری وأبو حاتم .موسى الجهنی :هو موسى بن عبد الله , وقيل :ابن عبد الرحمن الجهنی .وهو فی"مسند خليفة .62" وأخرجه ابن السنی فی "عمل اليوم والليلة 461"عن أبی يعلى ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانی 10354عن عبد الله بن الأمام أحمد ,عن خليفة بن خياط ,به .قال الهيثمی فی "المجمع:5/23 "رواه الطبرانی فی"الكبير "و"الأوسط "ورجاله ثقات.

5214- حديث صحيح ,رجاله ثقات رجالالصحيح غير عيسى بن أحمد ,وهو ثقة روى له الترمذی ,إلا أن فيه انقطاعاً, عبد الله بن عبيد بن عمير لم يسمع من عائشة ,ورواه جماعة عن هشام الدستوائی فزادوا فيه بين عبد الله وبين عائشة "أم كلثوم" كما يأتی ,وهو الصواب. وأخرجه أحمد ,6/143والدارمی ,2/94وابن ماجة 3264فی الأطعمة :باب فی التسمية عند الطعام, من طريق يزيد بن هارون ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد ,6/246والبيهقی 7/276عن روح ,وأحمد 6/265عن عبد الوهاب الخفاف ,والدارمی 2/94عن معاذ بن هشام ,وأبو داود 3767فی الأطعمة :باب التسمية على الطعام ,عن إسماعيل ابن علية, وأحمد ,6/207-208والترمذی 1858فی الأطعمة :باب ما جاء فی التسمية على الطعام ,عن وكيع ,والنسائی فی "اليوم والليلة 281"عن المعتمر بن سليمان ,والطيالسی 1566ومن طريقه الطحاوی فی "مشكل الآثار ,2/21 "والبيهقی ,7/276 والحاكم 4/108.

قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِىْ سِتَّةِ نَفَرٍ، فَجَاءَ اَعْرَابِىٌّ فَاَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّهُ لَوْ كَانَ سَمَّى بِاللّٰهِ لَكَفَاكُمْ، فَاِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَاِنْ نَسِىَ فِىْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھ آدمیوں کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے لئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھ لی ہوتی' تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا جب کوئی شخص کھانا کھائے' تو اسے اللہ کا نام لے لینا چاہئے اور اگر وہ اس کے آغاز میں اللہ کا نام لینا بھول جاتا ہے' تو پھر یہ پڑھنا چاہئے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس کے آغاز میں بھی اور آخر میں بھی۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ وَاكَلَ غَيْرَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ ابْتِدَاءِ التَّسْمِيَةِ

جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے آگے سے کھائے اور آغاز میں بسم اللہ پڑھ لے

5215 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ اَبِىْ وَجْزَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُدْنُ بُنَىَّ فَسَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ.

قَالَ: اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ وَجْزَةَ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ السَّعْدِيُّ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے میرے بیٹے! آگے آجاؤ اللہ کا نام لو اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو وجزہ نامی راوی کا نام یزید بن عبید سعدی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّعَامِ عَلٰى مَا اَسْبَغَ وَاَفْضَلَ وَاَنْعَمَ

5215– إسناده صحيح، وقد تقدم برقم 5211و.5212 وأخرجه أحمد 4/27، وأبو داود 3777في الأطعمة :باب الأكل باليمين، عن محمد بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/27من طريقين عن سليمان بن بلال، به.

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے حکم کا تذکرہ'
اس بات پر جو اس نے مہربانی کی اور فضل کیا اور انعام کیا

5216 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا اَخْرَجَكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: مَا اَخْرَجَنِيْ اِلَّا مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ، قَالَ: وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا اَخْرَجَنِيْ غَيْرُهُ، فَبَيْنَمَا هُمَا كَذٰلِكَ اِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَخْرَجَكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟، قَالَا: وَاللّٰهِ مَا اَخْرَجَنَا اِلَّا مَا نَجِدُ فِيْ بُطُوْنِنَا مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ، قَالَ: وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا اَخْرَجَنِيْ غَيْرُهُ، فَقُوْمَا، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اَتَوْا بَابَ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَّخِرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا اَوْ لَبَنًا، فَاَبْطَاَ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ، فَلَمْ يَاْتِ لِحِيْنِهِ، فَاَطْعَمَهُ لِاَهْلِهِ وَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلِهِ يَعْمَلُ فِيْهِ، فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلَى الْبَابِ خَرَجَتِ امْرَاَتُهُ، فَقَالَتْ: مَرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، فَقَالَ لَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيْنَ اَبُوْ اَيُّوْبَ؟ فَسَمِعَهُ وَهُوَ يَعْمَلُ فِيْ نَخْلٍ لَهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ بِالْحِيْنِ الَّذِيْ كُنْتَ تَجِيْءُ فِيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَانْطَلَقَ فَقَطَعَ عِذْقًا مِنَ النَّخْلِ فِيْهِ مِنْ كُلِّ التَّمْرِ وَالرُّطَبِ وَالْبُسْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَرَدْتُ اِلٰى هٰذَا، اَلَا جَنَيْتَ لَنَا مِنْ تَمْرِهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَحْبَبْتُ اَنْ تَاْكُلَ مِنْ تَمْرِهِ وَرُطَبِهِ وَبُسْرِهِ، وَلَاَذْبَحَنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا، قَالَ: اِنْ ذَبَحْتَ فَلَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ، فَاَخَذَ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَذَبَحَهُ، وَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: اخْبِزِيْ وَاعْجِنِيْ لَنَا، وَاَنْتِ اَعْلَمُ بِالْخُبْزِ، فَاَخَذَ الْجَدْيَ فَطَبَخَهُ وَشَوٰى نِصْفَهُ، فَلَمَّا اَدْرَكَ الطَّعَامُ، وُضِعَ بَيْنَ

5216-وأورده الهيثمي في "المجمع 10/317-318 "وقال :رواه الطبراني في "الصغير "و"الأوسط "وفيه عبد الله بن كيسان المروزي ,وقد وثقه ابن حبان وضعفه غيره ,وبقية رجاله رجال الصحيح . وقال الحافظ في "تخريج الأذكار "فيما نقله عن ابن علان 5/231-232 بعد إيراده وتخريجه :هذا حديث حسن ,فيه غرابه من وجهين ,أحدهما ذكر أبي أيوب ,وقصة فاطمة "قلت :قصة فاطمة لم ترد عند المصنف "والمشهور في هذا قصة أبي الهيثم بن التيهان . . . وفي الباب عن أبي هريرة شبيهبأصل القصة عند مسلم ,2038والترمذي ,2369والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة" ,1/467وقال الترمذي :حديث حسن صحيح غريب . وعن عمر عند أبي يعلى ,250والبزار ,3681والبيهقي في "دلائل النبوة ,1/362 "وفي سنده عبد الله بن عيسى أبو خلف وهو ضعيف . وعن أبي بكر عن المروزي في "مسند أبي بكر ,55"وأبي يعلى ,78وفي سنده يحيى بن عبيد الله بن عبد الله بن موهب التيمي وهو متروك . وعن ابن مسعود أخرجه الطبراني في "الكبير ,10496"وفي سنده محمد بن السائب الكلبي متهم بالكذب . وعن ابن عمر عند الطبراني كما في "المجمع ,10/319-321 "قال الهيثمي :فيه بكار بن محمد السيريني وقد ضعفه الجمهور ,ووثقه ابن معين ,وبقية رجاله ثقات . وعن أبي الهيثم بن التيهان عند البيهقي في "الدلائل ,1/360 "وراويه عن أبي الهيثم مجهول.

يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ، فَاَخَذَ مِنَ الْجَدْيِ فَجَعَلَهٗ فِيْ رَغِيفٍ، فَقَالَ: يَا اَبَا اَيُّوْبَ اَبْلِغْ بِهٰذَا فَاطِمَةَ، فَاِنَّهَا لَمْ تُصِبْ مِثْلَ هٰذَا مُنْذُ اَيَّامٍ، فَذَهَبَ بِهٖ اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى فَاطِمَةَ، فَلَمَّا اَكَلُوْا وَشَبِعُوا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُبْزٌ وَلَحْمٌ وَتَمْرٌ وَبُسْرٌ وَرُطَبٌ وَدَمِعَتْ عَيْنَاهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، اِنَّ هٰذَا لَهُوَ النَّعِيْمُ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ) (التكاثر: 8) فَهٰذَا النَّعِيْمُ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: بَلْ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا، فَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيكُمْ، فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ، وَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوْا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ، فَاِنَّ هٰذَا كَفَافٌ بِهَا فَلَمَّا نَهَضَ قَالَ لِاَبِيْ اَيُّوْبَ: اِئْتِنَا غَدًا وَكَانَ لَا يَاْتِيْ اِلَيْهِ اَحَدٌ مَعْرُوْفًا اِلَّا اَحَبَّ اَنْ يُّجَازِيَهٗ، قَالَ: وَاِنَّ اَبَا اَيُّوْبَ لَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَكَ اَنْ تَاْتِيَهٗ غَدًا، فَاَتَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَاَعْطَاهُ وَلِيدَتَهٗ، فَقَالَ: يَا اَبَا اَيُّوْبَ اسْتَوْصِ بِهَا خَيْرًا، فَاِنَّا لَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا مَا دَامَتْ عِنْدَنَا فَلَمَّا جَاءَ بِهَا اَبُوْ اَيُّوْبَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَجِدُ لِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْ اَنْ اُعْتِقَهَا، فَاَعْتَقَهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دن چڑھنے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی' تو بولے: اے ابوبکر آپ اس وقت' تو نہیں آتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا میں شدید بھوک کی وجہ سے اس وقت آیا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں بھی صرف اسی وجہ سے آیا ہوں ابھی یہ دونوں حضرات اسی حالت میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لے آئے۔ آپ نے دریافت کیا تم دونوں اس وقت کیوں آئے ہو؟ ان دونوں نے عرض کی: اللہ کی قسم ہم شدید ترین بھوک کی وجہ سے اس وقت باہر نکلے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہیں۔ میں بھی صرف اسی وجہ سے باہر آیا ہوں تم دونوں اٹھو پھر یہ دونوں حضرات حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا اور دودھ وغیرہ سنبھال کر رکھتے تھے۔ اس دن تاخیر ہو گئی تھی وہ اس وقت نہیں آئے تھے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں کو کھانا کھلایا اور خود کھجور کے باغ میں چلے گئے تاکہ وہاں کام کرتے رہیں۔ جب یہ حضرات حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ باہر آئیں۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کے نبی اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا: ابوایوب کہاں ہے؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے آپ کی آواز سن لی وہ اس وقت اپنے باغ میں کام کر رہے تھے۔ وہ جلدی سے چلتے ہوئے آئے اور عرض کی اللہ کے نبی اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید اے اللہ کے نبی آپ عام طور پر اس وقت تشریف نہیں لاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم نے ٹھیک کہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ گئے اور کھجور کے باغ میں سے ہر قسم کی کھجوریں خشک' تازہ اور تر کھجوریں لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ نہیں چاہتا تھا تم نے ہمارے لئے صرف خشک کھجوریں لے آنی تھیں۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی میں یہ چاہتا تھا کہ آپ خشک اور تازہ ہر طرح کی کھجوریں کھائیں۔ میں اس کے ہمراہ آپ کے لئے جانور بھی ذبح کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ذبح کرنا ہے'

تو دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا پھر انہوں نے ایک بکری یا بھیڑ کا بچہ ذبح کیا اور اپنی بیوی سے کہا تم روٹی پکاؤ اور ہمارے لئے آٹا گوندھ لو تمہیں اچھی روٹی پکانی آتی ہے پھر انہوں نے بھیڑ کا بچہ لے کر اس کو پکایا اور اس کا نصف حصہ بھون لیا جب کھانا تیار ہوا' تو وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رکھا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے کچھ گوشت لے کر اس کے ساتھ روٹی رکھی اور فرمایا: اے ابوایوب! یہ فاطمہ تک پہنچا دو کیوں کہ اس نے بھی کئی دن سے کھانا نہیں کھایا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ وہ کھانا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تک پہنچانے چلے گئے جب ان حضرات نے کھانا کھا لیا اور سیر ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روٹی اور گوشت خشک تازہ اور تر کھجوریں' پھر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے دریافت کیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اس دن تم سے ضرور نعمتوں کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)' تو یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے حساب لیا جائے گا۔ یہ بات آپ کے ساتھیوں کو گراں گزری' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں اس طرح کی نعمتیں نصیب ہوں' تو تم اپنے ہاتھ آگے بڑھاؤ اور بسم اللہ پڑھ لو اور جب تم سیر ہو جاؤ' تو یہ پڑھو۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جس نے ہمیں سیر کیا اور اس نے ہم پر نعمتیں کیں اور فضل کیا۔''

تو یہ ان کے لئے کفایت کر جائے گا۔

جب یہ حضرات اٹھنے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کل ہمارے ہاں آنا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جب بھی کوئی اچھائی کی جاتی تھی' تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ اس کا بدلہ دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں سنی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو یہ ہدایت کی ہے' آپ کل ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اگلے دن حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی کنیز انہیں عطا کی آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو کیونکہ یہ جب تک ہمارے پاس رہی۔ ہم نے اس میں صرف بھلائی دیکھی ہے' جب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس کنیز کو نبی اکرم ﷺ کے پاس سے لے آئے' تو انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں جو بھلائی کی تلقین کی ہے۔ اس کے حوالے سے مجھے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ملتی کہ میں اسے آزاد کر دوں' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو آزاد کر دیا۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ طَعَامٍ طَعِمَهُ

اس بات کا تذکرہ' بندہ کھانا کھا لینے کے بعد فارغ ہو کر اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے؟

5217 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ جَشِيبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ

حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ نے کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھی۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو وہ ایسی نہ ہو کہ کفایت نہ کرے اور نہ ہی اسے وداع کیا گیا ہو اور نہ ہی اس سے بے نیازی اختیار کی گئی ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے خالد بن معدان نامی راوی نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْنَا طَعَامًا فِيْ مَنْزِلِ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَمَعَنَا اَبُوْ اُمَامَةَ، فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ خَطِيبًا، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ جَشِيبٍ،

5217- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح غير عامر ين جشيب ,فقد روى له النسائي وأبو داود في "المراسيل" وذكره المؤلف في "ثقاته "وروى عنه جماعة ,ونقل الحافظ في "التقريب "توثيقه عن الدارقطني وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 4/163 "عن يونس بن عبد الأعلى ,عن ابن وهب ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير "7471من طريقين عن معاوية بن صالح -وهو ابن حدير -به. وأخرجه أحمد ,5/2667والنسائي في ":الكبرى ,"وفي "عمل اليوم والليلة ,283"وابن السني في "اليوم والليلة ,469"والطبراني 7472من طرق عن السرى بن ينعم الجيزى ,عن عامر بن جشيب ,به. وأخرجه الدارمي ,2/95والبخاري 5458و 5459في الأطعمة :باب ما يقول إذا فرغ من طعامه ,وأبو داود 3849في الأطعمة :باب ما يقول الرجل إذا طعم ,والترمذي 3456في الدعوات :باب ما يقال إذا فرغ من الطعام ,وابن ماجة 3284في الأطعمة :باب ما يقال إذا فرغ من الطعام ,والطبراني 7469و ,7470والحاكم ,4/136والبيهقي ,7/286والبغوي 2827و 2828من طرق عن ثور بن يزيد ,عن خالد بن معدان ,به .وانظر ما بعده.

5218- إسناده صحيح رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 5/261عن عبد الرحمن بن مهدى ,والحاكم 4/135-136من طريق يحيى بن أبي طالب ,عن زيد بن الحباب ,كلاهما عن عامر بن جشيب ,عن معاوية بن صالح ,بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

وَبَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عبدالاعلیٰ کے گھر کھانے پر مدعو تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ کھانے سے فارغ ہونے پر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میں خطبہ دینا شروع کر دوں' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو' اسے وداع نہ کیا گیا ہو اور اس سے بے نیازی نہ اختیار کی گئی ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت معاویہ بن صالح نے عامر بن جشیب کے حوالے سے اور بحیر بن سعد نے خالد بن معدان کے حوالے سے سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا بَعْدَ غَسْلِهِ يَدَهُ مِنَ الْغَمْرِ مِنْ طَعَامٍ اَكَلَهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کھانا کھانے کے بعد اپنے ہاتھ سے (چکنائی وغیرہ کی بو کو) دھونے کے بعد اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے؟

5219 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا طَعِمَ وَغَسَلَ يَدَهُ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلُّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسَا مِنَ الْعُرْىِ، وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى، وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی چلا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھالیا اور اپنے ہاتھ دھو لئے' تو آپ نے یہ پڑھا۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو کھلاتا ہے اسے کھلایا نہیں جاتا اس نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں ہدایت نصیب کی اس نے ہمیں کھانے کے لئے دیا۔ ہمیں پلایا اور ہمیں اچھی طرح کی صورت حال میں مبتلا کیا۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جس نے کھانے میں سے کھلایا اور مشروب میں سے پلایا اور بے لباس جسم کو پہنایا اور

5219- إسناده صحيح على شرط مسلم . بشر بن منصور : هو السليمي البصري . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 6/242" من طريقين عن الحسن بن سفيان , بهذا الإسناد , وقال : غريب من حديث سهيل وزهير , تفرد به بشر بن منصور . وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة , 301" وابن السني في "اليوم والليلة , 486" والحاكم 1/546 من طرق عن عبد الأعلى ابن حماد . وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ ووافقه الذهبي. وأخرجه الحاكم 1/546 من طريق أزهر بن مروان , عن بشر بن منصور , به.

گمراہی سے ہدایت نصیب کی۔ نابینا کو بصارت عطا کی اور اس نے اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر ہمیں فضیلت عطا کی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّعَامِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا سَوَّغَ الطَّعَامَ مِنَ الطُّرُقِ، وَجَعَلَ لِنَفَاذِهِ مَخْرَجًا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اس بات پر کہ اس نے کھانا عطا کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا

5220 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ عَقِيْلٍ الْقُرَشِیِّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ، عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ

(متن حدیث): كَانَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ عَقِيْلٍ هٰذَا هُوَ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ ثِقَةً وَاِتْقَانًا

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ کھا کر یا پی کر فارغ ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور اس نے اسے خوشگوار کیا اور اس نے اس کے لئے نکلنے کا راستہ بنایا۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعقیل نامی راوی زہری بن معبد ہے یہ فلسطین کے سرداروں میں سے ہیں اور ثقہ اور متقن ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ اَنَّ الْاَكْلَ عَلَى الْمَائِدَةِ مِنَ الْاِسْرَافِ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو صوفیاء کے طبقے سے

5220–إسناده صحيح على شرط الصحيح .أبو عبد الرحمن الحبلي :اسمه عبد الله بن يزيد المعافري ,وابن وهب :هو عبد الله بن وهب بن مسلم. وأخرجه ابن السني في "اليوم والليلة 471"عن أبي يعلى ,بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود 3851في الأطعمة :باب ما يقول الرجل إذا طعم ,والنسائي في "اليوم والليلة ,285"وفي "الكبرى "كما في "التحفة ,3/93" والطبراني 4082من طرق عن ابن وهب ,به. وأخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب "الشكر ,168"والطبراني ,4082والبغوي 2830 من طرق عن زهرة بن معبد ,به.

تعلق رکھتا ہے (اور اس بات کا قائل ہے) دستر خوان پر کھانا اسراف ہے

5221 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ خَالَتَهُ اَهْدَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا، فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ، وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْاَضُبِّ تَقَذُّرًا، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُؤْكَلْ عَلَيْهَا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کی خالہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ پیش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر کو کھالیا' لیکن آپ نے گوہ کو نہیں کھایا آپ نے اسے پسند نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر اسے کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتی' تو آپ کے دستر خوان پر اسے نہ کھایا جاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاَكْلَ عَلَى الْمَائِدَةِ مِنَ الْاِسْرَافِ

اس بات کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: دستر خوان پر کھانا اسراف ہے

5222 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5221– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو الطيالسي هشام بن عبد الملك ,وشعبة :هو ابن الحجاج ,وأبو بشر :هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية. وأخرجه أحمد 1/255 ,والبخاري 2575في الهبة :باب قبول الهدية ,و 5402في الأطعمة :باب الأقط ,ومسلم 1947في الصيد :باب إباحة الصيد ,وأبو داود 3793في الأطعمة :باب في أكل الضب ,والنسائي 7/198-199في الصيد :باب الضب ,والطحاوي 4/202 ,وابن الجارود 894 ,والطبراني 12440 ,والبغوي 2800من طرق عن شعبة ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/259و 322 ,والبخاري 5389في الأطعمة :باب الخبز المرقق ,و 7358في الاعتصام :باب الأحكام التي تعرف بالدلائل ,من طرق عن أبي بشر ,به .وانظر 5223و5263و 5267 .والأقط :هو اللبن المجمد حتى يستحجر ,ويطبخ.

5222– إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله رجال الشيخين غير سهل بن بكار فمن رجال البخاري ,ووهيب :هو ابن خالد بن عجلان الباهلي ,وأيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني :وأبو قلابة :هو عبد الله بن زيد الجرمي. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 200عن أبي يعلى ,عن إبراهيم بن الحجاج ,عن وهيب ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/394و 397-398 ,والدارمي 2/103 ,والبخاري 4385في المغازي :باب الأشعريين ,و 5517في الذبائح :باب لحم الدجاج ,ومسلم 1649في الأيمان :باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها ,والنسائي 7/206في الصيد :باب إباحة أكل لحوم الدجاج , والترمذي 1827في الأطعمة :باب ما جاء في أكل الدجاج ,وفي "الشمائل 156" ,والبيهقي 5/333-334 ,والبغوي 2807من طرق عن أيوب ,بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم 1649 ,والترمذي 1826من طريقين عن زهدم ,به.

وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلٰى اَبِىْ مُوْسٰى وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَجَاجَةٌ يَاْكُلُ مِنْهَا، قُلْنَا تَاْكُلُ مِنْهَا؟ فَقَالَ: اَكَلْتُهُ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ زہدم جرمی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے سامنے مرغی رکھی ہوئی تھی اور وہ اسے کھا رہے تھے۔ ہم نے دریافت کیا آپ اسے کھا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر اسے کھایا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُدْحِضُ قَوْلَ الْجَهَلَةِ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ اَنَّ الْاَكْلَ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَتْ سُنَّةً

اس روایت کا تذکرہ جو اس جاہل صوفی کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس کے نزدیک دستر خوان پر کھانا سنت نہیں ہے

5223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَهْدَتْ اُمُّ حُفَيْدٍ خَالَتِىْ بِنْتُ الْحَارِثِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَتِهٖ وَتَرَكَهُنَّ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَتْ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَمَرَ بِاَكْلِهِنَّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ اُمّ حفید بنت حارث رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ پیش کئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منگوایا' تو آپ کے دستر خوان پر اسے کھایا گیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ناپسند کرتے ہوئے خود اسے نہیں کھایا اگر یہ حرام ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی اور آپ اسے کھانے کا حکم نہ دیتے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ رَجَاءَ الْبَرَكَةِ فِى الْاِجْتِمَاعِ عَلَيْهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' لوگ مل کر کھانا کھائیں کیونکہ ان کے مل کر

5223–إسناده صحيح ,المعلى بن مهدى ذكره المؤلف فى "ثقاته 9/182, "فقال :معلى بن مهدى بن رستم الموصلى أبو يعلى يروى عن حماد بن زيد ,وجعفر بن سليمان الضبعى ,حدثنا عنه إبراهيم بن عبد العزيز العمرى بالموصل وغيره ,وقال أبو حاتم فيما نقله عن ابنه :8/335شيخ ,أدركته ولم أسمع منه ,يحدث أحياناً بالحديث المنكر ,ومن فوقه من رجال الشيخين .أبو عوانة :هو الوضاح بن عبد الله اليشكرى .وأخرجه الطبرانى 12441من طريقين عن أبى عوانة ,بهذا الإسناد ,وقد تقدم برقم 5221من طريق آخر عن أبى بشر ,وانظر 5263و.5267

کھانے میں برکت کی امید کی جاسکتی ہے

5224 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفِ الدُّورِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ، قَالَ: تَجْتَمِعُونَ عَلٰى طَعَامِكُمْ اَوْ تَفَرَّقُونَ؟ قَالُوا: نَتَفَرَّقُ، قَالَ: اجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، يُبَارَكْ لَكُمْ

❀❀ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم اکٹھے ہو کر کھانا کھاتے ہو یا الگ الگ طور پر؟ انہوں نے عرض کی: ہم الگ الگ کھاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مل کر بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو۔ اس میں تمہارے لئے برکت رکھی جائے گی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ الْمَرْءِ بِشِمَالِهِ وَمَشْيِهِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی بائیں ہاتھ کے ذریعے کچھ کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے

5225 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ اَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے یا اشتمال صماء کے طور پر لباس پہنے یا ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح لپیٹ لے کہ اس کی شرم گاہ سے پردہ ہٹا رہے۔

5224- حسن بشواهده ,وإسناده ضعيف ,الوليد بن مسلم مدلس وقد عنعن ,ووحشي بن حرب وأبوه حرب لم يوثقهما إلا المؤلف ,وحرب لم يرويعنه إلا ابنه ,ومع ذلك فقد حسنه الحافظ العراقي في "تخريج الإحياء 2/5." وأخرجه ابن ماجة 3286في الأطعمة :باب الاجتماع على الطعام ,عن داود بن رشيد ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/501,وأبو داود 3764في الأطعمة : باب في الاجتماع على الطعام ,وابن ماجة ,3286والحاكم 2/103من طرق عن الوليد بن مسلم ,به.

5225-إسناده على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم ,وقد عنعن .وهو في"الموطأ 2/922 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم :باب النهي عن الأكل بالشمال . ومن طريق مالك أخرجه مسلم 2099, والترمذي في"الشمائل 78, "والبيهقي .2/224 وأخرجه ابن أبي شيبه 8/294مختصراً ,من طريق عبد الملك بن سلمان ,عن أبي الزبير ,به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُخَالَفَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کھانے اور پینے میں شیطان کے برخلاف کرے

5226 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَصْحَابُ الزُّهْرِيِّ كُلُّهُمْ قَالُوْا فِي هٰذَا الْخَبَرِ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ وَخَالَفَهُمْ مَعْمَرٌ، فَقَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ، فَقِيلَ لِمَعْمَرٍ: خَالَفْتَ النَّاسَ، فَقَالَ: كَانَ الزُّهْرِيُّ يَسْمَعُ مِنْ جَمَاعَةٍ فَيُحَدِّثُ مَرَّةً عَنْ هٰذَا وَمَرَّةً عَنْ هٰذَا

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کچھ کھائے' تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے' اور جب پیئے' تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زہری کے تمام شاگردوں نے اس روایت کی سند میں یہ بات نقل کی ہے' زہری نے یہ روایت نے ابوبکر بن عبیداللہ سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے' جبکہ معمر نے ان کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے' تو معمر سے یہ بات کہی گئی آپ دوسرے لوگوں کے برخلاف نقل کرتے ہیں' تو انہوں نے کہا: زہری نے کئی افراد سے یہ حدیث سنی ہے' تو بعض اوقات وہ کسی ایک کے حوالے سے نقل کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات دوسرے کے حوالے سے نقل کر دیتے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَجْعَلُ الْمَرْءُ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ لَهُ مِنْ اَسْبَابِهِ

اس بات کی صفت کا تذکرہ' آدمی اپنے کاموں میں کون سے کام دائیں ہاتھ سے

5226--حديث حسن صحيح ,عن أبي السري -محمد بن المتوكل-متابع ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق ,19541"وقال في آخره :قال سفيان بن عيينة لمعمر :فإن الزهري حدثني به عن أبي بكر بن عبيد الله عن ابن عمر ,فقال له معمر :فإن الزهري كان يذكر هذا الحديث عن النفر جميعا. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة ,5/400"والبيهقي ,7/277قال البيهقي بعد أن أورد قول عبد الرزاق :هذا محتمل ,فقد رواه عمر بن محمد بن القاسم بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر ,بن سالم ,عن أبيه .قلت :وستـرد هـذه الـروايـة عند المصنف برقم.5229 وأخرجه الترمذي1800في الأطعمة :باب ما جاء في النهي عن الأكل والشرب بالشمال ,والنسائي في"الكبرى "من طريقين عن معمر ,به.

کرے اور کون سے کام بائیں ہاتھ سے کرے

5227 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهُ لِطَعَامِهِ، وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوٰى ذٰلِكَ

اَبُوْ اَيُّوْبَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْاِفْرِيقِيُّ

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو کھانے کے لئے مخصوص رکھا تھا اور بائیں ہاتھ کو دیگر کاموں کے لئے رکھا ہوا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوایوب نامی راوی کا نام عبداللہ بن علی افریقی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِعْطَاءِ الْمَرْءِ بِشِمَالِهِ شَيْئًا مِنَ الْاَشْيَاءِ، وَكَذٰلِكَ الْاَخْذُ بِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی بائیں کے ذریعے کوئی چیز پکڑائے یا اس کے ذریعے کچھ پکڑے

5228 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّعْطِيَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ شَيْئًا اَوْ يَاْخُذَ بِهَا،

5227- إسناده حسن ,عاصم-وهو ابن أبي النجود-صدوق صاحب أوهام ,أخرجا له في "الصحيحين "مقرونا .ابن أبي زائدة :هو يحيى بن زكريا .وهو في"مسند أبي يعلى .326/2"وأخرجه أحمد ,6/287والطبراني 23/347من طريق الحسين بن علي الجعفري ,عن زائدة ,عن عاصم ,بهذا الإسناد.وأخرجه أبو يعلى ,327/2والطبراني23/346من طريقين عن أبي زائدة ,عن أبي أيوب عن عاصم ,عن المسيب عن رافع ,ومعبد بن الحارث ,كلاهما عن حارثه ب وهب به . وأخرجه أحمد 6/287عن حماد بن سلمة ,عن عاصم ,عن سواء الخزاعي ,عن حفصة ,قال الهيثمي في "المجمع5/26 "ونسبه لأحمد :رجاله ثقات.

5228- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير أبيس الطاهر-وهو أحمد بن عمرو بن السرح-فمن رجال مسلم .هشام بن أبي عبد الله :الدستوائي.وأخرج القسم الأخير منه ,وهو النهي عن التنفس في الإناء إذا شرب :ابن أبي شيبة ,8/217-218والبخاري 153في الوضوء :باب النهي عن الاستنجاء باليمين ,ومسلم 26764في الطهارة :باب النهي عن الاستنجاء باليمين ,والترمذي 1889في الأشربة :باب ما جاء في التنفس في الإناء ,والنسائي 1/43في الطهارة :باب النهي عن الاستنجاء باليمين ,والبغوي 3034من طرق عن هشام الدستوائي ,بهذا الإسناد . وأخرجه أيضا عبد الرزاق ,19584وأحمد 5/311و ,383والبخاري 154في الوضوء :باب لا يمس ذكره بيمينه ,و5630في الأشربة :باب انهي عن التنفس في الإناء , ومسلم267في الطهارة :باب النهي عن الاستنجاء باليمين ,و267121ص 1602في الأشربة :باب كراهة التنفس في نفس الإناء , والنسائي ,1/43-44والبيهقي 5/283-284من طرق غم يحيى بن أبي كثير ,به .وسيأتي برقم .5328

وَنَهٰى اَنْ يَتَنَفَّسَ فِيْ اِنَائِهِ اِذَا شَرِبَ

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی بائیں ہاتھ کے ذریعے کوئی چیز دے یا کوئی چیز پکڑے اور آپ نے پانی پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے سے بھی منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5229 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبُ بِهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِهَا وَيَشْرَبُ بِهَا وَزَادَ فِيْهِ نَافِعٌ: وَلَا يَاْخُذَنَّ بِهَا، وَلَا يُعْطِيَنَّ بِهَا

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھائے اور اس کے ذریعے نہ پیئے کیونکہ شیطان اس کے ذریعے کھاتا ہے اور اس کے ذریعے پیتا ہے۔''

نافع نے اپنی روایت میں یہ زائد الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اس کے ذریعے نہ پکڑے اور اس کے ذریعے نہ دے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ طَيِّبِ الْغَدَاءِ فِيْ اَسْبَابِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے معمول میں پاکیزہ چیز کو (کھائے)

5230 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيْعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

5229– إسناده على شرط الشيخين ,شجاع بن الوليد :هو ابن قيس الكوفي ,وثقة ابن معين ,والعجلي ,وابن نمير ,وابن حبان ,وقال أبو حاتم لين الحديث ,شيخ ليس بالمتقنفلا يحتج بحديثه ,إلا أن لـه عن محمد بن عمرو بن علقمة أحاديث صحاحا , وسئل أبو زرعة عنه ,فقال :لا بأس به .قال الحافظ في "مقدمة الفتح "ص :409ليس لـه عند البخاري سوى حديث واحد في المحصر ,وقد توبع شيخه فيه -وهو عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الْعُمَرِيّ-عَنْ نافع ,عن ابن عمر ,وروى له الباقون .وباقي رجال السند ثقات .إسحاق بإبراهيم :هو ابن راوية ,وعمر ابن محمد :هو زيد بن عبد الله بن عمر بن الخطاب .وانظر.5226 وأخرجه مسلم 2020106في الأشربة :باب آداب الطعام والشراب وأحكامها ,من طريقين عن عبد الله بن وهب ,حدثني عمر بن محمد , حدثني القاسم بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر ,حدثه عن سالم ,عن أبيه ...فذكره.

5230– إسناده ضعيف .مؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ ,ووكيع بن عُدُس لم يوثقه غير المؤلف .وقد تقدم برقم.247

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ، اِنْ اَكَلَتْ اَكَلَتْ طَيِّبًا وَاِنْ وَضَعَتْ وَضَعَتْ طَيِّبًا

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے اگر وہ کھاتا ہے' تو پاکیزہ چیز کھاتا ہے اور اگر رکھتا ہے' تو پاکیزہ چیز رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقِرَانِ فِي الْاَكْلِ اِذَا كَانَ الْمَاكُولُ فِيهِ قِلَّةٌ وَحَاجَتُهُمْ اِلَيْهِ شَدِيْدَةٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کھاتے ہوئے دو کھجوریں (یا اور کوئی چیز) ایک ساتھ کھائی جائے جب کہ جو چیز کھائی جارہی ہے اس کی تعداد کم ہو اور لوگوں کو اس کی شدید ضرورت بھی ہو

5231 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ اَخْبَرَنِي قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: لَا تُقَارِنُوا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ

جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرے' تو انہوں نے فرمایا: تم (دو کھجوریں) ملا کر نہ کھاؤ کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو کھجوریں) ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے البتہ اگر آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کرلے (تو حکم مختلف ہے)

5232 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

5231- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي .والحوضي :اسمه حفص بن عمر.وأخرجه البخاري 2455في المظالم :باب إذا أذن إنسان لآخر شيئا جاز ,عن حفص بن عمر الحوضي ,والدارمي 2/103, والبخاري 2490في الشركة :باب القران في التمر بين الشركاء ,عن أبي الوليد الطيالسي ,كلاهما عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/44و46و74و81و ,103وأبو داود الطيالسي ,1906والبخاري5446في الأطعمة :باب القران في التمر, ومسلم 2045في الأشربة :باب نهي الآكل مع الجماعة عن قران تمرتين ونحوهما في لقمة إلا بإذن أصحابه ,والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة ,5/326 "والبيهقي 7/281من طرق عن شعبة ,به. وأخرجه أحمد ,2/60والبخاري ,2489 ومسلم ,2045151والترمذي ,1814والنسائي في "الكبرى ,"وابن ماجة3331باب الأطعمة :باب انهي عن قران التمر, والبغوي 2891من طرق عن سفيان ,عن جبلة بن سحيم ,به.وأخرجه أحمد ,2/7وابن أبيشيبة ,8/305-306وأبو داود 3834في الأطعمة :باب الإقران في التمر عند الأكل ,من طريق محمد بن فضيل ,عن أبي إسحاق الشيباني ,عن جبلة بن سحيم ,به.

5232- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أيوب بن محمد الوزان ,فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة, عبد الله بن جعفر :هو ابن غيلان الرقي ,وعبيد الله بن عمر :هو أبو الوليد الرقي ,وزيد :هو ابن أبي أنيسة.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ مِّنْ تَمْرٍ فَلَا يَقْرِنْ، فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَّفْعَلَ فَلْيَسْتَاْذِنْهُمْ، فَاِنْ اَذِنُوْا لَهُ فَلْيَفْعَلْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص لوگوں کے ساتھ کھجوریں کھا رہا ہو وہ دو کھجوریں ایک ساتھ نہ کھائے اگر وہ ایسا کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو اسے ان سے اجازت لینی چاہئے اگر وہ اسے اجازت دے دیں، تو ایسا کرے"۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ فِيْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ، فَبَعَثَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَجْوَةٍ، فَكُبَّتْ بَيْنَنَا، فَجَعَلْنَا نَاْكُلُ الثِّنْتَيْنِ مِنَ الْجُوْعِ، وَجَعَلَ اَصْحَابُنَا اِذَا قَرَنَ اَحَدُهُمْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: اِنِّيْ قَدْ قَرَنْتُ فَاَقْرِنُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اصحاب صفہ میں شامل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عجوہ کھجوریں بھیجیں وہ ہمارے درمیان انڈیل دی گئی، تو ہم بھوک کی شدت کی وجہ سے دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے لگے ہم میں سے کوئی ایک شخص جب دو کھجوریں ایک ساتھ کھاتا، تو وہ اپنے ساتھی یہ کہہ دیتا کہ میں دو ایک ساتھ کھا رہا ہوں، تو تم بھی دو، دو ایک ساتھ کھاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِقْلَالَ فِي الْاَكْلِ مِنْ عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ وَالْاِكْثَارَ فِيْهِ مِنْ اَمَارَةِ اَضْدَادِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، کم کھانا مومن کی علامت ہے اور زیادہ کھانا ان کے متضاد لوگوں (یعنی غیر مسلموں) کی نشانی ہے

5233- إسناده ضعيف ,عطاء بن السائب قد اختلط ,وجرير-وهو ابن عبد الحميد-روى عنه بعد الاختلاط .وأورده الحافظ في "الفتح 9/571"فقال :أخرجه إسحاق في "مسنده ,"ومن طريقه ابن حبان ... وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم "ص ,205ومن طريقه البغوي 2892عن عبد الله بن محمد الرازي ,عن أبي زرعة ,عن يحيى بن عبد الحميد ,عن عبد السلام-هو ابن حرب-عن عطاء بن السائب ,عن ابن جبير ,عن أبي هريرة. وأخرج ابن أبي شيبة 8/306عن ابن فضيل ,عن عطاء بن السائب ,عن أبي جحش ,عن أبي هريرة ,أنه أكل مع أصحابه تمرا ,فقال :إني قد قارنت فقارنوا. قوله "فكبت :"معناه ألقيت ,ولفظ أبي الشيخ والبغوي "فكان ينبذ إلينا التمر."

5234 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

5235 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَ حِلَابَهَا، حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ، فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک کافر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان کے طور پر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

5234- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو أسامة :هو حماد بن أسامة ,وبريد :هو ابن عبد الله بن أبي موسى الأشعري.وأخرجه مسلم2062في الأشربة :باب المؤمن يأكل في معى واحد ,وابن ماجة3258في الأطعمة :باب المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة أمعاء ,وأبو يعلى ,917والطحاوي في "مشكل الآثار 2/408"من طريق محمد بن العلاء ,بهذا الإسناد .وفي الباب عن جابر عند ابن أبي شيبة ,8/321والدارمي,2/99وأحمد3/257و ,392ومسلم.2061 وعن ميمونة عند أحمد ,6/335وابن أبي شيبة ,8/321والطحاوي في "شرح المشكل .2/407 " وعن جهجاه الغفاري عند ابن أبي شيبة ,322-8/321وأبي يعلى ,916والطبراني.2152 وعن أبي سعيد عند الطحاوي ,2/407وعن نضلة الغفاري عند البيهقي في "دلائل النبوة .6/116"إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح فمن رجال مسلم وروى له البخاري مقرونا وتعليقا .وقد تقدم برقم161و.162

5235- حديث صحيح ,صالح بن يحيى بن المقدام ذكره المؤلف في "الثقات,6/459وكذا أبوه.5/525 وأخرجه البيهقي في "الآداب 701"من طريق محمد بن المتوكل بن أبي السري ,بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في "الكبرى"كما في "التحفة" 8/509عن عمرو بن عثمان ,عن محمد بن حرب الأبرش ,عن سليمان بن سليم ,عن صالح بن يحيى المقدام ,عن جده المقدام . وتقدم عند المؤلف برقم 674من طريق حرملة بن يحيى ,عن ابن وَهْبٍ ,عَنْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ,عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ ,عن المقدام .

وهذا

کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے اس کا دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو اس نے وہ بھی پی لیا پھر ایک اور کا دھو لیا گیا۔ اس نے وہ بھی پی لیا' یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو اس نے اسے پی لیا پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو وہ اسے مکمل طور پر نہیں پی سکا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بیشک مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَكْلِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِیْ يَجِبُ عَلَيْهِمُ اسْتِعْمَالُهُ رَجَاءَ ثَوَابِ نَوَالِ الْخَيْرِ فِی الدَّارَيْنِ بِهِ

مسلمانوں کے کھانے کی صفت کا تذکرہ جس پر عمل کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اس بات کی امید کرتے ہوئے کہ ایسا کرنے سے انہیں دونوں جہانوں میں ثواب ملے گا

5236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْاَبْرَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الْكِنَانِیُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مَلَا آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، حَسْبُكَ يَا ابْنَ آدَمَ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَكَ، فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ نَفَسٌ

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی پیٹ سے زیادہ برے برتن کو نہیں بھرتا۔ اے ابن آدم تمہارے لئے چند لقمے کافی ہیں جو تمہاری پشت کو قائم رکھیں اگر بہت زیادہ ضروری ہو' تو (معدے کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے' ایک تہائی حصہ پانی کے لئے اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے ہونا چاہئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ عَلَيْهِ الْاِقْلَالُ مِنْ غِذَائِهِ وَلَا سِيَّمَا اِذَا كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ تھوڑی غذا استعمال کرے بطور خاص اس وقت جب اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی موجود ہو

5237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث):طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قِلَّةَ الْاَكْلِ مِنْ شِعَارِ الْمُسْلِمِينَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' تھوڑا کھانا مسلمانوں کا مخصوص علامتی نشان ہے

5238 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو طَاهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَلْمُسْلِمُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

5239 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ فِيلٍ الْبَالِسِيُّ، بِاَنْطَاكِيَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ.

(توضیح مصنف):قَالَ الشَّيْخُ: هٰذَا الْخَبَرُ خَرَجَ عَلٰى اِنْسَانٍ بِعَيْنِهِ

5237- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم .أبو عاصم :هو الضحاك بنا مخلد النبيل .وأخرجه الدارمي 2/100عن أبي عاصم ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد ,3/382ومسلم 2059في الأشربة: باب فضيلة المواساة في الطعام القليل ,وابن ماجة 3254في الأطعمة :باب طعام الواحد يكفي الاثنين , من طريقين عن ابن جرير , بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد ,3/301ومسلم ,2059والترمذي 1820في الأطعمة:

5238- إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو الطاهر :هو احمد بن عمرو بن عبد الله بن السرح، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/406 "عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وعلقه البخاري بإثر الحديث 5394فقال :وقال يحيى بن عبد الله بن بكير :حدثنا مالك، عن نافع ..ووصله الإسماعيلي في "المستخرج "كما في "الفتح9/573 "، والحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق 4/486 "من طريق يحيى بن بكير، عن مالك، به=.

5239- إسناده صحيح على شرط الشيخين ,وهو مكرر .5234

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

شیخ فرماتے ہیں: یہ روایت انسانوں کی صورت حال کے بالکل عین مطابق ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مُجَانَبَةُ الْإِتِّكَاءِ عِنْدَ اَكْلِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ ٹیک لگا کر کھانے سے اجتناب کرے

5240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَمَّا اَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جہاں تک میری بات ہے' تو میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ قَطْعِ الْمَرْءِ الْاَشْيَاءَ الَّتِىْ تُؤْكَلُ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے لیے کھانے کی چیزوں کو کاٹ لینا مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5241 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ خَتٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ مِّنْ تَبُوكَ، فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ

5240- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن كثير: هو العبدي, سفيان: هو الثوري. وأخرجه أبو داود 3769 في الأطعمة: باب ما جاء في الآكل متكئا, عن محمد بن كثير, بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 891, وأحمد 4/308 و309, والدارمي 2/106, والترمذي في "الشمائل" 142, وأبو يعلى 888 و889, والطبراني 22/343 و344, وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 196, والبيهقي 7/49 من طرق عن سفيان, به. وأخرجه أحمد 4/309, وابن أبي شيبة 8/314, والبخاري 5398 و5399 في الأطعمة: باب الآكل متكئا, والترمذي 1830 في الأطعمة: باب ما جاء في كراهية الآكل متكئا, وابن ماجة 3262 في الأطعمة: باب الآكل متكئا, وأبو يعلى 884, والطبراني 22/254 و340 و341 و342 و345 و346 و347 و348 و349 و351, والبيهقي 7/49, وفي "الآداب" 671, والبغوي 2838 من طرق عن علي بن الأقمر, به.

5241- إسناده حسن. عمرو بن منصور: هو الهمداني, وخت لقب ليحيى بن موسى, وقيل: هو لقب لأبيه. وأخرجه أبو داود 3819 في الأطعمة: باب في أكل الجبن, ومن طريقه البيهقي 10/6 عن يحيى بن موسى, بهذا الإسناد.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تبوک سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری منگوائی اور اللہ کا نام لیا اور اسے کاٹ دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْجُبْنَ الَّذِىْ اَكَلَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ عَمَلِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' وہ پنیر جو نبی نے کھایا تھا وہ مسلمانوں کا بنایا ہوا تھا

5242 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلَ بَلْدَحَ، فَقَدَّمَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيْهَا طَعَامٌ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ، وَقَالَ: اِنَّا لَا نَاْكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ، وَلَا نَاْكُلُ اِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: بلدح کے زیریں حصے میں آپ کی ملاقات حضرت زید بن عمرو بن نفیل سے ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے ایک دسترخوان رکھا جس میں کچھ کھانا موجود تھا۔ انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا: میں وہ گوشت نہیں کھاتا جسے تم لوگ (یعنی اہل مکہ) بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ ہم صرف وہی چیز کھاتے ہیں' جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کھڑا ہو کر کچھ کھا یا پی سکتا ہے

5243 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ اَبِي الْبَزَرِيِّ يَزِيْدَ بْنِ عُطَارِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَشْرَبُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ قِيَامٌ، وَنَاْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے اور

5242- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو راهويه. وأخرجه أحمد 2/68-69, والنسائي في "فضائل الصحابة 86" من طريق وهيب, والبخاري 5499 في الذبائح: باب ما ذبح على النصب والأصنام, من طريق عبد العزيز بن المختار, وابن سعد 3/380 من طريق زهير بن معاوية ووهيب وعبد العزيز بن المختار, ثلاثتهم عن موسى بن عقبة, بهذا الإسناد, وبلفظ المصنف, وما بين حاصرتين منهم.

بھاگتے ہوئے کچھ کھالیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَهُوَ قَائِمٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کھڑا ہو کر کھا سکتا ہے

5244 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): **كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِقَدْرٍ لِبَعْضِ اَهْلِهِ فِيهَا لَحْمٌ يُطْبَخُ، فَنَاوَلَهُ بَعْضُهُمْ مِنْهَا كَتِفًا، فَاَكَلَهَا وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ**

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی اہلیہ محترمہ کے ہاں سے گزرے جہاں ہنڈیا میں گوشت پکا ہوا تھا۔ ان میں سے کسی نے اس گوشت میں سے دستی کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اسے کھالیا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِبْتِدَاءِ فِي الْاَكْلِ مِنْ جَوَانِبِ الطَّعَامِ اِذِ الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَهُ

کھانے کا آغاز کھانے کے اطراف کی طرف سے کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اس کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے

5245 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ

5244–شرحبيل بن سعد المدني مولى الأنصار لم يوثقه غير المؤلف، وقد ضعفه مالك والنسائي والدارقطني وغيرهم، وقال الحافظ في "التقريب": "صدوق اختلط بأخرة، وباقي رجاله ثقات . محمد بن سلمة :هو الباهلي الحرّاني، وأبو عبد الرحيم :هو خالد بن يزيد بن سماك الأموري . وقد تقدم تخريجه برقم 1150.

5245–حديث صحيح رجاله ثقات، خالد -هو ابن عبد الله الواسطي الطحان -روايته عن عطاء بن السائب بعد الاختلاط، لكن تابعه عليه شعبة عند الدرامي وابن الجعد والبغوي، والبيهقي في "الآداب "وسفيان عند الحميدي، وأحمد والحاكم، وهما ممن رويا عن عطاء قبل الاختلاط . وأخرجه الحميدي 529، وأحمد 1/270و 345و364، والدارمي 2/100، وابن الجعد 860، والترمذي 1805في الأطعمة :باب ما جاء في كراهية الأكل من وسط الطعام، وابن ماجة 3277في الأطعمة :باب النهي عن الأكل من ذروة الثريد، والحاكم 4/116، والبيهقي في "الآداب632 "، والبغوي 3772من طريق عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد . قال الترمذي :حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وقال أبو داود 3772في الأطعمة :باب ما جاء في الأكل من أعلى الصحفة :حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا شعبة، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ":إذا أكل أحدكم طعاما، فلا يأكل من أعلى الصحفة، ولكن ليأكل من أسفلها، فإن البركة تنزل من أعلاها "قلت :وهذا إسناد صحيح.

عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: دُعِينَا اِلٰى طَعَامٍ وَمَعَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَزَاذَانُ وَاَبُو الْبَخْتَرِيِّ وَمِقْسَمٌ، فَاُتِيْنَا بِالطَّعَامِ، فَقَالَ: سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے اس لئے تم اس کے کناروں کی طرف سے کھایا کرو۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْمَعَ فِيْ اَكْلِهٖ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ مِنَ الْمَاْكُوْلِ

آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کھائی جانے والی چیزوں میں سے دو چیزیں ایک ساتھ کھالے

5246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خربوزے اور کھجور کو ملا کر کھالیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ، اَرَادَتْ بِهٖ اَنَّهٗ كَانَ يَاْكُلُهُمَا مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خربوزہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے'' اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ کھاتے تھے

5247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5246- إسناده حسن، معاوية بن هشام -وإن خرج له مسلم -وصفه الحافظ في "التقريب "بقوله :صدوق له أوهام، وباقي رجاله ثقات من رجاله الشيخينغير عبدة بن عبد الله فمن رجال البخاري، وسفيان :هو الثوري. وأخرجه الترمذي 1843في الأطعمة :باب ما جاء في أكل البطيخ بالرطب، وفي "الشمائل199 "، ومن طريقه البغوي 2894عن عبدة بن عبد الله الخزاعي، بهذا الإسناد .قال الترمذي :هذا حديث حسن غريب. وأخرجه الحميدي 255عن سفيان به . وأخرجه أبو داود 3836في الأطعمة :باب في الجمع بين لونين في الأكل، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص203، والبيهقي 7/281، وأبو نعيم في"الحلية 7/367"من طرق عن هشام بن عروة، به .زاد أبو داود"ويقول :نكسر حر هذا ببرد هذا، وبرد هذا بحر هذا " وأخرجه الترمذي في"الشمائل 201"من طريق يزيد بن رومان، عن عروة به .وانظر ما بعده.

عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ *

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ہمراہ خربوزہ کھا لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5248 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الطَّبِيخَ اَوِ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ، الشَّكُّ مِنْ اَحْمَدَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ہمراہ خربوزہ کھا لیتے تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

یہ شک احمد بن حنبل کو ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَكْلِ اللُّقْمَةِ اِذَا سَقَطَتْ مِنْ يَّدَيِ الْاٰكِلِ لِئَلَّا يَتْرُكَهَا لِلشَّيْطَانِ

جب کوئی لقمہ کھانے والے کے ہاتھ سے گر جائے تو اسے کھانے کے حکم ہونے کا تذکرہ تاکہ آدمی اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے

5249 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ، فَلْيُمِطِ الْاَذَى عَنْهَا وَلْيَاْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَاَسْلِتُوا الصَّحْفَةَ، فَاِنَّهُ لَا يُدْرَى فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمْ تَكُوْنُ الْبَرَكَةُ

5247- إسناده حسن، هشام بن عمار وإن روى له البخاري، لا يرقى إلى رتبة الصحيح، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. عيسى بن يونس: هو ابن إسحاق السبيعي. وهو مكرر ما قبله.

5248- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مسند أحمد 3/142 "و 143 وأخرجه الترمذي في "الشمائل 200" عن إبراهيم بن يعقوب، عن وهب بن جرير بهذا الإسناد. وعند أحمد والترمذي "كان يأكل الرطب بالخربز "قال الحافظ في "الفتح" 9/573: الخربز: هو بكسر الخاء المعجمة وسكون الراء وكسر الموحدة بعدها زاي: نوع من البطيخ الأصفر. وأخرج البخاري 5440 و 5447 و 5449، ومسلم 2043، وأبو داود 3835، والترمذي 1844 عن عبد الله بن جعفر قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يأكل القثاء بالرطب.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے، تو اسے اس سے گندگی صاف کر کے اسے کھا لینا چاہئے۔ اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہئے اور تم پیالے کو پونچھ لیا کرو کیونکہ یہ بات معلوم نہیں ہے، تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَمْسِ الذُّبَابِ فِي الْمَرَقَةِ اِذَا وَقَعَ فِيهَا، ثُمَّ الْاِخْرَاجِ وَالْاِنْتِفَاعِ بِتِلْكَ الْمَرَقَةِ

مکھی کو شوربے میں ڈبونے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب مکھی اس میں گر جائے اور پھر اسے نکالنے کا اور شوربے کو استعمال کرنے (کا حکم ہونے کا تذکرہ)

5250 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، فَاِنَّ فِي اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً، وَاِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الْعَرَبُ تُسَوِّغُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِي الْاِتِّقَاءِ اَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ فِي الْغَمْسِ وَالرَّفْعِ مَعًا، فَاِنَّ الْاِتِّقَاءَ يَقَعُ عَلَى الْمَعْنَيَيْنِ جَمِيعًا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے، تو وہ اسے ڈبو دے کیونکہ اس کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے وہ اپنے اس پر کے ذریعے بچنے کی کوشش کرتی ہے، جس میں بیماری ہوتی ہے، تو آدمی، تو اسے مکمل ڈبو کر پھر باہر نکالنا چاہئے''۔

5249- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . وأخرجه الدرامي 2/96, وابن أبي شيبة 8/294, وأحمد 3/177, وعلي بن الجعد 3476, ومسلم 2034 , في الأشربة :باب استحباب لعق الأصابع والقصعة ,والترمذي 1803 في الأطعمة :باب ما جاء في اللقمة تسقط , وأبو داود 3845 في الأطعمة :باب في اللقمة تسقط، ومن طريقه البيهقي 7/278 من طرق عن حماد بن سلمه، بهذا الإسناد . قال الترمذي :حديث حسن غريب صحيح. وأخرجه أحمد مختصراً 3/100 من طريق حميد عن أنس.

5250- إسناده حسن ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمذ بن عجلان ,فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة .وقد تقدم تخريجه برقم. 1247

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب یہ لفظ ڈبونے اور اٹھانے دونوں کے لئے استعمال کرتے ہیں کیونکہ لفظ اتقاء ان دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُوْنَ اَكْلُهُ بِاَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ تین انگلیوں کے ذریعے کھائے

5251 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ، ثُمَّ يَلْعَقُهُنَّ

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے اور انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لَعْقُ الْاُصْبُعِ عِنْدَ الْاَكْلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ تَقَذُّرَةً

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے گندا سمجھتے ہوئے مکروہ قرار دیا ہے

5252 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5251- إسناده قوى ,مالك بن سعير :لا بأس به ,روى له البخارى فى "صحيحه "متابعة ,وحديثه عند أهل السنن ,وباقى السند ثقات من رجال الصحيح .عبد الرحمن بن سعد :هو المدنى مولى الأسود ,وابن كعب بن مالك :هو عبد الله أو عبد الرحمن كما جاء مصرحاً به عند مسلم والدارمى وغيرهما ,وابنا كعب هذان ثقتان روى لهما الشيخان .وجاء فى رواية لأحمد 6/386 والدارمى "2/97أبى بن كعب بن مالك "بزيادة"أبى "وهو خطأ ,والصواب حذفها ,فليس لكعب بن مالك ولد يسمى "أُبيا" واخرجه أحمد 3/454و ,6/386والدرامى 2/97ومسلم 2033فى الأشربة :باب استحباب لعق الأصابع والقصعة ,وأبو داود 3848فى الأطعمة :باب فى المنديل ,والطبرانى195/19و ,196والبيهقى ,7/278وفى"الآداب ,633"والبغوى 2874من طرق عن هشام بن عروه ,بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذى فى "الشمائل ,143"والطبرانى19/187و 188من طرق عن هشام ,عن ابن كعب بن مالك ,ولم يذكرا عبد الرحمن بن سعد . وأخرجه ابن أبى شيبة ,8/295ومسلم ,2032131والترمذى فى"الشمائل ,140"والطبرانى 19/182من طريق عبد الرحمن بن مهدى ,عن سفيان ,عن سعد بن إبراهيم ,عن ابن كعب بن مالك ,به.

5252- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . وأخرجه الترمذى فى "الشمائل ,141"وعلى بن الجعد ,3475وأبو الشيخ فى "أخلاق النبىّ "ص ,194والبغوى 2873من طريق حماد بن سلمة, بهذا الإسناد وانظر تخريج الحديث.5249

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو آپ اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ لِلْاَكْلِ قَبْلَ مَسْحِهَا بِالْمِنْدِيلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ تَقَذَّرَهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ کھانے کے بعد ہاتھوں کو رومال کے ذریعے پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹ لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے گندا قرار دیا ہے

5253 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْجَوَالِيقِيُّ، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا طَعِمَ اَحَدُكُمْ فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ مِنْ يَدِهِ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا، وَلْيُطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ يَدَهُ، فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَدْرِي فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَرْصُدُ النَّاسَ اَوِ الْاِنْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى عِنْدَ مَطْعَمِهِ اَوْ طَعَامِهِ، وَلَا يَرْفَعُ الصَّحْفَةَ حَتّٰى يَلْعَقَهَا، اَوْ يُلْعِقَهَا فَاِنَّ فِيْ اٰخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَكَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

”جب کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ اس کے ہاتھ سے گر جائے تو اس پر جو چیز لگی ہوئی ہو اسے صاف کر کے آدمی کو اسے کھا لینا چاہئے اور اس لقمے کو شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہئے اور آدمی کو اپنے ہاتھ رومال سے اس وقت تک نہیں پونچھنے چاہئے جب تک وہ اپنے ہاتھ کو چاٹ نہیں لیتا کیونکہ آدمی یہ بات نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں اس کے لئے برکت رکھی گئی ہے اور شیطان انسان کی گھات میں رہتا ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ہر چیز کے حوالے سے رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے حوالے سے بھی رہتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آدمی کو پیالہ اس وقت تک نہیں اٹھانا چاہئے جب تک وہ اسے چاٹ نہیں لیتا یا کسی دوسرے کو چاٹنے کے لئے نہیں دے دیتا کیونکہ کھانے کے آخری حصے میں برکت ہوتی ہے۔“

5253- حديث صحيح ,إسناده على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم ,وقد تابعه أبو سفيان طلحة بن نافع عند مسلم وغيره .أبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل. وأخرجه النسائي في الوليمة كما في "التحفة" 2/330من طريق حجاج بن محمد ,عن ابن جريج ,بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً ومطولاً ;أحمد 3/301و331و337و ,366-365ومسلم 2033في الأشربة :باب استحباب لعق الأصابع والقصعة ,من طريق سفيان , والترمذي 1802في الأطعمة :باب ما جاء في اللقمة تسقط ,من طريق ابن لهيعة ,كلاهما عن أبي الزبير ,به. وأخرجه كذلك أحمد ,3/315وابن أبي شيبة ,8/297ومسلم ,2033135وابن ماجة 3279في الأطعمة :باب اللقمة إذا سقطت ,

بَابُ مَا يَجُوْزُ اَكْلُهٗ وَمَا لَا يَجُوْزُ

باب! کون سی چیز کھانا جائز ہے اور کون سی چیز کھانا جائز نہیں ہے

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ اَكْلَ الْعَسَلِ وَالْحَلْوٰى مَخَافَةَ اَنْ لَا يَقُوْمَ بِشُكْرِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس کا تعلق صوفیاء سے ہے

اور جس نے شہد اور حلوے (یعنی میٹھی چیز) کو کھانا مکروہ قرار دیا ہے اس اندیشے کے تحت کہ آدمی اس کا شکر ادا نہیں کر سکے گا

5254 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلوے اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ لُحُوْمِ الدَّجَاجِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْاِسْرَافِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مرغی کا گوشت کھا سکتا ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' یہ عمل اسراف ہے

5255 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: اَيُّوْبُ: وَاَنَا لِحَدِيْثِ الْقَاسِمِ اَحْفَظُ مِنِّيْ لِحَدِيْثِ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ:

5254- إسناده صحيح على شرط الشيخين ,أبو أسامة :هو حماد بن أسامة , وأخرجه أحمد ,6/59 والبخارى 5431في الأطعمة :باب الحلواء والعسل ,و 5599في الأشربة :باب الباذق وما نهى عن كل مسكر من الأشربة ,و :5614باب شراب الحلواء والعسل ,و 5682في الطب :باب الدواء بالعسل ,و 6972في الحيل :باب ما يكره من احتيال المرأة مع الزوج والضرائر ,ومسلم 147421في الطلاق :باب وجوب الكفارة على من حزم امرأته ,وأبو داود 3715في الأشربة :باب في شراب العسل ,والترمذي 1831في الأطعمة :باب ما جاء في حب النبي صلى الله عليه وسلم الحلواء والعسل ,وفي"الشمائل ,164" وأبو الشيخ في"أخلاق النبي "ص ,203 والبغوي 2865من طرق عن حماد بن أسامة ,بهذا الإسناد=.

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ اَبِى مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، فَدَعَا بِمَائِدَةٍ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ، وَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے دسترخوان منگوایا اس پر مرغی کا گوشت تھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الْمَرْءِ لُحُومَ الطُّيُوْرِ الَّتِيْ قَدِ اصْطِيدَتْ

آدمی کے لیے پرندوں کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ جنہیں شکار کیا گیا ہو

5256 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ، فَاُهْدِيَ لَنَا طَيْرٌ، وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهُ، وَقَالَ: اَكَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاذ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ہم نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہمیں ایک پرندے (کا گوشت) تحفے کے طور پر دیا گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے اسے کھالیا اور کچھ نے پرہیز کیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے' تو انہوں نے ان لوگوں کا ساتھ دیا جنہوں نے اس کا گوشت کھالیا تھا۔ انہوں نے یہ بات بیان کی کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ اس (پرندے کا گوشت) کھایا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْكُلَ الْجَرَادَ اِذَا لَمْ يَتَقَذَّرْهُ

آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ ٹڈی کھا سکتا ہے' جب کہ وہ اسے گندا نہ سمجھے

5255- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الربيع الزهراني :هو سليمان بن داود العتكي ,وأبو قلابة :هو عبد الله بن زيد الجرمي .وقد تقدم برقم 5222.وأخرجه مسلم 16499في الأيمان :باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها ,عن أبي الربيع الزهراني ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,4/406والبخاري 3133في الجهاد :بـاب ومـن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين ما سأل هوازن النبي صلى الله عليه وسلم ,. . . .ومن طريقين ,عـن حماد بن زيد ,به. وأخرجه البخاري 6649في الأيمان والنذور :باب لا تحلفوا بآبائكم 7555,في التوحيد :باب قول الله تعالى :(وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ) , ومسلم 1649من طريقين عن أيوب ,عـن أبي قلابة والقاسم ,به. وأخرجه أحمد 4/401و ,406والدارمي ,2/102والبخاري 5518في الذبائح : باب لحم الدجاج ,و 6721في الأيمان والنذور :بباب الكفارة قبل الحنث وبعده ,ومسلم ,1649والنسائي 7/106في الصيد باب إباحة أكل لحوم الدجاج ,من طريقين عن أيوب ,عن القاسم ,به.

5256- إسناده صحيح على شرط مسلم ورجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن التيمي فمن رجال مسلم .وقد تقدم تخريجه برقم.3973

5257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي يَعْفُوْرَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفَى، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ سِتَّ غَزَوَاتٍ - شَكَّ شُعْبَةُ - فَكُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ

❁❁ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) چھ ایسے غزوات میں شرکت کی ہے جس میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ٹڈی کھاتے رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَنْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ مِنَ الْمَيْتَةِ اَوْ مَا اصْطِيدَ مِنْهُ مِمَّا لَا يَعِيشُ اِلَّا فِيهِ مَيْتَةٌ حَلَالٌ اَكْلُهُ وَاِنْ بَايَنَتْ خِلْقَهَا خِلْقَةَ الْحُوتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ چیز جسے سمندر مردار کی شکل میں باہر پھینک دے یا جسے سمندر میں سے شکار کیا جاتا ہے وہ مردار ہوتی ہے لیکن اس چیز کی گزر بسر سمندر میں ہی ہوتی ہے تو اسے کھانا حلال ہوتا ہے اگرچہ اس کی ظاہری جسامت مچھلی سے کچھ مختلف ہو

5258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ اَبِي بُرْدَةَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ

(متن حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهِ عَطِشْنَا، اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم

5257– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو يعفور :هم العبدى ,وأسمه وقدان ,قيل :واقد. وأخرجه البيهقى 257-9/256من طريقين عن أبى بكر الإسماعيلى ,عن أبى خليفة الفضل بن الحباب ,بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى ,818واحمد ,4/357والبخارى 5495فى الصيد :باب أكل الجراد ,ومسلم 1952فى الصيد :باب إباحة الجراد , وأبو داود 3812فى الأطعمة :باب فى أكل الجراد ,والترمذى 1822فى الأطعمة :باب ما جاء فى أكل الجراد ,والنسائى 7/210 فى الصيد :باب الجراد ,والبهقى 9/257من طريقين عن شعبة ,به. وأخرجه الحميدى ,713وعبد الرزاق ,8762وابن أبى شيبة 8/325واحمد 4/353و 380والدرامى ,2/91ومسلم ,1952والترمذى1821و ,1822والنسائى ,7/210وابن الجارود ,880والبيهقى ,9/257والبغوى2802من طرق عن سفيان بن عيينة ,به.

5258– إسناده صحيح رجاله ثقات ,وقد تقدم تخريجه برقم.1244

سمندری سفر کرتے ہیں۔ ہم اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس کے ذریعے وضو کریں' تو خود پیاسے رہ جائیں کیا ہم سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرلیا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

5259 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ مِائَةِ رَاكِبٍ، وَاَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نَرْصُدُ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ، فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ، فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ، حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ، قَالَ: فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ، ثُمَّ اَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ، فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهٖ، فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ، وَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ جَمَلٍ فِي الْجَيْشِ وَاَطْوَلِ رَجُلٍ، فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ: سُفْيَانُ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ: اَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ، فَلَمَّا نَفِدَ، وَجَدْنَا فَقْدَهُ، فَجَعَلَ يَجِيْءُ الرَّجُلُ بِالشَّيْءِ، قَالَ: وَاَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا حُبًّا مِنْ وَدَكٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَنَا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم تین سو سواروں کو (ایک مہم پر) روانہ کیا ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے ہم قریش کے قافلے کی گھات میں تھے ہم نے پندرہ دن تک ساحل پر قیام کیا' ہمیں شدید بھوک لاحق ہوگئی' یہاں تک کہ ہم پتے کھانے لگے۔ اسی وجہ سے اس لشکر کا نام پتوں والا لشکر رکھا گیا تھا' پھر سمندر نے ایک بڑے سے جانور کو باہر پھینک دیا جس کا نام عنبر تھا۔ ہم نے پندرہ دن تک اس کا گوشت کھایا' یہاں تک کہ ہمارے جسم مضبوط ہوگئے۔ ہم نے اس کی چربی کو تیل کے طور پر استعمال کیا پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کو لیا۔ انہوں نے لشکر میں موجود سب سے اونچے اونٹ اور سب سے لمبے آدمی کا انتخاب کیا۔ اسے اس اونٹ پر سوار کیا' تو وہ آدمی اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک تھیلا دیا تھا۔ جس میں کھجوریں موجود تھیں جب وہ ختم ہوگئی' تو ہمیں ان کی غیر موجودگی محسوس ہوئی پھر کوئی آدمی کوئی چیز لے آیا کرتا تھا۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ہم نے اس (سمندری جانور) کی آنکھوں سے اتنی اتنی چربی نکالی جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے ہم سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ (گوشت) ہے۔

5259- إسناده صحيح على شرط الشيخين .سفيان :هو ابن عيينة .وهو في "مسند أبي يعلى 1955 "و .1956وأخرجه عبد الرزاق ,8667والحميدي ,1242وأحمد ,309-3/308والدارمي ,92-2/91والبخاري 4361في المغازي :باب غزوة سيف البحر ,ومسلم 193518في الصيد :باب إباحة ميتات البحر ,والنسائي 208-7/207في الصيد :باب ميتة البحر , والبيهقي 9/251من طرق عن سفيان ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,3/311والبخاري 5493في الصيد :باب قول الله تعالى (أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ) , والبيهقي ,9/251 والبغوي 2804من طريقين عن عمرو بن دينار ,به .وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مِمَّا حَمَلَهُ اَهْلُ ذٰلِكَ الْجَيْشِ مِنَ الْعَنبَرِ الَّذِىْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ لَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے اس جانور کا گوشت کھایا تھا جسے اس لشکر والے لوگ اٹھا کر لائے تھے جو عنبر کا گوشت تھا جسے سمندر نے باہر پھینکا تھا

5260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَتَلَقَّى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ، وَزَوَّدَنَا جِرَابَ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُطْعِمُنَا تَمْرَةً تَمْرَةً، قُلْتُ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ: نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَيَكْفِينَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَاْكُلُهُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ، فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هُوَ دَابَّةٌ تُدْعٰى الْعَنْبَرَ، فَقَالَ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا، قَالَ: فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنَيْهِ بِالْقِلَالِ، وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ، وَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاَقْعَدَهُمْ فِىْ وَقْبِ عَيْنِهٖ، وَاَخَذَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَاَقَامَهَا، ثُمَّ اَرْحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ مِّنَّا فَمَرَّ تَحْتَهَا، قَالَ: وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَشَائِقَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَهَلْ مِنْ لَحْمِهٖ مَعَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمُوْنَا؟ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهِ مِنْهُ فَاَكَلَهٗ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا۔ آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہمارا ارادہ قریش کے قافلے کو روکنے کا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے زادراہ کے طور پر کھجوروں کا ایک تھیلا ہمیں دے دیا۔ ہمیں اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے ایک ایک کھجور ہمیں کھانے کے لئے دیا کرتے تھے۔

5260- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير ,فمن رجال مسلم ,وقد صرح بالتحديث في رواية عند أحمد . وأخرجه أحمد ,312-3/311 ومسلم 193517 في الصيد :باب إباحة ميتات البحر ,وأبو داود 3840 في الأطعمة :باب في دواب البحر ,والبيهقي 9/251 من طرق عن أبي الزبير ,بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي ,1744 وعبد الرزاق ,8668 وابن أبي شيبة ,5/381 وأحمد 3/303 و ,311 والنسائي 7/208 و208-209 في الصيد :باب ميتة البحر ,وأبو يعلى 1920 و ,1954 وابن الجارود 878 من طرق عن أبي الزبير ,به. والوشائق جمع وشيقة :وهو لحم يغلى في ماء وملح ,ثم يخرج فيصير في"الجبجبة -"وهو البعير يقور -ثم يجعل ذلك اللحم فيه ,فيكون زاداً لهم في أسفارهم.

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا آپ لوگ اس کا کیا' کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم اسے یوں چوستے تھے جس طرح کوئی بچہ چوستا ہے' پھر اس کے بعد ہم پانی پی لیا کرتے تھے' تو وہ ہمارے لئے پورے دن کے لئے کافی ہوتی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اپنے عصا کے ذریعے پتے اتارا کرتے تھے۔ انہیں پانی میں بھگویا کرتے تھے اور پھر انہیں کھا لیا کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ چلتے رہے' یہاں تک کہ ساحل سمندر پر ہمارے سامنے بڑی چٹان جیسی کوئی چیز آگئی ہم اس کے پاس آئے' تو وہ ایک جانور تھا جسے عنبر کہا جاتا تھا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مردار ہے پھر انہوں نے فرمایا: جی نہیں۔ ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے لوگ ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں ہیں تم لوگ اضطراری حالت میں ہو' تو تم لوگ اسے کھالو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک ماہ وہاں مقیم رہے۔ ہم تین سو افراد تھے' یہاں تک کہ ہم (اسے کھا کر) موٹے تازے ہو گئے۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کے کئی مٹکے نکالے تھے اور ہم نے اس سے خشک گوشت کاٹ لیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا' تو وہ اس کی آنکھ کے سوراخ میں بیٹھ گئے' پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی ایک پسلی کو لے کر کھڑا کیا اور سب سے اونچے اونٹ پر آدمی کو سوار کیا' تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے اس کے گوشت کو زادِ راہ کے طور پر ساتھ رکھ لیا جب ہم مدینہ منورہ آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا تھا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کوئی چیز ہے' جو تم ہمیں بھی کھلاؤ' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا گوشت بھجوایا' تو آپ نے اسے کھا لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَا قَذَفَهُ الْبَحْرُ مِمَّا لَا يَعِيشُ اِلَّا فِيهِ حُوتٌ كُلُّهُ وَاِنْ كَانَتْ خِلْقَتُهَا مُتَبَايِنَةً لِخِلْقَةِ الْحُوتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ایسا جانور جو سمندر میں ہی رہتا ہو اور اسے سمندر باہر پھینک دے وہ تمام جانور مچھلی شمار ہوں گے اگرچہ ان کی ظاہری ہیئت مچھلی سے مختلف ہو

5261 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَلَمَّا نَفِدَتْ اَزْوَادُهُمْ اَمَرَ اَمِيرُهُمْ بِمَا بَقِيَ مِنْ اَزْوَادِهِمْ فَجُمِعَتْ، فَجَعَلَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً تَمْرَةً، قَالَ:

5261– إسناده صحيح على شرط الصحيح .عثمان بن عمر :هو ابن فارس العبدى ,وداود بن قيس :هو الفراء الدباغ . وأخرجه مسلم 1935في الصيد :باب إباحة ميتات البحر ,عن حجاج بن الشاعر ,عن عثمان بن عمر ,بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1935عن محمد بن رافع ,عن أبى المنذر -وهو إسماعيل بن عمر _عن داود بن قيس ,به.

قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَا كَانَتْ تُغْنِي عَنكُمْ تَمْرَةٌ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا فُقِدَتْ، فَوَجَدْنَا فَقْدَهَا، كَانَ اَحَدُنَا يَضَعُهَا بَيْنَ اَسْنَانِهِ وَحَنَكِهِ فَيَمُصُّهَا، وَنُصِيبُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ وَنَبَاتِ الْاَرْضِ مَعَ ذٰلِكَ، حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَاَخْرَجَ اللّٰهُ لَنَا حُوتًا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا وَقَدَدْنَا، فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَرْتَحِلَ اَمَرَ اَمِيرُنَا بِضِلَعٍ مِّنْ ضُلُوعِهِ فَنُكِبَ طَرَفَاهُ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ اَمَرَ بِبَعِيرٍ فَرُحِّلَ، فَمَرَّ تَحْتَهُ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ کی سرزمین کی طرف ایک مہم روانہ کی۔ آپ نے ایک شخص کو ان لوگوں کا امیر مقرر کیا جب ان لوگوں کا زادِراہ ختم ہو گیا' تو ان کے امیر نے حکم دیا کہ باقی بچ جانے والے زادِراہ کو جمع کیا جائے۔ وہ جمع کر دیا گیا' تو امیر ہمیں روزانہ ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا ایک کھجور سے آپ کا کیا بنتا تھا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم جب وہ بھی ختم ہو گئی' تو ہمیں اس کے ختم ہونے کا شدید احساس ہوا۔ ہم میں سے کوئی ایک شخص اسے اپنے دانتوں کے درمیان رکھ کر چوس لیا کرتا تھا ہمیں درختوں کے پتے ملتے اور زمین کے نباتات اس کے ساتھ مل جاتے تھے' یہاں تک کہ ہم سمندر کے ساحل تک آئے' تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک مچھلی کو نکالا جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا۔ ہم نے اسے کھایا اور اس کی چربی استعمال کی جب ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے' تو ہمارے امیر نے حکم دیا کہ اس کی ایک پسلی کو زمین پر کھڑا کیا جائے پھر ان کے حکم کے تحت ایک اونٹ پر سامان رکھا گیا' تو وہ اونٹ اس کے نیچے سے گزر گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تُسَمِّيْ مَا قَذَفَهُ الْبَحْرُ حُوتًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ يُّشْبِهُ خِلْقَتُهُ خِلْقَةَ الْحُوتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سمندر جس چیز کو نکال کر باہر پھینک دیتا ہے عرب اسے حوت کہتے ہیں' اگرچہ وہ ظاہری شکل وصورت کے اعتبار سے مچھلی سے مشابہت نہیں رکھتی

5262 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ

5262- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/930" في صفة النبي صلى الله عليه وسلم :باب جامع ما جاء في الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2483في الشركة :باب الشركة في الطعام والنهد والعروض ,و 4360 في المغازي :باب غزوة سيف البحر ,ومسلم 193521في الصيد :باب إباحة ميتات البحر ,والبيهقي ,9/252والبغوي.2806 وأخرجه مختصراً ومطولاً عبد الرزاق ,8666والبخاري 2983في الجهاد :باب حمل الزاد على الرقاب ,ومسلم 1935 20, والترمذي 2475في صفة القيامة :باب رقم ,34والنسائي ,7/207في الصيد :باب ميتة البحر ,والبيهقي ,9/252والبغوي 2805 من طريقين عن وهب بن كيسان ,به .والترمذي :حديث صحيح.

الْجَرَّاحِ، وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ، وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الْجَيْشِ، فَجُمِعَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَ تَمْرٍ، فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا، حَتَّى فَنِيَ وَلَمْ يُصِبْنَا إِلَّا تَمْرَةً تَمْرَةً، فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ، قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حَيْثُ فَنِيَتْ، قَالَ: ثُمَّ انْتَهَى إِلَى الْبَحْرِ، فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ، فَأَكَلَ مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ إِحْدَى عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا وَلَمْ تُصِبْهُمَا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل کی سمت ایک مہم روانہ کی۔ آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہم تین سو افراد تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روانہ ہوئے راستے میں ہمارا زادِ سفر ختم ہو گیا' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کے تمام زادِ راہ کے بارے میں حکم دیا ان سب کو جمع کیا گیا' تو وہ ایک کھجوروں کا تھیلا بنا' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے روزانہ تھوڑی تھوڑی سی کھجوریں ہمیں دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہو گئیں' تو ہمیں ایک کھجور ملا کرتی تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) ایک کھجور سے۔ آپ کا کیا بنتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: جب وہ بھی ختم ہو گئی' تو پھر ہمیں اس کی غیر موجودگی محسوس ہوئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ سمندر تک پہنچ گئے' تو وہاں چھوٹے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی تھی اس لشکر نے گیارہ دن تک اس کا گوشت کھایا' پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کیا گیا پھر ایک اونٹ تیار کیا گیا' تو وہ اونٹ ان پسلیوں کے نیچے سے گزر گیا۔ اس نے انہیں چھوا نہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَكْلَ الضِّبَابِ مَا لَمْ يَتَقَذَّرْهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ گوہ کھا سکتا ہے' جب کہ وہ اسے ناپسند نہ کرتا ہو

5263 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5263– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ" 2/968 6 "في الاستئذان :باب ما جاء في أكل الضب .لكن هو عنده :عن عبد الله بن عباس ,عن خالد بن الوليد. . . قال الحافظ في "الفتح :9/663 "هذا الحديث مما اختلف فيه على الزهري :هل هو من مسند ابن عباس ,أومن مسند خالد؟ وكذا اختلف فيه على مالك ,فقال الأكثر :عن ابن عباس عن خالد . . . وذكر روايات ,ثم قال :والجمع بين هذه الروايات أن ابن عباس كان حاضراً للقصة في بيت خالته ميمونة كما صرح به في إحدى الروايات ,وكأنه استثبت خالد بن الوليد في شيء منه ,لكونه باشر السؤال عن حكم الضب وباشر أكله أيضا فكان ابن عباس ربما رواه عنه ,ويؤيد ذلك أن محمد بن المنكدر حدث به عن وعنده خالد بن الوليد بلحم ضب . . .الحديث أخرجه مسلم ,1945 والطبراني في "الكبير .3822" والحديث أخرجه الشافعي ,2/174ومسلم 1945في الصيد :باب إباحة الضب ,والبيهقي ,9/323 والبغوي ,2799من طريق مالك ,بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5537في الذبائح :باب الضب ,وأبو داود 3794في الأطعمة: باب في أكل الضب ,والطبراني ,3816والبيهقي 9/323من طريق مالك عن الزهري ,عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف ,عن ابن عباس ,عن خالد بن الوليد. وأخرجه الدارمي ,2/93والبخاري 5391في الأطعمة :باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يأكل حتى يسمى له فيعلم ما هو ,و :5400باب الشواء ,ومسلم,1946والنسائي 198-7/197و 198في الصيد :باب الضب , والطبراني3815 و3817و 3821من طرق عن الزهري ,به.

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ، فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِیْ فِیْ بَيْتِ مَيْمُونَةَ: اَخْبِرُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْكُلَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے پاس آئے (جو میری اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی خالہ بھی تھیں) بھنی ہوئی گوہ لائی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا' تو گھر میں موجود خواتین میں سے کسی نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات' تو بتادو کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ حرام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں' لیکن یہ میرے علاقے کی خوراک نہیں ہے۔ اس لئے میں اس سے بچتا ہوں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے کھالیا' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ الضِّبَابِ اِذَا لَمْ يَتَقَذَّرْهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ گوہ کھا سکتا ہے' جب کہ وہ اسے ناپسند نہ کرتا ہو

5264 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، سَمِعَ الشَّعْبِيَّ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فِيْهِمْ سَعْدٌ، فَاُتِيَ بِلَحْمِ ضَبٍّ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْا فَاِنَّهُ حَلَالٌ، وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِیْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کچھ اصحاب بھی تھے جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ گوہ کا گوشت پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک خاتون نے عرض کی: یہ گوہ کا گوشت ہے' تو

5264- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 1944في الصيد :باب إباحة الضب ,عن عبيد الله بن معاذ , بهذا الإسناد. وأخرجه احمد ,2/137والبخاری 7267خبر الواحد :باب خبر المرأة الواحدة ,ومسلم ,1944والطحاوی ,4/200والبيهقی 9/323من طرق عن شعبة ,به.

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھالو یہ حلال ہے لیکن یہ میری خوراک نہیں ہے۔

5265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

5266 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلْنَا اَرْضًا كَثِيْرَةَ الضِّبَابِ وَنَحْنُ مُرْمِلُوْنَ، فَاَصَبْنَاهَا، فَكَانَتِ الْقُدُوْرُ تَغْلِيْ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْنَا: ضِبَابًا اَصَبْنَاهَا، فَقَالَ: اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ، وَاَنَا اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ فَاَمَرَنَا فَاَكْفَانَا وَاِنَّا لَجِيَاعٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِاِكْفَاءِ الْقُدُوْرِ الَّتِيْ فِيْهَا الضِّبَابُ اَمْرٌ قُصِدَ بِهِ الزَّجْرُ عَنْ اَكْلِ الضِّبَابِ، وَالْعِلَّةُ الْمُضْمَرَةُ هِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعَافُهَا لَا اَنَّ اَكْلَهَا مُحَرَّمٌ

حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ مہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شرکت کی۔ ہم نے ایک ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا جہاں گوہ بہت زیادہ تھیں ہم لوگ ضرورت مند تھے' ہم نے انہیں پکڑا' تو ہنڈیا میں وہ پکنے لگی

5265- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير يحيى المقابرى فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 1943في الصيد :باب إباحة الضب ,عن يحيى بن أيوب المقابرى ,بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1943من طرق عن إسماعيل بن جعفر ,به. وأخرجه مالك 2/968في الاستئذان :باب ما جاء في أكل الضب ,والطيالسي ,1877وأحمد 2/62و 74, والدارمي ,2/92والبخارى 5536في الصيد :باب الضب ,والترمذى 1790في الأطعمة :باب ما جاء في أكل الضب ,والنسائى 7/197في الصيد :باب الضب ,وابن ماجة 3242في الصيد :باب الضب ,والطحاوى ,4/200والبيهقى ,9/322-323 والبغوى 2797و 2798من طرق عن عبد الله بن دينار ,به .قال الترمذى :حسن صحيح . وأخرجه الشافعى ,2/174وعبد الرزاق ,8672وأحمد ,2/33ومسلم194340و ,41والنسائى ,7/197والطحاوى ,4/200والبيهقى ,9/322 والبغوى2796و 2898من طرق عن نافع ,عن ابن عمر.

5266- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن صحابيه لم يخرجا له ,وحديثه عند أصحاب "السنن ."وهو في"مسند أبي يعلى ,931"ومن طريقه أخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة.3/436 " وأخرجه أحمد ,4/196وابن أبي شيبة 8/266 عن وكيع ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,4/196والطحاوى في "معانى الآثار ,4/197 "وفي"مشكل الآثار ,4/278" والبزار 1217من طرق عن الأعمش ,به .وذكره الهيثمي في "المجمع4/36-37"وقال :رواه أحمد والطبرانى في "الكبير "وأبو يعلى والبزار ,ورجال الجميع رجال الصحيح.

نبی اکرم ﷺ نے یہ دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ گوہ ہے' جو ہم نے پکڑی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو مسخ کر دیا گیا تھا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے؟ شاید یہ وہی نہ ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا' تو ہم نے ہنڈیاؤں کو اُلٹ دیا' حالانکہ ہم بھوکے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان ہنڈیاؤں کو الٹانے کا حکم دینا جن میں گوہ پک رہی تھی۔ یہ ایک ایسا حکم ہے' جس کے ذریعے گوہ کھانے کی ممانعت مقصود ہے اور اس میں علت یہ ہے' نبی اکرم ﷺ اس سے بچتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' اسے کھانا حرام دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ هِیَ مُضْمَرَةٌ فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ

اس علت کا تذکرہ' جو روایت کے الفاظ میں پوشیدہ ہے

5267 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَاِذَا بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ، فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ، فَقَالَتِ النِّسْوَةُ اللَّاتِیْ فِیْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ: اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْكُلَ، فَاَخْبَرُوْهُ، فَرَفَعَ يَدَهٗ، قَالَ: قُلْتُ: اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے گھر میں داخل ہوئے' تو وہاں گوہ بھنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا' تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود خواتین نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو یہ تو بتا دو کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں' لیکن یہ میرے علاقے کی خوراک نہیں ہے اس لئے میں اس سے پرہیز کرتا ہوں۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا (اور کھانا شروع کیا) جب کہ نبی اکرم ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

5267– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر.5263.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ أَكْلَ لُحُومِ الْخَيْلِ

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘

جو اس بات کا قائل ہے گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ ہے

5268 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ جَابِرٍ، لِأَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ، رَوَاهُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عَمْرٌو سَمِعَ جَابِرًا وَسَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور آپ نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے‘ عمرو بن دینار نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہ سنی ہو کیونکہ حماد بن زید نے یہ روایت عمرو کے حوالے سے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے‘ تو اس بات کا احتمال موجود ہے‘ عمرو نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہو اور یہ روایت امام باقر کے حوالے سے حضرت جابر سے سنی ہو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِأَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

گھوڑے کا گوشت کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ: یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے‘ جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5269 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُحُومِ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

5268- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الترمذي 1793في الأطعمة :باب ما جاء في أكل لحوم الخيل ,عن نصر بن علي ,بهذا الإسناد. 2)) وأخرجه الحميدي ,1254والشافعي ,2/172وابن أبي شيبة ,8/256وعبد الرزاق ,8734 والترمذي ,1793والطحاوي 4/204من طريق سفيان بن عيينة ,به. وأخرجه الدارقطني 4/289و 290-289من طريقين عن عمرو بن دينار ,به. وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح ,ورواه حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ,عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ,عن محمد بن علي ,عن جابر ,ورواية ابن عيينة أصح ,وسمعت محمداً"يعني البخاري "يقول :سفيان بن عيينة أحفظ من حماد بن زيد .وانظر.5272

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی) اور آپ نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الْمَرْءِ لُحُومَ الْخَيْلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے لیے گھوڑے کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5270 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے اور آپ نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ لُحُومِ الْخَيْلِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ گھوڑے کا گوشت کھائے

5271 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ اَنَّهَا قَالَتْ:

5269– إسناده قوى ,الطفاوى _واسمه محمد بن عبد الرحمن _إن روى له البخارى ,لا يرتقى إلى درجة الصحة ,وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح ,وأبو الزبير صرح بالتحديث عند غير المؤلف .أيوب :وهو ابن أبى تميمة السختيانى . وأخرجه عبد الرازق ,8737وابن أبى شيبة ,8/256ومسلم 1941فى الصيد :باب فى أكل لحوم الخيل ,وابن ماجة 3191فى الذبائح :باب لحوم الخيل ,من طريق ابْنِ جُرَيْجٍ ,أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ,أَنَّهُ سَمِعَ جابر بن عبد الله . . . وأخرجه النسائى 7/201من طريق الحسين بن واقد ,عن أبى الزبير ,به.

5270– حديث صحيح ,وهو مكرر ما قبله.

5271– إسناده صحيح على شرط الشيخين .سفيان :هو الثورى . وأخرجه عبد الرازق ,8731والشافعى ,2/172 والبخارى 5519فى الصيد :باب النحر والذبح ,والدارقطنى ,4/290والبيهقى 9/327من طريق سفيان ,بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرازق ,8731والدارمى ,2/87وأحمد 6/345و346و ,353وابن أبى شيبة ,8/255-256ومسلم 1942فى الصيد :باب فى أكل لحوم الخيل ,وابن ماجة 3190فى الذبائح :باب لحوم الخيل ,والطحاوى ,4/211وابن الجارود , 886والدارقطنى ,4/290والبيهقى 9/327من طرق عن هشام بن عروة ,به. وأخرجه الدارقطنى 4/290من طريق هشام بن عروة ,عن أبيه ,عن أسماء .

(متن حدیث): نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ

❀❀ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم نے گھوڑا قربان کیا اور اس کا (گوشت) کھا لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْبِغَالِ

خچر کا گوشت کھانے کی ممانعت کا تذکرہ

5272 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ، فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْخَيْلِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر ان لوگوں نے گھوڑے خچر اور گدھے ذبح کئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خچروں اور گدھوں سے منع کر دیا البتہ آپ نے گھوڑوں سے منع نہیں کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کا تذکرہ

5273 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

5272- حديث صحيح ,غسان بن الربيع ذكره المؤلف في "الثقات 9/2, "وروى عن أحمد بن حنبل ويحيىبن معين وأبو يعلى وخلق ,وقال الذهبي :وكان صالحاً ورعاً ,وليس بحجة في الحديث ,واختلف فيه قول الدارقطني فيما نقله الخطيب في "تاريخه" 12/329فضعفه مرة ,وقال مرة :صالح ,وقد توبع ,ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح ,وقد صرح أبو الزبير بالتحديث عن عبد الرازق وغيره . وأخرجه أحمد ,3/356وأبو داود 3789في الأطعمة :في أكل لحوم الخيل ,والدارقطني ,4/289والبيهقي 9/327من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد ,وصححه الحاكم ,4/235ووافقه الذهبي . وأخرجه عبد الرازق ,8733والنسائي ,7/201في الصيد والذبائح :باب الأذن في أكل لحوم الخيل ,والطحاوي ,4/211والدارقطني ,4/288والبيهقي ,9/327والبغوي 2811من طريقين عن عطاء عن جابر بنحوه.

5273- إسناده صحيح ,عمر بن يزيد من رجال أبي داود ,روى عنه جماعة ,وذكره المؤلف في "الثقات 8/446 "وقال: مستقيم الحديث ,وقال الدارقطني :لا بأس به ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .محمد بن علي :هو ابن الحسين بن علي بن أبي طالب أبو جعفر الباقر .أخرجه أحمد ,3/361الدارمي ,2/87والبخاري 4219في المغازي :باب غزوة خيبر ,و 5520في الذبائح :باب لحوم الخيل ,و :5524باب لحوم الحمر الإنسية ,ومسلم 1941في الصيد :باب في أكل لحوم الخيل ,وأبو داود 3788في الأطعمة :باب في أكل لحوم الخيل ,والنسائي 7/201في الصيد :باب الإذن في أكل لحوم الخيل ,والطحاوي ,4/204وابن الجارود ,885والبيهقي ,9/326-327والبغوي 2810من طرق عن حماد بن زيد ,بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَاَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا البتہ آپ نے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا ہے

5274 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادٰى: اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، فَاِنَّهَا رِجْسٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ بیشک اللہ اور اس کا رسول تم لوگوں کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ كَانُوْا مُحْتَاجِيْنَ اِلٰى اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ لَمَّا نَهَاهُمُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ لوگ اس وقت پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کے محتاج تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے سے منع کر دیا تھا

5275 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَكَانَ النَّاسُ

5274- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" 8719. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/164, وابن ماجة 3196 في الذبائح: باب لحوم الحمر الأهلية. وأخرجه الحميدي 1200, وأحمد 3/111, والدارمي 2/86, والبخاري 2991 في الجهاد: باب التكبير عند الحرب, و 4199 في المغازي: باب غزوة خيبر, و 5528 في الذبائح: باب لحوم الحمر الإنسية, ومسلم 1940 في الصيد: باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية, والنسائي 7/204 في الصيد: باب تحريم أكل لحوم الأهلية, والبيهقي 9/331 من طريقين عن أيوب, به. وأخرجه أحمد 3/121, وابن أبي شيبة 8/262, ومسلم 194035, والطحاوي 4/206 من طريقين عن هشام بن حسان, عن محمد بن سيرين, به.

احْتَاجُوا اِلَيْهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا' حالانکہ لوگوں کو اس کی (شدید ترین) ضرورت تھی۔

5276 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَيْ عَامِرُ لَوْ مَتَّعْتَنَا مِنْ هَنَاتِكَ، فَنَزَلَ يَحْدُو لَهُمْ، فَذَكَرَ اللّٰهَ، وَذَكَرَ شِعْرًا لَمْ اَحْفَظْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ، قَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ مَتَّعْتَنَا بِهٖ، فَلَمَّا اَصَابُوا الْقَوْمَ قَاتَلُوهُمْ وَاُصِيبَ عَامِرٌ، فَلَمَّا اَمْسَوْا اَوْقَدُوْا نَارًا كَثِيْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذِهِ النَّارُ؟ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوقَدُ؟ قَالُوا: عَلَى الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ، فَقَالَ: اَهْرِيقُوْا مَا فِيْهَا وَكَسِّرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ: فَذَاكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيقُوْا مَا فِيْهَا اَمْرُ حَتْمٍ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَسِّرُوهَا: اَمْرُ تَشْدِيْدٍ وَتَغْلِيظٍ دُوْنَ الْحُكْمِ، اَلَا تَرَى الرَّجُلَ مِمَّنْ اَمَرَهُمْ بِكَسْرِهَا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: فَذَاكَ

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اے عامر! اگر آپ اپنے نغمے کے ذریعے ہمیں لطف اٹھانے کا موقع دیں (تو یہ مناسب ہوگا)' تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ لوگوں کو حُدی سنانے کے لئے سواری سے نیچے اُتر آئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا پھر ایک شعر ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں رہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا جانور کو لے کر چلنے والا یہ شخص کون ہے لوگوں نے بتایا یہ عامر بن اکوع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5275- إسناده صحيح على شرط مسلم .ابن أبي عمر :اسمه محمد بن يحيى. وأخرجه مسلم 56125ص 1538في الصيد :باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية ,من طريق محمد بن يحيى بن أبي عمر ,بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 56125من طريق ابن جريج ,أخبرني نافع ,به.

5276- إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله رجال الشيخين غير مسدد ,فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري 6331في الدعوات :باب قول الله تعالى (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) , عن مسدد بن مسرهد ,بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا ومطولا :أحمد ,4/47-48والبخاري 2477في المظالم :باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر أو تخرق الزقاق ,و 4196في المغازي :باب غزوة خيبر ,و 5497في الصيد :باب آنية المجوس والميتة ,و 6148في الأدب :باب ما يجوز من الشعر والرجز , و 6891في الديات :باب إذا قتل نفسه خطأ فلا دية له ,ومسلم 1802في الجهاد :باب غزوة خيبر ,وابن ماجة 3195في الذبائح :باب لحوم الحمر الوحشية ,والطبراني 6294و ,6301والبيهقي ,9/330والبغوي3805من طرق عن يزيد بن أبي عبيد, به.

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ہمیں اس سے (لطف اندوز ہونے کا موقع دیں تو عنایت ہوگی)

جب ان لوگوں نے دشمنوں پر حملہ کیا' اور ان کے ساتھ لڑائی کی' تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے جب شام کا وقت ہوا' تو انہوں نے ڈھیر ساری آگ جلائی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ آگ کس وجہ سے ہے اور یہ کیا چیز پکائی جارہی ہے۔ لوگوں نے بتایا گدھے کا گوشت پکایا جارہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہنڈیوں میں موجود چیزوں کو انڈیل دو اور انہیں توڑ دو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم ایسا نہ کریں کہ ان میں موجود چیز کو انڈیل کر ان کو دھولیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "اس میں جو کچھ موجود ہے اسے بہادو" یہ ایک لازمی حکم ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "تم اسے توڑ دو" یہ شدت اور سختی ظاہر کرنے کا حکم ہے۔ لازمی حکم نہیں ہے۔ کیا آپ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ نہیں کی کہ جسے نبی اکرم ﷺ نے ہنڈیا توڑنے کا حکم دیا تھا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم اس موجود چیز کو بہا کر انہیں دھو نہ لیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی کرلو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُجَانَبَةِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ عِنْدَ الْاَكْلِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی کھانا کھاتے ہوئے' پالتو گدھوں کے گوشت سے اجتناب کرے

5277 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَصَابُوا حُمُرًا فَذَبَحُوهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْفِئُوا الْقُدُورَ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے انہیں کچھ گدھے ملے انہوں نے انہیں ذبح کرلیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہنڈیاؤں کو الٹ دو۔

5277- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو الطيالسي هشام بن عبد الملك . وأخرجه أحمد ,4/291 والبخاري 5525في الذبائح :باب لحوم الحمر الإنسية ,والبيهقي 9/329من طرق عن شعبة ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/291و ,356والبخاري4221و4223و 4225في المغازي :باب غزوة خيبر ,ومسلم 193828في الصيد والذبائح :باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية ,والطحاوي 4/205من طرق عن شعبة ,عن عدي بن ثابت ,عن البراء بن عازب ,وعبد الله بن أوفى. وأخرجه أحمد ,4/291ومسلم ,193829والطحاوي ,4/205والبيهقي 9/329من طريق أبي إسحاق ,عن البراء نحوه. وأخرج عبد الرزاق ,8724والبخاري ,4226ومسلم ,193831والنسائي 7/230في الصيد :باب تحريم أكل لحوم الحمر الأهلية ,وابن ماجة 3194في الذبائح :باب الحمر الوحشية ,والبيهقي

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ ذِي الْأَنْيَابِ مِنَ السِّبَاعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' نوکیلے دانتوں والے درندوں (کا گوشت) کھایا جائے

5278 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نوکیلے دانت والے درندے (کا گوشت کھانا) حرام ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَبَاحَ أَكْلَ بَعْضِ ذِي الْأَنْيَابِ مِنَ السِّبَاعِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے نوکیلے دانتوں والے بعض جانوروں کا گوشت کھانے کو مباح قرار دیا ہے

5279 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

5278– إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "الموطأ 2/496 "في الصيد :باب تحريم أكل كل ذى ناب وذى مخلب. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "الرسالة "فقرة ,562ومسلم 1933في الصيد :باب تحريم أكل كل ذى ناب من السباع , والنسائي 7/200في الصيد :باب تحريم أكل السباع ,وابن ماجة 3233في الصيد :باب أكل كل ذى ناب من السباع ,والبيهقي ,9/315والبغوى.2794 وأخرجه الترمذى 1479في الصيد :باب ما جاء في كراهية كل ذى ناب وذى مخلب ,عن قتيبة ,عن عبد العزيز بن محمد ,عن محمد بن عمرو ,عن أبي سلمة ,عن أبي هريرة ,أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم كل ذى ناب من السباع .قال الترمذى :حديث حسن.

5279– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/496 "في الصيد :باب تحريم أكل كل ذى ناب من السباع . ومن طريق مالك أخرجه الدارمي ,85-2/84والبخارى 5530في الصيد :باب أكل كل ذى ناب من السباع , ومسلم 1932في الصيد :باب تحريم أكل كل ذى ناب من السباع ,وأبو داود 3802في الأطعمة :باب النهى عن أكل السباع, والترمذى 1477في الصيد :باب ما جاء في كراهية كل ذى ناب وذى مخلب ,والطبراني ,22/549والبغوى.2793 وأخرجه عبد الرازق ,8704وأحمد ,4/194والدارمي ,2/85والبخارى5780و 5781في الطب :باب ألبان الأتن ,ومسلم ,1932 والترمذى 1477والنسائي 201-7/200في الصيد :باب تحريم أكل السباع ,وابن ماجة 3232في الصيد :باب أكل كل ذى ناب من السباع ,والطبراني 22/548و550و551و552و553و554و555و557و 558و559 و560 و561,562 و563 و564 و565و ,566والبيهقي 9/315و 316-315من طرق عن الأزهرى ,به. وأخرجه الطيالسي ,1016وأحمد 4/193 و194-193و ,195-194والطبراني 22/556من طرق عن أبي إدريس الخولاني ,به.

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ وَنَابٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ نوکیلے پنجوں والے پرندوں یا نوکیلے دانتوں والے درندوں (کا گوشت کھایا جائے)

5280 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النِّيلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ.

(توضیح مصنف): النِّيلُ قَرْيَةٌ بِوَاسِطَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نیل، واسط میں ایک بستی ہے۔

5280- إسناده صحيح ,إبراهيم بن الحجاج النيلي ثقة ,روى له النسائي ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير ميمون بن مهران فمن رجال مسلم .أبو بشر :هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية. وأخرجه أحمد 1/244و302و ,327والدارمي ,2/85 والطيالسي ,2745ومسلم 1934في الصيد :باب تحريم أكل كل ذى ناب من السباع ,والطبراني ,12995والبيهقي 9/315من طرق عن أبي عوانة وضاح اليشكري ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,1/302ومسلم ,1934والبيهقي 9/315من طريقين عن الحكم بن عتيبة ,عن أبي بشر بن أبي وحشية ,به. وأخرجه أحمد ,1/289ومسلم ,1934والطبراني ,12994والبغوي 2795من طريقين عن الحكم بن عتيبة ,عن ميمون بن مهران ,به.

بَابُ الضِّيَافَةِ

باب! مہمان نوازی کا بیان

5281 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى رَاعِي اِبِلٍ فَلْيُنَادِ: يَا رَاعِيَ الْاِبِلِ ثَلَاثًا، فَاِنْ اَجَابَهُ وَاِلَّا فَلْيَحْلِبْ وَلْيَشْرَبْ، وَلَا يَحْمِلَنَّ، وَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى حَائِطٍ فَلْيُنَادِ، ثَلَاثًا: يَا اَصْحَابَ الْحَائِطِ فَاِنْ اَجَابَهُ وَاِلَّا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَحْمِلَنَّ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا زَادَ فَصَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ عِلَّةُ الْاَمْرِ، وَهِيَ اضْطِرَارُ الْمَرْءِ وَحَاجَتُهُ اِلَيْهِ دُوْنَ تَلَفِ النَّفْسِ دُوْنَ الْقُدْرَةِ وَالسَّعَةِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اونٹوں کے چرواہے (یعنی چرنے والے اونٹوں) کے پاس آئے تو بلند آواز میں تین مرتبہ پکارے: اے اونٹوں کے چرواہے! اگر وہ اسے جواب دیدے تو ٹھیک ہے' ورنہ ان کا دودھ دوہ کر پی لے' اور جب کوئی شخص کسی باغ کے پاس آئے تو تین مرتبہ بلند آواز میں پکارے: اے باغ والو! اگر وہ اس کا جواب دیں تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ (اس باغ میں سے کھجوریں) کھالے' لیکن وہ اٹھا کے ہرگز نہ لے جائے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے' جو اس سے زیادہ ہو' وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت میں اس حکم کی علت پوشیدہ ہے' اور وہ آدمی کا اضطراری حالت میں مبتلا ہونا اور

5281- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أن سعيداً الجريري قد اختلط بآخره ,ويزيد بن هارون روى عنه بعد الاختلاط ,لكن أخرج له مسلم في "صحيحه ,1161200"من طريق يزيد بن هارون ,عن الجرجيري ,وقد تابع يزيد حماد بن سلمة عند أحمد 3/807وهو ممن روى عنه قبل الاختلاط وهو في "مسند أبي يعلى1244"و.1287 وأخرجه أحمد 3/21عن يزيد بن هارون ,بهذا الإسناد .أخرج القسم الأول منه ابن ماجة 2300في التجارات :باب من مر على ماشية قوم أو حائط هل يصيب منه؟ والحاكم ,4/132والبيهقي 9/359من طرق عن يزيد بن هارون ,به .وصححه الحاكم على شرط مسلم وأقره الذهبي. وأخرجه أحمد ,3/85-86والطحاوي 4/240من طريق علي بن عاصم ,عن الجريري ,به. وأخرج القسم الأخير منه البزار في "مسنده 1932"من طريق حماد بن سلمة ,عن الجريري . . . وأخرجه أيضاً 1931من طريقين عن حماد بن سلمة ,عن قتادة, عن أبي نضرة ,عن أبي سعيد.

ان چیزوں کا حاجت مند ہوتا ہے' تاکہ اس کی جان ضائع نہ ہو' اگر آدمی کے پاس قدرت اور گنجائش ہو (تو پھر وہ مالکان کی اجازت کے بغیر ان چیزوں کو حاصل نہیں کرسکتا)۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ لَيْسَ بِاِبَاحَةٍ عَلَى الْعُمُوْمِ، بَلْ اِذَا كَانَ الْمَرْءُ مُضْطَرًّا يَخَافُ عَلٰى نَفْسِهِ التَّلَفَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ حکم عمومی طور پر مباح قرار دینے کے لیے نہیں ہے بلکہ اس صورت میں ہے' جب آدمی انتہائی مجبور ہو اور اسے اپنی جان کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو

5282 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ، اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرَبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ، اِنَّمَا ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ وَاَطْعِمَتُهُمْ، فَلَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہے' کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرے گا کہ اس کے گودام کے پاس کوئی آئے اس کا خزانہ توڑ کر اس کا اناج منتقل کرلے؟ لوگوں کے جانوروں کے تھن اور ان کی خوراک (ایک ہی طرح قابل احترام ہے)' تو کوئی شخص کسی دوسرے کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْحَالِبِ اِذَا حَلَبَ اَنْ يَّتْرُكَ دَاعِيَ اللَّبَنِ

دودھ دوہنے والے کے لیے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' جب وہ دودھ دوہ رہا ہو' تو دودھ کے داعی (یعنی جانور کے بچے) کے لیے بھی اسے چھوڑ دے

5283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ بَحِيْرٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ، قَالَ:

5282- إسناده صحيح على شرط الشيخين ,وقد تقدم برقم 5171من غير هذا الطريق .وهو في "الموطأ 2/971 "في الاستئذان :باب ما جاء في أمر الغنم . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2435في اللقطة :باب لا تحتلب ماشية أحد بغير إذنه , مسلم 1726في اللقطة :باب تحريم حلب الماشية بغير إذن مالكها ,وأبو داود 2623في الجهاد :باب فيمن قال :لا يحلب , والطحاوي في"شرح معاني الآثار" ,4/241وفي"شرح مشكل الآثار ,4/41"والبيهقي ,9/358والبغوي.2168

بَعَثَنِیْ اَهْلِیْ بِلَقُوحٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَتَیْتُهُ بِهَا، فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَحْلُبَهَا فَحَلَبْتُهَا، فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: دَعْ دَاعِیَ اللَّبَنِ

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے اہل خانہ نے ایک حاملہ اونٹنی کے ہمراہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں۔ میں نے اس کا دودھ دوہ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: دودھ کے داعی کے لئے (تھوڑا سا دودھ) چھوڑ دو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ حَدِّ الضِّيَافَةِ الَّذِیْ يَجِبُ عَلَی الضَّيْفِ اَنْ لَا يَتَعَدَّاهُ حَذَرَ دُخُوْلِهٖ فِی الْمُتَصَدَّقِيْنَ عَلَيْهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو مہمان نوازی کی حد کے بارے میں ہے جو مہمان پر لازم ہوتی ہے' وہ اس سے آگے نہ بڑھے' اس بات سے بچتے ہوئے کہ اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا' جنہیں صدقہ دیا گیا ہو

5284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰی ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا

5283- يعقوب بن بحير ذكره المؤلف في "الثقات 5/553" فقال: يروى عن ضرار بن الأزور, روى عنه الأعمش وقد اختلف على الأعمش فيه, وقال الذهبي في "الميزان 4/449": "لا يعرف, تفرد عنه الأعمش, ثم اخرج حديثه هذا بإسناده, وقال بإثره: غريب فرد, والأعمش فمدلس, وما ذكر سماعا, ولا يعقوب ذكر سماعه من ضرار, ولا أعرف لضرار سواه. وضرار بن الأوزر, قال البخاري وأبو حاتم والمؤلف: له صحبة, كان فارسا شجاعا شاعرا, شهد قتال مسيلمة باليمامة, فأبلى فيه بلاء عظيما حتى قطعت ساقاه جميعا, فجعل يحبو على ركبتيه ويقاتل, وتطؤه الخيل حتى غلبه الموت, قاله الواقدي, وقيل: قتل بأجنادين من الشام, قاله موسى بن عقبة, وقيل: شهد فتح دمشق, ثم نزل حران, وقيل: توفي بالكوفة زمن عمر بن الخطاب, ويقال: توفي بدمشق, ودفن بظاهر الباب الشرقي. وانظر "أسد الغابة 3/52-53" و"الإصابة 2/200-201". والحديث عند وكيع في "الزهد 495" ومن طريقه أخرجه أحمد 4/339, والطبراني 8128. وأخرجه أحمد 4/76 و322 و339, والدارمي 2/88, والبخاري في "التاريخ الكبير 4/338-339" و339 وهناد في "الزهد" 795, والفسوي في "المعرفة والتاريخ 2/654" والطبراني 8129, والحاكم 3/237, والبيهقي 8/16, وابن الأثير في "أسد الغابة 3/53" والذهبي في "الميزان 4/449" من طرق عن الأعمش, بهذا الإسناد. قال الحاكم: صحيح الإسناد, ولا يحفظ لضرار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير هذا. وأخرجه أحمد 4/311 و339, والبخاري في "التاريخ الكبير 4/339" والطبراني 8127, والحاكم 3/620م.

5284- إسناده صحيح على شرط الصحيح. عبد الرحمن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن الحارث بن كنانة المدني. وأخرجه أحمد 2/288 و354, وأبو داود 3749 في الأطعمة: باب ما جاء في الضيافة, والبيهقي 9/197 من طريقين عن أبي هريرة, به. وله شاهد من حديث ابن عمر عند البزار 1929. وآخر من حديث ابن عباس عند الطبراني في "الأوسط", قال الهيثمي 8/176: فيه رشدين بن كريب وهو ضعيف. وثالث من حديث زيد بن خالد عند الطبراني 5186 و5187, والبزار 1925 قال الهيثمي: ورجال الصحيح. ورابع من حديث ابن مسعود عند البزار 1928, وقال الهيثمي: رجاله ثقات. وخامس عن أبي سعيد الخدري, وقد تقدم ضمن حديث مطول 5281.

ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا وَرَاءَ هَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے' جو اس سے زیادہ ہو وہ صدقہ ہوگی۔''

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ تَقْدِيمَ مَا حَضَرَ لِلْاَضْيَافِ وَاِنْ لَمْ يُشْبِعْهُمْ فِي الظَّاهِرِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جو کچھ موجود ہو وہ مہمان کے سامنے پیش کردے اگرچہ بظاہر وہ انہیں سیر نہ کرسکتا ہو

5285 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاوِيًا، فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا اِلَّا نَحْوُ مُدٍّ مِنْ دَقِيقِ شَعِيرٍ، قَالَ: فَاعْجِنِيهِ وَاَصْلِحِيهِ، عَسٰى اَنْ نَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْكُلَ عِنْدَنَا، قَالَ: فَعَجَنَتْهُ وَخَبَزَتْهُ، فَجَاءَ قُرْصًا، فَقَالَ: ادْعُ لِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَاسٌ، قَالَ مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ: اَحْسِبُهُ بِضْعَةً وَثَمَانِينَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَبُوْ طَلْحَةَ يَدْعُوكَ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: اَجِيبُوا اَبَا طَلْحَةَ فَجِئْتُ مُسْرِعًا حَتّٰى اَخْبَرْتُهُ اَنَّهُ قَدْ جَاءَ وَاَصْحَابُهُ، قَالَ بَكْرٌ: فَقَفَدَنِي قَفْدًا، وَقَالَ ثَابِتٌ: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ بِمَا فِي بَيْتِي مِنِّي، وَقَالَا جَمِيعًا عَنْ اَنَسٍ: فَاسْتَقْبَلَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا قُرْصٌ، رَاَيْتُكَ طَاوِيًا، فَاَمَرْتُ اُمَّ سُلَيْمٍ، فَجَعَلَتْ ذٰلِكَ قُرْصًا، قَالَ: فَدَعَا بِالْقُرْصِ، وَدَعَا بِجَفْنَةٍ فَوَضَعَهُ فِيهَا، وَقَالَ: هَلْ مِنْ سَمْنٍ؟ قَالَ: اَبُوْ طَلْحَةَ: وَكَانَ فِي الْعُكَّةِ شَيْءٌ، فَجَاءَ بِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ يَعْصِرَانِهَا حَتّٰى خَرَجَ شَيْءٌ، فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ سَبَّابَتَهُ، ثُمَّ مَسَحَ الْقُرْصَ فَانْتَفَخَ، وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ فَانْتَفَخَ الْقُرْصُ، فَلَمْ يَزَلْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَالْقُرْصُ يَنْتَفِخُ حَتّٰى رَاَيْتُ الْقُرْصَ فِي الْجَفْنَةِ يَتَمَيَّعُ، فَقَالَ: ادْعُ عَشْرَةً مِنْ اَصْحَابِي فَدَعَوْتُ لَهُ عَشْرَةً، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي

5285- إسناده حسن ,رجاله رجال الشيخين غير مبارك بن فضالة فقد روى له البخاري تعليقا وأصحاب السنن وهو صدوق ,وقد صرح بالتحديث ,فانتفت شبهة تدليسه ,وأبو طلحة :هو زيد بن سهل الأنصاري زوج أم سليم والدة أنس .وهو في "مسند أبي يعلى "ورقة 195/1,وأخرجه الفيريابي في "دلائل النبوة 11"عن هدبة بن خالد ,بهذا الإسناد ,وأورده الحافظ ابن كثير في "شمائل الرسول "ص 200-199عن أبي يعلى .

وَسَطِ الْقُرْصِ، وَقَالَ: كُلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَاَكَلُوْا حَوَالَيِ الْقُرْصِ حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيْ عَشْرَةً فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو عَشْرَةً عَشْرَةً، يَاْكُلُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْقُرْصِ حَتّٰى اَكَلَ مِنْهُ بَضْعَةٌ وَثَمَانُوْنَ مِنْ حَوَالَيِ الْقُرْصِ حَتّٰى شَبِعُوا، وَاَنَّ وَسَطَ الْقُرْصِ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ كَمَا هُوَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کے عالم میں دیکھا' تو وہ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس' تو صرف جو کے آٹے کا ایک مد ہے حضرت ابوطلحہ نے کہا: تم اسے گوندھ لو اور اسے تیار کرلو' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرتے ہیں تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس کھانا کھائیں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے آٹا گوندھ لیا اور روٹی پکالی پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روٹیوں کے پاس آئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے ہاں بلالاؤ راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ہمراہ کچھ لوگ بھی تھے۔ یہاں مبارک بن فضالہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: میرا خیال ہے وہ 80 سے زیادہ لوگ تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا ابوطلحہ کی دعوت کو قبول کرو (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں تیزی سے چلتا ہوا آیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب تشریف لارہے ہیں۔

یہاں بکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: میں تیزی سے چلتا ہوا آیا اور ثابت نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں جو کچھ میرے گھر میں ہے پھر اس کے بعد دونوں راویوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس' تو صرف ایک تھال (جتنا) کھانا ہے میں نے آپ کو بھوکا دیکھا تھا' تو میں نے اُمّ سلیم سے کہا اس نے یہ کھانا تیار کردیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تھال منگوایا اور آپ نے ایک پیالہ منگوا کر وہ روٹی اس میں رکھی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس گھی ہے حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: ایک کپی میں تھوڑا سا ہے وہ اسے لے کر آگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسے نچوڑنے لگے' یہاں تک کہ تھوڑا سا گھی نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے لگایا اور اسے روٹی پر لگادیا' تو وہ پھول گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ پڑھا' تو روٹی اور پھول گئی۔ اس کے بعد مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے رہے' یہاں تک کہ وہ روٹی پھولتی ہوئی اس پوری پرات کے اوپر غالب آگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحاب میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ میں نے دس آدمیوں کو بلوایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک روٹی کے درمیان میں رکھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے کھانا شروع کرو۔ انہوں نے اطراف سے روٹی کھانا شروع کی' یہاں تک کہ وہ سیر ہوگئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس دس آدمیوں کو بلا کر لاؤ اس کے بعد حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دس دس کرکے آدمیوں کو بلاتے رہے' یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے وہ روٹی 80 سے زیادہ افراد نے روٹی کے اطراف میں سے کھالیا' یہاں تک کہ وہ سب سیر ہوگئے اور روٹی کا درمیان کا وہ حصہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا ہوا تھا۔ وہ اسی طرح تھا

جیسے پہلے تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِيثَارُ الْاَضْيَافِ عَلٰى اِشْبَاعِ عِيَالِهٖ اِذَا عَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّهُمْ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ مہمانوں کے لیے ایثار کرتے ہوئے اپنے گھر والوں کو بھوکا رکھے جبکہ اسے اس بات کا علم ہو کہ یہ چیز انہیں نقصان نہیں پہنچائے گی

5286 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّىْ مَجْهُودٌ، فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ، فَقَالَتْ: وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا، مَا عِنْدِىْ اِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَنْ يُضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ، فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ: هَلْ عِنْدَكِ شَىْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا قُوتُ صِبْيَانِىْ، قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بِشَىْءٍ، فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَطْفِئِى السِّرَاجَ وَاَرِيهِ اَنَّا نَاْكُلُ، فَاِذَا اَهْوٰى لِيَاْكُلَ قُوْمِىْ اِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيهِ، قَالَ: فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا اللَّيْلَةَ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میں ضرورت مند ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھجوایا' تو اس خاتون نے عرض کی۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے پاس صرف پانی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھجوایا۔ انہوں نے بھی یہ جواب دیا' یہاں تک کہ تمام ازواج نے اسی طرح کا جواب دیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا آج رات کون اسے مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے' تو ایک انصاری کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں بناؤں گا وہ اسے ساتھ لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں

5286– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب, وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 285/1. وأخرجه مسلم 2054 في الأشربة: باب إكرام الضيف وفضل إثارة, عن زهير بن حرب, بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 3798 في مناقب الأنصار: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ), و 4889 في تفسير سورة الحشر: باب (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِم), والواحدي في "أسباب النزول" ص 281, والبيهقي "السنن" 4/185, وفي "الأسماء والصفات" 2/217 من طرق عن فضيل بن غزوان, به. وأخرجه بنحوه أبو يعلى ورقة 286 من طريقين عن يزيد بن كيسان, عن أبي حازم, به.

صرف بچوں کی خوراک ہے۔ اس انصاری نے کہا: تم انہیں کسی چیز کے ذریعے بہلا دینا جب ہمارا مہمان اندر آئے تو تم چراغ روشن کرنا اور یوں ظاہر کرنا جیسے ہم کھانا کھانے لگے ہیں جب وہ کھانے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو تم چراغ کی طرف جا کر اسے بجھا دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ سب لوگ بیٹھ گئے اور کھانا صرف مہمان نے کھایا۔ اگلے دن صبح وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو گزشتہ رات تم دونوں (میاں بیوی) کا کیا ہوا طرز عمل بہت پسند آیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّثْوِىَ الضَّيْفُ عِنْدَ مِنْ يُّضَيِّفُهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مہمان میزبان کے ہاں اتنا طویل قیام کرے کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے

5287 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّثْوِىَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ

(توضیح مصنف): اَبُوْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيُّ اسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ جِلَّةِ الصَّحَابَةِ، عِدَادُهُ فِىْ اَهْلِ الْحِجَازِ، مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّيْنَ

❀❀ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے جو شخص اللہ تعالیٰ

5287- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/929 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم :باب جامع ما جاء في الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/385, والبخاري 6135في الأدب :باب إكرام الضيف وخدمته, وفي "الأدب المفرد 743," وأبو داود 3748في الأطعمة :باب ما جاء في الضيافة ,والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة" 9/224, والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 4/22, "والطبراني في "الكبير 22/475. " وأخرجه أيضا من طريق مالك الحاكم 4/164, وجزم بأن الشيخين لم يخرجاه !وقال :والذى عندى أن الشيخين رضي الله عنهما أهملا حديث أبي شريح !لرواية عبد الرحمن بن إسحاق عن سعيد المقبرى ,عن أبي هريرة رضى الله عنه ,ثم ذكره الحديث المتقدم برقم 506و 516. وأخرجه أحمد 4/31و 386-6/385, والبخاري 6019في الأدب :باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره, و 6476في الرقاق :باب حفظ اللسان ,وفي "الأدب المفرد 741," ومسلم 4814ص 1352في اللقطة :باب الضيافة وغاية الضيافة إلى كم هي ,وابن ماجة 3675في الأدب :باب حق الضيف ,والنسائي في "الكبرى ,"والطحاوي في "مشكل الآثار 4/22, "والبيهقي 197-9/196 والطبراني 22/476و 477و 478من طرق عن سعيد المقبرى ,به. وأخرجه أحمد 4/31و 6/384, ومسلم 48في الإيمان :باب الحث على إكرام الجار والضيف ,والبخاري في "الأدب 102," والطحاوي في "المشكل 4/21, "والبيهقي 5/86من طريقين عن نافع بن جبير بن مطعم ,عن أبي شريح ,بنحوه.

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہئے ورنہ خاموش رہنا چاہئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے۔ اہتمام کے ساتھ اس کی دعوت ایک دن اور ایک رات ہوگی عام مہمان نوازی تین دن ہوگی اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ شمار ہوگا۔ البتہ مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اتنے دن وہاں قیام کرے کہ میزبان کو حرج میں مبتلا کر دے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوشریح کعبی کا نام خویلد بن عمرو ہے یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ان کا انتقال **68** ہجری میں ہوا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ لِلضَّيْفِ مُطَالَبَةَ حَقِّهِ عَمَّنْ يَّنْزِلُ بِهٖ اِذَا لَمْ يَقُمْ بِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مہمان کو اپنے حق کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے اس شخص سے' جس کے ہاں وہ پڑاؤ کرتا ہے اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرتا

5288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يُضَيِّفُوْنَا، فَكَيْفَ تَرَى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، وَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِي لَهٗ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے' تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرو' تو اگر وہ تمہارے لئے اس چیز کا حکم دیں جو مہمان کے لئے مناسب ہوتی ہے' تو اسے قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے' تو تم ان سے مہمان کا وہ حق حاصل کرو جو مہمان کے لئے ہونا چاہئے۔

5288- إسناده صحيح على شرط الشيخان أبو الوليد هوا الطيالسي هشام بن عبد الملك وليث :هو ابن سعد ,وأبو الخير: اسمه مرثد بن عبد الله. وأخرجه احمد , 4/149 والبخارى 2461 فى المظالم :باب قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه , 6137 فى الأدب :باب إكرام الضيف وخدمة إياه نفسه ,وفى الأدب , 745 ومسلم 1727 فى اللقطة باب وابن ماجه 3676 فى الأدب باب حق الضيف ,والبيهقى 9/179 و .270-10 والبغوى 3003 من طرق الليث بن سعد بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى 1589 فى السير :باب ما يحل أموال أهل الذمة ,عن قتيبة ,عن ابن لهيعة ,عن يزيد بن أبى حبيب ,عن أبى الخير ,عن عقبه بن عامر ,قال :قلت يا رسول إنا نمر بقوم فلا هم يضيفونا ولا يؤدون مالنا عليهم من حق ولا نحن نأخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :إن أبو ألا إن تأخذوا كرها فخذوا "وقال :هذا الحديث حسن ,وقد رواه الليث بن سعد عن يزيد بن أبى حبيب أيضا.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ اِذَا دُعِيَ الْمَرْءُ اِلَيْهَا

جب آدمی کو دعوت دی جائے' تو دعوت کو قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5289 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيتُمْ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تمہیں دعوت دی جائے' تو تم دعوت میں جاؤ۔''

5290 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ، اَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): كَانَ اِذَا دُعِيَ ذَهَبَ اِلَى الدَّاعِي، فَاِنْ كَانَ صَائِمًا دَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ، وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا جَلَسَ فَاَكَلَ، قَالَ نَافِعٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دُعِيتُمْ اِلٰى كُرَاعٍ فَاَجِيبُوا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب انہیں دعوت دی جاتی تھی' تو وہ دعوت میں چلے جاتے تھے۔ اگر انہوں نے روزہ رکھا ہوتا تھا' تو برکت کی دعا کر کے واپس تشریف لے آتے تھے اور اگر روزہ نہیں ہوتا تھا' تو وہاں تشریف فرما ہوتے تھے اور کھانا کھالیا کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہاری پائے (کھانے) کی دعوت کی جائے' تو تم اسے قبول کرلو''۔

5289- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أيوب :هوا ابن أبي تميمة السختياني.وأخرجه احمد 2/68و 127ومسلم 99 1429في النكاح باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوه من طريق حماد بن زيد بهذا الإسناد وانظر ما بعده والحديث 5270

5290- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير هارون بن سعيد الايلي فمن رجال مسلم ابن وهب:أبو عبد الله. واخرج القسم الأول منه أبو عوانة في صحيحه فيما ذكره الحافظ في "الفتح 9/247 "من طريق عمر بن محمد العمري بهذا الإسناد واخرج القسم الثاني منه مسلم 104 1429في النكاح باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوه والبيهقي 7/262 من طريق حرملة بن يحيى عن ابن وهب بهذا الإسناد واخرج البخاري 5179والبيهقي 2/262من طرق عن حجاج محمد قال : قال ابن جريج :اخبرني موسى بن عقبه ,عن نافع :قال سمعت عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم"أجيبوا هذه الدعوة إذا دعيت لها "قال :وكان عبد الله بن عمر يأتي الدعوة في العرس وغير العرس ,ويأتيها وهو صائم .لفظ مسلم وأخرجه احمد 2-101عن عفان ,عن وهيب ,عن أيوب ,عن نافع بنحوه واخرج ابن أبي شيبه 3/64عن مجاهد قال :كان ابن عمر إذا دعي إلى طعام وهو صائم فأجاب ,فإذا جاؤوا بالمائدة وعليها الطعام مد يده ثم قال :خذوا باسم الله ,فإذا أهوى القوم كف يده.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ وَقَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَلَوْ كَانَ الشَّيْءُ تَافِهًا

دعوت قبول کرنے اور تحفہ قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ خواہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہو

5291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُهُ، وَلَوْ دُعِيتُ اِلَيْهِ لَاَجَبْتُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے پایہ تحفے کے طور پر دیا جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر اس کے لئے میری دعوت کی جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ اِجَابَةَ الدَّعْوَةِ وَاِنْ كَانَ الْمَدْعُوُّ اِلَيْهِ تَافِهًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی دعوت کو قبول نہ کرے اگرچہ جس چیز کی طرف دعوت دی گئی ہے وہ کوئی معمولی سی چیز ہو

5292 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ دُعِيتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ، وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ لَقَبِلْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے پائے کی دعوت دی جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر وہ مجھے تحفے کے طور پر دیا جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا۔''

5291– إسناده صحيح على شرط البخاري رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن محمد فثقة رواه له البخاري .أبو حازم :هو سليمان الاشجعي. أسباط بن محمد بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 2/424و 479و 481و .512والبخاري 2568في الهبة :باب القليل من الهبة ,و 5178في النكاح :باب من أجاب إلى كراع .والنسائي في الوليمة كما في التحفه 10/83 والبيهقي 6/169من طرق عن الأعمش ,به.

5292– إسناده صحيح على شرط الشيخين وسماع يزيد بن زريع من سعيد بن أبي عروبة قبل الاختلاط. وأخرجه الترمذي في السنن 1338في الأحكام :باب ما جاء في قبول الهدية وإجابة الدعوة وفي "الشمائل 330 "عن محمد بن عبد الله بن بزيع عن بشر بن المفضل عن سعيد بن أبي عروبة بهذا الإسناد. وقال حسن :صحيح وأخرجه البيهقي 6/169من طريق سعيد بن بشير , عن قتادة ,به.

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِجَابَةِ الْمَرْءِ اِذَا دُعِيَ عَلَى الشَّيْءِ الطَّفِيفِ

آدمی کے لیے دعوت قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب اسے کسی معمولی سی چیز کی دعوت دی جائے

5293 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ خَيَّاطًا بِالْمَدِينَةِ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُبْزِ شَعِيرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَكَانَ فِيهَا قَرْعٌ، قَالَ اَنَسٌ: فَكُنْتُ اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ، قَالَ: فَكُنْتُ اُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَزَلِ الْقَرْعُ يُعْجِبُنِي مُنْذُ رَاَيْتُهُ يُعْجِبُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک درزی تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی جس میں جو کی روٹی تھی اور بھنا ہوا گوشت تھی جس میں کدو ملے ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کو کدو پسند آئے، تو میں کدو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کرنے لگا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں پسند کرتے ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد میں بھی ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِجَابَةِ اِلَى الْوَلَائِمِ اِذَا دُعِيَ الْمَرْءُ اِلَيْهَا

ولیمے کی دعوت قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب آدمی کو اس کی دعوت دی جائے

5293- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم 4539من غير هذا الطريق وأخرجه احمد 3/180و 252و 289من طريق همام بن يحيى ,بهـذا الإسناد وأخرجه مختصرا احمد 3/210-211 و 270من طريق أبان ,عـن قتادة وفي لفظه عنده"يهوديا"بدل"خياطا."

5294- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ 2/564 "في النكاح .باب جاء في الوليمة .ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5173في النكاح :بـاب حق إجابة الوليمة والدعوة ,ومسلم 142996في النكاح :بـاب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوه ,وأبو داود 3736في الأطعمة :بـاب ما جاء في أجابه الدعوة ,والبغوى.2314 وأخرجه احمد , 2/37ومسلم ,142997 والترمذي 1098فـي النكاح :بـاب مـا جاء في إجابة الداعي ,وأبو داود 3737مـن طريقين عن نافع ,به .قال الترمذي :حسن صحيح . زاد أبو داود"فـان كـان مفطرا أكلها ,وان كـان صـائما فليدع" إسناده صحيح ,سـويـد بـن نصر ثقة روى له الترمذي والنسائي ,ومـن فـوقـه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الحميد بن المنذر بن الجارود فمن رجال ابن ماجه ,وهو ثقة .ابن عون: هـو عبـد الله بن عون أرطبان ,وابن سيرين :هـو انس بن سيرين. وأخـرجه احمد 3/112و , 129-128وأبو عبيد في "غريب الحديث , 3/419 "وابن ماجه 756في المساجد والجماعات : باب المساجد في الدور ,من طرق عن عبد الله بن عون ,بهذا الإسناد. ونسبه البويصي في "مصباح الزجاجة "ورقة 51/2إلى احمد وحسن إسناده ,وقال :ولـه أصل في الصحيح من حديث إسحاق بن أبي طلحة عن أنس بن مالك.

5294 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کسی شخص کو ولیمے کی دعوت دی جائے تو اسے اس میں جانا چاہیے۔"

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلتَّقِيِّ الْفَاضِلِ اَنْ يَّاْكُلَ فِيْ بَيْتِ مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فِي التُّقٰى وَالْفَضْلِ

متقی اور فاضل شخص کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ اس شخص کے ہاں کھانا کھائے جو پرہیزگاری اور فضیلت میں اس سے کم درجے کا ہو

5295 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُوْدِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: صَنَعَ بَعْضُ عُمُوْمَتِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، وَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَاْكُلَ فِيْ بَيْتِيْ، وَتُصَلِّيَ فِيْهِ، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا فِي الْبَيْتِ فَحْلٌ مِّنْ تِلْكَ الْفُحُوْلِ، فَاَمَرَ بِجَانِبٍ مِّنْهُ فَكُنِسَ، ثُمَّ رُشَّ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ایک چچا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کرلیا۔ انہوں نے گزارش کی کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر میں کھانا کھائیں اور وہاں نماز ادا کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں آئے گھر میں ایک نر جانور تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے ایک طرف جھاڑو دی گئی پھر وہاں پانی چھڑکا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی۔ ہم نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِلْمُضِيْفِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا عِنْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ الطَّعَامِ

مہمان کا میزبان کے لیے دعا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہو' یہ اس کے علاوہ ہے' جو ہم نے پہلے بیان کیا ہے

5296 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَفْطَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سَعْدٍ، فَقَالَ: اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ،

وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں افطاری کی تو ارشاد فرمایا: تمہارے ہاں روزہ داروں نے افطاری کی ہے اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے رحمت کی اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الضَّيْفُ لِمَنْ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهِمْ

اس بات کا تذکرہ مہمان نے جن لوگوں کا کھانا کھایا ہو وہ انہیں کیا دعا دے

5297 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ، فَاَتَاهُ بِطَعَامٍ وَحَيْسٍ وَسَوِيقٍ وَتَمْرٍ، ثُمَّ اَتَاهُ بِشَرَابٍ فَنَاوَلَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ: وَكَانَ يَاْكُلُ التَّمْرَ وَيَضَعُ النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، ثُمَّ يَرْمِي بِهِ، ثُمَّ دَعَا لَهُمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

حضرت عبداللہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہمراہ تشریف لائے۔ آپ نے وہاں قیام کیا۔ آپ کی خدمت میں کھانا، حیس، ستو اور کھجور پیش کئے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا، تو آپ نے اپنے دائیں طرف والے شخص کی طرف بڑھا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھاتے تھے اور گٹھلی کو اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے درمیان رکھ دیتے تھے پھر آپ اسے پھینک دیتے تھے پھر آپ نے ان لوگوں کے لئے دعائے رحمت کی اور یہ دعا کی۔

"اے اللہ! جو رزق، تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت رکھ دے ان کی مغفرت کر اور ان پر رحم کر دے۔"

5296- صحيح بشاهده وهذا سند ضعيف ,مصعب بن ثابت ,هو ابن عبد الله بن الزبير ,ضعفه أحمد وابن معين ,وأبو حاتم والنسائي وغيرهم ,وذكره المؤلف في "الثقات "وقال :قد أدخلته في "الضعفاء "وهو ممن استخير الله تعالى فيه .سعيد بن يحيى :هو اللخمي . وأخرجه ابن ماجه 1747في الصيام باب :ثواب في فطر صائما عن هشام بن عمار في هذا الإسناد وضعف البوصيري "مصباح الزجاجة"ورقه 114/2إسناده بمصعب بن ثابت

5297- إسناد صحيح على شرط مسلم رجاله الشيخين غير يزيد بن خمير فمن رجال مسلم وأخرجه احمد 4/188و 189و 190ومسلم 2042في الأشربة :باب استحباب وضع النوى خارج التمرة وأبو داود 3729وفي الأشربة :في النفخ في الشرب والتنفس فيه والترمذي 3576وفي الدعوات باب ما جاء في دعاء الضيف والنسائي في "اليوم والليلة 292"و 293وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 205والبيهقي 7/274من طريق عن شعبه وبهذا الإسناد قال الترمذي :حسن صحيح وأخرجه احمد 4/187 188والنسائي في"اليوم والليلة 294 "من طريق هشيم عن هاشم بن يوسف عن عبد الله بن بسر به

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ دَارَ بُسْرٍ كَانَ رَاكِبًا بَغْلَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ' جب نبی اکرم ﷺ حضرت بسر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے تھے ' تو آپ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے

5298 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ ، فَاَخَذَ بِلِجَامِهَا، فَقَالَ: انْزِلْ عِنْدِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَنَزَلَ عِنْدَهُ، قَالَ: فَجَاءَ هُمْ بِحَيْسٍ فَاَكَلُوهُ، ثُمَّ جَاءَ هُمْ بِتَمْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَيَقُوْلُ بِالنَّوٰى هٰكَذَا وَيُقَلِّبُهُ، وَضَمَّ شُعْبَةُ اُصْبُعَيْهِ، ثُمَّ جَاءُوْهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَ الَّذِیْ عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس سے گزرے آپ اس وقت سفید خچر پر سوار تھے۔ میرے والد نے اس کی لگام پکڑ لی، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ میرے ہاں قیام کریں' تو نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں ٹھہر گئے راوی بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حیس لے کر آئے ان لوگوں نے اسے کھالیا پھر وہ کھجوریں لے کر آئے' تو نبی اکرم ﷺ کھجوریں کھانے لگے' اور اس کی گٹھلیوں کو یوں الٹنے لگے۔ یہاں شعبہ نامی راوی نے دو انگلیوں کو ملا کر یہ دکھایا' پھر ان کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا پھر آپ نے اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف اسے بڑھا دیا پھر آپ نے دعا کی۔

"اے اللہ! جو رزق' تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت رکھ دے ان کی مغفرت کر دے اور ان پر رحم کر دے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن خمیر نامی راوی منفرد ہے

5299 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا

5298- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو مكرر ما قبل ابن أبی عدی هو محمد بن إبراهيم. وأخرجه مسلم " 2042"فی الأشربة :باب استحباب وضع النواه خارج الثمرة عن حمد بن بشار بهذا الإسناد.

عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، وَسَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبِىْ لِاُمِّىْ: لَوْ صَنَعْتِ طَعَامًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَنَعَتْ ثَرِيْدَةً، وَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا يُقَلِّلُهَا، فَانْطَلَقَ اَبِىْ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى ذِرْوَتِهَا، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فَاَخَذُوا مِنْ نَوَاحِيهَا، فَلَمَّا طَعِمُوا، دَعَا لَهُمْ، قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِىْ رِزْقِهِمْ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے میری والدہ سے کہا اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کرو (تو یہ مناسب ہوگا) اس خاتون نے ثرید تیار کیا۔ راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا: وہ تھوڑا سا تھا۔ میرے والد گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک برتن کے اوپر رکھا پھر آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر اسے حاصل کرو لوگوں نے اطراف سے اسے حاصل کرنا شروع کیا جب ان لوگوں نے کھانا کھالیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! ان کی مغفرت کر دے ان پر رحم کر اور ان کے رزق میں برکت عطا کر''

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اِذَا دُعِىَ اِلٰى دَعْوَةٍ وَجَاءَ مَعَهُ بِغَيْرِهٖ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ صَاحِبَ الْبَيْتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب اسے کسی دعوت پر بلایا جائے اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی آجائے' تو وہ اس کے بارے میں صاحب خانہ سے اجازت لے

5300 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ،

5299- إسناده صحيح على شرط مسلم ,وهو مكرر ما قبله .عيسى بن يونس :هو ابن أبي إسحاق السبيعي ,وصفوان بن عمرو :هو ابن هرم السكسكي أبو عمرو الحمصي . وأخرجه الدارمي ,2/94-95والنسائي في الوليمة كما في "التحفة 4/294" من طريقين عن عيسى بن يونس ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/188عن أبي المغيرة ,عن صفوان بن أمية ,عن صفوان بن عمرو, به.

5300- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب ,وجرير :هو ابن عبد الحميد ,وأبو معاوية : هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه مسلم 2036في الأشربة :باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام ,والبيهقي 7/265من طريقين عن زهير بن حرب ,عن أبي معاوية ,بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم ,2036والطبراني في "الكبير 17/530 "من طريقين عن جرير ,عن الأعمش ,به. وأخرجه مسلم ,2036والترمذي 1099في النكاح :باب ما جاء في من يجيء إلى الوليمة من غير دعوة ,والطبراني 17/531من طرق عن أبي معاوية ,عن الأعمش ,به. وأخرجه أحمد ,4/120والدارمي ,2/105-106 والبخاري 2081في البيوع :باب ما قيل في اللحام والجزار ,و 2456في المظالم :باب إذا أذن إنسان لآخر شيئا جاز ,و 5434 في الأطعمة :باب الرجل يدعى إلى طعام فيقول :وهذا معي ,و :5461باب الرجل يتكلف الطعام لإخوانه ,ومسلم ,2036 والطبراني 17/524و525و526و527و528و ,529والبيهقي 7/264-265من طرق عن الأعمش ,به .وانظر.5302

وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ، فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِیْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةٍ، فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، قَالَ: فَصَنَعَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا تَبِعَنَا، فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ: بَلْ آذَنُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام ابوشعیب تھا۔ اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بنایا کرتا تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک محسوس ہوئی۔ اس نے اپنے غلام سے کہا تم ہمارے پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کرو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے کھانا تیار کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ آدمیوں سمیت تشریف لائے۔ ایک اور شخص بھی آپ کے پیچھے آگیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر پہنچے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص ہمارے پیچھے آگیا ہے اگر تم چاہو' تو تم اسے اجازت دو اور اگر چاہو' تو یہ واپس چلا جائے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا دُعِیَ اِلٰی ضِيَافَةٍ اَنْ يَّسْتَدْعِیَ مِنَ الْمُضِيْفِ ذَهَابَ غَيْرِهٖ مَعَهٗ اِذَا عَلِمَ عَدَمَ كَرَاهِيَةِ الْمُضِيْفِ لِذٰلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب اسے کسی دعوت میں بلایا جائے'

تو وہ میزبان سے یہ گزارش کرے کہ وہ اپنے ساتھ کسی دوسرے کو بھی لے جائے جب کہ اسے اس بات کا پتہ ہو کہ میزبان اس چیز کو ناپسند نہیں کرے گا

5301 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا فَارِسِيًّا كَانَ جَارًا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرَقَتُهٗ اَطْيَبَ شَیْءٍ رِيْحًا، فَصَنَعَ طَعَامًا، ثُمَّ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَنْ تَعَالَ، وَعَائِشَةُ اِلٰی جَنْبِهٖ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰذِهٖ مَعِیْ وَاَشَارَ اِلٰی عَائِشَةَ، فَقَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ اَشَارَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَهٰذِهٖ مَعِیْ قَالَ: لَا، ثُمَّ

5301- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أبو يعلى 3354عن عبد الرحمن بن سلام الجمحي ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/123و ,272ومسلم 2037في الأشربة :باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه ,والنسائي 6/158في الطلاق :باب الطلاق بالإشارة المفهومة ,من طرق عن حماد بن سلمة ,به. وأخرجه الدارمي 2/105من طريق سليمان بن المغيرة, عن ثابت ,به.

اَشَارَ اِلَيْهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: وَهٰذِهِ مَعِى وَاَشَارَ اِلٰى عَائِشَةَ، قَالَ: نَعَمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک فارسی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ اس کا شوربا انتہائی خوشبودار ہوتا تھا۔ اس نے کھانا تیار کیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اشارہ کیا کہ آپ تشریف لے آئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ بھی میرے ساتھ آئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کیا' تو اس نے جواب دیا: جی نہیں پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ساتھ ہے اس نے پھر عرض کی جی نہیں پھر اس نے تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کیا تھا' تو اس نے کہا: ٹھیک ہے (یعنی یہ بھی تشریف لے آئیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَّسْتَعْمِلُ هٰذَا الْفِعْلَ بِعَائِشَةَ وَحْدَهَا دُوْنَ غَيْرِهَا مِنْ اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے کسی اور کے لیے یہ کیا ہی نہ ہو

5302 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِى وَائِلٍ، عَنْ اَبِى مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): صَنَعَ رَجُلٌ طَعَامًا، فَبَعَثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ائْتِنِى اَنْتَ وَخَمْسَةً، قَالَ: فَبَعَثَ اِلَيْهِ: اَتَاْذَنُ لِى فِى سَادِسٍ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کھانا تیار کیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا اور عرض کی آپ سمیت پانچ آدمی میرے ہاں تشریف لے آئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیغام بھجوایا کیا تم میرے ساتھ چھٹے آدمی کو بھی شریک ہونے کی اجازت دو گے۔

5302- إسناده صحيح على شرط الشيخين .بندار :هو لقب محمد بن بشار ,وسليمان :هو امش ,وابن عدى :هو محمد بن إبراهيم .وقد تقدم مطولا برقم.5300 وأخرجه مسلم 2036في الأشربة :باب ما يفعل الضيف إذا الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام ,والنسائى فى الوليمة كما فى "التحفة 7/331 "من طريقين عن شعبة ,بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى عن أحمد بن عبد الله بن الحكم ,عن عثمان بن عمر بن فارس ,عن شعبة ,عن الحكم ,عن أبى وائل ,به .وقال بإثره :هذا خطأ ,والصواب الذى قبله.

ذِكْرُ تَخْيِيرِ الْمَدْعُوِّ اِلَى الدَّعْوَةِ بَعْدَ الْاِجَابَةِ بَيْنَ الْاَكْلِ وَالتَّرْكِ

دعوت میں بلائے جانے والے کو اس بات کے اختیار ہونے کا تذکرہ' وہ دعوت میں آنے کے بعد کھائے یا نہ کھائے

5303 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَاِنْ شَاءَ اَكَلَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی شخص کو دعوت میں بلایا جائے' تو اسے دعوت کو قبول کرنا چاہئے اگر وہ چاہے تو کھائے اور اگر چاہے' تو نہ کھائے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ اِذَا دُعِىَ الْمَرْءُ اِلَيْهَا اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ

اس بات کے بیان کرنے کا تذکرہ' دعوت کو قبول کرنے کا حکم لازمی طور پر نہیں ہے بلکہ استحباب کے طور پر ہے' جب آدمی کو اس میں بلایا گیا ہو

5304 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ:

5303- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير فمن رجال مسلم ,وقد صرح هو وابن جريج بالتحديث عند الطحاوى ,فانتفت شبهه تدليسها أبو عاصم هو الضحاك بن مخلد النبيل . وأخرجه مسلم 1430فى النكاح: باب الأمر بإجابة الداعى إلى الدعوة وابن ماجه 1751فى الصيام باب من دعي إلى طعام وهو صائم ,والطحاوى فى "مشكل الآثار" 4/148من طرق عن أبى عاصم بهذا الإسناد . وأخرجه احمد 3/392ومسلم 1430وأبو داورد 3740فى الأطعمة :باب ما جاء فى أجابه الدعوة والطحاوى فى "المشكل 4/148 "والبغوى 2316من طرق عن سفيان عن أبى الزبير ,به.

5304- حديث صحيح ابن أبى السرى متابع ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين وهو فى مصنف عبد الرزاق 19662 ومن طريق عبد الرزاق أخرجه احمد 2/267ومسلم 1432109فى النكاح :باب الأمر بإجابة الداعى إلى دعوة والبيهقى .7/263 وأخرجه مالك 2/546فى النكاح :باب ما جاء فى الوليمة وسعيد بن منصور 24والحميدى 1171واحمد 2/241والدرامى 2/105والبخارى 5177فى النكاح :باب من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله ومسلم 1432وأبو داود 3742فى الأطعمة: باب ما جاء فى الدعوة وابن ماجه 1931فى النكاح :بابأجابه الداعيو الطحاوى فى "مشكل الآثار 4/143 "والبيهقى 7/261 والبغوى 2315من طرق عن الزهرى ,عن الأعرج ,به موقوفا.

(متن حدیث):شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا قَصَّرْتُ بِهِ، لِاَنَّ اَصْحَابَ الزُّهْرِيِّ كُلَّهُمْ كَذَا قَالُوْا مَوْقُوْفًا وَالْمُسْنَدُ هُوَ اٰخِرُ الْحَدِيْثِ: وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے برا کھانا ولیمے کا ہوتا ہے جس میں خوشحال لوگوں کو بلالیا جاتا ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن قتیبہ نے ہمیں یہ بات بیان کی کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ میں نے اس کو مختصر طور پر ذکر کر دیا ہے کیونکہ زہری کے تمام شاگردوں نے اس روایت کو اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ مسند روایت دوسری ہے۔ ''جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5305 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعٰى الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے برا کھانا ولیمے کا کھانا ہے جس میں خوشحال لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ جو (مجمل الفاظ) ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5305- إسناده قوى ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الرحمن الطفاوى فمن رجال البخارى ,وفيه كلام ينزله عن رتبه الصحة ,وهو مكرر ما قبله. وأخرجه احمد 2/405 406عن النعمان بن راشد ,عن الزهرى ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 2303عن زمعة ,عن الزهرى ,عن سعيد أو غيره ,به. قال النووى فى "شرح مسلم :9/237 "معنى هذا الحديث : الإخبار بما يقع من الناس بعده صلى الله عليه وسلم من مراعاة الأغنياء فى الولائم ونحوها ,وتخصيصهم بالدعوة ,وإيثارهم بطيب الطعام ,ورفع مجالسهم وتقديمهم ,وغير ذلك مما هو الغالب فى الولائم ,والله المستعان.

5306 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يُرِيْدُ بِهٖ: فَلْيَدْعُ، لِاَنَّ الصَّلَاةَ دُعَاءٌ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ) (التوبة: 103) اَرَادَ بِهٖ، وَادْعُ لَهُمْ فَاَمَّا الْمُجْمَلُ مِنَ الْاَخْبَارِ فَهُوَ الْخَبَرُ الَّذِیْ يَرْوِيْهِ صَحَابِیٌّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَفْظَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ يَتَهَيَّاُ اسْتِعْمَالُهَا عَلٰى عُمُوْمِ الْخِطَابِ.

وَالْمُفَسَّرُ هُوَ رِوَايَةُ صَحَابِیٍّ اٰخَرَ ذٰلِكَ الْخَبَرَ بِعَيْنِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزِيَادَةِ بَيَانٍ لَيْسَ فِیْ خَبَرِ ذٰلِكَ الصَّحَابِیِّ الْاَوَّلِ ذٰلِكَ الْبَيَانُ حَتّٰى لَا يَتَهَيَّاُ اسْتِعْمَالُ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ هِیَ مُسْتَقِلَّةٌ بِنَفْسِهَا اِلَّا بِاسْتِعْمَالِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ الَّتِیْ هِیَ الْبَيَانُ لِتِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِیْ لَيْسَتْ فِیْ خَبَرِ ذٰلِكَ الصَّحَابِیِّ، قَدْ ذَكَرْنَا كُلَّ خَبَرٍ مُجْمَلٍ وَمُفَسَّرٍ لَهٗ فِی السُّنَنِ فِیْ كِتَابِ: فُصُوْلِ السُّنَنِ، فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنِ الْاِسْتِقْصَاءِ فِیْ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، لِاَنَّ فِيْمَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ مِنْهُ غُنْيَةً لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ وَتَدَبَّرَهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی شخص کو دعوت میں بلایا جائے' تو اسے قبول کرنا چاہئے اور اگر وہ روزہ دار ہو' تو دعائے رحمت کر دے اور اگر روزہ دار نہ ہو' تو کھانا کھالے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اگر وہ روزہ دار ہو' تو دعائے رحمت کر دے۔'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے: وہ دعا کر دے کیونکہ الصلوٰۃ کا مطلب دعا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے یہ فرمایا ہے۔

''تم ان کے اموال میں سے صدقہ وصول کر کے انہیں پاک کر دو اور ان کا تزکیہ اس کے ذریعے کر دو اور ان کے لئے دعائے رحمت کرو بیشک تمہاری دعا ان کے لئے سکون کا باعث ہے۔''

تو اس کے ذریعے مراد یہی ہے' تم ان کے لئے دعا کر دو۔

جہاں تک مجمل روایت کا تعلق ہے' تو یہ وہ روایت ہے' جو ایک صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مستقل لفظ کے طور پر نقل کی ہے' جس میں روایت کے الفاظ عمومی ہیں البتہ وضاحتی روایت وہ ہے' جو دوسرے صحابی نے انہی الفاظ کے ساتھ

5306- إسناده صحيح على شرط الشيخين. هشام: أبو حسان. وأخرجه مسلم 1431في النكاح: باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة، عن أبى بكر بن أبى شيبه، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 2/279و 507، وأبو داود 2640في الصوم: باب في الصائم يدعى إلى وليمه، والترمذى 780في الصوم: باب ما جاء فى إجابة الصائم الدعوة، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة 10/350" والطحاوى فى "مشكل الآثار 4/148" ,149والبيهقى ,7/263والبغوى ,1816والخطيب فى "تاريخه" من طرق هشام، به.

نبی اکرم ﷺ سے اضافی بیان کے ہمراہ نقل کی ہے' جو پہلے والے صحابی کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے' یہاں تک کہ اس مجمل الفاظ والی روایت پر عمل کرنا اس وقت تک ممکن نہیں ہوگا' جب تک ان اضافی الفاظ والی روایت پر عمل نہ کیا جائے جو ان الفاظ کی وضاحت کرتی ہے' جو اس صحابی کی روایت میں نہیں ہے ہم نے سنن میں مجمل اور مفصل دونوں روایتیں کتاب ''فصول سنن'' میں نقل کر دی ہیں۔ اس لئے اس نوعیت کی تمام روایات کو اس کتاب میں جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے' جو اس شخص کے لئے کافی ہوگی۔ جسے اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور جو غور و فکر کرے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اجْتِمَاعِ الْاِخْوَانِ لِلطَّعَامِ فِيْ يَوْمٍ بِعَيْنِهِ مِنَ الْجُمُعَةِ

ہفتے کے کسی بھی متعین دن میں کچھ بھائیوں کے کھانے کے لیے اکٹھے ہونے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

5307 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ تَكُوْنُ الْقَائِلَةُ، وَكَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ، فَكَانَتْ تَجْعَلُ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا، فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِيْ قِدْرٍ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيْرٍ فَتَطْحَنُهَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ السِّلْقُ عُرَاقَةً قَالَ سَهْلٌ: فَكُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَيْهَا مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ قَالَ: فَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ

✿✿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔ ہمارے ایک خاتون تھی۔ وہ اپنی کھیت میں چقندر بویا کرتی تھی' جب جمعہ کا دن آتا تھا' تو وہ چقندر کی جڑیں اتار لیتی تھی اسے ہنڈیا میں پکاتی تھی۔ اس میں مٹھی بھر جو ڈال کر انہیں بھون لیتی تھی' تو اس کا سالن بن جایا کرتا تھا۔ حضرت سہل کہتے ہیں: ہم جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد اس خاتون کے پاس واپس جاتے تھے۔ اسے سلام کرتے تھے' تو وہ کھانا ہمارے آگے کر دیتی تھی' تو ہم اسے کھایا کرتے تھے۔ اس کے اس کھانے کی وجہ سے ہم جمعہ کا دن (جلدی آنے کے) آرزومند ہوتے تھے۔

5307- إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن حماد الأملي فمن رجال البخاري. ابن أبي مريم :هو سعيد بن الحكم بن محمد بن أبي مريم ,وأبو غسان :هو محمد بن مطرف بن رواد الليثي ,وأبو حازم :هو سلمه بن دينار. وأخرجه البخاري 938في الجمعة :باب قال الله تعالى (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) , والطبراني 5788من طريق سعيد بن أبي مريم ,بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 939في الجمعة ,و 2349في الحرث والمزارعة: باب ما جاء في الغرس ,و 5403في الأطعمة :باب السلق والشعير ,في الاستئذان :باب تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال ,والبيهقي 3/241من طريقين عن أبي حازم ,به. وأخرجه احمد 5/336وابن أبي شيبة 2/,106والبخاري 941في الجمعة :باب القائلة بعد الجمعة ,ومسلم 859في الجمعة :باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس وأبو داود 1086في الجمعة: باب وقت الجمعة ,والترمذي 525في الصلاة :باب ما جاء في القائلة يوم الجمعة ,وابن ماجه 1099

بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ عَقَّ عَنْ وَلَدِهِ اَنْ يُّخَلِّقَ رَاْسَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ بَعْدَ الْحَلْقِ

اس بات کے مستحب ہونے کا بیان کہ جو شخص اپنے بچے کا عقیقہ کرتا ہے

وہ اس دن سر مونڈنے کے بعد بچے کے سر پر خوشبو لگائے

5308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا عَقُّوا عَنِ الصَّبِيِّ خَضَبُوا قُطْنَةً بِدَمِ الْعَقِيقَةِ، فَاِذَا حَلَقُوْا رَاْسَ الصَّبِيِّ وَضَعُوهَا عَلٰى رَاْسِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْا مَكَانَ الدَّمِ خَلُوْقًا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب لوگ بچے کا عقیقہ کرتے تھے' تو عقیقے کے خون کے ہمراہ روئی کو گیلا کرتے تھے اور جب وہ بچے کا سر مونڈتے تھے' تو روئی کو بچے کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خون کی جگہ خلوق (مخصوص قسم کی خوشبو) لگایا کرو۔

ذِكْرُ عَقِيقَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنَيِ ابْنَتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ اُمِّهِمَا وَعَنْ اَبِيْهِمَا وَقَدْ فَعَلَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دونواسوں کا عقیقہ کرنے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان دونوں (نواسوں) ان دونوں کی والدہ اور ان دونوں کے والد سے

راضی ہو اور اس نے ایسا کر لیا ہے (یعنی وہ ان سے راضی ہے)

5308- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد ,فقد روى له النسائي ,وهو ثقة .حجاج :هو ابن محمد الأعور ,ويحيى بن سعيد :هو الأنصاري ,وقد صرح ابن جريج بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أبو يعلى ,4521 والبزار ,1239والبيهقي 9/303من طرق عن ابن جريج ,بهذا الإسناد . وأخرج عبد الرزاق 7963عن ابن جريج قال :حدثت حديثا رفع إلى عائشة أنها قالت. . .فذكره.

5309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ بِكَبْشَيْنِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقے پر دو دنبے ذبح کیے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَنَسٍ بِكَبْشَيْنِ اَرَادَ بِهٖ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اس بات کا تذکرہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ' دو دنبوں' اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے:

(حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما) دونوں میں ہر ایک (کے عقیقے میں دو دنبے قربان کیے تھے)

5310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَسَاَلْنَاهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَاَخْبَرَتْنَا اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

❀❀ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقے میں قربان کی جائے گی)

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِیْ يُعَقُّ فِيْهِ عَنِ الصَّبِيِّ

اس دن کا تذکرہ جس دن بچے کا عقیقہ کیا جائے گا

5309- حديث صحيح ,إبراهيم بن المنذر الحزامي اعتمده البخاري وانتقى من حديثه ,ووثقه ابن معين وابن وضاح والنسائي وأبو حاتم والدارقطني ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين ,إلّا أن رواية جرير بن حازم عن قتادة ضعفا . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار 1/456, "وأبو يعلى 2945, والبزار 1235, والبيهقي 9/299 من طرق عن ابن وهب ,بهذا الإسناد . قال البزار :لا نعلم أحدا تابع جريرا عليه ,وقال الهيثمي 4/57 ونسبه لأبي يعلى والبزار :رجاله ثقات.

5310-إسناده صحيح ,بكر بن خلف وثقه أبو حاتم والمؤلف ومسلمة بن قاسم وابن خلفون ,وقال ابن معين :صدوق, روى له أبو داود وابن ماجه وعلق له البخاري ,ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 6/31, -والترمذي 1513 في الأضاحي :باب ما جاء في العقيقة ,من طريق بشر بن المفضل ,بهذا الإسناد .قال الترمذي :حسن الصحيح . وأخرجه أحمد 6/158, وابن أبي شيبة 8/239, وابن ماجة 3163 في الذبائح :باب العقيقة ,من طريق عفان ,عن حماد ,عن ابن خثيم ,به .وهذا سند صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الرزاق 7956 أخبرنا ابن جريج ,أخبرنا يوسف ابن ماهك ,عن حفصة بنت عبد الرحمن ,قالت :كانت عمتي عائشة تقول :على الغلام شاتان ,وعلى الجارية شاة.

5311 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَهُوَ الْيَافِعِيُّ شَيْخٌ ثِقَةٌ مِصْرِيٌّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ يَوْمَ السَّابِعِ وَسَمَّاهُمَا، وَاَمَرَ اَنْ يُمَاطَ عَنْ رَاْسِهِ الْاَذٰى

❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے ساتویں دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عقیقہ کیا تھا اور ان کا نام رکھا تھا۔ آپ نے یہ حکم دیا تھا کہ ان کے سر پہ تکلیف دہ چیز (یعنی بالوں کو) صاف کر دیا جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَقِيقَةِ عَنِ الذُّكُوْرِ وَالْاِنَاثِ

لڑکے اور لڑکی کے عقیقے کے طریقے کا تذکرہ

5312 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ قَالَ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا

5311–إسناده حسن, محمد بن عمرو اليافعي وثقه المؤلف هنا وفي "الثقات ",وله في "صحيح مسلم "حديث واحد متابعة ,وقال ابن أبي حاتم :سألت أبي وأبا زرعة عنه فقالا :هو شيخ لابن وهب ,وذكره الساجي في "الضعفاء "ونقل عن يحيى بن معين أنه قال :غيره أقوى منه ,وقال الذهبي في "الميزان :"قد روى له مسلم ,وما علمت أحد ضعفه ,وقال الحافظ في "التقريب :" صدوق له أوهام ,ثم هو متابع ,وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي الربيع _وهو سليمان بن داود المهري_فقد روى له أبو داود والنسائي ,وهو ثقة. وأخرجه الحاكم ,4/237والبيهقي 300 _ 9/299من طريقين عن ابن وهب ,بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أبو يعلى 4521عن إسحاق ,عن عبد المجيد بن عبد العزيز بن أبي داود ,عن ابن جريج ,به.

5312–حديث صحيح ,أبو يزيد المكي لم يرو عنه غير ابنه عبيد الله وذكره المؤلف "الثقات ",والصواب إسقاطه من السند كما سيأتي ,وباقي رجاله ثقات .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب. وأخرجه الشافعي 414و 597رواية الطحاوي ,الحميدي ,345وأحمد ,6/381وابن أبي شيبة ,8/237وأبو داود 2835في الأضاحي :باب في العقيقة ,وابن ماجة 3162في الذبائح : باب العقيقة ,والطحاوي في "مشكل الآثار "1/457 ,والطبراني ,25/406والبيهقي ,9/300والبغوي 2818من طريق سفيان , بهذا الإسناد. وقد خولف سفيان في هذا ,فرواه حماد بن يزيد وابن جريج عن عبيد الله بن أبي يزيد عن سباع ,بإسقاط أبي يزيد : أخرجه أحمد 6/381و ,422والدارمي ,2/81وأبو داود ,2836والنسائي ,7/165وهو الصواب ,قال الإمام أحمد بإثر أحاديث رواها عن عبيد الله بن أبي يزيد عن أبيه ,عن سباع :سفيان يهم في هذه الأحاديث ,عبيد الله سمعها من سباع بن ثابت , وقال أبو داود :حديث سفيان وهم ,وفي "أطراف المزي :"قال أبو داود :هذا الحديث هو الصحيح ,يعني بإسقاط والد عبيد الله , وحديث سفيان خطأ.

❀❀ سیدہ اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عقیقہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں خواہ وہ بکرا ہو یا بکری ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّاتَيْنِ اِذَا عُقَّ بِهِمَا عَنِ الصَّبِيِّ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَا مِثْلَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب دو بکریاں بچے کے عقیقے میں (ذبح کی جائیں) تو یہ بات ضروری ہے وہ دونوں ایک جیسی ہوں

5313 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ بْنِ اَبِيْ خُثَيْمٍ، عَنْ اُمِّ بَنِيْ كُرْزٍ الْكَعْبِيِّيْنَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْعَقِيْقَةِ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ فَقُلْتُ لَهُ، يَعْنِيْ عَطَاءً: مَا الْمُكَافِئَتَانِ؟ قَالَ: مِثْلَانِ ذُكْرَانُهُمَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اِنَاثِهِمَا

❀❀ سیدہ اُمّ بنوکرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عقیقہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے برابر کی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے یعنی عطا سے دریافت کیا برابر کی ہونے سے مراد کیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے: وہ دونوں ایک جیسی ہوں تاہم وہ بکرے ہوں' تو یہ میرے نزدیک بکریوں کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہوں گے۔

5313- صحیح .حبیبة بنت میسرة ذکرها المؤلف فی "الثقات ,4/194 "والراوی عنها عطاء وهو ابن أبی رباح ,وهو مولاها ,وباقی السند رجاله ثقات ,ویتقوی بالطریق الذی قبله. وهو فی "مصنف عبد الرزاق ,7953 "ومن طریقه أخرجه أحمد ,6/422والطبرانی فی "الکبیرة ,25/400 "والبیهقی .9/301 وأخرجه أحمد ,6/422والدارمی 2/81من طریقین عن ابن جریج به . وأخرجه الحمیدی ,346وأحمد ,6/381وابن أبی شیبة ,8/238وأبو داود 2834فی الأضاحی :باب فی العقیقة, والنسائی 7/165فی العقیقة :باب کم یعق عن الجاریة ,والطحاوی فی "مشکل الآثار ,1/458 "والطبرانی ,25/401والبیهقی 9/301من طریق سفیان ,والطبرانی 25/402من طریق إسحاق ,و 25/403من طریق قیس بن سعد ,ثلاثتهم عن عطاء ,به. وأخرجه أحمد ,6/422والطبرانی 25/399و 404من طرق عطاء ,وعن أم کرز ,لم یذکر حبیبة بنت میسرة.

کِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب! مشروبات کے بارے میں روایات

بَابُ آدَابِ الشُّرْبِ

باب! پینے کے آداب

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الشُّرْبِ فِي الْاَقْدَاحِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ

پیالے میں پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

یہ بات ان صوفیاء کے موقف کے خلاف ہے جنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5314 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ، فَرَدَّ الرَّجُلُ وَقَالَ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فِيْ سَاعَةٍ حَارَّةٍ، فَقَالَ لَهُ: اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ فَاسْقِنَاهُ، وَاِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطِهِ، فَقَالَ: عِنْدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاءٌ بَائِتٌ، فَانْطَلِقْ اِلَى الْعَرِيْشِ، وَانْطَلَقَ بِهِمَا اِلٰى عَرِيْشَةٍ، فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5314- إسناده على شرط الصحيح .أبو الطاهر :هو أحمد بن عمرو بن السرح ,وأبو يحيى :هو فليح بن سليمان الخزاعي ويقال :الأسلمي ,احتج به البخاري وأصحاب السنن ,وروى له مسلم حديثا واحدا وهو حديث الإفك ,وضعفه ابن معين والنسائي وأبو داود ,وقال الساجي :هو من أهل الصدق ,وكان يهم ,وقال الدارقطني :مختلف فيه ,ولا بأس به ,وقال ابن عدى :له أحاديث صالحة مستقيمة وغرائب ,وهو عندى لا بأس به. وأخرجه أحمد 3/343و 344و ,355وابن أبي شيبة ,229_8/228 والدارمي ,2/120والبخاري 5613في الأشربة :باب شرب الماء باللبن ,و 5621باب الكرع في الحوض ,وأبو داود 3724في الأشربة :باب في الكرع ,وابن ماجة 3432في الأشربة :باب الشرب في الأكف والكرع ,والبيهقي 7/284من طرق عن فليح بن سليمان ,بهذا الإسناد. قوله "في شن :"هو القربة العتيقة ,والكرع :الشرب من النهر أو الساقية بالفم من غير إناء ولا باليد .قاله ابن الأثير.

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ ایک صاحب بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھی نے سلام کیا۔ اس شخص نے جواب دیا: اس شخص نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں گرمی شدید ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اگر تمہارے پاس ایسا پانی ہو جو گزشتہ رات سے مشکیزے میں پڑا ہوا ہو تو وہ ہمیں پلاؤ ورنہ ہم (کھیت کو پانی دینے والا) پانی پی لیتے ہیں۔ وہ شخص اس وقت اپنے باغ کو سیراب کر رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس ایسا پانی ہے جو رات سے پڑا ہوا ہے پھر وہ چھپر کے پاس گیا وہ ان دونوں کو لے کر اس چھپر کے نیچے آ گیا۔ اس نے ایک مشکیزے میں پانی انڈیلا پھر اپنی بکری کا دودھ دوہ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا پھر اس نے دوبارہ دوہ لیا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف لانے والے صاحب نے بھی اسے پی لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشُّرْبِ فِي الثَّلْمِ الَّذِي يَكُونُ فِي الْاَقْدَاحِ وَالْاَوَانِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسے پیالے یا برتن میں پئے جو ٹوٹا ہوا ہو

5315 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے کنارے والے پیالے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ اَفْوَاهِ الْاَسْقِيَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی مشکیزے کے منہ سے (منہ لگا کر) پئے

5316 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ،

5315– حديث حسن ,قرة بن عبد الرحمن مختلف فيه ,ضعفه أحمد وابن معين وأبو حاتم وأبو زرعة والنسائي وأبو داود , ووثقه المؤلف ,وقال ابن عدي :لا بأس به وروى له مسلم مقرونا بغيره ,وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه أبو داود 3722في الأشربة :باب في الشرب من ثلمة القدح ,عن أحمد بن صالح ,عن ابن وهب ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 3/80عن هارون ,عن وهب ,عن قرة ,به.وللقسم الأول من الحديث شاهد من حديث سهل بن سعد عنه الطبراني في "الكبير" 5722.قال الهيثمي في "المجمع :5/78 "فيه عبد المهيمن بن عباس بن سهل ,وهو ضعيف.وآخر من حديث أبي هريرة عند الطبراني في "الأوسط ."قال الهيثمي :رجاله ثقات رجال الصحيح .وثالث من حديث ابن عباس وابن عمر ,قالا :يكره أن يشرب من ثلمة القدح وأذن القدح .رواه الطبراني ,11055قال الهيثمي :رجاله رجال الصحيح.وأما النهي عن النفخ في الشراب ,فله أكثر من شاهد ,رمنها الحديث الآتي.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ فِي السِّقَاءِ وَاَنْ يَّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی مشکیزے کو منہ لگا کر پیئے یا برتن میں سانس لے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ: اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ شُرْبِ الْمَاءِ اِذَا كَانَ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پانی پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5316- إسناده صحيح على شرط الصحيح. خالد الحذاء: هو خالد بن مهران. وأخرجه مقطعا ابن ماجة 3421في الأشربة: باب الشرب من في السقاء, و: 03428باب التنفس في الإناء, عن أبي بشر بكر بن خلف, عن يزيد بن زريع, بهذا الإسناد. وأخرج القسم الأول منه أحمد 1/226و241و293و321و339, وابن أبي شيبة 8/207-208, والدارمي 2/118-119, والبخاري 5628في الأشربة: باب الشرب من فم السقاء, وأبو داود 3819في الشربة: باب الشرب من في السقاء, والطبراني11819و11820و11821, والبغوي 3040من طرق عن عكرمة, به. وأخرج القسم الثاني منه الحميدي 525, واحمد 1/220, وابن أبي شيبة 8/217و 220-221, وأبو داود 3728في الأشربة: باب في النفخ في الشراب والتنفس فيه, والترمذي 1888في الأشربة: باب ما جاء في كراهية النفخ في الشراب, والبيهقي 7/284, والبغوي 3035من طريق سفيان بن عيينة, عن عبد الكريم الجزري, عن عكرمة, به. قال الترمذي: حسن صحيح.

5317- إسناده صحيح على شرط مسلم, رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم 2023في الأشربة: باب في آداب الطعام والشراب وأحكامهما, عن حرملة بن يحيى, بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 3418في الأشربة: باب اختناث الأسقية, من طريق أبي الطاهر بن السرح, عن ابن وهب, به. وأخرجه أحمد 3/69من طريق عبد الله بن عتاب, عن يونس, به. وأخرجه عبد الرازق 19599, وأحمد 3/6و 67و 93, والدارمي 2/119, والبخاري56258و 5626في الأشربة: باب اختناث الأسقية, ومسلم 2023, وأبو داود 3720في الأشربة: باب في اختناث الأسقية, والترمذي 1890في الأشربة: باب ما جاء في النهي عن اختناث الأسقية, والبيهقي 7/285, والبغوي 3041من طرق عن الزهري, به.

5318 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ جَدَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَشَرِبَ مِنْ فَمِ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ، فَقَامَتْ اِلَيْهِ فَقَطَعَتْهُ فَاَمْسَكَتْهُ

❁❁ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' تو آپ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر کھڑے ہو کر پانی پیا پھر وہ خاتون اٹھ کر اس مشکیزے کے پاس گئیں۔ اس نے اس کے کنارے کو کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کرلیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ فعل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ہی مرتبہ نہیں کیا

5319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، وَمُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر آب زم زم پیا تھا۔

5320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِزَمْزَمَ، فَاسْتَسْقٰى فَاَتَيْتُهُ بِالدَّلْوِ فَشَرِبَ، وَهُوَ

5318- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن يزيد بن جابر الأزدى الدمشقى ,فمن رجال مسلم.وأخرجه الحميدى ,354وأحمد ,6/434والترمذى 1892فى الأشربة :باب ما جاء فى الرخصة فى ذلك ,وفى "الشمائل" ,213وابن ماجة 3423فى الأشربة :باب الشرب قائما ,والطبرانى ,25/8والبغوى 3042من طرق عن سفيان ,بهذا الإسناد . زاد ابن ماجة"تبتغى بركة موضع فى رسول الله صلى الله عليه وسلم ,"وعند الطبرانى "فقطعت القربة ألتمس البركة بذلك."

5319- إسناده صحيح على شرط الشيخين من طريق أحمد بن منيع وعمرو بن زراره ,وعلى شرط البخارى من طريق زياد بن أيوب .عاصم :هو ابن سليمان الأحول ,ومغيرة :هو ابن مقسم الضبى .وقد تقدم الحديث برقم .3849 وأخرجه الترمذى 1882فى الأشربة :باب ما جاء فى الرخصة فى الشرب قائما ,وفى "الشمائل 207"عن أحمد بن منيع ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد ,1/214ومسلم 2027119فى الأشربة :باب فى الشرب من زمزم قائما ,والنسائى 5/237فى الحج :باب الشرب من ماء زمزم ,من طريق هشيم ,به .وانظر ما بعده.

5320- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم 2027فى الأشربة :باب :فى الشرب من ماء زمزم قائما ,عن محمد بن المثنى ,بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقى 5/86و7/282من طريق إبراهيم بن مرزوق ,عن وهب بن جرير ,به. وأخرجه أحمد 1/243و ,249ومسلم ,2027والبيهقى 5/86من طرق عن شعبة ,به.

قَائِمٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زم زم کے پاس سے گزرے آپ نے پانی مانگا' میں ڈول میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے کھڑے ہو کر اسے پی لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِي يُبِيحُهُ الْفِعْلُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جس کو وہ فعل مباح قرار دیتا ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5321 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ تَرْكِ اِنْكَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَاعِلِ الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل کو کرنے والے پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ جس فعل کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

5322 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ بْنِ وَابِلِ بْنِ الْوَضَّاحِ اللُّؤْلُؤِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوفِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم چلتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور

5321– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مسند أبي يعلى / 286" وأخرجه مسلم 2024 في الأشربة :باب كراهية الشرب قائما ,والبيهقي 282-7/281 من طريق هدبة بن خالد ,بهذا الإسناد.وأخرجه الدارمي ,121-2/120 والطحاوي 4/272 من طرق عن همام بن يحيى ,به. وأخرجه الطيالسي ,2000 وأحمد 3/118 و182 و214 و,247 وابن أبي شيبة ,8/206 ومسلم ,2024 وأبو داود 3717 في الأشربة :باب الشرب قائما ,والترمذي 1879 في الأشربة :باب ما جاء في النهي عن الشرب قائما ,وابن ماجة 3424 في الأشربة :باب الشرب قائما ,والطحاوي ,4/272 وأبو يعلى 2973 و3165 و 3195, والبيهقي 282-7/281 من طرق عن قتادة ,به.

5322– إسناده صحيح .هشام بن يونس روى له الترمذي ,وسلم بن جنادة روى له الترمذي وابن ماجة ,وكلاهما ثقة ,ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين .وقد تقدم الحديث برقم .5243 وأخرجه الترمذي 1880 في الأشربة :باب النهي عن الشرب قائما ,وابن ماجة 3301 في الأطعمة :باب الأكل قائما ,عن سلم بن جنادة ,بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حسن صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة ,206-8/205 وعن أحمد ,2/108 والدارمي 2/120 عن حفص بن غياث ,به .وانظر 5325.

کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّشْرَبَ الْمَرْءُ وَهُوَ غَيْرُ قَاعِدٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی آدمی ایسی حالت میں پئے جب کہ وہ بیٹھا ہوا نہ ہو

5323 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِىَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5324 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا السَّامِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ الَّذِىْ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ مَا فِىْ بَطْنِهِ لَاسْتَقَاءَ،

اَخْبَرَنَا السَّامِىُّ فِىْ عَقِبِهِ قَالَ:

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِىِّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کھڑے ہو کر پینے والے شخص کو اگر پتہ چل جائے کہ اس میں کیا نقصان ہے' تو وہ اسے قے کردے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ تَرْكِ الْاِنْكَارِ عَلٰى مُرْتَكِبِ هٰذَا الْفِعْلِ

اس فعل کے مرتکب پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ

5323- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر.5321

5324- حديث صحيح ,إسناده ضعيف لجهالة الراوى عن أبى هريرة ,وهو عند أحمد فى"المسند.2/283 " وأخرجه عبد الرازق ,19588ومن طريقه البيهقى 7/282عن معمر ,عن الزهرى ,عن أبى هريرة. . .فذكره .وهذا سند منقطع ,فإن الزهرى لم يسمع من أبى هريرة. لكن أخرج البزار 2897عن زهير بن محمد البغدادى ,عن عبد الرازق ,عَنْ مَعْمَرٍ ,عَنِ الزُّهْرِيِّ ,عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عتبة ,عن أبى هريرة . . .

5325 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَاْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم لوگ چلتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ممنوعہ فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ

5326 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّزَّالُ بْنُ سَبْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيٍّ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الرَّحْبَةِ، قَالَ: فَدَعَا بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ، فَاَخَذَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ وَقَدَمَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّشْرَبُوْا وَهُمْ قِيَامٌ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ

نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر ہم کھلے میدان میں آگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا۔ انہوں نے اسے لیا کلی کی ناک میں پانی ڈالا اپنے چہرے اور دونوں بازو اپنے سر اور دونوں پاؤں پر ہاتھ پھیرا پھر انہوں نے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پی لیا پھر انہوں نے یہ بات بتائی: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا: یہ اس شخص کا وضو ہے' جو بے وضو نہ ہوا ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ لِمَنْ اَرَادَ الشُّرْبَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' اس مشروب میں پھونک ماری جائے جسے پینے کا ارادہ ہو

5327 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5325- إسناده صحيح ,وهو مكرر.5322

5326- إسناده صحيح على شرط البخارى ,رجاله رجال الشيخين غير النزال بن سبرة فمن رجال البخارى .حسين بن على :هو ابن الوليد الجعفى ,وزائدة :هو ابن قدامة الثقفى ,ومنصور :هو ابن المعتمر .وقد تقدم الحديث برقم1057و.1058

اَيُّوْبَ بْنِ حَبِيْبٍ، مَوْلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ: سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ؟ قَالَ: اَبُوْ سَعِيْدٍ: نَعَمْ، قَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ: فَاِنِّيْ اَرَى الْقَذَاةَ فِيْهِ، قَالَ: فَاَهْرِقْهَا

❀❀ ابوثنیٰ جہنی بیان کرتے ہیں: میں مروان بن حکم کے پاس موجود تھا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے۔ مروان نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن میں پھونک مارنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک ہی سانس کے ذریعے سیراب نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پیالے کو اپنے سے دور کرو پھر سانس لو اس نے عرض کی: میں اس میں کوئی گندگی پاتا ہوں (تو میں کیا کروں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے گرادو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ عِنْدَ الشُّرْبِ لِلشَّارِبِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' پینے والا پیتے ہوئے برتن میں سانس لے

5328 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کچھ پئے' تو برتن میں سانس نہ لے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّنَفُّسُ عِنْدَ شُرْبِهٖ لِيَكُوْنَ فَرْقًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَهَائِمِ فِيْهِ

5327- إسناده صحيح .أبو المثنى روى عنه اثنان ,ووثقه ابن معين في رواية إسحاق بن منصور ,وذكره المؤلف في "الثقات." وهو في "الموطأ" 2/925 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم :باب النهي عن الشراب في آنية الفضة والنفخ في الشراب. ومن طريق مالك أخرجه ابن أبي شيبة 8/220وأحمد3/26و ,32والدارمي ,2/119والترمذي 1887في الأشربة :باب ما جاء في كراهية النفخ في الشراب ,والبغوي .3036وصححه الحاكم 4/139ووافقه الذهبي ,وقال الترمذي :حسن صحيح. وأخرجه الدارمي 2/122من طريق مالك ,إلى قوله"نعم." وأخرجه أحمد 3/68-69عن يونس وسريج ,عن فليح ,عن أيوب ,به.

5328- إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري .هشام :هو الدستوائي. وقد تقدم .5228 والنهي عن التنفس في الشرب كالنهي عن النفخ في الطعام والشراب من أجل أنه قد يقع فيه شيء من الريق ويتقذره ,إذ كان التقذر في مثل ذلك عادة غالبة على طباع أكثر الناس.

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ پیتے ہوئے (درمیان میں) سانس لے تاکہ اس کے اور جانوروں کے پینے کے طریقے میں فرق ہو

5329 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے تھے

5330 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِیْ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ عِصَامٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَقَالَ: هُوَ اَهْنَاُ وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز پیتے تھے' تو تین مرتبہ سانس لیتے تھے آپ یہ فرماتے تھے: یہ زیادہ آسان زیادہ سہولت والا زیادہ سیر کرنے والا (طریقہ ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ الْمَرْءِ وَشُرْبِهٖ بِشِمَالِهٖ قَصْدًا لِمُخَالَفَةِ الشَّيْطَانِ فِيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جان بوجھ کر بائیں ہاتھ کے ذریعے کچھ کھائے یا پئے 5329- إسناده صحيح على شرط الشيخين .ثمامة :هو ابن عبد الله بن أنس بن مالك .وهو فی"مصنف ابن أبی شيبة.8/219 " وأخرجه أبو الشيخ فی"أخلاق النبی "ص 223عن أبی يعلی ,بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2028فی الأشربة :باب كراهة التنفس فی الإناء ,عن ابن أبی شيبة, به . وأخرجه أحمد ,3/119 ومسلم ,2028122والنسائی فی"الكبری "كما فی "التحفة ,1/156 "وأبو الشيخ ص 223من طريق وكيع ,به. وأخرجه أحمد ,1/114 والبخاری 5631فی الأشربة :باب الشرب بنفسين أو ثلاثة ,والترمذی 1884فی الأشربة :باب ما جاء فی التنفس فی الإناء ,وفی"الشمائل ,214"وابن ماجة 3416فی الأشربة :باب الشرب بثلاثة أنفاس ,وأبو الشيخ ص222 والبيهقی 7/284من طرق عن عروة بن ثابت ,به .وانظر ما بعده.

5330- حديث صحيح ,الحسين بن أبی زيد :هو أبو علی الدباغ ,ذكره المؤلف فی"الثقات 8/191 "وأرخ وفاته سنة ,254وروی عنه جمع كما فی "تاريخ بغداد ,8/110 "والحسن بن الحكم بن أبی عزة :هو ابن الطهمان النخاعی ,وإن كان فيه لين ما قد توبع ,ومن فوقهما ثقات. وأخرجه الخطيب فی"التاريخ 8/110 "من طريقين عن الحسين بن أبی زيد ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/118-119و185و211و ,251ومسلم 2028فی الأشربة :باب كراهة التنفس فی الإناء ,وأبو داود 3727فی الأشربة:

کیونکہ (ممانعت) اس میں شیطان کی مخالفت پائی جاتی ہے

5331 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: ابْنُ عُيَيْنَةَ: يَا اَبَا عُرْوَةَ اِنَّ الزُّهْرِيَّ رَوَى هٰذَا عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

فَقَالَ مَعْمَرٌ: اِنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ عَنِ النَّفَرِ، فَلَعَلَّ هٰذَا مِنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے کہا: اے ابوعروہ! زہری نے یہ روایت ابوبکر بن عبیداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے' تو معمر نے کہا: زہری کئی آدمیوں کے حوالے سے روایت بیان کرتے ہیں' تو شاید یہ بھی ان روایات میں سے ایک ہو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِعْذَابِ الْمَرْءِ الْمَاءَ لِيَشْرَبَهُ اِذَا كَانَ فِي مَوْضِعٍ فِيهِ الْمِيَاهُ غَيْرُ عَذْبَةٍ

آدمی کا پینے کے لیے میٹھا پانی طلب کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ وہ کسی ایسی جگہ موجود ہو جہاں ایسے پانی پائے جاتے ہوں جو میٹھے نہ ہوں

5332 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کنویں والے گھروں سے میٹھا پانی منگوایا جاتا تھا۔

5331– إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب ,وهو ثقة روى له أبو داود والنسائي ,أبو عروة: كنية معمر ,وقد تقدم برقم.5226

5332– إسناده قوى ,محمد بن الصباح الجرجرائى روى له أبو داود وابن ماجه ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير الدراوردى -وهو عبد العزيز بن محمد -فقد روى له البخارى مقرونا وتعليقا ,وقد توبع. وأخرجه أحمد ,6/108وأبو داود 3735 فى الأشربة :باب إيكاء الآنية ,وعمر بن شبة فى "تاريخ المدينة" 1/158, وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى" ص ,227وأبو نعيم فى "أخبار أصبهان" 2/125, "والحاكم ,4/183والبغوى 3049من طرق عن الدراوردى ,بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم وأقره الذهبى ,وجود الحافظ إسناده فى "الفتح" 10/74.

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ وَهُوَ فِي جَمَاعَةٍ وَاَرَادَ مُنَاوَلَتَهُمْ اَنْ يَبْدَاَ بِالَّذِي عَنْ يَمِينِهِ

جس شخص کے پاس مشروب لایا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

جب وہ اسے پی لے اور اس کے آس پاس لوگ موجود ہوں اور وہ اس مشروب کو دوسروں کو دینا چاہتا ہو تو وہ اپنے دائیں طرف موجود شخص سے آغاز کرے

5333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا پھر آپ نے (باقی رہ جانے والا دودھ) دیہاتی کو دیا اور ارشاد فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اُتِيَ بِالْمَاءِ لِيَشْرَبَهُ اَنْ يُنَاوِلَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَاِنْ كَانَ عَنْ يَسَارِهِ الْاَفْضَلُ وَالْاَجَلُّ

جس شخص کے پاس پینے کے لیے پانی لایا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

وہ (پینے کے بعد اس پانی کو) اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف بڑھائے اگرچہ اس کے بائیں طرف زیادہ فضیلت والا اور زیادہ جلیل القدر شخص موجود ہو

5334 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

5333- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/926 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم :باب السنة في الشراب ومناولته عن اليمين . ومن طريق مالك أخرجه أحمد ,3/113والبخاري 5619في الأشربة :باب الأيمن فالأيمن ,ومسلم 2029في الأشربة :باب استحباب إدارة الماء باللبن ,وأبو داود 3726في الشربة :باب في الساقي متى يشرب ,والترمذي 1893 في الأشربة :باب ما جاء في أن الأيمنين أحق بالشراب ,وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص ,225والبغوي.3051 وأخرجه كذلك وبأطول منه أحمد 3/110و ,231والبخاري 5612في الأشربة :باب شرب الماء باللبن ,ومسلم 2029125,

5334-إسناده حسن من أجل هشام بن عمار ,ومتنه صحيح ,وهو مكرر ما قبله. وأخرجه ابن ماجة 3425في الأشربة :باب إذا شرب أعطى الأيمن فالأيمن ,عن هشام بن عمار ,بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ وَقَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: اَلْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور پھر دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ اِذَا اُتِيَ بِشَرَابٍ وَعِنْدَهٗ جَمَاعَةٌ اَرَادَ شُرْبَهٗ وَسَقْيَهُمْ مِنْهُ

اس طریقے کا تذکرہ جس پر آدمی اس وقت عمل کرے گا جب اس کے پاس مشروب لایا جائے اور اس کے پاس کچھ لوگ موجود ہوں آدمی اس مشروب کو خود بھی پینا چاہتا ہو اور دوسروں کو بھی پلانا چاہتا ہو

5335 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَّسَارِهِ الْاَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے افراد تھے۔ آپ نے لڑکے سے کہا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گے کہ یہ میں پہلے ان لوگوں کو دے دوں۔ اس نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی طرف سے آنے والے اپنے حصے میں، میں کسی کے لئے ایثار نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ برتن اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

5335- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو حازم بن دينار :اسمه سلمة .وهو فى "الموطأ 2/926-927" ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/333و 338, والبخارى 5620فى الأشربة :باب هل يستأذن الرجل من عن يمينه فى الشرب ,ومسلم 2030 فى الأشربة :باب استحباب إدارة الماء باللبن ,والطبرانى 5769, والبيهقى 7/286, والبغوى 3054. وأخرجه الطبرانى 5780و 5815و 5891و 5948و 5957و 5989و 6007من طريق عن أبى حازم ,به. وقوله "فتله فى يده "أى :دفعه إليه , وأصل التل :الإلقاء والصرع ,ومنه قوله تعالى :(وتَلَّه للجَبِين) أى :ألقاه وصرعه ,وقوله صلى الله عليه وسلم فى حديث أبى هريرة عند أحمد 2/502"أتيت بمفاتيح خزائن الأرض فتلت فى يدى."

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5336 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا عَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، وَقَالَ: الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا ہوا دودھ پہلے دیہاتی کو دیا اور ارشاد فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا اللَّبَنَ كَانَ مَشُوبًا بِالْمَاءِ حَيْثُ سَقَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس دودھ میں پانی ملایا گیا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دودھ پلایا گیا تھا

5337 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، وَعِدَّةٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَنَسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ وَقَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

5336– إسناده صحيح على شرط البخاري .عبد الرحمن بن إبراهيم من شيوخ البخاري ,ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم برقم 5333و.5334 وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص ,224ومن طريق البغوي 3052من طريق مسكين بن بكير ,عن الأوزاعي ,بهذا الإسناد .وفيه عنده

5337–صحيح ,وهو مكرر.5337

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ الْفِعْلَانِ كَانَا فِيْ مَوْضِعَيْنِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ فِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: اُتِيَ بِشَرَابٍ، وَعَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ، وَاسْتَاْذَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقْيِهِمْ دُوْنَهُ، وَفِيْ خَبَرِ اَنَسٍ اُتِيَ بِلَبَنٍ وَقَدْ شِيْبَ بِالْمَاءِ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ وَلَمْ يَسْتَاْذِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَ فِيْ خَبَرِ سَهْلٍ، فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلٰى اَنَّهُمَا فِعْلَانِ مُتَبَايِنَانِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ لَا فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا پھر آپ نے دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں فعل دو مختلف موقعوں کے ہیں اور اس بات کی دلیل کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے۔ آپ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا اور آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اجازت لی کہ آپ اپنے بچے ہوئے حصے کو اس کی بجائے دوسرے کو دیں جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف دیہاتی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اجازت نہیں مانگی' جس طرح اس روایت میں اجازت مانگنے کا ذکر ہے' جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تو یہ چیز آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کرے گی کہ یہ دو مختلف فعل ہیں جو دو مختلف موقع پر پیش آئے تھے یہ ایک ہی موقع کا واقعہ نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْقَوْمِ اِذَا اجْتَمَعُوْا عَلٰى مَاءٍ وَاَرَادَ اَحَدُهُمْ اَنْ يَسْقِيَهُمْ اَنْ يَبْدَاَ بِهِمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ اٰخِرَهُمْ شُرْبًا

لوگوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب وہ پانی پینے کے لیے اکٹھے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک شخص انہیں پانی پلانا چاہتا ہو' تو وہ پہلے ان لوگوں کو پانی پلائے اور آخر میں خود پانی پیے

5338 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ،

5338- إسناده صحيح ,رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي ,فقد روى له النسائي ,وهو ثقة. وأخرجه أبو الشيخ في "الأمثال 183"عن أبي يعلى ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد ,5/298 الدارمي و 2/122من طريقين عن حماد بن سلمة ,به. وأخرجه أحمد ,5/303والترمذي 1894في الأشربة :باب ساقي القوم آخرهم شربا ,والنسائي في "الكبرى "كما في"التحفة ,9/245 "وابن ماجة 3434في الأشربة :باب ساقي القوم آخرهم شربا ,وأبو الشيخ 184من طرق عن حماد بن زيد , به .قال الترمذي :حسن صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة ,8/231-232والدارمي ,2/122ومسلم 681في المساجد :باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيلها ,من طرق عن سليمان بن المغيرة ,عن ثابت ,به. وأخرجه أحمد 5/298-299و ,305وأبو الشيخ182و186و 187من طرق عن عبد الله بن رباح ,به. وأخرجه الطبراني في "المعجم الصغير 871"من طريق قتيبة ,عن حماد بن زيد ,عن أيوب ,عن عبد الله بن أبي قتادة ,عن أبيه .وقال :لم يروه عن أيوب إلا حماد ,تفرد به قتيبة.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَمَّادَانِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو پلانے والا آخر میں (خود پیتا ہے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اَوَانِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لِمَنْ يَّاْمَلُ الشُّرْبَ مِنْهُمَا فِی الْجِنَانِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیا جائے یہ حکم اس شخص کے لیے ہے' جو جنت میں ان دونوں (یعنی سونے اور چاندی کے برتن میں پینے) کا امیدوار ہو

5339 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ الْجُهَنِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ مِنْ دِهْقَانٍ بِالْمَدَائِنِ، فَاَتَاهُ بِشَرَابٍ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَحَذَفَهُ بِهَا، فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ اَنْ نُكَلِّمَهُ، فَلَمَّا سَكَنَ الْغَضَبُ عَنْهُ، قَالَ: اَعْتَذِرُ اِلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا، اِنِّیْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ اِلَيْهِ اَنْ لَا يَسْقِيَنِیْ فِیْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا خَطِيْبًا، قَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ وَلَا الذَّهَبِ، وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ، فَاِنَّهُ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ

قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ حَدَّثَنَا بِهٖ اَوَّلًا ابْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِیْ فَرْوَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا اَظُنُّ ابْنَ اَبِیْ لَيْلٰى سَمِعَهُ اِلَّا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ؛ لِاَنَّهُ قَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ

عبداللہ بن عکیم بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک کسان سے پانی مانگا' تو وہ چاندی کے بنے ہوئے برتن میں پانی لے کر ان کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا۔ ہم نے ہیبت کی وجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اس کا عذر بیان کرتا ہوں۔ میں اس سے پہلے اسے یہ ہدایت کر چکا ہوں کہ اس طرح کے برتن میں مجھے پینے کے لئے نہ دے پھر انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

5339– إسناده صحيح ,إبراهيم بن بشار الرمادي روى له أبو داود والترمذي وهو ضابط متقن صحب سفيان بن عيينة سنين كثيرة وسمع أحاديثه مرارا ,وقد توبع عليه ,ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد اله بن عكيم -وله صحبة -فمن رجال مسلم .أبو فروة :اسمه مسلم بن سالم. وأخرجه الحميدي ,440مسلم 2067في اللباس والزينة :باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة ,والخطيب في"تاريخه 10/3 "من طريق سفيان ,بهذا الإسناد.

درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ارشادفرمایا: چاندی اورسونے کے برتنوں میں نہ پیوحریراوردیباج نہ پہنو کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اورتمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

24 سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہمیں بیان کی تھی پھر میں نے انہیں یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اسے بیان کرتے ہوئے سنا پھر میں نے اسے ابوفروہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عکیم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

سفیان یہ کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے ابن ابولیلیٰ نے بھی یہ روایت عبداللہ بن عکیم سے سنی ہوگی کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔

5340 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ

❀❀ معاویہ بن سوید بن مقرن بیان کرتے ہیں: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے منع کیا ہے سونے کی انگوٹھیوں میاثر اور قسی (مخصوص قسم

5340– وأخرجه النسائي 8/198-199 في الزينة: باب النهي لبس الديباج, وابن الجارود 865 عن ابن المقرء, عن سفيان, حدثنا ابنُ أَبِي نَجِيحٍ, عَنْ مُجَاهِدٍ, عَنْ أَبِي ليلة, ويزيد بن أبي زياد, عن ابن أبي ليلة, وأبو فروة, عن عبد الله بن عكيم, كلاهما ابن أبي ليلة وعبد الله بن عكيم عن حذيفة. . . وقال الحميدي بأثر الحديث: 440 قال سفيان: حدثنا ابن أبي نجيح, عن مجاهد, عن عبد الرحمن بن أبي ليلة, قال: كنا مع حذيفة. فذكر مثله سواء. وأخرجه البخاري 5837 في اللباس: باب افتراش الحرير, والبيهقي 1/28 من طريقين عن وهب بن جرير بن أبي حازم, عن أبيه, عن ابن أبي نجيح, عن مجاهد, عن عبد الرحمن بن أبي ليلة, به. وأخرجه أحمد 5/397, والدارمي 2/121, والبخاري 5426 في الأطعمة: باب الأكل في إناء مفضض, و 5633 في الأشربة: باب أنية الفضة, ومسلم 2067, وابن ماجة 3414 في الأشربة: باب الشرب في آنية الفضة, والبغوي 3031 من طريق عن مجاهد, عن ابن أبي ليلة, به. إسناده صحيح على شرط البخاري, علي بن الجعد من رجال البخاري, ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 2066 في اللباس: باب تحريم استعمال أواني الذهب, من طريقين عن زهير بن معاوية, بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 4/284 و 287 و 299, وابن أبي شيبة 8/210-21, والبخاري 1239 في الجنائز: باب الأمر باتباع الجنائز, و 5175 في النكاح: باب حق إجابة الوليمة, و 5635 في الأشربة: باب آنية الفضة, و 5650 في المرضى: باب وجوب عيادة المرضى, و 5838 في اللباس: باب لبس القسي, و 5849: باب المثيرة الحمراء, و 5863: باب خواتيم الذهب, و 6222 في الأدب: باب تشميت العاطس إذا حمد الله, ومسلم 2066, والترمذي 2809 في الأدب: باب ما جاء في كراهية لبس المعصفر, والنسائي 8/201 في الزينة: باب النهي عن الثياب القسية, والبيهقي 1/27, والبغوي 1406 من رق عن أشعث بن سليم, به. قال الترمذي: حسن صحيح.

کے ریشمی کپڑے پر بیٹھنے) دیباج، حریر اور استبرق (مخصوص قسم کے ریشمی کپڑے) پہننے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلشَّارِبِ فِيْ اَوَانِي الْفِضَّةِ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِنَهْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چاندی کے برتن میں پینے والے کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو

5341 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ، فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔''

5342 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ جَوْفِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

5341– إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب ,وهو ثقة روى له أبو داود والنسائى . وأخرجه أحمد ,6/306,ومسلم 2065فى اللباس :باب تحريم استعمال أوانى الذهب والفضة فى الشرب ,من طريق يحيى القطان ,بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبى شيبة ,8/209,وعنه مسلم 2065عن عَلِيِّ بْنُ مُسْهِرٍ ,عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر ,به.وأخرجه أحمد: 6/300-301و302و ,304والطيالسى ,1601والدارمى ,2/121,وابن الجعد ,3137,ومسلم ,2065,وابن ماجة 3413فى الأشربة :باب الشرب فى آنية الفضة ,والطبرانى 23/633و634و 635من طرق عن نافع ,به .ولفظ مسلم "إن الذى يأكل أو يشرب فى آنية الفضة والذهب ," ...وقال بعد إن رواه من طرق عن نافع :وليس فى حديث أحد منهم ذكر الأكل والذهب إلا فى حديث ابن مسهر.

5342– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو فى "الموطأ 2/924-925"فى صفة النبى صلى اله عليه وسلم :باب النهى عن الشراب فى آنية الفضة والنفخ فى الشراب.ومن طريق مالك أخرجه على بن الجعد ,3144,والبخارى 5634فى الأشربة: باب آنية الفضة ,ومسلم 2065فى اللباس :باب تحريم استعمال أوانى الذهب والفضة فى الشرب ,والطبرانى ,23/927, والبيهقى ,1/27,والبغوى.3030

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5343 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ،

(متن حدیث): اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى، فَاَتَاهُ الْخَادِمُ بِقَدَحٍ مُفَضَّضٍ فَرَدَّهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ

ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا خادم ان کے لئے ایسے پیالے میں پانی لے کر آیا جس پہ چاندی کا کام ہوا تھا' تو انہوں نے اسے واپس کر دیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہوں گے۔''

5343- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح غير الجراح بن مخلد ,فقد روى له الترمذي وهو ثقة .أبو قتيبة :هو سلم بن قتيبة ,وأبو وائل :هو شقيق بن سلمة ,وقد تقدم مطولا .5339وأخرجه أبو نعيم في"الحلية ,5/58 "والخطيب في"تاريخه" 11/421-422من طريقين عن محمد بن طلحة اليـ ي ,عن الأعمش ,بهذا الإسناد.

فَصْلٌ فِی الْاَشْرِبَةِ

فصل: مختلف طرح کے مشروبات

5344 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ، اَبُو كَثِيرٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور''

ابوکثیر نامی راوی کا نام یزید بن عبدالرحمن بن اذینہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَيْنِ الْعَدَدَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ مِنَ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ لَمْ يُرِدْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةَ مَا وَرَاءَ هُمَا مِنْ سَائِرِ الْاَشْرِبَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ دونوں عدد جو کھجور اور انگور کے بارے میں ذکر کیے گئے ہیں اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہیں ہے: ان دونوں کے علاوہ دیگر مشروبات کو مباح قرار دے دیا جائے

5345 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ، قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ

5344- حديث صحيح ,إسناده حسن على شرط مسلم .عكرمة بن عمار صدوق يغلط ,وقد توبع وأخرجه أحمد 2/526, وفى الأشربة :باب بيان أن جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى خمرا ,والترمذى 1875فى الشربة :باب ما جاء فى الحبوب التى يتخذ منها الخمر ,وابن ماجة 3378فى الأشربة :باب ما يكون منه الخمر ,والطحاوى 4/211من طرق عن عكرمة بن عمار ,بهذا الإسناد .قال الترمذى :حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد2/279و408و409و474و496و517-518و 518, وفى "الأشربة137"و155و ,215وعبد الرزاق ,17053وابن أبى شيبة ,8/109ومسلم198513و14و ,15والترمذى ,1875 وأبو داود 3678فى الأشربة :باب الخمر مما هى ,والنسائى 8/294فى الشربة :باب تأويل قول الله تعالى :(وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَرِزْقاً حَسَناً) , والدارمى ,2/113والطحاوى ,4/211والبيهقى 8/289-290و 290من طرق عن أبى كثير ,به.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے وہ حرام ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَسْقِي مُدْمِنَ الْخَمْرِ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ (دنیا میں) باقاعدگی سے شراب پینے والے کو نہر غوطہ میں سے پلائے گا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5346 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنَّهُ قَرَاَ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِي حَرِيزٍ، اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي مُوْسٰى،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ، وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ قِيلَ: وَمَا نَهْرُ

5345- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو فى"الموطأ 2/845 "فى الأشربة :باب تحريم الخمر . ومن طريق مالك أخرجه أحمد ,6/190وفى"الأشربة ,2 "والبخارى 5585فى الأشربة :باب الخمر من العسل وهو البتع ,ومسلم 200167فى الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام ,وأبو داود 3682فى الأشربة :باب النهى عن المسكر , والترمذى 1863فى الشربة :باب ما جاء كل مسكر خمر ,والنسائى 8/298فى الشربة :باب تحريم كل شراب أسكر , والدارمى ,2/113والدارقطنى ,4/251والطحاوى ,4/216والبيهقى ,8/291والبغوى .3008وأخرجه أحمد 6/36و 96-97و ,226-225وفى"الأشربة 1"و ,42والطيالسى ,1478وعبد الرزاق 17002والشافعى ,2/92وابن أبى شيبة ,8/100-101والبخارى 242فى الوضوء :باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر ,و 5586فى الأشربة ,ومسلم ,200169 وأبو داود ,3682والنسائى 8/297و 298فى الأشربة :باب تحريم كل شراب أسكر ,وابن ماجة 3386فى الأشربة :باب كل مسكر حرام ,وابن الجارود ,855والدارقطنى ,4/251والطحاوى ,4/216والبيهقى 9-8-1/8و8/219و ,293والبغوى 3009 من طرق عن الزهرى ,به .وسيرد عند المصنف برقم5371و5372و .5393

5346- إسناده ضعيف ,أبو حريز -واسمه عبد الله بن الحسين الأزدى -مختلف فيه ,ضعفه أحمد ويحيى بن سعيد والنسائى ,وابن معين فى رواية معاوية بن صالح ,وقال أبو داود وسعيد بن أبى مريم :ليس حديثه بشىء ,وقال أبو حاتم :حسن الحديث ,ليس بمنكر الحديث ,يكتب حديثه ,وقال الدارقطنى :يعتبر به ,وقال ابن عدى بعد أن أورد له جملة أحاديث من طريق معتمر عن فضيل عن أبى حريز :عامتها مما لا يتابع عليه ,وللفضيل بن ميسرة عن أبى حريز غير ما ذكرت أحاديث أيضا يرويها عن الفضيل معتمر .ثم ذكر له خمسة أحاديث مما أنكرت عليه ,وقال :ولأبى حريز هذا من الحديث غير ما ذكرته ,وعامة ما يرويه لا يتابعه أحد عليه .ووثقه المؤلف ,وأبو زرعة ,وابن معين فى رواية ابن أبى خيثمة ,وقال الحافظ فى"التقريب :"صدوق يخطء. وأخرجه أحمد 4/399عن على بن عبد الله ,بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/146من طريق مسدد ,عن معتمر بن سليمان ,به, وصححه ووافقه الذهبى .! وأورده الهيثمى فى "المجمع 5/74 "وزاد نسبته إلى أبى يعلى والطبرانى ,ورجال أحمد وأبى يعلى ثقات!

الْغُوطَةِ؟ قَالَ: نَهْرٌ يَجْرِى مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ يُؤْذِى اَهْلَ النَّارِ رِيحُ فُرُوجِهِنَّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ باقاعدگی سے شراب پینے والا، رشتہ داری کے حقوق پامال کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا، جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے مرجائے اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ میں سے پلائے گا عرض کی گئی: نہر غوطہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ نہر ہے' جس میں عذاب پانے والی عورتوں کی شرم گاہوں سے نکلنے والا مواد بہتا ہوگا اوران کی شرم گاہوں کی بو اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچاتی ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُدْمِنَ الْخَمْرِ قَدْ يَلْقَى اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ بِاِثْمِ عَابِدِ الْوَثَنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ بتوں کی عبادت کرنے والے جتنا گناہ گار ہوگا

5347 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ مُدْمِنَ خَمْرٍ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ مُدْمِنَ خَمْرٍ مُسْتَحِلًّا لِشُرْبِهِ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ لِاسْتِوَائِهِمَا فِي حَالَةِ الْكُفْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے وہ بتوں کے عبادت گار کے طور پر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔''

5347- إسناده ضعيف ,عبد الله بن خراش :هو الشيباني الحوشبي ,ضعفه أبو زرعة والبخاري والنسائي والدارقطني وأبو حاتم والساجي ,وقال ابن عدي :عامة ما يرويه غير محفوظ ,ومع أن المؤلف ذكره في "الثقات ,341-8/340 "قال :ربما أخطأ, وباقي رجاله ثقات .وأخرجه ابن عدي في "الكامل ,4/1525 "وابن الجوزي في "العلل المتناهية 1118"من طريق صدقة بن منصور ,عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ,عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خراش ,بهذا الإسناد .وأخرجه البزار ,2934والطبراني ,12428وأبو نعيم في "الحلية ,9/253 "وابن الجوزي 1119من طريق ثوير بن أبي فاختة ,وحكيم بن جبير ,عن سعيد بن جبير ,به .وثوير ضعيف, وكذا حكيم .وأخرجه أحمد 1/272عن أسود بن عامر ,حدثنا الحسن بن صالح ,عن محمد بن المنكدر ,قال :حدثت عن ابن عباس أنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ":مدمن الخمر إن مات لقي الله كعابد وثن "وهذا سند رجاله ثقات إلا أن راوية عن ابن عباس مجهول .وأخرجه عبد الرزاق ,17070وابن الجوزي في "العلل المتناهية ,1116"عن ابن المنكدر ,عن ابن عباس.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے اس روایت کا مطلب یہ ہو کہ جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے اور اس کے پینے کو حلال سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو وہ ایسی حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے جیسے وہ بتوں کا عبادت گزار ہو کیونکہ یہ دونوں صورتیں کفر کی حالت ہونے میں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّجَانَبَةِ الْخَمْرِ عَلَى الْاَحْوَالِ؛ لِاَنَّهَا رَاسُ الْخَبَائِثِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' ہر حال میں شراب سے اجتناب کرے کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے

5348 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطِيبًا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اجْتَنِبُوا اُمَّ الْخَبَائِثِ، فَاِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ، فَعَلِقَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ خَادِمًا، فَقَالَتْ: اِنَّا نَدْعُوكَ لِشَهَادَةٍ، فَدَخَلَ فَطَفِقَتْ كُلَّمَا يَدْخُلُ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُوْنَهُ حَتّٰى اَفْضَى اِلَى امْرَاَةٍ وَضِيئَةٍ جَالِسَةٍ، وَعِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةٌ فِيْهَا خَمْرٌ، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نَدْعُكَ لِشَهَادَةٍ، وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ اَوْ تَقَعَ عَلَيَّ، اَوْ تَشْرَبَ كَاْسًا مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ، فَاِنْ اَبَيْتَ صِحْتُ بِكَ وَفَضَحْتُكَ قَالَ: فَلَمَّا رَاٰى اَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: اسْقِيْنِي كَاْسًا مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ، فَسَقَتْهُ كَاْسًا مِنَ الْخَمْرِ، فَقَالَ: زِيدِيْنِي، فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا، وَقَتَلَ النَّفْسَ، فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ فِيْ صَدْرِ رَجُلٍ اَبَدًا، لَيُوشِكَنَّ اَحَدُهُمَا يُخْرِجُ صَاحِبَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سُرَيْجٍ هٰذَا هُوَ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَدَنِيُّ

❀❀ عبدالرحمٰن بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تمام برائیوں کی جڑ سے اجتناب کرو کیونکہ تم سے پہلے زمانے میں

5348- إسناده ضعيف ,والصواب وقفه كما قال الدارقطني .عمر بن سعيد :هو ابن سريج ,ويقال له :ابن سرحه ,لينة الذهبي ,وقال ابن عدي :أحاديثه عن الزهري ليست مستقيمة ,وذكره المؤلف في "الثقات 7/175 "وقال :يعتبر بحديثه من غير الضعفاء عنه.وأخرجه ابن أبي الدنيا في "ذم المسكر ,"ومن طريق ابن الجوزي في "العلل المتناهية 1122 "وابن كثير في "تفسيره" 3/180عن محمد بن عبد الله بن بزيع ,بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 17060عن معمر ,والنسائي 8/315-316في الأشربة :باب ذكر الآثار المتولدة عن شرب الخمر من ترك الصلوات , ...والبيهقي 8/287-288عن يونس ,كلاهما عن الزهري ,به موقوفا على عثمان.وأخرج بنحوه البيهقي 8/288من طريق يحيى بن جعده ,عن عثمان موقوفا.

ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ ایک عورت کو اس سے محبت ہوگئی۔ اس نے اپنے خادم کو اس کے پاس بھیجا اور بولی: ہم ایک گواہی کے سلسلے میں تمہیں بلا رہے ہیں وہ جیسے ہی اس کے گھر میں داخل ہوا اس پر یہ دروازے بند کردیئے گئے' یہاں تک کہ وہ شخص ایک عورت کے پاس پہنچ گیا جو انتہائی خوبصورت تھی اور بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے پاس ایک لڑکا بھی تھا اور ایک صراحی بھی تھی جس میں شراب موجود تھی۔ اس عورت نے کہا: ہم نے تمہیں کسی گواہی کے سلسلے میں نہیں بلایا بلکہ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے' تاکہ تم یا' تو اس لڑکے کو قتل کردو یا میرے ساتھ زنا کرلو یا پھر اس شراب کا ایک پیالہ پی لو اگر تم نے میری بات نہیں مانی' تو میں بلند آواز میں چلاؤں گی اور تمہیں رسوا کردوں گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں جب اس شخص نے یہ دیکھا کہ اس کے علاوہ اور کوئی چارا نہیں ہے' تو اس نے کہا: تم مجھے شراب کا پیالہ پلا دو۔ اس عورت نے اسے شراب کا پیالہ پلا دیا۔ اس نے کہا: تھوڑی سی اور دو اس کے بعد وہ مسلسل شراب پیتا رہا' یہاں تک کہ اس نے اس عورت کے ساتھ زنا بھی کرلیا اور اس لڑکے کو قتل بھی کردیا۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں)' تو تم لوگ شراب سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ کی قسم کسی بھی شخص کے سینے میں ایمان اور شراب نوشی اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو باہر نکال دیتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمر بن سعید سریج نامی راوی اہل مدینہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں' جس کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن اسحاق مدنی نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَحْرِیْمَ الْخَمْرِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس سبب کے بارے میں ہے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا حکم نازل کیا ہے

5349 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): فِيَّ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ، شَرِبْتُ مَعَ قَوْمٍ، ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ، فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ عَلٰى اَنْفِیْ بِلَحْیِ جَمَلٍ، فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَحْرِیْمَ الْخَمْرِ، قَالَ: وَاَصَبْتُ سَیْفًا یَوْمَ بَدْرٍ، فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ (یَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ) (الأنفال: 1)

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میرے بارے میں شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا میں کچھ لوگوں کے ساتھ شراب پی رہا تھا یہ شراب کو حرام قرار دیئے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ ان میں سے ایک آدمی نے میری ناک پر اونٹ کی ہڈی ماردی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو اللہ تعالیٰ نے

شراب کی حرمت سے متعلق حکم نازل کر دیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر مجھے ایک تلوار ملی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے مال غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ تم یہ فرما دو! انفال اللہ اور اس کے رسول کے لئے مخصوص ہے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ شَرَابِ الْخَمْرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ نُزُولِ تَحْرِيمِهَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی مغفرت کرنے کا تذکرہ' جو مسلمان شراب کی حرمت کے حکم نازل ہونے سے پہلے شراب پیتے رہے تھے

5350 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

5349- إسناده حسن ,إسحاق بن إسماعيل وهو الطالقاني -روى له أبو داود ,وهو ثقة ,ومن فوقه من رجال الشيخين غير سماك-وهو ابن حرب -فإنه من رجال مسلم ,ثم هو صدوق حسن الحديث .وأخرج القسم الأول من الحديث الطبرى 12520من طريق ابن أبى زائدة عن إسرائيل ,بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا 12518و ,12519والبيهقى 8/285من طرق عن سماك ,به. وأخرجه الطبرانى 331من طريق سلمة بن الفضل ,عن محمد بن إسحاق ,عن أبى إسحاق الهمدانى ,عن مصعب بن سعد ,عن سعد.وأخرج القسم الثانى الطبرى 15658و 15663من طريقين عن إسرائيل ,به. وأخرجه الطبرى ,15662 ومسلم174833و ,34فى الجهاد والسير :باب الأنفال ,والبيهقى 6/291من طريقين عن سماك ,به. وأخرجه أحمد ,1/178 والترمذى 3079فى تفسير القرآن :باب ومن سورة الأنفال ,وأبو داود 2740فى الجهاد :باب فى النفل , والطبرى 15656و 15657والحاكم ,2/132والبيهقى 6/291من طريقين عن عاصم ,عن مصعب ,به .وقال الترمذى :هذا حديث حسن صحيح ,وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .وأخرجه أحمد 1/181و ,185والطيالسى ,208ومسلم174843و 44 فى فضائل الصحابة :باب فضل سعد بن أبى وقاص رضى الله عنه ,من طريقين عن سماك ,به .وفيه أنه أنزلت فى سعد أربع آيات . وأورده السيوطى فى"الدر المنثور 3/158 "وزاد نسبته لابن المنذر وابن أبى حاتم وأبى الشيخ وابن مردوية والنحاس فى"ناسخه."

5350-إسناده صحيح على شرط الشيخين ,لكن جاء عند أبى يعلى بإثر الحديث :قال شعبة :قلت :أسمعته من البراء ؟ قال :لا .محمد :هو ابن جعفر ,وسماع شعبة من أبى إسحاق قديم.وأخرجه الترمذى 3051فى التفسير :باب ومن سورة المائدة, وأبو يعلى 1719عن محمد بن بشار ,بهذا الإسناد .قال الترمذى :حسن صحيح.وأخرجه الطبرى 12529عن محمد بن المثنى , عن محمد بن جعفر ,به.وأخرجه الطيالسى ,715وأبو يعلى 1720عن شعبة ,به.وأخرجه الترمذى ,3050والطبرى 12528من طريقين عن إسرائيل ,عن أبى إسحاق ,به قال الترمذى :حسن صحيح.وأورده السيوطى فى"الدر المنثور 2/320 "وزاد نسبته إلى عبد بن حميد وابن المنذر وابن حاتم وأبى الشيخ وابن مردويه .وانظر الحديث الآتى.

(متن حدیث): مَاتَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ، فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُهَا، قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِاَصْحَابِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَهَا؟ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (المائدة: 93)

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ ایسی حالت میں فوت ہو گئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے عرض کی۔ ہمارے ان ساتھیوں کا کیا بنے گا' جو ایسی حالت میں فوت ہو گئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ایسے لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس چیز کے بارے میں' جو وہ کھاتے پیتے رہے' جبکہ انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور وہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔''

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَمْرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ اَنْ كَانَ مُبَاحًا لَهُمْ شُرْبُهُ

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے لیے شراب کو حرام قرار دینے کا تذکرہ اگرچہ پہلے اس کا پینا ان لوگوں کے لیے مباح تھا

5351 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَاتَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ، فَلَمَّا حُرِّمَتْ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَهَا؟ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93)

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب ایسے عالم میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے جب شراب کو حرام قرار دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے عرض کی: ہمارے ان ساتھیوں کا کیا بنے گا' جو ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان پر اس حوالے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو وہ کھاتے پیتے رہے۔''

5351– إسناده صحيح على شرطهما .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي.وأخرجه الواحدي في "أسباب النزول "ص 140من طريق أبي عمر بن مطر ,عن أبي خليفة ,بهذا الإسناد .وانظر الحديث الذي قبله.

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَمْرَ بَعْدَ اِبَاحَتِهِ الَّتِي اَبَاحَهَا لَهُمْ

اللہ تعالیٰ کا شراب کو حرام قرار دینے کا تذکرہ' حالانکہ پہلے اس نے شراب کو مسلمانوں کے لیے مباح قرار دیا تھا

5352 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُمْ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا عَلٰى عُمُومَتِي، اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّهَا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَاَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ اَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ، فَقَالُوا: اكْفَاْهَا، فَكَفَاْتُهَا فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: مَا هُوَ؟ قَالَ: الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ، وَقَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے محلے میں اپنے چچاؤں کو (شراب پلا رہا تھا) میں وہاں سب سے کم سن تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ میں وہاں کھڑا ہوا ان لوگوں کو فضیخ (نامی شراب) پلا رہا تھا۔ ان حضرات نے کہا: اسے گرا دو میں نے اسے گرا دیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا وہ کس چیز کی شراب ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: خشک اور تازہ کھجوروں سے بنی ہوئی۔

ابوبکر بن انس بیان کرتے ہیں: اس زمانے میں ان لوگوں کی شراب اسی چیز کی ہوتی تھی' تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کی اس بات کا انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّذِي نَزَلَ تَحْرِيمُهُ وَكَانَ الْقَوْمُ يَشْرَبُونَهَا

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جس کے بارے میں حرمت کا حکم نازل ہوا تھا اور اس وقت وہ لوگ اسے پیا کرتے تھے

5353 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

5352- إسناده صحيح على شرط الشيخين. حبان: هو ابن موسى المروزي، وعبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد في "المسند" 3/183 و 189-190، وفي كتاب "الأشربة" 18، والحميدي 1210، والبخاري 5583 في الأشربة: باب نزول تحريم الخمر وهي من البسر والتمر، و 5622: باب خدمة الصغار الكبار، ومسلم 1980 و 6 في الأشربة: باب تحريم الخمر ...، والنسائي 8/287 في الأشربة: باب ذكر الشراب الذي أهريق بتحريم الخمر، والبيهقي 8/290 من طرق عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وقد تقدم من طريق أخرى عند المؤلف برقم 4925. وانظر 5362 و 5363 و 5364.

(متن حدیث): سَمِعْتُ عُمَرَ، عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِىَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ، وَمَا خَامَرَ الْعَقْلَ فَهُوَ خَمْرٌ، ثَلَاثٌ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا نَنْتَهِى اِلَيْهِ: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا اس وقت یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی انگور، شہد، گندم اور جو، جو بھی چیز عقل کو ڈھانپ لے وہ خمر ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بارے میں زیادہ واضح طور پر بتا دیتے۔ (وراثت میں) دادا (کی وراثت کا مسئلہ) کلالہ کا مسئلہ اور سود کی کچھ صورتیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّذِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا شُرْبَهَا وَبَيْعَهَا وَشِرَاءَ هَا

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جس کے پینے یا فروخت کرنے اور اسے خریدنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے

5354 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5353- إسناده صحيح ,سلم بن جنادة روى له الترمذى وابن ماجه وهو ثقة ,من فوقه ثقات من رجال الشيخين .ابن إدريس :وهو عبد الله بن إدريس الأودى ,وأبو حيان :هو يحيى بن سعيد بن حيان.وأخرجه مسلم 33 3032في التفسير :باب نزول تحريم الخمر ,والترمذى 1874في الأشربة :باب ما جاء فى الحبوب التى يتخذ منها الخمر ,والنسائى 8/295فى الأشربة :باب ذكر أنواع الأشياء التى كانت منها الخمر حين نزل تحريمها ,وفى "الكبرى "كما فى "التحفة ,8/62 "والطحاوى ,4/213والدارقطنى 4/248و 252من طرق عن ابن إدريس ,بهذا الإسناد .وتابع أبا حيان زكريا بن أبى زائدة عن النسائى والدارقطنى .وأخرجه أحمد فى "الأشربة ,185 "وعبد الرزاق ,17049وابن أبى شيبة ,8/106والبخارى 5581فى الأشربة: باب الخمر من العنب وغيره ,و :5588باب ما جاء فى أن الخمر ما خامر العقل من الشراب ,ومسلم 32 3032و ,33وأبو داود 3669فى الأشربة :باب فى تحريم الخمر ,والنسائى ,8/295وفى "الكبرى "كما فى "التحفة ,8/62 "وابن الجارود ,852 والبيهقى ,289 _ 8/288والبغوى 3011من طرق عن أبى حيان ,به.

5354- حديث صحيح ,وإسناده حسن ,هشام بن عمار وإن روى له البخارى لا يرقى حديثه إلى الصحيح ,وقد توبع ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد فى "المسند ,2/16 "وفى "الأشربة ,195 "ومسلم 75 2003فى الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر ,وأن كل خمر حرام ,وابن الجارود ,857والدارقطنى ,4/294والطبرانى فى "الصغير ,143 "والبيهقى 8/293من طرق عن عبيد الله بن عمر ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/29و ,134وفى "الأشربة 75 "و ,189وابن أبى شيبة ,8/101ومسلم ,74 2003والطبرانى 546و ,922والدارقطنى 4/248و 249و ,250والبيهقى 8/294و 296من طرق عن نافع ,به.وأخرجه أحمد فى "الأشربة ,74 "والنسائى 8/324فى الأشربة :باب الأخبار التى اعتل بها من أباح شراب المسكر, وابن ماجة 3877فى الأشربة :باب كل مسكر حرام ,و :3392باب ما أسكر كثيره فقليله حرام ,والبيهقى 8/296من طريقين عن ابن عمر .وانظر 5366و 5368و 5369و .5375

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاةِ مَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ اِلٰى اَنْ يَّصْحُوَ مِنْ سُكْرِهِ

نشے کے شکار شخص کی نماز کے قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ' جب تک اس کا نشہ ختم ہوتا

5355 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، وَعِدَّةٌ قَالُوْا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلَاةً، وَلَا يَرْفَعُ لَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ حَسَنَةً: الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ، وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتّٰى يَرْضٰى، وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی۔ وہ مفرور غلام' جب تک وہ اپنے آقا کے پاس واپس نہیں آجاتا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا۔ وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو' جب تک اس کا شوہر راضی نہیں ہو جاتا اور نشے کا شکار شخص' جب تک اس کا نشہ ختم نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ لَعْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ اَعَانَ فِي الْخَمْرِ لِتُشْرَبَ

جو شخص شراب پینے میں مدد کرتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق ہونے کا تذکرہ

5356 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ خَيْرٍ الزَّبَادِيُّ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ سَعِيْدٍ التُّجِيْبِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْخَمْرَ وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ، وَشَارِبَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُسْقَاهَا

5355– إسناده ضعيف ,هشام بن عمار كبر فصار يتلقن ,وزهير بن محمد _وهو التميمي الخراساني _رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة ,فضعف بسببها ,وهذا منها .وأخرجه ابن خزيمة ,940وابن عدى فى "الكامل ,3/1074 "والبيهقى 1/389من طريق هشام بن عمار ,بهذا الإسناد.قال البيهقى :تفرد به زهير ,وقال الذهبى فى "المهذب :"قلت :هذا من منا كير زهير . وذكره السيوطى فى "الجامع الكبير "وزاد نسبته إلى البيهقى فى "الشعب "والطبرانى فى "الأوسط."

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب پر اسے نچوڑنے والے پر اسے نچڑوانے والے پر اسے اٹھانے والے پر جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جارہی ہے اس پر اسے پینے والے پر اسے فروخت کرنے والے پر اسے خریدنے والے پر اسے پلانے والے پر اور جسے وہ پلائی جارہی ہے اس پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ بَعْدَ شُرْبِهِ، وَإِنْ كَانَ صَاحِيًا اَيَّامًا مَعْلُومَةً قَبْلَ اَنْ يَّتُوبَ

شراب پینے والے کے شراب پینے کے بعد اس کی نماز قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ اگرچہ توبہ کرنے سے پہلے وہ کئی دن تک چیخ وپکار کرتا رہے

5357 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ

5356–إسناده جيد ,مالك بن خير الزبادى مصرى يكنى أبا الخير روى عنه جمع ,وذكره المؤلف فى "الثقات 7/460," وقال الذهبى فى "الميزان :3/426 "محله الصدق ,وقال ابن قطان :هو ممن لم تثبت عدالته ,يريد أنه ما نص أحد على أنه ثقة , قال الإمام الذهبى معقبا عليه :وفى رواة "الصحيحين "عدد كثير ما علمنا أن أحدا نص على توثيقهم ,والجمهور على أنه من كان من المشايخ قد روى عنه ,جماعة ولم يأت بما ينكر عليه أن حديثه صحيح ,وشيخه مالك بن سعد ,قال أبو زرعة :مصرى لا بأس به ,وذكره المؤلف فى "الثقات 5/385." وأخرجه أحمد ,1/316 والطبرانى 12976 من طريق المقرء ,عن حيوة ,بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/145 من طريق محمد بن عبد الله ,عن ابن وهب ,عن مالك بن خير الزبادى وقد تحرف فى المطبوع إلى :بن حسين الزيادى ,عن مالك بن سعد التجيبى ,به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .وله شاهد صحيح بطرقة من حديث ابن عمر عند أحمد 2/25 و ,71 والطيالسى ,1957 وأبى داود ,3674 وابن ماجة ,3380 والطحاوى فى "مشكل الآثار ,306 _ 4/305 " والحاكم ,145 _ 4/144 والبيهقى ,8/287 وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .

5357–إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن الديلمى ,وهو عبد الله بن فيروز الديلمى ,فقد روى له أبو داود والنسائى وابن ماجه ,وهو شامى ثقة من كبار التابعين.وأخرجه ابن ماجة 3377 فى الأشربة :باب من شرب الخمر لم تقبل له صلاة ,عن عبد الرحمن بن إبراهيم ,بهذا الإسناد.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص شراب پیئے اور نشے میں آجائے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ (اسی دوران) مر جائے' تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر وہ توبہ کرلے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اگر وہ دوبارہ ایسا کرے اور شراب پی کر نشے میں آجائے' تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی عالم میں) مرگیا' تو (جہنم میں داخل ہوگا) اگر پھر اس نے توبہ کرلی' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا اور اگر پھر وہ ایسا کرے اور شراب پی کر نشے میں آجائے' تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی عالم میں) مرگیا' تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کرلی' تو اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کو قبول کرے گا اور اگر وہ چوتھی مرتبہ ایسا کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے' قیامت کے دن اسے ''طینۃ الخبال'' پلائے۔ لوگوں نے عرض کی: طینۃ الخبال سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم (کے خون اور پیپ وغیرہ) کا نچوڑ''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّذِي كَانَ النَّاسُ يَشْرَبُونَهَا قَبْلَ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهَا عَلَيْهِمْ

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جسے لوگ اس سے پہلے پیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں کے لیے حرام قرار دیا

5358 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَبُوْ جَابِرٍ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ، وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر یہ بات بیان کی: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو، ویسے خمر ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے' جو عقل کو ڈھانپ لے۔

5358–حديث صحيح ,عيسى بن عبد الله العسقلاني ,قال الخطيب في "تاريخه :11/165 "نزل بغداد وحدث بها عند أبيه ,وعن الوليد بن مسلم ,وضمرة بن ربيعة ,ورواد بن الجراح ,وآدم بن أبي إياس ,روى عنه محمد بن غالب التمتام ,وأبو عمارة محمد بن أحمد بن المهدي ,محمد بن منير بن صغير ,ومحمد بن مخلد ,وقال ابن عدي في "الكامل :5/1897 "ضعيف يسرق الحديث ,ونقله عن الذهبي في "الميزان ,3/317 "وقال الحافظ في "اللسان:4/401 "وقال الحاكم عن الدارقطني :ثقة ,وذكره ابن حبان في "الثقات ,"وخرج حديثه في "صحيحه ."وقد تقدم عند المؤلف برقم ,5353وانظر الحديث الآتي ,وسيأتي برقم 5388.

ذِكْرُ الْاَشْيَاءِ الَّتِي كَانُوا يَتَّخِذُونَ مِنهَا الْخَمرَ قَبلَ نُزُولِ تَحرِيمِ الْخَمرِ

ان اشیاء کا تذکرہ جن کے ذریعے لوگ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے خمر بنایا کرتے تھے

5359 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَابْنُ اِدْرِيسَ وَيَحْيَى بْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عُمَرَ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَمَّا بَعْدُ، اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، ثَلَاثٌ اَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ اِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي اِلَيْهِ: الْكَلَالَةُ وَالْجَدُّ، وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

''اما بعد اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو' ویسے خمر ہر وہ چیز ہے' جو عقل کو ڈھانپ لے۔ اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کے بارے میں زیادہ وضاحت سے بتا دیتے کلالہ، (وراثت میں) دادا کا مسئلہ اور سود کی کچھ صورتیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يُعَاقِبُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَتُوبَ فِي جَهَنَّمَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس سزا کی صفت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ جہنم میں اس شخص کو دے گا' جو نشہ آور چیز پیئے گا اور توبہ کرنے سے پہلے مر جائے گا ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5359- إسناده صحيح على شرط الشيخين .ابن إدريس :هو عبد الله ,ويحيى بن أبي غنية :هو يحيى بن عبد الملك بن حميد بن أبي غنية. وأخرجه البخاري 4619في التفسير :باب (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ) و 7337في الاعتصام :باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم ,..ومسلم 33 3032في التفسير : باب نزول تحريم الخمر ,عن إسحاق بن إبراهيم ,بهذا الإسناد .وقد تقدم برقم 5353و ,5358وسيأتي برقم .5388

5360 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے' جو شخص نشہ آور چیز کو پیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ''طینۃ الخبال'' پلائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّتِیْ كَانَتِ الْاَنْصَارُ تَشْرَبُهَا، قَبْلَ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

خمر کی اس صفت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کے اسے مسلمانوں کے لیے حرام قرار دینے سے پہلے انصار پیا کرتے تھے

5361 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَسُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ، عِنْدَ اَبِیْ طَلْحَةَ وَاَنَا اَسْقِيهِمْ مِنْ شَرَابٍ حَتّٰى كَادَ يَاْخُذُ فِيهِمْ، فَمَرَّ بِنَا مَارٌّ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَنَادَى اَلَا هَلْ شَعَرْتُمْ اَنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرُوا اَنْ اَمَرُوْنِیْ اَنِ اكْفَاْ مَا فِیْ آنِيَتِكَ، فَفَعَلْتُ، فَمَا عَادُوْا فِیْ شَیْءٍ مِّنْهَا حَتّٰى لَقُوا اللّٰهَ، وَاِنَّهَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ، وَاِنَّهَا لَخَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ

5360- يعقوب بن محمد الزهرى _وإن كان كثير الوهم _قد تابعه قتيبة بن سعيد كما يأتى ,وباقى رجاله على شرط الصحيح. وأخرجه البزار 2927عن محمد بن معمر ,عن يعقوب بن محمد ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد ,3/361ومسلم 2002 فى الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام , النسائىو 8/327فى الأشربة :باب ذكر ما اعد الله عز وجل لشارب المسكر من الذل والهوان وأليم العذاب ,وفى "الكبرى "كما فى "التحفة ,2/334 "والبيهقى ,8/291_292والبغوى 3015عن قتيبة بن سعيد ,عن عبد العزيز بن محمد ,به.

5361- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه الطحاوى 4/213من طريق على بن معبد ,عن إسماعيل بن جعفر ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد فى "الأشربة ,136 "والطحاوى 4/213من طريقين عن حميد ,به .وقد تقدم برقم .5352

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں موجود تھے۔ میں ان حضرات کو شراب پلا رہا تھا۔ وہ حضرات اسے پی ہی رہے تھے اسی دوران وہاں سے ایک مسلمان گزرا اور اس نے اعلان کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم انہوں نے اس بات کا انتظار نہیں کیا (اور فوراً) مجھے یہ ہدایت کی کہ تم اپنے برتن میں موجود شراب کو انڈیل دو، تو میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک انہوں نے کبھی شراب نہیں پی۔ اس زمانے میں شراب تازہ اور خشک کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔ ان دنوں ہماری شراب یہی تھی۔

5362 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ عُمُومَتِيْ اَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَكُنْتُ اَصْغَرَهُمْ سِنًّا، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالُوا: يَا اَنَسُ اكْفَاْهَا، قَالَ: فَكَفَاْتُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقُلْتُ: مَا كَانَتْ؟ قَالَ: بُسْرًا وَرُطَبًا، قَالَ: وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چچاؤں کو فضیخ پلا رہا تھا کیونکہ میں عمر میں ان میں سب سے کم سن تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے، تو انہوں نے کہا: اے انس! اسے گرا دو، تو میں نے اسے گرا دیا۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا وہ شراب کس چیز کی بنائی جاتی تھی۔ حضرت انس نے جواب دیا: خشک اور تازہ کھجوروں کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن انس نے یہ بات بیان کی ان دنوں شراب اسی چیز سے بنائی جاتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّتِيْ كَانَتِ الْاَنْصَارُ تَشْرَبُهَا قَبْلَ تَحْرِيمِهَا

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جسے انصار اس کی حرمت (کا حکم نازل ہونے سے) پہلے پیا کرتے تھے

5363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ

5362– إسناده صحيح على شرط البخاري ,مسدد من رجال البخاري ,ومن فوقه من رجال الشيخين .ابن أبي عدى :هو محمد بن إبراهيم .وقد تقدم برقم .5352

5363– إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . وأخرجه الطحاوى 214 _ 4/213من طريق عفان ,عن حماد بن سلمة ,بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 5580في الأشربة :باب الخمر من العنب وغيره ,والبغوى في "مسند ابن جعد 3317 "من طريقين عن ثابت ,به.وأخرجه البخارى :5584باب نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر ,من طريق بكر بن عبد الله ,عن أنس ,به .مختصرا .وقد تقدم عند المؤلف برقم 5352و 5362و 5363.

بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، وَثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا عُبَيْدَةَ وَكَعْبًا وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ نَبِيذَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ حَتّٰى اَسْرَعَتْ فِيهِمْ، فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِي: اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرُوا اَنْ يَعْلَمُوا اَحَقًّا قَالَ اَمْ بَاطِلًا، فَقَالُوا: اكْفَأْ يَا اَنَسُ، قَالَ: فَكَفَأْتُهُ، فَوَاللّٰهِ مَا رَجَعَتْ اِلٰى رُئُوسِهِمْ حَتّٰى لَقُوا اللّٰهَ وَكَانَ خَمْرُهُمُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کو خشک اور تازہ کھجور سے بنی ہوئی نبض پلا رہا تھا۔ اسی دوران ایک منادی نے یہ اعلان کیا خبردار شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم انہوں نے اس بات کا انتظار نہیں کیا کہ وہ پہلے اس بات کی تحقیق کر لیں کہ یہ بات درست ہے یا غلط ہے۔ ان لوگوں نے کہا: اے انس! اسے بہادو تو میں نے اسے بہادیا۔ اللہ کی قسم اس کے بعد یہ حضرات مرتے دم تک دوبارہ کبھی شراب کی طرف نہیں گئے۔ ان دنوں شراب خشک اور تازہ کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْصَارَ لَمَّا اُخْبِرُوا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ كَسَّرُوا الْجِرَارَ الَّتِي كَانَتْ خَمْرُهُمْ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب انصار کو شراب کی حرمت کے بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے اپنے وہ مٹکے توڑ دیئے جن میں ان کی شراب موجود تھی

5364 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَاَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ، فَجَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ: قُمْ يَا اَنَسُ اِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ: فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهِ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو فضیخ نامی شراب پلا رہا تھا۔ اس دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے' تو حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے انس تم اس مٹکے کے پاس جاؤ اور اسے توڑ دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اپنے بیلچے کے پاس آیا میں نے وہ اس مٹکے کے نیچے مارا اور اسے توڑ دیا۔

5364- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ 847 _ 2/846 "في الأشربة :باب جامع تحريم الخمر. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5582في الأشربة :باب نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر ,و 7253في أول كتاب أخبار الآحاد ,ومسلم 9 1980في الأشربة :باب تحريم الخمر ,..والبيهقي ,2/286والبغوي .2043.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ النَّبِيذَ اِذَا اشْتَدَّ كَانَ خَمْرًا

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے‘ جب نبیذ میں شدت آجائے‘ تو وہ خمر بن جاتی ہے

5365 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ، وَالْجَرِّ الْاَبْيَضِ، وَالْجَرِّ الْاَحْمَرِ، فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي الْجَرِّ، وَاشْرَبُوا فِي الْاَسْقِيَةِ قَالُوا: فَاِنِ اشْتَدَّ فِي الْاَسْقِيَةِ؟ قَالَ: وَاِنِ اشْتَدَّ فِي الْاَسْقِيَةِ فَصُبُّوا عَلَيْهَا الْمَاءَ قَالُوا: فَاِنِ اشْتَدَّ؟ قَالَ: فَاَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَيَّ، اَوْ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ: مَا الْكُوبَةُ؟ قَالَ: الطَّبْلُ

قیس بن حبتر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سبز گھڑے سفید گھڑے اور سرخ گھڑے کے بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سب سے پہلے عبدالقیس قبیلے کے وفد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ دباء، مزفت اور حنتم (نامی برتنوں) میں نہ پیو اور تم مٹکے میں نہ پیو تم مشکیزوں میں پی لیا کرو۔ لوگوں نے عرض کی: اگر مشکیزے میں موجود (نبیذ میں) شدت آجائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مشکیزے میں موجود مشروب میں شدت آجاتی ہے‘ تو تم اس پر پانی ڈال لو۔ انہوں نے عرض کی: اگر پھر بھی شدت رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے بہا دو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔ (راوی کو شک ہے‘ شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے شراب جوے اور کوبہ کو حرام قرار دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز بھی حرام ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے علی بن بذیمہ سے کہا کوبہ سے مراد کیا ہے انہوں نے کہا: ڈھول۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ نَبِيذَ الزَّبِيبِ، وَاِنْ كَانَ مَطْبُوخًا، خَمْرٌ لَا يَحِلُّ شُرْبُهُ

5365- إسناده جيد. محمد بن عبد الأسدي _وإن كان كثير الخطأ في حديث سفيان _وقد توبع عليه ,وهو في "مسند أبو يعلى.2729 " وأخرجه أحمد في "المسند ,1/274 "وفي الأشربة 192و 193و ,194وأبو داود 3696في الأشربة :باب في الأوعية ,والطحاوي ,4/223والبيهقي 10/221من طرق عن محمد بن عبد الله الأسدي ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 12598و ,12599والبيهقي 8/303من طريق عثمان بن عمر الضبي ,عن عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ,عَنْ إِسْرَائِيلَ ,عَنْ علي بن بذيمة , به. وأخرجه أحمد ,1/289وفي "الأشربة ,14 "والبيهقي 10/221من طرق عن عبيد الله بن عمرو ,عن عبد الكريم ,عن قيس بن حبتر ,به.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' کشمش کی نبیذ اگر چہ پکالی گئی ہو پھر بھی وہ خمر ہے جس کو پینا جائز نہیں ہے

5366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَاَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَفْظُ الْخَبَرِ لِاَبِي كَامِلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے' جو شخص دنیا میں خمر پئے گا اور مر جائے گا' جبکہ وہ اسے باقاعدگی سے پیتا ہو اور اس نے اس سے توبہ نہ کی ہو' تو وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ ابو کامل کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَبِيذَ الْحِنْطَةِ خَمْرٌ اِذَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ شَارِبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' گندم کی نبیذ خمر شمار ہوگی جب اس کی زیادہ مقدار پینے والے کو نشہ کر دے

5367 - حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5366- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الربيع الزهراني :هو سليمان بن داود العتكي ,وأبو كامل الجحدري :هو فضيل بن حسين بن طلحة ثقة احتج به مسلم ,وإبراهيم بن الحسن العلاف له ترجمة في "تعجيل المنفعة "ص 15,وذكره المؤلف في "الثقات"ووثقه أبو زرعة. وأخرجه مسلم 2003 73في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام, عن أبي كامل وأبي الربيع ,عن حماد بن زيد ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الأشربة 26, "وأبو داود 3679في الأشربة :باب النهي عن المسكر ,والطحاوي 4/216, ,والدارقطني 2/248, ,والبيهقي 8/288, ,والبغوي 3013عن أبي الربيع ,عن حماد بن زيد ,به. وأخرجه البيهقي 8/293من طريق أبي كامل الجحدري ,عن حماد بن زيد ,به. وأخرجه أحمد في "الأشربة 26 "و 102, والترمذي 1861في الأشربة :باب ما جاء في شارب الخمر ,والنسائي 8/296و 297في الأشربة :باب إثبات اسم الخمر لكل مسكر من الأشربة ,والطحاوي 4/216, ,والدارقطني 4/248من طرق عن حماد بن زيد ,به _بعضهم اختصره. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/104_105, ,والنسائي 8/297, ,والطحاوي 4/216من طريقين عن أيوب ,به مختصرا. وأخرج الشطر الثاني منه :النسائي 8/318في الأشربة :باب الرواية في المدمنين في الخمر ,من طريقين عن حماد بن زيد ,به.

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ وَالسُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا شَرَابًا نَصْنَعُهُ مِنَ الْقَمْحِ وَالشَّعِيْرِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغُبَيْرَاءُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَا تَطْعَمُوْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ يَوْمَيْنِ ذَكَرُوْهُمَا لَهُ اَيْضًا، فَقَالَ: الْغُبَيْرَاءُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَا تَطْعَمُوْهُ فَلَمَّا اَرَادُوْا اَنْ يَّنْطَلِقُوْا سَاَلُوْهُ عَنْهُ، فَقَالَ: الْغُبَيْرَاءُ؟ قَالُوا: نَعَمْ؟ قَالَ: فَلَا تَطْعَمُوْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَلِيْفُ الْاَوْسِ مِنْ جِلَّةِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّ حَبِيْبَةَ

❁❁ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز سنتوں اور فرائض کی تعلیم دی۔ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ہمارے ہاں ایک مشروب ہے‘ جسے ہم گندم اور جو سے بناتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا غبیراء (کے بارے میں تم پوچھنا چاہتے ہو) ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ دو دن کے بعد پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غبیراء (کے بارے میں تم دریافت کرنا چاہتے ہو) انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ۔ جب ان لوگوں نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا‘ تو انہوں نے پھر نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (غبیراء کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو) ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمر بن حکم نامی راوی عمر بن حکم بن ثوبان ہیں جو اوس قبیلے کے حلیف ہیں اور اہل مدینہ کے جلیل القدر افراد میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ شَرَابٍ يُسْكِرُ اِذَا اُكْثِرَ مِنْهُ فَهُوَ خَمْرٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ ہر وہ مشروب جو زیادہ مقدار میں پینے کی وجہ سے نشہ کردے وہ خمر شمار ہوگا

5368 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

5367– إسناده حسن ,أبو السمح _واسمه دراج بن سمعان السهمي مولاهم المصري _صدوق ,وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد بن موهب :وهو يزيد بن خالد بن موهب ,فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه ,وهو ثقة. وأخرجه أحمد 6/472,وفي "الأشربة 29, "وأبو يعلى ورقة 331/2, والطبراني 23/483و 495من طريق ابن لهيعة ,عن أبي السمح ,بهذا الإسناد .زاد في آخره "قالوا :فَإِنَّهُم لا يدعونها ,قال :من لم يتركها فاضربوا عنقه ,"وابن لهيعة سيء الحفظ.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الشَّرَابَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اتُّخِذَ كَانَ خَمْرًا اِذَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' شراب جس بھی چیز کے ذریعے بنائی جائے وہ اس وقت خمر شمار ہوگی جب اس کی زیادہ مقدار نشہ کردے

5369 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَشْرِبَةَ الَّتِيْ يُسْكِرُ كَثِيْرُهَا حَرَامٌ شُرْبُ الْقَلِيْلِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ مشروبات جن کی زیادہ مقدار نشہ کردے ان کی تھوڑی مقدار کو پینا بھی حرام ہے

5370 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

5368- إسناده حسن ,ابن عجلان صدوق ,وباقي رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 2/137, والنسائي 8/297 في الأشربة: باب إثبات اسم الخمر لكل مسكر من الأشربة ,والدارقطني 4/249 من طرق عن عبد الله المبارك ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 4/216 من طريقين يحيى بن أيوب ,عن ابن عجلان ,به .وانظر 5354 و 5366 و 5369 و 5375.

5369- إسناده حسن ,محمد بن عمرو :هو ابن علقمة بن وقاص الليثي ,روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة ,وهو صدوق ,وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين.وأخرجه أحمد 2/31 عن يزيد بن زريع ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/16 و 29 و 105, وفي "الأشربة 7 "و 103, والنسائي 8/297 في الأشربة :باب تحريم كل شراب أسكر ,و 325: باب الأخبار التي اعتل بها من أباح شراب المسكر ,وابن ماجة 3390 في الأشربة :باب كل مسكر حرام ,وابن الجارود 859, والطحاوي 4/215 و 216 من طرق عن محمد بن عمرو ,به.

اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِیْهِ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَلِيلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ

عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے تھوڑے استعمال سے بھی منع کیا ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ کردے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَبِيذَ الزَّبِيبِ مِنَ الْمَطْبُوخِ حَرَامٌ شُرْبُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کشمش کی پکی ہوئی نبیذ پینا حرام ہے

5371 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ، وَيُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُولُ:

(متن حدیث):سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع (نامی مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ کردے وہ حرام ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ نَبِيذٍ كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ اَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ اِذَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ حَرَامٌ شُرْبُ قَلِيلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ نبیذ جو دو مختلف چیزوں سے بنائی گئی ہو یا جو اس کے علاوہ ہو جب اس کی زیادہ مقدار نشہ کردے تو اس کی تھوڑی مقدار پینا بھی حرام ہے

5372 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

5370- حديث حسن ,أحمد بن أبان ذكره المؤلف في "الثقات 8/32 "فقال :من أهل البصرة ,حدثنا عنه ابن قحطبة وغيره ,وقد توبع ,ومن فوقه رجال الصحيح .وأخرجه ابن أبي شيبة 110 _ 8/109عن زيد بن الحباب ,عن الضحاك بن عثمان , بهذا الإسناد.وأخرجه النسائي 8/301في الأشربة :باب تحريم كل شراب أسكر كثيره ,وابن جارود ,862الطحاوي ,4/216 والدارقطني ,4/251والبيهقي 8/296من طرق عن الضحاك بن عثمان ,به.وفي الباب عن جابر وعائشة ,وسيردان عند المصنف برقم 5382و 5383.

5371- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الطحاوي 4/216عن يونس بن عبد الأعلى ,عن ابن وهب ,بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم 68 2001في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر ,وأن كل خمر حرام ,عن حرملة ,عن ابن وهب ,عن يونس ,عن ابن شهاب ,به .وقد تقدم عند المؤلف برقم .5345

5372- إسناده صحيح على شرطهما .وقد تقدم برقم 5345و .5371

(متن حدیث):سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ کردے وہ حرام ہے۔

ذِكْرُ السُّكْرِ الَّذِیْ اِذَا تَوَلَّدَ مِنَ الشَّرَابِ الْكَثِيْرِ حَرُمَ شُرْبُ قَلِيْلِهِ

اس نشہ کا تذکرہ' جو زیادہ شراب کے نتیجے میں ہوتا ہے' تو اسے تھوڑی مقدار میں پینا بھی حرام قرار دیا گیا ہے

5373 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَهُ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُمَا: بَشِّرَا وَيَسِّرَا، وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا فَلَمَّا وَلّٰى مُعَاذٌ رَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعِنَبِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ، وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَا اَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ

سعید بن بردہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ آپ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا تم دونوں خوشخبری سنانا اور آسانی فراہم کرنا تم دونوں تعلیم دینا اور متنفر کرنے کی کوشش نہ کرنا اور تم ایک دوسرے کے ساتھ رہنا جب حضرت معاذ مڑ کر چلے گئے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری واپس آئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ وہاں انگور سے ایک شراب بنائی جاتی ہے' جسے پکا لیا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ پختہ ہو جاتی ہے

5373- إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "صحيح مسلم "ص 70 1586في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام ,عن محمد بن عباد ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد ,4/417والبخاري 6124في الأدب :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "يسروا ولا تعسروا "و 7172في الأحكام :باب أمر الوالي إذا وجه أميرين إلى موضع أن يتطاوعا ولا يتعاصيا ,من طرق عن شعبة ,عن سعيد بن أبي بردة.وأخرج القسم الأول منه مسلم 1733في الجهاد :باب في الأمر بالتيسير وترك التنفير ,عن محمد بن عباد ,به. وأخرجه كذلك الطيالسي ,496والبخاري 3038في الجهاد :باب ما يكره من التنازع والاختلاف في الحرب ,..ومسلم 1733في الجهاد ,من طريقين عن سعيد ,به.وأخرج القسم الثاني أحمد ,4/410وفي "الأشربة 8 "و ,224 والطيالسي ,497ومسلم ص 1586في الأشربة ,والطحاوي ,4/217والبيهقي 8/291من طرق عن شعبة ,عن سعيد ,به. وأخرجه أحمد ,4/407وفي "الأشربة ,238 "وأبو داود 3684في الأشربة :باب النهي عن المسكر ,وابن جارود ,856 والبيهقي 8/291من طريقين عن أبي بردة ,به.وأخرجه أحمد ,4/402والنسائي 8/299في الأشربة :باب تفسير البتع والمزر , من طريق أبي بكر بن أبي موسى ,عن أبيه.

اور مزر ہے جسے جو سے بنایا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو نماز سے نشہ کر دے وہ حرام ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت غریب غریب (یعنی انتہائی زیادہ غریب) ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَشْرِبَةَ الَّتِي يُسْكِرُ كَثِيْرُهَا حَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ شُرْبُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مشروبات جن کی زیادہ مقدار نشہ کرتی ہے مومن پر اس کو پینا حرام ہے

5374 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ حَرَامٌ

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر حرام ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ شَرَابٍ حُكْمُهُ اَنْ يُّسْكِرَ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ شُرْبُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ مشروب جس کا حکم یہ ہو کہ وہ نشہ کرتا ہے اسے پینا مسلمانوں کے لیے حرام ہے

5375 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ، بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى السُّلَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا كُلَّ شَرَابٍ يُسْكِرُ عَنِ الصَّلَاةِ كَثِيْرُهُ

5374–سنده حسن ,سليمان بن عبد الله الزبرقان ذكره المؤلف في "الثقات ,6/382 "وقال :روى عنه أهل الجزيرة خالد بن حيان وغيره.

5375– إسناده حسن .وانظر 5354و 5366و 5368و .5369

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے مشروب کو حرام قرار دیا ہے' جس کی زیادہ مقدار نماز کے وقت نشہ کر دے

5376 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ، اَمَرَنَا اَنْ یَّنْزِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا قَرِیْبًا مِنْ صَاحِبِهٖ، فَقَالَ لَنَا: یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَلَمَّا قُمْنَا قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفْتِنَا فِیْ شَرَابَیْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا: الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ یُنْبَذُ حَتّٰی یَشْتَدَّ، وَالْمِزْرُ مِنَ الشَّعِیْرِ وَالذُّرَةِ یُنْبَذُ حَتّٰی یَشْتَدَّ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُوْتِیَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حَرَامٌ عَلَیْكُمْ كُلُّ مُسْكِرٍ یُسْكِرُ عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ: وَاَتَانِیْ مُعَاذٌ یَوْمًا وَعِنْدِیْ رَجُلٌ كَانَ یَهُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، فَسَاَلَنِیْ مَا شَاْنُهٗ؟ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقُلْتُ لِمُعَاذٍ: اِجْلِسْ فَقَالَ: مَا اَنَا بِالَّذِیْ اَجْلِسُ حَتّٰی اَعْرِضَ عَلَیْهِ الْاِسْلَامَ، فَاِنْ قَبِلَ وَاِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ، فَعَرَضَ عَلَیْهِ الْاِسْلَامَ فَاَبٰی اَنْ یُّسْلِمَ، فَضَرَبَ عُنُقَهٗ، فَسَاَلَنِیْ مُعَاذٌ یَوْمًا: كَیْفَ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ فَقُلْتُ: اَقْرَؤُهٗ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلٰی فِرَاشِیْ اَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا قَالَ: وَسَاَلْتُ مُعَاذًا: كَیْفَ تَقْرَاُ اَنْتَ؟ قَالَ: اَقْرَاُ وَاَنَامُ ثُمَّ اَقُوْمُ فَاَتَقَوّٰی بِنَوْمَتِیْ عَلٰی قَوْمَتِیْ، ثُمَّ اَحْتَسِبُ نَوْمَتِیْ بِمَا اَحْتَسِبُ بِهٖ قَوْمَتِیْ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن

5376–إسناده صحيح ,محمد بن صباح :هو الجرجرائي ,صدوق روى له أبو داود وابن ماجه ,ومن فوقه ثقات رجال الصحيح ,محمد بن سلمة :هو محمد بن سلمة الباهلي مولاهم الحرّاني ,وأبو عبد الرحيم :هو خالد بن يزيد ,ويقال :ابن يزيد الحراني .وأخرجه بأخصر مما هنا مسلم ص 71 1587في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر حرام ,والبيهقي 8/291من طريق عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ,عَنْ زَيْدِ بْنِ أبي أنيسة ,بهذا الإسناد .وأخرجه مختصرا أيضا البخاري 4344و 4345في المغازي :باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع ,من طريق شعبة ,عن سعيد بن أبي بردة ,به.وأخرجه البخاري 4341و 4342من طريق عبد الملك ,عن أبي بردة ,به.وأخرجه أحمد 4/409من طريق حميد بن هلال ,عن أبي بردة ,به .وقد تقدم برقم .5373 إسناده قوي ,علي بن المنذر روى له الترمذي والنسائي وابن ماجه وهو ثقة ,ومن فوقه من رجال الشيخين ,إلا أن ابن فضيل فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح .الشيباني :هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وأخرجه النسائي 8/300في الأشربة :باب تفسير البتع والمزر ,عن محمد بن آدم ,عن ابن فضيل ,بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة ,8/100والبخاري 4343في المغازي :باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع , النسائيو 8/298في الأشربة :باب تحريم كل شراب اسكر ,والطحاوي 4/220من طرق عن أبي إسحاق ,به .وأخرج قوله "كل مسكر حرام "النسائي ,8/298وابن ماجة 3391في الأشربة :باب كل مسكر حرام ,من طريق شعبة ,عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ,عَنْ أَبِيهِ ,به. وأخرجه أحمد في "الأشربة ,11 "والطيالسي ,498والنسائي 8/298و ,299والطحاوي 4/217من طريق طلحة بن مصرف ,عن أبي بردة ,به .وانظر5373و.5376

بھیجا' تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے قریب رہے۔ آپ نے ہم سے فرمایا تم دونوں آسانی فراہم کرنا تنگی کا شکار نہ کرنا خوشخبری سنانا متنفر نہ کرنا جب ہم اٹھنے لگے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ہمیں دو طرح کے مشروبات کے بارے میں حکم بیان کر دیجئے جو ہم تیار کرتے ہیں۔ ایک بتع ہے' جو شہد سے بنایا جاتا ہے۔ اس کی نبیذ تیار کی جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ پختہ ہو جاتی ہے اور مزر ہے جسے جو اور مکئی سے بنایا جاتا ہے' اس کی نبیذ ہوتی ہے' یہاں تک کہ اس میں شدت آجاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ کو کیونکہ جامع اور مانع کلمات عطا کئے گئے تھے اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر وہ چیز حرام ہے' جو نشہ آور ہو جو نماز سے روک دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس وقت میرے پاس ایک شخص موجود تھا جو پہلے یہودی تھا' پھر اس نے اسلام قبول کیا پھر یہودی ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے اس معاملے کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا' جب تک میں اسے اسلام کی پیشکش نہیں کرتا اگر یہ اسے قبول کر لے گا' تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے اسلام کی پیشکش کی۔ اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن اڑا دی ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا تم قرآن کیسے پڑھتے ہو۔ میں نے جواب دیا: میں قیام کی حالت میں بیٹھ کر اور بستر پر لیٹ کر بھی اسے پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ کیسے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں اس کی تلاوت کرتا ہوں پھر سو جاتا ہوں پھر قیام کی حالت میں پڑھتا ہوں' تو میں اپنی نیند کے ذریعے اپنے قیام کے بارے میں قوت حاصل کرتا ہوں اور مجھے اپنی نیند سے بھی اسی ثواب کی امید ہے' جو اپنے قیام کرنے کے حوالے سے ثواب کی امید ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ نَبِيذَ الْعَسَلِ وَالشَّعِيْرِ اِذَا اَسْكَرَا كَانَا حَرَامًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' شہد اور جو کی نبیذ جب نشہ کر دے' تو وہ حرام ہو گی

5377 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِهَا اَشْرِبَةً لُبْتَعِ وَالْمِزْرِ، قَالَ: وَمَا الْبِتْعُ؟ فَقُلْتُ: شَرَابٌ يَكُوْنُ مِنَ الْعَسَلِ، وَالْمِزْرُ شَرَابٌ يَكُوْنُ مِنَ الشَّعِيْرِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا' تو میں نے عرض کی: یارسول

اللہ (ﷺ)! وہاں بتع اور مزر نامی شراب استعمال ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: بتع کیا ہے میں نے عرض کی: یہ شراب ہے' جو شہد سے بنائی جاتی ہے اور مزر ایک شراب ہے' جو جَو سے بنائی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَبِيذِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّنْبَذَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کشمش اور کھجوروں (کو ملا کر) ان کی نبیذ تیار کی جائے

5378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ اَنْ يُّخْلَطَا

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَبِيذِ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ اَنْ يُّنْبَذَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' خشک اور تر کھجور (کو ملا کر) ان کی نبیذ تیار کی جائے

5379 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5378- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى نضرة -واسمه المنذر بن مالك بن قطعة العبدى -فمن رجال مسلم.وأخرجه أحمد فى "المسند3/3 "و ,9وفى"الأشربة ,50 "ومسلم 198720فى الأشربة :باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين ,والترمذى 1877فى الأشربة :باب ما جاء فى خليط البسر والتمر ,والنسائى فى الوليمة كما فى "التحفة ,3/464 "وأبو يعلى 1177من طرق عن سليمان التيمى ,بهذا الإسناد.وأخرجه احمد 3/49و71و ,90 ومسلم 198721من طريقين عن أبى نضرة ,به.وأخرجه أحمد 3/34و ,90وفى"الأشربة ,80 "ومسلم22 1987و ,23 والنسائى 8/289فى الشربة :باب خليط البلح والزهو ,و :290باب خليط الزهو والبسر ,و :293باب الترخص فى انتباذ التمر وحده ,و :294باب الرخصة فى انتباذ البسر وحده ,وفى الوليمة كما فى"التحفة ,3/430 "وأبو يعلى 1176من طرق عن أبى سعيد.

5379- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن رمح فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن ماجة 3395فى الأشربة :باب النهى عن الخليطين ,عن محمد بن رمح بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 198617و 19فى الأشربة: باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين ,وأبو داود 3703فى الأشربة :باب فى الخليطين ,والترمذى 1876فى الأشربة :باب ما جاء فى خليط البسر والتمر ,والنسائى 8/290فى الأشربة :باب خليط البسر والرطب ,والبيهقى 8/306من طرق عن الليث بن سعد ,به. وأخرجه أحمد 3/294و300و302و317و363و ,369وعبد الرازق ,16966والبخارى 5601فى الأشربة :باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرا ,ومسلم198616و ,17والنسائى ,8/290وأبو يعلى 1768و1872 و2238و ,2325والبيهقى 8/306من طرق عن عطاء ,به. أخرجه أحمد ,3/389وفى"الأشربة ,147 "وعبد الرازق 16967و16968و ,16969والطيالسى ,1705ومسلم ,198619والنسائى 8/291فى الأشربة :باب خليط التمر والزبيب ,وباب خليط البسر والزبيب ,وابن ماجة 3395من طرق عن جابر.

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا، وَاَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے یا تازہ اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5380 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ، حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّهْوِ، ثُمَّ يُشْرَبَ، وَاِنَّ ذٰلِكَ عَامَّةُ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے خشک کھجور کو تازہ کے ساتھ ملا کر (نبیذ تیار کی جائے) اور پھر اسے پیا جائے کیونکہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو زیادہ تر شراب اسی طرح بنائی جاتی تھی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ انْتِبَاذِ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ هٰذَيْنِ الشَّيْئَيْنِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُمَا عَلٰى حِدَةٍ

اس بات کا تذکرہ ان دونوں ممنوعہ چیزوں میں سے ہر ایک کی الگ سے نبیذ تیار کرنا مباح ہے

5381 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالزَّبِيْبَ جَمِيْعًا، وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ جَمِيْعًا، وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

5380- إسناده صحيح على شرط مسلم ,حرملة من رجال مسلم ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه مسلم 1981في الأشربة :باب تحريم الخمر وبيان أنها تكون من عصير العنب ,. والبيهقي 8/308من طريقين عن ابن وهب, بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/134و ,251وأبو يعلى2891و3102و 3103من طريقين عن قتادة ,به. وأخرجه أحمد 3/140و ,157-156والنسائي 292-8/291في الأشربة :باب ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نَهَى عَنِ الخليطين وهي ليقوى أحدهما على صاحبه ,والبيهقي 8/307من طرق عن أنس.

5381- إسناده حسن على شرط مسلم .أبو كثير السحيمي ,قيل :هو يزيد بن عبد الرحمن ,وقيل :يزيد بن عبد الله بن أذينة ,أو ابن غفيلة. وأخرجه أحمد ,2/526ومسلم 1989في الأشربة :باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين ,والنسائي 8/293في الأشربة :باب انتباذ الزبيب وحده ,وابن ماجة 3396في الأشربة :باب النهي عن الخليطين ,من طرق عن عكرمة بهذا الإسناد.

عَلٰى حِدَةٍ

ﷺ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو تازہ اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو۔ ان میں سے ہر ایک کی نبیذ علیحدہ تیار کرو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبَاحَ شُرْبَ الْقَلِيلِ مِنَ الْمُسْكِرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے نشہ آور چیز کی تھوڑی مقدار کے پینے کو مباح قرار دیا ہے' جبکہ وہ نشہ پیدا نہ کرے

5382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ الْحَافِظُ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَلِيلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ

ﷺ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کر دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُسْكِرَ هُوَ الشَّرْبَةُ الْاٰخِيرَةُ الَّتِي تُسْكِرُ دُوْنَ مَا تَقَدَّمَهَا مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

نشہ آور سے مراد وہ آخری مشروب ہے' جو نشہ کرے اس کا ابتدائی حصہ (نشہ آور شمار نہیں ہوگا' جس کے نتیجے میں نشہ نہیں ہوتا)

5383 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

5382- إسناده قوي ,رزق الله بن موسى :هو الناجي ,ذكره المؤلف في "الثقات ,"ووثقه ابن شاهين والخطيب ,وذكره النسائي في مشيخته ,قال :بصري صالح ,ومن فوقه ثقات ,من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد ,3/343وفي "الأشربة ,148" وأبو داود3681في الأشربة :باب النهي عن المسكر ,والترمذي1865في الأشربة :باب ما جاء ما أسكر كثيره فقليله حرام ,وابن ماجة 3393في الأشربة :باب ما أسكر كثيره فقليله حرام ,وابن الجارود ,860والطحاوي4/217,والبيهقي 8/296من طرق عن داود بن بكر بن أبي الفرات ,عن محمد بن المنكدر ,بهذا الإسناد.

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ، فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ عُثْمَانَ هٰذَا اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْاَنْصَارِيُّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کا پیالہ نشہ کردے اس کو مٹھی بھر پینا بھی حرام ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعثمان نامی راوی کا نام عمرو بن سالم انصاری ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَنْبِذَةِ الَّتِيْ يَحِلُّ شَرَابُهَا لِمَنْ اَرَادَهَا

نبیذوں کی اس صفت کا تذکرہ، جنہیں پینا اس شخص کے لیے حلال ہے، جو اس کا ارادہ کرتا ہے

5384 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ *، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ النَّخَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَاهُ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهِ وَالتِّجَارَةِ فِيْهِ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمُسْلِمُوْنَ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَلَا التِّجَارَةُ فِيْهِ لِمُسْلِمٍ، وَاِنَّمَا مَثَلُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ مَثَلُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَلَمْ يَاْكُلُوْهَا فَبَاعُوْهَا، وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الطِّلَاءِ، قَالَ ابْنُ

5383- إسناده صحيح ,أبو عثمان :هو الأنصاري المدني قاضي مرور ,روى عنه جمع ,وذكره المؤلف في "الثقات," ووثقه أبو داود ,وأثنى عليه مهدي بن ميمون راوي هذا الحديث عنه ,وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير شيبان بن أبي شيبة فمن رجال مسلم.وأخرجه أحمد 6/72و ,131وفي"الأشربة ,97"وأبو داود 3687في الأشربة :باب النهي عن المسكر, والترمذي 1866في الأشربة :باب ما جاء ما أسكر كثيره فقليله حرام ,وابن الجارود ,861والطحاوي ,4/216والدارقطني ,4/255والبيهقي 8/269من طرق عن مهدي بن ميمون ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد ,6/71وفي"الأشربة ,6 "والدارقطني 4/254و ,255والبيهقي 8/296من طريقين عن عثمان ,به.وأخرجه الدارقطني 4/255من طريق عبيد الله بن عمر ,عن القاسم, به .وفيه"فالأوقية منه حرام."وأخرجه الدارقطني 4/255و 256من طرق عن عائشة بلفظ"فالحسوه منه حرام"و"فالجرعة."

5384- إسـ .ه صحيح ,حكيم بن سيف الرقي ذكره المؤلف في "الثقات ,"وروى عنه جماعة ,وقال أبو حاتم :شيخ صدوق ,لا بأس به .يكتب حديثه ولا يحتج به .وقد توبع ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير يحيى بن عبيد فمن رجال مسلم: وهو يحيى بن عبيد أبو عمر البهراني الكوفي ,والبهراني نسبة إلى بهراء ,وهي قبيلة من قضاعة .وأخرجه مسلم 200483في الأشربة :باب إباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا ,والبيهقي 8/294و 300من طريقين عن عبيد الله ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/224و232و233و ,240والطيالسي 2714و ,2715ومسلم200479و80و81و ,82وأبو داود 3713في الأشربة :باب في صفة النبيذ , النسائيو 8/333في الأشربة :باب ذكر ما يجوز شربه من الأنبذة ومالا يجوز, وفي"الكبرى "كما في "التحفة ,5/268 "وابن ماجة 3399في الأشربة :باب صفة النبيذ وشربه, والطبراني 12623و12624و12625و12626و12627و12628و12629و12630و ,12631والبيهقي 8/294و 300من طرق عن يحيى بن عبيد ,به.وأخرجه النسائي 8/333من طريق أبي عثمان ,عن ابن عباس ,به .وانظر.5362

عَبَّاسٍ: وَمَا طِلَاؤُكُمْ هٰذَا الَّذِیْ تَسْاَلُوْنَ عَنْهُ؟ قَالُوا: هٰذَا الْعِنَبُ يُطْبَخُ ثُمَّ يُجْعَلُ فِی الدِّنَانِ، قَالَ: وَمَا الدِّنَانُ؟ قَالُوا: دِنَانٌ مُقَيَّرَةٌ، قَالَ: اَيُسْكِرُ؟ قَالُوا: اِذَا اُكْثِرَ مِنْهُ اَسْكَرَ، قَالَ: فَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ثُمَّ سَاَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ، قَالَ: خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ، فَرَجَعَ وَنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَدِ انْتَبَذُوا نَبِيذًا فِی نَقِيرٍ وَحَنَاتِمَ وَدُبَّاءٍ، فَاَمَرَ بِهَا فَاُهْرِيقَتْ، وَاَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ، فَكَانَ يُنْبَذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصْبِحُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الَّتِی يَسْتَقْبِلُ، وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى يُمْسِیَ، فَاِذَا اَمْسٰى فَشَرِبَ وَسَقٰى، فَاِذَا اَصْبَحَ مِنْهُ شَیْءٌ اَهْرَاقَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کچھ لوگ ان کے پاس آئے اوران سے شراب کی خرید وفروخت اوراس کی تجارت کرنے کے بارے میں دریافت کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم لوگ مسلمان ہو۔انہوں نے جواب دیا: جی ہاں‘ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے فروخت کرنا اوراس کی تجارت کرنا کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔مسلمانوں میں سے جو شخص ایسا کرے گا اس کی مثال بنی اسرائیل کی طرح ہوگی جن کے لئے چربی کو حرام قرار دیا گیا‘ تو انہوں نے اسے کھایا‘ تو نہیں‘ لیکن اسے فروخت کرنا شروع کر دیا اوراس کی قیمت کھانے لگے پھران لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے طلاء کے بارے میں دریافت کیا‘ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاء کیا چیز ہے؟ جس کے بارے میں تم لوگ دریافت کررہے ہو؟ انہوں نے بتایا: یہ انگور کو پکایا جاتا ہے پھر اسے مٹکے میں رکھ دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا دنان سے مراد کیا ہے۔لوگوں نے کہا: اس سے مراد مخصوص قسم کا مٹکا ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ مشروب نشہ کر دیتا ہے۔لوگوں نے بتایا جب اسے زیادہ پی لیا جائے‘ تو نشہ کر دیتا ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے‘ پھران لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر گئے ہوئے تھے جب آپ واپس تشریف لائے‘ تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے نقیر، حنتم دباء (یعنی مخصوص قسم کے برتنوں) میں نبیذ تیار کی تھی‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے بہا دیا گیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مشکیزے میں کشمش اور پانی ڈال کر (نبیذ تیار کی گئی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کے وقت نبیذ تیار کی گئی‘ تو اس سے اگلے دن صبح آپ نے اسے پی لیا۔اس کے بعد اگلی رات آئی اس کے بعد اگلے دن کی شام آئی جب شام آئی‘ تو آپ نے اسے پی لیا اور پلایا بھی جب اس سے اگلے دن کی صبح آئی‘ تو آپ نے اسے بہا دیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ شُرْبَ النَّبِيذِ مَا لَمْ يُمَازِجْهُ حَالَةُ السُّكْرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ‘ وہ نبیذ کو پی سکتا ہے جبکہ اس کی حالت نشے کی حالت کی طرح نہ ہو

5385 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَى اَعْلَاهُ، نَنْبِذُهُ غُدْوَةً، فَيَشْرَبُهُ عَشِيًّا، وَنَنْبِذُهُ عَشِيًّا فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے جس کے منہ کو بند کر دیا جاتا تھا۔ ہم صبح کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت اسے پی لیتے تھے اور اگر ہم شام کے وقت تیار کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت اسے پی لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيذَ الَّذِي وَصَفْنَا كَانَ اِذَا اُتِيَ عَلَيْهِ نِهَايَةٌ مَعْلُومَةٌ اُهَرِيقَ وَلَمْ يَشْرَبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے

جب اس کی متعین مدت گزر جاتی تو پھر اس کو بہا دیا جاتا تھا (وہ متعین وقت گزرنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہیں پیتے تھے (کیونکہ اس میں جوش آچکا ہوتا تھا)

5386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ النَّخَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَهُ قَوْمٌ فَسَالُوهُ عَنِ النَّبِيذِ، قَالَ: خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ وَنَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهِ قَدِ انْتَبَذُوا نَبِيذًا فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ، فَاَمَرَ بِهَا فَاُهْرِيقَتْ، ثُمَّ اَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ، فَكَانَ يُنْبَذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصْبِحُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الَّتِي تُسْتَقْبَلُ، وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى يُمْسِيَ، فَاِذَا اَمْسٰى شَرِبَ وَسَقٰى، فَاِذَا اَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمَرَ بِهِ فَاُهْرِيقَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کچھ لوگ ان کے پاس آئے ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے حنتم نقیر اور دباء نامی مخصوص قسم کے برتنوں میں نبیذ تیار کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے بہا دیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مشکیزے میں کشمش اور پانی ڈالا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5385- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أم الحسن :واسمها خيرة ,وهي مولاة أم سلمة, فمن رواة مسلم .وأخرجه مسلم 200585في الأشربة :باب إباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا ,والترمذي 1871في الأشربة :باب ما جاء في الانتباذ في السقاء ,وأبو داود 3711في الأشربة :باب في صفة النبيذ ,وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 209,والبيهقي 8/299,البغوي3021و 3024من طريق محمد بن المثنى ,بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى ,4396والبيهقي 1/12من طريقين عن عبد الوهاب ,به.

5386- إسناده صحيح ,وقد تقدم برقم.5384

کے لئے رات کے وقت نبیذ تیار کی گئی اگلے دن کی صبح آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد اگلی رات آئی۔ اس کے بعد اگلا دن آیا' یہاں تک کہ جب اس کی شام آئی' تو آپ نے اسے پیا اور لوگوں کو بھی پلایا اس کے اگلے دن آپ کے حکم کے تحت صبح کے وقت اس نبیذ کو بہا دیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا كَانَ يُنْبَذُ فِيهِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس (برتن) کی صفت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تھی

5387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْبَذُ لَهُ فِيهِ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب نبیذ تیار کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی تھی' تو آپ کے لئے پتھر سے بنے ہوئے پیالے میں نبیذ تیار کر لی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا النَّبِيذَ لَمْ يَكُنْ بِمُسْكِرٍ يُسْكِرُ كَثِيرُهُ الَّذِي هُوَ خَمْرٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ نبیذ نشہ آور نہیں ہوتی تھی کہ اس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے اور اسے خمر قرار دیا جائے

5388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَابْنُ اِدْرِيسَ وَابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

5387– إسناده صحيح ,يزيد بن موهب -وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب -روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم ,وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالسماع عند عبد الرزاق وأحمد والنسائي ,فانتفت شبهة تدليسهما .وأخرجه النسائي 8/309في الأشربة :باب الإذن في ما كان في الأسقية منها ,عن سويد ,عن عبد الله بن المبارك ,بهذا الإسناد .زاد في أوله"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجر والمزفت والدباء والنقير ." وأخرجه عبد الرزاق 16935عن ابن جريج ,به. وأخرجه أحمد 3/304و326و379و ,384وفي "الأشربة ,37 "وابن أبي شيبة ,8/140 والطيالسي ,1751والدرامي ,2/116ومسلم199961و 62في الأشربة :باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحنتم والنقير ,وابن ماجة 3400في الأشربة :باب صفة النبيذ وشربه ,وأبو داود 3702في الأشربة :باب في الأوعية ,وأبو يعلى ,1769 وأبو الشيخ "أخلاق النبي "ص ,210والبيهقي 8/309من طرق عن أبي الزبير ,به .ولفظ الطيالسي "كان ينبذ له في سقاء ". وسيرد الحديث أيضا برقم5396و5412و 5413.

5388– إسناده صحيح على شرط الشيخين ,وهو مكرر .5359وانظر5353و5358

(متن حدیث): سَمِعَ عُمَرَ عَلَى الْمِنْبَرِ، مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَمَّا بَعْدُ، اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''امابعد! اے لوگو جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو اور ویسے خمر ہر اس چیز کو کہتے ہیں: جو عقل کو ڈھانپ لے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ شُرْبَ الشَّرَابَيْنِ اِذَا مُزِجَ بَعْضُهُمَا بِبَعْضٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ دو مشروبات پیئے جبکہ انہیں ایک دوسرے میں ملا دیا گیا ہو

5389 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى جَانِبِهٖ مَاءٌ فِيْ رَكِيٍّ، فَقَالَ: اَعِنْدَكُمْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ، وَاِلَّا كَرَعْنَا فِيْ هٰذَا فَاُتِيَ بِمَاءٍ وَحُلِبَ لَهُ عَلَيْهِ فَشَرِبَ،

ثُمَّ قَالَ لِيْ اِسْمَاعِيْلُ: هُنَاكَ فُلَيْحٌ اذْهَبْ فَاسْمَعْهُ مِنْهُ، فَلَقِيتُ فُلَيْحًا، فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ، كَمَا حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِسْمَاعِيْلُ هٰذَا هُوَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، لَمْ نَذْكُرْهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ احْتِجَاجًا مِنَّا بِهٖ، وَاعْتِمَادُنَا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِيْ مُزَاحِمٍ؛ لِاَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ فُلَيْحٍ وَاِسْمَاعِيْلَ، قَدْ ذَكَرْنَا السَّبَبَ فِيْ تَرْكِهٖ فِيْ كِتَابِ الْمَجْرُوْحِينَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کو بلایا جس کے پہلو میں پانی کا مشکیزہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس ایسا پانی ہے' جو رات سے مشکیزے میں رہا ہو ورنہ ہم (اس بہتے ہوئے

5389– حديث حسن ,رجاله الصحيح ,لكن في فليح بن سليمان كلام ينزله عن رتبة الصحيح. وأخرجه أحمد 3/328 و343و344و 355,والبخاري 5613في الأشربة :باب شرب اللبن بالماء ,و :5621باب الكرع في الحوض ,وأبو داود 3724في الأشربة :باب في الكرع ,والدارمي 2/120,وأبو يعلى 2097من طرق عن فليح بن سليمان ,بهذا الإسناد. -2 1/125,ونص كلامه فيه :كان إسماعيل بن عياش من الحفاظ المتقنين في حداثته ,فلما كبر تغير حفظه ,فما حفظ في صباه وحداثته أتى به على جهته ,وما حفظ على الكبر من حديث الغرباء خلط فيه وأدخل الإسناد في الإسناد ,أنزق المتن بالمتن ,وهو لا يعلم ,ومن كان هذا نعته حتى صار الخطأ في حديثه يكثر ,خرج عن الاحتجاج به فيما لم يخلط فيه.

پانی میں سے) پی لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جس میں دودھ ملایا گیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا۔

منصور نامی راوی کہتے ہیں: اس کے بعد اسماعیل نامی راوی نے مجھ سے کہا فلیح نامی راوی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تم جا کر ان سے یہ حدیث سن لو منصور کہتے ہیں' تو میری ملاقات فلیح سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بھی یہ حدیث اسی طرح سنائی جس طرح اسماعیل نے سنائی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسماعیل نامی راوی اسماعیل بن عیاش ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب میں صرف اس جگہ ذکر کیا ہے' تا کہ اس کے ذریعے استدلال کیا جائے ورنہ اس روایت میں ہمارا اعتماد منصور بن ابومزاحم نامی راوی پر ہے کیونکہ انہوں نے اس حدیث کو فلیح اور اسماعیل دونوں سے سنا ہے اور ہم نے اسماعیل کو متروک قرار دینے کی وجہ کتاب المجروحین میں بیان کر دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِبَاحَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّرْبَ فِي الظُّرُوْفِ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ خَلَا الشَّيْءَ الَّذِيْ يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے مختلف طرح کے برتنوں میں پینے کو مباح قرار دیا ہے جبکہ وہ کوئی ایسی چیز نہ ہو' جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے

5390 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ*، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ الْاِيَامِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: (متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلَ بِنَا وَنَحْنُ قَرِيْبٌ مِّنْ اَلْفِ رَاكِبٍ، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَفَدَّاهُ بِالْاَبِ وَالْاُمِّ، وَقَالَ: مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ اسْتَاْذَنْتُ فِي الْاِسْتِغْفَارِ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ فَدَمَعَتْ عَيْنِيْ رَحْمَةً لَّهَا مِنَ النَّارِ، وَاِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا، وَاِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا وَاَمْسِكُوْا مَا شِئْتُمْ، وَاِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْ اَيِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ، وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے ہمارے

5390– حديث صحيح ,عبد الرحمن بن عمرو البجلي ترجمه المؤلف في "ثقاته ,8/380 "فقال :عبد الرحمن بن عمرو بن البجلي من أهل حران ,كنيته أبو عثمان ,يروى عن زهير بن معاوية وموسى بن أعين ,حدثنا عنه أبو عروبة ,مات بحران سنة ست وثلاثين ومائتين ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد ,5/355 ومسلم 977 في الجنائز :باب استئذان النبى صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في زيارة قبر أمه ,والنسائي 8/311 في الأشربة :باب الإذن في شيء منها ,والطحاوي 4/228 من طرق عن زهير بن معاوية ,بهذا الإسناد .وقد تقدم برقم ,3168 وسيأتي برقم 5391 و5400.

ساتھ ایک جگہ پڑاؤ کیا، ہم ایک ہزار کے قریب سوار تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے' تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے ماں باپ کو آپ پر قربان کیا۔ عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کو کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت مانگی۔ مجھے اجازت نہیں ملی' تو ان کے ساتھ رحمت کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ان کے جہنم میں ہونے کی وجہ سے' میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا۔ قبروں کی زیارت کرنے سے اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارت بھلائی میں اضافہ کرے گی۔ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب تم' جب تک چاہو اسے روک کے رکھو میں نے تمہیں مخصوص قسم کے برتنوں میں مشروب پینے سے منع کیا تھا اب تم جس طرح کے برتن میں چاہو مشروب پیو۔ البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پینا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5391 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کرو اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا اب تمہیں جتنا مناسب لگے اسے اپنے پاس روک کے رکھو اور میں نے تمہیں صرف مشکیزے میں نبیذ پینے کی اجازت دی تھی اب تم ہر طرح کے مشکیزے میں پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز کو نہ پینا۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْ نَبِيْذِ سِقَايَةِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُّسْكِرًا

5391- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير ضرار بن مرة ,فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/350, ومسلم 977 في الجنائز :باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في زيارة قبر أمه ,و 3/1584 63 في الأشربة :باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحنتم والنقير ,وبيان أنه منسوخ ,وأنه اليوم حلال ما لم يصر مسكرا , والنسائي 8/310-311 في الأشربة :باب الإذن في شيء منها ,من طرق عن محمد بن فضيل ,بهذا الإسناد.

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سقایہ کی نبیذ پی سکتا ہے جبکہ وہ نشہ آور نہ ہو

5392 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ وَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ، اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِنِيْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْتَقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا، فَقَالَ: اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے والے کے پاس آئے آپ نے پانی طلب کیا' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحب زادے سے) فرمایا: اے فضل تم اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان کے پاس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی مشروب لے کر آؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کچھ پینے کے لئے دو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان لوگوں نے اپنے ہاتھ اس میں ڈالے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کچھ پینے کے لئے دو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا پھر آپ زم زم کے پاس تشریف لائے لوگ پانی حاصل کر رہے تھے اور وہاں کام کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کام کرتے رہو تم ایک نیک کام کر رہے ہو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ ہجوم زیادہ ہو جائے گا' تو میں بھی نیچے اترتا' یہاں تک کہ میں (پانی نکالنے والے ڈول کی) رسی کو یہاں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَبِيذَ السِّقَايَةِ الَّذِيْ يَحِلُّ شُرْبُهُ هُوَ اِذَا لَمْ يُسْكِرْ كَثِيْرُهُ شَارِبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سقایہ کی وہ نبیذ جسے پینا حلال ہے یہ وہ مشروب ہے'

5392- إسناده صحيح على شرط الصحيح. خالد الأول: هو خالد بن عبد الله الواسطي, والثاني: خالد بن مهران الحذاء. وأخرجه الطبراني 11963عن الحسين بن إسحاق, عن وهب بن بقية, بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 1635في الحج: باب سقاية الحاج, والحاكم 1/475, والبيهقي 5/147من طريقين عن خالد الواسطي, بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط البخاري, ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/215من طريق يزيد بن أبي زياد, عن عكرمة, عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت وهو على بعيره, واستلم الحجر بمحجن كان معه, قال: وأتى السقاية, فقال": اسقوني "فقالوا: إن هذه يخوضه الناس ولكنا نأتيك به من البيت, فقال": لا حاجة لي فيه, اسقوني مما يشرب منه الناس." وأخرجه أحمد 1/248و 372من طريقين عن ابن عباس, بنحوه. وأخرج أحمد 1/320و 336من طريق ابن جريج, عن حسين بن عبد الله بن عبيد الله بن عباس, وداود بن علي بن عبد الله بن عباس بمعناه.

جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ طاری نہیں کرتی

5393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ کردے حرام ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ شُرْبَ الْاَشْرِبَةِ وَاِنْ كَانَ فِيهَا نَبِيذٌ

آدمی کے لیے مختلف طرح کے مشروبات پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ' اگرچہ ان میں نبیذ ہو

5394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ سَقَيْتُ بِقَدَحِي هٰذَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ وَالْمَاءَ وَالْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اس پیالے کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ اور پانی اور شہد اور نبیذ پلائی ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ النَّبِيذِ الَّذِي كَانَ يُنْبَذُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبیذ کی اس صفت کا تذکرہ' جو تیار کی جاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پی لیتے تھے

5395 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا عَرَّسَ اَبُو اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ، ثُمَّ صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، وَمَا قَرَّبَهُ اِلَيْهِمْ اِلَّا امْرَاَتُهُ اُمُّ اُسَيْدٍ، وَبَلَّتْ تُمَيْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْهُ بِهِ، فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ

5393- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم عند المؤلف برقم5345و 5371و 5372.

5394- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/247, ومسلم 2008في الأشربة :باب إباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا ,والترمذي في "الشمائل 197,"وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 211,وأبو يعلى 3503 و3513 و3788 و 3868,والحاكم 4/105,والبيهقي 8/299,والبغوي 3020,وأبو نعيم في "حلية الأولياء 6/261 "من طرق عن حماد بن سلمة ,بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم ,ووافقه الذهبي. وقد قرن بعضهم مع ثابت حميدا. وأخرجه البخاري 5638في الأشربة :باب الشرب من قدح النبي صلى الله عليه وسلم وآنيته ,والبيهقي 1/30

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی دعوت کی پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کروایا۔ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ ام اسید رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے سامنے کھانا پیش کیا انہوں نے پتھر کے برتن میں رات سے ہی کچھ کھجوریں بھگوئی ہوئی تھیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کھانا کھا کر) فارغ ہوئے' تو وہ خاتون اس مشروب کو لے کر آئی اور بطور خاص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مشروب پلایا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيذَ الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ النَّبِيذُ الَّذِیْ لَا يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ شَارِبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ نبیذ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے یہ وہ نبیذ ہے جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ طاری نہیں کرتی

5396 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ التَّاجِرُ، بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَقِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَيَشْرَبُهُ اَوَّلَ يَوْمٍ وَالثَّانِيْ وَالثَّالِثَ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے پیالے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔ آپ پہلے دن دوسرے دن اور تیسرے دن دوپہر تک اسے پیتے تھے (اس کے بعد ضائع کر دیتے تھے کیونکہ اس میں جوش آجاتا تھا)

5395- إسناده صحيح على شرط البخاری ,محمد بن يحيى :هو الذهلی من رجال البخاری ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .ابن أبی مريم :هو سعيد بن الحكم المصری ,وأبو حازم :هو سلمة بن دينار الأعرج .وأخرجه البخاری 5182فی النكاح :باب قيام المرأة على الرجال فی العرس وخدمتهم بالنفس ,ومسلم 200687فی الأشربة :باب إباحة النبيذ الذی لم يشتد ولم يصر مسكرا ,والطبرانی 5794,والبيهقی 8/300من طريق سعيد بن أبی مريم ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/498, والبخاری 5176فی النكاح :باب حق إجابة الوليمة والدعوة ,و :5183باب النقيع والشراب الذی لا يسكر فی العرس ,و 5591 فی الأشربة :باب الانتباذ فی الأوعية والتور ,و :5597باب نقيع التمر ما لم يسكر,و 6685فی الإيمان والنذور :باب إذا حلف أن لا يشرب نبيذا ,وفی "الأدب المفرد 746, "ومسلم 200686,وابن ماجة 1912فی النكاح :باب الوليمة, والطبرانی5863و5925رو البغوی 3019من طرق عن أبی حازم ,به.

5396- حديث صحيح ,رجاله ثقات .أبو عمرو بن العلاء :اسمه زبان ,أو العريان ,أو يحيى ,أو جزء ,والأول أشهر, والثانی أصح عند الصولی :ثقة من علماء العربية. وأخرجه أبو الشيخ فی "أخلاق النبی "ص 209,والبغوی 3023من طريق محمد بن مرزوق ,عن عبيد بن عقيل ,بهذا الإسناد ,وقد تقدم برقم 5387,وانظر5412و.5413

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيذَ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيذًا يُسْكِرُ الْكَثِيْرُ مِنْهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ مَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یہ کوئی ایسی نبیذ نہیں تھی

جس کی زیادہ مقدار نشہ کردے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تمام ایسے مشروبات کوحرام قرار دیا ہے جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے

5397 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ مشروب جونشہ کردے وہ حرام ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ النَّبِيذَ الَّذِیْ كَانَ يَشْرَبُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بِالَّذِیْ يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ شَارِبَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے وہ نبیذ جسے نبی اکرم ﷺ پیا کرتے تھے وہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ کردے

5398 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى،

5397–حديث صحيح ,رجاله ثقات .أبو عمرو بن العلاء :اسمه زبان ,أو العريان ,أو يحيى ,أو جزء ,والأول أشهر , والثانى أصح عند الصولى :ثقة من علماء العربية. وأخرجه أبو الشيخ فى "أخلاق النبى "ص ,209والبغوى 3023من طريق محمد بن مرزوق ,عن عبيد بن عقيل ,بهذا الإسناد ,وقد تقدم برقم ,5387وانظر5412و.5413

5398– إسناده حسن ,وهو حديث صحيح ,الفضيل :هو ابن ميسرة ,وأبو حريز :هو عبد الله بن حسين الأزدى قاضى سجستان ,قال الحافظ فى "التقريب :"صدوق يخطء ,وعامر :هو الشعبى. وأخرجه أبو داود 3677فى الأشربة :باب الخمر مما هى؟ والبيهقى 8/289من طريق مالك بن عبد الواحد ,عن معتمر بن سليمان ,بهذا الإسناد. وأخرجه الدر قطنى 4/252من طريق أصرم بن حوشب ,عن فضيل ,به. وأخرجه الدر قطنى 4/253من طريق عثمان بن مطر ,عن أبى حريز ,به. وأخرجه أحمد 4/267و ,273وفى"الأشربة ,72"وابن أبى شيبة ,8/113والترمذى 1872فى الأشربة :باب ما جاء فى الحبوب التى يتخذ منها الخمر ,وأبو داود ,3676وابن ماجة 3379فى الأشربة :باب ما يكون منه الخمر ,والطحاوى ,4/213والحاكم ,4/148 والدارقطنى ,4/253والبيهقى 8/289من طرق عن عامر الشعبى ,به وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .ولفظه"إن من العنب خمرا ,وإن من التمر خمرا ,وإن من العسل خمرا ,وإن من البر خمرا ,وإن من الشعير خمرا.""

قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَاتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِیْ حَرِيزٍ، اَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ خَطَبَ النَّاسَ بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ، وَاِنِّیْ اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک خمر انگور' کشمش' کھجور' گندم اور جو اور مکئی سے بنائی جاتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ شُرْبِ اَلْبَانِ الْجَلَّالَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' جلالہ (گندگی کھانے والے) جانوروں کا دودھ پیا جائے

5399 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْجَلَّالَةُ مَا كَانَ الْغَالِبُ عَلٰى عَلَفِهَا الْقَذَارَةَ، فَاِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلٰى عَلَفِهَا الْاَشْيَاءَ الطَّاهِرَةَ الطَّيِّبَةَ لَمْ تَكُنْ بِجَلَّالَةٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (گندگی کھانے والے) جانوروں کا دودھ پینے اور مجثمہ اور مشکیزے سے منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے' جس کی زیادہ تر خوراک گندگی ہو' لیکن اگر اس کے چارے میں زیادہ تر چیزیں پاک ہوں پھر وہ جلالہ شمار نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الشُّرْبِ فِی الْحَنَاتِمِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حنتم (نامی برتن) میں پینے سے منع کیا گیا ہے

5399- حديث صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 1/241و ,339والترمذى 1825فى الأطعمة :باب ما جاء فى أكل لحوم الجلالة وألبانها ,والحاكم ,2/34والبيهقى 9/334من طرق عن سعيد ,بهذا الإسناد .وقال الترمذى: حديث حسن صحيح ,وصححه الحاكم على شرط البخارى ووافقه الذهبى . وأخرجه أحمد 1/226و293و321و ,339وأبو داود 3719فى الأشربة :باب الشراب من فى السقاء ,والترمذى ,1825والنسائى 7/240فى الضحايا :باب النهى عن لبن الجلالة ,وابن الجارود ,887والطبرانى11819و11820و ,11821والبيهقى 5/254و 9/333من طرق عن قتادة ,به .وعند بعضهم"ركوب الجلالة "بدل"لبن الجلالة."

5400 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْاَبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ اَنْ تُمْسِكُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْهَا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا، وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کرو۔ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا اب جتنا تمہیں مناسب لگے تم اسے اپنے پاس رکھو اور میں نے تمہیں صرف مشکیزے میں نبیذ پینے کی اجازت دی تھی اب تم (جس برتن میں چاہو) پیو البتہ نشہ آور چیز نہ پینا''۔

5401 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ، وَقَالَ: انْبِذْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ وَاشْرَبْهُ حُلْوًا طَيِّبًا فَقَالَ: رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ مِثْلِ هٰذِهِ، وَاَشَارَ النَّضْرُ بِكَفِّهِ، فَقَالَ: اِذًا تَجْعَلُهَا مِثْلَ هٰذِهِ وَاَشَارَ النَّضْرُ بِبَاعِهِ.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ السَّائِلِ: ائْذَنْ لِيْ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَرَادَ بِهٖ اِبَاحَةَ الْيَسِيْرِ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَمَا اَشْبَهَهَا، فَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يَتَعَدّٰى ذٰلِكَ بَاعًا، فَيَرْتَقِيَ اِلَى الْمُسْكِرِ فَيَشْرَبَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عبد قیس قبیلے کے وفد کو دباء، حنتم، مزفت، نقیر اور مشکیزے میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم اپنے مشکیزے میں نبیذ تیار کرو اور ان کا منہ بند کر دو اور اسے اس وقت پیو

5400- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن فضيل: هو محمد، وابن بريدة: هو عبد الله. وأخرجه مسلم 977 في الجنائز: باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في زيارة قبر أمه، و 3/1584 63 في الأشربة: باب النهي عن الانتباذ في المزفت، ... والبيهقي 8/298 عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وانظر 5390 و5391.

5401- إسناده صحيح على شرط الشيخين: هشام: هو ابن حسان الأزدي القردوسي. وأخرجه النسائي 8/309 في الأشربة: باب الإذن في الانتباذ التي خصها بعض الروايات، والطحاوي 4/226 من طريقين عن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في "الموطأ" 2/843-844 "في الأشربة: باب ما ينهى أن ينبذ فيه، ومسلم 1993 32 في الأشربة: باب النهي عن الانتباذ في المزفت، ... والنسائي 8/305 في الشربة: باب النهي عن نبيذ الدباء والمزفت، و 8/306-307: باب النهي عن نبيذ الدباء والحنتم، والطحاوي 4/227 من طرق عن أبي هريرة. وسيأتي عند المؤلف برقم 5404 و5405 و5408. والمزادة المجبوبة: القرية التي قطع رأسها، وليس لها عزلاء في أسفلها يتنفس منها الشراب، فيصير شرابها مسكرا ولا يدرى به. وقوله "وأوكه": أي: شد فم السقاء بالوكاء وهو الخيط.

جب وہ میٹھی اور پاکیزہ ہو۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے اتنی سی کی اجازت دیں گے۔ یہاں نضر نامی راوی نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم اسے اتنا کرلو گے۔ یہاں نضر نامی راوی نے اپنی بالشت کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سائل کا یہ کہنا آپ مجھے اتنی کی اجازت دیجئے۔ اس کے ذریعے اس کی مراد یہ تھی کہ دباء اور حنتم اور اس جیسے دیگر برتنوں میں تھوڑی سی نبیذ تیار کرنے کی اجازت دیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت نہیں دی کیونکہ یہ اندیشہ تھا کہ وہ اس میں اضافہ کر کے اسے ایک بالشت جتنا اختیار کرلے گا اور پھر وہ نشہ آور چیز تک چلا جائے گا اور اسے پی لے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْجِرَارِ الْخُضْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جائے

5402 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، وَعَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ

✿✿ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ زَجْرُ تَحْرِيمٍ لَا زَجْرُ تَادِيبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ ممانعت حرام قرار دینے کے حوالے سے ہے آداب سکھانے کے حوالے سے نہیں ہے

5403 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ اِذْ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ، فَقَالَ: ذٰلِكَ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ، فَقَالَ: ذٰلِكَ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَقَ، فَقُلْتُ: وَمَا الْجَرُّ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ مَدَرٍ

5402– إسناده صحيح على شرط الشيخين .شيبان بن فروخ من رجال مسلم ,وعبد الأعلى متابعه من رجالهما .أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكرى ,وسليمان الشيبانى :هو سليمان بن أبى سليمان أبو إسحاق الشيبانى. وأخرجه أحمد 4/353و ,380والشافعى ,2/94والطيالسى ,814وعبد الرزاق ,16928وابن أبى شيبة ,8/124والبخارى 5596فى الأشربة: باب ترخيص النبى صلى الله عليه وسلم فى الأوعية والظروف بعد النهى ,والنسائى 8/304فى الشربة :باب الجر الأخضر , والطحاوى ,4/226والبيهقى 8/309من طرق عن سليمان الشيبانى ,بهذا الإسناد .زاد بعضهم "قلت :والأبيض؟ قال :لا أدرى," وزاد آخرون "الجر الأخضر والأبيض والأحمر."

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ ایک شخص نے ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے' جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے انہیں بتایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے' جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کہا ہے میں نے دریافت کیا گھڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر وہ چیز جو مٹی سے بنائی گئی ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَوَانِي الْمُزَفَّتَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مزفت (تارکول سے رنگے ہوئے مخصوص قسم کے) برتنوں میں نبیذ تیار کی جائے

5404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ

5403- إسناده صحيح على شرط مسلم ,شيبان من رجال مسلم ,ومن فوقهما من رجالهما .وأخرجه النسائى 8/303فى الأشربة :باب النهى عن نبيذ الدباء ,والطحاوى 4/223من طريق هشام الدستوائى ,عن أيوب ,بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى 8/304:باب النهى عن نبيذ الجر ,من طريق إسماعيل ابن علية ,والطحاوى 4/223من طريق وهيب ,كلاهما عن أيوب ,عن رجل ,عن سعيد بن جبير ,به. وأخرجه مسلم 199747فى الأشربة :باب النهى عن الانتباذ فى المزفت ,وأبو داود 3691فى الأشربة :باب الأوعية ,والطحاوى 4/223, والبيهقى 8/308من طريق يعلى بن حكيم ,عن سعيد ,به. وأخرجه مسلم 199746, وأبو داود 3690,والنسائى 8/308فى الأشربة :باب ذكر الدلالة على النهى للموصوف من الأوعية ,وابن أبى شيبة 8/115, والبيهقى 8/308من طريق منصور بن حيان ,عن سعيد بن جبير قال :أشهد على ابن عمر وابن عباس أنهما شهدا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير. وأخرجه أحمد 2/35, وابن أبى شيبة 8/126و 141, ومسلم 199750و54و55و56و57و 58و ,199860ومالك فى "الموطأ 2/843 "فى الأشربة :باب ما ينهى أن ينبذ فيه, والترمذى 1868فى الأشربة :باب ما جاء فى كراهية أن ينبذ فى الدباء والحنتم والنقير ,والنسائى 8/303و 305فى الأشربة : باب النهب عن نبيذ الدباء ,و :306باب ذكر النهى عن نبيذ الدباء , . .و :308باب تفسير الأوعية ,وابن ماجة 3402فى الأشربة :باب النهى عن نبيذ الأوعية ,من طرق عن ابن عمر.

5404- إسناده صحيح على شرط البخارى ,رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم ,فمن رجال البخارى. وأخرجه الطحاوى 4/227من طريق محمد بن عبد الله بن ميمون ,عن الوليد ,بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 8/120, والنسائى 8/306فى الأشربة :باب النهى عن نبيذ الدباء ولحنتم والمزفت ,والطحاوى 4/226,من طرق عن الأوزاعى ,به. وأخرجه عبد الرازق 16926,وأحمد 2/241و 279,ومسلم 1993فى الأشربة :باب النهى عن الانتباذ فى المزفت , . . والطحاوى 4/226,والبيهقى 8/309من طريق الزهرى ,عن أبى سلمة ,به .وانظر.5401

ﷺ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھڑے، دباء اور مزفت والے برتنوں (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي النَّقِيرِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ نقیر اور مخصوص قسم کے مشکیزوں میں نبیذ تیار کی جائے

5405 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْعَابِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: اَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ، وَاشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ

ﷺ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے ارشاد فرمایا میں تمہیں نقیت، مقیر، حنتم، دباء اور مخصوص قسم کے مشکیزے سے منع کرتا ہوں تم اپنے مشکیزوں میں پیا کرو اور اس کا منہ بند کر دیا کرو۔

5406 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ، وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ *

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الشُّرْبُ فِي الْحَنَاتِمِ اَرَادَ بِهِ الْاِنْتِبَاذَ فِيهَا

ﷺ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ریشم پہننے سے، سونے کی انگوٹھی اور حنتم میں پینے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حنتم میں پینے سے مراد اس میں نبیذ تیار کرنا ہے۔

5405- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن قيس فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 199333في الأشربة :باب النهي عن الانتباذ في المزفت , . . .والبيهقي 8/309عن نصربن علي ,بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود 3693في الأشربة :باب في الأوعية ,والدارقطني 4/258من طريقين عن نوح بن قيس ,به.

5406- حفص الليثي :هو حفص بن عبد الله الليثي ,ذكره المؤلف في"الثقات ,4/151 "ولم يرو عنه غير أبي التياح يزيد بن حميد ,وحسن الترمذي حديثه هذا ,وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي 1738في اللباس :باب ما جاء في كراهية خاتم الذهب ,والنسائي 8/170في الزينة :باب حديث أبي هريرة والاختلاف على قتادة ,عن يوسف بن حماد المعني ,عن عبد الوارث ,بهذا الإسناد. واقتصر الترمذي في روايته على التختم بالذهب فقط ,وقال :حديث عمران حديث حسن. وأخرجه الطيالسي ,843وأحمد 428 -4/427و ,443وابن أبي شيبة ,8/123والطحاوي 4/226من طريقين عن أبي التياح ,به.

ذِكْرُ وَصْفِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ الَّذِىْ نُهِىَ عَنِ الْإِنتِبَاذِ فِيهَا

دباء، حنتم ،نقیر ،مزفت کی صفت کا تذکرہ جن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے

5407 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ، فَاَمَّا الدُّبَّاءُ، فَكَانَتْ تُخْرَطُ عَنَاقِيدُ الْعِنَبِ، فَنَجْعَلُهُ فِي الدُّبَّاءِ، ثُمَّ نَدْفِنُهَا حَتّٰى تَمُوْتَ، وَاَمَّا الْحَنتَمُ فَجِرَارٌ كُنَّا نُؤْتٰى فِيهَا بِالْخَمْرِ مِنَ الشَّامِ، وَاَمَّا النَّقِيرُ فَاِنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ كَانُوا يَعْمِدُوْنَ اِلٰى اُصُولِ النَّخْلَةِ فَيَنْقُرُوْنَهَا وَيَجْعَلُوْنَ فِيهَا الرُّطَبَ وَالْبُسْرَ فَيَدْفِنُونَهَا فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَمُوْتَ، وَاَمَّا الْمُزَفَّتُ فَهٰذِهِ الزِّقَاقُ الَّتِىْ فِيهَا الزِّفْتُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دباء، حنتم ،نقیر اور مزفت سے منع کیا ہے۔(راوی بیان کرتے ہیں) جہاں تک دباء کا تعلق ہے' تو انگور کی بیلوں کو توڑ کر ہم اسے دباء (نامی برتن میں) رکھ دیتے' پھر اسے دفن کردیتے' یہاں تک کہ وہ مر جاتی ہے۔

جہاں تک حنتم کا تعلق ہے' تو یہ ایک گھڑا ہے' جس میں ہم شام سے شراب لاتے تھے۔ جہاں تک نقیر کا تعلق ہے' تو اہل مدینہ یہ کرتے تھے کھجور کی جڑ لے کر اسے کھوکھلا کرتے تھے اس میں تازہ اور خشک کھجوریں ڈالتے تھے اسے زمین میں دفن کردیتے تھے' یہاں تک کہ وہ مرجاتی تھی۔

جہاں تک مزفت کا تعلق ہے' تو اس سے مراد وہ برتن ہے' جس میں زفت ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِنْتِبَاذَ الَّذِىْ زُجِرَ عَنْهُ فِىْ هٰذِهِ الْاَوَانِىْ لَيْسَ بِدَالٍّ عَلٰى اِبَاحَةِ شُرْبِ مَا انْتُبِذَ فِىْ غَيْرِهَا اِذَا كَانَ مُسْكِرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ نبیذ جسے ان برتنوں میں تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے' جب وہ نشہ آور ہو' تو ان کے علاوہ دیگر برتنوں میں تیار کی گئی نبیذ پینا مباح ہوگا

5408 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ،

5407– إسناده صحيح ,وأخرجه الطيالسى ,882ومن طريقه البيهقى 310-8/309عن عيينة بن عبد الرحمن بن جوشن , بهذا الإسناد.وأورده الهيثمى فى"مجمع الزوائد 5/62"وقال :رواه الطبرانى من طريقين رجال أحدهما ثقات.

وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت، مقیر، حنتم، دباء اور نقیر سے منع کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ لَهُمُ الْاِنْتِبَاذَ فِىْ هٰذِهِ الْاَوَانِى الَّتِىْ نَهٰى عَنْهَا بَعْدَ اَنْ لَا يَكُوْنَ مُسْكِرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کو لوگوں کے لیے مباح قرار دیا تھا' حالانکہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا' جبکہ وہ چیز نشہ آور نہ ہو

5409 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّىْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيْذِ الْاَوْعِيَةِ، اَلَا وَاِنَّ وِعَاءً لَّا يُحَرِّمُ شَيْئًا، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں مخصوص برتنوں کی نبیذ سے منع کیا تھا خبردار برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔

5410 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5408- إسناده حسن ,محمد بن عمرو صدوق حسن الحديث ,روى له البخارى مقرونا ومسلم متابعة ,وباقى السند على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد فى"الأشربة 197"عن يزيد ,عن محمد بن عمرو ,بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبة ,8/115, والنسائى 8/297فى الأشربة :باب تحريم كل شراب أسكر ,وابن ماجة 3401فى الأشربة :باب النهى عن نبيذ الأوعية ,وابن الجارود ,858والطحاوى 216 -4/215من طرق عن محمد بن عمرو ,به.وأخرجه أحمد فى "الأشربة116 "و ,196وابن أبى شيبة 8/103من طريقين عن محمد بن عمرو ,به مختصرا بلفظ "كل مسكر حرام."

5409-أيوب بن هانىء الكوفى مختلف فيه ,ذكره المؤلف فى "الثقات ,56-6/55 "وقال أبو حاتم :شيخ صالح ,وقال الدارقطنى :يعتبر به ,وقال ابن معين :ضعيف ,وقال ابن عدى :لا أعرفه ,وباقى السند رجاله ثقات.وأخرجه ابن ماجة 3388فى الأشربة :باب كل مسكر حرام ,والطبرانى ,10304والبيهقى 8/311من طرق عن ابن وهب ,بهذا الإسناد .وحسن إسناده البوصيرى فى"مصباح الزجاجة "ورقة ,210وذكر له شاهدا من حديث ابن عمر عند النسائى والترمذى.وأخرجه أحمد ,1/452 وفى"الأشربة ,12 "وابن أبى شيبة ,7/161وأبو يعلى ورقة ,249/2والدارقطنى 4/259من طريق حماد بن زيد.

5410- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير ,فمن رجال مسلم ,وقد صرح بالتحديث هو وابن جريج عند النسائى وغيره .وأخرجه عبد الرزاق ,16935ومسلم,199860فى الأشربة :باب النهى عن الانتباذ فى المزفت , . .والنسائى 8/309فى الأشربة :باب الإذن فى الانتباذ التى خصها بعض الروايات ,والطحاوى 4/225من طرق عن ابن جريج ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد فى"الأشربة ,36"وابن أبى شيبة ,8/116ومسلم ,199859والنسائى ,8/310

اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور نقیر سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْجِرَارِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' گھڑوں میں نبیذ تیار کی جائے

5411 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهُ عَنِ النَّبِيذِ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّنْتَبَذَ لَهُ فِي اَوَانِي الْحِجَارَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' اس کے لیے پتھر کے برتنوں میں نبیذ تیار کی جائے

5412 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کرنے کے لئے جب کوئی چیز نہیں ملتی تھی' تو آپ کے لئے پتھر کے پیالے میں نبیذ تیار کر لی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِنْتِبَاذَ فِي التَّوْرِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ اِنَّمَا كَانَ يُنْبَذُ فِيهِ عِنْدَ عَدَمِ الْاَسْقِيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ پیالہ جس میں نبیذ تیار کی گئی جس کی ہم نے صفت

5411- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هشام بن عبد الملك ,وسليمان التيمي :هو سليمان بن طرخان . وأخرجه النسائي 8/303في الأشربة :باب النهي عن نبيذ الجر مفردا ,عن هارون بن يزيد بن أبي الزرقاء ,قال :حدثني أبي ,عن شعبة ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد ,2/29وابن شيبة 8/127ومسلم ,199750والترمذي 1867في الأشربة :باب ما جاء في نبيذ الجر ,والنسائي 8/302من طرق عن سليمان التيمي ,به.وأخرجه أحمد ,2/35ومسلم199751و52و ,53والنسائي 305 -8/304في الأشربة :باب النهي عن نبيذ الدباء ,من طريقين عن طاووس ,به .وانظر.5403

5412- إسناده صحيح على شرط مسلم ,وقد تقدم برقم5387و.5396

بیان کی ہے اس میں نبیذ اس وقت تیار کی جاتی تھی' جب مشکیزہ دستیاب نہیں ہوتا تھا

5413 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ الْاَصَمُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ، فَاِذَا لَمْ يُوجَدْ لَهُ سِقَاءٌ فَفِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی' جب مشکیزہ نہیں ملتا تھا' تو پتھر کے پیالے میں تیار کی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُنْتَبَذَ لَهُ فِي السِّقَاءِ الْمَدْبُوغِ وَاِنْ كَانَتِ الشَّاةُ مَيْتَةً قَبْلَ ذٰلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' اس کے لیے دباغت شدہ (کھال والے) مشکیزے میں نبیذ تیار کی جائے اگرچہ اس سے پہلے وہ کھال کسی مردار بکری کی ہو

5414 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ شَاةً لِسَوْدَةَ مَاتَتْ فَدَبَغْنَا جِلْدَهَا، فَكُنَّا نَنْتَبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا بَالِيًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی ہم نے اس کی جلد کی دباغت کی ہم اس میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ مشکیزہ پرانا ہوگیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لیے یہ چیز مباح قرار دی ہے

5415 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةُ، تَعْنِي الشَّاةَ، قَالَ: فَهَلَّا

5413- مؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ ,لكنه متابع كما تقدم ,وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/307, والشافعي 2/95, والبغوي 3029عن سفيان ,بهذا الإسناد. وانظر 5387و5396و5539و5412.

5414- إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة ,فإنه من رجال البخاري. وقد تقدم برقم1281و1282و1283.

اَخَذْتُمْ مَسْكَهَا فَقَالَتْ: نَأْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا قَالَ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيْ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَسْفُوْحًا) (الأنعام: **145**)، لَا بَاْسَ اَنْ تَدْبُغُوْهُ تَنْتَفِعُوْنَ بِهِ قَالَتْ: فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا فَسَلَخْتُ مَسْكَهَا، فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ قِرْبَةً حَتّٰى تَخَرَّقَتْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں مرگئی ہے۔ ان کی مراد بکری تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کو حاصل کیوں نہیں کیا۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا ہم ایسی بکری کی کھال حاصل کریں جو مرچکی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم یہ فرمادو جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے اس میں' میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے کے لئے حرام قرار دی گئی ہو' ماسوائے اس کے جو مردار ہو یا بہا ہوا خون ہو۔''

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے تم اس کی دباغت کرکے اس سے فائدہ حاصل کرو۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو ہم نے اس کو بھجوایا اور اس کی کھال کی دباغت کرلی گئی پھر ہم نے اس کے ذریعے مشکیزہ بنالیا' یہاں تک کہ اس میں سوراخ ہوگیا۔

5415- سماك بن حرب حسن الحديث ,لكن في روايته عن عكرمة اضطراب ,وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح . وانظر 1281و1282و1283.

کِتَابُ اللِّبَاسِ وَآدَابِهِ

کتاب! لباس اوراس کے آداب کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ إِذَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَيْهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ نے اسے نعمت عطا کی ہو' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر نظر آنا چاہئے

5416 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَشِفُ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ أَيِّ مَالٍ؟ قُلْتُ: مِنْ كُلٍّ قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالرَّقِيقِ وَالْغَنَمِ، قَالَ: إِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا نَزَلْتُ بِهِ فَلَمْ يُكْرِمْنِي، وَلَمْ يَقْرِنِي، فَنَزَلَ بِي أَجْزِيهِ بِمَا صَنَعَ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَقْرِهِ أَبُو الْأَحْوَصِ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ، أَبُوهُ مِنَ الصَّحَابَةِ

❀❀ ابواحوص عوف بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری حالت بکھری ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر طرح کا مال عطا کیا ہے۔ اونٹ بھی غلام بھی اور بکریاں بھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا کیا ہو' تو اس کا نشان تم پر نظر آنا چاہئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جس کے ہاں میں مہمان بنتا ہوں۔ وہ میری عزت افزائی نہیں کرتا۔ میری مہمان نوازی نہیں کرتا' پھر ایک مرتبہ وہ میرے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرتا ہے' تو کیا میں اس کے

5416–إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص فمن رجال مسلم, وأخرجه الطيالسي 1303و ,1304ومن طريقه الطبراني 19/608عن شعبة ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,3/473وابن سعد ,6/28 والحاكم 4/181من طرق عن شعبة ,به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 3/473و ,4/137وأبو داود 4063 في اللباس :باب في غسل الثوب ,والنسائي 8/180و 181في الزينة :باب الجلاجل ,و :196باب ذكر ما يستحب من لبس الثياب وما يكره منها ,والطبراني 19/607و609و610و . .و ,621والبيهقي ,10/10والبغوي 3118من طرق عن أبي إسحاق, به .وأخرجه أحمد ,4/136-137والحميدي ,883والطبراني 19/622من طريق أبي الزعراء عمرو بن عمرو ,عن عمه أبي الأحوص ,به.وقد تقدم برقم 3410من غير هذا الطريق ,وانظر ما بعده.

طرزِ عمل کا بدلہ دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو۔

ابواحوص عوف بن مالک بن نضلہ کے والد صحابی تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِظْهَارِ نِعْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، وَانْتِفَاعِهِ بِهَا فِيْ دَارَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار کرے

اور دونوں جہانوں میں اس کے ذریعے نفع حاصل کرے (یعنی صرف آخرت میں ہی نہ کرے بلکہ دنیا میں بھی اس سے نفع حاصل کرے)

5417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ فِيْ هَيْئَةِ اَعْرَابِيٍّ، فَقَالَ: مَا لَكَ مِنَ الْمَالِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْعَمَ عَلَى الْعَبْدِ نِعْمَةً اَحَبَّ اَنْ تُرَى بِهِ

❀❀ ابواحوص اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والے دیہاتی کی شکل میں ملاحظہ کیا' تو دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے۔ انہوں نے عرض کی: ہر طرح کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت عطا کرے' تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے' وہ نعمت اس بندے پر نظر آئے۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ تُرَى عَلَيْهِ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ النِّعْمَةُ فِيْ رَاْيِ الْعَيْنِ قَلِيْلَةً؛ اِذِ الْقَلِيْلُ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ كَثِيْرٌ

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر اس پر دکھائی دینا چاہئے اگرچہ وہ نعمت آنکھ کے دیکھنے کے اعتبار سے تھوڑی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تھوڑی نعمت بھی زیادہ ہوتی ہے

5418 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ ،

5417- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطبراني 19/623 عن سليمان ابن الحسن ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/473 عن بهز بن أسد ,عن حماد بن سلمة ,به.وأخرجه الطبراني 19/624 من طريق يحيى بن سلمة بن كهيل ,عن أبيه, وعبد الملك ن عمير ,به .وقد تقدم برقم 3410 و 5416.

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ، قَالَ: فَبَيْنَمَا اَنَا نَازِلٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلُمَّ اِلَى الظِّلِّ، قَالَ: فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَابِرٌ: فَقُمْتُ اِلٰى غِرَارَةٍ لَنَا فَالْتَمَسْتُ فِيْهَا، فَوَجَدْتُ فِيْهَا جِرْوَ قِثَّاءٍ فَكَسَرْتُهُ، ثُمَّ قَرَّبْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: خَرَجْنَا بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: جَابِرٌ: وَعِنْدَنَا صَاحِبٌ لَنَا نُجَهِّزُهُ لِيَذْهَبَ يَرْعٰى ظَهْرَنَا، قَالَ: فَجَهَّزْتُهُ ثُمَّ اَدْبَرَ يَذْهَبُ فِي الظَّهْرِ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ لَهُ قَدْ خَلُقَا، قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَمَا لَهُ ثَوْبَانِ غَيْرُ هٰذَيْنِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُ ثَوْبَانِ فِي الْعَيْبَةِ كَسَوْتُهُ اِيَّاهُمَا، قَالَ: فَادْعُهُ فَمُرْهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا قَالَ: فَدَعَوْتُهُ فَلَبِسَهُمَا، ثُمَّ وَلَّى يَذْهَبُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَهُ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهُ، اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰكَذَا كَانَتْ نِيَّةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبِدَايَةِ، وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ؛ لِاَنَّ جَابِرًا مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِيْنَ، وَمَاتَ اَسْلَمُ مَوْلٰى عُمَرَ فِيْ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ بِضْعٍ وَخَمْسِيْنَ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، وَكَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اِذْ ذَاكَ، فَهٰذَا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، وَهُوَ كَبِيْرٌ، وَمَاتَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ، وَقَدْ عُمِّرَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ انمار کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ایک مرتبہ ہم نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سائے کی طرف آجائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سواری سے) نیچے اتر آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اپنے توشہ دان کی طرف آیا میں نے اس میں تلاش کیا' تو مجھے اس میں ککڑی ملی۔ میں نے اسے توڑا اور پھر اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ تمہیں کہاں سے ملی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اسے ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارا ایک ساتھی تھا جسے ہم سامان تیار کر کے دے دیتے تھے اور وہ ہمارے سواری کے جانوروں کو چرنے کے لئے لے جایا کرتا تھا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا سامان تیار کیا پھر وہ اس کو اپنی پشت پر لاد کر چل پڑا۔ اس کے جسم پر دو چادریں تھیں جو پرانی ہو چکی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا' تو دریافت کیا اس کے پاس ان دو چادروں کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کے پاس سامان میں دو اور کپڑے ہیں جو میں نے اسے پہننے کے لئے دیئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے

بلاؤ اور اسے یہ ہدایت کرو کہ وہ ان کپڑوں کو پہن لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے بلایا اس نے وہ دو کپڑے پہن لئے' پھر وہ جانے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی گردن پر مارے کیا یہ زیادہ بہتر نہیں ہے۔ اس شخص نے یہ بات سن لی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ کی راہ میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں' پھر وہ شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آغاز میں یہی نیت تھی۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا ہے کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال 79 ہجری میں ہوا تھا اور اسلم کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں 50 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔ مروان بن حکم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی تھی جو اس وقت مدینہ منورہ کا گورنر تھا' تو یہ بات آپ کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے گی۔ انہوں نے حضرت جابر سے احادیث کا سماع کیا ہے وہ بڑی عمر کے آدمی تھے جب کہ زید بن اسلم کا انتقال 136 ہجری میں ہوا۔ ان کی عمر کافی زیادہ تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَثَرَ النِّعْمَةِ يَجِبُ اَنْ تُرٰى عَلَى الْمُنْعَمِ عَلَيْهِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمُوَاسَاتِهٖ عَمَّا فَضَلَ اِخْوَانَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نعمت کے اثر کے لیے یہ بات ضروری ہے' جس شخص کو نعمت عطا کی گئی

ہے اس کی ذات پر اس کا اثر نظر آئے اور اس کے پاس جو چیز اضافی ہو وہ اس کے حوالے سے اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ بھی اختیار کرے (یعنی ان کی مدد کرے)

5419 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، قَالَ: فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهٗ، وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهٗ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنْ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ

5418- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/910-911 "في اللباس: باب ما جاء في لبس الثياب للجمال بها. ومن طريقه أخرجه البزار 2963، والحاكم 4/183. وأخرجه البزار 2964 من طريق مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عن جابر. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد 5/134" وقال: رواه البزار بأسانيد ورجال أحدها رجال الصحيح.

5419- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الأشهب: هو جعفر بن حيان السعدي، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة العبدي. وهو في "مسند أبي يعلى 1064" وأخرجه مسلم 1728 في اللقطة: باب استحباب المواساة بفضول المال، والبيهقي 4/182، والبغوي 2685 من طريق شيبان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. أخرجه أحمد 3/34، وأبو داود 1663 في الزكاة: باب في حقوق المال من طرق عن أبي الأشهب، به.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس اضافی بوجھ ہو اس کو دیدے جس کے پاس بوجھ نہ ہو اور جس شخص کے پاس اضافی زادِراہ ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس زادراہ نہ ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی مختلف اصناف کا ذکر کیا' یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہونے لگا کہ ہم میں سے کسی کو بھی' کوئی اضافی چیز رکھنے کا حق نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ كِسْوَتِهِ ثَوْبًا اسْتَجَدَّهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی جب نیا کپڑا پہنے' تو کیا پڑھے

5420 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْ هٰذَا الْقَمِيصَ اَوِ الرِّدَاءَ اَوِ الْعِمَامَةَ، اَسْاَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے' تو آپ بسم اللہ پڑھتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو نے مجھے یہ قمیص یا چادر یا عمامہ پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّبْتَدِءَ بِحَمْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ سُؤَالِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا مَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب وہ اپنے پروردگار سے وہ چیز مانگے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے ذریعے کرے

5421 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

5420– حديث صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح .خالد :وهو ابن عبد الله بن عبد الرحمن الواسطي ,وقد روى البخاري 784ومسلم 1853للجريري من روايته .وهو في مسند أبي يعلى.1079وأخرجه أحمد 3/30و ,50وأبو داود 4020في أول كتاب اللباس ,والترمذي 1767في اللباس :باب ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا ,وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 104من طريق عبد الله بن المبارك والترمذي في"الشمائل 59"من طريق ابن المبارك .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْ هٰذَا فَلَكَ الْحَمْدُ، اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے' تو آپ اس کپڑے کا نام لے کر یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو نے مجھے یہ (چادر یا قمیص) پہنائی ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ لُبْسِهِ الثِّيَابَ اَنْ يَّبْدَاَ بِالْمَيَامِنِ مِنْ بَدَنِهٖ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب وہ کپڑا پہننے لگے' تو وہ اپنے جسم کے دائیں طرف سے آغاز کرے

5422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تھے' تو دائیں طرف سے آغاز کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِلُبْسِ الْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ اِذِ الْبِيضُ مِنْهَا خَيْرُ الثِّيَابِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' سفید لباس پہنا جائے کیونکہ لباس میں سفید رنگ والا کپڑا بہتر کپڑا ہوتا ہے

5423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا

5421- رجاله ثقات رجال الصحيح ,إلا إن عيسى بن يونس -وهو ابن أبى إسحاق السبيعى -روى عن الجريرى ,بعد الاختلاط ,كما تقدم فى الحديث الذى قبله.وأخرجه أبو داود 4021فى أول اللباس ,عن مسدد ,والنسائى فى "عمل اليوم والليلة 309"عن عبد الله بن يوسف ,كلاهما عن عيسى بن يونس بهذا الإسناد.

5422- إسناده صحيح على شرط الشيخين وأخرجه الترمذى 1766فى اللباس :باب ما جاء فى القمص ,عن نصر بن على ,بهذا الإسناد .وقد تقدم برقم.1092

مَوْتَاكُمْ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَإِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدَ، يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنو اور سفید کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے سرموں میں سب سے بہترین اثمد ہے وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ لُبْسَ الثِّيَابِ الَّتِي لَهَا أَعْلَامٌ إِذَا كَانَتْ يَسِيرَةً لَا تُلْهِيهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ ایسے کپڑے پہن لے جس پر نقش ونگار بنے ہوں جبکہ وہ (نقش ونگار) تھوڑے سے ہوں جو اسے غافل نہ کریں

5424 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَلَمِ فِي إِصْبَعَيْنِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں جتنے نشان (یعنی کپڑے پر ریشمی پٹی) لگانے کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْمَرْءِ الْعَمَائِمَ السُّودَ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ

آدمی کے لیے سیاہ عمامہ پہننے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات ان صوفیاء کے موقف کے برخلاف ہے جنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5423- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن خثيم -وهو عبد الله بن عثمان -فمن رجال مسلم وهيب :وهو ابن خالد .وأخرجه أحمد 1/328عن عفان ,عن وهيب ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/247و274و355و ,363وعبد الرزاق 6200و ,6201وأبو داود ,3878في الطب :باب في الأمر بالكحل , والترمذي 994في الجنائز :باب ما يستحب من الأكفان ,وابن ماجة 1472في الجنائز :باب ما جاء فيما يستحب من الكفن , و 3566في اللباس :باب البياض من الثياب ,وأبو القاسم ,والطبراني12485و 12486و 12487 و 12488و 12489 و 12490 و 12491و 12492و ,12493والحاكم ,1/354والبيهقي 3/245و ,5/33والبغوي 1477من طرق عن ابن خثيم ,به. واختصره بعضهم وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي ,وقال الترمذي :حديث حسن صحيح ,وهو الذي يستحبه أهل العلم .وأخرجه الطبراني 12427من طريق حكيم بن جبير ,عن سعيد بن جبير ,به .وسيأتي الشطر الثاني منه برقم 6040 و6041.

5424- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم .خالد الأول : هو خالد بن عبد الله الواسطي ,والثاني :هو خالد بن مهران الحذاء . وأخرجه أحمد 1/36عن خلف بن الوليد ,عن خالد الواسطي, بهذا الإسناد وانظر 5441و5454.

5425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حَمَّادِ ابْنِ اُخْتِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' ایک ہی کپڑے کو اشتمال صماء یا احتباء کے طور پر اوڑھ لیا جائے

5426 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء اور احتباء کے طور پر ایک کپڑا پہننے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اللَّذَيْنِ نُهِيَ عَنْهُمَا

ایک ہی کپڑے کو اشتمال صماء یا احتباء کے طور پر لپیٹنے کے طریقے کا تذکرہ' ان دونوں سے منع کیا گیا ہے

5427 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَهُوَ اَنْ يَشْتَمِلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ وَيَبْدُو شِقُّهُ، وَالْاٰخَرُ اَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ

5425– إسناده على شرط مسلم .أبو الطاهر :هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن السرح .وقد تقدم برقم.3722

5426– أسناده حسن .وقد تقدم برقم.2290

5427– حديث صحيح ,ابن السرى متابع ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق .14987" وقد تقدم برقم.4976

يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطرح کالباس پہننے سے منع کیا ہے۔ اشتمال صماء سے اس سے مراد یہ ہے: آدمی ایک کپڑے کواس طرح سے لپیٹ لے کہ اس کے دونوں کنارے اس کے کندھے پر ہوں اور اس کا پہلو ظاہر ہورہا ہواور دوسرا یہ ہے: آدمی ایک کپڑے کواحتبا کے طور پراس طرح لپیٹ لے کہ اس کپڑے کا کوئی بھی حصہ اس کی شرمگاہ پر نہ ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْمَرْءِ ثِيَابَ الدِّيبَاجِ مَعَ الْإِخْبَارِ بِإِبَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِثَمَنِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی دیباج (ریشم کی مخصوص قسم) کے کپڑے پہنے' نیز اس کے ہمراہ ایسی روایات منقول ہیں' جو اس کی قیمت کے ذریعے نفع حاصل کرنے کو مباح قرار دیتے ہیں

5428 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قُبَاءَ دِيبَاجٍ اُهْدِيَ لَهُ، ثُمَّ نَزَعَهُ، فَاَرْسَلَ بِهِ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ نَزَعْتَهُ؟ فَقَالَ: جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَنَهَانِي عَنْهُ قَالَ: فَجَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَكْرَهُهُ وَتُعْطِينِيهِ، قَالَ: اِنِّي لَمْ اُعْطِكَ لِتَلْبَسَهُ، وَاِنَّمَا اَعْطَيْتُكَ لِتَبِيعَهُ فَبَاعَهُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ریشم کی بنی ہوئی قبا زیب تن کی جو آپ کو تحفے کے طور پر پیش کی گئی تھی' پھر آپ نے اسے اتار دیا۔ آپ نے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اسے اتار کیوں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے خود اسے ناپسند کیا ہے اور پھر یہ مجھے عطا کر دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میں نے تمہیں اس لئے عطا نہیں کی ہے' تم اسے پہن لو یہ میں نے تمہیں اس لئے عطا کی ہے' تم اسے فروخت کرو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کے عوض میں اسے فروخت کیا۔

5428– إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير ,فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم 2070في اللباس والزينة :باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة , , .عن إسحاق بن إبراهيم ,بهذا الإسناد .وتابع إسحاق عليه عنده محمد بن عبد الله بن نمير ويحيى بن حبيب وحجاج بن الشاعر .وأخرجه النسائي 8/200في الزينة :باب ذكر نسخ ذلك ,من طريق حجاج ,عن ابن جريج ,به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الرِّجَالِ وَهُوَ عَالِمٌ بِنَهْيِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ حُرِمَ لُبْسَهُ فِي الْآخِرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو مرد دنیا میں ریشم پہن لے اور وہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو وہ آخرت میں اسے پہننے سے محروم رہے گا

5429 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ، قَالَ: مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ریشم کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔''

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ الْمَزْجُورُ عَنْهُ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں اس ممنوعہ فعل (کے ارتکاب) کو مباح قرار دیا گیا ہے

5430 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

5429– إسناده صحيح على شرطهما. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر. وأخرجه أحمد 3/281 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5832 في اللباس: باب في لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه، وأبو يعلى 3930، والطحاوي 4/247، والبيهقي 2/422 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/101، وابن أبي شيبة 8/345، ومسلم 2073 في اللباس: باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة... ، وابن ماجة 3588 في اللباس: باب كراهية لبس الحرير، والطحاوي 4/246-247 من طريقين عن عبد العزيز بن صهيب، به. وأخرجه الطحاوي 4/247 من طريق اسود، عن شعبة، عن حميد الطويل، عن أنس، وسيأتي برقم 5435.

5430– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 207625 في اللباس والزينة: باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها، عن محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/255 و 272 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه احمد 3/180 و 272، والطيالسي 1972، والبخاري 2921 و 2922 في الجهاد: باب الحرير في الحرب، و 5839 في اللباس: باب ما يرخص للرجال من الحرير للحكة، ومسلم 207625، وأبو يعلى 3148 و 3250، والبيهقي 3/268 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/215، وابن أبي شيبة 8/355، والبخاري 2919، مسلم 207624، وأبو داود 4056 في اللباس: باب في لبس الحرير لعذر، والنسائي 8/202 في الزينة: باب الرخصة في لبس الحرير، وابن ماجة 3592 في اللباس: باب من رخص له في لبس الحرير، والبيهقي 3/268-269، والبغوي 3105 من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وسيأتي برقم 5431 و 5432.

جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ مِنْ حَكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت عطا کی تھی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِبَعْضِ النَّاسِ مِنْ اَجْلِ عِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ

بعض لوگوں کے لیے متعین علت کی وجہ سے ریشم پہننے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5431 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ مِنْ حَكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشم پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ انہیں خارش لاحق تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرَ كَانَا فِي غَزَاةٍ حَيْثُ رُخِّصَ لَهُمَا فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں شریک تھے جب ان دونوں کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی گئی

5432 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، شَكَيَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ، فَرَاَيْتُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا قَمِيصَ حَرِيرٍ

5431–المسيب بن واضح: هو التلمنسي الحمصي, ذكره المؤلف في "الثقات 9/204" وقال: وكان يخطىء, وقال: أبو حاتم: صدوق يخطىء كثيرا, فإذا قيل له لم يقبل, وقال ابن عدى: كان النسائي حسن الرأى فيه, ويقول: الناس يؤذوننا فيه, وساق له ابن عدى عدة أحاديث تستنكر, ثم قال: أرجو أن باقي حديثه مستقيم, وهو ممن يكتب حديثه. قلت: وقد توبع عليه, ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 3/273, وأبو يعلى 3249 عن حجاج, بهذا الإسناد. وانظر الحديث السالف, و 5432.

ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی یہ ایک جنگ کے دوران کی بات ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی تو میں نے ان دونوں صاحبان کو ریشمی قمیص پہنے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لُبْسَ الْحَرِيرِ لَيْسَ مِنْ لِبَاسِ الْمُتَّقِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ریشم پہننا پرہیزگار لوگوں کا لباس نہیں ہے

5433 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اُهْدِيَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، وَقَالَ: لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فَرُّوجُ الْحَرِيرِ: هُوَ الثَّوْبُ الَّذِي يَكُونُ عَلَى دُرُوزِهِ حَرِيرٌ دُونَ اَنْ يَكُونَ الْكُلُّ مِنَ الْحَرِيرِ، وَلَوْ كَانَ الْكُلُّ حَرِيرًا مَا لَبِسَهُ وَلَا صَلَّى فِيهِ، وَهٰذَا مَعْنَى خَبَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَّا مَوْضِعَ اُصْبُعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ

ﷺ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ریشمی جبہ پیش کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پہن لیا پھر آپ نے اس میں نماز ادا کی۔ آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے اسے ناپسند کرتے ہوئے سختی سے اتار دیا اور فرمایا: یہ پرہیزگاروں کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) فروج حریر سے مراد وہ کپڑا ہے جس کا تانا ریشم کا ہوتا ہے وہ سارے کا سارا ریشم نہیں ہوتا اگر وہ سارے کا سارا ریشم کا ہوتا تو نبی اکرم ﷺ نہ اسے پہنتے اور نہ ہی اسے پہن کر نماز ادا کرتے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا بھی یہی مطلب ہے صرف دو یا تین یا چار انگلیوں جتنی (ریشم کی پٹی لگانے) کی اجازت ہے۔

5434 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ،

5432- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو يعلى 2880عن هدبة بن خالد, بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1973وأحمد 3/122و, 192والبخاري 2920في الجهاد: باب الحرير في الحرب, ومسلم 207626في اللباس والزينة: باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها, والترمذي 1722في اللباس: باب ما جاء في الرخصة في لبس الحرير في الحرب, وأبو يعلى ,3251والبيهقي 3/267- 268, والبغوي 3106من طرق عن همام, به.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ، وَقَالَ: هٰذَانِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ اُمَّتِي

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: خَبَرُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي مُوسٰى فِي هٰذَا الْبَابِ مَعْلُولٌ لَا يَصِحُّ

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم لیا۔ آپ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لیا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور فرمایا: یہ دونوں میری اُمت کے مردوں کے لئے حرام ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید بن ابوہند نے ابوموسیٰ کے حوالے سے اس بارے میں جو روایت نقل کی ہے وہ معلول ہے اور مستند نہیں ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْاٰخِرَةِ عَنْ لَابِسِهِ فِي الدُّنْيَا غَيْرَ مَنْ وَصَفْنَا

آخرت میں اس شخص کے ریشم پہننے کی نفی کا تذکرہ' جو دنیا میں اسے پہن لیتا ہے

اور یہ اس کے علاوہ ہو' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے (یعنی جس نے کسی عذر کی وجہ سے اسے پہنا ہو وہ اس میں شامل نہیں ہوگا)

5435 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہن لے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔''

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لُبْسَ الْحَرِيرِ فِي الْجَنَّةِ عَلٰى مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا مِنَ الرِّجَالِ

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے جنت میں ریشم کے پہننے کو حرام قرار دینے کا تذکرہ' جس مرد نے دنیا میں اسے پہنا ہو

5436 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

5435- إسناده صحيح على شرط مسلم ,علي بن خشرم من رجال مسلم ,ومن فوقه من رجال الشيخين .وقد تقدم برقم.5429

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ هِشَامَ بْنَ اَبِيْ رُقَيَّةَ، حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ، اَمَا لَكُمْ فِي الْعَصْبِ وَالْكَتَّانِ مَا يُغْنِيكُمْ عَنِ الْحَرِيرِ، وَهٰذَا رَجُلٌ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُمْ يَا عُقْبَةُ، فَقَامَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَاَنَا اَسْمَعُ، فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ حُرِمَهُ اَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْاٰخِرَةِ

ہشام بن ابورقیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اے لوگو! کیا تمہارے لئے عصب اور کتان میں وہ چیز نہیں ہے' جو تمہیں ریشم سے بے نیاز کر دے ان صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے: اے عقبہ! آپ کھڑے ہو جائیں' تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (راوی کہتے ہیں:) میں سن رہا تھا انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔''

اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریشم پہنے گا اس کے لئے یہ بات حرام قرار دی گئی ہے' وہ آخرت میں اسے پہنے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَابِسَ الْحَرِيرِ فِي الدُّنْيَا فِيْ كُلِّ وَقْتٍ مُحَرَّمٌ لُبْسَهُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کسی بھی وقت میں دنیا میں ریشمی لباس پہننے والا شخص جنت میں داخل ہونے کے بعد اسے پہننے سے محروم رہے گا

5437 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

5436– إسناده قوى ,هشام بن أبى رقية ذكره المؤلف فى "الثقات 5/501, "وروى عنه جمع ,وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير مسلمة بن مخلد فمن رجال أبى داود ,وهو صحابى صغير ,سكن مصر ووليها مرة ,مات سنة 62هـ وأخرجه أحمد 4/156, وأبو يعلى 1751, والطحاوى 4/247, والطبرانى 17/904 من طرق عن ابن وهب ,بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى 17/905 من طريقين عن ابن ثوبان ,عن يزيد بن أبى مريم ,عن هشام بن أبى رقية ,به.وأورده الهيثمى فى "مجمع الزوائد " 1/144 و 5/142 ونسبه فى المكان الأول إلى أحمد والطبرانى فى "الكبير "وأبى يعلى ,وفى الثانى زاد نسبته إلى البزار ,والطبرانى فى "الأوسط ,"وقال :ورجالهم ثقات.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَبِسَهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَلْبَسْهُ هُوَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔ اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (دوسرے) اہل جنت اسے پہنیں گے، لیکن وہ نہیں پہن سکے گا۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ مِنَ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ

قسی اور میسرہ میں سے سیراء (مخصوص قسم کا کپڑا) پہننے کی ممانعت کا تذکرہ

5438 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی قسی اور میثرہ (مخصوص قسم کے کپڑے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لُبْسَ مَا وَصَفْنَا اِنَّمَا هُوَ لُبْسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس کو پہننا، جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے یہ اس شخص کا لباس ہے، جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا

5437- رجاله ثقات رجال الصحيح غير داود السراج ,فمن رجال النسائي ,ولم يوثقه غير المؤلف ,وما روى عنه غير قتادة ,وقال ابن المديني :مجهول لا أعرفه.وأخرجه الحاكم 4/191من طريق إسحاق بن إبراهيم ,عن معاذ ,بهذا الإسناد , وصححه ووافقه الذهبي .وأخرجه الطيالسي 2217,وأحمد 3/23,والطحاوى 4/246عن هشام ,به. وأخرجه على بن الجعد 1010,ومن طريقه البغوى 3101عن شعبة عن قتادة ,به.

5438- إسناده قوى ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير هبيرة بن يريم ,فقد روى له أصحاب السنن . وأخرجه أحمد 1/93-94و 104و 137,وعبد الله بن أحمد فى "الزوائد 1/133,"وأبو داود 4051فى اللباس :باب من كرهه ,من طرق عن شعبة ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/127,والترمذى 2808فى الأدب :باب ما جاء فى كراهية لبس المعصفر للرجل والقسى, والنسائى 8/165و 166-165فى الزينة :باب خاتم الذهب ,وابن ماجة 3654فى اللباس :باب المياثر الحمر ,والطحاوى 4/260من طرق عن أبى إسحاق ,به .وأخرجه عبد الرزاق 2836,والنسائى 2/187فى التطبيق :باب النهى عن القراءة فى الركوع ,و8/166و167و 168فى الزينة :باب خاتم الذهب ,و 169:باب الاختلاف على يحيى بن أبى كثير فيه ,و169و 170: باب حديث عبيدة ,والطحاوى 4/260,والبغوى 3130من طرق عن على ,به .قال الترمذى :حسن صحيح , وانظر 5440و 5502.

5439 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰی حُلَّةَ سِيَرَاءٍ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ، وَاَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ: عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا، وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک سیرانی حلہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' تو عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور وفود سے ملاقات کے دن اسے پہن لیا کریں (تو یہ مناسب ہوگا) جب وہ وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قسم کے حلے آئے' تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی عطا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے مجھے پہننے کے لئے یہ دے دیا ہے' حالانکہ آپ نے عطارد (نامی شخص) کے حلہ کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ تمہیں اس لئے نہیں دیا تاکہ تم اسے پہن لو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ مکہ میں موجود اپنے مشرک بھائی کو پہننے کے لئے دے دیا۔

5440 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، قَالَ:

5439- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/917-918 "في اللباس": باب ما جاء في لبس الثياب. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 886في الجمعة: باب يلبس أحسن ما يجد 2612,في الهبة: باب هدية ما يكره لبسها, مسلم 20686في اللباس والزينة: باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء, وأبو داود 4040في اللباس: باب ما جاء في لبس الحرير, والبيهقي 2/422و 9/129,والبغوي.3099 وأخرجه عبد الرزاق 19929,وأحمد 2/20و 146 والبخاري 5841في اللباس: باب الحرير للنساء, ومسلم 6 2068و 7,وابن ماجة 3591في اللباس: باب كراهية لبس الحرير, والبيهقي 2/422و 3/275من طرق عن نافع, عن ابن عمر. وقد تقدم برقم.5113

5440- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/80 "في الصلاة: باب العمل في القراءة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/126, ومسلم 480213في الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود, و 207829في اللباس والزينة: باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر, وأبو داود 4044في اللباس: باب من كرهه, والترمذي 264في الصلاة: باب ما جاء في النهي عن القراءة في الركوع والسجود, و 1725في اللباس: باب ما جاء في كراهية المعصفر للرجال, والنسائي 2/189في التطبيق: باب النهي عن القراءة في الركوع, والطحاوي 4/260, والبغوي.3094 وأخرجه أحمد 1/126, وأبو يعلى413و 601من طريقين عن أيوب, عن نافع, به. وإحدى طريقي أبي يعلى "إبراهيم بن حنين عن علي."

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی اور معصفر پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْوَقْتِ الَّذِي أُبِيحَ لُبْسُ الْحَرِيرِ لِلرِّجَالِ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں ریشم پہننا مردوں کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے

5441 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ، فَقَالَ: نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ اِلَّا مَوْضِعَ اُصْبُعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے البتہ دو انگلیوں یا تین انگلیوں یا چار انگلیوں (جتنی پٹی استعمال کرنے کی) اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِسْبَالِ الْمَرْءِ اِزَارَهُ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لَا يَنْظُرُ اِلٰى فَاعِلِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے ازار (یعنی تہہ بند یا شلوار کو) لٹکا کر رکھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا

5442 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ اَبُو الْمُطَرِّفِ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

5441- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في"صحيح مسلم 15 2069 "في اللباس والزينة :باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة , . .عن عبيد الله بن عمر القواريري ,بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم ,206915والترمذي 1721في اللباس : باب ما جاء في الحرير والذهب ,والطحاوي ,4/244والبيهقي 3/269من طرق عن معاذ بن هشام ,به. وأخرجه أحمد ,1/51 مسلم ,206915والبيهقي 2/423من طريين عن سعيد ,عن قتادة ,به.وأخرجه الطحاوي 4/248من طريق وبرة بن عبد الرحمن, عن عامر الشعبي ,به .وقد تقدم برقم .5424وأخرجه أبو داود 4042في اللباس :باب ما جاء في لبس الحرير ,وابن ماجة 3593 في اللباس :باب الرخصة في العلم في الثوب ,والطحاوي 4/244من طريقين عن أبي عثمان النهدي ,عن عمر. وأخرجه موقوفا على عمر :ابن أبي شيبة ,8/357والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/28 "من طرق عن الشعبي. في الأصل :محمد بن موسى ,وهو خطأ ,والتصحيح من"ثقات المؤلف ,9/161 "و"الجرح والتعديل ,8/161 "وله ترجمة في"تاريخ بغداد .13/41 " كذا الأصل و"التقاسيم/2 "لوحة :103سهيل ,وعند غير المؤلف :سهل.

(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِحُجْزَةِ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ سُهَيْلٍ، فَقَالَ: يَا سُفْيَانُ لَا تُسْبِلْ اِزَارَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْمُسْبِلِيْنَ"

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت سفیان بن ابوسہیل رضی اللہ عنہ کے پہلو کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے سفیان! اپنے تہبند کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والوں کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَالْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ جَرَّ ثِيَابَهُ مِنْ مَخِيْلَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے' جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5444 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ

5442– حديث حسن لغيره شريك -وهو ابن عبد الله القاضي -سيء الحفظ ,وباقي رجاله ثقات .محمد بن أبي الوزير :هو محمد بن عمر بن مطرف .وأخرجه أحمد 4/246و 253,وابن ماجة 3574في اللباس :باب موضع الإزار أين هو ,والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/473, "والطبراني 20/1024من طرق عن شريك ,بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 20/1023 من طريقين عن شريك ,عن

5443– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هشام بن عبد الملك ,والحوضي :هو حفص بن عمر .وأخرجه أحمد 2/44و46و81و 103,ومسلم 208543في اللباس والزينة :باب تحريم جر الثوب خيلاء ,من طرق عن شعبة ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/131,وابن أبي شيبة 8/387,ومسلم 208542من طريقين عن جبلة بن سحيم ,به. وأخرجه عبد الرازق 19980,ومالك 2/914,في اللباس :باب ما جاء في إسبال الرجل ثوبه ,وأحمد 2/33و42و46و65و 69و= 131

الْقِيَامَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ اِزَارِي يَسْتَرْخِي اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میرا تہبند ایک طرف سے لٹک جاتا ہے۔ مجھے اس کا بہت خیال رکھنا پڑے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ مَوْضِعِ الْإِزَارِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمان آدمی کے ازار کا مقام کیا ہے

5445 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي، فَقَالَ: هَاهُنَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ، فَإِنْ اَبَيْتَ فَهَاهُنَا، وَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میری پنڈلی کو درمیان سے پکڑ کر ارشاد فرمایا: یہ جگہ تہبند کے

5444- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/136, والنسائي 8/208 في الزينة: باب إسبال الإزار, والبغوي 3077 من طريقين عن إسماعيل بن جعفر, بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/67 و104 و136, والبخاري 3665 في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "لو كنت متخذا خليلا", "و 5784 في اللباس: باب من جر إزاره من غير خيلاء, و 6062 في الأدب: باب مناثني على أخيه بما يعلم, وأبو داود 4085 في اللباس: باب ما جاء في إسبال الإزار, والبيهقي 2/243 من طرق عن موسى بن عقبة, به.

5445- إسناده قوي, مسلم بن نذير روى عنه جمع, وذكره المؤلف في "الثقات", وقال أبو حاتم: لا بأس به, وباقي رجاله ثقات. سفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 5/382 و 400-401, وابن ماجة 3572 في اللباس: باب موضع الإزار أين هو, عن سفيان, بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/396 و 398, وابن أبي شيبة 8/390-391, والترمذي 1783 في اللباس: باب في مبلغ الإزار, والنسائي 8/206-207 في الزينة: باب موضع الإزار, وابن ماجة 3572, وعلي بن الجعد 2652, والبغوي 3078 من طرق عن أبي إسحاق, به. وانظر 5448. 5446- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار روى له أبو داود والترمذي, وهو حافظ له أوهام, وقد توبع, ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/6, وابن ماجة 3573 في اللباس: باب موضع الإزار أين هو, والبيهقي 2/244 عن سفيان, بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2228, وأحمد 3/5 و 30-31 و 44 و 52 و 97, وابن أبي شيبة 8/391, وأبو داود 4093 في اللباس: باب في قدر موضع الإزار, من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن, به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/387-388 من طريق عطية, عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم": من جر إزاره من الخيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة." وانظر 5447 و 5450.

لئے ہے اگر تم نہیں مانتے' تو یہاں تک' لیکن ٹخنوں میں تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

5446 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث):اَتَيْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْإِزَارِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا

❁❁ علی بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہبند کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے۔ نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان میں جہاں بھی ہو' تو کوئی حرج نہیں ہے' لیکن جو اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَابِسَ الْإِزَارِ مِنْ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ يُخَافُ عَلَيْهِ النَّارُ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ٹخنوں کے نیچے تہہ بند پہننے والے شخص کے بارے میں جہنم کا اندیشہ ہے' ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5447 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ، فَقَالَ: اَنَا اُخْبِرُكَ بِعِلْمٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا

❁❁ علی بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں علم کی بات بتاتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

5447-- إسناده صحيح .إبراهيم بن بشار روى له أبو داود والترمذي ,وهو حافظ له أوهام ,وقد توبع ,ومن فوقه ثقات,من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/6وابن ماجة 3573في اللباس :باب موضع الإزار أين هو ,والبيهقي 2/244عن سفيان ,بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي ,2228وأحمد 3/5و31-30و44و52و ,97وابن أبي شيبة 8/391وأبو داود 4093فى اللباس: باب في قدر موضع الإزار ,من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن ,به. وأخرجه ابن أبي شيبة 388-8/387من طريق عطية ,عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم" :من جر إزاره من الخيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة ."وانظر 5447و.5450

سنا ہے: مومن کا تہبند نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے۔ نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان میں جہاں بھی ہو اُسے کوئی حرج نہیں ہے لیکن جو اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔

یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکائے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مَبْلَغُ اِزَارِ الْمَرْءِ مِنْ بَدَنِهٖ

اس مقام کی صفت کا تذکرہ' آدمی کے جسم پر تہہ بند اس مقام تک ہونا ضروری ہے (اس کے نیچے نہیں ہوسکتا)

5448 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى عَضَلَةِ سَاقِهٖ، فَقَالَ: هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْكَعْبَيْنِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی (یا ان کی) پنڈلی کے نصف حصے پر رکھا اور ارشاد فرمایا: یہ تہبند کی جگہ ہے اگر تم نہیں مانتے' تو نیچے کرلو اگر نہیں مانتے' تو ٹخنوں میں تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔ (یعنی اسے ٹخنوں سے اونچا ہونا چاہئے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ خَبَرَ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ وَهْمٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) زید بن ابوانیسہ نامی راوی کی روایت میں وہم پایا جاتا ہے

5449 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

5448– إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "الموطأ" 2/914-915 "في اللباس :باب ما جاء في إسبال الرجل ثوبه. ومن طريق مالك أخرجه البيهقي 2/244، والبغوي 3080)؟ . وانظر الحديث السالف، وسيأتي برقم 5450)).

5449– إسناده قوي، محمد بن وهب بن أبي كريمة روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .أبو عبد الرحيم :هو خالد بن أبي يزيد الحراني، وقد تابع زيد بن أبي أنيسة سفيان الثوري، وهو ممن سمع من أبي إسحاق قديماً .وقد تقدم برقم 5445)).

(متن حدیث): اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي، فَقَالَ: هَاهُنَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ، فَإِنْ اَبَيْتَ فَهَاهُنَا، وَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ وَالْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ اِلَّا اَنَّ خَبَرَ الْاَغَرِّ اَغْرَبُ وَخَبَرَ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ اَشْهَرُ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کو درمیان سے پکڑا اور ارشاد فرمایا: یہ جگہ تہبند کے لئے ہے اگر تم نہیں مانتے' تو یہ ہے' تاہم ٹخنوں میں تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواسحاق نے یہ روایت مسلم بن نذیر اور اغر ابومسلم سے سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں البتہ اغر کی نقل کردہ روایت زیادہ غریب ہے اور مسلم بن نذیر کی نقل کردہ روایت زیادہ مشہور ہے۔

5450 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي خَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: ذُكِرَ الْإِزَارُ، فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِي عَنِ الْإِزَارِ، فَقَالَ: اَجَلْ بِعِلْمٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلَى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ، مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ

❁❁ علی بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تہبند کا معاملہ ذکر کیا گیا' تو میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا: آپ مجھے تہبند کے بارے میں بتائیں انہوں نے فرمایا: جی ہاں علم کی بات (میں تمہیں بتاتا ہوں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"مومن کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں کے درمیان جہاں بھی ہو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا' لیکن جو اس سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا اور جو شخص اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُسْبِلَ الْمَرْاَةُ اِزَارَهَا اَكْثَرَ مِنْ ذِرَاعٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت ایک ذراع سے زیادہ اپنے تہہ بند کو لٹکائے

5451 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5450- إسناده قوي، وهو مكرر 554)).

5451- إسناده صحيح .محمد بن هشام بن أبي خيرة روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح وقد تقدم برقم 5446)) و 5447)).

اَبِیْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ حِيْنَ ذُكِرَ الْاِزَارُ: فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُرْخِي شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا، قَالَ: فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ

صفیہ بنت ابوعبید بیان کرتی ہیں: جب تہبند کا ذکر ہوا' تو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! عورت کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکائے سیدہ امّ سلمہ نے عرض کی: اس صورت میں' تو وہ بے پردہ ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ایک ذراع (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنی) لٹکا لے اس سے زیادہ نہ لٹکائے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ مُطْلَقَ الْاِزَارِ فِي الْاَحْوَالِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ بعض اوقات میں اپنے بٹن کھلے رکھ سکتا ہے

5452 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُشَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ، فَبَايَعْنَاهُ، وَاِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ، فَاَدْخَلْتُ يَدِیْ فِیْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ، فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ، فَمَا رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا اَبَاهُ قَطُّ فِیْ شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ اِلَّا تَنْطَلِقُ اُزْرُهُمَا لَا يُزِرَّانِ اَبَدًا

معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں مزینہ قبیلے کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ کی دست اقدس پر بیعت کی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا گریبان کھلا ہوا تھا' تو میں نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا اور مہر نبوت کو چھولیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے معاویہ بن قرہ اور ان کے والد کو دیکھا کہ وہ گرمی اور سردی ہر موسم میں گریبان کھلا رکھتے تھے۔ وہ بٹن کبھی بند نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5452- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "الموطأ 2/915 "في اللباس :باب ما جاء في إسبال المرأة ثوبها. ومن طريق مالك أخرجه أبو داود 4117)) في اللباس :باب في قدر الذيل، والبغوى 3082)). وأخرجه أحمد 6/295-296و309، والنسائي 8/209في اللباس :باب ذيول النساء ، والطبراني 840) /23) و 1007)) و 1008)) من طريقين عن نافع، به . وأخرجه النسائي 8/209من طريق يحيى بن أبي كثير، عن نافع، عن أم سلمة، به. وأخرجه أحمد 6/293و315، وابن أبي شيبة 8/408، وأبو داود 4118)) ، والنسائي 8/209، والطبراني 916) /23) من طريق سليمان بن يسار، عن أم سلمة، به.

5453 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي مَحْلُولًا اَزْرَارُهُ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي كَذٰلِكَ

✿✿ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بٹن کھول کر نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5454 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ: اَمَّا بَعْدُ، فَاتَّزِرُوا وَارْتَدُوْا وَانْتَعِلُوْا وَارْمُوْا بِالْخِفَافِ وَاقْطَعُوا السَّرَاوِيلَاتِ، وَعَلَيْكُمْ بِلِبَاسِ اَبِيكُمْ اِسْمَاعِيْلَ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ الْعَجَمِ، وَعَلَيْكُمْ بِالشَّمْسِ فَاِنَّهَا حَمَّامُ الْعَرَبِ، وَاخْشَوْشِنُوا وَاخْلَوْلِقُوْا وَارْمُوْا الْاَغْرَاضَ، وَانْزُوْا نَزْوًا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ اِلَّا هٰكَذَا: اُصْبُعَيْهِ وَالْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ قَالَ: فَمَا عَلِمْنَا اَنَّهُ يَعْنِي اِلَّا الْاَعْلَامَ

✿✿ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب ہمارے پاس آیا ہم اس وقت عتبہ بن فرقد کے ہمراہ آذربائیجان میں موجود تھے (اس میں یہ تحریر تھا) امابعد! بٹن بند رکھو جوتے پہن کے رکھو کم وزنی تیر چلاؤ اور شلواروں کو (ٹخنوں سے کچھ اوپر) کاٹ دو تم پر لازم ہے' تم اپنے جدامجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا سا لباس پہنو اور تم لوگ مہنگی اور فضول) آرائش وزیبائش والی نعمتوں اور عجمیوں کے طور طریقوں سے بچو اور تم پر لازم ہے' دھوپ میں بھی رہو کیونکہ یہ عربوں کا حمام ہے۔ کھردرے اور پرانے کپڑے پہنو اور گھوڑے کی ننگی پیٹ پر سواری کرو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم پہننے سے منع کیا ہے البتہ اتنے کی اجازت ہے یعنی دو انگلیوں کی' درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی۔

5453- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عروة بن عبد الله بن قشير، فقد روى له أبو داود وابن ماجة، وهو ثقة .وهو في "مسند علي بن الجعد (2775) "). وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 103عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي 3084)) من طريق أبي القاسم عبد الله بن محمد البغوي، عن علي بن الجعد، به. وأخرجه أحمد 3/434و 4/19 و5/35، وابن أبي شيبة 386-8/385، والطيالسي 1072)) ، وأبو داود 4082)) في اللباس :باب حل الأزرار، والترمذي في " الشمائل 57) ") ، وابن ماجه 3578)) في اللباس .باب حل الأزرار، والطبراني 41) /19) من طرق عن زهير بن معاوية، به. وأخرجه الطيالسي 1071)) ، وأحمد 3/434و5/35، وأبو الشيخ ص 103، والطبراني 49) /19) و 50)) و 64)) من طرق عن معاوية بن قرة، به. إسناده ضعيف، رجاله ثقات إلا أن زهيراً -وهو ابن محمد التميمي الخراساني -رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة فضعف بسببها. وأخرجه الحاكم 1/250، والبيهقي 2/240من طريق أبي بكر محمد بن محمد بن رجاء، عن صفوان بن صالح، بهذا الإسناد وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي!

راوی کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اس سے مراد نشانی (یعنی پٹی کے طور پر ریشم استعمال کرنا ہے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ الْاِنْتِعَالَ اَنْ يَّبْدَاَ بِالْيُمْنٰى وَعِنْدَ النَّزْعِ بِالشِّمَالِ

جو شخص جوتا پہننا چاہتا ہو اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' وہ دایاں پاؤں پہلے پہنے اور بایاں پہلے اتارے

5455 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا بِفِعْلٍ، وَاٰخِرَهُمَا بِنَزْعٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص جوتا پہنے' تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارے' تو پہلے دائیں پاؤں سے اتارے دایاں پاؤں پہننے میں پہلے ہونا چاہئے اور بایاں اتارنے میں پہلے ہونا چاہئے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّيَامُنِ لِلْاِنْسَانِ فِیْ اَسْبَابِهٖ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدمی کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے تمام کاموں میں دائیں طرف سے آغاز کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

5454- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن خشرم فمن رجال مسلم .وعتبة بن فرقد صحابي مشهور سمي أبوه باسم النجم، واسم جده يربوع بن حبيب بن مالك السلمي، ويقال :إن يربوع هو فرقد، وأنه لقب له، وكان عتبة أميراً لعمر في فتوح بلاد الجزيرة . والأعلام بفتح الهمزة، جمع علم :وهو ما يكون في الثياب من تطريف وتطريز ونحوهما. وأخرجه أبو القاسم البغوي في "الجعديات 1030) " عن علي بن الجعد، ومن طريقه الإسماعيلي كما في "الفتح " 10/298عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي أيضاً 1031)) عن علي بن الجعد، والبيهقي 10/14عن آدم بن أبي إياس، كلاهما عن شعبة، عن عاصم الأحول، عن أبي عثمان النهدي، به.

5455- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الزناد :هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج :هو عبد الرحمن بن هرمز .وهو في "الموطأ 2/916 "في اللباس :باب ما جاء في الانتعال. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/465، والبخاري 5856)) في اللباس :باب ينزع نعله اليسرى، وأبو داود 4139)) في اللباس :باب في الانتعال، والترمذي 1779)) في اللباس :باب ما جاء بأي رجل يبدأ إذا انتعل، وفي "الشمائل 79) " ، والبيهقي 2/432، والبغوي 3155)). وأخرجه أحمد 2/245عن سفيان، عن أبي الزناد به .وانظر 5461)).

5456 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي التَّرَجُّلِ وَالِانْتِعَالِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملے میں دائیں طرف سے آغاز کرنے کو پسند کرتے تھے یہاں تک کہ کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی (دائیں طرف سے آغاز کو پسند کرتے تھے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِدَوَامِ الِانْتِعَالِ لِلْمَرْءِ وَتَرْكِ الْحَفَاءِ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ وہ ہمیشہ جوتا پہن کر رکھے اور ننگے پاؤں نہ رہے

5457 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْجَوَالِيقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اکثر جوتا پہن کے رکھا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار کی طرح ہوتا ہے۔''

5456- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن رجاء فمن رجال البخارى .واسم أبى الشعثاء :سُليم بن أسود بن حنظلة . وأخرجه أبو الشيخ فى "أخلاق النبى "ص 261عن أبى خليفة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسى 1410)) ، وأحمد 6/94و 130و 147و 188-187و 202و210، والبخارى 168)) فى الوضوء :باب التيمن فى الوضوء والغسل، و 426)) فى الصلاة :باب التيمن فى دخول المسجد وغيره و 5380)) فى الأطعمة :باب التيمن فى الأكل وغيره، و 5854)) فى اللباس :باب يبدأ بالنعل اليمنى، و 5926)) فى اللباس :باب الترجيل والتيمن فيه، ومسلم 268))66)) و 67)) فى الطهارة :باب التيمن فى الطهور وغيره، وأبو داود 4140)) فى اللباس :باب فى الانتعال، والترمذى فى "السنن " 608)) فى الصلاة :باب ما يستحب من التيمن فى الطهارة، وفى "الشمائل 80) ") ، والنسائى 1/78فى الطهارة :باب بأى الرجلين يبدأ بالغسل، وابن ماجة 401)) فى الطهارة :بات التيمن فى الوضوء ، وأبو عوانة 1/222، وأبو الشيخ ص 261من طرق عن أشعث بن أبى الشعثاء ، به.

5457- حديث صحيح، يحيى بن عثمان بن صالح صدوق روى له ابن ماجة، ومن فوقه على شرط الصحيح إلّا أن ابن جريج وأبا الزبير لم يصرحا بالتحديث . وأخرجه أحمد 3/337و360، وأبو داود 4133)) فى اللباس :باب فى الانتعال، من طريقين عن أبى الزبير، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى فى "التاريخ الكبير 8/44 "من طريق مجّاعة بن الزبير، عن الحسن، عن جابر. وفى الباب عن عمران بن حصين، أخرجه الخطيب فى "تاريخه 405-9/404 "، والعقيلى فى "الضعفاء 4/255 "، وابن عدى فى " الكامل " والطبرانى 375) /18) من طريق الحسن بن على الحلوانى، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن مجاعة بن الزبير، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ...

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اَمَرَ بِهٖ فِي الْمَغَازِي وَحَاجَةِ النَّاسِ اِلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ حکم ان لوگوں کو دیا گیا ہے' جو غزوات میں شریک ہوتے ہیں اور ویسے بھی لوگوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے

5458 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا: اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غزوے کے دوران میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اکثر جوتا پہن کے رکھا کرو کیونکہ آدمی' جب تک جوتا پہنے رکھتا ہے سوار کی طرح ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَصْدِ الْمَرْءِ الْمَشْيَ فِي الْخُفِّ الْوَاحِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص جان بوجھ کر ایک موزا پہن کر چلے

5459 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ، وَفِي الْخُفِّ الْوَاحِدِ، لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے' تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اسے یا' تو دونوں پہننے چاہئیں' یا دونوں کو اتار دینا چاہئے۔''

5458- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق 20216)) ، وأحمد 2/424، و 443و 477و 480و528، وابن أبي شيبة 416-8/415و416، ومسلم 2098)) في اللباس :باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولا، والنسائي 8/217و 218في الزينة :باب ذكر النهي عن المشي في نعل واحدة، وابن ماجة 3617)) في اللباس :باب المشي في النعل الواحدة، والبغوي 3158)) من طرق عن أبي هريرة.

5459- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/916 "في اللباس :باب ما جاء في الانتعال .ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5855)) في اللباس :باب لا يمشي في نعل واحدة، ومسلم 2097))68)) في اللباس :باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً، وأبو داود 4136)) في اللباس :باب في الانتعال، والترمذي 1774)) في اللباس باب ما جاء في كراهية المشي في النعل الواحدة، وفي "الشمائل 77) ") ، والبيهقي 2/432، والبغوي 3157)) . وانظر ما سلف.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَشْيِ الْمَرْءِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُهُ أَوْ عَامِدًا لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایک جوتا پہن کر چلے اس وقت جب اس کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ دوسرا جوتا نہ پہنے) یا وہ جان بوجھ کر ایسا کرے

5460 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے' یا دونوں جوتے پہن لے یا دونوں جوتے اتار دے۔''

5461 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَسَاحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْفِهِمَا جَمِيعًا اَوِ انْعَلْهُمَا جَمِيعًا، وَاِذَا لَبِسْتَ فَابْدَاْ بِالْيُمْنٰى، وَاِذَا خَلَعْتَ فَابْدَاْ بِالْيُسْرٰى

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِهِمَا جَمِيعًا اَوِ انْعَلْهُمَا جَمِيعًا اَمْرُ نَدْبٍ وَاِرْشَادٍ، قَصَدَ بِهِمَا الزَّجْرَ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ اَوْ خُفٍّ وَاحِدَةٍ

5460- حديث صحيح، شريك وإن كان سيء الحفظ قد توبع، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. محمد بن زياد: هو الجمحي مولاهم أبو الحارث المدني. وأخرجه أحمد 2/409 و430 و497 و498، وابن أبي شيبة 8/414-415، وابن ماجة (3616) في اللباس: باب لبس النعال وخلعها، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/233 و283 و430، وعبد الرزاق (20215)، ومسلم (2097) (67) في اللباس: باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً، من طريقين عن محمد بن زياد، به.

5461- إسناده حسن، عبد الرحمن بن طرفة روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات 5/92"، ووثقه العجلي، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو الأشهب: هو جعفر بن حيان السعدي. وأخرجه أحمد 5/23، وابن أبي شيبة 8/499، وأبو داود (4232) و(4233) و(4234) في الخاتم: باب ما جاء في ربط الأسنان بالذهب والترمذي (1770) في اللباس: باب ما جاء في شد الأسنان بالذهب والنسائي 8/164 في الزينة: باب من أصيب أنفه هل يتخذ أنفاً من ذهب، وأبو يعلى (1501) و(1502)، والطحاوي 4/257 و258، والطبراني (369) /17) و(370)، والبيهقي 2/425 و426 من طرق عن أبي الأشهب، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من حديث عبد الرحمن بن طرفة، وقد روى عن جماعة من السلف أنهم شدوا أسنانهم بالذهب، وفي هذا الحديث حجة لهم. وقال يزيد بن هارون في رواية أبي داود (4233): قلت لأبي الأشهب: أدرك عبد الرحمن بن طرفة جده عرفجة؟ قال: نعم. وأخرجه أحمد 5/23، والنسائي 8/163-164، والطبراني (371) /7) من طريق سلم بن زرير، عن عبد الرحمن بن طرفة، به.

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا' تو ان دونوں کو اتار دو یا ان دونوں کو پہن لو اور جب تم جوتا پہنو' تو پہلے دائیں طرف والا پہنو اور جب اتارو' تو پہلے بائیں طرف والا اتارو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم ان دونوں کو اتار دو یا ان دونوں کو پہن لو''۔ یہ امر استحباب و رہنمائی کے طور پر ہے اور اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ایک جوتا یا ایک موزہ پہن کر چلنے سے منع کیا جائے۔

كِتَابُ الزِّينَةِ وَالتَّطْيِيبِ

کتاب! زیب وزینت اور خوشبو لگانے کے بارے میں روایات

5462 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ جَدِّهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ اُصِيبَ اَنْفُهُ يَوْمَ الْكِلَابِ، فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

❁❁ عرفجہ بن اسعد اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جنگ کلاب کے دن ان کی ناک ضائع ہو گئی تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی۔ اس میں سے بو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی کہ وہ سونے کی ناک بنوالیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ لِلْمَرْءِ بِالْعُودِ النِّيْءِ وَالْكَافُوْرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ خالص عود اور کافور کو خوشبو کے طور پر لگائے

5463 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ، ثُمَّ

5463- احمد بن سعيد روى له أبو داود وهو صدوق ومن فوقه ثقات على شرط مسلم، إلا أن مخرمة لم يسمع من أبيه، قاله أحمد عن حماد بن خالد عن مخرمة نفسه، وكذا قال سعيد بن أبي مريم، عن موسى بن سلمة، عن مخرمة، وزاد: إنما هي كتب كانت عندنا، وقال علي بن المديني: لم أسمع أحداً من أهل المدينة يقول عن مخرمة: إنه قال في شيء من حديثه: سمعت أبي، وقال المؤلف في "ثقاته" 7/510: "يحتج بروايته من غير روايته عن أبيه، لأنه لم يسمع من أبيه ما يروى عنه، قال أحمد بن حنبل عن حماد بن خالد الخياط قال: أخرج إليّ مخرمة بن بكير كتباً، فقال: هذه كتب أبي، لم أسمع من أبي شيئاً، ثم روى المؤلف عن ابن أبي أويس، قال: رأيت في كتاب مالك بخطه، قلت لمخرمة بن بكير: ما حدثتني سمعته من أبيك؟ فحلف لسمعه من أبيه، وقال أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في "الجرح والتعديل" 8/364 "بعد أن أورد خبر ابن أبي أويس: إن كان سمعها من أبيه، فكل حديثه عن أبيه إلا حديثاً يحدث به عن عامر بن عبد الله بن الزبير. وأخرجه مسلم 2254)) في الألفاظ: باب استعمال المسك..، والنسائي 8/156في الزينة: باب البخور، وفي "الكبرى "كما في "التحفة 6/85 "، والبيهقي 3/244والبغوي 3168)) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 3/244من طريق أحمد بن عبد الرحمن الدمشقي، حدثنا الوليد بن مسلم، عن ابن لهيعة، عن بكير به.

قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب انگیٹھی سلگاتے تھے' تو اُلوہ (مخصوص قسم کی لکڑی) ذریعے سلگاتے تھے اور کافور کو بھی اس کے ساتھ ملا دیتے تھے' پھر یہ بتاتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح انگیٹھی سلگاتے تھے

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الزَّعْفَرَانِ اَوْ طِيبٍ فِيهِ الزَّعْفَرَانُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' زعفران استعمال کیا جائے یا ایسی خوشبو استعمال کی جائے جس میں زعفران ملا ہوا ہو

5464 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع کیا ہے (یا زعفرانی رنگ پہننے سے منع کیا ہے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُسْتَقْصِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو ان مختصر الفاظ کی تفصیل بیان کرتی ہے' جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

5465 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ

5464- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. إسماعيل بن إبراهيم :هو ابن مقسم الأسدي مولاهم أبو بشر البصري المعروف بابن عُلية، ورواية شعبة عنه من رواية الأكابر عن الأصاغر. وأخرجه الترمذي 2815)) في الأدب :باب ما جاء في كراهية التزعفر والخلوق للرجال، من طريق آدم بن أبي إياس، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/314وأحمد 3/101، ومسلم 2101)) في اللباس والزينة :باب نهي الرجل عن التزعفر، وأبو داود 4179)) في الترجل :باب الخلوق للرجال، والنسائي 8/189في الزينة :باب التزعفر، وأبو يعلى 3888)) ، والبيهقي 5/36، والبغوي 3160)) من طريق إسماعيل بن علية، به. وأخرجه الطيالسي 2063)) ، والبخاري 5846)) في اللباس :باب النهي عن التزعفر للرجال، والنسائي 8/189، وأبو يعلى 3925)) ، والبيهقي 5/36من طريقين عن عبد العزيز بن صهيب، به. وقال الترمذي :معنى كراهية التزعفر للرجل أن يتطيب به .وانظر "شرح السنة 12/79-81 "، و "الفتح .10/317 "

5465- إسناده صحيح، إبراهيم بن محمد الشافعي :هو ابن عم الإمام، روى له النسائي وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 3/187، ومسلم 2101)) في اللباس والزينة :باب نهي الرجل عن التزعفر، وأبو داود 4179)) في الترجل :باب الخلوق للرجال، والترمذي 281)) في الأدب :باب ما جاء في كراهية التزعفر والخلوق للرجال، وأبو يعلى 3889)) و 3934)) من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے آدمی زعفران لگائے (یا زعفرانی رنگ پہنے)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَحْسِينُ ثِيَابِهِ وَعَمَلِهِ اِذَا قَصَدَ بِهٖ غَيْرَ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اچھا لباس پہنے اور اچھا عمل کرے جبکہ اس کا مقصد دنیاوی (فائدے کا حصول یا بڑائی کا اظہار) نہ ہو

5466 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنِ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيمَانٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّ اَنْ يَّكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرّے کے وزن جتنا ایمان ہوگا۔ ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرّے کے وزن جتنا تکبر ہوگا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے' اس کے کپڑے اچھے ہونے چاہئیں۔ اس کا جوتا اچھا ہونا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے تکبر یہ ہے' آدمی حق کو قبول نہ کرے اور لوگوں کو کم تر سمجھے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ تَحْسِينِ الْمَرْءِ ثِيَابَهُ وَلِبَاسَهُ اِذَا كَانَ مُتَعَرِّيًا عَنْ غَمْصِ النَّاسِ فِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کا اپنے کپڑے اور لباس کو عمدہ کرنا جائز ہے' جبکہ اس میں لوگوں کو حقیر سمجھنے کا جذبہ نہ ہو

5467 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي سَمِينَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5466- إسناده صحيح، جابر بن الكردي روى له النسائي وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وقد تقدم برقم (224)).

عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي حُبِّبَ اِلَيَّ الْجَمَالُ، فَمَا اُحِبُّ اَنْ يَّفُوقَنِيْ اَحَدٌ فِيْهِ بِشِرَاكٍ، اَفَمِنَ الْكِبْرِ هُوَ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا الْكِبْرُ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے خوبصورتی متاثر کرتی ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے اس حوالے سے کوئی شخص ایک تسمے جتنا مجھ سے آگے ہو تو کیا یہ چیز تکبر ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں تکبر یہ ہے' آدمی حق کو قبول نہ کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَرْكُ كِسْوَةِ الْحِيطَانِ بِالْاَشْيَاءِ الَّتِيْ يُرِيْدُ بِهَا التَّجَمُّلَ دُوْنَ الْاِرْتِفَاقِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ دیواروں پر ایسی چیزیں نہ لگائے جن کا مقصد صرف زیب وزینت ہو کوئی اور سہولت حاصل کرنا مراد نہ ہو

5468 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِي الْحُبَابِ، مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ تِمْثَالٌ فَقُلْتُ: اَنْطَلِقُ اِلَى عَائِشَةَ فَاَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَاَتَيْتُهَا فَقُلْتُ: يَا اُمَّهْ، اِنَّ هٰذَا حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تِمْثَالٌ اَوْ كَلْبٌ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا رَاَيْتُهُ فَعَلَ: خَرَجَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَكُنْتُ اَتَحَيَّنُ قُفُوْلَهُ، فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْمَعْرِضِ، فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعَزَّكَ وَنَصَرَكَ وَاَكْرَمَكَ، فَنَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَاَى فِيْهِ النَّمَطَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا، وَرَاَيْتُ

5467- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسماعيل بن أبي سمينة، فمن رجال البخاري. وأخرجه أبو داود (4092) في اللباس: باب ما جاء في الكبر، عن محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/181-182 من طريق أبي بحر عبد الرحمن بن عثمان البكراوي، عن هشام، به.

5468- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2106) (87) و (2107) في اللباس: باب تحريم صورة الحيوان، وأبو داود (4154) في اللباس: باب في الصور، من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 7/271-272 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به. وأخرجه أبو داود (4153)، وأبو يعلى (1/32)، والطحاوي 4/282 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. ولم يذكر في "مسند أبي يعلى": زيد بن خالد الجهني، وأخرجه أحمد 4/30 مختصراً كذلك. وانظر (5813) و (5820) و (5825) و (5830).

الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهِ، فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ اَوْ قَطَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا فِيمَا رَزَقَنَا اَنْ نَكْسُوَ الطِّينَ وَالْحِجَارَةَ قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ قِطْعَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا، فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سوچا میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے اس بارے میں دریافت کروں گا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے امی جان ایک صاحب نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو۔''

کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جی نہیں' لیکن میں تمہیں وہ بات بتاتی ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ کے واپس آنے کا وقت ہوا' تو میں نے ایک کپڑا لیا اور اسے پردے کے طور پر لٹکا دیا۔ جب آپ تشریف لائے' تو میں نے دروازے پر آپ کا استقبال کیا۔ میں نے عرض کی: آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے آپ کو عزت عطا کی۔ آپ کی مدد کی اور آپ کی عزت افزائی کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کی طرف دیکھا' تو آپ کو وہ پردہ نظر آیا آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے آپ کے چہرے پہ ناپسندیدگی کے آثار محسوس ہوگئے۔ میں نے وہ پردہ اتار کر اسے پھاڑ دیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے کاٹ دیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق عطا کیا ہے اس کے بارے میں' ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم مٹی اور پتھروں کو لباس پہنائیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کپڑے کے دو حصے کئے اور ان میں پتے بھر دیئے۔ (یعنی ان کے تکیے بنا لئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَغْيِيرَ شَيْبِهِ بِبَعْضِ مَا يُغَيِّرُهُ مِنَ الْاَشْيَاءِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ سفید بالوں کی رنگت کسی ایسی چیز کے ذریعے تبدیل کر دے جس کے ذریعے ان کی رنگت کو تبدیل کیا جاتا ہے

5469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَ اَسَنَّ اَصْحَابِهِ اَبُو بَكْرٍ، فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَا لَوْنُهَا سَوَادًا، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ، فَقُلْتُ: قَنَا لَوْنُهَا سَوَادًا، قَالَ: لَمْ اَقُلْ

سَوَادًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے آپ کے ساتھیوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ عمر رسیدہ تھے وہ مہندی اور کتم (نامی بوٹی) ملا کر خضاب لگاتے تھے' یہاں تک کہ (ان کے بالوں کا رنگ) سیاہ ہو چکا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اگلی مرتبہ جب میں ان کے پاس گیا تو میں نے کہا: (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ان کا رنگ سیاہ ہونے کے قریب تھا' تو (راوی استاد) نے کہا: میں نے یہ نہیں کہا: سیاہ۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَخْضِيبِ اللِّحَى لِمَنْ تَعَرَّى عَنِ الْعِلَلِ فِيهِ

داڑھی کو خضاب لگانے کا حکم ہونے کا تذکرہ' جو شخص اس بارے میں علتوں سے پاک ہو

5470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک یہودی اور عیسائی (بالوں کو) رنگتے نہیں ہیں' تو تم لوگ ان کے برخلاف کرو۔''

5469- إسناده صحيح على شرط الصحيح. أبو عبيد: هو المَذْحِجيُّ صاحب سليمان بن عبد الملك مختلف في اسمه، علق له البخاري، واحتج به مسلم. وعلقة البخاري في "صحيحه 3920") في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأصحابه إلى المدينة، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد، ولفظه "قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فكان أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حتى قنأ لونها." ووصله الإسماعلي كما في "تغليق التعليق 4/97 "عن الحسن، هو ابن سفيان، وابن أبي حسان، قالا: حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم، به. وأخرجه ابن سعد 3/191، والبخاري 3919)) ، وأبو نعيم في "الحلية 5/248 "من طريق إبراهيم بن أبي عبلة عن عقبة بن وسّاج، عن أنس، قال: قدم النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وليس في أصحابه أشمط غير أبي بكر، فغلّفها بالحناء والكتم.

5470- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/401، والنسائي 18/37في الزينة: باب الإذن بالخضاب، والبغوي 3174)) من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20175)) ، وأحمد 2/240، وابن أبي شيبة 8/431، والبخاري 3462)) في أحاديث الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و 5899)) في اللباس: باب الخضاب، ومسلم 2103)) في اللباس والزينة: باب في مخالفة اليهود في الصبغ، وأبو داود 4203)) في الترجل: باب في الخضاب، والنسائي 8/137في الزينة: باب الإذن بالخضاب، والبيهقي 7/309من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه بنحوه الترمذي 1752)) في اللباس: باب ما جاء في الخضاب، من طريق عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، به. وقال: حسن صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/431، والبخاري 5899)) ، ومسلم 2103)) ، وأبو داود 4203)) ، والنسائي 8/137، والبيهقي 7/309و 311من طريقين عن أبي هريرة، به. وانظر 5473)).

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِضَابِ الْمَرْءِ السَّوَادَ

آدمی کوسیاہ خضاب لگانے کی ممانعت کا تذکرہ

5471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اُتِىَ بِاَبِىْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَثُغَامَةٍ بَيْضَاءَ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوا رَاْسَهُ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ کو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) لایا گیا۔ ان کے سر اور داڑھی (کے بال) ثغامہ پھول کی طرح سفید تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کے سر (کے بالوں کی رنگت) تبدیل کردو البتہ سیاہ رنگ استعمال کرنے سے بچنا۔

5472 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ بِاَبِىْ قُحَافَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ: لَوْ اَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِىْ بَيْتِهٖ لَاَتَيْنَاهُ تَكْرِمَةً لِاَبِىْ بَكْرٍ قَالَ: فَاَسْلَمَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيْضَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوْهُمَا وَجَنِّبُوْهُ السَّوَادَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوْهُمَا لَفْظَةُ اَمْرٍ بِشَىْءٍ، وَالْمَاْمُوْرُ فِىْ وَصْفِهٖ مُخَيَّرٌ اَنْ يُّغَيِّرَهُمَا بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَشْيَاءِ، ثُمَّ اسْتَثْنَى السَّوَادَ مِنْ بَيْنِهَا، فَنَهٰى عَنْهُ، وَبَقِىَ سَائِرُ الْاَشْيَاءِ عَلٰى حَالَتِهَا

5471- إسناده على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2102)(79) في اللباس: باب استحباب خضاب الشيب بصفرة أو حمرة وتحريمه بالسواد، وأبو داود (4204) في الترجل: باب في الخضاب، والبيهقي 7/310 عن أبي الطاهر بن السرح، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (4204) في الترجل: باب في الخضاب، والنسائي 8/138 في الزينة: باب النهي عن الخضاب بالسواد والحاكم 3/244، والبيهقي 7/310 من طريق عن ابن وهب، به. وأخرجه عبد الرزاق (20179)، وأحمد 3/316 و322 و338، ومسلم (2102)(78)، وابن ماجة (3624) في اللباس: باب الخضاب بالسواد وأبو يعلى (1819)، والبغوي (3179) من طريق عن أبي الزبير، به. وفيه عند الجميع عنعنة أبي الزبير.

5472- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو يعلى (2831) عن الحسن بن أحمد بن أبي شعيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/160، والحاكم 3/244 من طريق محمد بن سلمة، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي على شرط البخاري، والصواب أنه على شرط مسلم، فإن محمد بن سلمة لم يخرج له البخاري، وقد تحرف في المطبوع من "المستدرك" "إلى محمد بن أبي سلمة"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: اگر تم ان بزرگ کو گھر میں رہنے دیتے اور میں خود ان کے پاس چلا جاتا (تو یہ ٹھیک تھا)

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی کے لئے یہ بات ارشاد فرمائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ پھول کی طرح سفید تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی رنگت تبدیل کردو البتہ سیاہ رنگ استعمال کرنے سے بچنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ان کی رنگت تبدیل کردو''۔ یہ لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے لیکن اس کی صفت کے بارے میں جو حکم ہے اس میں اختیار دیا گیا ہے۔ آدمی جس چیز کے ذریعے چاہے تبدیل کردے پھر اس میں سے سیاہ رنگ کا استثناء کرلیا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کردیا' تو باقی تمام چیزیں اپنی اصل حالت پر برقرار رہیں گی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَغْيِيرِ الشَّيْبِ اِذَا كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ لَا يُغَيِّرُونَهُ

سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اہل کتاب اس کو تبدیل نہیں کرتے ہیں

5473 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سفید بالوں کی رنگت تبدیل کردو اور یہودیوں وعیسائیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔ (کیونکہ وہ بالوں کو خضاب نہیں لگاتے)''

ذِكْرُ اَحْسَنِ مَا يُغَيَّرُ بِهِ الشَّيْبُ

اس سب سے بہترین چیز کا تذکرہ جس کے ذریعے سفید بالوں کی رنگت تبدیل کی جاتی ہے

5474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِىْ

5473- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، فقد روى له البخارى ومسلم متابعة، وهو صدوق. ابن إدريس: هو عبد الله الأودى. وأخرجه البغوى (3175) من طريق أبى يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/261 عن ابن نمير، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه أيضاً 2/261 و 499 عن يزيد، عن محمد بن عمرو، به. وقد تقدم برقم (5470).

ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس چیز کے ذریعے تم سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرتے ہو ان سب سے بہترین چیز مہندی اور کتم ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَصِّ الشَّوَارِبِ وَتَرْكِ اللِّحَى

مونچھیں چھوٹی کروانے اور داڑھی چھوٹی نہ کروانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5475 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا رَوٰى مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَاسْمُ اَبِيْ بَكْرٍ: عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں چھوٹی رکھنے اور داڑھی بڑی رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے ابوبکر بن نافع کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ کوئی اور حدیث نقل نہیں کی اور ابوبکر بن نافع کا نام عمر ہے۔

5474- إسناده صحيح، محمد بن عبد الملك روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، ومعمر بن راشد سمع من الجريرى قبل الاختلاط .أبو الأسود :هو الدؤلى ظالم بن عمرو .وهو فى "مصنف عبد الرزاق " 20174)). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/147و150، وأبو داود 4205)) فى الترجل :باب فى الخضاب، والطبرانى 1638)). وأخرجه أحمد 5/150و 154و 156و169، والترمذى 1753)) فى اللباس :باب ما جاء فى الخضاب، والنسائى 8/139فى الزينة :باب الخضاب بالحناء والكتم، وابن ماجة 3622)) فى اللباس :باب الخضاب بالحناء ، من طريق الأجلح، عن عبد الله بن بريدة، به .وقال الترمذى :هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه النسائى 8/139، والخطيب فى "تاريخ بغداد 8/35" من طريقين عن أبى ذر.

5475- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو فى "الموطأ 2/947 "فى الشعر :باب السنة فى الشعر . ومن طريق مالك أخرجه أحمد :2/156ومسلم 259) 53)) فى الطهارة :باب خصال الفطرة، وأبو داود 4199)) فى الترجل :باب فى أخذ الشارب، والترمذى 2764)) فى الأدب :باب ما جاء فى إعفاء اللحية، وأبو عوانة 1/189، والبيهقى 1/151، والبغوى 3193)). وأخرجه أحمد 2/16، وابن أبى شيبة 8/564، والبخارى 5892)) فى اللباس :باب تقليم الأظفار، و 5893)) : باب إعفاء اللحى، ومسلم 259))52)) و 54)) ، والترمذى 2763)) ، والنسائى 1/16فى الصلاة :باب إحفاء الشارب وإعفاء اللحى، و 8/181فى الزينة :باب إحفاء الشوارب إعفاء اللحية، وأبو عوانة 1/189، والبيهقى 17/49و150، والبغوى 3194)) من طريقين عن نافع، به.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

5476 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجُوسَ، فَقَالَ: اِنَّهُمْ يُوفُوْنَ سِبَالَهُمْ، وَيَحْلِقُوْنَ لِحَاهُمْ، فَخَالِفُوهُمْ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجُزُّ سِبَالَهُ، كَمَا تُجَزُّ الشَّاةُ اَوِ الْبَعِيْرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجوسیوں کا ذکر کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ مونچھیں بڑی رکھتے ہیں اور داڑھیاں منڈوا دیتے ہیں' تو تم لوگ ان کے برخلاف کرو۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مونچھیں یوں صاف کروا دیتے تھے جس طرح بکری یا اونٹ کے بال صاف کئے جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ قَصِّ الشَّوَارِبِ مُخَالَفَةً لِلْمُشْرِكِينَ فِيهِ

مونچھیں چھوٹی نہ کروانے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ ان کے بارے میں مشرکین کے برخلاف کیا جائے گا

5477 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

5476- إسناده حسن، معقل بن عبيد الله :هو الجزرى الحرانى، روى له مسلم، ووثقه أحمد، وقال النسائى :صالح، ولابن معين فيه ثلاثة أقوال :ثقة، لا بأس به، ضعيف، وذكره المؤلف فى "ثقاته "وقال .كان يخطء، ولم يفحش خطؤه فيستحق الترك. وقال ابن عدى بعد أن سرد له جملة أحاديث :هو حسن الحديث لم أجد فى حديثه حديثاً منكراً .قلت :وباقى السند رجاله ثقات. وأخرجه البيهقى 1/151 من طريق معقل بن عبيد الله، بهذا الإسناد. وأخرخ ابن أبى شيبة 8/566 عن وكيع، عن معقل، عن ميمون قال :كان ابن عمر يعترض شاربه فيجزه كما تُجز الغنم.

5477- إسناده صحيح .وأخرجه الترمذى 2761)) فى الأدب :باب ما جاء فى قص الشارب، والنسائى 1/15 فى الطهارة :باب قص الشارب، والشهاب القضاعى فى "مسنده 358) ") من طريقين عن عبيدة بن حميد، بهذا الإسناد .قال الترمذى :حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/366 و368، وابن أبى شيبة 8/564، والنسائى 8/129-130 فى الزينة :باب إحفاء الشارب، والطبرانى 5033)) و 5034)) و 5036)) ، والقضاعى 356)) و 357)) من طرق عن يوسف بن صهيب، به . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير 5035) ") ، وفى "الصغير 278) ") من طريق الزبرقان السرّاج، عن حبيب بن يسار، به . وأخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار 2/138 "من طريق يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، عن أبى رملة واسمه عبد الله بن أبى أمامة، عن زيد بن أرقم ...فهو من المزيد فى متصل الأسانيد.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مونچھیں چھوٹی نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي هِيَ مِنَ الْفِطْرَةِ

ان اشیاء کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو فطرت کا حصہ ہیں

5478 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْفِطْرَةُ قَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مونچھیں چھوٹی کرنا' ناخن تراشنا اور زیر ناف بال صاف کرنا فطرت کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَوْصُوفَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس روایت میں جو عدد نقل کیا گیا ہے اس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

5479 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5478- حديث صحيح، هشام بن عمار روى له البخاري متابعة وتعليقاً، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/118، والبخاري 5888)) في اللباس :باب قص الشارب، و 5890)) باب تقليم الأظفار، والنسائي 1/15في الطهارة :باب حلق العانة، والبيهقي 1/149و 244-3/243من طرق عن حنظلة بن أبي سفيان، بهذا الإسناد.

5479- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد ابن عبد الأعلى فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 1/14في الطهارة :باب تقليم الأظفار، و 8/181في الزينة :باب ذكر الفطرة، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/229عن معتمر، به. وأخرجه أحمد 2/283و 410و489، والترمذي 2756)) في الأدب :باب ما جاء في تقليم الأظفار، من طريقين عن معمر، به. وأخرجه البخاري 5891)) في اللباس :باب تقليم الأظفار، و 6297)) في الاستئذان :باب الختان ونتف الإبط وأبو عوانة 1/190من طريق إبراهيم بن سعد، عن ابن شهاب، به.

(متن حدیث): خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظَافِرِ، وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں مونچھیں چھوٹی کرنا بغلوں کے بال صاف کرنا ناخن تراشنا زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔''

5480 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْإِخْتِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظَافِرِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فطرت پانچ چیزیں ہیں ختنہ کروانا زیر ناف بال صاف کرنا مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن تراشنا بغلوں کے بال صاف کرنا۔''

5481 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: تَقْلِيمُ الْاَظَافِرِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَالْخِتَانُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فطرت پانچ چیزیں ہیں ناخن تراشنا مونچھیں چھوٹی کرنا زیر ناف بال صاف کرنا ختنہ کرنا اور بغلوں کے بال صاف کرنا۔''

5480– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وهو في " صحيحه 257) "(50)) في الطهارة: باب خصال الفطرة، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 257))50)) ، والنسائي 14-1/13في الطهارة: باب ذكر الفطرة، وأبو عوانة 1/190، والبيهقي 3/244و 8/323من طرق عن ابن وهب، به.

5481– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/239، والبخاري 5889)) في اللباس: باب قص الشارب، ومسلم 257))49)) في الطهارة: باب خصال الفطرة وأبو داود 4198)) في الترجل: باب في أخذ الشارب، والنسائي 1/15في الطهارة: باب نتف الإبط، وفي "الكبرى" كما في "التحفة 10/12 "، وابن ماجة 292)) في الطهارة: باب الفطرة وأبو عوانة 1/190، والبيهقي 1/149، والبغوي 3195)) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد " 1257)) ، والنسائي 8/128في الزينة: باب من السنن: الفطرة، من طريقين عن أبي هريرة. ووقفه من قول أبي هريرة مالك في " الموطأ 2/921 "في صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: باب ما جاء في السنة في الفطرة والنسائي 8/129في الزينة: باب من السنن، من طريقين عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِعْمَالَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ مِنَ الْفِطْرَةِ، لَا اَنَّهَا كُلَّهَا الْفِطْرَةُ نَفْسُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فطرت سے تعلق رکھنے والی ان اشیاء پر عمل کیا جائے گا اس سے یہ مراد نہیں ہے' یہ چیزیں اپنی ذات کے اعتبار سے فطرت کا حصہ ہیں

5482 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پانچ چیزیں فطرت ہیں ختنہ کرنا زیر ناف بال صاف کرنا بغلوں کے بال صاف کرنا مونچھیں چھوٹی کرنا ناخن تراشنا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِحْسَانِ اِلَى الشَّعْرِ لِمُرَبِّيهِ، وَتَنْظِيفِ الثِّيَابِ، اِذِ النَّظَافَةُ مِنَ الدِّينِ

بالوں والے شخص کو بال سنوارنے اور کپڑے صاف رکھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ صفائی دین (کے احکام) کا حصہ ہے

5483 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فِي مَنْزِلِنَا، فَرَاَى رَجُلًا شَعِثًا، فَقَالَ: اَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ وَرَاَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ، فَقَالَ: اَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر ہم سے ملنے کے لئے آئے آپ نے ایک شخص کو بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ دیکھا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس کے ذریعے یہ اپنے بالوں کو سنوارے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی چیز

5482- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم 5479)) و 5480)) و 5481)).

5483- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/357، وأبو داود 4062)) في اللباس :باب في غسل الثوب وفي الخلقان، والنسائي 184-8/183في الزينة : باب تسكين الشعر، وأبو يعلى 2026)) ، والحاكم 4/186، وأبو نعيم 6/78من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

نہیں پاتا جس کے ذریعے اپنے کپڑوں کو دھولے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّرَجُّلِ فِي كُلِّ يَوْمٍ لِمَنْ بِهِ الشَّعْرُ

جس شخص کے بال ہوں اسے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5484 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزانہ) کنگھی کرنے سے منع کیا ہے البتہ ایک دن کے وقفے کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔

5485 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ، فَفَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اپنے بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب بھی اپنے بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اس چیز کے بارے میں اہل کتاب کی موافقت کرنا پسند تھا جس کے بارے میں آپ پر کوئی حکم نازل ہوا ہو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

5484- رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهل بن صالح -وهو ابن حكيم الأنطاكي -فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة .هشام :هو ابن حسان، والحسن :هو ابن أبي الحسن البصري. وأخرجه أحمد 4/86، وأبو داود 4159)) في أول الترجل، والترمذي 1756)) في اللباس :باب ما جاء في النهي عن الترجل إلا غباً، وفي "الشمائل 34) " ، والبغوي 3165)) عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .قال الترمذي :حديث حسن صحيح. وأخرجه الترمذي 1756)) ، والنسائي 8/132في الزينة :باب الترجل غباً، وأبو نعيم في "الحلية 6/276 "من طريقين عن هشام، به.

5485- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مسند أبي يعلى 2554) "). وقوله " :ففرق رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أي :بعد السدل، ولفظ البخاري وغيره :ثم فرق بعد . وأخرجه أحمد 2/320عن عثمان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/287، والبخاري 3558)) في المناقب :باب صفة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و 3944)) في مناقب الأنصار :باب إتيان اليهود النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حين قدم المدينة، ومسلم 2336)) في الفضائل :باب في سدل النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شعره وفرقه، والترمذي في "الشمائل 29) " ، والنسائي 8/184في الزينة :باب فرق الشعر، من طرق عن يونس، به. وأخرجه أحمد 1/246و261، والبخاري 5917)) في اللباس :باب الفرق، ومسلم 2336)) ، وأبو داود 4188)) في الترجل :باب ما جاء في الفرق، وابن ماجة 3632)) في اللباس :باب اتخاذ الجمّة والذوائب وأبو يعلى 2377)) من طرق عن الزهري، به.

مانگ نکالنا شروع کر دی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِكْثَارِ الْمَرْءِ فِى الْحُلِيِّ وَالْحَرِيرِ عَلٰى اَهْلِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کو زیادہ زیورات اور زیادہ ریشم پہنائے

5486 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِىَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِىَّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ، وَيَقُوْلُ: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِى الدُّنْيَا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: اَبُوْ عُشَّانَةَ اسْمُهُ حَيُّ بْنُ يُؤمِنَ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو زیور اور ریشم استعمال کرنے سے منع کیا تھا۔ آپ یہ فرماتے تھے: اگر تم جنت کے زیور کو اور اس کے ریشم کو پسند کرتے ہو' تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

شیخ (یعنی امام ابن حبان) فرماتے ہیں ابوعشانہ نامی راوی کا حی بن یومن ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ اِذِ اسْتِعْمَالُهُ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' سونے کی انگوٹھی پہنی جائے کیونکہ اسے پہننا مردوں کے لیے حرام ہے

5487 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی (پہننے سے) منع کیا ہے۔''

5486- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبى عشانة، فقد روى له أبو داود والنسائى وابن ماجه وهو ثقة . وأخرجه النسائى 8/156فى الزينة :باب الكراهية للنساء فى إظهار الحلى والذهب، والطبرانى 835) /17) ، والحاكم 4/191 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبى ! وأخرجه أحمد 4/145من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به.

5487-إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطيالسى 2452)) ، وأحمد 2/468، والبخارى 5864)) فى اللباس :باب خواتيم الذهب، ومسلم 2089)) فى اللباس والزينة :باب تحريم الذهب على الرجال والنسائى 8/192فى الزينة: باب النهى عن لبس خاتم الذهب، والطحاوى 4/261، والبيهقى 4/145، والبغوى 3129)) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وقرن أحمد فى روايته حجاجاً بشعبة.وأخرجه النسائى 8/170فى الزينة :باب حديث أبى هريرة والاختلاف على قتادة، و 8/192 من طريق عبد الملك بن عبيد، عن بشير بن نهيك، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَخَتَّمَ الْمَرْءُ بِخَاتَمِ الْحَدِيْدِ اَوِ الشَّبَهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی لوہے یا اس جیسی کسی اور (دھات کی بنی ہوئی) انگوٹھی پہنے

5488 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ اَبُوْ طَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ: مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ، فَقَالَ: مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: مِنْ وَّرِقٍ، وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' میں تم پر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ اس شخص نے اسے اتار دیا پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو اس نے شبہ کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' مجھے تم سے بتوں کی بو آ رہی ہے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چاندی کی اور تم اس کی ایک مثقال پوری نہ کرنا (یعنی اس سے کم وزن کی ہو)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّلْبَسَ الْمَرْءُ خَاتَمَ الذَّهَبِ، اِذْ لُبْسُهُ فِي الدُّنْيَا لِلنِّسَاءِ دُوْنَ الرِّجَالِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی سونے کی انگوٹھی پہنے کیونکہ دنیا میں اس کو پہننے کی اجازت خواتین کے لیے ہے مردوں کے لیے نہیں ہے

5489 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ اَبَا النَّجِيْبِ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ

5488– إسناده ضيف، عبد الله بن مسلم أبو طيبة، قد انفرد به عن عبد الله بن بريدة وقال المؤلف في "ثقاته 7/49: " يخطىء ويخالف، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به. وأخرجه الترمذي 1785)) في اللباس: باب ما جاء في الخاتم الحديد، وأبو داود 4223)) في الخاتم: باب ما جاء في خاتم الحديد، والنسائي 8/172 في الزينة: باب مقدار ما يجعل في الخاتم من الفضة، من طرق عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 1785)) من طريق يحيى بن واضح، عن عبد الله بن مسلم، به. وقال الترمذي: هذا حديث غريب.

5489– حديث صحيح، إسناده قوي، بشر بن الوليد: هو أبو الوليد الكندي الفقيه، صاحب أبي يوسف القاضي، ومن المقدمين عنده، سمع عبد الرحمن الغسيل، ومالك بن أنس، وغيرهما، وروى عنه أبو القاسم البغوي، وأبو يعلى، وحامد بن محمد بن شعيب البلخي وغيرهم.

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْ شَيْءٍ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلَى امْرَاَتِهٖ، فَحَدَّثَهَا، فَقَالَتْ: اِنَّ لَكَ شَاْنًا، فَارْجِعْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَلْقِ الْخَاتَمَ، فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ اَذِنَ لَهٗ، وَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْرَضْتَ عَنِّي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ جِئْتَنِيْ وَفِيْ يَدِكَ جَمْرَةٌ مِّنْ نَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا بِجَمْرٍ كَثِيْرٍ، وَكَانَ قَدْ قَدِمَ بِحُلِيٍّ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جِئْتَ بِهٖ غَيْرُ مُغْنٍ عَنَّا شَيْئًا، اِلَّا مَا اَغْنَتْ عَنَّا حِجَارَةُ الْحَرَّةِ، وَلٰكِنَّهٗ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ الرَّجُلُ: اعْذُرْنِيْ فِيْ اَصْحَابِكَ لَا يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ سَخِطْتَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَذَرَهٗ، وَاَخْبَرَ اَنَّ الَّذِيْ كَانَ مِنْهُ اِنَّمَا كَانَ لِخَاتَمِهٖ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجران سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ آپ نے اس شخص سے کوئی سوال نہیں کیا۔ وہ شخص اپنی بیوی کے پاس واپس گیا۔ اسے اس بارے میں بتایا تو اس نے کہا: تمہارے ساتھ ضرور کوئی معاملہ ہے۔ تم واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ انگوٹھی اتار دو جب اس شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب بھی دیا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پہلے آپ نے مجھ سے کیوں منہ پھیر لیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میرے پاس آئے تھے' تو تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر' تو میں بہت سے انگارے لے کر آیا ہوں۔ وہ شخص بحرین سے کئی زیورات لے کر آیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کوئی ایسی چیز نہیں لے کر آئے جس کے بغیر ہمارا گزارا نہ ہو سکتا ہو' تاہم یہ دنیاوی زندگی کا ساز و سامان ہے۔ اس شخص نے عرض کی: آپ میری معذرت قبول کریں۔ آپ کے اصحاب یہ نہ سمجھیں کہ آپ کسی حوالے سے مجھ پر ناراض ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے اس کی معذرت قبول کرنے کا اعلان کیا اور یہ بات بتائی کہ آپ کی ناراضگی صرف اس کی انگوٹھی کی وجہ سے تھی۔

ذِكْرُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْخَاتَمَ مِنَ الْوَرِقِ يُرِيْدُ بِهٖ لُبْسَهٗ

آدمی کے لیے چاندی کی انگوٹھی کے پہننے کے جائز ہونے کا تذکرہ

5490 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّهٗ اَبْصَرَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهَا، فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندی کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا' تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار دی' تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار دیں۔

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا يَلْبَسُ الْخَاتَمَ الذَّهَبَ الَّذِىْ رَمٰى بِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی اطلاع دینے کا تذکرہ' اب آپ وہ سونے کی انگوٹھی نہیں پہنیں گے جس کو آپ نے اتار دیا ہے

5491 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَلَبِسَهٗ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّىْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ، وَاِنِّىْ لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَهٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے پہنا' تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ انگوٹھی پہنی تھی۔ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا' پھر آپ نے اسے اتار دیا' تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهٖ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم (حدیث) کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ابراہیم بن سعد کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5491- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 8/165 في الزينة :باب خاتم الذهب، و :192باب صفة خاتم النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونقشه، عن علي بن حجر، عن إسماعيل، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 2/936 في صفة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :باب ما جاء في لبس الخاتم، والبخاري 5867)) في اللباس :باب رقم 47))، و 7298)) في الاعتصام :باب الاقتداء بأفعال النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريقين عن عبد الله بن دينار، به .وانظر 5494)) و 3495)) و 5499))، و 5500)).

5492 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ يَوْمًا خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاضْطَرَبَ النَّاسُ الْخَوَاتِيمَ، فَرَمَى بِهِ، وَقَالَ: لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک دن سونے کی انگوٹھی دیکھی، تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اسے اب کبھی نہیں پہنوں گا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رَمَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ ذٰلِكَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وہ انگوٹھی اتار دی تھی

5493 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ، وَقَالَ: شَغَلَنِي هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ ثُمَّ رَمَى بِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اسے پہنا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: آج اس نے مجھے تمہاری طرف سے مشغول کر دیا۔ پھر آپ نے اسے اتار دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْفَاصِلِ لِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ، جو ان دونوں روایات کے درمیان فصل پیدا کرتی ہے

5492- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الحارث المخزومي فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/206عن عبد الله بن الحارث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/206، ومسلم 2093))60)) في اللباس والزينة :باب طرح الخواتيم، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 131من طرق عن ابن جريج، به :وقد سلف برقم 5490)). وقوله "فاضطرب الناس الخواتيم "أي :أمروا أن يضرب لهم ويصاغ، وهو "افتعل "من الضرب الصياغة والطاء بدل من التاء.

5493- إسناده صحيح على شرط الشيخين .عثمان بن عمر :هو العبدي. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 131، عن القاسم بن محمد، عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/194في الزينة :باب طرح الخاتم وترك لبسه، عن محمد بن علي بن حرب، عن عثمان بن عمر، به.

جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5494 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَاَلْقَاهُ مِنْ يَدِهِ، وَقَالَ: لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، فَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ سے اتار دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا' پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ آپ نے اس میں لفظ ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا تھا۔ یہ انگوٹھی آپ کے دست اقدس میں رہی' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي يَدِ الْخَلِيفَةِ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی رہی تھی

5495 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيمَ، فَاَلْقَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ

5494– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/18، والبخاري 5865)) في اللباس :باب خواتيم الذهب، و 5866)) : باب خاتم الفضة، و 5873)) : باب نقش الخاتم، ومسلم 2091))53)) و 54) في اللباس والزينة :باب تحريم خاتم الذهب على الرجال، وباب لبس النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نقشه محمد رسول الله، وأبو داود 4218)) في الخاتم :باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، والنسائي 8/178 في الزينة :باب نزع الخاتم عند دخول الخلاء، من طرق عن عبيد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5876)) في اللباس :باب من جعل فص الخاتم في بطن كفه و 6651)) في الأيمان والنذور :باب من حلف على الشيء وإن لم يحلف، ومسلم 2091))53)) و 56)) ، وأبو داود 4219)) و 4220)، والترمذي 1741)) في اللباس :باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين، وفي "الشمائل" 98)) ، والنسائي 8/178، و :194باب موضع الفص، و :195

خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فِي يَدِهٖ، ثُمَّ فِي يَدِ اَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتّٰى هَلَكَ مِنْهُ فِي بِئْرِ اَرِيْسٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا' پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ وہ آپ کے دست اقدس میں رہی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' یہاں تک کہ وہ ان سے بئر اریس میں گر گئی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی میں کیا نقش تھا

5496 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا۔ لفظ محمد ایک سطر میں تھا۔ لفظ رسول ایک سطر میں تھا اور لفظ اللہ ایک سطر میں تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّنْقَشَ فِي الْخَوَاتِيمِ بِمَا نَقَشَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاتَمِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' انگوٹھی پر وہ چیز نقش کروائی جائے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5495- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم (2091)(53)) في اللباس والزينة :باب تحريم خاتم الذهب على الرجال، والنسائي 8/192في الزينة :باب صفة خاتم النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونقشه، و :195باب طرح الخاتم وترك لبسه، من طريقين عن محمد بن بشر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/22، وابن أبي شيبة 8/463، والترمذي في "الشمائل " 89)) ، والبيهقي 4/142، والبغوي 3134)) من طريق عبد الله بن نمير، عن عبيد الله، به . وأخرجه الترمذي في "الشمائل " 95)) ، والبغوي 3133)) من طريق أيوب، عن نافع، به.

5496- حديث صحيح، إسناده حسن، والد أبي خليفة :اسمه الحباب بن محمد بن صخر بن عبد الرحمن الجمحي، ذكره المصنف في "ثقاته 8/217 "، فقال :من أهل البصرة، يروي عن يزيد بن هارون والبصريين، حدثنا عنه ابنه الفضل بن الحباب، وعرعرة بن البرند :قال يحيى في "تاريخه "ص :399ثقة، وقال علي بن المديني في رواية محمد بن عثمان بن أبي شيبة.ص :51 كان عرعرة ثقة ثبتاً، وقال في رواية عباس السندي :ضعيف، وذكره المؤلف في "الثقات "، وقال أحمد في "العلل :1/351 "كنا بالبصرة وعرعرة حي، فلم نقدر نكتب عنه شيئاً، وقصر صاحب "تهذيب الكمال "فلم ينقل توثيق ابن معين ولا توثيق ابن المديني، وتابعه مهذبه على ذلك، وباقي رجال السند ثقات .وقد تقادم من طريق آخر برقم 1415)) ، وسيأتي برقم 6359)).

نے اپنی انگوٹھی پر نقش کروائی تھی

5497 - (سند حدیث): اَخۡبَرَنَا اَبُوۡ يَعۡلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدۡبَةُ بۡنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بۡنُ يَحۡيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡعَزِيۡزِ بۡنُ صُهَيۡبٍ، عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّيۡ اصۡطَنَعۡتُ خَاتَمًا، فَلَا يَنۡقُشۡ اَحَدٌ عَلٰى نَقۡشِهٖ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے انگوٹھی بنوائی ہے۔ کوئی شخص اس کے نقش کے مطابق نقش نہ بنوائے۔

ذِكۡرُ زَجۡرِ الۡمُصۡطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهٗ اَنۡ يَّنۡقُشُوا نَقۡشَ خَاتَمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو اس بات سے منع کرنا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے نقش کے مطابق نقش بنوائیں

5498 - (سند حدیث): اَخۡبَرَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡمُنۡذِرِ بۡنِ سَعِيۡدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الۡحَسَنُ بۡنُ مُحَمَّدِ بۡنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسۡمَاعِيۡلُ ابۡنُ عُلَيَّةَ، عَنۡ عَبۡدِ الۡعَزِيۡزِ بۡنِ صُهَيۡبٍ، عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اصۡطَنَعَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا، وَقَالَ: اِنَّا صَنَعۡنَا حِلۡقًا وَنَقَشۡنَا فِيۡهِ نَقۡشًا، فَلَا يَنۡقُشۡ عَلَيۡهِ اَحَدٌ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہم نے انگوٹھی

5497- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مسند أبي يعلى (3943) ". وأخرجه أحمد 3/290 عن عفان، عن همام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/187، والبخاري 5874)) في اللبس :باب الخاتم في الخنصر، و 5877)) في اللباس :باب قول النبي صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لا ينقش على نقش خاتمه، ومسلم 2092)) في اللباس والزينة :باب لبس النبي صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ خاتمًا مِنۡ وَرِقٍ نقشه محمد رسول الله، والنسائي 8/176 في الزينة :باب لبس خاتم الصفر، و 193 :باب موضع الخاتم، وأبو يعلى 3896)) و 3936))، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي 131) "، والبيهقي 10/128 من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، به . وأخرجه عبد الرزاق 19465)) ومن طريقه أحمد 3/161، والترمذي 1745)) في اللباس :باب ما جاء في لبس الخاتم، وأبو الشيخ ص 131، والبيهقي 10/128، والبغوي 3137)) عن معمر، عن ثابت، عن أنس بنحوه .وقال الترمذي :هذا حديث صحيح حسن.

5498- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال البخاري .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/456، ومسلم 2093)) في اللباس والزينة :باب لبس النبي صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ خاتمًا مِنۡ وَرِقٍ نقشه محمد رسول الله، والنسائي 8/193 في الزينة :باب صفة خاتم النبي صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، وابن ماجة 3640)) في اللباس :باب نقش الخاتم، من طرق عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد.

بنوائی ہے اور اس میں ایک نقش بنوایا ہے کوئی شخص اس نقش کے مطابق نقش نہ بنوائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ تَخَتُّمَ الْمَرْءِ فِيْ يَسَارِهِ مِنَ السُّنَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے'

جو اس بات کا قائل ہے' بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا سنت ہے

5499 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَلَبِسَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهِ، ثُمَّ رَمَى بِهِ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا۔ آپ اس کا نگینے والا رخ ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ پھر آپ نے اسے اتار دیا اور آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے علم حدیث میں مہارت نہ رکھنے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے' جو ہم اس بارے میں پہلے ذکر کر چکے ہیں

5500 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ

5499- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهل بن عثمان العسكري، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 2091)(53)) في اللباس والزينة :باب تحريم خاتم الذهب على الرجال، والبيهقي 4/142عن سهل بن عثمان، بهذا الإسناد وانظر 5494)) و 5495)).

5500- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو عوانة :هو الوضاح بن عبد الله اليشكري، وأبو بشر :هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية.وأخرجه النسائي 8/179في الزينة :باب نزع الخاتم عند دخول الخلاء ، و :195باب طرح الخاتم وترك لبسه، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 130، والبغوي 3135)) من طريق أحمد بن عبدة، عن أبي عوانة، به.

كَفِّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ، وَلَا يَلْبَسُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اسے اتار دیا۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کے ذریعے مہر لگاتے تھے۔ آپ اسے پہنتے نہیں تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُوْنَ لُبْسُهُ خَاتَمَهُ فِي يَمِيْنِهِ اِذَا اَمِنَ ثَلْبَ النَّاسِ اِيَّاهُ

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے، وہ اپنی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے جبکہ اسے اس حوالے سے امن ہو کہ لوگ اسے تکالیف پہنچائیں گے

5501 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْمَرْءِ خَاتَمَهُ فِي السَّبَّابَةِ اَوِ الْوُسْطٰى

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، آدمی اپنی انگوٹھی شہادت والی انگلی میں، یا درمیانی انگلی میں پہنے

5502 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ:

5501- إسناده صحيح على شرط الصحيح .وأخرجه أبو داود 4226)) في الخاتم :باب ما جاء في التختم في اليمين أو اليسار، والترمذي في "الشمائل 90) " ، والنسائي 8/174في الزينة :باب موضع الخاتم من اليد، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 126من طريقين عن ابن وهب بهذا الإسناد.وأخرجه الترمذي في "الشمائل 90) " ، وأبو الشيخ ص 126من طريق يحيى بن حسان، عن سليمان بن بلال، به.

5502- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عاصم بن كليب فمن رجال مسلم .بندار :لقب محمد بن بشار، ومحمد :هو ابن جعفر، وأبو بردة :هو ابن أبي موسى الأشعري، قيل :اسمه عامر، وقيل :الحارث. وأخرجه النسائي 8/194في الزينة :باب موضع الخاتم، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/138عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 1/109عن هاشم، عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 1/134و154، والنسائي 8/177في الزينة :باب النهي عن الخاتم في السبابة، و 194، و :220-219باب النهي عن الجلوس على المياثر مع الأرجوان، وابن ماجة 3648)) في اللباس :باب التختم في الإبهام، وأبو يعلى 281)) و 418)) و 419)) و 606)) من طرق عن عاصم، به .بعضهم اختصره. وأخرجه أحمد 1/78عن محمد بن فضيل، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ علي .وقد تقدم برقم 5438)) و 5440)).

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِى بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهَانِىْ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ، وَعَنِ الْخَاتَمِ فِى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی اور میثرہ (یعنی مخصوص قسم کے کپڑے استعمال کرنے) اورشہادت کی انگلی اوردرمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْوَشْمِ اِذِ الْفَاعِلُ وَالْمَفْعُولُ بِهٖ ذٰلِكَ مَلْعُوْنَانِ

(جسم کو) گدوانے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ ایسا کرنے والا شخص اور جس کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے وہ دونوں ملعون ہیں

5503 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نظر لگنا حق ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جسم کو) گودنے سے منع کیا ہے۔''

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْوَاشِمَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5504 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِىْ اَسَدٍ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَتْ: اِنَّهٗ بَلَغَنِىْ اَنَّكَ تَقُوْلُ: لُعِنَتِ الْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ، وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ، وَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ مَا تَقُوْلُ، قَالَ: بَلٰى وَجَدْتِ، وَلٰكِنَّكِ لَا تَعْلَمِيْنَ، قَالَتْ: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: اَمَا قَرَاْتِ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) (الحشر:7)، قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: هُوَ ذَاكَ، قَالَتْ: اَمَا اِنِّىْ لَاَرٰى عَلٰى اَهْلِكَ بَعْضَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَادْخُلِىْ فَانْظُرِىْ،

5503– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "صحيفة همام 131) ")، بتحقيق الدكتور رفعت فوزي، و" مصنف عبد الرزاق 19778) "). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/319، والبخاري 5740)) في الطب :باب العين حق، و 5944)) في اللباس :باب الواشمة، ومسلم 2187)) في السلام :باب الطب والمرضى والرقى، والبغوي 3190)).

فَدَخَلَتْ فَنَظَرَتْ، فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ رَأَيْتِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ: اَمَا اِنَّكِ لَوْ رَأَيْتِ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ مَا صَحِبْتِنِي

علقمہ بیان کرتے ہیں: بنواسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آئی وہ بولی مجھے یہ پتہ چلا ہے' آپ یہ کہتے ہیں: کہ گودنے والی اور گدوانے والی بال نوچنے والی اور بال نچوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے' حالانکہ میں نے پورا قرآن پڑھا ہے۔ مجھے اس میں وہ چیز نہیں ملی جو آپ بیان کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں وہ بات مل جانی تھی' لیکن تمہارے پاس علم نہیں ہے اس نے دریافت کیا: وہ کیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی۔

''رسول تمہیں جو (حکم) دیں اسے حاصل کرلو اور جس چیز سے وہ تمہیں منع کرتے ہیں باز آجاؤ''۔

اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد یہی ہے اس عورت نے کہا: میرا یہ خیال ہے' آپ کی ایک زوجہ محترمہ بھی اس طرح کا کوئی کام کرتی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم گھر کے اندر جاؤ اور اسے دیکھ لو' وہ عورت گھر کے اندر گئی۔ اس نے جائزہ لیا' تو اسے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ حضرت عبداللہ نے اس عورت سے دریافت کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس میں سے کوئی چیز دیکھ لیتی' تو وہ (یعنی ایسا کام کرنے والی بیوی) میرے ساتھ نہ رہتی۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی اور حسن کے لیے (دانتوں) کو باریک کرنے والی عورتوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5505 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

5504– إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار الرمادي، حافظ روى له أبو داود والترمذي وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .منصور :هو ابن المعتمر، وابراهيم :هو ابن يزيد النخعي . وأخرجه أحمد 1/433-434و443، والحميدي 97)) ، والدارمي 2/279، والبخاري 4886)) و 4887)) في التفسير :باب (وما آتاكم الرسول فخذوه) ، و 5943)) في اللباس :باب الموصوله، و 5948)) : باب المستوشمة، ومسلم 2125)) في اللباس والزينة :باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة ..، والنسائي 8/146في الزينة :باب المتنمصات، وابن ماجه 1989)) في النكاح :باب الواصلة والواشمة، والبغوي في "شرح السنة 3191) ") ، وفي "معالم التنزيل 4/318 "من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/465، ومسلم 2125)) ، والترمذي 2782)) في الأدب :باب ما جاء في الواصلة والمستوصلة..، والنسائي 8/188في الزينة :باب لعن المتنمصات والمتفلجات، من طرق عن منصور، به . وأخرجه أحمد 1/454، ومسلم 2125)) ، النسائي 8/188من طريق الأعمش، عن إبراهيم، به. وأخرجه أحمد 1/462و448، والنسائي 6/149في الطلاق :باب إحلال المطلقة ثلاثاً وما فيه من التغليظ، و 8/146 في الزينة :باب المستوصلة، والبيهقي 7/208من طريقين عن عبد الله بن مسعود به.

اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِى اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوبَ، كَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَاَتَتْهُ، فَقَالَتْ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِى عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ: وَمَا لِىَ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِى كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَتِ الْمَرْاَةُ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَالَ: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: 7)، قَالَ: قَالَتِ الْمَرْاَةُ: فَاِنِّى اَرٰى شَيْئًا مِنْ هٰذَا الْاٰنَ عَلٰى امْرَاَتِكَ، قَالَ: فَاذْهَبِى، فَانْظُرِى قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلٰى امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَجَاءَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: مَا رَاَيْتُ شَيْئًا، فَقَالَ: اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا

علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت اور بال باریک کرنے والی عورت اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں خلا پیدا کرنے والی عورتوں جو اللہ کی تخلیق کو تبدیل کر دیتی ہیں ان پر لعنت کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اُمّ یعقوب کو ملی وہ قرآن کی عالمہ تھیں وہ حضرت عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے کہا: مجھے یہ پتہ چلا ہے آپ جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں اور بال اکھیڑنے والی عورتوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں خلا پیدا کرنے والی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تغیر پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور یہ حکم اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔ وہ عورت بولی میں نے پورا قرآن پڑھ لیا ہے۔ مجھے اس میں یہ حکم نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر تم نے واقعی اسے پڑھا ہوتا تو تمہیں اس میں مل جاتا پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

''رسول تمہیں (جو حکم) دیں اسے حاصل کرلو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔''

وہ عورت بولی میں نے آپ کی ایک اہلیہ میں ان میں سے کچھ چیزیں دیکھی ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جاؤ اور جا کر جائزہ لے لو وہ عورت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر چلی گئی اسے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی پھر وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ اس نے بتایا میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی تو حضرت عبداللہ نے فرمایا اگر ایسا ہوتا (یعنی میری بیوی نے اس طرح کا کام کیا ہوتا) تو میں اس کے ساتھ نہ رہتا۔

5505- إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه البخاري (5939) في اللباس: باب المتنمصات، ومسلم (2125) في اللباس والزينة: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة...، والبيهقي 7/312 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5931) في اللباس: باب المتفلجات للحسن، ومسلم (2125)، وأبو داود (4169) في الترجل: باب صلة الشعر، من طريقين عن جرير، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقَزَعِ اَنْ يُّعْمَلَ فِیْ رُئُوسِ الصِّبْيَانِ وَالرِّجَالِ مَعًا

قزع کی ممانعت کا تذکرہ وہ بچوں یا مردوں کے سر پر کیا جائے (یعنی سر کو مونڈ دیا جائے اور اس کے کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں)

5506 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ، بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ فَقُلْتُ: وَمَا الْقَزَعُ؟ فَاَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا حَلَقَ الصَّبِيُّ وَتَرَكَ هَاهُنَا شَعْرًا وَهَاهُنَا شَعْرًا فَاَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اِلٰى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَاْسِهِ، فَقِيلَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ: الْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ، فَقَالَ: لَا اَدْرِي، هٰكَذَا قَالَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قزع سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا قزع سے مراد کیا ہے؟ تو عبیداللہ نامی راوی نے بتایا: جب بچے کا سر مونڈ دیا جائے تو یہاں کچھ بال رہنے دیئے جائیں یہاں کچھ بال رہنے دیئے جائیں۔ عبیداللہ نامی راوی نے اپنی پیشانی اور سر کے ایک طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی۔ عبیداللہ سے دریافت کیا اس بارے میں لڑکی اور لڑکے دونوں کا حکم برابر ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ انہوں نے (یعنی میرے استاد نے) یہ روایت اسی طرح بیان کی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّحْلَقَ وَسَطُ رَاْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ حَوَالَيْهِ عَلَيْهَا الشَّعْرُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ بچے کے سر کو درمیان میں سے مونڈ دیا جائے اور اس کے آس پاس کے بالوں کو چھوڑ دیا جائے

5507 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5506– إسناده صحيح، على بن زياد اللحجي :ذكره المؤلف فی "الثقات 8/470 "، فقال :من أهل المدينة، سمع ابن عيينة، وكان راويا لأبی قُرَّة حدثنا عنه المفضَّل بن محمد الجندی، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين، وأبو قرة :هو موسى بن طارق روى له النسائی وهو ثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين وأخرجه البخاری (5920) فی اللباس : باب القزع، عن محمد بن سلام، عن مخلد بن يزيد، عن ابن جريج، بهذا الإسناد وزاد فيه :قال عبيد الله :وعاودته فقال :أما القصة والقفا للغلام، فلا بأس بهما، ولكن القزع أن يُتْرَكَ بناصيته شَعْرٌ وليس فی رأسه غيره وكذلك شق رأسه هذا وهذا.

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰی عَنِ الْقَزَعِ اَنْ یُّحْلَقَ رَاْسُ الصَّبِیِّ وَیُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهٖ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: سر مونڈ دیا جائے اور اس کے کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْقَزَعَ مُبَاحٌ اسْتِعْمَالُ ضِدَّیْهِ الْحَلْقِ وَالْاِرْسَالِ مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اقزع کی متضاد دونوں صورتیں ہیں یعنی سر مکمل مونڈ دینا یا بالوں کو مکمل طور پر چھوڑ دینا دونوں مباح ہیں

5508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ، فَنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: احْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهٗ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے کچھ بال مونڈ دیئے گئے تھے اور کچھ چھوڑ دیئے گئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: تو اس کے پورے سر کو مونڈ دو یا پورے سر کو رہنے دو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَسْتَوْصِلَ الْمَرْاَةُ بِشَعْرِهَا شَعْرَ غَیْرِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' عورت اپنے بالوں میں نقلی بال لگا لے

5509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ

5507– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم (2120) في اللباس :باب كراهية القزع، عن أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/39، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات (2777) " ، ومسلم (2120) ، وأبو داود (4193) في الترجل :باب الذؤابة، من طريقين عن عمر بن نافع، به . وأخرجه أحمد 2/101، وأبو داود (4194) من طريقين عن حماد بن سلمة، عن أيوب، عن نافع، به . وأخرجه دون تفسير القزع أحمد 2/67و 82و 83و118، والبخاري (5921) في اللباس :باب القزع، وابن ماجة (3638) في اللباس :باب النهي عن القزع، والبيهقي 9/305، والبغوي في "شرح السنة" (3185) من طرق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عمر.

5508– إسناده صحيح على شرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم :هو ابن راهويه .وهو في "مصنف عبد الرزاق" (19564). وأخرجه النسائي 8/130في الزينة :باب الرخصة في حلق الرأس، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وعن عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/88، وعنه أبو داود (4195) في الترجل :باب الذؤابة. وأخرجه مسلم (2120) ، والبغوي (3186) من طرق عن عبد الرزاق .ولم يسق مسلم لفظه.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ دینے (یعنی نقلی بال لگانے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزُّوْرَ الَّذِیْ نَهٰى عَنْهُ هُوَ اَنْ تَسْتَوْصِلَ الْمَرْاَةُ بِشَعْرِهَا شَعْرَ غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ دھوکہ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے وہ یہ ہے عورت اپنے بالوں میں نقلی بال لگا لے

5510 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَفِیْ يَدِهٖ قُصَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ يَقُوْلُ: مَا بَالُ نِسَاءٍ يَجْعَلْنَ فِیْ رُءُوْسِهِنَّ مِثْلَ هٰذَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَجْعَلُ فِیْ رَاْسِهَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ غَيْرِهَا، اِلَّا كَانَ زُوْرًا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: الرِّوَايَةُ كُلُّهَا زُوْرٌ، وَالصَّوَابُ زُوْرٌ اَنْ تُضَمَّ الزَّایُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی ان کے ہاتھ میں نقلی بالوں کا گچھا تھا۔ آپ نے فرمایا خواتین کو کیا ہے وہ اپنے سر میں یہ استعمال کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی عورت اپنے سر میں دوسری کے بال استعمال کرتی ہے یہ چیز فریب ہوگی۔''

5509- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم .هشام بن أبي عبد الله :هو الدستوائي. وأخرجه الطبراني 725) /19) عن عبد الله بن أحمد، وجعفر بن محمد الفريابي، كلاهما عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 8/187في الزينة :باب وصل الشعر بالخرق، من طريق أسد بن موسى، عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه أحمد 4/93، ومسلم 2127))124)) في اللباس :باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، والنسائي 8/144في الزينة :باب وصل الشعر بالخرق، والطبراني 726) /19) من طرق عن هشام، به . وأخرجه النسائي 8/187، والطبراني 727) /19) من طريقين عن ابن المبارك، عن يعقوب بن القعقاع، عن قتادة، به.

5510- حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم، محمد بن بكار -وهو ابن الريان الهاشمي -من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، وفليح بن سليمان وإن تكلم فيه، قد توبع .وهو في "مسند أبي يعلى "ورقة 344/2. وأخرجه الطبراني 19/ 798)) عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن محمد بن بكار، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو يعلى ورقة 344/2، والطبراني 799) /19) من طريق محمد بن بكار، عن إسماعيل بن عياش، عن زيد بن أسلم، عن سعيد المقبري، به .وأخرجه النسائي 145-8/144في الزينة :باب وصل الشعر بالخرق، والطبراني 800) /19) من طريقين عن ابن وهب، عن مخرمة بن بكير، عن أبيه، عن سعيد المقبري، قال :رأيت معاوية بن أبي سفيان على المنبر ..وذكر الحديث . وانظر تحقيق مسألة وصل الشعر في "رسائل أبي علي اليوسي "الرسالة الثانية والثلاثون .527-2/524

شیخ بیان کرتے ہیں: تمام روایات میں لفظ زور (یعنی دھوکہ) ہے' لیکن درست یہ ہے' یہ لفظ زور ہے' جس میں زیر پیش پڑھی جائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذَا الْإِسْمَ سَمَّاهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ نام نبی اکرم ﷺ نے تجویز کیا ہے

5511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا، وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَفْعَلُهُ اِلَّا الْيَهُودَ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ، فَسَمَّاهُ الزُّورُ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے' ہمیں خطبہ دیا۔ انہوں نے نقلی بالوں کا گچھا نکالا اور بولے: میرا یہ خیال ہے یہ عمل صرف یہودی کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع ملی تھی' تو آپ نے اسے دھوکہ دہی کا نام دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ اِنَّمَا هَلَكَتْ لَمَّا اسْتَوْصَلَتْ نِسَاؤُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب ان کی عورتوں نے نقلی بال لگانا شروع کیے تھے

5512 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5511- إسناده صحيح على شرط الشيخين. بندار: هو لقب محمد بن بشار شيخ البخاري، ومحمد: هو ابن جعفر. وأخرجه مسلم 2127) (123) في اللباس: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، والنسائي 8/186-187 في الزينة: باب الوصل في الشعر، وأبو يعلى ورقة 346/1 عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/91، وابن أبي شيبة 8/490، والنسائي 8/186-187 من طريق غندر محمد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 4/101، والبخاري 3488) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و 5938) في اللباس: باب الوصل في الشعر، والطبراني 19/ (828) من طرق عن شعبة، به.

5512- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/947 في الشعر: باب السنة في الشعر. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 3468) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و 5932) في اللباس: باب الوصل في الشعر، ومسلم 2127) في اللباس: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، وأبو داود 4167) في الترجل: باب في صلة الشعر، والطبراني 19/ (742) ، والبيهقي 2/426، والبغوي 3192). وأخرجه الحميدي 600) ، وأحمد 4/87-88، ومسلم 2127) ، والترمذي 2781) في الأدب: باب ما جاء في كراهية اتخاذ القصة، والنسائي 8/186 في الزينة: باب الوصل في الشعر، والطبراني 19/ (740) و 741) و 743) و 744) و 746) و 747) من طرق عن الزهري، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ،
(متن حدیث): اَنَّـهٗ سَمِـعَ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ تَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُـوْلُ: يَـا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ: اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ حَيْثُ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ

حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حج کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر سنا۔ انہوں نے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا گچھا لیا اور بولے: اے اہل مدینہ تمہارے عالم کہاں ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل (کو استعمال کرنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب ان کی خواتین نے اسے استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ مَعًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی (دونوں طرح کی) عورتوں پر ایک ساتھ لعنت ہونے کا تذکرہ

5513 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ
(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّـمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقلی بال لگانے والی اور نقلی بال لگوانے والی جسم گودنے والی اور جسم گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقلی بال لگوانے والی عورتوں پر تمام اوقات میں لعنت کرنے کا تذکرہ

5514 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ:

5513– إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد: هو القطان. وأخرجه البخارى (5947) فى اللباس: باب المستوشمة، ومسلم (2124) فى اللباس: باب تحريم فعل الواصلة، وأبو داود (4168) فى الترجل: باب صلة الشعر، والترمذى (2783) فى الأدب: باب ما جاء فى كراهية اتخاذ القصة، من طرق عن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/21، وابن أبى شيبة 8/487، والبخارى (5937): باب وصل الشعر، و (5940) باب الموصولة، والترمذى (2783)، والنسائى 8/145 فى الزينة: باب المستوصلة، و 8/188: باب لعن الواشمة والموتشمة، وابن ماجه (1987) فى النكاح: باب الواصلة والواشمة، والبغوى (3189) من طرق عن عبيد الله، به. وأخرجه البخارى (5942)، ومسلم (2124) من طريقين عن صخر بن جويرية، عن نافع، به.

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ:

(متن حدیث):إِنَّ جَارِيَةً زَوَّجُوهَا فَمَرِضَتْ، فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا، فَأَرَادُوْا أَنْ يَصِلُوْا فِي شَعْرِهَا، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْمُوَاصَلَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک لڑکی کی شادی ہوگئی۔ وہ بیمار ہوگئی۔ اس کے بال جھڑ گئے۔ اس کے خاندان والوں نے اس کے نقلی بال لگوانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نقلی بال لگانے والی اور نقلی بال لگوانے والی اور نقلی بال لگوانے پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ تَسْتَوْصِلَ الْمَرْأَةُ بِشَعْرِهَا شَيْئًا يُشْبِهُ الشَّعْرَ يُرِيْدُ بِهِ الزُّوْرَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت اپنے بالوں میں ایسی چیز لگائے جو اس کے بالوں سے مشابہت رکھتی ہو اور وہ اس کے ذریعے دھوکہ دینے کا ارادہ کرے

5515 - (سند حدیث):أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' عورت اپنے سر میں نقلی بال لگوائے۔

5514- إسناده صحيح على شرط مسلم .رجاله رجال الشيخين غير أبي داود :وهو الطيالسي، فمن رجال مسلم .عمرو بن مرة :هو الجَمَلي، وصفية :هي بنت شيبة بن عثمان بن أبي طلحة .وهو في "مسند الطيالسي 1564) ". وأخرجه مسلم 2123)) في اللباس :باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، عن محمد بن بشار بندار، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2123)) والبيهقي 2/426من طريقين عن أبي داود الطيالسي، به . وأخرجه أحمد 6/111، والبخاري 5934)) في اللباس :باب وصل الشعر، والنسائي 8/146في الزينة :باب المتوصلة، والطحاوي في "مشكل الآثار 2/41 "من طرق عن شعبة، به.

5515- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح هو وابن جريج بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسهما .وهو في "مسند أحمد.3/296 "وأخرجه مسلم 2126)) في اللباس :باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، والبيهقي 2/426من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار 2/42" من طريق ابن معين، عن حجاج، عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 3/387من طريق ابن لهيعة، عن أبي الزُّبير، عن جابر.

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْوَاصِلَاتِ

نبی اکرم ﷺ کا نقلی بال لگانے اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کا تذکرہ

5516 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ، فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا، فَاَرَادُوْا اَنْ يَصِلُوْهَا، فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی کی شادی ہوئی۔ وہ بیمار ہوئی' تو اس کے بال جھڑ گئے۔ ان لوگوں نے اسے نقلی بال لگانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی۔

5516- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر (5514). وأخرجه ابن أبي شيبة 8/489، وعنه مسلم (2123) في اللباس :باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، عن يحيى بن أبي بكير، بهذا الإسناد.

بَابُ آدَابِ النَّوْمِ

باب! سونے کے آداب

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَرْكِ الْإِنْتِشَارِ لِلْمَرْءِ إِذَا هَدَأَتِ الرِّجْلُ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ جب لوگ سو جائیں تو وہ گھر سے باہر نہ نکلیں

5517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ كِلَابٍ اَوْ نُهَاقَ حُمُرٍ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ، فَاِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَقِلُّوا الْخُرُوجَ اِذَا هَدَاَتِ الرِّجْلُ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِيْ لَيْلِهِ مَا شَاءَ، وَاَجِيفُوا الْاَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا اُجِيفَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاكْفَئُوا الْاٰنِيَةَ، وَاَوْكُوا الْقِرَبَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب تم رات کے وقت کتے کے بھونکنے یا گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ اس چیز کو دیکھتے ہیں جسے تم نہیں دیکھتے اور جب لوگ سو جائیں تو تم گھر سے باہر کم نکلا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے تم دروازے بند کرو اور ان پر اللہ کا نام لے لو کیونکہ شیطان ایسا دروازہ نہیں کھولتا جسے بند کر دیا گیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تم گھڑوں کو ڈھانپ دیا کرو اور برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ بند کر لیا کرو۔"

5517- إسناده قوي، محمد بن عثمان العقيلي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات 9/98"، وقال الحافظ في "التقريب": "صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين غير ابن إسحاق، فقد روى له أهل السنن، وقرنه مسلم بغيره، وقد صرح بالتحديث في الإسناد الآتي، فانتفت شبهة تدليسه. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى البصري السامي، ومحمد بن إبراهيم: هو ابن الحارث التيمي. وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 3/306، والبغوي في "الأدب المفرد 1234)"، وأبو داود 5103)) في الأدب: باب ما جاء في الديك والبهائم، والحاكم 284-4/283، والبغوي 3060)) من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ ووافقه الذهبي. وأخرجه مختصراً أحمد 356-3/355، وأبو داود 5104)) والبخاري في "الأدب المفرد 1233)" و 1235)) من طريقين عن أبي داود، به. وانظر الأحاديث من 1272)) إلى 1277)).

5518 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نَحْوَهُ

✿✿ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ بِاَمْرِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهَا ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ چوہا بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے کیونکہ شیطان نے اس کو اس بات کا حکم دیا ہوتا ہے

5519 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ آدَمَ الْجُرْجَانِيُّ غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ تْ فَارَةٌ، فَاَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ، فَذَهَبَتِ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِيهَا قَالَ: فَجَاءَ تْ بِهَا فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا قَاعِدًا، فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَتُحْرِقُكُمْ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک چوہیا آئی۔ اس نے (چراغ کی) بتی کو کھینچنا شروع کیا۔ ایک کنیز اسے بھگانے کی کوشش کرنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو وہ چوہیا اس بتی کو لے کر آئی اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چٹائی پر رکھ دیا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اس کے ذریعے اس چٹائی کا ایک درہم جتنا حصہ جل گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سونے لگو' تو چراغوں کو بجھا دو کیونکہ شیطان اس طرح کے (جانوروں کی) رہنمائی اس طرح کے کاموں پر کرتا ہے' تو وہ تمہیں جلا دیتے ہیں۔

5518- إسناده قوى رجاله رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، وهو مكرر ما قبله. القواريرى: هو عبيد الله بن عمر. وهو فى "مسند أبى يعلى (2327)". وأخرجه أبو يعلى أيضاً (2221) عن أبى خيثمة، عن يزيد بن زريع بهذا الإسناد.

5519- حديث صحيح لغيره، وإسناده ضعيف، أسباط: هو ابن نصر الهمدانى، روى له البخارى تعليقاً، واحتج به الباقون، وقد ضُعّف، وأنكر أبو زرعة على الإمام مسلم إخراج حديث أسباط، وقال الساجى: روى أحاديث لا يتابع عليها عن سماك بن حرب. قلت: رواية سماك عن عكرمة فيها اضطراب. وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد (1222)"، وأبو داود (5247) فى الأدب: باب فى إطفاء النار بالليل، والحاكم 4/284-285 من طرق عن عمرو بن حماد بهذا الإسناد وصحّح الحاكم إسناده ووافقه الذهبى! وفى الباب عن جابر رفعه "خمروا الآنية، وأجيفوا الأبواب، وأطفئوا المصابيح، فإن الفويسقة ربما جرّت الفتيلة، فأحرقت أهل البيت "أخرجه البخارى (6295)، ومسلم (2012).

ذِكْرُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْعَدُوِّ عَلَى النَّارِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

آگ پر لفظ ''دشمن'' کے اطلاق کا تذکرہ اس علت کی وجہ سے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5520 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث):احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاْنِهِمْ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِىَ عَدُوٌّ كُمْ، فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں رات کے وقت ایک گھر اپنے گھر والوں سمیت جل گیا۔ جب ان کے معاملے کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے' جب تم سونے لگو' تو اسے بجھا دیا کرو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ اِزَالَةِ الْغَمَرِ مِنْ يَدِهِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ رات کو سوتے وقت اپنے ہاتھ سے بو کو زائل کر دے

5521 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَنْ بَاتَ وَفِىْ يَدِهِ غَمَرٌ، فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ، فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

5520- إسناده صحيح على شرط الشيخين أبو كريب :هو محمد بن العلاء بن كريب، وأبو أسامة :هو حماد بن أسامة، وبريد :هو ابن عبد الله بن أبى بردة بن أبى موسى الأشعرى .وهو فى "مسند أبى يعلى "ورقة .340/2 وأخرجه مسلم 2016)) فى الأشربة :باب الأمر بتغطية الإناء وإيكاء السقاء ، عن أبى كريب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد وابنه عبد الله فى "المسند " 4/399، والبخارى 6294)) فى الاستئذان :باب لا تترك النار فى البيت عند النوم، ومسلم 2016)) ، وابن ماجة 3770)) فى الأدب :باب إطفاء النار عند المبيت، من طرق عن أبى أسامة، به.

5521-إسناده صحيح .خالد بن عبد الله :هو الواسطى . وأخرجه الدارمى 2/104عن عمرو بن عون، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/263و537، والبغوى فى "الجعديات 2768) ") ، والبخارى فى "الأدب المفرد " 1220)) ، وأبو داود 3852)) فى الأطعمة :باب فى غسل اليد من الطعام، وابن ماجة 3297)) فى الأطعمة :باب من بات وفى يده ريح غمر، والبيهقى 7/276، والبغوى 2878)) من طرق عن سهيل بن أبى صالح، به .وقال الحافظ فى "الفتح :11/512" وسنده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الترمذى 1860)) فى الأطعمة :باب ما جاء فى كراهة البيتوتة وفى يده ريح غمر، والحاكم 4/137من طريق محمد بن إسحاق الصغانى، عن محمد بن جعفر المدائنى، عن منصور بن أبى الأسود عن الأعمش، عن أبى صالح، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سونے لگے' اور اس کے ہاتھ میں کسی چیز کی بو ہو اور پھر اسے کوئی نقصان لاحق ہو' تو وہ اسے اپنے آپ کو ملامت کرے۔''

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ إِذَا اَوٰى اِلٰى مَضْجَعِهِ يُرِيْدُ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی جب اپنے بستر پر سونے کے لیے جائے' تو کیا پڑھے

5522 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ الْبَلْخِيُّ قَالَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے' تو آپ اپنا دایاں دست مبارک اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ' تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جب' تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے'

5522- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم .أبو الأحوص :هو سلام بن سليم الحنفي، وأبو إسحاق .هو السبيعي الهمداني، وأخرج البخاري ومسلم لأبي أسحاق من رواية أبي الأحوص، انظر البخاري 7488)) ومسلماً 30))49)). وأخرجه الطيالسي 709)) عن شعبة، وابن أبي شيبة 9/76عن زكريا، وأحمد 4/290و 298و301، والبخاري في "الأدب المفرد 1215) ") عن سفيان وإسرائيل، والنسائي في "عمل اليوم والليلة 752) ") و 753)) عن زهير وسفيان، كلهم عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد .وصححه الحافظ في "الفتح .11/115 " وأخرجه أحمد 4/300و301، والترمذي في "الشمائل 252) ") ، والنسائي 755)) ، والبغوي 1310)) من طرق عن إسرائيل، عن أبي إسحاق السبيعي، عن عبد الله بن يزيد، عن البراء .وأخرجه الترمذي 3399)) في الدعوات :باب رقم 18)) من طريقين عن إسحاق بن منصور السلولي، عن إبراهيم بن يوسف بن أبي إسحاق، عن أبيه، عن أبي إسحاق، عن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري، عن البراء .وقال :هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.وأخرجه النسائي 757)) من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أبي إسحاق عن أبي عبيدة بن أبي موسى الأشعري، عن البراء .وأخرجه أحمد 4/281، والترمذي في "الشمائل 252) ") ، والنسائي 754)) ، وأبو يعلى 1711)) من طرق عن أبي إسحاق، عن أبي عبيدة ورجل آخر عن البراء .

یہ روایت ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5523 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ اَبِيْ وَحَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا اضْطَجَعَ لِيَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جب آپ سونے کے لئے لیٹتے تھے تو آپ اپنا دایاں دست مبارک اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا۔''

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ اِذَا اَتٰى مَضْجَعَهُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ

اس بات کا تذکرہ آدمی جب اپنے بستر پر آئے تو وہ تسبیح تکبیر اور تحمید میں سے کیا پڑھے

5524 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ اَثَرَ الرَّحٰى، وَبَلَغَهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَبْيٍ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، فَلَمْ تَلْقَهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ، فَحَدَّثَتْهَا الْحَدِيْثَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ، فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ، فَقَالَ: مَكَانَكُمَا وَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِيْ، فَقَالَ: اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَانِيْ، تُكَبِّرَانِ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَاِنَّهُ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

5523- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو مكرر ما قبله، وهو في "مسند أبي يعلى 1682) ".

5524- إسناد صحيح، الرمادي :هو إبراهيم بن بشار، روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين .الحكم :هو ابن عتيبة.وأخرجه أحمد 1/96، والبخاري 3113)) في فرض الخمس :باب الدليل على أن الخمس لنوائب رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والمساكين، و 5361)) في النفقات باب عمل المرأة في بيت زوجها، و 6318)) في الدعوات :باب التكبير والتسبيح عند المنام، ومسلم 2727)) في الذكر والدعاء :باب التسبيح أول النهار وعند النوم، وأبو داود 5062)) في الأدب :باب في التسبيح عند النوم، والبغوي 1322)) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه بأطول مما هنا ابن السني في "عمل اليوم والليلة 744) " من طريق زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عتيبة، به.

ہوئیں تاکہ چکی پیسنے کی وجہ سے ہونے والی مشقت کی شکایت آپ سے کریں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا پتہ چلا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم مانگنے کے لئے تشریف لائی تھیں۔ ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوئی۔ ان کی ملاقات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساری بات بتادی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتادی۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت) اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے ہم اٹھنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنی جگہ پر رہو۔ آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں نے مجھ سے جو چیز مانگی ہے کیا میں اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ تم **34** مرتبہ اللہ اکبر **33** مرتبہ سبحان اللہ اور **33** مرتبہ الحمد للہ اس وقت پڑھ لیا کرو جب تم اپنے بستر پر لیٹو یہ تم دونوں کے لئے خادم (کے ملنے) سے زیادہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ مَضْجَعَهُ

جو شخص اپنے بستر پر آئے اسے سورۃ کافرون کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5525 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِي، قَالَ: اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ

✿✿ فروہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں اس وقت پڑھ لیا کروں جب میں اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سورہ الکافرون پڑھ لیا کرو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ فعل کرنے کا حکم دیا گیا ہے

5526 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اَبِيهِ،

5525– حديث صحيح، رجاله ثقات .أبو عبد الرحيم :اسمه خالد بن يزيد، ويقال :ابن أبى يزيد الحرانى .وقد تقدم برقم (790)، وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ لَكَ فِيْ رَبِيبَةٍ لَنَا، فَتَكْفُلُهَا زَيْنَبُ؟ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ اُمِّهَا، قَالَ: فَمَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ: اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا، فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ

فروہ بن نوفل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں ہماری سوتیلی صاحب زادی (کی تعلیم و تربیت) میں دلچسپی ہے' تاکہ زینب اس کی کفالت کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے (اس بچی کے بارے میں) دریافت کیا' تو انہوں نے عرض کی: میں اسے اس کی ماں کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا پھر تم کس کام سے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سورت الکافرون کی تلاوت کیا کرو اور ان اختتامی کلمات کے ہمراہ سو جایا کرو یہ سورت شرک سے بری الذمہ ہونے کا اظہار ہے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الرُّقَادِ، ثُمَّ اَدْرَكَتْهُ الْمَنِيَّةُ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ

اس چیز کا تذکرہ' جب آدمی سوتے وقت اسے پڑھ لے اور پھر اسی رات اسے موت آجائے' تو وہ فطرت پر مرے گا

5527 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

5526- إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وقد أخرج البخاري ومسلم لزهير بن معاوية من روايته عن أبي إسحاق. وهو في "مسند علي بن الجعد "رقم 2654))، ونوفل :هو ابن فروة الأشجعي، يكنى أبا فروة، وليس له في الكتب الستة غير هذا الحديث، وقد تقدم مع تخريجه برقم 791))، ونزيد هنا :أخرجه الدارمي 2/459، وابن أبي شيبة 9/74و 10/249عن أبي نعيم الفضل بن دكين، حدثنا زهير، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 802) "

5527- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو الطيالسي هشام ابن عبد الملك، ومحمد بن كثير :هو العبدي، وأبو إسحاق :هو عمرو ابن عبد الله السبيعي، وسماع شعبة منه قديم .وأخرجه الدارمي 2/288عن أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/285و300، والبخاري 6313)) في الدعوات :باب ما يقول إذا نام، ومسلم 2711)) في الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، والنسائي في "عمل اليوم والليلة 775) "، وأبو يعلى 1721)) من طرق عن شعبة، به .وأخرجه عبد الرزاق 19829))، والطيالسي 708))، والحميدي 723))، وابن أبي شيبة 9/71و 75 و 10/245و 246، وأحمد 4/299و 302 -301، والبخاري 7488)) في التوحيد :باب قول الله تعالى (أنزله بعلمه والملائكة يشهدون)، ومسلم 2710))58))، والترمذي 3394)) في الدعوات :باب ما جاء في الدعاء إذا أوى إلى فراشه، والنسائي في "اليوم والليلة 773) " و 774)) و 776)) و 777)) و 778)) و 779))، وابن ماجة 3876)) في الدعاء :باب ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، وأبو يعلى 1668))، والبغوي 1317)) من طرق عن أبي إسحاق، به .وأخرج البخاري 6315)) في الدعوات . باب النوم على الشق الأيمن، وفي "الأدب المفرد 1211) " و 1213))، ومن طريقه البغوي 1316)) من طريقين عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ البراء بن عازب قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا أوى إلى فراشه، قال ...وذكره .وانظر 5536)) و 5542)).

قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: اَوْصَى رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ بستر پر جائے۔ یہاں ابن کثیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ تلقین کی کہ وہ یہ پڑھے۔

''اے اللہ! میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں میں نے اپنا رخ تیری طرف کیا میں نے اپنی پشت کو تیرے سہارے کر دیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے بھی اور تیری (بے نیازی سے) ڈرتے ہوئے بھی تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے۔ تیرے مقابلے میں صرف تیری طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ میں تیری اس کتاب پہ ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کلمات کو پڑھنے والا شخص اگر اسی رات میں) فوت ہو جاتا ہے تو وہ فطرت (یعنی دین اسلام) پر مرے گا۔''

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ يَغْفِرُ اللّٰهُ ذُنُوْبَ قَائِلِهِ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ

اس چیز کا تذکرہ جسے بستر پر جاتے وقت پڑھنے والے کے گناہوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کر دے گا

5528 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ الْاَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكُوْفِيُّ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهُ اَوْ خَطَايَاهُ - شَكَّ مِسْعَرٌ - وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی ذات عیب سے پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی خطاؤں کی مغفرت کر دیتا ہے یہ شک مسعر نامی راوی کو ہے (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں) "خواہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔"

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الرُّقَادِ يَكُوْنُ خَيْرًا لَهُ مِنْ خَادِمٍ يَخْدُمُهُ

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی سوتے وقت پڑھ لے تو یہ اس کے لیے ایسے خادم سے زیادہ بہتر ہے جو اس کی خدمت کرے

5529 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيدَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ،

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ، اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَخْدِمُهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكِ اَوْ اُعَلِّمُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ ذٰلِكَ، اِذَا اَوَيْتِ اِلٰى فِرَاشِكِ فَسَبِّحِي وَكَبِّرِي وَهَلِّلِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَلَمْ اَدَعْهَا مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیا میں تمہیں اس چیز کی تعلیم نہ دوں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو۔ جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤ تو **33,33** مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھ لیا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے میں نے اس عمل کو کبھی ترک نہیں کیا۔ لوگوں نے دریافت کیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جنگ صفین کی رات بھی (میں نے اس عمل کو ترک نہیں کیا)

5529- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم 5499)). وأخرجه الحميدي 43)) ، وأحمد 1/80، والبخاري 5362)) في النفقات :باب خادم المرأة ومسلم 2727)) في الذكر والدعاء :باب التسبيح أول النهار وعند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة 814) " ، وأبو يعلى 578)) ، وابن السني في "اليوم والليلة 745) " من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 2727)) من طريق عطاء ، عن مجاهد، به .وأخرجه أحمد 1/144، والدارمي 2/289، والنسائي 815)) ، وأبو يعلى 274)) و 345)) و 552)) من طريق يزيد بن هارون، عن العوام ابن حوشب، عن ابن أبي ليلى، به.

ذِكْرُ مَا يُهَلِّلُ الْمَرْءُ بِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ جب آدمی رات کو بیدار ہو تو اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کیسے کرے

5530 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَضَوَّرَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے وہ غلبے والا ہے وہ آسمان وزمین اور اس کے درمیان موجود تمام چیزوں کا پروردگار ہے۔ وہ غالب ہے اور مغفرت کرنے والا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يُعْقِبَ التَّهْلِيلَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ بِسُؤَالِ الْمَغْفِرَةِ وَالزِّيَادَةِ فِي الْعِلْمِ وَنَفْيِ الزَّيْغِ عَنِ الْخَلَدِ

اس بات کا تذکرہ ہم نے تہلیل کے جو کلمات ذکر کیے ہیں ان کے بعد آدمی کے لیے کیا کرنا

مستحب ہے جس کا تعلق مغفرت طلب کرنے علم میں اضافے کا سوال کرنے اور ہدایت حاصل ہونے کے بعد ٹیڑھے پن سے بچنے (کی دعا کرنے سے ہے)

5531 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، سُبْحَانَكَ

5530– إسناده صحيح، أحمد بن سيار روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه النسائي في النعوت كما في "التحفة 12/183 "، وفي "اليوم والليلة 864) ") ، وابن السني 762)) ، والحاكم 1/540، والبيهقي في " الأسماء والصفات 1/42 "

5531– عبد الله بن الوليد :هو ابن قيس بن الأخرم التجيبي المصري روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة "، هذا الحديث، وروى عنه جمع، وذكره المصنف في "الثقات "، وقال الدارقطني :لا يعتبر بحديثه، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 865) ") ، وابن السني 761)) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود 5061)) في الأدب :باب ما يقال عند النوم، والمزي في ترجمة عبد الله بن الوليد من "تهذيب الكمال "، من طريق سعيد بن أبي أيوب، به وصححه الحاكم 1/450، ووافقه الذهبي!

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِى، وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِىْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِىْ بَعْدَ اَنْ هَدَيْتَنِىْ، وَهَبْ لِىْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اے اللہ' تو پاک ہے میں اپنے ذنب کی مغفرت تجھ سے طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ کر اور میرے دل کو' تو نے ہدایت نصیب کی ہے' اس کے بعد اسے ٹیڑھا نہ کرنا اور محض اپنے فضل کے تحت مجھے رحمت عطا کر بے شک' تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْمَرْءُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَا اَحْيَاهُ بَعْدَ اِمَاتَتِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کو اپنے پروردگار کی کیسے حمد بیان کرنی چاہئے جب وہ اسے موت (یعنی نیند) دینے کے بعد زندگی (یعنی بیداری) عطا کرے

5532 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا، وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے زندہ ہوتا ہوں (یعنی بیدار ہوتا ہوں) اور تیرے نام سے

5532- إسناده صحيح على شرط البخاري، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري .سفيان :هو الثوري.وأخرجه أحمد 5/397و 399و407، وابن أبي شيبة 9/71و10/247، والبخاري 6312)) في الدعوات :باب ما يقول إذا نام، و 6324)) : باب ما يقول إذا أصبح، وفي "الأدب المفرد 1205) ") ، وأبو داود 5049)) في الأدب :باب ما يقال عند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة 747) ") و 856)) و 857)) ، وابن ماجه 3880)) في الدعاء :باب ما يدعو إذا انتبه من الليل، من طرق عن سفيان "بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 748)) و 858)) من طريق أبي خالد، عن سفيان، عن عبد الملك بن عمير، عن الشعبي، عن ربعي بن حراش .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/247، والبخاري 6314)) في الدعوات :باب وضع اليد اليمنى تحت الخد والترمذي 3417)) في الدعوات :باب ما يدعو به عند النوم، وفي "الشمائل 253) ") ، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 167، والبغوي 1311)) و 1312)) من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن ربعي، به .وانظر 5514)). وأخرجه النسائي 749)) و 750)) و 860)) من طريقين عن منصور، عن ربعي، به. وفي الباب عن أبي ذر عند البخاري 6325)) و 7395)) ، وعن البراء عند أحمد 4/302و 294ومسلم 2711)) ، وأبي الشيخ ص 166.

برکت حاصل کرتے ہوئے مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں)۔"

جب نبی اکرم ﷺ بیدار ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

"ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں موت (یعنی نیند) دینے کے بعد زندگی (یعنی بیداری) دی اور اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔"

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ اسْتِيقَاظِهِ مِنَ النَّوْمِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِقَوْلِهِ ذٰلِكَ إِنْ أَدْرَكَتْهُ مَنِيَّتُهُ

اس چیز کا تذکرہ جب آدمی نیند سے بیدار ہونے پر اسے پڑھ لے تو وہ اسے پڑھنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اگر اسے اسی دن موت آجائے

5533 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلٰى فِرَاشِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، فَيَقُولُ الْمَلَكُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ، ثُمَّ نَامَ بَاتَتِ الْمَلَائِكَةُ تَكْلَؤُهُ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ قَالَ الْمَلَكُ: افْتَحْ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: افْتَحْ بِشَرٍّ، فَإِنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ نَفْسِي، وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ وَقَعَ مِنْ سَرِيرِهِ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص اپنے بستر پر جاتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آتے ہیں فرشتہ یہ کہتا ہے: بھلائی کے ذریعے (اپنے دن بھر کے کاموں کا) اختتام کرو۔ شیطان کہتا ہے: برائی کے ذریعے (اپنے دن بھر کے کاموں کا) اختتام کرو۔"

5533- إبراهيم بن الحجاج السامي، روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح، إلا أن فيه عنعنة أبي الزبير .وهو في "مسند أبي يعلى 1791) "). وأخرجه عن أبي يعلى مختصراً ابن السني في "عمل اليوم والليلة 750) ") ، ونسبه المنذري، في "الترغيب والترهيب 1/416 "إلى أبي يعلى، وصحح إسناده. وذكره الهيثمي في "المجمع " 10/120-121ونسبه إلى أبي يعلى، وقال :رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهو ثقة .وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 854) ") عن الحسن بن أحمد، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 853)) ، وأبو يعلى، وابن السني 12)) من طريق المغيرة بن مسلم، وأخرجه الحاكم 1/548من طريق هشام الدستوائي، كلاهما عن أبي الزبير، به .قال الحاكم :صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد 1214) ") ، والنسائي 855)) من طريقين عن حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ ق

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اللہ کا ذکر کر کے سوتا ہے تو فرشتے رات بھر اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں جب وہ بیدار ہو جائے تو فرشتہ کہتا ہے بھلائی کے ذریعے (اپنے دن کے کاموں) کا آغاز کرو اور شیطان کہتا ہے: برائی کے ذریعے آغاز کرو اگر وہ شخص یہ پڑھ لے۔

''ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے میری جان مجھے واپس کر دی اور اسے سونے کے دوران ہی موت نہیں دی ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اس بات سے روکا ہوا ہے وہ برباد ہو جائیں۔ (یہ آیت کے آخر تک پڑھنا ہے) ہر طرح کی حمد اس کے لئے مخصوص ہے جس نے آسمان کو اس بات سے روکا ہوا ہے وہ زمین پر گر جائے البتہ اس کی اجازت سے ایسا ہو سکتا ہے۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اس چارپائی سے گر کر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَسْاَلَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْغُفْرَانَ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ مَضْجَعَهُ اِنْ اَمْسَكَ نَفْسَهُ وَحِفْظَهَا اِنْ اَرْسَلَهَا

اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اس شخص کے لیے جو اپنے بستر پر آتا ہے

(ان الفاظ میں) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی جان کو روک لیا (تو اس کی مغفرت کر دے) اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرے

5534 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ، فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ، وَيُسَمِّي اللّٰهَ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، وَلْيَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5534- حديث صحيح، احمد بن أبان القرشي ذكره المؤلف في "الثقات 8/32 "فقال :من ولد خالد بن أسيد، من أهل البصرة، يروى عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه ابن قحطبة وغيره، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد 1217) ") ، ومسلم 2714)) في الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، من طريقين عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد .وعندهما "وليُسَمِّ الله ." وأخرجه البخاري 6320)) في الدعوات :باب رقم 13)) ، وفي "الأدب المفرد 1210) ") ، ومسلم 2714)) ، وأبو داود 5050)) في الدعوات :باب ما يقال عند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة " 791)) من طرق عن عبد الله بن عمر، به.

''جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو وہ اپنے تہبند کے اندرونی حصے کے ذریعے اسے جھاڑ لے اور بسم اللہ پڑھ لے کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بستر پر کیا چیز آئی تھی' پھر جب وہ لیٹنے کا ارادہ کرے' تو دائیں پہلو پر لیٹے اور یہ پڑھے۔

''تو پاک ہے اے میرے پروردگار میں تیری مدد کے ذریعے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری مدد کے ذریعے اسے اٹھاؤں گا اگر' تو نے میری جان کو روک لیا (یعنی مجھے موت دے دی)' تو اس کی مغفرت کرنا اگر' تو نے اسے چھوڑ دیا (یعنی میں دوبارہ بیدار ہو گیا)' تو اس چیز کے ہمراہ اس کی حفاظت کرنا جس کے ہمراہ' تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اُمِرَ لِمَنْ اَتٰى مَضْجَعَهُ وَوَسَّدَ يَمِينَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ حکم اس شخص کو دیا گیا ہے' جو بستر پر (سونے کے لیے) آتا ہے اور دائیں طرف کو تکیہ بناتا ہے

5535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ اِزَارَهُ، وَلْيَنْفُضْ بِدَاخِلَتِهَا فِرَاشَهُ، ثُمَّ لْيَتَوَسَّدْ يَمِينَهُ، وَيَقُولُ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَضَعُ جَنْبِي، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اللّٰهُمَّ اِنْ اَمْسَكْتَهَا فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو اپنے تہبند کا (ایک سرا) باہر نکال کر اس کے اندرونی حصے کے ذریعے اپنے بستر کو جھاڑ لے پھر وہ دائیں پہلو کے بل تکیے (پر سر رکھے) اور یہ پڑھے۔

5535– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر ما قبله. وأخرجه أحمد 2/422، والنسائي في "اليوم والليلة " 792)) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات 126-1/125 "من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 19830)) ، وابن أبي شيبة 9/73و 10/248، والدارمي 2/288، وأحمد 2/283و 295و432، والنسائي 793)) من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وأخرجه البخاري 7393)) في التوحيد :باب السؤال بأسماء الله تعالى، من طريق مالك، والترمذي 3401)) في الدعوات :باب رقم 20)) ، من طريق ابن عجلان، كلاهما عن سعيد المقبري، به .قال الترمذي :حديث حسن . وأخرجه النسائي 794)) من طريق ابن المبارك، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أبي هريرة موقوفاً.

''اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری مدد سے ہی اسے اٹھاؤں گا: اے اللہ! اگر' تو نے اسے روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا' تو اس کی اس چیز کے ہمراہ حفاظت کرنا جس کے ذریعے' تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید مقبری نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اِنَّمَا اُمِرَ لِلْاٰخِذِ مَضْجَعَهُ وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ لِلصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس دعا کا حکم اس شخص کو ہے' جو اپنے بستر پر آتا ہے اور نماز کے لیے وضو کی طرح (وضو کرتا ہے)

5536 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ، وَاجْعَلْهُ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ، فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقُلْتُ: اَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ؟ فَقَالَ: وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بستر پر جانے لگو' تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ پھر یہ پڑھو۔

5536– حديث صحيح، ابن أبي السرى -وهو محمد بن المتوكل -متابع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. معمر :هو ابن سليمان .وقد تقدم برقم 5527)) وسيأتي برقم 5542)). وأخرجه البخارى 6311)) في الدعوات :باب إذا بات طاهرًا، وأبو داود 5046)) في الأدب :باب ما يقال عند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة 782) ") ، والبغوى 1315)) من طريقين عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 293-4/292، ومسلم 2710))56)) في الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، أبو داود 5048)) من طرق عن منصور بن المعتمر، به. وأخرجه أحمد 4/290و296، ومسلم 2710)) ، وأبو داود 5047)) و 5048)) والنسائي 780)) و 783)) و 784)) و 785)) من طرق عن سعد بن عبيدة، به . وأخرجه النسائي 781)) عن أبي بكر بن إسحاق، عن محمد بن سابق، عن إبراهيم بن طهمان، عن منصور بن المعتمر، عن الحكم بن عتيبة، عن سعد بن عبيدة، عن البراء بن عازب قال ...فذكره. وقال الحافظ في "الفتح 11/109 "بعد أن أورد كلام ابن أبي حاتم هذا :قلت :فهو من المزيد في متصل للأسانيد .

''اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے سامنے جھکا دیا میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے رغبت رکھتے ہوئے اور ڈر رکھتے ہوئے اپنی پشت تیرے ساتھ لگا دی (یعنی تجھ پر آسرا کر لیا) تیرے مقابلے میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔''

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:) تم ان کلمات کو اپنی آخری گفتگو بناؤ اگر تم (اسی رات میں) فوت ہو جاتے ہو تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پہ فوت ہو گے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یاد کرتے ہوئے لفظ ''تیرے نبی پر ایمان لایا'' کی بجائے ''تیرے رسول پر ایمان لایا'' پڑھ دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یہ پڑھو) تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ قَضَاءَ دَيْنِهِ وَغِنَاهُ مِنَ الْفَقْرِ عِنْدَ مَنَامِهِ

بندے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ سوتے وقت اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے: وہ اس کا قرض ادا کر دے اور اسے غربت سے بے نیاز کر دے

5537 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ أَبُو صَالِحٍ، يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوصالح ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی شخص سونے لگے' تو وہ اپنے دائیں پہلو کے بل (بستر پر) لیٹ جائے اور پھر یہ پڑھے۔

''اے اللہ! اے تمام آسمانوں کے پروردگار اور زمین کے پروردگار اور عظیم عرش کے پروردگار اے ہمارے پروردگار اور اے ہر چیز کے پروردگار! اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے! اے تورات انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے!

5537- إسناده صحيح على شرط مسلم، سهل بن أبي صالح من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وجرير :هو ابن عبد الحميد. وأخرجه مسلم 2713)) في الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 790) ") ، وعنه ابن السني 720)) عن إسحاق بن راهويه، عن جرير، به. وأخرجه مسلم 2713))62)) ، والترمذي 3400)) في الدعوات :باب رقم 19)) من طريقين عن خالد الطحان

میں ہر اس چیز کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں ہے تو ہی سب کے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہے تو ایسا ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں ہے تو ہماری طرف سے قرض کو ادا کردے اور ہمیں غربت سے محفوظ کردے۔"

سہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوصالح نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ عَلٰى مَا كَفَاهُ وَآوَاهُ عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ سونے کا ارادہ کرے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے جو اس نے بندے کی کفایت کی ہے اور اس بندے کو پناہ عطا کی ہے

5538 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِى ابْنُ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا تَبَوَّاَ مَضْجَعَهُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى كَفَانِى وَآوَانِى وَسَقَانِى، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى مَنَّ عَلَىَّ فَاَفْضَلَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اَعْطَانِى فَاَجْزَلَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَىْءٍ، وَمَالِكَ كُلِّ شَىْءٍ، وَاِلٰهَ كُلِّ شَىْءٍ، لَكَ كُلُّ شَىْءٍ، اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ "

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: "ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے میری ضروریات کی کفایت کی مجھے پناہ دی اور مجھے سیراب کیا ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھ پر احسان کرتے ہوئے اپنا فضل کیا ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے عطا کرتے ہوئے بہترین عطا کیا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہر حالت میں ہو اے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار اے ہر چیز کے مالک اے ہر چیز کے معبود ہر چیز تیری ملکیت ہے میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّسَمِّىَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے

5538- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن بريدة: هو عبد الله بن بريدة بن الحصيب . وأخرجه أحمد 2/117، وأبو داود 5058)) في الأدب: باب ما يقال عند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة 798) "، وفي النعوت كما في "التحفة" 5/443، وابن السني 728))، والبغوي 1319)) من طرق عن عبد الصمد ابن عبد الوارث، بهذا الإسناد.

وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے

5539 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیرے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور زندہ ہوں گا (یعنی بیدار ہوں گا)''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں موت (یعنی نیند) دینے کے بعد زندگی (یعنی بیداری) دی اور اسی کی بارگاہ میں دوبارہ زندہ ہونا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَا اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ وَكَفَاهُ عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اس بات پر کہ اس نے اس کو کھلایا ہے اسے پلایا ہے اور اس کی کفایت کی ہے

5540 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں کھلایا ہمیں پلایا اور ہماری کفایت کی تو کتنے ہی لوگ ایسے

5539– إسناده صحيح على شرط الشيخين .يحيى بن سعيد :هو القطان، وسفيان :هو الثورى .وهو مكرر 5532)).

5540– إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 3/153 و167 و253 ومسلم 2715)) فى الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، وأبو داود 5053)) فى الأدب :باب ما يقال عند النوم، والترمذى 3396)) فى الدعوات :باب ما جاء فى الدعاء إذا أوى إلى فراشه، وفى " الشمائل 256) "، والنسائى فى "عمل اليوم والليلة 799) " من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد .وقال الترمذى .حسن صحيح غريب.

ہے جن کا کفایت کرنے والا کوئی نہیں ہے' جنہیں پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ سونے کے ارادے کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرے

5541 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَتَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، اللّٰهُمَّ اِنْ تَوَفَّيْتَهَا فَاغْفِرْ لَهَا، وَاِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِهِ: اَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: بَلْ خَيْرٌ مِّنْ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُهُ، فَظَنَنَّا اَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ بستر پر لیٹتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا ہے' تو ہی اسے موت دے گا اس کی موت اور زندگی تیرے ہاتھ میں ہے اے اللہ! اگر' تو نے اسے موت دے دی' تو اس کی مغفرت کرنا اور اگر اسے زندہ رکھا' تو اس کی حفاظت کرنا اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔"

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا: کیا حضرت عمران رضی اللہ عنہ کلمات کو پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا: جی نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر شخصیت ان کلمات کو پڑھتی تھیں:

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَفْوِيضُ النَّفْسِ اِلَى الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ سونے کے ارادے کے وقت اپنے آپ کو اپنے خالق کے سپرد کردے

5542 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5541- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم :هو ابن علية، وعبد الله بن الحارث :هو أبو الوليد البصري . وأخرجه مسلم 2712)) في الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، والنسائي في "عمل اليوم والليلة 796) ") و 797)) ، وابن السني في "عمل اليوم والليلة 726) ") من طريقين عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد.

(متن حدیث):اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں جب آپ بستر پر لیٹتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ رغبت رکھتے ہوئے بھی اور ڈرتے ہوئے بھی' تیرے مقابلے میں تیری ذات کے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور کوئی جائے نجات نہیں ہے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ قِرَاءَةُ سُورَةٍ مَعْلُومَةٍ عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ سونے کے ارادے کے وقت کچھ متعین سورتوں کی تلاوت کرلے

5543 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ جَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَرَاْسَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ

قَالَ عَقِيلٌ: وَرَاَيْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تھے' تو دونوں ہاتھ ملا کر ان پر پھونک مارتے تھے' پھر آپ سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ الناس کی تلاوت کرتے تھے پھر وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے اپنے سر اور اپنے پورے جسم پر پھیر لیتے تھے۔

عقیل بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب زہری کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5542– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن الحسن، فمن رجال مسلم .أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وقد تقدم برقم 5527)) و 5536)). وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 787) ") من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد.

5543– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 5748)) في الطب :باب النفث في الرقية من طريق سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عن الزهري، بهذا الإسناد .وفيه :قال يونس :كنت أرى ابن شهاب يصنع ذلك إذا أتى إلى فراشه. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْعَدَدِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ اسْتِعْمَالُ هٰذَا الْفِعْلِ بِهِ

اس تعداد کا تذکرہ جس تعداد کے مطابق اس فعل پر عمل کرنا مستحب ہے

5544 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، وَقَرَاَ فِيهِمَا بِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک مارتے تھے۔ ان میں سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ الناس پڑھ کر دم کرتے تھے پھر آپ ان دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہوسکتا تھا پھیر لیتے تھے۔ ایسا آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَاْخُذَ مَضْجَعَهُ

جو شخص بستر پر آتا ہے اسے سورۃ کافرون کی تلاوت کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

5545 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا اَقُولُهُ إِذَا اَوَيْتُ إِلٰى فِرَاشِي، قَالَ: اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ

فروہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں تعلیم دیجئے جسے میں اس وقت پڑھ لیا کروں جب میں اپنے بستر پر جاتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سورہ الکافرون پڑھ لیا کرو۔

5544- إسناده صحيح .يزيد بن موهب :هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وهو مكرر ما قبله .وأخرجه أبو داود 5056)) في الأدب :باب ما يقال عند النوم، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 5017)) في فضائل القرآن :باب فضل المعوذات، وأبو داود 5056)) ، والترمذي 3402)) في الدعوات :باب ما جاء فيمن يقرأ من القرآن عند المنام، والنسائي في "عمل اليوم والليلة 788) " ، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة 12/60 "، أربعتهم عن قتيبة بن سعيد، عن المفضل بن فضالة، به.

5545- إسناده صحيح .وهو مكرر ما قبله، وقد تقدم برقم 791)) و 5526)).

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کا حکم دیا گیا ہے

5546 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي رَبِيبَةٍ لَنَا فَتَكْفُلُهَا زَيْنَبُ؟ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ، فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ اُمِّهَا، قَالَ: فَمَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا اَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ: اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ، ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا، فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

✿✿ فروہ بن نوفل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں ہماری سوتیلی بیٹی میں دلچسپی ہے زینب اس کا خیال رکھا جائے راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا میں اسے اس کی والدہ کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا پھر تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں تعلیم دیں' جسے میں رات کے وقت پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سورہ الکافرون پڑھ لیا کرو اور پھر اسے پڑھنے کے بعد سو جایا کرو یہ سورۃ شرک سے بری ذمہ ہونے کا اظہار ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤْمِنِ مُجَانَبَةَ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

اس بات کا تذکرہ' مومن کے لیے یہ بات لازم ہے' وہ عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے اجتناب کرے

5547 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعَتْنِي عَائِشَةُ وَاَنَا اَتَكَلَّمُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَقَالَتْ: يَا عُرَيُّ اَلَا تُرِيحُ كَاتِبَكَ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَنَامُ قَبْلَهَا وَلَا يَتَحَدَّثُ بَعْدَهَا *

✿✿ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے عشاء کی نماز کے بعد بات کرتے ہوئے سنا' تو انہوں نے فرمایا: اے عروہ کیا تم اپنے کاتب (یعنی نیکیاں لکھنے والے فرشتے) کو آرام نہیں کرنے دو گے؟ نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سوتے نہیں تھے اور اس کے بعد بات چیت نہیں کرتے تھے۔

5546– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرج مالك في "الموطأ" 2/987 "في الكلام" :باب ما يكره من الكلام بغير ذكر الله، أنه يبلغه أنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن كنت ترسل إلى بعض أهلها بعد العتمة فتقول :ألا تُريحون الكُتّاب؟

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلاةِ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' عشاء کی نماز سے پہلے سویا جائے' یا اس کے بعد بات چیت کی جائے

5548 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا، يَعْنِیْ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (عشاء کی نماز) سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے سے منع کیا ہے۔ راوی کی مراد عشاء کی نماز تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَوْمِ الْاِنْسَانِ عَلٰى بَطْنِهِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لَا يُحِبُّ تِلْكَ النَّوْمَةَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی پیٹ کے بل (الٹا ہو کر) سوئے

کیونکہ اللہ تعالیٰ اس طرح کے سونے کو پسند نہیں کرتا

5549 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى بَطْنِهٖ، فَغَمَزَهٗ بِرِجْلِهٖ، وَقَالَ: اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے پیٹ کے بل (الٹا)

5548- إسناده صحيح على شرطهما .عوف :هو ابن أبي جميلة الأعرابي، وأبو المنهال :هو سيّار بن سلامة الرياحي، وأبو برزة :اسمه نضلة بن عبيد وهو في "مصنف ابن أبي شيبة 2/280 "، وقد تحرف فيه "عوف "إلى " :عون "، و "أبو برزة "إلى " أبو بردة ."وأخرجه أحمد 4/423، وعبد الرزاق 2131)) ، والبخاري 547)) في مواقيت الصلاة :باب وقت العصر، و 599)) باب ما يُكره من السمر بعد العشاء والنسائي 2/262في المواقيت :باب كراهة النوم بعد صلاة المغرب، و 2/265باب ما يستحب من تأخير العشاء ، وابن ماجة 701)) في الصلاة :باب النهي عن النوم قبل صلاة العشاء ، وعن الحديث بعدها والبيهقي 1/450و 451من طُرق عن عوف الأعرابي، بهذا الإسناد وانظر الحديث 1504)).

5549- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو :وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي، فقد أخرج له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث .إسحاق بن إبراهيم :هو ابن راهويه الحنظلي.وأخرجه الحاكم 4/271من طريق محمد بن عبد السلام، عن إسحاق ابن إبراهيم، بهذا الإسناد وقال :هذا حديث صحيح على شرط مسلم !وأقره الذهبي . وأخرجه أحمد 2/287و304، والترمذي 2768)) في الأدب :باب ما جاء في كراهية الاضطجاع على البطن، من طرق عن محمد بن عمرو، به.

لیٹا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعے اسے ٹھوکا دیا اور ارشاد فرمایا: یہ لیٹنے کا ایسا طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا النَّائِمِينَ عَلٰى بُطُونِهِمْ

اللہ تعالیٰ کا پیٹ کے بل سونے والوں کو ناپسند کرنے کا تذکرہ

5550 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ طِغْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ انْطَلِقْ مَعَ فُلَانٍ، وَيَا فُلَانُ انْطَلِقْ مَعَ فُلَانٍ حَتّٰى بَعَثَ خَمْسَةً اَنَا خَامِسُهُمْ، فَقَالَ: قُومُوْا مَعِي فَفَعَلْنَا، فَدَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اَطْعِمِينَا فَقَرَّبَتْ جَشِيشَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَطْعِمِينَا فَقَرَّبَتْ حَيْسًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ، فَشَرِبَ ثُمَّ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ دُوْنَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ نِمْتُمْ عِنْدَنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ اَتَيْتُمُ الْمَسْجِدَ فَنِمْتُمْ فِيهِ قَالَ: فَبِتْنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، فَاَصَابَنِيْ نَائِمًا عَلٰى بَطْنِيْ، فَرَكَضَنِيْ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِهٰذِهِ النَّوْمَةِ، هٰذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ، اَوْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ

5550– إسناده ضعيف لجهالة ابن قيس بن طغفة ويقال :ابن طخفة، لكنه يتقوى بما قبله، وقد سماه المؤلف في "ثقاته " 5/59: عبد الله، وهو في عداد المجهولين، وجاء في "التهذيب :12/308 "ابن قيس بن طخفة، عن أبيه في النهي عن النوم على البطن، وعنه يحيى بن أبي كثير، وفيه خلاف .وأخرجه النسائي في الوليمة من "الكبرى "كما في "التحفة 4/210 "عن محمود بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في الوليمة من "الكبرى "والحاكم 4/270-271 عن العباس بن الوليد بن مزيد، عن أبيه، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ محمد بن إبراهيم قال النسائي :حدثني ابن ليعيش بن طخفة، وقال الحاكم :عن قيس الغفاري، عن أبيه .وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد 1187) ") من طريق موسى بن خلف، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابن طخفة الغفاري، عن أبيه . وأخرجه أحمد 3/429 و 5/426-427 والطبراني 8227)) و 8228)) من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 3/430 و 5/427، والطبراني 7232)) من طريق شيبان، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة عن يعيش بن طخفة بن قيس الغفاري، عن أبيه. وأخرجه الطبراني 8229)) من طريق أبي إسماعيل القناد، عن يحيى، عن أبي سلمة، عن يعيش بن طهفة أو طخفة، عن أبيه. وأخرجه 8230)) من طريق الأوزاعي، عن يحيى، عن أبي سلمة، عن يعيش بن طهفة الغفاري، عن أبيه . وأخرجه 8231)) من طريق يحيى بن عبد العزيز، عن يحيى، عن أبي سلمة، عن يعيش الغفاري، عن أبيه. وأخرجه أحمد 3/430 و 5/426، والطبراني 8226)) من طريق محمد بن عمرو بن طلحة، عن نعيم بن عبد الله عن أبي طخفة الغفاري، عن أبيه . وأخرجه أحمد 5/426 من طريق ابن إسحاق، عن محمد بن عمرو بن عطاء ، عن يعيش بن طهفة، عن أبيه. وأخرجه 5/426 من طريق ابن أبي ذئب، عن الحارث بن عبد الرحمن، عن ابن لعبد الله بن طهفة، عن أبيه . وأخرجه عبد الرزاق 19802)) عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن رجلاً من أهل الصفة ..وانظر "تحفة الأشراف 4/209-210 "، و "التاريخ الكبير "للبخاري 4/365- 367 و "الإصابة 2/227. "

حضرت قیس بن طغفہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت صفہ (کے چبوترے) پر موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: اے فلاں تم فلاں کے ہمراہ روانہ ہو جاؤ اے فلاں تم فلاں کے ہمراہ روانہ ہو جاؤ' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ افراد کو بھیجا جن میں' میں بھی شامل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ چلو ہم نے ایسا ہی کیا ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے یہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہمیں کھانے کے لئے کچھ دو' تو انہوں نے جشیشہ (مخصوص قسم کا کھانا) آگے کر دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہمیں (مزید کچھ) کھانے کے لئے دو' تو انہوں نے حیس (مخصوص قسم کا کھانا) پیش کر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہمیں پینے کے لئے دو' تو انہوں نے عس (مخصوص قسم کا مشروب) پیش کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہمیں پینے کے لئے کچھ اور دو' تو وہ مزید عس لے آئیں جو پہلے سے کچھ کم تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا اگر تم لوگ چاہو' تو تم ہمارے ہاں سو جاؤ اور اگر تم چاہو تو مسجد جا کر وہاں سو جاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو ہم لوگ مسجد میں سو گئے رات کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے مجھے پیٹ کے بل سوئے ہوئے پایا' تو آپ نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے ٹھوکا دے کر ارشاد فرمایا کیا وجہ ہے' تم اس طرح سو رہے ہو یہ سونے کا ایسا طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) جس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے۔

5551 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَسْتَلْقِ الْاِنْسَانُ عَلٰى قَفَاهُ وَيَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْفِعْلُ الَّذِىْ زَجَرَ عَنْهُ هُوَ اَنْ يَّسْتَلْقِىَ الْمَرْءُ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَشِيْلَ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ وَيَضَعَهَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَذَاكَ اَنَّ الْقَوْمَ كَانُوْا اَصْحَابَ مَيَازِرَ، وَاِذَا اسْتَعْمَلَ مَا وَصَفْتُ مَنْ عَلَيْهِ الْمِئْزَرُ دُوْنَ السَّرَاوِيْلِ رُبَّمَا تُكْشَفُ عَوْرَتُهُ، فَمِنْ اَجْلِهٖ مَا نَهٰى عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی انسان اپنی گدی کے بل اس طرح نہ لیٹے کہ اس کا ایک پاؤں دوسرے پر ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ فعل جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: آدمی گدی کے بل

5551– حديث صحيح . هشام بن عمار قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/297-298 من طريق حجاج وروح، و 3/322، ومسلم 2099)) 73)) في اللباس والزينة :باب في منع الاستلقاء على الظهر ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، من طريق محمد بن بكر، ثلاثتهم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يحدث .فذكر حديثاً أطول مما هنا، وفيه :ولا تضع إحدى رجليك على الأخرى إذا استلقيت ." وأخرجه أحمد 3/299-300، ومسلم 2099)) 74)) ، وأبو داود 4865)) في الأدب :باب في الرجل يضع إحدى رجليه على الأخرى، والترمذي 2766)) في الأدب :باب ما جاء في الكراهية في ذلك، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/277 "، وأبو يعلى 2031)) من طرق عن أبي الزبير، به .وانظر الحديث الآتي برقم 5553)).

یوں لیٹے کہ اس کا ایک پاؤں اوپر ہو اور اسے اس نے دوسرے پر رکھ لیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے وہ لوگ تہبند باندھا کرتے تھے اور جس شخص نے تہبند باندھا ہوا ہو شلوار نہ پہنی ہوئی ہو اگر وہ اس طریقے پر عمل کرے تو ایسا کرنے کے نتیجے میں اس کی شرم گاہ سے پردہ ہٹ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الَّذِىْ يُضَادُّ فِى الظَّاهِرِ الْخَبَرَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5552 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهٖ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِى الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْفِعْلُ الَّذِىْ اسْتَعْمَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَدُّ الرِّجْلَيْنِ جَمِيعًا، وَوَضْعُ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى دُوْنَ ذٰلِكَ الْفِعْلِ الَّذِىْ نَهٰى عَنْهُ، وَهُوَ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ، فَزَعَمَ اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَضَادُّ وَتَتَهَاتَرُ

✿✿ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ فعل جس پر نبی اکرم ﷺ نے عمل کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: آپ نے اپنے

5552– إسناده صحيح على شرطهما . عمُّ عباد بن تميم :هو عبد الله بن زيد بن عاصم بن كعب الأنصارى المازنى، كنيته أبو محمد، صحابى شهير، وأمه أم عمارة نسيبة بنت كعب، شهد أحداً وغيرها، واختُلِفَ فى شهوده بدراً، وكان مسيلمة الكذاب قتل أخاه حبيبَ بن زيد، فلمّا غزا الناس اليمامة شارك عبدُ الله بن زيد ووحشىُّ بن حرب فى قتل مسيلمة، واستشهد عبد الله بن زيد بالحرة سنة ثلاث وستين وهو فى "الموطأ 1/172 "فى قصر الصلاة فى السفر :باب جامع الصلاة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/38، والبخارى 475)) فى الصلاة :باب الاستلقاء فى المسجد ومد الرجل، ومسلم 2100))75)) فى اللباس والزينة :باب فى إباحة الاستلقاء ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، وأبو داود 4866)) فى الأدب :باب فى الرجل يضع إحدى رجليه على الأخرى، والنسائى 2/50فى المساجد :باب الاستلقاء فى المسجد، والطحاوى 4/278، والبغوى 486)) . زاد البخارى وأبو داود :وعن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب قال :كان عمر وعثمان يفعلان ذلك . وأخرجه عبد الرزاق 20221)) ، والحميدى 414)) ، والدارمى 2/282، وأحمد 4/38و 39و40، والبخارى 5969)) فى الأدب :باب الاستلقاء ووضع الرجل على الأخرى، و 6487)) فى الاستئذان .باب الاستلقاء ، ومسلم 2100))76)) ، والترمذى 2765)) فى الأدب

دونوں پاؤں سیدھے کئے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ وہ فعل نہیں ہے جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے اور یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس گمان کا قائل ہے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول روایات میں تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْفِعْلَ الْمَجْزُوْرَ عَنْهُ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِذٰلِكَ رَفْعُ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى لَا وَضْعُهَا عَلَيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ ممنوعہ فعل اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے بلند کیا جائے اس پر رکھنا مراد نہیں ہے

5553 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَاَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اشتمال صماء اور ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر لپیٹنے سے منع کیا ہے اور (اس بات سے بھی منع کیا ہے) کہ آدمی ایک پاؤں دوسرے پر رکھے جب کہ وہ پشت کے بل چت لیٹا ہوا ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْخَبَرَ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے جو ہماری اس روایت کی بیان کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو روایت ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5554 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

5553– إسناده صحيح يزيد بن موهب :هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، وهو ثقة، روى له أبو داود والنسائي، وابن ماجة، وأبو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرس -ثقة، روى له البخاري مقروناً، واحتج به مسلم، ورواية أبي الزبير عن جابر فيما حدث به عنه الليث محمولةٌ على السماع .وأخرجه أحمد 3/349، ومسلم 2099))72)) في اللباس :باب في منع الاستلقاء على الظهر ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، وأبو داود 4865)) في الأدب :باب في الرجل يضع إحدى رجليه على الأخرى، والترمذي 2767)) في الأدب :باب ما جاء في الكراهية في ذلك، والنسائي 8/210في الزينة :باب النهي عن الاحتباء في ثوب واحد، والبيهقي 2/224من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد ولم يذكر أبو داود في روايته " :نهى عن اشتمال الصماء والاحتباء في ثوب واحد "، ولم يذكر النسائي في روايته " :وأن يرفع الرجل " ...وانظر 5551)).

دِينَارٍ، عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَسْتَلْقِيَ الرَّجُلُ وَيَثْنِىَ اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے آدمی کے اس طرح چت لیٹنے سے منع کیا ہے اس نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا ہو۔

5554- إسناده حسن. محمد بن عيسى، وهارون بن محمد: من رجال السنن، وكلاهما صدوق ومن فوقهما ثقات على شرط الشيخين. أبو بكر بن حفص: اسمه عبد الله. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/277 "من طريق أمية بن بسطام، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ القاسم، بهذا الإسناد. ولفظه: أنه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى أن يثني الرجل إحدى رجليه على الأخرى.

كِتَابُ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ

کتاب :حظر و اباحت کے بارے میں روایت

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا خِصَالًا مَعْلُومَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے کچھ متعین عادتیں مسلمانوں کے لیے حرام قرار دی ہیں

5555 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْاُمَّهَاتِ، وَوَاْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی' بیٹیوں کو زندہ گاڑنے' دوسروں کا حق ادا نہ کرنے اور ان کا حق مارنے کو تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے اور اس نے تین چیزوں کو تمہارے لئے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ (فضول) بحث کرنا' بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنا (یا ضرورت کے بغیر) مانگنا اور مال کو ضائع کرنا"۔

5555- إسناده صحيح على شرطهما .جرير :هو ابن عبد الحميد الضبي، ومنصور :هو ابن المعتمر، والشعبي :هو عامر بن شراحيل.وأخرجه مسلم 593) 3/1341)(12) في الأقضية :باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة ...، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2408)) في الاستقراض :باب ما ينهى عن إضاعة المال، والنسائي في الرقائق كما في " التحفة 8/497 "، والطبراني 901) /20) ، والبغوي 3426)) من طرق عن جرير، به .أخرجه أحمد 4/246، ومسلم 3/1341 593))(12) ، والطحاوي في " مشكل الآثار 4/233-234 "، والطبراني 903) /20) من طريق شيبان، عن منصور، به .وأخرجه أحمد 4/250-251و255، والطبراني 897) /20) و 904)) من طرق عن الشعبي، به . وأخرجه أحمد 4/250، والدارمي 2/310-311، والبخاري في "الصحيح 5975) ") في الأدب :باب عقوق الوالدين من الكبائر، وفي "الأدب المفرد " 460)) ، ومسلم 14) 3/1341) ، والطحاوي في "المشكل 4/233 "، والطبراني 909) /20) و 910)) و 913)) و 919)) و 920)) و 930)) و 942)) و 943)) ، والبيهقي في "الآداب 105) ") من طرق عن ورّاد، به .وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .وانظر الحديث 5719)).

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ خِصَالٍ مَعْلُومَةٍ مِنْ اَجْلِ عِلَلٍ مَعْدُوْدَةٍ

کچھ متعین عادات سے ممانعت کا تذکرہ، جو کچھ متعین علتوں کی وجہ سے ہے

5556 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاوِيَةَ، كَتَبَ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا غُلَامَهُ وَرَّادًا، فَقَالَ: اكْتُبْ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ وَاْدِ الْبَنَاتِ، وَعُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ، وَعَنْ مَنْعٍ وَهَاتِ، وَعَنْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ سَمِعَ الشَّعْبِيُّ هٰذَا عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَهُ الشَّيْخُ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا، کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث تحریر کر کے بھیج دیں، جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے نوجوان (سیکرٹری) وراد کو بلایا اور بولے: تم یہ لکھو کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے ماؤں کی نافرمانی کرنے، دوسروں کا حق ادا نہ کرنے اور ان کا حق مارنے، فضول بحث تمحیص اور بکثرت سوالات (یعنی غیر ضروری سوالات یا ضرورت کے بغیر مانگنے) اور مال کو ضائع کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام شعبی نے یہ روایت وراد کے حوالے سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اسْتَحَقَّ بُغْضَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ

ان خصلتوں کا تذکرہ، جو کسی شخص میں پائی جائیں تو وہ اپنے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا مستحق ہوگا

5557 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ فِي الْاٰخِرَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ فِي الْاٰخِرَةِ اَسْوَؤُكُمْ اَخْلَاقًا، الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ الثَّرْثَارُوْنَ .

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آخرت میں تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے

5557- حديث صحيح، رجاله ثقات على شرط مسلم إلّا أن مكحولاً -وهو الشامي- لم يسمع من أبي ثعلبة الخشني. المقدمي: هو محمد بن أبي بكر بن علي بن عطاء بن مقدّم. وقد تقدم الحديث برقم (482)، وذكرت فيه شواهده التي يصح بها.

جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے اور آخرت میں میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ برے ہوں گے وہ لوگ جو تکلف کے ساتھ خود کو فصیح ظاہر کرتے ہیں، پھیلا کر گفتگو کرتے ہیں، واہی تباہی بولتے ہیں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ أَقْوَامٍ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ أَجْلِ أَعْمَالٍ ارْتَكَبُوهَا

کچھ لوگوں کی صفت کا تذکرہ جن کے کچھ اعمال کے ارتکاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ناپسند کرتا ہے

5558 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے قسمیں اٹھا کر (مال) فروخت کرنے والے کو، غریب متکبر کو، بوڑھے زانی کو اور ظالم حکمران کو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَمْكُرَ الْمَرْءُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ أَوْ يُخَادِعَهُ فِي أَسْبَابِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کسی معاملے میں مکر کرے یا اس کو دھوکہ دے

5559 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5558– إسناده صحيح .إبراهيم بن الحجاج السامي :ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم.وأخرجه النسائي 5/86في الزكاة :باب الفقير المختال، والقضاعي في "مسند الشهاب 324) ") ، والخطيب في "تاريخه 9/358 "من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

5559– إسناده حسن .الهيثم بن جهم :روى عنه جمع وذكره المؤلف في "الثقات 9/235 "، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 9/83 "وقال :سألت أبي عنه، فقال :لم أرَ في حديثه مكروهاً .عاصم :هو ابن بهدلة ابن أبي النجود وأخرجه الطبراني في "الكبير 10234) ") ، وفي "الصغير 838) ") ، والقضاعي في "الشهاب 253) ") و254)) و354)) ، وأبو نعيم في " الحلية 189-4/188 "من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد .وقال الهيثمي :4/79رجاله ثقات، وفي عاصم ابن بهدلة كلام لسوء حفظه .وقال المنذري في "الترغيب :2/572 "إسناده جيد.

(متن حدیث): مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ *

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہمیں دھوکہ دے (یا ملاوٹ کرے) وہ ہم میں سے نہیں ہے دھوکہ اور فریب جہنم میں ہوں گے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّفْسِدَ الْمَرْءُ امْرَاَةَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ اَوْ يُخَبِّبَ عُبَيْدَهُ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیوی کو خراب کرے یا اس کے غلام کو اس کے خلاف کرے

5560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلٰى اَهْلِهِ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ اَفْسَدَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی بندے کو اس کی بیوی کے حوالے سے دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اکسائے وہ ہم میں سے نہیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْكَبَائِرِ السَّبْعِ اِذْ هُنَّ الْمُوبِقَاتُ

سات کبیرہ گناہوں سے ممانعت کا تذکرہ کیونکہ یہ ہلاکت کا شکار کرنے والے ہیں

5561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

5560– إسناده صحيح على شرط الصحيح، معاوية وعمار من رجال مسلم، وعكرمة -وهو مولى ابن عباس -روى له مسلم مقروناً واحتج به البخاري، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه النسائي في "سننه الكبرى/3 "لوحة 220في عشرة النساء :باب من أفسد امرأة على زوجها، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد2/397، والحاكم2/196، والبيهقي في "سننه" 8/13، وفي "الآداب 80) " من طريق أبي الجواب الأحوص بن جوّاب، والبخاري في "التاريخ الكبير 1/396 "، وأبو داود 2175)) في الطلاق :باب فيمن خبّب امرأة على زوجها، و 5170)) في الأدب :باب فيمن خبب مملوكاً على مولاه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا جادو کرنا۔ ایسی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے قابل احترام قرار دیا ہو۔ البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے۔ سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے پیٹھ پھیر لینا، پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام عائد کرنا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا دُوْنَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس مذکورہ عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

5562 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ قُلْتُ لِعَامِرٍ: مَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: الَّذِيْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ صَبْرٍ، وَهُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ

5561– إسناده صحيح .محمد بن إسماعيل الجعفي :هو أبو عبد الله البخاري، جبل الحفظ وإمام الدنيا في فقه الحديث، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير عبد العزيز الأويسي فمن رجال البخاري .أبو الغيث :هو سالم أبو الغيث المدني مولى عبد الله بن مطيع بن الأسود .وهو في "صحيح البخاري 2766) "في الوصايا :باب قول الله تعالى (إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظُلْمًا..) ،و5764)) في الطب :باب الشرك والسحر من الموبقات، و 6857)) في الحدود :باب رمي المحصنات، وروايته في كتاب الطب مختصرة، ومن طريقه أخرجه البغوي 45)). وأخرجه البيهقي 8/249من طريق الحسن بن علي بن زياد، عن عبد العزيز بن عبد الله الأويسي، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم 89)) في الإيمان :باب بيان الكبائر وأكبرها، وأبو داود 2874)) في الوصايا :باب ما جاء في التشديد في أكل مال اليتيم، والنسائي 6/257في الوصايا :باب اجتناب أكل مال اليتيم، وفي التفسير كما في "التحفة9/458 "، وأبو عوانة في "صحيحه55-1/54 "، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/382 "من طرق عن ابن وهب، عن سليمان بن بلال، به.وأخرجه أبو عوانة1/55، والطحاوي 1/382من طريقين عن سليمان بن بلال، به.

5562– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان بن كرامة العجلي، فمن رجال البخاري .شيبان :هو ابن عبد الرحمن النحوي، وفراس :هو ابن يحيى الهمداني الكوفي .وأخرجه البخاري6920)) في استتابة المرتدين :باب إثم من أشرك بالله وعقوبته في الدنيا والآخرة عن محمد بن الحسين بن إبراهيم، والطبري في "جامع البيان 9223) "عن أبي هشام الرفاعي، والبيهقي 10/35من طريق سعيد بن مسعود، ثلاثتهم عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 10/35من طريق محمد بن سابق، عن شيبان، به . وأخرجه بنحوه أحمد 2/201، والدارمي 2/191، والبخاري 6675)) في الأيمان والنذور :باب اليمين الغموس، و 6870)) في الديات :باب قول الله تعالى :(وَمَنْ أَحْيَاهَا ...) ، والترمذي 3021)) في تفسير القرآن :باب ومن سورة النساء ، والنسائي 7/89في تحريم الدم :باب ذكر الكبائر و 8/63في القسامة : باب تأويل قول الله عز وجل (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) وفي التفسير كما في "التحفة6/346 "، والطبري في "جامع البيان9222) ") ، وأبو نعيم في "الحلية7/202 "، والبغوي 44)) من طرق عن شعبة، عن فراس، به.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ کبیرہ گناہ کون سا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا اس نے دریافت کیا پھر کون سا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر والدین کی نافرمانی کرنا اس نے دریافت کیا پھر کون سا ہے آپ نے فرمایا پھر جھوٹی قسم اٹھانا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد عامر سے دریافت کیا یمین غموس سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ کہ آدمی جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرلے:

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ مِنَ الْكَبَائِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ جھوٹی قسم جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے' وہ کبیرہ گناہوں سے تعلق رکھتی ہے

5563 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَحْلِفُ الرَّجُلُ عَلٰى مِثْلِ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا كَانَتْ كَيَّةً فِیْ قَلْبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کبیرہ گناہوں میں یہ شامل ہیں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا جھوٹی قسم اٹھانا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ آدمی مچھر کے پر جتنی کسی چیز کے بارے میں جو بھی قسم اٹھائے گا' تو قیامت کے دن وہ قسم اس کے دل میں بوجھ (یاداغ) کی صورت میں ہوگی۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' یتیم کا مال کھایا جائے

5564 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

5564– إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو عبد الرحمن المقرء :هو عبد الله بن يزيد، وأبو سالم الجيشاني :هو سفيان بن هانىء المصري ,وأخرجه ابن سعد 4/231، ويعقوب بن سفيان الفسوي في "تاريخه 2/463 "(وقد سقط منه اسم شيخه، وهو أبو عبد الرحمن المقرء) ، ومسلم1826)) في الإمارة :باب كراهة الإمارة بغير ضرورة، وأبو داود 2868)) في الوصايا :باب ما جاء في الدخول في الوصايا، والنسائي 6/255في الوصايا :باب النهي عن الولاية على مال اليتيم، والطحاوي في "مشكل الآثار " 56)) بتحقيقي، والبيهقي 3/129و 6/283من طرق عن أبي عبد الرحمن المقرء، بهذا الإسناد .قال النووي في "شرح مسلم " :12/210هذا الحديث صحيح إسناداً ومتناً.

الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي سَالِمِ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيفًا، وَاِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَتَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ، وَلَا تَتَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں میں تمہارے لئے بھی وہی بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ تم یتیم کے مال کے نگران ہرگز نہ بننا اور دو آدمیوں کے بھی امیر نہ بننا۔

5565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اُحَرِّجُ مَالَ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيمِ وَالْمَرْاَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ ارشاد فرماتے تھے۔

''میں دو کمزور لوگوں یعنی یتیم اور عورت کے مال کے بارے میں (تمہیں بچتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں)''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُعَذَّبُ بِهِ فِي الْقِيَامَةِ اَكَلَةُ اَمْوَالِ الْيَتَامَى

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ یتیموں کا مال کھانے والوں کو قیامت کے دن کس نوعیت کا عذاب دیا جائے گا

5566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمٌ مِّنْ قُبُورِهِمْ تَاَجَّجُ

5565- إسناده حسن .ابن عجلان :اسمه محمد، وهو صدوق روى له البخاري تعليقاً ومسلم في الشواهد، وباقي السند ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد فمن رجال مسلم= .

5566- إسناده ضعيف جداً .زياد بن المنذر :مجمع على ضعفه، ونسبه ابن معين إلى الكذب، وذكره المؤلف في كتابه " المجروحين 1/306 "، وقال :كان رافضياً يضع الحديث في مثالب أصحاب النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ويروي في فضائل أهل البيت أشياء ما لها أصول، لا تحل كتابة حديثه، ثم أعاد ذكره في "الثقات .6/326-327 "قال ابن حجر في "التهذيب " 3/387بعد أن ساق ترجمتي ابن حبان له :فهو هو، غفل عنه ابن حبان .ونافع بن الحارث :قال البخاري فيما نقله عنه ابن عدي في "الكامل 7/2515 "والعقيلي في "الضعفاء :4/86 "لم يصح حديثه، وذكره المؤلف في "ثقاته .5/471 "وهو في "مسند أبي يعلى "ورقة.348/2 وأورده الهيثمي في "المجمع 7/2 "وعزاه إلى أبي يعلى والطبراني، وقال :وفيه زياد بن المنذر، وهو كذاب. وذكره السيوطي في "الدر المنثور2/443 "، وزاد نسبته إلى ابن أبي شيبة في "مسنده "وابن أبي حاتم.

اَفْوَاهُهُمْ نَارًا فَقِيلَ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلَمْ تَرَ اللّٰهَ يَقُولُ (اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُونَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا) الْاٰيَةَ (النساء: 10).

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن کچھ لوگوں کو ان کی قبروں سے زندہ کیا جائے گا۔ ان کے منہ سے آگ نکل رہی ہوگی۔ عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کون لوگ ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غور نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھا لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاِيجَابِ النَّارِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا، لِمَنْ كَانَ غِذَاؤُهُ حَرَامًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، جہنم اس شخص کے لیے لازم ہو جائے گی، جس کی غذا حرام ہو، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5567 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِي جَمِيلَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبَتَا عَلٰى سُحْتٍ النَّارُ اَوْلٰى بِهِ، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، النَّاسُ غَادِيَانِ: فَغَادٍ فِي فَكَاكِ نَفْسِهِ فَمُعْتِقُهَا، وَغَادٍ مُوبِقُهَا، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يَذْهَبُ الْجَلِيدُ عَلَى الصَّفَا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت اور خون جنت میں داخل نہیں ہوں گے جن کی نشو ونما حرام پر ہوئی ہو آگ ان کے زیادہ لائق ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ دو طرح کی حالت میں نکلتے ہیں۔ ایک شخص اپنے آپ کو رہا کروا کے خود کو آزاد کروالیتا ہے اور ایک خود کو غلام بنوالیتا ہے''۔

اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے صدقہ برہان ہے روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو یوں ختم کر دیتا ہے، جس طرح کوئی قوت والا شخص صفا پر جاتا ہے۔

5567- حديث صحيح .عبد الملك بن أبي جميلة :ذكره المؤلف في "الثقات 7/103 "، وروى له الترمذي حديثاً واحداً في القضاء ، وشيخه فيه أبو بكر بن بشير، ذكره في "ثقاته 5/586 "، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل .9/342 "وقد تقدم عند المؤلف من غير هذه الطريق .انظر الحديث 1724)). وأخرجه الطبراني في "الكبير 361) /19 ") عن إبراهيم بن هاشم البغوي، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الْمَعَاصِي الَّتِي يَكْرَهُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

حقیر محسوس ہونے والے گناہوں سے ممانعت کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے

5568 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! بظاہر چھوٹے نظر آنے والے (گناہوں سے) بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے حوالے سے بھی باز پرس ہوگی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمُجَانَبَةِ الشُّبُهَاتِ سُتْرَةً بَيْنَ الْمَرْءِ وَبَيْنَ الْوُقُوعِ فِي الْحَرَامِ الْمَحْضِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ

مشتبہ چیزوں سے لاتعلق رہنے کا تذکرہ تا کہ یہ چیز آدمی اور (اس کے) حرام میں واقع ہونے کے درمیان رکاوٹ بن جائے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5569 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْعُكْلِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

5568– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير عوف بن الحارث فمن رجال البخاري . وخالد بن مخلد قد توبع. وأخرجه ابن ماجة (4243) في الزهد: باب ذكر الذنوب، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن خالد بن مخلد، بهذا الإسناد . قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 269. هذا إسناد صحيح رجاله ثقات، رواه أبو بكر بن أبي شيبة في "مسنده" هكذا وأخرجه أحمد 6/70 عن منصور بن سلمة الخزاعي وأبي سعيد مولى بني هاشم، و 151 عن أبي عامر العقدي، والقضاعي في "مسند الشهاب" (955) من طريق القعنبي، أربعتهم عن سعيد بن مسلم، به.

5569– إسناده حسن . عبد الله بن عياش، وابن عجلان: صدوقان، روى لهما مسلم في الشواهد، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجة . المفضل بن فضالة: هو ابن عبيد بن ثمامة القتباني المصري أبو معاوية القاضي . وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/293 وعزاه إلى الطبراني، وقال: رجاله رجال الصحيح غير شيخ الطبراني المقدام بن داود، وقد وُثِّق على ضعف فيه . قلت: إسناد المصنف هنا خلو منه . وانظر الحديث رقم (721) عند المؤلف.

(متن حدیث): اِجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْحَرَامِ سُتْرَةً مِنَ الْحَلَالِ، مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اسْتَبْرَاَ لِعِرْضِهٖ وَدِيْنِهٖ، وَمَنْ اَرْتَعَ فِيْهِ كَانَ كَالْمُرْتِعِ اِلٰى جَنْبِ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ، وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ مَحَارِمُهٗ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''اپنے اور حرام کے درمیان حلال کے ذریعے رکاوٹ بنالو جو شخص ایسا کرلے گا وہ اپنی عزت اور دین کو محفوظ کرلے گا اور جو شخص اس میں چرنے کی کوشش کرے گا' تو وہ چراگاہ کے پہلو میں چرنے والا ہوگا اور اس بات کا احتمال موجود ہے' وہ چراگاہ کے اندر داخل ہو جائے ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے۔ زمین میں اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّبَاعِ الْمَرْءِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، اِذِ اسْتِعْمَالُهَا يَزْرَعُ فِى الْقَلْبِ الْاَمَانِىَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی (اجنبی عورت کی طرف) پہلی کے بعد دوسری بھی نظر ڈالے' کیونکہ اس پر عمل کرنا' دل میں خواہشات پیدا کرتا ہے

5570 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِى الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: يَا عَلِيُّ اِنَّ لَكَ كَنْزًا، وَاِنَّكَ ذُوْ قَرْنَيْهَا، فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

❁❁ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تمہارا ایک خزانہ ہے اور تم دوقرنوں والے ہو۔ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ اٹھاؤ کیونکہ تمہیں پہلی کا حق حاصل ہے' لیکن دوسری کا حق حاصل نہیں ہے۔

5570- سلمة بن أبي الطفيل -وأبوه هو الصحابي عامر بن واثلة -ذكره المؤلف في "الثقات 4/318 "، والبخاري في " التاريخ الكبير 4/77 "وابن أبي حاتم 4/166ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلاً، وروى عنه محمد بن إبراهيم التيمي، وفطر بن خليفة وقول ابن خراش فيه :مجهول، رده الحافظ في "تعجيل المنفعة "ص 160، وباقي السند على شرط الصحيح غير محمد بن إسحاق، فروى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، ولكن رواه بالعنعنة، وهو مدلس .وقال الهيثمي في "المجمع 8/63: "رواه أحمد، وفيه ابن إسحاق وهو مدلس، وبقية رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 1/159، والدارمي 2/298، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 3/14-15 "وفي "شرح المشكل 2/350 "، والحاكم 3/123من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وفي "المستدرك "قال " :عن سلمة بن أبي الطفيل أظنه عن أبيه ."قلت :ويغلب على ظني أن الشك من الراوي عن حماد بن سلمة عنده، وهو سليمان بن حرب، فإن هذه الزيادة ليست عند أحد غيره .وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي ! وذكره البخاري في "تاريخه 4/77 "عن حماد بن سلمة، به.

5571 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ، فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِي

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْاَمْرُ بِصَرْفِ الْبَصَرِ اَمْرُ حَتْمٍ عَمَّا لَا يَحِلُّ، وَهُوَ مَقْرُوْنٌ بِالزَّجْرِ عَنْ ضِدِّهٖ وَهُوَ النَّظَرُ اِلٰى مَا حَرُمَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اپنی نگاہ کو پھیر لوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نظر کو پھیرنے کا حکم لازمی طور پر ہے' جو اس چیز کے بارے میں ہے' جو جائز نہیں ہے اور یہ اس کی متضاد سے ممانعت کے ہمراہ ملا ہوا ہے اور وہ چیز یہ ہے' جسے حرام قرار دیا گیا ہو اس کی طرف (دیکھنا منع ہے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ رَاٰى امْرَاَةً اَعْجَبَتْهُ اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَتَهٗ حِيْنَئِذٍ

جو شخص کسی (اجنبی) عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اس وقت اپنی بیوی کے پاس آ کر (اس کے ساتھ صحبت کر لے)

5572 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً، فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَخَرَجَ، وَقَالَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ، اَقْبَلَتْ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا (وہ آپ کو اچھی لگی) آپ سیدہ زینب

5571- إسناده صحيح .هشام بن خالد الأزرق :صدوق، روى له أبو داود، وابن ماجة، وشيخه فيه ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين غير عمرو بن سعيد :هو القرضي أبو سعيد البصري، فمن رجال مسلم. وأخرجه الدارمي2/278، ومسلم2159)) في الآداب :باب نظر الفجأة، وأبو داود 2148)) في النكاح :باب ما يؤمر به من غض البصر، والطبراني2404)) ، والخطابي في "معالم السنن 3/222 "، والحاكم2/396، والبيهقي في "السنن 90-7/89 "، وفي "الأداب887) ") من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وقال الحاكم :هذا حديث صحيح الإسناد وقد أخرجه مسلم.

5572- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرس -فقد روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم، وقد صرح بالسماع عند أحمد 3/348من رواية ابن لهيعة عنه. وأخرجه الترمذي 1158)) في الرضاع: باب ما جاء في الرجل يرى المرأة تعجبه، عن محمد بشار، بهذا الإسناد .وقال :حديث جابر حديث صحيح حسن غريب. وأخرجه مسلم1403)) في النكاح :باب ندب من رأى امرأة..، عن عمرو بن علي، عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى

رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے آپ نے اپنی خواہش کو پورا کیا پھر آپ (گھر سے باہر) تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عورت جب آتی ہے تو شیطان کی شکل میں آتی ہے۔ جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اسے اچھی لگی تو اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہئے کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہوتا ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُوَاقَعَةِ امْرَاَتِهٖ لِمَنْ رَاَى امْرَاَةً اَعْجَبَتْهُ

جو شخص کسی اجنبی (عورت) کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے

5573 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْجُبْلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الْوَهْبِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ الَّتِي تُعْجِبُهُ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى اَهْلِهٖ حَتّٰى يَقَعَ بِهِمْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ مَعَهُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص کسی ایسی عورت کو دیکھے جو اسے اچھی لگے' تو اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس جانا چاہئے اور اس کے ساتھ صحبت کرنی چاہئے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی (لطف اور قربت ہوگی)''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَظَرِ الرَّجُلِ اِلٰى عَوْرَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِلٰى عَوْرَتِهِنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' مرد دوسرے مردوں کی شرم گاہ کی طرف دیکھے اور خواتین دوسری عورتوں کی شرم گاہ کی طرف دیکھیں

5574 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا

5573- رجاله ثقات، وهو بمعنى ما قبله.

5574- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي فديك: هو مُحَمَّدُ بْنُ إِسمَاعِيل بن مسلم بن أبي فديك، والضحاك بن عثمان: هو ابن عبد الله بن خالد بن حزام الأسدي المدني القرشي، وثقة أحمد، وأبو داود، وعلي بن المديني، وابن معين، وابن سعد، وابن بكير، والمؤلف، واحتج به مسلم، وقال أبو زرعة: ليس بقوي، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وهو صدوق، وقال ابن نمير: لا بأس به جائز الحديث. وهو في "صحيح ابن خزيمة 72) ". وفي المطبوع منه ": عورة "بدل "عرية." وأخرجه مسلم 338)) في الحيض: باب تحريم النظر إلى العورات، والبيهقي 7/98 عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. وقد تابع محمد ابن رافع عليه هارون بن عبد الله عند مسلم. وأخرجه أحمد 3/63، وأبو داود 4018)) في الحمام: باب ما جاء في التعري، والنسائي في عشرة النساء كما في "التحفة 3/383 "، والطحاوي في "مشكل الآثار 4/268 "، وأبو عوانة 1/283، والطبراني 5438)) ، وأبو يعلى 1136)) من طرق عن ابن أبي فديك، به.

الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عُرْيَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عُرْيَةِ الْمَرْاَةِ، وَلَا يُفْضِى الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِى الثَّوْبِ، وَلَا تُفْضِى الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِى الثَّوْبِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ (برہنہ ہوکر) ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ (برہنہ ہوکر) ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَنْظُرَ الْمَرْاَةُ اِلَى الرَّجُلِ الَّذِىْ لَا يُبْصِرُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت کسی ایسے مرد کی طرف دیکھے جو دیکھ نہ سکتا ہو

5575 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَبْهَانَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَنَا وَمَيْمُوْنَةُ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَسْتَاْذِنُ، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ ضُرِبَ الْحِجَابُ، فَقَالَ: قُوْمَا فَقُلْنَا: اِنَّهُ مَكْفُوْفٌ وَلَا يُبْصِرُنَا، قَالَ: اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا لَا تُبْصِرَانِهِ؟

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا لَفْظَةُ اسْتِخْبَارٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ نَظَرِهِمَا اِلَى الرَّجُلِ الَّذِىْ كُفَّ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ النِّسَاءَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِنَّ النَّظَرُ اِلَى الرِّجَالِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنُوا لَهُنَّ بِمَحْرَمٍ، سَوَاءٌ كَانُوا مَكْفُوْفِيْنَ اَوْ بُصَرَاءَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ اسی دوران ابن ام مکتوم آئے۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی یہ حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں

5575– إسناده ضعيف .نبهان مولى أم سلمة :لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف، ولم يرو عنه غير الزهري ومحمد بن عبد الرحمن، وقال أحمد :نبهان روى حديثين عجيبين، يعني .هذا الحديث وحديث "إذا كان لإحداكن مكاتب فلتحتجب منه "ونقل صاحب" المبدع 7/11 "تضعيفه عن أحمد .وقال ابن عبد البر :نبهان مجهول لا يعرف إلا برواية الزهري عنه، وقال ابن حزم -فيما نقله الذهبي عنه في "المغني :2/694 "مجهول، وفي "التقريب :"مقبول، يعني حيث يتابع وإلا فهو لين الحديث، ومتن الحديث معارض بأحاديث صحاح كما سيأتي .والحديث في "مسند أبي يعلى "ورقة.321/1 وأخرجه أحمد 6/296، وأبو داود 4112)) في اللباس :باب في قوله عز وجل :(وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ) ، والترمذي2778)) في الأدب :باب ما جاء في احتجاب النساء من الرجال، والطحاوي في " مشكل الآثار 289) ") بتحقيقي، والبيهقي 92-7/91من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حديث حسن صحيح! وأخرجه النسائي في عشرة النساء ، كما في "التحفة13/35 "، والبيهقي في "السنن7/91 "، وفي "الآداب886) ") من طريق نافع بن يزيد،

اٹھ جاؤ ہم نے عرض کی: یہ تو نابینا ہے یہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں نابینا ہو کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھو گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''کیا تم نابینا ہو''۔ یہاں پر لفظی طور پر خبر معلوم کی جارہی ہے' لیکن اس کے ذریعے مراد اس بات کی ممانعت کرنا ہے' وہ دونوں خواتین اس مرد کی طرف دیکھیں جو نابینا ہے اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' خواتین کے لئے بھی مردوں کی طرف دیکھنا حرام ہے البتہ محرم مردوں کا حکم مختلف ہے اور یہ حرمت برابر ہے خواہ وہ لوگ نابینا ہوں یا بینا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى النِّسَاءِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ وَلُزُومِ الْبُيُوْتِ لِئَلَّا يَقَعَ بَصَرُهُنَّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الرِّجَالِ، وَاِنْ كَانَ الرِّجَالُ عُمْيَانًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' خواتین پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں اور اپنے گھروں میں رہیں تا کہ ان کی نگاہ کسی اجنبی مرد پر نہ پڑے اگر چہ وہ اجنبی مرد نابینا ہی کیوں نہ ہو

5576 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ نَبْهَانَ، حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةُ، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرَ بِالْحِجَابِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِبَا مِنْهُ فَقَالَتَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى فَمَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھیں ہوئی تھیں۔ اس دوران ابن ام مکتوم آگئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ نابینا نہیں ہے یہ' تو ہمیں دیکھ بھی نہیں سکیں گے' اور ہمیں پہچان بھی نہیں سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔

5577 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى عَنِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى فَرْجِ امْرَاَتِهِ، فَقَالَ: سَاَلْتُ عَنْهَا عَطَاءً،

5576- إسناده ضعيف كسابقه وأخرجه النسائي في عشرة النساء، كما في "التحفة 13/35"، والطحاوي في "مشكل الآثار 288)" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب بهذا الإسناد.

فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْهَا عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَحِبِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ، تَخْتَلِفُ فِيْهِ اَكُفُّنَا وَاَشَارَتْ اِلَى اِنَاءٍ فِي الْبَيْتِ قَدْرَ سِتَّةِ اَقْسَاطٍ

✿✿ عتبہ بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کی شرم گاہ کی طرف دیکھتا ہے' تو سلیمان نے بتایا میں نے اس بارے میں عطا سے دریافت کیا تھا' تو انہوں نے بتایا میں نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تھا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن کے ذریعے غسل کرتے تھے جس میں ہماری ہتھیلیاں آگے پیچھے داخل ہوتی تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے گھر میں موجود ایک برتن کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بتائی جس کی مقدار **6** قسط (جتنی تھی)

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل کی

5578 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُوْنَ، قَالَ: فَاَخَذَ كَاَنَّهُ يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ، قَالَ: فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ، وَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ، وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، فَرَجَعَ، ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقُوا،

5577- إسحاق حسن .عتبة بن أبي حكيم .وثقه ابن معين في رواية عباس الدوري والغلابي، وضعفه في رواية ابن أبي خيثمة، وقال أبو حاتم :صالح، وقال دحيم :لا أعلمه بلا مستقيم الحديث، وذكره أبو زرعة الدمشقي في نفر ثقات، وقال ابن عدي :أرجو أنه لا بأس به، وقال أبو القاسم الطبراني :من ثقات المسلمين، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي :ضعيف، وقال مرة :ليس بالقوي، وقال ابن أبي حاتم :كان أحمد يوهنه قليلاً، وقال محمد بن عوف الطائي :ضعيف .وسليمان بن موسى : هو الأموي مولاهم الدمشقي الأشدق وثقه دحيم وابن سعد وابن معين، وقال أبو حاتم :محله الصدق، وفي حديثه بعض الاضطراب، ولا أعلم أحداً من أصحاب مكحول أفقه منه ولا أثبت منه، وقال البخاري :عنده مناكير، وقال النسائي :أحد الفقهاء وليس بالقوي في الحديث، وقال ابن عدي :وسليمان بن موسى فقيه راو، حدث عنه الثقات، وهو أحد علماء أهل الشام، وقد روى أحاديث ينفرد بها لا يرويها غيره، وهو عندي ثبت صدوق، وباقي رجاله ثقات .ولم أجد هذا الحديث عند غير المصنف .وانظر الحيث رقم(1193)) و(1194)) .

5578- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو مجلز :اسمه لاحق بن حميد، والعباس بن الوليد :هو النَّرسي . وأخرجه الواحدي في "أسباب النزول "ص 242من طريق عمران بن موسى بن مجاشع، عن عبد الأعلى بن حماد النرسي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 4791)) في التفسير :باب (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) ، و6239)) في الاستئذان :باب آية الحجاب، و 6271)) باب من قام من مجلسه أو بيته ولم يستأذن أصحابه أو تهيأ للقيام ليقوم الناس، ومسلم 1428))92)) في النكاح :باب زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس، والنسائي في التفسير من "الكبرى "كما في التحفة1/425 "، والبيهقي 7/87من طرق عن معتمر بن سليمان، به .وانظر الحديث رقم(4062)).

فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ، فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ) (الأحزاب: 53) اِلٰى قَوْلِهٖ (اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا) (الأحزاب: 53)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو آپ نے لوگوں کی دعوت کی لوگوں نے کھانا کھالیا' تو بیٹھ کر بات چیت کرنے لگے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ظاہر کیا جیسے آپ اٹھنے لگے ہیں' لیکن لوگ اس کے باوجود نہیں اٹھے جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی' تو آپ کھڑے ہو گئے۔ حاضرین میں سے بھی کچھ لوگ کھڑے ہو گئے' لیکن تین آدمی پھر بھی بیٹھے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (باہر سے ہو کر) واپس تشریف لائے' تو وہ لوگ پھر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ پھر واپس تشریف لے گئے' تو وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے۔ میں آیا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا: وہ لوگ چلے گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' یہاں تک کہ آپ گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ میں اندر داخل ہونے لگا' تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے (اس موقع پر) یہ آیت نازل کی تھی۔

''اے ایمان والو! تم نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو' جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''بے شک یہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5579 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ) (الأحزاب: 53) قَالَ: بَنٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ نِسَائِهٖ، فَصَنَعَ طَعَامًا، فَاَرْسَلَنِيْ، فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَاَكَلُوْا، ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَاَتٰى بَيْتَ عَائِشَةَ، ثُمَّ تَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَوَجَدَ فِيْ بَيْتِهَا رَجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ وَلَمْ يُكَلِّمْهُمَا، فَقَامَا وَخَرَجَا، وَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ

5579- حديث صحيح .شريك -وهو ابن عبد الله القاضي -وإن كان سيء الحفظ، قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه النسائي في التفسير من "الكبرى "كما في "التحفة 1/103 "عن محمد بن حاتم بن نعيم، عن سُويد بن نصر المروزي، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 5170)) في النكاح :باب الوليمة ولو بشاة، من طريق زهير بن معاوية الجعفي، والترمذي 3219)) في التفسير :باب ومن سورة الأحزاب، والطبري في "جامع البيان 22/38 "من طريق إسماعيل بن مجالد، كلاهما عن بيان بن بشر، به .ورواية البخاري مختصرة .وقال الترمذي :حديث حسن غريب من حديث بيان .وانظر ما قبله، والحديث رقم4062)).

اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ﴾ (الأحزاب: 53)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''تم لوگ نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں کھانے کی اجازت نہ دی جائے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ شادی کے بعد (ولیمے کی دعوت میں) کھانا تیار کروایا۔ آپ نے مجھے بھیجا میں کچھ افراد کو بلا کر لے آیا۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور باہر تشریف لے گئے۔ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس تشریف لائے میں بھی آپ کے پیچھے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر داخل ہوئے تو آپ کو گھر میں دو مرد ملے جب آپ نے ان دونوں کو دیکھا تو آپ واپس تشریف لے گئے آپ نے ان کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔ وہ دونوں اٹھے اور گھر سے باہر چلے گئے۔ اس موقع پر حجاب کے حکم سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں کھانے کے لئے اجازت نہ دی جائے اور تم برتن کی طرف دیکھ نہ رہے ہو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوْعٌ عَنْ مَسِّ امْرَاَةٍ لَا يَكُوْنُ لَهَا مَحْرَمًا فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے تمام احوال میں' ایسی عورت کو چھونا ممنوع ہے' جس کا وہ محرم نہ ہو

5580 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَافِحِ امْرَاَةً قَطُّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی خاتون کے ساتھ مصافحہ نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ مَا وَصَفْنَا اَرَادَتْ بِهٖ فِي الْبَيْعَةِ وَاَخْذِهٖ عَلَيْهِنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہ قول جسے ہم نقل کر چکے ہیں اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: بیعت کرتے ہوئے اور خواتین سے بیعت لیتے ہوئے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوتے نہیں تھے)

5581 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا،

5580- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وانظر ما بعده.

وَمَا مَسَّتْ كَفُّهُ كَفَّ امْرَاةٍ قَطُّ، وَمَا كَانَ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ إِلَّا قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلامًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین سے صرف اسی چیز کی (بیعت) لیتے تھے پھر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی نے کسی خاتون کی ہتھیلی کو نہیں چھوا۔ جب آپ ان خواتین سے بیعت لے لیتے تھے تو آپ ان سے یہ فرماتے تھے کہ میں نے کلام کے ذریعے تم سے بیعت لے لی ہے۔

5582 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُبَاشِرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ، وَلَا الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

5581- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم 1866)) 88)) في الإمارة :باب كيفية بيعة النساء ، وابن ماجة 2875)) في الجهاد :باب بيعة النساء ، والبيهقي 8/148 عن أبي الطاهر بن السرح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد بأطول مما هنا . وأخرجه النسائي في التفسير والسير كما في "التحفة " 12/105 عن يونس بن عبدى الأعلى، وعلقه البخارى 5288)) في الطلاق :باب إذا أسلمت المشركة أو النصرانية تحت الذمى أو الحربى، عن إبراهيم بن المنذر، كلاهما عن ابن وهب، به .وأخرجه أحمد 6/114 و 153 و270، والبخارى 2713)) في الشروط :باب ما يجوز من الشروط في الإسلام والأحكام والمبايعة، و 4891)) في التفسير :باب (إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ) ، و5288)) في الطلاق، و 7214)) في الأحكام :باب بيعة النساء ، ومسلم 1866)) 89)) ، وأبو داود 412)) في الخراج والإمارة :باب ما جاء في البيعة، والترمذى 3306)) في تفسير القرآن :باب ومن سورة الممتحنة، من طرق عن الزهرى، به.

5582- سماك -وإن كان في روايته عن عكرمة اضطراب -قد توبع، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 1/304 عن خلف بن الوليد، و 314 عن خلف بن الوليد وعبد الرزاق، والبزار 2074)) من طريق عبيد الله، ثلاثتهم عن إسرائيل، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الصغير 1094) ") من طريق أسد بن موسى، والحاكم 4/288 من طريق أحمد بن عبد الجبار، كلاهما عن أبي معاوية الضرير، عن سليمان أبي إسحاق الشيباني، عن عكرمة، به .وقال الحاكم .هذا حديث صحيح على شرط البخارى فقد أجمعا على صحة هذا الحديث .ووافقه الذهبي !وأورده الهيثمي في "المجمع 8/102 "وقال :رواه أحمد والبزار، والطبراني في "الصغير "وأحد إسنادى أحمد رجاله رجال الصحيح، وكذا رجال البزار. ويشهد له حديث أبي هريرة الآتي.5583-إسناده صحيح على شرط الشيخين .سفيان -وهو الثورى -سمع من الجريرى سعيد بن إياس قبل اختلاطه . وأخرجه أحمد 2/447 عن وكيع، عن سفيان، عن الجريرى، عن أبي نضرة، عن الطفاوى، عن أبي هريرة، والطفاوى :شيخ لأبي نضرة لا يعرف .وأخرجه بنحوه في حديث مطول أبو داود 2174)) في النكاح :باب ما يكره من ذكر الرجل يكون من إصابته أهله، و 4019)) في الحمام :باب ما جاء في التعرى، من طريقين عن الجريرى، عن أبي نضرة عن رجل من الطفاوة، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لا يُفضين رجل إلى رجل، ولا امرأة إلى امرأة، إلا ولدا أو والداً ."وأخرجه بلفظ الباب دون قوله " :إلا الوالد الولد "أحمد 2/325-326، والطحاوى في "مشكل الآثار 4/269 "من طريق أبي بكر بن عياش، عن هشام بن حسان، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة.وأخرجه كذلك أحمد 2/497 عن هشام، عن المبارك، عن الحسن، عن أبي هريرة.

فرمائی ہے۔

''کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ اور کوئی عورت کسی کے ساتھ مباشرت نہ کرے۔''

ذِكْرُ بَعْضِ الرِّجَالِ الَّذِينَ اسْتُثْنُوا مِنْ ذٰلِكَ الْعُمُومِ وَاُبِيحَ لَهُمُ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ

باب! ان مردوں کا تذکرہ جن کا اس عمومی حکم میں استثناء کیا گیا ہے اور ان کے لیے یہ ممنوعہ فعل مباح قرار دیا گیا ہے

5583 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، (عَنِ الطفاوِيّ) * عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ، وَلَا الرَّجُلُ الرَّجُلَ اِلَّا الْوَالِدُ الْوَلَدَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ جسم نہ ملائے البتہ والد اپنی اولاد کا جسم ساتھ لگا سکتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْمَرْءِ وَحْدَهُ عَلٰى مَنْ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ النِّسَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اکیلا ایسی عورت کے پاس جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو

5584 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): جَاءَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلٰى مَنْزِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَلْتَمِسُهُ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَجَعَ

5584- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي صالح، واسمه ميزان، فقد روى له الترمذي، وقال ابن معين : ثقة مأمون، وذكره المؤلف في "الثقات "وروى عنه جمع .سليمان التيمي :هو ابن طرخان أبو المعتمر .وأخرجه أحمد 4/205 عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي صالح قال :استأذن عمرو بن العاص ...فذكره .وقال الهيثمي في "المجمع 8/47 "بعد أن عزاه إلى أحمد :رجاله رجال الصحيح إلا أن أبا صالح لم يسمع من فاطمة وقد سمع من عمرو .وأخرجه أحمد 4/196-197 عن يحيى بن سعيد، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن عمرو بن العاص قَالَ :نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن ندخل على المغيبات .وأورده السيوطي في "الجامع الصغير "عن عمرو بن العاص قال :نهى أن تُكَلَّم النساء إلا بإذن أزواجهن .وعزاه إلى الطبراني في "الكبير ."وأخرج الترمذي (2779) في الأدب :باب ما جاء في النهي عن الدخول على النساء إلا بإذن الأزواج، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، والبيهقي 7/90-91 من طريق الطيالسي،

فَوَجَدَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ كَلَّمَ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا أَرَى حَاجَتَكَ إِلَّا إِلَى الْمَرْأَةِ، قَالَ: أَجَلْ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيبَاتِ

(توضیح مصنف): أَبُو صَالِحٍ هٰذَا اسْمُهُ مِيزَانٌ، مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ثِقَةٌ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، وَرَوَى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ مَا رَوَى عَنْهُ غَيْرُ هٰذَيْنِ، وَلَيْسَ هٰذَا بِصَاحِبِ الْكَلْبِيِّ فَإِنَّهُ وَاهٍ ضَعِيفٌ *

❀❀ ابوصالح بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے ان کے گھر آئے وہ انہیں نہیں مل سکے پھر وہ واپس چلے گئے پھر جب ان کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور وہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر) آئے' تو انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بات چیت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میرا یہ خیال ہے' آپ کو اس خاتون کے ساتھ کوئی کام تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم کسی ایسی خاتون کے پاس جائیں' جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوصالح نامی راوی کا نام میزان ہے یہ اہل بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ثقہ ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے' جب کہ ان کے حوالے سے سلمان تیمی اور محمد بن حجادہ نے روایات نقل کی ہے۔ ان کے حوالے سے ان دوراویوں کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ یہ صاحب کلبی کے شاگرد نہیں ہے کیونکہ کلبی کا جو شاگرد ہے وہ ضعیف ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ دُخُولَ الْمَرْءِ عَلَى الْمُغِيبَةِ مِنْ أَجْلِ حَاجَةٍ إِذَا كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ آخَرُ جَائِزٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا کسی کام کی وجہ سے کسی ایسی عورت کے ہاں جانا' جس کا شوہر موجود نہ ہو' جبکہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی موجود ہو' تو یہ جائز ہے

5585 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ:

5585– إسناده صحيح على شرط مسلم. عمرو بن الحارث وعبد الرحمن بن جبير: هما المصريان. وأخرجه أحمد 2/171، ومسلم (2173) في السلام: باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، والنسائي في "السنن الكبرى" /3 ورقة 220 في عشرة النساء: الدخول على المغيبة، والبيهقي 7/90 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/186 عن حسن، عن ابن لهيعة، عن بكر بن سوادة، به. وأخرجه أحمد 2/213 من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائي في "فضائل الصحابة" (284) من طريق شعيب بن الليث، كلاهما عن الليث، عن جعفر بن ربيعة، عن بكر بن سوادة به. ورواية أحمد مختصرة.

(متن حدیث): اَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ، وَذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغِيبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے سیدہ اسماء ان کی اہلیہ تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب ان لوگوں کو دیکھا' تو انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور ساتھ یہ بات بیان کی کہ میری رائے اچھی ہے' لیکن (مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس عورت کو اس سے بری کر دے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن کے بعد کوئی شخص کسی ایسی عورت کے پاس نہ جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو البتہ اس کے شوہر کے ساتھ جا سکتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ اَنْ يَّخْلُوَ الْمَرْءُ بِامْرَاَةٍ اَجْنَبِيَّةٍ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بِمُغِيبَةٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہو خواہ وہ ایسی عورت نہ ہو' جس کا شوہر موجود نہیں ہے

5586 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ مِثْلِ مَقَامِيْ هٰذَا، فَقَالَ: اَحْسِنُوْا اِلٰى اَصْحَابِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَحْلَفَ عَلَيْهَا، وَيَشْهَدَ عَلَى الشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَشْهَدَ عَلَيْهَا، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّنَالَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ، اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، اَلَا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ تَسُوْؤُهُ سَيِّئَتُهُ، وَتَسُرُّهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جابیہ'' کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بتایا: جس طرح میں (خطبہ دینے کے لئے) کھڑا ہوا ہوں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہوئے۔ آپ نے ارشاد

5586– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مسند أبي يعلى 143") وقد تقدم برقم 4576)). وأخرجه النسائي في "الكبرى /3 "لوحة 221عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 2363)) في الأحكام :باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد عن عبد الله بن الجراح، عن جرير ببعضه .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة "ورقة :150/1هذا إسناد رجاله ثقات.

فرمایا: میرے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا پھران کے بعد والوں کے ساتھ بھی اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا' یہاں تک کہ آدمی قسم پر حلف اٹھالے گا۔ اس سے پہلے کہ اس سے حلف مانگا جائے اور گواہی پیش کردے گا اس سے پہلے کہ اس سے گواہی طلب کی جائے تم میں سے جو شخص جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑ لے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے۔ خبردار! کوئی شخص کسی (اجنبی عورت) کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔ خبردار! تم میں سے جس شخص کو برائی بری لگے' اور اچھائی اچھی لگے وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّبِيتَ الْمَرْءُ عِنْدَ امْرَاَةٍ اِلَّا لِعِلَّتَيْنِ اثْنَتَيْنِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات بسر کرے البتہ اگر دو علتیں ہوں' تو حکم مختلف ہوگا

5587 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ فِيْ بَيْتٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی شخص کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ گھر میں نہ ہو' ماسوائے اس کے' کہ اس کا شوہر یا کوئی محرم بھی موجود ہو"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ وَلَا سِيَّمَا الْحَمْوُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی (مرد) خواتین کے پاس جائے بطور خاص دیور (اپنی بھابھی کے پاس جائے)

5588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَدْخُلُوْا عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ

5587– رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى الزبير فمن رجال مسلم، وروى له البخارى مقروناً، وهو فى "مسند أبى يعلى (1848) " ، وأخرجه من طريقه البيهقى .7/98وأخرجه مسلم (2171) فى السلام :باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، عن زهير بن حرب أبى خيثمة، بهذا الإسناد .وقال فى روايته " :امرأة ثيب."وأخرجه مسلم (2171) ، والنسائى فى عشرة النساء ، كما فى "التحفة 2/353 "، والبيهقى 7/98 من طرق عن هشيم، به.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواتین کے پاس نہ جاؤ ایک انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور موت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ زُجِرَتْ عَنْ اَنْ تَخْلُوَ بِغَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ مِّنَ الرِّجَالِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَعًا

اس بات کا تذکرہ' عورت کے لیے بھی یہ بات ممنوع قرار دی گئی ہے' وہ سفر یا حضر میں کسی غیر محرم کے ساتھ تنہا ہو

5588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ مُقَاتِلٍ الشَّيْخُ الْفَاضِلُ الصَّالِحُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَعْبَدٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ: لَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا بِذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا بِذِي مَحْرَمٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''کوئی عورت محرم کے بغیر ہرگز سفر نہ کرے اور کوئی مرد (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ جائے البتہ اس عورت کا محرم ساتھ ہو تو (حکم مختلف ہے)''

5588- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. أبو الخير: اسمه مرثد بن عبد الله اليزني المصرى. وأخرجه مسلم (2172) فى السلام: باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، عن أبى الطاهر، والطبرانى (763) /17 من طريق أحمد بن صالح، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/149 و153، والدارمى 2/278، والبخارى (5232) فى النكاح: باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم، ومسلم (217) (20) والترمذى (1171) فى الرضاع: باب ما جاء فى كراهية الدخول على المغيبات، والنسائى فى عشرة النساء كما فى "التحفة 7/320" والطبرانى (762) /17 و(764) و(765)، والبيهقى 7/90، والبغوى (2252) من طرق عن يزيد بن أبى حبيب به. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. قال الإمام النووى فى "شرح مسلم 14/154": "اتفق أهل اللغة على أن الأحماء أقارب زوج المرأة كأبيه، وعمه، وأخيه، وابن أخيه، وابن عمه ونحوهم.

5589- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه ابن خزيمة (2530) عن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى (468) عن سفيان، به. وأخرجه الطيالسى (2732)، والبخارى (1862) فى جزاء الصيد: باب حج النساء، والنسائى فى عشرة النساء، كما فى "التحفة 5/258"، وأبو يعلى (2516)، والطحاوى 2/112 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وقد تقدم برقم (2731).

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَخْلُوَ بِاللَّيْلِ مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا فِيْ بَيْتٍ

عورت کے لیے یہ بات مباح قرار دیے جانے کا تذکرہ وہ رات کے وقت اپنے کسی محرم کے ساتھ کسی گھر میں رہ سکتی ہے

5590 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ فِيْ بَيْتٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی مرد کسی عورت کے ہاں اس کے گھر میں رات ہرگز بسر نہ کرے' ماسوائے اس صورت کے' کہ اس عورت کا شوہر یا محرم عزیز (بھی گھر میں موجود ہو)''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ مَمْنُوعَةٌ مِّنَ التَّزَيُّنِ لِلرِّجَالِ الَّذِينَ لَيْسُوا لَهَا بِمَحْرَمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' خاتون کے لیے یہ بات ممنوع ہے' وہ مردوں کے لیے زیب و زینت اختیار کرے وہ مرد جو اس کے محرم نہیں ہیں

5591 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدُّنْيَا فَقَالَ: اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَاتَّقُوهَا،

5590- رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى الزبير فمن رجال مسلم، وهو مدلس وقد عنعن، وقد تقدم هذا الحديث قبل حديثين، وهو فى "مسند أبى يعلى 1859"، ومن طريقة أخرجه البيهقى 7/98.

5591- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح .أبو نضرة :هو المنذر بن مالك بن قُطعة وهو فى "صحيح ابن خزيمة 1699". وأخرجه أحمد 3/46، وأبو يعلى 1293 من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد وأخرجه بنحوه أحمد 3/68، ومسلم 2252 (19) فى الألفاظ :باب استعمال المسك وأنه أطيب الطيب، والنسائى 8/190 فى الزينة :باب ذكر أطيب الطيب، وأبو يعلى 1232 من طريق شعبة، عن خليد بن جعفر والمستمر، كلاهما عن أبى نضرة، به .وبعضهم يزيد فى الحديث على بعض .وأخرج قوله " :أطيب الطيب المسك "فقط :أحمد 3/36 و62 وأبو داود 3158 فى الجنائز :باب فى المسك للميت، والنسائى 4/40 فى الجنائز :باب المسك، من طريق المستمر بن الريان، به. وأخرجه بنحوه أحمد 3/31 و47 و87-88، ومسلم 2252 (18)، والترمذى 991 و992 فى الجنائز :باب فى ما جاء فى المسك للميت، والنسائى 4/39 و 8/151 فى الزينة :باب أطيب الطيب، من طريق خليد بن جعفر، عن أبى نضرة، به .وانظر 3221.

وَاتَّقُوْا النِّسَاءَ ثُمَّ ذَكَرَ نِسْوَةً ثَلَاثَةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، وَامْرَاَةً قَصِيرَةً لَا تُعْرَفُ، فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ، وَصَاغَتْ خَاتَمًا فَحَشَتْهُ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيبِ، فَإِذَا مَرَّتْ بِالْمَسْجِدِ اَوْ بِالْمَلَأِ قَالَتْ بِهِ، فَفَتَحَتْهُ فَفَاحَ رِيحُهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کا ذکر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ تم لوگ اس سے بچنے کی کوشش کرو اور بطور خاص خواتین کے معاملے میں احتیاط کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی تین خواتین کا ذکر کیا جن میں سے دو طویل القامت تھیں اور ایک چھوٹے قد کی تھی جو نمایاں نہیں ہوتی تھی۔ اس نے لکڑی سے بنی ہوئی دو جوتیاں بنوائیں اور ایک انگوٹھی بنوائی جس میں عمدہ ترین خوشبو بھری جب وہ مسجد کے پاس سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) لوگوں کے گروہ کے پاس سے گزری' تو اس نے اس انگوٹھی کو کھول دیا جس کے نتیجے میں اس کی خوشبو پھیل گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ اتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ لِتَتَطَاوَلَ بِهَاتَيْنِ الْمَرْاَتَيْنِ الطَّوِيلَتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس عورت نے لکڑی کے بنے ہوئے دو پاؤں بنوائے تھے تا کہ ان کی وجہ سے دو لمبے قد کی عورتوں کے درمیان لمبی محسوس ہو

5592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ قَصِيرَةً، فَاتَّخَذَتْ لَهَا نَعْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ فَكَانَتْ تَمْشِىْ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ تَطَاوَلُ بِهِمَا، وَاتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَحَشَتْ تَحْتَ فَصِّهِ اَطْيَبَ الطِّيبِ الْمِسْكَ، فَكَانَتْ اِذَا مَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ حَرَّكَتْهُ فَيَفُوحُ رِيحُهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی ایک عورت چھوٹے قد کی تھی۔ اس نے لکڑی سے بنے ہوئے جوتے بنوائے وہ جب دو طویل عورتوں کے درمیان چلتی تھی' تو اس وجہ سے لمبی محسوس ہوتی ہے اس نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کے نگینے کے نیچے مشک کی بہترین خوشبو بھرلی۔ جب وہ کسی محفل کے پاس سے گزرتی تھی' تو اس انگوٹھی کو حرکت دیتی تھی جس کے نتیجے میں اس کی خوشبو پھیل جاتی تھی''۔

5592- إسناده صحيح على شرط مسلم .عثمان بن عمر :هو ابن فارس العبدي .وانظر ما قبله. وأخرجه أحمد 3/40 عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ إِبَاحَةِ تَقْبِيلِ الْمَرْءِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ عَلٰى سُرَّتِهِ

آدمی کے اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کی ناف پر بوسہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5593 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَرِنِي الْمَكَانَ الَّذِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهُ مِنْكَ، قَالَ: فَكَشَفَ عَنْ سُرَّتِهِ، فَقَبَّلَهَا،

فَقَالَ: شَرِيكٌ: لَوْ كَانَتِ السُّرَّةُ مِنَ الْعَوْرَةِ مَا كَشَفَهَا

❀❀ عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا۔ انہوں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے وہ جگہ دکھائیں جہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی ناف سے کپڑے کو ہٹایا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا بوسہ دیا۔

شریک نامی راوی بیان کرتے ہیں: اگر ناف پردے کا حصہ ہوتی' تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اسے ظاہر نہ کرتے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُقَبِّلَ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو بوسہ دے

5594 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ

5593- إسناده حسن، شريك -وإن كان سيء الحفظ- قد توبع، وعمير بن إسحاق ذكره المؤلف في "ثقاته"، وقال النسائي: لا بأس به، واختلف فيه قول ابن معين، فوثقه في رواية عثمان الدارمي، وقال في رواية عباس: لا يساوي حديثه شيئاً، لكن يكتب حديثه، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني (2765) عن علي بن عبد العزيز حدثنا ابن الأصبهاني حدثنا شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/255 و427 و488 و493، والطبراني (2580) و(2764) والحاكم 3/168 وصححه ووافقه الذهبي.

5594- حديث صحيح. ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل- قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما. وهو في "مصنف عبد الرزاق (20589)". ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/269، ومسلم (2318) في الفضائل: باب رحمته صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، والبيهقي في "السنن 7/100"، وفي "الآداب 14)". وأخرجه أحمد 2/228 عن هشيم، و241، والحميدي (1106) عن سفيان، وأحمد 2/514 عن محمد بن أبي حفصة، والخطيب في "الأسماء المبهمة" ص 401 من طريق سليمان بن كثير والبخاري في "الأدب المفرد (91)"، والبغوي (3446) من طريق شعيب، خمستهم عن الزهري، بهذا الإسناد.

جَالِسٌ، فَقَالَ: الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا قَطُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اس وقت اقرع بن حابس تمیمی بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ اقرع نے کہا: میرے تو دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُقَبِّلَ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو بوسہ دے

5595 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَتُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: کیا آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کو الگ کر لیا ہے تو پھر میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ مُلَاعَبَةِ الْمَرْءِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ

یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ آدمی اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کے ساتھ کھیلے

5596 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْلِعُ لِسَانَهُ لِلْحُسَيْنِ، فَيَرَى الصَّبِيُّ حُمْرَةَ لِسَانِهِ، فَيَهَشُّ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ بَدْرٍ: أَلَا أَرَى تَصْنَعُ هٰذَا بِهٰذَا، وَاللهِ لَيَكُونُ لِيَ الْإِبْنُ قَدْ خَرَجَ وَجْهُهُ

5595- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي فمن رجال البخاري. سفيان: هو الثوري. وأخرجه البخاري (5998) في الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، وفي "الأدب المفرد (90)"، والبيهقي في "الآداب (15)" عن محمد بن يوسف بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/56 و70، ومسلم (2317) في الفضائل: باب رحمته صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، وابن ماجة (3665) في الأدب: باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، وابن أبي داود في "مسند عائشة (13)"، وهناد بن السري في "الزهد (1336)"، والخطيب في "الأسماء المبهمة" ص 401، والبغوي (3447) من طرق عن هشام بن عروة به.

وَمَا قَبَّلْتُهُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی زبان باہر نکال کر دکھاتے تھے وہ بچہ جب آپ کی زبان کی سرخی دیکھتا' تو خوش ہوتا' عیینہ بن حصن نے آپ کی خدمت میں عرض کی مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ آپ اس کے ساتھ یہ طرزِ عمل کر رہے ہوں گے۔ اللہ کی قسم! میرا بھی بیٹا ہے' لیکن میں نے اسے کبھی بوسہ نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ النِّسَاءِ الْحَمَّامَاتِ وَاِنْ كُنَّ ذَوَاتِ مَيَازِرَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' خواتین حمام میں داخل ہوں' خواہ انہوں نے تہہ بند باندھے ہوئے ہوں

5597 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ *، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ فَلَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ قَالَ: فَنَمَيْتُ بِذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ خِلَافَتِهِ، فَكَتَبَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ سَلْ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ حَدِيْثِهِ، فَاِنَّهُ رِضًا، فَسَاَلَهُ ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ، فَمَنَعَ النِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5596- إسناده حسن. محمد بن عمرو حسن الحديث وله في الصحيحين مقروناً، وباقي رجاله ثقات على شرطهما غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ص 86عن أبي يعلى وابن أبي عاصم قالا: حدثنا وهب بن بقية، بهذا الإسناد مختصراً. وأخرجه كذلك من طريق محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه هناد في "الزهد" (1330)، ومن طريقه الخطيب في "الأسماء المبهمة" ص 402عن عبدة، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، به مرسلاً. وقد تحرف "عبدة" في المطبوع من "الأسماء المبهمة" إلى: عفرة. وأخرجه كذلك مرسلاً أبو عبيد في "غريب الحديث" 3/144، وأبو أحمد العسكري في "تصحيفات المحدثين" 1/383-384 من طريق يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، به.

5597- حديث صحيح، إسناده ضعيف. عبد الله بن سويد الخطمي: لم يوثقه غير المؤلف كما تقدم، ومحمد بن ثابت بن شرحبيل، قال الحافظ: مقبول، أي: حيث يتابع وهنا لم يتابع، ويعقوب بن إبراهيم: هو الأنصاري المصري لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 7/642-643 ولم يَروِ عنه غير يحيى بن أيوب، وأورده البخاري في "التاريخ الكبير" 8/395، وابن أبي حاتم، ولم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً، وأخطأ الحاكم فظنه يعقوب بن إبراهيم أبا يوسف كبير القضاة. وأخرجه البيهقي 7/309 من طريق أحمد بن عبد الجبار الصوفي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (3873)، والحاكم 4/289 من طريق عبد الله بن صالح.

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرنی چاہئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند پہن کر حمام میں داخل ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہئے یا خاموش رہنا چاہئے اور تمہاری خواتین میں سے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں یہ بات لکھ کر انہیں بھجوائی' تو انہوں نے ابوبکر بن محمد کو خط لکھا کہ محمد بن ثابت سے ان کی نقل کردہ احادیث کے بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ پسندیدہ راوی ہے۔ ابوبکر بن محمد نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا پھر انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو خط میں لکھا' تو عمر بن عبدالعزیز نے خواتین کے حمام میں جانے پر پابندی عائد کردی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ لُزُومِ قَعْرِ بَيْتِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' عورت پر یہ بات لازم ہے' وہ گھر کے اندرونی حصے میں رہے

5598 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ، وَاِنَّهَا اِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ اَقْرَبَ مِنْهَا فِي قَعْرِ بَيْتِهَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت چھپانے کی چیز ہے' جب وہ نکلتی ہے' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے زیادہ مقرب اس وقت ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو۔''

5598-- رجاله ثقات رجال الصحيح، لكنه منقطع بين قتادة وأبي الأحوص -عوف بن مالك بن نضلة -قاله أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في "المراسيل 637) ") ، وابن خريمة في ترجمة الباب رقم 175)) من "صحيحه ." وأخرجه ابن خزيمة 1686)) عن أحمد بن المقدام، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي1173)) في الرضاع :باب رقم18)) من طريق همام، والطبراني10115)) من طريق سويد بن أبي حاتم، وابن خزيمة 1687)) من طريق ابن بشير، ثلاثتهم عن قتادة عن مورق عن أبي الأحوص، به .وقال الترمذي :حسن غريب، وهو كما قال، بل أعلى .وأخرجه أبو داود570)) في الصلاة :باب التشديد في ذلك، وابن خزيمة 1690)) ، والبيهقي 3/131من طريق هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النبي، قال " :صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في حجرتها، وصلاتها في مخدعها أفضل من صلاتها في بيتها "وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطبراني 8914)) و9480)) من طريق شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ موقوفاً عليه قال :إنما النساء عورة وإن المرأة لتخرج ...فذكره بأطول منه .وقال الهيثمي :2/35ورجاله ثقات.

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْأَةِ بِلُزُومِ قَعْرِ بَيْتِهَا لِأَنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ گھر کے اندرونی حصے میں رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے

5599 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ، فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَاَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ رَبِّهَا اِذَا هِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت پردے کی چیز ہے' جب وہ نکلتی ہے' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے عورت اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ عِيَادَةِ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا وَمَوَالِيَ اَبِيهَا اِذَا اسْتَاْذَنَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِيهَا

عورت کا اپنے والد کی عیادت کرنے یا اپنے والد کے غلاموں کی عیادت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ اس بارے میں اس نے اپنے شوہر سے اجازت لی ہو

5600 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

5599– إسناده صحيح على شرط مسلم .عمرو بن عاصم :هو الكلابي البصري الحافظ، وهو في "صحيح ابن خزيمة" 1685)) . وانظر ما قبله.

5600– حديث صحيح بطرقه .أبو بكر بن إسحاق :هو ابن يسار المطلبي مولاهم، روى عن عبد الله بن عروة ومعاذ بن عبد الله بن حبيب، ويزيد بن عمرو بن أمية الضمري، وعنه أخوه محمد، ويزيد بن أبي حبيب .وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير غسان بن الربيع، فوثقه المؤلف 9/2، وترجمه الخطيب في "تاريخ بغداد 330-12/329 "وقال :كان نبيلاً فاضلاً ورعاً، وقال الدارقطني :صالح، قلت :وهو متابع.وأخرجه أحمد 6/65و222-221، والنسائي في الطب والحج من "الكبرى "كما في "التحفة 12/12 "من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن هشام في "السيرة 2/238 "عن محمد بن إسحاق، حدثني هشام بن عروة، وعمر بن عبد الله بن عروة، عن عروة بن الزبير، عن عائشة .وهذا سند قوي.وله طريق آخر على شرط الشيخين رواه مالك في "الموطأ "وغيره، وقد تقدم عند المؤلف برقم 3724)) ، ونزيد هنا في تخريجه :أخرجه ابن أبي داود في "مسند عائشة25) ") و 39)) من طريقين عن هشام بن عروة عن عروة، عن عائشة.

عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اشْتَكٰى، وَاشْتَكٰى اَصْحَابُهُ، وَاشْتَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَاسْتَاْذَنَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِيَادَتِهِمْ، فَاَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ لِاَبِىْ بَكْرٍ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ:

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِىْ اَهْلِهِ ـ وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَسَاَلَتْ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ، فَقَالَ:

اِنِّىْ وَجَدْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهِ ـ اِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ

وَسَاَلَتْ بِلَالًا، فَقَالَ:

اَلَا لَيْتَ شِعْرِىْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً ـ بِفَجٍّ وَحَوْلِىْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلُ

فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ بِقَوْلِهِمْ، فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ وَاَشَدَّ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ وَبَاءَ هَا اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِىَ الْجُحْفَةُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ بیمار ہو گئے۔ آپ کے اصحاب بھی بیمار ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی عیادت کے لئے ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی۔ ان کو اجازت مل گئی' تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ہر شخص اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے' حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب ہوتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عامر بن فہیرہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: میں نے موت کا ذائقہ چکھنے سے پہلے ہی اس کو محسوس کر لیا ہے اور بزدل شخص طبعی موت مرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مزاج دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا۔

''ہائے افسوس کیا میں کسی ایسے راستے میں رات بسر کروں گا جب میرے اردگرد اذخر اور جلیل (مکہ کی مخصوص گھاس) ہوگی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان حضرات کے جوابات کے بارے میں آپ کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور یہ دعا کی۔

''اے اللہ! تو مدینہ منورہ ہمارے نزدیک اسی طرح محبوب کر دے جس طرح' تو نے ہمیں مکہ محبوب کیا تھا بلکہ اس سے زیادہ شدید محبوب کر دے اے اللہ! یہاں کے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور یہاں کی وباء کو مہیعہ کی طرف منتقل کر دے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس سے مراد جھہ ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَمْشِيَ الْمَرْاَةُ فِيْ حَاجَتِهَا فِيْ وَسَطِ الطَّرِيقِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ عورت کسی کام کے سلسلے میں راستے کے درمیان چلے

5601 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسَطُ الطَّرِيْقِ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسَطُ الطَّرِيْقِ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ شَيْءٍ مُضْمَرٍ فِيْهِ، وَهُوَ مُمَاسَّةُ النِّسَاءِ الرِّجَالَ فِي الْمَشْيِ، اِذْ وَسَطُ الطَّرِيقِ الْغَالِبُ عَلَى الرِّجَالِ سُلُوْكُهُ، وَالْوَاجِبُ عَلَى النِّسَاءِ اَنْ يَتَخَلَّلْنَ الْجَوَانِبَ حَذَرَ مَا يُتَوَقَّعُ مِنْ مُمَاسَّتِهِمْ اِيَّاهُنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواتین کو راستے کے درمیان میں چلنے کا حق نہیں ہے۔''

شیخ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''خواتین کو راستے میں چلنے کا حق نہیں ہے۔'' اس سے مراد لفظی طور پر اطلاع دینا ہے' لیکن اصل مراد اس چیز سے منع کرنا ہے' جو اس میں پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ خواتین چلتے ہوئے مردوں کے ساتھ چلیں کیونکہ عام طور پر راستے کے درمیان میں مرد ہی چلتے ہیں' تو خواتین کے لئے یہ بات لازم ہے' وہ راستے کے اطراف میں علیحدہ ہو کر چلیں تاکہ وہ مردوں کے ساتھ لگنے سے بچ سکیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ يَّحْجُمَهَا الرَّجُلُ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ، اِذَا كَانَ الصَّلَاحُ فِيْهِمَا مَوْجُوْدًا

عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' کوئی مرد ضرورت کے وقت اسے پچھنے لگا سکتا ہے' جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی بہتری موجود ہو (یعنی خرابی کا اندیشہ نہ ہو)

5601– حديث حسن لغيره . مسلم بن خالد -وهو الزنجي -سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه ابن عدي في "الكامل 4/1321 "عن علي بن سعيد، عن الصلت بن مسعود بهذا الإسناد. وفي الباب عن عمرو بن حماس مرسلاً عند الدولابي 1/45عن محمد بن عوف، عن الفريابي -وهو محمد بن يوسف -عن سفيان، عن ابن أبي ذئب، عن الحارث بن الحكم عنه قال : قال النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :ليس للنساء سراة الطريق ."وأبو عمرو بن حماس هذا :قال الحافظ :مقبول من السادسة، والحارث بن الحكم أورده ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 2/73 "فلم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وهو مجهول، لم يرو عنه غير ابن أبي ذئب، وقال البخاري في "التاريخ الكبير 2/267 "، وابن حبان في "الثقات :6/172 "يعد في أهل المدينة. وأخرجه أبو داود 5272)) والبيهقي في "الآداب 971) ") عن عبد الله بن مسلمة، عن عبد العزيز الدراوردي.

5602 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، اسْتَاْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا، وَقَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پچھنے لگا دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی کہ یہ صاحب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا یہ کوئی ایسے لڑکے تھے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔

5602- إسناده صحيح، رواية أبي الزبير عن جابر محمولة على السماع فيما رواه عنه الليث، وهذا منها .يزيد ابن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب.وأخرجه أبو داود(4105)) في اللباس :باب في العبد ينظر إلى شعر مولاته، عن يزيد ابن موهب بهذا الإسناد .وقرن مع ابن موهب قتيبة بن سعيد.وأخرجه أحمد3/350، ومسلم 2206)) في السلام :باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، وابن ماجة3480)) في الطب :باب الحجامة، زالبيهقي 7/96من طرق عن الليث، به.

فَصْلٌ فِي التَّعْذِيبِ

فصل: عذاب دینے کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الْمُسْلِمِينَ كَافَّةً إِلَّا مَا يُبِيحُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' مسلمانوں کو مارا جائے' البتہ جیسے کتاب وسنت نے مباح قرار دیتے ہیں' (اس کا حکم مختلف ہے)

5603 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَلَا تَرُدُّوا الْهَدِيَّةَ، وَلَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: عُمَرُ وَيَعْلَى وَمُحَمَّدٌ بَنُو عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيِّ كُوفِيُّونَ ثِقَاتٌ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دعوت قبول کرو تحفے کو واپس نہ کرو اور مسلمانوں کی پٹائی نہ کرو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمر' یعلیٰ اور محمد نامی راوی یہ سب عبید طنافسی کے بیٹے ہیں یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ عَلَى وَجْهِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چہرے پر مارے

5603- إسناده صحيح على شرطهما .أبو وائل :هو شقيق بن سلمة، وعبد الله :هو ابن مسعود .وأخرجه البزار 1243)) عن يوسف، عن (تحرفت "عن "في المطبوع إلى "بن ") محمد بن سابق، عن عمر بن عبيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/404-405، والبخاري في "الأدب المفرد 157) ") عن محمد بن سابق، والطحاوي في "المشكل 4/148 "، والطبراني 10444)) ، والبزار 1/76 من طريق أبي غسان -وهو مالك بن إسماعيل -كلاهما عن إسرائيل، عن الأعمش، به .وأخرجه المؤلف في "روضة العقلاء "ص 242عن محمد بن صالح الطبري، عن عبد الله بن عمران الأصبهاني، عن يحيى بن الضريس، عن مسلم بن إبراهيم، عن سفيان الثوري عن الأعمش، به .وكذلك أخرجه أبو نعيم في "الحلية 7/128 "عن محمد بن عيسى الأديب، عن محمد بن إبراهيم بن زياد، عن عبد الله بن عمران، به، إلا أنه لم يذكر مسلم بن إبراهيم، وقال :غريب من حديث الثوري، تفرد به يحيى بن الضريس.

5604 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص کسی کی پٹائی کرے' تو (دوسرے شخص) کے چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5605 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يُرِيْدُ بِهِ صُوْرَةَ الْمَضْرُوْبِ، لِاَنَّ الضَّارِبَ اِذَا ضَرَبَ وَجْهَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ ضَرَبَ وَجْهًا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص (کسی دوسرے کی) پٹائی کرے' تو اس کے چہرے (پر مارنے سے) اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے۔''

5604- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان وأبوه: روى لهما أصحاب السنن غير الترمذي، وكلاهما ثقة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وانظر ما بعده.

5605- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار، فقد روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 2/244، والحميدي (1121)، ومسلم (2612) (112) في البر والصلة: باب النهي عن ضرب الوجه، والآجري في "الشريعة" ص 314، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 290، وفي "السنن" 8/327 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/449 من طريق محمد -هو ابن عجلان- ومسلم (2612) (112) عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن المغيرة الحزامي، كلاهما عن أبي الزناد به. ولم يقل فيه: فإن الله ... وأخرجه أحمد 2/347 و463 و519، ومسلم (2612) (114) و(115) و(116)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 37، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 290 من طريق قتادة عن أبي أيوب يحيى بن مالك المراغي، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/313، والبخاري (2559)، وابن خزيمة 40-41، والبغوي (2573) من طريق معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/251 و434، والبخاري (2559)، وابن خزيمة ص 36 و37، والآجري في "الشريعة" ص 315، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 291 من طريق سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/327 و337 ومسلم (2612) (113) من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے ذریعے مراد یہ ہے: جس شخص کی پٹائی ہو رہی ہے اس کی شکل (حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہے) کیونکہ جب مارنے والا شخص اپنے مسلمان بھائی کے چہرے پہ مارتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس کی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَعْذِيبِ شَيْءٍ مِّنْ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ بِحَرْقِ النَّارِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی جان دار چیز کو آگ میں جلانے کا عذاب دیا جائے

5606 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيًّا، اُتِيَ بِقَوْمٍ قَدِ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، اَوْ قَالَ: زَنَادِقَةٍ، مَعَهُمْ كُتُبٌ، فَاَمَرَ بِنَارٍ فَاُجِّجَتْ فَاَلْقَاهُمْ فِيهَا بِكُتُبِهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اَمَّا اَنَا لَوْ كُنْتُ لَمْ اُحَرِّقْهُمْ، لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ

❁❁ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ لائے گئے جو اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زندیق ہو گئے تھے۔ ان کے ہمراہ ان کی تحریریں بھی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت آگ جلائی گئی اور انہیں ان کی تحریروں سمیت آگ میں ڈال دیا گیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں انہیں جلاتا نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے لیکن میں انہیں قتل کروا دیتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

(جلانے سے منع کرنے کی روایت یہ ہے) ''تم لوگ اللہ کے عذاب کے مطابق عذاب نہ دو۔'' (اور ان کو قتل کروانے کی دلیل یہ حدیث ہے)

''جو شخص اپنا دین تبدیل کر لے اسے قتل کر دو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَمْيِ الْمَرْءِ مَنْ فِيهِ الرُّوحُ بِالنَّبْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی جان دار چیز کو تیر مار کر (نشانہ بازی کی جائے)

5607 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْعَائِذِيُّ، بِسَمَرْقَنْدَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا

5606- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 1/282، والبخاري 6922)) في استتابة المرتدين: باب حكم المرتد والمرتدة واستتابتهم، وأبو يعلى 2532)) ، والدارقطني 3/113، والبيهقي 8/202 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. وانظر الحديث رقم 4476)).

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ رَمَانَا بِالنَّبْلِ فَلَيْسَ مِنَّا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہمیں تیر مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْغَرَضِ شَيْئًا مِنْ ذَوَاتِ الْاَرْوَاحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی ذی روح چیز کو (نشانہ بازی کا مقابلہ کرتے ہوئے) نشانہ بنایا جائے

5608 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی ذی روح چیز کو (نشانے بازی کے لئے) نشانہ نہ بناؤ۔''

5607- حديث حسن لغيره .يحيى بن أبى سليمان -وهو المدنى :-لين الحديث، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير الدارمي فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 2/321، والبخارى فى "الأدب المفرد 1279) ") ، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار 2/133 "عن أبى عبد الرحمن عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد .لفظ أحمد والبخارى " :من رمانا بالليل فليس منا "، ورواية الطحاوى " :من رمى بالليل فليس منا "، وقال البخارى :فى إسناده نظر .وفى الباب عن ابن عباس عند الطحاوى فى " المشكل 2/133 "، والطبرانى 11553)) والقضاعى فى الشهاب 355)) ، ولفظه " :من رمانا بالليل فليس منا "، وسنده قوى. وعن بريدة عند البزار 3334)) ، ولفظه " :من رمانا بالليل فليس منا "وفيه ليث بن أبى سليم، ضعيف.

5608- إسناده صحيح على شرطهما .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه أحمد 1/280و 285و 340و345، ومسلم 1957)) فى الصيد والذبائح :باب النهى عن صبر البهائم "والنسائى 7/238 "فى الضحايا :باب النهى عن المجثمة، وعلى بن الجعد 495)) والطبرانى 12262)) ، والبيهقى 9/70، والبغوى 2784)) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/274والنسائى 7/239والطبرانى12263)) من طريقين عن عدى بن ثابت، به .وعلقه البخارى بإثر الحديث 5515)) فى الذبائح والصيد :باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، عن عدى، به.وأخرجه عبد الرزاق 8427)) وأحمد 1/216 و 273و297، والترمذى الأطعمة :باب ما جاء فى كراهية أكل المصبورة، وابن ماجة 3187)) فى الذبائح :باب النهى عن صبر البهائم وعن المثلة، والطبرانى 11717)) و11718)) و11719)) ، من طرق عن سماك بن حرب، عن عكرمة عن ابن عباس . قال الترمذى :حديث حسن صحيح، والعمل عليه عند أهل العلم.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَبْرِ الدَّوَابِّ بِالْقَتْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' جانور کو باندھ کر (نشانہ بازی میں) قتل کیا جائے

5609 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تِعْلٰى، سَمِعَهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باندھ کر (اس پر نشانہ بازی کرنے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ شَيْئًا مِنْ ذَوَاتِ الْاَرْوَاحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی ذی روح چیز کو باندھ کر (نشانہ بازی میں) قتل کیا جائے

5610 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تِعْلٰى، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَاُتِیَ بِاَرْبَعَةِ اَعْلَاجٍ مَعَ الْعَدُوِّ، فَاَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوْا صَبْرًا بِالنَّبْلِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا اَيُّوْبَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ، لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدٍ، فَاَعْتَقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ

❁❁ عبید بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ وہاں دشمن کے ہمراہ چار اونٹ لائے گئے' تو عبدالرحمٰن بن خالد کے حکم کے تحت انہیں باندھ کر نیزوں کے ذریعے قتل کر دیا گیا۔ اس بات

5609- حديث صحيح .محمد بن وهب بن أبي كريمة :روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير عبيد بن تِعْلَى الفلسطيني، فقد روى له أبو داود، ووثقه النسائي، وذكره المؤلف في "ثقاته"، قال ابن المديني فيما نقله عنه ابن حجر في "التهذيب" :"إسناده حسن إلا أن عبيد بن يعلى لم يُسمع به في شيء من الأحاديث، قال :ويقويه رواية بكير بن الأشج عنه، لأن بكيراً صاحب حديث قال :ولا نحفظه عن أبي أيوب إلا من هذه الطريق، وقد أسنده عبد الحميد بن جعفر، وجوده. وأخرجه أحمد 5/422، والدارمي 2/83، والطبراني 4001)) ، والبيهقي 9/71عن أبي عاصم، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأشج عن أبيه، عن عبيد بن تعلى، به.

5610- إسناده قوي كما قال الحافظ في "الفتح .560/9 " وأخرجه أحمد 5/422عن سريج، وسعيد بن منصور في " سننه 2667) ") ، وعنه أبو داود 2687)) في الجهاد :باب في قتل الأسير بالنبل كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه الطبراني4002)) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب به وقال فيه " :بكير عن أبيه ." وأخرجه البيهقي 9/71من طريق أبي زرعة الدمشقي، عن أحمد به خالد الوهبي، عن محمد بن إسحاق، عن بكير، عن أبيه، عن عبيد بأطول مما هنا.

کی اطلاع حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر وہ کوئی مرغی بھی ہوتی' تو میں اسے بھی باندھ کر (نشانہ بازی نہ کرتا) جب اس بات کی اطلاع عبدالرحمٰن بن خالد کو ملی' تو انہوں نے چار غلام آزاد کیے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّعَذِّبَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِعَذَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مطابق عذاب دے

5611 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الدَّوْسِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا لَقِيتُمْ هَبَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ وَنَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ: لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا اللّٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا لَقِيتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہارا ا حبار بن اسود اور نافع بن عبد قیس سے سامنا ہو' تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کے ذریعے عذاب صرف اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے۔ جب تمہارا ان دونوں سے سامنا ہو' تو تم ان دونوں کو قتل کر دینا''۔

ذِكْرُ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ مَنْ عَذَّبَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن ان لوگوں کو عذاب دینے کا تذکرہ'

5611– حديث صحيح .أبو إسحاق الدوسي :قال ابن أبي حاتم 9/333عن أبيه :هو معروف، وذكره المؤلف في "ثقاته 5/578-579 "، وباقي السند ثقات .وأخرجه ابن إسحاق في "السيرة 2/312 "، ومن طريقه أبو بكر الخطيب في "الأسماء المبهمة في الأنباء المحكمة "ص 461حدثني يزيد بن أبي حبيب المصري، عن بكير بن عبد الله بن الأشج، عن سليمان بن يسار، عن أبي إسحاق الدوسي، عن أبي هريرة، فأدخل بين يزيد بن أبي حبيب والدوسي اثنين .وأخرجه الدارمي 2/222من طريق ابن إسحاق، إلا أنه سقط من سنده "سليمان بن يسار ."وأخرجه أحمد 2/307و 338و453، والبخاري3016)) في الجهاد :باب لا يعذب بعذاب الله، وأبو داود 2674)) في الجهاد :باب في كراهية حرق العدو بالنار، والنسائي في السير، كما في "التحفة " 10/106، والترمذي 1571)) في السير :باب رقم 20)) وعبد الله بن الجارود في "المنتقى 1057) ")، والخطيب البغدادي ص461-460، وابن بشكوال في "غوامض الأسماء المبهمة 1/119 "من طرق عن الليث، عن بكير بن الأشج، عن سليمان بن يسار، عن أبي هريرة .بإبهام الرجلين اللذين أمر بإحراقهما.

جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے رہے ہوں گے

5612 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْكَلَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، وَجَدَ عِيَاضَ بْنَ غَنْمٍ وَهُوَ عَلٰى حِمْصَ، شَمَّسَ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي اَخْذِ الْجِزْيَةِ، فَقَالَ: هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ: مَا هٰذَا يَا عِيَاضُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

❁❁ عروہ بیان کرتے ہیں: ہشام بن حکیم نے عیاض بن غنم کو پایا وہ حمص کے گورنر تھے۔ انہوں نے جزیہ کی وصولی کے لئے کچھ لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا' تو ہشام بن حکیم نے کہا: اے عیاض! یہ کیا ہے؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو (قیامت کے دن) عذاب دے گا' جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ عروہ نے یہ روایت ہشام بن حکیم بن حزام سے نہیں سنی ہے

5613 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ،

5612- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير كثير بن عبيد، فقد روى له أبو داود والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقة، وصحابي الحديث هشام أخرج له مسلم فقط .محمد بن حرب :هو الخولاني الحمصي الأبرش، والزبيدي :هو محمد بن الوليد .وأخرجه أحمد 3/404من طريق شعيب، ومسلم(2613)(119)) في البر والصلة، وأبو داود 3045)) في الخراج والإمارة :باب في التشديد في جباية الجزية، والنسائي في السير، كما في "التحفة 9/71 "، والبيهقي 9/205من طريق ابن وهب، عن يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد .إلا أن يونس في روايه أبهم اسم عامل حمص. وأخرجه أحمد 3/404 عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد.

5613- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم.وأخرجه أحمد 3/403و468، ومسلم(2613)(118)) من طريق وكيع وأبي معاوية وجرير، كلهم عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .إلا أنه قال فيه " :هشام بن حكيم بن حزام "، وعند أحمد في الرواية الأولى " :ابن حزام "فقط.وأخرجه أحمد 3/403عن ابن نمير، ومسلم 2613)) 117)) و118)) من طريق أبي أسامة ثلاثتهم عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هشام بن حكيم أنه مر بالشام على قوم من الأنباط ...

(متن حدیث): اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، مَرَّ بِعُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يُعَذِّبُ النَّاسَ فِي الْجِزْيَةِ فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: يَا عُمَيْرُ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا، قَالَ: اذْهَبْ فَخَلِّ سَبِيلَهُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عُرْوَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، وَهُوَ يُعَاتِبُ عِيَاضَ بْنَ غَنْمٍ عَلٰى هٰذَا الْفِعْلِ، وَسَمِعَهُ اَيْضًا مِنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَيْثُ عَاتَبَ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَلٰى هٰذَا الْفِعْلِ سَوَاءً، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ.

عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ، عمیر بن سعد کے پاس سے گزرے جو جزیہ کی وجہ سے لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کرنے کی سزا دے رہے تھے۔ حضرت حکیم بن حزام نے فرمایا: اے عمیر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا' جو دنیا میں دوسرے لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔"

حضرت حکیم نے فرمایا تم جاؤ اور انہیں چھوڑ دو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عروہ نے یہ روایت ہشام بن حکیم سے سنی ہے' جو عیاض بن غنم کو ایسا کرنے پر ڈانٹ رہے تھے اور انہوں نے یہ روایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ جنہوں نے عمیر بن سعد کو ایسا کرنے پر ڈانٹا تھا' تو یہ دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَجِبُ اَنْ يُعَذِّبَ مَخْلُوقٌ بِعَذَابِ اللّٰهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ بات لازم نہیں ہے' مخلوق اللہ تعالیٰ کے عذاب کے طریقے کے مطابق عذاب دے

5614 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

5614- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم .يونس :هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم (2241) (148) في السلام :باب النهي عن قتل النمل، عن حرملة بن يحيى، وأبي الطاهر بن السرح، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (5266) في الأدب :باب في قتل الذر، والنسائي 7/210-211 في الصيد :باب قتل النمل، وابن ماجة (3225) في الصيد :باب ما ينهى عن قتله، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/373، والبيهقي 5/213 من طرق ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 2/402-403 من طريق عبد الله بن المبارك، والبخاري (3019) في الجهاد :باب رقم (153)، وابن ماجة بعد الحديث (3225) من طريق الليث، كلاهما عن يونس، به . وأخرجه أحمد 2/449، والبخاري (3319) في بدء الخلق :باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم (2241) (149)، وأبو داود (5265)، والنسائي في السير، كما في "التحفة" 10/201، والطحاوي 1/373 من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، فذكره. وقال فيه " :فأوحى الله إليه :فهلّا نملة واحدة ."وأخرجه كذلك أحمد 2/313، ومسلم (2241) (150)، والبيهقي 5/214، والبغوي (3268) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة .وانظر الحديث الآتي برقم (5618).

اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ، فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَیْهِ: اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا' تو ان کے حکم کے تحت چیونٹیوں کی بستی کو آگ لگا دی گئی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی: چیونٹی نے تمہیں کاٹا تھا' تو تم نے ایک پوری امت کو ہلاک کر دیا جو تسبیح بیان کرتی تھی۔''

بَابُ الْمُثْلَةِ

باب! مثلہ کرنا

5615 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ تُنْتَجُ اِبِلُ قَوْمِكَ صِحَاحًا آذَانُهَا، فَتَعْمَدُ اِلَى الْمُوْسٰى فَتَقْطَعُ آذَانَهَا، فَتَقُوْلُ: هٰذِهِ بُحُرٌ، اَوْ تَشُقُّ جُلُودَهَا، وَتَقُوْلَ: هٰذِهِ صُرُمٌ، فَتُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلُّ مَا آتَاكَ اللّٰهُ لَكَ حِلٌّ، سَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ، وَمُوْسَى اللّٰهِ اَحَدُّ مِنْ مُوْسَاكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِيْ لَا يَتَهَيَّأُ مَعْرِفَةُ الْخِطَابِ فِي الْقَصْدِ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا بِهِ، وَقَوْلُهُ: فَكُلُّ مَا آتَاكَ اللّٰهُ لَكَ حِلٌّ لَفْظَةُ اَمْرٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ سَبَبِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ، وَهُوَ اسْتِعْمَالُ الْقَوْمِ فِي الْاِبِلِ قَطْعَ الْاٰذَانِ وَشَقَّ الْجُلُودِ وَتَحْرِيمَهَا عَلَيْهَا

ابواحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا: کیا ایسا ہے تمہاری قوم کے اونٹ صحیح و سالم کانوں والے بچے کو جنم دیتے ہیں پھر کوئی شخص استرا لے کر اس کا کان کاٹ دیتا ہے۔ اور کہتا ہے: یہ بحر (یعنی فلاں بت کے لئے مخصوص) ہے یا وہ اس کی کھال کو چیر دیتا ہے اور یہ کہتا ہے یہ صرم (یعنی فلاں بت کے لئے مخصوص ہے) اور پھر وہ شخص اس اونٹ کو اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے حرام قرار دے دیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جو بھی چیز عطا کرتا ہے وہ حلال ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے اور اللہ تعالیٰ کا استرا تمہارے استرے سے زیادہ تیز ہے۔

5615- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص -واسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمي -فمن رجال مسلم، وصحابي الحديث مالك بن نضلة روى له أصحاب السنن والبخاري في "أفعال العباد ."أبو الوليد الطيالسي :هو هشام بن عبد الملك، وأبو إسحاق :هو عمرو بن عبد الله السبيعي وسماع شعبة منه قبل تغيره . وأخرجه الحاكم 1/25، وعنه البيهقي في "الأسماء والصفات "ص 342-341من طريق أبي المثنى ومحمد بن أيوب، كلاهما عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد .وقال الحاكم :هذا حديث صحيح الإسناد.وأخرجه أبو داود الطيالسي 1303)) ، وأحمد 3/473، والطبري في "جامع البيان 12826) ") ، والحاكم 4/181، والبيهقي ص 341من طريق شعبه، به .وأخرجه بنحوه الطبري 12825)) من طريق إسماعيل بن أبي خالد، والبيهقي 10/10من طريق معمر، كلاهما عن أبي إسحاق، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ''اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے''۔ یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق ہے کیونکہ سننے والے تک یہ مفہوم ان کے محاورے کے مطابق ہی منتقل کیا جا سکتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے وہ تمہارے لئے حلال ہے۔'' یہاں پر لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے' لیکن اس کے ذریعے مراد اس چیز کے سبب سے منع کرنا ہے اور وہ لوگوں کا اونٹوں کے بارے میں یہ طرز عمل اختیار کرنا ہے' وہ ان کے کان کاٹ دیتے ہیں اور ان کی کھال چیر دیتے ہیں پھر اسے اپنے لئے حرام قرار دے دیتے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُثْلَةِ بِشَيْءٍ فِيهِ الرُّوحُ

کسی بھی ذی روح چیز کا مثلہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5616 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: إِنَّ عَبْدًا لِي أَبَقَ، وَإِنِّي نَذَرْتُ إِنْ أَصَبْتُهُ لَأَقْطَعَنَّ يَدَهُ، قَالَ: لَا تَقْطَعْ يَدَهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِينَا فَيَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ، وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ

حسن بصری بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا میرا ایک غلام مفرور ہو گیا ہے۔ میں نے یہ نذر مانی ہے اگر وہ مجھے مل گیا' تو اس کے ہاتھ ضرور کاٹوں گا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس کا ہاتھ نہ کاٹنا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے' تو آپ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور مثلہ کرنے سے منع کیا۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُمَثِّلَ بِالشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بھی جانور کا مثلہ کرنے والے پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5617 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمِنْهَالِ

5616- حديث صحيح، وهو مكرر (4473)).

5617- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجال ثقات رجال الشيخين غير المنهال بن عمرو، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 2/103عن عفان، والنسائي 7/238في الضحايا :باب النهي عن المجثمة، من طريق يحيى والبيهقي 9/87من طريق آدم، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد .وفي رواية أحمد قصة .وأخرجه أحمد 1/338و2/43، والحاكم 4/234عن محمد بن جعفر غندر، والدارمي 2/83عن أبي الوليد، كلاهما عن شعبة، عن المنهال بن عمرو، عن سعيد بن جبير وأخرجه بنحوه عبد الرزاق8428)) ، وأحمد 2/13و 60من طرق عن الأعمش، عن المنهال، به.وأخرجه كذلك الطيالسي 1872)) ، وأحمد 2/86 و141، والبخاري 5515)) ، ومسلم 1958)) في الصيد والذبائح :باب النهي عن صبر البهائم، والنسائي 7/238من طريق أبي بشر جعفر بن أبي وحشية، عن سعيد بن جبير، فذكره.وأخرجه الطبراني في "الصغير 413) ") من طريق داود بن أبي القصاف عن سعيد بن جبير، به.

بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو جانور کا مثلہ کرے۔''

فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالدَّوَابِّ

فصل: جانوروں سے متعلق (احکام)

ذِكْرُ إِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْإِرْتِدَافَ وَالتَّعْقِيبَ عَلَى الدَّابَّةِ الْوَاحِدَةِ إِذَا عَلِمَ قِلَّةَ تَأَذِّي الدَّابَّةِ بِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ ایک جانور پر اپنے پیچھے کسی کو بٹھا سکتا ہے جبکہ اسے پتا ہو کہ اس صورت میں جانور کو زیادہ تکلیف نہیں ہوگی

5618 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ

❀❀ ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بیان نقل کرتے ہیں) ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ایک خچر پر سوار کروا کے لے جا رہا تھا' یہاں تک کہ میں انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے اندر آیا۔ (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میں سے) ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسرے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الدَّوَابَّ كَرَاسِيَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جانوروں کو کرسی بنالے

5619 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا

5618- إسناده حسن على شرط مسلم، عكرمة بن عمار :صدوق إلا في روايته عن يحيى بن أبي كثير، ففيها اضطراب. النضر بن محمد :هو الجرشي .وأخرجه مسلم (2423) في فضائل الصحابة :باب فضائل الحسن والحسين، عن عبد الله بن الرومي، بهذا الإسناد .وقرن به عباس بن عبد العظيم العنبري.وأخرجه الترمذي (2775) في الأدب :باب ما جاء في ركوب ثلاثة على دابة، والطبراني (6247) من طريق العباس بن عبد العظيم العنبري، عن النضر بن محمد، به .وقال الترمذي :حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، وفي "تحفة المزي :4/39 "حسن غريب.

لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): وَكَانَ اَبُوْهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ارْكَبُوا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُوهَا كَرَاسِيَّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فَمَعْنَاهُ اَنَّهُ لَا يَسِيْرُ بِهَا وَلَا يَنْزِلُ عَنْهَا

سہل بن معاذ اپنے والد جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان جانوروں پر سلامتی کے ساتھ سواری کرو انہیں کرسی نہ بناؤ۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے انہیں اس طرح سے لے کر نہ چلو کہ تم ان سے نیچے اترو ہی نہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الْمَرْءِ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ عَلٰى وُجُوهِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی چوپائے کے چہرے پر مارے

5620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ بِحِمَارٍ قَدْ كُوِيَ عَلٰى وَجْهِهِ اَوْ وُسِمَ، فَلَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تَضْرِبُوهَا عَلٰى وُجُوهِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے پہ داغ لگایا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جس نے ایسا کیا تھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم لوگ ان کے چہروں پر نہ مارو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُسِيءَ اِلٰى ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ قَدْ يُتَوَقَّعُ لَهُ دُخُولُ النَّارِ فِي الْقِيَامَةِ بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ

5619- إسناده قوى، سهل بن معاذ :لا بأس به، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن صحابى الحديث وكذا ابنه سهل روى لهما البخارى فى "الأدب المفرد "وأبو داود، والترمذى، وابن ماجة أبو خيثمة :هو زهير بن حرب .وأخرجه أحمد 3/440، 4/234، والدارمى 2/286، والطبرانى 431) /20) ، والحاكم 1/444 و2/100، والبيهقى 5/255 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبى، وقالوا فيه ... "أو ايتدعوها سالمة، ولا تتخذوها كراسى."

5620- حديث صحيح، رجاله على شرط مسلم غير محمد بن وهب بن أبى كريمة، فقد روى له النسائى، وهو لا بأس به وانظر 5626)) و5627)) و5628)).

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جانوروں کے ساتھ برا سلوک کرنے والے شخص کے اس فعل کی وجہ سے قیامت کے دن اس کے جہنم میں جانے کی توقع کی جا سکتی ہے

5621 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی۔ اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا وہ اسے کھانے کے لئے نہیں دیتی تھی اور اسے کھولتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی' یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی۔''

ذِكْرُ وَصْفِ عَذَابِ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ الَّتِي رَبَطَتِ الْهِرَّةَ حَتّٰى مَاتَتْ

اس عورت کے عذاب کی صفت کا تذکرہ جس نے بلی کو باندھ دیا تھا' یہاں تک کہ بلی مر گئی

5622 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ وَقُمْنَا، فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا يُحَدِّثُنَا، فَقَالَ: لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ، حَتّٰى لَوْ شِئْتُ لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَوْلَا اَنِّي دَفَعْتُهَا عَنْكُمْ لَغَشِيَتْكُمْ، وَرَاَيْتُ فِيهَا ثَلَاثَةً يُعَذَّبُوْنَ: امْرَاَةٌ حِمْيَرِيَّةٌ سَوْدَاءُ طَوِيلَةٌ، تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا، اَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ، وَلَمْ تُطْعِمْهَا حَتّٰى مَاتَتْ، فَهِيَ اِذَا اَقْبَلَتْ تَنْهَشُهَا وَاِذَا

5621– حديث صحيح، ابن ابى السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/269، ومسلم 2619)) فى التوبة :باب سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، وابن ماجة 4456)) فى الزهد :باب ذكر التوبة، من طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد .وانظر حديث أبى هريرة بإثر الحديث رقم546)) عند المؤلف.

5622– حديث صحيح، زيد بن أبى أنيسة وإن كان روى عن عطاء بن السائب بأخرة تابعه سفيان الثورى، وحماد، وشعبة، وقد سمعوا منه قبل الاختلاط .وقد تقدم برقم 2838)). ونزيد هنا :أخرجه أحمد 2/188عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عطاء بن السائب، به .وأخرجه الترمذى فى "الشمائل 317) ") من طريق جرير، عن عطاء به مختصراً . وفى الباب عن جابر عند مسلم904)(10)) فى الكسوف :باب ما عرض عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ من أمر الجنة والنار.

اَدْبَرَتْ تَنْهَشُهَا، وَرَاَيْتُ اَخَا بَنِيْ دَعْدَعٍ صَاحِبَ السَّائِبَتَيْنِ يُدْفَعُ بِعَمُوْدَيْنِ فِي النَّارِ، وَالسَّائِبَتَانِ بَدَنَتَانِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَهُمَا، وَرَاَيْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ مُتَّكِئًا عَلٰى مِحْجَنِهٖ، وَكَانَ صَاحِبُ الْمِحْجَنِ يَسْرِقُ مَتَاعَ الْحَاجِّ بِمِحْجَنِهٖ، فَاِذَا خَفِيَ لَهٗ ذَهَبَ بِهٖ، وَاِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِ، قَالَ: اِنِّيْ لَمْ اَسْرِقْ، اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ آپ کھڑے ہوئے ہم بھی کھڑے ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی۔ اس کے بعد بات چیت کرنے کے لئے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا' یہاں تک کہ اگر میں چاہتا' تو اس کے خوشہ کو حاصل کر لیتا۔ میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا اگر میں اسے پرے نہ کرتا' تو وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔ میں نے اس میں تین لوگوں کو دیکھا' جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا۔ ایک یمن کی رہنے والی سیاہ فام لمبی عورت تھی جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا۔ اسے چھوڑا نہیں تھا کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی۔ اس نے اس بلی کو کچھ کھانے کے لئے نہیں دیا' یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی' تو وہ بلی اس کی طرف آتی تھی' پھر وہ اس کے پیچھے کی طرف سے آتی تھی۔ اسے نوچتی تھی۔ (میں نے جہنم میں) بنو دعدع سے تعلق رکھنے والے اس شخص کو دیکھا جس کا دو اونٹنیوں کا معاملہ تھا جسے جہنم میں دو ستونوں کے درمیان باندھا ہوا تھا (راوی بیان کرتے ہیں) وہ دو اونٹنیاں نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں میں سے تھیں' جنہیں اس شخص نے چوری کر لیا تھا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) میں نے لاٹھی والے شخص کو دیکھا جو لاٹھی کے ذریعے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ یہ شخص اپنی لاٹھی کے ذریعے حاجیوں کا ساز و سامان چوری کیا کرتا تھا' جب اس کی چوری پوشیدہ رہتی تھی' تو وہ سامان لے جایا کرتا تھا' جب پکڑی جاتی تھی' تو یہ کہتا تھا: میں نے چوری نہیں کی۔ یہ چیز' تو میری لاٹھی کے ساتھ لٹک گئی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسِمَ فِيْ جَاعِرَتَيْ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کسی جانور کی پشت کے پیچھے کے حصے پر داغ لگا سکتا ہے

5623 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، (متن حدیث): اَنَّ الْعَبَّاسَ، وَسَمَ بَعِيْرًا اَوْ دَابَّةً فِيْ وَجْهِهٖ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ،

5623- إسناده صحيح .محمد بن ثعلبة بن سواء :صدوق روى له ابن ماجة، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .عبيد الله بن عبد الله :هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي .وأخرجه البيهقي 7/35-36 من طريق أبي عبد الرحمن محمد بن عبد الرحمن العلاف، عن محمد بن سواء، بهذا الإسناد .إلا أنه قال " :عن سعيد - "هو ابن أبي عروبة -بدل "شعبة"، وكلاهما روى عنه محمد بن سواء .وأخرجه عبد الرزاق (8449) عن معمر، عن الزهري مرسلاً .وأخرجه بنحوه البيهقي 7/36 من طريق حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

فَقَالَ عَبَّاسٌ: لَا اَسِمُهُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهٖ، فَوَسَمَهُ فِیْ جَاعِرَتَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ یا کسی جانور کے چہرے پہ داغ لگایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو آپ غصے میں آ گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اب میں ہمیشہ اس کے جسم کے پیچھے حصے پر داغ لگایا کروں گا' تو پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے جاعرۃ (ران کا وہ حصہ جہاں تک جانور کی دم ہلانے تک پہنچتی ہے) پر داغ لگایا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5624 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ، اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ لَا اَسِمُهُ اِلَّا فِیْ اَقْصٰی شَیْءٍ مِنَ الْوَجْهِ، فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِیَ فِیْ جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَی الْجَاعِرَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے چہرے پہ داغ لگایا گیا تھا' تو آپ نے اس کی سختی سے مذمت کی۔ ان صاحب نے عرض کی: اللہ کی قسم اب میں اس کے جسم کے اس حصے پر داغ لگاؤں گا' جو چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو' تو ان صاحب کے حکم کے تحت ان کے گدھے کے رانوں کے اس حصے پر داغ لگایا گیا (جہاں تک دم ہلانے تک پہنچتی ہے)' تو وہ پہلا جانور تھا جس کے رانوں کے حصے پر داغ لگایا گیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَسْمِ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ فِیْ وُجُوْهِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے

5625 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ، اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:

5624- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2118) في اللباس والزينة: باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهة ووسمه فيه، والبيهقي 7/35 من طريق أحمد بن عيسى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

5625- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَسِمُهُ اِلَّا اَقْصَى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ، فَاَمَرَ بِحِمَارِهِ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پہ داغ لگایا گیا تھا' تو آپ نے اس بات کا انکار کیا' آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم میں' تو اس کے جسم کے اس حصے پر داغ لگاؤں گا' جو چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گدھے کے بارے میں حکم دیا' تو اس کے رانوں کے حصے پر داغ لگایا گیا یہ وہ پہلا جانور تھا جس کے رانوں کے حصے پر داغ لگایا گیا۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ اللَّذَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنا جوان دو افعال کا مرتکب ہوتا ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5626 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، صَاعِقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَرَّ حِمَارٌ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُوِيَ فِي وَجْهِهِ، تَفُورُ مَنْخِرَاهُ مِنْ دَمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ فِي الْوَجْهِ، وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک گدھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جس کے چہرے پہ داغ لگایا گیا تھا اس کے نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پہ داغ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَسْمِ شَيْءٍ مِّنْ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ عَلٰى وَجْهِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے

5627 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

5626– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح وانظر ما بعده.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ، فَقَالَ: اَلَمْ اَنْهَ عَنْ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَهٗ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا' تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے اس سے منع نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاسِمَ شَيْئًا مِنْ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ فِيْ وَجْهِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانور کے چہرے پر داغ لگانے والے شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5628 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى حِمَارٍ قَدْ وُسِمَ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَسَمَهٗ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گدھے کے پاس سے ہوا جسے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے یہ داغ لگایا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسِمَ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ فِيْ غَيْرِ الْوَجْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کسی جانور کے چہرے کے علاوہ کہیں داغ لگا سکتا ہے

5627- إسناده قوى .غسان بن الربيع :وثقة المؤلف 9/2، وروى عنه جمع، وكان صالحاً ورعاً، واختلف فيه قول الدارقطنى، فمرة قال :صالح، ومرة قال :ضعيف، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم .وهو فى "مسند أبى يعلى 2099) ").
وأخرجه عبد الرزاق 8451)) ، وأحمد 3/323، وأبو داود 2564)) فى الجهاد :باب النهى عن الوسم فى الوجه والضرب فى الوجه، وأبو يعلى 2148)) ، والبيهقى 7/35من طريق سفيان الثورى، عن أبى الزبير، به.وأخرجه بنحوه 3/318و378، ومسلم 2116)) فى اللباس :باب النهى عن ضرب الحيوان فى وجهه ووسمه فيه، والترمذى 1710)) فى الجهاد :باب ما جاء فى كراهية التحريش بين البهائم والضرب والوسم فى الوجه، وابن خزيمة 2551)) ، وأبو يعلى 2235)) ، والبيهقى 5/255من طريق ابن جريج، عن أبى الزبير، به .وأخرجه عبد الرزاق 8450)) ، ومن طريقه أحمد 3/296-297عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بن عبد الله.

5628- إسناده على شرط مسلم، معقل :هو ابن عبد الله الجزرى .وأخرجه مسلم 2117)) فى اللباس :باب النهى عن ضرب الحيوان فى وجهه ووسمه فيه، والبيهقى 7/35عن سلمة بن شبيب بهذا الإسناد.

5629 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخٍ لِيْ يُرِيْدُ اَنْ يُحَنِّكَهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي الْمِرْبَدِ، وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا، قَالَ شُعْبَةُ: اَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهُ قَالَ: فِيْ آذَانِهَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چھوٹے بھائی کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ اسے گھٹی دیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باغ میں پایا آپ بکریوں کو داغ لگا رہے تھے۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہ ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہے: آپ ان کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔

5629- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 3/171 و254و259، والبخاري(5542)) في الذبائح والصيد :باب الوسم والعلَم في الصورة، ومسلم 2119)(110)) و111)) في اللباس :باب جواز وسم الحيوان، وأبو داود 2563)) في الجهاد :باب في وسم الدواب، والبيهقي 7/36والبغوي 2791)) من طرق عن شعبة بهذا الإسناد.وأخرجه عبد الرزاق 8452)) ، وابن أبي شيبة 5/408، وابن ماجة 3565)) في اللباس :باب لبس الصوف، من طرق عن شعبة، به مختصراً بلفظ " :رأيت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسمُ غنماً في آذانها، ورأيته متزرًا بكساء ."وقوله " :رأيته متزراً بكساء "ليس في رواية ابن أبي شيبة .وانظر 4531)) و4532)) و4533)).

بَابُ قَتْلِ الْحَيَوَانِ

جانور کو مار دینا

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ قَتَلَ الضَّرَّارَاتِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ، جو ضرر پہنچانے والے جانور کو مار دیتا ہے

5630 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ اَبُوْ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَلَهُ سَبْعُ حَسَنَاتٍ، وَمَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فَلَهُ حَسَنَةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سانپ کو مار دیتا ہے اسے سات نیکیاں ملیں گی اور جو شخص چھپکلی کو مار دیتا ہے اسے ایک نیکی ملے گی۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا گیا

5631 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

5630– إسناده ضعيف لانقطاعه .المسيب بن رافع :لم يلق عبد الله بن مسعود ولم يسمع منه .الشيباني :هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان .وأخرجه أحمد 1/420عن أسباط بن محمد، بهذا الإسناد، وزاد فيه " :ومن ترك حية مخافة عاقبتها فليس منا ."وبهذه الزيادة أخرجه الطبراني 10492)) من طريق أبي كُدينة -وهو يحيى بن المهلب -عن أبي إسحاق النسائي، به. والحديث في "مجمع الزوائد 4/45 "، وقال :رواه أحمد والطبراني في "الكبير "، ورجال أحمد رجال الصحيح، إلا أن المسيب بن رافع لم يسمع من ابن مسعود.

5631– سائبة مولاة الفاكه لم يرو عنها غير نافع مولى ابن عمر، ولم يوثقها غير المؤلف، ولم ترو غير هذا الحديث عن عائشة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين .وأخرجه أبو بكر ابن أبي شيبة 5/402، وعنه ابن ماجة 3231)) في الصيد :باب قتل الوزغ، عن يونس بن محمد، بهذا الإسناد .وقد تحرفت "سائبة "في ابن أبي شيبة إلى " :صادقة ."وقال البوصيري في " مصباح الزجاجة "ورقة :200/1هذا إسناد صحيح !رواه أبو بكر بن أبي شيبة في "مسنده "هكذا وله شاهد في "الصحيحين " وغيرهما من حديث أم شريك، وفي مسلم من حديث سعد بن أبي وقاص وأبي هريرة .قلت :وحديث أم شريك سيرد عند المؤلف برقم5634)) ، وحديث سعد برقم 5635)). وأخرجه عبد الرزاق 8400)) ، وابن أبي شيبة 5/402من طريقين عن القاسم، عن عائشة أنها كانت تقتل الأوزاغ.

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَائِبَةَ، مَوْلَاةٍ لِفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ،

(متن حدیث): اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَرَاَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعَةً، فَقَالَتْ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعِينَ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: نَقْتُلُ بِهِ الْاَوْزَاغَ، فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا اَنَّ اِبْرَاهِيمَ لَمَّا اُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ يَكُنْ فِي الْاَرْضِ دَابَّةٌ اِلَّا اَطْفَاَتِ النَّارَ عَنْهُ غَيْرَ الْوَزَغِ، فَاِنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ عَلَيْهِ، فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ

❁❁ سائبہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک نیزہ رکھا ہوا دیکھا۔ انہوں نے دریافت کیا: اے ام المومنین آپ اس کے ذریعے کیا کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہم اس کے ذریعے چھپکلیاں مارتے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا' تو روئے زمین پر موجود ہر جانور نے اس آگ کو بجھانے کی کوشش کی صرف چھپکلی نے ایسا نہیں کیا یہ اس پر پھونک مار رہی تھی۔ (تا کہ وہ آگ زیادہ بھڑکے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْفَوَاسِقِ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

حل اور حرم (دونوں جگہ) فاسق جانوروں کو مار دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5632 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِيرَوَيْهِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحِدَاَةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْفَارَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ فاسق جانوروں کو حل اور حرم (ہر جگہ) مار دینے کا حکم دیا ہے۔ چیل، کوا، چوہا، بچھو اور پاگل کتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِاَنَّ قَتْلَ الْغُرَابِ اِنَّمَا اُبِيحَ الْاَبْقَعُ مِنَ الْغِرْبَانِ دُونَ غَيْرِهِ

5632– إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "مصنف عبد الرزاق(8374) " ، وقد سقط منه "العقرب ."وعن إسحاق بن إبراهيم :أخرجه النسائي 5/210في المناسك :باب قتل الحدأة في الحرم، والدارمي.2/36-37ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد6/164، ومسلم(1198)(70)) في الحج :بـاب مـا يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم .وانظر حديث ابن عمر المتقدم عند المؤلف في كتاب الحج برقم(3961) و(3962))

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ روایت کے مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے:

کوے کو مارنے سے مراد ابقع کوا ہے دوسرا کوا مراد نہیں ہے

5633 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْعَقْرَبُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْاَخْبَارِ هُوَ رِوَايَةُ صَحَابِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ الْعُدُولِ عَنْهُ بِلَفْظِهِ يَتَهَيَّاُ اسْتِعْمَالُهَا فِي كُلِّ الْاَوْقَاتِ، وَالْمُتَقَصِّي هُوَ رِوَايَةُ ذٰلِكَ الْخَبَرِ بِعَيْنِهِ، عَنْ ذٰلِكَ الصَّحَابِيِّ نَفْسِهِ مِنْ طَرِيقٍ اٰخَرَ بِزِيَادَةِ بَيَانٍ، يَجِبُ اسْتِعْمَالُ تِلْكَ الزِّيَادَةِ الَّتِي تَفَرَّدَ بِهَا ثِقَةٌ عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي وَصَفْنَا فِي اَوَّلِ الْكِتَابِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"پانچ (قسم کے جانور) فاسق ہیں انہیں حل اور حرم (ہر جگہ) قتل کیا جا سکتا ہے۔ بچھو، چیل، کوا، چوہا اور پاگل کتا۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت میں سے مختصر وہ روایت ہوتی ہے جو صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کر دیتا ہے جو کسی عادل شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ان الفاظ میں نقل کی ہوتی ہے تو اس پر عمل ہر وقت میں کیا جائے گا اور متقصی وہ روایت ہوتی ہے جو اس نے بعینہ صحابی کے حوالے سے اس کی ذات کے حوالے سے نقل کی ہو جو دوسرے حوالے سے الفاظ کی اضافے کے ہمراہ منقول ہو اس اضافے پر عمل کرنا اس وقت لازم ہوتا ہے جب اسے نقل کرنے میں کوئی ثقہ راوی منفرد ہو۔

5633- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البيهقي 9/316عن أبي عبد الله الحافظ عن أبي بكر بن عبد الله، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/259، والبخاري 3314)) في بدء الخلق :باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم1198))68)) في الحج :باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، والترمذي 837)) في الحج :باب ما يقتل المحرم من الدواب، من طرق عن يزيد بن زريع، به .وأخرجه أحمد 6/33عن عبد الأعلى، عن معمر، به.وأخرجه البخاري 918)) في جزاء الصيد :باب ما يقتل المحرم من الدواب، ومسلم 1198))71)) ، والبيهقي 5/209 من طريق يونس، وأحمد 6/87من طريق شعيب، وأحمد أيضاً 6/59عن يعقوب، عن ابن أخي ابن شهاب، ثلاثتهم عن ابن شهاب الزهري، به .وفي رواية أحمد عن يعقوب قال " :الحية "بدل الفارة ثم قال :وفي كتاب يعقوب في موضع آخر مكان الحية " : الفارة ."وأخرجه أحمد 6/122و261، ومسلم1198))68)) والنسائي 5/208في الحج :باب ما يقتل في الحرم من الدواب، وأبو يعلى4503)) ، والطحاوي 2/166، والدارقطني 2/231من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، به .وهو في "الموطأ " لمالك 1/357في الحج :باب ما يقتل المحرم من الدواب، عن هشام بن عروة، عن عروة، مرسلاً .وأخرجه أبو داود الطيالسي 1521)) ، والطحاوي " 2/166والبيهقي 5/209من طريق شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عن عائشة.

یہ اس طریقے کے مطابق ہوگا' جس کا ذکر ہم نے کتاب کے آخر میں کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ قَتْلَهَا

چھپکلی کو مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ: یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو انہیں مارنے کو ممنوع قرار دیتا ہے

5634 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، اَخْبَرَهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَتْنِيْ اُمُّ شَرِيكٍ اِحْدَى نِسَاءِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنَّهَا اسْتَاْمَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَتْلِ الْوَزَغِ، فَاَمَرَ بِقَتْلِهَا

❁❁ سیدہ ام شریک جو بنو عامر سے تعلق رکھتی ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چھپکلی کو مارنے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ اِذْ هُنَّ مِنَ الْفَوَاسِقِ

چھپکلی کو مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ فاسق جانوروں میں شامل ہے

5635 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

5634- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الطاهر، واسمه أحمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو بن السرح، فمن رجال مسلم .وهو في "صحيحه (2237) "(143) عن أبي الطاهر، بهذا الإسناد .وقد صرح ابن جريج عنده وعند غيره بالسماع من عبد الحميد .وأخرجه أحمد 6/421، والدارمي 2/89، والبخاري 3359)) في أحاديث الأنبياء :باب (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا) ، ومسلم(2237)(143)) ، والبيهقي 5/211و9/316، والبغوي(3267)) من طرق عن ابن جريج، به.وأخرجه الطبراني(251) /25) عن أبي مسلم الكشي، عن أبي عاصم عن عبد الحميد بن جعفر، عن أبي إدريس، عن سعيد ابن المسيب ...وأخرجه عبد الرزاق(8395)) ، وأحمد6/462، والحميدي(350)) ، وابن أبي شيبة5/401، والبخاري (3307)) في بدء الخلق :باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شغف الجبال، ومسلم(2237)(142)) ، والنسائي 5/209في الحج :باب قتل الوزغ، وابن ماجة(3228)) في الصيد :باب قتل الوزغ، والطبراني(200) /20) ،والبيهقي 5/211من طريق سفيان بن عيينة، عن عبد الحميد بن جبير، به.

5635-حديث صحيح .ابن أبي السَّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وهو في "مسند عبد الرزاق" (8390)). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 1/176، ومسلم (2238)(144)) في السلام :باب استحباب قتل الوزغ، وأبو داود(5262)) في الأدب :باب في قتل الأوزاغ، والبيهقي.5/211وأخرجه أبو يعلى (832)) عن وهب بن بقية، عن خالد الواسطي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، به.وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم(2240)).

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ، وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے اسے چھوٹا فاسق (جانور) کا نام دیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِطْلَاقِ اسْمِ الْفِسْقِ عَلٰى غَيْرِ اَوْلَادِ آدَمَ وَالشَّيَاطِيْنِ

اولادِ آدم اور شیاطین کے علاوہ کے لیے لفظ فسق کے استعمال کے مباح ہونے کا تذکرہ

5636 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَزَغُ فُوَيْسِقٌ

(توضیح مصنف): وَهٰذَا غَرِيْبٌ قَالَهُ الشَّيْخُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چھپکلی چھوٹا فاسق (جانور) ہے۔

یہ روایت غریب ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْمَرْءِ الْحَيَّةَ اِذَا رَآهَا فِيْ دَارِهٖ بَعْدَ اِعْلَامِهٖ اِيَّاهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَاءً

آدمی کو سانپ کو مار دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ اپنے گھر میں اسے دیکھے اور اسے تین دن تک (جانے کے لیے کہے)

5637 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَيْفِيٍّ، مَوْلَى ابْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِي السَّائِبِ، مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِيْ بَيْتِهٖ، قَالَ: فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ، فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهٗ، فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا تَحْتَ السَّرِيْرِ فِيْ بَيْتِهٖ، فَاِذَا حَيَّةٌ، فَقُمْتُ لِاَقْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ، فَلَمَّا

5636- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو مكرر الحديث رقم(3963)).

5637- إسناده صحيح على شرط مسلم .صيفى مولى ابن أفلح :هو صيفى بن زياد الأنصارى أبو زياد، ويقال :أبو سعيد المدنى .وهو فى "الموطأ 2/976-977 "فى الاستئذان :باب ما جاء فى قتل الحيات وما يقال فى ذلك .ومن طريق مالك أخرجه مسلم 2236)(139)) فى السلام :باب قتل الحيات وغيرها، وأبو داود 5259)) فى الأدب :باب فى قتل الحيات، والترمذى بعد الحديث 1484)) فى الأحكام والفوائد :باب ما جاء فى قتل الحيات، والنسائى فى السير، كما فى "التحفة 3/488 "، والطحاوى فى "مشكل الآثار 4/94-95 "، والبغوى 3264)). وأخرجه بنحوه مسلم 362)(140)) من طريق أسماء بن عبيد عن أبى السائب، به .وأخرجه مختصراً الترمذى 1484)) من طريق عبيد الله بن عمر، عن صيفى، عن أبى سعيد .وانظر الحديث (5143).

انصَرَفَ، اَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ، وَقَالَ: تَرَى هٰذَا الْبَيْتَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اِنَّهُ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَأْذِنُهُ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ، وَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهِ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ: خُذْ سِلَاحَكَ فَاِنِّي اَخْشٰى عَلَيْكَ فَاَخَذَ سِلَاحَهُ ثُمَّ ذَهَبَ، فَاِذَا هُوَ بِامْرَاَتِهِ بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَهَيَّاَ لَهَا الرُّمْحَ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَاَصَابَتْهُ الْغَيْرَةُ، فَقَالَتِ: اكْفُفْ عَنْكَ رُمْحَكَ حَتّٰى تَرٰى مَا فِي بَيْتِكَ، فَدَخَلَ فَاِذَا حَيَّةٌ عَظِيمَةٌ مُنْطَوِيَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَاَهْوٰى اِلَيْهَا فَانْتَظَمَهَا فِيهِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهِ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتِ الْحَيَّةُ فِي رَاْسِ الرُّمْحِ وَخَرَّ الْفَتٰى صَرِيعًا، فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْفَتٰى اَمِ الْحَيَّةُ، قَالَ: فَجِئْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّحْيِيَهُ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوا، فَاِنْ رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

ابوسائب بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ میں ان کی نماز ختم ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ میں نے ان کے گھر میں پلنگ کے نیچے کسی چیز کی حرکت کرنے کی آواز سنی' تو وہ ایک سانپ تھا۔ میں اسے مارنے کے لئے اٹھنے لگا' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے اشارہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے گھر میں موجود کمرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تم اس کمرے کو دیکھ رہے ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: اس میں ہم میں سے ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ وہ نوجوان دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم اپنا ہتھیار ساتھ لے کر جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے حوالے سے اندیشہ ہے۔ اس نے اپنا ہتھیار لیا اور چلا گیا۔ جب وہ گھر پہنچا' تو اس کی بیوی دروازے سے باہر کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے وہ نیزہ اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ اسے غصہ آ گیا تھا۔ اس خاتون نے کہا: اپنے نیزے کو روک لو پہلے یہ دیکھ لو گھر کے اندر کیا ہے' جب وہ گھر کے اندر داخل ہوا' تو وہاں ایک بڑا سا سانپ موجود تھا جو فرش پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ شخص اس سانپ کی طرف بڑھا۔ اس نے اس نیزے میں اس کو پرو دیا پھر وہ اسے لے کر باہر آیا اور اس نے صحن میں اسے گاڑ دیا۔ نیزے کے سرے پر موجود سانپ میں حرکت ہوئی۔ (اس نے نوجوان کو ڈس لیا)' تو نوجوان تیزی سے نیچے گرا' یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ دونوں میں سے کون پہلے مرا ہے' وہ نوجوان یا وہ سانپ' راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ ہم نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اس نوجوان کو زندہ کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ جنات رہتے ہیں جو مسلمان ہو چکے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو (سانپ کی شکل میں) دیکھو' تو اسے تین دن تک آگاہ کرو اگر اس کے بعد وہ تمہارے سامنے آئے' تو اسے مار دو کیونکہ وہ شیطان ہو گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحَيَّاتِ الَّتِي أُبِيحَ قَتْلُهَا لِلْمَرْءِ

سانپوں کی اس صفت کا تذکرہ جنہیں مارنا آدمی کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے

5638 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ: فَمَنْ وَجَدَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَمَنْ لَمْ يَقْتُلْهُمَا فَلَيْسَ مِنَّا

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سانپوں کو مار دو (بطور خاص) دو دھاری دم کٹے ہوئے (کو ضرور مارو) کیونکہ یہ بینائی کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔"

ابن وھب کہتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہے۔

"جو شخص دو دھاری یا دم کٹے ہوئے سانپ کو پائے اور اسے نہ مارے وہ ہم میں سے نہیں۔"

5638- إسناده صحيح علي شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الطاهر، وهو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن السرح، فمن رجال مسلم .وأخرجه ابن ماجة (3535) في الطب :باب قتل ذي الطُّفيتين، عن أبي الطاهر بن السرح بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (2233) (130) في السلام :باب قتل الحيات وغيرها، عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن يونس، به .ولم يقل في حديثه " :ذا الطفيتين والأبتر "، وقال في أوله " :اقتلوا الحيات والكلاب ."وأخرجه أحمد 2/121 عن بشر بن شعيب بن أبي حمزة، عن أبيه، عن الزهري، بلفظ المؤلف .وأخرجه الحميدي (620) ، وأحمد 2/9، ومسلم (2233) (128) ، وأبو داود (5252) في الأدب :باب في قتل الحيات، والبغوي (3262) عن سفيان بن عيينة، عن الزهري به .وزاد في آخره :وكان ابن عمر يقتل كل حية وجدها، فرآه أبو لبابة أو زيد بن الخطاب، وهو يطارد حية، فقال :إنه قد نهي عن ذوات البيوت .زاد الحميدي :قال سفيان :كان الزهري أبداً يقول فيه :زيد أو أبو لبابة.وأخرجه بهذه الزيادة في آخره :عبد الرزاق (19616) ، وعنه أحمد 3/452، ومسلم (332) (130) ، والبغوي (3263) عن معمر، عن الزهري، به، إلا أن مسلماً لم يذكرها .وعلقه البخاري (3299) في بدء الخلق :باب قول الله تعالى :(وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ) عن عبد الرزاق.وأخرجه أيضاً البخاري (3297) و(3298) من طريق معمر، ومسلم (2233) (128) من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، كلاهما عن الزهري، به .زاد الزبيدي في روايته " :قال الزهري : ونرى ذلك من سُمَّيهما .والله أعلم "، وعند البخاري " :أبو لبابة "وحده.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ مَسْخِ الْجِنِّ مِنَ الْحَيَّاتِ الَّتِي تَأْوِي الدُّورَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ سانپوں میں سے مسخ شدہ جنات کو قتل کیا جائے جوگھروں میں پناہ لیتے ہیں

5639 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي تَكُوْنُ فِي الْبُيُوْتِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں موجود سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ اَنَّ مِنَ الْحَيَّاتِ الَّتِي تَكُوْنُ فِي الدُّورِ مِنْ مَسْخِ الْجِنِّ

اس روایت کا تذکرہ جو میرے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے گھروں میں رہنے والے سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہیں

5640 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَلْحَيَّاتُ مِنْ مَسْخِ الْجَانِّ كَمَا مُسِخَتِ الْخَنَازِيرُ وَالْقِرَدَةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5639- صحيح، وهو موصول بالإسناد الذي قبله .وأخرجه الطبراني13161)) و13205)) من طريقين عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به .وهذا إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن صالح، فمن رجال البخاري، وهو ثقة.

5640- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم2233))131)) عن محمد بن رمح وقتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن نافع أن أبا لبابة كلم ابن عمر ليفتح له باباً في داره يستقرب به إلى المسجد، فوجد الغلمة جلد جانٍّ، فقال عبد الله :التمسوه فاقتلوه، فقال أبو لبابة :لا تقتلوه، فإنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عن قتل الجنَّان التي في البيوت . وأخرجه بنحوه من طرق عن نافع في النهي عن قتل الجنان :مالك 2/975في الاستئذان :باب ما جاء في قتل الحيات، وأحمد 3/452 و453، والبخاري3312)) و3313)) في بدء الخلق :باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، و 4016)) و4017)) في المغازي :باب رقم 12)) ، ومسلم2233)) ، وأبو داود5253)) في الأدب :باب في قتل الحيات .وأخرجه بنحوه البخاري 3310)) و3311)) من طريق ابن أبي مليكة، عن ابن عمر ...

''سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہے جس طرح خنزیر بندر مسخ شدہ (مخلوق) ہیں۔''

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِي يُفَرَّقُ بِهَا بَيْنَ مَسْخِ الْجِنِّ وَبَيْنَ الْحَيَّاتِ عِنْدَ قَتْلِهِنَّ

اس علامت کا تذکرہ جس کی بنیاد پر مسخ شدہ جنّ اور عام سانپوں کے درمیان فرق کیا جائے گا جب جب انہیں مارا جائے

5641 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ هَوَامٌّ مِنَ الْجِنِّ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنْ رَآهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْيَقْتُلْهَا، فَاِنَّمَا هِيَ شَيْطَانٌ

(توضیح مصنف): مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَحْيَى هُوَ وَالِدُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَحْيَى صَاحِبِ الشَّافِعِيِّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنات سے تعلق رکھنے والے یہ جانور (یعنی سانپ) جب ان میں سے کوئی شخص اسے اپنے گھر میں دیکھے' تو وہ تین مرتبہ اسے تنبیہ کرے وہ اس کے بعد بھی اسے دیکھے' تو اسے مار دے کیونکہ وہ شیطان ہوگا''

محمد بن ابو یحییٰ نامی راوی ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ کے والد ہیں' جو امام شافعی کے شاگرد تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي لَيْسَتْ مِنْ مَسْخِ الْجَانِّ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے' جو مسخ شدہ جنّ نہیں ہیں

5642 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ، وَالْاَبْتَرَ

5641- حديث صحيح إسناده ضعيف .فضيل بن سليمان ذكره المؤلف في "الثقات"، وخالفه الأئمة فضعفوه، لكن الحديث تقدم برقم 5637)) من طريق آخر صحيح عن أبي سعيد بأطول مما هنا .وأخرجه أبو داود 5256)) في الأدب :باب في قتل الحيات، عن مسدد، عن يحيى، عن محمد بن أبي يحيى، قال :حدثني أبي أنه انطلق هو وصاحب له إلى أبي سعيد يعودانه، فخرجنا من عنده، فلقينا صاحباً لنا وهو يريد أن يدخل عليه، فأقبلنا نحن فجلسنا في المسجد، فجاء فأخبرنا أنه سمع أبا سعيد يقول ...فذكره .وهذا إسناد ضعيف لجهالة الراوي عن أبي سعيد.

5642- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي. وأخرجه الترمذي1483)) في الأحكام والفوائد :باب ما جاء في قتل الحيات، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وقال :حسن صحيح .وانظر5609)).

فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سانپوں کو مار دو بطور خاص دو دھاری والے اور دم کٹے ہوئے سانپ کو مار دو کیونکہ یہ بینائی کو رخصت کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ مِنَ الْحَيَّاتِ إِنَّمَا هُوَ مُسْتَثْنًى عَنْ جُمْلَةِ الْأَمْرِ بِقَتْلِهِنَّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' گھروں میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ ان کو مار دینے کے بملہ حکم سے مستثنیٰ ہیں

5643 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمًا، أَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا كُنْتُ أَدَعُ حَيَّةً إِلَّا قَتَلْتُهَا حَتّٰى رَآنِي أَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً مِنْ حَيَّاتِ الْبُيُوْتِ، فَنَهَيَانِي عَنْ قَتْلِهَا، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، فَقَالَا: إِنَّهُ نَهَى عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ

سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''سانپوں کو مار دو (بطورِ خاص) دو دھاری اور دُم کٹے سانپ کو مار دو' کیونکہ یہ نگاہ کو اچک لیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے جو بھی سانپ نظر آتا تھا' میں اسے مار دیتا تھا' یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا' میں اس وقت گھر میں نکل آنے والے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا' انہوں نے مجھے اسے مارنے سے منع کر دیا۔ میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں مارنے کا حکم دیا ہے۔ ان دونوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

5643- إسناده صحيح على شرط الشيخين .صالح :هو ابن كيسان . وأخرجه مسلم 2233) (130)) في السلام :باب قتل الحيات وغيرها، عن حسن الحلواني، عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وانظر (5638)).

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ قَتْلَ ذِى الطُّفْيَتَيْنِ مِنَ الْحَيَّاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی سانپوں میں سے دودھاری سانپوں کو مارنا ترک کردے

5644 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ - يَعْنِى الْحَيَّاتَ - وَمَنْ تَرَكَ قَتْلَ شَىْءٍ مِّنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب سے ہم نے ان سے لڑائی شروع کی ہے ہم نے انہیں سالم نہیں رہنے دیا۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی سانپوں کے بارے میں آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی) اور جو شخص خوف کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک کو مارنے کو ترک کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ قَتْلَ ذِى الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرِ مِنَ الْحَيَّاتِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ سانپوں میں سے دودھاری اور دم کٹے سانپ کو مار سکتا ہے

5645 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ، فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتّٰى اَبْصَرَهُ اَبُوْ لُبَابَةَ يُطَارِدُ حَيَّةً، فَقَالَ: اِنَّهُ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سانپوں کو اور دودھاری سانپ کو دم کٹے ہوئے سانپ کو مار دو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو رخصت کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔''

5644- إسناده حسن. وأخرجه الحميدي (1156)، وأحمد 2/247 عن سفيان، بهذا الإسناد. ولم يقل أحمد في روايته: "وَمَنْ تَرَكَ قَتْلَ شَىْءٍ مِّنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ منا." وأخرجه أحمد 2/432 عن يحيى، و 520 عن صفوان، وأبو داود (5248) عن إسحاق بن إسماعيل، عن سفيان، ثلاثتهم عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أبي هريرة. وله شاهد من حديث ابن عباس عند أحمد 1/230، وأبي داود (5250)، وإسناده صحيح.

5645- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم تخريجه عند الحديث رقم (5638).

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ مار دیتے تھے' یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک سانپ کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں (کو مارنے سے) منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعَةٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَالطُّيُوْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' چار قسم کے جانوروں اور پرندوں کو قتل کیا جائے

5646 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، بِعُكْبَرَا، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعَةٍ: الْهُدْهُدِ، وَالصُّرَدِ، وَالنَّمْلَةِ، وَالنَّحْلَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے ہدہد، صرد، چیونٹی اور شہد کی مکھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ لَا حَرَجَ عَلٰى قَاتِلِ النَّمْلَةِ اِذَا قَرَصَتْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ چیونٹی جب آدمی کو کاٹ لے' تو اسے مارنے والے شخص کو گناہ نہیں ہوگا

5647 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَقَالَ تَحْتَهَا، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِبَيْتِهِنَّ، فَتُحْرَقَ عَلٰى

5646- حديث صحيح .حبان بن علي العنزي -وإن كان ضعيفاً -قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق(8415)) ، ومن طريقة أحمد 1/332، والدارمي89-88-2/88، وأبو داود(5267)) في الأدب :باب في قتل الذر، وابن ماجة (3224)) في الصيد :باب ما ينهى عن قتله، والبيهقي 9/317عن مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابن عباس .وأخرجه البيهقي 9/317من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به .وأخرج أيضاً 9/317من طريق ابن وهب ويحيى بن سعيد، عن ابن جريج قال :حدثت عن الزهري، به .قال يحيى :ورأيت في كتاب سفيان، عن ابن جريج، عن ابن أبي لبيد، عن الزهريّ، يعني هذا الحديث.

5647- الإسناد الأول فيه انقطاع، والإسناد الثاني متصل صحيح، رجاله رجال الشيخين غير أشعت، فقد روى له أصحاب السنن، وعلق له البخاري، وهو ثقة .وأخرجه بالإسنادين النسائي 7/211عن إسحاق بن إبراهيم، به .وأخرجه أيضاً 7/211عن إسحاق بن إبراهيم، عن مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عن الحسن، عن أبي هريرة نحوه ولم يرفعه .وتقدم الحديث من طريق آخر برقم(5614)). وقوله " :فقال تحتها "من القيلولة، وهي النوم في القائلة :نصف النهار.

مَنْ فِيهَا، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: هَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ فِيْ عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: وَقَالَ الْاَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ فَاِنَّهُنَّ يُسَبِّحْنَ

❁❁ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا۔ اس درخت کے نیچے ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ لیا' تو ان کے حکم کے تحت چیونٹیوں کے بلوں کو آگ لگا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کیا (تمہیں کاٹنے والی) صرف ایک چیونٹی نہیں تھی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں'' یہ چیونٹیاں تسبیح کیا کرتی تھیں''۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتوں کو مار دینے کا حکم دینے کا تذکرہ

5648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهِ اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا تھا

5649 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ الْاُمَوِيُّ

5648- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ 2/969" في الاستئذان: باب ما جاء في أمر الكلاب. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/113، والدارمي 2/90، والبخاري (3323) في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم (1570) (43) في المساقاة: باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه وبيان تحريم اقتنائها إلا لصيد أو زرع أو ماشية ونحو ذلك، والنسائي 7/184 في الصيد والذبائح: باب الأمر بقتل الكلاب، وابن ماجه (3202) في الصيد: باب قتل الكلاب إلا كلب صيد أو زرع، والبيهقي 6/8، والبغوي (2778). زاد أحمد في روايته ": وقال: من اقتنى كلباً إلا كلب ماشية أو ضارية نقص من عمله كل يوم قيراطان " وزاد النسائي في روايته ": غير ما استثنى منها ." وأخرجه عبد الرزاق (19610)، وابن أبي شيبة 5/405و406، وأحمد 2/22-23و 101و117-116، ومسلم (1570) (44) و (45)، والبيهقي 6/8، والبغوي (2779) من طرق عن نافع به، وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. وأخرجه مسلم (1571)، والترمذي (1488) في الأحكام والفوائد: باب ما جاء من أمسك كلبًا ما ينقص من أجره، والنسائي 7/184-185، والبيهقي 6/9 من طريق حماد بن زيد .

عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ السَّبَّاقِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ قَالَتْ: فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ بِسَاطٍ لَنَا فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ بِهٖ مَكَانَهُ، فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ، فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى اِنَّهُ لَيَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: ایک دن نبی اکرم ﷺ صبح اٹھے' تو پریشان تھے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آج آپ کے چہرے کی رنگت تبدیل محسوس ہو رہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ گزشتہ رات مجھ سے ملنے کے لئے آئیں گے' لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اللہ کی قسم وہ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ دن اسی عالم میں (یعنی پریشانی کے عالم میں) گزار دیا پھر آپ کے ذہن میں کتے کے اس بچے کا خیال آیا جو ہمارے بستر کے نیچے تھا۔ آپ کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اس پر پانی چھڑکا شام کے وقت حضرت جبرائیل آئے وہ آپ اسے ملنے کے لئے آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا تم نے' تو مجھ سے وعدہ کیا تھا گزشتہ رات تم مجھ سے ملنے کے لئے آؤ گے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں' لیکن ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر

5649- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني فمن رجال البخاري. ابن السباق: هو عبيد. وأخرجه الطبراني (31/24) من طريق أبي يعلى الثوري، عن أبي صفوان، بهذا الإسناد مختصراً بلفظ: أن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمر بقتل الكلاب. وأخرجه بطوله مسلم (2105) في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان ..، وأبو داود (4157) في اللباس: باب في الصور، والبيهقي 1/242 و243 من طريق ابن وهب، والطبراني (1047/23) من طريق الليث بن سعد، كلاهما عن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/330، وأبو يعلى ورقة 329/1 من طريق محمد بن أبي حفصة، والنسائي 7/186 في الصيد: باب امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب، من طريق شعيب بن أبي حمزة، والطبراني (1046/23) من طريق عمارة بن أبي حفصة، وأبو يعلى ورقة 330-29، والطبراني (1048/23) و(32/24) من طريق سليمان بن كثير أربعتهم عن الزهري، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض. وأخرجه بنحوه النسائي 7/184 باب الأمر بقتل الكلاب، عن كثير بن عبيد، عن محمد بن حرب عن الزبيدي، عن الزهري، عن ابن السباق قال: أخبرتني ميمونة أن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال له جبريل عليه السلام: لكنّا لا ندخل بيتاً فيه كلب ولا صورة، فأصبح رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يومئذٍ فأمر بقتل الكلاب حتى إنه ليأمر بقتل الكلب الصغير.

موجود ہو۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا' یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ (کے محافظ) کتے کو بھی مارنے کا حکم دیا۔ البتہ بڑے باغ (کے محافظ) کتے کو آپ نے چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ نَقْصِ الْاَجْرِ عَنْ مُّقْتَنِي الْكِلَابِ اِلَّا اَجْنَاسًا مَعْلُومَةً مِنْهَا

کتوں کو پالنے والے شخص کے اجر میں کمی ہونے کا تذکرہ البتہ اس میں سے کچھ متعین قسم کے کتوں کا حکم مختلف ہے

5650 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا حَرْثٍ، نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی ایسا کتا پالتا ہے' جو شکار کرنے کے لئے یا دوسرے جانور کی حفاظت کے لئے ہو' تو اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذَا الْاَمْرِ زَجَرَ عَنْ قَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا جِنْسًا مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دینے کے بعد کتوں کو مار دینے سے منع کر دیا تھا البتہ ایک جنس کا حکم مختلف ہے

5651 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِالْكَلْبِ فَتَقْتُلُهُ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ

5650- إسناده قوي .غسان بن الربيع :روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "ثقاته 9/2 "، ومن فوقه ثقات على شرطهما غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 5/56، والنسائي 189-7/188في الصيد :باب الرخصة في إمساك الكلب للحراثة، من طريق عوف الأعرابي، وأحمد 5/57من طريق قتادة، كلاهما عن الحسن، بهذا الإسناد .وانظر 5655)) و5657)). وله شاهد من حديث أبي هريرة سيأتي بعد حديث، وآخره بعده من حديث ابن عمر.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کو مار دینے کا حکم دیا' یہاں تک کہ اگر کوئی عورت دیہات سے کتا ساتھ لے آتی' تو اسے بھی مار دیا جاتا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کو مارنے سے منع کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم دو نقطوں والے سیاہ رنگ کے کتے کو ضرور مارنا کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مُمْسِكِ الْكَلْبِ لِغَيْرِ النَّفْعِ

کسی فائدے کے بغیر کتے کو پالنے والے شخص کو ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ

5652 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کتا پالتا ہے اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے البتہ کھیت یا جانوروں (کی حفاظت کے لئے پالے جانے والے کتے کی اجازت ہے)''۔

5651- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير محمد بن مسلم بن تدرس، فقد روى لـه البـخاري مقروناً واحتج به مسلم .أبو عاصم :هـو الضحاك بن مخلد .وأخرجه أبو داود 2846)) في الصيد :بـاب في اتخاذ الكـلـب للصيد وغيره، عن يحيى بن خلف، عن أبي عاصم، بهذا الإسناد .إلى قوله " :عليكم بالأسود ."وأخرجه أحمد 3/333، ومسلم 1572)) في المساقاة :باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه، والبيهقي 6/10من طريق روح بن عبادة، عن ابن جريج، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 5/406، والبيهقي 6/10من طـريقين عن أبي الزبير، عن جابر قال :أمـرنـا رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بـقتل الكلاب، فقتلناها حتى إن كانت الأعرابية تجيء معها كلبها فنقتله، ثم قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لولا أن الكلاب أمة من الأمم أكره أن أفنيها، لأمرت بقتلها، ولكن اقتلوا منها كل أسود بهيم ذي عينين بيضاوين ."

5652- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم 1575)(59)) فـي المساقاة :بـاب الأمر بقتل الكلاب، عن إسـحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجة 3204)) في الصيد :بـاب الـنهي عن اقتناء الكلب إلا كلب صيد أو حرث أو ماشية، والبيهقي 6/10من طريقين عن الأوزاعي، به .وأخرجه أحمد 2/425و473، والبخاري 2322)) في الحرث والمزارعة : بـاب اقتناء الكلب للحرث، و 3324)) في بدء الخلق :بـاب إِذَا وَقَـعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، ومسلم 1575)(59)) ، والبيهقي 6/10مـن طـرق عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخـرجه أحمد 2/267، ومسلم 1575)(58)) ، وأبو داود 2844)) في الصيـد :بـاب فـي اتخاذ الكلب للصيد وغيره والترمذي 1490)) فـي الأحكام والعقائد :بـاب مـا جاء من أمسك كلبًا ما ينقص من أجـره، والنسائي 7/189في الصيد :بـاب الـرخـصة في إمساك الكلب للحرث، والبيهقي 1/251، والبغوي 2777)) من طريق الزهري، عن أبي سلمة، به .وأخرجه أحمد 2/345، وابن أبي شيبة5/409، ومسلم 1575)(57)) ، والنسائي 8/189، والبيهقي 1/251و 6/10من طرق عن أبي هريرة به .ولفظه عند بعضهم " :مـن اقتنى كلباً ليس بكلب صيد ولا ماشية ولا أرض فإنه ينقص من أجره قيراطان كل يوم ."

ذِكْرُ الْبَيَانِ اَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ قَدْ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ مُمْسِكِ الْكَلْبِ اَكْثَرَ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس روایت میں مذکور عدد سے زیادہ بھی اس شخص کے اجر میں کمی ہوسکتی ہے' جو کتا پالتا ہے

5653 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کتا پالتا ہے' جو کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو وہ اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ بِاِمْسَاكِهِ الْكَلْبَ عَبَثًا

اس بات کا تذکرہ' کسی وجہ کے بغیر کتے کو پالنے والے مسلمان کے اجر میں کتنی کمی ہوتی ہے

5654 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5653- إسناده صحيح على شرط البخاري، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 2/4 و55 و101 و113 و147، وابن أبي شيبة 5/409، ومالك 2/969 في الاستئذان: باب ما جاء في أمر الكلاب، والبخاري 5482)) في الذبائح والصيد: باب من اقتنى كلباً ليس بكلب صيد أو ماشية، ومسلم 1574))(50) في المساقاة: باب الأمر بقتل الكلاب، والترمذي 1487)) في الأحكام والفوائد: باب ما جاء من أمسك كلباً ما ينقص من أجره والنسائي 7/188 في الصيد: باب الرخصة في إمساك الكلب للصيد، والبيهقي 6/9، والبغوي 2775)) من طرق عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/27 و37 و47 و60 و71 و79 و147 و156، وابن أبي شيبة 5/408، والبخاري 5480)) و5481)) ، ومسلم 1574)) 51)) و52)) و53)) و54)) و55)) و56)) ، والترمذي 1488)) ، والنسائي 7/187، و188 و189 باب الرخصة في إمساك الكلب للحرث، والبيهقي 6/9 من طرق عن عبد الله بن عمر، به.

5654- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر 5652)).

''جو شخص کوئی ایسا کتا پالتا ہے' جو کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِثْنَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ الْحَرْثِ وَالْمَاشِيَةِ مِنْ بَيْنِ عُمُومِ الْإِمْسَاكِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے کتے کو پالنے کی (ممانعت) کے عمومی حکم میں سے کھیت اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کا استثناء کیا ہے اور اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے' اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے

5655 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو لوگ بھی ایسا کتا پالتے ہیں' جو شکار کرنے کے لئے یا کھیت کی حفاظت کے لئے یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا اَرَادَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجْرَهُ عَنْ قَتْلِ الْكِلَابِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مارنے کی ممانعت کے ذریعے کیا مراد لیا تھا

5656 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ:

5655- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، وقد تقدم برقم 5650)). وانظر 5656)) و 5657)) . عبد الأعلى: هو عبد الأعلى بن عبد الأعلى السامي البصري.

5656- سعيد بن عبيد :فكره المؤلف في "الثقات 8/260 "، وأخرج حديثه هذا عن أبي خليفة، به .وأبو سفيان بن العلاء :ذكره البخاري في "تاريخه 9/39 "، وعنه ابن أبي حاتم 382-9/381فقال :قال يحيى :كنت أشتهي أن أسمع من أبي سفيان حديث الحسن عن عبد الله بن مغفل، كان يقول فيه :حدثني ابن مغفل .كان شعبة يروي عنه، وروى عنه وكيع .وباقي سنده ثقات. وأخرجه أحمد 5/54عن وكيع، عن أبي سفيان بن العلاء ، بهذا الإسناد.قلت :وأخرج أحمد 5/56عن عبد الصمد، حدثنا الحكم بن عطية قال :سألت الحسن عن الرجل يتخذ الكلب في داره، قال :حدثني عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال " :من اتخذ كلباً نقص من أجره كل يوم قيراط " ..وانظر 5650)) و 5656)) و 5657)).

كُنَّا فِي جَنَازَةِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ، وَمَعَنَا شُعْبَةُ، فَلَمَّا دُفِنَ، قَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى قَبْرِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَنْ حَدَّثَكَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ، وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَدَّثَنِي فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، وَاَوْمَاَ اِلَى مَسْجِدِ الْجَامِعِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ اَبِي سُفْيَانَ سَعْدٌ وَلَقَبُهُ سُلْسٌ، وَلَيْسَ لِاَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ فِي الدُّنْيَا حَدِيثٌ مُسْنَدٌ غَيْرَ هٰذَا، وَهُوَ اَخُو اَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، وَاَبُوْ عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ اسْمُهُ زَبَّانُ، وَهُمْ اَرْبَعَةٌ: اَبُوْ مُعَاذٍ وَعُمَرُ

❀❀ سید بن عبید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ابوسفیان بن علاء کے جنازے میں شریک ہوئے ہمارے ساتھ شعبہ بھی تھے جب ابوسفیان کو دفن کر دیا گیا' تو شعبہ نے کہا: ان صاحب نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے ابوسفیان کی قبر کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا: یہ کہتے ہیں: میں نے حسن سے کہا آپ کو کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کتے ایک باقاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے' تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا۔''

تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے' اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے انہوں نے اس مسجد میں مجھے یہ حدیث بیان کی تھی حسن نے جامع مسجد کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسفیان نامی راوی کا نام سعد ہے ان کا لقب ''سلس'' ہے۔ ابوسفیان بن علاء کے حوالے سے دنیا میں اس کے علاوہ اور کوئی مسند حدیث موجود نہیں ہے۔ یہ ابوعمرو بن علاء کے بھائی تھے اور عمرو بن علاء کا نام زبان تھا۔ یہ چار بھائی تھے۔ (ان کے علاوہ دو بھائیوں کے نام) ابومعاذ اور عمر ہیں۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ كُلِّهَا

نبی اکرم ﷺ کا تمام کتوں کو مار دینے کا حکم دینے کا ارادہ کرنے کا تذکرہ

5657 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ،

5657- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري، وقد تقدم في التعليق السابق أن الحسن سمع هذا الحديث من عبد الله بن مغفل .وأخرجه أبو داود 2845)) في الصيد :باب في اتخاذ الكلب للصيد وغيره، عن مسدد بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 7/185في الصيد :باب صفة الكلاب التي أمر بقتلها، عن عمران بن موسى، عن يزيد بن زريع، به .وأخرجه أحمد 4/85و5/56-57، والترمذي 1486)) في الأحكام والفوائد :باب ما جاء في قتل الكلاب، وابن ماجة 3205)) في الصيد :باب النهي عن اقتناء الكلب إلا كلب صيد أو حرث أو ماشية، من طرق عن يونس، به .وفي لفظ بعضهم " : قيراطان ."وقال الترمذي :حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 5/54و 56و57، والترمذي 1486)) و 1489)) في الأحكام والفوائد :باب ما جاء من أمسك كلباً ما ينقص من أجره، والنسائي 7/188 في الصيد :باب الرخصة في إمساك الكلب للحرث، والدارمي 2/90، والطحاوي 4/54، والبغوي 2776)) و 2780)) من طرق عن الحسن، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، فَاقْتُلُوْا مِنْهَا الْاَسْوَدَ الْبَهِيْمَ قَالَ: وَاَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ حَرْثٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ: وَكُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُصَلِّيَ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا نُصَلِّيَ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ، فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر ایک کتے باقاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے' تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا البتہ تم ان میں سے سیاہ فام کتے کو مار دیا کرو۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کوئی ایسا کتا پالتے ہیں جو کھیت کی حفاظت یا شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر سکتے ہیں البتہ ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کریں کیونکہ وہ شیاطین سے پیدا کئے گئے ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ مِنَ الْكِلَابِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالے سیاہ کتے کو مار دینے کا حکم دیا

5658 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، وَلٰكِنِ اقْتُلُوا الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ الْبَهِيْمَ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر کتے ایک باقاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے' تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا البتہ تم ان میں سے سیاہ فام کتے کو مار دو کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِصَاحِبِ الْحَرْثِ اقْتِنَاءَ الْكِلَابِ لِيَنْتَفِعَ بِهَا

کھیت والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کتا پال سکتا ہے

5658- حديث صحيح، رجاله ثقات، وقد تقدم تخريجه برقم (5651).

تاکہ وہ اس کے ذریعے نفع حاصل کرلے

5659 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الْحَرْثِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیت (کی حفاظت کے لئے) کتا پالنے کی اجازت دی ہے۔

5659- إسناده قوي، عم أحمد بن خالد: هو الوليد بن عبد الملك بن عبد الله الحراني وذكره المؤلف في "الثقات" 9/227فقال: يروي عن ابن عيينة، وعيسى بن يونس، وأهل الجزيرة. وحدثنا عنه ابن أخيه أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَبُو بدر بحران وغيره من شيوخنا: مستقيم الحديث إذا روى عن "الثقات"، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين. وانظر 5650)) و5655)) و5656)) و5657)).

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَالتَّشَاجُرِ وَالتَّهَاجُرِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

باب! مسلمانوں کے آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھنے، ایک دوسرے سے حسد کرنے

ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے اور ایک دوسرے سے مخالفت رکھنے اور ایک دوسرے سے لاتعلق رہنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' مسلمان ایک دوسرے سے بغض رکھیں یا حسد کریں' یا ایک دوسرے سے پیٹھ پھیریں

5660 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُوْنُوا عِبَادًا لِلّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو آپس میں حسد نہ رکھو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندے بھائی' بھائی بن کے رہو کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔''

5660- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ 2/907 في حسن الخلق :باب ما جاء في الهجرة، ومن طريقه أخرجه البغوي 6076)) في الأدب :باب الهجرة، وفي "الأدب المفرد 398) ") ، ومسلم 2559)23)) في البر والصلة والآداب :باب تحريم التحاسد والتباغض والتدابر، وأبو داود 4910)) في الأدب :باب فيمن يهجر أخاه المسلم، وأبو نعيم في " الحلية 3/374 "، والبغوي 3522)). وأخرجه أحمد 3/110 و 165 و 199 و 255، والحميدي 1183)) ، والطيالسي 2091)) ، وعبد الرزاق 20222)) ، والبخاري 6065)) في الأدب :باب ما ينهى عن التحاسد والتدابر ومسلم 2559)23)) ، والترمذي 1935)) في البر والصلة :باب ما جاء في الحسد، وأبو يعلى 3549)) و 3550)) و 3551)) و 3612)) ، وأبو نعيم 3/374، والبيهقي في "السنن 7/303 "و 10/232 وفي "الآداب 300) ") من طرق عن الزهري، به.وأخرجه أحمد 3/209 و 277 و 283، ومسلم 2559)24)) ، وأبو يعلى 3261)) و 3771)) من طريقين عن أنس.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُشَاحَنَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِذِ الْغُفْرَانُ يَكُونُ عَنِ الْمُشَاحِنِ بَعِيدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف ہو کیونکہ آپس میں اختلاف رکھنے والوں سے مغفرت دور ہوتی ہے

5661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيَقُالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دی جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کی مغفرت کر دیتا ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو صرف اس آدمی کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو۔ یہ حکم دیا جاتا ہے ان دونوں کا جائزہ لیتے رہو' جب تک یہ صلح نہیں کرتے۔ (ان کی مغفرت نہیں ہوگی) ان دونوں کا جائزہ لیتے رہو' جب تک یہ صلح نہیں کرتے۔ (ان کی مغفرت نہیں ہوگی)''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْهِجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ لَيَالٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' مسلمان آپس میں تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کریں

5662 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ لِاُمِّهَا،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ: وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ حِينَ بَلَغَهَا ذٰلِكَ: اِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرًا اَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حِينَ طَالَتْ هِجْرَتُهَا لَهُ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيهِ اَحَدًا وَلَا اَحْنَثُ فِي

5661- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه الطيالسي 2403)) من طريق وهيب، وأبو القاسم البغوي في " الجعديات 3061) ") من طريق أبي غسان محمد بن مطرف، كلاهما عن سهيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو محمد البغوي 3524)) عن علي بن الجعد، عن أبي غسان محمد بن مطرف، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، به. وقد تقدم برقم 3644)) ، وسيأتي برقم5663)) و5666)) و5667)) و5668)).

5662- حديث صحيح. ابن أبي السري متابع ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "المصنف "برقم15851)) ومن طريقه أخرجه أحمد. 4/327وأخرجه البخاري6073)) في الأدب :باب الهجرة، من طريق شعيب، عن الزهري، به.

نَذْرِي الَّذِي نَذَرْتُ أَبَدًا، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَقَالَ لَهُمَا: نَشَدْتُكُمَا بِاللّٰهِ إِلَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ فِي قَطِيعَتِي، فَأَقْبَلَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَقَدِ اشْتَمَلَا عَلَيْهِ بِبُرْدَيْهِمَا حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِيهِ نَدْخُلُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلَا، فَقَالَا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمِ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ عَائِشَةُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا اقْتَحَمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ وَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَاعْتَنَقَهَا وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِ عَائِشَةَ، وَيَقُولَانِ لَهَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَمَّا عَمِلْتِيهِ، وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَلَمَّا أَكْثَرَا عَلَى عَائِشَةَ التَّذْكِرَةَ، طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمْ وَتَبْكِي، وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ أَعْتَقَتْ عَنْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، ثُمَّ كَانَتْ بَعْدَمَا أَعْتَقَتْ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً تَبْكِي حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: عَائِشَةُ هِيَ خَالَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ لِأَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزبيرِ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أُخْتُ عَائِشَةَ

✿✿ عوف بن حارث جوسیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریبی عزیز ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کچھ فروخت کرنے پر یا عطیے کے طور پر کوئی چیز دینے پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یہ کہا کہ اللہ کی قسم یا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایسا کرنے سے باز آجائیں گی' یا میں انہیں تصرف کرنے سے روک دوں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک جب یہ بات پہنچی' تو انہوں نے کہا: اللہ کے نام پر مجھ پر یہ نذر لازم ہے' اب میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گی جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان سے لاتعلقی زیادہ ہوگئی' تو عبداللہ بن زبیر نے ان کی خدمت میں سفارش پیش کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم میں اس کے بارے میں کسی کی سفارش کو قبول نہیں کروں گی اور میں نے جو نذر مانی ہے کبھی اس کی خلاف ورزی نہیں کروں گی۔ جب زیادہ عرصہ گزر گیا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود سے بات کی۔ یہ دونوں صاحبان بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں سے کہا: میں آپ دونوں کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے جائیں کیونکہ ان کے لئے ایسی نذر ماننا جائز نہیں ہے' جس میں وہ مجھ سے تعلق توڑ لیں' تو مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے۔ ان دونوں نے اپنی چادریں ان پر ڈال دیں اور ان دونوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ ان دونوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نازل ہو اے ام المومنین! کیا ہم اندر آجائیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم دونوں آجاؤ۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم سب آجائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں تم سب آجاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا پتہ نہیں تھا کہ ان دونوں کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی ہے۔ جب یہ حضرات اندر داخل ہوئے' تو حضرت عبداللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہما نے پردہ ہٹایا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ان کو گلے لگالیا وہ روتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو واسطے دینے لگے۔ حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو واسطہ دیا اور ان دونوں نے ان سے کہا: آپ نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہنا جائز نہیں ہے' جب ان دونوں صاحبان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو زیادہ واعظ و نصیحت کی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں' یاد کروانا شروع کیا اور رونا شروع کر دیا اور یہ کہا میں نے نذر مانی ہے نذر کا معاملہ شدید ہوتا ہے۔

'لیکن وہ دونوں صاحبان ان کے ساتھ مسلسل بات کرتے رہے' یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بات چیت کرنا شروع کر دی۔

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی نذر کے عوض میں چالیس غلام آزاد کئے۔ چالیس غلام آزاد کرنے کے بعد بھی وہ روتی رہتی تھیں' یہاں تک کہ ان کی چادران کے آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّهْجُرَ الْمَرْءُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے

5663 - (سند حدیث): **اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:**

(متن حدیث): **تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ، يَقُوْلُ: رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا**

⊛⊛ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' ماسوائے ان دو افراد کے' جو ایک دوسرے سے لاتعلق ہوں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کے معاملے کو یوں ہی رہنے دو' جب تک یہ آپس میں صلح نہیں کر تے۔''

5663- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم برقم ((3644)) و ((5661)) وسيأتي برقم ((5666)) و ((5667)) و ((5668)).

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَمَّنْ مَاتَ وَهُوَ مُهَاجِرٌ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَوْقَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثِ

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ' جوایسی حالت میں مرتا ہے'

جو اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق ہو

5664 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا كَانَا عَلَى صِرَامِهِمَا، وَإِنَّ أَوَّلَهُمَا فَيْئًا يَكُونُ سَبْقُهُ بِالْفَيْءِ كَفَّارَةً لَهُ، وَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامَهُ رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ، وَإِنْ مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ يُرِيدُ بِهِ إِنْ لَمْ يَتَفَضَّلِ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِمَا بِالْعَفْوِ عَنْ إِثْمِ صِرَامِهِمَا ذَلِكَ

✿✿ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے وہ' جب تک اپنی ناراضگی پر ثابت رہتے ہیں۔ اس وقت تک حق سے منہ موڑے رہتے ہیں اور جو شخص ان میں سے (ناراضگی ختم کرنے میں) پہل کرتا ہے' تو اس کا پہل کرنا اس کا کفارہ بن جاتا ہے۔ وہ دوسرے شخص کو سلام کرے اور دوسرا شخص اس کے سلام کو قبول نہ کرے' تو فرشتے اسے سلام کا جواب دیتے ہیں اور دوسرے شخص کو شیطان سلام کا جواب دیتا ہے اگر وہ دونوں اپنی ناراضگی پر مسلسل رہیں' تو وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہوں گے' اور جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: اگر اللہ تعالیٰ ان کی اس ناراضگی پر اپنے فضل کے تحت معافی نہ فرمائے۔ (تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے)

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لِمَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ بِهِ أَوْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ

5664- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه، فمن رجال مسلم. أبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو، ويزيد الرشك: هو يزيد بن أبي يزيد الضبعي. وأخرجه أحمد 4/20، والطبراني 454) /22) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد 402) ") و407)) ، والطبراني 455) /2) من طريق عبد الوارث، عن يزيد الرِّشك، به. وأورده الهيثمي في "المجمع 8/66 "، ونسبه لأحمد وأبي يعلى، وقال: رجال أحمد رجال الصحيح.

نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق میں سے جس کی وہ چاہے مغفرت کرنے کا تذکرہ ماسوائے اس شخص کے جو کسی کو اس کا شریک ٹھہراتا ہو یا جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ کوئی ناچاقی ہو

5665 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَغَيْرُهُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خُلَيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَطَّلِعُ اللّٰهُ اِلَى خَلْقِهِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور شرک کرنے والے اور قطع تعلق کرنے والے کے علاوہ ساری مخلوق کی مغفرت کر دیتا ہے۔"

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا غَيْرَ الْمُشَاحِنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ عِنْدَ عَرْضِ اَعْمَالِهِمْ عَلٰى بَارِئِهِمْ جَلَّ وَعَلَا فِيْهِمَا

ہر پیر اور جمعرات کے دن جب لوگوں کے اعمال نامے خالق کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو مسلمانوں سے لاتعلقی اختیار کرنے والے شخص کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا سب کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ

5666 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5665- حديث صحيح بشواهده، رجاله ثقات إلا أن فيه انقطاعاً، مكحول لم يلق مالك بن يخامر . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة 512) " ، والطبراني في "الكبير 215) /20 " عن هشام بن خالد، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع " 8/65وقال :رواه الطبراني في "الكبير "و "الأوسط "، ورجالهما ثقات.وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 5/191 "من طريق أزهر بن المرزبان، عن عتبة بن حماد، به.وفي الباب عن أبي موسى الأشعري عند ابن ماجة 1390)) ، وابن أبي عاصم 510)) ، واللالكائي 763)). وعن أبي هريرة عند البزار 2046)). وعن أبي ثعلبة عند ابن أبي عاصم 511)) ، واللالكائي 760)). وعن أبي بكر عند البزار 2045)) ، وابن خزيمة في "الوحيد "ص 90، وابن أبي عاصم 509)) ، واللالكائي في "السنة750) ". وعن عوف بن مالك عند البزار 2048)). وعن عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/176. وعن عائشة عند الترمذي 739)) ، وأحمد 6/238، وابن ماجة1389)) ، واللالكائي 764)) . وهذه الشواهد وإن كان في كل واحد منهما مقال تقوى حديث الباب.

5666- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد "برقم 411)) ، والبيهقي في "الآداب " 304)) ، والبغوي 3523)) من طريق مالك، بهذا الإسناد وقد تقدم برقم 3644)) و 5661)) و 5663)) ، وسيأتي 5667)) و 5668)).

(متن حدیث): تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بندے کی مغفرت کر دیتا ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' ماسوائے اس شخص کے' جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو' تو یہ کہا جاتا ہے۔ ان دونوں کا معاملہ مؤخر کر دو' جب تک یہ صلح نہیں کرتے ان دونوں کا معاملہ مؤخر کر دو' جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ غَيْرِ الْمُشَاحِنِ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ

ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کا لاتعلقی کا اختیار کرنے والے کے علاوہ تمام گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ

5667 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ: يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اتْرُكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا فِي الْمُوَطَّأِ مَوْقُوفٌ مَا رَفَعَهُ عَنْ مَالِكٍ اِلَّا ابْنُ وَهْبٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر ہفتے میں دو مرتبہ لوگوں کے اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ پیر کے دن اور جمعرات کے دن' تو ہر مومن شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ ماسوائے اس بندے کے' جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو' تو یہ حکم دیا جاتا ہے: ان دونوں کے معاملے کو یوں ہی رہنے دو' جب تک یہ دونوں رجوع نہیں کر لیتے۔ (یعنی صلح نہیں کر لیتے)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ''موطا'' میں موقوف روایت کے طور پر منقول ہے امام مالک کے حوالے سے

5667- إسناده صحيح على شرط مسلم .وقد تقدم برقم 3644)) و5661)) و5663)) و5666)) ، وسيأتي برقم 5668)) 2/909 . في حسن الخلق :باب ما جاء في المهاجرة، قال ابن عبد البر فيما نقله عنه الزرقاني في "شرح الموطأ" :267-4/266 كذا وقفه يحيى وجمهور الرواة، ومثله لا يقال بالرأي، فهو توقيف بلا شك، وقد رواه ابن وهب عن مالك، وهو من أجل أصحابه، فصرح برفعه.

اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر صرف ابن وہب نے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ غَيْرِ الْمُشَاحِنِ مِنْ عِبَادِهِ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ

ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کا 'لاتعلقی اختیار کرنے والے کے علاوہ' اپنے تمام بندوں کی مغفرت کردینے کا تذکرہ

5668 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر ایسے مسلمان بندے کی مغفرت کردی جاتی ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا' ہو ماسوائے اس شخص کے' جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو' تو یہ حکم ہوتا ہے ان دونوں کے معاملے کو مؤخر کردو' جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ الْمُتَهَاجِرَيْنِ مَنْ كَانَ بَادِئًا بِالسَّلَامِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ 'لاتعلقی اختیار کرنے والے دو افراد میں سے زیادہ بہتر وہ ہے' جو ان میں سے سلام میں پہل کرتا ہے

5669 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا،

5668– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر 5666)). إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 907-2/906في حسن الخلق :باب ما جاء في المهاجرة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/422، والبخاري 6077)) في الأدب: باب الهجرة، ومسلم2560)) في البر والصلة :باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي، وأبو داود 4911)) في الأدب :باب فيمن يهجر اخاه المسلم، والبغوي 3521)) ، والطبراني 3950)). وأخرجه أحمد 5/416 و 421و422، والطيالسي 592)) ، والبخاري 6237)) في الاستئذان باب السلام للمعرفة وغير المعرفة، ومسلم 2560)) ، والترمذي 1932)) في البر والصلة: باب ما جاء في كراهية الهجر للمسلم، والبيهقي10/63، والطبراني3949)) و 3951)) ... و3960)) من طرق عن الزهري به.

5669– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

وَخَيْرُهُمَا الَّذِىْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔ جب یہ دونوں ملیں تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے۔ ان دونوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ مِنَ الْمُتَهَاجِرَيْنِ كَانَ خَيْرَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، لاتعلقی اختیار کرنے والوں میں جو شخص سلام میں پہل کرے وہ ان دونوں میں بہتر شمار ہوتا ہے

5670 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا السَّامِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِىْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔ یوں کہ جب وہ دونوں ملیں، تو یہ بھی منہ پھیر لے وہ بھی منہ پھیر لے ان دونوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا۔"

5670- إسناده قوى حماد بن سلمة :روى عن عطاء قبل الاختلاط .وقد تقدم برقم 328)).

بَابُ التَّوَاضُعِ وَالْكِبْرِ وَالْعُجْبِ

باب! تواضع، تکبر، خود پسندی کے بارے میں احکام

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوَاضُعِ وَتَرْكِ التَّكَبُّرِ وَالتَّعْظِيمِ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ تواضع کو باقاعدگی سے اختیار کرے، تکبر کو ترک کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے سامنے خود کو عظیم سمجھنے سے باز رہے

5671 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ اِزَارِی، فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے' جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سَلْمَانُ الْاَغَرُّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں سلمان اغر نامی راوی منفرد ہے

5672 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ، بِالْاَبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

5671– رجاله ثقات إلا أن ابن فضيل -وهو محمد -روى عن عطاء بن السائب بعد الاختلاط. وأخرجه ابن ماجة (4175) في الزهد :باب البراءة من الكبر والتواضع، من طريق عبد الرحمن المحاربي، عن عطاء، بهذا الإسناد. قال البوصيري في "الزوائد 264/1: "هذا إسناد رجاله ثقات إلا أن عطاء بن السائب اختلط بأخرة ولم يعرف حال عبد الرحمن بن محمد المحاربي هل روى عنه قبل الاختلاط أو بعده .وذكر له حديث أبي هريرة المتقدم شاهداً له.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا:

(متن حدیث): اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ اِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ اَدْخَلْتُهُ فِي النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے' جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں داخل کر دوں گا۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَوَاضَعَ فِي جُلُوسِهِ بِتَرْكِ الْاَسْبَابِ الَّتِي تُؤَدِّي اِلَى التَّكَبُّرِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے: وہ بیٹھنے کے دوران تواضع اختیار کرے اور ان طریقوں کو ترک کر دے' جو تکبر کی طرف لے کر جاتے ہیں

5673 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْفِزُ عَلَى رُكْبَتِهِ وَلَا يَتَّكِئُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھتے تھے' آپ وہ ٹیک نہیں لگایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّكَاءِ الْمَرْءِ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِهِ فِي جُلُوسِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص بیٹھتے ہوئے اپنی پیٹھ کے پیچھے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے

5674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ:

5672– معاذ بن محمد وأبوه وجده ذكرهم المؤلف في "الثقات" 9/177 و 7/378 و 5/422، وفي "التهذيب" 9/463: مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عن أبيه، عن جده عن أبي، وعنه ابنه معاذ، قال ابن المديني: لا نعرف محمداً ولا أباه، وهو إسناد مجهول. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 191 من طريق إبراهيم بن سعيد الجوهري، بهذا الإسناد= .

5674– المغيرة بن عبد الرحمن الحرّاني: روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير الشريد، فمن رجال مسلم، لكن ابن جريج مدلس، وقد عنعن. وأخرجه أحمد 4/388، وأبو داود (4848) في الأدب: باب في الجلسة المكروهة، والحاكم 4/269، والطبراني (7242)، والبيهقي 3/236 من طرق عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني (7243) من طريق مندل، عن ابن جريج، به.

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ قَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَاءَ ظَهْرِهِ

حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھ کر اس کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح بیٹھے ہوئے ہو؟ جس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں جن پر غضب نازل کیا گیا۔

ابن جریج نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: انہوں نے اپنی ہتھیلیاں اپنی پشت کے پیچھے زمین پر رکھی ہوئی تھیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ لَا يَأْنَفَ مِنَ الْعَمَلِ الْمُسْتَحْقَرِ فِي بَيْتِهِ بِنَفْسِهِ وَإِنْ كَانَ عَظِيمًا فِي أَعْيُنِ الْبَشَرِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے: وہ اپنے گھر میں معمولی سے کام کرنے میں کوئی الجھن محسوس نہ کرے' اگرچہ لوگوں کی نظر میں وہ کوئی بڑا آدمی ہو

5675 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

5675– إسناده قوى على شرط مسلم. وأخرجه أبو نعيم فى "حلية الأولياء 8/331 "من طريق أحمد بن سعيد، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد 541) "، والترمذى فى "الشمائل 335) "، والبغوى 3676)) من طريق عبد الله بن صالح، وأخرجه أبو يعلى 4873)) من طريق الليث بن سعد، كلاهما عن معاوية بن صالح، به .وقد سقط من المطبوع من "شرح السنة "من السند " :معاوية بن صالح ." تنبيه :ذكرت فى "شرح السنة "عن سند الترمذى فيه عبد الله بن صالح كاتب الليث سيىء الحفظ وقد تبين من هذا التخريج أنه قد تابعه عليه ابن وهب والليث بن سعد . وأخرجه أحمد 6/206، والبخارى 676)) فى الأذان :باب من كان فى حاجة أهله فأقيمت الصلاة فخرج، و 5363)) فى النفقات :باب خدمة الرجل فى أهله، و 6039)) فى الأدب :باب كيف يكون الرجل فى أهله، والترمذى 3489)) فى صفة القيامة :باب رقم 45)) ، وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى "ص 20، والبغوى 3678)) من طرق عن شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن الأسود قال :سألت عائشة :ما كان النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع فى بيته؟ قالت :كان يكون فى مهنة أهله فإذا حضرت الصلاة خرج إلى الصلاة. وأخرجه أبو الشيخ ص 21من طريق عقيل بن خالد، عن الزهرى قال :سئلت رضى الله عنها :كيف كان خلق رسول الله فى بيته؟ فقالت : كأحدكم يرفع شيئاً ويضعه، وكان أحب العمل إليه الخياطة .وهذا منقطع بين الزهرى وعائشة. وأخرجه أبو يعلى 847)) من طريق ابن جريج، عن مجاهد، عن عائشة .وانظر 5676)) و 5677)).

(متن حدیث): اَنَّهَا سُئِلَتْ: مَا كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ اِلَّا بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، كَانَ يَفْلِي ثَوْبَهٗ، وَيَحْلِبُ شَاتَهٗ، وَيَخْدُمُ نَفْسَهٗ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے دریافت کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: آپ ایک عام انسان کی طرح اپنے کپڑے دھو لیتے تھے اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور اپنے کام خود کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5676 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَيُّ شَيْءٍ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: مَا يَفْعَلُ اَحَدُكُمْ فِي مِهْنَةِ اَهْلِهٖ، يَخْصِفُ نَعْلَهٗ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهٗ، وَيَرْقَعُ دَلْوَهٗ

عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اے ام المومنین جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں موجود ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: وہی کچھ جو تم میں سے کوئی بھی شخص کام کاج کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے۔ اپنے کپڑے کو سی لیتے تھے اور اپنے ڈول کو مرمت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ التَّرَفُّعِ بِنَفْسِهٖ فِي بَيْتِهٖ عَنْ خِدْمَتِهٖ، وَاِنْ كَانَ لَهٗ مَنْ يَكْفِيهِ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ اپنے گھر میں اپنے ذاتی کاموں کے سلسلے میں خود کو بلند ثابت کرنے سے اجتناب کرے اگرچہ اس کے پاس ایسا شخص موجود ہو جو اس کی جگہ پہ کام کر سکتا ہو

5677 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سُئِلَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: كَانَ يَخِيطُ ثَوْبَهٗ،

5676– إسناده صحيح .حسين بن مهدي :روى لـه الترمذي وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "المصنف "برقم20492))، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد.6/167

وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَعْمَلُ مَا يَعْمَلُ الرِّجَالُ فِي بُيُوتِهِمْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے دریافت کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: آپ اپنے کپڑے سی لیتے تھے اپنے جوتے کو گانٹھ لیتے تھے اور وہ سارے کام کر لیتے تھے جو مرد گھروں میں کر لیتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَضْعِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ تَكَبَّرَ عَلٰى عِبَادِهٖ، وَرَفْعِهٖ مَنْ تَوَاضَعَ لَهُمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو شخص اللہ کے بندوں کے سامنے خود کو بڑا ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے اور جو ان کے سامنے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سر بلندی عطا کرتا ہے

5678 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ دَرَجَةً يَرْفَعُهُ اللّٰهُ دَرَجَةً، حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ، وَمَنْ يَتَكَبَّرْ عَلَى اللّٰهِ دَرَجَةً يَضَعُهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِيْ اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ، وَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ يَعْمَلُ فِيْ صَخْرَةٍ صَمَّاءَ لَيْسَ عَلَيْهِ بَابٌ وَلَا كُوَّةٌ، لَخَرَجَ مَا غَيَّبَهُ لِلنَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ دَرَجَةً يُرِيْدُ بِهٖ مَنْ تَوَاضَعَ لِلْمَخْلُوْقِيْنَ فِي اللّٰهِ، فَاَضْمَرَ الْخَلْقَ فِيْهِ، وَقَوْلُهُ: وَمَنْ يَتَكَبَّرْ اَرَادَ بِهٖ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ فَاَضْمَرَ الْخَلْقَ فِيْهِ اِذِ الْمُتَكَبِّرُ عَلَى اللّٰهِ كَافِرٌ بِهٖ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجے کی تواضع اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے' یہاں تک کہ اسے

5677- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مسند أبي يعلى "برقم 4876)). وأخرجه أحمد 6/121 و260، والبخاري في "الأدب المفرد 539) "، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 21من طرق عن مهدي بن ميمون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/167، وعبد الرزاق 20492))، والبخاري في "الأدب المفرد 540) "، وأبو يعلى4653)) من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أبو الشيخ ص 20من طريق حماد بن أسامة، عن هشام بن عروة، عن رجل، عن عائشة، به .وانظر 5675)) و5676)).

5678- إسناده ضعيف، دراج -وهو ابن سمعان أبو السمح -ضعيف في حديثه عن أبي الهيثم . وأخرجه ابن ماجه 4176)) في الزهد :باب البراءة من الكبر والتواضع، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . قال البرصيري في "الزوائد :264/1 "هذا إسناد ضعيف، دراج بن سمعان أبو السمح المصري وإن وثقه ابن معين، وأخرج له ابن حبان في "صحيحه "، فقد قال أبو داود وغيره : حديثه مستقيم إلا ما كان عن أبي الهيثم .وقال ابن عدي :عامة أحاديث دراج مما لا يتابع عليه .قلت :وانظر الحديث3248)).

اعلیٰ علیین میں شامل کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ایک درجے کا تکبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ نیچے کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اسفل سافلین میں شامل کر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایسی سالم چٹان کے اندر کوئی عمل کرے جس کا کوئی دروازہ اور کوئی کھڑکی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو بھی ظاہر کر دے گا' جسے آدمی نے لوگوں سے چھپایا ہوا تھا خواہ وہ کوئی بھی چیز ہو"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے۔" اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مخلوق کے ساتھ تواضع اختیار کرتا ہے' تو اس میں لفظ مخلوق محذوف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "جو شخص تکبر کرتا ہے" اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ تکبر کا معاملہ کرتا ہے یہاں پر بھی لفظ مخلوق محذوف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف تکبر کرنے والا شخص' تو کافر ہو جائے گا۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْمُسْتَكْبِرِ الْجَوَّاظِ اِنْ لَمْ يَتَفَضَّلِ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ

متکبر شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت اسے معاف نہ کیا

5679 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ، كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، وَاَهْلُ النَّارِ كُلُّ مُسْتَكْبِرٍ جَوَّاظٍ

❀❀ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کیا میں اہل جنت کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ ہر کمزور اور غریب شخص (جنتی ہے) اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کر دے اور ہر متکبر اور سخت مزاج شخص جہنمی ہے۔"

5680 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

5679– إسناده صحيح على شرط الشيخين. معبد بن خالد: هو الجدلي من جديلة قيس الكوفي. وأخرجه الطيالسي 1238))، والبخاري 6657)) في الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ)، ومسلم 2853))46)) في الجنة وصفة نعيمها وأهلها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة..، وأبو يعلى 1477))، والبيهقي 10/194 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/306، والبخاري 4918)) في التفسير: باب (عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ)، و 6071)) في الأدب: باب الكبر، ومسلم 2853))47))، والترمذي 2605)) في صفة جهنم: باب رقم 13))، وابن ماجة 4116)) في الزهد: باب من لا يُؤْبَهُ له، والبغوي 3593)) من طريق سفيان، عن معبد بن خالد، به.

الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ مَعْنَيَانِ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا وَهُوَ الَّذِيْ نَوَّعْنَا لَهُ النَّوْعَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ اَرَادَ بِهٖ جَنَّةً عَالِيَةً يَدْخُلُهَا غَيْرُ الْمُتَكَبِّرِيْنَ، وَقَوْلُهُ: وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اَرَادَ بِهٖ نَارًا سَافِلَةً يَدْخُلُهَا غَيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَصْلًا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ، اَرَادَ بِالْكِبْرِ الشِّرْكَ، اِذِ الْمُشْرِكُ لَا يَدْخُلُ جَنَّةً مِنَ الْجِنَانِ اَصْلًا، وَقَوْلُهُ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ اَرَادَ بِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُلُوْدِ، حَتّٰى يَصِحَّ الْمَعْنَيَانِ مَعًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں اس میں سے ایک وہ ہے' جسے ہم نے ایک نوع میں بیان کیا ہے پھر جنت میں ایسا شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے وزن کے جتنا تکبر ہو اس کے ذریعے جنت کا بلند درجہ مراد ہے جہاں وہ لوگ داخل ہوں گے جو تکبر نہیں کیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو' اس کے ذریعے جہنم کا وہ نیچے والا حصہ مراد ہے جہاں وہ لوگ داخل ہوں گے جو مسلمان نہیں ہوں گے۔

اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے: جنت میں سرے سے کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا اور یہاں تکبر سے مراد شرک ہے کیونکہ مشرک شخص سرے سے جنت میں کبھی بھی داخل نہیں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: ہمیشہ کے لئے ایسا نہیں ہوگا اس طرح سے دونوں مفہوم درست ہو جائیں گے۔

5680– إسناده صحيح .إبراهيم بن الحجاج السامي :روى لـه النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .عبد العزيز بن مسلم :هو القسملي المروزي .وقد تقدم برقم224)).

ذِكْرُ نَفْيِ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِلٰى مَنْ جَرَّ ثِيَابَهُ خُيَلَاءَ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی طرف نظر رحمت کرنے کی نفی کرنے کا تذکرہ' جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکاتا ہے

5681 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ الَّذِيْ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةٍ غَيْرِ مَا ذَكَرْنَاهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' جو چند ایسی چیزوں کے بارے میں ہے' جو اس کے علاوہ ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

5682 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ جَرَّ الْاِزَارِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ اَهْلِهَا، وَعَزْلَ الْمَاءِ عَنْ مَحِلِّهِ، وَضَرْبَ الْكِعَابِ، وَالصُّفْرَةَ، وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ

5681- إسناده صحيح على شرط مسلم .المقابری -وهو يحيى بن أيوب -من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وقد تقدم برقم5443)) و 5444)).

5682- عبد الرحمن بن حرملة :قال ابن المدينی :لا أعلم روى عنه شیء إلا من هذا الطريق، ولا نعرفه فی أصحاب عبد الله، وقال البخاری :5/270لم يصح حديثه، وقال ابن أبی حاتم :5/222-223سألت أبی عنه، فقال :ليس بحديثه بأس، انما روى حديثاً واحداً، ما يمكن أن يعتبر به، ولم أسمع أحداً ينكره أو يطعن عليه، وأدخله البخاری فی كتاب "الضعفاء "، وقال أبی: يحول منه .وذكره المؤلف فی "الثقات 5/95 "، وباقی رجاله ثقات . وأخرجه أبو داود 4222)) فی الخاتم :باب ما جاء فی خاتم الذهب، والنسائی 8/140فی الزينة :باب الخضاب بالصفرة، من طريقين عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/380و397، والبيهقی 7/232و 9/350من طريقين عن الرُّكين بن الربيع، به .وانظر ما بعده . وضرب الكعاب :هی فصوص النرد .

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہبند لٹکانے کو اور (خواتین کے) اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے زینت ظاہر کرنے کو اور عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنے' پانسہ کھیلنے' پیتل (کی انگوٹھی پہننے یا زرد رنگ استعمال کرنے) اور بالوں کی رنگت تبدیل کرنے کو اور تعویذ لٹکانے کو اور دم کرنے کو ناپسند کرتے تھے البتہ معوذات (یعنی معوذتین یا پناہ والی دعاؤں) کا حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں معتمر بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے

5683 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَشُعْبَةُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ عَشْرًا: تَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَخَاتَمَ الذَّهَبِ، وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ، وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَالتَّمَائِمَ، وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالصُّفْرَةَ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا، وَعَزْلَ الْمَاءِ عَنْ مَحِلِّهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ سفید رنگ (کے بالوں کی رنگت) تبدیل کرنے، سونے کی انگوٹھی پہننے، پانسہ کھیلنے، دم کرنے، تعویذ لٹکانے، تہبند لٹکانے، زرد (رنگ)، ناجائز طور پر زینت ظاہر کرنے اور پانی (یعنی مادۂ تولید) کو اس کے مخصوص مقام سے الگ کرنے (ان سب کاموں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِعْجَابِ الْمَرْءِ بِمَا اُوتِيَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ وَتَبَخْتُرِهِ فِي شَيْءٍ مِّنْهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کا اس چیز پر خود پسندی میں مبتلا ہونا جس کا تعلق اس فانی دنیا سے ہے اور ان میں سے کسی چیز کی وجہ سے خود پر فخر کرنا منع ہے

5684 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ،

(متن حدیث): اَنَّ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ اَتَى اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اِنَّكَ تُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

5683- هو مكرر ما قبله .وأخرجه أحمد 1/439 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَلْ سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ فِي حُلَّتِي هٰذِهِ؟ فَقَالَ: لَوْلَا مَا اَخَذَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِي الْكِتَابِ مَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ، سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ اِذْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ، فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے اس حلہ کے بارے میں کوئی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا اگر وہ حکم نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بیان کیا ہے' تو میں تم لوگوں کو کوئی حدیث بیان نہ کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تکبر کے ساتھ چل رہا تھا اس کے بالوں اور چادروں نے اسے خود پسندی کا شکار کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دن تک اس میں دھنستا رہے گا''۔

5684- إسناده على شرط مسلم .أبو رافع :هو نفيع بن رافع الصائغ المدني نزيل البصرة . وأخرجه أحمد 2/413، ومسلم (2088)(50) فى اللباس والزينة :باب تحريم التبختر فى المشى مع إعجابه بثيابه، من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/315و 390و 56و 492و531، وهو فى "صحيفة همام "برقم 65)) ، والبخارى 5789)) فى اللباس :باب من جرَّ ثوبه من الخيلاء ، ومسلم2088)(49)) ، والبغوى3355)) من طرق عن أبى هريرة، به.

بَابُ الْإِسْتِمَاعِ الْمَكْرُوهِ وَسُوءِ الظَّنِّ وَالْغَضَبِ وَالْفُحْشِ

باب: ناپسندیدہ بات کو سننے، برا گمان رکھنے، غصہ کرنے اور فحش گفتگو کرنے (کے بارے میں احکام)

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مَا اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَكْرَهُوْنَ مِنْهُ ذٰلِكَ

اس شخص کی سزا کی صفت کا تذکرہ' جو کچھ لوگوں کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرتا ہے' حالانکہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں

5685 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّهُ يُعَذَّبُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا الرُّوحَ، وَمَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَيُعَذَّبُ عَلٰى ذٰلِكَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تصویر بنائے گا اسے یہ عذاب دیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اسے یہ عذاب دیا جائے گا اور جو شخص چھپ کر کسی کی باتیں سنے گا جب کہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا''۔

ذِكْرُ صَبِّ الْآنُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ آذَانِ الْمُسْتَمِعِيْنَ اِلٰى حَدِيْثِ اَقْوَامٍ يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ

قیامت کے دن ایسے شخص کے کانوں میں سیسہ انڈیلے جانے کا تذکرہ'

5685- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة، فمن رجال البخارى. أيوب :هو ابن أبى تميمة كيسان السختيانى. وأخرجه الحميدى 531))، وأحمد 1/216و359، والبخارى7042)) فى التعبير :باب من كذب فى حلمه، والطبرانى11855)) و11960))، والبيقى فى "السنن7/269 "، وفى "الآداب988) ")، والبغوى3818)) من طرق عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد1/246، والطبرانى 11831))، و11923)) من طرق عَنْ عكرمة، به. وانظر ما بعده، وسيأتى برقم5848)).

جو لوگوں کی بات چھپ کر سنتا ہے جسے وہ لوگ پسند نہیں کرتے

5686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ، حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ، صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا' یہاں تک کہ اسے اس تصویر میں روح پھونکنی پڑے گی اور وہ نہیں پھونک سکے گا' جو شخص لوگوں کی بات سنے گا' حالانکہ وہ لوگ اسے بات نہ سنانا چاہتے ہوں۔ اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا' وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگوائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ بِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں میں سے کسی کے بارے میں بھی برا گمان رکھنے کی ممانعت کا تذکرہ

5687 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ

5686- إسناده صحيح على شرط البخاري .وقوله " :بين شعيرتين "تحرف في الأصل إلى "شعرتين "، والتصحيح من " التقاسيم 12 "لوحة .237وأخرجه أبو داود 5024)) في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، والترمذي 1751)) في اللباس :باب ما جاء في المصورين، والنسائي 8/215في الزينة .باب ذكر ما يكلف أصحاب الصور يوم القيامة، من طرق عن حماد، بهذا الإسناد . وقال الترمذي :حديث حسن صحيح وانظر الحديث الذي قبله، وسيأتي برقم5848)).

5687- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الزناد .هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج :هو عبد الرحمن بن هرمز . وهو في "الموطأ 2/907-908 "في حسن الخلق :باب ما جاء في المهاجرة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/465و517، البخاري6066)) في الأدب :باب (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ) ، ومسلم2563))28)) في البر والصلة :باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها، وأبو داود 4917)) في الأدب :باب في الظن، والبغوي 3533)) ، والبيهقي 6/85و 8/333و10/231وأخرجه أحمد 2/245عن سفيان، عن أبي الزناد، به.وأخرجه البخاري 5143)) في النكاح :باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع، والبيهقي 7/180من طريق جعفر بن ربيعة، عن الأعرج، به .وأخرجه همام في " صحيفته "رقم 6)) ت رفعت فوزي عبد المطلب وأحمد 2/312و 342و 470و 482و 492و 504و539، وعبد الرزاق 20228)) ، والبخاري 6064)) في الأدب :باب ما ينهى عن التحاسد والتدابر، و 6724)) في الفرائض :باب تعليم الفرائض، ومسلم 2563))29)) والبغوي 3534)) من طرق عن أبي هريرة، به.وأخرج الشطر الثاني أحمد 2/277و 287و 288و 360 و 389و 393و 394و 446و 465و 469و 480و 501و512، ومسلم2563)) و 30)) و 31)) و2564))32)) و 33)) و 34)) باب تحريم ظلم المسلم، من طرق عن أبي هريرة .وطوّله بعضهم.

مَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادًا لِلّٰهِ اِخْوَانًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو۔ ایک دوسرے کے پوشیدہ معاملات جاننے کی کوشش نہ کرو۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے دوری اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْجُلُوْسِ لِمَنْ غَضِبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَّالِاضْطِجَاعِ اِذَا كَانَ جَالِسًا

جو شخص غصے میں آ جائے' تو اگر وہ کھڑا ہوا ہو' تو اسے بیٹھنے اور اگر بیٹھا ہوا ہو' تو لیٹ جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5688 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِى هِنْدَ، عَنْ اَبِى حَرْبِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِى ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا ہو' تو اسے بیٹھ جانا چاہئے اگر اس کا غصہ ختم ہو جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے لیٹ جانا چاہئے۔''

5688- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه انقطاعاً، لأن أبا حرب لا يعرف له سماع من أبى ذر، قال فى "التهذيب :12/69 "أبو حرب بن أبى الأسود الدؤلى البصرى روى عن ابيه وأبى ذر، والصحيح عن أبيه، قلت :لكن وصله أحمد 5/152عن أبى معاوية، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِى هِنْدٍ، عَنْ أَبِى حَرْبِ بن أبى الأسود، عن أبى الأسود، عن أبى ذر .وهذا سند صحيح على شرط مسلم .أبو معاوية :هو محمد بن خازم .وأخرجه أبو داود 4783)) فى الأدب :باب ما يقال عند الغضب، والبغوى 3584)) عن أحمد بن حنبل، عن أبى معاوية، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داود 4783)) عن وهب بن بقية، عن خالد، عن داود، عن بكر أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أبا ذر، بهذا الحديث .وهذا مرسل.قال الإمام الخطابى :القائم :متهىء للحركة والبطش، والقاعد: دونه فى هذا المعنى، والمضطجع ممنوع منهما، فيشبه أن يكون النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إنما أمره بالقعود لئلا تبدو منه فى حال قيامه وقعوده بادرة يندم عليها فيما بعد.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ ذَمِّ النَّفْسِ عَنِ الْخُرُوجِ إِلَى مَا لَا يُرْضِي اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا بِالْغَضَبِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ لازم ہے: وہ اپنے آپ کو غضب کے عالم میں ایسی چیز کی طرف جانے سے روکے' جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی (یعنی اسے ناپسند ہوتی ہے)

5689 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ وَهُوَ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْ لِیْ قَوْلًا يَنْفَعُنِی اللّٰهُ بِهٖ، وَاَقْلِلْ لَعَلِّی لَا اُغْفِلُهُ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَعَادَ لَهُ مِرَارًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَرْجِعُ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَغْضَبْ

احنف بن قیس اپنے چچا حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بیان کیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے اور مختصر بات بتایئے گا تاکہ میں اس سے غفلت کا شکار نہ ہو جاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا۔ انہوں نے کئی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ انہیں یہی جواب دیتے رہے: تم غصہ نہ کرنا۔

5690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ لِیْ قَوْلًا وَاَقْلِلْ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَاَعَادَ عَلَيْهِ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبْ اَرَادَ بِهٖ اَنْ لَا تَعْمَلَ

5689- إسناده صحيح على شرط مسلم غير صحابيه جارية بن قدامة، فقد روى له النسائي في "مسند علي ." وأخرجه الطبراني (2096) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/34 و372، وابن أبي شيبة 8/532-533، والطبراني (2093) و(2094) و(2103) و(2106) ، والحاكم 3/615 من طرق عن هشام بن عروة، به . وأخرجه أحمد 5/370، والطبراني (2100) و(2107) من طرق عن ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن عروة، به. وأخرجه الطبراني (2101) من طريق محمد بن كريب، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ عمه جارية . وأخرجه أبو يعلى في "مسنده 315/2 "من طريق أبي معاوية، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن الأحنف بن قيس، عن جارية بن قدامة، عن عم أبيه . وأخرجه الطبراني (2104) من طريق عبدة بن سليمان، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن الأحنف بن قيس، عن عم له من بني تميم، عن جارية. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/533، والطبراني (2105) من طريق عبدة بن سليمان، عن هشام عن أبيه، عن الأحنف، عن جارية، عن ابن عم له من بني تميم .وأخرجه الطبراني (2097) من طريق علي بن مسهر، عن هشام، عن أبيه، عن الأحنف، عن جارية، أن عمه أتى النبي ...

عَمَلًا بَعْدَ الْغَضَبِ مِمَّا نَهَيْتُكَ عَنْهُ، لَا أَنَّهُ نَهَاهُ عَنِ الْغَضَبِ، إِذِ الْغَضَبُ شَيْءٌ جِبِلَّةٌ فِي الْإِنْسَانِ، وَمُحَالٌ أَنْ يُنْهَى الْمَرْءُ عَنْ جِبِلَّتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا، بَلْ وَقَعَ النَّهْيُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ عَمَّا يَتَوَلَّدُ مِنَ الْغَضَبِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ

حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کوئی بات ارشاد فرمائیں اور مختصر بات عنایت کیجئے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غصہ نہ کرنا ان صاحب نے دوبارہ آپ سے یہی سوال کیا' تو آپ نے یہی فرمایا تم غصہ نہ کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "تم غصہ نہ کرنا" اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: غصے میں آنے کے بعد تم کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے میں نے منع کیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ غصہ انسان کی فطرت میں شامل ہے اور یہ بات ناممکن ہے' آدمی کو اس کی فطرت میں شامل موجود کسی چیز سے منع کیا جائے بلکہ یہ ممانعت اس چیز کے بارے میں ہے' جو غصے کے نتیجے میں سامنے آتی ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْخُرُوجِ إِلَى مَا لَا يُرْضِي اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ الْإِحْتِدَادِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ غصے کے عالم میں اس چیز کی طرف جانے سے بچے جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی ہے

5691 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الصُّرَعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ، قَالَ: الصُّرَعَةُ الَّذِي يُمْسِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم پچھاڑ دینا کسے کہتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ کہ آدمی دوسروں کو پچھاڑ دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھڑنا (یا طاقت) یہ ہے' آدمی غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔

5690- هو مكرر ما قبله .واخرجه احمد 3/484و5/34، والطبراني 2095)) ، والخطيب في "تاريخه 3/108 "عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد

5691- إسناده صحيح على شرط مسلم .محمد بن خلاد ومحمد بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين .واخرجه ابن أبي شيبة 8/532، ومن طريقه أبو داود4779)) في الأدب :باب من كظم غيظاً، عن أبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد.وقد تقدم برقم2950)).

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لِمَنِ اعْتَرَاهُ الْغَضَبُ

جس شخص کو غصہ آ جائے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ ' وہ مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے

5692 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ

۞۞ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کی بحث ہوگئی۔ ہم اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے غصے کے عالم میں اپنے ساتھی کو برا کہنا شروع کیا۔ اس شخص کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسے کلمے کے بارے میں پتہ ہے' اگر یہ اسے پڑھ لے' تو اسے جو غصہ آ رہا ہے وہ ختم ہو جائے گا وہ کلمہ اعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم ہے۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا: کیا تم نے سنا نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا ہے' تو اس نے کہا: میں پاگل نہیں ہوں۔ (یعنی میں نے سن لیا ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْفُحْشِ وَالْبَذَاءِ لِلْمَرْءِ فِي اَسْبَابِهِ

آدمی کے لیے اپنے معمولات میں فحش گفتگو اور بدزبانی پر عمل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5692– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري 6115)) في الأدب :باب الحذر من الغضب، والبغوي 1333)) عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/394، وابن أبي شيبة 8/533، والبخاري 3282)) في بدء الخلق :باب صفة إبليس وجنوده، و 6048)) في الأدب:باب ما ينهى عن السباب واللعن، ومسلم 2610)(109)) و 110)) في البر والصلة والآداب :باب فضل من يملك نفسه عند الغضب، وأبو داود 4781)) في الأدب :باب ما يقال عند الغضب، والحاكم 2/441، والطبراني 6488)) و 6489)) من طرق عن الأعمش، به.

5693–حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يعلى بن مملك، فقد روى له البخاري في "الأدب المفرد "، وأبو داود والترمذي، وذكره المؤلف في "الثقات .5/556 "وله طريق آخر صحيح تقدم عند المؤلف برقم 481)).

(متن حدیث): إِنَّ اَثْقَلَ مَا وُضِعَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال میں لکھی جانے والی سب سے زیادہ وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے اور اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے“۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ مِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کا فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرنے کا تذکرہ

5694 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَقَالَ: تُصَلِّي اِلَى قَبْرِهِ؟ فَقَالَ: اِنِّي اُحِبُّهُ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا قَبِيحًا، ثُمَّ اَدْبَرَ، فَانْصَرَفَ اُسَامَةُ، فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ اِنَّكَ آذَيْتَنِي، وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَاِنَّكَ فَاحِشٌ مُتَفَحِّشٌ

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ مروان بن حکم آیا' تو اس نے دریافت کیا کہ آپ قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے ہیں' تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ مروان نے انہیں بری بات کہی پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا' تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی اور بولے: تم نے مجھے اذیت پہنچائی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

5694- إسناده حسن، رجال ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، فقد روى له البخارى تعليقاً، ومسلم متابعة، وأصحاب السنن، وهو صدوق .وأخرجه الطبراني في "الكبير 405) ") من طريق علي بن المديني، عن وهب بن جرير، لهذا الإسناد .ولفظه :رأيت أسامة بن زيد عند حجرة عائشة يدعو، فجاء مروان فأسمعه كلاماً، فقال أسامة :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول " :إن اللهَ عَزَّ وجَلَّ يُبغض الفاحش البذىء ."وأورده الهيثمي في "المجمع 8/64 "وقال :رجاله ثقات . وأخرج المرفوع منه الطبراني في "الكبير 399) ") و404)) ، وفي "الأوسط 330) ") ، والخطيب في "تاريخ بغداد " 13/188من طريقين عن عثمان بن حكيم، عن محمد بن أفلح مولى أبي أيوب، عن أسامة . وأخرجه أحمد 5/202عن حسين بن محمد، عن أبي معشر، عن سليم مولى ليث، عن أسامة .أبو معشر ضعيف، وسليم مولى ليث لا يعرف . وأورده الهيثمي في " المجمع 8/64 "وقال :رواه أحمد والطبراني في "الكبير "و "الأوسط "بأسانيد، وأحد أسانيد الطبراني رجاله ثقات.

''بے شک اللہ تعالیٰ فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔''
اور تم فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُتَفَحِّشِ الَّذِي يُبْغِضُهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

بدزبانی کرنے والے شخص کی صفت کا تذکرہ جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

5695 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَثْقَلَ مَا وُضِعَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ *

❁❁ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
''قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال میں رکھی جانے والی سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنِ اتُّقِيَ فُحْشُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں میں بدترین وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی بدزبانی سے بچنے کی کوشش کی جائے

5696 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ: بِئْسَ الرَّجُلُ، اَوْ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَرَجَ، كَلَّمَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْتَ بِئْسَ الرَّجُلُ، اَوْ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ شَرُّ النَّاسِ مَنْ يُتَّقَى النَّاسُ فُحْشَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی جب

5695- صحيح، وهو مكرر (5693)).

5696- حديث صحيح .هشام بن عمار :روى له البخاري تعليقاً ومتابعة، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن حرملة، فمن رجال مسلم .وقد تقدم برقم (4538)).

نبی اکرم ﷺ نے اس کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ برا شخص ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اپنے خاندان کا برا فرد ہے جب وہ شخص اندر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ خوش اخلاقی کی جب وہ چلا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ ﷺ نے تو یہ کہا تھا یہ برا شخص ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اپنے خاندان کا برا فرد ہے لیکن جب وہ اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہوتا ہے جس کی بدزبانی سے لوگ بچنے کی کوشش کریں۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُتَخَاصِمَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو ناپسند کرنے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جھگڑا کرتا ہے

5697 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو''

5697- إسناده صحيح. يوسف بن سعيد بن مسلّم: روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. حجاج بن محمد: هو المصيصي الأعور، وابن أبي ملكية: هو عبد الله بن عُبيد الله بن أبي ملكية التيمي المدني. وأخرجه البيهقي 10/108من طريق محمد بن إسحاق، عن حجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/55 و63و205، والبخاري 2457)) في المظالم: باب قول الله تعالى: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾، و4523)) في تفسير سورة البقرة: باب ﴿وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾، و7188)) في الأحكام: باب الألد الخصم، ومسلم 2668)) في العلم: باب في الألد الخصم، والترمذي 2976)) في تفسير القرآن: باب ومن سورة البقرة والنسائي 8/247-248في آداب القضاة: باب الألد الخصم، والبيهقي10/108، والبغوي2499)) من طرق عن ابن جريج، به.

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَمَا لَا يُكْرَهُ

باب! کون سی قسم کا کلام ناپسندیدہ ہے اور کون سی قسم کا ناپسندیدہ نہیں ہے

ذِكْرُ تَخَوُّفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ قِلَّةَ حِفْظِهِمْ اَلْسِنَتَهُمْ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے حوالے سے اس اندیشے کا شکار ہونا کہ وہ اپنی زبانوں کی حفاظت کم کریں گے

5698 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ سُوَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ جَدَّهُ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَكْثَرُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: هٰذَا ، وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ

✿✿ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر (اس پر) استقامت اختیار کرو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس بات کا اندیشہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لِسَانَ الْمَرْءِ مِنْ اَخْوَفِ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ آدمی کی زبان ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں اس کے حوالے سے اندیشہ ہے

5698- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن أبي السويد، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"5/363، وقال :يروي عن جده سفيان بن عبد الله الثقفي، روى عن الزهري. وأخرجه أحمد 3/413و 4/384- 385، والدارمي 2/296، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة4/20"، والطبراني "6398"، وابن أبي الدنيا في "الصمت"1""، والخطيب في "تاريخه2/370"و9/234و 454من طريق شعبة وهشيم، عَنْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن سفيان =

5699 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ، قَالَ: قُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْمَعْنٰى فِيْ اَخْذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانَهٗ بِيَدِهٖ وَقَالَ: هٰذَا ، وَقَدْ اَمْكَنَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ: اللِّسَانُ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْخُذَ لِسَانَهٗ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَالِمًا بِالْعِلْمِ الَّذِيْ كَانَ يُعَلِّمُ النَّاسَ، فَاَرَادَ اَنْ يَّسْبِقَ نَفْسَهٗ اِلَى الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ الَّذِي اسْتُعْلِمَ، فَعَلِمَ بِاَنَّهٗ اَخْبَرَ السَّائِلَ بِاَنَّ اَخْوَفَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ اَنْ يُّوْرِدَ صَاحِبَهُ الْمَوَارِدَ، وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْبِضَ عَلَيْهِ، وَلَا يُطْلِقَهٗ، فَعَمِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ يَعْلَمُهٗ اَوَّلًا، حَتّٰى يُفَصِّلَ مَوَاضِعَ الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيْمِ

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر استقامت اختیار کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز کا اندیشہ ہے۔راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور پھر ارشاد فرمایا: اس کا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی زبان پکڑنا اور یہ فرمانا: ''یہ''۔اس کا مطلب یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لفظ ''زبان'' ارشاد فرمانا چاہ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کے بارے میں علم تھا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تعلیم دینی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم کے بارے میں عمل کرنے کے حوالے سے پہلے اپنی ذات سے آغاز کیا جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے والے کو یہ بات بتائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کے حوالے سے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے' زبان والا شخص مشکل میں پھنس سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھے اسے کھلا نہ چھوڑے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی تعلیم دینی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اس پر خود عمل کیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علم اور تعلیم کے مقامات کو تفصیل سے بیان کر دیں۔

5699- حديث صحيح، عبد الرحمن بن ماعز ويقال :ماعز بن عبد الرحمن، ويقال :محمد بن عبد الرحمن بن ماعز، كما سيأتي برقم "5700"و "5702" ذكره المؤلف في "الثقات ,5/109"وروى عنه جمع، أخرج له الترمذي والنسائي، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .عبد الله :هو ابن المبارك . وأخرجه أحمد ,3/413والترمذي "2410"في الزهد :باب ماجاء في حفظ اللسان ,وابن أبي الدنيا في "الصمت "6" "من طرق عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه الدارمي2/298عن أبي نعيم، عن إبراهيم بن إسماعيل بن=

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لِسَانَ الْمَرْءِ مِنْ اَخْوَفِ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ عَصَمَنَا اللّٰهُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ مِّنْ شَرِّهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کی زبان ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہر مسلمان کو اس کے شر سے محفوظ رکھے

5700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ، قَالَ: قُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَشَدُّ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ

❁❁ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو میرا پروردگار اللہ تعالیٰ اور پھر استقامت اختیار کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بارے سب سے زیادہ اندیشہ کس بات کا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس کا۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَفِظَ لِسَانَهٗ عَمَّا لَا يَحِلُّ

ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ' جو اپنی زبان کی ان چیزوں کے حوالے سے حفاظت کرتا ہے' جو جائز نہیں ہیں

5701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّتَوَكَّلْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ اَتَوَكَّلْ لَهُ الْجَنَّةَ

❁❁ حضرت سہل سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مجھے دو جبڑوں کے درمیان (موجود زبان) کے بارے میں ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

5700- اسناد صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم، أبو حازم :هو سلمة بن دينار. وأخرجه الترمذي "2408"في الزهد :باب ما جاء في حفظ اللسان عن محمد بن عبج الأعلى، بهذا الإسناد .وقال :حسن صحسح غريب. وأخرجه أحمد 5/333،والبخاري "6474"في الرقاق :باب حفظ اللسان، و "6807"في الحدود :باب فضل من ترك الفواحش، والطبراني"5960"،وابن أبي الدنيا في "الصمت"3""، والبيهقي في "السنن8/166"،وفي"الآداب"393""، والبغوي "4122"من طرق عن عمر بن علي، به.

5701- حديث صحيح، وهو مكرر "5699"و ."5700"الزبيدي :هو محمد بن الوليد

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حِفْظِ لِسَانِهِ، لِأَنَّ تَعَاهُدَ اللِّسَانِ أَوَّلُ مَطِيَّةِ الْعُبَّادِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے کیونکہ زبان کی حفاظت کرنا عبادت گزار لوگوں کا پہلا کام ہے

5702 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَاعِزِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَامِرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيَّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: رَبِّيَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَكْثَرُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ،

(توضیح مصنف): ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَاعِزُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَهُوَ مُتْقِنٌ

❁❁ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ کس بات کا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور پھر فرمایا: اس کا۔

ماعز نامی راوی کا نام ماعز بن عبدالرحمٰن ہے یہ بات زبیدی نے بیان کی ہے اور یہ راوی متقن ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَنْ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ فَمِهِ، وَفَرْجِهِ رُجِيَ لَهُ دُخُولُ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اپنے منہ اور شرمگاہ کے حوالے سے محفوظ ہو گیا اس کے جنت میں داخلے کی امید کی جا سکتی ہے

5703 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ وُقِيَ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَرِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

5702– إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير ابن عجلان ـ واسمه محمد ـ فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق، وأبو خالد الأحمر ـ وهو سليمان بن حيان ـ وثقه غير واحد من الأئمة، وقال ابن معين: صدوق، وليس بحجة، وذكر له ابن عدى عدة أحاديث أخطأ فيها، فمثله يكون حسن الحديث.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو دو جبڑوں کے درمیان (موجود زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان (موجود شرم گاہ) کے شر سے بچالیا گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْبَذَاءَ فِي اَسْبَابِهٖ، اِذِ الْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے معمولات میں بدزبانی پر عمل پیرا ہو' کیونکہ بدزبانی جفا کا حصہ ہے

5704 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذُرَيْحٍ، بِعُكْبَرَا قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ، وَالْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بدزبانی جفا کا حصہ ہے اور جفا جہنم میں لے جاتی ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ قَالَ هُجْرًا فِي كَلَامِهٖ

جو شخص کلام کے دوران کوئی بری بات کہہ دیتا ہے اسے صدقہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5705 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ

5705- حديث صحيح، ابن أبي السري - وهو محمدبن المتوكل - قد توبع، ومَنْ فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق."15931" "ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد2/309، ومسلم "1647"في الأيمان :باب "من حلف باللات والعزى، فليقل :لا إله إلا الله"، وأبو داود "3247"في الأيمان والنذور :باب الحلف بالأنداد .وأخرجه البخاري "6107" في تفسير سورة النجم، و "6650"في الأيمان :باب لا يحلف باللات والعزى ولا بالطواغيت، ومن طريقه البغوي "2433"عن هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6107"في الأدب :باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولاً أوجاهلاً، و "6301"في الإستئذان :باب كل لهو باطل إذا شغله عن طاعة الله، ومسلم "1647"، والترمذي "1545"في النذور والأيمان : باب رقم "17"، والنسائي 7/7في الأيمان :باب الحلف باللات÷ وابن ماجة "2096"في الكفارات :باب النهي أن يحلف بغير الله، والبيهقي 148/1-149و149من طريق الزهري، به

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ''لات'' اور ''عزیٰ'' کی قسم اٹھاتا ہے اسے لا الٰہ الا اللہ پڑھنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہتا ہے: آؤ تا کہ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں' اسے کوئی چیز صدقہ کرنی چاہئے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَهْوِى فِى النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا بِالشَّىْءِ الْيَسِيرِ الَّذِىْ يَقُوْلُهُ، وَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِ رِضًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض اوقات آدمی کوئی معمولی سی بات کہہ دینے کی وجہ سے جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے' جس بات میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے بچا کر رکھے

5706 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ بَحْرٍ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِى بِهَا فِى النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی کوئی بات کرتا ہے' جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا' لیکن وہ اس بات کی وجہ سے ستر برس تک جہنم میں گرتا رہے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو محمد بن ابراہیم تیمی سے نقل کرنے میں ابن اسحاق نامی راوی منفرد ہے (روایت کے متن میں راوی کا نام ابن ہاد ہے' جب کہ باب میں یہ نام مختلف ہے)

5707 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

5706- حديث صحيح، محمد بن عثمان بن بحر العقيلي صدوق، ومَنْ فوقه ثقات من رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، فقد علّق له البخاري، وروى له مذكر الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ يَهْوِى فِى النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ

(متن حدیث): إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی (بعض اوقات) کوئی بات کہہ دیتا ہے' جس کی وجہ سے وہ جہنم میں اس سے زیادہ گہرائی میں گرے گا جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَائِلَ مَا وَصَفْنَا قَدْ يَهْوِى فِي النَّارِ بِهٖ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس چیز کا ہم نے ذکر کیا ہے' اسے کہنے والا شخص بعض اوقات جہنم میں اتنی گہرائی میں جائے گا' جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے

5708 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا، يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات بندہ کوئی بات کہتا ہے' جسے وہ بڑی بات نہیں سمجھتا' لیکن وہ اس کی وجہ سے جہنم میں اتنی گہرائی میں گرے گا' جو اس سے زیادہ ہوگی جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ التَّنَابُزِ بِالْاَلْقَابِ

دوسروں کو برے القاب دینے کے جائز ہونے کی نفی کی اطلاع کا تذکرہ

5709 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

5707- إسناده صحيح على شرط الشيخين ابن الهاد :وهو يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهادى الليثى . وأخرجه مسلم "49" "2988"فى الزهد :باب التكلم بالكلمة يهوى بها فى النار، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "6477"فى الرقاق :باب حفظ اللسان، ومسلم "50" "2988"من طريقين عن ابن الهاد، به. وأخرجه أحمد 2/378- 379عن قتيبة، عن بكر بن مضر، عن يزيد ابن الهاج، عن محمد بن إبراهيم، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة. وانظر الحديث السابق والحديث الآتى.

5708- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم .ابن وهب: هو عبد الله بن وهب بن مسلم، وحيوة :هو ابن شريح التُّجيبى المصرى.

دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ اَبِیْ جَبِيرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ لَهُمُ الْقَابٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِلَقَبِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ يَكْرَهُهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ) (الحجرات: 11) ، قَالَ: وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَتَصَدَّقُوْنَ وَيُعْطُونَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، حَتّٰى اَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ، فَاَمْسَكُوا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ) (البقرة: 195)

حضرت ضحاک بن ابوجبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ان لوگوں کے القاب ہوتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس کے لقب کے ساتھ بلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ شخص اسے ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو (کسی کے) ایمان لانے کے بعد اسے فاسق کہنا برا نام ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: انصار کا یہ معمول تھا کہ جو اللہ کا منظور ہوتا وہ صدقہ کیا کرتے تھے اور عطیات دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک مرتبہ انہیں قحط سالی لاحق ہوئی تو انہوں نے ایسا کرنا ختم کردیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور تم لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ لے جاؤ اور اچھائی کرو بیشک اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے بھائی کو یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے

5710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَوَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى

5709- إسناده صحيح على مسلم غير صحابيه، فقدروى له أصحاب السنن وقد سماه المصنف هنا وفي "الثقات" 3/199: الضحاك بن أبي جبيرة، وقال: له صحبة، قلت: واختلف فيه على الشعبي، فقال حماد بن سلمة: عن دواد بن أبي هند، عن الشبي، عن الضحاط بن أبي جبيرة ... وری بشر بن المفضل، وإسماعيل بن علية، عن داود بن أبي هند، عن الشعبي، عن أبي جبيرة بن الضحاك. قال الحافظ في "الإصابة: 2/197"وهو مقلوب، والصواب أبو جبيرة بی الضحاك. وأخرجه أحمد 5/380عن حفص بن غياث، عن جاوج بن أبي هنج، عن الشعبي، عن أبي جبيرة، به. وأورده السيوطي في "الجر المنثور7/563 "، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، والبغوي في "معجمه"، والشيرازي في "الألقاب"، وابن مردويه، والبيهقي في "الشعب."وأخرج القسم الثاني منه الطبراني "970"/22عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن هدبة، به. وأورده السيوطي في "الدر المنثور 1/500"وزاد نسبته إلى عند بن حميد، والبغوي في "معجمه "وقال الهيثمي في"المجمع 6/317:"رواه الطبراني في "الكبير"والأوسط، ورجالهما رجال الصحيح.

صُوْرَتِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُرِيْدُ بِهِ عَلٰى صُوْرَةِ الَّذِىْ قِيلَ لَهُ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ مِنْ وَلَدِهِ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى اَنَّ الْخَطَّابَ لِبَنِىْ آدَمَ دُوْنَ غَيْرِهِمْ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَوَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ ، لِاَنَّ وَجْهَ آدَمَ فِى الصُّوْرَةِ تُشْبِهُ صُوْرَةَ وَلَدِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص یہ بات ہرگز نہ کہے اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے' اور اس چہرے کو قبیح کرے جو تمہارے چہرے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد اس آدمی کی صورت ہے' جس سے یہ کہا گیا ہے' اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے جو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے اور اس بات کی دلیل کہ یہاں خطاب اولاد آدم کو ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''اور اس چہرے کو جو تمہارے چہرے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے'' اس کی وجہ یہ ہے' حضرت آدم علیہ السلام کا چہرہ ان کی اولاد کی شکل وصورت سے مشابہت رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ الْمَرْءِ: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، مِمَّا قَدْ يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةُ بِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کا یہ کہنا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے'' ان کلمات میں شامل ہے جن کے حوالے سے اس آدمی کو سزا ملنے کا خوف ہے۔

5711 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

5710- إسناده حسن من أجل ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة وهو صدوق، وقد توبع .سفيان :هو ابن عيينة، وسعيد هو ابن أبى عروبة. وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد"172" "و"173"، والحميدى "1120"والآجرى فى "الشريعة"ص 314 من طريق سفيان، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد2/251و434،وابن خزيمة فى "التوحيد "ص36و37،والخطيب فى "تاريخه2/220"-221والبيهقى فى "الأسماء والصفات 2/17"من طريقين عن ابن عجلان. وأخرجه الآجرى ص 314عن إبراهيم بن الهيثم الناقد، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ اب هريرة. وقد تقدم حديث أبى هريرة" :إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ خلق آدم عاى صورته "برقم"5605"

5711- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صالح بن حاتم بن وردان، فمن رجال مسلم .أبو عمران الجونى :هو عبد الملك بن حبيب .وهو فى "مسند أبى يعلى "1529" "وأخرجه الطبرانى "1679"عن عبدان بن أحمد، عن صالح، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم "2621"فى البر والصلة :باب النهى عن تقنيط الإنسان من رحمة الله تعالى، والطبرانى"1679"من طريقين عن معتمر بن سليمان، به.

قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے فلاں کی مغفرت کردی اور تمہارے عمل کو ضائع کردیا۔''

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا قَالَ

ان دو آدمیوں کی صفت کا تذکرہ جن میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے یہ بات کہی

5712 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا اَنَا بِشَيْخٍ مُصَفِّرٍ رَاْسَهُ، بَرَّاقِ الثَّنَايَا، مَعَهُ رَجُلٌ اَدْعَجُ، جَمِيلُ الْوَجْهِ، شَابٌّ، فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا يَمَامِيُّ تَعَالَ، لَا تَقُوْلَنَّ لِرَجُلٍ اَبَدًا: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، وَاللّٰهِ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اَبَدًا، قُلْتُ: وَمَنْ اَنْتَ؟ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ: اَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: اِنَّ هٰذِهٖ لَكَلِمَةٌ يَقُوْلُهَا اَحَدُنَا لِبَعْضِ اَهْلِهٖ اَوْ لِخَادِمِهٖ اِذَا غَضِبَ عَلَيْهَا، قَالَ: فَلَا تَقُلْهَا، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كَانَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَوَاخِيَيْنِ، اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، وَالْاٰخَرُ مُذْنِبٌ، فَاَبْصَرَ الْمُجْتَهِدُ الْمُذْنِبَ عَلٰى ذَنْبٍ، فَقَالَ لَهٗ: اَقْصِرْ، فَقَالَ لَهٗ: خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ، قَالَ: وَكَانَ يُعِيْدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ، حَتّٰى وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ، فَاسْتَعْظَمَهٗ، فَقَالَ: وَيْحَكَ اَقْصِرْ قَالَ: خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ، اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا، اَوْ قَالَ: لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اَبَدًا، فَبَعَثَ اِلَيْهِمَا مَلَكٌ فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ جَلَّ وَعَلَا، فَقَالَ رَبُّنَا لِلْمُجْتَهِدِ: اَكُنْتَ عَالِمًا؟ اَمْ كُنْتَ قَادِرًا عَلٰى مَا فِيْ يَدِيْ؟ اَمْ تَحْظُرُ رَحْمَتِيْ عَلٰى عَبْدِيْ؟ اذْهَبْ اِلَى الْجَنَّةِ يُرِيْدُ الْمُذْنِبَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَاٰخِرَتَهٗ

5712- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ضمضم بن جوس، فقد روى له الأربعة وهو ثقة، وعكرمة وإن كان من رجال مسلم فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح .أبو الوليد الطيالسي :هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه أحمد2/323و363،وأبو داود"4901"في الأدب :باب في النهي عن البغي، والمزي في "تهذيب الكمال "في ترجمة ضمضم بن جوس، من طرق عن عكرمة بن عمار، بهذا الإسناد.

حضرت ضمضم بن جوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں ایک عمر رسیدہ شخص تھا جس کے بالوں کا رنگ زرد تھا' اس کے دانت انتہائی چمکدار تھے اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا جو بہت خوب صورت اور جوان تھا بوڑھے شخص نے کہا: اے یمامی تم آگے آؤ تم کسی بھی شخص کو یہ کبھی نہ کہنا ''اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے'' اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا، میں نے دریافت کیا آپ کون ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے انہوں نے جواب دیا: میں ابوہریرہ ہوں' میں نے کہا: اس طرح کا کلمہ' تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا خادم کے لیے استعمال کرتا ہے' جب وہ اس پر غصے کا اظہار کرتا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم یہ نہ کہنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے جو ایک دوسرے کے بھائی بنے ہوئے تھے ان میں سے ایک شخص عبادت میں اہتمام کرتا تھا اور دوسرا گنہگار تھا عبادت گزار شخص نے گناہ کرنے والے شخص کو دیکھا' تو اس سے کہا تم اس میں کمی کر دو' تو دوسرے شخص نے کہا: تم یہ معاملہ میرے اور میرے پروردگار کے درمیان رہنے دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس شخص نے اپنی بات اس کے سامنے دہرائی' تو اس شخص نے آگے سے یہی جواب دیا: تم مجھے اور میرے پروردگار کو چھوڑ دو' یہاں تک کہ عبادت گزار نے ایک دن اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا' تو اسے اس کا گناہ بڑا لگا اس نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم گناہ کرنے سے باز آجاؤ۔ دوسرے شخص نے کہا: تم مجھے اور میرے پروردگار کو چھوڑ دو کیا تمہیں مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے' تو عبادت گزار نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کبھی نہیں کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر ان دونوں کی طرف فرشتے کو بھیجا گیا اس نے ان دونوں کی ارواح کو قبض کر لیا وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اکٹھے ہوئے' تو پروردگار نے عبادت گزار سے دریافت کیا: کیا تم عالم ہو یا تم اس بات پر قدرت رکھتے ہو کہ جو کچھ میرے اختیار میں ہے یا تم میری رحمت کو میرے بندے پر ہونے سے روکتے ہو تم جنت کی طرف جاؤ۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی اللہ تعالیٰ نے گنہگار شخص سے یہ فرمایا) اور دوسرے سے فرمایا اسے جہنم کی طرف لے جاؤ

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے ایک ایسی بات کہی ہے' جس نے اس کی دنیا اور آخرت کو برباد کر دیا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِضَافَةِ الْأُمُورِ إِلَى الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا، دُوْنَ التَّشَكِّي مِنْ دَهْرِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ امور کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرے اور اس بارے میں زمانے سے شکایت نہ کرے

5713 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: وَاخَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شخص یہ نہ کہے: زمانے کا ستیاناس ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے (کو چلانے والا) ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجَلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

اس کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''

5714 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ: يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ، وَاَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِى اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان زمانے کو برا کہتا ہے' حالانکہ میں زمانہ ہوں رات اور دن میرے دست قدرت میں ہیں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الدَّهْرَ يُنْسَبُ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى حَسَبِ الْخَلْقِ، دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ صِفَاتِهٖ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' زمانے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف

مخلوق ہونے کے حوالے سے کی جاتی ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے' زمانہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں شامل ہے' ہمارا پروردگار اس سے بلند و برتر ہے (کہ اس کی کسی مخلوق کو اس کی صفات میں شامل کیا جائے)

5715 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

5714- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم ابن وهب :هو عبد الله بن وهب، ويونس :هو ابن يزيد الأيلي .وأخرجه مسلم "1" "2246"عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1""2246"، والطبرى 25/152، والبيهقى 3/365من طرق عن ابن وهب، به .وأخرجه البخارى "6181"فى الأدب :باب لا تسبوا الدهر، والبيهقى 3/365من طريق الليث، عن يونس، به .والبغوى"3388"من طريق بن سيرين، عن أبى هريرة. أخرجه أحمد 2/318والبيهقي فى "الأسماء والصفات 1/247 "عن عبد الرزاق بن همام، عن أبى هريرة.

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ: اِنَّمَا يُهْلِكُنَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، هُوَ الَّذِىْ يُهْلِكُنَا، وَيُمِيتُنَا، وَيُحْيِينَا، قَالَ اللّٰهُ: (مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا) اَلْاٰيَةَ (الجاثية: 24)

قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَاَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِى الْاَمْرُ، اُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ، فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا

❀❀ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت کے لوگ یہ کہا کرتے تھے ہمیں رات اور دن نے برباد کر دیا انہوں نے ہی ہمیں برباد کیا ہے انہوں نے ہی ہمیں موت دی ہے انہوں نے ہی ہمیں زندہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''یہ نہیں ہے مگر ہماری دنیاوی زندگی۔''

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے جب وہ زمانے کو برا کہتا ہے کیونکہ میں زمانہ ہوں معاملہ میرے دست قدرت میں ہے میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں جب میں چاہوں گا انہیں روک لوں گا''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَحَفُّظِ اللِّسَانِ عَنْ مَا يَضْحَكُ بِهِ جُلَسَاؤُهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی زبان کی ان باتوں کے حوالے سے حفاظت کرے جس کی وجہ سے اس کے ہم نشین ہنس پڑتے ہیں

5716 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يُضْحِكُ بِهَا جُلَسَاءَهُ، يَهْوِى بِهَا مِنْ اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَيَّا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص کوئی بات کہتا ہے' جس کے ذریعے وہ اپنے ساتھیوں کو ہنسا دیتا ہے' لیکن وہ اس کی وجہ سے (جہنم میں) اس سے زیادہ گہرائی میں جائے گا جتنا ثریا (ستارا اونچا ہے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَقُوْلَ الْمَرْءُ بِلِسَانِهِ مَا عَلَيْهِ دُوْنَ الَّذِىْ يَكُوْنُ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی زبان کے ذریعے کوئی ایسی بات کہے جس کا وبال اس پر ہو وہ کوئی ایسی بات نہ کہے' جس کا اسے فائدہ ہو

5717 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَيْمَنُ امْرِءٍ، وَاَشْاَمُهُ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ

قَالَ وَهْبٌ: - يَعْنِي لِسَانَهُ -

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کی خوش بختی اور اس کی بد بختی اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔''

وہب نامی راوی کہتے ہیں: یعنی اس کی زبان میں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَشْقِيقِ الْكَلَامِ فِي الْاَلْفَاظِ، اِذَا قُصِدَ بِهٖ غَيْرُ الدِّينِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' الفاظ میں کلام کو بنا' بنا کر کیا جائے جب کہ اس کے ذریعے مراد دینی فائدے کے علاوہ ہو

5718 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيبَيْنِ، فَتَكَلَّمَا، ثُمَّ قَعَدَا، فَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ خَطِيبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّمَ، فَعَجِبُوا مِنْ كَلَامِهٖ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ، فَاِنَّمَا تَشْقِيقُ الْكَلَامِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرق کی طرف سے آنے والے دو آدمی خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے ان دونوں نے بات چیت کی پھر وہ دونوں بیٹھ گئے پھر حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے وہ کھڑے ہوئے انہوں نے بات چیت کی لوگوں کو ان کا کلام پسند آیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! عام محاورے کے مطابق بات چیت کیا کرو کیونکہ کلام کو زیادہ بنانا سنوارنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور

5717- إسناده صحيح على شرط الشيخين خيثمة :هو ابن عبد الرحمن .وأخرجه الطبراني في "الكبير "198"/"17 "من طريقين عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع10/300"،فقال :رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.

5718- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو عامر العقدي :عبد الملك بن عمرو القيسي البصري .وأخرجه أحمد 2/94، والبخاري في "الأدب المفرد "875" "عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد .وأخرج البخاري في الأدب المفرد :876" باب كثرة الكلام، من طريق حميد أنه سمع أنسا يقول :خطب رجل عند عمر، فأكثر الكلام، فقال عمر إن كثرة الكلام في الخطب من شقاشق الشيطان .وهو في كتاب "الصمت"152""لابن أبي الدنيا .وانظر الحديث رقم ."5795"والشقاشق جمع شقشقة : وهي الجلدة الحمراء التي يخرجها الجمل من جوفه، فينفخ فيها فتظهر من شدقه.

بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّجَانَبَةِ الْكَلَامِ الْكَثِيرِ، وَتَضْيِيعِ الْمَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ زیادہ بات چیت کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے اجتناب کرے

5719 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيرَةِ: اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ: اِضَاعَةُ الْمَالِ: اِنْفَاقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری نے مجھے یہ بات بتائی: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ کر بھیجیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ لکھوایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے فضول بحث کرنا، مال کو ضائع کرنا اور بکثرت سوال کرنا (یا مانگنا)''

ابن علیہ کہتے ہیں: مال کو ضائع کرنے سے مراد یہ ہے: اسے ناحق طور پر خرچ کیا جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الشَّعْبِيُّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں شعبی نامی راوی منفرد ہے

5720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، بِنَسَا، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ

5719- إسناده صحيح على شرط الشيخين .ابن علية :هو إسماعيل بن إبراهيم، وخالد :هو ابن مهران، وابن أشوع :هو سعيد بن عمرو، وكاتب المغيرة :اسمه وراد. وأخرجه أحمد 4/249، والبخارى "1477" في الزكاة :باب قول الله تعالى :(لا يسألون الناس إلحافا) ، ومسلم "13" 3/134 في الأقضية :باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة، والطبراني "900" 20/ من طريق ابن علية، بهذا الإسناد .وانظر الحديث "5555" و "5556"

5720- حديث صحيح، إسناده حسن على شرط مسلم، عبد لرحمن بن إسحاق وهو ابن عبد الله بن الحارث المدني ـ فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين .نصر بن علي :هو ابن نصر الجهضمي .وقد تقدم برقم "3379"

بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فضول بحث کرنے، بکثرت سوال کرنے (یا مانگنے) اور مال کو ضائع کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّسْتَعْمِلَ الْمَرْءُ فِيْ اَسْبَابِهِ اللَّوْ، دُوْنَ الْاِنْقِيَادِ بِحُكْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے معاملات میں ''اگر'' کہنے سے بچے اور وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کرے

5721 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَكُلٌّ عَلٰى خَيْرٍ، احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَلَا تَعْجِزْ، فَاِنْ غَلَبَكَ شَيْءٌ، فَقُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ، وَاِيَّاكَ وَاللَّوَّ، فَاِنَّ اللَّوَّ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن' کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہوتا ہے ویسے دونوں بھلائی پر ہوتے ہیں تم اس چیز کا لالچ کرو جو تمہیں فائدہ دے گی اور تم عاجز نہ آجاؤ اگر کوئی چیز تم پر غالب آجائے' تو تم یہ کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر تھی جو اس کو منظور تھا (وہی ہوا) اور تم ''اگر'' کہنے سے بچو! (یعنی یہ کہنا کہ اگر یہ ہو جاتا' تو وہ ہو جاتا) کیونکہ ''اگر'' شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہے۔''

5721- إسناده حسن . ابن عجلان - هو محمد - روى له مسلم متابعة وهو صدوق، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . وأخرجه ابن ماجه "4168" في الزهد : باب التوكل واليقين، والطحاوي وأخرجه أحمد 2/366 و370، والنسائي في "عمل اليوم والليلة "623" و"624"، والطحاوي "260" و "261" من طريق محمد بت عجلان، عن ربيعة بن عثمان، عن الأعرج، عن أبي هريرة . وأخرجه ابو نعيم في "الحلية 10/296 "، والخطيل في "تاريخه 12/223 "من طريق بن عيينة عن أبيه، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خَبَرَ ابْنَ عَجْلَانَ مُنْقَطِعٌ، لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الْاَعْرَجِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ابن عجلان کی نقل کردہ روایت منقطع ہے انہوں نے یہ روایت اعرج سے نہیں سنی ہے

5722 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْفَارِسِيُّ، بِدَارَا، مِنْ دِيَارِ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ الْخَيْرُ، فَاحْرِصْ عَلٰى مَا تَنْتَفِعُ بِهِ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ، فَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ: قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَاِنَّ اللَّوَّ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ ابْنُ عَجْلَانَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْاَعْرَجِ، وَسَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، فَمَرَّةً كَانَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الْاَعْرَجِ مُفْرَدًا، وَتَارَةً يَرْوِيهِ عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ مُفْرَدًا

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''طاقت ور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے ویسے دونوں ہی بھلائی پر ہوتے ہیں تم اس چیز کا لالچ کرو جس کے ذریعے تم نفع حاصل کرو اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو اور تم عاجز نہ آ جاؤ اگر تمہیں کوئی نقصان لاحق ہو' تو یہ نہ کہو کہ اگر میں نے اس اس طرح کر دیا ہوتا (تو یوں ہو جاتا) بلکہ یہ کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر (کے مطابق تھا) جو اس نے چاہا ویسا ہی کیا کیونکہ لفظ ''اگر'' شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے' ابن عجلان نے یہ روایت اعرج سے سنی ہو اور انہوں نے یہ روایت محمد بن یحییٰ کے حوالے سے اعرج سے سنی ہو' تو ایک مرتبہ انہوں نے یہ روایت کے حوالے سے نقل کر دی اور ایک مرتبہ یہ روایت ایک شخص کے حوالے سے نقل کر دی۔

5722- إسناده حسن على شرط مسلم، ربيعة بن عثمان وإن روى له مسلم فيه كلام يحطه عن رتبة الصحيح .ابن إدريس: هو عبد الله .وأخرجه مسلم "2664"في القدر :باب في الأمر بالقوة وترك العجز، وابن ماجه "79"في المقدمة :باب في القدر: وابن أبي عاصم في "السنة"356" "، والطحاوي في "مشكل الآثار"262" "، والبيهقي في "السنن10/89 "، وفي "الأسماء والصفات1/263"، والمزي في "تهذيب الكمال 9/135 "من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ لِمَا حَرَثَ: زَرَعْتُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جو کھیتی باڑی کرتا ہے اس کے لیے یہ لفظ استعمال کرے ''میں نے زراعت کی''

5723 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ مُسْلِمِ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: زَرَعْتُ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: حَرَثْتُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (اَفَرَاَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ) (الواقعة: 64)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے: ''میں نے زراعت کی' بلکہ وہ یہ کہے میں نے کھیتی باڑی کی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

''تمہاری کیا رائے ہے کیا تم نے اس میں کھیتی باڑی کی ہے کیا تم زراعت کرتے ہو یا ہم زراعت کرنے والے ہیں۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ: خَبُثَتْ نَفْسِى

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی یہ کہے ''میرا نفس خبیث ہوگیا ہے''

5724 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

5723- إسناده صحيح، مسلم بن أبى مسلم الرجمى ذكره المؤلف فى "الثقات9/158 "، ووثقه الخطيب فى ووثقه الخطيب فى تاريخ "بغداد13/100 "، ومخلد بن الحسين :روى له النسائى ومسلم فى مقدمة "صحيحه"،وهو ثقة، ومن فوقهما من رجال الشيخينوأخرجه الطبرى فى "جامع البيان27/138"وأبو نعيم فى "حلية الأولياء 8/267"من طريق مسلم بن أبى مسلم "تحرف فى المطبوع من "الحلية "إلى :مسلم بن أبى سليم "بهذا الإسناد .وأورده الهيثمى فى "المجمع120 /4"وقال :رواه الطبرانى فى ا"الأوسط"والبزار، وفيه مسلم بن أبى مسلم الجرمى ولم أجد من ترجمه وبقية رجاله ثقات.

5724- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلى، فمن رجال البخارى . سفيان :هو الثورى.وأخرجه البخارى "6179"فى الأدب :باب لا يقل :خبثت نفسى، وفى "الأدب المفرد"809" "، ومن طريقه البغوى "3390"عن محمد بن يوسف الفريابى، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "2250"فى الألفاظ :باب كراهة قول الإنسان: خبثت نفسى، وأحمد6/51و209و231و281وأبو داود "4979"فى الإدب :باب لا يقال :خبثت نفسى، والنسائى فى "عمل اليوم والليلة"1049"".والطحاوى فى "مشكل الآثار "342" "بتحقيقنا، والطبرانى فى "الأوسط "2633""من طرق عن هشام بن عروة، به ولفظ أى داود" :جاشب "بدل "خبثت."وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة "1050" "والطبرانى فى "الأوسط "1334"من طريق الزهرى، وأحمد 6/66من طريق أبى الأسود، كلاهما عن عروة، به.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے میرا نفس خبیث ہوگیا ہے بلکہ وہ یہ کہے: یہ تھکاوٹ کا شکار ہوگیا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ فِي اُمُوْرِهِ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے کاموں میں یہ کہے:

''جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا''

5725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرِ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ الْبَرِّيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ اَنَّهُ لَقِيَ قَوْمًا مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَقَوْمٌ، لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ، فَقَالُوا: وَاَنْتُمْ قَوْمٌ، لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَلَقِيَ قَوْمًا مِنَ النَّصَارٰى، فَاَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ قَوْمٌ، لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ، فَقَالُوا: وَاَنْتُمْ قَوْمٌ، لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَصَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ اَسْمَعُهَا مِنْكُمْ فَتُؤْذُوْنِيْ، فَلَا تَقُوْلُوا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ ان کی ملاقات کچھ یہودیوں سے ہوئی انہیں ان کی ہیئت پسند آئی' تو انہوں نے کہا: تم لوگ بالکل ٹھیک قوم ہوا گر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں ان یہودیوں نے کہا: تم لوگ بھی ٹھیک قوم ہوا گر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ جو اللہ نے چاہا اور جو

5725- حديث صحيح، الحسن بن على بن بحر بن البرى، ذكره المؤلف فى "ثقاته 8/468 "، والمزى فى "تهذيب الكمال" وابن ماكولا فى "الإكمال 1/400" فيمن روى عن أبيه على بن بحر، وقد تابعه أبو أمية الطرسوسي ـ واسمه محمد بن إبراهيم بن مسلم الخزاعي ـ عند الطحاوى فى "شرح مشكل الآثار "237" بتحقيقنا وهو حافظ صدوق، وقوله "ابن البرى "كذا الأصل، وهو كذلك فى "الإكمال "قال ابن ناصر الدين فى "توضيح المشتبه ": وغير الأمير يقوله بالتنكير "برى "وهو الأشهر، وباقى رجاله ثقات، إلا أن عبد الملك بن عمير قد تغير حفظه، وقد اختلف عليه فيه، فرواه معمر عنه هكذا، ورواه سفيان بن عيينة عنه، عن حذيفة، أخرجه أحمد 5/393، وابن ماجه "2118"، والنسائى فى "عمل اليوم والليلة "984" " ورواه شعبة عنه، عن ربعى، عن الطفيل بن سخبرة أخى عائشة . أخرجه الدارمى 2/259، وتابعه أبو عوانة ن عبد الملك به عند ابن ماجه "2118"، وتابعه أيضاً حماد بن سلمة عنه به، عند أحمد 5/72، فاتفاق هؤلاء يرجح أنه عن ربعى، عن الطفيل، وليس عن حذيفة وانظر "الفتح 11/549 "

حضرت محمد ﷺ نے چاہا' پھران کی ملاقات کچھ عیسائیوں سے ہوئی انہیں ان کی ہیئت پسند آئی' تو انہوں نے کہا: تم لوگ بالکل ٹھیک ہو اگر تم لوگ یہ نہ کہو کہ حضرت مسیح' اللہ کے بیٹے ہیں' تو ان عیسائیوں نے بھی کہا تم لوگ بھی بالکل ٹھیک ہو اگر تم لوگ یہ نہ کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور جو حضرت محمد ﷺ نے چاہا۔

اگلے دن صبح انہوں نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں پہلے بھی یہ الفاظ تمہاری زبانی سنتا تھا اور تم اس کے ذریعے مجھے اذیت پہنچاتے تھے اب تم یہ نہ کہنا: جو اللہ نے چاہا اور جو حضرت محمد ﷺ نے چاہا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُسْتَبَّيْنِ اللَّذَيْنِ يَكْذِبَانِ فِي سِبَابِهِمَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو گالیاں دینے والے ان دو افراد کی صفت کے بارے میں ہے' جو آپس میں بات چیت میں غلط بیانی کرتے ہیں

5726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِي يَشْتُمُنِي وَهُوَ دُونِي، اَفَاَنْتَقِمُ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ

✿✿ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری قوم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مجھے برا کہتا ہے وہ مجھ سے کم مرتبے کا مالک ہے کیا میں اس سے انتقام لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو گالی دینے والے دونوں افراد' دو شیطان ہوتے ہیں وہ دونوں جھگڑا کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

5727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يَشْتُمُنِي مِنْ قَوْمِي وَهُوَ دُونِي، اَعَلَيَّ مِنْ بَاْسٍ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهُ؟ قَالَ: الْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الشَّيْطَانِ عَلَى الْمُسْتَبِّ عَلَى سَبِيلِ الْمُجَاوَرَةِ، اِذِ الشَّيْطَانُ دَلَّهُ عَلَى ذٰلِكَ الْفِعْلِ، حَتّٰى تَهَاتَرَ وَتَكَاذَبَ، لَا اَنَّ الْمُسْتَبَّيْنِ يَكُونَانِ شَيْطَانَيْنِ

✿✿ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری قوم کا ایک شخص مجھے برا کہتا ہے' وہ مجھ سے کم تر حیثیت کا مالک ہے' تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں اس سے کوئی انتقام لوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

5726– إسناده صحيح على شرط الصحيح. ابن أبي عروبة: هو سعيد، ومطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير. وأخرج أحمد 4/162، والطبراني "1001"/17 من طريق يحيى بن سعيد القحطاني، بهذا الإسناد.

ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد دونوں شیطان ہوتے ہیں جو دونوں بات کو بڑھاتے ہیں اور غلط بیانی کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے برا کہنے والے شخص کے لیے لفظ شیطان محاورت کے طور پر استعمال کیا ہے کیونکہ شیطان اس شخص کی رہنمائی اس فعل کی طرف کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بات بڑھاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے برا کہنے والے دونوں افراد واقعی شیطان بن جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ مُجَاوَبَةِ اَخِيهِ عِنْدَ سِبَابٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب (اس کے اپنے بھائی کے ساتھ لڑائی کے دوران نوبت گالی گلوچ تک آئے)' تو وہ اپنے بھائی کو گالی دینے سے بچے

5728 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِءِ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک دوسرے کو برا کہنے والے دونوں افراد جو بھی کہتے ہیں: اس کا وبال ان دونوں میں سے آغاز کرنے والے پر ہوتا ہے' جب تک مظلوم زیادتی کا مرتکب نہ ہو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسْتَبَّيْنِ مَا قَالَا كَانَ عَلَى الْبَادِءِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آپس میں گالی گلوچ کرنے والوں کے گناہ کا وبال اس شخص پر ہوتا ہے' جو اس کا آغاز کرتا ہے

5729 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5728- إسناده صحيح على شرط مسلم .القعنبي :هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب .وأخرجه أبو داود "4894"في الأدب :باب المستبان، عن القعنبي، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي "1981"في البر والصلة :باب ما جاء في الشتم، عن قتيبة، عن عبد العزيز بن محمد، به .وقال حسن صحيح. وأخرجه أحمد2/235و488و 517من طريقين عن العلاء ، به.

5729- إسناده صحيح على شرط مسلم .موسى بن إسماعيل :هو المبقري أبو سلمة التبوذكي . وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد"423""، ومسلم "2587"في البر :باب النهي عن السباب، والبيهقي10/235، والبغوي "3553"من طرق عن إسماعيل بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): إِنَّ الْمُسْتَبَّيْنِ مَا قَالَا، فَهُوَ عَلَى الْبَادِءِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد جو بھی ایک دوسرے کو برا کہتے ہیں: اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَبِّ الْمَحْدُوْدِيْنَ إِذَا حُدَّا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جس پر حد جاری کی گئی ہو اسے گالی دی جائے

5730 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ، فَقَالَ: اضْرِبُوهُ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا هٰكَذَا، لَا تُعِينُوا الشَّيْطَانَ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شرابی کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کی پٹائی کرو تو ہم سے کسی شخص نے اسے ہاتھ کے ذریعے مارا کسی نے اسے جوتے کے ذریعے مارا حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں رسواء کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح نہ کہو تم اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَبِّ الْمَرْءِ الدِّيكَةَ، لِأَنَّهَا تَحُثُّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی مرغ کو گالی دے کیونکہ وہ مسلمانوں کو نماز کی ترغیب دیتا ہے

5731 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5730- إسناده صحيح، إسحاق بن إبراهيم المروز ـ وهو ابن أبي إسرائيل بن كامجرا ـ روى له أبو داود والنسائي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين يزيد بن عبد الله :هو ابن أسامة بن الهاد، ومحمد بن إبراهيم :هوابن الحارث التيمي . وأخرجه أحمد 2/299-300، والبخاري "6777"في الحدود :باب الضرب با لجريد والنعال، و :"6781"باب مايكره من لعن شارب الخمر، وأبوداود "4477"في الحدود :باب الحد في الخمر، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة" 10/474، والبيهقي8/312، والبغوي"2607"من طرق عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد . وأخرجه مطولاً إبو داود "4478"، والبيهقي 8/312من طرق عن يزيد بن عبد الله، به.

(متن حدیث): لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ، فَإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ، إِذِ الرِّيَاحُ رُبَّمَا اَتَتْ بِالرَّحْمَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ''ہوا'' کو برا کہا جائے کیونکہ یہ بعض اوقات رحمت لے کر آتی ہے

5732 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ الرِّيْحَ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَاْتِيْ بِالرَّحْمَةِ، وَتَاْتِيْ بِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَاسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک ہوا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے' جو رحمت کو لے کر آتی ہے اور عذاب کو بھی لے کر آتی ہے' تو تم اسے برا نہ کہو تم اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔''

5731- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وعبيد الله بن عبد الله :هو ابن عتبة بن مسعود.وأخرجه أحمد 5/192ـ193عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد وأخرجه الطيالسي "957"،وأحمد 5/192ـ والنسائي في "اليوم والليلة"945" "،والطبراني"5209"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات"2999""، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة"3270""من طرق عن عبد العزيز بن عبد الله، به .وأخرجه عبد الرزاق"20498"،والحميدي "814"، وأحمد 4/115، وأبوداود "5101"في الأدب :باب ما جاء في الديك والبهائم، والطبراني "5208"و"5210"و"5212"،والبغوي "3269"من طرق عن صالح بن كيسان، به.زأخرجه الطبراني "5211"من طريق عبد العزيز بن رفيع، عن عبيد الله بن عبد الله، به . وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة"946" "من طريق زهير بن محمد، عن صالح بن كسيان، عن عبيد الله بن عبد الله مرسلا.

5732- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ثابت بن قيس الزرقي، وهوثقة روى له أصحاب السنن . وأخرجه أحمد2/250و409و437، والبخاري في "الأدب المفرد"720" "، ولبن ماجة "3727"في الأجب :باب النهي عن سب الريح، والنسائي في "عمل اليوم والليلة"932" "، والحاكم 4/285، والبيهقي 3/361من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق"2004"، وأحمد 2/267ـ 268و518،وأبو داود "5097"في الأدب :باب ما يقول إذا هاجت الريح، والنسائي في "اليوم والليلة "931" "، والبيهقي 3/361، والبغوي "1153"من طرق عن الزهري، به وأخرجه النسائي "929"من طريق سعيد بن المسيب، و "930"من طريق عمرو بت سليم الزُّرقي، كلاهما عن أبي هريرة.

بَابُ الْكَذِبِ

باب! جھوٹ کا بیان

5733 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُوْمَ بِنْتِ عُقْبَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا، اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو (غلط بیانی کر کے) لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے وہ شخص بھلائی پھیلانا چاہتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بھلائی کی بات کہتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَعَوُّدِ الْمَرْءِ الْكَذِبَ فِيْ كَلَامِهِ، اِذِ الْكَذِبُ مِنَ الْفُجُوْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے کلام میں جھوٹ کو شامل کرے کیونکہ جھوٹ گناہ ہے

5734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطَ بْنِ

5733– إسناده صحيح، على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير شعيب بن الليث، ويحيى بن أيوب - وهو الغافقي - فمن رجال مسلم ويحيى هذا قد توبع . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار4/86"، والطبراني "188"/25من طريق عبد الله بن صالح، عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "1656"وعبد الرزاق"20196"، وأحمد6/403و404، والبخاري "2692" في الصلح :باب ليس الكاذب الذي يصلح بين الناس، وفي "الأدب المفرد "385 "، ومسلم "2605"في البر والصلة :باب تحريم الكذب وبيان المباح منه، وأبو داود "4920"و "4921"في الأدب :في إصلاح ذات البين، والترمذي "1938"في البر والصلة :باب ما جاء في إصلاح ذات البين، والطحاوي 4/86– 87و87، والطبراني في "الصغير"282""، وفي "الكبير" "183"/25و"184"و"185"و"186"و"189"و ... "190"و"201"، والبيهقي في "السنن10/197"و 197– 198، وفي "الآداب"131" "، والبغوي "3539"من طرق عن الزهري، به .وعند بعضهم زيادة، وهي " :وقالت أم كلثوم :ولم أسمعه يرخص في شيء مما يقوله الناس إلا في ثلاث :الحرب، والإصلاح بين الناس، وحديث الرجل امرأته، وحديث المرأة زوجها ." وأخرجه الطبراني "202"/25من طريق فضيل بن سليمان، عن حميد، به . وأخرجه أيضا"202"/25من طريق سعيد بن إبراهيم، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن. عن أم كلثوم.

اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَاِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَاِنَّهُ مَعَ الْفُجُوْرِ، وَهُمَا فِي النَّارِ

❁❁ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم پر سچائی کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ گناہوں کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَذِبَ يُسَوِّدُ وَجْهَ صَاحِبِهٖ فِي الدَّارَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جھوٹ اپنے بولنے والے کے چہرے کو دونوں جہان میں سیاہ کر دیتا ہے

5735 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلَا اِنَّ الْكَذِبَ يُسَوِّدُ الْوَجْهَ، وَالنَّمِيمَةَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

❁❁ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خبردار بے شک جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغلی کرنا قبر کے عذاب کا باعث ہے۔''

5734- إسناده صحيح، إسحاق بن إسماعيل الطالقاني روى له أبو داود، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير أوسط بن إسماعيل، فقد روى له النسائي وابن ماجه وهو ثقة . وأخرجه أحمد 1/7عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي ص 3، والحميدي "7"، وأحمد 1/3و 5والبخاري في "الأدب المفرد"724" "، وابن ماجه "3849"في الدعاء بالعفو والعافية، والمروزي في "مسند أبي بكر"93" "و"93"و"95"، وأبو يعلى "121"من طرق عن شعبة، به وقد تحرف يزيد بن خمير في "الأدب المفرد "إلى سويد بن حجير .وأخرج أحمد ,1/8والنسائي في "عمل اليوم والليلة"883""من طريق معاوية بن صالح، عن سليم، به . وأخرجه أحمد 1/9، والمروزي "6"، والنسائي "885"،وأبو يعلى "8"من طريق عمر بن الخطاب، عن أبي بكر. وأخرجه أحمد1/8و11من طريق أبي عبيدة، عن أبي بكر.

5735- إسناد ضعيف جداً، زياد بن المنذر ـ وهو أبو الجارود الثقفي ـ اتفقوا على ضعفه، كذبه يحيى بن معين، وقد التبس أمره على المؤلف، فذكره في "الثقات 6/326 "ـ 327، وفي "المجروحين1/306 "، ظناً منه أنهما اثنان، مع أنه هو هو كما نبه عليه الحافظ في "التهذيب"، ونافع بن الحارث ذكره المؤلف في "الثقات5/471"، وقال البخاري :لم يصح حديثه، وهو كوفي والحديث في "مسندأبي يعلى "ورقة 347/2. وذكره الهيثمي في "المجمع 8/91"وقال :رواه أبو يعلى والطبراني، وفيه زياد المنذر وهو كذاب.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَذِبَ كَانَ مِنْ اَبْغَضِ الْاَخْلَاقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جھوٹ اللہ کے رسول کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ ترین عادت تھی

5736 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا كَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَكْذِبُ عِنْدَهُ الْكَذْبَةَ فَمَا تَزَالُ فِيْ نَفْسِهٖ، حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کوئی بھی برائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھی بعض اوقات کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی غلط بیانی کرتا' تو یہ بات مسلسل آپ کے ذہن میں رہتی' جب تک آپ کو اس بات کا پتہ نہیں چل جاتا کہ اس نے بعد میں نئے سرے سے توبہ کرلی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ قَوْلِ الْمَرْءِ الْكَذِبَ فِي الْمَعَارِيضِ يُرِيْدُ بِهٖ صِيَانَةَ دِيْنِهٖ وَدُنْيَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' بعض صورتوں میں جھوٹ بولنا آدمی کے لیے مباح ہوتا ہے جب وہ اس کے ذریعے اپنے دین یا دنیا کو بچانا چاہتا ہو

5737 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثًا، اثْنَتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ: قَوْلُهٗ (اِنِّيْ سَقِيْمٌ) (الصافات: **89**)، وَقَوْلُهٗ: (بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا) (الأنبياء: **63**)، قَالَ: وَمَرَّ عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ وَمَعَهُ امْرَاَتُهٗ سَارَةُ، فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا هَاهُنَا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ، قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَتَاهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ، فَقَالَ: هٰذِهٖ اُخْتِيْ، قَالَ:

5736- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الملك بن زنجويه، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .أيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني، وابن أبي مليكة :هو عبد الله بن عبيد الله بن عبد الله . وهو في "مصنف عبد الزاق" "20195" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/152، والترمذي "1973"في البر والصلة :باب ما جاء في الصدق والكذب، والبيقهقي 10/196، والبغوي ."3576"وعند عبد الرزاق وأحمد" :عن ابن أبي ملكية أوغيره ."وأخرجه البيهقي 10/196من طريق محمد بن مسلم، عن أيوب، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 4/98من طريق ابن وهب، عن محمد بن مسلم، عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن عائشة .وصححه ووافقه الذهبي..

فَاَتَاهَا، فَقَالَ لَهَا: اِنَّ هٰذَا قَدْ سَاَلَنِي عَنْكِ، وَاِنِّي اَنْبَاْتُهُ اَنَّكِ اُخْتِي، وَاِنَّكِ اُخْتِي فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَلَا تُكَذِّبِينِي، قَالَ: فَلَمَّا رَآهَا ذَهَبَ لِيَاْتِيَهَا، فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُخِذَ، فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ لِي، وَلَكِ عَلَيَّ اَنْ لَا اَعُودَ، فَدَعَتْ لَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَاْتِيَهَا، فَدَعَتْ فَاُخِذَ اَخْذَةً هِيَ اَشَدُّ مِنَ الْاُولٰى، فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ لِي، وَلَكِ عَلَيَّ اَنْ لَا اَعُودَ، فَدَعَتْ لَهُ، فَذَهَبَ لِيَاْتِيَهَا، فَدَعَتْ فَاُخِذَ اَخْذَةً هِيَ اَشَدُّ مِنَ الْاُولَيَيْنِ، فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ لِي، وَلَكِ عَلَيَّ اَنْ لَا اَعُودَ، فَدَعَتْ لَهُ، فَاَرْسَلَ، فَقَالَ لِاَدْنٰى حَجَبَتِهِ عِنْدَهُ: اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِي بِاِنْسَانٍ، اِنَّمَا اَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ، وَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ، فَلَمَّا رَآهَا اِبْرَاهِيمُ قَالَ: مَهْيَمْ، قَالَتْ: كَفَى اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ الْفَاجِرِ، وَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ، قَالَ: فَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ: وَمَدَّ النَّضْرُ صَوْتَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ وَلَدِ هَاجَرَ يُقَالُ لَهُ: وَلَدُ مَاءِ السَّمَاءِ، لِاَنَّ اِسْمَاعِيلَ مِنْ هَاجَرَ، وَقَدْ رُبِّيَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، وَهُوَ مَاءُ السَّمَاءِ الَّذِي اَكْرَمَ اللّٰهُ بِهِ اِسْمَاعِيلَ، حَيْثُ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ هَاجَرُ، فَاَوْلَادُهَا اَوْلَادُ مَاءِ السَّمَاءِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی غلط بیانی نہیں کی صرف تین مرتبہ انہوں نے (ذو معنیٰ کی) دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جب انہوں نے یہ کہا۔ ''میں بیمار ہوں'' اور یہ کہا'' بلکہ ان میں سے بڑے نے ایسا کیا ہے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک مرتبہ ان کا گزر ایک ظالم حکمران کے پاس سے ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کی اہلیہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اس بادشاہ کو بتایا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے' جس کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت خاتون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس شخص نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلوایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے پاس گئے اس نے ان سے سوالات کئے' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتایا: یہ میری (دینی) بہن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ اس حکمران نے مجھ سے تمہارے بارے میں دریافت کیا تھا' تو میں نے اسے بتایا: تم میری بہن ہو' تو تم اللہ کی کتاب میں میری بہن ہو اس لیے تم مجھے جھوٹا قرار نہ دینا۔

5737– إسناده صحيح على شرط الشيخين .محمد :هو ابن سيرين .وأخرجه أبو داود "2212"في الطلاق :باب في الحل يقول لامرأته :يا أختي، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 10/357 "من طريقين عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3357"و "3358"في الأنبياء :باب قول الله تعالى :(وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً) ، و "5084"في النكاح : باب اتخاذ السرري، ومسلم "2371"في الفضائل :باب من فضائل إبراهيم الخليل صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 7/366من طريق أيوب، عن محمد بن سيرين، به وأخرجه أحمد 2/403ـ 404والبخاري "2217"في البيوع :باب شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه، و "2635"في الهبة :باب إذا قال :أخدمتك هذه الجارية على ما يتعارف الناس فهو جائز، و "6950"في الإكراه :باب إذا استكرهت المرأة على الزنى فلا حد عليها، والترمذي "3166"في التفسير :باب ومن سورة الأنبياء ، من طرق عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة مطولاً ومختصراً . وأخرجه البيهقي 7/366من طريق أيوب، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة، موقوفاً.

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں جب اس حکمران نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا' تو وہ ان کے پاس آنے لگا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اس کے لیے دعائے ضرر کی' تو وہ گرفت میں آ گیا اس شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے میرے اوپر یہ بات لازم ہے' میں دوبارہ یہ غلطی نہیں کروں گا پھر سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اس کے حق میں دعا کی وہ دوبارہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے قریب آنے لگا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر بددعا کی' تو اس پر دوبارہ گرفت ہوئی جو پہلی سے زیادہ سخت تھی اس نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے' مجھ پر یہ بات لازم ہے' میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر اس کے لیے دعا کی وہ پھر آگے آنے لگا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر دعاء ضرر کی' تو اس کو دوبارہ گرفت میں لیا گیا جو پہلی دونوں مرتبہ کی گرفت سے زیادہ سخت تھی' تو اس نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے' مجھ پر یہ بات لازم ہے' میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اس کے حق میں دعا کی' تو اس کی طبیعت ٹھیک ہو گئی اس نے اپنے پاس موجود اپنے وزیر سے یہ کہا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لے کر آئے تم میرے پاس شیطان کو لے کر آئے ہو پھر اس نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو خادمہ کے طور پر سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا دے دیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خاتون کو دیکھا' تو فرمایا یہ کہاں سے آئی ہے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے بتایا اللہ تعالیٰ نے کافر گنہگار شخص کے فریب کا توڑ کیا اور حاجرہ رضی اللہ عنہا کو خادمہ کے طور پر دے دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تھے' تو ساتھ یہ بھی کہتے تھے: اے آسمانی پانی سے سیراب ہونے والے لوگو وہ تمہاری والدہ ہیں۔

نضر نامی راوی یہ الفاظ بلند آواز میں بیان کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے لیے آسمانی پانی سے سیراب ہونے والے کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے تھے اور ان کی نشوونما آب زم زم کے ذریعے ہوئی تھی اور یہ آسمانی پانی ہے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عزت افزائی کی تھی اس وقت جب ان کی والدہ سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا نے انہیں جنم دیا تھا' تو ان کی اولاد وہ اولاد ہے' جس نے آسمانی پانی کے ذریعے (نشوونما پائی تھی)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُتَشَبِّعَةِ مِنْ زَوْجِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا

اس عورت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اپنے شوہر کی طرف سے خود کو ایسی چیز کے حوالے سے سیر ظاہر کرتی ہے' جو شوہر نے اس کو نہیں دی

5738 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِىْ ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ زَوْجِى، مَا لَمْ يُعْطِنِى؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ

كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ

❁❁ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری ایک سوکن ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں خود کو اپنے شوہر کے حوالے سے ایسی بات کے حوالے سے سیر ظاہر کروں جو اس نے مجھے نہیں دی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز نہیں دی گئی اس کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ تَشَبُّعِ الْمَرْاَةِ عِنْدَ ضَرَّتِهَا بِمَا لَمْ يُعْطِهَا زَوْجُهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' کسی عورت کے لیے اپنی سوکن کے سامنے خود کو ایسی چیز کے حوالے سے سیر ظاہر کرنا جائز نہیں ہے' جو اس کے شوہر نے اسے نہ دی ہو

5739 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنِ اسْتَكْثَرْتُ مِنْ زَوْجِيْ بِمَا لَمْ يُعْطِنِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُتَشَبِّعَ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ

❁❁ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری ایک سوکن ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں اپنے شوہر کے حوالے سے ایسی چیز کا اظہار کروں جو اس نے مجھے نہیں دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز نہیں دی گئی اس کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

5738- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب. وأخرجه أحمد 6/346، ومسلم "2130" في اللباس والزينة :باب النهي عن التزوير في اللباس، من طريق أبي معاوية محمد بن حازم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/346 و353، والبخاري "5219" في النكاح :باب المتشبع بما لم ينل وما ينهى من إفتخار الضرة، ومسلم "2130"، وأبو داود "4997" في الأدب :باب في المتشبع بما لم يعط، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 11/255 "، والطبراني "322"/24 و "323" و "324" و "0325" و "326" و "327" و "328"، والحميدي "319"، والبيهقي في "السنن 7/307 "، وفي "الآداب" "522" "، والبغوي "2331" من طرق عن هشام بن عروة، به.

5739- إسناده صحيح على شرط البخاري .الطفاوي :هو محمد بن عبد الرحمن، قد توبع .وهو مكرر ما قبله.

بَابُ اللَّعْنِ

باب! لعنت کرنا

5740 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، وَامْرَاَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ لَهَا، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوْا مَتَاعَكُمْ عَنْهَا، وَاَرْسِلُوْهَا، فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ كُنْيَتُهٗ اَبُو الْمُهَلَّبِ، وَهِمَ الْاَوْزَاعِيُّ فِيْ كُنْيَتِهٖ، فَقَالَ: اَبُو الْمُهَاجِرِ، اِذِ الْجَوَادُ يَعْثُرُ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے ایک خاتون اپنی اونٹنی پر سوار تھی اس خاتون نے اس اونٹنی کو جھڑکتے ہوئے اس پر لعنت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنا سامان اس اونٹنی سے اتار لو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایسا ہی کیا اس اونٹنی کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوقلابہ نامی راوی کے چچا عمرو بن معاویہ بن زید جرمی ہیں جن کی کنیت ابومہلب ہے امام اوزاعی کو ان کی کنیت کے بارے میں وہم ہوا' تو انہوں نے یہ کہا کہ ان کی کنیت ابومہاجر ہے اس کی وجہ یہ ہے' سوار کو بھی کبھی ٹھوکر لگ جاتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ بن ابوکثیر نامی راوی منفرد ہے

5740- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري، وعم أبي قلابة، فمن رجال مسلم .أبو قلابة :هو عبج الله بن زيد الجرمي .وانظر ما بعده. 2وقيل :عبد الرحمن بن معاوية، وقيل :عبد الرحمن بن عمرو، وقيل :معاوية، وقيل :النضر.

5741 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث):بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ اِذْ سَمِعَ لَعْنَةً، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: هٰذِهٖ فُلَانَةٌ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعُوْا عَنْهَا، فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ، قَالَ: فَوُضِعَ عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لعنت کرنے کی آواز سنی' تو دریافت کیا یہ کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا یہ فلاں خاتون ہے' جس نے اپنی سواری پر لعنت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سواری کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو اس سواری پر سے سامان اتار لیا گیا۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس اونٹنی کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

5742 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ، وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ، وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ، فَدَنَا عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَّهٗ، فَاَنَاخَهٗ فَرَكِبَهٗ، ثُمَّ بَعَثَهٗ، فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ، فَقَالَ: شَاْ لَعَنَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهٗ؟ قَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: انْزِلْ عَنْهُ، فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُوْنٍ، لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ السَّاعَةِ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ

5741- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير أبي المهلب فمن رجال مسلم . وأخرجه الدارمي 2/286، وأبو داود "2561"في الجهاد :باب النهي عن لعن البهيمة، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/429و431، ومسلم "2595"في البر والصلة :باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، والبيهقي 5/254 من طرق عن أيوب، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/202 "من طريق عمران بن حدير، عن أبي قلابة، به.

5742- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يعقوب بن مجاهد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "3009"في الزهد :باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، عن هارون بن معروف ومحمد بن عبادة، كلاهما عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد.

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے ہمارا یہ حال تھا کہ ہم پانچ یا چھ یا سات افراد ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جن کا نام عقبہ تھا وہ اپنے اونٹ کے پاس آئے انہوں نے اسے بٹھایا تاکہ اس پر سوار ہوں پھر انہوں نے اسے کھڑا کیا‘ تو اس اونٹ نے کچھ شوخی دکھائی‘ تو ان صاحب نے کہا: اٹھو اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا شخص کون ہے۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے نیچے اتر جاؤ تم ہمارے ساتھ کسی لعنت یافتہ کو نہ رکھو تم لوگ اپنے خلاف بددعا نہ کیا کرو اپنی اولاد کے خلاف بددعا نہ کیا کرو اپنے اموال کے خلاف بددعا نہ کیا کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ کسی ایسی گھڑی میں ہو جائے جس میں وہ تمہارے لیے مستجاب ہو جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ بِاَنَّ لَعْنَةَ هٰذِهِ اللَّاعِنَةِ قَدِ اسْتُجِيبَ لَهَا فِيْ نَاقَتِهَا

اس روایت کا تذکرہ‘ جو ہماری بیان کردہ اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلالت کرتی ہے‘

جو ہم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی تاویل کی ہے‘ لعنت کرنے والی اس عورت کی لعنت اس کی اونٹنی کے بارے میں مستجاب ہوگئی تھی

5743 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ جَارِيَةً، بَيْنَا هِيَ عَلٰى بَعِيْرٍ اَوْ رَاحِلَةٍ عَلَيْهَا مَتَاعُ الْقَوْمِ بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَتَضَايَقَ بِهَا الْجَبَلُ، وَاَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَبْصَرَتْهُ جَعَلَتْ تَقُوْلُ: حَلْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصْحَبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَمْرُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْيِيْبِ الرَّاحِلَةِ الَّتِيْ لُعِنَتْ اَمْرٌ اُضْمِرَ فِيْهِ سَبَبُهُ، وَهُوَ حَقِيْقَةُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِلَّاعِنِ، فَمَتٰى عُلِمَ اسْتِجَابَةُ الدُّعَاءِ مِنْ لَاعِنٍ مَا رَاحِلَةً لَهُ، اَمَرْنَاهُ بِتَسْيِيْبِهَا، وَلَا سَبِيْلَ اِلٰى عِلْمِ هٰذَا لِانْقِطَاعِ الْوَحْيِ، فَلَا يَجُوْزُ اسْتِعْمَالُ هٰذَا الْفِعْلِ لِاَحَدٍ اَبَدًا

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک کنیز ایک اونٹ پر سوار تھی جس پر لوگوں کا سامان رکھا ہوا تھا وہ دو پہاڑوں کے درمیان میں سے گزر رہی تھی پہاڑ کا راستہ تنگ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ پر تشریف لائے جب اس لڑکی نے

5743- إسناده صحيح على شرط الشيخين .سليمان :هو بن طرخان التيمي، وأبو عثمان :هو عبد الرحمن بن مَلّ. وأخرجه أحمد 4/423، والبيهقي 5/254من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/421و423، ومسلم "2596" في البر والصلة :باب النهي عن لعن الدواب وغيرها ,من طرق عن سليمان التيمي، به.

نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' تو یہ کہنے لگی اٹھواے اللہ اس پر لعنت کر' اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ کوئی ایسی سواری نہیں رہے گی' جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہوئی ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا اس سواری کو چھوڑ دینے کا حکم دینا جس پر لعنت کی گئی تھی اس میں یہ حکم پوشیدہ ہے' جو اس کا سبب ہے اور وہ یہ کہ لعنت کرنے والے کی دعا مستجاب نہ ہو جائے' تو جب لعنت کرنے والے کی دعا کے مستجاب ہونے کے بارے میں علم ہو جائے' تو پھر ہم اسے یہ حکم دیں گے کہ وہ اس سواری کو چھوڑ دے' لیکن وحی کے منقطع ہونے کی وجہ سے اس کا علم حاصل کرنے کا امکان نہیں رہا اس لیے اب کسی کے لیے اس فعل پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ لِلنِّسَاءِ عَنْ اِكْثَارِ اللَّعْنِ، وَاِكْفَارِ الْعَشِيْرِ

خواتین کے لیے بکثرت لعنت کرنے اور شوہر کی ناشکری کرنے کی ممانعت کرنے کا تذکرہ

5744 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَضْحًى، اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلَّى، فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَامَ، فَوَعَظَ النَّاسَ وَاَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، تَصَدَّقُوْا ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، فَاِنِّي اَرَاكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ ، فَقُلْنَ: وَلِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ، فَقُلْنَ لَهُ: مَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ ؟ قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: فَذَاكَ نُقْصَانُ عَقْلِهَا، اَوَ لَيْسَتْ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ ؟ قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: فَذَاكَ نُقْصَانُ دِيْنِهَا ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَارَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهٖ زَيْنَبُ تَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: اَيُّ الزَّيَانِبِ ؟ قِيْلَ: امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: نَعَمْ، ائْذَنُوْا لَهَا ، فَاُذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّكَ اَمَرْتَنَا الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ

5744– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي، فمن رجال البخاري. ابن أبي مريم :هو سعيد. وأخرجه البخاري "304"في الحيض :باب ترك الحائض الصوم، و "1462"في الزكاة :باب الزكاة على الأقارب، و "1951"في الصوم :باب الحائض تترك الصوم والصلاة، و "2658"في الشهادات :باب شهادة النساء، ومسلم "80" في الإيمان :باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات وبيان وبيان إطلاق لفظ الكفر على غير الكفر بالله ككفر النعمة والحقوق، والبيهقي 4/235- 236، والبغوي "19"من طريق سعيد بن أبي مريم، بهذا الإسناد، مطولاً ومختصراً . وأخرجه مختصراً مسلم "889"في العيدين، والنسائي 3/187في العيدين :باب استقبال الإمام الناس بوجهه في الخطبة، وابن ماجة "1288"في إقامة الصلاة :باب ما جاء في الخطبة في العيدين، من طريق داود بن قيس، عن عياض بن عبد الله، به.

عِنْدِی حُلِیٌّ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ اَنَّهُ وَوَلَدَهُ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ.

زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے موقع پر عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو صدقہ کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے مڑے اور خواتین کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خواتین کے گروہ تم لوگ صدقہ کرو کیونکہ میں نے دیکھا ہے جہنم میں اکثریت تم خواتین کی ہے ان خواتین نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کی وجہ کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ لعنت کثرت سے کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو اے خواتین کے گروہ میں نے ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہونے کے باوجود سمجھدار اور تجربہ کار آدمی کی عقل کو رخصت کر دیتی ہے ان خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی گواہی کا نصف نہیں ہوتی۔ ان خواتین نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے' تو وہ نماز اور روزہ ترک نہیں کر دیتی ان خواتین نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان کے دین کی کمی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے مڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اندر آنا چاہ رہی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سی زینب۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اس خاتون کو اندر آنے دو اس خاتون کو اندر آنے کی اجازت دی گئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا میرے پاس کچھ زیورات ہیں میں نے انہیں صدقہ کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ خیال ہے' وہ اور ان کی اولاد اس بات کے زیادہ حقدار ہیں' میں یہ زیورات ان پر صدقہ کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے' تمہارا شوہر اور تمہاری اولاد اس بات کے زیادہ حق دار ہیں' تم ان پر صدقہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لَعْنِ الْمَرْءِ الرِّيَاحَ، لِاَنَّهَا مَاْمُورَةٌ، تَاْتِي بِالْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَعًا

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ' آدمی ''ہوا'' پر لعنت کرے کیونکہ وہ حکم کی پابند ہوتی ہے' وہ بھلائی اور برائی دونوں چیزیں لاتی ہے

5745 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا، لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ، فَاِنَّهَا مَامُورَةٌ، وَلَيْسَ اَحَدٌ يَلْعَنُ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ اِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ حکم کی پابند ہے' جب بھی کوئی شخص کسی ایسی چیز پر لعنت کرے جو لعنت کی اہل نہ ہو' تو وہ لعنت اس کرنے والے کی طرف واپس آ جاتی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّلْعَنَ الْمَرْءُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ دُوْنَ اَنْ يَّاْتِيَ بِمَعْصِيَةٍ تَسْتَوْجِبُ مِنْهُ اِيَّاهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی پر لعنت کرے' ماسوائے اس کے' اس دوسرے شخص نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہو' جس کی وجہ سے اس پر لعنت کرنا لازم ہو جائے

5746 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ يُرْسِلُ اِلَى اُمِّ الدَّرْدَاءِ، قَالَ: وَرُبَّمَا بَاتَتْ عِنْدَهُ، قَالَ: فَدَعَا عَبْدُ الْمَلِكِ خَادِمًا فَاَبْطَاَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، فَقَالَتْ: لَا تَلْعَنْهُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ، وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ

5745- أبو قدامة هو - فيما إرجح - عبيد الله بن سعيد بن يحيى بن برد اليشكرى مولاهم، خرج حديثه الشيخان، وهو متفق على إمامته وحفظه وإتقانه، قال المؤلف في "ثقاته :8/406 "حدثنا عنه شيوخنا ابن خزيمة ومحمد بن إسحاق الثقفي وغيرهما. ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين أيضاً .أبو العالية :هو رفيع بن مهران الرياحي . وأخرجه أبو داود "4908"في الأدب :باب في اللعنة، والترمذي "1978"في البر والصلة :باب ما جاء في اللعنة، والطبراني "12757"من طريق زيد بن أخزم، عن بشر بن عمر، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :هذا حديث حسن غريب. وأخرجه أبو داود "4908"عن مسلم بن إبراهيم، عن أبان بن يزيد، به.

5746- إسناده قوى، مخلد بن مالك :هو بن شيبان القرشي، روى له النسائي في "مسند علي"، قال أبو حاتم :شيخ، وقال أبو زرعة لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "85" "2598" في البر والصلة :باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، عن سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد6/448، وعبد الرزاق "19530"، والبخاري في "الأدب المفرد "316" "، ومسلم "85" "2598"و"86"، وأبو داود "4907"في الأدب :باب ما جاء في اللعن، والحاكم 1/48، والبيهقي10/193، والبغوي "3556"من طرق عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه مسلم"86" "2598"، وأبو داود "4907"، والحاكم 1/48من طريق هشام بن سعد، عن أبي حازم، عن أم الدرداء ، به.

خاتون بعض اوقات ان کے ہاں قیام بھی کر لیتی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے اپنے خادم کو بلوایا اسے آنے میں دیر ہو گئی' تو عبدالملک نے کہا: اے اللہ اس پر لعنت کر دے۔ اس خاتون نے کہا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ' تو شہید ہوں گے' اور نہ شفیع ہوں گے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَرْكُ اللَّعْنِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فِي قُنُوتِهِ، اِذَا كَانَ مِمَّنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ دعائے قنوت میں منافقین پر لعنت کو ترک کر دے' حالانکہ آدمی پہلے ایسا کرتا رہا ہو

5747 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ حِينَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا، وَفُلَانًا، وَدَعَا عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: **128**)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا۔

"اے ہمارے پروردگار حمد تیرے لیے مخصوص ہے" یہ دوسری رکعت کی بات ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا۔

"اے اللہ فلاں پر لعنت کر اور فلاں پر لعنت کر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ ظالم ہیں۔"

5747- حديث صحيح، ابن أبي السرى -هو محمد بن المتوكل العسقلاني وقد توبع ومن فوقه على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/147، والنسائي 2/203في الصلاة :باب لعن المنافقين في القنوت، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد2/147، والبخاري "4069"في المغازي :باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) ، و "4559"في تفسير آل عمران: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) ، "7342"في الإعتصام :باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) ،والبيهقي 2/198و207، والبغوي في "تفسيره1/350 "، من طريق ابن المبارك، عن معمر، به. وأخرجه أحمد 2/93، والطبري "7819"من طريق عمر بن حمزة، عن سالم، به. وأخرجه البخاري "4070"من طريق حنظلة بن أبي سفيان، عن سالم مرسلاً. وأخرجه أحمد 2/104و118، والترمذي "3005"في التفسير :باب ومن سورة آل عمران، والطبري "7818"من طريق نافع، عن ابن عمر.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَرْءَ بِالْمَعْصِيَةِ لَا يَجِبُ اَنْ يُّلْعَنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے معصیت کی وجہ سے آدمی پر لعنت کرنا لازم نہیں ہوتا

5748 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِطَابِهٖ هٰذَا بَيْضَةَ الْحَدِيْدِ اَوْ بَيْضَةَ النَّعَامَةِ الَّتِيْ قِيمَتُهَا تَبْلُغُ رُبْعَ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا، وَكَذٰلِكَ الْحَبْلُ، اَرَادَ بِهِ الْحِبَالَ الْكِبَارَ الَّتِيْ تَكُوْنُ لِلْآبَارِ الْعَمِيقَةِ الْقَعْرِ، اَوْ لِلْمَرَاكِبِ الْعَمَّالَةِ فِي الْبَحْرِ، وَذٰلِكَ اَنَّ اَهْلَ الْحِجَازِ الْغَالِبُ عَلَيْهِمُ الْآبَارُ الْعَمِيقَةُ الْقَعْرِ، وَعَلَيْهَا بَكَرَاتٌ لَهُمْ بِحِبَالِ الدِّلَاءِ تَدُوْرُ، فَتُتْرَكُ بِاللَّيْلِ عَلٰى حَالِهَا، وَهٰكَذَا حِبَالُ الْمَرَاكِبِ، لِاَنَّ الْمَرْكَبَ اِذْ اَرْسٰى رُبَّمَا طُرِحَتِ الْمَرَاسِي بِحَالِهَا بَرًّا، فَتَمُرُّ بِهِ السَّابِلَةُ، فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخَطَّابِ مَسَّ شَيْءٍ مِّنْهَا عَلٰى سَبِيْلِ الْاِسْتِحْلَالِ دُوْنَ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے جو ایک انڈہ (یا ڈھال) چوری کرتا ہے' تو اس کے نتیجے میں اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے وہ ایک رسی چوری کرتا ہے' تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان میں لفظ "انڈہ" کے ذریعے لوہے کا ٹکڑا مراد لیا ہو یا شتر مرغ کا انڈا مراد لیا ہو' جس کی قیمت ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے برابر ہوتی ہے اسی طرح رسی کے ذریعے وہ رسی لی ہو جو بڑی ہوتی ہے' جو گہرے کنوؤں میں استعمال ہوتی ہے یا سمندر میں کشتیوں وغیرہ کے لیے استعمال ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل حجاز کے ہاں زیادہ تر کنویں گہرے ہوتے ہیں وہاں ڈولوں کے ساتھ جو رسیاں ہوتی ہیں وہ گھومتی رہتی ہیں انہیں رات کے وقت اسی حالت میں چھوڑ دیا جاتا ہے اسی طرح سواریوں (یا کشتیوں) کی رسیوں کا عالم ہے کیونکہ جب سواری کو چھوڑ دیا جاتا ہے' تو بعض اوقات اس کی رسیاں خشکی پر اسی عالم میں رہ جاتی ہیں' جس پر نمی والی ہوا گزرتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

5748- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "6799"في الحدود :باب قول الله تعالى :(وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا) ، عن موسى بن إسماعيل، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/253، والبخاري "6783"في الحدود :باب لعن السارق إذا لم يسم، ومسلم "1687"في الحدود باب حد السرقة ونصابها، والنسائي 8/65في السارق :باب تعظيم السرقة، وابن ماجة "2583"في الحدود :باب حد السارق، والبيهقي8/258، والبغوي"2597"و "2598"من طرق عن الأعمش، به.

ان الفاظ کے ذریعے ایسی کسی بھی چیز کو چھونے سے منع کیا ہے جب کہ آدمی اسے ذاتی ملکیت میں لے اس سے یہ مراد نہیں ہے اس سے نفع حاصل کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى مَعَ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ اَقْوَامًا مِنْ اَجْلِ اَعْمَالٍ ارْتَكَبُوْهَا

نبی اکرم ﷺ کا دیگر انبیاء کے ہمراہ کچھ ایسے لوگوں پر لعنت کرنا جو ان لوگوں کے کیے ہوئے کچھ اعمال کی وجہ سے ہو

5749 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الْمَوَالِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ، وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ: الزَّائِدُ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالْمُسَلَّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُذِلَّ بِذٰلِكَ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ، وَلِيُعِزَّ بِهٖ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِىْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِىْ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: چھ لوگوں پر میں نے لعنت کی ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے بھی لعنت کی ہے اور ہر اس نبی نے لعنت کی ہے جس کی دعا مستجاب ہوتی ہے ایک اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا شخص، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا شخص، ظلم کے طور پر مسلط کیے جانے والا حکمران تا کہ وہ حکومت کے ذریعے اس شخص کو ذلیل کرے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی ہے اور اس شخص کو عزت دے جسے اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کو حلال قرار دینے والا شخص اور میری عترت کے بارے میں اس چیز کو حلال قرار دینے والے شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور میری سنت کو چھوڑنے والا شخص۔

ذِكْرُ لَعْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُذَكَّرَاتِ، وَالْمُخَنَّثِيْنَ مَعًا

نبی اکرم ﷺ کا مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5749- إسناده ضعيف، عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ مختلف فيه، رواه عنه غير واحد مرسلاً. فقد أخرجه الترمذى "2154"فى القدر :باب رقم "17"، عن قتيبة، بهذا الإسناد .وقال :هكذا روى عبد الرحمن بن أبى الموال هذا الحديث عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم، ورواه سفيان الثورى وحفص بن غياث وغير واحد عَنْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عن على بن حسين، عن النبى صلى الله عليه وسلم،مرسلاً، وهذا أصح. وأخرجه ابن أبى عاصم فى "السنة "44" "و "337"، والطحاوى فى "مشكل الآثار4/366 "، والحاكم 2/525من طرق عن عبد الرحمن بن أبى الموال، به .

5750 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُذَكَّرَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، اَوِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

نبی اکرم ﷺ کا مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کا تذکرہ

5751 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ، وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ

5750- حديث صحيح، محمد بن عبد الرحمن العلاف :ذكره المؤلف في "الثقات 9/98 "وقال :من أهل البصرة، يروى عن محمد بن سواء وأبي عاصم، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وقد توبع، وباقي رجاله رجال الصحيح. سعيد :هو ابن أبي عروبة. وأخرجه أحمد 1/339، والطيالسي "2679"، والبخاري "5885"في اللباس :باب المتشبهون بالنساء والمتشبهات بالرجال، وأبو داود "4098"في اللباس :باب لباس النساء، والترمذي "2784"في الأدب :باب ما جاء في المتشبهات بالرجال من النساء، وابن ماجة "1904"في النكاح :باب في المخنثين، والطبراني "11823"من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20433" وأحمد1/225و227و237و254و330و365، والدارمي 2/278- 279، والبخاري "5886"في اللباس :باب إخرج المتشبهين بالنساء من البيوت، و "6834"في المحاربين :باب نفي أهل المعاصي والمخنثين، وأبو داود "4930"في الأدب :باب في الحكم في المخنثين، والترمذي "2785"، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة5/173 "، وأبو يعلى "2433"، والطبراني "11647" و "11618"و "11683و "11847"و "11848"و "11987"و "11988"و"116989"، والبيهقي 8/224من طرق عن عكرمة، به. وأخرجه الطبراني "12148"من طريق مقسم، عن ابن عباس.

5751- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فمن رجال مسلم .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وأبو عامر العقدي :هو عبد الملك بن عمرو القيسي . وأخرجه أبو داود "4098"في اللباس :باب لباس النساء، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/325عن أبي عامر العقدي، به وأخرجه الحاكم 4/194من طريق زهير بن محمد، عن سهيل بن أبي صالح، به .وصححه على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/287و 289عن أيوب بن النجار، عن طيب بن محمد، عن عطاء بن أبي هريرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے' جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور خواتین پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ، بِوَاسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ وَسَاَلَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْاَةِ، وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو عورت کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے' جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ يَسْتَحِقَّنَ اللَّعْنَ بِاَفْعَالِهِنَّ

ان خواتین کی صفت کی اطلاع کا تذکرہ' جو اپنے افعال کی وجہ سے لعنت کی مستحق بنتی ہیں

5753 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ هِلَالٍ الصَّدَفِيَّ، وَاَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلَانِ: سَمِعْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ رِجَالٌ يَرْكَبُوْنَ عَلٰى سُرُوجٍ كَاَشْبَاهِ الرِّجَالِ، يَنْزِلُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، عَلٰى رُءُوْسِهِنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ الْعَنُوْهُنَّ فَاِنَّهُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ، لَوْ كَانَ وَرَاءَكُمْ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ خَدَمْهُنَّ نِسَاؤُكُمْ، كَمَا خَدَمَكُمْ نِسَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ

5752- إسناده صحيح، جابر بن كردى: روى له النسائى، وهو صدوق، وهو مكرر ما قبله.

5753- إسناده، عبد الله بن عياش بن عباس ضعفه أبو داود والنسائى، وقال أبو حاتم: ليس بالمتين، صدوق يكتب حديثه، وهو قريب من ابن لهيعة، وقال ابن يونس: منكر الحديث، ورواية مسلم له فى الشواهد، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير عيسى بن هلال، فقد روى له أبو داود والترمذى والنسائى، وهو صدوق أبو عبد الرحمن الحُبُلى: هو عبد الله بن يزيد المعافرى. وأخرجه أحمد 2/223، والطبرانى مختصراً فى "الصغير "1125" "من طريق عبد الله بن المقرء، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمى فى "المجمع 5/137 "وقال: رواه أحمد والطبرانى فى الثلاثة، ورجال أحمد رجال الصحيح.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو مردوں کی طرح زین پر سوار ہوں گے وہ مردوں* کے ساتھ مشابہت رکھتے ہوں گے وہ مسجدوں کے دروازوں پر پڑاؤ کریں گے ان کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی ان کے سروں پر بختی اونٹوں کی طرح کی کوہان (نما بالوں کے جوڑے) ہوں گے تم لوگ ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ لعنت یافتہ ہوں گی اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی' تو ان کی خواتین ان کی خدمت کرتیں' جس طرح تم سے پہلے کی امتوں کی خواتین تمہاری خدمت کرتی رہی ہیں۔

*(شیخ شعیب ارناؤط نے اس حدیث کے حاشیے میں یہ بات بیان کی ہے: شیخ احمد شاکر کہتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ کچھ مشکل ہیں' کیونکہ مردوں کو مردوں سے تشبیہ دینا بعید از فہم ہے۔ حاکم کی روایت میں تشبیہ کے الفاظ نہیں ہیں اور اس کا مفہوم واضح ہے۔)

بَابُ ذِی الْوَجْهَیْنِ

دوغلے شخص کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَرْءُ فِي الْاَسْبَابِ اَقْوَامًا بِضِدِّ مَا يَاْتِي غَيْرَهُمْ فِيهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے معمولات میں کچھ لوگوں کے پاس جائے

اوراس کے برعکس ہوکر جائے جس طرح سے وہ اس بارے میں دوسرے لوگوں کے پاس جاتا ہے (یعنی دوغلے پن کا مظاہرہ کرے)

5754 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے برا شخص وہ ہے' جو دوغلا ہو جو اس کے پاس یہ رخ لے کر آئے اور اس کے پاس وہ رخ لے کر جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ اَرَادَ بِهِ مِنْ شَرِّ النَّاسِ

''بے شک لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہے' جو دوغلہ ہو''

اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: ایسا شخص بُرے لوگوں میں سے ایک ہے

5755 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5754– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو هاشم بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أحمد 2/307و455، والبخاري "7179"في الأحكام :باب ما يكره من ثناء السلطان وإذا خرج قال غير ذلك، ومسلم ص "99" 2011في البر والصلة :باب ذم ذي الوجهين، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/336و 445، والبخاري "6058"في الأدب :باب ماقيل في ذي الوجهين، والترمذي "2025"في البر والصلة :باب ما جاء في ذي الوجهين، وابن أبي الدنيا في "الصمت"275" "، والبيهقي10/246، والبغوي "3567"من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة.

اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَیْنِ، الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''برے ترین افراد میں سے ایک شخص دوغلا ہے جو اس کے پاس یہ چہرہ لے کر آتا ہے اور اس کے پاس وہ چہرہ لے کر جاتا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ ذِی الْوَجْهَیْنِ فِی النَّارِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

دوغلے شخص کو جہنم میں دی جانے والی سزا کا تذکرہ: ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ، عَنِ الرُّكَیْنِ بْنِ الرَّبِیعِ، عَنْ نُعَیْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَیْنِ فِی الدُّنْیَا كَانَ لَهٗ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں دوغلا ہوگا قیامت کے دن اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں ہوں گی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ ذَا الْوَجْهَیْنِ مِنَ النَّاسِ یَكُوْنُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ فِیْ یَوْمِ الْقِیَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ لوگوں میں سے دوغلہ شخص قیامت کے دن بدترین افراد میں سے ہوگا

5757 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

5755- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/991 "في الكلام: باب ما جاء في إضاعة المال وذي الوجهين. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/465و517، ومسلم ص"98" 2011، والبغوي "3566" وأخرجه أحمد 2/245، وأبو داود "4872" في الأدب: باب في ذي الوجهين، وابن أبي الدنيا "276" من طريق سفيان، عن أبي الزناد، به وانظر الحديث "5754" و."5757"

5756- إسناده حسن، شريك - وهو ابن عبد الله النخعي القاضي - حديثه حسن في الشواهد، وهذا منها، وباقي رجاله ثقات. ونقل في "التهذيب "في ترجمة نعيم بن حنظلة عن علي ابن المديني أنه قال في الحديث: إسناده حسن، ولايحفظ عن عمار عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من هذا الطريق، وحسنه الحافظ العراقي أيضاً في "تخريج الإحياء 3/158 "والحديث في "مسند أبي يعلى"1620" "، وهو في "مصنف أبي شيبة "أيضاً 8/558 وأخرجه أبو داود "4873"في الأدب: باب في ذي الوجهين، عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "644"، والدارمي 2/321، والبخاري في "الأدب المفرد"1310" "، وأبو يعلى "1637"، وابن أبي الدنيا في "الصمت"274" "، والبيهقي 10/246من طريق عن شريك، به. وأخرجه البغوي في "الجعديات"2412" "، ومن طريقه أبو محمد البغوي في "شرح السنة "3568" "عن علي بن الجعد، عن شريك، به. موقوفاً وله شاهد من حديث أنس يصح به، عند أبي يعلى "2771"

وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَكْرَهَهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ، وَتَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگوں کو معدنیات کی شکل میں پاؤ گے ان میں سے زمانہ جاہلیت میں جو لوگ اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے شمار ہوں گے جبکہ وہ (دینی احکام کی) سمجھ بوجھ حاصل کرلیں اور اس معاملے کے بارے میں تم لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اس سے پہلے کہ وہ اس میں مبتلا ہو جائے اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ برا دوغلے شخص کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرہ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس اس چہرے کے ساتھ جاتا ہے''۔

5757- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم .ابن وهب :هو عبد الله. وأخرجه مسلم "2526"في فضائل الصحابة :باب خيار الناس، و "100" "2526"ص 2011في البر والصلة :باب ذم ذى الوجهين وتحريم فعله، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/524ـ 525عن وهب بن جرير، عن أبيه، عن يونس، به. وأخرجه البخارى "3493"و "3494"فى المناقب :باب قول الله تعالى :(يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى) ، ومسلم "2526"و "100" "2526"ص 2011من طريق أبى زرعة، عن أبى هريرة . وأخرجه البخارى "3459"، و "3587"فى المناقب :باب علامات النبوة فى الإسلام، ومسلم "2526"من طريق أبى الزناد، عن الأعرج، عن أب هريرة، مختصراً . وأخرج الجملة الأولى منه البخارى "3353"فى الأنبياء :باب قول الله تعالى (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً) ، و :"3374"باب (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ) ، و :"3383"باب قول الله تعالى :(لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ) ، و "4689"، فى التفسير :باب (لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ) ، من طريق عبيد الله، عن سعيد بن أبى سعيد، عن أبى هريرة .وزاد البخارى فى "3353"بعد سعيد بن أبى سعيد :عن أبيه .وانظر الحديث رقم "5754"و ."5755"

بَابُ الْغِيبَةِ

باب! غیبت کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْفَصْلِ بَيْنَ الْغِيبَةِ وَالْبُهْتَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ غیبت اور بہتان کے درمیان میں کیا فرق ہے

5758 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اَنْ تَذْكُرَ اَخَاكَ بِمَا فِيهِ، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا ذَكَرْتُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيهِ مَا ذَكَرْتَ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا ذَكَرْتَ فَقَدْ بَهَتَّهُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے بھائی کا ذکر اس میں موجود خامی کے ہمراہ کرو (لوگوں نے) عرض کی: اس بارے میں اس کی آپ کی کیا رائے ہے' اگر وہ چیز واقعی میرے بھائی میں موجود ہو' جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چیز واقعی اس میں موجود ہو' جس کا تم نے ذکر کیا ہے' تو تم نے اس کی غیبت کی اور تم نے جس کا ذکر کیا ہے اگر وہ اس میں موجود نہ ہو' تو پھر تم نے اس پر بہتان لگایا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ صِيَانَةِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِتَحَفُّظِ لِسَانِهِ عَنِ الْوَقِيعَةِ فِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی زبان کو اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں استعمال کرنے سے حفاظت کر کے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو محفوظ رکھے

5758- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير العلاء وأبيه فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/230 و 458عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه البغوي "3561"من طريق عثمان بن عمر، عن شعبة، به، مختصراً. وأخرجه أحمد 2/384و 386، والدارمي 2/297، وأبو داود "4874"في الأدب :باب في الغيبة، والترمذي "1934"في البر والصلة : باب ما جاء في الغيبة، من طريقين عن العلاء ، به .وقال الترمذي :حديث حسن صحيح=.

5759 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُولُ؟ قَالَ: فَاِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت سے مراد کیا ہے لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا اس چیز کے ہمراہ ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ سائل نے عرض کیا: آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میرے بھائی میں وہ چیز واقعی موجود ہو جو میں نے بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس میں وہ چیز موجود ہو جو تم نے بیان کی ہے تو یوں تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ ذِكْرِ تَتَبُّعِ الْمَرْءِ عُيُوبَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کے عیوب کی جستجو کرنا جائز نہیں ہے

5760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ، اَوْ كِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ

قَالَ: يَقُولُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

5759- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه مسلم "2589" في البر والصلة: باب تحريم الغيبة، والبغوي "3560"، والبيهقي في "السنن 10/247"، ومن "الآداب "154" "من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد.

5760- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح غير راشد بن سعد، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة إسحاق بن منصور: هو ابن بهرام الكوسج، ومحمد بن يوسف: هو الفريابي. وأخرجه أبو داود "4888" في الأدب: باب النهي عن التجسس، والطبراني "890"/19، والبيهقي 8/333، وأبو نعيم في "الحلية 6/118 "من طرق عن محمد بن يوسف الفريابي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد "248" "، والطبراني "859"/19 من طريق عبد الرحمن بن جبير بن نفير، عن أبيه، عن معاوية. وأخرجه الطبراني "702"/19 من طريق بشر بن جبلة، عن أبي عبد الرحمن، عن أبي الدرداء، عن معاوية. وبشر بن جبلة هذا مجهول.

"اگر تم لوگوں کے پوشیدہ معاملات کی جاسوسی کرتے رہو گے' تو تم انہیں خراب کر دو گے یا تم انہیں خرابی کے قریب پہنچا دو گے۔"

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو یہ بات سنی ہے تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں فائدہ پہنچایا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَفَقُّدِ عُيُوبِ نَفْسِهِ دُوْنَ طَلَبِ مَعَايِبِ النَّاسِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی ذات کے عیوب کی جستجو کرے لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرے

5761 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ، وَيَنْسَى الْجِذْعَ فِيْ عَيْنِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کسی ایک کو اپنے بھائی کے آنکھ میں موجود تنکا نظر آجاتا ہے' لیکن وہ اپنی آنکھ میں موجود بھیڑ کا بچہ بھول جاتا ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُزْدَرِيْ غَيْرَهُ مِنَ النَّاسِ كَانَ هُوَ الْهَالِكَ دُوْنَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' دوسرے کو ہلاکت کا شکار قرار دینے والا شخص ان کی بجائے بذات خود ہلاکت کا شکار ہوتا ہے

5762 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5761- رجاله ثقات رجال الصحيح غير كثير بن عبيد، فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة . وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب "610" "من طريق علي بن الحسين، عن أبي عروبة الحسين بن محمد الحراني، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن صاعد في زوائده على "الزهد "لا بن المبارك "212"، وأبو الشيخ في "الأمثال"217" "، وأبو نعيم في "الحلية 4/99 "من طرق عن محمد بن حمير، به.

5762- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل، فمن رجال مسلم .وهو في "الموطأ" 2/984في الكلام :باب ما يكره من الكلام ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/517، ومسلم "2623"في البر والصلة :باب النهي عن قول " :هلك الناس "، وأبو داود "4983"في الأدب :باب لا يقال " :خبثت نفسي "، والبغوي ."3564" وأخرجه أحمد 2/272، ومسلم"2623"، وأبو داود"4983"، والبغوي "3565"من طرق عن سهيل، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے ہیں' تو وہ شخص خود ان سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہو گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ طَلَبِ عَثَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْيِيرِهِمْ

مسلمانوں کی کوتاہیوں کو تلاش کرنے اور انہیں عار دلانے کی ممانعت کا تذکرہ

5763 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ، بِبَغْدَادَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُولِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ اَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمِنْبَرَ، فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوا عَثَرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْ عَوْرَةَ الْمُسْلِمِ يَطْلُبِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَطْلُبِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ، وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ: مَا اَعْظَمَكَ، وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكَ، وَلَلْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں اعلان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان کے ذریعے مسلمان ہو گئے ہیں' لیکن ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا تم لوگ مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ تم انہیں عار نہ دلاؤ تم ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص مسلمان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی تحقیق کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے پوشیدہ معاملات کی تحقیق کرے گا اسے رسوائی کا شکار کر دے گا خواہ وہ شخص اپنے گھر کے اندر موجود رہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن بیت اللہ کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا تمہاری عظمت کتنی زیادہ ہے تمہاری حرمت کتنی عظیم ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومن حرمت کے اعتبار سے تم سے زیادہ عظیم ہے۔

5763– إسناده قوی، أوفی بن دلهم روی له الترمذی، وهو صدوق، وباقی رجاله ثقات رجال الصحیح . وأخرجه الترمذی "2032"فی البر والصلة :باب ما جاء فی تعظیم المؤمن، والبغوی "3526"من طریقین عن الفضل بن موسی، بهذا الإسناد. وفی الباب عن أبی برزة عند أحمد 4/420ـ421و424، وأبی داود "4880"، ابن أبی الدنیا فی "الصمت"167" "، والبیهقی 10/247، وسنده حسن فی الشواهد. وعن ابن عباس عند الطبرانی "11444"، ورجاله ثقات كما قال الهیثمی فی "المجمع" 8/94وعن بریدة بن الحصیب عنده أیضاً "1155"وفیه مجهول .وعن ثوبان عند أحمد.5/279 وعن البراء عند أبی یعلی "1675"وابن أبی الدنیا فی "الصمت "167" "ورجاله ثقات كما قال الهیثمی.8/93

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْوَقِيعَةِ فِي الْمُسْلِمِينَ، وَإِنْ كَانَ تَشْمِيرُهُ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيرًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ مسلمانوں کو زبانی طور پر ایذاء پہنچانے سے بچے اگرچہ وہ شخص بہت زیادہ عبادات کرتا ہو

5764 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مَوْلٰى جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانَةَ ذَكَرَ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا، غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا قَالَ: فِي النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانَةَ ذَكَرَ مِنْ قِلَّةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا، وَاَنَّهَا تَصَدَّقَتْ بِاَثْوَارِ اَقِطٍ، غَيْرَ اَنَّهَا لَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا، قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں عورت اس طرح کی ہے اس نے اس عورت کی بکثرت نفل نمازوں کا ذکر کیا اور یہ کہا کہ وہ اپنی زبان کے ذریعے (دوسروں) کو اذیت پہنچاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں عورت ایسی ہے پھر اس نے اس عورت کی نمازوں اور روزوں کی قلت کا ذکر کیا اور یہ بتایا: وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

5764– إسناده صحيح على شرط الصحيح .أبو أسامة :هو حماد بن أسامة . وأخرجه أحمد 2/440، ولبزار "1902"من طريق الأعمش، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في "المجمع 8/168 "ـ 169وعزاه إليهما، وقال :رجاله ثقات. قوله" :أثوار أقط" الأثوار جمع ثور :هي القطعة من الأقط، ولأقط بفتح الهمزة وكسر القاف، وقد تسكن القاف للتخفيف مع فتح الهمزة وكسرها ـ لبن جامد مستحجر، قال الأزهري :يتخذ من اللبن المخيض، يطبخ ثم يترك حتى يَمْصُل.

بَابُ النَّمِيمَةِ

چغل خوری کا بیان

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ النَّمَّامِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں میں سے چغل خور شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ

5765 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ اِلَى السُّلْطَانِ، فَكُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ، فَمَرَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، قِيلَ: هُوَ هٰذَا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

❀❀ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک شخص حاکم وقت کے پاس لوگوں کی باتیں پہنچایا کرتا تھا ایک مرتبہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران وہ شخص وہاں سے گزرا' تو یہ بتایا گیا کہ یہ' تو ایسا شخص ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چغلی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

5765- إسناده صحيح على شرط الشيخين .جرير :هو ابن عبد الحميد الضبى، ومنصور :هو ابن المعتمر، وإبراهيم :هو ابن يزيد النخعى. وأخرجه مسلم "169" "105"فى الإيمان :باب بيان غلظ تحريم النميمة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً "169" "105"عن على بن حجر السعدى، عن جرير، به وأخرجه أحمد 5/397و404، والبخارى "6056"فى الأدب :باب ما يكره من النميمة، وفى "الأدب المفرد "322" "، والترمذى "3569"فى البر والصلة :باب ما جاء فى النمام، والبيهقى 10/247، والبغوى "3569"، والقضاعى فى "مسند الشهاب "876" "من طريق سفيان بن عيينة والثورى، كلاهما عن منصور، به . وأخرجه أحمد 5/382و 389و402، ومسلم "170" "105"وأبو داود "4871"فى الأدب :باب فى القتات، وابن أبى الدنيا فى "الصمت "354" "والبيهقى فى "السنن8/166 "، وفى "الآداب"137" "، والبغوى "3570"من طريق الأعمش، وأحمد 5/392، والطبرانى فى "الكبير "3021" "من طريق الحكم بن عيينة، وفى "الصغير "له "561"من طريق إبراهيم بن المهاجر، ثلاثتهم عن إبراهيم النخعى، به . وأخرجه المصنف فى "روضة العقلاء "ص 176، وأحمد 5/391و396و399و406، ومسلم"168" "105"، وابن أبى الدنيا "252"من طريق واصل الأحدب، عن أبى وائل، عن حذيفة.

بَابُ الْمَدْحِ

باب! تعریف کرنا

5766 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ: إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ، فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا، وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ كَذَا وَكَذَا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنی ہو تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ فلاں شخص کے بارے میں میں یہ گمان کرتا ہوں ویسے اللہ تعالیٰ اس کا نگران ہے (اور یہ الفاظ بھی اس وقت استعمال کرنے چاہئیں) جب آدمی کو یہ بات پتہ ہو کہ وہ شخص ایسا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5767 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

5766– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير على بن المدينى فمن رجال البخاري وأخرجه أحمد 5/46، ومسلم "3000" "65" في الزهد :باب النهى عن المدح إذا كان فيه إفراط وخيف منه فتنة على الممدوح، والبيهقى 10/242 من طريق يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/46 و47، والبخارى "2662" في الشهادات :باب إذا زكى رجل رجلاً كفاه، و "6162" في الأدب :باب ما جاء فى قول الرجل ويلك وأبو داود "4805" فى الأدب.

5767– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم، أبو عمران :هو عبد الملك بن حبيب الأزدى. وأخرجه أحمد 5/157 و168، ومسلم "2642"، فى البر والصلة :باب أثنى على الصالح فهى بشرى ولا تضره، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/157 و168، ومسلم "2642"، وأبو القاسم البغوى فى "الجعديات" "1197"، وابن ماجة "4225" فى الزهد :باب الثناء الحسن، وأبو محمد البغوى فى "شرح السنة" "4139" و "4140" من طريق شعبة، به.

خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ: اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا، وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی شخص نے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنی ہو تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ فلاں شخص کے بارے میں میں یہ گمان کرتا ہوں ویسے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کو پاک قرار نہیں دیتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَدْحَ النَّاسِ الْمَرْءَ عَلَى الطَّاعَةِ، وَسُرُوْرَهُ بِهٖ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

لوگوں کا کسی آدمی کی نیکی کی وجہ سے اس کی تعریف کرنا اور اس شخص کا اس وجہ سے خوش ہونا ریاکاری کی ایک قسم ہے

5768 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ يَحْمَدُهُ النَّاسُ؟ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آدمی کوئی نیک کام کرتا ہے جس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کو جلدی ملنے والی خوشخبری ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ الْاِغْتِرَارِ عِنْدَ الْمَدْحِ اِذَا مُدِحَ الْمَرْءُ بِهٖ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب کسی شخص کی تعریف کی جائے

5768- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم، أبو عمران :هو عبد الملك بن حبيب الأزدي . وأخرجه أحمد 5/157و 168، ومسلم "2642"، في البر والصلة :باب أثني على الصالح فهي بشرى ولا تضره، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/157و 168، ومسلم "2642"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات"1197" "، وابن ماجة "4225"في الزهد :باب الثناء الحسن، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة "4139" "و "4140 "من طريق شعبة، به.

تو وہ اس تعریف کے بعد خود پسندی کا شکار ہونے کو ترک کرے

5769 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: احْثُوا فِي اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(کسی کی) تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈال دو۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ اغْتِرَارِ الْمَرْءِ بِمَا يُمْدَحُ بِهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب آدمی کی تعریف کی جائے' تو وہ اس وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچے

5770 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مَدَحَ رَجُلًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَرْفَعُ التُّرَابَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف کی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف مٹی پھینکنا شروع کی اور بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

5769- إسناده صحيح، عبد الله بن أحمد بن ذكوان روى له أبو داود وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 6/127 "من طريق عبد الله بن زيد بن أسلم، كلاهما عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد، وانظر الحديث الآتي. وفي الباب عن المقداد بن الأسود عند أحمد 6/5، والبخاري في "الأدب المفرد "339" "، ومسلم "3002"، وأبو داود "4804"، والترمذي "2393"، وابن ماجة "3742"، والطبراني "565"/20و "566"و "570"و "574"و "576"و "577"و "578"و "579"=و "580"و "581"و "582"، وأبو نعيم في "الحلية4/377 "، والبيهقي في "السنن10/242 "، وفي "الآداب"512" "، والبغوي. "3573"وعن أبي هريرة عند الترمذي "2394"وعن عبد الرحمن بن أزهر عند البزار "2023" وعن أنس عند البزار. "2024"وانظر "المجمع 8/117 "-118

5770- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/94، والبخاري في "الأدب المفرد "340" " والطبراني، "13589"، والخطيب 11/107 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وذكره الهيثمي في "المجمع 8/117 "ونسبه لأحمد والطبراني في معجمه "الكبير "و "الأوسط"، وقال: رجاله رجال الصحيح.

''جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈال دو۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْدَحَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَيْرِ اِذَا اَرَادَ بِذٰلِكَ انْتِفَاعَ النَّاسِ بِهٖ، وَاَمِنَ الْعُجْبَ عَلٰى نَفْسِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی بھلائی کے حوالے سے اپنی ذات کی تعریف کرے جب کہ اس کا ارادہ یہ ہو کہ لوگ اس سے نفع حاصل کریں اور ایسا شخص خود پسندی سے محفوظ ہو

5771 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عُمَارَةَ، وَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يُوَلِّ، وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرَاْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

✿✿ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا اے ابو عمارہ آپ غزوہ حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے' تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی البتہ لوگوں میں سے کچھ جلد باز لوگ جب ہوازن قبیلے کے تیروں کے نشانے پر آئے' تو (وہ پیچھے ہٹ گئے) اس وقت حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: میں نبی ہوں یہ بات جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهٗ اَنْ يَّمْدَحَ نَفْسَهٗ بِبَعْضِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قَصْدَ الْخَيْرِ بِالْمُسْتَمِعِيْنَ لَهٗ دُوْنَ اِعْطَاءِ النَّفْسِ شَهَوَاتِهَا مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے جو نعمتیں عطا کی ہیں

ان میں سے کچھ کے ذریعے اپنی ذات کی تعریف کرے جب کہ اس کے بارے میں اس کا ارادہ سننے والوں کے حق میں بھلائی کا ہو یہ مراد نہ ہو کہ وہ نفسانی خواہش کو پورا کرے

5772 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

5771– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم "4770"

5772– إسناده صحيح على شرط الصحيح .وقد تقدم تخريجه برقم "4820"

اَخْبَرَنِی یُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِی عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِیهِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّـهُ بَیْنَا هُوَ یَسِیرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَیْنٍ، عَلِقَتِ الْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اضْطَرُّوهُ اِلٰى سَمُرَةٍ، وَخُطِفَ رِدَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعْطُونِی رِدَائِی، لَوْ كَانَ لِی عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهَا بَیْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِی كَذَّابًا، وَلَا جَبَانًا

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے یہ حنین سے واپسی کی بات ہے اسی دوران دیہاتیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چیزیں مانگ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر بھی کھینچ لی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان ٹہنیوں کی تعداد میں نعمتیں ہوں تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا تم مجھے غلط بیانی کرنے والا یا بزدل نہیں پاؤ گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ قَبُوْلِ الْعُذْرِ، وَالْقِیَامِ عِنْدَ الْمَدْحِ بِحَیْثُ یُوجِبُ الْحَقُّ ذٰلِكَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ عذر کو قبول کرے اور تعریف کے وقت کھڑا ہو اس حیثیت کے ساتھ کہ حق اس کو لازم کرتا ہو

5773 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَاَیْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِی لَضَرَبْتُهُ بِالسَّیْفِ غَیْرَ مُصْفِحٍ عَنْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَةِ سَعْدٍ؟ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْیَرُ

5773– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو عوانة :هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه مسلم "1499"في اللعان، عن عبيد الله بن عمرو القواريري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/248، والبخاري "6846"في الحدود :باب من رأى مع امرأته رجلا فقتله، و "7416"في التوحيد :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم" :لا شخص أغير من الله"، ومسلم "1499"، والطبراني "921"/20، والبيهقي في "الأسماء والصفاة 2/12 "من طرق عن أبي عوانة، به. وأخرجه الدارمي 2/149، ومسلم "1499"، والطبراني "922"/20من طريق زائدة وعبيد الله بن عمرو الرقي، عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه الطبراني "5394"من طريق عبد الرحمن بن عمرو بن شرحبيل بن سعيد بن سعد بن عبادة، عن أبيه، عن جده، قال :قال سعد بن عبادة ... وأخرجه مالك في "الموطأ 4/737 "و 823، وأحمد 2/465، ومسلم "1498"وأبو داود "4532"و "4533"من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة قال قال سعد بن عبادة :يارسول الله..

مِنِّي، وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو پاؤں' تو اس سے درگزر کیے بغیر تلوار کے ذریعے قتل کر دوں گا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں سعد کے مزاج کی تیزی پر حیرانگی نہیں ہوئی اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام قرار دیا ہے اور عذر پیش کرنا کسی کے نزدیک بھی اتنا محبوب نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے اسی وجہ سے اس نے رسولوں کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے' جس کے نزدیک اپنی تعریف' اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ ہو' اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے (اپنی تعریف بیان کرنے والے کے لیے) جنت کا وعدہ کیا ہے۔

بَابُ التَّفَاخُرِ

ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنا

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْفَخْرِ عَلٰى اَهْلِ الْوَبَرِ مَعَ اِطْلَاقِ السَّكِينَةِ عَلٰى اَهْلِ الْغَنَمِ

خانہ بدوشوں کے لیے لفظ فخر استعمال کرنے کا تذکرہ اور بکریاں پالنے والے کے لیے لفظ سکینت کا استعمال کرنا

5774 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاِ يمَانُ يَمَانٍ، وَالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ فِىْ اَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِى الْفَدَّادِينَ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ، يَاْتِى الْمَسِيحُ، حَتّٰى اِذَا جَاوَزَ اُحُدًا صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایمان یمانی ہے اور کفر مشرق کی سمت سے ہوگا بکریاں پالنے والوں میں سکینت ہوتی ہے جب کہ گھوڑے پالنے والے دیہاتیوں میں فخر (یعنی تکبر) اور ریاکاری پائی جاتی ہے دجال اس طرف سے آئے گا' یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ عبور کرلے گا' تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے وہاں وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ افْتِخَارِ الْمَرْءِ بِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاِنْ كَانُوْا لَهُ اَقْرَبَ الْقَرَابَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اہل جاہلیت پر فخر کا اظہار کرے خواہ وہ اہل جاہلیت اس کے انتہائی قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں

5774- إسناده صحيح على شرط مسلم، القعنبى :هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب وأخرج له الترمذى "2243"فى الفتن: باب ما جاء فى الدجال لا يدخل المدينة، عن قتيبة، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد ,وقال هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه دون قوله" :يأتى المسيح " ...أحمد2/372و 407-408و457و 484، ومسلم "86" "52"فى الإيمان :باب تفاضل أهل الإيمان فيه .وبن أبى منده فى "الإيمان "428 "من طرق عن العلاء ، به . وأخرجه أحمد2/502، والبخارى "3499"فى المناقب :باب قول الله تعالى :(يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى) ، ومسلم "87" "52"و "88"، والترمذى "3935"فى المناقب :باب فى فضل اليمن .

5775 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَفْتَخِرُوا بِآبَائِكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ بِمَنْخِرَيْهِ خَيْرٌ مِّنْ آبَائِكُمُ الَّذِينَ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زمانہ جاہلیت کے اپنے آباؤ اجداد پر فخر کا اظہار نہ کرو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آدمی کے نتھنوں میں مٹی بھر جانا اس سے زیادہ بہتر ہے، تم اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کا اظہار کرو جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ افْتِخَارَ الْمَرْءِ بِالْكَرَمِ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بِالدِّيْنِ لَا بِالدُّنْيَا

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، آدمی کا بزرگی پر فخر کرنا دینی اعتبار سے ہونا چاہئے دنیاوی حوالے سے نہیں ہونا چاہئے

5776 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ معزز شخص جو ایک معزز شخص کے صاحبزادے تھے، جو ایک معزز شخص کے صاحبزادے تھے جو ایک معزز شخص کے صاحبزادے تھے وہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے تھے جو حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے تھے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے تھے اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے۔''

5775- إسناده صحيح على شرط الصحيح .هشام :هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وأيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني . وهو في "مسند الطيالسي"2682" "، ومن طريقه أخرجه أحمد 1/301 وأخرجه الطبراني في "الكبرى "11862" "من طريق حجاج بن نصير، عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد .وأخرجه أيضاً "11861"من طريق الحسن بن أبي جعفر، عن أيوب، به . وأورده الهيثمي في "المجمع 8/85 "وقال :رواه أحمد والطبراني في "الكبير "و "الأوسط"، ورجال أحمد رجال الصحيح

5776- إسناده حسن، محمد بن عمرو - وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ - روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله على شرط "الصحيح أبو نصر التمار :هو عبد الملك بن عبد العزيز القشيري . وأخرجه أحمد 2/416عن عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/332، والترمذي "3116"في تفسير سورة يوسف، من طرق عن محمد بن عمرو، به. وأخرج أحمد2/431، والبخاري "3353"في الأنبياء :باب قول الله تعالى :(وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً) ، و :"3374"باب قول الله تعالى :(لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ) ، و "3490"في المناقب :باب قول الله تعالى :(يَا أَيُّهَا النَّاسُ

بَابُ الشِّعْرِ وَالسَّجْعِ

باب! شعر اور سجع (کے احکام)

5777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَاَنْ يَّمْتَلِءَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا، حَتّٰى يَرِيَهُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِءَ شِعْرًا

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے' وہ شعر سے بھر جائے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمُومَ هٰذَا الْخَطَّابِ فِيْ خَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اُرِيْدَ بِهٖ بَعْضُ ذٰلِكَ الْعُمُوْمِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت میں الفاظ کے عموم سے مراد اس عموم کا کچھ حصہ ہے سارا عموم مراد نہیں ہے

5778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ، بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

5777– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخارى .أبو معاوية :وهو محمد بن خازم. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/719ـ 720، ومسلم "2257"فى الشعر، وابن أبى ماجة "3759"فى الأدب :باب ما يكره من الشعر، والمقدسى فى "أحاديث الشعر "32" "من طريق أبى معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 8/719ـ 720، وأحمد 2/288و 355و 391و 478و480، والبخارى "6155"فى الأدب :باب ما يكره أن يكون الغالب فى الإنسان الشعر حتى يصده عن ذكر الله والعلم والقرآن، وفى "الأدب المفرد"860" "، ومسلم"2257"، والترمذى "2851"فى الأدب :باب ما جاء " :لأن يمتلء جوف أحدكم قيحاً خير من أن يمتلء شعراً"، وابن ماجة"3759"، والبيهقى10/244، والبغوى "3413"، والمقدسى فى"أحاديث الشعر "32" "من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أبو القاسم البغوى فى الجعديات"3106" "، والطحاوى4/295، وأحمد2/331،وابن عدى فى "الكامل 5/1894 "و 6/2132من طرق عن أبى صالح، به وأخرجه ابن عدى 6/2091من طريق الحسن، عن أبى هريرة .وسيأتى الحديث برقم"5749"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کچھ شعر حکمت ہوتے ہیں۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّغْلِبَ عَلَى الْمَرْءِ الشِّعْرُ حَتّٰى يَقْطَعَهُ عَنِ الْفَرَائِضِ وَبَعْضِ النَّوَافِلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی پر شاعری اتنی غالب آجائے کہ وہ اسے فرائض اور بعض نوافل سے بھی روک دے

5779 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَاَنْ يَّمْتَلِءَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا، حَتّٰى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِءَ شِعْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے مکمل طور پر بھر جانا اس کے حق میں اس سے زیادہ بہتر ہے' وہ شعر سے بھر جائے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاَشْعَارَ بِكُلِّيَّتِهَا لَا يَجِبُ اَنْ يُّشْتَغَلَ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ہر قسم کے اشعار کے بارے میں یہ بات ضروری ہے' ان میں مشغول نہ ہوا جائے

5778- حديث صحيح، سماك في روايته عن عكرمة اضطراب، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير علي بن حرب الطائي، فقد روى له النسائي وهو صدوق. ابن إدريس :هو عبد الله بن إدريس بن يزيد بن عبد الرحمن الأودي . وأخرجه أحمد 1/296و 272و 303و 309و 313و 327و 332، وابن أبي شيبة 8/691-692، والترمذي "2845"في الأدب :باب ما جاء إن من الشعر حكمة، وابن ماجة "3756"في الأدب :باب الشعر، وأبو داود "5011"في الأدب :باب ما جاء في الشعر، وأبو يعلى "2332"و "2581"، والطبراني "11758"و "11759"و "11760"و "11761"و "11762"و "11763"، والطحاوي 4/299، وأبو الشيخ في "الأمثال "6" و"7"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان1/355 "، والبيهقي 10/237، والمقدسي في "أحاديث الشعر" "13"من طرق عن سماك، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي بن كعب عند بن أبي شيبة 8/691، وأحمد 5/125، وابنه في زوائد "المسند ,5/126 "والشافعي 2/188، والدارمي 2/296- 297، وعبد الرزاق "20499"، والطيالسي "556"و "557"، والبخاري في "صحيحه"6145" "، وفي "الأدب المفرد"858" "و "864"، وأبي داود "5010"، وابن ماحه "3755"، والبيهقي 10/237، والمقدسي ."12"

5779- إسناده صحيح على شرط الشيخين .سليمان :هو ابن مهران الأعمش وأخرجه أحمد 2/480عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو القاسم البغوي في "الجعديات"759" "، وأبو داود "5009"في الأدب :باب ما جاء في الشعر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار4/295 "، وأبو نعيم في "الحلية5/60 "، والبغوي في "شرح السنة"3412" "، وفي "تفسيره" 3/403من طرق عن شعبة، به .وانظر الحديث."5777"

5780 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ اَبُو الطَّيِّبِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے خوب صورت کلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُنْشِدَ الْاَشْعَارَ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهَا خَنًا، وَلَا فُحْشٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اشعار موزوں کر سکتا ہے' جب کہ ان میں کوئی گنگناہٹ اور فحاشی نہ ہو

5781 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَالَسْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ اَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ، وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سو مرتبہ سے زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوں

5780– رجال الصحيح، إلا أن في رواية سماك عن عكرمة اصطراباً .ابن الشوارب :هومحمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب الأموي ,وأبو عوانة :هو الوضاح بن عبد الله اليشكري . وأخرجه الطيالسي "2670"، وأحمد 1/303و 309و 327، وأبو داود "5011"في الأدب :باب ما جاء في الشعر، والترمذي "2845"في الأدب :باب ما جاء في الشعر، والترمذي "2845" في الأدب :باب ما جاء إن من الشعر حكمة، وأبو يعلى "2332"و "2581"والطبراني "11785"، وأبو الشيخ في "الأمثال "6"" من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وانظر الحديث ."5778"

5781– حديث صحيح، شريك وإن كان سيء الحفظ، متابع ,وباقي رجاله من رجال الصحيح. وأخرجه الترمذي "2850" في الأدب :باب ما جاء في إنشاد الشعر، وفي "الشمائل"246" "، ومن طريقه أخرجه البغوي "3411"عن علي ن حجر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "771"، وابن أبي شيبة 8/712ـ 713، وأحمد 5/105، والطبراني "1948"و "1950و "1953"، والبيهقي 10/240،والمقدسي في "أحاديث الشعر "17" "من طريق شريك، به. وأخرجه الطيالسي "771"، ومسلم "670" "286" "670"في المساجد :باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح وفضل المسجد، و "2322"في الفضائل :باب تبسمه صلى الله عليه وسلم وحسن عشرته، وأبو داود "1294"في الصلاة :باب صلاة الضحى، والنسائي 3/80ـ 81في السهو :باب قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، وفي "عمل اليوم والليلة"170" "،وأبو القاسم البغوي في "الجعديات "2159" "و "2755"، والطبراني "1933"و "1990"و "1999"، والبيهقي10/240، والمقدسي في "أحاديث الشعر "18" "من طرق عن سماك بن حرب، به.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو شعر سنایا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا تذکرہ کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہتے تھے بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مسکرا دیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِنْشَادِ الْمَرْءِ الشِّعْرَ الَّذِىْ لَا يَكُوْنُ فِيْهِ هِجَاءُ مُسْلِمٍ، وَلَا مَا لَا يُوجِبُهُ الدِّيْنُ

آدمی کے لیے ایسے شعر موزوں کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس میں کسی مسلمان کی ہجو بیان نہ کی گئی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہو جسے دین نے لازم قرار نہ دیا ہو

5782 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِى الصَّلْتِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِيهِ، فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: هِيهِ، ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ: هِيهِ وَاُنْشِدُهُ حَتّٰى اَتْمَمْتُ مِائَةَ بَيْتٍ.

✿✿ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں امیہ بن ابوصلت کا کوئی شعر یاد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیش کرو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شعر سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سناؤ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر سنایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مجھے یہی فرماتے رہے: اور سناؤ' یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سو اشعار سنائے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ اِنْشَادِ الْمَرْءِ الْاَشْعَارَ الَّتِىْ تُؤَدِّىْ اِلٰى سُلُوْكِ الْاٰخِرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی ایسے اشعار موزوں کرسکتا ہے جو آخرت کے راستے کی طرف لے جائیں

5783 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ الرَّيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

5782- إسناده صحيح على شرط الصحيح .سفيان :هو ابن عيينة . أخرجه الحميدى "809"، وابن أبى شيبة 8/692، وأحمد 4/390، مسلم "2255"فى الشعر، والنسائى فى "اليوم"998" "، والطبرانى "7238"، والبيهقى 10/226- 227، والمقدسى فى "أحاديث الشعر "14" "من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه :الطبرانى "7238"من طريق روح بن القاسم، عن إبراهيم، به. وأخرجه الطيالسى "1271"، وابن أبى شيبة8/692، وأحمد 4/388و 389والبخارى فى "الأدب المفرد"869" "، ومسلم "2255"، والترمذى فى "الشمائل"248" "، وابن أبى ماجة "3758"فى الأدب :باب الشعر، والطحاوى 4/300، والطبرانى "7237"، والبيهقى 10/227،والبغوى "3400"، والمقدسى "15"من طريق عبد الله بن عبد الرحمن الطائفى، عن عمرو بن الشريد، به.

السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بھی عرب نے جو سب سے بہترین شعر کہا ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے۔

''خبردار! اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْعَرُ كَلِمَةٍ اَرَادَ بِهِ اَشْعَرَ بَيْتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمان ''سب سے زیادہ شعروالاکلمہ'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے: سب سے بہترین مصرعہ

5784 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَشْعَرُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِى الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ

5783- حديث صحيح، شريك وإن كان سيء الحفظ، قد توبع، وباقي رجاله من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "2256" "2"في الشعر، والترمذي "2849"في الأدب :باب ما جاء في إنشاد الشعر، وفي "الشمائل "247""عن علي بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/391و444و 480- 481، ومسلم "2" "2256"من طريق شريك بن عبد الله النخعي، به. وأخرجه أحمد2/248، والبخاري "6489"في الرقاق :باب الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك، مسلم "2256"، وابن ماجة "3757"في الأدب :باب الشعر، والبيقي 10/237، وأبو يعيم في "الحلية7/201 "، والمقدسي في "أحاديث الشعر "1"" من طرق عن عبد الملك بن عمير، به, وأخرجه ابن شيبة 8/694- 695، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان 1/269 "- 270من طريق زائدة بن قدامة، عن عبد الملك بن عمير، عن موسى بن طلحة، عن أبي هريرة.

5784- إسناده صحيح على الشرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم :هو ابن راهويه، والملائي :هو أبو نعيم الفضل بن دكين، وسفيان :هو الثوري. وأخرجه أحمد2/393، وابن أبي شيبة 8/695، والبخاري "3841"في مناقب الأنصار :باب أيام الجاهلية، من طريق أبي نعيم الملائي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد2/470، والبخاري "6147"في الأدب :باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ومسلم "3" "2256"في الشعر، والترمذي في "الشمائل"242" "، والبغوي 3399"من طريق عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان الثوري، به .وانظر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
سب سے بہترین شعر جو کسی عرب نے کہا: ہے وہ لبید کا یہ کلمہ ہے۔
''خبردار اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔''
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا) امیہ بن ابوصلت مسلمان ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هِجَاءَ الْمَرْءِ الْقَبِيْلَةَ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرْيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا کسی کے قبیلے کے ہجو بیان کرنا سب سے بڑا جھوٹ ہے

5785 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً اثْنَانِ: شَاعِرٌ يَهْجُو الْقَبِيْلَةَ بِاَسْرِهَا، وَرَجُلٌ انْتَفٰى مِنْ اَبِيْهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑے جھوٹے دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ شاعر جو کسی قبیلے کی ہجو کرتا ہے اور ایک وہ شخص جو اپنے باپ سے (اپنے نسب کی) نفی کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَقِيعَةَ الْمُسْلِمِ فِي الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ دَارِ الْحَرْبِ مِنَ الْاِيْمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان کا' دارالحرب سے تعلق رکھنے والے مشرکین کی زبانی طور پر (برائی بیان کرنا) ایمان کا حصہ ہے

5786 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ اُنْزِلَ فِي الشِّعْرِ مَا قَدْ اُنْزِلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَاَنَّمَا تَرْمُونَهُمْ نَضْحَ النَّبْلِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! شعر کے بارے میں جو حکم

5785– إسناده صحيح على شرط الشيخين .جرير :هو ابن عبد الحميد، وعمرو بن مرة :هو ابن قتادة الليثي. وأخرجه ابن ماجة "3761"في الأدب :باب ما كره من الشعر، والبيهقي 10/241من طريق شيبان بن عبد الرحمن النحوي، عن الأعمش، بهذا الإسناد .وقال البصيري في "مصباح الزجاج "ورقة :233/2هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات.

5786– حديث صحيح، ابن أبي السري- وهو محمد بن المتوكل- وإن كانت له أوهام، قد توبع، ومن فوقه على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق "20500" "ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/387، والطبراني "151"/19، والبيهقي10/239، والبغوي في "شرح السنة"3409" "، وفي التفسير.3/403 "وقد تقدم برقم ."4687"والنضح :هو الرومي.

نازل ہونا تھا وہ تو ہو گیا ہے (اب آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن شخص اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ (ان کی ہجو کر کے) گویا انہیں نیزے مارتے ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِبَاحَةِ هِجَاءِ الْمُسْلِمِ الْمُشْرِكِينَ إِذَا لَمْ يَطْمَعْ فِي إِسْلَامِهِمْ أَوْ طَمِعَ فِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمان کے لیے مشرکین کی ہجو بیان کرنا مباح ہے جب کہ اسے ان کے اسلام قبول کرنے کی امید نہ ہو خواہ اس کی امید ہو

5787 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِنَسَبِي؟ فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَسَلِّ الشَّعْرَةِ مِنَ الْعَجِينِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نسب کا کیا بنے گا حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو ان میں سے یوں نکالوں گا جس طرح آٹے میں سے بال نکالا جاتا ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ تَحْرِيضِ الْمُشْرِكِينَ بِالشِّعْرِ الَّذِي يَشُقُّ عَلَيْهِمْ إِنْشَادُهُ

مشرکین کو شعر کے ذریعے برانگیختہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو شعر موزوں کرنا ان پر گراں گزرتا ہو

5788 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، أَخُو مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

5787– إسناده صحيح، هارون بن إسحاق روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري "3531"في المناقب :باب من أحب أن لا يسبُّ نسبه، و "4145"في المغازي :باب حديث الإفك، و "6150"في الأدب :باب هجاء المشركين، وفي "الأدب المفرد862 "، ومسلم "2489"في فضائل الصحابة :باب فضائل حسان بن ثابت، والطحاوي 4/297، والحاكم 3/487- 488من طرق عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد

5788– حديث صحيح، عبد الله بن أبي بفكر المقدمي، وإن كان ضعيفاً قد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الصحيح .وهو في "مسند أبي يعلى."4494" "وأخرجه الترمذي "2847"في الأدب :باب ما جاء في إنشاد الشعر، وفي "الشمائل"245" "، والنسائي 5/202في مناسك الحج :باب إنشاد

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ قَامَ اَهْلُ مَكَّةَ سِمَاطَيْنِ ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِيْ وَيَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

يَا رَبِّ اِنِّيْ مُؤْمِنٌ بِقِيْلِهِ

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، اَتَقُوْلُ الشِّعْرَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ، يَا عُمَرُ، لَهٰذَا اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو اہل مکہ دونوں اطراف میں کھڑے ہو گئے راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

''اے کافروں کی اولاد تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن کے حکم کے مطابق تمہیں ماریں گے ایسی ضرب لگائیں گے جو سر کو تن سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی اے میرے پروردگار بے شک میں تیرے فرمان پر ایمان رکھتا ہوں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابن رواحہ! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر کہہ رہے ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اسے کرنے دو یہ اشعار ان (کفار) کے لیے نیزے لگنے سے زیادہ سخت (تکلیف دہ) ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْجَعَ فِيْ كَلَامِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے کلام کو مسجع کرے

5789 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

5789– إسناده صحيح على البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري، وهو في "مسند علي بن الجعد "1507" "، ومن طريقه أخرجه أبو محمد البغوي في "شرح السنة."3969" " وأخرجه أحمد 3/170، والبخاري "2961"في الجهاد :باب البيعة في الحرب أن لا يفروا، و "3791"في مناقب الأنصار :باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم: "أصلح الأنصار والمهاجرة "، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/187 و 205و216، والبخاري "2834"في الجهاد :باب التحريض على القتال، و "4099"في المغازي :باب غزوة الخندق، و "7021"في الأحكام :باب كيف يبايع الإمام الناس، من طرق عن حميد، به. وأخرجه البخاري "2835"في الجهاد :باب حفر الخندق، و "4100"، والبيهقي 9/39من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه أحمد3/172، والبخاري "3759"، و "6413"في الرقاق :باب ما جاء في الرقاق، ومسلم "127" "1805"من طريق معاوية بن قرة، عن أنس. وأخرجه أحمد3/172، ومسلم "128" "1805"، والترمذي "3857"في المناقب :باب في مناقب أبي موسى الأشعري، من طريق قتادة، عن أنس. وأخرجه أحمد3/252و288، ومسلم "130" "1805"من طريق ثابت، عن أنس.

(متن حدیث): قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدَا

فَاَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

۞۞ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خندق کے موقع پر انصار نے یہ اشعار پڑھے۔

''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے کہ جب تک ہم زندہ رہے جہاد کرتے رہیں گے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

''زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے (اے اللہ) تو انصار و مہاجرین کی عزت افزائی کر۔''

بَابُ الْمِزَاحِ وَالضَّحِكِ

باب! مزاح کرنے اور ہنسنے (کے بارے میں احکام)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْزَحَ مَعَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِمَا لَا يُحَرِّمُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ایسا مذاق کر سکتا ہے جسے قرآن وسنت نے حرام قرار نہ دیا ہو

5790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يُقَالُ لَهُ زَاهِرُ بْنُ حَرَامٍ، كَانَ يُهْدِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدِيَّةَ، فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ زَاهِرًا بَادِيْنَا، وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ، قَالَ: فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَالرَّجُلُ لَا يُبْصِرُهُ، فَقَالَ: اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا؟ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ، فَلَمَّا عَرَفَ اَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يُلْزِقُ ظَهْرَهُ بِصَدْرِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّشْتَرِي هٰذَا الْعَبْدَ؟ فَقَالَ زَاهِرٌ: تَجِدُنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاسِدًا، قَالَ: لٰكِنَّكَ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ، اَوْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دیہات سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جسے زاہر بن حرام کہا جاتا تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ پیش کیا کرتا تھا' پھر جب وہ واپس جانے لگتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے ساز وسامان دیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت (بازار میں کھڑا) اپنا سامان فروخت

5790- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق "19688"" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/161، والترمذي في "الشمائل"239" "، وأبو يعلى "3456"، والبزار، "2735"، والبيهقي 6/169، 10/248، رواه أحمد وأبو يعلى والبزار، ورجال أحمد رجال الصحيح، وصححه الحافظ في "الإصابة 1/533 " وأخرجه البزار "2734"، والطبراني "5310"من طريقين عن شاذ بن فياض

کررہا تھا نبی اکرم ﷺ نے پیچھے سے اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لے لیا وہ شخص آپ ﷺ کو نہیں دیکھ سکا اس نے کہا: آپ مجھے چھوڑ دیں کون ہے؟ جب اس نے مڑ کر دیکھا اور اسے پتہ چلا کہ یہ نبی اکرم ﷺ ہیں تو اس نے اپنی پشت نبی اکرم ﷺ کے سینے کے ساتھ لگا دی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس غلام کو کون خریدے گا زاہر نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے بہت کم قیمت پائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم کم قیمت نہیں ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم قیمتی ہو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمِزَاحِ لِمَنْ وَثِقَ بِدِيْنِهِ، وَاِنْ كَانَ ظَاهِرُ قَوْلِهِ بَشِعًا فِي الذِّكْرِ

جو شخص اپنے دین کے بارے میں پراعتماد ہو اس کے لیے مزاح کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ اگرچہ بظاہر اس کا قول بات چیت میں مناسب نہ ہو

5791 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً يَتِيمَةً عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ وَهِيَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ شِبْتِ، لَا اَشَبَّ اللّٰهُ قَرْنَكِ، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ دَعَوْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى يَتِيمَتِي اَنْ لَا يُشِبَّ اللّٰهُ قَرْنَهَا، فَوَاللّٰهِ لَا تَشِبُّ اَبَدًا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ، اَوَ مَا عَلِمْتِ اَنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَ رَبِّي عَهْدًا: اَيُّمَا اَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِي دَعَوْتُ عَلَيْهِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِهَا اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهُ طَهُوْرًا، اَوْ قُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک یتیم لڑکی دیکھی سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے سفید بال آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری چٹیا کو سفید نہ کرے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے میری یتیم بچی کے لیے یہ دعا کی ہے اللہ تعالیٰ اس کی چٹیا کو سفید نہ کرے۔ اللہ کی قسم! یہ تو کبھی سفید نہیں ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! کیا تم یہ بات

5791– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي بكر بن خلاد۔ وهو محمد بن خلاد۔ فمن رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي "2071"، وأحمد 3/210و268، والدارمي 2/304، والبخاري "4621"في تفسير سورة المائدة :باب قوله تعالى (لا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) ، و "6486"في الرقائق :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو تعلمون ما أعلم " ...، ومسلم "134" "2359"في الفضائل :باب توقيره صلى الله عليه، والقضاعي في "مسند الشهاب" "1430"و "1431"من طرق عن شعبة، عن موسى بن أنس، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/194و 251و268، والدارمي 2/304، وابن ماجة "4191"في الزهد :باب الحزن والبكاء ، من طريق همام، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/102 و12ب6و154و217و245و290، ومسلم "426"في الصلاة :باب تحريم سبق الإمام بركوع أوسجود ونحوهما، من طريق المختار بن فلفل، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/180من طريق أبي طلحة الأسدي، عن أنس.

نہیں جانتی کہ میں نے اپنے پروردگار سے یہ عہد لیا ہے میں اپنی امت کے جس بھی فرد کے لیے دعائے ضرر کروں اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو اس کے حق میں طہارت کے حصول کا ذریعہ اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کے حصول کا ذریعہ بنادے گا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِلَّةِ الضَّحِكِ، وَكَثْرَةِ الْبُكَاءِ

کم ہنسنے اور زیادہ رونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5792 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمُوسَى بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِفْرَاطِ الْمَرْءِ فِي الضَّحِكِ اِذْ كَثْرَتُهُ لَا تُحْمَدُ عَاقِبَتُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ہنسنے میں افراط سے کام لے کیونکہ اس کی کثرت کا انجام قابل تعریف نہیں ہے

5793 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَحِكِ الْمَرْءِ عِنْدَ خُرُوجِ الصَّوْتِ مِنْ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کی آواز نکلنے کے وقت ہنس پڑے

5793– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد، فقد روى له النسائي، وهو ثقة .عُقيل :هو ابن خالد بن عقيل .وقد تقدم تخريجه برقم "358" "113"و ."662"

5794 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ النَّاقَةَ، وَمَنْ عَقَرَهَا، فَقَالَ: (اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا) (الشمس: 12) انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيزٌ مَنِيعٌ فِیْ رَهْطِهِ، مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ، فَقَالَ: اَلَا لِمَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ، وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِیْ اٰخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِی الضَّحِكِ مِنَ الضَّرْطَةِ، فَقَالَ: اَلَا لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟

❀❀ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت یونس علیہ السلام کی) اونٹنی اور اس کے پاؤں کاٹنے والے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جب ان میں سے بدبخت ترین شخص اٹھا۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اس اونٹنی کے لیے وہ شخص اٹھا جو اپنے قبیلے میں ابوزمعہ کی طرح نمایاں طاقت ور اور بہتر حیثیت رکھتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خبردار کوئی شخص اپنی بیوی کی پٹائی اس طرح کیوں کرتا ہے' جس طرح غلام کو مارا جاتا ہے' جب کہ اسی دن کے آخری حصے میں اس نے اسی عورت کے ساتھ ہی لیٹنا ہوتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کے حوالے سے لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرمایا خبردار کوئی شخص ایسی بات پر کیوں ہنستا ہے' جو وہ خود کرتا ہے۔

5794- إسناده حسن، يعقوب بن حميد صدوق ربما وهم وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين .ابن أبي حازم :هو عبد العزيز . وأخرجه أحمد 4/17، والدارمي 2/147، والبخاري "3377"في الأنبياء :باب قول الله تعالى :(وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً) ،و "4942"في تفسير سورة الشمس، و "5204"في المكاح :باب ما يكره من ضرب النساء، و "6042"في الأدب: باب قول الله تعالى :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْراً مِنْهُمْ) ، ومسلم "2855"في الجنة وصفة نعيمها :باب النار يدخلها الجبارون، والترمذي "3343"في التفسير :باب ومن سورة الشمس، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة4/335 "، وابن ماجة "1983"في النكاح :باب ضرب النساء والطبراني في "جامع البيان "من طرق عن هشام، بهذا الإسناد، مطولا ومختصراً، وانظر الحديث رقم "4190"

فَصْلٌ

فصل:

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُومُ الْبَيَانِ فِي كَلَامِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے اپنے کلام میں واضح گفتگو کو اختیار کرے

5795 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرق کی طرف سے دو آدمی آئے ان دونوں نے خطبہ دیا ان دونوں کا بیان لوگوں کو بہت پسند آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ بیان جادو ہوتے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْبَيَانِ فِي الْكَلَامِ الَّذِىْ هُوَ مَحْمُوْدٌ

کلام میں بیان کی اس صفت کا تذکرہ' جو قابل تعریف ہوتی ہے

5796 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ *، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْبَيَانُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْعِيُّ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَيْسَ الْبَيَانُ كَثْرَةَ الْكَلَامِ، وَلٰكِنَّ الْبَيَانَ الْفَصْلُ فِي

5795–إسناد الحديث صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطا 2/986 "في الكلام: باب ما يكره من الكلام بغير ذكر الله. ومن طريقه أخرجه أحمد 2/16و62، والبخاري "5767"في الطب: باب إن من البيان سحراً، وأبو داود "5007"في الأدب: باب ما جاء في المتشدق في الكلام، والبغوي."3393" وأخرجه أحمد 2/59، والبخاري "5146"في النكاح: باب الخطبة، والترمذي "2028"في البر والصلة: باب ما جاء إن من البيان سحراً، من طريقين عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم."5718"

الْحَقِّ، وَلَيْسَ الْعِيُّ قِلَّةَ الْكَلَامِ، وَلٰكِنْ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور عی شیطان کی طرف سے ہے بیان سے مراد بکثرت کلام کرنا نہیں ہے بلکہ بیان سے مراد حق کے درمیان فصل پیدا کرنا ہے اور عی سے مراد کم گفتگو کرنا نہیں ہے بلکہ حق کے معاملے میں بے وقوفی کا مظاہرہ کرنا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ التَّمْثِيلَ لِلْأَشْيَاءِ بِالْأَشْيَاءِ فِي كَلَامِهِ

آدمی کے لیے اپنے کلام کے دوران کچھ چیزوں کو دوسری چیزوں سے تشبیہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5797 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِئَةِ، وَلَا يَكَادُ اَنْ يُّوجَدَ فِيْهَا رَاحِلَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کی مثال ایک سو ایسے اونٹوں کی مانند ہے جن میں سے سواری کے لیے کوئی نہیں ملتا۔''

5796- إسناده ضعيف جداً، عتبة بن السكن قال فيه الدارقطني :متروك الحديث، وقال مرة :منكر الحديث، وقال القراب :روى عن الأوزاعي أحاديث لم يتابع عليها، وقال البيهقي :واهٍ منسوب إلى الوضع، وذكره المؤلف في "الثقات8/508 "، وقال يخطء ويخالف، وباقي رجاله ثقات .إسماعيل بن عبيد الله :هو ابن أبي المهاجر المخزومي . وذكره الديلمي في "مسند الفردوس"5215" "، وقال المناوي في "فيض القدير5/356 "، :ورواه عنه "أي عن أبي هريرة "أيضاً أبو نعيم، وعنه ومن طريقه أورده الديلمي، ثم إن فيه رشدين بن سعد، عن عبد الرحمن بن زياد بن أنعم، وقد مر غير مرة أنهما ضعيفان.

5797- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن حمزة، فمن رجال البخاري، ونقل مغلطاي عن الباجي أن البخاري روى له مقروناً ! وأخرجه أحمد 2/122من طريقين عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد2/121، والبخاري في "شرح مشكل الآثار 2/200 "من طريق جرير، والطبراني "13105"من طريق ابن أبي عتيق، ثلاثهم عن الزهري، به .ولفظ مسلم" :تجدون الناس كإبل مئة، لا يجد فيها راحلته ." وأخرجه الطبراني "13240"من طريق يزيد بن أبي حبيب، عن سالم، به، ولفظه " :إنما الناس كإبل مئة، يلتمس الرواحل في الناس، فلا يوجد إلا واحدة " وأخرجه أحمد 2/70و139،وابن ماجة "3990"في الفتن :باب من ترجى له السلامة من الفتن، وأبو الشيخ في "الأمثال"133" "و "134"، والقضاعي في "مسند الشهاب "197" "من طريق زيد بن أسلم، عن ابن عمر، به . وأخرجه أحمد 2/109وأبو الشيخ "139""، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/201"من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر .وسيأتي عند المصنف برقم "6139"من طريق آخر عن الزهري.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ الْكِنَايَاتِ فِي الْأَلْفَاظِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّشْبِيْهِ، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءُ فِي الْحَقِيْقَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ الفاظ میں کنایات کو تشبیہ کے طور پر استعمال کرسکتا ہے اگرچہ وہ اشیاء حقیقت میں ایسی نہ ہوں

5798 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ، فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: مَنْدُوْبٌ، فَرَكِبَهُ، فَرَجَعَ، وَقَالَ: مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ، وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں خوف پھیل گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا عارضی استعمال کے لیے لیا جس کا نام مندوب تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے (اور مدینہ منورہ کا چکر لگا کر) واپس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں خطرے کی کوئی چیز نظر نہیں آئی ہم نے (اس گھوڑے کو تیز رفتاری میں) سمندر کی طرح پایا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْكِنَايَاتِ فِيْ كَلَامِهٖ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بِقَاصِدٍ لِحَقَائِقِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی کلام میں کنایات استعمال کرسکتا ہے اگرچہ وہ ان کے حقائق کا قصد نہ کر رہا ہو

5798- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الطيالسي "1979"، وأحمد 3/171و 180و274و291، والبخاري "2627"في الهبة :باب من استعارم من الناس الفرس، و "2857"في الجهاد :باب اسم الفرس الحمار، و :"2862"باب الركوب على الدابة الصعبة والفحولة من الخيل، :"2968"باب مبادرة الإمام عند الفزع، و "6212"في الأدب :باب المعاريض مندوحة عن الكذب، ومسلم "49" "2307"في الفضائل :باب في شجاعة النبي صلى الله عليه وسلم وتقديمه للحرب، وأبو داود "4988"في الأدب :باب ما روى في الترخيص في ذلك، والترمذي "1685"في الجهاد :باب ما جاء في الخروج عند الفزع، والبيهقي 6/88و10/25و200، والبغوي "2160"من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2867"في الجهاد: باب الفرس القطوف، من طريق سعيد، عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 3/185، والبخاري "2820"في الجهاد :باب من طلب الولد للجهاد، :"2908"باب الحمائل وتعليق السيف بالعنق، و :"3040"باب إذا فزعوا بالليل، و "6033"في الأدب :باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ومسلم "48" "2307"من طريق حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ ,عَنْ أَنَسٍ . وأخرجه البخاري "2969"في الجهاد :باب السرعة والركض في الفزع، والبهقي 10/200من طريق محمد بن سرين، عن أنس.

5799 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدِ الْمَذْحِجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ اَخُو اَبِي قُعَيْسٍ، بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ فِيهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي قُعَيْسٍ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ، فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يَمْنَعُكِ اَنْ تَاْذَنِي لِعَمِّكِ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ الَّذِي اَرْضَعَنِي، اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي امْرَاَتُهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ عَمُّكِ، ائْذَنِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ: فَلِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابوقعیس کے بھائی افلح نے حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد ایک مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے کہا: اللہ کی قسم میں انہیں اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی' جب تک ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لیتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ابوقعیس کے بھائی افلح نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے انہیں اس وقت تک اجازت دینے سے انکار کر دیا' جب تک میں آپ سے اجازت نہیں لیتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے چچا کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا مجھے اس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے تم نے اسے اجازت دے دینی تھی تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

عروہ بیان کرتی ہیں: اسی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی تھیں: رضاعت کی وجہ سے تم لوگ ان چیزوں کو بھی حرام سمجھو' جنہیں نسب کی وجہ سے حرام قرار دیتے ہو۔

5799- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير كثير بن عبيد المذحجي، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. محمد بن حرب: هو الخولاني، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر. وأخرجه أحمد 6/33و271، والبخاري "4796"في تفسير سورة الأحزاب: باب (إِنْ تُبْدُوا شَيْئاً أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً)، و "5103"في النكاح: باب لبن الفحل، و "511"باب لاتنكح المرأة على عمتها، و "6156"في الأدب: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "تربت يمينك"، ومسلم "1445"و"3"و"4"و"6"في الرضاع: باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة، وابن ماجة "1948"في النكاح: باب لبن الفحل، والبيهقي 7/425من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/38و177و194و201، والدارمي 2/156، ومالك في "الموطأ" 2/601 "في الرضاع: باب رضاعة الصغير، والبخاري "2644"في الشهادات: باب الشهادة على الأنساب، و "5239"في النكاح: باب ما يحل من الدخول والنظر إلى النساء في الرضاع، ومسلم "1445"و"7"و"8"و"9"و"10"، والترمذي "1148"في الرضاع: باب ما جاء في لبن الفحل، وأبو داود "2057"في النكاح: باب في لبن الفحل، والنسائي 6/99 في النكاح: باب ما يحرم من الرضاع، وابن ماجة "1949"، والبيهقي7/452، والبغوي "2280"من طرق عن عروة، به. وأخرجه أحمد 6/217من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة. وانظر "4219"و"4220"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ الْكِنَايَةِ فِي كَلَامِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ سَخَطُ اللّٰهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کلام میں کنایہ استعمال کرسکتا ہے جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو

5800 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِقٌ يَسُوقُ، فَاَتٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا اَنْجَشَةُ، رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہمراہ تھیں ایک شخص ان کے اونٹ لے کر جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور ارشاد فرمایا: اے انجشہ! آرام سے چلنا تم شیشے لے کر جا رہے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَنْجَشَةَ السَّائِقَ كَانَ هُوَ الَّذِيْ يَحْدُو بِهِنَّ فِي السَّيْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اونٹوں کو لے جانے والا شخص انجشہ چلتے ہوئے ساتھ میں حدی بھی پڑھ رہا تھا

5801 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ: اَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَتَادَةُ: - يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدی خواں تھا جس کا نام انجشہ تھا اس کی آواز خوبصورت تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ! آرام سے چلنا تم شیشوں کو توڑ نہ دینا۔

5800- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. ابن عدى: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدى، وسليمان: هو ابن طرحان. وأخرجه أحمد 3/117، ومسلم "72" "3323" في الفضائل: باب رحمة النبي صلى الله عليه وسلم للنساء، من طريقين عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/107 من طريق حميد، عن أنس. وانظر ما بعده.

5801- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "6211" في الأدب: باب المعاريض مندوحة عن الكذب، ومسلم "73" "2323"، والبيهقي 10/227 من طرق عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "73" "2323"، والبغوى "3577" من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به.

قتادہ کہتے ہیں: اس سے مراد کمزور خواتین تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ أَنْجَشَةَ كَانَ يَسُوقُ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ السَّفَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ انجشہ نامی وہ صاحب اس سفر میں نبی اکرم ﷺ کی ازواج (کی سواریوں) کو لے کر چل رہے تھے

5802 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَلَبِيُّ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْحَلَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، وَكَانَ سَائِقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے ہمراہ سفر کر رہی تھیں ایک شخص ان کے اونٹوں کو ہانک کر لے جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آرام سے چلو تم شیشے لے کر جا رہے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ أَنْجَشَةَ كَانَ غُلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ انجشہ نامی وہ صاحب نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے

5803 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَسِيرٍ لَهُ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، وَهُوَ يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدًا سَوْقَكَ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي النِّسَاءَ -

---

5802- إسناده قوى، عبيد بن هشام روى له أبو داود، وهو صدوق تغير في آخر عمره فتلقن، إلا أنه قد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين .وانظر ."5800"

5803- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبيد بن حساب، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/227، والبخاري "6161"في الأدب :باب ما جاء في قول الرجل :ويلك، و :"6210"باب المعاريض مندوحة عن الكذب، ومسلم "70" "2323"، والبيهقي 10/227 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2048"، وأحمد3/254و285، والبخاري "6209"، والبيهقي 10/200و227، والبغوي "3578"و "3579"من طريق ثابت، به. وأخرجه مسلم "2323"من طرق عن حماد بن زيد، عن أيوب، به.وأخرجه أحمد3/186، والبخاري "6149"في الأدب :باب ما يجوز من الشعر ولرجز والحداء، و :"6202"باب من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفا، ومسلم "71" "2323"من طريقين عن أيوب، به.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سیاہ فام غلام تھا جس کا نام انجشہ تھا وہ حدی پڑھتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے انجشہ آرام سے تم شیشوں کو لے کر جا رہے ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ خواتین کو لے کر جا رہے ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ التَّكْرَارِ فِي الْكَلَامِ إِذَا قَصَدَ بِذٰلِكَ التَّاكِيدَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کلام میں تکرار کرسکتا ہے جب کہ اس کے ذریعے اس کا ارادہ تاکید کرنے کا ہو

5804 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

وَكَانَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يُصَلِّي قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو (اس دوران نماز ادا کرنا) چاہے۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) عبداللہ بن بریدہ نامی راوی مغرب سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْعَرَبَ إِذَا اَرَادَتْ وَصْفَ شَيْئَيْنِ، وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا تَبَايُنٌ تَصِفُهُمَا بِلَفْظِ اَحَدِهِمَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

عرب جب دو چیزوں کا وصف بیان کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اگرچہ ان کے درمیان کوئی تباین ہو پھر بھی وہ ان دونوں کی صفت کسی ایک لفظ کے ذریعے بیان کر دیتے ہیں

5805 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

5804- إسناده صحيح على شرط الشيخين .عبد الله :هو ابن المبارك .وهو مكرر "1560"و ."1561"

5805- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داود بن فراهيج، وهو مختلف فيه، ويرجح أن يكون حسن الحديث، وقد توبع وهو مكرر ."683"

(متن حدیث): مَا كَانَ لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ إِلَّا الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرُ، وَالْمَاءُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک صرف دو سیاہ چیزیں ہوتی تھیں کھجور اور پانی۔

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

گھر کے (اندر آنے کے لیے) اجازت مانگنا

5806 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مُوْسٰى، اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَرَجَعَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ: مَا رَدَّكَ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ: لَتَجِيئَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ، وَاِلَّا، قَالَ حَمَّادٌ: تَوَعَّدَهُ قَالَ: فَانْصَرَفَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاَتٰى مَجْلِسَ الْاَنْصَارِ فَقَصَّ عَلَيْهِمُ الْقِصَّةَ: مَا قَالَ لِعُمَرَ، وَمَا قَالَ لَهُ عُمَرُ، فَقَالُوْا: لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَصْغَرُنَا، فَقَامَ مَعَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَشَهِدَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّا لَا نَتَّهِمُكَ، وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْاَمْرُ بِالرُّجُوْعِ لِلْمُسْتَاْذِنِ اِذَا كَانَ الشَّرْطُ مَوْجُوْدًا، وَهُوَ عَدَمُ الْاِذْنِ وَاجِبٌ، وَمَتٰى وُجِدَ الشَّرْطُ وَهُوَ الْاِذْنُ بَطَلَ الْاَمْرُ بِالرُّجُوْعِ

❀❀ عبداللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کے لیے تین مرتبہ اجازت مانگی جب انہیں اجازت نہیں ملی' تو وہ واپس چلے گئے اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی' تو انہوں نے دریافت کیا آپ واپس کیوں چلے گئے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے' تو اسے واپس چلے جانا چاہیے۔''

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا' تو آپ اس پر کوئی گواہ لے آئیں ورنہ پھر (یہاں حماد نامی راوی نے یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سزا دینے کا کہا)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس آئے اور مسجد میں آ گئے وہ انصار کی محفل کے پاس تشریف لائے اور انہیں سارا واقعہ بیان کیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہوں نے بیان کیا اور جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا' تو ان لوگوں نے کہا: آپ کے ساتھ وہ شخص اٹھ کر جائے گا' جو ہم میں کم سن ہو' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اٹھ کر گئے اور انہوں نے اس

5806- إسناده صحيح على شرط مسلم .وانظر الحديث "5807"و."5810"

بات کی گواہی دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے آپ پر کوئی الزام عائد نہیں کیا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول حدیث کا معاملہ اہم ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اجازت لینے والے کے لیے واپس جانے کا حکم ہونا اس صورت میں ہے' جب شرط موجود ہو اور وہ یہ کہ اجازت کا نہ ہونا واجب ہو' لیکن جب شرط پائی جائے گی اور وہ اجازت دینا ہے' تو پھر واپس جانے کا حکم کالعدم تصور ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَعْضَ السُّنَنِ قَدْ تَخْفٰى عَلَى الْعَالِمِ، وَقَدْ يَحْفَظُهَا مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِي الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض سنتیں عالم سے مخفی رہتی ہیں اور انہیں وہ شخص یاد رکھے ہوتا ہے' جو علم اور دین میں اس سے کم تر مرتبے کا ہو

5807 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مُوْسٰى، اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَكَاَنَّهُ كَانَ مَشْغُوْلًا، فَرَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى، فَفَرَغَ عُمَرُ، فَقَالَ: اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوا لَهُ، قِيلَ: اِنَّهُ قَدْ رَجَعَ، فَدَعَا بِهِ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ، فَسَاَلَهُمْ، فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا اَصْغَرُنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَانْطَلَقَ بِاَبِيْ سَعِيْدٍ، فَشَهِدَ لَهُ، فَقَالَ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، وَلٰكِنْ سَلِّمْ مَا شِئْتَ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کے لیے تین مرتبہ اجازت مانگی انہیں اجازت نہیں ملی حضرت عمر رضی اللہ عنہ شاید اس وقت مصروف تھے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی تم لوگ اسے اندر آنے کے لیے کہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا وہ' تو واپس چلے گئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا (اور دریافت کیا)' تو

5807- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن معمر: هو القيسي. وأخرجه أبو داود "5182" في الأدب: باب كم مرة يسلِّم الرجل في الإستئذان، عن يحيى بن حبيب، عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/400، والبخاري "2063" في البيوع: باب الخروج في التجارة، و "7353" في الإعتصام: باب الحجة على من قال: إن أحكام النبي صلى الله عليه وسلم، ظاهرة، وفي "الأدب المفرد "1065" "، ومسلم "36" "2153" من طرق عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 4/398، ومسلم "2154"، وأبو داود "5181" و "5183" من طريق أبي بردة، عن أبي موسى. وأخرجه مالك 2/964 في الاستئذان: باب الاستئذان، ومن طريقه أبو داود "5184"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس پر کوئی ثبوت لے کر آئیں' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ انصار کی محفل میں تشریف لے گئے' ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان لوگوں نے کہا: آپ کے حق میں اس بارے میں گواہی وہ شخص دے گا' جو ہم میں سب سے کم سن ہے اور وہ ابوسعید خدری ہے' تو حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر گئے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کی گواہی دی (کہ ایسا ہی ہے)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ سے مخفی رہا بازار میں خرید وفروخت نے مجھے اس سے غافل کر دیا تاہم تم جو چاہو تسلیم کرو (یا تم جیسے چاہو سلام کرو)۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ عِنْدَ اسْتِئْذَانِهِ: اَنَا، دُوْنَ السَّلَامِ عَلَى الْقَوْمِ

اس بات کی ممانعت کہ (گھر کے اندر) آنے کے لیے اجازت لینے والا شخص اجازت لیتے ہوئے یہ کہے: میں ہوں اور وہ حاضرین کو سلام نہ کرے

5808 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا، فَقَالَ: اَنَا اَنَا مَرَّتَيْنِ كَاَنَّهُ كَرِهَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کون ہے میں نے عرض کی: میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دومرتبہ فرمایا میں ہوں، میں ہوں گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّنْظُرَ الْمَرْءُ فِيْ دَارِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے گھر کے اندر

5808- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه البيهقي في "السنن" 8/340وفي الأدب "276"من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "6250"في الإستذان :باب إذا قال : من ذا؟ فقال :أنا، وفي "الأدب المفرد "1086" "عن أبي الوليد، به . وأخرجه الطيالسي "1710"، وأبو القاسم البغوي في "مسند علي بن الجعد "1732" "و"1734"، وأحمد 3/320و363، ومسلم "2155"في الأدب :باب كراهة قول المستأذن :أنا إذا قيل :من هذا؟ وأبو داود "5187"في الأدب :باب الرجل يستأذن بالدق، والترمذي "2711"في الإستئذان :باب ما جاء في التسليم قبل الإستئذان، والنسائي في "اليوم والليلة"328" "، وابن ماجه "3709"في الأدب :باب الإستئذان، والبيهقي 8/340، والبغوي في "شرح السنة"3323" "و "3324"من طرق عن شعبة، به.

اس کی اجازت کے بغیر دیکھے

5809 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ حُجْرٍ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ، اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

✿✿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں جھانک کر دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک کنگھی تھی جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو کھجا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو ارشاد فرمایا اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ تم اس طرح جھانک رہے ہو' تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا اجازت لینے کا حکم اس لیے دیا گیا تا کہ (گھر والوں پر) نگاہ نہ پڑے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَصْفِ الْاِسْتِئْذَانِ اِذَا اَرَادَ ذٰلِكَ عَلٰى اَقْوَامٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب وہ کسی کے گھر جائے' تو اس مخصوص طریقے کے مطابق اجازت لے (جس کا ذکر حدیث میں ہے)

5810 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهٗ، اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ:

5809- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري. الوليد :هو ابن مسلم القرشي .وأخرجه الدارمي2/199، والطبراني في "الكبير "5661" "عن محمد بن يوسف الفريابي، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وسيأتي برقم"6001"

5810-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم .بكير :هو ابن عبد الله بن الأشجع وأخرجه مسلم "34" "2153"في الآب :باب ما الإستئذان، عن أبي الطاهر، والبيهقي في "الآداب "275" "عن بحر بن نصر، كلاهما ن ابن وهب، بهذا الإسنادوأخرجه ملك في "الموطأ 2/963 "في الإستئذان :باب الإستئذان، عن الثقة عنده، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ،به .وأخرج أحمد 3/6، والبخاري "6245"في الاستئذان :باب التسليم والإستئذان ثلاثا، ومسلم "33" "2153"، وأبو داود "5180"في الأدب :كم مرة يسلم الرجل في الإستئذان، والبيهقي 8/339من طريق يزيد بن خصيفة، عن بسر بن سعيد، به .وأخرجه الطيالسي "2164"، وعبد الرزاق "19423"، وأحمد 3/19و 4/393ـ394و403و410و418، والدارمي 2/274، ومسلم "35" "2153"، والترمذي "2690"في الإستئذان :باب ما جاء في الاستئذان ثلاثة، وابن ماجة "3706"في الأدب :باب في الاستئذان، والبغوي "3318"من طرق عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري.

(متن حدیث): كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ بِعَصًا حَتَّى وَقَفَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ، وَإِلَّا فَارْجِعْ ؟ قَالَ أُبَيٌّ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَرَجَعْتُ، ثُمَّ جِئْتُهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُهُ أَمْسِ، فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ، فَلَوِ اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ أَوْ لَتَأْتِيَنِّي بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا، قَالَ: فَقَالَ أُبَيٌّ: وَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا، قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ، فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی محفل میں موجود تھے اسی دوران حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ عصا ہاتھ میں لے کر تشریف لے آئے اور ٹھہر گئے انہوں نے کہا: میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تین مرتبہ اجازت مانگی جائے' اگر تمہیں اجازت مل جاتی ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ۔ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہوا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کے لیے گزشتہ شام تین مرتبہ اجازت مانگی مجھے اجازت نہیں ملی' تو میں واپس آ گیا پھر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں ان کے پاس آیا' تو میں نے انہیں بتایا: گزشتہ شام میں آپ کے پاس آیا تھا میں نے تین مرتبہ سلام کیا پھر میں واپس چلا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے آپ کی آواز سن لی تھی' لیکن ہم اس وقت کچھ مصروف تھے اگر آپ اجازت لیتے رہتے' یہاں تک کہ آپ کو اجازت مل جاتی (تو یہ مناسب ہوتا)' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دوسری طرح اجازت لی جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم یا' تو آپ اس بارے میں اپنے ساتھ کوئی گواہ لے کر آئیں ورنہ ہم آپ کی پشت پر سزا عائد کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ کے ہمراہ وہ شخص اٹھ کر جائے گا' جو ہم میں سب سے کم سن ہو۔ اے ابوسعید تم اٹھو۔ راوی کہتے ہیں: تو میں کھڑا ہوا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے بتایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ دُخُولَ بَيْتِ الدَّاعِي بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِذَا كَانَ مَعَهُ رَسُولُهُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جس شخص نے اسے بلایا ہے اس کے گھر میں اجازت لیے بغیر بھی داخل ہوسکتا ہے جب کہ اس کا پیغام رساں اس کے ساتھ ہو

5811 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص کا دوسرے شخص کی طرف پیغام رساں کو بھیجنا اس کی طرف سے اجازت (شمار ہوگا)''۔

5811- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم .وأخرجه البيهقي 8/340من طريق يوسف بن يعقوب، عن سليمان بن حرب، بهذا الإسنادوأخرجه البخاري في "الأدب المفرد"1076" "، وأبو داود "5189"في الأدب :باب في الرجل يدعى أيكون ذلك إذنه؟ والبيهقي 8/340من طريق موسى بن اسماعيل، عن حبيب وهشام، عن محمد بن سيرين، بهوعلقه البخاري في "صحيحه"، 11/31عن سعيد عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هريرة، ووصله أحمد 2/533، والبخاري في "الأدب المفرد"1075" "، وأبو داود "5190"، والبيهقي 8/340من طريقين عن سعيد به، ولفظه "إذا دعى أحدكم فجاء مع الرسول، فهو إذنه"وأخرج ابن أبي شيبة 8/646عن أبي بكر بن عياش، والبخاري في "الأدب المفرد" "1074"، عن شعبة، كلاهما عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله قال :إذا دعى الرجل، فقد أُذن له .وهذا سند صحيح موقوف.

بَابُ الْاَسْمَاءِ وَالْكُنٰى

باب! نام اور کنیت (کے بارے میں احکام)

5812 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے نام کے مطابق نام رکھ لو لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5813 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ

5812- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو يونس - وقد تحرف في الأصل إلى أبي أويس - اسمه سليم بن جبير الدوسي المصري مولى أبي هريرة. وأخرج عبد الرزاق "19866"، وابن أبي شيبة 8/671 وأحمد 2/248و260و270و392 و491 و499، والدارمي 2/291- 292، والبخاري "3539" في المناقب: باب كنية النبي صلى الله عليه وسلم، "6188" في الأدب: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي"، ومسلم "2134" في الآداب: باب النهي عن التكني بأبي القاسم، وابو داود "4965" في الأدب: باب الرجل يتكنى بأبي القاسم، وابن ماجة، "3735" في الأدب: باب الجمع بين اسم النبي صلى الله وكنيته، وأبو نعيم في "الحلية 8/295"، و "تاريخ أصبهان 2/143"، والبيهقي في "السنن 9/308"، وفي "الآداب "613""، والبغوي "3363" من طرق عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي "2419"، والبخاري "110" في العلم: باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم، و "6197" في الأداب: باب من سمى باسم الأنبياء، والبيهقي 9/307 من طريق أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/312و455و457و 461 من طريق أبي زرعة، عن أبي هريرة.

5813- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير النفيلي - وهو عبد الله بن محمد بن علي - فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "2121" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، عن مالك بن إسماعيل، عن زهير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/114و121و189، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات "1511""، وابن أبي شيبة 8/671، والبخاري "2120"، و "3537" في المناقب: باب كنية النبي صلى الله عليه وسلم، وفي "الأدب المفرد "837" و"845"، ومسلم "2131" في الآداب: باب ما جاء في أسماء النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو يعلى "3787" و"3811"، والبيهقي 9/308و309، والبغوي "3364" من طرق عن حميد، به.

الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَائِمًا بِالْبَقِيعِ، فَنَادَى رَجُلٌ اٰخَرُ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَمْ اَعْنِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں کھڑے ہوئے تھے ایک شخص نے بلند آواز میں دوسرے کو مخاطب کیا: اے ابوالقاسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بلایا میں نے فلاں شخص کو بلایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے نام کے مطابق نام رکھ لو لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَصْدَ فِي هٰذَا الزَّجْرِ اِنَّمَا هُوَ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت سے مقصود یہ ہے ان دونوں کو جمع کیا جائے

5814 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا فِي اِنْسَانٍ، لَا انْفِرَادِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے جب ان دونوں کو کسی ایک شخص میں جمع کر دیا گیا ہو ان میں سے ہر ایک کو انفرادی طور پر اختیار کرنا ممنوع نہیں ہے

5815 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ،

5814- إسناده حسن، ابن عجلان - وهو محمد - روى له مسلم متابعة وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عجلان والد محمد، فمن رجال مسلم وأخرجه أحمد 2/433 عن يحيى القطان، والبخاري في "الأدب المفرد" "844" "، والترمذي "2841" في الأدب :باب ماجاء في كراهية الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته، من طريق الليث، كلاهما عن ابن عجلان، بهذا الإسناد .قال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح.

5815- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله.

قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث):اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ اسْمَهُ وَكُنْيَتَهُ، فَيُسَمّٰى مُحَمَّدٌ اَبَا الْقَاسِمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کو جمع کرے اور اس کا نام ابوالقاسم محمد رکھا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ وَقَعَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا فِىْ شَخْصٍ وَاحِدٍ لَا انْفِرَادِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے‘ یہ ممانعت اس صورت سے تعلق

رکھتی ہے‘ جب ان دونوں کو کسی ایک شخص میں جمع کر دیا گیا ہو ایسا نہیں ہے‘ جب ان دونوں میں سے کوئی ایک انفرادی طور پر ہو (تو وہ بھی ممنوع ہو گی)

5816 - (سندِ حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَنَّيْتُمْ فَلَا تَسَمَّوْا بِىْ، وَاِذَا سَمَّيْتُمْ بِىْ، فَلَا تَكَنَّوْا بِىْ *

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم کنیت اختیار کرو‘ تو میرے نام کے مطابق نام نہ رکھو اور جب تم میرے نام کے مطابق نام رکھو‘ تو میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔''

5816– حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم , وأخرجه الترمذي "2842"في الأدب :باب ما جاء في كراهة الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته، عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد وقال :حسن غريب من هذا الوجه. وأخرجه أحمد 3/313، والبيهقي 9/309من طرق عن هشام، عن أبي الزبير، به.وأخرجه الطيالسي "1730"، وعبد الرزاق "19866"، وأحمد 3/298و301و303و313و370و385، وابن أبي شيبة 8/671، والبخاري "3538"في المناقب :باب كنية النبي صلى الله عليه وسلم، و "6187"في الأدب :باب قول النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :تَسَمَّوْا بِاسْمِي ولا تكنو بكنيتي"، و :"6196"باب من سمى بأسماء النبي صلى الله عليه وسلم، وفي "الأدب المفرد "842" "، ومسلم "13" "2133"و "4"و "5"و"6"و "7"في الأدب: باب النهي عن التكني بأبي القاسم، وأبو داود "4965"في الأدب :باب في الرجل يكتني بأبي القاسم، وأبو يعلى "1915"و "1923"، والحاكم 4/277، والبيهقي 9/308من طريق سالم بن أبي الجعد، عن جابر، ولفظه " :تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي، فإنما أنا قاسم أقسم بينكم" وأخرجه أحمد 3/313،وابن أبي شيبة 8/671، وابن ماجة "3736"في الأدب :باب الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم، وكنيته، وأبو يعلى "1923"و "2302"من طريق عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر باللفظ السابق.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5817 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ، بِوَاسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّي تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، اللَّهُ يُعْطِي، وَأَنَا أَقْسِمُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَأَبِيهِ، وَهُمَا ثِقَتَانِ، وَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابن عجلان نے مقبری کے حوالے سے اور ان کے والد دونوں سے سنی ہے یہ دونوں راوی ثقہ ہیں اور اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُحَسِّنَ أَسَامِيَ أَوْلَادِهِ لِنِدَاءِ الْمَلَائِكَةِ فِي الْقِيَامَةِ إِيَّاهُمْ بِهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی اولاد کے اچھے نام رکھے کیونکہ قیامت کے دن فرشتے ان کو انہی ناموں سے پکاریں گے

5818 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَحَسِّنُوا أَسْمَاءَكُمْ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5817– إسناده حسن وقد تقدم برقم "5814" و "5815". إسحاق الأزرق: هو ابن يوسف بن مرداس.

5818– رجاله ثقات غير داود بن عمرو - وهو الأودي - وقد تحرف في "التقريب" إلى الأزدي وهو صدوق، إلا أن عبد الله بن أبي زكريا لم يدرك أبا الدرداء كما نص عليه الحافظان ابن حجر والمنذري وغيرهما، فهو منقطع. وأخرجه أحمد 5/194، والدارمي 2/292، وأبو داود "4948" في الأدب: باب في تغيير الأسماء، والبيهقي 9/306، والبغوي "3360" من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد.

''قیامت کے دن تم لوگوں کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادا کے ناموں سے بلایا جائے گا' تو تم لوگ اپنے نام اچھے رکھو''

5819 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: اَنْتِ جَمِيلَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کا نام عاصیہ سے تبدیل کر دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جمیلہ ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ بن القطان نامی راوی منفرد ہے

5820 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَاصِيَةَ: اَنْتِ جَمِيلَةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اسْتِعْمَالُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ

5819- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "المسند 2/18" ومن طريق أحمد أخرجه مسلم "14" "2139" في الآداب: باب كراهية التسمية بالأسماء القبيحة، وأبو داود "4952" في الأدب: باب تغيير الاسم القبيح، والبيهقي 9/307 وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "820"، ومسلم "14" "2139"، وأبو داود "4952"، والترمذي "2840" في الأدب: باب ما جاء في تغيير الأسماء، من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

5820-- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج - هو السامي - فقد روى له النسائي، هو ثقة. وأخرجه الدارمي 2/292-293، وابن أبي شيبة 8/66، ومسلم "15" "2139" وابن ماجة "3733" في الأدب: باب تغيير الأسماء، من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسيأتي برقم "5826" و"6114" فما بعده. 5821- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبدة: هو ابن سليمان الكلابي. وأخرجه أبو يعلى "4556" عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع 8/51" وقال: رواه أبو يعلى والطبراني في "الأوسط"، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح. وأخرجه الطبراني في "الصغير "349" من طريق شَرِيكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشة رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سمع اسماً قبيحاً غيره، فمر على قرية يقال لها: عفرة، فسماها خضرة. قال الهيثمي في "المجمع: 8/51" رواه الطبراني في "الصغير" ورجاله رجال الصحيح!

يَكُنْ تَطَيُّرًا بِعَاصِيَةَ، وَلٰكِنْ تَفَاؤُلًا بِجَمِيلَةَ، وَكَذٰلِكَ مَا يُشْبِهُ هٰذَا الْجِنْسَ مِنَ الْاَسْمَاءِ، لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الطِّيَرَةِ فِي غَيْرِ خَبَرٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ (نامی خاتون) سے فرمایا: تم جمیلہ ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل پر عمل کرنا اس لیے نہیں تھا کہ آپ لفظ عاصیہ کے ذریعے بدشگونی مراد لے رہے تھے بلکہ آپ لفظ جمیلہ کے ذریعے فال حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس نوعیت کے دیگر ناموں کا بھی یہی حکم ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدشگونی سے منع کیا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں مذکور ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اس فعل پر عمل کیا جائے گا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

5821 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِاَرْضٍ تُسَمَّى غَدِرَةَ، فَسَمَّاهَا خَضِرَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک سرزمین کے پاس سے ہوا جس کا نام "غدرہ" تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام "خضرہ" (یعنی سرسبز و شاداب) رکھ دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' ہم نے جو فعل ذکر کیا ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے

5822 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5822- حديث صحيح، ابن أبي السري قد توبع، ومن فوقه رجال ثقات رجال الشيخين. وهو في "المصنف"19851" "، وقد سقط من المطبوع منه "الجده" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/433، والبخاري "6190"في الأدب :باب اسم الحزن، وفي "الأدب المفرد "841" "، وأبو داود "4956"في الأدب :باب في تغيير الاسم القبيح، والطبراني "819"/20، والبيهقي 9/307، والبغوي ."3372" وأخرجه البخاري "6193"في الأدب :باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، وفي "الأدب المفرد "841" "من طريق عبد الحميد بن جبير بن شيبة، عن سعيد بن المسيب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "3600"من طريق قتادة، عن سعيد بن المسيب أن جده أتى النبي صلى الله عليه وسلم ...ووصله في "818"/20من هذا الطريق والحزونة : ضد السهولة، وهو ماخشن وغلظ من الأرض..

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَدِّهِ: مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ: حَزْنٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ ، قَالَ: لَا اُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ اَبِي قَالَ سَعِيدٌ: فَمَا زَالَتْ فِينَا حُزُونَةٌ بَعْدُ

سعید بن مسیّب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے دادا سے دریافت کیا تمہارا نام کیا ہے انہوں نے عرض کی: حزن (یعنی پریشانی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم سہل (یعنی آسانی) ہو انہوں نے عرض کی: میں وہ نام تبدیل نہیں کرنا چاہتا جو میرے والد نے میرا نام رکھا ہے۔

سعید بن میسب کہتے ہیں: اس کے بعد وہ ہمیشہ غمگین ہی رہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلَى اِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ مَا وَصَفْنَا

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے ہم نے جو صفت بیان کی اس پر عمل کرنا مباح ہے

5823 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: يَا شِهَابُ، قَالَ: اَنْتَ هِشَامٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے شہاب! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہشام ہو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُغَيِّرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْمَاءَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ان اسماء کو تبدیل کر دیا تھا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

5824 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، قَالَ:

5823– إسناده حسن، عمران ـ وهو ابن دوار ـ القطان صدوق، وباقي رجاله على شرط الصحيح .وأبو داود :هو سليمان بن داود الطيالسي، وهو في "مسند"1501" " وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد"825" "، والحاكم 4/276- 277من طريق عمرو بن مرزوق، عن عمران القطان، بهذا الإسناد وصححه الحاكم ووافق الذهبي. وأخرج الحاكم 4/277، والطبراني "22/"442، من حديث هشام بن عامر رضي الله عنه قَالَ :اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ " :مَا اسمك"؟، قلت :شهاب، قال" :بل أنت هشام"

(متن حدیث): اَتَيْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّاهُ، حَدِّثِينِي بِشَيْءٍ سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّيْرُ يَجْرِي بِقَدَرٍ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْحَسَنُ

❁❁ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے امی جان آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بدشگونی تقدیر کے مطابق ہوتی ہے۔

تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی فال پسند تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس علت کی صراحت کرتی ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5825 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَيُعْجِبُهُ الْاِسْمُ الْحَسَنُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اچھا شگون لیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا نام رکھنا پسند تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَصْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَغْيِيرِ الْاَسْمَاءِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا لَمْ يَكُنِ التَّطَيُّرَ بِتِلْكَ الْاَسْمَاءِ

5824- إسناده حسن، حسان بن إبراهيم روى له الشيخان متابعة، وهو صدوق يخطىء ، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير يوسف بن أبي بردة فقد روى له أصحاب السُّنن ,وهو ثقة. وأخرجه أحمد 6/129، والحاكم 1/32 من طريق عفان، البزار مختصراً "2161"من طريق حميد بن مسعدة، كلاهما عن حسان بن إبراهيم، بهذا الإسناد .قال الحاكم :قد احتج الشيخان برواة هذا الحديث عن آخرهم !غير يوسف بن أبي بردة، والذى عندى أنهما لم يهملاه بجرح ولا بضعف، بل لقلة حديثه فإنه عزيز الحديث جداً.

5825- إسناده صحيح إن سلم من الانقطاع بين جرير وبين عبد الملك، رجاله ثقات .وعبد الملك بن سعيد بن جبير روى له البخارى تعليقاً، وهو ثقه، وهو عند غير المؤلف بزيادة ليث بن أبي سليم بين جرير وبين عبد الملك . فقد أخرجه أحمد 1/257، والطيالسي "2690" من طريق جرير بن عبد الحميد، عن ليث بن أبي سليم، عن عبد الملك، بهذا الإسناد .قال الطيالسي بعد عبد الملك :أظنه ابن أبي بشير !قلت :وليث ضعيف. وأخرجه أحمد 1/303- 304، وأبو القاسم البغوى فى "الجعديات "3116" و "3117"، وأبو محمد البغوى فى "شرح السنة "3254" "من طريقين عن ليث، عن عكرمة، به .قلت :ليث يروى عن عكرمة بغير واسطة، ولكنه روى هذا الحديث كما سبق عن عبد الملك بن سعيد، عن عكرمة، وقد حذف هنا عبد الملك، فإما أنه أرسل الحديث مرة ووصله أخرى، وإما أنه سمعه من عكرمة ومن عبد الملك عن عكرمة .كما قال أحمد شاكر رحمه الله . وأخرجه الطبراني "11294"من طريق سقيد بن سلمة، عن ليث، عن عبد الملك، عن عطاء ، عن ابن عباس

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا اسماء کو تبدیل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ان اسماء سے بدشگونی حاصل نہ کی جائے

5826 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیماری کے متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تاہم میں اچھی فال کو پسند کرتا ہوں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اسْتِعْمَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ كَانَ عَلٰى سَبِيْلِ التَّفَاؤُلِ لَا التَّطَيُّرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس چیز پر عمل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا یہ اچھی فال حاصل کرنے کے طور پر تھا بری فال کے طور پر نہیں تھا

5827 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبِىْ اِسْرَائِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَىْءٍ غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِىَ اَرْضًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا، فَاِنْ كَانَ حَسَنًا رُئِىَ الْبِشْرُ فِىْ وَجْهِهِ، وَاِنْ كَانَ قَبِيْحًا رُئِىَ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهِ

5826- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن موسى - وهو القطان - فمن رجال البخاري. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه أحمد 2/507، ومسلم ص 1746 "14" في السلام: باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشؤم، من طريق يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً أحمد 2/420، والطحاوي 4/309و312 والطبري "15" في "مسند علي "من "تهذيب الآثار "12" و "13" من طريق علي بن رباح، عن أبي هريرة وأخرجه أحمد 2/487، وابن أبي عاصم في "السنة" "276"، والطبري "15" من طريق مضارب بن حزن، عن أبي هريرة، ولفظ أحمد ": لا عدوى ولا هامة، وخير الطير الفأل، والعين حق" وأخرجه أحمد 2/487، في الطب: باب لا هامة، من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال": لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ."وانظر بقية تخريجه في الأحاديث رقم "6114" و "6115" و "6116" و "6118" و "6121" و "6125".

5827- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق بن إبراهيم، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. عبد الصمد بن عبد الوارث، وابن بريدة: هو عبد الله. وأخرجه أحمد 5/347 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3920" في الطب: باب في الطيرة، والنسائي في " الكبرى "كما في "التحفة 2/89 "، والبيهقي 8/140 من طريقين عن هشام، به.

❁❁ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کسی چیز کے ذریعے فال حاصل نہیں کرتے تھے تاہم آپ ﷺ کا یہ معمول تھا' جب آپ ﷺ کسی علاقے میں آتے تھے' تو آپ ﷺ اس جگہ کے نام کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر اس کا نام اچھا ہوتا تھا' تو اس کا اثر آپ ﷺ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا اور اگر اس کا نام برا ہوتا تھا' تو اس کا اثر بھی آپ ﷺ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ فِي الْقَصْدِ لِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْأَخْبَارِ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت قصد میں ان روایات کے برخلاف ہے' جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5828 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اسْمُ اَبِي عَزِيزًا، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

❁❁ خیثمہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا نام عزیز تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

5829 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

5828- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه .سفيان :هو الثورى، وأبو إسحاق :هو عمرو بن عبد الله السبيعى، وخيثمة :هو ابن عبد الرحمن بن أبى سبرة الجعفى، لأبيه ولجده صحبة . وأخرجه أحمد 4/178، وابن سعد فى "الطبقات 6/286 "، والحاكم 4/276 من طرق عن أبى إسحاق، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 4/178 عن وكيع، عن يونس بى أبى إسحاق، عن خيثمة. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/663 عن محمد بن فضيل، عن العلاء بن المسيب، عن خيثمة.

5829- إسناده صحيح، أبو عبيدة بن أبى السفر ـ وهو أحمد بن عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بن أبى السفر ـ روى له الترمذى والنسائى وابن ماجة، وهو صدوق وقد توبع، وباقى رجاله ثقات على شرط الصحيح .محمد بن عبد الرحمن :هو مولى آل طلحة.وأخرجه ابن أبى شيبة 8/664، والبخارى فى "الأدب المفرد "831" "، ومسلم، "2140"فى الآداب :باب استحباب تغير الاسم القبيح إلى حسن، وأبو داود "1503"فى الصلاة :باب التسبيح بالحصى، والنسائى فى "اليوم والليلة "162" "، والبغوى "3374"من طرق عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طلحة، بهذا الإسناد.

الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اسْمُ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برہ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُغَيِّرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْجِنْسَ مِنَ الْاَسْمَاءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوعیت کے نام تبدیل کیے تھے

5830 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَافِعٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: كَانَ اسْمُ زَيْنَبَ بَرَّةَ، فَقَالُوْا: تُزَكِّيْ نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برہ تھا لوگوں نے کہا: تم اپنے آپ کو نیک قرار دیتی ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّسَمِّيَ الْمَرْءُ الْعِنَبَ الْكَرْمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی انگور کے لیے لفظ ''کرم'' استعمال کرے

5831 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْلُوْا: الْكَرْمُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: الْحَبَلَةُ، اَوِ الْعِنَبُ

5830- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الطيالسي "2445"، وابن أبي شيبة 8/662- 663، والبخاري "6192"في الأدب :باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، وفي "الأدب المفرد "832" "، ومسلم "2141"في الآداب :باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، والبهقي 9/307، والبغوي "3373"من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وعند البخاري في "الأدب المفرد :"ميمونة، بدل زينب، ورواية الطيالسي على الشك :ميمونة أو زينب.

علقمہ بن وائل اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ حبلہ یا عنب کہو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5832 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا: الْعِنَبُ الْكَرْمُ، اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''انگور کو کرم نہ کہو کیونکہ کرم مسلمان شخص ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَرَادَ بِهِ قَلْبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''کرم' مسلمان شخص ہے'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد اس کا دل ہے

5833 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَقُولُونَ: وَالْكَرْمُ، وَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5831- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق ."20936" " وأخرجه أحمد 2/316، ومسلم "2247" "10"في الألفاظ :باب كراهية تسمية العنب كرماً، والبغوي "3385"من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/464و509، ومسلم "9" "2247"، وأبو داود "4974"في الأدب :باب في الكرم وحفظ المنطق، من طريق الأعرج، عن أبي هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "20937"وأحمد 2/272، ومسلم "6" "2247"و"8"، والبغوي "3388"من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة .

5832-إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق ."20936" " وأخرجه أحمد 2/316، ومسلم "2247" "10"في الألفاظ :باب كراهية تسمية العنب كرماً، والبغوي "3385"من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/464و509، ومسلم "9" "2247"، وأبو داود "4974"في الأدب :باب في الكرم وحفظ المنطق، من طريق الأعرج، عن أبي هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "20937"وأحمد 2/272، ومسلم "6" "2247"و"8"، والبغوي "3388"من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة.وأخرجه أحمد 2/259، والبخاري "6182"في الأدب :باب "لا تسبوا الدهر"، من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة .قال لبغوي في "شرح السنة :12/356 " .

''تم لوگ (انگور کو) کرم کہتے ہو حالانکہ کرم مومن کا دل ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا سُفْيَانُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' ان الفاظ کو نقل کرنے میں سفیان نامی راوی منفرد ہے

5834 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: الْكَرْمُ، فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شخص (انگور کو) کرم ہرگز نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّسَمِّيَ الْمَرْءُ نَفْسَهُ اِذَا كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا مَلِكَ الْاَمْلَاكِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنا نام ملک الاملاک (یعنی شہنشاہ) رکھ لے جب کہ وہ دنیاوی امور میں سے کسی چیز (یعنی حکومت) کا مالک ہو

5835 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5833– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/239، والبخارى "6183"في الأدب :قوله النبى صلى الله عليه وسلم " :إنما الكرم قلب المؤمن "، ومسلم "2247" "7"، والبغوى "3386"من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "832"و ."5834"

5834– إسناده صحيح على شرط الشيخين ابوسعيد الأشج :هو عبد الله بن سعيد بن حصين الكندى، وعبدة بن سليمان : هو الكلابى .وانظر الحديثين السابقين.

5835– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار ـ وهو الرمادى ـ فروى له أبو داود ولترمذى، وقد توبع .سفيان :هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 2/244، والبخارى "6206"في الأدب :باب أبغض الأسماء إلى الله، ومسلم "20" "2143"في الآداب :باب فى تغيير الاسم القبيح، والترمذى "2837"في الأدب :باب ما يكره من الأسماء، والبيهقى 9/37من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "6205"، وفى "الأدب المفرد"817" "، ومن طريقه البغوى "3369" من طريق شعيب، عن أبى الزناد، به. وأخرجه مسلم "21" "2143"، والبغوى "3370"من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن همام، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/392، والبغوى "3371"من طريق خلاس بن عمرو، عن أبى هريرة. وقوله" :أخنع الأسماء "أى: أذلها وأوضعها، والخنوع :الذلة والمسكنة، والخانع :والذليل الخاضع، وأخنى الأسماء أى :أفحشها أقبحها .وتأول بعضهم : "تسمى بملك الأملاك "أن يتسمى بأسماء الله عز وجل، كقول :الرحمن، الجبار، العزيز.

اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَخْنَعُ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ - يَعْنِي: شَاهَانِ شَاهَا -

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے۔

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بدتر نام یہ ہے' کسی شخص کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جائے (راوی کہتے ہیں:) یعنی شہنشاہ کہا جائے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّسَمَّى الرَّقِيقُ بِاَسَامِيْ مَعْلُومَةٍ

کچھ مخصوص ناموں کے بارے میں اس ممانعت کا تذکرہ' غلاموں کے وہ نام رکھے جائیں

5836 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَانَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ: اَفْلَحَ، وَرَبَاحٍ، وَيَسَارٍ، وَنَافِعٍ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم اپنے غلاموں کے ان چار ناموں میں کوئی نام رکھیں افلح، رباح، یسار اور نافع۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّسَمِّيَ الْمَرْءُ مَمَالِيكَهُ اَسَامِيَ مَعْلُومَةً

کچھ متعین ناموں کے بارے میں اس ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے غلاموں کے وہ نام رکھ لے

5837 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُسَمِّ عَبْدَكَ اَفْلَحَ، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا، وَانْظُرُوا اَنْ لَا تَزِيدُوا عَلَيْهِ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

5836– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/666، وأحمد 5/12، والدارمي 2/292، ومسلم "10" "2136"في الآداب :باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة، وأبو داود "4959"في الأدب :باب تغيير الاسم القبيح، وابن ماجة "3630"في الأدب :باب ما يكره من الأسماء، والطبراني في "الكبير "6795" "، والبيهقي 9/306من طرق عن معتمر، بهذا لإسناد. وأخرجه مسلم "11" "2136"من طريق جرير، عن الركين، به وانظر الحديثين الآتيين.

5837– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هلال بن يساف فمن رجال مسلم. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/303 "من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "900"، وأحمد 5/11من طريق شعبة، عن سلمة بن كهيل، به.وانظر الحديث السابق والآتي.

''تم اپنے غلام کا نام افلح، نجیح، رباح، یسار نہ رکھو تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس پر کوئی اضافہ نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَانْظُرُوا اَنْ لَا تَزِيدُوا عَلَيْهِ اَرَادَ بِهٖ اَنْ لَا تَزِيدُوا عَلٰى هٰذَا الْعَدَدِ الَّذِىْ هُوَ الْاَرْبَعُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس پر اس سے زیادہ نہ کرو'' اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اس عدد سے زائد نہ کرو اور وہ عدد چار ہے

5838 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُزْبُرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا يَسَارًا، وَلَا اَفْلَحَ، اِنَّمَا هِىَ اَرْبَعٌ، فَلَا تَزِيدُوا عَلَيْهِ

قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ الْعِلَّةُ فِى الزَّجْرِ عَنْ تَسْمِيَةِ الْغِلْمَانِ بِالْاَسَامِىِ الْاَرْبَعِ الَّتِىْ ذُكِرَتْ فِى الْخَبَرِ هِىَ اَنَّ الْقَوْمَ كَانَ عَهْدُهُمْ بِالشِّرْكِ قَرِيبًا، وَكَانُوا يُسَمُّونَ الرَّقِيقَ بِهٰذِهِ الْاَسَامِىِ، وَيَرَوْنَ الرِّبْحَ مِنْ رَبَاحٍ، وَالنُّجْحَ مِنْ نَجَاحٍ، وَالْيُسْرَ مِنْ يَسَارٍ، وَفَلَاحًا مِنْ اَفْلَحَ، لَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى جَلَّ وَعَلَا، فَمِنْ اَجْلِ هٰذَا نَهٰى عَمَّا نَهٰى عَنْهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنے غلام کا نام رباح یا نجیح یا یسار یا افلح نہ رکھو''

(شاید راوی کہتے ہیں:) یہ چار نام ہیں تم ان میں کوئی اضافہ نہ کرنا۔

شیخ ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے' اس روایت میں جو چار نام ذکر کیے گئے ہیں غلاموں کے وہ نام رکھنے کی اس ممانعت کی علت یہ ہو زمانہ شرک کے قریب تھا وہ اپنے غلاموں کے یہ نام رکھا کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ رباح نام کے

5838- في الأصل و "التقاسيم" :2/187 "رباح ولا نجيح ولا يسار ." 3إسناده قوي .أحمد بن عبد الرحمن :ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع، وقال الخطيب في "تاريخه :"ما علمت من حاله إلا خيراً، وقال ابن أبي حاتم :أدركته ولم أسمع منه، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير الربيع بن عميلة، فمن رجال مسلم، مكحول :هو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/303, "والطبراني "6794"من طريقين عن عبد الوارث العنبري، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "893"، وأحمد 5/7و21، ومسلم "2137"، وأبو داود "4958"، والترمذي "2836"في الأدب :باب ما يكره من الأسماء، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/303 "، والطبراني "6793"، والبيهقي 9/306من طرق عن منصور بن المعتمر، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عملية، به .وانظر الحديثين السابقين.

ساتھ فائدہ ہوتا ہے نجاح نام کے ساتھ کامیابی ملتی ہے یسار نام کے ساتھ خوشحالی ملتی ہے اور فلاح کے نام کے ساتھ کامیابی ملتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتی' تو اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ نام رکھنے سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِرَادَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ أَنْ يُسَمِّيَ الْمَرْءُ بِأَسَامِيَ مَعْلُومَةٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ ﷺ لوگوں کو کچھ مخصوص نام رکھنے سے منع کر دیں

5839 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ زَجَرْتُ أَنْ يُسَمَّى بَرَكَةً، وَنَافِعًا، وَأَفْلَحَ ، فَلَا أَدْرِي قَالَ: أَفْلَحُ أَمْ لَا؟ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَزْجُرْ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَزْجُرَ عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَرَكَهُ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر اللہ نے چاہا اور میں زندہ رہ گیا' تو میں اس بات سے منع کر دوں گا کہ کسی کا نام برکت یا نافع یا افلح رکھا جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ روایت کے الفاظ میں لفظ افلح ہے یا نہیں ہے پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تاہم آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا تھا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کرنے کا ارادہ کیا' لیکن پھر انہوں نے بھی اسے چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ إِرَادَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ أَنْ يُسَمَّى الْمَرْءُ يَسَارًا

نبی اکرم ﷺ کے اس ارادے کا تذکرہ' آپ ﷺ لوگوں کو لفظ ''یسار'' نام رکھنے سے منع کر دیں

5840 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

5839– إسناده قوي . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/666۔ 667، والبخاري في "الأدب المفرد "833" "، وأبو داود "4960" في الأدب :باب تغيير الاسم القبيح، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/302 "من طريقين عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ .وهذا سنده صحيح .وانظر ما يأتي.

5840– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال الشيخين غير أبي الزبير ۔وهو محمد بن مسلم بن تدرس ۔فمن رجال مسلم .محمد بن معمر :هو القيسي، وأبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد . وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد "834" "، ومسلم "2138"في الآداب :باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/302 "، والبيهقي 9/306من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5839"و "5841"و."5842"

(متن حدیث): اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى اَنْ يُّسَمّٰى بِبَرَكَةَ، وَاَفْلَحَ، وَيَسَارٍ، وَنَافِعٍ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَاَيْتُهُ سَكَتَ عَنْهَا بَعْدُ، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، وَقُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ، فَتَرَكَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ارادہ کیا کہ آپ برکت، افلح، یسار، نافع اور اس جیسے دیگر نام رکھنے سے منع کر دیں گے پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا' لیکن پھر انہوں نے بھی اسے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ اَنْ يُّسَمّٰى اَحَدٌ بِرَبَاحٍ، وَنَجِيحٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ممانعت کا ارادہ کرنے کا تذکرہ' کسی شخص کا نام ''رباح'' یا ''نجیح'' رکھا جائے

5841 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

(متن حدیث): لَئِنْ عِشْتُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ عِشْتُ لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُّسَمّٰى بِرَبَاحٍ، وَنَجِيحٍ، وَاَفْلَحَ، وَيَسَارٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں زندہ رہ گیا' تو میں یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں زندہ رہا' تو میں لوگوں کو رباح، نجیح، افلح اور یسار نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ اَنْ يُّسَمِّيَ اَحَدٌ اَحَدًا بِمَيْمُوْنٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ممانعت کا ارادہ کرنے کا تذکرہ' کسی شخص کا نام ''میمون'' رکھا جائے

5842 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

5841– إسناده صحيح عبدة بن عبد الله :هو الصفار الخزاعي :ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال مسلم . أبو أحمد :هو محمد بن عبد الله بن الزبير .وسفيان :هو الثوري .وأخرجه الحاكم 4/274من طريقين عن أبي أحمد، بهذا الإسناد .وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وقال الحاكم :ولا أعلم أحداً رواه عن الثوري يذكر عمر في إسناده غير أبي أحمدوأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار 2/302 "و 4/13من طريق محمد بن كثير العبدي، عن سفيان الثوري، به .ولم يذكر فيه عمروأخرج القسم الأول منه الطحاوي 4/12من طريق أبي عاصم، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، به .وانظر الحديث رقم "5839"و "5840"و ."5842"

(متن حدیث): هَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَزْجُرَ اَنْ يُسَمَّى مَيْمُونٌ، وَبَرَكَةُ، وَاَفْلَحُ وَهٰذَا النَّحْوُ، ثُمَّ تَرَكَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ارادہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میمون یا برکت یا افلح یا اس جیسا کوئی اور نام رکھنے سے منع کر دیں' لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا۔

5842- إسناده صحيح .يزيد ـ هو ابن خالد بن يزيد بن موهب ـ روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال مسلم .المفضل بن فضالة :هو ابن عبيد بن ثمامة القتباني.

بَابُ الصُّوَرِ وَالْمُصَوِّرِينَ

باب! تصویر اور تصویر بنانے والوں کے (بارے میں احکام)

5843 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَتْ فِيْ حِجْرِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعِنْدِيْ نَمَطٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ، فَوَضَعْتُهُ عَلٰى سَهْوَتِيْ، قَالَتْ: فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَبَذَهُ، وَقَالَ: اَتَسْتُرِيْنَ الْجِدَارَ؟ فَجَعَلْتُهُ وِسَادَتَيْنِ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے میرے پاس ایک پردہ تھا جس پر تصویر بنی ہوئی تھی میں نے اس کو طاق پر لٹکا دیا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر کھینچا اور فرمایا کیا تم دیوار پر پردہ کر رہی ہو۔

میں نے اس کپڑے کے دو سرہانے بنا دیئے پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرما ہوئے ہیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الصُّوَرِ عَلَى الْاَرْضِ وَالْجُدُرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' زمین یا دیواروں پر تصویریں بنائی جائیں

5844 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

5843- أسامة بن زيد الليثى :حسن الحديث، روى له مسلم فى الشواهد، وقد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير أسماء بنت عبد الرحمن، فقد ذكرها المؤلف فى "الثقات"، وروى لها أبو داود فى "الناسخ."وأخرجه أحمد الطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/283 "عن يونس بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/247عن عثمان بن عمر، عن أسامة الليثى، به . وأخرجه أحمد 6/112، والبخارى "5955"فى اللباس :باب ما وطىء من التصاوير، ومسلم "90" "2107"فى اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والنسائى 8/213فى الزينة :باب التصاوير، والبيهقى 7/267من طريق هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سفر وعلقت درنوكاً "أى :ستراً له خمل "فيه تماثيل، فأمرنى أن أنزعته .لفظ البخارى .وانظر الحديث رقم "5444"و "5845"و "5847"و ."5860"

(متن حدیث): اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الصُّوَرِ فِی الْبَیْتِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویریں لگانے سے منع کیا ہے۔

ذِکْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الصُّوَرِ فِی الْبُیُوْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے گھروں اور دیواروں پر تصویریں بنانے سے منع کیا گیا ہے

5845 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِدْرِیْسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِیْهَا تَصَاوِیرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْهِهِ الْکَرَاهِیَةَ، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ، وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ، فَمَاذَا اَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَمَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ فَقَالَتِ: اشْتَرَیْتُهَا لَکَ، تَقْعُدُ عَلَیْهَا وَتَوَسَّدُهَا، فَقَالَ: اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُقَالُ لَهُمْ: اَحْیُوا مَا خَلَقْتُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِکَةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: یُشْبِهُ اَنْ یَکُوْنَ هٰذَا الْبَیْتُ الَّذِیْ یُوْحٰی فِیْهِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ یَکُوْنَ رَجُلٌ فِیْ بَیْتٍ، وَفِیْهِ صُوْرَةٌ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَکُوْنَ حَافِظَاهُ مَعَهُ، وَهُمَا مِنَ الْمَلَائِکَةِ، وَکَذٰلِکَ مَعْنٰی قَوْلِهٖ: لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا کَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ، یُرِیْدُ بِهٖ رُفْقَةً فِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ یَخْرُجَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ مِنْ اَقَاصِی الْمُدُنِ وَالْاَقْطَارِ یَؤُمُّوْنَ الْبَیْتَ الْعَتِیقَ عَلٰی نَعَمٍ وَعِیْسٍ بِاَجْرَاسٍ وَکِلَابٍ ثُمَّ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِکَةُ وَهُمْ وَفْدُ اللّٰہِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک پردہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف نہیں لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات محسوس کر لیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

5844- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، يعقوب :هو ابن إبراهيم بن كثير، وأبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه أحمد 3/335و 384، والبيهقي 5/158من طريق حجاج، والترمذي "1749"في اللباس :باب ما جاء في الصورة، وأبو يعلى "2244"من طريق روح بن عبادة، كلاهما عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/283 "من طريق ابن لهيعة عن أبي الزبير، به.

5845- إسناده صحيح على شرط الشيخين.وهو في "الموطأ 2/966 "في الاستئذان :باب ما جاء في الصور والتماثيل، ومن طريقه أخرجه مسلم "96" "2107"في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والطحاوي 4/284، والبيهقي 7/266- 267و 267.وأخرجه الطيالسي "1425"، ومسلم "96" "2107"، والنسائي 8/215- 216في الزينة :باب ذكر ما يكلف أصحاب الصور يوم القيامة، والطحاوي 4/282- 283، والبيهقي 7/270من طريق عن نافع، بهذا الاسناد .وانظر الحديث رقم "5843"و "5847"و ."5860" والنمرقة ـ بضم النون والراء وبكسرهما، وبضم النون وفتح الراء ـ :وسادة صغيرة.

بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پردہ کہاں سے آیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ میں نے آپ ﷺ کے لیے خریدا ہے' تاکہ آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا ان سے یہ کہا جائے گا تم نے جو تخلیق کیا تھا اسے زندہ کرو۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جس گھر میں تصویریں موجود ہوں فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' یہ وہ گھر ہو' جس میں نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی اب یہ بات ناممکن ہے' کوئی شخص گھر میں موجود ہو اور اس میں تصویر بھی موجود ہو' تو آدمی کے ساتھ موجود حفاظت والے فرشتے گھر کے اندر نہ جائیں' حالانکہ وہ دونوں بھی فرشتے ہی ہیں اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے جن میں کتا یا گھنٹی موجود ہو'' اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ جو سوار سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں اب یہ بات ناممکن ہے' حاجی یا عمرہ کرنے والے لوگ دور دراز کے شہروں سے روانہ ہوں اور وہ اونٹوں اور جانوروں پر سوار ہو کر بیت عتیق آنے کا قصد کریں ان کے ہمراہ گھنٹیاں اور کتے بھی ہوں اور پھر فرشتے ان کے ساتھ نہ آئیں' حالانکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔

ذِكْرُ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُصَوِّرِينَ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ الصُّوَرَ

اللہ تعالیٰ کا تصویر بنانے والوں کو عذاب دینے کا تذکرہ' جو تصویریں بناتے ہیں

5846 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَادٌ اَبُوْ نُوحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّيْ عَمِلْتُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الْمُصَوِّرِينَ لِمَا صَوَّرُوا ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ وَزَعَمَ اَنَّ لَهُ عِيَالًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تُصَوِّرْ شَيْئًا فِيهِ رُوحٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میں یہ تصویریں بناتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

5846– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الحسين وشيخه، فمن رجال البخاري .قراد :هو ابن عبد الرحمن بن غزوان، وعوف :هو ابن أبي جميلة وأخرجه البخاري "2225"في البيوع :باب بيع التصاوير التي ليس فيها روح، والطبراني "12772"/12و"12773"، والبيهقي 7/270من طرق عن عوف، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/308، ومسلم "99" "2110"في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، من طريق يحيى بن أبي إسحاق، عن سعيد بن أبي الحسين، به وانظر الحديث رقم ."5848"

"بے شک اللہ تعالیٰ تصویریں بنانے والوں کو تصویریں بنانے کی وجہ سے عذاب دے گا۔"

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص چلا گیا اس نے یہ بیان کیا تھا کہ اس کے بال بچے ہیں (جن کے لیے وہ اس طریقے سے روزی کماتا ہے) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کوئی ایسی تصویر نہ بناؤ جو کسی جاندار چیز کی ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَوِّرِينَ يَكُونُونَ فِي الْقِيَامَةِ مِنْ اَشَدِّ خَلْقِ اللّٰهِ عَذَابًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن تصویریں بنانے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے شدید عذاب کا شکار ہوں گے

5847 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ مُسْتَتِرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَهْوَى اِلَى الْقِرَامِ، فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' تو انہوں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پردے کی طرف بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے اتار دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن شدید عذاب ان لوگوں کو ہو گا' جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَذَابِ الَّذِي يُعَذَّبُ بِهِ الْمُصَوِّرُونَ

عذاب کی اس صفت کا تذکرہ' جو عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا

5848 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ، قَالَ:

5847– حديث صحيح .ابن أبى السرى ـ وهو محمد بن المتوكل ـ قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وهو فى "مصنف عبد الرزاق ."19484" " ومن طريق عبد الرزاق أخرجه مسلم "91" "2107"فى اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والبيهقى .7/267 وأخرجه ابن أبى شيبة 8/483، والبخارى "6109"فى الأدب :باب ما يجوز من الغضب والشدة لأمر الله تعالى، ومسلم "91" "2107"، والنسائى 8/214فى الزينة :باب ذكر أشد الناس عذاباً، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 4/283، والبيهقى 7/267من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى "5954"فى اللباس :باب ما وطء من التصاوير، ومسلم "2107"، والنسائى 8/214، والبيهقى 7/269، والبغوى "3215"من طريق عبد الرحمن بن القاسم، والنسائى 8/216من طريق سماك، كلاهما عن القاسم، به .وانظر "5843"و "5860" وقولها" :وهى مستترة "أى :متخذة ستراً .والقرام :هو الستر الرقيق.

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ مَعِيشَتِي مِنْ هٰذِهِ التَّصَاوِيرِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ، فَاصْفَرَّ لَوْنُهُ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَعَلَيْكَ بِالشَّجَرِ وَمَا لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ

❁❁ سعید بن ابوحسن بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میں ایک ایسا شخص ہوں' جس کی روزی کا مدار تصویریں بنانے پر ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تصویر بناتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ عذاب دے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا''

یہ سن کر اس شخص کا رنگ زرد ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم نے ضرور تصویریں بنانی ہیں' تو تم درختوں کی بنالو یا کسی ایسی چیز کی بنالو جس میں روح نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ

فرشتوں کے ایسے گھر میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جس میں تصویر موجود ہو

5849 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ، مَوْلَى آلِ الشِّفَاءِ، أَخْبَرَهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، عَلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ قَالَ: فَقَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ صُورَةٌ يَشُكُّ إِسْحَاقُ أَيُّهُمَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

❁❁ رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن ابوطلحہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔

5848- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وعوف: هو ابن إبي جميلة. وأخرجه أحمد 1/241 و350، وابن أبي شيبة 8/484-485، والبخاري "5963" في اللباس: باب من صور صورة كلّف يوم القيامة، أن ينفخ فيها الروح، ومسلم "2110" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والنسائي 8/251 في الزينة: باب ذكر ما كلف أصحاب الصور يوم القيامة، والطبراني "12900"، والبغوي "3219" من طريق النضر بن أنس بن مالك، عن ابن عباس. وقد تقدم برقم "5656" و"5657" و"5846".

5849- إسناده، رجاله ثقات رجال الشيخين غير رافع بن إسحاق، فروى له الترمذي وابن ماجة، وهو ثقة. وهو في "الموطأ" 2/965-966 في الاستئذان: باب ما جاء في الصور والتماثيل، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/90، والترمذي "2805" في الأدب: باب ما جاء إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

''بے شک فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تماثیل یا تصویر موجود ہو۔''

یہ شک اسحاق نامی راوی کو ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے کونسا لفظ بیان کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ تَدْخُلُ الْبَيْتَ الَّذِیْ فِيْهِ الشَّیْءُ الْيَسِيْرُ مِنَ الصُّوَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فرشتے ایسے گھر میں داخل ہوجاتے ہیں جہاں کوئی معمولی سی تصویر ہو

5850 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكٰى فَعُدْنَاهُ، فَاِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ، وَاِذَا فِيْهِ صُوْرَةٌ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ: اَلَمْ يُخْبِرْنَا، وَيَدَعُ الثَّوْبَ؟ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: اَلَمْ تَسْمَعْهُ؟ قَالَ: اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر موجود ہو۔''

بسر نامی راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں وہ بیمار ہوگئے ہم ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے' تو ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں تصویر بنی ہوئی تھی میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا انہوں نے ہمیں (تصویر کے بارے میں) حدیث نہیں سنائی تھی اور یہ کپڑا انہوں نے لگا دیا ہے' تو عبیداللہ نے کہا: کیا تم نے انہیں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ کپڑے پر نقش ونگار کا حکم مختلف ہے (یعنی اس کی اجازت ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ: اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ مِّنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِنْ كَلَامِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ الفاظ ''ماسوائے اس نقش ونگار کے جو کپڑے میں ہوں''

5850- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد - وهو ابنُ خالد بن يزيد بن وهب - فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 4/28، والبخارى "5958" في اللباس: باب من كره القعود على الصور، ومسلم "85" "2106" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، وأبو داود "4155" في اللباس: باب في الصور، والنسائى 8/212 في الزينة: باب التصاوير، والبيهقى 7/217، والبغوى "3222" من طريق عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "3226" في بدء الخلق: باب إذا قال أحدكم: آمين، ومسلم "86" "2106"، والطحاوى 4/285، والبيهقى 7/271 من طريق عمرو بن الحارث عن بكير، به. وانظر الحديث رقم "5444" و "5851" و "5855".

یہ نبی اکرم ﷺ کے کلام کا حصہ ہیں یہ زید بن خالد کے کلام کا حصہ نہیں ہیں

5851 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ، قَالَ: فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، قَالَ: فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا، فَنَزَعَ نَمَطًا تَحْتَهُ، فَقَالَ لَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ فَقَالَ: اِنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ، وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَقَالَ سَهْلٌ: اَلَمْ يَقُلْ: اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے راوی کہتے ہیں: تو ہم نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس پایا راوی کہتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلایا اس نے ان کے نیچے سے بچھونا نکال لیا' تو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا آپ نے اسے کیوں نکالا ہے انہوں نے بتایا اس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں اور ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی وہ آپ جانتے ہیں' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کپڑے پر بنے ہوئے نقش ونگار کا حکم مختلف ہے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں' لیکن میں اپنے اطمینان کے لیے (اسے بھی نکال رہا ہوں)

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ الْاَشْيَاءَ

نبی اکرم ﷺ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ' جو اشیاء کی تصویریں بناتے ہیں

5852 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5851– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو النضر :هو سالم بن أبي أمية التيمي.وهو في "الموطأ 2/966 "في الاستئذان :باب ما جاء في الصور والتماثيل، ومن طريقه أخرجه النسائي 8/212، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/285. " وأخرجه الطحاوي 4/285عن ابن إسحاق، عن أبي النضر بهذا الإسناد، وانظر الحديث رقم "5444"و "5850"و "5855"سرت، فسألته.

5852– إسناده صحيح على شرط الشيخين.وأخرجه الطبراني "296"/22عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1043"، وأحمد 4/308و 309، والبخاري "2086"في البيوع :باب موكل الربا، "2238"باب ثمن الكلب، "5347"في الطلاق :باب مهر البغي والنكاح الفاسد، "5945"في اللباس :باب الواشمة، و "5962"باب لعن المصور، وأبو داود "3383" في البيوع :باب في أثمان الكلب ,وأبو يعلى "89"، والطبراني "295"/22، والبيهقي 6/6، والبغوي "2039"من طرق عن شعبة، به.وأخرجه أحمد 4/309، والطبراني 22/287من طريق يزيد بن زياد بن أبي الجعد، عن عون أبي جحفة، به، وختصراً . وأخرجه الطبراني "272" /22، و "273"من طريق عبد الجبار بن العباس، و "284"من طريق كامل أبي العلاء ، و "298"من طريق محمد بن جابر، ثلاثتهم عن عون، به .وأخرجه "299"/22من طريق أيوب بن جابر، عن عون، عن أبيه قال :كان لنا غلام حجام، فهنانا النبي صلى الله عليه وسلم عن أن نأكل من كسبه شيئاً، وانظر ."4939"

عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ اَبِیْ اشْتَرَى حَجَّامًا، فَاَتٰى بِمَحَاجِمِهٖ فَكُسِرَتْ، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

عون بن ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دیکھا انہوں نے پچھنے لگانے والا ایک غلام خریدا وہ اپنے پچھنے لگانے کے آلات لے کر آیا' تو انہیں توڑ دیا گیا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا بے شک نبی اکرم ﷺ نے خون (یعنی پچھنے لگانے) کی قیمت کتے کی قیمت فاحشہ عورت کی آمدن (استعمال کرنے سے) منع کیا ہے اور آپ ﷺ نے جسم گودنے والی عورت اور گدوانے والی عورت، سود کھانے والے شخص اور کھلانے والے شخص پر لعنت کی ہے اور آپ ﷺ نے تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ الْبُيُوْتَ الَّتِیْ فِيْهَا التَّمَاثِيْلُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں

5853 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ بَيْتِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرٌ مُصَوَّرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْخُلْ، فَقَالَ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَاِنْ كُنْتَ لَابُدَّ جَاعِلًا فِیْ بَيْتِكَ، فَاقْطَعْ رُءُوْسَهَا اَوِ اقْطَعْهَا وَسَائِدَ، وَاجْعَلْهَا بُسُطًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ کے گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: اندر آجائیں' تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں موجود ہوں اگر آپ ﷺ نے انہیں اپنے گھر میں ضرور استعمال کرنا ہے' تو آپ ﷺ ان کے سر کاٹ دیں' یا انہیں کاٹ کر تکیے بنالیں' یا انہیں بچھونے بنالیں۔

5853- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن وهب بن أبي كريمة، فقد روى له النسائي، وهو صدوق، وأبو إسحاق - إن اختلط بأخره - قد توبع .محمد بن سلمة :هو ابن عبد الله الباهلي، وأبو عبد الرحيم :هو خالد بن أبي يزيد بن سماك الحراني.وأخرجه النسائي 8/216في الزينة :باب ذكر أشد الناس عذابا، وعبد الرزاق "19488"، ومن طريقه ومن طريقه أحمد 2/308، والبيهقي 7/270، والبغوي "3223"من طريقين عن أبي إسحاق السبيعي، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2112"في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، من طريق سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أبي هريرة مختصراً .وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی بھی حدیث کا سماع نہیں کیا

5854 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فِي الْبَيْتِ تِمْثَالُ رَجُلٍ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَاَمَرَ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ اَنْ يُقْطَعَ، وَاَمَرَ بِالسِّتْرِ الَّذِي فِيْهِ التِّمْثَالُ اَنْ يُقْطَعَ رَاْسُ التِّمْثَالِ، وَجُعِلَ مِنْهُ وِسَادَتَانِ، وَاَمَرَ بِالْكَلْبِ فَاُخْرِجَ، وَكَانَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ اَتَانِي جِبْرِيلُ، فَمَا زَالَ يُوصِينِي بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا' لیکن میں اس لیے آپ کے گھر میں داخل نہیں ہوسکا کیونکہ گھر میں آدمی کی تصویر موجود تھی (راوی کہتے ہیں:) گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویر بنی ہوئی تھی اور گھر میں ایک کتا بھی تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر کے سر کے بارے میں حکم دیا کہ اسے کاٹ دیا جائے اور جس پردے میں تصویریں بنی ہوئی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس میں تصویروں کے سر کاٹ دیئے جائیں اور اس کپڑے کے ذریعے تکیے بنا لیے جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کتے کو باہر نکال دیا گیا وہ کتے کا بچہ تھا جس کے ساتھ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کھیلا کرتے تھے وہ ان کے پلنگ کے نیچے تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر جبرائیل میرے پاس آئے اس کے بعد وہ مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

5854- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن أبي إسحاق، فمن رجال مسلم، وهو صدوق. وأخرجه أحمد 2/305و478، وأبو داود "4158"في اللباس :باب في الصور، والترمذي "2806"في الأدب :باب ما جاء إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب، والبيهقي 7/270من طرق عن يونس بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وانظر الحديث السابق، وحديث رقم ."512"

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الْمَوَاضِعَ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ وَالْكِلَابُ

فرشتوں کے ایسی جگہ پرداخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جہاں تصویر یا کتا موجود ہو

5855 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُوْرَةٌ، وَلَا كَلْبٌ اَرَادَ بِهِ بَيْتًا يُوحٰى فِيهِ، لَا كُلَّ الْبُيُوْتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو'' اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اس گھر میں وحی کی جاتی ہو اس کے ذریعے تمام گھر مراد نہیں ہیں

5856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

5855- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم. عبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وأخرجه مسلم "84" "2106" من طريق أبي الطاهر، عن ابن وهب، به. وأخرجه الطيالسي "1228"، والحميد "431"، وابن أبي شيبة 8/478، وأحمد 4/28و29، والبخاري "3225" في بدء الخلق: باب إذا قال أحدكم " : آمين"، و "3322" إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، و "4002" في المغازي: باب 12، و "2804" في الأدب: باب التصاوير، ومسلم "83" "2106" و "84"، والترمذي "2804" في الأدب: باب ما جاء أن الملائكة لا تدخل بيتاً فيه صورة ولا كلب، والنسائي 7/185- 186 في الصيد والذبائح: باب امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب، و 8/212 في الزينة: باب التصاوير، وابن وابن ماجة "3649" في اللباس: باب الصور في البيت، وأبو يعلى "1430"،

5856- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2105" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والبيهقي 1/242 من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد وأخرجه أبو داود "4157" في اللباس: باب في الصور، والبيهقي 1/242 و 243 من طريقين عن ابن وهب، به وأخرجه الطبراني "1047"/23 من طريق الليث، عن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/330، والنسائي 7/186 في الصيد: باب امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب، والطبراني "1047"/23 و "32"/24 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الطبراني "1046"/23، والبيهقي 1/243

اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَتْنِیْ مَیْمُوْنَةُ، زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ یَوْمًا وَاجِمًا، قَالَتْ مَیْمُوْنَةُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَنْكَرْتُ هَیْئَتَكَ مُنْذُ الْیَوْمِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ جِبْرِیلَ كَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَلْقَانِیَ اللَّیْلَةَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ، اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِیْ، قَالَ: فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰی ذٰلِكَ، ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهٗ، فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِهٖ مَاءً، فَنَضَحَ مَكَانَهٗ، فَلَمَّا اَمْسٰی لَقِیَهٗ جِبْرِیلُ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِیْ اَنْ تَلْقَانِیَ الْبَارِحَةَ قَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ كَلْبٌ، وَلَا صُوْرَةٌ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا هُوَ عُبَیْدُ بْنُ السَّبَّاقِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشان تھے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج درست محسوس نہیں ہورہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ گزشتہ رات مجھ سے ملیں گے لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اللہ کی قسم وہ تو میرے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ سارا دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عالم میں گزار دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں کتے کے پلے کا خیال آیا جو آپ کے پلنگ کے نیچے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ پر چھڑکا جب شام ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ گزشتہ رات مجھ سے ملنے کے لیے آؤ گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: جی ہاں، لیکن ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا قُصِدَ بِهَا الْمَوَاضِعُ الَّتِیْ فِیْهَا الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَیْرِهَا مِنَ الْمَوَاضِعِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں ان کے ذریعے مقصود وہ مقامات ہیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے تھے دیگر مقامات مراد نہیں ہیں

5857 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِیْمِ، اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَقِیْلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ

5857– إسناده جيد .وأخرجه أبو داود "4156"في اللباس :باب في الصور، ومن طريقه البيهقي 7/268 عن الحسن بن الصباح، بهذا الإسناد.وفي الباب عن ابن عباس، وسيأتي برقم ."5861"

بِالْبَطْحَاءِ اَنْ يَّاْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُوْرَةٍ فِيْهَا، فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مُحِيَتْ كُلُّ صُوْرَةٍ فِيْهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر بطحاء میں یہ حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس آئیں اور اس میں موجود ہر تصویر کو مٹا دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر اس وقت تک داخل نہیں ہوئے' جب تک اس میں موجود تمام تصویریں مٹا نہیں دی گئیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُوْلِ الْمَلَائِكَةِ الْبُيُوْتَ الَّتِيْ فِيْهَا الصُّوَرُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویریں موجود ہوں

5858 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ، قَالَ: اَمَّا هُمْ لَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ، هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرٌ، فَمَا بَالُهُ يَسْتَقْسِمُ؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی تصویریں ملیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' تو یہ لوگ یہ بات جانتے ہیں' فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر موجود ہو یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر موجود ہے یہ بھلا کب پانسہ کھیلا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّصْوِيْرِ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اس دنیا میں کسی بھی چیز کی تصویر کو ترک کر دے (یعنی کسی بھی چیز کی تصویر نہ بنائے)

5859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، قَالَ:

5858– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. بكير: هو عبد الله بن الأشج. وأخرجه أحمد 1/277، والبخاري "3351" في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 5/201"، والطحاوي 4/282 والطبراني في "الكبير" "12171"، والبيهقي 5/158 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "12198" من طريق ابن لهيعة، عن بكير، به وانظر الحديث رقم "5861".

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ دَارًا لِسَعِيْدٍ، اَوْ لِمَرْوَانَ، فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الْجِدَارِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي؟ فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا ذَرَّةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا ذَرَّةً، مِنَ الْاَلْفَاظِ الْاَوَامِرِ الَّتِي مُرَادُهَا التَّعْجِيزُ

ابوزرعہ بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سعید یا شاید مروان (نامی حکمران) کے گھر میں داخل ہوئے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیوار پر تصویر بنی دیکھی' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا' جو میری مخلوق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرتا ہے ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایک دانہ بنادیں' یا ایک ذرّہ پیدا کردیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: انہیں چاہئے کہ وہ ایک دانہ بنادیں' یا ایک ذرہ پیدا کردیں یہاں پہ الفاظ امر کے ہیں' لیکن اس کے ذریعے مراد یہ ہے: مقابل کو عاجز قرار دیا جائے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَرْكُ الدُّخُوْلِ فِي الْبُيُوْتِ الَّتِي فِيْهَا سُتُوْرٌ عَلَيْهَا تَمَاثِيْلُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ ایسے گھر میں داخل ہونے کو ترک کردے جس میں ایسے پردے موجود ہوں' جس پر تصویریں بنی ہوئی ہوں

5860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ، قَالَتْ: فَقَطَّعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ يُقَالُ لَهُ: رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ: اَمَا سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: لَا، قَالَ: لٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيْدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

5859- إسناده صحيح على شرط الشيخين أبو خيثمة :هوزهير بن حرب، وجرير :هو ابن عبد الحميد، وأبو زرعة :هو ابن عمرو بن جرير البجلي .وأخرجه مسلم "2111"في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد , وأخرجه ابن أبي شيبة 8/484، والبخاري "5953"في اللباس :باب نقض الصور، و "7559"في التوحيد :باب قول الله تعالى: (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ) ، ومسلم "2111"، والبيهقي 7/268، والطحاوي 4/283، والبغوي "3217"من طريقين عن عمارة بن القعقاع، به. وأخرجه أحمد 2/259، و391، و451و 527من طريق أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لیے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے (حدیث بیان کرنے والے محدث) سے کہا: آپ نے ابومحمد کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تکیوں کے ساتھ ٹیک بھی لگائی تھی؛ تو قاسم کے صاحبزادے نے کہا: جی نہیں تاہم میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے قاسم کے صاحبزادے کی مراد قاسم بن محمد تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْبَيْتُ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ کسی ایسے گھر میں داخل نہ ہو جہاں تصویر موجود ہو اگرچہ وہ کوئی ایسا گھر ہو' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے

5861 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ - يَعْنِي الْكَعْبَةَ - لَمْ يَدْخُلْ، وَاَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَاَى اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ بِاَيْدِيهِمَا الْاَزْلَامُ، فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ مَا اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلَامِ قَطُّ

5860- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2107" "95" في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والنسائي 8/214 في الزينة باب التصاوير، والبيهقي 7/269 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/284 "من طريق عمرو بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 6/103 من طريق ابن لهيعة، عن بكير، به. وأخرجه الطيالسي "1433"، وأحمد 6/172 و214، والبخاري "2479" في المظالم :باب هل تكسر الدنان التي فيها خمر، ومسلم "93" "2107" و"94"، والنسائي 8/213- 214 في الزينة :باب التصاوير، وابن ماجه "3653" في اللباس :باب الصور فيما يوطأ، والطحاوي 4/284 من طرق عن عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة بنحوه وأخرجه الطحاوي 4/284 4/284 من طريق ربيعة بن عطاء، عن القاسم، به ,وانظر الحديث رقم "5843" و"5845" و."5847"

5861- إسناد صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني وعكرمة فمن رجال البخاري. وهو في "مصنف عبد الرزاق "19485" "، ومن طريقه أخرجه أحمد 1/365، والطبراني "11845"، والبغوي "3214" وأخرجه البخاري "3352" في الأنبياء :باب قول الله تعالى :(وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً) ,والحاكم 2/550 من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/334، والبخاري "1601" في الحج :باب من كبر في نواحي الكعبة، و "4288" في المغازي :باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، وأبو داود "2027" في المناسك :باب في دخول الكعبة، والبيهقي 5/158، والبغوي "3815" من طريق عبد الوارث، عن أيوب بن أبي تميمة، به.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں (یعنی خانہ کعبہ کے اندر) تصویریں دیکھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اندر تشریف نہیں لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں مٹا دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں تصویر دیکھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ میں پانسے کے تیر ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے اللہ کی قسم ان دونوں صاحبان نے کبھی پانسہ نہیں کھیلا۔

ذِكْرُ وَصْفِ عَدَدِ الْأَصْنَامِ الَّتِي كَانَتْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

بتوں کی تعداد کی صفت کا تذکرہ' جو اس دن خانہ کعبہ کے اندر موجود تھے

5862 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَوْلَهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ كَانَ مَعَهُ وَيَقُوْلُ: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' تو اس وقت اس کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے انہیں مارنا شروع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے جا رہے تھے۔

حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا بے شک باطل نے رخصت ہی ہونا تھا۔

5862- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وسفيان هو ابن عيينة، وابن أبي نجيح: هو عبد الله، وأبو معمر: هو عبد الله سخبرة. وأخرجه أحمد 1/377، والبخاري "2478"، في المظالم: باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر أو تخرق الزقاق، و "4287"في المغازي: بعاب أين ركز النبي صلى الله عليه الراية يوم الفتح، و "4720"في تفسير سورة بني إسرائيل: باب (وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا)، ومسلم "17881"في الجهاد: باب إزالة الأصنام من حول الكعبة، والترمذي "3138"في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة الأشراف 7/66 "، والطبراني "10427"، والبيهقي 6/101، والبغوي في "شرح السنة"، "3813"، وفي "التفسير 3/133 "من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1781"، والطبراني في "جامع البيان 15/152 "، والطبراني في "الصغير "210" "، وفي "الكبرى "10535" "من طريق عبد الرزاق، عن الثوري، عن ابن أبي نجيح، به. وقال الطبراني في "الصغير: "لم يروه عن سفيان الثوري إلا عبد الرزاق.

بَابُ اللَّعِبِ وَاللَّهْوِ

باب! کھیل کود (کے احکام)

ذِكْرُ جَوَازِ لَعِبِ الْمَرْاَةِ إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ وَّهِيَ غَيْرُ مُدْرِكَةٍ بِاللُّعَبِ

عورت کے لیے کھیل کے جائز ہونے کا تذکرہ جب کہ اس کا شوہر موجود ہو اور وہ عورت کھیل کے لئے مدرکہ نہ ہو

5863 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَكُنَّ يَاْتِيْنِي صَوَاحِبِي، فَكُنَّ اِذَا رَاَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ، فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ يَلْعَبْنَ مَعِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میں گڑیا کے ساتھ کھیلا کرتی تھی میری سہیلیاں میرے پاس آجاتی تھیں جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھیں، تو اٹھ کر چلی جاتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے ساتھ کھیلنے کے لیے میری طرف بھیج دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِصِغَارِ النِّسَاءِ اللَّعِبَ بِاللُّعَبِ، وَاِنْ كَانَ لَهَا صُوَرٌ

چھوٹی عمر کی لڑکیوں کے لیے گڑیا کے ساتھ کھیلنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5863- إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد: هو ابن أبان الأموي. وأخرجه أحمد 6/234عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19722"، والحميدي "260"، وأحمد 6/166و233، وابن سعد 8/58-59و61و65، والبخاري "6130"في الأدب: باب الانبساط إلى الناس، ومسلم "2440"في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضي الله عنها، وأبو داود "4931"في الأدب: باب في اللعب بالبنات، والنسائي 6/131في النكاح: باب البناء بابنة تسع، وابن ماجة "1982"في النكاح: باب حسن معاشرة النساء، والطبراني "277" "275"/23و"278"، والبيهقي 10/219 من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه ابن سعد 8/62، والطبراني "280"/23من طريق يزيد بن رومان، عن عروة، به. وانظر الأحاديث الثلاثة الآتية. وقوله" :ينقمعن "أي :يتغيبن ويستترن، و "يسربهن "أي :يرسلهن ويدفعهن إلي واستدل بهذا الحديث كما في "الفتح 10/527 "على جواز اتخاذ صور البنات واللعب من أجل لعب البنات بهن ,وخص ذلك من عموم النهي عن اتخاذ الصور، وبه جزم عياض، ونقله عن الجمهور، وأنهم أجازوا بيع اللعب للبنات لتدريبهن من صغرهن على أمر بيوتهن وأولادهن.

اگر چہ اس کی شکل وصورت بھی ہو

5864 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِى النَّضْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَلْعَبُ بِاللُّعَبِ، فَرَفَعَ السِّتْرَ، وَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟ فَقُلْتُ: لُعَبٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا هٰذَا الَّذِيْ اَرٰى بَيْنَهُنَّ ؟ قُلْتُ: فَرَسٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَرَسٌ مِّنْ رِقَاعٍ لَهٗ جَنَاحٌ ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: اَلَمْ يَكُنْ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ خَيْلٌ لَهَا اَجْنِحَةٌ؟ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں اس وقت گڑیا کے ساتھ کھیل رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور دریافت کیا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ گڑیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان جو چیز ہے یہ کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ گھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کپڑے سے بنے ہوئے گھوڑے کے پر ہوتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے پر نہیں تھے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرادیے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُسَمِّيْ لُعَبَهَا الْبَنَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی گڑیا کے لیے لفظ "لڑکی" استعمال کرتی تھیں

5865 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَاَنَا اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے تھے میں اس وقت گڑیا کے ساتھ

5864- إسناده على شرط مسلم .أبو النضر :هو سالم بن أبى أمية، ويحيى بن أيوب :هو الغافقي . وأخرجه أبو داود "4932"في الأدب :باب في اللعب بالبنات، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة12/358 "، والبيهقي 10/219من طريق سعيد بن أبى مريم، عن يحيى بن أيوب، عن عمارة بن غزية، عن محمد بن إبراهيم، عن أبى سلمة بن عبد الرحمن، عن عائشة .وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم أيضاً .وانظر الحديث رقم "5863"و "5865"و "5866"

5865- إسناده قوى .كثير بن عبيد :هو الحمصي، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير محمد بن حمير، فمن رجال البخاري، وهو صدوق . وأخرجه الطبراني "276"/23عن أحمد بن على الأبار، عن كثير بن عبيد الحمصي، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5863"و "5864"و"5865" إسناده صحيح على شرط مسلم الشيخين .وأخرجه أحمد 6/57، وابن سعد 8/66، والطبراني "279"/23من طريق عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5863"و "5864"و ."5865"

کھیل رہی ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ اَنْ تَجْتَمِعَ مَعَ اَمْثَالِهَا لِلَّعِبِ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' کوئی کم سن لڑکی اپنی ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ گڑیا کے ساتھ کھیلنے کے لیے اکٹھی ہو' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

5866 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ، وَتَجِیءُ صَوَاحِبِیْ فَيَلْعَبْنَ مَعِی، فَاِذَا رَاَيْنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْنَ مِنْهُ، فَكَانَ يُدْخِلُهُنَّ اِلَیَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِی

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں گڑیا کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی میری سہیلیاں آ جاتی تھیں اور میرے ساتھ کھیلتی تھیں جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھیں' تو اٹھ کر چلی جاتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیتے تھے' تو وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ النَّظَرَ اِلٰى لَعِبِ الْحَبَشَةِ الَّذِىْ لَا يَشُوبُهُ شَیْءٌ مِمَّا يَكْرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ حبشیوں کے کرتب دیکھ سکتا ہے جن میں کوئی ایسی چیز شامل نہ ہو' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

5867 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ اِذْ دَخَلَ عُمَرُ فَاَهْوٰى اِلَى الْحَصَا فَحَصَبَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ حبشی اپنے جنگی ہتھیاروں کے ساتھ کرتب دکھا رہے تھے اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے انہوں نے ان کی طرف کنکریاں پھینکیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! انہیں کرنے دو۔

5866– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق "19724" "، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/308، ومسلم "893"في العيدين :باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، والبيهقي 10/17، والبغوي "1112" وأخرجه البخاري "2901"في الجهاد :باب اللهو بالحراب ونحوها، من طريق هشام، عن معمر، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5876"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحُرَّةِ النَّظَرَ اِلٰى لَعِبِ الْحَبَشَةِ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ، وَاِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ

آزاد عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ حبشیوں کے کرتب دیکھ سکتی ہے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے خواہ اس عورت کا شوہر موجود ہو

5868 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِىْ اَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ، فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقَالَ: دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ، قَالَتْ: وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِىْ بِرِدَائِهٖ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ وَاَنَا جَارِيَةٌ، فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں جو گانا گا رہی تھیں یہ عید کے موقع کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے کے ذریعے چہرہ ڈھانپا ہوا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابوبکر! ان دونوں کو گانے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے اوٹ میں لیا ہوا تھا اور میں ان حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو کرتب دکھا رہے تھے میں اس وقت کم سن لڑکی تھی' تو تم خود اندازہ کرلو کہ ایک کم سن لڑکی جس کی عمر بھی زیادہ نہ ہو (اسے اس طرح کے کرتب دیکھنے میں کتنی دلچسپی ہوگی)

5868- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "17" "892"في العيدين :باب الرخصة في اللعب الذى لا معصية فيه، عن هارون بن سعيد، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/33و127، والنسائى 3/195في العيدين :باب ضرب الدف في يوم العيد من طريقين عن الزهرى، به وأخرج البخارى "949"و "950"في العيدين :باب الحراب والدرق يوم العيد، و "2906"و "2907"في الجهاد :باب الدرق، ومسلم "892" "19"من طريق محمد بن عبد الرحمن الأسدى، عن عروة، به . وأخرجه عبد الرزاق "19736"من طريق ابن ملكية، عن عائشة , وأخرج الجزء الأخير منه :عبد الرزاق "19721"، والبخارى "454"في الصلاة :باب أصحاب الحراب في المسجد، و "5190" في النكاح :باب حسن المعاشرة مع الأهل، و "5229"باب نظر المرأة إلى الجيش ونحوهم من غير ريبة، ومسلم "18" "892"، والنسائى 3/195۔ 196في العيدين :باب اللعب في المسجد، والبيهقى 7/92من طريق الزهرى، به . وأخرجه أيضاً مسلم "21" "892"من طريق عبيد بن عمير، عن عائشة .وانظر الحديث رقم "5869"و"5871"و."5877"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَقَ دُفُوفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کی دف کو توڑ دیا تھا

5869 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ*، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ بِالدُّفِّ، فَسَبَّهُمَا وَخَرَقَ دُفَّيْهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمَا، فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيدٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں ان کے ہاں آئے ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا اور ان دونوں کی دف کو پھاڑ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔

ذِكْرُ بَعْضِ مَا كَانَتِ الْحَبَشَةُ تَقُوْلُ فِيْ لَعِبِهِمْ ذٰلِكَ

حبشی اپنے کرتبوں کے دوران جو کہتے تھے اس میں سے کچھ چیزوں کا تذکرہ

5870 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ*، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الْحَبَشَةَ كَانُوا يَزْفِنُونَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَتَكَلَّمُونَ بِكَلَامٍ لَا يَفْهَمُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُوْنَ ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ عَبْدٌ صَالِحٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشی لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کرتب دکھایا کرتے تھے وہ ایسی باتیں کرتے تھے جو سمجھ نہیں آتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کیا کہہ رہے ہیں' تو لوگوں نے بتایا: یہ کہہ رہے ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک نیک بندے ہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْقَوْلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بِغَزَلٍ فِيْ اَيَّامِ الْعِيدِ، وَكَذٰلِكَ اللَّعِبِ فِي الْمَسْجِدِ

عید کے ایام میں قول کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ وہ غزل نہ ہو اسی طرح مسجد میں (عید کے ایام میں) کھیل کود کرنے (کے مباح ہونے کا تذکرہ)

5869- إسناده صحيح، محمد بن سهل بن عسكر :ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير إسحاق بن راشد، فمن رجال البخاري .وانظر "5867"و "5871"و "5876"و ."5877"

5870- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/152عن عبد الصمد، عن حماد، بهذا الإسناد.

5871 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا فِي اَيَّامِ عِيدٍ وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ، وَتُدَفِّفَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا اَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: دَعْهُنَّ يَا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيدٍ، وَتِلْكَ اَيَّامُ مِنًى، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا جَارِيَةٌ.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: فَهٰذَا اٰخِرُ جَوَامِعِ الْإِبَاحَاتِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمْلَيْنَاهَا بِفُصُولِهَا، وَقَدْ بَقِيَ فِي هٰذَا الْقِسْمِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ، كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي هٰذَا الْقِسْمِ عَلٰى مَا اَصَّلْنَا الْكِتَابَ عَلَيْهِ، وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هٰذَا الْقِسْمِ الْقِسْمَ الْخَامِسَ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ الَّتِي هِيَ اَفْعَالُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفُصُولِهَا، وَاَنْوَاعِهَا اِنِ اللّٰهُ قَضٰى ذٰلِكَ وَشَاءَهُ، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ هُدِيَ لِسَبِيلِ الرَّشَادِ، وَوُفِّقَ لِسُلُوكِ السَّدَادِ، وَشَمَّرَ فِي جَمْعِ السُّنَنِ وَالْاَخْبَارِ، وَتَفَقَّهَ فِي صَحِيحِ الْاٰثَارِ، وَآثَرَ مَا يُقَرِّبُ اِلَى الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاَعْمَالِ عَلٰى مَا يُبَاعِدُ مِنْهُ فِي الْاُصُولِ، اِنَّهُ خَيْرُ مَسْئُولٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عید کے دنوں میں ان کے ہاں آئے' تو ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گانا گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چہرے پر کپڑا لے کر لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) یہ منیٰ کے مخصوص دن تھے (یعنی بڑی عید کا موقع تھا)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے اوٹ میں لیا ہوا تھا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے میں اس وقت کم سن لڑکی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اباحات کے بارے میں روایات کا یہ آخری حصہ ہے' جسے ہم نے مختلف فصلوں میں املاء کروایا ہے اس قسم سے تعلق رکھنے والی کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں' جنہیں ہم دیگر اقسام میں ذکر کر دیں گے جس طرح ہم نے انہیں اس قسم میں ذکر کیا ہے' جو اس بنیادی طریقہ کار کے مطابق ہے' جس کے مطابق ہم نے کتاب ترتیب دی ہے۔

اس قسم کے بعد ہم سنن کی پانچویں قسم املاء کروائیں گے' اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ افعال ہیں جو ان کی فصول اور انواع کے ہمراہ املاء کروائے جائیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور اس نے یہ چاہا۔

5871- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد ابن موهب، وهو يزيد بن خالد بن عقيل. وأخرجه البخاري "987" و "988" في العيدين :باب إذا فاته العيد يصلي ركعتين، و "3529" و "3530" في الأنبياء :باب قصة الحبش، والبيهقي 7/92 و 10/224 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد .وانظر "5868" و "5869" و "5876" و. "5877"

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن کی رہنمائی سیدھے راستے کی طرف کی گئی اور درست راستے کی توفیق دی گئی اور جنہوں نے سنن اور اخبار کو جمع کرنے کا ارادہ کیا اور مستند روایات کا فہم حاصل کیا اور اس چیز کو ترجیح دی جو اعمال انہیں باری تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب کر سکتے ہیں اور اس چیز پر ترجیح دی جو اصول میں اس سے دور کرتے ہیں بیشک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مسؤول ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ الْعِصْيَانِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّاعِبِ بِالنَّرْدِ فِي الدُّنْيَا

پانسا کھیلنے والے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان کے نام کے اثبات کا تذکرہ

5872 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانسہ کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اللَّاعِبِ بِالنَّرْدِ فِي التَّمْثِيْلِ

تشبیہ کی اس صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو پانسا کھیلنے والے کے بارے میں (حدیث میں ذکر کی گئی ہے)

5872- رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن ميسرة، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة، لكن فيه علة الانقطاع بين سعيد بن أبي هند وأبي موسى، فإن سعيد بن أبي هند لم يلق أبا موسى فيما قاله أبو حاتم كما نقله، ابنه في "المراسيل "ص74، لكن له طريق آخر بنحوه يتقوى به وهو في "الموطأ 2/958 "في الرؤيا :باب ما جاء في النرد، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/397، والبخاري في "الأدب المفرد "1269" "، وأبو داود "4938"في الأدب :باب في النهي عن اللعب بالنرد، والبيهقي 10/214 ، والبغوي ."3414"وأخرجه ابن أبي شيبة 8/735و 737، وأحمد 4/394و 400، والبخاري في "الأدب المفرد "1272" "، وأبو يعلى ورقة 340/2، وابن ماجة "3762"في الأدب :باب اللعب بالنرد، والحاكم 1/50، والبيهقي 10/215من طريق نافع وأسامة بن زيد الليثي، كلاهما عن سعيد بن أبي هند، عن أبي موسى، به وأخرجه عبد الرزاق "19730"من طريق أسامة بن زيد، عن سعيد بن أبي هند، عن أبي مرة مولى عقيل، عن أبي موسى .وقال الدارقطني في "العلل "كما في "التهذيب "في ترجمة سعيد بن أبي هند: هذا أثبته بالصواب .وعلق عليه ابن حجر بقوله :رواه كذلك من طريق عبد الله بن المبارك، عن أسامة، لكن رواه ابن وهب عن أسامة، فلم يذكر فيه أبا مرة.وأخرجه الطيالسي "510"عن حماد بن زيد، عن أيوب، عن نافع، عن سعيد بن أبي هند، عن أبي موسى موقوفاً.وأخرجه أحمد 4/407، وأبو يعلى ورقة 340، والبيهقي 10/315من طريق يزيد بن خصفة، عن حميد بن بشير بن المحرر، عن محمد بن كعب القرظي، عن أبي موسى رفعه " :لا يقلب كعباتها أحد ينتظر ما تأتي به إلا عصى الله ورسوله"، وحميد بن بشير :ذكره ابن حبان في "الثقات 6/191 "وسماه :حميد بن بكر، وقال :يعتبر بحديثه إذا لم يكن في إسناده إنسان ضعيف، وباقي رجاله ثقات .فهذا الطريق يشد الطريق الأول، فيتقوى به الحديث، ويشهد له حديث بريدة الآتي.

5873 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانسہ کھیلتا ہے گویا کہ وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں لت پت کر لیتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اشْتِغَالِ الْمَرْءِ بِالْحَمَامِ وَسَائِرِ الطُّيُوْرِ عَبَثًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی فضول طور پر کبوتر یا دیگر پرندوں میں مشغول رہے

5874 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اللَّاعِبُ بِالْحَمَامِ لَا يَتَعَدَّى لَعِبُهُ مِنْ اَنْ يَتَعَقَّبَهُ بِمَا يَكْرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، وَالْمُرْتَكِبُ لِمَا يَكْرَهُ اللّٰهُ عَاصٍ، وَالْعَاصِي يَجُوْزُ اَنْ يُقَالَ لَهُ: شَيْطَانٌ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَوْلَادِ آدَمَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (شَيَاطِينَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ) (الأنعام: 112) فَسَمَّى الْعُصَاةَ مِنْهُمَا شَيَاطِينَ، وَاِطْلَاقُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الشَّيْطَانِ عَلَى الْحَمَامَةِ لِلْمُجَاوَرَةِ، وَلِاَنَّ الْفِعْلَ مِنَ الْعَاصِي بِلَعِبِهَا تَعَدَّاهُ اِلَيْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے جا رہا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کبوتر کے ساتھ کھیلنے والے شخص کا فعل آگے بڑھ کر ایسی صورت حال لے آتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو' تو جو شخص کسی ایسی چیز کا مرتکب ہوتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو وہ شخص گنہگار ہوتا ہے اور گنہگار شخص کو شیطان کہنا جائز

5873- إسناده صحيح على شرط مسلم .رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الطاهر ـ واسمه أحمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن السرح ـ وسليمان بن بريدة، فمن رجال مسلم وأخرجه أحمد 5/352و357و361، وابن أبي شيبة 8/735، والبخاري في "الأدب المفرد "1271" "، ومسلم "2260"في الشعر :باب تحريم اللعب بالنردشير، وأبو داود "4939"في الأدب :باب اللعب بالنرد، والبيهقي 10/214، والبغوي "3415"من طرق عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد.

5874- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن عمرو ـ وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ ـ فقد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق .وأخرجه أحمد 2/345، والبخاري في "الأدب المفرد "1300" "، وأبو داود "4940"في الأدب :باب في اللعب بالحمام، وابن ماجة "3765"في الأدب :باب اللعب بالحمام، والبيهقي 10/213من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

ہے اگر چہ اس کا تعلق اولادِ آدم سے ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''انسانوں اور جنات سے تعلق رکھنے والے شیاطین۔''

تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں طبقوں میں سے گنہگار کے لیے لفظ شیطان استعمال کیا ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے کتوبر کے لیے لفظ شیطان محاورت کے طور پر استعمال کیا ہے کیونکہ یہاں پہ گنہگار شخص کا فعل اسی کبوتر سے متعلق ہے۔

فَصْلٌ فِي السَّمَاعِ

فصل: سماع کا حکم

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ مَنْ لَمْ يَتَفَقَّهْ فِي صَحِيحِ الْآثَارِ، وَلَا اَبْلَغَ الْمَجْهُودَ فِي طُرُقِ الْاَخْبَارِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو مستند روایات کا فہم نہیں رکھتا

اوراس نے روایات کے طرق کے بارے میں کوشش نہیں کی اوراس نے اس روایت سے استدلال کرلیا (اور غلط فہمی کا شکار ہوا)

5875 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ فِي حِجْرِي جَارِيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَزَوَّجْتُهَا، قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عُرْسِهَا، فَلَمْ يَسْمَعْ غِنَاءً وَلَا لَعِبًا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، هَلْ غَنَّيْتُمْ عَلَيْهَا ؟ اَوَ لَا تُغَنُّونَ عَلَيْهَا ؟ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک انصاری لڑکی میری زیر پرورش تھی میں نے اس کی شادی کروادی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شادی کے دن میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گانے وغیرہ کی کوئی آواز

5875– إسحاق بن سهل بن أبي حثمة :ذكره البخاري في "تاريخه 1/390 "، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل " 2/223، والمؤلف في "ثقاته 4/22 "، وقد فات الحافظ أن يترجم له في "تعجيل المنفعة "مع أنه من شرطه .وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير ابن إسحاق - وهو محمد - فروى له أصحاب السنن ومسلم متابعة، وهو صدوق .عم عبيد الله :هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن الزهري.وأخرجه أحمد 6/269 عن يعقوب وسعد قالا :حدثنا أبي، عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد .قلت :وأخرجه البخاري في "صحيحه "5162" في النكاح :باب النسوة اللاتي يهدين المرأة إلى زوجها، عن الفضل بن يعقوب، حدثنا محمد بن سابق، حدثنا إسرائيل، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشة أنها زفت امرأة إلى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :يا عائشة، ما كان معكم لهو، فإن الأنصار يعجبهم اللهو ."وأخرجه الحاكم في "المستدرك 2/184 "، وعنه البيهقي 7/288 من طريق محمد بن سابق، به.

سنائی نہیں دی‘ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم نے اس کی شادی کے لیے گانا وغیرہ نہیں گایا؟ کیا تم لوگ اس پر گانا نہیں گاؤ گی؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار گانے کو پسند کرتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ تَعَلَّقَ بِهٖ غَيْرُ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ، فَاَبَاحَ الْغِنَاءَ الَّذِيْ يُبْعِدُ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے غناء کو مباح قرار دیا‘ جو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے

5876 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِدُفَّيْنِ، وَتُغَنِّيَانِ فِيْ اَيَّامِهِمَا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبِهٖ، فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهٗ وَقَالَ: دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْحَبَشَةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوْا يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَسْاَمُ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ، فَاِنَّهُمْ هُمْ بَنُوْ اَرْفِدَةَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی دف بجا کر گانا گا رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابوبکر انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حبشیوں کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ تو وہ لوگ مسجد میں کھڑے ہو کر

5876– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم - وهو الملقب بدحيم - فمن رجال البخاري، وقد تقدم برقم "5868" و "5869" و "5871". وأخرج القسم الأخير منه: النسائي 3/195- 196 في العيدين: باب اللعب في المسجد يوم العيد ونظر النساء إلى ذلك، عن علي بن خشرم، عن الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً البخاري "5229" في النكاح: باب نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ريبة، من طريق عيسى، عن الأوزاعي، به. تقدم تخريجه برقم "5867". وأخرجه النسائي 3/196 عن إسحاق بن موسى، عن الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/540 عن محمد بن مصعب، عن الأوزاعي، به

کرتب دکھانے لگے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنی چادر کی اوٹ میں کرلیا میں ان لوگوں کو دیکھتی رہی وہ لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے یہاں تک کہ میں ہی اکتا گئی تم لوگ خود اندازہ کرلو کہ ایک ایسی لڑکی جس کی عمر کم ہو اسے اس طرح کے کھیل کود دیکھنے کا کتنا شوق ہوگا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے اس وقت حبشی لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ بنوارفدہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغِنَاءَ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ اَشْعَارًا قِيلَتْ فِی اَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَانُوا يُنْشِدُوْنَهَا وَيَذْكُرُونَ تِلْكَ الْاَيَّامَ دُوْنَ الْغِنَاءِ الَّذِیْ يَكُوْنُ بِغَزَلٍ يُقَرِّبُ سَخَطَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ قَائِلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ غناء جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یہ ایسے اشعار تھے

جو زمانہ جاہلیت میں کہے گئے تھے' تو وہ لوگ ان اشعار کو سناتے تھے اور ان ایام کا ذکر کرتے تھے اور گا کر ایسا نہیں کرتے تھے جس میں ایسا کلام ہوتا ہے' جو کہنے والے کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے قریب کر دیتا ہے

5877 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْهَبَّارِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَیَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعِنْدِی جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِی الْاَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَمِزْمَارُ الشَّيْطَانِ فِی بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَذٰلِكَ فِی يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهٰذَا عِيدُنَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گانا گا رہی تھیں جو جنگ بعاث کے موقع پر انصار کے طرز عمل کے بارے میں تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا نبی اکرم ﷺ کے گھر میں شیطان کے آلات موجود ہیں؟ یہ عید کے دنوں کی بات ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ہر

5877- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن إسماعيل فمن رجال البخاری. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاری "952" فی العيدين: باب سنة العيدين لأهل الإسلام، والبغوی "1111" عن عبيد بن إسماعيل، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم "16" "892" فی العيدين: باب الرخصة فی اللعب الذی لا معصية فيه، وابن ماجة "1898" فی النكاح: باب الغناء والدف، والبيهقی 10/224 من طريقين عن أبی أسامة، به. وأخرجه أحمد 6/99 و134 و186- 187، والبخاری "3931" فی فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وسلم: باب مقدم النبی صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، من طريق عن هشام بن عروة، به وانظر الحديث رقم "5868" و"5869" و"5871" و"5876".

قوم کی ایک مخصوص عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْغِنَاءَ الَّذِي كَانَ الْأَنْصَارُ يُغَنُّونَ بِهِ لَمْ يَكُنْ بِغَزَلٍ، لَا يَحِلُّ ذِكْرُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ غناء جو انصار گاتے تھے وہ غزل نہیں ہوتی تھی کہ جس کا ذکر کرنا جائز ہی نہ ہو

5878 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ عُرْسِي، فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ، وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلٰى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ .

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِي هٰذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ میری شادی کی صبح ہمارے ہاں آئے، تو میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جس طرح تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو، تو انصار کی کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور غزوہ بدر کے موقع پر شہید ہونے والے اپنے آباؤ اجداد کی تعریفیں کر رہی تھیں ان میں سے ایک لڑکی نے یہ مصرع بھی پڑھ دیا۔

''ہمارے درمیان ایک ایسا نبی موجود ہے، جو کل جو کچھ ہونا ہے اس کے بارے میں بھی جانتا ہے۔''

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو اور وہی گاؤ جو پہلے گا رہی تھیں۔

5878- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن معاذ العقدي، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق، وقد توبع. وأخرجه البخاري "4001" في المغازي :باب 12، و "5147" في النكاح :باب ضرب الدف في النكاح والوليمة، وأبو داود "4922" في الأدب :باب في النهي عن الغناء ، والترمذي "1090" في النكاح :باب ما جاء في إعلان النكاح، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 11/302 "، والطبراني "698"/24، والبيهقي 7/289 من طريق عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/359 و 360 ابن ماجه "1897" في النكاح :باب الغناء والدف، من طريق حماد بن سلمة، والطبراني "699"/24 من طريق عبد الصمد بن سليمان الأزرق، كلاهما عن خالد بن ذكوان ،به.

كِتَابُ الصَّيْدِ

کتاب! شکار کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَكْلِ مَا يَجُوْزُ اسْتِعْمَالُهُ مِمَّا حَبَسَ الْكِلَابُ عَلٰى اَرْبَابِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کتوں نے جو شکار اپنے مالک کے لیے روک لیا ہو اس میں سے کیسے کھانا جائز ہے

5879 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا بِاَرْضٍ مِّنْ اَهْلِ كِتَابٍ نَاْكُلُ فِيْ آنِيَتِهِمْ، وَاِنَّ اَرْضَنَا اَرْضُ صَيْدٍ، اَصِيدُ بِقَوْسِي، وَبِالْكَلْبِ الْمُكَلَّبِ، وَبِالْكَلْبِ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ، فَاَخْبِرْنِيْ مَاذَا يَحِلُّ لَنَا مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ تَاْكُلُوْنَ فِيْ آنِيَتِهِمْ، فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا، وَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا، وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الصَّيْدِ، فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَكُلْ مِنْهُ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاَمَّا مَا اَصَابَ كَلْبُكَ الْمُكَلَّبُ، فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاَمَّا مَا اَصَابَ كَلْبُكَ الَّذِيْ لَيْسَ

5879– إسناده صحيح على مسلم .رجاله ثقاته رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم .أبو إدرس الخولاني :هو عائذ الله بن عبد الله . وأخرجه مسلم "1930"في الصيد :باب الصيد بالكلب المعلمة، وابن الجارود "917"، والبيهقي 9/244من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/195، والبخارى "5478"في الصيد :باب صيد القوس، و "5488"باب ما جاء في الصيد، "5496"باب آنية المجوس والميتة، ومسلم "1930"، أبو داود "2855"في الصيد: باب في الصيد، والترمذى باثر الحديث "1560"في السير :باب ما جاء في الانتفاع بآنية المشركين، والنسائى 7/181في الصيد :باب صيد الكلب الذى ليس بعلم، وابن الجارود "916"، وابن ماجة "3207"في الصيد :باب صيد الكلب، والبيهقي 9/247ـ 248، والبغوى "2771"من طرق عن حيوة بن شريح، به. وأخرجه أحمد 4/195، وأبو داود "2852"، والترمذى "1464"في الصيد :باب ما يؤكل من صيد الكلب وما لا يؤكل، والبيهقي 9/237من طرق عن أبى إدرس الخولانى، به واختصره بعضهم. وأخرجه أبو داود "2857"، والدارقطنى 4/239ـ4ـ 294، والبيقهى 9/237من طريق عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، عن أبى ثعلبة الخشنى. وأخرجه أبو أحمد 4/193، والترمذى "1464"من طريق مكحول، عن أبى ثعلبة الخشنى. وأخرجه ابن ماجه "3211"في الصيد :باب صيد القوس.

بِمُكَلَّبٍ، فَإِنْ أَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ، وَمَا لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلَا تَأْكُلْ

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھالیتے ہیں ہمارا علاقہ ایسا ہے جہاں شکار بہت ہوتا ہے میں اپنی کمان کے ذریعے شکار کرتا ہوں اور تربیت یافتہ کتے کے ذریعے بھی کرتا ہوں اور غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعے بھی کرتا ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے کہ ان میں سے کون سی چیز میرے لیے حرام ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم نے اس بات کا ذکر کیا ہے' تم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہو' تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے علاوہ برتن مل جاتے ہیں' تو تم ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ' لیکن اگر تمہیں ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن نہیں ملتے' تو تم ان کے برتنوں کو دھو کر ان میں کھالو جہاں تک تم نے شکار کا ذکر کیا ہے' تو جس چیز کو تم اپنی کمان کے ذریعے شکار کرتے ہو اسے تم کھالو اس پر اللہ کا نام لے لو اور جو شکار تربیت یافتہ کتا تمہارے لیے محفوظ رکھتا ہے تم اللہ کا نام لے کر اس میں سے کھالو اور جو شکار غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعے ہوتا ہے اگر تمہیں اس شکار کو ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے' تو اسے کھالو اور جسے ذبح کرنے کا موقع نہیں ملتا اسے تم نہ کھانا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا لَا يَجُوزُ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ الَّذِي صِيدَ بِالْقِسِيِّ وَالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' ایسے کون سے شکار کو کھانا جائز نہیں ہے' جسے تیر کمان کے ذریعے یا تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا گیا ہو

5880 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرْمِي بِسَهْمِي فَأُصِيبُ، فَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ يَوْمٍ أَوِ اثْنَيْنِ، قَالَ: إِنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِهِ أَثَرٌ، وَلَا خَدْشٌ إِلَّا رَمْيَتُكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَجَدْتَ بِهِ أَثَرًا غَيْرَ رَمْيَتِكَ فَلَا تَأْكُلْهُ، وَإِنْ أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَأَدْرَكْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْتُلَهُ فَذَكِّهِ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَكُلْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ وَقَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ عَدِيٌّ: فَإِنِّي أُرْسِلُ كِلَابِي وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ، فَتَخْتَلِطُ بِكِلَابِ غَيْرِي، فَيَأْخُذْنَ الصَّيْدَ فَيَقْتُلْنَهُ، قَالَ: فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي: كِلَابُكَ قَتَلَتْهُ أَمْ كِلَابُ غَيْرِكَ

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں اپنے تیر کے ذریعے شکار کرتا ہوں بعض اوقات وہ تیر شکار کو لگ جاتا ہے' لیکن ایک یا دو دن گزرنے کے بعد مجھے وہ شکار ملتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تمہیں ایسی حالت میں ملتا ہے' اس پر کوئی اور نشان یا زخم نہ ہو ماسوائے تمہارے تیر کے نشان کے' تو تم اسے کھالو اور اگر تمہیں اپنے تیر کے نشان کے علاوہ کوئی اور نشان اس پر مل جاتا ہے' تو تم اسے نہ کھاؤ اگر تم اپنے کتے کو چھوڑتے ہوئے اللہ کا نام ذکر

کر دیتے ہو اور تمہیں وہ شکار مل جاتا ہے اور اس کتے نے اسے مارا نہیں تھا' تم اسے ذبح کر لو' اگر وہ تمہیں ایسی حالت میں ملتا ہے' کتے نے اسے مار دیا تھا اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا تھا' تو تم اسے کھا لو اور اگر تمہیں ایسی حالت میں ملتا ہے' کتے نے خود بھی اس میں سے کچھ کھایا تھا' تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے کیا تھا۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں اور اس پر اللہ کا نام بھی لے لیتا ہوں پھر میرے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی ساتھ مل جاتا ہے اور وہ دونوں شکار کرتے ہیں اور شکار کو مار دیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم یہ بھی نہیں جانتے کہ کیا تمہارے کتے نے اسے قتل کیا ہے یا دوسرے کتے نے اسے مارا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ مَا حَبَسَ عَلَيْهِ كَلْبُهُ الْمُعَلَّمُ اِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اس چیز کو کھا سکتا ہے' جسے اس کے تربیت یافتہ کتے نے اس کے لیے روک لیا ہو جب کہ اس آدمی نے (اس کتے کو بھیجتے وقت) اللہ کا نام لیا ہو

5881 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ، وَاَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: وَاِنْ قَتَلْنَ، مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ: فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ، قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ، فَخَزَقَ فَكُلْهُ، وَاِنْ اَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْهُ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتا ہوں وہ میرے لیے شکار روک لیتا ہے میں اس پر اللہ کا نام بھی ذکر کر دیتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے وقت اس پر اللہ کا نام لے لو' تو تم اسے کھا لو۔ میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے

5881- إسناده صحيح على شرط الشيخين .منصور :هو ابن المعتمر، وإبراهيم :هو ابن يزيد بن قيس النخعي. وأخرجه مسلم "1" "1929"في الصيد :باب الصيد بالكلاب المعلمة، والبيهقي 9/235من طريق إسحاق بن راهويه، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1031"و "1032"، وأحمد 4/258و377و380، والبخاري "5477"في الذبائح والصيد :باب ما أصاب المعراض لعرضه، و "7397"في التوحيد :باب السؤال بأسماء الله تعالى، والترمذي "1465"في الصيد :باب ما جاء يؤكل في صيد الكلب وما لا يؤكل، والنسائي 7/180- 181في الصيد الكلب المعلم، و 181- 182باب إذا قتل الكلب، وابن ماجة "3215"في الصيد :باب صيد المعراض، والطبراني "202"/17و "203"و "204"و"205"، والبغوي "2772"من طرق عن منصور بن المعتمر، به.وأخرجه أحمد 4/380، والطبراني "205" /17، والبيهقي 9/237من طريق الأعمش عن إبراهيم النخعي، به.وأخرجه أحمد 3/380من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن عدي .ولم يذكر هماماً .وأخرجه الطبراني "206"/17من طريق فضيل بن عمرو، عن همام، به.

شکار کو مار دیا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ اس نے شکار کو مار دیا ہو جبکہ اس کے ہمراہ کوئی ایسا کتا شریک نہ ہو جو ان میں شامل نہیں تھا میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی میں بعض اوقات تیر مارتا ہوں جو اسے لگ جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم تیر کو چوڑائی کی سمت میں مارتے ہو اور وہ اسے پھاڑ دیتا ہے تو تم اسے کھالو لیکن اگر وہ اس کو چوڑائی کی سمت میں لگتا ہے (اور جانور چوٹ لگنے سے مرتا ہے) تو تم اسے نہ کھاؤ۔

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِمَنِ اصْطَادَ الصَّيْدَ فَانْفَلَتَ مِنْهُ بِشَبَكَتِهِ، فَظَفِرَ بِهِ اٰخَرُ غَيْرُهُ

اس بات کا تذکرہ جو شخص کوئی شکار کرتا ہے اور پھر وہ شکار اس کے جال میں سے کھسک جاتا ہے پھر کوئی دوسرا شخص اس شکار کو پکڑ لیتا ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

5882 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَوَّلٍ الْبَهْزِيَّ* ثُمَّ السُّلَمِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبِیَ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَالْاِسْلَامَ يَقُوْلُ: نَصَبْتُ حَبَائِلَ لِيْ بِالْاَبْوَاءِ، فَوَقَعَ فِيْ حَبْلِيْ مِنْهَا ظَبْيٌ، فَاَفْلَتَ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِيْ اِثْرِهِ، فَوَجَدْتُ رَجُلًا قَدْ اَخَذَهُ، فَتَنَازَعْنَا فِيْهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْنَاهُ نَازِلًا بِالْاَبْوَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ يَسْتَظِلُّ بِنِطَعٍ، فَاخْتَصَمْنَا اِلَيْهِ، فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا شَطْرَيْنَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَلْقَى الْاِبِلَ، وَبِهَا لَبُوْنٌ، وَهِيَ مُصَرَّاةٌ، وَهُمْ مُحْتَاجُوْنَ، قَالَ: فَنَادِ صَاحِبَ الْاِبِلِ ثَلَاثًا، فَاِنْ جَاءَ، وَاِلَّا فَاحْلُلْ صِرَارَهَا، ثُمَّ اشْرَبْ، ثُمَّ صُرَّ، وَاَبْقِ لِلَّبَنِ دَوَاعِيَهُ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، الضَّوَالُّ تَرِدُ عَلَيْنَا، هَلْ لَنَا اَجْرٌ اَنْ نَسْقِيَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرّٰى اَجْرٌ ثُمَّ اَنْشَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا، قَالَ: سَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، خَيْرُ الْمَالِ فِيْهِ غَنَمٌ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، تَاْكُلُ مِنَ الشَّجَرِ، وَتَرِدُ الْمَاءَ، يَاْكُلُ صَاحِبُهَا مِنْ رِسْلِهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ لِبَانِهَا، وَيَلْبَسُ مِنْ اَصْوَافِهَا، اَوْ قَالَ: مِنَ اَشْعَارِهَا، وَالْفِتَنُ تَرْتَكِسُ بَيْنَ جَرَاثِيْمِ الْعَرَبِ، وَاللّٰهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوْصِنِيْ، قَالَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ، وَآتِ الزَّكَاةَ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَحُجَّ الْبَيْتَ، وَاعْتَمِرْ، وَبِرَّ وَالِدَيْكَ، وَصِلْ رَحِمَكَ، وَاَقْرِ الضَّيْفَ، وَمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَزُلْ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ زَالَ

5882– إسناده ضعيف .محمد بن سليمان بن مسمول :ابفرد المؤلف بتوثيقه 7/122 وضعفه النسائي وأبو حاتم، وقال ابن عدي :عامة ما يرويه لا يتابع عليه متناً أو إسناداً، وقال البخاري :سمعت الحميدي يتكلم فيه، والقاسم بن مخول :لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف 5/306 ولم يَرِوِ عنه غير محمد بن سلمان بن مسمول .وأخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة 5/129 "من طريق أبي يعلى أحمد بن علي بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير "763"/20 "من طريق محمد بن عباد المكي، ويحيى بن موسى اللخمي، ويونس بن موسى السامي، عن محمد بن سليمان بن مسمول، به .وذكره الهيثمي في "المجمع 7/304 "، وابن حجر في "الإصابة 3/373 ".

❁❁ قاسم بن مخول بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا انہیں زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابواء کے مقام پر کچھ رسیاں باندھ دیں ان رسیوں میں ایک ہرن پھنس گیا پھر وہ وہاں سے نکل گیا میں اس کی تلاش میں نکلا' تو مجھے ایک شخص ملا جس نے اسے پکڑ لیا تھا ہم اس ہرن کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے آپ کو ابواء میں ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیے ہوئے پایا آپ ﷺ نے چمڑے کے ٹکڑے کے ذریعے سایہ کیا ہوا تھا ہم نے اپنا مقدمہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا' تو آپ ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ ہم دونوں کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! بعض اوقات ہمیں کچھ اونٹ ملتے ہیں جن میں دودھ والی اونٹنیاں بھی ہوتی ہیں جن کے تھنوں میں دودھ رکا ہوا ہوتا ہے اور ہمیں اس کی شدید ضرورت بھی ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین مرتبہ اونٹوں کے مالک کو پکارو اگر وہ آجائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اس کا دودھ دوہ کر پی لو اور پھر دوہ لو اور پھر کچھ دودھ (اس کے تھنوں میں) باقی رہنے دو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! بعض اوقات کوئی دوسرا جانور ہمارے پاس آجاتا ہے' تو اگر ہم اسے کچھ پلاتے ہیں' تو کیا ہمیں اس کا اجر ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں ہر جاندار کے ساتھ (اچھائی کرنے کا اجر ملتا ہے) پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ بات چیت کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جب سب سے بہترین مال بکریاں ہوں گی جو دو مسجدوں کے درمیان ہوں گی وہ درختوں سے (پتے) کھالیں گی پانی تک آجائیں گی ان کا مالک ان کے پیچھے پیچھے آئے گا اور ان کا دودھ پی لے گا ان کی اون کے ذریعے کپڑے پہنے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان کے بالوں کے ذریعے کپڑے پہنے گا' جبکہ اللہ کی قسم فتنے عربوں کے اندر سرایت کر چکے ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے اس بارے میں تلقین کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو اور عمرہ کرو اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھو، مہمان کی عزت افزائی کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے منع کرو اور حق کے ساتھ رہو خواہ وہ جہاں بھی ہو۔

كِتَابُ الذَّبَائِحِ

کتاب! ذبائح کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِحَدِّ الشِّفَارِ، وَالْاِحْسَانِ فِي الذَّبْحِ لِمَنْ اَرَادَهُ

چھری کو تیز کرنے اور ذبح کے وقت ذبیحہ سے اچھا سلوک کرنے کا تذکرہ

5883 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

❁❁ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو باتیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یاد رکھی ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھائی کرنے کو لازم قرار دیا ہے' تو جب تم قتل کرو' تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو' تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تمہیں اپنی چھری کو تیز کر لینا چاہئے اور اپنے ذبیحہ کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہئے۔''

5883- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد - وهو ابن مسرهد - فمن رجال البخاري، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمن الواسطي، وأبو الأشعث: هو شراحيل بن آدة. وأخرجه الطبراني في الكبير "7119" من طريق معاذ بن المثنى، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1119"، وعبد الرزاق "8604"، والدارمي 2/82، وأحمد 4/123 و124 و125، وأبو القاسم البغوي في "مسند علي بن الجعد" "1301"، ومسلم "1955" في الصيد: باب الأمر بإحسان الذبح والقتل، وأبو داود "2815" في الأضاحي: باب في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، والترمذي "1409" في الديات: باب النهي عن المثلة، والنسائي 7/227 في الضحايا: باب الأمر بإحداد الشفرة، وابن ماجة "1370 في الذبائح: باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، والطبراني "7114" و "7115" و "7116" و "7118" و "7119" و "7120"، وابن الجارود "839" و "899"، والبيهقي 9/280، والبغوي في "شرح السنة "2783" من طرق عن خالد الحذاء، به. وأخرجه عبد الرزاق "8603"، وأحمد 4/123، الطبراني "7121" و "7120" من طريق أيوب، و "7123" من طريق عاصم الأحول، كلاهما عن أبي قلابة، به. وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِحْدَادِ الشَّفْرَةِ لِمَنْ اَرَادَ الذَّبْحَ، وَاِحْسَانِ الذَّبْحِ بِالرِّفْقِ

جو شخص ذبح کرنے کا ارادہ کرے اسے چھری کو تیز کرنے اور ذبیحہ کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5884 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَرَادَ بِقَوْلِهِ: اَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ فِي الْقِصَاصِ

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو باتیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یاد رکھی ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھائی کرنے کو لازم قرار دیا ہے' تو جب تم کسی کو قتل کرو' تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو' تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تمہیں اپنی چھری کو تیز کر لینا چاہئے اور اپنے ذبیحے کو راحت پہنچانی چاہئے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "اچھے طریقے سے قتل کرو' اس سے مراد یہ ہے: جب قصاص لیتے ہوئے قتل کرو (تو تکلیف نہ پہنچاؤ)

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَكْلِ مَا ذُبِحَ بِالْمَرْوَةِ مِنْ ذَوَاتِ الْاَرْوَاحِ

جس جانور کو پتھر کے ذریعے ذبح کیا گیا ہو اسے کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5885 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاسِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ اَبَا عِيْسَى الْبَاهِلِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ، فَذَبَحُوْهَا بِمَرْوَةٍ، فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِاَكْلِهَا فَاَكَلُوْا

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری میں پنجے گاڑھ دیئے (اسے

5884– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الفضل بن الحسن أبي الأشعث، فمن رجال مسلم .وانظر الحديث السابق.

زخمی کر دیا)' تو لوگوں نے پتھر کے ذریعے اس بکری کو ذبح کرلیا۔ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے انہیں اس بکری کا گوشت کھانے کی اجازت دی' تو لوگوں نے اسے کھالیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَكْلَ مَا ذُبِحَ بِغَيْرِ الْحَدِيْدِ، وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ جَائِزٌ اَكْلُهُ خَلَا السِّنِّ وَالظُّفُرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس چیز کو لوہے کے علاوہ کسی اور چیز سے ذبح کیا گیا ہو

اور اس پر اللہ کا نام ذکر کر دیا گیا ہو' تو اسے کھانا جائز ہے البتہ جسے ہڈی یا حبشیوں کی مخصوص چھری کے ساتھ ذبح کیا گیا ہو' تو اس کا حکم مختلف ہے

5886 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ

5885- حديث حسن بشواهده، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حاضر بن المهاجر الباهلي، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 6/248، ولم يرو عنه غير شعبة، وقال أبو حاتم :مجهول، لكن في الباب ما يشهد له، وهو الحديث الآتي برقم ."5887" وهو في "مسند أحمد 5/183 "- 184، ومن طريقه أخرجه الطبراني "4832"، والحاكم 4/113- 114، والبيهقي .9/250وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي !وأخرجه النسائي 7/225في الضحايا :باب إباحة الذبح بالمروة، و 227"- 228باب ذكاة التي قد نيب فيها السبع، وابن ماجة "3176"في الذبائح :باب ما يذكى به من طريقين عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد وأخرجه الحاكم 4/113- 114من طريق مسلم بن إبراهيم، عن شعبة، به .وأخرجه البيهقي 9/250من طريق محمد بن عمر الواقدي، عن ربيعة بن عثمان، عن زيد بن أبي عتاب، عن سليمان بن يسار، به .وفي الباب عن عدي بن حاتم عند أبي داود "2824"، والنسائي 7/225، ابن ماجة "3177"، والحاكم 4/240وسنده حسن في الشواهد .وعن كعب بن مالك، وسيأتي برقم ."5893"

5886- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري .أبو عوانة :هو الوضاح اليشكري .وأخرجه البخاري "2488"في الشركة :باب قسمة الغنائم، و "3075"في الجهاد :باب ما يكره من ذبح الإبل والغنم في المغانم، "5498"في الذبائح والصيد :باب التسمية على الذبيحة، والبغوي "8482"من طريق بن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "963"وعبد الرزاق "8481"، والحميدي "411"وأحمد 3/463و464و4/140و 140- 141و142، والدارمي 2/84والبخاري "2507"في الشركة :باب من عدل عشرة من الغنم بجزور في القسم، و "5503"في الذبائح والصيد "باب ما أنهر الدم من القصب والمروة والحديد، و "5506"باب لا يذكى بالسن والعظم والظفر، و "5509"باب ما ند من البهائم فهو بمنزلة الوحش، "5544"باب إذا ند بعير لقوم فرماه بعضهم بسهم فقتله وأراد إصلاحه فهو جائز، ومسلم "1968"في الأضاحي :باب في الذكاة بالقصب وغيره، "1492"، باب ما جاء في البعير والغنم إذا ند فصار وحشياً يرمى بسهم أم لا، والنسائي 7/226في الضحايا :باب النهي عن الذبح بالظفر، و 228- 228- 229باب ذكر المنفلتة التي لا يقدر على أخذها، وابن ماجة "3137"في الأضاحي :باب كم تجزء من الغنم عن البدنة، و "3178"في الذبائح باب ما يذكى به، و "4383"باب ذكاة النَّاد من البهائم، وابن الجارود "895"، والطبراني "3180"و "4381"و "4382"و "4383"و "4384"و "4386"و "4387"و "4388"و "4389"و "4391"و "4392"و "4393"، والبيهقي 9/245- 246و 247من طرق عن سعيد بن مسروق، به . وأخرجه الطبراني "4394"من طريق إسماعيل بن مسلم، عن عباية، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 5/387- 388، والبخاري "5543" في الذبائح :باب إذا أصاب قوم غنمية فذبح بعضهم غنماً أو إبلا بغير أمر أصحابه لم تؤكل، وأبو داود "2821"في الأضاحي : باب في الذبيحة بالمروة، والترمذي "1491"و "1492"،

سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ، وَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فَعَجِلُوْا فَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ، فَرَجَعَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ، فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ، فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ الْبَهَائِمَ لَهَا اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوُحُوْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا، وَقَالَ جَدِّي: اِنَّا نَرْجُو اَنْ نَلْقَى غَدًا عَدُوًّا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ، اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

(توضیح مصنف): فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْبَدَنَةَ تَقُوْمُ عَنْ عَشَرَةٍ عِنْدَ النَّحْرِ قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذوالحلیفہ میں موجود تھے لوگوں کو بھوک لاحق تھی ہمیں کچھ اونٹ اور بکریاں ملے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کچھ پیچھے تشریف لا رہے تھے لوگوں نے جلدی سے انہیں ذبح کیا اور ہنڈیا چڑھا دیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان تک پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ہنڈیا الٹا دی گئیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تقسیم کرنا شروع کیا' تو دس بکریاں ایک اونٹ کی جگہ ایک آدمی کے حصے میں آئیں ان میں سے ایک اونٹ سرکش ہوگیا لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے وہ لوگ اس اونٹ کے پیچھے بھاگے' لیکن تھک گئے (اور اسے پکڑ نہ سکے) ایک شخص نے اپنا تیر اسے مار کر اسے رکنے پر مجبور کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں میں بھی بعض جانور وحشی جانوروں کی طرح سرکش ہوتے ہیں ان میں سے جو سرکش ہو جائے تم اس کے ساتھ یہی طرز عمل اختیار کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میرے دادا نے یہ عرض کی: ہمیں یہ امید ہے' ہم کل دشمن سے سامنا کریں گے ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں' تو کیا ہم بانس کے ذریعے ذبح کرلیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز خون کو بہا دے' اور جس چیز کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو' تو تم اسے کھالو' ماسوائے اس کے' جسے ہڈی کے ذریعے ذبح کیا جائے' یا جسے حبشیوں کی مخصوص چھری کے ذریعے ذبح کیا جائے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں لفظ ''سن'' سے مراد ہڈی ہے اور لفظ ''ظفر'' سے مراد حبشیوں کی مخصوص چھری ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے' ایک اونٹ قربانی میں دس آدمیوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ أَكْلِ الذَّبِيحِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ ایسے ذبیحہ کو کھانا جائز ہے جسے لوہے کے علاوہ (کسی اور چیز سے ذبح کیا گیا ہو)

5887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ الْاَنْصَارِيِّ:

اَنَّهُ صَادَ اَرْنَبَيْنِ، فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ، فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهِمَا

❁❁ حضرت محمد بن صفوان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے دو خرگوشوں کا شکار کیا انہوں نے پتھر کے ذریعے انہیں ذبح کر لیا پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان دونوں کو کھانے کی اجازت دی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ قَطْعِ الْوَدَجِ عِنْدَ الذَّبْحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' ذبح کے وقت ودج (نامی رگ) کو نہ کاٹا جائے (کیونکہ اس طرح جانور کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے)

5888 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ قَالَ عِكْرِمَةُ: كَانُوا يَقْطَعُوْنَ مِنْهَا الشَّيْءَ الْيَسِيرَ، ثُمَّ يَدَعُوْنَهَا حَتّٰى تَمُوْتَ، وَلَا يَقْطَعُوْنَ الْوَدَجَ، نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے شریطہ سے منع کیا ہے۔

5887- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري، وغير محمد بن صفوان صحابيه، فمن رجال أبي داود، والنسائي، وابن ماجة .وأخرجه أبو داود "2822"، وعبد الرزاق "8692"، وأحمد 3/471، وابن أبي شيبة 5/389، وأبو داود "2822"، والنسائي 7/197في الصيد والذبائح :باب الأرنب، وابن ماجة "3175"في الذبائح :باب مايذكى به، والطبراني "527"/19و"528"، والبيهقي 9/320و 320- 321من طرق عن عاصم الأحول، به وفي رواية ابن أبي شيبة وابن ماجة" :محمد بن صيفي "كما نبه عليه الحافظ ابن حجر في "النكت الظراف .8/357 " وأخرجه أحمد 3/417، وابن أبي شيبة 5/390، والنسائي 7/197و 225في الضحايا :باب إباحة الذبح بالمروة، وابن ماجة "3244"في الصيد :باب الأرنب، والطبراني "525"/19و"526"، والحاكم 4/235، والبيهقي 9/320من طريق داود بن أبي هند، عن الشعبي، به .وقال الحاكم : هذا حديث صحيح على شرط مسلم مع الاختلاف فيه على الشعبي ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي . وأخرجه والطبراني 525"/19، من طريق حصين، عن الشعبي، به.

عکرمہ کہتے ہیں: پہلے لوگ تھوڑے سے حصے کو کاٹ دیتے تھے پھر جانور کو یونہی چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ وہ مرجاتا تھا وہ اس کی رگیں نہیں کاٹتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنِيْنَ اِذَا ذُكِّيَتْ اُمُّهُ حَلَّ اَكْلُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ (مادہ جانور) کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو جب ذبح کردیا جائے تو اس بچے کو بھی کھانا جائز ہوگا

5889 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَنَسٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

5888– إسناده ضعيف .عمرو بن عبد الله :هو :ابن الأسوار اليماني :لم يوثقه غير المؤلف، وكان عند معمر الروای عنه هنا لابأس به .وضعفه ابن معين، وهشام القاضي، وقال الأزدی :متروك الحديث، وقال أحمد :له أشياء مناكير، وقال ابن عدی: حديثه لا يتابعه عليه الثقات . وأخرجه أحمد 1/289، وأبو داود "2826"في الأضاحي :باب في المبالغة في الذبح، والحاكم 4/113، والبيهقي 9/278 من طرق عن ابن المبارك، عن معمر، عن عمرو بن عبد الله، عن عكرمة، عن ابن عباس وأبي هريرة . وزاد الحاكم :قال ابن المبارك :والشريطة :أن يخرج الروح منه بشرط من غير قطع الحلقوم .وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي ! والشريطة :قال الخطابي في "معالم السنن :4/281 "إنما سمي هذا شريطة الشيطان من أجل أن الشيطان هو لذی يحملهم على ذلك ويحسن هذا الفعل عندهم، وأخذت الشريطة من الشرط، وهو شق الجلد بالقطع على حلقه.

5889– حديث صحيح .علي بن أنس العسكری :ترجمه المؤلف في "الثقات 8/470 "فقال :علي بن أنس العسكری من أهل عسكر بسامرة، يروی عن يزيد بن هارون وأهل العراق، حدثنا عنه الثقفي، ربما أغرب .قلت :وقد توبع في هذا الحديث، ومن فوقه على شرط الصحيح .وقال المنذری في "مختصر أبي داود 4/120 "بعد أن أورده من "مسند أحمد "عن أبي عبيدة الحداد، بهذا الإسناد :إسناده حسن، ويونس وإن تكلم فيه فقد احتج به مسلم في صحيحه"، قلت :وقد تابعه عليه مجالد بن سعيد، وعطية العوفي كما سيأتي .أبو عبيدة الحداد :هو عبد الواحد بن واصل السداسي، وأبو الوداك :هو جبر بن نوف. وأخرجه أحمد 3/39، ومن طريقه الدارقطني 4/374، والبيهقي 9/335 عن أبي عبيدة الحداد، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق "8650"، وأحمد 3/31 و53 وأبو داود "2727"في الأضاحي :باب ما جاء في ذكاة الجنين، والترمذی "1476"في الأطعمة :باب ما جاء في ذكاة الجنين، وابن ماجه "3199"في الذبائح :باب ذكاة الجنين ذكاة أمه، وأبو يعلى "992"، وابن الجارود "900"، والدارقطني 4/272 و274 و274 والبيهقي، 9/335, والبغوی "2789"من طريق مجالد بن سعيد "وليس بالقوی، لكنه متابع"، عن أبي الوداك، به وقال الترمذی :هذا حديث صحيح، وقد روی من غير هذا الوجه عن أبي سعيد، والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم، وهو قول سفيان الثوری وابن المبارك، والشافعي، وأحمد، واسحاق وشرط بعضهم لإشعار . روی عبد الرزاق "8642"بسند صحيح عن ابن عمر قال في الجنين :إذا خرج ميتاً وقد أشعر أو وبر، فذكاته ذكاة أمه . وأخرجه الإمام أحمد 3/45، وأبو يعلى "1206"، والطبراني في "المعجم الصغير "242" "و"467"، والخطيب في "تاريخه 8/412 "من طريق عطية العوفي، عن أبي سعيد الخدری .وعطية العوفي ضعيف . وفي الباب عن جابر عند أبي داود "2828"، والدارمي 2/84، والدارقطني 4/273، والحاكم 4/114، والبيهقي 9/334 و335، وصححه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي. وعن ابن عمر عند الحاكم 4/114، والدارقطني 4/271، والطبراني في "الصغير "20" "و "1067"، وفيه ضعف، والصواب وقفه.

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(حاملہ جانور کے پیٹ میں موجود) بچے کی ماں کو ذبح کرنا اسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمُسْلِمِ ذَبَائِحَ الرَّجَبِيَّةِ، وَاَوَّلَ النِّتَاجِ الَّذِیْ كَانَ يَذْبَحُهُمَا اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی مسلمان رجبی (کی رسم) کا ذبیحہ کھائے یا جانور کے ہاں ہونے والے پہلے بچے کا گوشت کھائے کیونکہ زمانہ جاہلیت کے لوگ یہ دوقسم کے ذبح کیا کرتے تھے

5890 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا فَرَعَ، وَلَا عَتِيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرع اور عتیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

5891 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ رَزِيْنٍ،

5890– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. وأخرجه عبد الرزاق "7998"، وابن أبي شيبة 8/252، وأحمد 2/279و409، والبخاري "5473"في العقيقة :باب الفرع، ومسلم "1976" في الأضاحي :باب الفرع والعتيرة، والترمذي "1512"في الأضاحي :باب ما جاء في الفرع والعتيرة، والنسائي 7/167في الفرع والعتيرة، والبيهقي، 9/313من طرق عن معمر، بهذا الإسناد .أخرجه الطيالسي "2298"، وابن أبي شيبة 8/252، وأحمد 2/229و239و490، والدارمي 2/80، والبخاري "5474"باب العتيرة، ومسلم "1976"، وأبو داود "2831"في الأضاحي: باب في العتيرة، وابن الجارود "913"، والدارقطني 4/304، والبيهقي 9/313، والبغوي "1129"من طرق عن الزهري، به .وزاد أكثرهم وأبو داود "2832"من قول الزهري أو سعيد بن المسيب على خلاف " :-والفرع أول النتاج كان ينتج لهم، كانوا يذبحونه لطواغيتهم ,العتيرة في رجب "وهذا لفظ البخاري.

5891– وكيع بن عدس ويقال :حدس، بالحاء :-لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَروِ عنه غير يعلى بن عطاء ، وباقي رجاله ثقات.وأخرجه ابن أبي شيبة 8/255، وأحمد 4/12و 12 13، والنسائي 7/171في الفرع والعتيرة :باب تفسير الفرع، والطبراني "467"/19، والبيهقي 9/321من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وقالوا غير البيهقي" :إنا كنا نذبح ذبائح في الجاهلية في رجب "وانظر التعليق على الحديث المتقدم.

(متن حدیث):اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ ذَبَائِحَ * فَنَاْكُلُ مِنْهَا، وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَ نَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذِهِ الذَّبَائِحُ الَّتِىْ اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ اِنَّمَا هِىَ غَيْرُ الْفَرَعِ، وَالْعَتِيْرَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُمَا فِى الْاِسْلَامِ

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: ہم اپنے جانور کوذبح کرتے ہیں پھراس میں سے کھالیتے ہیں اور جو ہمارے پاس آتا ہے اسے کھلا دیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ ذبائح ہیں' جنہیں زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مباح قرار دیا ہے' لیکن فرع اور عتیرہ کے علاوہ ہے جن سے اسلام میں منع کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ مَا ذُبِحَ بِالْمَرْوَةِ دُوْنَ الْحَدِيْدِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اس چیز کو کھا سکتا ہے' جسے لوہے کی بجائے پتھر سے ذبح کیا گیا ہو

5892 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث):اَنَّ خَادِمًا لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمَهُ بِسَلْعٍ، فَاَرَادَتْ شَاةٌ مِّنْهَا اَنْ تَمُوْتَ، فَلَمْ تَجِدْ حَدِيْدَةً تُذَكِّيْهَا، فَذَكَّتْهَا بِمَرْوَةٍ، فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِاَكْلِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا ایک ملازم ان کی بکریاں ''سلع'' پہاڑ کے پاس چرا رہا تھا ان میں سے ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی' تو اس کنیز کو اسے ذبح کرنے کے لیے چھری نہیں ملی' تو اس نے پتھر کے ذریعے اسے ذبح کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھانے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی)

5892- اسناده صحيح على شرط الشيخين. واخرجه ابن الجارود "897"من طريق يحيى، عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "5502"فى الذبائح والصيد :باب ما أنهر الدم من القصب والمروة والحديد، عن موسى، حدثنا جويرية، عن نافع، عن رجل من بنى سلمة، أخبرنا عبد الله أن جارية لكعب ... وأخرجه البخارى تعليقا "5504"عن الليث، عن نافع أنه سمع رجلاً من الأنصار يخبر عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جارية لكعب ...بهذا ,ووصله الإسماعيلى فيما ذكر الحافظ ابن حجر فى "الفتح " من رواية أحمد بن يونس، عن الليث، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْخَبَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مَوْهُومٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں وہم پایا جاتا ہے

5893 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، يُخْبِرُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعٰى بِسَلْعٍ، فَرَاَتْ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لِاَهْلِهِ: لَا تَاْكُلُوْا مِنْهُ حَتّٰى آتِيَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ جَارِيَةً لَّنَا كَانَتْ تَرْعٰى بِسَلْعٍ، فَاَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْخَبَرُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بتاتے ہوئے سنا: ان کے والد (یعنی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) نے انہیں بتایا: ان کی ایک کنیز تھی جو "سلع" پہاڑ کے پاس بکریاں چرا رہی تھی اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو مرنے کے قریب دیکھا' تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ذریعے اسے ذبح کر لیا پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم اس کا گوشت اس وقت تک نہ کھاؤ' جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کرلوں' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہماری ایک کنیز "سلع" پہاڑ کے پاس بکریاں

5893- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم .عبيد الله بن عمر :هو العمري، وابن كعب بن مالك :هو عبد الرحمن، كما ذكر الحافظ ابن حجر اعتماداً على رواية الطبراني "144"/19 المصرحة بذلك .وأخرجه البخاري "2304"في الوكالة :باب إذا أبصر الراعي أو الوكيل شاة تموت أو شيئاً يفسد، ذبح أو أوصلح ما يخاف عليه الفساد، و "5501"في الذبائح :باب ذبيحة المرأة والأمة، وابن ماجة "3182"في الذبائح :باب ذبيحة المرأة، والبيهقي 9/282من طريق عبدة بن سليمان، عن عبيد الله بن عمر، بهوأخرجه أحمد 6/386، والطبراني "190"/19من طريق حجاج، عن نافع، به،وأخرجه الطبراني "144"/19و "169"من طريق ابن وهب، عن أسامة بن زيد، عن الزهري، عن ابن كعب بن مالك، عن أبيه.وأخرج مالك 2/489في الذبائح :باب ما يجوز من الذكاة في حال الضرورة، ومن طريقة أخرجه البخاري "5505"، والبيهقي 9/282 283عن نافع، عن رجل من الأنصار، عن معاذ بن سعد أو سعد بن معاذ أن معاذ أن جارية لكعب بن مالك كانت ترعى غنماً لها بسلع ...فذكره قلت :وسلع :جبل بالمدينة.

چرا رہی تھی اس نے ان بکریوں میں سے ایک بکری کو قریب مرگ دیکھا' تو پتھر توڑ کر اس کے ذریعے اسے ذبح کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس (بکری) کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور نافع کے حوالے سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے بھی منقول ہے' تو اس کے تمام طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ذَبْحِ الْمَرْءِ شَيْئًا مِنَ الطُّيُوْرِ عَبَثًا دُوْنَ الْقَصْدِ فِي الْإِنْتِفَاعِ بِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی پرندے کو بغیر کسی وجہ کے ذبح کرے اس کا مقصد اس کے ذریعے نفع حاصل کرنا نہ ہو

5894 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ خَلَفِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّرِيْدَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِيْ مَنْفَعَةً

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بلاوجہ کسی چڑیا کو مار دیتا ہے' تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرے گی اے میرے پروردگار فلاں شخص نے مجھے بلاوجہ مار دیا تھا اس نے کسی فائدے کے لیے مجھے نہیں مارا تھا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذَبْحَ الْمَرْءِ الذَّبِيْحَةَ بِاسْمِ اللّٰهِ وَمِلَّةِ الْاِسْلَامِ مِنَ الْاِيْمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اللہ کا نام لے کر اور ملت اسلام پر جانور کو ذبح کرنا ایمان کا حصہ ہے

5894- صالح بن دينار :ذكره المؤلف في "ثقاته6/458 "، وعامر الأحول :هو ابن عبد الواحد، روى له مسلم والأربعة، وهو مختلف فيه، وقال ابن عدي :لا أرى بروايته بأساً، وباقي رجاله ثقات .أبو عبيدة :هو عبد الواحد ابن واصل. وهو في "مسند أحمد 4/389 "، ومن طريقه النسائي 7/239في الضحايا :باب من قتل عصفوراً بغير حقها، والطبراني ."7245" وأخرجه الطبراني "7245"من طريق يحيى بن معين، عن أبي عبيدة الحداد، بهذا الإسناد . وأخرجه أيضاً "7245"من طريق أبان بن صالح، عن صالح بن دينار، به .وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند الشافعي 2/171 172، والطيالسي "2279"، والحميدي "587"، وأحمد 2/166، والدارمي 2/84، والنسائي 7/239، والحاكم 4/233، والبيهقي 9/86و279، والبغوي "2787"من طرق عن عمرو بن دينار، عن صهيب مولى ابن عامر، عنه .وصهيب هذا ذكره المؤلف في "الثقات4/381 "، والبخاري في "تاريخه" 4/316.

5895 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا، وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا، وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا، فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ

مَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ اِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنَ الْغُرَبَاءِ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں وہ ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرلیں ہمارے ذبیحہ کو کھائیں ہماری نماز کے مطابق نماز ادا کریں' تو ان کی جانیں اور مال ہمارے لیے قابل احترام ہو جائیں گے انہیں وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہوتے ہیں اور ان پر وہ تمام پابندیاں عائد ہوں گی جو مسلمانوں پر عائد ہوتی ہیں''۔

یہ روایت حمید طویل کے حوالے سے صرف تین آدمیوں نے نقل کی ہے عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب عجلی اور محمد بن عیسیٰ بن قاسم بن سمیع۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ' جو جانور ذبح کرتے وقت

5895- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 8/173 "من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/76في تحريم الدم، عن محمد بن حاتم بن نعيم، عن حبان بن موسى، به وأخرجه أحمد 3/199و 224 225، والبخاري "392"في الصلاة :باب فضل استقبال القبلة، وأبو داود "2641"في الجهاد :باب على ما يقاتل المشركون، والترمذي "2608"في الإيمان :باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم :أمرت بقتالهم، وأبو نعيم في "الحلية8/173 "، والخطيب في "تاريخه10/464 "، والبيهقي 2/3من طرق عن عبد الله بن المبارك، به. وأخرجه البخاري "393"تعليقا، ومن طريقه البغوي "34"عن ابن مريم، عن يحيى بن أيوب، عن سعيد بن أبي مريم، به . وأخرجه أبو داود "2642"من طريق ابن وهب، عن يحيى بن أيوب، به.وأخرجه النسائي 7/75 76من طريق محمد بن عيسى بن القاسم بن سميع، عن حميد الطويل، به. وأخرجه البخاري "391"، والبيهقي 2/3من طريق ميمون بن سياه، عن أنس. وأخرجه البخاري تعليقا "393"، والنسائي 7/76من طريق حميد قال :سأل ميمون بن سياه أنس بن مالك، قال :يا أبا حمزة، ما يحرم دم المسلم وماله؟ فقال ...فذكره موقوفاً.

اللہ تعالیٰ کی بجائے (کسی اور کا نام بلند آواز سے لیتا ہے)

5896 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ، بِوَاسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي بَزَّةَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ سِوَى كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مَا فِي قِرَابِ هٰذَا السَّيْفِ صَحِيفَةٌ صَغِيرَةٌ، قَالَ: فَوَجَدْنَا فِيهَا: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَهَلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَوَلّٰى لِغَيْرِ مَوَالِيهِ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اللہ کی کتاب کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں، ماسوائے اس چیز کے، جو تلوار کے میان کی اندر ایک چھوٹا سا صحیفہ موجود ہے راوی کہتے ہیں: ہم نے اس میں یہ بات پائی۔

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر جانور قربان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے اصل آقا کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے۔''

5896- إسناده صحيح .إسحاق بن زيد الخطابي :ذكره المؤلف في "الثقات8/122 "، وروى عن جمع، وباقي رجاله ثقاله رجال الشيخين غير فطر بن خليفة، فقد روى له البخاري مقرونا والأربعة، وأبو نعيم :هو الفضل بن دكين الملائي، وأبو الطفيل :هو عامر بن واثلة . وأخرجه أحمد 1/118و152، والبخاري في "الأدب المفرد "17" "، ومسلم "45" "1978"في الأضاحي :باب تحريم الذبح لغير الله تعالى، والبغوي "2788"من طريقين عن شعبة، عن القاسم بن أبي بزة، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد "المسند1/108 "، ومسلم "43" "1978"و"44"، والنسائي 7/232في الضحايا :باب من ذبح لغير الله عز وجل، وأبو يعلى "602"، والبيهقي 6/99من طريق منصور بن حيان، عن أبي الطفيل، به. وأخرجه الحاكم 4/153من طريق هانء مولى علي بن أبي طالب، عن علي

كِتَابُ الْاُضْحِيَّةِ

کتاب! قربانی کے بارے میں روایات

5897 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ، فَلَا يُقَلِّمْ اَظْفَارَهُ، وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ کرے وہ ذوالحج میں اپنے ناخن نہ تراشے اور اپنے بال نہ کاٹے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِعْطَاءُ الرَّعِيَّةِ غَنَمًا لِيُضَحُّوا مِنْهَا فِي اَعْيَادِهِمْ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی رعایا کو بکریاں دے تاکہ وہ عید کے موقع پر ان کی قربانی کریں

5898 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِی الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

5897- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وعمرو بن مسلم، فمن رجال مسلم. خالد بن يزيد :هو الجمحي .واختلفوا في عمرو بن مسلم :هو هو عمرو أو عمر؟ قال الترمذى :والصحيح :هو عمرو بن مسلم، وقال أبو داود :اختلفوا على مالك وعلى محمد بن عمرو في عمرو بن مسلم، قال بعضهم :عمر، وأكثرهم قال :عمرون قال أبو داود وهو عمرو بن مسلم بن أكيمة الليثي الجندعي .وانظر "تحفة الأشراف 7 - 13/6 " وأخرجه مسلم "42" "1977"عن أحمد بن عبد الرحمن ابن أخي ابن وهب، عن ابن وهب، به .وأخرجه النسائي 7/212في الضحايا في فاتحته، والطحاوي 4/181، والطبراني "563"/23من طريق الليث، عن خالد بن يزيد، به. وأخرجه أحمد 6/301من طريق ابن لهيعة، عن سعيد بن اى هلال، به .وأخرجه الحميدى "293"، ومسلم "39" "1977"و"40"، والنسائي 7/212، وابن ماجة "3149"في الأضاحي: باب من أراد أن يضحي فلا يأخذ في العشر من شعره واظفاره، والطبراني "565"/23، والبيهقي 9/266، والبغوى "1127"من طريق سفيان بن عيينة، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرحمن، عن سعيد بن المسيب، به. وأخرجه الطبراني "557"/23، والحاكم 4/220 221من طريق أبي سلمة، عن أم سلمة .وانظر الحديث رقم "5886"و "5887"و ."5888"

(متن حدیث): اَعْطَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا اَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَسَمْتُهَا، فَبَقِىَ مِنْهَا عَتُوْدٌ، فَذَكَرْتُهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ بکریاں دیں تاکہ میں انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تقسیم کردوں میں نے انہیں تقسیم کردیا ان میں سے ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ باقی بچا میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم قربان کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَسْمَ الْغَنَمِ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ كَانَ لِلضَّحَايَا الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بکریوں کی وہ تقسیم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس قربانی کے لیے تھی جسے ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں

5899 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طُعْمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِىِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَصْحَابِهٖ غَنَمًا لِلضَّحَايَا، فَاَعْطَانِىْ عَتُوْدًا مِنَ الْمَعْزِ، فَجِئْتُهٗ بِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ جَذَعٌ، فَقَالَ: ضَحِّ بِهٖ

5898- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد الطيالسي :هو هشام بن عبد الملك، وأبو الخير :هو مرثد بن عبد الله اليزني . وأخرجه أحمد 2/149، والدارمي 2/78، والبخاري "2300"في الوكالة :باب الشريك في القسمة، و "2500"في الشركة :باب قسم الغنم والعدل فيها، و "5555"في الأضاحي :باب أضحية النبي بكبشين أقرنين، ومسلم "15" "1965"في الأضاحي :باب سن الأضحية، والترمذي "1500"في الأضاحي :باب ما جاء في الجذع من الضأن في الأضاحي، والنسائي 7/218في الضحايا :باب المسنة والجعة، وابن ماجة "3138"في الأضاحي :باب ما يجزء من الأضاحي، والطبراني "761"/17، والبيهقي 9/269 270 والبغوي، "1116"من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود والطيالسي "1002"، وأحمد 4/144 145و156، والدارمي 2/77 78، والبخاري "5547"في الأضاحي :باب قسمة الإمام الأضاحي بين الناس، ومسلم "16" "1965"، والترمذي "1500"، والنسائي 7/218، وأبو يعلى "1758"، وابن خزيمة "2916"، والطبراني "945"/17و "946"و "947"، والبيهقي 9/269من طريق بعجة بن عبد الله الجهني، عن عقبة بن عامر . وأخرجه الإمام أحمد 4/152، وعبد الرزاق "8153"، والطبراني "954"/17و "955"من طرق عن سعيد بن المسيب، عن عقبة، وانظر الحديث رقم "5904"

5899- إسناده حسن، عمارة بن عبد الله بن طعمة :وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن إسحاق وهو محمد بن إسحاق بن يسار فقد روى له الأربعة ومسلم متابعة، وهو صدوق إذا صرح بالتحديث كما في هذا الحديث .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب ويعقوب بن إبراهيم :هو ابن سعد بن إبراهيم الزهري. وأخرجه أحمد 5/194عن يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2798"في الضحايا :باب ما يجوز من السن في الضحايا، والطبراني "5217" و "5217"و "5218"و "5220"، والبيهقي 9/270من طرق عن ابن إسحاق، به.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے درمیان کچھ بکریاں قربانی کے لیے تقسیم کیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے چھ ماہ کا بکری کا بچہ مجھے عطا کردیا میں اسے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو چھ ماہ کا بچہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرلو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ ذَبْحِ الْمَرْءِ نَسِيكَتَهُ بِيَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ کے ذریعے ذبح کرے

5900 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ، يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ، وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ آنکھوں والے اور سینگوں والے دنبے قربان کیے آپ نے اللہ کا نام لے کر تکبیر کہی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں ذبح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا ہوا تھا۔

5900- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وقد صرح هشيم بالتحديث عند أحمد وأبي يعلى، فانتفت شبهة تدليسه. وهو في "مسند أبي يعلى" "3076" وأخرجه أحمد 3/232، والنسائي 7/230في الضحايا: باب تسمية الله عز وجل على الضحية، من طريق هشيم، بهذا الإسناد وأخرجه الطيالسي "1968"، وأحمد 3/115و183و222و255و272و279، والدارمي 2/75، والبخاري "5558"في الأضاحي: باب من ذبح الأضاحي بيده، ومسلم "18" "1966"في الأضاحي: باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل، والنسائي 7/230باب في الضحايا: باب وضع الرجل على صفحة الضحية، و 231 - 230باب التكبير عليها، وابن ماجة "3120"في الأضاحي: باب أضاحي رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن الجارود "909"، وأبو يعلى "3136"و "3247"و "3248"من طرق عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي "1968"، وعبد الرزاق "8129"، وأحمد 3/170و211و214و258، والبخاري "5564"في الأضاحي: باب وضع القدم على صفحة الذبيحة، و "5565"باب التكبير عند الذبح، و "7399"في التوحيد: باب السؤال بأسماء الله تعالى، ومسلم "17" "1966"و"18"، وأبو داود "2794"في الأضاحي: باب مايستحب من الضحايا، والترمذي "1494"في الأضاحي: ما جاء في الأضحية بكبشين، والنسائي 7/220باب الكبش و 231باب ذبح الرجل أضحيته بيده، وابن الجارود "902"، وأبو يعلى "2859"و "2877"و "3118"و "3166"و "3247"، والبيهقي 9/259و 283و285، والبغوي "1118" و "1119"، من طرق عن قتادة، به.

ذِكْرُ وَصْفِ ذَبْحِ الْمَرْءِ نَسِيكَتَهُ إِذَا اَرَادَ ذٰلِكَ

آدمی کے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے طریقے کا تذکرہ جب وہ اس بات کا ارادہ کرے

5901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ، وَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ آنکھوں والے اور سینگوں والے دو دنبے قربان کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا نام لے کر تکبیر کہی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں ذبح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذَبْحَ الْكَبْشَيْنِ لَيْسَ بِعَدَدٍ لَا يَجُوْزُ اسْتِعْمَالُ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دو دنبوں کو ذبح کرنا یہ کوئی ایسا عدد نہیں ہے اس سے کم پر عمل کرنا جائز ہی نہ ہو

5902 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے دنبے کو قربان کیا جس کے منہ اور آنکھوں کے پاس کی جگہ سیاہ تھی۔

5901- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الصباح الجرجرائي فقد روى له أبو داود وابن ماجه، وهو صدوق. وانظر الحديث السابق.

5902- إسناده صحيح على شرط مسلم كما قال صاحب "الاقتراح"، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن محمد وهو ابن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن ماجة "3128" في الأضاحي: باب ما يستحب من الأضاحي، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2796" في الضحايا: باب ما يستحب من الضحايا، والترمذي "1496" في الأضاحي: باب ما يستحب من الأضاحي، والنسائي 7/221 في الضحايا: باب الكبش، والحاكم 4/228، والبيهقي 9/273، والبغوي "1120" من طرق عن حفص بن غياث، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث حفص بن غياث. وفي الباب عن عائشة، وسيأتي برقم "5915"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبُدْنَ يَجِبُ اَنْ تُنْحَرَ قِيَامًا مَعْقُوْلَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قربانی کے اونٹوں کے بارے میں یہ بات لازم ہے' انہیں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کیا جائے

5903 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَتَى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً، سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے اپنے قربانی کے اونٹ کو قربان کرنے کے لیے بٹھا دیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اسے کھڑا کر کے اور باندھ کے ذبح کرو' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ بِاَنْ يَّذْبَحَ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ فِىْ نَسِيكَتِهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی قربانی میں بھیڑ کے چھ ماہ کے بچے کو ذبح کرے

5904 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ، حَدَّثَهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قربانی کرتے ہوئے چھ ماہ کی بھیڑ کی بھی قربانی کی تھی۔

5903- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "1713"في الحج :باب نحر الإبل مقيدة، وابن خزيمة "2893"، والبغوي "1957"من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/3و86و139، والدارمي 2/66، ومسلم "1320"في الحج :باب نحر البدن، قياماً مقيدة، وأبو داود "1768"في المناسك باب كيف تنحر البدن، وابن خزيمة "2893"، والبيهقي 5/237من طرق عن يونس بن عبيد، به.

5904- إسناده قوي، رجاله رجال الصحيح غير معاذ بن عبد الله الجهني، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق، بكير : هو ابن عبد الله بن الأشجع. وأخرجه النسائي 7/219في الضحايا :باب المسنة والجذعة، وابن الجارود "905"من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "953"/17، والبيهقي 9/270من طرق بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، به وانظر الحديث رقم ."5898"

5905 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ، ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى، فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُعِيدَ اُضْحِيَّةً اُخْرٰى، قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنْ لَمْ تَجِدْ اِلَّا جَذَعًا فَاذْبَحْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَمْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِعَادَةِ الْاُضْحِيَّةِ اَمْرُ نَدْبٍ قَصَدَ بِهِ التَّعْلِيمَ، اِذِ النَّسِيكَةُ لَا يَكُوْنُ فَضْلُهَا اِلَّا لِمَنْ ذَبَحَهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَمَا كَانَ مِنْهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَفِيْهِ الْفَضْلُ لَا فَضْلَ النَّسِيكَةِ، لِاَنَّ الشَّيْءَ اِذَا جُعِلَ لِفَضْلِ الْوَقْتِ ثُمَّ نُدِبَ اِلَيْهِ، لَوْ قَدَّمَهُ الْاِنْسَانُ عَنْ وَقْتِهِ لَمْ يَجِدْ ذٰلِكَ الْفَضْلَ الَّذِيْ وُعِدَ عَلٰى ذٰلِكَ الْفَضْلِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، وَاِنْ لَمْ يَعْدَمِ الْفَضْلَ فِيْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ الْمُقَدَّمِ عَنْ وَقْتِهِ، وَنَظِيرُ هٰذَا اَنَّ صَلَاةَ الضُّحٰى نُدِبَ اِلَيْهَا لِوَقْتِ الضُّحٰى، فَلَوْ صَلَّى اِنْسَانٌ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ يُرِيدُ بِهِ صَلَاةَ الضُّحٰى لَمْ يُؤْجَرْ عَلَيْهِ اَجْرَ صَلَاةِ الضُّحٰى، وَاِنْ كَانَ الْفَضْلُ مَوْجُوْدًا فِيْ صَلَاتِهِ تِلْكَ

حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عید قربان کے دن ذبح کرنے سے پہلے اپنا جانور ذبح کرلیا۔ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ دوسری قربانی کریں۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے تو صرف چھ ماہ کا بچہ ملتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں صرف چھ ماہ کا بچہ ملتا ہے' تو تم اسے ہی ذبح کردو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دینا یہ استحباب کے طور پر تھا اور اس کے ذریعے مراد تعلیم دینا تھا کیونکہ قربانی کی فضیلت اسی وقت حاصل ہوتی ہے' جو شخص نماز عید ادا کرنے کے بعد اسے ذبح کرتا ہے' جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کرلیتا ہے' تو اس میں فضیلت' تو ہے' لیکن قربانی کی فضیلت نہیں ہے کیونکہ جب کسی چیز کو کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہو اور پھر اسے اس بارے میں مستحب قرار دیا گیا ہو' تو اگر آدمی اس مخصوص وقت سے پہلے وہ کام کرے' تو اسے اس عمل کی وہ فضیلت حاصل نہیں ہوتی جو اس مخصوص وقت میں کرنے کی فضیلت کا وعدہ کیا گیا ہے اگرچہ وقت سے پہلے کیے جانے والے اس فعل کی فضیلت مطلق طور پر بھی معدوم نہیں ہوتی اس کی مثال یہ ہے چاشت کی نماز کے لیے مستحب یہ قرار دیا گیا ہے' اسے چاشت کے وقت ادا کیا جائے اگر کوئی شخص رات کے وقت چاشت کی نماز کے طور پر کوئی نماز ادا کرلیتا ہے' تو اسے چاشت کی

5905- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ 2/483 "في الضحايا :باب النهي عن ذبح الضحية قبل انصراف الإمام، ومن طريقه أخرجه الشافعي في "السنن المأثورة "585" "، والدرامي 2/80، والبيهقي .9/263 وأخرجه أحمد 3/466، والنسائي 7/224في الضحايا :باب ذبح الضحية قبل الإمام، من طريق يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/45من طريق محمد بن إسحاق، عن بشير بن يسار، به، وسيرد ضمن حديث البراء برقم "5906"و "5907"و "5908" و "5910"و ."5911"

نماز کا اجر نہیں ملے گا' لیکن اسے وہ نماز پڑھنے کا اجر ملے گا۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ جَهِلَ فِيْ تَأْوِيلِهَا مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

ان الفاظ کا تذکرہ جن کی تاویل سے وہ شخص ناواقف ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

5906 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ فِيْ يَوْمِ عِيدٍ: أَوَّلُ مَا نَبْدَأُ يَوْمَنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ تَعَجَّلَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تُجْزِءَ أَوْ تُوَفِّيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن ارشاد فرمایا:

''آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز عید ادا کریں گے پھر ہم قربانی کریں گے جو شخص جیسا کرے گا اس نے سنت کے مطابق عمل کیا اور جس شخص نے جلدی کر لی تھی' تو یہ صرف ایک گوشت ہے' جو اس نے اہل خانہ کے لیے تیار کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نماز عید سے پہلے قربانی کر چکے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس' تو ایک چھ ماہ کا بچہ ہے' جو ایک سال کے بچے سے بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اس کی جگہ قربان کر لو' لیکن تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کافی نہیں ہو گا''۔

5906- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه الطيالسي "743"، وأحمد 4/303، والبخاري "951"في العيدين :باب سنة العيدين لأهل الإسلام، و "965"باب الخطبة بعد العيد، و "968"باب التكبير إلى العيد، و "5545"في الأضاحي :باب سنة الأضحية، و "5560"باب الذبح بعد الصلاة، ومسلم "7" "1961"في الأضاحي :باب وقتها، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/172 "، والبيهقي 9/269و276، والبغوي "1114"من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/80من طريق سفيان، والبخاري "976"في العيدين :باب استقبال الإمام الناس في خطبة العيد، والطحاوي 4/173، والبيهقي 3/311من طريق محمد بن طلحة، كلاهما عن زبيد، به. وأخرجه البخاري "5556"في الأضاحي :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لأبي بردة" :ضحّ بالجذع من المعز "، ومسلم "4" "1961"، وأبو داود "2801" في الضحايا :باب ما يجوز من السن في الضحايا، والبيهقي 9/269و 277من طريق مطرف، ومسلم "8" "1961"من طريق عاصم الأحول، وابن الجارود "908"من طريق داود بن علي، ثلاثتهم عن الشعبي، به. وأخرجه أحمد 4/45عن حجاج وحجين، عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن البراء، عن خاله أبي بردة أنه ...وانظر الحديث رقم "5907"و "5908"و "5910" و."5911"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ تَعْلِيمٍ فِيْ اَوَّلِ مَا خَرَجَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَى الصَّحْرَاءِ لِيُعَيِّدَ بِهِمْ، فَعَلَّمَهُمْ كَيْفَ يُضَحُّوْنَ، لَا اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ حَتْمٍ وَاِيجَابٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ حکم آغاز میں تعلیم دینے کے لیے تھا'

جب نبی اکرم ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر کھلے میدان میں تشریف لے گئے تھے تا کہ آپ ﷺ انہیں نماز عید پڑھائیں' تو آپ ﷺ نے انہیں تعلیم دی کہ وہ لوگ کس طرح قربانی کریں گے ایسا نہیں ہے' یہ کوئی ایسا حکم تھا جو لازمی اور واجب قرار دینے کے طور پر ہو

5907 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْهَيْثَمِ، بِبَلَدَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، وَزُبَيْدٌ، وَدَاوُدُ، وَابْنُ عَوْنٍ، وَمُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَهٰذَا حَدِيثُ زُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِمَوْضِعِهَا، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ، قَالَ: وَذَبَحَ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ ذَبَحْتُ، وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَا تُجْزِءُ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسجد کے ستون کے پاس موجود تھے اگر میں اس وقت (مسجد نبوی میں) ہوتا' تو میں تمہیں اس کی جگہ بتاتا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز عید ادا کریں گے پھر ہم واپس جا کر قربانی کریں گے جو شخص ایسا کرے گا وہ ہمارے طریقے پر عمل پیرا ہوگا اور جو شخص اس سے پہلے قربانی کر چکا ہو' تو یہ صرف ایک گوشت ہے' جو اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے تیار کیا

5907- إسناده صحيح على شرط البخاري .عفان :هو ابن مسلم، ومنصور :هو ابن المعتمر، وداود :هو ابن هند، وابن عون :هو عبد الله بن عون بن أرطبان البصري، ومجالد :هو ابن سعيد بن عمير الهمداني . وأخرجه أحمد 4/281 282، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/172 "من طريق عفان بن مسلم، بهذا الإسناد .ووقع في "المسند :"فيستدرك تصحيحه من هنا. وأخرجه الشافعي في "السنن"588" "، ومسلم "5" "1961"، والترمذي "1508"في الأضاحي :باب ما جاء في الذبح بعد الصلاة، والنسائي 7/222في الضحايا :باب ذبح الضحية قبل الإمام، وأبو يعلى "1661"، والبيهقي 9/262و 276من طرق عن داود بن أبي هند، عن الشعبي، به . وأخرجه البخاري "6673"في الأيمان والنذور :باب إذا حنث ناسياً في الأيمان، من طريق معاذ بن معاذ، ع ابن عون، عن الشعبي، به .وانظر الحديث رقم "5906"و "5908"و "5910"و ."5911"

ہے اس کا مذہبی قربانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ پہلے ہی جانور ذبح کر چکے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں تو پہلے ہی ذبح کر چکا ہوں اب میرے پاس چھ ماہ کا بچہ ہے جو ایک سال کے بچے سے بہتر ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اس کی جگہ کرلو لیکن تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذَبحَ اَبِى بُرْدَةَ الْاُضْحِيَّةِ قَبلَ الصَّلَاةِ كَانَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِهٖ، لَا عَنْ نَفْسِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا نماز سے پہلے قربانی کو ذبح کر دینا ان کے بیٹے کی طرف سے تھا ان کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں تھا

5908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنِىْ فِرَاسٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا، وَصَلّٰى صَلَاتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ، فَقَالَ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِى، قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ، قَالَ: فَاِنَّ عِنْدِىَ جَذَعَةً، قَالَ: ضَحِّ بِهَا عَنْهُ، فَاِنَّهَا خَيْرُ نُسُكِهٖ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے ہماری نماز کی طرح نماز ادا کرتا ہے ہماری قربانی کی طرح قربانی کرتا ہے وہ نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کرے تو میرے ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جسے تم نے اپنے اہل خانہ کے لیے جلدی تیار کر لیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اس کی طرف سے قربان کرلو کیونکہ یہ بہترین قربانی ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ لِاَبِىْ بُرْدَةَ اُضْحِيَتَهٗ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَنَفْىِ جَوَازِ مِثْلِهٖ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ بِهٖ اِلَّا فِىْ مَوْضِعِهِ الَّذِىْ اَمَرَ بِهٖ، وَاِنْ كَانَ الْقَصْدُ فِيْهِ النَّدْبَ وَالْاِرْشَادَ

5908–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري. وأخرجه مسلم "6" "1961"، والنسائي 7/222 من طريقين عن زكريا بن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5563" في الأضاحي: باب من ذبح قبل الصلاة أعاد، والبيهقي 9/276 من طريق أبي عوانة، عن فراس، به وانظر الحديث رقم "5906" و "5907" و "5910" و "5911".

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے نماز سے پہلے قربانی کو جائز قرار دیا تھا اور ان کے بعد کسی کے لیے اس کی مثل کے جائز ہونے کی نفی کی تھی ماسوائے اس مقام کے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے حکم دیا تھا اگرچہ اس میں آپ ﷺ کا مقصد ندب اور استحباب تھا

5909 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُجْزِءُ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ اَنْ يَّذْبَحَ حَتّٰى يُصَلِّيَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے نماز عید ادا کرنے سے پہلے جانور ذبح کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا کہ وہ نماز ادا کرنے سے پہلے جانور ذبح کرے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنٰى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5910 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ، قَالَ اَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ، وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ، فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ، قَالَ: فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تُجْزِءُ عَنِّيْ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُجْزِءُ عَنْكَ وَلَنْ تُجْزِءَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

5909– إسناده على شرط مسلم .وهو في "مسند أبي يعلى ."1779" " وأخرجه أحمد 3/364، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/172 "من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع 4/14 "وقال :رواه أحمد وأبو يعلى، ورجالهما رجال الصحيح.

5910– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الأحوص :هو سلام بن سليم، ومنصور :هو ابن المعتمر .وأخرجه مسلم "7" "1961"في الأضاحي :باب وقتها، والنسائي 7/223في الضحايا :باب ذبح الضحية قبل الإمام، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.وأخرجه البخاري "983"في العيدين :باب كلام الإمام والناس في خطبة العيد، ومسلم "7" "1916"، وأبو داود "2800"في الضحايا :باب ما يجوز من السن في الضحايا، والبيهقي 3/283 284و311و9/276من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه الدارمي 2/80، والبخاري "955"باب الأكل يوم النحر، ومسلم "7" "1961"، والبيهقي 3/283 284من طريقين عن منصور، به .وانظر الحديث رقم "5901"و "5906"و "5907"و"5908"

۞۞ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی اور ہمارے طریقے کے ذریعے قربانی کرنا چاہتا ہے وہ قربانی کرلے گا اور جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کرلیا تھا' تو وہ صرف گوشت ہے۔ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے تو نماز کیلئے نکلنے سے پہلے ہی جانور قربان کرلیا تھا میرا یہ خیال تھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے اس لیے میں نے جلدی کی اور اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کے لیے کھانا تیار کروالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ صرف گوشت ہے انہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے' جو گوشت کے اعتبار سے ایک سال کے جانور سے بہتر ہے' تو کیا یہ میری طرف سے جائز ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں یہ تمہاری طرف سے جائز ہو جائے گا' لیکن تمہارے بعد کسی کی طرف سے جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بُرْدَةَ اِنَّمَا خُصَّ لِجَوَازِ اُضْحِيَتِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، مَعَ الْاَمْرِ بِاِعَادَةِ الْاُضْحِيَّةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثَانِيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نماز سے پہلے قربانی کا جائز ہونا صرف حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اور انہیں اس بات کا حکم بھی دیا گیا تھا کہ وہ نماز کے بعد دوسری قربانی بھی کریں

5911 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ وَهْبًا السُّوَائِيَّ يُحَدِّثُ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ خَالِيَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ، وَلَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَعِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعَةٌ، هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوْفِي عَنْكَ، وَلَا تُوْفِي عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

۞۞ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ماموں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے سے پہلے ہی جانور ذبح کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری بکری صرف گوشت والی بکری ہے اس کا قربانی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے' جو ایک سال کے جانور سے بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری طرف سے کافی ہوگا' لیکن تمہارے بعد کسی کی طرف سے کافی نہیں ہوگا۔

5911- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو عامر العقدي :هو عبد الملك بن عمرو القيسي، وأخرجه، ومسلم "9" "1961"عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وإخرجه وأخرجه البخاري "5557"في الأضاحي :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم، لأبي بردة" :ضع بالجذع من المعز"، ومسلم "9" "1961"، والبيهقي 9/277من طرق عن شعبة، به وانظر الحديث. رقم "5906"و "5907"و "5908"و."5910"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ اَمَرَ بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا غَيْرَ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ حکم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا' یہ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی کسی کو دیا تھا

5912 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْمَازِنِیِّ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ ذَبَحَ اُضْحِيَّةً قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَاَنَّهُ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ اُضْحِيَّةً اُخْرٰى

حضرت عویمر بن اشقر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نماز عید کے لیے جانے سے پہلے جانور قربان کرلیا پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ دوسری مرتبہ قربانی کریں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اُمِرَ بِهٖ غَيْرُ هٰذَيْنِ اَيْضًا فِیْ اَوَّلِ ابْتِدَاءِ اِنْشَاءِ الْعِيْدِ، حَيْثُ جَهِلُوْا كَيْفِيَّةَ الْاُضْحِيَّةِ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ حکم ان دو حضرات کے علاوہ بھی دیا گیا ہے' جو عید کے آغاز میں پیش آیا تھا' جب لوگ اس موقع پر قربانی کی کیفیت سے ناواقف تھے

5913 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْجُنَيْدِیُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ،

5912- رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، عويمر بن أشقر: أنصاري بدري، روى عن النبي صلى الله عليه وسلم، وما ذكر عن ابن معين أَنَّ عَبَّادًا لم يَسْمَع منه، فقد رده ابن عبد البر كما سيأتي، وقد روى له ابن ماجة. يحيى بن سعيد: هو الأنصاري. وأخرجه مالك 2/484 في الضحايا: باب النهي عن ذبح الضحية قبل انصرف الإمام، ومن طريقه البيهقي 9/236، وابن الأثير في "أسد الغابة 4/318"، وأخرجه أحمد 3/454 و4/341، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عويمر، من طريق يزيد بن هارون، وابن ماجة "3153" في الأضاحي: باب النهي عن ذبح الأضحية قبل الصلاة.

5913- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الجنيدي: هو: محمد بن عبد الله بن جنيد، أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه البخاري "5500" في الذبائح والصيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم، قبل الإمام، عن قتيبة بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "936"، والحميدي "775"، وأحمد 4/312 و313، والبخاري "985" في العيدين: باب كلام الإمام والناس في خطبة العيد، و "5562" في الأضاحي: باب من ذبح قبل الصلاة أعاد، و "6674" في الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسياً في الأيمان، و "7400" في التوحيد: باب السوال بأسماء الله تعالى، ومسلم "1960" في الأضاحي: باب وقتها، وابن ماجة "3152" في الأضاحي: باب النهي عن ذبح الأضحية قبل الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/173".

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا نَاسٌ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قربانی کی کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے اپنے جانور قربان کر لیے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ کیا کہ وہ لوگ نماز سے پہلے ہی جانور ذبح کر چکے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تھا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا تھا' یہاں تک کہ ہم نے نماز ادا کر لی' تو اب وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کر لے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاُضْحِيَّةَ وَالْاَمْرَ بِهَا لَيْسَ بِوَاجِبٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' قربانی اور اس کے بارے میں حکم دینا واجب نہیں ہے

5914 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيدًا جَعَلَهُ اللهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيحَةَ اُنْثٰى، اَفَاُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ، وَتُقَلِّمُ اَظْفَارَكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، وَتَقُصُّ شَارِبَكَ، فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَتِكَ عِنْدَ اللهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' قربانی کے دن کو عید قرار دوں اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لیے (عید قرار دیا ہے) ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی کیا رائے ہے اگر مجھے قربانی کرنے کے لیے صرف مونث جانور ملتا ہے' تو کیا میں اس کی قربانی کر لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں تم اپنے بال کاٹ لو، ناخن کاٹ لو، زیر ناف بال صاف کر لو، اپنی مونچھیں چھوٹی کر لو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

5914- إسناده صحيح عيسى بن هلال الصدفي :وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم غير يزيد وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه النسائي 7/212 213في الضحايا: باب من لم يجد الأضحية، والدارقطني 4/282، والحاكم 4/223، والبيهقي 9/263من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/169،وأبو داود "2789"في لأضاحي :باب ما جاء في إيجاب الأضاحي، من طريق أبي عبد الرحمن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، به . وأخرجه الدارقطني 4/282،والحاكم 4/223، والبيهقي 9/263 264من طيقين عن عياش بن عباس، به.

میں تمہاری قربانی شمار ہوں گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاُضْحِيَّةَ اسْتِعْمَالُهَا لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' قربانی کرنا فرض نہیں ہے

5915 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ، فَاَتٰى بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ، ثُمَّ قَالَ: حُدِّيهَا بِحَجَرٍ ، فَفَعَلْتُ، فَاَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ، فَاَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ، مِنْ مُّحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سینگوں والا مینڈھا لایا گیا جس کے پاؤں، آنکھوں اور پیٹھ کے قریب سیاہ نشان تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تا کہ اسے قربان کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! چھری پکڑاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو میں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھری کو لیا اس مینڈھے کو پکڑا اسے لٹایا اور ذبح کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے محمد، محمد کے گھر والوں اور محمد کی امت کی طرف سے (اسے قربان کر رہا ہوں)''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قربان کردیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاُضْحِيَّةَ اسْتِعْمَالُهَا غَيْرُ فَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' قربانی کرنا فرض نہیں ہے

5916 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَرْغِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5915– إسناده قوي على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وأبي صخر وهو حميد بن زياد الخراط فمن رجال مسلم، والثاني :صدوق .ابن قسيط :هو يزيد بن عبد الله بن قسيط . وأخرجه البيهقي 9/272عن محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/78، ومسلم "1967"في الأضاحي :باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل، وأبو داود "2792"في الضحايا :باب ما يستحب من الضحايا، والبيهقي 9/267و 286من طريقين عن ابن وهب، به .وانظر "5902".

(متن حدیث): إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: وَهِمَ فِيهِ مَالِكٌ، حَيْثُ قَالَ: عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، وَإِنَّمَا هُوَ عُمَرُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أُكَيْمَةَ، وَأَخُوهُ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ لَمْ يُدْرِكْهُ مَالِكٌ، وَهُوَ تَابِعِيٌّ، رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص ذوالحج کا چاند دیکھ لے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو' تو اسے اپنے بال اور ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں امام مالک کو وہم ہوا انہوں نے یہ کہا کہ یہ روایت عمرو بن مسلم سے منقول ہے' حالانکہ راوی کا نام عمر بن مسلم بن عمار بن اکیمہ ہے اس کے بھائی کا نام عمرو بن مسلم ہے' لیکن امام مالک نے اس کا زمانہ نہیں پایا عمرو بن مسلم تابعی ہیں جن کے حوالے سے زہری نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هَذَا الْفِعْلَ إِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ لِمَنْ عِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ ذَبْحَهَا، وَأَهَلَّ عَلَيْهِ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ، وَهِيَ عِنْدَهُ دُونَ مَنِ اشْتَرَاهَا بَعْدَ هِلَالِهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس فعل سے منع اس شخص کو کیا گیا ہے'

جس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو اور اسے ذبح بھی کرنا چاہتا ہو اور جب ذوالحج کا چاند نظر آئے اور وہ قربانی کا جانور اس کے پاس موجود ہو' یہ نہیں کہ اس نے ذوالحج کا چاند نظر آنے کے بعد اسے خریدنا ہو

5917 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ:

5916- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عمرو بن مسلم، ويقال: عمر بن مسلم، وسيأتي كذلك عند المصنف برقم "5918" فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "41" "1977" في الأضاحي: باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو مريد التضحية أن يأخذ من شعره أو أظفاره شيئا، وابن ماجة "315" في الأضاحي: باب من أراد أن يضحي فلا يأخذ في العشر من شعره وأظفاره، من طريقين عن يحيى بن كثير العنبري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/311، ومسلم "1977" "41"، والترمذي "1523" في الأضاحي: باب ترك أخذ الشعر لمن أراد أن يضحي، والنسائي 7/211 212 في الضحايا في فاتحته، وابن ماجة "315"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/181 "، والطبراني "564"/23، والحاكم 4/220 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه الطحاوي 4/182، والطبراني "562"/23 من طرق عن مالك بن وهب، به وانظر الحديث رقم "5897" والحديثين الآتيين.

5917- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ فقد روى له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وقد توبع. وأخرجه مسلم "42" "1977" في الأضاحي: باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو مريد التضحة أن يأخذ من شعره أو أظفاره شيئا، وأبو داود "2791" في الضحايا: باب الأضحية أن يأخذ من شعره أو أظفاره شيئا، وابو داود "2791" في الأضحية عن الميت، عن عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "925"/23 من طريق ابن أبي عدي، عن محمد بن عمرو، عن عمرو بن مسلم، به. وانظر الحديث رقم "5897" و "5916" و."5918"

حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ اُكَيْمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، تَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ، فَاِذَا اَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ، وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّيَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے قربانی کرنی ہو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آجائے' تو وہ شخص اپنے بال نہ کاٹے اور اپنے ناخن نہ کاٹے' جب تک قربانی نہیں کر لیتا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالشَّرْطِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس شرط کی صراحت کرتی ہے' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

5918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْاَضْحٰى، فَاِذَا اُنَاسٌ قَدِ اطَّلَوْا، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ فِي الْحَمَّامِ: اِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَكْرَهُ هٰذَا وَيَنْهٰى عَنْهُ، قَالَ: فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: ابْنَ اَخِيْ، اِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ نُسِيَ، حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَ اَحَدِكُمْ ذِبْحٌ يُرِيْدُ اَنْ يَذْبَحَهٗ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ

عمر بن مسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عیدالاضحیٰ سے کچھ عرصہ پہلے حمام میں موجود تھے وہاں کچھ لوگوں نے بال صاف کرنے کی تیاری کی' تو حمام میں موجود ایک شخص نے کہا: سعید بن مسیب نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے اور وہ اس سے منع کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میری ملاقات سعید بن مسیب سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے اس حدیث کو بھلا دیا گیا ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب (ذوالحجہ کا پہلا) عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کے پاس قربانی کا جانور ہو' جسے قربان کرنے کا اس کا ارادہ ہو' تو اسے (قربانی کرنے تک) اپنے بال اور ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں۔''

5918- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله .عبدة بن سليمان :هو الكلابي. وأخرجه مسلم "42" "1977"، والبهقي 9/266 من طريقين عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد .وعمرو بن مسلم :هو عمرو بن مسلم .وانظر الحديث رقم "5897"و "5916"و "5917".

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُضَحِّيَ الْمَرْءُ بِأَرْبَعَةِ أَنْوَاعٍ مِنَ الضَّحَايَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی چار قسم کے جانوروں میں سے (کسی ایک قسم کی) قربانی کرے

5919 ۔ (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ ذَكَرَ الْأَضَاحِيَّ فَقَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ: أَرْبَعٌ لَا يُضَحَّى (ص:241) بِهِنَّ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلَعُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي فَقَالُوا لِلْبَرَاءِ: فَإِنَّمَا نَكْرَهُ النَّقْصَ فِي السِّنِّ وَالْأُذُنِ، وَالذَّنَبِ، قَالَ: فَاكْرَهُوا مَا شِئْتُمْ وَلَا تُحَرِّمُوا عَلَى النَّاسِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے قربانی کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا ویسے میرا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے مقابلے میں چھوٹا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے جانوروں کی قربانی نہیں کی جاسکتی ایسا کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو، ایسا بیمار جانور جس کی بیماری نمایاں ہو، ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو اور اتنا کمزور جانور جس کے جسم میں گودا ہی نہ ہو۔

لوگوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ہم تو ایسے جانور کو بھی ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں' جس کے دانتوں' یا کان یا دم میں کوئی نقص ہو' تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جسے چاہو ناپسند سمجھو' لیکن لوگوں کے لیے اسے حرام قرار نہ دو۔

5920 ۔ (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ،

5919– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن عبد الرحمن وهو ابن عيسى البصري وعبيد بن فيروز، فقد روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي.وأخرجه النسائي 7/215 216في الضحايا :باب العجفاء، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/168 "من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير، كلاهما عن ليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1497"في الأضاحي :باب ما لا يجوز من الأضاحي، والبيهقي 9/274من طريق يزيد بن أبي حبيب، والطحاوي 4/168من طريق ابن لهيعة، كلاهما عن سليمان بن عبد الرحمن، به. وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح، لا نعرفه إلا من حديث عبيد بن فيروز عن البراء، والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم.

5920– إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حجية بن عدي، فقد روى له الترمذي، وروى عنه جمع، وهو من كبار أصحاب علي، ووثقه المؤلف والعجلي. وأخرجه أحمد 1/125، وأبو يعلى "333"، والطحاوي 4/169، وابن خزيمة "1914"، والبيهقي 9/275من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "160"، وأحمد 1/95و125 105و152، والدارمي 2/77، والنسائي 7/217في الضحايا :باب الشرقاء وهي مشقوقة الأذن، وابن ماجة "3143"في الأضاحي :باب ما يكره من أن يضحى به، والطحاوي 4/170، وابن خزيمة "2914"و"2915"، والحاكم 1/468و 4/224 225و225، والبيهقي 9/275 من طرق عن سلمة بن كهيل، به. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد 1/80و108و149، والدارمي 2/77، وأبو داود "2804"في الأضاحي :باب ما يكره من الأضاحي، والنسائي 7/216في الضحايا :باب المقابلة وهي ما قطع طرف أذنها، و 216 217باب المدابرة وهي الشرقاء وهي مشقوقة الأذن، وابن ماجة "3142"، وابن الجارود "906"، والطحاوي 4/169، والحاكم 4/224، والبيهقي 9/275، والبغوي "1121"من طرق عن أبي إسحاق.

قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ

❀❀ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے: ہم (قربانی کے جانوروں کی) آنکھوں اور کانوں کا جائزہ لے لیں۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي إِذَا كَانَتْ فِي الْأُضْحِيَّةِ لَا يَجُوزُ أَنْ يُضَحَّى بِهَا

ان خصال کا تذکرہ' جو کسی جانور میں موجود ہوں' تو اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی

5921 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، (ص:244) عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَجُوزُ مِنَ الضَّحَايَا أَرْبَعٌ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُرْوَى هَذَا الْخَبَرُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، وَأَخْطَأَ فِيهِ، لِأَنَّهُ أَسْقَطَ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنَ الْإِسْنَادِ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''چار طرح کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے ایسا کانا جس کا کانا پن واضح ہو، ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور ایسا کمزور جانور' جس کے جسم میں گودا ہی نہ ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت امام مالک کے حوالے سے عمرو بن حارث سے نقل کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے غلطی کی ہے کیونکہ انہوں نے اس کی سند میں سلیمان بن عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ مِنَ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

5921- إسناده صحيح .سليمان بن عبد الرحمن وعبيد بن فيروز :روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان، وباقي رجاله رجال مسلم. وأخرجه النسائي 7/215 216في الضحايا :باب العجفاء ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/168 "من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5919"و."5922" 2أخرجه مالك 2/482في الضحايا :باب ما ينهى عنه من الضحايا، ومن طريقه الدارمي 2/76، والطحاوي 168، والبيهقي 9/273 274، والبغوي "1123"عن عمرو بن الحارث، عن عبيد بن فيروز، عن البراء .

عبید بن فیروز نامی راوی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نہیں سنی ہے

5922 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُضْحِيَّةِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِي: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي

❀❀ عبید بن فیروز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون سے جانوروں کی قربانی کونا پسند سمجھتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار طرح کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے ایسا کانا جس کا' کانا پن واضح ہو اور ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور ایسا جانور جس کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہو اور اس کے جسم میں گودا ہی نہ ہو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھایا جائے

5923 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ

5922- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله . وأخرجه الطيالسي "749"، وأحمد 4/284و289، والدارمي 2/76، 77، وأبو داود "2802"في الضحايا :باب ما يكره من الضحايا، والترمذي "1497"في الأضاحي :باب ما لا يجوز من الأضاحي والنسائي 7/214 215في الضحايا :باب ما نهى عنه من الأضاحي العوراء ، و 215باب العرجاء ، وابن ماجة "3144"في الأضاحي :باب ما يكره أن يضحى به، وابن الجارود "907"، وابن خزيمة "2912"، والطحاوي 4/168، والحاكم 1/467 468، والبيهقي 5/242و 9/274من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وقال الحاكم :هذا حديث صحيح ولم يخرجاه لقلة روايات سليمان بن عبد الرحمن، وقد أظهر على ابن المديني فضائله واتقانه، ولهذا الحديث شواهد متفرقة بأسانيد صحيحة ولم يخرجاها .وانظر الحديث

5923- إسناده صحيح .رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة . وأخرجه مسلم "26" "1970"في الأضاحي :باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم لأضاحي، والترمذي "1509"في الأضاحي :باب ما جاء في كراهية أكل الأضحية فوق ثلاث أيام، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/184" والحازمي في "الاعتبار"ص 154من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "26" ـ"1970"من طريق الضحاك بن مخلد، عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/9و34، والبخاري "5574"في الأضاحي :باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها، ومسلم "27" "1970"، والنسائي 7/232في الضحايا :باب النهي عن الأكل من لحوم الأضاحي بعد ثلاث وعن إمساكه، والطحاوي 4/184، والبيهقي 9/290من طريق الزهري، عن سالم، عن ابن عمر .وانظر الحديث الآتي.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔
''کوئی بھی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ہرگز نہ کھائے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ 'جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5924 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''کوئی شخص اپنی قربانی (کا گوشت) تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔''

ذِكْرُ أَمْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ نَسْخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ نَهْيِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین دن گزرنے کے بعد بھی قربانی کا گوشت کھانے کی ہدایت کرنے کا تذکرہ اور یہ اس چیز کو منسوخ کر دے گا' جو اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں ممانعت (موجود تھی)

5925 - أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا

5924- إسناده صحيح على شرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم :هو الحنظلي المعرف بابن راهويه . وأخرجه أحمد 2/36 37عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/16و81، والدارمي 2/78، ومسلم "26" "1970"من طرق عن ابن جريج، به .وانظر الحديث السابق.

5925- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقروناً وهو في "الموطأ 2/484 "في الضحايا :باب ادخار لحوم الأضاحي، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/388، ومسلم "1972" "29"في الأضاحي :باب إدخار لحوم الأضاحي، والنسائي 7/233في الأضاحي :باب الإذن في ذلك، والطحاوي 4/186، والبيهقي 9/290 291، والبغوي "1133" وأخرجه أحمد 3/386من طريق زهير، والطحاوي 4/186من طريق عمرو بن الحارث وخالد بن يزيد، والطيالسي "1740"عن حرب، أربعتهم عن أبي الزبير عن جابر .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (قربانی کے گوشت کو) کھاؤ بھی زادِراہ کے طور پر بھی استعمال کرو اور ذخیرہ بھی کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ الِانْتِفَاعِ بِلُحُومِ الْأُضْحِيَّةِ بَعْدَ ثَلَاثٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' تین دن کے بعد بھی قربانی کے گوشت سے نفع حاصل کرنا مباح ہے

5926 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ رَخَّصَ أَنْ نَأْكُلَ وَنَدَّخِرَ، فَقَدِمَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَدَّمُوا إِلَيْهِ مِنْ قَدِيدِ الْأَضْحَى، فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ فِيهِ بَعْدَكَ أَمْرٌ، كَانَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْبِسَهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ رَخَّصَ أَنْ نَأْكُلَ وَنَدَّخِرَ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: زَيْنَبُ هِيَ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی کہ ہم اسے کھا بھی سکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔

اسی دوران حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت پیش کیا' تو انہوں نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا تھا' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بعد اس بارے میں نیا حکم جاری کر دیا ہے۔ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا تھا کہ ہم تین دن سے زیادہ اسے رکھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی کہ ہم اسے کھا بھی سکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔

5926- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن اسحاق وزينب بنت كعب، فروى لهما أصحاب السنن. وزينب هذه :هي زوجة أبي سعيد الخدري، مختلف في صحبتها، روى عنها بن إسحاق وسليمان بن محمد ابنا كعب بن عجرة .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، ويحيى بن سعيد :هو :القطان .وهو في "مسند أبي يعلى "997" " وأخرجه أحمد 3/23، والنسائي 7/234في الضحايا :باب الأذن في ذلك، من طريق يحيى، بهذا الإسناد وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/186 " 187 من طريق أنس "وقد تحرف إلى :أنس "بن عياض، عن سعد بن إسحاق، به. وأخرجه البخاري "3997"في المغازي :باب 12، و "5568"في الأضاحي :باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي، وما يتزود منه، والنسائي 7/233، والبيهقي 9/292من طريق عبد الله بن خباب . وأخرجه مالك 2/186من طريق زبيد، كلاهما عن أبي سعيد الخدري، بنحوه. وأخرجه أحمد 3/57و63و66، والنسائي 7/236باب الادخار من الأضاحي، والطحاوي 4/186من طريق عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زینب نامی راوی خاتون حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نُهِيَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا

5927 ۔ (سند حدیث):أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادَّخِرُوا الثُّلُثَ، وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ، قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ، وَيَحْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ، وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ، فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا

(توضیح مصنف):قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الدَّافَّةُ الْجَمَاعَةُ يَقْدَمُونَ مُجِدِّينَ فِي السُّؤَالِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

5927– وهو في "الموطأ 2/484 " 485في الضحايا :باب ادخار لحوم الأضاحي، ومن طريقه أخرجه مسلم "1971"في الأضاحي :باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/293، والحازمي في "الاعتبار "ص .155 وأخرجه من طريقه أيضاً دون قول عبد الله بن واقد :أحمد 6/51، وأبو داود "2812"في الأضاحي :باب في حبس لحوم الأضاحي، والطحاوي .4/188 وأخرجه الدارمي 2/79من طريق محمد بن اسحاق، حدثني عبد الله بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "5570"في الأضاحي :باب ما يؤكل من لحوم .الأضاحي وما يتزود منها، والطحاوي 4/189، والبيهقي 9/293من طريق يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة قالت :التضحية كنا نملح منه، فنقدم به إلى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة، فقال: "لا تأكلوا إلا ثلاثة أيام"، وليست بعزيمة، ولكن أراد أن نطعم منه، والله أعلم. وأخرجه أحمد 6/127 187، والبخاري "5423" في الأطعمة :باب ما كان السلف يدخرون في بيوتهم، و "5438"باب القديد، و "6687"في الأيمان والنذور :باب إذا حلف أن لا يأتدم فأكل تمراً بخبز، والنسائي 7/235 236و236، والبيهقي 9/292، والبغوي "1134"من طريق عبد الرحمن بن عابس. وأخرجه الترمذي "1511"في الأضاحي :باب ما جاء في الرخصة في أكلها بعد ثلاث، والطحاوي 4/188من طريق أبي إسحاق، عن عابس بن ربيعة قال :قلت لأم المومنين :أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن لحوم الأضاحي؟ قالت :لا، ولكن قلّ من كان يضحي من الناس، فأحب أن يطعم من لم يكن يضحي ولقد كنّا نرفع الكراع فنأكله بعد عشرة أيام.

عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کیا' تو انہوں نے بتایا میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر دیہات کے رہنے والے کچھ لوگ آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے (یعنی قربانی کے گوشت کو) صرف تین دن تک ذخیرہ کر سکتے ہو باقی رہ جانے والے کو تم صدقہ کر دو

عمرہ نامی راوی خاتون بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پہلے لوگ اپنے قربانی کے جانوروں سے نفع حاصل کیا کرتے تھے وہ ان کی چربی سنبھال کر رکھ لیا کرتے تھے اور ان کے (چمڑوں کے ذریعے) مشکیزے بنا دیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کر دیا تھا (اس لیے لوگ اب ایسا نہیں کرتے)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ان (غریب لوگوں) کی آمد کی وجہ سے منع کیا تھا جو تمہارے ہاں آ گئے تھے اب تم اسے کھاؤ بھی اور صدقہ بھی کرو اور ذخیرہ بھی کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ دافہ کا مطلب وہ جماعت ہے' جو مانگنے کے لیے آئے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يُصَرِّحُ بِالِانْتِفَاعِ بِلُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' تین دن کے بعد بھی قربانی کے گوشت سے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے

5928 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، قَالَ: فَشَكَوْا إِلَيْهِ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَخَدَمًا، فَقَالَ: كُلُوا وَأَطْعِمُوا، وَاحْبِسُوا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ تم تین دن سے زیادہ اپنے قربانی کا گوشت نہ کھاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ ان کے بال بچے اور خدمت گزار ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھاؤ بھی دوسروں کو بھی کھلاؤ اور سنبھال کر بھی رکھو۔

5928- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهب بن بقية وأبو نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة روى لهما مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين .خالد :هو ابن عبد الله الطحان الواسطي، والجريري :هو سعيد بن إياس، وروى الشيخان للجريري من رواية خالد بن عبد الله الواسطي .وهو في "مسند أبي يعلى "1078" " وأخرجه أحمد 3/85، ومسلم "1973"في الأضاحي :باب بيان =ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث وبيان نسخه، والحاكم 4/232، والبيهقي 9/292من طرق عن الجريري، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وقد تقدم هذا الحديث برقم ."5926"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُضَحِّي أَنْ يَدَّخِرَ مِنْ أُضْحِيَتِهِ بَعْدَ أَكْلِهِ، وَإِطْعَامِهِ مِنْهَا

قربانی کرنے والے کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ قربانی کا گوشت کھانے اور دوسرے کو کھلانے کے بعد اسے ذخیرہ بھی کر سکتا ہے

5929 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَضْحَى: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحُ بَعْدَ ثَالِثَةٍ فِي بَيْتِهِ شَيْءٌ مِنْ أُضْحِيَتِهِ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ يَوْمَ الْأَضْحَى قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَفْعَلُ فِي هَذَا كَمَا فَعَلْنَا فِي الْعَامِ الْمَاضِي؟ قَالَ: لَا، كَانَ النَّاسُ بِجَهْدٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا، كُلُوا وَأَطْعِمُوا، وَادَّخِرُوا

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ارشاد فرمایا تم میں سے جس شخص نے قربانی کر لی ہے وہ تین دن کے بعد اپنی قربانی کا گوشت اپنے گھر میں نہ رکھے جب اگلا سال آیا' تو عیدالاضحیٰ کے موقع پر لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اس مرتبہ بھی ایسا ہی کریں' جس طرح ہم نے گزشتہ سال کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں پہلے لوگوں کو فاقہ لاحق تھا اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگ اس بارے میں ان کی مدد کرو اب تم اسے کھاؤ بھی اور دوسروں کو بھی کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْقَدِيدَ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَتِهِ لِسَفَرِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ قربانی کے گوشت میں سے اپنے سفر کے لیے خشک گوشت تیار کر لے

5930 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ، : أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، (ص: **254**) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَكَلْنَا الْقَدِيدَ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خشک کیا ہوا گوشت مدینہ منورہ تک کھایا تھا (یعنی

5929- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبوخيثمة :زهير بن حرب. وأخرجه البخاري "5569"في الأضاحي :باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي، ومسلم "1974"في الأضاحي :باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/292 من طريق أبي عاصم الضحاك ابن مخلد، بهذا الإسناد.

5930- رجاله ثقات غير مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، فقد روى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة .والحسين بن واقد: قد توبع. وأخرجه أحمد 3/327عن زيد بن الحباب، عن حسين بن واقد، بهذا الإسناد .وانظر الحديث الآتي.

ہم نے قربانی کا گوشت سنبھال کر زادِ راہ کے طور پر رکھا تھا)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقَدِيدَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ كَانَ مِنْ لَحْمِ الْأُضْحِيَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ درست ہے اور وہ قدید (یعنی خشک گوشت) جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ قربانی کے جانور کا گوشت تھا

5931 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَزَوَّدُ لَحْمَ الْأَضَاحِي إِلَى الْمَدِينَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے گوشت کو زادِ راہ کے طور پر رکھا تھا اور مدینہ منورہ تک اسے (استعمال کرتے رہے تھے)

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الِانْتِفَاعِ بِالْقَدِيدِ مِنْ لُحُومِ الضَّحَايَا فِي الْأَسْفَارِ

سفر کے دوران قربانی کے گوشت میں سے قدید (یعنی خشک گوشت کی شکل میں) سے نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5932 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ الْأُضْحِيَّةِ، فَأَصْلَحْتُهُ، فَلَمْ

5931- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقبة بن مكرم وهو ابن أفلح العمي فمن رجال مسلم .غندر :لقب محمد بن جعفر .وأخرجه الدارمي 2/80عن سعيد بن الربيع، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1266"، وأحمد 3/309، والبخاري "2980"في الجهاد :باب حمل الزاد في الغزو، و "5424"في الأطعمة :باب ما كان السلف يدخرون في بيوتهم وأسفارهم من الطعام واللحم وغيره، و "5567"في الأضاحي :باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها، ومسلم "32" "1972" =في الأضاحي :باب ادخار لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/291من طريق سفيان ابن عيينة، عن عمرو بن جناب، به. وأخرجه أحمد 3/317و 378، والبخاري "1719"في الحج :باب ما يؤكل من البدن ومايتصدق، ومسلم "30" "1972"و"31"، والطحاوي 4/186، والبيهقي 9/291، والحازمي في "الاعتبار "ص 155من طرق عن عطاء، به .وانظر الحديث رقم "5925"و."5930"

يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قربانی کے گوشت کو سنبھال کر رکھ لو میں نے اسے سنبھال کے رکھ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچنے تک اس گوشت کو استعمال کرتے رہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الِانْتِفَاعِ بِلُحُومِ الضَّحَايَا مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ

قربانی کے گوشت سے ایک سال سے اگلے سال تک نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5933 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ،

(متن حدیث): أَنَّ امْرَأَتَهُ أُمَّ سُلَيْمٍ، سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَتْ: قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ غَزْوَةٍ، فَدَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ، فَقَرَّبْتُ لَهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ، حَتَّى سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْهُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، إِلَى ذِي الْحِجَّةِ

یزید جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ان کی بیوی اُمّ سلیم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ایک جنگ سے واپس تشریف لائے وہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے' تو انہوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت پیش کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اس وقت تک کھانے سے انکار کر دیا' جب تک وہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کر لیتے (جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے ایک ذوالحجہ سے لے کر اگلے ذوالحجہ تک بھی کھا سکتے ہو۔

5932- إسناده حسن .هشام بن عمار :روى لـه البـخـارى متابعة وتعليقاً، وهو صدوق، وقد توبع على حديثه هذا، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح .الزبيدى :هو محمد بن الوليد وأخرجه الدارمى 2/79، ومسلم "36" "1975"فى الأضاحى :باب بيـان مـا كـان مـن النهى عن أكل لحوم الأضاحى، والبيهقى 9/291من طـرق عن يحيى بن حنزب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/277 278و 281، ومسلم "35" "1975"، وأبو داود "2814"فى الأضاحى :باب فى المسافر يضحى، والطحاوى 4/185، والطبرانى "1411"، والحاكم 4/230، والبيهقى 9/291من طرق عن معاوية بن صالح، عن أبى الزاهرية، عن جبير بن نفير، به.

5933- حديث صحيح .رجـاله ثقات رجال مسلم غير أم سليم، فلم أجد لها ترجمة .ويزيد :هو يزيد بن أبى عبيد كما فى "التهذيب"، وفى الطحاوى :يـزيـد بن أبى يزيد وكذا ذكره ابن أبى حاتم فى "الجرح والتعديل 9/298 "وقال :روى عن امرأته، روى عـنـه الـحـارث بن يعقوب الأنصارى، والد عامر بن الحارث سمعت أبى يقول ذلك .وقال المؤلف فى "ثقاته 5/535 " :536 يـزيد بن أبى عبيد مولى سلمة بن الاكوع، روى عنه يحيى القطان والناس . وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/187 "من طريق الليث بن سعد، عن الحارث بن يعقوب وهو والد عمرو بن الحارث -بهذا الإسناد.

كِتَابُ الرَّهْنِ

کتاب! رہن کے بارے میں روایات

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِلرَّاهِنِ وَالْمُرْتَهِنِ فِي الرَّهْنِ إِذَا كَانَ حَيَوَانًا

اس بات کا تذکرہ کہ رہن کے بارے رہن رکھوانے والے اور جس کے پاس رہن رکھا گیا ہے ان کے لیے کیا حکم ہوگا جب کہ رہن شدہ چیز کوئی جانور ہو

5934 . (سندحدیث): أَخْبَرَنَا آدَمُ بْنُ مُوسَى، بِخُوَارِ الرِّيِّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الطَّبَّاعِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رہن بند نہیں ہوتا اس کا فائدہ آدمی کو ملے گا اور اس کا ضمان آدمی کے ذمے ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُرْتَهِنَ لَهُ رُكُوبُ الظَّهْرِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَشُرْبُ لَبَنِ الدَّرِّ إِذَا كَانَتِ النَّفَقَةُ مِنْ نَاحِيَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس کے پاس رہن رکھا گیا ہے اسے اس بات کا حق حاصل ہے'

وہ جانور پر سوار ہوسکتا ہے' جبکہ رہن میں رکھی ہوئی چیز جانور ہو، اور وہ اس جانور کا دودھ پی سکتا ہے' جب کہ اس جانور کا

5934- رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق وهو ابن عيسى بن نجيح البغدادي، ابن الطباع فمن رجال مسلمن ورواه جماعة من الحفاظ بالإرسال، وأما ابن عبد البر فقد صحح إتصاله، وكذلك عبد الحق، وهو الصحيح عند أبي داود، والبزار، والدارقطني، وابن القطان. وأخرجه الدارقطني 3/32، والحاكم 2/51، والبيهقي 6/39من طريق عبد الله بن عمران العابدي، عن سفيان بن عيينة، .بهذا الإسناد مرفوعا وقال الدارقطني :زياد بن سعد من الحفاظ الثقات، وهذا إسناد حسن متصل .وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه لخلاف فيه على أصحاب الزهري، وقد تابع زياد بن سعد :مالك، وابن أبي ذئب، وسليمان بن أبي داود الحراني، ومحمد بن الوليد الزبيدي، ومعمر بن راشد على هذه الرواية .لم أخرج أحاديثهم. وأخرجه الدارقطني 3/33، والحاكم 2/51، والبيهقي 6/39من طريق إسماعيل بن عياش، والحاكم 2/51، والدارقطني 3/33من طريق شبابة، كلاهما عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، به، مرفوعاً.

خرچ بھی اسی نے برداشت کرنا ہوگا

5935 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رہن (کے جانور) پرسواری کی جاسکتی ہے' جو اس کے خرچ کے عوض میں ہوگی اور جانور کا دودھ پیا جاسکتا ہے' جب کہ اسے رہن رکھا گیا ہو اور جو شخص سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے اس جانور کا خرچ اس کے ذمے ہوگا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ حَيْثُ حُرِمُوا التَّوْفِيقَ لِإِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بعض لوگ جو معطلہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ محدثین پر اعتراض کرتے ہیں' حالانکہ انہیں اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رکھا گیا

5936 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ

5935- إسناده صحيح على شرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم :هو المعروف بابن راهويه، والشعبي :هو عامر بن شراحيل. وأخرجه الترمذي "1254"في البيوع :باب في الانتفاع بالرهن، وابن ماجة "2440"في الرهون :باب الرهن مركوب ومحلوب، من طرق عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/228و472، والبخاري "2511"و "2512"في الرهن، وابن الجارود "665"، والطحاوي 4/98و99، والدارقطني 3/34، والبيهقي 6/38، والبغوي "2131"من طرق عن زكريا بن أبي زائدة، به. وأخرجه الدارقطني 3/34، والبيهقي 6/38من طرق عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم" :الرهن محلوب ومركوب ."وقفه البيهقي أيضا 6/38على أبي هريرة من طرق عن الأعمش، به.

5936- إسناده صحيح على شرط الشيخين .محمد بن كثير :هو العبدي، وسفيان :هو ابن سعيد الثوري، وإبراهيم :هو ابن يزيد بن قيس النخعي، والأسود :هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه البخاري "2916"في الجهاد :باب ما قيل في درع النبي صلى الله عليه وسلم والقميص في الحرب، والبيهقي 6/36، والبغوي "2129"من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2467"في المغازي :باب وفاة النبي صلى الله عليه وسلم، عنقبيصة بن عقبة، عن سفيان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 6/16، وعبد الرزاق "14094"، وأحمد 6/42و160و230، والبخاري "2200"في البيوع :باب شراء الطعام إلى أجل، و "2251"في السلم :باب الكفيل في السلم، و "2513"في الرهن باب الرهن عند اليهود وغيرهم، ومسلم "1603"في المساقات :باب الرهن :وجوازه في الحضر والسفر، والنسائي 7/288في البيوع :باب الرجل يشتري الطعام إلى أجل يسترهن البائع منه بالثمن رهنا، و 303باب مبايعة أهل الكتاب، وابن ماجة "2436"في الرهون في أوله، وابن الجارود "664"، والبيهقي 6/36، والبغوي "2130"من طرق عن الأعمش، به وسيورده المصنف برقم ."5938"

الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس جو کے تیس صاع کے عوض میں رہن ہوئی تھی۔

ذِكْرُ ثَمَنِ الشَّعِيرِ الَّذِي كَانَ لِلْيَهُودِيِّ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ رَهْنِهِ إِيَّاهُ دِرْعَهُ

اس جو کی قیمت کا تذکرہ جس کے عوض میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ یہودی کے پاس رہن کے طور پر رکھوائی تھی

5937 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ صُبْحٍ، حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَهَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِدِينَارٍ، فَمَا وَجَدَ مَا يَفْتَكُّهَا بِهِ حَتَّى مَاتَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس ایک دینار کے عوض میں رہن رکھوائی تھی اس کے بعد آپ کو اتنی گنجائش نہیں ملی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ادائیگی کو کر کے اسے چھڑوا لیتے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الدِّرْعَ الَّذِي كَانَ عِنْدَ الْيَهُودِيِّ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَلِكَ لِأَجْلِ سَبَبٍ مَعْلُومٍ، فَمِنْ أَجْلِهِ لَمْ يَسْتَرِدَّ دِرْعَهُ مِنْهُ

5937- إسناده صحيح. العباس بن الوليد بن صبح: روى له ابن ماجة، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال البخاري. آدم: هو ابن أبي إياس، وشيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوي. وأخرجه أحمد 3/238، وأبو يعلى "3061"، والبيهقي 6/36 37 من طريق الحسن بن موسى، عن شيبان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/133و208، والبخاري "2069"في البيوع: باب شراء النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة، و "2508"في الرهن: باب في الرهن في الحضر، والترمذي "1215"في البيوع: باب ما جاء في الرخصة في الشراء إلى أجل، وابن ماجة "2437"في الرهون في أوله، والنسائي 7/288في البيوع: باب الرهن في الحضر، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 263، والبيهقي 6/36من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به، مطولاً. وأخرجه أحمد 3/102 من طريق الأعمش، عن أنس. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 278من طريق أبان، عن أنس.

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ زرہ جو نبی اکرم ﷺ نے رہن کے طور پر یہودی کے پاس رکھوائی تھی اس کا معاہدہ ایک متعین مدت کے لیے تھا اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی زرہ اس سے واپس نہیں مانگی تھی

5938 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنُ فِي السَّلَمِ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ: (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى سَنَةٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا تھا کہ اسے ایک سال کے بعد ادائیگی کریں گے آپ ﷺ نے اپنے لوہے کی بنی ہوئی زرہ اس کے پاس رہن رکھوادی تھی۔

5937– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشير بن معاذ العقدي فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. وأخرجه البخاري "2068"في البيوع :باب شراء النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة، و "2096"باب شراء الإمام الحوائج بنفسه، و "2252"في السلم :باب الرهن في السلم، و "2386"في الإستقراض :باب من اشترى بالدين وليس عنده ثمنه، و "2509"في الرهن :باب من رهن درعه، ومسلم "126" "1603"في المساقاة :باب الرهن وجوازه في الحضر والسفر، والبيهقي 6/19من طرق عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم ."5936"

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

7

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

الإحسان في تقريب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

7

— تصنیف —

امام ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

— ترجمہ —

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار ○ لاہور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ______ صحیح ابن حبان

مترجم ______ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ______ ورڈز میکر

باہتمام ______ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ______ اگست 2014ء

سرورق ______ اے ایف ایس ایڈورٹائزرز دمہ
0322-7202212

طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ______ روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان | صفحہ

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِتَنِ

فتنوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

5939 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، وَمَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔''

5940 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

5939- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك، وأبو زرعة :هو ابن عمرو بن جرير وأخرجه الطبراني "2402"عن أبي خليفة، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/69عن أبي الوليد، به .وأخرجه الطيالسي "664"، وابن أبي شيبة 15/30 31، وأحمد 4/358و363و366، والبخاري "121"في العلم :باب الإنصات للعلماء، و "4405"في المغازي :باب حجة الوداع، و "6844"في الديات :باب قول الله تعالى :(وَمَنْ أَحْيَاهَا) ،و "7080"في الفتن :باب "لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بعض"، ومسلم "65"في الإيمان :باب معنى قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" :لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بعض"، والنسائي 7/127 128في تحريم الدم :باب تحريم القتل، وابن ماجة "3942"في الفتن: باب "لا ترجعوا بعدي كفاراً"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 3/194 "، والطبراني "2402"، وابن منده "657"، والبغوي "2550"من طرق عن شعبة، به.وأخرجه ابن شيبة 15/30، وأحمد 4/366، والنسائي 7/128، والطبراني "2277"من طريق عبد الله بن نمير، عن إسماعيل، عن قيس، عن جرير.

5940- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير وهو محمد بن مسلم بن تدرس فقد روى له مسلم، وقد صرح بالتحديث عند أحمد 3/384فانتفت شبهة تدليسه، ابن مهدي :هوعبد الرحمن.وأخرجه أبو يعلى "2154"عن زهير بن حرب، عن عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الاسناد .وأخرجه أحمد 3/366من طريق أبي نعيم ووكيع، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 3/384عن روح، حدثنا بن جريج، أخبرني أبو الزبير، به وفيه" :المسلمون "بدل "المصلون"وأخرجه أحمد 3/313في صفات المنافقين :باب تحريش الشيطان، والترمذي "1937"في البر والصلة :باب في التباغض، وأبو يعلى "2294"، والبغوي "3525"من طريق الأعمش، عن سفيان، عن جابر .ولفظ مسلم ... " :أن يعبده المصلون في جزيرة العرب."وأخرجه أحمد 3/354، وابن أبي عاصم في "السنة"8" "، وابو يعلى "2095"

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا لَمْ يُرِدْ بِهِ الْكُفْرَ الَّذِيْ يُخْرِجُ عَنِ الْمِلَّةِ، وَلٰكِنَّ مَعْنَى هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ الشَّيْءَ اِذَا كَانَ لَهُ اَجْزَاءٌ يُطْلَقُ اسْمُ الْكُلِّ عَلٰى بَعْضِ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ، فَكَمَا اَنَّ الْاِسْلَامَ لَهُ شُعَبٌ، وَيُطْلَقُ اسْمُ الْاِسْلَامِ عَلٰى مُرْتَكِبِ شُعْبَةٍ مِنْهَا لَا بِالْكُلِّيَّةِ، كَذٰلِكَ يُطْلَقُ اسْمُ الْكُفْرِ عَلٰى تَارِكِ شُعْبَةٍ مِنْ شُعَبِ الْاِسْلَامِ لَا الْكُفْرِ كُلِّهِ، وَلِلْاِسْلَامِ وَالْكُفْرِ مُقَدِّمَتَانِ، لَا تُقْبَلُ اَجْزَاءُ الْاِسْلَامِ اِلَّا مِمَّنْ اَتٰى بِمُقَدِّمَتِهِ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْ حُكْمِ الْاِسْلَامِ مَنْ اَتٰى بِجُزْءٍ مِنْ اَجْزَاءِ الْكُفْرِ، اِلَّا مَنْ اَتٰى بِمُقَدِّمَةِ الْكُفْرِ، وَهُوَ الْاِقْرَارُ وَالْمَعْرِفَةُ، وَالْاِنْكَارُ وَالْجَحْدُ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خاموش کروایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا'' اس کے ذریعے وہ کفر مراد نہیں ہے جس کی وجہ سے آدمی اسلام سے نکل جاتا ہے بلکہ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی چیز کے مختلف حصے ہوں' تو ان میں سے بعض اجزاء پر اس پوری چیز کے نام کا اطلاق کیا جاسکتا ہے' جس طرح اسلام کے مختلف شعبے ہیں' تو ان میں سے کسی ایک شعبے کے مرتکب شخص پر بھی لفظ اسلام کا اطلاق کیا جاسکتا ہے یہ لازم نہیں ہے کہ پورے پر ہی اسلام کا اطلاق کیا جائے اسی طرح کفر کا اطلاق اسلام کے کسی ایک شعبے کو ترک کرنے والے پر بھی کیا جاسکتا ہے یہ لازمی نہیں ہے کہ مکمل اسلام کو ترک کرنے والے پر یہ کفر کا اطلاق کیا جائے' تو اسلام اور کفر کے کچھ مقدمات ہیں اسلام کے اجزاء صرف اسی شخص سے قبول کیے جائیں گے جو ان مقدمات کو بجالائے گا اور اسلام کے حکم سے وہی شخص خارج ہوگا' جو کفر کے اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا مرتکب ہوگا ماسوائے اس شخص کے' جو کفر کے مقدمات کو بجالاتا ہے اور وہ اقرار اور معرفت اور انکار اور نافرمانی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَحْرِيشِ الشَّيَاطِيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، عِنْدَ اِيَاسِهَا مِنْهُمْ عَنِ الْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، شیطان جب اس حوالے سے، مسلمانوں سے مایوس ہوگیا، کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں گے' تو وہ مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کرے گا

5941 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اِنَّ اِبْلِيسَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ، وَلٰكِنَّهُ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابلیس اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ نمازی اب اس کی بندگی کریں گے' البتہ وہ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کرے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّعِيْنَ الْمَرْءُ اَحَدًا عَلٰى مَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِ رِضًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص کسی دوسرے کی' کسی ایسے کام کے بارے میں' مدد کرے' جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی نہ پائی جاتی ہو

5942 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِيْ يُعِيْنُ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ كَمَثَلِ بَعِيْرٍ تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ، فَهُوَ يُنْزَعُ مِنْهَا بِذَنَبِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ناحق چیز پر اپنی قوم کی مدد کرتا ہے اس کی مثال ایسے اونٹ کی طرح ہے' جو کسی کنویں میں گر جاتا ہے اور پھر اسے اس کی دم سے پکڑ کر باہر نکالا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّنَاوِلَ الْمَرْءُ اَخَاهُ السَّيْفَ وَهُوَ مَسْلُوْلٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اس طرح تلوار بڑھائے کہ وہ (تلوار) سونتی ہوئی ہو

5941- إسناده حسن .مؤمل وهو ابن أسماعيل البصرى قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك وهو ابن حرب فقدروى له مسلم، وهو صدوق .سفيان :هو الثورى، وعبد الرحمن بن عبد الله :قال أبو حاتم وغيره :سمع من أبيه. وأخرجه أحمد 1/401عن مؤمل، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/401، وأبو داود "5118"في الأدب :باب في العصبية، والبيهقي 10/234من طريق أبي عامر عبد الملك بن عمرو العقدى، عن سفيان، به .وأخرجه أبو داود أيضا "5117"عن النفيلي، عن زهير، عن سماك، عن عبد الرحمن بن عبد الله، عن أبيه قوله.وأخرجه الطيالسي "344"، ومن طريقه البيهقي 10/234عن عمرو بن ثابت وهو ابن هرمز و 10/234من طريق إسرائيل، والرامهرمزي في "أمثال الحديث" ص 105 106من طريق حفص بن جميع، ثلاثتهم عن سماك، به وقد تحرف في الطيالسي :عمرو بن ثابت "إلى" :حمزة بن ثابت "وأخرجه أحمد 1/393،والطيالسي "344"، والبيهقي 10/234عن شعبة، عن سماك بن حرب، عن عبد الرحمن، عن أبيه موقوفاً .وقال شعبة في رواية أحمد :وأحسبه قد رفعه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

5943 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يَّتَعَاطَوْنَ سَيْفًا بَيْنَهُمْ مَسْلُوْلًا، فَقَالَ: اَلَمْ اَزْجُرْكُمْ عَنْ هٰذَا؟ لِيُغْمِدْهُ، ثُمَّ يُنَاوِلْهُ اَخَاهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک دوسرے کے مقابلے میں تلواریں نکالی ہوئی تھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تم لوگوں کو اس چیز سے منع نہیں کیا؟ انہیں میان میں ڈال کر اپنے بھائی سے ملو۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمَلَائِكَةِ مَنْ اَشَارَ بِالْحَدِيْدَةِ اِلٰى اَخِيْهِ

فرشتوں کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ'

جو کسی دھاردار چیز کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے

5944 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُ اَحَدَكُمْ اِذَا اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے اس آدمی پر لعنت کرتے ہیں جو کسی دھاردار چیز کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔''

5943- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير وهو محمد بن مسلم بن تدرس فقد روى له مسلم. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد الشيباني. وأخرجه البزار "3335" عن عمرو بن علي ومحمد بن معمر قالا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جابر. قال الهيثمي في "المجمع: 7/291" "رواه أحمد والبزار، ورجاله ثقات. وانظر الحديث رقم. "5946"

5944- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن مخلد الحنظلي المعروف بابن راهويه، والنضر: هو ابن شميل، وهشام: هو ابن حسان الأزدي القردوسي. ومحمد: هو ابن سيرين. أخرجه أحمد 2/256 و505، ومسلم "2616" في البر والصلة: باب النهي عن الإشارة بالسلام إلى مسلم، والبيهقي في "السنن 8/23"، وفي "الآداب "599" من طريق ابن عون، ومسلم "2616" من طريق أيوب، والترمذي "2162" في الفتن: باب ما جاء في إشارة المسلم إلى أخيه بالسلاح، من طريق خالد الحذاء، ثلاثتهم عن محمد بن سيرين، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي عقب حديث "2162" من طريق أيوب، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة موقوفا. وانظر الحديث رقم. "5947"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا تَلْعَنُ الْمَلَائِكَةُ هٰذَا الْفَاعِلَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے فرشتے ایسا کرنے والے پر لعنت کرتے ہیں

5945 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ، فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: وَوَجَدْتُهُ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ: وَالْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب دو مسلمان ایک دوسرے کے سامنے آئیں اور ان میں کوئی ایک دوسرے کو قتل کر دے تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔''

احمد بن عبدہ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے دوسری جگہ یہ پایا ہے کہ راوی کا نام معلیٰ بن زیاد ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّشِيْرَ الْمُسْلِمُ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی مسلمان اپنے کسی بھائی کی طرف ہتھیار کے ذریعے اشارہ کرے

5946 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ:

5945– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال غير أحمد بن عبدة وهو الضبي فقد روى له مسلم. أيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني، ويونس :هو ابن عبيد، والحسن :هو ابن أبي الحسن البصري. وأخرجه مسلم "15" "2888"في الفتن: باب إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، والنسائي 7/125في تحريم القتل، والبيهقي 8/190من طريق أحمد بن عبدة، عن حماد، عن أيوب ويونس والمعلى بن زياد "وتحرف في النسائي إلى :العلاء بن زياد "عن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/43و51، والبخاري "31"في الإيمان :باب (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا) ، و " 6875"(وَمَنْ أَحْيَاهَا) ، و "7083" في الفتن :باب إذا التقى المسلمان بسيفيهما، وأبو داود "4268"في الفتن :باب في النهي عن القتال في الفتنة، والبيهقي 8/190، والبغوي "2549"من طرق عن حماد بن زيد، به .وزاد أحمد مع أيوب ويونس :المعلى وهشام .وأخرجه مسلم "2888" "15"، وأبو داود "4269"، والنسائي 7/125من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، عن الحسن، به . وأخرجه أحمد 5/46 47، والنسائي 7/125من طريق قتادة، و 7/125من طريق هشام، وأحمد 5/51من طريق المبارك، ثلاثتهم عن الحسن، به . وأخرجه الطيالسي "884"، ومسلم "16" "2888"، والنسائي 7/124، وابن ماجة "3965"في الفتن :باب إذا التقى المسلمان بسيفيهما، من طريق منصور، عن ربعي بن حراش، عن أبي بكرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال" :إذا التقى المسلمان حمل أحدهما على أخيه السلاح، فهما على جرف جهنم، فإذا قتل أحدهما صاحبه، دخلاها جميعاً "لفظ مسلم. وأخرجه أحمد 5/48من طريق مسلم بن أبي بكرة، عن أبيه .وسيأتي رقم ."5981"

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ اَنْ یُّتَعَاطَی السَّیْفُ مَسْلُوْلًا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تلوار سونت کر (ایک دوسرے کے سامنے آیا جائے)

ذِکْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس ایک علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5947 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِیْدٍ السَّعْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمَلَائِکَةَ لَتَلْعَنُ اَحَدَکُمْ اِذَا اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ، وَاِنْ کَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فرشتے اس شخص پر لعنت کرتے ہیں جو کسی دھاردار چیز کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔"

ذِکْرُ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ مِنَ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

ایک دوسری علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5948 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

5946- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير عبد الله بن معاوية الجمحي، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، وقد صرح أبو الزبير بالحديث في الطريق المتقدمة ."5943"وأخرجه الترمذي "2163"في الفتن :باب ما جاء في النهي عن تعاطي السيف المسلول، عن عبد الله بن معاوية، بهذا الإسناد، وقال :حسن غريب من حديث حماد بن سلمة.وأخرجه الطيالسي "1759"، وأحمد 3/300و361، وأبو داود "2588"في الجهاد :باب في النهي أن يتعاطى السيف مسلولا، والحاكم 4/290من طرق عن حماد بن سلمة، به .وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي .وقد تقدم برقم"5943"

5947- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن خشرم، فمن رجال مسلم .عيسى بن يونس :هو ابن أبي إسحاق السبيعي .وقد تقدم برقم 5948."5944"- حديث صحيح ابن أبي السرح وهو محمد بن المتوكل بن أبي السرى قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين .وهو في "صحيفة همام"100" "، و "مصنف عبد الرزاق " ."18679"ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/317، والبخاري "7072"في الفتن :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : "من حمل علينا السلاح فليس منا"، ومسلم؛ "2617"في البر والصلة :باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم، والبيقهي 8/23، والبغوي ."2573"

(متن حدیث): لَا يُشِيرُ اَحَدُكُمْ اِلَى اَخِيهِ بِالسِّلَاحِ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَدِهِ، فَيَقَعُ فِيمَنْ يُّنَاوِلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کے ذریعے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا شاید شیطان اس کے ہاتھ سے اسے گرادے اور وہ ہتھیار دوسرے شخص کو لگ جائے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْخَذْفِ بِالْحَصَى اِرَادَةَ الْاَذَى بِالنَّاسِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ لوگوں کو اذیت پہنچانے کے لیے کنکریاں ماری جائیں

5949 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ، قَالَ: لَا تَخْذِفْ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ، اَوْ قَالَ: كَرِهَ الْخَذْفَ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ، وَلَا يُنْكَاُ بِهٖ عَدُوٌّ، وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ، ثُمَّ رَاٰهُ يَخْذِفُ فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَنْتَ تَخْذِفُ؟ لَا اُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا تم کنکریاں نہ مارو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے سے منع کیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس کے ذریعے کوئی شکار نہیں کیا جاسکتا اس کے ذریعے دشمن کو نہیں مارا جاسکتا اس کے ذریعے صرف دانت توڑا جاسکتا ہے اور آنکھ کو پھوڑا جاسکتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا میں نے تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے اور تم پھر کنکریاں مار رہے ہو۔ میں تم سے اتنے' اتنے عرصے تک کبھی بات نہیں کروں گا۔

5949- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وكهمس :هو ابن الحسن. وأخرجه البخاري "5479" في الذبائح والصيد :باب الحذف والبندقة، والنسائي 8/47 في القسامة :باب دية جنين المرأة، من طريقين عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/86 و5/56، والدارمي 1/117، والبخاري "5479"، ومسلم "54" "1954" في الصيد والذبائح :باب إباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو، والبيهقي 9/248، والبغوي "2574" من طرق عن كهمس، به وأخرجه الطيالسي "914"، وأحمد 5/45، والبخاري "6220" في الأدب :باب النهي عن الخذف، والبيهقي 9/248 من طريق شعبة، وأحمد 5/57 من طريق سعيد، كلاهما عن قتادة، عن عقبة بن صهبان، عن عبد الله بن مغفل. وأخرجه الحاكم 4/283 من طريق علي بن عاصم، عن خالد الحذاء عن الحكم بن الأعرج، عن عبد الله بن مغفل.

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ خَاصَّةِ نَفْسِهِ، وَإِصْلَاحِ عَمَلِهِ عِنْدَ تَغْيِيرِ الْأَمْرِ، وَوُقُوعِ الْفِتَنِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب معاملہ متغیر ہو جائے اور فتنے واقع ہونا شروع ہو جائیں' تو اس وقت وہ صرف اپنا دھیان رکھے اور اپنے عمل کو درست رکھے

5950 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِذَا بَقِيتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ ؟ قَالَ: وَذَاكَ مَا هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ذَاكَ اِذَا مَرِجَتْ اَمَانَاتُهُمْ وَعُهُوْدُهُمْ، وَصَارُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ قَالَ: فَكَيْفَ بِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَعْمَلُ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَتَعْمَلُ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَتَدَعُ عَوَامَّ النَّاسِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تم لوگوں کے چھان میں رہ جاؤ گے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کون لوگ ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ صورت حال اس وقت پیش آئے گی جب ان کی امانتیں اور ان کے عہد اس طرح ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس وقت میں کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وہ کام کرو جسے تم نیکی سمجھتے ہو اور اس بات کو چھوڑ دو جسے تم برا سمجھو اور تم اپنی ذات کے لیے عمل کرو اور لوگوں کو (ان کے حال) پر چھوڑ دو۔

5950- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير العلاء وأبيه وهو عبد الرحمن بن يعقوب الحرفي فمن رجال مسلم .واخرجه الدولابى 2/35 من طريق عمرو بن أبى عمرو، عن العلاء ، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ابى شيبة 15/9 10،وأحمد 2/212،وأبو داود "4343"فى الملاحم :باب الأمر والنهى، من طريق الفضل بن دكين، والحاكم 4/282 283من طريق محمد بن عبيد الطنافسى، كلاهما عن يونس بن أبى إسحاق، عن هلال بن خباب أبى العلاء ، عن عكرمة، عن عبد الله بن عمرو وسقط من المطبوع من ابن ابى شيبة" :عكرمة " وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى .وأخرجه أحمد 2/221، والحاكم 4/435من طريق يعقوب بن عبد الرحمن، وأبو داود "4342"،وابن ماجة "3957"فى الفتن :باب التثبت فى الفتنة، من طريق عبد العزيز بن أبى حازم، كلاهما عن أبى حازم، عن عمارة بن عمرو بن حزم، عن عبد الله بن عمرو .وأخرجه أحمد 2/162عن إسماعيل، عن الحسن، عن عبد الله بن عمرو .وأخرجه 2/220عن حسين بن محمد، عن محمد بن مطرف، عن أبى حازم، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده عبد الله بن عمرو. وأخرجه عبد الرزاق "2074"عن معمر، عن غير واحد منهم، عن الحسن أن النبى صلى الله عليه وسلم قال لبعد الله بن عمرو ....وانظر الحديث الآتى.وأخرجه الطبرانى فى "الكبير "5868" "و "5984"من طريقين، عن أبى حازم، عن سهل بن سعد الساعدى، قال الهيثمى فى "المجمع :7/279 "رواه الطبرانى بإسنادين، ورجال أحدهما ثقات.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس طریقہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ آخری زمانے میں وہ اس طریقہ کار پر عمل پیرا ہو

5951 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): **كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِيتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: وَذَاكَ مَا هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ذَاكَ اِذَا مَرِجَتْ اَمَانَاتُهُمْ وَعُهُوْدُهُمْ، وَصَارُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ قَالَ: فَكَيْفَ تَرٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَعْمَلُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ، وَتَعْمَلُ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَتَدَعُ عَوَامَّ النَّاسِ**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عبداللہ عمرو! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگوں کے چھان میں باقی رہ جاؤ گے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کون لوگ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا اس وقت ہوگا جب ان کی امانات اور ان کے عہد ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے' اور وہ یوں ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے فرمایا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے تم اچھائی سمجھو اسے تم کر لینا اور جسے تم برائی سمجھو اسے نہ کرنا اور تم صرف اپنی ذات کے لیے عمل کرنا اور لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دینا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ آخِرَ الزَّمَانِ عَلَى الْعُمُوْمِ يَكُوْنُ شَرًّا مِنْ اَوَّلِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) آخری زمانہ عمومی طور پر پہلے زمانے سے برا ہوگا

5952 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، بِالرَّيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ، جَبْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ:

5951- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الطبراني في "الأوسط "2797" "عن إبراهيم بن هاشم، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع 7/283 "وقال :رواه الطبراني في "الأوسط "بإسنادين، رجال أحدهما رجال الصحيح.

(متن حدیث):اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ الْحَجَّاجَ، فَقَالَ: اصْبِرُوا، فَاِنَّهُ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ يَوْمٌ اَوْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهُ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے حجاج کی شکایت ان سے کی' تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ صبر سے کام لو کیونکہ تم پر اب جو بھی دن (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو بھی زمانہ آئے گا' تو اس کے بعد والا زمانہ اس سے زیادہ برا ہوگا' یہاں تک کہ تم لوگ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے یہ بات میں نے تمہارے نبی کی زبانی سنی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ خَبَرَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَمْ يُرِدْ بِعُمُوْمِ خِطَابِهٖ عَلَى الْاَحْوَالِ كُلِّهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایات میں یہ مراد نہیں ہے کہ متن کے الفاظ سے ہر طرح کا حال مراد ہو

5953 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5952– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه الطبراني في "الأوسط "2797" "عن إبراهيم بن هاشم، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع 7/283 "وقال :رواه الطبراني في "الأوسط "بإسنادين، رجال أحدهما رجال الصحيح2.حديث صحيح مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ الأصبهاني :لم يرو عن غير أبيه شيئا، ولا يعرف بجرح ولا تعديل .مترجم في "الجرح والتعديل "، 8/53، وأبو عصام بن يزيد :ترجمه المؤلف في "ثقاته 8/520 "وقال :يروى عن الثوري ومالك بن مغول، روى عنه ابنه محمد بن عصام يتفرد ويخالف، وكان صدوقا، حديثه عند الأصبهانيين، وذكره ابن أبي حاتم 7/26، وأبو نعيم في "تاريخ أصبهان 2/138 "فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا، وقد توبعا، ومن فوقهما من رجال الشيخين . وسفيان :هو الثوري.وأخرجه أحمد 3/132و177و179، والبخاري "7068"في الفتن :باب "لا يأتي زمان إلا الذي بعده شر منه "، والترمذي "3307"في الفتن :باب رقم 35، وأبو يعلى "4037"من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى "4036"من طريق مالك بن مغول، عن الزبير بن عدي، به .وأخرجه الطبراني في "المعجم الصغير "528" "، والخطيب في "تاريخه 8/183 "من طريق علي بن عبد العزيز، عن مسلم بن إبراهيم، عن شعبة، عن الزبير بن عدي، به وقال الطبراني :لم يروه عن شعبة إلا مسلم، تفرد به علي 1.محمد بن إبراهيم :وذكره المؤلف في "الثقات 9/39 "فقال :محمد بن إبراهيم أبو شهاب الكناني، ويروي عن عاصم ابن بهدلة، روى عنه مسدد بن مسرهد، وذكره البخاري في "التاريخ الكبير 1/25 "، وابن حاتم 7/185، وقال :سألت أبي عنه، فقال :ليس بمشهور، يكتب حديثه، وباقي رجاله ثقات من رجال البخاري غير عاصم ابن بهدلة، فقد روى له الشيخان مقرونا، وهو صدوق .والدارقطني، وقال أبو حاتم :ليس بالقوي، ومحله الصدق، وقال العجلي :كان معروفا بالحديث صدوقا، وقال ابن عدي :رواياته مستقيمة، قال :والقول فيه ما قال شعبة :إنه لا بأس به .وأخرجه الترمذي "2231"في الفتن :باب ما جاء في المهدي، من طريق سفيان بن عيينة، عن عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، عن أبي هريرة موقوفا .وقال هذا إسناد صحيح.

(متن حدیث):لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا لَيْلَةٌ، لَمَلَكَ فِيهَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر دنیا ختم ہونے میں صرف ایک رات باقی رہ جائے' تو اس میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بادشاہ ضرور بنے گا۔''

5954 - وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، فِيْ عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا لَيْلَةٌ، لَمَلَكَ فِيهَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ (يُوَاطِء) * اسْمُهُ اسْمِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر دنیا ختم ہونے میں ایک رات باقی رہ جائے' تو اس میں میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران ضرور بنے گا' جس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِنْفِرَادِ بِالدِّيْنِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ

فتنوں کے وقوع کے وقت (اپنے) دین کے ہمراہ تنہا ہو جانے کا تذکرہ

5955 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْشَكَ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غُنَيْمَةً يَتْبَعُ بِهَا سَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاضِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰكَذَا أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَلِيفَةَ: سَعَفَ، وَإِنَّمَا هِيَ بِالشِّيْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا جب مسلمان کا سب سے بہتر مال چند بکریاں ہوں گی' جنہیں وہ ساتھ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش نازل ہونے کے مقامات (یعنی

5954– محمد بن إبراهيم :قد توبع، وباقي السند رجاله ثقات غير عاصم، وهو حسن الحديث .وأخرجه الطبراني في "الكبير "10216" "عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/376و377و430و448، وأبو داود "4282" في المهدي، والترمذي "2230"و "2231"في الفتن :باب ما جاء في المهدي، والطبراني في "الصغير"1181" "، وفي "الكبير" "10213"و "10214"و "10215"و "10217"و "10219"و "10220"و "10221"و "10222"و "10223" و "10224"و "10225"و "10226"و "10227"و "10228"و "10229"و"1230"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان " 2/195، والخطيب في "تاريخه 4/388 "من طرق عن عاصم ابن بهدلة، به وهذا سند حسن .وأخرجه الطبراني "10208" و"10218"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان2/195 "، وفي "الحلية 5/75 "من طرق عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. وفي الباب عن علي عند أبي داود "4283"، وأحمد 1/99وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/17و36.

جنگلات) میں چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے بھاگے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوخلیفہ نامی راوی نے یہ لفظ سعف نقل کیا ہے حالانکہ اصل لفظ شین کے ساتھ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَارَّ مِنَ الْفِتَنِ عِنْدَ وُقُوْعِهَا يَكُوْنُ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت فتنوں سے فرار اختیار کرنے والا شخص اس زمانے میں سب سے بہتر ہوگا

5956 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ كُرْزٌ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِهٰذَا الْاِسْلَامِ مِنْ مُنْتَهًى؟ قَالَ: نَعَمْ، مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا مِنْ عَرَبٍ اَوْ عَجَمٍ اَدْخَلَهٗ عَلَيْهِمْ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ تَقَعُ فِتَنٌ كَالظُّلَلِ، قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا، يَضْرِبُ

5955- إسناده صحيح إبراهيم بن بشار وهو الرمادى الحافظ. قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال البخارى. سفيان: هو ابن عيينة، وعبد الله بن عبد الرحمن بن صعصعة: هُوَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صعصعة، ومنهم من يسقط عبد الرحمن من نسبه، ومنهم من ينسبه إلى جده، فيقول: عبد الرحمن بن أبي صعصعة، قال ابن المدينى: وهم ابن عيينة فى نسبه حيث قال: عبد الله بن عبد الرحمن، وقال الشافعى: يشبه أن يكون مالك حفظه، وقال الدارقطنى: لم يختلف على مالك فى تسمية عبد الرحمن بن عبد الله. وأخرجه الحميدى "733"، وأحمد 3/6، وأبو يعلى "983"من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وعند أحمد وأبى يعلى: ابن أبى صعصعة. وأخرجه أحمد 3/30، وابن أبى شيبة 15/10، وابن ماجة "3980"فى الفتن: باب العزلة، من طريق يحيى بن سعيد

5956- إسناده حسن. عبد الواحد بن قيس: روى له ابن ماجة، وهو حسن الحديث، قال ابن عدى: حدَّث عن هـ الأوزاعى بغير حديث، وأرجو أنه لا بأس به، لأن فى رواية الأوزاعى عنه استقامة، وقد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال البخارى غير صحابيه. كرز بن حبيش الخزاعى، كما فى "المسند 3477" أسلم يوم الفتح، وعُمِّرَ عمراً طويلا، وكتب معاوية إلى عامله على مكة: إن كان كرز بن علقمة حياً مره فليوقفكم على معالم الحرم، ففعل، وهى معالمهم إلى الساعة "...طبقات ابن سعد.5/458 " وأخرجه أحمد 3/477، والبزار "3355"، وابن الأثير فى "أسد الغابة 4/46 "ى 9من طرق عن الأوزاعى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى "1290"، والحميدى "5749"، وابن أبى شيبة 15/13، وأحمد 3/477، والبزار "3353"، والطبرانى "443"/19، والحاكم مختصراً 1/34من طريق سفيان بن عيينة، وعبد الرزاق "20747"، والطبرانى "442"/19، والحاكم 1/34و4/455، والبغوى "4235"من طريق معمر، والطبرانى "444"/19من طريق عبد الرحمن بن خالد بن مسافر، و "445"من طريق معاوية بن يحيى، "446"من طريق عقيل، والبزار "3354"من طريق سفيان بن حسن، ستتهم عن الزهرى، عن عروة، به. وزاد سفيان عند أحمد ابن أبى شيبة والحميدى: قال الزهرى: والأسود: الحية إذا أرادة أن تنهش تنتصب هكذا ورفع الحميدى يده ثم تنصب. لفظ الحميدى.

بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، فَخَيْرُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ مُؤْمِنٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، يَتَّقِي اللّٰهَ، وَيَذَرُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

حضرت کرز خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس اسلام کا کچھ اختتام ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ عربوں اور عجمیوں میں سے جس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے گا اسے اسلام میں داخل کرے گا۔ اس دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تاریکیوں کی طرح کے فتنے آئیں گے۔ اس شخص نے عرض کی: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (ایسا نہیں ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (ایسا ہی ہوگا) اور تم لوگ دوبارہ اس میں ایسی صورت حال کا شکار ہو جاؤ گے کہ سانپوں کی طرح پھن پھیلا لو گے اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو گے اس زمانے میں سب سے بہتر شخص وہ مومن ہوگا' جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوگا اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے گا۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُتَعَبِّدَ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ ثَوَابَ الْهِجْرَةِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا فتنوں کے وقوع کے وقت عبادت گزار شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کا ثواب عطا کرنے کا تذکرہ

5957 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَسَّامٍ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ اِلَيَّ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

5957– إسناده قوی .مستلم بن سعيد الثقفی :روى له الأربعة، قليل الحديث .قال أحمد :شيخ ثقة من أهل واسط، وقال ابن معين :صويلح، وقال النسائي :ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/27، وابن أبي شيبة "19146"ومن طريقه الطبراني "492"/20، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وقد تصحف "مستلم "عند أحمد وابن أبي شيبة إلى "مسلم"، وعند الطبراني إلى "مسلمة "كما سقط من إسناد الطبراني منصور بن زاذان. وأخرجه الطيالسي "932"، وأحمد 5/25، ومسلم "2948"في الفتن :باب فضل العبادة في الهرج، والترمذي "2201" في الفتن :باب ما جاء في الهرج والعبادة فيه، وابن ماجة "3985"في الفتن :باب الوقوف عند الشبهات، والطبراني "488"/20 و"489"و "490"و "491"من طرق عن معلى بن زياد، و "493"من طريق سليمان التقفي، و "494"من طريق الأعمش، ثلاثتهم عن معاوية بن قرة، به .ولفظ أحمد 5/25، والطبراني " :"489"العمل في الهرج كهجرة إليّ"

"فتنے کے دنوں میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہوگا۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الِاعْتِزَالَ فِي الْفِتَنِ يَجِبُ أَنْ يَلْزَمَهُ الْمَرْءُ دُونَ الْوَثْبَةِ إِلَى كُلِّ هَيْعَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ فتنوں کے زمانے میں آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ گوشہ نشینی اختیار کرے نہ کہ فتنے والی جگہ کی طرف جائے

5958 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ، يَتْبَعُ شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جب مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی، جنہیں وہ ساتھ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور جنگلات میں چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے بھاگے گا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ اخْتِلَاطَ الْفِتَنِ بِالْمَرْءِ يَكُونُ عَلَى حَسَبِ اسْتِشْرَافِهِ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنہ آدمی کے ساتھ اسی حساب سے ملے گا جس حساب سے آدمی اس کی طرف جھانکے گا

5959 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

5959- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية، وعبد الرحمن بن إسحاق، فمن رجال مسلم .خالد بن عبد الله :هو الواسطي الطحان، وأبو سلمة :هو ابن عبد الرحمن .وأخرجه أحمد 2/282، والبخاري "3601"في المناقب :باب علامات النبوة قبل الإسلام، و "7082"في الفتن :باب تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم، ومسلم "10" "2886"في الفتن :باب نزول الفتن كمواقع القطر، والبغوي "4229"من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي "2344"، والبخاري "7081"، ومسلم "12" "2886"، والبيهقي 8/190من طريق إبرهيم بن سعيد بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هريرة، ولفظهم غير البخاري " :تكون فتنة النائم فيها خير من اليقظان، واليقظان فيها خير من القائم، والقائم فيها خير من الساعي، فمن وجد ملجأ أو معاذاً فليستعذ "وأخرجه البخاري "3601"و"7081"، ومسلم "10" "2886"من طريق صالح بن كيسان، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة.

وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَتَكُوْنُ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ، الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، مَنِ اسْتَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب ایسے فتنے آئیں گے جو گرمی کی ہواؤں کی طرح ہوں گے ان میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا' جو شخص ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا یہ اسے اپنی طرف کھینچ لیں گے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ الْعُزْلَةَ وَالسُّكُوْنَ، وَاِنْ اَتَتِ الْفِتْنَةُ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے واقع ہونے کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تنہائی اور سکون اختیار کرے اگرچہ فتنہ اس تک آپہنچے

5960 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ تَفْعَلُ اِذَا جَاعَ النَّاسُ حَتّٰى لَا تَسْتَطِيْعَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ ؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَعَفَّفْ ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيْفِ ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَصْبِرُ ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اقْتَتَلَ النَّاسُ حَتّٰى يَغْرَقَ حَجَرُ الزَّيْتِ ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَاْتِيْ مَنْ اَنْتَ فِيْهِ ، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَتٰى عَلَيَّ؟ قَالَ: تَدْخُلُ بَيْتَكَ ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَتٰى عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَاَلْقِ طَائِفَةَ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهِ ، فَقُلْتُ: اَفَلَا اَحْمِلُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: اِذًا تَشْرَكُهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب لوگوں میں بھوک عام ہوگی' یہاں تک کہ تم اس بات کی استطاعت بھی نہیں رکھو گے کہ اپنے بچھونے سے اٹھ کر مسجد تک جاسکو۔

5960- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة وعبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم .عبد الله :هو ابن المبارك، وأبو عمران الجوني :هو عبد الملك بن حبيب .وأخرجه الحاكم 4/423 424من طريق سعيد بن هبيرةوأخرجه عبد الرزاق "20729"ومن طريقه الحاكم 2/156 157، و4/423، والبغوى "4220"عن معمر، أحمد 5/163وفيه زيادة في أوله، وابن أبي شيبة 15/12مختصراً عن عبد العزيز بن عبد الصمد العمي، والبيهقي 8/191من طريق شعبة، وأحمد 5/149من طريق مرحوم بن عبد العزيز وسيأتي عند المؤلف برقم "6650" أربعتهم عن أبي عمران الجوني، به.وأخرجه الطيالسي "459"، وأبو داود "4261"في الفتن والملاحم :باب في النهي عن السعي في الفتنة، وابن ماجة "3958" في الفتن :باب التثبت في الفتنة، والحاكم 4/324، والبيهقي 8/191و 269من طرق عن حماد بن زيد، عن أبي ذر، وقال أبو داود :لم يذكر المشعث في هذا الحديث غير حماد بن زيد.

میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بچنے کی کوشش کرنا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب لوگ مر جائیں گے' یہاں تک کہ گھر (یعنی قبر کی جگہ) خادم کے عوض میں ملے گی' ہوگا۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبر سے کام لینا پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس وقت تم کیا کرو گے جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں گے' یہاں تک کہ حجر زیت کا مقام (خون میں) ڈوب جائے گا میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس جگہ پر رہنا جہاں تم رہتے ہو (یعنی باہر نہ نکلنا) میں نے عرض کی: آپ ﷺ کی کیا رائے ہے اگر وہ پھر بھی مجھ تک پہنچ جائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر کے اندر چلے جانا۔ میں نے عرض کی: اگر وہ پھر میرے تک پہنچ گئے' تو آپ ﷺ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہیں پریشان کر دے گی' تو تم اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا وہ شخص تمہارے اور اپنے گناہ کا بوجھ اٹھائے گا۔ میں نے عرض کی: کیا میں اس پر ہتھیار نہ اٹھاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں تم بھی اس کے برابر ہو جاؤ گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ عَلَى الْمَرْءِ مَحَبَّةُ غَيْرِهٖ مَا يُحِبُّهُ لِنَفْسِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دوسروں کے لیے بھی وہی بات پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے

5961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَمِنَّا مَنْ يَّنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ مَجْشَرِهٖ، وَمِنَّا مَنْ يُّصْلِحُ خِبَاءَهٗ، اِذْ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعْنَا، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ قَبْلِيْ نَبِيٌّ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُ اَنَّهٗ شَرٌّ لَهُمْ، وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا، وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ، فَتَجِيْءُ فِتْنَةُ الْمُؤْمِنِ، فَيَقُوْلُ: هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ، ثُمَّ تَجِيْءُ فَيَقُوْلُ: هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ، ثُمَّ

5961- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن عبد رب الكعبة، فمن رجال مسلم محمد بن كثير: هو العبدي، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه ابن أبي شيبة 15/5 76، وأحمد مختصراً ومطولاً 2/161 و191، ومسلم "1844" "46" في الإمارة: باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، وأبو داود مختصراً "4248" في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، والنسائي 7/152 154 في البيعة: ذكر من بايع الإمام وأعطاه بصفقة يده وثمرة قلبه، وابن ماجة "3956" في الفتن: باب ما يكون من الفتن من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1844" "47" من طريق عبد الله بن أبي السفر، عن عامر، عن عبد الرحمن بن عبد رب الكعبة، عن ابن عمرو.

تَنْكَشِفُ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى اِلَيْهِ، وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ، يَاْمُرُنَا اَنْ نَاْكُلَ اَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ، وَنُهَرِيقُ دِمَاءَ نَا، وَقَالَ اللّٰهُ: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَاْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) (النساء : 29) ، وَقَالَ: (وَلَا تَقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ) (النساء : 29) قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: اَطِعْهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَاعْصِهِ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے سائے میں یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے ہم میں سے کچھ لوگ تیراندازی کر رہے تھے کچھ لوگ جانوروں کو چرا رہے تھے اور کچھ لوگ خیمے ٹھیک کر رہے تھے اسی دوران یہ اعلان کیا گیا نماز ہونے لگی ہے ہم لوگ اکٹھے ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے جو بھی نبی تھا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم تھی کہ وہ نبی اپنی امت کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے جو ان کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور ان لوگوں کو ان چیزوں سے ڈرائے جن کے بارے میں وہ یہ جانتا ہے کہ یہ ان کے حق میں برے ہوں گے جہاں تک اس امت کا تعلق ہے' تو اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں ہے اور اس کے آخری حصے میں آزمائشیں ہوں گی مومن کے پاس ایک آزمائش آئے گی' تو وہ یہ کہے گا میں اس میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا پھر دوسری آئے گی' تو یہ کہے گا اس میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں پھر وہ بھی ختم ہو جائے گی' تو تم میں سے جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اسے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے اس کی موت ایسے عالم میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے' جس کے بارے میں وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جائے جو شخص کسی حکمران کے ہاتھ پر بیعت کر لے اور اپنا ہاتھ اور اپنی ذہنی آمادگی اس کو دیدے' تو اسے جہاں تک ہو سکے' اس حکمران کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: یہ آپ کے چچا زاد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' تو ہمیں یہ کہتے ہیں: ہم اپنے (یعنی ایک دوسرے کے) اموال ناحق طور پر کھائیں اور خون بہائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

''اے ایمان والو! ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر نہ کھاؤ۔''

اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

''تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔''

راوی کہتے ہیں: وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہے پھر انہوں نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے معاملے میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے معاملے میں اس کی بات نہ مانو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ الْفِتَنِ اَنْ يَّكُوْنَ مَقْتُوْلًا لَا قَاتِلًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مقتول ہو قاتل نہ ہو

5962 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَفِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، كَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوْا بِسُيُوْفِكُمُ الْحِجَارَةَ، فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ بَيْتَهُ، فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت سے پہلے کچھ فتنے یوں ہوں گے جس طرح تاریک رات کے ٹکڑے ہوتے ہیں ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو شام کے وقت کافر ہو جائے گا شام کے وقت مومن ہوگا' تو صبح کے وقت کافر ہوگا اس وقت میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا تم اپنی کمانیں توڑ دینا اپنے تانت (یعنی جسے کمان پر باندھا جاتا ہے) کاٹ دینا اپنی تلواریں پتھروں پر مار دینا اگر کسی شخص کے گھر میں اسے (قتل کرنے کے لیے) کوئی داخل ہو جائے' تو اسے آدم کے دو بیٹوں میں سے بہتر والے کی مانند ہو جانا چاہئے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدُّعَاةَ اِلَى الْفِتَنِ عِنْدَ وُقُوْعِهَا، اِنَّمَا هُمُ الدُّعَاةُ اِلَى النَّارِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت فتنوں کی طرف دعوت دینے والے لوگ دراصل جہنم کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے' ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5963 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ:

5962– حديث صحيح. جعفر بن مهران السباك: ذكره المؤلف في "ثقاته 8/160 " 161، وروى عنه جمع، وقد توبع، وباقي رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن ثروان، وهزيل بن شرحبيل، فمن رجال البخاري. وأخرجه أبو داود "4259" في الفتن: باب في النهي عن السعي في الفتنة، وابن ماجة "3961" في الفتن: باب التثبت في الفتنة، والبيهقي 8/191 من طريقين عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/416 من طريق عبد الصمد، و4/408، وابن أبي شيبة 15/12، والترمذي "2204" في الفتن: باب ما جاء في اتخاذ سيف من خشب في الفتنة، من طريق همام مختصراً، كلاهما عن محمد بن جحادة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب صحيح. وأخرجه أبو داود "4262"، والحاكم 4/440 من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، عن عاصم الأحول، عن أبي كبشة، عن أبي موسى

(متن حدیث): اَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ، فَقَالَ: مِمَّنِ الْقَوْمُ؟ فَقُلْنَا: بَنُو لَيْثٍ، فَسَأَلْنَاهُ وَسَأَلَنَا، وَقَالُوا: اِنَّا اَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ اَبِي مُوسَى قَافِلِينَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ، قَالَ: وَغَلَتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ، قَالَ: فَاسْتَاْذَنْتُ اَنَا وَصَاحِبِي اَبَا مُوسٰى، فَاَذِنَ لَنَا، فَقَدِمْنَا الْكُوفَةَ بَاكِرًا مِنَ النَّهَارِ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: اِنِّي دَاخِلٌ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا قَامَتِ السُّوقُ خَرَجْتُ اِلَيْكَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا اَنَا بِحَلْقَةٍ كَاَنَّمَا قُطِعَتْ رُءُ وْسُهُمْ، يَسْتَمِعُوْنَ اِلٰى حَدِيْثِ رَجُلٍ، قَالَ: فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ اِلٰى جَنْبِي، فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اَبَصْرِيٌّ اَنْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ اَنَّكَ لَوْ كُنْتَ كُوفِيًّا لَمْ تَسْاَلْ عَنْ هٰذَا، هٰذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، وَعَرَفْتُ اَنَّ الْخَيْرَ لَمْ يَسْبِقْنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ فَقَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ، يَقُوْلُهَا لِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ وَّشَرٌّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ مَا هِيَ؟ قَالَ: لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ، فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْرِ خَشَبَةٍ يَّابِسَةٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ الْيَشْكُرِيُّ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ *

نصر بن عاصم لیثی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بنولیث کے کچھ افراد یشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا آپ کا تعلق کون سے قبیلے سے ہے ہم نے جواب دیا: بنولیث سے ہم نے ان سے دریافت کیا انہوں نے ہم سے

5963- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير اليشكرى واسمه سبيع بن خالد وأخطأ المؤلف هنا فسماه سليمان فقد روى له أبو داود، وهو ثقة، وثقه ابن حبان والعجلى، وروى عنه جمع. وأخرجه أحمد 5/386 387، وأبو داود "4246"في الفتن :باب ذكر الفتن ودلائلها وابن أبي شيبة :15/9و 17من طرق، عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد .وسقط من ابن أبي شيبة " :15/9اليشكرى "فيستدرك.وأخرجه عبد الرزاق "20711"، ومن طريقه أحمد 5/403، وأبو داود "4245"، والبغوى "4219"عن معمر، "4244"عن أبي عوانة، كلاهما عن قتادة، عن نصر بن عاصم الليثى، به بغير هذا اللفظ، وبزيادة فى آخره. وأخرجه أحمد 5/403، وابن أبي شيبة 15/8، وأبو داود "4247"من طريق صخر بن بدر العجلى كسابعه، وأحمد 5/406من طريق على بن زيد مختصراً، كلاهما عن اليشكرى، عن حذيفة. وأخرجه البخارى "3606"فى المناقب :باب علامات النبوة فى الإسلام، و "7084"فى الفتن :باب كيف الأمر إذا لم يكن جماعة، ومسلم "1847"و "51"فى الإمارة :باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفى كل حال، والبيهقى فى "السنن8/190 "، وفى "الدلائل6/490 "، والبغوى "4222"من طرق عن الوليد بن مسلم، عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، عن بسر بن عبيد الله الحضرمى، عن أبي إدريس الخولانى، عن حذيفة بغير هذا اللفظ .وأخرجه الحاكم 4/432من طريق من طريق صالح بن رستم، عن حميد بن هلال، عن عبد الرحمن بن قرط، عن حذيفة، وصححه

سوالات کیے لوگوں نے بتایا: ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ ہم آپ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے بارے میں دریافت کریں' تو انہوں نے بتایا ہم لوگ کسی جنگ سے واپس آ رہے تھے ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے بتایا کوفہ میں جانور مہنگے ہوگئے۔ پھر میں نے اور میرے ساتھی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی انہوں نے ہمیں اجازت دی' تو ہم دن کے ابتدائی حصے میں کوفہ آگئے میں نے اپنے ساتھی سے کہا میں مسجد میں جاتا ہوں جب بازار شروع ہونے کا وقت ہوگا' تو میں تمہارے پاس آجاؤں گا میں مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں ایک حلقہ موجود تھا ان لوگوں کے سر بالکل ساکت تھے وہ لوگ ایک شخص کی بات سن رہے تھے۔ راوی کہتا ہے میں آیا اور ان کے پاس آکر کھڑا ہوگیا پھر ایک اور شخص آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہوگیا میں نے اس شخص سے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ اس نے دریافت کیا: کیا تم بصرہ کے رہنے والے ہو میں نے جواب دیا: جی ہاں اس نے کہا: مجھے اندازہ ہوگیا تھا کیونکہ اگر تم کوفہ کے رہنے والے ہوتے' تو تم ان صاحب کے بارے میں سوال نہ کرتے یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں) میں ان کے اور قریب ہوگیا' تو میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خرابیوں کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا مجھے اس بات کا پتہ تھا کہ بھلائی مجھ سے آگے نہیں نکلے گی میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ تم کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے تین مرتبہ ارشاد فرمائی میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آزمائش اور برائی ہوگی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس برائی کے بعد کوئی بھلائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدنۃ علی دخن میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہدنۃ علی دخن سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے دل دوبارہ اس کیفیت پر واپس نہیں جائیں گے جس پر وہ پہلے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو۔ اس میں موجود احکام کی پیروی کرو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی آزمائش ہوگی جو اندھا اور گونگا کردے گی اس فتنے پر وہ لوگ موجود ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے اے حذیفہ اگر تم ایسی حالت میں مرتے ہو کہ تم نے کسی خشک لکڑی کے تنے کو دانتوں میں پکڑا ہوا ہے' تو یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی ایک شخص کی پیروی کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یشکری نامی راوی کا نام سلیمان ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِمَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يَاْمُرْهُ بِمَعْصِيَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس وقت کے حاکم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے جب تک وہ حاکم اسے کسی گناہ کے بارے میں حکم نہ دے

5964 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَدِمَ اَبُوْ ذَرٍّ عَلٰى عُثْمَانَ مِنَ الشَّامِ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، افْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى يَدْخُلَ النَّاسُ، اَتَحْسِبُنِيْ مِنْ قَوْمٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ؟ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهِ؟ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَوْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَقْعُدَ لَمَا قُمْتُ، وَلَوْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَكُوْنَ قَائِمًا لَقُمْتُ مَا اَمْكَنَتْنِيْ رِجْلَايَ، وَلَوْ رَبَطْتَنِيْ عَلٰى بَعِيْرٍ لَمْ اُطْلِقْ نَفْسِيْ حَتّٰى تَكُوْنَ اَنْتَ الَّذِيْ تُطْلِقُنِيْ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَهُ اَنْ يَّاْتِيَ الرَّبَذَةَ، فَاَذِنَ لَهُ فَاَتَاهَا، فَاِذَا عَبْدٌ يَؤُمُّهُمْ، فَقَالُوْا: اَبُوْ ذَرٍّ فَنَكَصَ الْعَبْدُ، فَقِيْلَ لَهُ: تَقَدَّمْ، فَقَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ، وَلَوْ لِعَبْدٍ حَبَشِيٍّ مُجَدَّعِ الْاَطْرَافِ، وَاِذَا صَنَعْتُ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا، ثُمَّ انْظُرْ جِيْرَانَكَ فَاَنِلْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ، وَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَتَيْتَ الْاِمَامَ وَقَدْ صَلّٰى كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ، وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ نَافِلَةٌ

عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ شام سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے آئے انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ دروازہ کھولیے تاکہ لوگ اندر آجائیں کیا آپ مجھے ایسے لوگوں سے روک رہے ہیں جو قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے پھر وہ اس میں دوبارہ نہیں آئیں گے' جب تک تیر کمان کی طرف واپس نہیں آتا یہ ساری مخلوق کے سب سے برے فرد ہوں گے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر آپ مجھے بیٹھنے کا حکم دیں' تو میں کھڑا نہیں رہوں گا اور اگر آپ مجھے کھڑا رہنے کا حکم دیں' تو میں کھڑا ہو جاؤں گا' جب تک میرے پاؤں میرا ساتھ دیں گے' اور اگر آپ مجھے کسی

5964- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن أبي شيبة 15/306، مسلم "1067"في الزكاة :باب الخوارج شر الخلق الخليقة، وابن ماجة "170"في المقدمة : باب في ذكر الخوارج، من طريق سليمان بن المغيرة، وأحمد 5/176من طريق شعبة، كلاهما عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي، أوسيكون بعدى قوم يقرؤون القرآن، لا يجاوز حلاقيمهم، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الخلق والخليقة ."وقد تقدم القسم الأخير من الحديث برقم "1719"و"1720"

اونٹ کے ساتھ باندھ دیں' تو میں خود کو کھولنے کی کوشش نہیں کروں گا' جب تک آپ خود مجھے نہیں کھولتے پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت لی کہ وہ ربذہ چلے جائیں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دیدی وہ وہاں آ گئے وہاں ایک غلام ان لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا لوگوں نے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' تو غلام نے سر جھکا لیا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ آگے بڑھیے (اور نماز پڑھائیے)' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی ہے یہ کہ میں اطاعت و فرمانبرداری کروں خواہ کوئی ایسا حبشی حکمران ہو' جس کے ناک اور کان کٹے ہوئے ہوں دوسرا یہ کہ جب میں شوربا بناؤں' تو اس میں پانی زیادہ ڈال دوں اور پھر اس بات کا جائزہ لوں کہ میرے پڑوسیوں میں سے کسے بھیجا جا سکتا ہے اور (تیسری بات یہ کہ) نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنا پھر اگر تم امام کے پاس آ ؤ اور وہ تم سے پہلے نماز پڑھ چکے ہوں' تو تم اپنی نماز کو محفوظ کر چکے تھے ورنہ یہ نماز تمہارے لیے نفل شمار ہوگی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ كَسْرَ سَيْفِهِ، ثُمَّ الِاعْتِزَالَ عَنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی تلوار کو توڑ دے اور پھر فتنوں سے الگ تھلگ ہو جائے

5965 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ، قَالَ حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ يَكُوْنُ الْمُضْطَجِعُ فِيْهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ، وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِىْ، وَالْمَاشِىْ خَيْرًا مِنَ السَّاعِىْ، قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَاْمُرُنِىْ؟ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَىْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، فَلْيَعْمِدْ اِلٰى سَيْفِهِ، فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلٰى صَخْرَةٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاةَ

✿✿ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب ایسے فتنے ہوں گے جن میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (اس طرح کی صورت حال میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس چلا جائے جس شخص کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے پاس چلا

5965- إسناده على شرط مسلم، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة 15/7"، ومن طريقه أخرجه مسلم "2887" في الفتن: باب نزول الفتن كمواقع القطر. وأخرجه أحمد 5/39، 40، ومسلم "2887"، وأبو داود "4256" في الفتن: باب النهي عن السعي في الفتنة، من طرق عن وكيع، به. وأخرجه أحمد 5/48، ومسلم "2887"، والحاكم 4/440، 441، والبيهقي 8/190 من طرق عن عثمان الشحام

جائے جس شخص کی زمین ہو وہ اپنی زمین کے ساتھ مصروف ہو جائے جس شخص کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو وہ اپنی تلوار کی طرف جائے اور پھر اس کی دھار کو پتھر پر مار کر (اپنی تلوار کو بے کار کر دے) پھر جہاں تک اس سے ہو سکے وہ نجات حاصل کرنے کی کوشش کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ، وَالصِّيَامَ، وَالصَّدَقَةَ تُكَفِّرُ آثَامَ الْفِتَنِ عَمَّنْ وَصَفْنَا نَعْتَهُ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نماز، روزہ اور صدقہ کرنا اس شخص کی طرف سے فتنوں کے ان گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں کہ فتنوں کے بارے میں، جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

5966 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا، قَالَ: اِنَّكَ لَجَدِيرٌ، اَوْ لَجَرِيءٌ، فَكَيْفَ قَالَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي نَفْسِهِ وَاَهْلِهِ، وَمَالِهِ، وَوَلَدِهِ، وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالصَّلَاةُ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا اُرِيدُ، اِنَّمَا اُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، فَقُلْتُ: وَمَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذٰلِكَ اَحْرَى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا، قَالَ: قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، اِنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا حَدِيثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيطِ، قَالَ: فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ، فَسَاَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے دریافت کیا آپ میں سے کس کو فتنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے میں نے جواب دیا: مجھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ

5966- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري، يحيىٰ :هو ابن سعيد القطان، وشقيق :هو ابن سلمة أبو وائل. وأخرجه أحمد 5/401 402، والبخاري "1435"في الزكاة :باب الصدقة تكفر الخطيئة، و "3586"في المناقب :باب علامات النبوة في الإسلام، "7096"في الفتن :باب الفتنة :باب الفتنة التي تموج كموج البحر، ومسلم "144"ص 2218في الفتن :باب في الفتنة التي تموج كمج البحر، والترمذي "2258"في الفتن: باب 71، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة3/38 "، وابن ماجة "3955"في الفتن :باب ما يكون من الفتن، من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطيالسي "408"، والبخاري "1895"في الصوم :باب الصوم كفارة، ومسلم "144"ص 2218، والترمذي "2258"من طرق عن شقيق بن سلمة، به وأخرجه عبد الرزاق "20752"عن معمر، عن قتادة وسليمان التيمي، عن حذيفة. وأخرجه بغير هذه السياق أحمد 5/386و405،ومسلم "144"في الإيمان :باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريباً، والطبراني في "الكبير"3024" "، والبغوي "4218"من طرق عن ربعي بن حراش، عن حذيفة.

اس لائق ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی کی آزمائش' اس کی اپنی ذات کے بارے میں اس کے اہل خانہ کے بارے میں اس کے مال میں اس کی اولاد میں اور اس کے پڑوسی کے بارے میں ہوتی ہے روزہ رکھنا، صدقہ کرنا، نماز پڑھنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا اس کا کفارہ بنتے ہیں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ مراد نہیں لے رہا میری مراد وہ فتنہ ہے' جو سمندر کی لہروں کی طرح ہوگا میں نے کہا: اے امیر المومنین آپ کا اس کے ساتھ کیا واسطہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس دروازے کو توڑا جائے گا یا کھول دیا جائے گا' تو میں نے کہا: جی نہیں اسے توڑا جائے گا اور پھر وہ اس لائق ہوگا کہ وہ دوبارہ کبھی بند نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات جانتے تھے کہ دروازے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں جس طرح وہ یہ بات جانتے تھے کہ کل سے پہلے رات آئے گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی جس میں غلط بیان ہو۔

راوی کہتے ہیں: ہمیں ان سے یہ پوچھنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ دروازے سے مراد کیا ہے' تو ہم نے مسروق سے کہا کہ تم ان سے دریافت کرو مسروق نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا (دروازے سے مراد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النِّسَاءَ مِنْ اَخْوَفِ مَا كَانَ يَتَخَوَّفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُنَّ عَلٰى اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنی امت کے حوالے سے جن چیزوں کا اندیشہ تھا ان میں سب سے زیادہ اندیشہ خواتین کے بارے میں تھا

5967 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5967– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار، فمن رجال مسلم سفيان :هو ابن عيينة، وأبو عثمان :هو عبد الرحمن بن مل النهدي. وأخرجه مسلم "2740"، في الذكر والدعاء :باب أكثر أهل الجنة الفقراء، والطبراني في "الكبير "416" "من طرقين عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20608"، وأحمد 5/200و210، والبخاري "5096"في النكاح :باب ما يتقى من شؤم المرأة، ومسلم "2740"و"2741"، والترمذي "2780"في الادب :باب ما جاء في تحذير فتنة النساء، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 1/49 " 50، وابن ماجة "3998" في الفتنة :باب فتنة النساء، والطبراني "415"و "417"و "418"و "419"و"420"، والبيهقي 7/91، والبغوي "2242"، والقضاعي "784" و "786"و "787"من طرق عن سليمان التيمي، به . وأخرجه القضاعي "785"من طريق مندل بن علي، عن عاصم، عن أبي عثمان النهدي، به وانظر "5969"و."5970"

سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مردوں کے لیے خواتین سے زیادہ نقصان دہ ہو۔''

ذِكْرُ بَعْضِ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ يَكُوْنُ عَامَّةُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

اس ایک سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے عام طور پر خواتین سے متعلق فتنہ ہوتا ہے

5968 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَحْمَرَيْنِ: الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو سرخ چیزوں کی وجہ سے خواتین کی بربادی ہے سونا اور معصفر (زرد کپڑا یا کوئی اور چیز)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فِتْنَةَ النِّسَاءِ مِنْ اَعْظَمِ مَا كَانَ يَخَافُهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ خواتین کا فتنہ وہ فتنہ ہے' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے حوالے سے سب سے بڑا اندیشہ تھا

5969 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِیُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَةَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ

5968– إسناده حسن. محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ قد أخرج له البخاری مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقی رجاله ثقات علی شرط الشيخين. وعباد بن عباد: هو ابن حبيب بن المهلب بن أبی صفرة، ثقة روی له الجماعة، ووهم المناوی فی "فيض القدير 6/368" فظنه عباد بن عباد الأرسوفی الذی قال فيه ابن حبان: يأتی بالمناكير، فضعف الحديث بسببه. والحديث ذكره السيوطی فی "الجامع الصغير"، ونسبه للبيهقی فی "الشعب". وفی الباب عن عزة الأشجعية أخرجه أبو نعيم فی "الصحابة" كما فی "زهر الفردوس 4/159:" حدثنا الحسن بن منصور الحمصی، حدثنا الوليد بن مروان، حدثنا جنادة بن مروان، عن أشعث بن سوار، عن منصور عن أبی حازم، عن مولاته غزة الأشجعية رفعته وهذا سند ضعيف. وذكره ابن الأثير فی "أسد الغابة 1/195"، وابن عبد البر فی كتابه "الإستيعاب 4/353" فقالا: روی لأشعث بن سوار، عن منصور،

5969– حديث صحيح. محمد بن يوسف الزبيدی: روی عنه جميع كثير، وكان صاحبا لأبی قرة، قال عنه الحافظ فی "التقريب" "صدوق، وذكره ابن أبی حاتم 8/121 فلم يذكر فی جرحا ولا تعديلاً، ومن فوقع من رجال الشيخين غير أبی قرة، واسمه موسی بن طارق روی له النسائی، وهو ثقة، والحديث مكرر "5967" وانظر ما بعده.

النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَرَكْتُ بَعْدِىْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں چھوڑ رہا جو مردوں کے لیے خواتین سے زیادہ نقصان دہ ہو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ فِتْنَةَ النِّسَاءِ مِنْ اَخْوَفِ مَا يُخَافُ مِنَ الْفِتَنِ عَلَى الرِّجَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ مردوں پر جو فتنے وارد ہوں گے ان میں سب سے زیادہ اندیشہ خواتین کے فتنوں کے بارے میں ہے

5970 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَرَكْتُ بَعْدِىْ فِتْنَةً اَخْوَفَ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں چھوڑ رہا جو مردوں کے لیے خواتین سے زیادہ قابل تشویش ہو۔''

5970- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ماقبله.

كِتَابُ الْجِنَايَاتِ

کتاب! جنایات کے بارے میں روایات

5971 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُهُ اَنْ يُسَارَّهُ، فَسَارَّهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فَجَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامِهِ وَقَالَ: اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ، قَالَ: اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ، قَالَ: اَلَيْسَ يُصَلِّي؟ قَالَ: بَلٰى، وَلَا صَلَاةَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ نُهِيتُ عَنْهُمْ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اسی دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی میں بات کرنا چاہتا ہے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی میں یہ بات چیت کی کہ وہ منافقین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں دریافت کیا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اس شخص نے عرض کی: جی ہاں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' لیکن اس کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے عرض کی: جی ہاں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' لیکن اس کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نماز نہیں پڑھتا اس نے عرض کی: جی ہاں (پڑھتا ہے)' لیکن اس کی نماز کا کوئی اعتبار نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں (قتل کرنے سے) مجھے منع کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دِمَاءَ الْمُؤْمِنِينَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے خون

5971– إسناده صحيح. محمد بن محمد بن حماد الطهراني: ثقة روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير الصحابي رضي الله عنه، فلم يخرج له أحد من الستة وليس له إلا هذا الحديث. وأخرجه أحمد 5/433 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد

(یعنی ان کی جانیں) قابل احترام قرار دی ہیں

5972 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانِىْ اَبُو الْعَالِيَةِ وَصَاحِبٌ لِى، فَقَالَ: هَلُمَّا، فَاِنَّكُمَا اَشَبُّ شَبَابًا، وَاَوْعٰى لِلْحَدِيْثِ مِنِّى، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا بِشْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ، قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ: حَدِّثْ هٰذَيْنِ، قَالَ بِشْرٌ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ وَّكَانَ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَغَارَتْ عَلٰى قَوْمٍ، فَشَذَّ مِنَ الْقَوْمِ رَجُلٌ، وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ السَّرِيَّةِ وَمَعَهُ السَّيْفُ شَاهِرُهُ، فَقَالَ: اِنِّى مُسْلِمٌ، فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ، فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ، قَالَ: فَنُمِىَ الْحَدِيْثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ فِيْهِ قَوْلًا شَدِيدًا، فَبَلَغَ الْقَاتِلَ، قَالَ: فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، اِذْ قَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا قَالَ الَّذِىْ قَالَ اِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ قِبَلَهُ مِنَ النَّاسِ، وَاَخَذَ فِىْ خُطْبَتِهٖ، قَالَ: ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا قَالَ الَّذِىْ قَالَ اِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ قِبَلَهُ مِنَ النَّاسِ، فَلَمْ يَصْبِرْ اَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ تُعْرَفُ الْمَسَاءَةُ فِىْ وَجْهِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَىَّ اَنْ اَقْتُلَ مُؤْمِنًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ابوعالیہ اور میرے ایک ساتھی میرے پاس آئے ان لوگوں نے کہا: تم آؤ تم نوجوان ہو تمہیں مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں ہم لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم بشر بن عاصم لیثی کے پاس آئے تو ابوعالیہ نے کہا: ان دونوں کو حدیث بیان کرو بشر نے یہ بات بیان کی۔

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے: وہ ان کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی انہوں نے ایک قوم پر حملہ کیا ان میں سے ایک شخص ایک طرف ہٹ گیا مہم میں شامل افراد میں سے ایک شخص اس کے پاس گیا اس کے پاس سونتی ہوئی تلوار تھی اس (پہلے الگ ہونے والے شخص نے) کہا میں مسلمان ہوں لیکن (پیچھے جانے والے فرد نے) اس کی بات پر توجہ نہیں دی اور اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5972- إسناده صحيح، شيبان بن أبي شيبة :هو شيبان بن فروخ، ثقة روى له مسلم، وبشر بن عاصم :وثقه المؤلف والنسائي . والحديث في "مسند أبي يعلى 314/2 "، والزيادة منه، لكنه جاء فيه :عقبة بن خالد الليثي، وقال ابن الأثير في "أسد الغابة 4/59 "في ترجمة عقبة بن مالك :ذكره أبو يعلى الموصلي في "مسنده "الذي رويناه ":عقبة بن خالد"، ولعله تصحيف من الكاتب، والله أعلم، وهذا أصح. وأخرجه ابن الأثير من طريق أبي بكر بن أبي عاصم، عن شيبان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/110 و 5/288 289، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة7/443 "، والطبراني في "الكبير "980"/17 "من طرق عن سليمان بن المغيرة، به.. وأخرجه الطبراني "981"/17من طريق يونس بن عبيد، عن حميد بن هلال، بنحوه . وذكره الهيثمي في "المجمع 5/27 "وقال :رواه الطبراني في "الكبير"، وأحمد، وأبو يعلى، إلا أنه قال" :عقبة بن خالد "بدل "عقبة بن مالك"، ورجاله ثقات كلهم.

تک پہنچی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں سخت ناراضگی کا اظہار کیا اس بات کی اطلاع قتل کرنے والے شخص کو ملی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابھی نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے' تو اس قاتل نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ کی قسم! اس نے یہ کلمہ صرف قتل سے بچنے کے لیے پڑھا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے اور اس کی طرف موجود لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے کو جاری رکھا اس شخص نے دوبارہ یہی بات بیان کی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس نے صرف قتل سے بچنے کے لیے یہ بات کہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر اس سے اور اس کی طرف موجود لوگوں سے منہ پھیر لیا پھر اس شخص سے صبر نہیں ہوا' یہاں تک کہ اس نے تیسری مرتبہ یہی بات کہی' تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے ناراضگی کے آثار آپ ﷺ کے چہرے پر نمایاں تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ میں کسی مومن کو قتل کروں یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

5973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ:

(متن حدیث): ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَفَ عَلٰى بَعِيرِهِ، وَاَمْسَكَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ، اَوْ قَالَ: بِزِمَامِهِ، فَقَالَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، فَقَالَ: اَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ فَسَكَتْنَا، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، فَقَالَ: اَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، فَقَالَ: اَلَيْسَ الْبَلَدَ الْحَرَامَ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ، وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ، فَاِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى يُبَلِّغُ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهُ مِنْهُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اونٹ پر ٹھہرے ہوئے تھے ایک شخص نے اس اونٹ کی لگام (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کو پکڑا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سا دن ہے۔ ہم لوگ خاموش رہے ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سا مہینہ ہے ہم لوگ خاموش رہے ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے ہم لوگ خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ ﷺ اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔

5973- إسناده صحيح على شرط، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم، وهو مكرر "3848"، وانظر ما بعده. ذكر البيان بأن تحريم الله جلا وعلا أموال المسلمين ودماؤهم وَأَعْرَاضَهُمْ كَانَ ذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَبْلَ ان يقبض الله جلا وَعَلَا رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں تمہارے مال تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں قابل احترام ہے خبردار ہر موجود شخص غیر موجود تک اس کی تبلیغ کر دے کیونکہ بعض اوقات موجود شخص ایسے شخص تک اس کی تبلیغ کرے گا' جو اس کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر اس حکم کو محفوظ رکھے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَحْرِيمَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَدِمَاءَ هُمْ، وَاَعْرَاضَهُمْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَّتِهِ بِثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ وَّيَوْمَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اموال، ان کی جانیں،

ان کی عزتیں قابل احترام قرار دی ہیں اور ایسا حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا تھا اور یہ نبی اکرم ﷺ کے جنت کی طرف تشریف لے جانے سے تین ماہ دو دن پہلے ہوا

5974 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ: اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، قَالَ: اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، قَالَ: اَلَيْسَ ذَا الْبَلْدَةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاَحْسِبُهٗ قَالَ: وَاَعْرَاضَكُمْ -، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ، اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهٗ يَكُوْنُ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ، قَالَ: فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ يَقُوْلُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، قَدْ كَانَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

5974– حديث صحيح .عبد الله بن هانء :هو النحوي، ذكره المصنف في "الثقات 8/364 "وقال :كنيته أبو عبد الرحمن، من أهل نيسابور، قدم الشام، فحدثهم بها، يروي عن عبد الوهاب الثقفي، ويحيى القطان، حدثنا عنه الحسين بن يزيد بن عبد الله القطان بالرقة، لم أر في حديثه ما يجب أن يعدل به عن الثقات الى المجروحين، وذكره ابن أبي حاتم 5/195، وقال :يروي عنه محمد بن مسلم، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .أيوب :هو السختياني، وابن أبي بكرة : اسمه عبد الرحمن .وانظر الحديث السابق التالي.

وَسَلَّمَ: آلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ آلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے زمانہ گردش میں ہے سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں ان میں سے تین آگے پیچھے آتے ہیں ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ رجب کا مہینہ جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے نیا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ البلدہ نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا دن ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری جانیں تمہارے مال (یہاں محمد نامی راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح یہ دن اس شہر میں قابل احترام ہے عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے' تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں حساب لے گا خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو' ہر تم میں سے ہر موجود شخص غیر موجود شخص تک تبلیغ کردے کیونکہ بعض اوقات یہ بات اس شخص تک پہنچ جاتی ہے' جو اس کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھتا ہے' جس نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی براہ راست) اسے سنا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: محمد نامی راوی جب اس حدیث کا ذکر کرتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے اس طرح ہوتا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار کیا میں نے تبلیغ کردی ہے کیا میں نے تبلیغ کردی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِدَارَةِ الزَّمَانِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اس وقت میں زمانہ گردش میں ہے

5975 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ، وَالسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ، ثُمَّ قَالَ: اَىُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ،

قَالَ: أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ الْبَلَدَ الْحَرَامَ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ -، حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ يَكُوْنُ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے زمانہ گردش میں ہے سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے جس میں چار مہینے حرمت والے ہیں ان میں سے تین مہینے آگے پیچھے ہوتے ہیں ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ رجب کا مہینہ جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کے لیے نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا دن ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال (یہاں محمد نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: تمہاری عزتیں) ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں قابل احترام ہے عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں حساب لے گا۔ تو تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو خبردار! موجود شخص غیر موجود افراد تک تبلیغ کر دیں کیونکہ جس (دوسرے شخص کو بات) پہنچائی جائے گی وہ (بعض اوقات براہ راست) سننے والے سے زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھے گا۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟

5975- حديث صحيح .عبد الله بن هانء :هو النحوي، ذكره المصنف في "الثقات 8/364 "وقال :كنيته أبو عبد الرحمن، من أهل نيسابور، قدم الشام، فحدثهم بها، يروي عن عبد الوهاب الثقفي، ويحيى القطان، حدثنا عنه الحسين بن يزيد بن عبد الله القطان بالرقة، لم أر في حديثه ما يجب أن يعدل به عن الثقات الى المجروحين، وذكره ابن أبي حاتم 5/195، وقال :يروي عنه محمد بن مسلم، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .أيوب :هو السختياني، وابن أبي بكرة : اسمه عبد الرحمن .وانظر الحديث السابق التالي.

5975- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ دِمَاءَ كُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ لَفْظٌ عَامٌّ، مُرَادُهَا خَاصٌّ، اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الدِّمَاءِ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے یہ فرمان:

''بے شک تمہارے خون تمہارے لیے حرام ہیں'' یہ الفاظ عام ہیں' لیکن ان کی مراد خاص ہے اور اس کے ذریعے بعض قسم کے خون ہیں سارے خون مراد نہیں ہیں

5976 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ مَقَامِي هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ، لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، اِلَّا فِي اِحْدٰى ثَلَاثٍ: التَّارِكُ الْاِسْلَامَ، الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس مقام پر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' جو شخص اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں ایسے کسی بھی شخص کا خون بہانا تین میں سے کسی ایک صورت میں جائز ہے' اسلام کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا شخص، شادی شدہ زانی اور جان کے بدلے میں جان۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت اعمش نے عبداللہ بن مرہ سے نہیں سنی ہے

5977 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

5976– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر "4407"و"4408"، وانظر ما بعده.

5977– إسناده صحيح على شرط الشيخين سليمان :هو الأعمش .وانظر ماقبله.وأخرجه النسائي 8/13في القسامة :باب القود، عن بشير بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/465عن محمد بن جعفر، به.

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ دَمُ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک صورت میں جائز ہے جان کے بدلے میں جان، شادی شدہ زانی اور اپنے دین کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہونے والا شخص''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ اَرَادَ بِهِ بَعْضَ الْاَمْوَالِ لَا الْكُلَّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بے شک تمہارے اموال تم پر حرام ہیں'' اس کے ذریعے بعض اموال مراد ہیں تمام اموال مراد نہیں ہیں

5978 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ اَنْ يَّاْخُذَ عَصَا اَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ، قَالَ ذٰلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی بھائی کی لاٹھی اس کی رضامندی کے بغیر حاصل کرے''۔

5978- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الرحمن بن سعد، وهو ثقة روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأبو داود .أبو عامر العقدي :هو عبد الملك بن عمرو القيسي.وأخرجه البزار "1373"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 4/42 " 42من طريقين عن أبي عامر، بهذا الإسناد .وقال البزار :لا نعلمه عن أبي حميد إلا بهذا الطريق، وإسناده حسن. وقد رزي من وجوه عن غيره من الصحابةوأخرجه أحمد 5/425، والبيهقي 6/100و9/358، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 4/41 42من طرق عن سليمان بن بلال، به.وجاء في الرواية الأولى عند البيهقي 6/100من طريق ابن وهب :عبد الرحمن بن سعد، وقال البيهقي :عبد الرحمن :هو ابن سعد بن مالك، وسعد بن مالك :هو أبو سعيد الخدري، ورواه أبو بكر بن أبي أويس عن سليمان، فقال :عبد الرحمن بن سعد، عن أبي حميد وذكره الهيثمي في "المجمع 4/171 "وقال :رواه أحمد والبزار ورجال الجميع رجال الصحيح.وفي الباب عن أبي حرة الرقاشي عن عمه :أخرجه أحمد 5/72، وأبو يعلى "1570"، والدارقطني 3/26، والبيهقي 6/100و8/182، وفيه علي بن زيد بن جدعان، وهو ضعيف.وعن عمران بن يثربي عند أحمد 3/423وابنه عبد الله في زيادات "المسند5/113 "، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 4/42 "، والدراقطني 25- 3/24و25، والبيهقي .6/97وذكره الهيثمي في "المجمع 4/171 " 172وقال :رواه أحمد وابنه في زياداته أيضاً والطبراني في "الكبير "و"الإوسط"، ورجال أحمد ثقات.

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے اس معاملے کی شدت کی وجہ سے یہ بات بیان کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال دوسرے مسلمان کے لیے حرام قرار دیا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَنِ الْقَاتِلِ مُسْلِمًا بِغَيْرِ حَقِّهِ

مسلمان کو ناحق طور پر قتل کرنے والے شخص سے لفظ ایمان کی نفی کا تذکرہ

5979 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ اِلَيْهَا الْمُؤْمِنُونَ اَعْيُنَهُمْ وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ حِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَاِيَّاكُمْ، اِيَّاكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''چور چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا، زانی زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا، شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' جو بھی شخص لوگوں کے سامنے سرعام چیز لوٹتا ہے وہ اسے لوٹتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور کوئی بھی شخص کسی کو قتل کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' تو تم لوگ (ان تمام کاموں سے) بچنے کی کوشش کرو بچنے کی کوشش کرو۔''

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْقَاتِلِ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُتَعَمِّدًا

اپنے مسلمان بھائی کو بلاوجہ قتل کرنے والے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ

5980 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا، قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا

5979- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم "1186"و "4412"و "4454"و "5172"و"5173"

5980- حديث صحيح هشام بن عمار :حسن الحديث وقد توبع، وباقي رجاله ثقات كلهم، وأخطأ الحافظ في قوله في "التقريب "عن خالد بن دهقان " :مقبول"، فقد وثقه المصنف، ودحيم، وأبو مسهر، وأبو زرعة، والإمام الذهبي في "كاشفه."وأخرجه الحاكم 4/351، والبيهقي 8/21من طريقين عن محمد بن المبارك الدمشقي، عن صدقة بن خالد، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.وأخرجه أبو داود "427"في الفتن :باب تعظيم قتل المؤمن، عن مؤمل بن الفضل، عن محمد بن شعيب، عن خالد بن دهقان، به، وفي الباب عن معاوية بن أبي سفيان أخرجه أحمد 4/99، والنسائي 7/81في تحريم الدم في فاتحته، والحاكم 4/351من طريق صفوان بن عيسى، والطبراني "858"/19و "857"من طريقين عن ثور بن يزيد، عن أبي عون، عن أبي إدريس الخولاني، عن معاوية. وأخرجه الطبراني "857" "856"/19من طريقين عن أبي عون، به.

الدَّرْدَاءِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهُ، اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، اَوْ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر گناہ کے بارے میں (یہ امید کی جاسکتی ہے) کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا ماسوائے اس شخص کے جو مشرک ہونے کے عالم میں فوت ہو یا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو''۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ قَاتَلَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ حَتّٰى قُتِلَ

ایسے شخص کی شدید مذمت کا تذکرہ' جو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ لڑتا ہے یہاں تک کہ وہ (دوسرا شخص) قتل ہو جاتا ہے

5981 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بن اِبْرَاهِيم بن اِسْمَاعِيل بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوب، وَيُوْنس، والمُعَلّٰى، عَنِ الحَسَن، عَنِ الأَحْنَفِ بن قَيْسٍ: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا التَقَى الْمُسْلِمَان بِسَيْفَيْهِمَا، فَقَتَلَ اَحَدُهُما صَاحِبَهُ، فَالقَاتِلُ والمَقْتُولُ فِى النَّارِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر گناہ (کے بارے میں یہ امید کی جاسکتی ہے) کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا' ماسوائے اس شخص کے' جو مشرک ہونے کے عالم میں مرجائے' یا جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْمَرْءِ مَنْ اٰمَنَهُ عَلٰى دَمِهِ

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کسی ایسے شخص کو قتل کرے' جسے اس نے جان کی امان دی ہو

5982 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ السُّدِّيُّ، عَنْ رِفَاعَةَ الْفِتْيَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰى دَمِهِ ثُمَّ قَتَلَهُ، فَاَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِىْءٌ، وَاِنْ كَانَ الْمَقْتُولُ كَافِرًا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِتْيَانُ بَطْنٌ مِّنْ بَجِيلَةَ، وَقِتْبَانُ سَكَنُهُ* بِمِصْرَ

5981- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبيدة، والمعلى وهو ابن زياد القرشي، فمن رجال مسلم .أيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني، ويونس :هو ابن عبيد، والحسن :هو بن أبي الحسن البصرى .وقد تقدم الحديث برقم ."5945"

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جان کے حوالے سے ایمان دے اور پھر اسے قتل کر دے' تو میں قتل کرنے والے شخص سے بری ہوں خواہ مقتول شخص کافر ہو۔''

شیخ ابوحاتم بیان کرتے ہیں: فتیان' بجیلہ قبیلے کی ایک شاخ ہے اور قتبان (قبیلے کے لوگ) مصر میں رہتے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَلْزَمُ ابْنَ آدَمَ مِنْ اِثْمِ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ مُسْلِمًا، لِاسْتِنَانِهِ ذٰلِكَ الْفِعْلَ لِمَنْ بَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کو کتنا گناہ ہوتا ہے' جب اس کے بعد کوئی شخص کسی مسلمان کو قتل کرتا ہے کیونکہ اس کے بعد اس کے طریقے کی پیروی کی گئی

5983 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا، لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

5982– إسناده حسن .إسماعيل السدى :هو إسماعيل بن عبد الرحمن ب أبى كريمة السدى، روى له مسلم، وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير رفاعة الفتنانى، فقد روى له النسائى وابن ماجة، هو ثقة .أبو أسامة :هو حماد بن أسامة، وزائدة :هو ابن قدامة. وأخرجه البخارى فى "التاريخ الكبير 3/323 "، والفسوى فى "المعرفة والتاريخ 3/193 "تعليقا، قال البخارى :وعن أبى عبيد الله، وقال الفسوى :قال عبيد الله :أخبرنا زائدة، فذكره بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى "1285"، وأحمد 5/223 224، والطحاوى فى "مشكل الآثار "203" "بتحقيقنا، والطبرانى فى "الصغير"584" "، وأبو نعيم فى "الحلية" 9/24، والفسوى فى "المعرفة والتاريخ 3/192 " 193، وعلقه البخارى فى "التاريخ الكبير 193- 323 -3/322,322 "، من طرق عن إسماعيل السدى، به.وأخرجه أحمد 5/223و224و437، والنسائى فى "الكبرى "كما فى "التحفة 8/149 " 150، والطبرانى "38"من طرق عن رفاعة الفتيانى، به.وأخرجه الطيالسى "1286"، وابن ماجة "2688"فى الديات :باب من أمن رجلا على دمه فقتله، والطحاوى "201"و "202"من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن رفاعة الفتيانى، عن عمرو بن الحمق، بلفظ : "إذا أمن الرجل الرجل على دمه، ثم قتله، رفع له لواء الغدر يوم القيامة "لفظ الطيالسى . وأخرجه ابن ماجة "2689"، وعلقه البخارى من طريق أبى ليلى، عن أبى عكاشة الهمذانى، عن سليمان بن صرد. 1بالفاء ، وهى التى نسب إليها رفاعة، وقال المصنف فى "ثقاته :4/240 "رفاعة بن شداد الفتيانى، وكنيته أبو عاصم، فتيان بطن من بجيلة من أهل اليمن، عداده فى أهل الكوفة، وجاء نسبه فى "تهذيب الكمال :9/204 "رفاعة بن شداد بن عبد الله بن قيس بن جعال بن بداء بن فتيان بن ثعلبة بن رفاعة بن زيد بن الغوث بن أنمار بن إراش بن عمرو بن الغوث ابن بنت مالك الفتيانى البجلى، وقد وهم ابن حجر فى "التقريب "فقيده" :القتيانى" بالقاف . وقوله" :وقتبان سكنه بمصر "نسبه إلى قتيان بن ردمان، بطن من ذى فضالة بن عبيد القتبانى، والفضل بن عبيد وغيرهم . انظر "الإنساب10/59 "، و"المشتبه.2/499 "

''جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے' تو اس کے خون میں حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا بھی حصہ ہوتا ہے کیونکہ اس نے قتل کے طریقے کا آغاز کیا تھا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْمَرْءِ وَلَدَهُ سِرًّا

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے مسلمانوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5984 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اَبِيْ غَنِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا، فَاِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ، فَيَدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو کیونکہ غیل کے قتل کا اثر شہ سوار تک پہنچتا ہے اور اسے اس کے گھوڑے سے گرادیتا ہے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنْ قَتْلِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے مسلمانوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5985 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ،

5983- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وعبد الله :هو ابن مسعود رضى الله عنه. وأخرجه مسلم "1677"فى القسامة :باب بيان إثم من سن القتل، والطبرى فى "جامع البيان "1173" "من طرق عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "19781"، وابن أبى شيبة 9/364، وأحمد 1/383و430و433،والبخارى "3335"فى الأنبياء : باب خلق آدم وذريته، و "6867"فى الديات :باب قول الله تعالى :(وَمَنْ أَحْيَاهَا) ، و "7321"فى الإعتصام :باب قول إثم من دعا إلى ضلالة أو من سن سنة سيئة، ومسلم "1677"، والترمذى "2673"فى العلم :باب الدال على الخير كفاعله، وقال :حسن صحيح، والنسائى 7/81 82فى تحريم الدم فى فاتحته، وفى التفسير من "الكبرى "كما فى "التحفة7/144 "، وابن ماجة "2616"فى الديات :باب التغليظ فى قتل مسلم ظلماً، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار1/483 "، والطبرانى "11738" و"11739"، البيهقى 8/15، والبغوى فى "شرح السنة "111" "، وفى "معالم التنزيل 2/31 "من طرق عن الأعمش، به. 2 تحرفت فى الأصل و "التقاسيم/2 "لوحة 67إلى "عن"، والتصويب من "الموارد"1304" "، و "مسند أحمد."

5984- إسناده حسن .المهاجر :هو ابن أبى مسلم مولى أسماء بنت يزيد، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى ثقاته، وباقى رجاله ثقات.أخرجه أحمد 6/453عن أبى نعيم الفضل بن دكين، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/458وأبو داود "3881"فى الطب :باب فى الغيل، ومن طريقه البيهقى 7/464و 458من طرق عن محمد بن المهاجر، به. وأخرجه أحمد 6/457و458، وابن ماجة "2012"فى النكاح :باب الغيل، والطبرانى فى "الكبير "462"/24 "من طريقين عن المهاجر بن أبى مسلم، به.

عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنِ الصُّنَابِحِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّىْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَاِنِّىْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ، فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِىْ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصُّنَابِحُ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَالصُّنَابِحِيُّ مِنَ التَّابِعِيْنَ

حضرت صنابح رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا' تو تم لوگ میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا (یا آپس میں جھگڑا نہ کرنا)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت صنابح رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اور صنابحی تابعین میں سے ہیں۔

ذِكْرُ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِى النَّارِ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ فِى الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو جہنم میں عذاب دینے کا تذکرہ' جو دنیا میں خودکشی کر لیتا ہے

5986 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِىْ يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِىْ بَطْنِهِ، يَهْوِىْ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا

5985- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه الصنابح، وهو ابن الأعرس الأحمسي، فقد روى له ابن ماجة هذا الحديث، وسماه ابن المبارك ووكيع :الصنابحي، بزيادة ياء .رواه عنه كذلك الفسوى في "المعرفة والتاريخ 2/219 "، أبو يعلى "1454"، وقال البخاري في "التاريخ الكبير :4/327 "الأول "يعني :الصنابح "أصح، وقال الحافظ في "الإصابة" :2/178قال الجمهور من أصحاب إسماعيل :بغير ياء ، وهو الصواب، ونص ابن المديني، والبخاري، ويعقوب بن شيبة وغير واحد على ذلك، ونقل عنهم في "التهذيب "أنهم قالوا :من قال فيه :الصنابحي، فقد أخطأ, وأخرجه أحمد 4/349و351، والحميدي "779"، وابن أبي شيبة 11/438، والطبراني "7415"و"4716"، وابن ماجة "3944"في الفتن :باب لا ترجعوا بعدي كفاراً، وأبو يعلى "1455"، ابن الأثير في "أسد الغابة 3/35 "من طرق عن إسماعيل بن خالد، به. وأخرجه أحمد 4/311، وأبو يعلى "1452"، والطبراني "7414"من طرق عن مجالد بن سعيد، عن قيس بن أبي حازم، به . وذكره الهيثمي في "المجمع" 7/295وقال :رواه أحمد وأبويعلى، وفيه مجالد بن سعيد وفيه خلاف.

5986- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو الطيالسي، وسليمان :هو الأعمش، وذكوان :هو أبو صالح السمان . وأخرجه ابن منده في "الإيمان "628" "من طريق معاذ بن المثنى، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "2416"، وأحمد 2/488، والبخاري "5778"في الطب :باب شرب السم والدواء به ومايخاف منه والخبيث، ومسلم "109"في الإيمان :باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، والترمذي "2044"في الطب :باب ما جاء فيمن قتل نفسه، أو غيره، والنسائي 4/66 67في الجنائز :باب ترك الصلاة على من قتل نفسه، وابن منده "628"، والبيهقي 9/355من طرق عن شعبة، به. إخرجه أحمد 2/254و478، والدارمي 2/192، ومسلم "109"، وأبو داود "3872"في الطب :باب في الأدوية المكروهة، والترمذي "2044" "2043"، وابن ماجة "3460"في الطب :باب النهي عن الدواء الخبيث، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "196" "و"197"، بتحقيقنا، وابن منده "627"و"629"، والبيهقي 8/23 24و 24من طرق عن الأعمش.

مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا، وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ مُتَعَمِّدًا، فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوہے کے ذریعے (یعنی دھاردار چیز کے ذریعے) خودکشی کرلے گا' تو اس کی وہ دھاردار چیز اس کے ہاتھ میں ہوگی' جسے وہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور وہ ہمیشہ جہنم میں گرتا رہے گا' جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرلے گا اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا' جسے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ چاٹتا رہے گا' جو شخص پہاڑ سے جان بوجھ کر خود کو گرائے گا اور خودکشی کرلے گا' وہ جہنم میں ہمیشہ گرتا رہے گا۔''

ذِكْرُ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي النَّارِ الْقَاتِلَ نَفْسَهُ بِمَا قُتِلَ بِهِ

اللہ تعالیٰ کا خودکشی کرنے والے کو جہنم میں وہی عذاب دینے کا تذکرہ جس طریقے سے اس نے خودکشی کی تھی

5987 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ خَنَقَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا فَقَتَلَهَا خَنَقَ نَفْسَهُ فِي النَّارِ، وَمَنْ طَعَنَ نَفْسَهُ طَعَنَهَا فِي النَّارِ، وَمَنِ اقْتَحَمَ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ اقْتَحَمَ فِي النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کرے گا وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا' جو شخص اپنے آپ کو نیزہ مارے گا وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا' جو شخص آگ میں کود کر خودکشی کرے گا وہ جہنم میں بھی آگ میں کودتا رہے گا۔''

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ فِي حَالَةٍ مِنَ الْاَحْوَالِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے جنت حرام قرار دینے کا تذکرہ' جس نے کسی بھی حالت میں خودکشی کی ہو

5987– حديث صحيح .محمد بن عجلان روى له البخاري تعليقا ومسلم متابعة، وهو صدوق وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم، الليث :هو ابن سعد، وأبو الزناد :هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج :هو عبد الرحمن بن هرمز . وأخرجه البخاري "1365"في الجنائز :باب ماجاء في قاتل النفس، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "195"من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد 1 .كذا الإصل و"التقاسيم3/322 "، وفي "مسند أبي يعلى"، والبخاري

5988 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الزَّمِنُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَمَا نَسِيْنَا مِنْهُ، حَدَّثَنَا وَلَا نَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ كَذَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):خَرَجَ بِرَجُلٍ خُرَّاجٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَوَجَاَ بِهَا، فَمَا رَقَاَ الدَّمُ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: عَبْدِيْ بَادَرَنِيْ بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی ہمیں اس حدیث کا کوئی حصہ بھولا نہیں ہے انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی اور ہمیں یہ اندیشہ نہیں ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے غلط بات بیان کی ہوگی انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے کے زمانے میں کسی شخص کو پھوڑا نکل آیا''۔

اس نے (تکلیف کی شدت کی وجہ سے) چھری لی اور اسے کاٹ دیا اس کا خون نہیں رکا' یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی ذات کے بارے میں مجھ سے آگے نکلنے کی کوشش کی' تو میں اس کے لیے جنت کو حرام قرار دیتا ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں جریر بن حازم نامی راوی منفرد ہے

5989 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ:

5988– إسناده صحيح على شرط الشيخين .جرير :هو ابن حازم، والحسن :هو ابن أبي الحسن البصري .وهو في "مسند أبي يعلى"، برقم "1527"وأخرجه البغوي "2525"من طريق إبراهيم بن حماد القاضي، عن محمد بن المثنى الزمن، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "181" "113"في الإيمان :باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، وابن منده في "الإيمان "647" "من طريقين عن وهب بن جرير، به .وأخرجه البخاري "1364"في الجنائز :باب ما جاء في قتل النفس، و "3463"في الأنبياء :باب ما ذكر عن بني إسرائيل، وأبو عوانة 1/46 47، وابن منده "647"، الطبراني "1664"، والبيهقي 8/24من طريقين عن جرير بن حازم، به وانظر ما بعده.

5989– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو أحمد الزبيري :هو محمد بن عبد الله بن الزبير. وأخرجه مسلم "113" "180"في الإيمان :باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، وابن منده في الإيمان "648"من طريقين عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. وأخرج أحمد 4/312عن عبد الصمد، حدثنا عمران يعني القطان .

(متن حدیث): إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ، فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ فَنَكَأَهَا، فَلَمْ يَرْقَأْ دَمُهُ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ رَبُّكُمْ: قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

ثُمَّ مَدَّ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: إِي وَاللّٰهِ، لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهٰذَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ

حسن بصری بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں ایک شخص کو پھوڑا نکل آیا جب اس کی تکلیف بڑھ گئی تو اس شخص نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر لیا اور اسے چیر دیا اس کا خون نہیں رکا یہاں تک کہ وہ شخص مرگیا' تو تمہارے پروردگار نے فرمایا: میں اس کے لیے جنت کو حرام قرار دیتا ہوں۔

اس کے بعد حسن بصری نے اپنا ہاتھ مسجد کی طرف پھیلاتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! یہ حدیث حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس مسجد میں بیان کی تھی۔

بَابُ الْقِصَاصِ

باب! قصاص کا حکم

5990 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ قَالَ: فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ، فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُولٍ: قَدْ فَعَلُوهَا، لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ يُرِيْدُ اَنَّهُ لَا قِصَاصَ فِيْ هٰذَا، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُمْ: فَإِنَّهَا ذَمِيمَةٌ، وَمَا يُشْبِهُهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مارا' تو انصاری نے کہا: اے انصار (میری مدد کیلئے آجاؤ) مہاجر نے کہا: اے مہاجرین (میری مدد کیلئے آجاؤ) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سنی' تو فرمایا یہ کیا زمانہ جاہلیت کے بلانے کا طریقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مارا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہ بدبودار چیز ہے۔ اس پر (منافقین کے سردار) عبداللہ بن ابی نے کہا: ان لوگوں نے ایسا کیا ہے' جب ہم مدینہ جائیں گے' تو وہاں سے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!

5990– إسناده صحيح على شرط الشيخين .سفيان :هو ابن عيينة، وهو في "مسند أبي يعلى"1957" "وأخرجه الحميدي "1239"، والطيالسي "1708"، والبخاري "4905"في تفسير سورة المنافقين :باب (سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) ، "4907"باب (يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ) ، ومسلم "63" "2584"في البر والصلة :باب نصر الأخ ظالما أو مظلوما، والنسائي في السير من "الكبرى "كما في "التحفة2/254 "، وفي "عمل اليوم والليلة"977" "، والترمذي "3315"في تفسير سورة المنافقين، وأبو يعلى "1824"، والبيهقي في "دلائل النبوة 4/53 " 54من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/338، والبخاري "3518"في مناقب الأنصار :باب ما ينهى من دعوى الجاهلية، ومسلم "2854" "64"، والطبري في "جامع البيان 28/112 "و113، وأبو يعلى "1959"من طرق عن عمرو بن دينار، به وسيأتي الحديث برقم "6548"

مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ یہ کہیں گے محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا فرمان ''یہ بدبودار چیز ہے'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے اس طرح کی صورت حال میں قصاص نہیں ہوتا اسی طرح ان لوگوں کا یہ کہنا ہے: یہ قابل مذمت چیز ہے' اس طرح کے دیگر الفاظ (کا یہی مفہوم ہوگا)

ذِكْرُ الْحُكْمِ فِي الْقَوَدِ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَهْلِ الذِّمَّةِ، اَوْ بَعْضِهِمْ مَعَ بَعْضٍ

مسلمانوں اور ذمیوں سے قصاص لینے کے بارے میں حکم کا تذکرہ

یا ان میں سے کسی ایک کا دوسرے سے (قصاص لینا)

5991 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابُوْرَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ، فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک ہار کی وجہ سے ایک لڑکی کو قتل کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس (یہودی کو) قتل کروا دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَوَدَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالسَّيْفِ اَوِ الْحَدِيْدِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے قصاص صرف تلوار یا لوہے کی چیز کے ساتھ لیا جاتا ہے

5992 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّاجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهَا، قَتَلَهَا بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجِيءَ بِهَا، وَبِهَا رَمَقٌ، قَالَ

5991– إسناده قوی، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن سابور "بالسين المهملة "فقد روى له ابن ماجة، وقال أبو حاتم :صدوق، ووثقه المؤلف وأخرجه أحمد 3/170،والبخاری "6885"فی الديات :باب قتل الرجل بالمرأة، والنسائی 8/22فی القسامة :باب القود من الرجل للمرأة، والبيهقی 8/28من طرق عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، بهذا الإسناد.

لَهَا: اَقَتَلَكِ فُلَانٌ ؟ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا، ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ، فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا، ثُمَّ سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک لڑکی کو ہار کی وجہ سے قتل کر دیا اس نے پتھر کے ذریعے اسے قتل کیا اس لڑکی کو لایا گیا اس میں تھوڑی سی زندگی موجود تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے دریافت کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کر کے جواب دیا: جی نہیں پھر اس سے دوسری مرتبہ دریافت کیا اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کیا جی نہیں پھر اس سے تیسرے شخص کے بارے میں دریافت کیا' تو اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کر کے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (یہودی قاتل) کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھوا کے اسے قتل کروا دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ قَاتِلَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا بِاِقْرَارِهِ عَلٰى نَفْسِهِ بِقَتْلِهِ اِيَّاهَا، لَا بِاِقْرَارِهَا عَلَيْهِ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو قتل کرنے والے شخص'

جس لڑکی کی صفت ہم نے بیان کی ہے' کو اس شخص کے اپنی ذات کے حوالے سے اس لڑکی کو قتل کرنے کے اقرار کی وجہ سے قتل کروایا تھا اس مرد کے خلاف اس لڑکی کے اقرار کی وجہ سے قتل نہیں کروایا تھا

5993 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ جَارِيَةً وُجِدَ رَاْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقَالُوا لَهَا: مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ؟ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ؟ حَتّٰى ذُكِرَ رَجُلٌ يَهُوْدِيٌّ، فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا، فَاُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَقَرَّ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَضَّ رَاْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی ایسی حالت میں پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچلا گیا تھا لوگوں نے اس لڑکی سے دریافت کیا تمہارے ساتھ ایسا کس نے کیا: کیا کہا فلاں نے؟ فلاں نے' یہاں تک کہ ایک

5992– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "1672"في القسامة :باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره، عن محمد بن المثنى وابن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "6879"في الديات :باب من أقاد بحجر أو عصا، وابن ماجة "2666"في الديات :باب يقتاد من القاتل كما قتل، عن محمد بن بشار، به. وأخرجه أحمد 3/171 و203، والبخارى "15" "6877"، وأبو داود "5429"في الديات :باب يقاد من القاتل، وابن ماجة "2666"، والدارقطنى 3/168، والبيهقى 8/42 من طرق عن شعبة، به. وعلقه البخارى "5295"في الطلاق :باب الإشارة فى الطلاق ولأمور، قال :وقال الأويسى "هو عبد العزيز بن عبد الله الأويسى :"حدثنا إبراهيم بن سعد، عن شعبة، ووصله الطحاوى فى "شرح معانى الآثار 3/179 "عن إبراهيم بن داود، عن عبد العزيز الأويسى، به .أبو نعيم فى "المستخرج "كما فى "تغليق التعليق 4/473 " 474من طريق يعقوب بن سفيان، حدثنا عبد العزيز الأويسى، به.

یہودی شخص کا ذکر کیا گیا' تو اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کر کے کہا (اس نے کیا ہے) اس یہودی کو پکڑ لیا گیا اس نے اقرار کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کا سر پتھر کے ذریعے کچل دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ اَنْ يُّحْسِنَ الْقِتْلَةَ فِي الْقِصَاصِ، اِذْ هُوَ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ قصاص میں قتل کرتے ہوئے اچھے طریقے سے قتل کرے کیونکہ یہ مومنین کے اخلاق کا حصہ ہے

5994 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ

5993- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "17" "1672" في القسامة: باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره، وأبو يعلى "2866" عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الإمام أحمد 3/183 و269، والدارمي 2/190، والبخاري "2413" في الخصومات: باب ما يذكر في الأشخاص والخصومة بين المسلم واليهودي، و "2746" في الوصايا: باب إذا أومأ المريض برأسه إشارة بينة جازة، و "6876" في الديات: باب سؤال القاتل حتى يقر والإقرار في الحدود، و "6884" باب إذا أقر بالقتل مرة قتل به، وأبو داود "4527" في الديات: باب يقاد من القاتل، و "4535" باب القود بغير حديد، والترمذي "1394" في الديات: باب ما جاء فيمن رضخ رأسه بصخرة، والنسائي 8/22 في القسامة: باب القود من الرجل للمرأة، وابن ماجة "2665" في الديات: باب ما يقتاد من القاتل كما قتل، والدارقطني 3/169، وابن الجارود 838"، والطحاوي 3/190، والبيهقي 8/42، والبغوي "2528" من طرق عن همام بن يحيى، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/295، وأحمد 3/193 و262، والنسائي 8/22، وأبو يعلى "3149"، والدارقطني 3/168، وابن الجارود "837" من طرق عن قتادة، به. وأخرج عبد الرزاق "10171" و "18233" و "18525"، وأحمد 3/163، ومسلم "16" "1672"، وأبو داود "4528"، والطحاوي 3/181، والدارقطني 3/169 من طريق مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رجلا من اليهود قتل جارية من الأنصار على حلي لها، ثم ألقاها في القليب، ورضخ رأسها بالحجارة، فأخذ، فأتي بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فأمر به أن يرجم حتى يموت، فرجم حتى مات. وأخرجه الطيالسي "1986"

5994- حديث حسن مغيرة وهو ابن مقسم الضبي -ثقة متقن من رجال الشيخين إلا أنه كان يدلس ولاسيما عن إبراهيم، وقد عرفت الواسطة بينهما عند غير المؤلف هنا وهو شباك الضبي -وهو ثقة -وهُني بن نويرة: روى عنه إبراهيم النخعي وابو جبيرة "ويقال: أبو جبر" ووثقه المؤلف والعجلي، وقال الآجري عن أبي داود: كان من العباد، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حامد بن يحيى البلخي، وهو ثقة روى له أبو داود. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه أحمد 1/393 من طريق شعبة، والبيهقي 8/61 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2666" في الجهاد: باب النهي عن المثلة، وابن ماجه "2681" في الديات: باب أعف الناس قتلة أهل الإيمان، وأبو يعلى "4973"، والبيهقي 9/71 من طرق عن هشيم، أخبرنا مغيرة، عن شباك الضبي الكوفي، عن إبراهيم، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/420، وابن ماجه "2682" والطحاوي 3/183، وأبو يعلى "4974" من طريق شعبة، عن مغيرة، عن شباك، به. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى "840" "عن زياد بن أيوب، قال: حدثنا هشيم، قال: حدثنا مغيرة، لعله قال: عن شباك عن إبراهيم، به. وأخرجه أحمد 1/393 من طريق سريج بن النعمان، والطحاوي 3/183 من طريق عمرو بن عون، عن هشيم، أنبأنا مغيرة، عن غبراهيم، عن علقمة، به. ولم يذكر هُنيا. وأخرجه عبد الرزاق "18232"، والطبراني في "الكبير "9737" "عن الثوري، عن الأعمش، وابن أبي شيبة 422-9/421

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): إِنَّ أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قتل کرنے میں سب سے زیادہ بچنے والے اہل ایمان ہیں (یعنی وہ مقتول کو اذیت پہنچانے سے بچتے ہیں)۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جِنَايَةِ الْأَبِ عَنِ ابْنِهِ، وَالْابْنِ عَنْ أَبِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ بیٹے کی طرف سے باپ اور باپ کی طرف سے بیٹا سزا نہیں بھگتے گا

5995 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَالَ أَبِي: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاقْشَعْرَرْتُ حِينَ قَالَ ذٰلِكَ، وَكُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشْبِهُ النَّاسَ فَإِذَا لَهُ وَفْرَةٌ بِهَا رَدْعٌ مِّنْ حِنَّاءٍ، وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَبِي، ثُمَّ أَخَذَ يُحَدِّثُنَا سَاعَةً، قَالَ: ابْنُكَ هٰذَا؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، أَشْهَدُ بِهِ، قَالَ: أَمَا إِنَّ ابْنَكَ هٰذَا لَا يَجْنِي عَلَيْكَ، وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) (الأنعام: **164**) ثُمَّ نَظَرَ إِلَى السِّلْعَةِ الَّتِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّي كَأَطَبِّ الرِّجَالِ، أَلَا أُعَالِجُهَا؟ قَالَ: طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا

5995- إسناده صحيح على شرط مسلم غير أن صحابيه أبا رمثة -وقد اختلف في اسمه، وهو مشهور، بكنيته أخرج حديثه أصحاب السنن سوى ابن ماجه .ابو الوليد الطيالسي :اسمه هشام بن عبد الملك. وأخرجه الطبراني في "الكبير "720"/22 "عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/199، والطبراني "720"/22، والحاكم 2/425، وعنه البيهقي 8/345من طريق أبي الوليد لطيالسي، به، وصححه الحاكم ووفقه الذهبي. وأخرجه مطولا ومقطعا أحمد 2/226و2/228-227، وأبو داود "4206"في الترجل :باب في الخضاب، و "4495"في الديات :باب لا يؤخذ احد بجريرة أخيه أو أبيه، والترمذي "2812"في الأدب :باب ما جاء في الثوب الأخضر، والنسائي 3/185في العيدين :باب الزينة للخطبة والعيدين، والدولابي في "الكنى1/29 "، والبيهقي 8/27من طرق عن عبيد الله بن إياد، به .وقال الترمذي :هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عبيد الله بن إياد . وأخرجه أيضا مطولا ومقطعا الشافعي 2/98، والحميدي "866"، وأحمد 2/226و 2/227-226و 227و4/163 228، والدارمي 2/198-199، وأبو داود "4407"، والترمذي في "الشمائل "42" و"44"، والنسائي 8/53في الديات :باب هل يؤخذ أحد بجريرة غيره؟ و 8/140في الزينة :باب الخضاب بالحناء والكتم، و 8/204باب الخضر من الثياب، وابن الجارود "770"، والطبراني "713"/22و "714"و "715"و "716"و "717"و "718"و "719"و "721"و "722"و "723"و "724" و"726"، والحاكم 2/607، والبيهقي 8/27، والبغوي "2534"من طرق عن إياد بن لقيط، به.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ اَبِیْ رِمْثَةَ: رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِيٍّ التَّيْمِيُّ تَيْمُ الرَّبَابِ، وَمَنْ قَالَ: اِنَّ اَبَا رِمْثَةَ هُوَ الْخَشْخَاشُ الْعَنْبَرِيُّ فَقَدْ وَهِمَ

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو میرے والد نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم میرے والد نے بتایا یہ اللہ کے رسول ہیں جب انہوں نے یہ بات کہی' تو مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی میرا یہ خیال تھا کہ اللہ کے رسول لوگوں کی طرح شکل وصورت کے نہیں ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لمبے بال تھے جن میں کچھ مہندی لگی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز رنگ کی دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں۔ میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ کچھ بات چیت کرتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ تمہارا بیٹا ہے میرے والد نے جواب دیا: جی ہاں رب کعبہ کی قسم میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ بیٹا تمہارے کیے ہوئے جرم کی سزا نہیں بھگتے گا اور تم اس کے کیے ہوئے جرم کی سزا نہیں بھگتو گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

پھر میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کندھوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ ابھری ہوئی دیکھی' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں حکمت کا کام بھی کرتا ہوں کیا میں اس کا علاج نہ کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا علاج وہ ذات کرے گی' جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ کا نام رفاعہ بن یثربی تیمی ہے' یہ تیم رباب سے تعلق رکھتے ہیں' جس شخص نے یہ کہا ہے کہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ کا نام خشخاش عنبری ہے اسے غلط فہمی ہوئی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ، وَإِثْبَاتِ التَّوَارُثِ بَيْنَ اَهْلِ مِلَّتَيْنِ

مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے قتل میں قصاص کی نفی کا تذکرہ

اور ایک دوسرے کے وارث بننے کے اثبات کا تذکرہ

5996 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، بِمَرْوَ، وَبِقَرْيَةِ سِنْجَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْهَيَّاجِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):كَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ بَنُو بَكْرٍ، رَهْطٌ مِنْ بَنِي

5996- إسناده حسن سنان بن الحارث بن مصرف :ذكره المؤلف في "ثقاته6/424 "، روى عنه جمع، وباقي السند من رجال "التهذيب"، وهم ما بين صدوق وثقة .والخبر بطوله من حديث ابن عمر لم أجده عن غير المؤلف.

كِنَانَةَ حُلَفَاءَ لِأَبِيْ سُفْيَانَ، قَالَ: وَكَانَتْ بَيْنَهُمْ مُوَادَعَةٌ أَيَّامَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَأَغَارَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلٰى خُزَاعَةَ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ، فَبَعَثُوا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِدُّونَهُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمِدًّا لَهُمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ قُدَيْدًا ثُمَّ أَفْطَرَ، وَقَالَ: لِيَصُمِ النَّاسُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُوا، فَمَنْ صَامَ أَجْزَأَ عَنْهُ صَوْمُهُ، وَمَنْ أَفْطَرَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فَفَتَحَ اللّٰهُ مَكَّةَ، فَلَمَّا دَخَلَهَا أَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: كُفُّوا السِّلَاحَ، إِلَّا خُزَاعَةَ عَنْ بَكْرٍ، حَتّٰى جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ قُتِلَ رَجُلٌ بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْحَرَمَ حَرَامٌ عَنْ أَمْرِ اللّٰهِ، لَمْ يَحِلَّ لِمَنْ كَانَ قَبْلِي، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ بَعْدِي، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً وَاحِدَةً، وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُشْهِرَ فِيهِ سِلَاحًا، وَإِنَّهُ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِلَّا الْإِذْخَرَ، فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخَرَ، وَإِنَّ أَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: مَنْ قَتَلَ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ، أَوْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، أَوْ قَتَلَ لِذَحْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، إِنِّي وَقَعْتُ عَلٰى جَارِيَةِ بَنِيْ فُلَانٍ، وَإِنَّهَا وَلَدَتْ لِي، فَأْمُرْ بِوَلَدِيْ فَلْيُرَدَّ إِلَيَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِوَلَدِكَ، لَا يَجُوزُ هٰذَا فِي الْإِسْلَامِ، وَالْمُدَّعٰى عَلَيْهِ أَوْلٰى بِالْيَمِينِ، إِلَّا أَنْ تَقُومَ بَيِّنَةٌ، الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ، وَبِفِي الْعَاهِرِ الْأَثْلَبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَمَا الْأَثْلَبُ؟ قَالَ: الْحَجَرُ، فَمَنْ عَهَرَ بِامْرَأَةٍ لَا يَمْلِكُهَا، أَوْ بِامْرَأَةِ قَوْمٍ آخَرِينَ فَوَلَدَتْ، فَلَيْسَ بِوَلَدِهِ، لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ وَالْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَوَّلُهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ وَلَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا، وَلَا تُسَافِرُ ثَلَاثًا مَعَ غَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ وَّلَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خزاعہ قبیلے کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے جبکہ بنوکنانہ کا ایک گروہ بنوبکر ابوسفیان (یعنی مشرکین مکہ) کے حلیف تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ان کے درمیان معاہدہ ہو گیا' پھر بنوبکر نے اسی مدت کے درمیان خزاعہ قبیلے کے لوگوں پر حملہ کر دیا' تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کیلئے پیغام بھجوایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مدد کرنے کیلئے رمضان کے مہینے میں روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قدید کے مقام پر پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو سفر کے دوران روزہ رکھ بھی لینا چاہئے اور ترک بھی کر دینا چاہئے جو شخص روزہ رکھ لے گا اس کا روزہ درست ہو گا اور جو شخص نہیں رکھے گا اس پر قضاء کرنا لازم ہو گی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مکہ کو فتح کر دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت خانہ کعبہ کے ساتھ لگائی اور ارشاد فرمایا: اپنے ہتھیاروں کو روک لو البتہ خزاعہ قبیلے کے لوگ بنوبکر (سے بدلہ لے سکتے ہیں)' یہاں تک کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مزدلفہ میں ایک شخص قتل ہو گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حرم ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت قابل احترام ہے مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال قرار نہیں دیا گیا اور میرے بعد بھی کسی کے

لیے حلال نہیں ہوگا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے اسے حلال قرار دیا گیا ہے کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس میں ہتھیار نکال کر چلے' یہاں کے کانٹے کو کاٹا نہیں جائے گا یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اذخر (کی اجازت دید یجئے) کیونکہ وہ ہمارے گھروں اور قبرستان میں استعمال ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ نافرمان تین لوگ ہیں وہ شخص جو اللہ کے حرم میں کسی کو قتل کرے یا جو شخص اپنے قاتل کے علاوہ (یعنی قصاص کے بدلے کے علاوہ) کسی کو قتل کرے یا جو شخص زمانہ جاہلیت کی دشمنی کی بنیاد پر کسی کو قتل کرے۔

ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ میں نے بنوفلاں کی کنیز کے ساتھ صحبت کی تھی' تو اس کے ہاں بچہ ہو گیا آپ ﷺ میرے بچے کے بارے میں حکم دیجئے کہ وہ مجھے دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہاری اولاد (شمار نہیں ہوگا) کیونکہ اسلام میں یہ بات جائز نہیں ہے' جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو وہ قسم اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے ماسوائے اس صورت کے کہ ثبوت کے ذریعے ثابت ہو جائے بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کے منہ میں پتھر ہوں گے۔ ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ اثلب سے کیا مراد ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پتھر' جو شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوتا ہے' جس کا وہ مالک نہ ہو یا کسی دوسری قوم کی عورت کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوتا ہے اور وہ عورت بچے کو جنم دیتی ہے' تو وہ اس شخص کا بچہ شمار نہیں ہوگا نہ وہ اس کا وارث بنے گا اور نہ ہی اسے اس کا وارث بنایا جائے گا۔ اہل ایمان اپنے علاوہ سب لوگوں کے لیے ایک ہاتھ کی مانند ہیں ان کی جانیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں ان کے آگے کا کوئی فرد اگر پناہ دیدیتا ہے' تو سب سے پیچھے والا بھی اسے پورا کرے گا کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی ذمی کو اس کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے دوران (قتل نہیں کیا جائے گا) دو مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر' یا اس کی خالہ پر نکاح نہیں کیا جائے گا اور کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہیں کرے گی اور تم لوگ فجر کے بعد اس وقت تک (کوئی نفل نماز) ادا نہیں کرو گے' جب تک سورج نکل نہیں آتا اور عصر کے بعد اس وقت تک ادا نہیں کرو گے' جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا۔

ذِكْرُ اِسْقَاطِ الْقَوَدِ عَنِ الثَّنَايَا الْعَاضِّ اِنْسَانًا اٰخَرَ

ایسے شخص کے دانتوں کے قصاص کے ساقط ہونے کا تذکرہ' جو کسی دوسرے انسان (کے جسم کے کسی حصے کو) چبا لیتا ہے (یا کاٹ لیتا ہے)

5997 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، حَدَّثَهُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْعُسْرَةِ، وَكَانَتْ اَوْثَقَ اَعْمَالِي فِي نَفْسِي، وَكَانَ لِي اَجِيرٌ، فَقَاتَلَ اِنْسَانًا، فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَانْتَزَعَ اُصْبُعَهُ، فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ فَتَقْضِمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ؟

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں شرکت کی ہے میرے نزدیک یہ میرا سب سے بہترین عمل ہے میرا ایک ملازم تھا جس نے ایک شخص کے ساتھ لڑائی کی ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹ لیا اس نے اپنی انگلی کھینچی تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے صفوان نامی راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا تا کہ تم اسے یوں چبا لیتے جس طرح اونٹ چباتا ہے۔''

ذِكْرُ اِبْطَالِ الْقِصَاصِ فِي ثَنِيَّةِ الْعَاضِّ يَدَ اَخِيهِ اِذَا انْقَلَعَتْ بِجَذْبِ الْمَعْضُوضِ يَدَهُ مِنْهُ

اپنے بھائی کے ہاتھ پر دانت کاٹنے والے کے دانت ٹوٹنے پر قصاص کے کالعدم ہونے کا تذکرہ' جبکہ اس شخص نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہو' جسے کاٹا گیا ہو

5998 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

5997- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الطاهر فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقي 8/336من طريق أبي العباس محمد بن يعقوب، حدثنا بحر بن نصر حدثنا ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 2/100، والحميدي "788"، وعبد الرزاق "17546"، وأحمد 4/222، 224، والبخاري "2265"في الإجارة :باب الأجير في الغزو، و "2973"في الجهاد :باب الأجير، و "4417"في المغازي :باب غزوة تبوك، ومسلم "23" "1674"في القسامة :باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه، وأبو داود "4584"و "4585"في الديات :باب في الرجل يقاتل الرجل فيدفعه عن نفسه، والنسائي 8/30-31و 31في القسامة :باب ذكر الاختلاف على عطاء في هذا الحديث، وابن الجارود في "المنتقى"792" "، والطبراني 22/"648"و "649"و "650"و "652"من طرق عن ابن جريج، به. وأخرجه مسلم "20" "1674"، والنسائي 8/30 و31-30و 31من طرق عن عطاء ، به. وأخرجه النسائي 8/32من طريق محمد بن مسلم، عن صفوان بن يعلى بن أمية، به . وأخرجه عبد الرزاق "17547"عن الثوري، عن حميد الأعرج، عن مجاهد قال :كان ليعلى بن أمية عض يد رجل ...فذكر نحوه. وأخرجه الطيالسي "1224"، والبغوي في "الجعديات"252" "، والنسائي 8/29-30و31، والطبراني 22/"651"من طريق شعبة، عن الحكم، عن مجاهد، عن يعلى بن منية ...فذكر نحوه .ويعلى بن منية :هو ابن أمية، ومنية :أمه أو جدته .أخرجه أحمد 4/222-223، والنسائي 8/30، وابن ماجه "2656"في الديات :باب من عض رجلا فنزع يده، فندر ثناياه، من طرق عن محمد بن إسحاق، قال :حدثني عطاء ، عن صفوان بن عبد الله، عن عمَية يعلى وسلمة ابني أمية بنحوه .وانظر ."6000"

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا قَاتَلَ رَجُلًا، فَعَضَّ يَدَهُ، فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعَضُّ اَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ وَاَبْطَلَهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے ساتھ جھگڑا کیا اور اس کے ہاتھ پر کاٹ لیا (دوسرے نے ہاتھ کو کھینچا)' تو اس کے سامنے کے دانت گر گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ایک شخص یوں کاٹتا ہے' جس طرح اونٹ کاٹتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے دانتوں کے ضائع ہونے کو رائیگاں قرار دیا)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ شُعْبَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ شعبہ نے یہ روایت قتادہ سے نہیں سنی ہے

5999 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰى يُحَدِّثُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَنَزَعَهَا مِنْ فِيْهِ، فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَاخْتَصَمُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ لَا دِيَةَ لَكَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹ لیا انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا: اس طرح دوسرے شخص نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا' تو اس کے سامنے کے دانت گر گئے' تو وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے ہاتھ پر یوں کاٹتا ہے' جس طرح اونٹ کاٹتا ہے؟ تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

5998- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخينغير مسدد، فمن رجال البخارى .يحيى :هو ابن سعيد القطان. وأخرجه أحمد 4/435عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 4/427، والدارمى 2/195، والبخارى "6892"فى الديات :باب إذا عض رجلا فوقعت ثناياه، ومسلم "1673"فى القسامة :باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه إذا دفعه المصول عليه فأتلف نفسه أو عضوه لا ضمان عليه، والترمذى "1416"فى الديات :باب ما جاء فى القصاص، والنسائى 8/29فى القسامة :باب القود من العضة، والبيهقى 8/336من طرق عن شعبة، بهزوأخرجه أحمد 4/428، والنسائى 29-8/28و29، وابن ماجه "2657"فى الديات :باب من عض رجلا فنزع يده فندر ثناياه، والطبرانى فى " الكبير "531"/"18و "532"و "533"و"534"و "535"و "536"من طرق عن قتادة، به.وأخرجه عَبْدُ الرَّزَّاقِ "17549"عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عمران .وهذا سند منقطع.وأخرجه عبد الرزاق "17548"، واحمد 4/430، ومسلم "21" "1673"، والنسائى 8/28من طريقين عن محمد بن سيرين، عن عمران بن حصين .وانظر ما بعده.

5999- إسناده صحيح على شرط البخارى، وهو مكرر ما قبله .وهو فى "مسند على بن الجعد ."987" "وأخرجه الطبرانى فى "الكبير "530"/"18 "من طريقين عن على بن الجعد، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ منفرد ہے

6000 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):اَتَـى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْهُ، فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الَّذِىْ عَضَّهُ، قَالَ: فَاَبْطَلَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَرَدْتَّ اَنْ تَقْضِمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟

۞ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹا' دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا' تو کاٹنے والے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رائیگاں قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چاہتے تھے تم اسے یوں چبالو جس طرح اونٹ چباتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَمَّنْ فَقَاَ عَيْنَ النَّاظِرِ فِىْ بَيْتِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ ایسے شخص سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے' جو اپنے گھر میں اجازت

6000– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير شيبان بن فروخ، فمن رجال مسلم .وقد تقدم برقم "5997". وأخرجه مسلم "1674"في القسامة :باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه، عن شيبان بن فروخ، به.وأخرجه الطبراني في "الكبير "651"/22 "عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن شيبان بن فروخ، به .وأخرجه الطبراني في "الكبير "530"/18من طريقين عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد 1 .إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيدبن خالد بن يزيد بن موهب الرملي، فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة.وأخرجه البخاري "6901"في الديات: باب من اطلع في بيت قوم ففقؤوا عينه، وفي "الأدب المفرد"1070" "، ومسلم "40" "2156"في الآداب :باب تحريم النظر في بيت غيره، والنسائي 61-8/60في القسامة :باب في العقول، والطبراني في "الكبير "5662" "من طرق عن الليث. وأخرجه ابن ابي شيبة 8/756، وأحمد 5/330، والبخاري "6241"في الاستئذان :باب الإستئذان من أجل البصر، ومسلم "40" "2156"، والترمذي "2709"في الاستئذان :باب من اطلع في بيت قوم بغير إذنهم، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار1/404 "، والطبراني "5663"و "5668"، والبيهقي 8/338من طرق عن سفيان، كلاهما "الليث وسفيان "عن الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 2/101، وعبد الرزاق "19431"، وأحمد 5/334-335، والدارمي 198-2/197و198، والبخاري "5924"في اللباس :باب الامتشاط، ومسلم "40" "2156"والطحاوي "في شرح المشكل1/404 "، والطبراني "5660"و "5664" و "5665"و "5666"و "5667"و "5669"و "5670"و "5671"و "5672"و"5673"، والبيهقي 8/338، والبغوي "2567"من طرق عن الزهري، به . والمدرى :شيء يعمل من حديد أو خشب على شكل سن من أسنان المشط، وأطول منه، يسرح به الشعر المتلبد .قاله ابن الأثير في "النهاية.2/115 "

کے بغیر جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے

6001 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی جھری سے جھانک کر دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو کھجا رہے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو ارشاد فرمایا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو' تو اسے میں تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا اجازت لینے کا حکم اسی لیے دیا گیا ہے تاکہ (گھر والوں پر) نگاہ نہ پڑے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ اِنَّمَا هُوَ اِخْبَارٌ دُوْنَ الْحُكْمِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت اطلاع دینے کے لیے ہے حکم بیان کرنے کے لیے نہیں ہے

6002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ فَحَذَفْتَ عَيْنَهُ فَفَقَاْتَهَا، لَمَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ اَخْبَرَنَاهُ اِسْمَاعِيْلُ فِي عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6001– إسناده حسن .ابن عجلان :هو محمد بن عجلان المدني، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وأبوه روى له النسائي.وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 1/403-404 "، وابن الجارود في "المنتقى "791" "من طريقين عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد.

6002– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان وهو صدوق.وأبو الزناد :هوعبد بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز . في الديات :باب من اطلع في بيت قوم ففقأوا عينه فلا دية له، ومسلم "44" "2158"في الآداب :باب تحريم النظر في بيت غيره، والنسائي 8/61في القسامة :باب من اقتص وأخذ حقه دون السلطان، وابن الجارود "789"، والبيهقي 8/338، والبغوي "2568"من طرق عن سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد .وانظر ما بعده.

''اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں جھانکنے کی کوشش کرتا ہے اور تم اس کی آنکھ پھوڑ دیتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ نَفْيِ الْجُنَاحِ عَمَّنْ فَقَأَ عَيْنَ النَّاظِرِ فِيْ بَيْتِهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ

ایسے شخص سے گناہ کی نفی کا تذکرہ جو اپنے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے

6003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوِ اطَّلَعَ اَحَدٌ فِيْ بَيْتِكَ، وَلَمْ تَاْذَنْ لَهُ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں جھانکنے کی کوشش کرتا ہے' حالانکہ تم نے اسے اجازت نہیں دی اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دیتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ اَرَادَ بِهِ نَفْيَ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قصاص اور دیت کی نفی کرنا ہے

6004 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

6003– إسناده صحيح. عمرو بن عثمان بن سعيد بن دينار القرشي: هو وأبوه ثقتان روى لهما أصحاب السنن خلا الترمذي، ومن فوقهما على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه البخاري "6888"في الديات: باب من أخذ حقه أو اقتص دون السلطان، وفي "الأدب المفرد "1068" "عن أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19433"، وأبوبكر وابن أبي شيبة 8/758، وأحمد 2/266و 414و527، ومسلم "2158"في الآداب: باب تحريم النظر في بيت غيره، وأبو داود "5172"في الأدب باب في الاستئذان، والنسائي 8/61في القسامة: باب من اقتص وأخذ حقه دون السلطان، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 1/404 "، والبيهقي 8/338من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه عن أبي هريرة. وأخرجه الطبراني في "الصغير"169" "، وفي "الأوسط "2037 "قال: حدثنا أحمد بن سعيد بن عروة الأصبهاني، حدثنا إسحاق بن موسى أبو موسى الأنصاري، حدثنا عاصم بن عبد العزيز الأشجعي، حدثنا أبو سهيل بن مالك، عن أبيه، =

(متن حدیث):مَنِ اطَّلَعَ اِلٰى دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَؤُوْا عَيْنَهُ، فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

7/7 ''جو شخص کسی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں جھانکنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو کوئی دیت اور کوئی قصاص نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنْ مُسْتَاْجِرِ الْمَرْءِ فِي الْمَعْدِنِ اِذَا انْهَارَ عَلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ ایسے شخص سے گناہ ساقط ہوگا' جس نے کسی کان میں کام کرنے کے لیے کسی کو مزدور رکھا اور (اس کان کا ملبہ) اس پر گر پڑا

6005 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ

6004- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير زيد بن أخرم، فمن رجال البخاري، ومعاذ بن هشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وقتادة :هو ابن دعامة السدوسي. وأخرجه النسائي 8/61في القسامة :باب من اقتص وأخذ حقه دون السلطان، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار1/405 "، وابن الجاورد "790"، والبيهقي. 8/338

6005- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "شرح السنة "للبغوي = "1586"من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه محمد بن الحسن في "الموطأ "677" "عن مالك به. وأخرجه الدارمي 1/393و2/196، والبخاري في الزكاة: باب في الركاز الخمس، ومسلم "45" "1710"في الحدود :باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار، والنسائي 5/45في الزكاة :باب المعدن، وابن خزيمة "2326"، والطحاوي 3/203، والدارقطني 3/151، والبيهقي 4/155من طرق عن مالك، به. وهو في "الموطأ "برواية يحيى 1/249مختصرا، ولفظه " :وفي الركاز الخمس ."وأخرجه عنه الشافعي في "مسنده.1/248 " وأخرجه الطيالسي "2305"، وأحمد 2/239و 254و 274و 285و319، والحميدي "1079"، وعبد الرزاق "18373"، وابن أبي شيبة 9/271، ومسلم "45" "1710"، وأبو داود "3085"في الإمارة :باب ما جاء في الركاز، والنسائي 5/44-45، وابن ماجه "2673"في الديات :باب الجبار، وابن الجارود "327"و"795"، والدارقطني 3/151، والبيهقي 4/155من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/248، وابن أبي شيبة 3/225عن سفيان، عن الزهري، به، مختصرا بلفظ " :في الركاز الخمس." وأخرجه الترمذي "1377"في الأحكام :باب ما جاء في العجماء جرحها جبار، وابن خزيمة "2326"، والطحاوي 3/203"، والدارقطني 3/149-150و 152من طريقين عن سفيان، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/495و501، والدارمي 2/196، وأبو عبيد في "غريب الحديث 1/181 "، ومسلم "46" "1710"، وابن خزيمة "2326"، والطحاوي 3/204"، والدارقطني 3/149-150من طرق عن أبي سلمة، عن أبي هريرة.وأخرجه مسلم "45" "1710"، والنسائي 5/45، والطحاوي 3/204 ،والدارقطني 3/151-152من طرق عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ابن المسيب وعبيد الله، عن أبي هريرة .وقال الدارقطني :لا أعلم أحدا ذكر في إسناده عبيد الله بن عبد الله غير يونس بن يزيد.وأخرجه ابن أبي شيبة 9/272، وأحمد 2/228و 382و386و 415و 454و 456و 482و 493و499، وابن الجعد "1157"، والبخاري "2355" في الشرب :باب من حفر بئرا في ملكه لم يضمن، و "6913"في الديات :باب العجماء جبار، ومسلم "1710"، في، والنسائي 5/45-46، والطحاوي 3/204 ، والبيهقي 8/110و 343من طرق عن أبي هريرة .وانظر مابعده. سعد، عن بن شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ

شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا، کنویں میں گرنا رائیگاں جائے گا، معدنیات میں گرنا رائیگاں جائے گا (یعنی ان صورتوں میں مرنے کی صورت میں قصاص یا دیت نہیں ہوں گے) اور خزانے میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجُبَارِ مَا كَانَ مِنَ الْعَجْمَاءِ، وَالْبِئْرِ، وَالْمَعْدِنِ

جبار (یعنی خون کے رائیگاں جانے) کے اثبات کا تذکرہ' جو جانور کے مارنے یا کنویں میں گرنے یا معدنیات میں گر (کر مرنے کی وجہ سے ہو)

6006 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا، کنویں میں گرنا رائیگاں جائے گا، معدنیات میں گرنا رائیگاں جائے گا اور خزانے میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْیِ لُزُوْمِ الْحَرَجِ عَنْ مَالِكِ الْعَجْمَاءِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا سَائِقٌ، اَوْ قَائِدٌ، اَوْ رَاكِبٌ بِمَا اَتَتْ عَلَيْهِ

جانور کے مالک سے حرج لازم ہونے کی نفی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جبکہ اس جانور کے ساتھ کوئی چلانے والا یا اسے لے کر چلنے والا یا اس پر سوار کوئی شخص نہ ہو اور پھر وہ جانور کوئی نقصان کر دے

6007 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

6006- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد ابن موهب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي. وهو مكرر ماقبله. وأخرجه البخاري "6912"في الديات :باب المعدن جبار والبئر جبار، ومسلم "1710"في الحدود :باب جرح العجماء، والترمذي "642"في الزكاة :باب رقم "16"، "1377"في الأحكام :باب ما جاء في العجماء جرحها جبار، والدارقطني 3/151، والبيهقي 8/110من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

6007- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله.

اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث):اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جانور کا زخمی کرنا رائیگاں جائے گا، کنویں میں (گر کر مرنا) رائیگاں جائے گا اور خزانے میں خمس کی ادائیگی لازم ہو گی۔''

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ فِيمَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي اَمْوَالَ غَيْرِ اَرْبَابِهَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا

اس بارے میں (اطلاع کا تذکرہ) جب مویشی اپنے مالک کی زمینوں کے علاوہ کسی دوسرے کی زمینوں کو رات یا دن کے وقت خراب کر دے' تو پھر کیا فیصلہ دیا جائے گا

6008 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،
(متن حدیث):اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا، فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ: فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوئی اور اس نے وہاں (موجود پیداوار کو) خراب کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین کے مالکان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دن کے وقت اس کی حفاظت کریں اور مویشیوں کے مالکان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ رات کے وقت ان کی حفاظت کریں۔

6008- ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حرام بن محيصة وهو حرام بن سعد بن محصة ينسب إلى جده أحيانا، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، وأبو سعد بن محيصة لم يرو له غير أبي داود في "التفرد"، قيل :له صحبة أو رؤية. قلت :لكن لم يتابع عبد الرزاق على قوله فيه" :عن أبيه"، وهو في "مصنفه"18437" " ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/436، وأبو داود "3569"في الأقضية :باب المواشي تفسد زرع قوم، والدارقطني 3/154 155، والبيهقي 8/342.

بَابُ الْقَسَامَةِ

باب! قسامت کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ فِي الْقَتِيلِ إِذَا وُجِدَ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ، عِنْدَ عَدَمِ الْبَيِّنَةِ عَلٰى قَتْلِهِ

مقتول کے بارے میں فیصلے کی صفت کا تذکرہ کہ جب وہ بستیوں کے درمیان پایا جائے اور اس کے قتل کے بارے میں کوئی ثبوت موجود نہ ہو

6009 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ:

6009- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار فمن رجال مسلم، يحيى بن سعيد :هو الأنصاري وأخرجه أحمد 4/142، والبخاري "6142"و "6143"في الأدب :باب إكرام الكبير ويبدأ الأكبر بالكلام والسؤال، ومسلم "2" "1669"في القسامة :باب القسامة، وأبو داود "4520"في الديات :باب القتل بالقسامة، والطبراني "5627"، وابن الجارود "800"، والبيهقي 8/118 119، والبيهقي 8/118من طرق عن يحيى بن سعد، به. وأخرجه الشافعي 2/113 114و114، وعبد الرزاق "18259"، والحميدي "403"، وأحمد 4/2، والبخاري "2702"في الصلح :باب الصلح مع المشركين، و "3173"في الجهاد :باب الموادعة والمصالحة مع المشركين بالمال وغيره، ومسلم "2" "1669"، والنسائي 8/9، 9 10و10و11،والطحاوي 3/197، والطبراني "5625"، والطحاوي 3/197، وابن الجارود "798"، والدارقطني 3/108 109والبيهقي 8/1188و119، والبغوي "2545"من طرق عن يحيى بن سعيد، عن بشير بن يسار، عن سهل بن أبي حثمة، ولم يذكروا فيه رافعا. وأخرج ابن أبي شيبة 9/383، والبخاري "6898"في الديات :باب القسامة، ومسلم "5" "1669"، وأبو داود "4523"، والنسائي 8/12، والطحاوي 3/198، والطبراني "5629"، والدارقطني 3/110، البيهقي 8/120من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن سعيد بن عبيد، عن بشير بن يسار، عن سهل بن أبي حثمة .وأخرجه أحمد 4/3، والدارمي 2/179 من طريقين عن محمد بن إسحاق، حدثني بشير بن يسار، به.وأخرجه مالك في "الموطأ 2/877 " 878في القسامة :باب تبرئة أهل الدم في القسامة، عن أبي ليلى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل، عن سهل بن أبي حثمة أنه أخبره رجال من كبراء قومه أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا ...فذكر الحديث.ومن طريق مالك أخرجه الطحاوي 3/198 199، والبيهقي .8/117وأخرجه أحمد 4/3، والبيهقي 8/117من طريق الشافعي، والبخاري "7192"في الأحكام :باب كتاب الحاكم إلى عماله والقاضي إلى أمنائه، عن عبد الله بن يوسف وإسماعيل بن أبي أويس، وأبو داود "4521"من طريق ابن وهب، والنسائي 7- 8/6من طريق أبي القاسم، والبغوي "2547"من طريق أبي مصعب، جميعهم عن مالك، عن أبي ليلى بن عبد الله، عن سهل بن أبي حثمة، أنه أخبره هو ورجال من كبراء قومه أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا ...وأخرجه مسلم "6" "1669"، وابن الجارود "799"من طريق بشر بن عمر، والطبراني "5630"من طريق عبد الله بن يوسف، كلاهما عن مالك، عن أبي ليلى بن عبد الله بن سهل، عن سهل بن أبي حثمة، أنه أخبره عن رجال من كبراء قومه ...وأخرجه الشافعي 2/112 113عن مالك، بهذا الإسناد، وفيه :أخبره هو ورجال من كبراء قومه.وأخرجه النسائي 8/5 6

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، حَدَّثَاهُ،

(متن حدیث): أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا، فَتَفَرَّقَا، فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، وَابْنُ عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكُبْرَ الْكُبْرَ، قَالَ: فَتَكَلَّمَا بِأَمْرِ صَاحِبِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ - أَوْ قَالَ: قَتِيلَكُمْ - بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ نَشْهَدْهُ، كَيْفَ نَحْلِفُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ: فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ، قَالَ سَهْلٌ: فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا، فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی کام کے سلسلے میں خیبر آئے' وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' پھر حضرت عبداللہ قتل ہو گئے' ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اوران کے چچازاد حویصہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' عبدالرحمٰن بات شروع کرنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو' پہلے بڑے کو موقع دو' پھر ان دونوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے 50 آدمیوں کی قسم کے ذریعے تم اپنے ساتھی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) اپنے مقتول (کی دیت) کے مستحق ہو سکتے ہو' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے تو پھر ہم اس پر کیسے حلف اٹھا سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودیوں کے 50 آدمی قسم اٹھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے' ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کافر لوگ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؟ ایک دن میں ان لوگوں کے باڑے میں داخل ہوا' تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماردی۔

كِتَابُ الدِّيَاتِ

کتاب! دیت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِنْدَ الْقَتْلِ بِاِعْطَاءِ الدِّيَةِ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کا اس امت پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ قتل کی صورت میں اس میں دیت کی ادائیگی (کے احکام ہیں)

6010 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يَقْتُلُوْنَ الْقَاتِلَ بِالْقَتِيلِ، لَا تُقْبَلُ مِنْهُ الدِّيَةُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى) (البقرة: 178) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ: (ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ) (البقرة: 178)، يَقُوْلُ: فَخَفَّفَ عَنْكُمْ مَا كَانَ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ، اَيِ الدِّيَةَ لَمْ تَكُنْ تُقْبَلُ، فَالَّذِيْ يَقْبَلُ الدِّيَةَ فَذٰلِكَ عَفْوٌ، فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيُؤَدِّيْ اِلَيْهِ الَّذِيْ عُفِيَ مِنْ اَخِيهِ بِاِحْسَانٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کر دیتے تھے اس سے دیت وصول نہیں کی جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص لازم قرار دیا گیا ہے'' یہ آیت کے آخر تک ہے:

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے''۔

6010– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن مسلم، وهو الطائفي، فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة، وقد تابعه سفيان بن عيينة، وهو أوثق منه في عمرو بن دينار .حبان :هو ابن موسى، وعبد الله :هو ابن المبارك .وأخرجه الطبري في "جامع البيان "2594" "عن مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عن أبيه، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/99، وسعيد بن منصور كما في "تفسير ابن كثير 1/216 "، والبخاري "4498"في تفسير سورة البقرة :باب (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ) ، و "6881"في الديات :باب من قتل له قتيل فهو بخير النظرين، والنسائي 8/36 37في القسامة :باب تأويل قوله عز وجل (فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ) ، والطبري 2593)) ، والطحاوي 3/175، وابن الجارود 775)) ، والدارقطني 3/199، والبيهقي 8/51و 52من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارقطني 3/86من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن عمرو بن دينار، بنحوه . وذكره السيوطي في "الدر المنثور 1/420 "وزاد نسبته إلى عبد الرزاق وابن أبي شيبة وابن المنذر وابن أبي حاتم والنحاس في "ناسخه."

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس حوالے سے تخفیف فراہم کی جو تم سے پہلے لوگوں پر لازم تھی یعنی دیت کی شکل میں تخفیف فراہم کی جو پہلے قبول نہیں کی جاتی تھی' تو جو شخص دیت قبول کرلے گا' تو یہ معاف کرنا ہوگا، بھلائی کی پیروی کرنا ہوگا اور اسے وہ شخص ادا کرے گا' جو اسے اس کے بھائی کی طرف سے آسانی کے ساتھ معاف کیا گیا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الدِّيَةِ فِي قَتِيلِ الْخَطَإِ الَّذِي يُشْبِهُ الْعَمْدَ

دیت کی اس صفت کا تذکرہ' جو ایسے مقتول کے بارے میں ہوگی

جسے خطاء کے طور پر قتل کیا گیا جو عمد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو

6011 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَ مَكَّةَ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ، اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثُرَةٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، اِلَّا السِّدَانَةَ، وَالسِّقَايَةَ، اَلَا اِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ، مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے اپنے وعدے کو سچ کیا اس نے اپنے بندے کی مدد کی، تنہا اس نے (دشمن کے لشکروں کو پسپا کیا) خبردار! سدانہ اور سقایہ کے علاوہ ہر ترجیحی چیز میرے ان دونوں پاؤں کے نیچے ہے خبردار وہ مقتول جسے عمد کے ساتھ مشابہت رکھنے

6011- إسناده صحيح، رجاله ثقات .القاسم بن ربيعة :هو ابن جوشن، روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وعقبة بن أوس :هو السدوسي، وقيل :اسمه يعقوب، وثقه المصنف وابن سعد العجلي وقوله" :منها أربعون، في بطونها أولادها "يعني مئة من الإبل منها أربعون ...كما جاء مصرحا به عبد غير المصنف . وأخرجه أبو داود 4548)) في الديات :باب في الخطأ شبه العمد، والدارقطني 3/104 105من طريقين عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود 4547)) ، والنسائي 8/41في القسامة :باب كم دية شبه العمد، وابن ماجة 2627)) في الديات :باب دية شبه العمد مغلظة، والبيهقي 8/45من طرق عن حماد بن زيد، عن خالد بن مهران الحذاء ، به وهذا سند صحيح . وقال أبو داود بإثر الحديث 4549)) : ورواه أيوب السختياني، عن القاسم بن ربيعة عن عبد الله بن عمرو مثل حديث خالد ورواه حماد بن سلمة، عن علي بن زيد (هو ابن جذعان) ، عن يعقوب السدوسي، عن عبد الله بن عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت :أخرجه أحمد 2/164و166، والنسائي 8/40، وابن ماجة 2627)) ، والدارقطني 3/104، والبيهقي 8/44من طرق عن شعبة، عن أيوب السختياني، عن القاسم بن ربيعة، عن عبد الله بن عمرو ، بنحوه، ولم يذكر فيه عقبة بن أويس . وأخرجه الشافعي 2/108، وعبد الرزاق 17212)) ، وابن أبي شيبة 9/130، وأحمد 2/11، أبو داود 4549)) ، والنسائي 8/42، وابن ماجة 2628)) ، والدارقطني 3/105، والبيهقي 8/44، والبغوي 2536)) من طرق عن علي بن زيد بن جذعان، عن القاسم بن ربيعة، عن عبد الله بن عمر بن الخطاب، بنحوه وهذا إسناد ضعيف لضعف علي بن زيد.

والے قتل خطاء کے طور پر قتل کیا گیا ہو یہ وہ مقتول ہے جسے سوٹی یا لاٹھی کے ذریعے قتل کیا گیا ہو اس کی دیت مغلظہ ہوگی جس میں چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں گی جو حاملہ ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الدِّيَةِ فِي قَطْعِ اَصَابِعِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی انگلیاں کاٹنے کی صورت میں وہ دیت ادا کرے گا

6012 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دِيَةُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ: عَشَرَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ لِكُلِّ اُصْبُعٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی دیت برابر ہے اور ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہوگی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاسْتِوَاءِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ قَطْعِهَا فِي الْحُكْمِ بِاَنَّ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا عَشْرًا مِنَ الْاِبِلِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ کاٹنے کی صورت میں فیصلہ کرتے ہوئے تمام انگلیوں کا حکم برابر ہے ان میں سے ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہوگی

6012- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد النحوى، وهو ابن أبى سعيد، فقد روى له أصحاب السنن والبخارى فى "الأدب المفرد "وهو ثقة الفضل بن موسى :هو السينانى.وأخرجه الترمذى 1391)) فى الديات :باب دية الأصابع عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد .وقال :حديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، والعمل على هذا عند أهل العلم.وأخرجه ابن الجارود فى "المنتقى "780" "عن محمود بن آدم، عن الفضل بن موسى، به .وأخرجه أبو داود 4561)) فى الديات :باب دية الأعضاء ، عن عبد الله بن عمر بن أبان، حدثنا أبو تميلة، عن حسين المعلم، عن يزيد النحوى، عن عكرمة، عن ابن عباس قال :جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم أصابع اليدين والرجلين سواء ، وقوله فى السند "عن حسين المعلم،"كذا وقع فى رواية اللؤلؤى، قال المزى فى "تحفة الأشراف :5/176 "وهو وهم، وفى باقى الروايات عن يسار المعلم، وهو الصواب، ورواه اللؤلؤى فى كتاب "التفرد "على الصواب . قلت :وأخرجه البيهقى 8/92عن أبى داود من رواية ابن داسة، فقال :يسار المعلم .قلت :لم يرو عنه غير أبى تميلة، فهو فى عداد المجهولين .ولم يقف الشيخ ناصر الألبانى على كلام المزى، فصحح هذا فى "إرواء الغليل" 7/317بناء على أن الذى فى السند حسين المعلم الثقة، ولايسار المعلم المجهول .وانظر ."6015" "6014"

6013 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ اَوْسٍ، يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ، قُلْتُ: عَشْرٌ عَشْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے میں نے عرض کی: دس دس (اونٹ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاسْتِوَاءِ الْاَسْنَانِ عِنْدَ قَلْعِهَا فِي الْحُكْمِ بِاَنَّ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا خَمْسَةً مِنَ الْإِبِلِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ فیصلہ دیتے ہوئے اکھاڑے ہوئے تمام دانتوں کا حکم برابر ہے ان میں سے ہر ایک کی دیت پانچ اونٹ ہوگی

6014 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ نَاصِحٍ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَسْنَانُ سَوَاءٌ، وَالْاَصَابِعُ سَوَاءٌ

6013– إسناده حسن .غالب التمار :هو ابن مهران، وثقة المصنف وابن سعد، وقال أبو حاتم :صالح، ومسروق بن أوس، وقيل :أوس بن مسروق :هو اليروعي التميمي، ذكره المؤلف في "الثقات 5/456 " 457، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح هو في "مسند علي بن الجعد 1525) ") ، ومن طريقه أخرجه البغوي 2540)) . وفيه :عن أوس بن مسروق أو مسروق بن أوس على الشك .وقال الإمام البغوي بإثر الحديث :وقال أبو الوليد :عن شعبة، عن مسروق بن أوس .قلت :أخرجه كذلك الدارمي 2/194، وأبو داود "4557"في الديات :باب ديات الأعضاء ، عن أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "511"، ومن طريقه البيهقي 8/92عن شعبة، وأحمد 4/397عن هاشم بن القاسم، 4/398عن حسين بن محمد، كلاهما عن شعبة به على الشك في اسم مسروق .وأخرجه الدارقطني 3/211من طريق أبي عاصم النبيل، حدثنا شعبة، عن غالب التمار، حدثنا شيخ منا يقال له :مسروق بن أوس أنه سمع أبا موسى ....وذكر الحديث، وقال الدرقطني :وكذلك رواه أبو نعيم وعفان ومسلم وغيرهم، ورواه وكيع ووهب بن جرير وأبو النضر عن شعبة أنه شك في مسروق بن أوس بن مسروق.وأخرجه ابن أبي شيبة 9/192، وأبو يعلى 343/1، والدارقطني 3/211، والبيهقي 8/92من طرق عن إسماعيل بن علية، والدارقطني 3/211، من طريق علي بن عاصم، كلاهما عن غالب التمار، عن مسروق بن أوس، عن أبي موسى الأشعري.

6014– إسناده قوي .الحسن بن ناصح الخلال :روى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم فوقه ثقات من رجال الصحيح غير يزيد بن أبي سعيد النحوي، فقد روى له أصحاب السنن والبخاري في "الإدب المفرد "، وهو ثقة، وأبو حمزة :هو محمد بن ميمون السكري.وأخرجه أبو داود "4560"في الديات :باب ديات الأعضاء ، عن محمد بن حاتم بن يزيع، حدثنا علي بن الحسن، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/289عن عتاب "هو ابن زياد الخراساني أبو عمرو المروزي "عن أبي حمزة، به .وانظر ما بعده.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔''

ذِكْرُ اسْتِوَاءِ الْخِنْصَرِ وَالْبِنْصَرِ فِيْ اَخْذِ الْاَرْشِ بِهَا

دیت کی ادائیگی کے حوالے سے چھوٹی انگلی اور اس کی ساتھ والی انگلی کا حکم برابر ہونے کا تذکرہ

6015 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ: هٰذِهِ وَهٰذِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں یہ اور یہ (برابر شمار ہوں گی)''۔

6015- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة فمن رجال البخاري، وابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم .وأخرجه البخاري "6895"في الديات :باب دية الأصابع، وابن ماجة "2652"في الديات :باب دية الأصابع، عن محمد بن بشار، عن محمد بن أبي عدي، بهذا الإسناد .وزاد البخاري" :يعني :الخنصر والبهام"، وزاد ابن ماجة : "يعني"الخنصر والبنصر والإبهام."وأخرجه ابن أبي شيبة 9/190، والدارمي 2/194، وعلي بن الجعد "992"،واحمد 1/227، ولبخاري "6895"، وأبو داود "4558"في الديات :باب ديات الأعضاء، والترمذي "1392"في الديات :باب في دية الأصابع وقال :حسن صحيح والنسائي 8/56و 56 57في القسامة :باب عقل الأصابع، وابن ماجة "2652"، والبيهقي 8/91 92، وابن الجارود "782"، والبغوي "2539"من طرق عن شعبة، به .وزادوا فيه" :المختصر والإبهام."وأخرجه أبو داود "4559"، ومن طريقه البيهقي 8/90عن عباس العنبري، وابن الجارود "783"عن محمد بن يحيى.

بَابُ الْغُرَّةِ

باب! جرمانے کے طور پر غلام یا کنیز ادا کرنے کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ فِيمَنْ ضَرَبَ بَطْنَ امْرَاَةٍ، فَاَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا

اس شخص کے بارے میں فیصلہ دینے کے طریقے کا تذکرہ جو کسی عورت کے پیٹ پر مارتا ہے اور وہ عورت مردہ بچے کو جنم دیتی ہے

6016 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ امْرَاَتَانِ، فَغَارَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرَى، فَرَمَتْهَا بِفِهْرٍ، اَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ، فَاَسْقَطَتْ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ وَلِيُّهَا: اَنَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ، وَلَا شَرِبَ، وَلَا اَكَلَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ وَجَعَلَهَا عَلَى اَوْلِيَاءِ الْمَرْاَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی دو بیویاں تھیں وہ آپس میں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا یا خیمے کی لکڑی ماری' تو دوسری کا حمل ضائع ہو گیا یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

6016- إسناده صحيح على شرط مسلم .رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن نضلة فمن رجال مسلم .منصور :هو ابن المعتمر، وإبراهيم :هو ابن يزيد النخعي . وأخرجه مسلم 38) "1682") في القسامة :باب دية الجنين، والدارقطني 3/198 من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "38" "1682"من طريقين عن محمد بن جعفر، به.وأخرجه الطيالسي "696"، والدارمي 2/196، وأبو داود "4568"في الديات :باب دية الجنين، النسائي 8/51في القسامة :صفة شبه العمد وعلى من دية الأجنة وشبه العمد، والطحاوي 3/205 206، وابن الجارود "778"من طرق عن شعبة، به ,لفظ أبي داود " :فقتلها" ولفظ الدارمي " :فقتلها وما في بطنها." وأخرجه عبد الرزاق "18351"، وأحمد 4/245و246و249، ومسلم "1682"، والنسائي 8/114من طرق عن منصور، به ولفظ مسلم :ضربت امرأة ضرتها بعمود فسطاط وهي حبلى فقتلتها، فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على عصبة القاتلة، وغرة لها لما في بطنها. وأخرجه ابن ماجة "2633"في الديات :باب الدية على العاقلة، قال :حدثنا علي بن محمد، حدثنا وكيع، حدثنا مصعب، قال :حدثنا داود، عن الأعمش، عن أبراهيم قال ...فذكره مرسلاً وأخرجه عبد الرزاق "18353"، وأحمد 4/244، والبخاري "6905"و "6906"و "6907"و "6908"في الديات :باب جنين المرأة، و "7317"و "7318"في الاعتصام :باب ما جاء في اجتهاد

خدمت میں پیش کیا گیا' تو آپ ﷺ نے اس میں ایک غلام (یا کنیز) کی ادائیگی کا فیصلہ دیا' تو اس عورت کے نگران نے کہا: کیا میں اس کی دیت ادا کروں گا' جو چیخا بھی نہیں چیخ کر رویا بھی نہیں اس نے کچھ پیا بھی نہیں اور کچھ کھایا بھی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ زمانہ جاہلیت کی طرح کے مسجع کے الفاظ استعمال کر رہا ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے دیت کی ادائیگی عورت کے اولیاء پر لازم قرار دی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغُرَّةِ الَّتِيْ تَجِبُ فِي الْجَنِيْنِ السَّاقِطِ مِنْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ الْمَضْرُوبَةِ عَلٰى ضَارِبِهَا

جرمانے کی اس صفت کا تذکرہ' جو اس صورت میں لازم ہوتی ہے' جب کوئی بچہ کسی عورت کے پیٹ سے مردہ پیدا ہو' جبکہ اس عورت کو مارا گیا ہو اور جرمانے کی ادائیگی اسے مارنے والے پر لازم ہو

6017 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى، فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا، فَقَضَى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مار کر اس کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس (مقدمے) میں ایک غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْمَرْاَةَ الضَّارِبَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا مَاتَتْ قَبْلَ اَخْذِ الْعَقْلِ مِنْ عَصَبَتِهَا

اس لفظ کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا' مارنے والی وہ عورت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کا انتقال اس کے عصبہ سے دیت کی وصولی سے پہلے ہو گیا تھا

6018 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6017–إسناده صحيح على شرط الشخين، وهو فى "الموطأ 2/855 "فى العقول :باب عقل الجنين. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/236، والبخارى "5759"فى الطب :باب الكهانة، و "6904"فى الديات :باب جنين المرأة، ومسلم "1681" "34"فى القسامة "باب دية الجنين، والنسائى 8/48 49فى القسامة :باب دية جنين المرأة، والطحاوى 3/205، والبيهقى 8/112 113، والبغوى "2544" وأخرجه البخارى "5758"، والبيهقى 8/113من طريق سعيد بن عمر عن الليث، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ الزهرى، به.

ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِي لِحْيَانَ ضَرَبَتْ اُخْرَى كَانَتْ حَامِلًا، فَاَمْلَصَتْ، فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ اَوِ اَمَةٍ، قَالَ: فَتُوُفِّيَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِي عَلَيْهَا الْعَقْلُ: فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا، وَاَنَّ مِيرَاثَهَا لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنولحیان سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے دوسری عورت کو مارا جو حاملہ تھی' تو اس کا بچہ ضائع ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے ضائع ہونے پر تاوان کے طور پر ایک غلام یا کنیز ادا کرنے کا فیصلہ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ عورت فوت ہو گئی جس کے ذمے دیت کی ادائیگی لازم ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی دیت کی ادائیگی اس کے عصبہ رشتے داروں پر لازم ہوگی جبکہ اس کی وراثت اس کے شوہر اور بیٹوں کو ملے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِي تُوُفِّيَتْ كَانَتِ الْمَضْرُوْبَةُ دُوْنَ الضَّارِبَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس عورت کا انتقال ہوا تھا' وہ عورت تھی جس کو مارا گیا تھا مارنے والی کا انتقال نہیں ہوا تھا

6019 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَعْيَنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَتِ امْرَاَتَانِ ضَرَّتَانِ، فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى بِحَجَرٍ، فَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ، فَقَضَى رَسُوْلُ

6018- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البيهقي 8/113من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 2/102 103، وأحمد 2/539، والبخاري "6740"في الفرائض :باب ميراث المرأة والزوج مع الولد وغيره، ومسلم "35" "1681"في القسامة :باب دية الجنين، وأبو داود "4577"في الديات :باب دية الجنين، والنسائي 8/47في القسامة :باب دية جنين المرأة، والطحاوي 3/205، والبيهقي 8/113، والبغوي "2543"من طرق عن الليث بن سعد، به . وأخرجه مالك في "الموطأ 2/855 "في العقول :باب عقل الجنين، ومن طريقه الشافعي 2/103، والبخاري "5760"في الطب: باب الكهانة، والنسائي 8/49، والبيهقي 8/113عن الزهري، عن سعيد بن المسيب مرسلا. قوله" :الإملاص هو أن ترمي المرأة جنينها قبل وقت الولادة.

6019- إسناده ضعيف .أسباط وهو ابن نصر الهمذاني ضعفه غير واحد، وقال الساجي في "الضعفاء :"روى أحاديث لا يتابع عيلها عن سماك بن حرب، وقد أنكر أبو زرعة على الإمام مسلم إخرجه حديث أسباط، وقال الحافظ في "التقريب :"صدوق كثير الخطأ يغرب، وسماك وهو ابن حرب روايته عن عكرمة فيها اضطراب .قلت :لكن متن الحديث صحيح يشهد له ما قبله وما بعده .أبو بكر الأعين :هو محمد بن أبي عتاب البغدادي. وأخرجه أبو داود "4574"في الديات :باب دية الجنين، والنسائي 8/51 52في القسامة :باب صفة شبه العمد وعلى من دية الأجنة، والطبراني في "الكبير"11767" "، والبيهقي 8/115، والخطيب في " الأسماء المبهمة "ص 512 513من طرق عن عمرو بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرج الطبراني في الكبير "352"/17، ومن طريقه ابن الأثير في "أسد الغابة 7/368 " 369من طريق أحمد بن أبي خيثمة

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ، فَقَالَتْ عَمَّتُهَا: اِنَّهَا قَدْ اَسْقَطَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ، فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَةِ: اِنَّهَا كَاذِبَةٌ، اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ، وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ، فَمِثْلُهُ يُطَلُّ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَجْعَ الْجَاهِلِيَّةِ، غُرَّةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اسْمُ اِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةُ، وَالْاُخْرَى اُمُّ غُطَيْفٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دوعورتیں ایک دوسرے کی سوکن تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو مارا' تو دوسری عورت مرگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاندان پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا' تو اس کی پھوپھی نے یہ کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کا ایسا بچہ ضائع ہوا ہے' جس کے بال اگ چکے تھے' تو قتل کرنے والی عورت کے باپ نے کہا: یہ جھوٹ بول رہی ہے اللہ کی قسم! وہ بچہ نہ' تو چیخ کر رویا نہ اس نے کچھ پیا نہ کچھ کھایا اس طرح کا' خون تو رائیگاں جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی مسجع (گفتگو کر رہے ہو) اس میں تاوان دینا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے ایک خاتون کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا نام ام غطیف تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْمُتَوَفَّاةَ مِنَ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا كَانَتِ الْمَضْرُوبَةَ دُوْنَ الضَّارِبَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے ان دونوں عورتوں' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے' ان میں سے مرنے والی عورت وہ تھی' جسے مارا گیا تھا' مارنے والی عورت (فوت نہیں ہوئی تھی)

6020 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ، فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى بِحَجَرٍ، فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ، اَوْ وَلِيْدَةٌ، وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا، وَيَرِثُهَا وَلَدُهَا وَمَنْ تَبِعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ: اَنَدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا اَكَلَ، وَلَا شَرِبَ، وَلَا نَطَقَ، وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اَحْدَاثِ الْكُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِيْ سَجَعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو خواتین لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے

6020- إسناده صحيح على شرط مسلم .حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، ويونس :هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه البخاري "6910"في الديات :باب جنين المرأة، ومسلم "36" "1681"، وأبو داود "4576"في الديات: باب دية الجنين، والنسائي 8/48في القسامة :بـاب دية جنين المرأة، وابن الجارود "776"من طرق عن ابن وهب، به . وأخرجه أحمد 2/535، والدارمي 2/197، والبيهقي 8/114من طـريـق عثمـان بن عمر، عن يونس بن يزيد، به .وأخـرجه عبد الرزاق "18338"، ومن طريقه مسلم "1681"، والبيهقي 8/113عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، ولم يذكر سعيد بن المسيب.

دوسری کو مار کر اسے قتل کر دیا اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت ایک غلام یا کنیز ہوگی اور نبی اکرم ﷺ نے عورت کی دیت کی ادائیگی اس عورت کے خاندان پر لازم قرار دی عورت کی اولاد اور اس کے دیگر ورثا اس کے وارث بن جاتے۔ اس پر حمل بن نابغہ نے کہا: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں اس کی دیت دوں میں ایسے شخص کی دیت کیسے دے سکتا ہوں جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں کچھ بولا نہیں اونچی آواز میں رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو کاہنوں کی طرح کی بات چیت کر رہا ہے نبی اکرم ﷺ نے مسجع الفاظ کی وجہ سے یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِاَخْبَارِ اَبِي هُرَيْرَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا: یہ ان روایات کے برخلاف ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6021 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نَاشَدَ النَّاسَ فِي الْجَنِينِ، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ، فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ، فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى، فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، وَاَنْ تُقْتَلَ بِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے بتایا: میری دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو مار کر دوسری عورت اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ نے تاوان کے طور پر غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور یہ فیصلہ دیا کہ اس عورت کو مقتول عورت کے عوض میں قتل کر دیا جائے۔

6021– حديث صحيح .الحسن بن يحيى الأزدي :ذكره المؤلف في "ثقاته 8/180 "وقال :من أهل البصرة، يروى عن يـزيد وأبي عاصم، وكان صاحب حديث حدثنا عنه أحمد بن يحيى بن زهير بتستر وغيره، وقال ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" :3/44مـحله الصدق، كتبت عنه بالرملة، قلت :وقـد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين أبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند غير واحد ممن أخرج حديثه هذا . وأخرجه الدارمي 2/196 197، وأبو داود "4572" فـي الدياتك باب دية الجنين، وابن ماجة "2641"في الديات :باب دية الجنين، وابن الجارد "779"والبيهقي 8/114من طريق أبي عاصم، بهذا الإسناد . وكذا أخرجه النسائي 8/47عن قتيبة، قال :حدثنا حماد، عن عمرو، عن طاووس . وأخرجه الشافعي في "المسند 2/103 " 104، وفي الرسالة "1174" "عـن سـفيان، عن عمرو بن دينار وابن طاووس، عن طاووس. وأخرجه الشافعي 2/103، وعبد الرزاق "18343"ومـن طـريقه الطبراني "3482"، والـحاكم 3/575عـن سـفيـان، عـن عمرو بن دينار، عن ابن طاووس، عن طاووس.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْغُرَّةَ فِي الْجَنِيْنِ السَّاقِطِ لَا يَجِبُ عَلَى الضَّارِبِ اِلَّا عَبْدٌ، اَوْ اَمَةٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا

قائل ہے مارے جانے کی وجہ سے مردہ پیدا ہونے والے بچے کے جرمانے میں مارنے والے پر صرف غلام یا کنیز کی ادائیگی لازم ہوتی ہے

6022 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، اَوْ فَرَسٍ، اَوْ بَغْلٍ، فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ: اَنَعْقِلُ مَنْ لَا اَكَلَ، وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ، مِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ، فِيْهِ غُرَّةٌ: عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ، اَوْ فَرَسٌ، اَوْ بَغْلٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں تاوان کے طور پر ایک غلام یا کنیز یا گھوڑا یا خچر دینے کا فیصلہ دیا تھا جس شخص کے خلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا تھا اس نے عرض کی: کیا ہم اس کی دیت ادا کریں' جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں وہ چیخا نہیں چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون' تو رائیگاں جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شاعروں کی طرح کی گفتگو کر رہا ہے ایسی صورت حال میں تاوان کے طور پر غلام یا کنیز یا گھوڑا یا خچر ادا کرنا ہوگا۔

6022- إسناده حسن .محمد بن عمرو وهو ابن علقمة روى له البخارى مقرونا ومسلم فى المتابعات، وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات من رجال الشيخين .إسحاق بن إبراهيم :هو ابن راهوية، وعيسى بن يونس :هو ابن أبى إسحاق السبيعى. وأخرجه أبو داود "4579"فى الديات :باب دية الجنين، ومن طريقه البيهقى 8/115 عن إبراهيم بن موسى الرازى، بهذا الإسنا د. وأخرجه ابن أبى شيبة 9/250 251، وأحمد 2/438و438، والترمذى "1410"فى الديات :باب فى دية الجنين، وابن ماجة "2639"فى الديات :باب دية الجنين، والطحاوى فى "شرح معانى الأثار "2639" "فى الديات :باب دية الجنين، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 3/205 "من طرق عن محمد بن عمرو، به وليس عندهم "او فرس أو بغل"، وقال الترمذى :حديث حسن.

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

کتاب! وصیت کے بارے میں روایات

6023 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى: هَلْ اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُوْصِي فِيْهِ، قُلْتُ: فَكَيْفَ يَاْمُرُ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ

❁❁ طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کرنی پڑتی۔ میں نے دریافت کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو وصیت کرنے کا حکم کیوں دیتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے حکم کے مطابق) یہ ہدایت کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِعْدَادِ الْوَصِيَّةِ لِنَفْسِهِ فِيْ حَيَاتِهِ، وَتَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلٰى غَيْرِهِ فِيْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی زندگی میں ہی اپنے لیے وصیت تیار کرلے اور اس کے بارے میں دوسرے پر بھروسہ کرنے کو ترک کرے

6024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

6023- إسناده صحيح. إبراهيم بن شار الرمادى روى له أبو داود والترمذى، وهو حافظ وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الحميدى "772" عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/381، والدارمى 2/403، والبخارى "2740" فى الوصيا: باب الوصايا، و "4460" فى فضائل القرآن: باب الوصاة بكتاب الله عز وجل، "5022" فى المغازى: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته، ومسلم "1634" فى الوصية: باب ترك الوصية لمن ليس له شىء يوصى فيه، والترمذى "2119" فى الوصايا: باب ما جاء أن النبى صلى الله عليه وسلم لم يوص، والنسائى 8/240 فى الوصايا: باب هل أوصى النبى صلى الله عليه وسلم؟ من طرق عن مالك بن مغول، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَىْءٌ يُوصِى فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرسکتا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے دوراتیں گزر جائیں (اور اس نے وصیت نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہونی چاہیے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِىْ خَبَرِ نَافِعٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْىَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نافع کی نقل کردہ روایت میں مذکور عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

6025 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ، اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ

سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی مسلمان شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اس پر تین دن گزر جائیں (اور اس نے وصیت نہ لکھی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس ہونی چاہیے۔''

6026 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ

6024- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبيد الله: هو ابن عمر العمرى. وأخرجه أحمد 2/57و80، والدارمى 2/402، ومسلم "1627"فى الوصية فى فاتحته، وأبو داود "2862"فى الوصايا: باب ما جاء فيما يؤمر به من الوصية، والترمذى "974"فى الجنائز: باب ما جاء فى الحث على الوصية، والنسائى 6/238 239فى الوصايا: باب الحث على الوصية، وابن الجارود "946"من طرق عن عبيد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 2/761فى الوصية: باب الأمر بالوصية، وأحمد 2/10و50و113، والطيالسى "1841"، والبخارى "2738"فى الوصايا فى فاتحته، ومسلم "1627"، والترمذى "2118"فى الوصايا: باب ما جاء فى الحث على الوصية، والنسائى 8/239، والدارقطنى 4/150و 150 151، والبيهقى 6/271.

6025- حديث صحيح. ابن أبى السّرى: قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو "مصنف عبد الرزاق" "16326"، ومن طريقه أخرجه مسلم "4" "1627"فى الوصية فى فاتحته، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/4، ومسلم "1627"، والنسائى 8/239فى الوصايا: باب الكراهة فى تأخير الوصية، والبيهقى 6/272من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه الدارقطنى 4/151حدثنا محمد بن مخلد

6026- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى "الموطأ 2/763 "فى الوصية: باب الوصية فى الثلث لا تتعدى. وأخرجه البغوى "1459"من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريج الحديث برقم "4249".

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متنِ حدیث): جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى، وَاَنَا ذُوْ مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ، اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِشَطْرِهٖ؟ قَالَ: لَا ثُمَّ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّكُوْنُوْا عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهٖ، حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ، لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کیلئے تشریف لائے کیونکہ میری بیماری شدید ہو چکی تھی میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری بیماری کا جو عالم ہے وہ آپ ﷺ ملاحظہ فرما رہے ہیں میں ایک مالدار شخص ہوں میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک تہائی کر دو' ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بڑا ہے' اگر تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے وہ تنگدست ہوں اور لوگوں سے مانگتے پھریں تم اللہ کی رضا کے حصول کیلئے جو بھی خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا' یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو کچھ ڈالو گے (اس کا بھی اجر ملے گا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پیچھے نہیں رہو گے تم اللہ کی رضا کے حصول کے لیے جو بھی نیک عمل کرو گے اس کے نتیجے میں تمہارے درجے اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوگا' ہو سکتا ہے تمہیں طویل زندگی ملے یہاں تک کہ بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور بہت سے لوگوں کو تمہاری وجہ سے نقصان کا سامنا کرنا پڑے۔ اے اللہ' تو میرے ساتھیوں کی ہجرت کو باقی رہنے دے اور انہیں ایڑیوں کے بل واپس نہ لوٹانا' لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے کیا کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ وَصِيَّةِ الْمَرْءِ وَهُوَ فِيْ بَلَدٍ نَاءٍ اِلَى الْمُوْصِىْ اِلَيْهِ فِيْ بَلَدٍ اٰخَرَ

آدمی کے وصیت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جبکہ وہ دور کے شہر میں موجود ہو جس شخص کے لیے وصیت کی گئی' وہ کسی دوسرے شہر میں ہو

6027 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): هَاجَرَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ بِأُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ مَرِضَ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: أَوْصَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ وَبَعَثَ مَعَهَا النَّجَاشِيُّ شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عبیداللہ بن جحش نے اپنی بیوی ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی جب وہ حبشہ پہنچے تو بیمار ہو گئے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وصیت کی اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر لی۔ نجاشی نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو (حبشہ سے مدینہ منورہ) بھیجا۔

6027- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي، فمن رجال البخاري . وابن مسافر :هو عبد الرحمن بن خالد ابن مسافر . وأخرجه أحمد 6/427، وأبو داود "2107"في النكاح :باب الصداق، والنسائي 6/119في النكاح :باب القسط في الأصدقة، والطبراني في "المعجم الكبير "23/"402 "من طرق .

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب! وراثت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِأَصْحَابِ السِّهَامِ فَرِيضَتَهُمْ، وَإِعْطَاءِ الْعَصَبَةِ بَاقِي الْمَالِ بَعْدَهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ رشتے داروں کو ان کا فرض حصہ دیدیا جائے اور اس کے بعد باقی بچنے والا عصبہ کو عطا کیا جائے

6028 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحِقُوا الْمَالَ بِ الْفَرَائِضِ، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مال ذوی الفروض کو دو ذوی الفروض میں سے جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا''۔

6028- إسناده صحيح على شرط الشيخين ابن طاووس: اسمه عبد الله وأخرجه الطبراني في "الكبير "10903" "، والدارقطني 4/71 من طريق معاذ بن المثنى، عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6746" في الفرائض: باب أبناء عم أحدهما أخ لأم والآخر زوج، ومسلم "3" "1615" في الفرائض: باب ألحقوا الفرائض بأهلها، والطحاوي 4/390، والبيهقي 6/239 من طريق أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 1/292 325، والدارمي 2/368، والطيالسي "2609"، وابن أبي شيبة 11/265 266، والبخاري "6732" باب ميراث الولد من أبيه وأمه، و "6735" باب ميراث ابن الابن إذا لم يكن ابن، و "6737" باب ميراث الجد مع الأب والأخوة، ومسلم "2" "1615"، والترمذي "2098" في الفرائض: باب ميراث العصبة وقال: حديث حسن والنسائي "في الكبرى "كما في "التحفة 5/9 " 10، وأبو يعلى "2371"، والطحاوي 4/390، وابن الجارود "955"، والدارقطني 4/71، والطبراني في "الكبير "10904" "، والبيهقي 6/234 و 239 و 10/306، والبغوي "2216" من طرق عن وهيب بن خالد، ومسلم "4" "1615" من طريق يحيى بن أيوب، والطبراني "10901"، والدارقطني 4/72 من طريق زياد بن سعد، والدارقطني 4/70 من طريق زمعة بن صالح، وابن الجارود "955" من طريق المغيرة بن سلمة، خمستهم عن ابن طاووس، به. وأخرجه الدارقطني 4/72 من طريق مروان بن محمد، عن سفيان، عن هشام بن حجير، عن طاووس، به. مرفوعاً وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه "289" "عن سفيان، عن هشام بن حجير، عن طاووس، عن ابن عباس موقوفا عليه. وأخرجه النسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 5/10 "، والطحاوي 4/390، وسعيد بن منصور "288" من طريق سفيان الثوري، عن ابن طاووس، عن أبيه مرسلاً. وأخرجه الطحاوي 4/390 من طريق عبد الله بن المبارك

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَوَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں روح بن قاسم اور وہیب بن خالد منفرد ہیں

6029 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ، فَمَا اَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مال ذوی الفروض کو دو ذوی الفروض میں سے جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَفْعَ هٰذَا الْخَبَرِ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو معمر کے حوالے سے مرفوع ہونے کے طور پر نقل کرنے میں عبدالرزاق منفرد ہیں

6030 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقَطِيْعِيُّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الْمَعْمَرِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6029- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله .إسحاق بن إبراهيم :هو ابن راهويه .وهو في "مصنف عبد الرزاق "19004" "وأخرجه عنه أحمد .1/313وأخرجه مسلم "4" "1615"في الفرائض :باب ألحقوا الفرائض بأهلها، والطبراني في "الكبير "10902" "عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "4" "1615"، وأبو داود "2898"في الفرائض :باب ميراث العصبة، والترمذي "2098"في الفرائض :باب ميراث العصبة، وابن ماجة "2740"في الفرائض :باب ميراث العصبة، والدارقطني 4/70 71من طرق عن عبد الرزاق، به .وقال الترمذي :هذا حديث حسن، وقد روى بعضهم عن ابن طاووس، عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا.

6030- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن حميد المعمري، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري تعليقا، وهو مكرر ما قبله.

"مال ذوی الفروض کو دو ذوی الفروض میں سے جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔"

ذِكْرُ وَصْفِ مَا تُعْطَى الْجَدَّةُ مِنَ الْمِيرَاثِ

اس (حصہ) کی صفت کا تذکرہ' جو دادی (یا نانی) کو وراثت میں سے دیا جائے گا

6031 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلَى اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا، فَقَالَ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ، وَمَا اَعْلَمُ لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَارْجِعِي حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ، فَسَاَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ، فَاَنْفَذَ لَهَا اَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ، ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرَى اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا، فَقَالَ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ، وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قَضَى بِهِ اِلَّا لِغَيْرِكِ، وَمَا اَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا، وَلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ، فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا

❁ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی وراثت کا مطالبہ کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں اللہ کی کتاب میں کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ کے رسول کی سنت میں بھی تمہارے بارے میں مجھے کسی چیز کا علم نہیں ہے تم واپس چلی جاؤ میں لوگوں سے اس بارے میں دریافت کرتا ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (یعنی دادی یا نانی کو) چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تمہارے ساتھ کوئی اور شخص بھی تھا۔ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی وہی بات بیان کی جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ

6031- رجاله ثقات رجال الشيخين غير عثمان بن إسحاق بن خرشة، وهو القرشي العامري المدني، فقد ذكره المؤلف في "ثقاته 7/190"، وقال الدوري عن ابن معين: ثقة. وقال ابن عبد البر: هو معروف النسب، إلا أنه غير مشهور بالرواية، وقال الذهبي في "الميزان": "شيخ ابن شهاب الزهري، لا يعرف، سمع قبيصة بن ذؤيب، وقد وثقوه. والحديث في "الموطأ 2/513" في الفرائض: باب ميراث الجدة، ومن طريق مالك أخرجه أبو داود "2894" في الفرائض: باب ميراث الجدة، والترمذي "2101" في الفرائض: باب ما جاء في ميراث الجدة، والنسائي في "الفرائض" من "الكبرى" كما في "التحفة 8/361"، وابن ماجة "2724" في الفرائض: باب ميراث الجدة، وابن الجارود "959"، والبيهقي 6/234، والبغوي "2221" وأخرجه الترمذي "2100"، والنسائي في "الكبرى" من طريقين عن سفيان، حدثنا الزهري، قال مرة: قال قبيصة، وقال مرة: رجل عن قبيصة بن ذؤيب. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/320، 321، وسعيد بن منصور "80" وعبد الرزاق "19083"، وابن ماجة "2724"، والنسائي في "الكبرى" والحاكم 4/338 من طرق عن الزهري، عن قبيصة وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

نے بیان کی تھی، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس (دادی یا نانی) کے لیے چھٹے حصے کو لازم قرار دیا۔

پھر ایک اور دادی (یا نانی) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کے عہد خلافت میں) آئی اور اپنی وراثت کا مطالبہ کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حکم نہیں ہے تمہارے بارے میں صرف ایک فیصلہ ہے میں ذوی الفروض میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا یہ چھٹا حصہ ہے اگر تم دونوں (یعنی دادی اور نانی) اس میں اکٹھی ہو، تو یہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک ہو، تو یہ اسے ملے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَنِ اسْتَهَلَّ مِنَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ وَرِثُوا، وَوُرِثُوا، وَاسْتَحَقُّوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جو بچے پیدائش کے وقت اچھی طرح چیخ کر رو لیتے ہیں

وہ وارث بھی بنیں گے اور ان کی وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے وہ اس بات کے مستحق ہوں گے کہ ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے

6032 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِـمْرَانُ بْـنُ مُـوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوُرِّثَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6032- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن فيه عنعنة أبي الزبير .إسحاق الأزرق :هو إسحاق بن يوسف بن مرداس. وأخرجه البيهقي 4/8 9عن علي بن أحمد بن عبدان، أنبأنا سليمان بن أحمد اللخمي، حدثنا محمد بن عبد الرحيم الديباجي، حدثنا محمد بن أحمد بن أبي خلف القطيعي، بهذا الإسناد .وقال البيهقي :قال سليمان :لم يروه عن سفيان غير إسحاق . وأخرجه الحاكم 4/348 349من طريق عبيد الله بن الكندي، عن أسحاق الأزرق، به .وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! وأخرجه الترمذي "1032"في الجنائز :باب ما جاء في ترك الصلاة على الجنين حتى يستهل، وابن ماجة "1508"في الجنائز : باب ما جاء في الصلاة على الطفل، و "2750"في الفرائض :باب إذا استهل المولود ورث، والبيهقي 4/8من طرق عن أبي الزبير، به. وقال الترمذي :هذا حديث قد اضطرب الناس فيه فرواه بعضهم عن أبي الزبير، عن جابر، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرفوعا، وروى أشعث بن سوار وغير واحد عن أبي الزبير، عن جابر موقوفا، وروى محمد بن أسحاق، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر موقوفا، وكأن هذا "يعني الموقوف "أصح من الحديث المرفوع . قلت :أخرجه ابن أبي شيبة 3/319،و11/382،والدارمي 2/392من طريقين عن أشعث بن سوار، عن أبي الزبير، عن جابر موقوفا . وأخرجه الدارمي 2/393، والبيهقي 4/8من طريقين عن محمد بن إسحاق، عن عطاء، عن جابر موقوفا أيضا . وأخرجه عبد الرزاق "6608"عن ابن جريج قال :أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول في المنفوس :يرث إذا سمع صوته. قلت :وله شاهد من حديث أبي هريرة، أخرجه أبو داود "2920"، ومن طريقه البيهقي 6/257

''جب بچہ (پیدائش کے وقت) چیخ کو روئے' تو اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا نَفٰى اَخْذَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِيرَاثَهُ مِنَ النَّسَبِ مِمَّنْ لَيْسَ عَلٰى دِينِ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی نفی کی ہے کوئی مسلمان اپنے نسب کے حوالے سے کوئی ایسی وراثت وصول کرے جو کسی ایسے شخص کا مال ہو جو مسلمان نہ ہو

6033 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا پتہ چلا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ يَكُنَّ عَصَبَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ (میت کی) بیٹیوں کے ساتھ اس کی بہنیں عصبہ بنیں گی

6034 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ

6033- إسناده صحيح على شرط الشيخين أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وعلى بن الحسين :هو ابن أبي طالب الملقب بزين العابدين . وأخرجه الشافعي 2/190، وسعيد بن منصور "135"، وأحمد 5/200، والدارمي 2/371، ومسلم "1614"في الفرائض :في فاتحته، وأبو داود "2909"في الفرائض :باب هل يرث المسلم الكافر؟ والترمذي "2107"في الفرائض من "الكبرى "كما في "التحفة1/56 "، وابن الجارود "954"، والبيهقي 6/218، والبغوي "2231"من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وانظر "5149" وأخرجه عبد الرزاق "9852"، وأحمد 5/208و209، والطيالسي "631"، والبخاري "6764"في الفرائض :باب لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، والدارمي 2/370، والدارقطني 4/69، والبيهقي 6/217، والطبراني في "الكبير "391" "من طرق عن الزهري، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/370عن سفيان، وسعيد بن منصور "136"، والنسائي في "الكبرى "عن هشيم، كلاهما عن الزهري، عن علي بن الحسين، عن عمرو بن عثمان، عن أسامة بن زيد بلفظ " :لا يتوارث أهل ملتين "وقال النسائي :وهشيم لم يتابع على قوله وأخرجه مالك 2/519في الفرائض :باب ميراث أهل الملل ومن طريقه النسائي، عن الزهري، عن علي بن الحسين، عن عمرو بن عثمان، عن أسامة بن زيد.

اللّٰهِ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ابْنَةٍ، وَابْنَةِ ابْنٍ، وَاُخْتٍ، قَالَ: لِلابْنَةِ النِّصْفُ، وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلاُخْتِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب (میت کو ورثاء میں) ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: بیٹی کو نصف ملے گا' پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا' جو باقی بچے گا وہ بہن کو ملے گا۔

6034- إسناده صحيح على شرط البخاري .أبو قيس :هو عبد الرحمن بن ثروان، وثقه ابن معين، والعجلي، والدارقطني، وابن نمير، والمصنف، وقال النسائي :ليس به بأس . وأخرجه الطبراني في "الكبير "9876" "عن أحمد بن يحيى بن زهير التستري، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19031"و "19032"، والطيالسي "375"، وسعيد بن منصور "29"، وابن أبي شيبة 11/245 246و246، وأحمد 1/348و 428و 440و 463 464، والدارمي 2/348 349، والبخاري "6742"في الفرائض :باب ميراث ابن الابن إذا لم يكن ابن، "6742"باب ميراث الإخوة من البنات عصبة، وأبو داود "2890"في الفرائض : باب ما جاء في ميراث الصلب، والترمذي "2093"في الفرائض باب ما جاء في ميراث ابنة الابن مع ابنة الصلب، وابن ماجة "2721"في الفرائض :باب فرائض الصلب، والدارقطني 4/79، 80، والطبراني "9869"و "9870"و"9871"و "9872"و "9873"و "9874"و "9875"و "9877"، وابن الجارود "962"، والطحاوي 4/392، والحاكم 4/334 335، ولبيهقي 6/229و230، والبغوي "2218"من طرق عن أبي قيس، به.

بَابُ ذَوِی الْاَرْحَامِ

باب! ذوی الارحام کا حکم

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ تَوْرِيثَ ذَوِي الْاَرْحَامِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے ذوی الارحام کے وارث بننے کو باطل قرار دیا ہے

6035 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ، وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ، اَعْقِلُ عَنْهُ، وَاَرِثُهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ، يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بوجھ چھوڑ کر جاتا ہے وہ ہماری طرف آئے گا اور جو شخص مال چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کے ورثاء کو ملے گا میں اس کا وارث ہوں' جس کا کوئی وارث نہیں ہے میں اس کی طرف سے دیت کی ادائیگی کروں گا اور میں اس کا وارث بھی بنوں گا اور جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث بنتا ہے وہ اس کی طرف سے دیت کی ادائیگی بھی کرے گا

6035- إسناده قوى، على بن أبى طلحة :روى له مسلم، وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات أبو عامر الهوزنى :اسمه عبد الله بن لحيّ وأخرجه أبو داود "2899"فى الفرائض :باب فى أرزاق الذرية، عن حفص بن عمر الحوضى، بهذا الإسناد. وأخرجه سعيد بن منصور "172"، وابن أبى شيبة 11/264، وأحمد 4/131، والنسائى فى "الكبرى "كما فى "التحفة8/510 "، وابن ماجة "2738"فى الفرائض :باب ذوى الأرحام، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار 4/5 "، والبيهقى 6/214من طرق عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 4/133، وأبو داود "2900"، وابن ماجة "2634"فى الديات :باب الدية على العاقلة، فإن لم يكن عاقلة، ففى بيت المال، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/398 "، وفى "شرح مشكل الآثار4/5 "، والدارقطنى 4/85 86و86، وابن الجارود "965"، والحاكم 4/344، البيهقى 6/214، والبغوى "2229"من طرق عن حماد بن زيد، عن بديل بن ميسرة، به ,وصححه الحاكم على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبى بقوله :قلت :على "يعنى ابن أبى طلحة "قال أحمد له أشياء منكرات ,قلت :لم يخرج له البخارى. وأخرج له الطحاوى فى "شرح المعانى 4/397 " 398من طريق أبى الوليد الطيالسى، عن شعبة، عن يزيد العقلى، عن راشد بن سعد، به.

اوراس کاوارث بھی بنے گا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6036 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِمِصْرَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ ابْنَ عَائِذٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ الْمِقْدَامَ حَدَّثَهُمْ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَاَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، اَفُكُّ عَنْهُ، وَاَرِثُ مَالَهُ، وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، يَفُكُّ عَنْهُ، وَيَرِثُ مَالَهُ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ، وَسَمِعَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبٍ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ، وَمَتْنَاهُمَا مُتَبَايِنَانِ

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جاتا ہے' تو وہ ہماری طرف آئیں گے' اور جو مال چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کے ورثا کو ملے گا' جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو میں اس کا مولیٰ ہوں میں اس کی طرف سے فدیہ بھی ادا کروں گا اس کے مال کا وارث بھی بنوں گا اور جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اس کا ماموں مولیٰ ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے فدیہ بھی ادا کرے گا اس کے مال کا وارث بھی بنے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت راشد بن سعد نے ابوعامر کے حوالے سے حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں' البتہ ان دونوں روایات کا متن ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6037 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ

60366– إسناده حسن في الشواهد إسحاق بن إبراهيم بن العلاء :حسن الحديث، وعمرو بن الحارث هو ابن الضحاك الزبيدي لم يوثقه غير المصنف، وما روى عنه سوى اثنين، وقال الذهبي :لا تعرف عدالته .وباقي رجاله ثقات، وانظر ما قبله.

عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى اَبِىْ عُبَيْدَةَ: اَنْ عَلِّمُوا صِبْيَانَكُمُ الْعَوْمَ، وَمُقَاتِلَتَكُمُ الرَّمْىَ، قَالَ: فَكَانُوا يَخْتَلِفُونَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ، قَالَ: فَجَاءَ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَاَصَابَ غُلَامًا فَقَتَلَهُ، وَلَمْ يُعْلَمْ لِلْغُلَامِ اَهْلٌ اِلَّا خَالُهُ، فَكَتَبَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اِلٰى عُمَرَ، فَذَكَرَ لَهُ شَاْنَ الْغُلَامِ، اِلٰى مَنْ يَّدْفَعُ عَقْلَهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اپنے بچوں کو عوم اور اپنے جنگ جوافراد کو تیراندازی سکھاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ مختلف مقامات پر اس کی مشق کر رہے تھے اسی دوران ایک اندھا تیر آیا اور ایک لڑکے کو لگا وہ لڑکا مر گیا اس لڑکے کے رشتے داروں میں سے صرف اس کے ماموں کا پتہ چلا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور لڑکے کا معاملہ بیان کیا کہ اس کی دیت کس کے سپرد کی جائے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ اور اس کے رسول اس کے مولیٰ ہوتے ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ لَا يَكُوْنُ وَلَدًا لِاَبِى الْبِنْتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے (میت کی) بیٹی کا بیٹا (یعنی میت کا نواسہ) بیٹی کے باپ کی اولاد شمار نہیں ہوگا

6038 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّافِقَةِ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، قَالَ:

6037- إسناده حسن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش :مختلف فيه، وثقه ابن سعد والمؤلف والعجلي، وقال ابن معين : لا بأس به، وقال أبو حاتم :شيخ، وضعفه على ابن المديني، وقال النسائي :ليس بالقوى، وفي "التقريب "صدوق له أوهام .وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير حكيم بن حكيم، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق .القواريرى :هو عبيد الله بن عمر، وسفيان :هو الثورى، وأبو أمامة بن سهل :اسمه أسعد بن سهل بن حنيف، معدود في الصحابة، له رؤية، ولم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم، مات سنة مئة، وله اثنتان وتسعون سنة . وأخرجه الترمذى "2103"في الفرائض :باب ميراث الخال، والطحاوى 4/397من طريقين عن محمد بن عبد الله بن الزبير، بهذا الإسناد وقال الترمذى :حديث حسن. وأخرجه مطولا ومختصرا، أحمد 1/28و46،وابن أبي شيبة 11/263،وابن ماجة "2737"في الفرائض :باب ذوى الأرحام، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة8/4 "، والطحاوى 4/397، وابن الجارود "964" ، والدارقطني 85- 4/84، والبيهقي 6/214من طرق عن سفيان، به . وقوله" :سهم غرب "بالإضافة، ويفتح الراء وسيكون في "غرب :"هو السهم الذى لا يدرى من رماه، وقيل :إذا أتاه من حيث لا يدرى.

(متن حدیث):بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، إِذْ اَقْبَلَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَقُومَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ اِلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَهُمَا وَقَالَ: (اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: 15)

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے: اسی دوران حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما (جو بچے تھے) انہوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں وہ آئے وہ کبھی گر پڑتے تھے اور کبھی کھڑے ہو جاتے تھے نبی اکرم ﷺ ان دونوں کے لیے منبر سے نیچے تشریف لے آئے آپ ﷺ نے ان دونوں کو پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ فَعَلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6039 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ بُرَيْدَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا، اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ: (اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: 15) نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَلَمْ اَصْبِرْ، حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِىْ فَرَفَعْتُهُمَا

❀❀ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت امام حسن اور

6038- إسناده حسن .مؤمل بن إهاب :روى له أبو داود والنسائي، وهو حسن الحديث، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/368و300-12/299، وأحمد 5/354، وأبو داود "1109"في الصلاة :باب لبس الأحمر للرجال، والبيهقي 6/165من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة ."1801" وأخرجه النسائي 3/108في الجمعة :باب نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، وقطعه كلامه ورجوعه إليه يوم الجمعة، 3/192في صلاة العيدين : باب نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، من طريقين عن الحسن بن واقد، به .وصححه ابن خزيمة ."1082"وانظر ما بعده.

6039-إسناده حسن كسابقه، رجاله ثقات رجال الصحيح غير علي بن الحسين بن واقد، فقد روى له مسلم في المقدمة، وهو صدوق حسن الحديث، أبو عمار المروزي :اسمه الحسين بن حريث . وأخرجه الترمذي "3774"في المناقب :باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، عن أبي عمار المروزي، بهذا الإسناد .وقال :هذا حديث حسن غريب، إنما نعرفه من حديث الحسين بن واقد. وأخرجه الحاكم 1/287، والبيهقي 3/218، والبغوي في "معالم التنزيل 4/354 "من طريق علي بن الحسين بن واقد، به .وصحَّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي!

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما (جو بچے تھے) وہ آ گئے انہوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں وہ چلتے تھے اور چلتے ہوئے گر پڑتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اٹھایا اور اپنے آگے بٹھا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔

''بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے۔''

میں نے ان دو بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہوئے آ رہے ہیں اور گر پڑتے ہیں' تو مجھ سے صبر نہیں ہوا' یہاں تک کہ میں نے اپنی گفتگو منقطع کر کے انہیں اٹھا لیا۔

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب! خوابوں کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَصْدَقَ النَّاسِ رُؤْيَا مَنْ كَانَ اَصْدَقَ حَدِيْثًا فِي الْيَقَظَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں میں خواب کے حوالے سے سب سے سچا وہ شخص ہوگا جو بیداری کے عالم میں بات چیت میں سب سے سچا ہوگا

6040 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

6040- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الرمادى، فقد روى له أبو داود والترمذى وهو حافظ، وقد توبع .أيوب :هو ابن أبى تميمة السختيانى، ومحمد :هو ابن سيرين. وأخرجه مسلم "6" "2263"فى أول الرؤيا، عن محمد بن أبى عمر المكى، عن عبد الوهاب الثقفى، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى "2270"فى الرؤيا :باب إن رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سته وأربعين جزءاً من النبوة، عن نصر بن على، عن عبد الوهاب الثقفى، عن أيوب، به .إلا أنه قال فيه" :جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة ."وقال :هذا حديث صحيح. وكذلك أخرجه عبد الرزاق "20352"، وعنه أحمد 2/269، والحاكم 4/390، والبغوى "3279"عن معمر، عن أيوب، به. وأخرجه أيضا مسلم من طريق حماد بن زيد، عن أيوب وهشام، عن محمد بن سيرين، به، موقوفا على أبى هريرة . وأخرجه أحمد 2/507، والدارمى 2/125، وابن عبد البر فى "التمهيد 1/287 "من طريق هشام بن حسان، والبخارى "7017"فى التعبير :باب القيد فى المنام، من طريق عوف الأعرابى، وابن ماجه "3917"فى تعبير الرؤيا :باب أصدق الناس رؤيا أصدقهم حديثا، من طريق الأوزاعى، ومسلم من طريق قتادة، أربعتهم عن محمد بن سيرين، به، مرفوعا بلفظ" :جزء من ستة وأربعين جزءاً ." وأخرجه دون قوله "الرؤيا جزء " ...أبو داود "5019"فى الأدب :باب ما جاء فى الرؤيا، عن قتيبة، عن عبد الوهاب الثقفى، عن أيوب، به . وأخرجه البغوى "3278"من طريق جرير بن حازم، عن أيوب وهشام، عن محمد بن سيرين، به. وأخرجه الدارمى 2/125من طريق هشام بن حسان، عن ابن سيرين، به، مختصرا بلفظ" :إذا إقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب، أصدقهم رؤيا أصدقهم حديثا ." وأخرجه عبد الرزاق عبد الرزاق "20355"، وأحمد 2/233و269، وابن أبى شيبة 11/50-51، ومسلم "8" "2263"، وابن ماجه "3894"فى الرؤيا :باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترُى له، من طريق معمر، عن الزهرى، عن سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :إن رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة." وأخرجه كذلك أحمد 2/314، ومسلم "8" "2263"من طريق عبد الرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أبى هريرة . وأخرجه أيضا أحمد 2/369و438، ومسلم "8" "2263"، والطحاوى فى "مشكل الآثار3/46"، والبغوى "3276"من طريقين عن أبى سلمة، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/495، وابن أبى شيبة 11/51، ومسلم "8" "2263"من طريقين عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى هريرة . وأخرجه مالك فى "الموطأ 2/956 "عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة.

(متن حدیث): اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ، لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا، اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا، وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ، وَاَكْرَهُ الْغُلَّ، الْقَيْدُ فِي النَّوْمِ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ

9/9 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب زمانہ (قیامت کے) قریب آجائے گا' تو مومن کے بہت کم خواب جھوٹے ہوں گے اہل ایمان میں سب سے زیادہ سچے خواب اس کے ہوں گے جو بات چیت میں سب سے زیادہ سچا ہوگا خواب نبوت کا 45واں حصہ ہیں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں خواب میں بیڑی کو پسند کرتا ہوں اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں خواب میں (دیکھنے سے مراد) دین میں ثابت قدمی ہے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ تَكُوْنُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ فِيْهِ اَصْدَقَ الرُّؤْيَا

اس وقت کا تذکرہ' جس میں مومن کے خواب سب سے زیادہ سچے خواب ہوں گے

6041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے زیادہ سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو سحری کے وقت دیکھے جائیں۔''

ذِكْرُ الْفَصْلِ بَيْنَ الرُّؤْيَا الَّتِيْ هِيَ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ، وَبَيْنَ الرُّؤْيَا الَّتِيْ لَا تَكُوْنُ كَذٰلِكَ

ان خوابوں میں فرق کا تذکرہ' جو نبوت کے اجزاء ہوتے ہیں اور وہ خواب جو ایسے نہیں ہوتے ہیں

6042 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى السِّمْسَارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

6041- إسناده ضعيف، دراج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف. وأخرجه أحمد 3/68، والدارمي 2/125، وأبو يعلى "1357"، والحاكم 4/392 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! وأخرجه أحمد 3/29، والترمذي "2274" في الرؤيا: باب قوله: (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)، والخطيب 8/26 و 11/342

6042- إسناده صحيح، الحكم بن موسى السمسار: هو الحكم بن موسى بن أبي زهير البغدادي أبو صالح القنطري. وأخرجه الطبراني "118"/18 عن إدريس بن عبد الكريم الحداد، عن الحكم بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/75، وابن ماجه "3907" في تعبير الرؤيا: باب الرؤيا ثلاث، والطحاوي في "مشكل الآثار 47-3/46"، والطبراني "118"/18، وابن عبد البر في "التمهيد 1/286" من طرق عن يحيى بن حمزة، به. قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 242/2: إسناده صحيح، رجاله ثقات. وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير 8/348" عن هشام بن عمار، عن يحيى بن حمزة، به.

حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمُ بْنُ مِشْكَمٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: مِنْهَا تَهْوِيلٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ لِيُحْزِنَ ابْنَ آدَمَ، وَمِنْهَا مَا يَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِي يَقَظَتِهِ فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ، فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ شیطان کی طرف سے پریشان کرنے کیلئے ہوتے ہیں تا کہ وہ انسان کو غمگین کر دیں ان میں سے کچھ وہ خواب ہوتے ہیں جو آدمی بیداری کے عالم میں سوچتا رہتا ہے تو وہی چیز نیند کے دوران دیکھ لیتا ہے اور ان میں سے کچھ نبوت کا 46 واں حصہ ہوتے ہیں''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نیک خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہیں

6043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نیک آدمی کو نظر آنے والے سچے خواب نبوت کا 46 واں حصہ ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

6043–إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "الموطأ 2/956 "في الرؤيا :باب ماجاء في الرؤيا. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "6983"في التعبير :باب رؤيا الصالحين، والنسائي في تعبير الرؤيا كما في "التحفة1/90 "، وابن ماجه "3893"في تعبير الرؤيا :باب الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ، والطحاوي في "مشكل الآثار3/46 "، والبغوي."3273" وأخرجه ابن أبي شيبة11/53-54، ومسلم "2264"في أول الرؤيا، وأبو يعلى "3430"و "3754"و "3812"من طريقين عن أنس. وأخرجه أحمد 3/269، والبخاري "6994"في التعبير :باب من رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، والترمذي في "الشمائل" "394"، وأبو يعلى "3285"من طريق ثابت، عن أنس بلفظ " :من رآني في المنام فقد رآني، فإن الشيطان لا يتمثل بي، ورؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة."

وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

6044 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ مُوْسَى التُّسْتَرِيُّ، بِعَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواب نبوت کا 70 واں حصہ ہے۔''

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَبْقٰى مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی اطلاع دینا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے مبشرات میں سے کیا چیز باقی رہ گئی ہے

6045 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الشَّيْخُ الصَّالِحُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، مَوْلٰى آلِ عَبَّاسٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَالنَّاسُ

6044– إسناده صحيح، ابن إدريس :هو عبد الله بن إدريس بن يزيد بن عبد الرحمن الأودى، وجده يزيد بن عبد الرحمن وثقه المؤلف والعجلى، وروى عنه غير واحد، وقد توبع. وأخرجه أحمد 2/232و 342من طريق عاصم بن كليب، عن أبيه، عن أبى هريرة. وأخرجه ابن أبى شيبة 11/54عن أبى بكر بن عياش، عن أبى حصين، عن أبى صالح، عن أبى هريرة. وفى الباب ابن عمر، وأخرجه أحمد 2/18و 50و 119و137، وابن أبى شيبة 11/52، ومسلم "2265"فى أول الرؤيا، وابن ماجه "3897" والطحاوى فى "مشكل الآثار 3/45" وعن أبى سعيد الخدرى عند ابن أبى شيبة 11/55، وابن ماجه "3895"، وأبو يعلى "1335". وعن ابن عباس عند أحمد 1/315، والطحاوى 3/45، والبزار "2123". وعن ابن مسعود عند الطبرانى فى "الصغير" "928"، والبزار "2122"و "3490".

6045– إسناده صحيح على شرط مسلم .ابن أبى عمر :هو محمد بن يحيى، وسفيان :هو ابن عيينة .وقد تقدم عند المؤلف برقم "1897"و "1901".

صُفُوفٌ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرَى لَهُ، اَلَا وَاِنِّي نَهَيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا، اَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران وصال ہوا اس کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر (نماز پڑھ رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مومن دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔ خبردار مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع یا سجدے کے عالم میں قرأت کروں جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو تم اس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو جہاں تک سجدے کا تعلق ہے تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو وہ اس لائق ہوگی کہ اسے تمہارے لئے مستجاب کیا جائے۔

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهِ اَنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی علت کے بارے میں اطلاع دینا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نیک خواب نبوت کے مبشرات میں سے ہیں

6046 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَاْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثًا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ، اَوْ تُرَى لَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی یہ اس بیماری کے دوران کی بات ہے' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی نیک شخص دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرُّؤْيَا الْمُبَشِّرَةَ تَبْقَى فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِنْدَ انْقِطَاعِ النُّبُوَّةِ

6046– إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو مكرر ما قبله.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس امت میں نبوت منقطع ہونے کے بعد بشارت دینے والے خواب باقی رہ جائیں گے

6047 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

سیدہ ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبوت رخصت ہوگئی اور مبشرات (یعنی سچے خواب) باقی رہ گئے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُبَشِّرَاتِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بشارت دینے والے وہ خواب جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے' یہی نیک خواب ہیں

6048 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

6047- حديث صحيح بشواهده، أبو يزيد والد عبيد الله :وهو المكي، لم يروعنه غير ابنه عبيد الله، وروى عن عمر بن الخطاب وسباع بن ثابت وأم أيوب الأنصارية، ووثقه المؤلف 7/657، والعجلي ص515، وقد صحح الحافظ بن كثير في "فضائل القرآن "ص 32إسناد حديث أم أيوب الأنصارية" :أنزل القرآن على سبعة أحرف " ...، وفيه أبو يزيد المكي هذا .وباقي رجال السند ثقات .إسحاق بن إبراهيم المروزي :هو إسحاق بن أبي إسرائيل بن كامَجْرا أبو يعقوب المروزي. وأخرجه أحمد 6/318، والحميدي "348"، والدارمي 2/123، وابن ماجه "3896"في تعبير الرؤيا :باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له، والطبري "17732"عن سفيان، بهذا الإسناد .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة "ورقة :242/1هذا إسناد صحيح رجاله ثقات . وله شاهد من حديث أبي هريرة عند البخاري "6990"، ومن طريقه البغوي "3272"، ولفظه" :لم يبق من الدنيا غلا المبشرات"، قالوا :وما المبشرات؟ قال " :الرؤيا الصالحة." وعن عائشة عند أحمد6/129، والبزار "2118"و"2119"، وعن حذيفة بن أسيد عند البزار "2121"، والطبراني "3051"، وعن أبي الطفيل عند أحمد 5/454، وعن ابن عباس وهو الحديث المتقدم عند المؤلف آنفا.

6048- إسناده صحيح .وهو في "الموطأ 2/956 "في الرؤيا :باب ما جاء في الرؤيا. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/325، وأبو داود "5017"في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، والحاكم.391-4/390 وأخرجه النسائي في الرؤيا كما في "التحفة 9/452"من طريق معن بن عيسى، وابن القاسم، كلاهما عن مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن زفر بن صعصعة بن مالك، عن أبي هريرة .بإسقاط صعصعة بن مالك، والمحفوظ الأول، كذلك رواه عن مالك جماعة، منهم عبد الله بن مسلمة القعنبي، وأبو مصعب الزهري، ومصعب بن عبد الله الزبيري وغيرهم.

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ: هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا ؟ وَيَقُوْلُ: اِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِىْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے کیا تم میں سے کسی نے گزشتہ رات (کوئی نمایاں' یا مختلف) خواب دیکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے: میرے بعد نبوت میں سے صرف سچے خواب باقی رہ جائیں گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرُّؤْيَا الَّتِىْ يُحَدَّثُ بِهَا، وَالَّتِىْ لَمْ يُحَدَّثْ بِهَا

خوابوں کی اس صفت کا تذکرہ' جنہیں بیان کرنا چاہئے اور' جنہیں بیان نہیں کرنا چاہئے

6049 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ، يُحَدِّثُ

(متن حدیث):اَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَهِىَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ، فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ

❀❀ حضرت وکیع بن عدس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے چچا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''مسلمان کے خواب نبوت کا چالیسواں جزء ہے اور یہ اپنی اسی حالت پر برقرار رہتا ہے' جب تک آدمی اسے بیان نہیں کرتا جب آدمی اسے بیان کردے' تو یہ واقع ہوجاتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6050 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6049–حديث حسن لغيره، وكيع بن عدس لم يرو عنه يعلى بن عطاء، ولم يوثقه غير المؤلف، وقال ابن قتيبة في "اختلاف الحديث :"غير معروف، وقال ابن القطان :مجهول الحال، وقال الذهبي في "الميزان :"لايعرف، وباقي رجال السند ثقات . وأخرجه أحمد 4/12و13، والطيالسي "1088"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات"1772" "، والبخاري في "التاريخ الكبير" 8/178، والترمذي "2278"في الرؤيا :باب ما جاء في تعبير الرؤيا، والطبراني "461"/19و"462"، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة "3281" "من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وصحح إسناده الحاكم4/390، ووافقه الذهبي !وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح، وحسنه الحافظ في "الفتح .12/432 "وفي "الجعديات"، والطبراني 461"/19، و"شرح السنة "الرواية على الشك" :جزء من أربعين، أو ستة وأربعين جزءا من النبوة ." واخرج القسم الثاني منه الدارمي 2/126، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 1/295 "من طريقين عن شعبة، به .وانظر ما بعده، و."6055"

هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُعَبَّرْ عَلَيْهِ، فَاِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: لَا يَقُصُّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ اَوْ ذِیْ رَاْیٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الصَّحِيْحُ بِالْحَاءِ كَمَا قَالَهُ هُشَيْمٌ، وَشُعْبَةُ وَاهِمٌ فِي قَوْلِهِ عُدُسٍ فَتَبِعَهُ النَّاسُ

❀❀ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن کا خواب نبوت کا **46** واں حصہ ہے اور خواب اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے' جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے جب تعبیر بیان کردی جائے (تو وہ اس تعبیر کے مطابق) واقع ہو جاتا ہے۔''

(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: آدمی کو وہ خواب صرف کسی ایسے شخص کو بیان کرنا چاہئے جو اس کا پسندیدہ ہو یا سمجھدار (صاحب علم) ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) صحیح یہ ہے کہ یہ لفظ ''ح'' کے ساتھ ہے' جیسا کہ حسین نے یہ بات بیان کی ہے شعبہ نے لفظ عدس نقل کرنے میں وہم کیا اور لوگوں نے اس بارے میں ان کی پیروی کرلی۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْحَقِّ لِمَنْ رَاٰى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

ایسے شخص کے بالکل ٹھیک دیکھنے کے اثبات کا تذکرہ' جو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا ہے

6051 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰى الْحَقَّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6050- حديث حسن، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه أحمد 4/10، وابن أبي شيبة 11/50، وابن ماجه "3914" في تعبير الرؤيا: باب الرؤيا إذا عبرت وقعت فلا يقصها إلا على واذ، والطبراني "461" 19/ و"464"، والبغوي "3282" من طريق هشيم، بهذا الإسناد. ورواية الطبراني الأولى على الشك "خير من أربعين جزء ا، أوستة وأربعين جزء ا من النبوة." وأخرجه الترمذي "2279" في الرؤيا: باب ما جاء في تعبير الرؤيا، من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، عن يعلى بن عطاء، به. وأخرج القسم الثاني ابو داود "5020" في الأدب: باب ما جاء في الرؤيا، عن أحمد بن حنبل، عن هشيم، به. الصَّحِيحُ بِالْحَاءِ كَمَا قَالَهُ هُشَيْمٌ، وَشُعْبَةُ واهم في قوله عدس، فتبعه الناس.

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی مجھ ہی دیکھا)''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ اَطْلَقَ رُؤْيَةَ الْحَقِّ عَلٰى مَنْ رَاٰى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَنَامِهٖ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے ایسے شخص کے لیے بالکل ٹھیک دیکھنے کا اطلاق کیا گیا ہے جوخواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرتا ہے

6052 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ رَآنِىْ فِى الْمَنَامِ، فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ، اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَشَبَّهُ بِىْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی مجھے ہی خواب میں دیکھا) کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ اَرَادَ بِهٖ فَكَاَنَّمَا رَآهُ فِى الْيَقْظَةِ

6051- حديث صحيح، هشام بن عمار متابع، ومن فوقه ثقات على شرطها، يونس بن يزيد :هو الأيلي. وأخرجه البخاري "6993"في التعبير :باب من رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، ومسلم "11) "2266"في الرؤيا :باب قول النبي عليه السلام" :ومن رآني في المنام فقد رآني "، وأبو داود "5123"في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، والبيهقي في "دلائل النبوة" 7/45و46، والبغوي "3288"من طريق عبد الله بن وهب، عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد ولفظ عندهم " :ومن رآني في المنام فسيراني في اليقظة، أو لكأنما رآني في اليقظة، لا يتمثل الشيطان بي "وليس في رواية البخاري" :أو لكأنما رآني في اليقظة ." ... وأخرجه مسلم "2267"من طريق محمد بن عبد الله ابن أخي الزهري، والخطيب في "تاريخه 10/284 "من طريق سلامة بن عقيل، كلاهما عن الزهري، به، باللفظ السالف .وأخرجه أحمد 2/342و410و463و472، والطيالسي "2420"، وابن أبي شيبة 11/55، ومسلم"10" "2266"، والترمذي "2280"في الرؤيا، باب :في تأويل ما يستحب ويكره، وفي "الشمائل "389" "391"، وابن ماجة "3901"في تعبير الرؤيا :باب رؤية النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، والطبراني في "الأوسط"958 "، والحاكم 4/393من طرق عن أبي هريرة، باللفظين جميعا، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

6052- إسناده حسن، محمد بن عمرو حسن الحديث، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/261عن يزيد ويعلى بن عبيد، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/425من طريق أبي معاوية الضرير، عن محمد بن عمرو، به وانظر ما قبله.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اس نے حق دیکھا'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: گویا اس نے نبی اکرم ﷺ کو بیداری میں دیکھا

6053 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ کَرِیمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِیمِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ، فَکَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْیَقَظَةِ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَشَبَّهُ بِی

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے گویا مجھے بیداری کے عالم میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔''

ذِکْرُ اِعْجَابِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا اِذَا قُصَّتْ عَلَیْهِ

نبی اکرم ﷺ کا ان خوابوں کو پسند کرنے کا تذکرہ' جو آپ ﷺ کے سامنے بیان کیے گئے

6054 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ: قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ:

(متن حدیث): کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ الرُّؤْیَا، فَرُبَّمَا رَاٰی الرَّجُلُ الرُّؤْیَا، فَسَاَلَ عَنْهُ اِذَا لَمْ یَکُنْ یَعْرِفُهُ، فَاِذَا اُثْنِیَ عَلَیْهِ مَعْرُوْفًا کَانَ اَعْجَبَ لِرُؤْیَاهُ اِلَیْهِ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَاَیْتُ کَاَنِّیْ اُتِیْتُ، فَاُخْرِجْتُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ، فَاُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَسَمِعْتُ وَجْبَةً انْتَحَتْ لَهَا الْجَنَّةُ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فُلَانٌ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانٌ، فَسَمَّتِ اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِیَّةً قَبْلَ ذٰلِکَ،

6053- إسناده قوى، محمد بن وهب بن أبي كريمة لا بأس به، روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح أبو عبد الرحيم :خالد بن أبي يزيد، وأبو جحيفة :صحابي معروف اسمه وهب بن عبد الله السوائي. وأخرجه ابن ماجة "3904"في تعبير الرؤيا :باب رؤية النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، وأبو يعلى "881"، والطبراني "279"/22و "280"و "281"من طريق صدقة بن أبي عمران، عن عون بن أبي جحيفة، به وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة "ورقة :242/1هذا إسناد صحيح، صدقة بن أبي عمران مختلف فيه ...، لكن لم ينفرد به عن عون بن أبي جحيفة، فقد رواه ابن حبان في "صحيحه "من طريق زيد بن أبي أنيسة، عن عون بن أبي جحيفة، به.

6054- اسناده قوى على شرط مسلم .وهو في "مسند أبي يعلى"3289" " ....وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة7/175 " وقال :رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح والأوداج :هي ما أحاط بالعنق من العروق التي يقطعها الذابح، وأحدها :ودج بالتحريك. وقيل :الودجان :عرقان غليظان من جانبي ثغرة النحر.

فَجِيءَ بِهِمْ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ طُلْسٌ، تَشْخَبُ اَوْدَاجُهُمْ، فَقِيلَ: اذْهَبُوْا بِهِمْ اِلٰى نَهَرِ الْبَيْذَخِ، قَالَ: فَغُمِسُوا فِيْهِ، قَالَ: فَخَرَجُوْا وَوُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَاُتُوا بِصَحْفَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا بُسْرَةٌ، فَاَكَلُوا مِنْ بُسْرِهِ مَا شَاءُوْا، مَا يُقَلِّبُوْنَهَا مِنْ وَجْهٍ، اِلَّا اَكَلُوا مِنَ الْفَاكِهَةِ مَا اَرَادُوا، وَاَكَلْتُ مَعَهُمْ، فَجَاءَ الْبَشِيْرُ مِنْ تِلْكَ السَّرِيَّةِ، فَقَالَ: كَانَ مِنْ اَمْرِنَا كَذَا وَكَذَا، فَاُصِيْبَ فُلَانٌ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانٌ، حَتّٰى عَدَّ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَرْاَةِ فَقَالَ: قُصِّي رُؤْيَاكِ فَقَصَّتْهَا وَجَعَلَتْ تَقُوْلُ: جِيءَ بِفُلَانٍ، وَفُلَانٍ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب پسند تھے بعض اوقات کوئی شخص کبھی خواب دیکھتا' تو اگر اس کی سمجھ نہیں آتی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرتا تھا اور جب اس کی اس حوالے سے تعریف کی جاتی' تو اسے اپنا وہ خواب پسند آتا تھا۔

ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں آئی پھر مجھے مدینے سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا گیا میں نے آہٹ سنی میں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو وہاں فلاں فلاں اور فلاں صاحب موجود تھے اس خاتون نے بارہ آدمیوں کے نام گنوائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ایک مہم روانہ کر چکے تھے (اس خاتون نے بتایا) پھر ان لوگوں کو لایا گیا ان لوگوں نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ان کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا' تو یہ بات کہی گئی ان لوگوں کو نہر بیذخ کی طرف لے جاؤ پھر انہیں اس میں ڈبکی دلائی گئی جب وہ لوگ نکلے' تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند تھے پھر سونے کا بنا ہوا ایک طشت لایا گیا جس میں کھجوریں انہوں نے اس میں سے جتنا چاہا کھایا وہ اس کا رخ جس طرف بھی موڑتے وہاں سے اپنی پسند کے مطابق پھل کھا لیتے ان کے ساتھ میں نے بھی اسے کھایا (راوی بیان کرتے ہیں) اسی دوران اس مہم سے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے بتایا: ہماری صورت حال یوں ہے کہ فلاں فلاں اور فلاں صاحب شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے ان بارہ آدمیوں کے نام گنوائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو بلوایا اور فرمایا تم اپنا خواب بیان کرو اس خاتون نے اپنا خواب بیان کرنا شروع کیا اس نے کہا: فلاں صاحب اور فلاں صاحب آئے' تو یہ وہی نام تھے جو ان صاحب نے بیان کئے تھے (جو شہید ہوئے تھے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُصَّ الْمَرْءُ رُؤْيَاهُ اِلَّا عَلَى الْعَالِمِ اَوِ النَّاصِحِ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنا خواب کسی کے سامنے بیان کرے البتہ کسی عالم یا اپنے خیر خواہ کے سامنے بیان کرسکتا ہے

6055 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا

مُعَلَّقَةٌ بِرِجْلِ طَيْرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا صَاحِبُهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ، فَلَا تُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا عَالِمًا، أَوْ نَاصِحًا، أَوْ حَبِيبًا

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خواب نبوت کا سترواں جزء ہے اور خواب اس وقت تک معلق رہتا ہے' جب تک اسے دیکھنے والا شخص بیان نہیں کرتا جب وہ بیان کردے پھر وہ واقع ہوجاتا ہے تم اسے صرف کسی عالم کے سامنے یا کسی خیرخواہ کے سامنے یا محبوب (یعنی پسندیدہ شخص) کے سامنے بیان کرو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُّخْبِرَ الْمَرْءُ أَحَدًا إِذَا رَأَى فِي نَوْمِهِ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کسی شخص کو اس بارے میں اطلاع دے جب اس نے خواب میں شیطان کو اپنے ساتھ کھیل کرتے ہوئے دیکھا ہو

6056 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي حَلُمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ، فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے خواب میں تمہارے ساتھ جو کھیل کھیلا ہے تم اسے بیان نہ کرو۔

ذِكْرُ مَا يُعَاقَبُ بِهِ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ أَرَى عَيْنَيْهِ فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرَيَا

اس بات کا تذکرہ کہ ایسے شخص کو قیامت میں کیا عذاب ہوگا' جو اپنی آنکھوں کو نیند

6055- حديث حسن لغيره، وهو مكرر "6049"و."6050" ...وأخرجه أحمد 4/10عن بهز، عن حماد بن سلمة، به. وفيه" :الرؤيا الصالحة جزء من أربعين جزءاً من النبوة."

6056- إسناده صحيح، يزيد ابن موهب ثقة روى له أبو داود والنسائي وابن ماجة، ومن فوقه من رجال الصحيح، والليث لا يروى عن أبي الزبير إلا ما سمعه من جابر . وأخرجه أحمد 3/350، ومسلم "2268"في الرؤيا :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم" :من رآني في المنام فقد رآني "، و :"14"باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام، والنسائي في "اليوم والليلة"912" "، وابن السني "776"، وابن ماجة فلا يحدث به الناس، وأبو يعلى "2262"، والحاكم 4/392من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي "1286"، وأبو يعلى "1840"و "1858"عن سفيان، عن أبي الزبير، به. وأخرجه أحمد 3/315، ومسلم "15" "2268"و"16"، وابن ماجة "3912"، وأبو يعلى "2274"، والبغوي "3280"من طريق أبي سفيان، عن جابر.

میں وہ چیز دکھاتا ہے' جو انہوں نے نہیں دیکھی (یعنی جو جھوٹا خواب بیان کرتا ہے)

6057 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوْزَاءِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَّذِىْ يُرِى عَيْنَيْهِ فِى الْمَنَامِ مَا لَمْ يَرَ، يُكَلَّفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَالَّذِىْ يَسْتَمِعُ حَدِيْثَ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ يُصَبُّ فِىْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنی آنکھوں کو خواب میں وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھی (یعنی جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے) اسے قیامت کے دن اس بات کا پابند کیا جائے گا' وہ جَو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور جو شخص کسی کی باتیں چھپ کر سنے جبکہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں' تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِمَنْ رَاٰى فِىْ مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی خواب میں شیطان کی طرف سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرے' تو وہ اللہ کی پناہ مانگے

6058 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِىُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ

6057- إسناده صحيح، أبو الجوزاء أحمد بن عثمان وثقه أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في "الجرح والتعديل2/63 "، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عكرمة فقد روى له مسلم مقرونا واحتج به البخاري .عمرو بن دينار :هو المكي أبو محمد الأثرم، وأبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه الطبراني "11637"عن الحسين بن إسحاق التستري، عن أبي الجوزاء، بهذ الإسناد. وأخرجه البخاري "7042"في التعبير :باب من كذب في حلمه، وأبو داود "5024"في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، والترمذي "2283"في الرؤيا :باب في الذي يكذب في حلمه، من طريقين عن عكرمة، به وقد تقدم الحديث برقم "5656"

6058- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حفص بن عمر الحوضي، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة "774" "عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/303، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات"1624" "، والبخاري "7044"في التعبير :باب إذا رأى ما يكره فلا يخبره بها ولا يذكرها، ومسلم "4" "2261"في أول الرؤيا، والنسائي في "اليوم والليلة "894" "و"898"، والدارمي 2/124، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة"3275" "، والبيهقي في "الآداب"987" "، من طرق عن شعبة، به .وأخرجه أحمد 5/303، والحميدي "419"، ومسلم "1" "2261"و "3"من طرق عن عبد ربه بن سعيد، به . وأخرجه أحمد 5/305، والحميدي "418"و"419" و"420"، والبخاري "6986"في التعبير :باب الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة، و :"6995"باب من رای النبي في المنام، :"7005"باب الحلم من الشيطان فإذا حلم فليبصق عن يساره، ومسلم "1" "2261"، والنسائي في "اليوم والليلة "899" "من طرق عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، به وأخرجه النسائي "896"من طريق عبد الله بن أبي قتادة، عن أبيه.

الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا، فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا، فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلْيَقُصَّهُ عَلٰى مَنْ يُّحِبُّ، وَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا، وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهِ ثَلَاثًا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: بعض اوقات میں ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرے تو اسے وہ خواب اس شخص کے سامنے بیان کرنا چاہئے وہ اس کا پسندیدہ ہو اور جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند نہ آئے اسے اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے اور اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہئے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رُؤْيَتِهِ مَا يَكْرَهُ فِيْ مَنَامِهِ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند نہ ہو اور پھر وہ اسے دیکھنے کے بعد شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچاتا

6059 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يَكْرَهُهُ، فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِذَا اسْتَيْقَظَ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا هِيَ اَثْقَلُ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَا كُنْتُ اُبَالِيْهَا

6059- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/957 "في الرؤيا :باب ما جاء في الرؤيا. ومن طريق مالك أخرجه النسائي في الرؤيا من "الكبرى "كما في "تحفة الأشراف9/270 "، والبغوي ."3274" وأخرجه أحمد 5/310، وابن أبي شيبة11/70، والدارمي2/124، والبخاري "3392"في بدء الخلق :باب صفة إبليس وجنوده، و "5747"في الطب :باب النفث في الرقية، و "ي "6984في التعبير :باب الرؤيا من الله، ومسلم "1" "2261"و "2"في أول الرؤيا :باب إذا رأى في المنام ما يكره ما يصنع؟ والنسائي في "اليوم والليلة "897" ":و "900"و"901"، وابن ماجة "3909"في تعبير الرؤيا :باب من رأى رؤيا يكرهها، من طرق عن يحيى بن سعيد، به.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں' تو جب کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جو اسے پسند نہ آئے' تو جب وہ بیدار ہو' تو اسے اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہئے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے اگر اللہ نے چاہا' تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں بعض اوقات ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو میرے لیے پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوتے تھے' لیکن جب میں نے یہ حدیث سنی' تو میں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ رَاٰى فِىْ مَنَامِهٖ مَا يَكْرَهُ اَنْ يَّتَحَوَّلَ مِنْ شِقِّهٖ اِلٰى شِقِّهِ الْاٰخَرِ بَعْدَ النَّفْثِ وَالتَّعَوُّذِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھتا ہو جو اسے پسند نہیں آتی' تو وہ پھونک مارنے' تعوذ پڑھنے' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے' کے بعد اپنا پہلو تبدیل کر لے

6060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا نہ لگے' تو اسے اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہئے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے اور پھر اس پہلو کو تبدیل کر لینا چاہئے جس پہلو کے بل وہ پہلے سویا ہوا تھا (یعنی کروٹ بدل لینی چاہئے)''

6060- إسناده صحيح، يزيد ابن موهب ثقة روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/350، وابن أبي شيبة 11/70 ومسلم "2262" في أول الرؤيا، وأبو داود "5022" في الأدب: ما جاء في الرؤيا والنسائي في "اليوم والليلة" "911" "، وابن ماجة "3908" في تعبير الرؤيا: باب من رأى رؤيا يكرهها، وأبو يعلى "2263"، والحاكم 4/392، والبغوى "3277" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

کِتَابُ الطِّب

کتاب! طب کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّدَاوِى، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لَمْ يَخْلُقْ دَاءً اِلَّا خَلَقَ لَهُ دَوَاءً خَلَا شَيْئَيْنِ

دوا استعمال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کے لیے دوا بھی پیدا کی ہے البتہ دو چیزوں کا معاملہ مختلف ہے

6061 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيكٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ فِيْ كَذَا؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ، وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ، اِلَّا امْرُؤٌ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيهِ شَيْئًا، فَذٰلِكَ الَّذِي حَرِجَ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَهَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ اَنْ نَتَدَاوَى؟ فَقَالَ: تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ سُفْيَانُ: مَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ الْيَوْمَ اِسْنَادٌ اَجْوَدُ مِنْ هٰذَا

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کر رہے تھے کہ کیا ہمیں اس کام کو کرنے میں کوئی گناہ ہوگا ایسا انہوں نے دو مرتبہ پوچھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے گناہ کو اٹھا لیا ہے ماسوائے اس شخص کے جو اپنے کسی بھائی کی عزت پر حملہ کرے' تو ایسا

6061- إسناده صحيح .سفيان :هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "824"، وابن أبي شيبة 8/2، وابن ماجة "3436"في الطب :باب مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ سفاء ، وزادوا فيه في قصة التدواي "إلا الهرم"، وقال البوصيري في "مصباح الزجاج" ورقة :231هذا إسناده صحيح رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/278، والطيالسي "1232"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "268"، البخاري في "الأدب المفرد "291"، وأبو داود "3855"في الطب :باب في الرجل يتداوى، والترمذي "2038"في الطب :باب ما جاء في الدوء والحث عليه، والطبراني في "الصغير"559" "، وفي "الكبير "463" و "464"و "465"و "466" و "467"و "471"و "474"و "477"و "478"و "479"و "480"و "482"و "483"و"484"، والحاكم 4/399و400، والبيهقي 9/343، والبغوي في "شرح السنة "3226" "من طرق عن زياد بن علاقة، به .وزادوا فيه أيضا "إلا الهرم."وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، فقد رواه عشرة من أئمة المسلمين وثقاتهم عن زياد بن علاقة، ثم ذكر الحاكم طرقهم، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وانظر ."6064"

شخص گناہ کا مرتکب ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اگر ہم دوا استعمال کریں' تو کیا ہمیں کوئی گناہ ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم لوگ دوا استعمال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کے لیے دوا بھی پیدا کی ہے ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! بندے کو جو کچھ دیا گیا اس میں سے بہتر چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

سفیان کہتے ہیں: آج روئے زمین پر اس سے عمدہ سند اور کوئی نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِنْزَالِ اللّٰهِ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً يُتَدَاوَى بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے دوا نازل کی ہے جسے دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

6062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ مَعَهُ دَوَاءً، جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، وَعَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کے ہمراہ اس کی دوا بھی نازل کی ہے' جو شخص اس سے ناواقف رہے وہ ناواقف رہتا ہے اور جو اس کا علم حاصل کر لے اسے اس کا علم ہو جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ خَلَقَهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِذَا عُولِجَتْ بِدَوَاءٍ غَيْرِ دَوَائِهَا لَمْ تَبْرَاْ حَتّٰى تُعَالَجَ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ وہ علت (یعنی بیماری) جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے

6062—حديث صحيح، خالد بن عبد الله - وهو الواسطي - وإن كان سمع من عطاء بعد الإختلاط، قد توبع ممن رووا عن عطاء قبل اختلاطه. وأخرجه أحمد 1/377و413، والحميدي "90"، ابن ماجة "3438"في الطب :باب مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شفاء، والحاكم 4/399، والبيهقي 9/343من طريق سفيان الثوري وابن عيينة، وأحمد 1/446من طريق علي بن عاصم، والحاكم 4/196 197من طريق عبيدة بن حميد، وأحمد 1/453من طريق همام، خمستهم عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد. والسفيانان سمعا من عطاء قبل اختلاطه .قال البوصيري في "مصباح الزجاجة "ورقة :231هذا إسناد صحيح رجاله ثقات، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/3، والطبراني "8969"من طريقين عن عطاء بن السائب، به موقوفا على ابن مسعود من كلامه، وسيأتي برقم "6075"

جب اس کا علاج بیماری کی مخصوص دوا کی بجائے کسی دوسری دوا سے کیا جائے' تو آدمی اس وقت تک تندرست نہیں ہوتا' جب تک اس کا مخصوص دوا کے ساتھ علاج نہ کیا جائے

6063 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک ہر بیماری کی دوا ہے' جب بیماری کی صحیح دوا مل جائے' تو (بیمار) اللہ کے حکم کے تحت تندرست ہو جاتا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّيْئَيْنِ اللَّذَيْنِ لَا دَوَاءَ لَهُمَا

ان دو چیزوں کی صفت کا تذکرہ جن کی کوئی دوا نہیں ہے

6064 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَسُفْيَانَ هُوَ الثَّوْرِیُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَدَاوَوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً، اِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ دوا استعمال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی شفاء بھی نازل کی ہے' البتہ موت اور بڑھاپے کا معاملہ مختلف ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَدَاوِی الْمَرْءِ بِمَا لَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهٗ مِنَ الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دوا کے طور پر ایسی چیزوں کو استعمال کرے جن کا استعمال جائز نہیں ہے

6063- إسناده على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 3/335، ومسلم "2204" في السلام :باب لكل داء دواء، واستحباب التداوي، والنسائي في الطب كما في "التحفة 2/310 "، والحاكم 4/401، والبيهقي 9/343 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

6064- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن صحابيه أسامة بن شريك لم يخرج له الشيخان، وحديثه عند أصحاب السنن. وأخرجه الحاكم 4/399 من طرق عن مسعر، بهذ الإسناد مطولاً. وأخرجه أحمد 4/278 من طريق المطلب بن زياد، عن زياد بن علاقة، به وقد تقدم، به .وقد الحديث برقم "6029"

6065 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ،: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ خَثْعَمَ يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ، فَقَالَ: اِنَّا نَصْنَعُ الْخَمْرَ، فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنَّمَا نَتَدَاوٰى بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ، اِنَّهَا دَاءٌ

علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والا سوید بن طارق نامی ایک شخص آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: ہم لوگ شراب بناتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا اس نے عرض کی: ہم دوا کے طور پر اسے استعمال کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دوا نہیں ہے یہ بیماری ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِبْرَادِ الْحُمّٰى بِالْمَاءِ بِذِكْرِ لَفْظَةٍ مُّجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

بخار کو پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' جو ایسے الفاظ کے ذریعے منقول ہے' جو مجمل ہیں مفصل نہیں ہیں

6066 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ،: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6065- إسناده حسن على شرط مسلم سماك :صدوق لا يرقى حديثه إلى رتبة الصحيح. وأخرجه عبد الرزاق "17100"، وأحمد 4/317، وابن أبي شيبة 8/22، ومسلم "1984"في الأشربة :باب تحريم التداوي بالخمر، وأبو داود "3873"في الطب :باب في الأدوية المكروهة، الترمذي "2046"في الطب :باب ما جاء في كراهية التداوي بالمسكر، والبيهقي 10/4من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/317و5/292، وابن ماجة "3500"في الطب :باب النهي أن يتداوى بالخمر، من طريقين عن سماك بن حرب، به.

6066- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه مسلم "78" "2209"في السلام :باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/81، ومسلم"78" "2209"، وابن ماجة "3472" في الطب :باب الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء، من طريقين عن عبد الله بن نمير، به. وأخرجه أحمد 2/21، وابن أبي شيبة 8/81، والبخاري "3264"في بدء الخلق :باب صفة النار وأنها مخلوقة، ومسلم "78" "2209"من طريقين عن عبيد الله بن عمر، به. وأخرجه مسلم "79" "2209"من طريق الضحاك بن عثمان، عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/85، ومسلم "2209" "80"، والطبراني "13342"من طريق محمد بن زيد، عن ابن عمر.

''بخار کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے' تو تم پانی کے ذریعے اسے ٹھنڈا کرو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6067 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے' تو تم پانی کے ذریعے اسے بجھادو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا بِأَنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى إِنَّمَا تُبَرَّدُ بِمَاءِ زَمْزَمَ دُوْنَ غَيْرِهِ مِنَ الْمِيَاهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے' جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ بخار کی شدت کو آب زم زم کے ذریعے ٹھنڈا کرنا چاہئے' دوسرے پانی کے ذریعے ٹھنڈا نہیں کرنا چاہئے

6068 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ جَمْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَدْفَعُ النَّاسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَاحْتَبَسْتُ أَيَّامًا، فَقَالَ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: الْحُمَّى، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِمَاءِ زَمْزَمَ

❁❁ ابوجمرہ بیان کرتے ہیں: میں لوگوں کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر (انہیں تنگ کرنے) سے روکتا تھا ایک مرتبہ میں کچھ دن تک نہیں آیا' تو انہوں نے دریافت کیا تم کیوں نہیں آئے میں نے جواب دیا: بخار کی وجہ سے۔ انہوں نے بتایا

6067- إسناده صحيح .وهو في "الموطأ "برواية يحيى الليثي 2/945في العين :باب الغسل بالماء من الحمي، وفيه: "الحمى من فيح جهنم " ... وأخرجه البخاري "5723"في السلام :باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، والبيهقي 1/225 من طريق عبد الله بن وهب، عن مالك، بهذا الإسناد.

6068- إسناده صحيح على شرط الشيخين عفان :هو ابن مسلم، وهمام :هو ابن يحيى، وأبو جمرة :اسمه نصر بن عمران بن عصام الضبعي. وأخرجه أحمد 1/291، وابن أبي شيبة 8/81، النسائي في الطب كما في "التحفة5/302 "، وأبو يعلى "2732"، والطبراني "12967"، والحاكم .4/403من طريق عفان، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري "3261"في بدء الخلق :باب صفة النار وأنها مخلوقة، ولحاكم 4/200من طريقين عن همام، به.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"بے شک بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے تو تم زم زم کے پانی کے ذریعے اسے ٹھنڈا کرو۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ اتِّخَاذِ النُّشْرَةِ لِلْاَعِلَّاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے بیماروں کے لیے پانی چھڑکنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

6069 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اكْشِفِ الْبَاْسَ، رَبَّ النَّاسِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ، ثُمَّ اَخَذَ تُرَابًا مِنْ بُطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

❁❁ یوسف بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یعنی دعا کی)
"اے لوگوں کے پروردگار! تو ثابت بن قیس بن شماس سے تکلیف کو دور کر دے۔"
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحان کی مٹی لی اسے ایسے پیالے میں ڈالا جس میں پانی موجود تھا اور وہ پانی ان پر چھڑک دیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّدَاوِيْ بِالْقُسْطِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

ذات الجنب کی بیماری میں قسط کو دوا کے طور پر استعمال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

6070 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ،

6069- كذا في الأصل ومصادر التخريج، وفي "التقاسيم/5 "لوحة210،وهامش الأصل :عليّ. ويوسف بن محمد بن ثابت لم يرو عنه غير عمرو بن يحيى المازني، ولم يوثقه غير المؤلف، وروى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة"، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن ثابت والد يوسف، فقد روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة0"وله رؤية. وأخرجه أبو داود "3885"في الطب :باب ما جاء في الرقى، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ 1/322 "عن أبي الطاهر بن السرح، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3885"، والنسائي في "اليوم والليلة "1017" "و"1040"، ويعقوب بن سفيان 1/322، والطبراني "1323"من طرق عن ابن وهب، به. وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير 8/377 "من طريق يحيى بن صالح، عن داود بن عبد الرحمن، به. وأخرجه مرسلا النسائي "1028"، والبخاري في "تاريخه 8/377 "تعليقا، من طرق عن عمرو بن يحيى بن عمارة، عن يوسف بن محمد بن ثابت ب قيس بن شماس، أن النبي صلى الله عليه وسلم أتى ثابت بن قيس.

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَخْبَرَتْنِي اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ، وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ - يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ -، فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ

✿✿ سیدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا جو ہجرت کرنے والی ابتدائی خواتین میں شامل ہیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے یہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں وہ بیان کرتی ہیں: وہ اپنے ایسے بیٹے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جو کچھ کھاتا نہیں تھا اس خاتون نے اس بچے کے گلے کی تکلیف کی وجہ سے اس کا گلا ملا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس طرح گلا مل کر اپنے بچوں کو تکلیف کیوں پہنچاتی ہو تم عودِ ہندی استعمال کرو (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد کست ہے) کیونکہ اس میں سات قسم کی شفاء پائی جاتی ہے (یعنی سات بیماریوں سے شفاء پائی جاتی ہے) جن میں سے ایک ذات الجنب (نمونیا) ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کست سے مراد قسط ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّدَاوِي بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ لِمَنْ كَانَ ذٰلِكَ مُلَائِمًا لِطَبْعِهِ

ایسے شخص کو دوا کے طور پر کلونجی استعمال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جس کے مزاج کے ساتھ یہ مطابقت رکھتی ہو

6071 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

6070- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم عبيد الله بن عتبة :هو عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بن مسعود الهذلي، ويونس :هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه مسلم "87" "2214"في السلام :باب التداوى بالعود الهندى، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/355و356، والحميدى "344"، وعبد الرزاق"20168"، ابن أبى شيبة 8/8 9، البخارى "5692"فى الطب :باب السعوط بالقسط الهندى، والبحرى، و :"5713"باب اللدود، و :"5715"باب العذرة، و :"5718"باب ذات الجنب، ومسلم "2214"، والطحاوى 4/324، والطبرانى "435"/25 و"442"، البيهقى9/346، والبغوى "3238"من طرق عن الزهرى،

6071- إسناده صحيح على شرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم :هو ابن راهويه الحنظلى، وسفيان :هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 2/241، وابن أبى شيبة 8/10، والحميدى "1107"، ومسلم "88" "2215"فى السلام :باب التداوى بالحبة السوداء، عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "20169"، وأحمد 2/268و343، والبخارى "5688" فى :باب الحبة السوداء، ومسلم"88" "2215"، وابن ماجة "3447"فى الطب :باب الحبة السوداء، والبيقهى 9/345، البغوى "3228"من طرق عن ابن شهاب، به . وأخرجه أحمد 2/261و 429و 504من طرق محمدُ بن عمرٍو، عن أبى سلمة، به . وأخرجه البخارى "5688"، ومسلم "88" "2215"و"89"، والترمذى "2070"فى الطب :باب ما جاء فى الكمأة والعجوة، والبغوى "3227"من طرق عن أبى هريرة.

سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): عَلَيْكُمْ بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا السَّامَ.

- يُرِيْدُ الْمَوْتَ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر کلونجی استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ اس میں سام کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) سام سے مراد موت ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِكْتِحَالِ بِالْاِثْمِدِ بِاللَّيْلِ، اِذِ اسْتِعْمَالُهُ يَجْلُو الْبَصَرَ

رات کے وقت اثمد کو سرمے کے طور پر لگانے کے حکم ہونے کا تذکرہ

کیونکہ اس کو استعمال کرنا نظر کو تیز کرتا ہے

6072 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ عِنْدَ النَّوْمِ، يُنْبِتُ الشَّعْرَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارا سب سے بہتر سرمہ اثمد ہے اسے سوتے وقت لگایا جائے یہ بالوں کو اگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اَكْحَالِكُمْ يُرِيْدُ بِهِ: مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تمہارے سرموں میں سب سے بہتر'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تمہارے بہترین سرموں میں سے ایک (اثمد سرمہ ہے)

6073 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6072- إسناده قوي على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن عثمان بن خيثم، فمن رجال مسلم محمد بن عبد الله الأسدي: هو محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمر بن درهم الأسدي مولاهم أبو أحمد الزبيري الكوفي، وأبو خيثمة: هو زهير بن حرب. وهو في "مسند أبي يعلى" "2727" وأخرجه أحمد 1/231 و274، والحميدي "520"، وابن ماجة "3497" في الطب: باب الكحل بالإثمد، والطبراني في "تهذيب الآثار" "765" من طرق عن سفيان، به. وأخرجه الطبراني في "تهذيب الآثار" "761" و "762" و "763" و "764"، والطبراني في "الكبير" "12491" من طرق عن عبد الله بن عثمان بن خيثم، به وقد تقدم الحديث عند المؤلف بأطول مما هنا برقم "5399"

وهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ، فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک تمہارے سرموں میں سب سے بہترین سرمہ اثمد ہے یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فِي الْكَمْاَةِ شِفَاءً مِنْ عِلَلِ الْعَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کھمبی میں آنکھوں کی بیماریوں کے لیے شفاء ہے

6074 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ اَكْمُؤٌ، فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کھمبی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے) من کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کیلئے شفاء ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ اَلْبَانَ الْبَقَرِ نَافِعَةٌ لِكُلِّ مَنْ بِهٖ عِلَّةٌ مِّنَ الْعِلَلِ

6073- إسناده قوى على شرط مسلم .العباس بن الوليد :هو النرسى، ووهيب :هو ابن خالد بن عجلان الباهلى .وهو مكرر."5423"

6074- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير المنهال بن عمرو، فمن رجال البخارى . .شيبان :هو ابن عبد الرحمن النحوى .وهو فى "مسند أبى يعلى."1348" " وأخرجه ابن أبى شيبة 8/88عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/48، والنسائى فى الوليمة كما فى "التحفة2/189 "، وابن ماجة "3453"فى الطب :باب الكمأة والعجوة، من طريقين عن جعفر بن إياس، عن شهر بن حوشب، عن أبى سعيد وجابر . وأخرجه ابن ماجة "3453"من طريق أبى نضر، عن أبى سعيد. وفى الباب عن سعيد بن زيد عند أحمد 1/187و188، وابن أبى شيبة 8/88و89، والبخارى "4478" و "4639"و"5708"، ومسلم "2049"، والترمذى "2067"، وابن ماجة "3454"، والبغوى "2896"و."2897" وعن أبى هريرة عند أحمد 2/301و 305و325و 326و357و421و488و490و511، وابن أبى شيبة 8/88، والترمذى "2066" و"2068"، وابن ماجة "3455"، والبغوى."2898"

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) گائے کا دودھ ہر اس شخص کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے، جسے کوئی بھی بیماری لاحق ہو

6075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ زَنْجُوَیْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً، فَعَلَیْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ، فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل کی ہے تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ گائے ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْحَجْمَ عِنْدَ تَبَیُّغِ الدَّمِ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جب آدمی کے خون میں خرابی پیدا ہو جائے، تو اسے پچھنے لگوانے چاہئیں

6076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَیْرًا، حَدَّثَهُ، اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ، فَقَالَ: لَا اَبْرَحُ حَتّٰی تَحْتَجِمَ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ فِیْهِ شِفَاءً

❁❁ عاصم بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مقنع کی عیادت کرنے کیلئے گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس وقت تک تمہیں نہیں چھوڑوں گا، جب تم آپ پچھنے نہیں لگواتے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے

6075- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حميد بن زنجويه، وهو ثقة روى له أبو داود والنسائي محمد بن يوسف :هو الفريابي، وسفيان :هو الثوري، وقيس بن مسلم :هو الجدلي الكوفي. وأخرجه أبو القاسم البغوي في "الجعديات" "2165"عن حميد بن زنجويه، بهذا الإسناد، الل انه وقفه علي ابن مسعود. وأخرجه أيضا "2165"عن حميد بن زنجويه، عن محمد بن يوسف الفريابي، به وأخرجه الطحاوي 4/326عن أبي بشر الرقي، عن محمد بن يوسف الفريابي، به. وأخرجه الطيالسي "368"، وابو القاسم البغوي "2163"و"2166"، والحاكم 4/196و197، والبيهقي 9/345من طرق عن قيس بن مسلم، به صححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه موقوفا أيضا الطبراني "9164"من طريق المسعودي، عن قيس بن مسلم، به. وأخرجه أحمد4/315، وأبو القاسم البغوي "2163"من طريقين عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، مرسلا قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :عليكم بألبان البقر، فإنها ترم من الشجر، وهو دواء من كل داء "وانظر الحديث المتقدم برقم."6062"

ہوئے سنا ہے: اس میں شفاء ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِحْتِجَامِ لِلْمَرْءِ عَلَى الْكَاهِلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے لیے کمر کے اوپری حصے اور گردن کے قریب پچھنے لگوانے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

6077 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَى الْاَخْدَعَيْنِ، وَالْكَاهِلِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخدعین اور کاہل پر پچھنے لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحْتَجِمَ عَلٰى غَيْرِ الْاَخْدَعَيْنِ مِنْ بَدَنِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اخدعین (نامی رگوں) کے علاوہ اپنے جسم پر کسی بھی جگہ پچھنے لگوا سکتا ہے

6078 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6076- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم بكير :هو ابن عبد الله بن الأشج. وأخرجه أحمد 3/335، والبخاری "5697"فی الطب :باب الحجامة من الداء ، ومسلم "2205"فی السلام: باب لكل داء دواء واستحباب التداوی، وأبو يعلى "2037"، ولحاكم 4/409، والبيهقی 9/339من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبی . وأخرجه أحمد 3/343، وابن أبی شيبة 8/84، والبخاری "5683"فی الطب :باب الدواء بالعسل، و :"5702"باب الحجامة من الشقيقة والصداع، و :"5704"باب من أكتوى أو كوى غيره وفضل من يكتو، ومسلم "71" "2205"، والطحاوی 4/322، وأبويعلى "2100"، والبيهقی 9/341، والبغوی "3229"من طريقين عن عاصم بن عمر، عن جابر، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال " :إن كان فی شیء من أدويتكم خير ففی شرطة محجم، أو شربة من عسل، أو لذعة بنار توافق داء ، وما أحب أن اكتوی ." والمقنع :هو ابن سنان، تابعی لا يعرف إلا فی هذا الحديث .قاله .الحافظ ابن حجر فی "الفتح 10/152 "

6077- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، وجرير بن حازم، وإن كان فی روايته عن قتادة ضعيف، قد توبع .وهو فی "مسند أبی يعلى."3048" " وأخرجه الإمام أحمد 3/119و192، والطيالسی "1994"، وأبو داود "3860"فی الطب :باب موضع الحجامة، والترمذی "2051"فی الطب :باب ما جاء فی الحجامة، وابن ماجة "3483"فی الطب :باب موضع الحجامة، والبيهقی 9/340من طرق عن جرير بن حازم، به قال الترمذی :هذا حديث حسن غريب . وفی الباب عن ابن عباس عند أحمد 1/234و241و316و324و .33وانظر الحديث المتقدم عند المؤلف برقم "3952"

6078- إسناده حسن، وهو مكرر "4067"، وهو فی "مسند أبی يعلى "ورقة275/2، والزيادتان منه.

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هِنْدٍ، حَجَمَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْيَافُوخِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَنْكِحُوا اَبَا هِنْدٍ، وَانْكِحُوا اِلَيْهِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهٖ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوہند نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یافوخ پر پچھنے لگائے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار! ابوہند کی شادی کروادو (اپنے خاندان کی کسی لڑکی کے ساتھ) اس کی شادی کردو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ علاج کے طور پر جو چیز اختیار کرتے ہو اس میں سب سے بہتر چیز پچھنے لگانا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِكْتِوَاءِ لِمَنْ بِهٖ عِلَّةٌ

جس شخص کو بیماری درپیش ہو اسے داغ لگوانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

6079 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِابْنِ زُرَارَةَ اَنْ يُكْوَى

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن زرارح کے بارے میں یہ حکم دیا کہ انہیں داغ لگوائے جائیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ اَسْعَدُ بِالْاِكْتِوَاءِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے حضرت اسعد کو داغ لگوانے کا حکم دیا گیا

6080 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ،

6079- إسناده قوی علی شرط الشيخين محمد بن عباد المكی :هو ابن الزبرقان، وابن أبی فديك :هو محمد بن إسماعيل بن مسلم. وأخرجه أبو يعلى "4825"عن محمد بن عباد، بهذا الإسناد .قال الهيثمی فی "المجمع 5/98 "بعد أن نسبه إلى أبی يعلى :رجاله رجال الصحيح.

6080- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمران بن ميسرة، فمن رجال البخاری. وأخرجه الترمذی "2050"فی الطب :باب ما جاء فی الرخصة فی الكی، وأبو يعلى "3582"، والطحاوی 4/321، والبيهقی 9/342من طرق عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وقال الترمذی :هذا حديث حسن غريب، وصححه الحاكم 4/417ووافقه الذهبی. وأخرجه أحمد 4/65و 5/378عن حسن بن موسى، عن زهير بن معاوية، عن أبی الزبير، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن بعض أصحاب النبی صلى الله عليه وسلم قال :كوى رسول الله صلى الله عليه وسلم سعدا أو أسعد بن زرارة فی حلقه من الذبحة، وقال" :لا أدع فی نفسی حرجا من سعد، أو أسعد بن زرارة "قال الهيثمی فی "المجمع :5/98 "رجاله ثقات. وأخرجه أبو القاسم البغوی فی "الجعديات "2719 "عن علی بن الجعد، وابن سعد فی "الطبقات3/610 "، عن الفضل بن دكين، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4/321 "

قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کانٹے کے ذریعے داغ لگوائے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن زریع نامی راوی منفرد ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّكْوِيَ الْمَرْءُ شَيْئًا مِنْ بَدَنِهٖ لِعِلَّةٍ تَحْدُثُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی شخص کسی بیماری کے پیش آنے پر اپنے جسم پر داغ لگوائے

6081 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ، فَاكْتَوَيْنَا، فَمَا اَفْلَحْنَا، وَلَا اَنْجَحْنَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (علاج کے طور پر) داغ لگوانے سے منع کیا تھا ہم نے داغ لگوائے نہ تو ہم نے فلاح پائی اور نہ کامیابی حاصل کی۔

6082 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):جَاءَ نَاسٌ، فَسَاَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَاحِبٍ لَهُمْ اَنْ يَكْوُوْهُ،

6081- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن خلاد الباهلي فمن رجال مسلم، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 4/427، والترمذي "2049" في الطب: باب ما جاء في كراهية التداوي بالكي، والحاكم 4/213 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن ماجة 4/427، والترمذي "2049"، والطحاوي 4/320 من طريقين عن قتادة، به. وأخرجه ابن ماجة "3490" في الطب: باب الكي، من طريقين عن الحسن، به. وأخرجه الطيالسي "831"، وأبو داود "3865" في الطب: باب في الكي، والبيهقي 9/342 من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عن عمران بن الحصين وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 4/416 417 من طريق حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، عن يزيد بن حميد أبي التياح، عن مطرف، به قال: صحيح الإسناد على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

6082- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص وهو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي فمن رجال مسلم، وسماع شعبة من أبي إسحاق عمرو بن عبد الله السبيعي قديم أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه الطحاوي 4/320 من طريق وهب، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 4/320 من طريق وهب، عن شعبة، بهذا الإسناد 4/320، والحاكم 4/214 و416، البيهقي 9/342 من طرق عن أبي إسحاق، به وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، اوقالوا فيه" :اكووه إن شئتم فارضفوه بالرضف."

فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلُوهُ ثَلَاثًا، فَسَكَتَ، وَكَرِهَ ذٰلِكَ *

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ آئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ساتھی کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اسے داغ لگوانا چاہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے انہوں نے تین مرتبہ اس بارے میں دریافت کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الَّذِىْ يُعَارِضُ فِى الظَّاهِرِ هٰذَا الزَّجْرَ الْمُطْلَقَ

اس روایت کا تذکرہ' جو بظاہر اس مطلق ممانعت کی معارض ہے

6083 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رُمِىَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدٌ فَقُطِعَ اَكْحَلُهُ، فَنَزَفَهُ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَحَسَمَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ، فَنَزَفَهُ فَحَسَمَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ اُخْرَى

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الزَّجْرُ عَنِ الْكَيِّ فِىْ خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اِنَّمَا هُوَ الِابْتِدَاءُ بِهِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ تُوجِبُهُ، كَمَا كَانَتِ الْعَرَبُ تَفْعَلُهُ تُرِيْدُ بِهِ الْوَسْمَ، وَخَبَرُ جَابِرٍ فِيْهِ اِبَاحَةُ اسْتِعْمَالِهِ لِعِلَّةٍ تَحْدُثُ مِنْ غَيْرِ الِاتِّكَالِ عَلَيْهِ فِىْ بُرْئِهَا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَضَادُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تیر لگا ان کی ایک رگ کٹ گئی جس میں سے خون بہنے لگا ان کا بازو پھول گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آگ کے ذریعے داغ لگوائے' لیکن ان کا خون بہتا رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ انہیں آگ کے ذریعے داغ لگوائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں داغ لگانے کی ممانعت ابتدائی زمانہ پر محمول ہوگی جو کسی ایسی علت کے بغیر ہے' جو اس کو واجب کرتی ہو' جس طرح عرب کیا کرتے تھے اور اس کے ذریعے مراد وسم (یعنی داغ لگوانا ہے)

جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں اس طریقے کو اختیار کرنے کے مباح ہونے کا ذکر ملتا ہے' جو کسی ایسی علت کی وجہ سے ہے' جو بعد میں سامنے آئی تھی اور وہ یہ کہ آدمی کے تندرست ہونے میں صرف اس پر تکیہ نہ کیا جائے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایات میں تضاد پایا جاتا ہے۔

6083- إسناده صحيح على شرط مسلم أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أحمد3/350، والدارمي 2/238، والطحاوي 4/321من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1745"و"1746"، وأحمد 3/312و386، وابن أبي شيبة 8/63، ومسلم "2208"في السلام :باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، وأبو داود "3866"في الطب :باب في الكي، وابن ماجة "3494"في الطب :باب من اكتوى، وأبو يعلى "2158"، والطحاوي 4/321، والحاكم 4/417، والبيهقي 9/342من طريق عن أبي الزبير، به.

كِتَابُ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمِ

کتاب! دم کرنے اور تعویذ کے بارے میں روایات

6084 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِـمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ بِالْمَوْسِمِ، فَرَاَيْتُ اُمَّتِي، فَاَعْجَبَتْنِي كَثْرَتُهُمْ وَهَيْئَتُهُمْ، قَدْ مَلَؤُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَرَضِيتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ اَيْ رَبِّ، قَالَ: وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ، فَقَالَ عُكَّاشَةُ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ، ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ اٰخَرُ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے سامنے مختلف امتوں کو پیش کیا گیا جب میں نے اپنی امت کو دیکھا' تو ان کی کثرت اور ان کی حالت مجھے بہت اچھی لگی انہوں نے راستوں اور پہاڑوں کو بھر دیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد کیا تم راضی ہو میں نے عرض کی: جی ہاں اے میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے ہمراہ ستر ہزار لوگ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو (زمانہ جاہلیت کے طریقے کے مطابق) جھاڑ پھونک نہیں کرتے (علاج کے طور پر) داغ نہیں لگواتے اور فال نہیں نکالتے اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ' تو اسے ان میں شامل کر لے پھر ایک اور صاحب نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

6085 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

6084- إسناده حسن، عاصم وهو ابن أبي النجود روى له أصحاب السنن، وحديثه في "الصحيحين "مقرون، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم زر :هو ابن حبيش. وأخرجه أحمد 1/403 و454، وأبو يعلى في "مسنده "ورقة 251/2من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/418مختصراً عن عبد الصمد، عن همام، عن عاصم، به . وذكره الهيثمي في "المجمع 9/304 " 305، وقال :رواه أحمد مطولا ومختصرا، ورواه أبو يعلى، ورجالهما في المطول رجال الصحيح وانظر "6057"و."7302" "6397"

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِیْ يَدِ رَجُلٍ حَلْقَةً، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: مِنَ الْوَاهِنَةِ، قَالَ: مَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا، انْبِذْهَا عَنْكَ، فَاِنَّكَ اِنْ تَمُتْ وَهِیَ عَلَيْكَ وُكِلْتَ عَلَيْهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں چھلا دیکھا' تو دریافت کیا یہ کس وجہ سے ہے اس نے بتایا یہ کمزوری کی وجہ سے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کمزوری میں صرف اضافہ کرے گا اسے تم اتار دو کیونکہ اگر تم ایسی حالت میں مرگئے کہ تم نے یہ پہنا ہوا' تو پھر تمہیں اس کے سپرد کردیا جائے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ الَّتِیْ فِيْهَا الشِّرْكُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ایسا تعویذ لٹکایا جائے جس میں شرکیہ کلمات ہوں

6086 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ عُبَيْدٍ الْمَعَافِرِیَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص (زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق) تعویذ لٹکائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے (مقصد کو) پورا نہ کرے اور جو شخص (زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق) دھاگہ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کو (پورا نہ کرے)''

6085- رجاله ثقات رجال الشيخين غير مبارك بن فضالة، فقد روى له أصحاب السنن، وعلق له البخاري، وهو صدوق لكنه يدلس وقد عنعن، والحسن وهو ابن أبي الحسن البصري لم يصرح بسماعه من عمران. وأخرجه الطبراني 391/18) عن الفضل بن الحباب، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 4/445، وابن ماجة 3531)) في الطب :باب تعليق التمائم، والطبراني 18/ 391)) من طرق عن مبارك بن فضالة، به. قال البوصيري في "الزوائد "ورقة :221/1 هذا إسناد حسن، مبارك بن فضالة مختلف فيه. قلت :وأخرجه الطبراني 414) /18) من طريق هشيم، عن منصور، عن الحسن، به . وأخرجه الطبراني أيضاً 355) /18) من طريق إسحاق بن الربيع أبي حمزة العطار، عن الحسن، عن عمران موقوفاً عليه، وزاد فيه :وقال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :ليس منا من تطير ولا تطير له، ولا تكهن ولا تكهن له "أظنه قال" :أو سحر أو سحر له ."قال الهيثمي في "المجمع" 5/103.

6086- خالد بن عبيد المعافري لم يوثقه غير المؤلف، ولم يرو عنه غير حيوة بن شريح، ومشرح بن هاعان حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه الحاكم 4/216، والبيهقي 9/350 من طريق أبي العباس محمد بن يعقوب عن أبي وهب بهذا الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/154، وأبو يعلى 1759)) ، والطحاوي 4/325، والطبراني 820) /17) ، والحاكم 4/417 من طرق عن حيوة بن شريح، به. وجود إسناده المنذري في "الترغيب والترهيب 4/157 "، وقال الهيثمي في "المجمع 5/103 "بعد أن نسبه إلى أحمد وأبي يعلى والطبراني :ورجالهم ثقات.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الِاسْتِرْقَاءِ بِلَفْظَةٍ مُطْلَقَةٍ اُضْمِرَتْ كَيْفِيَّتُهَا فِيهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ایسے الفاظ کے ذریعے دم کیا جائے جو مطلق ہوں اور ان کی کیفیت ان میں پوشیدہ ہو

6087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ اكْتَوَى اَوِ اسْتَرْقَى، فَقَدْ بَرِءَ مِنَ التَّوَكُّلِ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (علاج کے طور پر) داغ لگواتا ہے یا (زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق) جھاڑ پھونک کرتا ہے وہ توکل سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

6088 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عَضُدِهِ حَلَقَةٌ مِّنْ صُفْرٍ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: مِنَ الْوَاهِنَةِ؟ قَالَ: اَيَسُرُّكَ اَنْ تُوكَلَ اِلَيْهَا؟ انْبِذْهَا عَنْكَ

6087–إسناده صحيح، أبوبكر بن خلاد الباهلي :أسمه محمد، وهو من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عقار بن المغيرة وهوثقة روى له أصحاب السنن غير أبي داود .سفيان :هو ابن سعيد الثوري، ومنصور :هو ابن المعتمر . وأخرجه الترمذي "2055"في الطب :باب ما جاء في كراهية الرقية، عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد وقال حسن صحيح.

6088– موسى بن محمد بن حيان ذكره المؤلف في "الثقات9/161 "، وقال :ربما خالف، وقال ابن أبي حاتم :8/161 ترك أبو زرعة حديثه، قلت :قدتوبع عليه، ومن فوقه ثقات غير أبي عامر الخزاز واسمه صالح بن رستم فقد لينه ابن معين وغيره ووثقه أبو داود وغيره، وقال ابن عدي :روى عنه يحيى القطان مع شدة اسقصائه، وهو عندي لا بأس به ولم أر له حديثا منكراً جداً، قلت وقد روى له مسلم متابعة، وقد تقدم الحديث برقم ."6053" وأخرجه الطبراني "348"/18، والحاكم 4/216، والبيهقي 9/350 351من طرق عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. قال البوصيري في "مصباح الزجاجة "ورقة :221/1رواه أبو يعلى الموصلي من طريق أبي عامر الخزاز، عن الحسن، به.

ﷺ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کلائی پر پیتل کا کڑا پہنا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کس وجہ سے ہے انہوں نے عرض کی: کمزوری کی وجہ سے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے؟ تم اسے اتار دو۔ 11

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ تِلْكَ الْعِلَّةِ الَّتِيْ هِيَ مُضْمَرَةٌ فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس علت کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو اس روایت کے متن میں پوشیدہ ہے

6089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ الْاَنْبِيَاءُ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَيَجِيءُ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَيَجِيءُ مَعَهُ النَّفَرُ كَذٰلِكَ، حَتّٰى رَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا، فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِيْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمُ مُوْسٰى، ثُمَّ رَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا قَدْ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ، فَفَرِحْتُ بِذٰلِكَ، وَسُرِرْتُ بِهِ، ثُمَّ قِيلَ: اِنَّهُ يَدْخُلُ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ.

ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَتَرَاجَعُوا، ثُمَّ اَجْمَعَ رَاْيُهُمْ اَنَّهُمْ مَنْ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ وَثَبَتَ فِيهِ، وَلَمْ يُدْرِكْ شَيْئًا مِنَ الشِّرْكِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ: الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْعِلَّةُ فِي الزَّجْرِ عَنِ الْاِكْتِوَاءِ، وَالْاِسْتِرْقَاءِ هِيَ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَسْتَعْمِلُوْنَهُمَا وَيَرَوْنَ الْبُرْءَ مِنْهُمَا مِنْ غَيْرِ صُنْعِ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا فِيهِ، فَاِذَا كَانَتْ هٰذِهِ

6089- إسناده قوى، محمد بن وهب بن أبى كريمة الحرانى روى له النسائى، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح غير أبى الصبهاء :وهو صهيب، وقيل :صبهان مولى ابن عباس، روى له البخارى فى "الأدب المفرد "، وهو صدوق .محمد بن سلمة :هو ابن عبد الله الباهلى الحرّانى، وأبو عبد الرحيم :هو خالد بن أبى يزيد الحرانى . وأخرجه الطبرانى "605"/18، وابن منده فى "الإيمان "979" "من طرق عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِى أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الزبيدى، ن عمران بن الحصين . وأخرجه مختصراً أحمد 4/436و443، ومسلم "218"فى الإيمان :باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، وأبو عوانة 1/87 88و88، والطبرانى "380"/18و "425"و "426" و "427"و "494"من طرق عن عمران بن حصين، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال" :يدخل الجنة ." ... وسيرد عند المؤلف من حديث عمران بن حصين، عن عبد الله بن مسعود برقم."7302"."6397"

الْعِلَّةُ مَوْجُوْدَةً، كَانَ الزَّجْرُ عَنْهُمَا قَائِمًا، وَاِذَا اسْتَعْمَلَهُمَا الْمَرْءُ وَجَعَلَهُمَا سَبَبَيْنِ لِلْبُرْءِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ دُوْنَ اَنْ يَّرَى ذٰلِكَ مِنْهُمَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا

11
11

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میرے سامنے انبیاء کو پیش کیا گیا' تو کسی نبی کے ساتھ ایک شخص تھا کسی نبی کے ساتھ دو شخص تھے کسی نبی کے ساتھ کچھ لوگ تھے' یہاں تک کہ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا' میں نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ میری امت ہے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں' تو بتایا گیا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے افراد ہیں پھر میں نے بہت زیادہ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے آسمان کے افق کو بھر دیا تھا میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں' تو بتایا گیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ میں اس بات پر بہت خوش ہوا مسرور ہوا پھر بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ان لوگوں کے بعد ستر ہزار لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا اور انہیں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر تشریف لے گئے۔ حاضرین نے سوچا یہ کون لوگ ہوں گے وہ آپس میں اس بارے میں بات چیت کرتے رہے پھر ان سب نے اس بارے میں اتفاق کیا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے اور ہمیشہ مسلمان رہے جنہوں نے شرک کا زمانہ پایا ہی نہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو (علاج میں) داغ نہیں لگواتے ہوں گے' اور (زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق) جھاڑ پھونک نہیں کرتے ہوں گے' اور فال نہیں نکالتے ہوں گے' اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہوں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) داغ لگوانے اور جھاڑ پھونک کرنے میں ممانعت کی علت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اس پر عمل کرتے تھے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر وہ لوگ محض ان دو چیزوں سے ٹھیک ہو جاتے ہیں' تو جب یہ علت موجود ہوگی ان دونوں چیزوں سے ممانعت باقی رہی' لیکن جب کوئی شخص ان پر عمل کرے اور ان دونوں کو ایسا سبب قرار دے جو اللہ کے فیصلے کے مطابق آدمی کی تندرستی کے لیے سبب بنتا ہے اور وہ شخص یہ نہ سمجھے محض ان دونوں کاموں کی وجہ سے (فائدہ ہوتا ہے)' تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ قَالَ بِالرُّقٰى وَالتَّمَائِمِ مُتَّكِلًا عَلَيْهَا

اس بارے میں شدید مذمت کا بیان جو شخص دم کرتے ہوئے اور تعویذ دیتے ہوئے صرف اسی پر بھروسہ کرے

6090 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى امْرَاَةٍ وَّفِيْ عُنُقِهَا شَيْءٌ مُعَوَّذٌ، فَجَذَبَهُ فَقَطَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ اَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللّٰهِ اَغْنِيَاءَ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ: اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ، وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالُوا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، هٰذِهِ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمُ قَدْ عَرَفْنَاهَا، فَمَا التِّوَلَةُ؟ قَالَ: شَيْءٌ يَصْنَعُهُ النِّسَاءُ يَتَحَبَّبْنَ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ

یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک خاتون کے پاس تشریف لے گئے جس نے اپنی گردن میں تعویذ باندھا ہوا تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کھینچ کر اسے کاٹ دیا پھر انہوں نے فرمایا: عبداللہ کے گھر والے اس چیز سے بے نیاز ہیں جو کسی کو اللہ کا شریک قرار دیں' جب تک اس بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں ہوتی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''بے شک جھاڑ پھونک تعویذ اور تولہ شرک ہے لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن جھاڑ پھونک اور تعویذ کا' تو ہمیں پتہ ہے یہ لفظ تولہ کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ وہ کام ہے' جو خواتین کرتی ہیں تاکہ اپنے شوہروں کی محبت حاصل کر لیں۔''

6091 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، بِالْمَوْصِلِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى، وَلِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع کیا ہے میرے ماموں بچھو کے کاٹے کا دم کیا کرتے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو کوئی بھی فائدہ پہنچا سکتا ہوا سے وہ کرنا چاہیے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرُّقٰى الْمَنْهِيَّ عَنْهَا اِنَّمَا هِيَ الرُّقٰى الَّتِي يُخَالِطُهَا الشِّرْكُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دُوْنَ الرُّقٰى الَّتِي لَا يَشُوْبُهَا شِرْكٌ

6090- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه أنقطاعاً بين يحيى بن الجزار وبين عبد الله بن مسعود ابْنُ فُضَيْلٍ :هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان. وأخرجه بأطوله مما هنا أحمد 1/381، وابن ماجة "353"في الطب :باب تعليق التمائم، والبغوى "3240"، واختصره أبو داود "3883"في الطب :باب تعليق التمائم، والبيهقى 9/350من طريقين عن الأعمش، عن عمران مرة، عن يحيى بن الجزار، عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بن مسعود، وقد وقع عند ابن ماجة "ابن أخت زينب "بدل "ابن أخى زينب "، وأشار الحافظ فى "التقريب :"كأنه صحابى، ولم أره مسمى،

6091- حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح، عبيدة بن حميد من رجال البخارى، وأبو سفيان :هو طلحة بن نافع احتج به مسلم وقرنه البخارى، وحديثه عن جابر صحيفة، وقد تابعة أبو الزبير عن جابر، جابر، تقدم عند المؤلف برقم ."532"والحديث عند مسلم فى "صحيحه "62" "2199" "و "63"من طريق الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 358/34، وأبو يعلى "2299"، والطحاوى4/328، والبيهقى 9/349من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد .وانظر "6097"

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ممنوعہ قسم کا دم وہ ہے' جس میں شرکیہ کلمات پڑھے جاتے ہوں وہ دم (ممنوعہ قسم میں) شامل نہیں ہوگا' جس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں

6092 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ كُرَيْبٍ الْكِنْدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ بِيَدِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ، يُصَلِّي اِلٰى اُسْطُوَانَةٍ، فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ، فَلَمَّا رَاٰى عَلِيًّا انْصَرَفَ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: حَدِّثْنَا حَدِيْثَ اُمِّكَ فِي الرُّقْيَةِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ قَالَتْ: لَا اَرْقِيْ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتْهُ فَاسْتَاْذَنَتْهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْقِيْ، مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهَا شِرْكٌ

کریب کندی بیان کرتے ہیں: حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم لوگ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ صاحب کے پاس چلے گئے ان کا نام ابن ابوحثمہ تھا وہ ستون کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے تھے ہم ان کے پاس بیٹھ گئے جب انہوں نے امام زین العابدین کو دیکھا' تو نماز ختم کر کے ان کے پاس آئے۔ امام زین العابدین نے ان سے کہا آپ دم کرنے کے بارے میں اپنی والدہ کی نقل کردہ روایت ہمیں بیان کیجئے' تو انہوں نے بتایا میری والدہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتی تھیں جب اسلام آ گیا' تو انہوں نے یہ کہا میں اس وقت تک دم نہیں کروں گی' جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں اجازت نہیں لیتی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دم کرو جب کہ اس کے الفاظ میں شرک نہ ہو۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ الَّتِيْ اَبَاحَ اسْتِعْمَالَ مِثْلِهَا لِاُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دم کیے ہیں جن کی مانند دم کرنے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مباح قرار دیا ہے

6093 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

6092- حديث صحيح بطريقه وشواهده، كريب الكندى :هو ابن سليم، ويقال :ابن سليمان، ذكره المصنف في "الثقات" 5/339، وقال :يروى عن أمه، وهي :بنت خالد بن سعيد بن العاص، امرأة الزبير بن العوام، ولها صحبة، روى عنه الجراح بن الضحاك، وذكره ابن أبي حاتم 7/119، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وعلى بن الحسين :هو ابن على بن أبي طالب الملقب بزين العابدين، وابن أبي حيثمة :هو أبو بكر بن سليمان بن ابي حثمة.

اَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَقَانِي وَمَسَحَهَا

قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک بچھو نے مجھے ڈنک مار دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے دم کیا اور (اس جگہ پر) دست مبارک پھیرا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِرْقَاءِ الْمَرْءِ لِلْعِلَلِ الَّتِي تَحْدُثُ بِمَا يُبِيحُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ

آدمی کا کسی بیماری کے پیش آنے پر ایسا دم کروانا مباح ہونے کا تذکرہ جس دم کو کتاب وسنت میں مباح قرار دیا ہو

6094 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا تَقُولُ فِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، وَلَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دم کے الفاظ میرے سامنے پیش کرو ایسے دم میں کوئی حرج نہیں ہے' جس میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ اسْتِعْمَالِ الرُّقٰى لِلْمُسْلِمِينَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے مسلمانوں کے لیے

6093- إسناده قوى طلق :هو ابن على الحنفي اليمامي رضي الله عنه . وأخرجه الطحاوى 4/326عن محمد بن خزيمة، عن محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوى 4/326، والطبرانى "8244"، والحاكم 4/416من طرق عن ملازم بن عمرو، به وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبى ! وأخرجه الطبرانى "8263"من طريق عن الحسن بن قزعة، عن ملازم بن عمرو، "8262"من طريق مسدد، عن محمد بن جابر، كلاهما عن عبد الله بن بدر عن طلق بن على، ولم يذكر فيه قيساً.

6094- إسناده قوى على شرط مسلم أحمد بن عيسى :هو ابن حسان المصرى المعروف بابن التسترى . وأخرجه البيهقى 9/349من طريق محمد بن جابر، عن أحمد بن عيسى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2200"فى السلام :باب لا بأس بالرقى ما لم يكن فيه شرك، وأبو داود "3886"فى الطب :باب ما جاء فى الرقى، من طريقين عن ابن وهب، به . وأخرجه الطحاوى 4/328،والطبرانى "88"/18من طريقين عن عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، به.

دم کروانے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

6095 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ سَعِيْدٍ الْحَرَازِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ ابْنِ اَخِي، مَيْمُوْنَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ مَيْمُوْنَةَ، قَالَتْ لِي يَا ابْنَ اَخِي، اَلَا اَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، اَذْهِبِ الْبَاْسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے روایت کرتے ہیں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے میرے بھتیجے کیا میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں تمہیں دم کرتی ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء عطا کرے ہر اس بیماری سے جو تمہیں لاحق ہے۔ اے لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور کر دے شفاء عطا کر دے' تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی شفاء عطا کرنے والا نہیں ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست یہ ہے کہ راوی کا نام اظہر بن سعد ہے اظہر بن سعید نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6096 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

6095– عبد الرحمن بن السائب ذكره المؤلف فى "ثقاته 5/93 "، ونقل ابن حجر فى "التهذيب "عن المؤلف :أنه روى عنه سعيد المقبرى، والحارث بن أبى ذباب، وليس هو فى المطبوع من "الثقات"، وقد نص الإمام الذهبى فى "ميزانه 2/566 "أنه تفرد عنه أزهر بن سعيد الحرازى، وباقى رجاله ثقات، وانظر ما بعده .وميمونة :هى زوج النبى صلى الله عليه وسلم. وأخرجه النسائى فى "عمل اليوم والليلة "1021" "عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/332، ومن طريقه المزى فى ترجمة عبد الرحمن بن السائب من "تهذيب الكمال"، عن عبد الرحمن بن مهدى، به . وأخرجه الطحاوى 4/329، والطبرانى 23/"1061" من طريقين عن معاوية بن صالح، به. وذكره الهيثمى فى "المجمع 5/113 "، وقال :رواه الطبرانى فى "الأوسط" و"والكبير"، وفيه عبد الله بن صالح كاتب الليث وقد وثق وفيه ضعف، وعلى كل حال إسناده حسن.

6096–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير على بن خشرم فمن رجال مسلم عيسى بن يونس :هو ابن أبى إسحاق السبيعى، وقد تقدم تخريجه برقم "2972" من غير هذا الوجه. وأخرجه النسائى فى "عمل اليوم والليلة "1020" " عن على بن خشرم، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا "1019" عن ابن راهويه، عن أبى معاوية، عن هشام بن عروة، به.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقِي: امْسَحِ الْبَاْسَ، رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ اِلَّا اَنْتَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دم کیا کرتے تھے۔

''اے لوگوں کے پروردگار! تو تکلیف کو دور کر دے شفاء تیرے دست قدرت میں ہے اس تکلیف کو صرف' تو ہی دور کر سکتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ لِلْعَلِيلِ بِغَيْرِ كِتَابِ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے بیمار شخص کے لیے ایسا دم کروانا مباح ہے' جس کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہ ہو' جبکہ وہ کلمات شرکیہ نہ ہوں

6097 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع کیا عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہو اسے ایسا کر لینا چاہئے۔

6098 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَامْرَاَةٌ تُعَالِجُهَا اَوْ تَرْقِيهَا، فَقَالَ:

6097- إسناده على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي سفيان واسمه طلحة بن نافع فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وجرير :هو ابن عبد الحميد وهو في "مسند أبي يعلى "1914" "، وقد تقدم برقم "6091"بسند آخر.

6098- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن أبا أحمد الزبير _وهو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أحمد :كان كثير الخطأ في حديث سفيان، وقال أبو حاتم :عابد مجتهد حافظ للحديث له أوهام . وأخرجه مالك 2/943في العين :باب التعوذ والرقية من المرض، والبيهقي 9/349عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عبد الرحمن أن أبا بكر الصديق دخل على عائشة وهي تشتكي، ويهودية ترقيها، فقال أبو بكر :ارقيها بكتاب الله قال الزرقاني في "شرح الموطأ :4/328 "قال الربيع :سألت الشافعي عن الرقية، فقال :لا بأس أن ترقي بكتاب الله وبما يعرف من ذكر الله، قلت :أيرقي أهل الكتاب المسلمين؟ قال :نعم إذا وقوا من كتاب الله

عَالِجِيهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَالِجِيهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَرَادَ عَالِجِيهَا بِمَا يُبِيحُهُ كِتَابُ اللّٰهِ، لِاَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا يَرْقُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِاَشْيَاءَ فِيهَا شِرْكٌ، فَزَجَرَهُمْ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ عَنِ الرُّقٰى، اِلَّا بِمَا يُبِيحُهُ كِتَابُ اللّٰهِ دُوْنَ مَا يَكُوْنُ شِرْكًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں آئے تو ایک خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علاج کر رہی تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان پر دم کر رہی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی کتاب کے مطابق اس کا علاج کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "تم اللہ کی کتاب کے مطابق اس کا علاج کرنا" اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ تم ایسے طریقے سے اس کا علاج کرنا جسے اللہ کی کتاب نے مباح قرار دیا ہو کیونکہ پہلے لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے الفاظ کے ذریعے دم کیا کرتے تھے جن میں شرک پایا جاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں دم کرنے سے ان لوگوں کو منع کر دیا البتہ جس چیز کو اللہ کی کتاب نے مباح قرار دیا ہو اور جس میں شرک نہ ہو اس کا حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا تِلْكَ الصِّفَةَ الْمُعَبَّرَ عَنْهَا فِي الْبَابِ الْمُتَقَدِّمِ

اس روایات کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے گزشتہ باب میں جس صفت کی تاویل بیان کی ہے وہ صحیح ہے

6099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِالْمَرِيضِ يَدْعُو وَيَقُوْلُ: اَذْهِبِ الْبَاْسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی بیمار لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

"اے لوگوں کے پروردگار تو تکلیف کو دور کر دے تو شفاء عطا کر دے تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے شفاء صرف وہی ہے جو تو نے عطا کی ہو تو ایسی شفاء عطا کر دے جو بیماری کو بالکل نہ رہنے دے۔"

6099- إسناده صحيح، إبراهيم بن يوسف :هو ابن ميمونة الباهلي، روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين أبو الأحوص :هو سلام بن سليم، والأسود :هو ابن يزيد النخعي وهو مكرر "2972"، وانظر الحديث رقم."6096"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِرْقَاءِ الْمَرْءِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْعِلَلِ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بیماری کے درپیش ہونے پر آدمی کا دم کروانا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ہے

6100 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ، وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا، وَاَشْيَاءَ نَفْعَلُهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَا كَعْبُ، بَلْ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

(توضیح مصنف): عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حِمْصِيٌّ ثِقَةٌ، وَلَيْسَ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ الْمِصْرِيَّ

✿✿ عبداللہ بن کعب اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے کہ ہم جو دوا استعمال کرتے ہیں یا جو دم کرتے ہیں یا اس طرح کے دیگر کام کرتے ہیں، تو کیا یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کو بدل دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا حصہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن حارث حمصی نامی راوی ثقہ ہے یہ عمرو بن حارث مصری نہیں ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِسْتِرْقَاءِ لِلْمَرْءِ مِنْ لَدْغِ الْعَقَارِبِ

آدمی کے لیے بچھو کے کاٹنے پر دم کروانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

6101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

6101- إسناده صحيح، محمد بن سليمان ثقة روى له أبو داود والنسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وإبراهيم: هو النخعي، والأسود: هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه ابن ماجة "3517" في الطب: باب رقية الحية والعقرب، والطحاوي 4/326 من طرق عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1395"، ومسلم "53" "2193" في السلام: باب استحباب الرقية من العين، من طريقين عن مغيرة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/34، والبخاري "5741" في الطب: باب رقية الحية والعقرب، ومسلم "52" "2193"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/377، والبيهقي 9/347 من طرق عن سليمان الشيباني، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في الرقية من كل ذي حمة. والحمة، بضم الحاء فتح الميم المخففة: سم العقرب وغيره.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

6102 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعمرو بن عوف کو سانپ کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت دی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِرْقَاءِ مِنَ الْعَيْنِ لِمَنْ اَصَابَتْهُ

آدمی کے لیے نظر لگنے پر دم کروانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

6103 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نظر لگنے کا دم کر دیا کریں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَرْقِيَ اِذَا عَانَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ

آدمی کے لیے اس وقت دم کروانے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب اسے کسی مسلمان بھائی کی نظر لگ جائے

6104 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ السِّنْدِيِّ، قَالَ:

6102- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا، وقد صرح هو وابن جريج بالسماع أبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل .وأخرجه مسلم "2198"في السلام :باب استحباب الرقية من العين، عن عقبة بن مكرم العمي، عن أبي عاصم، بهذ الإسناد. وأخرجه مسلم "61 "2199"عن محمد بن حاتم، عن روح بن عبادة عن ابن جريج، به وانظر "532"و "6091"و."6097"

6103- إسناده صحيح على شرط الشيخين .محمد بن بشر :هو العبدي . وأخرجه مسلم "2195"في السلام :باب استحباب الرقية من العين، من طرق عن محمد بن بشر بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم أيضا "2195"عن نمير، عن أبيه، عن مسعر، به وأخرجه أحمد 6/63و138، وابن ماجة "3512"في الطب :باب من استرقى من العين، عن وكيع، عن مسعر وسفيان، عن معبد بن خالد، به . وأخرجه البخاري "5738"في الطب :باب رقية العين، ومسلم "56" "2195"، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 11/141"، والطحاوي 4/327، والبيهقي 9/347، والبغوي "3242"من طرق عن سفيان، عن معبد بن خالد، به.

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حديث): رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالنَّمْلَةِ، وَالْحُمَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے پر، چیونٹی کے کاٹنے پر، بھڑ کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت دی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ رَاٰى بِاَخِيهِ شَيْئًا حَسَنًا اَنْ يُّبَرِّكَ لَهُ فِيهِ، فَاِنْ عَانَهُ تَوَضَّاَ لَهُ

جو شخص اپنے کسی بھائی کی کوئی اچھی چیز دیکھے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس بارے میں اس کے لیے برکت کی دعا کرے اور اگر وہ اسے نظر لگا دیتا ہے' تو پھر وہ اس کے لیے وضو کرے

6105 - (سند حديث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ اَبَا اُمَامَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حديث): اغْتَسَلَ اَبِي سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ بِالْخَرَّارِ، فَنَزَعَ جُبَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ، وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ يَنْظُرُ، قَالَ: وَكَانَ سَهْلٌ رَجُلًا اَبْيَضَ حَسَنَ الْجِلْدِ، قَالَ: فَقَالَ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ: مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ عَذْرَاءَ فَوُعِكَ سَهْلٌ مَكَانَهُ، فَاشْتَدَّ وَعَكُهُ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ سَهْلًا وُعِكَ، وَاَنَّهُ غَيْرُ رَائِحٍ مَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ سَهْلٌ الَّذِي كَانَ مِنْ شَاْنِ عَامِرِ بْنِ

6104- حديث صحيح، موسى بن السندى ذكره المؤلف فى "ثقاته"، وكناه أبا محمد، وقال :يروى عن وكيع بن الجراح، وأبى نعيم، والمؤمل، حدثنا عنه عمران بن موسى بن مجاشع قلت :قد توبع، ومن فوقه ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن عبد الله بن الحارث، فمن رجال مسلم .عاصم بن سليمان :هو الأحول. وأخرجه أحمد 3/118و 119عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/127، وابن أبى شيبة 8/36و 37 38، ومسلم "58" "2196"فى السلام :باب استحباب الرقية من العين، والترمذى "2056"فى الطب :باب ما جاء فى الرخصة من الرقية، والنسائى فى "الكبرى "كما فى "التحفة1/441 "، والبيهقى 9/348، البغوى "3244"من طرق عن سفيان، به. وأخرجه مسلم "2196"عن أبى خيثمة، عن حميد بن عبد الرحمن، عن عاصم الأحول، به. وأخرجه الترمذى "2056"، ابن ماجة "3516"فى الطب :باب ما رخص فيه من الرقى، عن عبدة بن عبد الله الخزاعى، عن معاوية بن هشام، عن سفيان، عن عاصم، عن عبد الله الحارث، عن أنس. وقال الترمذى بعد أن أخرج الحديث من طريق يحيى بن آدم وأبى نعيم عن سفيان :هذا حديث حسن غريب، وهذا عندى أصح من حديث معاوية بن هشام عن سفيان.

6105- رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن أبى أمامة، فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذى، وقال الزرقانى فى "شرح الموطأ :4/319 "ظاهره الإرسال، لكنه محمول على أن أبا أمامة سمع ذلك من أبيه، ففى بعض طرقه :عن أبى أمامة، حدثنى أبى ...وهو فى "الموطأ 2/938 "فى العين :باب الوضوء من العين. ومن طريق مالك أخرجه النسائى فى الطب من "الكبرى "كما فى "التحفة1/66 "، والطبرانى "5580"وانظر الحديث التالى. وأخرجه أبو داود "3880"من حديث عائشة قالت :كان يؤمر العائن فيتوضأ، ثم يغتسل منه المعين .واسناده صحيح على شرطهما.

رَبِيعَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلا بَرَّكْتَ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ، تَوَضَّاْ لَهُ، فَتَوَضَّاَ لَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ، فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے والد حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے خرار کے مقام پر غسل کیا انہوں نے اپنے جسم پر موجود جبہ اتارا' تو عامر بن ربیعہ نے انہیں دیکھ لیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سہل رضی اللہ عنہ گورے چٹے شخص تھے ان کی جلد بہت خوبصورت تھی عامر بن ربیعہ نے کہا: میں نے آج جو (خوبصورت جلد) دیکھی ہے اس طرح کی جلد' تو کسی کنواری لڑکی کی بھی نہیں ہوتی' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ اسی جگہ بیمار ہو گئے ان کو تیز بخار ہو گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: حضرت سہل رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا ہے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انہیں عامر بن ربیعہ والے واقعہ کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کیوں اپنے بھائی کو قتل کرنا چاہتا ہے کیا تمہیں پتہ نہیں ہے نظر لگنا حق ہے تم اس کے لیے وضو کرو۔ عامر بن ربیعہ نے ان کے لیے وضو کیا' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے ہوئے آئے یوں جیسے انہیں کوئی تکلیف نہیں تھی (یعنی ان کی بیماری ختم ہو گئی)

ذِكْرُ وَصْفِ الْوُضُوءِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لِمَنْ وَصَفْنَاهُ

وضو کے اس طریقے کا تذکرہ' جس کے بارے میں ہم نے یہ ذکر کیا ہے کہ اس صورتحال میں (اسے وضو کرنا چاہئے)

6106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوْبَ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ، اَخَا بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ رَاٰى سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ وَّهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَرَّارِ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ قَالَ: فَلُبِطَ سَهْلٌ، فَاُتِيَ

6106- حديث صحيح وأخرجه عبد الرزاق "19766"، ومالك 2/939 في العين: باب الوضوء من العين، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 1/66"، وفي "عمل اليوم والليلة "208"، والطبراني "5574" و "5575" و "5576" و "5577" و "5579"، والبيهقي 9/351 و352 و352، والبغوي "3245" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/58 59، والنسائي في "عمل اليوم والليلة "209"، وأحمد 4/386، والطبراني "5573" و "5578" من طرق عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عن أبيه سهل بن حنيف. وأخرجه الطبراني "5581" من طريق مسلمة بن خالد الأنصاري، و "5582" من طريق عبد الله بن أبي حبيبة، كلاهما عن أبي امامة بن سهل، عن أبيه وذكره صاحب "المجمع 5/107" وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح، وفي أسانيد الطبراني ضعف.

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، لَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَتَّهِمُوْنَ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ رَآهُ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلَا تُبَرِّكُ؟ اغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ، فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ الرَّكْبِ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ

قَالَ: وَالْغُسْلُ اَنْ يُؤْتٰى بِالْقَدَحِ، فَيُدْخِلَ الْغَاسِلُ كَفَّيْهِ جَمِيْعًا فِيْهِ، ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى، فَيَغْسِلُ صَدْرَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ فَيَغْسِلُ ظَهْرَهُ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَغْسِلُ رُكْبَتَيْهِ، وَاَطْرَافَ اَصَابِعِهِ مِنْ ظَهْرِ الْقَدَمِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بِالرِّجْلِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ يُعْطِي ذٰلِكَ الْاِنَاءَ قَبْلَ اَنْ يَّضَعَهُ بِالْاَرْضِ الَّذِيْ اَصَابَهُ الْعَيْنُ، ثُمَّ يَمُجُّ فِيْهِ، وَيَتَمَضْمَضُ وَيُهَرِيقُ عَلٰى وَجْهِهِ، وَيَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ، وَيُكْفِيءُ الْقَدَحَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ

✿✿ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عامر بن ربیعہ جن کا تعلق بنوعدی بن کعب سے تھا انہوں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خرار کے مقام پر موجود تھے وہ غسل کرنے لگے تو عامر بن ربیعہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے کسی پردہ نشین عورت کی بھی اتنی خوبصورت جلد نہیں دیکھی' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ اسی وقت بیمار ہو گئے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا عرض کی گئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہل بن حنیف کا کچھ کریں گے یہ اپنا سر بھی نہیں اٹھا رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کسی پر الزام عائد کرتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں عامر بن ربیعہ نے انہیں غسل کرتے دیکھا' تو یہ کہا اللہ کی قسم! میں نے' تو کسی پردہ نشین عورت کی بھی اتنی اچھی جلد نہیں دیکھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور ان پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی ایک کیوں اپنے بھائی کو قتل کرنا چاہتا ہے کیا تم برکت کی دعا نہیں دے سکتے تھے تم اس کے لیے غسل کرو۔ عامر نے ان کے لیے غسل کیا' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سواروں کے ساتھ روانہ ہو گئے یوں جیسے انہیں کوئی تکلیف نہیں تھی (یعنی ان کی بیماری ختم ہو گئی)

راوی بیان کرتے ہیں: غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پیالہ لایا جائے غسل کرنے والا شخص اپنے دونوں ہاتھ اس میں داخل کرے پھر وہ اپنے چہرے کو اس پیالے میں دھوئے (یعنی چہرے کو دھونے والا پانی دوبارہ پیالے میں گرے) پھر وہ اپنا دایاں ہاتھ اس میں داخل کرے اور اپنے سینے کو پیالے میں دھوئے وہ اپنا ہاتھ داخل کرے اور اپنی پشت کو دھوئے اپنا بایاں ہاتھ لے اور اسی طرح کرے اسی طرح دو گھٹنے دھوئے اور اپنی انگلیوں کے کنارے تک دھوئے اسی طرح وہ اپنے بائیں پاؤں کے ساتھ کرے پھر وہ برتن زمین پر رکھنے سے پہلے اس شخص کو دے جسے نظر لگی ہے پھر وہ اس میں کلی کرے اور اپنے چہرے پر وہ پانی ڈالے اور اپنے سر پر وہ بہائے اور پھر اپنی پشت کے پیچھے کی طرف اس پیالے کو الٹا دے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِغْتِسَالِ لِمَنْ عَانَهُ اَخُوهُ الْمُسْلِمُ

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو نظر لگا دیتا ہے اسے غسل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

6107 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، صَاعِقَةُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نظر لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر کو تبدیل کر سکتی' تو نظر اسے تبدیل کر دیتی اور جب تم سے غسل کرنے کے لیے کہا جائے' تو تم غسل کر لو (یعنی نظر کے اثرات دور کرنے کے لیے ایسا کرو)''۔

6108 - حَدَّثَنَاهُ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وهَيْبٌ، مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ اسْتِعْمَالَ الرُّقٰى عِنْدَ الْحَوَادِثِ تَحْدُثُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے تکلیف لاحق ہونے پر دم کرنا (یا دم کروانا) مکروہ ہے

6109 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم نظر لگنے کا دم کر دیا کریں۔

6108- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وهيب :هو ابن عجلان الباهلي، وابن طاوس :هو عبد الله. وأخرجه ابن أبي شيبة8/59، والترمذي "2062"في الطب :باب ما جاء في العين، من طريق أحمد بن إسحاق الحضرمي، بهذا الإسناد .قال الترمذي :حديث حسن صحيح غريب. وأخرجه عبد الرزاق "2188"في السلام :باب الطب والمرضى والرقى، عن أحمد بن الحسن بن خراش، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2188"، والطبراني "10905"، والبيهقي 9/351 من طرق عن مسلم بن إبراهيم، به.

6109- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر."6103"

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَخْذِ الرَّاقِي الْاُجْرَةَ عَلٰى رُقْيَتِهِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

دم کرنے والے کے لیے اپنے ایسے دم کرنے کا معاوضہ لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6110 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَمِّهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ عِنْدَهُمْ مَجْنُوْنٌ مُوْثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ: عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيْ هٰذَا بِهِ؟ فَاِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، قَالَ: فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ، فَبَرَاَ، فَاَعْطَاهُ مِائَةَ شَاةٍ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْ، فَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، فَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

خارجہ بن صلت تیمی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ کسی قوم کے پاس سے گزرے جن میں ایک پاگل شخص تھا جسے لوہے میں باندھا گیا تھا ان میں سے کسی نے کہا: کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جس کے ذریعے آپ اس کا علاج کر سکیں کیونکہ آپ کے ساتھی بھلائی لے کر آئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: 'تو میں نے تین دن تک اس پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا روزانہ میں دو مرتبہ اس کو دم کرتا تھا وہ ٹھیک ہو گیا' تو اس شخص نے انہیں ایک سو بکریاں دیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کھا لو کیونکہ جو شخص باطل دم کے ذریعے کھاتا ہے (وہ ممنوع ہے) تم' تو حق کے دم کے ذریعے کھانے لگے ہو۔

6111 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَمِّهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ، فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ

6110- إسناده حسن، خارجة بن الصلت ذكره المؤلف في "ثقات4/211 "، وروى عنه اثنان، وقال الإمام الذهبي في "الكاشف :"محله الصدق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير صحابيه يزيد :هو ابن هارون. وأخرجه الحاكم 1/559 560من طريق إبراهيم بن عبد الله السعدي، عن زيد بن هاروه، بهذا الإسناد، وصححه ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/53، والطبراني "509"/17، والحاكم، والمزي في "تهذيب الكمال 8/14 "من طريق زكريا بن أبي زايدة، به. وأخرجه أحمد 5/211، وأبو داود "3420"في الإجارة :باب كسب الأطباء ، "3897"و "3901"في الطب :باب كيف الرقي، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة8/249 "، وفي "عمل اليوم والليلة"1032" "، وابن السني في "عمل اليوم والليلة"635" "، والطحاوي 4/126 من طرق عن الشعبي، به.

6111- هو مكرر ما قبله يحيى :هو ابن سعيد الأنصاري، وزكريا :هو ابن أبي زائدة. وأخرجه أبو داود "3896"في الطب: باب كيف الرقي؟ عن مسدد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/210 211عن يحيى بن سعيد، به.

مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ اَهْلُهُ: اِنَّهُ قَدْ حُدِّثْنَا اَنَّ مَلِكَكُمْ هٰذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تَرْقِيهِ؟ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَاَ، فَاَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خُذْهَا، فَلَعَمْرِي لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، فَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهَا اَرَادَ بِهِ جَوَازَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الْمَاْخُوذِ، مَعَ جَوَازِ اسْتِعْمَالِهِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ، لِاَنَّ الشَّاءَ اَخَذَهَا الرَّاقِي قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهَا اَرَادَ بِهِ جَوَازَ فِعْلِ الْمَاضِي وَالْمُسْتَقْبَلِ مَعًا، وَعَمُّ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عِلَاقَةُ بْنُ صُحَارٍ السَّلِيطِيُّ، وَسَلِيطٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ

❀❀ خارجہ بن صلت تیمی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے واپس جا رہے تھے' تو ان کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا جہاں ایک شخص لوہے میں بندھا ہوا تھا اس کے رشتے داروں نے یہ کہا ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ کے آقا بھلائی لے کر آئے ہیں' تو کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جس کے ذریعے آپ اسے دم کر دیں میں نے اس شخص کو سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ ٹھیک ہو گیا ان لوگوں نے مجھے ایک سو بکریاں دیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے حاصل کر لو میری زندگی کی قسم جو شخص باطل دم کے ذریعے کھاتا ہے (وہ غلط ہے) تم' تو حق کے دم کے ذریعے کھا رہے ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''تم اسے حاصل کر لو' اس کے ذریعے مراد یہ ہے' جو چیز حاصل کی گئی ہے اسے جائز قرار دیا جائے اور مستقبل میں بھی ایسا عمل کرنے کو جائز قرار دیا جائے کیونکہ دم کرنے والے صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے وہ بکریاں حاصل کر لی تھیں اس کے بعد اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا انہیں حاصل کر لو اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ ماضی میں جو فعل کیا گیا وہ بھی جائز ہے اور اگر آئندہ کیا جائے' تو وہ بھی جائز ہوگا۔

خارجہ بن صلت کے چچا کا نام حضرت علاقہ بن صحار سلیطی ہے اور سلیط بنو تمیم کی ایک شاخ ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَخْذَ الْاُجْرَةِ الْمُشْتَرَطَةِ فِي الْبِدَايَةِ عَلَى الرُّقَى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ دم کرنے سے پہلے ہی معاوضے کی شرط طے کر سکتا ہے

6112 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، فَمَرَرْنَا عَلَى اَهْلِ اَبْيَاتٍ، فَاسْتَضَفْنَاهُمْ، فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُونَا، فَنَزَلُوا بِالْعَرَاءِ، فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ، فَاَتَوْنَا فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ يَرْقِي؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، اَنَا اَرْقِي، قَالُوا: ارْقِ صَاحِبَنَا، قُلْتُ: لَا، قَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَاَبَيْتُمْ اَنْ تُضَيِّفُونَا، قَالُوا: فَاِنَّا نَجْعَلُ لَكُمْ جُعْلًا، قَالَ:

فَجَعَلُوا لِي ثَلَاثِينَ شَاةً، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَجَعَلْتُ اَمْسَحُهُ، وَاَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ حَتّٰى بَرَاَ، فَاَخَذْنَا الشَّاءَ، فَقُلْنَا: نَاْخُذُهَا وَنَحْنُ لَا نُحْسِنُ نَرْقِي؟ فَمَا نَحْنُ بِالَّذِي نَاْكُلُهَا حَتّٰى نَسْاَلَ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَاهُ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُوْلُ: وَمَا يُدْرِيكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا دَرَيْتُ اَنَّهَا رُقْيَةٌ، شَيْءٌ اَلْقَاهُ اللّٰهُ فِيْ نَفْسِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا، وَاضْرِبُوْا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا ہمارا گزر ایک بستی کے پاس سے ہوا ہم نے انہیں مہمان نوازی کے لیے کہا' تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا ہم لوگوں نے آبادی سے باہر ایک جگہ پڑاؤ کیا ان لوگوں کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا وہ لوگ ہمارے پاس آئے انہوں نے کہا: کیا آپ کے درمیان کوئی ایسا شخص ہے' جو دم کرتا ہو میں نے کہا: جی ہاں میں دم کرتا ہوں ان لوگوں نے کہا: ہمارے ساتھی کو دم کر دیجئے' میں نے کہا: جی نہیں ہم نے تمہیں مہمان نوازی کیلئے کہا تھا تم نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا تھا ان لوگوں نے کہا: ہم آپ کو اس کا معاوضہ دیں گے۔ راوی کہتے ہیں:' تو انہوں نے ہمیں تیس (30) بکریاں دینے کا معاہدہ کیا میں اس شخص کے پاس آیا میں نے اس پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ وہ شخص ٹھیک ہو گیا' تو ہم نے بکریاں حاصل کر لیں ہم نے سوچا کہ ہم نے بکریاں' تو لے لی ہیں' لیکن ہمیں باقاعدہ طور پر دم کرنا نہیں آتا اس لیے ہم ان بکریوں کو اس وقت تک نہیں کھائیں گے' جب تک ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کرتے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورہ فاتحہ کا دم بھی ہوتا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے یہ' تو ایک چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں ڈال دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

6112- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة، واسمه المنذري بن مالك بن قطعة، فمن رجال مسلم .جرير :هو ابن عبد الحميد. وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة "641" "عن أحمد بن يحيى بن زهير، حدثنا يوسف بن موسى، حدثنا جرير وأبو معاوية الضرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 548/53، وأحمد 3/10، والترمذي "2063"في الطب :باب ما جاء في أخذ الأجرة على التعويذ، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة3/452 "، وفي "عمل اليوم والليلة "1027" "و"1030"، وابن ماجة "2156"في التجارات :باب أجر الرقي، والدارقطني 3/63 64و 64من طرق عن الأعمش، به وقال الترمذي :حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/2، ومسلم "65" "2201"في السلام :باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقران والأذكار، والنسائي في "اليوم والليلة"1029" "، ابن ماجة "2156"، والطحاوي، 4/126 127 من طريق هشيم. وأخرجه البخاري "2276"في الإجازة :باب ما يعطى في الرقية على أحياء العرب بفاتحة الكتاب، و "5749"في الطب :باب النفث في الرقية، وأبو داود "3418"في الإجازة :باب كسب الأطباء، و "3900"في الطب باب كيف الرقى، والبيهقي 6/124من طريق أبي عوانة. وأخرجه أحمد 3/44، والبخاري "5736"في الطب :باب الرقى بفاتحة الكتاب، الترمذي "2064"، والنسائي "1028"، والدارقطني 3/63من طريق شعبة، ثلاثتهم "هشيم وأبو عوانة وشعبة "عن أبي بشر جعفر بن إياس، عن أبي المتوكل الناجي، عن أبي سعيد أن ناسا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مروا بحي من العرب فلم يقروهم....فذكره بنحوه.

12/12

6113 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَخِيْهِ، مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ لُدِغَ، فَهَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ قَالَ: فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا، كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً، فَرَقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ، فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا، وَسَقَوْهُ لَبَنًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُحَرِّكُوهُ حَتّٰى نَاْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا كَانَ يُدْرِيهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوْا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا ایک عورت ہمارے پاس آئی اور بولی اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا ہے کیا تمہارے درمیان کوئی دم کرنے والا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم میں سے ایک شخص اٹھ کر اس کے ساتھ چلا گیا ہم اس کے بارے میں یہ گمان کرتے تھے کہ یہ اچھا دم کر لیتا ہے اس نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا' تو وہ شخص ٹھیک ہو گیا ان لوگوں نے ہمیں بکریاں دیں اور ہمیں دودھ بھی پلایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: تم لوگ انہیں حرکت نہ دو' جب تک ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو جاتے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اسے کیسے پتہ چلا کہ اس سورت کا دم بھی ہوتا ہے تم لوگ ان کو تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

6113- إسناده صحيح على شرط الشيخين وأخرجه مسلم "2201"في السلام :باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار، وأبو داود "3419"في الطب :باب كيف الرقى، من طريقين عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "5007"في فضائل القرآن :باب فاتحة الكتاب، ومسلم "66" "2201"عن محمد بن المثنى، عن وهب بن جرير، عن هشام بن حسان، به.

كِتَابُ الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةِ وَالْفَالِ

کتاب! عدوی، طیرہ اور فال کے بارے میں روایات

6114 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَتِيْقٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عدوی اور طیرہ کوئی حقیقت نہیں ہے' البتہ مجھے فال پسند ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى اَوْ نَاسِخٌ لَهٗ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ''عدوی کی کوئی حیثیت نہیں ہے'' کی متضاد ہے یا اس کی ناسخ ہے

6115 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى، وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ، قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِمَا كِلَيْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَمَتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهٖ: لَا عَدْوَى، وَاَقَامَ عَلٰى اَنْ: لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ ذِئَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: كُنْتُ اَسْمَعُكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدِيْثًا اٰخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ، كُنْتَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا

6114- إسناده صحيح إبراهيم بن الحجاج السامي: روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "2223" "113" في السلام: باب الطيرة والفال وما يكون فيه من الشؤم، من طريق معلى بن أسد، عن عبد العزيز بن المختار، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "5826" و "6121" و "6124" و "6125".

عَدْوٰى فَاَبٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنْ يَّعْرِفَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَلَعَمْرِى لَقَدْ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰى، وَلَا اَدْرِى اَنَسِىَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، اَوْ نَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْاٰخَرَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَيْسَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ، وَلَا اَحَدُهُمَا نَاسِخٌ لِلْاٰخَرِ، وَلٰكِنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوٰى سُنَّةٌ تُسْتَعْمَلُ عَلَى الْعُمُوْمِ، وَقَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ اَرَادَ بِهٖ اَنْ لَا يُورِدَ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ، وَيُرَادُ بِهِ الِاعْتِقَادُ فِى اسْتِعْمَالِ الْعَدْوٰى اَنْ تَضُرَّ بِاَخِيْهِ فِى الْقَصْدِ، وَاِنْ لَمْ تَضُرَّ الْعَدْوٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عدوی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''بیمار شخص تندرست کے پاس نہ آئے۔''

ابوسلمہ کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ دونوں روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بیان کرنے سے رک گئے کہ بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' البتہ وہ یہ چیز بیان کرتے رہے کہ کسی بیمار کو کسی تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

حارث نامی شخص جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچازاد تھے انہوں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)! پہلے' تو میں آپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنتا رہا ہوں کہ آپ اس کے ساتھ ایک اور حدیث بھی بیان کیا کرتے تھے اب آپ نے اسے بیان نہیں کیا جسے آپ پہلے بیان کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ''بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

6115- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وهو ابن يحيى فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "104" "2221"في السلام :باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر، عن حرملة وأبى الطاهر، عن أبى وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقى 7/216 مختصراً من طريق بحر بن نصر، والطبرى فى "مسند على "من "تهذيب الآثار "4" "من طريق يونس، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه البخارى "5771"فى الطب :باب لا هامة، و "5773"و "5774"باب لا عدوى، ومسلم"105" "2221"، وأحمد2/406، والبيهقى7/216و 217من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه عبد الرزاق "1957"، وأبو داود "3911"فى الطب :باب فى الطيرة، والطبرى "6"، والبيهقى7/216، البغوى "3248"من طريق معمر، عن الزهرى قال : فحدثنى رجل عن أبى هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول" :لا يوردن ممرض على مصح"، قال :فراجعه الرجل، فقال :أليس قد حدثتنا أن النبى صلى الله عليه وسلم قال " :لا عدوى ولا صفر ولا هامة "؟ قال :لم احدثكموه، قال الزهرى :قال أبو سلمة :قد حدث به، وما سمعت أبا هريرة نسى حديثا قط غيره وفى حديث الطبرى :عن الزهرى قال :قال أبو سلمة :سمعت أبا هريرة ... وأخرجه أحمد2/434، وابن ماجة "3541"فى الطب :باب من كان يعجبه الفأل ويكره الطيرة، من طريقين عن محمد بن عمرو، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا يورد الممرض على المصح "، وزاد أحمد :قال" :لا عدوى ولا طيرة ولا هامة، فمن أعدى الأول"؟ وأخرجه البيهقى 7/217من طريق أبى إسحاق مولى بنى هاشم، وأبى عطية الأشجعى، كلاهما عن أبى هريرة مختصرا بلفظ" :لا عدوى، ولا يحل الممرض على المصح، وليحل المصح حيث شاء "قيل :ما بال ذلك يا رسول الله؟ قال" :إنه أذى".

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور انہوں نے یہی کہا کہ کسی بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

ابوسلمہ نامی راوی کہتے ہیں: مجھے اپنی زندگی کی قسم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حدیث بیان کرتے رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

اب مجھے نہیں معلوم کہ کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات کو بھول گئے تھے یا ان میں سے ایک قول نے دوسرے کو منسوخ کر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے نہ ہی ان میں سے ایک دوسرے کو منسوخ کرتی ہے' تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے'' یہ ایک ایسی سنت ہے' جس پر عمومی طور پر عمل کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''کسی بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اس بات کا اعتقاد نہ رکھا جائے کہ بیماری کے متعدی ہونے پر عمل کرتے ہوئے تم جان بوجھ کر اپنے بھائی کو کوئی نقصان پہنچا دو اگرچہ بیماری کا متعدی ہونا نقصان نہیں دیتا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ بِالْعَدْوٰى، وَالصَّفَرِ الَّذِىْ كَانَ يَقُوْلُ بِهٖ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی عدوی یا صفر (کے منحوس ہونے) کا قائل ہو جو زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا عقیدہ تھا

6116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوٰى، وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ ، فَقَالَ الْاَعْرَابِىُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِى الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَجِىءُ الْبَعِيرُ الْاَجْرَبُ، فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا؟ قَالَ: فَمَنْ اَعْدٰى الْاَوَّلَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6116- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم، وأخرجه مسلم "2220"في السلام :باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر، عن حرملة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "101" "2220" والطحاوى فى "شرح معانى الآثار4/309 "و312، والبيهقى 7/216والطبرى فى "مسند على "من "تهذيب الآثار "3" "من طرق عن ابن وهب، به. واخرجه عبد الرزاق "19507"، وأحمد2/267، والبخارى"102" "5717"، والطحاوى فى "شرح المعانى" 4/309و312، وابن أبى عاصم فى "السنة "مختصراً "272"و"274" "273"، والبيهقى 7/217، والبغوى "3248"من طرق عن ابن شهاب، به ولفظ البخارى "5717"ومسلم والطحاوى :أخبرنى أبو سلمة بن عبد الرحمن وغيره. وأخرجه البخارى "5775"باب لا عدوى، ومسلم"103" "2220"، وابن أبى عاصم فى "السنة "284" "و "285"والطبرى "7"، والبيهقى 7/217من طريق الزهرى، عن سنان بن أبى سنان الدؤلى، عن أبى هريرة.

''عدوی، صفر اور ہامہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اونٹوں کا کیا معاملہ ہے وہ ریگستان میں یوں بھاگتے پھرتے ہیں جیسے وہ ہرن ہوتے ہیں پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے ان میں شامل ہوتا ہے' تو ان کو خارش زدہ کر دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا پہلے کو کس نے خارش کا شکار کیا تھا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ اخْتُلِفَ عَلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِيْهَا، وَنَفٰى صِحَّتَهَا اَصْلًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (نقل کرنے میں) اختلاف کیا گیا ہے اس شخص نے اس روایت کے مستند ہونے کی سرے سے نفی کی ہے

6117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا عَدْوٰى، وَلَا صَفَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا لَنَاْخُذُ الشَّاةَ الْجَرْبَاءَ، فَنَطْرَحُهَا فِى الْغَنَمِ، فَتَجْرَبُ الْغَنَمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''طیرہ، ہامہ، عدوی اور صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم ایک خارش زدہ بکری لیتے ہیں اسے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیتے ہیں' تو دوسری بکریاں بھی خارش زدہ ہو جاتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلی کو کس نے خارش کا شکار کیا تھا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرْءِ بِالْعَدْوٰى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کا عدوی کا قائل ہونا جائز نہیں ہے

6118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

6117– حديث صحيح، سماك روايته عن عكرمة خاصة مضطربة، وباقي رجال ثقات رجال البخارى أبو عوانة :هو ضاح بن عبد الله اليشكرى . وأخرجه أحمد 1/323، وأبو يعلى "2333"و"2582"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار4/308 "، الطبرانى فى "الكبير "11764 "من طرق عن أبى عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/269، وابن ماجة مختصرا "3539"فى الطب :باب من كان يعجبه الفأل ويكره الطيرة، والطبرى فى "مسند على "من "تهذيب الآثار"30" "29" "، والطحاوى 4/307 من طرق عن سماك، به. وأخرجه الطبرى فى "مسند على"31" "، والطبرانى "11605"من طريق الحكم بن أبان، والطبرى "32" من طريق يزيد بن أبى زياد، كلاهما عن عكرمة، به وفى إسناديهما ضعف.

(متن حدیث): لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، جَرِبَ بَعِيرٌ، وَاَجْرَبَ مِائَةً، فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عدوی اور طیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے ایک اونٹ خارش زدہ ہوتا ہے تو وہ ایک سو اونٹوں کو خارش زدہ کر دیتا ہے لیکن پہلے کو کس نے خارش کا شکار کیا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْعَدْوَى فِي ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جانوروں میں عدوی کے ہونے کا قائل ہو

6119 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، النُّقْبَةُ تَكُوْنُ بِمِشْفَرِ الْبَعِيرِ، اَوْ بِعَجْبِهِ، فَتَشْتَمِلُ الْاِبِلَ كُلَّهَا جَرَبًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟ حَيَاتُهَا، وَمُصِيبَاتُهَا، وَرِزْقُهَا.

يُرِيْدُ: بِيَدِ اللّٰهِ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: الصَّوَابُ: مَمَاتُهَا وَلٰكِنْ كَذَا: مُصِيبَاتُهَا قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اونٹ کی موٹی جلد پر (راوی کو شک ہے یا شاید) پشت کی زیریں ہڈی پر خارش سے پہلے والی جلد کی خرابی لاحق ہوتی ہے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تو تمام اونٹ خارش زدہ ہو جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پہلے کو کس نے بیماری میں مبتلا کیا اس کی زندگی اس کی مصیبت اور اس کا رزق (اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ ''اس کی مصیبت'' درست نہیں ہے بلکہ اصل لفظ اس کی موت ہے تاہم روایت میں اسی طرح منقول ہے اس کی مصیبت یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

6118- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار وهو الرمادي فحافظ روى له أبو داود والترمذي، وقد، سفيان :هو ابن عيينة، وأبو زرعة :هو ابن عمرو بن جرير. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/308 "من طرق مؤمل، والحميدي "1117"كلاهما عن سفيان، بهذا الإسناد .وانظر الحديث الآتي، والحديث رقم."6116"

6119- إسناده على شرط مسلم .شجاع بن الوليد وهو ابن قيس وقد توبع. وأخرجه الطبرى "8"، البغوى "3249"من طريقين عن شجاع بن الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/327، والطحاوى 4/308، و 312من طريقين عن عبد الله بن شبرمة، به وانظر الحديث السابق. وقوله" :النقبة "قال الأصمعى :هى أول جرب يبدو، يقال للبعير :به نقبة، وجمعها نقب بسكون القاف، لأنها تنقيب الجلد، أى :تخرقه "اللسان :"نقب.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ مُؤَاكَلَةَ ذَوِي الْعَاهَاتِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ بیمار لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی سکتا ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

6120 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ، فَاَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: كُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ، ثِقَةً بِاللّٰهِ، وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ هٰذَا هُوَ اَخُو مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، لَيْسَ بِالْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ الْقِتْبَانِيِّ، وَهُمَا جَمِيْعًا ثِقَتَانِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم شخص کا ہاتھ پکڑا اسے اپنے ساتھ پیالے میں داخل کیا' فرمایا تم اللہ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے اور اس پر توکل کر کے کھاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مفضل بن فضالہ نامی راوی یہ مبارک بن فضالہ کا بھائی ہے یہ مفضل بن فضالہ قتبانی نہیں ہے ویسے یہ دونوں راوی ثقہ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَطَيُّرِ الْمَرْءِ فِي الْاَشْيَاءِ

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی چیزوں میں بدشگونی حاصل کرے

6121 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

6120– إسناده ضعف، مفضل بن فضالة :هو ابن أبي أمية القرشي، قال ابن معين :ليس بذاك، وقال علي بن المديني :في حديثه نكارة، وقال النسائي :ليس بالقوي، وقال ابن عدي :لم أر له أنكر من هذا، يعني حديث جابر هذا، وباقي رجاله ثقات .يونس هو ابن مسلم المؤدب، وحبيب بن الشهيد :هو الأزدي . وأخرجه ابن ماجة "3542"في الطب :باب الجذام، عن مجاهد بن موسى، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود "3925"في الطب :باب في الطيرة، والطيرة، والترمذي "1817"في الأطعمة :باب ما جاء في الأكل مع المجذوم، وابن ماجة "3542"، والطبري في "مسند علي"84" "، والطحاوي في "شرح معاني الآثار4/309 "، والحاكم 4/136 137، والبيهقي 7/219من طرق عن يونس بن محمد، عن الفضل بن فضالة شيخ آخر مصري أوثق من هذا وأشهر وقد روى شعبة هذا الحديث عن حبيب بن الشهيد عن ابن أبي بريدة أن ابن عمر أخذ بيد مجذوم، وحديث شعبة أثبت عندي وأصح. وأخرجه الطحاوي في "شرح المعاني 4/310 "عن ابن مرزوق، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، عن إسماعيل بن مسلم، عن أبي الزبير، عن جابر .وإسماعيل بن مسلم وهو المكي ضعيف عندهم، وأبو الزبير مدلس وقد عنعن.

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ، وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فال پسند تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدشگونی کو ناپسند کرتے تھے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيْظِ عَلٰى مَنْ تَطَيَّرَ فِیْ اَسْبَابِهٖ مُتَعَرِّيًا عَنِ التَّوَكُّلِ فِيْهَا

ایسے شخص کے بارے میں شدید مذمت کا تذکرہ' جو اپنے کاموں میں توکل کو ایک طرف رکھتے ہوئے بدشگونی کو اختیار کرتا ہے

6122 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ الْاَسَدِیِّ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، وَمَا مِنَّا اِلَّا، وَلٰكِنْ يُذْهِبُهُ اللّٰهُ بِالتَّوَكُّلِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بدشگونی شرک ہے ہم میں سے ہر شخص (کو شگون لاحق ہوتا ہے) تاہم اللہ تعالیٰ توکل کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الطِّيَرَةَ تُؤْذِی الْمُتَطَيِّرَ خِلَافَ مَا تُؤْذِیْ غَيْرَ الْمُتَطَيِّرِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بدشگونی کرنا بدشگونی کرنے والے کو اس

6121- إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ حسن الحديث، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وباقي رجاله رجال الشيخين عبدة بن سليمان :هو الكلابي . وأخرجه ابن ماجة "3536"في الطب :باب من كان يعجبه الفأل ويكره الطيرة، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/332من طريق محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، به وانظر الحديث رقم "6124"و"6125"

6122- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غيز عيسى بن عاصم الأسدي، فروى له البخاري في "الأدب المفرد" أصحاب السنن غير النسائي. وأخرجه أبو داود "3910"في الطب :باب في الطيرة، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/358 " و 304من طريق محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/389و440، والبخاري في "الأدب المفرد"909" "، الترمذي "1614"في السير :باب ما جاء في الطيرة، وفي "العلل الكبير "ص 690، وابن ماجة "3538"في الطب :باب من كان يعجبه الفأل ويكره الطيرة، والبيهقي 8/139من طرق عن الثوري، به وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث سلمة بن كهيل. وأخرجه الطيالسي "356"، وأحمد1/438، والطحاوي في "شرح معاني الآثار4/312 "، وفي "المشكل" 1/358و2/304، والحاكم 1/17 18، والبغوي "3257"، والبيهقي 8/139من طرق عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، به وقال الحاكم :هذا حديث صحيح سنده، ثقات رواته، ولم يخرجاه .

سے مختلف اذیت دیتی ہے' جواذیت وہ اس شخص کو نہیں دیتی جو بدشگونی حاصل نہیں کرتا

6123 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا طِيَرَةَ، وَالطِّيَرَةُ عَلٰى مَنْ تَطَيَّرَ، وَاِنْ تَكُ فِي شَيْءٍ، فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''طیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس کا وبال اس پر ہوگا' جو بدشگونی کرے گا اگر یہ (نحوست) کسی چیز میں ہوتی' تو گھر میں ہوتی یا گھوڑے میں ہوتی' یا عورت میں ہوتی''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّفَاؤُلِ، وَتَرْكِ التَّطَيُّرِ اقْتِدَاءً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اچھی فال (کو پسند کرے) اور بدشگونی کو ترک کرے

6124 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

6123- إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير عتبة بن حميد، فقد روى له أبو داود والترمذي وابن ماجة، وروى عنه جمع، وقال أبو حاتم :صالح الحديث، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أحمد :ضعيف ليس بالقوي، وقال الذهبي :شيخ، وقال الحافظ في "التقريب :"صدوق له أوهام. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/314 "من طريق فهد عن أبي غسان مالك بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وللحديث شواهد، وسيأتي منها سعد بن أبي وقاص عند =

6124- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني، فمن رجال البخاري .عبيد الله بن عبد الله :هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي، وهو في "المصنف "19503" "وأخرجه من طريق عبد الرزاق :أحمد2/266، ومسلم "110" "2223"في السلام :باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشؤم، والبيهقي 8/139، والبغوي "3255" وأخرجه البخاري "2755"في الطب :باب الفأل، من طريق هشام، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2512"، وأحمد 2/453 و524، والبخاري "5754"باب الطيرة، وفي "الأدب المفرد"910" "، ومسلم "110" "2223"من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الطبري في "مسند علي "من "تهذيب الآثار "14" و"15"، وأحمد 2/487من طريق إسماعيل بن علية، عن سعيد الجريري، عن مضارب بن حزن، عن أبي هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :لا عدوى ولا هامة، وخير الطير الفأل، والعين حق." وأخرجه أحمد 2/387

(متن حدیث): لَا طِيَـرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور ان میں سب سے بہتر چیز فال ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فال سے کیا مراد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اچھی بات جسے کوئی شخص سنتا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْفَالِ الَّذِىْ كَانَ يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فال کی اس صفت کا تذکرہ' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے

6125 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، وَكَانَ عَسِرًا نَكِدًا، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُ الْفَالِ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور سب سے بہترین فال وہ اچھا کلمہ ہے' جسے کوئی شخص سنتا ہے۔''

6126 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكُنَاتِهَا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكُنَاتِهَا لَفْظَةُ اَمْرٍ مَقْرُوْنَةٌ بِتَرْكِ ضِدِّهِ، وَهُوَ اَنْ لَا يُنَفِّرُوا الطُّيُوْرَ عَنْ مَكُنَاتِهَا، وَالْقَصْدُ مِنْ هٰذَا الزَّجْرِ عَنْ شَىْءٍ ثَالِثٍ، وَهُوَ اَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ اِذَا اَرَادَتْ اَمْرًا جَاءَتْ اِلٰى وَكْرِ الطَّيْرِ فَنَفَّرَتْهُ، فَاِنْ تَيَامَنَ مَضَتْ لِلْاَمْرِ الَّذِىْ عَزَمَتْ

6125– إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبيد بن حسان: احتج به مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/266 406عن عفان، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد.

6126– حديث صحيح وانظر الكلام على إسناده في التعليق على الحديث "5312" وأخرجه الطيالسي "1634"، والحميدي "347"، وأحمد 6/381، والشافعي في "السنن"414" "، وأبو داود "3835"في الأضاحي: باب في العقيقة، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 1/342 " 343، والطبراني "407"/25، والحاكم 4/237، والبيهقي 9/311، والبغوي "2818"من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في "المجمع 5/106 "رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما ثقات. ولم يذكر الطيالسي والطبراني" :عن أبيه"، وهو الصواب كما سبق بيانه.

عَلَيْهِ، وَاِنْ تَيَاسَرَ اَغْضَتُ عَنْهُ، وَتَشَاءَ مَتْ بِهٖ . فَزَجَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ بِقَوْلِهٖ: اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكُنَاتِهَا

❁❁ سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: پرندوں کو ان کے گھونسلے میں رہنے دو یہ الفاظ اس بات سے ملے ہوئے ہیں اس کے متضاد کو ترک کر دیا جائے وہ یہ کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے نہ اڑایا جائے اور اس ممانعت کے ذریعے مراد کسی تیسری چیز سے منع کرنا ہے اور وہ یہ کہ عربوں کا یہ معمول تھا' جب وہ کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو کسی پرندے کے گھونسلے کے پاس آ کر اسے اڑا دیتے تھے اگر وہ دائیں طرف اڑ کر جاتا تھا' تو آدمی وہ کام کر لیتا تھا جس کو کرنے کا اس نے ارادہ کیا تھا اور اگر وہ بائیں طرف اڑ کر جاتا تھا' تو آدمی وہ کام نہیں کرتا تھا اور اسے بدشگونی سمجھتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس چیز کے اختیار کرنے سے منع کیا اور یہ الفاظ استعمال کیے ''پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔''

بَابُ الْهَامِ وَالْغُوْلِ

باب! ہام اور غول کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ بِالْهَامِ الَّذِیْ كَانَ يَقُوْلُ بِهٖ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی شخص ہام کا قائل ہو جس کے زمانہ جاہلیت کے لوگ قائل تھے

6127 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ الرَّازِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَضْرَمِیُّ بْنُ لَاحِقٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ الطِّيَرَةِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَ، فَاِنْ تَكُ الطِّيَرَةُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے طیرہ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''عدوی، طیرہ، ہام کی کوئی حیثیت نہیں ہے اگر طیرہ کسی چیز میں ہوتی ہوتی' تو عورت میں' یا گھوڑے میں' یا گھر میں ہوتی۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ بِاغْتِيَالِ الْغُوْلِ اِيَّاهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی شخص اس بات کا قائل ہو کہ غول (نامی جن یا ہوائی چیز) اسے بھٹکا سکتی ہے

6127– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحضرمى بن لا حق، فقد روى له أبو داود والنسائى، وقال يحيى بن معين وابن عدى :لا بأس به، وذكره المؤلف فى "الثقات." وأخرجه أحمد 1/180، وأبو يعلى 797"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "266"، والطبرى فى "مسند على "من "تهذيب الآثار "17" "و "48"و"49"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/313 "من طرق عن هشام الدستوائى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد1/174، وأبو داود "3921"فى الطب :با فى الطيرة، وأبو يعلى "766"، والطبرى "18"و "19"و "50"و"51"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار4/314 "، والبيهقى 8/140من طرق عن يحيى بن أبى كثير، به .ووقع فى المطبوع من "شرح معانى الآثار "تحريف فى مسنده يستدرك من هنا.

6128 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا عَدْوٰى، وَلَا صَفَرَ، وَلَا غُوْلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عدویٰ، صفر اور غول کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

6128- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير فمن رجال مسلم أبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل. وأخرجه ابن أبى عاصم فى "السنة268" "، والطبرى فى "مسند على "من "تهذيب الآثار"26" "، والطحاوى فى "مشكل الآثار 1/340 "من طريقين عن أبى عاصم الضحاك بن مخلد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد3/382، ومسلم "109" "2222"فى السلام :باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر، من طريق روح بن عبادة، عن ابن جريج، به وزاد فى آخره :وسمعت أبا الزبير يذكر أن جابرا فسّر لهم قوله" :ولا صفر"، فقال الزبير :الصفر :البطن، فقيل لجابر :كيف؟ قال :كان يقال :داوب البطن، قال :ولم يفسر الغول، قال أبو الزبير :هذا الغول التى تغوّل. وأخرجه على بن الجعد فى "مسنده"2693" " و"3183"، وابن طهمان فى "مشيخته "38" "و"39"، وأحمد 3/293و321، ومسلم "107" "2222"و"108"، وأبو يعلى "1789"، وابن أبى عاصم "281"، والطبرى "25"، والطحاوى فى "المشكل1/340 "، والبغوى "3251"من طرق عن أبى الزبير، به.

كِتَابُ النُّجُوْمِ وَالْاَنْوَاءِ

کتاب! نجوم اور ستاروں کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْقَضَايَا وَالْاَحْكَامِ بِالنُّجُوْمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تقدیر کے فیصلوں میں ستاروں پر اعتماد کرنے سے اجتناب کرے

6129 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا؟ قَالُوْا: كُنَّا نَقُوْلُ: وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ، وَمَاتَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّهَا لَا تُرْمٰى لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ، فَيُخْبِرُ اَهْلُ السَّمَاوَاتِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ اَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَيَخْطَفُ الْجِنُّ، فَيُلْقُوْنَهٗ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ، وَيُرْمَوْنَ، فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ، وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ اَوْ يَزِيْدُوْنَ الشَّكُّ مِنْ مُبَشِّرٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ میں سے ایک صاحب نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران کوئی ستارا ٹوٹا اور روشنی سی نظر آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا جب اس طرح کا کوئی ستارا ٹوٹتا تھا' تو تم لوگ زمانہ جاہلیت میں کیا سمجھتے تھے۔ لوگوں نے عرض کی:

6129- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن إبراهيم الدورقي، فمن رجال مسلم علي بن الحسين: هو علي بن الحسين بن علي بن أبي زين العابدين. وأخرجه أحمد 1/218، ومسلم "2229"، في السلام: باب تحريم الكهانة وإتيان الكهان، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/113"، والبيهقي 8/138 من طرق عن الأوزاعي، هذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/218، ومسلم "2229"، والترمذي "3224" في تفسير القران: باب ومن سورة سبأ، والنسائي في التفسير كما في "التحفة 11/172"، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/113"، من طرق عن الزهري، به.

ہم یہ کہتے تھے کہ آج رات کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا یا کوئی بڑا آدمی فوت ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتے ہیں بلکہ ہمارا پروردگار جب کوئی فیصلہ سناتا ہے' تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح بیان کرتے ہیں' تو اس کے بعد والے فرشتے تسبیح بیان کرتے ہیں' یہاں تک کہ یہ تسبیح آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب جو فرشتے ہوتے ہیں (یعنی ساتویں آسمان کے فرشتے) وہ دریافت کرتے ہیں' ہمارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے' تو (عرش کو اٹھانے والے فرشتے) انہیں اس بارے میں بتاتے ہیں اسی طرح تمام آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان والوں کو اس بارے میں اطلاع دیتے ہیں' یہاں تک کہ آسمان دنیا تک یہ بات پہنچ جاتی ہے تو کوئی جن اسے اچک لیتا ہے اور اپنے دوستوں کی طرف اسے القاء کر دیتا ہے وہ اس میں ملاوٹ بھی کر دیتا ہے' تو جب (کسی کاہن کی کہی ہوئی بات) درست ثابت ہوتی ہے' تو وہ حق کی وجہ سے ہوتی ہے' تاہم وہ لوگ اس میں اور بہت سے جھوٹ شامل کر دیتے ہیں (اس لیے ان کی بہت سی باتیں غلط بھی ثابت ہوتی ہیں)

یہاں مبشر نامی راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: وہ اس بات میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ قَالَ بِالْاِخْتِيَارَاتِ وَالْاَحْكَامِ بِالتَّنْجِيمِ

ایسے شخص کی شدید مذمت کا بیان جو اس بات کا قائل ہو کہ بھلائی اور (تقدیر کے) فیصلے ستاروں کی وجہ سے ہوتے ہیں

6130 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَتَّابُ بْنُ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنِ النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ اَرْسَلَهُ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ، يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْمِجْدَحُ هُوَ الدَّبَرَانِ، وَهُوَ الْمَنْزِلُ الرَّابِعُ مِنْ مَنَازِلِ الْقَمَرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6130- عتاب بن حنين روى عنه اثنان ووثقه المؤلف، وروى له النسائي، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار :وهو الرمادي، فقد روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ سفيان :هو ابن عيينة .وأخرجه الحميدي "751"، وأحمد 3/7، والنسائي 3/165في الاستسقاء :باب كراهية الاستمطار بالكوكب، عن سفيان، بهذا الإسناد وفي رواية النسائي" :خمس سنين "وأخرجه الدارمي 2/314، والنسائي في "عمل اليوم والليلة "926" "، وأبو يعلى "1312"من طريق عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، عن عمرو بن دينار، به، وفيه" :عشر سنين "وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/362و368و421، ومسلم "72"، وعن زيد بن خالد الجهني تقدم عند ابن حبان برقم ."188"

''اگر اللہ تعالیٰ سات سال تک لوگوں سے بارش کو روک لے اور پھر اسے برسا دے' تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ انکار کرتے ہوئے پھر بھی یہی کہے گا کہ مجدح ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجدح سے مراد ''دبران'' ہے اور یہ چاند کی منزلوں میں چوتھی منزل پر ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ بِعِيَافَةِ الطُّيُورِ وَاسْتِعْمَالِ الطَّرْقِ

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی پرندوں کے ذریعے فال یا زمین پر کنکریاں مار کر فال نکالنے کا قائل ہو

6131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ مُخَارِقٍ اَبِى الْعَلَاءِ، عَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْعِيَافَةُ، وَالطِّيَرَةُ، وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الطَّرْقُ التَّنْجِيْمُ، وَالطَّرْقُ اللَّعِبُ بِالْحِجَارَةِ لِلْاَصْنَامِ

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عیافہ، طیرہ اور طرق شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) طرق سے مراد نجوم (پر اعتقاد رکھنا) ہے اور طرق سے مراد بتوں کے لیے پتھروں سے کھیلنا ہے۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلٰى مَنْ رَاَى الْاَمْطَارَ مِنَ الْاَنْوَاءِ

جو شخص ستاروں کی وجہ سے بارش کے نازل ہونے کا قائل ہو اس پر لفظ کفر کے اطلاق کا تذکرہ

6132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ

6131– إسناده ضعيف، حيان بن مخارق أبو العلاء، لم يرو عنه غير عوف وهو ابن أبي جميلة الأعرابي -ولم يوثقه غير المؤلف .وأخرجه عبد الرزاق "19502"، وابن سعد 7/35، وأحمد 3/477و5/60، وأبو داود "3907"في الطب :باب في الخط وزجر الطير، والنسائي في التفسير كما في "التحفة8/275 "، والدولابي في "الكنى والأسماء1/86 "، والطحاوي في "شرح معاني الآثار4/312-313 "، والطبراني "941"/18و "942"و "943"و"945"، والبيهقي 8/139، والبغوي "3256"، وأبو نعيم في "تاريخ أصبهان2/158 "، والخطيب في "تاريخه10/425 "، والمزيفي "تهذيب الكمال 7/475-476 "من طرق عن عوف الأعرابي، بهذا الإسناد .قال بعضهم فيه :حيان، فلم ينسبوه، وقال بعضهم :حيان أبو العلاء، وقال آخرون :حيان بن العلاء .

6132– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث ."188"

مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِيْ اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ، كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

13/13

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی گزشتہ رات بارش ہو چکی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف توجہ کی اور فرمایا کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھنے والے ہیں کچھ میرا کفر کرنے والے ہیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے تو وہ میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُسْلِمِ فِي الْحَوَادِثِ يَنْسُبُهَا اِلَى الْاَنْوَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی مسلمان رونما ہونے والی صورت حال کے بارے میں اس بات کا قائل ہو کہ وہ اسے ستاروں کی طرف منسوب کر دے

6133 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا عَدْوٰى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ، وَلَا نَوْءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عدوی، ہامہ، صفر اور نوء کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ حَكَمَ بِمَجِيْءِ الْمَطَرِ فِيْ وَقْتٍ بِعَيْنِهٖ كَذَّبَهٗ فَجْرُهٗ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اسْتَاْثَرَ بِعِلْمِهٖ دُوْنَ خَلْقِهٖ

6133- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد العزيز بن محمد :هو الدراوردي، قد توبع .القعنبي :اسمه عبد الله بن مسلمة بن قعنب.وأخرجه أبو داود "3912"في الطب :باب في الطيرة، عن القعنبي، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد2/397، ومسلم "106" "2220"في السلام :باب لا عدوى ولا طيرة ...، والبغوي "3252"من طرق عن إسماعيل بن جعفر، عن العلاء، به.وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة "275" "من طريق ابن أبي حازم، عن العلاء، به .وانظر الحديث."6116"

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص یہ بتائے کہ بارش فلاں متعین وقت میں ہوگی تو اس کا گناہ اسے جھوٹا قرار دیدے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا علم اپنے پاس رکھا ہے مخلوق کو عطا نہیں کیا

6134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَفَاتِحُ الْعِلْمِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ، لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاْتِي الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"علم کی کنجیاں پانچ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کوئی شخص یہ بات نہیں جانتا کہ رحم سے کیا نکلے گا بس اللہ جانتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا صرف اللہ جانتا ہے کوئی یہ نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی صرف اللہ جانتا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا صرف اللہ جانتا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی صرف اللہ جانتا ہے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْاِسْتِمْطَارُ فِيْ اَوَّلِ مَطَرٍ يَجِيءُ فِي السَّنَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ قحط سالی کے عالم میں ہونے والی پہلی بارش میں مزید بارش کا طلبگار رہو

6135 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مُطِرْنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَسَرَ عَنْ ثَوْبِهِ لِلْمَطَرِ، قُلْنَا: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پر بارش نازل ہوئی ہم اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو

6134- إسناده قوي، صالح بن قدامة روى عنه جمع، وقال النسائي :ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الذهبي في "الكاشف :"صدوق، وأخطأ الحافظ في "التقريب "فقال :مقبول، ويعني بقوله" :مقبول "في اصطلاحه :أنه يقبل عند المتابعة، وإلا فليّن الحديث، كما نص على ذلك في مقدمته .وإسحاق بن إبراهيم :وهو ابن راهويه، وعبد الله بن دينار ثقتان من رجال الشيخين .وهو مكرر الحديث "70"و."71"

نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے اپنا کپڑا ہٹا دیا' تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ یہ پروردگار کی بارگاہ سے آرہی ہے۔

6135- إسناده قوى على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن سليمان فمن رجال مسلم .وأخرجه البغوى في "شرح السنة "1171" "من طريق محمد بن إسحاق بن إبراهيم أبى العباس السراج مولى ثقيف، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو دواد "5100"في الأدب :باب ما جاء في المطر، والنسائي في الصلاة من "الكبرى "كما في "التحفة1/105 "، وأبو نعيم في "الحلية" 6/291عن قتيبة بن سعيد، به .وقرن أبو داود في روايته مع قتيبة مسددا وأخرجه أحمد 3/133و267، والبخارى في "الأدب المفرد"571" "، ومسلم "898"في الاستسقاء :باب الدعاء في الاستسقاء، وأبو يعلى "3426"، وأبو الشيخ في "أخلاق النبى" ص260، والبيهقى 3/359من طرق عن جعفر بن سليمان، به.

كِتَابُ الْكِهَانَةِ وَالسِّحْرِ

کتاب! کہانت اور جادو کے بارے میں روایات

6136 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَعَبْدَانُ الْحَرَّانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

(متن حدیث): سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسُوا بِشَيْءٍ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْفَظُهَا، فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ، فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كِذْبَةٍ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنات کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض اوقات وہ کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو سچ ثابت ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ کلمہ ہے' جو جن کی طرف سے آتا ہے' جسے اس نے یاد رکھا ہوتا ہے اسے وہ اپنے ساتھی کے کان میں انڈیل دیتا ہے وہ اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔

6136- إسناده صحيح، عبدان هذا لم أتبينه، وفي طبقته عبد الله بن عثمان بن جبلة الملقب بعبدان، لكنه مروزي وليس بحراني، ولم يذكر في شيوخ أبي عروبة، ومتابعة محمد وهو محمد بن يحيى بن محمد بن كثير الحراني -ثقة، روى له النسائي، ومن فوقهما من رجال الشيخين غير معقل بن عبيد الله، فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم "123" "2228"في السلام :باب تحريم الكهانة وإتيان الكهان، عن سلمة بن شبيب، عن الحسن بن أعين، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/87، وعبد الرزاق "20347"، والبخاري "5762"في الطب :باب الكهانة، و "6213"في الأدب :باب قول الرجل للشيء " :ليس بشيء "، وهو ينوي أنه ليس بحق، و "7561"في التوحيد :باب قراءة الفاجر والمنافق وأصواتهم وتلاوتهم لا تجاوز حناجرهم، ومسلم "2228"، والبيهقي 8/138، والبغوي "3258"من طرق عن الزهري، به .ووقع في "المصنف" :"هشام بن عروة "، بدل "يحيى بن عروة "وهو خطأ، فقد أخرجه من طريقه مسلم والبيهقي والبغوي، فقالوا فيه" :يحيى بن عروة."وأخرجه البخاري "3210"في بدء الخلق :باب ذكر الملائكة، عن ابن أبي مريم، عن الليث، عن ابن أبي جعفر، عن محمد بن عبد الرحمن أبي الأسود يتيم عروة، عن عروة، عن عائشة أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول " :إن الملائكة تنزل في العنان-وهو السحاب -فتذكر الأمر قضي في السماء ، فتسترق الشياطين السمع، فتسمعه، فتوحيه إلى الكهان، فيكذبون منها مئة كذبة من عند أنفسهم ."وعلقه برقم "3288"باب صفة إبليس وجنوده، عن الليث، عن خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبي هلال، عن أبي الأسود، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ لِلْمُؤْمِنِ بِالسِّحْرِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جادو کرنے والا مومن جنت میں داخل نہیں ہوگا

6137 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ سَمِيْنَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِىْ حَرِيْزٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ، وَلَا قَاطِعٌ

(توضیح مصنف): هُوَ الْفُضَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''با قاعدگی سے شراب پینے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی جادو پر ایمان رکھنے والا، رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا شخص (جنت میں داخل ہوں گے)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راوی کا نام فضیل بن میسرہ ہے۔

6137- إسناده ضعيف، وهو مكرر ."5346"وهو في "مسند أبي يعلى "ورقة 1/338، وزاد في آخره" :ومن مات وهو يشرب الخمر، سقاه الله من الغوطة-وهو ما يسيل من فروج المومسات -يؤذى ريحُه من في النار."

كِتَابُ التَّارِيْخِ

کتاب! تاریخ کے بارے میں روایات

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

باب! مخلوق کے آغاز کا بیان

6138 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، وَذَكَرَ السَّاجِيُّ اٰخَرَ مَعَهُ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر مقرر کر دی تھی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا عَاتَبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَنْ خَالَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِثْبَاتِ الْاَقْدَارِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر کیا عذاب کرے گا جو تقدیر کے اثبات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف رائے رکھتا ہو گا

6139 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

6138- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو هانىء الخولاني: هو حميد بن هانىء. والمقرىء: هو عبد الله بن يزيد المكي، وأبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، وأبو عبد الرحمن الحبلي: اسمه عبد الله بن يزيد المعافري، والرجل الآخر الذي ذكره الساجي: هو ابن لهيعة، كما جاء مصرحا به عند أحمد والبيهقي. وأخرجه أحمد 2/169)) ، ومسلم 2653)) في القدر: باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام، والترمذي 2156)) في القدر: باب رقم 18)) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 374من طريق عبد الله بن يزيد المقرء بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح غريب، ولفظ مسلم" :كتب الله مقادير ." ...وأخرجه مسلم 2653)) ، والبيهقي ص 375-374من طرق عن أبي هانىء الخولاني به.

(متن حدیث): كَانَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُونَهُ فِي الْقَدَرِ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) (القمر: 48)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش کے مشرکین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تقدیر کے معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف کرتے تھے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک مجرم لوگ گمراہی اور جہنم میں ہوں گے' جس دن انہیں منہ کے بل جہنم میں گھسیٹا جائے گا (اور یہ کہا جائے گا) جہنم کا مزہ چکھو! بیشک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق بنایا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا كَانَ وَلَا شَيْءَ غَيْرُهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ پہلے صرف اللہ تعالیٰ تھا اور کوئی چیز نہیں تھی

6140 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَاقَتِي مَعْقُولَةٌ بِالْبَابِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ، مَا كَانَ؟ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اللهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ غَيْرَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ كَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ.

6139- إسناده على شرط مسلم .رجاله ثقات رجال الشيخين غير زياد بن إسماعيل المخزومي، فمن رجال مسلم، وهو مختلف فيه، ضعفه ابن معين، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن المديني :رجل من أهل مكة معروف، وقال النسائي :ليس به بأس، وقال أبو حاتم :يكتب حديثه .سفيان :هو الثوري. وأخرجه أحمد 2/444و476، والبخاري في "خلق أفعال العباد "ص 28، ومسلم2656)) في القدر :باب كل شيء بقدر، والترمذي3290)) في التفسير :باب سورة القمر، وقال :حسن صحيح، وابن ماجه 83)) في المقدمة :باب في القدر، والطبري في "جامع البيان27/110 "، والفسوي في "المعرفة والتاريخ3/236 "، والواحدي في "أسباب النزول "ص 267، والبغوي في "معالم التنزيل4/265 "، والمزي في "تهذيب الكمال 9/430، من طرق عن سفيان بهذا الإسناد.

6140- إسناده صحيح على شرط الصحيح .محمد بن إشكاب :هو محمد بن الحسين بن إبراهيم العامري، أبو جعفر بن إشكاب من رجال البخاري، وأبو عبيدة بن معن :هو عبد الملك بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود، وهو وابنه من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين . وأخرجه الطبراني في "الكبير497) /18 ") من طريق أبي بكر بن عياش، عن الأعمش، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 3190)) في بدء الخلق :باب ما جاء في قوله تعالى :(وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ) عن محمد بن كثير، عن سفيان، عن جامع بن شداد، به.

قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ، اَدْرِكْ نَاقَتَكَ، فَقَدِ انْفَلَتَتْ، فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا، وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا میری اونٹنی (مسجد کے دروازے پر) بندھی ہوئی تھی اسی دوران بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ دین کی تعلیم حاصل کریں ہم اس معاملے کے آغاز کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ کیسے ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے صرف اللہ تعالیٰ تھا اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں تھی عرش پانی پر تھا' پھر اس نے ذکر (یعنی قرآن مجید یا لوح محفوظ میں) ہر چیز تحریر کردی پھر اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا: اے عمران اپنی اونٹنی کو پکڑلیں وہ رسی کھول کر چلی گئی ہے۔ سراب اس سے پہلے ہی منقطع ہوجاتا ہے۔

(حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ میں نے اونٹنی کو چھوڑ دیا ہوتا (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سنتا رہتا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا كَانَ اللّٰهُ فِيهِ قَبْلَ خَلْقِهِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا

6141 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ:

6141- إسناده ضعيف .وكيع بن حدس لم يوثقه غير المصنف، ولم يرو عنه غير يعلى بن عطاء ، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" (17980) ، وفي "التاريخ" 1/37-38 عن المثنى بن إبراهيم، قال :حدثنا الحجاج بن المنهال بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (1093) ، ومن طريقه البيهقي في "الأسماء والصفات" 2/116 عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه أحمد 4/11و12، وابنه عبد الله في "السنة" (260) ، والترمذي (3109) في التفسير :باب ومن سورة هود، وحسنه، وابن ماجه (182) في المقدمة :باب فيما أنكرت الجهمية، والطبراني في "الكبير" 19/ (468) من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرج القسم الأول منه الطيالسي (1094) ، وأحمد 4/11و12، وابنه عبد الله في "السنة" (258) و (265) و (266) ، وابن أبي عاصم في "السنة" (459) ، وابن خزيمة في "التوحيد" ص179، وعثمان بن سعيد الدارمي في "الرد على الجهمية" ص55، والطبراني 19/ (465) ، والحاكم 4/560 من طرق عن حماد بن سلمة، به .وقال الحاكم :هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه . وأخرج القسم الأول منه أيضا أبو داود (3731) في السنة :باب الرؤية، وابن خزيمة ص178-179، وابن أبي عاصم (460) ، وعبد الله بن أحمد (257) ، والطبراني 19/ (466) من طريقين عن يعلى بن عطاء ، به.

(متن حدیث): قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟ قَالَ: ہَلْ تَرَوْنَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ الْقَمَرَ اَوِ الشَّمْسَ بِغَیْرِ سَحَابٍ؟، قَالُوْا: نَعَمْ.قَالَ: فَاللّٰہُ اَعْظَمُ.

قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ؟ قَالَ: فِیْ عَمَاءٍ، مَا فَوْقَہٗ ہَوَاءٌ وَّمَا تَحْتَہٗ ہَوَاءٌ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: وَہِمَ فِیْ ہٰذِہِ اللَّفْظَۃِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ مِنْ حَیْثُ فِیْ غَمَامٍ اِنَّمَا ہُوَ فِیْ عَمَاءٍ، یُرِیْدُ بِہٖ اَنَّ الْخَلْقَ لَا یَعْرِفُوْنَ خَالِقَہُمْ مِنْ حَیْثُ ہُمْ، اِذْ کَانَ وَلَا زَمَانَ وَلَا مَکَانَ، وَمَنْ لَمْ یُعْرَفْ لَہٗ زَمَانٌ، وَلَا مَکَانٌ وَّلَا شَیْءٌ مَعَہٗ، لِاَنَّہٗ خَالِقُہَا، کَانَ مَعْرِفَۃُ الْخَلْقِ اِیَّاہُ کَاَنَّہٗ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ عَنْ عِلْمِ الْخَلْقِ، لَا اَنَّ اللّٰہَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ اِذْ ہٰذَا الْوَصْفُ شَبِیْہٌ بِاَوْصَافِ الْمَخْلُوْقِیْنَ

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا جب بادل نہ ہو تو تم چودھویں رات کے چاند کو یا سورج کو دیکھ سکتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عظیم ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارا پروردگار آسمان وزمین کو تخلیق کرنے سے پہلے کہاں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مقام عماء میں تھا (یعنی اس کا ادراک حاصل نہیں کیا جاسکتا) اس کے اوپر اور اس کے نیچے خلا تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان الفاظ کو نقل کرنے میں حماد بن سلمہ نامی کو وہم ہوا انہوں نے لفظ غمام نقل کر دیا ہے' حالانکہ لفظ عماء ہے اور اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ مخلوق میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ اپنے خالق کا حقیقی فہم حاصل کر سکے کیونکہ ان کا پروردگار اس وقت بھی موجود تھا' جب زمانہ اور مکان موجود نہیں تھے اور نہ ہی زمانے یا مکان یا کسی اور چیز کے ساتھ شناخت حاصل ہوسکتی ہے کیونکہ وہ' تو ان سب چیزوں کا پروردگار ہے' تو اس کی ذات کے بارے میں مخلوق کی معرفت یوں ہو گی جیسے اس کی ذات مخلوق کے علم کے حوالے سے پردہ عماء میں ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ عماء کی کیفیت میں تھا کیونکہ یہ وہ صفت ہے' جو مخلوق کے اوصاف سے مشابہت رکھتی ہے۔

ذِکْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا کَانَ عَلَیْہِ الْعَرْشُ قَبْلَ خَلْقِ اللّٰہِ جَلَّ وَعَلَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے عرش کس چیز پر تھا

6142 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَکِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسَی الْعَبْسِیُّ، عَنْ شَیْبَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ بَشَّرْتَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَعْطِنَا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ، اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، جِئْنَا لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ، مَا كَانَ؟ فَقَالَ: كَانَ اللّٰهُ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ.

قَالَ: ثُمَّ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ بْنَ حُصَيْنٍ رَاحِلَتَكَ اَدْرِكْهَا، فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا، فَاِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا، وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو تمیم! تم لوگ خوشخبری قبول کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پہلے بھی خوش خبری دے چکے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (مال و دولت) عطا کیجئے پھر یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل یمن تم لوگ خوش خبری حاصل کرلو کیونکہ بنو تمیم نے اسے حاصل نہیں کیا۔ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اسے قبول کرتے ہیں ہم اس لیے حاضر خدمت ہوئے ہیں تاکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملے کے آغاز کے بارے میں دریافت کریں کہ یہ کیسے تھا (یعنی کائنات کا آغاز کیسے ہوا)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے اللہ تعالیٰ تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی عرش پانی پر تھا' پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اس نے ذکر (یعنی لوح محفوظ) میں ہر چیز تحریر کر دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے عمران اپنی سواری کو پکڑیں کیونکہ وہ چلی گئی ہے' تو میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا سراب اس سے پہلے ہی منقطع ہو جاتا تھا۔ اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ وہ چلی گئی ہوتی لیکن میں وہاں سے نہ اٹھتا۔

6142- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري .شيبان :هو ابن عبد الرحمن التميمي . وأخرجه أحمد 4/431، والبخاري 3191) في بدء الخلق :باب ما جاء في قول الله تعالى :(وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ) ، و7418) في التوحيد :باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) ، (وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ) ، والطبري في "تاريخه 1/38 "، والدارمي في "الرد على الجهمية "ص 14، والطبراني 499) /18) و 500)) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص231، وفي "السنن 9/2"و 3-2من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه مختصرا أحمد 4/426و 433و 436، وابن أبي شيبة 12/203، والبخاري 4365)) في المغازي :باب وفد تميم، و 4386)) : باب قدوم الأشعريين، وأهل اليمن، والترمذي 3951)) في المناقب :باب في ثقيف وبني حنيفة، والدارمي ص 14، والطبراني 96) /18) من طرق عن سفيان الثوري، عن جامع بن شداد، به. وأخرجه كذلك النسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/183 "، والطبري في "جامع البيان 17982) ") ، وفي "التاريخ 1/38 "، وابن خزيمة في "التوحيد "ص 376من طرق عن المسعودي، عن جامع بن شداد، به . وانظر 6140)) و 7292)).

6143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ يَكْتُبُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ، وَهُوَ مَرْفُوْعٌ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ مَرْفُوْعٌ فَوْقَ الْعَرْشِ مِنَ الْاَلْفَاظِ الْاَضْدَادِ الَّتِيْ تَسْتَعْمِلُ الْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا.

يُرِيْدُ بِهٖ تَحْتَ الْعَرْشِ لَا فَوْقَهُ، كَقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ) (الكهف: **79**) يُرِيْدُ بِهٖ: اَمَامَهُمْ، اِذْ لَوْ كَانَ وَرَاءَهُمْ لَكَانُوا قَدْ جَاوَزُوْهُ، وَنَظِيْرُ هٰذَا قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا) (البقرة: **26**) اَرَادَ بِهٖ: فَمَا دُوْنَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو اس نے اپنی کتاب میں تحریر کیا جو چیز اس نے اپنی ذات پر لازم کی ہے اور وہ تحریر عرش کے اوپر رکھی ہوئی ہے (اس میں یہ تحریر ہے)

''بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ عرش کے اوپر رکھی ہوئی ہے'' یہ ان الفاظ سے تعلق رکھتی ہے' جو عرب اپنے محاورے میں استعمال کرتے ہیں' حالانکہ اس سے مراد عرش کے نیچے ہے عرش کے اوپر مراد نہیں ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''ان کے پیچھے ایک بادشاہ ہے'' اس سے مراد یہ ہے ان کے آگے ایک بادشاہ ہے اگر وہ پیچھے ہوتا' تو وہ لوگ وہاں سے گزر آئے تھے۔

6143- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أحمد بن يونس :هو أحمد بن عبد الله بن يونس التميمي اليربوعي، وذكوان: هو السمان عن الأعمش، به . وأخرجه أحمد 2/466، والطبرى فى "جامع البيان13096) ") من طريقين عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد2/397، والبخارى7404)) فى التوحيد :باب قول الله :(وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ) من طريقين عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/242و260-259، والبخارى3194)) فى بدء الخلق :باب ما جاء فى قوله تعالى :(وَهُوَ الَّذِى يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ) و7422)) ، فى التوحيد :باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) و7453)) باب قول الله تعالى :(وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ) ، ومسلم2751)) فى التوبة :باب فى سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، والبيهقى فى "الأسماء والصفات "ص 396-395و 416من طرق عَنْ أَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِى هريرة . وأخرجه أحمد2/313، والبغوى فى "شرح السنة " 4177)) ، وفى "معالم التنزيل2 "؟ 87من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبى هريرة، وهو فى "صحيفة همام "برقم 14)) ، وانظر ما بعده.

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ وہ مچھر کی مثال بیان کرے یا جو اس سے اوپر ہے (اس کی مثال بیان کرے)''

اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیز مچھر سے بھی نیچے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ اَرَادَ بِهِ: لَمَّا قَضَى خَلْقَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا

6144 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ عِنْدَهُ: غَلَبَتْ، اَوْ قَالَ: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي.

قَالَ: فَهِيَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ.

اَوْ كَمَا قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق (کو پیدا کرنے) کا فیصلہ کیا' تو اس نے اپنے پاس موجود کتاب میں یہ تحریر کیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی ہے۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو یہ تحریر اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یا شاید جیسے بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كِتْبَةَ اللّٰهِ الْكِتَابَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ كَتَبَهُ بِيَدِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نوٹ کی ہے

6144– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام، فمن رجال البخاري .أبو رافع: هو نفيع الصائغ . وأخرجه أحمد 2/381، والبخاري 7554)) في التوحيد :باب قول الله :(بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ) .وعلقه البخاري7553)) ، قال :وقال لي خليفة بن الخياط :حدثنا معتمر بن سليمان، فذكره .وانظر ما بعده.

جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس نے اپنے دست قدرت کے ذریعے تحریر کی ہے

6145 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَنْبَانَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: حِينَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ: اَنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر دیا تو اس نے اپنے دست رحمت کے ذریعے اپنی ذات پر رحمت کو لازم قرار دیا (اور یہ تحریر کیا)

"بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خَلْقِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَدَدَ الرَّحْمَةِ الَّتِي يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کی کتنی تعداد پیدا کی ہے

جس کے ذریعے قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا

6146 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، فَجَعَلَ فِي الْاَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَالْوَحْشُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَاَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ مِائَةً

6145- إسناده حسن . ابن عجلان -وهو محمد- حسن الحديث. وأخرجه الترمذي (3543) في الدعوات: باب خلق الله مئة رحمة، حدثنا قتيبة، حدثنا الليث بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب. وأخرجه ابن ماجه (4295) في الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، من طريق أبي خالد الأحمر، وأحمد 2/432 عن يحيى، كلاهما عن ابن عجلان، به.

6146- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داود بن أبي هند، فمن رجال مسلم. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه مسلم (2753) (21) في التوبة: باب سعة رحمة الله وأنها سبقت غضبة، والحسين المروزي في زيادات "الزهد" لابن المبارك (1038)، والطبراني في "الكبير" (6144) من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/439، ومسلم (2753)، والطبراني (6126) من طرق عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، به. وأخرجه المروزي في زيادات "الزهد" (1037)، والطبري في "جامع البيان" (13098) من طرق عن داود بن أبي هند، عن أبي عثمان، عن سلمان موقوفا. وأخرجه المروزي في "زيادات الزهد" (1020) و (1036) من طريقين عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان النهدي، عن سلمان موقوفا أيضا.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس دن اس نے ایک سو رحمتیں پیدا کیں جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں' تو ان میں سے ایک رحمت اس نے زمین میں رکھی ہے اس رحمت کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر مہربانی کرتی ہے اور وحشی جانور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں جب کہ **99** رحمتیں اس نے قیامت کے دن تک کے لیے مخصوص کی ہیں جب قیامت کا دن آئے گا' تو وہ اس رحمت کے ذریعے ایک سو کو مکمل کرے گا''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ يُكْمِلُ اللّٰهُ هٰذِهِ الرَّحْمَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کو مکمل کرے گا

6147 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّى الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوُحُوْشُ عَلٰى اَوْلَادِهَا، وَاَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت اس نے جنوں، انسانوں اور جانوروں کے درمیان نازل کی ہے اس رحمت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے مہربانی کا برتاؤ کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر مہربان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے **99** رحمتیں مؤخر کی ہیں جن کے ذریعے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا''

6147- إسناده صحيح على شرط مسلم . الحسن بن عيسى :هو ابن ماسرجس مولى عبد الله بن المبارك، وهو أخو حسين بن عيسى بن ماسرجس، أسلم الحسن على يد عبد الله بن المبارك، ولم يُسلم الحسين، وسماه محمد بن أحمد -شيخ ابن حبان -جده مجازاً .وعطاء :هو ابن أبي رباح . وأخرجه البغوي في "شرح السنة(4179) " ، وفي "معالم التنزيل 2/87 "من طريق عبد الرحمن المروزي، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد2/434، ومسلم(2752) في التوبة :باب سعة رحمة الله وأنها سبقت غضبه، وابن ماجه(4293) في الزهد :باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، من طرق عن عبد الملك بن أبي سليمان . به . وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ تَعَطُّفِ الْوَحْشِ عَلٰى اَوْلَادِهَا لِلْجُزْءِ الْوَاحِدِ مِنْ اَجْزَاءِ الرَّحْمَةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ

وحشی جانور بھی اپنی اولاد پر مہربانی اس ایک جزء کی وجہ سے کرتے ہیں جو رحمت کے اجزاء سے تعلق رکھتا ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6148 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): جَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَاَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، وَاَنْزَلَ فِی الْاَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ایک سو جزء کیے ہیں جن میں سے **99** جزء اس نے اپنے پاس رکھ لیے ہیں ان میں سے ایک جزء زمین پر نازل کیا ہے اس ایک جزء کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے' یہاں تک کہ کوئی جانور اپنا پاؤں اپنے بچے پر نہیں دیتا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچادے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَقُدْرَتِهٖ سَوَاءٌ كَانَ مَحْبُوْبًا اَوْ مَكْرُوْهًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے

اور اس کی قدرت کے ماتحت ہے' خواہ وہ پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ ہو

6149 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِیِّ، قَالَ:

6148–إسناده صحيح على شرط مسلم .يونس :هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه مسلم 2752)) في التوبة :باب سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، عن حرملة بن يحيى بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/321، والبخاري في "صحيحه 6000) ") في الأدب :باب جعل الله الرحمة في مئة جزء ، وفي "الأدب المفرد 100) ") ، وحسين المروزي في "زيادات الزهد "لابن المبارك 1039)) ، والطبراني في "الأوسط 995) ") ، والبيهقي في "الآداب 35) ") من طرق عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 2/334، والبخاري 6469)) في الرقائق :باب الرجاء مع الخوف، ومسلم 2752)) 18)) ، والترمذي 3541)) في الدعوات : باب رقم 100)) ، والبغوي 4180)) من طرق عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هريرة، بنحوه.

(متن حدیث):اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر چیز تقدیر کے مطابق ہے' یہاں تک کہ عاجز ہو جانا اور سمجھداری بھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)' یہاں تک کہ سمجھداری اور عاجز ہو جانا''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ قَضَى اللّٰهُ اَسْبَابَهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَيْهَا اَوْ يَنْقُصَ مِنْهَا شَيْئًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو ان اشیاء کے بارے میں ہے جن کے اسباب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے اب اس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوگی

6150 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَزِيرُ بْنُ صُبَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6149- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن مسلم - وهو الجندي اليماني -فمن رجال مسلم، وهو مختلف فيه، ضعفه أحمد، وقال النسائي :ليس بالقوي، وذكره المؤلف في "الثقات 7/217 "، وقال ابن عدي :ليس له حديث منكر جداً، واختلف قول ابن معين فيه، فقال في رواية ابن الجنيد :لا بأس به، وقال في رواية الدوري :ليس بالقوي. والحديث في "الموطأ 2/899 "في القدر :باب النهي عن القول في القدر، وأخرجه أحمد 2/110، وابنه عبد الله في "السنة " 748)) و749)) ، والبخاري في "خلق أفعال العباد "ص 25، ومسلم2655)) في القدر :باب كل شيء بقدر، والبغوي 73)) من طريق مالك بهذا الإسناد.

6150- حديث صحيح .هشام بن عمار حسنُ الحديث، والوزير بن صبيح، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات "، وقال :ربما أخطأ، وقال أبو حاتم :صالح الحديث، وقد توبعا، ومن فوقهما ثقات. وأخرجه أحمد 5/197، وابن أبي عاصم في " السنة303) ") و304)) و305)) و306)) و308)) ، والقضاعي في "مسند الشهاب 602) ") من طرق عن خالد بن صبيح وهو خالد بن يزيد بن صالح بن صبيح) عن يونس بن ميسرة بن حلبس، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 2152)) حدثنا عبدُ الله بن أحمد، حدثنا صفوان بن صالح، حدثنا العوام بن صبيح، حدثنا يونس بن ميسرة بن حلبس، به .وقال البزار :روى عن أبي الدرداء من غير وجه، وهذا أحسنها. وأخرجه أحمد 5/197، وابن أبي عاصم 307)) من طريق زيد بن يحيى الدمشقي، حدثنا خالد بن صبيح المري قاضي البلقاء ، حدثنا إسماعيلُ بن عبيد الله، أنه سمع أم الدرداء تحدث عن أبي الدرداء قال ... :فذكره. وذكره الهيثمي في "المجمع 7/195 "، وقال :رواه أحمد، والبزار، والطبراني في "الكبير "و "الأوسط "، وأحد إسنادي أحمد رجاله ثقات.

(متن حدیث): فَرَغَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ رِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَاَثَرِهٖ وَمَضْجَعِهٖ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ہر بندے کے لیے پانچ چیزیں طے کر چکا ہے اس کا رزق، اس کی موت، اس کا عمل، اس کا نشان اور اس کا ٹھکانہ (یعنی قبر)''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ جَعَلَ لِقَضَايَاهُ اَسْبَابًا تَجْرِي لَهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلوں کے لیے اسباب مقرر کیے ہیں یہ اس کے مطابق ہی جاری ہوتے ہیں

6151 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِي عَزَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ فِيْهَا حَاجَةً

حضرت ابوعزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی سرزمین پر کسی بندے کی روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس بندے کے لیے اس علاقے میں کوئی کام پیدا کر دیتا ہے۔''

6151– إسناده صحيح. مُسَدَّد بن مُسَرهَد من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير صحابيه، واسمه يسار بن عبد، فقد أخرج حديثه البخاري في "الأدب المفرد"، وأبو داود في "القدر"، والترمذي. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن عُلية، وأيوب: هو السختياني. وأخرجه أحمد 3/429، ومن طريقه الحاكم 1/42 عن إسماعيل بن عُلية، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح، ورواته عن آخرهم ثقات. وأخرجه الترمذي (2148) في القدر: باب ما جاء أن النفس تموت حيث ما كتب لها، ومن طريقه ابنُ الأثير في "أسد الغابة" 6/213 من طريقين عن إسماعيل بن عُلية به، وقال الترمذي: هذا حديث صحيح. وذكره البخاري في "تاريخه" 8/419 عن علي ابن المديني، أخبرنا إسماعيل بن عُلية، به. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (1282)، وأبو يعلى (927)، والحاكم 1/42، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1392) من طريقين عن أيوب، به. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/ (706) من طريقين عن حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلابة، عَنْ أَبِي المليح، به. وأخرجه الطبراني 22/ (707) و(708)، والقضاعي (1393) و(1394) من طريقين عن أيوب، عن أبي المليح، عن رجل من قومه وكانت له صحبة، قَالَ: سمعتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم- يقول ... فذكره. وأخرجه ابن أبي حاتم كما في "تفسير ابن كثير" 6/358، وابن عدي في "الكامل" 4/1634، وأبو نعيم في "الحلية" 8/374 من طريقين عن عبيد الله بن أبي حميد، عن أبي المليح، به. وهذا سند حسن في المتابعات، فإن عبيد الله بن أبي حميد ضعيف.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِقْرَارِ الشَّمْسِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ دنیا کی راتوں کے اعتبار سے ہر رات میں سورج اپنی گزرگاہ پر چلتا ہے

6152 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا) (يس: 38)، قَالَ: مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''سورج اپنی مخصوص گزرگاہ پر چلتا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی گزرگاہ عرش کے نیچے ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِقْرَارِ الشَّمْسِ تَحْتَ الْعَرْشِ كُلَّ لَيْلَةٍ

ہر رات میں عرش کے نیچے سورج کی گزرگاہ کی صفت کا تذکرہ

6153 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6152– إسناده صحيح على شرط الشيخين. إبراهيم التيمي: هو إبراهيم بن يزيد بن شريك. وأخرجه أحمد 5/158 عن وكيع بن الجراح، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4803) في تفسير سورة يس، و (7433) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ)، ومسلم (159) (251) في الإيمان: باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 393، والبغوي (4293) من طرق عن وكيع، به. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (281) من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به.

6153– إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية، ويونس بن عبيد: هو ابن دينار العبدي. وأخرجه مسلم (159) في الإيمان: باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 9/189 عن إسحاق بن إبراهيم بن راهويه، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (159)، والطبري في "جامع البيان" (14205) من طرق عن إسماعيل ابن علية، به. وأخرجه مسلم، والطبري (14204) من طرق عن خالد بن عبد الله الطحان، عن يونس بن عبيد، به. وأخرجه مختصراً أحمد 5/145، والطبري (14221) من طريق حماد بن سلمة، عن يونس بن عبيد، به. وانظر ما بعده وما قبله.

وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَيْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ؟ ، قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ.

قَالَ: فَاِنَّهَا تَجْرِى حَتّٰى تَنْتَهِىَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرَّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِى ارْجِعِى مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتَطْلُعُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجِيءُ حَتّٰى تَنْتَهِىَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرَّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِى ارْجِعِى مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ، فَتَطْلُعُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجِيءُ حَتّٰى تَنْتَهِىَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرَّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِى ارْجِعِى مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتَطْلُعُ مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِى لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْتَهِىَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيُقَالُ لَهَا: ارْتَفِعِى فَاطْلُعِى مِنْ مَغْرِبِكِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ مَتٰى ذٰلِكَ؟ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيمَانِهَا خَيْرًا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰكَذَا قَالَ اِسْحَاقُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، وَالْمَشْهُوْرُ هٰذَا الْخَبَرُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو سورج کہاں جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چلتا رہتا ہے' یہاں تک کہ یہ عرش کے نیچے اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچ جاتا ہے' تو سجدے میں گر جاتا ہے اس کے بعد یہ اسی حالت میں رہتا ہے' یہاں تک کہ اسے یہ کہا جاتا ہے تم اپنے سر کو اٹھاؤ اور وہاں واپس چلے جاؤ جہاں سے تم آئے ہو' تو وہ واپس آتا ہے اور اپنے طلوع ہونے کی جگہ سے طلوع ہوتا ہے پھر وہ آتا ہے' یہاں تک کہ اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچ جاتا ہے' جو عرش کے نیچے ہے پھر وہ سجدے میں چلا جاتا ہے اور سجدے کی حالت میں رہتا ہے' یہاں تک کہ اسے یہ کہا جاتا ہے اپنا سر اٹھاؤ اور واپس اسی جگہ چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو' تو وہ واپس آجاتا ہے اور اپنے مخصوص مقام سے طلوع ہوتا ہے پھر وہ آتا ہے اور عرش کے نیچے اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچ جاتا ہے اور سجدے میں چلا جاتا ہے پھر وہ اسی حالت میں رہتا ہے' یہاں تک کہ اسے یہ کہا جاتا ہے تم اپنے سر کو اٹھاؤ اور جہاں سے آئے ہو وہاں واپس چلے جاؤ وہ واپس چلا جاتا ہے اور اپنے مخصوص مقام سے طلوع ہوتا ہے پھر وہ چلتا رہتا ہے۔ لوگوں کو اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی' یہاں تک کہ ایک مرتبہ وہ عرش کے نیچے اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچے گا' تو اسے کہا جائے گا تم سر کو اٹھاؤ اور مغرب کی طرف سے طلوع ہو جاؤ' تو وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو ایسا کب ہوگا؟ اس وقت جب کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا' جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا جس نے اپنے ایمان میں بھلائی نہیں کمائی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسحاق نامی راوی نے یہ روایت اسی طرح یونس بن عبید کے حوالے سے ابراہیم تیمی سے

نقل کی ہے حالانکہ مشہور یہ ہے کہ یہ روایت یونس بن خباب کے حوالے سے ابراہیم تیمی سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِقْرَارِ الشَّمْسِ كُلَّ لَيْلَةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، وَاسْتِئْذَانِهَا فِي الطُّلُوْعِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ ہر رات میں سورج کی مخصوص گزرگاہ ہے جوعرش کے نیچے ہےاور وہ طلوع ہونے کے وقت اجازت بھی طلب کرتا ہے

6154 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ؟ ، فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ.

قَالَ: تَذْهَبُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ تَحْتَ الْعَرْشِ عِنْدَ رَبِّهَا، ثُمَّ تَسْتَاْذِنُ، فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَتُوْشِكُ اَنْ تَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، وَتَسْتَشْفِعَ وَتَطْلُبَ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهَا: اطْلَعِيْ مِنْ مَكَانِكِ، فَهُوَ قَوْلُهُ (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ) (يٰس: 38)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سورج غروب ہونے کے قریب' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جاتا ہے' یہاں تک کہ یہ عرش کے نیچے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے پھر یہ اجازت مانگتا ہے' تو اسے اجازت ملتی ہے عنقریب ایسا وقت آئے گا یہ اجازت مانگے گا' تو اسے اجازت نہیں ملے گی وہ اس سے سفارش طلب کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے' جب اس طرح کی صورت حال ہوتی ہے' تو اسے کہا جاتا ہے تم اپنی جگہ سے طلوع ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: "سورج اپنے مخصوص راستے پر چلتا ہے یہ غالب اور علم رکھنے والی ذات کا مقرر کردہ (نظام) ہے"۔

6154- إسناده صحيح على شرط الشيخين الملائي -بضم الميم -وهو أبو نعيم الفضل بن دكين. وأخرجه البيهقي في "الأسماء والصفات "ص 393-392من طريقين عن أبي نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/177، والبخاري3199)) في بدء الخلق :باب صفة الشمس والقمر، و 4802)) في تفسير سورة يس، و7424)) في التوحيد :باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) ، ومسلم159)) في الإيمان :باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، والطيالسي 460)) ، والترمذي2186)) في الفتن :باب ما جاء في طلوع الشمس من مغربها، و 3227)) في التفسير :باب ومن سورة يس، والطبري في "جامع البيان23/5 "، والبغوي في "معالم التنزيل 13-4/12 "من طرق عن الأعمش، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَلَائِكَةَ وَالْجَانَّ مِنْهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے کس چیز کے ذریعے فرشتوں کو اور کس چیز کے ذریعے جنات کو پیدا کیا ہے

6155 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا قَدْ وُصِفَ لَكُمْ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور انسانوں کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے' جس کے بارے میں تمہیں بتایا گیا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ اَجْنَاسِ الْجَانِّ الَّتِيْ عَلَيْهَا خُلِقَتْ

جنات کی مختلف اجناس کی صفت کا تذکرہ جن پر انہیں پیدا کیا گیا ہے

6156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ حُدَيْرِ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْجِنُّ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ كِلَابٌ وَّحَيَّاتٌ، وَصِنْفٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ يَحُلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ

6155- حديث صحيح، ابن أبي السرى .هو محمد بن المتوكل، قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/153و168، ومسلم2996)) في الزهد :باب في أحاديث متفرقة، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص386-385 من طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد. وأورده السيوطي في "الدر المنثور7/695 "، وزاد نسبته لعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه.

6156- إسناده قوى .يزيد بن موهب :هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن مَوهَبٍ، روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح .ابن وهب :هو عبد الله .وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 96-4/95 " عن بحر بن نصر، حدثنا ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير573) /22 ") ، والحاكم2/456، وعنه البيهقي في "الأسماء والصفات "ص 388عن عبد الله بن صالح، وأبو نعيم في "الحلية 5/137 "عن على بن مسهر، كلاهما عن معاوية بن صالح، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي .وذكره الهيثمي في "المجمع8/136 "، ونسبه إلى الطبراني، وقال :ورجاله وثقوا، وفي بعضهم خلاف. وذكره في "المطالب العالية3/268 "، ونسبه لأبي يعلى.

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جنوں کی تین قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم کتوں اور سانپوں کی شکل میں ہوتی ہے ایک قسم ہوا میں اڑتی ہے اور ایک قسم کرتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِنَّ تَقْتُلُ اَوْلَادَ آدَمَ اِذَا شَاءَ تْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنات جب چاہیں اولادِ آدم کو قتل کر سکتے ہیں

6157 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهِبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ صَيْفِيِّ بْنِ سَعِيْدٍ، مَوْلَى الْاَنْصَارِ اَخْبَرَ بِهِ، عَنْ اَبِى السَّائِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ، عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيْرِهِ تَحْرِيكَ شَىْءٍ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا حَيَّةٌ، فَقُمْتُ.

فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: مَا لَكَ؟ قُلْتُ: حَيَّةٌ هَاهُنَا.

قَالَ: فَتُرِيْدُ مَاذَا؟ قُلْتُ: اُرِيْدُ قَتْلَهَا.

قَالَ: فَاَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِىْ دَارٍ فَعَايَنْتُهُ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِى كَانَ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ اسْتَاْذَنَ اِلٰى اَهْلِهِ، وَكَانَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّذْهَبَ بِسِلَاحِهِ، فَاَتٰى دَارَهُ فَوَجَدَ امْرَاَتَهُ قَائِمَةً عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ، فَاَشَارَ اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ.

فَقَالَتْ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا اَخْرَجَنِىْ، فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَاِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ، فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِى الرُّمْحِ تَرْتَكِضُ.

فَقَالَ: لَا اَدْرِى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الرَّجُلُ اَمِ الْحَيَّةُ، فَاَتٰى قَوْمُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّرُدَّ صَاحِبَنَا، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ.

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ بِالْمَدِيْنَةِ قَدْ اَسْلَمُوا فَاِذَا رَاَيْتُمْ اَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اِنْ بَدَا لَكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ

ابوسائب بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران مجھے ان کے پلنگ کے نیچے کسی چیز کے حرکت کرنے کی آواز محسوس ہوئی میں نے جائزہ لیا' تو وہاں سانپ موجود تھا' تو

6157- إسناده حسن .محمد بن عجلان روى له البخارى تعليقاً ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات .أبو السائب :هو الأنصارى مولى ابن زهرة . وأخرجه أبو داود 5257)) فى الأدب :باب فى قتل الحيات، حدثنا يزيد بن موهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/41عن يونس، حدثنا الليث به . وأخرجه أبو داود5258)) ، وأبو يعلى 1192)) من طريقين عن يحيى بن سعيد، عن ابن عجلان به. وله طريق اخر تقدم عند المصنف برقم5637)).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تمہیں کیا ہوا ہے میں نے کہا: یہاں سانپ موجود ہے۔ انہوں نے دریافت کیا تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ میں نے جواب دیا: میں اسے مارنا چاہتا ہوں' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس محلے میں موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا جو مجھے نظر آ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: میرا چچازاد اس گھر میں رہتا تھا غزوۂ احزاب کے موقع پر اس نے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگی اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دیدی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ وہ اپنے ہتھیار ساتھ لے کر جائے جب وہ اپنے محلہ میں آیا' تو اس نے اپنی بیوی کو گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا پایا اس نے نیزے کے ذریعے اس عورت کی طرف اشارہ کیا اس عورت نے کہا: آپ میرے بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کیجئے پہلے اس بات کا جائزہ لیں میں کیوں باہر آئی ہوں۔ وہ شخص گھر کے اندر گیا وہاں ایک عجیب وغریب سانپ موجود تھا اس نے اپنے نیزے سے سانپ کو مارا اور پھر اسے اس نیزے میں پرو کر باہر لے آیا وہ سانپ ہل جل رہا تھا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں پتہ کہ ان دونوں میں سے کون جلدی مرا؟ وہ آدمی یا سانپ۔ اس کی قوم کے افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمارے ساتھی کو واپس کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کے لیے دعا مغفرت کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ جنات مدینہ منورہ میں رہتے ہیں جو اسلام قبول کر چکے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تین مرتبہ ڈراؤ پھر وہ تمہارے سامنے آ جائے' تو تم اسے قتل کرو تم تین مرتبہ (اسے ڈرانے کے بعد) پھر قتل کرنا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الدُّنْيَا اِنَّمَا هِيَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دنیا وہ ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے

6158 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): وَاللّٰهِ: لَقِيدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی قسم! جنت میں کسی شخص کے کوڑا رکھنے کی جگہ اس کے لیے آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔''

6158– حديث صحيح .ابن أبي السرى متابع، ومَنْ فوقه على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق20885) "، و "صحيفة "همّام برقم 55)) ، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد2/315، والبغوى4370)) بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم 7417)) و7418)). ويستفاد من الحديث .تعظيم شأن الجنة، وأن اليسيرَ منها إن قل قدره خير من مجموع الدنيا بحذافيرها، والمراد بذكر السوط التمثيل لا موضع السوط بعينه.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قَدْرِ طُولِ الدُّنْيَا وَمُدَّتِهَا فِيْ جَنْبِ بَقَاءِ الْآخِرَةِ وَامْتِدَادِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو آخرت اوران کی بقاء اور پھیلاؤ کے مقابلے میں دنیا کی طوالت اوراس کی مدت کی مقدار کی صفت کے بارے میں ہے

6159 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ، اَخَا بَنِيْ فِهْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَضَعُ اَحَدُكُمْ اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ

مستورد جن کا تعلق بنوفہر سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال اس طرح ہے جس طرح کوئی شخص اپنی شہادت کی انگلی کو سمندر میں داخل کرے اور پھر اس بات کا جائزہ لے کہ وہ کس چیز (یعنی کتنے پانی) کے ہمراہ واپس آئی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنْ اَدِيمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا، اَرَادَ بِهِ: مِنْ قَبْضَةٍ وَّاحِدَةٍ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام روئے زمین سے پیدا کیا ہے'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ روئے زمین میں سے ایک مٹھی بھر مٹی لے کر اس سے پیدا کیا ہے

6160 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، سَمِعَ قَسَامَةَ بْنَ زُهَيْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6159- حديث صحيح، ابن أبي السّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير صحابيه، فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري تعليقاً .وقد تقدم تخريجه برقم4330)).

6160-حديث صحيح ابن أبي السّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير قسامة بن زهير، فقد روى له أصحابُ السنن إلا ابن ماجه، وهو ثقة عوف :هو ابن أبي جميلة العبدي . وأخرجه أحمد 4/400، وأبو داود4693)) في السنة: باب في القدر، والترمذي2995)) في التفسير :باب ومن سورة البقرة، وابن سعد في "الطبقات 1/26 "، وعبد بن حميد في " المنتخب 548) ") ، والطبري في "جامع البيان 645) ") ، والحاكم262-2/261، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص 385من طرق عن عوف العبدي، بهذا الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال الترمذي :حسن صحيح :وانظر6181)).

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ، مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَصْفَرُ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایسی مٹی سے پیدا کیا ہے' جو تمام روئے زمین سے اکٹھی کی گئی تھی اس لیے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد زمین کی خصوصیات کی حامل ہے ان میں کچھ لوگ سرخ ہوتے ہیں کچھ سفید ہوتے ہیں کچھ سیاہ ہوتے ہیں کچھ زرد ہوتے ہیں کچھ ان کے درمیان ہوتے ہیں کچھ آسان ہوتے ہیں کچھ غمگین ہوتے ہیں کچھ بد باطن ہوتے ہیں کچھ پاکیزہ مزاج ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِي خَلَقَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا آدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ

اس دن کا تذکرہ' جس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

6161 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي، فَقَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ آخِرِ الْخَلْقِ مِنْ آخِرِ السَّاعَةِ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن مٹی کو (یعنی زمین کو) پیدا کیا، اتوار کے دن اس نے زمین میں پہاڑ بنائے، پیر کے دن درخت پیدا کیے، منگل کے دن ناپسندیدہ چیز کو پیدا کیا، بدھ کے دن نور کو پیدا کیا، جمعرات کے دن زمین میں جانور پھیلا دیئے اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا اس نے آخری مخلوق کو جمعہ کی آخری گھڑی میں پیدا کیا''۔

6161- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى (6132) ") إلا أن غير واحد من الحفاظ أعلوه وجعلوه من كلام كعب الأحبار. وأخرجه مسلم (2789)) في صفة المنافقين وأحكامهم: باب ابتداء الخلق وخلق آدم، عن سريج بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/327، ومسلم، والنسائي في التفسير من "الكبرى "كما في "التحفة 10/133 "، والطبري في " التاريخ 1/23 "و45، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص 383 من طرق عن حجاج بن محمد، به. وأخرجه ابن معين في " تاريخه "ص 305، وعنه الدولابي في "الكنى 1/175 "عن هشام بن يوسف، عن ابن جريج، به. وأخرجه الحاكم في "معرفة علوم الحديث "ص 34-33 من طريق إبراهيم بن أبي يحيى، عن صفوان بن سليم، عن أيوب بن خالد، به. وأخرجه النسائي في " الكبرى "كما في "التحفة 10/264 "من طريق ابن جريج، عن عطاء، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ وَصْفِ طُولِ آدَمَ حَيْثُ خَلَقَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اس وقت ان کی لمبائی کا تذکرہ

6162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ وَطُولِهٖ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ، وَهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ.

قَالَ: فَذَهَبَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَزَادُوْهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

قَالَ: فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا

فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ تَعَلَّقَ بِهٖ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ وَاَخَذَ يُشَنِّعُ عَلٰى اَهْلِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْنَ يَنْتَحِلُوْنَ السُّنَنَ، وَيَذُبُّوْنَ عَنْهَا، وَيَقْمَعُوْنَ مَنْ خَالَفَهَا بِاَنْ قَالَ: لَيْسَتْ تَخْلُو هٰذِهِ الْهَاءُ مِنْ اَنْ تُنْسَبَ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى آدَمَ، فَاِنْ نُسِبَتْ اِلَى اللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كُفْرًا، اِذْ (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ) (الشورى: 11)، وَاِنْ نُسِبَتْ اِلٰى آدَمَ تَعَرَّى الْخَبَرُ عَنِ الْفَائِدَةِ، لِاَنَّهٗ لَا شَكَّ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ خُلِقَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ لَا عَلٰى صُوْرَةِ غَيْرِهٖ، وَلَوْ تَمَلَّقَ قَائِلُ هٰذَا اِلٰى بَارِئِهٖ فِى الْخَلْوَةِ، وَسَاَلَهُ التَّوْفِيْقَ لِاِصَابَةِ الْحَقِّ وَالْهِدَايَةَ لِلطَّرِيْقِ الْمُسْتَقِيْمِ فِيْ لُزُوْمِ سُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ اَوْلٰى بِهٖ مِنَ الْقَدْحِ فِيْ مُنْتَحِلِى السُّنَنِ بِمَا يَجْهَلُ مَعْنَاهُ، وَلَيْسَ جَهْلُ الْاِنْسَانِ بِالشَّيْءِ دَالًّا عَلٰى نَفْيِ الْحَقِّ عَنْهُ لِجَهْلِهٖ بِهٖ.

وَنَحْنُ نَقُوْلُ: اِنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَحَّتْ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لَا تَتَضَادُّ، وَلَا تَتَهَاتَرُ، وَلَا تَنْسَخُ الْقُرْآنَ بَلْ لِكُلِّ خَبَرٍ مَعْنًى مَعْلُوْمٌ يُعْلَمُ، وَفَصْلٌ صَحِيْحٌ يُعْقَلُ، يَعْقِلُهُ الْعَالِمُوْنَ.

فَمَعْنَى الْخَبَرِ عِنْدَنَا بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ: اِبَانَةُ فَضْلِ آدَمَ عَلٰى سَائِرِ الْخَلْقِ، وَالْهَاءُ رَاجِعَةٌ اِلٰى آدَمَ، وَالْفَائِدَةُ مِنْ رُجُوْعِ الْهَاءِ اِلٰى آدَمَ دُوْنَ اِضَافَتِهَا اِلَى الْبَارِءِ جَلَّ وَعَلَا - جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ اَنْ يُّشَبَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ - اَنَّهٗ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ سَبَبَ الْخَلْقِ الَّذِيْ هُوَ الْمُتَحَرِّكُ النَّامِى بِذَاتِهٖ اجْتِمَاعَ الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى، ثُمَّ زَوَالَ الْمَاءِ عَنْ قَرَارِ الذَّكَرِ اِلٰى رَحِمِ الْاُنْثٰى، ثُمَّ تَغَيَّرَ ذٰلِكَ اِلَى الْعَلَقَةِ بَعْدَ

6162- حديث صحيح، ابن أبى السرى متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين. وهو فى " صحيفة همّام " رقم (59)، وفى " مصنف عبد الرزّاق " رقم (19435). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/315، والبخارى (3336) فى الأنبياء: باب خلق آدم وذريته، و (6227) فى الاستئذان: باب بدء السلام، ومسلم (2841) فى الجنة: باب يدخل الجنة أقوام أفئدتهم مثل أفئدة الطير، وابن خزيمة فى " التوحيد " ص41-40، واللالكائى فى " أصول الاعتقاد " (711)، والبيهقى فى " الأسماء والصفات " ص 290-289، والبغوى (3298).

مُدَّةٍ، ثُمَّ اِلَى الْمُضْغَةِ، ثُمَّ اِلَى الصُّوْرَةِ، ثُمَّ اِلَى الْوَقْتِ الْمَمْدُودِ فِيْهِ، ثُمَّ الْخُرُوجِ مِنْ قَرَارِهِ، ثُمَّ الرَّضَاعِ، ثُمَّ الْفِطَامِ، ثُمَّ الْمَرَاتِبِ الْاُخَرِ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اِلٰى حُلُوْلِ الْمَنِيَّةِ بِهٖ.

هٰذَا وَصْفُ الْمُتَحَرِّكِ النَّامِي بِذَاتِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ وَخَلْقِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ الَّتِيْ خَلَقَهُ عَلَيْهَا، وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَكُوْنَ تَقَدَّمَهُ اجْتِمَاعُ الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى، اَوْ زَوَالُ الْمَاءِ، اَوْ قَرَارُهٗ، اَوْ تَغْيِيْرُ الْمَاءِ عَلَقَةً اَوْ مُضْغَةً، اَوْ تَجْسِيْمُهٗ بَعْدَهٗ، فَاَبَانَ اللّٰهُ بِهٰذَا فَضْلَهٗ عَلٰى سَائِرِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ خَلْقِهٖ، بِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نُطْفَةً فَعَلَقَةً، وَلَا عَلَقَةً فَمُضْغَةً، وَلَا مُضْغَةً فَرَضِيْعًا، وَلَا رَضِيْعًا فَفَطِيْمًا، وَلَا فَطِيْمًا فَشَابًّا كَمَا كَانَتْ هٰذِهٖ حَالَةَ غَيْرِهٖ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ حَشْوِيَّةٌ يَرْوُوْنَ مَا لَا يَعْقِلُوْنَ وَيَحْتَجُّوْنَ بِمَا لَا يَدْرُوْنَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا ان کا قد 60 گز تھا' جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا: کیا تو تم جاؤ اور اس گروہ کو سلام کروں۔ فرشتے تھے جو بیٹھے ہوئے تھے تم غور سے سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام کرنے کا طریقہ ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام گئے انہوں نے کہا: السلام علیکم' تو فرشتوں نے جواب میں رحمت اللہ کا اضافہ کیا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جنت میں جو شخص بھی داخل ہوگا حضرت آدم علیہ السلام کی طرح اس کا قد 60 گز ہوگا اس کے بعد مسلسل انسانوں کے قد کم ہوتے رہے' یہاں تک کہ یہ صورت حال آ گئی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے' جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا جو علم احادیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے اس روایت کی وجہ سے محدثین پر اعتراضات کیے جو سنت کی خدمت کرتے ہیں اور اس پر ہونے والے اعتراض کو پرے کرتے ہیں اور جو شخص سنت کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ اس کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں اس شخص نے یہ کہا کہ لفظ صورکہ میں ضمیر یا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوگی' یا حضرت آدم علیہ السلام کی طرف منسوب ہوگی اگر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے' تو یہ چیز کفر ہوگی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہے۔''

اگر اس کی نسبت حضرت آدم علیہ السلام کی طرف کی جائے' تو روایت میں فائدہ حاصل نہیں ہوگا کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے تمام انسانوں کی شکل وصورت حضرت آدم علیہ السلام جیسی ہے کسی اور جیسی نہیں ہے۔

اگر اس بات کا قائل شخص تنہائی میں بیٹھ کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں التجاء کرتا اور اس سے حق اور ہدایت کی توفیق کا سوال کرتا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو لازم پکڑنے کی صورت میں سیدھا راستہ ہے' تو پھر اس کے لیے مناسب یہ تھا کہ وہ جس حدیث کا مفہوم نہیں جانتا اس کے حوالے سے سنت کے خادمین پر اعتراض نہ کرتا اگر انسان کسی چیز کے بارے علم نہیں رکھتا' یہ چیز تو اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ اس کی ناواقفیت کی وجہ سے حق کی نفی کر دی جائے۔

ہم یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت جب نقل کے اعتبار سے مستند طور پر ثابت ہو' تو اس میں کوئی اعتراض اور اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ قرآن کو منسوخ کرے گی بلکہ ہر روایت کا اپنا مخصوص مفہوم ہوتا ہے اور ہر روایت کا اپنا پس منظر ہوتا ہے' جسے اہل علم سمجھ جاتے ہیں ہمارے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے "اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت میں پیدا کیا" اس کا مقصد یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی دیگر تمام مخلوق کی فضیلت کو ظاہر کیا جائے اور اس میں ضمیر حضرت آدم علیہ السلام کی طرف راجع ہے اور ضمیر کے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف راجع ہونے کا فائدہ یوں ہے کہ اس ضمیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی جاسکتی کیونکہ ہمارا پروردگار اس چیز سے بلند و برتر ہے کہ اسے مخلوق میں سے کسی سے مشابہ قرار دیا جائے اللہ تعالیٰ نے تخلیق کا سبب ایک ایسی چیز کو قرار دیا ہے' جو حرکت بھی کرتی ہے اور جس کے وجود میں نشو و نما کی صلاحیت بھی پائی جاتی ہے یہ مذکر اور مؤنث کے اجتماع کی صورت میں (نشو و نما پاتی ہے) اس کے بعد مادہ تولید مذکر کے مخصوص کام سے مؤنث کے رحم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ ایک متعین مدت تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے پھر وہ لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر شکل و صورت بن جاتی ہے پھر ایک مخصوص وقت تک وہی رہتا ہے پھر وہ اپنی جگہ سے نکلتا ہے پھر دودھ پلانے کا مرحلہ آتا ہے پھر دودھ چھڑانے کا مرحلہ آتا ہے پھر دیگر مراتب ہیں جو ہم ذکر کر چکے ہیں' یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔

تو حرکت کرنے والے اور اپنی ذات کے اعتبار سے نشو و نما کی صلاحیت رکھنے والے کی یہ صفت ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر پیدا کیا ہے یعنی وہ تخلیق جو اس اعتبار سے ہوئی تھی ان کی لمبائی ساٹھ گز تھی' لیکن ان سے پہلے کسی مذکر اور مؤنث کا اجتماع نہیں ہوا۔ مادہ تولید کسی جگہ سے زائل نہیں ہوا تھا کسی جگہ آکر ٹھہرا نہیں وہ مادہ جمے ہوئے خون یا گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں تبدیل نہیں ہوا اس نے بعد میں' جسم کی شکل اختیار نہیں کی' تو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے ذریعے ان کی فضیلت کو واضح کر دیا جو وہ دیگر تمام مخلوق پر رکھتے ہیں کہ وہ پہلے نطفے کی شکل میں نہیں تھے کہ پھر جما ہوا خون بن جاتے جما ہوا خون نہیں تھے کہ گوشت کا لوتھڑا بن جائے گوشت کا لوتھڑا نہیں تھے کہ دودھ پینے کی نوبت آتی دودھ پینے والے نہیں تھے کہ دودھ چھڑانے کی نوبت آتی دودھ چھڑانے والے نہیں تھے کہ بعد میں نوجوان ہو جاتے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ دیگر انسانوں کی صورت حال ہوتی ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ محدثین حشویہ فرقے کے سے نظریات رکھتے ہیں وہ ایسی چیزیں روایت کر دیتے ہیں جن کا فہم حاصل نہیں ہوسکتا اور وہ ایسی چیزوں کے ذریعے استدلال کرتے ہیں جن کا انہیں پتہ نہیں ہوتا۔

6163 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا

6163- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي (2024)، وأحمد 3/152 و229 و240 و254 ومسلم (2611) في البر: باب خلق الإنسان خلقاً لا يتمالك وابن سعد في "الطبقات" 1/27، والحاكم 1/37، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 386 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، وقد بلغني أنه أخرجه في آخر الكتاب. قلت: ولفظه عند جميع من خرجه: "فلما رآه أجوف، عرف أنه خلق لا يتمالك" ولفظ المؤلف نسبه السيوطي في "الجامع الكبير" ص 656 إلى أبي الشيخ في "العظمة"

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ جَعَلَ اِبْلِيسَ يُطِيفُ بِهِ، فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ قَالَ: ظَفِرْتُ بِهِ، خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو ابلیس ان کے جسم کے گرد چکر لگانے لگا جب اس نے انہیں اندر سے خالی دیکھا' تو بولا' ''میں نے اس کو دیکھ لیا ہے' یہ مخلوق قابو میں رہنے والی نہیں ہے۔

ذِكْرُ حَمْدِ آدَمَ رَبَّهُ لَمَّا خَلَقَهُ بِإِلْهَامِهِ جَلَّ وَعَلَا إِيَّاهُ ذٰلِكَ

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو حضرت آدم علیہ السلام کا اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے کا تذکرہ' جس کے کلمات اس نے انہیں الہام کئے تھے

6164 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَطَسَ فَاَلْهَمَهُ رَبُّهُ اَنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلِذٰلِكَ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو انہیں چھینک آگئی ان کے پروردگار نے انہیں یہ الہام کیا کہ وہ الحمد للہ کہے' تو ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَطَسَ ، اَرَادَ بِهِ بَعْدَ نَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو

6164- حديث حسن، رجال ثقات غير مبارك بن فضالة، ففيه لين وهو مدلس، وقد عنعن، لكن يشهد له حديث أنس الآتي بعده دون قوله: " فلذلك سبقت رحمته غضبه "، وكذلك حديث أبي هريرة (6167) المطول. وأخرجه ابن أبي عاصم في " السنة " رقم (205) عن يحيى بن محمد بن السكن، بهذا الإسناد وقد صرح مبارك بن فضالة في هذه الرواية بالتحديث، لكن ابن أبي عاصم اقتصر على ذكر طرقه: ولم يسُقه بتمامه.

پیدا کیا' تو انہیں چھینک آئی' اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ ان میں روح پھونکے جانے کے بعد (انہیں چھینک آئی تھی)

6165 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَفَخَ فِیْ آدَمَ، فَبَلَغَ الرُّوحُ رَاْسَهُ عَطَسَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی اور وہ ان کے سر تک پہنچی' تو ان کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے یہ کہا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے۔''

ذِكْرُ اِخْرَاجِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ ظَهْرِ آدَمَ ذُرِّيَّتِهِ، وَاِعْلَامِهِ اِيَّاهُ اَنَّهُ خَالِقُهَا لِلْجَنَّةِ وَالنَّارِ

اللہ تعالیٰ کا حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت کو نکالنے کا تذکرہ اور انہیں اس بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنت اور جہنم کے لیے پیدا کیا ہے

6166 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ،

6165- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه الحاكم 4/263 من طريقين عن موسى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ موقوفاً، وقال هذا حديث صحيح الإسناد على شرط مسلم وإن كان موقوفاً، فإن إسناده صحيح بمرة.

6166- مسلم بن يسار الجهني لم يسمع من عمر، ثم إنه لم يوثقه غير المصنف والعجلي، ولم يرو عنه غير عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بن الخطاب، وأخطأ الشيخ ناصر الألباني في " تخريج المشكاة " (96) فظن أنه ثقة من رجال الشيخين، وباقي رجال الإسناد ثقات رجال الشيخين. وهو في " الموطأ "899-2/898 في القدر: باب النهي عن القول بالقدر. ومن طريق مالك أخرجه أحمد45-1/44، وأبو داود (4703) في السنَّة: باب في القدر، والترمذي (3075) في التفسير: باب ومن سورة الأعراف، والطبري في " جامع البيان " (15357)، وفي " التاريخ "1/135، واللالكائي (990) والآجري في " الشريعة " ص170 وابن أبي حاتم كما في " تفسير ابن كثير "2/273، والبيهقي في " الأسماء والصفات " ص325، والبغوي في " شرح السنة " (77)، وفي " معالم التنزيل "2/211 و.544 وصححه الحاكم في ثلاثة مواضع من كتابه 1/27 و325-2/324 و544، ووافقه الذهبي في الموضعين الثاني والثالث، وخالفه في الموضع الأول، فقال: فيه إرسال.

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى) الْاٰيَةَ.

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى ظَهْرِهٖ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ.

فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ النَّارَ

مسلم بن یسار جہنی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔

"اور جب تمہارے پروردگار نے اولاد آدم کو ان کی پشتوں سے ان کی ذریت کو نکالا اور ان لوگوں کو اپنی ذات کے بارے میں گواہ بنایا (اور دریافت کیا) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔"

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اس نے ان کی پشت پر اپنا دست قدرت پھیرا اور ان کی پشت میں سے ان کی ذریت کو نکال دیا اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جنت کیلئے اور اہل جنت کے سے عمل کرنے کیلئے پیدا کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس میں سے ان کی ذریت کو نکالا اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جہنم کے لیے اور اہل جہنم کے سے عمل کرنے کیلئے پیدا کیا ہے۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر عمل کیوں کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو جنت کیلئے پیدا کیا ہو' تو اس سے اہل جنت کے سے عمل کرواتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اہل جنت کے سے عمل کرتے ہوئے مرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہو' تو اس سے اہل جہنم کے سے عمل کرواتا ہے' یہاں تک کہ وہ بندہ اہل جہنم کے سے عمل کرتے ہوئے مرجاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اسے جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ‘ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے‘ جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں 1

6167 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوحَ عَطَسَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ رَبُّكَ يَا آدَمُ، اذْهَبْ اِلٰى اُولَئِكَ الْمَلَائِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٍ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ، وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، فَقَالَ: اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّی وَكِلْتَا يَدَیْ رَبِّی يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهُمَا فَاِذَا فِيْهِمَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ لَمْ يُكْتَبْ لَهُ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، قَالَ: يَا رَبِّ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ، وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ عُمْرَهُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، قَالَ: اَیْ رَبِّ، زِدْهُ فِیْ عُمْرِهِ، قَالَ: ذَاكَ الَّذِیْ كَتَبْتُ لَهُ.

قَالَ: فَاِنِّی قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِی سِتِّيْنَ سَنَةً، قَالَ: اَنْتَ وَذَاكَ اسْكُنِ الْجَنَّةَ، فَسَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا، وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: قَدْ عَجِلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِی اَلْفُ سَنَةٍ، قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ مِنْهَا سِتِّيْنَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِیَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ،

6167- إسناده قوی علی شرط مسلم، وهو فی كتاب " التوحيد " ص. 67 وأخرجه الترمذی (3368) فی تفسير القرآن. باب ومن سورة المعوذتين، عن محمد بن بشار بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه. وأخرجه الحاكم 1/64 و4/263، وصححه، وعنه البيهقی فی " الأسماء والصفات " ص325-324 عن أبی العباس محمد بن يعقوب، حدثنا بكار بن قتيبة، عن صفوان بن عيسى، به. وأخرجه ابن أبی عاصم فی " السنة " (206)، والطبری فی " التاريخ " 1/96 من طريقين عن الحارث بن عبد الرحمن، به. وأخرجه ابن سعد فی " الطبقات " 28-1/27، والطبری، والحاكم 586-2/585 من طريقين عن هشام بن سعد، أخبرنا زيد بن أسلم، عن أبی صالح، عن أبی هريرة، وهذا سند قوی، وصححه الحاكم، وأقره الذهبی. وانظر الحديث رقم (6164). وأخرجه الحاكم 1/46 وصححه، ووافقه الذهبی، من طريق مخلد بن مالك، عن أبی خالد الأحمر، عن داود بن أبی هند، عن الشعبی: عن أبی هريرة. وأخرجه الطبری 1/96 من طريق أبی خالد الأحمر سليمان بن حيان، حدثنی محمد بن عمرو، عن أبی سلمة، عن أبی هريرة، وهذا سند حسن. ومن طريق أبی خالد عن الأعمش، عن أبی صالح، عن أبی هريرة، وهذا إسناد صحيح.

فَيَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

15/15 ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح کو پھونکا' تو انہیں چھینک آ گئی انہوں نے الحمد اللہ کہا انہوں نے اللہ کے حکم کے تحت اللہ کی حمد بیان کی تھی' تو ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے اے آدم تم ان فرشتوں کے گروہ کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں سلام کرو' تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ پھر حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے' تو پروردگار نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ بند تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو' تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: میں اپنے پروردگار کے دائیں ہاتھ کو پسند کرتا ہوں ویسے میرے پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں اور برکت والے ہیں پھر پروردگار نے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا' تو ان میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت موجود تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار یہ کون لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد ہے ان میں سے ہر شخص کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے ان لوگوں میں ایک شخص تھا جو چمکدار چہرے کا مالک تھا اس کی عمر صرف چالیس سال لکھی ہوئی تھی حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار یہ کون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں سے ایک شخص داؤد ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر چالیس برس مقرر کی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار اس کی عمر میں اضافہ کر دے۔ پروردگار نے فرمایا: وہ میں نے اس کیلئے مقرر کر دی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں اپنی عمر کے ساٹھ سال اسے دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اور وہ (یعنی تمہاری بیوی) جنت میں رہو' تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ جنت میں رہے پھر انہیں وہاں سے نکالا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنی عمر شمار کرتے رہے پھر ملک الموت ان کے پاس آیا' تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیا تم جلدی نہیں آ گئے میری عمر' تو ایک ہزار سال تھی۔ ملک الموت نے کہا: جی ہاں' لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دیدیئے تھے' تو حضرت آدم علیہ السلام نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے' تو اس دن (کئے گئے معاہدے) کو تحریر کرنے یا گواہ قائم کرنے کا حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ سَبَبِ ائْتِلَافِ النَّاسِ وَافْتِرَاقِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو لوگوں کے ایک دوسرے سے مانوس ہونے یا ایک دوسرے سے غیر متعلق رہنے کے سبب کے بارے میں ہے

6168 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"روحیں گروہوں کی شکل میں رہتی ہیں ان میں سے جو (عالم ارواح میں) ایک دوسرے سے شناسا ہوتی ہیں وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے مانوس ہوتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے شناسا نہیں ہوتی ہیں وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے لاتعلق رہتی ہیں۔"

ذِكْرُ اِلْقَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا النُّورَ عَلٰى مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ هِدَايَتَهُ

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے جس کی ہدایت کو چاہا اس پر نور کو القاء کرنے کا تذکرہ

6169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ: اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ تَقُوْلُ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ، فَقَالَ: لَا اُحِلُّ لِاَحَدٍ يَكْذِبُ عَلَيَّ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِيْ ظُلْمَةٍ، وَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهِ، فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى، وَمَنْ اَخْطَاَ ضَلَّ، فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَنْ عِلْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

عبداللہ بن دیلمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ یہ کہتے ہیں: وہ شخص بدبخت ہوتا ہے، جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی شخص کیلئے یہ بات حلال قرار نہیں دیتا کہ وہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے

6168- إسناده صحيح على شرط مسلم . أخرجه أحمد 2/295 عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/527، ومسلم (2638) في البر والصلة: باب الأرواح جنود مجندة، والبخاري في " الأدب المفرد " (901) ، وأبو الشيخ في " الأمثال " (102) ، وأبو نعيم في " تاريخ أصبهان "2/94، والخطيب في " تاريخ بغداد "3/319 من طرق عن سهيل بن أبي صالح به . وأخرجه أحمد 2/539، ومسلم (2638) وأبو داود (4834) في الأدب: باب من يؤمر أن يجالس، وأبو نعيم 1/238، والبغوي (3471) من طريقين عن أبي هريرة.

6169- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين، غيرَ عبد الله ابن الديلمي: وهو ابن فيروز، فقد روى له أصحاب السنن إلا ابن ماجه، وهو ثقة . وأخرجة ابن أبي عاصم في " السنة " (244) عن المسيَّب بن واضح، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/176، واللالكائي (1079) ، والآجري في " الشريعة " ص 175، وابن أبي عاصم في " السنّة " (243) و (244) ، والحاكم 1/30، من طرق عن الأوزاعي به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه اللالكائي (1077) و (107) من طريقين عن عبد الرحمن بن ميسرة، عن ربيعة بن يزيد، به. وأخرجه أحمد 2/197، والحاكم، والترمذي (2642) في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة وحسنه والآجري، وابن أبي عاصم (241) و (242) من طرق عن عبد الله ابن الديلمي، به . وأخرجه البزار (2145) من طريق يحيى بن أبي عمرو الشيباني، عن أبيه، عن عبد الله بن عمرو وذكره الهيثمي في " المجمع "7/193-194، وقال: رواه أحمد بإسنادين، والبزار، والطبراني، ورجال أحد إسنادي أحمد ثقات. وانظر ما بعده.

سنا ہے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس نے ان پر اپنا نور ڈالا' تو ان میں سے جسے نور ملا وہ ہدایت پا گیا اور جس تک وہ نور نہیں پہنچا وہ گمراہ ہو گیا اسی وجہ سے میں یہ کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علم کے حوالے سے (تقدیر مقرر ہو چکی ہے اور) قلم خشک ہو چکا ہے۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ عِلْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، مَنْ يُّصِيبُهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اَوْ يُخْطِئُهُ عِنْدَ خَلْقِهِ الْخَلْقَ فِي الظُّلْمَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا' جب اس نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا' تو وہ نور اس کی مخلوق میں کس تک پہنچے گا اور کس تک نہیں پہنچے گا

6170 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ: اِنَّ الْقَلَمَ قَدْ جَفَّ، قَالَ: فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا خَلَقَ النَّاسَ فِيْ ظُلْمَةٍ ثُمَّ اَخَذَ نُوْرًا مِنْ نُوْرِهِ، فَاَلْقَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَصَابَ مَنْ شَاءَ، وَاَخْطَاَ مَنْ شَاءَ، وَقَدْ عَلِمَ مَنْ يُّخْطِئُهُ مِمَّنْ يُّصِيبُهُ، فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ نُوْرِهِ شَيْءٌ اهْتَدٰى، وَمَنْ اَخْطَاَهُ فَقَدْ ضَلَّ ؛ فَفِيْ ذٰلِكَ مَا اَقُوْلُ: اِنَّ الْقَلَمَ قَدْ جَفَّ

ابن دیلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں: قلم خشک ہو چکا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس نے اپنے نور میں سے نور لیا اور اسے ان لوگوں پر ڈالا' تو جسے اس نے چاہا اس تک وہ نور پہنچ گیا اور جسے اس نے چاہا اس تک نور نہیں پہنچا' حالانکہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ یہ نور کس تک نہیں پہنچے گا اور کس تک پہنچے گا' تو جس تک وہ نور پہنچ گیا اس نے ہدایت پا لی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ ہو گیا۔"

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اسی وجہ سے میں یہ کہتا ہوں قلم خشک ہو چکا ہے (یعنی تقدیر کا فیصلہ طے ہو چکا ہے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِعَدَدِ النَّاسِ وَاَوْصَافِ اَعْمَالِهِمْ

لوگوں کی تعداد اور ان کے اعمال کی صفات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6170- إسناده قوي، وهو مكرر ما قبله. 6171- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غيرَ عم الربيع، واسمه: يسَيْر بن عَمِيلَة، فقد روى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة. وقد تقدم الحديث مختصراً برقم (4647)، فانظر تخريجه هناك.

6171 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): النَّاسُ اَرْبَعَةٌ، وَالْاَعْمَالُ سِتَّةٌ: مُوجِبَتَانِ وَمِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَحَسَنَةٌ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، وَحَسَنَةٌ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالنَّاسُ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَشَقِيٌّ فِي الدُّنْيَا، وَشَقِيٌّ فِي الْاٰخِرَةِ، وَالْمُوجِبَتَانِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَوْ قَالَ: مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ دَخَلَ النَّارَ، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشَرَةُ اَمْثَالِهَا، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةٌ وَّاحِدَةٌ غَيْرُ مُضَعَّفَةٍ، وَمَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فَاضِلَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

❀❀ حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگ چار طرح کے ہوتے ہیں اور اعمال چھ قسم کے ہوتے ہیں (جنت اور جہنم کو) واجب کرنے والے اعمال' جن کا بدلہ برابر برابر ہو' جس میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہو ایک نیکی کا بدلہ سات سو گنا ہو کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں' جنہیں دنیا اور آخرت میں کشادگی نصیب ہوتی ہے کچھ کو دنیا میں کشادگی نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں تنگی نصیب ہوگی کچھ کو دنیا میں تنگی نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں کشادگی نصیب ہوگی کچھ کو دنیا اور آخرت دونوں میں تنگی نصیب ہوگی کچھ لوگ دنیا میں بدبخت ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی بدبخت ہوتے ہیں دو واجب کرنے والی چیزیں (یہ ہیں) جو شخص یہ کہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اللہ پر ایمان رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہوگا وہ جہنم میں داخل ہوگا' جو شخص نیکی کا ارادہ کرکے اس پر عمل کرلے اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرکے اس پر عمل نہ کرے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کی جائے گی جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرکے اس پر عمل نہ کرے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کی جائے گی جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرکے اس پر عمل کرلے اس کے نامہ اعمال میں ایک برائی نوٹ کی جائے گی اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور جو شخص اضافی چیز کو خرچ کرے گا' تو اس کا بدلہ سات سو گنا تک ہوگا۔''

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالْاِبِلِ الْمِائَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو 100 اونٹوں سے تشبیہ دینا

6172 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلَ فِيهَا رَاحِلَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کی مثال ایسے ایک سو اونٹوں کی طرح ہے جن میں آدمی کو ایک بھی سواری نہیں ملتی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَجْعَلُ اَهْلَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُمْ فِىْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ رَاٰى ضِدَّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو اور اہل جہنم کو اس وقت طے کر دیا تھا

جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے' جو اس کے برعکس رائے رکھتا ہے

6173 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُتِيَ بِصَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَا تَدْرِينَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ خَلْقًا فَجَعَلَهُمْ لَهَا اَهْلًا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری بچے کو لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو جنت کی ایک چڑیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے مخصوص مخلوق کو پیدا کیا ہے اس نے ان لوگوں کو جنت کا اہل بنایا ہے اس وقت جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے اس نے جہنم کو بھی پیدا کیا اور جہنم کے اہل افراد بھی پیدا کئے جبکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ عَائِشَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

6172- حديث صحيح، ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، من فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في " مصنف عبد الرزاق " (20447) . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/88، ومسلم (2547) في فضائل الصحابة: باب قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الناس كإبل مئة ... "، والترمذي (2872) في الأمثال: باب ما جاء في مثل ابن آدم وأجله وأمله، والقضاعي في " مسند الشهاب (198) ، والبغوي (4195) . وأخرجه ابن المبارك في " الزهد " (186) ، وأحمد 2/7 و44، والحميدي (663) ، والطحاوي في " شرح مشكل الآثار "2/210، وأبو الشيخ في " الأمثال " (131) و (132) من طرق عن معمر، به . وانظر الحديث المتقدم برقم (5797) .

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول اس روایت کے متضاد ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6174 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَشُعَيْثُ بْنُ مُحْرِزٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَقُوْلُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ الَّذِيْ سَبَقَ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ الَّذِيْ سَبَقَ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق بھی کی گئی' کسی بھی شخص کے نطفے کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفے کی شکل میں) رکھا جاتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جما ہوا خون بن کے رہتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے ٹکڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' جسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم اس کے عمل اس کی موت اس کا رزق اور اس کے بد بخت یا نیک بخت ہونے کو نوٹ کرو۔

6174- إسناده صحيح على شرط الشيخين . رجاله ثقات رجال الشيخين غير شعيث بن محرز: وهو ابن شعيث بن زيد بن أبي الزعراء الأزدي، فقد ذكره المؤلف في " الثقات "8/315، وقال: مستقيم الحديث، وقال ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل " 4/386. روى عنه أبي وأبو زرعة ومحمد بن الحسين البرجلاني. سألت أبي عنه فقال: هو شيخ، وقال الذهبي في " الميزان ": صدوق مشهور، أدركه أبو خليفة الجمحي. وأخرجه البخاري (6594) في القدر . باب في القدر، عن أبي الوليد وهو الطيالسي هشام بن عبد الملك، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (298) ، والبخاري (7454) في التوحيد: باب (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ) ، ومسلم (2643) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه وأبو داود (4708) في السنة . باب في القدر، والدارمي في " الرد على الجهمية " ص 81، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه الحميدي (126) ، وأحمد1/382 و430، والبخاري (3208) في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و (3332) في الأنبياء : باب خلق آدم وذريته، ومسلم، وأبو داود، والترمذي (2137) في القدر: باب ما جاء أن الأعمال بالخواتيم، وقال: حسن صحيح، والنسائي في التفسير من " الكبرى " كما في " التحفة "6/29، وابن ماجه (76) في المقدمة: باب في القدر، وابن أبي عاصم في " السنة " (175) و (176) ، وأبو يعلى (5157) ، والدارمي، واللالكائي في " أصول الاعتقاد " (1040) و (1041) و (1042) " والبيهقي في " الأسماء والصفات " ص 387 وفي " الاعتقاد " ص138-137، وأبو القاسم البغوي في " الجعديات " (2688) ومن طريقه أبو محمد البغوي في " شرح السنة " (71) من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد1/414 والنسائي في " الكبرى" من طريقين عن فطر بن خليفة، عن سلمة بن كهيل، عن زيد بن وهب، به. وانظر الحديث رقم (6177) .

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آجاتا ہے اور اس کے لیے اہل جہنم کی مہر لگا دی جاتی ہے (یا اس کا خاتمہ اہل جہنم پر ہوتا ہے) اور ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحُكْمَ الْحَقِيقِيَّ بِمَا لِلْعَبْدِ عِنْدَ اللّٰهِ لَا مَا يَعْرِفُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندے کی حقیقی حیثیت کیا ہے؟ اس بارے میں اس چیز کا اعتبار نہیں ہوگا' جو لوگ ایک دوسرے کے بارے میں جانتے ہیں

6175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے' جو اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملے کے حوالے سے ہوتے ہیں' حالانکہ وہ شخص جہنمی ہوتا ہے اور ایک شخص اپنے اور لوگوں کے درمیان معاملے کے حوالے سے اہل جہنم کا سا عمل کرتا ہے' حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَفْصِيلَ هٰذَا الْحَكَمِ يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ عِنْدَ خَاتِمَةِ عَمَلِهِ دُوْنَ مَا يَنْقَلِبُ فِيْهِ فِىْ حَيَاتِهِ

6175– حديث صحيح إسناده حسن. أسامة بن زيد -وهو الليثي - علق له البخاري، وروى له مسلم مقروناً، وهو صدوق ليس بحديثه بأس، يروى عن ابن وهب نسخة صالحة، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات، ويزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج. وأخرجه أحمد5/331-332 و335 وأبو القاسم البغوي في " الجعديات " (3039) ، والبخاري (2898) في الجهاد: باب لا يقول: فلان شهيد، و (4202) و (4207) في المغازي: باب غزوة خيبر، و (6493) في الرقاق: باب الأعمال بالخواتيم، و (6607) في القدر: باب العمل بالخواتيم، ومسلم (112) في الإيمان: باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، وص 2042 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي، وأبو عوانة في " مسنده "1/50-51، والطبراني في " المعجم الكبير " (5784) و (5798) و (5799) و (5806) و (5825) و (5830) و (5891) و (5952) و (6001) ، وابن أبي عاصم في " السنة " (216) ، والآجري في: " الشريعة " ص185، والبيهقي في " دلائل النبوة "4/252 من طرق عن أبي حازم، بهذا الإسناد

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس حکم کی تفصیل اس وقت کی ہوگی جو آدمی کے اختتامی عمل کی حالت ہوگی اپنی زندگی کے دوران جو وہ تبدیلی کرتا ہے اس کا اعتبار نہیں ہوگا

6176 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِیلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ یَخْتِمُ اللّٰهُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَجْعَلُهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِیلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ یَخْتِمُ اللّٰهُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَجْعَلُهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص طویل عرصے تک اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے' لیکن پھر اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ اہل جہنم کے سے عمل پر کرتا ہے اور اسے اہل جہنم میں شامل کردیتا ہے ایک شخص طویل عرصے تک اہل جہنم کے سے عمل کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ اہل جنت کے سے عمل کے ذریعے کرتا ہے اور اسے اہل جنت میں شامل کردیتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ مَسْعُودٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اس کے

اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے متضاد ہے' جسے ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں

6177 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسَى الْمِصْرِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَكِّیِّ، اَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ

6176– إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب، وعبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي. وأخرجه مسلم (2651) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/484-485، وابن أبي عاصم (218) من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن، به.

6177– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم في " صحيحه " (2645) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي، والطبراني في " الكبير " من طريقين عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والآجري في " الشريعة " ص184-183، واللالكائي في " أصول الاعتقاد " (1547) من طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الحميدي (826)، وأحمد 4/6-7، ومسلم، والآجري ص183-182، واللالكائي (1045) و (1046)، وابن أبي عاصم في " السنّة " (177) و (179) و (180)، والطبراني (3036) ... (3043) و (3045) من طرق عن عامر بن واثلة، به.

يَقُوْلُ:

(متن حدیث): الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ، وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ، فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا، وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ ذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَجَلُهُ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ وَيَكْتُبُهُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ رِزْقُهُ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، فَيَاْخُذُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِيْ يَدِهِ فَلَا يُزَادُ فِيْ اَمْرٍ وَّلَا يُنْقَصُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ سَمْعَهَا مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ لَا اَنَّ الْمَلَكَ يَخْلُقُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بد بخت شخص وہ ہوتا ہے جو ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو نیک بخت وہ ہوتا ہے جسے دوسرے کے ذریعے نصیحت کی جا سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب تشریف لائے ان کا نام حضرت حذیفہ بن اوسید غفاری رضی اللہ عنہ تھا انہیں یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر بتائی گئی تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب نطفے کو بیالیس (42) دن گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اس کی شکل و صورت متعین کرتا ہے اس کی سماعت و بصارت، اس کی کھال، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے پھر وہ دریافت کرتا ہے اے پروردگار! کیا یہ لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی تو تمہارے پروردگار نے جو چاہا ہوتا ہے وہ فیصلہ سنا دیتا ہے فرشتہ اسے نوٹ کر لیتا ہے پھر وہ دریافت کرتا ہے پروردگار اس کی موت کا وقت کیا ہوگا تمہارے پروردگار نے جو چاہا ہوتا وہ فیصلہ سنا دیتا ہے فرشتہ اسے نوٹ کر لیتا ہے پھر وہ عرض کرتا ہے پروردگار اس کا رزق کتنا ہوگا تو تمہارے پروردگار نے جو چاہا ہوتا ہے وہ فیصلہ بتا دیتا ہے تو فرشتہ وہ صحیفہ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اب اس معاملے میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہو سکتی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس نے اس کی سماعت کو پیدا کیا'' یہ الفاظ لوگوں کے محاورے کے اعتبار سے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فرشتہ اس چیز کو پیدا کرتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ الرِّعَاعَ مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بعض لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جن کو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُنَيْدَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَخْلُقَ نَسَمَةً، قَالَ مَلَكُ الْاَرْحَامِ مُعْرِضًا: يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثَى؟ فَيَقْضِي اللّٰهُ اَمْرَهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ؟ فَيَقْضِي اللّٰهُ اَمْرَهُ، ثُمَّ يَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَا هُوَ لَاقٍ حَتَّى النَّكْبَةَ يُنْكَبُهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جب اللہ تعالیٰ کسی جان کو پیدا کرنا چاہتا ہے' تو رحم سے متعلق فرشتہ عرض کرتا ہے اے پروردگار! یہ لڑکا ہوگا یا لڑکی' تو اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے کو سنا دیتا ہے پھر وہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں اپنا فیصلہ سنا دیتا ہے پھر وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان وہ سب چیزیں تحریر کر دیتا ہے' جس کا وہ شخص (بڑا ہو کر) سامنا کرے گا' یہاں تک کہ اسے جو ٹھوکر لگے گی (وہ بھی تحریر کر دی جاتی ہے)''۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِي قَضَى اللّٰهُ فِيهَا عَلٰى آدَمَ مَا قَضٰى قَبْلَ خَلْقِهِ اِيَّاهَا

اس مدت کا تذکرہ' کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے اتنا عرصہ پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا

6179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

6178- إسناده صحيح، حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن هنيدة -ويقال: ابن أبي هنيدة- وهو مولى عمر رضي الله عنه، فقد وثقه المصنف5/113-114، وأبو داود وأبو زرعة. وأخرجه الدارمي في "الرد على الجهمية" ص 80، والمزي في " تهذيب الكمال "17/471-473 (3984) من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو يعلى (5775) حدثنا زهير، حدثنا وهيب بن جرير، حدثنا أبي، قال: سمعت يونس يحدث عن الزهري ... فذكره. وأخرجه البزار (2149) حدثنا محمد بن معمر، حدثنا وهب بن جرير، حدثنا صالح بن أبي الأخضر، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قال رسول - صلى الله عليه وسلم - ... فذكر الحديث. وقال البزار: لا نعلم رواه عن الزهري، عن سالم، عن أبيه إلّا صالح . قلت: وصالح ضعيف.وذكره الهيثمي في "المجمع"7/193، وقال: رواه أبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.

سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى، فَقَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ آدَمُ الَّذِىْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهٖ، وَاَغْوَيْتَ النَّاسَ، وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ آدَمُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِىْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ تَلُوْمُنِىْ عَلٰى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَىَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ؟ قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا آپ اپنی روح کو پھونکا' لیکن آپ نے لوگوں کو گمراہ کردیا اور انہیں جنت سے نکلنے پر مجبور کردیا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہ موسیٰ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعے منتخب کیا آپ مجھے ایک ایسے عمل کے بارے میں ملامت کررہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے پہلے ہی میرے حوالے سے لکھ دیا تھا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِى تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ اس روایت کی متضاد ہے' جو ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں

6180 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

6179– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن حبيب، فمن رجال مسلم. أبو صالح: هو ذكوان السمّان. وأخرجه الترمذي (2134) في القدر: باب رقم (2)، وابن أبي عاصم في "السنّة" (140)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 57 عن يحيى بن حبيب بن عربي، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث التيمي عن الأعمش. وأخرجه أحمد 2/398، وابن أبي عاصم (141)، وابن خزيمة ص 55 و109 وعثمان بن سعيد الدارمي في "الرد على الجهمية" ص 87 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/264 و268، وابنه عبد الله في "السنّة" (701)، والبخاري (3409) في الأنبياء: باب وفاة موسى وذكره بعد، و(4736) في تفسير سورة طه: باب قوله: (واصطنعتك لنفسي)، و(4738) باب قوله: (فلا يخرجنكما من الجنّة فتشقى)، و(7515) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وكلم الله موسى تكليماً)، ومسلم (2652) في القدر: باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام، وابن أبي عاصم (139) و(146) و(147) و(148) و(149) و(150) و(151) و(152) و(157) و(158) و(159) و(160) وابن خزيمة ص 9 و54 و55، والآجري في "الشريعة" ص 324، والدارمي ص 86 و87-86، واللالكائي (1033) و(1034) و(1035)، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 99، وفي "الأسماء والصفات" ص191-190 و233-232 و284 و316-315، والبغوي (69) من طرق عن أبي هريرة، به. وانظر ما بعده و(6210).

(متن حدیث): احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰی، فَقَالَ مُوسَی: یَا آدَمُ اَنْتَ اَبُونَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: یَا مُوسَی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِیَدِهِ تَلُومُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً؟ قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰی، فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰی، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے (حضرت) آدم (علیہ السلام) آپ ہمارے جد امجد ہیں آپ نے ہمیں رسوائی کا شکار کیا اور ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لیے تمہیں منتخب کیا اور اپنے دست قدرت کے ذریعے تمہارے لیے (تورات کو) تحریر کیا تم ایک ایسے مسئلے کے بارے میں مجھے ملامت کر رہے ہو جو میری تخلیق سے چالیس سال پہلے میرے نصیب میں لکھ دیا گیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

ذِكْرُ الشَّیْءِ الَّذِیْ مِنْهُ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ جَلَّ وَعَلَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

اس چیز کا تذکرہ' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ کا درود ان پر نازل ہو

6181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ یَّحْیَی الْقَطَّانِ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ مُوسٰی، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنْ اَدِیمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا، فَخَرَجَتْ ذُرِّیَّتُهُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِكَ فَمِنْهُمُ الْاَسْوَدُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَصْفَرُ، وَمِنْهُمْ بَیْنَ ذٰلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِیثُ وَالطَّیِّبُ

6180- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدى (1115) عن سفيان به، وأخرجه أحمد 2/248، والبخارى (6614) فى القدر: باب تحاج آدم وموسى عند الله، ومسلم (2652) فى القدر: باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام، وأبو داود (4701) فى السنّة: باب فى القدر، وابن ماجة (80) فى المقدمة: باب فى القدر، وابن أبى عاصم فى "السنّة" (145)، وابن خزيمة فى "التوحيد، ص 56، والآجرى فى "الشريعة" ص 181، 302، -325324، واللالكائى فى "أصول الاعتقاد" (1030) و (1031) و (1032)، والبيهقى فى "الاعتقاد" ص 138، وفى "الأسماء والصفات" 190 و316، والبغوى (68) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتى برقم (6210).

6181- إسناده صحيح. مسدَّدُ بنُ مُسَرْهَدٍ من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير قسامة بن زهير، فقد روى له أبو داود والترمذى والنسائى، وهو ثقة. عوف: هو ابن أبى جميلة. وأخرجه أبو داود (4693) فى السنة: باب فى القدر، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/400 و406، والترمذى (2955) فى التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبرى فى "جامع البيان" (645) من طريق يحيى القطان، به، وقال الترمذى: حسن صحيح. وانظر الحديث رقم (6160).

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام روئے زمین سے پیدا کیا ہے' تو ان کی ذریت اسی حساب سے ہوگی ان میں سے کچھ لوگ سیاہ ہیں کچھ سفید ہیں کچھ سرخ ہیں کچھ زرد ہیں کچھ ان کے درمیان ہیں کوئی آسان ہے کوئی غمگین ہے کوئی خراب ہے کوئی عمدہ ہے۔''

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَوْلَادَ آدَمَ لِدَارَيِ الْخُلُوْدِ، وَاسْتِعْمَالِهِ اِيَّاهُمْ لَهُمَا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا اولاد آدم کے لیے آخرت میں (مقام کو) طے کر دینے کا تذکرہ اور دنیا میں ان سے ان دونوں مقامات کے مطابق عمل لینے کا (تذکرہ)

6182 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: يَا اَبَا الْاَسْوَدِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ، اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى اَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتُّخِذَتْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ.

قَالَ: فَيَكُونُ ذٰلِكَ ظُلْمًا؟ قَالَ: فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ: اِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ اِلَّا خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهِ، مَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُونَ، فَقَالَ عِمْرَانُ: سَدَّدَكَ اللّٰهُ اَوْ وَفَّقَكَ اللّٰهُ، اَمَا وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ، اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ، اَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَاتُّخِذَتْ عَلَيْهِمْ بِهِ الْحُجَّةُ؟ فَقَالَ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَلِمَ نَعْمَلُ اِذًا؟ قَالَ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ خَلَقَهُ لِوَاحِدَةٍ مِنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ فَهُوَ يُسْتَعْمَلُ لَهَا، وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ: (وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا

6182– إسناده صحيح. رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم الجوزجاني، فقد روى له أصحاب السنن إلّا ابن ماجه، وهو ثقة. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي. وأخرجه مسلم (2650) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (951) و (952) و (953)، والطبراني في "الكبير" 18/ (577)، والبيهقي في " الاعتقاد " ص 138 من طرق عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/438، والطبري في "جامع البيان "30/211، وابن أبي عاصم في "السنة" (174)، واللالكائي (950)، وابن عبد البر في "التمهيد"6/11-12، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/438 والطبراني في "الكبير" 18/557 من طرق عن عزرة بن ثابت، به. وأخرجه ابن عبد البر 6/10 من طريق المغيرة بن مسلم، وعن أبي عمر، عن يحيى بن يعمر، أنه كان مع عمران بن حصين وأبي الأسود الدئلي في مسجد البصرة، فقال عمران: يا أبا الأسود ... وذكر الحديث.

وَتَقْوَاهَا) (الشمس: 8)

❁❁ ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابواسود تمہاری کیا رائے ہے آج لوگ جو عمل کر رہے ہیں اور اس بارے میں جو کوشش کر رہے ہیں کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں ان کے لیے فیصلہ ہو چکا ہے اور سب کچھ طے ہو چکا ہے یا پھر وہ نئے سرے سے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تعلیمات لے کے آئے تھے کیا اس وجہ سے ان کے خلاف حجت پیش کی جا سکتی ہے؟ میں نے کہا: بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے' جو پہلے گزر چکا ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر' تو یہ ظلم ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میں اس بات پر بہت گھبرا گیا میں نے کہا: ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس کی بادشاہی کے دست قدرت میں ہے اس سے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا جو وہ کرتا ہے' البتہ لوگوں سے یہ سوال کیا جائے گا' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ٹھیک رکھا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے تمہیں توفیق دی ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے تم سے یہ سوال صرف اس لیے کیا تھا' تاکہ تمہاری عقل کے بارے میں اندازہ لگا سکوں (پھر انہوں نے بتایا)

ایک مرتبہ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے آج کل جو لوگ عمل کرتے ہیں اور جس بارے میں کوشش کرتے ہیں کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے' جس کے لیے ان کے بارے میں فیصلہ پہلے ہو چکا ہے یا پھر یہ لوگ نئے سرے سے کام کرتے ہیں جو اس کے مطابق ہو جو ان کے پاس نبی تعلیمات لے کے آئے اور اس بارے میں ان کے خلاف حجت قائم کی جا سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے بارے ان کے لیے فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ پہلے گزر چکا ہے۔ سائل نے دریافت کیا پھر ہم عمل کیوں کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو دو میں سے کسی ایک منزل کے لیے پیدا کیا ہے وہ اس سے وہی کام لے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں (ان الفاظ میں) موجود ہے۔

''اور نفس کی قسم اور جس کا اس نے تسویہ کیا ہے اسے گناہ اور پرہیزگاری الہام کی ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ يَسْتَهِلُّ الصَّبِيُّ حِيْنَ يُوْلَدُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس سبب کے بارے میں ہے جس کی وجہ سے بچہ پیدائش کے وقت چیخ کر روتا ہے

6183 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ

6183- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه مسلم (2367) في الفضائل: باب فضائل عيسى عليه السلام عن شيبان، والطبراني في "الصغير" (29)، و"الأوسط" (1893) عن أحمد بن محمد بن أبي حفص المصيصي، بهذا الإسناد. وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن أبي عوانة إلا شيبان. وانظر الحديث رقم (6234) و (6235).

وقوله: "نزغة، أي: نخسة وطعنة، ومنه قولهم: نزغه بكلمة سوء، أي: رماه بها

صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نومولود بچہ اس وقت چیخ کر روتا ہے' جب شیطان اسے ٹھونگا مارتا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ يُشْبِهُ الْوَلَدُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے بچہ اپنے باپ یا ماں سے مشابہت رکھتا ہے

6184 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِذَا رَاَتْ ذٰلِكَ الْمَرْاَةُ فَلْتَغْتَسِلْ ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ، وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ: وَيَكُونُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ، وَاَيُّهُمَا سَبَقَ اَوْ عَلَا كَانَ مِنْهُ الشَّبَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو خواب میں وہی چیز دیکھتی ہے' جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اس خاتون کو احتلام ہو جاتا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ام سلیم جب عورت یہ چیز دیکھے' تو اسے غسل کرنا چاہئے۔ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اس بات سے شرم آ گئی (میں نے عرض کی) یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ایسا بھی ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں مرد کا مادہ تولید گاڑھا اور سفید ہوتا ہے' جب کہ عورت کا مادہ پتلا اور زرد ہوتا ہے ان میں سے جو سبقت لے جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) غالب آ جائے' بچے کی مشابہت اسی سے ہوتی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ حَالِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ يَكُونُ الشَّبَهُ بِالْوَلَدِ

مردوں اور خواتین کی حالت کی صفت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے بچے کی مشابہت ان سے ہوتی ہے

6185 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ، فَاَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ

6184- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن المنهال: هو الضرير، يزيد بن زريع روى عن سعيد بن أبي عروبة قبل الاختلاط. وقد تقدم تخريجه برقم (1165)، وانظر الحديث الآتي.

ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مرد کا مادہ تولید گاڑھا اور سفید ہوتا ہے' جبکہ عورت کا مادہ پتلا اور زرد ہوتا ہے ان میں سے جو سبقت لے جائے (بچے کی) مشابہت (اسی کے ساتھ ہوتی ہے)''۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ هُبُوْطِ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ: (اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ) (البقرة: 30)

حضرت آدم علیہ السلام کے زمین کی طرف نازل کیے جانے کے وقت فرشتوں کا یہ کہنے کا تذکرہ ''کیا' تو اس میں اسے (اپنا نائب) بنائے گا' جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا''

6186 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ آدَمَ لَمَّا اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: اَىْ رَبِّ (اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّىْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ) (البقرة: 30)، قَالُوا: رَبَّنَا نَحْنُ اَطْوَعُ لَكَ مِنْ بَنِىْ آدَمَ، قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: هَلُمُّوا مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلَانِ، قَالُوا: رَبَّنَا هَارُوْتُ وَمَارُوْتُ، قَالَ: فَاهْبِطَا اِلَى الْاَرْضِ، قَالَ: فَمُثِّلَتْ لَهُمُ الزُّهَرَةُ امْرَاَةً مِنْ اَحْسَنِ الْبَشَرِ، فَجَاءَاهَا فَسَاَلَاهَا نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَكَلَّمَا بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ مِنَ الْاِشْرَاكِ، قَالَا: وَاللّٰهِ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ اَبَدًا، فَذَهَبَتْ عَنْهُمَا، ثُمَّ رَجَعَتْ بِصَبِيٍّ تَحْمِلُهُ، فَسَاَلَاهَا نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَقْتُلَا هٰذَا الصَّبِيَّ، فَقَالَا: لَا وَاللّٰهِ لَا نَقْتُلُهُ اَبَدًا، فَذَهَبَتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ بِقَدَحٍ مِنْ خَمْرٍ تَحْمِلُهُ، فَسَاَلَاهَا نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَشْرَبَا هٰذَا الْخَمْرَ فَشَرِبَا فَسَكِرَا فَوَقَعَا عَلَيْهَا وَقَتَلَا الصَّبِيَّ، فَلَمَّا اَفَاقَا، قَالَتِ الْمَرْاَةُ: وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُمَا مِنْ شَيْءٍ اَبَيْتُمَا اِلَّا فَعَلْتُمَاهُ حِيْنَ سَكِرْتُمَا، فَخُيِّرَا عِنْدَ ذٰلِكَ بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ، فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا

6185- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وعبدة بن سليمان روى عن سعيد -وهو ابن أبي عروبة- قبل اختلاطه. وانظر الحديث السابق.

6186- إسناده ضعيف، موسى بن جبير ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: يخطىء ويخالف، وقال ابن القطان لا يُعرف حاله، وقال الحافظ في التقريب: مستور، وزهير بن محمد -وهو التميمي- في حفظه شيء، وله أغاليط، والصحيح أن هذا من قول كعب الأحبار نقله عن كتب بني إسرائيل، فقد أخرج عبد الرزاق في تفسيره، وعنه ابن جرير (1684) و (1685) عن سفيان الثوري، عن موسى بن عقبة، عن سالم بن عمر، عن أبيه، عن كعب الأحبار، لا عن النبي - صلى الله عليه وسلم -، وهذا سند صحيح على شرط الشيخين، إلى كعب، وهذا أصح وأوثق من السند المرفوع.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الزَّهْرَةُ هٰذِهِ امْرَاَةٌ كَانَتْ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، لَا اَنَّهَا الزَّهْرَةُ الَّتِيْ هِيَ فِي السَّمَاءِ الَّتِيْ هِيَ مِنَ الْخُنَّسِ

16
16

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا' تو فرشتوں نے کہا: اے پروردگار!

''کیا' تو اس میں اسے (اپنا خلیفہ) بنا رہا ہے' جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا جب کہ ہم تیری حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں''۔

تو پروردگار نے فرمایا: میں وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں جانتے'' ان فرشتوں نے عرض کی: ہم اولاد آدم کے مقابلے میں تیرے زیادہ فرمانبردار ہیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تم فرشتوں میں سے کوئی سے دو فرشتے لے آؤ' تو ہم اس بات کو ظاہر کر دیں گے کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں ان لوگوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار ہاروت اور ماروت (پیش خدمت ہیں)' تو پروردگار نے فرمایا: تم دونوں زمین پر اتر جاؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان کے سامنے زہرہ نام کی ایک خوبصورت ترین عورت آئی وہ دونوں اس کے پاس آئے انہوں نے اس سے زنا کی خواہش کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم! جب تک تم لوگ یہ شرکیہ کلمہ نہیں کہو گے (میں تمہارے ساتھ زنا نہیں کروں گی) ان دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی کسی کو اللہ کا شریک نہیں قرار دیں گے وہ ان دونوں کو چھوڑ کر چلی گئی پھر وہ ایک بچے کو گود میں اٹھا کر واپس آئی ان دونوں نے پھر اس کے سامنے زنا کی خواہش کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم! جب تک تم اس بچے کو قتل نہیں کرتے (میں تمہاری بات نہیں مانوں گی) ان دونوں نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم! ہم اسے کبھی قتل نہیں کریں گے وہ پھر چلی گئی پھر وہ شراب کا پیالہ اٹھا کر آئی پھر ان دونوں نے اس سے خواہش کا اظہار کیا اس نے کہا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم! جب تک تم یہ شراب نہیں پیتے (میں تمہاری خواہش پوری نہیں کروں گی) ان دونوں نے شراب پی لی وہ دونوں مدہوش ہو گئے انہوں نے اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر لیا اور اس بچے کو قتل بھی کر دیا جب انہیں ہوش آیا' تو اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے ہر گناہ اسی وقت کیا جب تم دونوں مدہوش ہو گئے تھے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر ان دونوں کو اس وقت دنیاوی عذاب اور آخرت کے عذاب کے درمیان اختیار دیا گیا' تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو اختیار کر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک عورت تھی جو اس زمانے میں موجود تھی اس سے مراد زہرہ نامی ستارہ نہیں ہے' جو آسمان میں ہوتا ہے' جو خنس (چھپنے والے ستاروں) میں سے ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ بَثِّ إِبْلِيسَ سَرَايَاهُ لِيَفْتِنَ الْمُسْلِمِينَ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ شیطان اپنے لشکر بھیجتا ہے' تاکہ وہ مسلمانوں کو آزمائش کا شکار کرے' ہم ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6187 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مَعْقِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): عَرْشُ إِبْلِيسَ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''ابلیس کا تخت پانی پر ہوتا ہے پھر وہ اپنی مہم روانہ کرتا ہے ان میں سے اس کے نزدیک زیادہ عظیم وہ ہوتا ہے' جو زیادہ فتنہ پیدا کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ لَا قُدْرَةَ لِلشَّيْطَانِ عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا عَلَى الْوَسْوَسَةِ فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان کو ابن آدم کے حوالے سے صرف وسوسہ پیدا کرنے کی قدرت حاصل ہے

6188 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُورِ بْنِ سَيَّارٍ بِأَرْغِيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَجِدُ فِي صَدْرِي الشَّيْءَ لَأَنْ أَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ

6187- إسناده قوي. إسماعيل بن عبد الكريم: هو ابن معقل بن منبه، ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: ليس به بأس، وقال ابن معين: ثقة، رجل صدق. قلت: وتصريح وهب بن منبه بسماعه من جابر في هذا الحديث يرد على من قال: إنه لم يسمع منه، وقد تقدم بهذا السند حديث آخر عند المؤلف برقم (1274)، وفيه التصريح بسماعه منه، وسيأتي عند المصنف حديث آخر برقم (6500)، وفيه التصريح بسماعه منه أيضاً. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/289، وقال: رواه الطبراني في "الأوسط"، ورجاله وثقوا، وفيهم ضعف. قلت: وانظر (6189)، (6784).

6188- إسناده صحيح على شرط الصحيح. إسحاق الأزرق: هو ابن يوسف بن مرداس المخزومي الواسطي، وسفيان: هو الثوري، وحماد: هو ابن سلمة.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اپنے ذہن میں ایسا خیال محسوس ہوتا ہے کہ میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اس خیال کے بارے میں کوئی بات کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر' اللہ اکبر' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اس کے معاملے کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَضْعِ إِبْلِيسَ التَّاجَ عَلٰى رَأْسِ مَنْ كَانَ أَعْظَمَ فِتْنَةً مِنْ جُنُودِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ شیطان اپنے لشکر میں سے اس پر اپنا تاج رکھتا ہے' جو زیادہ بڑا فتنہ قائم کرتا ہے

6189 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا أَصْبَحَ إِبْلِيسُ بَثَّ جُنُودَهُ، فَيَقُولُ: مَنْ أَضَلَّ الْيَوْمَ مُسْلِمًا أَلْبَسْتُهُ التَّاجَ، قَالَ: فَيَخْرُجُ هٰذَا، فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتّٰى طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَيَقُولُ: أَوْشَكَ أَنْ يَتَزَوَّجَ، وَيَجِيءُ هٰذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتّٰى عَقَّ وَالِدَيْهِ، فَيَقُولُ: أَوْشَكَ أَنْ يَبَرَّ، وَيَجِيءُ هٰذَا، فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتّٰى أَشْرَكَ فَيَقُولُ: أَنْتَ أَنْتَ، وَيَجِيءُ، فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتّٰى زَنٰى فَيَقُولُ: أَنْتَ أَنْتَ، وَيَجِيءُ هٰذَا، فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتّٰى قَتَلَ فَيَقُولُ: أَنْتَ أَنْتَ، وَيُلْبِسُهُ التَّاجَ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب صبح ہوتی ہے' تو شیطان اپنا لشکر پھیلا دیتا ہے اور یہ کہتا ہے آج جو شخص کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان میں سے ایک شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے میں نے آج پوری کوشش کی' یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی شیطان کہتا ہے ہوسکتا ہے وہ شخص دوسری شادی کر لے پھر دوسرا شخص آتا اور کہتا ہے میں نے آج پوری کوشش کی' یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی شیطان کہتا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ بعد میں فرمانبردار بن جائے ایک اور شیطان آتا ہے وہ یہ کہتا ہے میں نے آج پوری کوشش کی کہ ایک آدمی نے شرک کرلیا شیطان کہتا ہے تم واقعی تم ہو پھر ایک اور آتا ہے

6189- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير عطاء بن السائب فقد روى له البخاري متابعة، وهو صدوق، ورواية سفيان -وهو الثوري- عنه قبل الاختلاط . أبو عبد الرحمن السلمي: هو عبد الله بن حبيب بن ربيعة . وأخرجه الحاكم 4/350 من طريقين عن أبي أحمد الزبيري (تحرف في المطبوع إلى الزهري) بهذا الإسناد، وصححه ووافقه الذهبي . وذكره الهيثمي في " المجمع "1/114، ونسبه إلى الطبراني في "الكبير" وقال: فيه عطاء بن السائب اختلط، وبقية رجاله ثقات . قلت: لا يضر اختلاطه إذا كان الراوي عنه ممن روى عنه قبل الاختلاط كما في سند المؤلف هنا.

اور کہتا ہے میں نے پوری کوشش کی' یہاں تک کہ ایک آدمی نے زنا کر لیا شیطان کہتا ہے تم نے واقعی کام کیا ہے ایک اور آتا ہے وہ یہ کہتا ہے میں نے آج پوری کوشش کی' یہاں تک کہ ایک آدمی نے قتل کر دیا' تو شیطان کہتا ہے تم نے واقعی ہی کام کیا ہے پھر وہ اپنا تاج اسے پہنا دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا مِنَ الْقُرُوْنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنی صدیاں ہیں؟

6190 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ اَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَبِيٌّ كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، مُكَلَّمٌ ، قَالَ: فَكَمْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: عَشَرَةُ قُرُوْنٍ .

(توضیح مصنف): اَبُوْ تَوْبَةَ اسْمُهُ: الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں ان کے ساتھ کلام بھی کیا گیا۔ اس نے دریافت کیا ان کے اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا وقت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس 10 صدیاں۔

ابوتوبہ نامی راوی کا نام ربیع بن نافع ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ مَعْلُومَتَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ انبیاء میں سے ہر ایک نبی کے ساتھ

6190- إسناده صحيح، محمد بن عبد الملك بن زنجويه ثقة روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير زيد بن سلام، فمن رجال مسلم . أبو سلام: هو الأسود بن هلال المحاربي. وأخرجه الطبراني في " الكبير " (7545) حدثنا أحمد بن خليد الحلبي، حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع، بهذا الإسناد. وفيه زيادة عمّا هنا . وذكره الهيثمي في " المجمع "8/210، وقال: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح غير أحمد بن خليد الحلبي، وهو ثقة ... وذكره أيضاً 1/196 ونسبه للطبراني في "الأوسط" وقال: رجاله رجال الصحيح . وأورده الحافظ ابن كثير في "البداية والنهاية "1/94 من رواية المصنف، وقال: هذا على شرط مسلم ولم يخرجه . وأخرجه الحاكم 2/262 من طريق عثمان بن سعيد الدارمي، عن أبي توبة، به، وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه الطبري في " تاريخ الأمم والملوك "1/150 من طريق محمد بن اسحاق، عن جعفر بن الزبير، عن القاسم بن عبد الرحمن، عن أبي أمامة، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰه، أنبياً كان آدم؟ قال: " نعم، كان نبيّاً، كلمة الله قبلاً ." وأخرج أحمد5/178 و 179، والبزار (160) ، والطبراني في " الأوسط "، والطيالسي (478) ، وابن سعد1/32

دو متعین پوشیدہ طور پر ساتھ رہنے والے ہوتے ہیں

6191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا، فَمَنْ وُقِيَ شَرَّهَا فَقَدْ وُقِيَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر نبی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں' جس میں سے ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اور ایک کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا' تو جس شخص کو اس کے شر سے بچا لیا گیا اسے (خراب ہونے سے) بچا لیا گیا"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْخُلَفَاءِ فِي الْبِطَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا حُكْمُ الْاَنْبِيَاءِ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان دو پوشیدہ ساتھیوں' جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے ان کے بارے میں خلفاء اور انبیاء کا حکم برابر ہے

6192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

6191- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخارى. الوليد: هو ابن مسلم. وأخرجه أحمد2/237، والبيهقى فى "السنن"10/111 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى (5901) ، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار"3/23 من طريقين عن الأوزاعى، به. وعلق البخارى بإثر الحديث (7198) ، فقال: وقال الأوزاعى ومعاوية بن سلام، حدثنى الزهرى ... وذكره. وأخرجه أحمد2/289، والنسائى7/158 فى البيعة: باب بطانة الإمام، وفى " الكبرى " كما فى " التحفة "11/48، والطحاوى 3/22 من طرق عن الزهرى، به . وأخرجه أبو يعلى (6000) و (6023) من طريقين عن أبى سلمة، به. وأخرجه ضمن حديثٍ مطول البخارى فى " الأدب المفرد " (256) ، والترمذى (2369) فى الزهد: باب ما جاء فى معيشة أصحاب النبى - صلى الله عليه وسلم -، وفى "الشمائل" (134) ، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار"-1961/195، والحاكم 4/131 من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن أبى سلمة بن عبد الرحمن، عن أبى هريرة رفعه، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح غريب.

6192- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. ابن وهب: هو عبد الله، ويونس: هو ابن يزيد الأيلى . وأخرجه البيهقى 10/111 من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى (7198) فى الأحكام: باب بطانة الإمام وأهل مشورته، والنسائى7/158 فى البيعة: باب بطانة الإمام، وفى "الكبرى" كما فى "التحفة"3/494، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار 3/22 من طريقين عن ابن وهب، به . وأخرجه أحمد 3/39، والبخارى (6611) فى القدر: باب المعصوم من عصم الله، وأبو يعلى (1228) ، والبيهقى 10/111 من طريقين عن يونس، به. وأخرجه الطحاوى3/22، والبيهقى10/111، والإسماعيلى فى "المستخرج" كما فى "تغليق التعليق"5/310 من طرق عن الزهرى، به.

اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو مبعوث کیا اور اس کے بعد جس کو بھی اس کا خلیفہ بنایا' تو اس کے ساتھ دو (فرشتے) ہوتے ہیں ان میں سے ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور ایک اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہی محفوظ رہتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ كَانَ لَهُمْ حَوَارِيُّوْنَ يَهْدُوْنَ بِهَدْيِهِمْ بَعْدَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ انبیاء کے حواری ہوتے ہیں جو ان کے بعد ان کی ہدایت کی پیروی کرتے ہیں

6193 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَتَّابٍ الْاَعْيَنُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا كَانَ لَهُ حَوَارِيُّوْنَ يَهْدُوْنَ بِهَدْيِهِ، وَيَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِهِ، ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهِمْ اَقْوَامٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيمَانِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ

6193- إسناده قوى، محمد بن أبى عتاب روى له الترمذى ومسلم فى المقدمة، وهو صدوق، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح ابن أبى مريم: هو سعيد بن الحكم، وعبد العزيز بن محمد: هو الدراوردى، وقد تقدم الحديث من طريق آخر برقم (177) . وأخرجه مسلم (50) فى الإيمان: باب كون النهى عن المنكر من الإيمان، والطبرانى فى "الكبير" (9784) ، وابن منده فى "الإيمان" (184) ، وأبو عوانة فى "مسنده"36-1/35، ومن طريقه المزى فى " تهذيب الكمال " فى ترجمة عبد الرحمن بن المسور بن مخرمة، من طرق عن سعيد بن أبى مريم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد362-1/361، وأبو عوانة1/36 من طريقين عن عبد الله بن جعفر، وأخرجه أحمد1/458، ومسلم (50) ، وابن منده (183) ، وأبو عوانة1/36 من طريق يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عن صالح بن كيسان، كلاهما (صالح بن كيسان وعبد الله بن جعفر) عن الحارث بن فضيل، به. وعند مسلم وأبى عوانة وابن منده زيادة.

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں جو اس کی ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اس کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہیں پھر اس کے بعد کچھ لوگ آجاتے ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے اور ایسے کام کرتے ہیں' جنہیں وہ خود گناہ قرار دیتے ہیں' تو جو شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا' جو اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا' جو شخص اپنے دل کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور پھر اس کے بعد رائی کے دانے کے وزن جتنا بھی ایمان نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ انبیاءِ کرام ''علاتی بھائی'' ہیں

6194 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ، قَالُوا: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ، اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا اور آخرت میں' میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔''

لوگوں نے دریافت کیا وہ کیسے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء علاتی بھائی ہیں جن کی مائیں مختلف ہیں' لیکن ان کا دین ایک ہے' لیکن ہمارے (یعنی میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان) کوئی اور نبی نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ، اَرَادَ بِهِ: بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِيْسَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے

6195 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ

6194- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عباس بن عبد العظيم، فمن رجال مسلم. وهو في "صحيفة همام " برقم (134) . وأخرجه أحمد2/319، ومسلم (2365) (145) في الفضائل: باب فضائل عيسى عليه السلام، والبغوي (3619) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد2/437 و 482، والبخاري (3443) في الأنبياء : باب

دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسٰى، الْاَنْبِيَاءُ اَبْنَاءُ عَلَّاتٍ، وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عِيْسَى نَبِيٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں' انبیاء علاتی بھائی ہیں میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فِي اُمَّتِهِ كَانَ يَدْعُو بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ انبیاء میں سے ہر ایک نبی کی اس کی امت کے بارے میں ایک مخصوص دعا ہوتی ہے' جو مستجاب ہوتی ہے اور وہ نبی وہ دعا کرتا ہے

6196 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً دَعَاهَا فِي اُمَّتِهِ، وَاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6195- إسناده صحيح، أحمد بن سليمان بن أبي شيبة ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي داود الحفري -واسمه عمر بن يسعد بن عبيد - فمن رجال مسلم. سفيان: هو ابن سعيد الثوري، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وأخرجه مسلم (2365) (144) في الفضائل: باب فضائل عيسى عليه السلام عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن أبي داود الحفري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/463 عن وكيع، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 2/541 من طريق حسين بن محمد، عن أبي الزناد به. وانظر (6406).

6196- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (915) من طريق يحيى بن محمد، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/208 و 276، ومسلم (200) (342) في الإيمان: باب اختباء النبي - صلى الله عليه وسلم - دعوة الشفاعة لأمته، والآجري في " الشريعة " ص 342، وابن منده (915)، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1043) من طرق عن روح بن عبادة. وأخرجه ابن خزيمة في " التوحيد " ص 248 من طريق عبد الرحمن بن عثمان البكراوي، وأخرجه القضاعي (1044) من طريق حرمي بن عمارة، ثلاثتهم عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/134 و 219 و 292، ومسلم (200)، وابن خزيمة ص 262-261 و 262، وابن أبي عاصم في "السنة" (797) و (798)، وابن منده (914) و (916) و (917) و (918)، والقضاعي (1037) و (1038) من طرق عن قتادة، به. وأخرجه مسلم (200) (344)، وابن خزيمة ص 261 من طريقين عن معتمر بن سليمان، عن أبيه، عن أنس. وعلقه البخاري (6305) في الدعوات: باب لكل نبي دعوة، قال: قال لي خليفة: قال معتمر: سمعتُ أبي عن أنس ... وذكر الحديث. وسيأتي الحديث برقم (6460) عن جابر، وبرقم (6461) عن أبي هريرة.

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہے جو وہ اپنی امت کے لیے کرتا ہے اور میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کے رکھا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهِ اسْتَحَقَّ قَوْمُ صَالِحٍ الْعَذَابَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت صالح علیہ السلام کی قوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کی مستحق بنی تھی

6197 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ قَالَ: لَا تَسْاَلُوا نَبِيَّكُمُ الْاٰيَاتِ، هٰؤُلَاءِ قَوْمُ صَالِحٍ سَاَلُوا نَبِيَّهُمْ آيَةً فَكَانَتِ النَّاقَةُ تَرِدُ عَلَيْهِمْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ، وَتَصْدُرُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ فَيَشْرَبُوْنَ مِنْ لَبَنِهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا مِثْلَ مَا غَبَّهُمْ مِنْ مَائِهِمْ، فَعَقَرُوْهَا فَوُعِدُوْا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَكَانَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ، فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ، فَلَمْ يَبْقَ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ رَجُلٌ اِلَّا اَهْلَكَتْ اِلَّا رَجُلٌ فِى الْحَرَمِ مَنَعَهُ الْحَرَمُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُوَ؟ قَالَ: اَبُوْ رِغَالٍ اَبُوْ ثَقِيفٍ *

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قوم ثمود کی بستی کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے نبی سے معجزات کے بارے میں مطالبہ نہ کرنا کیونکہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے اپنے نبی سے معجزے کا مطالبہ کیا' تو اس راستے سے ایک اونٹنی نکل کر ان کے پاس آئی وہ اس راستے سے واپس چلی جایا کرتی تھی وہ لوگ اس اونٹنی کا دودھ پیا کرتے تھے جس دن وہ اونٹنی پانی پینے کیلئے آتی تھی اتنا ہی جتنا وہ ان کے پانی پر وقفہ کے ساتھ آتی تھی ہوتا تھا ان لوگوں نے اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے' تو ان لوگوں کے ساتھ تین دن کے اندر (عذاب آنے کا) وعدہ کیا گیا یہ ایک ایسا وعدہ تھا جس کی خلاف ورزی نہیں ہونی تھی' تو ایک زبردست آواز نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اس وقت آسمان کے نیچے موجود ہر شخص ہلاکت کا شکار ہو

6197- إسناده ضعيف. مسلم بن خالد: هو الزنجي، روى له أبو داود وابن ماجة وهو كثير الغلط، وأبو الزبير مدلس وقد عنعن. ابن خثيم: هو عبد الله بن عثمان. وأخرجه البزار (1844)، والحاكم 2/340-341 من طريقين عن مسلم بن خالد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! وقال البزار: لا نعلمه يروى هكذا إلّا عن ابن خثيم. وأخرجه أحمد 3/296، والطبرى فى "جامع البيان" (14817) عن عبد الرزاق، عن معمر، عن ابن خثيم، به. وهذا سند رجاله ثقات على شرط مسلم إلّا أنه فيه تدليس أبى الزبير. وأورده الحافظ ابن كثير فى "تفسيره" 2/237، وفى "البداية والنهاية" 1/129 من طريق أحمد، وقال: هذا الحديث ليس فى شىء من الكتب الستة، وهو على شرط مسلم. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 6/194 و7/38، وقال: رواه أحمد والبزار والطبرانى فى "الأوسط"، ورجال أحمد رجال الصحيح. وذكره السيوطىّ فى "الدر المنثور" 3/492 وزاد نسبته لابن المنذر وابن أبى حاتم وأبى الشيخ.

گیا ماسوائے اس شخص کے جو حرم کی حدود کے اندر تھا حرم نے انہیں اللہ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ کون شخص تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثقیف قبیلے کا جد امجد ابورغال۔

ذِكْرُ وَصْفُ دَفْنِ اَبِىْ رِغَالٍ سَيِّدِ ثَمُوْدَ

ثمود کے سردار ابورغال کے دفن ہونے کی صفت کا تذکرہ

6198 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ بُجَيْرِ بْنِ اَبِىْ بُجَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو:

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَمَرُّوا عَلٰى قَبْرِ اَبِىْ رِغَالٍ وَّهُوَ اَبُوْ ثَقِيفٍ وَّهُوَ امْرُؤٌ مِّنْ ثَمُودَ، مَنْزِلُهُ بِحَرَّاءَ، فَلَمَّا اَهْلَكَ اللّٰهُ قَوْمَهُ بِمَا اَهْلَكَهُمْ بِهٖ مَنَعَهُ لِمَكَانِهٖ مِنَ الْحَرَمِ، وَاَنَّهُ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ هَاهُنَا مَاتَ، فَدُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَابْتَدَرْنَا، فَاسْتَخْرَجْنَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے ان لوگوں کا گزر ابورغال کی قبر سے ہوا جو ثقیف قبیلے کا جد امجد تھا یہ ایک ایسا شخص تھا جو ثمود قوم سے تعلق رکھتا تھا اس کی رہائش گاہ حراء کے مقام پر تھی' جب اللہ تعالیٰ نے اس کی قوم کو ہلاکت کا شکار کر دیا' تو وہ ہلاکت کا شکار نہیں ہوا کیونکہ وہ حرم میں رہائش پذیر تھا' پھر وہ وہاں سے نکلا جب وہ یہاں پہنچا' تو یہاں اس کا انتقال ہو گیا اس کے ہمراہ سونے کی ایک ٹہنی کو دفن کیا گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم تیزی سے وہاں گئے اور سونے کی ٹہنی کو نکال لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْمَرْءِ اَرْضَ ثَمُودَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ بَاكِيًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قوم ثمود کی سرزمین پر داخل ہو' البتہ اگر وہ روتے ہوئے (داخل ہوتا ہے' تو حکم مختلف ہے)

6199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6198- إسناده ضعيف، بُجير بن أبي بُجير لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يرو عنه إلّا إسماعيل بن أمية. ونقل ابن كثير في "تاريخه "1/130 عن شيخه أبي الحجاج المزي احتمال أن بجير بن أبي بجير قد وهم في رفعه، وإنما يكون من كلام عبد الله بن عمرو من زاملته. وأخرجه أبو داود (3088) في الإمارة: باب نبش القبور العادية يكون فيها المال، والمزي في "تهذيب الكمال " 4/10-11 عن يحيى بن معين، حدثنا وهب بن جرير بن حازم، حدثنا أبي، سمعت محمد بن إسحاق، يحدث عن إسماعيل بن أمية، فذكره.

وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا بَاكِيْنَ حَذَرًا اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ، ثُمَّ رَحَلَ فَاَسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہمارا گزر ''حجر'' کے مقام سے ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم ان لوگوں کی رہائشی جگہ میں روتے ہوئے داخل ہو' جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں تمہیں بھی وہی عذاب لاحق نہ ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رفتار تیز کی اور اس وادی سے آگے گزر گئے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الدُّخُولِ عَلٰى اَصْحَابِ الْحِجْرِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ بَاكِيًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اصحاب حجر کی سرزمین پر داخل نہ ہو' البتہ اگر وہ روتے ہوئے (داخل ہوتا ہے' تو حکم مختلف ہے)

6200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ: لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا بَاكِيْنَ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر (کی بستی سے گزرنے والوں) سے فرمایا: تم اس عذاب یافتہ قوم کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہی عذاب لاحق ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

6199- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم (2980) (39) في الزهد: باب لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا أنفسهم إلَّا أن تكونوا باكين، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري في "جامع البيان "14/49-50 حدثني يونس، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 2/96، والبخاري (3381) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وإلى ثمود أخاهم صالحاً)، عن وهب بن جرير، عن أبيه، عن يونس، به. وأخرجه أحمد 2/66، والبخاري (3380) و (4419) في المغازي: باب نزول النبي - صلى الله عليه وسلم - الحجر، والبيهقي في " دلائل النبوة "2/451، والبغوي في " معالم التنزيل "3/156، و "شرح السنة" (4165) من طريقين عن معمر، عن الزهري، به، وانظر ما بعده.

6200- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيُّوب المقابري، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2980) في الزهد: باب لا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أن تكونوا باكين، عن يحيى بن أيُّوب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والبغوي (4166) عن علي بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/9 و 58 و 72 و 74 و 92 و 113 و 137، والبخاري (433) في الصلاة: باب الصلاة في مواضع الخسف، و (4420) في المغازي: باب نزول النبي - صلى الله عليه وسلم - الحجر، و (4702) في تفسير سورة الحجر: باب (ولقد كذّب أصحاب الحجر)، والبيهقي في " السنن الكبرى " 2/451، وفي "دلائل النبوّة"5/233 من طرق عن عبد الله بن دينار، به. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ ثَمُودَ اِنَّمَا عُذِّبُوا، فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْ مَا زَجَرَ الدَّاخِلَ مَسَاكِنَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا جن کا تعلق قوم ثمود سے تھا

اور انہیں عذاب دیا گیا‘ تو اس کی وجہ سے ان کی سرزمین پر داخل ہونے والے شخص کو اس چیز سے منع کیا گیا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا (یعنی وہ روتے بغیر وہاں داخل نہ ہو)

6201 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ: لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا بَاكِيْنَ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کی بستی والوں کے بارے میں فرمایا: تم اس عذاب یافتہ قوم کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا تم یہاں داخل نہ ہونا (یعنی یہاں ٹھہرنا نہیں) کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہی عذاب لاحق ہو جائے جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِقَاءِ مِنْ آبَارِ اَرْضِ ثَمُودَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ قوم ثمود کی سرزمین کے کنوؤں سے پانی حاصل کیا جائے

6202 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ اَرْضَ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِيْنَ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّهْرِيْقُوا مَا اسْتَقَوْا وَاَنْ يَّعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوا مِنَ

6201– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه مسلم (2980) في الزهد: باب لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ إلَّا أن تكونوا باكين، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.

6202– إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجالهما . وأخرجه مسلم (2981) في الزهد: باب لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ إلَّا أن تكونوا باكين، والبيهقي في "دلائل النبوّة "5/234 عن الحكم بن موسى، حدثنا شعيب بن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3379) في الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وإلى ثمود أخاهم صالحاً) ، ومسلم (2981) من طريقين عن أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر، به . وأخرجه البخاري (3378) ، والبيهقي في "الدلائل" 5/233-234، والبغوي (4167) عن محمد بن مسكين، عن يحيى بن حسّان، عَنْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عمر.

الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجر کے علاقے میں پڑاؤ کیا جو قوم ثمود کا علاقہ تھا انہوں نے وہاں کے کنویں سے پانی لے لیا اور اس کے ذریعہ آٹا بھی گوندھ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت لیا ہوا پانی بہا دیا گیا اور وہ آٹا اونٹوں کو کھلا دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کنویں سے پانی حاصل کریں جہاں (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پانی پینے کے لیے آتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ مِنْ اَرْضِ ثَمُوْدَ كَرَاهِيَةَ الِانْتِفَاعِ بِمَائِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قوم ثمود کی سرزمین سے اس لیے روانہ ہو گئے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ وہاں کے پانی سے نفع حاصل کیا جائے

6203 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَامَ تَبُوْكَ بِالْحِجْرِ عِنْدَ بُيُوْتِ ثَمُوْدَ، فَاسْتَقَى النَّاسُ مِنَ الْاٰبَارِ الَّتِيْ كَانَتْ تَشْرَبُ مِنْهَا ثَمُوْدُ، فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ وَعَجَنُوا الدَّقِيْقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْفَؤُوا الْقُدُوْرَ، وَاعْلِفُوا الْعَجِيْنَ الْاِبِلَ، ثُمَّ ارْتَحَلَ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ كَانَتْ تَشْرَبُ مِنْهُ النَّاقَةُ، وَقَالَ: لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ عُذِّبُوْا فَيُصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے مقام پر قوم ثمود کے علاقے کے قریب پڑاؤ کیا لوگوں نے وہاں کے کنوؤں سے پانی حاصل کر لیا' جہاں سے قوم ثمود کے لوگ پانی پیا کرتے تھے' لوگوں نے وہاں ہنڈیا بھی چڑھائی وہاں آٹا بھی گوندھ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہنڈیا کو الٹا دو اور آٹا اونٹوں کو کھلا دو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پڑاؤ کیا جہاں سے (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس عذاب یافتہ قوم کے علاقے میں داخل نہ ہو' کہیں تمہیں بھی وہ عذاب لاحق نہ ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

6203- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أحمد 2/117 حدثنا عبد الصمد، عن صخر بن جويرية، بهذا الإسناد. وذكره الحافظ ابن كثير في "البداية والنهاية" 5/10، من رواية أحمد، وصححه على شرط الشيخين.

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي اخْتَتَنَ فِيهِ اِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں خلیل الرحمان حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنے کیے تھے

6204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحَجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ بِالْقَدُومِ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ، وَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةً سَمِعْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُشْكَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُوْلُ: الْقُدُومُ اسْمُ الْقَرْيَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدوم کے مقام پر **120** سال کی عمر میں اپنے ختنے کئے تھے اس کے بعد وہ **80** سال تک زندہ رہے۔''

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: قدوم ایک گاؤں کا نام ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَافِعَ هٰذَا الْخَبَرِ وَهِمَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے والے شخص کو وہم ہوا ہے

6205 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

6204- حديث صحيح، علي بن زياد اللحجي: ذكره المؤلف في "الثقات"8/470، وقال: من أهل اليمن، كان راويا لأبي قُرَّة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندي، مستقيم الحديث. وأبو قرة: هو موسى بن طارق اليماني، روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري. وأخرجه الحاكم 2/551 من طريق حماد بن سلمة وأبي معاوية، وأبو الشيخ في كتاب "العقيقة" كما في " الفتح "6/391 من طريق الأوزاعي، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. لكن في متن هذه الرواية نظر، فقد نقلها الحافظ في "الفتح"، وقال: والظاهر أنه قد سقط من المتن شيء ، فإن هذا القدر (يعني مئة وعشرين سنة) هو مقدار عمره. وأخرجه أحمد 2/322 من طريق ورقاء ، و 418 من طريق المغيرة بن عبد الرحمن القرشي، والبخاري (3356) في الأنبياء : باب قوله تعالى: (واتخذ الله إبراهيم خليلاً) من طريق المغيرة، و (6298) في الاستئذان: باب الختان بعد الكِبَر، وفي "الأدب المفرد" (1244) من طريق شعيب بن أبي حمزة، ومسلم (2370) في الفضائل: باب من فضائل إبراهيم الخليل - صلى الله عليه وسلم -، من طريق المغيرة بن عبد الرحمن، والبيهقي في "السنن"8/325 من طريق المغيرة بن عبد الرحمن، ومسدد بن مسرهد في " مسنده " كما في " تغليق التعليق "4/15 من طريق عبد الرحمن بن إسحاق، أربعتهم عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة ولفظه " اختتن إبراهيم عليه السلام وهو ابن ثمانين سنة بالقَدوم ." وأخرجه بهذا اللفظ أبو يعلى (5981) ، وابن أبي عاصم في " الأوائل " (20) ، والطبراني في " الأوائل " (11) من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة.

اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَلَغَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر جب **120** سال ہوئی انہوں نے اس وقت اپنے ختنے کیے اس کے بعد وہ **80** سال تک زندہ رہے انہوں نے قدوم کے مقام پر ختنے کیے تھے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهِ لَبِثَ يُوْسُفُ فِى السِّجْنِ مَا لَبِثَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں اتنا عرصہ رہے جتنا عرصہ وہ رہے

6206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ يُوْسُفَ لَوْلَا الْكَلِمَةُ الَّتِىْ قَالَهَا اذْكُرْنِىْ عِنْدَ رَبِّكَ مَا لَبِثَ فِى السِّجْنِ مَا لَبِثَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ لُوْطًا اِنْ كَانَ لَيَاْوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ آوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، قَالَ: فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا بَعْدَهُ اِلَّا فِىْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام پر رحم کرے اگر وہ کلمہ نہ ہوتا' جو انہوں نے کہا: تھا کہ ''تم اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کر دینا'' تو حضرت یوسف علیہ السلام اتنا عرصہ قید خانے میں نہ رہتے جتنا عرصہ وہ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم

6205- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد2/435 عن يحيى القطان، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد.

6206- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة الليثي، روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وهو صلوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري . خالد بن عبد الله: هو الطحان . قلت: لكن الحافظ ابن كثير قد تعقب المؤلف في "بدايته"1/194 بسبب إدراج هذا الحديث في " صحيحه "، فقال بعد أن أورده عنه: إنه حديث منكر من هذا الوجه، ومحمد بن عمرو بن علقمة له أشياء ينفرد بها، وفيها نكارة، وهذه اللفظة من أنكرها وأشدها، والذي في " الصحيحين " يشهد بغلطها. قلت: خبر " الصحيحين " الذي عناه ابن كثير هو الحديث الآتي عند المؤلف برقم (6208) . وأخرجه الترمذي (3116) في التفسير: باب ومن سورة يوسف، والطبري في "جامع البيان" (18397) و (18398) و (18402) و (19398) ، والطحاوي في " شرح مشكل الآثار " (330) بتحقيقنا، من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حديث حسن. وأخرجه أحمد 2/322، والبخاري (3375) في الأنبياء : باب (ولوطاً إذ قال لقومه أتأتون الفاحشة وأنتم تبصرون) ، و (3387) : باب (لقد كان في يوسف وإخوته آيات للسائلين) ، و (6992) في التعبير: باب رؤيا أهل السجون والفساد والشرك، والطبري (18403) و (18404) ، والبغوي في " معالم التنزيل "2/395-396 من طرق عن أبي هريرة. وانظر ما بعده.

کرے انہوں نے ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ لینے کا ارادہ کیا تھا' جب انہوں نے اپنی اس قوم سے کہا۔
''یا' تو میرے پاس تمہارے مقابلے میں قوت ہوگی' یا پھر میں ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ لے لوں گا۔''
نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی مخصوص قوم میں بھیجا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّاعِي الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ

بلانے والے کی اس صفت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

''اگر میں اتنا عرصہ قید خانے میں رہا ہوتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تھے' تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا (یعنی اس کے ساتھ چلا جاتا)''

6207 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): لَوْ جَاءَنِي الدَّاعِي الَّذِي جَاءَ اِلٰى يُوْسُفَ لَاَجَبْتُهُ، وَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ، اِنْ كَانَ لَيَاْوِي اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً اَوْ آوِي اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ.
(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ، لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَيْءٍ مُرَادُهَا مَدْحُ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ خِطَابُ الْخَبَرِ فِي الْمَاضِي

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جو بلانے والا حضرت یوسف علیہ السلام کو بلانے آیا تھا وہ میرے پاس آتا' تو میں اس کے ساتھ چلا جاتا حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے کہا تھا۔
''تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے دریافت کرو کہ ان خواتین کا کیا بنا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔''
اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے انہوں نے ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ لینے کا ارادہ کیا تھا' جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا ''اگر میرے پاس تمہارے مقابلے میں قوت ہوئی' تو ٹھیک ہے ورنہ میں ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ لے لوں گا''۔
اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی مخصوص قوم میں مبعوث کیا۔

6207- إسناده حسن كسابقه، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، وهو صدوق . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وأخرجه أحمد2/332، والطبري في "جامع البيان" (19397) عن محمد بن بشر، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ کہ میں بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا اس میں مخفی طور پر اطلاع دی گئی ہے لیکن اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ جس شخصیت کے بارے میں روایت کے الفاظ واقع ہوئے ہیں ان کی تعریف کی جائے۔

17

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ الْمُعَطِّلَةُ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ عَلَى مُنْتَحِلِي سُنَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَيْثُ حَرَّمُوا التَّوْفِيقَ لِإِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ''معطلہ'' فرقے کے لوگ اور ایک جماعت

جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتی وہ علم حدیث کے ماہرین پر تنقید کرتے ہیں حالانکہ وہ خود اس حدیث کے معنی کا ادراک حاصل کرنے کی توفیق سے محروم رہے

6208 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيمَ، اِذْ قَالَ: (رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) (البقرة: 260)، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِي اِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيمَ لَمْ يُرِدْ بِهِ اِحْيَاءَ الْمَوْتَى، اِنَّمَا اَرَادَ بِهِ فِي اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لَهُ، وَذَلِكَ اَنَّ اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى) (البقرة: 260) وَلَمْ يَتَيَقَّنْ اَنَّهُ يُسْتَجَابُ لَهُ فِيهِ، يُرِيدُ: فِي دُعَائِهِ وَسُؤَالِهِ رَبَّهُ عَمَّا سَاَلَ،

6208- إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (3372) في الأنبياء: باب قول الله عز وجل: (ونبئهم عن ضيف إبراهيم)، و (4537) في تفسير سورة البقرة: باب قول الله تعالى: (وإذ قال إبراهيم ربِّ أرني كيف تحيي الموتى)، ومسلم (151) (238) في الإيمان: باب زيادة طمأنينة القلب بتظاهر الأدلة، وابن ماجة (4026) في الفتن: باب الصبر على البلاء، والطبري في "جامع البيان" (5974) و (19400)، والبغوي في "شرح السنة" (63)، وفي "معالم التنزيل" 1/247-248، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (326) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4694) في تفسير سورة يوسف: باب قوله: (فلما جاءه الرسول قال ارجع إلى ربك)، والطبري (5973) و (19399)، والطحاوي (327)، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 507، وابن منده في "الإيمان" (369) من طريق سعيد بن عيسى بن تليد، عن عبد الرحمن بن القاسم، عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث. وأخرجه أحمد 2/326 عن وهب بن جرير بن حازم، عن أبيه، كلاهما عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه مسلم (151)، والطحاوي (328)، وابن منده (370) من طريق جويرية، عن مالك بن أنس. وأخرجه ابن منده (371) من طريق أبي أويس المدني، كلاهما عن الزهري، عن أبي سعيد وأبي عُبيد، عن أبي هريرة.

فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ بِهِ فِي الدُّعَاءِ لِاَنَّا اِذَا دَعَوْنَا رُبَّمَا يُسْتَجَابُ لَنَا، وَرُبَّمَا لَا يُسْتَجَابُ، وَمَحْصُولُ هٰذَا الْكَلَامِ اَنَّهُ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ مُرَادُهَا التَّعْلِيْمُ لِلْمُخَاطَبِ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کرنے کے زیادہ حق دار ہیں جب انہوں نے یہ کہا۔

''اے میرے پروردگار! تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ پروردگار نے دریافت کیا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! لیکن (میں یہ چاہتا ہوں) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے وہ ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ میں جانا چاہتے تھے اور جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں رہے اگر میں اتنا عرصہ رہا ہوتا' تو بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کرنے کے زیادہ حق دار ہیں'' اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں شک تھا بلکہ مراد ان کی دعا کے مستجاب ہونا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا تھا۔

''اے میرے پروردگار! تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔''

انہیں اس بات کا یقین نہیں تھا کہ اس بارے میں ان کی دعا مستجاب ہوگی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ان کا اپنے پروردگار سے دعا کرنا اور وہ مطالبہ کرنا جو انہوں نے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہم اس دعا کے بارے میں شک کرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ جب ہم دعا کرتے ہیں' تو بعض اوقات ہماری دعا مستجاب ہو جاتی ہے اور بعض اوقات مستجاب نہیں ہوتی بہر حال اس کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں لفظی طور پر اطلاع دی گئی ہے' لیکن اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ مخاطب کو اس بارے میں تعلیم دی جائے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا:
(نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ) (یوسف: 3)

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی
''ہم تمہارے سامنے خوب صورت ترین قصہ بیان کرنے لگے ہیں''

6209 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَلَا عَلَيْهِمْ زَمَانًا، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ لَوْ قَصَصْتَ عَلَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينَ) (يوسف: 1) إِلَى قَوْلِهِ: (نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ) (يوسف: 3) فَتَلَاهَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتَنَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا) (الزمر: 23) الْآيَةَ، كُلُّ ذٰلِكَ يُؤْمَرُوْنَ بِالْقُرْآنِ قَالَ خَلَّادٌ: وَزَادَ فِيهِ حِينَ * قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكِّرْنَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ) (الحديد: 16)

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ پر قرآن نازل ہوتا رہا آپ ﷺ طویل عرصے تک لوگوں کے سامنے اس کی تلاوت کرتے رہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ﷺ ہمارے سامنے کوئی واقعہ بیان کریں (تو مہربانی ہوگی) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ"۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''ہم تمہارے سامنے بہترین قصہ بیان کررہے ہیں۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت ایک طویل عرصے تک لوگوں کے سامنے تلاوت کی پھر لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ﷺ ہمیں کوئی بات بتائیں (تو مہربانی ہوگی) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اللہ تعالیٰ نے سب سے بہترین بات کتاب کی شکل میں نازل کی ہے جس میں متشابہات ہیں۔''

تو ان سب کو قرآن کے مطابق حکم دیا جاتا تھا۔

خلاد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: جب لوگوں نے یہ عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ ہمیں کوئی نصیحت کیجئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''کیا اہل ایمان پر ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے قلوب اللہ کے ذکر کے لیے خوف زدہ ہو جائیں۔''

6209- إسناده قوى. خلاد الصفار: هو ابن عيسى، ويقال: ابن مسلم، روى له الترمذى وابن ماجة، ووثقه ابن معين فى رواية الدورى، وقال فى رواية عثمان: ليس به بأس، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال أبو حاتم: حديثه متقارب، وباقى رجاله ثقات رجال مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وعمرو بن محمد القرشي: هو العنقزى، ومصعب بن سعد: هو ابن أبى وقاص رضى الله عنه. وأخرجه الحاكم 2/345، والواحدى فى "أسباب النزول" ص 182 و 248 و 272 من طريقين عن إسحاق ابن راهويه، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وأخرجه ابن جرير الطبرى فى "جامع البيان" (18776) عن محمد بن سعيد العطّار، وأبو يعلى (740) عن الحسين بن عمرو العنقزى، والبزار (3218) عن الحسين بن عمرو، والحسين بن الأسود، وإسماعيل بن حفص، أربعتهم عن عمرو بن محمد، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نعلمه يروى إلّا عن سعد بهذا الإسناد، ولا رواه عن سعد إلّا مصعب، ولا عنه إلّا عمرو بن مرة، ولا عنه إلّا عمرو بن قيس، ولا عنه ألّا خلاد. وذكره الهيثمى فى "المجمع"10/219، وقال: رواه أبو يعلى والبزار بنحوه، وفيه الحسين بن عمرو العنقزى، ووثقه ابن حبان، وضعفه غيره، وبقية رجاله رجال الصحيح. قلت: الحسين بن عمرو قد توبع كما ترى، فلا يعل الحديث به. وأورده السيوطى فى "الدر المنثور "4/496، وزاد نسبته لابن المنذر، وابن أبى حاتم، وأبى الشيخ، وابن مردويه.

ذِكْرُ احْتِجَاجِ آدَمَ، وَمُوسَى، وَعَذْلِهِ إِيَّاهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بحث کرنے کا تذکرہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کا) جنت سے نکالے جانے پر حضرت آدم علیہ السلام کو ملامت کرنا

6210 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَقَالَ: مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ، وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا' تو حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے کہا آپ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیز عطا کی تھی کہ وہ ہر چیز کا علم رکھتے تھے اور تمام لوگوں میں اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: آپ ایک ایسے معاملے کے بارے میں مجھے ملامت کر رہے ہیں جو میری تخلیق سے پہلے ہی میرے مقدر میں طے کر دیا گیا تھا۔"

ذِكْرُ تَعْيِيرِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَلِيمَ اللهِ بِأَنَّهُ آدَرُ

بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ تنقید کرنا کہ انہیں (شرمندگی والی) بیماری لاحق ہے

6211 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ

6210- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز، وقد تقدم برقم (6179) . وهو في "الموطأ" 2/898 في باب النهي عن القول بالقدر . ومن طريق مالك أخرجه مسلم (2652) (14) في القدر: باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام، والآجري في "الشريعة" ص 181. وأخرجه الحميدي (1116) ، والبخاري (6614) في القدر: باب تحاج آدم وموسى عند الله، وابن أبي عاصم في "السنة" (155) ، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 54، والبيهقي في "الأسماء والصفات" من طريقين عن أبي الزناد، به. وأخرجه ابن أبي عاصم (153) و (154) ، والآجري ص 181 و 324، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص233-232 وفي "الاعتقاد" ص 99 من طرق عن الأعرج، به.

وَحْدَهُ، قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ آدَرُ، قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَاشْتَدَّ مُوسَى فِيْ اَثَرِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ثَوْبِىْ حَجَرُ، ثَوْبِىْ حَجَرُ، حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْاَةِ مُوسَى فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَاْسٍ، فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ مَا نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ، فَاَخَذَ ثَوْبَهُ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةً اَوْ سَبْعَةً مِنْ ضَرْبِ مُوسَى الْحَجَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل برہنہ ہو کر غسل کیا کرتے تھے وہ ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھ لیا کرتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کیا کرتے تھے ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ صرف اس لیے غسل نہیں کرتے کیونکہ ان کے اندر کوئی عیب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے' اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے' تو وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے بھاگے وہ یہ کہہ رہے تھے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے' یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرمگاہ کو دیکھ لیا' تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام میں' تو کوئی خرابی نہیں ہے' جب لوگوں نے انہیں دیکھ لیا' تو پتھر بھی رک گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے اور اس پتھر کو مارنا شروع کیا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے چھ یا شاید سات نشان ہیں۔

ذِكْرُ صَبْرِ كَلِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى اَذَى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اِيَّاهُ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کی طرف سے لاحق ہونے والی اذیت پر صبر کرنے کا تذکرہ

6212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِشَيْءٍ قَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَدَلَ فِيْ هٰذَا، فَقَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى، قَدْ كَانَ يُصِيْبُهُ اَشَدُّ مِنْ

6211- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عباس العنبرى فمن رجال مسلم. وهو فى "صحيفة همام " برقم (61) . وأخرجه أحمد 2/315، والبخارى (278) فى الغسل: باب من اغتسل عرياناً وحده، ومسلم (339) فى الحيض: باب جواز الاغتسال عرياناً فى الخلوة، وص 1841 فى الفضائل: باب فضائل موسى عليه السلام، وأبو عوانة 1/281 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/515 والبخارى (3404) فى الأنبياء : باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام، والترمذى (3221) فى التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والطبرى فى "جامع البيان "22/52، والبغوى فى "معالم التنزيل"3/545 من طرق عن أبى هريرة بنحوه، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح.

6212- إسناده قوى. عبد الرحمن بن عمرو البجلى من أهل حران روى عن جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"8/380، وسئل عنه أبو زرعة كما فى "الجرح والتعديل"5/267، فقال: شيخ. ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين.

هٰذَا ثُمَّ يَصْبِرُ

۞۞ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی، تو ایک شخص نے اس کے بارے میں یہ کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سوچا اللہ کی قسم! میں ضرور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی، لیکن پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهِ اَلْقَى مُوْسَى الْاَلْوَاحَ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الواح رکھ دی تھیں

6213 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ، قَالَ اللّٰهُ لِمُوْسَى: اِنَّ قَوْمَكَ صَنَعُوْا كَذَا وَكَذَا، فَلَمَّا يُبَالِ، فَلَمَّا عَايَنَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ بِشْرٍ: جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ وَحْشِيَّةَ

۞۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سنی ہوئی بات براہ راست دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تمہاری قوم نے اس اس طرح کرلیا ہے انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی، لیکن جب انہوں نے بذات خود دیکھ لیا، تو انہوں نے الواح کو پھینک دیا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوبشر نامی راوی کا نام جعفر بن ابووحشیہ ہے۔

6213– حديث صحيح، رجاله رجال الشيخين، وهشيم -هو ابن بشير وإن لم يصرح بالتحديث - قد تابعه أبو عوانة في الرواية التالية. وأخرجه أحمد 1/271، وابن عدي في "الكامل" 7/2596، وأبو "الشيخ" في "الأمثال" (5)، والحاكم 2/321 من طريق سريج بن يونس، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/215، وابن عدي، والطبراني في "الأوسط" (25)، والخطيب في " تاريخه "6/56 من طريق هشيم، به. وانظر ما بعده. وأورده الهيثمي في "المجمع" 1/153 ونسبه لأحمد والبزار والطبراني في "الكبير" و "الأوسط" وقال: رجاله رجال الصحيح، وصححه ابن حبّان. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 3/564، وزاد نسبته لعبد بن حميد وابن مردويه. وله شاهد من حديث أنس عند الطبراني في " الأوسط " (28) " مجمع البحرين " من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، حدثنا أبي، عن ثمامة، عن أنس. قال في "المجمع" 1/153: رجاله ثقات. وآخر من حديث أبي هريرة عند الخطيب في "تاريخه" 8/28.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ هُشَيْمٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ہشیم نامی راوی منفرد ہے

6214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حُبَيْشُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النِّيلِيُّ، بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْمُعَايِنُ كَالْمُخْبَرِ، اَخْبَرَ اللّٰهُ مُوْسَى اَنَّ قَوْمَهُ فُتِنُوا فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ، فَلَمَّا رَآهُمْ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''براہ راست دیکھنا سننے کی طرح نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ اطلاع دی کہ تمہاری قوم کو آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا ہے' لیکن انہوں نے پھر بھی الواح کو نہیں پھینکا' لیکن جب انہوں نے لوگوں کی صورت حال خود دیکھی' تو انہوں نے الواح کو پھینک دیا۔''

ذِكْرُ مَا فَعَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِفِرْعَوْنَ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَنِيَّةِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب فرعون کا آخری وقت قریب آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا

6215 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

6214- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود: سليمان بن داود الطيالسي، فمن رجال مسلم. أبو عوانة هو: الوضاح اليشكري . وأخرجه البزار (200) عن أحمد بن سنان القطان، بهذا الاسناد . وأخرجه ابن عدى فى " الكامل "7/2596، والطبرانى فى "الكبير" (12451) ، والحاكم 2/380، وابن أبى حاتم كما فى "تفسير ابن كثير" 2/258 من طرق عن أبى عوانة، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى.

6215- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 1/240 و 340، والطيالسى (2618) ، والطبرى فى "جامع البيان" (17858) عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى (3108) فى التفسير: باب ومن سورة يونس، عن محمد بن عبد الأعلى الصنعانى، حدثنا خالد بن الحارث، أخبرنا شعبة، به، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه . وأخرجه الطبرى (17862) من طريق حكام، عن شعبة، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، به . وأخرجه الحاكم 2/340 من طريق النضر بن شميل، عن شعبة، عن عدى بن ثابت، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، وقال: أكثر أصحاب شعبة أوقفوه على ابن عباس . قلت: أخرجه الطبرى (17865) من طريق ابن وكيع، عن أبيه، عن شعبة، عن عدى بن ثابت، به، فذكره موقوفاً . وأخرجه الطبرى (17867) ، وابن أبى حاتم كما فى "تفسير ابن كثير "2/446 من طريقين.

جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ اَحَدُهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَدُسُّ فِي فَمِ فِرْعَوْنَ الطِّينَ مَخَافَةَ اَنْ يَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہ پڑھ لے۔''

ذِكْرُ سُؤَالِ الْكَلِيْمِ رَبَّهُ عَنْ اَدْنَى اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَرْفَعِهِمْ مَنْزِلَةً

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے پروردگار سے سب سے کم تر درجے کے جنتی اور سب سے بلند مرتبے کے جنتی کے بارے میں سوال کرنا

6216 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ، شَيْخَانِ صَالِحَانِ، سَمِعَا الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهُ: اَيُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنَى مَنْزِلَةً؟ قَالَ: رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَمَا يَدْخُلُ - يَعْنِي اَهْلَ الْجَنَّةِ - الْجَنَّةَ فَيُقَالُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوا اَخَذَاتِهِمْ؟ فَيَقُوْلُ لَهُ: اَتَرْضَى اَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِنَ الْجَنَّةِ مِثْلُ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ اَيْ رَبِّ، فَيُقَالُ: لَكَ هٰذَا وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ، رَضِيْتُ، فَيُقَالُ لَهُ: اِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهِ،

6216- إسناده صحيح، حامد بن يحيى البلخي ثقة روى له أبو داود، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الملك ابن أبجر -وهو ابن سعيد بن حيان بن أبجر - فمن رجال مسلم. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميديُّ (761) ، ومسلم (189) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، والترمذي (3198) في التفسير : باب ومن سورة السجدة، والطبري في "جامع البيان" 21/104، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 71-70، وابن منده في " الإيمان " (845) . وأبو الشيخ في "العظمة" (611) ، وأبو نعيم في "الحلية" 5/86 و 7/310، وفي "صفة الجنة" (123) والطبراني في "الكبير" 20/ (989) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 317 - 318 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وروى بعضهم هذا الحديث عن الشعبي، عن المغيرة، ولم يرفعه، والمرفوع أصح . قلت: أخرج الرواية الموقوفة مسلم (189) (313) ، والطبري 21/104، وابن منده (846) عن أبي كريب، عن عبيد الله الأشجعي، عن عبد الملك ابن أبجر، عن الشعبي، عن المغيرة قوله . وأخرجه ابن أبي شيبة 13/120-121 ونعيم بن حماد في "زيادات الزهد" (227) لابن المبارك، وأبو نعيم في "صفة الجنة" (123) عن مجالد بن سعيد، عن الشعبي، عن المغيرة موقوفاً أيضاً. وسيرد الحديث برقم (7426) .

فَيَقُولُ: اَىْ رَبِّ، رَضِيتُ، فَيُقَالُ لَهُ: لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ، وَسَالَ رَبَّهُ: اَىُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَرْفَعُ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: سَاُحَدِّثُكَ عَنْهُمْ، غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِى، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَمِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى: (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِىَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ) (السجدة: 17) اَلْاٰيَةَ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اہل جنت کا کون سا فرد جنت میں سب سے کم تر درجے میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا: وہ ایک ایسا شخص ہوگا' جو اہل جنت کے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد آئے گا اور اس سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ وہ عرض کرے گا میں کیسے جنت میں داخل ہوں گا جب کہ لوگ اپنی جگہوں پر پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے اپنے حصے کی جگہ حاصل کر لی ہے' تو پروردگار اس سے دریافت کرے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہیں جنت میں اتنی جگہ دیدی جائے جتنی کسی دنیاوی بادشاہ کے پاس ہوتی تھی وہ کہے گا جی ہاں اے میرے پروردگار (میں راضی ہوں)' تو یہ کہا جائے گا تمہیں یہ بھی ملتی ہے اور اس کی مانند مزید اور اس کی مانند مزید اس کی مانند مزید (یعنی مزید تین گنا اور ملتی ہے)' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار میں راضی ہوں' تو اس سے کہا جائے گا تمہیں اس کی دس گنا مزید ملتی ہے وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار میں راضی ہو گیا۔

تو اس سے کہا جائے گا تمہیں اس کے ہمراہ وہ چیز بھی ملتی ہے' جس کی تمہارے نفس کو خواہش تھی یا جو تمہاری آنکھوں کو لذت فراہم کرے گی۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا اہل جنت میں سب سے بلند مرتبہ کس شخص کا ہوگا۔ پروردگار نے فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں میں نے اپنے دست قدرت کے ذریعے ان کی عزت افزائی کی ہے اس پر مہر لگا دی ہے (انہیں ایسی نعمتیں ملیں گی) جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں کسی کان نے ان کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں ان کا خیال تک نہیں آیا ہوگا۔

اس کا مصداق اللہ کی کتاب میں (ان الفاظ میں) موجود ہے۔

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے۔''

ذِكْرُ سُؤَالِ كَلِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَبَّهُ عَنْ خِصَالٍ سَبْعٍ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے پروردگار سے سات خصلتوں کے بارے میں سوال کرنے کا تذکرہ

6217 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلَ مُوْسَى رَبَّهُ عَنْ سِتِّ خِصَالٍ، كَانَ يَظُنُّ أَنَّهَا لَهُ خَالِصَةً، وَالسَّابِعَةُ لَمْ يَكُنْ مُوْسَى يُحِبُّهَا، قَالَ: يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَتْقَى؟ قَالَ: الَّذِي يَذْكُرُ وَلَا يَنْسَى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَهْدَى؟ قَالَ: الَّذِي يَتْبَعُ * الْهُدَى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ؟ قَالَ: الَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعْلَمُ؟ قَالَ: عَالِمٌ لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ، يَجْمَعُ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى عِلْمِهِ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعَزُّ؟ قَالَ: الَّذِي إِذَا قَدَرَ غَفَرَ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَغْنَى؟ قَالَ: الَّذِي يَرْضَى بِمَا يُؤْتَى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَفْقَرُ؟ قَالَ: صَاحِبٌ مَنْقُوصٌ *، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ ظَهْرٍ، إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَتُقَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ قَوْلُهُ: صَاحِبٌ مَنْقُوصٌ. يُرِيْدُ بِهِ: مَنْقُوصٌ حَالَتُهُ، يَسْتَقِلُّ مَا أُوتِيَ، وَيَطْلُبُ الْفَضْلَ

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے چھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ صرف ان کے ساتھ مخصوص ہیں' جب کہ ساتویں چیز کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پسند نہیں کرتے تھے۔

انہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار تیرے بندوں میں کون شخص سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو ذکر کرتا ہے اور بھولتا نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون شخص سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگوں کیلئے وہی فیصلہ دے جو وہ اپنی ذات کے لیے دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ عالم جو علم سے سیر نہیں ہوتا اور لوگوں کے علم کو اپنے علم کے ساتھ جمع کر لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب وہ قدرت رکھتا ہو' تو معاف کر دے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ خوشحال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس چیز پر راضی ہو جو اسے دی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون سب سے

6217– إسناده حسن. رجاله ثقات رجال مسلم غير أبي السمح واسمه درّاج بن سمعان، وهو صدوق. عمرو بن الحارث هو: أبو أيّوب المصري، وابن حجيرة: اسمه عبد الرحمن، وأورده الحافظ ابن كثير في " البداية والنهاية "1/272 من رواية المصنف. وذكره الحافظ السيوطيُّ في "الجامع الكبير "2/539 ونسبه للروياني وأبي بكر ابن المقرىء في " فوائده " وابن لال وابن عساكر. وفي الباب عن ابن عباس عند الطبري في " التاريخ "1/371 حدثنا ابنُ حميد، حدثنا يعقوب (ابن عبد الله بن سعد) القمي، عن هارون بن عنترة (هو ابن عبد الرحمن) عن أبيه، عن ابن عباس قال: سأل موسى عليه السلام ربه عزّ وجلّ ... فذكره موقوفاً بنحو حديث الباب. وقوله: "ليس الغنى عن ظهر ... " تقدم عند المصنف من حديث أبي هريرة برقم (679)، ومن حديث زيد بن ثابت برقم (680)، ومن حديث أبي ذر برقم (685).

زیادہ غریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص جس کو کم چیزیں دی گئی ہوں ''۔
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشحالی ساز و سامان سے نہیں ہوتی بلکہ خوشحالی دل کا غنی ہونا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو اس کے من میں خوشحالی ڈال دیتا ہے اور اس کے دل میں پرہیزگاری ڈال دیتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں برائی کا ارادہ کرلے تو اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ صاحب منقوص سے مراد یہ ہے جس کی حالت میں نقص ہوا سے جو دیا گیا وہ اسے تھوڑا سمجھتا ہو اور مزید کا طلب گار ہو۔

ذِكْرُ سُؤَالِ كَلِيمِ اللَّهِ رَبَّهُ اَنْ يُّعْلِمَهُ شَيْئًا يَذْكُرُهُ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے پروردگار سے یہ دعا کرنے کا تذکرہ کہ وہ انہیں ایسی چیز (یعنی کلمات) کا علم عطا کرے جن کے ذریعے وہ اس کا ذکر کریں

6218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ مُوْسٰى: يَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهِ، وَاَدْعُوْكَ بِهِ، قَالَ: قُلْ يَا مُوْسٰى: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا، قَالَ: قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِیْ بِهِ، قَالَ: يَا مُوْسٰى لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ فِیْ كِفَّةٍ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِیْ كِفَّةٍ، مَالَتْ بِهِمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار تو مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں تعلیم دے جس کے ذریعے

6218- إسناده ضعيف، دراج أبو السمح في روايته عن أبي الهيثم ضعف . وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة " (834) و (1141) ، والطبراني في "الدعاء " (1480) ، والحاكم 1/528، وعنه البيهقي في "الأسماء والصفات " ص103-102 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! وكذا صححه الحافظ ابن حجر في "الفتح".!11/208 وأخرجه الطبراني (1481) ، وأبو يعلى (1393) من طريقين عن ابن لهيعة، عن دراج، به . وذكره الهيثمي في " المجمع "10/82، وقال: رواه أبو يعلى ورجاله وثقوا، وفيهم ضعف. قلت وفي الباب عن جابر رفعه: "أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَفْضَلُ الدعاء الحمد لله. وقد تقدم برقم (846) . وأخرج مالك في الموطا215-1/214 عن زياد بن أبي زياد، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال: "أفضل الدعاء دعاء يوم عرفة، وأفضل ما قلت أنا والنبيون من قبلي: لا إله إلَّا اللَّه." وهذا مرسل صحيح. وأخرجه الترمذي (3585) من رواية حماد بن أبي حميد، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جدِّه . وحماد بن أبي حميد قال عنه الترمذي بإثر الحديث: ليس بالقوي عند أهل الحديث.

میں تیرا ذکر کروں جس کے ہمراہ میں تجھ سے دعا کروں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ تم یہ پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار تیرے سارے بندے یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ پڑھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو میرے ساتھ خاص ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ اگر سات آسمانوں کے رہنے والے اور سات زمینوں کے رہنے والے لوگ ایک پلڑے میں ہوں اور لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے پلڑے میں ہو تو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ والا پلڑا جھک جائے گا۔"

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَةَ مُوْسَى كَلِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَرَمْيِهِ الْجِمَارَ فِيْ حَجَّتِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حج کرنے کے دوران ان کے تلبیہ پڑھنے

اور ان کے جمرات کو کنکریاں مارنے کی صفت بیان کرنے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کا درود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) پر نازل ہو

6219 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ رُفَيْعٍ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى وَادِي الْاَزْرَقِ، فَقَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى مُنْهَبِطًا وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلٰى رَبِّهٖ بِالتَّلْبِيَةِ، وَمَرَّ عَلٰى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: مَا هٰذِهٖ؟، قِيْلَ: ثَنِيَّةُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، خِطَامُهَا مِنْ لِيْفٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق پہنچے تو آپ نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو بلندی سے نیچے کی طرف اتر رہے ہیں اور وہ تلبیہ کے ذریعے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گھاٹی سے ہوا تو آپ نے دریافت کیا یہ کون سی گھاٹی ہے تو بتایا گیا یہ فلاں فلاں گھاٹی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جمرہ کو کنکریاں مار رہے ہیں۔ اس اونٹنی کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہوئی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے۔

6219- إسناده صحيح على شرط مسلم. عفان: هو ابن مسلم الباهلي. وقد تقدم تخريجه برقم (3801). وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 2/223 و 3/96 عن محمد بن أحمد بن الحسن، قال: حدثنا بشر بن موسى، قال: حدثنا الحسن بن موسى الأشيب وعفان بن مسلم، قالا: حدثنا حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (12756) من طريق حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، به.

ذِكْرُ وَصْفِ حَالَ مُوْسَى حِينَ لَقِيَ الْخَضِرَ بَعْدَ فَقْدِ الْحُوتِ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صورت حال کی صفت کا تذکرہ جب مچھلی کے گم جانے کے بعد ان کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی

6220 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، مِنْ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ بِصَاحِبِ الْخَضِرِ، اِنَّمَا هُوَ مُوْسَى اٰخَرُ، قَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَامَ مُوْسَى فِي بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ خَطِيبًا، فَقِيلَ لَهُ: اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: اَنَا، قَالَ: فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: عَبْدٌ لِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: اَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ، قَالَ: تَاْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُ مَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ، فَهُوَ ثَمَّ، قَالَ: فَاَخَذَ الْحُوتَ فَجَعَلَهُ فِي الْمِكْتَلِ، فَدَفَعَهُ اِلٰى فَتَاهُ، فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَرَقَدَ مُوْسَى فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ، فَخَرَجَ فَوَقَعَ فِي الْبَحْرِ، فَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ جِرْيَةَ الْمَاءِ، فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ، فَكَانَ الْبَحْرُ لِلْحُوتِ سَرَبًا، وَلِمُوْسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ وَجَدَ مُوْسَى النَّصَبَ، فَقَالَ: (آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا) (الكهف: 62).

قَالَ: وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: (اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ) (الكهف: 63).

قَالَ: (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا) (الكهف: 64)، فَجَعَلَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: اَنَا مُوْسٰى، قَالَ: مُوْسَى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: يَا مُوْسٰى، اِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهُ، وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ لَا اَعْلَمُهُ.

قَالَ: اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَتَّبِعَكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عَلِمْتَ رُشْدًا، (قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِي لَكَ اَمْرًا قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) (الكهف: 68).

6220– إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبّار بن العلاء من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم الحديثُ عند المصنف بأخصر مما هنا، وَمِن غير هذا الطريق برقم (102)، فانظر تخريجه والتعليق عليه هناك.

قَالَ: فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ، فَمَرَّتْ بِهِ سَفِينَةٌ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ.

قَالَ: فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى اِلَّا وَهُوَ يُنْزِلُ لَوْحًا مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِينَةِ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُوكَ بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا (لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا) (الكهف: 71) قَالَ: فَكَانَتِ الْاُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا.

قَالَ: وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ بِمِنْقَارِهِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوسَى: مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعَلَّمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ.

قَالَ: وَمَرُّوا عَلَى غِلْمَانٍ يَّلْعَبُوْنَ، فَقَالَ الْخَضِرُ لِغُلَامٍ مِنْهُمْ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَاقْتَلَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى: (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) (الكهف: 74)، قَالَ: فَاَتَيَا (اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ) (الكهف: 77)، فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَاَقَامَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: اسْتَطْعَمْنَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّطْعِمُوْنَا، وَاسْتَضَفْنَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُونَا، عَمَدْتَّ اِلَى حَائِطِهِمْ فَاَقَمْتَهُ (لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا) (الكهف: 77)، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا اَنْ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمْ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّقْرَاُ: وَاَمَّا الْغُلَامُ كَانَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ، وَيَقْرَاُ: وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا

حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نوف بکالی یہ کہتا ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ والے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں ہے جن کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی (حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام) دوسرے موسیٰ تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے غلط کیا ہے۔ حضرت ابی بن کعب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں کھڑے خطبہ دے رہے تھے ان سے دریافت کیا گیا کون شخص سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: میں' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ انہوں نے اس بات کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر میرا ایک بندہ ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار میں اس سے کیسے مل سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ایک مچھلی لے کر اسے ایک برتن میں رکھو جس جگہ تم مچھلی کو گم کردو گے وہ بندہ وہاں ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لی اور اسے ایک برتن میں رکھ دیا۔ وہ برتن انہوں نے اپنے ساتھی کے

سپرد کر دیا یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ یہ دونوں چٹان کے پاس آئے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے مچھلی نے برتن میں حرکت کی اس سے باہر نکلی اور دریا میں چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے پانی کے بہاؤ کو روک دیا اور وہ طاق کی مانند ہو گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی نوجوان حیران ہوئے۔ یہ دونوں حضرات پھر آگے روانہ ہو گئے۔ اگلے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تھکاوٹ محسوس ہوئی' تو انہوں نے کہا: ہمارا کھانا لے کر آؤ۔ ہمیں اس سفر میں تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انہیں تھکاوٹ اس وقت تک محسوس نہیں ہوئی تھی' جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں گزر گئے تھے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا ان کے ساتھی نے ان سے کہا: کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا: ہم چٹان کی پناہ میں گئے تھے' تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا اور مجھے شیطان نے یہ بات بھلا دی کہ میں اس کا ذکر کرتا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہم وہی جگہ تو چاہتے تھے پھر یہ دونوں حضرات الٹے قدموں واپس آئے یہ اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس آئے' یہاں تک کہ اس چٹان تک آ گئے۔

وہاں ایک شخص اپنے اوپر چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا' تو اس شخص نے کہا: اس جگہ پر سلام کہاں سے آ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ اس نے دریافت کیا بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا۔ جی ہاں اس نے کہا: اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم ملا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے آپ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم ملا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس چیز کی تعلیم دیں جو آپ کو ہدایت کا علم عطا کیا گیا ہے' تو اس شخص نے کہا: آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے' اور آپ اس چیز پر کیسے صبر کر سکتے ہیں' جس کے بارے میں آپ کو معلوم ہی نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر اللہ نے چاہا' تو آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے' میں کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اگر آپ میری پیروی کرنا چاہتے ہیں' تو پھر آپ نے مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں اس وقت تک دریافت نہیں کرنا' جب تک میں خود اس بارے میں آپ کے سامنے ذکر نہیں کر دیتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر یہ دونوں حضرات دریا کے کنارے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے ایک کشتی گزری ان لوگوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کسی معاوضے کے بغیر انہیں کشتی میں سوار کر لیا کچھ ہی دیر بعد حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کی ایک تختی توڑ دی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے کسی معاوضے کے بغیر آپ کو سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی کی تختی توڑ دی ہے' تاکہ کشتی والے ڈوب جائیں آپ نے غلط کام کیا ہے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لیں گے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں جو بات بھول گیا تھا۔ آپ اس بارے میں مجھ سے مواخذہ نہ کریں اور میرے معاملے کو تنگی کا شکار نہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے پہلی (خلاف ورزی تھی) جو بھولنے کی وجہ سے تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اسی دوران ایک چڑیا آئی اور اس کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈالی' تو

حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میرا علم اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں وہ حیثیت بھی نہیں رکھتے جو اس چڑیا نے اپنی چونچ کے ذریعے سمندر کے پانی میں کمی کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان حضرات کا گزر کچھ لڑکوں کے پاس سے ہوا جو کھیل رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام نے ان میں سے ایک غلام کو اپنے ہاتھ کے ذریعے قتل کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے ایک پاکیزہ جان کو کسی جان کے بغیر قتل کر دیا ہے۔ آپ نے قابل انکار حرکت کی ہے' تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر اس کے بعد میں نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ میرے ساتھ نہ رہیں گے۔ آپ کو میری طرف سے عذر پہنچ گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ دونوں حضرات ایک بستی میں آئے اور وہاں کے رہنے والوں سے کھانے کے لئے مانگا' تو انہوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا۔ ان دونوں حضرات نے اس بستی میں ایک دیوار پائی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ذریعے سہارا دے کر اسے سیدھا کر دیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا ہم نے ان لوگوں سے کھانا کھانے کے لئے مانگا۔ انہوں نے ہمیں کھلانے سے انکار کر دیا۔ ہم نے انہیں مہمان نوازی کے لئے کہا' تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا جب کہ آپ نے ان لوگوں کی دیوار ٹھیک کر دی ہے اگر آپ چاہیں ان سے اس کا معاوضہ لے سکتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان فرق ہے۔ میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت کے بارے میں بتاتا ہوں جن پر آپ صبر سے کام نہیں لے سکے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری خواہش تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر سے کام لیتے تا کہ ان حضرات کے واقعہ کے بارے میں مزید چیزیں ہمارے سامنے آجاتیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یوں تلاوت کیا کرتے تھے۔

''جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے وہ کافر تھا اور اس کے ماں باپ مومن تھے۔''

اور وہ یوں تلاوت کیا کرتے تھے۔

''اور ان سے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ٹھیک کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُلَامَ الَّذِىْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ لَمْ يَكُنْ بِمُسْلِمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا وہ مسلمان نہیں تھا

6221 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِىُّ اَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيٍّ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِىْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ فطری طور پر کافر پیدا ہوا تھا۔''

18
18

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ سُمِّیَ الْخَضِرُ خَضِرًا

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے حضرت خضر علیہ السلام کا نام ''خضر'' رکھا گیا

6222 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ خَضِرًا لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ، فَاِذَا هِیَ تَهْتَزُّ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''حضرت خضر رضی اللہ عنہ کا نام خضر اس لئے ہے اگر وہ کسی سفید بنجر زمین پر بیٹھ جائیں' تو ان کے نیچے سبزہ لہلہانے لگتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهٖ عَلٰى مُنْتَحِلِیْ سُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُرِمَ التَّوْفِيقَ لِاِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے علم حدیث کے ماہرین پر اعتراض کیا جاتا ہے اور وہ شخص ایسا کرتا ہے' جو اس حدیث کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رہا

6223 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَلَطَمَهٗ مُوْسٰى فَفَقَاَ عَيْنَهٗ، قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰى

6221- إسناده صحيح على شرط الشيخين. رقبة هو ابن مصقلة، ويقال: مسقلة العبدى. وأبو إسحاق: هو السبيعى، واسمه عمرو بن عبد الله. وأخرجه أحمد وابنه عبد الله فى "زوائد المسند "5/121، ومسلم (2380) (172) فى الفضائل: باب من فضائل الخضر، و (2661) فى القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، وأبو داود (4705) فى السنّة: باب فى القدر، والبغوى فى "معالم التنزيل "3/174 من طرق عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد.

6222- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبّاس بن عبد العظيم، فمن رجال مسلم. وهو فى "صحيفة همام" برقم (114) . وأخرجه أحمد 2/312 و 318، والترمذى (3151) فى التفسير: باب ومن سورة الكهف، والبغوى فى "معالم التنزيل "3/172 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حسن صحيح . وأخرجه البخارى (3402) عن محمد بن سعيد الأصبهانى، عن ابن المبارك، عن معمر، به.

رَبِّهِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، قَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ: اِنْ شِئْتَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَكَ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْاٰنَ يَا رَبِّ، قَالَ: فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةَ حَجَرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ ثَمَّتَ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ قَبْرِهِ اِلٰى جَانِبِ الطُّوْرِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلِّمًا لِخَلْقِهِ فَاَنْزَلَهُ مَوْضِعَ الْاِبَانَةِ عَنْ مُرَادِهِ، فَبَلَّغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِسَالَتَهُ، وَبَيَّنَ عَنْ آيَاتِهِ بِاَلْفَاظٍ مُجْمَلَةٍ وَّمُفَسَّرَةٍ عَقَلَهَا عَنْهُ اَصْحَابُهُ اَوْ بَعْضُهُمْ، وَهٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ يُدْرِكُ مَعْنَاهُ مَنْ لَمْ يَحْرُمِ التَّوْفِيْقَ لِاِصَابَةِ الْحَقِّ.

وَذَاكَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَرْسَلَ مَلَكَ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى رِسَالَةَ ابْتِلَاءٍ وَّاخْتِبَارٍ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ، اَمْرَ اخْتِبَارٍ وَّابْتِلَاءٍ لَا اَمْرًا يُرِيْدُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِمْضَاءَهُ كَمَا اَمَرَ خَلِيْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ بِذَبْحِ ابْنِهِ اَمْرَ اخْتِبَارٍ وَّابْتِلَاءٍ، دُوْنَ الْاَمْرِ الَّذِيْ اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِمْضَاءَهُ، فَلَمَّا عَزَمَ عَلٰى ذَبْحِ ابْنِهِ وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ فَدَاهُ بِالذِّبْحِ الْعَظِيْمِ، وَقَدْ بَعَثَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَلَائِكَةَ اِلٰى رُسُلِهِ فِيْ صُوَرٍ لَا يَعْرِفُوْنَهَا كَدُخُوْلِ الْمَلَائِكَةِ عَلٰى رَسُوْلِهِ اِبْرَاهِيْمَ، وَلَمْ يَعْرِفْهُمْ حَتّٰى اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً، وَكَمَجِيْءِ جِبْرِيْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُؤَالِهِ اِيَّاهُ عَنِ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى وَلّٰى، فَكَانَ مَجِيْءُ مَلَكِ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلٰى غَيْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِيْ كَانَ يَعْرِفُهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهَا، وَكَانَ مُوْسٰى غَيُوْرًا فَرَاٰى فِيْ دَارِهِ رَجُلًا لَمْ يَعْرِفْهُ، فَشَالَ يَدَهُ فَلَطَمَهُ فَاَتَتْ لَطْمَتُهُ عَلٰى فَقْءِ عَيْنِهِ الَّتِيْ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَتَصَوَّرُ بِهَا لَا الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خَلَقَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا، وَلَمَّا كَانَ الْمُصَرَّحُ عَنْ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَيْثُ قَالَ: اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَذَكَرَ الْخَبَرَ.

وَقَالَ فِيْ آخِرِهِ: هٰذَا وَقْتُكَ وَوَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ: كَانَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ اَنَّ بَعْضَ شَرَائِعِنَا قَدْ تَتَّفِقُ بِبَعْضِ شَرَائِعِ مَنْ قَبْلَنَا مِنَ الْاُمَمِ، وَلَمَّا كَانَ مِنْ شَرِيْعَتِنَا اَنَّ مَنْ فَقَاَ عَيْنَ الدَّاخِلِ دَارَهُ بِغَيْرِ اِذْنِهِ اَوِ النَّاظِرِ اِلٰى بَيْتِهِ بِغَيْرِ اَمْرِهِ جُنَاحٌ عَلٰى فَاعِلِهِ، وَلَا حَرَجَ عَلٰى مُرْتَكِبِهِ، لِلْاَخْبَارِ الْجَمَّةِ الْوَارِدَةِ فِيْهِ الَّتِيْ اَمْلَيْنَاهَا

6223- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن طاووس: اسمه عبد الله، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (20530). قلت: المشهور عن عبد الرزاق وقفه على أبي هريرة، فقد أخرجه من طريقه أحمد 2/269، والبخاري (1339) في الجنائز: باب من أحب الدفن في الأرض المقدسة، و (3407) في الأنبياء: باب وفاة موسى، ومسلم (2372) (157) في الفضائل: باب من فضائل موسى - صلى الله عليه وسلم -، والنسائي 4/118-119 في الجنائز: باب نوع آخر في التعزية، وابن أبي عاصم في "السنّة" (599)، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 492 عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة موقوفاً. وأخرج أحمد 2/533، والطبري في "التاريخ" 1/434 من طرق عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عمار، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم -: " كان ملك الموت يأتي الناس عياناً، قال: فأتى موسى، فلطمه ففقأ عينيه ... ."

فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا: كَانَ جَائِزًا اتِّفَاقُ هٰذِهِ الشَّرِيعَةِ بِشَرِيعَةِ مُوْسٰى، بِإِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَمَّنْ فَقَأَ عَيْنَ الدَّاخِلِ دَارَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، فَكَانَ اسْتِعْمَالُ مُوْسٰى هٰذَا الْفِعْلِ مُبَاحًا لَهُ وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ فِيْ فِعْلِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى رَبِّهِ، وَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ مُوْسٰى فِيْهِ، أَمَرَهُ ثَانِيًا بِأَمْرٍ اٰخَرَ أَمْرَ اخْتِبَارٍ وَّابْتِلَاءٍ.

كَمَا ذَكَرْنَا قَبْلُ، إِذْ قَالَ اللّٰهُ لَهُ: قُلْ لَهُ: إِنْ شِئْتَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَكَ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، فَلَمَّا عَلِمَ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ أَنَّهُ مَلَكُ الْمَوْتِ وَأَنَّهُ جَاءَهُ بِالرِّسَالَةِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، طَابَتْ نَفْسُهُ بِالْمَوْتِ، وَلَمْ يَسْتَمْهِلْ، وَقَالَ: فَالْاٰنَ.

فَلَوْ كَانَتِ الْمَرَّةُ الْأُوْلٰى عَرَفَهُ مُوْسٰى أَنَّهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، لَاسْتَعْمَلَ مَا اسْتَعْمَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُخْرٰى عِنْدَ تَيَقُّنِهِ وَعِلْمِهِ بِهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ أَصْحَابَ الْحَدِيْثِ حَمَّالَةُ الْحَطَبِ، وَرُعَاةُ اللَّيْلِ يَجْمَعُوْنَ مَا لَا يَنْتَفِعُوْنَ بِهِ، وَيَرْوُوْنَ مَا لَا يُؤْجَرُوْنَ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُوْنَ بِمَا يُبْطِلُهُ الْإِسْلَامُ جَهْلًا مِنْهُ لِمَعَانِي الْأَخْبَارِ، وَتَرْكَ التَّفَقُّهِ فِي الْاٰثَارِ مُعْتَمِدًا مِنْهُ عَلٰى رَأْيِهِ الْمَنْكُوْسِ وَقِيَاسِهِ الْمَعْكُوْسِ

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا تا کہ وہ جوان کی روح قبض کرلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے تھپڑ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا اور عرض کی' تو نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے' جو مرنا نہیں چاہتا پروردگار نے فرمایا: تم اس کے پاس واپس جاؤ اس سے کہو اگر تم چاہو' تو کسی بیل کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھو تمہارے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک بال کے عوض تمہیں ایک سال کی زندگی مل جائے گی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرشتے سے دریافت کیا پھر کیا ہوگا۔ اس نے کہا: پھر موت آجائے گی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار پھر ابھی (میں فوت ہو جاتا ہوں)''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ وہ انہیں مرض مقدس کے اتنا قریب کر دے جتنی دور پتھر جا کر گرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر میں وہاں ہوتا تو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھاتا' جو کوہ طور کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے نیچے تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بے شک اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مخلوق کا معلم بنا کے بھیجا ہے اور انہیں (اپنے احکام کی) مراد کو واضح کرنے کا مقام عطا کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے رسالت کی تبلیغ کی اور اس کی آیات کے مجمل الفاظ کو بیان کیا اور اس کی تفسیر کی' جسے آپ سے آپ کے اصحاب نے سیکھا' یا ان میں سے بعض افراد نے سیکھا یہ روایت بھی ان روایات میں شامل ہے' جس کا مفہوم وہ شخص جان سکتا ہے' جو حق تک پہنچنے کی توفیق سے محروم نہ ہو اور وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ نے ملک

الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام علیہ السلام کی طرف اس لئے بھیجا تا کہ آزمائش کو ظاہر کرے اور خبر کو ظاہر کرے اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ ان سے یہ کہے کہ وہ اپنے پروردگار کے بلاوے پر لبیک کہیں' تو یہ ایک ایسا حکم تھا جو خبر جاننے کے لئے اور آزمائش کے لئے تھا۔ یہ کوئی ایسا حکم نہیں تھا جسے جاری کرنا اللہ تعالیٰ کی مراد ہوتی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دیں' تو یہ خبر معلوم کرنے کے لئے اور آزمائش کے طور پر تھا یہ کوئی ایسا حکم نہیں تھا جسے اللہ تعالیٰ برقرار رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا' تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کا فدیہ عظیم صورت میں دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے (مختلف موقعوں پر) فرشتوں کو اپنے رسولوں کی طرف ایسی شکل وصورت میں بھیجا کہ وہ رسول انہیں پہچان نہیں سکے جس طرح کچھ فرشتے اللہ کے رسول حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں پہچان نہیں سکے' یہاں تک کہ انہیں ان کی طرف سے خوف محسوس ہوا۔ اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان اور اسلام کے بارے میں سوالات کئے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس وقت انہیں پہچانے جب وہ واپس چلے گئے تھے' تو جب ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو وہ اس سے مختلف صورت میں تھا جس صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سے واقف تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مزاج کے تیز تھے۔ انہیں اپنے گھر میں ایک ایسا شخص نظر آیا جس سے وہ واقف نہیں تھے' تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسے طمانچہ رسید کر دیا۔ طمانچے کے نتیجے میں ملک الموت کی وہ آنکھ پھوٹ گئی جو اس کی اس شکل کے مطابق تھی جس شکل کو اختیار کر کے وہ آیا تھا۔ اس سے مراد اس کی وہ شکل نہیں ہے' جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں ہمارے نبی کی طرف سے اس بات کی صراحت آئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کی''۔ اس کے بعد پوری روایت ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ آپ کا اور آپ سے پہلے کے انبیاء کا وقت ہے'' تو اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ بعض شرعی احکام میں ہماری شریعت کا وہی حکم ہے' جو پہلی اُمتوں کی شریعت کا تھا۔

تو جب ہماری شریعت کا یہ حکم ہے کہ جو شخص اجازت لئے بغیر اپنے گھر میں داخل ہونے والے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے' تو ایسا کرنے والے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس بارے میں بہت سی روایات منقول ہے' جنہیں ہم اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر املا کروا چکے ہیں' تو یہ بات بھی جائز ہوگی کہ اس بارے میں اس شریعت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا حکم متفق ہو کہ جو شخص اپنے گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونے والے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے اسے گناہ نہیں ہوگا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فعل کیا۔ یہ ان کے لئے مباح تھا اور ایسا کرنے پر ان پر کوئی حرج لاحق نہیں ہوا۔ جب ملک الموت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس گیا اور اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے پیش آنے والی صورت حال کے بارے میں بتایا' تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ یہ حکم دیا کہ وہ دوسری مرتبہ اطلاع حاصل کرنے کے لئے اور آزمائش کے لئے جائے جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تم اس سے کہو اگر تم چاہو' تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھو' تو تمہارے ہاتھ کے نیچے جتنے بھی بال آئیں گے ہر ایک بال

کے عوض میں تمہیں ایک سال کی زندگی مل جائے گی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بات کا پتہ چلا کہ یہ ملک الموت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ذہنی طور پر مرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ انہوں نے مزید مہلت نہیں مانگی۔ انہوں نے کہا: پھر ابھی ٹھیک ہے۔

اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پہلی مرتبہ اسے پہچان لیتے کہ یہ موت کا فرشتہ ہے' تو وہ وہی طرز عمل اختیار کرتے جو دوسری مرتبہ اختیار کیا تھا' جب انہیں اس بارے میں یقین تھا۔ اس بارے میں علم بھی حاصل ہو چکا تھا۔

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو یہ کہتا ہے محدثین صرف لکڑیوں کا گٹھا اٹھاتے ہیں۔ وہ رات کے وقت بکریاں چراتے ہیں وہ ایسی چیز جمع کرتے ہیں جس کے ذریعے انہیں فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور ایسی چیز روایت کرتے ہیں' جس پر انہیں اجر نہیں دیا جائے گا اور وہ ایسے نظریات رکھتے ہیں' جو اسلام' جنہیں باطل قرار دیتا ہے یہ وہ شخص ہے' جو احادیث کے معانی سے ناواقفیت کی وجہ سے اور روایات میں غور و فکر ترک کرنے کی وجہ سے (یہ نظریات رکھتا ہے) اور یہ شخص اپنی کمزور رائے اور الٹے قیاس کی بنیاد پر یہ رائے رکھتا ہے۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ تُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ التَّاْوِيلَ الَّذِىْ تَاَوَّلْنَاهُ لِهٰذَا الْخَبَرِ مَدْخُولٌ

ان الفاظ کا تذکرہ جنہوں نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس روایت کی جو تاویل ہم نے بیان کی ہے' وہ تاویل درست نہیں ہے

6224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقَالَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ، فَلَطَمَ مُوْسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَ عَيْنَهُ، فَرَجَعَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ اَرْسَلْتَنِىْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِىْ، فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ اِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: الْحَيَاةَ تُرِيْدُ، فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَاِنَّكَ تَعِيشُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَّارَتْ يَدُكَ سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيبٍ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ، اَدْنِنِىْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنِّىْ عِنْدَهُ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ اَجِبْ رَبَّكَ قَدْ تُوهِمُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ فِى الْعِلْمِ اَنَّ التَّاْوِيلَ الَّذِىْ

6224- حديث صحيح. ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل قد توبع، ومن فوقه على شرطهما . وهو في "صحيفة همام" (60) ، وفي " مصنف عبد الرزاق " (20531) . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/315، والبخاري باثر الحديث (3407) في الأنبياء : باب وفاة موسى، ومسلم (2372) (158) في الفضائل: باب من فضائل موسى - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 493، والبغوي (1451) .

قُلْنَاهُ لِلْخَبَرِ مَدْخُولٌ، وَذٰلِكَ فِي قَوْلِ مَلَكِ الْمَوْتِ لِمُوسٰى اَجِبْ رَبَّكَ بَيَانٌ اَنَّهُ عَرَفَهُ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ لِاَنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا شَالَ يَدَهُ وَلَطَمَهُ قَالَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ تَوَهَّمَ مُوسٰى اَنَّهُ يَتَعَوَّذُ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَيْهِ، فَكَانَ قَوْلُهُ: اَجِبْ رَبَّكَ الْكَشْفَ عَنْ قَصْدِ الْبِدَايَةِ فِي نَفْسِ الْاِبْتِلَاءِ، وَالْاِخْتِبَارِ الَّذِيْ اُرِيْدَ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تاکہ ان کی روح قبض کرلے اس نے ان سے کہا آپ اپنے پروردگار کی دعوت کو قبول کیجئے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی ملک الموت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس گیا اور بولا: اے میرے پروردگار کیا' تو نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے' جو مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کو ٹھیک کر دیا اور فرمایا تم اس کے پاس واپس جاؤ اور اس سے کہو کیا تم زندگی چاہتے ہو اگر تم زندگی چاہتے ہو' تو اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھو تمہارے ہاتھ کے نیچے جتنے بھی بال آئیں گے ہر ایک بال کے عوض میں ایک سال کی زندگی مل جائے گی۔ (جب یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتائی گئی)' تو انہیں نے دریافت کیا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا: پھر موت آجائے گی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (تو میں ابھی فوت ہو جاتا ہوں) پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی: اے میرے پروردگار مجھے ارضِ مقدس کے اتنا قریب کردے جتنی دور کوئی پتھر جا کر گرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر میں وہاں ہوتا' تو میں تمہیں راستے کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے پاس ان کی قبر دکھاتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''آپ اپنے پروردگار کی دعوت کو قبول کیجئے'' یہ اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھتا ہے) کہ وہ تاویل جو ہم نے اس روایت کی بیان کی ہے وہ درست نہیں ہے۔ وہ اس وجہ سے ملک الموت نے یہ کہا تھا آپ اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول کیجئے۔ یہ اس بات کا واضح بیان ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کو پہچان گئے تھے' حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ پھیلا کر طمانچہ مار دیا تھا۔ اس وقت فرشتے نے ان سے یہ کہا تھا اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول کیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سمجھے وہ ان الفاظ کے ذریعے پناہ مانگ رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ اندازہ نہیں ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہے' تو اس میں اس کا یہ کہنا: ''اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول کیجئے''۔ یہ آزمائش اور اطلاع حاصل کرنے کے آغاز کے مقصد کو ظاہر کرتا ہے' جو اس کے ذریعے مراد لیا گیا ہے۔

ذِكْرُ تَخْفِيفِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قِرَاءَةَ الزَّبُوْرِ عَلٰى دَاوُدَ نَبِيِّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تعالیٰ کا حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے زبور کی تلاوت کو آسان کر دینے کا تذکرہ

6225 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خُفِّفَ عَلٰی دَاوُدَ الْقِرَاءَةُ، فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَابَّتِهِ اَنْ تُسْرَجَ، فَيَفْرَغُ مِنْ قِرَاءَةِ الزَّبُوْرِ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَابَّتُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے تلاوت کو آسان کر دیا گیا۔ وہ اپنے جانور کے بارے میں حکم دیتے تھے کہ اس پر زین رکھی جائے' تو اس پر زین رکھی جانے سے پہلے وہ زبور کی تلاوت کر کے فارغ ہو جاتے تھے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْفِرَارِ عِنْدَ الْمُلَاقَاةِ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا دشمن سے سامنے کے وقت فرار نہ ہونے کا تذکرہ

6226 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ، وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ؟ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَكَ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتْ لَكَ النَّفْسُ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ، اِنَّ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو تم اس طرح کرو گے' تو تمہاری آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور تمہارا جسم کمزور ہو جائے گا' جو شخص روزانہ نفلی روزہ رکھتا ہے اس نے درحقیقت روزہ نہیں رکھا ہر مہینے کے تین روزے رکھنا پورا مہینہ روزہ رکھنے کے مترادف ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھا کرتے تھے اور وہ جب دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

6225- حديث صحيح. ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين، والحديث في "صحيفة همام" برقم (48). وأخرجه أحمد 2/314، والبخاري (3417) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وآتينا داود زبوراً)، و (4713) في تفسير سورة الإسراء: باب (وآتينا داود زبوراً)، والبغوي (2027) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "خلق أفعال العباد" ص 115، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 272 عن أحمد بن حفص النيسابوري، حدثني أبي، حدثني إبراهيم بن طهمان، عن موسى بن عقبة، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

6226- إسناده صحيح على شرط الشيخين. القواريري: هو عُبيد الله بن عمر، وأبو العبَّاس: هو السائب بن فروخ، وقد تقدَّم تخريجه برقم (3571).

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْهُ كَانَ يَتَقَوَّتُ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس سبب کا تذکرہ جس کے ذریعے حضرت داؤد علیہ السلام روزی حاصل کیا کرتے تھے

6227 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَانَ دَاوُدُ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے (اس کی کمائی) کھایا کرتے تھے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ بَيْنَ اِسْمَاعِيْلَ، وَدَاوُدَ اَلْفُ سَنَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا فرق ہے

6228 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِى الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ فَقَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى، قُلْتُ: فَكَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ حَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ، فَصَلِّ، فَهُوَ لَكَ مَسْجِدٌ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر کون سی بنائی گئی آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا ان کے درمیان کتنی مدت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال (پھر آپ نے فرمایا) تمہیں

6227– حديث صحيح . ابن أبى السرى متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين. وهو فى "صحيفة همام" برقم (48) . وأخرجه البخارى (2073) فى البيوع: باب كسب الرجل وعمله بيده، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى فى " الصغير " (17) ، وفى "الأوسط" (1205) عن أحمد بن مطير الرملى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ أَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا الوليدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ معمر، به. وقال الطبرانى: لم يروه عن الأوزاعى إلَّا الوليد، تفرَّد به ابن أبى السرى! وانظر تخريج الحديث المتقدم برقم (6225) .

6228– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عيسى بن يونس: هو ابن أبى إسحاق السبيعى، وإبراهيم التيمى: هو ابن يزيد بن شريك. وقد تقدم تخريجه برقم (1598) .

جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تم وہاں نماز ادا کر لو وہ تمہارے لئے مسجد ہی ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَيُّوبَ عِنْدَ اغْتِسَالِهِ اُمْطِرَ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے غسل کرنے کے وقت ان پر سونے کے ٹڈیوں کی بارش ہوئی تھی

6229 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا اُمْطِرَ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ اَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا اَيُّوبُ اَلَمْ اُغْنِكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ رَحْمَتِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر غسل کر رہے تھے۔ اسی دوران ان پر سونے کی بنی ہوئی ٹڈیوں کی بارش ہوئی۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے انہیں اپنے کپڑے میں اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ ان کے پروردگار نے انہیں پکارا اے ایوب رضی اللہ عنہ کیا میں نے تمہیں اس چیز سے بے نیاز نہیں کیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں' لیکن میں تیری رحمت سے بے نیاز نہیں ہوں۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے: یہ روایت ہمام بن منبہ کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6230 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ

6229- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبَّاس بن عبد العظيم من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "صحيفة همام" برقم (47). وأخرجه أحمد 2/314، والبخاري (279) في الغسل: باب من اغتسل عرياناً وحده، و (3391) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وأيوب إذ نادى ربه أني مسَّنيَ الضر وأنت أرحم الراحمين)، و (7493) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يريدون أن يبدلوا كلام الله)، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 206، والبغوي (2027) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/243 من طريق الأعرج، والنسائي 1/200، 201 في الغسل: باب الاستتار عند الاغتسال، من طريق عطاء بن يسار، كلاهما عن أبي هريرة، به، وانظر ما بعده.

الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اُمْطِرَ عَلٰى اَيُّوبَ فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَاْخُذُهُ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ، وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِىْ عَنْ فَضْلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے کے بنے ہوئے پتنگوں کی بارش ہوئی۔ انہوں نے انہیں پکڑنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کیا میں نے تمہیں وسعت عطا نہیں کی۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں اے میرے پروردگار! لیکن میں تیرے فضل سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔"

ذِكْرُ وَصْفِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَيْثُ اُرِىَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حلیے کا تذکرہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا

6231 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُنِى اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَاَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا فَهِىَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ

6230- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وعبد الصمد: هو ابن عبد الوارث. وأخرجه أحمد 2/511 عن عبد الصمد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (2455)، وعنه أحمد 2/304 و 490 عن همام بن يحيى، به.

6231- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/920 في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -: باب ما جاء في صفة عيسى ابن مريم عليه السلام. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (5902) في اللباس: باب الجعد، و (6999) في التعبير: باب رؤيا الليل، ومسلم (169) في الإيمان: باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، وابن منده في "الإيمان" (730)، والبغوي (4266). وأخرجه أحمد 2/126-127، والبخاري (3440) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (واضرب لهم مثلاً أصحاب القرية)، ومسلم (169) (274)، وابن منده (731) و (732) من طريقين عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/83 و 122 و 144 و 154، والبخاري (3441) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (واضرب لهم مثلاً أصحاب القرية)، و (7026) في التعبير: باب الطواف بالكعبة في المنام، و (7128) في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم (169) (275)، والطيالسي (1811)، وابن منده (733) و (734) و (735) و (736) و (737) من طريقين عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه، بنحوه، وفيه: عن المسيح الدجال: "أقرب الناس شبهاً به ابن قطن، رجل من خزاعة."

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گزشتہ رات میں نے خود کو خانہ کعبہ کے پاس دیکھا میں نے گندمی رنگ کے ایک شخص کو دیکھا جو اتنے خوبصورت تھے جو تم نے گندمی رنگ کے سب سے زیادہ خوبصورت آدمی کو دیکھا ہو ان کے لمبے بال تھے۔ تم نے سب سے خوبصورت بال جو بھی دیکھیں ہوں (وہ ویسے ہی تھے) انہوں نے ان بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور اس میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے وہ دو آدمیوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگا کر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا یہ حضرت عیسیٰ بن مریم ہے پھر میں نے گھنگھریالے بالوں والے ایک شخص کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کانی تھی۔ اس کی آنکھ پر پھولے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ میں نے دریافت کیا یہ کون شخص ہے' تو لوگوں نے بتایا: یہ دجال ہے۔''

ذِكْرُ تَشْبِيهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو عروہ ابن مسعود سے تشبیہ دینے کا تذکرہ

6232 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ، فَاِذَا مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ وَاَشَدُّهُ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَرَاَيْتُ اَقْرَبَ النَّاسِ شَبَهًا صَاحِبَكُمْ، يَعْنِيْ نَفْسَهُ، وَرَاَيْتُ جِبْرِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ وَاَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے سامنے انبیاء کو پیش کیا گیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے شخص تھے جیسے ان کا تعلق شنوءہ قبیلے سے ہو پھر میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا' تو وہ عروہ بن مسعود کی شکل سے مشابہت رکھتے تھے پھر میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا' تو وہ تمہارے آقا کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آپ کی اپنی ذات تھی) میں نے جبرائیل کو دیکھا' تو ان کی شکل صورت ''دحیہ'' جیسی تھی۔

6233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبَانُ

6232– إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد، ثقة روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد3/334، ومسلم (167) في الإيمان: باب الإسراء برَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، والترمذي (3649) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (12)، وابن منده في "الإيمان" (729) من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب.

بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، اَنَّ زَيْدًا، حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَعْمَلُ بِهِنَّ، وَيَاْمُرُ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ، وَاِنَّ عِيْسَى قَالَ لَهُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ تَعْمَلُ بِهِنَّ وَتَاْمُرُ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ، فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ، وَاِمَّا اَنْ آمُرَهُمْ، قَالَ: فَجَمَعَ النَّاسَ فِىْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰى امْتَلَاَتْ وَجَلَسُوا عَلَى الشُّرُفَاتِ فَوَعَظَهُمْ، وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَنِىْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَعْمَلُ بِهِنَّ وَآمُرُكُمْ اَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ: اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، وَمَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا بِخَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ، وَقَالَ لَهُ: هٰذِهٖ دَارِىْ، وَهٰذَا عَمَلِىْ فَجَعَلَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّىْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ، فَاَيُّكُمْ يَسُرُّهُ اَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهُ هٰكَذَا، وَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ، فَاعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، وَآمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَمْ يَلْتَفِتِ اسْتَقْبَلَهُ جَلَّ وَعَلَا بِوَجْهِهٖ، وَآمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ وَاِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ، وَعِنْدَهُ عِصَابَةٌ يَسُرُّهُ اَنْ يَجِدُوْا رِيْحَهَا، فَاِنَّ الصِّيَامَ عِنْدَ اللّٰهِ اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوا يَدَهُ اِلٰى عُنُقِهٖ، وَاَرَادُوْا اَنْ يَضْرِبُوْا عُنُقَهُ، فَقَالَ: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَفْدِىَ نَفْسِىْ فَجَعَلَ يُعْطِيْهِمُ الْقَلِيْلَ وَالْكَثِيْرَ لِيَفُكَّ نَفْسَهُ مِنْهُمْ، وَآمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِىْ اَثَرِهٖ، فَاَتٰى عَلٰى حُصَيْنٍ، فَاَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيْهِ، فَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَمَرَنِى اللّٰهُ بِهَا: بِالْجَمَاعَةِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ، وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ، قَالَ رَجُلٌ: وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى؟ قَالَ: وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى، فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِىْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِالْجَمَاعَةِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْخَاصُّ، لِاَنَّ الْجَمَاعَةَ هِىَ اِجْمَاعُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ لَزِمَ مَا كَانُوْا عَلَيْهِ وَشَذَّ عَنْ مَنْ بَعْدَهُمْ لَمْ يَكُنْ بِشَاقٍّ لِلْجَمَاعَةِ، وَلَا مُفَارِقٍ لَهَا، وَمَنْ شَذَّ عَنْهُمْ وَتَبِعَ مَنْ بَعْدَهُمْ كَانَ شَاقًّا لِلْجَمَاعَةِ، وَالْجَمَاعَةُ بَعْدَ الصَّحَابَةِ هُمْ اَقْوَامٌ اجْتَمَعَ فِيْهِمُ الدِّيْنُ وَالْعَقْلُ وَالْعِلْمُ، وَلَزِمُوا تَرْكَ الْهَوٰى فِيْمَا هُمْ فِيْهِ، وَاِنْ قَلَّتْ اَعْدَادُهُمْ، لَا اَوْبَاشُ النَّاسِ وَرِعَاعُهُمْ، وَاِنْ كَثُرُوْا، وَالْحَارِثُ الْاَشْعَرِىُّ هٰذَا: هُوَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِىُّ، اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ مَالِكٍ، مِنْ سَاكِنِى الشَّامِ

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس بات کی ہدایت کریں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں حضرت عیسیٰ نے

ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ باتوں کا حکم دیا ہے۔ آپ ان پر عمل کریں۔ بنی اسرائیل کو بھی ہدایت کریں کہ وہ ان پر عمل کریں' یا' تو آپ بنی اسرائیل کو ان کا حکم دیدیں' یا پھر میں حکم دیدیتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ کہتے ہیں: انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا' یہاں تک کہ وہ بھر گیا اور لوگ اس کے بالا خانوں میں بھی بیٹھ گئے۔ انہوں نے ان لوگوں کو وعظ کرنا شروع کیا اور یہ کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی اس بات کی ہدایت کروں کہ تم ان پر عمل کرو۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے' جو خاص اپنے مال میں سے سونے یا چاندی کے عوض میں کوئی غلام خریدتا ہے اور اسے یہ کہتا ہے کہ یہ میرا گھر ہے یہ میرا کام ہے' لیکن وہ غلام کام کر کے اپنا آقا کی بجائے کسی اور کے حوالے کر دیتا ہے' تو تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اس نے تمہیں رزق عطا کیا ہے تم اسی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ میں تمہیں نماز پڑھنے کی بھی ہدایت کرتا ہوں جب تم نماز پڑھو' تو اِدھر اُدھر توجہ نہ کرو کیونکہ بندہ جب (نماز پڑھ رہا ہوتا ہے) اور وہ ادھر ادھر توجہ نہیں کرتا' تو اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے اور میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جس کے پاس ایک ایسی تھیلی ہو' جس میں مشک موجود ہو اور اس کے پاس کچھ لوگ موجود ہوں' جنہیں یہ بات پسند ہو کہ وہ اس خوشبو کو حاصل کریں' تو روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم کرتا ہوں۔ اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جسے دشمن قید کر لیتے ہیں اور اس کے ہاتھ اس کی گردن پر باندھ دیتے ہیں۔ وہ اس کی گردن اڑانے کا ارادہ کرتے ہیں وہ شخص یہ کہتا ہے کیا میں تمہیں اپنی ذات کا فدیہ دے دوں' تو وہ انہیں تھوڑا اور زیادہ (فدیہ دینے کی پیشکش) کرتا ہے' تاکہ ان لوگوں سے اپنے آپ کو چھڑا لے۔ میں تمہیں اللہ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جس کے پیچھے دشمن تیز رفتاری سے لگا ہوا ہو اور پھر وہ شخص ایک قلعہ کے پاس آجائے اور اپنے آپ کو اس میں داخل کر کے محفوظ کر لے۔ اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعے ہی محفوظ کر سکتا ہے۔

اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پانچ باتوں کے ذکر کا حکم دیتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مسلمانوں کی (جماعت کے ساتھ رہنا) حاکم وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہجرت کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے ایک بالشت الگ ہوتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیتا ہے۔ اس وقت تک' جب تک وہ واپس نہیں آجاتا اور جو شخص زمانہ جاہلیت کا سا دعویٰ کرتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو نماز پڑھتا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو تم لوگ (ایک دوسرے کو) اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ نام کے ذریعے بلاؤ اس نے تمہیں مسلمان اور مومن کا نام دیا ہے اے اللہ کے بندو!۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم الفاظ کے عموم کے ذریعے ہے' لیکن اس کے ذریعے خاص مفہوم مراد ہے کیونکہ جماعت سے مراد نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا متفق ہونا ہے' تو جو شخص اس چیز کو لازم پکڑے جس پر صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق تھا اور ان کے بعد آنے والے لوگوں سے مختلف رائے اختیار کرے وہ جماعت سے علیحدہ ہونے والا یا اس کو ترک کرنے والا شمار نہیں ہوگا' لیکن جو شخص صحابہ کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور ان کے بعد میں آنے والوں میں سے کسی کی پیروی کرے وہ جماعت سے الگ ہونے والا شمار ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جماعت مختلف قسم کے لوگ ہیں جن میں دین عقل اور علم کا اتفاق ہوا اور ان لوگوں نے خواہش نفس کی پیروی کو ترک کیا۔ اگر چہ ان کی تعداد بہت تھوڑی سی ہے۔ اس سے مراد عام اور فضول لوگ نہیں ہیں اگر چہ ان کی تعداد زیادہ ہے۔

حارث اشعری نامی راوی حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ ہیں ان کا نام حارث بن مالک ہے اور یہ شام میں رہائش پذیر تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَوْلَادَ آدَمَ يَمَسُّهُمُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ وِلَادَتِهِمْ اِلَّا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تمام اولاد آدم کی پیدائش کے وقت شیطان انہیں چھوتا ہے'

البتہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے (یعنی ان کی پیدائش کے وقت شیطان نے انہیں چھوا نہیں تھا)

6234 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ، مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ بَنِيْ آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا عِيْسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اولاد آدم میں سے جس (بچے کو) اس کی والدہ جنم دیتی ہے تو شیطان اسے مس کرتا ہے۔ صرف سیدہ مریم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحب زادے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے۔''

6233- إسناده صحيح رجاله ثقات. أبو سلام الحبشي: اسمه ممطور. وأخرجه أبو يعلى (1571)، والحاكم 1/118، والآجرى في "الشريعة" ص 8 من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1161) و (1162)، والترمذي (2863) و (2864) في الأمثال: باب ما جاء في مثل الصلاة والصيام والصدقة، وابن خزيمة (1895)، والطبراني (3428) من طريق أبان بن يزيد، به. وأخرجه أحمد 4/130 و 202، والطبراني (3427)، والحاكم118-1/117 و 118، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/383 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه ابن خزيمة (930)، والطبراني (3430)، والمزي في "تهذيب الكمال" 5/217-219 من طريقين عن أبي توبة الربيع بن نافع، حدثنا معاوية بن سلام، عن زيد بن سلام، به.

6234- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو يونس: اسمه سليم بن جبير. وأخرجه مسلم (2366) (147) في الفضائل: باب فضل عيسى - صلى الله عليه وسلم -، والطبري في "جامع البيان" (6889) من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري (6890) عن يونس، عن ابن وهب، عن حرملة بن عمران، عن أبي يونس به. وأخرجه الحميدي (1042)، والبخاري (3286) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، والطبري (6884) و (6885) و (6888) و (6892) و (6897) و (6899)، وأبو يعلى (5971)، والبغوي في "معالم التنزيل" 1/295 من طرق عن أبي هريرة بنحوه. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ عَلَامَةِ مَسِّ الشَّيْطَانِ الْمَوْلُوْدَ عِنْدَ وِلَادَتِهِ

بچے کی پیدائش کے وقت شیطان کے اسے چھونے کی علامت کا تذکرہ

6235 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا اِلَّا مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ وَابْنَهَا، اِنْ شِئْتُمُ اقْرَءُ وْا: (اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ) (آل عمران: 36)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اسے مس کرتا ہے' جس کی وجہ سے وہ بلند آواز میں روتا ہے صرف عمران کی صاحب زادی بی بی مریم اوران کے صاحب زادے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ساتھ ایسا نہیں ہوا اگر تم چاہو' تو یہ آیت تلاوت کرلو۔

''بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو مردود شیطان (کے شر سے) تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ بَقِيَتْ فِيْهَا اُمَّةُ عِيْسٰى عَلٰى هَدْيِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس علت کا تذکرہ' جس مدت تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت ان کی لائی ہوئی ہدایت پر گامزن رہی تھی

6236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6235– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد 2/233 و275-274، والبخاري (4548) في تفسير سورة آل عمران: باب قوله تعالى: (وإني أعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم)، ومسلم (2366) في الفضائل: باب فضل عيسى - صلى الله عليه وسلم -، والطبري في "جامع البيان" (6891) من طريقين عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3431) في الأنبياء : باب قول الله تعالى: (واذكر في الكتاب مريم إذ انتبذت من أهلها مكاناً شرقياً)، ومسلم (2366)، والطبري (6887)، والبغوي في "معالم التنزيل" 1/295 من طريقين عن الزهري به.

6236– إسناده ضعيف، الوضين بن عطاء سَيِّئُ الحفظ، وباقي رجاله ثقات. أبو همام: هو الوليد بن شجاع السكوني . وقال الحافظ ابن كثير في "البداية والنهاية" 2/17 بعد أن أورد الحديث من طريق أبي يعلى بهذا الإسناد: هذا حديث غريب وفي رفعه نظر، والوضين بن عطاء كان ضعيفاً في الحديث والله أعلم . وقال ابن أبي حاتم في "المراسيل" ص 226: سألت أبي عن حديث يرويه نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَقَدْ قَبَضَ اللَّهُ داود ... " قال أبي: نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مرسل، ونصر بن علقمة لم يدرك جبير بن نفير . وذكره الهيثمي في "المجمع" 1/191-192، وقال: رواه الطبراني ورجاله موثقون!

(متن حدیث): لَقَدْ قَبَضَ اللّٰهُ دَاوُدَ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهِ، فَمَا فُتِنُوا وَلَا بَدَّلُوا، وَلَقَدْ مَكَثَ اَصْحَابُ الْمَسِيحِ عَلٰى سُنَّتِهِ وَهَدْيِهِ مِائَتَىْ سَنَةٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھیوں کے درمیان ان کی روح کو قبض کرلیا' تو وہ آزمائش میں مبتلا نہیں ہوئے اورانہوں نے (دین کے احکام میں) تبدیلی نہیں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی دوسو سال تک ان کی سنت اور ہدایت پر کاربند رہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلٰى سَبِيلِ الْمُفَاخَرَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ انبیاء میں سے باہمی مقابلے کے طور پر کسی ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا جائے

6237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انبیاء کے درمیان کسی ایک کو دوسرے سے بہتر قرار نہ دو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ زَجْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ ممانعت استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

6238 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ

6237– إسناده صحيح على شرط الشيخين. عمرو بن يحيى: هو المازني. وأخرجه، وبأطول منه أحمد 1/3 و 33، وابن أبي شيبة11/509، والبخاري (4638) في التفسير: باب (ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه) ، و (6916) و (6917) في الديات: باب إذا لطم المسلم يهودياً عند الغضب، ومسلم (2374) (163) في الفضائل: باب من فضائل موسى عليه السلام، والطحاوي في "شرح معاني الآثار "4/315 وفي "شرح مشكل الآثار "1/452 وأبو يعلى (1368) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات " ص 395 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة11/526، والبخاري (2412) في الخصومات: باب ما يذكر في الإشخاص والخصومة بين المسلمين واليهود، وأبو داود (4668) في السنة: باب في التخيير بين الأنبياء عليهم السلام، والطبراني في "الأوسط" (262) من طرق عن عمرو بن يحيى به.

19/19

اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا يَنْبَغِى لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی بندے کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

6239 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تُطْرُوْنِىْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ، فَقُوْلُوا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم مجھے یوں نہ بڑھا دینا جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا دیا تھا، میں بندہ ہوں، تو تم یہ کہو (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلَى التَّفَاخُرِ لَا عَلَى التَّدَايُنِ

6238- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك . وأخرجه البخاري (3416) في الأنبياء : باب (وإن يونس لمن المرسلين) عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/405، وابن أبي شيبة 11/540، والطيالسي (2531) ، والبخاري (4631) في تفسير سورة الأنعام: باب قوله: (ويونس ولوطاً وكلاً فضّلنا على العالمين) ، ومسلم (2376) في الفضائل: باب في ذكر يونس عليه السلام، وأبو داود (4669) في السنّة: باب: التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، وابن منده في "الإيمان" (720) ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/316، وفي: "شرح مشكل الآثار" 447-446/1، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/359 من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، عن أبيه، به . وأخرج البخاري (4604) في تفسير سورة النساء : باب قوله: (إنا أوحينا إليك كما أوحينا إلى نوح) ، و (4805) في تفسير سورة يونس: باب قوله: (وإن يونس لمن المرسلين) من طريقين

6239- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وقد تقدم الحديث مطولاً برقم (413) و (414).

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی جو تاویل بیان کی ہے وہ درست ہے اور اس فعل سے منع اس وقت کیا گیا ہے جب ایسا باہمی مقابلے کے طور پر کیا جائے دینی اعتبار سے (کسی ایک کی فضیلت کے اظہار کے طور پر) ایسا نہ کیا جائے

6240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا، وَيَا سَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَآيُّهَا النَّاسُ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَفِزَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِيهِ، لِاَنَّ الْقَائِلَ قَالَ: وَيَا ابْنَ سَيِّدِنَا، فَتَفَاخَرَ بِالْآبَاءِ الْكُفَّارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے ہمارے سب سے بہتر فرد اور اے سب سے بہتر فرد کے صاحب زادے اے ہمارے سردار! اے ہمارے سردار کے صاحب زادے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے محاورے کے مطابق بات چیت کیا کرو شیطان تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کر دے۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں یہ بات پوشیدہ ہے: قائل نے یہ کہا تھا: اے ہمارے سردار' تو یہ کفار آباؤ اجداد پر فخر کرنے کا مفہوم لئے ہوئے تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَنَسٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا' یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6241 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السِّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ، ابْنَ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ

6240- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/153، 241 و 249، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (248) و (249) من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرج ابن أبي شيبة 11/518، وأحمد 3/178 و 184، ومسلم (2369) في الفضائل: باب من فضائل إبراهيم عليه السلام، وأبو داود (4672) في السنَّة: باب في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، والترمذي (3349) في التفسير: باب ومن سورة لم يكن، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/316 من طريق المختار بن فلفل عن أنس قال: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: يا خير البرية، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "ذاك إبراهيم عليه السلام"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى نَسَبَهُ اِلٰى اَبِيْهِ

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے چچازاد کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

''کسی بندے کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں۔''

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ان کی نسبت ان کے والد کی طرف کی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ مِنْ اَجْلِ التَّفَاخُرِ كَمَا ذَكَرْنَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: یہ قول جس سے منع کیا گیا ہے یہ باہمی مقابلے کے حوالے سے ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6242 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَدَّادُ اَبُوْ عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، فَاَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا' کنانہ کی اولاد میں سے قریش کو منتخب کیا قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا۔ بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا' تو میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر

6241- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عفان: هو ابن مسلم بن عبد الله الباهلي، وأبو العالية: هو رُفيع بنُ مِهران الرياحي. وأخرجه ابنُ أبي شيبة 11/541 عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/242 و 342، والطيالسي (2650)، والبخاري (3413) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وإن يونس لمن المرسلين)، ومسلم (2377) في الفضائل: باب في ذكر يونس عليه السلام، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/446، والطبراني في "الكبير" (12753) من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/254 و 292 عن عفان، حدثنا حماد بن سلمة، قال: أخبرنا علي بن زيد، عن يوسف بن مهران، عن ابن عباس، فذكره، وفيه زيادة. وعلي بن زيد: هو ابن جدعان، ضعيف.

6242- إسناده صحيح على شرط الصحيح. عبد الرحمن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين غير شدّاد، وهو ابن عبد الله، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2276) في الفضائل: باب فضل نسب النبي - صلى الله عليه وسلم - والترمذي (3606) في المناقب: باب في فضل النبي - صلى الله عليه وسلم - من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح غريب. وأخرجه أحمد 4/107، والترمذي (3605)، والطبراني في "الكبير" 22/161 من طرق عن الأوزاعي، به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وانظر الحديث الآتي برقم: (6333) و (6475).

نہیں کہہ رہا بلکہ (قیامت کے دن) سب سے پہلے میرے لئے زمین کوشق کیا جائے گا اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّهُ مَا صُدِّقَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَحَدٌ مَا صُدِّقَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، کسی بھی نبی کی اتنی تصدیق کی گئی، جتنی تصدیق نبی اکرم ﷺ کی کی گئی

6243 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا صُدِّقَ نَبِيٌّ مَا صُدِّقْتُ، اِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کسی بھی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی۔ کچھ انبیاء تو ایسے تھے کہ ان کی اُمت میں سے صرف ایک شخص نے ان کی تصدیق کی۔''

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِىْ سُرَّ فِيْهِ جُمْلَةٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالْحِجَازِ

اس جگہ کا تذکرہ، جو حجاز میں ہے اور جہاں کئی انبیاء نے آرام کیا

6244 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): عَدَلَ اِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَقَالَ: مَا اَنْزَلَكَ تَحْتَ

6243– إسناده صحيح على شرط الصحيح. علي ابن المديني من رجال البخاري، حسين بن علي: هو ابن الوليد الجعفي، وزائدة: هو ابن قدامة، والمختار بنُ فُلفُل، روى له مسلم، ووثقه أحمد وابن معين وأبو حاتم والعجلي والنسائي والمصنف وغيرهم؛ وقول المصنف عنه في "الثقات" 5/429: "يخطيء كثيراً" لم يُتابعه عليه أحد، وكيف يصفه بكثرة الخطأ ثم يخرّج حديثه في "صحيحه"؟! وأخرجه ابن أبي شيبة 11/436، ومسلم (196) (332) في الإيمان: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "أنا أوّل الناس يشفع في الجنة، وأنا أكثر الأنبياء تبعاً"، وأبو عوانة 1/109، وابن منده في "الإيمان" (887)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 255 من طرق عن حسين بن علي، بهذا الإسناد. وزاد بعضهم في أوّل الحديث: "أنا أوّل شفيع في الجنة، وأنا أكثر الأنبياء تبعاً يوم القيامة."

6244– إسناده ضعيف. محمد بن عمران الأنصاري لم يوثقه غير المؤلف 7/385 وقال: هو محمد بن عمران بن عبد الله الأنصاري، وذكره البخاري 1/202، وابن أبي حاتم 8/40 ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلاً، وأبوه عمران لا يُعرف، وقال أبو عُمر ابن عبد البر في "التمهيد" 13/64: لا أعرف محمد بن عمران هذا إلَّا بهذا الحديث، وإن لم يكن أبوه عمران بن حبّان الأنصاري، أو عمران بن سوادة، فلا أدري من هو، وحديثه هذا مدني، وحسبك بذكر مالك له في كتابه. والحديث في "الموطأ" 1/424 في الحج: باب جامع الحج. ومن طريق مالك أخرجه النسائي 5/248-249 في الحج: باب ما ذكر في منى، والبيهقي 5/139،

هٰذِهِ السَّرْحَةِ؟ فَقُلْتُ: اَرَدْتُ ظِلَّهَا، فَقَالَ: هَلْ غَيْرُ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ: لَا، مَا اَنْزَلَنِي غَيْرُ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْاَخْشَبَيْنِ مِنْ مِنًى، وَنَفَخَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، فَاِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ بِهٖ شَجَرَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا

محمد بن عمران انصاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مڑ کر میری طرف دیکھا میں اس وقت مکہ کے راستے میں ایک بڑے درخت کے نیچے پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ انہوں نے دریافت کیا تم اس بڑے کے نیچے کیوں پڑاؤ کئے ہوئے ہو۔ میں نے کہا: میں اس کے سائے میں آنا چاہ رہا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ بھی ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں اس کے علاوہ کسی اور چیز نے مجھے پڑاؤ پر مجبور نہیں کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جب تم منیٰ کے دو پہاڑوں کے درمیان ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: وہاں ایک وادی ہے' جس کا نام ''سر'' ہے۔ وہاں ایک درخت ہے' جس کے نیچے ستر [70] انبیاء نے پڑاؤ کیا۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا مِنَ الْاُمَمِ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے ہم سے پہلے کی امتیں ہلاکت کا شکار ہوئیں

6245 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيُّ، فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَبُوْكَ حُذَافَةُ، فَرَجَعَ اِلٰى اُمِّهٖ فَقَالَتْ لَهُ اُمُّهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ؟ اِنَّا كُنَّا اَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَّاَعْمَالٍ قَبِيْحَةٍ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِاَدَعَ حَتّٰى اَعْرِفَ مَنْ كَانَ اَبِيْ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: وَكَانَ فِيْهِ دُعَابَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے' تو تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں دریافت کرو گے میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دوں گا۔

6245– إسناده حسن. محمد بن عمرو -وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ- حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/503 حدثنا يزيد، أخبرنا محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وانظر حديث أبي هريرة المتقدم برقم (18) و (19) و (20)، وحديث أنس المتقدم برقم (106).

حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! میرا باپ کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے وہ اپنی والدہ کے پاس واپس گئے۔ ان کی والدہ نے ان سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا ہم لوگ زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے تھے اور برے کام کیا کرتے تھے (لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم اس طرح کے سوالات کرو)' تو انہوں نے کہا: میں نے اس بارے میں ضرور معلوم کرنا تھا' تا کہ مجھے پتہ چل جائے میرا باپ کو ہے۔"

راوی کہتے ہیں: ان کے مزاج میں مذاق کا عنصر پایا جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ هُمُ الَّذِيْنَ ضَلُّوا وَغَضِبَ عَلَيْهِمْ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل کتاب وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر غضب کیا ہم ان دونوں قسم کے لوگوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6246 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ حُبَيْشٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ: الْيَهُودُ، وَالضَّالُّونَ: النَّصَارٰى

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جن لوگوں پر غضب کیا گیا ان سے مراد یہودی ہیں اور گمراہ لوگوں سے مراد عیسائی ہیں۔"

ذِكْرُ افْتِرَاقِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فِرَقًا مُخْتَلِفَةً

یہودیوں اور عیسائیوں کا مختلف فرقوں میں تقسیم ہونے کا تذکرہ

6247 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): افْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ

6246– حديث حسن لغيره، عباد بن حُبيش وإن لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَروِ عنه غير سماك بن حرب، قد تابعه الشعبي، ومُرّي بن قطري عند الطبري (193) و (209) . وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك، فمن رجال مسلم. وهو في "مسند" أحمد4/378-379، ومن طريقه أخرجه المزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عباد . وأخرجه الترمذي (2954) في التفسير: باب ومن سورة الفاتحة، والطبري (194) عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وسيرد عند المصنف بأطول مما هنا برقم (7206) .

فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِينَ فِرْقَةً

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ عیسائی 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے میری اُمت 73 فرقوں میں تقسیم ہو گی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ سَفَكَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ دِمَاءَ هُمْ وَقَطَعُوْا اَرْحَامَهُمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس سبب کے بارے میں ہے' جس کی وجہ سے بنی اسرائیل نے ایک دوسرے کا خون بہایا تھا اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا تھا

6248 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَاِنَّ الظُّلْمَ هُوَ الظُّلُمَاتُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ، وَاِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ قَدْ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَسَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ، وَقَطَعُوْا اَرْحَامَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''ظلم سے بچو' کیونکہ ظلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور بدزبانی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبانی اور فحش گفتگو کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا انہوں نے ایک دوسرے کا خون بہایا اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا اور حرام قرار دی گئی چیزوں کو حلال قرار دیا''۔

6247- حديث حسن. الحارث بن سريج النقال سيأتي الكلام عليه في الحديث رقم (7140) وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، وهو ابنُ عَلقمه الليثيُّ، فقد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق . والحديث في " مسند أبي يعلى " برقم (5910) . وأخرجه أحمد 2/332، وأبو داود (4596) في السنَّة: باب شرح السنَّة، وابن ماجه (3991) في الفتن: باب افتراق الأمم، وأبو يعلى (5978) و (6117) من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي برقم (6731) .

6248- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق . سفيان: هو ابن عيينة، وسعيد: هو ابن أبي سعيد المقبري. وأخرجه الحاكم 1/12 من طريقين عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (487) عن مسدد، حدثنا يحيى، عن ابن عجلان، عن سعيد، عن أبيه، عن أبي هريرة . وأخرجه البيهقي في "الآداب" (108) من طريق الربيع بن سليمان عن عبد الله بن وهب، عن سليمان بن بلال، عن ثور، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة . وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد " (470) من طريق أبي رافع، عن سعيد، عن أبيه، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/431 عن يحيى بن سعيد، عن عُبيد الله، عن سعيد، ثم أخرجه عن يحيى بن سعيد، عن عُبيد الله، عن سعيد، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرام کیا کرتے تھے

6249 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا مَاتَ نَبِيٌّ قَامَ نَبِيٌّ، وَاَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ، قَالُوا: فَمَا يَكُونُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: اُمَرَاءُ وَيَكْثُرُونَ، قَالُوا: مَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَوْفُوا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ، وَاَدُّوا اِلَيْهِمُ الَّذِي لَهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَنِ الَّذِي لَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل کی رہنمائی انبیاء کیا کرتے تھے۔ ان میں سے جب بھی کسی نبی کا انتقال ہوتا دوسرا نبی آ جاتا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا آپ کے بعد کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمران ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے لوگوں نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی بیعت پوری کرنا جس سے پہلے بیعت لی گئی ہو اور تم ان کے حقوق کو ادا کر دینا اللہ تعالیٰ ان سے تمہارے حقوق کے بارے میں سوال کرے گا (یعنی حساب لے گا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَانُوا يُسَمَّوْنَ فِي زَمَانِهِمْ بِاَسْمَاءِ الصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اپنے زمانے میں بنی اسرائیل اپنے بچوں کے نام اپنے سے پہلے نیک لوگوں کے ناموں کے مطابق رکھتے تھے

6250 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

6249- إسناده صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم (4555).

6250- إسناده حسن. نوح بن حبيب: ثقة روى له أبو داود والنسائي، وعبد الله بن إدريس: هو الأودي، وهو وأبوه ثقتان من رجال الشيخين، وسماك بن حرب وعلقمة بن وائل من رجال مسلم، وهما صدوقان. وأخرجه أحمد 4/252، ومسلم (2135) في الآداب: باب النهي عن التكنّي بأبي القاسم، والترمذي (3155) في التفسير: باب ومن سورة مريم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/487، وابن جرير الطبري في "جامع البيان" 16/77-78، والطبراني في "المعجم الكبير" 20/ (986)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 5/392، والبغوي في "معالم التنزيل" 3/194 من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلّا من حديث عبد الله بن إدريس. وأخرجه الطبري 16/78: حدثنا ابن حميد، قال: حدثنا الحكم بن بشر، قال: حدثنا عمر، عن سماك، به.

(متن حدیث): بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی نَجْرَانَ، فَقَالَ لِی اَہْلُ نَجْرَانَ: اَلَسْتُمْ تَقْرَءُ وْنَ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ: (یَا اُخْتَ ہَارُوْنَ مَا کَانَ اَبُوْکِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا کَانَتْ اُمُّکِ بَغِیًّا) (مریم: 28)، وَقَدْ عَرَفْتُمْ مَا بَیْنَ مُوْسٰی، وَعِیْسٰی؟ فَلَمْ اَدْرِ مَا اَرُدُّ عَلَیْہِمْ، حَتّٰی قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لِیْ: اَفَلَا اَخْبَرْتَہُمْ اَنَّہُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِالْاَنْبِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ قَبْلَہُمْ؟

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران بھیجا اہل نجران نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ آیت نہیں پڑھتے ہو۔

''اے ہارون کی بہن! تمہارا والد برا آدمی نہیں تھا اور نہ ہی تمہاری ماں بری عورت تھی۔''

(اہل نجران نے کہا) آپ تو یہ بات جانتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنا طویل عرصہ ہوا ہے (تو بی بی مریم حضرت ہارون علیہ السلام کی بہن کیسے ہوسکتی ہیں) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں کیا جواب دوں۔ میں مدینہ منورہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے انہیں یہ بات نہیں بتائی۔ وہ لوگ اپنے سے پہلے انبیاء اور نیک لوگوں کے ناموں پر (اپنے بچوں کا نام رکھتے تھے اس لئے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے بھائی کا نام بھی ہارون تھا)

ذِکْرُ مَا اُمِرَ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ بِاسْتِعْمَالِہٖ عِنْدَ دُخُوْلِہِمُ الْاَبْوَابَ

اس بات کا تذکرہ کہ بنی اسرائیل کو دروازوں سے داخل ہونے کے وقت کس چیز پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا

6251 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَۃَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ہَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ، عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قِیْلَ لِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ (اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّۃٌ) (البقرۃ: 58) نَغْفِرْ لَکُمْ خَطَایَاکُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاہِہِمْ، وَقَالُوْا: حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل سے کہا گیا:

6251- حديث صحيح، ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين، والحديث في "صحيفة همام" برقم (116). وأخرجه أحمد 2/318، والبخاري (3403) في الأنبياء : رقم (28)، و (4641) في تفسير سورة البقرة: باب (وإذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغدا "، ومسلم (3015) في التفسير، والترمذي (2956) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبري في "جامع البيان " (1019)، والبغوي في "معالم التنزيل" 1/76 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4479) في تفسير سورة الأعراف: باب قوله (حطة)، من طريق عبد الرحمن بن مهدي، عن ابن المبارك، عن معمر، به.

"تم لوگ دروازے میں سجدے کی حالت میں داخل ہو اور لفظ حطة"

ہم تمہاری غلطیاں معاف کردیں گے لیکن انہوں نے تبدیلی کی اور دروازے میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور انہوں نے یہ کہا: حبة في شعرة

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَكْلَ الشُّحُومَ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے چربی کھانے کو حرام قرار دیا تھا

6252 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَالسِّخْتِيَانِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا يَبِيعُ الْخَمْرَ، اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ اَنْ يَّاْكُلُوهَا ثُمَّ بَاعُوْهَا

✿✿ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو برباد کرے جو شراب فروخت کرتا ہے اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ان (یہودیوں) پر چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اسے فروخت کردیا (اور اس کی قیمت کھانے لگے)

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ بِاسْتِعْمَالِهِمْ هٰذَا الْفِعْلَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ کہ انہوں نے اس فعل پر عمل کیا

6253 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، وَالْقَوَارِيرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

6252- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ عبد الله بن عمر الخطّابي، وهو عبد الله بن عمر بن عبد الرحمن بن عبد الحميد بن زيد بن الخطاب الخطابي، وهو ثقة روى له النسائي حديثاً واحداً. وأخرجه الخطيب في "تاريخه" 10/20، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عبد الله بن عمر الخطابي من طريقين

6253- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، والقواريري: هو عبيد الله بن عمر بن ميسرة، وسفيان: هو ابن عيينة. والحديث في "مسند أبي يعلى" (200). وأخرجه الشافعي 2/141، والحميدي (13)، وعبد الرزاق (14854)، وابن أبي شيبة 6/444، والدارمي 2/115، وأحمد 1/25، والبخاري (2223) في البيوع: باب لا يذاب شحم الميتة ولا يباع، و (3460) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ومسلم (1582) في المساقاة: باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام، والنسائي 7/177 في الفرع والعتيرة: باب النهي عن الانتفاع بما حرم الله عزّ وجلّ، وابن الجارود (577)، والبيهقي 8/286، والبغوي (2041) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث المتقدم برقم (4938).

(متن حدیث): بَاعَ سَمُرَةُ خَمْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ، اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے کیا وہ یہ بات نہیں جانتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربی حرام قرار دی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر اسے فروخت کرنا شروع کر دیا۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّحَدِّثَ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَاَخْبَارِهِمْ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ بنی اسرائیل کے حوالے سے بات بیان کرسکتا ہے اوران کے واقعات بیان کرسکتا ہے

6254 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نقل کر دیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میرے حوالے سے بھی روایات نقل کیا کرو البتہ میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کیا کرو۔''

6255 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ

6254– إسناده حسن . ومحمد بن عمرو -وهو ابن علقمة الليثي - روى له البخاري مقروناً وهو صدوق. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 2/474 و 502، وأبو داود (3662) في العلم: باب الحديث عن بني إسرائيل، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (135) بتحقيقنا من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. دون قوله: "وحدثوا عنّي ... " وأخرج ابن ماجه (34) في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من طريق محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "من تقوّل عليّ ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار ." وأخرجه ابن أبي شيبة 8/761، وأحمد 2/321 من طريقين عن أبي عثمان النهدي، عن أبي هريرة . وأخرجه البخاري (6197) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ومسلم (3) في المقدمة: باب تغليظ الكذب على رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، من طريقين عن أبي عوانة، عن أبي حَصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة رفعه بلفظ: "من كذب عليّ ... ."

6255– إسناده صحيح على شرط مسلم. قتادة: هو ابن دعامة السدوسي، وأبو حسّان: هو مسلم بن عبد الله الأعرج. وأخرجه أبو داود (3663) عن محمد بن المثنى، حدثنا معاذ (هو ابن هشام الدستوائي) ، حدثني أبي، عن قتادة، بهذا الإسناد، إلّا أنه قال: "ما يقوم إلّا إلى عُظْم الصلاة." وأخرجه بلفظ أبي داود أحمد 4/437 و 444، والطبراني في "الكبير" 18/(510) ، والبزار (223) و (230) من طرق عن أبي هلال الراسبي، عن قتادة، عن أبي حسّان، عن عمران بن حصين.

الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ، عَنْ اَبِي حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا الْيَوْمَ وَاللَّيْلَةَ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مَا يَقُومُ اِلَّا لِحَاجَةٍ *

مَا رَوَاهُ بَصْرِيٌّ عَنْ قَتَادَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارا دن اور رات بھر ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں بتاتے رہے۔ آپ اس دوران قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔

یہ روایت قتادہ کے حوالے سے بصری نے نقل نہیں کی۔

6256 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوْلُهُ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً اَمْرٌ قَصَدَ بِهِ الصَّحَابَةَ، وَيَدْخُلُ فِي جُمْلَةِ هٰذَا الْخِطَابِ مَنْ كَانَ بِوَصْفِهِمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي تَبْلِيغِ مَنْ بَعْدَهُمْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ اِذَا قَامَ الْبَعْضُ بِتَبْلِيغِهِ سَقَطَ عَنِ الْآخَرِينَ فَرْضُهُ، وَاِنَّمَا يَلْزَمُ فَرْضِيَّتُهُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُ مَا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ عِنْدَ غَيْرِهِ، وَاَنَّهُ مَتَى امْتَنَعَ عَنْ بَثِّهِ، خَانَ الْمُسْلِمِينَ، فَحِينَئِذٍ يَلْزَمُهُ فَرْضُهُ.

وَفِيهِ دَلِيلٌ عَنْ اَنَّ السُّنَّةَ يَجُوزُ اَنْ يُقَالَ لَهَا: الْآيُ، اِذْ لَوْ كَانَ الْخِطَابُ عَلَى الْكِتَابِ نَفْسِهِ دُونَ السُّنَنِ لَاسْتَحَالَ لِاشْتِمَالِهِمَا مَعًا عَلَى الْمَعْنَى الْوَاحِدِ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لِهٰذَا الْفِعْلِ مِنْ غَيْرِ ارْتِكَابِ اِثْمٍ يَسْتَعْمِلُهُ، يُرِيدُ بِهِ حَدِّثُوا عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مَا فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُكُمْ فِيهِ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا لَفْظَةٌ خُوطِبَ بِهَا الصَّحَابَةُ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ غَيْرُهُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا هُمْ، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَزَّهَ اَقْدَارَ الصَّحَابَةِ عَنْ اَنْ يُتَوَهَّمَ عَلَيْهِمُ الْكَذِبُ، وَاِنَّمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا، لِاَنْ يَعْتَبِرَ مَنْ بَعْدَهُمْ، فَيَعُوا السُّنَنَ وَيَرْوُوهَا عَلَى سُنَنِهَا حَذَرَ اِيجَابِ النَّارِ لِلْكَاذِبِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6256– إسناده صحيح على شرط البخاري . الوليد: هو ابن مسلم . وأخرجه أحمد 2/159، وأبو خيثمة في "العلم" (45)، ومن طريقه أبو بكر الخطيب في "تاريخه" 13/157 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے حوالے سے تبلیغ کردوخواہ ایک ہی بات ہو بنی اسرائیل کے حوالے سے بھی روایات نقل کر دیا کرو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: میری طرف سے تبلیغ کردوخواہ ایک آیت ہو یہ ایک ایسا حکم ہے' جس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں' تاہم اس کے عمومی حکم میں وہ تمام لوگ داخل ہوں گے جو قیامت تک آئیں گے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تبلیغ کریں گے' اور یہ چیز فرض کفایہ کی حیثیت رکھتی ہے' جب بعض لوگ تبلیغ کر دیں گے' تو باقی لوگوں سے فرض ساقط ہو جائے گا اور اس کی فرضیت اس شخص پر لازم ہوتی ہے' جس کے پاس ایسا علم موجود ہو جو دوسرے کے پاس نہ ہو ایسا شخص جب اپنے علم کو پھیلانے سے رک جاتا ہے تو وہ مسلمانوں کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اور اس صورت میں اس کا فرض اس پر لازم ہو جاتا ہے۔

اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ سنت کے لئے لفظ آیت استعمال ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اگر روایت کے الفاظ صرف کتاب کے حکم کے بارے میں ہوتے سنت کے بارے میں نہ ہوتے' تو ان دونوں کا ایک ہی معانی پر مشتمل ہونا ناممکن ہوتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نقل کر دیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ امر کا صیغہ ہے لیکن اس فعل کو مباح قرار دینے کے لئے ہے' جب کہ اس کے ذریعے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے اور اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ تم اسرائیل کے حوالے سے وہ روایات نقل کر دیا کرو جن کا مضمون کتاب وسنت میں موجود ہے۔ اس صورت میں تم پر کوئی حرج لازم نہیں آئے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: جو شخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے اس میں لفظی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کیا گیا ہے' لیکن اس سے مراد قیامت تک آنے والے تمام لوگ ہیں۔ صرف صحابہ مراد نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس چیز سے محفوظ رکھا تھا کہ وہ غلط بیانی سے کام لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اسی لئے ارشاد فرمائی ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کے لوگ سنت کا علم حاصل کرتے ہوئے اسے محفوظ کرتے ہوئے اسے روایت کرتے ہوئے اس کے مرتبہ ومقام کا خیال رکھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کے نتیجے میں جہنم کے لازم ہونے سے بچنے کی کوشش کریں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِّثُوا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہماری بیان کردہ تاویل صحیح ہے

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں ہے ''بنی اسرائیل کے حوالے سے باتیں بیان کردو اس میں کوئی حرج نہیں ہے''

6257 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ نَمْلَةَ بْنَ اَبِىْ نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا نَـمْلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ: هَلْ تَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجِنَازَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهَا تَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، وَقُوْلُوا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، فَاِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوْهُمْ، وَاِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُمْ وَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، لَقَدْ اُوتُوا عِلْمًا

حضرت ابونملہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک یہودی آیا اور بولا کیا یہ میت گفتگو کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس یہودی نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں یہ گفتگو کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل کتاب تمہیں جو بات بتائیں تم ان کی تصدیق بھی نہ کرو اور انہیں جھوٹا بھی قرار نہ دو لوگوں نے کہا: ہم اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اگر یہ بات سچ ہوگی' تو تم اسے جھٹلاؤ گے نہیں اور اگر جھوٹی ہوگی' تو تم اس کی تصدیق نہیں کرو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے انہیں علم عطا کیا گیا' لیکن (وہ پھر بھی گمراہ رہے)

ذِكْرُ الْاُمَّةِ الَّتِىْ فُقِدَتْ فِىْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ الَّتِىْ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ

اس امت کا تذکرہ' جو بنی اسرائیل میں سے گم ہوگئی تھی اور یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا کیا بنا

6258 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فُقِدَتْ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ، اَلَا تَرَاهَا اِذَا

6257- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نملة، فقد روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات." يونس: هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه دون قوله: "قاتل الله اليهود ... " أحمد 4/136، والطبرانى فى "الكبير" 22/ (878)، والبيهقى 2/10 من طريقين عن يونس، بهذا الإسناد . وأخرجه كذلك، أى: دون قوله: "قاتل الله اليهود ... " عبد الرزاق (20059)، وأحمد 4/136، وأبو داود (3644) فى العلم: باب فى رواية حديث أهل الكتاب، والفسوى فى "المعرفة والتاريخ" 1/380، والطبرانى 22/ (874) و (875) و (876) و (877) و (879)، وابن الأثير فى "أُسد الغابة" 6/315، والمزى فى "تهذيب الكمال" فى ترجمة أبى نملة، من طرق عن الزهرى، به.

6258- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم. خالد الأوّل: هو ابن عبد الله الطّحان، والثانى: هو ابن مهران الحذاء . وأخرجه أحمد 2/234، والبخارى (3305) فى بدء الخلق: باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ومسلم (2997) فى الزهد: باب الفأر وأنّه مَسْخ، وأبو يعلى (6031)، والبغوى (3271)

وَجَدْتَ اَلْبَانَ الْاِبِلِ، لَمْ تَشْرَبْهُ، وَاِذَا وَجَدْتَ اَلْبَانَ الْغَنَمِ شَرِبَتْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہوگیا یہ پتہ نہیں چلا کہ ان کا کیا بنا میرا یہ خیال ہے یہ چوہے بن گئے تھے کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے کہ جب وہ اونٹنی کا دودھ پاتا ہے' تو اسے نہیں پیتا اور جب بکری کا دودھ پاتا ہے' تو اسے پی لیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ بِاَسْبَابِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَيَّامِهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ زمانہ جاہلیت کے واقعات اور حالات کے بارے میں بات چیت کرسکتا ہے

6259 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَكَانُوا يَجْلِسُونَ، فَيَتَحَدَّثُونَ، وَيَاْخُذُونَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد جائے نماز پر تشریف فرما رہتے تھے' یہاں تک کہ سورج نکل آتا اس دوران لوگ بھی بیٹھے رہتے تھے۔ وہ آپس میں بات چیت کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات یاد کر کے ہنسا کرتے تھے جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ زمانہ جاہلیت میں سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور کس نے مخصوص کیے تھے

6260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ النَّسَائِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ .

6259- حديث صحيح على شرط الصحيح . وهو في "الجعديات" (2755) . وانظر الحديث المتقدم برقم (2020) و (2021) و (5781) .

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: السَّائِبَةُ الَّتِي كَانَتْ تُسَيَّبُ، فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ، وَالْبَحِيرَةُ: الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ، فَلَا يَحْتَلِبُهَا اَحَدٌ.

وَالْوَصِيلَةُ: النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي اَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ بِاُنْثَى، ثُمَّ تَثْنِي بِاُنْثَى، فَكَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِلطَّوَاغِيتِ، وَيَدْعُونَهَا الْوَصِيلَةَ، اَنْ وَصَلَتْ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرَى.

وَالْحَامُ: فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الْعَشْرَ مِنَ الْإِبِلِ، فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ جَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ، وَاَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ، فَلَمْ يَحْمِلُوا عَلَيْهِ شَيْئًا، وَسَمَّوْهُ الْحَامَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔ یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر جانور مخصوص کرنے کا آغاز کیا۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں: سائبہ اس جانور کو کہتے ہیں' جس کو بت کے نام پر مخصوص کر دیا جائے اور اس پر وزن نہ لادا جائے۔

بحیرہ اس جانور کو کہتے ہیں' جس کا دودھ بتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے کوئی آدمی اس کا دودھ نہیں دوہ سکتا۔

وصیلہ اس جوان اونٹنی کو کہتے ہیں' جس کے ہاں پہلی مرتبہ اونٹنی ہوتی ہے اور دوسری مرتبہ بھی اونٹنی ہوتی ہے۔ وہ اس اونٹنی کو بتوں کے لئے مخصوص کر دیتے تھے اور اسے وصیلہ کہتے تھے کیونکہ ان میں ایک دوسری کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی تھی (یعنی درمیان میں کوئی نر جانور نہیں ہوتا تھا)

حام سے مراد وہ نر اونٹ ہے' جسے دس مرتبہ جفتی کروائی گئی ہو جب وہ جفتی کا کام مکمل کر لیتا' تو وہ لوگ اسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر سامان نہیں لادتے تھے وہ اس پر کوئی چیز نہیں لادتے تھے اور اس کا نام حام رکھتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْقَصَصِ، وَلَا سِيَّمَا مَنْ لَا يُحْسِنُ الْعِلْمَ

قصہ گوئی کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ بطور خاص اس شخص کے لیے

6260- إسناده صحيح. أحمد بن سفيان النسائي روى له النسائي ووثقه هو وسلمة بن القاسم، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/28 وقال: كان ممن جمع وصنف، واستقام في أمر الحديث إلى أن مات، ومن فوقه من رجال الشيخين . ابن بكير: هو يحيى بن عبد الله بن بكير، وابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد . وأخرجه أحمد 2/366، وابن أبي عاصم في "الأوائل" (44)، والطبري في "جامع البيان" (12819) و (12844)، والطبراني في "الأوائل" (19)، والبيهقي في "السنن" 10-9/10 من طريق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن مردويه كما في "الفتح" 8/285 من طريق خالد بن حميد المهدي، عن يزيد بن الهاد، به. وعلقه البخاري بإثر الحديث (4623)، فقال: ورواه ابن الهاد عن الزهري ... وأخرجه البخاري (3521) في المناقب: باب قصة خزاعة، و (4623) في تفسير سورة المائدة: باب (ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام)، وأحمد 2/275، ومسلم (2856) (51) في الجنة: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، والطبري (12840)، والبغوي في "معالم التنزيل" 2/71 من طرق عن الزهري، به. وانظر الحديث الآتي برقم (7490).

جو اچھی طرح سے علم نہیں رکھتا

6261 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يُقَصَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا اَبِي بَكْرٍ، وَلَا عُمَرَ، وَلَا عُثْمَانَ، اِنَّمَا كَانَ الْقَصَصُ زَمَنَ الْفِتْنَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قصہ گوئی نہیں ہوتی تھی۔ قصہ گوئی فتنوں کے زمانے میں شروع ہوئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بُطُونَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا هُمْ قَرَابَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قریش کی تمام ذیلی شاخوں کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی نہ کسی حوالے سے رشتہ داری تھی

6262 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (قُلْ لَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) (الشورى: 23) فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبٰى مُحَمَّدٍ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَجِلْتَ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ: اِلَّا اَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ

طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

6261- إسناده صحيح. محمد بن عبد الملك بن زنجويه ثقة روى له أصحاب السنن الأربعة، ومن فوقه ثقات على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/745-746 عن معاوية بن هشام، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً 8/749 عن عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبيد اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، به. وأخرجه ابن ماجة (3754) في الأدب: باب القصص، عن عليّ بن محمد، حدثنا وكيع، عن العمري، عن نافع بنحوه. وقال البوصيري في "الزوائد" 2/233: هذا الإسناد فيه العمري، وهو ضعيف، واسمُهُ عبد الله بن عمر. وذكره السيوطي في "تحذير الخواص" ص 245، ونسبه لابن أبي شيبة والمروزي.

6262- إسناده صحيح على شرط البخاري. مسدد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجالهما. وأخرجه البخاري (3497) في المناقب: باب قول الله تعالى: (يَا أَيُّها النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وأنثى ...) عن مسدد بن مُسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/229 عن يحيى القطّان، به. وأخرجه أحمد 1/229، و 286، والبخاري (4818) في تفسير سورة الشورى: باب (إلا المودة في القربى)، والترمذي (3251) في التفسير: باب ومن سورة الشورى، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في "التحفة" 5/18، والطبري في "جامع البيان" 25/13، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/124-125 من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 7/345-346، وزاد نسبته لعبد بن حميد، وابن مردويه.

''تم یہ فرمادو کہ میں اس پر تم سے معاوضہ طلب نہیں کرتا صرف رشتہ داری کے حقوق کے حوالے سے محبت کا طلب گار ہوں۔''

تو سعید بن جبیر نے کہا: اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتے دار ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جلد بازی سے کام لیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کی ہر شاخ کے ساتھ کوئی نہ کوئی رشتہ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان جو رشتہ داری ہے تم اس کے حقوق کا خیال رکھو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّاسَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ يَكُوْنُوْنَ تَبَعًا لِقُرَيْشٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگ بھلائی اور برائی (ہر صورت میں) قریش کے پیروکار ہوں گے

6263 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگ بھلائی اور برائی ہر معاملے میں قریش کے پیروکار ہیں۔''

ذِكْرُ وَصْفِ اتِّبَاعِ النَّاسِ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

بھلائی اور برائی میں لوگوں کے قریش کی پیروی کرنے کی صفت کا تذکرہ

6264 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

6263- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان، واسمه طلحة بن نافع، فمن رجال مسلم، وهو صدوق، وقد توبع. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة ".12/167 وأخرجه أحمد3/379، وابن أبي عاصم في "السنة" (1510) عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/331، والبغوي (3847) من طريقين عن سفيان، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد3/383، ومسلم (1819) في الإمارة: باب الناس تبع لقريش، والبيهقي 8/141 عن روح بن القاسم، حدثنا ابن جريج، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّه ... فذكره.

6264- حديث صحيح، حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يزيد بن وديعة الأنصاري، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"5/537، وترجم له ابن أبي حاتم 8/293، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، ثم هو متابع. وأخرجه ابن أبي شيبة12/168، وأحمد 2/161، وابن أبي عاصم في "السنّة" (1511)، والبغوي (3845) من طريق محمد بن عمرو بن علقمة، عن أبي سلمة. وأخرجه دون قوله: "الأنصار أعفة صبر" الحميدي (1044)، والطيالسي (2380)، وأحمد2/242-243، والبخاري (3495) في المناقب: باب قول الله تعالى: (يا أيُّها الناس إنّا خلقناكم من ذكرٍ وأنثى ...)، ومسلم (1818) في الإمارة: باب الناس تبع لقريش، والبيهقي8/141، والبغوي (3844) من طريق أبي الزناد، عن الأعرج. وأخرجه همام في "صحيفته" (129)، وعنه عبد الرزاق (19895)، وعن عبد الرزاق أحمد2/319، ومسلم (1818)، والبغوي (3846). وأخرجه أحمد 2/395 من طريق خلاس، و 433 من طريق نافع بن جبير، خمستهم عن أبي هريرة.

اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ وَدِیعَةَ الْاَنْصَارِیُّ، اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْاَنْصَارُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ، وَاِنَّ النَّاسَ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ: مُؤْمِنُهُمْ تَبَعُ مُؤْمِنِهِمْ، وَفَاجِرُهُمْ تَبَعُ فَاجِرِهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''انصار (مانگنے سے) بچنے والے اور صبر کرنے والے لوگ ہیں۔ بیشک لوگ (اس حکومت) کے معاملے میں قریش کے پیروکار رہے۔ مومن لوگ قریش کے پیروکار ہیں اور گناہ گار (یعنی کافر لوگ) کفار قریش کے پیروکار ہیں۔''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْقُرَشِيِّ مِنَ الرَّاْیِ مِثْلَ مَا یُعْطَی غَیْرُ الْقُرَشِیِّ مِنْهُ عَلَی الضَّعْفِ

اللہ تعالیٰ کا ایک قریشی کو ایسی سمجھ بوجھ عطا کرنے کا تذکرہ جو غیر قریشی کی دی گئی سمجھ بوجھ سے دگنی ہوتی ہے

6265 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ، اَوْ زَاهِرٍ، الشَّكُّ مِنْ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ، وَالصَّوَابُ هُوَ الْاَزْهَرُ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِلْقُرَشِیِّ قُوَّةُ الرَّجُلَیْنِ مِنْ غَیْرِ قُرَیْشٍ.

فَسَاَلَ سَائِلٌ ابْنَ شِهَابٍ: مَا یَعْنِیْ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: نُبْلُ الرَّاْیِ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک قریشی میں غیر قریشیوں کے دو آدمیوں جتنی قوت ہوتی ہے۔''

ایک شخص نے ابن شہاب سے سوال کیا اس سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: رائے میں سمجھ بوجھ ہونا۔

6265- إسناده صحيح، عبد الرحمن بن الأزهر روى له أبو داود والنسائي، وهو صحابي صغير، وباقي رجاله رجال الشيخين غير طلحة بن عبد الله بن عوف، فمن رجال البخاري. ابن أبي ذئب: اسمه محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1490)، وأبو نعيم في "الحلية" 9/64 من طريقين عن أحمد بن عبد الله بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/81 و 83، والطيالسي (951)، وابن أبي شيبة 12/168، وابن أبي عاصم في "السنّة" (1508)، وأبو يعلى 346/2، والطبراني (1490)، وأبو نعيم 9/64، والحاكم 4/72، والبيهقي 1/386، والبغوي (3850)، والخطيب في "تاريخه" 3/166 من طرق عن ابن أبي ذئب به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وِلَايَةَ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ يَكُوْنَ فِيْ قُرَيْشٍ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسلمانوں کی حکومت کا معاملہ قیامت تک قریش میں رہے گا

6266 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ اثْنَانِ .

قَالَ عَاصِمٌ: وَحَرَّكَ اُصْبُعَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ معاملہ (یعنی حکومت) مسلسل قریش میں رہے گی' جب تک لوگوں میں سے دو آدمی باقی ہیں''۔

عاصم نامی راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنی دو انگلیوں کو حرکت دے کر (یہ روایت بیان کی)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نِسَاءَ قُرَيْشٍ مِنْ خَيْرِ نِسَاءٍ رَكِبْتِ الرَّوَاحِلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قریش کی خواتین ان خواتین میں سب سے بہتر ہیں جو اونٹوں پر سواری کرتی ہیں

6267 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ، اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ

6266– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف" ابن أبي شيبة. 12/171 وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنّة" (1122) عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/29، وأبو يعلى (5589) عن معاذ بن معاذ، به. وأخرجه أحمد 2/93 و 128، والطيالسي (1956)، والبخاري (2195) في المناقب: باب مناقب قريش، و (7140) في الأحكام: باب الأمراء من قريش، ومسلم (1820) في أول كتاب الإمارة، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" (2195)، والبيهقي في "السنن" 8/141، وفي "دلائل النبوّة" 6/520-521، وأبو محمد البغوي في "شرح السنّة" (3848) من طرق عن عاصم بن محمد، به. وسيأتي برقم (6655).

6267– إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم (2527) (201) في فضائل الصحابة: باب من فضائل نساء قريش، وابن حجر في "تغليق التعليق" 4/35 عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وعلّقه البخاري (3434) في الأنبياء: باب (إذ قالت الملائكة يا مريم ...) قال: وقال ابن وهب: أخبرني يونس، به. وقال بإثره: تابعه ابن أخي الزهري وإسحاق الكلبي عن الزهري.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قریش کی خواتین اونٹنیوں پر سوار ہونے والی (یعنی عرب خواتین) میں سب سے بہتر ہیں یہ اپنے بچوں پر بڑی مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر (کے گھر کا) بھرپور خیال رکھتی ہیں''۔

اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کبھی بھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئی تھیں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

6268 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ وَلِيْ عِيَالٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ، اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدِهٖ فِيْ صِغَرِهٖ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ، وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کو شادی کا پیغام بھیجا۔ انہوں نے عرض کی: میری عمر بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ میں بال بچے دار بھی ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی خواتین (یعنی عرب خواتین) میں قریش کی خواتین سب سے بہتر ہیں جو اپنے بچوں کے لئے ان کی کم سنی میں بڑی مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر (کے گھر بار کا) خیال رکھتی ہیں۔

(شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا) سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئی تھیں۔

ذِكْرُ اِهَانَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ اَهَانَ غَيْرَ الْفَاسِقِ مِنْ قُرَيْشٍ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو ذلیل کرنے کا تذکرہ' جو قریش سے تعلق رکھنے والے کسی ایسے شخص کی توہین کرتا ہے' جو فاسق نہ ہو

6269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالْقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ مُحَمَّدَ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّيْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

6268– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (20603) وعنه أخرجه أحمد 2/269 و 275، ومسلم (2527) (201) في فضائل الصحابة: باب من فضائل نساء قريش.

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي أَبِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: أَيْ بُنَيَّ إِنْ وُلِّيتَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَأَكْرِمْ قُرَيْشًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللهُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے اگر تم مسلمانوں کے کسی معاملے (یعنی حکومت یا سرکاری عہدے) کے نگران بنو تو قریش کی عزت افزائی کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص قریش کی توہین کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلت کا شکار کرے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ مُسْلِمًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے جناب ابوطالب مسلمان تھے

6270 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنَ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

6269- محمد بن حفص بن عمر، وعمّهُ عبيد الله بن عمر بن موسى لم يوثقهما غير المؤلف 9/71 و6/115، وقد لين الثاني الذهبي في "الميزان" 3/14، وقال العقيلي: لا يُتابع على حديثه، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 1/64 وفيه قصة، والبزار (2781) ، والعقيلي في "الضعفاء "3/124، والحاكم 4/74 من طريق عبيد الله بن محمد بن حفص، بهذا الإسناد . وقال البزار: لا نعلم يُروى عن النبي - صلى الله عليه وسلم - إلّا بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/27، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى في "الكبير" باختصار، والبزار بنحوه، ورجالهم ثقات ! وله شاهد من حديث سعد بن أبي وقّاص عند أحمد 1/171 و 183، وابن أبي شيبة 12/171، والبخاري في "التاريخ الكبير "8/376، والترمذي (3905) ، والطبراني في "الكبير" (327) ، والحاكم 4/174، والبغوي (3849) . وفيه محمد بن العلاء بن أبي سفيان الثقفي وشيخه يوسف بن الحكم الثقفي لم يوثقهما غير المؤلف . وقال الترمذي: هذا حديث غريب . وأخرجه عبد الرزاق (19904) عن معمر، عن الزهري، عن عمر بن سعد بن أبي وقّاص، عن أبيه. وهذا سند رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمر بن سعد، وهو صدوق . وآخر من حديث أنس رواه الطبراني (753) في "الكبير"، "والأوسط"، والبزار (2782) ، قال في "المجمع"10/27: فيه محمد بن سليم أبو هلال، وقد وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقية رجالهما رجال الصحيح.

6270- حديث صحيح، الحارث بن سريج وإن كان فيه كلامٌ قد تُوبِعَ، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يزيد بن كيسان، فمن رجال مسلم. أبو حازم الأشجعي: اسمه سلمان . وأخرجه مسلم (25) (41) في الإيمان: باب الدليل على صحة إسلام من حضره الموت ما لم يشرع في النزع، وابن منده في "الإيمان" (39) من طرق عن مروان بن معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/434 و 441، ومسلم (25) (42) ، والترمذي (3188) في التفسير: باب ومن سورة القصص، والطبري في "جامع البيان" 20/92، وابن منده (38) ، والواحدي في "أسباب النزول" ص 228، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/344 و345-344، والبغوي في "معالم التنزيل" 2/331 من طرق عن يزيد بن كيسان، به. وانظر حديث المسيب بن حزم المتقدم برقم (984) .

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَالِبٍ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ: قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْفَعُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِیْ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِیْ قُرَيْشٌ لَاَقْرَرْتُ عَيْنَيْكَ بِهَا، فَنَزَلَتْ: (اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ) (القصص: 56)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا آپ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لیجئے میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کے حق میں شفاعت کروں گا' تو جناب ابوطالب نے فرمایا: اے میرے بھتیجے اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ قریش مجھے عار دلائیں گے' تو میں اس کلمے کے ذریعے تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا۔

(راوی کہتے ہیں:) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک تم اسے ہدایت نہیں دیتے جسے تم پسند کرتے ہو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ مُسْلِمًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے جناب ابوطالب مسلمان تھے

6271 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْهَادِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَبَّابٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ اَبُوْ طَالِبٍ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ اَنْ تُصِيْبَهُ شَفَاعَتِیْ فَتَجْعَلَهُ فِیْ ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ تَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِیْ مِنْهَا دِمَاغُهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ کے سامنے آپ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں میری شفاعت نصیب ہوگی' جس کے نتیجے میں ان کے ٹخنوں تک آگ پہنچے گی' لیکن اس کی وجہ سے ان کا دماغ کھول رہا ہوگا (یعنی ان کے باقی جسم تک آگ نہیں پہنچے گی)

6271– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله. وأخرجه أحمد 3/55، عن هارون بن معروف، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/9 و 50، والبخارى (3885) فى مناقب الأنصار: باب ذكر قصة أبى طالب، و (6564) فى الرقاق: باب صفة الجنّة والنار، ومسلم (210) فى الإيمان: باب شفاعة النبى - صلى الله عليه وسلم - لأبى طالب والتخفيف عنه بسببه، وابن منده فى "الإيمان" (968)، والبيهقى فى "الدلائل" 2/347 من طرق عن يزيد ابن الهاد، به. الضحضاح: هو الماء القليل، أو ما يبلغ الكعبين منه. قال الحافظ فى "الفتح" 7/196: فى الحديث جواز زيارة القريب المشرك وعيادته، وأن التوبة مقبولة ولو فى شدة مرض الموت حتى يصل إلى المعاينة فلا يقبل، لقوله تعالى: (فلم يَكُ ينفعهم إيمانهم لمّا رأوا بأسنا)، وأن الكافر إذا شهد شهادة الحق نجا من العذاب لأن الإسلام يجبُّ ما قبله، وأن عذاب الكفار متفاوت، والنفع الذى حصل لأبى طالب من خصائصه ببركة النبى - صلى الله عليه وسلم -.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّوحَى اِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے نبی اکرم ﷺ کی طرف وحی کیے جانے سے پہلے نبی اکرم ﷺ اپنی قوم کے دین پر کاربند تھے

6272 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا هَمَمْتُ بِقَبِيْحٍ مِمَّا يَهُمُّ بِهٖ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ كِلْتَاهُمَا عَصَمَنِي اللّٰهُ مِنْهُمَا.

قُلْتُ لَيْلَةً لِفَتًى كَانَ مَعِي مِنْ قُرَيْشٍ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فِي غَنَمٍ لِاَهْلِنَا نَرْعَاهَا: اَبْصِرْ لِي غَنَمِي حَتّٰى اَسْمُرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِمَكَّةَ كَمَا يَسْمُرُ الْفِتْيَانُ.

قَالَ: نَعَمْ، فَخَرَجْتُ، فَلَمَّا جِئْتُ اَدْنٰى دَارٍ مِنْ دُوْرِ مَكَّةَ سَمِعْتُ غِنَاءً، وَصَوْتَ دُفُوْفٍ، وَمَزَامِيْرَ.

قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: فُلَانٌ تَزَوَّجَ فُلَانَةَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَهَوْتُ بِذٰلِكَ الْغِنَاءِ، وَبِذٰلِكَ الصَّوْتِ حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي، فَنِمْتُ فَمَا اَيْقَظَنِي اِلَّا مَسُّ الشَّمْسِ، فَرَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِي، فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ؟ فَاَخْبَرْتُهٗ، ثُمَّ فَعَلْتُ لَيْلَةً اُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، فَخَرَجْتُ، فَسَمِعْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقِيْلَ لِي: مِثْلُ مَا قِيْلَ لِي، فَسَمِعْتُ كَمَا سَمِعْتُ، حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي، فَمَا اَيْقَظَنِي اِلَّا مَسُّ الشَّمْسِ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِي، فَقَالَ لِي:

6272– إسناده حسن، محمد بن إسحاق روى له البخارى تعليقاً ومسلم متابعة وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مخرمة فقد روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"7/380 وله ترجمة عند ابن أبى حاتم 7/303، والبخارى فى "التاريخ الكبير "9/130، ولم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً. وذكر صاحب "الكمال" أن الشيخين أخرجا حديثه، وقال المزى فيما نقله عنه الإمام الذهبى والحافظ ابن حجر: لم أقف على رواية أحد منهما. قلت: ولم يرد له ذكر فى كتاب "رجال مسلم" لابن منجويه، ولا فى "الجمع بين رجال الصحيحين" لابن طاهر، ولا فى "رجال البخارى" للكلاباذى. وأخرجه أبو نعيم فى "دلائل النبوّة" (128) من طريق إسحاق بن راهويه، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم4/245، وعنه البيهقى فى "الدلائل"2/33 من طريق يونس بن بكير، عن ابن إسحاق، به. وعلقه البخارى فى "تاريخه"1/130 باختصار، فقال: قال لى شهاب: حدثنا بكر بن سليمان، عن ابن إسحاق به، ووصله البزار (2403) حدثنا موسى بن عبد اللّٰه أبو طلحة الخزاعى، حدثنا بكر بن سليمان، عن ابن إسحاق. وذكره الهيثمى فى " المجمع "8/226، وقال: رواه البزار، ورجاله ثقات. وأورده السيوطى فى "الخصائص"89-1/88، ونقل عن ابن حجر قوله: إسناده حسن متصل، ورجاله ثقات.

مَا دَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: مَا فَعَلْتُ شَيْئًا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوَاللّٰهِ، مَا هَمَمْتُ بَعْدَهُمَا بِسُوْءٍ مِمَّا يَعْمَلُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، حَتّٰى اَكْرَمَنِي اللّٰهُ بِنُبُوَّتِهِ

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے کبھی بھی کسی ایسی برائی کرنے کا ارادہ نہیں کیا جو زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے' البتہ دو مرتبہ ارادہ کیا دونوں مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا۔ (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا) ایک مرتبہ میں ایک قریشی نوجوان کے ساتھ اپنے گھر والوں کی بکریاں مکہ کے بالائی حصے میں چرا رہا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی نوجوان سے کہا تم نے آج میری بکریوں کا دھیان رکھنا ہے۔ آج رات میں مکہ میں یوں بسر کروں گا' جس طرح نوجوان گزارتے ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ میں وہاں سے روانہ ہوا جب میں مکہ کے آخری کونے میں موجود گھر کے پاس پہنچا' تو وہاں مجھے گانے اور دف بجانے اور موسیقی کے آلات کی آواز آئی۔ میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے' تو لوگوں نے بتایا۔ فلاں شخص نے فلاں عورت کے ساتھ شادی کی ہے۔ انہوں نے قریش کے ایک شخص کی قریش کی ایک خاتون کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں بتایا میں اس گانے اور آواز کو سننے لگا۔ اسی دوران میری آنکھ لگ گئی۔ میں سو گیا مجھے دھوپ کی تپش نے بیدار کیا میں اپنے ساتھی کے پاس واپس آیا۔ اس نے دریافت کیا تم نے کیا کیا میں نے اسے اس بارے میں بتایا پھر دوسری رات بھی اسی طرح ہوا میں وہاں سے روانہ ہوا۔ میں نے اسی طرح کی آواز سنی۔ مجھے کہا گیا وہی بات جو پہلے کہی گئی تھی میں نے اسی طرح کی آواز سنی جس طرح پہلے سنی تھی' یہاں تک کہ میری آنکھ لگ گئی' تو پھر مجھے سورج کی تپش نے بیدار کیا میں پھر اپنے ساتھی کے پاس آیا۔ اس نے دریافت کیا تم نے کیا کیا میں نے کہا: میں نے کچھ نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی کسی برائی کا ارادہ نہیں کیا۔ ایسی برائی جو زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت کے ذریعے مجھے سرفراز کیا۔

ذِكْرُ اِحْصَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کو شمار کرنا جنہوں نے ابتدائے اسلام میں اسلام قبول کرلیا تھا

6273 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَحْصُوا كُلَّ مَنْ كَانَ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَخَافُ وَنَحْنُ بَيْنَ السِّتِّ مِائَةٍ اِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُبْتَلَوْنَ، قَالَ: فَابْتُلِيْنَا حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّيْ اِلَّا سِرًّا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ان لوگوں کی گنتی کرو جو اسلام قبول کر چکے ہیں راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو اندیشہ ہے' جب کہ ہماری

تعداد چھ سو سے لے کر سات سو تک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نہیں جانتے ہو ہوسکتا ہے تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا گیا۔ ہم میں سے ہر شخص صرف پوشیدہ طور پر نماز ادا کر سکتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَيْعَةِ الْاَنْصَارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ بِمِنًى

عقبہ کی رات منیٰ میں انصار کا نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے کا تذکرہ

6274 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سَبْعَ * سِنِيْنَ، يَتَتَبَّعُ النَّاسَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ بِعُكَاظَ وَمَجَنَّةَ وَالْمَوَاسِمِ بِمِنًى، يَقُوْلُ: مَنْ يُّؤْوِيْنِيْ وَيَنْصُرَنِيْ حَتّٰى اُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّيْ؟ ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ اَوْ مِنْ مِصْرَ فَيَاْتِيْهِ قَوْمُهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ، لَا يَفْتِنُكَ، وَيَمْشِيْ بَيْنَ رِحَالِهِمْ وَهُمْ يُشِيْرُوْنَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ، حَتّٰى بَعَثَنَا اللّٰهُ مِنْ يَّثْرِبَ، فَآوَيْنَاهُ وَصَدَّقْنَاهُ، فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنَّا وَيُؤْمِنُ بِهٖ وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، وَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَيُسْلِمُوْنَ بِاِسْلَامِهٖ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِّنْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اِلَّا فِيْهَا رَهْطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، يُظْهِرُوْنَ الْاِسْلَامَ، ثُمَّ اِنَّا اجْتَمَعْنَا، فَقُلْنَا: حَتّٰى مَتٰى نَتْرُكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْرَدُ فِيْ جِبَالِ مَكَّةَ وَيَخَافُ؟ ، فَرَحَلَ اِلَيْهِ مِنَّا سَبْعُوْنَ رَجُلًا، حَتّٰى قَدِمُوْا عَلَيْهِ فِي الْمَوْسِمِ فَوَاعَدْنَاهُ بَيْعَةَ الْعَقَبَةِ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهَا مِنْ رَجُلٍ وَّرَجُلَيْنِ، حَتّٰى تَوَافَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: تُبَايِعُوْنِيْ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ، وَالنَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَعَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاَنْ يَّقُوْلَهَا لَا

6273- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش هو: سليمان بن مهران، وشقيق: هو ابن سلمة . وأخرجه ابن أبي شيبة 15/69، وأحمد 5/384، ومسلم (149) في الإيمان: باب الاستسرار بالإيمان للخائف، والنسائي في " الكبرى " كما في "التحفة" 3/38، وابن ماجه (4029) في الفتن: باب الصبر على البلاء، وأبو عوانة 1/102، وابن منده في "الإيمان" (453) من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (3060) في الجهاد: باب كتابة الإمام الناس، وابن منده (452) ، والبيهقي 6/363، والبغوي (2744) من طريقين عن سفيان الثوري، عن الأعمش، عن شقيق، عن حذيفة مرفوعاً بلفظ: "اكتبوا لي من تلفظ بالإسلام من الناس"، فكتبنا له ألفاً وخمس مئة رجل، فقلنا: نخاف ونحن ألف وخمس مئة؟ .. وأخرجه البخاري بإثره، قال: حدثنا عبدان، عن أبي حمزة، عن الأعمش فوجدناهم خمس مئة.

6274- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابنُ خُثيم: هو عبد الله بن عثمان بن خُثيم، وأبو الزبير: هو محمد بن مسلم، وقد صرح بالتحديث عند البيهقي، فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه أحمد 3/322-323، والبزار (1756) عن عبد الرزاق بهذا الإسناد . وقال البزار: قد رواه غير واحد عن ابن خُثيم، ولا نعلمه عن جابر إلَّا بهذا الإسناد . وأخرجه البزار، والبيهقي في " الدلائل " 2/442-443، وفي " السنن "9/9 من طريقين عن ابنِ خُثيم، به . وذكره الهيثمي في "المجمع" 6/46، وقال: رواه أحمد والبزار، ورجال أحمد رجال الصحيح. وسيأتي برقم (7012) .

يُبَالِي فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَعَلٰى اَنْ تَنْصُرُوْنِيْ، وَتَمْنَعُوْنِيْ اِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَاَزْوَاجَكُمْ وَاَبْنَاءَ كُمْ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ، فَقُمْنَا اِلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ، وَاَخَذَ بِيَدِهٖ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ مِنْ اَصْغَرِهِمْ، فَقَالَ: رُوَيْدًا يَا اَهْلَ يَثْرِبَ، فَاِنَّا لَمْ نَضْرِبْ اَكْبَادَ الْاِبِلِ اِلَّا وَنَحْنُ نَعْلَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّ اِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُنَازَعَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَقَتْلُ خِيَارِكُمْ، وَاَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوْفُ، فَاِمَّا اَنْ تَصْبِرُوا عَلٰى ذٰلِكَ وَاَجْرُكُمْ عَلَى اللّٰهِ، وَاِمَّا اَنْتُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ جُبْنًا، فَبَيِّنُوا ذٰلِكَ فَهُوَ اَعْذَرُ لَكُمْ، فَقَالُوا: اَمِطْ عَنَّا فَوَاللّٰهِ لَا نَدَعُ هٰذِهِ الْبَيْعَةَ اَبَدًا، فَقُمْنَا اِلَيْهِ، فَبَايَعْنَاهُ، فَاَخَذَ عَلَيْنَا، وَشَرَطَ اَنْ يُعْطِيَنَا عَلٰى ذٰلِكَ الْجَنَّةَ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات سال تک مکہ میں مقیم رہے۔ آپ عکاظ، مجنہ اور حج کے موقع پر منیٰ میں موجود لوگوں کی رہائش گاہوں پر جاتے تھے۔ کون مجھے پناہ دے گا اور کون میری مدد کرے گا تا کہ میں اپنے پروردگار کے اس پیغام کی تبلیغ کر سکوں' یہاں تک کہ ایک شخص جس کا تعلق یمن یا شاید مصر سے تھا وہ نکلا اور اپنی قوم کے پاس آ کر بولا۔ قریش کے اس نوجوان سے بچو کہیں یہ تمہیں آزمائش میں مبتلا نہ کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی رہائش گاہوں کے درمیان چلتے اور وہ لوگ اپنی انگلیوں سے آپ کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب سے بھیجا ہم نے آپ کو پناہ دی اور آپ کی تصدیق کی۔ ہم میں سے ایک شخص نکلا وہ آپ پر ایمان لایا آپ نے اسے قرآن کی تلاوت سکھائی۔ وہ شخص اپنے اہل خانہ کے پاس واپس گیا' تو اس کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اہل خانہ نے بھی اسلام قبول کر لیا' یہاں تک کہ انصار کے ہر محلے میں کچھ نہ کچھ مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے اسلام کو ظاہر کیا پھر ہم اکٹھے ہو گئے۔ ہم نے کہا: ہم کب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں رہنے دیں گے۔ کیا آپ مکہ کے پہاڑوں کے درمیان اِدھر اُدھر آتے جاتے رہیں اور پریشانی کا شکار رہیں' تو ہم میں سے ستر افراد آپ کی خدمت میں جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ وہ حج کے موقع پر آپ کی خدمت میں آئے۔ ہم نے آپ کے ساتھ طے کیا کہ ہم عقبہ (گھاٹی) کے پاس آ کر آپ سے بات کریں گے۔ ہم لوگ ایک ایک دو دو کر کے وہاں اکٹھے ہوئے' یہاں تک کہ جب ہماری تعداد پوری ہو گئی' تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں۔ آپ نے فرمایا: تم چاک و چوبند ہونے سست ہونے (ہر حالت میں) اطاعت فرمانبرداری کرنے تنگی اور خوشحالی میں خرچ کرنے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے پر میری بیعت کرو اور آدمی یہ بھی کہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا اور اس بات پر بیعت کرو کہ تم میری مدد کرو گے' اور جب میں تمہارے پاس آؤں گا تم میری مدد کرو گے۔ اسی طرح جس طرح تم اپنا خیال رکھتے ہو اپنی بیویوں اور بچوں کا خیال رکھتے ہو۔ اس کے عوض میں تمہیں جنت ملے گی۔ ہم آپ کے سامنے آئے اور ہم نے آپ کی بیعت کر لی۔

حضرت اسعد بن زرارہ جوان تمام افراد میں کم سن تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور بولے: اے اہل یثرب آگے آؤ۔ ہم نے اونٹوں کے جگر پر نہیں مارا (یعنی سفر نہیں کیا) مگر یہ کہ ہم نے یہ بات جان لی ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (مدینہ منورہ کی طرف) نکلنا تمام عربوں سے جھگڑا کرنے کا باعث بنے گا۔ اس کے نتیجے میں تمہارے بہترین

لوگ قتل ہوسکتے ہیں۔تلواریں تمہیں کاٹ سکتی ہیں' یا' تو یہ ہے کہ تم نے اس صورت حال پر صبر سے کام لینا تمہارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوجائے گا یا پھر یہ ہے کہ تم بزدلی دکھاتے ہوئے اپنی ذات کے حوالے سے اندیشے کا شکار ہوجانا (اگر تم نے ایسا کرنا ہے)' تو تم اس بات کو بیان کردو نبی اکرم ﷺ تم لوگوں کا عذر قبول کرلیں گے۔ان لوگوں نے کہا: تم ایک طرف ہوجاؤ' اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو کبھی ترک نہیں کریں گے پھر ہم نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ہم نے آپ کی بیعت کی۔آپ نے ہم سے بیعت لی اور ساتھ یہ شرط عائد کی کہ آپ ایسا کرنے کی صورت میں ہمیں جنت عطا کریں گے۔

فَصْلٌ فِيْ هِجْرَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَكَيْفِيَّةِ اَحْوَالِهِ فِيْهَا

فصل: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا اور اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتحال کی کیفیت

6275 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، وَالْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ نَخْلٍ، فَذَهَبَ وَهْلِيْ اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ، فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ، يَثْرِبُ، وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ، فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ، فَاِذَا هُوَ مَا جَدَّدَ اللّٰهُ مِنَ الْمَغْنَمِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے خواب میں دیکھا میں مکہ سے ہجرت کر کے کھجوروں کی سرزمین کی طرف جارہا ہوں۔ میرا ذہن اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہو سکتے ہیں' لیکن وہ مدینہ تھا یعنی یثرب تھا اور میں نے خواب میں دیکھا میں نے تلوار لہرائی' تو وہ ٹوٹ گئی۔ اس سے مراد غزوہ احد کے موقع پر مسلمانوں کو لاحق ہونے والا نقصان ہے پھر میں نے دوسری مرتبہ تلوار لہرائی' تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی صورت میں آگئی۔ اس سے مراد وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ مال غنیمت کی شکل میں عطا کرے گا اور اہل ایمان کا اجتماع (یعنی ان کی تعداد کا زیادہ ہونا) مراد ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا اَرَى اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعَ هِجْرَتِهِ فِيْ مَنَامِهِ

6275- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمود بن غيلان ثقة من رجال الشيخين، والحسن بن حماد: هو الضبي، روى له النسائي وهو ثقة، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وبُريد: هو ابن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري. وأخرجه ابن ماجه (3921) في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا، عن محمود بن غيلان، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/129، ومسلم (2272) في الرؤيا: باب رؤيا النبي - صلى الله عليه وسلم -، من طريقين عن أبي أسامة، به. وانظر ما بعده.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کوخواب میں ہجرت کا مقام دکھا دیا تھا

6276 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهْلِي اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ، وَهَجَرُ، فَاِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَاَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ، فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَهَزَزْتُهُ مَرَّةً اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ، فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

✿✿ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایسی سرزمین کی طرف جا رہا ہوں۔ وہاں کھجوروں کے باغات ہیں۔ میرا ذہن اس طرف گیا یہ یمامہ یا ہجر ہو سکتے ہیں' لیکن یہ مدینہ یعنی یثرب تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی' تو وہ ٹوٹ گئی۔ اس سے مراد غزوہ احد کے موقع پر لاحق ہونے والا نقصان ہے' پھر میں نے اسے دوسری مرتبہ لہرایا تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی حالت میں آ گئی۔ اس کے ذریعے وہ فتح اور اہل ایمان کا اجتماع (یعنی ان کی تعداد میں اضافہ) مراد ہے' جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ كَيْفِيَّةِ خُرُوجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ لَمَّا صَعُبَ الْاَمْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے کی کیفیت کا تذکرہ جب وہاں معاملہ مسلمانوں کے لیے مشکل ہو گیا

6277 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

6276– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند" أبي يعلى ورقة 240/2، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه البخاري (3622) في مناقب الأنصار: باب علامات النبوّة في الإسلام، و (4081) في المغازي: باب من قتل من المسلمين يوم أُحُد، و (7035) في التعبير: باب إذا رأى بقراً تنحر، و (3041) باب: إذا هزَّ سيفاً في المنام، ومسلم (2272) في الرؤيا: باب رؤيا النبي - صلى الله عليه وسلم -، والبغوي (3296) عن محمد بن العلاء بن كريب، بهذا الإسناد.

6277– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9743) . وأخرجه بأخصر مما هنا أحمد 6/198 عن عبد الرزاق بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5807) في اللباس: باب التقنع، عن إبراهيم بن موسى، عن هشام، عن معمر، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه مطولاً ومختصراً البخاري (476) في الصلاة: باب المسجد يكون بالطريق من غير ضرر الناس، و (2297) في الكفالة: باب جوار أبي بكر في عَهْدِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، و (3905) في المغازي: باب غزوة الرجيع ورعل وذكوان، والبيهقي في "الدلائل" 474-2/471، والبغوي في "معالم التنزيل" 294-2/293 من طريقين عن الليث، عن عُقيل، عن الزهري، به. وانظر (6280) و (6868) .

(متن حدیث): لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، لَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِينَا فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُهَاجِرًا قِبَلَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَلَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: اَيْنَ يَا اَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: اَخْرَجَنِيْ قَوْمِي فَاَسِيحُ فِي الْاَرْضِ، وَاَعْبُدُ رَبِّي، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ: اِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ، وَلَا يُخْرَجُ، اِنَّكَ تُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، وَاَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ، وَرَجَعَ اَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُمْ، وَطَافَ فِيْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، لَا يَخْرُجُ، وَلَا يُخْرَجُ مِثْلُهُ، اِنَّهُ يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَاَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَاٰمَنُوا اَبَا بَكْرٍ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ وَيُصَلِّيَ مَا شَاءَ، وَيَقْرَاَ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِيْنَا، وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْ غَيْرِ دَارِهِ، فَفَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ، ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَاَبْنَاؤُهُمْ، فَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ، وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ، فَاَرْسَلُوا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: اِنَّمَا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ، وَاِنَّهُ ابْتَنَى مَسْجِدًا، وَاِنَّهُ اَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ، وَاِنَّا خَشِينَا اَنْ يَّفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا، فَاْتِهِ، فَقُلْ لَهُ: اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ، وَاِنْ اَبَى اِلَّا اَنْ يُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَلْيَرُدَّ عَلَيْنَا ذِمَّتَكَ، فَاِنَّا نَكْرَهُ اَنْ نُّخْفِرَ ذِمَّتَكَ، وَلَسْنَا بِمُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ، فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ، فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَاِمَّا اَنْ تُرْجِعَ اِلَيَّ ذِمَّتِي، فَاِنِّي لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّي اُخْفِرْتُ فِيْ عَقْدِ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهُ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاِنِّي اَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ، وَجِوَارِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: اُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، اُرِيتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ، وَهُمَا حَرَّتَانِ.

فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَرَجَعَ اِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنِّي اَرْجُو اَنْ يُّؤْذَنَ لِي، فَقَالَ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّي اَوَ تَرْجُو ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَفْسَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَحَابَتِهِ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِذْ قَائِلٌ يَقُوْلُ لِاَبِيْ بَكْرٍ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَّاْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِدًى لَهُ اَبِيْ وَاُمِّي، اِنْ جَاءَ بِهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَاَمْرٌ،

فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ، قَالَ: فَنَعَمْ ، قَالَ: قَدْ اُذِنَ لِي ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَالصُّحْبَةُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَخُذْ اِحْدٰى رَاحِلَتِيْ هَاتَيْنِ، فَقَالَ: نَعَمْ، بِالثَّمَنِ ، قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ مِنْ نِطَاقِهَا، وَاَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰى: ذَاتَ النِّطَاقِ، فَلَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فِيْ جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ، فَمَكَثْنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے میں نے ہوش سنبھالا میں نے اپنے والدین کو مسلمان دیکھا روزانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں صبح وشام تشریف لایا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں کو آزمائش کا شکار کیا جانے لگا' تو حضرت ابوبکر حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کی ملاقات قارہ قبیلے کے سردار ابن دغنہ سے ہوئی۔ اس نے دریافت کیا: اے ابوبکر کہاں جارہے ہو۔ انہوں نے کہا: میری قوم نے مجھے نکلنے پر مجبور کردیا ہے۔ اب میں زمین میں سفر کروں گا اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں گا۔ ابن دغنہ نے ان سے کہا: اے ابوبکر آپ جیسا شخص (اپنے علاقے سے) نہ' تو نکل سکتا ہے اور نہ ہی اسے نکالا جاسکتا ہے۔ آپ ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں، میں آپ کو پناہ دیتا ہوں پھر ابن دغنہ وہاں سے سوار ہو کر آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ واپس آگئے۔ وہ کفار قریش کے پاس گیا اور اس نے ان سے کہا ابوبکر جیسا شخص (اپنے علاقے سے) نہ' تو نکل سکتا ہے اور نہ اس جیسے شخص کو نکالا جاسکتا ہے۔ وہ ضرورت مند کی مدد کرتا ہے ان کا خیال رکھتا ہے، دوسروں کا وزن اٹھاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے، حق کے کاموں میں مدد کرتا ہے' تو قریش نے ابن دغنہ کی دی ہوئی پناہ کو برقرار رکھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر کو امان دیدی۔ انہوں نے ابن دغنہ سے کہا کہ وہ ابوبکر سے کہے کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور وہاں جتنی چاہے نماز ادا کرے اور جتنی چاہے تلاوت کرے' لیکن ہمیں تکلیف نہ پہنچائے۔ وہ اعلانیہ طور پر اپنے گھر سے باہر نماز ادا نہ کرے اور تلاوت نہ کرے۔ حضرت ابوبکر ایسا ہی کرتے رہے' پھر ان کو مناسب لگا' تو انہوں نے اپنے صحن میں مسجد بنالی۔ وہاں وہ نماز ادا کیا کرتے تھے اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے' تو مشرکین کی خواتین اور بچے وہاں آجاتے اور حیران ہوتے تھے اور ان کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ حضرت ابوبکر بہت زیادہ رویا کرتے تھے جب قرآن کی تلاوت کرتے تھے' تو ان کی آنکھوں پر قابو نہیں رہتا تھا۔ قریش نے ابن دغنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ ان کے پاس آئے۔ قریش نے کہا: ہم نے ابوبکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرے گا۔ اب اس نے مسجد بنالی ہے اور وہ اعلانیہ طور پر نماز پڑھتا ہے اور تلاوت کرتا ہے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہمارے نوجوان بچوں کو آزمائش کا شکار کردے گا تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرنے پر اکتفاء کرے۔ اگر وہ نہیں مانتا اور اعلانیہ طور پر ایسا کرنا چاہتا ہے' تو پھر وہ تمہاری دی ہوئی پناہ واپس کر

دے کیونکہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم تمہاری دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر ایسا کرنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے۔

ابن دغنہ ابوبکر کے پاس آیا اور بولا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے آپ کے بارے میں ایک بات کا ذمہ لیا تھا' تو آپ اس پر اکتفاء کریں' یا پھر میری دی ہوئی پناہ مجھے واپس کر دیں کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ عرب یہ بات سنیں کہ میں نے ایک شخص کو پناہ دینے کے بعد اس سے واپس لے لی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسول کی پناہ سے راضی ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ مکہ میں مقیم تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا تمہارا ہجرت کا مقام مجھے (خواب میں) دکھایا گیا ہے۔ مجھے دکھایا گیا ہے کہ وہ ایک شور والی زمین ہے' جس میں کھجوروں کے باغات بہت ہیں اور اس کے دونوں کناروں پر پتھریلی زمین ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو جن لوگوں نے ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے اور حبشہ کی سرزمین کی طرف جن لوگوں نے ہجرت کی تھی ان میں سے کچھ لوگ مدینہ آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کے لئے ساز و سامان تیار کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر ابھی انتظار کرو مجھے یہ امید ہے کہ مجھے بھی اس کی اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ کو یہ امید ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینے کے لئے خود کو روک لیا۔ وہ اپنی دو اونٹنیوں کو چارا کھلاتے رہے۔ وہ انہیں ببول کے پتے کھلایا کرتے تھے۔ ایسا چار ماہ تک ہوتا رہا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا نبی اکرم ﷺ تشریف لائے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ منہ ڈھانپ کر تشریف لائے تھے اور یہ ایک ایسا وقت تھا جس میں آپ عام طور پر ہمارے ہاں نہیں آتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ اس وقت میں تشریف لائے ہیں' تو ضرور کسی اہم کام کے سلسلے میں آئے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی گئی۔ نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر اپنے پاس موجود لوگوں کو باہر نکال دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! صرف میرے اہل خانہ ہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر آپ نے بتایا مجھے اجازت دیدی گئی ہے حضرت ابوبکر نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں ساتھ دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میرے والد آپ پر قربان ہوں آپ ان دونوں میں سے ایک اونٹنی لے لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن یہ قیمت کے عوض میں ہوگی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے ان دونوں کے لئے بہترین زادِ راہ تیار کیا۔ ہم نے ان دونوں کے لئے چمڑے کے کھانے کا تھیلا تیار کیا۔ سیدہ اسماء نے اپنے ازار بند کو کاٹ کر اس کے ذریعے اس تھیلے کا منہ باندھا۔ اسی وجہ سے ان کا نام ذات نطاق ہے۔

نبی اکرم ﷺ ایک پہاڑ پر موجود غار تک پہنچ گئے۔ جس کا نام ثور تھا۔ آپ تین دن تک وہاں قیام پذیر رہے۔

ذِكْرُ مَا خَاطَبَ الصِّدِّيقُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا فِي الْغَارِ

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے کیا کہا تھا جب یہ دونوں حضرات غار میں موجود تھے

6278 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ اَرَادَ اَحَدُهُمْ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمِهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بتایا ہم جب غار میں موجود تھے' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی اگر ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے پاؤں کی طرف دیکھ لے' تو وہ اپنے پاؤں کے نیچے ہمیں دیکھ لے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے۔ جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَرُوحُ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمِنْحَةِ اَيَّامَ مُقَامِهِمَا فِي الْغَارِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غار میں قیام کے دوران کیسے کھانا ان تک پہنچتا تھا

6278- إسناده صحيح على شرط الشيخين. يعقوب الدورقي: هو ابن إبراهيم، وعفان: هو ابن مسلم بن عبد الله الباهلي، وهمام: هو ابن يحيى بن دينار، وثابت: هو ابن أسلم البناني. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/7، وأحمد 1/4، وابن سعد في "الطبقات" 3/173-174، والطبري في "جامع البيان" (16729)، والترمذي (3096) في التفسير: باب ومن سورة التوبة، وأبو يعلى (66)، وأبو بكر المروزي في "مسند أبي بكر" (72)، والبيهقي في "دلائل النبوّة" 2/480 من طريق عفان بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3653) في فضائل الصحابة: باب مناقب المهاجرين وفضلهم، و (3922): باب هجرة النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى المدينة، و (4663) في تفسير سورة براءة: باب قوله: (ثانيَ اثنين إذ هما في الغار)، ومسلم: (2381) في فضائل الصحابة: باب فضائل أبي بكر رضي الله عنه، وأبو يعلى (67)، وأبو بكر المروزي (71)، والبيهقي 2/480-481، والبغوي في "معالم التنزيل" 2/293 من طرق عن همام بن يحيى، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، إنما يعرف من حديث همام، وتفرد به. قلت: قد أخرجه أبو بكر المروزي (74)، وابن شاهين في "الأفراد" كما في "الفتح" 7/12 من طريق جعفر بن سليمان عن ثابت، وانظر الفتح 7/11-12 وسيأتي الحديث برقم (6869).

6279 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرُوجِ مِنْ مَكَّةَ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْاَمْرُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَطْمَعُ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَرْجُو، فَانْتَظَرَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا، فَنَادَاهُ، فَقَالَ لَهُ: اخْرُجْ مَنْ عِنْدَكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

فَقَالَ: اَشَعَرْتَ اَنَّهُ قَدْ اُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصُّحْبَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصُّحْبَةُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ نَاقَتَانِ، قَدْ كُنْتُ اَعْدَدْتُّهُمَا لِلْخُرُوجِ.

قَالَتْ: فَاَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ، فَرَكِبَا حَتّٰى اَتَيَا الْغَارَ، وَهُوَ بِثَوْرٍ، فَتَوَارَيَا فِيهِ، وَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ اَخُو عَائِشَةَ لِاُمِّهَا، وَكَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْحَةٌ، فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ، وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ اِلَيْهِمَا، ثُمَّ يَسْرَحُ، فَلَا يَفْطِنُ بِهِ اَحَدٌ مِّنَ الرِّعَاءِ، فَلَمَّا خَرَجَا، خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ سے چلے جانے کی اجازت مانگی۔ جب حالات خراب ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم صبر سے کام لو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو یہ توقع ہے کہ آپ کو بھی اجازت مل جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان سے فرمایا اپنے پاس موجود لوگوں کو باہر نکال دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! صرف میری دو بیٹیاں یہاں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ چلا کہ مجھے روانگی (ہجرت) کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا میں آپ کے ساتھ رہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساتھ رہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں۔ میں نے انہیں روانگی کے لئے تیار کیا

6279– إسناده صحيح. أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ القطان روى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم: كان صدوقاً، وذكره المؤلف في "الثقات"39-8/38، وقال: كان متقناً، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري (4093) في المغازي: باب غزوة الرجيع ورعل وذكوان، عن عبيد بن إسماعيل، حدثنا أبو أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري مختصراً (2138) في البيوع: باب إذا اشترى متاعاً أو دابة، فوضعه عند البائع، من طريق علي بن مسهر، عن هشام به. وانظر (6277) و (6869). وقوله: "أخو عائشة" وفي رواية "أخي عائشة" وهما جائزتان، الأولى على القطع، والثانية على البدل، وفي قوله: "عبد الله بن الطفيل" نظر، وكأنه مقلوب، والصواب كما قال الدمياطي: الطفيل بن عبد الله بن سخبرة، وهو أزدي من بني زهران، وكان أبوه زوج أمّ رومان والدة عائشة، فَقَدِمَا في الجاهلية مكة، فحالف أبا بكر، ومات وخلّف الطفيل، فتزوج أبو بكر امرأته أم رومان، فولدت له عبد الرحمن وعائشة، فالطفيل أخوهما من أمهما، واشترى أبو بكر عامر بن فهيرة من الطفيل.

ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ایک اونٹنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدی۔ وہ جدعاء تھی۔ یہ دونوں حضرات اس پر سوار ہو کر ایک غار میں آ گئے' جو ثور نامی پہاڑ میں تھا۔ دونوں حضرات اس میں چھپ گئے۔ عبداللہ بن طفیل کا غلام عامر بن فہیرہ جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا والدہ کی طرف سے بھائی تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زیر احسان تھا' تو چرواہوں میں سے کسی کو اس بارے میں اندازہ نہیں ہو سکا وہ صبح ان حضرات کے پاس جاتا' شام کو مکہ آ جاتا' اور پھر رات کے آخری حصے میں ان حضرات کے پاس آ جاتا۔ جب یہ دونوں حضرات وہاں سے روانہ ہوئے' تو وہ بھی ان دونوں کے ہمراہ تیزی سے چلتا ہوا آیا' یہاں تک کہ یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

ذِكْرُ مَا يَمْنَعُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا كَيْدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصِّدِّيقِ، عِنْدَ خُرُوجِهِمَا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکہ سے نکل کر مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے ان دونوں حضرات سے کفار قریش کے فریب (یعنی ان کے برے ارادوں کو) روکے رکھا

6280 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): جَاءَتْنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُمَا اَوْ اَسَرَهُمَا، قَالَ: فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهَا حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ اِنِّي رَاَيْتُ آنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ لَا اُرَاهَا اِلَّا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهُ، قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ: اِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلٰكِنَّكَ رَاَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا، انْطَلَقُوا بِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ بَيْتِي فَاَمَرْتُ جَارِيَتِي اَنْ تُخْرِجَ لِي فَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ، وَاَخَذْتُ رُمْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَخَطَطْتُ بِهِ الْاَرْضَ فَاَخْفَضْتُ عَالِيَةَ الرُّمْحِ حَتّٰى اَتَيْتُ

6280- حديث صحيح، ابن أبي السري متابع، ومن فوقه شرط البخاري. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9743). وأخرجه أحمد4/175-176، والطبراني في "الكبير" عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3906) في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه إلى المدينة، والبيهقي في "الدلائل"2/485-487 من طريقين عن الليث، عن عقيل، عن الزهري، به. وأخرجه الطبراني (6602)، والبيهقي2/487، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عبد الرحمن بن مالك المدلجي، من طريقين عن موسى بن عقبة. وأخرجه الطبراني (6603) من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهري بنحوه، وفيه زيادة.

فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، وَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتُ أَسْوِدَتَهُمْ، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْ حَيْثُ يَسْمَعُهُمُ الصَّوْتُ عَثَرَ بِي فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَأَهْوَيْتُ بِيَدِي إِلَى كِنَانَتِي، فَاسْتَخْرَجْتُ الْأَزْلَامَ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ، وَرَكِبْتُ فَرَسِي، وَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ، حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَزَجَرْتُهَا فَنَهَضْتُ وَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً، إِذَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ، قَالَ: مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِأَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ: مَا الْعُثَانُ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: هُوَ الدُّخَانُ مِنْ غَيْرِ نَارٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ أَنْ لَا أَضُرَّهُمْ، فَنَادَيْتُهُمَا بِالْأَمَانِ، فَوَقَفَا، فَرَكِبْتُ فَرَسِي، حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي، حَتَّى لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ، وَأَخْبَرْتُهُمْ مِنْ أَخْبَارِ أَسْفَارِهِمْ وَمَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَءُونِي، وَلَمْ يَسْأَلُونِي، إِلَّا أَنْ قَالُوا: أَخْفِ عَنَّا، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ مُوَادَعَةٍ، فَأَمَرَ بِهِ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ، فَكَتَبَ لِي فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ بَيْضَاءَ

❁❁ عبدالرحمٰن بن مالک جوحضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔وہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے یہ بات بتائی ہے۔انہوں نے حضرت سراقہ کو یہ بیان کرتے سنا کفار قریش کے پیغام رساں ہمارے پاس آئے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں کو قتل کرنے یا قید کرنے والے شخص کے لئے انعام مقرر کیا تھا۔حضرت سراقہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی قوم بنو مدلج کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا۔اسی دوران ایک شخص آیا اور ہمارے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔اس نے کہا: اے سراقہ میں نے کچھ دیر پہلے ساحل کی طرف آدمیوں کا ہیولیٰ دیکھا ہے۔میرا خیال ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھی ہوں گے۔سراقہ کہتے ہیں: مجھے بھی اندازہ ہو گیا کہ وہ وہی ہوں گے۔میں نے کہا: وہ لوگ وہ نہیں ہوں گے تم نے فلاں اور فلاں کو دیکھا ہوگا۔وہ ہمارے پاس سے گئے ہیں پھر میں اس محفل میں تھوڑی دیر ٹھہرا رہا پھر میں اٹھا اپنے گھر میں آیا۔میں نے اپنی کنیز سے کہا وہ میرا گھوڑا نکالے وہ ایک ٹیلے کے پیچھے تھا۔وہ اس نے میرے لئے تیار کر کے رکھا میں نے اپنا نیزہ پکڑا اور گھر کے پیچھے کی طرف سے نکل گیا۔میں نے اس کے ذریعے زمین پر لکیریں لگائیں۔میں نے نیزے کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا' یہاں تک کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہوا میں اپنا گھوڑا دوڑاتا رہا' یہاں تک کہ مجھے ان لوگوں کا ہیولیٰ نظر آیا۔جب میں اتنا قریب ہوا کہ میری آواز ان تک جا سکتی تھی' تو میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور میں اس پر سے نیچے گر گیا۔میں نے اپنا ہاتھ اپنی کمان کی طرف بڑھایا اور اس میں سے پانسے نکالنے والے تیر نکالے میں نے اس میں سے پانسے کا تیر نکالا' تو وہ چیز سامنے آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔میں نے پانسے کے فیصلے کو نہیں مانا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا پھر میں نے ایڑھ لگائی' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی آواز سنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر ادھر نہیں دیکھ رہے تھے' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔میرے گھوڑے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے' یہاں تک کہ وہ گھٹنوں تک زمین میں چلے گئے میں اس پر سے نیچے گر گیا۔میں نے اسے ڈانٹا اور پھر میں

اٹھ گیا' لیکن اس کے دونوں پاؤں زمین سے نہیں نکلے پھر جب وہ سیدھا کھڑا ہوا' تو اسی دوران آسمان میں ایک چمک دار دھواں نظر آیا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: انہوں نے ابوعمرو نامی راوی سے دریافت کیا یہاں لفظ عثان سے مراد کیا ہے وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر وہ بولے: اس سے مراد وہ دھواں ہے' جو آگ کی وجہ سے نہ ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ میں نے پھر تیروں کے ذریعے پانسہ نکالا' تو وہ نتیجہ سامنے آیا جو میں پسند نہیں کرتا تھا وہ یہ کہ میں ان لوگوں کو نقصان نہ پہنچاؤں میں نے امان کے ہمراہ ان دونوں صاحبان کو پکارا' تو وہ دونوں صاحبان ٹھہر گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا جب میں ان حضرات کے پاس پہنچنے سے رک گیا تھا (یعنی میرا گھوڑا آگے بڑھنے کے قابل نہیں رہا تھا)' تو میرے ذہن میں یہ خیال آ گیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کا معاملہ عنقریب غالب آ جائے گا۔ میں نے کہا: آپ کی قوم کے افراد نے آپ کے بارے میں انعام مقرر کیا ہے میں نے ان حضرات کو ان کے معاملے کے بارے میں بتایا اور لوگوں کا ان کے بارے میں جو ارادہ ہے وہ بھی بتایا اور انہیں زادِ سفر اور ساز و سامان کی پیش کش کی' لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور مجھ سے صرف یہ کہا ہمارے معاملے کو پوشیدہ رکھنا میں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ میرے لئے ایک تحریر لکھ دیں' جس میں انعام دینے کا وعدہ کیا گیا ہو نبی اکرم ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا' تو انہوں نے سفید چمڑے پر مجھے تحریر لکھ کر دیدی۔

ذِكْرُ وَصْفِ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ، عِنْدَ هِجْرَتِهِمْ اِلٰى يَثْرِبَ

نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کی مدینہ منورہ تشریف لانے کی صفت کا تذکرہ جب ان حضرات نے یثرب کی طرف ہجرت کی تھی

6281 - اَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ

6281– إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الله بن رجاء الغُداني من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 2/484، والإسماعيلي في "المستخرج" كما في "الفتح" 7/11 عن الفضل بن الحباب الجمحي، بهذا الاسناد. وأخرجه البخاري مختصراً ومطولاً (2439) في اللقطة: باب من عرَّف اللقطة ولم يدفعها للسلطان، و (3615) في فضائل الصحابة: باب مناقب المهاجرين وفضلهم، عن عبد الله بن رجاء الغداني، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 14/327، وأحمد 3-1/2، ومسلم (2009) في الزهد: باب حديث الهجرة، والفسوي في "المعرفة والتاريخ "241-1/239، وأبو بكر المروزي في "مسند أبي بكر" (62) و (65) من طرق عن إسرائيل بنحوه . وأخرجه ابنُ أبي شيبة 14/330، والبخاري (3615) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و (3908) و (3917) : باب هجرة النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى المدينة، و (5607) في الأشربة: باب شرب اللبن، ومسلم (2009) ، والمروزي (63) و (64) ، والبيهقي في "دلائل النبوّة" 2/485 من طرق عن أبي إسحاق، به.

اَبِیْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اشْتَرَى اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعَازِبٍ: مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْهُ اِلٰى اَهْلِي، فَقَالَ لَهُ عَازِبٌ: لَا حَتّٰى تُحَدِّثَنِيْ كَيْفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ؟ فَقَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَاَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى اَظْهَرْنَا، وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي، هَلْ نَرَى ظِلًّا نَاْوِيْ اِلَيْهِ؟ فَاِذَا اَنَا بِصَخْرَةٍ، فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهَا، فَاِذَا بَقِيَّةُ ظِلِّهَا، فَسَوَّيْتُهُ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: اضْطَجِعْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاضْطَجَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ اَنْظُرُ، هَلْ اَرَى مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا؟ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَّسُوقُ غَنَمَهُ اِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِيْ اُرِيْدُ - يَعْنِي الظِّلَّ - فَسَاَلْتُهُ، فَقُلْتُ: لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ الْغُلَامُ: لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرْتُهُ، فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، وَاَمَرْتُهُ اَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ اَمَرْتُهُ اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ هٰكَذَا، وَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى، فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ رَوَيْتُ مَعِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَشَرِبَ، فَقُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَنَا، فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ، فَقُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ، فَلَمَّا دَنَا مِنَّا، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قِيدُ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ، قُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ لَحِقَنَا، فَبَكَيْتُ، قَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ ، قُلْتُ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا عَلٰى نَفْسِي اَبْكِي، وَلٰكِنْ اَبْكِي عَلَيْكَ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، قَالَ: فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهَا فَوَثَبَ عَنْهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّنَجِّيَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيهِ، فَوَاللّٰهِ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ، وَهٰذِهِ كِنَانَتِي، فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا، فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى اِبِلِي وَغَنَمِي فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ اِبِلِكَ ، وَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ رَاجِعًا اِلٰى اَصْحَابِهِ، وَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا، فَتَنَازَعَهُ الْقَوْمُ، اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ ، فَخَرَجَ النَّاسُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي الطُّرُقِ، وَعَلَى الْبُيُوتِ مِنَ الْغِلْمَانِ وَالْخَدَمِ يَقُوْلُوْنَ جَاءَ مُحَمَّدٌ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ انْطَلَقَ، فَنَزَلَ حَيْثُ اُمِرَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144) قَالَ: وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُودُ: (مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمِ الَّتِىْ كَانُوا عَلَيْهَا) (البقرة: 142) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) (البقرة: 142)، قَالَ: وَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَخَرَجَ بَعْدَمَا صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِىْ صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوا اِلَى الْكَعْبَةِ، قَالَ الْبَرَاءُ: وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ اَخُوْ بَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ، فَقُلْنَا لَهُ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هُوَ مَكَانَهُ وَاَصْحَابُهُ عَلٰى اَثَرِىْ، ثُمَّ اَتٰى بَعْدَهُ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى اَخُوْ بَنِىْ فِهْرٍ، فَقُلْنَا: مَا فَعَلَ مَنْ وَرَاءَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ؟ قَالَ: هُمُ الْاٰنَ عَلٰى اَثَرِىْ، ثُمَّ اَتَانَا بَعْدَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَبِلَالٌ، ثُمَّ اَتَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ رَاكِبًا، ثُمَّ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُمْ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَلَمْ يَقْدَمْ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَرَاْتُ سُوَرًا مِنَ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ خَرَجْنَا نَلْقَى الْعِيْرَ، فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ حَذِرُوا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (میرے والد سے) تیرہ درہم کے عوض میں ایک پالان خریدا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ براء کو ہدایت کریں کہ وہ اسے اٹھا کر میرے گھر پہنچا دے' تو حضرت عازب نے ان سے کہا ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک آپ ہمیں یہ نہیں بتاتے کہ جب آپ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے' تو آپ کے ساتھ کیا صورت حال پیش آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم لوگ مکہ سے روانہ ہوئے۔ ہم رات بھر سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ جب دن چڑھ گیا' تو میں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ کیا ہمیں کوئی سایہ دار جگہ نظر آ رہی ہے' جس کی پناہ میں ہم چلے جائیں۔ وہاں ایک چٹان موجود تھی۔ میں اس کے پاس آیا جس کا تھوڑا سا سایہ تھا۔ میں نے وہاں زمین کو درست کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچھونا بچھا دیا' پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ لیٹ جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے پھر میں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ کیا مجھے کوئی ایسا شخص نظر آ رہا ہے' جو ہماری تلاش میں ہو وہاں مجھے بکریوں کا ایک چرواہا نظر آیا جو اپنی بکریاں لے کر چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ بھی چٹان سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو میں چاہتا تھا یعنی سائے میں آنا چاہتا تھا میں نے اس سے دریافت کیا۔ میں نے کہا: تم کس کے (ملازم یا غلام) ہو نوجوان نے کہا: میں فلاں شخص کا (غلام ہوں) اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جس سے میں واقف تھا میں نے دریافت کیا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا تم میرے لئے اسے دوہ دو گے۔ اس نے کہا: جی ہاں میں نے اسے ہدایت کی' تو اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری لے لی۔ میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس کے تھنوں سے غبار کو صاف کر دے'

پھر میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ جھاڑ لے پھر راوی نے اس طرح کر کے دکھایا یعنی ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر دکھایا پھر اس نے دودھ کا ایک پیالہ مجھے دوہ کر دیا۔ میں اپنے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے لئے ایک برتن لے کر آیا تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے وہ (پانی) دودھ پر انڈیلا' یہاں تک کہ اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' تو میں نے آپ کو پایا کہ آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اسے پی لیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! روانگی کا وقت ہو گیا' پھر ہم لوگ روانہ ہوئے۔ لوگ ہماری تلاش میں تھے ان میں سے کوئی ہم تک نہیں پہنچ سکا۔ صرف سراقہ بن مالک اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ہم تک آ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ایک تلاش کرنے والا شخص ہم تک پہنچ چکا ہے' تو میں رو پڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غمگین نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ جب وہ ہمارے قریب ہوا اور ہمارے اور اس کے درمیان دو یا تین نیزوں جتنا فاصلہ رہ گیا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! یہ تلاش میں آنے والا شخص ہمارے قریب پہنچ چکا ہے۔ میں پھر رو پڑا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم کیوں رو رہے ہو۔ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اپنی ذات کے حوالے سے نہیں رو رہا بلکہ میں آپ کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعائے ضرر کی آپ نے کہا: اے اللہ' تو اس کے حوالے سے ہمارے لئے جیسے' تو چاہے کافی ہو جا راوی کہتے ہیں:' تو اس شخص کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ شخص اس سے اترا اور بولا: اے حضرت محمد ﷺ میں یہ بات جانتا ہوں کہ یہ آپ کا کام ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میں' جس مصیبت کا شکار ہوا ہوں وہ مجھے اس سے نجات عطا کر دے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے موجود آپ کی تلاش میں آنے والے لوگوں کو بھٹکا دوں گا یہ میرا ترکش ہے آپ اس میں سے ایک تیر لے لیجئے۔ آپ کا گزر فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے ہو گا۔ وہاں آپ اپنی ضرورت کے مطابق چیزیں حاصل کر لیجئے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے حق میں دعا کی' تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس چلا گیا اور نبی اکرم ﷺ آگے روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ ان میں سے کس کے ہاں پڑاؤ کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات میں بنو نجار کے ہاں پڑاؤ کروں گا۔ وہ جناب عبدالمطلب کے ننھیال ہیں۔ میں اس حوالے سے ان کی عزت افزائی کروں گا۔

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے' تو لوگ راستوں میں نکل آئے۔ گھروں کے اوپر بچے اور خادم موجود تھے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے نبی اکرم ﷺ چلتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے اس جگہ پڑاؤ کیا جہاں آپ کو حکم دیا گیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ **16** یا شاید **17** ماہ تک بیت مقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ آپ کی یہ خواہش تھی کہ آپ کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ہم آسمان کی طرف تمہارے چہرے کا اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ ہم عنقریب تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے' جس

سے تم راضی ہو تو تم اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔"

راوی کہتے ہیں: کچھ بے وقوف لوگوں نے (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہودی ہیں) یہ کہا: ان لوگوں کو اس قبلہ سے کس نے پھیر دیا جس پر یہ پہلے تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"تم یہ فرما دو مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب کرتا ہے۔"

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک شخص نے نماز ادا کی۔ وہ نماز ادا کرنے کے بعد وہاں سے نکلا۔ اس کا گزر کچھ انصاریوں کے پاس سے ہوا جو عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں بیت مقدس کی طرف رخ کئے ہوئے تھے۔ اس نے گواہی دیتے ہوئے یہ بات کہی۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے، تو وہ لوگ اسی وقت پلٹ پڑے۔ انہوں نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین میں سے سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے جن کا تعلق بنو عبدالدار سے تھا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ، تو اپنی جگہ پر ہیں، البتہ آپ کے ساتھی میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمرو بن ام مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ آئے جن کا تعلق بنو فہر سے تھا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ آپ کے پیچھے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کا کیا حال ہے، تو انہوں نے بتایا: وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے **20** ساتھیوں کے ہمراہ سوار ہو کر ہمارے پاس آئے، پھر ان کے بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کی تشریف آوری سے پہلے میں مفصل سورتوں کا علم حاصل کر چکا تھا، پھر ہم (دشمن کے) قافلے کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلے، تو ہم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ وہ اپنا بچاؤ کر چکے تھے۔

ذِكْرُ مُوَاسَاةِ الْاَنْصَارِ، بِالْمُهَاجِرِينَ مِمَّا مَلَكُوا مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

انصار، اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا میں سے، جن چیزوں کے مالک تھے ان چیزوں کے بارے میں ان کا مہاجرین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا تذکرہ

6282 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِاَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، وَكَانَ الْاَنْصَارُ

اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ، قَالَ: فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰى اَنْ يُّعْطُوهُمْ اَنْصَافَ ثِمَارِ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، فَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ، قَالَ: وَكَانَتْ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَعْطَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَاقًا لَهَا، فَاَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ خَيْبَرَ، وَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، قَالَ: فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّي اَعْذَاقَهَا، وَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهَا مِنْ حَائِطِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مہاجرین مکہ سے مدینہ منورہ آئے وہ ایسی حالت میں آئے کہ ان کے پاس کوئی بھی چیز نہیں تھی' جب کہ انصار کے پاس زمینیں بھی تھیں اور جائیدادیں بھی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تو انصار نے ان کے ساتھ یہ طے کیا کہ وہ ہر سال اپنی زمینوں کی پیداوار کا نصف پھل مہاجرین کو دیں گے' اور مہاجرین کی جگہ کام کاج کرلیا کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ نے اپنی کھجوروں کے کچھ خوشے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اپنی کنیز ام ایمن کو عطا کردیے جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی والدہ تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کی طرف سے فارغ ہوئے اور واپس مدینہ منورہ تشریف لائے' تو مہاجرین نے انصار کے عطیات انہیں واپس کر دیئے جو انہوں نے اپنے پھل وغیرہ انہیں عطیے کے طور پر دیئے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ کو ان کے کھجوروں کے خوشے بھی واپس کر دیئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کی جگہ اپنا باغ عطا کیا۔

ذِكْرُ عَدَدِ غَزَوَاتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد کا تذکرہ

6283 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَابْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ النَّاسُ يَسْتَسْقُوْنَ وَفِيهِمْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اِلَّا رَجُلٌ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ غَزَا؟ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: يَا اَبَا عَمْرٍو كَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: كَمْ

6282- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم (1771) فى الجهاد: باب رد المهاجرين إلى الأنصار منائحهم من الشجر والتمر حين استغنوا، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (2630) فى الهبة: باب فضل المنيحة، ومسلم والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 1/398، والبيهقى 6/116 من طرق عن ابن وهب، به. وعلقه البخارى باثر حديث (2630) ، فقال: وقال أحمد بن شبيب: أخبرنا أبى، عن يونس، به . قلت: وصله البيهقى 6/116 من طريق محمد بن أيوب، أنبأنا أحمد بن شبيب، بهذا الإسناد.

غَزَوْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: مَا اَوَّلُ مَا غَزَا؟ قَالَ: ذُو الْعُشَيْرَةِ اَوِ الْعُسَيْرَةِ، فَصَلَّى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: لوگ نماز استسقاء ادا کرنے کے لئے نکلے۔ ان میں حضرت زید بن ارقم بھی تھے۔ میرے اوران کے درمیان صرف ایک شخص تھامیں نے دریافت کیا آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی ہے۔

یہاں ابن کثیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ اے ابوعمرو! نبی اکرم ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: 19 غزوات میں' میں نے دریافت کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: سترہ [17] میں' میں نے دریافت کیا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا۔ انہوں نے بتایا ذوعشرہ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہے) عسیرہ

پھر عبداللہ بن زید نے لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی۔

6283- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وابن كثير: هو محمد بن كثير العبدي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (5042) ، وأبو نعيم في "الحلية" 4/343 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/373، والطيالسي (682) ، والبخاري (3949) في المغازي: باب غزوة العشيرة أو العسيرة، ومسلم ص 1447 في الجهاد: باب عدد غزوات النبي - صلى الله عليه وسلم -، والترمذي (1676) في فضائل الجهاد: باب ما جاء في غزوات النبي - صلى الله عليه وسلم - وكم غزا، وقال: حسن صحيح، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/629، والبيهقي في "الدلائل" 5/460، وفي "السنن" 3/348، والطبراني (5042) من طرق عن شعبة، به. ذكر بعضهم الاستسقاء وبعضهم لم يذكره . وأخرجه ابن أبي شيبة 351-1/350، وأحمد 4/368 و 370 و 372-371، والبخاري (4404) في المغازي: باب حجة الوداع، (4471) : باب كم غزا النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (1254) (218) في الحج: باب بيان عُمَر النبي - صلى الله عليه وسلم - وزمانهن، وص 1447، والبيهقي في "الدلائل" 5/453، والطبراني (5043) و (5044) و (5045) و (5046) و (5047) و (5048) من طرق عن أبي إسحاق، به. وأخرجه أحمد 4/374 عن غندر، حدثنا شعبة، عن ميمون أبي عبد الله، قال: سمعتُ زيد بن أرقم يقول: ... فذكره.

بَابُ مِنْ صِفَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخْبَارِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا تذکرہ

6284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، وَابْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ، رَاَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی قد کے مالک تھے۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا، آپ کے بال کانوں کی لوتک آتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلے میں دیکھا ہے میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَامَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قامت کی صفت کا تذکرہ

6285 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا السِّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَاَحْسَنَهُمْ خَلْقًا وَخُلُقًا لَيْسَ

6284– إسناده صحيح على شرط الشيخين . الحوضي: هو حفص بن عمر، وابن كثير: هو العبدي، واسمه محمد، وأبو إسحاق: هو السبيعي . وأخرجه البخاري (3551) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو داود (4072) في اللباس: باب الرخصة في الحمرة، (4184) في الترجل: باب ما جاء في شعر النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (721) ، والبخاري (5848) في اللباس: باب الثوب الأحمر، ومسلم (2337) في الفضائل: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والترمذي في "الشمائل" (3) ، والنسائي 8/183 في الزينة: باب اتخاذ الجمة، و8/203: باب لبس الحلل، وأبو يعلى (1714) ، وابن سعد في " الطبقات "428-1/427، والبيهقي في "الدلائل"1/222 و 240، وابن عساكر في "تاريخ دمشق" قسم السيرة النبوية ص 243 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/365 و 450، وأحمد 4/290 و 295 و 300 و 303، والبخاري (5901) في اللباس: باب الجعد، ومسلم (2337) ، والترمذي (3635) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي " الشمائل " (4) ، وأبو داود (4183) ، وابن ماجه (3599) في اللباس: باب لبس الأحمر للرجال، والنسائي 8/183، وأبو يعلى (1700) و (1705) ، وابن سعد 1/427 و 428، والبيهقي223-222-1/، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 112، وابن عساكر ص 243 و 244 و 245 و 246 من طرق عن أبي اسحاق بنحوه.

بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ آپ اپنی شکل وصورت اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے تھے۔ آپ نہ بہت زیادہ لمبے تھے' نہ ہی چھوٹے قد کے مالک تھے۔

ذِكْرُ لَوْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کی رنگت کا تذکرہ

6286 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ لَوْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَرَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا رنگ گندمی تھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُشَبَّهُ بِهِ وَجْهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو (نورانیت اور چمک میں) کس چیز سے تشبیہ دی جاتی تھی؟

6287 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ

6285- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو كريب: هو محمد بن العلاء . وأخرجه مسلم (2337) (93) في الفضائل: باب في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن عساكر في "تاريخ دمشق" قسم السيرة النبوية ص 245 عن أبي كريب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3549) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن عساكر ص245-244 و 245 من طريقين عن إسحاق بن منصور، به. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة"1/250 .

6286- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . خالد: هو ابن عبد الله الطحان . وأخرجه أبو يعلى (3741) عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 259-3/258، والبزار (2388) ، والبيهقي في "الدلائل"1/203 من طرق عن خالد بن عبد الله، به . وذكره الهيثمي في "المجمع"8/272 وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح، وصححه الحافظ في "الفتح"6/569، وزاد نسبته إلى ابن منده.

6287- إسناده صحيح على شرط الشيخين. زهير: هو ابن معاوية، ومع أنه سمع من أبي اسحاق بعد الاختلاط، فقد أخرج له الشيخان في "صحيحيهما" من روايته عنه، على أن الإمام الذهبي -رحمه الله- يرى أنه شاخ ونسي ولم يختلط . وأخرجه البخاري (3552) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والدارمي 1/32، والبيهقي في "دلائل النبوة"1/195 عن الفضل بن دكين، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (727) ، وأحمد4/281، والترمذي (3636) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي (الشمائل) (10) ، والبيهقي في "الدلائل"1/195، وابن عساكر في "تاريخ دمشق " قسم السيرة النبوية ص 249 من طرق عن زهير بن معاوية، به.

بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ: كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی مانند (چمک دار تھا؟) انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ چاند کی مانند (چمکدار تھا)

ذِكْرُ وَصْفِ عَيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی صفت کا تذکرہ

6288 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ، ضَلِيعَ الْفَمِ، مَنْهُوسَ الْعَقِبِ

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سفید تھیں' جن میں سرخ ڈورے تھے' آپ کا منہ کشادہ تھا' آپ کی ایڑھیوں پر گوشت کم تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ، اَرَادَ بِهٖ اَشْهَلَ الْعَيْنَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ اس سے مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سفید تھیں' جن میں سرخ ڈورے موجود تھے

6289 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

6288- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، ثم هو صدوق لا يرقى حديثه إلى رتبة الصحيح. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1904) عن عبد الله بن أحمد بن حنبل وسليمان بن الحسن، حدثنا عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد. وهو في "زوائد المسند" 5/97. وأخرجه أحمد 5/86 و 88 و 103، ومسلم (2339) في الفضائل: باب صفة فم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وعينيه، عقبيه، والترمذي (3646) و (3647) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (8)، والطبراني (1903)، والبيهقي في "الدلائل" 1/211، والبغوي (3634) من طرق عن شعبة، به. وجاء في رواية عند أحمد ومسلم والترمذي: قال شعبة: قلت لسماك: ما ضليع الفم؟ قال: عظيم الفم، قال: قلت: ما أشكل العين؟ قال: طويل شق العين، قال: قلت: ما منهوس العقب؟ قال: قليل لحم العقب.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ، اَشْهَلَ الْعَيْنَيْنِ، مَنْهُوسَ الْكَعْبَيْنِ اَوِ الْقَدَمَيْنِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کشادہ تھا' آپ کی آنکھیں سفید تھیں' جن میں کچھ سرخی ملی ہوئی تھی' آپ کے ٹخنوں پر (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کے قدموں پر گوشت کم تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے کے دانتوں کے حوالے سے بھی سب سے زیادہ خوب صورت تھے

6290 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ، اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے آپ مسکراتے ہوئے سب سے زیادہ خوبصورت لگتے تھے۔

6289- إسناده على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 1/210 من طريق إبراهيم بن سرزوق، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد، وعنده: "أشكل العينين." وأخرجه الطيالسي (765)، وعنه ابن سعد 1/416، والبيهقي في "الدلائل" 1/411 عن شعبة به، بلفظ "أشهل العينين." قال أبو عبيد في "غريب الحديث" 3/27-28: الشُّكلة: الحمرة تكونُ في بياض العين، والشُّهله غير الشكلة، وهي حمرة في سواد العين.

6290- إسناده حسن على شرط مسلم. وهو قطعة من حديثٍ مطول تقدم تخريجه برقم (4188). 6291- إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن أبي شيبة: هو ابن فروخ، من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم (2338) (94) في الفضائل: باب صفة شعر النبي - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقي في "دلائل النبوة" 1/220 عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/135 و 203، والبخاري (5905) و (5906) في اللباس: باب الجعد، والترمذي في " الشمائل " (26)، وابن ماجه (3634) في اللباس: باب اتخاذ الجمة والذوائب، وابن سعد في " الطبقات " 1/428، والبيهقي 1/219 من طرق عن جرير بن حازم، به. وأخرج أحمد 3/118، والبخاري (5903) و (5904) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2338) (95)، والنسائي 8/183 في الزينة: باب اتخاذ الجمة، وابن سعد 1/428، والبيهقي 1/220-221 من طرق عن هَمَّام، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ شَعر رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم - يضرب منكبيه. وأخرج عبد الرزاق (20519)، ومسلم (2338) (96)، وأبو داود (4186) في الترجل: باب ما جاء في الشعر، والنسائي 8/183، وابن سعد 1/428 من طريقين عن أنس، قال: كَانَ شَعر رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم - أنصاف أذنيه. وأخرجه أحمد 3/135، وابن سعد 1/428 و 428-429 من طريقين عن أنس، قال: كان شعره لا يجاوز أذنيه. وأخرج أبو داود (4185)، وعنه البيهقي في "الدلائل" 1/421 من طريق عبد الرزّاق، عن معمر، عن ثابت، قال: كان شَعر رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إلى شحمة أذنيه.

ذِكْرُ وَصْفِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی صفت کا تذکرہ

6291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كَانَ شَعْرًا رَجِلًا، لَيْسَ بِالْجَعْدِ، وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ہلکے سے گھنگھریالے تھے' نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' وہ کانوں اور کندھوں کے درمیان تک آتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّعَرَاتِ الَّتِىْ شَابَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بالوں کی صفت کا تذکرہ' جو سفید ہو گئے تھے

6292 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: هَلْ شَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا شَانَهُ اللّٰهُ بِشَيْبٍ، مَا كَانَ فِىْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ سِوَى سَبْعَ عَشْرَةَ اَوْ ثَمَانِ عَشْرَةَ شَعْرَةً

ثابت بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال آ گئے تھے' تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو سفید بالوں کے ذریعے (بوڑھا ظاہر) نہیں کیا۔ آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں **17** یا **18** سے زیادہ سفید بال نہیں تھے۔

6292- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/254، وابن سعد في "الطبقات"432-1/431 عن عفان، وأخرجه البيهقي في "الدلائل"232-1/231 من طريقين عن حجاج بن منهال، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرج مسلم (2341) (105) في الفضائل: باب شيبه - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد1/431 من طريقين عن أنس أنه سئل عن شيب رسولِ الله - صلى الله عليه وسلم -، فقال: ما شانه الله ببيضاء . وأخرج ابن ماجه (2629) في اللباس: باب من ترك الخضاب، من طريق حميد، قال: سئل أنس بن مالك: أخضب رسول الله - صلى الله عليه وسلم -؟ قال: إنه لم ير من الشيب إلّا نحو سبعة عشر أوعشرين شعرة في مقدم لحيته . وقال البوصيري في "الزوائد"225/2: هذا إسناد صحيح. وانظر الحديث التالي و (6387) .

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ النَّاسِ ضِدَّ مَا وَصَفْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے بعض لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا جو اس چیز کے برعکس ہے، جو ہم نے بیان کی ہے

6293 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا عَدَدْتُ فِي رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهِ اِلَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی میں صرف چودہ **14** سفید بال شمار کیے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَنَسٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَ ذٰلِكَ الْعَدَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا وہ قول جو ہم نے ذکر کیا ہے اس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

6294 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ، بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف بیس بال سفید تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ كَانَ فِيْهِ تِلْكَ الشَّعَرَاتُ

اس مقام کا تذکرہ جہاں وہ (سفید) بال موجود تھے

6295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ،

6293- إسناده صحيح، محمد بن عبد الملك بن زنجويه ثقة روى له أصحاب السنن، ومن فوقه من رجال الشيخين، وهو عند عبد الرزّاق في "المصنف" (20185) ، وعنه أخرجه أحمد 3/165 والترمذي في "الشمائل" (37) ، والبغوي (3653) .

6294- إسناده ضعيف. شريك: هو ابن عبد الله الكوفي القاضي، سيء الحفظ. وأخرجه ابن ماجه (3630) في اللباس: باب من ترك الخضاب، والترمذي في "الشمائل" (39) ، وفي "العلل الكبير "2/929"، والبيهقي في "دلائل النبوة "1/239 عن محمد بن عمر الكندي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/90، ومن طريقه البغوي (3656) عن يحيى ابن آدم، به . وقال الترمذي في "العلل": سألت محمداً -يعني البخاري- عن هذا الحديث، فقال: لا أعلم أحداً روى هذا الحديث عن عبيد الله غير شريك. وذكره البوصيري في "زوائد ابن ماجه"225/2، وقال: إسناده صحيح ورجاله ثقات!

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ شِيبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ فِيْ مُقَدِّمَتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس سال سفید دیکھے ہیں جو آگے کی طرف تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّعَرَاتِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا لَمْ تَكُنْ فِيْ لِحْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنْ بَدَنِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ چند (سفید) بال جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے وہ نہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں تھے اور نہ ہی داڑھی کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے پر تھے

6296 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدِ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ، اِنَّمَا كَانَ شَمَطٌ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا، وَفِي الرَّاْسِ يَسِيْرًا، وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں لگاتے تھے۔ آپ کے منہ اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھوڑے سے بال سفید تھے۔ سر میں تھوڑے سے بال سفید تھے اور کنپٹیوں پر تھوڑے سے بال سفید تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّعَرَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا كَانَ اِذَا مُشِّطْنَ وَدُهِنَّ لَمْ يَتَبَيَّنْ شَيْبُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ چند بال جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

6295- إسناده ضعيف، وهو مكرر ما قبله.

6296- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الصمد: هو ابن عبد الوراث. وأخرجه النسائي 7/141 في الزينة: باب الخضاب بالصفرة، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 1/232 من طريق محمد بن أبي بكر، عن عبد الصمد بن عبد الوراث، به. وأخرجه مسلم (2341) (104) في الفضائل: باب شيبه - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد 1/432 من طريقين عن المثنى بن سعيد، به. وأخرج البخاري (3550) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والنسائي 8/140-141، وابن سعد 1/432، والترمذي في "الشمائل" (36)، وعنه البغوي (3652) من طرق عن هَمَّام، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أنه سئل: هل خضب النبي - صلى الله عليه وسلم -؟ قال: لا، إنما كان شيء في صدغيه. وأخرج البخاري (5895) في اللباس: باب ما يذكر في الشيب، وأبو داود (4209) من طريقين عن حماد بن زيد، عن ثابت، قال: سئل أنس عن خضاب النبي - صلى الله عليه وسلم -، فقال: إنه لم يخضب، ولو شئت أن أعد شمطاته في لحيته. لفظ البخاري. وأخرج البخاري (5894)، ومسلم (2341)، والبيهقي في "الدلائل" 1/229-230 و 230 عن المعلى بن أسد، حدثنا وهيب، عن أيوب،

جب ان میں کنگھی کر دی جاتی اور تیل لگا دیا جاتا' تو ان کا سفید ہونا ظاہر نہیں ہوتا تھا

6297 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ سِمَاكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتُهُ، وَاِذَا ادَّهَنَ وَمُشِّطْنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَاِذَا شَعِثَ رَاَيْتُهُ، وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ وَاللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟، قَالَ: لَا، كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُسْتَدِيرِ، قَالَ: فَرَاَيْتُ خَاتَمَهُ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ النَّعَامَةِ* يُشْبِهُ جَسَدَهُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے آگے کی طرف اور داڑھی مبارک کے کچھ بال سفید تھے۔ جب آپ تیل لگاتے تھے اور کنگھی کرتے تھے' تو وہ بھی نظر نہیں آتے تھے' لیکن جب آپ کے بال خشک ہوتے تھے' تو نظر آجاتے تھے آپ کے سر اور داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے۔

ایک شخص نے دریافت کیا آپ کا چہرہ تلوار کی مانند (چمکدار تھا) انہوں نے جواب دیا: جی نہیں وہ سورج کی مانند اور گول (یعنی چودھویں کے) چاند کی مانند (چمکدار تھا)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کندھے کے قریب مہر نبوت دیکھی ہے' جو شتر مرغ کے انڈے کی مانند تھی اور آپ کے جسم مبارک سے مشابہت رکھتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ مِثْلُ بَيْضَةِ النَّعَامَةِ وَهَمٌ فِيْهِ اِسْرَائِيْلُ اِنَّمَا هُوَ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ ''شتر مرغ کے انڈے کی مانند'' اس میں اسرائیل نامی راوی کو وہم ہوا ہے اصل بات یہ ہے کہ کبوتر کے انڈے کی مانند تھے

6297– إسناده حسن. عبد الرحمن بن صالح: هو الأزدي العتكي الكوفي، وثقه المصنف وأحمد وابن معين، وقال مرة: لا بأس به، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين غير سماك، وهو ابن حرب، فمن رجال مسلم ثم هو صدوق. إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي، وهو في "مسند أبي يعلى ".349/1 وأخرجه أحمد 5/102 و 107، ومسلم (2344) (109) في الفضائل: باب شيبه - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد في " الطبقات "1/425 و 433، والطبراني في "الكبير " (1918) ، والبيهقي في "دلائل النبوة "1/235 و 262، وابن عساكر في القسم الأول من السيرة النبوية في "تاريخ دمشق " ص 252 من طرق عن إسرائيل، بهذا الإسناد . وأخرج القسم الأول منه أحمد 5/86، وابن سعد 1/433 عن أبي داود الطيالسي، وأخرجه مسلم (2344) (108) ، والنسائي 8/150 في الزينة: باب الدهن، والترمذي في "الشمائل" (38) ، عن محمد بن المثنى، وأخرجه البيهقي 1/234 من طريق يونس بن حبيب، كلاهما عن أبي داود الطيالسي، عن شعبة . وأخرجه أحمد 5/90، والترمذي في "الشمائل" (43) ، والطبراني في "الكبير" (1963) ، والبيهقي 1/234، والبغوي (3654)

6298 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ الَّذِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَاَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامَةٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مہر نبوت کو دیکھا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر موجود تھی۔ راوی کہتے ہیں: وہ کبوتر کے انڈے کی مانند تھی۔

ذِكْرُ تَخْصِيصِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَاتَمِ الَّذِي جَعَلَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ

اللہ تعالیٰ کا مہر نبوت کی شکل میں اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کرنے کا تذکرہ

جو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان بنائی تھی

6299 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ:

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبْصَرَ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان موجود مہر نبوت کی بھی زیارت کی ہے۔

6298- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/90 و 95، وابنه عبد الله في "زوائد المسند" 5/98 ، ومسلم (2344) (110) في الفضائل: باب شيبه - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد في "الطبقات" 1/425، والطبراني في "الكبير" (1908) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2344) (110) ، وابن سعد 1/425، والطبراني (2008) ، والبيهقي في "الدلائل" 263-1/262 من طرق عن عبيد الله بن موسى، عن حسن بن صالح، وأخرجه الترمذي (3644) ، وفي "الشمائل" (16) ، ومن طريقه البغوي (3633) من طريق أيوب بن جابر، كلاهما عن سماك به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وانظر الحديث رقم (6301) .

6299- إسناده صحيح، عد الله بن معاوية الجمحي ثقة روى له أبو داود والترمذي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين غير صحابيه، فمن رجال مسلم . عاصم الأحول: هو ابن سليمان. وأخرجه أحمد 5/182 من طريقين عن ثابت بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/82 و 83-82، ومسلم (2346) في الفضائل: باب إثبات خاتم النبوة، والترمذي في "الشمائل" (22) ، وابن سعد 1/426، وأبو يعلى (1563) ، والبيهقي في "الدلائل" 1/263 و 264، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" (2245) ، وأبو محمد البغوي في "شرح السنّة" (3634) من طرق عن عاصم الأحول، عن عبد الله بن سرجس بأطول مما هنا.

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَاتَمِ الَّذِیْ كَانَ بَیْنَ كَتِفَیِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مہر کی اس صفت کا تذکرہ‘ جو نبی اکرم ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی

6300 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَاصِمِ النَّبِیلُ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ الْیَشْكُرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زَیْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ادْنُ مِنِّیْ فَامْسَحْ ظَهْرِیْ.

قَالَ: فَكَشَفْتُ عَنْ ظَهْرِهٖ، وَجَعَلْتُ الْخَاتَمَ بَیْنَ اُصْبُعِیْ فَغَمَزْتُهَا، قِیلَ: وَمَا الْخَاتَمُ؟ قَالَ: شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عَلٰی كَتِفِهٖ

❁❁ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے قریب ہو کر میری کمر پر ہاتھ پھیرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی کمر مبارک سے کپڑا ہٹایا‘ تو میں نے مہر نبوت کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر (معمولی سا) دبایا۔ ان سے دریافت کیا گیا: وہ مہر کیا چیز تھی؟ انہوں نے بتایا: کچھ بال تھے جو آپ کے کندھے (کے قریب) ایک جگہ پر اکٹھے تھے۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِیْ زَیْدٍ عَلٰی كَتِفِهٖ اَرَادَ بِهٖ بَیْنَ كَتِفَیْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ”آپ ﷺ کے کندھے پر تھی“ اور اس کے ذریعے ان کی مراد یہ تھی: دونوں کندھوں کے درمیان تھی

6301 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاَیْتُ الْخَاتَمَ الَّذِیْ بَیْنَ كَتِفَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ بَیْضَةِ الْحَمَامَةِ لَوْنُهَا لَوْنُ جَسَدِهٖ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی ہے

6300- إسناده صحيح، عمرو بن أبي عاصم روى له ابن ماجه وهو ثقة، ومن فوقه من رجال مسلم . أبو زيد: هو عمرو بن أخطب رضي الله عنه. وهو في "مسند أبي يعلى" (6846) . وأخرجه أحمد 5/341، والترمذي في " الشمائل " (19) من طريق أبي عاصم النبيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/77، والطبراني في "الكبير"/17 (44) من طريقين عن عزرة بن ثابت، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/281، ونسبه لأحمد والطبراني وأبي يعلى، وقال: أحدُ أسانيد أحمد رجال الصحيح.

6301- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم . وقد تقدم تخريجه برقم (6298) .

جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔ اس کا رنگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے رنگ جیسا تھا۔

ذِكْرُ حَقِيقَةِ الْخَاتَمِ الَّذِیْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْجِزَةً لِنُبُوَّتِهِ

مہر نبوت کی اس حقیقت کا تذکرہ' جو مہر نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا معجزہ تھی

6302 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ الْفَتْحِ بْنِ سَالِمِ الْمُرَبَّعِيُّ الْعَابِدُ، بِسَمَرْقَنْدَ، حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُرَجَّى الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَاضِي سَمَرْقَنْدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ فِيْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْبُنْدُقَةِ مِنْ لَحْمٍ عَلَيْهِ، مَكْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مہر نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر موجود تھی جو بندقہ (بیر کی طرح کے ایک پھل) کی مانند تھی۔ اس پہ "محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ لِيْنِ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطِيبِ عَرَقِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کی نرمی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوشبو کی صفت کا تذکرہ

6303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا قَطُّ، وَلَا دِيبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ، وَلَا عَرَقًا اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کوئی ریشم اور دیباج ایسا نہیں چھوا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کبھی کوئی خوشبو یا پسینہ ایسا نہیں سونگھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے زیادہ خوشبودار ہو۔

6302– ضعيف، علته إسحاق بن إبراهيم قاضي سمرقند، فإنه لم يوثقه غير المؤلف8/109، وضعفه الحافظ ابن حجر كما وجد بخطه في هامش الأصل من " موارد الظمآن ." وأورده السيوطي في "الخصائص"1/60، ونسبه لابن عساكر والحاكم في " تاريخ نيسابور ."

6303– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري (3561) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن سليمان بن حرب، بهذا الإسناد . وعنده: عَرْف بدل عَرَق، والعرف بفتح العين وسكون الراء : الريح، طيبة كانت أو منتنة، وأكثر ما يستعمل في الطيبة . وأخرجه مسلم (2330) (82) في الفضائل: باب طيب رائحة النبي - صلى الله عليه وسلم - ولين مسه، والبيهقي في "الدلائل"1/254 من طريقين عن حماد بن زيد، به. وأخرجه أحمد 3/222 و 227 و 265 و 267، والدارمي 1/31، وابن سعد في "الطبقات"1/413، ومسلم (2330) ، والترمذي (2015) في البر والصلة: باب ما جاء في خلق النبي - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقي1/255، وابن عساكر في "السيرة النبوية" ص 240 و 241 من طرق عن ثابت البناني، به. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ وَصْفِ طِيبِ رِيحِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (جسم کی) مہک کی پاکیزگی کی صفت کا تذکرہ

6304 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَاشَمَمْتُ مِسْكَةً، وَلَا عَنْبَرَةً قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی مشک یا عنبر نہیں سونگھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَرَقَ صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُجْمَعُ لِيُتَطَيَّبَ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا پسینہ جمع کیا جاتا تھا تاکہ اسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاسکے

6305 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِي اُمَّ سُلَيْمٍ، فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلٰى نَطْعٍ، وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ، فَتَتَبَّعُ الْعَرَقَ مِنَ النَّطْعِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قَوَارِيرَ مَعَ الطِّيبِ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے تھے آپ ان کے ہاں بچھونے پر دوپہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے۔ آپ کو پسینہ بہت زیادہ آتا تھا۔ سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا آپ کے بچھونے سے آپ کا پسینہ اکٹھا کر کے خوشبو میں ملا کے شیشی میں ڈال لیتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

6304- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم. خالد: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي. وأخرجه أبو يعلى (3761) عن وهب بن بقية، بهذا الاسناد. وأخرجه ابن سعد في " الطبقات "414-413 و 414 من طرق عن خالد بن عبد الله، به. وأخرجه أحمد 3/107 و267، والبخاري (1973) في الصيام: باب ما يذكر من صوم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو يعلى (3866)، والبغوي (3658) من طرق عن حميد الطويل، به.

6305- إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج السامي روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهيب: هو ابن عجلان الباهلي، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السَّختياني. وهو في "مسند أبي يعلى " (2791). وأخرجه أبو يعلى (2795) عن عبد الأعلى، حدثنا وهيب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (2587)، وأحمد 3/103 و226 و231 و287، والبخاري (6281) في الاستئذان: باب من زار قوماً فَقَالَ عِنْدَهُمْ، ومسلم (2331) في الفضائل: باب طيب عرق النبي - صلى الله عليه وسلم - والتبرك به، والنسائي 8/218 في الزينة: باب ما جاء في الأنطاع، والبيهقي في "السنن" 2/421، وفي " الدلائل "258-257-1/، والبغوي (3660) من طرق عن أنس بنحوه. وأخرج مسلم (2332)، والبيهقي في "الدلائل" 1/258 و "السنن" 2/421 من طريقين عن عفان، عن وهيب، عن أيوب، عن أبي قِلابة، عن أنس، عن أم سُليم.

ذِكْرُ وَصْفِ حَيَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا کی صفت کا تذکرہ

6306 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیاوالے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے قتادہ نے یہ روایت عبداللہ بن ابوعتبہ سے نہیں سنی ہے

6307 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيْرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِالصُّغْدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، عَنْ مِثْلِ هٰذَا فَاسْاَلْ، عَنْ مِثْلِ هٰذَا فَاسْاَلْ.

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ

6306- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويحيى بن سعيد: هو القطان. وهو في "مسند أبي يعلى " (1156) . وأخرجه البخاري (3562) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجة (4180) في الزهد: باب الحياء، من طريقين عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/523-524، والطيالسي (2222)، وابن سعد في "الطبقات" 1/368، والبخاري في "صحيحه" (6119) في الأدب: باب الحياء، وفي " الأدب المفرد " (467)، وأحمد 3/71 و 79 و 88 و 91 و 92، والترمذي في "الشمائل" (351)، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" (1029)، ومن طريقه أبو محمد البغوي في "شرح السنة" (3693)، والمزي في " تهذيب الكمال " في ترجمة عبد الله بن أبي عتبة، من طرق عن شعبة، به. وانظر ما بعده.

6307- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه مسلم (2320) في الفضائل: باب كثرة حيائه - صلى الله عليه وسلم -، عن أحمد بن سنان القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3562) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم، وابن ماجة (4180) في الزهد: باب الحياء، والبيهقي في " السنن "10/192، وفي "دلائل النبوة " 1/316، وفي "الآداب" (200) من طرق عن عبد الرحمن بن مهدي، به. وانظر ما بعده.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا، وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهِ

احمد بن سنان بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے دریافت کیا میں نے کہا: اے ابوسعید نبی اکرم ﷺ پردے میں موجود کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اس نوعیت کے سوال کرو اس نوعیت کے سوال کرو شعبہ نے قتادہ کے حوالے سے عبداللہ بن ابوعتبہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

''نبی اکرم ﷺ پردے میں موجود کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے جب آپ کو کوئی چیز ناپسند آتی تھی' تو اس کا اثر ہمیں آپ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے: عبداللہ بن ابوعتبہ نامی راوی مجہول ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی

6308 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ، مَوْلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا، اِذَا رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَا ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پردے میں موجود کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی' تو ہمیں اس کا اثر آپ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَشْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى مَعَ اَصْحَابِهِ

نبی اکرم ﷺ کے چلنے کے طریقے کا تذکرہ جب آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ چلتے تھے

6309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ، مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ:

6308- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك . وأخرجه البخاري (6102) في الأدب: باب من لم يواجه الناس بالعتاب، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الأسناد. وانظر الحديثين السابقين.

6309- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو يونس مولى أبي هريرة اسمه: سُليم بن جُبير . وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 1/415 عن أحمد بن الحجاج، عن عبد الله بن المبارك، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/380، والترمذي (3648) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي " الشمائل " (115) ، ومن طريقه البغوي (3649) عن قتيبة بن سعيد، وأخرجه أحمد 2/350 عن الحسن بن موسى الأشيب، كلاهما عن عبد الله بن لهيعة، عن أبي يونس، به.

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَاَنَّمَا الشَّمْسُ تَجْرِی فِیْ وَجْهِهِ، وَمَا رَاَيْتُ اَسْرَعَ فِیْ مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الْاَرْضَ تُطْوَى لَهُ، اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا، وَاِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت ہو۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سورج آپ کے چہرے میں چلتا ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ یوں لگتا تھا جیسے آپ کے لئے زمین کو لپیٹ لیا گیا۔ ہم مشکل سے (اتنی تیز رفتاری سے) چلتے تھے اور آپ کسی تکلف کے بغیر (اتنی تیز رفتاری سے چلتے تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِشْيَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكَفِّيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چلنا ذرا سا آگے کی طرف جھک کے ہوتا تھا

6310 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ، اِذَا مَشَى مَشَى تَكَفِّيًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چمکدار تھا اور آپ کا پسینہ موتیوں جیسا تھا۔ جب آپ چلتے تھے' تو تیز رفتاری سے اور ذرا سے آگے کی طرف جھک کے چلتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّكَفِّی الْمَذْكُورِ فِیْ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

جھک کے چلنے کی اس صفت کا تذکرہ' جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6311 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ، اَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً، عَظِيمَ اللِّحْيَةِ، طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، اِذَا مَشَى كَاَنَّهُ يَمْشِی فِیْ صَبَبٍ، لَمْ اَرَ مِثْلَهُ

6310- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/228 و 270، والدارمي 1/31، ومسلم (2330) (82) في الفضائل: باب طيب رائحة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد 1/413، والبيهقي في " الدلائل "1/255 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے تو یہ بیان کرتے تھے: آپ بھرپور جسم کے مالک تھے۔ آپ کا رنگ سفید تھا جس میں سرخی ملی ہوئی تھی آپ کی داڑھی گھنی تھی آپ کے سینے سے ناف تک بالوں کی پتلی سی لکیر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں پر گوشت تھے۔ جب آپ چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا جیسے بلندی سے تیزی سے نیچے کی طرف آ رہے میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُسْتَعْمَلُ عِنْدَ مَشْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُرُقِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں چلتے ہوئے جس پر عمل کیا کرتے تھے

6312 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجُوْا مَعَهُ مَشَوْا اَمَامَهُ، وَتَرَكُوا

6311– حديث صحيح، إسناده حسن لغيره، رجاله ثقات رجال الشيخين غبر شريك القاضي، وهو سيء الحفظ، لكنه قد توبع. وهو في "مسند أبي يعلى" (369)، ومن طريقه أخرجه ابن عساكر في "السيرة" ص 219 و220-219. وأخرجه عبد الله بن أحمد في "زوائد المسند"1/116، ومن طريقه ابن عساكر ص 220 عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/134، وابنه عبد الله في "زوائد المسند"1/116، والبيهقي في "الدلائل"1/245، وابن عساكر ص 216 من طرق عن شريك بن عبد الله، به. وأخرجه ابن عساكر ص 221 و222-221 من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه الطيالسي (171)، وأحمد 1/96 و127، وابنه عبد الله117-1/116 و117، والترمذي (3637) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي " الشمائل " (5)، وأبو زرعة في "تاريخه"1/160، والبيهقي1/244، والبغوي (3641)، وابن عساكر ص 218-217و219-218 و219 و222 و223 من طرق عن نافع بن جبير بن مطعم، به. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/101، وابن سعد في "الطبقات"1/410، وأبو يعلى (370)، وابن عساكر ص 213 و214 من طريقين عن محمد ابن الحنفية، عن علي بنحوه. وانظر طرقاً أخرى للحديث عند الترمذي في "جامعه" (3638)، وفي "الشمائل" (6)، وابن سعد 413-1/410، وابن عساكر ص.227-214

6312– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نبيح العنزي، فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه أبو زرعة والعجلي والمؤلف، وصحح حديثه الترمذي وابن خزيمة والحاكم. سفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 3/302، وابن ماجة (246) في المقدمة: باب من كره أن يوطأ عقباه، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "الزوائد"19/2: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات، رواه أحمد بن منيع في "مسنده": حدثنا قبيصة، حدثنا سفيان، به بلفظ: مشوا خلف النبي - صلى الله عليه وسلم -، فقال: "امشوا أمامي، وخلفوا ظهري للملائكة." قلت: وأخرجه الحاكم 4/281 من طريق محمد بن علي بن عفان، حدثنا قبيصة بن عقبة، حدثنا سفيان، به بلفظ: كان رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إذا خرج من بيته، مشينا قدامه وتركنا خلفه للملائكة. وأخرجه أحمد 3/232، حدثنا أبو أحمد (هو الزبيري محمد بن عبد الله بن الزبير) حدثنا سفيان، به، إلا أنه قال: وتركنا ظهره للملائكة. وأخرج أحمد398-3/397، والدارمي25-1/23 من طريقين عن أبي عوانة، عن الأسود، عن نبيح العنزي، عن جابر في حديث مطول، قال: وقام أصحابه، فخرجوا بين يديه، وكان يقول: "خلوا ظهري للملائكة."

ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب آپ کے ہمراہ کہیں جاتے تھے تو وہ آپ کے آگے چلا کرتے تھے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کو فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَسَامِي الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مختلف) ناموں کا تذکرہ

6313 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ لِي اَسْمَاءً: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِهِ، وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَءُوْفًا رَحِيْمًا

❁❁ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے کچھ نام ہیں میں محمد ہوں احمد ہوں میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ نے کفر کو مٹا دیا ہے اور میں حاشر ہوں تمام لوگوں کا حشر جس کے قدموں پر کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم بھی بیان کیا ہے۔

6313- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، وأخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية." ص 18 من طريق الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2354) (125)، والبيهقي في "الدلائل" 1/154 عن حرملة بن يحيى، به. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/50، والطبراني في "الكبير" (1525) من طريقين عن ابن وهب، به. وأخرجه عبد الرزاق (19657)، والحميدي (555)، وابن أبي شيبة 11/457، وأحمد 4/80 و 84، والدارمي 2/317-318، وابن سعد في "الطبقات" 1/105، والبخاري (3532) في المناقب: باب ما جاء في أسماء النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (4896) في تفسير سورة الصف، ومسلم (2354)، والترمذي (2840) في الأدب: باب ما جاء في أسماء النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (359)، والآجري في "الشريعة" ص 462، والطبراني في "الكبير" (1520) و (1521) و (1522) و (1523) و (1524) و (1526) و (1527) و (1528) و (1529) و (1530)، وأبو نعيم في "الدلائل" (19)، والبيهقي في "الدلائل" 1/152-153 و 153 و 154، والبغوي (3629) و (3630)، وابن عساكر ص 12 و 13 و 14 و 15 و 16 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي (924)، وأحمد 4/81 و 83-84، وابن سعد 1/104 و 105، والبغوي في "الجعديات" (3445)، والطحاوي 2/50، والطبراني (1563)، والبيهقي 1/155 و 156-155، والآجري في "الشريعة" ص 462-463، وابن عساكر ص 17 و 18 من طريقين عن نافع بن جبير، عن أبيه بنحوه، وفيه زيادة: "وأنا الخاتم".

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6314 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً، فَقَالَ: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے کچھ اسماء بیان کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں مقفی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں حاشر ہوں نبی الرحمہ ہوں نبی الملحمہ ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا وَصَفْنَا وَهُوَ فِيْ بَعْضِ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی کسی گلی میں موجود تھے

6315 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

6314- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد . وأبو عبيدة: هو ابن عبد الله بن مسعود. وأخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية" ص 19 من طريقين عن أبي يعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (2355) في الفضائل: باب في أسمائه - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقي في "الدلائل"157-1/156، وابن عساكر ص 20 من طريقين عن جرير بن عبد الحميد، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/457، وابن سعد في "الطبقات "105-1/104، وأحمد 4/395 و 404 و407، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "2/51، والطبراني في "الصغير" (217) ، والحاكم 2/604، والبيهقي 1/156، وابن عساكر ص 19 و 19-20 من طرق عن عمرو بن مرة، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

6315- إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود، وبأتي رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. روح: هو ابن عبادة. وأخرجه أحمد 5/405، ومن طريقه ابن عساكر في "السيرة النبوية" ص 20 عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد5/405، وابن سعد1/104، والترمذي في " الشمائل " (360) ، وابن عساكر ص 20 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة11/457، والبزار (2379) ، والآجري في "الشريعة" ص 462 من طريقين عن عاصم بن أبي النجود، به . وأخرجه أحمد 5/405، والبزار (2378) ، والآجري ص 462، والبغوي (3638) ، وابن عساكر ص 21 من طرق عن أبي بكر بن عياش، عن عاصم بن أبي النجود، عن أبي وائل شقيق بن سلمة، عن حذيفة. وزاد بعضهم: " وأنا نبي التوبة، وأنا نبي الملاحم ." وقال البزار: لا نعلم يُروى عن حذيفة إلاّ من حديث عاصم عن أبي وائل، وإنما أتى هذا الاختلاف من اضطراب عاصم، لأنه غيرُ حافظ . وذكره الهيثميُّ في "المجمع"8/284، وقال: رواه أحمد والبزار، ورجال أحمد رجال الصحيح غيرَ عاصم بن بهدلة، وهو ثقة، وفيه سوءُ حفظ!

الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي سِكَّةٍ مِنْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْحَاشِرُ، وَالْمُقَفِّي، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کی گلی میں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''میں محمد ہوں، احمد ہوں میں حاشر ہوں مقفی ہوں اور نبی الرحمت ہوں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کی تلاوت کرنے کی کیفیت کا تذکرہ

6316 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا' توانہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آواز کو کھینچا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں جریر بن حازم نامی راوی منفرد ہے

6317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ،

6316- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سفيان بن حرب، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري تعليقاً. وأخرجه أحمد 3/119 و 131 و 192 و 289، والبخاري (5045) في فضائل القرآن: باب مد القراءة، وأبو داود (1465) في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراءة، والنسائي 2/179 في الصلاة: باب مد الصوت بالقراءة، وفي "فضائل القرآن" (84)، والترمذي في "الشمائل" (308)، وابن سعد في "الطبقات" 1/476، وابن ماجه (1353) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل، وأبو يعلى (2906) و (3047)، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم" - ص 184، والبيهقي 2/52 من طرق عن جرير بن حازم، بهذا الإسناد.

قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کھینچ کر ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔ لفظ الرحمٰن کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔ لفظ رحیم کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ قِرَاءَةً اِذَا قَرَاَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوب صورت تلاوت کرتے تھے

6318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ، فَمَا سَمِعْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں سنی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ الْقُرْآنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنات کے سامنے قرآن کی تلاوت کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6319 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بِتُّ اللَّيْلَةَ اَقْرَاُ عَلَى الْجِنِّ رُفَقَاءَ بِالْحَجُوْنِ.

6317- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عمرو بن عاصم: هو ابن عبيد الله الكلابي. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 1/376 عن عمرو بن عاصم، وابن أبي داود كما في "الفتح" 9/91 عن يعقوب بن إسحاق، عن عمرو بن عاصم. وأخرجه البخاري (5046) في فضائل القرآن: باب مدّ القراءة، ومن طريقه البغوي (1214) عن عمرو بن عاصم، عن همام بن يحيى، عن قتادة، به . وأخرجه ابنُ سعد 1/467 عن: عفان، عن همام، به.

6318- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو معمر القطيعي: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر الهذلي القطيعي الهروي، وسفيان: هو ابن عيينة، ومسعر: هو ابن كدام. وانظر تخريجه في الحديث رقم (1829).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: بِتُّ اللَّیْلَةَ اَقْرَاُ عَلَی الْجِنِّ بَیَانٌ وَّاضِحٌ بِاَنَّهٗ لَمْ یَشْهَدْ لَیْلَةَ الْجِنِّ، اِذْ لَوْ كَانَ شَاهِدًا لَیْلَتَئِذٍ، لَمْ یَكُنْ بِحِكَایَتِهٖ عَنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَ تُهٗ عَلَی الْجِنِّ مَعْنًی.
وَلَاَخْبَرَ اَنَّهٗ شَهِدَهٗ یَقْرَاُ عَلَیْهِمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔
''میں نے گزشتہ رات حجون کے مقام پر کچھ جنات کے سامنے تلاوت کی جو ایک دوسرے کے ساتھی تھے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ''گزشتہ رات میں نے جنوں کے سامنے تلاوت کی''۔ یہ اس بات کا واضح بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس رات موجود نہیں تھے۔ اگر وہ اس رات موجود ہوتے' تو وہ اس واقعے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکایت کے طور پر نقل نہ کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے سامنے تلاوت کی تھی بلکہ وہ اس بات کی اطلاع دیتے کہ وہ اس وقت وہاں موجود تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے سامنے تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ مَا اَبَانَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فَضِیلَةَ صَفِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقِرَاءَ تِهٖ عَلَی الْجِنِّ الْقُرْآنَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی جنات کے سامنے قرآن کی تلاوت کرنے کی فضیلت کو کس طرح ظاہر کیا

6320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: هَلْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ؟ فَقَالَ: مَا صَحِبَهٗ مِنَّا اَحَدٌ، وَلٰكِنَّا فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَیْلَةٍ بِمَكَّةَ، فَقُلْنَا: اغْتِیلَ اَوِ اسْتُطِیرَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَیْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ السَّحَرِ - اَوْ قَالَ فِی الصُّبْحِ - اِذَا نَحْنُ بِهٖ یَجِیءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ، فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِیْ كَانُوا فِیْهِ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهٗ اَتَانِیْ دَاعِیَ الْجِنِّ، فَاَتَیْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَیْهِمْ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرَانَا آثَارَهُمْ، وَآثَارَ نِیرَانِهِمْ

6319- إسناده ضعيف لانقطاعه، فإن عُبيد الله بن عبد الله وهو ابن عتبة لم يسمع من ابن مسعود . وأخرجه أحمد 6/411، والطبرى فى " جامع البيان "26/33، وأبو يعلى (5062) من طريقين عن يونس، بهذا الإسناد.

6320- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ داود بن أبى هند، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن عُلية، وعلقمة: هو ابن قيس بن عبد الله النخعي. والحديث فى "مسند أبى يعلى" (5237) ، وقد تقدم تخريجه برقم (1432) فانظره، وانظر الحديث الآتى برقم (6527) .

علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جنات سے ملاقات کی رات آپ لوگوں میں سے کوئی ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ انہوں نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔ ایک رات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں غیر موجود پایا' تو ہم نے سوچا: شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے سے (شہید کر دیا گیا ہے) یا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ وہ رات ہم نے ایسی حالت میں گزاری جو کسی بھی قوم نے بدترین حالت میں گزاری ہو جب سحری کا وقت ہوا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) صبح کا وقت ہوا' تو ہم اسی حالت میں تھے کہ آپ حرا پہاڑ کی طرف سے تشریف لائے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی حالت کا ذکر کیا جو ہم نے گزاری تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنات کا نمائندہ میرے پاس آیا تھا میں ان کے پاس چلا گیا۔ میں نے ان کے سامنے تلاوت کی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان جنات کے اوران کی آگ کے نشانات دکھائے۔

ذِكْرُ اِنْذَارِ الشَّجَرَةِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَتَئِذٍ

جنات سے ملاقات کی رات درخت کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرانے کی کوشش کرنے کا تذکرہ

6321 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ، بِطَرَسُوسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، - وَكَانَ مِنْ مَعَادِنِ الصِّدْقِ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ:

(متن حدیث): اَنَّ الشَّجَرَةَ اَنْذَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے مسروق کو یہ کہتے ہوئے سنا تمہارے والد نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

''جنوں سے ملاقات کی رات ایک درخت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کے ذریعے ڈرانے کی کوشش کی۔''

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)

6321- إسناده صحيح، حامد بن يحيى البلخي ثقة، روى له أبو داود، ومن فوقه على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة، وأبو عبيدة: هو ابن عبد الله بن مسعود . وأخرج البخاري (3859) في مناقب الأنصار: باب ذكر الجن، ومسلم (450) (153) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن، والبيهقي في "الدلائل" 2/229 من طريقين عن أبي أسامة، عن مسعر، عن معن بن عبد الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قال: سمعت أبي، قال: سألت مسروقاً: من آذن النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالْجِنِّ لَيْلَةَ استمعوا القرآن؟ فقال: حدثني أبوك -يعني ابن مسعود- أنه آذنته بهم شجرة.

نبی اکرم ﷺ کا یہ تلاوت کرنا ''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''

6322 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238)

نبی اکرم ﷺ کا یہ تلاوت کرنا ''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو بطور خاص درمیانی نماز کی''

6323 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ

6322– إسناده صحيح على شرط مسلم، وفضيل بن سليمان قد توبع . أبو كامل الجحدرى: هو فضيل بن الحسين، وجعفر بن محمد: هو ابن على بن الحسين بن على بن أبى طالب، الملقب بالصادق، وأبوه محمد بن على: هو الملقب بالباقر . وأخرجه أبو عمر حفص بن عمر الدورى فى "قراء ات النبى - صلى الله عليه وسلم "- (20) ، وأبو داود (3969) فى فاتحة كتاب الحروف والقراء ات، والطبرى فى " جامع البيان " (1989) من طرق عن يحيى بن سعيد، عن جعفر بن محمد، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى (856) فى الحج: باب ما جاء كيف الطواف، و (862) : باب ما جاء أن يبدأ بالصفا قبل المروة، والنسائى 5/235 فى الحج: باب القول بعد ركعتى الطواف، و5/236: باب القراء ة فى ركعتى الطواف، وابن ماجه (1008) فى إقامة الصلاة: باب القبلة، من طرق عن جعفر بن محمد بنحوه .وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وانظر الحديث المتقدم برقم (3932) .

6323– عمرو بن رافع روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"5/176 و178، وأورده البخارى فى "تاريخه"6/330 فى ترجمة عمرو بن رافع، فقال: قال بعضهم: عمر بن رافع ولا يصح، وقال بعضهم: عمرو بن نافع، وباقى رجاله ثقات، وابن إسحاق قد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويعقوب بن إبراهيم بن سعد: هو ابن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف، ومحمد بن على: هو ابن الحسين بن على بن أبى طالب، الملقب بالباقر، تابعى ثقة مجمع عليه. وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار "1/172 عن على بن معبد بن نوح، قال: حدثنا يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقى 1/463، وابن أبى داود فى "المصاحف" ص 97 من طريقين عن أحمد بن خالد، عن ابن إسحاق، به، وعند البيهقى: عمر بن رافع، وقال: إنما هو عمرو بن رافع . وأخرجه ابن أبى داود ص 97-96 من طريق عبد الرحمن بن عبد الله، عن نافع أن عمرو بن رافع، أو ابن نافع مولى ابن عمرو أخبره ... فذكر الحديث. وأخرج مالك 1/139 فى الصلاة: باب الصلاة الوسطى، ومن طريقه النسائى فى "مسند مالك"، والطحاوى 1/172، وأبو عبيد فى "فضائل القرآن" ورقة 79/1، والبيهقى 1/462، وابن أبى داود ص 97، والمزى فى " تهذيب الكمال " فى ترجمة عمرو بن رافع، عن زيد بن أسلم، عن عمرو بن رافع أنه قال: كنت أكتب مصحفاً لحفصة أم المؤمنين، فقالت: إذا بلغت ... فذكره موقوفاً.

اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَنَافِعٌ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ رَافِعٍ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَدَّثَهُمَا

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ فِي عَهْدِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاسْتَكْتَبَتْنِي حَفْصَةُ مُصْحَفًا، وَقَالَتْ: اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَا تَكْتُبْهَا حَتّٰى تَاْتِيَنِي بِهَا فَاُمِلَّهَا عَلَيْكَ كَمَا حَفِظْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُهَا جِئْتُهَا بِالْوَرَقَةِ الَّتِي اَكْتُبُهَا، فَقَالَتِ: اكْتُبْ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238)

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور نافع یہ بات بیان کرتے ہیں: عمرو بن نافع نے یہ بات بتائی۔ یہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے عہد میں قرآن کریم کی کتابت کیا کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے قرآن کریم لکھنے کی فرمائش کی۔ انہوں نے فرمایا: جب تم سورۃ البقرہ کی اس آیت تک پہنچو' تو اسے اس وقت تک تحریر نہ کرنا' جب تک تم میرے پاس نہیں آتے میں یہ تمہیں اسی طرح املاء کرواں گی' جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر اسے یاد رکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: جب میں اس آیت پر پہنچا' تو میں وہ ورقہ لے کر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جس پر میں قرآن لکھ رہا تھا' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم یوں لکھو۔

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور بطور خاص درمیانی نماز کی جو عصر کی نماز ہے تم اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو۔''

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراهيم: 27)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے گا''

6324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ اِذَا شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَعَرَفَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرِهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي

6324- إسناده صحيح على شرط البخاري. حفص بن عمر الحوضي من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وقد تقدم تخريجه برقم (206).

الْآخِرَةِ) (إبراهيم: 27)

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مومن قبر میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول پر دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدم رکھے گا۔''

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا) (الكهف: 77)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا ''اگر آپ چاہتے تھے' تو اس پر اجر لے سکتے تھے''

6325 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: (لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا) مُخَفَّفَةً

❁❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم چاہو' تو اس پر اجر حاصل کر سکتے ہو۔''

یعنی اس میں لفظ کو تخفیف کے ساتھ پڑھا گیا۔

ذِكْرُ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي) (الكهف: 76)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا ''اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کوئی سوال کیا' تو آپ میرے ساتھ نہ رہیے گا''

6326 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ،

6325- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه مسلم (2380) (173) في الفضائل: باب من فضائل الخضر عليه السلام، والحاكم 2/243 عن عمرو بن محمد الناقد، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه في الحديث الطويل، ووافقه الذهبي!

6326- إسناده على شرط مسلم . أبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي، وحمزة: هو ابن حبيب الزيات المقرىء ، وأبو إسحاق: هو السبيعي عمرو بن عبد الله. وأخرجه حفص بن عمر في "قراءات النبي - صلى الله عليه وسلم "-(76) ، والحاكم 2/243 من طريقين عن حمزة بن حبيب الزيات، بهذا الإسناد . عند الحاكم "مهموزين"، وصحح الحديث على شرط الشيخين ووافقه الذهبي ! مع أن حمزة الزيات لم يخرج له البخاري. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 5/427، وزاد نسبته إلى ابن مردويه.

عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي) (الكهف: 76)- سَاَلْتُكَ هَمَزَ - (قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) (الكهف: 76)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''(حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا) میں نے اس کے بعد آپ سے کوئی سوال کیا' تو آپ میرے ساتھ نہ رہیے گا۔''

اس میں لفظ ہمزہ کے ساتھ ہے'' آپ کو میری طرف سے عذر پہنچ گیا ہے۔''

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا ''تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے''

6327 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلاوت کرتے تھے:

فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6328 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ،

6327- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي. وأخرجه أحمد 1/411-413 و 437، وحفص الدوري في "قراء ات النبي - صلى الله عليه وسلم -" (110) و (111) و (112) و (113)، والبخاري (4869) و (4870) و (4872) و (4873) في تفسير سورة القمر، ومسلم (823) (281) في صلاة المسافرين: باب ما يتعلق بالقراء ات، وأبو داود (3994) في الحروف والقراء ات، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 7/12 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/401، والبخاري (3341) في الأنبياء: باب قول الله عز وجل: (ولقد أرسلنا نوحاً إلى قومه)، و (3345): باب قول الله عز وجل: (وأما عاد فأهلكوا بريح صرصر عاتية)، و (4874)، والترمذي (2937) في القراء ات: باب ومن سورة القمر، وأبو يعلى (5327) من طريقين عن أبي إسحاق، به. وأخرج أحمد 1/431، والحاكم 2/249-250 عن وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بن يزيد، عن عبد الله قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم -: (هل من مذكر)، فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: (هَلْ من مدكر) بالدال.

قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ كَيْفَ تَقْرَاُ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15) ، دَالًا اَوْ ذَالًا؟ فَقَالَ: بَلْ دَالًا، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15) ، دَالًا

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں ایک شخص کو اسود بن یزید سے سوال کرتے ہوئے سنا وہ اس وقت مسجد میں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے۔ (سوال یہ تھا) آپ یہ آیت کیسے پڑھتے ہیں؟

(فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) اس میں دال پڑھتے ہیں یا ذال پڑھتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: دال پڑھتا ہوں کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ تلاوت کی یعنی دال کے ساتھ پڑھا۔

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا ”بے شک میں رزق عطا کرنے والا ہوں اور زبردست قوت کا مالک ہوں“

6329 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مجھے یوں پڑھنا سکھائی۔

”اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ“

6328- إسناده صحيح على شرط الشيخين. زهير: هو ابن معاوية. وأخرجه أحمد 1/461، والبخاري (4871) في تفسير سورة القمر، ومسلم (823) في صلاة المسافرين: باب ما يتعلق بالقراءات، والبغوي في " معالم التنزيل " من طرق عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرج أحمد 1/395 عن حجاج، حدثنا اسرائيل، عن أبي إسحاق، عن الأسود، عن ابن مسعود قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (وَلَقَدْ يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر) ، فقال رجل: يا أبا عبد الرحمن، مدكر أو مذكر؟ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم -: (مدكر) .

6329- إسناده صحيح على شرط البخاري. رَوْح بن عبد المؤمن من شيوخ البخاري، ومن فوقه على شرطهما . علي بن نصر: هو ابن علي الجهضمي. وأخرجه أحمد 1/394 و418، وحفص الدوري في "قراءات النبي - صلى الله عليه وسلم "- (108) ، وأبو داود (3993) في الحروف والقراءات، والترمذي (2940) في القراءات: باب ومن سورة الذاريات، والنسائي في "الكبرى" كما في " التحفة "7/86، وأبو يعلى (5333) ، والحاكم 2/234 و249، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 1/85 و 121 من طرق عن إسرائيل، عن أبي إسحاق عبد الرحمن بن يزيد النخعي، عن عبد الله بن مسعود . قال الترمذي: حسن صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) (الليل: 2)

نبی اکرم ﷺ کا یہ تلاوت کرنا ''اور رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم جب وہ روشن ہو جائے''

6330 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عَلْقَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْتُ الشَّامَ فَاُخْبِرَ اَبُو الدَّرْدَاءِ، فَاَتَانَا، فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَقْرَاُ عَلَيَّ قِرَاءَةَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ؟، قَالَ: قُلْنَا: كُلُّنَا نَقْرَاُ، قَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَاُ؟، قَالَ: فَاَشَارَ اَصْحَابِيْ اِلَيَّ، قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَحَفِظْتَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ كَانَ يَقْرَاُ: (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) (الليل: 1)؟، قُلْتُ: وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى، فَقَالَ: اَنْتَ حَفِظْتَهَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ هٰكَذَا سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَ وَاللّٰهِ لَا اُتَابِعُهُمْ اَبَدًا

✿✿ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں شام آیا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی' تو وہ ہمارے پاس تشریف لے آئے' تو انہوں نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص میرے سامنے ''ابن ام عبد'' کے طریقے کے مطابق تلاوت کر سکتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے جواب دیا: ہم سب کر سکتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا تم میں قرأت کا سب سے زیادہ علم کس کو ہے؟ راوی کہتے ہیں: میرے ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ حضرت ابودرداء نے دریافت کیا تمہیں' یاد ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے دریافت کیا حضرت عبداللہ سورۃ الیل کیسے پڑھتے تھے۔ میں نے کہا: یوں پڑھتے تھے:

وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى

انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں یہ الفاظ حضرت عبداللہ کی زبانی یاد ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں نے بھی یہ الفاظ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی زبانی سیکھے ہیں' لیکن یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں (دوسرے الفاظ کے ذریعے تلاوت کروں) اللہ کی قسم! میں' تو ان کی بات کبھی نہیں مانوں گا۔

6330- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إبراهيم: هو ابن يزيد بن قيس النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس النخعي. وأخرجه أحمد 6/451، والبخاري (4943) في تفسير سورة الليل: باب (والنهار إذا تجلّى)، و (4944) باب (وما خلق الذكر والأنثى)، ومسلم (824) في صلاة المسافرين: باب ما يتعلق بالقراءات، والترمذي (2939) في القراءات: باب ومن سورة الليل، والطبري في "جامع البيان" 30/217-218 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/448-449، وحفص بن عمر الدوري في قراءات النبي - صلى الله عليه وسلم - (132)، ومسلم (824) (284)، والطبري 30/217، وابن مردويه كما في "الفتح" 8/707 من طرق عن داود بن أبي هند، عن عامر الشعبي، عن علقمة بنحوه.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَعْمَشِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اعمش کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابراہیم نامی راوی منفرد ہے

6331 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): ذَهَبَ عَلْقَمَةُ اِلَى الشَّامِ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَقَعَدَ اِلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ ، قَالَ: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: اَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ حُذَيْفَةُ؟ ، اَلَيْسَ فِيكُمُ الَّذِي اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ؟ اَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السَّوَادِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ؟ وَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) (الليل: 2) ، فَقُلْتُ: وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى، قَالَ: فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ كَادُوْا يُشَكِّكُوْنِيْ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم بیان کرتے ہیں: علقمہ شام گئے وہ وہاں مسجد میں آئے وہاں انہوں نے دو رکعات ادا کی پھر دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر پھر وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: کوفہ سے انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص راز دان موجود نہیں ہیں کہ اس راز کا ان کے علاوہ کسی کو پتا نہیں ہوتا تھا اور وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا تمہارے درمیان وہ صاحب موجود نہیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی شیطان سے محفوظ قرار دیا اور وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا تمہارے درمیان سیاہی والے شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم یہ آیت کیسے پڑھتے ہو: وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) ، میں نے کہا: وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى،

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ مسلسل مجھے اس بارے میں شبہ کا شکار کرتے رہے ہیں' حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

6331- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حفص بن عمر الحوضي فمن رجال البخاري. مغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس . وأخرجه مختصراً ومطولاً أحمد 6/449 و 451، والبخاري (3287) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (3742) في فضائل الصحابة: باب مناقب عمار وحذيفة رضي الله عنهما، و (6278) في الاستئذان: باب من ألقى وسادة، والنسائي في "فضائل الصحابة" (194) ، وفي التفسير كما في " التحفة "8/229، والطبري في "جامع البيان "30/217 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/450، والبخاري (3287) و (3742) و (3761) ، ومسلم (824) (283) في صلاة المسافرين: باب ما يتعلّق بالقراءات، والطبري 30/218 من طرق عن مغيرة، به. وانظر (7127) .

کی زبانی خود یہ آیت (اسی طرح) سنی ہے۔

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ) (الهمزة: 3)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ آیت تلاوت کرنا ''وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ رکھے گا''

6332 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هِشَامٍ الذِّمَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ: (يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ) (الهمزة: 3)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

''وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ رکھے گا''۔

ذِكْرُ اصْطِفَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے منتخب کر لینے کا تذکرہ

6333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ شَدَّادٍ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفٰى مِنْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

6332- إسناده حسن، عبد الملك بن هشام، ويقال: ابن عبد الرحمن، قال أبو حاتم: شيخ. وذكره المؤلف في "الثقات"، وثقه عمرو بن علي، وقال فيه أحمد، فيما حكاه الساجي: كان يصحف ولا يحسن يقرأ كتابه، روى له أبو داود والنسائي، وباقي رجاله رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. سفيان بن سعيد: هو الثوري. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة"، والحاكم 2/256، والخطيب في "تاريخ بغداد" 3/315 من طرق عن نوح بن حبيب، بهذا الإسناد. زاد الحاكم فيه "بكسر السين"، وصححه على شرط الشيخين، وتعقبه الذهبي بقوله: عبد الملك ضعيف. وأخرجه أبو داود (3995) في الحروف والقراءات، عن أحمد بن صالح، عن عبد الملك بن هشام الذماري، به.

6333- إسناده صحيح على شرط مسلم. شداد: هو ابن عبد الله القرشي، أبو عمار الدمشقي. وقد تقدم برقم (6242)، وهو في "مسند أبي يعلى" 1/350. وأخرجه مسلم (2276) في الفضائل: باب فضل نسب النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن محمد بن مهران الرازي ومحمد بن عبد الرحمن بن سهم، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي برقم (6475).

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا۔ قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا''۔

ذِكْرُ شَقِّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدْرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِبَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو شق کرنے کا تذکرہ

6334 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ قَلْبَهُ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَاَمَهُ، ثُمَّ اَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهِ - يَعْنِي ظِئْرَهُ - فَقَالُوا: اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ مُنْتَقِعَ اللَّوْنِ، قَالَ اَنَسٌ: قَدْ كُنْتُ اَرَى اَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: شُقَّ صَدْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَبِيٌّ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، وَاُخْرِجَ مِنْهُ الْعَلَقَةُ، وَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْاِسْرَاءَ بِهِ اَمَرَ جِبْرِيلَ بِشَقِّ صَدْرِهِ ثَانِيًا، وَاَخْرَجَ قَلْبَهُ فَغَسَلَهُ، ثُمَّ اَعَادَهُ مَكَانَهُ مَرَّتَيْنِ فِي مَوْضِعَيْنِ، وَهُمَا غَيْرُ مُتَضَادَّيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ (یعنی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا واقعہ ہے) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو چیرا اور اس میں سے جما ہوا خون نکالا اور بولے: یہ آپ کے اندر شیطان کا حصہ تھا' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک سونے سے بنے ہوئے طشت میں رکھ کر آب زم زم کے ذریعے دھویا' پھر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ بچے دوڑتے ہوئے آپ کی والدہ یعنی آپ کی دائی اماں کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' تو آپ کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی'

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں' سیے جانے کا نشان دیکھا ہے۔

6334– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مسند أبي يعلى" (3374)، ومن طريقه أخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية" ص .370 وأخرجه مسلم (162) (261) في الإيمان: باب الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وأبو نعيم في "الدلائل" (168)، والبيهقي 1/146 في "دلائل النبوة"، وابن عساكر ص 371-370 من طرق عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/123 و149 و 288، وأبو يعلى (3507)، وأبو عوانة في "مسنده "1/125، وأبو نعيم (168)، والبغوي (3708)، وابن عساكر ص 370 و 371 من طرق عن حماد بن سلمة، به.

(امام ابن حبان بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کوشق کرنے کا واقعہ (پہلی مرتبہ) اس وقت ہوا' جب آپ بچے تھے اور بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ تو آپ کے اندر سے جما ہوا خون نکالا گیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج پر لے جانے کا ارادہ کیا' تو اس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا انہوں نے دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو نکال کر دوبارہ اسے دھویا اور پھر اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا' تو ایسا دو مرتبہ ہوا اور دو مختلف موقعوں پر ہوا۔ ان دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

6335 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ جَهْمِ بْنِ اَبِىْ جَهْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ،

(متن حدیث): عَنْ حَلِيمَةَ اُمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعْدِيَّةِ الَّتِىْ اَرْضَعَتْهُ قَالَتْ: خَرَجْتُ فِىْ نِسْوَةٍ مِنْ بَنِىْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ بِمَكَّةَ عَلٰى اَتَانٍ لِىْ قَمْرَاءَ فِىْ سَنَةٍ شَهْبَاءَ لَمْ تُبْقِ شَيْئًا، وَمَعِى زَوْجِى، وَمَعَنَا شَارِفٌ لَنَا، وَاللّٰهِ مَا اِنْ يَبِضُّ عَلَيْنَا بِقَطْرَةٍ مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِى صَبِىٌّ لِى اِنْ نَنَامَ لَيْلَتَنَا مِنْ بُكَائِهِ مَا فِىْ ثَدْيَىَّ مَا يُغْنِيهِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَمْ تَبْقَ مِنَّا امْرَاَةٌ اِلَّا عُرِضَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَاْبَاهُ، وَاِنَّمَا كُنَّا نَرْجُو كَرَامَةَ الرَّضَاعَةِ مِنْ وَالِدِ الْمَوْلُوْدِ، وَكَانَ يَتِيمًا، وَكُنَّا نَقُوْلُ: يَتِيمًا مَا عَسَى اَنْ تَصْنَعَ اُمُّهُ بِهِ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ صَوَاحِبِى امْرَاَةٌ اِلَّا اَخَذَتْ صَبِيًّا غَيْرِى، فَكَرِهْتُ اَنْ اَرْجِعَ وَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا وَقَدْ اَخَذَ صَوَاحِبِى، فَقُلْتُ لِزَوْجِى: وَاللّٰهِ لَاَرْجِعَنَّ اِلٰى ذٰلِكَ الْيَتِيمِ فَلَآخُذَنَّهُ، فَاَتَيْتُهُ، فَاَخَذْتُهُ وَرَجَعْتُ اِلٰى رَحْلِى، فَقَالَ زَوْجِى: قَدْ

6335– فی سنده انقطاع بين عبد الله بن جعفر -وهو ابن أبي طالب- وبين حليمة. وقول الحافظ في "الإصابة"4/266: إن أبا يعلى وابن حبان صرّحا بالتحديث بين عبد الله وحليمة، فيه ما فيه، فليس يوجد التصريح بالسماع في الأصل الخطي الذي بين أيدينا من "مسند أبي يعلى"، ولا في الأصول التي روت الحديث من طريق أبي يعلى كابن حبان وابن عساكر . نعم ورد التصريحُ بالتحديث عند الطبراني في "معجمه الكبير"، إلا أن أبا نعيم الحافظ روى الحديث في "دلائل النبوة" عن الطبراني بالعنعنة ولم يصرح فيه بالتحديث. وجَهم بن أبي جهم: ذكره المؤلف في "الثقات"4/113، فقال: يروى عن عبد الله بن جعفر، وعن المِسور بن مَخرَمَةَ، وهو مولى الحارث بن حاطب القرشي، روى عنه محمد بن إسحاق وعبد الله العمري، والوليد بن عبد الله بن جميع، وذكره البخاري 2/229، وابن أبي حاتم 2/521، فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلا، ومسروق بن المرزبان، وإن قال فيه أبو حاتم: ليس بالقوي، قد توبع، ومحمد بن إسحاق قد صرح بالتحديث عند المصنف في السند الذي ذكره بإثره، وباقي رجاله ثقات . وهو في "مسند أبي يعلى "1/333-2/332، ومن طريقه أخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية" ص.76-74 وأخرجه الطبراني 24/(545) ، وعنه أبو نعيم في "دلائل النبوة" (94) عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن مسروق بن المرزبان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبري160-2/158، والطبراني من طرق عن ابن إسحاق، به . وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد "221-8/220، ونسبه لأبي يعلى والطبراني، وقال: رجالهما ثقات. وهو في "مسيرة ابن إسحاق175-1/171 حدثني جهم بن أبي جهم مولى الحارث بن حاطب الجمحي، عن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب، أو عمن حدثه قال: كانت حليمة تحدث أنها خرجت ... فذكره. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة"136-1/132، وابن عساكر ص79-77، وابن الأثير في "أسد الغابة "7/68، وابن كثير في "البداية والنهاية"256-2/254، عن محمد بن إسحاق، قال: حدثني جهم بن أبي جهم، حدثني من سمع عبد الله بن جعفر يقول: حُدِّثت عن حليمة بنت الحارث ..

اَخَذْتِيهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ وَاللّٰهِ، وَذَاكَ اَنِّيْ لَمْ اَجِدْ غَيْرَهُ، فَقَالَ: قَدْ اَصَبْتِ، فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ فِيْهِ خَيْرًا، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ جَعَلْتُهُ فِيْ حِجْرِي اَقْبَلَ عَلَيْهِ ثَدْيِي بِمَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَشَرِبَ حَتّٰى رَوِيَ، وَشَرِبَ اَخُوهُ - يَعْنِيْ ابْنَهَا - حَتّٰى رَوِيَ، وَقَامَ زَوْجِي اِلٰى شَارِفِنَا مِنَ اللَّيْلِ، فَاِذَا بِهَا حَافِلٌ فَحَلَبَهَا مِنَ اللَّبَنِ مَا شِئْنَا، وَشَرِبَ حَتّٰى رَوِيَ، وَشَرِبْتُ حَتّٰى رَوِيتُ، وَبِتْنَا لَيْلَتَنَا تِلْكَ شِبَاعًا رُوَاءً، وَقَدْ نَامَ صِبْيَانُنَا، يَقُوْلُ اَبُوْهُ يَعْنِيْ زَوْجَهَا: وَاللّٰهِ يَا حَلِيْمَةُ مَا اُرَاكِ اِلَّا قَدْ اَصَبْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً، قَدْ نَامَ صَبِيُّنَا، وَرَوِيَ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْنَا، فَوَاللّٰهِ لَخَرَجَتْ اَتَانِيْ اَمَامَ الرَّكْبِ، حَتّٰى اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ: وَيْحَكِ كُفِّي عَنَّا، اَلَيْسَتْ هٰذِهٖ بِاَتَانِكِ الَّتِيْ خَرَجْتِ عَلَيْهَا؟ فَاَقُوْلُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، وَهِيَ قُدَّامُنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَنَازِلَنَا مِنْ حَاضِرِ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، فَقَدِمْنَا عَلٰى اَجْدَبِ اَرْضِ اللّٰهِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ حَلِيْمَةَ بِيَدِهٖ اِنْ كَانُوا لَيُسَرِّحُونَ اَغْنَامَهُمْ اِذَا اَصْبَحُوا، وَيَسْرَحُ رَاعِي غَنَمِي فَتَرُوحُ بِطَانًا لَبَنًا حُفَّلًا، وَتَرُوحُ اَغْنَامُهُمْ جِيَاعًا هَالِكَةً، مَا لَهَا مِنْ لَبَنٍ، قَالَتْ: فَنَشْرَبُ مَا شِئْنَا مِنَ اللَّبَنِ، وَمَا مِنَ الْحَاضِرِ اَحَدٌ يَحْلُبُ قَطْرَةً وَلَا يَجِدُهَا، فَيَقُوْلُوْنَ لِرِعَائِهِمْ: وَيْلَكُمْ اَلَا تَسْرَحُونَ حَيْثُ يَسْرَحُ رَاعِي حَلِيْمَةَ، فَيَسْرَحُونَ فِي الشِّعْبِ الَّذِيْ تَسْرَحُ فِيْهِ، فَتَرُوحُ اَغْنَامُهُمْ جِيَاعًا مَا بِهَا مِنْ لَبَنٍ، وَتَرُوحُ غَنَمِي لَبَنًا حُفَّلًا، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِبُّ فِي الْيَوْمِ شَبَابَ الصَّبِيِّ فِيْ شَهْرٍ، وَيَشِبُّ فِي الشَّهْرِ شَبَابَ الصَّبِيِّ فِيْ سَنَةٍ، فَبَلَغَ سَنَةً وَهُوَ غُلَامٌ جَفْرٌ، قَالَتْ: فَقَدِمْنَا عَلٰى اُمِّهٖ، فَقُلْتُ لَهَا، وَقَالَ لَهَا اَبُوْهُ: رُدِّي عَلَيْنَا ابْنِيْ، فَلْنَرْجِعْ بِهٖ، فَاِنَّا نَخْشَى عَلَيْهِ وَبَاءَ مَكَّةَ قَالَتْ: وَنَحْنُ اَضَنُّ شَيْءٍ بِهٖ مِمَّا رَاَيْنَا مِنْ بَرَكَتِهٖ، قَالَتْ: فَلَمْ نَزَلْ حَتّٰى قَالَتِ: ارْجِعَا بِهٖ، فَرَجَعْنَا بِهٖ، فَمَكَثَ عِنْدَنَا شَهْرَيْنِ، قَالَتْ: فَبَيْنَا هُوَ يَلْعَبُ وَاَخُوهُ يَوْمًا خَلْفَ الْبُيُوتِ يَرْعَيَانِ بَهْمًا لَنَا، اِذْ جَاءَنَا اَخُوهُ يَشْتَدُّ، فَقَالَ لِي وَلِاَبِيْهِ: اَدْرِكَا اَخِي الْقُرَشِيَّ، قَدْ جَاءَهُ رَجُلَانِ، فَاَضْجَعَاهُ، وَشَقَّا بَطْنَهُ، فَخَرَجْنَا نَشْتَدُّ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ مُنْتَقِعٌ لَوْنُهُ، فَاعْتَنَقَهُ اَبُوْهُ وَاعْتَنَقْتُهُ، ثُمَّ قُلْنَا: مَا لَكَ اَيْ بُنَيَّ؟ قَالَ: اَتَانِيْ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، فَاَضْجَعَانِيْ، ثُمَّ شَقَّا بَطْنِيْ، فَوَاللّٰهِ، مَا اَدْرِي مَا صَنَعَا، قَالَتْ: فَاحْتَمَلْنَاهُ، وَرَجَعْنَا بِهٖ، قَالَتْ: يَقُوْلُ اَبُوْهُ: يَا حَلِيْمَةُ مَا اَرَى هٰذَا الْغُلَامَ اِلَّا قَدْ اُصِيْبَ، فَانْطَلِقِي، فَلْنَرُدَّهُ اِلٰى اَهْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرَ بِهٖ مَا نَتَخَوَّفُ، قَالَتْ: فَرَجَعْنَا بِهٖ، فَقَالَتْ: مَا يَرُدُّكُمَا بِهٖ، فَقَدْ كُنْتُمَا حَرِيصَيْنِ عَلَيْهِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ، اِلَّا اَنَّا كَفَلْنَاهُ، وَاَدَّيْنَا الْحَقَّ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْنَا، ثُمَّ تَخَوَّفْنَا الْاَحْدَاثَ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَكُوْنُ فِيْ اَهْلِهٖ، فَقَالَتْ اُمُّهُ: وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ بِكُمَا، فَاَخْبِرَانِيْ خَبَرَكُمَا وَخَبَرَهُ، فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ بِنَا حَتّٰى اَخْبَرْنَاهَا خَبَرَهُ، قَالَتْ: فَتَخَوَّفْتُمَا عَلَيْهِ، كَلَّا وَاللّٰهِ، اِنَّ لِابْنِيْ هٰذَا شَاْنًا، اَلَا اُخْبِرُكُمَا عَنْهُ اِنِّي حَمَلْتُ بِهٖ، فَلَمْ اَحْمِلْ حَمْلًا قَطُّ، كَانَ اَخَفَّ عَلَيَّ، وَلَا اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ، ثُمَّ رَاَيْتُ نُورًا كَاَنَّهُ شِهَابٌ خَرَجَ مِنِّي حِينَ وَضَعْتُهُ، اَضَاءَتْ لَهُ اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرَى، ثُمَّ وَضَعْتُهُ، فَمَا وَقَعَ كَمَا يَقَعُ الصِّبْيَانُ، وَقَعَ وَاضِعًا يَدَهُ بِالْاَرْضِ، رَافِعًا رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، دَعَاهُ وَالْحَقَا بِشَاْنِكُمَا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا

جَهْمُ بْنُ اَبِي جَهْمٍ نَحْوَهُ، حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ

✿✿ عبداللہ بن جعفر سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں: میں بنوسعد بن بکر کی کچھ خواتین کے ہمراہ مکہ آئی تا کہ دودھ پلانے کے لئے کوئی بچہ حاصل کروں میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آئی تھی جو کہ قحط سالی کی وجہ سے انتہائی کمزور ہو چکی تھی۔ میرے ساتھ میرا شوہر بھی تھا۔ ہمارے ساتھ ہماری ایک اونٹنی بھی تھی اللہ کی قسم! اس کا دودھ بہت کم نکلتا تھا۔ میرے ساتھ میرا چھوٹا سا بچہ بھی تھا۔ اس کے رونے کی وجہ سے ہم رات کو سو نہیں پاتے تھے کیونکہ میرے سینے میں اتنا دودھ نہیں تھا جو اس کی کفایت کر سکے جب ہم لوگ مکہ آئے' تو ہم میں سے ہر عورت کو پیش کش کی گئی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کے لئے لے جائے' لیکن کسی بھی عورت نے اسے قبول نہیں کیا کیونکہ خواتین کو یہ لالچ ہوتا تھا کہ دودھ پلانے کا معاوضہ بچے کے باپ سے وصول کریں گی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے ہم لوگ یہ کہا کرتے تھے۔ کسی یتیم کے بارے میں اس کی ماں کیا کر سکتی ہے۔ میرے ساتھ آنے والی خواتین میں سے ہر ایک نے کوئی نہ کوئی بچہ گود میں لے لیا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ میں ایسی حالت میں واپس جاؤں کہ مجھے کوئی بچہ نہ ملا ہو جب کہ میری ساتھی خواتین بچہ لے چکی ہوں۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا اللہ کی قسم! میں اس یتیم بچے کو لے کر چلی جاؤں گی ہم اسے ضرور حاصل کریں گے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئی میں نے آپ کو حاصل کر لیا۔ میں اپنی رہائشی جگہ پر واپس آئی' تو میرے شوہر نے کہا: تم نے اسے حاصل کر لیا ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اللہ کی قسم! اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے ان کے علاوہ اور کوئی بچہ نہیں ملا۔ شوہر نے کہا: تم نے ٹھیک کیا ہے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں ہمارے لئے کوئی بھلائی رکھ دے۔

سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تھے کہ اسی دوران میری چھاتی میں اللہ تعالیٰ نے اتنا دودھ پیدا کر دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور سیر ہو کر پیا۔ آپ کے رضاعی بھائی نے بھی اسے پی لیا یعنی سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے نے بھی اسے پی لیا' یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو گیا۔ رات کے وقت میرا شوہر ہماری اونٹنی کے پاس گیا' تو اس کا بھی دودھ اترا ہوا تھا۔ میرے شوہر نے اس کا اتنا دودھ دوہ لیا جتنا ہم چاہتے تھے۔ اس نے پیا اور سیر ہو کر پیا میں نے بھی پیا اور سیر ہو گئی۔ اس رات ہم نے پیٹ بھر کر اور سیر ہو کر رات گزاری۔ ہمارے بچے بھی سوتے رہے۔ بچے کے باپ یعنی سیدہ حلیمہ کے شوہر نے کہا: اللہ کی قسم! اے حلیمہ میرا یہ خیال ہے کہ تمہیں ایک مبارک وجود ملا ہے۔ ہمارے بچے آرام سے سو رہے ہیں اور وہ سیر ہیں۔

سیدہ حلیمہ بیان کرتی ہیں: پھر ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اللہ کی قسم! میری گدھی سب سے زیادہ آگے چل رہی تھی' یہاں تک کہ میرے ساتھی یہ کہتے تھے کہ تمہارا ستیاناس ہو تم اس کو آرام سے لے کر چلو کیا یہ تمہاری وہی گدھی نہیں ہے' جس پر سوار ہو کر تم آئی تھی' تو میں جواب دیتی جی ہاں اللہ کی قسم! (وہی ہے)' لیکن وہ بدستور آگے چلتی رہی' یہاں تک کہ ہم بنوسعد بن بکر کے علاقے میں اپنے گھر آ گئے۔ ہم ایک ایسی جگہ پر آئے تھے جو سب سے زیادہ خشک تھی۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں حلیمہ کی جان ہے دوسرے لوگ صبح کے وقت اپنی بکریوں کو چرنے کے لئے بھیج دیتے تھے اور میری بکریوں کا چرواہا بھی میری بکریاں لے جاتا تھا' تو میری بکریاں جب شام کو واپس آتی تھیں' تو دودھ سے بھری ہوئی ہوتی تھیں جبکہ ان کی بکریاں جب واپس آتی تھیں' تو

بھوکی ہوتی تھیں۔ ہلاکت کے قریب ہوتی تھیں ان میں دودھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ سیدہ حلیمہ بیان کرتی ہیں۔ ہم جتنا چاہتے تھے دودھ پی لیتے تھے جبکہ باقی قبیلے میں کسی کو ایک قطرہ بھی دودھ دوہنے کے لئے اور پینے کے لئے نہیں ملتا تھا' تو وہ لوگ اپنے چرواہوں سے یہ کہتے تھے تمہارا ستیاناس ہو کیا تم اپنی بکریاں اس جگہ نہیں چراتے جہاں حلیمہ کا چرواہا چراتا ہے' پھر وہ لوگ بھی اپنی بکریاں اسی گھاٹی میں چراتے تھے جس میں میری بکریاں چرتی تھیں' لیکن اس کے باوجود ان کی بکریاں بھوکی آتی تھیں۔ ان میں دودھ نہیں ہوتا تھا' جبکہ میری بکریاں دودھ سے بھری ہوئی آتی تھیں۔

نبی اکرم ﷺ کی نشوونما ایک دن میں اتنی ہو رہی تھی جتنی کسی عام بچے کی ایک مہینے میں ہوتی ہے اور آپ کی نشوونما ایک ماہ میں اتنی ہوگئی جتنی کسی بچے کی ایک سال میں ہوتی ہے' جب آپ کی عمر ایک سال ہوئی' تو آپ بھرپور صحت مند لگتے تھے۔

سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی والدہ کی خدمت میں آئے۔ میں نے ان سے یہ درخواست کی اور میرے شوہر نے بھی ان سے یہ درخواست کی کہ آپ اس بچے کو ہمیں دیدیں تاکہ ہم اسے واپس لے جائیں کیونکہ ہمیں اس کے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ یہ مکہ میں وباء کا شکار نہ ہو جائے۔ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی جو برکت دیکھی تھی۔ ہمیں اس کا لالچ تھا' تو ہم مسلسل ان کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے یہ فرمایا: تم اسے ساتھ لے جاؤ۔ ہم نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر واپس آ گئے نبی اکرم ﷺ دو ماہ ہمارے پاس ٹھہرے رہے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے بھائی کے ساتھ گھروں کے پیچھے کھیل رہے تھے وہ دونوں ہماری بکری کے بچے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا رضاعی بھائی تیزی سے دوڑتا ہوا ہمارے پاس آیا اور مجھ سے اور اپنے والد سے بولا میرے قریشی بھائی کے پاس جائیں۔ اس کے پاس دو آدمی آئے ہیں انہوں نے اسے لٹا دیا ہے اور اس کا پیٹ چیر دیا ہے۔ (سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) ہم لوگ دوڑتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' تو آپ کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کے چہرے کی رنگت تبدیل تھی۔ آپ کے والد نے آپ کو گلے سے لگا لیا۔ میں نے بھی آپ کو گلے سے لگا لیا پھر ہم نے دریافت کیا: اے میرے بیٹے تمہیں کیا ہوا ہے۔ آپ نے بتایا میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے لٹا لیا پھر انہوں نے میرے پیٹ کو چیر دیا۔ اللہ کی قسم! مجھے اندازہ نہیں ہوا کہ انہوں نے کیا کیا سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ہم نے آپ کو گود میں اٹھا لیا اور آپ کو لے کر واپس آ گئے سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ آپ کے رضاعی والد نے کہا: اے حلیمہ مجھے لگتا ہے اس لڑکے کے ساتھ کوئی نہ کوئی خاص معاملہ ہے تم چلو ہم اسے اس کے گھر والوں کے سپرد کر آتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ اس کی طرف سے کوئی ایسی صورت حال سامنے آئے جس کا ہمیں اندیشہ ہے سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ہم آپ کو لے کر واپس آئے' تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا تم لوگ اسے واپس لے کر کیوں آ گئے ہو تم' تو اسے اپنے پاس رکھنا چاہ رہے تھے۔

سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! ہم نے اس کی کفالت کر لی ہے اور ہمارے ذمے جو حق لازم تھا وہ ہم نے ادا کر دیا ہے پھر ہمیں اس کے بعد کسی مشکل پیش آنے کا اندیشہ ہوا (تو ہم نے یہ سوچا کہ یہ اپنے گھر میں ہی ٹھیک رہے گا۔) سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا ہے۔ اللہ کی قسم!! تم دونوں مجھے بتاؤ۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا مسلسل

ہمارے ساتھ اصرار کرتی رہیں یہاں تک کہ ہم نے انہیں اصل واقعہ بتا دیا۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تمہیں اس کے بارے میں خوف ہے۔ ہرگز نہیں میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی میں تمہیں اس بارے میں بتاتی ہوں جب مجھے اس کا حمل ہوا تو مجھے حمل کی کوئی پریشانی محسوس نہیں ہوئی۔ یہ میرے لئے انتہائی آسان اور زیادہ برکت والی صورت حال تھی پھر مجھے ایک نور دکھائی دیا جو انتہائی چمکدار تھا جب میں نے اسے جنم دیا تو وہ نور میرے اندر سے نکلا اور اس نور کی وجہ سے بصریٰ میں موجود اونٹوں کی گردنیں میرے سامنے روشن ہوگئی (یعنی مجھے نظر آنے لگی) پھر میں نے اسے جنم دیا تو یہ اس طرح باہر نہیں آیا جس طرح عام طور پر بچے باہر آتے ہیں بلکہ جب یہ باہر آیا تو اس نے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور دعا مانگی تو تم (اس واقعہ کو) اپنے والے واقعے کے ساتھ ملا کر دیکھ لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہب بن جریر نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے اور عبداللہ بن محمد نے بھی یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ذِكْرُ شَقِّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدْرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِبَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو شق کرنے کا تذکرہ

6336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَاَخَذَهُ، فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ قَلْبَهُ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ اَعَادَهُ فِيْ مَكَانِهِ، فَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهِ - يَعْنِيْ ظِئْرَهُ - فَقَالَ: اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوْهُ مُنْتَقِعَ اللَّوْنِ.

قَالَ اَنَسٌ: كُنْتُ اَرٰى اَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کی بات ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا آپ کو لٹایا۔ آپ کے قلب مبارک کو چیر دیا۔ اس میں سے کوئی لوتھڑا نکالا اور بولے: یہ آپ کے اندر شیطان کا حصہ تھا پھر انہوں نے سونے کے بنے ہوئے طشت میں آبِ زم زم کے ذریعے آپ کے قلب مبارک کو دھویا اور پھر اسے دوبارہ اس کی جگہ رکھ دیا۔ بچے دوڑتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ یعنی دائی ماں کے پاس آئے اور بولے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ کے چہرے کی رنگت بدلی ہوئی تھی۔

6336– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (6334).

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں اس سینے کا نشان میں نے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهٗ دُوْنَ الْبَشَرِ بِمَا كَانَ يَرٰى خَلْفَهٗ كَمَا كَانَ يَرٰى اَمَامَهٗ

24/24 اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ خصوصیت عطا کی جو کسی اور بشر کو عطا نہیں کی گئی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتے تھے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے دیکھ لیتے تھے

6337 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هَا هُنَا؟ فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا تم سمجھتے ہو کہ میری توجہ صرف قبلہ کی طرف ہوتی ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع کرنا مجھ سے مخفی نہیں رہتا۔ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرٰى مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَرٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَرْقًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اُمَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتے تھے

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے دیکھتے تھے اس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان فرق ہے

6338 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ

6337- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/167 في قصر الصلاة: باب العمل في جامع الصلاة . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/303-3752، والبخاري (418) في الصلاة: باب عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة، و (741) في الأذان: باب الخشوع في الصلاة، ومسلم (424) في الصلاة: باب الأمر بتحسين الصلاة، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/73، والبغوي (3712) . وأخرجه أحمد 3/365 من طريق سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، به. وانظر ما بعده.

6338- إسناده حسن . عجلان وهو المدني مولى المُشْمَعِلّ، قال النسائي: ليس به باس، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وقال الدارقطني: يُعتبر به، وباقي رجاله رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري . ابن أبي ذئب: اسمه محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة . والحديث في "مسند علي بن الجعد" (2897) . وأخرجه أحمد 2/234 عن عمرو بن الهيثم، عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد أيضاً 2/379 عن قتيبة بن سعيد، عن لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هريرة.

اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّی لَاَنْظُرُ اِلٰی مَا وَرَائِی كَمَا اَنْظُرُ اِلٰی مَا بَيْنَ يَدَیَّ، فَاَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَحَسِّنُوا رُكُوعَكُمْ وَسُجُوْدَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں' جس طرح میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں تم لوگ اپنی صفیں درست رکھواور رکوع وسجود اچھے طریقے سے کرو۔''

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتَاَمَّلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ مِنْهُمْ ذٰلِكَ

اس ایک علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے موجود افراد کا جائزہ لیتے تھے

6339 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْاَعْنَاقِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ اِنِّی لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصُّفُوفِ، كَاَنَّهَا الْحَذَفُ.

قَالَ مُسْلِمٌ: الْحَذَفُ: النَّقَدُ الصِّغَارُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنی صفیں ملا کر رکھوایک دوسرے کے قریب رہو گردنیں سیدھی رکھواس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان خالی جگہ میں یوں داخل ہوتا ہے جیسے وہ بھیڑ کا بچہ ہو۔''

مسلم نامی راوی کہتے ہیں: حزف سے مراد بھیڑ کے بچے ہیں۔

ذِكْرُ مَا عَرَّفَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْ صَفِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْبَابَ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ اِظْهَارِ الرِّسَالَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے رسالت کے اظہار کے آغاز میں اپنے محبوب کو اس فنا اور زائل ہو جانے والی (دنیا) کے اسباب میں سے کیا عطا کیا تھا

6339- إسناده صحيح على شرط الشيخين، هو في "صحيح ابن خزيمة" (1545) ، وقد تقدم تخريجه برقم (2157) . وانظر (2164) .

6340 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟. لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا تم لوگ آج طرح طرح کے کھانے اور مشروبات نہیں پیتے؟ جیسے تم چاہتے ہو حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کو ہلکی قسم کی کھجوریں اتنی بھی نہیں ملتی تھیں کہ آپ ان کے ذریعے آپ اپنا پیٹ بھر لیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْحَالَةَ كَانَتْ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اعْتِرَاضِ حَالَةِ الِاضْطِرَارِ وَالِاخْتِبَارِ لَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ صورت حال اس وقت درپیش ہوتی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اضطرار لاحق ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے طرز عمل) کو ظاہر کیا جاتا

6341 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهٗ، وَهُوَ جَائِعٌ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھوکے ہوتے تھے تو آپ کو ہلکی قسم کی کھجوریں اتنی بھی نہیں ملتی تھیں کہ آپ اپنا پیٹ بھر لیں۔

6340- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك، وهو ابن حرب، فمن رجال مسلم، وهو صدوق حسن الحديث. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي. وأخرجه مسلم (2977) في أول الزهد، والترمذي (2372) في الزهد: باب في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث صحيح. وأخرجه هناد بن السري في "الزهد" (727)، وابن أبي شيبة 13/224، وعنه مسلم، عن وكيع، عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 4/268، وابن سعد في "الطبقات" 1/406، ومسلم (2977) (35) من طريق زهير وإسرائيل، عن سماك به، وزاد زهير: "وما ترضون دون ألوان التمر والزبد." وانظر ما بعده.

6341- إسناده حسن عل شرط مسلم كسابقه. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 275 من طريقين عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: بإثر حديث رقم (2372): وروى أبو عوانة وغير واحد عن سماك بن حرب نحو حديث أبي الأحوص.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سماک بن حرب نے یہ روایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

6342 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، يَخْطُبُ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ - وَذَكَرَ مَا اَصَابَ النَّاسَ مِنَ الدُّنْيَا -: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِيْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهُ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ذکر کی کہ لوگوں کو اب طرح طرح کی دنیاوی نعمتیں حاصل ہوگئی ہیں حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ بھوکے ہوتے تھے تو آپ کو ہلکی قسم کی کھجوریں اتنی بھی نہیں ملتی تھیں کہ آپ اس کے ذریعے اپنا پیٹ بھر لیں۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ تَعْزُبَ الدُّنْيَا عَنْ آلِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنے کا تذکرہ کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے دنیا کو دور رکھے

6343 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافًا

6342- إسناده حسن وهو مكرر ما قبله. اسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وأبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو القيسي. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/24، وفي "الزهد" ص 30، وابن سعد 1/405-406، ومسلم (2978) في أول الزهد، وابن ماجه (4146) في الزهد: باب معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم -، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وقال الترمذي بإثر الحديث (2372) : وروى شعبة هذا الحديث عن سماك، عن النعمان بن بشير، عن عمر.

6343- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير. وأخرجه النسائي في الرقائق من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/442 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1055) (19) ص 2281 في الزهد، والبيهقي في "السنن الكبرى" 2/150 و 7/46، وفي "دلائل النبوة" 1/339 و 6/87، وأبو الشيخ في "أخلاق - صلى الله عليه وسلم "- ص268-267 من طرق عن أبي أسامة، به. ولفظ البيهقي: "قوتاً." وانظر ما بعده.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو گزارہ کرنے جتنا رزق عطا کر۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفَافًا ، اَرَادَ بِهِ قُوتًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''گزارے لائق'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ضروری خوراک ہے

6344 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو (ضروری) خوراک جتنا رزق عطا کر۔''

ذِكْرُ مَا عَزَبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الشِّبَعَ مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ عَنْ آلِ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامًا مَعْلُوْمَةً

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی آل کو متعین مدت تک اس فنا ہو جانے والی (دنیا) سے سیراب ہونے سے دور رکھا

6344– إسناده حسن، العباس بن عبد العظيم: هو العنبرى ثقة روى له مسلم والأربعة وعلّق له البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين غير محاضر بن المورع، روى له أصحاب السنن، وعلّق له البخارى، وروى له مسلم حديثاً واحداً متابعة، وهو حسن الحديث. ابن أخى ابن شبرمة: هو عمارة بن القعقاع، وعمه هوعبد الله بن شبرمة. وأخرجه البيهقى فى "دلائل النبوة "6/87 من طريق العباس بن محمد الدورى، عن محاضر بن المورع، بهذا الإسناد. وأخرجه وكيع فى "الزهد" (119) عن الأعمش، به. ومن طريق وكيع أخرجه أحمد فى "المسند"2/446 و 481، وفى "الزهد" ص 8، وابن أبى شيبة241-13/240، ومسلم (1055) (126) فى الزكاة: باب الكفاف والقناعة، وص 2281 فى الزهد، والترمذى (2361) فى الزهد: باب ما جاء فى معيشة النبى - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجه (4139) فى الزهد: باب القناعة، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد2/232، والبخارى (6460) فى الرقاق: باب كيف كان عيش النبى - صلى الله عليه وسلم -، وأبو الشيخ فى " أخلاق النبى - صلى الله عليه وسلم - " ص 268 من طريق محمد بن فضيل بن غزوان، عن أبيه، عن عمارة بن القعقاع به. ولفظ البخارى: "اللّٰهم ارزق آل محمد قوتاً." ولفظ أحمد: "اللّٰهم اجعل رزق آل بيتى قوتاً." ولفظ أبى الشيخ: "اللّٰهم اجعل عيش آل محمد قوتاً."

6345 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ وَّاحِدٍ ثَلَاثًا حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاَسْوَدَيْنِ: التَّمْرَ وَالْمَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی بھی تین دن تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا آپ کی خوراک صرف دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَالَةَ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا كَانَتِ اخْتِيَارًا مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِهٖ، دُوْنَ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ حَالَةً اضْطِرَارِيَّةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ حالت جسے ہم نے ذکر کیا ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے اہل خانہ کے لیے اختیار کے طور پر تھی یہ اضطراری حالت نہیں تھی

6346 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): مَا اَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک اپنے گھر والوں کو گندم کی روٹی پیٹ بھر کے نہیں کھلائی' یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

6345- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وأخرجه دون قوله: إلا الأسودين ... البخاري (5374) في الأطعمة: باب قول الله تعالى: (كلوا من طيبات ما رزقناكم) عن يوسف بن عيسى، حدثنا محمد بن فضيل، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرج وكيع في الزهد (107) عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ - صَلَّى الله عليه وسلم - من طعام بُرٍّ حتى قبضه.

6346- إسناده على شرط مسلم. المحاربي: هو عبد الرحمن بن محمد. وهو في "مسند أبي يعلى ".2/285 وأخرجه الترمذي (2358) في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن أبي كريب، عن عبد الرحمن المحاربي، بهذا الإسناد، وقال: حديث صحيح حسن غريب من هذا الوجه. وأخرجه أحمد 2/434، ومسلم (2976) في الزهد، وابن ماجة (3343) في الأطعمة: باب خبز البر، من طرق عن يزيد بن كيسان، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے، جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6347 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِىَّ، فَقُلْتُ: هَلْ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِىَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِىَّ مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ كَانَ لَكُمْ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ حَتّٰى قَبَضَهُ قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ، فَنَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِىَ ثَرَّيْنَاهُ، فَاَكَلْنَاهُ

❀❀ ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھاتے تھے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے اس وقت سے لے کر آپ کے وصال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائی۔ میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں آپ لوگوں کے پاس چھلنیاں نہیں ہوتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت سے لے کر اپنے وصال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چھلنی نہیں دیکھی میں نے دریافت کیا' تو آپ چھانے بغیر جَو کیسے کھا لیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ہم لوگ اسے پیس کر اس میں پھونک مارتے تھے جو چیز اڑنی ہوتی تھی وہ اڑ جاتی تھی جو باقی بچ جاتی تھی ہم اسے پکا کر کھا لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ فِيْهِ آلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَدَمِ الْوَقُوْدِ فِىْ دُوْرِهِمْ بَيْنَ اَشْهُرٍ مُتَوَالِيَةٍ

6347– إسناده صحيح على شرط الشيخين. يعقوب بن عبد الرحمن: هو ابن محمد بن عبد الله بن عبد القاري المدني، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري (5413) في الأطعمة: باب مَا كَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وأصحابه يأكلون، والنسائي في الرقاق من "الكبرى" كما في "التحفة" 4/121، والطبراني في "الكبير" (5999)، والبغوي (2845) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/332، والبخاري (5410) في الأطعمة: باب النفخ في الشعير، والترمذي (2364) في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأهله، وابن ماجة (3335) في الأطعمة: باب الحوّاري، والطبراني (1796) و (5846) و (5889) من طرق عن أبي حازم، به.

اس بات کا تذکرہ کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ کے گھر والے کئی ماہ تک (کھانا پکانے کے لیے) آگ نہیں جلا پاتے تھے

6348 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِیْ شَهْرَيْنِ، وَمَا اُوقِدَتْ فِیْ بُيُوتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قُلْتُ: يَا خَالَةُ فِيمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْاَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، اِلَّا اَنَّهُ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ - نِعْمَ الْجِيرَانُ - كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، فَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا، فَكَانَ يَسْتَقِينَا مِنْهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ پہلی کا ایک چاند دیکھ لیتے تھے پھر اگلی پہلی کا چاند دیکھ لیتے تھے پھر اگلی پہلی کا چاند دیکھ لیتے تھے یعنی دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے تھے' لیکن اس دوران نبی اکرم ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: خالہ جان آپ لوگوں کا گزارا کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا دو سیاہ چیزوں پر کھجوروں اور پانی پر' البتہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جو بہت اچھے پڑوسی تھے۔ ان لوگوں کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے وہ ان کا دودھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفے کے طور پر بھجوا دیتے تھے' تو ہم وہ پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ آلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُوْنُوا يَدَّخِرُوْنَ الشَّیْءَ الْكَثِيْرَ لِمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ مِنَ الْاَيَّامِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے گھر والے آگے آنے والے دنوں کے لیے زیادہ چیز کو ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے

6348- إسناده صحيح، محمد بن الصباح الجرجرائي وثقه المصنف، وأبو زرعة، ومحمد بن عبد الله الحضرمي، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وقال ابن معين: ليس به بأس، روى له أبو داود، وابن ماجة، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري (2567) في أول كتاب الهبة، و (6459) في الرقائق: باب كيف كان عيش النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2972) (28) في الزهد من طريقين عن عبد العزيز بن أبي حازم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 274 من طريق هشام بن سعد، عن أبي حازم، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/249 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، عن القعقاع، عن القاسم، عن عائشة بنحوه. وقد تقدم برقم (729) ، وسيأتي برقم (6361) و (6372) .

6349 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: مَا اَصْبَحَ فِيْ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ، وَلَا صَاعُ تَمْرٍ.

وَاِنَّ لَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (آج) محمد کے گھر میں نہ، تو گندم کا ایک صاع ہے اور نہ ہی کھجوروں کا ایک صاع ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج تھیں۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَتَمَنَّى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْلَالَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی آرزو کی: اس فنا اور زائل ہو جانے والی دنیا میں سے تھوڑی سی چیز (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے)

6350 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ عِنْدِيْ اُحُدٌ ذَهَبًا، لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَا يَاْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ لَا اَجِدُ مَنْ يَّتَقَبَّلُهُ مِنِّيْ، لَيْسَ شَيْءٌ اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ

6349- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد في "الزهد" ص 4 عن عبد الصمد، عن أبان بن يزيد العطار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/133 و 208، والبخاري (2069) في البيوع: باب شراء النبي - صلى الله عليه وسلم - بالنسيئة، و (2508) في أول الرهن، والترمذي (1215) في البيوع: باب ما جاء في الرخصة في الشراء إلى أجل، من طرق عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالك، أنه مشى إلى النبي - صلى الله عليه وسلم - بخبز وإهالة سَنِخَة، ولقد رهن النبي - صلى الله عليه وسلم - درعاً له بالمدينة عند يهودي، وأخذ منه الشعير لأهله، ولقد سمعتُه يقول: "ما أمسى عندَ آل محمد - صلى الله عليه وسلم - صاع بُرٍّ ولا صاع حبٍّ"، وإن عنده لتسعَ نسوة. وأخرجه أحمد 3/238، وابن ماجه (4147) في الزهد: باب معيشة آل محمد - صلى الله عليه وسلم -، وأبو يعلى (3059) من طريق الحسن بن موسى، عن شيبان، عن قتادة، به. وأورده البوصيري في "مصباح الزجاجة" 262/2، وقال: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات، رواه ابن حبان في "صحيحه" من طريق أبان العطار، عن قتادة به، وأصله في "صحيح" البخاري والترمذي والنسائي من حديث أنس بغير هذا السياق، ورواه الإمام أحمد في "مسنده" من حديث أنس بن مالك أيضاً كما رواه ابن ماجة.

6350- حديث صحيح، ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل- متابع، ومن فوقه على شرطهما. وهو في "صحيفة همام" (83). وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري (7228) في التمني: باب تمني الخير، والبغوي (1653) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (3214) من طريق آخر عن أبي هريرة.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند ہوگی کہ تین گزرنے سے پہلے میرے پاس ان میں سے ایک دینار بھی باقی نہ رہے' سوائے اس دینار کے' جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھا ہو''۔

6351 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لُحَيٍّ الْهَوْزَنِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيتُ بِلَالًا مُؤَذِّنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ اَخْبِرْنِيْ كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا كَانَ لَهُ مِنْ شَيْءٍ، وَكُنْتُ اَنَا الَّذِيْ اِلٰي ذٰلِكَ مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ اِذَا اَتَاهُ الْاِنْسَانُ الْمُسْلِمُ فَرَآهُ عَارِيًا، يَاْمُرُنِيْ، فَاَنْطَلِقُ، فَاَسْتَقْرِضُ، فَاَشْتَرِي الْبُرْدَةَ اَوِ النَّمِرَةَ، فَاَكْسُوهُ، وَاُطْعِمُهُ، حَتّٰى اعْتَرَضَنِيْ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: يَا بِلَالُ اِنَّ عِنْدِيْ سَعَةً، فَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مِنِّي، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، تَوَضَّاْتُ، ثُمَّ قُمْتُ اُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا الْمُشْرِكُ فِيْ عِصَابَةٍ مِنَ التُّجَّارِ، فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ: يَا حَبَشِيُّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا لَبَّيْهُ، فَتَجَهَّمَنِيْ، وَقَالَ لِي قَوْلًا غَلِيظًا، وَقَالَ: اَتَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَرِيبٌ، قَالَ لِي: اِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ اَرْبَعٌ، فَآخُذُكَ بِالَّذِيْ عَلَيْكَ، فَاِنِّي لَمْ اُعْطِكَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُكَ مِنْ كَرَامَتِكَ عَلَيَّ، وَلَا كَرَامَةِ صَاحِبِكَ، وَلٰكِنِّي اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَ لِتَجِبَ لِي عَبْدًا، فَاَرُدُّكَ تَرْعَى الْغَنَمَ كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَاَخَذَ فِيْ نَفْسِي مَا يَاْخُذُ النَّاسُ، فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ اَذَّنْتُ بِالصَّلَاةِ، حَتّٰى اِذَا صَلَّيْتُ الْعَتَمَةَ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ اِنَّ الْمُشْرِكَ الَّذِيْ ذَكَرْتُ لَكَ اَنِّي كُنْتُ اَتَدَيَّنُ مِنْهُ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، وَلَيْسَ عِنْدَكَ مَا تَقْضِي عَنِّي، وَلَا عِنْدِي، وَهُوَ فَاضِحِي، فَاْذَنْ لِي اَنْوءُ اِلٰى بَعْضِ هٰؤُلَاءِ الْاَحْيَاءِ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوا حَتّٰى يَرْزُقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ مَا يَقْضِي عَنِّي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شِئْتَ اعْتَمَدْتَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى آتِيَ مَنْزِلِي، فَجَعَلْتُ سَيْفِيْ وَجُعْبَتِيْ وَمِجَنِّي وَنَعْلِي عِنْدَ رَاْسِي، وَاسْتَقْبَلْتُ بِوَجْهِي

6351- حديث صحيح . محمد بن خلف الداري: روى عنه جمع، وأورده ابن أبي حاتم 7/245، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، ومعمر بن يعمر ذكره المصنف في "الثقات"9/192، وقال: يُغرب، قلت: وكلاهما قد توبع، ومن فوقهما ثقات من رجال مسلم غير عبد الله الهوزني، فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة. وأخرجه أبو داود (3055) في الخراج: باب في الإمام يقبل هدايا المشركين، والطبراني في " الكبير " (1119) ، والبيهقي في "دلائل النبوة "351-1/348 من طريق أبي توبة الربيع بن نافع، وأخرجه أبو داود (3056) عن محمود بن خالد، حدثنا مروان بن محمد، كلاهما عن معاوية بن صالح بهذا الإسناد .
وقول بلال: "يا لبيه": هو من التلبية، وهي إجابة المنادى، يقال: لبيك ولبيه، قال الفراء : معنى " لبيك ": إجابة بعد إجابة، ونصبه على المصدر.

الْاُفُقَ، فَكُلَّمَا نِمْتُ سَاعَةً اسْتَنْبَهْتُ، فَإِذَا رَأَيْتُ عَلَيَّ لَيْلًا نِمْتُ حَتَّى اَسْفَرَ الصُّبْحُ الْاَوَّلُ، اَرَدْتُ اَنْ اَنْطَلِقَ، فَإِذَا اِنْسَانٌ يَسْعٰى يَدْعُو: يَا بِلَالُ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهُ، فَإِذَا اَرْبَعُ رَكَائِبَ مُنَاخَاتٌ عَلَيْهِنَّ اَحْمَالُهُنَّ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنْتُهُ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْشِرْ، فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِقَضَائِكَ، فَحَمِدْتُ اللّٰهَ، وَقَالَ: اَلَمْ تَمُرَّ عَلَى الرَّكَائِبِ الْمُنَاخَاتِ الْاَرْبَعِ؟، فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقَالَ: اِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ، وَمَا عَلَيْهِنَّ كِسْوَةٌ وَّطَعَامٌ اَهْدَاهُنَّ اِلَيَّ عَظِيمُ فَدَكَ، فَاقْبِضْهُنَّ، ثُمَّ اقْضِ دَيْنَكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ، فَحَطَطْتُ عَنْهُنَّ اَحْمَالَهُنَّ، ثُمَّ عَقَلْتُهُنَّ، ثُمَّ عَمَدْتُ اِلٰى تَاْذِينِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى اِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِلْبَقِيعِ، فَجَعَلْتُ اُصْبُعَيَّ فِي اُذُنِي، فَنَادَيْتُ: مَنْ كَانَ يَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنًا فَلْيَحْضُرْ، فَمَا زِلْتُ اَبِيعُ وَاَقْضِي، وَاَعْرِضُ فَاَقْضِي، حَتّٰى اِذَا فَضَلَ فِي يَدَيَّ اُوقِيَّتَانِ اَوْ اُوقِيَّةٌ وَّنِصْفٌ، انْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَدْ ذَهَبَ عَامَّةُ النَّهَارِ، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ؟، فَقُلْتُ: قَدْ قَضَى اللّٰهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَضَلَ شَيْءٌ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: انْظُرْ اَنْ تُرِيحَنِي مِنْهَا، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ دَعَانِي، فَقَالَ: مَا فَعَلَ مِمَّا قِبَلَكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: هُوَ مَعِي لَمْ يَاْتِنَا اَحَدٌ، فَبَاتَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَصْبَحَ، فَظَلَّ فِي الْمَسْجِدِ الْيَوْمَ الثَّانِيَ، حَتّٰى كَانَ فِي آخِرِ النَّهَارِ جَاءَ رَاكِبَانِ، فَانْطَلَقْتُ بِهِمَا فَكَسَوْتُهُمَا وَاَطْعَمْتُهُمَا، حَتّٰى اِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ دَعَانِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ؟، فَقُلْتُ: قَدْ اَرَاحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ شَفَقًا اَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ وَعِنْدَهُ ذٰلِكَ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ حَتّٰى جَاءَ اَزْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ امْرَاَةٍ، حَتّٰى اَتٰى مَبِيتَهُ، فَهٰذَا الَّذِي سَاَلْتَنِي عَنْهُ

❁❁ عبداللہ ہوزنی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے کہا: اے بلال آپ مجھے بتائیے کہ نبی اکرم ﷺ کا خرچ کیسے چلتا تھا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم ﷺ کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی' جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا اس دن سے آپ کے وصال تک میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا ہوں جب کوئی مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ دیکھتے کہ اس کے پاس مناسب کپڑے نہیں ہیں' تو آپ مجھے حکم دیتے میں جاتا آپ کے نام پر قرض لیتا۔ اس کے ذریعے کپڑا یا چادر خریدتا اور اس شخص کو پہننے کے لئے دیدیتا اور اس شخص کو کھانا کھلا دیتا' یہاں تک کہ ایک مشرک شخص میرے پاس آیا اور بولا: اے بلال میرے پاس گنجائش ہے تم صرف مجھ سے قرض لیا کرو میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک دن میں نے وضو کیا میں نماز کے لئے اذان دینے کے لئے اٹھنے لگا' تو وہ مشرک شخص کچھ تاجروں کے ساتھ آیا جب اس نے مجھے دیکھا' تو بولا: اے حبشی میں نے کہا: کیا ہے' تو اس نے مجھے برا بھلا کہا اور میرے بارے میں سختی سے کام لیا۔ اس نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن رہ گئے ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں تھوڑا ہی وقت ہے۔ اس نے مجھ سے کہا

مہینہ ختم ہونے میں چار دن باقی رہ گئے ہیں' پھر میں نے تم سے وہ وصولی کر لینی ہے' جو تمہارے ذمے لازم ہے میں نے تمہیں قرض اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم میرے نزدیک معزز ہو یا تمہارے آقا میرے نزدیک معزز ہیں۔ میں نے تمہیں قرض اس لئے دیا تھا' تا کہ مجھے (قرض وصول نہ ہونے کی صورت میں) غلام حاصل ہو جائے' تو میں تم سے بکریاں چرواؤں گا' جس طرح تم پہلے چرایا کرتے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بھی پریشان ہو گیا جس طرح لوگ پریشان ہوتے ہیں۔ خیر میں گیا میں نے نماز کے لئے اذان دی' یہاں تک کہ جب میں نے عشاء کی نماز ادا کر لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر واپس تشریف لے گئے' تو میں نے آپ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے مجھے اجازت عطا کی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ وہ مشرک جس کا میں نے آپ کے سامنے ذکر کیا تھا کہ میں اس سے قرض لیتا ہوں۔ اس نے مجھے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں اور آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے' جو آپ میری طرف سے ادا کر دیں اور میرے پاس بھی نہیں ہے اور وہ شخص مجھے رسوا کر دے گا۔ آپ مجھے اجازت دیجئے' تا کہ میں ان قبائل کی طرف جاؤں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے' تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اتنا رزق عطا کر دے کہ وہ میرا قرض ادا کر دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم یہ چاہتے ہو' تو ایسا کر لو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہاں سے نکل کر اپنے گھر آیا۔ میں نے اپنی تلوار' اپنا ترکش اپنی ڈھال اپنے جوتے اپنے سرہانے رکھ لئے۔ میں نے اپنا رُخ اُفق کی طرف کیا۔ میں جب بھی تھوڑی دیر کے لئے سوتا تھا' تو فوراً بیدار ہو جاتا تھا' لیکن اس رات میں ایسا سویا کہ صبح صادق ہو گئی۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا اسی دوران ایک شخص دوڑتا ہوا آیا وہ کہہ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ میں اٹھا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں چار سواریاں موجود تھیں جن پر ان کے پالان وغیرہ بندھے ہوئے تھے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قرض کی ادائیگی کا بندوبست کر دیا ہے' تو میں نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارا گزر ان چار سواریوں کے پاس نہیں ہوا جو باندھی ہوئی تھیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سواریاں اور ان پر موجود کپڑے اور کھانا تمہارے ہوئے' یہ سب چیزیں مجھے فدک کے امیر نے تحفے کے طور پر بھیجی ہیں۔ تم انہیں حاصل کر لو اور اپنا قرض ادا کر دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا۔ میں نے ان کے اوپر سے پالان اتار لی اور پھر انہیں باندھ دیا پھر میں صبح کی نماز کے لئے اذان دینے گیا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو میں نکل کر بقیع کے میدان میں آیا۔ میں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں دیں اور بلند آواز میں اعلان کیا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض واپس لینا تھا وہ آجائے اس کے بعد میں خرید وفروخت کرتا رہا اور قرض ادا کرتا رہا' یہاں تک کہ میرے ہاتھ میں دو اوقیہ یا ڈیڑھ اوقیہ باقی بچ گئے۔ میں مسجد کی طرف آیا دن کا زیادہ حصہ رخصت ہو چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اکیلے تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہاری کیا صورت حال ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہر وہ چیز ادا کروا دی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے لازم تھی کوئی بھی چیز (یعنی قرض) باقی نہیں رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی چیز باقی بچی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دیکھو کہ اس کے ذریعے مجھے آرام پہنچانا پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کر لی' تو آپ نے مجھے

بلایا آپ نے دریافت کیا تمہاری کیا صورت حال ہے۔ میں نے عرض کی: وہ چیز میرے پاس ہے۔ ہمارے پاس کوئی بھی نہیں آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ رات مسجد میں گزاری‘ یہاں تک کہ صبح ہوگئی آپ اگلا دن بھی مسجد میں رہے‘ یہاں تک کہ دن کا آخری حصہ آگیا‘ تو دو سوار آئے۔ میں ان دونوں کو ساتھ لے کر گیا۔ میں نے ان دونوں کو پہننے کے لئے کپڑے لے کر دیئے۔ انہیں کھانا کھلایا‘ یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی‘ تو آپ نے مجھے بلایا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا صورت حال ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز کی طرف سے راحت پہنچا دی ہے (یعنی وہ بقیہ مال بھی اللہ کی راہ میں خرچ ہوگیا ہے)‘ تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی‘ اس اندیشے کے تحت کہ آپ کو کہیں ایسی حالت میں موت نہ آجائے کہ وہ مال آپ کے پاس موجود ہو‘ پھر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا آیا۔ نبی اکرم ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے ہر ایک زوجہ محترمہ کو سلام کیا۔ یہاں تک آپ اس گھر میں آئے جہاں آپ نے رات بسر کرنی تھی۔

(حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا) یہ وہ صورت حال تھی جس کے بارے میں تم نے مجھ سے دریافت کیا تھا۔

ذِكْرُ مَا مَثَّلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ وَالدُّنْيَا بِمِثْلِ مَا مَثَّلَ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات اور دنیا (کے باہمی تعلق) کے بارے میں کیا مثال بیان کی ہے

6352 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصِّلْحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حَصِيرٍ قَدْ اَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا اَوْثَرَ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: يَا عُمَرُ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا، وَمَا لِلدُّنْيَا وَلِي، وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ، فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِنْ

6352- إسناده قوى. هلال بن خباب روى له الأربعة ووثقه أحمد وابن معين والفسوى، وغيرهم، وقول يحيى بن القطان: إنه تغير قبل موته واختلط، ردَّهُ يحيى بنُ معين فيما رواه عنه إبراهيم بن عبد الله بن الجنيد كما فى "تاريخ بغداد"14/73-74، وذكره المصنف فى "المجروحين"3/87، ورماه بالاختلاط، ثم ذكره فى "الثقات"7/574، وقال: يخطء ويخالف، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه أبو الشيخ فى "الأمثال" (298) عن عبد الله بن محمد بن قحطبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم فى "الحلية"3/342 عن الحسن بن محمد بن كيسان، حدثنا موسى بن هارون، عن عبد الله بن معاوية، به. وقال أبو نعيم: هذا حديث ثابت من غير وجه، وهو من حديث عكرمة غريب، تفرد به عنه هلال. وأخرجه أحمد فى "المسند"1/301، وفى "الزهد" ص 13، والطبرانى فى "الكبير" (11898)، والحاكم4/309-310 من طرق عن ثابت بن يزيد به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأورده الهيثمى فى "المجمع"10/326، ونسبه لأحمد، وقال: رجاله رجال الصحيح غيرَ هلال بن خبّاب، وهو ثقة. وانظر الحديث المتقدم برقم (4268).

نَهَارٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ جس کا نشان آپ کے پہلو پر لگ چکا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ اس سے زیادہ نرم بچھونا استعمال کرتے (تو یہ مناسب ہوتا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا واسطہ اور دنیا کا مجھ سے کیا واسطہ؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میری اور دنیا کی مثال یوں ہے جیسے کوئی سوار شخص تیز گرم دن میں سفر کرتے ہوئے' گھڑی بھر کے لئے' کسی درخت کے سائے میں آئے اور پھر وہ اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جائے۔

6353 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ، فَرَاٰى عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، قَالَ: وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ اِلَّا بَدَاَ بِهَا، فَجَاءَ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً، فَقَالَ: مَا لَكِ؟ فَقَالَتْ: جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَاَتَاهُ عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا اَنَّكَ جِئْتَهَا وَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنَا وَالدُّنْيَا، وَمَا اَنَا وَالرَّقْمُ، فَذَهَبَ اِلٰى فَاطِمَةَ، فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: فَقُلْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا تَاْمُرُنِيْ؟ قَالَ: قُلْ لَهَا، فَلْتُرْسِلْ بِهِ اِلٰى بَنِيْ فُلَانٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے آپ نے ان کے دروازے پر پردہ لٹکا ہوا دیکھا' تو گھر کے اندر تشریف نہیں لائے۔ آپ جب بھی گھر میں تشریف لاتے تھے' تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر آئے اور انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پریشان دیکھا' تو دریافت کیا: کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' لیکن آپ گھر کے اندر نہیں آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاطمہ اس بات پر پریشان ہیں کہ آپ ان کے ہاں آئے' لیکن گھر کے اندر تشریف نہیں لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا اور دنیا کا کیا واسطہ میرا اور نقش و نگار کا کیا واسطہ؟ حضرت علی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں بتایا' تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیجئے کہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے کہو کہ اس (پردے کو) بنو فلاں کو بھجوا دے۔

6353- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 13/239، وأحمد 2/21، وأبو داود (4149) في اللباس: باب في الفرش، عن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2613) في الهبة: باب هدية ما يكره لبسها، وأبو داود (4150) من طريقين عن محمد بن فضيل بن غزوان، عن أبيه، به. وانظر الحديث المتقدم برقم (696).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِعْمَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا، لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِبَيْتِ فَاطِمَةَ دُوْنَ غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس چیز پر عمل کیا جس کی صفت ہم نے بیان کی' یہ ایسا عمل نہیں تھا' جو صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے ساتھ مخصوص ہو' کسی اور گھر کے ساتھ مخصوص نہ ہو

6354 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا مَرْقُوْمًا

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جہاں نقش و نگار بنے ہوئے ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَانِبُ اتِّخَاذَ الْاَسْبَابِ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ اِلَّا اَنْ تَعْتَرِيَهُ اَحْوَالٌ لَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْقَصْدُ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کھانے پینے کے حوالے سے عام طور پر اسباب حاصل کرنے سے اجتناب کرتے تھے' البتہ بعض اوقات آپ ﷺ کو ایسی صورت حال پیش آجاتی تھی جس کا آپ ﷺ نے قصد نہیں کیا ہوتا تھا

6355 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ،

6354- إسناده حسن، سعيد بن جمهان فيه كلام يُنزله عن رتبة الصحيح، الربيع بن سليمان: هو المرادي، صاحب الإمام الشافعي، وأسد بن موسى: هو المعروف بأسد السنّة، وأخرجه الحاكم2/186 عن محمد بن يعقوب

6355- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" (2890) . وأخرجه البخاري (5421) في الأطعمة: باب شاة مسموطة والكتف والجنب، و (6457) في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي - صلى الله عليه وسلم - وتخليهم عن الدنيا، والبيهقي في "دلائل النبوة "1/342 من طريق هدبة بن خالد، بهذا الاسناد . وأخرجه أحمد3/128 و 134 و 250، والبخاري (5385) في الأطعمة: باب الخبز المرقق والأكل، وابن ماجة (3309) في الأطعمة: باب الشواء ، و (3339) باب الرقاق، وابن سعد في "الطبقات"1/404، والبغوي (2844) من طرق عن همام، به. وأخرج البخاري (6450) في الرقاق: باب فضل الفقر، والترمذي (2363) في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأهله، وفي "الشمائل" (152) ، والنسائي في " الكبرى " كما في "التحفة"1/308 من طريق أبي معمر عبد الله بن عمر.

(متن حدیث): قَالَ: كُنَّا نَاْتِیْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّخَبَّازُهُ قَائِمٌ، فَقَالَ: كُلُوا، فَمَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيفًا مُرَقَّقًا، وَلَا شَاةً سَمِيطَةً بِعَيْنِهٖ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان کا نانبائی کھڑا ہوا (روٹیاں لگا رہا 25
تھا) حضرت انس نے فرمایا: تم لوگ کھانا کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی پتلی (یعنی چھنے ہوئے آٹے کی) روٹی کھاتے ہوئے اور بھنی ہوئی بکری کھاتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ تَعْتَرِضُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَحْوَالُ الَّتِیْ وَصَفْنَاهَا

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کی صورت حال کا سامنا کرتے تھے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6356 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ فِیْ عِدَّةٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ الْمُتَبَحِّرَ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَنَسٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت رکھتا ہے

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے متضاد ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

6357 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ:

6356- إسناده على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير جعفر بن سليمان -وهو الضبعي- فمن رجال مسلم، وثقه ابنُ سعد، وابنُ معين، وقال أحمد: لا بأس به، وقال المؤلف في " الثقات ": كان جعفر من الثقات المتقنين في الروايات غير أنه كان ينتحل الميلَ إلى أهل البيت، ولم يكن بداعيةٍ إلى مذهبه، وليس بين أهل الحديث من أئمتنا خلاف أن الصدوق المتقن إذا كانت فيه بدعة ولم يكن يدعو إليها أن الاحتجاج بخبره جائز، وقال البزار: لم نسمع أحداً يطعن عليه في الحديث، ولا في خطأ فيه، إنما ذكرت عنه شيعيته، وأما حديثه فمستقيم . وأخرجه الترمذي (2362) في الزهد: باب معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأهله، وابن عدي في "الكامل" 2/572، والخطيب في " تاريخه "7/98 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ كَانَتْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لَهُ خَالِصَةٌ، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهٖ، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ

25/25 ❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنونضیر کی زمینیں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فے کے طور پر عطا کی تھی۔ مسلمانوں نے ان کے حصول کے لئے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائے تھے تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھیں آپ ان میں سے اپنے اہل خانہ کے سال بھر کا خرچ حاصل کرتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا وہ اللہ کی راہ میں ساز و سامان اور اسلحے کے لئے استعمال کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ يَتَنَكَّبُ الشِّبَعَ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ اَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی دن میں ایک سے زیادہ مرتبہ سیر ہو کر کھانے سے گریز کرتے تھے

6358 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّزَيْتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ نے کبھی بھی ایک ہی دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کا تیل سیر ہو کر نہیں کھایا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْحَالَةَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ حَالَةَ اخْتِيَارٍ لَا اضْطِرَارٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

6357- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: هو الرمادي، روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ، ومن فوقه على شرط الشيخين غير مُسَدَّد، فمن رجال البخاري: سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 1/25 عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/48، والبخاري (2904) في الجهاد: باب المجن ومن يتترس بترس صاحبه، و (4885) في تفسير سورة الحشر: باب قوله تعالى: (ما أفاء الله على رسوله) ومسلم (1757) في الجهاد: باب حكم الفيء وأبو داود (2965) في الخراج والإمارة: باب في صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/102 من طرق عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن الزهري، به. وسيأتي عند المصنف ضمن حديث مطول برقم (6608).

یہ صورتحال اختیاری حالت تھی، اضطراری حالت نہیں تھی

6359 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُجْمَعْ لَهُ غِذَاءٌ وَّلَا عِشَاءٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کبھی بھی صبح اور شام کے کھانے میں روٹی اور گوشت اکٹھے نہیں ہوئے البتہ ماسوائے اس صورت کے کہ آپ لوگوں کے ساتھ کھا رہے ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْوُجُوْدِ، كَانَ يَتَنَكَّبُ السَّرَفَ فِيْ اَسْبَابِ الْاَكْلِ، وَكَذٰلِكَ يَاْمُرُ اَهْلَهُ

6358- إسناده قوى على شرط مسلم . أبو صخر -وهو حميد بن زياد- وثقه المصنف والدارقطني، وقال أحمد: ليس به بأس، وقال ابن معين: ضعيف، وفي رواية ة ليس به بأس، وقال ابن عدى: هو عندى صالح الحديث، إنما أنكر عليه حديثان، قلت: ليس هذا منهما، وباقي رجاله ثقات . أبو الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله، وابن قسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وأخرجه مسلم (2974) في الزهد، عن أبي الطاهر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات"1/405 عن خالد بن خداش، عن عبد الله بن وهب، به. وفي الباب عن عائشة، قالت: ما شبع آل محمد - صلى الله عليه وسلم - منذ قدم المدينة من طعام بُر ثلاث ليال تباعاً حتى قبض. أخرجه وكيع (108) و (109) ، وهناد بن السرى (725) و (728) في "الزهد"، وأحمد6/156 و 255، والبخارى (5416) و (6454) ، ومسلم (2970) ، وابن سعد1/402 و 403 من طرق عنها . وعنها قالت: ما أكل آل محمد - صلى الله عليه وسلم - أكلتين في يوم واحد إلا إحداهما تمر. أخرجه وكيع (110) ، والبخارى (6455) ، ومسلم (2971) ، وأبو الشيخ في " أخلاق النبى - صلى الله عليه وسلم - " ص204-203 من طريقين عن عروة، عنها. وعنها أيضاً قالت: لم يشبع رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَرَّتَيْنِ (وفي رواية لابن سعد: ثلاثة أيام) من خبز الشعير . أخرجه الطيالسى (1389) ، وابن سعد 1/401 و454، ومسلم (2970) (22) ، والترمذى (2357) ، وفي " الشمائل " (145) و (151) ، والبغوى (4072) و (4573) من طريقين عنها. وأخرج الترمذى (2356) ، وفي " الشمائل " (150) عن أحمد بن منيع، حدثنا عَبَّادُ بْنُ عُبادة، عن مجالد، عن الشعبى، عن مسروق، قال: دخلت على عائشة، فدعت لي بطعام، وقالت: ما أشبع من طعام فأشاء أن أبكي إلا بكيت. قال: قلت: لم؟ قالت: أذكر الحال التى فارق عليها رسول الله - صلى الله عليه وسلم - الدنيا، واللهِ ما شبع من خبز ولحم مرتين في يوم . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح . وعنها قالت: ما شبع آل محمد - صلى الله عليه وسلم - من غداء وعشاء حتى قبض . أخرجه عبد الرزاق (26020) عن معمر، عن أبى إسحاق، عن عبد الرحمن بن الأسود بن يزيد عنها.

6359- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" برقم (3108) . وأخرجه أحمد 3/270، والترمذى في " الشمائل " (138) عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد في " الطبقات "1/404 عن مسلم بن إبراهيم، عن أبان بن يزيد، به. وأخرجه أبو الشيخ في " أخلاق النبى - صلى الله عليه وسلم - " ص 287 عن محمد بن عبد الله، حدثنا أبو أيوب، حدثنا عبد الوارث، حدثنا سعيد، عن قتادة به. وذكره الهيثمى في "المجمع"5/20 ونسبه لأحمد وأبي يعلى، وقال: رجالهما رجال الصحيح.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ (ساز وسامان) میسر ہونے کے باوجود کھانے پینے میں اسراف سے گریز کرتے تھے اور آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کو بھی اس بات کا حکم دیتے تھے

6360 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ: هَلْ اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ، فَقُلْتُ: هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ قَالَ: قُلْتُ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ مِنْهُ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ، فَاَكَلْنَاهُ

❀❀ ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے کبھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھائی ہے؟ تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا' اس وقت سے لے کر آپ کے وصال تک نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں دیکھی (یعنی نہیں کھائی) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں آپ لوگوں کے پاس چھاننیاں ہوتی تھیں' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا۔ اس وقت سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک آپ نے چھاننی کبھی نہیں دیکھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا' تو پھر آپ چھانے بغیر جو کیسے کھالیتے تھے۔ انہوں نے کہا: ہاں ہم اس میں پھونک مارتے تھے جو چیز اڑنی ہوتی تھی وہ اڑ جاتی تھی جو باقی بچتی تھی۔ اسے ہم گوندھ لیتے تھے اور کھالیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ ضِجَاعُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا بستر کیسا تھا؟

6361 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ ضِجَاعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ، قَالَتْ: وَكَانَ يَاْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا، اِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَى اَنْ يَبْعَثَ اِلَيْنَا جِيرَانٌ لَنَا بِغَزِيرَةِ شَاتِهِمْ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا بستر چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے

6360- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الطاهر بن السرح -وهو أحمد بن عمرو- فمن رجال مسلم. أبو حازم: هو سلمة بن دينار، وقد تقدم تخريج الحديث برقم (6347).

ہوتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات ہم پہ ایسا مہینہ بھی آجاتا کہ ہم پورا مہینہ آگ نہیں جلا پاتے تھے۔ ہماری خوراک صرف دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہوتا تھا' البتہ بعض اوقات ہمارے پڑوسی اپنی بکریوں کا دودھ ہمیں بھیج دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ تُؤَثِّرُ خُشُونَةُ ضِجَاعِهِ فِيْ جَنْبِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کی سختی کا نشان بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر لگ جاتا تھا

6362 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى سَرِيْرٍ وَّهُوَ مُرْمَلٌ بِشَرِيْطٍ، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ، وَدَخَلَ عُمَرُ، فَانْحَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا الشَّرِيْطُ قَدْ اَثَّرَ بِجَنْبِهِ، فَبَكٰى عُمَرُ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّكَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ كِسْرٰى، وَقَيْصَرَ، وَهُمَا يَعِيْثَانِ فِيْمَا يَعِيْثَانِ فِيْهِ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمَا الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَسَكَتَ

6361- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مطولاً ومفرقاً ابن أبي شيبة13/218-219، وعبد الرزاق (20625) ، وأحمد في "المسند"6/48 و50 و 56 و108 و 207 و 212، وفي "الزهد" ص 5، وهناد (730) ، ووكيع (112) كلاهما في "الزهد"، والمروزي في زيادات "الزهد" لابن المبارك (1000) ، والبخاري (6456) و (6458) في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2972) في الزهد، وابن سعد في "الطبقات"1/464، وأبو داود (4146) و (4147) في اللباس: باب في الفُرش، والترمذي (1761) في اللباس: باب ما جاء في فراش النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (2469) و (2471) في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجه (4144) في الزهد: باب معيشة آل محمد - صلى الله عليه وسلم -، و (4151) باب ضجاع آل @محمد - صلى الله عليه وسلم -، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - ص 162، والبغوي (3122) و (3123) و (4074) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد6/71 و 86، وأبو الشيخ ص274-273 من طرق عن عروة، به.

6362- موسى بن محمد بن حيان، ذكره المؤلف في " الثقات "9/161، وقال: حدثنا عنه أبو يعلى، ربما خالف، وقال الذهبي في " الميزان "4/221: روى عنه أبو يعلى وغيره، ضعفه أبو زرعة ولم يترك. قلت: قال ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل "8/161: ترك أبو زرعة حديثه، ولم يقرأ علينا. ومبارك بن فضالة والحسن -وهو البصري- قد عنعنا. والحديث عند أبي يعلى في "مسنده" (2783) . وأخرجه أحمد3/139-140 عن أبي النضر، وأبو يعلى (2782) ، وعنه أبو الشيخ في " أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - "، ص163-162 من طريق مؤمل بن إسماعيل، وأبو الشيخ ص 163 من طريق كامل بن طلحة، ثلاثتهم عن مبارك بن فضالة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع"10/326، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجال أحمد رجال الصحيح غير مبارك بن فضالة، وقد وثقه جماعة وضعفه جماعة. وانظر (6352) ...

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی پر آرام فرما تھے وہ کھجور کی بٹی ہوئی رسی سے بنائی گئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اندر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلو بدلا' تو اس بان کا نشان آپ کے پہلو پر موجود تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم یہ بات جانتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسریٰ اور قیصر سے زیادہ معزز ہیں' لیکن وہ دونوں عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ یہ چیزیں ان دونوں کے لئے دنیا میں ہوں اور ہمارے لئے آخرت میں ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں راوی کہتے ہیں: پھر وہ خاموش ہو گئے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ كُلَّهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی تھیں

6363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ.

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا *

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مجھے جامع کلمات کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے۔"

6363- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (523) (6) في المساجد في فاتحته، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والنسائي 4-6/3 في الجهاد: باب وجوب الجهاد، والبيهقي في "دلائل النبوة" 471-5/470 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه النسائي 4/6 من طريق القاسم بن مبرور، عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه أحمد 2/264 و455، والبخاري (2977) في الجهاد: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "نصرت بالرعب مسيرة شهر"، و (7013) في التعبير: باب المفاتيح في اليد، و (7273) في الاعتصام: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "بعثت بجوامع الكلم"، من طريقين عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/268، ومسلم (523) (6)، والنسائي 6/4، والبيهقي في "السنن" 7/48، وفي "الدلائل" 5/470 و 471 من طريقين عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/433، وأحمد502-2/501، والبغوي (3618) من طريقين عن محمد بن عمرو، وأبو نعيم في "الدلائل" (30) من طريق عمر بن أبي سلمة، كلاهما عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم (523) (7)، والبيهقي في "الدلائل" 5/471 من طريقين عن ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن أبي يونس مولى أبي هريرة، عنه. ولم يذكر قول أبي هريرة. وأخرجه البخاري (6998) في التعبير: باب رؤيا الليل، من طريق محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرج أحمد 2/314، ومسلم (523) (8)، والبيهقي في "الدلائل" 5/145 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة يرفعه "نصرت بالرعب، وأوتيت جوامع الكلم"، وهو في "صحيفة همام" برقم (38). وانظر الحديث الآتي برقم (6401) و (6403).

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مجھے جامع کلمات کے ہمراہ مبعوث کیا گیا''

میری مدد کی گئی ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا' تو میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور تم لوگ وہ چیزیں حاصل کر رہے ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ حَيْثُ اُتِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْمِهِ

زمین کے خزانوں کی چابیوں کی صفت کا تذکرہ' جو نیند میں نبی اکرم ﷺ کو دی گئی تھیں

6364 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رِزْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُتِيتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلٰى فَرَسٍ اَبْلَقَ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دنیا کی چابیاں میرے پاس ایک ابلق گھوڑے پر لاد کر لائی گئیں' جس پر ریشم کی بنی ہوئی چادر موجود تھی''۔

6365 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسَ جِبْرِيلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ، فَاِذَا مَلَكٌ يَنْزِلُ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هٰذَا الْمَلَكُ مَا نَزَلَ مُنْذُ خُلِقَ قَبْلَ السَّاعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ رَبُّكَ اَمَلَكًا

6364- إسناده على شرط الصحيح، إلّا أن فيه تدليس أبي الزبير. وأخرجه ابن الجوزي في "العلل المتناهية" (277) من طريق علي بن الحسين، قال: حدثني أبي، عن أبي الزبير، بهذا الإسناد. وقال ابن الجوزي: هذا حديث لا يصح، وعلي بن الحسين مجهول! قلت: وليس كما قال، فإن علي بن الحسين: هو ابن واقد المروزي، روى عنه جمع كثير، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وقال النسائي: ليس به بأس، وقال أبو حاتم: ضعيف الحديث، ثم هو لم ينفرد به، فقد تابعه اثنان كلاهما ثقة. وأخرجه أحمد 3/327-328 عن زيد، حدثنا حصين، عن أبي الزبير، عن جابر، وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/20، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح. قلت: وصححه الحافظ السيوطي في "الجامع الصغير"، وزاد نسبته للضياء المقدسي.

6365- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو معمر: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر القطيعي، وابن فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير. والحديث في "مسند أبي يعلى" 282/2. وأخرجه أحمد 2/231 عن محمد بن فضيل، والبزار (2462) عن عبد الله بن سعيد، عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نعلمه يروى عن أبي هريرة إلا بهذا الإسناد. وأورده الحافظ الهيثمي في "مجمع الزوائد" 9/19-20، وقال: رواه أحمد والبزار وأبو يعلى، ورجال الأولين رجال الصحيح.!

جَعَلَكَ لَهُمْ اَمْ عَبْدًا رَسُوْلًا؟ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: تَوَاضَعْ لِرَبِّكَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ عَبْدًا رَسُوْلًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا جس سے ایک فرشتہ نازل ہوا حضرت جرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی بھی نازل نہیں ہوا' تو وہ نیچے آ گیا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ہے کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بادشاہ بنا دے یا بندے اور رسول رہنا چاہتے ہیں؟ حضرت جرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ میں بندہ اور رسول رہنا چاہتا ہوں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ يُصَحِّحُونَ مِنَ الْاَخْبَارِ مَا لَا يَعْقِلُوْنَ مَعْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ محدثین ایسی روایات کو صحیح قرار دیتے ہیں جس کے مفہوم کی انہیں سمجھ نہیں ہوتی

6366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى حَلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرِّمَ عَلَيْهِ النِّسَاءُ مُدَّةً، ثُمَّ اُحِلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ قَبْلَ مَوْتِهِ تَفَضُّلًا تُفُضِّلَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرِ وَالْكِتَابِ تَضَادٌّ، وَلَا تَهَاتُرٌ، وَالَّذِيْ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا قَوْلُ عَائِشَةَ: مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى حَلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ.

اَرَادَتْ بِذٰلِكَ: اِبَاحَةً بَعْدَ حَظْرٍ مُتَقَدِّمٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

6366- إسناده صحيح على شرط مسلم. عطاء: هو ابن أبي رباح، وعبيد بن عمير: هو ابن قتادة الليثي . وأخرجه النسائي 6/56 في النكاح: باب ما افترض الله عز وجل على رسوله -عليه السلام- وحرمه على خلقه، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 11/487، والطبري في "جامع البيان" 22/32، والحاكم 2/437، وعنه البيهقي 7/54 من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي (3216) في التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والنسائي 6/56، والطبري 22/32 من طرق عن سفيان، والطبري من طريق ابن جريج، كلاهما عن عطاء، عن عائشة . وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 6/637، وزاد نسبته لعبد الرزاق، وسعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وأبي داود في "ناسخه"، وابن المنذر، وابن مردويه.

یہ چیز حلال قرار نہیں دی گئی کہ آپ ﷺ جتنی چاہیں شادیاں کر سکتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے کہ پہلے نبی اکرم ﷺ کے لئے مخصوص تعداد سے زیادہ خواتین کے ساتھ شادی کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہو اور پھر آپ کے وصال سے پہلے (کسی بھی متعین تعداد کے بغیر) خواتین کے ساتھ شادی کرنا حلال قرار دیدیا گیا ہو۔ یہ آپ ﷺ پر کیا جانے والا خصوصی فضل تھا۔ اس صورت میں حدیث اور کتاب اللہ کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا اور اس بات پر دلالت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا' جب تک آپ کے لئے (کسی متعین تعداد کے بغیر) خواتین (کے ساتھ شادی کرنا) حلال قرار نہیں دیدیا گیا' تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس کے ذریعے مراد یہ ہے: یہ ایک ایسی اباحت تھی جو اس سے پہلے موجود ممنوعیت کے بعد آئی جیسا کہ ہم پہلے ذکر چکے ہیں۔

6367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَقُوْلُ: تَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا؟، فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ: (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ) (الأحزاب: 51) قَالَتْ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اَرَى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے ان خواتین پر بڑا غصہ آتا تھا جو خود کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شادی کے لیے پیش کر دیتی تھی میں یہ سوچا کرتی تھی کیا کوئی عورت بھی اپنے ساتھ شادی کی پیشکش کر سکتی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ) (الأحزاب: 51)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے دیکھا ہے کہ آپ کا پروردگار آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی کرتا ہے۔

6367- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة . وأخرجه مسلم (1464) (49) في الرضاع: باب جواز هبتها نوبتها لضرتها، عن محمد بن العلاء بن كريب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4788) في تفسير سورة الأحزاب: باب قوله: (ترجي من تشاء منهن)، والنسائي 6/54 في النكاح: باب ذكر أَمْرَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - في النكاح وأزواجه، والبيهقي 7/55 من طرق عن أبي أسامة، به . وأخرج أحمد 6/158، والبخاري (5113) في النكاح: باب هل للمرأة أن تهب نفسها لأحد، ومسلم (1464) (50)، وابن ماجه (2000) في النكاح: باب التي وهبت نفسها للنبي - صلى الله عليه وسلم -، والطبري في "جامع البيان" 22/26، والحاكم 2/436، والبغوي في "معالم التنزيل" 3/538 من طرق عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشة قالت: أما تستحي المرأة أن تهب نفسها للرجل؟ فأنزل الله ... وأخرج أحمد 6/134 و 261 عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشة، قالت: لما نزلت هذه الآية: (ترجي من تشاء منهن ...) قالت عائشة: فقلت: يا رسول الله، مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى خَرَجَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ اِلٰى مَا وَعَدَهُ رَبُّهُ مِنَ الثَّوَابِ، وَهُوَ صِفْرُ الْيَدَيْنِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی

دنیا سے تشریف لے گئے اور اس چیز کی طرف چلے گئے جس ثواب کا آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کے ساتھ وعدہ کیا تھا اس وقت نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھ خالی تھے

6368 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَاَلَهَا رَجُلٌ عَنْ مِيرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اَعَنْ مِيرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَاَلُنِيْ لَا اَبَا لَكَ؟ وَاللّٰهِ مَا وَرِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا اَمَةً، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِيرًا

✿✿ حزر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں مجھ سے سوال کر رہے ہو؟ تمہارا باپ نہ رہے' اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے وراثت میں کوئی دینار یا درہم یا غلام یا کنیز یا بکری یا اونٹ نہیں چھوڑا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَجْوَدِ النَّاسِ وَاَشْجَعِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے

6368- إسناده حسن، إبراهيم بن هانىء هو أبو إسحاق النيسابوري: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/83، وقال: سكن بغداد، يروى عن يزيد بن هارون، وأبى عاصم وعبيد الله بن موسى، روى عنه البغداديون، كان من إخوان أحمد بن حنبل، ممن جالسه على الحديث والدين، وترجم له الخطيب في "تاريخه" 6/204-206، وذكر أنه روى عن جمع، وروى عنه جمع، ونقل عن أحمد توثيقه، وقوله فيه: إن كان ببغداد رجل من الأبدال، فأبو إسحاق النيسابوري، وقال الدارقطني عنه: ثقة فاضل، وقال ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 2/144: سمعت منه ببغداد، وهو ثقة صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عاصم، وهو ابن أبي النجود، فقد روى له الشيخان مقروناً، وهو صدوق حسن الحديث . شيبان: هو ابن عبد الرحمن التميمي، وزر: هو ابن حبيش. وأخرجه الترمذي في " الشمائل " (387) عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، عن عاصم بن أبي النجود، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1635) في الوصية: باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، وأبو داود (2863) في الوصايا: باب ما جاء في ما يؤمر به من الوصية، والنسائي 6/240 في الوصايا: باب هل أوصى النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجة (2695) في الوصايا: باب هل أوصى النبي - صلى الله عليه وسلم -؟ وابن سعد في "الطبقات" 2/260، والبيهقي في " السنن " 6/266، وفي " الدلائل " 7/273، والبغوي (3836) و (3837) من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل شقيق بن سلمة، عن عائشة. وأخرجه النسائي من طريق حسن بن عيّاش، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة. وانظر الحديث الآتي برقم (6606)

6369 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ خَيْرَ النَّاسِ، وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ، فَانْطَلَقُوا قِبَلَ الصَّوْتِ، فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ: لَمْ تُرَاعُوا يَرُدُّهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِلْفَرَسِ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا وَاِنَّهُ لَبَحْرٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر تھے۔سب سے زیادہ سخی تھے۔سب سے زیادہ بہادر تھے۔ایک مرتبہ اہل مدینہ خوف کا شکار ہوئے لوگ آواز کی سمت گئے' تو ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے پہلے ہی آواز کی طرف چلے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔اس پر زین موجود نہ تھی۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں تلوار تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ گھبراؤ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو واپس کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ہم نے اسے سمندر پایا بے شک یہ سمندر ہے (یعنی یہ انتہائی تیز رفتار ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَسْتَعْمِلُ الْجُودَ مِمَّا يَمْلِكُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ اَوْ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں سب سے زیادہ جود و کرم کیا کرتے تھے' یا اس وقت کرتے تھے' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے

6370 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

6369- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبيد بن حساب من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم تخريجه برقم (5798).

6370- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي، وقد تقدم تخريجه برقم (3440) من طريق آخر عن الزهري. وأخرجه النسائي 4/125 في الصيام: باب الفضل والجود في شهر رمضان، وفي فضائل القرآن من "السنن الكبرى" كما في "تحفة الأشراف" 5/64 عن سليمان بن داود، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/288، والبخاري (6) في بدء الوحي: باب رقم (5)، و (3220) في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و (3554) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2308) في الفضائل: باب كان النبي - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ من الريح المرسلة، والبيهقي في "الدلائل" 1/326 من طرق عن عبد الله بن المبارك، عن يونس، به.

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحِينَ يَلْقَى جِبْرِيلَ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوتی تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام روزانہ رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (قرآن کا دور کرنے کے لئے) حاضر ہوتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَبْذُلُ مَا وَصَفْنَاهُ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَعَ مَا يَعْزِفُ نَفْسَهُ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں بعض اوقات اس طرح سے خرچ کرتے تھے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے نیز اس کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو دنیا سے محفوظ رکھتے تھے

6371 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَشْبَعْ شَبْعَتَيْنِ فِي يَوْمٍ حَتّٰى مَاتَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال تک کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَالَةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا كَانَ يَسْتَوِي فِيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ حالت جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

6371- إسناده حسن، موسى بن يعقوب: هو الزمعي المدني مختلف فيه، وثقه ابن معين، وابن القطان، والمؤلف، وقال أبو داود: صالح، وقال ابن عدي: لا بأس به عندي ولا بروايته، وضعفه ابن المديني، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال أحمد: لا يعجبني حديثه، وباقي رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن ابراهيم، فمن رجال البخاري. ابن أبي فديك: هو محمد بن اسماعيل بن مسلم، وأبو حازم: هو الأعرج سلمة بن دينار. وانظر الحديث المتقدم برقم (6358).

اور آپ ﷺ کے اہل خانہ کی صورتحال بالکل ایک جیسی ہوتی تھی' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6372 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَقَدْ كَانَ يَاْتِي عَلٰى اَهْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرٌ مَا يُخْبَزُ فِيهِ قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ يَاْكُلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا كَانَ لَهُمْ لَبَنٌ يُهْدُونَ مِنْهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں کا بعض اوقات کوئی ایسا مہینہ بھی گزرتا کہ اس میں انہیں روٹی نہیں ملتی تھی۔

راوی نے عرض کی: اے ام المومنین نبی اکرم ﷺ کیا کھایا کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمارے کچھ انصاری پڑوسی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ان کے پاس دودھ ہوتا تھا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفے کے طور پر بھیج دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَكْثِرُ الْكَثِيرَ مِنَ الدُّنْيَا اِذَا وَهَبَهَا لِمَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ احْتِقَارًا لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ دنیا میں سے' زیادہ چیزیں حاصل نہیں کرنا چاہتے تھے اور جو شخص اس کا خواہش مند ہوتا تھا آپ ﷺ دنیاوی ساز و سامان اسے ہبہ کر دیتے تھے آپ ﷺ دنیا کو حقیر سمجھتے ہوئے ایسا کرتے تھے

6373 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَاَتَى الرَّجُلُ قَوْمَهُ،

6372- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال البخاري . وأخرجه أبو الشيخ في " أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - " ص 274 عن أحمد بن محمد بن يعقوب، حدثنا حمدان بن عمر، حدثنا روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الزهد" ص 5 عن حرب بن ميمون، عن هشام بن حسان، به.

6373- إسناده قوي، عبد الواحد بن غياث، وثقه الخطيب والمؤلف، وقال أبو زرعة: صدوق، وقال صالح بن محمد: لا بأس به، وحديثه عند أبي داود، ومن فوقه من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وقد تقدم برقم (4502) . والحديث عند أبي يعلى في "مسنده" (3302) ، وعنه أخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 50، ومن طريق أبي الشيخ أخرجه البغوي (3691 . وانظر ما بعده.

فَقَالَ: اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوا، فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي عَطَاءَ رَجُلٍ مَا يَخَافُ الْفَاقَةَ، وَاِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَاْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُرِيْدُ اِلَّا دُنْيَا يُصِيْبُهَا، فَمَا يُمْسِي حَتّٰى يَكُوْنَ دِيْنُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان موجود بکریاں عطا کردیں' وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا اور بولا: اے میری قوم! اسلام قبول کرلو اللہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کو اتنا کچھ عطا کردیتے ہیں کہ پھر اسے فاقہ کا خوف نہیں رہتا۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) بعض اوقات کوئی شخص (اسلام قبول کرنے کے لیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ اس کا مقصد صرف دنیاوی فائدے کا حصول ہوتا تھا' لیکن پھر یوں ہوتا کہ اس کا دین اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوجاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو ثابت کے حوالے سے نقل کرنے میں معاذ بن سلمہ نامی راوی منفرد ہے

6374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ لَهُ بِشَاءٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ: اَسْلِمُوا، فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي عَطَاءَ رَجُلٍ لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان موجود تمام بکریاں دینے کا حکم دیا' وہ اپنی قوم کے پاس واپس جا کر بولا: تم لوگ اسلام قبول کرلو۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کو اتنا عطا کردیتے ہیں کہ اسے فاقہ کا خوف نہیں رہتا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُعْطِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَهُ مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الرَّاحِلَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص اس فنا ہوجانے والی دنیا کی کوئی چیز مانگتا تھا وہ چیز اسے عطا کردیتے تھے

6374- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى الصنعاني من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وانظر الحديث السابق.

6375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْمَسْجِدَ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظٌ، فَقَالَ لَهُ اَعْرَابِيٌّ مِنْ خَلْفِهِ، وَاَخَذَ بِجَانِبِ رِدَائِهِ، فَاجْتَبَذَهُ حَتّٰى اَثَّرَتِ الصَّنِفَةُ فِي صَفْحِ عُنُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَعْطِنَا مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ، وَتَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: مُرُوا لَهُ

❁❁ حضرت بن مالک انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے' آپ نے موٹی نجانی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ ایک دیہاتی آپ کے پیچھے سے آیا۔ اس نے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑا' اور اسے کھینچا' تو اس چادر کا نشان نبی اکرم ﷺ کی گردن پر بن گیا' اس نے کہا: اے حضرت محمد! آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا جو مال ہے' اس میں سے ہمیں بھی عطا کریں' نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف رخ کیا' آپ مسکرائے اور فرمایا: اسے کچھ دے دو!

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُ اَحَدًا يَسْاَلُهُ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ ایسے کسی شخص کو منع نہیں کرتے تھے جو آپ ﷺ سے اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی (دنیا) کی کوئی چیز مانگتا تھا

6376 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِمَكَّةَ وَعَبَّادَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

6375– إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 3/224، ومسلم (1057) عن أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/153 و 210، والبخاري (3149) في فرض الخمس: باب مَا كَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم الخمس ونحوه، و (5809) في اللباس: باب البرود والحبر والشملة، و (6088) في الأدب: باب التبسم والضحك، وابن ماجة (1553) في اللباس: باب لباس النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 80، والبيهقي في "الدلائل "1/318 من طرق عن إسحاق بن عبد الله، به.

6376– إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد " (298) عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (2311) في الفضائل: باب ما سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عن شيء ، فقال: لا، وابن سعد في "الطبقات"1/368 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه الحميدي (1228) ، والطيالسي (1720) ، والبخاري (6034) في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، وفي "الأدب المفرد" (279) ، ومسلم، والترمذي في "الشمائل" (345) ، وابن سعد 1/368، والدارمي 1/34، وأبو يعلى (2001) ، والبيهقي في "الدلائل"326-1/325، والبغوي (3685) و (3686) من طرق عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَأَبَى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی، تو آپ نے کبھی انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6377 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ، فَقَالَ: لَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی، تو آپ نے "نہ" نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ خُلُقَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَطْعَ الْقَلْبِ عَنْ هَذِهِ الدُّنْيَا وَتَرْكَ الِادِّخَارِ بِشَيْءٍ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں یہ بات شامل تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل کو دنیا سے لاتعلق رکھا ہوا تھا اور آپ دنیا کی کوئی بھی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے

6378 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَزْهَدِ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت تھے

6379 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، يَخْطُبُ النَّاسَ يَقُولُ:

6377- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله.

6378- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (6356).

(متن حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ كَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَدَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا، وَاَصْبَحْتُمْ اَرْغَبَ النَّاسِ فِيهَا

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے بیان کیا:

''اے لوگو! تمہارے نبی دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت تھے اور اب تم دنیا کی طرف سب سے زیادہ راغب ہو''۔

ذِكْرُ قَبُولِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدَايَا مِنْ اُمَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کی طرف سے تحائف قبول کر لیتے تھے

6380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَتْ مَعِي اُمُّ سُلَيْمٍ بِشَيْءٍ مِنْ رُطَبٍ فِي مِكْتَلٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اَجِدْهُ فِي بَيْتِهِ، قَالُوا: ذَهَبَ قَرِيبًا، فَاِذَا هُوَ عِنْدَ خَيَّاطٍ مَوْلًى لَهُ صَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ لَحْمٌ وَدُبَّاءٌ، قَالَ: فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءَ فَجَعَلْتُ اَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ اِلَى بَيْتِهِ، فَوَضَعْتُ الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَازَالَ يَاْكُلُ، وَيَقْسِمُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمِكْتَلِ شَيْءٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے میرے ذریعے ایک برتن میں کچھ تازہ کھجوریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجوائیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہیں پایا۔ لوگوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریب ہی تشریف لے

6379- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال مسلم. أبو هانىء: هو حميد بن هانىء الخولاني. وأخرج أحمد 4/203 عن عبد الرحمن بن مهدي، قال: حدثنا مُوسَى بْنِ عُلَي عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سمعتُ عمرو بنَ العاص يقول: ما أبعد هديكم من هدى نبيكم - صلى الله عليه وسلم -، أما هو، فكان أزهد الناس في الدنيا، وأنتم أرغبُ الناس فيها. وأخرج أحمد 4/204 عن يحيى بن إسحاق، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عُلَي بن رباح، قال: سمعتُ عمرو بنَ العاص يقولُ: لقد أصبحتم وأمسيتم ترغبون فيما كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سيزهد فيه، أصبحتم ترغبون في الدنيا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يزهد فيها، واللّٰهِ ما أتت عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ليلة من دهره إلّا كان الذى عليه أكثر مما له. قال: فقال له بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: قد رأينا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يستسلف. قال الحافظ الهيثمي في " المجمع " 10/315: رواه أحمد، والطبراني روى حديث عمرو فقط، ورجال أحمد رجال الصحيح.

6380- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/108 و 264، وابن ماجة (3303) في الأطعمة: باب الدباء، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 213 من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "زوائد ابن ماجة" 204/2: هذا إسناد صحيح، رواه الشيخان في "صحيحهما"، ومالك في "الموطأ"، وأحمد في "مسنده"، وأبو داود، والترمذي من طريق أنس أيضاً بلفظ ... ثم ذكر الحديث المتقدم عند المصنف برقم (4539) و (5269).

گئے ہیں تو آپ ایک درزی کے ہاں تھے جو آپ کا آزاد کردہ غلام تھا اس نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا تھا جس میں کدو اور گوشت تھا راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کو کدو اچھے لگے ہیں تو میں نے وہ نبی اکرم ﷺ کے آگے کرنا شروع کر دیے۔

پھر نبی اکرم ﷺ اپنے گھر واپس تشریف لائے تو میں نے وہ برتن آپ کے آگے رکھا۔ نبی اکرم ﷺ انہیں کھاتے بھی رہے اور تقسیم بھی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس برتن میں کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ مِمَّنْ اَهْدَاهَا لَهُ، وَلَمْ يَكُنْ يَّقْبَلُ الصَّدَقَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اس شخص کی طرف سے تحفہ قبول کر لیتے تھے جو آپ ﷺ کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا تھا البتہ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے

6381 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ، وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تحفہ قبول کر لیتے تھے البتہ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُتِيَ بِصَدَقَةٍ اَمَرَ اَصْحَابَهُ بِاَكْلِهَا، وَامْتَنَعَ بِنَفْسِهِ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب صدقہ پیش کیا جاتا تو اپنے اصحاب کو اسے کھانے کا حکم دیدیتے اور خود اسے استعمال نہیں کرتے تھے

6382 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

6381- حديث صحيح، محمد بن عمرو، هو ابن علقمة الليثي، روى له البخاري مقروناً بغيره ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم. خالد بن عبد الله: هو الطحان الواسطي. وأخرجه بأطول مما هنا أبو داود (4512) في الديات: باب فيمن سقى رجلاً سمًّا أو أطعمه فمات، أيقاد منه؟ عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد. ثم أخرجه عن وهب بن بقية، عن خالد بن عبد الله، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة مرسلاً. وقال المنذري في "مختصره" 6/308: منقطع، والخطابي في "معالم السنن" 4/7: ليس بمتصل.

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ سَأَلَ عَنْهُ، فَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ أَكَلَ، وَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ قَالَ: كُلُوا ، وَلَمْ يَأْكُلْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کسی دوسرے کے گھر سے کوئی کھانا آتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں دریافت کر لیتے تھے اگر یہ بتایا جاتا کہ یہ تحفہ ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھا لیتے تھے اور اگر یہ بتایا جاتا کہ یہ صدقہ ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: تم لوگ اسے کھا لو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اسے نہیں کھاتے تھے۔

ذِكْرُ إِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ إِلَّا عَنْ قَبَائِلَ مَعْرُوفَةٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے تحفہ قبول نہیں کریں' البتہ چند مخصوص قبائل (کے لوگوں سے تحفہ قبول کرلیں گے)

6383 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے یہ طے کیا ہے کہ اب میں کوئی تحفہ قبول نہیں کروں گا۔ صرف کسی قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی شخص (کا تحفہ قبول

6382- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. عفان: هو ابن مسلم الباهلي . وأخرجه أحمد 2/406، وابن سعد 1/389 عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/302 و 305 و 338 و 492 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه البخاري (2576) في الهبة: باب قبول الهدية، ومسلم (1077) في الزكاة: باب قبول النبي - صلى الله عليه وسلم - الهدية ورده الصدقة، والبغوي (1608) ، والبيهقي 7/33-34 من طريقين عن محمد بن زياد، به.

6383- إسناده حسن، محمد بن عمرو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين غير يحيى بن سعيد الأموي، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 2/292 عن يزيد . وأخرجه كذلك الترمذي (3945) في المناقب: باب في مناقب ثقيف وبني حنيفة، عن أحمد بن منيع، حدثنا يزيد بن هارون، أخبرني أيوب، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وقال الترمذي: هذا حديث قد روي من غير وجه عن أبي هريرة، ويزيد بن هارون يروي عن أيوب أبي العلاء ، وهو أيوب بن مسكين، ويقال: ابن أبي مسكين، ولعل هذا الحديث الذي روي عن أيوب، عن سعيد المقبري؛ هو أيوب أبو العلاء ، وهو أيوب بن مسكين. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (596) ، وعنه الترمذي (3946) : حدثنا أحمد بن خالد الحمصي، حدثنا محمد بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ... وقال: هذا حديث حسن، وهو أصح من حديث يزيد بن هارون عن أيوب. وأخرجه -مختصراً- أبو داود (3537) في البيوع: باب في قبول الهدايا، عن محمد بن عمرو الرازي، حدثنا سلمة بن الفضل، حدثني محمد بن إسحاق، به. وأخرجه مختصراً أيضاً كما عند المصنف عبد الرزاق (16522) ، ومن طريقه النسائي 6/279-280 في العمرى: باب عطية المرأة بغير إذن زوجها، عن معمر، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق، وأحمد 2/247 عن سفيان بن عيينة، وأخرجه البيهقي 6/180 من طريق أبي عاصم النبيل، كلاهما عن ابن عجلان، به. وانظر الحديث الآتي.

کروں گا)

6384 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا وَهَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَثَابَهُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: رَضِيتَ؟، قَالَ: لَا، فَزَادَهُ، وَقَالَ: رَضِيتَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَتَّهِبَ اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر کوئی چیز دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بدلے کے طور پر کوئی چیز اسے دیدی اور دریافت کیا: کیا تم راضی ہو۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزید عطا کیا اور دریافت کیا: کیا تم راضی ہو اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے طے کیا ہے اب میں صرف قریشی یا انصاری یا ثقفی شخص سے تحفہ قبول کروں گا۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُمَّتِهِ بِاَنَّ قَلْبَهُ كَانَ لَا يَنَامُ اِذَا نَامَتْ عَيْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کی تھی اور اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان فرق کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں جب سو جاتی تھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا

6385 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ - اِعْظَامًا لِلْوِتْرِ: تَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ؟ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنِيَّ تَنَامُ وَلَا يَنَامُ

6384- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن إسماعيل بن عُلية، وهو ثقة روى له النسائي. وأخرجه أحمد 1/295، والطبراني في "الكبير" (10897)، والبزار (1938) من طريق يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نعلم أحداً وصله إلّا حماد. ثم أخرجه البزار (1939) عن أحمد بن عبدة، عن ابن عيينة، عن عمرو، عن طاووس، عن النبي - صلى الله عليه وسلم - مرسلاً. وقال: ولا يروى عن ابن عباس إلّا من هذا الوجه. قلت: وأخرجه عبد الرزاق (16521) عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ ... فذكره مرسلاً أيضاً. وأورده الهيثمي في "المجمع" 4/148، وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني في "الكبير"، ورجال أحمد رجال الصحيح.

6385- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محرز بن عون، فمن رجال مسلم. وقد تقدم تخريجه برقم (2430).

قَلْبِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ وتر ادا کیے بغیر سونے لگے ہیں؟ میں نے وتر کی اہمیت کا اظہار کرتے ہوئے یہ سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوجاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَامَ لَمْ يَنَمْ قَلْبُهُ كَمَا تَنَامُ قُلُوبُ غَيْرِهِ مِنْ اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سوجاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھنے والے دوسرے افراد کا دل سوجاتا ہے

6386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری آنکھیں سوجاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ سِنِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کی صفت کا تذکرہ

6386– إسناده حسن على شرط مسلم. ابن عجلان: هو محمد بن عجلان مولى فاطمة بنت عتبة، علّق له البخاري، وروى له مسلم في الشواهد والمتابعات، وهو حسن الحديث . وأخرجه أحمد 2/251 و 438 عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد . وذكره السيوطي في "الخصائص" 1/69، ونسبه لأبي نعيم.

6387– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/919 في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -: باب ما جاء في صفة النبيّ - صلى الله عليه وسلم -. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/240، والبخاري (3548) في مناقب الأنصار: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2347) في الفضائل: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والترمذي (3623) في المناقب: باب رقم (4)، وابن سعد في "الطبقات" 1/413، والبيهقي في "الدلائل" 7/236، والبغوي (3635). وأخرجه مفرقاً البخاري (3547)، و (5900) في اللباس: باب الجعد، ومسلم، وابن سعد 1/190 و 224 و 413 و 432 و 2/308، والطبري في "تاريخه" 2/291، والآجري في "الشريعة" ص 438، والبيهقي 1/201 و 229 من طرق عن ربيعة بن عبد الرحمن، به.

6387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ بْنِ الْمُبَارَكِ الْاَنْصَارِيُّ بِهَرَاةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا السَّبْطِ، بَعَثَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی بہت زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ گورے تھے اور نہ گندمی رنگت کے تھے۔ آپ کے بال نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال مکہ میں گزارے اور دس سال مدینہ منورہ میں گزارے ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر مبارک میں اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہ تھے۔ (یعنی ان سے کم تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورِ فِيْ خَبَرِ اَنَسٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں مذکور اس عدد سے مراد اس کے علاوہ کی نفی نہیں ہے

6388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 63 برس تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6388- حديث صحيح إسناده على شرط البخاري، محمد بن فليح قد توبع . وأخرجه أحمد 6/93، والبخاري (3536) في مناقب الأنصار، و (4466) في المغازي: باب وفاة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2349) في الفضائل: باب كم سنّ النبي - صلى الله عليه وسلم - يوم قبض؟ والترمذي (3654) في المناقب: باب في سنّ النبيّ - صلى الله عليه وسلم -، وابن كم حين مات، وابن سعد 2/309، والبيهقي في " الدلائل " 7/238 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

6389 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ زُنَيْجٌ، حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر **63** سال تھی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا' تو ان کی عمر بھی **63** سال تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا' تو ان کی عمر بھی **63** سال تھی۔

ذِكْرُ تَفْصِيلِ هٰذَا الْعَدَدِ الَّذِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس عدد کی تفصیل کا تذکرہ' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6390 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَدَعَا النَّاسَ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فِى الْقِتَالِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَكَانَتِ الْهِجْرَةُ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

6389- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في " صحيحه " (2348) في الفضائل: باب كم سن النبيّ - صلى الله عليه وسلم - يوم قبض، عن محمد بن عمرو الرازي، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 238-7/237 من طريق محمد بن إسماعيل السلمي، عن محمد بن عمرو، به.

6390- إسناده على شرط الصحيح. جعفر بن سليمان: هو الضُّبعي، وهشام: هو ابن حسان. وأخرجه عبد الرزاق (6784) ، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" (12870) عن إسماعيل بن عبد الله، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/249 و364 و 370 و 371، والبخاري (3851) في مناقب الأنصار: باب مبعث النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (3902) و (3903) باب هجرة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه إلى المدينة، ومسلم (2351) في الفضائل: باب كم أقام النبيُّ - صلى الله عليه وسلم - بمكة والمدينة؟ والترمذي (3652) في المناقب: باب سن النبي - صلى الله عليه وسلم - وابن كم حين مات، وابن سعد 2/309، والبيهقي في "الدلائل" 7/238 و 239، والبغوي (3840) من طرق عن ابنِ عباس بنحوه دونَ ذكر عدم الإذن في القتال ثلاث عشرة سنة. وأخرج أحمد 1/223 و 267 و 279 و 290 و 294 و 359، ومسلم (2353) ، والترمذي (3651) ، وابن سعد 2/310، والبيهقي 7/240 من رواية عمار بن أبي عمار مولى بني هاشم، عن ابنِ عباس أن رسول الله توفي وهو ابنُ خمس وستين. وأخرج أحمد 2/228 عن يحيى، عن هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عباس، قال: أنزل على النبي - صلى الله عليه وسلم - وهو ابنُ ثلاث وأربعين، فمكث بمكة عشراً، وبالمدينة عشراً، وقبض وهو ابنُ ثلاث وستين. وأخرج البخاري (4464) و (4465) في المغازي: باب وفاة النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (4978 و 4979) من طريقين عن شيبان بنِ عبد الرحمن، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بنِ عبد الرحمن، عن عائشة، وابن عباس رضي الله عنهما أن النبيَّ - صلى الله عليه وسلم - بمكة عشر سنين ينزلُ عليه القرآنُ، وبالمدينة عشراً. وانظر التعليق على الحديث (6387) .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا' تو آپ کی عمر 40 برس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی' لیکن تیرہ سال تک آپ کو جنگ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی' پھر ہجرت کے بعد 10 سال ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 63 سال تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ خَاتَمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی صفت کا تذکرہ

6391 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَیْدًا، یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی تھی۔ اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اتَّخَذَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَاتَمَ مِنْ فِضَّةٍ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی بنوائی تھی

6392 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِیْدٍ السَّعْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ:

6391- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وأخرجه البخاري (5870) في اللباس: باب فص الخاتم، ومن طريقه البغوي (3139) عن ابن راهويه، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/174 عن أبي بكر بن علي، حدثنا أمية بن بسطام، عن معتمر بن سليمان، به. وأخرجه أحمد 3/266، وأبو داود (4217) في الخاتم: باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، والترمذي (1740) في اللباس: باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، وفي "الشمائل" (84)، والنسائي 8/174 في الزينة: باب صفة خاتم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد 1/472، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 130 من طرق عن زهير بن معاوية. وأخرجه النسائي 174-8/173، وأبو الشيخ ص 130 من طريقين عن الحسن بن صالح، عن عاصم الأحول، كلاهما -زهير بن معاوية وعاصم الأحول- عن حميد الطويل، به.

6392- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير علي بن خشرم، فمن رجال مسلم. عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السَّبيعي، وسعيد: هو ابنُ أبي عروبة، وقد احتَجّ مسلم برواية عيسى بنِ يونس عنه. وأخرجه أبو داود (4214) في الخاتم: باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، عن عبد الرحيم بن مطرف الرؤاسي، عن عيسى بنِ يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاريُّ (5872) في اللباس: باب نقش الخاتم، من طريق يزيد بن زريع، وأبو داود (4215) من طريق خالد بن عبد الله، وابن سعد 1/471 عن محمد بن عبد الله الأنصاري، وعبد الوهّاب بن عطاء العجلي، و 1/475 عن أبي عاصم النبيل، جميعهم عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه أحمد 181-3/180 و 223 و 275، والبخاري (5875) في اللباس: باب اتخاذ الخاتم ليختم به الشيء أو ليكتب به إلى أهل الكتاب، والترمذي (2718) في الاستئذان: باب ما جاء في خاتم الكتاب، وفي " الشمائل " (85) و (87)، والنسائي 8/174 في الزينة: باب صفة خاتم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد 1/471، وأبو الشيخ ص 131، والبغوي (3131) و (3132) من طرق عن قتادة، به.

اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْاَعَاجِمِ، فَقَالُوا لَهُ: اَنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فِيْهِ نَقْشٌ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاتَمٍ فِضَّةٍ، فَنَقَشَ فِيْهِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی (حکمرانوں) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا' تو لوگوں نے آپ کو بتایا: وہ لوگ صرف اس خط کو پڑھتے ہیں' جس پر کوئی ایسی مہر لگی ہو جو نقش ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت چاندی کی انگوٹھی بنائی گئی۔ اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ نَقْشِ مَا وَصَفْنَا فِيْ خَاتَمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس انگوٹھی کا ذکر کیا ہے اس کے نقش کی صفت کا تذکرہ

6393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا۔ لفظ محمد ایک سطر میں' لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ خَاتَمَانِ لَا خَاتَمٌ وَّاحِدٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک انگوٹھی نہیں تھی

6394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ،

6393– حديث صحيح إسناده حسن، والد أبي خليفة: اسمه الحباب بن محمد بن صخر بن عبد الرحمن الجمحي ذكره المؤلف في " الثقات " 8/217، فقال: من أهل البصرة. وقد تقدم تخريج الحديث برقم (5496).

6394– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. إسماعيل بن أبي أويس قد توبع . وأخرجه مسلم (2094) في اللباس والزينة. باب في خاتم الورق فصُّه حبشي، وابن ماجة (3646) في اللباس: باب من جعل فص خاتمه مما يلي كفه، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 125، ومن طريقه البغوي (3145) من طرق عن إسماعيل بن أبي أويس، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/463، وأحمد 3/209، وابن سعد 1/472، ومسلم، وأبو داود (4216) في الخاتم: باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، والترمذي (1739) في اللباس: باب ما جاء في خاتم الفضة، وفي " الشمائل " (82)، والنسائي 173-8/172 و 173 في الزينة: باب صفة خاتم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجة (3641) في اللباس: باب نقش الخاتم، وأبو الشيخ ص 129 و 129-130، والبغوي (3140) و (3141) من طرق عن يونس بن يزيد، به.

قَالَ: حَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ الْاَیْلِیِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ، فِیْهِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ فِیْ یَمِیْنِهٖ، کَانَ یَجْعَلُ فَصَّهٗ بَاطِنَ کَفِّهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی پہنی تھی۔ اس میں حبشی نگینہ لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی کو پہنا اور آپ نے اس کے نگینے کا رُخ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الرَّائِحَةَ الطَّیِّبَةَ قَدْ کَانَتْ تُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پاکیزہ خوشبو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آتی تھی

6395 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اَحْسَنَهَا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، یَشُوْبُ بَیَاضُكَ سَوَادَهَا، وَیَشُوْبُ سَوَادُهَا بَیَاضَكَ، فَبَانَ مِنْهَا رِیْحٌ، فَاَلْقَاهَا، وَکَانَ یُعْجِبُهُ الرِّیْحُ الطَّیِّبَةُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالی چادر پہنی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آپ پر کتنی خوب صورت لگ رہی ہے۔ آپ کی سفید (رنگت) اس کی سیاہی کے ساتھ نمایاں ہو رہی ہے اور اس کی سیاہی آپ کی سفید (رنگت کے ساتھ) نمایاں ہو رہی ہے پھر آپ کو اس چادر میں سے بو محسوس ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکیزہ خوشبو پسند تھی۔

ذِکْرُ مَا کَانَ یُحِبُّ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الثِّیَابِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون سے کپڑے پسند کرتے تھے؟

6396 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، وَاَبُوْ یَعْلٰی، قَالَا: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ،

6395- إسناده صحيح على شرط الشيخين . مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير . وأخرجه أحمد 6/144، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 114-113 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/132 و 219، وأبو داود (4074) في اللباس: باب السواد، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/328 من طرق عن همام، به . وأخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية" ص 267-266 من طريق شعبة، عن قتادة به، ولم يرد عنده: "كان يعجبه الريح الطيبة." وأخرجه النسائي من طريق مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عن مطرف مرسلًا.

(متن حدیث):قَالَ: قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَىُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ.

قَالَ اَبُوْ يَعْلٰى: اَىُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَعْجَبَ

قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا لباس زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حبرہ (یعنی مخصوص قسم کی یمنی چادر)

ابویعلی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: کون سا لباس زیادہ اچھا لگتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَعْمِيمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ باندھنے کی صفت کا تذکرہ

6397 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

6396- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" (2873)، ومن طريقه أخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 113، وعنه البغوي (3067). وأخرجه مسلم (2079) في اللباس: باب فضل لباس ثياب الحبرة، وأبو داود (4060) في اللباس: باب في لبس الحبرة، والبيهقي 3/245 عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/134 و 184 و 251، والبخاري (5813) في اللباس: باب البرود والحبر والشملة، وابن سعد في "الطبقات" 1/456، وأبو يعلى (3090)، والبيهقي 3/245 من طرق عن همام بن يحيى، به. وأخرجه أحمد 3/291، والبخاري (5813)، ومسلم (2079)، والترمذي (1787) في اللباس: باب ما جاء في أحب الثياب إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وفي "الشمائل" (60)، والنسائي 8/203 في الزينة: باب لبس الحبرة، والبغوي (3066) من طرق عن مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، به.

6397- إسناده قوي: مصعب بن عبد الله الزبيري، روى له ابن ماجه والنسائي ووثقه المصنف، والدارقطني، ومسلمة بن القاسم، وابن مردويه، والذهبي، وقال أحمد: ثبت، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد العزيز بن محمد، وهو الدراوردي، فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقروناً ومتابعة، وحديثه لا يرقى إلى درجة الصحة. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 117، ومن طريقه البغوي (3110) عن سعيد بن سلمة التَّوَّزي (وثقه الخطيب 9/103)، عن أبي مصعب الزبيري، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (1736) في اللباس: باب في سدل العمامة بين الكتفين، وفي "الشمائل" (110)، ومن طريقه البغوي (3109) عن هارون بن إسحاق، عن يحيى بن محمد المدني، وأخرجه أبو الشيخ ص 117 من طريق يحيى بن الفضل، كلاهما عن عبد العزيز الدراوردي به ولم يذكر أبو الشيخ قول نافع في ابن عمر، ولا قول عُبيد الله في نافع وسالم. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب. وأخرج ابن أبي شيبة 8/427 عن أبي أُسَامَةَ، عَنْ عُبيد اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قال: كان ابنُ عمر يَعْتَمُّ، وُيرخيها بين كتفيه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم اور سالم کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ فُضِّلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَلٰى غَيْرِهِ

ان فضائل کا تذکرہ جن کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسروں پر فضیلت عطا کی گئی

6398 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيرُ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا، وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَاُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کے فاصلے سے (طاری ہونے والے) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا۔ میری اُمت کے جس بھی فرد کو نماز کا وقت ہو جائے وہ (وہیں) نماز ادا کر لے۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔ جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور ہر نبی کو اپنی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

6398– إسناده صحيح. محمد بن عبد الرحيم: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ يُنسب إلى جده، ثقة، روى له أبو داود والنسائي، وعلي بن معبد: هو ابن شداد العبدي الرقي نزيل مصر، روى له أبو داود والنسائي أيضاً، وهو ثقة فقيه، ومَنْ فوقه ثقات مِن رجال الشيخين، وقد صرح هُشيم -وهو ابن بشير بن القاسم السلمي- بالتحديث عن الشيخين وغيرهما. سيار هو أبو الحكم العنزي، ويزيد الفقير: هو ابنُ صهيب الكوفي. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/432، وأحمد 3/304، والدارمي 1/322-323، والبخاري (335) في التيمم: باب التيمم، و (438) في الصلاة: باب قول النبي - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مسجداً وطهوراً"، و (3122) في الجهاد: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "أحلت لكم الغنائم"، ومسلم (521) في المساجد في فاتحته، والنسائي 1/209-211 في الغسل: باب التيمم بالصعيد، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1439)، والبيهقي في "السنن" 1/212 و 2/329 و 433 و 6/291 و 9/4، وفي "الدلائل" 5/472-473، والبغوي (3616) من طرق عن هشيم بن بشير، بهذا الإسناد.

6399 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ* بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهِبٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِيْنَاءَ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُعْطِيتُ اَرْبَعًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ كَانَ قَبْلَنَا، وَسَاَلْتُ رَبِّي الْخَامِسَةَ فَاَعْطَانِيهَا، كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَرْيَتِهِ وَلَا يَعْدُوهَا وَبُعِثْتُ كَافَّةً اِلَى النَّاسِ، وَاُرْهِبَ مِنَّا عَدُوُّنَا مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسَاجِدَ، وَاُحِلَّ لَنَا الْخُمُسُ وَلَمْ يَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلَنَا، وَسَاَلْتُ رَبِّي الْخَامِسَةَ، فَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَلْقَاهُ عَبْدٌ مِنْ اُمَّتِي يُوَحِّدُهُ اِلَّا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ فَاَعْطَانِيهَا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے چار ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو ہم سے پہلے کسی کو بھی نہیں عطا کی گئیں۔ میں نے اپنے پروردگار سے پانچویں چیز کی درخواست کی' تو اس نے مجھے وہ بھی عطا کر دی پہلے کسی نبی کو اس کی مخصوص بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔ وہ اس بستی سے آگے نہیں جاتا تھا' لیکن مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا اور ہمارا دشمن ایک ماہ کی مسافت کے فاصلے سے بھی ہم سے مرعوب ہو جاتا ہے اور میرے لیے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا اور ہمارے لئے خمس کو حلال قرار دیا گیا ہے' جو ہم سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور میں نے اپنے پروردگار سے پانچویں چیز یہ مانگی میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ میری اُمت کا جو فرد اس کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ وہ اس کی وحدانیت کا اعتراف کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز بھی مجھے عطا کر دی۔

ذِكْرُ مَا فُضِّلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ قَبْلَهُ مِنَ الْخِصَالِ الْمَعْدُوْدَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ کن مخصوص خصوصیات کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے افراد پر فضیلت عطا کی گئی

6400 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّهِيْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6399– عبيد الله بن عبد الرحمن: هو ابنُ عبد الله بن موهب، روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأبو داود والنسائي، وثقه ابنُ معين في رواية إسحاق بن منصور، وضعفه في رواية الدوري، ووثقه العجلي، وقال أبو حاتم: صالح، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: ليس بذاك القوي، وقال ابن عدي: حسن الحديث يُكتب حديثه، وعباس بن عبد الرحمن بن ميناء الأشجعي روى له ابن ماجه، وأبو داود في " المراسيل "، ووثقه المصنف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات، ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم، وهذا الحديث لم أجده عند غير المصنف.

(متن حدیث): فُضِّلْتُ عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَ تُرَابُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، وَجُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ، وَاُوْتِيتُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِثْلَهُ اَحَدٌ قَبْلِي وَلَا اَحَدٌ بَعْدِي

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہمارے لئے تمام روئے زمین کو جائے نماز قرار دیا گیا ہے اور اس کی مٹی کو ہمارے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا' جب ہمیں پانی نہیں ملتا اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا اور مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے موجود خزانے سے عطا کی گئی ہیں اس جیسی آیات مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کو عطا نہیں کی جائیں گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُوْرِ فِيْ خَبَرِ حُذَيْفَةَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں مذکور عدد سے یہ مراد نہیں کہ اس کے علاوہ کی نفی کی جائے

6401 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالوں سے فضیلت عطا کی گئی۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔ میرے لئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز بنایا گیا اور مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا''۔

6400- إسناده صحيح، إسحاق بن إبراهيم الشهيدي: هو ابن حبيب بن الشهيد، روى له الترمذي، والنسائي، وابن ماجة، وأبو داود في " المراسيل "، ومَنْ فوقه ثقات من رجال الشيخين غيرَ أبي مالك الأشجعي -واسمه سعدُ بن طارق- فمن رجال مسلم، وعلّق له البخاري. ابنُ فُضَيْلٍ: هُوَ محمدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وربعي: هو ابن حِراش . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (264)، وقد تقدم تخريجه برقم (1695) .

6401- إسناده صحيح على شرط مسلم . العلاء بن عبد الرحمن: هو ابن يعقوب الحرقي . وهو مكرر (2313) ، وسيأتي برقم (6403) .

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کو جامع کلمات اور اختتامی کلمات عطا کرنے کا تذکرہ

6402 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوتِیَ فَوَاتِحَ الْكَلَامِ وَخَوَاتِمَهُ، اَوْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، وَاِنَّا كُنَّا لَا نَدْرِی مَا يَقُولُ اِذَا جَلَسْنَا فِی الصَّلَاةِ حَتّٰى عَلَّمَنَا، فَقَالَ: قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کو کلام کا آغاز کرنے والے اور اس کا اختتام کرنے والے (یعنی جامع و مانع) کلمات عطا کئے گئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بھلائی کی جامع اور اختتامی باتیں عطا کی گئی۔

ہمیں یہ بات معلوم نہیں تھی کہ جب ہم نماز کے دوران بیٹھے ہوئے ہوں‘ تو ہمیں کیا پڑھنا چاہئے‘ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

"ہر طرح کی زبانی‘ جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلَ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو جامع کلمات کے ذریعے دیگر تمام انبیاء پر فضیلت عطا کی گئی

6403 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

6402- حديث صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص، واسمه عوف بن مالك بن نضلة، فمن رجال مسلم، وزهير بن معاوية أخرج له الشيخان من روايته عن أبي إسحاق -وهو السبيعي- وقد توبع، وانظر تخريجه في (1950).

6403- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر (2313) و (6401).

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا ہے' مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کے طور پر نوٹ کر لیا ہے

6404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِیِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنَتِهٖ، وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ ذٰلِكَ: دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ، وَبِشَارَةُ عِيْسٰى، وَرُؤْيَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِیْ اَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ

6404- حديث صحيح لغيره، سعيد بن سويد: هو الكلبي، ذكره المؤلف في " الثقات " 6/361، وقال: من أهل الشام، يروي عن عبيدة الأملوكي، وعن عبد الأعلى بن هلال، عن العرباض، روى عنه معاوية بن صالح، وترجم له البخاري وابن أبي حاتم، ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلًا، وقال البزار: سعيد بن سويد شامي لا بأس به. وعبد الأعلى بن هلال السلمي ويقال: عبد الله بن هلال السلمي ذكره المؤلف في " الثقات" 5/128، وقال: كنيته أبو النضر، يروي عن العرباض بن سارية وأبي أمامة، روى عنه خالد بن معدان وسعيد بن سويد، وترجم له البخاري في " تاريخه " 6/68، وأخرج حديثه هذا، ولم يذكر فيه شيئاً، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطبري في "جامع البيان " 28/87 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/127، والبخاري في "التاريخ الكبير" 6/68، والطبراني (2072) و (2073) و /18 (629) و (630) ، والبيهقي في "الدلائل" 1/80 و 2/130، والآجري في "الشريعة" ص 421 من طرق عن معاوية بن صالح بن حُدَير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/128، وابن أبي عاصم في "السنّة" (409) ،

حضرت عرباض بن ساریہ فزاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا' جب حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا۔ اور میں عنقریب تمہیں اس کے آغاز کے بارے میں بتاؤں گا (میں) اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کے دیکھے ہوئے اس خواب (کا نتیجہ) ہوں جو انہوں نے اس وقت دیکھا تھا' جب انہوں نے مجھے جنم دیا تھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس کے ذریعے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے''۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيِّينَ قَبْلَهُ مَعَهُ بِمَا مَثَّلَ بِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سے پہلے کے انبیاء اور اپنی مثال بیان کرنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی

6405 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهُ، وَكَمَّلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُوْنَ، وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وَضَعْتَ هٰذِهِ اللَّبِنَةَ؟ قَالَ: فَاَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کی مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے' جو ایک عمارت تعمیر کرتا ہے اور بہت عمدہ تعمیر کرتا ہے وہ اسے مکمل کر دیتا ہے' لیکن ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے لوگ اس عمارت کا چکر لگاتے ہیں اس کو پسند کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں وہ اینٹ ہوں میں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں''۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ بِالْقَصْرِ الْمَبْنِيِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیگر انبیاء کے ساتھ (اپنی مثال کو) ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دینا

6405- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2286) (22) في الفضائل: باب ذكر كونه - صلى الله عليه وسلم - خاتم النبيين، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/398، والبخاري (3535) في مناقب الأنصار: باب خاتم النبيين - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم، والبغوي (3621)، والآجري في " الشريعة " ص 456، والبيهقي في "الدلائل" 1/366 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم، والبغوي (3619) من طريق عبد الرزّاق، عن معمر، عن همّام، عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همّام" برقم (2). وأخرجه أحمد 257-2/256 عن يزيد، عن محمد بن إسحاق، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وانظر ما بعده.

6406 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ، وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهُ، وَتُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ نُظَّارٌ، فَتَعَجَّبُوْا مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، لَا يَعِيْبُوْنَ غَيْرَهَا، فَكُنْتُ اَنَا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ ابن مریم کے قریب ہوں۔ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں' لیکن میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔''

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی مانند ہے' جس کی تعمیر عمدہ کی گئی ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو دیکھنے والے لوگ اس کا چکر لگائیں اور اس کی عمدہ تعمیر پر حیران ہوں' لیکن اس ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے پر (حیران ہوتے ہوں) وہ اس کے علاوہ اس عمارت میں کوئی اور عیب نہ نکال سکیں' تو میں اس ایک اینٹ کی جگہ ہوں' میرے ذریعے رسولوں (کی بعثت) کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا''۔

ذِكْرُ مَا مَثَّلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کو دیگر انبیاء کے ساتھ کس طرح تشبیہ دی؟

اللہ تعالیٰ کا درود ان سب حضرات پر نازل ہو

6407 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6406- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه البغوى (3620) من طريق يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريجُ القسم الأول من الحديث برقم (6194) و (6195)، وأخرج القسم الثانى منه الآجرى فى "الشريعة" ص 456 من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الآجرى أيضاً من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهرى، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا اَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ وَاَكْمَلَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ، فَيَقُولُونَ: مَا رَاَيْنَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا مَوْضِعَ ذِي اللَّبِنَةِ قَالَ: فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اور مجھ سے پہلے کے دیگر انبیاء کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کوئی عمارت تعمیر کرتے ہوئے اسے خوبصورت بہترین اور مکمل تعمیر کرتا ہے لوگ اس کا چکر لگاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ خوبصورت عمارت اور کوئی نہیں دیکھی' لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں وہ اینٹ ہوں۔

ذِكْرُ مَا مَثَّلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ وَاُمَّتَهُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اور اپنی امت کی مثال کس طرح بیان کی؟

6408 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ اَقْبَلَ خَشَاشُ الْاَرْضِ وَفَرَاشُهَا، وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقْتَحِمُ فِي النَّارِ، فَتَقْتَحِمُ فِيهَا، وَهُوَ يَذُبُّهَا عَنْهَا، فَاَنَا الْيَوْمَ آخِذٌ بِحُجَزِ النَّاسِ: هَلُمُّوا اِلَى الْجَنَّةِ، هَلُمُّوا عَنِ النَّارِ، فَهُمْ يَقْتَحِمُونَ فِيهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اور لوگوں کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو آگ جلاتا ہے' جب اس کے اردگرد کی جگہ روشن ہو جاتی ہے' تو اس میں کیڑے مکوڑے اور پتنگے گرنا شروع ہوتے ہیں' تو یہ وہ مکوڑے ہیں جو آگ میں جانا چاہتے ہیں وہ اس میں جانا

6407- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: اسمه عبد الرحمن بن هرمز، وسفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه مسلم (2286) (20) في الفضائل: باب ذكر كونه - صلى الله عليه وسلم - خاتم النبيين، والرامهرمزي في " الأمثال " ص 6 من طريقين عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص 457-456 من طريقين عن أبي الزناد، به.

6408- إسناده حسن، يزيد ابنُ موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة روى له أبو داود والنسائي وابن ماجة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير محمد بن عجلان، فمن رجال مسلم متابعة وهو صدوق . وأخرجه البخاري (3426) في الأنبياء : باب قوله تعالى: (ووهبنا لداود سليمان) ، و (6483) في الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصي، ومسلم (2284) في الفضائل: باب شفقته - صلى الله عليه وسلم - على أمته، والترمذي (2874) في الأمثال: باب رقم (7) من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم (2284) (18) ، والبغوي (98) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة . وهو في "صحيفة همام " برقم (4) . وأخرجه أحمد 540-2/539 عن كثير، حدثنا جعفر، حدثنا يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة. وأخرجه الرامهرمزي في " الأمثال " ص 20 من طريق الفضيل بن سليمان، عن موسى بن عقبة، عن أبي حازم التمار، عن أبي هريرة.

چاہتے ہیں۔ وہ شخص انہیں اس میں داخل ہونے سے روکتا ہے' تو آج میں لوگوں کے پہلو پکڑ کر (یہ کہتا ہوں) جنت کی طرف آجاؤ اور جہنم سے بچو' لیکن وہ اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے

6409 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَسَاَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ، فَلَمْ يُجِبْهُ بِشَيْءٍ، ثُمَّ سَاَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَاَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ عُمَرُ، نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ حَتّٰى قَدَّمْتُهُ اَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَاَ: (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) (الفتح: 2)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر آپ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں کوئی جواب نہیں دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا: اے عمر! تمہاری ماں تمہیں روئے' تم نے تین مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں کے آگے آکر چلنے لگا۔ مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن کا کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ ابھی میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے کسی کو سنا جو بلند آواز میں مجھے بلا رہا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے' جو میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے' جس پر سورج

6409- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 204-1/203 في القرآن: باب ما جاء في القرآن، وما بين حاصرتين منه. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/31، والبخاري، (4177) في المغازي: باب غزوة الحديبية، و (4833) في تفسير سورة الفتح: باب (إنا فتحنا لك فتحاً مبيناً)، و (5012) في فضائل القرآن: باب فضل سورة الفتح، والترمذي (3262) في التفسير: باب ومن سورة الفتح، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 8/6، والبيهقي في " الدلائل " 4/154، والبغوي في "معالم التنزيل " 188-4/187.

طلوع ہوتا ہے۔ (یعنی پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کی تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے

6410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) (الفتح: 2) مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ، فَقَرَاَهَا عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: هَنِيئًا مَرِيئًا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يَفْعَلُ بِكَ، فَمَا يَفْعَلُ بِنَا؟ فَنَزَلَ عَلَيْهِ: (لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ) (الفتح: 5)، حَتّٰى (فَوْزًا عَظِيْمًا) (النساء: 73)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردے۔''

یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر نازل ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک روئے زمین پر موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت لوگوں کے سامنے تلاوت کی تو لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے یہ بات بیان کر دی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ کیا کرے گا لیکن وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا (یہ نہیں پتہ چلا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''تا کہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن خواتین کو ان جنتوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ''بڑی کامیابی''

ذِكْرُ الْعِلْمِ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِيْ اِذَا ظَهَرَ لَهُ يَجِبُ اَنْ يُّسَبِّحَهُ وَيَحْمَدَهُ وَيَسْتَغْفِرَهُ

اس نشانی کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو عطا کیا جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر ہوا

6410- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/197، والترمذي (3263) في التفسير: باب ومن سورة الفتح، عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/215، والبخاري (4172) في تفسير سورة الفتح: باب (إنا فتحنا لك فتحاً مبيناً)، ومسلم (1786) في الجهاد: باب صلح الحديبية، والطبري في "جامع البيان" 26/69، والواحدي في "أسباب النزول" ص 255 و 256، والبيهقي في "الدلائل" 4/158، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/198 من طرق عن قتادة بنحوه.

تو یہ بات لازم ہوئی کہ آپ ﷺ پروردگار کی تسبیح بیان کریں اور اس کی حمد بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں

6411 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ قَبْلَ مَوْتِهِ اَنْ يَّقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَاَتُوبُ اِلَيْهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ لَتُكْثِرُ مِنْ دُعَاءٍ، لَمْ تَكُنْ تَدْعُو بِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِنَّ رَبِّي جَلَّ وَعَلَا اَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَيُرِينِي عِلْمًا فِي اُمَّتِي، فَاَمَرَنِي اِذَا رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْعِلْمَ اَنْ اُسَبِّحَهُ، وَاَحْمَدَهُ، وَاَسْتَغْفِرَهُ، وَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُهُ (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1)، فَتْحُ مَكَّةَ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے وصال سے کچھ عرصہ پہلے بکثرت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَاَتُوبُ اِلَيْهِ پڑھا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ یہ دعا بکثرت پڑھتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے آپ یہ دعا نہیں پڑھا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ عنقریب مجھے میری اُمت کے بارے میں نشانی دکھادے گا۔ اس نے مجھے یہ حکم دیا کہ جب میں یہ نشانی دیکھ لوں تو اس کی تسبیح بیان کروں۔ اس کی حمد بیان کروں اور اس سے مغفرت طلب کروں تو میں نے وہ چیز دیکھ لی ہے۔ (وہ یہ آیت ہے)

''جب اللہ کی مدد اور آ گئی''

اس سے مراد فتح مکہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعْدَ نُزُوْلِ مَا وَصَفْنَا، عِنْدَ الصَّلَوَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس چیز کے نزول کے بعد جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے، نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے

6412 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ،

6411- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد بن عبد الله: هو الواسطى الطحان . وأخرجه الطبرى فى " جامع البيان " 30/333 عن إسحاق بن شاهين، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (484) (218) فى الصلاة: باب ما يقال فى الركوع والسجود، والطبرى 333-30/332 و 333، والبغوى فى "معالم التنزيل " 4/542 من طرق عن داود بن ابى هند، به . وانظر ما بعده.

عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):لَمَّا نَزَلَتْ: (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1) اِلٰى آخِرِهَا مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی''۔

یہ سورت کے آخر تک ہے' تو اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب بھی نماز ادا کرتے تھے' تو یہ ضرور پڑھتے تھے۔

''تو پاک ہے اللہ حمد تیرے لئے مخصوص ہے' اے اللہ' تو میری مغفرت کر دے۔''

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِطْعَامِهِ وَسَقْيِهِ عِنْدَ وِصَالِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خصوصیت عطا کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صوم وصال رکھنے کے وقت' اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاتا تھا اور پلاتا تھا

6413 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصِّيَامِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّاسَ، فَوَاصَلُوا، فَنَهَاهُمْ، وَقَالَ: اِنِّي لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّي اَبِيتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّي، وَيَسْقِينِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنا شروع کئے جب اس بات کی اطلاع لوگوں کو ملی' تو انہوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں۔ میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور مجھے پلا دیتا ہے۔

6412– إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن نمير: هو عبد الله. ومسلم: هو ابن صبيح، أبو الضحى الكوفي العطار. وقد تقدم تخريجه برقم (1921) من طريق آخر عن أبي الضحى.

6413– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُسَدَّدٍ، فمن رجال البخاري، وقد تقدم تخريجه برقم (3575) و (3576).

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْوِصَالِ بِالسَّقْيِ وَالْإِطْعَامِ دُوْنَ أُمَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کی کہ آپ ﷺ کے صوم وصال رکھنے کے وقت آپ ﷺ کو کھلایا اور پلایا جاتا تھا یہ چیز آپ ﷺ کی امت کو عطا نہیں کی گئی

6414 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِيْ رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَوْ مُدَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ، اِنِّي اَظَلُّ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں صوم وصال رکھنا شروع کئے۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ مہینہ اور طویل ہوتا' تو میں اتنا عرصہ صوم وصال رکھتا رہتا کہ شدت کرنے والے لوگ اپنی شدت کو ترک کر دیتے۔ میں ایسے وقت گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور مجھے پلا دیتا ہے۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِي الْيَسِيْرِ مِنْ بَرَكَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی برکت کی وجہ سے' تھوڑی چیز میں برکت پیدا کر دیتا تھا

6415 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

6414- إسناده صحيح على شرط مسلم من طريق عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حياث، روى له أبو داود، وباقي رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/124 و 193 و 200 و 253، والبخاري (7241) في التمني: باب ما يجوز من اللو، ومسلم (1104) في الصوم: باب النهي عن الوصال في الصوم، من طرق عن ثابت، عن أنس. وانظر (3574) و (3579).

6415- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابنُ راهويه وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه هناد بنُ السري في "الزهد" (736)، وعنه الترمذي (2467) في صفة القيامة: باب رقم (31) عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3097) في الخمس: باب نفقة نساء النبي - صلى الله عليه وسلم - بعد وفاته، و (6451) في الرقاق: باب فضل الفقر، وابن ماجة (3345) في الأطعمة: باب خبز الشعير، عن أبي بكر بن أبي شيبة. وأخرجه مسلم (2973) في الزهد، عن أبي كريب، كلاهما عن أبي أسامة. وأخرجه أحمد 6/108 عن سريج، عن ابن أبي الزناد، كلاهما عن هشام بن عروة، به.

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ عِنْدَنَا شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ، فَمَازِلْنَا نَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى كَالَتْهُ الْجَارِيَةُ، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِيَ، وَلَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَرَجَوْتُ اَنْ يَبْقٰى اَكْثَرَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ نے ہمارے ہاں تھوڑے سے جَو چھوڑے ہم انہیں کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ کنیز نے انہیں ماپ لیا' تو اس کے بعد وہ جلدی ختم ہو گئے۔ اگر وہ کنیز انہیں نہ ماپتی' تو مجھے یہ امید ہے کہ وہ زیادہ عرصہ باقی رہتے۔

ذِكْرُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّيْطَانِ حَتّٰى كَانَ يَسْلَمُ مِنْهُ

اللہ تعالیٰ کا شیطان کے خلاف اپنے رسول کی مدد کرنے کا تذکرہ' یہاں تک کہ وہ شیطان مسلمان ہو گیا

6416 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَلَهُ شَيْطَانٌ، قَالُوا: وَلَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلِي، اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰكَذَا قَالَهُ بِالنَّصْبِ

حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اس کا مخصوص شیطان ہوتا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہے' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا۔"

6416- إسناده قوى. بشر بن معاذ العقدى روى له أصحابُ السنن إلا أبا داود، وذكره المؤلف فى "الثقات"، ووثقه النسائى فى " أسماء شيوخه "، وقال أبو حاتم: صالح الحديث صدوق، وقال مسلمة بن قاسم: بصرى ثقة صالح، ومن فوقه من رجال الشيخين غير صحابيه شريك بن طارق -وهو ابن سفيان الحنظلى - فلم يخرجا له ولا أحد من أصحاب السنن، وقد ذكره الواقدى وخليفة بن خياط وابن سعد فيمن نزل الكوفة من الصحابة، وليس له مسند غير هذا الحديث فيما ذكره البغوى. وأخرجه البزار (2439) عن بشر بن معاذ العقدى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" (7223) عن أحمد بن عمرو والقطرانى، حدثنا كامل بن طلحة، عن أبى عوانة، به. وأخرجه البخارى فى "التاريخ الكبير" 4/239، والطبرانى (7222) من طريقين عن شيبان، عن زياد بن علاقة، به. وذكره الهيثمى فى " المجمع " 8/225، وقال: رواه الطبرانى والبزار، ورجال البزار رجال الصحيح. وانظر ما بعده. وزاد الحافظ نسبته فى "الإصابة" 2/148 إلى حسين بن محمد القيانى فى "الوحدان"، والبغوى، وأبى يعلى، والباوردى، وابن قانع.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راوی نے یہ لفظ اسی طرح نصب کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ شَرِيكِ بْنِ طَارِقٍ: اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: فَاَسْلَمَ بِالنَّصْبِ لَا بِالرَّفْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت شریک بن طارق کی نقل کردہ روایت میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی' تو وہ مسلمان ہو گیا'' اس میں لفظ اسلم نصب کے ساتھ ہے (یعنی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے) رفع کے ساتھ نہیں ہے (یعنی واحد متکلم فعل مضارع کا صیغہ نہیں ہے)

6417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِلَ بِهٖ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ، قَالُوْا: وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاِيَّايَ، اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ، فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ شَيْطَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ حَتّٰى لَمْ يَاْمُرْهُ اِلَّا بِخَيْرٍ، لَا اَنَّهٗ كَانَ يَسْلَمُ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے ہر شخص کو اس کے ساتھی جنّ کے سپرد کر دیا گیا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو بھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی' لیکن اللہ تعالیٰ اس کے خلاف میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا اب وہ مجھے صرف بھلائی کے لئے کہتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص شیطان مسلمان ہو گیا تھا۔ یہاں تک وہ آپ کو صرف بھلائی کے لئے کہتا تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شیطان کی طرف سے محفوظ ہو گئے تھے خواہ وہ شیطان کافر ہی رہتا۔

6417- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الجعد، واسمه رافع، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد. وهو في "مسند أبي يعلى" (5143) .وأخرجه مسلم (2814) في صفات المنافقين: باب تحريش الشيطان وبعثه سراياه لفتنة الناس، والبغوي (4211) ، والمزي في "تهذيب الكمال" 9/39 من طريقين عن جرير، بهذا الاسناد.وأخرجه أحمد 1/385 و 397 و 401 و 460، والدارمي 2/306، ومسلم، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (109) ، والبيهقي في " الدلائل " 7/100 و 101، والطبراني (10522) و (10523) و (10524) من طرق عن منصور، به.

ذِكْرُ خَنْقِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانَ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيهِ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شیطان کا گلا دبا دیا تھا جو آپ ﷺ کی نماز کے دوران آپ ﷺ کو تکلیف دینے کے لیے آیا تھا

6418 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِعْتَرَضَ لِي الشَّيْطَانُ فِيْ مُصَلَّايَ هٰذَا فَاَخَذْتُهُ فَخَنَقْتُهُ حَتّٰى اِنِّي لَاَجِدُ بُرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّي، فَلَوْلَا دَعْوَةُ اَخِي سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مَرْبُوطًا تَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس نماز کے دوران شیطان میرے سامنے آیا۔ میں نے اسے پکڑ کر اس کا گلا دبایا۔ یہاں تک اس کی زبان کی ٹھنڈک مجھے اپنی ہتھیلی کی پشت پر محسوس ہوئی اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا' تو وہ شیطان صبح بندھا ہوا ہوتا اور تم لوگ اسے دیکھ لیتے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ دَعْوَةِ سُلَيْمَانَ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشَّيْطَانَ

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کی صفت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے شیطان کو چھوڑ دیا تھا

6419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَاْتِي الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي، فَاَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ آخُذَهُ فَاَرْبِطَهُ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِي سُلَيْمَانَ: (رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) (ص: 35)، قَالَ: فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا

6418– إسناده حسن. محمد بن عمرو –وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم. خالد: هو ابن عبد الله الطحان. وقد تقدم تخريجه برقم (2349). وانظر الحديث الآتي.

6419– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وانظر (2349).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنات میں سے ایک عفریت گزشتہ رات میرے پاس آیا تاکہ میری نماز کو خراب کرے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دیدیا۔ پہلے میں نے یہ ارادہ کیا میں اسے پکڑ کر مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیتا ہوں' یہاں تک کہ تم سب لوگ اسے دیکھ لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر مجھے اپنا بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ قول یاد آیا۔

''اے میرے پروردگار' تو میری مغفرت کردے اور مجھے ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی اور کو نہ مل سکے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو سرنگوں کر کے واپس کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدِ اسْتَجَابَ دَعْوَتَهُ الَّتِيْ سَالَ رَبَّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی (یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی) دعا کو قبول کرلیا تھا' جو دعا انہوں نے اپنے پروردگار سے مانگی تھی

6420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ سَالَ اللّٰهَ ثَلَاثًا اَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ، وَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ اَعْطَاهُ الثَّالِثَةَ، سَالَهُ: مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَسَالَهُ حُكْمًا يُوَاطِئُ حُكْمَهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَسَالَهُ مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ - يُرِيْدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ - لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ اَعْطَاهُ الثَّالِثَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں انہیں عطا کردیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیسری چیز بھی انہیں عطا کردی ہوگی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی بادشاہی مانگی جو ان کے بعد کسی اور کو نہ مل سکے' تو اللہ تعالیٰ نے وہ انہیں عطا کردی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسا فیصلہ کرنے کی صلاحیت مانگی جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز بھی انہیں عطا کردی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ جو شخص اس گھر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بیت المقدس تھا) تک آئے اس کا ارادہ صرف وہاں نماز ادا کرنے کا ہو' تو وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل آئے جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تیسری چیز بھی انہیں عطا کردی ہوگی۔

6420- إسناده صحيح، وهو مكرر (1634).

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّصْرَ عَلٰى اَعْدَائِهِ عِنْدَ الصَّبَا اِذَا هَبَّتْ

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کو ان کے دشمنوں کے خلاف مدد عطا کرنے کا تذکرہ جو ہوا چلنے کے وقت (عطا کی گئی تھی)

6421 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَاُهْلِكَتْ عَادُ بِالدَّبُوْرِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صباء کے ذریعے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو ''دبور'' (یعنی تیز ہوا) کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا گیا''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ كَانَ يُوَاظِبُ عَلَيْهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان خصائل کا تذکرہ، جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے سرانجام دیتے تھے

6422 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا

6421- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُسَدَّدٍ، فمن رجال البخاري. يحيى: هو ابن سعيد القطان، والحكم: هو ابن عتيبة الكوفي. وأخرجه البخاري (4105) في المغازي: باب غزوة الخندق، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/228 عن يحيى، به. وأخرجه أحمد 1/324 و 341 و 355، والطيالسي (2641)، والبخاري (1035) في الاستسقاء: باب قول النبيِّ - صلى الله عليه وسلم -: "نصرت بالصَّبا"، و (3205) في بدء الخلق: باب ما جاء في قوله: (وهو الذي يرسل الرياح بشراً بين يَدَيْ رحمته)، و (3343) في الأنبياء: باب قوله تعالى: (وإلى عادٍ أخاهم هوداً)، ومسلم (900) في الاستسقاء: باب في ريح الصبا والدبور، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/215، والطبراني في "الكبير" (11044)، والبيهقي في "السنن" 3/364، والبغوي (1149)، والقضاعي (573) من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/433-434، وأحمد 1/223 و 373، ومسلم، وأبو يعلى (2563) و (2680)، والطبراني (12424)، والبيهقي في "السنن" 3/364، وفي "الدلائل" 3/448، والقضاعي (572) من طرق عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. الصَّبا: هي الريح الشرقية، والدبور مقابلها. قال الحافظ في "الفتح" 2/521: الصبا: يقال لها: القَبول -بفتح القاف- لأنها تقابل باب الكعبة، إذ مهبها من مشرق الشمس، وضدها الدبور، وهي التي أُهلكت بها قوم عاد، ومن لطيف المناسبة كون القبول نصرت أهل القبول، وكون الدبور أهلكت أهل الإدبار، وأن الدبور أشد من الصبا.

6422- إسناده ضعيف لجهالة الأشجعي، وهو أبو إسحاق: قال الذهبي في "الميزان" 4/489: ما علمت أحداً روى عنه غير أبي النضر هاشم، يعني: ابن القاسم، وباقي رجاله ثقات: وهو في "مسند أبي يعلى" (7041). وأخرجه الطبراني في "الكبير" 23/ (496) عن عبيد بن غنام، عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/287 عن هاشم بن القاسم، والنسائي 4/220 في الصيام: باب كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر، والطبراني 23/ (354) من طريقين عن هاشم بن القاسم، به.

الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِيَامَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَالْعَشْرَ، وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ

❀❀ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: چار چیزیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترک نہیں کرتے تھے۔ عاشورہ کے دن روزہ رکھنا اور (دس دن کے روزے) ہر مہینے کے تین روزے اور صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعات (سنتیں)

ذِكْرُ خِصَالٍ كَانَ يَسْتَعْمِلُهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ لِاُمَّتِهِ الْاِقْتِدَاءُ بِهٖ فِيْهَا

ان خصائل کا تذکرہ جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا مستحب قرار دیا گیا ہے

6423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ اَوِ الْمِسْكِينِ، فَيَقْضِيَ حَاجَتَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کثرت سے کرتے تھے۔ آپ فضول گفتگو نہیں کرتے تھے۔ آپ طویل نماز ادا کرتے تھے۔ اور مختصر خطبہ دیتے تھے۔ آپ اس چیز میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے کہ آپ کسی بیوہ عورت یا غریب کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی حاجت کو پورا کر دیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَقِيلٍ لَمْ يَرَ اَحَدًا مِنَ الصَّحَابَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یحییٰ بن عقیل نامی راوی نے کسی بھی صحابی کی زیارت نہیں کی ہے

6424 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى، يَقُوْلُ:

6423- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارمي 1/35، والنسائي 109-3/108 في الجمعة: باب ما يستحب من تقصير الخطبة، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 34 من طرق عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 2/614، وعنه البيهقي في "الدلائل" 1/329 من طريق علي بن الحسين بن واقد، عن أبيه به، وقال: صحيح على شرط الشيخين! ولم يخرجاه.

6424- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنَفُ وَلَا يَسْتَكْبِرُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ حَاجَتَهُ

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کثرت سے کرتے تھے لغویات نہیں کرتے تھے۔ طویل نماز ادا کرتے تھے مختصر خطبہ دیتے تھے اور آپ اس چیز میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے یا اس چیز کو بڑا نہیں سمجھتے تھے کہ آپ کسی بیوہ عورت یا مسکین کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی ضرورت کو پورا کردیں۔

ذِكْرُ اتِّخَاذِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيلًا كَاتِّخَاذِهِ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ خَلِيلًا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو خلیل صلی اللہ علیہ وسلم بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا

6425 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَمِيلٍ النَّجْرَانِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفَّى بِخَمْسِ لَيَالٍ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيكُمْ إِخْوَةٌ وَأَصْدِقَاءُ، وَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ أَتَّخِذَ مِنْكُمْ خَلِيلًا، وَلَوْ أَنِّي اتَّخَذْتُ مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ، فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پانچ دن پہلے آپ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

''اے لوگو! پہلے تمہارے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس چیز سے بری ذمہ ہوتا ہوں کہ میں نے تم میں سے کسی کو خلیل بنایا ہو اگر میں نے اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا' تو ابوبکر کو خلیل بناتا'

6425- حديث صحيح. محمد بن وهب بن أبي كريمة صدوق، أخرج له النسائي، ومن فوقه من رجال مسلم غير جميل النجراني، فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 4/108، وقال: يروي عن حذيفة بن اليمان، روى عنه عبد الله بن الحارث، أبو عبد الرحيم: اسمه خالد بن أبي يزيد الحراني، وعبد الله بن الحارث، هو الزبيدي النجراني. وأخرجه مسلم (532) في المساجد: باب النهي عن بناء المساجد على القبور، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/443، وابن سعد في "الطبقات" 2/240، وأبو عوانة 1/401، والطبراني في "الكبير" (1686)، والبيهقي في "الدلائل" 177-7/176 من طرق عن عُبيد الله بن عمرو، عن زيد بن أبي أنيسة، عن عمرو بن مُرة، عن عبد الله بن الحارث النجراني، قال: حدثني جندب ... بإسقاط جميل النجراني.

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا) خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (اپنا) خلیل بنایا ہے تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے تو تم لوگ ان کی قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم لوگوں کو اس سے منع کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا جَمِيلُ النَّجْرَانِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت صرف جمیل نجرانی نے روایت کی ہے

6426 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رِبْعِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں''۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ بِاَجْنِحَتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کے پروں سمیت دیکھنے کا تذکرہ

6427 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ

6426- حديث صحيح، رجاله رجال الشيخين غير خالد بن ربعي، فقد ذكره المصنف في "الثقات" 4/199، ونقل ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل " 3/329 عن علي ابن المديني أنه قال: خالد بن ربعي لا يروى عنه غير حديث واحد عن ابن مسعود، وذكر هذا الحديث. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري . وأخرجه أحمد 1/395 عن أبي الوليد، بهذا الاسناد . وأخرجه أحمد 1/395 و 410 عن عفان، عن أبي عوانة، به. وأخرجه أحمد 1/395، والطبراني في "الكبير" (10546) من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به، وانظر الحديث الآتي برقم (6855) و (6856) .

6427- إسناده صحيح على شرط الشيخين . الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان . وأخرجه الطبراني في "الكبير" (9055) عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (358) ، ومسلم (174) (282) في الإيمان: باب ذكر سدرة المنتهى، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 203، والطبراني (9055) ، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/371، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/249 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه البخاري (3232) في الأنبياء : باب إذا قال أحدكم آمين ... و (4856) في تفسير سورة النجم: باب قوله تعالى: (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى) ، و (4857) باب (فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) ، ومسلم (174) ، والترمذي (3277) في التفسير: باب ومن سورة النجم، وأبو يعلى (5337) ، والبغوي 246-4/245 من طرق عن أبي إسحاق الشيباني، به. وفيه أن الآية المسؤول عنها عندهم (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) .

الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: (لَقَدْ رَاٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) (النجم: 18) ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: رَاٰى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

''تحقیق اس نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیوں میں سے کچھ دیکھیں''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل وصورت میں دیکھا تھا ان کے 600 پر تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے

6428 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ جِبْرِيلَ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَعَلَيْهِ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ يُنْثَرُ مِنْ رِيشِهِ تَهَاوِيلَ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے جبرائیل کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا ان کے 600 پر تھے۔انہوں نے اپنے ایک پر کو پھیلایا ہوا تھا جس میں سے موتی اور یاقوت کے مختلف رنگ نکل رہے تھے''۔

6428- إسناده حسن. عاصم -وهو ابن أبي النجود- روى له أصحاب السنن، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وهو حسنُ الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. القواريري: هو عبيد الله بن عمر. وهو في "مسند أبي يعلى" (4993). وأخرجه ابنُ خُزيمة في "التوحيد" ص 204 عن محمد بن بشار، عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/412 و 460، والطبري في "جامع البيان" 27/49، وابن خزيمة ص 203، والبيهقي في "الدلائل" 2/372 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه الطبراني (9054) من طريق قيس بن الربيع، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قال: رأى محمد - صلى الله عليه وسلم - جبريل في صورته له ست مئة جناح، ما منها جناح إلا قد سد ما بين المشرق والمغرب. وأخرجه أحمد 1/395، والطبري "جامع البيان" 27/49، والطبراني (10423)

ذِكْرُ عَرْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور جہنم کو ظاہر کیا تھا

6429 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْاَلَةِ، فَقَالَ: سَلُوْنِي، فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ قَالَ: فَاَرَمَّ الْقَوْمُ، وَخَشُوا اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ اَمْرٍ عَظِيمٍ، قَالَ اَنَسٌ: فَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَلَا اَرٰى كُلَّ رَجُلٍ اِلَّا قَدْ دَسَّ رَاْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي، فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِي؟ قَالَ: اَبُوكَ حُذَافَةُ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَاَيْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، اِنَّهَا صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَاَبْصَرْتُهُمَا دُوْنَ ذٰلِكَ الْحَائِطِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوالات کیے گئے یہاں تک کہ سوالات کر کے آپ کو پریشان کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں اسے تمہارے سامنے بیان کردوں گا راوی کہتے ہیں: تو لوگ رک گئے۔ انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں کوئی بڑا واقعہ رونما نہ ہو جائے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا ہمیں جو بھی شخص نظر آیا اس نے اپنا سر اپنے کپڑے میں ڈالا ہوا تھا اور وہ رو رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: تم لوگ مجھ سے سوال کرو۔ اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہارے سامنے اسے بیان کردوں گا۔ مسجد کے کونے میں ایک شخص کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ (یعنی اس پر ایمان رکھتے ہیں) اور ہم فتنوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے آج کے دن کی طرح کبھی بھی بھلائی اور برائی ایک ساتھ نہیں دیکھی۔ ابھی میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا"۔ میں نے اس دیوار کے پرے ان دونوں کو دیکھ لیا۔

6429- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عاصم بن النضر، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" (2359) (137) في الفضائل: باب توقيره - صلى الله عليه وسلم - وترك إكثار سؤاله عمّا لا ضرورة إليه، عن عاصم بن النضر، بهذا الإسناد. وانظر (106).

ذِكْرُ عَرْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاُمَمَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسری امتوں کو ظاہر کیا تھا

6430 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ لَنَا: اَيُّكُمْ رَاَى الْكَوْكَبَ الَّذِيْ انْقَضَّ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا، اَمَا اِنِّي لَمْ اَكُنْ فِي الصَّلَاةِ، وَلٰكِنِّي لُدِغْتُ، قَالَ: فَمَا فَعَلْتَ؟ قُلْتُ: اسْتَرْقَيْتُ، قَالَ: وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَدِيْثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ، قَالَ: وَمَا يُحَدِّثُكُمُ الشَّعْبِيُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حَصِيْبٍ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ: لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ

قَالَ: فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ رَهْطٌ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ رَجُلٌ، وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ، اِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقُلْتُ: هٰذِهِ اُمَّتِي؟ فَقِيْلَ: هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهُ، وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ، فَنَظَرْتُ، فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ، ثُمَّ قِيْلَ لِي: انْظُرْ اِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ الْاٰخَرِ، فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقِيْلَ لِي: اُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ، ثُمَّ نَهَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ، فَخَاضَ الْقَوْمُ فِي ذٰلِكَ، وَقَالُوْا: مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ؟ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ، وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ قَطُّ، وَذَكَرُوا اَشْيَاءَ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ تَخُوْضُوْنَ فِيْهِ؟، فَاَخْبَرُوْهُ بِمَقَالَتِهِمْ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيُّ، فَقَالَ: اَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْتَ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: اَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

6430- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير زحمويه، وهو لقب زكريا بن يحيى بن صبيح الواسطي، فقد ذكره المؤلف في " الثقات " 8/253، وقال: من أهل واسط، يروي عن هشيم وخالد، حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقنين في الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين.. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (982) عن محمد بن يعقوب الشيباني، حدثنا محمد بن محمد بن رجاء السندي، حدثنا زكريا بن يحيى بن صبيح، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/271، والبخاري (6541) في الرقاق: باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ومسلم (220) (374) في الإيمان: باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، من طرق عن هشيم، به، وقد صرح هشيم بالتحدث عند مسلم. وأخرجه مطولاً ومختصراً البخاري (3410) في الأنبياء: باب وفاة موسى، و (5705) في الطب: باب من اكتوى أو كوى غيره، و (5752) باب من لم يرق، و (6472) في الرقاق: باب ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾، ومسلم (220) (375)، والترمذي (2446) في صفة القيامة: باب رقم (16)، وابن منده (983) و (984)، والبغوي (4322) من طرق عن حُصين بن عبد الرحمن، به.

حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: مَیں سعید بن جبیر کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے ہم سے دریافت کیا تم میں سے کس نے وہ ستارہ دیکھا ہے' جو گزشتہ رات ٹوٹا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں نے۔ میں اس وقت نماز کی حالت میں نہیں تھا بلکہ مجھے کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا پھر تم نے کیا کیا۔ میں نے جواب دیا: میں نے دم کیا۔ انہوں نے دریافت کیا تم نے ایسا کیوں کیا۔ میں نے جواب دیا: اس حدیث کی وجہ سے جو امام شعبی نے ہمیں بیان کی ہے انہوں نے دریافت کیا شعبی نے تمہیں کیا حدیث بیان کی ہے میں نے کہا: انہوں نے حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی انہوں نے یہ فرمایا: دم صرف نظر لگنے یا بخار کی صورت میں ہوتا ہے۔

تو سعید بن جبیر نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بتایا ہے:

''میرے سامنے مختلف امتوں کو پیش کیا گیا میں نے کسی نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ کچھ افراد تھے۔ کسی نبی کو دیکھا اس کے ساتھ ایک فرد تھا۔ کسی نبی کو دیکھا اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ اسی دوران بہت سارے لوگ میرے سامنے آئے' تو میں نے سوچا شاید یہ میری امت ہوگی' لیکن بتایا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے لوگ ہیں۔ اب آپ افق کی طرف دیکھئے جب میں نے اس طرف دیکھا' تو وہاں ایک بہت بڑی تعداد تھی' پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ دوسری طرف دیکھئے' تو وہاں بھی بہت بڑی تعداد تھی' تو مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ہمراہ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ لوگ اس بارے میں غور و فکر کرتے رہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ یہ کون لوگ ہوں گے جو بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل ہوں گے' تو ان میں سے بعض حضرات نے یہ کہا کہ شاید یہ وہ لوگ ہیں' جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ بعض نے کہا: شاید اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے انہوں نے کبھی کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرایا۔ اس طرح لوگوں نے مختلف آراء کا ذکر کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم لوگ کس بارے میں غور و فکر کر رہے ہو۔ لوگوں نے اپنی گفتگو کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو (علاج کے طور پر) داغ نہیں لگاتے ہوں گے (غیر شرعی الفاظ کے ذریعے) دم نہیں کرتے ہوں گے۔ اور فال نہیں نکالتے ہوں گے' اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہوں گے۔

حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے) کہ میں ان لوگوں میں شامل ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو' پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے (یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے) کہ میں ان میں شامل ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔

6431 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السِّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تَحَدَّثْنَا عِنْدَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى اَكْرَيْنَا الْحَدِيْثَ، ثُمَّ تَرَاجَعْنَا اِلَى الْبَيْتِ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا غَدَوْنَا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ بِاَتْبَاعِهَا مِنْ اُمَّتِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَجِيءُ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ يَجِيءُ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ مِنْ قَوْمِهِ اَحَدٌ، حَتّٰى اَتٰى عَلَيَّ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ اَعْجَبُوْنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوكَ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ، قَالَ: وَاِذَا ظِرَابٌ مِّنْ ظِرَابِ مَكَّةَ قَدْ سَدَّ وُجُوهَ الرِّجَالِ، قُلْتُ: رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اُمَّتُكَ، قَالَ: فَقِيلَ لِي: رَضِيتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَبِّ رَضِيتُ، رَبِّ رَضِيتُ، قَالَ: ثُمَّ قِيلَ لِي: اِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: فَاَنْشَاَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَخُو بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ، قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ.

فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكُمْ اَبِيْ وَاُمِّي اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوا مِنَ السَّبْعِيْنَ، فَكُوْنُوا فَاِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ فَكُوْنُوا مِنْ اَهْلِ الظِّرَابِ، فَاِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ فَكُوْنُوا مِنْ اَهْلِ الْاُفُقِ، فَاِنِّي رَاَيْتُ ثَمَّ اُنَاسًا يَتَهَرَّشُونَ كَثِيْرًا ، قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنَ مَنْ تَبِعَنِيْ مِنْ اُمَّتِي رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنُوا الثُّلُثَ ، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنُوا الشَّطْرَ ، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، فَتَلَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِينَ) (الواقعة: 40).

قَالَ: فَتَرَاجَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ السَّبْعِيْنَ، فَقَالُوا: نَرَاهُمْ اُنَاسًا وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ، ثُمَّ لَمْ يَزَالُوا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ حَتّٰى مَاتُوا عَلَيْهِ، قَالَ: فَنَمَى حَدِيْثُهُمْ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ .

قَالَ الشَّيْخُ: اَكْرَيْنَا: اَخَّرْنَا

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے تھے' یہاں تک کہ ہماری بات چیت طویل ہوگئی' پھر ہم اپنے گھر واپس آ گئے۔ اگلے دن صبح جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے گزشتہ رات انبیاء اور ان کی

6431- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير العلاء بن زياد متابع الحسن البصري، فقد روى له النسائي، وابن ماجه، وعلق له البخاري، وهو ثقة . ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، وسعيد هو: ابن أبي عروبة، وهو أثبت الناس في قتادة، وقد روى له الشيخان من رواية ابن أبي عدي عنه . وأخرجه الطبراني (9768) ، والبزار (3538) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد، وأخرجه الطبراني (9769) من طريق يزيد بن زريع، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وانظر الحديث الآتي برقم (7302) .

امت سے تعلق رکھنے والے پیروکار لوگوں کو پیش کیا گیا' تو کوئی ایک نبی آیا' اس کے ساتھ اس کی قوم کے تین افراد تھے۔ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی قوم کا ایک گروہ تھا۔ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ تھے۔ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی قوم کا کوئی بھی فرد نہیں تھا' یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام بنی اسرائیل کے ہجوم میں میرے سامنے آئے جب میں نے ان لوگوں کو دیکھا' تو (ان کی کثرت) مجھے اچھی لگی میں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون لوگ ہیں؟ تو پروردگار نے فرمایا: یہ تمہارے بھائی موسیٰ بن عمران ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اسی دوران مکہ کا ایک چھوٹا پہاڑ لوگوں کے چہروں سے بھر گیا۔میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ اے میرے پروردگار! اس نے فرمایا: یہ تمہاری امت ہے۔مجھ سے دریافت کیا گیا کہ کیا تم راضی ہو' تو میں نے جواب دیا: اے میرے پروردگار میں راضی ہوں۔اے میرے پروردگار میں راضی ہوں پھر مجھے بتایا: ان لوگوں کے ہمراہ ستر ہزار ایسے لوگ بھی جنت میں داخل ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں:' تو اسی دوران بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھنے والے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کرے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ اسے ان میں شامل کر لے۔راوی کہتے ہیں: پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کر لے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ اس حوالے سے تم سے آگے نکل گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ تم ان ستر ہزار لوگوں میں شامل ہو' تو تم ایسا کر لو اور اگر تم اس حوالے سے عاجز آ جاتے ہو اور کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہو' تو کم از کم تم چھوٹے پہاڑ پر موجود افراد میں شامل ہو جانا (جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے) کیونکہ میں نے وہاں ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ میری امت سے تعلق رکھنے والے میرے پیروکار اہل جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہوں گے۔راوی کہتے ہیں: ہم نے اللہ اکبر کہا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ وہ لوگ ایک تہائی حصہ ہوں گے۔راوی کہتے ہیں: ہم نے تکبیر کہی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ وہ لوگ نصف ہوں گے' تو ہم نے تکبیر کہی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''پہلے والوں میں سے بھی بہت سے لوگ اور بعد والوں میں سے بھی بہت سے لوگ۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر مسلمانوں نے ان ستر ہزار لوگوں کے بارے میں گفتگو شروع کی۔انہوں نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں اس سے مراد وہ لوگ ہوں گے جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اور ساری زندگی اسلام کے احکام پر عمل کرتے رہے' یہاں تک کہ مسلمان ہونے کے عالم میں فوت ہوئے۔راوی کہتے ہیں: ان لوگوں کی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ یہ وہ لوگ ہیں (جو غیر شرعی الفاظ کے ذریعے) دم نہیں کرتے (علاج کے طور پر) داغ نہیں لگواتے، فال نہیں نکالتے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ اکرینا کا مطلب ہے ہم نے مؤخر کر دیا۔

ذِكْرُ عَرْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَعَدَ اُمَّتَهُ فِي الْاٰخِرَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس چیز کو ظاہر کیا تھا جس کا وعدہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بارے میں آخرت میں کیا ہے

6432 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ هُوَ ابْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، - وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهُ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، وَكَانَ اِذَا صَلّٰى لَنَا خَفَّفَ، ثُمَّ لَا نَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ: رَبِّ، وَاَنَا فِيْهِمْ ثُمَّ رَاَيْتُهُ اَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَتَنَاوَلَ شَيْئًا، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ اَسْرَعَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَاعَكُمْ طُوْلُ صَلَاتِيْ وَقِيَامِيْ قُلْنَا: اَجَلْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ: رَبِّ، وَاَنَا فِيْهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ شَيْءٍ وُعِدْتُّمُوْهُ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَدْ عُرِضَ عَلَيَّ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتّٰى لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَاَقْبَلَ اِلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى دَنَا بِمَكَانِيْ هٰذَا، فَخَشِيْتُ اَنْ تَغْشَاكُمْ، فَقُلْتُ: رَبِّ وَاَنَا فِيْهِمْ، فَصَرَفَهَا عَنْكُمْ، فَاَدْبَرَتْ قِطَعًا كَاَنَّهَا الزَّرَابِيُّ، فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا نَظْرَةً، فَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرْثَانَ اَخَا بَنِيْ غِفَارٍ مُتَّكِئًا فِيْ جَهَنَّمَ عَلٰى قَوْسِهٖ، وَاِذَا فِيْهَا الْحِمْيَرِيَّةُ صَاحِبَةُ الْقِطَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا

✿✿ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا' حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں نماز پڑھاتے تھے' تو مختصر پڑھاتے تھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے میرے پروردگار میں بھی ان میں ہوں' پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پکڑنے کے لیے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی سے نماز ادا کی۔ جب

6432– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/ (872) : حدثنا أحمد ابن رشدين، حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا ابن وهب، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد " 2/88، وقال: رواه الطبراني في "الكبير"، ورجاله رجال الصحيح خلا شيخ الطبراني أحمد بن محمد بن رشدين. وأورده أيضاً 10/386، وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" وفي "الكبير"، وفيه ابن لهيعة، وهو ضعيف وقد وثق، وكذلك بكر بن سهل، وبقية رجاله وثقوا. قلتُ: وقد تقدم نحوه من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص برقم (2838) و (5622) ، ومن حديث ابن عباس برقم (2832) و (2853) ، ومن حديث عائشة برقم (2841) .

نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر لیا' تو آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ میری نماز اور قیام کی طوالت نے تمہیں گھبراہٹ کا شکار کیا ہے۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ ﷺ۔ ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اے میرے پروردگار میں ان میں موجود ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آخرت کے حوالے سے تمہارے ساتھ جس بھی چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ابھی میرے اس جگہ قیام کے دوران میرے سامنے پیش کی گئی ہے' یہاں تک کہ جہنم میرے سامنے پیش کی گئی اس کا کچھ حصہ میری طرف آیا' یہاں تک کہ میری اس جگہ کے قریب ہو گیا' تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے' تو میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار میں ان لوگوں میں موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تم لوگوں سے پھیر دیا' پھر اس کے ٹکڑے مڑ گئے' جیسے وہ غالیچے ہوں' میں نے اس کی طرف دیکھا' تو بنو غفار سے تعلق رکھنے والا عمرو بن حرثان جہنم میں اپنی کمان سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ اور جہنم میں ایک حمیری عورت بھی تھی جو بلی کی مالکن تھی۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا۔ اور وہ اسے کھانے کے لیے کچھ دیتی بھی نہیں تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَجْلِسِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَصَدَهُ

نبی اکرم ﷺ کی مجلس کی صفت کا تذکرہ کہ جو شخص وہاں آنا چاہتا تھا (وہ کہاں اور کیسے بیٹھتا تھا)

6433 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

✿✿ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو کوئی شخص وہاں بیٹھتا تھا جہاں آخری فرد بیٹھا ہوتا تھا (یعنی کوئی لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہیں جاتا تھا)

ذِكْرُ مَا كَانَ يَحْفَظُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ مِنْ اَذَى الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ اُمَّتِهٖ وَنَفْسِهٖ فِيْ اِقَامَةِ الْحَقِّ

6433- شريك -وهو ابن عبد الله النخعي القاضي - سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات . زكريا بن يحيى: هو ابن صبيح الواسطي، وسماك: هو ابن حرب. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1951) عن محمد بن أحمد الواسطي، عن زكريا بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/98، والطيالسي (780)، والبخاري في "الأدب المفرد" (1141)، وأبو داود (4825) في الأدب: باب في التحلق، والترمذي (2725) في الاستئذان: باب رقم (29)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/256، والطبراني، والبيهقي 3/231 من طرق عن شريك، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب ! وفي الباب: عن شيبة بن عثمان بن طلحة الحجبي عند الطبراني في "الكبير" (7197) رفعه: "إذا انتهى أحدكم إلى المجلس، فإن وسع له، فليجلس، وإلّا فلينظر إلى أوسع مكان يرى فليجلس"، وحسن إسناده الهيثمي في "المجمع" 8/59.

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنے آپ کو مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے سے کس طرح بچا کر رکھتے تھے نیز حق کو قائم کرنے میں آپ ﷺ اپنی امت اور اپنے درمیان برابری رکھتے تھے

6434 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا، اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ مَعَهُ، فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ فَاسْتَقِدْ، فَقَالَ: قَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کوئی چیز تقسیم کررہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آگے بڑھا اور آپ ﷺ پر جھک آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی اسے ماری جو اس کے چہرے پر لگی پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا۔ تم آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے معاف کیا۔

ذِكْرُ مَا يَسْتَعْمِلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ التَّاَنِّي فِي الْعِشْرَةِ مَعَ اُمَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے ساتھ تعلق میں کس طرح اچھا سلوک کیا کرتے تھے

6435 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَجُلًا قَطُّ اَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتْرُكُ يَدَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِیْ يَتْرُكُ يَدَهُ

6434– عبيدة بن مسافع: ذكره المؤلف في "ثقاته" 7/163، وروى عنه ابنه مالك وبكير بن الأشج، وباقي رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/28، وأبو داود (4536) في الديات: باب القود من الضربة وقص الأمير من نفسه، والنسائي 8/32 في القسامة: باب القود في الطعنة، والبيهقي 8/43 و 48، والمزي في ترجمة عبيدة بن مسافع من "تهذيب الكمال" من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي عن أحمد بن سعيد الرباطي، عن وهب بن جرير،

6435– مبارك بن فضالة، مدلس وقد عنعن وباقي رجاله ثقات، أبو قطن: هو عمرو بن الهيثم . وهو في "مسند أبي يعلى" (3471) . وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 31 عن أبي يعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود (4794) في الأدب: باب في حسن العشرة، وأبو الشيخ، والبيهقي في "الدلائل" 1/320-321 من طرق عن أبي قطن، به. وأخرجه ابن المبارك في "الزهد" (392) ، وعلي بن الجعد (3568) ، والترمذي (2490) في صفة القيامة: باب رقم (46) ، وابن ماجة (3716) في الأدب: باب إكرام الرجل جليسه، والبيهقي في "الدلائل" 1/320، والبغوي (3680) من طريقين عن زيد العمي، عن أنس. وقال الترمذي والبغوي: حديث غريب، وقال البوصيري في "زوائد ابن ماجة" 2/230: مدار الحديث على زيد العمي وهو ضعيف.

۞۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو' یہاں تک کہ وہ شخص ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک (پہلے چھوڑتا تھا)

ذِكْرُ مَا كَانَ يَسْتَعْمِلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَمَا كَانَ يُقَدَّمُ اِلَيْهِ الْمَاْكُولُ وَالْمَشْرُوْبُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانے پینے کی چیز پیش کی جاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے

6436 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، اِذَا اشْتَهٰى اَكَلَ، وَاِلَّا تَرَكَ

۞۞ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے کی چیز میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خواہش ہوتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کھالیتے تھے۔ اگر نہیں ہوتی تھی' تو نہیں کھاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6437 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ، وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ

6436- حديث صحيح، عبد الرحمن بن عمرو البجلي: وثقه المؤلف 8/380، وسئل عنه أبو زرعة، فقال: شيخ، وقد توبع ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وأخرجه مسلم (2064) في الأشربة: باب لا يعيب الطعام، عن أحمد بن يونس، حدثنا زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3563) في مناقب الأنصار: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم، وعليُّ بن الجعد (762)، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 190، والبيهقي في "السنن" 7/279، وفي "الدلائل" 1/321، والبغوي (2843) من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم (2064) (188)، وابن ماجة (3259) في الأطعمة: باب النهي أن يعاب الطعام، وأبو الشيخ ص 189 و 190 و 191 من طرق عن أبي هريرة. وانظر ما بعده.

6437- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله. وأخرجه البخاري (5409) في الأطعمة: باب ما عاب النبي - صلى الله عليه وسلم - طعاماً، وأبو داود (3763) في الأطعمة: باب كراهية ذم الطعام، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 189، والبيهقي 7/279 عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2064) (187) في الأشربة: باب لا يعيب الطعام، والترمذي (2031) في البر والصلة: باب ما جاء في ترك عيب الطعام، وابن ماجة (3259) في الأطعمة: باب النهي أن يعاب الطعام، من طرق عن سفيان، به.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کی چیز میں عیب نہیں نکالا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خواہش ہوتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کھا لیتے تھے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں آتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ دیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَعْرِيسِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَرَّسَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت پڑاؤ کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑاؤ کرنے کی کیفیت کا تذکرہ

6438 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِاللَّيْلِ تَوَسَّدَ يَمِيْنَهُ، وَاِذَا عَرَّسَ بَعْدَ الصُّبْحِ نَصَبَ سَاعِدَهُ نَصْبًا، وَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر کے دوران) رات کے وقت پڑاؤ کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو تکیہ بنا لیتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے بعد پڑاؤ کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلائی کو کھڑا کر لیتے تھے۔ اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِيْ بِهَا كَانَ يُعْلَمُ اهْتِمَامُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ

اس علامت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کے بارے میں اہتمام کرنا معلوم ہو جاتا تھا

6439 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا هَمَّهُ شَيْءٌ اَخَذَ بِلِحْيَتِهِ هٰكَذَا، وَقَبَضَ ابْنُ مُسْهِرٍ

6438– إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. حميد: هو ابن أبي حميد الطويل. وأخرجه عبد الله بن أحمد في "زوائد المسند" 5/298 عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/298، ومسلم (683) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والترمذي في "الشمائل" (257) من طرق عن حماد بن سلمة، به.

6439– حديث حسن صحيح. محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وأبوه عمرو بن علقمة ذكره المؤلف في "الثقات" 5/174، وصحح له الترمذي حديثاً تقدم عند المؤلف برقم (280)، وصحح له ابن خزيمة أيضاً حديثاً آخر غير هذا. وانظر (7028). وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "-. ص 71 عن عمر بن حسن الحلبي.

عَلٰى لِحْيَتِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی شریف کو اس طرح پکڑ لیتے تھے۔

ابن مسہر نامی راوی نے اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے کر یہ روایت بیان کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكُوْنُ فِىْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ، عِنْدَ دُخُوْلِهٖ بَيْتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف لانے کے بعد گھر کے کام کاج کر لیا کرتے تھے

6440 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَاَلَهَا رَجُلٌ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِىْ بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِىْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِىْ بَيْتِهٖ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کاج کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے خود گانٹھ لیا کرتے تھے۔ اپنے کپڑے خود سی لیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے وہ تمام کام کاج کرتے تھے جو کوئی بھی شخص اپنے گھر میں کرتا ہے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُضُّ عَمَّنْ اَسْمَعَهُ مَا كَرِهَ اَوِ ارْتَكَبَ مِنْهُ حَالَةً مَكْرُوْهٍ لَهُ

6440– حديث صحيح. ابن أبى السرى متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين. وهو فى "مصنف عبد الرزاق " (20492). ومن طريقه أخرجه أحمد 6/167، والبيهقى فى "دلائل النبوة" 1/328، والبغوى (3675). وأخرجه أحمد 6/121 و 260، وابن سعد فى "الطبقات" 1/366، وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى - صلى الله عليه وسلم "- ص 21 و 62 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/49 و126 و 256، وابن سعد 1/365 و 366، والبخارى (676) فى الأذان: باب من كان فى حاجة أهله فأقيمت الصلاة، و (5363) فى النفقات: باب خدمة الرجل فى أهله، و (6039) فى الأدب: باب كيف يكون الرجل فى أهله، والترمذى (2489) فى صفة القيامة: باب رقم (45)، وفى " الشمائل " (335)، والبيهقى 1/327 و 328، وأبو الشيخ ص 20، والبغوى (3676) و (3678) من طرق عن عائشة بنحوه.

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کوئی ناپسندیدہ بات سن کر یا اپنے ساتھ کسی ناپسندیدہ رویے کو دیکھ کر کس طرح چشم پوشی کرتے تھے

6441 - حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا: السام علیکم (یعنی آپ کو موت آئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علیکم (یعنی تمہیں بھی آئے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ان لوگوں کی بات سمجھ لی۔ میں نے کہا: تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت بھی ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! آرام سے اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ ﷺ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے بھی علیکم کہہ دیا ہے (یعنی تمہیں بھی آئے)

ذِكْرُ نَفْيِ الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ بد اخلاقی اور بدزبانی کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے

6441- حديث صحيح، ابن أبي السري متابع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (19460)، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/199، ومسلم (2165) في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، والبيهقي في "السنن" 9/203، والبغوي (3314). وأخرجه أحمد 6/37، والبخاري (6024) في الأدب: باب الرفق في الأمر كله، و (6256) في الاستئذان: باب كيف يرد على أهل الذمة السلام، و (6395) في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، وفي "الأدب المفرد" (412)، ومسلم، والترمذي (2701) في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على أهل الذمة، والبيهقي في "الآداب" (286) من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/85، والدارمي 2/323، وابن ماجه (3688) في الأدب: باب الرفق، من طريق الأوزاعي عن الزهري مختصراً دون قصة سلام اليهود. وأخرجه البخاري (2935) في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و (6030) في الأدب: باب لم يكن النبي - صلى الله عليه وسلم - فاحشاً ولا متفحشاً، و (6401) في الدعوات: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "يُستجاب لنا في اليهود ولا يستجاب لهم فينا"، وفي "الأدب المفرد" (311)، والبغوي (3313) من طريقين عن أيوب، عن عبد الله بن أبي مليكة، ومسلم (2165) (11) من طريق مسروق، كلاهما عن عائشة بنحوه.

6442 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدزبان اور بداخلاق نہیں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔

ذِكْرُ خِصَالٍ يُسْتَحَبُّ مُجَانَبَتُهَا لِمَنْ اَحَبَّ الِاقْتِدَاءَ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان خصائل کا تذکرہ جن سے اجتناب کرنا اس شخص کے لیے مستحب ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کو پسند کرتا ہے

6443 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَهْلِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ

ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدزبانی نہیں کرتے تھے۔ بداخلاقی نہیں کرتے تھے۔ بازار میں چیخ کر نہیں بولتے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے۔ بلکہ معاف کر دیتے تھے۔ اور درگزر کرتے تھے۔

6442- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم (477) . ونزيد هنا أنه أخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (271) ، والبغوي (3666) عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514، والطيالسي (2246) ، وابن سعد في "الطبقات" 1/365، والبيهقي في "دلائل النبوة" 314-1/313 من طرق عن الأعمش، به.

6443- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير أبي عبد الله الجدلي، واسمه عبد بن عبد، ويقال: عبد الرحمن بن عبد، وهو ثقة . أبو إسحاق: هو السبيعي، وقد أخرج له الشيخان من رواية زكريا بن أبي زائدة، عنه . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514، وأحمد 6/236 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/246، والطيالسي (1520) ، والترمذي (2016) في البر والصلة: باب ماجاء في خُلق النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (340) ، والبيهقي في "الدلائل" 1/315، والبغوي (3668) من طرق عن شعبة، عن أبي إسحاق، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، قلت: وهو كما قال، فسماع شعبة من أبي إسحاق قديم.

ذِكْرُ مَا كَانَ يَسْتَعْمِلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرْكِ ضَرْبِ اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِنَفْسِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ معمول اختیار کیا تھا آپ ﷺ نے بذات خود کبھی کسی مسلمان کو نہیں مارا

6444 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا ضَرَبَ امْرَاَةً قَطُّ، وَلَا خَادِمًا قَطُّ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کبھی کسی چیز کو نہیں مارا' البتہ آپ ﷺ جب اللہ کی راہ میں جہاد کررہے ہوتے تھے (تو آپ ﷺ نے دشمنوں پر حملہ کیا ہے) اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی اہلیہ کو یا اپنے کسی خادم کو کبھی نہیں مارا۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب! حوض کوثر اور شفاعت کا تذکرہ

6445 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ

❁❁ حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں حوض (کوثر) پر تم لوگوں کا پیش رو ہوں گا۔''

6444- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم (488) .

6445- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي الشوارب، فمن رجال مسلم . أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1690) عن معاذ بن المثني، عن مسدد، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (787) ، وابن أبي شيبة 11/440، وأحمد 4/313، والبخاري (6589) في الرقاق: باب في الحوض، ومسلم (2289) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، والطبراني (1688) و (1689) و (18691) و (1692) و (1693) و (1694) من طرق عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6446 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ الصُّنَابِحِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ، فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي

❁❁ حضرت صنابح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خبردار میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا' تو میرے بعد تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فَرَطَ اُمَّتِهِ عَلٰى حَوْضِهِ بِفَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا بِالشُّرْبِ مِنْهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر اپنی امت کے پیش رو ہوں گے اللہ تعالیٰ ہم پر یہ فضل کرے کہ ہم بھی اس میں سے پئیں

6447 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الصُّنَابِحِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ، فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي

❁❁ حضرت صنابح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خبردار میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا' تو تم لوگ میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا۔''

6446– إسناده صحيح، محمد بن عبد الأعلى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له ابن ماجه هذا الحديث، وقد تقدم تخريجه برقم (5985) . وانظر ما بعده.

6447– إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الطُّوْلِ الَّذِىْ يَكُوْنُ بَيْنَ حَافَتَىْ حَوْضِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْقِيَامَةِ اَوْرَدَنَا اللّٰهُ اِيَّاهُ بِفَضْلِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس طوالت کی صفت کے بارے میں ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے حوض کے دو کناروں کے درمیان قیامت کے دن ہوگی' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ہمیں وہاں پہنچائے

6448 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ نَاحِيَتَىْ حَوْضِى كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ، وَالْمَدِيْنَةِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6449 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَنَا فَرَطُكُمْ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْنِىْ فَاَنَا عَلَى الْحَوْضِ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى مَكَّةَ، وَسَيَاْتِىْ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ بِآنِيَةٍ وَّقِرَبٍ ثُمَّ لَا يَذُوقُونَ مِنْهُ شَيْئًا.

6448- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجالُ الشيخين غير هُريم بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" (2303) (41) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، عن عاصم بنِ النضر التَّيمي وهُرَيْمِ بنِ عبد الأعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور" (119) من طريق محمد بن بشر، عن هُريم ومن طريق الحسن بن سفيان عن عاصم بن النضر. وانظر الحديث رقم (6451) و (6452) و (6459) .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَسَيَأْتِي رِجَالٌ وَنِسَاءٌ بِآنِيَةٍ وَقِرَبٍ ثُمَّ لَا يَذُوقُونَ مِنْهُ شَيْئًا اُرِيْدَ بِهِ: مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ الَّذِيْنَ قَدْ غُفِرَ لَهُمْ، يَجِيءُ وْنَ بِاَوَانِي لِيَسْتَقُوا بِهَا مِنَ الْحَوْضِ، فَلَا يُسْقَوْنَ مِنْهُ لِاَنَّ الْحَوْضَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ خَاصٌّ دُوْنَ سَائِرِ الْاُمَمِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَّقْدِرَ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ عَلٰى حَمْلِ الْاَوَانِيْ وَالْقِرَبِ فِي الْقِيَامَةِ، لِاَنَّهُمْ يُسَاقُوْنَ اِلَى النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے آگے تمہارا پیش رو ہوں گا اگر تم مجھے نہ پاؤ' تو میں حوض (کوثر) کے پاس موجود ہوں گا' جو ایلہ سے لے کر مکہ تک کے فاصلے جتنا بڑا ہے۔ عنقریب کچھ مرد اور عورتیں برتن اور مشکیزے لے کر آئیں گے' لیکن وہ اس حوض میں سے کچھ بھی چکھ نہیں سکیں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: عنقریب کچھ مرد اور کچھ عورتیں برتن اور مشکیزے لے کر آئیں گے' اور پھر وہ اس میں سے کچھ بھی چکھ نہیں سکیں گے۔ اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے دیگر امتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آئیں گے ان کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔ وہ برتن لے کر آئیں گے تا کہ وہ اس حوض سے سیراب ہوں' لیکن وہ اس سے سیراب نہیں ہوں گے کیونکہ وہ حوض اس امت کے لیے مخصوص ہے۔ دیگر امتوں کے لیے نہیں ہے۔ یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی کافر یا منافق شخص قیامت کے دن برتن اور مشکیزے حاصل کرنے پر قادر ہو جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو' تو قیامت کے دن جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت

نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر

6449- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرَّحَ هو وابنُ جريج بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسهما وأخرجه البزار (3481) عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد، وقال: لا نعلمه يُروى بهذا اللفظ إلا عن جابر، وإنما يُعرف هذا من حديث حجاج عن ابن جريج. قلت: رواية حجاج أخرجها الطبراني في " الأوسط " (753) حدثنا أحمدُ ابن بشير الطيالسي، قال: حدثنا يحيى بنُ معين، قال: حدثنا حجاجٌ، عن ابن جريج، فذكره. وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن ابن جريج إلا حجاج. قلت: بل تابعه أبو عاصم عند المصنف كما ترى. وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص 357 من طريق حماد بن الحسن الورّاق، عن أبي عاصم، به. وأخرجه أحمد 3/284 عن روح، عن ابن جريج به موقوفاً ولم يرفعه جابر. وأخرجه أحمد 3/345، والآجري في "الشريعة" ص 357 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير به. وأورده الهيثمي في " المجمع " 10/364، وقال: رواه أحمد مرفوعاً وموقوفاً، وفي إسناد المرفوع ابن لهيعة، ورجال الموقوف رجال الصحيح، ورواه الطبراني في "الأوسط" مرفوعاً، وفيه ابن لهيعة، ورواه باختصار قوله: "فلا يطعمون منه شيئاً" برجال الصحيح، ورواه البزار كذلك.

چکے ہیں

6450 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَخِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ زَيْدٍ الْبِكَالِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): قَامَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا حَوْضُكَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ عَنْهُ؟ فَقَالَ: هُوَ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ اِلٰى بُصْرٰى، ثُمَّ يُمِدُّنِي اللّٰهُ فِيْهِ بِكُرَاعٍ لَا يَدْرِيْ بَشَرٌ مِمَّنْ خُلِقَ اَيُّ طَرَفَيْهِ، قَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْحَوْضُ فَيَزْدَحِمُ عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ يُقْتَلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَيَمُوْتُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاَرْجُو اَنْ يُوْرِدَنِيَ اللّٰهُ الْكُرَاعَ فَاَشْرَبَ مِنْهُ

❁❁ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض کتنا بڑا ہے۔ جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنا بڑا ہے جتنا صنعاء اور بصریٰ کے درمیان فاصلہ ہے پھر اللہ تعالیٰ میرے لیے اس کی گہرائی کو بڑھا دے گا اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے اور اس کا دوسرا کنارا کہاں ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک حوض کا تعلق ہے تو غریب مہاجرین کا اس پر ہجوم ہوگا جنہیں اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا اور جو اللہ کی راہ میں (کوشش کرتے ہوئے) انتقال کر گئے مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے پاس لے جائے گا۔ اور میں اس میں سے پانی پیوں گا۔

6450- محمد بن خلف الداري: هو محمد بن خلف بن طارق بن كيسان الداري، أبو عبد الله الشامي، سكن بيروت . روى عنه أبو داود وأبو مُسْهِر، وأبو حاتِم الرازي، وأبو بكر بنُ أبي داود، وابنُ جوصا، وذكره القاضي عبد الجبار الخولاني في "تاريخ داريا"، ومعمر بن يعمر ذكره المؤلف في " الثقات " 9/192، وقال: يُغرب، وروى عنه جمع، وقد توبع هو ومحمد بن خلف. وعامر بن زيد البكالي: ترجم له الحافظ في "تعجيل المنفعة" ص 204، فقال: عامر بن زيد البِكاليُّ، عن عتبة بن عبدٍ السلمي، وعنه يحيى بن أبي كثيرٍ ليس بالمشهور، قلت (القائل الحافظ ابن حجر) : بل هو معروف، ذكره البخاري، فقال: سمع عتبة بن عبد، روى عنه أبو سلام حديثه في الشاميين، ولم يذكر فيه جرحاً، وتبعه ابن أبي حاتم، وأخرج ابن حبان في "صحيحه" من طريق أبي سلام عنه أحاديث، ومقتضاه أنه عنده ثقة، ولم أر له ذكراً في النسخة التي عندي من "الثقات" فما أدري هل أغفله أو سقط من نسختي، ولا ترجم له ابن عساكر في " تاريخ دمشق "، قلت: هو مترجم في "الثقات" 5/191، فالظاهر أنه سقط من نسخة الحافظ التي عنده .

وأخرجه ضمن حديث مطول الطبراني في "الكبير" 17/ (312) ، و "الأوسط" (404) ، والفسوي في "المعرفة" 342-2/341، والبيهقي في "البعث" (274) عن أبي توبة الربيع بن نافع، حدثنا معاويةُ بنُ سلام، بهذا الإسناد . وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/413-414، وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" و "الكبير"، وفيه عامر بن زيد البكالي، وقد ذكره ابن أبي حاتم، ولم يخرجه، ولم يوثقه، وبقية رجاله ثقات.

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ قَدْ يُوهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِينَ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الثَّلَاثِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے احادیث کا سماع

کیا (لیکن وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان تینوں روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

6451 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ، وَصَنْعَاءَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ، وَعَمَّانَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذِهِ الْأَخْبَارُ الْأَرْبَعُ قَدْ تُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ أَنَّهَا مُتَضَادَّةٌ، أَوْ بَيْنَهَا تَهَاتُرٌ، لِأَنَّ فِي خَبَرِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ: مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ، وَالْمَدِينَةِ وَفِي خَبَرِ جَابِرٍ: مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ، وَفِي خَبَرِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى بُصْرَى، وَفِي خَبَرِ قَتَادَةَ: مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ، وَلَيْسَ بَيْنَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ تَضَادٌّ، وَلَا تَهَاتُرٌ، لِأَنَّهَا أَجْوِبَةٌ خَرَجَتْ عَلَى أَسْئِلَةٍ ذَكَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي كُلِّ خَبَرٍ مِمَّا ذَكَرْنَا جَانِبًا مِنْ جَوَانِبِ حَوْضِهِ أَنَّ مَسِيرَةَ كُلِّ جَانِبٍ مِنْ حَوْضِهِ مَسِيرَةُ شَهْرٍ، فَمِنْ صَنْعَاءَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَسِيرَةُ شَهْرٍ لِغَيْرِ الْمُسْرِعِ، وَمِنْ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ كَذَلِكَ، وَمِنْ صَنْعَاءَ إِلَى بُصْرَى كَذَلِكَ، وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى عَمَّانَ، الشَّامِ كَذَلِكَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے۔ جتنا مدینہ اور صنعاء کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مدینہ اور عمان کے درمیان ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ چار روایات اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہیں جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھتا ہے) کہ ان میں تضاد پایا جاتا ہے یا ان میں اختلاف پایا جاتا ہے' تو سلیمان تیمی کی نقل کردہ روایات میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا ایلہ سے لے کر مکہ کے درمیان تک فاصلہ ہے۔ عتبہ بن عبد کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا صنعاء اور بصری کے درمیان فاصلہ ہے۔ قتادہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

حالانکہ ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ یہ سوالات کے جوابات ہیں' جو سوالات کے مطابق

6451- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/133 و 216 و 219، والطيالسي (1993)، ومسلم (2303) (42) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجه (4304) في الزهد: باب ذكر الحوض، والآجري في "الشريعة" ص 354 من طرق عن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم عن أبي الوليد الطيالسي، عن أبي عوانة، عن قتادة، به. وانظر الحديث المتقدم برقم (6448)، والآتي برقم (6459).

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیے ہیں۔ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں۔ان سب روایات میں حوض کوثر کے کناروں میں سے کسی ایک کنارے کا ذکر ہے کہ اس حوض کے ہر طرف کا کنارہ ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے' تو صنعاء سے لے کر مدینہ منورہ تک ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔جبکہ آدمی تیز رفتاری سے نہ چل رہا ہو۔ایلہ سے لے کر مکہ تک کا سفر بھی اتنا ہے۔صنعاء سے لے کر بصریٰ تک کا سفر بھی اتنا ہی ہے۔اور مدینہ سے لے کر عمان یا شام تک کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ لَيْسَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا تَضَادٌّ وَّلَا تَهَاتُرٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا

6452 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ: ابْنُ عَمْرٍو، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، زَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ، وَاَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، آنِيَتُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَا يَظْمَاُ بَعْدَهُ اَبَدًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔اس کے کنارے برابر ہیں۔اس کا پانی برف سے زیادہ سفید، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار ہیں) جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان تمام روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

6453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

6452– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غيرَ داود بن عمرو الضبي، فمن رجال مسلم، وهو من كبار شيوخه. وأخرجه عنه في " صحيحه " (2292) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -. وأخرجه ابن منده في " الإيمان " (1076)، والبيهقي في " البعث والنشور " (140) من طريقين عن داود بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6579) في الرقاق: باب ذكر الحوض، وابن أبي عاصم في "السنة" (728)، وابن منده (1067) من طريقين عن نافع بن عمر الجمحي، به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ، وَأَذْرُحَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْمَسَافَةُ بَيْنَ جَرْبَاءَ، وَأَذْرُحَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ، وَمَكَّةَ وَأَيْلَةَ، وَصَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، وَصَنْعَاءَ وَبُصْرَى سَوَاءٌ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ تَضَادٌّ، أَوْ تَهَاتُرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارے آگے (قیامت میں) ایک ایسا حوض ہوگا' جو جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلے جتنا بڑا ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جرباء اور اذرح کے درمیان کتنا فاصلہ ہے جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان یا مکہ اور ایلہ کے درمیان یا صنعاء اور مدینہ کے درمیان یا صنعاء اور بصری کے درمیان ہے' تو اس حوالے سے ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْأَوَانِي الَّتِي تَكُونُ فِي حَوْضِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان برتنوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر ہوں گے

6454 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، أَوْ أَكْثَرَ.

يَعْنِي: الْحَوْضَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہیں اس میں سونے اور چاندی کے بنے ہوئے پیالے ملیں گے جو آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہوں گے یا اس

6453- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن بشر: هو العبدي. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/440، وعنه مسلم (2299) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، عن محمد بن بشر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/21، والبخاري (6577)، ومسلم، وابن منده في "الإيمان" (1073)، والبيهقي في "البعث والنشور" (139) من طرق عن يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عمر، به. وأخرجه أحمد 2/125 و 134، ومسلم، وأبو داود (4745) في السنّة: باب في الحوض، من طرق، عن نافع، به.

6454- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد سمع منه يزيد بن زريع قبل اختلاطه. وأخرجه مسلم (2303) (43) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجه (4305) في الزهد: باب ذكر الحوض، وهناد في "الزهد" (137) من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/238، ومسلم من طريق الحسن بن موسى، عن شيبان، عن قتادة، به. إلا أنه زاد: "أو أكثر من عدد النجوم."

سے بھی زیادہ ہوں گے"۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد حوض کوثر تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنِ الْكُرَاعَ الَّذِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ حَيْثُ يُنْصَبُ اِلَى الْحَوْضِ يُمَدُّ مَاؤُهُ مِنَ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ کُراع جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں' جسے حوض پر نصب کیا جائے گا وہ جنت سے پانی کو کھینچے گا

6455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ عُقْرِ حَوْضِى اَذُوْدُ عَنْهُ النَّاسَ، اِنِّى لَاَضْرِبُهُمْ بِعَصَاىَ حَتّٰى يَرْفَضَّ قَالَ: وَسُئِلَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ، فَقَالَ: مِثْلُ مَقَامِى هٰذَا اِلٰى عَمَّانَ مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ، فَقَالَ: اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، يَنْبَعِثُ فِيْهِ مِيزَابَانِ مِدَادُهُمَا الْجَنَّةُ اَحَدُهُمَا دُرٌّ وَّالْاٰخَرُ ذَهَبٌ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں اپنے حوض کے پاس کھڑا ہو کر کچھ لوگوں کو اس سے دور کروں گا میں ان لوگوں کو اپنے عصا کے ذریعے ماروں گا تاکہ وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کی وسعت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری (اس) جگہ سے لے کر عمان جتنا ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک ماہ کا یا اس سے قریب کا فاصلہ ہے۔"

6455- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير معدان بن أبي طلحة، فمن رجال مسلم. محمد بن بكر: هو ابن عثمان البرساني البصري، وقد احتج مسلم بروايته عن سعيد بن أبي عروبة. والحديث عند ابن أبي شيبة في "المصنف" 11/443 و 13/146 عن محمد بن بشر، عن سعيد بن أبي عروبة. وكذا رواه عنه أبو يعلى كما في "النهاية" لابن كثير 1/382. وأخرجه أحمد 5/283، وهناد في "الزهد" (137)، وابن أبي عاصم في "السنّة" (708) و (709)، والآجري في "الشريعة" ص 352-353، والبيهقي في "البعث والنشور" (131) من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20853)، وأحمد 5/280 و 281 و 282، ومسلم (2301) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، وابن منده في "الإيمان" (1075)، والبيهقي (132) و (133)، والبغوي (3342) من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الآجري ص 353 عن محمد بن فضيل، عن الأعمش، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن ثوبان، ولم يذكر معدان بن أبي طلحة. وأخرجه أحمد 5/275-276، والطيالسي (995)، والترمذي (2444) في صفة القيامة: باب ما جاء في صفة أواني الحوض، وابن ماجه (4303) في الزهد: باب الحوض، والحاكم 4/184، وصححه ووافقه الذهبي، والبيهقي في "البعث والنشور" (135) و (136)

نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس میں دو پرنالے ہوں گے جن میں جنت سے پانی آئے گا۔ ان میں سے ایک موتی کا بنا ہوا ہوگا اور دوسرا سونے کا ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6456 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي اَذُودُ عَنْهُ لِاَهْلِ الْيَمَنِ، اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ، فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ، فَقَالَ: مِنْ مَقَامِي هٰذَا اِلٰى عَمَّانَ، وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ، فَقَالَ: اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ مِيزَابَانِ يُمَدَّانِ مِنَ الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ

قَالَ بُنْدَارٌ: فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ: هٰذَا حَدِيثُ اَبِي عَوَانَةَ؟ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي عَوَانَةَ اَيْضًا، فَقُلْتُ: انْظُرْ لِي فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ، فَنَظَرَ فِيهِ، فَحَدَّثَنِي بِهِ

✿✿ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے حوض کے قریب کھڑے ہو کر اس سے (کچھ) اہل یمن کو پرے کروں گا۔ میں اپنے عصا کے ذریعے انہیں ماروں گا تاکہ وہ پیچھے ہٹ جائیں۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کی چوڑائی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے کھڑے ہونے کی جگہ سے لے کر عمان تک (جتنا فاصلہ ہے وہ اتنا چوڑا ہوگا)

نبی اکرم ﷺ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مشروب دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس حوض میں دو پرنالے ہوں گے جو جنت سے آرہے ہوں گے۔ ان میں سے ایک سونے کا بنا ہوا ہوگا اور ایک چاندی کا بنا ہوگا۔

بندار نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا: کیا یہ ابوعوانہ کی نقل کردہ روایت ہے' تو انہوں نے بتایا میں نے یہ روایت ابوعوانہ سے ہی سنی ہے۔ میں نے کہا: آپ میرے لیے شعبہ کی نقل کردہ روایت کا جائزہ لے لیجئے۔ انہوں نے اس میں اس روایت کو تلاش کیا اور پھر یہ حدیث بیان کی۔

6456- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (2301) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، عن محمد بن بشار بندار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ شَرِبَ مِنْ حَوْضِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِنَ تَسْوِيدَ الْوَجْهِ بَعْدَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کے حوض سے پانی پی لے گا

وہ اس کے بعد چہرے کے سیاہ ہونے سے محفوظ ہوگا (کیونکہ قرآن میں ذکر ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے اور کچھ لوگوں کے سیاہ ہوں گے)

6457 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، وَاَبِي الْيَمَانِ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ الْاَخْنَسِ السُّلَمِيَّ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَعَةُ حَوْضِكَ؟ قَالَ: كَمَا بَيْنَ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانَ، وَاَنَّ فِيْهِ مَثْعَبَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ وَّفِضَّةٍ قَالَ: فَمَا حَوْضُكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مَذَاقَةً مِنَ الْعَسَلِ، وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا، وَلَمْ يَسْوَدَّ وَجْهُهُ اَبَدًا .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: مَثْعَبَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَّفِضَّةٍ ، وَفِيْ خَبَرِ ثَوْبَانَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا: مِيزَابَانِ اَحَدُهُمَا دُرٌّ وَّالْاٰخَرُ ذَهَبٌ ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ، لِاَنَّ اَحَدَ الْمَثْعَبَيْنِ يَكُوْنُ مِنْ ذَهَبٍ، وَالْاٰخَرُ مِنْ فِضَّةٍ قَدْ رُكِّبَ عَلَيْهِ الدُّرُّ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا عدن اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے اور اس میں دو پرنالے ہیں، جو سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہیں۔

6457- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان الحمصي روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقه وثقه النسائي وأبو داود والمؤلف ومسلمة بن القاسم، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير أبي اليمان الهوزني متابع سليم بن عامر، فقد روى له أبو داود في "المراسيل"، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/188، وقال: من أهل الشام، يروي عن سلمان وصفوان بن أمية، روى عنه أبو عبد الرحمن الحبلي والشاميون . وأخرجه أحمد 5/250-251، وابن أبي عاصم في "السنّة" (729)، والطبراني في "الكبير" (7672) من طريقين عن صفوان بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال عبد الله بن أحمد بإثر رواية أبيه: وجدت هذا الحديث في كتاب أبي بخط يده وقد ضرب عليه، فظننت أنه قد ضرب عليه لأنه خطأ، إنما هو عن زيد، عن أبي سلام، عن أبي أمامة. قلت: هذه الرواية أخرجها الطبراني في "الكبير" (7546) : حدثنا جعفر بن محمد الفريابي، حدثنا الحسن بن سهل الخياط، حدثنا مصعب بن سلام، عن عبد الله بن العلاء ، عن زيد بن سلام، عن أبي سلام، عن أبي أمامة. وذكر الهيثمي هذه الرواية في "المجمع" 10/366، وقال: رجاله وثقوا على ضعف فيهم. وأخرجه الطبراني (7665) ، والبيهقي في "البعث والنشور" (134) من طريقين عن عبد الله بن صالح، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عامر، عن أبي أمامة.

انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی آپ ﷺ کے حوض (کا مشروب) کیسا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ اور چکھنے میں شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی' جو شخص اس میں سے پی لے گا۔ وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اور اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ اس کے دو پرنالے سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہیں جبکہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہماری ذکر کردہ روایت میں یہ بات مذکور ہے۔ کہ اس کے دو پرنالے ہیں۔ جن میں سے ایک موتی سے بنا ہوا ہے۔ اور ایک سونے سے بنا ہوا ہے' تو ان دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ ان دو پرنالوں میں سے ایک سونے کا بنا ہوا ہوگا۔ اور دوسرے کے بارے میں ہوسکتا ہے کہ وہ چاندی سے بنا ہوا اور اس پر موتی لگا دیئے ہوں۔ اس طرح ان دونوں روایات میں تضاد باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعْطَائِهِ الْحَوْضَ لِيَسْقِيَ مِنْهُ أُمَّتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر یہ فضل کیا ہے کہ آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا ہے' تا کہ آپ ﷺ قیامت کے دن اس میں سے اپنی امت کو پانی پلائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے

6458 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، زَاجُ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْوَازِعِ جَابِرَ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلٰى صَنْعَاءَ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، عَرْضُهُ كَطُوْلِهِ، فِيْهَا مِزْرَابَانِ يَنْثَعِبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ وَرِقٍ وَّذَهَبٍ، أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، فِيْهِ أَبَارِيْقُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

6458- إسناده حسن. أبو برزة رضي الله عنه: اسمه نضلة بن عبيد الأسلمي. وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور" (156) عن أبي طاهر الفقيه، حدثنا أبو حامد بن بلال، عن أحمد بن منصور، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنّة" (722) عن عبدة بن عبد الرحيم، حدثنا النضر بن شميل به. وأخرجه الحاكم 1/76 من طريق روح بن أسلم، عن شداد، به، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، فقد احتج بحديثين عن أبي طحة الراسبي، عن أبي الوازع، عن أبي برزة. وأخرجه عبد الرزاق (20852)، وأحمد 4/424، وأبو داود (4749) في السنة: باب في الحوض، وابن أبي عاصم (720) من طرق عن أبي برزة بنحوه.

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایلہ سے لے کر صنعاء تک کا فاصلہ ہے' جو ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔اس حوض کی چوڑائی اس حوض کی لمبائی جتنی ہے اس میں دو پرنالے ہیں' جو جنت سے آتے ہیں۔ چاندی اور سونے کے بنے ہوئے ہیں (اس کا مشروب یا پانی) دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔اس حوض کے پاس آسمان کے ستاروں جتنے کوزے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى صَنْعَاءَ : اَرَادَ بِهٖ صَنْعَاءَ الْيَمَنِ دُوْنَ صَنْعَاءَ الشَّامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''جتنا فاصلہ ایلہ اور صنعاء کے درمیان ہے'' اس سے آپ ﷺ کی مراد یمن کا شہر صنعاء ہے شام کا شہر صنعاء مراد نہیں ہے

6459 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى صَنْعَاءَ، وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک میرا حوض ایلہ سے لے کر صنعاء کے فاصلے جتنا ہے اور اس کے پاس آسمان کے ستاروں کی تعداد میں کوزے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الشَّفَاعَةَ هِيَ الدَّعْوَةُ الَّتِيْ اَخَّرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهٖ فِي الْعُقْبٰى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ شفاعت سے مراد وہ دعا ہے' جسے نبی اکرم ﷺ نے آخرت میں (اپنی امت کی شفاعت کے لیے) مؤخر کیا ہے

6460 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

6459– إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير يزيد ابن مَوْهَبٍ، وهو ثقة روى له أصحاب السنن إلا الترمذي. وأخرجه البخاري (6580) في الرقاق: باب في الحوض، ومسلم (2303) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقي في "البعث والنشور" (121) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/225، والترمذي (2442) في صفة القيامة: باب ما جاء في صفة الحوض، وابن أبي عاصم في "السنّة" (711) و (712) من طرق عن الزهري، به. وقال الترمذي: حسن صحيح غريب. وأخرجه ابن أبي عاصم (713) عن البخاري، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا أَخِي، عَنْ سليمان بن بلال، عن عُبيد الله بن عمر، عن رفاعة بن رافع الزرقي، عن أنس بن مالك.

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے' جس کے ذریعے وہ اپنی امت کے بارے میں دعا مانگتا ہے میں نے اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھ لیا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دَعْوَتَهُ الَّتِي اسْتُجِيبَتْ لَهُ شَفَاعَةً لِأُمَّتِهِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مستجاب دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کیا ہے

6461 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَإِنِّي أَخَّرْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ

6460- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عاصم: هو النبيل الضحاك بن مخلد. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 260 من طريق زيد بن أخزم، عن أبي عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/384، ومسلم (201) في الإيمان: باب اختباء النبي - صلى الله عليه وسلم - دعوة الشفاعة لأمته، وابن منده في "الإيمان" (919)، وأبو يعلى (2237)، وأبو عوانة 1/91 من طريق عن روح بن عبادة، وأخرجه أبو عوانة من طريق حجاج وإسحاق بن إبراهيم قاضي خوارزم، ثلاثتهم عن ابن جريج به. وأخرجه أحمد 3/396، وابن خزيمة ص 263-262 من طريقين عن هشام بن حسان، عن الحسن البصري، عن جابر.

6461- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/212 في القرآن: باب ما جاء في الدعاء. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/486، والبخاري (6304) في الدعوات: باب لكل نبي دعوة، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 257، وابن منده في "الإيمان" (901)، والبغوي (1236). وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (902) من طريق شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، به. وأخرجه ابن منده (953)، والقضاعي (1041) من طريقين عن الأعرج، به. وأخرجه عبد الرزاق (20864)، وأحمد 2/275 و313 و381 و396، والدارمي 1/328، والبخاري (7474) في التوحيد: باب المشيئة والإرادة، ومسلم (198) في الإيمان: باب اختباء النبي - صلى الله عليه وسلم - دعوته شفاعة لأمته، وابن خزيمة ص 257 و258 و259، والآجري في "الشريعة" ص 341 و342، وأبو عوانة 1/90، والطبراني في "الأوسط" (1748)، وابن منده في "الإيمان" (892) ... (900) و (907) ... (911)، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1039) و (1040) و (1042) و (1045)، والبغوي (1235) من طرق عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/426، ومسلم (199)، والترمذي (3602) في الدعوات: باب رقم (131)، وابن ماجه (4307) في الزهد: باب ذكر الشفاعة، وأبو عوانة 1/90، وابن منده (912) و (913) من طرق عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وزاد في آخره: "وهي نائلة -إن شاء الله- من مات لا يشرك بالله شيئاً."

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے' جو وہ مانگتا ہے میں نے اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کر دیا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَاعَتِیْ لِاُمَّتِیْ، اَرَادَ بِهِ: مَنْ لَّمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ دُوْنَ مَنْ اَشْرَكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''میری شفاعت میری امت کے لیے ہوگی''

اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ان میں سے جو شخص شرک نہیں کرتا (اس کے لیے ہوگی) جو شرک کرتا ہے وہ اس میں شامل نہیں ہے

6462 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي: بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَقِيلَ لِي: سَلْ تُعْطَهُ، وَاخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ فِي الْقِيَامَةِ، وَهِيَ نَائِلَةٌ - اِنْ شَاءَ اللّٰهُ - لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ مجھے سرخ و سیاہ (یعنی تمام بنی نوع انسان) کی طرف مبعوث کیا گیا۔ میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا۔ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی دشمن ایک ماہ کی مسافت سے مرعوب ہو جاتا ہے میرے لیے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا۔ اور مجھ سے یہ کہا گیا تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تو میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھ لیا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا' تو یہ دعا ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا۔''

6462- حديث صحيح، حماد بن يحيى ذكره المصنف في "الثقات" 8/205، وقال: يروى عن أبيه وأبي الوليد وأهل البصرة، روى عنه إسحاق بن إبراهيم الشهيد، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري، وسليمان: هو الأعمش. وأخرجه أحمد 5/ 148 عن عفان، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطهما 2/424 من طريق أبي كريب، عن الأعمش به، وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/259، ونسبه إلى أحمد، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

ذِكْرُ إِيجَابِ الشَّفَاعَةِ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

ایسے شخص کے لیے شفاعت کے لازم ہونے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کی امت سے تعلق رکھتا ہو اور وہ ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو

6463 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ، قَالَ: فَانْتَبَهْتُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، فَإِذَا نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا أَحَدٌ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَا: لَا نَدْرِي غَيْرَ أَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا بِأَعْلَى الْوَادِي، فَإِذَا مِثْلُ هَدِيرِ الرَّحَى، قَالَ: فَلَبِثْنَا يَسِيرًا، ثُمَّ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّهُ أَتَانِي مِنْ رَبِّي آتٍ، فَخَيَّرَنِي بِأَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، وَإِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَنْشُدُكَ بِاللَّهِ وَالصُّحْبَةِ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ، قَالَ: فَأَنْتُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي قَالَ: فَلَمَّا رَكِبُوا، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ أَنَّ شَفَاعَتِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِنْ أُمَّتِي

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ پڑاؤ کیا ہر شخص نے اپنی سواری کے بازو کو بچھا دیا۔ راوی کہتے ہیں: رات کے کسی حصے میں میں بیدار ہوا تو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے آگے کوئی موجود نہیں تھا (یعنی نبی اکرم ﷺ غیر موجود تھے) میں نبی اکرم ﷺ کی تلاش میں نکلا تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بھی وہاں کھڑے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں پتہ البتہ ہم نے وادی کے بالائی حصہ سے آواز سنی ہے جو چکی چلنے کی طرح کی آواز تھی۔ راوی کہتے ہیں: ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے بتایا: میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے ایک قاصد آیا اور اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا شفاعت (کو میں اختیار کرلوں) تو میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ ﷺ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ اپنے تعلق کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمیں ان لوگوں میں شامل کیجئے جن کو آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی۔

6463- إسناده صحيح. وهو مكرر (211). وانظر الحديث الآتي برقم (6470) و (7180).

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ لوگ سوار ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام حاضرین کو اس بات کا گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میری امت کا جو بھی فرد ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہوا سے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَشْفَعُ فِى الْقِيَامَةِ، عِنْدَ عَجْزِ الْاَنْبِيَاءِ عَنْهَا فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس وقت شفاعت کریں گے جب انبیاء شفاعت نہیں کرسکیں گے

6464 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، وَالْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُجْمَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْهَمُوْنَ لِذٰلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا كَيْ يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا، قَالَ: فَيَاْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ آدَمُ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَهَا، فَيَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّهِ مِنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ، فَيَاْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ

6464- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري . وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (864) : أنبانا حسان بن محمد، حدثنا الحسن بن عامر، حدثنا محمد بن عبيد بن حساب وأبو كامل الجحدري وعبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد . ولم يسُق لفظه . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنّة" (805) و (806) ، ومسلم (193) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، عن أبي كامل فضيل بن حسين الجحدري ومحمد بن عبيد الغبري، قالا: حدثنا أبو عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن منده (864) من طريق موسى بن إسحاق، عن أبي كامل، به. وأخرجه البخاري (6565) في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، عن مسدد، عن أبي عوانة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/450-451، والطيالسي (2010) ، وأحمد 3/116، والبخاري (4476) في تفسير سورة البقرة: باب قول الله تعالى: (وعلم آدم الأسماء كلها) ، و (7410) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (لما خلقت بيدي) ، و (7516) : باب قول الله تعالى: (وكلم الله موسى تكليماً) ، ومسلم، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 248-247 و 248 و250-249، وأبو عوانة 179-1/178 و 180-179 و 180، والبغوي (4334) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات " ص 191 و 315، وفي "الاعتقاد" ص 89 و 194-192، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" (835) ، وابن منده في "الإيمان" (861) و (862) و (863) من طرق عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 3/244، وابن أبي عاصم في "السنّة" (804) و (807) و (808) و (809) و (810) ، والبخاري (7510) في التوحيد: باب كلام الرب تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، ومسلم، وابن خزيمة ص 253 -254، و 299، وابن منده (866) ، والبغوي (4333) من طرق عن أنس بنحوه.

هُنَاكُمْ، وَيُذْكَرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا اِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا، قَالَ: فَيَأْتُونَ اِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيُذْكَرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي خَلَقَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسٰى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيُذْكَرُ خَطِيئَتَهُ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَاَخَّرَ، قَالَ: فَيَأْتُونِي، فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيَأْذَنُ لِي، فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، قَالَ: فَاَرْفَعُ رَاْسِي، فَاَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُودُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِي، وَاَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَضَعُ رَاْسِي، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِي، فَاَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

قَالَ اَبُو عَوَانَةَ: فَلَا اَدْرِي قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَاَقُولُ: يَا رَبِّ، مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، اَوْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ.

قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰكَذَا اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي خَلَقَهُ اللّٰهُ، وَاِنَّمَا هُوَ: الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں کو (میدان محشر میں) اکٹھا کیا جائے گا۔ انہیں یہ بات الہام کی جائے گی' تو وہ کہیں گے اگر کوئی ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے تا کہ ہمیں اس صورتحال سے نجات ملے' تو یہ بہتر ہو گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے آپ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں' جنہیں اللہ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا۔ آپ میں اپنی روح کو پھونکا اس نے فرشتوں کو حکم دیا' تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تا کہ ہمیں اس صورتحال سے نجال ملے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: میں یہ نہیں کرسکتا وہ اپنی اس خطا کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ اور اس خطا کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا آئے گی۔ وہ کہیں گے کہ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا۔

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا وہ اپنی اس خطا کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ اس خطا کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا آئے گی (وہ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا۔ وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ انہیں اس وجہ سے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہوگی (وہ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور انہیں توریت عطا کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا۔ انہیں اپنی وہ خطا یاد آئے گی، جس کی وجہ سے وہ اپنے پروردگار سے حیا کریں گے (تو وہ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے۔ میں یہ نہیں کرسکتا تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایک ایسے بندے ہیں جن کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت اللہ تعالیٰ نے کردی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اپنے پروردگار سے اجازت مانگوں گا۔ وہ مجھے اجازت عطا کرے گا، تو میں سجدے میں چلا جاؤں گا۔ جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا میں سجدے میں رہوں گا، پھر یہ کہا جائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (سجدے سے) سر کو اٹھاؤ۔ بولو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ اور اپنے پروردگار کی ایسے الفاظ کے ہمراہ حمد بیان کروں گا جن کی وہ مجھے تعلیم دے گا، پھر میں شفاعت کروں گا، تو میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروادوں گا، پھر میں دوبارہ سجدے میں چلا جاؤں گا۔ جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا وہ مجھے (سجدے کی حالت میں) رہنے دے گا، پھر یہ کہا جائے گا محمد! سجدے سے سر کو اٹھاؤ۔ بولو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی، تو میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی ایسے الفاظ کے ہمراہ حمد بیان کروں گا، جن کی وہ مجھے تعلیم دے گا، پھر میں شفاعت کروں گا، تو میرے لیے حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا، پھر میں اپنا سر (سجدے میں) رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور ہوگا۔ وہ اتنی دیر (مجھے سجدے میں رہنے دے گا) پھر مجھ سے کہا جائے گا (سجدے سے) اپنے سر کو اٹھاؤ بولو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی، تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ اور ان الفاظ کے ذریعے اپنے پروردگار کی حمد بیان کروں گا، جن کی وہ مجھے تعلیم دے گا پھر میں شفاعت کروں گا، تو میرے لیے حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا۔"

ابوعوانہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ یہ فرمایا میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار اب جہنم میں صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جو قرآن (کے حکم) کی وجہ سے رکے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جن کا جہنم میں ہمیشہ رہنا طے ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسن بن سفیان نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں "تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے" حالانکہ اصل الفاظ یہ ہیں "جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔"

30
30

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا لَا يَشْفَعُ الْاَنْبِيَاءُ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے قیامت کے دن انبیاء کرام اس وقت میں لوگوں کی شفاعت نہیں کرسکیں گے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6465 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَضَعْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةً مِنْ ثَرِيْدٍ وَّلَحْمٍ، فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ، وَكَانَ اَحَبَّ الشَّاةِ اِلَيْهِ، فَنَهَسَ نَهْسَةً، فَقَالَ: اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَهَسَ اُخْرٰى، فَقَالَ: اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَهَسَ اُخْرٰى، فَقَالَ: اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَمَّا رَاٰى اَصْحَابَهُ لَا يَسْاَلُوْنَهُ، قَالَ: اَلَا تَقُوْلُوْنَ: كَيْفَ؟، قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْ رُءُوْسِهِمْ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمْ حَرُّهَا، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ دُنُوُّهَا مِنْهُمْ، فَيَنْطَلِقُوْنَ مِنَ الْجَزَعِ وَالضَّجَرِ مِمَّا هُمْ فِيْهِ، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنَ الشَّرِّ؟، فَيَقُوْلُ: آدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنَّهُ كَانَ اَمَرَنِيْ بِاَمْرٍ فَعَصَيْتُهُ، فَاَخَافُ اَنْ يَطْرَحَنِيْ فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا اِلٰى غَيْرِيْ، نَفْسِيْ نَفْسِيْ.

فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى نُوْحٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ، وَاَوَّلُ مَنْ اَرْسَلَ، فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنَ الشَّرِّ؟، فَيَقُوْلُ نُوْحٌ: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ فَدَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِيْ، فَاُهْلِكُوا، وَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَطْرَحَنِيْ فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا اِلٰى

6465- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير . وأخرجه مسلم (194) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (882) من طريق إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحميد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/444، وأحمد 2/435-436، والبخاري (3340) في الأنبياء : باب قول الله عز وجل: (ولقد أرسلنا نوحاً إلى قومه) ، و (3361) : باب قول الله تعالى: (واتخذ الله إبراهيم خليلاً) ، و (4712) في تفسير سورة بني إسرائيل: باب (ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبداً شكوراً) ، ومسلم، والترمذي (2434) في صفة القيامة: باب ما جاء في الشفاعة، وابن أبي عاصم في "السنة" (811) ، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 242-244، وابن منده (879) و (880) و (881) وأبو عوانة 1/170 173- و173 و174، والبيهقي في "الأسماء والصفات " ص 315، والبغوي (4332) من طرق عن أبي حيان يحيى بن سعيد، عن أبي زرعة، به.

غَيْرِی، نَفْسِي نَفْسِي.

فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ خَلِيلُ اللَّهِ، قَدْ سَمِعَ بِخُلَّتِكُمَا أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي الْكَوَاكِبِ: (هٰذَا رَبِّي) (الأنعام: 76)، وَقَوْلَهُ لِآلِهَتِهِمْ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا) (الأنبياء: 63)، وَقَوْلَهُ: (إِنِّي سَقِيمٌ) (الصافات: 89)، وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَطْرَحَنِي فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا إِلَى غَيْرِي، نَفْسِي نَفْسِي.

فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى مُوسَى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ نَبِيٌّ اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ، وَكَلَّمَكَ تَكْلِيمًا، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟ فَيَقُولُ مُوسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا، وَلَمْ أُوْمَرْ بِهَا، فَأَخَافُ أَنْ يَطْرَحَنِي فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا إِلَى غَيْرِي، نَفْسِي نَفْسِي.

فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ، وَكَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَأَخَافُ أَنْ يَطْرَحَنِي فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا إِلَى غَيْرِي، نَفْسِي نَفْسِي قَالَ عُمَارَةُ: وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَ ذَنْبًا، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَأَنْطَلِقُ فَآتِي الْعَرْشَ؛ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، فَيُقِيمُنِي رَبُّ الْعَالَمِينَ مِنْهُ مَقَامًا لَمْ يُقِمْهُ أَحَدًا قَبْلِي، وَلَمْ يُقِمْهُ أَحَدًا بَعْدِي، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِكَ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِي الْأَبْوَابِ الْأُخَرِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ إِلَى مَا بَيْنَ عِضَادَتَيِ الْبَابِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ، وَهَجَرَ، أَوْ هَجَرَ وَمَكَّةَ، قَالَ: لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثرید اور گوشت کا پیالہ رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دستی اٹھائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکرے کے گوشت میں وہ سب سے زیادہ پسند تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دانت کے ذریعے نوچ کر کھایا اور فرمایا قیامت کے دن میں تمام انسانوں کا سردار ہوں گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوسری مرتبہ کھایا اور فرمایا میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تیسری مرتبہ کھایا اور فرمایا: میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال نہیں کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ ایسا کیسے ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کیسے ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) تمام لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔ بلانے والا اپنی آواز

ان تک پہنچا سکے گا۔نگاہ انہیں دیکھ سکے گی۔اور سورج ان کے سر کے قریب ہوگا۔اس کی تپش ان کے لیے شدید دشواری کا باعث ہو گی۔اور سورج کا ان کے قریب ہونا ان کے لیے مشقت کا باعث ہوگا۔وہ لوگ اپنی صورتحال کی وجہ سے گریہ وزاری اور آہ و بکا کرتے ہوئے جائیں گے'اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔اور کہیں گے اے حضرت آدم علیہ السلام آپ انسانوں کے جد امجد ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا۔اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کیسی بری صورتحال کا شکار ہیں'تو حضرت آدم علیہ السلام یہ کہیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب میں ہے اس سے پہلے اتنا غضب میں نہیں آیا۔اور اس کے بعد اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ اس نے مجھے ایک بات کا حکم دیا تھا۔میں نے اس کی بات نہیں مانی۔اب مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ مجھے بھی جہنم میں نہ ڈال دے۔تم میرے بجائے کسی دوسرے کے پاس جاؤ(اب) مجھے اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے حضرت نوح علیہ السلام آپ اللہ کے نبی ہیں۔آپ پہلے شخص ہیں' جسے رسول بنا کر بھیجا گیا۔آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں کررہے ہم کیسی بری صورتحال کا شکار ہیں۔حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا۔اور اس کے بعد بھی کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کی تھی جس کے نتیجے میں وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہوگئے۔اب مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔اس لئے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے'اور کہیں گے:اے حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ کے خلیل ہیں آپ دونوں کی خلت کے بارے میں تمام آسمانوں والوں اور زمین والوں نے سن رکھا ہے۔آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں کررہے کہ ہم کیسی مشکل کا شکار ہیں'تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا' پھر وہ ستاروں کے بارے میں اپنے قول کا ذکر کریں گے''یہ میرا پروردگار ہے''اور ان لوگوں کے بتوں کے بارے میں اپنے اس قول کا ذکر کریں گے'' بلکہ ان میں سے بڑے نے ایسا کیا ہے''اور اپنے اس قول کا ذکر کریں گے''میں بیمار ہوں۔''

(پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے) کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں نہ ڈال دے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ابھی مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے'تو کہیں گے:اے حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ ایسے نبی ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا۔اس نے آپ کے ساتھ کلام کیا۔آپ پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کیسی مشکل کا شکار ہیں'تو حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے۔میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے۔اس سے پہلے اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد اتنا غضب ناک نہیں ہوگا میں نے ایک شخص کو قتل کردیا تھا' حالانکہ مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا

تھا' تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں داخل نہ کر دے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ ابھی مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

تو وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں آپ اس کا کلمہ ہیں۔ اس کی روح ہیں' جو اس نے حضرت مریم کی طرف القاء کی تھی۔ اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں کر رہے کہ ہم کس مشکل کا شکار ہیں' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے وہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ مجھے صرف اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے۔

عمارہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق (روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں) کہ انہوں نے کسی ذنب کا ذکر کیا ہو۔

پھر لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے۔ اور یہ کہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں وہاں سے چلوں گا اور عرش کے پاس آ جاؤں گا۔ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ میں چلا جاؤں گا' تو تمام جہانوں کا پروردگار اپنی بارگاہ میں مجھے ایسے مقام پر فائز کرے گا کہ اس نے مجھ سے پہلے کسی کو اس مقام پر فائز نہیں کیا اور میرے بعد بھی کسی کو اس مقام پر فائز نہیں کرے گا۔ وہ یہ فرمائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اپنی امت کو دائیں طرف والے دروازے سے (جنت میں) داخل کرو۔ ان لوگوں کو' جن سے حساب نہیں لیا جائے گا' حالانکہ وہ لوگ دوسرے دروازوں سے دیگر لوگوں کے ساتھ بھی اندر داخل ہو سکتے ہیں۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کا ایک دروازہ اتنا چوڑا ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جتنا ہجر اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ روایت میں کون سے لفظ کا ذکر پہلے ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْقَوْمِ الَّذِينَ تَلْحَقُهُمْ شَفَاعَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُقْبٰى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو ان لوگوں کی صفت کے بارے میں ہے جنہیں آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی

6466 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ سَالِمٍ

الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا رَدَّ اِلَيْكَ رَبُّكَ فِي الشَّفَاعَةِ؟ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَوَّلُ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ عَنْ ذٰلِكَ مِنْ اُمَّتِي، لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْعِلْمِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَا يُهِمُّنِيْ مِنَ انْقِصَافِهِمْ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اَهَمُّ عِنْدِيْ مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِيْ لَهُمْ، وَشَفَاعَتِيْ لِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ لِسَانُهُ قَلْبَهُ وَقَلْبُهُ لِسَانَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے شفاعت کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا عطا کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' مجھے یہ اندازہ تھا کہ میری امت میں سب سے پہلے تم مجھ سے اس بارے میں سوال کرو گے کیونکہ میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ تمہیں علم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے ان لوگوں کا جنت کے دروازوں پر یکے بعد دیگرے آنا میرے نزدیک ان کے لیے اپنی شفاعت مکمل ہونے سے زیادہ ضروری ہے۔ میری شفاعت ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو پورے اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرے اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرے۔

6466- حديث حسن . حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير معاوية بن معتب، ويقال: ابن مغيث، ويقال: ابن عتبة، يروى عن أبي هريرة وكان في حجره، ترجم له البخاري 7/331، وابن أبي حاتم 8/379، ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلاً، وذكره المؤلف في " ثقاته " 5/413، فقال: عداده في أهل البصرة روى عنه سالم بنُ أبي الجعد. كذا قال، وهو خطأ، والصوابُ أن عداده في أهل مصر، وأن الراوي عنه سالم بن أبي سالم الجيشاني، كذا ذكره البخاري، وابن أبي حاتم، وابن يونس، نبّه على ذلك الحافظ العراقي في نسخته من الثقات، ونقله عنه ابن حجر في "تعجيل المنفعة" ص 307، وذكر ابن يونس فيما نقله عنه الحافظ راوياً آخر عن معاوية بن معتب هو بشير بن عمر الأسلمي. أبو الخير: هو مرثد بن عبد الله اليزني. وأخرجه أحمد 2/307، والحاكم 1/70 من طرق عن الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن سالم الجيشاني، بهذا الإسناد، ولم يذكرا أبا الخير اليزني. وأخرجه أحمد مختصراً 2/158 عن عثمان بن عمر، حدثنا عبدُ الحميد بن جعفر، عن يزيد بن أبي حبيب، عن معاوية بن مغيث أو معتب، به. ولم يذكر أبا الخير ولا سالماً الجيشاني. وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/404، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير معاوية بن معتب، وهو ثقة! وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، وقال الحاكم: فإن معاوية بن معتب مصري من التابعين، وقد أخرج البخاري حديث عمرو بن أبي عمرو مولى المطلب، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي هُريرة، قال: قلتُ: يا رسول الله، من أسعدُ الناس بشفاعتك؟ الحديث بغير هذا اللفظ، والمعنى قريب منه. قلت: الحديثُ بتمامه عند البخاري (99) و (6570)، وأحمد 2/307، وابن منده في " الإيمان " (904) و (905) و (906) من طريق عمرو بن أبي عمرو، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة، قال: قلت: يا رسول الله، من أسعد الناس بشفاعتك يوم القيامة؟ قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "لقد ظننتَ يا أبا هريرة أن لا يسألني عن هذا الحديث أحد أول منك لِمَا رأيتُ من حرصك على الحديث، أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال: لا إله إلا الله خالصاً من قلبه أو نفسه."

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّفَاعَةَ فِي الْقِيَامَةِ اِنَّمَا تَكُوْنُ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت میں شفاعت اس امت سے تعلق رکھنے والے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کو نصیب ہوگی

6467 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي

امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والے لوگوں کے لیے ہے۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ يُكْثِرُ الْكَبَائِرَ فِي الدُّنْيَا

قیامت میں ایسے شخص کے لیے شفاعت کے اثبات کا تذکرہ' جو دنیا میں بکثرت کبیرہ گناہ کرتا رہا ہو

6468 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، - وَكَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ، وَاَهْلِ الْفِقْهِ فِي الدِّينِ - قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6467- حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح. محمد بن يحيى: هو الذهلي، وأحمد بن يوسف السلمي: هو ابن خالد الأزدي، وعمرو بن أبي سلمة: هو التنيسي الدمشقي، وزهير بن محمد التميمي العنبري -وإن كانت رواية أهل الشام عنه ضعيفة وهذه منها- قد توبع، وجعفر بن محمد: هو ابن عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالب. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 271 عن أحمد بن يوسف السلمي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/69 من طريق أحمد بن عيسى التنيسي، عن عمرو بن أبي سلمة، به. وأخرجه ابن ماجه (4310) في الزهد: باب ذكر الشفاعة، من طريق الوليد بن مسلم، عن زهير بن محمد العنبري، به. وأخرجه الترمذي (2436) في صفة القيامة: باب ما جاء في الشفاعة، والآجري في "الشريعة" ص 338، والحاكم 1/69، وأبو نعيم في "الحلية" 3/200-210 من طرق عن أبي داود الطيالسي، عن محمد بن ثابت البناني، عن جعفر بن محمد، به. وعندهم زيادة: فقال لي جابر: يا محمد، من لم يكن من أهل الكبائر فما له وللشفاعة؟ وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه، يستغرب من حديث جعفر بن محمد، وانظر الحديث الآتي.

"میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ شَفَاعَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهٖ فِى الْقِيَامَةِ زَعَمَ اَنَّ الشَّفَاعَةَ هُوَ اسْتِغْفَارُهٗ لِاُمَّتِهٖ فِى الدُّنْيَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے قیامت کے دن

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی امت کی شفاعت کرنے کو باطل قرار دیا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ شفاعت سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں اپنی امت کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے

6469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَاهَا فِىْ اُمَّتِهٖ، وَاِنِّى اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِىْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے' جو وہ اپنی امت کے لیے کرتا ہے۔ میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کے رکھ لیا ہے۔"

ذِكْرُ تَخْيِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ

6468- إسناده صحيح على شرط مسلم. أحمد بن الأزهر روى له النسائي وابن ماجه، وهو حسن الحديث، وأحمد بن يوسف السلمي ثقة من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين . وأخرجه الترمذي (2435) في صفة القيامة: باب ما جاء في الشفاعة، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 270، والحاكم 1/69 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، وأقره الذهبي . وأخرجه الطيالسي (2026) ، ومن طريقه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 271، والبزار (3469) عن الخزرج بن عثمان، عن ثابت به . قال الهيثمي في "المجمع" 1/378 : وفيه الخزرج بن عثمان وثقه ابن حبان، وقال ابن معين: صالح، وضعفه غير واحد . قلت: وقد تحرف اسمه في "مسند أبي داود" إلى: الحكم أبو عثمان، وفي ابن خزيمة إلى: الحكم بن خزرج، وفي البزار إلى: الجراح بن عثمان . وأخرجه أحمد 3/213، وأبو داود (4739) في السنّة: باب في الشفاعة، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 271، والآجري في "الشريعة" ص 338، والطبراني في "الصغير" (438) و (1101) ، والحاكم 3/213، وأبو نعيم 7/261 من طرق عن أنس. وفي الباب عن ابن عباس عند الطبراني في "الكبير" (11454) وعن ابن عمر عند الخطيب في "تاريخه" 8/11.

6469- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (6460) .

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ اختیار دیا تھا کہ وہ شفاعت کو اختیار کریں' یا پھر آپ ﷺ کی امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے

6470 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ، فَانْتَبَهْتُ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ، فَإِذَا نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا اَحَدٌ، فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ، قَالَ: قُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَا: مَا نَدْرِي، غَيْرَ اَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا بِاَعْلَى الْوَادِي، فَإِذَا مِثْلُ هَدِيرِ الرَّحَى، فَلَمْ نَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهُ اَتَانِى اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّى فَخَيَّرَنِىْ بَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِى الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، وَاِنِّى اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَنْشُدُكَ اللّٰهَ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ، قَالَ: فَاِنَّكُمْ مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِىْ قَالَ: فَاَقْبَلْنَا اِلَى النَّاسِ، فَإِذَا هُمْ فَزِعُوا، وَفَقَدُوْا نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ اَتَانِىَ اللَّيْلَةَ آتٍ، فَخَيَّرَنِىْ بَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِى الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، وَاِنِّى اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِنِّى اُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ اَنَّ شَفَاعَتِىَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِنْ اُمَّتِى

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ پڑاؤ کیا ہر شخص نے اپنی سواری کو بٹھا دیا۔ رات کے کسی حصے میں' میں بیدار ہوا' تو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے آگے کوئی موجود نہیں تھا (یعنی نبی اکرم ﷺ موجود نہیں تھے) میں نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے چل پڑا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بھی کھڑے نظر آئے میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم' البتہ ہم نے وادی کے بالائی حصے کی طرف سے ایک آواز سنی ہے' جو چکی کے چلنے جیسی آواز ہے۔ راوی کہتے ہیں: تھوڑی ہی دیر بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا۔ اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا' یا تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا پھر میں شفاعت کروں (خواہ وہ کتنے ہی لوگوں کی کیوں نہ ہو)' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ ﷺ کو اللہ کا اور اپنے ساتھ کا واسطہ دے کر یہ کہتے ہیں: آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کریں' جنہیں آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں شامل ہو' جن کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم لوگ لوگوں کی طرف آئے' تو وہ گھبرائے ہوئے تھے۔

6470- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري، وأبو المليح: هو ابن أسامة بن عمير. وقد تقدم تخريجه برقم (211)، وانظر الحديث المتقدم برقم (6463)، والحديث الآتي برقم (7180).

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود پایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس اس رات (میرے پروردگار کا) قاصد آیا' تو اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا' تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا میں شفاعت کو اختیار کروں' تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔ لوگوں نے عرض کی: ہم آپ ﷺ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتے ہیں: آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کیجئے' جن کو آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمام حاضرین کو اس بات کا گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو ایسی حالت میں فوت ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْكَوْثَرِ الَّذِىْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کوثر کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عطا کیا

6471 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: قَرَاَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: (اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) (الکوثر: 1) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِى الْجَنَّةِ يَجْرِى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ، حَافَّتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضَرَبْتُ بِيَدِىْ فَاِذَا طِينُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ، وَاِذَا حَصْبَاؤُهُ اللُّؤْلُؤُ

ثابت بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ''بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''کوثر جنت میں موجود ایک نہر ہے' جو (جنت کی زمین پر بہتی ہے' اس کے دونوں کناروں پر موتیوں سے بنے ہوئے خیمے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنا ہاتھ مارا' تو جنت کی مٹی کی خوشبو مشک کی طرح کی تھی۔ اور اس کی کنکریاں موتیوں کی طرح کی تھیں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرَ الَّذِىْ خَصَّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاِعْطَائِهِ اِيَّاهُ فِى الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ کا کوثر نامی (نہر کی) صفت بیان کرنے کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں بطور خاص آپ ﷺ کو عطا کی

6472 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ،

6471– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/152 و 247 من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَّتَاهُ مِنَ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِىْ مَجْرَى الْمَاءِ، فَإِذَا مِسْكٌ اَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ، اَوْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نہر موجود تھی۔ جس کے کناروں پر موتی تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ پانی کے بہاؤ پر مارا' تو اس کی خوشبو مشک کی طرح تھی۔ میں نے کہا: اے جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ وہ کوثر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ بَيَاضِ مَاءِ الْكَوْثَرِ وَحَلَاوَتِهِ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ

اس کوثر کے پانی کی سفیدی اور اس کی مٹھاس کی صفت کا تذکرہ' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6473 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا اَنَا بِنَهَرٍ يَجْرِى، بَيَاضُهُ بَيَاضُ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَحَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِى، فَإِذَا الثَّرَى مِسْكٌ اَذْفَرُ، فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِىْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا۔ اور وہ شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر موتیوں سے بنے ہوئے خیمے موجود تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ لگایا' تو وہاں کی مٹی مشک کی طرح تھی۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کیا ہے انہوں نے بتایا یہ وہ کوثر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔''

6472– إسناده صحيح على شرط البخارى . رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخارى. وأخرجه ابن أبى شيبة 11/437 و 13/147، وأحمد 3/103، وهناد بن السرى فى "الزهد" (134) ، والطبرى فى "جامع البيان" 30/323، وأبو نعيم فى "صفة الجنة " (327) ، والبغوى فى "شرح السنّة " (4343) ، وفى " معالم التنزيل " 4/335 من طرقٍ عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وانظر الحديث التالى.

6473– إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب المقابرى من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وانظر الحديث السابق.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَافَّتَاهُ مِنَ اللُّؤْلُؤِ ، اَرَادَ بِهِ: قِبَابَ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اس کے دونوں کنارے موتیوں کے ہیں'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وہ گنبد ہیں جو اندر سے خالی موتیوں سے بنے ہوئے ہیں

6474 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عَرَضَ لِي نَهَرٌ، حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ، فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِيْ مَعَهُ: اَتَدْرِي مَا هٰذَا؟ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ، وَضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَرْضِهٖ، فَاَخْرَجَ مِنْ طِيْنِهِ الْمِسْكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں جنت میں جا رہا تھا۔ اسی دوران میرے سامنے ایک نہر آئی۔ جس کے دونوں کناروں پر اندر سے خالی موتیوں کے بنے ہوئے خیمے تھے تو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود فرشتے نے کہا: کیا آپ ﷺ یہ بات جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ یہ وہ کوثر ہے، جو آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک زمین سے لگایا اور آپ ﷺ نے اس کی مٹی کو اٹھایا' تو وہ مشک کی طرح کی تھی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، وَاَوَّلَ شَافِعٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ وہ پہلے شخص ہوں گے جن کے لیے زمین کو شق کیا جائے گا اور آپ ﷺ سب سے پہلے شفاعت کریں گے

6474- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد روى عنه يزيد بن زريع قبل الاختلاط . وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 30/333، والآجري في "الشريعة" ص 396-395 من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/231-232 عن عبد الوهاب بن عطاء الخفاف، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه أحمد 3/164 و 191 و 207 و 289، والبخاري (4964) في تفسير سورة (إنا أعطيناك الكوثر) ، و (6581) في الرقاق: باب الحوض، والترمذي (3359) و (3360) في التفسير: باب ومن سورة (إنا أعطيناك الكوثر) ، وأبو داود (4748) في السنة: باب في الحوض، والطبري في "جامع البيان" 30/323-324 من طرق عن قتادة، به.

6475 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي شَدَّادُ اَبُوْ عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، فَاَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا۔ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا۔ قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا۔ بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔ میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا۔ سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔''

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے' اور وہ سب سے پہلے فرد ہوں گے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی''

6476 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ،

6475- إسناده صحيح على شرط الصحيح، عبد الرحمن بن إبراهيم من رجال البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين غير شداد فمن رجال مسلم. وهو مكرر الحديث رقم (6242) ، وانظر الحديث رقم (6333) .

6476- إسناده جيد. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وأبو نعامة العدوى: هو عمرو بن عيسى بن سويد بن هبيرة البصرى، وثقه المصنف وابن معين والنسائي واحتج به مسلم في " صحيحه "، وقال الإمام الذهبي في "الكاشف": ثقة، قيل: تغير قبل موته بأخرة، وأبو هنيدة البراء بن نوفل: روى عنه جمع، ووثقه ابن معين كما في "الجرح والتعديل" 2/40، والمصنف، وقال ابن سعد في "الطبقات" 7/226: كان معروفاً قليل الحديث، ووالان العدوى: هو والان بن بهيس أو ابن قرفة، وثقه ابن معين والمصنف، وقول ابن الجوزى في "العلل المتناهية" 2/922: قال أبو حاتم الرازى: والان مجهول، وهم منه رحمه الله، فإن أبا حاتم قال هذا في حق والان أبي عروة المرادى كما نقله عنه ابنه عبد الرحمن في "الجرح والتعديل" 9/43-44، أما والان العدوى فقد نقل ابن أبي حاتم عن يحيى بن معين القول بتوثيقه، وقول الدارقطني في "العلل" 1/190-191: ووالان غير مشهور إلاّ في هذا الحديث، والحديث غير ثابت، متعقب بما في "اللسان" 6/216: كذا قال، وقد قال يحيى بن معين: بصرى ثقه، وذكره ابن حبان في "الثقات" وأخرج حديثه في "صحيحه"، وكذا أخرجه أبو عوانة وهو من زياداته على مسلم. وأخرجه مختصراً الطحاوى في "شرح مشكل الآثار " (1556) بتحقيقي، والدارمي في "الرد على الجهمية " ص 57 و 88 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 1/4-5، والدولابي في "الكنى" 2/155-156، وابن أبي عاصم في "السنّة" (751) و (812) ، وأبو يعلى (56) ، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 310-312، وأبو بكر المروزى في "مسند أبي بكر " (15) بتحقيقي، وأبو عوانة 1/175-178، والبزار (3465) ، وابن الجوزى في "العلل المتناهية" (1539)

حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هُنَيْدَةَ الْبَرَاءُ بْنُ نَوْفَلٍ، عَنْ وَالَانَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متنِ حدیث):اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الضُّحٰى ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسَ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى الْاُولٰى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ، حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَقَالَ النَّاسُ لِاَبِىْ بَكْرٍ: سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُهُ؟ صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، عُرِضَ عَلَىَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَجُمِعَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ بِصَعِيْدٍ وَّاحِدٍ حَتّٰى انْطَلَقُوا اِلٰى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْعَرَقُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ، فَقَالُوا: يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِثْلَ الَّذِىْ لَقِيتُمْ، فَانْطَلِقُوا اِلٰى اَبِيكُمْ بَعْدَ اَبِيكُمْ، اِلٰى نُوحٍ (اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ اِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ) (آل عمران: 33) ، فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى نُوْحٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّهُ اصْطَفَاكَ اللّٰـهُ، وَاسْتَجَابَ لَكَ فِىْ دُعَائِكَ، فَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا، فَيَقُوْلُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِى، فَانْطَلِقُوا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ، فَاِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا، فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيمَ، فَيَقُوْلُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِى، فَانْطَلِقُوا اِلٰى مُوْسٰى، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا، فَيَقُوْلُ مُوْسٰى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِى، وَلٰكِنِ انْطَلِقُوا اِلٰى عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَاِنَّهُ يُبْرِءُ الْاَكْمَهَ، وَالْاَبْرَصَ، وَيُحْيِى الْمَوْتٰى، فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِى، وَلٰكِنِ انْطَلِقُوا اِلٰى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ، فَاِنَّهُ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، انْطَلِقُوا اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ.

قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ وَآتِىْ جِبْرِيلَ، فَيَاْتِىْ جِبْرِيلُ رَبَّهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ.

قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيلُ، فَىَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَرْفَعُ رَاْسَهُ، فَاِذَا نَظَرَ اِلٰى رَبِّهِ خَرَّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ اُخْرٰى، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَذْهَبُ لِيَقَعَ سَاجِدًا، فَيَاْخُذُ جِبْرِيلُ بِضَبْعَيْهِ، وَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى بَشَرٍ قَطُّ، فَيَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ جَعَلْتَنِىْ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَاَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، حَتّٰى اِنَّهُ لَيَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَاَيْلَةَ.

ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُ الصِّدِّيقِينَ فَيَشْفَعُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُ الْاَنْبِيَاءَ فَيَجِىءُ النَّبِىُّ مَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِىُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ، وَالنَّبِىُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ، ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُ الشُّهَدَاءَ فَيَشْفَعُوْنَ لِمَنْ اَرَادُوا، فَاِذَا فَعَلَتِ الشُّهَدَاءُ ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، اَدْخِلُوا جَنَّتِىْ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِىْ شَيْئًا، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰـهُ تَعَالٰى: انْظُرُوا فِى النَّارِ هَلْ فِيهَا مِنْ اَحَدٍ عَمِلَ خَيْرًا قَطُّ، فَيَجِدُوْنَ فِى النَّارِ رَجُلًا، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ، فَيَقُوْلُ: لَا غَيْرَ اَنِّى كُنْتُ اُسَامِحُ النَّاسَ فِى الْبَيْعِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اسْمَحُوا لِعَبْدِىْ كَاِسْمَاحِهِ

اِلٰی عَبِيدِی، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اٰخَرُ يُقَالُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ، فَيَقُولُ: لَا، غَيْرَ اَنِّي كُنْتُ اَمَرْتُ وَلَدِي، اِذَا مِتُّ فَاحْرِقُونِي فِي النَّارِ، ثُمَّ اطْحَنُونِي، حَتّٰى اِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ، فَاذْهَبُوا بِيْ اِلَى الْبَحْرِ، فَذُرُّونِي فِي الرِّيحِ، فَقَالَ اللّٰهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ مَخَافَتِكَ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا اِلٰى مُلْكِ اَعْظَمِ مُلْكٍ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَهُ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ، فَيَقُولُ: لِمَ تَسْخَرُ بِي، وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَذٰلِكَ الَّذِي ضَحِكْتُ مِنْهُ مِنَ الضُّحَى .

قَالَ اِسْحَاقُ: هٰذَا مِنْ اَشْرَفِ الْحَدِيثِ، وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عِدَّةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا، مِنْهُمْ: حُذَيْفَةُ، وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ، وَغَيْرُهُمْ.

اَخْبَرَنَاهُ اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو نَعَامَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو هُنَيْدَةَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت فجر کی نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔جب چاشت کا وقت ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر تشریف فرما رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز نمازیں ادا کرلیں۔اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کی' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرلی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اللہ کے رسول سے دریافت کریں کیا معاملہ ہے آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا طرز عمل اختیار کیا ہے کہ ایسا پہلے کبھی نہیں کیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں میرے سامنے وہ تمام چیزیں پیش کی گئیں جو دنیا اور آخرت کے اعتبار سے آگے ہوں گی تمام پہلے اور بعد والے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے وہ یہ کہیں گے اے حضرت آدم علیہ السلام آپ انسانوں کے جدامجد ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا۔اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' تو حضرت آدم علیہ السلام یہ کہیں گے مجھے بھی اسی طرح کی صورتحال درپیش ہے' جو تم کو درپیش ہے۔تم لوگ اپنے ایک باپ کے بعد والے دوسرے باپ (یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو تمام جہانوں میں منتخب کرلیا ہے۔''

تو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے' اور یہ کہیں گے کہ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا۔اس نے آپ کی دعا کو مستجاب بھی کیا تھا' یہاں تک کہ زمین پر کوئی بھی کافر بستا ہوا نہیں رہا تھا' تو حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا۔تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل بنایا تھا' تو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' تو وہ یہ کہیں گے کہ میں یہ نہیں کرسکتا تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کلام کا شرف عطا کیا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا تم لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کردیا کرتے تھے۔وہ مردوں کو زندہ کردیا کرتے تھے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی

یہی کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا۔تم لوگ ان کے پاس جاؤ جو تمام اولادآدم کے سردار ہیں۔قیامت کے دن سب سے پہلے انہی کے لیے زمین کوشق کیا گیا۔تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کریں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ لوگ (میری طرف) آئیں گے۔میں جبرائیل کے پاس جاؤں گا۔جبرائیل اپنے پروردگار کے پاس جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے (نبی اکرم ﷺ کو) اجازت دواور اسے جنت کی خوش خبری دو۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر جائیں گے نبی اکرم ﷺ سجدے میں چلے جائیں گے جو تقریباً ایک ہفتے جتنا ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا محمد اپنے سر کو اٹھاؤ۔تم بولو سنا جائے گا۔شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔نبی اکرم ﷺ اپنا سر اٹھائیں گے جب وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے تو دوبارہ سجدے میں چلے جائیں گے جو پورے ایک ہفتے جتنا طویل ہوگا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ بولو سنا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔نبی اکرم ﷺ پھر سجدے میں جانے لگیں گے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو پہلو سے پکڑ لیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو دعا کے جیسے کلمات القاء کرے گا۔اس نے اس سے پہلے کسی انسان کو وہ القاء نہیں کئے' تو نبی اکرم ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار' تو نے مجھے تمام اولاد آدم کا سردار بنایا ہے۔میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔قیامت کے دن سب سے پہلے میرے لیے زمین کوشق کیا گیا۔میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن حوض کوثر کے پاس آئیں گے۔وہ صنعاء اور ایلہ کے درمیان جگہ سے زیادہ بڑا ہے پھر یہ کہا جائے گا صدیق کو بلاؤ تاکہ وہ شفاعت کرے' پھر یہ کہا جائے گا انبیاء کو بلاؤ' تو کوئی ایک نبی آئے گا۔ان کے ساتھ کچھ لوگ ہوں گے کوئی ایک نبی آئے گا ان کے ساتھ پانچ یا چھ افراد ہوں گے۔کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہوگا پھر یہ کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ تاکہ وہ جس کی چاہے شفاعت کریں۔جب شہداء ایسا کرلیں گے' تو اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں تم میری جنت میں ہر اس شخص کو داخل کر دو جو کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں جائزہ لو کیا وہاں کوئی ایسا شخص ہے' جس نے کبھی کوئی بھلائی کی ہو' تو فرشتوں کو جہنم میں ایک شخص ملے گا۔اس سے دریافت کیا جائے گا کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی ہے۔وہ بولے گا: جی نہیں' البتہ میں خرید وفروخت کرتے ہوئے لوگوں سے نرمی سے کام لیتا تھا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے اس بندے کے ساتھ نرمی کرو۔جس طرح اس نے میرے بندوں کے ساتھ نرمی کی تھی' پھر ایک اور شخص کو جہنم سے نکالا جائے گا۔اس سے دریافت کیا جائے گا' تم نے کبھی کوئی بھلائی کی۔وہ جواب دے گا۔جی نہیں' البتہ میں نے اپنی اولاد کو یہ حکم دیا تھا کہ جب میں مرجاؤں' تو تم لوگ مجھے آگ میں جلا دینا اور پھر مجھے پیس دینا' یہاں تک کہ جب میں سرمہ بن جاؤں' تو مجھے دریا میں بہا دینا اور اسے ہوا میں اڑا دینا' تو اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ عرض کرے گا: تیرے خوف کی وجہ سے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم دیکھو جو سب سے بڑا ملک ہے تمہیں اس جتنا اور اس جتنا مزید دس گنا علاقہ دیا جاتا ہے بندہ عرض کرے گا' تو میرے ساتھ کیوں مذاق کر رہا ہے' جبکہ تو بادشاہ ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اس بات پر میں چاشت کے وقت ہنس پڑا تھا۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: یہ سب سے بہترین حدیث ہے یہ روایت متعدد افراد نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی

مانند نقل کی ہے جن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتَهُ يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دیگر تمام امتوں پر گواہ ہوں گے

6477 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُدْعٰى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ لِاُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيُقَالُ: مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُمَّتُهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ، وَيَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا) (البقرة: 143) وَالْوَسَطُ: الْعَدْلُ

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا' تو وہ عرض کریں گے اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں۔ پروردگار دریافت کرے گا۔ کیا تم نے تبلیغ کر دی تھی۔ وہ جواب دیں گے۔ جی ہاں اے میرے پروردگار' تو پروردگار ان کی امت سے دریافت کرے گا۔ کیا اس نے تم لوگوں کو تبلیغ کر دی تھی' تو لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا' تو پروردگار (حضرت نوح علیہ السلام سے) دریافت کرے گا تمہارے حق میں گواہی کون دے گا۔ حضرت نوں علیہ السلام عرض کریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو (میری امت کے افراد) یہ گواہی دیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کر دی تھی۔ اور رسول (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں پر گواہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''اسی طرح ہم نے تمہیں عادل امت بنایا ہے' تا کہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور رسول تم لوگوں پر گواہ ہو۔''

لفظ وسط سے مراد عادل ہے۔

6477– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان . وهو في "مسند أبي يعلى " (1173) . وانظر تخريجه في الحديث الآتي برقم (7216) .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ اَوَّلَهُمْ وَآخِرَهُمْ يَكُوْنُوْنَ فِي الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

31/31 اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ قیامت کے دن تمام پہلے والے اور بعد والے انبیاء نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے

6478 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَمُشَفَّعٍ، بِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ، تَحْتِيْ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ اور یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا۔ اور سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا۔ اور میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میرے ہاتھ میں ''لواء الحمد'' ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سب لوگ میرے نیچے (یعنی اس جھنڈے کے نیچے) ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِيْ وَعَدَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ بِفَضْلِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو مقام محمود کی صفت کے بارے میں ہے' جس کا اللہ تعالیٰ نے

6478- حديث صحيح لغيره، إسناده ضعيف، عمرو بن عثمان الكلابي تركه النسائي، ولينه العقيلي، وقال أبو حاتم: يتكلمون فيه يحدث من حفظه بمناكير، وقال ابن عدي: روى عنه ثقات، وهو ممن يكتب حديثه، وباقي رجاله رجال الشيخين غير بشر بن شغاف، فقد روى له أبو داود والترمذي والنسائي، وهو ثقة. عبد الله: هو ابن سلام رضي الله عنه. والحديث في "مسند أبي يعلى" 350/1. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" (793) عن عمر بن الخطاب السجستاني، حدثنا عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد، وأخطأ الشيخ ناصر الدين الألباني، فصحح إسناده هنا وفي "الصحيحة" 4/100-101. وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/254، وقال: رواه أبو يعلى والطبراني، وفيه عمرو بن عثمان الكلابي، وثقه ابن حبان على ضعفه. قلت: لكن يشهد له حديث أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/2، والترمذي (3615) وابن ماجه (4308) وفيه علي بن زيد بن جدعان وفيه ضعف، وحديثه حسن في الشواهد، وهذا منها، ولذا قال الترمذي: حديث حسن، وآخر من حديث أبي هريرة عند مسلم (2278) في أول الفضائل.

اپنے محبوب کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے فضل کے تحت آپ ﷺ کو اس مقام پر فائز کرے گا

6479 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ عَلٰى تَلٍّ، فَيَكْسُوْنِيْ رَبِّيْ حُلَّةً خَضْرَاءَ، فَاَقُوْلُ: مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَقُوْلَ، فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں اور میری امت ایک ٹیلے پر آئیں گے۔ میرا پروردگار مجھے سبز حلہ پہنائے گا' تو جو اللہ کو منظور ہوگا میں اس وقت (اللہ تعالیٰ کی حمد کے طور پر کلمات) کہوں گا۔ یہی مقام محمود ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ هُوَ الْمَقَامُ الَّذِيْ يَشْفَعُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ مقام محمود وہ مقام ہے' جس پر (فائز ہونے کے بعد) آپ ﷺ اپنی امت کی شفاعت کریں گے

6480 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ حَبِيْبٍ اللَّيْثِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6479- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير كثير بن عبيد، وهو ابن نمير الحمصي، فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة. محمد بن حرب: هو الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر. وأخرجه أحمد 3/456، والطبري في "جامع البيان" 15/147، والطبراني في "الكبير" 19/ (142)، والحاكم 2/363 من طرق عن محمد بن حرب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبري 15/146، والطبراني من طريقين عن بقية بن الوليد، عن الزبيدي، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 7/51، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح. ثم ذكره 10/377، ونسبه للطبراني في "الكبير" و "الأوسط"، وقال: وأحد إسنادي الكبير رجاله رجال الصحيح.

6480- إسناده حسن، كثير بن حبيب الليثي ذكره المؤلف في "الثقات" 7/354، وقال أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في "الجرح والتعديل" 7/150: لا بأس به، وباقي رجاله رجال الشيخين غير على ابن المديني، فمن رجال البخاري. وأخرجه الذهبي في "ميزان الاعتدال" 3/403 من طريق أبي خليفة بهذا الإسناد، ونسبه لأبي نعيم في كتاب "الرؤية"، وقال: هذا حديث غريب جداً. وأخرجه البخاري (7510)، ومسلم (193) (326)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 299 من طرق عن حماد بن زيد، عن معبد بن هلال العنزي، عن أنس بن مالك. وانظر (6464).

(متن حدیث): إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنبَرًا مِنْ نُورٍ، وَإِنِّي لَعَلَى أَطْوَلِهَا وَأَنْوَرِهَا، فَيَجِيءُ مُنَادٍ، فَيُنَادِي: أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ؟ قَالَ: فَيَقُولُ الْأَنْبِيَاءُ: كُلُّنَا نَبِيٌّ أُمِّيٌّ، فَإِلَى أَيِّنَا أُرْسِلَ؟ فَيَرْجِعُ الثَّانِيَةَ، فَيَقُولُ: أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ؟ قَالَ: فَيَنْزِلُ مُحَمَّدٌ حَتَّى يَأْتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ، فَيَقْرَعُهُ، فَيَقُولُ: مَنْ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ أَوْ أَحْمَدُ، فَيُقَالُ: أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيَدْخُلُ، فَيَتَجَلَّى لَهُ الرَّبُّ، وَلَا يَتَجَلَّى لِنَبِيٍّ قَبْلَهُ، فَيَخِرُّ لِلَّهِ سَاجِدًا، وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ وَلَنْ يَحْمَدَهُ أَحَدٌ بِهَا مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ، فَيُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، تَكَلَّمْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ، ثُمَّ يَرْجِعُ الثَّانِيَةَ فَيَخِرُّ لِلَّهِ سَاجِدًا وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَنْ يَحْمَدَهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ، فَيُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، تَكَلَّمْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، فَيُقَالُ لَهُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ، ثُمَّ يَرْجِعُ الثَّالِثَةَ، فَيَخِرُّ لِلَّهِ سَاجِدًا، وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَنْ يَحْمَدَهُ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ، فَيُقَالُ لَهُ: أَخْرِجْ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَخِرُّ سَاجِدًا، وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَنْ يَحْمَدَهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ، فَيُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، تَكَلَّمْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ لَسْتَ هُنَاكَ، تِلْكَ لِي، وَأَنَا الْيَوْمَ أَجْزِي بِهَا

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ہر نبی کے لیے نور کا منبر ہوگا اور میں سب سے زیادہ اونچے اور سب سے زیادہ نورانی منبر پر ہوں گا' پھر ایک منادی آ کر یہ اعلان کرے گا۔ اُمی نبی کہاں ہیں؟ تو انبیاء جواب دیں گے کہ ہم میں سے ہر ایک اُمی نبی ہے۔ ہم میں کسے بلایا گیا ہے وہ دوسری مرتبہ واپس آئے گا اور دریافت کرے گا۔ اُمی عربی نبی کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ممبر سے نیچے اتریں گے' اور جنت کے دروازے پر آ کر اس کو کھٹکھٹائیں گے۔

(اندر سے) داروغہ پوچھے گا کون ہے' تو آپ جواب دیں گے محمد' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) احمد۔ دریافت کیا جائے گا کیا انہیں بلایا گیا ہے' تو وہ جواب دیں گے جی ہاں' تو ان کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہ اس کے اندر داخل ہوں گے' تو ان کا پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا۔ ان سے پہلے کسی اور نبی کے لیے پروردگار نے تجلی نہیں کی ہوگی' تو وہ اللہ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جائیں گے۔ اور ایسے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ ان سے پہلے اور ان کے بعد کسی نے بھی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سر اٹھاؤ تم بات کرو اسے سنا جائے گا۔ تم شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ مانگو وہ دیا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے: اے پروردگار میری امت، میری امت' تو ان سے کہا جائے گا۔ تم ہر اس شخص کو (جہنم سے) نکال لو۔ جس کے دل میں جو کے وزن جتنا (ایمان ہو) پھر وہ دوبارہ آ کر اللہ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جائیں گے۔ اور ایسے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے بھی ان کلمات

کے ذریعے حمد بیان نہیں کی ہوگی۔ اوران کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اس حمد کو بیان نہیں کرے گا' تو ان سے کہا جائے گا محمد اپنا سر اٹھاؤ۔ بات کرو اسے سنا جائے گا شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ مانگو وہ دیا جائے گا' پھر ان سے کہا جائے گا تم ایسے ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لو جس کے دل میں گندم کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو' پھر وہ تیسری مرتبہ آئیں گے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جائیں گے۔ اور ایسے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہوگی اوران کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرے گا' تو ان سے کہا جائے گا جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں رائی جتنا ایمان ہو۔ نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لا کر سجدے میں چلے جائیں گے' اور اللہ تعالیٰ کی ایسے کلمات کے ذریعے حمد بیان کریں گے کہ ان کلمات کے ذریعے آپ ﷺ سے پہلے کسی نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہوگی اور آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرے گا' تو آپ ﷺ سے یہ کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ۔ بات کرو اسے سنا جائے گا۔ شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ مانگو وہ دیا جائے گا' تو نبی اکرم ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار جس شخص نے لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہو (اسے بھی جہنم سے نکلنے کا حکم دیا جائے)' تو آپ ﷺ سے یہ کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) اس کے ساتھ تمہارا واسطہ نہیں ہے یہ میرے ساتھ مخصوص ہے اور آج میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن جنت کے دروازے کو سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کھٹکھٹائیں گے

6481 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے پہلے میں جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا''۔

6481– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير المختار بن فلفل، فمن رجال مسلم. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وسفيان: هو الثوري . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/503، ومسلم (196) (331) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، وأبو يعلى (3964) ، وأبو عوانة 1/109، وابن منده (888) ، وابن أبي عاصم (6) ، والطبراني (5) في " الأوائل "، من طرق عن معاوية بن هشام، عن سفيان، بهذا الاسناد.

بَابُ الْمُعْجِزَاتِ

باب! معجزات کا تذکرہ

6482 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِذْ بُعِثْتُ، اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں مکہ میں موجود اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے اس وقت سلام کیا کرتا تھا۔ جب مجھے مبعوث کیا گیا تھا۔ میں آج بھی اس کو پہچانتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ وُجُودَ الْمُعْجِزَاتِ فِي الْاَوْلِيَاءِ دُونَ الْاَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اولیاء میں کرامات کے وجود کا انکار کیا ہے' انبیاء (کے معجزات کا انکار) نہیں کیا

6483 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): رُبَّ اَشْعَثَ ذِي طِمْرَيْنِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ

6482- إسناده حسن. محمد بن إسماعيل: هو الإمام البخارى صاحب " الصحيح "، ومن فوقه من رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، وحديثه لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه أحمد 5/89 و 95، وابن أبى شيبة 11/464، والدارمى 1/21 ومسلم (2277) فى الفضائل: باب نسب النبى - صلى الله عليه وسلم - وتسليم الحجر عليه قبل النبوة، والبيهقى فى " الدلائل " 2/153، والبغوى (3709) من طرق عن يحيى بن أبى بكير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" (1995) عن على بن عبد العزيز، حدثنا أبو حذيفة (وهو موسى بن مسعود النهدى)، وحدثنا إبراهيم بن طهمان، به. وأخرجه الطيالسى (1907)، وأحمد 5/105، والترمذى (3624) فى المناقب: باب رقم (5)، والطبرانى فى "الكبير" (1907) و (1961)، (2028)، وفى " الأوسط " (2033)، وفى "الصغير" (167)، وأبو نعيم (300) و (301)، والبيهقى 2/153 كلاهما فى "دلائل النبوة" من طرق عن سماك بن حرب، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بکھرے ہوئے بالوں اور پرانے کپڑوں والے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالیں، تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ فِيْ تَاْوِيلِهٖ جَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

اس روایت کا تذکرہ، جس کی تاویل کرنے میں ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتی تھی

6484 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): ذَبَحْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، فَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، فَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ قَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوِ ابْتَغَيْتَهُ لَوَجَدْتَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (بکری) ذبح کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دستی مجھے پکڑا دو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دستی پکڑا دو۔ میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا مجھے دستی پکڑا دو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بکری میں دو ہی دستیاں ہوتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم حاصل کرنا چاہتے، تو اسے بھی پالیتے۔

6483- إسناده صحيح، يزيد ابن موهب: هو ابن خالد، روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين غير العلاء بن عبد الرحمن، وهو ابن يعقوب الحرقي، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم (2622) في البر والصلة: باب فضل الضعفاء والخاملين، و (2846) في صفة الجنة ونعيم أهلها: باب النار يدخلها الجبارون، والجنة يدخلها الضعفاء ، ومن طريقه البغوي (4069) عن سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار " 1/292، والحاكم 4/328 من طريقين عن إبراهيم بن حمزة، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كثير بن يزيد، عن المطلب بن عبد الله، عن أبي هريرة رفعه، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

6484- إسناده حسن. رجاله رجال مسلم غير محمد بن عجلان المدني مولى فاطمة، فقد روى له مسلم متابعة. عقبة بن مكرم: هو العمي. وأخرجه أحمد 2/517 عن الضحاك -وهو أبو عاصم النبيل- عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد . وفي الباب عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عِنْدَ أحمد 6/8 و 392، والطبراني في "الكبير" و " الأوسط " كما في " المجمع " 8/311، وقال الهيثمي: وأحد إسنادي أحمد حسن. وعن سلمى زوجة أبي رافع عند الطبراني في "الكبير" /24 (763). قال الهيثمي: رجاله ثقات . وعن أبي عبيد مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عِنْدَ أحمد 485-3/484، والدارمي 1/22، والترمذي في " الشمائل " (170) ، والطبراني /22 (842) . وقال الهيثمي: رواه أحمد والطبراني ورجالهما رجال الصحيح غير شهر بن حوشب، وقد وثقه غير واحد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ وُجُوْدَ الْمُعْجِزَاتِ فِي الْاَوْلِيَاءِ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے اولیاء میں کرامات کے وجود کو باطل قرار دیا ہے جب کہ انبیاء (کے معجزات کا انکار) نہیں کیا

6485 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً، فَاَرَادَ اَنْ يَرْكَبَهَا، فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِيُحْرَثَ عَلَيْنَا، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِهِ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ، قَالَ: وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمٍ لَهُ فَاَخَذَ الذِّئْبُ الشَّاةَ، فَتَبِعَهُ الرَّاعِي، فَلَفَظَهَا، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ لَكَ بِيَوْمِ السَّبَاعِ حَيْثُ لَا يَكُوْنُ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِهِ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ ایک شخص گائے کو لے کر جا رہا تھا۔ اس نے اس پر سوار ہونے کا ارادہ کیا' تو گائے نے اس کی طرف توجہ کر کے کہا ہمیں اس کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہمیں اس لیے پیدا کیا گیا ہے' تاکہ ہمارے ذریعہ کھیتی باڑی کی جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود افراد نے سبحان اللہ کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں۔ ابوبکر اور عمر بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں (کہ گائے کلام کر سکتی ہے)' حالانکہ یہ دونوں صاحبان وہاں موجود نہیں تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریاں لے کر جا رہا تھا۔ بھیڑیے نے ایک بکری کو پکڑا۔ چرواہا بھیڑیے کے پیچھے گیا۔ اس نے اس بکری کو اس سے چھڑوالیا' تو بھیڑیے نے کہا۔ اس دن تم کیا کرو گے جو درندوں کی حکومت کا دن ہوگا۔ اس دن ان بکریوں کا نگران میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود افراد نے سبحان

6485- إسناده صحيح. أحمد بن سليمان بن أبي شيبة: هو أحمد بن سليمان بن عبد الملك بن أبي شيبة أبو الحسين الرهاوي، ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي داود الحفري: واسمه عمر بن سعد بن عبيد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2388) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ محمد بن رافع، عن أبي داود الحفري، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (1054)، ومن طريقه البغوي (3889) عن سفيان، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/245-246، وفي "فضائل الصحابة" (183)، والبخاري (3471) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ومسلم، من طريق سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد في "فضائل الصحابة" (643) عن قتيبة بن سعيد، عن ابن لهيعة، عن الأعرج، به. وأخرجه البخاري (3663) في فضائل الصحابة: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "لو كنت متخذاً خليلاً" عن أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وانظر الحديث التالي.

اللہ کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ابوبکر اور عمر بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں (کہ بھیڑیا کلام کرسکتا ہے) حالانکہ یہ دونوں صاحبان وہاں موجود نہیں تھے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6486 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ، الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ، قَالَ: آمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَاَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً، فَتَبِعَهَا الرَّاعِي، فَقَالَ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي، فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ ایک شخص گائے پر سوار ہوا تو گائے نے اس کی طرف رخ کر کے کہا۔ مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا مجھے کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ چرواہا اس کے پیچھے آیا۔ بھیڑیے نے کہا: درندوں کے مخصوص دن میں کون اس کا محافظ ہوگا۔ جب ان کا نگران میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں (یعنی یقین رکھتے ہیں)"

ابوسلمہ نامی راوی کہتے ہیں: اس دن یہ دونوں صاحبان حاضرین میں موجود نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِثْبَاتِ كَوْنِ الْمُعْجِزَاتِ فِي الْاَوْلِيَاءِ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلٰى حَسَبِ نِيَّاتِهِمْ وَصِحَّةِ ضَمَائِرِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَالِقِهِمْ

6486- إسناده صحيح على شرط الشيخين . بندار: هو لقب محمد بن بشار، وسعد بن إبراهيم: هو ابن عبد الرحمن بن عوف. وأخرجه البخاري (2324) في الحرث والمزارعة: باب استعمال البقر للحراثة ومسلم (2388) في فضائل الصحابة: باب فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، والترمذي (3677) في المناقب: باب رقم (17) ، و (3695) باب مناقب عمر، ثلاثتهم عن بندار بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/382، ومسلم من طريق محمد بن جعفر، به. وأخرجه الطيالسي (2354) ، ومن طريقه الترمذي (3677) و (3695) عن شعبة، به. وأخرجه البخاري (3471) في الأنبياء : باب ما ذكر عن بني اسرائيل، ومسلم من طريقين عن سفيان بن عيينة، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبراهيم، به. وأخرجه مسلم، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 4/168 من طرق عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هريرة، رفعه.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اولیاء میں کرامات پائی جاتی ہیں

جو ان کے اور ان کے خالق کے درمیان معاملے کے حوالے سے ان کی نیتوں اور ان کے پوشیدہ معاملات کی صحت کے حوالے سے ہوتی ہیں

6487 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ يُسْلِفُ النَّاسَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، اَسْلِفْنِيْ سِتَّ مِائَةِ دِيْنَارٍ، قَالَ: نَعَمْ، اِنْ اَتَيْتَنِيْ بِوَكِيْلٍ، قَالَ: اللّٰهُ وَكِيْلِيْ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، نَعَمْ، قَدْ قَبِلْتُ اللّٰهَ وَكِيْلًا، فَاَعْطَاهُ سِتَّ مِائَةِ دِيْنَارٍ، وَضَرَبَ لَهُ اَجَلًا، فَرَكِبَ الْبَحْرَ بِالْمَالِ لِيَتَّجِرَ فِيْهِ، وَقَدَّرَ اللّٰهُ اَنْ حَلَّ الْاَجَلُ، وَارْتَجَّ الْبَحْرُ بَيْنَهُمَا، وَجَعَلَ رَبُّ الْمَالِ يَاْتِي السَّاحِلَ يَسْاَلُ عَنْهُ، فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَسْاَلُهُمْ عَنْهُ: تَرَكْنَاهُ بِمَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُوْلُ رَبُّ الْمَالِ: اللّٰهُمَّ اخْلُفْنِيْ فِيْ فُلَانٍ بِمَا اَعْطَيْتُهُ بِكَ، قَالَ: وَيَنْطَلِقُ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْمَالُ، فَيَنْحَتُ خَشَبَةً، وَيَجْعَلُ الْمَالَ فِيْ جَوْفِهَا، ثُمَّ كَتَبَ صَحِيْفَةً مِنْ فُلَانٍ اِلٰى فُلَانٍ، اِنِّيْ دَفَعْتُ مَالَكَ اِلٰى وَكِيْلِيْ، ثُمَّ سَدَّ عَلٰى فَمِ الْخَشَبَةِ، فَرَمٰى بِهَا فِيْ عُرْضِ الْبَحْرِ، فَجَعَلَ يَهْوِيْ بِهَا حَتّٰى رَمٰى بِهَا اِلَى السَّاحِلِ، وَيَذْهَبُ رَبُّ الْمَالِ اِلَى السَّاحِلِ، فَيَسْاَلُ، فَيَجِدُ الْخَشَبَةَ، فَحَمَلَهَا، فَذَهَبَ بِهَا اِلٰى اَهْلِهِ، وَقَالَ: اَوْقِدُوْا بِهٰذِهِ، فَكَسَرُوْهَا، فَانْتَثَرَتِ الدَّنَانِيْرُ، وَالصَّحِيْفَةُ، فَاَخَذَهَا، فَقَرَاَهَا، فَعَرَفَ، وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُ، فَقَالَ لَهُ رَبُّ الْمَالِ: مَالِيْ، فَقَالَ: قَدْ دَفَعْتُ مَالِيْ اِلٰى وَكِيْلِيْ، اِلٰى مُوَكِّلٍ بِيْ، فَقَالَ لَهُ: اَوْفَانِيْ وَكِيْلُكَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا يَكْثُرُ مِرَاؤُنَا وَلَغَطُنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا اَيُّهُمَا آمَنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6487- إسناده حسن. عمر بن أبي سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف، مختلف فيه، وهو كما قال ابن عدى: حسن الحديث لا بأس به، وباقي رجاله رجال الشيخين غير المغيرة بن سلمة المخزومي، فمن رجال مسلم. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (1128) ، عن موسى بن إسماعيل، عن أبي عوانة، بهذا الأسناد. وأخرجه الحافظ في "تغليق التعليق " 5/127 من طريق أبي سلمة المنقري، ومن طريق يحيى بن حماد، كلاهما عن أبي عوانة، به. وعلقه البخاري (6261) في الاستئذان: باب بمن يبدأ في الكتاب، قال: وقال عمر بن أبي سلمة ... فذكره مختصراً. وأخرجه أحمد 349-3/348، عن يونس بن محمد، والبخاري (2063) في البيوع: باب التجارة في البحر، عن عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث، حَدَّثَنِي جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هرمز، عن أبي هريرة، رفعه. وعلقه البخاري (1498) في الزكاة: باب ما يستخرج من البحر، و (2063) ، و (2291) في الكفالة: باب الكفالة في القرض والديون بالأبدان وغيرها، و (2404) في الاستقراض: باب إذا أقرضه إلى أجل مسمى أو أجّله في البيع، و (2430) في اللقطة: باب إذا وجد خشبة في البحر أو سوطاً أو نحوه، و (2734) في الشروط: باب الشروط في القروض، و (6261) ، قال: وقال الليث: ... فذكره بالإسناد المتقدم.

''بنی اسرائیل میں ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک شخص اس کے پاس آیا اور بولا: اے فلاں تم مجھے 600 دینار قرض دے دو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ اگر تم میرے پاس کوئی ضمانتی لے آؤ (تو میں ایسا کر دیتا ہوں) اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میرا ضامن ہے۔ اس شخص نے کہا: سبحان اللہ ٹھیک ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کو ضامن کے طور پر قبول کرتا ہوں۔ اس شخص نے اسے 600 دینار دیدیئے اس نے اس کے ساتھ ایک مدت طے کی' پھر وہ دوسرا شخص سمندر پر سوار ہو کر مال لے کر گیا۔ تا کہ اس کے ذریعے تجارت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طے کر دیا ہوا تھا کہ وہ مخصوص مدت گزر جائے' تو وہ گزر گئی' لیکن سمندر ان دونوں آدمیوں کے درمیان رکاوٹ تھا۔ مال کا مالک شخص ساحل پر آتا۔ اور اس کے بارے میں دریافت کرتا۔ جن لوگوں سے اس نے اس دوسرے شخص کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے یہی بتایا: ہم نے اسے فلاں فلاں جگہ پر چھوڑا تھا' تو مال کا مالک شخص یہ کہتا۔ اے اللہ فلاں شخص کے معاملے میں' تو ہی میرا نگران ہے۔ میں نے تیری ضمانت پر وہ چیز اسے دی تھی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص جس کے ذمے رقم کی ادائیگی تھی وہ گیا اس نے ایک لکڑی لی اور اس کے اندر وہ مال رکھ دیا' پھر اس نے ایک صحیفہ تحریر کیا کہ یہ مال فلاں کی طرف سے فلاں کے لیے ہے۔ میں تمہارا مال اپنے ضامن کے سپرد کر رہا ہوں پھر اس نے لکڑی کے منہ کو بند کر دیا اور اس لکڑی کو سمندر میں ڈال دیا۔ وہ لکڑی سمندر میں تیرتی ہوئی ساحل تک آ گئی۔ اس مال کا مالک شخص ساحل پر آیا تا کہ اس بارے میں دریافت کرے۔ وہاں اسے لکڑی ملی اس نے اس لکڑی کو اٹھایا اور اسے لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس نے اس لکڑی کو کاٹا تو اس میں سے دینار اور خط نکلا۔ اس شخص نے وہ خط لے کر اسے پڑھا' تو وہ جان گیا (کہ یہ تو میرے ہی پیسے ہیں) پھر دوسرا شخص بھی آ گیا۔ مال کے مالک نے اس سے دریافت کیا میرا مال' تو دوسرے شخص نے کہا: میں نے اپنا مال اپنے وکیل کے سپرد کر دیا تھا۔ جسے میں نے ضامن بنایا تھا' تو پہلے شخص نے کہا: تمہارے وکیل نے مجھے پوری ادائیگی کر دی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یاد ہے۔ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اسی دوران شور شرابہ زیادہ ہو گیا کہ ان دونوں میں سے کون شخص زیادہ ایماندار ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ وُجُوْدَ الْمُعْجِزَاتِ اِلَّا فِي الْاَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے انبیاء کے علاوہ کسی (ولی) میں معجزات کے وجود کو باطل قرار دیا ہے

6488 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):بَيْنَمَا امْرَاَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَّهِيَ تُرْضِعُهُ، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِي حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الثَّدْيِ، فَمَرَّ بِامْرَاَةٍ تُلْعَنُ، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا، اَمَّا الرَّاكِبُ، فَكَانَ كَافِرًا، وَاَمَّا الْمَرْاَةُ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهَا: اِنَّهَا تَزْنِيْ، فَتَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ، وَيَقُوْلُوْنَ: تَسْرِقُ، وَتَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اس کے دودھ پلانے کے دوران ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ اس عورت نے دعا کی: اے اللہ! تو میرے بیٹے کو اس وقت تک موت نہ دینا' جب تک وہ اس شخص کی مانند (امیر کبیر) نہیں ہو جاتا۔ بچے نے کہا: اے اللہ! مجھے اس کی مانند نہ کرنا پھر وہ دوبارہ چھاتی کی طرف گیا (اور دودھ پینے لگا) پھر وہاں سے ایک عورت گزری جس پر لعنت کی گئی تھی۔ اس عورت نے دعا کی: اے اللہ! تو میرے بیٹے کو اس عورت کی مانند نہ کرنا' تو اس بچے نے دعا کی' تو مجھے اس کی مانند کر دینا۔

جہاں تک سوار کا معاملہ تھا' تو وہ شخص کافر تھا۔ جہاں تک اس عورت کا معاملہ تھا' تو لوگوں نے اس کے بارے میں یہ کہا تھا کہ اس نے زنا کیا ہے' تو وہ عورت یہ کہہ رہی تھی میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ لوگ یہ کہتے تھے کہ اس نے چوری کی ہے' تو وہ عورت یہ کہتی تھی کہ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ غَيْرَ الْاَنْبِيَاءِ قَدْ يُوجَدُ لَهُمْ اَحْوَالٌ تُؤَدِّي اِلَى الْمُعْجِزَاتِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ غیر انبیاء میں بعض اوقات ایسی حالت پائی جاتی ہے' جو معجزات کی طرف لے جاتی ہے

6489 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُظْهِرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَابِتٍ، بِوَاسِطَ الشَّيْخُ الصَّالِحُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ، فَاَنْشَاَ صَوْمَعَةً، فَجَعَلَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَنَادَتْهُ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا، ثُمَّ اَتَتْهُ يَوْمًا ثَانِيًا فَنَادَتْهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا، ثُمَّ اَتَتْهُ يَوْمًا ثَالِثًا، فَقَالَ: صَلَاتِيْ وَاُمِّيْ، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ اَوْ يَنْظُرَ فِيْ وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ، قَالَ: فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَوْمًا جُرَيْجًا، فَقَالَتْ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ: اِنْ شِئْتُمْ اَنْ

6488- إسناده صحيح على شرط الشيخين، ورقاء: هو ابن عمر اليشكري، شبابة: هو ابن سوار. وأخرجه البخاري (3466) في الأنبياء: باب رقم (54)، وأبو يعلى 290/2 من طريقين عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/395 عن هوذة، قال: حدثنا عوف، عن خلاس بن عمرو الهجري، عن أبي هريرة بنحوه. وانظر الحديث الآتي.

افْتِنهُ فَتَنَتْهُ، قَالُوا: قَدْ شِئْنَا، قَالَ: فَانْطَلَقَتْ فَتَعَرَّضَتْ لِجُرَيْجٍ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا، فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي اِلٰى صَوْمَعَةِ جُرَيْجٍ بِغَنَمِهِ فَاَمْكَنَتْهُ نَفْسَهَا فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَوَثَبَ عَلَيْهِ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ فَضَرَبُوْهُ، وَشَتَمُوهُ، وَهَدُّوا صَوْمَعَتَهُ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا شَانُكُمْ؟ قَالُوا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، قَالَ: وَاَيْنَ الْغُلَامُ؟ قَالُوا: هُوَ ذَا.

قَالَ: فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَتَى الْغُلَامَ فَضَرَبَهُ بِاِصْبَعِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا غُلَامُ، مَنْ اَبُوكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِي، قَالَ: فَوَثَبُوْا يُقَبِّلُوْنَ رَاْسَهُ، قَالُوا لَهُ: نَبْنِيْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيْ ذٰلِكَ ابْنُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ، قَالَ: وَبَيْنَمَا امْرَاَةٌ فِيْ حِجْرِهَا ابْنٌ تُرْضِعُهُ اِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا الرَّاكِبِ، فَتَرَكَ الصَّبِيُّ ثَدْيَ اُمِّهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَ هٰذَا الرَّاكِبِ، ثُمَّ مَرَّ بِامْرَاَةٍ تُرْجَمُ، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَمَةِ فَتَرَكَ الصَّبِيُّ اُمَّهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْاَمَةِ يَنْظُرُ اِلَيْهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَمَةِ، فَقَالَتِ: الْمَرْاَةُ يَا بُنَيَّ مَرَّ رَاكِبٌ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا الرَّاكِبِ، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ، لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ، وَمَرَرْتُ بِهٰذِهِ الْاَمَةِ تُرْجَمُ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَمَةِ، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا، قَالَ: يَا اُمَّاهُ اِنَّ الرَّاكِبَ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ، وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَمَةَ يَقُوْلُوْنَ: سَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ، وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَتْ وَلَمْ تَزْنِ، وَهِيَ تَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جھولے میں صرف تین بچوں نے گفتگو کی ہے ایک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے، جریج کے واقعے والے لڑکے نے' بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کا نام جریج تھا۔ اس نے ایک عبادت گاہ بنائی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگا۔ ایک دن اس کی ماں اس کے پاس آئی اور اسے بلند آواز میں پکارا' تو اس نے اپنی ماں کی بات کی طرف توجہ نہیں کی پھر وہ دوسرے دن اس کے پاس آئی' اس نے اسے بلند آواز میں پکارا' تو اس نے پھر اس کی طرف توجہ نہیں کی' پھر وہ تیسرے دن اس کی طرف آئی' تو اس نے سوچا ایک طرف میری نماز ہے ایک طرف میری ماں ہے' تو اس کی ماں نے کہا: اے اللہ' تو اسے اس وقت تک موت نہ دینا' جب تک یہ فاحشہ عورت کا منہ نہیں دیکھ لیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایک دن بنی اسرائیل جریج کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ اسی دوران بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے کہا: اگر تم لوگ چاہو' تو میں اسے آزمائش کا شکار کر سکتی ہوں۔ ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے ہم تیار ہیں۔ وہ گئی اس نے جریج کو گناہ کی پیشکش کی۔ جریج نے اس کی طرف توجہ نہیں کی' پھر وہ عورت ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کی والدہ کے پاس اپنی بکریاں لے کر آیا ہوا تھا۔ اس عورت نے اس چرواہے کے ساتھ گناہ کیا' پھر حاملہ ہو گئی۔ اس نے ایک بچے کو جنم دیا۔ اور یہ کہا کہ یہ جریج کی اولاد ہے۔ اس بات پر بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے جریج پر حملہ کر دیا۔ اس کی پٹائی کرنے لگے' اور اسے برا کہنے لگے۔ انہوں نے اس کے عبادت خانے کو منہدم کر دیا۔ جریج

نے ان سے دریافت کیا تمہیں کیا ہوا ہے تو لوگوں نے کہا: تم نے ایک فاحشہ عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اس عورت نے ایک بچے کو جنم دیا ہے۔ جریج نے دریافت کیا وہ بچہ کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا: وہ یہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جریج نے دو رکعت نماز ادا کی' پھر وہ بچے کے پاس آیا اور اپنی انگلی اسے لگا کر اسے کہا۔ اے بچے تمہارا باپ کون ہے۔ اس نے کہا: فلاں چرواہا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو لوگ جریج کے سر کو بوسہ دینے لگے' اور انہوں نے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ سونے سے بنائیں گے۔ جریج نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے تم اسے مٹی سے بنا دو جیسے یہ پہلے تھا۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک عورت کی گود میں ایک بچہ تھا جسے وہ دودھ پلا رہی تھی۔ اسی دوران ایک سوار اس کے پاس سے گزرا' تو اس عورت نے دعا کی: اے اللہ' تو میرے بیٹے کو اس سوار کی مانند (امیر کبیر) بنا دینا۔ بچے نے اپنی ماں کی چھاتی کو چھوڑا اور سوار کی طرف رخ کر کے اسے دیکھنے لگا' پھر وہ کہنے لگا: اے اللہ مجھے اس سوار کی مانند نہ بنانا' پھر وہاں سے ایک عورت گزری جسے سنگسار کیا جاتا تھا۔ اس عورت (یعنی بچے کی ماں) نے یہ کہا: اے اللہ' تو میرے بیٹے کو اس کنیز کی مانند نہ بنانا۔ اس بچے نے اپنی ماں کو چھوڑا اس کنیز کی طرف دیکھا اور بولا: اے اللہ' تو مجھے اس کنیز کی مانند (مومن اور ایماندار) کر دینا۔ اس عورت نے کہا: اے میرے بیٹے پہلے ایک سوار گزرا' تو میں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس سوار کی مانند کر دینا' تو تم نے کہا: مجھے اس کی مانند نہ کرنا پھر ایک کنیز گزری اسے سنگسار کیا جاتا تھا' تو میں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس کنیز کی مانند نہ کرنا۔ اور تم یہ کہہ رہے ہو اے اللہ مجھے اس کی مانند کر دینا۔ اس لڑکے نے کہا: اے امی جان یہ سوار شخص ایک ظالم شخص ہے اور یہ کنیز جس کے بارے میں لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے اس نے چوری نہیں کی اور لوگ یہ کہتے ہیں: اس نے زنا کیا ہے' حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا وہ عورت یہی کہتی ہے: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَنْكَرَ وُجُودَ الْمُعْجِزَاتِ فِي الْاَوْلِيَاءِ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

6489- إسناده صحيح، إسحاق بن عبد الله، روى له ابن ماجه، ووثقه المصنف، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم (2550) (8) في البر والصلة: باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها، حدثنا زهير بن حرب، حدثنا يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 308-2/307 و 308، والبخاري (2482) في المظالم: باب إذا هدم حائطاً فليبن مثله، و (3436) في الأنبياء: باب قول الله: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا) من طريقين عن جرير بن حازم، به. وأخرجه أحمد 434-2/433، ومسلم من طريقين عن سليمان بن المغيرة، حدثنا حميد بن هلال، عن أبي رافع بنحوه. وأخرجه أحمد 2/434 عن أبي سعيد مولى بني هاشم، قال: حدثنا أبو عوانة، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، عن أبي هريرة أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال: "كان رجل في بني اسرائيل تاجراً، وكان ينقص مرة ويزيد أخرى، قال: ما في هذه التجارة خير، التمس تجارة هي خير من هذه، فبنى صومعة وترهب فيها، وكان يقال له: جريج" فذكر نحوه. وعلقه البخاري (1206) في العمل في الصلاة: باب إذا دعت الأم ولدها في الصلاة، قال: قال الليث: حدثني جعفر، عن عبد الرحمن بن هرمز: قال: قال أبو هريرة رضي الله عنه: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ... فذكره مختصراً.

جس نے اولیاء میں معجزات کے وجود کا انکار کیا ہے

6490 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الطُّوْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروا دے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6491 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُخْتَ الرُّبَيِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ، جَرَحَتْ اِنْسَانًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ، فَقَالَتْ اُمُّ الرَّبِيْعِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ؟ لَا وَاللّٰهِ لَا تَقْتَصُّ مِنْهَا، فَلَمْ يَزَالُوْا بِهِمْ

6490- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير زياد بن أيوب، فمن رجال البخاري. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/293، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1002) و (1003) و (1004) من طريقين عن حميد، بهذا الإسناد.

6491- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم، وهو في "مسند أبي يعلى" (3396) . وأخرجه أحمد 3/284، ومسلم (1675) في القسامة: باب إثبات القصاص في الأسنان وما في معناها، والنسائي 8/26-27 في القسامة: باب القصاص في السن، وأبو يعلى (3519) ، والبيهقي 8/64 من طرق عن عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/128 و 167، والبخاري (2806) في الجهاد: باب قول الله عز وجل: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) ، و (4500) في تفسير سورة البقرة: باب (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى) ، و (4611) في تفسير سورة المائدة: باب قوله (وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ) ، وأبو داود (4595) في الديات: باب القصاص من السن، وابن ماجة (2649) في الديات: باب القصاص في السن، والنسائي 8/27 و 28-27 في القسامة: باب القصاص من الثنية، والطبراني في "الكبير"، (768) و /24 (664) والبغوي (2529) من طرق عن حميد، عن أنس أن الرُّبيع عمة أنس كسرت ثنية جارية، فطلبوا إليها العفو، فأبوا، فعرضوا الأرش، فأبوا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وأبوا إلا القصاص، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بالقصاص، فقال أنس بن النضر: يا رسول الله، أتكسر ثنية الرُّبيع؟ ! لا والذي بعثك بالحق، لا تكسر ثنيتها، فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "يا أنس كتاب الله القصاص" فرضي القوم، فعفوا، فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره."

حَتّٰی رَضُوا بِالدِّیَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ربیعہ کی بہن ام حارثہ نے ایک شخص کو زخمی کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قصاص دلوایا جائے گا قصاص دلوایا جائے گا' تو ام ربیعہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا فلاں عورت سے قصاص دلوایا جائے گا؟ جی نہیں اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا' پھر دوسرے طریقے سے بات چیت ہوتی رہی' یہاں تک کہ وہ لوگ دیت لینے پر رضامند ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائیں' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروا دیتا ہے۔

ذِكْرُ ارْتِجَاجِ اُحُدٍ تَحْتَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے احد پہاڑ کے حرکت کرنے کا تذکرہ

6492 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ:

(متن حدیث): اَنَّ اُحُدًا ارْتَجَّ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ اُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ .

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِمِثْلِهِ

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ احد پہاڑ نے حرکت کی اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے احد! اپنی جگہ پر رہو۔ تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

معمر کہتے ہیں: میں نے قتادہ کو اس کی مانند حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاَشْيَاءَ اِذَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ ذَوَاتِ الْاَرْوَاحِ غَيْرُ جَائِزٍ مِنْهَا النُّطْقُ

6492- إسناده صحيح على شرط البخارى. رجاله رجال الصحيح غير على ابن المدينى، فمن رجال البخارى. أبو حازم: هو سلمان الأشجعى، وهو فى " مصنف عبد الرزاق " (20401) .وعلقه البخارى فى "التاريخ الكبير" 4/78، قال: وقال لنا أحمد (يعنى ابن حنبل) وعلى (يعنى ابن المدينى) : حدثنا عبد الرزاق بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد فى "المسند" 5/331، وفى "فضائل الصحابة " (247) ، وأبو يعلى 351/1، والبيهقى فى "دلائل النبوة " 6/351، والبغوى (3902) من طريق عبد الرزاق، به.وذكره الحافظ فى " الفتح " 7/38 من رواية أبى يعلى وصححه . وأورده الهيثمى فى "المجمع" 9/55، وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے جب کوئی چیز روح والی نہ ہو تو اس کی طرف سے گویائی کا صدور نا ممکن ہے

6493 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، مَوْلٰی ثَقِیفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ الْاَعْیُنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ اِسْرَائِیْلَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَدَعَا بِالطَّعَامِ، وَکَانَ الطَّعَامُ یُسَبِّحُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے کھانا منگوایا' تو کھانا تسبیح پڑھ رہا تھا۔

ذِکْرُ شَهَادَةِ الذِّئْبِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی صِدْقِ رِسَالَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ ایک بھیڑیے نے نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی سچائی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حق میں گواہی دی

6494 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَیْسِیُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ

6493- إسناده قوی، أبو بکر الأعین: واسمه محمد بن أبی عتاب، روی عنه جمع، وذکره المؤلف فی "الثقات"، وقال أحمد: مات ولا یعرف إلّا الحدیث، ولم یکن صاحب کلام، وإنی لأغبطه . وقول ابن معین فیه: لَیس هو من أصحاب الحدیث، فسّره الخطیب، فقال: یعنی لم یکن بالحافظ للطرق والعلل، وأما الصدق والضبط، فلم یکن مدفوعاً عنه. قلت: ومن فوقه ثقات من رجال الشیخین. إسرائیل: هو ابن یونس بن أبی إسحاق السبیعی، وإبراهیم: هو ابن یزید النخعی، وعلقمة: هو ابن قیس بن عبد اللّٰه النخعی، والأسود: هو ابن یزید النخعی.وأخرجه الدارمی 15-1/14 عن عبید اللّٰه بن موسی، بهذا الإسناد، لکن أسقط منه الأسود متابع علقمة .وأخرجه أحمد 1/460 عن الولید بن القاسم بن الولید.وأخرجه البخاری (3579) فی مناقب الأنصار: باب علامات النبوة بعد الإسلام، والترمذی (3633) فی المناقب: باب رقم (6) ، والبیهقی فی "دلائل النبوة " 4/129، والبغوی (3713) من طریقین عن أبی أحمد الزبیری، کلاهما عن إسرائیل، به.

6494- إسناده صحیح علی شرط مسلم . الجریری: هو سعید بن إیاس، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة.وأخرجه أبو نعیم فی "دلائل النبوة " (270) من طریق هشام بن علی السیرافی، قال: حدثنا هدبة بن خالد، بهذا الإسناد، ولم یذکر الجریری.وأخرجه أحمد 84-3/83، والبزار (2431) ، والحاکم 4/467 -468، والبیهقی فی "دلائل النبوة" 42-6/41 و 42 من طرق عن القاسم بن الفضل، به. ولم یُذکر الجریری عندهم أیضاً، وصححه الحاکم والبیهقی .وأخرجه الترمذی (2181) فی الفتن: باب ما جاء فی کلام السباع، والحاکم 4/467 من طریقین عن وکیع، عن القاسم بن الفضل، به، مختصراً دون قصة الذئب، وصحّحه الحاکم علی شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبی، وقال الترمذی: وهذا حدیث حسن غریب لا نعرفه إلا من حدیث القاسم بن الفضل، والقاسم بن الفضل ثقة مأمون عند أهل الحدیث، وثقه یحیی بن سعید القطان وعبد الرحمن بن مهدی .وقال البزار: لا نعلم رواه هکذا إلا القاسم، وهو بصری مشهور، وقد رواه عن أبی سعید شهر بن حوشب، وزاد فیه عن أبی نضرة.وذکره الهیثمی فی "المجمع" 8/291 ونسبه لأحمد والبزار، وقال: ورجال أحد إسنادی أحمد رجال الصحیح.

الْحُدَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا رَاعٍ يَرْعٰى بِالْحَرَّةِ اِذْ عَرَضَ ذِئْبٌ لِشَاةٍ مِنْ شَائِهِ، فَجَاءَ الرَّاعِي يَسْعٰى فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لِلرَّاعِي: اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ، تَحُولُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رِزْقٍ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيَّ؟ قَالَ الرَّاعِي: الْعَجَبُ لِلذِّئْبِ - وَالذِّئْبُ مُقْعٍ عَلٰى ذَنَبِهِ - يُكَلِّمُنِيْ بِكَلَامِ الْاِنْسِ، قَالَ الذِّئْبُ لِلرَّاعِي: اَلَا اُحَدِّثُكَ بِاَعْجَبَ مِنْ هٰذَا، هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ، يُحَدِّثُ النَّاسَ بِاَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ، فَسَاقَ الرَّاعِي شَاءَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَزَوَاهَا فِيْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ مَا قَالَ الذِّئْبُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لِلرَّاعِي: قُمْ فَاَخْبِرْ، فَاَخْبَرَ النَّاسَ بِمَا قَالَ الذِّئْبُ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الرَّاعِي، اَلَا مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ كَلَامُ السِّبَاعِ الْاِنْسَ، وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ، وَيُكَلِّمَ الرَّجُلُ نَعْلَهُ، وَعَذَبَةَ سَوْطِهِ، وَيُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِحَدِيْثِ اَهْلِهِ بَعْدَهُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک چرواہا پتھریلی زمین پر بکریاں چرا رہا تھا۔ اسی دوران ایک بھیڑیا اس کی بکری کے پاس آیا۔ وہ چرواہا دوڑتا ہوا آیا اس نے اس بکری کو بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ اس بھیڑیے نے چرواہے سے کہا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو تم میرے اور اس رزق کے درمیان رکاوٹ بن گئے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بھیجا تھا۔ اس چرواہے نے کہا: بھیڑیے پر حیرانگی ہے وہ بھیڑیا جس کی شکل وصورت بھیڑیے جیسی ہے وہ انسانوں کی طرح میرے ساتھ بات چیت کر رہا ہے۔ اس بھیڑیے نے اس چرواہے سے کہا: کیا میں تم کو اس سے زیادہ حیران کن بات نہ بتاؤں۔ یہ دو طرف کی پتھریلی زمین کے درمیان (مدینہ منورہ میں) اللہ کے رسول ہیں جو لوگوں کو ان باتوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو پہلے گزر چکی ہیں' پھر وہ چرواہا اپنی بکریوں کو لے کر مدینہ منورہ آ گیا۔ اس نے وہاں کے گوشے میں ان کو کھڑا کیا اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیڑیے کی گفتگو کے بارے میں بتایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چرواہے سے کہا تم کھڑے ہو۔ اور لوگوں کو بتاؤ۔ اس نے لوگوں کو بتایا جو بھیڑیے نے کہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس چرواہے نے سچ کہا ہے۔ خبردار قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ درندے انسانوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک درندے انسانوں کے ساتھ بات چیت نہیں کریں گے۔ اور آدمی اپنے جوتے کے ساتھ اور اپنے کوڑے کے کنارے کے ساتھ کلام نہیں کرے گا۔ اس کا زانو اس کو اس بارے میں بتائے گا کہ اس کے بعد اس کی اہلیہ نے کیا کیا تھا۔

ذِكْرُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْيِ الرِّيَبِ عَنْ خَلَدِ الْمُشْرِكِينَ بِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے کا تذکرہ تاکہ اس بارے میں مشرکین کے شک کی نفی ہو جائے

6495 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْشَقَّ الْقَمَرُ، وَكُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى، حَتّٰى ذَهَبَتْ فِلْقَةٌ خَلْفَ الْجَبَلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چاند دو ٹکڑے ہو گیا' اس وقت ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منٰی میں موجود تھے' یہاں تک کہ چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے ابو معمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں ابراہیم نخعی نامی راوی منفرد ہے

6496 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

6495- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وأبو معمر: هو عبد الله بن سخبرة، وعبد الله: هو ابن مسعود رضي الله عنه .وأخرجه مسلم (2800) (44) في صفات المنافقين: باب انشقاق القمر، من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/447، والبخاري (3869) و (3871) في مناقب الأنصار: باب انشقاق القمر، و (4864) في تفسير سورة (اقتربت الساعة) ، ومسلم، والترمذي (3285) في التفسير: باب ومن سورة القمر، والطبري في "جامع البيان" 27/85، والطبراني في "الكبير" (9996) ، والبيهقي في "الدلائل" 2/265 و 266-265 من طرق عن الأعمش، به.وأخرجه أحمد 1/377، والبخاري (3636) في المناقب: باب سؤال المشركين أن يريهم النبي - صلى الله عليه وسلم - آية فأراهم انشقاق القمر، و (4865) ، ومسلم، والترمذي (3287) ، وأبو يعلى (4968) ، والبيهقي 2/264 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن ابن أبي نجيح، عن مجاهد، عن أبي معمر، به.

(متن حدیث): انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ لِلْمُصْطَفٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا تذکرہ

6497 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مکہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَصَارِعِ مَنْ قُتِلَ بِبَدْرٍ مِنْ قُرَيْشٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جو بدر میں قریش کے مقتولین کے قتل ہونے کی جگہ کے بارے میں ہے

6498 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَرَدَ بَدْرًا اَوْمَا فِيْهَا اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ، فَوَاللّٰهِ مَا اَمَاطَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ عَنْ مَصْرَعِهٖ، وَتَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَتَاهُمْ،

6496- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، وسليمان: هو الأعمش .وأخرجه مسلم (2801) في صفة المنافقين: باب انشقاق القمر، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي (1891) ، ومسلم (2801) ، والترمذي (3288) في التفسير: باب ومن سورة القمر، والطبراني في " الكبير " (13473) من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

6497- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابنُ فُضَيلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيلِ بْنِ غزوان، وحصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي.وأخرجه الطبري في " جامع البيان " 27/86، وابن أبي حاتم في "التفسير" كما في " النكت الظراف " 2/415 من طريقين عن ابن فضيل، بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1561) عن العباس بن حمدان الحنفي، حدثنا علي بن المنذر الطريفي، حدثنا محمد بن فضيل، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ محمد بن جبير، عن أبيه ... وأخرجه الطبري 27/86 عن ابن حميد، قال: حدثنا مهران، عن خارجة، عن الحصين بن عبد الرحمن، به، بإسقاط سالم بن أبي الجعد .وأخرجه أحمد 4/81-82، والترمذي (3289) في التفسير: باب ومن سورة القمر، والطبراني (1559) ، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/268 من طريق محمد بن كثير، عن سليمان بن كثير، عن حصين، به .وقال الترمذي: وقد روى بعضهم هذا الحديث عن حصين، عن جبير بن محمد بن جبير بن مطعم، عن أبيه، عن جده جبير بن مطعم نحوه.قلت: هذه الرواية أخرجها الطبراني (1560) ، والبيهقي 2/265 من طرق عن محمد بن جبير بن مطعم، به.

فَقَامَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، يَا اُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ، يَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، يَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَاِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَ رَبِّي حَقًّا قَالَ: فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْمَعُوْنَ قَوْلَكَ اَوْ يُجِيبُوْنَ وَقَدْ جَيَّفُوا؟ فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ، وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّجِيبُوْا، ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ، فَسُحِبُوا، فَاُلْقُوا فِيْ قَلِيبِ بَدْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ فلاں شخص کے مرنے کی جگہ ہے یہ فلاں شخص کے مرنے کی جگہ ہے' تو اللہ کی قسم! ان میں سے کوئی بھی شخص اپنی مخصوص جگہ سے ذرا بھی نہیں ہٹا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے (کفار) مقتولین کو تین دن تک ایسے ہی رہنے دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوجہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! تمہارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچ نہیں پایا۔ میرے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا میں نے' تو اسے سچ پالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا: تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات ان لوگوں کو سنا رہے ہیں جو مردار ہو چکے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں تم اس بات کو ان لوگوں سے زیادہ اچھے طور پر نہیں سن رہے' لیکن وہ لوگ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان لوگوں کو گھسیٹ کر بدر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ كِتْبَةِ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ بِالْكِتَابِ اِلٰى قُرَيْشٍ يُخْبِرُهُمْ بِخُرُوجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ نے قریش کی طرف

ایک خط لکھا تھا جس میں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان لوگوں (کی طرف جنگ کے لیے) آنے کے بارے میں اطلاع دی تھی

6499 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ، وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ:

6498– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (2874) في الجنة وصفة نعيمها وأهلها: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث المتقدم برقم (4722)، والحديث الآتي برقم (6525).

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَاِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوهُ مِنْهَا، فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا، حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا لَهَا: اَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: آللّٰهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا فِيْهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا؟، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّي كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ، يَحْمُونَ قَرَابَتَهُمْ وَاَهْلِيهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي قَرَابَةٌ اَحْمِي بِهَا اَهْلِي، فَاَحْبَبْتُ اِنْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَاَهْلِي، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا قَدْ صَدَقَكُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَاَنْزَلَ فِيْهِ: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ) (الممتحنة: 1) الْاٰيَةَ

❁❁ عبیداللہ بن ابورافع حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معتمد خصوصی تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور خاخ نامی باغ میں پہنچو۔ وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ تم اس سے لے لینا۔ ہم لوگ اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے اس باغ تک آئے وہاں ایک عورت موجود تھی۔ ہم نے اسے کہا تم خط نکالو۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یا تو تم خط نکالو گی یا ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے تو اس نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال دیا۔ ہم وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ خط حاطب بن ابوبلتعہ کی طرف سے مکہ

6499- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فهو من رجال مسلم. سفيان: هو ابن عيينة، وعمرو: هو ابن دينار، والحسن بن محمد: هو ابن علي بن أبي طالب. وأخرجه الحميدي (49)، وأحمد 1/79، والبخاري (3007) في الجهاد: باب الجاسوس، و (4274) في المغازي: باب غزوة الفتح وما بعث به حاطب إلى أهل مكة يخبرهم بغزو النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (4890) في التفسير: باب: (لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء)، ومسلم (2494) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أهل بدر، وأبو داود (2650) في الجهاد: باب في حكم الجاسوس إذا كان مسلماً، والترمذي (3305) في التفسير: باب ومن سورة الممتحنة، والطبري في "جامع البيان" 28/58، وأبو يعلى (394) و (398)، والبيهقي في "السنن" 9/146، وفي "دلائل النبوة" 5/17، والواحدي في "أسباب النزول" ص 283، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/328، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/432 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي برقم (7119).

میں رہنے والے کچھ مشرکین کے نام تھا۔ اس خط میں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادوں کے بارے میں بتایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے۔ میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش کے ساتھ ملا ہوا ہوں لیکن میں قریش کا حصہ نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو دیگر مہاجرین ہیں۔ ان کے مکہ میں رشتہ دار موجود ہیں جس کی وجہ سے ان کے رشتہ دار اور اہل خانہ محفوظ ہیں لیکن میری مکہ میں کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے جس کی وجہ سے میں اپنے اہل خانہ کو محفوظ کرلوں۔ اس لیے میں یہ چاہتا تھا کہ اگر نسبی طور پر میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر میں ان پر کوئی احسان کردوں جس کی وجہ سے وہ میرے قرابت داروں اور میرے گھر والوں کا خیال رکھیں۔ اللہ کی قسم! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اپنے دین سے مرتد ہوتے ہوئے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی ہوتے ہوئے ایسا نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچ بولا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑادوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بدر میں شریک ہوا ہے۔ تمہیں کیا پتہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہوکر کہا ہو۔ تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الرِّيحِ الشَّدِيدَةِ الَّتِي هَبَّتْ لِمَوْتِ بَعْضِ الْمُنَافِقِينَ

اس تیز چلنے والی ہوا کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو ایک منافق کے مرنے پر چلی تھی

6500 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةً بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ، فَهَاجَتْ عَلَيْهِمْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، حَتَّى وَقَعَتِ الرِّحَالُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا لِمَوْتِ مُنَافِقٍ، قَالَ: فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَجَدْنَا مُنَافِقًا عَظِيمَ النِّفَاقِ مَاتَ يَوْمَئِذٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک غزوہ میں شرکت کی تو ان لوگوں پر انتہائی تیز ہوا چلی یہاں تک کہ پالان گرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کسی منافق کی موت (کی نشانی ہے)

راوی کہتے ہیں: جب ہم لوگ مدینہ منورہ واپس آئے تو وہاں آ کر ہمیں پتہ چلا اس دن ایک بڑے منافق کا انتقال ہو گیا تھا۔

6500- حديث صحيح إسناده قوي، وانظر التعليق على الحديث المتقدم برقم (6187)، وأخرجه أحمد 3/135، ومسلم (2782) في أول كتاب صفات المنافقين، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/61 من طريق الأعمش، عن أبي سفيان طلحة بن نافع، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/341 عن حسن (هو ابن موسى الأشيب)، و 3/346

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ هُبُوبِ رِيحٍ شَدِيدَةٍ قَبْلَ اَنْ تَهُبَّ

تیز ہوا کے چلنے کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ' جو اس کے (چلنے سے پہلے) دی گئی ہو

6501 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى تَبُوكَ حَتّٰى اَتٰى وَادِيَ الْقُرٰى، فَاِذَا امْرَاَةٌ فِيْ حَدِيقَةٍ لَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُصُوا ، فَخَرَصَ الْقَوْمُ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ، وَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: اَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكِ ، فَسَارَ حَتّٰى اَتٰى تَبُوكَ، فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَاْتِيكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُومَنَّ فِيهَا اَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوثِقْ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَمْ يَقُمْ فِيْهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ فَاَلْقَتْهُ فِيْ جَبَلِ طَيِّءٍ، قَالَ: فَاَتَاهُ مَلِكُ اَيْلَةَ، وَاَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ ، وَكَسَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءً، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى وَادِيَ الْقُرٰى، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكِ؟ ، قَالَتْ: عَشَرَةُ اَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي مُسْتَعْجِلٌ، مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَفْعَلْ ، فَسَارَ حَتّٰى اِذَا اَوْفٰى عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: هٰذِهِ طَيْبَةُ اَوْ طَابَةُ ، فَلَمَّا رَاٰى اُحُدًا قَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ؟ ، قَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ؟ ، قَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بَنُو سَاعِدَةَ، وَبَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک کی طرف روانہ ہوئے جب

6501– إسناده صحيح . محمد بن منصور الطوسي وأحمد بن إسحاق روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان ومن فوقهما على شرط الشيخين . وهيب: هو ابن خالد بن عجلان .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/539-540، وأحمد 5/424-425، ومسلم ص 1786 (12) في "الفضائل: باب معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن خزيمة (2314) عن عفان .وأخرجه البخاري (1481) في الزكاة: باب خرص التمر، و (3161) في الجزية: باب إذا وادع الإمام ملك القرية هل يكون لبقيتهم، وأبو داود (3079) في الخراج والإمارة: باب في إقطاع الأرضين، والبيهقي في "الدلائل" 5/239 عن سهل بن بكار .وأخرجه مسلم (1392) ص 1786 عن المغيرة بن سلمة المخزومي، ثلاثتهم عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (1872) في فضائل المدينة: باب المدينة طابة، و (3791) في مناقب الأنصار: باب فضل دور الأنصار، و (4422) في المغازي: باب نزول النبي - صلى الله عليه وسلم - الحجر، ومسلم (1392) في الحج: باب "أحد جبل يحبنا ونحبه"، وص 1768، والبيهقي في " السنن " 4/122، و "دلائل النبوة" 5/238 من طرق عن عمرو بن يحيى، به.

نبی اکرم ﷺ وادی قریٰ میں پہنچے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں موجود تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم اس باغ کی پیداوار) کا اندازہ لگاؤ تو لوگوں نے اندازہ لگایا کہ اس کی پیداوار دس وسق ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا اس کی جو پیداوار ہوگی تم اسے شمار کر لینا ہم واپس تمہارے پاس آئیں گے۔ پھر نبی اکرم ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ تبوک تشریف لے آئے آپ نے ارشاد فرمایا: آج رات تم پر تیز ہوا چلے گی۔ اس ہوا میں کوئی شخص کھڑا ہرگز نہ ہو' جس شخص کا اونٹ ہے وہ اس کی رسی کو باندھ دے' تیز ہوا چلی تو کوئی شخص اس میں کھڑا نہیں ہوا۔ صرف ایک شخص کھڑا ہوا تھا۔ ہوا نے اسے جبل طے کے اوپر پھینک دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہاں ایلہ کا حکمران نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ایک سفید خچر آپ کو تحفے کے طور پر پیش کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر اسے پہننے کے لئے دی جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور آپ وادی قریٰ پہنچے تو آپ نے اس خاتون سے دریافت کیا۔ تمہارے باغ میں کتنی پیداوار ہوئی۔ اس نے جواب دیا: دس وسق۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے اندازے کے بالکل مطابق تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں جلدی جانا چاہتا ہوں تم میں سے جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہتا ہو وہ ایسا کر لے پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب آپ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ طابہ ہے جب نبی اکرم ﷺ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھرانوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار کا سب سے بہتر گھرانہ بنونجار ہیں۔ کیا میں تمہیں ان کے بعد والوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ان کے بعد) بنوساعدہ اور بنوحارث بن خزرج ہیں۔

ذِكْرُ مَا حَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بَيْنَ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فِيمَا قَصَدُوهُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ' جب مشرکین نے نبی اکرم ﷺ (کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور مشرکین کے درمیان کیا چیز حائل کر دی تھی

6502 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوا فِي الْحِجْرِ، فَتَعَاقَدُوا بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةِ الْاُخْرٰى وَنَائِلَةَ، وَاِسَافٍ: لَوْ قَدْ رَاَيْنَا مُحَمَّدًا لَقُمْنَا اِلَيْهِ قِيَامَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ حَتّٰى نَقْتُلَهُ، فَاَقْبَلَتِ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ تَبْكِي حَتّٰى دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هٰؤُلَاءِ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِكَ قَدْ تَعَاقَدُوا عَلَيْكَ لَوْ قَدْ

رَاَوْكَ قَامُوا اِلَيْكَ، فَقَتَلُوكَ، فَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا عَرَفَ نَصِيبَهُ مِنْ دَمِكَ، قَالَ: يَا بُنَيَّةُ اِيتِينِي بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوا: هَا هُوَ ذَا، هَا هُوَ ذَا، فَخَفَضُوا اَبْصَارَهُمْ، وَسَقَطَتْ اَذْقَانُهُمْ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَمْ يَرْفَعُوا اِلَيْهِ بَصَرًا، وَلَمْ يَقُمْ اِلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلٌ، فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رُءُوسِهِمْ، فَاَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ، وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوهُ، ثُمَّ حَصَبَهُمْ، فَمَا اَصَابَ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْحَصَى حَصَاةٌ اِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریش کے کچھ لوگ حطیم میں اکٹھے ہوئے اورانہوں نے لات، عزیٰ مناہ، نائلہ اور اساف (نامی بتوں) کے نام پر قسم اٹھا کر یہ معاہدہ کیا اگر ہم نے حضرت محمد کو دیکھا تو ہم ایک ساتھ ہو کر ان کے سامنے آئیں گے اور ان سے اس وقت تک الگ نہیں ہوں گے جب تک انہیں شہید نہیں کر دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی آئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: آپ کی قوم کے ان لوگوں نے آپ کے خلاف یہ طے کیا ہے کہ جب وہ آپ کو دیکھیں گے تو آپ کے مدمقابل کھڑے ہوں گے اور آپ کو شہید کر دیں گے۔ اس طرح ان میں سے ہر ایک فرد آپ کے خون میں سے اپنے حصے کو حاصل کر لے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی تم میرے پاس وضو کے لئے پانی لے کر آؤ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسجد (حرام یعنی خانہ کعبہ کے قریب) تشریف لائے جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ بولے یہ وہی ہیں یہ وہی ہیں پھر انہوں نے اپنی نگاہیں جھکا دیں اور ان کی ٹھوڑیاں ان کے سینوں سے لگ گئیں۔ ان میں سے کسی نے بھی نگاہ اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں دیکھا اور ان میں سے کوئی بھی شخص اٹھ کر آپ کے سامنے نہیں آیا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے۔ آپ نے ایک مٹھی میں مٹی لی اور فرمایا (ان لوگوں کے) چہرے بگڑ جائیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی ان پر پھینکی تو اس مٹی کی جو بھی کنکری ان میں سے جس بھی شخص تک پہنچی وہ غزوہ بدر کے دن مارا گیا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَدْفَعُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكِيدَةَ الْمُشْرِكِينَ اِيَّاهُ مِنَ الشَّتْمِ وَاللَّعْنِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے مشرکین کے ان کے بارے میں کئے گئے مکروفریب، برا بھلا کہنے لعنت اور ان جیسی دیگر چیزوں کو کیسے دور کیا

6502- حديث صحيح، رجاله رجال الشيخين غير مسلم بن خالد -وهو الزنجي- روى له أبو داود وابن ماجة، وهو وإن كان سيء الحفظ قد توبع. ابن خثيم: هو عبد الله بن عثمان. وأخرجه أبو نعيم في "دلائل النبوة" (139) من طريق محمد بن عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/303 و 368، والحاكم 3/157 وصححه، والبيهقي في "الدلائل" 6/240 من طرق عن ابن خثيم، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/228، وقال: رواه أحمد باسنادين، ورجال أحدهما رجال الصحيح. قلت: بل رجال الإسنادين رجال الصحيح.

6503 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عِبَادَ اللّٰهِ انْظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَهُمْ وَلَعْنَهُمْ، يَعْنِي قُرَيْشًا، قَالُوا: كَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا، وَاَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ کے بندو! تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے برا کہنے اور لعنت کرنے کو مجھ سے کیسے پھیر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد قریش تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ایسا کیسے ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ مذمم کو برا کہتے ہیں۔ مذمم پر لعنت کرتے ہیں (یعنی کفار قریش دشمنی کے طور پر نبی اکرم ﷺ کو محمد کی بجائے مذمم کہتے تھے تو وہ لعنت اور برا بھلا مذمم پر واقع ہوتا تھا) میں تو محمد ہوں''۔

ذِكْرُ ظُهُوْرِ اللَّبَنِ مِنَ الضَّرْعِ الْحَائِلِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے لیے ایسے تھن سے دودھ ظاہر ہونے کا تذکرہ' جس سے دودھ نہیں اتر سکتا

6504 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ

6503– حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي ذباب، واسمه الحارث بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سعد فمن رجال مسلم، قال أبو زرعة: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الذهبي في " الميزان ": ثقة، وقال أبو حاتم: يروي عن الدراوردي أحاديث منكرة ليس بالقوي، وفي "التقريب": صدوق يهم. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة .وأخرجه الحميدي (1136) ، وأحمد 2/244، والبخاري (3533) في المناقب: باب ما جاء في أسماء رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، وأبو نعيم (142) ، والبيهقي 1/52 في "دلائل النبوة " من طريق سفيان بن عيينة، وأخرجه أحمد 2/369 عن ورقاء ، والنسائي 6/159 في الطلاق: باب الابانة والافصاح بالكلمة الملفوظ بها إذا قصد بها لما لا يحتمل معناها لم توجب شيئاً، ولم تثبت حكماً، عن شعيب، ثلاثتهم عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة.وأخرجه أحمد 2/340

6504– إسناده حسن، المعلى بن مهدى: هو ابن رستم الموصلي، ذكره المصنف في " الثقات " 9/182-183، وقال: يروى عن حماد بن زيد وجعفر بن سليمان الضبعي، حدثنا عنه إبراهيم بن عبد العزيز العمرى بالموصل وغيره، وذكره ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل " 8/335، وقال: روى عن أبي عوانة وجعفر بن سليمان، روى عنه علي بن الحسين بن الجنيد وعلي بن حرب، وسألت أبي عنه، فقال: شيخ موصلي أدركته ولم أسمع منه، يحدث أحياناً بالحديث المنكر .قلت: ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عاصم ابن بهدلة، وهو حسن الحديث. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري، وزر: هو ابن حبيش.والحديث عند أبي يعلى في " مسنده " (4985) .وأخرجه الطبراني في "الكبير" (8456) عن خلف بن عمرو العكبري، حدثنا المعلى بن مهدى، بهذا الإسناد.وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/84 من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن أبي عوانة، به.وأخرجه مطولاً ومختصراً ابن أبي شيبة 11/510، وأحمد 1/379 و 453 و 457 و 462، والطيالسي (353) ، والطبراني في " الكبير " (8455) ، وأبو نعيم في "الحلية" 1/125، وفي "دلائل النبوة" (233) من طريق حماد بن سلمة، وأخرجه الطبراني في "الصغير" (513)

عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ يَافِعًا فِيْ غَنَمٍ لِعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ اَرْعَاهَا، فَاَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَبَنٍ؟ ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَلٰكِنِّيْ مُؤْتَمَنٌ، قَالَ: ائْتِنِيْ بِشَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ ، فَاَتَيْتُهُ بِعَنَاقٍ، فَاعْتَقَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ الضَّرْعَ، وَيَدْعُو حَتّٰى اَنْزَلَتْ، فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَاحْتَلَبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: اشْرَبْ ، فَشَرِبَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلِصْ ، فَقَلَصَ، فَعَادَ كَمَا كَانَ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ اَوْ مِنْ هٰذَا الْقُرْآنِ، فَمَسَحَ رَاْسِيْ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ قَالَ: فَلَقَدْ اَخَذْتُ مِنْ فِيْهِ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً، مَا نَازَعَنِيْ فِيْهَا بَشَرٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جوانی میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے دریافت کیا: اے لڑکے کیا تمہارے پاس دودھ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن میں امین ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کوئی ایسی بکری لے کہ آؤ جس کے ساتھ کسی بکرے نے جفتی نہ کی ہو تو میں ایک سال کا بکری کا بچہ لے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا پھر آپ نے اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی' یہاں تک کہ اس کا دودھ اترنے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں دودھ دوہ لیا پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم پیو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے پی لیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے پی لیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تھن سے یہ کہا تم خشک ہو جاؤ تو وہ خشک ہو گیا اور اس طرح ہو گیا جس طرح پہلے تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے بھی یہ کلام (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس قرآن کی تعلیم دیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک ایسے لڑکے ہو جو سمجھ بوجھ رکھتا ہے (یا جسے تعلیم دی جائے گی) راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ستر سورتیں سیکھی ہیں۔ اس بارے میں کوئی شخص میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الشَّجَرِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ

(ایک) درخت کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینے کا تذکرہ

6505 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیْنَ تُرِیْدُ؟، قَالَ: اِلٰی اَهْلِی، قَالَ: هَلْ لَكَ اِلٰی خَیْرٍ؟، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: هَلْ مِنْ شَاهِدٍ عَلٰی مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ السَّمُرَةُ، فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ بِشَاطِءِ الْوَادِی، فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ خَدًّا حَتّٰی كَانَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ اَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَنْبَتِهَا، وَرَجَعَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی قَوْمِهِ، وَقَالَ: اِنْ یَّتَّبِعُوْنِیْ اَتَیْتُكَ بِهِمْ، وَاِلَّا رَجَعْتُ اِلَیْكَ فَكُنْتُ مَعَكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ایک دیہاتی آیا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کہاں جارہے ہو۔ اس نے کہا: اپنے گھر والوں کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے۔ اس نے جواب دیا: وہ کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس نے دریافت کیا: آپ جو بات کہہ رہے ہیں کیا اس کا کوئی گواہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ببول کا درخت ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلوایا۔ وہ اس وادی کے کنارے پر موجود تھا تو زمین کو چیرتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے تین مرتبہ کلمہ شہادت پڑھا اور اس بات کی گواہی دی کہ ایسا ہی ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے پھر وہ اس جگہ واپس چلا گیا جہاں وہ اُگا تھا جب وہ دیہاتی اپنی قوم کے پاس واپس جانے لگا تو وہ بولا: اگر ان لوگوں نے میری بات مان لی تو میں ان کو لے کر آپ کی خدمت میں آؤں گا ورنہ میں خود آپ کے پاس واپس آ جاؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔

6505– رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الله بن عمر الجعفي، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث . ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وأبو حيان: هو يحيى بن سعيد التيمي .وقد أعله أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في " العلل " 1/293 بأن أبا حيان لم يسمع من عطاء ولم يرو عنه، وليس هذا الحديث من حديث عطاء .وأخرجه البيهقي في " دلائل النبوة " 15-6/14 عن أبي عبد اللّٰـه الحاكم، أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله الوراق، أخبرنا الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأورده الحافظ ابن كثير في "الشمائل" ص 238 من طريق الحاكم، وقال: هذا إسناد جيد ولم يخرجوه، ولا رواه الإمام أحمد، والله أعلم. وأخرجه الدارمي 10-1/9 عن محمد بن طريف، حدثنا محمد بن فضيل، به .وأخرجه الطبراني في "الكبير" (13582) عن أبي الفضل بن أبي روح البصري، والبزار (2411) عن علي بن المنذر، كلاهما عن عبد الله بن عمر الجعفي، به.وقال البزار: لا نعلم رواه عن ابن عمر بهذا اللفظ وهذا الإسناد، إلَّا محمد بن فضيل، ولا نعلم أسند أبوحيان عن عطاء إلَّا هذا الحديث.وأخرجه أبو يعلى (5662) عن أبي هشام الرفاعي، عن محمد بن فضيل، به . وأورده الهيثمي في " المجمع " 8/292، وقال: رواه الطبراني رجاله رجال الصحيح، ورواه أبو يعلى أيضاً والبزار.قلت: وفي الباب عن ابن عباس، وسيرد عند المصنف برقم (6523) وعن أنس عند أحمد 3/113:وهذا إسناد على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجه (4028) في الفتن: باب الصبر على البلاء ، عن محمد بن طريف، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وعن جابر، وسيأتي عند المصنف برقم (6524) .

ذِكْرُ حَنِيْنِ الْجِذْعِ الَّذِیْ كَانَ يَخْطُبُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَارَقَهُ

کھجور کے اس تنے کا نبی اکرم ﷺ کی جدائی میں رونے کا تذکرہ' جس کے ساتھ ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے

6506 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی التَّیِمِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْمِصِّیْصِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ اِلٰی جِذْعٍ، فَيَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَنَّهُ لَمَّا صَنَعَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ اِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر جمعے کا خطبہ دیا کرتے تھے جب آپ نے منبر بنوایا اور آپ اس منبر کی طرف منتقل ہو گئے تو وہ تنا رونے لگا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیرا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِذْعَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا سَكَنَ عَنْ حَنِيْنِهٖ بِاحْتِضَانِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کھجور کا وہ تنا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کا رونا اس وقت ختم ہوا تھا' جب نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا

6507 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ،

6506– إسناده صحيح. أبو عبيدة الحداد: اسمه عبد الواحد بن واصل. وأخرجه الدارمي 1/15، والترمذي (505) في الصلاة: باب ما جاء في الخطبة على المنبر، والبيهقي في " السنن " 3/196، وفي " الدلائل " 2/556 و 557 و 558-557 من طريق عثمان بن عمر، عن معاذ بن العلاء، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري بإثر حديث (3583) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، فقال: وقال عبد الحميد: أخبرنا عثمان بن عمر ...وأخرجه البخاري (3583)

6507– حديث صحيح، رجاله ثقات، لكن فيه عنعنة الحسن. وهو في "مسند أبي يعلى" (2756). وأخرجه أحمد 3/226، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" (3341)، وابن خزيمة (1776)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/559 من طرق عن مبارك بن فضالة، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/19، والرمذي (3631) في المناقب: باب حنين الجذع له - صلى الله عليه وسلم -، وابن خزيمة من طرق عن عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أبي طلحة، عن أنس بنحوه. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه. قلت: وهذا إسناد رجاله رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث. وأخرجه الدارمي 1/367، وابن ماجه (1415) في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، وأبو يعلى (3384)، والبزار كما في "الشمائل" ص 240 لابن كثير من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس. وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ اِلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ، قَالَ: ابْنُوا لِي مِنْبَرًا ، فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا عَتَبَتَانِ، فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ لِيَخْطُبَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَنَسٌ: وَاَنَا فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ حَنَّتْ حَنِيْنَ الْوَلَدِ، فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتّٰى نَزَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاحْتَضَنَهَا، فَسَكَنَتْ ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكٰى، ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ الْخَشَبَةُ تَحِنُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا اِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللّٰهِ، فَاَنْتُمْ اَحَقُّ اَنْ تَشْتَاقُوا اِلٰى لِقَائِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ اپنی پشت اس کے ساتھ لگا لیتے تھے جب لوگوں کا ہجوم زیادہ ہوگیا تو آپ نے فرمایا: میرے لئے منبر بنا دو تو لوگوں نے آپ کے لئے دو سیڑھیوں والا منبر بنا دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے تو وہ لکڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں رونے لگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے اس لکڑی کی آواز سنی یوں جیسے کوئی بچہ روتا ہے اور وہ اس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتر کر اس کے پاس تشریف نہیں لے گئے اور آپ نے اسے اپنے ساتھ نہیں لگا لیا (جب آپ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا) تو وہ پرسکون ہوئی۔

راوی کہتے ہیں: جب حسن بصری یہ روایت بیان کرتے تھے تو وہ رونے لگ پڑتے تھے اور بولتے تھے اے اللہ کے بندو! ایک لکڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں روتی ہے۔ اس مرتبے اور مقام کی وجہ سے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی بارگاہ میں حاصل ہے تو تم لوگ اس بات کے زیادہ حق دار ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے مشتاق رہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اَنَسٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

6508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ اِلٰى جَنْبِ شَجَرَةٍ اَوْ جِذْعٍ اَوْ خَشَبَةٍ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَنِدُ اِلَيْهِ يَخْطُبُ، ثُمَّ اتَّخَذَ مِنْبَرًا، فَكَانَ يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَحَنَّتْ تِلْكَ الَّتِيْ كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَهَا حَنِيْنًا سَمِعَهُ اَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِمَّا قَالَ: مَسَحَهَا، وَاِمَّا قَالَ: فَاَمْسَكَهَا، فَسَكَنَتْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پہلو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک تنے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک لکڑی (یا شاید یہ الفاظ ہیں) کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بنوالیا تو آپ اس پر کھڑے ہوئے تو وہ چیز رونے لگی جس کے قریب کھڑے ہو کر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے) اس کے رونے کی آواز کو تمام اہل مسجد نے سنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے (راوی کو شک ہے) شاید یہاں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیرا (یا پھر شاید یہ الفاظ استعمال کئے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ لیا تو اسے سکون آیا۔

ذِكْرُ بُرْءِ رِجْلِ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْمَقْطُوعَةِ عِنْدَ تَفْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن لگانے کی وجہ سے حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کی کٹی ہوئی ٹانگ ٹھیک ہوگئی تھی

6509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِی، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِی، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَلَ فِیْ رِجْلِ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ حِينَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ، فَبَرَاَ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جب حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ کٹ گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئے۔

6508- إسناده صحيح على شرط البخاري، أحمد بن المقدم العجلي روى له البخاري، ومن فوقه على شرط الشيخين. أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطعة .وأخرجه أحمد 3/306، وابن ماجه (1417) في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، عن محمد بن أبي عدي، عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 143-1/142، وعبد الرزاق (5254)، وابن أبي شيبة 11/485-486، وأحمد 293/3 و 295 و 300 و 324، والدارمي 17-1/16 و 17 و 366، والبخاري (918) في الجمعة: باب الخطبة على المنبر، و (3584) و (3585) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والنسائي 3/102 في الجمعة: باب مقام الإمام في الخطبة، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" (353)، والبيهقي في "السنن" 3/195، وفي "الدلائل" 2/556 و 560 و 561 و 562 و 563، والبغوي (3724) من طرق عن جابر بنحوه.

6509- إسناده حسن، علي بن الحسين بن واقد روى له البخاري في "الأدب المفرد" ومسلم في المقدمة وأصحاب السنن، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير الحسين بن واقد، فمن رجال مسلم .وأخرجه أبو نعيم في "معرفة الصحابة" فيما نقله عنه الحافظ في "الإصابة" 3/18 من طريق الحسن بن سفيان، عن أبي عمار الحسين بن حريث، بهذا الإسناد .وأخرجه الروياني في "مسنده"، والضياء في "المختارة" كما في "الإصابة" من طريق محمد بن حميد الرازي، عن زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، به. وعمرو بن معاذ: قيل: هو ابن الجموح، وقيل: هو أخو سعد بن معاذ، استشهد يوم أحد، قتله زيد بن الخطاب خطأ.

ذِكْرُ بُرْءِ رِجْلِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ مِنَ الضَّرْبَةِ الَّتِي اَصَابَتْهَا حِينَ تَفَلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

اس بات کا تذکرہ' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی ٹانگ پر لگنے والی ضرب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن ڈالنے کی وجہ سے ٹھیک ہوگئی تھی

6510 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ عُبَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَالَ النَّاسُ: اُصِيْبَ سَلَمَةُ، اُصِيْبَ سَلَمَةُ، قَالَ: فَاُتِيَ بِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهَا ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

❀❀ یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر کسی ضرب کا نشان دیکھا تو میں نے دریافت کیا: اے ابومسلم یہ ضرب کس چیز کی ہے انہوں نے فرمایا: یہ ضرب مجھے غزوہ حنین کے دن لگی تھی۔ لوگوں نے یہ کہا کہ اب سلمہ شہید ہو جائے گا۔ اب سلمہ شہید ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا تو اس کے بعد آج تک مجھے اس میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

ذِكْرُ مَا سَتَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَيْنِ مَنْ قَصَدَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِاَذًى

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس مشرک کی نظر سے اوجھل کر دیا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا

6511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ) (المسد: 1) جَاءَتِ امْرَاَةُ اَبِيْ لَهَبٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمَّا رَآهَا اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا امْرَاَةٌ بَذِيئَةٌ، وَاَخَافُ اَنْ تُؤْذِيَكَ، فَلَوْ

6510- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري (4206) في المغازي: باب غزوة خيبر، وأبو داود (3894) في الطب: باب كيف الرقى؟ والبيهقي في " الدلائل " 4/251 من طريق مكي بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

قُمْتَ، قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَرَانِي، فَجَاءَتْ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ صَاحِبَكَ هَجَانِي، قَالَ: لَا، وَمَا يَقُولُ الشِّعْرَ، قَالَتْ: أَنْتَ عِنْدِي مُصَدَّقٌ، وَانْصَرَفَتْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ تَرَكَ، قَالَ: لَا، لَمْ يَزَلْ مَلَكٌ يَسْتُرُنِي عَنْهَا بِجَنَاحِهِ *

33
33

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں'' تو ابولہب کی بیوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو دیکھا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عورت بڑی بدزبان ہے۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ آپ کو اذیت پہنچائے گی اگر آپ تشریف لے جائیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی۔ وہ عورت آئی اس نے کہا: اے ابوبکر تمہارے آقا نے میری ہجو بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں وہ شعر تو کہتے ہی نہیں ہیں۔ اس عورت نے کہا: تم میرے نزدیک سچے آدمی ہو پھر وہ عورت چلی گئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے آپ کو دیکھا ہی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں ایک فرشتے نے اپنے پروں کے ذریعے مجھے اس سے چھپایا ہوا تھا''۔

ذِكْرُ مَا اسْتَجَابَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَعَا عَلَى بَعْضِ الْمُشْرِكِينَ فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی اس دعا کو مستجاب کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض حالات میں بعض مشرکین کے خلاف کی تھی

6512 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ:

6511– حديث صحيح بشواهده. محمد بن منصور الطوسي: ثقة روى له أبو داود والنسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عطاء بن السائب، فقد روى له البخاري مقروناً وأصحاب السنن، وقد حدث عنه عبد السلام بن حرب بعد الاختلاط. وهو في "مسند أبي يعلى" (25) و (2358). وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" (141) حدثنا إسحاق بن أحمد، قال: حدثنا إبراهيم بن يوسف، قال: حدثنا محمد بن منصور الطوسي، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار (2294) و (2295) من طريقين عن أبي أحمد محمد بن عبد الله بن الزبير الزبيري، به. وقال البزار: وهذا أحسن الإسناد، ويدخل في مسند أبي بكر. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/144، ونسبه لأبي يعلى والبزار، وقال: وقال البزار: إنه حسن الإسناد. قلت (القائل الهيثمي): فيه عطاء بن السائب وقد اختلط.

6512– إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (6235)، وعنه أبو نعيم في "معرفة الصحابة" (1206) عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/97، والطبراني، والبيهقي في "السنن" 7/277، وفي "الدلائل" 6/238 من طريق أبي الوليد الطيالسي، به.

(متن حدیث):اَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: بُسْرُ بْنُ رَاعِي الْعِيرِ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ: لَا اَسْتَطِيعُ، قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ قَالَ: فَمَا نَالَتْ يَدُهُ اِلٰى فِيهِ بَعْدُ.

ایاس بن سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بسر بن راعی العیر تھا۔ وہ بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں یہ نہیں کرسکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کر بھی نہیں سکو گے۔ راوی کہتے ہیں: تو پھر اس کے بعد اس کا (دایاں ہاتھ) کبھی اس کے منہ تک نہیں پہنچا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6513 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ الْاَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ:

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ: لَا اَسْتَطِيعُ، فَقَالَ النَّبِيُّ: لَا اسْتَطَعْتَ ، فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کر بھی نہیں سکو گے۔ اس کے بعد وہ شخص اپنا (دایاں ہاتھ) کبھی اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکا۔

ذِكْرُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا دَعْوَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا بِاَهْلٍ وَّقُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی اس شخص کے خلاف کی گئی دعا' جو اس کا اہل نہ ہو، اس دعا کو اپنی بارگاہ میں قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا ہے

6514 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ

6513– إسناده حسن كالذى قبله، رجاله رجال الصحيح . عبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه الطبراني (6236) من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 46-4/45 و 46 و 50، ومسلم (2021) في الأشربة: باب آداب الطعام، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/238 من طرق عن عكرمة، به.

مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ، فَرَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَنْتِ هِيَ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ، لَا كَبِرَ سِنُّكِ، فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتِ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي، فَالْاٰنَ لَا يَكْبُرُ سِنِّي اَبَدًا اَوْ قَالَتْ: قَرْنِي، فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَالَكِ؟، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيمَتِي؟، قَالَ: وَمَا ذَاكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ؟، قَالَتْ: زَعَمَتْ اَنَّكَ دَعَوْتَ عَلَيْهَا اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اَمَا تَعْلَمِيْنَ شَرْطِي عَلٰى رَبِّي؟ اِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّي، فَقُلْتُ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَاَيُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا اَهْلٌ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُوْرًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک یتیم لڑکی تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا کیا یہ تم ہو تمہاری عمر زیادہ ہو جائے گی لیکن تمہارے دانتوں کی عمر زیادہ نہیں ہوگی تو وہ یتیم لڑکی روتی ہوئی سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اے لڑکی تمہیں کیا ہوا ہے۔ اس لڑکی نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خلاف دعا کی ہے کہ میرے دانت بڑے نہ ہوں۔ اب تو میرے دانت کبھی بڑے نہیں ہوں گے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) میرے بال (بڑے نہیں ہوں گے) سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا تیزی سے اپنی چادر لپیٹ کر نکلی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے اُمّ سلیم! کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی کیا آپ نے میری یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے اُمّ سلیم! وہ کیسے؟ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس لڑکی نے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ نے اس کے خلاف یہ دعا کی ہے کہ اس کے دانت بڑے نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ آپ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تم یہ بات نہیں جانتی کہ میں نے پروردگار کے ساتھ کیا طے کیا ہے۔ میں نے اپنے پروردگار کے ساتھ یہ طے کیا ہے۔ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں ایک انسان ہوں میں بھی اسی طرح راضی ہوتا ہوں جیسے دوسرے لوگ راضی ہوتے ہیں اور اسی طرح غصے میں آجاتا ہوں جیسے دوسرے لوگ غصے میں آتے ہیں تو اپنی اُمت کے جس بھی شخص کے خلاف میں کوئی ایسی دعا کروں جس کا وہ اہل نہ ہو تو پروردگار اسے اس شخص کے حق میں طہارت کے حصول اور پاکیزگی کے حصول کا اور قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جس کے ذریعے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرے۔

6514- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث. وأخرجه مسلم (2603) في البر والصلة: باب من لعنه النبي - صلى الله عليه وسلم - أو سبه ... عن زهير بن حرب أبي خيثمة وأبي معن الرقاشي، قالا: حدثنا عمر بن يونس، بهذا الإسناد.

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ بڑے رحم دل تھے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْعَلَ سِبَابَهٗ لِاُمَّتِهٖ قُرْبَةً لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنا کہ وہ آپ ﷺ کے اپنی امت کو برا کہنے کو قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے

6515 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: (متن حدیث): اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں جس بھی مومن بندے کو برا کہوں، تو اس چیز کو تو قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَرَاءَ السِّبَابِ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهٖ اِنَّمَا سَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قُرْبَةً لَهُمْ، وَصَدَقَةً عَلَيْهِمْ فِیْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کو برا کہنے کے علاوہ جو کچھ کہنا ہے

اس کے بارے میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ ان سب چیزوں کو ان لوگوں کے لیے قیامت کے دن قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے اور ان کے لیے صدقہ بنا دے

6516 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

6515- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم (2601) (92) في البر والصلة: باب من لعنه النبي - صلى الله عليه وسلم - أو سبه ... عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6361) في الدعوات: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "من آذيته فاجعله له زكاة ورحمة"، عن أحمد بن صالح، حدثنا ابن وهب، به. وأخرجه مسلم (2601) (93) من طريق يعقوب بن إبراهيم، عن ابن أخي الزهري، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/449 و 488 و 493 و 496، ومسلم من طرق عن أبي هريرة بنحوه، وانظر ما بعده.

6516- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "صحيفة همام" (87). وأخرجه أحمد 2/316-317، والبغوي (1239) عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وقوله: "صلاة" أي: رحمة، والصلاة من الله مفسرة بالرحمة، وقوله: "زكاة" يحتمل أن يراد ترقية لنفسه، ويحتمل أن يراد الزيادة في الأجر، كما عبر عنها في الرواية الأخرى بالأجر. وفي هذا الحديث بيان ما اتصف به - صلى الله عليه وسلم - من شفقته على أمته واعتنائه بمصالحهم، وجميل خلقه، وكرم ذاته، حيث قصد مقابلة ما وقع منه بالجبر والتكريم.

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَهُ، وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میں نے تجھ سے یہ عہد لیا ہے جس کی تو خلاف ورزی نہیں کرے گا کہ میں ایک انسان ہوں جس مومن کو میں اذیت پہنچاؤں یا اسے برا کہوں یا اسے کوڑا ماروں یا اس پر لعنت کروں تو' تو اسی چیز کو اس شخص کے حق میں رحمت، پاکیزگی اور قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جس کے ذریعے وہ قیامت کے دن تیرا قرب حاصل کرے''۔

ذِكْرُ مَا اسْتَجَابَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَاحِلَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی سواری کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دعا کو مستجاب کیا تھا

6517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَعْيَا جَمَلِى، فَتَخَلَّفْتُ عَلَيْهِ اَسُوْقُهُ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَاجَةٍ مُتَخَلِّفًا، فَلَحِقَنِىْ، فَقَالَ لِىْ: مَا لَكَ مُتَخَلِّفًا؟ ، قَالَ: قُلْتُ: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِلَّا اَنَّ جَمَلِىْ ظَالِعٌ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَلْحَقَهُ بِالْقَوْمِ، قَالَ: فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنَبِهِ، فَضَرَبَهُ، ثُمَّ زَجَرَهُ، فَقَالَ: ارْكَبْ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُنِىْ بَعْدُ، وَاِنِّى لَاَكُفُّهُ عَنِ الْقَوْمِ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا دُوْنَ الْمَدِيْنَةِ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِى، فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَاْتِ اَهْلَكَ طُرُوْقًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّى حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَمَا تَزَوَّجْتَ؟ ، قُلْتُ: امْرَاَةً ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ تُوُفِّىَ اَوِ اسْتُشْهِدَ، وَتَرَكَ جَوَارِىَ، فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ عَلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ: اَحْسَنْتَ وَلَا اَسَاْتَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِعْنِىْ جَمَلَكَ هٰذَا قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا بَلْ بِعْنِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ: هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا بَلْ بِعْنِيْهِ ، قُلْتُ: اَجَلْ عَلٰى اُوْقِيَّةِ ذَهَبٍ، فَهُوَ لَكَ بِهَا، قَالَ: قَدْ

6517- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى " (1898) ، وقد تقدم مختصراً من طريق عثمان بن أبي شيبة عن جرير بهذا الإسناد، وانظر ما بعده، والحديث الآتي برقم (7143) .

اَخَذْتُهُ، فَتَبَلَّغَ عَلَيْهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ: اَعْطِهِ اُوْقِيَّةَ ذَهَبٍ، وَزِدْهُ، قَالَ: فَاَعْطَانِيْ اُوْقِيَّةَ ذَهَبٍ، وَزَادَنِيْ قِيْرَاطًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَانَ فِيْ كِيْسٍ لِيْ، فَاَخَذَهُ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف آ رہے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا اونٹ تھک چکا تھا۔ میں اسے پیچھے لے کر چل رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے سلسلے میں پیچھے رہ گئے۔ آپ مجھے آ کر ملے تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم پیچھے کیوں چل رہے ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی نہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا اونٹ تھک گیا ہے ورنہ میرا تو ارادہ ہے میں لوگوں کے ساتھ چلوں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے والے حصے پر مارا اور اسے ڈانٹا پھر آپ نے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے خود کو دیکھا کہ میں اسے روک روک کر لوگوں کے ساتھ چل رہا تھا۔ (یعنی وہ لوگوں سے آگے نکلا جار ہا تھا) راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے پہلے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا میں نے اپنے گھر جلدی جانے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس نہ جاؤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کس کے ساتھ شادی کی ہے۔ میں نے عرض کی: ایک ثیبہ عورت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کنواری کے ساتھ کیوں نہیں کی تا کہ تم اس کے ساتھ خوش فعلیاں کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (میرے والد) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) شہید ہو گئے۔ انہوں نے کچھ بیٹیاں (پسماندگان میں) چھوڑی تھیں تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ شادی کر کے ان کے پاس ایسی لڑکی لے آؤں جو ان کی مانند ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا: تم نے اچھا کیا یا تم نے برا کیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ویسے ہی آپ کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اسے مجھے فروخت کرو میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ کا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اسے مجھے فروخت کرو۔ میں نے عرض کی: ٹھیک ہے۔ سونے کے ایک اوقیہ کے عوض میں (میں آپ کو فروخت کرتا ہوں) یہ آپ کا ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ لے لیا تم اس پر سوار ہو کر مدینہ تک جا سکتے ہو جب میں مدینہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اسے سونے کا ایک اوقیہ دے دو اور (ایک اوقیہ سے) زیادہ دینا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے سونے کا ایک اوقیہ اور ایک قیراط دیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ طے کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی اضافی ادائیگی مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: وہ میرے پاس ایک تھیلی میں موجود رہی' یہاں تک واقعہ حرہ کے موقع پر اہل شام نے اسے چھین لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الرَّاحِلَةَ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ اَوْفَاهُ ثَمَنَهَا هِبَةً لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ان کے اونٹ کی پوری قیمت ادا کرنے کے بعد ان کی سواری ہبہ کے طور پر انہیں واپس کردی تھی

6518 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلِيلِ ابْنِ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ الْبَزَّارُ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، فَاَبْطَاَ بِيْ جَمَلِي، فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُهُ، فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَكُفُّهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَتَزَوَّجْتَ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟، فَقُلْتُ: بَلْ، ثَيِّبًا قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، فَقُلْتُ: اِنَّ لِي اَخَوَاتٍ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ، فَاِذَا قَدِمْتَ، فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ: اَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِاُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدْتُهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: اَلْاٰنَ حِينَ قَدِمْتَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ، وَادْخُلْ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ، فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَزِنَ لِي اُوقِيَّةً، قَالَ: فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَاَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ، قَالَ: ادْعُ لِي جَابِرًا، فَدُعِيتُ، فَقُلْتُ: اَلْاٰنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: جَمَلُكَ وَثَمَنُهُ لَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوا۔ میرا اونٹ سست ہوگیا تھا۔ اس لئے میں لوگوں سے پیچھے رہ گیا (راستے میں کسی جگہ) نبی اکرم ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے میرے اونٹ کو مارا اور پھر مجھ سے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ جب میں اس پر سوار ہوا تو میں نے خود کو دیکھا میں اس اونٹ کو نبی اکرم ﷺ سے آگے نکلنے سے روک رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ میں نے عرض کی: بلکہ ثیبہ کے ساتھ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کسی کنواری کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی کہ تم اس کے خوش فعلیاں کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ میں نے عرض

6518– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو موسى: هو محمد بن المثنى بن عبيد العنزي . وانظر الحديث الآتي برقم (7143).

کی: میری بہنیں ہیں۔ مجھے یہ اچھا لگا کہ میں کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کروں جوان کا خیال رکھے۔ ان کی کنگھی کرے ان کی نگرانی کرے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تم (اپنے گھر) جانے لگے ہو۔ جب تم جاؤ تو عقل مندی کا مظاہرہ کرنا عقلمندی کا مظاہرہ کرنا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے میں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے ایک اوقیہ کے عوض میں وہ مجھ سے خرید لیا پھر نبی اکرم ﷺ مجھ سے پہلے (مدینہ منورہ) تشریف لے آئے۔ میں اگلے دن آیا میں مسجد میں آیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد کے دروازے پر پایا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اب آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اونٹ کو چھوڑ و اور (مسجد کے اندر) جا کر دو رکعات ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں اندر آیا میں نے نماز ادا کی جب میں واپس آیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ مجھے وزن کر کے ایک اوقیہ دیدیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے وزن کر کے دیا اور میزان میں (میرے پلڑے کو) وزنی رکھا۔ راوی کہتے ہیں: جب میں وہاں سے روانہ ہوا اور مڑ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جابر کو میرے پاس بلا کر لاؤ مجھے بلایا گیا تو میں نے اندازہ لگا لیا کہ اب نبی اکرم ﷺ وہ اونٹ مجھے واپس کردیں گے مجھے یہ بات سب سے زیادہ ناپسند تھی لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹ بھی تمہارا ہوا اور قیمت بھی تمہاری ہوئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اسْتَثْنَى حُمْلَانَ رَاحِلَتِهِ الَّتِیْ وَصَفْنَاهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْبَيْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنی اس سواری پر' مدینہ منورہ تک سوار رہنے کا استثناء کیا تھا' جس سواری کی صفت ہم نے بیان کی ہے اور یہ استثناء سودا ہو جانے کے بعد تھا

6519 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدِ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ اَعْيٰى، فَاَرَادَ اَنْ يُّسَيِّبَهُ، قَالَ: فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا لَهُ وَضَرَبَهُ، فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ، وَقَالَ: بِعْنِيهِ بِاُوقِيَّةٍ، فَقُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ: بِعْنِيهِ بِاُوقِيَّةٍ، فَقُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ: بِعْنِيهِ بِاُوقِيَّةٍ، فَبِعْتُهُ بِاُوقِيَّةٍ، وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِي، فَلَمَّا بَلَغْتُ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُرَانِيْ مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ؟ فَهُمَا لَكَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو تھک چکا تھا۔ انہوں نے اس اونٹ کو ویسے ہی چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کے لئے دعا کی۔ آپ نے اسے مارا تو وہ اتنی تیزی سے چلنے لگا کہ وہ پہلے کبھی اتنا تیز نہیں چلتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

6519- إسناده صحيح على شرط مسلم، علي بن خشرم من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي، وزكريا: هو ابن أبي زائدة، وعامر: هو الشعبي. وانظر الحديث المتقدم برقم (4912).

ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھے فروخت کردو۔ میں نے عرض کی: جی نہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھے فروخت کردو میں نے عرض کی: جی نہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھے فروخت کردو تو میں نے ایک اوقیہ کے عوض میں اسے فروخت کردیا۔ میں نے اس سودے میں یہ استثناء کیا کہ میں اس پر سوار ہو کر اپنے گھر تک جاؤں گا جب میں (مدینہ منورہ) پہنچا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تم یہ سمجھ رہے تھے کہ میں نے تمہارے اونٹ اور درہموں کی وجہ سے تمہارے ساتھ یہ سودا کیا۔ یہ دونوں تمہارے ہوئے۔

ذِكْرُ مَا اَكْرَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَزِيمَةِ الْمُشْرِكِينَ عَنْهُ عَنْ قَبْضَةِ تُرَابٍ رَمَاهُمْ بِهَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ عزت عطا کی کہ آپ ﷺ کے مٹھی بھر مٹی پھینکنے کی وجہ سے' مشرکین کو پسپا کردیا گیا' جب وہ مٹی آپ ﷺ نے ان کی طرف پھینکی تھی

6520 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِی، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، قَالَ فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ، تَقَدَّمْتُ، فَاَعْلُو ثَنِيَّةً، فَاسْتَقْبَلَنِیْ رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ، فَاَرْمِيهِ بِسَهْمٍ، فَتَوَارَى عَنِّی، فَمَا دَرَيْتُ مَا اَصْنَعُ، ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ، فَاِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرَى، فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا، وَعَلَیَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدَاهُمَا، مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرَى، قَالَ: فَانْطَلَقَ رِدَائِی، فَجَمَعْتُهُ، وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاٰى ابْنُ الْاَكْوَعِ فَزِعًا، فَلَمَّا غَشُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ، فَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوهُ، فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ اللّٰهُ عَيْنَهُ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ، فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ، وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں۔ میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے ہم نے

6520– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث . وابن سلمة بن الأكوع: هو إياس . وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 5/140 عن أبي يعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (1777) في الجهاد والسير: باب في غزوة حنين، عن أبي خيثمة زهير بن معاوية، به . وقوله: "منهزماً" حال من ابن الأكوع كما صرح أولاً بانهزامه، وكما يدل عليه قوله - صلى الله عليه وسلم - بعده: " لقد رأى الأكوع فزعاً "، وانظر " شرح مسلم " 12/122 للنووي.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین میں شرکت کی۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم دشمن کے مدمقابل آئے تو میں آگے بڑھا اور میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا دشمن کا ایک شخص میرے مدمقابل آیا تو میں نے اسے تیر مارا۔ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ مجھے اندازہ نہیں ہوا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ جب میں نے لوگوں کی صورت حال کا جائزہ لیا تو دشمن دوسری گھاٹی سے نمودار ہو رہا تھا۔ اس کا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا سامنا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ منہ پھیر کر پیچھے ہٹ گئے میں بھی پسپا ہو کر پیچھے ہٹا۔ میرے جسم پر دو چادریں تھیں جن میں سے ایک کو میں نے تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا اور دوسری کو جسم پر لپیٹا ہوا تھا۔ میری وہ والی چادر گر گئی تو میں نے اسے اٹھایا اور لپیٹا میرا گزر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا جو پسپا ہونے کی صورت حال میں تھے۔ آپ اس وقت اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن اکوع نے گھبراہٹ دیکھ لی ہے جب دشمن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے نیچے اترے۔ آپ نے زمین سے مٹھی بھر مٹی لی اور اسے ان لوگوں کی طرف پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے چہرے بگڑ جائیں تو ان میں سے جو بھی شخص تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کو مٹی سے بھر دیا جو اس مٹھی (میں سے ان کی طرف آئی تھی) تو وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پسپا کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا۔

ذِكْرُ تَكْبِيرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رُؤْيَتِهِ اَهْلَ حُنَيْنٍ فِي الْحَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل حنین کو ایسی حالت میں دیکھ کر تکبیر کہنے کا تذکرہ جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6521 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اشْتَدَّ الْقِتَالُ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَكُنْتُ رَدِيفَ اَبِيْ طَلْحَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

قَالَ: فَمَا لَبِثْتُ اَنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر لڑائی شدید ہو گئی میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی حالت بری ہوتی ہے۔ جنہیں ڈرایا گیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اس کے کچھ ہی دیر بعد اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عطا کر دی۔

6521– حديث صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير مبارك بن فضالة، فقد روى له أصحاب السنن، وهو مدلس، وقد عنعن. وقد تقدم الحديث من طريق آخر صحيح برقم (4725) و (4726)، وسيأتي أيضاً برقم (7212).

ذِكْرُ سُقُوطِ الْاَصْنَامِ الَّتِىْ فِى الْكَعْبَةِ بِاِشَارَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا دُوْنَ مَسِّهَا بِشَىْءٍ مِنْهُ

خانہ کعبہ میں موجود بتوں کا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے گر جانے کا تذکرہ' حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوا نہیں تھا

6522 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ وَجَدَ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ صَنَمًا، فَاَشَارَ بِعَصًا اِلٰى كُلِّ صَنَمٍ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا، فَسَقَطَ الصَّنَمُ، وَلَمْ يَمَسَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں تین سو ساٹھ بت پائے۔ آپ عصا کے ذریعے ان میں سے ہر ایک بت کی طرف اشارہ کرتے اور یہ کہتے تھے: ''حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا۔ بے شک باطل نے رخصت ہی ہونا تھا' تو وہ بت گر جاتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بتوں کو چھوا نہیں۔

ذِكْرُ مَا اَبَانَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ دَلَائِلِ صَفِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صِحَّةِ نُبُوَّتِهٖ مِنْ طَاعَةِ الْاَشْجَارِ لَهُ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی نبوت کے صحیح ہونے کی دلیل کے طور یہ چیز ظاہر کی کہ درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرتے تھے

6522– إسناده ضعيف، عاصم بن عمر: هو العمري، ضعفه أحمد وابن معين وغيرهم، وقال البخاري: منكر الحديث، وقال الترمذي: متروك. وذكره المؤلف في "المجروحين" 2/127، وقال: منكر الحديث جداً، يروي عن الثقات ما لا يشبه حديث الأثبات، لا يجوز الاحتجاج به إلا فيما وافق الأثبات، ثم ذكره في "الثقات" 7/259، وقال: يخطء ويخالف. وأخرجه الطبراني (13643) عن محمد بن نصر الصائغ البغدادي، حدثنا محمد بن إسحاق المسيبي، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 6/176 فقال: رواه الطبراني في "الأوسط" و"الكبير"، وفيه عاصم بن عمر العمري، وهو متروك، ووثقه ابن حبان، وقال: يخطء ويخالف. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 5/72 من طريق القاسم بن عبد الله العمري، عن عبد الله بن دينار، به. وهذا إسناد ضعيف جداً، القاسم هذا اتهمه الإمام أحمد بالكذب والوضع. وقال البيهقي: هذا الإسناد وإن كان ضعيفاً، فالذي قبله يؤكده. وذكر حديثاً عن ابن عباس بنحوه، ورواه الطبراني أيضاً، وقال عنه الهيثمي في "المجمع" 6/176: رجاله ثقات. قلت: ويشهد له حديث ابن مسعود المتقدم عند المصنف برقم (5862).

6523 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ يُدَاوِي وَيُعَالِجُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَقُوْلُ اَشْيَاءَ، هَلْ لَكَ اَنْ اُدَاوِيَكَ؟ قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ اَنْ اُرِيَكَ آيَةً وَعِنْدَهُ نَخْلٌ وَّشَجَرٌ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذْقًا مِنْهَا، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ وَهُوَ يَسْجُدُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهُ، وَيَسْجُدُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ اِلَى مَكَانِكَ، فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَاللّٰهِ، لَا اُكَذِّبُكَ بِشَيْءٍ تَقُوْلُهُ اَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: يَا آلَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاللّٰهِ لَا اُكَذِّبُهُ بِشَيْءٍ.

قَالَ: وَالْعِذْقُ: النَّخْلَةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنو عامر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ شخص دوا دیا کرتا تھا اور علاج کرتا تھا۔ اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے کچھ نظریات ہیں کیا آپ کو اس بارے میں دلچسپی ہے کہ میں آپ کو کوئی دوائی دوں۔ (یعنی آپ کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تو میں آپ کو اس کی دوا دیتا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات میں دلچسپی ہے کہ میں تمہیں کوئی نشانی دکھاؤں۔ اس وقت اس شخص کے پاس ایک کھجور کا درخت تھا اور ایک دوسرا درخت تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درخت کو اپنے پاس بلایا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کبھی سجدہ کرتا ہوا کبھی سر کو اٹھاتا ہوا کبھی سجدہ کرتا ہوا کبھی اپنے سر کو اٹھاتا ہوا آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا اور آ کے آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم اپنی جگہ پر واپس چلے جاؤ تو بنو عامر قبیلے سے تعلق رکھنے والے اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں کبھی بھی آپ کو کسی بھی ایسی بات کے حوالے سے جھوٹا قرار نہیں دوں گا' جو بات آپ بیان کریں گے پھر اس شخص نے کہا: اے عامر بن صعصعہ کی اولاد اللہ کی قسم! میں ان کی کسی بھی بات کو جھٹلاؤں گا نہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ عذق سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

6523- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم السامي، فقد روى له النسائي، وهو ثقة. وأخرجه أبو يعلى (2350) عن إبراهيم بن الحجاج السامي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (12595)، وأبو نعيم (297)، والبيهقي 6/16-17 كلاهما في "دلائل النبوة" من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/10 ونسبه لأبي يعلى فقط، وقال: رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهو ثقة. وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 3/3، والترمذي (3628) في المناقب: باب رقم (6)، وقال: حسن غريب صحيح، والطبراني في "الكبير" (12622)، والحاكم 2/620 وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي، والبيهقي في "الدلائل" 6/15 من طريق محمد بن سعيد ابن الأصبهاني، حدثنا شريك القاضي، عن سماك، حدثنا أبو ظبيان حصين بن جندب، عن ابن عباس بنحوه، وزاد فيه قول الأعرابي: أشهد أنك رسول الله، وآمن.

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيهِ دَلَائِلُ مَعْلُومَةٌ عَلَى صِحَّةِ مَا اَصَّلْنَاهُ مِنْ اِثْبَاتِ الْاَشْيَاءِ الْمُعْجِزَةِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ، جس میں اس بات کے متعین دلائل موجود ہیں جو ہماری بیان کردہ اصل کے صحیح ہونے (پر دلالت کرتے ہیں) کہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ معجزات ثابت ہیں

6524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، فِيْ كِتَابِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ، وَاتَّبَعْتُهُ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا لِيَسْتَتِرَ بِهٖ، فَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اِحْدَاهُمَا، فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا، فَقَالَ: انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرَى، فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا، فَقَالَ: انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ النِّصْفُ جَمَعَهُمَا، فَقَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَالْتَامَتَا، قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِيْ فَيَتَبَاعَدَ، فَجَلَسْتُ، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلٌ، وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ وَقْفَةً، فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰكَذَا يَمِيْنًا وَيَسَارًا، ثُمَّ اَقْبَلَ، فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ، قَالَ: يَا جَابِرُ هَلْ رَاَيْتَ مَقَامِي؟، قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ، فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا غُصْنًا، فَاَقْبِلْ بِهِمَا، حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِي اَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ: فَاَخَذْتُ حَجَرًا، فَكَسَرْتُهُ، فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ، فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا، ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا، حَتّٰى اِذَا قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهُ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَعَمَّ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِيْ اَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوْءٍ،

6524- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يعقوب بن مجاهد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (3012) في الزهد: باب حديث جابر الطويل، والبيهقي في "دلائل النبوة" 10-6/7 عن هارون بن معروف ومحمد بن عباد قالا: حدثنا حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد.

فَقُلْتُ: اَلا وَضُوءَ اَلا وَضُوءَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ، وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْجَابٍ لَهُ، فَقَالَ: انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ الْاَنْصَارِيِّ، فَانْظُرْ هَلْ فِيْ اَشْجَابِهٖ مِنْ شَيْءٍ؟، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ، فَنَظَرْتُ فِيْهَا، فَلَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا، لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ مَا كَانَتْ شَرْبَةً، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ.

قَالَ: اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٖ، فَاَخَذَهُ بِيَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ، وَيَغْمِزُهُ بِيَدِهٖ، ثُمَّ اَعْطَانِيْهِ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ نَادِ بِ جَفْنَةٍ، فَقُلْتُ: يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ بِهَا تُحْمَلُ، فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا، وَبَسَطَ يَدَهُ فِيْ وَسَطِ الْجَفْنَةِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، وَقَالَ: خُذْ يَا جَابِرُ، وَصُبَّ عَلَيَّ، وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى امْتَلَاَتْ، قَالَ: يَا جَابِرُ، نَادِ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ: فَاَتَى النَّاسُ، فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوا، قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ؟ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم نے وادی افیح میں پڑاؤ کیا نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے گیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا جائزہ لیا تو آپ کو ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی جس کے ذریعے آپ رکاوٹ بنالیں۔ وادی کے کنارے پر دو درخت موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کی ایک ٹہنی کو پکڑا اور فرمایا اللہ کے حکم کے تحت میرے ساتھ چلو تو وہ درخت ایک فرمانبردار اونٹ کی طرح آپ کے ساتھ چل پڑا جو اونٹ اپنے ساتھ لے کر چلنے والے کے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ دوسرے درخت کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اس کی بھی ایک ٹہنی کو پکڑا اور فرمایا اللہ کے حکم کے تحت میرے ساتھ چلو تو وہ بھی آپ کے ساتھ اسی طرح چل پڑا' یہاں تک کہ (ان دونوں کے) درمیان میں آ کر وہ دونوں ایک دوسرے سے مل گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے حکم کے تحت تم میرے لئے ایک دوسرے کے ساتھ رہنا تو وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہو گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے کچھ پیچھے ہٹ گیا۔ اس اندیشے کے تحت کہ نبی اکرم ﷺ کو میرا قریب ہونا محسوس ہو گیا تو شاید آپ زیادہ دور تشریف لے جائیں۔ میں وہاں بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف لائے وہ درخت ایک دوسرے سے الگ ہو چکے تھے۔ ان میں سے ہر ایک اپنی پنڈلی پر کھڑا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ ذرا سی دیر کے لئے رُکے اور آپ نے اپنے سر کو بائیں اور دائیں طرف گھمایا پھر آپ تشریف لے آئے جب آپ میرے پاس پہنچے تو آپ نے دریافت کیا: اے جابر کیا تم نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ! نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اوران میں سے ہرایک کی ٹہنی توڑ کرانہیں میری طرف لے آؤ' یہاں تک کہ جب تم اس مقام پر پہنچو جہاں تم نے مجھے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تو ایک ٹہنی اپنے دائیں طرف چھوڑ دینا اور ایک بائیں طرف چھوڑ دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک پتھر لے کراس کے دو ٹکڑے کیے۔ پھر میں ان دو درختوں کے پاس آیا میں نے ان میں سے ہرایک کی ٹہنی توڑ لی پھر میں انہیں گھسیٹتا ہوا آیا' یہاں تک کہ اس جگہ پر آ کر کھڑا ہو گیا جہاں نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تھے تو میں نے ایک ٹہنی کو اپنے دائیں طرف اور ایک ٹہنی کو اپنے بائیں طرف چھوڑ دیا پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایسا کرلیا ہے۔ آپ نے ایسا کیوں کروایا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میری شفاعت کے ذریعے ان دونوں کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف ہو جائے جب تک وہ دونوں ٹہنیاں تر رہتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم لشکر کے پاس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جابر! وضو کے پانی کے لئے اعلان کر دو تو میں نے اعلان کیا خبردار وضو کا پانی ہے خبردار وضو کا پانی ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے تو لشکر میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا۔ (راوی کہتے ہیں:) انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو اپنے ڈول میں نبی اکرم ﷺ کے لئے ٹھنڈا پانی رکھتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا اس کے ڈول میں کوئی پانی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں اس شخص کے پاس گیا میں نے اس ڈول کا جائزہ لیا تو مجھے اس ڈول کے سرے پر صرف ایک پانی کا قطرہ دکھائی دیا اگر میں اسے انڈیل لیتا تو وہ پینے کے قابل نہ رہتا۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اس ڈول میں صرف ایک قطرہ ملا جو اس کے سرے پر موجود تھا اگر میں اسے انڈیل لیتا تو اس کے خشک حصے نے اسے جذب کر لینا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ قطرہ اپنے دست مبارک پر ڈالا اور کچھ پڑھنا شروع کیا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے ٹٹولنا شروع کیا پھر آپ نے مجھے وہ عطا کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر پیالے کے لئے اعلان کرو تو میں نے کہا: کوئی پیالہ لے کر آئے۔ راوی کہتے ہیں: میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے اسے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کیا یعنی پیالے کے درمیان میں اپنا ہاتھ بڑھایا اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! اسے حاصل کرو اور اسے میرے اوپر انڈیل دو اور بسم اللہ پڑھ لینا۔ میں نے اسے نبی اکرم ﷺ پر انڈیل دیا اور میں نے بسم اللہ پڑھ لی تو میں نے پانی کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ رہا تھا' یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر یہ اعلان کرو کہ جس شخص کو بھی پانی کی ضرورت ہو (وہ آ جائے) راوی کہتے ہیں: تو لوگ آ گئے۔ انہوں نے پانی پی لیا' یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے اعلان کیا کیا کوئی ایسا شخص ہے جسے (پانی کی) ضرورت ہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پیالے سے اپنا دست مبارک اٹھایا تو وہ پیالہ بھرا ہوا تھا۔

ذِكْرُ اِسْمَاعِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَهْلَ الْقَلِيبِ مِنْ بَدْرٍ كَلَامَ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِطَابَهُ اِيَّاهُ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے گڑھے میں پڑے ہوئے لوگوں کو اپنے محبوب کا کلام اوران سے کیا گیا خطاب سنوادیا تھا

6525 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ نِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَهُوَ عَلٰى بِئْرِ بَدْرٍ يُنَادِي: يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَيَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، وَيَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، وَيَا اُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ، اَلَا هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُنَادِي قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوا؟ ، فَقَالَ: مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ اِلَّا اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُوْنَ اَنْ يُّجِيبُوْنِي

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نصف رات کے وقت مسلمانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار سنی۔ آپ اس وقت بدر کے کنویں کے پاس موجود تھے اور بلند آواز میں فرمارہے تھے۔ اے ابوجہل بن ہشام اے عتبہ بن ربیعہ اے شیبہ بن ربیعہ اے اُمیہ بن خلف تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچ پالیا ہے۔ مسلمانوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ ایسی قوم کو مخاطب کررہے ہیں جو مردار ہو چکے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے البتہ وہ لوگ اس بات کی استطاعت نہیں رکھتے کہ مجھے جواب دیں۔

ذِكْرُ مَا حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَاِرْسَالِ الشُّهُبِ عَلَيْهِمْ عِنْدَ اِظْهَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامَ

اس بات کا تذکرہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا اظہار کیا تو شیاطین اور آسمان کی خبروں کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن گئی تھی اوران پرکس طرح شہاب ثاقب چھوڑے جانے لگے تھے

6526 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

6525– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/104 و 182 و 263، وأبو يعلى (3808) و (3809) و (3857) من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم (4722) و (6498).

(متن حدیث): مَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ، وَمَا رَآهُمْ، انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ
34/34 السَّمَاءِ، وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ.

قَالُوْا: مَا ذَاكَ اِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِيْنَ اَخَذُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ - وَهُوَ بِنَخْلَةَ - وَهُمْ عَامِدُوْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ، قَالُوْا: هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَرَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا: (اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا) (الجن: 2)، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ) (الجن: 1)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے سامنے کوئی تلاوت نہیں کی اور نہ ہی آپ نے انہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کچھ اصحاب عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ وہ وقت تھا۔ جب شیاطین اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ آ چکی تھی اور ان پر شہاب ثاقب بھیجے جاتے تھے تو شیاطین اپنی قوم کی طرف واپس آئے اور ان لوگوں نے کہا: تم لوگوں کا کیا معاملہ ہے انہوں نے جواب دیا: ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ پڑ چکی ہے اور اب ہمارے اوپر شہاب ثاقب بھیجے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ کسی ایسی وجہ سے ہوا ہوگا' جو نئی رونما ہوئی ہے تم لوگ زمین کے مشرقی حصوں اور مغربی حصوں کا جائزہ لو اور اس بات کا جائزہ لو کہ وہ کون سی ایسی چیز ہے' جو ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے تو وہ لوگ زمین کے مشرقی اور مغربی حصوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ان میں سے کچھ لوگوں کا گزر تہامہ کی طرف سے ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک کھجور کے باغ میں موجود تھے۔ یہ لوگ عکاظ کے بازار کی طرف جاتے ہوئے راستے میں (کھجور کے اس باغ میں تھے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ان جنات نے قرآن کی تلاوت سنی تو انہوں نے کہا: یہ وہ چیز ہے' جو ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے تو وہ لوگ اپنی قوم کے پاس

6526- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير شيبان بن فروخ فمن رجال مسلم. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية. وأخرجه مسلم (449) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة في الصبح، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (773) في الأذان: باب الجهر بقراءة صلاة الفجر، و (4921) في تفسير سورة الجن، والترمذي (3323) في التفسير: باب ومن سورة الجن، والطبري في "جامع البيان" 29/102، والطبراني (12449)، والحاكم 2/503، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/225-226، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/173 من طرق عن أبي عوانة به. وقال الحاكم: هذا إسناد صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه! تنبيه: روى البخاري الحديث دون قوله: "ما قرأ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - على الجن وما رآهم." قال الحافظ في "الفتح" 8/670: أخرجه أبو نعيم في "المستخرج" عن الطبراني، عن معاذ بن المثنى، عن مسدد شيخ البخاري فيه، فزاد في

واپس گئے اور انہوں نے یہ کہا۔

''ہم نے قرآن کو سنا ہے وہ بڑی حیران کن چیز ہے وہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم کسی کو اپنے پروردگار کا شریک قرار نہیں دیں گے۔''

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف یہ بات وحی کی۔

''تم یہ فرمادو کہ جب جنات کے ایک گروہ نے اسے غور سے سنا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے منقول اس روایت کی متضاد ہے، جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6527 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: فَقَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ: هَلْ شَهِدَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَهُ لَيْلَةً، فَفَقَدْنَاهُ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ اَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَرَانَا نِيرَانَهُمْ وَآثَارَهُمْ، فَسَاَلُوهُ عَنِ الزَّادِ، فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ طَعَامٍ يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي اَيْدِيكُمْ اَوْفَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا، فَاِنَّهُمَا طَعَامُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ بن قیس سے دریافت کیا: کیا جنات سے ملاقات کی رات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو علقمہ نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کیا آپ (یعنی صحابہ کرام) میں سے کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب جنات سے ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ہم نے آپ کو غیر موجود پایا تو ہم نے وہ رات بدترین حالت میں گزاری۔صبح کے قریب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف سے تشریف لائے۔آپ نے ارشاد فرمایا: جنات کا پیغام رساں میرے پاس آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا۔میں نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے پھر آپ نے ہمیں جنات کے آگ جلانے اور

6527- إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وعبد الأعلى: هو ابن حماد النرسي . وقد تقدم برقم (1432) و (6320) .

دیگر چیزوں کے نشانات ہمیں دکھائے۔ان جنات نے نبی اکرم ﷺ سے زادِراہ کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ کھانا جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کی ہر ہڈی جب تمہارے ہاتھ میں آئے گی تو اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوا ہوگا اور ہر مینگنی تمہاری جانوروں کا چارا ہوگی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دو چیزوں سے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کی خوراک ہے۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَسِيْرِ مِنْ اَسْبَابِهِ الَّتِيْ فَرَّقَ بِهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ مِنْ اُمَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ برکت عطا کی جو ساز و سامان میں سے

تھوڑی چیز کے بارے میں تھی (یعنی وہ چیز زیادہ ہوگئی تھی) تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور آپ ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد کے درمیان فرق کیا

6528 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ دُكَيْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْبٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَقَالَ لِعُمَرَ: انْطَلِقْ فَجَهِّزْهُمْ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ هِيَ اِلَّا آصُعٌ مِّنْ تَمْرٍ، فَانْطَلَقَ، فَاَخْرَجَ مِفْتَاحًا مِنْ حُزْتِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ، فَاِذَا شِبْهُ الْفَصِيْلِ الرَّابِضِ مِنَ التَّمْرِ، فَاَخَذْنَا مِنْهُ حَاجَتَنَا، قَالَ: فَلَقَدِ الْتَفَتُّ اِلَيْهِ، وَاِنِّيْ لَمِنْ آخِرِ اَصْحَابِيْ كَاَنَّا لَمْ نَرْزَاْهُ تَمْرَةً

✿✿ حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں قبیلے کے کچھ سواروں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم جاؤ اور ان کے لئے ساز و سامان کا بندوبست کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! صرف کھجوروں کے چند صاع ہیں پھر وہ چلے گئے۔ انہوں نے اپنے ڈب میں سے چابی نکال کر دروازہ کھولا تو وہ ڈھیر سارے کھجوریں تھیں۔ ہم نے اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں لے لیں۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے مڑ کر اس

6528- إسناده صحيح، علي بن مسلم: هو ابن سعيد الطوسي، ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أبو داود حديثه هذا . ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا .وأخرجه الحميدي (893) ، وأحمد 4/174 و 174-175، والبخاري في "التاريخ الكبير " 256-3/255، وأبو داود (5238) في الأدب: باب في اتخاذ الغرف، والطبراني (4207) ... (4210) وأبو نعيم في "الحلية" 1/365، وفي " الدلائل " (333) ، وابن الأثير في "أسد الغابة " 162-2/161، والمزي في "تهذيب الكمال " 493-8/492 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في "المجمع" 305-8/304، وقال: روى أبو داود طرفاً منه، ورواه أحمد والطبراني، ورجالهما رجال الصحيح.

کمرے کی طرف دیکھا تو میں وہاں سے نکلنے والا آخری فرد تھا لیکن یوں لگتا تھا جیسے ہم نے وہاں سے ایک بھی کھجور نہیں لی۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الشَّيْءِ الْيَسِيْرِ مِنَ الطَّعَامِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَكَلَ مِنْهُ عَالَمٌ مِّنَ النَّاسِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تھوڑے سے کھانے میں اتنی برکت رکھی کہ بہت سے لوگوں نے اسے کھالیا تھا

6529 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ، فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، فَتَعَاقَبُوْهَا اِلَى الظُّهْرِ مِنْ غُدْوَةٍ، يَقُوْمُ قَوْمٌ وَّيَجْلِسُ اٰخَرُوْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ لِسَمُرَةَ: اَكَانَ يُمَدُّ؟ فَقَالَ سَمُرَةُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَتَعَجَّبُ؟ مَا كَانَ يُمَدُّ اِلَّا مِنْ هَا هُنَا، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ.

✿✿ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ثرید کا پیالہ پیش کیا گیا وہ لوگوں کے سامنے رکھا گیا تو لوگ صبح سے لے کر دوپہر تک یکے بعد دیگرے اس کے پاس آتے رہے۔ کچھ لوگ اٹھتے تو دوسرے آکر بیٹھ جاتے۔

ایک شخص نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا وہ بڑھ رہا تھا؟ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کس بات پر حیرانگی ہو رہی ہے۔ وہ صرف اس طرف سے بڑھ رہا تھا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِنَحْوِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6530 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَوْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، شَكَّ الْاَعْمَشُ، قَالَ:

6529- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو العلاء بن الشخير: وهو يزيد بن عبد الله. وأخرجه الدارمي 1/30 عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/366، وأحمد 5/12 و 18، والترمذي (3625) في المناقب: باب في آيات إثبات نبوة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والطبراني في " الكبير " (6967)، والفريابي (14)، وأبو نعيم (335)، والبيهقي 6/93 ثلاثتهم في "دلائل النبوة" من طريق يزيد بن هارون، به. وصححه الترمذي والبيهقي. وأخرجه أحمد 5/12، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/85، والحاكم 2/618، والفريابي (15) و (46)، والبيهقي 6/93 من طريقين عن سليمان التيمي، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَاَكَلْنَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلُوا، فَجَاءَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوا قَلَّ الظُّهْرُ، وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوِدَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَطْعٍ، فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِفَضْلِ اَزْوِدَتِهِمْ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ الذُّرَةِ، وَالْاٰخَرُ بِكَفِّ التَّمْرِ، وَالْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ مِنْ ذٰلِكَ يَسِيْرٌ، قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ، فَاَخَذُوا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْهُ، وَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَ مِنْهُ فَضْلَةٌ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (اعمش نامی راوی کو شک ہے شاید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر لوگوں کو بھوک لاحق ہوگئی تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹ قربان کر کے انہیں کھالیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم لوگ ایسا کرلو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر لوگوں نے ایسا کرلیا تو ان کے پاس سواری کے جانور کم ہو جائیں گے۔ آپ انہیں کہیں کہ وہ اضافی بچ جانے والا ساز و سامان لے کر آئیں اور پھر آپ اس سامان پر برکت کی دعا کریں۔ شاید اللہ تعالیٰ اس میں کوئی بہتری کی صورت پیدا کردے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دسترخوان منگوایا وہ پھیلا دیا گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بچ جانے والا (کھانے پینے کا) سامان لانے کے لئے کہا۔ راوی کہتے ہیں: تو کوئی شخص مٹھی بھر جو لے آیا۔ دوسرا شخص مٹھی بھر کھجوریں لے آیا۔ کوئی اور روٹی کا ٹکڑا لے آیا' یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا سا سامان اکٹھا ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کرو۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کیا' یہاں تک کہ انہوں نے لشکر میں موجود ہر برتن کو بھرلیا۔ انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر کھایا پھر بھی باقی رہ گیا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی

6530- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان . وهو في "مسند أبي يعلى" (1199) .وأخرجه أحمد 3/11، ومسلم (27) (45) في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً، والبيهقي في "دلائل النبوة" 5/229-230، وابن منده في "الإيمان" (36) من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن منده مختصراً (35) من طريق وكيع، عن الأعمش، به.وأخرجه مسلم (227) (44)، والبيهقي 5/228-229 و 6/120، وابن منده (90) عن أبي بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عبيد الله ابن الأشجعي، عن مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 1/421، وابن منده (36) و (89) عن فليح بن سليمان، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عن أبي هريرة.

معبود نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں باتوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ وہ اس میں شک نہ کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ مَا فَضَلَ مِنْ اَزْوَادِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے زادراہ میں جو کچھ بچ گیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا برکت رکھی

6531 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ حِيْنَ صَالَحَ قُرَيْشًا بَلَغَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قُرَيْشًا تَقُوْلُ: اِنَّمَا يُبَايِعُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفًا وَهَزْلًا، فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَوْ نَحَرْنَا مِنْ ظَهْرِنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لُحُوْمِهَا وَشُحُوْمِهَا، وَحَسَوْنَا مِنَ الْمَرَقِ اَصْبَحْنَا غَدًا اِذَا غَدَوْنَا عَلَيْهِمْ وَبِنَا جَمَامٌ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِيْتُوْنِيْ بِمَا فَضَلَ مِنْ اَزْوَادِكُمْ، فَبَسَطُوْا اَنْطَاعًا، ثُمَّ صَبُّوْا عَلَيْهَا مَا فَضَلَ مِنْ اَزْوَادِهِمْ، فَدَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ، فَاَكَلُوْا حَتّٰى تَضَلَّعُوْا شِبَعًا، ثُمَّ كَفَءُوْا مَا فَضَلَ مِنْ اَزْوَادِهِمْ فِيْ جُرُبِهِمْ، ثُمَّ غَدَوْا عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرَيْنَ غَمِيْزَةً، فَاضْطَبَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، فَرَمَلُوْا ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، وَمَشَوْا اَرْبَعًا، وَالْمُشْرِكُوْنَ فِي الْحِجْرِ، وَعِنْدَ دَارِ النَّدْوَةِ، وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَغَيَّبُوْا مِنْهُمْ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْاَسْوَدِ مَشَوْا، ثُمَّ يَطْلُعُوْنَ عَلَيْهِمْ، فَتَقُوْلُ قُرَيْشٌ: وَاللّٰهِ لَكَاَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ، فَكَانَتْ سُنَّةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے قریش سے صلح کر لی (اور آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے) تو جب آپ ''مرالظہران'' کے مقام پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو یہ اطلاع ملی کہ قریش یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر ان کے ایسے اصحاب نے بیعت کی ہے' جو کمزور ہیں تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی اگر ہم اپنی سواریوں کو قربان کر کے ان کا گوشت اور چربی کھائیں اور ان کا شوربا پئیں تو کل جب ہم ان کے سامنے جائیں گے' تو ہماری حالت ایسی ہوگی کہ ہم طاقتور محسوس ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں تم لوگ میرے پاس اپنا بچ جانے والا (کھانے پینے کا) سامان لے کر آؤ ان لوگوں نے دسترخوان بچھا دیئے اور اس پر اپنا بچ جانے والا (کھانے پینے کا) سامان ڈال دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی۔ ان لوگوں نے اسے کھایا' یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور

6531- حديث صحيح رجاله رجال الصحيح، وقد تقدم تخريجه برقم (3812).

بچ جانے والا کھانے پینے کا سامان انہوں نے اپنے تھیلوں میں ڈال لیا پھر وہ اگلے دن (کفار قریش) کے سامنے آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا وہ لوگ (تمہارے اندر) کوئی کمزوری نہ دیکھیں پھر نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے اضطباع (کے طور پر احرام کی چادر کو) لپیٹا ان حضرات نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے مشرکین اس وقت حطیم میں اور دار الندوہ کے قریب موجود تھے جب نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ان کے دوسری طرف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آتے تو عام رفتار سے چلتے پھر جب ان کے سامنے آتے (تو دوڑنے لگتے) تو قریش نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو ہرنوں کی طرح ہیں۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) تو یہ طریقہ سنت قرار پایا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6532 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُهَاجِرٍ اَبِيْ مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ قَدْ صَفَفْتُهُنَّ فِيْ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَدَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، وَقَالَ: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ، وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَحَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا وَسْقًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكُنَّا نَطْعَمُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ فِيْ حِقْوِيْ حَتّٰى انْقَطَعَ مِنِّيْ لَيَالِيَ عُثْمَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں چند کھجوریں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انہیں اپنے دونوں ہاتھوں میں رکھا ہوا تھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ان میں میرے لئے برکت کی دعا کر دیں تو نبی اکرم ﷺ نے میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے کوئی چیز لینی ہو تو اپنا ہاتھ ان کے اندر داخل کرنا انہیں مکمل طور پر نہ ختم کر دینا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے' اتنے وسق اللہ کی راہ میں خیرات کئے ہم خود بھی ان میں سے کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ وہ میرے ڈب میں موجود رہتی تھی' یہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے خلاف بغاوت) کے دنوں میں وہ مجھ سے گر گئی۔

6532- إسناده حسن في الشواهد، رجاله رجال الشيخين، غير أبي مخلد مهاجر بن مخلد، فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه المصنف، ولينه أبو حاتم، وقال ابن معين: صالح .وأخرجه أحمد 2/352، والترمذي (3839) في المناقب: باب مناقب أبي هريرة، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/110 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" (341) من طريق حاتم بن وردان، عن أيوب السختياني، عن أبي مخلد،

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

6533 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لَمْ اَطْعَمْ فِيْهَا طَعَامًا، فَجِئْتُ اُرِيْدُ الصُّفَّةَ، فَجَعَلْتُ اَسْقُطُ فَجَعَلَ الصِّبْيَانُ يُنَادُوْنَ: جُنَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ اُنَادِيهِمْ، وَاَقُوْلُ: بَلْ اَنْتُمُ الْمَجَانِيْنُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الصُّفَّةِ، فَوَافَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ، فَدَعَا عَلَيْهَا اَهْلَ الصُّفَّةِ وَهُمْ يَاْكُلُوْنَ مِنْهَا، فَجَعَلْتُ اَتَطَاوَلُ كَيْ يَدْعُوَنِيْ، حَتّٰى قَامَ الْقَوْمُ وَلَيْسَ فِي الْقَصْعَةِ اِلَّا شَيْءٌ فِيْ نَوَاحِي الْقَصْعَةِ، فَجَمَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَتْ لُقْمَةً، فَوَضَعَهَا عَلٰى اَصَابِعِهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: كُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا زِلْتُ آكُلُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعْتُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ پر تین ایسے دن آئے جن میں' میں نے کچھ نہیں کھایا میں صفہ (کے چبوترے) پر آنا چاہ رہا تھا لیکن گر گیا۔ بچوں نے بلند آواز میں کہنا شروع کر دیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ تو میں نے انہیں بلند آواز میں جواب دینا شروع کیا۔ میں نے کہا: بلکہ تم لوگ پاگل ہو یہاں تک کہ ہم لوگ (اسی عالم میں) صفہ تک آ گئے۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید کا پیالہ پیش کیا گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانے کے لئے اہل صفہ کو بلوایا تھا اور وہ لوگ اسے کھا رہے تھے۔ میں نے خود کو سیدھا کرنے کی کوشش کی تا کہ وہ لوگ مجھے بھی دعوت دیں (لیکن کچھ نہیں ہوا) یہاں تک کہ وہ لوگ (کھانا کھا کر) اٹھ گئے۔ اس پیالے میں صرف وہ چیز باقی رہ گئی جو پیالے کے کناروں پر موجود ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکٹھا کیا تو وہ ایک لقمہ بنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنی انگلیوں میں رکھا اور پھر مجھ سے فرمایا اللہ کا نام لے کر اسے کھا لو (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں اس ایک لقمے کو اتنی دیر کھاتا رہا کہ میں سیر ہو گیا۔

ذِكْرُ بَرَكَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الشَّيْءِ الْيَسِيْرِ مِنَ الْخَيْرِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَكَلَ مِنْهُ الْفِئَامُ مِنَ النَّاسِ

6533– روح بن حاتم المقرء ذكره المؤلف في "الثقات" 8/244 فقال: روح بن حاتم أبو غسان، من أهل الكوفة، يروى عن وكيع، حدثنا عنه عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ وغيره، مستقيم الحديث، وفي نسخة من "الثقات": وكان يقرء الناس بالكوفة. وروى عنه أبو حاتم، وقال: صدوق، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح غير حيان -وهو ابن بسطام الهذلي- فلم يُوثِّقهُ غير المؤلِّف، ولم يَروِ عنه غيرُ ابنه سليمُ بن حيان، وحديثه عند ابن ماجه. ونقله الحافظ في "الفتح" 11/289 عن المصنف، وسكت عليه. وانظر الحديث الآتي برقم (6535).

بھلائی (یعنی کھانے) میں سے تھوڑی سی چیز میں اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کے لیے برکت پیدا کرنے کا تذکرہ یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے اسے کھالیا

6534 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرِفُ مِنْهُ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدَيَّ، وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لِلطَّعَامِ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا، قَالَ: فَانْطَلَقُوا، وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتِ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ، فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُوْنَ

6534- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 928-2/927 في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -: باب ما جاء في الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (422) في الصلاة: باب من دعا لطعام في المسجد، و (3587) في الأنبياء: باب علامات النبوة في الإسلام، و (5381) في الأطعمة: باب من أكل حتى شبع، و (6688) في الأيمان والنذور: باب إذا حلف ألا يأتدم فأكل تمراً بخبز، ومسلم (2040) في الأشربة: باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه، والنسائي في الوليمة من "السنن الكبرى" كما في "التحفة" 1/88، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1483)، والفريابي (6) و (7)، وأبو نعيم (322) كلاهما في "دلائل النبوة"، والبيهقي في "السنن" 7/273، وفي "الدلائل" 6/88-89، وفي "الاعتقاد" ص 280، والبغوي (3721). وأخرجه أحمد 3/218 و 232 و 242، والبخاري (5450) في الأطعمة: باب من أدخل الضيفان عشرة عشرة، ومسلم، والترمذي (3630) في المناقب: باب رقم (6)، والفريابي (8) و (10)، وأبو نعيم (323)، والبيهقي 6/90 و 91 ثلاثتهم في "دلائل النبوة"، من طرق عن أنس بنحوه. وقد تقدم برقم (5285) من طريق هدبة بن خالد، عن مبارك بن فضالة، عن بكر بن عبد الله المزني وثابت، عن أنس بنحوه. وأخرجه الفريابي في "دلائل النبوة" (11) عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نقاہت محسوس کی ہے جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ کو بھوک لگی ہے تو کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے (جو کھانے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کریں) اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں اس خاتون نے جو کی چند ٹکیاں نکالیں پھر انہوں نے اپنا دوپٹہ لیا اور روٹیاں اس کے کچھ حصے میں لپیٹ دیں اور میری بغل میں دیدیا۔ اس کا کچھ حصہ انہوں نے مجھے اوڑھا دیا اور پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ لے کر چلا گیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ میں ان لوگوں کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کھانے کے لئے میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود افراد سے فرمایا اٹھو۔ راوی کہتے ہیں: یہ سب حضرات روانہ ہو گئے۔ میں ان حضرات کے آگے چلتا ہوا۔ حضرت ابوطلحہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ ہمارے پاس تو اتنا کچھ نہیں ہے کہ ہم انہیں کھانا کھلا سکیں تو سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوطلحہ تشریف لے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف لائے' یہاں تک کہ یہ دونوں حضرات گھر میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے پیش کرو تو سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہ روٹیاں لے آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے اس پر وہ کپی نچوڑ دی جس میں گھی تھا وہ اس کا سالن بن گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو اللہ کو منظور تھا وہ پڑھا پھر آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ حضرت ابوطلحہ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا' یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دی۔ ان لوگوں نے بھی کھانا کھایا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گئے تو چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اجازت دی۔ ان لوگوں نے بھی کھانا کھایا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گئے تو چلے گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو' یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور سیر ہو کر کھایا ان لوگوں کی تعداد ستر یا شاید اسی تھی۔

ذِكْرُ بَرَكَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي اللَّبَنِ الْيَسِيرِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَوِيَ مِنْهُ الْفِئَامُ مِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کا تھوڑے سے دودھ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برکت رکھنے کا تذکرہ' یہاں تک کہ بہت سے لوگ (اسے پی کر) سیراب ہو گئے

6535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ

بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): وَالَّذِيْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُونَ فِيْهِ، فَمَرَّ بِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا سَاَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، وَمَرَّ بِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا سَاَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، حَتّٰى مَرَّ بِيْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاٰى مَا بِوَجْهِيْ، وَمَا فِيْ نَفْسِيْ، قَالَ: اَبَا هِرٍّ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: الْحَقْ، فَلَحِقْتُهُ، فَدَخَلَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَاَذِنَ، فَدَخَلْتُ، فَاِذَا هُوَ بِلَبَنٍ فِيْ قَدَحٍ، فَقَالَ لِاَهْلِهِ: مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟، قَالَ: هَدِيَّةُ فُلَانٍ، اَوْ قَالَ: فُلَانٌ، فَقَالَ: اَبَا هِرٍّ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ، فَادْعُهُمْ، وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافٌ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ، لَا يَاْوُوْنَ اِلٰى اَهْلٍ اَوْ مَالٍ، اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ، وَلَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيْهَا، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَشَرَكَهُمْ فِيْهَا، وَاَصَابَ مِنْهَا، فَسَاءَنِيْ وَاللّٰهِ ذٰلِكَ، قُلْتُ: اَيْنَ يَقَعُ هٰذَا اللَّبَنُ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَانْطَلَقْتُ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوْا وَاَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ، قَالَ: اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ، فَنَاوِلْهُمْ، قَالَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُ رَجُلًا رَجُلًا، فَيَشْرَبُ، فَاِذَا رَوِيَ اَخَذْتُهُ، فَنَاوَلْتُ الْاٰخَرَ حَتّٰى رَوِيَ الْقَوْمُ جَمِيْعًا، ثُمَّ انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَتَبَسَّمَ، وَقَالَ: اَبَا هِرٍّ، اَنَا وَاَنْتَ، قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ، فَاشْرَبْ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ: اشْرَبْ، حَتّٰى قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: فَاَرِنِي الْاِنَاءَ، فَاَعْطَيْتُهُ الْاِنَاءَ، فَشَرِبَ الْبَقِيَّةَ، وَحَمِدَ رَبَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (بعض اوقات) میرا یہ عالم ہوتا تھا کہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین کے ساتھ لگا لیا کرتا تھا۔ ایک دن میں لوگوں کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ گزرا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا' تا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں لیکن وہ

6535– إسناده صحيح، عبد الغفار بن عبد الله الزبيري: ذكره المؤلف في " الثقات " 8/421، وقال: من أهل الموصل، كنيته أبو نصر، يروي عن علي بن مسهر، حدثنا عنه الحسين بن إدريس الأنصاري والمواصلة، مات سنة أربعين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل .وذكره ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل " 6/54، فقال: روى عن علي بن مسهر وعبد الله بن عطارد الطائي المغربي، روى عنه إبراهيم بن يوسف الهسنجاني، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عمر بن ذر، فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد 2/515، والبخاري (6246) في الاستئذان: باب إذا دعي الرجل فجاء : هل يستأذن؟ و (6452) في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه وتخليهم عن الدنيا، والترمذي (2477) في صفة القيامة: باب رقم (36) ، وهناد في "الزهد" (764) ، والفريابي في "دلائل النبوة " (16) ، وأبو نعيم في "الحلية" 339-1/338 و 377، والحاكم -3/15 16، والبيهقي في "دلائل النبوة " 102-6/101، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - " ص 78-77، والبغوي (3321) ، وابن حجر في "تغليق التعليق" 170-5/169 من طرق عن عمر بن ذر، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي برقم (7151)

تشریف لے گئے۔ انہوں نے کچھ نہیں کیا پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے بھی اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے یہ سوال کیا تھا' تاکہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں لیکن وہ چلے گئے۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس سے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جب آپ نے میرے چہرے کو دیکھا اور جو کچھ میرے من میں تھا ملاحظہ کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ آؤ۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے۔ آپ نے (مجھے اندر آنے کی) اجازت دی تو میں اندر آیا۔ وہاں ایک پیالے میں دودھ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہلیہ سے دریافت کیا: یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ فلاں نے ہدیہ بھیجا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) فلاں نے بھیجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے۔ ان کا کوئی گھر بار کوئی مال منال نہیں تھا جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی صدقہ آتا تھا تو آپ وہ ان لوگوں کی طرف بھجوا دیتے تھے۔ آپ اس صدقے میں حصہ دار نہیں بنتے تھے لیکن جب آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ آتا تو آپ وہ ان کی طرف بھجوایا کرتے تھے اور اس تحفے میں ان کے ساتھ حصہ دار ہوتے تھے۔ آپ اس میں سے خود وہ چیز استعمال کر لیتے تھے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! مجھے یہ بات بہت بری لگی میں نے سوچا بھلا اتنا سا دودھ اہل صفہ کے اور میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (کیا کام آئے گا) لیکن میں چلا گیا میں ان لوگوں کو بلا لایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی وہ لوگ اندر آ گئے۔ تمام لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (دودھ کا پیالہ) لو اور اسے ان لوگوں کو پکڑاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے (وہ پیالہ) ایک ایک شخص کی طرف بڑھانا شروع کیا۔ وہ شخص اسے لیتا جب وہ سیر ہو جاتا تو میں اس سے واپس لے لیتا اور دوسرے شخص کی طرف بڑھا دیتا' یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور آپ مسکرا دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اب میں اور تم (باقی رہ گئے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لو اور اسے پی لو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہی کہتے رہے ''اور'' پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ مجھے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ملتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ برتن مجھے دکھاؤ۔ میں نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والا (دودھ) پی لیا اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کی۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ تَمْرِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی کھجوروں میں برکت کی دعا کرنے کی وجہ سے ان کی کھجوروں میں کتنی برکت رکھی تھی

6536 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَاَبَوْا، وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ فِيهِ وَفَاءً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اِذَا جَدَدْتَّهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ، فَآذِنِّي، فَلَمَّا جَدَدْتُّهُ، وَوَضَعْتُهُ فِي الْمِرْبَدِ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ غُرَمَاءَكَ، فَاَوْفِهِمْ، قَالَ: فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهُ عَلٰى اَبِيْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ، وَسِتَّةٌ لَوْنٌ، فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ائْتِ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَاَخْبِرْهُمَا ذٰلِكَ، فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَاَخْبَرْتُهُمَا، فَقَالَا: اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّهُ سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کے ذمے قرض تھا میں نے ان قرض خواہوں

6536- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي 6/246-247 في الوصايا: باب قضاء الدين قبل الميراث، والفريابي في "دلائل النبوة " (48) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2709) في الصلح: باب الصلح بين الغرماء وأصحاب الميراث والمجازفة في ذلك، عن محمد بن بشار بندار، عن عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، به. وأخرجه البخاري (2396) في البيوع: باب إذا قاصَّ أو جازفه في الدين تمراً بتمرٍ أو غيره، وأبو داود (2884) في الوصايا: باب ما جاء في الرجل يموت وعليه دين له وفاء، وابن ماجه (2432) في الصدقات: باب أداء الدين عن الميت، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/150 من طريقين عن وهب بن كيسان، به. وأخرجه أحمد 3/365، وابن أبي شيبة 11/469، والبخاري (2127) في البيوع: باب الكيل على البائع والمعطي، و (2395) في الاستقراض: باب إذا قضى دون حقه أو حلله فهو جائز، و (2405) باب الشفاعة في وضع الدين، و (2601) في الهبة: باب إذا وهب ديناً على رجل، و (2781) في الوصايا: باب قضاء الوصي دين الميت بغير محضر من الورثة، و (3580) في المناقب: باب علامات النبوة في الاسلام، و (4053) في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا)، والنسائي 6/245 و 246، والفريابي (49)، وأبو نعيم (345)، والبيهقي 6/149 ثلاثتهم في "دلائل النبوة"، والبيهقي أيضاً في "الاعتقاد" ص 279، والبغوي (3722) من طرق عن جابر، بنحوه. وانظر الحديث الآتي برقم (7139).

کے سامنے یہ پیشکش کی کہ میرے والد کے ذمے جو قرض تھا اس کے عوض میں وہ کھجوریں حاصل کر لیں لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ ان کے خیال میں اس طرح پوری ادائیگی نہیں ہو پاتی۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کھجوریں اتار کر انہیں گودام میں رکھو تو مجھے اطلاع دینا (راوی کہتے ہیں:) جب میں نے ان کو اتار کر انہیں گودام میں (یا سکھانے کی جگہ پر) رکھا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آپ کو اس بارے میں بتایا) تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ (کھجوروں کے اس ڈھیر) کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا: اپنے قرض خواہوں کو بلا لو اور انہیں پوری ادائیگی کر دو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کے ذمے واجب الادا تمام قرض ادا کر دیا پھر بھی (کھجوروں کے) تیرہ وسق باقی رہ گئے۔ سات وسق عجوہ کھجوروں کے تھے اور چھ وسق لون کھجوروں کے تھے۔ میں نے مغرب کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کی اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے۔ آپ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر کے پاس جاؤ اور انہیں اس بارے میں بتاؤ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان دونوں حضرات کو اس بارے میں بتایا تو ان دونوں نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا تھا۔ اسی وقت ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ بِاَنَّ الْمَاءَ الْمَغْسُوْلَ بِهٖ اَعْضَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ وَضُوئِهٖ

اس روایت کا تذکرہ وہ پانی جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے اعضاء دھوئے گئے آپ ﷺ کے وضو کرنے کے بعد وہ پانی زیادہ ہو گیا تھا

6537 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قَالَ: فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ، فَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ، قَالَ: فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ اِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟، فَقَالَا: نَعَمْ، فَسَبَّهُمَا، وَقَالَ لَهُمَا مَا

6537– إسناده صحيح، وهو مكرر الحديث رقم (1595). ونزيد هنا أنه أخرجه الفريابي (25) في "دلائل النبوة"، وكذا أبو نعيم (450) من طريق مالك، بهذا الإسناد.

شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ غَرَفُوا مِنَ الْعَيْنِ بِاَيْدِيهِمْ قَلِيلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ، ثُمَّ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ اَعَادَهَا فِيهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيْرٍ، فَاسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ الْحَيَاةُ اَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِءَ جِنَانًا

✿✿ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز جبکہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز کو مؤخر کیا پھر آپ (اپنی قیام گاہ سے) باہر تشریف لائے۔ آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر آپ (قیام گاہ کے اندر تشریف لے گئے پھر آپ باہر تشریف لے آئے) پھر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل تم لوگ تبوک کے چشمے تک پہنچ جاؤ گے تم اس کے پاس اس وقت پہنچو گے جب دن چڑھ چکا ہوگا' جو شخص وہاں آئے وہ اس کے پانی میں سے اس وقت تک کچھ حاصل نہ کرے جب تک میں نہیں آ جاتا۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم وہاں پہنچے تو دو آدمی وہاں پہلے پہنچ چکے تھے۔ وہ چشمہ تسمے کی طرح (باریک) تھا جس میں سے تھوڑا سا پانی نکل رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: تم نے اس کے پانی کو استعمال کیا ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ ان دونوں سے کہا پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس چشمے میں سے تھوڑا سا پانی حاصل کیا' یہاں تک کہ وہ پانی کسی چیز میں اکٹھا ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس برتن میں اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر آپ نے وہ پانی دوبارہ اس چشمے میں ڈال دیا تو اس سے بہت سا پانی جاری ہو گیا اور لوگوں نے وہ پانی پیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ عنقریب تمہاری زندگی لمبی ہوگی اور تم دیکھو گے (کہ اس پانی کی وجہ سے) یہاں بہت سے باغات ہوں گے۔

ذِكْرُ بَرَكَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْمَاءِ الْيَسِيْرِ حَتّٰى انْتَفَعَ بِهِ الْخَلْقُ الْكَثِيْرُ بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کی دعا کی وجہ سے تھوڑے سے پانی میں برکت پیدا کرنے کا تذکرہ' یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع حاصل کیا

6538 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

6538- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 4/117 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1856) (74) في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام بجيش عند إرادة القتال، عن عثمان بن أبي شيبة، به. وأخرجه البخاري (5639) في الأشربة: باب شرب البركة والماء المبارك، ومسلم، من طريقين عن جرير بن عبد الحميد، به. وانظر الحديث الآتي برقم (6541) و (6542).

(متن حدیث): لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ، فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَدْخَلَ يَدَهُ، وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَقَالَ: حَيَّ عَلَى الْوَضُوءِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَجِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ نَاسٌ، وَشَرِبُوا، قَالَ: فَجَعَلْتُ لَا آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَّأَرْبَعُ مِائَةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ہمارے پاس پانی نہیں تھا صرف بچا ہوا (تھوڑا سا) پانی تھا۔ اسے ایک برتن میں ڈال دیا گیا پھر وہ برتن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے اندر داخل کیا۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا اور ارشاد فرمایا: وضو کے پانی کی طرف آ جاؤ۔ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے وضو کیا اور انہوں نے پانی پیا بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کی بھرپور کوشش کی کہ وہ پانی زیادہ سے زیادہ اپنے پیٹ میں ڈال سکوں کیونکہ مجھے اس بات کا علم تھا کہ یہ برکت والا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس دن آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے جواب دیا۔ ایک ہزار چار سو (افراد تھے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ سَالِمٌ عَنْ جَابِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں سالم نامی راوی منفرد ہے

6539 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ

6539- إسناده صحيح على شرط الشيخين. القعنبي: اسمه عبد الله بن مسلمة بن قعنب، وهو في "الموطأ" 1/32 في الطهارة: باب جامع الوضوء . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/186، وأحمد 3/132، والبخاري (169) في الوضوء : باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، (3573) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (2279) (5) في الفضائل: باب معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، والترمذي (3631) في المناقب: باب رقم (6)، والنسائي 1/60 في الطهارة: باب الوضوء من الإناء، والفريابي في "دلائل النبوة" (19) و (20). وأخرجه البخاري (3574)، وأبو يعلى (2795) من طرق عن حزم بن مهران، قال: سمعت الحسن قال: حدثنا أنس بن مالك ... فذكره بنحوه، وانظر الأحاديث الآتية برقم (6542) - (6547).

فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَاُتِيَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ، فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّءُوْا مِنْهُ، فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّءُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

35/35 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور لوگ وضو کے لئے پانی تلاش کر رہے تھے لیکن انہیں پانی نہیں ملا پھر وضو کا کچھ پانی لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے وضو کرنا شروع کریں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاءَ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ تَوْرٍ حَيْثُ بُوْرِكَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے وہ پتھر کے پیالے میں تھا اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برکت رکھ دی گئی تھی

6540 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): ثُمَّ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً، فَاُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَاَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِيْهِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَجِرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُوْلُ: حَيَّ عَلٰى اَهْلِ الطَّهُوْرِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ.

قَالَ الْاَعْمَشُ: فَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ لوگوں کو پانی نہیں ملا

6540- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس النخعي. وأخرجه النسائي 1/60-61، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/129-130 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/15، وأبو نعيم في "الدلائل" (311) من طريق ابن نمير، حدثنا أبو الجواب (هو أحوص بن جواب) عن عمارة بن رزيق، عن سليمان الأعمش، به. وهذا إسناد على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/474، وأحمد 1/460، والدارمي 1/14-15، والبخاري (3579) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والترمذي (3633) في المناقب: باب رقم (6)، والفريابي (31)، وأبو نعيم (312) في "دلائل النبوة"، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1479)، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 272 من طرق عن إسرائيل، عن منصور، عن إبراهيم بن يزيد، به. وانظر الحديث المتقدم برقم (6493)، وحديث الأعمش عن سالم بن أبي الجعد تقدم برقم (6538)

پانی کا ایک پیالہ لایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے اندر داخل کیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طہارت کے حصول کے ذریعے کی طرف آ جاؤ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اعمش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے جواب دیا۔ ایک ہزار پانچ سو (لوگ تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کر دیا تھا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ ان روایات کی متضاد ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6541 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَصَابَ النَّاسُ عَطَشٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَجَهِشَ النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ مَاءٍ، فَرَاَيْتُ الْمَاءَ مِثْلَ الْعُيُوْنِ.

قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا ثَلَاثَ آلَافٍ لَكَفَانَا، وَكُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لاحق ہوگئی۔ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھا تو وہ پانی چشموں کی طرح ہو گیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اگر ہم تین ہزار بھی ہوتے تو وہ ہمارے لئے کفایت کر جاتا ویسے ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

6541- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس الأودي، وحصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي .وأخرجه مسلم (1856) (73) في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام بجيش عن إرادة القتال، والفريابي في "دلائل النبوة " (33) و (37) عن محمد بن عبد الله بن نمير وابن أبي شيبة، عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3576) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و (4152) في المغازي: باب غزوة الحديبية، ومسلم، وأبو نعيم (313) و (314)، والبيهقي 6/115-116 كلاهما في "الدلائل"، والبغوي (3715) من طرق عن حصين بن عبد الرحمن، به.وأخرجه الطيالسي (1729)، وأحمد 3/353 و 365، والدارمي 1/14، ومسلم (1856) (72)، وابن سعد 2/98، واللالكائي في "أصول الاعتقاد " (1482)، والفريابي في "دلائل النبوة" (34) و (35)، وأبو عوانة 4/88، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/115، وفي "الاعتقاد" ص 272، من طرق عن شعبة، عن سالم بن أبي الجعد، به. وانظر الحديث الآتي، والحديث المتقدم برقم (6538).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاءَ الَّذِىْ ذَكَرْنَا حَيْثُ بُورِكَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ كَانَ ذٰلِكَ فِىْ رَكْوَةٍ لَا فِىْ تَوْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ پانی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ کے لیے برکت رکھی گئی تھی) وہ چمڑے کے برتن میں تھا پتھر کے برتن میں نہیں تھا

6542 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ يَتَوَضَّاُ مِنْهَا، اِذَا جَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ ، فَقَالُوا: مَا لَنَا لَا نَتَوَضَّاُ بِهِ، وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي الرَّكْوَةِ، وَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَ، قَالَ: فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْثَالَ الْعُيُوْنِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا، وَتَوَضَّاْنَا، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حدیبیہ کے موقع پر لوگ پیاس کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک پیالہ رکھا تھا جس سے آپ وضو کرتے تھے۔ جب لوگوں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی تو آپ نے فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کرنے کے لئے (پانی) نہیں ہے اور پینے کے لئے بھی نہیں ہے۔ صرف وہ پانی ہے' جو آپ کے سامنے ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پیالے پر رکھے اور پھر جو اللہ کو منظور تھا وہ دعا کی راوی کہتے ہیں: تو پھر نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی مانند پانی پھوٹنا شروع ہوا۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اسے پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے فرمایا: ہم پندرہ سو لوگ تھے لیکن اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ ہمارے لئے کافی ہوتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور

6542– إسناده صحيح على شرط الشيخين. يعقوب الدورقي: هو ابن إبراهيم بن كثير بن أفلح، وهشيم: هو ابن القاسم بن دينار السلمي، وقد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه. والحديث في "صحيح ابن خزيمة" (125) . وانظر الحديث السابق.

وہ اس بات کا قائل ہے) یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

6543 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَعَاجِيبِ لَا نُحَدِّثُهُ عَنْ غَيْرِكَ، قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ، ثُمَّ اَتَى الْمَقَاعِدَ الَّتِي كَانَ يَاْتِيهِ عَلَيْهَا جِبْرِيلُ، فَقَعَدَ عَلَيْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بِلَالٌ، فَنَادٰى بِالْعَصْرِ، فَقَامَ مَنْ لَهُ اَهْلٌ بِالْمَدِينَةِ، فَتَوَضَّءُوا، وَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ، وَبَقِيَ رِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَا اَهْلَ لَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، فَاُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ فِي الْقَدَحِ، فَمَا وَسِعَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا، فَوَضَعَ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةَ، وَقَالَ: هَلُمُّوا فَتَوَضَّءُوا اَجْمَعِينَ قُلْتُ لِاَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ؟ قَالَ: مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ اِلَى الثَّمَانِينَ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْجَمْعُ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي اَرْبَعِ مَوَاضِعَ مُخْتَلِفَةٍ، مَرَّةً كَانَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ اَلْفٍ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ اِلٰى اَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ فِي تَوْرٍ، وَالْمَرَّةُ الثَّانِيَةُ كَانَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً اِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ فِي رَكْوَةٍ، وَالْمَرَّةُ الثَّالِثَةُ كَانَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ اِلَى الثَّمَانِينَ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ فِي قَدَحٍ رَحْرَاحٍ، وَالْمَرَّةُ الرَّابِعَةُ كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَ مِائَةٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ فِي قَعْبٍ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ہمیں کسی ایسی حیران کن چیز کے بارے میں بتائیے جسے ہم آپ کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے روایت نہ کرسکیں تو حضرت انس نے بتایا ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ اس جگہ تشریف لے آئے۔ جہاں حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے عصر کے لئے اذان دی تو جس بھی شخص کا مدینہ منورہ میں گھر بار تھا وہ گھر گیا۔ اس نے قضائے حاجت کی مہاجرین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ باقی رہ گئے جن کے اہل خانہ مدینہ میں نہیں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں اس پیالے میں داخل کیں تو آپ کی تمام انگلیاں اس پیالے میں نہیں آسکیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چار انگلیاں اس پیالے میں رکھیں اور پھر فرمایا آگے آؤ اور تم سب لوگ وضو کرلو۔

6543– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن المغيرة، فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقروناً وتعليقاً، وهو في "مسند أبي يعلى" (3327). وأخرجه أحمد 3/139، وابن سعد 1/177-178، والفريابي في "دلائل النبوة" (23) من طريقين عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وانظر الأحاديث الآتية، والحديث المتقدم برقم (6539) .

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی تو انہوں نے جواب دیا: ستر سے لے کر اسی تک تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان تمام روایات میں اس طرح مطابقت ہوسکتی ہے کہ یہ معجزہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ صادر ہوا۔ یہ آپ سے چار مرتبہ مختلف موقعوں پر صادر ہوا۔ ایک مرتبہ لوگوں کی تعداد چودہ سو سے لے کر پندرہ سو تک تھی اور اس وقت پانی (پتھر کے بنے ہوئے پیالے میں تھا) دوسری مرتبہ لوگوں کی چودہ سو سے لے کر پندرہ سو تک تھی اس وقت پانی رکابی میں تھا۔ تیسری مرتبہ لوگوں کی تعداد ساٹھ سے لے کر اسی تک تھی۔ اس وقت پانی گہرے پیالے میں تھا۔ چوتھی مرتبہ لوگوں کی تعداد تین سو تھی۔ اس وقت پانی بڑے پیالے میں تھا۔ اس طرح ان روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى اللّٰهُ فِي الْوُضُوءِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وضو (کے آغاز) میں اللہ کا نام لیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6544 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): طَلَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ؟، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّئُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ، فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَجْرِي مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَضَّئُوْا حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

قَالَ ثَابِتٌ لِاَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِيْنَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا (وہ انہیں نہیں ملا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس پانی میں رکھا اور پھر فرمایا اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو جاری ہوتے ہوئے دیکھا ان لوگوں نے وضو کرلیا' یہاں تک کہ وہاں موجود ہر فرد نے وضو کرلیا۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تقریباً ستر لوگ تھے۔

6544– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (20535). ومن طريقه أخرجه أحمد 3/165، والنسائي 1/61 في الطهارة: باب الوضوء من الإناء، وأبو يعلى (3036)، وابن خزيمة (144).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْمَاءَ كَانَ فِي مِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی پتھر سے بنے ہوئے برتن میں تھا

6545 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ اِلَى اَهْلِهِ، فَتَوَضَّاَ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ عَنْ اَنْ يُمْلَاَ فِيهِ كَفُّهُ، فَضَمَّ اَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ، فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا، فَقُلْنَا: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانِينَ رَجُلًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کا وقت ہو گیا جس شخص کا گھر وہاں قریب تھا اس نے (اپنے گھر جا کر) وضو کر لیا کچھ لوگ باقی رہ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا بنا ہوا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ اس برتن میں اتنا پانی بھی نہیں تھا کہ وہ ہتھیلی بھر کر آ سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملائیں اور اس پیالے میں رکھ دیں تو وہاں موجود تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے دریافت کیا: ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: **80** افراد تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاءَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ كَانَ فِي قَدَحٍ رَحْرَاحٍ وَّاسِعِ الْاَعْلٰى ضَيِّقِ الْاَسْفَلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ایسے گہرے برتن میں تھا، جس کا اوپر والا حصہ کشادہ ہوتا ہے اور نیچے والا حصہ تنگ ہوتا ہے

6546 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ، فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ، فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ اِلَى الثَّمَانِينَ.

6545- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 11/475، وأحمد 3/106، والبخاري (3575) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والفريابي في "دلائل النبوة" (24) من طريق يزيد بن هارون عن حميد، بهذا الإسناد.

6546- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي. وهو في "مسند أبي يعلى" (3329). وأخرجه مسلم (2279) (4) في الفضائل: باب في معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/147، وابن سعد 1/178، والبخاري (2000) في الوضوء: باب الوضوء من التور، وابن خزيمة (124)، والفريابي في "دلائل النبوة" (22)، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 274-273، من طرق عن حماد بن زيد، به.

قَالَ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا تو ایک گہرے پیالے میں پانی لایا گیا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا' میں نے انہیں شمار کیا تو ان کی تعداد 60 سے لے کر 80 تک تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ پانی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

6547 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهِ بِالْمَدِينَةِ اَوْ بِالزَّوْرَاءِ، فَاَرَادَ الْوُضُوءَ، فَاُتِيَ بِقَعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يَسِيرٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْقَعْبِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَضَّاَ الْقَوْمُ.

قَالَ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ مدینہ منورہ میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زوراء میں موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی اس پیالے پر رکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی پھوٹنے لگا' یہاں تک کہ تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

راوی نے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ 300 کے لگ بھگ تھی۔

6547- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الفريابي في "دلائل النبوة" (21)، وأبو يعلى (2895)، ومن طريقه أبو نعيم في "دلائل النبوة" (317) عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/289 عن بهز، عن همام بن يحيى، به. وأخرجه أحمد 3/170 و 215، والبخاري (3572) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (2279) في الفضائل: باب في معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو يعلى (3172) و (3193)، والبغوي (3714)، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1480)، من طرق عن قتادة بنحوه.

بَابُ تَبْلِيغِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّسَالَةَ، وَمَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ

باب! نبی اکرم ﷺ کا رسالت کی تبلیغ کرنا اور آپ ﷺ کو اپنی قوم کی طرف سے پیش آنے والی مشکلات کا تذکرہ

6548 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

(متنِ حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، سَلُوْنِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔''

تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے محمد ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا اے عبدالمطلب کی صاحبزادی صفیہ اے عبدالمطلب کی اولاد میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' البتہ تم میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔

6549 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

6548– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير على ابن المديني، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 6/187، ومسلم (205) في الإيمان: باب قوله تعالى: (وأنذر عشيرتك الأقربين)، والطبري في "جامع البيان" 19/118، وابن منده في "الإيمان" (945) و (946) و (947) من طرق عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (3184) في التفسير: باب من سورة الشعراء، والنسائي 6/250 في الوصايا: باب إذا أوصى لعشيرته الأقربين، والطبري 19/118، وابن منده (947) و (948)، من طرق عن هشام بن عروة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، ... روى بعضهم عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النبي - صلى الله عليه وسلم - مرسلاً، لم يذكر فيه عائشة. قلت: الرواية المرسلة رواها الطبري 19/119 عن ابن حميد، قال: حدثنا عنبسةُ، و 19/122-123 عن عبد الرزاق، عن معمر، كلاهما عن هشام بن عروة، عن أبيه، فذكره مرسلاً.

6549– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وقد تقدم تخريجه برقم (646).

(متن حدیث): إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ: (وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ) (الشعراء: 214)، قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

سعید بن میسب اورابوسلمہ نے یہ بات بیان کی ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش اللہ تعالیٰ سے اپنی جانیں خرید لو میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔اے بنوعبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔اے عباس بن عبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔اے اللہ کے رسول کی پھوپھی صفیہ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔اے محمد کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا تم جو چاہو مجھ سے مانگ لو لیکن میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْذَارَ عَشِيْرَتِهِ بِمَا مَثَّلَ بِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خاندان والوں کو ڈراتے ہوئے ایک مثال بیان کرنے کا تذکرہ

6550 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ) (الشعراء: 214) وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ، قَالَ: وَهُنَّ فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَى الصَّفَا، فَصَعِدَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَادَى: يَا صَبَاحَاهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَيْنَ رَجُلٍ يَجِيءُ، وَبَيْنَ رَجُلٍ يَبْعَثُ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِيْ فِهْرٍ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِيْ، يَا بَنِيْ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا

6550- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري (4971) في تفسير سورة: (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ)، ومسلم (208) في الإيمان: باب قول الله تعالى: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ)، والطبري في "جامع البيان" 19/121، وابن منده في "الإيمان" (949) و (950)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 182-2/181، والبغوي في "شرح السنّة" (3742)، وفي "معالم التنزيل" 401-3/400 من طرق عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه دون قوله: "ورهطك منهم المخلصين" أحمد 1/281 و 307، والبخاري (1394) في الجنائز: باب ذكر شرار الموتى، و (3525) في الأنبياء: باب من انتسب إلى آبائه في الإسلام والجاهلية، و (4770) في تفسير سورة الشعراء، و (4801) في تفسير سورة سبأ، و (4972) و (4973) في تفسير سورة تبّت، والترمذي (3363) في التفسير: باب ومن سورة تبت، والطبري 121-19/120، وابن منده (950) و (951)، والبيهقي 2/182، والبغوي 3/401 و 4/453 من طرق عن الأعمش، به.

بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ اَصَدَّقْتُمُوْنِي؟ ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ، فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، اَمَا دَعَوْتُمُوْنَا اِلَّا لِهٰذَا، ثُمَّ قَامَ، فَنَزَلَتْ: (تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ) (المسد: 1) ، وَقَدْ تَبَّ، وَقَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ بھی ہیں ''اور ان میں سے اپنے مخلص گروہ کو (ڈراؤ)''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ صفا پہاڑ کے پاس آئے۔ آپ اوپر چڑھ گئے پھر آپ نے پکارا ''خطرہ ہے''۔ لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ کوئی شخص خود آ گیا۔ کسی نے اپنے قاصد کو بھیج دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب اے بنو فہر! اے بنو عبد مناف! اے بنو (فلاں)! اے بنو (فلاں)! تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں اس بات کی اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے دوسری طرف ایک لشکر ہے، جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو میں شدید عذاب سے پہلے تمہیں ڈرا رہا ہوں۔ اس پر ابولہب نے کہا: تم ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں صرف اس کام کے لئے بلایا تھا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ (اور چلا گیا) اور اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں۔''

تو وہ برباد ہو گیا۔

البتہ دوسرے لوگوں نے یہ کہا تھا ہمیں آپ کی طرف سے کبھی جھوٹ کا تجربہ نہیں ہوا۔

ذِكْرُ اِدْخَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، وَرَفْعِهِ صَوْتَهُ عِنْدَمَا وَصَفْنَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کرنے کا تذکرہ اور اپنی آواز کو بلند کرنے کا تذکرہ اس وقت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6551 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: قَالَ الْاَشْعَرِيُّ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) (الشعراء: 214) ، وَضَعَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ، وَقَالَ: يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ، ثُمَّ سَاقَ الْخَبَرَ *

حضرت اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں رکھیں اور بلند آواز میں کہا اے بنو عبد مناف۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

ذِكْرُ تَفْرِيقِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ بِالرِّسَالَةِ

نبی اکرم ﷺ کا حق اور باطل کے درمیان رسالت کے ذریعے فرق کرنے کا تذکرہ

6552 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْنَا اِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ، فَقَالَ: طُوبٰى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَاَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْنَا اَنَّا رَاَيْنَا مَا رَاَيْتَ، وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَّ، فَاسْتُغْضِبَ، فَجَعَلْتُ اَعْجَبُ، مَا قَالَ اِلَّا خَيْرًا، ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلٰى اَنْ يَّتَمَنّٰى مُحْضَرًا غَيَّبَهُ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا يَدْرِيْ لَوْ شَهِدَهٗ كَيْفَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ، وَاللّٰهِ، لَقَدْ حَضَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَقْوَامٌ اَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيْبُوْهُ، وَلَمْ يُصَدِّقُوْهُ، اَوَلَا تَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ، اِذْ اَخْرَجَكُمْ تَعْرِفُوْنَ رَبَّكُمْ، مُصَدِّقِيْنَ لِمَا جَاءَ بِهٖ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كُفِيْتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ؟ وَاللّٰهِ، لَقَدْ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَشَدِّ حَالٍ بُعِثَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ، وَفَتْرَةٍ وَّجَاهِلِيَّةٍ مَا يَرَوْنَ اَنَّ دِيْنًا اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرٰى وَلَدَهٗ اَوْ وَالِدَهٗ اَوْ

6551- بشر بن آدم: هو ابن يزيد البصری، صدوق فيه لين، وهو متابع، ومن فوقه ثقات، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل، وعوف: هو ابن أبی جميلة الأعرابی العبدی .وأخرجه الطبری فی "جامع البيان" 19/120: حدثنی أبو عاصم، قال: حدثنا عوف، عن قسامة بن زهير، قال: أظنه عن الأشعری، عن النبی - صلی الله عليه وسلم - ... وأخرجه الترمذی (3186) فی التفسير: باب ومن سورة الشعراء، والطبری 19/120 كلاهما عن عبد الله بن أبی زياد، قال: حدثنا أبو زيد الأنصاری سعد بن أوس، عن عوف، به. وقال الترمذی: هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث أبی موسی، وقد رواه بعضهم عن عوف، عن قسامة بن زهير، عن النبی - صلی الله عليه وسلم - مرسلاً، ولم يذكروا فيه "عن أبی موسی"، وهو أصح. ذاكرتُ به محمد بن إسماعيل، فلم يعرفه من حديث أبی موسی .قلت: رواه مرسلاً الطبری 19/120: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوهّاب ومحمد بن جعفر، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: بلغنی أنه لما نزل عَلَى رَسُولِ اللّهِ - صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) جاء فوضع أصبعه فی أذنه، ورفع من صوته، وقال: "يا بنی عبد مناف، واصباحاه."

6552- إسناده صحيح علی شرط مسلم . عبد الله: هو ابن المبارك المروزی .وأخرجه أحمد 6/2-3، والبخاری فی "الأدب المفرد" (87)، والطبرانی فی "الكبير" /20 (600)، والطبری فی "جامع البيان" 19/53، وأبو نعيم فی "حلية الأولياء" 1/175-176 من طرق عن عبد الله بن المبارك بهذا الإسناد.وأورده ابن كثير فی "التفسير" 3/342 من رواية الإمام أحمد، وقال: هذا إسناد صحيح ولم يخرجوه.وأورده أيضاً السيوطی فی "الدر المنثور" 6/285، وزاد نسبته الی ابن أبی حاتم، وابن مردويه.

اَخَاهُ كَافِرًا، وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ قُفْلَ قَلْبِهٖ لِلْاِيمَانِ يَعْلَمُ اَنَّهٗ اِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ، فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ حَبِيبَهٗ فِي النَّارِ، وَاَنَّهَا الَّتِي قَالَ اللّٰهُ: (اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ) (الفرقان: 74) اَلْاٰيَةَ

عبدالرحمٰن بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک دن ہم لوگ حضرت مقداد بن اسود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص ان کے پاس سے گزرا اور بولا ان دو آنکھوں کے لئے مبارک ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے اللہ کی قسم! ہماری تو یہ خواہش ہے کہ جن کی زیارت آپ نے کی ہے ہم نے بھی ان کی زیارت کی ہوتی جن کے ساتھ آپ رہے ہیں ہم بھی ان کے ساتھ رہے ہوتے تو اس پر وہ غصے میں آگئے۔ میں اس پر بہت حیران ہوا کیونکہ اس شخص نے تو اچھی بات کہی تھی۔ حضرت مقداد بن اسود اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے کسی شخص کو کون سی بات اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ اس صورت حال کے رونما ہونے کی آرزو کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس سے پوشیدہ رکھا ہے۔ یہ شخص نہیں جانتا کہ اگر یہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود ہوتا تو اس کی کیا صورت حال ہوتی۔ اللہ کی قسم! کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں نتھنوں کے بل جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ آپ کی تصدیق نہیں کی۔ کیا تم لوگ اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتے کہ اس نے جب تمہیں پیدا کیا تو تم اپنے پروردگار کی معرفت رکھتے ہو۔ تمہارے نبی جو کچھ لے کر آئے تم لوگ اس کی تصدیق کرتے ہو اور تمہارے علاوہ دوسرے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا۔ اللہ کی قسم! جب نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو کسی بھی نبی کو ایسی شدید صورت حال میں مبعوث نہیں کیا گیا جیسی صورت حال میں آپ کو کیا گیا۔ (انبیاء کی آمد کے درمیان) وقفہ آچکا تھا۔ جاہلیت کا زمانہ تھا لوگ یہ سمجھتے تھے کہ بتوں کی عبادت کرنے سے بہتر دین اور کوئی نہیں ہے پھر فرق کرنے والی (کتاب یا اسلام) آیا جس نے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا۔ اس نے باپ اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروا دی' یہاں تک کہ ایک شخص اپنی اولاد یا اپنے والد یا اپنے بھائی کو کافر سمجھتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو ایمان کے لئے کھول دیا تھا۔ وہ یہ بات جانتا تھا کہ اگر (اس کا قریبی رشتہ دار) ہلاکت کا شکار ہوا تو جہنم میں جائے گا۔ اس بات پر اس کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی جب کہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ اس کی محبوب ہستی جہنم میں جائے گی۔ یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا۔

''وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دے۔''

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے مکتوبات کا بیان

6553 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَاُكَيْدِرَ دُومَةَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسریٰ، قیصراور دومہ (کے حکمران) اکیدر کو مکتوبات بھجوائے۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف (آنے کی) دعوت دی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں خالد بن قیس نامی راوی منفرد ہے

6554 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا

6553– إسناده على شرط مسلم. نصر بن علي: هو الجهضمي، ونوح بن قيس: هو ابن رباح الأزدي الحداني، وأخوه: اسمه خالد بن قيس .وأخرجه مسلم (2092) (58) في اللباس: باب في اتخاذ النبي - صلى الله عليه وسلم - خاتماً لما أراد أن يكتب للعجم، والترمذي في "الشمائل" (87) كلاهما عن نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قيس، عن خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم - كتب إلى كسرى وقيصر والنجاشي، فقيل له: إنهم لا يقبلون كتاباً إلا بخاتم، فصاغ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - خاتماً حلقته فضة ونقش فيه: "محمد رسول الله ."وأخرجه مسلم (1774) في الجهاد: باب كتب النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى ملوك الكفار يدعوهم إلى الله عز وجل، والبيهقي 9/107 عن نصر بن علي، عن أبيه، عن خالد بن قيس، عن قتادة، عن أنس أن نبي الله - صلى الله عليه وسلم - كتب إلى كسرى وإلى قيصر وإلى النجاشي وإلى كل جبار يدعوهم إلى الله تعالى . وأخرجه مسلم، والترمذي (2716) في الاستئذان: باب مكاتبة المشركين من طريقين عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، به . وزاد: وإلى كل جبار، وإلى النجاشي وليس بالنجاشي الذى صلى عليه النبي - صلى الله عليه وسلم -، وقال الترمذي: وهذا حديث صحيح غريب. وانظر ما بعده.

6554– إسناده حسن. رجاله رجال الشيخين غير عمران القطان، وهو عمران بن داور، فقد أخرج له البخاري تعليقاً وأصحاب السنن وهو حسن الحديث. وانظر ما قبله.

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَاُكَيْدِرَ دُوْمَةَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور دومہ (کے حکمران) اکیدر کو خط لکھے۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی۔

ذِكْرُ وَصْفِ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات کی صفت کا تذکرہ

6555 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): حَدَّثَنِي اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيءَ بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ، جَاءَ بِهِ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ، فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرَى اِلٰى هِرَقْلَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هَا هُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ، فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: اَنَا، فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ، ثُمَّ دَعَا تُرْجُمَانَهُ، فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلِ عَنْ

6555- حديث صحيح . ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل- قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9724) .ومن طريقه أخرجه أحمد 1/263، والبخاري (4553) في تفسير سورة آل عمران: باب (قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ) ، ومسلم (1773) في الجهاد: باب كتاب النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى هرقل يدعوه إلى الإسلام، واللالكائي في "أصول الاعتقاد " (1457) ، والبيهقي في "دلائل النبوة" .381-4/380وأخرجه مطوّلاً ومختصراً البخاري (7) في بدء الوحي، و (51) في الإيمان: باب سؤال جبريل النبي - صلى الله عليه وسلم - عن الإيمان والإسلام والإحسان، و (2681) في الشهادات: باب من أمر بإنجاز الوعد، و (2941) في الجهاد: باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى الإسلام والنبوة، و (2978) باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "نصرت بالرعب مسيرة شهر "، و (3174) في الجزية والموادعة: باب فضل الوفاء بالعهد، و (5980) في الأدب: باب صلة المرأة أمّها ولها زوج، و (6260) في الاستئذان: باب كيف يكتب إلى أهل الكتاب، و (7196) في الأحكام: باب ترجمة الحكام، ومسلم، والنسائي في " الكبرى " كما في "التحفة" 4/159، والترمذي (2717) في الاستئذان: باب ما جاء كيف يكتب لأهل الشرك، وابن منده في "الإيمان" (143) ، والبيهقي في "الدلائل" 383-4/381 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 263-1/262 و263، والبخاري (2936) في الجهاد: باب هل يرشد المسلم أهل الكتاب أو يعلمهم؟ و (2940) باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى الإسلام والنبوة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/68، والبيهقي في "دلائل النبوة" 380-4/377 من طريقين عن الزهري، به، ولم يذكر أبا سفيان.

هٰذَا الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، فَاِنْ كَذَّبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ، قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: وَاللّٰهِ، لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ اَنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: مَنْ تَبِعَهُ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: فَهَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ يَزِيْدُوْنَ، قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُوْنُ الْحَرْبُ سِجَالًا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، يُصِيْبُ مِنَّا، وَنُصِيْبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ اَوْ قَالَ: هُدْنَةٍ، لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا، مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ اِنِّي سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ اَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَاَلْتُكَ: هَلْ كَانَ فِيْ آبَائِهِ مَلِكٌ، فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ فِيْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهِ: اَضُعَفَاءُ النَّاسِ اَمْ اَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتَ: بَلْ، ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَاَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ: اَنْ لَا، وَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ، وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَهُ سَخْطَةً لَهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَهُ بَشَاشَةُ الْقُلُوبِ، وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ، وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ، وَسَاَلْتُكَ: هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّ الْحَرْبَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالٌ، تَنَالُوْنَ مِنْهُ، وَيَنَالُ مِنْكَ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءُ لَا تَغْدِرُ، وَسَاَلْتُكَ: هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ يَاْتَمُّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ مَا يَاْمُرُكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَاْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ: اِنْ يَّكُنْ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا، فَاِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ اَظُنَّ اَنَّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ اَنِّي اَعْلَمُ اَنِّي اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَ فَاِذَا فِيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ: (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ) (آل عمران: **64**) اِلٰى قَوْلِهٖ: اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهُ، وَكَثُرَ اللَّغَطُ، فَاُمِرَ بِنَا، فَاُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا: لَقَدْ جَلَّ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ، اِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

😍😍 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حرب بذات خود مجھے یہ بات بتائی۔ وہ کہتے ہیں' جس عرصے میں ہمارے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح کا معاہدہ چل رہا تھا۔ اس دوران میں شام گیا۔ ابھی میں شام میں موجود تھا کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب (وہاں کے حکمران) ہرقل کے نام آیا دحیہ کلبی وہ مکتوب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے وہ مکتوب بصریٰ کے گورنر کے سپرد کیا۔ بصریٰ کے گورنر نے وہ خط حرقل کو بھجوا دیا حرقل نے دریافت کیا: کیا یہاں ان صاحب کی قوم سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے' جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں (ابوسفیان کہتے ہیں:) تو مجھے قریش کے کچھ افراد سمیت بلا لیا گیا جب ہم لوگ حرقل کے پاس آئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اس نے دریافت کیا: یہ صاحب جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں' تم میں سے نسبی طور پر کون ان کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ حضرت ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا: میں' تو اس نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلوایا اور کہا تم ان سے کہہ دو کہ میں اس شخص سے ان صاحب کے بارے میں دریافت کرنے لگا ہوں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اگر یہ شخص میرے ساتھ غلط بیانی کرے تو تم لوگ اسے جھوٹا قرار دے دینا۔ ابوسفیان کہتے ہیں اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میری کسی بات کو جھٹلایا جا سکتا ہے تو میں وہاں غلط بیانی کر دیتا پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے دریافت کرو کہ تمہارے درمیان ان صاحب کا حسب کیسا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا: وہ ہمارے درمیان صاحب حسب شمار ہوتے ہیں۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا ان کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں اس نے دریافت کیا: ان صاحب کے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے دریافت کیا: ان کے پیروکار کون لوگ ہیں۔ معزز افراد ہیں یا کمزور لوگ ہیں میں نے جواب دیا: بلکہ کمزور لوگ ہیں۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے دین کو چھوڑ کر مرتد بھی ہوا یعنی اس میں داخل ہونے کے بعد اس سے ناراض ہو کر (اس نے اپنے دین کو چھوڑا ہو) ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کے ساتھ کوئی جنگ بھی کی ہوئی ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: تمہاری ان کے ساتھ جنگ کا نتیجہ کیا رہا۔ میں نے کہا: جنگ ہمارے اور ان کے درمیان برابر رہی۔ انہیں ہماری طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمیں ان کی طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ ہمارا اور ان کا طے شدہ مدت تک معاہدہ ہے ہمیں نہیں معلوم وہ آگے چل کر اس بارے میں کیا کریں گے۔ (حضرت ابوسفیان کہتے ہیں:) صرف میں یہ کلمہ غلط بیانی کے طور پر شامل کر سکا۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا ان سے پہلے کسی اور شخص نے بھی اس بات کا دعویٰ کیا۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔

پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس سے کہو کہ میں نے تم سے ان صاحب کے حسب کے بارے میں دریافت کیا: وہ تمہارے درمیان کیسا ہے تو تم نے یہ بیان کیا کہ وہ تمہارے درمیان صاحب حسب شمار ہوتے ہیں۔ رسول اسی طرح ہوتے ہیں۔

انہیں اپنی قوم کے صاحب حسب لوگوں میں مبعوث کیا جاتا ہے۔ میں نے تم سے سوال کیا کہ کیا ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے۔ تو تم نے جواب دیا: جی نہیں تو میں نے اندازہ لگایا کہ اگر ان کے آباؤ اجداد میں اگر کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو پھر میں یہ کہہ سکتا تھا یہ صاحب اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتے ہیں پھر میں نے تم سے ان کے پیروکاروں کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ کمزور لوگ ہیں یا معزز افراد ہیں تو تم نے کہا: وہ کمزور لوگ ہیں۔ رسولوں کے پیروکار ایسے ہی ہوتے ہیں میں نے تم سے سوال کیا ان کے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے کیا تم نے ان پر (جھوٹا ہونے کا) الزام عائد کیا تو تم نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس سے مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ جو شخص لوگوں کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کیسے غلط بیانی کر سکتا ہے پھر میں نے تم سے سوال کیا کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس سے ناراض ہو کر ان کے دین کو چھوڑ کر مرتد بھی ہوا تم نے جواب دیا: جی نہیں۔ ایمان ایسا ہی ہوتا ہے جب اس کے اندر دل کی بشاشت مل جائے (یا اس کی بشاشت دل میں گھر کر جائے) میں نے تم سے سوال کیا کیا ان لوگوں میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی ہو رہی ہے تو تم نے جواب دیا: اضافہ ہو رہا ہے۔ ایمان اسی طرح ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ میں نے تم سے سوال کیا کیا تم لوگوں نے ان کے ساتھ کوئی جنگ بھی کی تو تم نے جواب دیا: تمہارے اور ان کے درمیان جنگ کا نتیجہ برابر برابر رہا۔ تمہیں ان کی طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں تمہاری طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ رسولوں کو اسی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن انجام کار انہی کے حق میں (صورت حال ہوتی ہے) میں نے تم سے سوال کیا کہ کیا انہوں نے کبھی معاہدے کی خلاف ورزی کی تو تم نے جواب دیا: جی نہیں انبیاء اسی طرح ہوئے ہیں۔ وہ معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ میں نے تم سے سوال کیا کیا ان سے پہلے بھی کسی شخص نے یہ دعویٰ کیا تو تم نے جواب دیا: جی نہیں میں نے سوچا اگر ان سے پہلے کسی اور شخص نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص کسی دوسرے کے قول کی پیروی کر رہا ہے پھر قیصر نے دریافت کیا: وہ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں تو میں نے جواب دیا: وہ ہمیں نماز پڑھنے کا زکوٰۃ ادا کرنے کا رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے کا اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

قیصر نے کہا: تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اگر تو یہ واقعی سچ ہے تو پھر وہ واقعی نبی ہیں۔ مجھے اس بات کا علم تھا کہ ان کا ظہور ہونے والا ہے لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ ان کا ظہور تم میں ہو گا اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں تو میں ان سے ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں ان کے پاس موجود ہوتا تو میں ان کے پاؤں دھوتا کیونکہ عنقریب ان کی بادشاہی میرے ان پاؤں کے نیچے تک پہنچ جائے گی۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہیں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روم کے حکمران ہرقل کے نام ہے۔ وہ شخص سلامت رہے' جو ہدایت کی پیروی کرلے۔ اما بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں تم اسلام قبول کرلو تم سلامت رہو گے تم اسلام قبول کرلو اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر عطا کرے گا اور اگر تم منہ موڑ لیتے ہو تو اریسیوں گناہ بھی تمہارے سر ہو گا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اے اہل کتاب آگے آؤ! اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں''

جب قیصر وہ مکتوب پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے آس پاس آوازیں بلند ہو گئیں اور شور شرابہ ہوا۔ اس کے حکم کے تحت ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا جب ہم وہاں سے باہر آئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابن ابوکبشہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) کا معاملہ اتنا زبردست ہو گیا ہے کہ بنو اصفر کا حکمران بھی ان سے خوف کھاتا ہے۔

حضرت ابوسفیان بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے معاملے میں مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اسے غالب کر دے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَبْرِ تَيْمَاءَ

نبی اکرم ﷺ کا تیماء کے بڑے عالم کی طرف مکتوب بھیجنے کا تذکرہ

6556 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ سُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سِوَارٍ، حَدَّثَنِىْ وَرْقَاءُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى حَبْرِ تَيْمَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تیماء کے یہودی عالم کی طرف خط لکھا (اور اس خط میں) اسے سلام بھیجا۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهُ اِلٰى بَنِىْ زُهَيْرٍ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے مکتوب کو بنوزہیر کی طرف بھیجنے کا تذکرہ

6557 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا

6556- إسناده على شرط البخارى. أحمد بن أبى سريج من رجال البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين، إلا أن فى حديث ورقاء -وهو ابن عمر اليَشْكُرى- عن منصور -وهو ابن المعتمر- ليناً، ولم يخرج له الشيخان من روايته عن منصور شيئاً، وهذا الحديث لم نظفر به عند غير المصنف.وتيماء : بلدة تقع شمال المدينة المنورة قريبة من تبوك تبعد عنها 150 ميلاً.

6557- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، وقد أخرج حديثه هذا أبو داود والنسائى ولم يسمياه.وأخرجه دون حديث الصوم: أبو داود (2999) فى الخراج: باب ما جاء فى سهم الصفى، وعنه البيهقى 7/58 عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 5/78 عن روح بن عبادة، و 5/363 عن وكيع، كلاهما عن قرة بن خالد، به.وأخرجه ابن سعد فى "الطبقات" 1/279، وأحمد 78-5/77 و 78، والنسائى 7/134 فى الفىء، وأبو عبيد فى "الأموال" ص 19، وابن الأثير فى "أسد الغابة" 5/358 من طريقين، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، به.

اَبُو الْعَلَاءِ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا بِالْمِرْبَدِ، فَإِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَشْعَثَ الرَّاْسِ بِيَدِهٖ قِطْعَةُ اَدِيمٍ، فَقُلْنَا لَهٗ: كَاَنَّكَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ؟ قَالَ: اَجَلْ، فَقُلْنَا لَهٗ: نَاوِلْنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةَ الْاَدِيمِ الَّتِیْ فِیْ يَدِكَ، فَاَخَذْنَاهَا، فَقَرَاْنَا مَا فِيْهَا، فَإِذَا فِيْهَا: مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى بَنِیْ زُهَيْرٍ، اَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَسَهْمَ النَّبِیِّ وَالصَّفِیِّ وَاَنْتُمْ آمِنُوْنَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاَمَانِ رَسُوْلِهٖ قَالَ: فَقُلْنَا: مَنْ كَتَبَ لَكَ هٰذَا؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْنَا: مَا سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصُّدُورِ فَقُلْنَا لَهٗ: اَسَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: اَلَا اَرَاكُمْ تَتَّهِمُوْنِیْ، فَوَاللّٰهِ لَا اُحَدِّثُكُمْ بِشَیْءٍ، ثُمَّ ذَهَبَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا النَّمِرُ بْنُ تَوْلَبٍ الشَّاعِرُ

❁❁ حضرت یزید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ کھجور سکھانے کی جگہ پر موجود تھے۔ وہاں ایک شخص آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ ہم نے اس سے کہا تم کوئی دیہاتی محسوس ہوتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں ہم نے اس سے کہا یہ چمڑے کا ٹکڑا ہمیں پکڑاؤ جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ہم نے اسے حاصل کیا اور اس میں موجود عبارت کو پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

''(یہ مکتوب) اللہ کے رسول حضرت محمد کی طرف سے بنو زہیر کی طرف ہے تم لوگ مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص حصہ اور خاص حصہ ادا کرو' تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کی امان کے مطابق امن میں رہو گے۔''

راوی کہتے ہیں: ہم نے (اس دیہاتی سے) دریافت کیا: یہ خط تمہیں کس نے لکھ کر دیا تھا؟ اس نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے' ہم نے دریافت کیا: کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بھی کوئی بات سنی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''صبر کے مہینے (یعنی رمضان کے مہینے) کے روزے رکھنا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' سینوں کے غضب (یا کینے) کو رخصت کر دیتا ہے۔''

ہم نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ اس نے کہا: تم لوگوں کے بارے میں' میں یہ گمان نہیں کر رہا تھا کہ تم مجھ پر الزام عائد کرو گے۔ اللہ کی قسم! اب میں تمہیں کوئی حدیث نہیں سناؤں گا پھر وہ شخص چلا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ شخص نمر بن تولب تھا جو شاعر تھا۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهٗ اِلٰى بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ

نبی اکرم ﷺ کا بکر بن وائل کی طرف مکتوب لکھنے کا تذکرہ

6558 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدِ الطَّاحِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ: مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ اَنْ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَ: فَمَا قَرَاَهٗ اِلَّا رَجُلٌ مِّنْهُمْ مِنْ بَنِيْ ضُبَيْعَةَ، فَهُمْ يُسَمَّوْنَ بَنِي الْكَاتِبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بکر بن وائل کو خط لکھا۔

''محمد جو اللہ کے رسول ہیں ان کی طرف سے بکر بن وائل کی طرف (یہ خط ہے) تم لوگ اسلام قبول کرلو تم لوگ سلامت رہو گے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: تو یہ خط ان میں سے ایک شخص نے پڑھا جس کا تعلق بنوضبیعہ سے تھا۔ اسی لئے ان کا نام بنوکاتب ہے (یعنی وہ پڑھنا لکھنا جانتے تھے)

ذِكْرُ كِتْبَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهٗ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ

نبی اکرم ﷺ کا اہل یمن کی طرف مکتوب لکھنے کا تذکرہ

6559 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، وَحَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ، وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقُرِئَتْ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ، وَهٰذِهٖ نُسْخَتُهَا:

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، قِيلَ ذِيْ رُعَيْنٍ وَّمَعَافِرَ وَهَمْدَانَ: اَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ رَجَعَ رَسُوْلُكُمْ، وَاُعْطِيتُمْ مِنَ الْغَنَائِمِ خُمُسَ اللّٰهِ،

6558- إسناده على شرط مسلم. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (307) عن بكر بن أحمد الطاحي بهذا الإسناد، وقال: لم يروه عن قتادة إلا خالد بن قيس. وأخرجه أبو يعلى (2947)، والبزار (1670) عن نصر بن علي، به. وقال البزار: لا نعلمه بهذا اللفظ إلا بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في " المجمع " 5/305، وقال: رواه أبو يعلى والبزار والطبراني في " الصغير "، ورجال الأولين رجال الصحيح. وأخرج أحمد في "المسند" 5/68 ومن طريقه ابن الأثير في "أسد الغابة" 5/136 من طريقين.

وَمَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْعُشْرِ فِي الْعَقَارِ، وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ اَوْ كَانَ سَيْحًا اَوْ بَعْلًا، فَفِيْهِ الْعُشْرُ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ، وَالدَّالِيَةِ، فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ سَائِمَةً شَاةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ عَلٰى اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تُوجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَابْنُ لَبُوْنٍ، ذَكَرٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ، فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ، فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ سِتِّيْنَ، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى سِتِّيْنَ وَاحِدَةً، فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسَةً وَّسَبْعِيْنَ، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ وَاحِدَةً، فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ تِسْعِيْنَ، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى تِسْعِيْنَ وَاحِدَةً، فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً، فَمَا زَادَ، فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةً طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، وَفِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَاقُورَةً بَقَرَةٍ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً سَائِمَةً شَاةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَاحِدَةً، فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ مِئَتَانِ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً، فَثَلَاثَةُ شِيَاهٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ، فَمَا زَادَ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ، وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا عَجْفَاءُ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسُ الْغَنَمِ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خِيفَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا اُخِذَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ، فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ فِيْهَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ شَيْءٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارٌ، وَاِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاَهْلِ بَيْتِهِ، وَاِنَّمَا هِيَ الزَّكَاةُ تُزَكّٰى بِهَا اَنْفُسُهُمْ فِيْ فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَيْسَ فِيْ رَقِيْقٍ وَّلَا مَزْرَعَةٍ وَّلَا عُمَّالِهَا شَيْءٌ، اِذَا كَانَتْ تُؤَدّٰى صَدَقَتُهَا مِنَ الْعُشْرِ، وَلَيْسَ فِيْ عَبْدِ الْمُسْلِمِ وَلَا فَرَسِهِ شَيْءٌ، وَاِنَّ اَكْبَرَ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ

6559- إسناده ضعيف. سليمان بن داود إنما هو سليمان بن أرقم المتفق على ضعفه، غلط الحكم بن موسى في اسم والده، فقال: سليمان بن داود، حكى ذلك غير واحد من الأئمة. قال أبو داود في "المراسيل" ص 213 -بتحقيقي- بعد أن أورده مرسلاً: أسند هذا، ولا يصح، رواه يحيى بن حمزة، عن سليمان بن أرقم، عن الزهري، عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن أبيه، عن جده ... حدثنا أبو هبيرة (هو محمد بن الوليد بن هبيرة الهاشمي) قال: قرأته في أصل يحيى بن حمزة: حدثني سليمان بن أرقم، وحدثنا هارون بن محمد بن بكار، حدثني أبي وعمي، قالا: حدثنا يحيى بن حمزة، عن سليمان بن أرقم، مثله. قال أبو داود: والذي قال: "سليمان بن داود" وهم فيه، حدثنا الحكم بن موسى، حدثنا يحيى بن حمزة، عن سليمان بن داود الخولاني -ثقة- عن الزهري، عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن أبيه، عن جده. وَهِمَ فيه الحكم. وروى النسائي هذا الحديث موصولاً من طريق الحكم بن موسى، عن يحيى بن حمزة، عن سليمان بن داود، عن الزهري . ثم رواه من طريق محمد بن بكار بن بلال، عن يحيى بن حمزة، عن سليمان بن أرقم، عن الزهري، ثم قال: وهذا أشبه بالصواب، وسليمان بن أرقم: متروك الحديث. وقال أبو زرعة الدمشقي: الصواب سليمان بن أرقم. وقال صالح جزرة: نظرت في أصل كتاب يحيى بن حمزة حديث عمرو بن حزم في الصدقات، فإذا هو عن سليمان بن أرقم، قال صالح: كتب عني مسلم بن الحجاج هذا الكلام. وقال الحافظ أبو عبد الله ابن منده: قرأت في كتاب يحيى بن حمزة بخطه عن سليمان بن أرقم، عن الزهري . وقال أبو الحسن الهروي: الحديث في أصل يحيى بن حمزة عن سليمان بن أرقم، غلط عليه الحكم.

الْقِيَامَةِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ بِغَيْرِ الْحَقِّ، وَالْفِرَارُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَرَمْيُ الْمُحْصَنَةِ، وَتَعَلُّمُ السِّحْرِ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَاِنَّ الْعُمْرَةَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ، وَلَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ، وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ اِمْلَاكٍ، وَلَا عِتْقَ حَتّٰى يُبْتَاعَ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى مَنْكِبِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَلَا يَحْتَبِيَنَّ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّشِقُّهُ بَادٍ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ عَاقِصًا شَعْرَهُ، وَاِنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ، فَهُوَ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَّرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ، وَاِنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةَ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ، وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ، وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ، وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ، وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِي كُلِّ اُصْبُعٍ مِنَ الْاَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ، وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِينَارٍ

لَفْظُ الْخَبَرِ لِحَامِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ هٰذَا هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيُّ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ ثِقَةٌ مَاْمُونٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْيَمَامِيُّ لَا شَيْءَ، وَجَمِيعًا يَرْوِيَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ابوبکر محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو ایک مکتوب بھجوایا جس میں فرائض سنن اور دیت کے مطلق کچھ احکام تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم کے ذریعے وہ مکتوب وفد بھجوایا تھا وہ اہل یمن کے سامنے پڑھا گیا اس کا نسخہ یہ ہے (یعنی اس میں یہ تحریر تھا)

''یہ محمد ﷺ نبی کی طرف سے شرحبیل بن عبد کلال، حارث بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال کی طرف ہے۔

امابعد! تمہارا پیغام رساں واپس جا چکا ہے تمہیں جو غنیمت عطا کی گئی اس میں سے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر زمین کے عشر کے حوالے سے لازم قرار دیا ہے (وہ تمہیں بھی ادا کرنا ہوگا) جو زمین بارش کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا بہتے ہوئے پانی کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا اس کی جڑیں زمین سے پانی کھینچ لیتی ہیں اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔ جب (اس کی پیداوار) پانچ وسق تک پہنچ جائے اور جسے ڈول کے ذریعے یا مصنوعی طور پر سیراب کیا جائے۔ اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی جب (اس کی پیداوار) پانچ وسق ہو جائے ہر پانچ سائمہ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد چوبیس ہو جائے جب وہ چوبیس سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں۔ تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اگر بنت مخاض نہیں ملتی تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد **35** ہو جائے جب وہ **35** سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ **45** ہو جائیں جب وہ **45** سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جو جفتی کے قابل ہو یہاں تک کہ ان کی تعداد **60** ہو جائے جب ان اونٹوں کی تعداد ساٹھ سے ایک

بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد 75 ہو جائے جب وہ 75 سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ وہ 90 تک پہنچ جائیں جب وہ 90 سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں تو ان دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جو جفتی کے قابل ہوں کی ادائیگی کی جائے گی ہر 30 میں باقورہ ہوگا ہر 40 سائمہ بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد 120 ہو جائے۔ جب وہ 120 سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں تو ان میں 2 بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد 200 ہو جائے اور اگر ایک بھی زیادہ ہو تو تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ وہ 300 تک پہنچ جائیں تو اگر وہ زائد ہوں' تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زکوٰۃ میں بوڑھا' کانا اور عیب والا جانور وصول نہیں کیا جائے گا اور زکوٰۃ سے بچنے کے لئے متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔ دو شراکت داروں سے جو کچھ وصول کیا جائے گا تو اس کی ادائیگی ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر کی جائے گی اور پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی جو اس سے زیادہ ہو تو ہر 40 درہم میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن پانچ اوقیہ سے کم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی ہر 40 دینار میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بے شک صدقہ (یعنی زکوٰۃ) محمد اور ان کے گھر والوں کے لئے حلال نہیں ہے یہ وہ زکوٰۃ ہے جس کے ذریعے تم اپنے آپ کو پاک کرلو گے۔ یہ اہل ایمان کے غریب لوگوں کو دی جائے گی۔ اللہ کی راہ میں دی جائے گی۔ غلام میں کھیت میں اور وہاں کام کرنے والوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب کہ (کھیت) کا عشر ادا کر دیا گیا ہو اور مسلمان کے غلام میں اور اس کے گھوڑے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا کسی مومن شخص کو ناحق طور پر قتل کرنا جنگ کے دن اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) فرار اختیار کرنا، والدین کی نافرمانی، پاک دامن عورتوں پر الزام لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا (شامل ہیں)

عمرہ چھوٹا حج ہے قرآن کو صرف پاک شخص ہاتھ لگائے اور مالک ہونے سے پہلے طلاق نہیں دی جا سکتی اور (غلام کو) اس وقت تک آزاد نہیں کیا جا سکتا جب تک اسے خرید نہ لیا جائے اور کوئی بھی شخص ایک کپڑا پہن کر ہرگز نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو اور کوئی بھی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح نہ لپیٹے کہ اس کے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو (یعنی اس کی شرمگاہ پر پردہ نہ ہو) کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز ہرگز ادا نہ کرے کہ اس کا ایک پہلو ظاہر ہو رہا ہو اور کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز ہرگز ادا نہ کرے کہ اس نے اپنے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا ہو اور جو شخص کسی مومن کو قتل کرنے کے جرم میں پکڑا جاتا ہے اور ثبوت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا' البتہ اگر مقتول کے ورثاء راضی ہوں (تو حکم مختلف ہوگا)

''بے شک جان کی دیت 100 اونٹ ہے جب ناک کو مکمل طور پر کاٹ دیا جائے تو اس میں بھی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی زبان (کاٹنے میں) دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ دونوں ہونٹوں میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ دونوں آنکھوں میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ شرم گاہ میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ پشت میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ دونوں آنکھوں میں دیت کی

ادائیگی لازم ہوگی ایک ٹانگ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ مامومہ (زخم میں) ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جائفہ (زخم میں) ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی منقلہ (زخم میں) پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ آدمی کو عورت کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا سونے کا لین دین کرنے والوں میں (دیت کی شکل میں) ایک ہزار دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

روایت کے الفاظ حامد بن محمد بن شعیب کے نقل کردہ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سلیمان بن داؤد نامی راوی سلیمان بن داؤد خولانی ہیں۔ یہ اہل دمشق سے تعلق رکھتے ہیں یہ ثقہ اور مامون ہیں جب کہ سلیمان بن داؤد یمامی نامی راوی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ان دونوں راویوں نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُوْذِىَ فِىْ اِقَامَةِ الدِّيْنِ مَا لَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ مِّنَ الْبَشَرِ فِىْ زَمَانِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی تبلیغ میں اس قدر اذیت دی گئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی دوسرے انسان کو نہیں دی گئی

6560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَقَدْ اُوْذِيْتُ فِى اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى اَحَدٌ، وَلَقَدْ اُخِفْتُ فِى اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَىَّ ثَلَاثٌ مِّنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، وَمَا لِىْ طَعَامٌ اِلَّا مَا وَارَاهُ اِبِطُ بِلَالٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اللہ کی راہ میں جتنی اذیت دی گئی اتنی اذیت کسی کو نہیں دی گئی اور مجھے اللہ کی راہ میں جتنا ڈرانے کی کوشش کی گئی اتنا کسی کو بھی نہیں ڈرایا گیا۔ مجھ پر تین دن ایسے بھی آئے کہ میرے پاس کھانے کے لئے صرف وہ چیز تھی جو بلال کی

6560- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" (3423)، وفي "مصنف ابن أبي شيبة" 11/464 و 14/300. وأخرجه أحمد 3/120، وابن ماجه (151) في المقدمة: باب فضل سلمان وأبي ذر والمقداد، عن وكيع بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/286، والترمذي (2472) في صفة القيامة: باب رقم (34)، وفي "الشمائل" (137)، وأبو نعيم في "الحلية" 1/150 من طريقين عن حماد بن سلمة، به.

بغل میں آجاتی تھی"۔

ذِكْرُ صَبْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَذَى الْمُشْرِكِينَ، وَشَفَقَتِهٖ عَلٰى اُمَّتِهٖ بِاحْتِسَابِ الْاَذَى فِي الرِّسَالَةِ

نبی اکرم ﷺ کا مشرکین کی طرف سے ملنے والی اذیت پر صبر کرنے کا تذکرہ اور آپ ﷺ کا اپنی امت پر شفقت کرنا کہ آپ ﷺ رسالت کے سلسلے میں ملنے والی اذیتوں پر ثواب کی امید رکھتے تھے

6561 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ عَلَيْكَ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ قَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُومٌ عَلٰى وَجْهِي، فَرَفَعْتُ رَاْسِي، فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَادَانِيْ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكُ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ، اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَرْجُو اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کیا آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو احد کے دن سے زیادہ سخت ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہاری قوم کی طرف سے جس سب سے زیادہ تکلیف دہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑا وہ عقبہ کے دن تھی۔ جب میں نے ابن عبد یالیل بن کلال کو (اسلام کی) دعوت دی تو میری جو خواہش تھی اس نے اس کے مطابق مجھے جواب نہیں دیا۔ میں پریشانی کے عالم میں جا رہا تھا میں نے اپنا سر اٹھایا تو وہاں ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ جب میں نے جائزہ لیا تو اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے مجھے بلند آواز میں کہا اور بولے آپ کی قوم نے جو آپ کو جواب دیا ہے: اللہ تعالیٰ نے اسے سن لیا ہے اور انہوں نے جو رد عمل ظاہر کیا ہے

6561- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه البخاري (3231) في بدء الخلق: باب إذا قال أحدكم: آمين والملائكة في السماء ... ، و (7389) في التوحيد: باب (وكان الله سميعاً بصيراً) ، ومسلم (1795) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المشركين والمنافقين، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/106، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" (213) ، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 47 -48، والآجري في "الشريعة" ص 459، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 176 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد.

(وہ دیکھ لیا ہے) اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کی طرف بھیجا ہے۔ آپ ان لوگوں کے بارے میں اُسے جو چاہیں حکم دیدیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے مخاطب کیا اس نے مجھ پر سلام بھیجا اور پھر بولا: اے حضرت محمد ﷺ آپ کی قوم نے آپ کو جو کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے سن لیا میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں۔ آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے اپنی مرضی کے مطابق حکم دیں اگر آپ چاہیں تو میں یہ پہاڑ ان پر الٹ دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں) مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا' جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے' اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

ذِكْرُ مُقَاسَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يُقَاسِي مِنْ قَوْمِهِ فِي اِظْهَارِ الْاِسْلَامِ

نبی اکرم ﷺ کا (تکالیف کو) برداشت کرنے کا تذکرہ' جو اسلام کی تبلیغ کے دوران آپ ﷺ نے اپنی قوم کی طرف سے برداشت کیں

6562 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا ، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ، وَقَدْ اَدْمَى عُرْقُوْبَيْهِ وَكَعْبَيْهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ، لَا تُطِيعُوْهُ، فَاِنَّهُ كَذَّابٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: هٰذَا غُلَامُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قُلْتُ: فَمَنْ هٰذَا الَّذِيْ يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ؟ قَالَ: هٰذَا عَبْدُ الْعُزّٰى اَبُو لَهَبٍ قَالَ: فَلَمَّا ظَهَرَ الْاِسْلَامُ، خَرَجْنَا فِي ذٰلِكَ حَتّٰى نَزَلْنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، وَمَعَنَا ظَعِينَةٌ لَنَا فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُوْدٌ اِذْ اَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ، فَسَلَّمَ، وَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَقْبَلَ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: مِنَ الرَّبَذَةِ، قَالَ: وَمَعَنَا جَمَلٌ، قَالَ: اَتَبِيعُوْنَ هٰذَا الْجَمَلَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ:

6562– إسناده صحيح . يزيد بن زياد بن أبي الجعد وثقه ابن معين وأحمد والمصنف، وروى له النسائي وابن ماجه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فمن رجال السنن.وأخرج النسائي 8/55 في القسامة: باب هل يؤخذ أحد بجريرة أحد؟ عن يوسف بن عيسى، قال: أنبأنا الفضل بن موسى، قال: أنبأنا يزيد -وهو ابن زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ - عَنْ جَامِعِ بْنِ شداد، عن طارق المحاربي أن رجلاً قال: هؤلاء بنو ثعلبة ... فذكره.وأخرجه بطوله الحاكم 2/611-612، وعنه البيهقي في "دلائل النبوة" 5/381 حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا أحمد بن عبد المجبار، حدثنا يونس بن بكير، حدثنا يزيد بن زياد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.وأخرجه الدارقطني 3/44-45 عن أبي عبيد القاسم بن إسماعيل، حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى بن سعيد القطان، حدثنا ابن نمير، عن يزيد بن زياد بن أبي الجعد، به .وأخرجه الطبراني في "الكبير" (8175) ، والبيهقي 5/380-381 من طريقين عن أبي جناب الكلبي، حدثنا جامع بن شداد، به .وأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 14/300 عن عبد الله بن نمير، عن يزيد بن زياد، حدثنا أبو صخرة جامع بن شداد، به . وذكره الهيثمي في "المجمع" 6/23، وقال بعد أن عزاه للطبراني: فيه أبو جناب وهو مدلس، وقد وثقه ابن حبان، وبقية رجاله رجال الصحيح.قلت: قد صرح أبو جناب بالتحديث عند البيهقي.

بِكَمْ؟ قُلْنَا: بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، قَالَ: فَأَخَذَهُ، وَلَمْ يَسْتَنْقِصْنَا، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ، ثُمَّ تَوَارَى بِحِيطَانِ الْمَدِينَةِ، فَتَلَاوَمْنَا فِيمَا بَيْنَنَا، فَقُلْنَا: أَعْطَيْتُمْ جَمَلَكُمْ رَجُلًا لَا تَعْرِفُونَهُ؟ قَالَ: فَقَالَتِ الظَّعِينَةُ: لَا تَلَاوَمُوا، فَإِنِّي رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ لِيَحْقِرَكُمْ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ أَتَانَا رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، وَقَالَ: أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا حَتّٰى تَشْبَعُوا، وَتَكْتَالُوا حَتّٰى تَسْتَوْفُوا قَالَ: فَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا وَاكْتَلْنَا حَتّٰى اسْتَوْفَيْنَا، قَالَ: ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ مِنَ الْغَدِ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: يَدُ الْمُعْطِي يَدُ الْعُلْيَا، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ: أُمَّكَ وَأَبَاكَ، أُخْتَكَ وَأَخَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَخُذْ لَنَا بِثَأْرِنَا مِنْهُ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، وَقَالَ: أَلَا لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ، أَلَا لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ

✿✿ حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا۔ آپ نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا۔ آپ یہ فرما رہے تھے اے لوگو! لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لو تم لوگ کامیاب ہو جاؤ گے۔ ایک شخص آپ کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا اور آپ کو پتھر مارتا جا رہا تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں اور ٹخنوں کو لہولہان کر دیا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا: اے لوگو! تم اس کی بات نہ مانو یہ جھوٹ بولتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں تو بتایا گیا یہ بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ہیں۔ میں نے دریافت کیا: جو شخص ان کے پیچھے آ کر انہیں پتھر مار رہا ہے وہ کون ہے تو اس نے بتایا یہ عبدالعزیٰ ابولہب ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب اسلام غالب آ گیا تو ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ پر ٹھہر گئے۔ ہمارے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ ابھی ہم بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص ہمارے پاس آیا اس نے دو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے سلام کیا اور دریافت کیا: آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں۔ ہم نے جواب دیا: ربذہ سے۔ ربذہ راوی کہتے ہیں: ہمارے ساتھ اونٹ بھی تھے۔ اس شخص نے دریافت کیا: کیا تم لوگ اس اونٹ کو فروخت کرو گے۔ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں۔ ہم نے جواب دیا: کھجوروں کے اتنے اور اتنے صاع کے عوض میں۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص سے سودا طے کر لیا اور اس نے ہمیں قیمت کم کرنے کے لئے نہیں کہا۔ وہ بولا میں یہ لے لیتا ہوں پھر وہ (اس اونٹ کو لے کر) مدینہ کے اندر چلے گئے اور (ہم سے چھپ گئے) ہم نے ایک دوسرے کو ملامت کرنا شروع کی۔ ہم نے کہا: تم نے اپنا اونٹ ایک ایسے شخص کو دیدیا ہے جس سے تم واقف ہی نہیں ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو اس عورت نے کہا: تم لوگ ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو کیونکہ میں نے ان صاحب کے چہرے پر ایک ایسی چیز دیکھی ہے کہ وہ تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے۔ میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو ان کے چہرے سے زیادہ چودھویں رات کے چاند سے مشابہت رکھتی ہو۔

راوی کہتے ہیں: جب شام کا وقت ہوا تو ایک شخص ہمارے پاس آیا اس نے ہمیں سلام کیا اور بولا میں اللہ کے رسول کا پیغام

رساں ہوں وہ یہ فرمارہے ہیں کہ تمہیں اس بات کا حق حاصل ہے کہ تم اس طرح کھاؤ کہ سیر ہو جاؤ اور اتنا ماپ لو کہ پوری ادائیگی کر لو۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے۔ پھر ہم نے ماپ لیا' یہاں تک کہ ہم نے پوری وصولی کر لی۔ پھر ہم اگلے دن مدینہ منورہ کے اندر آئے تو نبی اکرم ﷺ اپنے منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے آپ یہ ارشاد فرمارہے تھے:

''دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے اور تم اپنے زیر کفالت سے خرچ کا آغاز کرو' جو تمہاری ماں تمہارا باپ تمہاری بہن تمہارا بھائی ہے پھر درجہ بہ درجہ قریبی لوگ ہیں پھر ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بنو ثعلبہ بن یربوع نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کر دیا تھا۔ آپ ہمیں اس سے بدلہ دلوائیں تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے' یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: خبردار! ماں بچے کی غلطی کی سزا نہیں بھگتے گی' خبردار ماں بچے کے جرم کا تاوان ادا نہیں کرے گی۔

ذِكْرُ سَبِّ الْمُشْرِكِينَ الْقُرْآنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ

اس بات کا تذکرہ' مشرکین قرآن کو اور اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو برا کہتے تھے

6563 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِيْ قَوْلِهِ: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الإسراء: **110**) قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ مُتَوَارٍ، فَكَانَ اِذَا صَلَّى بِاَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَاِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ

6563– إسناده صحيح . زكريا بن يحيي الواسطي، ذكره المؤلف في "الثقات" 8/253، فقال: زكريا بن يحيى بن صبيح زحمويه من أهل واسط، يروى عن هشيم وخالد، حدَّثنا عنه شيوخُنا الحسنُ بنُ سفيان وغيرُه، وكان من المتقنين في الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين، ووثقه الحافظ في "لسان الميزان" 2/484. ومن فوقه من رجال الشيخين، وقد صرح هُشيم بالتَّحديث عند غير المصنف، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية .وأخرجه أحمد 1/23 و 215، والبخاري (4722) في تفسير سورة الإسراء : باب (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) ، و (7490) في التوحيد: باب قوله: (أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ) ، و (7525) باب قول الله تعالى: (وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ) ، و (7547) باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "الماهر بالقرآن ..."، ومسلم (446) في الصلاة ة باب التوسط في القراءة في الصلاة الجهرية، والترمذي (3144) في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي 2/177-178 في الصلاة: باب قوله عز وجل: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) ، والطبري في " جامع البيان " 15/184-185 و 186، والواحدي في "أسباب النزول" ص 200، والبيهقي في " السنن " 2/184، وفي " الأسماء والصفات " ص 262، والبغوي في "معالم التنزيل " 3/142 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 2/178، والطبري 15/185 و 186، والطبراني في "الكبير" (12454) من طرق عن الأعمش، وأخرجه الترمذي (3145) من طريق شُعبة، كلاهما عن أبي بشر، به.

الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْآنَ، وَمَنْ اَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) (الإسراء: 110)، فَتَسْمَعَ الْمُشْرِكِينَ، (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الإسراء: 110) عَنْ اَصْحَابِكَ، اَسْمِعْهُمُ الْقُرْآنَ، وَلَا تَجْهَرْ ذٰلِكَ الْجَهْرَ، (وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا) (الإسراء: 110) بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

''اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی اکرم ﷺ مکہ میں پوشیدہ طور پر رہ رہے تھے جب آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے تو بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے جب مشرکین اس آواز کو سنتے تھے تو وہ قرآن کو اور اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو برا کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ بات نازل کی۔

''تم بلند آواز میں نماز ادا نہ کرو (یعنی قرأت نہ کرو)''

یوں کہ تم مشرکین تک آواز پہنچا دو۔

''اور تم اسے پست بھی نہ رکھو'' یعنی یہ کہ تمہارے ساتھیوں تک بھی آواز نہ جائے' تم انہیں آواز پہنچاؤ لیکن زیادہ بلند آواز نہ کرو

''اور تم ان کے درمیان کا راستہ تلاش کرو'' یعنی زیادہ بلند اور پست کے درمیان کا راستہ تلاش کرو۔

ذِكْرُ تَكْذِيبِ الْمُشْرِكِينَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدِّهِمْ عَلَيْهِ مَا آتَاهُمْ بِهِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس بات کا تذکرہ' مشرکین نے نبی اکرم ﷺ کی تکذیب کی تھی اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس جو چیز لے کر آئے تھے وہ چیز انہوں نے مسترد کر دی تھی

6564 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ:

(متن حدیث): خَرَجَ جَيْشٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ اَنَا اَمِيرُهُمْ، حَتّٰى نَزَلْنَا الْاِسْكَنْدَرِيَّةَ، فَقَالَ عَظِيمٌ مِّنْ عُظَمَائِهِمْ: اَخْرِجُوْا اِلَيَّ رَجُلًا يُكَلِّمُنِي وَاُكَلِّمُهُ، فَقُلْتُ: لَا يَخْرُجُ اِلَيْهِ غَيْرِي، فَخَرَجْتُ وَمَعِي تُرْجُمَانِي وَمَعَهُ تُرْجُمَانُهُ حَتّٰى وُضِعَ لَنَا مِنْبَرٌ، فَقَالَ: مَا اَنْتُمْ؟ فَقُلْتُ: اِنَّا نَحْنُ الْعَرَبُ، وَنَحْنُ اَهْلُ الشَّوْكِ وَالْقَرَظِ، وَنَحْنُ اَهْلُ بَيْتِ اللّٰهِ، كُنَّا اَضْيَقَ النَّاسِ اَرْضًا، وَاَشَدَّهُمْ عَيْشًا، نَاْكُلُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ، وَيَغِيرُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ بِاَشَدِّ عَيْشٍ

6564- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، وهو حسن الحديث، وأبوه عمرو بن علقمة، صَحَّحَ حديثه الترمذي وابن خزيمة. والحديث أورده الهيثمي في " مجمع الزوائد " 6/218، وقال: رواه الطبراني، وفيه محمد بن عمرو بن علقمة، وهو حسن الحديث، وبقية رجاله ثقات. وأورده أيضاً الذهبي في "السير" 71-3/70 من طريق خالد بن عبد الله، به.

عَاشَ بِهِ النَّاسُ، حَتّٰى خَرَجَ فِينَا رَجُلٌ لَيْسَ بِاَعْظَمِنَا - يَوْمَئِذٍ - شَرَفًا، وَلَا اَكْثَرِنَا مَالًا، وَقَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ، يَاْمُرُنَا بِمَا لَا نَعْرِفُ، وَيَنْهَانَا عَمَّا كُنَّا عَلَيْهِ، وَكَانَتْ عَلَيْهِ آبَاؤُنَا، فَكَذَّبْنَاهُ، وَرَدَدْنَا عَلَيْهِ مَقَالَتَهُ، حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْهِ قَوْمٌ مِّنْ غَيْرِنَا، فَقَالُوا: نَحْنُ نُصَدِّقُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَتَّبِعُكَ، وَنُقَاتِلُ مَنْ قَاتَلَكَ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ، وَخَرَجْنَا اِلَيْهِ، فَقَاتَلْنَاهُ، فَقَتَلَنَا، وَظَهَرَ عَلَيْنَا، وَغَلَبَنَا، وَتَنَاوَلَ مَنْ يَّلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى ظَهَرَ عَلَيْهِمْ، فَلَوْ يَعْلَمُ مَنْ وَرَائِي مِنَ الْعَرَبِ مَا اَنْتُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ اِلَّا جَاءَكُمْ حَتّٰى يُشْرِكَكُمْ فِيمَا اَنْتُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ، فَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَكُمْ قَدْ صَدَقَ، قَدْ جَاءَتْنَا رُسُلُنَا بِمِثْلِ الَّذِيْ جَاءَ بِهِ رَسُوْلُكُمْ، فَكُنَّا عَلَيْهِ حَتّٰى ظَهَرَتْ فِينَا مُلُوكٌ، فَجَعَلُوا يَعْمَلُوْنَ بِاَهْوَائِهِمْ، وَيَتْرُكُوْنَ اَمْرَ الْاَنْبِيَاءِ، فَاِنْ اَنْتُمْ اَخَذْتُمْ بِاَمْرِ نَبِيِّكُمْ لَمْ يُقَاتِلْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبْتُمُوهُ، وَلَمْ يُشَارِكْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا ظَهَرْتُمْ عَلَيْهِ، فَاِذَا فَعَلْتُمْ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلْنَا، وَتَرَكْتُمْ اَمْرَ نَبِيِّكُمْ وَعَمِلْتُمْ مِثْلَ الَّذِيْ عَمِلُوا بِاَهْوَائِهِمْ فَخَلَّى بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ لَمْ تَكُوْنُوا اَكْثَرَ عَدَدًا مِنَّا، وَلَا اَشَدَّ مِنَّا قُوَّةً، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَمَا كَلَّمْتُ رَجُلًا قَطُّ اَمْكَرَ مِنْهُ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسلمانوں کا ایک لشکر روانہ ہوا میں ان لوگوں کا امیر تھا' یہاں تک کہ ہم نے اسکندریہ میں پڑاؤ کیا تو ان کے رئیس نے یہ کہا ایک شخص کو میرے پاس بھیجو جو میرے ساتھ بات چیت کرے اور میں اس کے ساتھ بات چیت کروں تو میں نے کہا: اس کے پاس میرے علاوہ اور کوئی نہیں جائے گا۔ میں وہاں سے روانہ ہوا۔ میرے ساتھ میرا ترجمان تھا۔ اس کے ساتھ اس کا ترجمان تھا' یہاں تک کہ ہمارے لئے منبر رکھا گیا۔ اس نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو۔ میں نے جواب دیا: ہم عرب ہیں ہم کانٹوں اور پتے والے لوگ ہیں (یعنی ہمارے علاقے میں سبزہ اور ہریالی نہیں ہوتی) ہم اللہ کے گھر کے (پاس رہنے والے) لوگ ہیں۔ ہماری زمین سب سے زیادہ تنگ تھی اور ہماری زندگی سب سے زیادہ سخت تھی۔ ہم مردار اور خون بھی کھالیا کرتے تھے۔ غرضیکہ ہم بدترین حالت میں تھے یہاں تک کہ ہمارے درمیان ایک صاحب کا ظہور ہوا جو اس وقت قدر و منزلت کے اعتبار سے ہم سب سے زیادہ عظیم نہیں تھے اور نہ ہی مال و دولت کے اعتبار سے زیادہ مال والے تھے۔ انہوں نے یہ کہا میں اللہ کا رسول ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں۔ انہوں نے ہمیں ان باتوں کا حکم دیا جن سے ہم آشنا نہیں تھے اور انہوں نے ہمیں ان چیزوں سے منع کیا جن پر ہم عمل پیرا ہوتے تھے اور جن پر ہمارے باپ دادا چلتے تھے۔ ہم نے ان کی تکذیب کی ہم نے ان کی بات کو مسترد کر دیا' یہاں تک کہ ان کے پاس ایک قوم آئی جو ہم سے تعلق نہیں رکھتی تھی۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔ ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں ہم آپ کی پیروی کرتے ہیں اور جو شخص آپ کے ساتھ لڑائی کرے گا ہم اس کے ساتھ لڑیں گے' تو وہ رسول ان کی طرف تشریف لے گئے پھر ہم ان کی طرف جانے کے لئے نکلے ہم نے ان کے ساتھ جنگ کی۔ انہوں نے ہمیں قتل کیا اور ہم پر غالب آ گئے۔ اس کے بعد وہ آس پاس کے دیگر عرب قبائل کی طرف بڑھے۔ انہوں نے ان کے ساتھ جنگیں کیں' یہاں تک ان پر بھی غالب آ گئے اگر میرے پیچھے موجود عربوں کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ تم لوگ کس طرح کی ناز و نعمت والی زندگی گزار رہے ہو تو وہاں موجود ہر شخص تمہارے پاس آ جائے گا اور تم لوگ جس ناز و نعمت میں ہو اس بارے میں تمہارا حصہ دار بن

جائے گا۔اس پروہ (یعنی کفار کا امیر) ہنس پڑا پھر وہ بولا: تمہارے رسول نے سچ کہا ہے ہمارے پاس بھی اسی طرح رسول آئے تھے جس طرح تمہارے رسول تشریف لائے۔ہم بھی ان کی ہدایت پر گامزن رہے یہاں تک کہ ہمارے درمیان بادشاہوں نے غلبہ حاصل کر لیا۔انہوں نے اپنی نفسانی خواہشات پر عمل کرنا شروع کر دیا اور انبیاء کے احکام کو ترک کر دیا تو تم لوگ جب تک اپنے نبی کے حکم پر کاربند رہو گے تمہارے ساتھ جو بھی لڑے گا تم اس پر غالب آجاؤ گے اور جو شخص تمہارا حصہ دار بننے کی کوشش کرے گا تم اس پر غالب آجاؤ گے۔اور جب تم لوگ وہ طرز عمل اختیار کرو گے جو ہم نے کیا اور تم لوگ نبی کے حکم کو ترک کر دو گے اور تم لوگ وہ عمل کرو گے جو ان لوگوں نے عمل کیا تھا جنہوں نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی تھی تو پھر تم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکو گے کیونکہ عددی اعتبار سے تم ہم سے زیادہ نہیں ہو۔قوت کے اعتبار سے تم ہم سے زیادہ زبردست نہیں ہو۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کبھی ایسے کسی شخص کے ساتھ گفتگو نہیں کی جو اس شخص سے زیادہ مکار ہو۔

ذِكْرُ تَعْيِيرِ الْمُشْرِكِينَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَحْوَالِ

بعض صورتوں میں مشرکین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تنقید کرتے تھے اس کا تذکرہ

6565 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَبْطَاَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: قَدْ وُدِّعَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) (الضحٰى: 3)

❀❀ حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ عرصے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے تو مشرکین نے کہنا شروع کر دیا انہیں چھوڑ دیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''نہ تو تمہارے پروردگار نے تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی ناپسند کیا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ قِيلَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات کہی گئی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

6566 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً اَوْ لَيْلَتَيْنِ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ:

6565- إسناده صحيح . رجاله رجال الشيخين غير محمد بن الصباح الجرجرائي، فقد روى له أبو داود وابن ماجه، وهو صدوق.وأخرجه مسلم (1797) (114) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المنافقين، والطبري في " جامع البيان " 30/231، والطبراني في "الكبير" (1712) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

يَا مُحَمَّدُ مَا أَرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) (الضحى: 2)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ آپ ایک یا دو رات تک کھڑے نہیں ہو سکے۔ (یعنی باہر تشریف نہیں لائے) تو ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا خیال ہے آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"چاشت کے وقت کی قسم ہے اور رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے' تمہارے پروردگار نے نہ تو تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی ناپسند کیا ہے۔"

ذِكْرُ بَعْضِ أَذَى الْمُشْرِكِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ دَعْوَتِهِ إِيَّاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرکین کو اسلام کی دعوت دینے کے وقت مشرکین کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تکالیف برداشت کرنا پڑیں ان میں سے کچھ کا تذکرہ

6567 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: مَا أَكْثَرُ مَا رَأَيْتَ قُرَيْشًا أَصَابَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا كَانَتْ تُظْهِرُ مِنْ عَدَاوَتِهِ؟ قَالَ: قَدْ حَضَرْتُهُمْ وَقَدِ اجْتَمَعَ أَشْرَافُهُمْ فِي الْحِجْرِ، فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: مَا رَأَيْنَا مِثْلَ مَا صَبَرْنَا عَلَيْهِ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ قَطُّ، سَفَّهَ أَحْلَامَنَا، وَشَتَمَ آبَاءَنَا، وَعَابَ دِينَنَا، وَفَرَّقَ جَمَاعَتَنَا، وَسَبَّ آلِهَتَنَا، لَقَدْ صَبَرْنَا مِنْهُ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ، أَوْ كَمَا قَالُوا، فَبَيْنَا هُمْ فِي ذَلِكَ، إِذْ طَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، فَمَرَّ بِهِمْ طَائِفًا بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا أَنْ مَرَّ بِهِمْ غَمَزُوهُ

6566- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الحميد: هو عبد بن حميد صاحب "التفسير"، من رجال مسلم، ومَنْ فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (1124) في التهجد: باب ترك القيام للمريض، و (4983) في فضائل القرآن: باب كيف نزول الوحي، والطبراني في "الكبير" (1709)، والبيهقي في "السنن" 3/14 من طرق عن أبي نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1125)، والترمذي (3345) في التفسير: باب ومن سورة الضحى، والطبري في "جامع البيان" 30/231، والواحدي في "أسباب النزول" ص 301، والبيهقي في "دلائل النبوة" 7/58 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 4/312، والبخاري (4950) و (4951) في تفسير سورة الضحى: باب (مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى)، ومسلم (1797) (115) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المنافقين، والطبري 30/231، والطبراني (1710) و (1711)، والبيهقي في "السنن" 3/14، وفي "دلائل النبوة" 7/59، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/497 من طريقين عن الأسود بن قيس، به.

بِبَعْضِ الْقَوْلِ، قَالَ: وَعَرَفْتُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ مَضَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَرَّ بِهِمُ الثَّانِيَةَ غَمَزُوهُ بِمِثْلِهَا، فَعَرَفْتُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ مَضَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِهِمُ الثَّالِثَةَ، غَمَزُوهُ بِمِثْلِهَا، ثُمَّ قَالَ: اَتَسْمَعُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِالذَّبْحِ قَالَ: فَاَخَذَتِ الْقَوْمَ كَلِمَتُهُ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا لَكَاَنَّمَا عَلٰى رَاْسِهِ طَائِرٌ وَّاقِعٌ، حَتّٰى اِنَّ اَشَدَّهُمْ فِيْهِ وَطَاَةً قَبْلَ ذٰلِكَ يَتَوَقَّاهُ بِاَحْسَنِ مَا يُجِيبُ مِنَ الْقَوْلِ، حَتّٰى اِنَّهُ لَيَقُوْلُ: انْصَرِفْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، انْصَرِفْ رَاشِدًا، فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ جَهُوْلًا، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ اجْتَمَعُوْا فِي الْحِجْرِ وَاَنَا مَعَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: ذَكَرْتُمْ مَا بَلَغَ مِنْكُمْ، وَمَا بَلَغَكُمْ عَنْهُ، حَتّٰى اِذَا بَادَاكُمْ بِمَا تَكْرَهُوْنَ تَرَكْتُمُوْهُ، وَبَيْنَا هُمْ فِيْ ذٰلِكَ، اِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَثَبُوْا اِلَيْهِ وَثْبَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، وَاَحَاطُوا بِهِ، يَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا - لِمَا كَانَ يَبْلُغُهُمْ عَنْهُ مِنْ عَيْبِ آلِهَتِهِمْ وَدِيْنِهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَنَا الَّذِيْ اَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ اَخَذَ بِمَجْمَعِ رِدَائِهِ، وَقَالَ وَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَهُ يَقُوْلُ وَهُوَ يَبْكِي: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ؟، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْهُ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَاَشَدُّ مَا رَاَيْتُ قُرَيْشًا بَلَغَتْ مِنْهُ قَطُّ

❁❁ یحییٰ بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان کے والد کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عداوت کے اظہار کے لئے جو کچھ کیا اس میں آپ نے سب سے زیادہ (شدت والی) کیا چیز دیکھی؟ تو حضرت عبداللہ نے بتایا: ایک مرتبہ میں ان لوگوں کے ساتھ موجود تھا ان کے معززین حطیم میں موجود تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہم نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر ہمیں اتنا صبر سے کام لینا پڑا ہوا جتنا انصاف کے حوالے سے لینا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے سمجھدار لوگوں کو بے وقوف قرار دیا۔ کیا ہمارے آباؤ اجداد کو برا کہا۔ ہمارے دین کو غلط قرار دیا۔ ہماری اجتماعیت کے ٹکڑے ٹکڑے کئے۔ ہمارے معبودوں کو برا کہا ہم نے ان کی طرف سے ایک بڑے معاملے پر صبر سے کام لیا ہے یا جیسے بھی انہوں نے کہا: ابھی وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر آپ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے جب آپ ان کے پاس سے

6567- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق،وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه، والحديث فى "سيرته" 1/309 .310-ومن طريقه أخرجه أحمد 2/218، والبيهقى فى "دلائل النبوة " 2/275 276- وأورده الهيثمى فى "المجمع" 6/15-16، وقال: فى الصحيح طرف منه، رواه أحمد، وقد صرح ابن إسحاق بالسماع، وبقية رجاله رجال الصحيح.قلت: أخرج أحمد 2/204، والبخارى (3678) فى فضائل الصحابة: باب قول النبى - صلى الله عليه وسلم -: "لو كنت متخذاً خليلاً"، و (3856) فى مناقب الأنصار: باب ما لقى النبى - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه من المشركين، و (4815) فى تفسير سورة المؤمنون، والبيهقى فى "دلائل النبوة " 2/274، والبغوى (3746) من طرق عن الوليد بن مسلم، قال: سمعت الأوزاعى، قال: حدثنا يحيى بن أبى كثير، قال: حدثنى محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمى، قال: حدثنى عروة بن الزبير، قال: سألت عبد الله بن عمرو بن العاص قال: قلت: حدثنى بأشد شىء صنعه المشركون برسول الله - صلى الله عليه وسلم - ... فذكره مختصراً.

گزرے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر آوازے کسے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر (ناپسندیدگی) کا اندازہ ہوگیا، لیکن نبی اکرم ﷺ چلتے رہے جب آپ دوسری مرتبہ ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے پھر آپ پر آوازے کسے، جس کے (ملال) کا اندازہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر ہوگیا لیکن نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔ جب آپ تیسری مرتبہ ان کے پاس سے گزرے تو ان لوگوں نے پھر اسی طرح کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے میں تمہارے پاس ذبح کے ہمراہ آیا ہوں۔ (یعنی تم سب لوگ مارے جاؤ گے) یہ سن کر انہیں سانپ سونگھ گیا، یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک شخص کی یہ حالت ہوگئی جیسے اس کے سر پر پرندہ بیٹھا ہوا ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ کو ان کی طرف سے اس سے پہلے بھی شدید صورت حال کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن آپ ہمیشہ نرمی سے جواب دیا کرتے تھے۔ (اتنا سخت جواب سن کر) انہوں نے یہ کہا اے ابوالقاسم آپ تشریف لے جائیے۔ آپ ایسی حالت میں تشریف لے جائیے کہ آپ رہنمائی کرنے والے ہوں۔ اللہ کی قسم! آپ تو جہالت کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے۔ (یعنی کلام میں شدت کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے) تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب اگلا دن آیا تو وہ لوگ پھر حطیم میں اکٹھے ہوئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا تمہیں یاد ہے تم نے انہیں کیا بات کہی تھی اور انہوں نے تمہیں کیا بات کہی تھی، یہاں تک کہ جب انہوں نے تمہارے سامنے اس چیز کو ظاہر کیا جو تمہیں پسند نہیں آئی تو پھر تم نے انہیں چھوڑا ابھی یہ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو وہ سب مل کر نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا آپ ہی نے یہ بات کہی تھی اور یہ بات کہی تھی یعنی وہ باتیں جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے پہنچی تھیں کہ آپ ان کے معبودوں اور ان کے دین کو غلط قرار دیتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے یہ بات کہی تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی چادر کو پکڑا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے، وہ رو رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: کیا تم ایک ایسے شخص کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہو؟ جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) قریش کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ برے سلوک کی یہ سب سے سخت صورت حال تھی جو میں نے دیکھی۔

ذِكْرُ رَمْيِ الْمُشْرِكِينَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُنُوْنِ

اس بات کا تذکرہ، مشرکین نے نبی اکرم ﷺ پر مجنون ہونے کا الزام عائد کیا تھا

6568 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ، وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ، فَقَالَ: لَوْ اَنِّي رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّشْفِيَهُ عَلٰى يَدَيَّ، قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنِّي اَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَشْفِيْ عَلٰى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَمَّا بَعْدُ، فَقَالَ: اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰذِهِ، فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، وَقَوْلَ السَّحَرَةِ، وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلٰى قَوْمِكَ؟ ، فَقَالَ: وَعَلٰى قَوْمِيْ، قَالَ: فَبَايَعَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ، فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ: هَلْ اَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً، قَالَ: رُدُّوهَا، فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ضماد نامی جس کا تعلق ازدشنوءہ سے تھا وہ مکہ آیا وہ ہوا (یعنی ذہنی خرابی) کا دم کیا کرتا تھا۔

اہل مکہ کے بے وقوف لوگ یہ کہتے تھے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنون لاحق ہوگیا ہے اس شخص نے کہا: اگر میں اس شخص کو دیکھ لوں تو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے میرے ذریعے شفا دیدے۔ راوی کہتے ہیں: اس کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس ہوا (یعنی ذہنی توازن خراب ہونے) کا دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ذریعے شفا دیدیتا ہے تو کیا آپ کو اس میں کوئی دلچسپی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ امابعد''

اس شخص نے کہا: آپ اپنے یہ کلمات میرے سامنے دوبارہ دہرائیے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات اس کے سامنے دہرادیئے۔ اس شخص نے کہا: میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے جادوگروں کا کلام سنا ہے شاعروں کا کلام سنا ہے لیکن میں نے آپ کے

6568- إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى . وأخرجه مسلم (868) في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، وابن منده في " الإيمان " (132) ، والبيهقي 3/214، وابن الأثير في "أسد الغابة" 3/56-57 من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم وابن منده من طريقين عن عبد الأعلى، به . وأخرجه مختصراً أحمد 1/350، والنسائي 6/89-90 في النكاح: باب ما يستحب من الكلام عند النكاح، وابن ماجه (1893) في النكاح: باب خطبة النكاح، من طرق عن داود بن أبي هند، به.

ان کلمات کی مانند کوئی کلام نہیں سنا۔ آپ اپنا ہاتھ آگے کیجئے تاکہ میں آپ کے دست اقدس پر اسلام کی بیعت کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری قوم بھی کرے گی؟ اس نے کہا: میری قوم بھی کرے گی۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے بیعت لے لی پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی۔ ان لوگوں کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا تو اس لشکر کے امیر نے اپنے لشکر سے کہا کیا تم نے ان لوگوں سے کوئی چیز لی ہے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: میں نے ان سے ایک لوٹا لیا ہے تو امیر نے کہا: تم وہ انہیں واپس کردو کیونکہ یہ ضماد کی قوم کے افراد ہیں۔

ذِكْرُ جَعْلِ الْمُشْرِكِينَ رِدَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُنُقِهِ، عِنْدَ تَبْلِيغِهِ اِيَّاهُمْ رِسَالَةَ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کو اپنے پروردگار کی رسالت کی تبلیغ کی اس وقت انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی چادر آپ ﷺ کی گردن میں (ڈال کر اسے کھینچا تھا)

6569 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ قُرَيْشًا اَرَادُوْا قَتْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَوْمًا رأيتهم وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْمَقَامِ، فَقَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ، فَجَعَلَ رِدَاءَهٗ فِيْ عُنُقِهِ، ثُمَّ جَذَبَهٗ حَتّٰى وَجَبَ لِرُكْبَتَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ، فَظَنُّوا اَنَّهٗ مَقْتُوْلٌ، قَالَ: وَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْتَدُّ حَتّٰى اَخَذَ بِضَبْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَائِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، مَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِلَّا بِالذَّبْحِ، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى حَلْقِهٖ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ: يَا مُحَمَّدُ، مَا كُنْتَ جَهُوْلًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ مِنْهُمْ

❁❁ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے قریش کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہو۔ صرف ایک دن ایسا ہوا میں نے انہیں دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ مقام ابراہیم

6569– إسناده حسن، محمد بن عمرو بن علقمة صدوق حسن الحديث روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وباقي رجاله رجال الشيخين. وهو في "مسند أبي يعلى" 343/1، و "مصنف ابن أبي شيبة". 14/297 وأخرجه البخاري في "خلق أفعال العباد" (308)، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" (159) من طريقين عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 6/16، وقال: رواه أبو يعلى والطبراني، وفيه محمد بن عمرو بن علقمة، وحديثه حسن، وبقية رجال الطبراني رجال الصحيح.

کے پاس نماز ادا کر رہے تھے تو عقبہ بن ابومعیط اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی طرف گیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی چادر آپ کی گردن میں ڈالی اور پھر اسے کھینچا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ گھٹنوں کے بل گر پڑے۔ لوگوں نے چیخنا شروع کر دیا۔ وہ یہ سمجھے کہ شاید آپ شہید ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیچھے سے دونوں بازوؤں سے پکڑا وہ یہ کہہ رہے تھے کیا تم ایک ایسے شخص کو مارنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ ان لوگوں کے پاس سے گزرے۔ وہ لوگ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ مجھے تمہاری طرف صرف ذبح کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے (یعنی تم سب لوگ میرے ساتھ جنگ کرتے ہوئے مارے جاؤ گے) نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی تو ابوجہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا اے حضرت محمد ﷺ آپ تو سختی سے جواب دینے والے نہیں ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی ان میں شامل ہو گے (یعنی جو لوگ ان میں مارے جائیں گے)

ذِكْرُ طَرْحِ الْمُشْرِكِينَ سَلَى الْجَزُورِ عَلَى ظَهْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' مشرکین نے اونٹ کی اوجھ نبی اکرم ﷺ کی پشت پر رکھ دی تھی

6570 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهُ نَاسٌ، اِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ، وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ، شَكَّ شُعْبَةُ، قَالَ: فَلَقَدْ

6570– إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر، وأبو إسحاق: هو السبيعي، وسماع شعبة منه قديم. وأخرجه البخاري (3854) في مناقب الأنصار: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه من المشركين بمكة، ومسلم (1794) (108) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المشركين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/393 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه البخاري (240) في الوضوء: باب إذا ألقي على ظهر المصلّي قذر أو جيفة لم تفسد عليه الصلاة، ومسلم، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/278 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 14/298، وأحمد 1/417، والبخاري (240) في الوضوء، و (520) في الصلاة: باب المرأة تطرح عن المصلي شيئاً من الأذى، و (2934) في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و (3960) في المغازي: باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم - على كفار قريش، ومسلم، والنسائي 1/161-162 في الطهارة: باب فرث ما يؤكل لحمه يُصيب الثوب، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1418) و (1419)، والبزار (2399)، والبيهقي في "السنن" 9/7-8، وفي "دلائل النبوة" 2/279 و 279-280 و 3/82-83، والبغوي (3745) من طرق عن أبي إسحاق، به.

رَاَیْتُهُمْ یَوْمَ بَدْرٍ وَّاُلْقُوا فِیْ بِئْرٍ، غَیْرَ اَنَّ اُمَیَّةَ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهُ، فَلَمْ یُلْقَ فِی الْبِئْرِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں تھے آپ کے اردگرد کچھ لوگ موجود تھے۔اسی دوران عقبہ بن ابومعیط ایک (اونٹ کی) اوجھ لے کر آیا اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر رکھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت سے اسے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اس کے خلاف دعائے ضرر کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ قریش کے کچھ افراد کو اپنی گرفت میں لے۔ابوجہل بن ہشام،عتبہ بن ربیعہ،شیبہ بن ربیعہ،عقبہ بن ابومعیط، اُمیہ بن خلف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اُبی بن خلف'' یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا کہ ان کی (لاشوں کو) ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔صرف اُمیہ کو نہیں ڈالا گیا کیونکہ اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔اسے کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

ذِكْرُ هَمِّ اَبِیْ جَهْلٍ اَنْ یَّطَاَ رَقَبَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ ابوجہل نے یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر پاؤں رکھ دے گا

6571 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ نُعَیْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَّجْهَهُ بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ، فَبِالَّذِیْ یُحْلَفُ بِهٖ لَئِنْ رَاَیْتُهُ یَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ، فَاَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ لِیَطَاَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ، قَالَ: فَمَا فَجَاَهُمْ اِلَّا اَنَّهُ یَتَّقِیْ بِیَدِهٖ، وَیَنْكُصُ عَلٰی عَقِبَیْهِ، فَاَتَوْهُ، فَقَالُوْا: مَا لَكَ یَا اَبَا الْحَكَمِ؟ قَالَ: اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَّهَوْلًا وَاَجْنِحَةً، قَالَ اَبُو الْمُعْتَمِرِ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی) (العلق: 10) اِلٰی آخِرِهٖ (فَلْیَدْعُ نَادِیَهُ) (العلق: 17) ، قَالَ قَوْمُهُ: (سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ) (العلق: 18) قَالَ الْمَلَائِكَةُ: (لَا تُطِعْهُ) (العلق: 19) ، ثُمَّ اَمَرَهُ بِمَا اَمَرَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فِیْ آخِرِ السُّوْرَةِ، قَالَ: فَبَلَغَنِیْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوجہل نے کہا: کیا تم لوگوں کے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کو بچا

6571– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فمن رجال مسلم. أبو حازم: هو سلمة بن دينار الأشجعي. وأخرجه أحمد 2/370، ومسلم (2797) في صفات المنافقين: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى) ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/92، والطبري في "جامع البيان " 30/256، وأبو نعيم (158) ، والبيهقي 2/89، والبغوي في "معالم التنزيل" 508-4/507 من طرق عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأورده السيوطي في "الدر المنثور " 8/565، وزاد نسبته لابن المنذر وابن مردويه.

سکتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے نام کا حلف اٹھایا جاتا ہے اگر میں نے انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں ان کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آیا تاکہ آپ کی گردن پر پاؤں رکھے۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تھوڑی ہی دیر کے بعد یوں لگا جیسے وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کسی چیز سے بچنا چاہتے ہیں اور وہ الٹے قدموں واپس مڑ گیا۔ دوسرے لوگ اس کے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا: اے ابوالحکم آپ کو کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا: میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق تھی اور ہولناکی تھی اور پر تھے۔ (یعنی غیر مرئی مخلوق تھی)

ابومعتمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو اس بندے کو روک رہا تھا جو نماز ادا کر رہا تھا''۔ یہ آیت آخر تک ہے۔

''تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نادی کو بلالے'' یعنی اپنی قوم کو بلالے۔

''ہم زبانیہ کو بلالیں گے'' یعنی فرشتوں کو

''تم اس کی بات نہ مانو''۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا کہ اس سورت کے آخر میں سجدہ تلاوت کرنا ہے۔

راوی کہتے ہیں: معتمر کے حوالے سے یہ روایت بھی ہم تک پہنچی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر وہ میرے قریب ہوتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضوا چک لیتے''۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُشْرِكِينَ صَفِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّنَيْبِرَ وَالْمُنْبَتِرَ

اس بات کا تذکرہ 'مشرکین نے اللہ کے محبوب ﷺ کو صنیبر اور منبتر (یعنی جس کی اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نسل ختم ہو جائے) کا نام دیا

6572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ مَكَّةَ اَتَوْهُ، فَقَالُوا: نَحْنُ اَهْلُ السِّقَايَةِ وَالسِّدَانَةِ، وَاَنْتَ سَيِّدُ

6572- إسناده صحيح على شرط الصحيح. ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم .وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 30/330 عن محمد بن بشار بهذا الإسناد.وأخرجه الطبري (9786) ، والبزار كما في "تفسير ابن كثير" 4/598 من طريقين عن ابن أبي عدي، به، وقال ابن كثير: وهو إسناد صحيح.وأخرجه البزار (2293) عن الحسن بن علي الواسطي، عن يحيى بن راشد، عن داود بن أبي هند، به.وأخرجه الطبراني (11645) من طريق يونس بن سليمان الحمال، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دينار، عن عكرمة، به. وأورده الهيثمي في " المجمع " 6-7/5، وقال: فيه يونس بن سليمان الحمال، ولم أعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح.

اَهْلِ يَثْرِبَ، فَنَحْنُ خَيْرٌ اَمْ هٰذَا الصُّنَيْبِيرُ الْمُنْبَتِرُ مِنْ قَوْمِهِ، يَزْعُمُ اَنَّهُ خَيْرٌ مِّنَّا، فَقَالَ: اَنْتُمْ خَيْرٌ مِّنْهُ، فَنَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ) (الكوثر: 3)، وَنَزَلَتْ: (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا نَصِيْبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا هٰٓؤُلَاءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا سَبِيْلًا) (النساء: 51)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب (یہودیوں کا سردار) کعب بن اشرف مکہ آیا تو لوگ اس کے پاس آئے اور بولے ہم سقایہ کو سدانہ کی خدمات سرانجام دیتے ہیں اور آپ اہل یثرب کے سردار ہیں۔ ہم زیادہ بہتر ہیں یا یہ صاحب زیادہ بہتر ہیں جو اپنی قوم سے لاتعلق ہو چکے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بہتر ہیں تو کعب بن اشرف نے کہا: تم لوگ ان سے بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی۔

''بے شک تمہارے دشمن کا نام ونشان نہیں رہے گا۔''

اور یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم نے ان لوگوں کی طرف دیکھا جنہیں کتاب میں سے حصہ دیا گیا لیکن وہ پھر بھی جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں اور کافروں سے کہتے ہیں کہ وہ لوگ ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہدایت یافتہ ہیں جو ایمان لائے۔''

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرْدَ الْفُقَرَاءِ عَنْهُ

اس بات کا تذکرہ مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ غریب لوگوں کو اپنے سے دور کر دیں

6573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَارِثِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: اطْرُدْ هٰٓؤُلَاءِ عَنْكَ، فَاِنَّهُمْ وَاِنَّهُمْ، وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ، وَبِلَالٌ، وَرَجُلَانِ نَسِيْتُ اَحَدُهُمَا، قَالَ:

6573- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (2413) في فضائل الصحابة: باب في فضل سعد بن أبي وقاص -رضي الله عنه - من طريق إسرائيل بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/289، وابن ماجه (4128) في الزهد: باب مجالسة الفقراء، وعبد بن حميد (131)، والطبري في "جامع البيان" (13263)، وصححه الحاكم 3/319 من طرق عن المقدام بن شريح به. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 3/13، وزاد نسبته لأحمد، وللفريابي، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وأبي الشيخ، وابن مردويه، وأبي نعيم في "الحلية"، والبيهقي في "الدلائل".

6574- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/99، والترمذي (3052) في التفسير: باب ومن سورة آل عمران عن هشيم، والترمذي (3503) عن يزيد بن هارون بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/206، وابن ماجة (4027) في الفتن: باب الصبر على البلاء، والطبري في "جامع البيان" (7805) و (7806) و (7807) وابن إسحاق في "السيرة" 3/84، والواحدي في "أسباب النزول" ص 80، والبغوي (3748) من طرق عن حميد الطويل به. وانظر ما بعده.

فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ) (الأنعام: 52) اِلٰى قَوْلِهِ: (الظّٰلِمِيْنَ) (الأنعام: 52)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ہم چھ آدمی تھے۔مشرکین نے کہا: ان لوگوں کو اپنے سے دور کردیں یہ لوگ ایسے ہیں اور ویسے ہیں (راوی کہتے ہیں:) میں تھا' عبداللہ بن مسعود تھے۔ ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا بلال تھے اور دو آدمی اور تھے جن میں سے میں ایک کو بھول چکا ہوں۔راوی کہتے ہیں: تو اس بارے میں جو اللہ کو منظور تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں خیال آیا اور آپ نے اسے اپنے ذہن میں اسے سوچا (کہ ہم لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور تم ان لوگوں کو پرے نہ کرو' جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور وہ صرف اس کی رضامندی چاہتے ہیں'' یہ آیت یہاں تک ہے ''ظلم کرنے والے''۔

ذِكْرُ مَا اُصِيْبَ مِنْ وَجْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِظْهَارِهِ رِسَالَةَ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار کی رسالت کی تبلیغ کے وقت چہرے پر (زخم لاحق ہوئے تھے)

6574 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ، وَشُجَّ وَجْهُهُ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ، فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت زخمی ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی ہو گیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے خون بہنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے' جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ سلوک کرتی ہے حالانکہ وہ ان کو ان کے پروردگار کی طرف دعوت دیتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے' خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے' یا انہیں عذاب دے' بے شک یہ لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔''

ذِكْرُ احْتِمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّدَائِدَ فِي إِظْهَارِ مَا أَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو (جو تبلیغ) کرنے کا حکم دیا' اس کے اظہار میں نبی اکرم ﷺ نے جو تکالیف برداشت کیں' ان کا تذکرہ

6575 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ، وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ، وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) (آل عمران: **128**)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور یہ فرمارہے تھے۔ ایسی قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے' جو اپنے نبی کو زخمی کر دیتی ہے اور ان کے دانتوں کو زخمی کر دیتی ہے حالانکہ وہ نبی ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔''

6576 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكٰى نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ حَتّٰى اَدْمَوْا وَجْهَهُ فَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُوْلُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ

6575– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/253 و 288، ومسلم (1791) في الجهاد: باب غزوة أحد، والواحدي في "أسباب النزول" ص 81-80، والبيهقي في "دلائل النبوة" 3/262 من طريقين عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد.

6576– إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير عبد الغفار بن عبد الله الزبيري، فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 8/421، وقال: من أهل الموصل، كنيته أبو نصر، يروي عن علي بن مسهر، حدثنا عنه الحسن بن إدريس الأنصاري والمواصلة. مات سنة أربعين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل. وذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 6/54، وأفاد بأن إبراهيم بن يوسف الهسنجاني قد روى عنه. والحديث في "مسند أبي يعلى" (5072). وأخرجه أحمد 1/380 و 432 و 441، والبخاري (3477) في الأنبياء: باب رقم (54)، و (6929) في استتابة المرتدين: باب رقم (5)، ومسلم (1792) في الجهاد: باب غزوة أحد، وابن ماجه (4025) في الفتن: باب الصبر على البلاء، وأبو يعلى (5205) و (5216)، والبغوي (3749) من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/427 و 457-456، وأبو يعلى (4992)، من طريق حماد بن زيد، وأحمد 1/453 عن حماد بن سلمة، كلاهما عن عاصم بن أبي النجود، عن شقيق أبي وائل، بنحوه.

نبی اکرم ﷺ نے ایک نبی کی حکایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قوم کے افراد نے انہیں اتنا مارا کہ ان کے چہرے کو زخمی کر دیا تو وہ نبی ﷺ اپنے چہرے سے خون کو پونچھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے میرے پروردگار! تو میری قوم کی مغفرت کر دے کیونکہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

6577 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمِيَتْ اُصْبُعُهُ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

هَلْ اَنْتَ اِلَّا اُصْبُعٌ دَمِيتِ وَفِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

❁ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کسی جنگ میں نبی اکرم ﷺ کی انگلی زخمی ہوگئی تو آپ نے فرمایا:

''تم صرف ایک انگلی ہو جس سے خون بہہ رہا ہے اور تمہیں اللہ کی راہ میں اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ غَسْلِ الدَّمِ عَنْ وَجْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شُجَّ

اس بات کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ کا چہرہ زخمی ہوا تو آپ ﷺ کے چہرے سے خون کو کیسے دھویا گیا

6578 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ،

(متن حدیث): قَالَ: سَاَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: بِاَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا

6577– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار، فمن رجال مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" (1533) .وأخرجه البخاري (2802) في الجهاد: باب من ينكب في سبيل الله، ومسلم (1796) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المشركين والمنافقين، والطبراني في "الكبير" (1708) من طرق عن أبي عَوانة، بهذا الإسناد .واخرجه الحميدي (776) ، وأحمد 4/312 و313، والبخاري (6146) في الأدب: باب ما يجوز من الشعر والرجز، ومسلم، وابن أبي شيبة 8/716، والترمذي (3345) في تفسير سورة الضحى، والطبراني (1703) ... (1707) ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 4/299، والبيهقي في "دلائل النبوة" 44-7/43، والبغوي (3401) من طرق عن الأسود، به.

6578– إسناده صحيح على شرط الشيخين. نصر بن علي: هو ابن نصر بن علي الجهضمي، وسفيان: هو ابن عيينة، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار .وأخرجه الحميدي (929) ، وأحمد 5/330، والبخاري (243) في الوضوء : باب غسلِ المرأة أباها الدَّمَ عن وجهه، و (3037) في الجهاد: باب دواء الجرح بإحراق الحصير، و (5248) في النكاح: باب (ولا يبدين زينتهن إلا لبعولتهن) ، ومسلم (1790) (103) في الجهاد: باب غزوة أحد، والترمذي (2085) في الطب: باب التداوي بالرماد، والطبراني في " الكبير " (5916) ، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/334، والبخاري (2903) في الجهاد: باب المِجَنّ ومن يتترس بترس صاحبه، و (4075) في المغازي: باب ما أصاب النبي - صلى الله عليه وسلم - من الجرح يوم أحد، و (5722) في الطب: باب حرق الحصير لسدِّ الدَّمِ، ومسلم، والبيهقي في "دلائل النبوة" 3/261 من طرق عن أبي حازم، به. وانظر ما بعده.

بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي شَنَّةٍ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ، فَاُخِذَ حَصِيرٌ، فَاُحْرِقَ، فَدُووِيَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوحازم بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کس چیز کے ذریعے دوا لگائی گئی تھی تو انہوں نے فرمایا: اب لوگوں میں کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مشکیزے میں پانی لے کر آئے تھے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خون کو دھو رہی تھیں پھر چٹائی لی گئی اسے جلایا گیا تو اسے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر) لگا دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رَبَاعِيَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُسِرَتْ هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت شہید ہو گئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر موجود خود ٹوٹ گیا تھا

6579 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ، وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْكُبُ الْمَاءَ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيْرٍ، فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى اِذَا صَارَ رَمَادًا اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

ابوحازم کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی ہو گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دانت زخمی ہو گئے تھے اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر لگا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خون کو دھو رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال کے ذریعے اس پر پانی بہا رہے تھے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے کے نتیجے میں خون زیادہ

6579- إسناده صحيح أبو إبراهيم الترجماني: هو إسماعيل بن إبراهيم بن بسام لا بأس به، روى له النسائي، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. ابن أبي حازم: اسمه عبد العزيز، وهو في "مسند أبي يعلى" 352/1. وأخرجه البخاري (2911) في الجهاد: باب لبس البيضة، ومسلم (1790) في الجهاد: باب غزوة أحد، وابن ماجه (3464) في الطب: باب دواء الجراحة، والطبراني في "الكبير" (5897)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 260-3/259 و 260 من طرق عن ابن أبي حازم، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

نکل رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جلایا' یہاں تک کہ جب وہ راکھ بن گئی تو انہوں نے وہ راکھ اس زخم پر لگادی تو خون رک گیا۔

ذِكْرُ عِنَادِ بَعْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہل کتاب میں سے کچھ لوگوں کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عناد رکھنے کا تذکرہ

6580 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنِ الْفَلْتَانِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث):كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَشَخَصَ بَصَرُهُ اِلٰى رَجُلٍ يَمْشِي فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ ، قَالَ: لَا، قَالَ: اَتَقْرَاُ التَّوْرَاةَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالْاِنْجِيلَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالْقُرْآنَ ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ اَشَاءُ لَقَرَاْتُهُ، قَالَ: ثُمَّ اَنْشَدَهُ، فَقَالَ: تَجِدُنِيْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ؟ ، قَالَ: نَجِدُ مِثْلَكَ، وَمَثَلَ اُمَّتِكَ، وَمَثَلَ مُخْرَجِكَ، وَكُنَّا نَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ فِينَا، فَلَمَّا خَرَجْتَ تَخَوَّفْنَا اَنْ تَكُوْنَ اَنْتَ، فَنَظَرْنَا فَاِذَا لَيْسَ اَنْتَ هُوَ، قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّ مَعَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفًا، لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ، وَلَا عِقَابٌ، وَاِنَّ مَا مَعَكَ نَفَرٌ يَسِيْرٌ، قَالَ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاَنَا هُوَ، وَاِنَّهَا لَاُمَّتِي، وَاِنَّهُمْ لَاَكْثَرُ مِنْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا

حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی طرف دیکھا جو مسجد میں چل رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں اس نے جواب دیا: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم تورات کی تلاوت کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: انجیل کی اس نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: قرآن کی۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر میں چاہوں' تو اس کا علم بھی حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم نے میرا ذکر تورات اور انجیل میں پایا ہے تو اس نے بتایا ہمیں (تورات میں) آپ کا آپ کی اُمت کا آپ کے نکلنے کا (یا ہجرت کے مقام کا) ذکر ملتا ہے اور ہمیں یہ امید تھی کہ آپ ہمارے درمیان (یعنی یہودیوں کے درمیان) مبعوث ہوں گے لیکن جب آپ کا ظہور ہوا تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہ آپ نہ ہوں

6580– حديث حسن. عبد العزيز بن سالم لم أقف له على ترجمة، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الصحيح غير كليب بن شهاب والد عاصم، فقد روى له أصحابُ السنن، وهو صدوق .وأخرجه البزار (3554) ، والطبراني في "الكبير" /18 (854) من طريق عفان، والطبراني من طريق يحيى الحماني، كلاهما عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد .وقال البزار: لا نعلم أحداً يرويه عَنْ رسولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إلا بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني /18 (855) ، وابن منده في "الصحابة" فيما نقله عنه الحافظ في "الإصابة" 3/204 من طريق صالح بن عمر، عن عاصم بن كليب، به .وأورده الحافظ الهيثمي في "المجمع" 8/242، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات من أحد الطريقين، وأورده أيضاً 10/408، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات.

لیکن جب ہم نے اس بارے میں تحقیق کی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نبی کے ہمراہ ان کی اُمت کے ستر ہزار ایسے لوگ ہوں گے' جن پر کوئی حساب نہیں ہوگا اور انہیں کوئی عذاب نہیں ہو گا' جب کہ آپ کے ساتھ تو بہت تھوڑے سے لوگ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ (نبی جس کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے) وہ میں ہی ہوں اور یہ میری اُمت ہے اور (اس کے جنت میں داخل ہونے والے لوگوں کی تعداد (ستر ہزار اور مزید ستر ہزار اور مزید ستر ہزار سے بھی زیادہ ہوگی۔)

ذِكْرُ بَعْضِ مَا كَانَ يُقَاسِي الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ

ان بعض تکالیف کا تذکرہ' جو مدینہ منورہ میں منافقین کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئی تھیں

6581 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا وَعَلَيْهِ اِكَافٌ وَّتَحْتَهُ قَطِيفَةٌ، فَرَكِبَ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ فِي الْخَزْرَجِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَعَبَدَةُ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدُ، وَمِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ، وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ: اَيُّهَا الْمَرْءُ، لَاَحْسَنُ مِنْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا فِيْ مَجَالِسِنَا، وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ.

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلِ اغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا، فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوا اَنْ يَّثُوْرُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ، فَدَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَالَ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ؟ يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ، قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْفُ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ تَوِّجُوْهُ بِالْعِصَابَةِ،

6581- حديث صحيح. ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9784). ومن طريقه أخرجه أحمد 5/203، ومسلم (1798) في الجهاد والسير: باب فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وصبره على أذى المنافقين، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/576-578. وأخرجه ابن إسحاق في "السيرة" 2/236-238، والبخاري (4566) في التفسير: باب (وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيْرًا) و (5663) في المرضى: باب عيادة المريض راكباً وماشياً، و (6207) في الأدب: باب كنية المشرك، و (6254) في الاستئذان: باب التسليم في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين، ومسلم، والنسائي في "السنن الكبرى" كما في "تحفة الأشراف" 1/53، وعمر بن شبة في "تاريخ المدينة" 1/356-357، والبيهقي في "الدلائل" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ، شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ عَمِلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان موجود تھا' اور اس کے نیچے چادر تھی۔ آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ آپ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے بنو حارث کے محلے کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ کا گزر ان کی ایک محفل سے ہوا جس میں کچھ مسلمان اور مشرکین اور بتوں کے پجاری اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں عبداللہ بن اُبی بھی تھا۔ اس محفل میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب اس جانور کے پاؤں کی غبار اس محفل تک پہنچی تو عبداللہ نے اپنی چادر اپنے ناک پر رکھ لی پھر اس نے کہا: ہم پر غبار نہ اڑائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام کیا ان لوگوں کے پاس ٹھہر گئے آپ نے ان لوگوں کو اللہ کی طرف آنے کی دعوت دی اور ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی تو عبداللہ بن اُبی نے کہا: اے صاحب آپ جو باتیں کر رہے ہیں اگر وہ سچی ہیں تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ آپ ہمیں ہماری محفل میں تکلیف نہ پہنچائیں۔ آپ اپنی رہائشی جگہ پر تشریف لے جائیں۔ ہم میں سے جو شخص آپ کے پاس آیا کرے آپ اس کے سامنے یہ سب کچھ بیان کر دیا کریں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ آپ ہمارے ہاں ہماری محفل میں تشریف لایا کریں۔ ہمیں یہ بات پسند ہے اس بات پر مسلمانوں مشرکین اور یہودیوں کے درمیان تو تکرار ہوگئی' یہاں تک کہ ان لوگوں نے لڑنے کا ارادہ کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مسلسل خاموش کروانے کی کوشش کرتے رہے' یہاں تک کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے سنا کہ ابوحباب نے کیا کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عبداللہ بن اُبی تھا۔ اس نے یہ یہ بات کہی ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس سے درگزر کیجئے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مرتبہ اور مقام عطا کیا ہے اس سے پہلے یہاں کے رہنے والے لوگوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ اسے یہاں کا بڑا سردار بنا دیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی تشریف آوری کے ذریعے اس کی یہ خواہش پوری نہیں کی تو وہ اس بات پر جل بھن گیا۔ اسی وجہ سے اس نے یہ طرز عمل اختیار کیا جو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے درگزر کیا۔

6582 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَا لِلْاَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ، قَالَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: دَعُوْهَا، فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، فَقَالَ عَبْدُ

6582- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر (5990).

اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ: قَدْ فَعَلُوهَا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ يُرِيدُ: اَنَّهُ لَا قِصَاصَ فِي هٰذَا، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُمْ: فَاِنَّهَا ذَمِيمَةٌ وَّمَا اَشْبَهَهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مہاجر اور ایک انصاری نے ایک دوسرے کی پٹائی کی۔ انصاری نے کہا: اے انصار (میری مدد کے لئے آؤ) مہاجر نے کہا: اے مہاجرین (میری مدد کے لئے آؤ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی۔ آپ نے فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کی طرح پکارنے کا کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس چیز کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بودار ہے۔ اس پر عبداللہ بن اُبی نے کہا: انہوں نے ایسا کیا ہے جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو ہم میں سے عزت دار لوگ وہاں سے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑادوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ یہ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''یہ چیز بودار ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ اس میں قصاص نہیں ہوگا۔ اسی طرح لوگوں کا یہ کہنا: ''یہ چیز قابل مذمت ہے یا اس کی مانند جو دیگر الفاظ ہیں (ان سے یہی مراد ہے)

ذِكْرُ وَصْفِ مَا طِبَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیے جانے والے جادو کی صفت کا تذکرہ

6583 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):سَحَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مِّنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ: لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ، وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَشْعُرْتِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ، قَدْ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي وَجَلَسَ الْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ

6583- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 8/30-31، وأحمد 6/57، ومسلم (2189) في السلام: باب السحر، وابن ماجه (3545) في الطب: باب السحر، من طريق عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/63 و 96، والبخاري (3175) في الجزية: باب هل يعفى عن الذمي إذا سحر، و (5765) في الطب: باب هل يستخرج السحر، و (5766) باب السحر، و (6063) في الأدب: باب قول الله تعالى: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ) ، و (6391) في الدعاء : باب تكرير الدعاء ، ومسلم (2189) (44) من طرق عن هشام بن عروة، به.

رَأْسِي: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، قَالَ: فِي اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي ذَرْوَانَ قَالَ: فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ فَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِينِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلَّا اَحْرَقْتَهُ اَوْ اَخْرَجْتَهُ؟، قَالَ: اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ، وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَيْئًا، فَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بنوزریق سے تعلق رکھنے والے ایک یہودی جس کا نام لبید بن اعصم تھا۔اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں محسوس ہوتا کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے۔حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا ایک دن اور ایک رات تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی کیفیت رہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے رہے پھر دعا مانگتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس چیز کا جواب دیدیا ہے۔جس کے بارے میں' میں نے اس سے دریافت کیا تھا۔میرے پاس دو آدمی (یعنی دو فرشتے) آئے۔ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا جو میرے پاؤں کے قریب بیٹھا تھا اس نے میرے سرہانے موجود شخص سے دریافت کیا: ان صاحب کو کیا تکلیف ہے۔اس نے جواب دیا: ان پر جادو ہوا ہے۔اس نے دریافت کیا۔ان پر کس نے جادو کیا ہے۔دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے پہلے نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے۔دوسرے نے جواب دیا: کنگھی میں اور کنگھی میں لگے ہوئے بالوں میں اور نر کھجور کے شگوفے میں پہلے نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے۔دوسرے نے جواب دیا: ذی زروان کے کنویں میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کے ہمراہ اس کنویں کے پاس آئے جب آپ وہاں سے واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کا پانی یوں تھا جیسے اس میں مہندی گھول دی گئی ہو اور وہاں کے کھجوروں کے درختوں کے سر شیطان کے سروں کی طرح تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اسے جلوا کیوں نہیں دیا' یا نکلوا کیوں نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا کی تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ اس کے حوالے سے لوگوں میں کوئی خرابی پیدا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان چیزوں کو دفن کر دیا گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6584 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

(متن حدیث): سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَحَرَهُ رَجُلٌ مِّنْ يَّهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ: لَبِيدُ

6584- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري (3268) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (5763) في الطب: باب السحر، عن إبراهيم بن موسى، أخبرنا عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

بْنُ الْاَعْصَمِ، حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ، وَلَمْ يَفْعَلْهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَشَعُرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ، اَتَانِي مَلَكَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي، وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: مَطْبُوبٌ، فَقَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، قَالَ: فِي اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ: وَاَتَاهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَاَنَّ رُاْسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهَا؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ، وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْهُ شَرًّا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا۔ بنوزریق سے تعلق رکھنے والے ایک یہودی شخص نے آپ پر جادو کیا۔ اس شخص کا نام لبید بن اعصم تھا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آپ نے کوئی کام کیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ ایک دن یہی حالت رہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بارے میں بتا دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے۔ ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا۔ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے۔ دوسرے نے جواب دیا۔ ان پر جادو ہوا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا: ان پر کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے پہلے نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: کنگھی میں اور کنگھی میں لگے ہوئے بالوں میں اور نر کھجور کے شگوفے میں پہلے نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: ذروان کے کنویں میں ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کرام کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے (واپس آ کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اس کنویں کا پانی یوں تھا جیسے اس میں مہندی گھولی ہوئی ہو اور وہاں کے کھجوروں کے درختوں کے سرے یوں تھے جیسے شیاطین کے سر ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اسے نکلوا کیوں نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا کی تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں اس کے حوالے سے مسلمانوں کے درمیان کوئی خرابی پھیلاؤں۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالسِّنِينَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرکین کے خلاف قحط سالی کی دعا کرنے کا تذکرہ

6585 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، وَمَنْصُورٌ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ قَالَ: يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَاَبْصَارِهِمْ، وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، قَالَ: فَفَزِعْنَا، فَاَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَغَضِبَ، فَجَلَسَ، وَقَالَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ شَيْئًا فَلْيَقُلِ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ: لَا اَعْلَمُ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) (ص: 86) اِنَّ قُرَيْشًا دَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسِنِيْ يُوسُفَ، فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوا فِيهَا، فَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، جِئْتَ تَاْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَقَوْمُكَ هَلَكُوا، فَادْعُ اللّٰهَ، فَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ) (الدخان: 11)، اِلٰى قَوْلِهِ: (اِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ) (الدخان: 15)، فَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ اِذَا جَاءَ، ثُمَّ عَادُوْا اِلٰى كُفْرِهِمْ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى) (الدخان: 16)، فَذٰلِكَ يَوْمُ بَدْرٍ، (فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا) (الفرقان: 77) يَوْمَ بَدْرٍ، وَ (الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ) (الروم: 1)، وَالرُّوْمُ قَدْ مَضٰى، وَقَدْ مَضَتِ الْاَرْبَعُ

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کندہ میں حدیث بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں آئے گا تو وہ منافقین کی سماعت اور بصارت کو اپنی گرفت میں لے گا جبکہ مومن کو اس سے زکام کی سی کیفیت محسوس ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: ہم اس بات سے گھبرا گئے پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوا (انہیں یہ بات بتائی) وہ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ غصے میں آ گئے۔ پھر وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے کہا: اے لوگو! جو شخص کسی چیز کے بارے میں علم رکھتا ہو وہ اس کے مطابق بیان کر دے اور جو شخص علم نہ رکھتا ہو وہ یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کیونکہ علم ہونے میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی کو جس چیز کے بارے میں علم نہیں ہے وہ اس کے بارے میں یہ کہہ دے۔ میں نہیں جانتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے

6585- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطبراني في "الكبير" (9048) ، وأبو نعيم في "الدلائل" (369) عن الفضل بن الحباب بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1020) في الاستسقاء : باب إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، و (4774) في تفسير سورة الروم، والطبراني (9048) ، والبغوي في "معالم التنزيل " 150-4/149 عن محمد بن كثير، به . وأخرجه الحميدي (116) ، وعنه البخاري (4693) في تفسير سورة يوسف: باب (وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ) ، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 1/441، والبخاري (4824) في تفسير سورة الدخان: باب (ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون) ، والترمذي (3254) في التفسير: باب ومن سورة الدخان، من طريق شعبة، عن الأعمش ومنصور بن المعتمر، به. وأخرجه أحمد 381-1/380 و 431، والبخاري (1007) في الاستسقاء: باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم -: "اجعلها عليهم سنين كسنيِّ يوسف "، و (4821) في تفسير سورة الدخان: باب (يغشى الناس هذا عذاب أليم) ، و (4822) باب (ربنا اكشف عنا العذاب إنا مؤمنون) ، و (4823) باب (أنى لهم الذكرى وقد جاء هم رسول أمين) ، ومسلم (2798) (40) في صفات المنافقين: باب الدخان، والطبري في "جامع البيان" 25/111، والطبراني (9046) و (9047) ، والبيهقي في "الدلائل" 325-2/324، و 325 326-، والبغوي في "التفسير" 4/150 من طريق الأعمش، به. وأخرجه مسلم (2798) ، والطبري 25/112، والبيهقي 2/326 من طرق عن جرير، به.

نبی ﷺ سے یہ فرمایا ہے۔

''تم یہ فرمادو کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا اور نہ ہی میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔''

(پھر حضرت عبداللہ نے وضاحت کی) نبی اکرم ﷺ نے قریش کے خلاف دعائے ضرر کی۔ آپ نے دعا کی۔

''اے اللہ تو ان لوگوں کے خلاف میری مدد کر جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی (قحط سالی کے) سات سالوں کے ذریعے ہو۔''

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو ان لوگوں کو قحط سالی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا' یہاں تک کہ وہ لوگ اس قحط سالی کے دوران ہلاکت کا شکار ہونے لگے۔ وہ مردار اور ہڈیاں تک کھانے لگے' ان میں سے کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے دھواں سا محسوس ہوتا تھا۔ ابوسفیان بن حرب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ آپ صلہ رحمی کا حکم دینے کے لئے تشریف لائے ہیں جبکہ آپ کی قوم کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان واضح دھواں لے کر آئے گا' جو لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے گا اور یہ دردناک عذاب ہوگا۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''اگر ہم تھوڑا سا عذاب کم کر دیں تو تم لوگ دوبارہ لوٹ جاتے ہو۔''

جب وہ عذاب آیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں سے دور کر دیا تو وہ لوگ دوبارہ کفر کی طرف لوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔'' اس سے مراد غزوہ بدر ہے۔

''تو عنقریب لزام ہوگا'' اس سے مراد غزوہ بدر ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''الف لام میم رومی مغلوب ہو گئے زمین کے کچھ حصے میں' اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔''

(پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) رومیوں والا معجزہ رونما ہو چکا ہے اور دیگر چار (معجزات بھی) گزر چکے ہیں۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے بیمار ہونے کا بیان

6586 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنَ عُتْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): رَجَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ بِالْبَقِيعِ، وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِيْ رَاْسِي، وَاَنَا اَقُوْلُ: وَا رَاْسَاهُ، قَالَ: بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ، وَا رَاْسَاهُ ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِي، فَغَسَّلْتُكِ، وَكَفَّنْتُكِ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ، ثُمَّ دَفَنْتُكِ؟ ، قُلْتُ: لَكَاَنِّي بِكَ اَنْ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَدْ رَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِي، فَاَعْرَسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ بُدِءَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ بقیع میں جنازے میں شریک ہونے کے بعد میرے ہاں واپس تشریف لائے۔ مجھے سر میں درد محسوس ہورہی تھی۔ میں نے کہا: ہائے میرا سر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ مجھے یہ کہنا چاہئے اے عائشہ! ہائے میرا سر' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں تو کوئی نقصان نہیں ہے اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاتی ہو تو میں تمہیں غسل دوں گا۔ میں تمہیں کفن دوں گا میں تمہاری نماز جنازہ ادا کروں گا پھر میں تمہیں دفن کروں گا۔ میں نے عرض کی: جی ہاں جب آپ ایسا کرلیں گے' تو اس کے بعد آپ واپس میرے گھر تشریف لے جائیں گے' اور وہاں اپنی نئی زوجہ محترمہ کے ساتھ رات گزاریں گے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرادیئے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی اس بیماری کا آغاز ہوا جس میں آپ کا وصال ہوا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعِلَّةَ قَدْ بَدَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا جب آغاز ہوا

6586– إسناده قوى. رجاله ثقات غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث فى رواية البيهقى فى "الدلائل" فانتفت شبهة تدليسه. محمد بن سلمة: هو الحرانى.وأخرجه النسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 11/482، والبيهقى فى "السنن" 3/396 عن عمرو بن هشام، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/228، وعنه ابن ماجه (1465) فى الجنائز: باب ما جاء فى غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها، عن محمد بن سلمة . وأخرجه البيهقى فى "السنن" 3/396 عن أحمد بن بكار، عن محمد بن سلمة، به.وأخرجه عبد الرزاق (9754) عن معمر، عن الزهرى، به.وأخرجه البيهقى فى "الدلائل" 169-168/.7/168 من طريق يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حدثنا يعقوب بن عتبة، به.وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة " 95/1: اسناد رجاله ثقات، ورواه البخارى من وجه آخر مختصراً.

آپ ﷺ اس وقت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے

6587 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ حَتّٰى اُغْمِيَ عَلَيْهِ، قَالَ: وَتَشَاوَرُوا فِي لَدِّهِ، فَلَدُّوهُ، فَلَمَّا اَفَاقَ، قَالَ: مَا هٰذَا؟ اَفِعْلُ نِسَاءٍ جِئْنَ مِنْ هَاهُنَا، وَاَشَارَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَكَانَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فِيهِنَّ، فَقَالُوا: كُنَّا نَتَّهِمُ بِكَ ذَاتَ الْجَنْبِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَدَاءٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَقْذِفَنِي بِهِ، لَا يَبْقَيَنَّ اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ اِلَّا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي عَبَّاسًا، قَالَ: فَلَقَدِ الْتَدَّتْ مَيْمُونَةُ يَوْمَئِذٍ، وَاِنَّهَا لَصَائِمَةٌ لِعَزِيمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا آغاز سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا۔ نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی یہاں تک کہ آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: گھر والوں نے اس بارے میں مشورہ دیا کہ آپ کے منہ میں دوائی ٹپکائی جائے۔ انہوں نے آپ کے منہ میں دوائی ٹپکا دی۔ جب آپ کو افاقہ محسوس ہوا تو آپ نے دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے کیا یہ ان خواتین کا فعل ہے جو اس طرف سے آئی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حبشہ کی سرزمین کی طرف اشارہ کیا سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی ان خواتین میں شامل تھیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید آپ کو ذات الجنب کی بیماری لاحق ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ بیماری ہے جس میں اللہ تعالیٰ مجھے مبتلا نہیں کرے گا۔ اب گھر میں موجود ہر شخص کے منہ میں دوا ٹپکائی جائے گی۔ صرف نبی اکرم ﷺ کے چچا کے ساتھ ایسا نہیں کیا جائے گا یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی دوائی پی حالانکہ انہوں نے اس دن روزہ رکھا ہوا تھا لیکن انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے شدید اصرار پر ایسا کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ فِي عِلَّتِهِ نِسَاءَهُ اَنْ يَكُونَ تَمْرِيضُهُ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران' اپنی ازواج سے یہ

6587- إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري. وهو في "مصنف عبد الرزاق " (9754)، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/438، والطبراني /24 (372)، وصححه الحاكم 4/202، ووافقه الذهبي، وكذا صححه الحافظ في " الفتح " 8/148. وذكره الهيثمي في " المجمع " 9/33، وقال: رواه أحمد ورجالهُ رجالُ الصحيح. واللدود: من الأدوية ما يُسقاه المريض في أحد شِقَّي الفم، ولديدا الفم: جانباه. وقوله: "لَا يَبْقَيَنَّ أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ"، قال ابن الأثير: فعل ذلك عقوبة لهم، لأنهم لدُّوه بغير إذنه.

فرمائش کی کہ آپ ﷺ اپنی بیماری کے ایام سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاریں گے

6588 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ: اَخْبِرِينِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اشْتَكٰى، فَعَلِقَ يَنْفُثُ، فَجَعَلْنَا نُشَبِّهُ نَفْثَهُ بِنَفْثِ آكِلِ الزَّبِيبِ، قَالَتْ: وَكَانَ يَدُورُ عَلٰى نِسَائِهِ، فَلَمَّا ثَقُلَ اسْتَاْذَنَهُنَّ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدِيْ وَيَدُرْنَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطَّانِ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ، اَحَدُهُمَا عَبَّاسٌ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لِي: مَا اَخْبَرَتْكَ بِالْاٰخَرِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا میں نے کہا: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں بتائیے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم ﷺ بیمار ہوگئے۔ آپ کی بلغم میں خون آنے لگا۔ ہم آپ کے نکلنے والے بلغم کو خشک انگور کھانے والے کے تھوک سے تشبیہ دیتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ باری باری اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے جب آپ کی بیماری زیادہ ہوگئی تو آپ نے ان خواتین سے اجازت طلب کی کہ آپ میرے ہاں رہیں اور وہ خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو آپ دو آدمیوں کے درمیان پر زمین پر پاؤں گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے۔ ان میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں دوسرے صاحب کے بارے میں نہیں بتایا میں نے جواب دیا: جی نہیں، تو انہوں نے بتایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اسْتَثْنٰى عَمَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَمْرِ بِاللَّدُوْدِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا کو منہ میں دوائی ٹپکانے کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا، جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6589 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

6588– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء ، فمن رجال مسلم، وقد تقدّم مطولاً برقم (2113) ، وسيأتي أيضاً برقم (6602) .

(متن حدیث):لَدَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: لَا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ الدَّوَاءَ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟ ، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ الدَّوَاءَ، فَقَالَ: لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْهُمْ

عبیداللہ بن عبداللہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران آپ کے منہ میں دوائی ٹپکا دی تو آپ نے اشارہ کیا تم لوگ میرے منہ میں دوائی نہ ٹپکاؤ ہم نے سوچا جس طرح بیمار شخص دوا کو ناپسند کرتا ہے (یہ بھی اسی طرح ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہتر ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تم لوگوں کو اس بات سے منع نہیں کیا تھا کہ تم میرے منہ میں دوائی نہ ٹپکاؤ۔ ہم نے عرض کی: (ہم تو یہ سمجھے تھے) جس طرح بیمار شخص دوائی کو ناپسند کرتا ہے (یہ بھی اسی طرح کی صورت حال ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں موجود ہر شخص کے منہ میں دوائی ٹپکائی جائے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہی تھی کیونکہ اس وقت وہ گھر میں موجود نہیں تھے (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں ٹپکائی گئی تھی)

ذِكْرُ قِرَاءَةِ عَائِشَةَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِلَّتِهِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا معوذتین پڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دم کرنے کا تذکرہ' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری کے دوران تھا' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا

6590 - (سندحدیث):أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث):أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَيَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ بِهَا عَلَى نَفْسِهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

6589– إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري، وقد أخرجه عنه في "صحيحه" (4458) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ووفاته، و (5712) في الطب: باب اللدود. وأخرجه أحمد 6/53، والبخاري (7886) في الديات: باب القصاص بين الرجال والنساء في الجراحات، و (6897) باب إذا أصاب قوم من رجل هل يعاقب أم يقتص منهم كلهم، ومسلم (2213) في السلام: باب كراهية التداوي باللدود، والنسائي "الكبرى" كما في "التحفة" 11/483 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

6590– إسناده صحيح على مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وقد أخرجه عنه (2192) (51) في السلام: باب رقية المريض بالمعوذات والنفث. وقد تقدم برقم (2693).

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو آپ اپنے اوپر معوذات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے اور اپنا دست مبارک پھیرا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو میں نے معوذات پڑھ کر آپ پر دم کرنا شروع کیا جنہیں پڑھ کر آپ اپنے اوپر دم کرتے تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک آپ کے جسم پر پھیرتی رہی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقُوْلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهِ عِنْدَ الدُّعَاءِ بِالشِّفَاءِ لَهُ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کے دوران شفاء کے لیے کون سی دعا پڑھا کرتے تھے؟

6591 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاْسُهُ فِيْ حِجْرِي، فَجَعَلْتُ اَمْسَحُهُ وَاَدْعُو لَهُ بِالشِّفَاءِ، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ اَسْاَلُ اللّٰهَ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى مَعَ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَاِسْرَافِيلَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوئی۔ آپ کا سر میری گود میں تھا میں نے آپ پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور آپ کے لئے شفا کی دعا مانگنا شروع کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہتر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں بلکہ میں اللہ تعالیٰ سے رفیق اعلیٰ مانگتا ہوں۔ یعنی جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کا ساتھ عطا کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اس بات کا تذکرہ' یہ کلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (اس وقت) تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا گیا تھا

6592 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَا يَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ

6591- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير أبي زرعة الحافظ -واسمه عُبيد الله بن عبد الكريم- فمن رجال مسلم . سفيان: هو الثوري، وأبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري .وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/340، وفي "عمل اليوم والليلة" (1097) عن محمد بن علي بن ميمون الرقي، عن الفريابي، عن سفيان، بهذا الإسناد، وانظر ما بعده.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: (مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا) (النساء: 69) ، قَالَتْ: فَظَنَنْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ حِيْنَئِذٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے یہ بات سن رکھی تھی کہ کسی بھی نبی کا انتقال اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا میں رہنے یا آخرت میں (منتقل ہونے) کے درمیان اختیار نہیں دیا جاتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا، یہ کہتے ہوئے سنا حالانکہ اس وقت آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ یہ کہہ رہے تھے۔

''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا جو نبیوں صدیقین شہداء اور صدیقین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ بہترین ساتھی ہیں۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْخُطْبَةِ الَّتِيْ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخِرِ عُمْرِهِ حَيْثُ خَرَجَ لِيَعْهَدَ اِلَى النَّاسِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس خطبے کی صفت کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے آخری حصے میں اس وقت دیا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تلقین کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيَى: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

6592– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى (4435) فى المغازى: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، ومسلم (2444) (86) فى الفضائل: باب فى فضل عائشة رضى الله عنها، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/176 عن محمد بن جعفر، به .وأخرجه أحمد 6/176 و 205، والبخارى (2436) ، ومسلم، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 12/6، وفى "اليوم والليلة " (1094) ، وأبو يعلى (4534) من طرق عن شعبة، به .وأخرجه البخارى (4586) فى تفسير سورة النساء : باب (فأولئك مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ) ، وابن ماجة (1620) فى الجنائز: باب ما جاء فى مرض النبى - صلى الله عليه وسلم -، من طريقين عن سعد بن إبراهيم، به .وأخرجه أحمد 6/99، والبخارى (4437) عن شعيب، عن الزهرى، عن عروة، به.وأخرجه البخارى (6348) فى الدعوات: باب دعاء النبى - صلى الله عليه وسلم -: "اللّٰهم الرفيق الأعلى"، و (6509) فى الرقاق: باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاء ه، ومسلم (2444) (87) من طرق عن الليث، قال: حدثنى عقيل، عن ابن شهاب، أخبرنى سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير فى رجال من أهل العلم أن عائشة زوج النبى - صلى الله عليه وسلم - قالت ...وأخرجه البخارى (4463) فى المغازى: باب آخر ما تكلم به النبى - صلى الله عليه وسلم -، من طريق يونس، عن الزهرى

6593– إسناده قوى. أبو يحيى هو سمعان الأسلمى، روى عنه ابناه أنيس ومحمد، ووثقه المصنف، وقال النسائى: لا بأس به، وباقى رجاله ثقات. وهو فى "مسند أبى يعلى " (1155) .وأخرجه الدارمى 1/36 أخبرنا زكريا بن عدى، حدثنا حاتم بن إسماعيل، عن أنيس بن أبى يحيى، بهذا الإسناد.وانظر ما بعده، والحديث الآتى برقم (6861) .

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَهُوَ مَعْصُوْبُ الرَّأْسِ، فَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اِنِّي السَّاعَةَ قَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ: بِاَبِيْ وَاُمِّيْ، بَلْ نَفْدِيْكَ بِاَمْوَالِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَوْلَادِنَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَمَا رُئِيَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے یہ اس بیماری کی بات ہے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ نے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے آیا' یہاں تک کہ آپ منبر پر آ کر کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حوض کوثر پر کھڑا ہوں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ایک بندے کے سامنے دنیا اور اس کی زیب وزینت پیش کی گئی تو اس بندے نے آخرت کو اختیار کر لیا۔ حاضرین میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کو یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ ہم نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم اپنے اموال اور اپنی جانیں اپنی اولاد آپ کے فدیے کے طور پر دیدیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے۔ اس کے بعد آپ کو نہیں دیکھا گیا۔ (یعنی اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُخَيَّرَ فِيْمَا وَصَفْنَا كَانَ صَفِيَّ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے جو بیان کیا ہے' اس میں جس شخص کو اختیار دیا گیا' وہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تھے

6594 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَعُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ لِقَائِهِ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ، فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ، وَقَالَ: بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ

6594– إسناده صحيح على شرط الصحيح . رجاله رجال الشيخين غير عليّ ابن المديني، فمن رجال البخاري، وأبي داود -وهو سليمان بن داود الطيالسي- فمن رجال مسلم، وفليح بن سليمان قد توبع عند المؤلف برقم (6861) .وأخرجه أحمد 3/18، وابن أبي شيبة 12/6، وابن أبي عاصم في "السنّة" (1227) ، وابن سعد 2/227 من طريق يونس بن محمد، ومسلم (2382) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق، وابن سعد 2/227 من طريق سعيد بن منصور، وابن سعد أيضاً من طريق يحيى بن عباد، ثلاثتهم عن فليح، بهذا الإسناد . ووقع في المطبوع من "السنّة": "عبيد بن حنين عن بسر بن سعيد"، وهو تحريف .وأخرجه خاري (466) في الصلاة. باب الخوخة والممر في المسجد، عن محمد بن سنان، عن فليح، به، إلا أن فيه: "عن عبيد بن حنين عن سعيد"، قال الحافظ في "الفتح" 1/559 : وقد نقل ابن السكن عن الفربري عن البخاري أنه قال: هكذا حدث به محمد بن مو خطأ، وإنما هو عن عبيد بن حنين وعن بسر بن سعيد، يعني بواو العطف .وأخرجه أحمد 3/18، والبخاري (3654) في ـة: باب قول النبيّ - صلى الله عليه وسلم - "سدُّوا الأبوابَ إلا بابَ أبي بكر"

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُتْ يَا اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنَ النَّاسِ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، اَلَا لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا سُدَّتْ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ، فَقُلْتُ: الْعَجَبُ يُخْبِرُنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَهٰذَا يَبْكِي، وَاِذَا الْمُخَيَّرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا الْبَاكِي اَبُوْ بَكْرٍ، وَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمُنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اس بات کا اختیار دیا کہ اسے اللہ تعالیٰ دنیا کی آرائش وزیبائش عطا کر دے یا اپنی بارگاہ میں حاضری عطا کر دے تو اس شخص نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو اختیار کیا' اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور انہوں نے عرض کی: ہم اپنے آباؤ اجداد اور اپنی اولاد آپ کے فدیے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر تم خاموش رہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے لوگوں میں میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا۔ اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو بناتا' البتہ اسلام کا بھائی چارہ اور محبت تو ہے ہی' خبردار مسجد میں موجود ہر دروازہ بند کر دیا جائے۔ صرف ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سوچا اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کی اطلاع دے رہے ہیں کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا ہے اور یہ صاحب (یعنی حضرت ابوبکر) رو رہے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اختیار دیئے گئے شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور رونے والے شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَرْجَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا لِلْعَهْدِ اِلَى النَّاسِ صَلّٰى عَلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تشریف آوری جس کا ذکر ہم نے کیا ہے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تلقین کرنے کے لیے تشریف لائے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دوران خطبہ دینے سے پہلے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا کی تھی' وہ خطبہ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي بَيْنَ اَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَاِنِّي عَلَيْكُمْ لَشَهِيدٌ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي قَدْ اُعْطِيتُ اللَّيْلَةَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَاَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا، ثُمَّ دَخَلَ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، وَكَانَتْ آخِرُ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ واپس تشریف لائے۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! میں تمہارے آگے تمہارا پیشرو ہوں اور میں تم لوگوں کا گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن گزشتہ رات مجھے زمین اور آسمان کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں۔ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم ان میں دلچسپی لو گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے پھر آپ اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔ یہ وہ آخری خطبہ تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (آپ کی روح مبارکہ کو) قبض کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: صَلَّى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ، اَرَادَ بِهِ اَنَّهُ دَعَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ لَا اَنَّهُ صَلَّى عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلِّي عَلَى الْمَوْتٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا کی''۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی اور ان کے لیے مغفرت طلب کی' اس سے یہ مراد نہیں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز جنازہ ادا کی جس طرح مرحومین کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے

6596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ السِّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَوْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي اَسْتَرِيحُ، فَاَعْهَدَ اِلَى النَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ، وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ مِنَ

6595– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن وهب بن أبي كريمة فقد روى له النسائي. محمد بن سلمة: هو الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد، وأبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزني. وقد تقدم برقم (3198) و (3199).

الْمَاءِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، ثُمَّ خَرَجَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ قُتِلُوا يَوْمَ اُحُدٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں تا کہ مجھے تھوڑا سا سکون آئے تا کہ میں لوگوں کو کوئی ہدایت کرسکوں۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تانبے کے بنے ہوئے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بڑے برتن میں بٹھا دیا۔ہم نے آپ پر پانی انڈیلا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم لوگوں نے کام پورا کردیا ہے پھر آپ تشریف لے گئے۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔آپ نے ان شہداء کے بارے میں دعائے مغفرت کی جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتْبَةَ الْكِتَابِ لِاُمَّتِهِ لِئَلَّا يَضِلُّوا بَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے تحریر لکھنے کا ارادہ کیا تھا' تا کہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گمراہی کا شکار نہ ہو جائیں

6597 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):لَمَّا حَضَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا ، قَالَ عُمَرُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ، قَالَ: فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ، وَاخْتَصَمُوا لَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاَحَادِيثَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا ،

6596– إسناده صحيح. محمد بن عبد الله -وهو ابن الحسن العصّار- ذكره المؤلف في "الثقات" 9/103 وحدث عنه جمع، وقال السمعاني في "الأنساب" 8/462: كان مع أحمد بن حنبل في الرحلة إلى اليمن وغيره، وهو أول من أظهر مذهب الحديث بجرجان، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين.وأخرجه أحمد 6/151 و 228، والبيهقي 1/31 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد.وأخرجه البيهقي 1/31 من طريق عبد الرزاق، به، ولم يذكر فيه عمرة.وأخرجه الحاكم 1/145، والبيهقي 1/31 من طريقي علي ابن المديني وأحمد بن حنبل، عن عبد الرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عمرة، عن عائشة.وأخرجه الدارمي 1/38، وأبو يعلى (4770) من طريقين عن عروة، عن عائشة. وأخرجه البخاري (198) في الوضوء : باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، والبيهقي 1/31 عن أبي اليمان، عن شعيب، والبخاري (4442) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، ومن طريقه البغوي (3825) من طريق عقيل، وابن سعد 2/232، والبخاري (5714) من طريق عبد الله بن المبارك، عن معمر ويونس، وأبو يعلى (4579) من طريق محمد بن إسحاق، خمستهم عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عن عائشة. وانظر الحديثين الآتيين برقم (6599) و (6600) .

فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت قریب آیا تو گھر میں کچھ لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف کا رنگ غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے ہمارے لیے اللہ کی کتاب ہی کافی ہے تو گھر میں موجود لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا وہ آپس میں اس بارے میں بحث کرنے لگے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ان کی آوازیں اور گفتگو زیادہ ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اٹھ جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: مصیبت سی مصیبت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تحریر لکھنے کے درمیان لوگوں کا اختلاف اوران کا شور شرابا رکاوٹ بن گیا۔

ذِكْرُ اِشَارَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَشَارَ بِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی طرف اشارہ کرنا' جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے اپنے خلیفہ ہونے) کی طرف اشارہ کیا

6598 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ: ادْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ،

6597- حديث صحيح. ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل العسقلاني - قد توبع ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 1/336، والبخاري (4432) في المغازي: باب مرض النبي - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، و (5669) في المرضى: باب قول المريض: قوموا عني، ومسلم (1637) (22) في الوصية: باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5669)، و (7366) في الاعتصام: باب كراهية الخلاف، من طريق هشام بن يوسف الصنعاني، عن معمر، به. وأخرجه أحمد 1/324-325، والبخاري (114) في العلم: باب كتابة العلم، من طريق يونس، عن الزهري، به. وأخرجه الحميدي (526)، وأحمد 1/222، وابن سعد 2/242، والبخاري (3053) في الجهاد: باب هل يستشفع إلى أهل الذمة، و (3168) باب إخراج اليهود من جزيرة العرب، و (4431)، ومسلم (1637) (20)، والبيهقي 9/207 من طريق ابن عيينة، عن سليمان الأحول، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس. وأخرجه مسلم (1637) (21)، وابن سعد 2/242 و 243، والطبراني (12261) من طريقين عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس. وأخرجه أحمد 1/293، والطبراني (10961) و (10962) من طريق ليث، عن طاووس، عن ابن عباس.

فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ، وَيَقُولُ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اپنی بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد ابوبکر کو میرے پاس بلواؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص بھی (خلافت کا) خواہش مند ہوسکتا ہے اور وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اس کا زیادہ حق دار ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان صرف ابوبکر (کو خلیفہ کے طور پر) قبول کریں گے۔

ذِكْرُ اغْتِسَالِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي لَمْ يُمَسَّ بَعْدَ أَنْ أُوكِيَ فِي عِلَّتِهِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اس بیماری کے دوران، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا، ایسے پانی کے ذریعے غسل کرنے کا تذکرہ، جسے مشکیزے میں ڈالنے کے بعد اسے استعمال نہ کیا گیا ہو

6599 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ، قَالَتْ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ، فَمَا زِلْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس کے دوران آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں تاکہ میں لوگوں کو کوئی تلقین کرسکوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بڑے ٹب میں بٹھایا۔ اس کے بعد ہم آپ پر پانی بہاتی رہیں، یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم نے ایسا کرلیا ہے۔

6598- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 6/144، ومسلم (2387) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر رضي الله عنه، ومن طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/50 من طريق عبد الرحمن بن أبي بكر القرشي، و 6/106 من طريق نافع بن عمر، كلاهما عن ابن أبي مليكة، عن عائشة. وأخرجه البخاري (5666) في المرضى: باب ما رخص للمريض أن يقول: إني وجع، و (7217) في الأحكام: باب الاستخلاف، عن يحيى بن يحيى، عن سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ محمد، عن عائشة.

6599- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي ابن المديني، وشيخه هشام بن يوسف -وهو الصنعاني- فمن رجال البخاري. وأخرجه الحاكم 1/145 من طريق هشام بن يوسف، بهذا الإسناد. وقد سقط من المطبوع من "المستدرك" هذا الإسناد فيستدرك من هنا. وأخرجه الحاكم 1/145 من طريق محمد بن حميد، عن معمر، به. وانظر الحديث السالف برقم (6596) والحديث الآتي.

39
39

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اغْتَسَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِلَّتِهِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران غسل کیا تھا

6600 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، وَعُمْرَةُ، اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّي اَسْتَرِيحُ، فَاَعْهَدَ اِلَى النَّاسِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ مِنْ نُحَاسٍ، فَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس میں آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں تا کہ مجھے کچھ سکون آئے اور میں لوگوں کو ہدایت کرسکوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پیتل کے بنے ہوئے ٹب میں بٹھایا۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ پر پانی انڈیلا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کرنا شروع کیا کہ تم نے ایسا کرلیا ہے پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَهْدِ الَّذِي عَزَمَ عَلَى ذٰلِكَ اِلَى النَّاسِ بَعْدَهُ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اغْتَسَلَ وَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ

اس عہد کی صفت کا تذکرہ، جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ

آپ ﷺ لوگوں کو اس کی تلقین کریں گے کہ وہ آپ ﷺ کے بعد (اس پر گامزن رہیں) اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے غسل کیا تھا اور مسجد تشریف لے گئے تھے

6601 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): وَجِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: مُرُوا اَبَا

6600– حديث صحيح . ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل العسقلاني- قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وانظر الحديثين المتقدمين برقم (6596) و (6599) .

6601– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم (2117) وسيأتي برقم (6873) .وقولها: "ما رأيت منكِ خيراً قطُّ" أرادت به عائشة رضي الله عنها.

بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقُلْتُ مِثْلَهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا

قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ، فَفَعَلَتْ حفصةُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ، قَالَتْ: فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَلَمَّا كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَاَخَّرُ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَمَكَثَ مَكَانَهُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِذَائِهِ، فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ اَبِي بَكْرٍ حَتّٰى قَضَى الصَّلَاةَ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو تلاوت نہیں سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے میں نے پھر ویسی ہی بات کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ میں نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو تلاوت نہیں سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیجئے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا تمہاری طرف سے مجھے کبھی کوئی بھلائی دیکھنے کو نہیں ملی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کے لئے نکلے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہہ لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تم اپنی جگہ پر رہو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر رہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ قَاعِدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّالنَّاسُ قِيَامٌ خَلْفَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر وہ نماز ادا کی تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے رہے تھے

6602 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ،

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: أَلا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟، فَقُلْتُ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، فَقَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ، فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟، قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ، قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا أَوْ رَفِيقًا -: يَا عُمَرُ، صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ، فَفَعَلَ وَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ، فَقَالَ لَهُمَا: أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ تُسَمِّ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: هُوَ عَلِيٌّ

❁❁ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے کہا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ یارسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے کسی بڑے برتن میں پانی رکھو ہم نے ایسا ہی کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ اٹھنے لگے' تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ لوگ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادے۔ وہ پیغام رساں ان کے پاس آیا اس نے ان سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ایک نرم دل اور مہربان شخص تھے۔ انہوں نے کہا: اے عمر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے تو حضرت

6602- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وزائدة: هو ابن قدامة. وقد تقدم برقم (2113) من طريق حسين بن علي، عن زائدة.

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ ان ایام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں کچھ بہتری محسوس ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔ ان میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں صاحبان سے کہا کہ مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرنے لگے حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔

عبیداللہ نامی راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے ان سے کہا: کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث بیان نہ کروں جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں بتائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث انہیں سنائی۔ انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا تاہم انہوں نے یہ فرمایا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہارے سامنے اس دوسرے شخص کا نام نہیں لیا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ عِلَّتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی بیماری کے دوران وصیت کی تھی

6603 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ،

6603– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أزهر: هو ابن سعد السمان، وابن عون: هو عبد الله، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، والأسود: هو ابن يزيد بن قيس النخعي . وأخرجه البخاري (4459) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ووفاته، والنسائي 1/32 في الطهارة: باب البول في الطست، و 241-6/240 في الوصايا: باب هل أوصى النبي - صلى الله عليه وسلم -، من طريقين عن أزهر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/32، وابن سعد 2/260 و 261، والبخاري (2741) في الوصايا: باب الوصايا، ومسلم (1636) في الوصية: باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، والنسائي 6/241، والترمذي في "الشمائل" (368) ، وابن ماجه (1626) في الجنائز: باب ما جاء في ذكر مرض الرسول - صلى الله عليه وسلم -، من طرق عن ابن عوف، به.

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَى اِلٰى عَلِيٍّ، وَلَقَدْ دَعَا بِطَسْتٍ، فَبَالَ فِيْهِ، وَاِنَّهُ لَعَلٰى صَدْرِي، فَانْخَنَثَ، فَمَاتَ، وَمَا اَشْعُرُ بِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی تھی (کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ خلیفہ ہوں گے) حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طشت منگوایا آپ نے اس میں پیشاب کیا۔ آپ میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ ڈھلک گئے اور آپ کا وصال ہو گیا' مجھے اس بات کا پتہ بھی نہیں چلا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ اَوْ اَسَرَّ اِلَيْهِ بِاَشْيَاءَ اَخْفَاهَا عَنْ غَيْرِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے وصیت کی تھی (یا اس بات کا قائل ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پوشیدہ طور پر کچھ چیزوں کے بارے میں بتایا تھا' جن کے بارے میں دوسروں کو نہیں بتایا

6604 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ اَبِي بَزَّةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ: اَخَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ، لَمْ يُعَمِّمْ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً، اِلَّا مَا كَانَ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا، فَاَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبَةً: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا

(توضیح مصنف): مَنَارُ الْاَرْضِ: عَلَامَةٌ بَيْنَ اَرَضِينَ، قَالَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بطور خاص کوئی چیز عطا کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بطور خاص کوئی چیز نہیں عطا کی تھی جو دیگر لوگوں کو عمومی طور پر عطا نہ کی ہو' البتہ میری اس تلوار کے میان میں موجود کچھ چیزیں ہیں پھر انہوں نے ایک صحیفہ لکھا ہوا نکالا۔ (جس میں یہ تحریر تھا)

6604– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الطفيل هو عامر بن واثلة . وقد تقدم برقم (5896) . وقوله: "محدثاً" قال ابن الأثير: يروى بكسر الدال وفتحها على الفاعل والمفعول، فمعنى الكسر: من نصر جانياً، أو آواه، وأجاره من خصمه، وحال بينه وبين أن يقتص منه، والفتح: هو الأمر المبتدع نفسه، ويكون معنى الإيواء فيه الرضا به والصبر عليه، فإنه إذا رضي بالبدعة وأقر فاعلها ولم ينكر عليه فقد آواهُ.

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر (جانور کو) ذبح کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کی حدود کے نشانات چوری کرتا ہے۔ (یعنی انہیں بگاڑ دیتا ہے) اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو کسی بدعتی کو پناہ دیتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) من الارض سے مراد دو آدمیوں کی زمین کے درمیان موجود علامت ہے یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ آخِرِ الْوَصِيَّةِ الَّتِيْ اَوْصَى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهِ

اس آخری وصیت کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران کی تھی

6605 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ آخِرُ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُغَرْغِرُ بِهَا فِيْ صَدْرِهِ، وَمَا كَانَ يُفِيْضُ بِهَا لِسَانُهُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی آخری وصیت جو آپ نے اس وقت کی جب آپ کے سینے میں سانس اٹک رہی تھی اور آپ کی زبان سے بات ادا نہیں ہو پا رہی تھی (اس وقت کی گئی آپ کی آخری وصیت) یہ تھی نماز کا خیال رکھنا نماز کا خیال رکھنا اور اپنے زیر ملکیت (غلاموں اور کنیزوں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوْصِ بِشَيْءٍ، عِنْدَ فِرَاقِهِ اُمَّتَهُ بِالْخُرُوْجِ اِلٰى مَا وَعَدَ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ

6605- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/117، وابن سعد 2/253، والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/235 من طريق أسباط بن محمد، وابن ماجه (2697) في الوصايا: باب هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم -، من طريق المعتمر بن سليمان، كلاهما عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن سعد 2/253، والطحاوي 4/435 من طريق وكيع، عن الثوري، عن سليمان التيمي عمن سمع أنساً. وأخرجه الطحاوي 4/235، والحاكم 3/57 من طرق عن سليمان التيمي، عن أنس. وفي الباب عند أحمد 1/78، وأبي داود (5156) في الأدب: باب في حق المملوك، وابن ماجه (2698) ، والبيهقي 8/11 من طريق محمد بن الفضيل، عن المغيرة، عن أم موسى، عن علي . وأم موسى: قال الدارقطني: حديثها مستقيم يخرج حديثها اعتباراً ووثقها العجلي، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه بنحوه أحمد 1/90 من طريق عمر بن الفضل، عن نعيم بن يزيد، عن علي . وأخرجه من حديث أم سلمة: أحمد 6/311، و 321، وابن سعد 2/254، وابن ماجه (1625) في الجنائز: باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، والبغوي (2415) من طريق همام، عن قتادة، عن أبي الخليل، عن سفينة عنها، قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 1/540: هذا إسناد صحيح على شرط الشيخين فقد احتجا بجميع رواته . وأخرجه أحمد 6/290 و 315 من طريق سعيد بن أبي عروبة، والطحاوي 236-4/235 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن قتادة، عن سفينة، عن أمِّ سلمة.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت سے جدا ہونے کے وقت

اور اس چیز کی طرف تشریف لے جانے کے وقت' جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا ہے' جس کا تعلق ثواب سے ہے (اس وقت میں) کسی بھی چیز کے بارے میں وصیت نہیں کی تھی

6606 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْفَهَانِيُّ، بِالْكَرْخِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيْدَ بْنَ حُرَيْثٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ مِيرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ مِيرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا اَوْصَى بِشَیْءٍ

زر بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کر رہے ہو نبی اکرم ﷺ نے وراثت میں کوئی دینار یا درہم یا بکری یا اونٹ نہیں چھوڑا' اور نہ ہی آپ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت کی

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ زِرٍّ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت زر کے نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے نقل کر چکے ہیں

6607 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ:

6606– إسناده حسن. إسماعيل بن يزيد بن حريث القطان له ترجمة في "اللسان" 1/443، وروى عنه جمع، وقال أبو نعيم في "تاريخ أصبهان " 1/209: اختلط عليه بعض حديثه في آخر أيامه، ويذكر بالزهد والعبادة، حسن الحديث، كثير الغرائب والفوائد، وقد توبع. وعاصم -وهو ابن أبي النجود- روى له الشيخان مقروناً وهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود -وهو سليمان بن داود الطيالسي- فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 7/274 من طريق جعفر بن عون، عن مسعر بن كدام، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم (6368).

6607– إسناده صحيح، يزيد ابن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داود (2968) في الخراج والإمارة والفيء: باب في صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، عن يزيد ابن موهب، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريجه برقم (4823) ونزيد في تخريجه: وأخرجه البيهقي 7/65، والبغوي (2741) من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، به. وأخرجه أحمد 7-1/6، والمروزي في "مسند أبي بكر" (35)، وأبو يعلى (43) من طريق إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، به، مختصراً. وأخرجه عبد الرزاق (9774)، وأحمد 1/4، والمروزي (36)، وابن سعد 2/315 من طريق معمر، عن ابن شهاب، به، مطولاً ومختصراً.

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ، وَفَدَكَ، وَمَا بَقِىَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّا لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْمَالِ، وَاِنِّى وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِىْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبَى اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ ذٰلِكَ، وَهَجَرَتْهُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ، وَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ اسْتَنْكَرَ وُجُوهَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِىْ بَكْرٍ، وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ، فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ، اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّحْضُرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِىْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ، لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا عَسَى اَنْ يَّفْعَلُوا بِىْ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَيْهِمْ، فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، وَقَالَ: اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ، وَلَمْ اَنْفَسْ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَّ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ، وَكُنَّا نَرَى اَنَّ لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِىْ بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَصِلَ اَهْلِى وَقَرَابَتِى، وَاَمَّا الَّذِىْ شَجَرَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ، فَلَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ، وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَبِىْ بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَقِىَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ ذَكَرَ شَاْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِىْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ، وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِىْ بَكْرٍ، وَحُرْمَتَهُ، وَاَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِىْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ، وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِىْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ، وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهٖ، فَوَجَدْنَا فِىْ اَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَقَالُوا: اَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ

✿✿ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وراثت کا مطالبہ کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں مال فے کے طور پر عطا کیا تھا اور فدک میں عطا کیا تھا اور خیبر کے خمس میں سے جو کچھ باقی بچتا تھا (اس میں سے وراثت کا مطالبہ کیا)

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک ہم (یعنی انبیاء کرام) کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم لوگ جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے' محمد ﷺ کے گھر والے اس مال میں سے کھاتے رہیں گے۔''

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا) اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے صدقہ کی اس صورت حال میں' میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا' جو صورت حال نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں رہی اور میں اسے بھی اسی طرح استعمال کروں گا جس طرح نبی اکرم ﷺ اسے استعمال کرتے رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کوئی بھی چیز سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے انکار کر دیا۔ اس بات پر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئیں اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لاتعلقی اختیار کی۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ماہ بعد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ اس دوران انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی کوئی بات نہیں کی۔

جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے شوہر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں رات کے وقت دفن کر دیا۔ انہوں نے اس بات کی اطلاع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی نہیں دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ادا کی (یعنی پڑھائی)۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگ پھر بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے لیکن جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لاتعلق ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کرنے اور ان کی بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ حالانکہ ان مہینوں کے دوران انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں آئیں اور آپ کے ساتھ کوئی شخص نہ آئے۔ اصل میں وہ یہ بات پسند نہیں کر رہے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اس وقت موجود ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ اکیلے ان کے پاس نہیں جائیں گے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لوگ میرے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کریں گے۔ اللہ کی قسم! میں ضرور ان کے پاس جاؤں گا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور یہ بولے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم آپ کی فضیلت سے واقف ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے (اس سے بھی واقف ہیں) ہم ایسی کسی بھلائی کا انکار نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے لیکن آپ نے حکومت کے معاملے میں ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے قرابت کی وجہ سے ہم اس کے زیادہ حق دار تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو انہوں نے یہ کہا۔

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نبی اکرم ﷺ کے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میرے نزدیک اپنے ذاتی رشتہ داروں اور گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ جہاں تک ان اموال کے بارے میں میرے اور آپ کے درمیان پیدا ہونے والے اختلاف کا تعلق ہے تو میں نے ان کے بارے میں بھلائی سے روگردانی نہیں کی اور میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا میں نے بھی وہی کیا۔''

تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا بیعت کے لئے آپ سے شام کے وقت کا وعدہ ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی تو وہ منبر پر چڑھے۔ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا پھر انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے معاملے کا ذکر کیا اور ان کے بیعت سے پیچھے رہ جانے کا ذکر کیا اور اس عذر کا ذکر کیا جو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا تھا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دعائے مغفرت پڑھی (اور اپنی تقریر ختم کی) پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق کو اور ان کی حرمت کو عظیم قرار دیا اور یہ بات بتائی کہ انہوں نے جو کچھ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی ناراضگی کی وجہ سے یا جو فضل اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے اس کے انکار کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ حکومت کے معاملے میں ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہمیں بھی حصہ ملے گا تو اس حوالے سے ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اس لئے ہمارے ذہن میں کچھ الجھن تھی۔ اس بات پر مسلمان خوش ہو گئے۔ انہوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امر بالمعروف کی طرف رجوع کیا تو مسلمان بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ تَفَرَّدَ بِهِ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدْ فَعَلَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے''

اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

6608 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِينَةَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ، وَاِنَّا قَدْ اَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ، فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مُرْ بِذٰلِكَ غَيْرِي، فَقَالَ: اقْبِضْ اَيُّهَا الْمَرْءُ، قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ مَوْلَاهُ يَرْفَاُ، فَقَالَ: هٰذَا عُثْمَانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، قَالَ: وَلَا اَدْرِي اَذَكَرَ طَلْحَةَ اَمْ لَا، يَسْتَاْذِنُونَ عَلَيْكَ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: الْعَبَّاسُ، وَعَلِيٌّ يَسْتَاْذِنَانِ عَلَيْكَ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُمَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا - هُمَا حِينَئِذٍ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ - فَقَالَ الْقَوْمُ: اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَاَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ: اَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ، اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّي اُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا

الْفَيْءِ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ، فَقَالَ: (وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) (الحشر: 6)، فَكَانَتْ هَذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، وَاللَّهِ مَا حَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ، وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَالِ، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ سَنَةً، وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَحْبِسُ مِنْهَا قُوتَ أَهْلِهِ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَلَمَّا قَبَضَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا أَوْلَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ، أَعْمَلُ فِيهَا مَا كَانَ يَعْمَلُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ، وَالْعَبَّاسِ قَالَ: وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنَّهُ كَانَ فِيهَا ظَالِمًا فَاجِرًا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ وُلِّيتُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي، فَعَمِلْتُ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنِّي فِيهَا ظَالِمٌ فَاجِرٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي، جَاءَنِي هَذَا - يَعْنِي الْعَبَّاسَ - يَبْتَغِي مِيرَاثَهُ مِنِ ابْنِ أَخِيهِ، وَجَاءَنِي هَذَا - يَعْنِي عَلِيًّا - يَسْأَلُنِي مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ، فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا، فَأَخَذْتُ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَأَنَا مَا وُلِّيتُهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا عَلَى ذَلِكَ، تُرِيدَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ هَذَا، وَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا فِيهَا بِقَضَاءٍ غَيْرِ هَذَا، إِنْ

6608- حديث صحيح، ابن أبى السرى -وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وهو فى "مصنف عبد الرزاق" (9772)، ومن طريقه أخرجه أحمد 1/47 و 60، ومسلم (1757) (50) فى الجهاد: باب حكم الفىء، والمروزى فى "مسند أبى بكر" (2)، والبيهقى 6/298. وأخرجه الحميدى (22)، وأحمد 1/25، والبخارى (5357) فى النفقات: باب حبس الرجل قوت سنة على أهله، من طريق سفيان، وأبو داود (2964) فى الخراج والإمارة: باب فى صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، وابن جرير الطبرى فى "تفسيره" 28/38-39 من طريق محمد بن ثور، وابن سعد 2/314 من طريق محمد بن عمر، ثلاثتهم عن معمر، بهذا الإسناد. مختصراً ومطولاً. وأخرجه الحميدى (22)، وأحمد 1/25 و 48 و 162 و 164 و 179 و 191، والبخارى (2904) فى الجهاد: باب المِجَنّ ومن يتترس بترس صاحبه، و (4885) فى تفسير سورة الحشر: باب قوله تعالى: (مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ)، ومسلم (1757) (48)، وأبو داود (2965)، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 8/102، وأبو يعلى (4)، والمروزى (3) من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن الزهرى، به، مختصراً، ولفظ أبى يعلى مطولاً. وأخرجه البخارى (3094) فى فرض الخمس: باب فرض الخمس، ومسلم (1757) (49)، والترمذى (1610) فى السير: باب ما جاء فى تركة رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، وأبو داود (2963)، والمروزى (1)، وأبو يعلى (2) و (3)، والبيهقى 6/297، والبغوى (2738) من طرق عن مالك، عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى (4033) فى المغازى: باب حديث بنى النضير ومخرج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إليهم فى دية الرجلين، والبيهقى 6/298-299، والبغوى فى "تفسيره" 4/416، من طريق أبى اليمان، عن شعيب، عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى (5358)، و (6728) فى الفرائض: باب قول النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لا نُورَثُ ما تركنا صدقة"، و (7305) فى الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو فى الدين والبدع، من طريق الليث، عن عقيل، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 1/208، وابن سعد 2/314 من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 1/49، والنسائى 7/136-137 فى قسم الفىء، من طريق أيوب، عن عكرمة بن خالد، عن مالك بن أوس، به. وقد تقدم مختصراً برقم (6357).

كُنْتُمَا عَجَزْتُمَا عَنْهَا، فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ، قَالَ فَغَلَبَ عَلِيٌّ عَلَيْهَا، فَكَانَتْ فِي يَدِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، ثُمَّ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: ثُمَّ كَانَتْ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا تمہاری قوم کے کچھ گھرانوں کے لوگ مدینہ منورہ آئے ہوئے ہیں۔ہم نے ان کے لئے کچھ عطیات دینے کا حکم دیا ہے تم وہ ان کے درمیان تقسیم کر دو میں نے عرض کی: اے امیر المومنین آپ میری بجائے کسی اور کو یہ ہدایت کر دیجئے۔انہوں نے فرمایا: اے آدمی تم اسے اپنے قبضے میں لو۔راوی کہتے ہیں: میں وہاں بیٹھا ہی ہوا تھا کہ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام یرفا آیا اس نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں (راوی بیان کرتے ہیں) مجھے یاد نہیں ہے کہ اس نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔وہ لوگ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔راوی کہتے ہیں: تھوڑی دیر بعد وہ غلام پھر آیا اور کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ اندر آئے تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ میرے اور ان صاحب کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ان دونوں صاحبان کا اس وقت اس چیز کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے بنونضیر کے اموال میں سے اپنے رسول کو مالِ فے کے طور پر عطا کیا تھا۔حاضرین نے کہا: اے امیر المومنین آپ ان دونوں صاحبان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے مطمئن کر دیجئے کیونکہ ان کا اختلاف طویل ہو چکا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ دونوں کو اس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے حکم کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں۔کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کے جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے یہی کلمہ کہا تو ان دونوں نے یہی جواب دیا: جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ لوگوں کو اس مال فے کے بارے میں بتاتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اپنے نبی کو عطا کیا تھا وہ اس نے اپنے نبی کے سوا کسی کو عطا نہیں کیا۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور وہ چیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مالِ فے کے طور پر عطا کی ہے اس کے بارے میں تم نے اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائی ہیں۔''

تو یہ چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھی۔اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو چھوڑ کر اسے اپنے لئے نہیں رکھا اور نہ ہی اس کے بارے میں آپ لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو آپ کے درمیان تقسیم کیا۔اسے آپ کے درمیان پھیلایا یہاں تک اس مال میں سے یہ تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر

کی خوراک کا انتظام کرتے تھے۔

بعض اوقات معمر نامی راوی نے یہاں یہ لفظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کی سال بھر کی خوراک کو روک کر رکھتے تھے اور جو مال باقی بچ جاتا تھا۔ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے بعد میں نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ میں اس بارے میں وہی کروں گا' جو نبی اکرم ﷺ کرتے رہے۔ پھر حضرت عمر' حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے آپ دونوں صاحبان یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ظلم کرنے والے اور گناہ کرنے والے تھے حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ سچے تھے نیکی کرنے والے تھے حق کے پیروکار تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے اس کا نگران بنایا گیا۔ یہ میری حکومت کے دو سال کے عرصے کی بات ہے میں نے بھی اس کے بارے میں وہی کچھ کیا جو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں کرتے رہے۔ آپ دونوں صاحبان کا یہ گمان تھا کہ میں اس کے بارے میں ظلم کرنے والا اور گناہ کرنے والا ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ میں اس کے بارے میں سچا تھا نیکوکار تھا۔ حق کی پیروی کرنے والا تھا پھر آپ دونوں صاحبان میرے پاس آئے۔ یہ صاحب یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے یہ اپنے بھتیجے کی وراثت کے طلب گار تھے اور یہ صاحب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور یہ اپنی بیوی کی وراثت کا مجھ سے مطالبہ کر رہے تھے تو میں نے آپ دونوں سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہم لوگوں کی وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس کے بعد مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اسے آپ دونوں کے سپرد کر دوں۔ میں نے آپ دونوں سے اللہ کے نام کا عہد اور پختہ وعدہ لیا کہ آپ اس کے بارے میں وہی عمل کرتے رہیں گے جو اس میں نبی اکرم ﷺ نے کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا اور خلیفہ بننے کے بعد میں نے کیا تو آپ دونوں صاحبان نے یہ کہا کہ آپ اس شرط پر یہ ہمارے سپرد کر دیں۔ اب آپ اس کے بارے میں دوسرے فیصلے کے طلب گار ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے حکم کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں۔ میں آپ دونوں کے درمیان اس کے بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں دوں گا اگر آپ دونوں اس کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے تو آپ یہ میرے سپرد کر دیں۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وہ زمینیں آ گئیں پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں رہیں پھر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہیں پھر حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہیں پھر حضرت زید بن حسن کے پاس رہیں۔

معمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَرِكَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَدَقَةً بَعْدَهُ مَا فَضَلَ مِنْهَا عَنْ مَءُ وْنَةِ الْعُمَّالِ وَنَفَقَةِ الْعِيَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا ترکہ آپ ﷺ کے بعد صدقہ شمار ہوگا

اس میں سے آپ ﷺ کے اہل کاروں کے معاوضے اور آپ ﷺ کے گھر والوں کے خرچ سے جو بچ جائے گا (اسے صدقہ کر دیا جائے گا)

6609 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي بَعْدِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ عِيَالِي، وَمَءُ وْنَةِ عَامِلِي صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ورثاء میرے بعد دینار تقسیم نہیں کریں گے اپنے گھر والوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو کچھ میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ شمار ہوگا''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعْدَ نَفَقَةِ عِيَالِي اَرَادَ بِهِ: بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''میرے عیال کے خرچ کے بعد'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: میری بیویوں کے خرچ کے بعد

6610 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي

6609- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: روى له أبو داود والترمذى، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. سفيان هو: ابن عيينة. وأخرجه الحميدى (1134)، ومسلم (1760) فى الجهاد: باب قول النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نُورَثُ، ما تركنا صدقة"، من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 2/314 من طريق المغيرة بن عبد الرحمن، عن أبى الزناد، به. وانظر الحديثين الآتيين برقم (6610) و (6612).

6610- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوى (3838) من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" برواية يحيى 2/993 فى الكلام: باب ما جاء فى تركة النبى - صلى الله عليه وسلم -، ومن طريقه أخرجه البخارى (2776) فى الوصايا: باب نفقة القيم للوقف، و (3096) فى الجهاد: باب نفقة نساء النبى - صلى الله عليه وسلم - بعد وفاته، و (6729) فى الفرائض: باب قول النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نُورَثُ ما تركنا صدقة"، ومسلم (1760)، وأبو داود (2974) فى الخراج والإمارة: باب صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقى 6/302. وانظر الحديث السابق، والآتى برقم (6612).

الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِیْ دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ، وَمَءُوْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو کچھ میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ شمار ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ الْمِيرَاثِ لَوْ جَعَلَهُ تَرِكَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو وراثت کے جواز کی نفی کے بارے میں ہے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے کو وہ (یعنی مال وراثت) بنایا جائے' تو یہ جائز نہیں ہوگا

6611 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث):اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْاَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ: اَلَيْسَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی ازواج نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والی اپنی وراثت کا مطالبہ کریں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں سے کہا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔

''ہم (انبیاء اکرم) کی وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

6611– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوى (3839) من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" برواية يحيى 2/993 فى الكلام: باب ما جاء فى تركة النبى - صلى الله عليه وسلم -، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/262، وابن سعد 2/314، والبخارى (6730) فى الفرائض: باب قول النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نُورَثُ ما تركنا صدقة"، ومسلم (1758) فى الجهاد. باب قول النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نُورَثُ، ما تركنا صدقة"، وأبو داود (2976) فى الخراج والإمارة: باب فى صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، والبيهقى 6/301. وأخرجه أحمد 6/145، وابن سعد 2/314، والبخارى (4034) فى المغازى: باب حديث بنى النضير، و (6727)، وأبو داود (2977)، والبيهقى 6/302 من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه عبد الرزاق (9773) عن معمر، عن الزهرى، عن عروة وعمرة قالا: إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أرسلن إلى أبى بكر يسألن ميراثهن ...

6612 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، ما تَرَكْتُ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي، وَمَؤُوْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی قسم! میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے۔ اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو کچھ میں چھوڑوں گا وہ صدقہ شمار ہوگا۔''

6612- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم، وابن عجلان -وهو محمد- فقد روى له مسلم متابعة. وانظر الحديثين المتقدمين برقم (6609) و (6610).

40
40

بَابُ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی وفات کا بیان

6613 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْتُ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكَرْبَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيكِ بَعْدَ الْيَوْمِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے کتنی تکلیف ہو رہی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے باپ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيْتِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس گھر کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا

6614 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَنْبَسِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ نِسَاؤُهُ: انْظُرْ حَيْثُ تُحِبُّ اَنْ تَكُونَ فِيهِ، فَنَحْنُ نَاْتِيكَ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَكُلُّكُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ؟ ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَانْتَقَلَ اِلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ، فَمَاتَ فِيهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کی ازواج نے کہا: آپ دیکھ لیں آپ جہاں رہنا چاہتے ہیں (وہاں منتقل ہو جائیں) ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں گی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا تم

6613– حديث صحيح، وإسناده ضعيف . المبارك بن فضالة مدلس وقد عنعن، لكن صح الحديث من طريق آخر عن أنس، سيأتي عند المؤلف برقم (6622) . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب. وأخرجه أبو يعلى (2769) عن أبي كريب، بهذا الإسناد.

6614– إسناده صحيح . أبو العنبس: هو سعيد بن كثير بن عبيد القرشي التيمي. وأخرج أحمد 6/117 و 228، والبخاري (198) و (665) و (2588) و (3099) و (4442) و (5714) ، ومسلم (418) (91) و (92) من طريق عُبيد اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أن عائشة قالت: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - واشتد به وجعُه استأذن أزواجه أن يُمَرَّض في بيتي، فأذِنَّ له.

سب لوگ اس بات پر متفق ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر منتقل ہو گئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس دن کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا

6615 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِی اَبُوْ بَكْرٍ: اَیُّ يَوْمٍ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، قَالَ: اِنِّی لَاَرْجُو اَنْ اَمُوْتَ فِيْهِ، فَمَاتَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ عَشِيَّةً، وَدُفِنَ لَيْلًا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کا وصال کس دن ہوا تھا۔ میں نے جواب دیا: پیر کے دن تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ اُمید ہے کہ میرا انتقال بھی اسی دن ہوگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال پیر کی شام ہو گیا اور انہیں رات کے وقت دفن کر دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى جَنَّتِهِ وَهُوَ بَيْنَ نَحْرِ عَائِشَةَ، وَسَحْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی جنت کی طرف منتقل کر دیا اس وقت آپ ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے

6616 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

(متن حدیث): تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ، وَفِیْ يَوْمِیْ، وَبَيْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ،

6615– حديث صحيح، زكريا بن الحكم روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 8/255، وقول ابن القطان: مجهول: رده الحافظ عليه في " اللسان " 2/478، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. الفريابي: هو محمد بن يوسف. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 7/233 من طريق عباس بن عبد الله، عن محمد بن يوسف الفريابي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/45 عن أبي معاوية، والبخاري (1387) في الجنائز: باب موت يوم الاثنين، من طريق وهيب بن خالد، والطبراني (40) من طريق حماد بن سلمة، ثلاثتهم عن هشام بن عروة، به.

6616– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك، وابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عُبيد اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أبي مليكة. وأخرجه البخاري (3100) في فرض الخمس: باب ما جاء في بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، والطبراني /23 (82) من طريق سعيد بن أبي مريم، عن نافع بن عمر، بهذا الإسناد.

وَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ، دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَمْضَغُ، فَاَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ، ثُمَّ سَنَنْتُهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (ٹیک لگائے ہوئے) ہوا اللہ تعالیٰ نے میرے لعاب دہن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کو اکٹھا کر دیا تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) عبدالرحمٰن گھر میں داخل ہوئے ان کے پاس مسواک تھی' جسے وہ چبا رہے تھے میں نے اس مسواک کو لیا۔ اسے چبایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں پر پھیرا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ مِنْ ذٰلِكَ السِّوَاكِ الَّذِي اسْتَنَّتْ عَائِشَةُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مسواک کے ذریعے مسواک کی تھی جس کے ذریعے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک کی تھی

6617 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِي بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَلَيْهِ وَمَعَهُ سِوَاكٌ رَطْبٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ اِلَيْهِ حَاجَةً، فَاَخَذْتُهُ، فَمَضَغْتُهُ، وَقَضَمْتُهُ، وَطَيَّبْتُهُ، فَاسْتَنَّ كَاَحْسَنِ مَا رَاَيْتُهُ مُسْتَنًّا، ثُمَّ ذَهَبَ يَرْفَعُ فَسَقَطَ، فَاَخَذْتُ اَدْعُو اللّٰهَ بِدُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ جِبْرِيلُ اَوْ يَدْعُو بِهِ اِذَا مَرِضَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: بَلِ الرَّفِيقُ الْاَعْلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ثَلَاثًا، وَفَاضَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان ہوا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے پاس ایک تازہ مسواک تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا مجھے اندازہ ہوگیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے میں نے اسے لیا اسے چبایا اسے نرم کیا اسے اچھا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے عمدہ طریقے سے مسواک کی پھر آپ اٹھنے لگے لیکن گر گئے میں نے اللہ تعالیٰ سے وہ دعا مانگنا شروع کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے وقت حضرت جبرائیل مانگتے تھے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود مانگتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا شروع کیا۔

''بلکہ جنت میں رفیق اعلیٰ (کا میں طلب گار ہوں) یہ آپ نے تین مرتبہ کہا پھر آپ کی سانس رُک گئی۔

6617- حديث صحيح، إسحاق بن إبراهيم الثقفي متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وسيأتي عند المؤلف برقم (7116) من طريق إسماعيل بن علية، عن أيوب، فانظر تخريجه هناك.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا کے آخری دن میں میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کو جمع کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دُعَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللُّحُوقِ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰى كَانَ فِيْ عِلَّتِهِ تِلْكَ وَهُوَ بَيْنَ سَحْرِ عَائِشَةَ وَنَحْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے جا ملنے کی دعا اس بیماری کے دوران تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے

6618 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ، وَهِيَ مُسْنِدَتُهُ اِلٰى صَدْرِهَا، يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِيْ، وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰى

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے انہوں نے کان لگا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور آپ یہ کہہ رہے تھے۔

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھ رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔''

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اتِّخَاذِ قَبْرِهِ مَسْجِدًا بَعْدَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے منع کرنے کا تذکرہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مسجد بنایا جائے

6619 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ يُلْقِي عَلٰى وَجْهِهِ طَرَفَ خَمِيصَةٍ، فَاِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ،

6618– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد ابن موهب -وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب - فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة. المفضل بن فضالة: هو المصري، أبو معاوية القاضي. وأخرجه مالك 1/238 في الجنائز: باب جامع الجنائز، وأحمد 6/231، والبخاري (4440) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ووفاته، و (5674) في المرضى: باب تمني المريض الموت، ومسلم (2444) (85) في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة، والترمذي (3496) في الدعوات: باب رقم (77)، والنسائي في "اليوم والليلة" (1095)، وفي الوفاة كما في "التحفة" 11/432، والبيهقي في "دلائل النبوة" 7/209، والبغوي (3828).

وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .

قَالَ: تَقُولُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُهُمْ مِثْلَ الَّذِیْ صَنَعُوا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لیا جب آپ کو اس سے گھٹن محسوس ہوئی تو آپ نے اسے اپنے چہرے سے ہٹا دیا اور آپ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ لوگوں کو ان لوگوں کا سا طرز عمل اختیار کرنے سے منع کرنا چاہ رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ فِي الْيَوْمِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ الْخُرُوجَ اِلٰى اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس دن آپ نے اپنی امت (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی طرف تشریف لے جانے کا ارادہ کیا تھا

6628 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَمِيلٍ الْمَرْوَزِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متنِ حدیث): اَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّیْ بِهِمْ، لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فِیْ صَلَاتِهِمْ، ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ، فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبِهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ اَنْ

6619– حديث صحيح، محمد بن عبد الله العصار روى عنه جمع ووثقه المؤلف 9/103، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. عبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1588) و (9754). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 229-6/228، وأبو عوانة 1/399. وأخرجه أحمد 1/218 و 6/34 عن عبد الأعلى، والبخاري (3453) في أحاديث الأنبياء : باب ما ذُكر عن بني إسرائيل، والنسائي 41-2/40 في المساجد: باب النهي عن اتخاذ القبور مساجد من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن معمر، بهذا الإسناد. وقرن ابن المبارك في حديثه بمعمر يونس بن يزيد الأيلي. وأخرجه أحمد 6/275، والدارمي 1/326، والبخاري (435) في الصلاة: باب رقم (55)، و (4443) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، و (5815) في اللباس: باب الأكسية والخمائص، ومسلم (531) في المساجد: باب النهي عن بناء المساجد على القبور، وأبو عوانة 1/399، والبيهقي في "السنن" 4/80، و "الدلائل" 7/203، والبغوي (3825) من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. وأخرجه بنحوه أحمد 6/80 و 121 و 255، والبخاري (1330) في الجنائز: باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور، و (1390) : باب ما جاء في قبر النبي - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، و (4441) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، ومسلم (529) من طريق عروة بن الزبير، عن عائشة وحدها.

يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

قَالَ أَنَسٌ: وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اقْضُوا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ، وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، وَتُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ خَطِيبًا، فَقَالَ: لَا أَسْمَعَنَّ أَحَدًا يَقُوْلُ: إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَبُّهُ كَمَا أَرْسَلَ إِلٰى مُوْسٰى، فَلَبِثَ عَنْ قَوْمِهِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يُقَطِّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيْ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ مَاتَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدَةِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكٰى، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِيْ أَنْتَ، وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ

6620- إسناده صحيح، أحمد بن جميل المروزي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/11، ووثقه عبد الله بن أحمد وابن معين في رواية، وقال مرة: ليس به بأس، وقال أبو حاتم، ويعقوب بن شيبة: صدوق، وانظر "الجرح والتعديل" 2/44، و "تاريخ بغداد" 4/77، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه بطوله ابن سعد 2/269-271 عن أحمد بن الحجاج، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. غير أنه لم يذكر فيه القسم الأول. عن أنس في صلاة أبي بكر في المسلمين. وأخرج القسم الأول منه البخاري (1205) في العمل في الصلاة: باب من رجع القهقرى في صلاته أو تقدم بأمر ينزل به، عن بشر بن محمد، عن ابن المبارك، به. ولم يذكر فيه معمراً. وأخرجه أيضاً أحمد 3/163 من طريق ابن جريج، والبخاري (680) في الأذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، من طريق شعيب بن أبي حمزة و (754) باب: هل يلتفت لأمر ينزل به، و (4448) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، من طريق عُقيل بن خالد، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرج القسم الثاني والثالث ابن سعد 2/266 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، به. وأخرج القسم الرابع والخامس البخاري (1241) و (1242) في الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت إذا أُدرج في أكفانه، عن بشر بن محمد، والنسائي 4/11 في الجنائز: باب تقبيل الميت، عن سويد بن نصر، وابن سعد 2/265-266 عن أحمد بن الحجاج، عن ابن المبارك، به. ولم يذكر النسائي وابن سعد حديث ابن عباس. وأخرجه البخاري (4452) و (4453) و (4454)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 7/215-216 من طريق عُقيل بن خالد، عن الزهري، به. وزاد فيه عُقيل حديث سعيد بن المسيب أن عمر قال: وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أبا بكر.... وأخرج القسم السادس ابن سعد 2/268 من طريق محمد بن عبد الله بن أبي عتيق، عن الزهري، به. وأخرج القسم الأخير منه البخاري (7219) في الأحكام: باب الاستخلاف، عن إبراهيم بن موسى، عن هشام بن يوسف، عن معمر، به. وأخرجه مختصراً البخاري أيضاً (7269) في أول كتاب الاعتصام: من طريق عُقيل، عن الزهري، به. وسيأتي الحديث بنحوه عند المؤلف برقم (6875) من طريق عبد الرزاق، عن معمر.

عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ، فَتَشَهَّدَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَمَالَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: **144**) قَالَ: وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوا يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِلَّا حِينَ تَلَاهَا أَبُوْ بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَلَمْ تَسْمَعْ بَشَرًا إِلَّا يَتْلُوهَا.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا عُقِرْتُ حَتّٰى مَا تُقِلُّنِيْ رِجْلَايَ، وَأَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، وَعَرَفْتُ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنَ الْغَدِ حِينَ بُوْيِعَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَوٰى أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عُمَرُ، فَتَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِيْ بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قَدْ قُلْتُ لَكُمْ أَمْسِ مَقَالَةً لَمْ تَكُنْ، كَمَا قُلْتُ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُهَا فِيْ كِتَابٍ أَنْزَلَهُ اللّٰهُ، وَلَا فِيْ عَهْدٍ عَهِدَهُ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا - يَقُوْلُ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرَنَا - فَاخْتَارَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ عِنْدَهُ عَلَى الَّذِيْ عِنْدَكُمْ، وَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخُذُوْا بِهِ تَهْتَدُوْا بِمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ لوگ پیر کے دن فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے اچانک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پردے کو ہٹایا۔ آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا وہ نماز میں صفیں بنائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر آپ ہنس پڑے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے قدموں پیچھے ہٹ کر صف میں شامل ہونے لگے۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ارادہ کیا کہ وہ اپنی نماز کے بارے میں آزمائش کا شکار ہو جائیں۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خوشی میں (اپنی نماز کو توڑ دیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اشارہ کیا تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کر لو پھر آپ حجرے کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنے اور لوگوں کے درمیان پردے کو گرا دیا۔ اسی دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو

گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میں کسی بھی شخص کو یہ کہتے ہوئے ہرگز نہ سنوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا بلکہ ان کے پروردگار نے ان کو بلایا ہے جس طرح اس نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا تھا تو وہ چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے۔

زہری بیان کرتے سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں یہ بھی کہا مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ کے رسول ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیں گے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے مجھے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ''سنح'' میں موجود اپنے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے وہ اس سے نیچے اترے۔ مسجد میں داخل ہوئے۔ انہوں نے کسی کے ساتھ کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اندر آئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت یمنی چادر کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑے کو ہٹایا۔ آپ پر جھکے' آپ کا بوسہ لیا اور رونے لگے پھر انہوں نے کہا: میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر کبھی دو موتیں جمع نہیں کرے گا جہاں تک اس موت کا تعلق تھا جو آپ پر لازم کی گئی تھی وہ موت آپ کو آ گئی ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بتایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیٹھ جاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا تو لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''اے لوگ! تم میں جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی۔''

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''محمد رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر وہ انتقال کر جائیں یا انہیں شہید کر دیا جائے تو تم اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹ جاؤ گے جو شخص اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹ جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو عنقریب جزاء عطا کرے گا''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل کی ہے۔ انہیں اس بات کا علم اس وقت ہوا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تو سب لوگوں نے ان سے یہ آیت سیکھ لی اور ہر شخص اسی کی تلاوت کر رہا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب نے مجھے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا اللہ کی قسم! جب میں نے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا تو میرے پاؤں کاٹ دیئے گئے یہاں تک کہ میری ٹانگیں میرا وزن برداشت نہیں کر رہی تھیں' یہاں تک کہ میں زمین کی طرف جھک گیا جب میں نے انہیں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا تو مجھے یقین ہوگیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا اگلے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جانے لگی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھ چکے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر یہ کہا اما بعد کل میں نے آپ لوگوں سے جو بات کہی تھی ویسا نہیں تھا جس طرح میں نے کہا تھا: اللہ کی قسم! میں نے نہ تو یہ بات اللہ کی کتاب میں پائی ہے جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ہمیں کوئی ہدایت کی تھی لیکن مجھے یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے عرصے تک زندہ رہیں گے کہ آپ کا وصال ہم سب کے بعد ہوگا (یہاں الفاظ میں راوی کو شک ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے اپنی بارگاہ کو اختیار کیا۔ اس چیز کے مقابلے میں جو تمہارے پاس ہے تو یہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس کے مطابق اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت دی تم اسے حاصل کرلو اور تم اس چیز کے ذریعے ہدایت حاصل کرلو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت دی تھی۔

ذِكْرُ مَا كَانَتْ تَبْكِي فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَبَاهَا حِينَ قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِلٰى جَنَّتِهٖ

اس بات کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کی طرف منتقل کیا' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے والد پر کیسے رونے لگی تھیں؟

6621 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا اَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهٖ مَا اَدْنَاهُ، يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيلَ اَنْعَاهُ، يَا اَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) پر رونے لگیں انہوں نے کہا:

''اے ابا جان آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کتنا قرب حاصل ہے۔ اے ابا جان ہم حضرت جبرائیل کو آپ کے وصال کی اطلاع دیتے ہیں۔ اے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔''

6621- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الله بن الرومي، فمن رجال مسلم، وهو في "مصنف عبد الرزاق " (6673) ، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/197، والنسائي 4/12-13 في الجنائز: باب في البكاء على الميت، والبيهقي 4/71. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: معمر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالرزاق نامی راوی منفرد ہے

6622 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تَغَشَّى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرْبُ كَانَ رَاْسُهٗ فِيْ حِجْرِ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكَرْبَاهُ لِكَرْبِكَ الْيَوْمَ يَا اَبَتَاهُ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ يَا فَاطِمَةُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، وَا اَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهٖ مَا اَدْنَاهُ، وَا اَبَتَاهُ اِلٰى جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ، وَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ اَنْعَاهُ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا دَفَنَّاهُ مَرَرْتُ بِمَنْزِلِ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ: يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو آپ کا سر اس وقت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ابا جان آپ کو آج کتنی تکلیف ہو رہی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے فاطمہ! آج کے بعد تمہارے باپ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

''ہائے ابا جان آپ نے اپنے پروردگار کی پکار پر لبیک کہا ہائے ابا جان آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کتنا قرب حاصل تھا ہائے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔ ہائے ابا جان حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہم آپ کے وصال کی اطلاع دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کردیا تو میرا گزر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے ہوا انہوں نے فرمایا: اے انس تم نے کیسے یہ برداشت کیا کہ تم اللہ کے رسول پر مٹی ڈالو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الثِّيَابِ الَّتِيْ قُبِضَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا

ان کپڑوں کی صفت کا تذکرہ جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا

6622– حديث صحيح، إسماعيل بن يونس لم أقف له على ترجمة، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 3/204 عن يزيد بن هارون، والدارمي 1/40-41 عن أبي النعمان عارم، والبخاري (4462) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، وابن سعد 2/311، والبيهقي في "الدلائل" 7/212-213 عن سليمان بن حرب، وابن ماجه (1630) في الجنائز: باب ذكر وفاته - صلى الله عليه وسلم -، من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، أربعتهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، ورواية أحمد مختصرة. وأخرجه بنحوه الترمذي في "الشمائل" (379)، وابن ماجه (1629) من طريق عبد الله بن الزبير أبي الزبير الباهلي، عن ثابت، به.

6623 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِمَّا يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ، فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِيْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

ابو بردہ بیان کرتے ہیں۔ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنایا جاتا تھا اور ایک چادر نکالی جسے ملبدہ کہا جاتا تھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: ابو بردہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں حمید بن ہلال نامی راوی منفرد ہے

6624 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ اِزَارًا مُلَبَّدًا، وَكِسَاءً غَلِيظًا، فَقَالَتْ: فِيْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بردہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک ملبد تہبند اور ایک موٹی چادر نکالی اور یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان کپڑوں میں ہوا تھا۔

6623- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير شيبان بن أبي شيبة، فمن رجال مسلم. أبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري. وأخرجه مسلم (2080) (34) في اللباس والزينة: باب التواضع في اللباس، عن شيبان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/131، وأبو داود (4036) في اللباس: باب لباس الغليظ، وابن ماجه (3551) في اللباس: باب لباس رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وَأَبُو يعلى (4432)، (4943) و (4944) من طرق عن سليمان بن المغيرة، به. وقرن أبو داود في حديثه بسليمان حماداً. وأخرجه عبد الرزاق (20624)، والبخاري (3108) في فرض الخمس: باب ما ذكر من درع النبي - صلى الله عليه وسلم ..-، و (5818) في اللباس: باب الأكسية والخمائص، ومسلم (2080) (35)، والترمذي (1733) في اللباس: باب ما جاء في لبس الصوف، من طريق أيوب، عن حميد بن هلال، به.

6624- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ وَصْفِ الثَّوْبِ الَّذِیْ سُجِّیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِلٰی جَنَّتِهٖ

اس کپڑے کی صفت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ کو لپیٹا گیا تھا' جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی (روح مبارکہ کو) جنت کی طرف لے کے جانے کے لیے قبض کیا

6625 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُجِّیَ فِیْ ثَوْبٍ حِبَرَةٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو یمنی چادر میں ڈھانپ دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الثَّوْبَ الَّذِیْ سُجِّیَ بِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُكَفَّنْ فِیْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ کپڑا جس میں نبی اکرم ﷺ کو لپیٹا گیا تھا آپ ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تھا

6626 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ، حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَوْبٍ حِبَرَةٍ، ثُمَّ اُخِّرَ عَنْهُ.

6625– حديث صحيح، ابن أبي السرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 6/153، ومسلم (942) في الجنائز: باب تسجية الميت، وأبو داود (3120) في الجنائز: باب في الميت يُسجّى، والبيهقي في "السنن" 3/385 من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وقرن أحمد في "المسند" بمعمر عبد الأعلى .وأخرجه ابن سعد 2/264 من طريق معمر، به .وأخرجه أحمد 6/269، ومسلم (942) (48)، والنسائي في الوفاة كما في "التحفة" 12/363، وابن سعد 2/264 من طريق صالح بن كيسان، والبخاري (5814) في اللباس: باب البرود والحبرة والشملة، ومسلم (942)، والبيهقي 3/385، والبغوي (1469) من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به.

6626– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 6/161، وعنه أبو داود (3149) في الجنائز: باب في الكفن، والبيهقي في "الدلائل" 7/248، وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/401 من طريق علي بن عبد الله المديني كلاهما (أحمد وعلي) عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، ولم يذكر أبو داود والبيهقي فيه قول القاسم بن محمد .وأخرجه النسائي في الوفاة كما في "التحفة" 12/285 عن محمد بن المثنى ومجاهد بن موسى، كلاهما عن الوليد بن مسلم، به، ببعضه وهو قوله: "أُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - في ثوب حبرة."

قَالَ الْقَاسِمُ: اِنَّ بَقَايَا ذٰلِكَ الثَّوْبِ لَعِنْدَنَا بَعْدُ

✿✿ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو یمنی چادر میں لپیٹ دیا گیا پھر اسے آپ سے الگ کر دیا گیا۔

قاسم بیان کرتے ہیں: اس کپڑے کا باقی حصہ بعد میں بھی ہمارے پاس موجود رہا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ غَسَّلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان لوگوں کا تذکرہ، جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا تھا

6627 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ اَبُوْ تُمَيْلَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَقَ بِهٖ اَصْحَابُهُ، وَشَكُّوْا فِيْ غُسْلِهٖ، وَقَالُوْا: نُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ كَيْفَ نَصْنَعُ؟ فَاَرْسَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِمْ سِنَةً، فَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ مِنَ الْبَيْتِ - لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ - اَنِ اغْسِلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، قَالَتْ: فَغَسَّلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَهُ غَيْرُ نِسَائِهٖ.

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کے اصحاب کو غم نے گھیر لیا اور نبی اکرم ﷺ کو غسل دینے کے بارے میں ان کے درمیان سوچ پیدا ہوئی۔ انہوں نے کہا: کیا ہم نبی اکرم ﷺ کے کپڑے بھی اسی طرح اتاریں گے جس طرح ہم اپنے مرحومین کے کپڑے اتارتے ہیں یا پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کی ان میں سے کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جس نے اپنا سر اٹھایا ہوا ہو (یعنی ہر شخص اونگھ رہا تھا) اسی دوران گھر میں سے کسی منادی نے یہ پکار کر کہا۔ لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون تھا (اس نے یہ کہا) تم لوگ نبی اکرم ﷺ کو آپ کے کپڑوں سمیت غسل دو۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جبکہ آپ کی قمیص آپ کے جسم پر موجود تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے بعد میں جس بات کا خیال آیا اگر وہ پہلے آ جاتا تو نبی اکرم ﷺ کو غسل صرف آپ کی ازواج دیتیں۔

6627- إسناده قوي، وابن إسحاق صرح بالتحديث عند غير المصنف. وأخرجه أحمد 6/267، وأبو داود (3141) في الجنائز: باب في ستر الميت عند غسله، والحاكم 60-3/59، والبيهقي في "السنن" 3/387، وفي " الدلائل " 7/242 من طرق عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وصحّحه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي! وأخرجه بنحوه ابن سعد 277-2/276 من طريق عيسى بن معمر، عن عباد بن عبد الله، به. وأخرجه ابن ماجه (1464) في الجنائز: باب ما جاء في غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها، من طريق أحمد بن خالد الوهبي، عن محمد بن إسحاق، ببعضه: "لو كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النبي - صلى الله عليه وسلم - غير نسائه."

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ مِنْهُ فِيْ غُسْلِهِ مَا يُرٰى مِنْ سَائِرِ الْمَوْتٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کو غسل دینے کے دوران آپ ﷺ کی طرف سے وہ چیز دکھائی نہیں دی' جو دیگر تمام مرحومین میں دکھائی دیتی ہے

6628 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): لَمَّا اجْتَمَعُوْا لِغُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا بَيْنَهُمْ، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا، اَوْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟، قَالَتْ: فَاَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى اِنَّ مِنْهُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا ذَقْنُهُ فِيْ صَدْرِهِ، ثُمَّ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ - مَا يَدْرُوْنَ مَا هُوَ - اَنِ اغْسِلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، قَالَ: فَوَثَبُوْا اِلَيْهِ وَثْبَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، فَغَسَّلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، يَصُبُّوْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَيُدَلِّكُوْنَهُ مِنْ وَرَاءِ الْقَمِيصِ، وَكَانَ الَّذِيْ اَجْلَسَهُ فِيْ حِجْرِهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، اَسْنَدَهُ اِلٰى صَدْرِهِ، قَالَتْ: فَمَا رُئِيَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ مِمَّا يُرٰى مِنَ الْمَيِّتِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب لوگ نبی اکرم ﷺ کو غسل دینے کے لئے اکٹھے ہوئے تو ان کا اختلاف ہو گیا انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہم نبی اکرم ﷺ کے کپڑے بھی اسی طرح اتاریں جس طرح اپنے مرحومین کے کپڑے اتارتے ہیں یا پھر ہم آپ کے جسم پر کپڑے رہنے کے ہمراہ آپ کو غسل دیدیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر نیند طاری کی یہاں تک کہ ان میں سے موجود ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے سے جا لگی پھر گھر کے کسی کنارے سے کسی منادی نے کہا: لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے۔ (اس نے کہا) تم لوگ نبی اکرم ﷺ کو غسل دو یہاں تک کہ آپ کی قمیض آپ کے جسم پر موجود ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو ان سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسی حالت میں غسل دیا کہ نبی اکرم ﷺ کی قمیض آپ کے جسم پر موجود تھی۔ وہ نبی اکرم ﷺ پر پانی انڈیلتے رہے اور قمیض کے نیچے سے آپ کے جسم کو ملتے رہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا اور انہوں نے اپنے سینے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو ٹیک دی ہوئی تھی۔

6628- إسناده قوى. وهو فى "سيرة ابن هشام" 4/313 عن ابن إسحاق،بهذا الإسناد . ولم يذكر فيه: "وكان الذى أجلسه فى حجره .... ."

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کوئی چیز دکھائی نہیں دی جو میت کی طرف سے دکھائی دیتی ہے (یعنی آپ کے جسم سے کوئی بول یا براز خارج نہیں ہوا)

ذِكْرُ وَصْفِ الثِّيَابِ الَّتِي كُفِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا

ان کپڑوں کی صفت کا تذکرہ، جن میں نبی اکرم ﷺ کو کفن دیا گیا تھا

6629 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): غُطِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ يَّمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، ثُمَّ نُزِعَتْ مِنْهُ، فَكُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلٍ يَّمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِيصٌ، فَنَزَعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحُلَّةَ، وَقَالَ: اُكَفَّنُ فِيْهَا، ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُكَفَّنْ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَفَّنُ فِيْهَا، فَتَصَدَّقَ بِهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو ایک یمنی حلے میں لپیٹ دیا گیا جو حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تھا پھر اسے آپ کے جسم سے الگ کر دیا گیا اور نبی اکرم ﷺ کو تین یمانی سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا جس میں عمامہ اور قمیض شامل نہیں تھے عبداللہ نے وہ حلہ اتار لیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا: مجھے اس حلے میں کفن دیا جائے پھر بعد میں انہوں نے کہا: جس کپڑے میں نبی اکرم ﷺ کو کفن نہیں دیا گیا۔ اس میں مجھے کیسے کفن دیا جا سکتا ہے تو انہوں نے اس کپڑے کو صدقہ کر دیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ ضِدَّ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ہماری ذکر کردہ روایت کے برخلاف ہے

6630 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّقَّامُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَعِمْرَانُ، جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

6629– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم، وما بين الحاصرتين من "مسلم"، وهو في "صحيحه" (941) (46) في الجنائز: باب في كفن الميت، عن علي بن حُجر السعدي، عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد. وقد تقدم بعضه عند المؤلف برقم (3037) من طريق مالك عن هشام بن عروة، فانظر تتمة تخريجه هناك.

6630– إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح، وعمران -وهو ابن داوَر القطان - روى له أصحاب السنن وعلق له البخاري وحديثه حسن. أبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي، وهشام: هو ابن أبي عبد الله الأستوائي. وأخرجه البزار (812) عن أحمد بن عبد الله السَّدُوسي -وهو ابن علي بن سويد بن منجوف- بهذا الإسناد. وقال: لا نعلم رواه هكذا موصولاً إلاّ أبو داود، ورواه يزيد بن زريع وغيرُه عن هشام عن قتادة عن سعيد مرسلاً. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/23 وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِیْ ثَوْبٍ نَجْرَانِیٍّ، وَرَيْطَتَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نجرانی کپڑے اور دو چادروں میں کفن دیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا طُرِحَ تَحْتَ الْمُصْطَفٰى فِیْ قَبْرِهٖ

اس چیز کی صفت کا تذکرہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھائی گئی

6631 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، وَغُنْدَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّهٗ وُضِعَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں ایک سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحِدَ لَهٗ عِنْدَ الدَّفْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، دفن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد بنائی گئی تھی

6632 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّیُّ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَةٍ، وَلُحِدَ لَهٗ، وَنُصِبَ اللَّبِنُ عَلَيْهِ نَصْبًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا آپ کے لئے لحد بنائی گئی اور اس پر کچی اینٹیں نصب کی گئیں۔

6631- إسناده صحيح على شرطهما. أبو جمرة: هو نصر بن عمران الضبعي، وغندر: هو لقب محمد بن جعفر. وأخرجه الطيالسي (2751)، ومن طريقه البيهقي 3/408، وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في "مصنفه" 3/336، ومسلم (967) في الجنائز: باب جعل القطيفة في القبر، عن وكيع وغندر، وأحمد 1/228، والترمذي (1048) في الجنائز: باب ما جاء في الثوب الواحد تحت الميت في القبر، عن يحيى بن سعيد وغندر، وأحمد 1/355، والبيهقي 3/408 عن وكيع، ومسلم (967) من طريق يحيى بن سعيد، والنسائي 4/81 في الجنائز: باب وضع الثوب في اللحد، وفي الوفاة كما في "التحفة" 5/262

6632- إسناده قوي على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الدراوردي -وهو عبد العزيز بن محمد- فقد روى له البخاري تعليقاً ومقروناً واحتج به مسلم. وأخرجه مسلم (941) (46) في الجنائز: باب في كفن الميت، عن يحيى بن يحيى، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. ولم يسق لفظه. وانظر (3037) و (6629). ويشهد لقول عائشة: "لُحِد له، ونصب اللَّبن عليه نصباً" ما أخرجه مسلم (966)، والنسائي 4/80، وابن ماجه (1556) أن سعد بن أبي وقاص، قال في مرضه الذي هلك فيه: الحَدُوا لي لحداً، وانصبوا عليّ نصباً، كما صُنع برسول الله -صلى الله عليه وسلم-، وحديث جابر، وسيأتي عند المصنف برقم (6635).

41
41

ذِكْرُ اَسَامِي مَنْ دَخَلَ قَبْرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَادُوْا دَفْنَهُ

ان لوگوں کے ناموں کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے دفن کے وقت آپ ﷺ کی قبر میں اترے تھے

6633 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيْلُ السُّدِّيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ، وَعَلِيٌّ وَّالْفَضْلُ، وَسَوَّى لَحْدَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ الَّذِيْ سَوَّى لُحُودَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ بَدْرٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی قبر میں داخل ہوئے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے آپ کی لحد تیار کی یہ وہی شخص تھا جس نے غزوہ بدر کے دن شہداء کی لحدیں تیار کی تھیں۔

ذِكْرُ اِنْكَارِ الصَّحَابَةِ قُلُوبَهُمْ عِنْدَ دَفْنِ صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نبی اکرم ﷺ کو دفن کرنے کے وقت' ان کے قلوب کی کیفیت مختلف ہونے کا تذکرہ

6634 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيَ، وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ دن تھا جس دن نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو اس دن ہر چیز روشن ہوگئی تھی' جب وہ دن آیا جس میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔ اس دن ہر چیز تاریک ہوگئی تھی ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں

6633- إسناده جيد على شرط مسلم .وأخرجه البزار (855) عن أيوب بن منصور البغدادي، عن شجاع بن الوليد، بهذا الإسناد. إلا أنه قال فيه: "شهداء يوم أحد!"وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/37 وقال: رواه البزار عن شيخه أيوب بن منصور، وقد وهم في حديث رواه له أبو داود، وبقية رجاله رجال الصحيح.

6634- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الترمذي (3618) في المناقب: باب في فضل النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (274) ، وابن ماجه (1631) في الجنائز: باب ذكر وفاته ودفنه - صلى الله عليه وسلم -، والبغوي (3834) عن بشر بن هلال الصواف، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: غريب صحيح .وأخرجه أحمد 3/221 عن سيار، و 268 عن عفان، كلاهما عن جعفر بن سليمان، به .وأخرجه بنحوه أحمد 3/240 و 287، والدارمي 1/41، وابن أبي شيبة 11/516 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، به.

کو نبی اکرم ﷺ سے جدا نہیں کیا تھا اور آپ کو دفن کر رہے تھے کہ اسی دوران ہمیں اپنے قلوب کی کیفیت تبدیل ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَبْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْرِ ارْتِفَاعِهِ مِنَ الْاَرْضِ

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی صفت کا تذکرہ اور اس کے زمین سے بلند ہونے کی مقدار کا تذکرہ

6635 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا السِّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْحِدَ وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبِنُ نَصَبًا، وَرُفِعَ قَبْرُهُ مِنَ الْاَرْضِ نَحْوًا مِنْ شِبْرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی تھی اور اس پر کچی اینٹیں نصب کی گئی تھیں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو زمین سے تقریباً ایک بالشت اونچا رکھا گیا تھا۔

6635– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدرى: هو فضيل بن حسين، وجعفر بن محمد: هو جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن أبى طالب.

بَابُ اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِهِ مِنَ الْفِتَنِ وَالْحَوَادِثِ

نبی اکرم ﷺ کا اس بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ جو آپ ﷺ کی امت میں فتنے اور حادثات رونما ہوں گے

6636 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ، وَاِنَّهُ لَيَكُوْنُ الرَّجُلُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَهُ، فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ، فَاِذَا رَآهُ عَرَفَهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اپنے اس قیام کے دوران قیامت تک ہونے والی کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑا ہر چیز کے بارے میں گفتگو کی جس نے اسے یاد رکھنا تھا اس نے اسے یاد رکھا اور جس نے بھولنا تھا وہ بھول گیا میرے ساتھی بھی یہ بات جانتے ہیں ان میں سے کوئی شخص کوئی بات بھول چکا ہوگا لیکن جب میں اسے دیکھوں گا تو مجھے یاد آجائے گا جس طرح کوئی شخص کسی غیر موجود شخص کے چہرے کو یاد کرتا ہے لیکن جب وہ اسے دیکھتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

6636- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، وشقيق: هو ابن سلمة أبو وائل الأسدي الكوفي. وأخرجه مسلم "2891" "23" في الفتن وأشراط الساعة: باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، عن عثمان بن أبي شيبة، وإسحاق بن راهويه، وأبو داود "4240" في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، عن عثمان بن أبي شيبة، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/385"و 389و "401، والبخاري "6604" في القدر: باب (وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَراً مَقْدُوراً)، ومسلم "2891" "23"، والبغوي "4215" من طريق سفيان الثوري، والحاكم "4/487" من طريق شيبان النحوي، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه مختصرا الحاكم "4/472" من طريقين عن عاصم بن أبي النجود، عن زر بن حبيش، عن حذيفة، وهذا سند حسن. وأخرج أحمد "5/386"، والطيالسي "433"، ومسلم "2891" "24" من طريق شعبة، عن عدي بن ثابت، عن عبد الله بن يزيد الخطمي، عن حذيفة قال: أخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بما هو كائن إلى أن تقوم الساعة، فما منه شيء إلا قد سألته، إلا أني لم أسأله: ما يخرج أهل المدينة من المدينة؟ هذا لفظ أحمد ومسلم. ولفظ الطيالسي: قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأخبرنا بما هو كائن إلى يوم القيامة، إلا أني لم أسأله: ما يخرج أهل المدينة من المدينة؟

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6637 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَحَدَّثَنَا مَا هُوَ كَائِنٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ السَّاعَةِ، مَا بِيْ اَقُوْلُ لَكُمْ: اِنِّي كُنْتُ وَحْدِي، لَقَدْ كَانَ مَعِي غَيْرِي، حَفِظَ ذَاكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ہم سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونا تھا۔ اس کے بارے میں ہمیں بتا دیا (حضرت حذیفہ کہتے ہیں:) میں تم لوگوں سے یہ نہیں کہہ رہا کہ میں صرف تنہا تھا میرے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے۔ ان میں سے جس نے اسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھول جانا تھا اس نے بھلا دیا۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قَدْرِ ذَاكَ الْمَقَامِ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ

اس قیام کی مقدار کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں ارشاد فرمائی تھیں

6638 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَدَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ اَخْطَبَ،

6637– إسناده جيد، عبد الرحمن بن إسحاق وهو ابن عبد الله بن الحارث المدني - مختلف فيه، وهو صدوق، كما قال الحافظ في التقريب، وذكره الذهبي في "من تكلم فيه وهو موثق " "202"، وروى له مسلم في الشواهد، ثم هو متابع، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. أبو إدريس الخولاني: هو عائذ الله بن عبد الله. وأخرجه أحمد 5/388 من طريق صالح بن كيسان، و 5/507 من طريق شعيب بن أبي حمزة، ومسلم "2891" "22" في الفتن: باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، من طريق يونس بن يزيد الأيلي،

6638– إسناده صحيح، عمرو بن الضحاك بن مخلد ثقة روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات على شرط الصحيح . وهو في مسند أبي يعلى ورقة 316/1. وأخرجه الطبراني 17/46 عن الحسن بن علي المعمري، عن عمرو بن أبي عاصم الضحاك، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 5/341، ومسلم "2892" في الفتن: باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، والحاكم 4/487 من طرق عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، به، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

(متن حدیث):قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ، فَخَطَبَ حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَحَدَّثَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

❁❁ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ جن کا نام عمرو بن اخطب ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے۔ آپ نے خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا پھر آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے نماز ادا کی پھر آپ منبر پر چڑھے۔ آپ نے ہمیں خطبہ دیا' یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوگیا پھر آپ منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے نماز ادا کی پھر آپ منبر پر چڑھے۔ آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ آپ نے ہمیں بتایا: جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہوگا تو جس شخص نے اس بات کو مجھ سے زیادہ یاد رکھا وہ ہم میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مَا بَقِيَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا فِيْ جَنْبِ مَا خَلَا مِنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' دنیا جتنی گزر چکی ہے اس کے مقابلے میں کتنی مقدار میں باقی رہ گئی ہے

6639 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ، وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، قَالَ: ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ،

6639- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم. وسيأتى عند المؤلف برقم "7173" من طريق قتيبة بن سعيد، عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/111، والبخارى "5021" فى فضائل القرآن: باب فضل القرآن على سائر الكلام، من طريق سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، به . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/6، والرامهرمزى فى الأمثال ص 59، والبخارى "2268" فى الإجارة: باب الإجارة إلى نصف النهار، و "3459" فى أحاديث الأنبياء : باب ما ذكر عن بنى إسرائيل، والبيهقى 6/118، والبغوى "4017" من طريقين عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه الطيالسى "1820"، والبخارى "557" فى مواقيت الصلاة: باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب، و"7467" فى التوحيد: باب فى المشيئة والإرادة، و "7533": باب قول الله تعالى: (قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا) ، والبيهقى 6/118-119 من طرق عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ . وأخرجه الطبرانى "13285" مختصرا من طريق معن بن عيسى، عن مالك، عن وهب بن كيسان، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عليه وسلم قال: "إنما اجلكم فيما خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إلى مغرب الشمس."

قَالَ: فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا: نَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا، وَاَقَلَّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي اُوتِيهِ مَنْ اَشَاءُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دیگر اُمتوں کے مقابلے میں تمہارا عرصہ اس طرح ہے جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا وقت ہوتا ہے۔ تمہاری یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے کون شخص ایک ایک قیراط کے عوض میں دوپہر تک میرے لئے کام کرے گا تو یہودیوں نے دوپہر تک کام کیا۔ ایک ایک قیراط کے عوض میں پھر اس شخص نے کہا: کون شخص دوپہر سے لے کر عصر تک ایک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو عیسائیوں نے دوپہر سے لے کے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے عوض میں کام کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر تم لوگ آئے جنہوں نے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک دو دو قیراط کے عوض میں کام کیا۔ اس بات پر یہودی اور عیسائی غصے میں آگئے۔ انہوں نے کہا: ہم نے تو زیادہ عمل کیا ہے اور ہمیں تھوڑا معاوضہ دیا گیا ہے تو پروردگار نے فرمایا: میں نے تمہارے حق کے حوالے سے تم پر کوئی زیادتی کی؟ وہ جواب دیتے ہیں جی نہیں تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے' جسے میں چاہوں گا یہ عطا کروں گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قُرْبِ السَّاعَةِ مِنَ النُّبُوَّةِ بِالْإِشَارَةِ الْمَعْلُومَةِ

متعین اشارے کے ذریعے قیامت کے نبوت سے قریب ہونے کی اطلاع کا تذکرہ

6640– حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد وأبوه تقدمت ترجمتهما عند الحديث رقم "4587"، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين غير حمزة الضبي، فمن رجال مسلم، وهو ثقة . أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعي، وحمزة الضبي: هو حمزة بن عمرو العائذي أبو عمر الضبي .وأخرجه أحمد 3/222 و278 عن هاشم وهو أبو النضر هاشم بن القاسم - عن شعبة، بهذا الإسناد . وهذا إسناد صحيح.وأخرجه البخاري "6504" في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين"، وأبو يعلى "3264" من طريق وهب بن جرير، ومسلم "2951" "134" في الفتن: باب قرب الساعة، من طريق خالد بن الحارث، والخطابي في غريب الحديث 1/280 من طريق عاصم، والطيالسي "1980"، أربعتهم وهب وخالد وعاصم والطيالسي - عن شعبة، عن قتادة وأبي التياح، به.وأخرجه مسلم "2951" "134" عن محمد بن بشار، عن ابن أبي عدي، عن شعبة، عن حمزة الضبي، وأبي التياح، به .وأخرجه الطيالسي "2089"، وأحمد 3/131، والدارمي 2/313، ومسلم "2951" "134"، وأبو القاسم البغوي في الجعديات "1457" من طرق عن شعبة، عن أبي التياح، به .وأخرجه أحمد 3/123 - 124 و130 و274 و275، ومسلم "2951" "133"، والترمذي "2214" في الفتن: باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين"، وأبو يعلى "2925" و"2999" و"3146" و"3263" من طرق عن شعبة، عن قتادة، به، عند مسلم وغيره: قال شعبة: وسمعت قتادة يقول في قصصه: كفضل إحداهما على الأخرى، فلا أدري أذكره عن أنس، أو قاله قتادة؟وأخرجه أحمد 3/193 و283 من طريقين عن أبان بن يزيد العطار، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم "2951" "135" من طريق معتمر بن سليمان، عن أبيه، عن معبد وهو ابن هلال العنزي - عن أنس. وأخرجه أحمد 3/237 وفيه قصة، عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، حدثني زياد بن أبي زياد مولى ابن عباس، عن أنس.

6640 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ بِالرِّيِّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، وَقَتَادَةَ، وَحَمْزَةَ الضَّبِّيِّ، قَالُوا: سَمِعْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا، وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ، قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ: كَفَضْلِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ اَرَادَ بِهٖ اَنِّي بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ اٰخَرُ، لِاَنِّي اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اُمَّتِي تَقُوْمُ السَّاعَةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات کہی ہے۔ یہ اس طرح ہے جیسے ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہو کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے جیسے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ہوتی ہے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں آئے گا کیونکہ میں آخری نبی ہوں اور میری اُمت پر ہی قیامت قائم ہوگی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاُصْبُعَيْنِ اللَّذَيْنِ اَشَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا فِي هٰذَا الْخَبَرِ

ان دو انگلیوں کی صفت کا تذکرہ، جن کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اشارہ کیا تھا، جس کا ذکر اس روایت میں ہے

6641 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِعُمُومِ هٰذَا الْخِطَابِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس خطاب کے عموم کی صراحت کرتی ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

6642 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاُصْبُعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ ارشاد فرمایا۔

''مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے''

ذِكْرُ نَفْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَ النُّبُوَّةِ بَعْدَهٗ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی نفی کرنے کا تذکرہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک نبوت ہوگی

6643 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

6641- إسناده قوي، عبد الرحمن بن صالح الأزدي لا بأس به، روى له النسائي في خصائص علي، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي بكر ابن عياش فقد روى له مسلم في مقدمة صحيحه، واحتج به البخاري . أبو حصين: هو عثمان بن عاصم بن حصين الأسدي الكوفي، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه هناد بن السري في الزهد "523"، وعنه ابن ماجه "4040" في الفتن: باب أشراط الساعة، عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد. قرن ابن ماجه في روايته مع هناد أبا هشام الرفاعي محمد بن يزيد . وأخرجه البخاري "6505" في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين " عن يحيى بن يوسف، عن أبي بكر بن عياش، به. وأخرجه الحافظ ابن حجر في تغليق التعليق 5/177 من طريق الإسماعيلي أحمد بن إبراهيم، قال: أخبرني ابن ناجية، حدثنا أحمد بن عثمان بن حكيم، ومحمد بن عثمان بن كرامة، قالا: حدثنا عبيد الله وهو ابن موسى - عن إسرائيل، عن أبي حصين، به.

6642- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو حازم: هو سلمة بن دينار .وأخرجه مسلم "2950" في الفتن: باب قرب الساعة، عن قتيبة بن سعيد بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضا "2950"، والطبراني "5988" عن سعيد بن منصور، عن يعقوب بن عبد الرحمن، به. وقرن مسلم في روايته مع يعقوب عبد العزيز بن أبي حازم. وأخرجه أحمد 5/330 و331 و335 و338، والحميدي "925"، والبخاري "4936" في تفسير سورة النازعات: باب رقم "1"، و"5301" في الطلاق: باب اللعان، و "6503" في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين" والطبراني "5873" و"5885" و"5912" و"5913" من طرق عن أبي حازم، به.

اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِیْهِ، وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِیٍّ: اَمَا تَرْضَی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَی غَیْرَ اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِی مِنْ اَجْلِهَا، قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

6644 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَی عَبْدَانُ بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ رَبِیْعَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، اَوْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

6643– إسناده ضعف، ومتنه صحيح، محمد بن سلمة بن كهيل روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 7/375ن وقال ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 7/276: سمعت أبي يقول: كان "أي محمد بن سلمة" مقدما على أخيه يحيى بن سلمة، وأحب إلي منه، ويحيى أكبر منه، قلت: وضعفه ابن معين والجوزجاني وابن شاهين وابن سعد، وباقي السند رجاله ثقات من رجال الصحيح. وهو في مسن أبي يعلى ورقة 319/1، وأورده الهيثمي في المجمع 9/109 ونسبه إلى أبي يعلى والطبراني، وقال: وفي إسناد أبي يعلى محمد بن سلمة بن كهيل، وثقه ابن حبان وضعه غيره، وبقية رجاله رجال الصحيح. وأخرجه ابن عدي في الكامل 6/2222 عن أبي يعلى، عن محمد بن سهل بن حصين، عن حسان بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في الكبير 23/892 عن محمد بن عثمان بن أبي شيبة، عن الحسن بن علي الحلواني، عن إسماعيل بن أبان، عن يحيى بن سلمة بن كهيل، عن أبيه، به. إلا أنه قال فيه: "عن سعد بن أبي وقاص، عن أم سلمة" والله أعلم. قلت: ويحيى بن سلمة هذا متروك الحديث. وسيأتي تخريج طرقه باستيعاب عند الحديثين "9626" و."6927"

6644– إسناده ضعيف، أبو ربيعة: اسمه زيد بن عوف القطعي، روى عن أبي عوانة، وحماد بن سلمة، وعون بن موسى، وهشيم، وشريك، وغيرهم، ضعفه غير واحد، وذكره المؤلف في المجروحين 1/311، فقال: كان ممن اختلط بأخره، فما حدث قبل اختلاطه، فمستقيم، وما حدث بعد التخليط ففيه المناكير، يجب التنكب عما انفرد به من الأخبار، وكان يحيى بن معين سيء الرأي فيه. وأورده السيوطي في الدر المنثور 4/124 ونسبه إلى ابن حبان وابن مردويه. وأخرجه الطبري كما في الفتح 8/318 - من طريق عمرو بن عطية، عن أبيه، عن أبي سعيد. وعمرو بن عطية وأبوه العوفي ضعيفان. وأخرجه بنحوه النسائي في خصائص علي "7" والجوزقاني في الأباطيل "126" من طريق عبد الله بن الرقيم، عن سعد بن أبي وقاص. وابن الرقيم مجهول. وأخرجه بنحوه مرسلا أحمد في فضائل الصحابة "177" عن يحيى بن آدم، عن أبي بكر ابن عياش، عن الأعمش، عن أبي صالح، قال: بعث رسول الله صلى الله عيه وسلم أبا بكر ... فذكره. ووصله الطبري من طريق أبي صالح عن علي. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زياداته على المسند 1/151 عن محمد بن سليمان لوين، عن محمد بن جابر السحيمي، عن سماك، عن حنش، عن علي. وفي آخره "قال: لا، ولكن جبريل جاء ني فقال: لن يؤدى عنك إلا أنت أو رجل منك" قال الهيثمي في المجمع 7/29: فيه محمد بن جابر السحيمي، وهو ضعيف وقد وثق. وأخرج الترمذي "3090" في التفسير: باب ومن سورة التوبة، والنسائي في الخصائص "70" من طريقين عن حماد بن سلمة،

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا بَلَغَ ضَجْنَانَ سَمِعَ بُغَامَ نَاقَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَرَفَهُ، فَاَتَاهُ، فَقَالَ: مَا شَاْنِي؟ قَالَ: خَيْرٌ، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِبَرَاءَةَ، فَلَمَّا رَجَعْنَا انْطَلَقَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لِي؟ قَالَ: خَيْرٌ اَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ، (وَاَنْتَ مَعِي عَلَى الْحَوْضِ) غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُبَلِّغُ غَيْرِي، اَوْ رَجُلٌ مِّنِّي - يَعْنِي عَلِيًّا -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (امیرالحج بنا کر) بھیجا جب وہ ضجنان کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اونٹنی کی آواز کو سنا وہ اسے پہچان گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میرا کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا: بہتر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (کفار کے ساتھ کئے گئے ہر معاہدے) سے لاتعلقی (کے اعلان کے ہمراہ) بھیجا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب ہم لوگ واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا کیا معاملہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ہے تم غار میں میرے ساتھی رہے ہو لیکن صورت حال یہ تھی کہ میرے علاوہ یا مجھ سے تعلق رکھنے والے (میرے کسی خاندانی عزیز) کے علاوہ اور کوئی شخص یہ اعلان نہیں کرسکتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِرَاءَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُوْرَةَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لوگوں کے سامنے سورۃ توبہ کی تلاوت کرنے کی صفت کا تذکرہ

6645 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ مُوْسَى بْنُ طَارِقٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

6645– علی بن زياد اللحجي ذكره المؤلف في الثقات 8/470 وقال: مستقيم الحديث، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح غير موسى بن طارق فقد روى له النسائي، وهو ثقة، لكن لم يصرح أبو الزبير بسماعه من جابر وأخرجه الدارمي 2/66 - 67، والنسائي في الخصائص "73"، وفي السنن 5/247 - 248في مناسك الحج: باب الخطبة قبل يوم التروية، وابن خزيمة في صحيحه "2974" عن إسحاق بن إبراهيم، والبيهقي في دلائل النبوة 5/297 - 298من طريق أبي حمة، كلاهما عن أبي قرة موسى بن طارق، بهذا الإسناد. قال النسائي في سننه: ابن خثيم ليس بالقوي في الحديث، وإنما أخرجت هذا لئلا يجعل ابن جريج عن أبي الزبير وما كتبناه إلا عن إسحاق بن إبراهيم، ويحيى بن سعيد القطان لم يترك حديث ابن خثيم ولا عبد الرحمن إلا أن علي ابن المديني قال: ابن خثيم منكر الحديث، وكأن علي ابن المديني خلق للحديث. قلت: والجمهور على تقوية ابن خثيم هذا، ووافق النسائي الجمهور على توثيقه في رواية. وأورد الحديث السيوطي في الدر المنثور 4/125 مختصرا، وزاد نسبته إلى إسحاق ابن راهويه في مسنده وأبي الشيخ، وابن مردويه. وفي الباب عن ابن عباس عند الترمذي "3091" في تفسير سورة التوبة، وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس.

(متن حدیث): أَنَّهُمْ حِينَ رَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْحَجِّ، فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا اسْتَوَى لِلتَّكْبِيرِ سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيرِ، فَقَالَ: هٰذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ، فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: أَمِيرٌ أَنْتَ أَمْ رَسُولٌ؟ قَالَ: لَا، بَلْ رَسُولٌ، أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ أَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ، قَامَ أَبُو بَكْرٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ، قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بِبَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ، قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ، وَعَنْ نَحْرِهِمْ، وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ، قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ، وَكَيْفَ يَرْمُونَ وَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ، فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ لوگ جعرانہ سے عمرہ کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف واپس گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا ہم لوگ ان کے ساتھ آ گئے' یہاں تک کہ جب ہم عرج کے مقام پر پہنچے تو صبح کی نماز کے لئے اقامت کہی گئی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنی پشت کے پیچھے اونٹنی کی آواز سنی۔ وہ تکبیر کہنے سے رک گئے۔ انہوں نے کہا: یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جدعاء کی مخصوص آواز ہے شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہوں' تو ہم آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے لیکن اس اونٹنی پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ امیر کے طور پر آئیں ہے یا قاصد کے طور پر آئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ قاصد کے طور پر آیا ہوں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برأت کے ہمراہ بھیجا ہے جسے میں حج کے موقع پر لوگوں کے سامنے پڑھ دوں گا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر ہم لوگ مکہ آ گئے ترویہ سے ایک دن پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا (حج کے احکام بیان کئے) جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے سورت توبہ کی تلاوت کی اور اسے مکمل طور پر ختم کیا پھر ہم لوگ ان کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا انہوں نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دی۔ وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ توبہ کی تلاوت کی یہاں تک کہ اسے مکمل طور پر ختم کیا پھر جب قربانی کا دن آیا اور ہم لوگ واپس آئے تو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے لوگوں کا خطبہ دیا اور انہیں واپس جانے کے بارے میں بتایا اور قربانی کے بارے میں اور دیگر مناسک کے بارے میں بتایا جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ

برأت کی تلاوت کی' یہاں تک کہ اسے مکمل ختم کیا۔

جب پہلی روانگی کا دن آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا۔انہوں نے لوگوں کو بتایا: وہ کیسے روانہ ہوں گے اور کیسے رمی کریں گے۔ انہوں نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دی جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ توبہ کی تلاوت کی' یہاں تک کہ اسے مکمل تلاوت کیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اَوَّلَ حَادِثَةٍ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْحَوَادِثِ قَبْضُ نَبِيِّهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت میں جو حوادث رونما ہوں گے ان میں سب سے پہلا حادثہ اس کے نبی کا وصال ہے

6646 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَزْعُمُوْنَ اَنِّي مِنْ آخِرِكُمْ وَفَاةً، اِنِّي مِنْ اَوَّلِكُمْ وَفَاةً، وَتَتَّبِعُوْنِيْ اَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

✿✿ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔آپ نے فرمایا: تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ تم میں سے سب سے آخر میں میری وفات ہوگی حالانکہ تم میں سب سے پہلے میری وفات ہوگی اور تم میرے بعد مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنْ اَوَّلِ الْحَوَادِثِ هُوَ مِنْ اَمَارَةِ اِرَادَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَيْرَ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ

6646– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، وهو الملقب بدحيم، فمن رجال البخاري، وعمر بن عبد الواحد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه الطبراني 22/168 عن إبراهيم بن عبد الرحمن دحيم، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/106، وأبو يعلى في مسنده ورقة 350/1، والطبراني 22/167و168 من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه الطبراني 22/166 من طريق عبد الله بن صالح، عن مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، به. وفي الباب عن معاوية بن أبي سفيان عند أبي يعلى ورقة 345/1، والطبراني في الكبير 19/905 و906 وأورده الهيثمي في المجمع 7/306 وزاد نسبته إلى الطبراني في الأوسط، وقال: ورجالهما ثقات. وعن سلمة بن نفيل السكوني، وسيأتي عند المؤلف برقم "6777" وقوله: "أفنادا"، أي: جماعات متفرقين، قوما بعد قوم، واحدهم: فند.

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہم نے سب سے پہلے حادثے کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ حادثہ اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا ہے

6647 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ، قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا، فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا، وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا، وَنَبِيُّهَا حَيٌّ، فَاَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی اُمت پر رحمت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ان لوگوں سے پہلے ان کے نبی کی روح کو قبض کر لیتا ہے اور اس نبی کو ان لوگوں کے لئے پیش رو اور پہلے جانے والا بنا دیتا ہے اور جب وہ کسی اُمت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں عذاب کا شکار کرتا ہے جبکہ ان کا نبی زندہ ہوتا ہے تو وہ اس نبی کی آنکھوں کو ان لوگوں کی ہلاکت کے ذریعے ٹھنڈا کرتا ہے۔ جب وہ لوگ اس نبی کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَوَّلَ حَادِثَةٍ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ تَكُوْنُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت میں رونما ہونے والا سب سے پہلا حادثہ بحرین میں ہوگا

6648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ: هَا، اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَشْرِقُ الْمَدِيْنَةِ هُوَ الْبَحْرَيْنِ وَمُسَيْلِمَةُ مِنْهَا، وَخُرُوْجُهُ

6647– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجهري، فمن رجال مسلم، وهو ثقة. وأخرجه البيهقي في دلائل النبوة 3/76 عن الحاكم أبي عبد الله الحافظ، قال: أخبرنا أبو النضر محمد بن محمد بن يوسف في آخرين، قالوا: حدثنا محمد بن المسيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في المستخرج كما في النكت الظراف 6/446 - من طريق أبي يعلى وأبي عروبة ومحمد بن علي بن حرب، عن إبراهيم بن سعيد، به. وأخرجه الذهبي في سير أعلام النبلاء 14/426 بإسناده إلى أحمد بن محمد البالويي، حدثنا محمد بن المسيب، به. ثم قال الذهبي: وبالإسناد: قال ابن المسيب: كتب عني هذا الحديث ابن خزيمة، ويقال: إبراهيم الجوهري تفرد به. وأخرجه البزار في مسنده كما في النكت الظراف، والبيهقي في الدلائل 3/76 - 77 من طرق عن إبراهيم بن سعيد، به.

كَانَ اَوَّلَ حَادِثٍ حَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: اس طرف فتنہ ہوگا فتنہ اس طرف ہوگا وہاں سے شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مدینہ منورہ کا مشرق بحرین ہے اور مسیلمہ کذاب کا خروج بھی وہیں سے ہوا تھا اور اس کا خروج اسلام میں پیدا ہونے والی سب سے پہلی بدعت تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ: اِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا، اِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

''بے شک فتنہ اس طرف ہوگا بے شک فتنہ اس طرف ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا كَانَ يَتَوَقَّعُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وُقُوْعِ الْفِتَنِ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَحْرَيْنِ

6648- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في الموطأ 2/975 في الاستئذان: باب ما جاء في المشرق . ومن طريق مالك أخرجه البخارى "3279" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، والبغوى ."4005" وأخرجه أحمد 2/23 و50 و111، والبخارى "5296" في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، من طريق سفيان الثورى، وأحمد 2/73 من طريق عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "21016"، وأحمد 2/23 و26 و40 و72 و121 و143، والبخارى "3511" في المناقب: باب رقم "5"، و"7092" في الفتن: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "الفتنة من قبل المشرق"، ومسلم "2905" "47" و"48" و"49" في الفتن: باب في الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، والترمذى "2268" في الفتن: باب رقم "79"، وأبو يعلى "5449" من طرق عن سالم بن عبد الله، عن أبيه . وأخرجه أحمد 2/92، والبخارى "3104" في فرض الخمس: باب ما جاء في بيوت أزواج النبى صلى الله عليه وسلم، و "7093" في الفتن، ومسلم "2905" "45"من طريق الليث، وأحمد 2/18، ومسلم "2905" "46" من طريق عبيد اله بن عمر، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر.

6649- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى فمن رجال مسلم، وهو مكرر ما قبله.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ توقع تھی کہ فتنے بحرین کی طرف سے رونما ہوں گے

6650 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ مِنْهُمْ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَمِنْهُمْ صَاحِبُ صَنْعَاءَ الْعَنْسِيُّ، وَمِنْهُمْ صَاحِبُ حِمْيَرَ، وَمِنْهُمُ الدَّجَّالُ وَهُوَ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً.

قَالَ: وَقَالَ اَصْحَابِي: قَالَ: هُمْ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا *

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک قیامت سے پہلے کچھ کذاب ہوں گے جن میں ایک یمامہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے اور ایک صنعاء سے تعلق رکھنے والا شخص عنسی ہے۔ ان میں سے ایک حمیر سے تعلق رکھتا ہوگا اور ان میں سے ایک دجال ہوگا' جو فتنے کے اعتبار سے ان سب سے بڑا ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے ساتھیوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ ان کذابوں کی تعداد **30** کی قریب ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ: ثَلَاثِينَ كَذَّابًا اِنَّمَا هِيَ مِنْ كَلَامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ الفاظ ''تیس کذاب'' یہ نبی اکرم ﷺ کے کلام کا حصہ ہیں

6651 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ حَتّٰى يَفِيضَ

6650- إسناده قوي، وأخرجه أحمد 3/345 عن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي الزُّبير، عن جابر. وأخرجه البزار "3375" عن يوسف بن موسى، عن عبد الرحمن بن مغراء، عن مجالد، عن الشعبي، عن جابر. وليس فيه قوله: "ومنهم صاحب حمير ... ." وأورده الهيثمي في المجمع 7/332 وقال رواه أحمد والبزار، وفي إسناد البزار عبد الرحمن بن مغراء، وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقية رجاله رجال الصحيح، وفي إسناد أحمد ابن لهيعة وهو لين. وأخرجه ابن أبي شيبة 15/161 عن يزيد بن هارون، أخبرنا مبارك، عن الحسن مرسلا.

الْمَالُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ ، قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْقَتْلُ الْقَتْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک 30 دجالوں کا خروج نہیں ہوگا جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ مال عام ہو جائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے' اور حرج بکثرت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حرج سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل قتل۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَخُوضُونَ فِيْهِ فِيْ حَيَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسیلمہ کذاب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب غور وفکر کیا کرتے تھے

6652 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ

6651– إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وأخرجه القسم الأول منه أبو داود "4333" في الملاحم: باب في خبر ابن صائد، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد . وأخرجه بتمامه أحمد 2/457 عن محمد بن جعفر غندر، عن شعبة، عن العلاء، به. وأخرج القسم الأول منه أحمد 2/313، والبخاري "3609" في المناقب: باب "لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء "، والترمذي "2218" في الفتن: باب ما جاء "لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون "، والبغوي "4244" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة . وهو في "صحيفة همام" برقم "25" بتحقيق رفعت فوزي . وأخرجه أيضا أحمد 2/236- 237، ومسلم "48" من طريق مالك، وأحمد 2/530 من طريق ورقاء ، كلاهما عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرج القسم الثاني منه مسلم 4/2057 "12" من طريق إسماعيل بن جعفر، عن العلاء ، به . ولفظه: "يتقارب الزمان، ويقبض العلم، وتظهر الفتن، ويلقى الشح، ويكثر الهرج " قالوا: وما الهرج؟ قال: "القتل." وانظر: "6680" و"6681" و"6700" و."6701"

6652– إسناده ضعيف، عياض بن مسافع لم يرو عنه غير طلحة بن عبد الله بن عوف، ولم يوثقه غير المؤلف 5/266، وقال الحسيني - كما في "تعجيل المنفعة" ص 327 -: لا يدرى من هو، وباقي السند ثقات من رجال الصحيح. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه الحاكم 4/531 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن بحر بن نصر، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/46، والحاكم 4/541 من طريقين عن اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الزهري، به . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ! كذا قال، مع أن عياضا لم يخرج واحد منهما، ثم هو مجهول، وطلحة بن عبد الله إنما أخرج له البخاري وحده، ولم يخرج لم مسلم . وأخرجه عبد الرزاق "20823"، وعنه أحمد 5/41، والحاكم 4/541 عن معمر، والحاكم 4/541 من طريق شعيب، كلاهما عن الزهري، عن طلحة بن عبد الله "وقع في "المصنف": عبيد الله، وهو تحريف " بن عوف، عن أبي بكرة. وليس فيه عياض، قال الحاكم: طلحة بن عبد الله لم يسمعه من أبي بكرة، إنما سمعه من عياض بن مسافع عن أبي بكرة، فساق الطريقين السالفين. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/332 وقال: رواه أحمد والطبراني، وأحد أسانيد أحمد والطبراني رجاله رجال الصحيح. وقد صح منه قوله: "لا يدخل المدينة رعب المسيح، لها يومئذ سبعة أبواب، على كل باب ملكان" انظر "3731" و ."6805"

شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ مُسَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ: (اَكْثَرَ النَّاسِ فِي شَأْنِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا)، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، (فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ، قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فِي شَأْنِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي قَدْ اَكْثَرْتُمْ فِي شَأْنِهِ) فَاِنَّهُ كَذَّابٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كَذَّابًا يَخْرُجُونَ قَبْلَ الدَّجَّالِ، وَاِنَّهُ لَيْسَ بَلَدٌ اِلَّا يَدْخُلُهُ رُعْبُ الْمَسِيحِ، اِلَّا الْمَدِينَةَ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِهَا مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيحِ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیلمہ کذاب کے بارے میں کچھ ارشاد فرمانے سے پہلے لوگ بکثرت اس کے معاملے میں بات چیت کیا کرتے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اما بعد! جہاں تک اس شخص کے معاملے کا تعلق ہے جس کے معاملے میں تم لوگ اکثر گفتگو کررہے ہوتے ہو۔ دجال سے پہلے ظاہر ہونے والے **30** کذابوں میں سے یہ ایک کذاب ہے اور دجال کا فتنہ ہر شہر میں داخل ہوگا۔ صرف مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ اس کے ہر داخلے پر دوفرشتے تعینات ہیں جو دجال کے رسوخ کو اس سے دور کرتے ہیں۔

ذِكْرُ رُؤْيَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُسَيْلِمَةَ وَالْعَنْسِيِّ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ اور عنسی کے بارے میں خواب دیکھا تھا

6653 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَنَفَخْتُهُمَا، فَطَارَا، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ: مُسَيْلِمَةَ وَالْعَنْسِيَّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے بنے ہوئے دو کنگن دیکھے۔ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تاویل یہ کی کہ اس سے دو کذاب مراد ہیں' مسیلمہ اور عنسی۔

6653- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو - وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - فقد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة وهو حسن الحديث . محمد بن بشر: هو ابن الفرافصة بن المختار الحافظ العبدي أبو عبد الله الكوفي. وهو "مصنف ابن أبي شيبة " 5811، وعنه ابن ماجه "3922" في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا . وأخرجه أحمد 2/338و344 من طريقين عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، به. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مُسَيْلِمَةَ طَلَبَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَتَهُ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ کے بعد خلیفہ ہونے کا مطالبہ کیا تھا

6654 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ:، قَالَ ابْنُ اَبِيْ هِلَالٍ: فَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَرَجُلٍ اٰخَرَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ مُسَيْلِمَةَ قَدِمَ فِيْ جَيْشٍ عَظِيْمٍ حَتّٰى نَزَلَ فِيْ نَخْلٍ، فَبَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَقُوْلُ: اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ بَعْدَهُ تَبِعْتُهُ، قَالَ: فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا مَعَهُ اِلَّا ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّفِيْ يَدِهٖ جَرِيْدَةٌ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ اَنَّكَ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَ، وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ، وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ، وَاِنِّيْ لَاَحْسُبُكَ الَّذِيْ رَاَيْتُ فِيْمَا اُرِيْتُ .

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَطَلَبْتُ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيْتُ كَاَنَّ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا، فَطَارَا، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَمُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مسلمہ ایک بڑا لشکر لے کر آیا' یہاں تک کہ انہوں نے ایک کھجوروں کے باغ میں پڑاؤ کیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ اگر حضرت محمد ﷺ اپنے بعد مجھے اپنا نائب مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی کرلوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک شاخ تھی۔ آپ مسیلمہ کے پاس آ کر ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے یہ شاخ مانگو تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا اور اگر تم منہ پھیر کے چلے جاتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے پاؤں کاٹ دے گا۔ یہ ثابت میری طرف سے تمہیں جواب دیدے گا میرا تمہارے بارے میں یہ خیال تھا کہ تم وہی شخص ہو جس کے بارے میں مجھے خواب میں دکھایا

6654- حديث صحيح، سعيد بن زياد لم يرو عنه غير أبي هلال - وهو سعيد - ولم يوثقه غير المؤلف، وقال أبو حاتم: مجهول، وباقي السند من رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم، وجهالة الرجل المقرون بأبي سلمة لا تضر، فإن أبا سلمة ثقة. وأخرجه البخاري "3620" , "3621" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"4373" و"4374" في المغازي: باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن أثال، و"7461" في التوحيد: باب قوله تعالى: (إنما قولنا لشيء إذا أردناه) ، ومسلم "2273" و "2274" في الرؤيا: باب رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم، والترمذي "2292" في الرؤيا: باب ما جاء في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم الميزان والدلو، والنسائي في الرؤيا كما في "التحفة" 10/138، والطبراني "10750" والبيهقي في "الدلائل" 5/334من طريق أبي اليمان الحكم بن نافع، عن شعيب بن أبي حمزة، عن عبد الله بن أبي حسين، عن نافع بن جبير، بهذا الإسناد. واقتصر البخاري في روايته في التوحيد والطبراني على قصة قدوم مسيلمة، وعند الترمذي والنسائي قصة الرؤيا دون قصة مسيلمة.

گیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوابوں کے بارے میں تحقیق کی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے سے بنے ہوئے دو کنگن ہیں۔ میں ان دونوں کی وجہ سے بڑا پریشان ہوا تو میری طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تاویل یہ کی کہ اس سے مراد وہ دونوں کذاب ہیں جن کا ظہور میرے بعد ہوگا۔ ایک عنسی ہے' جو صنعاء کا رہنے والا ہے اور ایک مسیلمہ ہے' جو یمامہ کا رہنے والا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الَّذِيْ يَلِى اَمْرَ النَّاسِ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ يَكُوْنُ مِنْ قُرَيْشٍ لَا مِنْ غَيْرِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت تک جو بھی شخص مسلمانوں کے معاملے کا نگران ہوگا (یعنی حکمران بنے گا) اس کا تعلق قریش سے ہوگا کسی دوسرے سے نہیں ہوگا

6655 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ اثْنَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ معاملہ (یعنی حکومت) ہمیشہ قریش میں رہے گی' جب تک لوگوں میں سے دو آدمی بھی باقی ہیں۔''

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خِلَافَةِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ بَعْدَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

6656 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمُقْرِءُ الْخَطِيْبُ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ،

6655- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري، وقد تقدم تخريجه برقم. "6233"

اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ - يَعْنِي الْمَوْتَ -، قَالَ: اِنْ لَمْ تَجِدِينِيْ فَأْتِيْ اَبَا بَكْرٍ

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ کے ساتھ بات چیت کی نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ واپس چلی جائے اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے کہ میں دوبارہ آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی اگر آپ کا وصال ہو چکا ہو تو مجھے کیا کرنا چاہئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آجانا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ عَلِيًّا، الْخُلَفَاءُ بَعْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَقَدْ فَعَلَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بعد خلفاء شمار ہوں گے اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہوا اور اس نے ایسا کر لیا ہے (یعنی وہ ان سے راضی ہو گیا ہے)

6657 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِيْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، وَسَائِرُهُمْ مُلُوْكٌ، وَالْخُلَفَاءُ وَالْمُلُوْكُ اثْنَا عَشَرَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ آخِرَهُ يَنْقُضُ اَوَّلَهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ اَنَّ الْخِلَافَةَ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ، قَالَ: وَسَائِرُهُمْ مُلُوْكٌ، فَجَعَلَ مَنْ تَقَلَّدَ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةٍ مُلُوْكًا كُلَّهُمْ، ثُمَّ، قَالَ: وَالْخُلَفَاءُ وَالْمُلُوْكُ اثْنَا عَشَرَ، فَجَعَلَ الْخُلَفَاءَ وَالْمُلُوْكَ اثْنَيْ عَشَرَ فَقَطْ.

6656– حديث صحيح، محمد بن خالد بت عبد الله الواسطى وإن اتفقوا على ضعف، وقال فيه المؤلف 9/90: يخطء ويخالف - قد تابعه عليه غير واحد، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 4/82، والشافعي في مسنده 2/404 بترتيب الساعاتي، والبخاري "3659" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا"، و"7220" في الأحكام: باب الاستخلاف، و"7360" في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، ومسلم "2386" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق، والترمذي "3676" في المناقب: باب رقم "17"، والبيهقي 8/153، والبغوي "3868"، من طرق عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد، وسيأتي عند المؤلف برقم "6871"

6657– إسناده حسن، سعيد بن جمهان مختلف فيه، وثقه ابن معين وأحمد وأبو داود، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في الثقات، وقال ابن معين: روى عن سفينة أحاديث لا يرويها غيره، وأرجو أنه لا بأس به، وقال البخاري: في حديثه عجائب، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه، ولا يحتج به، وقال الساجي: لا يتابع على حديثه، فمثله حسن الحديث، وباقي السند رجاله ثقات.

فَظَاهِرُ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ يَنْقُضُ اَوَّلَ الْخَبَرِ.

وَلَيْسَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهِ كَذٰلِكَ وَلَا يَجِبُ اَنْ يُّجْعَلَ حِرْمَانُ تَوْفِيقِ الْاِصَابَةِ دَلِيْلًا عَلٰى بُطْلَانِ الْوَارِدِ مِنَ الْاَخْبَارِ، بَلْ يَجِبُ اَنْ يُّطْلَبَ الْعِلْمُ مِنْ مَظَانِّهِ، فَيَتَفَقَّهُ فِي السُّنَنِ حَتّٰى يُعْلَمَ اَنَّ اَخْبَارَ مَنْ عُصِمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَّنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تَتَضَادُّ وَلَا تَتَهَاتَرُ، وَلٰكِنْ مَعْنَى الْخَبَرِ عِنْدَنَا اَنَّ مَنْ بَعْدَ الثَّلَاثِينَ سَنَةً يَجُوزُ اَنْ يُّقَالَ لَهُمْ: خُلَفَاءُ اَيْضًا عَلٰى سَبِيلِ الِاضْطِرَارِ، وَاِنْ كَانُوا مُلُوكًا عَلَى الْحَقِيقَةِ، وَآخِرُ الِاثْنَيْ عَشَرَ مِنَ الْخُلَفَاءِ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

فَلَمَّا ذَكَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةَ ثَلَاثِينَ سَنَةً، وَكَانَ آخِرُ الِاثْنَيْ عَشَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَكَانَ مِنَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، اُطْلِقَ عَلٰى مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَرْبَعِ الْاُوَلِ اسْمُ الْخُلَفَاءِ.

وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَنَّتِهِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ سَنَةَ عَشَرَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ.

وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ ثَانِيَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَيْلَةَ الِاثْنَيْنِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ سَنَتَيْنِ وَثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ وَّاثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ يَوْمًا.

ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الثَّانِيْ مِنْ مَوْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، ثُمَّ قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَسِتَّةَ اَشْهُرٍ وَّاَرْبَعَ لَيَالٍ.

ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا.

ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَقُتِلَ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ خَمْسَ سِنِيْنَ وَثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ اِلَّا اَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

فَلَمَّا قُتِلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ يَوْمُ السَّابِعَ عَشَرَ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ اَرْبَعِينَ، بَايَعَ اَهْلُ الْكُوفَةِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ بِالْكُوفَةِ، وَبَايَعَ اَهْلُ الشَّامِ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ بِاِيلِيَاءَ، ثُمَّ سَارَ مُعَاوِيَةُ يُرِيْدُ الْكُوفَةَ، وَسَارَ اِلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَالْتَقَوْا بِنَاحِيَةِ الْاَنْبَارِ، فَاصْطَلَحُوا عَلٰى كِتَابٍ بَيْنَهُمْ بِشُرُوطٍ فِيْهِ، وَسَلَّمَ الْحَسَنُ الْاَمْرَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ، وَذٰلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ، وَتُسَمَّى هٰذِهِ السَّنَةُ سَنَةُ الْجَمَاعَةِ.

ثُمَّ تُوُفِّيَ مُعَاوِيَةُ بِدِمَشْقَ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ سِتِّيْنَ، وَكَانَتْ وِلَايَتُهُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اِلَّا لَيَالٍ، وَكَانَتْ لَهٗ يَوْمَ مَاتَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً.

ثُمَّ وَلِيَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ابْنُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَبُوْهُ، وَتُوُفِّيَ بِحُوَارِيْنَ - قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى دِمَشْقَ - لِاَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّينَ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِينَ سَنَةً، وَكَانَتْ وِلَايَتُهُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ وَثَمَانِيَةَ اَشْهُرٍ اِلَّا اَيَّامًا.

ثُمَّ بُوِيعَ ابْنُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَزِيْدَ يَوْمَ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّينَ، وَمَاتَ يَوْمَ الْخَامِسِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّينَ، وَكَانَتْ اِمَارَتُهُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ سَنَةً، ثُمَّ بَايَعَ اَهْلُ الشَّامِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَبَايَعَ اَهْلُ الْحِجَازِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَاسْتَوَى الْاَمْرُ لِمَرْوَانَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّينَ، وَمَاتَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِدِمَشْقَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّسِتِّينَ، وَلَهُ ثَلَاثٌ وَّسِتُّونَ سَنَةً، وَكَانَتْ اِمَارَتُهُ عَشَرَةَ اَشْهُرٍ اِلَّا لَيَالٍ.

ثُمَّ بَايَعَ اَهْلُ الشَّامِ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَبُوْهُ، وَمَاتَ عَبْدُ الْمَلِكِ بِدِمَشْقَ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَمَانِيْنَ وَلَهُ اثْنَانِ وَسِتُّونَ سَنَةً، ثُمَّ بَايَعَ اَهْلُ الشَّامِ الْوَلِيْدَ ابْنَهُ يَوْمَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الْمَلِكِ.

ثُمَّ تُوُفِّيَ الْوَلِيْدُ بِدِمَشْقَ فِي النِّصْفِ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَّتِسْعِيْنَ، وَكَانَ لَهُ يَوْمَ مَاتَ ثَمَانٌ وَّاَرْبَعُوْنَ سَنَةً، وَكَانَتْ اِمَارَتُهُ تِسْعَ سِنِيْنَ وَثَمَانِيَةَ اَشْهُرٍ.

ثُمَّ بُوِيعَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَخُوهُ لِاُمِّهِ وَاَبِيْهِ، وَتُوُفِّيَ سُلَيْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِعَشْرِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ صَفَرٍ بِدَابِقَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَلَهُ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ سَنَةً، وَكَانَتْ اِمَارَتُهُ سَنَتَيْنِ وَثَمَانِيَةَ اَشْهُرٍ وَّخَمْسَ لَيَالٍ.

ثُمَّ بَايَعَ النَّاسُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ سُلَيْمَانُ، وَتُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِدَيْرِ سَمْعَانَ مِنْ اَرْضِ حِمْصَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ اِحْدٰى وَمِائَةٍ، وَلَهُ يَوْمَ مَاتَ اِحْدٰى وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ سَنَتَيْنِ وَخَمْسَةَ اَشْهُرٍ وَّخَمْسَ لَيَالٍ.

وَهُوَ آخِرُ الْخُلَفَاءِ الِاثْنَيْ عَشَرَ الَّذِيْنَ خَاطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ بِهِمْ

❀❀ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''خلافت تیس سال تک ہوگی اس کے بعد بادشاہ ہوں گے خلفاء اور بادشاہ بارہ ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ اس کا آخری حصہ اس کے پہلے حصے کا الٹ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ خلافت تیس سال تک ہوگی پھر آپ نے یہ کہا ہے اس کے بعد سارے بادشاہ ہوں گے' تو تیس سال گزرنے کے بعد جو بھی شخص مسلمانوں کے امور کا نگران بنے گا وہ سب لوگ بادشاہ شمار ہوں گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلفاء اور بادشاہوں کی تعداد بارہ ہوگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خلفاء اور بادشاہ کی تعداد تو صرف بارہ تک محدود کی ہے۔

اس لئے بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ الفاظ ابتدائی حصے کے برعکس ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے تحت ایسا نہیں ہے اور یہ بات لازم نہیں ہے کہ اگر آدمی کسی صحیح دلیل تک پہنچنے کی توفیق سے محروم رہا ہو تو وہ منقول روایات کو غلط قرار دینا شروع کر دے بلکہ یہ بات لازم ہے کہ وہ علم کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل کرے اور سنن کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کرے تاکہ اسے یہ بات پتہ چل جائے کہ وہ ذات جو معصوم ہے اور جو خواہش نفس سے کلام نہیں کرتے بلکہ وہ وہی کلام کرتے ہیں جو ان کی طرف وحی کیا جاتا ہے ان کے بیان کردہ فرامین میں کوئی تضاد اور کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ تیس سال گزرنے کے بعد جو حکمران آئیں گے انہیں اضطراری طور پر (یعنی مجبوری کے عالم میں) خلفاء کہا جاسکتا ہے اگرچہ وہ درحقیقت بادشاہ ہوں گے' اور ان بارہ خلفاء میں سے آخری عمر بن عبدالعزیز ہے جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ذکر کر دی کہ حقیقی خلافت تیس سال تک ہوگی اور پھر اس کے بعد بارہ خلفاء میں سے آخری عمر بن عبدالعزیز ہے تو ان کا شمار خلفاء راشدین مہدیین میں ہوگا تو ان کے درمیان اور پہلے چار خلفاء کے درمیان جو لوگ آئے ہیں ان کے لئے لفظ خلفاء استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی صورت یوں ہے جب نبی اکرم ﷺ کی روح مبارکہ کو اللہ تعالیٰ نے قبض کیا اور جنت کی طرف منتقل کیا تو یہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول کی رات ۱۱ ہجری کی بات ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے وصال کے دوسرے دن یعنی منگل کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال **17** جمادی الثانی کی رات کو ہوا ان کی خلافت دو سال تین ماہ اور بائیس دن بنتی ہے۔ اس کے بعد اگلے دن یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے اگلے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ ان کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ چار دن بنتی ہے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کی مدت خلافت بارہ سال سے بارہ دن کم بنتی ہے پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا وہ شہید ہوئے۔ ان کی خلافت پانچ سال تین ماہ بنتی ہے جس میں سے چودہ دن کم ہوں گے جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو یہ رمضان کی سترہ تاریخ تھی اور سنہ چالیس ہجری تھا۔ اس کے بعد اہل کوفہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اہل شام نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر عالیہ میں بیعت کر لی پھر حضرت معاویہ کوفہ کی طرف (جنگ کرنے کے لئے) روانہ ہوئے اور حضرت امام حسن علی رضی اللہ عنہ ان کی طرف روانہ ہوئے انبار کے قریب دونوں کا سامنا ہوا تو انہوں نے ایک معاہدے کے تحت صلح کر لی جس میں کچھ شرائط پائی جاتی تھیں تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حکومت کا معاملہ حضرت امیر معاویہ کے سپرد کر دیا۔ یہ **25** ربیع الاول پیر کے دن کی بات ہے اور اکتالیس ہجری کی بات ہے۔ اس سال کو اجتماعیت کا سال قرار دیا گیا۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دمشق میں انتقال ہوا یہ پیر کے دن بائیس رجب المرجب ساٹھ ہجری کی بات ہے۔ ان کی حکومت **19** سال اور چار ماہ سے کچھ دن کم تھی جس وقت ان کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر **78** برس تھی۔

اس کے بعد ان کا بیٹا یزید بن معاویہ پیر کے دن ان کا جانشین بنا' یہ اسی دن کی بات ہے جس دن میں اس کے والد کا انتقال ہوا تھا۔

اس کا انتقال حوارین میں ہوا جو دمشق کی ایک بستی ہے یہ چودہ ربیع الاول سن **64** ہجری کی بات ہے اس وقت اس کی عمر **38**

سال تھی اوراس کی حکومت تین سال 8 ماہ سے کچھ دن کم تھی۔

پھراس کے بیٹے معاویہ بن یزید کے ہاتھ پر بیعت کی گئی یہ پندرہ ربیع الاول سن 64 ہجری کی بات ہے اس کا انتقال 25 ربیع الثانی 64 ہجری میں ہوا۔اس کی حکومت 40 دن تھی جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی عمر اکیس برس تھی۔

پھراہل شام نے مروان بن حکم کی بیعت کرلی اوراہل حجاز نے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کرلی پھر بدھ کے دن تین ذیقعدہ سن 64 ہجری میں مروان مکمل طور پر حکمران بن گیا۔مروان بن حکم کا انتقال رمضان کے مہینے میں دمشق میں 65 ہجری میں ہوا۔اس وقت اس کی عمر 63 برس تھی اوراس کی حکومت دس ماہ سے کچھ دن کم رہی۔پھراہل شام نے عبدالملک بن مروان کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔یہ اسی دن کی بات ہے جس دن میں اس کے باپ کا انتقال ہوا تھا۔عبدالملک کا انتقال دمشق میں شوال میں ہوا۔یہ سن 86 ہجری کی بات ہے۔اس وقت اس کی عمر 62 سال تھی پھراہل شام نے اس کے بیٹے ولید کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔یہ اسی دن کی بات ہے جس دن عبدالملک کا انتقال ہوا تھا۔

پھرولید کا انتقال دمشق میں پندرہ جمادی الثانی 96 ہجری میں ہوا جس دن اس کا انتقال ہوا اس کی عمر 48 برس تھی اوراس کی حکومت 9 سال 8 ماہ تک رہی پھرسلیمان عبدالملک کے ہاتھ پر بیعت کی گئی جواس کا سگا بھائی تھا۔سلیمان کا انتقال دابق کے مقام پر جمعہ کے دن دس صفر 99 ہجری میں ہوا۔اس وقت اس کی عمر 45 سال تھی اوراس کی حکومت دوسال 8 ماہ پانچ دن تک رہی تھی پھر لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پراسی دن بیعت کی جس دن سلیمان کا انتقال ہوا تھا' عمر بن عبدالعزیز کا انتقال حمص کی سر زمین پر''دیرسمعان'' کے مقام پر ہوا یہ جمعہ کے دن کی بات ہے یہ پانچ رجب المرجب ایک سوایک ہجری کی بات ہے جس دن ان کا انتقال ہوا اس دن ان کی عمر اکتالیس برس تھی اوران کی خلافت دوسال پانچ ماہ اور پانچ دن تک رہی۔یہ ان بارہ خلفاء میں سے آخری خلیفہ تھے جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو آگاہ کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُلُوكَ يُطْلَقُ عَلَيْهِمُ اسْمُ الْخُلَفَاءِ فِي الضَّرُورَةِ اَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بادشاہوں کے لیے ضرورت کے پیش نظر ''خلیفہ'' کا لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے

6658 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ خُلَفَاءُ، يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ، وَسَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلَفَاءُ، يَعْمَلُوْنَ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ بَرِءَ، وَمَنْ اَمْسَكَ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے جو وہی عمل کریں گے جس کے بارے میں وہ علم رکھتے ہیں اور وہی کچھ کریں گے' جن کا انہیں حکم دیا گیا اور ان کے بعد کچھ اور خلفاء ہوں گے جو وہ عمل کریں گے' جن کے بارے میں وہ علم نہیں رکھتے اور وہ کام کریں گے' جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا جو شخص ان کا انکار کرے گا وہ بری ذمہ ہوگا اور جو شخص (ان کے قریب جانے سے خود) کو روک کے رکھے گا وہ سلامت رہے گا لیکن جو شخص راضی ہوا اور اس نے ان کی پیروی کی اس کا معاملہ مختلف ہے۔

6659 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ سَلْمٍ، فِيْ عَقِبِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسَمِعَهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فَالطَّرِيقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت امام اوزاعی نے زہری سے سنی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن مرہ کے حوالے سے بھی زہری سے سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْاَوْزَاعِيَّ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: امام اوزاعی نے

6658- إسناده صحيح، الوليد لم يقيده المؤلف، ويحتمل أن يكون ابن مسلم وأن يكون ابن مزيد، و كلاهما يروى عن الأوزاعي، وهما ثقتان الأول روى له الشيخان، والثاني روى له أبو داود والنسائي، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير عن أبيه، عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري. وأخرجه البيهقي في السنن 8/157 - 158 من طريق العباس بن الوليد بن مزيد، عن أبيه، عن الأوزاعي بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "5902" عن أبي بكر ابن زنجويه، والبيهقي في السنن 8/158، وفي الدلائل 6/521 من طريق محمد بن عوف، كلاهما عن أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، عن الأوزاعي، به. وأورده الهيثمي في المجمع 7/270 وقال: رواه أبو يعلى، ورجاله رجال الصحيح غير أبي بكر محمد بن عبد الملك بن زنجويه وهو ثقة. قلت: وصحح هذا الحديث ابن القيم في تهذيب مختصر سنن أبي داود 6/158، وله شاهد من حديث أم سلمة عند أحمد 6/295 و302 و305، ومسلم "1854"، وأبي داود "4760"، والترمذي "2265"، والبيهقي "8/158"، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ستكون أمراء فتعرفون وتنكرون فمن عرف برء، ومن أنكر سلم، ولكن من رضي وتابع"، قالوا: أفلا نقاتلهم؟ قال: "لا، ما صلوا"، هذا لفظ مسلم. وانظر: "177" و."6193"

6659- إسناده حسن، إبراهيم بن مرة روى عنه جمع، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في الثقات، وباقي السند رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله.

یہ روایت زہری سے سنی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے

6660 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ خُلَفَاءُ، يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلَفَاءُ يَعْمَلُوْنَ بِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ بَرِءَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب میرے بعد کچھ خلفاء ہوں گے جو اس کے مطابق عمل کریں گے جو وہ علم رکھتے ہیں اور وہ کام کریں گے جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے پھر ان کے بعد کچھ خلفاء آئیں گے جو وہ عمل کریں گے جس کا وہ علم نہیں رکھتے وہ کام کریں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تو جو ان کا انکار کرے وہ بری ذمہ ہوگا لیکن جو شخص راضی رہے اور پیروی کرے گا۔ (اس کا معاملہ مختلف ہوگا)''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْخُلَفَاءَ لَا يَكُوْنُوْنَ بَعْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء صرف بارہ ہوں گے

6661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

6660– إسناده صحيح على شرط الشيخين . الوليد: هو ابن مسلم القرشي، وقد صرح بالتحديث . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وهو مكرر ما قبله.

6661– حديث صحيح، الأسود بن سعيد الهمذاني روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات وروى له أبو داود، وقد توبع، وباقي السند ثقات من رجال الصحيح، وهو في "مسند علي بن الجعد " ."2756" ومن طريقه أخرجه أبو محمد البغوي في شرح السنة "4236"، وقال: هذا حديث صحيح، وفي المصدرين "ثم رجعت إلى منزلي، فقالوا ... !" وأخرجه أحمد 5/92، وأبو داود "4281" في أول كتاب المهدي، والبيهقي في "الدلائل" 6/520، والطبراني في "الكبير" "2059" من طرق عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد، ولفظ الطبراني والبيهقي "لا تزال هذه الأمة مستقيما أمرها، ظاهرة على عدوها حتى يمضي منها اثنا عشر خليفة ... ." وانظر الحديثين الآتيين بعد هذا.

(متن حدیث): يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ قَالُوا: ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے وہ سب قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے۔''

(راوی کہتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے تو قریش آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: پھر کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر قتل عام ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ، أَنَّ الْإِسْلَامَ يَكُونُ عَزِيزًا فِي أَيَّامِهِمْ لَا أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ نَفْيَ مَا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ مِنَ الْخُلَفَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے''

اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: ان خلفاء کے دور میں اسلام غالب رہے گا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ تعداد میں خلفاء ہونے کی نفی کی ہے

6662 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ: فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا، قُلْتُ لِأَبِي:

6662– إسناده حسن على شرط مسلم، سماك بن حرب لا يرقى حديثه إلى الصحة. وأخرجه مسلم "1821" "7" في الإمارة: باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش، والطبراني "1964" عن هداب "ويقال أيضا: هدبة " بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1278"، وأحمد 5/90 و92 و94 و95 و108، وابنه عبد الله في زياداته 5/99، وأبو القاسم البغوي في الجعديات "2754"، ومسلم "1821" "6"، والترمذي "2223" في الفتن: باب ما جاء في الخلفاء، والطبراني "1896" و"1923" و"1936" و"2007" و"2044" و"2063" و"2070" من طرق عن سماك بن حرب به. ولفظه عندهم في أوله: "يكون بعدي اثنا عشر"....، وعند بعضهم: "فسألت أبي" وعند آخرين: "فسألت القوم." وأخرجه بنحوه من طرق عن جابر بن سمرة أحمد 5/86 و87 - 88 و89 و97 و97 - 98 و98 و101 و107، والبخاري "7222" و"7223" في الأحكام: باب الاستخلاف، ومسلم "1821" "5" و"6" وأبو داود "4279"، وابو القاسم البغوي في "الجعديات" "2754"، والطبراني "1808" و"1809" و"1841" و"1849" و"1850" و"1851" و"1852" و"1875" و"1876" و"1883" و"2060" و"2061" و"2062"و"2063" و"2067" و"2068" و"2069" و"2071"، والبيهقي في الدلائل 6/519 و519 - 520، والبغوي في "شرح السنة" ."4237"

مَا، قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بارہ خلفاء تک اسلام غالب رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی جو میں سمجھ نہیں سکا میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے: تو انہوں نے بتایا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے) ان سب خلفاء کا تعلق قریش سے ہوگا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ عِزَّةِ الْإِسْلَامِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي أَيَّامِ الِاثْنَيْ عَشَرَ

ان بارہ (خلفاء) کے دورِ حکومت میں اسلام کے غلبے کی صفت کا تذکرہ جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

6663 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الطَّاحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا، يُنْصَرُونَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ عَلَيْهِ إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً.

قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَصَمَّتْنِيهَا النَّاسُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا، قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ دین اس وقت تک غالب اور مضبوط رہے گا اور اس کے دشمنوں کے خلاف اس کی مدد کی جاتی رہے گی جب تک بارہ خلفاء رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی جو لوگوں کی وجہ سے میں سن نہیں سکا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے۔ انہوں نے بتایا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) ان سب کا تعلق قریش سے ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ وَأَهْلُ الْبِدَعِ عَلَى أَصْحَابِ الْحَدِيثِ حَيْثُ حُرِمُوا تَوْفِيقَ الْإِصَابَةِ لِمَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے معطلہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ اور اہل بدعت محدثین پر تنقید کرتے ہیں حالانکہ ان لوگوں کو اس حدیث کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رکھا گیا

6664 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

6663– إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن عون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان أبو عون البصري . وأخرجه مسلم "1821" و"9" عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/101 عن إسماعيل بن إبراهيم، ومسلم "1821" "9" من طريق أزهر بن سعيد، كلاهما عن ابن عون، به. وأخرجه أحمد 5/87 و88 و90 و93 و96 و98 و99، ومسلم "1821" "8"، وأبو داود "4280"، والحاكم 3/617 من طرق عن عامر الشعبي، به. وانظر ما قبله.

هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ عَلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ، اَوْ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ فَاِنْ هَلَكُوْا، فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ بَقُوْا بَقِيَ لَهُمْ دِيْنُهُمْ سَبْعِيْنَ سَنَةً

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ شَنَّعَ بِهٖ اَهْلُ الْبِدَعِ عَلٰى اَئِمَّتِنَا، وَزَعَمُوْا اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ حَشْوِيَّةٌ، يَرْوُوْنَ مَا يَدْفَعُهُ الْعِيَانُ وَالْحِسُّ وَيُصَحِّحُوْنَهُ، فَاِنْ سُئِلُوْا عَنْ وَصْفِ ذٰلِكَ قَالُوْا: نُؤْمِنُ بِهٖ وَلَا نُفَسِّرُهُ، وَلَسْنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهٖ مِمَّا رُمِيْنَا بِهٖ فِيْ شَيْءٍ بَلْ نَقُوْلُ: اِنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَاطَبَ اُمَّتَهُ قَطُّ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْقَلْ عَنْهُ، وَلَا فِيْ سُنَنِهٖ شَيْءٌ لَا يُعْلَمُ مَعْنَاهُ، وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ السُّنَنَ اِذَا صَحَّتْ يَجِبُ اَنْ تُرْوٰى وَيُؤْمَنَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ تُفَسَّرَ وَيُعْقَلَ مَعْنَاهَا فَقَدْ قَدَحَ فِي الرِّسَالَةِ، اللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ السُّنَنُ مِنَ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ فِيْهَا صِفَاتُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِيْ لَا يَقَعُ فِيْهَا التَّكْيِيْفُ بَلْ عَلَى النَّاسِ الْاِيْمَانُ بِهَا.

وَمَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ عِنْدَنَا مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا: اِنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ اسْمَ الشَّيْءِ بِالْكُلِّيَّةِ عَلٰى بَعْضِ اَجْزَائِهٖ وَتُطْلِقُ الْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا اسْمَ النِّهَايَةِ عَلٰى بِدَايَتِهَا، وَاسْمَ الْبِدَايَةِ عَلٰى نِهَايَتِهَا.

اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ: تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ عَلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ زَوَالَ الْاَمْرِ عَنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِلٰى بَنِيْ اُمَيَّةَ لِاَنَّ الْحُكْمَيْنِ كَانَ فِيْ آخِرِ سَنَةِ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ، فَلَمَّا تَلَعْثَمَ الْاَمْرُ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَّشَارَكَهُمْ فِيْهِ بَنُوْ اُمَيَّةَ اَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ نِهَايَةِ اَمْرِهِمْ عَلٰى بِدَايَتِهٖ، وَقَدْ ذَكَرْنَا اسْتِخْلَافَهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا اِلٰى اَنْ مَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَنَةَ اِحْدٰى وَمِائَةٍ، وَبَايَعَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَتُوُفِّيَ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِبَلْقَاءَ مِنْ اَرْضِ الشَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِخَمْسٍ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ

6664- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. سليمان بن أبي سليمان: هو أبو إسحاق الشيباني، والقاسم بن عبد الرحمن: هو الْقَاسِمُ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الهذلي .وأخرجه الطبراني "10356" عن معاذ بن المثنى، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/390 و451، وأبو يعلى "5009" و"5298"، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 2/235-236، والخطابي "غريب الحديث" 1/549 من طرق عن يزيد بن هارون، به . ووقع في إسناد الطحاوي: سليمان بن بلال، بدل "سليمان بن أبي سليمان"، ولعله خطأ من أحد الرواة .وأخرجه أحمد 1/393 و393 - 394 و395، وأبو داود "4254"، في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، وأبو يعلى "5281"، والطحاوي 2/236، والبغوي "4225" من طرق عن سفيان، عن منصور، عن ربعي بن حراش، عن البراء بن ناجية، عن ابن مسعود . وزادوا فيه: "أو سبع وثلاثين". وفي آخر الحديث عند بعضهم أن ابن مسعود قال: مما مضى أو مما بقي؟ فقال: مما "بقي"، وعند بعضهم الآخر أن السائل هو عمر بن الخطاب، وانفرد أبو داود وعنه البغوي - في روايته فقال: "مما مضى."وأخرجه الطيالسي "383"، والطحاوي 2/235، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ" 3/355، والخطابي 1/549، والحاكم 4/521، والبيهقي في "الدلائل" 6/393 من طرق عن منصور، به. والسائل عندهم في هذه الرواية عمر، وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي.وأخرجه الطبراني "10311"، والطحاوي 2/236 من طريقين عن أبي نعيم، عن شريك، عن مجالد، عن الشعبي، عن مسروق، عن ابن مسعود.

خَمْسٍ وَّمِائَةٍ، وَبَايَعَ النَّاسُ هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ اَخَاهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فَوَلّٰى هِشَامٌ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَسْرِيّ الْعِرَاقَ، وَعَزَلَ عُمَرَ بْنَ هُبَيْرَةَ فِيْ اَوَّلِ سَنَةِ سِتٍّ وَمِائَةٍ، وَظَهَرَتِ الدُّعَاةُ بِخُرَاسَانَ لِبَنِي الْعَبَّاسِ، وَبَايَعُوْا سُلَيْمَانَ بْنَ كَثِيْرٍ الْخُزَاعِيَّ الدَّاعِيَ اِلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ، فَخَرَجَ فِيْ سَنَةِ سِتٍّ وَمِائَةٍ اِلٰى مَكَّةَ وَبَايَعَهُ النَّاسُ لِبَنِيْ هَاشِمٍ، فَكَانَ ذٰلِكَ تَلَعْثُمَ اُمُوْرِ بَنِيْ اُمَيَّةَ حَيْثُ شَارَكَهُمْ فِيْهِ بَنُوْ هَاشِمٍ، فَاَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ نِهَايَةِ اَمْرِهِمْ عَلٰى بِدَايَتِهٖ، وَقَالَ: وَاِنْ بَقُوْا بَقِيَ لَهُمْ دِيْنُهُمْ سَبْعِيْنَ سَنَةً يُرِيْدُ عَلٰى مَا كَانُوْا عَلَيْهِ

63/ ❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''35 سال تک اسلام کی چکی گھومتی رہے گی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 36 سال تک' اگر وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تو اس طریقے کے مطابق ہوں گے جس طریقے سے ہلاکت کا شکار ہوئے اور اگر وہ باقی رہ گئے تو ان کا دین ستر سال تک ان کے لئے باقی رہے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے جس کی وجہ سے اہل بدعت ہمارے آئمہ پر تنقید کرتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ محدثین حشویہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ایسی چیز کو روایت کرتے ہیں جو غور وفکر اور محسوسات کے حوالے سے غلط ہوتی ہے اور محدثین اسے صحیح بھی قرار دیدیتے ہیں پھر ان سے اگر اس چیز کی صفت کے بارے میں دریافت کیا جائے تو آگے سے کہہ دیتے ہیں: ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ہم اس کی وضاحت نہیں کرتے۔

(امام ابن حبان کہتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم ایسے نہیں ہیں اور ویسے بھی نہیں ہیں' جس طرح کا ہم پر الزام عائد کیا گیا ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو جن بھی امور کے بارے میں مخاطب کیا ہے ان میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی سمجھ نہ آسکے اور آپ کی سنتوں میں کوئی ایسی سنت نہیں ہے جس کے مفہوم کا علم نہ ہو سکے جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ جب سنت مستند طور پر منقول ہو تو یہ بات لازم ہے کہ اسے روایت کر دیا جائے اور اس پر ایمان رکھا جائے۔ باوجودیکہ اس کی وضاحت نہ کی جائے یا اس کے مفہوم کی سمجھ نہ آئے تو ایسا شخص رسالت میں نکتہ چینی کرتا ہے۔ اے اللہ (تیری ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے) ویسے احادیث میں کچھ روایات وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہے جن کی کیفیت کو بیان نہیں کیا جاسکتا لیکن لوگوں پر ان صفات پر ایمان رکھنا لازم ہے۔

ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے' جیسا کہ ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ بعض اوقات عرب کسی چیز کے کسی ایک جزء کے لئے اس مکمل چیز کا نام استعمال کر لیتے ہیں۔ اس طرح عرب اپنے محاورے میں اختتام کا لفظ آغاز کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ آغاز کا لفظ اختتام کے لئے استعمال کر لیتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اسلام کی چکی 35 برس تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 36 برس تک گھومتی رہے گی۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے کہ حکومت بنو ہاشم سے بنوامیہ کی طرف منتقل ہو جائے گی کیونکہ 36 ہجری کے آخر میں حکومت ان دونوں کی طرف چلی گئی تھی تو جب بنو ہاشم کے لئے یہ معاملہ خراب ہوا اور حکومت کے بارے میں بنوامیہ ان کے حصہ دار بن گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت کے اختتام کے لئے آغاز کا لفظ استعمال

کیا۔اسی طرح ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ اس طرح ان میں سے ہر ایک خلیفہ بنا' یہاں تک کہ ایک سو ایک ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے یزید بن عبدالملک کی بیعت کر لی۔ یزید بن عبدالملک کا انتقال شام کی سرزمین بلقاء کے مقام پر جمعہ کے دن ہوا جو 25 شعبان ایک سو پانچ ہجری کی بات ہے تو لوگوں نے ہشام بن عبدالملک کے ہاتھ پر بیعت کر لی جو اس کا بھائی تھا یہ اسی دن ہوا پھر ہشام نے خالد بن عبداللہ قسری کو عراق کا امیر مقرر کیا۔اس نے عمر بن ہبیرہ کو ایک سو چھ ہجری کے آغاز میں معزول کر دیا تو خراسان میں بنو عباس کے داعی نمودار ہوئے۔انہوں نے سلیمان بن کثیر خزاعی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جو بنو ہاشم کی طرف دعوت دینے والا تھا۔اس نے ایک سو چھ ہجری میں مکہ کی طرف خروج کیا تو لوگوں نے بنو ہاشم کے لئے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔اس طرح بنوامیہ کی حکومت خرابی کا شکار ہوگئی اور بنو ہاشم پھر اس میں ان کے حصے دار بن گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حکومت کے اختتام کے لئے لفظ آغاز استعمال کیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر وہ باقی رہے تو ان کا دین ستر سال تک ان کے لئے باقی رہے گا۔اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ تھی کہ جس صورت حال پر وہ اس سے پہلے تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ نِسَائِهِ لُحُوقًا بِهٖ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی زوجہ محترمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلے پہنچیں گی

6665 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا ، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيُّهُنَّ اَطْوَلُ، قَالَتْ: فَكَانَ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بعد مجھ سے' سب سے پہلے تم میں سے وہ خاتون آکر ملے گی' جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو تمام ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھوں کو ناپا کہ کس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا' کیونکہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتی تھیں اور (اس کی آمدن کو) صدقہ کیا کرتی تھیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ كَوْنِ الصَّحَابَةِ فِيْهِمْ اَوِ التَّابِعِيْنَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو فتح نصیب کرے گا

6665-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن يحيى، فمن رجال مسلم . وهو مكرر الحديث رقم "3314"

جن کے درمیان کوئی صحابی یا تابعی موجود ہوگا

6666 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَاحَبَهُمْ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں بہت سے لوگ جنگ میں شریک ہونے کے لئے آئیں گے تو یہ دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو تو جواب دیا جائے گا جی ہاں تو ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں بہت سے لوگ جنگ کرنے کے لئے جائیں گے تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ رہا ہو تو جواب دیا جائے گا جی ہاں تو ان لوگوں کو بھی فتح نصیب ہوگی پھر ان لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا بہت سے لوگ جنگ میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جو صحابہ کے شاگردوں کے ساتھ رہا ہو تو ان لوگوں کو بھی فتح نصیب ہوگی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَوْتِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ

سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے انتقال کی کیفیت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6667 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَاَطْعَمَتْهُ، ثُمَّ

6666– إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار: هو الرمادي، حافظ روى له أبو داود والترمذي، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو مكرر "4768".

6667– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/464 - 465 في الجهاد: باب الترغيب في الجهاد. وقد تقدم تخريجه عند الحديث رقم "4608" فانظره هناك.

جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي، عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ - يَشُكُّ اَيُّهُمَا - ، قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي، عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا، قَالَ فِي الْاَوَّلِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِينَ ، فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ ، فَهَلَكَتْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیّدہ اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتی تھیں۔ سیّدہ امّ حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ ایک دن ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا پھر نبی اکرم ﷺ کے سر سے جوئیں نکالنے لگی۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے، اور وہ اس سمندر کی پشت پر یوں سوار ہوں گے جس طرح بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا کر دی پھر آپ نے اپنا سر رکھا اور سو گئے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے وہی کلمات ارشاد فرمائے جو پہلے ارشاد فرمائے تھے۔ سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پہلے والوں میں شامل ہو۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سیّدہ امّ حرام رضی اللہ عنہا سمندری سفر پر روانہ ہوئیں (جب وہ واپس تشریف لائیں) تو وہ جب سمندر سے باہر آئیں اور اپنی سواری پر سوار ہوئیں تو اس سے نیچے گر گئیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِخْرَاجِ النَّاسِ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ مِنَ الْمَدِينَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ لوگ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے

6668 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): أَتَانِي نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، غَلَبَتْنِي عَيْنِي، قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ: مَا أَصْنَعُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَضْرِبُ بِسَيْفِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ ذٰلِكَ، وَأَقْرَبُ رُشْدًا؟ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ، وَتَنْسَاقُ لَهُمْ حَيْثُ سَاقُوكَ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت مسجد نبوی میں سویا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کے ذریعے مجھے مارا اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں یہاں سویا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری آنکھ لگ گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تمہیں اس میں سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں اپنی تلوار کے ذریعے لڑائی کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو اور ہدایت کے زیادہ قریب ہو تم اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لو اور وہ تمہیں جہاں جانے کے لئے کہیں تم وہاں چلے جاؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6669 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

6668- إسناده ضعيف، عم أبي حرب بن أبي الأسود لا يعرف، ولم يرو عنه غيره، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 5/156 عن علي بن عبد الله، عن معتمر بن سليمان، بهذا السند .وأخرجه مختصرا إلى قوله "غلبتني عيني": الدارمي 1/325 عن سعيد بن المغيرة، عن معتمر، به .وأخرجه باطول مما هنا أحمد 5/144 و6/457 من طريقين عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم وأسماء بنت يزيد، عن أبي ذر ... وشهر ضعيف.ذكر خبر ثان يصرح بصحة ماذكرناه حديث أبي ذر

6669- إسناده ضعيف لانقطاعه، فإن ضريب بن نقير لم يدرك أبا ذر ولا سمع منه. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه . وأخرجه أحمد 5/178 - 179، وأحمد بن منيع في مسنده كما في "مصباح الزجاجة" ورقة 268/1 - عن يزيد بن هارون، عن كهمس بن الحسن، بهذا الإسناد.وأورده الهيثمي بطوله في "المجمع" 5/223 وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، إلا أن أبا سليل ضريب بن نقير لم يدرك أبا ذر.

اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ، عَنْ اَبِي السَّلِيلِ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ) (الطلاق: 3) ، قَالَ: فَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا عَلَيَّ حَتّٰى نَعَسْتُ، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، لَوْ اَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ اَخَذُوا بِهَا لَكَفَتْهُمْ ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ؟ قُلْتُ: اِلَى السَّعَةِ وَالدَّعَةِ اَكُوْنُ حَمَامًا مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ، قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ مَكَّةَ ؟ قُلْتُ: اِلَى السَّعَةِ وَالدَّعَةِ، اِلٰى اَرْضِ الشَّامِ، وَالْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْهَا ؟ قُلْتُ: اِذًا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ آخُذُ سَيْفِيْ فَاَضَعُهٗ عَلٰى عَاتِقِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ، لِعَبْدٍ حَبَشِيٍّ مُجَدَّعٍ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کرنا شروع کی۔

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو دہراتے رہے یہاں تک کہ مجھے اونگھ آ گئی۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! اگر تمام لوگ اسی کو اختیار کر لیں تو یہی ان کے لئے کافی ہے پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اپنی گنجائش کے مطابق یہ کوشش کروں گا کہ میں مکہ کا کبوتر بن جاؤں (یعنی مکہ منتقل ہو جاؤں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں مکہ سے بھی نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اپنی گنجائش اور حیثیت کے مطابق کوشش کروں گا کہ میں شام کی سرزمین کی طرف چلا جاؤں اور ارضِ مقدس کی طرف چلا جاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: اس صورت میں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور اسے اپنی گردن میں لٹکا لوں گا (اور ان لوگوں سے لڑنا شروع کر دوں گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس سے زیادہ صحیح یہ نہیں ہے کہ تم ناک کان کٹے ہوئے اس حبشی غلام کی اطاعت و فرمانبرداری کرو (جو حاکم وقت ہو گا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَوْتِ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6670 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ ذَرٍّ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقُلْتُ: مَا لِي لَا اَبْكِي وَاَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا، ، قَالَ: فَلَا تَبْكِي وَاَبْشِرِي، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَيْسَ مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ جَمَاعَةٍ، وَاَنَا الَّذِي اَمُوتُ بِفَلَاةٍ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، فَابْصِرِي الطَّرِيقَ، قَالَتْ: وَاَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ وَانْقَطَعَتِ الطُّرُقُ، قَالَ: اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي، قَالَتْ: فَكُنْتُ اَجِيءُ اِلَى كَثِيبٍ، فَاَتَبَصَّرُ، ثُمَّ اَرْجِعُ اِلَيْهِ فَاُمَرِّضُهُ، فَبَيْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلٰى رِحَالِهِمْ، كَاَنَّهُمُ الرَّخَمُ، فَاَقْبَلُوا حَتّٰى وَقَفُوا عَلَيَّ وَقَالُوا: مَا لَكِ اَمَةَ اللّٰهِ؟ قُلْتُ لَهُمْ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ، تُكَفِّنُونَهُ؟ قَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقُلْتُ: اَبُو ذَرٍّ، قَالُوا: صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَفَدَّوْهُ بِآبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ، وَاَسْرَعُوا اِلَيْهِ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَرَحَّبَ بِهِمْ، وَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ، وَاَنَا الَّذِي اَمُوتُ بِفَلَاةٍ اَنْتُمْ تَسْمَعُونَ اِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي اَوْ لِامْرَاَتِي، لَمْ اُكَفَّنْ اِلَّا فِي ثَوْبٍ لِي اَوْ لَهَا، اَنْتُمْ تَسْمَعُونَ اِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنْ يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ اَمِيرًا اَوْ عَرِيفًا اَوْ بَرِيدًا اَوْ نَقِيبًا، فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا قَارَفَ بَعْضَ ذٰلِكَ اِلَّا فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا عَمِّ، اَنَا اُكَفِّنُكَ لَمْ اُصِبْ مِمَّا ذَكَرْتَ شَيْئًا، اُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هٰذَا، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ اُمِّي حَاكَتْهُمَا لِي، فَكَفَّنَهُ الْاَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوهُ مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الْاَدْبَرِ، وَمَالِكُ بْنُ الْاَشْتَرِ فِي نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانٍ

❀❀ سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو۔ میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ آپ ایک ویرانے میں فوت ہونے لگے ہیں۔ میرے پاس اتنا کپڑا نہیں ہے جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہ روؤ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ

6670- حديث قوي، إبراهيم بن الأشتر: هو إبراهيم بن مالك بن الحارث، روى عن أبيه وعمر، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "ثقاته" 4/12، وكان من أعيان الأمراء بالكوفة، وأبوه مالك بن الحارث المعروف بالأشتر روى عنه جمع، وذكره ابن سعد في الطبقة الأولى من تابعي أهل الكوفة، وقال: كان من أصحاب علي، وشهد معه الجمل وصفين ومشاهده كلها، وولاه على مصر، وقال العجلي: كوفي تابعي ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وهو من المخضرمين وروى له النسائي، وأم ذر ذكرها المؤلف في ثقات التابعين 5/593، ويقال: لها صحبة، وترجمها الحافظ في "الإصابة" 4/430، وباقي رجاله من رجال الشيخين غير عبد الله بن عثمان فمن رجال مسلم. يحيى بن سليم: هو الطائفي، ومجاهد: هو ابن جبر. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 1/169 - 170 عن أحمد بن محمد بن سنان، عن محمد بن إسحاق الثقفي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/155 عن إسحاق بن عيسى، وابن سعد في "الطبقات" 4/233 - 234 عن إسحاق بن إسرائيل، والبزار "2716" عن يوسف بن موسى، ثلاثتهم عن يحيى بن سليم، به. ورواية أحمد مختصرة.

میں نے نبی اکرم ﷺ کو کچھ لوگوں کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جن میں میں موجود تھا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تم لوگوں میں سے کسی ایک شخص کا انتقال ویرانے میں ہوگا لیکن اس کی نماز جنازہ میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا۔

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ان لوگوں میں سے ہر ایک شخص کا انتقال آبادی میں ہوا۔ صرف میں ویرانے میں مرنے لگا ہوں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے تم راستے کا جائزہ لیتی رہو۔ سیّدہ امّ ذر نے عرض کی: اب تو حاجی رخصت ہو چکے ہیں اور راستے منقطع ہو چکے ہیں حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کے جائزہ لو سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں ٹیلے کی طرف آئی میں نے جائزہ لیا پھر میں ان کے پاس واپس آئی اور ان کی تیمارداری کرنے لگی۔ ابھی میں ان کی تیمارداری کر رہی تھی کہ اسی دوران کچھ لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر وہاں آ گئے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پرندے ہوں۔ وہ لوگ آئے اور میرے پاس آ کر ٹھہر گئے۔ انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کی کنیز تمہارا کیا معاملہ ہے میں نے ان سے کہا ایک مسلمان شخص فوت ہونے لگا ہے کیا تم لوگ اسے کفن دو گے۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: حضرت ابوذر، انہوں نے دریافت کیا: وہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو ان لوگوں نے یہ کہا ہمارے ماں باپ ان پر قربان ہوں پھر وہ تیزی سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش آمدید کہا۔ یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم ﷺ کو کچھ لوگوں کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ان لوگوں میں میں بھی موجود تھا۔

''تم میں سے کسی ایک شخص کا انتقال ویرانے میں ہوگا لیکن اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا۔''

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا) ان تمام لوگوں میں سے ہر شخص کا انتقال کسی بستی میں یا لوگوں کے اجتماع میں ہوا۔ صرف میں ویرانے میں مرنے لگا ہوں تم لوگ یہ بات سن لو کہ اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوا جو میرے کفن کے لئے کافی ہوا یا میری بیوی کے پاس اتنا کپڑا ہوا تو مجھے صرف میرے یا میری بیوی کے کپڑے میں کفن دیا جائے تم لوگ یہ بات سن لو کہ میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ تم میں سے وہ شخص مجھے کفن دے جو امیر ہو یا عریف ہو یا برید ہو یا نقیب ہو (یعنی کسی نہ کسی عہدے یا مرتبے پر فائز ہو)

(راوی بیان کرتے ہیں) وہاں موجود لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں تھا جو کسی نہ کسی عہدے پر نہ رہا ہو۔ صرف ایک انصاری نوجوان تھا۔ اس نے کہا: اے چچا جان میں آپ کو وہ کفن دوں گا اور وہ چیز شامل نہیں کروں گا جس کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ میں آپ کو اپنی اس چادر میں کفن دوں گا اور ان دو کپڑوں میں دوں گا' جو میں نے نیچے پہنے ہوئے ہیں جنہیں میری امی نے میرے لئے اپنے ہاتھوں سے کات کر دیا تھا تو اس انصاری نے ان لوگوں کی موجودگی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کفنایا جو لوگ وہاں موجود تھے ان میں حضرت حجر بن ادبر اور مالک بن اشتر بن شامل تھے۔ یہ تمام لوگ یمن سے تعلق رکھتے تھے۔

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْتِ اَبِىْ ذَرٍّ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

6671 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ ذَرٍّ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقُلْتُ: وَمَا لِيَ لَا اَبْكِي وَاَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا، وَلَا يَدَانِ لِي فِي تَغْيِيبِكَ، قَالَ: اَبْشِرِي وَلَا تَبْكِي، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَاَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ اَوْ ثَلَاثٌ، فَيَصْبِرَانِ وَيَحْتَسِبَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ اَبَدًا، وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِّنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَيْسَ مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَّجَمَاعَةٍ، فَاَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، فَاَبْصِرِي الطَّرِيقَ، فَقُلْتُ: اَنّٰى وَقَدْ ذَهَبَتِ الْحَاجُّ وَتَقَطَّعَتِ الطُّرُقُ، فَقَالَ: اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي، قَالَتْ: فَكُنْتُ اَشْتَدُّ اِلَى الْكَثِيبِ اَتَبَصَّرُ، ثُمَّ اَرْجِعُ فَاُمَرِّضُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ وَاَنَا كَذٰلِكَ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلٰى رِحَالِهِمْ كَاَنَّهُمُ الرَّخَمُ تَخُبُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ، قَالَتْ: فَاَسْرَعُوا اِلَيَّ حِينَ وَقَفُوا عَلَيَّ، فَقَالُوا: يَا اَمَةَ اللّٰهِ، مَا لَكِ؟ قُلْتُ: امْرُؤٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ فَتُكَفِّنُونَهُ؟ قَالُوا: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَتْ: اَبُوْ ذَرٍّ، قَالُوا: صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَفَدَّوْهُ بِآبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ، وَاَسْرَعُوا اِلَيْهِ حَتّٰى دَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: اَبْشِرُوا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِّنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَيْسَ مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي جَمَاعَةٍ، فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ اِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي اَوْ لِامْرَاَتِي، لَمْ اُكَفَّنْ اِلَّا فِي ثَوْبٍ هُوَ لِي اَوْ لَهَا، اِنِّي اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ اَنْ لَا يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِّنْكُمْ كَانَ اَمِيرًا اَوْ عَرِيفًا اَوْ بَرِيدًا اَوْ نَقِيبًا، فَلَيْسَ مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ قَارَفَ بَعْضَ مَا، قَالَ اِلَّا فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: اَنَا اُكَفِّنُكَ يَا عَمِّ، اُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هٰذَا، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ اُمِّي، قَالَ: اَنْتَ فَكَفِّنِّي، فَكَفَّنَهُ الْاَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ حَضَرُوا، وَقَامُوا عَلَيْهِ وَدَفَنُوهُ فِي نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانٍ

❀❀ سیدہ اُم ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو۔ میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں جبکہ آپ ایک ویرانے میں مرنے لگے ہیں۔ میرے پاس اتنا

6671– هو مكرر ما قبله. أخرجه الحاكم 3/344 - 346، وعنه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/401 - 402 من طريق إسماعيل بن إسحاق القاضي، عن علي بن عبد الله المديني، بهذا الإسناد. وأورده ابن عبد البر في "الاستيعاب" 1/215 - 217 من طريق علي

کپڑا بھی نہیں ہے' جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو اور آپ کی عدم موجودگی میں میرے لئے رہنا ممکن نہیں ہے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لئے خوشخبری ہے تم نہ روؤ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جن بھی دو مسلمان (میاں بیوی) کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ دونوں صبر سے کام لیں اور ثواب کی امید رکھیں تو وہ کبھی بھی آگ کو نہیں دیکھیں گے'' (یعنی جہنم میں نہیں جائیں گے)

(حضرت ابوذر غفاری نے یہ بھی بتایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین آدمیوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا: جن میں' میں بھی موجود تھا۔

''تم میں سے کسی ایک شخص کا انتقال ضرور ویرانے میں ہوگا لیکن اس کی نماز جنازہ میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہو گا۔''

(حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا:) ان لوگوں میں سے ہر شخص کا انتقال کسی بستی یا لوگوں کے درمیان ہوا میں ان میں سے ایک شخص باقی رہ گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے تم راستے کا جائزہ لیتی رہو (سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے کہا: اب تو حاجی رخصت ہو چکے ہیں۔ راستے منقطع ہو چکے ہیں تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کے جائزہ لو سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں تیزی سے چلتی ہوئی ٹیلے کی طرف گئی اور اس بات کا جائزہ لیا اور واپس آ کر ان کی تیمارداری کرنے لگی۔ ابھی میں اور وہ اسی حالت میں تھے اسی دوران کچھ لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر آئے۔ یوں جیسے وہ پرندے ہوں۔ ان کی سواریاں انہیں لے کر آئی تھیں۔ سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب وہ لوگ میرے پاس ٹھہرے تو تیزی سے میری طرف آئے انہوں نے کہا: اے اللہ کی کنیز تمہارا کیا معاملہ ہے۔ میں نے کہا: ایک مسلمان شخص کا انتقال ہونے لگا ہے۔ کیا آپ لوگ اسے کفن دیں گے۔ انہوں نے جواب دیا: وہ کون شخص ہے اس خاتون نے جواب دیا: حضرت ابوذر ان لوگوں نے کہا: وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں تو انہوں نے کہا: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تم لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا: جن میں' میں بھی موجود تھا ''تم میں سے ایک شخص ویرانے میں انتقال کرے گا اور اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا۔''

پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میرے علاوہ) ان میں سے ہر ایک شخص کا انتقال لوگوں کے درمیان ہوا (اب صرف میں باقی رہ گیا ہوں) اللہ کی قسم! میں نے نہ تو غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی۔ اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوا جو میرے کفن کے لئے کافی ہو یا میری بیوی کے پاس اتنا کپڑا ہوا تو صرف میرے یا میری بیوی کے کپڑے میں مجھے کفن دیا جائے میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں تم میں سے وہ شخص مجھے کفن نہ دے جو امیر ہو یا عریف ہو یا برید ہو یا نقیب ہو (یعنی سرکاری اہل کار ہو) تو وہاں موجود لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو ان میں سے کسی عہدے پر فائز نہ ہو' البتہ ایک انصاری نوجوان تھا۔

اس نے کہا: اے چچا جان! میں آپ کو کفن دوں گا۔ میں آپ کو اپنی اس چادر میں کفن دوں گا اور اپنے ان دو کپڑوں میں دوں گا' جو میری والدہ نے میرے لئے تیار کئے تھے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے کفن دینا تو اس انصاری نے وہاں موجود حاضرین کی موجودگی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کفن دیا اور ان کے (غسل وغیرہ) کے معاملات کی دیکھ بھال کی اور انہی لوگوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دفن کیا۔ ان سب کا تعلق یمن سے تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَوَّلَ فَتْحٍ يَّكُوْنُ لِلْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَهُ فَتْحُ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمانوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلی فتح یہ نصیب ہوگی کہ وہ جزیرہ عرب کو فتح کرلیں گے

6672 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ نَافِعَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قُلْتُ: حَدِّثْنِيْ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الدَّجَّالَ؟ قَالَ: فَقَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَغْرِبِ اَتَوْهُ لِيُسْلِمُوا عَلَيْهِ، وَعَلَيْهِمُ الصُّوْفُ، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: تَغْزُوْنَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ، فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے دریافت کیا۔ میں نے کہا: آپ مجھے یہ بات بتائیں کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے تو انہوں نے بتایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت اہل مغرب میں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ وہ اسلام قبول کرنے کے لئے آپ کے پاس آئے تھے۔ انہوں نے اونی لباس پہنا ہوا تھا جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم لوگ جزیرہ عرب کے ساتھ لڑائی کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے فتح کردے گا تم اہل فارس کے ساتھ

6672- إسناده صحيح، النفيلي: هو سعيد بن حفص بن عمرو، وهو ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، غير أن صحابيه نافع عتبة أخرج حديثه مسلم وحده. عبيد الله بن عمرو: هو الرقي. وأخرجه أحمد 4/337 و338، وابن أبي شيبة 15/146 - 147، ومسلم "2900" في الفتن وأشراط الساعة: باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال، وابن ماجه "4091" في الفتن: باب الملاحم، والحاكم 4/4/426 من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد. وقد وهم الحاكم فاستدركه على مسلم، وقدم في روايته قتال الروم على فارس، ولم يذكر ابن ماجه في روايته قتال فارس. وعلقه البخاري في "تاريخه الكبير" 8/81 - 82 فقال: قال موسى بن إسماعيل: حدثنا أبو عوانة، حدثنا عبد الملك بن عمير، به وانظر "6809".

لڑائی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے فتح کر دے گا پھر تم اہل روم کے ساتھ لڑائی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے فتح کر دے گا پھر تم لوگ دجال کے ساتھ لڑائی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح عطا کرے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے (وصال کے) بعد یمن، شام اور عراق فتح ہوں گے

6673 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَاْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَاْتِي قَوْمٌ فَيُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِي قَوْمٌ فَيُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: يُبِسُّونَ: اَيْ يَنْسِلُوْنَ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یمن فتح ہو جائے گا کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے وہ اپنے بال بچوں اور اپنے فرمانبرداروں (یعنی غلاموں) کو سوار کر کے ساتھ لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا۔ شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے اور وہ اپنے بال بچوں اور اپنے پیروکاروں (یعنی غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے ہوں تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے۔ وہ اپنے بال بچوں اور اپنے فرمانبرداروں (یعنی غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کر کے ساتھ لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے ہوں تو مدینہ منورہ ان

6673- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/887 - 888 في الجامع: باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/220، والبخاري "1875" في فضائل المدينة: باب من رغب عن المدينة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/19، والطبراني "6408"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "1112" بتحقيقنا، والبغوي "2018" والحديث عند بعضهم مختصر. وأخرجه عبد الرزاق "17159"، وأحمد 5/220، والحميدي "865"، ومسلم "1388" في الحج: باب الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار، والنسائي في "الكبرى"، والطبراني "6407" و "6409" و "6410" و "6411" و "6412"، والطحاوي "1113"، والبيهقي في "الدلائل" 6/320، والبغوي "2018" من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. زاد الطبراني في إحدى رواياته "6411" قال عروة: ثم لقيت سفيان بن أبي زهير عند موته، فأخبرني بهذا الحديث، وفي بعض طرق الحديث: "ثم تفتح الشام، ثم تفتح العراق."

کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: لفظ یبسون کا مطلب تیزی سے چلتے ہوئے آنا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ الْمُسْلِمِيْنَ الْحِيرَةَ بَعْدَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کے (وصال ظاہری) کے بعد مسلمان حیرہ فتح کرلیں گے

6674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مُثِّلَتْ لِيَ الْحِيرَةُ كَاَنْيَابِ الْكِلَابِ، وَاِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَهَا ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَبْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنَةَ بُقَيْلَةَ، فَقَالَ: هِيَ لَكَ ، فَاَعْطُوهُ اِيَّاهَا فَجَاءَ اَبُوْهَا فَقَالَ: اَتَبِيعُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بِكُمْ؟ احْتَكِمْ مَا شِئْتَ، قَالَ: بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، قَالَ: قَدْ اَخَذْتَهَا، فَقِيلَ لَهُ: لَوْ قُلْتَ ثَلَاثِينَ اَلْفًا؟ قَالَ: وَهَلْ عَدَدٌ اَكْثَرُ مِنْ اَلْفٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیرہ میرے سامنے کتے کے دانتوں کی طرح کی شکل میں پیش کیا گیا تم لوگ عنقریب اسے فتح کرلو گے ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بقیلہ کی بیٹی مجھے ہبہ کردیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری ہوئی۔ لوگوں نے وہ لڑکی اس شخص کو دیدی پھر اس لڑکی کا باپ آیا اور بولا کیا تم اسے فروخت کرو گے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں اس لڑکی کے باپ نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں نے اس سے کہا تم جو چاہو فیصلہ کردو لڑکی کے باپ نے کہا: ایک ہزار درہم کے عوض میں اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے (بعد میں) اس شخص سے کہا گیا اگر تم تیس ہزار درہم کہہ دیتے (تو یہ مناسب تھا) اس نے کہا: کیا ایک ہزار سے زیادہ بھی کوئی عدد ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ بَعْدَهُ

6674- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات من رجال الشيخين غير محمد بن يحيى بن أبي عمر، فمن رجال مسلم. سفيان هو ابن عيينة . وأخرجه الطبراني "183"/"17"، والبيهقي في "السنن" 9/136، وفي "الدلائل" 6/326 من طرق عن مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، بهذا الإسناد. وفي رواية الطبراني: "فجاء أخوها" قال الهيثمي في "المجمع" 6/212: رجاله رجال الصحيح. قلت: وصاحب القصة هو خريم بن أوس بن حارثة بن لام الطائي، وقد أخرجه من حديثه مطولا الطبراني في "الكبير" "4168"، والبيهقي في "الدلائل" 5/267 - 269، وابن الأثير في "أسد الغابة" 2/129 - 130، وفيه أن الذي الشيماء منه هو أخوها عبد المسيح بن بقيلة. وأورده الهيثمي في "المجمع" 6/223 وقال: رواه الطبراني وفيه جماعة لم أعرفهم، وقال الحاكم في "المستدرك" 3/327 بعد أن أورد طرفا من أوله، ومن طريقه أخرجه البيهقي: هذا حديث تفرد به رواته الأعراب عن آبائهم، وأمثالهم من الرواة لا يضعون، ووافقه الذهبي.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمان (نبی اکرم ﷺ کے وصال ظاہری) کے بعد بیت المقدس فتح کرلیں گے

6675 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِيْ خِبَاءٍ مِنْ اَدَمٍ، فَجَلَسْتُ فِيْ فَنَاءِ الْخِبَاءِ، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ، فَقَالَ: ادْخُلْ يَا عَوْفُ، فَقُلْتُ: كُلِّي؟ فَقَالَ: كُلُّكَ، فَدَخَلْتُ فَوَافَقْتُهُ يَتَوَضَّاُ وُضُوءًا مَكِيثًا، ثُمَّ، قَالَ: يَا عَوْفُ، احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: اِحْدَاهُنَّ مَوْتِيْ، قَالَ عَوْفٌ: فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَجْمَةً شَدِيدَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: اِحْدٰى، فَقُلْتُ: اِحْدَى، ثُمَّ قَالَ: فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ يَظْهَرُ فِيكُمْ دَاءٌ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ فِيكُمْ، حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِنْكُمْ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى لَا يَبْقَى بَيْتٌ مُؤْمِنٌ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ صُلْحٌ يَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ، فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ، فَيَسِيْرُوْنَ اِلَيْكُمْ فِيْ ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چمڑے کے بنے ہوئے خیمے میں موجود تھے۔ میں اس کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: اے عوف اندر آجاؤ۔ میں نے عرض کی: سارے کا سارا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سارے کا سارا' میں اندر داخل ہوا تو میں نے آپ کو ٹھہر ٹھہر کر وضو کرتے ہوئے پایا پھر آپ نے فرمایا: اے عوف چھ چیزوں کے بارے میں یاد رکھنا کہ جو قیامت سے پہلے ہوگی۔ ان میں سے ایک میری موت ہے حضرت عوف بیان کرتے ہیں: یہ سن کر مجھے جھٹکا سا لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کہو: ایک' میں نے کہا: ایک پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس فتح ہوگا پھر تمہارے درمیان ایک بیماری پھوٹ پڑے گی پھر تمہارے درمیان مال زیادہ ہوجائے گا' یہاں تک کہ تم میں سے کسی ایک شخص کو ایک سو درہم دیئے جائیں گے' تو وہ پھر

6675–حديث صحيح، هشام بن عمار وإن كان فيه كلام - قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الله بن زبر فمن رجال البخاري . وأخرجه البخاري "3176" في الجزية والموادعة: باب ما يحذر من الغدر، ومن طريقه البغوي "4248" عن الحميدي، وأبو داود "5000" في الأدب: باب ما جاء في المزاح، عن مؤمل بن الفضل، وابن ماجه "4042" في الفتن: باب أشراط الساعة، والطبراني "70"/18، وابن منده في "الإيمان" "998" عن عبد الرحمن بن إبراهيم بن دحيم، والبيهقي في "السنن" 9/223، وفي "الدلائل" 6/320 - 321 عن محمد بن المثنى، وفي "الدلائل" أيضا 6/383 عن موسى بن عامر، خمستهم عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . ورواية أبي داود مختصرة، وزاد الطبراني في إسناده بين عبد الله بن العلاء وبين بسر بن عبيد الله: زيد بن واقد، وهو من المزيد في متصل الأسانيد . وأخرجه من طرق عن عوف بن مالك أحمد 6/22 و27، والطبراني "71"/18 و"72" و"98" و"119" و"122" و"148" و"150"، وابن منده "999" و."1000"

بھی ناراض رہے گا پھر تمہارے درمیان ایسا فتنہ نمودار ہوگا کہ کسی بھی مومن کا گھر باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا پھر تمہارے اور بنو اصفر (یعنی اہل روم) کے درمیان صلح ہوگی تو وہ تمہارے ساتھ معاہدے کی خلاف ورزی کریں گے پھر وہ **80** جھنڈوں کے نیچے اکٹھے ہو کر تمہاری طرف (جنگ کرنے کے لئے) چل پڑیں گے جن کے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَرْضَ بَرْبَرَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بربروں کی سرزمین (مراکش) کی فتح نصیب کرے گا

6676 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيرَاطُ، فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا، فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا قَالَ حَرْمَلَةُ: يَعْنِىْ بِالْقِيرَاطِ: اَنَّ قِبْطَ مِصْرَ يُسَمُّوْنَ اَعْيَادَهُمْ، وَكُلَّ مَجْمَعٍ لَهُمُ الْقِيرَاطَ، يَقُوْلُوْنَ: نَشْهَدُ الْقِيرَاطَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم ایسی سرزمین کو فتح کرو گے جہاں قیراط کا ذکر کیا جائے گا تو تم لوگ وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ بھلائی کی تلقین قبول کرو کیونکہ وہ ذمی بھی ہوں گے اور ان کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق بھی ہوگا''۔

حرملہ نامی راوی کہتے ہیں: قیراط سے مراد یہ ہے: مصر کے رہنے والے قبطی اپنی اینٹ کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے تھے اور اپنے ہر اجتماع کے لئے لفظ قیراط استعمال کرتے تھے وہ یہ کہتے تھے ہم لوگ قیراط میں شریک ہوئے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَقَوِّى الْمُسْلِمِيْنَ بِاَهْلِ الْمَغْرِبِ عَلٰى اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے کافر دشمنوں کے خلاف

6676- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/174، ومسلم "2543" "226" في فضائل الصحابة: باب وصية النبي صلى الله عليه وسلمبأهل مصر، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 3/123 - 124، وابن عبد الحكم في "فتوح مصر وأخبارها" ص 2 - 3، والبيهقي في "السنن" 9/206، وفي "الدلائل" 6/321 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وزادوا فيه: "... فإذا رأيتم رجلين يقتتلان في موضع لبنة فاخرج منها"، قال: فمر بربيعة وعبد الرحمن بن شرحبيل بن حسنة، يتنازعان في موضع لبنة، فخرج منها. وأخرجه أحمد 5/173 - 174، ومسلم "2543" "227" عن وهب بن جرير بن حازم، عن أبيه، عن حرملة بن عمران، عن أبي بصرة الغفاري، عن أبي ذر. وفيه: "فإن لهم ذمة ورحما، أو قال: ذمة وصهرا."

مسلمان اہل مغرب سے قوت حاصل کریں گے

6677 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِءٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، وَعَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ، يَقُوْلَانِ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَقْدَمُوْنَ عَلٰى قَوْمٍ جَعْدٍ رُءُوْسُهُمْ، فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ، فَاِنَّهُ قُوَّةٌ لَكُمْ وَبَلَاغٌ اِلٰى عَدُوِّكُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ - يَعْنِيْ قِبْطَ مِصْرَ

حضرت ابوعبدالرحمٰن حبلی اور حضرت عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''عنقریب تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے' جن کے بال گھنگھریالے ہوں گے' تو تم ان کے بارے میں تلقین کو قبول کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت ہوں گے' اور اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت تمہیں دشمن تک پہنچائیں گے''۔

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد مصر کے قبطی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَمْوَالَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس امت میں مسلمانوں کو مال و دولت میں کشادگی نصیب کرے گا

6678 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَصَدَّقُوْا، فَسَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ يَوْمٌ يَمُرُّ اَحَدُكُمْ

6677– رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أنه مرسل، أبو عبد الرحمن الحبلي واسمه عبد الله بن زيد - تابعي ثقة، روى له مسلم، وأصحاب السنن، وعمرو بن حريث هذا مصري روايته عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلة، قال البخاري في "تاريخه" 6/321: عمرو بن حريث عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل، وقال يحيى بن معين في "تاريخه" ص 441: عمرو بن حريث الذي يروي عنه أبو هانء: "استوصوا بالقبط خيرا" هو عمرو بن حريث، ولم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم شيئا، إنما هو رجل من أهل مصر . قلت: وقد أخطأ المؤلف هنا فظنه صحابيا، مع أنه ذكره في كتاب "الثقات" 5/179 في ثقات التابعين، لكنه أخطأ في تقييده بالمخزومي، فذاك آخر، وهو صحابي صغير روى له الجماعة، وذكره المؤلف في "ثقاته" 3/272 في قسم الصحابة. وعبد الله بن يزيد، هو أبو عبد الرحمن المقرء المكي، وحيوة: هو ابن شريح أبو زرعة المصري، وهو في "مسند أبي يعلى " "1473"، ومن طريقه أورده ابن الأثير في "أسد الغابة" .4/214 وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/64 وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه ابن عبد الحكم في "فتوح مصر وأخبارها " ص 3 عن عبد الملك بن مسلمة، عن ابن وهب، عن أبي هانء الخولاني، به. وأخرجه أيضا عن أبي الأسود، عن ابن لهيعة، عن أبي هانء، به. قلت: ولعمرو بن حريث هذا حديث آخر في التخفيف عن العامل، وقد تقدم عند المؤلف برقم ."4314"

بِصَدَقَتِهِ، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا، يَقُوْلُ: فَهَلَّا قَبْلَ الْيَوْمِ، فَاَمَّا الْيَوْمُ، فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ صدقہ کرو عنقریب تم پر ایسا دن آئے گا جب کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر جائے گا تو اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جو اس سے صدقے کو قبول کر لے' وہ شخص کہے گا: تم آج سے پہلے کیوں نہیں آئے۔ آج تو مجھے اس صدقے کی کوئی ضرورت نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ كَثْرَةَ الْاَمْوَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اموال کی کثرت کی صورت میں کشادگی نصیب فرمائے گا

6679 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَسْاَلُ عَنْ حَدِيْثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ لَا آتِيهِ فَاَسْاَلَهُ، فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ بُعِثَ، فَكَرِهْتُهُ اَشَدَّ مَا كَرِهْتُ شَيْئًا قَطُّ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَقْصَى الْاَرْضِ مِمَّا يَلِيَ الرُّوْمَ، فَقُلْتُ: لَوْ اَتَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ، فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ، وَاِنْ كَانَ صَادِقًا اتَّبَعْتُهُ، فَاَقْبَلْتُ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اسْتَشْرَفَ لِيَ النَّاسُ، وَقَالُوْا: جَاءَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، جَاءَ عَدِيُّ بْنُ

6678–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود - وهو سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي - فمن رجال مسلم. معبد بن خالد: هو الجدلي الكوفي. وهو في "مسند الطيالسي" "1239" بنحو هذا اللفظ. وأخرجه أحمد 4/306، وابن شيبة 3/111، البخاري "1411" في الزكاة: باب الصدقة قبل الرد، و "1424": باب الصدقة باليمين، و"7120" في الفتن: باب رقم "25"، ومسلم "1011" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، والنسائي 5/77 في الزكاة: باب التحريض على الصدقة، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "641". وأبو يعلى "1475"، والطبراني "3259" و"3260" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا الطبراني "3262" من طريق إسماعيل بن أبان، عن مسعر، عن معبد بن خالد، به.

6679–إسناده قوي. إسحاق بن إبراهيم المروزي: هو ابن أبي إسرائيل أبو يعقوب المروزي، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، ومحمد هو ابن سيرين. وأخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة" 4/8 - 9 من طريق عبد الله بن محمد بن عبد العزيز، عن إسحاق بن إبراهيم المروزي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/377 - 378 عن محمد بن أبي عدي، والبيهقي في "الدلائل" 5/342عن سليمان بن حرب، كلاهما عن حماد بن زيد، به. وأخرجه الحاكم 4/518 - 519 من طريق عبد الله بن بكير، عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! مع أن أبا عبيدة بن حذيفة لم يخرج له الشيخان ولا أحدهما. وأخرجه أحمد 4/257عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، والبيهقي 5/343 من طريق سعيد بن عبد الرحمن، كلاهما عن محمد بن سيرين، عن أبي عبيدة، عن رجل قال: قلت لعدي بن حاتم: حديث بلغني عنك ...

حَاتِمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي: يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ ، قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ لِي دِيناً، قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْكَ - مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا - اَلَسْتَ تَرْاَسُ قَوْمَكَ ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: اَلَسْتَ تَاْكُلُ الْمِرْبَاعَ ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَكَ فِيْ دِينِكَ ، قَالَ: فَتَضَعْضَعْتُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ فَاِنِّي قَدْ اَظُنُّ - اَوْ قَدْ اَرٰى اَوْ كَمَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّهُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُسْلِمَ خَصَاصَةٌ تَرَاهَا مِنْ حَوْلِي (فَاِنَّكَ تَرَى النَّاسَ عَلَيْنَا اِلْباً واحِداً ، قَالَ: هَلْ اَتَيْتَ الْحِيرَةَ؟ ، قُلْتُ: لَمْ آتِهَا وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا، قَالَ) * وَتُوشِكُ الظَّعِيْنَةُ اَنْ تَرْحَلَ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَلَتُفْتَحَنَّ عَلَيْنَا كُنُوزُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ (قُلْتُ: كِسْرَى بْنُ هُرْمُزٍ؟ قَالَ: كِسْرَى بْنُ هُرْمُز - مَرَّتَيْنِ -) ، وَلَيَفِيضَنَّ الْمَالُ - اَوْ لَيَفِيضُ - حَتّٰى يُهِمَّ الرَّجُلَ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ مَالَهُ صَدَقَةً ، قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ: فَقَدْ رَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَكُنْتُ فِيْ اَوَّلِ خَيْلٍ اَغَارَتْ عَلَى الْمَدَائِنِ عَلٰى كُنُوزِ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَاَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَتَجِيئَنَّ الثَّالِثَةُ اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي

ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ وہ میرے پہلو میں موجود تھے۔ میں نے ان کے پاس جا کر ان سے دریافت نہیں کیا پھر میں ان کے پاس گیا۔ ان سے دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو میں آپ کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا تھا پھر میں روانہ ہوا یہاں تک کہ میں زمین کے دور دراز کے حصے میں چلا گیا جو اہل روم (کے علاقے) کے قریب تھا۔ میں نے سوچا اگر میں ان صاحب کے پاس جاؤں تو اگر تو یہ جھوٹے ہوئے تو یہ بات مجھ سے مخفی نہیں رہے گی اور اگر یہ سچے ہوئے تو میں ان کی پیروی کرلوں گا تو میں آ گیا۔ جب میں مدینہ منورہ آیا تو لوگ میری طرف جھانک کر دیکھنے لگے۔ انہوں نے کہا: عدی بن حاتم آئے ہیں۔ عدی بن حاتم آئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اسلام قبول کرلو تم سلامت رہو گے میں نے عرض کی: میرا اپنا دین ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے دین کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اپنی قوم کے سردار نہیں ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مال غنیمت میں سے چوتھائی حصہ نہیں کھاتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہارے دین میں تو یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس بات پر میں شرمندہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اسلام قبول کرلو تم سلامت رہو گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ گمان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں یہ سمجھتا ہوں یا جیسا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس لئے اسلام قبول نہیں کر رہے کہ تم میرے اردگرد ایسے لوگوں کو دیکھ رہے ہو جو ضرورت مند ہیں۔ عنقریب کوئی عورت حمرہ سے کسی کی پناہ لئے بغیر سوار ہو کر جائے گی یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف کرے گی اور ہمارے لئے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے' اور مال عام ہو جائے گا' یہاں تک کہ ایک شخص یہ آرزو کرے گا کہ کوئی شخص اس سے اس کا مال صدقہ کے طور پر قبول کر لے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ سے کسی کی پناہ کے بغیر سوار ہوئی' یہاں تک کہ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور میں اس پہلے لشکر میں شامل تھا جس نے مدائن میں کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر حملہ کیا تھا اور میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ وہ تیسری بات بھی ضرور درست ثابت ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمائی تھی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ عَرْضِ النَّاسِ صَدَقَةَ الْأَمْوَالِ عَلَى النَّاسِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ وَعَدَمِ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کریں گے' لیکن انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جو اسے قبول کرلے

6680 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكْثُرَ فِيكُمُ الْاَمْوَالُ وَتَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ، وَيَقُوْلُ الَّذِيْ يُعْرَضُ عَلَيْهِ: لَا اَرَبَ لِيْ فِيْهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک تمہارے درمیان مال کی کثرت نہیں ہوگی۔ وہ عام نہیں ہوگا یہاں تک کہ ایک مال کا مالک شخص اس بات کا خواہش مند ہوگا کہ کوئی شخص اس سے اس کا صدقہ قبول کرلے یہاں تک کہ وہ کسی کے سامنے اسے پیش کرے گا تو جس کے سامنے پیش کیا گیا ہوگا وہ یہ کہے گا: اب مجھے اس میں دلچسپی نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتَهُ اَرَادَ بِهِ الصَّدَقَةَ الْفَرِيضَةَ دُوْنَ التَّطَوُّعِ

6680– حديث صحيح، محمد بن مشكان ذكره المؤلف في "الثقات" 9/127، وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/530 عن علي، عن ورقاء، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1412" في الزكاة: باب الصدقة قبل الرد، و"7121" في الفتن: باب رقم "25" عن أبي اليمان، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، به . وأخرجه أحمد 2/313، ومسلم 2/701 "61" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، والبغوي "4244" من طريقين عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همام" ."23"

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''اپنا صدقہ'' اس کے ذریعے فرض صدقہ (یعنی زکوٰۃ) مراد ہے نفلی صدقہ مراد نہیں ہے

44
44

6681 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ، حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک مال کی کثرت اور زیادتی نہیں ہوگی' یہاں تک کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا تو اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جو اس سے اسے قبول کرلے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْوَقْتِ الَّذِي يَكُوْنُ فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنْ سَعَةِ الْاَمْوَالِ

اس وقت کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس میں مال کی زیادتی کی وجہ سے وہ صورت حال ہوگی' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6682 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، قَالَ:

6681– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا وتعليقا. وأخرجه أحمد 2/417، ومسلم 2/701 "60" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وزادا فيه: "وحتى تعود أرض العرب مروجا وأنهارا" زاد أحمد بعد هذا: "وحتى يكثر الهرج"، قالوا: وما الهرج يا رسول الله؟ قال: "القتل القتل." وانظر "6651" و"6700".

6682– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة - فمن رجال مسلم. الجريري: هو سعيد بن إياس، وسماع إسماعيل بن إبراهيم وهو ابن علية - من الجريري قبل اختلاطه. وأخرجه مسلم "2913" "67" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، عن أبي خيثمة زهير بن حرب وعلي بن حجر، بهذا الإسناد. وزاد في آخره: قال: "أي الجريري": قلت لأبي نضرة، وأبي العلاء: أترِيان أنه عمر بن عبد العزيز؟ فقالا: لا. وأخرجه بهذه الزيادة أحمد 3/317 عن إسماعيل ابن علية، به. وأخرجه مسلم "2913"، والبيهقي في "الدلائل" 6/330 من طريق عبد الوهاب، عن سعيد بن إياس الجريري، به. وأخرجه مختصرا بالمرفوع منه أحمد 3/38 و333، ومسلم "2914" "69" من طريق داود بن أبي هند، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري وجابر. وأخرجه أيضا أحمد 3/5 و48-49، ومسلم "2914" من طريق داود بن أبي هند، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد وحده.

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: يُوشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يُجْبَى اِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ، قُلْنَا: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَا يُجْبَى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْيٌ، قُلْنَا: مِنْ اَيِّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ؟ ثُمَّ اَسْكَتَ هُنَيَّةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا، لَا يَعُدُّهُ عَدًّا

ابونضرہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔انہوں نے فرمایا: عنقریب عراق کی یہ صورت حال ہوگی کہ ان کی طرف (اناج کا) ایک قفیز یا ایک درہم بھی نہیں آئے گا۔ہم نے دریافت کیا: ایسا کس وجہ سے ہوگا۔ انہوں نے فرمایا: یہ عجمیوں کی طرف سے ہوگا۔وہ اسے نہیں آنے دیں گے پھر انہوں نے فرمایا: عنقریب اہل شام کی یہ صورت حال ہوگی کہ ان کی طرف ایک دینار اور ایک مد بھی نہیں آئے گا۔ہم نے دریافت کیا: یہ کس کی طرف سے ہوگا۔انہوں نے جواب دیا: یہ اہل روم کی طرف سے ہوگا۔پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''میری امت کے آخر میں ایسا خلیفہ ہوگا' گنتی کے بغیر مٹھیاں بھر' بھر کے مال دے گا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ سَعَةِ الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں پر ہونے والی دنیا کی کچھ کشادگی کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6683 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ عَمْرٍو الْقَيْسَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ، اَنَكَحْتَ ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا؟ ، قُلْتُ: اَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے۔میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے قالین استعمال کیا۔میں نے عرض کی: ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب آجائیں گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ مِنْ سَعَةِ الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

6683- حديث صحيح، ثور بن عمرو القيسرانى ذكره المؤلف فى "الثقات" 8/158، وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفيان هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدى "1227"، والبخارى "5161" فى النكاح: باب الأنماط ونحوها للنساء، ومسلم "2083" "39" فى اللباس والزينة: باب جواز اتخاذ الأنماط، وأبو داود "4145" فى اللباس: باب فى الفرش، والنسائى 6/136 فى النكاح: باب الأنماط، وأبو يعلى "1978" و"2015" من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/294، والبخارى "3631" فى المناقب: باب علامات النبوة فى الإسلام، ومسلم "2083"، والترمذى "2774" فى الأدب: باب ما جاء فى الرخصة فى اتخاذ الأنماط، من طرق عن سفيان الثورى، عن محمد بن المنكدر، به.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمانوں کو اس دنیا کی گنجائش میں سے ایک دوسری قسم کی (نعمتیں) بھی ملیں گی

6684 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنْ اَبِىْ حَرْبِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الرَّجُلُ اِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ لَهُ بِهَا - يَعْنِى - عَرِيْفٌ، نَزَلَ عَلٰى عَرِيْفِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بِهَا عَرِيْفٌ نَزَلَ الصُّفَّةَ، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ نَزَلَ الصُّفَّةَ، قَالَ: فَرَافَقْتُ رَجُلًا فَكَانَ يُجْرَى عَلَيْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ مُدٌّ مِّنْ تَمْرٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الصَّلَاةِ، فَنَادَاهُ رَجُلٌ مِّنَّا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ اَحْرَقَ التَّمْرُ بُطُوْنَنَا، قَالَ: فَمَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مِنْبَرِهِ، فَصَعِدَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: حَتّٰى مَكَثْتُ اَنَا وَصَاحِبِىْ بِضْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِيْرُ - وَالْبَرِيْرُ ثَمَرُ الْاَرَاكِ - فَقَدِمْنَا عَلٰى اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ وَعُظْمُ طَعَامِهِمُ التَّمْرُ، فَوَاسَوْنَا فِيْهِ، وَاللّٰهِ لَوْ اَجِدُ لَكُمُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ، لَاَطْعَمْتُكُمُوْهُ، وَلٰكِنْ لَعَلَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ زَمَانًا - اَوْ مَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ - يَلْبَسُوْنَ فِيْهِ مِثْلَ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، وَيُغْدٰى عَلَيْهِمْ، وَيُرَاحُ بِالْجِفَانِ

✿✿ حضرت طلحہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب کوئی شخص مدینہ منورہ آتا۔ اس کا وہاں کوئی دوست ہوتا تو وہ اپنے دوست کے ہاں پڑاؤ کرتا تھا اور اگر اس کا کوئی دوست نہ ہوتا تو وہ صفا کے چبوترے پر پڑاؤ کرتا۔ راوی کہتے ہیں: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے صفاء کے چبوترے پر پڑاؤ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روزانہ کھجوروں کا ایک مد ہماری طرف آیا کرتا تھا۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرا تو ہم میں سے ایک شخص نے بلند آواز میں آپ کو مخاطب کیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کھجوروں نے ہمارے پیٹوں کو جلا دیا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ اس پر چڑھے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر آپ نے اپنی قوم کی طرف سے پیش آنے والی (مشکلات) کا ذکر کیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اور میرے ساتھی پر دس سے زیادہ دن ایسے بھی گزرے کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف بریر ہوتا تھا (راوی کہتے ہیں:) بریر سے مراد پیلو کا پھل ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) پھر ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس آئے تو ان کی زیادہ تر خوراک کھجور ہوتی تھی۔ انہوں نے اس بارے میں ہمارا ساتھ دیا۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے تمہارے لئے روٹی اور گوشت ملے تو میں وہ بھی کھلاؤں گا اور عنقریب تمہیں ایک

6684- إسناده صحيح على شرط مسلم، غير أن صحابي الحديث لم يخرج له واحد من أصحاب الكتب الستة، وليس له غير هذا الحديث. خالد: هو ابن عبد الله الواسطي. وأخرجه الطبراني "8161" عن عبدان بن أحمد، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/487، والطبراني "8160"، والبزار "3673" من طرق عن داود بن أبي هند، به. وأخرجه من طريق أحمد: ابن الأثير في "أسد الغابة" 3/90 - 91.

ایسا زمانہ ملے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم میں سے جو شخص اس زمانے تک پہنچے گا تو لوگ اس میں کعبہ کے پردوں جیسا (عمدہ لباس) پہنیں گے اور صبح شام ان کے پاس پیالوں میں (مختلف قسم کی کھانے کی چیزیں) آئیں گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَتْحَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ بِعَقِبِ جَدْبٍ يَّلْحَقُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دنیا میں کشادگی عطا کرے گا تو یہ انہیں لاحق ہونے والی قحط سالی کے بعد ہوگا

6685 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا، وَاَرْدَفَنِيْ خَلْفَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اَرَاَيْتَ اِنْ اَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى لَا تَسْتَطِيْعَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ، كَيْفَ تَصْنَعُ ؟، قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَعَفَّفْ ، قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اَرَاَيْتَ اِنْ اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَيْتُ بِالْعَبْدِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اصْبِرْ، يَا اَبَا ذَرٍّ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى تَغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ - مَوْضِعٌ بِالْمَدِيْنَةِ - مِنَ الدِّمَاءِ، كَيْفَ تَصْنَعُ ؟ قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اقْعُدْ فِيْ بَيْتِكَ، وَاَغْلِقْ عَلَيْكَ بَابَكَ، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اُتْرَكْ ؟ قَالَ: فَائْتِ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ، فَكُنْ فِيْهِمْ ، قَالَ: فَآخُذُ سِلَاحِي؟ قَالَ: اِذًا تُشَارِكُهُمْ فِيْهِ، وَلٰكِنْ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَرُوْعَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَاَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار آئے۔ آپ نے اپنے پیچھے مجھے بٹالیا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگوں کو اتنی شدید بھوک لاحق ہو جائے کہ تم اس بات کی بھی استطاعت نہ رکھو کہ اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک جاسکو تو پھر تم کیا کرو گے۔ حضرت ابوذر نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بچ کے رہنا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگوں کو ایسی زبردست موت لاحق ہو یہاں تک کہ گھر بندے کے ساتھ ہو تو پھر تم کیا کرو گے حضرت ابوذر نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر سے کام لینا (پھر آپ نے فرمایا:) اے ابوذر تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر

6685- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وأبو عمران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب الأزدي. وأخرجه أحمد 5/49 عن مرحوم بن عبد العزيز، بهذا الإسناد. وهو مكرر الحديث "5960".

دیں یہاں تک کہ احجار زیت کی جگہ (خون سے) بھر جائے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے تو پھر تم کیا کرو گے۔ حضرت ابوذر نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھر میں بیٹھے رہنا اور اپنا دروازہ بند کر لینا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے۔ اگر مجھے پھر بھی نہ چھوڑا جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس چلے جانا جن کے ساتھ تمہارا تعلق ہے (یعنی اپنے قبیلے چلے جانا) اور ان کے درمیان رہنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا میں اپنا ہتھیار سنبھال لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں تم اس بارے میں ان لوگوں کے حصے دار بن جاؤ گے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہیں خوف زدہ کر دے گی تو تم اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر رکھ لینا تو وہ شخص تمہارے اور اپنے گناہ کا وبال اٹھائے گا (جو تمہیں قتل کرے گا)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَدَاءِ الْعَجَمِ الْجِزْيَةَ اِلَى الْعَرَبِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، عجم کے رہنے والے عربوں کو جزیہ ادا کریں گے

6686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ، فَاَتَتْهُ قُرَيْشٌ وَّاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ وَعِنْدَ رَاْسِهِ مَقْعَدُ رَجُلٍ، فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَعَدَ فِيْهِ، فَشَكَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالُوا: اِنَّ ابْنَ اَخِيكَ يَقَعُ فِيْ آلِهَتِنَا، قَالَ: مَا شَاْنُ قَوْمِكَ يَشْكُوْنَكَ يَا ابْنَ اَخِي؟ قَالَ: يَا عَمِّ، اِنَّمَا اَرَدْتُّهُمْ عَلٰى كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ، وَتُؤَدِّي اِلَيْهِمْ بِهَا الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ ، فَقَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، فَقَامُوا فَقَالُوا: اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَاحِدًا؟ قَالَ: وَنَزَلَتْ: (ص وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ) (ص: 1) اِلٰى قَوْلِهِ (اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ) (ص: 5)

6686- يحيى بن عمارة، وقيل: ابن عباد، وقيل: اسمه عباد، لم يوثقه غير المؤلف، وتفرد عنه الأعمش، روى له الترمذي والنسائي، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري، يحيى: هو ابن سعيد القطان، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه الترمذي بإثر الحديث "3232" في التفسير: باب ومن سورة ص، عن محمد بن بشار بندار، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 4/456 عن إبراهيم بن محمد التيمي، وابن جرير الطبري في "تفسيره" 23/125 عن ابن وكيع، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن . وأخرجه الطبري 23/125 من طريق معاوية بن هشام، والواحدي في "أسباب النزول" ص 246، والحاكم 2/432 من طريق محمد بن عبد الله الأسدي، كلاهما عن سفيان، به. وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي! وأخرجه الترمذي "3232" من طريق أبي أحمد الزبيري، والنسائي في "الكبرى"، والطبري 23/125-126 من طريق عبد الرحمن بن مهدي، كلاهما عن سفيان، عن الأعمش، عن يحيى، به، سماه الترمذي: يحيى بن عباد، ولم ينسبه النسائي ولم يذكر الطبري في سنده ابن عباس . وأخرجه أحمد 1/362، والنسائي في "الكبرى"، والطبري 23/125 من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، عن الأعمش، عن عباد "زاد أحمد: ابن جعفر"، عن سعيد بن جبير، به . وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 7/142 وزاد نسبته إلى ابن أبي شيبة، وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جناب ابوطالب بیمار ہو گئے قریش ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے۔ان کے سرہانے کے قریب ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ابوجہل اٹھا اور وہاں بیٹھ گیا ان لوگوں نے جناب ابوطالب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کی اور بولے آپ کے بھتیجے! ہمارے معبودوں پر تنقید کرتے ہیں۔ جناب ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے کیا وجہ ہے کہ آپ کی قوم کے افراد آپ کی شکایتیں لگا رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا جان! میں انہیں ایک کلمے پر اکٹھا کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے عرب ان کے ماتحت ہوں گے۔عجمی انہیں جزیہ ادا کریں گے۔انہوں نے دریافت کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو وہ لوگ کھڑے ہو گئے۔انہوں نے کہا: کیا تم مختلف معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنانا چاہتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ص، قرآن کی قسم ہے، جو نصیحت کرنے والا ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''بے شک یہ بہت حیران کن چیز ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا كُنُوزَ آلِ كِسْرَى عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ آل کسریٰ کے خزانے مسلمانوں کے لیے کھول دے گا (یعنی مسلمانوں کو ان پر فتح عطا کرے گا)

6687 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَـمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ حَدَّثَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَيَفْتَحَنَّ

6687– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، وهو صدوق حسن الحديث . وأخرجه الطبراني "1902" عن سليمان بن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/103، ومسلم "2919" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، من طريق محمد بن جعفر، والحاكم 4/515 من طريق آدم بن أبي إياس، كلاهما عن شعبة، به، وصححه الحاكم على شرط مسلم مستدركا عليه، ووافقه الذهبي! وأخرجه أحمد 5/100و104، ومسلم "2919" "78"، والطبراني "1878" و"1915" و"2020"، والبيهقي في "الدلائل" 4/388 - 389 و389 من طرق عن سماك، به. زاد بعضهم فيه عن جابر أنه قال: فكنت فيهم، فأصابني ألف درهم. وأخرجه أحمد 5/86و87 - 88و89، ومسلم "1822" في الإمارة: باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش، والطبراني "1804" و"1805" من طريق عامر بن سعد بن أبي وقاص، والطبراني أيضا "1878" من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن جابر بن سمرة. وأخرجه أحمد 5/100و104، ومسلم "2919" "78"، والطبراني "1878" و"1915" و"2020"، والبيهقي في "الدلائل" 4/388 - 389 و389 من طرق عن سماك، به. زاد بعضهم فيه عن جابر أنه قال: فكنت فيهم، فأصابني ألف درهم . وأخرجه أحمد 5/86و87 - 88و89، ومسلم "1822" في الإمارة: باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش، والطبراني "1804" و"1805" من طريق عامر بن سعد بن أبي وقاص، والطبراني أيضا "1878" من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن جابر بن سمرة.

كَنْزَ آلِ كِسْرَى الْأَبْيَضَ - أَوْ قَالَ فِي الْأَبْيَضِ - عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''مسلمانوں کا ایک گروہ کسریٰ کے خاندان والوں کے خزانے کو ضرور فتح کرے گا''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا تَكُوْنُ اَحْوَالُ النَّاسِ عِنْدَ فَتْحِ خَزَائِنِ فَارِسَ عَلَيْهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب فارس کے خزانے لوگوں کے لیے فتح ہو جائیں گے اس وقت ان کی حالت کیا ہو گی

6688 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ: اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ رَبَاحٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ، اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: نَكُوْنُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَتَنَافَسُوْنَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ، ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَتَحْمِلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہارے لئے فارس اور روم کے خزانے فتح کر دیئے جائیں تو تم لوگ کیسی حالت میں ہو گے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم ویسے ہی ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں آ جاؤ گے ایک دوسرے سے حسد رکھو گے۔ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو گے ایک دوسرے سے بغض رکھو گے پھر تم عنقریب غریب مہاجرین کی طرف جاؤ گے' اور ان میں سے کچھ کو دوسروں کی گردنوں پر سوار کر دو گے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ كِسْرٰى اِذَا هَلَكَ يَهْلَكُ مُلْكُهُ بِهٖ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا' تو اس کی حکومت بھی قیامت کے دن تک ختم ہو جائے گی

6688-إسناده صحيح على شرط مسلم . عمرو بن الحارث: هو المصرى . وأخرجه مسلم "2962" فى أول كتاب الزهد، وابن ماجه "3996" فى الفتن: باب فتنة المال، عن عمرو بن سواد، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد وفيه: "أو غير ذلك، تتنافسون .... "

6689 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرُ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ اَرَادَ بِهِ بِاَرْضِهِ، وَهِيَ الْعِرَاقُ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرُ بَعْدَهُ يُرِيْدُ بِهِ بِاَرْضِهِ وَهِيَ الشَّامُ، لَا اَنَّهُ لَا يَكُوْنُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَلَا قَيْصَرُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسریٰ مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا جب قیصر مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کرو گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جب کسریٰ مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد اس کی سرزمین ہے وہ عراق کی سرزمین ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جب قیصر مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس کی سرزمین میں ایسا نہیں ہوگا اور وہ سرزمین شام ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان کے بعد کوئی کسریٰ یا کوئی قیصر نہیں ہوگا۔

6689--حديث صحيح، ابن أبي السري - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الشافعي 2/186، والحميدي "1094"، وأحمد 2/240، ومسلم "2918" "75" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، والترمذي "2216" في الفتن: باب ما جاء إذا ذهب كسرى فلا كسرى بعده، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "509"، والبيهقي في "السنن" 9/177، وفي "الدلائل" 4/393، والبغوي "3728" من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20814"، وأحمد 2/233، والبخاري "3618" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و "6630" في الإيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2918" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "20815"، ومن طريقه أحمد 2/313، والبخاري "3027" في الجهاد: باب الحرب خدعة، ومسلم "2918" "76"، والبغوي "3729" عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همام" . "30" وأخرجه أحمد 2/501 من طريق محمد، والبخاري "3120" في فرض الخمس: من باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "أحلت لكم الغنائم" , من طريق شعيب بن أبي حمزة , كلاهما عن أبي الزناد , عن الأعرج , عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي ,"2580" وأحمد ,"2/467 والطحاوي في "مشكل الآثار" "510" عن شعيب , عن يعلى بن عطاء عن أبي علقمة مولى بني هشام عن أبي هريرة . وأخرجه الطحاوي في "المشكل" "508" من طريق الحارث بن أبي ذياب , عن عمه , عن أبي هريرة.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ اَبَدًا، وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرُ بَعْدَهُ اَبَدًا، وَاَيْمُ اللّٰهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسریٰ مرجائے گا تو اس کے بعد کبھی کسریٰ نہیں ہوگا جب قیصر مرجائے گا تو اس کے بعد کبھی قیصر نہیں ہوگا۔ اللہ کی قسم! ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کیے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزِ الذَّهَبِ الَّذِي يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا جس پر لوگ ایک دوسرے سے لڑائی کریں گے

6691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَحْسُرُ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَيُقْتَلُ مِنْ

6690- إسناده صحيح على شرط مسلم . سفيان: هو الثوري. وأخرجه البخاري "3619" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، عن قبيصة بن عقبة، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/92 و99، والبخاري "3121" في فرض الخمس: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "أحلت لكم الغنائم"، و"6629" في الأيمان والنذور: باب كيف كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ ومسلم "2919" "77" في الفتن: باب لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "511" و"512"، والبيهقي 9/177 من طرق عن عبد الملك بن عمير، به.

6691- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 2/332 عن حسن بن موسى، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20804"، وأحمد 2/306، ومسلم "2894" "29" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب، والبغوي "4240" من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. زاد بعضهم فيه: "ويقول كل رجل منهم: لعلي أكون أنا الذي أنجو."

كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ ، قَالَ: يَا بُنَيَّ اِنْ اَدْرَكْتَهُ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِمَّنْ يُّقَاتِلُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا جب دریائے فرات سونے کے پہاڑ کو ظاہر کرے گا جس پر لوگوں کی جنگ ہوگی۔ اس میں ہر سو میں سے نوے لوگ مارے جائیں گے۔''

(راوی کہتے ہیں:) اے میرے بیٹے! اگر تم اس زمانے کو پاؤ تو تم ان لوگوں میں شامل ہرگز نہ ہونا جو اس کے لئے لڑائی کریں گے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں سہیل بن ابوصالح نامی منفرد ہے

6692 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ تِسْعَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نمودار نہیں ہوگا جس پر لوگ ایک دوسرے سے جنگ کریں گے' تو ہر دس میں سے نو آدمی مارے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ الْمَرْءِ مِنْ كَنْزِ الذَّهَبِ الَّذِيْ يُحْسَرُ الْفُرَاتُ عَنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی سونے کے اس خزانے میں سے کچھ حاصل کرے' جسے دریائے فرات ظاہر کرے گا

6692– إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - صدوق روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي . وأخرجه أحمد 2/261 و346 و415، وابن ماجه "4046" في الفتن: باب أشراط الساعة، من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 254/1: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات ! وقوله: "فيقتل من كل عشرة تسعة "، قال الحافظ في "الفتح" 13/81: هي رواية شاذة، والمحفوظ ما عند مسلم، وشاهده من حديث أبي بن كعب: "من كل مئة تسعة وتسعون."

6693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْن عمر. عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا تو جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں خبیب بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے

6694 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ مُوْسَى التُّسْتَرِیُّ بِعَبَّدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا' جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔''

6695 - حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ فِیْ عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: يَحْسُرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

6693–إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد بن حصين الكندی . وأخرجه البخاری "7119" فی الفتن: باب خروج النار، وأبو داود "4313" فی الملاحم: باب فی حسر الفرات عن كنز، والترمذی "2569" فی صفة الجنة: باب رقم "26"، والبغوی "4239" عن أبی سعيد الأشج، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2894" "30" عن سهيل بن عثمان، عن عقبة بن خالد السكونی، به.

6694–إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله. قلت: والسبب فی النهی عن الأخذ منه لما ينشأ عن أخذه من الفتنة والاقتتال عليه.

6695– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاری "7119"، وأبو داود "4314"، والترمذی "2570" عن الأشج، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2894" "31" عن سهل بن عثمان، عن عقبة بن خالد، به.

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے کے پہاڑ کو ظاہر کرے گا''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

6696 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ: اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ نَوْفَلٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ تَلٍّ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ عَلَيْهِ النَّاسُ فَيُقْتَلُ تِسْعَةُ اَعْشَارِهِمْ.

❁❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک دریائے فرات سونے کے ٹیلے کو ظاہر نہیں کرے گا جس پر لوگ ایک دوسرے سے جنگ کریں گے' اور ہر دس میں سے نو آدمی مارے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّتَمَكَّنُوا مِمَّا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ لوگ جو اس چیز پر ایک دوسرے سے جنگ کریں گے' جس کا ہم نے

6696- إسناده ضعيف، إسحاق بن إبراهيم الزبيدي قال النسائي: ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، وعمرو بن الحارث - وهو الحمصي - لم يوثقه غير المؤلف، وإسحاق مولى المغيرة مجهول الحال لم يوثقه غير المؤلف 6/46 أيضا. الزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر الحمصي، ومحمد بن مسلم: هو ابن شهاب الزهري. وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير " 1/388 فقال: وقال إسحاق بن العلاء، فذكره بهذا الإسناد، مختصرا إلى قوله "نم ذهب." وقوله فيه "فيقتل تسعة أعشارهم" رواية شاذة، والصواب "من كل مئة تسع وتسعون" كما تقدم. وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 5/139، ومسلم "2895" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب، من طرق عن خالد بن الحارث، عن عبد الحميد بن جعفر، عن أبيه، عن سليمان بن يسار، عن عبد الله بن الحارث بن نوفل، قال: كنت واقفا مع أبي بن كعب فقال: لا يزال الناس مختلفة أعناقهم في طلب الدنيا، فقلت: أجل. قال: إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " يوشك الفرات أن يحسر عن جبل من ذهب، فإذا سمع به الناس، ساروا إليه، فيقول من عنده: لئن تركنا الناس يأخذون منه ليذهبن به كله، قال: " فيقتتلون عليه، فيقتل من كل مئة تسعة وتسعون " وذكره البخاري في "تاريخه" 1/388 عن قيس بن حفص، عن خالد بن الحارث، به. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زياداته 5/139 و140 من طريقين عن عبد الله بن حمران الحمراني، عن عبد الحميد بن جعفر، به.

ذکر کیا ہے وہ جس چیز پر جنگ کریں گے وہ اس میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے

6697 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَـقِيءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، قَالَ: فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قُطِعْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قُتِلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ، وَيَدَعُوْنَهُ لَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اگل دے گی' جیسے وہ سونے اور چاندی کے ستون ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ایک چور آئے گا اور کہے گا: اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا ایک قاتل آئے گا اور کہے گا: اس وجہ سے میں نے قتل کیا۔ رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا آئے گا اور کہے گا: اسی وجہ سے میں نے رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا لیکن وہ لوگ اسے چھوڑتے رہیں گے' اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَمْنِ النَّاسِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْإِسْلَامِ فِيْ جَزَائِرِ الْعَرَبِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جزیرہ عرب میں اسلام کے ظہور کے وقت لوگ امن کی حالت میں ہوں گے

6698 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ:

(متن حدیث): شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا: اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، اَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهَا

6697– إسناده صحيح على شر مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير واصل بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وأبو حازم: هو سلمان أبو حازم الأشجعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 285/2، وفيه: "في هذا قطعت يدي." وأخرجه مسلم "1013" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، والترمذي "2208" في الفتن: باب رقم "36" عن واصل بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وقرن مسلم في روايته مع واصل أبا كريب ومحمد بن يزيد الرفاعي، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

6698– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وإسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه البخاري "6943" في الإكراه: باب من اختيار الضرب والقتل والهوان على الكفر، والطبراني "3638" عن مسدد، بهذا الإسناد. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم. "2897"

فَيُؤْتٰى بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ، فَيُجْعَلُ بِنِصْفَيْنِ، وَيُمَشَّطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ فِيمَا دُوْنَ عَظْمِهٖ وَلَحْمِهٖ، فَمَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَاللّٰهِ لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ، لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ

حضرت خباب بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (قریش کی طرف سے پیش آنے والی مشکل صورت حال) کی شکایت کی۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمارے لئے مدد کی دعا کیوں نہیں کرتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگوں میں سے کسی شخص کو پکڑا جاتا تھا۔ اس کے لئے زمین کو کھودا جاتا تھا۔ اس کے بعد اس شخص کو اس میں ڈال دیا جاتا تھا پھر ایک آرا لایا جاتا تھا۔ اسے اس کے سر پر رکھا جاتا تھا۔ اس شخص کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اور لوہے کی بنی ہوئی کنگھی لا کر اس کی ہڈیوں اور گوشت کے اندر تک پھیری جاتی تھی لیکن یہ چیز بھی ان کو ان کے دین سے نہیں پھیر سکی۔ اللہ کی قسم! یہ معاملہ ضرور مکمل ہوگا یہاں تک کہ ایک سوار شخص صنعاء سے چلے گا اور حضر موت جائے گا۔ اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا یا اپنی بکریوں کے حوالے سے بھیڑیئے کا خوف ہوگا لیکن تم لوگ جلد بازی چاہتے ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِظْهَارِ اللّٰهِ الْاِسْلَامَ فِيْ اَرْضِ الْعَرَبِ وَجَزَائِرِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ عرب کی سرزمین اور اس کے جزائر پر اسلام کو غلبہ عطا کردے گا

6699 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَبْقٰى عَلَى الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا

6699– إسناده صحيح، محمود بن خالد ثقة، روى له أصحاب السنن غير الترمذي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير سليم بن عامر فمن رجال مسلم وحده. ابن جابر: هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. وأخرجه أحمد 6/4، والطبراني "601"/20، وابن منده في "الإيمان" "1084" من طريق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وزاد في آخره "إما يعزهم الله، فيجعلهم من أهلها، أو يذلهم الله فيدينون لها"، وعند الطبراني "وإما يذلهم، فيؤدوا الجزية." وأخرجه بهذه الزيادة ابن منده "1084"، والبيهقي في "سننه" 9/181 من طريق الوليد بن مزيد، والحاكم 4/430 من طريق محمد بن شعيب بن شابور، كلاهما عن ابن جابر، به. ووقع في المطبوع من "المستدرك" "فلا يدينوا لها" وهو تحريف، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! وانظر "6701". وبيت المدر: هم أهل المدن والقرى، والوبر: هم أهل البوادي. وفي الباب عن تميم الداري عند أحمد 4/103، والطبراني "1280"، وابن منده "1085"، والحاكم 4/430 - 431، والبيهقي 9/81، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْ بِذُلِّ ذَلِيْلٍ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روئے زمین پر موجود ہر کچے اور پکے گھر کے اندر اللہ تعالیٰ اسلام کو داخل کر دے گا خواہ (اس گھر کے اندر رہنے والا شخص) کوئی طاقتور شخص ہو یا کوئی کم تر شخص ہو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ كَوْنِ الْعُمْرَانِ وَكَثْرَةِ الْاَنْهَارِ فِیْ اَرَاضِی الْعَرَبِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ 'عرب کی سرزمین پر آبادی اور نہروں کی کثرت ہوگی

6700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک ہرج کی کثرت نہیں ہوگی اور جب تک عرب کی سرزمین پر چراگاہوں اور نہروں (کی کثرت نہیں ہوگی)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُرَادَ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ اِدْخَالُ اللّٰهِ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بُيُوْتَ الْمَدَرِ وَالْوَبَرِ لَا الْاِسْلَامَ كُلَّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس بات سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمے کو ہر کچے اور پکے گھر میں داخل کر دے گا' اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسلام مکمل طور پر داخل ہو جائے گا

6701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنِی الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ،

6700- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل وهو ابن أبي صالح - فقد روى له البخاري مقروناً وتعليقاً، واحتج به مسلم والباقون . وأخرجه أحمد 2/370 - 371 عنه محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد، ولفظه: "لا تقوم الساعة حتى تعود أرض العرب مروجا وأنهارا، وحتى يسير الراكب بين العراق ومكة لا يخاف إلا ضلال الطريق، وحتى يكثر الهرج" قالوا: وما الهرج يا رسول الله؟ قال: "القتل." وانظر تخريج الحديث رقم ."6681"

6701- إسناده صحيح على شرط الصحيح . وهو مكرر ."6699" وأخرجه ابن منده في "الإيمان" "1084" عن محمد بن إبراهيم بن مروان، عن أحمد بن معلى، عن عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم، بهذا الإسناد.

يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَبْقَى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَ عَلَيْهِمْ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ، اَوْ بِذُلِّ ذَلِيْلٍ

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روئے زمین پر موجود کوئی کچا یا پکا گھر ایسا نہیں رہے گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے کلمے کو داخل نہ کیا ہو خواہ وہ (گھر) کسی طاقت ور شخص کا ہو یا کسی کم تر شخص کا ہو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اتِّبَاعِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَنَنَ مَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الْاُمَمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' یہ امت اپنے سے پہلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کرے گی

6702 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سِنَانَ بْنَ اَبِيْ سِنَانِ الدُّؤَلِيَّ، وَهُمْ حُلَفَاءُ بَنِي الدِّيلِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُوْلُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَكَّةَ خَرَجَ بِنَا مَعَهُ قِبَلَ هَوَازِنَ، حَتّٰى مَرَرْنَا عَلٰى سِدْرَةِ الْكُفَّارِ، سِدْرَةٌ يَعْكِفُوْنَ حَوْلَهَا وَيَدْعُوْنَهَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اِنَّهَا السُّنَنُ هٰذَا كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى (اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ، قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ) (الأعراف: **138**)، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ

❀❀ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو آپ ہمیں ساتھ لے کر ہوازن کی طرف روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم کفار کے بیری کے درخت کے پاس سے

6702– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وهو ابن يحيى - فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه عبد الرزاق "20763"، وأحمد 5/218، والحميدي "848"، وابن أبي شيبة 15/101، والطيالسي "1346"، والترمذي "2180" في الفتن: باب ما جاء "لتركبن سنن من كان قبلكم"، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 11/112، وأبو يعلى "1441"، والطبراني "3290" و"3291" و"3292" و"3293" و"3294"، وابنُ أبي عاصم في "السنة" "76" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وعند الترمذي وأبي يعلى أن ذلك كان عند خروجهم إلى خيبر، وهو خطأ صوابه "حنين" "وقد جاء في نسخة الترمذي التي اعتمدها المباركفوري في شرحه: حنين، والله أعلم بالصواب." وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وقوله: "اجْعل لنا ذاتَ أنْواط" قال ابن الأثير في "النهاية" 5/128: هي اسم شجرةٍ بعينها كانت للمشركين يَنُوطون بها سلاحَهم: أي يُعلِّقونه بها، ويَعْكُفون حَوْلَهَا، فسألوه أن يَجْعل لهم مثلها، فنَهاهم عن ذلك، وأنْواط: جمع نَوْط، وهو مصدر سُمِّي به المَنُوط.

گزرے یہ وہ بیری کا درخت تھا جس کے اردگرد وہ لوگ اعتکاف کیا کرتے تھے وہ لوگ اسے ذات انواط کہتے تھے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمارے لئے بھی کوئی ذات انواط مقرر کردیں جس طرح کفار کا ذات انواط ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! یہ تو وہی ہو گیا جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔

''آپ ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنادیں جس طرح ان لوگوں کا معبود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: تم لوگ ایک ایسی قوم ہو جو جاہل ہو۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر ضرور عمل کرو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَرَادَ بِهٖ اَهْلَ الْكِتَابَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کے یہ فرمان: ''اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد دوقسم کے اہل کتاب (یہودی اور عیسائی ہیں)

6703 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ؟

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت کے ساتھ بالشت اور گز کے ساتھ گز کے مطابق ضرور پیروی کرو گے' یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل تک گئے تھے تو تم بھی وہاں ضرور جاؤ گے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہودیوں اور عیسائیوں (کی ہم پیروی کریں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور کس کی؟

6703- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلی فمن رجال البخاری. ابن أبی مريم: هو سعيد بن الحكم بن أبی مريم، وأبو غسان: هو محمد بن مطرف . وأخرجه أبو إسحاق إبراهيم بن محمد راوی "الصحيح" عن مسلم - عن محمد بن يحيى الذهلی، بهذا الإسناد . وقد ذكر فی "صحيح مسلم " 4/2055 فی العلم بإثر رواية مسلم التی قال: وحدثنا عدة من أصحابنا عن سعيد بن مريم . وأخرجه البخاری "3456" فی أحاديث الأنبياء : باب ما ذكر عن بنی إسرائيل، ومسلم "2669" فی العلم، باب اتباع سنن اليهود والنصاری، وابنُ أَبِی عاصم فی "السنة" "74" من طرقٍ عن سعيد بن أبی مريم، به. وأخرجه الطيالسی "2178"، وأحمد 3/84و89، والبخاری "7320" فی الاعتصام: باب قول النبی صلى الله عليه وسلم: "لتتبعن سنن من كان قبلكم"، ومسلم "2669"، والبغوی "4196" من طرق عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه أحمد 3/94، وابن أبی عاصم "75" عن عبد الرزاق، عن معمر، عن زيد بن أسلم، عن رجل، عن أبی سعيد الخدری.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وُقُوعِ الْفِتَنِ نَسْأَلُ اللّٰهَ السَّلَامَةَ مِنْهَا

فتنوں کے واقع ہونے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

ہم ان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے سلامتی کے طلب گار ہیں

6704 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے (نیک) اعمال میں جلدی کرو' جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' جن میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوگا یا صبح کے وقت کافر ہوگا اور شام کے وقت مومن ہوگا۔ وہ دنیا کے سازوسامان کے عوض میں اپنے دین کو فروخت کردے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفِتَنَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَصَدَ الْعَرَبَ بِتَوَقُّعِهَا دُوْنَ غَيْرِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ فتنے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود یہ ہے: وہ فتنے عربوں میں رونما ہوں گے' دوسرے لوگ مراد نہیں ہیں

6705 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ مِنْ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ صَمَّاءَ بَكْمَاءَ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَيْلٌ لِلسَّاعِي فِيهَا مِنَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

6704–إسناده صحيح على شرط مسلم، القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب . وأخرجه الترمذي "2195" في الفتن: باب ما جاء "ستكون فتن كقطع الليل المظلم" والفريابي في "صفة المنافق" "101" عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث صحيح. وأخرجه ابن أبي عاصم في "الزهد" "218" عن ابن كاسب، عن عبد العزيز بن محمد، وابن أبي حازم، عن العلاء، به. وأخرجه أحمد 2/304و372و523، ومسلم "118" في الإيمان: باب الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، والفريابي "102"و"103"و"102"و"103"، والبغوي "4223" من طرق عن العلاء، به.
وأخرجه بنحوه أحمد 2/390و390و391، والفريابي "102" "103"، والبغوي "4223" من طرق العلاء، به.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: عربوں کے لئے اس شر کی وجہ سے بربادی ہے' جو قریب آ چکا ہے وہ اندھے گونگے بہرے فتنے کی شکل میں ہے' جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں دوڑنے والے کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بربادی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَمَارَاتِ الَّتِي تَظْهَرُ قَبْلَ وُقُوعِ الْفِتَنِ

ان نشانیوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نمودار ہوں گی

6706 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّبَادِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، يَظْهَرُ النِّفَاقُ، وَتُرْفَعُ الْأَمَانَةُ، وَتُقْبَضُ الرَّحْمَةُ، وَيُتَّهَمُ الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ غَيْرُ الْأَمِينِ، أَنَاخَ بِكُمُ الشُّرْفُ الْجُونُ، قَالُوا: وَمَا الشُّرْفُ الْجُونُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم لوگ تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔ نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ امانت کو اٹھا

6705– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد العزيز بن محمد الدراوردي، فقد روى له البخاري تعليقا ومقرونا واحتج به مسلم . أبو الغيث: هو سالم أبو الغيث المدني مولى ابن مطيع. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص 874، ونسبه إلى نعيم بن حماد في "الفتن." وأخرجه مختصرا أحمد 2/282، والبخاري "3601" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و "7081"و"7082" في الفتن: باب: تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم، ومسلم "2886" في الفتن: باب: نزول الفتن كمواقع القطر، والبغوي "4229" من طرق عن أبي هريرة رفعه بلفظ: "ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم، والقائم فيها خير من الماشي، والماشي فيها خير من الساعي، من تشرف لها تستشرفه، فمن وجد ملجأ أو معاذا، فليعذ، به ."وأخرج أبو داود "3264" في الفتن: باب في كف اللسان، من طريق خالد بن عمران، عن عبد الرحمن بن البيلماني، عن عبد الرحمن بن هرمز، عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ستكون فتنة صماء بكماء عمياء ، من أشرف لها استشرفت له، وإشراف اللسان فيها كوقوع السيف." وعبد الرحمن بن البيلماني ضعيف.

6706– خالد بن عبد الله الزبادي، ويقال: الزيادي، ترجم له البخاري 3/165، وابن أبي حاتم 3/340، وروى عنه اثنان وذكره المؤلف في "الثقات" 6/259، وأبو عثمان: هو الأصبحي كما جاء مقيدا في "المستدرك"، قيل: اسمه عبيد بن عمرو، وقيل: ابن عمير، روى عنه جمع، وذكره ابن يونس في "تاريخه"، ولم يذكر فيه جرحا، له ترجمة في "التهذيب" 7/71 - 72، و"تعجيل المنفعة" ص502 - 503، وباقي رجال السند من رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الحاكم 4/579 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، وصحح إسناده ووافقه الذهبي ! وتحرف فيه "الشرف الجون" إلى: "السرف والحوب."

لیا جائے گا۔ رحمت کو قبض کر لیا جائے گا۔ امین شخص پر تہمت لگائی جائے گی اور جو شخص امین نہیں ہوگا اسے امین بنایا جائے گا اور شرف جون تم لوگوں کو بٹھا دیں گے۔ انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! شرف جون سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے فتنے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَمَنِّي الْمُسْلِمِيْنَ حُلُوْلَ الْمَنَايَا بِهِمْ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' فتنوں کے وقوع کے وقت مسلمان یہ آرزو کریں گے: کاش وہ مرجاتے

6707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک کوئی شخص قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ نہیں سوچے گا کہ کاش (اس مردے) کی جگہ میں ہوتا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مُصَالَحَةِ الْمُسْلِمِيْنَ الرُّوْمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمان اہل روم کے ساتھ صلح کر لیں گے

6708 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6707- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/241 في الجنائز: باب جامع الجنائز . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/236، والبخاري "7115" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يغبط أهل القبور، ومسلم 4/2231 "53" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... وأخرجه البخاري "7121" في الفتن: باب رقم "25" في أثناء حديث مطول، عن أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/530

6708- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير ذي مخبر، فقد أخرج له أبو داود وابن ماجه، وذو مخبر ويقال: ذو مخمر، وكان الأوزاعي لا يرى إلا مخمر بميمين، كان فيمن قدم من الحبشة إلى النبي صلى الله عليه وسلم، وكانوا اثنين وسبعين رجلا. ولزم النبي يخدمه، وعده بعضهم في مواليه، ثم نزل الشام، وله حديث آخر في سنن أبي داود "445" في نومهم عن صلاة الصبح ... وأخرجه أبو داود "4293" في الملاحم: باب ما يذكر من ملاحم الروم، عن مؤمل بن الفضل . وأخرجه مختصرا ومطولا أحمد 4/91 عن محمد بن مصعب القرقساني، وأبو داود "267" في الجهاد: باب في صلح العدو، و "4292"، وابن ماجه "4089" في الفتن: باب الملاحم، والطبراني "4230" من طريق عيسى بن يونس، والحاكم 4/421 من طريق بشر بن بكر، ثلاثتهم، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد . وفي رواية عيسى بن يونس وبشر بن بكر أن جبير بن نفير قال لخالد بن معدان: انطلق بنا إلى ذي مخبر ويقال: مخمر - وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 4/91 و5/409 عن روح، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، عن خالد بن معدان، عن ذي مخمر . وأخرجه الحاكم 4/421 من طريق محمد بن كثير المصيصي، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، عن ذي مخمر. وصحح إسناده ووافقه الذهبي! مع أن حسان بن عطية لم يدرك ذا مخمر ولم يسمع منه. وأخرجه الطبراني مختصرا ومطولا "4229" و"4231" و"4232" و"4233" من طرق عن ذي مخبر. وانظر ما بعده.

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ذِیْ مِخْبَرِ ابْنِ اَخِی النَّجَاشِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَمِـعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا حَتّٰى تَغْزُوا اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَنْصَرِفُونَ حَتّٰى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُولٍ، فَيَقُوْلُ قَائِلٌ مِّنَ الرُّومِ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، وَيَقُوْلُ قَائِلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ: بَلِ اللّٰهُ غَلَبَ فَيَثُورُ الْمُسْلِمُ اِلٰی صَلِيبِهِمْ وَهُوَ مِنْهُ غَيْرُ بَعِيدٍ فَيَدُقُّهُ، وَتَثُورُ الرُّومُ اِلٰی كَاسِرِ صَلِيبِهِمْ، فَيَضْرِبُوْنَ عُنُقَهُ، وَيَثُورُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ، فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالشَّهَادَةِ، فَتَقُوْلُ الرُّومُ لِصَاحِبِ الرُّومِ: كَفَيْنَاكَ الْعَرَبَ، فَيَجْتَمِعُوْنَ لِلْمَلْحَمَةِ، فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ جونجاشی کے بھتیجے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

"تم لوگ اہل روم کے ساتھ صلح کرو گے جو امن والی ہوگی' یہاں تک کہ تم اور وہ لوگ مل کر ایک ایسے دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے جو ان کے علاوہ ہوگا تو تم لوگوں کی مدد کی جائے گی۔ تم لوگ مال غنیمت حاصل کرو گے پھر تم لوگ واپس آؤ گے' یہاں تک کہ تم ٹیلوں والی چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے' تو اہل روم میں سے ایک شخص کہے گا: صلیب غالب آئی ہے اور مسلمانوں میں سے ایک شخص کہے گا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے تو وہ مسلمان ان کی صلیب کی طرف بڑھے گا' جو اس سے زیادہ دور نہیں ہوگی اور وہ اسے توڑ دے گا تو رومی اپنے صلیب کو توڑنے والے شخص کی طرف بڑھیں گے' اور اس کی گردن اڑا دیں گے مسلمان اپنے اسلحے کی طرف جائیں گے' اور لڑائی شروع کر دیں گے' تو مسلمانوں کے گروہ کو اللہ تعالیٰ شہادت کے ذریعے عزت عطا کرے گا۔ اہل روم رومیوں کے بادشاہ سے کہیں گے ہم عربوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہیں پھر وہ زبردست جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے' اور **80** جھنڈوں کے نیچے اکٹھے ہو کر تمہاری طرف آئیں گے' جن میں سے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ اَنَّ حَسَّانَ بْنَ عَطِيَّةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مَكْحُوْلٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے سماع کرنے والے بعض افراد کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ حسان بن عطیہ نے یہ روایت مکحول سے سنی ہے

6709 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

6709- إسناد صحيح، وهو مكرر ما قبله. الوليد: هو ابن مسلم. وأخرجه ابن ماجه بإثر الحديث "4089" عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وانظر حديث عوف بن مالك المتقدم عند المؤلف برقم. "6675"

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: مَالَ مَكْحُولٌ اِلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْنَا مَعَهُ، فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، اَنَّ ذَا مِخْبَرِ ابْنَ اَخِي النَّجَاشِيِّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، حَتّٰى تَغْزُوا اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ، حَتّٰى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ، فَيَقُوْلُ قَائِلٌ مِنَ الرُّومِ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، وَيَقُوْلُ قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: بَلِ اللّٰهُ غَلَبَ، وَيَتَدَاوَلُوْنَهَا وَصَلِيبُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غَيْرُ بَعِيدٍ فَيَثُوْرُ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ، وَيَثُوْرُوْنَ اِلٰى كَاسِرِ صَلِيبِهِمْ فَيَضْرِبُوْنَ عُنُقَهُ، وَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ، فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ، فَيَاْتُوْنَ مَلِكَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: كَفَيْنَاكَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَجْتَمِعُوْنَ لِلْمَلْحَمَةِ، فَيَاْتُوْنَ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ جونجاشی کے بھتیجے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ عنقریب اہل روم کے ساتھ امن والی صلح کرو گے' یہاں تک کہ تم اور وہ مل کر ایسے دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے جو ان سے پرے ہوگا تو تم لوگوں کی مدد کی جائے گی تم لوگ سلامت رہو گے' اور مال غنیمت حاصل کرو گے' یہاں تک کہ تم لوگ ایک چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے' تو اہل روم میں سے ایک شخص یہ کہے گا: صلیب غالب آئی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص کہے گا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے تو وہ لوگ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ ان لوگوں کی صلیب مسلمانوں سے زیادہ دور نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کا ایک شخص اس کی طرف بڑھے گا اور اسے توڑ دے گا تو وہ لوگ صلیب کو توڑنے والے شخص کی طرف بڑھیں گے' اور اس کی گردن اڑا دیں گے' تو مسلمان اپنے اسلحے کی طرف آئیں گے' اور پھر لڑائی شروع کر دیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو شہادت سے سرفراز کرے گا وہ رومی اپنے بادشاہ کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے: جزیرہ عرب پر (حملہ کرنے کے لئے) ہم آپ کا ساتھ دینے کے لئے کافی ہیں۔ پھر وہ جنگ کے لیے اکٹھے ہوں گے' اور 80 جھنڈوں تلے (اکٹھے ہو کر آئیں گے' جن میں سے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَنْزِعُ صِحَّةَ عُقُوْلِ النَّاسِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فتنوں کے وقوع کے وقت اللہ تعالیٰ لوگوں کی عقلیں الگ کر لے گا

6710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُوْنُسَ، وَثَابِتٍ، وَحُمَيْدٍ، وَحَبِيبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ الْهَرْجُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، قَالُوْا: اَكْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَتْلِكُمُ الْمُشْرِكِينَ، وَلٰكِنْ قَتْلُ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَالَ: وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا؟ قَالَ: اِنَّهُ لَتُنْزَعُ عُقُوْلُ اَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت سے پہلے ہرج ہوگا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہرج سے مراد کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل و غارت کرنا۔ لوگوں نے عرض کی: اس سے زیادہ ہوگا' جو ہم نے قتل کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارا مشرکین کو قتل کرنا نہیں ہے' بلکہ ایک دوسرے کو قتل کرنا ہوگا۔ لوگوں نے دریافت کیا: (اس وقت) کیا ہماری عقلیں ہمارے پاس ہوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے کے لوگوں کی عقلیں الگ کرلی جائیں گی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي النَّاسِ مِنَ الشُّحِّ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ بِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' لوگوں میں فتنوں کے وقوع کے وقت لوگوں کے درمیان بخل عام ہوجائے گا

6711 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

6710– إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/528 من طريقين عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن عباس بن محمد الدوري، عن يونس بن محمد المؤدب، بهذا الإسناد. زاد في آخره "قال أبو موسى: والذي نفسي بيده لا أجد لي ولكم إن أدركناها إلا أن نخرج منها كما دخلناها، ولم نصب فيها دما ولا مالا ." وأخرجه بهذه الزيادة أحمد 4/391 - 392 و414 من طريق حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن حطان الرقاشي، به . وزاد في الحديث "إنا لنقتل كل عام أكثر من سبعين ألفا " وقال في آخره "إنه لتنزع عقول أهل ذلك الزمان، ويخلف له هباء من الناس، يحسب أكثرهم أنهم على شيء وليسوا على شيء " وعلي بن زيد وهو ابن جدعان - ضعيف. وأخرجه أحمد 4/406، وابن أبي شيبة 15/105 - 106، وابن ماجه "3959" في الفتن: باب الثبت في الفتنة، من طريقين عن الحسن، حدثنا أسيد بن المتشمس، عن أبي موسى . وفيه "ليس بقتل المشركين، ولكن يقتل بعضكم بعضا، حتى يقتل الرجل جاره وابن عمه وذا قرابته ." وهذا إسناد صحيح . وأورد السيوطي في "الجامع الكبير " ص 325، وزاد نسبته إلى الطبراني وابن عساكر.

6711– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم . حميد: هو ابن عبد الرحمن بن عوف الزهري. وأخرجه مسلم 4/205 "11" في العلم: باب رفع العلم وقبضه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6037" في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ومسلم "11"/4، عن أبي اليمان، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، به، وعلقه البخاري أيضا بإثر الحديث "7061" عن شعيب . وعن الليث وابن أخي الزهري، عن الزهري . وأخرجه أحمد 2/233، وابن أبي شيبة 15/64، والبخاري "7061" في الفتن: باب ظهور الفتن، ومسلم "12"/4، وابن ماجه "4052" في الفتن: باب ذهاب القرآن والعلم، عن عبد الأعلى، عن معمر، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، مرسلا . وأخرجه بنحوه أحمد 2/530 عن علي، عن ورقاء ، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة . وانظر الحديث "6651" و."6717" وقوله: "ينقص العلم " أي: بموت أهله، فكلما مات عالم في بلد ولم يخلفه غيره نقص العلم من تلك البلد، وفي رواية "ويقبض العلم." وفي رواية للبخاري ومسلم: "وينقص العمل " قال ابن أبي جمرة: نقص العمل الحسي ينشأ عن نقص الدين ضرورة، وأما المعنوي، فبحسب ما يدخل من الخلل بسبب سوء المطعم، وقلة المساعد على العمل، والنفس ميالة إلى الراحة، وتحن إلى جنسها، ولكثرة شياطين الإنس الذين هم أضر من شياطين الجن . وقوله: "ويلقى الشح " فالمراد: إلقاؤه في قلوب الناس على اختلاف أحوالهم حتى يبخل العالم بعلمه، فيترك التعليم والفتوى، ويبخل الصانع بصناعته حتى يترك تعليم غيره، ويبخل الغني بماله حتى يهلك الفقير، وليس المراد وجود أصل الشح، لأنه لم يزل موجودا.

وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زمانہ سمٹ جائے گا علم کم ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے بخل عام ہوگا اور ہرج کثرت سے ہوگا۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہرج سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل، قتل۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّنْ يَكُوْنُ هَلَاكُ اَكْثَرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى اَيْدِيهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت کی اکثریت کی ہلاکت انہی کے ہاتھوں (یعنی انہی کے بعض افراد کے ہاتھوں) ہوگی

6712 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): هَلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَانٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ .

قَالَ: فَقَالَ مَرْوَانُ: وَالْغِلْمَانُ هٰؤُلَاءِ.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کی ہلاکت قریش کے بے وقوف لڑکوں کے ذریعے ہوگی۔''

(راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سن کر) مروان نے کہا: لڑکے تو پھر یہی لوگ ہیں (جو آج کل کے حکمران ہیں)

6712- إسناده صحيح على شرط الشيخين. شيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوي. وأخرجه بنحوه أحمد 2/324، والبخاري "3605" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و "7058" في الفتن: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يدى أغيلمة سفهاء "، والبيهقي في "الدلائل" 6/464 - 465 من طرق عن عمرو بن يحيى بن سعيد الأموي، عن جده قال: كنت مع مروان وأبي هريرة، فسمعت أبا هريرة يقول: سمعت الصادق المصدوق يقول: "هلاك أمتي على يدى غلمة من قريش " فقال مروان: غلمة؟ قال أبو هريرة: إن شئت أن أسميهم بني فلان وبني فلان.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَقْوَامٍ يَّكُوْنُ فَسَادُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى اَيْدِيهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ 'جو ان اقوام کی صفت کے بارے میں ہے جن کے ذریعے اس امت میں خرابی پیدا ہوگی

6713 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ ظَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنِيْ حَبِيْبِيْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ:

(متن حدیث): اِنَّ فَسَادَ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ اُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ

❀❀ مالک بن ظالم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان بن حکم سے یہ کہتے ہوئے سنا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

''میری امت میں فساد قریش کے بے وقوف لڑکوں کے ذریعے ہوگا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُدُوْثَ وَقْعِ السَّيْفِ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْقٰى اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ 'جب اس امت میں مسلمانوں کے درمیان میں تلوار واقع ہو جائے گی' تو وہ قیامت کے قائم ہونے تک باقی رہے گی

6714 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا

6713- حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد وأبوه مترجمان عند الحديث رقم "4587"، ومالك بن ظالم لم يرو عنه غير سماك بن حرب، ولم يوثقه غير المؤلف. 5/387 سفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 2/288 عن زيد بن الحباب، عن سفيان، بهذا الإسناد. بلفظ: "هلاك أمتي ... ." وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير" 7/309 عن ابن أبي شيبة، عن ابن مهدي، عن سفيان، به. وقال فيه: ابن ظالم، ولم يسمه. وأخرجه أحمد 2/304و485، ومن طريقه الحاكم 4/527عن عبد الرحمن بن مهدي، والحاكم أيضا من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن سفيان، به، بلفظ: "إن فساد أمتي ... "وقال فيه: "عبد الله بن ظالم" ثم ساق الحاكم بسنده إلى عمرو بن علي أنه قال: الصحيح مالك بن ظالم. وأخرجه الطيالسي "2508"، وأحمد 2/299،و328، والحاكم 4/527 عن شعبة، والنسائي في الفتن من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/313، وابن حبان في "الثقات" 5/387 - 388 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن سماك بن حرب، عن مالك بن ظالم، به . رواية شعبة بلفظ: "هلاك أمتي"، ورواية أبي عوانة: "فساد أمتي." وعلقه البخاري في "التاريخ" 7/309 عن عمرو بن مرزوق، عن شعبة، به. وانظر ما قبله.

وَمَغَارِبَهَا، وَاَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ، وَاِنَّ مُلْكَ اُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَاِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي اَنْ لَا يُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيُهْلِكَهُمْ، وَلَا يُلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنِّي اِذَا اَعْطَيْتُ عَطَاءً فَلَا مَرَدَّ لَهُ، اِنِّي اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا يُهْلَكُوا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ، وَلٰكِنْ اُلْبِسُهُمْ شِيَعًا، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَبَعْضُهُمْ يُفْنِي بَعْضًا، وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا، وَاِنَّهُ سَيَرْجِعُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي اِلَى الشِّرْكِ، وَعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَاِنَّ مِنْ اَخْوَفِ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَاِنَّهُمْ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيهِمْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ اُمَّتِي كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ، وَاِنِّي خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرَةٌ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الصَّوَابُ الشِّرْكُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا' یہاں تک کہ میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی حصوں کو دیکھ لیا اس نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے (اور یہ چیز عطا کی) کہ میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی' جہاں تک میرے لئے زمین کو لپیٹا گیا ہے میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے دعا مانگی کہ وہ انہیں عمومی قحط کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہ کرے اور وہ ان پر ایسا دشمن مسلط نہ کرے جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو کہ وہ دشمن انہیں ہلاکت کا شکار کر دے اور وہ انہیں گروہوں میں تقسیم نہ کرے کہ وہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگیں' تو پروردگار نے فرمایا: اے محمد! جب میں کسی کو کچھ عطا کر دوں' تو اسے روکنے والا کوئی نہیں ہے میں نے تمہاری امت کو یہ چیز عطا کی کہ وہ عمومی قحط کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہیں ہوں گے اور میں ان پر ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا' جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو گا' جو انہیں ختم کر دے گا البتہ میں انہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دوں گا' یہاں تک کہ زمین سے دور دراز کے لوگ اکٹھے ہوں گے وہ ایک دوسرے کو ہلاکت کا شکار کریں گے ایک دوسرے کو فنا کریں گے ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میری امت کے کچھ قبائل ترکیوں اور بتوں کی پرستش کرنے والوں کی طرف واپس جائیں گے' اور مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہے' جب ان کے درمیان تلوار رکھ دی جائے گی' تو پھر وہ قیامت تک

6714-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي أسماء وهو عمرو بن مرثد الحربي - فمن رجال مسلم، وكذا صحابيه ثوبان، أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وأخرجه مسلم "2889" في الفتن: باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضا، والبيهقي في "السنن" 9/181 من طرق عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه ابن ماجه "3952" في الفتن: باب ما يكون من الفتن، عن هشام بن عمار، عن محمد بن شعيب بن شابور، عن سعيد بن بشير، عن قتادة، به. وسيأتي برقم "7138" من طريق أيوب السختياني، عن أبي قلابة.

ان سے اٹھائی نہیں جائے گی اور عنقریب میری امت میں تیس کے قریب جھوٹے کذاب ظاہر ہوں گے میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر گامزن رہے گا اور اس کی مدد کی جاتی رہے گی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت میں صحیح لفظ ''شرک'' ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اَوَّلَ مَا يَظْهَرُ مِنْ نَقْضِ عُرَى الْإِسْلَامِ مِنْ جِهَةِ الْاُمَرَاءِ فَسَادُ الْحُكْمِ وَالْحُكَّامِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اسلام کی رسی کے ٹوٹنے میں' جو چیز سب سے پہلے ظاہر ہوگی وہ امراء میں سے ہوگی' جب حکومت اور حکام میں فساد آ جائے گا

6715 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَتُنْتَقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، فَكُلَّمَا انْتُقِضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بِالَّتِي تَلِيهَا، فَاَوَّلُهُنَّ نَقْضًا: الْحُكْمُ وَآخِرُهُنَّ الصَّلَاةُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب اسلام کی رسیوں کو ایک' ایک کر کے توڑ دیا جائے گا' جب بھی ان میں سے کوئی ایک رسی ٹوٹے گی لوگ اس کے بعد والی کو مضبوطی سے تھامیں گے ان میں ٹوٹنے کے اعتبار سے سب سے پہلی حکم (یعنی فیصلہ کرنا) ہوگا اور سب سے آخری نماز ہوگی۔''

6715–إسناده قوي، عبد العزيز بن إسماعيل روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 7/110، وقال ابن أبي حاتم 5/377: سألت أبي عنه، فقال: ليس به بأس، وباقي رجاله ثقات. إسحاق بن إبراهيم المروزي: هو ابن كامجرا. وأخرجه أحمد 5/251، ومن طريقه الطبراني "7486"، والحاكم 4/92 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقد وقع عند الحاكم "عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، وقال: عبد العزيز هذا هو ابن عبيد الله بن حمزة بن صهيب، وإسماعيل: هو ابن عبيد الله بن المهاجر، والإسناد كله صحيح ولم يخرجاه، وتعقبه الذهبي بقوله: عبد العزيز ضعيف. قلت: وهذا وهم مبين وقعا فيه رحمهما الله، فقد تحرف عليهما "عبد العزيز بن إسماعيل" إلى "عبد العزيز عن إسماعيل "فظنا أنهما اثنان. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/281 ونسبه إلى أحمد والطبراني، وقال: رجالهما رجال الصحيح. وفي الباب عن فيروز الديلمي عند أحمد 4/232 مرفوعا ولفظه: "لينقضن الإسلام عروة عروة، كما ينقض الحبل قوة قوة" وإسناده قوي.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَمَارَةِ الَّتِي إِذَا ظَهَرَتْ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ سُلِّطَ الْبَعْضُ مِنْهَا عَلٰى بَعْضٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس نشانی کے بارے میں ہے کہ جب وہ اس امت میں ظاہر ہو گی تو ان میں سے کچھ کو دوسروں پر مسلط کر دیا جائے گا

6716 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى الْقُرْقُسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ سَنُوطَا، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ، وَخَدَمَتْهُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ سُلِّطَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب میری امت اتراتے ہوئے پر چلے گی اور اہل فارس اور اہل روم ان کے خدمت گزار بن جائیں گے تو ان میں سے کسی ایک کو دوسروں پر مسلط کر دیا جائے گا (یعنی امت باہمی اختلافات کا شکار ہو جائے گی)''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَقْصِ الْعِلْمِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ فِي اُمَّتِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس امت میں فتنوں کے ظہور کے وقت نبی اکرم ﷺ جس علم پر (عمل پیرا تھے) وہ کم ہو جائے گا

6717 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

6716- حديث صحيح، إسناده ضعيف، عثمان بن يحيى القرقساني لم يوثقه غير المؤلف 8/455، ومؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ، وقد انفرد المؤلف بإخراج هذا الحديث عن خولة بنت قيس . وأخرجه ابن المبارك في "الزهد" "187" رواية نعيم بن حماد، والترمذي "2261" في الفتن: باب رقم "74"، والعقيلي في "الضعفاء" 4/162، وابن عدي في "الكامل" 6/2335، والبيهقي في "الدلائل" 6/525، والبغوي "4200" من طريق موسى بن عبيدة، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عمر، رفعه . وفي آخره: "سلط الله شرارها على خيارها" وموسى بن عبيدة ضعيف لاسيما في عبد الله بن دينار . وأخرجه الترمذي أيضا عن محمد بن إسماعيل الواسطي، عن أبي معاوية، عن يحيى بن سعيد، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر , وهذا إسناد صحيح، رجاله ثقات. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 6/525 من طريق محمد بن يوسف، قال: ذكر سفيان، عن يحيى بن سعيد، عن أبي موسى يحنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فذكره هكذا مرسلا، وقال في آخره: "سلط بعضهم على بعض." وأخرجه الطبراني في "الأوسط" "132" من طريق يحيى بن بكير، عن ابن لهيعة، عن عمارة بن غزية، عن يحيى بن سعيد، عن يحنس "تحرف في المطبوع إلى: مجلز" مولى الزبير، عن أبي هريرة. قال الهيثمي في "المجمع" 10/237: وإسناده حسن!

بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قِيلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ هُوَ؟ قَالَ: الْقَتْلُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زمانہ سمٹ جائے گا علم کم ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے ہرج کثرت سے ہو گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہرج سے مراد کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَقَارُبِ الْاَسْوَاقِ وَظُهُوْرِ كَثْرَةِ الْكَذِبِ عِنْدَ رَفْعِ الْعِلْمِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ قَبْلُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' علم کا وہ اٹھنا جس کا ذکر ہم نے اس سے پہلے کیا ہے اس زمانے میں بازار سمٹ جائیں گے اور بکثرت جھوٹ کا ظہور ہو گا

6718 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يُوشِكُ اَنْ لَا تَقُوْمَ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَتَقَارَبَ الْاَسْوَاقُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، قِيلَ: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک علم کو قبض نہیں کر لیا جائے گا فتنے ظاہر نہیں ہوں گے جھوٹ کی کثرت نہیں ہو گی زمانہ سمٹ نہیں جائے گا (بازار) قریب نہیں ہو جائیں گے اور ہرج کثرت سے نہیں ہو گا عرض کی گئی: ہرج سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل۔''

6717- إسناده قوي، عنبسة: هو ابن خالد الأيلي، صدوق روى له البخاري مقرونا، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين غير أحمد بن صالح فمن رجال البخاري. وهو مكرر "6711" يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه أبو داود "4255" في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، عن أحمد بن صالح، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري في الفتن بإثر الحديث "7061" عن يونس، به.

6718- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن سمعان فقد روى له البخاري في "رفع اليدين" وأصحاب السنن غير ابن ماجة وهو ثقة. عثمان بن عامر: هو ابن فارس العبدي. وأخرجه أحمد 2/519 عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ اَرَادَ بِهٖ ذَهَابَ مَنْ يُّحْسِنُ عِلْمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنَّ عِلْمَهُ يُرْفَعُ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "یہاں تک کہ علم کو قبض کرلیا جائے گا"

اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: وہ لوگ رخصت ہو جائیں گے جو نبی اکرم ﷺ کے علم سے اچھی طرح واقف تھے اس سے یہ مراد نہیں ہے: قیامت قائم ہونے سے پہلے وہ علم اٹھالیا جائے گا

6719 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى مِنْ كِتَابِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ بِعِلْمِهِمْ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، فَسُئِلُوا، فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ لوگوں سے اٹھالے گا بلکہ وہ علماء کو ان کے علم سمیت قبض کرلے گا" یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا' تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے ان سے مسائل دریافت کیے جائیں گے تو وہ لوگ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے وہ لوگ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِوَصْفِ رَفْعِ الْعِلْمِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: علم کو اٹھائے جانے کی وہی صورت ہوگی' جو ہم اس سے پہلے نقل کرچکے ہیں

6720 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ،

6719- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي . وهو في "صحيح مسلم" "2673" "13" في العلم: باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، عن أبي الربيع العتكي، بهذا الإسناد. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "4571" فانظر تتمة تخريجه هناك.

6720- إسناده صحيح، رجال ثقات رجال الصحيح غير الربيع بن سليمان، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة. وهو مكرر "4572".

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ يَوْمًا، فَقَالَ: هٰذَا اَوَانٌ يُرْفَعُ الْعِلْمُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ زِيَادٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، يُرْفَعُ الْعِلْمُ، وَقَدْ اُثْبِتَ وَوَعَتْهُ الْقُلُوْبُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتُ لَاَحْسَبُكَ مِنْ اَفْقَهِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى عَلٰى مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَقِيْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: صَدَقَ عَوْفٌ، اَلَا اُدُلُّكَ بِاَوَّلِ ذٰلِكَ؟ يُرْفَعُ الْخُشُوْعُ، حَتّٰى لَا تَرٰى خَاشِعًا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے جس میں علم کو اٹھالیا جائے گا انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام لبید بن زیاد تھا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا علم کو اٹھالیا جائے گا حالانکہ یہ ثابت ہو چکا ہے اور ذہنوں نے اسے محفوظ کرلیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو تمہارے بارے میں یہ سمجھتا تھا کہ تم اہل مدینہ کے سب سے سمجھدار شخص ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ذکر کیا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس اللہ کی کتاب موجود تھی (لیکن اس کے باوجود وہ گمراہ ہوگئے)

راوی کہتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کروں کہ سب سے پہلے کون سا علم اٹھایا جائے گا؟ سب سے پہلے خشوع وخضوع کو اٹھایا جائے گا اور پھر تمہیں ایک بھی شخص ایسا نہیں ملے گا' جو خشوع وخضوع والا ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الدُّنْيَا يَمْلِكُهَا مَنْ لَا حَظَّ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' دنیا کا مالک وہ شخص ہوگا' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا

6721 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6721- إسناده صحيح، الوليد بن عبد الملك روى عنه جمع منهم أبو حاتم ,أبو زرعة الرازيان، وقال ابن أبي حاتم 9/10: سألت أبي عنه فقال: صدوق، وذكره المؤلف في "ثقاته" 9/227 وقال: مستقيم الحديث إذا روى عنه الثقات، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الأوسط" "632" عن أحمد بن علي الأبار، عن الوليد بن عبد الملك الحراني، بهذا الإسناد. ولفظه: "لا تذهب الأيام والليالي حتى يكون أسعد الناس بالدنيا لكع بن لكع ." قال الهيثمي في "المجمع" 7/325: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير الوليد بن عبد الملك بن مسرح وهو ثقة. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/316 و358، وعن حذيفة عند أحمد 5/389، والترمذي "2209"، وعن أبي بردة بن نيار عند أحمد 3/466، والطبراني في "الكبير" "512"/22، وعن عمر بن الخطاب في "الأوسط" للطبراني، وعن أم سلمة عند الطبراني في "الكبير" "711"/23 وانظر "المجمع" 7/325 .326.

(متن حدیث):لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَ لُكَعِ بْنِ لُكَعٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک وہ کمینوں کی اولاد کمینوں کے پاس نہیں ہوگی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خَوْضِ النَّاسِ فِي الْاُغْلُوطَاتِ مِنَ الْمَسَائِلِ الَّتِيْ اُغْضِيَ لَهُمْ عَنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' لوگ ان پیچیدہ مسائل کے بارے میں غور و فکر کریں گے جن کے حوالے سے ان لوگوں سے چشم پوشی کی گئی

6722 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَزَالُوْنَ يُسْتَفْتُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلَ اَحَدُهُمْ: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلسل سوالات پوچھے جاتے رہیں گے' یہاں تک کہ ایک شخص یہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے تو مخلوق کو پیدا کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنَ الْمُنْتَحِلِيْنَ لِلْعِلْمِ وَالْمُفْتِيْنَ فِيْهِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، وَلَا اسْتِحْقَاقٍ لَهُ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتَنِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو علم نہ ہونے کے باوجود علم کے دعوے دار ہوں گے اور علم کے حوالے سے فتویٰ دیں گے' حالانکہ انہیں اس کا استحقاق نہیں ہوگا

6723 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

6722—حديث صحيح، ابن أبي السّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/317، وابن منده في "الإيمان" "356" عن عبد الرّزاق، بهذا الإسناد. وهو في "صحيفة همام" "94". وأخرجه من طرق وبألفاظ، يزيد بعضهم على بعض، عن أبي هريرة: أحمد 2/282 و331 و387 و539، والحميدي "1153"، والدارمي في "الرد على الجهمية" ص 9، و10، والبخاري "3276" في بدأ الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلمك "134" و"135" في الإيمان: باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، وأبو داود "4721" في السنة: باب في الجهمية، والنسائي في "اليوم والليلة" "661" و"662" و"663"، والطبراني في "الدعاء" "1265" و"1266" "1267" "1268"، وابن السني "625"، وابن منده في "الإيمان" "252" و "253" و"254" و"355" و"357" و"358" و"359" و"360" و"361" و"362" و"363" و"364"، واللالكائي في "السنة" "925" و"926"، والبغوي "61" و"62" وفي بعض الطرق: "فمن وجد من ذلك شيئا فليقل: آمنت بالله"، وفي بعضها: " فإذا بلغ ذلك، فليستعذ بالله ولينته."

عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ بَعْدَ اِذْ اَعْطَاهُمُوْهُ وَلٰكِنْ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، فَاِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، يَسْتَفْتُوْنَهُمْ فَيُفْتُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ

ﷺ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو یوں جدا نہیں کرے گا کہ ان سے علم کو اٹھالے جبکہ اس نے ان لوگوں کو علم عطا کیا ہو بلکہ وہ علماء (کی روحوں) کو قبض کرنے کے ذریعے (علم کو اٹھائے گا) یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے وہ ان سے مسائل دریافت کریں گے تو وہ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے وہ لوگ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْاَمَارَةِ الَّتِیْ اِذَا ظَهَرَتْ فِی الْعُلَمَاءِ زَالَ اَمْرُ النَّاسِ عَنْ سُنَنِهٖ

اس نشانی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جو علماء میں ظاہر ہوگی تو لوگوں کا معاملہ ان کے طریقے سے زائل ہو جائے گا

6724 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ صَالِحٍ الْيَشْكُرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُوَائِمًا - اَوْ مُقَارِبًا - مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا فِی الْوِلْدَانِ وَالْقَدَرِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْوِلْدَانُ اَرَادَ بِهٖ اَطْفَالَ الْمُشْرِكِيْنَ

6723- إسناده حسن، محمد بن عجلان: صدوق روى له البخاري تعليقا، ومسلم متابعة، وباقي رجاله ثقات . وانظر الحديث "4571"، و."6719"

6724- إسناده صحيح، يزيد بن صالح اليشكري ذكره المؤلف في "الثقات" 9/275 وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 9/272 وقال: سمعت أبي يقول: هو مجهول، قلت: جهالته لا تضر هنا، فقد تابعه فيه محمد بن أبان الواسطي الثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. أبو رجاء العطاردي: هو عمران بن ملحان. وأخرجه الحاكم 1/33عن أبي بكر بن عبد الله، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولا نعلم له علة، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي . وأخرجه الطبراني في "الكبير" "12764" عن أسلم بن سهل الواسطي، وعلي بن سعيد الرازي، كلاهما عن محمد بن أبان الواسطي، به . وأخرجه الحاكم /1 33 من طريق أبي داود السختياني في "القدر" عن سليم بن حرب، وشيبان بن أبي شيبة، كلاهما عن جرير، به . وأخرجه البزار "2180" عن محمد بن معمر، عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، عن جرير بن حازم، به، وقال: قد رواه جماعة فوقفوه على ابن عباس. قال الهيثمي في "المجمع" 7/202: رجال البزار رجال الصحيح، وزاد نسبته إلى الطبراني في "الأوسط."

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے منبر پر یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اس امت کا معاملہ ہمیشہ میانہ روی کے ساتھ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) چلتا رہے گا' جب تک وہ بچوں اور تقدیر کے بارے میں بحث نہیں کریں گے۔''
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں بچوں سے مراد مشرکین کے بچے ہیں (یعنی یہ بحث کہ آخرت میں ان کا انجام کیا ہو گا)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي النَّاسِ مِنْ حُسْنِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' لوگوں میں یہ بات ظاہر ہوگی کہ وہ اچھے طریقے سے قرآن پڑھیں گے' لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے

6726 - حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَقْتَرِءُ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ، وَفِيكُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ، اقْرَؤُوهُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَهُ اَقْوَامٌ يُقَوِّمُوْنَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم تلاوت کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک ہی ہے تمہارے اندر سرخ، سفید اور سیاہ لوگ موجود ہیں تم لوگ اس کی تلاوت کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ لوگ اس کو پڑھنا شروع کر دیں جو اس کی یوں قیمت لگائیں گے جس طرح حصے کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ قِلَّةِ النَّظَرِ فِي جَمْعِ الْمَالِ مِنْ حَيْثُ كَانَ

اس بات کا تذکرہ' آخری زمانے میں یہ بات ظاہر ہوگی کہ لوگ مال اکٹھا کرتے وقت اس بات کا دھیان نہیں رکھیں گے کہ وہ کہاں سے حاصل ہوا ہے

6726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ

6725- حديث صحيح، وهو مكرر الحديث "761".

6726- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/452، والبخاري "2059" في البيوع: باب من لم يبال من حيث كسب المال، و "2083": باب قول الله: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً)، والنسائي 7/243 في البيوع: باب اجتناب الشبهات في الكسب، والبيهقي في "السنن" 5/264، وفي "دلائل النبوة 6/535"، والبغوي "2033" من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد.

الْيَرْبُوعِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيَأْتِيَنَّ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ: بِحَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب ایسا زمانہ آئے گا' جب آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ اس نے کس طرح سے مال حاصل کیا ہے حلال طور پر یا حرام طور پر۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَرْءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالْيَمِيْنِ وَالشَّهَادَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں لوگ قسم اٹھانے اور گواہی دینے کی طرف جلدی کریں گے

6727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمٌ يَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ، وَشَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہیں پھر ان کے بعد والے ہیں پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے ہوگی اور گواہی قسم سے پہلے ہوگی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي النَّاسِ مِنَ الْمُسَابَقَةِ فِي الشَّهَادَاتِ وَالْاَيْمَانِ الْكَاذِبَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' لوگوں میں یہ بات ظاہر ہوگی کہ وہ گواہی دینے میں اور

6727- إسناده حسن، عاصم: هو ابن أبي النجود، وهو صدوق وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي السند من رجال الصحيح غير محمد بن وهب بن أبي كريمة فقد روى له النسائي . محمد بن سلمة: هو الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني. وأخرجه أحمد 4/267 و276 و277، والبزار "2767"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1477"، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/177، وأبو نعيم "في الحلية" 2/87 و4/125 من طرق عن عاصم بن أبي النجود، بهذا الإسناد. وقد زيد في بعض طرق الحديث الشعبي مقرونا مع خيثمة بن عبد الرحمن . وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/17 وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني في "الكبير" و"الأوسط" وفي طرقهم عاصم ابن بهدلة وهو حسن الحديث، وبقية رجال أحمد رجال الصحيح. وانظر التعليق على الحديث المتقدم برقم "5075".

جھوٹی قسم اٹھانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے

6728 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ الْغَنَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيكُمُ الْيَوْمَ، فَقَالَ: اَحْسِنُوا اِلٰى اَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ، حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِيْنِ لَا يُسْاَلُهَا، فَمَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ اَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِالْمَرْاَةِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج جس جگہ میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی ایسی قسم پر گواہی دے گا جس کے بارے میں اس سے مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا تو جو شخص جنت میں جانا چاہتا ہے وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہے کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا اور جس شخص کو اچھائی اچھی لگتی ہو اور برائی بری لگتی ہو وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِظُهُوْرِ السِّمَنِ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْكَذِبِ وَعَدَمِ الْوَفَاءِ فِيْهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس امت میں جھوٹ کے ظہور کے وقت

اور وعدہ وفا نہ کرنے کے وقت موٹاپا ظاہر ہوگا

6729 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ - ثُمَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا -

6728– حديث صحيح، عبد الله بن محمد بن يزيد الغنوي، ذكره المؤلف في الثقات 8/368 وقال: من أهل البصرة، يروى عن عبد الأعلى والبصريين، حدثنا عنه أحمد بن يحيى بن زهير وغيره، قلت: وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "4576" و "5586"

ثُمَّ يَنْشَأُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے' جس میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر اس کے بعد والوں کا ہے (راوی کہتے ہیں:) اللہ بہتر جانتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے کا ذکر کیا یا نہیں کیا (اور پھر فرمایا) پھر وہ لوگ آئیں گے کہ وہ گواہی دیں گے' حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی اور وہ نذر مانیں گے' لیکن اسے پورا نہیں کریں گے وہ خیانت کریں گے انہیں امین نہیں بنایا جائے گا اور ان کے درمیان موٹاپا عام ہوگا''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ ظُهُورِ مَا وَصَفْنَا لُزُومَ نَفْسِهِ وَالْإِقْبَالَ عَلَى شَأْنِهِ دُونَ الْخَوْضِ فِيمَا فِيهِ النَّاسُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس چیز کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے ظہور کے وقت آدمی پر

یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنا خیال رکھے اور اپنے معاملات کی طرف متوجہ رہے' اس بارے میں مشغول نہ ہو کہ لوگوں کی کیا صورت حال ہے

6730 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6729- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار، فمن رجال مسلم، ومتابعه عبد الواحد بن غياث ثقة روى له أبو داود. وأبو عوانة: هو وضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "527"/18 عن محمد بن فضاء البصري، عن عبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/440، ومسلم "2535" "215" في فضائل الصحابة: باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم، وأبو داود "4657" في السنة: باب فضل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والترمذي "2222" في الفتن: باب ما جاء في القرن الثالث، والطبراني "527"/18 من طرق عن أبي عوانة، به . وأخرجه الطيالسي "852"، وأحمد 4/426، ومسلم "2535" "215"، والطحاوي في "مشكل الآثار " 3/176، والطبراني "526"/18 و "528" و "529"، والبيهقي في "السنن" 10/160، والبغوي في "شرح السنة " "3858" من طرق عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 4/427 و436، والبخاري "2651" في الشهادات: باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد، و "3650" في فضائل الصحابة: باب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ومن صحب النبي أو رآه من المسلمين فهو من أصحابه، و "6428" في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، و "6695" في الأيمان والنذور: باب إثم من لا يفي بالنذر، ومسلم "2535" "214"، والنسائي 7/17 - 18 في الأيمان والنذور: باب الوفاء بالنذر، والطبراني "580"/18 و "581" و "582"، والبيهقي في "السنن" 10/123، وفي "الدلائل" 6/552، والبغوي "3857" من طريق زهدم بن المضرب، عن عمران بن حصين . وسيأتي عند المؤلف مختصرا برقم "7229" من طريق هلال بن يساف، عن عمران.

6730- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر "5950" و. "5951"

(متن حدیث): كَيْفَ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو لَوْ بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ؟، قَالَ: وَذَاكَ مَا هُمْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ؟ قَالَ: ذَاكَ إِذَا مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، وَصَارُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالَ: فَكَيْفَ بِي يَا رَسُوْلَ اللَّهِ؟ قَالَ: تَعْمَلُ بِمَا تَعْرِفُ، وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ، وَتَعْمَلُ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَتَدَعُ عَوَامَّ النَّاسِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عبداللہ بن عمرو! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا' جب تم بچے کھچے (یعنی کمینے) لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ان لوگوں کے عہد اور ان کی امانتیں اختلاط کا شکار ہو جائیں گے اور وہ لوگ اس طرح ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے سے پیوست کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر مجھے کیا کرنا چاہئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ کام کرو جسے تم نیکی سمجھو اور اس چیز کو چھوڑ دو جسے تم منکر قرار دو اور تم صرف اپنی ذات کے لئے کام کرو اور عام لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فِرَقِ الْبِدَعِ وَأَهْلِهَا فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس امت میں (پیدا ہونے والے) بدعتی فرقوں اور ان کے ماننے والوں کے بارے میں ہے

6731 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً - أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً - وَالنَّصَارَى عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ، وَتَتَفَرَّقُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک یہودی **71** فرقوں میں تقسیم ہوئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) **72** فرقوں میں تقسیم ہوئے اور عیسائی بھی اسی طرح ہوئے اور یہ قوم **73** فرقوں میں تقسیم ہوگی۔''

6731- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - فقد روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق حسن الحديث. وأخرجه الترمذي "2640" في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، عن الحسين بن حرث، والحاكم 1/128 من طريق يوسف بن عيسى، كلاهما عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حديث حسن صحيح وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم. "6247"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوْجِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَى الْعِرَاقِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عراق کی طرف تشریف لے گئیں

6732 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):لَمَّا اَقْبَلَتْ عَائِشَةُ، مَرَّتْ بِبَعْضِ مِيَاهِ بَنِي عَامِرٍ طَرَقَتْهُمْ لَيْلًا، فَسَمِعَتْ نُبَاحَ الْكِلَابِ، فَقَالَتْ: اَيُّ مَاءٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: مَاءُ الْحَوْاَبِ، قَالَتْ: مَا اَظُنُّنِيْ اِلَّا رَاجِعَةً، قَالُوْا: مَهْلًا يَرْحَمُكِ اللّٰهُ، تَقْدَمِيْنَ فَيَرَاكِ الْمُسْلِمُوْنَ، فَيُصْلِحُ اللّٰهُ بِكِ، قَالَتْ: مَا اَظُنُّنِيْ اِلَّا رَاجِعَةً، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: كَيْفَ بِاِحْدَاكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْاَبِ

۞۞ قیس بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (عراق کی طرف) آئیں تو ان کا گزر بنو عامر کے پانی کے چشموں کے پاس سے ہوا انہوں نے رات کے وقت وہاں پڑاؤ کیا اور کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی تو انہوں نے دریافت کیا: یہ پانی کون سا ہے۔ لوگوں نے بتایا: یہ آب حواب ہے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا خیال ہے مجھے واپس چلے جانا چاہئے۔ لوگوں نے کہا: ٹھہر جائیں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ آگے بڑھیں تاکہ مسلمان آپ کو دیکھیں اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے کوئی بہتری کی صورت پیدا کردے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا خیال ہے مجھے واپس چلے جانا چاہئے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم (یعنی ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کا کیا عالم ہوگا' جب اس پر ''حواب'' کے کتے بھونکیں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوْجِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِلَى الْعِرَاقِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے عراق کی طرف تشریف لے جانے کا تذکرہ

6733 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6732- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه أحمد 6/52 و97، وابن أبي شيبة 15/259 - 260، وأبو يعلى "4868"، والبزار "3275"، وابن عدي في "الكامل" 4/1627، والحاكم 3/120، والبيهقي في "الدلائل" 6/410 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/234 وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار، ورجال أحمد رجال الصحيح. وله شاهد من حديث ابن عباس عند البزار "3273" و"3274"، قال الهيثمي: رجاله ثقات. وقائل: "مهلا يرحمك الله ... "، هو الزبير بن العوام كما وقع في بعض طرق الحديث، وفي أخرى طلحة والزبير.

6733- إسناده حسن، عبد الملك بن أعين هو الكوفي مولى بني شيبان، قال الحافظ: في "التقريب": صدوق، شيعي له في "الصحيحين" حديث واحد متابعة وباقي السند من رجال الصحيح. سفيان هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "53"، وأبو يعلى "491"، والبزار "2571" من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وذباب السيف: حده.

سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ اَبِىْ حَرْبِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ وَّقَدْ وَضَعْتُ رِجْلَيَّ فِى الْغَرْزِ، وَاَنَا اُرِيْدُ الْعِرَاقَ، لَا تَاْتِ اَهْلَ الْعِرَاقِ، فَاِنَّكَ اِنْ اَتَيْتَهُمْ اَصَابَكَ ذُبَابُ السَّيْفِ بِهَا، قَالَ عَلِيٌّ: وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ قَالَهَا لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: فَقُلْتُ فِىْ نَفْسِىْ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا مُحَارِبًا يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمِثْلِ هٰذَا

ابواسود دوئلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی جب میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا میں عراق جانا چاہتا تھا تو عبداللہ بن سلام نے مجھ سے کہا: آپ اہل عراق کے پاس نہ جائیں' کیونکہ اگر آپ ان کے پاس جائیں گے تو وہاں تلوار کی دھار آپ کو بھی لگ سکتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ سے ارشاد فرمائی تھی۔

ابواسود کہتے ہیں: میں نے دل میں سوچا میں نے آج کے دن کی طرح کا ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو جنگ جو بھی ہو اور لوگوں کے ساتھ اس طرح بات چیت بھی کرتا ہو جس طرح یہ کرتے ہیں (ان کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَقْعَةَ الْجَمَلِ بَيْنَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے بارے میں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان واقعہ جمل کی صورت میں سامنے آیا

6734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ، بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

6734– إسناده صحيح على شرطهما. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي، وهو في "صحيفة همام" وأخرجه أحمد 2/313، والبخاري "3609" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم "17" 4/2214 في الفتن: باب إذا توجه المسلمان بسيفيهما، والبيهقي 8/172، والبغوي "4244"، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/530 من طريق ورقاء، والبخاري "7121" في الفتن: باب رقم: 25، والبيهقي في "الدلائل" 6/418 من طريق شعيب بن أبي حمزة، والبخاري "3935" في استتابة المرتدين: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان دعواهما واحدة" من طريق سفيان بن عيينة، ثلاثتهم عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "3608" في المناقب، والبيهقي في "الدلائل" 6/418 عن أبي اليمان الحكم بن نافع، عن شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے ان کے درمیان ایک بڑی لڑائی ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَقْعَةَ صِفِّيْنَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو مسلمانوں کے درمیان جنگ صفین کی صورت میں سامنے آیا

6735 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عَمْرٍو الْحِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ فِرْقَتَانِ تَمْرُقُ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ، تَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں دو گروہ ہوں گے ان کے درمیان لڑائی ہوگی اور اس لڑائی میں وہ گروہ کامیاب ہوگا' جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔''

6735-إسناده صحيح على شرط مسلم. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة. وأخرجه أحمد 3/25 عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا أحمد 3/79 عن محمد بن جعفر، والبيهقي في "السنن" 8/187من طرق إسحاق بن يوسف الأزرق، كلاهما عن عوف الأعرابي، به. وأخرجه الطيالسي "2165"، وأحمد 3/32و48، ومسلم "150""1064" في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، وأبو داود "4667" في السنة: باب ما يدل على ترك الكلام في الفتنة، وأبو يعلى "4667"، والبيهقي في "السنن" 8/170، وفي "الدلائل" 5/188 - 189 و6/424 من طريق القاسم بن الفضل الحداني، وأخرجه أحمد 3/45 و64، ومسلم "1064" "152" من طريق داود بن أبي هند، وأخرجه عبد الرزاق "18658"، وأحمد 3/95، والبغوي "2555" من طريق علي بن زيد، أربعتهم عن أبي نضرة، به. وفي طريق علي بن زيد زيادة في أول الحديث "لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان دعواهما واحدة." وأخرجه أحمد 3/82، ومسلم "1064" "153"، وأبو يعلى "1274" والبيهقي في "السنن" 8/170، وفي "الدلائل" 6/424 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن الضحاك بن شراحيل المشرقي، عن أبي سعيد. وأخرجه أبو يعلى "1008" من طريق مجالد، عن أبي الوداك، عن أبي سعيد الخدري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يقتل المارقين أحب الفئتين إلى الله، وأقرب الفئتين من الله." ومجالد وهو ابن سعيد - ليس بالقوي، وانظر "6740". قلت: ثم إن عليا رضي الله عنه رحل بجيشه طالبا الشام، فالتقى بجيشه معاوية بصفين بين الشام والعراق، فكانت بينهم مقتلة عظيمة وآل الأمر بمعاوية ومن معه عند ظهور علي عليهم إلى طلب التحكيم، فكان ما كان.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْوَقْعَةِ عَلَى الْحَقِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

اس واقعے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حق پر تھے

6736 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَهْلٍ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَاوُدَ الطَّرَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوْجِ الْحَرُوْرِيَّةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ فِيْ اَوَّلِ الْإِسْلَامِ

حروریوں (یعنی خارجیوں) کے ظہور کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

جنہوں نے اسلام کے آغاز میں ظہور کیا

6736– حديث صحيح، الفضل بن داود الطرازى: ذكره ابن أبى حاتم فى "الجرح والتعديل 7/62" وكناه أبا الحسن الواسطى، وقال: روى عن أبى قتيبة مسلم بن قتيبة، روى عنه أبو زرعة، وترجمه أسلم بن سهل المعروف ببحشل فى "تاريخ واسط" ص 217 - 218، وسماه فضل بن داود بن سليمان بن داود بن درهم أبو الحسن، وهو من شوخه وساق له من روايته عن عبد الصمد بن عبد الوارث حديث ثوبان فيمن قاء فأفطر، وروى عنه أيضا حديثا آخر فى الصفحة 66 من روايته عن مؤمل بن إسماعيل، ولم يقع لى فضل بن داود هذا فى ثقات المؤلف، ومن فوقه ثقات من رواة الشيخين غير أم الحسن، واسمها خيرة، مولاة أم سلمة، فقد روى لها مسلم وأصحاب السنن . عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث، وعوف: هو ابن أبى جميلة الأعرابى . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "858"/23 عن أسلم بن سهل بحشل الواسطى، عن فضل بن داود، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد فى "الطبقات" 3/251 - 252عن إسحاق بن الأزرق، والطبرانى "853"/23من طريق عثمان بن الهيثم وهوذة بن خليفة ثلاثتهم عن عوف الأعرابى، زاد ابن سعد: قال عوف: ولا أحسبه إلا قال: "وقاتله فى النار." وأخرجه الطيالسى "1598"، وأحمد 6/289و300و315، وابن سعد 3/252، ومسلم "73""2916"فى الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر أخيه ... ، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "170"، والطبرانى "852"/23و"854"و"855"و"856"، والبيهقى فى "السنن" 8/189، فى "الدلائل" 6/420من طرق عن الحسن، به، وبعضهم يذكر فيه قصة. وأخرجه مسلم "2916"، والبيهقى فى "السنن" 8/189من طريق خالد الحذاء، عن سعيد والحسن ابنى أبى الحسن، عن أمهما، به. وأخرجه أحمد 6/311،ومسلم "72""2916"، والطبرانى "873"/23و"874"، والبيهقى 8/189، والبغوى "3952" من طريق شعبة، عن خالد الحذاء، عن سعيد بن أبى الحسن، عن أمه. وانظر. "7077" وفى الباب غير واحد من الصحابة، بلغ عددهم قريبا من ثلاثين نفسا، وقد نص على تواتر هذا الحديث ابن عبد البر فى "الاستيعاب" 2/474، والحافظ ابن حجر فى "الإصابة" 2/506، وغيرهما.

6737 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيكُمْ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ، فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ، فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ، فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَتَمَارَى فِي الْفُوقِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تمہارے درمیان ایسی قوم نمودار ہوگی کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو ان کے عمل کے سامنے اپنے عمل کو کم تر سمجھو گے وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے جب تم اس کے پھل کو دیکھو گے تو تمہیں وہاں کوئی (نشان) نظر نہیں آئے گا جب تم اس کے پچھلے حصے کو دیکھو تو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا جب تم اس کے پروں کو دیکھو گے تو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا البتہ اس کے فوق (نامی حصے) کے بارے میں تمہیں شک ہوگا (کہ یہاں کچھ لگا ہوا ہے)"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ هُمْ مِنْ شِرَارِ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ حروریہ (یعنی خارجی فرقے کے لوگ) مخلوق کے بدترین لوگ ہیں

6738 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

6737– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/204 - 205 في القرآن: باب ما جاء في القرآن. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/60، والبخاري "5085" في فضائل القرآن: باب: من راءى بقراءة القرآن أو تأكل به أو فجر به، والنسائي في "فضائل القرآن" . "114" وأخرجه البخاري "6931" في استتابة المرتدين: باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ومسلم "1064" "147" في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، والبغوي "2553" عن محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وفيه عندهم "عن أبي سلمة وعطاء بن يسار." وأخرجه مختصرا ابن أبي شيبة 15/329، وعبد الرزاق "18649"، والبخاري "3610" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"6163" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك"، "6933" في استتابة المرتدين: باب من ترك قتال الخوارج للتألف، ولئلا ينفر الناس عنه، ومسلم "1064" "148"، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 3/493، والبيهقي في "الدلائل" 6/427، والبغوي "2552" من طرق عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وقد قرن بعضهم فيه مع أبي سلمة الضحاك الهمذاني، وكلهم ذكر في الحديث قصة ذي الخويصرة. وانظر الحديث رقم . "6741" وأخرجه ابن أبي شيبة 15/315_316، وعنه ابن ماجه "169" في المقدمة: باب ذكر الخوارج، من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ - اَوْ سَيَكُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ - قَوْمٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِمَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک میرے بعد میری امت میں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے' جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے وہ مخلوق اور کائنات کے بدترین فرد ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحَرُوْرِيَّةِ اِذَا خَرَجَتْ تُرِيْدُ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ

حروریوں کو قتل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب وہ خروج کریں اور چاہیں کہ مسلمانوں کی لاٹھی کو توڑ دیں

6739 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

(متن حدیث): اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا: فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّمَا الْحَرْبُ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَاْتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حَدِيْثُوا الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ اِيمَانُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

6738- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" "1067" في الزكاة: باب الخوارج شر الخلق والخليقة، عن شيبان بن أبي شيبة - وهو فروخ - بهذا الإسناد . زاد في آخره: فقال ابن الصامت: فلقيت رافع بن عمرو الغفاري، أخا الحكم الغفاري، ما حديث سمعته من أبي ذر: كذا وكذا؟ فذكرت له هذا الحديث، فال: وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "921"، والبيهقي في "الدلائل" 6/429 عن شيبان بن أبي شيبة، به، وقرن البيهقي في روايته هدبة بن خالد بشيبان . وأخرجه الطيالسي "448" عن شعبة وسليمان بن المغيرة، به، وعنده في أوله: "إن ناسا من أمتي سيماهم التحليق ... " وليس فيه: " ثم لا يعودون فيه." وأخرجه أحمد 5/31، وابن أبي شيبة 15/306، وابن ماجه "170" في المقدمة: باب في ذكر الخوارج، وابن أبي عاصم "922"، والطبراني "4461"، والحاكم 3/444، ووافقه الذهبي ! وفي طرق الحديث أيضا أن سيماهم التحليق.

✪✪ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے لیے آسمان سے نیچے گر جانا اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں اور جب میں اپنے اور تمہارے درمیان کسی بارے میں تمہارے ساتھ بات کروں تو جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کی عمریں کم ہوں گی عقل کم ہوگی وہ لوگ مخلوق میں سب سے بہتر شخص کی احادیث بیان کریں گے لیکن وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا تمہارا جہاں کہیں ان سے سامنا ہو تو انہیں قتل کرنا کیونکہ انہیں قتل کرنے کا قیامت کے دن اس شخص کو اجر ملے گا جو انہیں قتل کرے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوْجِ اَهْلِ النَّهْرَوَانِ عَلَى الْإِمَامِ وَشَقِّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ

اہل نہروان کا خلیفہ وقت کے خلاف خروج کرنے اور مسلمانوں کی لاٹھی کو توڑنے کا تذکرہ

6740 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

6739- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو الثوري، وخيثمة: هو ابن عبد الرحمن بن أبي سبرة . وأخرجه البخاري "3611" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، "5057" في فضائل القرآن: باب إثم من راءى بقراءة القرآن أو تأكل به أو فجر به، وأبو داود "4767" في السنة: باب في قتال الخوارج، والبيهقي في "السنن" 8/187 - 188 عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/131، ومسلم "1066" "154" في الزكاة: باب التحريض على قتل الخوارج، والنسائي 7/119 في تحريم الدم: باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، من طريق عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، به . ولم يذكر النسائي صدر الحديث . وأخرجه أحمد 1/81 و113، والبخاري "6930" في استتابة المرتدين: باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ومسلم "1066" "154"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "2689"، وأبو يعلى "261" و"324"، والبيهقي في "الدلائل" 6/430، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "2554" من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطيالسي "168" من طريق شمر بن عطية، وأحمد 1/156 من طريق أبي إسحاق السبيعي، كلاهما عن سويد بن غفلة، به. ورواية أحمد مختصرة.

6740- حديث صحيح، الحارث بن سريج: هو النقال، مختلف فيه، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/138، وقال: أصله من خوارزم، سكن بغداد، يروي عن المعتمر بن سليمان وأهل العراق، حدثنا عنه أحمد بن الحسن بن عبد الجبار وغيره من شيوخنا، قلت: ووثقه ابن معين في رواية، وقال أبو الفتح الأزدي: تكلموا فيه حسدا، وضعفه ابن معين في رواية، والنسائي وابن عدي وغيرهم، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي نضرة - وهو المنذر بن مالك بن قطعة - فمن رجال مسلم. 6741- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "1064" "148" في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وقرن بحرملة أحمد بن عبد الرحمن الفهري . وأخرجه البخاري "6163" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك". والبيهقي في "الدلائل" 6/427 - 428 من طريق الأوزاعي، عن ابن شهاب الزهري، به. وانظر . "6738"

الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث):اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ نَاسًا يَكُوْنُوْنَ فِيْ اُمَّتِهٖ، يَخْرُجُونَ فِيْ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، هُمْ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ اَوْ هُمْ مِنْ شَرِّ الْخَلْقِ، تَقْتُلُهُمْ اَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ اِلَى الْحَقِّ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہوں گے وہ کچھ لوگوں کے درمیان نکلیں گے ان کی مخصوص نشانی سر منڈوانا ہوگی اور وہ بدترین لوگ ہوں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ مخلوق میں بدترین ہوں گے اور انہیں وہ گروہ قتل کرے گا' جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِيْ يُسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰى مُرُوْقِ اَهْلِ النَّهْرَوَانِ مِنَ الْاِسْلَامِ

اس چیز کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کے ذریعے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے' اہل نہروان' اسلام سے نکل گئے تھے

6741 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَالضَّحَّاكُ الْمِشْرَقِيُّ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث):بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقْسِمُ قَسْمًا اِذَا جَاءَهُ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اعْدِلْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ، فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ - وَهُوَ الْقِدْحُ - ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ، وَمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ، وَاَنَا مَعَهُ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ، فَوُجِدَ، فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کررہے تھے اسی دوران بنوتیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ذوخویصرہ آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ انصاف سے کام

لیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا' تو پھر کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اس کے بارے میں اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو' کیونکہ اس کے کچھ ایسے ساتھی بھی ہوں گے کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو' ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے' وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ لوگ اسلام سے یوں نکل جائیں گے' جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے' جب اس کے پھل کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے کونے کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے رصاف (تیر کے پھل کو تانت باندھنے کی جگہ) کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے نضی (تیر کے پیکان اور پر کے درمیان کا حصہ) کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہاں کچھ نہیں ملتا جو گوبر اور خون پر سبقت لے گیا ہو (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) ان لوگوں کی مخصوص نشانی ایک سیاہ فام شخص ہے' جس کا ایک بازو عورت کی چھاتی کی مانند ہوگا اور وہ تھرتھراتے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کی مانند ہوگا وہ لوگ لوگوں کے درمیان اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں: ہم نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے تلاش کیا گیا' وہ شخص مل گیا جب اسے لایا گیا اور میں نے اس کا جائزہ لیا تو وہ بالکل ویسا ہی تھا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَتْلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ابْنَ ابْنَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس امت کے نبی اکرم ﷺ کے نواسے (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کو قتل (شہید) کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6742 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْقَطْرِ رَبَّهُ اَنْ يَّزُوْرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذِنَ لَهُ، فَكَانَ فِيْ يَوْمِ اُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفَظِيْ عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا اَحَدٌ، فَبَيْنَمَا هِيَ عَلَى الْبَابِ اِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فَظَفِرَ، فَاقْتَحَمَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ، فَجَعَلَ يَتَوَثَّبُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ يَتَلَثَّمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: اَتُحِبُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، اِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُقْتَلُ فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ يُقْتَلُ فِيْهِ، فَاَرَاهُ اِيَّاهُ، فَجَاءَهُ بِسَهْلَةٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ، فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِيْ ثَوْبِهَا.

قَالَ ثَابِتٌ: كُنَّا نَقُولُ اِنَّهَا كَرْبَلَاءُ

ﷺﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بارش کے فرشتے نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو تو پروردگار نے اسے اجازت دیدی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا دروازے کا خیال رکھنا کوئی بھی شخص اندر نہ آئے' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ابھی دروازے پر موجود تھیں کہ اسی دوران حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو بچے تھے) وہ آ گئے انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر آ گئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر چڑھنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ساتھ لپٹانے لگے اور ان کا بوسہ لینے لگے۔ فرشتے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔ فرشتے نے کہا: لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تو انہیں شہید کر دے گی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے' تو اس فرشتے نے اس جگہ کی مٹھی بھر مٹی لی جہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جانا تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی وہ فرشتہ نرم (یعنی باریک) مٹی لے کر آیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ مٹی لایا تھا۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی لے لی اور اسے اپنے کپڑے میں رکھ لیا۔ 4

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ الْعَجَمَ مِنْ اَهْلِ خُوزَ وَكِرْمَانَ

خوز اور کرمان سے تعلق رکھنے والے عجمیوں کے ساتھ مسلمانوں کے جنگ کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6743 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

6742- حديث حسن، إسناده ضعيف، عمارة بن زادان مختلف فيه ضعفه الدارقطني وابن عمار الموصلي والساجي، وقال الأثرم عن أحمد: يروى عن ثابت عن أنس مناكير، وقال البخاري: ربما يضطرب في حديثه، وقال الآجري عن أبي داود: ليس بذاك، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به ليس بالمتين، ووثقه المؤلف والعجلي ويعقوب بن سفيان ورواية عن أحمد، وقال ابن معين: صالح، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وقال ابن عدي: هو عندي لا بأس به ممن يكتب حديثه، وباقي رجال السند رجال الصحيح. وأخرجه أبو يعلى "3402"، والطبراني "2813" من طرق عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/242 و265، والبزار "2642"، والطبراني "2813"، والبيهقي في "الدلائل" 6/469، وكذا أبو نعيم "492" من طرق عن عمارة بن زادان، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/187 ونسبه إلى أحمد وأبي يعلى والبزار والطبراني وقال: عمارة بن زادان وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقية رجال أبي يعلى رجال الصحيح. وفي الباب عن علي عند أحمد 1/85، وفي سنده نجي لم يوثقه غير المؤلف. وعن أم سلمة عند ابن أبي شيبة 15/97_98، والطبراني "2817" و"2819" و"2820" و"2821"، وقال الهيثمي: 9/189: ورجال أحد أسانيد الطبراني ثقات. وعن أبي أمامة عند الطبراني في "الكبير" "8096" وحسن إسناده الذهبي في "السير" 3/289، وقال الهيثمي 9/189: ورجاله موثقون، وفي بعضهم ضعف. وعن عائشة أو أم سلمة عند أحمد 6/294، ورجاله ثقات رجال الشيخين. وعن أم الفضل بنت الحارث، عند الحاكم 3/176_177 وفي سنده انقطاع وضعف. وعن أبي الطفيل عند الطبراني، وحسن إسناده الهيثمي 9/190.

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا خُوْزَ وَكِرْمَانَ قَوْمًا مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم عجمیوں سے تعلق رکھنے والی دوقوموں خوز اور کرمان کے ساتھ جنگ نہیں کروگے ان کے چہرے سرخ ہوں گے ناک چپٹے ہوں گے آنکھیں چھوٹی ہونگی اوران کے چہرے چمڑے کی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اَعْدَاءَ اللّٰهِ التُّرْكَ

مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کے دشمن ترکوں سے جنگ کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6744 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کروگے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی اوران کے چہرے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔''

6743– حديث صحيح، ابن أبي السَّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "صحيفة همام" "126"، و"المصنف" لعبد الرزاق ."20782" وفي "المصنف" في آخر الحديث زيادة "نعالهم الشعر" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/319، والبخاري "3590" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والبيهقي في "السنن" 9/176، وفي "الدلائل 6/336"، والبغوي ."4244" وذكر البخاري في حديثه الزيادة التي في "المصنف." وأخرجه بنحوه أحمد 2/530، وابن أبي شيبة 5/92، والحميدي "1101"، والبخاري بعد الحديث "2929" في الجهاد: باب قتال الذين ينتعلون الشعرِ، و "3587" في المناقب، ومسلم "2912" "64" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ... ، وابن ماجه "4097" في الفتن: باب الترك، والبيهقي في "السنن" 9/175 - 176 والبغوي "4242" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أيضا البخاري "2928" في الجهاد: باب قتال الترك، من طريق صالح بن كيسان، والبغوي "4243" من طريق جعفر بن ربيعة، كلاهما عن الأعرج، به. وأخرجه مسلم "66""2912" من طريق قيس بن أبي حازم عن أبي هريرة.

6744–إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي، وسفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه أحمد 2/239، وابن أبي شيبة 15/92، والحميدي "1100"، والبخاري "2929" في الجهاد: باب قتال المسلمين الذين ينتعلون الشعر، ومسلم ."62""2912" في الفتن: باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، وأبو داود "4304" في الملاحم: باب في قتال الترك، والترمذي "2215" في الفتن: باب ما جاء في قتال الترك، وابن ماجه "4096" في الفتن: باب الترك ... ، من طرق عن سفيان بن عيينة. بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ لِبَاسِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ وَصَفْنَا نَعْتَهُمْ

ان لوگوں کے لباس کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جن کا حلیہ ہم نے بیان کیا ہے

6745 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ، يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ، وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان ترکوں کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے جو ایک ایسی قوم ہے جن کے چہرے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھالوں کی مانند ہیں وہ لوگ بالوں (سے بنا ہوا) لباس پہنتے ہیں اور بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشُوْنَ فِي الشَّعَرِ يُرِيْدُ بِهِ اَنَّهُمْ يَنْتَعِلُوْنَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمان: ''وہ بالوں میں چلتے ہیں'' اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: وہ بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہیں

6746 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6745- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا وتعليقا . وأخرجه مسلم "65""2912" في الفتن: باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، وأبو داود "4303" في الملاحم: باب في قتال الترك، والنسائي 6/44 - 45 في الجهاد: باب غزوة الترك والحبشة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.

6746- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه مسلم "63""2912"في الفتن: باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء ، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20781"، وعنه أحمد 2/271عن معمر، عن الزهري، به. والترسة: جمع الترس.

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ، وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ وَهِيَ التِّرَسَةُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہارے ساتھ ایک ایسا گروہ جنگ نہیں کرے گا' جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں اوران کے چہرے ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَكُوْنُ ابْتِدَاءُ قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اِيَّاهُمْ فِيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جواس جگہ کی صفت کے بارے میں ہے جہاں مسلمانوں کی ان لوگوں کے ساتھ جنگ کا آغاز ہوگا

6747 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ اَعْيُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ، عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، يَجِيءُوْنَ حَتّٰى يَرْبُطُوْا خُيُوْلَهُمْ بِالنَّخْلِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہیں کروگے جن کی آنکھیں چھوٹی ہونگی ان کی آنکھیں ٹڈی کی پتلیوں کی طرح ہونگی ان کے چہرے چوڑے ہوں گے یوں جیسے وہ چمڑے سے بنی ہوئی ڈھالوں کے ہوتے ہیں جب وہ لوگ آئیں گے تو اپنے گھوڑوں کو کھجور کے درختوں کے ساتھ باندھ دیں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ التُّرْكَ بِاَرْضِ النَّخْلِ

کھجوروں کی سرزمین پر مسلمانوں کے ترکوں کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں' اطلاع کا تذکرہ

6748 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

6747– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/31، وابن ماجه "4099" في الفتن: باب الترك، عن عمار بن محمد ابن أخت سفيان الثوري، عن الأعمش، بهذا الإسناد، وزاد بعد قوله فيه "كأن وجوههم المجان المطرقة": ينتعلون الشعر، ويتخذون الدرق. قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقو 258/2: هذا إسناده حسن، عمار بن محمد مختلف فيه. قلت: هو متابع.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِيْ يَنْزِلُوْنَ بِحَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَهَا نَهْرٌ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ، يَكُوْنُ لَهُمْ عَلَيْهَا جِسْرٌ، وَيَكْثُرُ أَهْلُهَا، وَيَكُوْنُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَإِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُوْرَاءَ أَقْوَامٌ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ حَتّٰى يَنْزِلُوا عَلٰى شَاطِئِ النَّهْرِ، فَيَفْتَرِقُ أَهْلُهَا عَلٰى ثَلَاثِ فِرَقٍ، فَأَمَّا فِرْقَةٌ فَتَأْخُذُ أَذْنَابَ الْإِبِلِ وَالْبَرِّيَّةِ فَيَهْلِكُوْنَ، وَأَمَّا فِرْقَةٌ فَيَأْخُذُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَكْفُرُوْنَ، وَأَمَّا فِرْقَةٌ فَيَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ، وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کے کچھ لوگ ایک باغ میں پڑاؤ کریں گے' جس کا نام بصرہ ہوگا اس کے پاس ایک دریا ہوگا' جس کا نام دجلہ ہوگا اس پر ایک پل ہوگا وہاں کے رہنے والے لوگ زیادہ ہوں گے اور وہ مہاجرین کے شہروں میں سے ہوگا' جب آخری زمانہ آئے گا' تو بنوقنطوراء آئیں گے یہ وہ قوم ہے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے' یہاں تک کہ وہ دریا کے ایک کنارے پر پڑاؤ کریں گے تو وہاں کے لوگ تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ اونٹوں کی دم اور جانوروں کی دم پکڑے گا وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے ایک گروہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں گے اور کفر کریں گے ایک گروہ اپنے بال بچوں کو اپنی پشت کے پیچھے رکھیں گے اور وہ ان کے ساتھ لڑائی کرے گا یہ لوگ شہداء ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ ظُهُوْرِ أَمَارَاتِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْمُسْلِمِيْنَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' زمانہ جاہلیت کی نشانیاں مسلمانوں میں بھی ظہور پذیر ہوں گی

6749 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

6748– سعيد بن جمهان، قال البخاري: في حديثه عجائب، وقال أوب حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال الساجي: لا يتابع على حديثه، ووثقه حيي بن معين وأبو داود. قلت: وقد اختلف عليه فيه. وأخرجه أبو داود "4306" في الملاحم: باب في ذكر البصرة، عن محمد بن يحيى فارس، عن عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعيد، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/44 - 45 عن أبي النصر هاشم بن القاسم، عن حشرج بن نباتة القيسي، عن سعيد بن جمهان، عن عبد الله بن أبي بكرة، عن أبيه. وأخرجه أيضا 5/45 عن سريج، عن حشرج، عن سعيد بن جمهان، عن عبد الله أو عبيد الله بن أبي بكرة، عن أبيه.

6749– حديث صحيح، ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في "المصنف" لعبد الرزاق "20795"، ولفظ قول معمر عنده: وسمعت غير الزهري يقول: على ذلك الحجر بيت بني اليوم. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/271، ومسلم "2906" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذا الخلصة، وابن أبي عاصم في "السنة" "77"، والبغوى "4285". وأخرجه البخارى "7116" في الفتن: باب تغير الزمان حتى تعبد الأوثان، من طريق شعيب بن أبي حمزة، وابن أبي عاصم "78" من طريق محمد بن أبي عتيق، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِى الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِى الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ قَالَ مَعْمَرٌ: اِنَّ عَلَيْهِ الْاٰنَ بَيْتًا مَبْنِيًّا مُغْلَقًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دوس قبیلے کی عورتوں کی سرین ذوالخلصہ کے اردگرد گھومے گی نہیں ۔''

(راوی کہتے ہیں:) یہ ایک بت تھا زمانہ جاہلیت میں دوس قبیلے کے لوگ اس کی عبادت کرتے تھے یہ بت ''تبالہ'' کے مقام پر تھا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: اب اس جگہ پر ایک عمارت تعمیر ہوئی ہے' جو بند ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ انْقِطَاعِ الْحَجِّ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ فِى آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں بیت اللہ کا حج کرنے کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا

6750 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِى قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى عُتْبَةَ، عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتَ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حج ختم نہیں ہو جائے گا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْكَعْبَةَ تَخْرَبُ فِى آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانہ میں خانہ کعبہ کو ڈھا دیا جائے گا

6751 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى اُمَيَّةَ، بِطَرَسُوسَ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ بِمَنْبِجَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6750– إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد: هو القطان. وهو في "مسند أبي يعلى" "991". وأخرجه الحاكم 4/453 من طريق آدم بن أبي إياس وعبد الرحمن بن مهدي، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري "1593" في الحج: باب قول الله تعالى: (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ ...) ، عن عبد الرحمن بن مهدي، عن شعبة، به موقوفا. وقلت: وقد صح من طرق عن قتادة عن عبد الله بن أبي عتبة، عن أبي سعيد الخدري، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن البيت يحج ويعتمر بعد خروج يأجوج ومأجوج، وسيأتي عند المؤلف برقم "6832".

(متن حدیث):يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

(توضیح مصنف):السُّوَيْقَتَيْنِ: الْكِسَاءَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حبشہ سے تعلق رکھنے والا دو چادروں والا شخص خانہ کعبہ کو ڈھادے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سویقتین سے مراد دو چادریں ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ تَخْرِيبِ الْحَبَشَةِ الْكَعْبَةَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حبشی خانہ کعبہ کو ڈھادیں گے

6752 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا - يَعْنِي الْكَعْبَةَ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''گویا کہ میں اس وقت بھی اس سیاہ فام شخص کی طرف دیکھ رہا ہوں جس کے دونوں زانوؤں کے درمیان فاصلہ ہوگا' جو خانہ کعبہ کا ایک پتھر اکھاڑ رہا ہے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد خانہ کعبہ ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَدَدِ الَّذِيْ تُخَرَّبُ الْكَعْبَةُ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' خانہ کعبہ کو کتنی مرتبہ ڈھایا جائے گا

6753 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

6751- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حامد بن يحيى البلخي، وهو ثقة حافظ روى له أبو داود. سفيان هو: ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "1146"، وابن أبي شيبة 15/47، والبخاري "1591" في الحج: قول الله تعالى: (جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ ...)، ومسلم "2909" "57" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ... ، والنسائي 5/216 في المناسك: باب بناء الكعبة، وفي التفسير كما في "التحفة" 10/9، والبيهقي في "السنن" 4/340 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/310 من طريق معمر، والبخاري "1596" في الحج: باب هدم الكعبة، ومسلم "2909" "58" من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/417، ومسلم "2909" "59" عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز الدراوردي، عن ثور بن يزيد، عن سالم أبي الغيث، عن أبي هريرة.

6752- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. ابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة. وهو في "مسند أبي يعلى" "2537" و"2753" وأخرجه البخاري "1595" في الحج: باب هدم الكعبة، عن عمرو بن علي، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

حَبِيْبٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:
(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَمْتِعُوْا مِنْ هٰذَا الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ قَدْ هُدِمَ مَرَّتَيْنِ، وَيُرْفَعُ فِي الثَّالِثَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اس گھر سے نافع حاصل کرلو' کیونکہ اسے دومرتبہ منہدم کیا جائے گا اور تیسری مرتبہ اٹھالیا جائے گا''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِحْلَالِ الْمُسْلِمِيْنَ الْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں مسلمان شراب اور آلات موسیقی کو حلال قرار دیں گے

6754 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، وَأَبُوْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّانِ سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:
(متن حدیث): لَيَكُوْنَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ

حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

6753– إسناده صحيح. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "2506"، والبزار "1072"، وأبو نعيم في "أخبار أصفهان" 1/202 - 20 عن الحسن بن قزعة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/441 من طريق عمرو بن عون، عن سفيان بن حبيب، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! مع أن سفيان بن حبيب لم يخرجا له شيئا، وإنما أخرج له البخاري في "الأدب المفرد" وأصحاب السنن. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/206 وقال: رواه البزار والطبراني في "الكبير"، ورجاله ثقات. وقال ابن خزيمة: قوله "ويرفع في الثالثة" يريد بعد الثالثة، إذ رفع ما قد هدم محال، لأن البيت إذا هدم لا يقع عليه اسم بينت إذا لم يكن هناك بناء.

6754– حديث صحيح، هشام بن عمار مع كونه ثقة، فقد كبر، فصار يتلقن، لكنه لم ينفرد به، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق" 5/17 - 18 بإسناده إلى المؤلف. وأخرجه الطبراني "3417"، والبيهقي 3/273 و10/221، والحافظ في "التعليق" 5/18 و19 من طرق هشام بن عمار، به. وفيه "أبو عامر وأبو مالك" على الشك، وزادوا في آخره "ولينزلن أقوام إلى جنب علم، يروح عليهم بسارحة لهم، فيأتيهم رجل لحاجته، فيقولون ارجع إلينا غدا، فيبيتهم الله عز وجل فيضع العلم، ويمسخ آخرين قردة وخنازير إلى يوم القيامة." وعلقه البخاري بطوله في "صحيحه" "5590" في الأشربة: باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه، فقال: وقال هشام بن عمار، فساقه بهذا الإسناد. وأخرجه بطوله أيضا البيهقي 3/272، وابن حجر في "التغليق" 5/19 من طريق الإسماعيلي، عن الحسن بن سفيان، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، هو دحيم، عن بشر بن بكر التنيسي، عن ابن جابر، به. وأخرجه مختصرا "4039" في اللباس: باب ما جاء في الخز، ومن طريقه ابن حر في "التغليق" 5/20 عن عبد الوهاب بن نجدة، عن بشر بن بكر، به، ولفظه "ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الخز والحرير" وذكر كلاما، قال: "يمسخ منهم آخرون قردة وخنازير إلى يوم القيامة"، وانظر الحديث رقم "6761" الآتي عند المؤلف.

فرماتے ہوئے سنا:

"میری امت میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال قرار دیں گے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى كَوْنَ الْخَسْفِ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ 'جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے: اس امت میں زمین میں دھنسنے کا عذاب نہیں ہوگا

6755 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ، خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَفِيْهِمْ سِوَاهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا' جب وہ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے والے اور پیچھے والے (لوگوں کو) زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ان کے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی تو ہوں گے جو ان کے علاوہ ہوں گے جن کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سب کو دھنسا دیا جائے گا پھر ان کی نیت کے مطابق انہیں (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

اس روایت کا تذکرہ 'جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

6755- " إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن بكار بن الريان، فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 5/11عن احمد محمد بن أحمد الجرجاني، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم أيضا 5/11من طريق أبي بكر بن الجعد، عن محمد بن بكار، به. وأخرجه البخاري "2118"في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، عن محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، به. وأخرجه بنحوه أحمد 6/105، ومسلم "2884" في الفتن: باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، من طريقين عن القاسم بن الفضل الحداني عن محمد بن زياد، عن عبد الله بن الزبير، عن عائشة قالت: عبث رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقلنا: يا رسول الله، صنعت شيئا في منامك لم تكن تفعله، فقال: "إن ناسا من أمتي يؤمون بالبيت برجل من قريش، قد لجأ بالبيت، حتى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم" فقلنا يا رسول الله إن الطريق قد يجمع الناس. قال: "نعم فيهم المستبصر والمجبور وابن السبيل، يهلكون مهلكا واحدا، ويصدرون مصادر شتى، يبعثهم الله على نياتهم." واللفظ لمسلم. وأخرجه بنحوه أحمد 6/259 من طريق أبي عمران الجوني، عن يوسف بن سعد، عن عائشة.

اس روایت کونقل کرنے میں نافع بن جبیر نامی راوی منفرد ہے

6756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْتُ اَنَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ، وَالْحَارِثُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالُوْا: يَا اُمَّ سَلَمَةَ، اَلَا تُحَدِّثِينَا عَنِ الْخَسْفِ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِالْقَوْمِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ، فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ، حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ مَعَهُمْ، وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَا كَانَ فِيْ نَفْسِهِ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَقُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ: اِنَّهَا، قَالَتْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ، قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ

ابن قبطیہ بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن صفوان اور حارث بن ربیعہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان لوگوں نے کہا: اے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ہمیں لوگوں کو زمین میں دھنسائے جانے والی روایت بیان نہیں کریں گی انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص بیت اللہ کی پناہ لے گا پھر اس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا' یہاں تک جب وہ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی جو شخص مجبوری کے عالم میں (ان کے ساتھ آیا ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں بھی اس کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا البتہ قیامت کے دن اسے اسی حالت میں زندہ کیا جائے گا' جو اس کے ذہن میں خیال تھا۔''

عبدالعزیز نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر (شاید اس سے مراد امام محمد الباقر ہیں) سے دریافت کیا: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے: زمین کے کھلے حصے میں' تو امام ابوجعفر نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اس سے مراد مدینہ منورہ کا چٹیل میدان ہے۔

6756-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن القبطية: واسمه عبيد الله، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني 23/734عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وقال فيه: "عن المهاجر بن القبطية." قلت: قال الدارقطني في "العلل": أن عبيد الله بن القبطية كان يلقب بالمهاجر، وقد جعلهما ابن أبي حاتم اثنين ونقل عن أبي زرعة 8/260 أنه سئل عن مهاجر المكي - وهو ابن القبطية - فقال: ثقة، وكذلك ابن حبان جعلهما اثنين، فقال في ترجمة المهاجر من "الثقات" 5/428: أحسبه أخا عبيد الله بن القبطية. وأخرجه مسلم "5""2882" في الفتن وأشراط الساعة: باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، عن أحمد بن يونس، عن زهير بن معاوية، به. وسماه "عبيد الله بن القبطية." وأخرجه بنحوه أحمد 6/290، وابن أبي شيبة 15/43 - 44، ومسلم "4""2882"، وأبو داود "4289" في المهدي، والطبراني "984"/23، والحاكم 4/429من طريق جرير بن عبد الحميد، عن عبد العزيز بن رفيع، به. وسموه "عبيد الله بن القبطية." وأخرجه بنحوه مختصرا الترمذي "2171" في الفتن: باب رقم "10"، وابن ماجه "4065" في الفتن: باب جيش البيداء، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن سوقة، عن نافع بن جبير، عن أم سلمة.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ يُخْسَفُ بِهِمْ اِنَّمَا هُمُ الْقَاصِدُوْنَ اِلَى الْمَهْدِيِّ فِيْ زَوَالِ الْاَمْرِ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: وہ لوگ جنہیں زمین میں دھنسایا جائے گا' یہ وہ لوگ ہوں جو امام مہدی پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے تا کہ ان کی حکومت کو ختم کر دیں

6757 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ، فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيَبْعَثُوْنَ اِلَيْهِ جَيْشًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَاِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، فَاِذَا بَلَغَ النَّاسَ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ اَهْلِ الشَّامِ وَعِصَابَةُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ، وَيَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، اَخْوَالُهُ مِنْ كَلْبٍ، فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشًا، فَيَهْزِمُوْنَهُمْ، وَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَيْاَهُمْ، وَيَعْمَلُ فِيْهِمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ اِلَى الْاَرْضِ، يَمْكُثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ۰

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلیفہ کے انتقال کے وقت اختلاف رونما ہوگا' تو اہل مدینہ میں سے قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مکہ کی طرف جائے گا اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ان کے پاس آئیں گے اور وہ اسے نکلنے پر مجبور کریں گے' حالانکہ اسے یہ بات پسند نہیں ہوگی پھر وہ رکن اور مقام کے درمیان اس سے بیعت لیں گے پھر اہل شام سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا وہ لوگ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا' جب لوگوں تک اس بات کی اطلاع پہنچے گی' تو اہل شام کے ابدال اور اہل عراق کا ایک گروہ ان کے پاس آئیں گے اور اس کی بیعت کریں

6757– محمد بن يزيد بن رفاعة وإن كان ضعيفا قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . صالح أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم الضبعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 322. وأخرجه أحمد 6/316عن عبد الصمد وحرمي، وأبو داود "4286" في كتاب المهدي، من طريق معاذ بن هشام، ثلاثتهم عن هشام بن عبد الله، بهذا الإسناد . وفي إسنادهما "عن صاحب له عن أم سلمة" وقال عبد الصمد في حديثه: "تسع سنين." وقال الطبراني في "الكبير" "931"/23، وفي "الأوسط" "1175" من طريقين عن عبيد الله بن عمرو، عن معمر، عن قتادة، عن مجاهد، به. ولم يذكر فيه صالحا أبا الخليل، وقال فيه: "سبع سنين أو تسع سنين، ووقع في المطبوع من "الكبير": "أو ست سنين"، وفي آخره: قال عبد الله بن عمرو: فحدثت به ليثا، فقال: حدثني به مجاهد . وأخرجه عبد الرزاق "20769" عن معمر، عن قتادة، يرفعه، إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فذكره مرسلا . وأخرجه مختصرا ابن أبي شيبة 15/45 - 46، وأبو داود "4288"، والطبراني "930"/23، والحاكم 4/431 من طريقين عن أبي العوام عمران بن دوار، عن قتادة، عن صالح أبي الخليل، عن عبد الله بن الحارث بن نوفل، ن أم سلمة.

گے پھر قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نکلے گا' جس کا ننھیال بنو کلب سے ہوگا وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا وہ لوگ اسے پسپا کر دیں گے اور اس پر غالب آ جائیں گے وہ ان کا مال لوگوں کے درمیان تقسیم کرے گا اور ان کے بارے میں اپنے نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گا۔ وہ شخص سات سال تک زمین میں رہے گا۔ وہ دنیا میں اسلام کو مستحکم کردے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى كَوْنَ الْمَسْخِ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس امت میں (شکلوں کو) مسخ کیے جانے (کا عذاب نہیں ہوگا)

6758 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ، فَتَذَاكَرْنَا فَقَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَشْرَبُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِى الْخَمْرَ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُضْرَبُ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ، يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ الْحَارِثُ بْنُ مَالِكٍ، وَقَدْ قِيْلَ: اِنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَاصِمٍ

❁❁ مالک بن ابو مریم بیان کرتے ہیں: ہم طلاء کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اسی دوران عبدالرحمٰن بن غنم ہمارے پاس آئے ہم نے یہ گفتگو شروع کی تو انہوں نے بتایا: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے' لیکن وہ اس کا نام دوسرا رکھ دیں گے ان کے سرہانے آلات موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والیاں ہونگی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندروں اور

6758--إسناده ضعيف، مالك بن أبي مريم لم يرو عنه غير حاتم بن حريث، ولم يوثقه غير المؤلف، وقال ابن حزم: لا يدرى من هو، وقال الذهبي: لا يعرف. وأخرجه أحمد 5/432، وعنه أبو داود "3688" في الأشربة: باب في الداذي، عن زيد بن الحباب بهذا الإسناد، مختصرا بقصة الخمر وأخرجه بتمامه البخاري في "التاريخ الكبير 1/305"، والطبراني "3419"، والبيهقي 10/221من طريق عبد الله بن صالح، وابن ماجه "420" في الفتن: باب العقوبات، من طريق معن بن عباس، والبيهقي 8/295من طريق ابن وهب، ثلاثتهم عن معاوية بن صالح، به .وعلقه البخاري في "تاريخه" 7/222 فقال: وقال لي أبو صالح - وهو عبد الله بن صالح - عن معاوية بن صالح، به مختصرا بقصة الخمر.

خنزیروں کی شکل میں تبدیل کر دے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا نام حارث بن مالک ہے اور ایک قول کے مطابق حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عاصم ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى كَوْنَ الْقَذْفِ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اس امت میں (پتھر) برسائے جانے (کا عذاب ہونے) کی نفی کی ہے

6759 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت میں زمین میں دھنسائے جانے' شکلیں تبدیل ہونے اور پتھر برسائے جانے (کا عذاب نازل نہیں ہوگا)''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مِنْ اَمَارَةِ آخِرِ الزَّمَانِ مُبَاهَاةَ النَّاسِ بِزَخْرَفَةِ الْمَسَاجِدِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہوگی' لوگ مساجد کی تزئین و آرائش میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے

6760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ *

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد (کی تعمیر) میں ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار

6759- إسناده حسن. وهذا الحديث مما تفرد المؤلف بإخراجه من حديث أبي هريرة. وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وسهل بن سعد وعبد الله بن عمرو عند ابن ماجه "4059"و"4060"و"4062"، وعن عبد الله بن عمر عند الترمذي "2152"و"2153"، وابن ماجه"4061"، وقال الترمذي: حسن صحيح غريب.

6760- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن معاوية فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة، وهو مكرر الحديث رقم."1615"

نہیں کریں گے۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مِنْ أَمَارَةِ آخِرِ الزَّمَانِ اشْتِغَالَ النَّاسِ بِحَدِيثِ الدُّنْيَا فِي مَسَاجِدِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لوگ مساجد میں دنیاوی گفتگو میں مصروف رہا کریں گے

6761 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَكُوْنُ حَدِيثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ لَيْسَ لِلّٰهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَبُو التَّقِيِّ هٰذَا هُوَ: أَبُو التَّقِيِّ الْكَبِيرُ اسْمُهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ، وَأَبُو التَّقِيِّ الصَّغِيرُ هُوَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ، وَهُمَا جَمِيعًا حِمْصِيَّانِ ثِقَتَانِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو مساجد میں دنیاوی گفتگو کریں گے ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوتقی نامی راوی ابوتقی کبیر ہے اس کا نام عبدحمید بن ابراہیم ہے یہ حمص سے تعلق رکھتا ہے' جب کہ ابوتقی صغیر کا نام ہشام بن عبدالملک یزنی ہے اور یہ دونوں راوی حمص سے تعلق رکھتے ہیں' یہ دونوں ثقہ ہیں۔

6761- إسناده ضعيف، أبو التقى - واسمه عبد الحميد بن إبراهيم - وثقه المؤلف هنا وذكره في الثقات وروى عنه جمع، وقال النسائي: ليس بشيء، وقال في موقع آخر ليس بثقة، وقال الذهبي في "الكاشف": ضعف، وقال ابن أبي حاتم6/8: سألت محمد بن عوف الحمصي عنه، فقال: كان شيخا ضريرا لا يحفظ، وكنا نكتب من نسخه الذي كان عند إسحاق بن زبريق لابن سالم فنحمله إليه ونلقنه فكان لا يحفظ الإسناد، ويحفظ بعض المتن، فيحدثنا، وإنما حملنا على الكتاب عنه شهوةُ الحديث، وكان إذا حدث عنه محمد بن عوف، قال: وجدت في كتاب ابن سالم حدثنا به أبو التقى . وقال أبو حاتم: كان في بعض قرى حمص، فلم أخرج إليه، وكان ذكر أنه سمع كتب عبد الله بن سالم من الزبيدي إلا أنه ذهبت كتبه، فقال: لا أحفظها، فأرادوا أن يعرضوا عليه، فقال: لا أحفظها، فلم يزالوا به حتى لان، ثم قدمت حمص بعد ذلك بأكثر من ثلاثين سنة، فإذا قوم يروون عنه هذا الكتاب، وقالوا: عرض عليه كتاب ابن زبريق ولقنوه فحدثهم به، وليس هذا عندي بشيء رجل لا يحفظ وليس عنده كتب .وأخرجه الطبراني "10452"، وابن عدي في "الكامل" 2/493 من طريق محمد بن صدران، عن بزيع أبي الخليل الخصاف، عن الأعمش، بهذا الإسناد، بلفظ " سيكون في آخر الزمان قوم يجلسون في المساجد حلقا حلقان، أمامهم الدنيا، فلا تجالسوهم فإنه ليس لله فيهم حاجة"، قال ابن عدي: وحديث الأعمش لا أعلم يرويه غير بزيع أبي الخليل.وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/24 ونسبه إلى الطبراني وقال: وفيه بزيع أبو الخليل ونسب إلى الوضع. وأورده ابن حبان في "المجروحين" 1/199في ترجمة بزيع هذا، وقال: يأتي عن الثقات بأشياء موضوعة، كأنه المتعمد لها.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُنْقِصُ الْخَيْرَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں بھلائی کم ہو جائے گی

6762 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ، فَرَاَيْتُ اَحَدَهُمَا، وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا: اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا، قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ نَوْمَةً، فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَبْقَى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ الرَّجُلُ نَوْمَةً، فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَبْقَى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ"، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ: اِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا اَمِينًا، وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَاَعْقَلَهُ، وَلَيْسَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ، وَلَقَدْ اَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِي اَيُّكُمْ بَايَعْتُهُ، لَئِنْ كَانَ مُؤْمِنًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ، وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں ان میں سے ایک میں نے دیکھ لی ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی اور قرآن نازل ہوا تو انہوں نے قرآن کا علم حاصل کیا اور سنت کا علم حاصل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص سوئے گا' تو اس کے دل سے امانت کو قبض کر لیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا تھوڑا سا نشان باقی رہ جائے گا' جو دھبے کے نشان کی مانند ہوگا پھر وہ شخص سوئے گا' تو اس کے دل سے امانت کو اٹھا لیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا اتنا نشان باقی رہ جائے گا جتنا اس آبلے کا ہوتا ہے' جو کسی انگارے کے تمہارے پاؤں پر لگنے کی وجہ سے ہوتا ہے تمہیں وہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے' لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا لوگ ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے' لیکن کوئی بھی شخص امانت ادا نہیں کرے گا' یہاں تک کہ یہ بات کہی جائے گی بنو فلاں میں ایک امین آدمی ہے' یہاں تک کہ ایک شخص کے بارے میں یہ کہا جائے گا' وہ کتنا تیز کتنا سمجھدار کتنا عقل مند ہے' حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی بھلائی نہیں ہوگی۔

6762– إسناده صحيح على شرط الشيخين.وأخرجه مسلم "143" في الإيمان: باب الأمانة والإيمان من بعض القلوب وعرض الفتن على القلوب، والبيهقي 10/122عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "424"، وأحمد 5/383، والبخاري "6497" في الرقاق: باب رفع الأمانة، "7076" في الفتن: باب إذا بقي في حثالة من الناس، و "7276" في الاعتصام: باب الإقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ومسلم "143"، والترمذي "2179"في الفتن: باب ما جاء في رفع الأمانة، وابن ماجه "4053" في الفتن: باب "4053" في الفتن: باب ذهاب الأمانة، والبيهقي 10/12 من طرق عن الأعمش، به.

(حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) مجھ پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس کے ساتھ خرید وفروخت کررہا ہوں' کیونکہ اگر وہ مومن ہوگا' تو اس کا دین میرے ساتھ دھوکہ دہی سے باز رکھے گا اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہوگا' تو کوتوال اسے (ایسا کرنے سے) باز رکھے گا لیکن اب تو میں صرف فلاں اور فلاں کے ساتھ لین دین کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اعْتِدَاءِ النَّاسِ فِي الدُّعَاءِ وَالطُّهُورِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں لوگ دعا کرنے اور طہارت حاصل کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے

6763 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ، ابْنًا لَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ، قَالَ: يَا بُنَيَّ، اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ، وَالطُّهُوْرِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

''اے اللہ میں تجھ سے جنت کے دائیں طرف میں محل کا سوال کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے جب تم نے مانگنا ہو' تو اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آخری زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو دعا مانگنے اور طہارت کے حصول میں حد سے تجاوز کریں گے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا وَهْمٌ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) جو روایات ہم نے پہلے نقل کی ہیں ان دو روایات میں سے کسی روایت میں وہم پایا جاتا ہے

6764 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَعَامَةَ،

6763– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم، وقد سمع من الجريري واسمه سعيد بن إياس - قبل الاختلاط. أبو العلاء: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير. وانظر ما بعده.

(متن حدیث):اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ، سَمِعَ ابْنًا لَهُ يَقُولُ فِيْ دُعَائِهِ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلْتُهَا، قَالَ: اَىْ بُنَيَّ، سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ، وَالطُّهُوْرِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، وَاَبِيْ نَعَامَةَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوظَانِ 4

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو دعا میں یہ کہتے ہوئے سنا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جب میں جنت میں داخل ہوں' تو مجھے جنت کے دائیں طرف سفید محل ملے' تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بیٹے تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب اس امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو دعا مانگنے اور طہارت حاصل کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت جریری نے یزید بن عبداللہ کے حوالے سے اور ابونعامہ کے حوالے سے سنی ہے تو یہ دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَمَنِّي الْمُسْلِمِيْنَ رُؤْيَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنے کی آرزو کریں گے

6765 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6764- كامل بن طلحة روى له أبو داود في "المسائل"، وهو ثقة وثقه أحمد والدارقطني، وذكره المؤلف في الثقات، وأبو نعامة وقيس بن عباية - ثقة حديثه عند أصحاب السُّنن، ومن فوقهما ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه الطبراني في "الدعاء" "59" عن أحمد بن بشير الطيالسي، عن كامل بن طلحة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/87 و5/55، وابن أبي شيبة 10/288، وأبو داود "96" في الطهارة: باب الإسراف في الماء وابن ماجه "3864" في الدعاء : باب كراهية الاعتداء في الدعاء ، والطبراني "59"، والحاكم 1/162 و540 من طرق عن حماد بن سلمة، به .قال الذهبي في الموضع الأول: فيه إرسال، بينما وافق الحاكم على تصحيحه في الموضع الثاني .وأخرجه أحمد 4/86، والطبراني "58" من طرق عن حماد بن سلمة، عن يزيد الرقاشي، عن أبي نعامة، به . ويزيد الرقاشي وإن كان ضعيفا متابع. وانظر ما قبله . وفي الباب عن سعد بن أبي وقاص عند أحمد 1/172 و183، وابن أبي شيبة 10/288، وأبي داود "1480"، والطبراني في "الدعاء" "55" و"56"، وفيه راو مبهم لم يسم.

(متن حدیث): وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَا يَرَانِیْ، ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کسی ایک شخص پر کوئی ایسا دن ضرور آئے گا' جب وہ مجھے نہیں دیکھے گا حالانکہ اس وقت اس کا میری زیارت کرنا' اس کے نزدیک اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنَ الْكَذِبِ فِی الرِّوَايَاتِ وَالْاَخْبَارِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں روایات نقل کرنے میں اور اطلاعات دینے میں جھوٹ ظاہر ہوگا

6766 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ هَانِیءٍ الْخَوْلَانِیِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ يُحَدِّثُوْنَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ،

6765– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "صحيفة همام" ."29" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/313، ومسلم "2364" في الفضائل: باب فضل النظر إليه صلى الله عليه وسلم وتمنيه، والبيهقي في "الدلائل" 6/536، والبغوي "3842" .وأخرجه أحمد 2/449 و504، والبخاري "3589" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، من طريقين عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة .وأخرجه مسلم "2832" في الجنة: باب فيمن يود رؤية النبي صلى الله عليه وسلم بأهله وماله، ومن طريقه البغوي "3843" عن قتيبة بن سعيد، عن يعقوب بن عبد الرحمن، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "من أشد أمتي لي حبا ناس يكونون بعدي، يود أحدهم لو رآني بأهله وماله."

6766– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير مسلم بن يسار وهو المصري، أبو عثمان الطنبذي - وهو تابعي، روى عنه جمع ووثقه المؤلف 5/390، والذهبي في "الكاشف"، وقال الدارقطني: يعتبر به، وخرج حديثه البخاري في "الأدب المفرد"، ومسلم في مقدمة "صحيحه" وأصحاب السنن غير النسائي، وقول الحافظ في "التقريب" فيه: مقبول، غير مقبول . أبو الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن السرح، وأبو هانء الخولاني: هو حميد بن هانء .وأخرجه مسلم "6" في المقدمة: باب النهي عن الرواية عن الضعفاء، والاحتياط في تحملها، والبيهقي في "الدلائل" 6/550، والبغوي "107" من طريق أبي عبد الرحمن عبد الله بن يزيد المقرء، والحاكم 1/103 من طريق عبد الله بن وهب، كلاهما عن سعيد بن أيوب، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم. ووافقه الذهبي.وأخرجه بنحوه مسلم "7" عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن أبي شريح وهو عبد الرحمن بن شريح - عن شراحيل بن يزيد، عن مسلم بن يسار، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يكون في آخر الزمان دجالون كذابون، يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباؤكم، فإياكم وإياهم، لا يضلونكم ولا يفتنونكم."

فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میری امت سے تعلق رکھتے ہوں گے وہ تمہیں ایسی باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنی ہوں گی' تو تم اپنا خیال رکھنا اور ان سے بچ کے رہنا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ ظُهُوْرِ الزِّنَا وَكَثْرَةِ الْجَهْرِ بِهِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں زناء کا ظہور ہوگا اور وہ کھلم کھلا ہوگا

6767 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَتَسَافَدُوْا فِي الطَّرِيْقِ تَسَافُدَ الْحَمِيْرِ قُلْتُ: اِنَّ ذَاكَ لَكَائِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لَيَكُوْنَنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم لوگ راستے میں اس طرح صحبت نہیں کرو گے' جس طرح گدھا کرتا ہے۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا ایسا ہوگا' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ایسا ضرور ہوگا۔

6767- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عثمان بن حكيم وهو ابن عباد بن حنيف - فمن رجال مسلم. وأخرجه: البزار "3408" عن محمد بن عبد الرحيم، عن عفان، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 15/64 عن عبدة بن سليمان، عن عثمان بن حكيم، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/327، وقال: رواه البزار والطبراني، ورجال البزار رجال الصحيح. قلت: وقد تحرف لفظ الحديث في المطبوع من "المجمع" إلى "حتى ينشأ تمد في الطروب مد الحمير" وهو تحريف جد قبيح. وأخرج الحاكم 4/455 - 456 من طريق عمران القطان، عن قتادة، عن عبد الرحمن بن آدم، عن عبد الله بن عمرو موقوفا عليه. قال: لا تقوم الساعة حتى يبعث الله ريحا لا تدع أحدا في قلبه مثقال ذرة من تقي أو نهي إلا قبضته، ويلحق كل قوم بما كان يعبد آباؤهم في الجاهلية، ويبقى عجاج من الناس لا يأمرون بمعروف ولا ينهون عن منكر، يتناكحون في الطرق كما تتناكح البهائم، فإذا كان، اشتد غضب الله على أهل الأرض، فأقام الساعة. وأخرجه بنحوه الحاكم أيضا 4/457 من طريق أبي مجلز، عن قيس بن عباد، عن عبد الله بن عمرو، موقوفا عليه، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن النواس بن سمعان عند أحمد 4/181_182، ومسلم "2937" "110"، والترمذي "2240"، وابن ماجه "2240"، وهو حديث طويل في الدجال، وفي آخره "ويبقى شرار الناس، يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة."

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ، وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں مردوں کی تعداد کم ہوگی اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی

6768 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ اَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَوْ مِنْ شَرَائِطِ السَّاعَةِ، اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنٰى، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے ایک دن فرمایا کیا میں تمہیں ایسی حدیث بیان نہ کروں کہ وہ حدیث تمہیں میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا میں نے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''قیامت اس وقت قائم نہیں ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ علم کو اٹھالیا جائے گا جہالت کی کثرت ہوگی شراب پی جائے گی زنا عام ہوگا اور مرد کم ہو جائیں گے عورتیں زیادہ ہو جائیں گی' یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔''

6768- إسناده صحيح على شرط الشيخين.وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 2/342 عن أبي أحمد محمد بن أحمد، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو يعلى "2892" عن هدبة بن خالد، به .وأخرجه أحمد 3/289 عن بهز، والبخاري "6808" في الحدود: باب إثم الزنى، عن داود بن شبيب، وأبو يعلى "2892" كلاهما من طرق عن همام بن يحيى، به.وأخرجه عبد الرزاق "20801"، والطيالسي "1984"، وأحمد 3/176 و202 و273، والبخاري "81" في العلم: باب رفع العلم وظهور الجهل، و"5231" في النكاح: باب يقل الرجال ويكثر النساء، و"5577" في الأشربة: باب قول الله تعالى: (إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون) ، ومسلم "9""2671" في العلم: باب رفع العلم وقبضه، والترمذي "2205" في الفتن: باب ما جاء في أشراط الساعة، وابن ماجه "4045" في الفتن: باب أشراط الساعة، وأبو يعلى "2901" و"2931" و"2961" و"3040" و"3062" و"3070" و"3085" و"3178"، وأبو نعيم في "الحلية" 2/342 من طرق عن قتادة به. وأخرجه أحمد 3/151، والبخاري "80" في العلم: باب رفع العلم وظهور الجهل، ومسلم "8""2671"، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 1/438، والبيهقي في "الدلائل" 6/543 من طرق عن عبد الوارث، عن أبي التياح، عن أنس . ولم يذكروا فيه في آخره "ويقل الرجال، ويكثر النساء حتى يكون للخمسين امرأة القيم الواحد."

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَثْرَةِ مَا يَتْبَعُ الرِّجَالَ مِنَ النِّسَاءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں زیادہ عورتیں' مرد کے پیچھے ہوں گی

6769 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيَاْتِيَنَّ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ تَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ، وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایسا زمانہ آئے گا' جس میں آدمی سونے کا صدقہ لے کر چکر لگائے گا لیکن اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جو اس سے وہ سونا لے اور آدمی دیکھے گا کہ اس کے پیچھے چالیس عورتیں ہیں ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْمَطَرِ الشَّدِيدِ الَّذِي يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي يُتَعَذَّرُ الْكَنُّ مِنْهُ فِي الْبُيُوتِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں شدید ترین بارشیں ہوں گی جس کے ذریعے کسی بھی گھر کو بچانا ممکن نہیں ہوگا

6770 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بَسَّامُ بْنُ يَزِيْدَ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُمْطِرَ السَّمَاءُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بُيُوتُ الْمَدَرِ، وَلَا يَكُنُّ مِنْهُ اِلَّا بُيُوتُ الشَّعَرِ

6769- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" /2ورقة .341وأخرجه البخاري "1414" في الزكاة: باب الصدقة قبل الرد، ومسلم "1012" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، عن أبي كريب محمد بن العلاء، بهذا الإسناد، وقرن مسلم بأبي كريب عبد الله بن براد الأشعري.

6770-حديث صحيح، بسام بن يزيد النقال روى عنه جمع، ووثقه المؤلف في "الثقات" 8/155 - 156، وقال الذهبي في "الميزان" 1/308: هو وسط في الرواية، وقال الأزدي يتكلم فيه أهل العراق، وله ترجمة عند الخطيب في "تاريخه" 7/127 - 128، وقد توبع ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/262عن أبي كامل وعفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/331، ونسبه إلى أحمد وقال: رجاله رجال الصحيح.

ﷺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک آسمان سے ایسی بارش نازل نہیں ہوگی' جس سے مٹی کے بنے ہوئے کسی بھی گھر کو بچایا نہیں جاسکے گا صرف بالوں کے بنے ہوئے مکانات کو بچایا جاسکے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَدِيْنَةَ تُحَاصَرُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ عَلٰى اَهْلِهَا وَقَاطِنِيهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں مدینہ منورہ کا وہاں کے رہنے والوں اور رہائشیوں سمیت محاصرہ کرلیا جائے گا

6771 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحْصَرُوْا بِالْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ

ﷺ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کردیا جائے گا' یہاں تک کہ ان کے دشمن سے بچنے کی سب سے زیادہ دور جگہ ''سلاح'' ہوگی (جو خیبر کے قریب ہے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ انْجِلَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَنْهَا عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' فتنوں کے وقوع کے وقت اہل مدینہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے جائیں گے

6772 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِيْنَةِ: لَيَتْرُكَنَّهَا اَهْلُهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ،

6771- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن المنذر الحزامي فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني في "الأوسط" كما في "النكت الظراف" 6/124 لابن حجر - عن محمد بن الربيع حدثنا حرملة وأبو مصعب، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الاسناد. وهو في "فوائد يحيى بن معين" رواية أبي بكر المروزي، عن يحيى، عن عثمان بن صالح، عن ابن وهب، به. وهو في "سنن أبي داود" "4250" في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، و"4299" في الملاحم: باب في المعقل من الملاحم، قال أبو داود: حدثت عن ابن وهب، به. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/402، وفي سنده عبد الله بن عمر العمري، وقد ضعف.

مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي: السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے بارے میں فرمایا: یہاں کے رہنے والے لوگ اس میں موجود تمام تر بھلائی کے باوجود اسے چھوڑ جائیں گے اور یہاں درندے آئیں گے (راوی کہتے ہیں:) لفظ "عوافی" سے مراد درندے اور پرندے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6773 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): لَتُتْرَكَنَّ الْمَدِيْنَةُ عَلٰى اَحْسَنِ مَا كَانَتْ، حَتّٰى يَدْخُلَ الْكَلْبُ فَيُغَذِّي عَلٰى بَعْضِ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، اَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلِمَنْ تَكُوْنُ الثِّمَارُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: لِلْعَوَافِي: الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مدینہ منورہ کو اس کی تمام تر خوبی کے باوجود چھوڑ دیا جائے گا' یہاں تک کہ ایک کتا آئے گا اور مسجد کے کسی ستون کے

6772– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "1389" "498" في الحج: باب في المدينة: حين يتركها أهلها، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/385، ومسلم "1389" "498" من طريقين عن أبي صفوان عبد الله بن عبد الملك يتيم ابن جريج، عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه مسلم "499""1389" من طريق عقيل بن خالد، عن ابن شهاب، به . وفي آخره عنده "ثم يخرج راعيان من مزينة، يريدان المدينة، ينعقان بغنمهما، فيجدانها وحشا، حتى إذا بلغا ثنية الوداع، خرا على وجوههما ." وبهذه الزيادة أخرجه أحمد 2م234من طريق معمر، والبخاري "1874" في فضائل المدينة: باب من رغب عن المدينة، من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به، إلا أنهما قالا في أول الزيادة: "وآخر من يحشر راعيان ... ."

6773– يوسف بن يونس بن حماس، قال في "تعجيل المنفعة" ص 458: روى عنه عمه، عن أبي هريرة، وعن عطاء بن يسار، وسعيد بن المسيب، وسليمان بن يسار، روى عنه مالك وابن جريج، واختلف على مالك في سند حديثه، فقال القعنبي عن مالك: أنه بلغه عن أبي هريرة فذكره معضلا، وقال يحيى بن يحيى الليثي عن مالك: عن حماس، ولم يسمه، وقال معن بن عيسى عن مالك: عن يونس بن يوسف، فقلبه، وقال عبد الله بن يوسف التنيسي عن مالك: عن يوسف بن سنان، أبدل يونس فسماه سنانا، وكذا قال أبو مصعب عن مالك، قال البخاري: والأول أصح . قلت: وذكره المؤلف في "الثقات" 7/633 - 634، وقال: كان من أهل المدينة .. ثقة، وذكر مخالفة عبد الله بن يوسف لأصحاب مالك في تسمية والده، ووقع فيه سفيان، والمعروف سنان، وعمه لم أجد له ترجمة، وذكر المؤلف في ترجمة يوسف أنه روى عن أبيه، عن أبي هريرة، وترجم لأبيه أيضا في "الثقات" 5/555 فقال: يونس بن حماس، يروى عن أبي هريرة، روى عنه ابنه يوسف بن يونس . وهو في "الموطأ" برواية يحيى الليثي 2/888 في الجامع: باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها. قوله: "فيغذي" أي: يبول دفعة بعد دفعة. وانظر ما قبله وما بعده.

پاس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) منبر کے پاس کچھ کھائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس زمانے میں پھلوں کو کون استعمال کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: درندے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد پرندے اور درندے ہیں۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَدِيْنَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلّٰى عَنْهَا النَّاسُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ حَتّٰى تَبْقَى لِلْعَوَافِي

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا شہر آخری زمانے میں لوگوں سے خالی ہو جائے گا' یہاں تک یہاں صرف درندے باقی رہ جائیں گے

6774 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ عَاصِمٍ النَّبِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِىْ عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ عَصًا، وَاَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، قِنْوٌ مِّنْهَا حَشَفٌ، فَطَعَنَ بِذٰلِكَ الْعَصَا فِيْ ذٰلِكَ الْقِنْوِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ، فَتَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْهَا، اِنَّ صَاحِبَ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَاْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَتَذَرُنَّهَا لِلْعَوَافِي، هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَوَافِي؟، قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ

❁❁ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک عصاء تھا اس وقت مسجد میں (کھجوروں کے) کچھ گچھے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک گچھا ہلکی قسم کی کھجوروں کا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عصاء کے ذریعے اس گچھے کو مارا اور یہ ارشاد فرمایا: یہ صدقہ کرنے والا شخص اگر چاہتا تو اس سے زیادہ پاکیزہ کھجوریں بھی صدقہ کرسکتا تھا یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے دن ہلکی قسم کی کھجوریں کھائے گا پھر نبی اکرم ﷺ

6774– إسناده حسن، صالح بن أبي عريب روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 6/457، وروى له أصحاب السنن غير الترمذي، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح، غير عمرو بن أبي عاصم فقد روى له ابن ماجه وهو ثقة. وأخرجه عمر بن شبة في "تاريخ المدينة" 1/281، والطبراني "99"/18 عن أبي عاصم النبيل، بهذا الإسناد، وفيه" لتدعنها للعوافي أربعين عاما" وقد نسبه الحافظ في "الفتح" 4/108 إلى عمر بن شبة وقال: إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 6/23و27، وأبو داود "1607"في الزكاة: باب ما لا يجوز عن الثمرة في الصدقة، والنسائي 5/43 - 44في الزكاة: باب قوله عز وجل "ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون"، وابن ماجه"8121" في الزكاة: باب النهي أن يخرج الصدقة شر ماله، من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، عن عبد الحميد بن جعفر، به. ولم يذكر أحد فيه قصة المدينة، غير أحمد في الموضع الأول، وسقط من إسناده عنده فيه "يحيى بن سعيد." وفي الباب في قصة تعليق القنو في المسجد، عن البراء بن عازب عند الترمذي "2987"، وابن ماجه"1822"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب

ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ تم لوگ (اس مدینہ منورہ کو) درندوں کے لئے چھوڑ جاؤ گے کیا تم لوگ جانتے ہو عوافی سے مراد کیا ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پرندے اور درندے (مراد ہیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ سَتَكُوْنَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرًا لِاَهْلِهَا مِنَ الْاِنْجِلَاءِ عَنْهَا لَوْ عَلِمُوْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مدینہ منورہ وہاں رہنے والوں کے لیے اس کو چھوڑ کر جانے سے زیادہ بہتر ہوگا' اگر انہیں اس بات کا علم ہو

6775 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، قَالَ: وَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ قَرِيبَهُ وَحَمِيمَهُ اِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ منورہ اپنے بدترین لوگوں کو اس طرح باہر نہیں نکال دے گا' جس طرح بھٹی لوہے کی میل (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا' جب کوئی شخص اپنے رشتے دار یا اپنے دوست کو خوشحالی کی طرف بلائے گا حالانکہ اگر ان لوگوں کو علم ہو' تو مدینہ ان کیلئے زیادہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَدِيْنَةَ تُعَمَّرُ ثَانِيًا بَعْدَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: مدینہ منورہ کو دوبارہ آباد کیا جائے گا جو اس صورت حال کے بعد ہوگا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6776 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، بِعُكْبَرَا، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ:

6775- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر الحديث رقم "3734"

6776- إسناده ضعيف، جنادة بن سلم والد سلم، ضعفه أبو حاتم وأبو زرعة الرازيان، وأشار الذهبي في "الكاشف" إلى ضعفه، وقال الساجي: حدث عن هشام بن عروة حديثا منكرا، ووثقه المؤلف وكذا شيخه ابن خزيمة . وأخرجه الترمذي في "سننه" "3919" في المناقب: باب فضل المدينة، وفي "العلل الكبير " 2/945 عن سلم بن جنادة، بهذا الإسناد. وقال الترمذي في "السنن": هذا الحديث حسن غريب لا نعرفه من حديث جنادة عن هشام بن عروة، وتعجب محمد بن إسماعيل من حديث أبي هريرة هذا.

حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): آخِرُ قَرْیَةٍ فِی الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں کی آخری برباد ہونے والی بستی مدینہ منورہ ہوگی۔''

ذِکْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وُجُوْدِ کَثْرَةِ الزَّلَازِلِ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں بکثرت زلزلے رونما ہوں گے

6777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَیْرِ بْنِ یُوْسُفَ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِیْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ ضَمْرَةُ بْنُ حَبِیْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ نُفَیْلٍ السَّکُوْنِیَّ، قَالَ:

(متن حدیث): کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُوْحَى اِلَیْهِ، فَقَالَ: اِنِّیْ غَیْرُ لَابِثٍ فِیْکُمْ، وَلَسْتُمْ لَابِثِیْنَ بَعْدِیْ اِلَّا قَلِیْلًا، وَسَتَاْتُوْنِیْ اَفْنَادًا، یُفْنِیْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا، وَبَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَوْتَانٌ شَدِیْدٌ، وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ

حضرت سلمہ بن نفیل سکونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل ہو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں زیادہ عرصہ تمہارے درمیان نہیں رہوں گا اور تم لوگ بھی میرے بعد زیادہ عرصہ نہیں رہو گے تم لوگ عنقریب ایسی صورت حال کا شکار ہو گے' جس میں ایک دوسرے کو فنا کر دے گا اور قیامت سے پہلے دو شدید قسم کی عام اموات ہوں گی اور اس کے بعد کچھ سال زلزلے آتے رہیں گے۔

ذِکْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْیِ تَغْیِیْرِ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ عِنْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں دجال کے خروج کے وقت

6777- إسناده صحيح. أبو المغيرة: هو عبد القدوس بن الحجاج الخولاني . وأخرجه أحمد 4/104 عن أبي المغيرة، بهذا الإسناد. وقال في أوله: "كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ، إِذْ قال [illegible] قائل: يا رسول الله، هل أتيت بطعام من السماء؟ قال: "نعم"، قال: وبماذا؟ قال: "بمسخنة" في "المسند" "بسخنة"، والمسخنة: قدر يسخن فيها الطعام، قال: فهل كان فيها فضل عنك؟ قال: "نعم"، قال: فما فعل به؟ قال: رفع، وهو يوحى إلى أني مكفوت غير لابث "....، فذكره. وأخرجه بهذه الزيادة أبو يعلى /2ورقة 317، ومن طريقه ابن الأثير في "أسد الغابة" 2/435 من طريق مبشر، والطبراني "6356" من طريق الحكم بن نافع، كلاهما عن أرطاة بن المنذر، به. وقال الهيثمي في "المجمع" 7/306: رجاله ثقات. وأخرج هذه الزيادة وحدها البزار "2422" عن سلمة بن شبيب وإبراهيم بن هانىء، كلاهما عن أبي المغيرة، به . وأخرجه مختصرا إلى قوله "يفني بعضكم بعضا" في حديث مطول: أحمد 4/104، والنسائي 6/214 - 215 في أول كتاب الخيل، والطبراني "6357" من طريق الوليد بن عبد الرحمن الجرشي عن جبير بن نفير، عن سلمة بن نفيل السكوني ... وانظر حديث واثلة بن الأسقع المتقدم عند المؤلف برقم ."6646"

مسلمانوں کے دلوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

6778 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ، وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ، قَالَ: فَوَصَفَهُ لَنَا، وَقَالَ: لَعَلَّهُ اَنْ يُّدْرِكَهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِيْ، اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ مِثْلُهَا الْيَوْمَ؟ فَقَالَ: اَوْ خَيْرٌ

❀❀ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کا حلیہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے اس تک کوئی ایسا شخص پہنچ جائے جس نے میری زیارت کی ہو یا اس نے میرا کلام سنا ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس دن ہمارے قلوب آج کے دن کی مانند ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بھی بہتر ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ عِزَّةِ الدِّيْنِ وَاِظْهَارِهِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس زمانے میں دین کے غلبے اور اس کے اظہار کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6779 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6778–إسناده ضعيف، عبد الله بن سراقة لم يرو عنه عبد الله بن شقيق، ولم يوثقه غير المؤلف والعجلي، وقال البخاري: لا يعرف له سماع من أبي عبيدة . وذكره ابن كثير في "النهاية" 1/153، ونسبه لأحمد وأبي داود والترمذي، وقال: ولكن في إسناده غرابة، ولعل هذا كان قبل أن يبين له صلى الله عليه وسلم من أمر الدجال ما بين في ثاني الحال . وأخرجه أحمد 1/195 عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد، وقرن بعفان عبد الصمد . وأخرجه أبو داود "4756" في السنة: باب في الدجال، والحاكم 4/542 - 543عن موسى بن إسماعيل، والترمذي "2243" في الفتن: باب ما جاء في الدجال، عن عبد الله بن معاوية الجمحي، كلاهما عن حماد بن سلمة، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من حديث أبي عبيدة بن الجراح . وعلقه البخاري في "تاريخه" 5/97، فقال بعد أن ساقه مختصرا: قاله موسى، عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه مختصرا أحمد 1/195، والحاكم 4/542 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن خالد الحذاء، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.!

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ایک سجدہ دنیا اور اس میں موجود ساری چیزوں سے زیادہ بہتر نہیں ہو گا۔''

ذِكْرُ اِنْذَارِ الْاَنْبِيَاءِ اُمَمَهُمُ الدَّجَّالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَتِهِ

انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی امتوں کو دجال سے ڈرانے کا تذکرہ' ہم اس کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6780 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَاِنِّي سَاُبَيِّنُ لَكُمْ شَيْئًا تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ كَذٰلِكَ، اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَاِنَّهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَّغَيْرِ كَاتِبٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں تمہارے سامنے کچھ ایسی چیزیں بیان کروں گا' جس سے تمہیں پتہ چل جائے گا کہ یہی (دجال) ہے' وہ کانا ہوگا حالانکہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا' جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو' یا نہ ہو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَحْذِيرِ الْاَنْبِيَاءِ اُمَمَهُمْ فِتْنَةَ الْمَسِيحِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈرانے کا تذکرہ' ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6781 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ الْاَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

6779–إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد الله بن سعد فمن رجال البخارى. عم عبيد الله بن سعد: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد الزهرى المدنى. وأخرجه بأطول مما هنا: البخارى "3448" فى أحاديث الأنبياء: باب نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم، من طرق عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد، ولفظه "والذى نفسى بيده، ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم عدلا، فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الحرب، ويفيض المال حتى لا يقبله أحد، حتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها." وسيأتى هذا الحديث عند المؤلف برقم "6818"، وليس فيه قوله "حتى تكون السجدة ... ."

6780–إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محاضر - وهو ابن مورع الهمدانى - فقد روى له البخارى تعليقا، ومسلم حديثا واحدا متابعة، وهو صدوق. وانظر الحديث "6785"، القطعة الأخيرة منه.

6781– إسناده قابل للتحسين لو سلم من عنعنة الحسن، فإن محمد بن مروان العقيلى صدوق له أوهام، وباقى رجاله ثقات. وهذا الحديث لم أجده عند غير المؤلف.

مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَاِنِّي اُنْذِرُكُمُوْهُ، وَاِنَّهُ كَائِنٌ فِيكُمْ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے میں بھی تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں وہ تمہارے درمیان ہی ظاہر ہو گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدَّجَّالَ اِذَا خَرَجَ يَكُوْنُ مَعَهُ الْمِيَاهُ وَالطَّعَامُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: جب دجال نکلے گا' تو اس کے ساتھ پانی اور کھانا ہوگا

6782 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مَا سَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَنْ يَّضُرَّكَ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهُ الْاَنْهَارَ وَالطَّعَامَ، قَالَ: هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنے سوالات نہیں کئے جتنے سوالات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی لوگ یہ کہتے ہیں: اس کے ساتھ نہریں اور کھانا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سب کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حقیر ترین ہوگا۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ بِالْمَدِيْنَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں ابن صیاد کو دیکھنے کا تذکرہ

6783 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

6782–إسناده صحيح على شرط الشيخين. عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي. وأخرجه أحمد 4/246و248و252، والبخاري "7122" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "2152" في الآداب: باب جواز قوله لغير ابنه "يا بني" و"2939" في الفتن: باب في الدجال وهو أهون على الله عز وجل، وابن ماجه "4083" في الفتن: باب في فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج، والطبراني "950"/20 و"951" و"952" و"954" و"955" و"956" و"957" و"958"، وابن منده في "الإيمان" "1030"و"1031"، والبغوي "4260" من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم. "6800"

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي قَدْ خَبَّاْتُ لَكَ خَبْأً، فَقَالَ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: دَعْنِي فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا اِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ابن صیاد کے پاس سے ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے لئے ایک بات ذہن میں سوچی ہے اس نے جواب دیا: وہ درخ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دفع ہو جاؤ' تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکو گے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں اگر تو یہ وہی ہے' جس کا تمہیں اندیشہ ہے' تو پھر تم اسے قتل نہیں کر سکو گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَرْشِ الَّذِي كَانَ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ

تخت کی اس صفت کا تذکرہ' جو ابن صیاد نے ان دنوں میں دیکھا تھا

6784 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ، وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ، قَالَ: وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟، قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَى؟، قَالَ: اَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى عَرْشَ اِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، قَالَ: انْظُرْ مَا تَرَى؟، قَالَ: اَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبِينَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لُبِسَ عَلَى نَفْسِهِ فَدَعَاهُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صائد سے ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے راوی کہتے ہیں: ابن صائد اس وقت لڑکوں کے ساتھ (کھیل رہا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے دریافت کیا: کیا آپ اس

6783-إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه مسلم "2924""86" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وقرن بإسحاق بن إبراهيم محمد بن عبد الله بن نمير وأبا كريب . وأخرجه أحمد 1/380 عن أبي معاوية، به. وأخرجه بنحوه مسلم أيضا "2924""85" والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/99 من طرق عن جرير، عن الأعمش، عن أبي وائل، به.

6784-إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعة. وأخرجه مسلم "2926" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وقرن بمحمد يحيى بن حبيب . وأخرجه في حديث مطول أحمد 3/368، الطحاوي في "مشكل الآثار" 4/96 - 97، والبغوي "4274" من طريق إبراهيم بن طهمان، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے (حقیقی اور سچے) رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیا دیکھتے ہو اس نے جواب دیا: میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں سمندر پر ابلیس کا تخت نظر آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں کچھ سچے اور کچھ جھوٹے لوگوں کو دیکھتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاملہ مشتبہ ہو چکا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِیْ وُلِدَ فِیْهِ الدَّجَّالُ

اس وقت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس میں دجال پیدا ہوگا

6785 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ، حَتّٰى وَجَدُوْهُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِیَدِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِابْنِ صَیَّادٍ: اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟، فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ: اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَرَفَصَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ، ثُمَّ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ: مَاذَا تَرَى؟، قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ: یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ، ثُمَّ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: خَبَّاْتُ لَكَ خَبْاً، فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ لَهُ

6785- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2930" "2931" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1354" و"1355" في الجنائز: باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه، وهل يعرض على الصبي الإسلام؟ "3337" في أحاديث الأنبياء: باب قول الله عز وجل (ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه) عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، عن يونس، به. وهو في الموضع الأول عنده إلى قوله صلى الله عليه وسلم: "لو تركته بين" وفي الموضع الثاني القسم الأخير منه. وأخرجه بتمامه ومقطعا عبد الرزاق "20817" و"20819" و"20820"، وأحمد 2/148 و149، والبخاري "3055" و"3056" و"3057"، وفي الجهاد: باب كيف يعرض الإسلام على الصبي، و"6618"، في القدر: باب يحول بين المرء وقلبه، ومسلم "2930" "97"، وأبو داود "4329" في الملاحم: باب في خبر ابن صائد، والترمذي "2235" في الفتن: باب ما جاء في علامة الدجال، و"2249": باب ما جاء في ذكر ابن صائد، والبغوي "4255" من طريق معمر. وأخرجه البخاري "2638" في الشهادات: باب شهادة المختبىء، و"6173" و"6174" و"6175" في الأدب: باب قول الرجل للرجل: اخسأ، وفي "الأدب المفرد" "958"، والبغوي "4270" من طريق شعيب بن أبي حمزة، وعلقه أيضا البخاري "3033" في الجهاد: باب ما يجوز من الاحتيال والحذر مع من يخشى معرته، ووصله الإسماعيلي في "مستخرجه" - كما في "التغليق" 3/456 - من طريق عقيل بن خالد، وأخرجه أحمد 2/148 - 149 والبخاري "7127" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "96" "2930"، وابن منده في "الإيمان" "1040" و"1041" من طريق صالح بن كيسان، أربعتهم "معمر وشعيب وعقيل وصالح" عن الزهري به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِنْ اَدْرَكْتَهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ تُدْرِكْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ سَالِمٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: لَوْ تَرَكَتْهِ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي النَّاسِ، فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: اِنِّي اُنْذِرُكُمُوهُ، مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ اَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّي اَقُوْلُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعَلَّمُوا اَنَّهُ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کچھ لوگوں سمیت ابن صیاد کی طرف گئے' یہاں تک کہ ان حضرات نے اسے بنو مغالہ کی عمارت کے قریب دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا ان دنوں ابن صیاد بالغ ہونے کے قریب تھا اسے یہ پتہ نہیں چل سکا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے کہا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے کہا: کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پرے کرتے ہوئے کہا میں اللہ اور (اس کے سچے) رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیا چیز دیکھتے ہو۔ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم پر معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: میں نے تمہارے لئے ایک بات سوچی ہے۔ ابن صیاد نے کہا: وہ درخ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم دفع ہو جاؤ تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکو گے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم اس تک پہنچ بھی گئے تو اس پر غالب نہیں آسکو گے اور اگر تم اس تک نہ پہنچے تو پھر اسے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں: سالم نے یہ بات بیان کی ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات ارشاد کرتے ہوئے سنا: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد موجود تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کی شاخوں سے خود کو چھپانے کی کوشش کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ ابن صیاد کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف سے کوئی بات سن لیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی' جس میں سے بھنبھناہٹ کی آواز آرہی تھی جب

ابن صیاد کی ماں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کھجوروں کی شاخوں کے پیچھے چھپنا چاہ رہے ہیں' تو اس نے ابن صیاد سے کہا: (کہ نبی اکرم ﷺ یہاں موجود ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے ایسے ہی رہنے دیتی (تو یہ زیادہ بہتر تھا)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی' پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو (اس سے) ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے' لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں' جو کسی بھی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم لوگ یہ بات جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَلْحَمَةِ الَّتِي تَكُوْنُ لِلْمُسْلِمِيْنَ مَعَ بَنِي الْاَصْفَرِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

اس گھمسان کی لڑائی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو دجال کے نکلنے سے پہلے مسلمانوں کی بنو اصفر (یعنی اہل مغرب) کے ساتھ ہوگی

6786 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): هَاجَتْ رِيْحٌ وَنَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَغَضِبَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى عَرَفْنَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهٖ، فَقَالَ: وَيْحَكَ، اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلَى الشَّامِ وَقَالَ: عَدُوٌّ يَّجْتَمِعُ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنْ هَاهُنَا فَيَلْتَقُوْنَ، فَتُشْتَرَطُ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا تَرْجِعُ اِلَّا وَهِيَ غَالِبَةٌ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ تُشْتَرَطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا تَرْجِعُ اِلَّا وَهِيَ غَالِبَةٌ فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ تُشْتَرَطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ: لَا تَرْجِعُ اِلَّا وَهِيَ غَالِبَةٌ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسَ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتُفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَلْتَقُوْنَ فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ

6786–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي قتادة: وهو العدوي، قيل اسمه تميم بن نذير، وقيل: ابن زبير، وقيل: اسمه نذير بن قنفذ، فمن رجال مسلم . وهو في "مسند أبي يعلى" "5253"، وما بين حاصرتين منه. وأخرجه الطيالسي "392" عن عثمان بن المغيرة، ومهران بن ميمون، وابن فضالة، وابن أبي شيبة 15/138 - 139، واحمد 1/384 - 385و435، ومسلم "2899"في الفتن: باب إقبال الروم في كثرة القتل عند خروج الدجال، وأبو يعلى "5381"، والحاكم 4/476 - 477من طريق أيوب، ومسلم "2899" من طريق سليمان بن المغيرة، خمستهم عن حميد بن هلال، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي ! وأخرجه عبد الرزاق "20812"، ومن طريقه البغوي "4247" عن معمر، عن أيوب، عن حميد بن هلال، عن رجل سماه، عن ابن مسعود.

وَيَهْزِمُونَهُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ الدِّمَاءُ نَحْرَ الْخَيْلِ، وَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى اِنَّ بَنِي الْاَبِ، كَانُوا يَتَعَادُّونَ عَلٰى مِائَةٍ، فَيُقْتَلُوْنَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْهُمْ رَجُلٌ وَّاحِدٌ، فَاَيُّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ بَعْدَ هٰذَا وَاَيُّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ بِهَا، ثُمَّ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُوْنَ الدَّنَانِيرَ بِالتَّرَسَةِ، اِذْ اَتَاهُمْ فَزَعٌ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فِيْ
49/49 ذَرَارِيِّكُمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِيْ اَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ، وَيَبْعَثُوْنَ طَلِيعَةَ فَوَارِسَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ فَوَارِسِ الْاَرْضِ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُولِهِمْ

❁❁ اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں: تیز ہوا چل پڑی ہم اس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے' یہاں تک کہ ہمیں ان کے چہرے پر غصہ کے آثار محسوس ہو گئے انہوں نے فرمایا تمہارا ستیاناس ہو قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک وراثت کی تقسیم ختم نہیں ہو جاتی اور غنیمت کے ذریعے خوش نہیں ہوا جاتا' پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس طرف دشمن مسلمانوں کے لئے اکٹھا ہو گا پھر ان کا آمنا سامنا بھی ہو گا اور یہ شرط عائد کی جائے گی کہ مر جائیں گے (لیکن واپس نہیں جائیں گے) تو واپس وہی جائے گا' جو غالب ہو گا یہ لوگ لڑائی کرتے رہیں گے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے گا' تو یہ لوگ بھی واپس چلے جائیں گے وہ لوگ بھی واپس چلے جائیں گے کوئی بھی غالب نہیں آیا ہو گا اور شرط کا وقت بھی ختم ہو جائے گا پھر اگلے دن موت کی شرط رکھی جائے گی کہ وہی واپس آئے گا' جو غالب ہو گا پھر وہ لڑائی کریں گے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے گا یہ بھی واپس آ جائیں گے اور وہ بھی واپس چلے جائیں گے دونوں میں سے کوئی بھی غالب نہیں آیا ہو گا اور شرط ختم ہو جائے گی پھر اس سے اگلے دن تیسرے دن موت کی شرط عائد کی جائے گی کہ وہی واپس آئے گا' جو غالب ہو گا وہ لوگ لڑائی کرتے رہیں گے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے گا' تو وہ گروہ بھی واپس چلا جائے گا یہ بھی واپس چلا جائے گا کوئی غالب نہیں آیا ہو گا پھر چوتھے دن ان کے درمیان لڑائی ہو گی' تو یہ ان کے ساتھ لڑائی کرتے ہوئے انہیں پسپا کر دیں گے' یہاں تک کہ خون گھوڑوں کی گردن تک پہنچ جائے گا اور لڑائی ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ایک ہی باپ کے بیٹے ایک سو لوگوں کے ساتھ مقابلہ کریں گے' تو وہ مارے جائیں گے' یہاں تک کہ ان میں سے صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا' تو پھر اس کے بعد وراثت کیسے تقسیم ہو گی اور پھر کون سی غنیمت کے ہمراہ خوشی حاصل کی جائے گی پھر لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے ابھی وہ دینار اور ڈھالیں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اسی دوران بڑی پریشان کن چیز ان تک آ جائے گی دجال تمہاری اولادوں کے درمیان ظہور پذیر ہو گا' تو ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہو گا وہ اسے پھینکیں گے اور آ جائیں گے وہ لوگ اپنے گھڑ سواروں کو بھیجیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: وہ اس دن روئے زمین کے سب سے بہترین سوار ہوں گے میں ان لوگوں کے نام ان کے آباء کے نام ان کے قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں سے بھی واقف ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَلَامَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظْهَرَانِ عِنْدَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ مِنْ وَثَاقِهِ

ان دوعلامتوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو دجال کے ظہور کے وقت رونما ہوں گی

6787 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السِّكِّيْنِ بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى مَوْلَى بَنِيْ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ، قَالَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ لَمْ تَسْمَعِيهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: نَعَمْ، نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَفَزِعُوا، قَالَتْ: فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَجْمَعْكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰكِنْ حَدِيْثٌ حَدَّثَنِيهِ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ، زَعَمَ اَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فِيْ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ، قَالَ: فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ - وَرُبَّمَا، قَالَ: لَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ - شَهْرًا ثُمَّ قَذَفَ بِنَا السَّفِيْنَةَ اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلَيْهَا فَلَقِيَتْنَا جَارِيَةٌ تَجُرُّ شَعْرَهَا، لَا نَدْرِي مُقْبِلَةٌ هِيَ اَمْ مُدْبِرَةٌ، قُلْنَا: مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، قُلْنَا: اَخْبِرِيْنَا، قَالَتْ: عَلَيْكُمْ بِصَاحِبِ الدَّيْرِ، وَهُوَ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ، قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَاِذَا رَجُلٌ - ذَكَرَ مِنْ عِظَمِهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ - وَهُوَ مُوْثَقٌ اِلٰى حَبْلٍ بِالْحَدِيْدِ، فَقُلْنَا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَمَّا اَسْاَلُكُمْ عَنْهُ، قَالُوْا: سَلْنَا، قَالَ: مَا فَعَلَ نَخْلُ بَيْسَانَ، يُطْعِمُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: يُوْشِكُ اَنْ لَا يُطْعِمَ، ثُمَّ، قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ، بِهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: يُوْشِكُ اَنْ لَا يَكُوْنَ بِهَا مَاءٌ، ثُمَّ، قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ، هَلْ خَرَجَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: اِنَّهُ صَادِقٌ فَاتَّبِعُوْهُ، فَقُلْنَا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ قَالَ كَهْمَسٌ: فَذَكَرَ ابْنُ بُرَيْدَةَ شَيْئًا لَمْ اَحْفَظْهُ، اِلَّا اَنَّهُ، قَالَ: تُطْوَى لَهُ الْاَرْضُ، وَيَاْتِيْ عَلٰى جَمِيْعِهِنَّ فِيْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا

❀❀ یحییٰ بن معمر بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو اور آپ مجھے کوئی ایسی بات نہ بتائیں' جو آپ نے براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہ سنی ہو۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے یہ اعلان کیا گیا اکٹھے ہو جاؤ! تو لوگ اکٹھے ہو گئے لوگ گھبرا گئے۔ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے تم لوگوں کو کسی رغبت یا خوف کی وجہ سے جمع نہیں کیا ہے' بلکہ ایک واقعہ پیش آیا ہے' جو مجھے تمیم داری نے بیان کیا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ وہ تیس افراد جن کا تعلق لخم اور جذام قبیلے سے تھا وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے اس نے یہ بیان کیا

ہے کہ سمندر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) موجیں ہمارے ساتھ کھیل کرنے لگیں ایک ماہ تک ایسا ہوتا رہا پھر ہماری کشتی سمندر میں موجود ایک جزیرے تک پہنچ گئی۔ تمیم داری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نکل کر اس جزیرے کی طرف گئے تو وہاں ہماری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی جو اپنے بال کھینچ رہی تھی ہمیں نہیں پتہ چلا کہ وہ آ رہی ہے یا جا رہی ہے۔ ہم نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: میں "جساسہ" ہوں ہم نے کہا: تم ہمیں کچھ بتاؤ اس نے کہا: تم لوگ گرجے میں موجود شخص کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں بتائے گا بھی اور تم سے اطلاعات حاصل بھی کرے گا۔ تمیم داری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اس کے پاس گئے تو وہ ایک ایسا شخص تھا اس کے بعد انہوں نے اس کے بڑے ہونے کا ذکر کیا وہ لوہے کی رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا ہم نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: پہلے تم مجھے اس چیز کے بارے میں بتاؤ جس کے بارے میں میں تم سے سوال کروں گا ان لوگوں نے کہا: تم ہم سے سوال کرو اس نے دریافت کیا: بیسان کے کھجوروں کے باغ کا کیا حال ہے کیا اس کا اناج اب بھی کھایا جاتا ہے ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے کہا: عنقریب وہ نہیں کھایا جائے گا پھر اس نے دریافت کیا: تم مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے کہا: عنقریب اس میں پانی نہیں رہے گا پھر اس نے کہا: تم لوگ مجھے ان صاحب کے بارے میں بتاؤ کیا ان کا ظہور ہو گیا ہے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں تو اس نے کہا: بے شک وہ سچے ہیں تم لوگ ان کی پیروی کرو۔ ہم نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: میں دجال ہوں۔"

کہمس بیان کرتے ہیں: ابن بریدہ نے یہاں کوئی چیز ذکر کی تھی جو مجھے یاد نہیں رہی تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کے لئے روئے زمین کو لپیٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ تمام روئے زمین کا چکر چالیس دن میں لگا لے گا۔"

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الثَّالِثَةِ الَّتِي تَظْهَرُ فِي الْعَرَبِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ مِنْ وَثَاقِهِ كَفَانَا اللّٰهُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ شَرَّهُ وَفِتْنَتَهُ

اس تیسری علامت کا تذکرہ جو عربوں میں اس وقت ظہور پذیر ہو گی جب دجال اپنی قید سے نکل آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے شر اور اس کے فتنے سے ہمیں اور ہر مسلمان کو بچائے

6788 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقَرْقُسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُمِّيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، تَقُولُ:

(متن حدیث): صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ، فَاِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهُ اُمَّتَهُ، وَهُوَ كَائِنٌ فِيكُمْ اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ، اِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا

أُمَّةَ بَعْدَكُمْ، إِلَّا إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ عَمٍّ لَهُ وَأَصْحَابَهُ رَكِبُوا بَحْرَ الشَّامِ، فَانْتَهَوْا إِلَى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِهِ، فَإِذَا هُمْ بِدَهْمَاءَ تَجُرُّ شَعْرَهَا، قَالُوا: مَا أَنْتِ؟، قَالَتْ: الْجَسَّاسَةُ أَوِ الْجَاسِسَةُ، قَالُوا: أَخْبِرِينَا؟، قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ عَنْ شَيْءٍ، وَلَا سَائِلَتِكُمْ عَنْهُ، وَلٰكِنِ ائْتُوا الدَّيْرَ، فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى لِقَائِكُمْ، فَأَتَوُا الدَّيْرَ، فَإِذَا هُمْ بِرَجُلٍ مَمْسُوحِ الْعَيْنِ مُوثَقٍ فِي الْحَدِيدِ إِلَى سَارِيَةٍ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتُمْ؟ وَمَنْ أَنْتُمْ؟، قَالُوا: مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، قَالَ: فَمَنْ أَنْتُمْ؟، قَالُوا: نَحْنُ الْعَرَبُ، قَالَ: فَمَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟، قَالُوا: خَرَجَ فِيهِمْ نَبِيٌّ بِأَرْضِ تَيْمَاءَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ النَّاسُ؟، قَالُوا: فِيهِمْ مَنْ صَدَّقَهُ، وَفِيهِمْ مَنْ كَذَّبَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِنْ يُصَدِّقُوهُ وَيَتَّبِعُوهُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا بُيُوتُكُمْ؟، قَالُوا: مِنْ شَعَرٍ وَّصُوفٍ تَغْزِلُهُ نِسَاؤُنَا، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ، قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ طَبَرِيَّةَ؟ قَالُوا: تَدَفَّقُ جَوَانِبُهَا يَصْدُرُ مَنْ أَتَاهَا، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ، قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟، قَالُوا: تَدَفَّقُ جَوَانِبُهَا يَصْدُرُ مَنْ أَتَاهَا، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ، قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا فَعَلَ نَخْلُ بَيْسَانَ؟، قَالُوا: يُؤْتِي جَنَاهُ فِي كُلِّ عَامٍ، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ، قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَوْ قَدْ حُلِلْتُ مِنْ وَثَاقِي هٰذَا لَمْ يَبْقَ مَنْهَلٌ إِلَّا وَطِئْتُهُ إِلَّا مَكَّةَ، وَطَيْبَةَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِي عَلَيْهِمَا سَبِيلٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ طَيْبَةُ، حَرَّمْتُهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا فِيهَا نَقْبٌ فِي سَهْلٍ وَّلَا جَبَلٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكَانِ شَاهِرَا السَّيْفِ يَمْنَعَانِ الدَّجَّالَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہم نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو دجال سے ڈرا رہا ہوں مجھ سے پہلے کے ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور وہ تمہارے درمیان ظہور پذیر ہوگا اے امت! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں ہے البتہ تمیم داری نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے چچازاد اور اس کے ساتھی شام کے سمندر میں سفر کر

6788- حديث صحيح عبد الملك بن سليمان القرقساني ذكره المؤلف في "الثقات" 8/39، وقال: مستقيم الحديث، وقال العقيلي في "الضعفاء " 3/24: حديثه غير محفوظ، وعمران بن سليمان لقمي ذكره المؤلف في "الثقات" 7/241، وكذا البخاري ف تاريخه 6/426، وابن أبي حاتم 6/299، ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا. وأخرجه البخاري "959"/24، والبغوي في "شرح السنة" "4268" من طريقين عن عبد الله بن جعفر الرقي، عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/373 - 374، والحميدي "364"، وابن أبي شيبة 15/154 - 156، ومسلم "2942" في الفتن: باب قصة الجساسة، وأبو داود "4327" في الملاحم: باب في خبر الجساسة، وابن ماجه "4074" في الفتن: باب فتنة الدجال، والطبراني "956"/24و"957"و"960"و"961"، والآجري في "الشريعة" ص376 - 378 و378 - 379، وابن منده في "الإيمان" "1057"و"1059"و"1060"، والبغوي "4269" من طرق عن الشعبي، به. وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. وأخرجه مختصرا أبو داود "4325"، والطبراني "922"/42و"923" من طريقين عن ابن شهاب، عن أبي سلمة، عن فاطمة بنت قيس. وقوله: "يصدر من أتاها"، أي: ينصرف عن السقي، وقد روى في الحديث: كانت له ركوة تسمى الصادر به، لأنه يصدر عنها الري، ومنه فأصدرنا ركابنا، أي: صرفنا رواء، فلم نحتج إلى المقام بها للماء.

رہے تھے وہ کسی جزیرے تک پہنچ گئے وہاں ایک عورت تھی جو اپنے بال کھینچ رہی تھی ان لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: جساسہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جاسسہ۔ ان لوگوں نے کہا: تم ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاؤ اس نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤں گی اور نہ ہی کسی چیز کے بارے میں تم سے دریافت کروں گی لیکن تم لوگ عبادت خانے میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے ملاقات کا مشتبہ ہے وہ لوگ عبادت خانے میں آئے تو وہاں ایک شخص تھا جس کی آنکھ کانی تھی وہ لوہے کی زنجیروں میں ستون کے ساتھ بندھا ہوا تھا اس نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو تم لوگ کون ہو۔ ان لوگوں نے جواب دیا: اہل شام سے۔ اس نے دریافت کیا: تم لوگ کون ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہم عربی ہیں۔ اس نے کہا: عربوں کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: ان میں ایک نبی کا ظہور ہوا ہے جو تیماء کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے دریافت کیا: لوگوں کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: ان میں کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے ان کی تصدیق کی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے انہیں غلط قرار دیا ہے تو اس نے کہا: اگر وہ ان کی تصدیق کر دیں اور ان کی پیروی کریں تو یہ ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے اگر انہیں علم ہو پھر اس نے دریافت کیا: تمہارے گھر کس چیز کے ہیں۔ ان لوگوں نے بتایا: بالوں کے اور اون کے بنے ہوئے جنہیں ہماری عورتیں تیار کرتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے زانوں پر مارا پھر بولا یہی پھر اس نے دریافت کیا: بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: اس کے کنارے چھلک رہے ہیں اس نے اپنے زانوں پر ہاتھ مارا پھر بولا جلدی کرو پھر اس نے دریافت کیا: زغر کے چشمے کا کیا حال ہے ان لوگوں نے بتایا: اس کے کنارے چھلکتے ہیں جو اس تک آتا ہے وہ سیر ہوتا ہے تو اس نے اپنے زانوں پر ہاتھ مارا اور پھر بولا جلدی کرو پھر اس نے دریافت کیا: بیسان کے نخلستان کا کیال حال ہے۔ ان لوگوں نے کہا: اس کی ٹہنیاں سارا سال پھل دیتی ہیں اس نے پھر اپنے زانوں پر ہاتھ مارا اور بولا: جلدی کرو پھر اس نے کہا: اگر میں اپنی ان بیڑیوں سے آزاد ہو گیا تو کوئی چشمہ ایسا نہیں ہوگا جسے میں روند نہ دوں البتہ مکہ اور طیبہ (یعنی مدینہ منورہ) کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ میرے لئے وہاں جانے کی گنجائش نہیں ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے میں اسے اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عام زمین اور پہاڑوں میں اس میں داخلے کا جو بھی راستہ ہے اس پر دو فرشتے تعینات ہیں جنہوں نے تلواریں سونتی ہوئی ہیں اور وہ قیامت کے دن تک دجال کو (اس میں داخل ہونے سے) روکنے کے لئے (تیار رہیں گے)

6789 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

6789—حديث صحيح، وأحمد بن يحيى حميد الطويل ذكره المؤلف في الثقات 8/10، وأرخ وفاته سنة خمس وعشرين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل . وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 6/374و418عن يونس بن محمد، و6/412 - 413 عن عفان بن مسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/463، والطبراني "964"/24 من طريق حجاج بن منهال، والطبراني أيضا"964"/24 من طريق أبي عمر الضرير وأبي عمر الحوضي، خمستهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ مُسْرِعًا، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَنُودِيَ فِي النَّاسِ الصَّلَاةُ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي لَمْ اَدْعُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ نَزَلَتْ، وَلٰكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ اَخْبَرَنِي اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِينَ رَكِبُوا الْبَحْرَ، فَقَذَفَتْهُمُ الرِّيحُ اِلٰى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَا يُدْرَى اَذَكَرٌ هُوَ اَمْ اُنْثٰى مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، فَقَالُوا: مَنْ اَنْتِ؟ ، قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، قَالُوا: اَخْبِرِينَا؟ قَالَتْ: مَا اَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ، وَلَا مُسْتَخْبِرَتِكُمْ، وَلٰكِنَّ هَاهُنَا مَنْ هُوَ فَقِيرٌ اِلٰى اَنْ يُّخْبِرَكُمْ، وَاِلٰى اَنْ يَّسْتَخْبِرَكُمْ، فَاَتَوَا الدَّيْرَ، فَاِذَا بِرَجُلٍ مَرِيرٍ مُصَفَّدٍ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ الْعَرَبُ، قَالَ: هَلْ بُعِثَ النَّبِيُّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَبِعَتْهُ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ، قَالَ: مَا فَعَلَتْ فَارِسُ؟ قَالُوا: لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهَا، قَالَ: اَمَا اِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَيْهَا، ثُمَّ، قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوا: تَدَفَّقُ مَلَاٰى، قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلُ بَيْسَانَ؟ قَالُوا: قَدْ اَطْعَمَ اَوَائِلُهُ، فَوَثَبَ عَلَيْهِ وَثْبَةً، حَتّٰى خَشِينَا اَنْ سَيَغْلِبَ، فَقُلْنَا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ، اَمَا اِنِّي سَاَطَاُ الْاَرْضَ كُلَّهَا اِلَّا مَكَّةَ وَطَيْبَةَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْشِرُوْا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذِهِ طَيْبَةُ لَا يَدْخُلُهَا

امام شعبی سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ اکٹھے ہو جاؤ تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو میں نے تمہیں کسی رغبت یا کسی پریشانی کے نازل ہونے کی وجہ سے نہیں بلایا ہے البتہ تمیم داری نے مجھے بتایا کہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ سمندری سفر پر روانہ ہوئے' تو ہوا نے انہیں سمندر میں موجود کسی جزیرے تک پہنچا دیا وہاں ایک جانور موجود تھا اس کا یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ مذکر ہے یا مونث ہے کیونکہ اس کے جسم پر بال بہت زیادہ تھے' تو میں نے دریافت کیا: تم کون ہے۔ اس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں ان لوگوں نے کہا: تم ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاؤ تو اس نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤں گی نہ ہی تم سے کسی چیز کے بارے میں معلوم کروں گی البتہ وہاں ایک شخص ہے' جو اس بات کا محتاج ہے کہ وہ تمہیں کوئی اطلاع دے اور اس بات کا بھی ضرورت مند ہے کہ تم سے کسی چیز کے بارے میں معلوم کرے تو وہ اس عبادت خانے تک آئے وہاں ایک شخص تھا' جو لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو۔ ان لوگوں نے جواب دیا: ہم عرب ہیں اس نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: کیا عربوں نے ان کی پیروی کر لی ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں اس نے کہا: یہ ان لوگوں کے حق میں بہتر ہے' پھر اس نے دریافت کیا: اہل فارس کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: وہ ابھی اس پر غالب نہیں آئے۔ اس نے کہا: وہ عنقریب اہل فارس پر غالب آ جائیں گے پھر اس نے دریافت کیا: زغر کے چشمے کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: اس کے کنارے بھرے ہوئے ہیں۔ اس نے دریافت کیا: بیسان کے نخلستان کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: وہ پیداوار دے رہا ہے' پھر وہ شخص اچھلا' یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ غالب آ جائے گا (یعنی اپنے آپ کو چھڑا لے گا) ہم نے کہا: تم کون ہو۔ اس نے کہا: میں دجال ہوں' میں ساری روئے زمین کو روند دوں گا

البتہ مکہ اور طیبہ (نہیں جاسکوں گا)

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے گروہ تمہیں خوشخبری ہے کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے وہ (دجال) اس میں داخل نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْمُبَادَرَةِ بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دجال کے نکلنے سے پہلے نیک اعمال کی طرف جلدی کر لے' ہم اس (دجال) سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6790 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَادِرُوْا بِالْعَمَلِ سِتًّا: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْاَرْضِ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَاَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چھ (نشانیوں کے ظہور پذیر) ہونے سے پہلے عمل کرلو' دجال، دھواں، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ لِلْاَشْيَاءِ الْمُتَوَقَّعَةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ لَيْسَ بِعَدَدٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' دجال کے خروج سے متوقع طور پر پیش آنے والی اشیاء کے بارے میں

6790- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير زياد بن رباح، فمن رجال مسلم، هو في صحيحه "129""2947" في الفتن: باب في بقية من أحاديث الدجال، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/324 و407، ومسلم "2947" من طريق همام، عن قتادة، به. وأخرجه الطيالسي "2549"، ومن طريقه أحمد 2/511، والحاكم 4/516 عن عمران القطان، عن قتادة، عن عبد الله بن رباح عن أبي هريرة. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! قلت: عمران القطان حديثه حسن لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه أحمد 2/337 و372، ومسلم "2947" "128"، والبغوي "4249" من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وفي الباب عن أنس عند ابن ماجه "4056"، وإسناده حسن. وقوله: "بادروا بالأعمال ... " أي: أسرعوا بالأعمال الصالحة النافعة قبل وقوع هذه الآيات، قال القاضي فيما نقله عنه القاري في "شرح المشكاة" 5/188: أمرهم أن يبادروا بالأعمال قبل نزول هذه الآيات، فإنها إذا نزلت أدهشهم، وشغلتهم عن الأعمال، أو سد عليهم باب التوبة وقبول الأعمال.

مذکورہ تعداد سے یہ مراد نہیں ہے: اس کے علاوہ عدد کی نفی کی جائے

6791 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ الْقَزَّازُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ تَحْتَهَا اِذْ اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا تَتَذَاكَرُوْنَ؟ قُلْنَا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: فَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهَا عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَالدَّابَّةُ، وَخُرُوْجُ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعِ كَذَا؟ قَالَ: اَحْسَبُهُ، قَالَ: تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَنْزِلُ مَعَهُمْ حَيْثُ يَنْزِلُوْنَ

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ میں موجود تھے ہم اس کے نیچے موجود تھے پھر اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانک کر دریافت کیا: تم لوگ کس بارے میں بات چیت کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں نمودار نہیں ہوتیں سورج کا مغرب سے نکلنا، دجال، دھواں، حضرت عیسیٰ بن مریم (کا نزول)، دابۃ الارض، یاجوج وماجوج کا نکلنا، مشرق میں زمین میں دھنسنا، مغرب میں زمین میں دھنسنا اور جزیرہ عرب میں زمین میں دھنسنا اور ایک آگ ہوگی' جو فلاں مقام سے نکلے گی (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ ان لوگوں کے ساتھ آرام کرے گی جہاں وہ لوگ آرام کریں گے اور وہ ان کے ساتھ پڑاؤ کرے گی جہاں وہ لوگ پڑاؤ کریں گے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند

6791-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أن صحابيه وهو حذيفة بن أسيد من رجال مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي. وأخرجه أحمد 4/7، ومسلم "2901" "40" و"41" في الفتن: باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، والترمذي 4/478 في الفتن: باب ما جاء في الخسف، والطبراني "3028" من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وفي رواية الطبراني أبدل الدخان بريح تلقيهم في البحر. وأخرجه الطيالسي "1067"، وأحمد 4/6 و7، والحميدي "827"، وابن أبي شيبة 15/163، ومسلم "39" "2901"، وأبو داود "4311" في الملاحم: باب أمارات الساعة، والترمذي "2183"، والنسائي في "الكبرى"، وابن ماجه "4041" في الفتن: باب أشراط الساعة، والطبراني "3029" و"3030" و"3031" و"3032" و"3033"، والبغوي "4250" من طرق عن فرات القزاز، به. وبعضهم رواه مختصرا. وانظر الحديث رقم "6790". وأخرجه الطبراني "3034" من طريق سعيد بن بشير، عن قتادة، عن أبي الطفيل، به. وأخرجه أيضا الطبراني "3060" من طريق بن أبي ليلى، عن الحكم، عن الربيع بن عميلة، عن حذيفة بن أسيد. وأبدل فيه "النار التي تطرد الناس إلى المحشر" "بريح تسفيهم فتطرحهم بالبحر."

منقول ہے تاہم اس سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْ نَاحِيَتِهِ الدَّجَّالُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس جگہ کے بارے میں ہے جس کے کنارے سے دجال نکلے گا

6792 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ هَاهُنَا، وَاَشَارَ نَحْوَ الْمَشْرِقِ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِي هُرَيْرَةَ: وَاَشَارَ نَحْوَ الْمَشْرِقِ اَرَادَ بِهِ الْبَحْرَيْنِ، لِاَنَّ الْبَحْرَيْنِ مَشْرِقُ الْمَدِينَةِ، وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ يَكُونُ مِنْ جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِهَا، لَا مِنْ خُرَاسَانَ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا اَنَّهُ مُوثَقٌ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، عَلٰى مَا اَخْبَرَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ، وَلَيْسَ بِخُرَاسَانَ بَحْرٌ وَّلَا جَزِيرَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دجال اس طرف سے نکلے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ کیا'' اس کے ذریعے مراد بحرین ہے کیونکہ بحرین مدینہ منورہ کے مشرق میں ہے اور دجال کا ظہور بھی انہی علاقوں میں سے ہوگا خراسان سے نہیں ہوگا اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے: دجال سمندر کے کسی جزیرے میں بندھا ہوا ہے جیسا کہ تمیم داری نے اس بارے میں اطلاع دی ہے جبکہ خراسان میں نہ تو کوئی سمندر ہے نہ ہی کوئی جزیرہ ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي يَكُونُ خُرُوجُ الْمَسِيحِ بِهِ

اس سبب کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے دجال نکلے گا

6793 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

6792– بلال بن أبي هريرة لم يرو عنه غير الشعبي، ولم يوثقه غير المؤلف 4/65، وعمرو بن أبي قيس روى له أصحاب السنن والبخاري تعليقا، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق له أوهام، وباقي رجال السند ثقات . مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير. وأخرجه بنحوه البزار "3383" عن محمد بن المثنى، ن يحيى - وهو القطان - عن مجالد، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عن أبيه قال: سئل رسول الله عن الدجال فقال: - أحسبه قال -: "يخرج من نحو المشرق." قال الهيثمي في "المجمع" 7/348: فيه مجالد بن سعيد وهو ضعيف، وقد وثق.

(متن حدیث):اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى ابْنَ صَائِدٍ فِیْ سِكَّةٍ مِنْ سِكَكِ الْمَدِیْنَةِ، فَسَبَّهُ ابْنُ عُمَرَ، وَوَقَعَ فِیْهِ، فَانْتَفَخَ حَتّٰى سَدَّ الطَّرِیْقَ، فَضَرَبَهُ ابْنُ عُمَرَ بِعَصًا، فَسَكَنَ حَتّٰى عَادَ، فَانْتَفَخَ حَتّٰى سَدَّ الطَّرِیْقَ، فَضَرَبَهُ ابْنُ عُمَرَ بِعَصًا مَعَهُ، حَتّٰى كَسَرَهَا عَلَیْهِ، فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ: مَا شَاْنُكَ وَشَاْنُهُ، مَا یُوْلِعُكَ بِهِ، اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِنَّمَا یَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ غَضْبَةٍ یَّغْضَبُهَا .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: رُؤْیَةُ حَفْصَةَ ابْنَ عُمَرَ، وَضَرْبَهُ حَیْثُ كَانَ یَضْرِبُ الْمَسِیحَ بِالْعَصَا، كَانَ ذٰلِكَ فِیْ حَیَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مدینہ منورہ کی کسی گلی میں ابن صائد کو دیکھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے برا کہا اور اسے ڈانٹنے لگے تو وہ اتنا پھول گیا کہ اس نے راستہ بند کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے عصاء کے ذریعے مارا تو اسے سکون آیا' یہاں تک کہ وہ واپس اپنی اصل حالت میں آ گیا پھر وہ پھول گیا' یہاں تک کہ اس نے راستہ بند کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے پاس موجود عصا پھر اسے مارا' یہاں تک کہ اس پر اسے توڑ دیا تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: تمہارا اور اس کا کیا واسطہ ہے یہ تمہیں کیوں غصہ دلا دیتا ہے کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا۔

''دجال اس غضب کی وجہ سے باہر آئے گا' جو اسے لاحق ہو گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے مارنے کو دیکھنا اس صورت میں تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی عصاء کے ذریعے ماریں گے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں پیش آیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْعَلَامَةِ الَّتِیْ یُعْرَفُ بِهَا الدَّجَّالُ عِنْدَ خُرُوْجِهِ

اس علامت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کے ذریعے دجال کو اس کے خروج کے وقت پہچانا جائے گا

6794 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیْدِ النَّرْسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

6793–حديث صحيح، روح بن أسلم وإن كان ضعيفا قد توبع، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 327. وأخرجه مسلم "2932" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، من طريق هشام بن حسان، عن أيوب، به. وأخرجه الطبراني "336" 23/ و "373" من طريق حفص بن غياث، عن عبد الله وهو ابن عمر - به، ولم يذكر فيه قصة، وقال فيه: "إنما خروج ابن صياد ... " وهو وهم. وأخرجه مطولا أحمد 6/284، ومسلم "2932" "99" من طريق ابن عون، عن نافع، به. وأخرجه مختصرا أبو يعلى ورقة 326 من طريق سليمان بن أبي كريمة، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه، عن حفصة قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول: "الدجال لا يخرجه إلا غضبة يغضبها." وأخرجه الطبراني "370" 23/ من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، بهذا الإسناد إلى حفصة قالت: إنا كنا نتحدث أن الدجال يخرج من غضبة يغضبها.

(متن حدیث):اِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَ فَ رَ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ اُمِّيٍّ وَكَاتِبٍ - يَعْنِي الدَّجَّالَ -

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک ف ر'' لکھا ہوا ہوگا' جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو' یا نہ ہو۔''

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد دجال ہے (یعنی اس کی آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا۔)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عَيْنِ الدَّجَّالِ الَّتِي هِيَ الْعَوْرَاءُ مِنْ عَيْنَيْهِ

دجال کی آنکھ کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس کی دونوں آنکھوں میں سے جو آنکھ کانی ہوگی

6795 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):الدَّجَّالُ عَيْنُهُ خَضْرَاءُ كَزُجَاجَةٍ، وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دجال کی آنکھیں شیشے کی طرح سبز ہوں گی تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

6794– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وسماع يزيد بن زريع من سعيد وهو ابن أبي عروبة - قبل اختلاطه . وأخرجه أحمد 3/206عن عبد الوهاب، و 3/207 عن روح، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه مطولا ومختصرا أحمد 3/173و229و276و290،والبخارى"7131" في الفتن: باب ذكر الدجال، و "7408" في التوحيد: باب قول الله تعالى "ولتصنع على عيني"، ومسلم "102""101""2933" في الفتن: باب ذكر الدجال وصفة ما معه، وأبو داود "4316" و"4317" في الملاحم: باب خروج الدجال، والترمذي "2245" في الفتن: باب ما جاء في قتل عيسى ابن مريم الدجال، وأبو يعلى "3016"و"3017"و"3092"و"3265" من طرق عن قتادة، به . وأخرجه أيضا أحمد 3/115 و201 و228 و249 و250، ومسلم "2933" "103"، وأبو داود "3418" من طريقين عن أنس . وقوله: "إن بين عينيه مكتوب" كذا في الأصل و "التقاسيم" والجادة "مكتوبا" كما وقع في بعض الروايات، ويخرج ما هنا على أن اسم "إن" محذوف تقديره "الدجال" وجملة "بين عينيه كفر" مبتدأ وخبر في موضع رفع خبر "إن."

6795–إسناده صحيح، عبد الله بن خباب - هو ابن الأرت المدني حليف بني زهرة - ذكره الطبراني وغيره في الصحابة، وقال عبد الرحمن بن خراش: أدرك النبي صلى الله عليه وسلم. وروى ابن منده من طريق خالد بن يزيد، عن زكريا بن العلاء ، قال: أول مولود ولد في الإسلام عبد الله بن الزبير، وعبد الله بن خباب، وقال العجلي: ثقة من كبار التابعين، قتلته الحرورية، أرسله علي إليهم، فقتلوه، فأرسل إليهم: اقيدونا بعبد الله بن خباب، فقالوا: كيف نقيدك به وكلنا قتله، فنفذ إليهم فقاتلهم، وذكره المؤلف في ثقات التابعين .5/11 وأخرجه الطيالسي "544"، أحمد 5/123 - 124 من طريق شعبة، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي "المجمع" 7/337، ونسبه إلى أحمد وقال رجاله ثقات.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خِلْقَةِ الدَّجَّالِ وَمَنْ كَانَ يُشْبِهُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

دجال کی شکل وصورت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ اوراس امت میں سے کون شخص اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے (اس کا تذکرہ)

6796 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: اَعْوَرُ هِجَانٌ اَزْهَرُ، كَاَنَّ رَاْسَهُ اَصَلَةٌ، اَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَاِنْ هَلَكَ الْهُلَّكُ، فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ کانا اور گورا چٹا ہوگا اس کا سر سانپ کی طرح چھوٹا ہوگا وہ لوگوں میں سے عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے خواہ کتنے ہی لوگ ہلاکت کا شکار ہوجائیں لیکن بہرحال تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فِرَارِ النَّاسِ مِنَ الْمَسِيحِ عِنْدَ ظُهُوْرِهِ

دجال کے ظہور کے وقت لوگوں کے اس سے فرار اختیار کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6797 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ: حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ شَرِيكٍ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِى الْجِبَالِ، قَالَتْ اُمُّ شَرِيكٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ قَلِيلٌ

6796– حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح، وسماك وإن كانت روايته عن عكرمة فيها اضطراب، قد توبع. وأخرجه أحمد 1/240و312 - 313، والطبراني "11711" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه ابن أبي شيبة 15/132 - 133، والطبراني "11712" من طريقين عن زائدة، عن سماك، به. وأخرجه الطبراني أيضا "11843" من طريق هشام بن عمار، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا شيبان، عن قتادة، عن عكرمة، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/337 - 338 ونسبه إلى أحمد والطبراني وقال: ورجال الجميع رجال الصحيح، ورواه الطبراني في "الأوسط" وإسناده ضعيف.

6797–إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند مسلم وغيره، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه أحمد 6/462، ومسلم "2945" في الفتن: باب في بقية أحاديث الدجال، والترمذي "3930" في المناقب: باب مناقب في فضل العرب، من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "249"/25 من طريق إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عبد الله، به. وقيل: أم شريك الأنصارية نزوجها النبي صلى الله عليه وسلم ولم يدخل بها، لأنه كره غيرة الأنصار.

❀❀ سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''کچھ لوگ دجال سے بھاگتے ہوئے پہاڑوں میں چلے جائیں گے سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تھوڑی تعداد میں ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَبَعِ الدَّجَّالِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِمْ

دجال کے پیروکاروں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' ہم ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6798 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): يَتْبَعُ الدَّجَّالَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوں گے جنہوں نے طیالسی (مخصوص قسم کی چادریں) لی ہوئی ہوں گی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ بَعْضِ الْفِتَنِ الَّتِيْ يَبْتَلِي اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْبَشَرَ بِكَوْنِهٖ مَعَ الْمَسِيحِ

ان بعض فتنوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو آزمائے گا اور وہ فتنے دجال کے ساتھ ہوں گے

6799 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ

6798-إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن إبراهيم فمن رجال البخاري . وأخرجه مسلم "2944" في الفتن: باب في بقية أحاديث الدجال، عن منصور بن أبي مزاحم، عن يحيى بن حمزة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد.

6799- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فمن رجال مسلم. أبو خيثمة: هو الزبير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي . وأخرجه مسلم "2935" "108" في الفتن وأشراط الساعة، عن علي بن حجر وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه البخاري "3450" في أحاديث الأنبياء : باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و"7130" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "2934" "106" و"107"، والطبراني "642"/17 و"643" و"644"، والبغوي "4259" من طريق عبد الملك بن عمير، وابن أبي شيبة 15/133، ومسلم "2934" "105" من طريق أبي مالك الأشجعي، وابن أبي شيبة 15/134، وأبو داود في الملاحم: باب خروج الدجال، من طريق منصور ثلاثتهم عن ربعي بن حراش، به. وكلهم قرن في حديثه بين حذيفة وأبي مسعود سوى أبي مالك الأشجعي ومنصور عند ابن أبي شيبة، وعند بعضهم عن حذيفة مرفوعا.

مُغِيرَةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اِجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ، وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، اِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ نَارٍ، وَنَهْرًا مِنْ مَاءٍ، فَالَّذِىْ يَرَوْنَ اَنَّهُ نَارٌ: مَاءٌ، وَالَّذِىْ يَرَوْنَ اَنَّهُ مَاءٌ: نَارٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ، فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِىْ يَرَى اَنَّهُ نَارٌ، فَاِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً.

قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ.

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ بات جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا چیز ہوگی اس کے ساتھ آگ کی ایک نہر ہوگی اور پانی کی ایک نہر ہوگی جسے لوگ یہ سمجھیں گے کہ وہ آگ ہے وہ درحقیقت پانی ہوگا اور جسے لوگ یہ سمجھیں گے کہ وہ پانی ہے وہ درحقیقت آگ ہوگی تم میں سے جو شخص ایسی صورت حال کو پائے اور وہ پانی پینا چاہتا ہو تو وہ اس میں سے پئے جو اسے آگ لگ رہا ہو وہ پانی کو پالے گا۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِىْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6800 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَنِىْ اَنَّ مَعَ الدَّجَّالِ جِبَالَ الْخُبْزِ، وَاَنْهَارَ الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَكُنْتُ مِنْ اَكْثَرِ النَّاسِ سُؤَالًا عَنْهُ، فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِالَّذِىْ يَضُرُّكَ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْكَارُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بِاَنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اَنْهَارَ الْمَاءِ لَيْسَ يُضَادُّ خَبَرَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ، لِاَنَّهُ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُ نَهْرُ

6800– إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي . وأخرجه مسلم "2152" في الآداب: باب جواز قوله لغير ابنه "يا بني"، واستحبابه للملاطفة، و "2939" في الفتن: باب في الدجال وهو أهون على الله عز وجل، عن إسحاق بن إبراهيم. بهذا الإسناد. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم ."6782"

الْمَاءِ يَجْرِى، وَالَّذِى مَعَهُ يَرَى اَنَّهُ مَاءٌ وَّلَا مَاءَ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ تک یہ بات پہنچی ہے دجال کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انتہائی بے حیثیت ہوگا۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دجال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ سوالات کیا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پر انکار کرنا کہ دجال کے ساتھ پانی کی نہریں ہوں گی یہ روایت حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی متضاد نہیں ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں' کیونکہ وہ ایسا ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حقیر ہوگا کہ اس کے ساتھ بہتے ہوئے پانی کی نہر ہوگی اور جو شخص یہ دیکھے گا کہ وہ پانی ہے وہ پانی نہیں ہوگا اس طرح ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ مِنَ الْفِتَنِ الَّتِىْ تَكُوْنُ مَعَ الدَّجَّالِ

فتنوں میں سے اس دوسرے فتنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو دجال کے ساتھ ہوگا

6801 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، حَدَّثَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الدَّجَّالِ، فَقَالَ فِيمَا حَدَّثَنَا: يَاْتِى الدَّجَّالُ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ اَنْقَابَ الْمَدِيْنَةِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ، وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ - اَوْ مِنْ خَيْرِهِمْ - فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِى حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ، اَتَشُكُّوْنَ فِى الْاَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيُسَلَّطُ عَلَيْهِ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُوْلُ حِيْنَ يَحْيَى: وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ بِاَشَدَّ بَصِيرَةً فِيكَ مِنِّى الْاٰنَ، فَيُرِيْدُ قَتْلَهُ الثَّانِيَةَ، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ قَالَ مَعْمَرٌ: يَرَوْنَ اَنَّ هٰذَا

6801–حديث صحيح، ابن أبى السَّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو فى "مصنف عبد الرزاق" "20824"، وعنه أخرج أحمد فى "المسند" 3/36. وأخرجه البخارى "1882" فى فضائل المدينة: باب لا يدخل الدجال المدينة، من طريق عقيل بن خالد، و "7132" فى الفتن: باب لا يدخل الدجال المدينة، ومسلم "2938" فى الفتن: باب صفة الدجال، والبغوى فى "شرح السنة " "4258" من طريق شعيب بن أبى حمزة، ومسلم أيضا "2938"، والنسائى فى "الكبرى" كما فى: "التحفة" 3/293من طريق صالح بن كيسان، ثلاثتهم عن الزهرى، به . وأخرجه بنحوه مسلم "2938" "113"، والبغوى "4262" من طريق قيس بن وهب، عن أبى الودَّاك جبر بن نوف، عن أبى سعيد الخدرى. وأخرجه بنحوه مطولا أبو يعلى "1074"و"1366"، والبزار "3394" من طريقين عن عطية العوفى، عن أبى سعيد . وفيه: أنه يذبحه ثلاثا ويمنع منه فى الرابعة، وعطية العوفى ضعيف.

الرَّجُلَ الَّذِيْ يَقْتُلُهُ الدَّجَّالُ ثُمَّ يُحْيِيهِ: الْخَضِرُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے بارے میں جو بتایا اس میں یہ تھا کہ دجال آئے گا اس کے لئے یہ بات ممنوع ہوگی کہ وہ مدینہ منورہ کے کسی راستے میں داخل ہوسکے ایک شخص نکل کر اس کے پاس جائے گا یہ اس دن سب سے بہتر شخص ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان لوگوں کے بہترین لوگوں میں سے ایک ہوگا وہ یہ کہے گا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا تو دجال کہے گا تم لوگوں کا کیا خیال ہے اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کردوں' تو کیا تمہیں اس معاملے کے بارے میں کوئی شک ہوگا وہ لوگ جواب دیں گے جی نہیں' تو دجال کو اس شخص پر تسلط عطا کیا جائے گا وہ اسے قتل کردے گا پھر وہ اسے زندہ کرے گا وہ زندہ ہوگا' تو یہ کہے گا اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں جتنی بصیرت مجھے اب حاصل ہے پہلے حاصل نہیں تھی پھر دجال دوبارہ اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ شخص جسے دجال قتل کرے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَفْتَتِنُ بِهٖ كُلُّ النَّاسِ، وَلَا يُزِيلُ الْإِمَامَةَ عَمَّنْ كَانَتْ لَهٗ اِلٰى نُزُوْلِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' دجال کے ذریعے ہر شخص کو آزمائش میں

مبتلا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس شخص کی امامت کو زائل نہیں کرے گا' جسے امامت کا حق حاصل ہوگا' یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول کرلیں گے

6802 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

6802–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجال ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" "413"، والبيهقي في "البعث" وابن الأعرابي في "معجمه"، والحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق" 4/40 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "155" "246" في الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، عن زهير بن حرب، عن الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، به. إلا أنه قال فيه "فأمكم منكم" قال الوليد بن مسلم: فقلت لابن أبي ذئب: إن الأوزاعي حدثنا عن الزهري عن نافع، عن أبي هريرة "وإمامكم منكم" قال ابن أبي ذئب: تدري "ما أمكم منكم" قلت: تخبرني، قال: فأمكم بكتاب ربكم تبارك وتعالى وسنة نبيكم صلى الله عليه وسلم. وأخرجه أحمد 2/336 عن عثمان بن عمر، عن ابن أبي ذئب، به بلفظ: "وإمامكم منكم .!" وأخرجه عبد الرزاق "20841"، ومن طريقه ابن منده "415" عن معمر، والبخاري "3449" في أحاديث الأنبياء: باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام، ومسلم "244" "155"، وابن منده "414"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 424، والبغوي "4277" من طريق يونس بن يزيد، ومسلم "245" "155" من طريق ابن أخي الزهري، وابن منده "416" من طريق عقيل بن خالد، أربعتهم عن الزهري، به. قال ابن أخي الزهري في حديثه: "فأمكم منكم"، وفي حديث معمر: "فأمكم - أو قال: إمامكم - منكم" على الشك.

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ اَبِي نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِي قَتَادَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا' جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نزول کریں گے اور امام تم میں سے ہوگا''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُوْلِ الدَّجَّالِ حَرَمَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' دجال' اللہ تعالیٰ کے حرم میں داخل نہیں ہو سکے گا

6803 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ، لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، فَيَنْزِلُ السَّبَخَةَ، فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شہر ایسا نہیں ہوگا جہاں دجال نہیں پہنچے گا البتہ مکہ اور مدینہ نہیں پہنچ سکے گا وہاں کے ہر راستے پر فرشتے تلواریں سونت کر ان کی حفاظت کر رہے ہیں وہ شورزدہ سرزمین پر اترے گا' تو مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا' تو

6803- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم. وأخرجه البخاري "1881" في فضائل المدينة: باب لا يدخل الدجال المدينة، ومن طريق البغوي "2022" عن إبراهيم بن المنذر، ومسلم "2943" في الفتن: باب قصة الجساسة، عن علي بن حجر السعدي. كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/83 عن إسحاق بن إبراهيم، عن عمر بن عبد الواحد، عن الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 3/191، وابن أبي شيبة 12/181و15/143، ومسلم "2943" من طرق عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طلحة، به. غير أنه قال: فيأتي سبخة الجرف، فيضرب رواقه، وقال: فيخرج غليه كل منافق ومنافقة. وأخرجه مختصرا أحمد 3/238، والبخاري "7124" في الفتن: باب ذكر الدجال، من طريقين عن شيبان النحوي، عن يحيى بن أبي كثير، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به. ولفظه: "يجيء الدجال حتى ينزل في كل ناحية المدينة، ثم ترجف المدينة ثلاث رجفات، فيخرج إليه كل كافر ومنافق." قلت: والأنقاب: قال ابن وهب: المراد بها المداخل، وقيل الأبواب، وأصل النقب: الطريق بين الجبلين، وقيل: الأنقاب: الطرق التي يسلكها الناس، ومنه قوله تعالى: ﴿فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ﴾. والسبخة: الأرض المالحة. والجرف: بضم الجيم والراء: مكان بطريق المدينة من جهة الشام على ميل، وقيل: على ثلاثة أميال.

ہر کافر اور منافق بھی نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُوْلِ الدَّجَّالِ مَدِيْنَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے شہر مدینہ منورہ میں دجال کے داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

6804 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمَدِيْنَةُ يَاْتِيهَا الدَّجَّالُ، فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا، فَلَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مدینہ کے قریب دجال آئے گا' تو وہ فرشتوں کو پائے گا: وہ اس کی حفاظت کر رہے ہیں' تو دجال مدینہ کے اندر داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ ہی طاعون داخل ہو سکے گا اگر اللہ نے چاہا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عَدَدِ الْمَلَائِكَةِ الَّتِيْ تَحْرُسُ حَرَمَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دُخُوْلِ الدَّجَّالِ اِيَّاهَا

فرشتوں کی ان تعداد کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے حرم کی حفاظت کرتے ہیں' تاکہ دجال اس میں داخل نہ ہو سکے

6805 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيْحٍ، بِعُكْبَرَا، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَان

6804–إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/123 و202 و277، البخاري "7134" في الفتن: باب لا يدخل الدجال المدينة، و "7473" في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، والترمذي "2242" في الفتن: باب ما جاء في الدجال لا يدخل المدينة، من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه أحمد 3/206 من طريق سعيد بن أبي عروبة، و3/229 من طريق شيبان، كلاهما عن قتادة، عن أنس أن قائلا من الناس قال: يا نبي الله أما يرد الدجال المدينة؟ قال: "أما إنه ليعمد إليها، ولكنه يجد الملائكة صافة بنقابها وأبوابها، يحرسونها من الدجال." غير هذا الطريق برقم ."3731"

6805– حديث صحيح، المزربان والد مسروق روى عنه اثنان، ووثقه المؤلف 9/200، وأورده ابن أبي حاتم 8/442، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلا، وابنه مسروق روى له ابن ماجه، وهو صدوق، وقد توبعا، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين، وقد تقدم عند المؤلف من غير هذا الطريق برقم ."3731"

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مدینہ میں دجال کا غلبہ داخل نہیں ہو سکے گا اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے' جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے تعینات ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ ظُهُوْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى مَنْ يَّكُوْنُ مَعَ الدَّجَّالِ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ

اس زمانے میں جو شخص دجال کے ساتھ ہوگا اس پر اہل مدینہ کے غالب آنے کی اطلاع کا تذکرہ

6806 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ، فَتَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ، هٰذَا يَهُوْدِيٌّ، وَرَائِيْ، فَاقْتُلْهُ

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''یہودی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے تم لوگ ان پر غالب آجاؤ گے' یہاں تک کہ پتھر یہ کہے گا: اے مسلمان یہ میرے پیچھے یہودی موجود ہے تم اسے قتل کر دو۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْعَلَامَةِ الَّتِيْ بِهَا يُعْرَفُ نَجَاةُ الْمَرْءِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

اس علامت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کے ذریعے آدمی کے دجال کے فتنے سے نجات پانے کی شناخت ہو سکے گی

6806- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2921" "81" في الفتن: باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل، فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء ، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/122، والبخاري "3593" في المناقب: باب في علامات النبوة في الإسلام، من طريق شعيب بن أبي حمزة، وعبد الرزاق "20837"، ومن طريقه الترمذي "2236" في الفتن: باب ما جاء في علامات الدجال، والبغوي "4246"عن معمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه مسلم "2921" "80" من طريق عمر بن حمزة، عن سالم، به . وأخرجه البخاري "2925" في الجهاد: باب قتال اليهود، من طريق مالك، ومسلم "79""2921" من طريق عبيد الله بن عمر، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر . قال الحافظ في "الفتح" 6/706: وفي الحديث ظهور الآيات قرب قيام الساعة من كلام الجماد من شجرة وحجر، وظاهره أن ذلك ينطق حقيقة، ويحتمل المجاز بأن يكون المراد أنهم لا يفيدهم الاختباء ، والأول أولى. وفي قوله صلى الله عليه وسلم: "تقاتلكم اليهود" جواز مخاطبة الشخص والمراد من هو منه بسبيل، لأن الخطاب كان للصحابة والمراد من يأتي من بعدهم بدهر طويل، لكن لما كانوا مشتركين معهم في أصل الإيمان ناسب أن يخاطبوا بذلك.

6807 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ اَخْوَفُ عِنْدِىْ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ فِتْنَةٍ صَغِيرَةٍ وَّلَا كَبِيرَةٍ اِلَّا تَتَّضِعُ لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، فَمَنْ نَجَا مِنْ فِتْنَةٍ مَا قَبْلَهَا نَجَا مِنْهَا، وَاِنَّهُ لَا يَضُرُّ مُسْلِمًا مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، مُهَجَّاةٌ كَ، فَ، رَ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا (آپس کا اختلاف) میرے نزدیک دجال کے فتنے سے زیادہ خوف زدہ کرنے والا ہے' ہر چھوٹا اور بڑا فتنہ دجال کے فتنے کا پیش خیمہ ہوگا جو شخص اس سے پہلے کے فتنے سے نجات پالے گا وہ اس سے بھی نجات پالے گا اور یہ کسی مسلمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' کیونکہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہجوں میں "ک ف ر" (یعنی کافر) لکھا ہوا ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَمِيمَ هُمْ اَشَدُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلَى الدَّجَّالِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الدَّجَّالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس امت میں سے بنو تمیم دجال کے لیے سب سے زیادہ سخت ہیں' ہم دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6808 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِىْ تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِمَ مِنْهُمْ سَبْىٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ عَلٰى بَعْضِهِمْ رَقَبَةٌ مِّنْ بَنِىْ اِسْمَاعِيلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقْهَا، فَاِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ، وَجَاءَتْهُ صَدَقَاتُ بَنِىْ تَمِيمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِىْ عَلَى الدَّجَّالِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی تین باتیں سنی ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ بنو تمیم سے محبت کرتا ہوں ایک مرتبہ ان کے کچھ لوگ قیدی ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے ان میں سے ایک

6807- إسناده صحيح، سليمان بن ميسرة روى عنه الأعمش وحبيب بن أبي ثابت، ذكره المؤلف في "الثقات" 6/382، ووثقه ابن معين، والعجلي، والنسائي كما في "تعجيل المنفعة" ص168 نقلا عن ابن خلفون، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين، أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب. وأخرجه البزار "3391" عن أبي كريب، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 7/335: رجاله رجال الصحيح! وأخرجه أيضا "3392" مختصرا من طريق منصور بن أبي الأسود، عن الأعمش، به. وأخرجه كذلك أحمد 5/389 عن وهب بن جرير، عن أبيه، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص644، وزاد نسبته إلى الروياني في "مسنده"، والضياء المقدسي في "الجنان."

قیدی بنو اسمٰعیل سے تعلق رکھتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آزاد کردو جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے پھر ایک مرتبہ بنو تمیم کے صدقات آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں دجال کے خلاف سب سے زیادہ سخت یہ لوگ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ قِتَالِهِمُ الدَّجَّالَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، مسلمانوں کے دجال کے ساتھ جنگ کے وقت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے گا

6809 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْدُوْنَ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تُقَاتِلُوْنَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، وَتُقَاتِلُوْنَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تُقَاتِلُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

✿✿ حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ جزیرہ عرب کے ساتھ جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اسے فتح کردے گا تم لوگ اہل فارس کے ساتھ جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اسے فتح کردے گا پھر تم لوگ دجال کے ساتھ جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح نصیب کرے گا''۔

6808–إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه البخاري "2543" في الفتن: باب من ملك العرب رقيقا فوهب وباع وجامع وفدى وسبى الذرية، و"4366" في المغازي: باب رقم "68"، ومسلم "2525" في فضائل الصحابة: باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة ومزينة وتميم ودوس وطيء، عن زهير بن حرب، وأخرجه البخاري أيضا في الحديث "2543" عن محمد بن سلام، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2543" عن محمد بن سلام، ومسلم "2525" عن قتيبة بن سعيد، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد، عن مغيرة بن مقسم، عن الحارث بن يزيد العكلي، عن أبي زرعة، به. وأخرجه مسلم "2525" عن حامد بن عمر البكراوي، عن مسلمة بن علقمة المازني، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ أبي هريرة، قال: ثلاث خصال سمعتهن مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في بني تميم، لا أزال أحبهن بعد، وساق الحديث بهذا المعنى، غير أنه قال: "هم أشد الناس قتالا في الملاحم"، ولم يذكر الدجال. وأخرجه بنحوه أحمد 2/390 أحمد 2/390 عن أسود بن عامر، عن سفيان، عن رجل، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "هذه صدقة قومي، وهم أشد الناس على الدجال" يعني بني تميم، قال أبو هريرة: ما كان قوم من الأحياء أبغض إلي منهم، فأحببتهم منذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا. قلت: وفي سنده جهالة، وقال الحافظ ابن حجر في "الفتح": وكان ذلك لما كان يقع بينهم وبين قومه في الجاهلية من العداوة.

6809– إسناده حسن على شرط مسلم، سماك بن حرب حسن الحديث وقد تابعه عبيد الله بن عمرو الرقي، وقد تقدم برقم "6672".

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْبَلَدِ الَّذِي يُهْلِكُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الدَّجَّالَ بِهِ

اس شہر کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس میں اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاکت کا شکار کرے گا

6810 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَاْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَهِمَّتُهُ الْمَدِينَةَ، حَتّٰى يَنْزِلَ عِنْدَ اُحُدٍ، ثُمَّ يَغْدُو قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَاكَ يَهْلِكُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اس کا ارادہ مدینہ منورہ کا ہوگا' یہاں تک کہ جب وہ احد پہاڑ کے قریب پڑاؤ کرے گا' تو پھر وہ شام کی طرف روانہ ہو جائے گا اور وہاں وہ ہلاکت کا شکار ہوگا''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَاتِلِ الْمَسِيحِ وَوَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقْتُلُهُ فِيهِ

دجال کے قاتل کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اور اس مقام کا تذکرہ جہاں وہ (قاتل) دجال کو قتل کرے گا

6811 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

6810– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم "1380" في الحج: باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها، والبغوي "2023" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد، غير أنهم قالوا فيه: "ثم تصرف الملائكة وجهه قبل الشام." وأخرجه أحمد 2/407 - 408 من طريق عبد الرحمن بن إبراهيم القاص المدني، و 457 من طريق شعبة، كلاهما عن العلاء، به. وزاد في أوله: "الإيمان يمان، والكفر من قبل المشرق، وإن السكينة في أهل الغنم، وإن الرياء والفخر في أهل الفدادين أهل الوبر وأهل الخيل، ويأتي المسيح من قبل المشرق ... "، والمسيح هو الدجال.

6811– حديث صحيح لغيره، عبد الله بن ثعلبة، ويقال له: عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة، ويقال: عبد الله بن عبيد الله بن ثعلبة الأنصاري المدني، قال الحافظ في التقريب" شيخ للزهري لا يعرف، واختلف عليه في إسناد حديثه، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 3/420 عن هاشم بن القاسم، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/420من طريق الأوزاعي، والطبراني "1080"/19 من طريق عبد الرحمن بن إسحاق، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الترمذي "2244" في الفتن: باب ما جاء في قتل عيسى ابن مريم الدجال، عن قتيبة بن سعيد، والطبراني "1075"/19 من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث، به. عند الترمذي "عبيد الله بن عبد الله ثعلبة" وعند الطبراني "عبد الله بن عبيد الله بن ثعلبة." وقال الترمذي: حسن صحيح! وأخرجه أحمد 3/420، والحميدي "828"، والطبراني "1077"/19 عن سفيان بن عيينة، والطيالسي "1227"، والطبراني "1079"/19 عن زمعة بن صالح، والطبراني "1081"/19/19 من طريق عقيل بن خالد، ثلاثتهم عن الزهري، به. وسماه في رواية أحمد:"عبد الله بن عبيد الله بن ثعلبة "، وقال آخرون: عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة. وأخرجه عبد الرزاق "20835"، ومن طريق أحمد 3/420 و4/226 و390، والطبراني "1076"/19

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو''باب لد'' کے قریب قتل کردیں گے۔''

ذِكْرُ قَدْرِ مُكْثِ الدَّجَّالِ فِي الْأَرْضِ عِنْدَ خُرُوْجِهِ مِنْ وَثَاقِهِ

اس مدت کی مقدار کا تذکرہ' جس مدت تک دجال اپنی قید سے نکلنے کے بعد زمین میں ٹھہرا رہے گا

6812 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): أُحَدِّثُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ، حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ أَبُو الْقَاسِمِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: إِنَّ الْأَعْوَرَ الدَّجَّالَ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِيْ زَمَانِ اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ، وَفُرْقَةٍ، فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللهُ مِنَ الْأَرْضِ فِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، اللهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا، اللهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا - مَرَّتَيْنِ - وَيُنْزِلُ اللهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَؤُمُّهُمْ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَتَلَ اللهُ الدَّجَّالَ، وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: فَيَؤُمُّهُمْ أَرَادَ بِهِ فَيَأْمُرُهُمْ بِالْإِمَامَةِ، إِذِ الْعَرَبُ تَنْسُبُ الْفِعْلَ إِلَى الْآمِرِ، كَمَا تَنْسُبُهُ إِلَى الْفَاعِلِ، كَمَا ذَكَرْنَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم لوگوں کو وہ بات بتاتا ہوں' جو میں نے حضرت صادق صدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے: حضرت ابوالقاسم صادق وصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی: کانا دجال جو گمراہی کو لے کر چلنے والا ہے وہ لوگوں کے اختلاف کے زمانے میں مشرق کی طرف سے ظہور کرے گا اور چالیس دن میں جتنا اللہ کو منظور ہوگا زمین کے اس حصے تک پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مقدار کے بارے میں بہتر جانتا ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو نازل کرے گا وہ ان لوگوں کی (یعنی مسلمانوں کی) امامت کریں گے' جب وہ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد کو سن لیا' جس نے اس کی حمد بیان کی' پھر اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کروادے گا اور مومنوں کو غلبہ عطا کرے گا۔

6812- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير كليب بن شهاب، والد عاصم، فقد روى له أصحاب السنن والبخارى فى "رفع اليدين" وهو صدوق. وأخرجه البزار "3396" عن على بن المنذر، عن محمد بن فضيل، عن عاصم بن كليب، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 7/349، ونسبه إلى البزار، وقال: رجاله رجال الصحيح! غير على بن المنذر، وهو ثقة.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے وہ ان کی امامت کریں گے اس کے ذریعے مراد یہ ہے: وہ انہیں امامت کا حکم دیں کیونکہ عرب بعض اوقات فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف بھی کر دیتے ہیں جس طرح وہ اس کی نسبت کام کرنے والے کی طرف کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ ذَوَبَانِ الدَّجَّالِ عِنْدَ رُؤْيَتِهِ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَبْلَ قَتْلِهِ اِيَّاهُ

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے سے پہلے دجال کے انہیں دیکھ کر پگھلنے کا تذکرہ

6813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ، اَوْ بِدَابِقَ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، هُمْ خِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَاِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّیْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا، ثُمَّ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ وَهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ، وَيَفْتَتِحُ ثُلُثٌ فَيَفْتَتِحُوْنَ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ، اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِیْ اَهَالِيْكُمْ، فَيَخْرُجُوْنَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَاِذَا جَاؤُوْا الشَّامَ خَرَجَ - يَعْنِی الدَّجَّالَ - فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ، وَيُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ، اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَاِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ يَذُوْبُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ، وَلَوْ تَرَكُوْهُ لَذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنَّهُ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ بِحَرْبَتِهِ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک اہل روم اعماق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دابق کے مقام پر پڑاؤ نہیں کریں گے اہل مدینہ میں سے ایک لشکر نکل کر ان کی طرف جائے گا وہ اس وقت میں روئے زمین کے سب سے بہتر لوگ ہوں گے جب وہ صف بندی کر لیں گے تو رومی یہ کہیں گے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہم میں سے بعض لوگوں کو قیدی بنا لیا ہے ہم ان کے ساتھ جنگ کریں گے تو مسلمان یہ کہیں گے جی نہیں اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان جگہ کو خالی نہیں کریں گے وہ ان کے

6813- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي ثور - وهو إبراهيم بن خالد الفقيه صاحب الشافعي - فقد روى له أبو داود وابن ماجة، وهو ثقة . وأخرجه مسلم "2897" في الفتن: باب في فتح قسطنطينية، وخروج الدجال، ونزول عيسى ابن مريم، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد . والأعماق ودابق موضعان بين حلب وأنطاكية، ومرج دابق اتخذه الخليفة الأموي سليمان بن عبد الملك معسكرا وفيه مات، وفيه أيضا أقام الخليفة العباسي هارون الرشيد، وفيه تغلب السلطان سليم الأول العثماني على المماليك.

ساتھ جنگ کریں گے اور ان میں سے ایک تہائی لوگ پسپا ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا ایک تہائی لوگ شہید ہو جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے شہداء ہوں گے اور ایک تہائی لوگ فتح حاصل کرتے ہوئے قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے اب بھی وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں سے لٹکا رہے ہوں گے کہ اسی دوران شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں تک پہنچ گیا ہے وہ لوگ نکلیں گے یہ بات جھوٹی ہوگی جب یہ لوگ شام آئیں گے تو دجال نکل آئے گا ابھی وہ لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے اور صفیں درست کر رہے ہوں گے اسی دوران نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی پھر حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کر لیں گے جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا' تو یوں پگھلنا شروع ہوگا' جس طرح نمک پگھلتا ہے' اگر مسلمان اسے چھوڑ دیں' تو وہ پھر بھی پگھل جائے گا' یہاں تک کہ مر جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان کے ہاتھ کے ذریعے (یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم کے ہاتھ کے ذریعے) قتل کرے گا اور وہ اپنے نیزے پر اس کا خون ان لوگوں کو دکھائیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْأَمْنِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِي النَّاسِ بَعْدَ قَتْلِ ابْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

امن کی اس صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے کے بعد لوگوں کے درمیان ہوگا

6814 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ فَاعْرِفُوْهُ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ يَنْزِعُ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَّةٌ، وَاِنَّهُ يَدُقُّ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيُفِيْضُ الْمَالَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُهْلِكُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْاِسْلَامِ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ الضَّالَّ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، وَيُلْقِي اللّٰهُ الْاَمَنَةَ حَتّٰى يَرْعَى الْاَسَدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنَّمِرُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ مَعَ الْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انبیاء کرام علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور میں تمام لوگوں میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں وہ نازل ہوں گے تو تم انہیں پہچان لو گے وہ ایک ایسے فرد ہیں جن کا رنگ سرخ اور سفید ہوگا اور ان کے سر سے

6814–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن آدم فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 2/437 عن عبد الوهاب، والآجري في "الشريعة" ص 380 من طريق وهب بن جرير ، كلاهما عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد.وانظر الحديث ."2821"

یوں لگے گا جیسے پانی کے قطرے ان کے سر سے ٹپک رہے ہیں اگرچہ ان کا سر گیلا نہیں ہوگا وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو ماردیں گے مال کو عام کردیں گے جزیے کو ختم کردیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دین کو ختم کر دے گا اور اللہ تعالیٰ گمراہ اور کانے جھوٹے دجال کو بھی ہلاک کردے گا پھر اللہ تعالیٰ امن وسکون القاء کرے گا' یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ چر رہا ہوگا اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چر رہا ہوگا' بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے ان میں سے کوئی کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَفْعَلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بِمَنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس شخص کے ساتھ کیا سلوک کریں گے' جسے اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے نجات عطا کی ہوگی

6815 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَاْتِي قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الدَّجَّالِ، فَيَمْسَحُ وُجُوهَهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ بن مریم ایک قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا ہوگا' تو وہ لوگ جنت میں ان کے درجے کے حساب سے ان کے چہروں کو چھوئیں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ رَفْعِ التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالشَّحْنَاءِ عِنْدَ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کے درمیان سے آپس کا بغض، آپس کا حسد اور آپس کا کینہ ختم ہو جائے گا' اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے

6815- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير الوليد بن عتبة، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة. ابن جابر: هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر الأزدي وهو قطعة من حديث مطول في نزول عيسى ابن مريم وقتله الدجال . وأخرجه مسلم "2937" في الفتن: باب ذكر الدجال وصفته وما معه، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وقرن مسلم في إحدى طرقه بالوليد بن مسلم عبد الله بن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر . وأخرجه أيضا ابن ماجه "4075" في الفتن: باب فتنة الدجال، وخروج عيسى ابن مريم، وخروج يأجوج ومأجوج، عن هشام بن

6816 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ بن مریم انصاف کرنے والے عادل حکمران کے طور پر نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو ماردیں گے جزیے کو ختم کر دیں گے اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا' (ان کی زکوٰۃ لینے) کی کوشش نہیں کیا جائے گی۔ آپس کا کینہ بغض اور حسد ختم ہو جائے گا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائیں گے' لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نُزُوْلَ عِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے

6817 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنْ اَبِي يَحْيٰى مَوْلَى ابْنِ عَفْرَاءَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

6816-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن محمد العنقزى، فمن رجال مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، والمقبرى: هو سعيد بن أبى مريم. وأخرجه أحمد 2/493 - 494، ومسلم "243""155" فى الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" "105" بتحقيقنا، والآجرى فى "الشريعة" ص 380، وابن منده فى "الإيمان" "412"، والبغوى "3276" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. به.

6817-عاصم: هو ابن بهدلة صدوق حسن الحديث، وباقى رجاله من رجال الصحيح، لكن رواه سفيان وشعبة وغيرهما، موقوفا على ابن عباس. وأخرجه مطولا الطبرانى "12740" عن إسحاق بن إبراهيم بن أبى حسان الأنماطى، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه كذلك أحمد 1/317 - 318، عن هاشم بن القاسم، عن شيبان بن عبد الرحمن، به. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 7/104 ونسبه إلى أحمد والطبرانى، وقال: وفيه عاصم ابن بهدلة، وثقه أحمد وغيره وهو سيء الحفظ، وبقية رجاله رجال الصحيح. وأخرجه الطبرى فى "تفسيره" 25/90 من طريق سفيان، عن عاصم بن أبى النجود، به، موقوفا على ابن عباس. وأخرجه أيضا موقوفا عليه 25/90 من طريق شعبة وقيس، عن عاصم، عن أبى رزين، عن ابن عباس. وأخرجه 25/90 من طريق ابن عطية، عن فضيل بن مرزوق، عن جابر، عن ابن عباس قوله.

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: (وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ) (الزخرف: 61) ، قَالَ: نُزُولُ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قَبْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا ہے:

''بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اس سے مراد قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ أَنَّ خَبَرَ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ وَهْمٌ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) عمرو بن محمد کی نقل کردہ وہ روایت، جسے ہم ذکر کر چکے ہیں، اس میں وہم پایا جاتا ہے

6818 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6818– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير يزيد ابن موهب وهو ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذى . وأخرجه أحمد 2/537، والبخارى "2222" فى البيوع: باب قتل الخنزير، ومسلم "155" "242" فى الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، والترمذى "2233" فى الفتن: باب ما جاء فى نزول عيسى ابن مريم عليه وسلم، وابن منده فى "الإيمان" "407" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20840"، وأحمد 2/240، والحميدى "1097"، وابن أبى شيبة 15/144، وأبو القاسم البغوى فى "الجعديات" "2973"، والبخارى "2476" فى المظالم: باب كسر الصليب وقتل الخنزير، و "3448" فى أحاديث الأنبياء : باب نزول عيسى ابن مريم عليه السلام، وخروج يأجوج ومأجوج، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" "103" و"104"، والآجرى فى "الشريعة" ص 381_380، وابن منده "408" و"409" و"410" و"411"، وأبو محمد البغوى فى "شرح السنة" "4275" من طرق عن الزهرى، به . وانظر الحديث "6816".

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ بن مریم انصاف کرنے والے اور عدل کرنے والے حکمران کے طور پر نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیے کو ختم کر دیں گے مال کو عام کر دیں گے' یہاں تک کہ کوئی شخص اسے قبول نہیں کرے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت لیث بن سعد نے سعید مقبری کے حوالے سے عطاء بن میناء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت زہری کے حوالے سے سعید بن میسّب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِمَامَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ يَكُوْنُ مِنْهُمْ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ عِيْسٰى اِمَامُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت اس امت کا امام اس امت کا ایک فرد ہوگا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس زمانے میں ان لوگوں کے امام نہیں ہوں گے

6819 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا، اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ لِتَكْرِمَةِ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور یہ لوگ قیامت کے دن تک غالب رہیں گے پھر حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کریں گے تو ان کا امیر کہے گا: آپ آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں وہ فرمائیں گے: جی نہیں تم لوگ ایک دوسرے کے امیر ہو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ اس امت کی عزت افزائی کے لئے ایسا کرے گا۔''

6819- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الصحيح. غير يوسف بن سعيد بن مسلم المصيصي وهو ثقة حافظ روى له النسائي. حجاج: وبن محمد المصيصي الأعور. وأخرجه أحمد 3/384، ومسلم "156" في الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، وابن منده في الإيمان "418" من طرق عن حجاج بن محمد الأعور، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/345 عن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، به. وأخرجه بنحوه أبو يعلى "2078" عن حفص الحلواني، عن بهلول بن مروق الشامي، عن موسى بن عبيدة، عن أخيه، عن جابر. وموسى بن عبيدة ضعيف.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ يَحُجُّ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ بَعْدَ قَتْلِهِ الدَّجَّالَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کر دینے کے بعد بیت اللہ کا حج کریں گے

6820 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا، اَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فج روحاء'' کے مقام پر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حج یا شاید عمرے یا شاید ان دونوں کا تلبیہ پڑھیں گے (یہ شک راوی کو ہے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ اِذَا نَزَلَ يُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جب نزول کریں گے تو (غیر مسلم) لوگوں کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لیے جنگ کریں گے

6821 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ

6820- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حنظلة بن على الأسلمى فمن رجال مسلم . عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد بن الصلت الثقفى . وأخرجه عبد الرزاق "20842"، وأحمد 2/240 و272 و513 و540، والحميدى "1005"، ومسلم "1252" فى الحج: باب إهلال النبى صلى الله عليه وسلم، وابن جرير الطبرى فى "تفسيره" "7144"، وابن منده فى "الإيمان" "419"، والبيهقى فى "السنن" 5/2، والبغوى "4278" من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/290 - 291 عن يزيد بن هارون، عن سفيان بن حسين، عن الزهرى، به. فى حديث طويل. والإهلال: رفع الصوت بالتلبية، وفج الروحاء : قال ياقوت: بين مكة والمدينة كان طريق رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بدر، وإلى مكة عام الفتح، وعام الحج.

6821-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن آدم فمن رجال مسلم . وأخرجه أبو داود "4324" فى الملاحم: باب خروج الدجال، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد، وفيه عنده بعض الاختصار . وأخرجه أحمد 2/406، والحاكم 2/595 عن عفان بن مسلم، عن همام، به. وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبى . وأخرجه أحمد 2/437، والطبرى فى "تفسيره" "10830" من طريق سعيد بن أبى عروبة، وأحمد 2/437 من طريق شيبان النحوى، والطبرى "7145" من طريق الحسن بن دينار، ثلاثتهم عن قتادة، به . إلا أن الحسن بن دينار، زاد فيه: "وأنه خليفتى على أمتى"، أى عيسى ابن مريم، والحسن بن دينار متروك، وقد تفرد بهذه الزيادة، وقال ابن كثير فى "نهاية البداية" 1/172 بعد أن ذكر رواية الطبرى من طريق سعيد بن أبى عروبة: وهذا إسناد جيد قوى. وأخرجه عبد الرزاق "20845"

بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اِنَّهُ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ، رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَيْنِ كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَرْتَعَ الْاُسُدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفّٰى، فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں ان کا دین ایک ہے اور میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کے قریب ہوں' کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے وہ نزول کریں گے' جب تم انہیں دیکھو گے تو انہیں پہچان لو گے وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کا رنگ سرخ وسفید ہے ان کا قد درمیانہ ہوگا ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے محسوس ہوں گے اگرچہ وہ گیلا نہیں ہوگا وہ اسلام کے لئے لوگوں کے ساتھ لڑائی کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو ماردیں گے جزیے کو ختم کردیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دیگر تمام مذاہب کو ختم کردے گا اور مسیح دجال کو ختم کردے گا اور زمین میں امن قائم ہوجائے گا' یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چر رہے ہوں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال تک رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوجائے گا مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اللہ تعالیٰ کا درود ان پر نزول ہو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مُكْثِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي النَّاسِ بَعْدَ قَتْلِهِ الدَّجَّالَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کردینے کے بعد لوگوں کے پاس کتنا عرصہ مقیم رہیں گے

6822 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السِّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ

6822- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الحضرمي بن لاحق فقد روى له أبو داود والنسائي وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الحافظ في "التقريب": بأس به. وأخرجه بنحوه أحمد 6/75 عن سليمان بن داود، عن حرب بن شدّاد عن يحيى بن كثير، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/338، ونسبه إلى أحمد، وقال: رجاله رجال الصحيح غير الحضرمي بن لاحق وهو ثقة.

شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ، قَالَ: فَلَا تَبْكِينَ، فَاِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ اَكْفِيكُمُوهُ، وَاِنْ مُتُّ، فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَاِنَّهُ يَخْرُجُ مَعَهُ الْيَهُودُ، فَيَسِيرُ حَتّٰى يَنْزِلَ بِنَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ شِرَارُ اَهْلِهَا، فَيَنْطَلِقُ حَتّٰى يَاْتِيَ لُدَّ، فَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَلْبَثُ عِيسَى فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِينَ سَنَةً، اَوْ قَرِيبًا مِنْ اَرْبَعِينَ سَنَةً اِمَامًا عَدْلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہ روؤ کیوں کہ اگر وہ ایسے وقت میں نکلا جب میں زندہ ہوا تو میں تم سب کی جگہ اس کے مقابلے میں ہوں گا اور اگر میں مر گیا تو تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے وہ دجال جب نکلے گا' تو اس کے ساتھ یہودی ہوں گے وہ چلتا ہوا مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر پڑاؤ کرے گا اس زمانے میں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے تعینات ہوں گے مدینہ منورہ کے بدترین لوگ نکل کر اس کی طرف چلے جائیں گے پھر وہ وہاں سے روانہ ہوگا' یہاں تک کہ ''لد'' کے مقام پر آئے گا وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کریں گے وہ اسے قتل کر دیں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین میں رہیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) چالیس کے قریب تک رہیں گے وہ عادل حکمران انصاف کرنے والے حاکم کے طور پر رہیں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خُرُوجَ الْمَهْدِيِّ اِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ ظُهُورِ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ فِي الدُّنْيَا وَغَلَبِهِمَا عَلَى الْحَقِّ وَالْجِدِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' امام مہدی کا ظہور دنیا میں ظلم وستم کے ظہور کے بعد ہوگا جبکہ یہ دونوں (یعنی ظلم وستم) حق اور عدل پر غالب آ چکے ہوں گے

6823 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الصِّدِّيقِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

6823- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي، وأبو الصديق: هو بكر بن عمر الناجي. وهو في "مسند أبي يعلى" . "987" وأخرجه أحمد 3/36، والحاكم 4/557 من طرق عن عوف، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه بنحوه أحمد 3/28 و70 من طرق عن أبي الصديق الناجي، به . وقال فيه: " يملك سبعا أو تسعا." ولنظر . "6787" وقال الهيثمي في "المجمع" 7/314 عن أسانيد أحمد وأبي يعلى: رجالهما ثقات.

(متن حدیث): قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَمْتَلِءَ الْاَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي - اَوْ عِتْرَتِي - فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین ظلم اور دشمنی سے بھر نہیں جاتی پھر میرے اہل بیت میں سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری اولاد میں سے ایک شخص نکلے گا' جو زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا' جس طرح یہ پہلے ظلم اور دشمنی سے بھری ہوئی تھی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اسْمِ الْمَهْدِيِّ وَاسْمِ اَبِيْهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَهْدِيَّ عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ

امام مہدی کے نام' ان کے والد کے نام کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: مہدی (سے مراد) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں

6824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمْلِكَ النَّاسَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ اَبِيهِ اسْمَ اَبِي، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگوں کا حکمران میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نہیں بنے گا اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا وہ زمین کو انصاف

6824- إسناده حسن، عاصم - وهو ابن أبي النجود - صدوق وحديثه في "الصحيحين" مقرون، واحتج به أصحاب السنن، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . ابن مهدي: هو عبد الرحمن، وسفيان: هو الثوري، وزر: هو ابن حبيش . وأخرجه أحمد 1/377 و430، وأبو داود "4282" في المهدي، والترمذي "2230" في الفتن: باب ما جاء في المهدي، والطبراني "10218" من طرق عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/376 و448، وأبو داود "4283"، والترمذي "2231"، والطبراني في "الكبير" "10213" و"10214" و"10215" و"10216" و"10217" و"10219" و"10220" و"10221" و"10222" و"10223" و"10224" و"10225" و"10226" و"10227" و"10228" و"10230"، وفي "الصغير" "1181" من طرق عن عاصم بن أبي النجود، به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الذهبي في "تلخيص المستدرك" 4/442. وأخرجه الطبراني "10208"، وابن عدي في "الكامل" 7/2625 من طريق يوسف بن حوشب، عن أبي يزيد الأعور، عن عمرو بن مرة، عن زر بن حبيش، به. ويوسف بن حوشب لا يعرف.

اور عدل سے بھر دے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَهْدِيَّ يُشْبِهُ خُلُقُهُ خُلُقَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' امام مہدی کے اخلاق نبی اکرم ﷺ کے اخلاق سے مشابہت رکھتے ہوں گے

6825 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شُبْرُمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِىْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِىْ، وَخُلُقُهُ خُلُقِىْ، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں سے ایک شخص نکلے گا' جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اس کے اخلاق میرے اخلاق کے مطابق ہوں گے وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا' جس طرح یہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُدَّةِ الَّتِىْ تَكُوْنُ لِلْمَهْدِىِّ فِىْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس مدت کے بارے میں ہے کہ جس مدت میں آخری زمانے میں امام مہدی (کا ظہور ہوگا)

6826 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ اَبِى الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6825- إسناده ضعيف، عثمان بن شبرمة لم يرو عنه غير ابن فضيل - وهو محمد بن فضيل بن غزوان - ولم يوثقه غير المؤلف 8/448، وقال البخاري في "التاريخ الكبير " 6/228 بعد أن أورد هذا الحديث: "لا أدري سمع من عاصم أم لا ." وأخرجه الطبراني "10229" عن الحسين بن إسحاق التستري، عن واصل بن عبد الأعلى، عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد.

6826- إسناده حسن مطر الوراق روى له مسلم متابعة والبخاري تعليقا واحتج به الباقون، وهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقاتٌ رجال الشيخين غيرَ الحسن بن عرفة، فقد روى له أصحاب السنن غير أبي داود، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/17 عن أبي النضر هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "1128" عن قطن بن نسير، عن عدي بن أبي عمارة عن مطر الوراق، به. وقال الهيثمي في "المجمع" 7/314 بعد أن نسبه على أبي يعلى: وفيه عدي بن أبي عمارة، قال العقيلي: في حديثه اضطراب، وبقية رجاله رجال الصحيح!

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ اَقْنٰى، يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ قَبْلَهٗ ظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ.

اَبُو الصِّدِّيقِ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ النَّاجِيُّ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران نہیں ہوگا وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا' جس طرح اس سے پہلے یہ ظلم سے بھری ہوئی تھی وہ سات سال تک حکمران رہے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوصدیق نامی راوی کا نام بکر بن قیس ناجی ہے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُبَايَعُ فِيْهِ الْمَهْدِيُّ

اس جگہ کا تذکرہ' جس جگہ پر امام مہدی کی بیعت کی جائے گی

6827 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ ذِئْبٍ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَبَا قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ هٰذَا الْبَيْتَ اِلَّا اَهْلُهٗ، فَاِذَا اسْتَحَلُّوْهُ، فَلَا تَسَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَظْهَرُ الْحَبَشَةُ، فَيُخَرِّبُوْنَهٗ خَرَابًا لَا يَعْمُرُ بَعْدَهٗ اَبَدًا، وَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهٗ

سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ ذکر کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص کی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور یہ گھر صرف اسی کے

6827- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سعد بن سمعان، فقد روى له أصحاب السنن غير ابن ماجه.

وأخرجه أحمد 2/238، والحاكم 4/452 - 453 عن إسحاق بن سليمان الرازي، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، فتعقبه الذهبي بقوله: ما خرجا لابن سمعان شيئا، ولا روى عنه غير ابن ذئب، وقد تكلم فيه.!

قلت: أما قول الذهبي: إن الشيخين لم يخرجا لسعيد بن سمعان شيئا فهذا صحيح، وأما قوله: إنه لم يرو عنه غير ابن ذئب فغير مسلم له، فقد روى عنه غيره أبو سعيد سابق بن عبد الله الجزري الرقي كما في "التهذيب"، وقد وثقه النسائي وابن حبان والدارقطني، وقال الحاكم: تابعي معروف، ولا عبرة بتضعيف الأزدي له، لأنه بدون حجة، والأزدي نفسه قد تكلم فيه، ضعفه البرقاني وقال: رأيته في جامع المدينة وأصحاب الحديث لا يرفعون به رأسا ويتجنبونه، وقال أبو النجيب الأرموي: رأيت أهل الموصل يوهنون أبا الفتح الأزدي جدا ولا يعدونه شيئا. انظر "تاريخ بغداد" 2/244. وقد وقع في مختصر الذهبي المطبوع "ولا روى عنه ابن أبي ذئب" بحذف كلمة "غير" وهو خطأ من الطابع أو الناسخ، وهي ثابتة في مخطوطة مختصر الذهبي التي عند العلامة أحمد شاكر رحمه الله، كما نبه هو على ذلك في تحقيقه للمسند 15/36. وأخرجه الطيالسي "2373"، وأحمد 2/291 و312 و328 و351، وابن أبي شيبة 15/52 - 53 من طرق عن ابن أبي ذئب، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/298، وقال: رواه أحمد، ورجاله ثقات.

لئے حلال ہوگا' جو اس کا اہل ہو جب وہ اسے حلال قرار دیدیں گے تو پھر تم عربوں کی ہلاکت کے بارے میں نہ پوچھو' حبشی ظاہر ہوں گے وہ اسے برباد کر دیں۔گے پھر اس کے بعد یہ کبھی آباد نہیں ہوگا اور وہی لوگ اس کا خزانہ بھی نکال لیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَثْرَةِ خَلْقِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا النَّسْلَ مِنْ اَوْلَادِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ

اللہ تعالیٰ کا یاجوج و ماجوج کی اولاد میں سے بکثرت مخلوق پیدا کرنے' کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6828 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ اَقَلُّ مَا يَتْرُكُ اَحَدُهُمْ لِصُلْبِهٖ اَلْفًا مِنَ الذُّرِّيَّةِ، وَاِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ اُمَمًا ثَلَاثَةً: مِنْسَكٌ، وَتَاْوِيلٌ، وَتَارِيسٌ لَا يَعْلَمُ عَدَدَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک یاجوج اور ماجوج میں سے سب سے کم تر وہ شخص ہوگا' جس کی پشت سے اس کی اولاد ایک ہزار ہوگی اور ان کے بعد تین گروہ آئیں گے منسک، تاویل اور تاریس ان کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مُحَاصَرُوْنَ اِلٰى وَقْتِ يَاْذَنُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِخُرُوْجِهِمْ

6828- إسناده ضعيف، أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، قد اختلط وزيد بن أبي أنيسة لم ينص أحد على أنه قد سمع منه قبل اختلاطه، وقد رواه قدماء أصحاب أبي إسحاق عنه، فلم يذكروا هذا الحرف في حديثه كما سيأتي في التخريج. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 5/455 ونسبه إلى ابن أبي حاتم، عن ابن مسعود قال: أتينا نبي الله صلى الله عليه وسلم يوما وهو في قبة آدم له، فخرج إلينا فحمد الله ثم قال: "أبشركم أنكم ربع أهل الجنة؟ " فقلنا: نعم يا رسول الله، فقال: "أبشركم أنكم ثلث أهل الجنة؟ " فقلنا: نعم يا نبي الله، قال: "والذي نفسي بيده، إني لأرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة، إن مثلكم في سائر الأمم كمثل شعرة بيضاء في جنب ثور أسود، أو شعرة سوداء في جنب ثور أبيض، إن بعدكم يأجوج ومأجوج، إن الرجل منهم ليترك بعده من الذرية ألفا فما زاد، وإن وراء كم ثلاث أمم: منسك وتاويل وتاريس لا يعلم عدتهم إلا الله." قلت: وقد أخرجه إلى قوله: "أو شعرة سوداء في جنب ثور أبيض ": البخاري "6528"، ومسلم "221" "377"، والترمذي "2547"، وان ماجه "4283" من طريق شعبة بن الحجاج، والبخاري "6642" من طريق يوسف بن إسحاق بن أبي إسحاق السبيعي، ومسلم "221" "376" من طريق أبي الأحوص، و"221" "378" من طريق مالك بن مغول الكوفي، وابن جرير الطبري في "تفسيره" 17/112 من طريق معمر، خمستهم عن أبي إسحاق السبيعي، عن عمرو بن ميمون الأودي، عن ابن مسعود. فهؤلاء قدماء أصحاب أبي إسحاق رووه عنه، فلم يذكروا فيه قصة يأجوج ومأجوج. قلت: وهذا هو الصواب إن شاء الله تعالي، وقد اختلط على أبي إسحاق الحديث، فادخل حديث عبد الله بن عمرو الذي فيه هذا الحرف، في حديث ابن مسعود، فقد رواهما أبو إسحاق جميعا.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ'یاجوج وماجوج اس وقت تک محصور رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ انہیں نکلنے کی اجازت نہیں دے گا

6829 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَحْفِرُوْنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ حَتّٰى يَكَادُوْا اَنْ يَرَوْا شُعَاعَ الشَّمْسِ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَرْجِعُ اِلَيْهِ غَدًا، فَيَرْجِعُوْنَ وَهُوَ اَشَدُّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ، قَالُوْا: نَرْجِعُ اِلَيْهِ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيْهِ كَهَيْئَةِ مَا تَرَكُوهُ، فَيَحْفِرُوْنَهُ، فَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ اِلٰى حُصُوْنِهِمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ لوگ روزانہ کھودتے ہیں' یہاں تک کہ جب سورج کی شعاع کو دیکھتے ہیں (کہ سورج غروب ہونے لگا ہے) تو یہ کہتے ہیں: کل ہم دوبارہ اس کی طرف آئیں گے پھر وہ لوٹ جاتے ہیں' تو وہ (دیوار) پہلے سے زیادہ سخت ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر بھیجنے کا ارادہ کرے گا' تو وہ یہ کہیں گے کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم اس کی طرف واپس آئیں گے پھر جب وہ اس کی طرف واپس آئیں گے تو وہ اسی حالت میں ہوگی' جس حالت میں اسے چھوڑ کر گئے تھے' تو وہ اسے کھود دیں گے اور نکل کر لوگوں پر آجائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو لوگ ان سے ڈر کر بھاگتے ہوئے قلعوں کی طرف چلے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ يَبْتَلِي اللّٰهُ عِبَادَهُ بِهَا عِنْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

اس فتنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس فتنے کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو

6829-إسناده إلى أبى هريرة صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام فمن رجال البخارى، وفى رفعه نكارة. أبو رافع: هو نفيع الصائغ . وأخرجه أحمد 2/510 - 511، وابن ماجه "4080" فى الفتن: باب فتنة الدجال وخروج الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج، وابن جرير الطبرى فى "تفسيره" 16/21 من طريق سعيد بن أبى عروبة، والترمذى "3153" فى تفسير القرآن: باب من سورة الكهف، والحاكم 4/488 من طريق أبى عوانة، وأحمد 2/511 من طريق شيبان وهو النحوى -، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد . وبعضهم يزيد فى الحديث على بعض، وقال الترمذى: حسن غريب، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى.

آزمائش میں مبتلاء کرے گا' اس وقت جب یاجوج و ماجوج کا ظہور ہوگا

6830 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ، ثُمَّ الظَّفَرِيُّ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، اَحَدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تُفْتَحُ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ، وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ، كَمَا، قَالَ اللّٰهُ: (وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ) (الانبياء: 96)، وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُوْنَ عَنْهُمْ اِلٰى مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ، وَيَضُمُّوْنَ اِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، وَيَشْرَبُوْنَ مِيَاهَ الْاَرْضِ، حَتّٰى اِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَمُرُّ بِذٰلِكَ النَّهْرِ، فَيَقُوْلُ: قَدْ كَانَ هَاهُنَا مَاءٌ مَرَّةً، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا فِیْ حِصْنٍ اَوْ مَدِيْنَةٍ، قَالَ قَائِلُهُمْ: هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ، بَقِيَ اَهْلُ السَّمَاءِ، قَالَ: ثُمَّ يَهُزُّ اَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ، ثُمَّ يَرْمِي بِهَا اِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ اِلَيْهِمْ مُخَضَّبَةً دَمًا، لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ يَبْعَثُ اللّٰهُ دُوْدًا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ كَنَغَفِ الْجَرَادِ الَّذِیْ يَخْرُجُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مَوْتٰى حَتّٰى لَا يُسْمَعَ لَهُمْ حِسٌّ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: اَلَا رَجُلٌ يَّشْرِیْ لَنَا نَفْسَهُ، فَيَنْظُرُ مَا فَعَلَ هٰؤُلَاءِ الْعَدُوُّ، فَيَتَجَرَّدُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ لِذٰلِكَ مُحْتَسِبًا لِنَفْسِهِ عَلٰى اَنَّهُ مَقْتُوْلٌ، فَيَجِدُهُمْ مَوْتٰى بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَيُنَادِیْ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَلَا اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ عَنْ مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ، وَيُسَرِّحُوْنَ مَوَاشِيَهُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا' تو وہ نکل کر لوگوں پر آئیں گے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے آئیں گے۔''

مسلمان ان سے بچنے کے لیے اپنے شہروں اور قلعوں کی طرف جائیں گے۔ وہ (یاجوج و ماجوج) اپنے مویشی ساتھ لے کر آئیں گے (جب مسلمان اپنے مویشی ساتھ لے کر قلعوں کی طرف جائیں گے) وہ (یعنی یاجوج و ماجوج) زمین کا سارا پانی پی جائیں گے' یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص نہر کے پاس سے گزرے گا' تو یہ کہے گا کیا یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا' یہاں تک کہ

6830- إسناده جيد، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير ابن إسحاق فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة واحتج به الباقون، وهو صدوق وقد صرح بالسماع. وهو في مسند أبي يعلى "1351"، وزاد في آخره "فلا يكون لها، "أي: المواشي" رعي إلا لحومهم، فتشكر "أي: تسمن" كأحسن ما شكرت عن شيء من النبات أصابته قط." وأخرجه أحمد 3/77 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "4079" في الفتن: باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج، وأبو يعلى "1144"، والحاكم 4/489 - 490 من طريق يُونُسَ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، به. وصححه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي! وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 256/2: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات، وقال الحافظ ابن كثير في "النهاية" 1/181: إسناده جيد. وأخرجه مختصرا جدا من أوله ابن جرير الطبري 17/90 من طريق سلمة، عن محمد بن إسحاق، به.

لوگوں میں سے ہر شخص کسی قلعے یا شہر کے اندر ہوگا ان میں سے ایک شخص یہ کہے گا اہل زمین سے تو ہم فارغ ہو گئے ہیں اب آسمان والے رہ گئے ہیں پھر ان میں سے ایک شخص اپنا نیزہ لہرائے گا' تو اس پر خون لگا ہوا ہوگا۔ یہ آزمائش اور فتنے کے طور پر ہوگا۔ وہ لوگ اب اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اب ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کرے گا' جو نغف (اونٹوں اور بکریوں کی ناک میں پیدا ہونے والا کیڑا) کی مانند ہوگا۔ وہ ان کی گردنوں میں نکلے گا' تو وہ لوگ صبح کے وقت مرے ہوئے ہوں گے' یہاں تک کہ ان کی کوئی آہٹ محسوس نہیں ہوگی۔ مسلمان یہ کہیں گے کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جو ہمارے لیے اپنی جان کا سودا کرے اور اس بات کا جائزہ لے کہ اس دشمن کا کیا بنا؟ تو ان میں سے ایک شخص اس کام کے لیے الگ ہوگا وہ اپنے آپ کو اس بات کے لیے تیار کر لے گا کہ وہ قتل ہو جائے گا پھر وہ ان لوگوں کو پائے گا کہ وہ تو مرے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے اوپر پڑے ہوئے ہیں' تو وہ پکار کر کہے گا: اے مسلمانوں کے گروہ! خبردار۔ تمہارے لیے خوش خبری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمن کے لیے تمہاری کفایت کر دی ہے' تو لوگ اپنے شہروں اور قلعوں سے نکل آئیں گے اور اپنے مویشیوں کو آزاد کر دیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ رَدْمَ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ قَدْ فُتِحَ مِنْهُ الْآنَ الشَّيْءُ الْيَسِيرُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' یاجوج و ماجوج کی دیوار میں سے تھوڑا سا حصہ اب بھی کھل گیا ہے

6831 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ ، وَحَلَّقَ بِيَدِهِ عَشَرَةً، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

❀❀ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے عربوں کے لیے اس شر کی وجہ سے بربادی ہے' جو قریب آ چکا ہے۔ آج یاجوج و ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھل گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے صفر کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب برائیاں بڑھ جائیں گی (تو نیک لوگوں سمیت سب ہلاکت کا شکار ہوں گے)

6831-إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة، والحديث حديث زينب بنت جحش، غير أن المؤلف هنا وأبا عوانة اسقطا زينب بنت جحش من السند، نبه على ذلك الحافظ بن حجر في "الفتح" 13/12. وقد تقدم الحديث عن زينب عند المؤلف برقم "327"، من طريق يونس يبن يزيد الأيلي عن ابن شهاب، به، فانظر تخريجه هناك.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ انْقِطَاعِ الْحَجِّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ'یاجوج وماجوج کے ظہور کے بعد بھی حج کرنا منقطع نہیں ہوگا

6832 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيَحَجَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ، وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یاجوج وماجوج کے نکلنے کے بعد بھی اس بیت اللہ کا حج بھی کیا جائے گا اور عمرہ بھی کیا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَتَابُعِ الْاٰيَاتِ وَتَوَاتُرِهَا اِذَا ظَهَرَتْ فِى الْاَرْضِ اَوَائِلُهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب زمین میں پہلی نشانی نمودار ہوگی' تو پھر نشانیاں یکے بعد دیگرے تواتر کے ساتھ رونما ہونے لگیں گی

6833 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خُرُوْجُ الْاٰيَاتِ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ تَتَابَعْنَ كَمَا تَتَابَعُ الْخَرَزُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6832–إسناده حسن، عمران القطان وهو ابن دوار - صدوق له أصحاب السنن، وقد توبع، وباقى السند رجاله ثقات رجال الصحيح. وهو فى "مسند أبى يعلى" ."1030" وأبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسى. وأخرجه أحمد 3/27 - 28، وابن خزيمة "2507" عن أبى داود الطيالسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/27 و48 و64، وابن خزيمة ."2507" والحاكم 4/453 من طريق أبان بن يزيد العطار، والبخارى "1593" فى الحج: باب قوله تعالى: (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْىَ وَالْقَلَائِدَ ...) ، من طريق الحجاج بن الحجاج، كلاهما عن قتادة، به.

6833–والد أبى الربيع الزهرانى: هو داود الزهرانى البصرى، لم يرو عنه غير ابنه الربيع واسمه سليمان - ولم يوثقه غير المؤلف 8/234، والهيثمى فى "المجمع" وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين. وأورده الهيثمى فى " مجمع الزوائد" 7م321 وقال: رواه الطبرانى فى "الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن أحمد بن حنبل وداود الزهرانى وكلاهما ثقة. وفى الباب عن عبد اللّٰه بن عمرو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم: "الآيات خرزات منظومات فى سلك، فإن يقطع السلك يتبع بعضها بعضا." وعلقه البخارى فى "التاريخ الكبير" 3/144 من طريق على بن زيد، به. ولم يسق لفظه. قلت: وخالد بن الحويرث، لا يعرف، وعلى بن زيد وهو ابن جدعان وهو ضعيف، ومع ذلك فقد قال الهيثمى فى "المجمع" 7/321 بعد أن نسبه إلى أحمد: وفيه على بن زيد وهو حسن الحديث.!

''(قیامت سے پہلے کچھ) نشانیاں ظہور پذیر ہوں گی وہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے اس طرح آئیں گی جس طرح (ہار ٹوٹ جائے) تو دانے ایک دوسرے کے آگے پیچھے جاتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفِتَنَ اِذَا وَقَعَتْ وَالْاٰيَاتِ اِذَا ظَهَرَتْ كَانَ فِيْ خَلَلِهَا طَائِفَةٌ عَلَى الْحَقِّ اَبَدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب فتنے واقع ہو جائیں گے اور نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو اس دوران بھی ایک گروہ ہمیشہ حق پر کاربند رہے گا

6834 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْفَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ

معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگوں کی ہمیشہ مدد کی جاتی رہے گی' جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6835 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

6834– حديث صحيح، محمد بن عصام، وأبوه تقدمت ترجمتهما عند الحديث رقم "4587"، وقد توبعا، وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "61".

6835– إسناده حسن، محمد بن عجلان صدوق روى له مسلم متابعة، واحتج به أصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه البزار "3320" عن زهير بن محمد بن قمير، عن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أيوب، عن ابن عجلان، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/288، وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح، غير زهير بن محمد بن قمير، وهو ثقة. وأخرجه بنحوه ابن ماجه "7" في المقدمة: باب اتباع سنة رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق نصر بن علقمة، عن عمير بن الأسود وكثير بن مرة الحضرمي، عن أبي هريرة. وفي الباب عن غير واحد من الصحابة، انظر تخريج الحديث رقم "61".

(متن حدیث): لَا يَزَالُ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ عِصَابَةٌ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ خِلَافُ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس معاملے (یعنی دین اسلام) کے بارے میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر گامزن رہے گا ان کی مخالفت کرنے والوں کی مخالفت انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی' یہاں تک کہ اللہ کا حکم ان تک آ جائے گا اور وہ اس حالت پر ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الطَّائِفَةِ الْمَنْصُوْرَةِ الَّتِىْ تَكُوْنُ عَلَى الْحَقِّ اِلٰى اَنْ تَاْتِىَ السَّاعَةُ

اس گروہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کی مدد کی جائے گی جو قیامت قائم ہونے تک حق پر کاربند رہے گا

6836 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيْبٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شِمَاسَةَ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَّعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ، هُمْ شَرٌّ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، لَا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ بِشَىْءٍ اِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ: يَا عُقْبَةُ، اسْمَعْ مَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ عُقْبَةُ: هُوَ اَعْلَمُ، وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ اُمَّتِى، يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ، وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا، رِيْحُهَا رِيْحُ الْمِسْكِ، وَمَسُّهَا مَسُّ الْخَزِّ، فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن شماسہ بیان کرتے ہیں: وہ مسلمہ بن مخلد کے پاس موجود تھے ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور وہ اہل جاہلیت سے بھی زیادہ برے لوگ ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔ ابھی وہ اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ تو مسلمہ نے ان سے کہا: اے عقبہ! آپ سنیے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کیا بیان کر رہے ہیں۔ تو

6836- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" "1924" في الإمارة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم" عن أحمد بن عد الرحمن بن وهب، عن عمه عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا على المرفوع منه عن عقبة، الطبراني "870"/17 عن أحمد بن رشدين، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه كذلك "869"/17 من طريق سعيد بن أبي مريم، عن ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي الحبيب، به.

عقبہ نے کہا: وہ زیادہ علم رکھتے ہیں بہر حال جہاں تک میری بات ہے تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے دین کے معاملے میں جنگ کرتا رہے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے ان کی خلاف ورزی کرنے والے لوگ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ ان تک قیامت آ جائے گی مگر وہ اسی حالت میں ہوں گے۔''

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو بھیجے گا' جس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہو گی اور وہ چھونے میں ریشم کی طرح ہو گی' تو وہ ایسے کسی شخص کو نہیں چھوڑے گی' جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو گا مگر یہ کہ اس کی روح قبض کر لے گی پھر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے اور انہی لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6837 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس دین کے معاملے میں مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ جنگ کرتا رہے گا' یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ قَبُوْلِ الْاِيْمَانِ فِي الْاِبْتِدَاءِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے کے بعد' کسی شخص کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا (جو پہلے ایمان نہ لایا ہو)

6838 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا طَلَعَتْ آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ،

6837- إسناده حسن على شرط مسلم، سماك بن حرب لا يرقى إلى درجة الصحة . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي. وأخرجه أحمد 5/103، ومسلم "1922" في الإمارة: باب قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ من أمتي "....، من طريق محمد بن جعفر غندر، والطبراني "1891" من طريق معاذ بن العنبري، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/98 من طريق أسباط، 5/106 و107 من طريق زائدة، كلاهما عن سماك،

فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيمَانِهَا خَيْرًا

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہیں نکلتا جب وہ (مغرب کی طرف سے) نکل آئے گا' تو تمام لوگ ایمان لے آئیں گے' لیکن اس دن کسی بھی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا ایسا شخص جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہیں کمائی تھی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوْجِ النَّارِ الَّتِيْ تَخْرُجُ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

اس آگ کے نکلنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو قیامت قائم ہونے سے پہلے نکلے گی

6839 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ تُضِيءُ لَهَا اَعْنَاقُ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک وہ آگ نہیں نکلے گی جب تک بصریٰ میں موجود اونٹوں کی گردنیں روشن نہیں ہو جائیں گی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ سَيْرِ النَّارِ الَّتِيْ تَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس آگ کے چلنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو آخری زمانے میں نکلے گی

6838- إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وأخرجه مسلم "157" في الإيمان: باب بيان الزمن الذي يقبل فيه الإيمان، من طرق إسماعيل بن جعفر، وابن جرير الطبري في "تفسيره" "14210" من طريق محمد بن جعفر، كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/231 و313 و350 و398 و530، والبخاري "4635" في تفسير سورة الأنعام: باب (قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ)، و "4636": باب (لا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا) و "6506" في الرقاق: باب رقم "40"، و"7121" في الفتن: باب رقم "25"، ومسلم "157"، وأبو داود "4312" في الملاحم: باب أمارات الساعة، والنسائي، في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/442، وابن ماجه "4068" في الفتن: باب طلوع الشمس من مغربها، وابن جرير الطبري "14204" و"14209"، والبغوي "4243" و"4244" من طرق عن أبي هريرة.

6839- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2902" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز، عن حرملة بن يحيى بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7118" في الفتن: باب خروج النار، والبغوي "4251" من طريق شعيب بن أبي هريرة، ومسلم "2902"، والحاكم 4/443 من طريق عقيل بن خالد، كلاهما عن الزهري، به.

6840 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ بِشْرٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوْشِكُ اَنْ تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ حُبْسٍ، تَسِيْرُ سَيْرَ بَطِيْئَةِ الْاِبِلِ، تَسِيْرُ بِالنَّهَارِ، وَتَكْمُنُ بِاللَّيْلِ، يُقَالُ: غَدَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاغْدُوا، قَالَتِ النَّارُ: اَيُّهَا النَّاسُ فَقِيْلُوا، رَاحَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَرُوْحُوا، مَنْ اَدْرَكَتْهُ اَكَلَتْهُ

❁❁ رافع بن بشر سلمی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایک آگ جس سے نکلے گی وہ یوں چلے گی جس طرح سست رفتار اونٹ چلتا ہے وہ دن کے وقت چلا کرے گی اور رات کے وقت چھپ جایا کرے گی تو یہ کہا جائے گا کہ آگ چل پڑی ہے تو اے لوگو تم بھی چل پڑو آگ آرام کر رہی ہے تو اے لوگو! تم لوگ بھی آرام کرو آگ روانہ ہوگئی ہے تو اے لوگو تم بھی روانہ ہو جاؤ۔ وہ آگ جس تک پہنچے گی اس کو کھا جائے گی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مُنْتَهٰى سَيْرِ النَّارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا اِلَيْهِ

اس جگہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس آگ کی آخری منزل ہوگی وہ آگ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6841 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ،

6840- رافع بن بشر روى عنه غير واحد، وذكره المؤلف في "الثقات" 4/236، وأبوه بشر السلمي، ويقال: بشير، ويقال غير ذلك، عده غير واحد في الصحابة، وناقض المؤلف نفسه، فعده هنا في الصحابة، وذكره في "الثقات" 4/73 في قسم التابعين، وقال: يروي المراسيل، روى عنه ابنه رافع بن بشير، ومن زَعَمَ أَنَّ لَهُ صُحبةً فقد وَهِمَ، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح. أبو جعفر هُوَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بن أبي طالب، الملقب بالباقر. وهو في "مسند أبي يعلى". "934" وأخرجه أحمد 3/443، والحاكم 4/442 - 443 عن عثمان بن عمر بن فارس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1229" من طريق أبي عاصم، عن عبد الحميد بن جعفر، عن عيسى بن علي الأنصاري، عن رافع بن بشير السلمي، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/12، وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح غير رافع، وهو ثقة.!

6841- حبيب بن حماز روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وترجمه البخاري 2/315 - 316، وابن أبي حاتم 3/98 فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلا، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح، عبد الله بن الحارث: هو الزبيدي النجراني. وأخرجه أحمد 5/144 عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 8/12، ونسبه إلى أحمد: رجاله رجال الصحيح غير حبيب بن حماز "تحرف فيه إلى حبان" وهو ثقة. وأخرجه أحمد 5/144 من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، كلاهما عن زائدة، عن الأعمش، به. وحديث معاوية بن عمرو مختصر، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه ابن أبي شيبة 15/77 عن أبي خالد الأحمر، عن عمرو بن قيس، عن رجل، عن أبي ذر. وهذا إسناد ضعيف لجهالة الراوي عن أبي ذر.

قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ حِمَازٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَتَعَجَّلَتْ رِجَالٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَبَاتُوا بِهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ سَاَلَ عَنْهُمْ، فَقِيْلَ: تَعَجَّلُوا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: تَعَجَّلُوا اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَالنِّسَاءِ؟ اَمَا اِنَّهُمْ سَيَتْرُكُوْنَهَا اَحْسَنَ مَا كَانَتْ وَقَالَ لِلَّذِيْنَ تَخَلَّفُوا مَعَهُ مَعْرُوْفًا، ثُمَّ قَالَ: لَيْتَ شِعْرِی، مَتٰى تَخْرُجُ نَارٌ مِّنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوَرَّاقِ، تُضِیْءُ لَهَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ وَهِیَ تَنْزِلُ بِبُصْرٰى كَضَوْءِ النَّهَارِ قَالَ عَلِیٌّ: بُصْرٰى بِالشَّامِ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے ہم نے ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کیا کچھ لوگ جلدی مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے انہوں نے وہاں رات بسر کی جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ وہ لوگ پہلے ہی مدینہ منورہ چلے گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ مدینہ منورہ اور خواتین کی طرف جلدی چلے گئے ہیں؟ اگر وہ لوگ ان خواتین کو ایسے ہی رہنے دیتے (یعنی کل رات جلدی نہ جاتے) تو یہ زیادہ بہتر تھا البتہ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیچھے رہ گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ مناسب طور پر بات کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہائے افسوس! جب یمن سے وراق کے پہاڑ سے آگ نکلے گی' تو اس کے ذریعے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی اور وہ آگ بصریٰ پر یوں نازل ہوگی' جس طرح دن کی روشنی ہوتی ہے۔

علی بن مدینی نامی راوی کہتے ہیں: بصریٰ نامی جگہ شام میں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَقَارُبِ الزَّمَانِ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت سے پہلے زمانہ سمٹ جائے گا

6842 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَيَكُوْنُ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَاحْتِرَاقِ السَّعَفَةِ اَوِ الْخُوْصَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6842– إسناده صحيح على شرط الصحيح. النفيلي: هو عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل الحراني . وأخرجه أحمد 2/537 - 538 عن هاشم أبي النضر، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه أبو يعلى في "مسنده" ورقة 306 عن سريج بن يونس، عن عبيدة، عن سهيل، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/331، وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح . وفي الباب عن أنس عند الترمذي "2332" وفي إسناده ضعف.

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمانہ سمٹ نہیں جائے گا۔ سال مہینے کی طرح ہو جائے گا مہینہ جمعے کی طرح ہوگا جمعہ ایک دن کی طرح ہوگا ایک دن ایک ساعت (یعنی پورا پہر) کی طرح ہوگا اور ایک یوں ہوگی جیسے (کسی عام درخت کا) پتہ یا کھجور کا پتہ جلتا ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ يُتَوَقَّعُ كَوْنُهَا قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

ان خصائل کا تذکرہ جن کے بارے میں یہ توقع ہے کہ وہ قیامت سے پہلے نمودار ہوں گے

6843 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: مَاذَا كُنْتُمْ تَتَذَاكَرُوْنَ؟ قُلْنَا: كُنَّا نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: اِنَّهَا لَا تَقُوْمُ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَثَلَاثَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ، اَوْ عَدَنٍ، اَوِ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ

❀❀ حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا ہم اس وقت بات چیت کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کس چیز کے بارے میں بات چیت کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہیں دیکھو گے۔ دجال، دھواں، حضرت عیسیٰ بن مریم (کا نزول)، یاجوج و ماجوج، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا اور تین مرتبہ دھنسنا ایک مرتبہ دھنسنا مشرق میں ہوگا ایک مرتبہ دھنسنا مغرب میں ہوگا ایک مرتبہ دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور اس کے آخر میں ایک آگ ہوگی' جو عدن کے گڑھے سے نکلے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عدن سے نکلے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یمن سے نکلے گی اور وہ لوگوں کو میدان محشر کی طرف لے جائے گی۔

ذِكْرُ اَمَارَةٍ يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس نشانی کا تذکرہ جس کے ذریعے قیامت قائم ہونے پر استدلال کیا جا سکتا ہے

6844 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا

6843- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه - وهو حذيفة بن أسيد - فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2901" "39" في الفتن: باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وقد تقدم عند المؤلف برقم "6791" من طريق شعبة بن الفرات القزاز.

اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِىْ زُفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَرْدَكَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ وَالِبَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ، وَالْبُخْلُ، وَيُخَوَّنَ الْاَمِيْنُ، وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَيَهْلِكَ الْوُعُوْلُ، وَتَظْهَرَ التَّحُوْتُ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْوُعُوْلُ وَالتَّحُوْتُ؟ قَالَ: الْوُعُوْلُ: وُجُوْهُ النَّاسِ وَاَشْرَافُهُمْ، وَالتَّحُوْتُ: الَّذِيْنَ كَانُوْا تَحْتَ اَقْدَامِ النَّاسِ لَا يُعْلَمُ بِهِمْ.

52

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ اِذَا ذَاكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک فحاشی، کنجوسی عام نہیں ہو جاتے۔ امین شخص کو خائن قرار دیا جائے گا اور خائن شخص کو امین بنایا جائے گا۔ وعول ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اور تحوت عام ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وعول اور تحوت سے کیا مراد ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وعول'' سے مراد لوگوں کے بڑے اور معززین ہیں اور ''تحوت'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے پاؤں کے نیچے رہتے ہیں اور ان کے بارے میں علم نہیں ہوتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید بن جبیر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس وقت احادیث کا سماع کیا تھا' جس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ وَالنَّاسُ فِىْ اَسْوَاقِهِمْ وَاَشْغَالِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب قیامت قائم ہوگی' تو لوگ اس وقت بازاروں میں ہوں گے اور اپنے کام کاج کر رہے ہوں گے

6845 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَثَوْبُهُمَا بَيْنَهُمَا لَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ لَا يَطْعَمُهٗ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلُوْطُ حَوْضَهٗ لَا يَسْقِيْهِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَرَفَعَ لُقْمَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ لَا

6844- إسناده ضعيف. إسماعيل بن أبي أويس، فيه لين كما قال الذهبي، ومحمد بن سليمان لم يوثقه أحد غير المؤلف 7/416. وأخرجه البخاري في "تاريخه" 1/98 عن إسماعيل بن أبي أويس، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/547 عن أبي عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ، حدثنا يحيى بن محمد بن يحيى الشهيد، والفضل بن محمد بن المسيب الشعراني، قالا: حدثنا إسماعيل بن أبي أويس، به، وقال: هذا حديث رواته كلهم مدنيون ممن لم ينسبوا إلى نوع من الجرح، وأقره الذهبي!

يَطْعَمُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہو گی جب کہ (دو آدمیوں کا) کپڑا ان کے درمیان ہو گا وہ نہ تو اسے لپیٹ سکیں گے اور نہ ہی اس کا سودا طے کر سکیں گے۔ قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہو گی کہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر واپس جائے گا لیکن وہ اسے پی نہیں سکے گا۔ قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہو گی جب کوئی شخص اپنے حوض کو درست کر رہا ہو گا لیکن اس میں سے پی نہیں سکے گا۔ قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہو گی جب آدمی اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف بڑھائے گا لیکن اسے کھا نہیں سکے گا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6846 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْغَضَائِرِيُّ، بِحَلَبَ وَالْبُجَيْرِيُّ، بِصُغْدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْسُورٌ، عَنْ اَبِي الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا ثَوْبٌ يَتَبَايَعَانِهِ، فَلَا هُمَا يَنْشُرَانِهِ وَلَا هُمَا يَطْوِيَانِهِ، وَتَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى رَجُلٍ وَّفِيْ فِيْهِ لُقْمَةٌ، فَلَا هُوَ يُسِيغُهَا وَلَا هُوَ يَلْفِظُهَا .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْحَارِثِ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، وَمَيْسُورٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت ایسے آدمیوں پر قائم ہو گی جن کے درمیان ایک کپڑا ہو گا' جس کے بارے میں وہ سودا طے کر رہے ہوں گے'

6845– حديث صحيح، محمد بن مشكان روى عنه غير واحد وذكره المؤلف في "الثقات" 9/127، ومن فوقه رجال ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/369 عن علي بن حفص، عن ورقاء، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1103" و"1179"، ومسلم "2954" في الفتن: باب قرب الساعة. من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري "6506" في الرقاق: باب رقم "40"، و"7121" في الفتن: باب رقم "25" من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن أبي حمزة، كلاهما عن أبي الزناد، به. وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. واللقحة، بكسر اللام وسكون القاف بعدها مهملة: الناقة ذات الدر، وهي إذا نتجت لقوح شهرين أو ثلاثة، ثم لبون.

6846–حديث صحيح، ميسور: هو ابن عبد الرحمن، وهو وإن لم يرو عنه معتمر بن سليمان، ولم يوثقه غير المؤلف 7/512، قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح، وهو بمعنى ما قبله. وأخرجه عبد الرزاق "20849" عن معمر، عن أبي الحارث محمد بن زياد بهذا الإسناد. القسم الأول منه فقط. ونسبه الحافظ ابن حجر في "الفتح" 13/88 - 89 إلى البيهقي في "البعث" من طريق محمد بن زياد، عن أبي هريرة. وانظر ما قبله.

لیکن وہ نہ تو اسے پھیلا سکیں گے اور نہ ہی اسے سمیٹ سکیں گے۔
قیامت ایک ایسے شخص پر قائم ہوگی کہ اس کے منہ میں ایک لقمہ ہوگا لیکن وہ نہ تو اسے نگل سکے گا اور نہ ہی اسے اگل سکے گا۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحارث نامی یہ راوی محمد بن زیاد ہے اور میسور نامی راوی عبدالرحمٰن کا بیٹا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَدْرَكَ السَّاعَةَ وَهُوَ حَيٌّ كَانَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص ایسی حالت میں قیامت کو پائے کہ وہ زندہ ہو' تو وہ شخص بدترین لوگوں میں سے ہوگا

6847 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ، وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"لوگوں میں سے بدترین وہ لوگ ہوں گے جنہیں قیامت ایسی حالت میں پائے گی کہ وہ زندہ ہوں گے (اور لوگوں میں بدترین وہ لوگ ہیں) جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیتے ہیں۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ النَّاسِ الَّذِيْنَ يَكُوْنُ قِيَامُ السَّاعَةِ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ

ان لوگوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جن کے سروں پر قیامت قائم ہوگی

6848 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6847- إسناده حسن، عاصم: هو ابن أبى النجود، روى له البخارى ومسلما مقرونا، وهو حسن الحديث، وباقى السند ثقات من رجال الشيخين. حسين بن على: هو الجعفى، وزائدة: هو ابن قدامة، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه ابن خزيمة "789" عن يوسف بن موسى، وأبو نعيم فى "أخبار أصبهان" 1/142 من طريق أحمد بن الفرات، كلاهما عن حسين بن على، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/405 و435، والطبرانى "10413"، والبزار "3420"، من طرق عن زائدة بن قدامة، به. وعلقه البخارى فى "صحيحه" "7067" فى الفتن: باب ظهور الفتن، فقال: وقال أبو عوانة، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 1/454، والبزار "3421" من طريق قيس بن الربيع الأسدى، عن الأعمش، عن إبراهيم النخعى، عن عبيدة السلمانى، عن ابن مسعود. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 2/27 وقال: رواه الطبرانى فى "الكبير" وإسناده حسن، وأورده أيضا فيه 8/13 وقال: رواه البزار بإسنادين فى أحدهما عاصم بن بهدلة، وهو ثقة وفيه ضعف، وبقية رجاله رجال الصحيح. وانظر الحديث رقم. "6850"

وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت ایسے کسی شخص پر قائم نہیں ہوگی' جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہو''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالرزاق نامی راوی منفرد ہے

6849 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ: اللّٰهُ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا۔''

6848- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "20847"، ولفظه فيه "لا تقوم الساعة على أحد يقول: الله الله ."وبلفظ "المصنف" أخرجه أحمد 3/162، ومسلم "148" في الإيمان: باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، وأبو عوانة 1/101، والبغوى "4284" عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي عند المؤلف. وأخرجه أيضا أحمد 3/107، والترمذى "2207" في الفتن: باب رقم "35"، من طريق بن أبي عدى، عن حميد، عن أنس. وقال الترمذى: هذا حديث حسن. وأخرجه بلفظ حديث الباب الحاكم 4/494 من طريق محمد بن يحيى الفياض، عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن حميد، عن أنس. وصححه على شرط الشيخين! مع أن محمد بن يحيى بن فياض لم يخرج له واحد منهما، وحديثه عند أبي داود والنسائي في "عمل اليوم والليلة"، وقد وثقه الدارقطني وابن حبان. وأخرجه كذلك الحاكم 4/495، والخطيب البغدادى في "تاريخه" 3/82 من طرق عن ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي الحبيب، عن سنان بن سعد، عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "والذى نفسي بيده لا تقوم الساعة على رجل يقول: لا إله إلا الله، يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر " وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم، فتعقبه الذهبي بقوله: سنان لم يرو له مسلم . قلت: وحديثه حسن في الشواهد.

6849- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "148" في الإيمان: باب ذهاب الإيمان في آخر الزمان، وأبو يعلى "3526" عن زهير بن خيثمة، وأبو عوانة 1/101، وعنه البغوى في "شرح السنة" "4283" من طريق جعفر بن محمد الصائغ، كلاهما عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/268 عن عفان بن مسلم، به. وأخرجه أبو عوانة 1/101 من طريق شاذان، عن حماد بن سلمة، به. لأنه لم يشرع في كتاب ولا سنة ولا هو مأثور عن سلف الأمة، والذكر نوع من العبادة، فلا مجال للرأى فيه.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَنْ يَكُوْنُ قِيَامُ السَّاعَةِ عَلَيْهِمْ

ان لوگوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جن پر قیامت قائم ہوگی

6850 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

6851 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَبُو الْوَلِيْدِ بِصَيْدَا: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَتُنْتَقَوْنَ كَمَا يُنَقَّى التَّمْرُ مِنْ حُثَالَتِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عنقریب تم لوگوں نے یوں چن لیا جائے گا، جس طرح کھجور کو اس کے (چھلکوں وغیرہ میں سے) چن لیا جاتا ہے"۔

6850–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص واسمه عوف بن مالك بن نضلة فمن رجال مسلم وهو في "مسند أبي يعلى" "5249" وأخرجه مسلم "2949" في الفتن: باب قرب الساعة، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/435 عن عبد الرحمن بن مهدي، به. وأخرجه الطيالسي "311"، وأحمد 1/394 عن شعبة، به.

6851–إسناده قوي، إسحاق بن سيار ذكره المؤلف في "الثقات" 8/121 - 124 وروى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم 2/223: أدركناه، وكتب إلي ببعض حديثه، وكان صدوقا ثقة، وجنادة بن محمد المري من أهل دمشق روى عنه إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني، ويعقوب بن سفيان وأهل الشام مات سنة ست وعشرين ومئتين، ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/165، وهو مترجم في "تهذيب تاريخ ابن عساكر 2/412" - 413، وابن أبي العشرين: هو عبد الحميد بن حبيب الدمشقي أبو سعيد البيروتي كاتب الأوزاعي وثقه أحمد، وأبو حاتم، وأبو زرعة، والدارقطني، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال البخاري: ربما يخالف في حديثه، وقال ابن عدي: هو ممن يكتب حديثه، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص 639 ونسبه إلى ابن عساكر.

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْقَى فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِحُثَالَةِ التَّمْرِ

نبی اکرم ﷺ کا آخری زمانے میں باقی رہ جانے والے لوگوں کو کھجوروں کے چھلکے سے تشبیہ دینا

6852 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانِ السُّكَّرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ اَسْلَافًا، وَيَفْنَى الصَّالِحُونَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، حَتّٰى لَا يَبْقَى اِلَّا مِثْلُ حُثَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يُبَالِي اللّٰهُ بِهِمْ

✿✿ حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نیک لوگوں کو اسلاف کے طور پر (دنیا سے) قبض کرلیا جائے گا اور نیک لوگ ایک' ایک کر کے ختم ہو جائیں گے' یہاں تک کہ ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو کھجوروں کے چھلکوں کی طرح (بے کار اور فضول ہوں گے) اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الرِّيحِ الَّتِي تَجِيءُ تَقْبِضُ اَرْوَاحَ النَّاسِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں ایک ہوا چلے گی' جو لوگوں کی روح کو قبض کرلے گی

6853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُبْعَثَ رِيحٌ حَمْرَاءُ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ، فَيَكْفِتُ اللّٰهُ بِهَا كُلَّ نَفْسٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَمَا يُنْكِرُهَا النَّاسُ مِنْ قِلَّةِ مَنْ يَمُوْتُ فِيهَا: مَاتَ شَيْخٌ فِي بَنِي فُلَانٍ، وَمَاتَتْ عَجُوزٌ فِي بَنِي فُلَانٍ، وَيُسْرَى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، فَيُرْفَعُ اِلَى السَّمَاءِ، فَلَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَقِيءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ

6852–إسناده صحيح على شرط الصحيح .وأخرجه الطبراني "709"/20 عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، وعبدان بن أحمد، قالا: حدثنا وهب بن بقية، أخبرنا خالد وهو ابن عبد الله بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "6434" في الرقاق: باب ذهاب الصالحين، والبيهقي 10/122، والبغوي "4197" عن يحيى بن حماد، عن أبي عوانة، عن بيان، به. وفيه "حفالة كحفالة التمر ... "، وقال أبو عبد الله البخاري: يقال: حفالة وحثالة، وقال البغوي: حفالة التمر: رذالته ومثله الحثالة، والفاء والثاء يتعاقبان، كقولهم: ثوم وفوم، وجدث وجدف . وأخرجه أحمد 4/193 عن محمد بن عبيد، ويعلى، والطبراني "708"/20 من طريق حفص بن غياث، ثلاثتهم عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، به . ورواية محمد بن عبيد مختصرة. وأخرجه أحمد 4/193 عن يحيى بن سعيد، والبخاري "4156" في المغازي: باب غزوة الحديبية، من طريق عيسى بن يونس، كلاهما عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس، موقوفا على مرداس الأسلمي.

كَبِدِهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا يَنْتَفِعُ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، يَمُرُّ بِهَا الرَّجُلُ فَيَضْرِبُهَا بِرِجْلِهِ، وَيَقُوْلُ: فِي هٰذِهِ كَانَ يَقْتَتِلُ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، وَاَصْبَحَتِ الْيَوْمَ لَا يُنْتَفَعُ بِهَا.

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاِنَّ اَوَّلَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَنَاءً قُرَيْشٌ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اَوْشَكَ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى النَّعْلِ وَهِيَ مُلْقَاةٌ فِي الْكُنَاسَةِ فَيَاْخُذُهَا بِيَدِهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: كَانَتْ هٰذِهٖ مِنْ نِعَالِ قُرَيْشٍ فِي النَّاسِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جس وقت تک یمن کی طرف سے سرخ ہوا نہیں چلے گی' تو اس ہوا کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی جان کو قبض کر لے گا' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اس میں مرنے والے لوگوں کی کمی کی وجہ سے لوگ اسے منکر نہیں سمجھیں گے (اور یہ کہیں گے) بنو فلاں کا بوڑھا آدمی اس میں مر گیا ہے اور بنو فلاں کی بوڑھی عورت اس میں مر گئی ہے۔ اللہ کی کتاب کو الگ کیا جائے گا اور اسے آسمان کی طرف اٹھا لیا جائے گا زمین پر اس میں سے کوئی بھی آیت باقی نہیں رہے گی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی سونے اور چاندی کو اگل دے گی لیکن اس دن کے بعد کوئی اس سے نفع حاصل نہیں کر سکے گا کوئی شخص ان کے پاس سے گزرے گا انہیں پاؤں مارے گا اور یہ کہے گا: کیا ان کی وجہ سے ہم سے پہلے کے لوگ ایک دوسرے سے لڑا کرتے تھے؟ آج یہ عالم ہے کہ ان سے نفع حاصل نہیں کیا جا سکتا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرب کے قبائل میں سے سب سے پہلے قریش ختم ہو جائیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا' جب کوئی شخص کسی جوتے کے پاس سے گزرے گا' جو کسی کوڑے کے ڈھیر پر پڑا ہوگا وہ اپنے ہاتھ سے اسے پکڑے گا اور پھر یہ کہے گا ''اس طرح کے جوتے قریش کے ہوا کرتے تھے۔''

6853–عبد الغفار بن عبد الله روى عنه غير واحد، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/421، وأورده ابن أبي حاتم 6/54، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أبو حازم: هم سلمان الأشجعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 287/1 مختصرا إلى قوله "وماتت عجوز في بني فلان ." قلت: ولقوله: "ويسرى على كتاب الله ... " شاهد من حديث أبي حذيفة عند ابن ماجه "4049"، وإسناده صحيح، وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي. وقوله: "وتقيء الأرض أفلاذ كبدها" إلى قوله "ينتفع بها" أخرجه مسلم بنحوه "1013" من طرق محمد بن فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أبي هريرة. وأما قول أبي هريرة، فقد أخرجه أحمد 2/336 عن عمر بن سعد، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عن سعد بن طارق، عن أبي حازم، عن أبي هريرة رفعه "أسرع قبائل العرب فناء قريش، ويوشك أن تمر المرأة بالنعل، فتقول: هذا نعل قرشي "، وإسناده صحيح على شرط مسلم، وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/28، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار ببعضه والطبراني في "الأوسط"، وقال: "هذه" بدل "هذا" ورجال أحمد وأبي يعلى رجال الصحيح. وله شاهد من حديث عائشة عد أحمد 6م74 و81 و.90

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

8

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

8

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

نام کتاب ———— صحیح ابن حبان

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— ستمبر 2014ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور
0322-7202212

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکرگزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان — صفحہ

كِتَابُ اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ

رِجَالِهِمْ وَنِسَائِهِمْ بِذِكْرِ اَسْمَائِهِمْ رَضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

کتاب! نبی اکرم ﷺ کا صحابہ کرام، ان کے مردوں اور خواتین کا' ان کے ناموں کے ذکر کے ہمراہ ان کے مناقب کے بارے میں اطلاع دینا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان سب پر ہو

ذِكْرُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ الصِّدِّيقِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَرَحْمَتُهٗ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت ابوبکر بن ابوقحافہ صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور رحمت ان پر ہو' اور اس نے ایسا کر دیا ہے

6854 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ كَاَنِّیْ اُعْطِيْتُ عُسًّا مَمْلُوْءًا لَبَنًا، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى تَمَلَّاْتُ، فَرَاَيْتُهَا تَجْرِیْ فِیْ عُرُوْقِیْ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَفَضَلَتْ مِنْهَا فَضْلَةٌ، فَاَعْطَيْتُهَا اَبَا بَكْرٍ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا عِلْمٌ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا تَمَلَّاْتَ مِنْهُ، فَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَاَعْطَيْتَهَا اَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَصَبْتُمْ

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6854–إسناده صحيح على شرط الشيخين، إلا أن جعله في مناقب أبي بكر قد انفرد المؤلف بإخراجه من طريق عبد الله بن الصباح وهو ثقة - وخالف عبد الله هذا شيخان ثقتان: هما محمد بن أبي بكر المقدمي، وعمر بن عون الواسطي، كلاهما عن معتمر بن سليمان، فجعلاه في مناقب عمر بن الخطاب، أخرجه عن الأول عبد الله بن أحمد في زياداته على "فضائل الصحابة" للإمام أحمد "319"، وأخرجه عن الثاني الطبراني "13155"، والحاكم 3/85 - 86 وزاد في الإسناد بين عبيد الله بن عمر وسالم: أبا بكر بن سالم بن عبد الله، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في "المجمع" 9/69 بعد أن نسبه إلى الطبراني: رجاله رجال الصحيح. وقد اتفق الشيخان على إخراجه بنحوه في مناقب عمر من طريقين عن ابن عمر كما سيأتي برقم "6878". قلت: وقد: أورد المحب الطبري في "الرياض النضرة" 1/152 حديث الباب في مناقب أبي بكر، ونسبه إلى ابن حبان، وقال بإثره: وقد جاء في الصحيح مثل هذا لعمر، وسيأتي في خصائصه، ولعل الرؤيا تعددت في ذلك، وعلى ذلك يحمل، فإن الحديثين صحيحان، وإن كان حديث عمر متفقا عليه. والعس: القدح الكبير، وجمعه عساس وأعساس. انظر: "النهاية" 3/236.

''میں نے (خواب میں دیکھا) کہ مجھے ایک برتن دیا گیا ہے' جو دودھ سے بھرا ہوا تھا میں نے اس میں سے پی لیا' یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا تو میں نے محسوس کیا کہ وہ دودھ میری جلد اور گوشت کے درمیان رگوں کے اندر چل رہا ہے اس میں سے کچھ بچ گیا تو وہ میں نے ابوبکر کو دیدیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس سے مراد علم ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کیا تھا' یہاں تک کہ جب آپ ﷺ اس سے بھر گئے اور یہ باقی بچ گیا تو آپ ﷺ نے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے۔''

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَّخِذَ الصِّدِّيقَ خَلِيلًا

نبی اکرم ﷺ کا اس بات کا ارادہ کرنا کہ وہ صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بنالیں

6855 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ وُدُّ اِخَاءٍ وَّاِيمَانٍ، وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ.

قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي نَفْسَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں ہر دوست کی دوستی سے بری ذمہ ہوں اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا البتہ بھائی چارہ اور ایمان کی محبت (باقی ہیں) ویسے تمہارے آقا' اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

6855- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير إبراهيم بن بشار تالرمادي الحافظ، فقد روى له أبو داود والترمذي. سفيان: هو ابن عيينة، وعبد الله بن مرة: هو الهمذاني الخارفي، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي. وأخرجه أبو بكر القطيعي في زياداته على "فضائل الصحابة " للإمام أحمد "587" عن أبي مسلم إبراهيم بن عبد الله الكشي، عن الرمادي _وهو إبراهيم بن بشار_ بهذا الإسناد، وقد انبهم أمره على محقق الكتاب فظنه أحمد بن منصور بن سيار بن المعارك الرمادي. وأخرجه أحمد في المسند 1/377، والحميدي "113"، ومسلم "2383" "7" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق، عن سفيان بن عيينة، به. وليس فيه قوله: "ولكن ود إخاء وإيمان." وأخرجه كذلك أحمد في "المسند"1/389 و409 و433، وفي "فضائل الصحابة" "155" و"157"، والقطيعي فيه "587"، وابن أبي شيبة 12/5، ومسلم "2383" "7"، والنسائي في "فضائل لصحابة" "4"، وابن ماجه "93"، في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن سعد 3/176، وأبو يعلى "5180"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1226"، والبغوي "3867" من طرق عن الأعمش، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض، وبعضهم يجعل مكان "عبد الله بن مرة": عمرو بن مرة. وأخرجه عبد الرزاق "20398"، وأحمد في "المسند" 1/408 و412 و434 و437 و455، وفي "الفضائل" "156" و"158" و"159" و"160" وابن سعد 3/176، ومسلم "2383" "4" و"5"، والترمذي "3655" في المناقب: باب مناقب أبي بكر الصديق، وأبو يعلى "5308"، والبغوي "3866" من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، عن أبي الأحوص، به ولفظه "لو كنت متخذا من أمتي أحدا خليلا لاتخذت أبا بكر " هذا لفظ مسلم. وأخرجه مسلم "2383" "5" من طريق ابن أبي مليكة، والطبراني "10457" من طريق شقيق كلاهما عن عبد الله بن مسعود.

سفیان کہتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ کی مراد آپ ﷺ کی اپنی ذات تھی۔"

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُخُوَّةَ وَالصُّحْبَةَ لِاَبِىْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مصطفیٰ کریم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے بھائی چارے اور صحابیت کے اثبات کا تذکرہ

6856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا، لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ، وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرا بھائی اور ساتھی ہے اور تمہارے آقا کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنالیا ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ مِنْ مَسْجِدِهٖ خَلَا بَابِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی مسجد کے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (کے داخلے کا مخصوص) دروازہ (کھلا رکھنے کی ہدایت کی تھی)

6857 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ الشَّوَارِعِ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا بَابَ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

6856– إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن مهدى: هو عبد الرحمن، وهو فى "مسند أبى يعلى "."5249" وأخرجه الطيالسى "314"، وأحمد1/439 و462 - 463، ومسلم "2383" "3"، والنسائى فى "الفضائل" "3"، والطبرانى "10106" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2383" "6"، وأبو يعلى "5149"، والطبرانى "10107" من طرق عن جرير، عن مغيرة، عن واصل بن حيان، عن عبد الله بن أبى الهذيل، به.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے داخلے کے مخصوص) دروازے کے علاوہ مسجد کے راستے کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَفَعَ بِمَالِ اَحَدٍ مَا انْتَفَعَ بِمَالِ اَبِىْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی شخص کے مال سے اتنا نفع حاصل نہیں کیا جتنا نفع آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے حاصل کیا

6858 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا نَفَعَنِىْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِىْ مَالُ اَبِىْ بَكْرٍ فَبَكَى اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ: مَا اَنَا وَمَالِى اِلَّا لَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کسی بھی شخص کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع دیا (راوی کہتے ہیں:) اس پر حضرت

6857- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى سفيان المعمرى - واسمه محمد بن حميد - فمن رجال مسلم. أبو معمر القطيعى: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر بن الحسن الهلالى. وأخرجه بنحوه الدولابى 1/153 من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الله بن أحمد فى "فضائل الصحابة" "33"، والترمذى "3687" فى المناقب: باب رقم "17"، عن محمد بن حميد الرازى، عن إبراهيم بن المختار، عن إسحاق بن راشد، عن الزهرى، به. ومحمد بن حميد متروك، وقال الترمذى: هذا حديث غريب. وأخرجه أبو بكر القطيعى فى زياداته على "فضائل الصحابة" "567" من طريق معلى بن عبد الرحمن، عن عبد الحميد بن جعفر، عن الزهرى، به. ومعلى ضعيف. وأخرجه ضمن حديث مطول الدارمى 1/38 عن فروة بن أبى المغراء، عن إبراهيم بن مختار، عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن كعب، عن عروة، به. وفى الباب عن ابن عباس وعن أبى سعيد الخدرى، وسيردان عند المؤلف برقم "6860"، و"6861"

6858- إسناده صحيح على شرط البخارى. رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخارى. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه أبو بكر القطيعى فى زياداته على "الفضائل" "595" عن إبراهيم بن عبد الله الكشى، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد فى "المسند" 2/253، وفى "فضائل الصحابة" "25"، وابنه عبد الله فيه "26"، وابن أبى شيبة 12/6 - 7، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "9"، وابن ماجه "94" فى المقدمة: باب فى فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن أبى عاصم فى "السنة" "1229" من طرق عن أبى معاوية، به. وأخرجه مطولا أحمد فى "المسند" 2/366، وفى "الفضائل" "32"، عن معاوية بن عمرو، عن أبى إسحاق الفزارى، عن الأعمش، به. وأخرجه بأطول مما هنا الترمذى "3661" فى المناقب: باب رقم "15" من طريق داود بن يزيد الأودى، عن أبيه، عن أبى هريرة، رفعه. قال الترمذى: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے انہوں نے عرض کی: میں اور میرا مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے۔''

ذِكْرُ عَدَدِ مَا اَنْفَقَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَالِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مال خرچ کیا اس کی تعداد کا تذکرہ

6859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَنْفَقَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس ہزار (درہم یا دینار) خرچ کئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے مال اور جان کے اعتبار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والے تھے

6860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

6859- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي زرعة الرازي واسمه عبيد الله بن عبد الكريم بن يزيد - فمن رجال مسلم. سعيد بن سليمان: هو الواسطي أبو عثمان الضبي، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وهذا الحديث انفرد بإخراجه المؤلف، ولم يرد في المصادر التي وقعت لنا.

6860- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة مولى ابن عباس، فمن رجال البخاري، وقد قرنه مسلم بغيره، وهو في "مسند أبي يعلى" "2584". وأخرجه أبو بكر القطيعي في زياداته على "فضائل الصحابة" "134"، عن أحمد بن الحسن عبد الجبار، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "467" في الصلاة: باب الخوخة والممر في المسجد، والنسائي في "فضائل الصحابة" "1"، والطبراني "11938" من طرق عن وهب بن جرير، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/270، وفي "فضائل الصحابة" "67"، وابن سعد 2/227-228 عن إسحاق بن عيسى، والطبراني "11938" من طريق داود بن منصور القاضي، كلاهما عن جرير بن حازم، به. وأخرجه مختصرا البخاري "3656" و"3657" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "لو كنت متخذا خليلا"، و"6738" في الفرائض: باب ميراث الجد مع الأب والإخوة، وابن أبي عاصم في "السنة" "1228" من طريق أيوب السختياني، والطبراني "11974" من طريق خالد الحذاء كلاهما عن عكرمة، به

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَاْسَهُ، فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنِ ابْنِ اَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِي بَكْرٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِي بَكْرٍ فِيْهِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَمَ عَنِ النَّاسِ كُلِّهِمْ اَطْمَاعَهُمْ فِي اَنْ يَكُوْنُوا خُلَفَاءَ بَعْدَهُ غَيْرَ اَبِي بَكْرٍ بِقَوْلِهِ: سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا اس بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر پٹی لپیٹ کر (مسجد میں) تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سے کسی بھی شخص نے اپنی جان اور مال کے حوالے سے ابن ابوقحافہ سے زیادہ میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بنالیتا البتہ اسلام کی دوستی (باقی ہے) تم لوگ مسجد میں موجود ہر دروازہ بند کر دو صرف ابوبکر (کے داخلے کا مخصوص) دروازہ (کھلا رہنے دیا جائے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تم لوگ مسجد کے ہر دروازے کو بند کر دو صرف ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دیا جائے اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (مسلمانوں کے) خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں کے حوالے سے یہ اندازہ تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ ہونے کے خواہش مند ہو سکتے ہیں صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں (یہ اندازہ تھا کہ وہ اس بات کے خواہشمند نہیں ہوں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ''کہ تم مسجد میں داخلے کا ہر دروازہ بند کر دو صرف ابوبکر کے داخلے کا مخصوص دروازہ (بند نہ کرو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُحْبَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرنے والے تھے

6861 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ، فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ، وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ مَالِهٖ وَصُحْبَتِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا کہ وہ اسے جتنی چاہے دنیا کی آرائش وزیبائش عطا کر دے یا پھر اپنی بارگاہ (کا مرتبہ ومقام اور اجر وثواب) عطا کر دے تو اس بندے نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود (اجر وثواب) کو اختیار کیا (راوی کہتے ہیں:) اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے انہوں نے عرض کی: ہم اپنے باپ اپنی مائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں:) اصل میں وہ اختیار دیئے گئے شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ہم سب سے زیادہ جانتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے مال اور ساتھ کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے' اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ (باقی ہے) مسجد میں موجود ہر دروازہ بند کر دیا جائے صرف ابوبکر کے داخلے کا مخصوص دروازہ کھلا رہنے دیا جائے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھے

6862 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ

6861- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري . أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية. وأخرجه مسلم "2382" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عن عبد الله بن جعفر بن يحيى بن خالد، عن معن بن عيسى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3904" في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم، وأصحابه إلى المدينة، ومن طريق البغوي "3821" عن إسماعيل بن عبد الله، والترمذي "3660" في المناقب: باب رقم "15"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "2" من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، كلاهما عن مالك، به، ورواية النسائي مختصرة، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وقد تقدم عند المؤلف برقم "6594" من طريق فليح بن سليمان، عن سالم أبو النضر.

الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَحَبَّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ خَيْرَنَا وَسَيِّدَنَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب تھے وہ ہم میں سب سے بہتر تھے اور وہ ہمارے سردار تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا

6863 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِيُّ، بِالْكَرَجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهٰذَا الْاَمْرِ؟ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس معاملے کا سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں نے سب سے پہلے اسلام قبول نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے فلاں کام نہیں کیا تھا کیا میں نے فلاں کام نہیں کیا تھا؟

6862- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير إبراهيم بن سعيد الجوهري، فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي "3656" في المناقب: باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله، عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث صحيح غريب. وأخرجه الحاكم 3/66 عن علي بن حمشاد العدل، عن العباس بن الفضل الأسفاطي، عن إسماعيل بن أبي أويس، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري "3668" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا" عن إسماعيل بن عبد الله بن أبي أويس، به، في حديث في قصة وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقصة سقيفة بني ساعدة.

6863- رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أبي نضرة واسمه المنذر بن مالك بن قطعة فمن رجال مسلم، إلا أن عقبة بن خالد قد تفرد برفعه كما قال البزار فيما نقله عنه الحافظ في "النكت الظراف "5/293 - 294، وخالف عبد الرحمن مهدي فأرسله. وأخرجه الترمذي "3667" في المناقب: باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما، عن أبي سعيد الأشج، بهذا الإسناد، ثم رواه عن محمد بن بشار، عن عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ الجريري، عن أبي نضرة، قال: قال: أبو بكر ... فذكر نحوه ولم يقل: "عن أبي سعيد " قال: وهذا أصح. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير " ص1027، وزاد نسبته إلى أبي نعيم في "المعرفة"، وابن منده في "غرائب شعبة."

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ سُمِّىَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَتِيقًا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ''عتیق'' رکھا گیا

6864 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِىُّ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اسْمُ اَبِىْ بَكْرٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَسُمِّىَ عَتِيقًا

✿✿ عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہنم سے آزاد کردہ شخص ہو، اسی وجہ سے ان کا نام عتیق رکھ دیا گیا (یعنی آزاد کیا ہوا شخص)

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِىْ قُحَافَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ صِدِّيقًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہما کو صدیق کا نام دینے کا تذکرہ

6865 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا، فَتَبِعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ

6864–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حامد بن يحيى وهو ثقة، روى له أبو داود. سفيان: هو ابن عيينة، وزياد بن سعد: هو ابن عبد الرحمن الخراساني. وأخرج بنحوه الطبراني "7" عن الحسين بن إسحاق التستري، والبزار "2483" عن أحمد بن الوليد الكرخي، كلاهما عن حميد بن يحيى، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في "المجمع"9/40: ورجالهما ثقات. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص 438 في مسند عبد الله بن الزبير، ونسبه على أبي نعيم، وقال: قال ابن كثير: إسناده جيد. وفي الباب عن عائشة عند الترمذي "3679"، والطبراني "9"، والحاكم 2/415، وفي سنده إسحاق بن يحيى بن طلحة ضعفوه، وقال الترمذي: هذا حديث غريب، وصححه الحاكم، فتعقبه الذهبي بقوله: بل إسحاق متروك، قاله أحمد.

6865–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير علي بن المديني، فمن رجال لبخاري، وسماع يزيد بن زريع من ابن أبي عروبة قبل أن يختلط. وأخرجه البخاري "3686" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، وأبو داود "4651" في السنة: باب في الخلفاء، عن مسدد بن مسرهد، والنسائي في "فضائل الصحابة" "32" عن عمرو بن علي، وأبو يعلى "3196" عن عبيد الله بن عمر القواريري، ثلاثتهم عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وقرن عبيد الله بن عمر في حديثه خالد بن الحارث بيزيد بن زريع، وهو ممن سمع من سعيد قبل الاختلاط. وأخرجه أبو يعلى "2910" عن زكريا بن يحيى، عن خالد بن الحارث، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وعلقه البخاري "3686" فقال: وقال لي خليفة: حدثنا محمد بن سواء وكهمس بن المنهال، قالا حدثنا سعيد، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/112 عن يحيى بن سعيد القطان، عن شعبة، عن قتادة، به. وسيأتي هذا الحديث عن المؤلف برقم "6908" من طريق يحيى بن سعيد، عن سعيد بن أبي عروبة.

عَنْهُمْ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چڑھ گئے' تو وہ حرکت کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا: احد ٹھہرے رہو! تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْعٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ جَمِيعِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ لِأَخْذِهِ الْحَظَّ الْوَافِرَ مِنْ كُلِّ طَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت کے تمام دروازوں سے جنت میں بلوایا جائے گا کیونکہ انہوں نے دنیا میں ہر قسم کی نیکی میں بھرپور حصہ لیا ہے

6866 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، هَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی بھی چیز کا) جوڑا خرچ کرے گا' تو جنت میں یہ پکار کر کہا جائے گا: اے اللہ کے بندے! یہ زیادہ بہتر ہے' جو لوگ نمازی ہوں گے انہیں نماز والے مخصوص دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو لوگ جہاد کرنے والے ہوں گے انہیں جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ صدقہ کرنے والے ہوں گے انہیں صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ روزہ دار ہوں گے انہیں باب ریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا' جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔

6866- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم. حميد بن عبد الرحمن: هو ابن عوف الزهري المدني. وأخرجه مسلم "1027" "85" في الزكاة: باب من جمع الصدقة وأعمال البر، عن أبي الطاهر وحرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/168 - 196 في الصيام: باب فضل الصيام، عن أبي طاهر والحارث بن مسكين، عن ابن وهب، به. وقرن بيونس مالكا، وانظر "308" و"3418" و"3419" و"4641"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور مجھے یہ امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ایک ہو گے۔"

ذِكْرُ تَرْحِيبِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بِاَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَدَعْوَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْجَنَّةَ

اہل جنت کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہنا اور ان میں سے ہر ایک کا انہیں جنت میں داخلے کی دعوت دینا

6867 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ بَنَانٍ * بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ السَّالِمِىُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ اَبِىْ مَعْرُوْفٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَلَا يَبْقَى اَهْلُ دَارٍ وَّلَا اَهْلُ غُرْفَةٍ اِلَّا قَالُوْا: مَرْحَبًا مَرْحَبًا، اِلَيْنَا اِلَيْنَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَرَى عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: اَجَلْ، وَاَنْتَ هُوَ يَا اَبَا بَكْرٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک شخص جنت میں داخل ہوگا' تو ہر گھر اور ہر بالا خانے کے لوگ یہ کہیں گے خوش آمدید خوش آمدید ہماری طرف آیئے ہماری طرف آیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس دن میں اس شخص کے بارے میں آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اے ابوبکر وہ تم ہو گے۔"

ذِكْرُ صُحْبَةِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هِجْرَتِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

6867- أحمد بن محمد بن أبي بكر لم نقف له على ترجمة في كتب الجرح والتعديل ولا في "ثقات" المؤلف، وع ذلك فقد وثقه الهيثمي في "المجمع"، وقد روى عنه غير الوليد بن بنان هذا: محمد بن حنيفة الواسطي، وأحمد بن عمرو. ورباح بن أبي معروف مع كونه من رجال مسلم، مختلف فيه، قال محمد بن عبد الله بن عمار الموصلي وأبو زرعة وأبو حاتم: صالح، وضعفه ابن معين والنسائي، وقال ابن عدي: ما أرى برواياته باسا، ولم أجد له حديثا منكرا، وذكره المؤلف في "المجروحين"1/300، وقال: روى عنه الناس، كان ممن يخطء، ويروي عن الثقات ما لا يتابع عليه، والذي عندي فيه التنكب عما انفرد به من الحديث، والاحتجاج بما وافق الثقات من الروايات، على أن يحيى وعبد الرحمن تركاه، ثم ذكره في "ثقاته"6/307، وقال: يخطء ويهم، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه الطبراني في "الكبير""11166" عن أبي حنيفة محمد بن حنيفة الواسطي، وفي "الأوسط""485" عن أحمد بن عمرو، كلاهما عن أبي بكر أحمد بن محمد بن أبي بكر السالمي، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع"9/46 وقال: رواه الطبراني في: "الكبير" و"الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير أحمد بن أبي بكر السالمي، وهو ثقة.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے وقت آپ کا ساتھ دینا

6868 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ، اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِينَا فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَّةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ، فَاُرِيْدُ اَنْ اَسِيحَ فِي الْاَرْضِ، فَاَعْبُدَ رَبِّي، فَقَالَ ابْنُ الدُّغُنَّةِ: اِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، اِنَّكَ تُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، وَاَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدُّغُنَّةِ، فَرَجَعَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَطَافَ ابْنُ الدُّغُنَّةِ فِيْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ مِثْلُهُ، وَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِى الضَّيْفَ، وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَاَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَاَمَّنُوا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَالَتْ لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ مَا شَاءَ، وَلْيُصَلِّ فِيهَا مَا شَاءَ، وَلْيَقْرَاْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِيْنَا، وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْ غَيْرِ دَارِهِ، فَفَعَلَ.

ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ، فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ، وَتَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ، وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِيْنَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ، فَاَرْسَلُوا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا: اِنَّا قَدْ اَجَرْنَا لَكَ اَبَا بَكْرٍ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ اللّٰهَ فِيْ دَارِهِ، وَاِنَّهُ جَاوَزَ ذٰلِكَ وَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَاَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ، وَاِنَّا قَدْ خَشِينَا اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا، فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ اللّٰهَ فِيْ دَارِهِ فَعَلَ، وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُعْلِنَ ذٰلِكَ، فَسَلْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ بِالِاسْتِعْلَانِ.

فَاَتَى ابْنُ الدُّغُنَّةِ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَاِمَّا اَنْ تَرُدَّ ذِمَّتِي، فَاِنِّي لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّي اُخْفِرْتُ فِيْ عَقْدِ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاِنِّي اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: قَدْ اُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، اُرِيتُ سَبِخَةً ذَاتَ نَخْلٍ، بَيْنَ لَابَتَيْنِ - وَهُمَا الْحَرَّتَانِ - فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ

6868--حديث صحيح، ابن أبي السَّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو مكرر الحديث رقم. "6277"

مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُهَاجِرًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكَ، فَاِنِّي اَرْجُو اَنْ يُّؤْذَنَ لِي ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَتَرْجُو ذٰلِكَ، بِاَبِيْ اَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُحْبَتِهٖ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ.

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ يَّوْمًا فِيْ بَيْتِنَا فِيْ نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، اِذْ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَّاْتِينَا فِيهَا، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِدَاهُ اَبِيْ وَاُمِّي، اِنْ جَاءَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ لَاَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنَ، فَدَخَلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِيْنَ دَخَلَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اُذِنَ لِي فِي الْخُرُوْجِ ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَالصُّحْبَةُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَخُذْ اِحْدٰى رَاحِلَتِيَّ هَاتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ، وَوَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ نِطَاقِهَا، وَاَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰى: ذَاتُ النِّطَاقِ، وَلَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فِيْ غَارٍ فِيْ جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ، فَمَكَثَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

﴿۞﴾ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے میں نے ہوش سنبھالا میں نے اپنے والدین کو دین (اسلام) پر عمل پیرا دیکھا روزانہ ہمارے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت تشریف لایا کرتے تھے جب مسلمانوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادے سے حبشہ کی سرزمین کی طرف جانے کے لیے روانہ ہوئے یہاں تک جب وہ ''برک غماد'' پہنچے تو ان کی ملاقات ابن دغنہ سے ہوئی جو قارہ قبیلے کا سردار تھا اس نے دریافت کیا: اے ابوبکر تم کہاں جا رہے ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری قوم نے مجھے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے اب میرا یہ ارادہ ہے کہ میں زمین میں سفر کروں گا اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں گا۔ ابن دغنہ نے کہا: اے ابوبکر تمہارے جیسا شخص (اپنے علاقے سے) نہ تو نکل کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے نکالا جا سکتا ہے تم ضرورت مند کو کما کر دیتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، بوجھ برداشت کرتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو، حق کے کاموں میں مدد کرتے ہو میں تمہیں امان دیتا ہوں' تم واپس جاؤ اور اپنے شہر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرو پھر ابن دغنہ وہاں سے روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آ گیا۔

ابن دغنہ کفار قریش کے پاس گیا اور بولا: ابوبکر جیسے شخص کو نکالا نہیں جا سکتا تم لوگ ایک ایسے شخص کو نکال رہے ہو جو اس شخص کو کما کر دیتا ہے' جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا، رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہے، وہ (دوسروں کا) بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کے کاموں میں مدد کرتا ہے' تو قریش نے ابن دغنہ کی دی گئی پناہ کو تسلیم کیا اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امان دی انہوں نے ابن دغنہ سے کہا: تم ابوبکر سے یہ کہو کہ وہ اپنے گھر میں جتنی چاہے اپنے پروردگار کی عبادت کرے جیسے چاہے نماز

کرے جیسے چاہے قرأت کرے لیکن اپنے گھر سے باہر اعلانیہ طور پر نماز پڑھ کر یا تلاوت کر کے ہمیں اذیت نہ پہنچائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مناسب محسوس ہوا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی وہ وہاں نماز ادا کیا کرتے تھے مشرکین کی خواتین اور بچے ان کے پاس آ کر ٹھہر جاتے تھے اور ان پر حیران ہوتے تھے وہ ان کی طرف دیکھتے رہتے تھے' کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جو روتے بہت زیادہ تھے جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے' تو ان کے آنسو تھمتے نہیں تھے اس بات نے قریش کے معززین کو خوفزدہ کر دیا انہوں نے ابن دغنہ کو پیغام بھیجا وہ ان کے پاس آیا' تو ان لوگوں نے کہا: ہم نے تمہاری وجہ سے ابوبکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اللہ کی عبادت کرے گا اس نے اس چیز کی خلاف ورزی کی اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہے اور اعلانیہ طور پر نماز پڑھتا ہے اور تلاوت کرتا ہے ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہماری خواتین اور بچوں کو آزمائش کا شکار نہ کر دے اگر وہ یہ بات پسند کرے کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے پروردگار کی عبادت کرنے پر اکتفاء کرے تو ٹھیک ہے' اگر وہ نہیں مانتا اور اعلانیہ طور پر ایسا کرتا ہے' تو پھر تم اس سے کہو گے کہ وہ تمہاری دی ہوئی پناہ کو واپس کر دے' کیونکہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم تمہاری دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر ایسا کرنے بھی نہیں دے سکتے۔

ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ بولا: اے ابوبکر تم یہ بات جانتے ہو کہ میں نے کس شرط پر تمہیں پناہ دی تھی یا تو تم اسی پر اکتفاء کرو یا پھر تم میری دی ہوئی پناہ کو واپس کر دو' کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ عرب یہ بات سنیں کہ میں نے کسی شخص کو پناہ دینے کے بعد اس پناہ کو ختم کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری دی ہوئی پناہ تمہیں لوٹاتا ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کی پناہ پر راضی رہتا ہوں۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں قیام پذیر تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا: تمہاری ہجرت کی سرزمین مجھے (خواب میں) دکھادی گئی ہے میں نے دیکھا ہے کہ وہ شور زدہ زمین ہے جہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور اس کے دونوں کناروں کی طرف پتھریلی سرزمین ہے۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی تو جن لوگوں نے ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے اور جو مسلمان پہلے حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کر چکے تھے ان میں سے بھی کچھ لوگ مدینہ منورہ کی طرف آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کے لیے ساز و سامان تیار کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم ابھی ٹھہرے رہو' کیونکہ مجھے یہ امید ہے کہ مجھے بھی (ہجرت کرنے کی) اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی امید ہے میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روک لیا وہ اپنے پاس موجود اونٹنیوں کو چار ماہ تک ببول کے پتے چارے کے طور پر کھلاتے رہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ہم دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ ڈھانپا ہوا تھا اور یہ ایک ایسی گھڑی تھی' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

وقت کسی ضروری معاملے کی وجہ سے تشریف لائے ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے آس پاس موجود لوگوں کو گھر سے باہر نکال دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ ہی ہیں (کوئی دوسرا شخص نہیں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے روانگی کا حکم مل گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دواونٹنیوں میں سے ایک لے لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیمت کے عوض میں لوں گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر ہم نے ان دونوں کے لیے زادسفر تیار کیا ہم نے اسے چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا۔ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو کاٹ کر اس تھیلے کا منہ بند کر دیا اسی لیے انہیں ذات نطاق کہا جاتا ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہاڑ میں موجود غار میں چلے گئے جس کا نام ثور ہے وہ وہاں تین دن تک مقیم رہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا مِنَ الْبَشَرِ ثَالِثٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ان دونوں حضرات کے ہمراہ کوئی تیسرا بشر نہیں تھا

6869 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمِهِ لَاَبْصَرَنَا مِنْ تَحْتِ قَدَمِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اگر ان (مشرکین) میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں کے نیچے دیکھے تو اپنے پاؤں کے نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسے دو لوگوں کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

6869- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عفان: هو ابن مسلم، وهمام: هو ابن يحيى بن دينار العوذي، وقد تقدم عند المؤلف برقم "6279" من طريق يعقوب الدورقي، عن عفان، فانظر تخرجه هناك.

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ هِجْرَتِهٖ: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہجرت کے دوران یہ کہنا: ''تم غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے''

6870 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِیُّ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِشْتَرٰى اَبُوْ بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِعَازِبٍ: مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْهُ اِلٰى اَهْلِىْ، فَقَالَ لَهٗ عَازِبٌ: لَا حَتّٰى تُحَدِّثَنِىْ كَيْفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ، فَقَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ، فَاَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى اَظْهَرْنَا، وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ رَمَيْتُ بِبَصَرِىْ هَلْ نَرٰى ظِلًّا نَاْوِىْ اِلَيْهِ، فَاِذَا اَنَا بِصَخْرَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهَا، فَاِذَا بَقِيَّةُ ظِلِّهَا، فَسَوَّيْتُهٗ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: اضْطَجِعْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاضْطَجَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ اَنْظُرُ هَلْ اَرٰى مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا، فَاِذَا اَنَا بِرَاعِىْ غَنَمٍ يَّسُوْقُ غَنَمَهٗ اِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِىْ اُرِيْدُ - يَعْنِى الظِّلَّ - فَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ: لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ الْغُلَامُ: لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَعَرَفْتُهٗ، فَقُلْتُ: هَلْ فِىْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِىْ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرْتُهٗ، فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهٖ وَاَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ عَنْهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ هٰكَذَا: فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، فَحَلَبَ فِىْ كُثْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ رَوَيْتُ مَعِىْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ.

فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَافَقْتُهٗ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَشَرِبَ، فَقُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ، فَقُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَكَيْتُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَلَمَّا دَنَا مِنَّا، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ قِيْدُ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ، قُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ لَحِقَنَا، فَبَكَيْتُ لَهٗ، قَالَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قُلْتُ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا عَلٰى نَفْسِىْ اَبْكِىْ، وَلٰكِنْ اَبْكِىْ عَلَيْكَ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ، قَالَ: فَسَاخَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ

6870–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الله بن رجاء الغداني، فمن رجال البخاري، وهو مكرر الحديث رقم. "6281"

فِي الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهَا، فَوَثَبَ عَنْهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّنَجِّيَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ، وَهٰذِهِ كِنَانَتِيْ فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا، فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى اِبِلِي وَغَنَمِي فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ اِبِلِكَ، وَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ رَاجِعًا اِلٰى اَصْحَابِهِ، وَمَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا، فَتَنَازَعَهُ الْقَوْمُ اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ، فَخَرَجَ النَّاسُ حِيْنَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِي الطُّرُقِ وَعَلَى الْبُيُوْتِ مِنَ الْغِلْمَانِ وَالْخَدَمِ يَقُوْلُوْنَ: جَاءَ مُحَمَّدٌ، جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ انْطَلَقَ، فَنَزَلَ حَيْثُ اُمِرَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144)، قَالَ: فَقَالَ: السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُوْدُ: (مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوا عَلَيْهَا) (البقرة: 142) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) (البقرة: 142)، قَالَ: وَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَخَرَجَ بَعْدَمَا صَلّٰى، فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوا اِلَى الْكَعْبَةِ، قَالَ الْبَرَاءُ: وَكَانَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ اَخُو بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ، فَقُلْنَا لَهُ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هُوَ مَكَانَهُ وَاَصْحَابُهُ عَلٰى اَثَرِي، ثُمَّ اَتَانَا بَعْدَهُ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى اَخُو بَنِيْ فِهْرٍ، فَقُلْنَا: مَا فَعَلَ مِنْ وَرَائِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ؟ قَالَ: هُمُ الْاٰنَ عَلٰى اَثَرِي ثُمَّ اَتَانَا بَعْدُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّبِلَالٌ، ثُمَّ اَتَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ رَاكِبًا، ثُمَّ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُمْ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَلَمْ يَقْدَمْ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَرَاْتُ سُوَرًا مِنَ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ خَرَجْنَا نَلْقَى الْعِيرَ فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ حَذِرُوا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (میرے والد) حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے ایک پالان تیرہ درہم کے عوض میں خریدا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ (اپنے بیٹے) براء سے کہیے کہ وہ اسے اٹھا کر میرے گھر تک پہنچا دے تو حضرت عازب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک آپ ہمیں یہ نہیں بتائیں گے کہ جب آپ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے اس وقت آپ نے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم لوگ مکہ سے روانہ ہوئے ہم لوگ رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک صبح ہوگئی اور دن چڑھ گیا جس

نے اپنی نگاہ دوڑائی کہ کیا مجھے کوئی ایسی جگہ نظر آتی ہے' جو سایہ دار ہو اور ہم وہاں جا سکیں' تو وہاں ایک چٹان موجود تھی میں اس کی طرف آ گیا وہاں تھوڑا سا سایہ باقی تھا میں نے اس جگہ کو صاف کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بستر بچھا دیا۔ پھر میں نے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے میں نے نظر دوڑائی کہ تلاش کرنے والوں میں سے کوئی نظر آتا ہے' تو وہاں بکریوں کا ایک چرواہا نظر آیا جو اپنی بکریوں کو چٹان کی طرف لے کے آ رہا تھا وہ بھی چٹان سے وہی کچھ حاصل کرنا چاہتا تھا' جو میں حاصل کرنا چاہتا تھا یعنی سایہ' میں نے اس سے دریافت کیا: میں نے کہا: اے لڑکے! تم کس کے غلام ہو؟ اس لڑکے نے کہا: فلاں شخص کا۔ اس نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا نام لیا جس سے میں واقف تھا میں نے دریافت کیا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: کیا تم ہمارے لیے اسے دوہ کے دیدو گے اس نے کہا: جی ہاں میں نے اسے ہدایت کی اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری الگ کی میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس سے غبار کو صاف کرے پھر میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بھی جھاڑ لے' تو اس نے اس طرح کیا یعنی ایک ہاتھ دوسرے پر مارا پھر اس نے برتن میں دودھ دوہ دیا میں نے اپنے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک برتن رکھا تھا' جس کے منہ پر کپڑا تھا میں نے اس دودھ پر پانی انڈیلا' یہاں تک کہ اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا (یعنی وہ پانی اچھی طرح اس دودھ میں حل ہو گیا) پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسے پی لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اب روانگی کا وقت ہے' تو ہم لوگ روانہ ہو گئے لوگ ہمیں تلاش کر رہے تھے ان میں سے کوئی بھی ہم تک نہیں پہنچ سکا صرف سراقہ بن مالک اپنے گھوڑے پر (ہم تک پہنچ گیا) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! تلاش کرنے والا شخص ہم تک پہنچ گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رو پڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہ ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے' جب وہ ہمارے قریب ہوا اور ہمارے اور اس کے درمیان دو یا تین نیزوں جتنا فاصلہ رہ گیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ تلاش کرنے والا شخص ہم تک پہنچ گیا ہے' تو میں اس بات پر رو پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اپنی ذات کے حوالے سے نہیں رو رہا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے دعائے ضرر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کے مقابلے میں ہمارے لیے جیسے چاہے کافی ہو جا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو اس شخص کا گھوڑا پیٹ تک زمین کے اندر دھنس گیا وہ اس سے نیچے گر گیا پھر اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پتہ ہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی وجہ سے ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے میں جس صورت حال کا شکار ہوں وہ اس سے مجھے نجات عطا کر دے اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں آنے والوں کو گمراہ کر دوں گا یہ میرا ترکش ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ایک تیر لے لیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے فلاں مقام پر ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے اپنی ضرورت کے مطابق چیزیں حاصل کر لیجئے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے تو لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس کے ہاں پڑاؤ

کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات میں بنونجار کے ہاں پڑاؤ کروں گا' جو جناب عبدالمطلب کے ننھیال ہیں' میں اس حوالے سے ان کی عزت افزائی کروں گا' جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے' تو لوگ راستوں میں نکل آئے گھروں کے اوپر بچے موجود تھے غلام موجود تھے وہ یہ کہہ رہے تھے: حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے ہیں اللہ کے رسول تشریف لے آئے ہیں جب صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے آپ ﷺ نے اسی جگہ پڑاؤ کیا جہاں آپ ﷺ کو حکم دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ تقریباً سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''ہم آسمان کی طرف تمہارے چہرے کا بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں ہم عنقریب تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے' جس سے تم راضی ہو گے تو تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی سمت میں پھیر لو۔''

راوی کہتے ہیں: تو کچھ بیوقوف لوگوں نے جو یہودی تھے انہوں نے یہ کہا۔

''ان لوگوں کو ان کے اس قبلے سے کس چیز نے پھیر دیا جس پر یہ پہلے تھے۔''

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم یہ فرما دو! مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیدیتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی' نماز ادا کرنے کے بعد وہ روانہ ہوا اس کا گزر کچھ انصاریوں کے پاس سے ہوا جو عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے اور بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے اس شخص نے یہ بتایا کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے نبی اکرم ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے' تو وہ لوگ پلٹ گئے اور انہوں نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین میں سے سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں آئے تھے جن کا تعلق بنوعبدالدار بن قیس سے تھا ہم نے ان سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اپنی جگہ پر ہی ہیں اور آپ ﷺ کے کچھ اصحاب میرے پیچھے آ رہے ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا ہمارے پاس تشریف لے آئے جن کا تعلق بنوفہر سے ہے ہم نے ان سے دریافت کیا: آپ کے پیچھے نبی اکرم ﷺ کا کیا حال ہے اور آپ ﷺ کے اصحاب کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: وہ میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آ گئے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی سواروں سمیت ہمارے پاس آئے پھر ان کے بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لے آئے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے' تو میں اس پہلے مفصل سورتوں سے تعلق

رکھنے والی بیس سورتوں کی تلاوت سیکھ چکا تھا۔

پھر ہم لوگ نکلے تا کہ (ابوسفیان کے) قافلے کو پکڑ لیں لیکن ہم نے انہیں پایا کہ وہ لوگ بچ کے جا چکے تھے (یعنی یہ غزوہ بدر کے موقع کی بات ہے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے تھے

6871 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا: ارْجِعِي اِلَيَّ، فَقَالَتْ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِنْ رَجَعْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ - تُعَرِّضُ بِالْمَوْتِ -، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَالْقَيْ اَبَا بَكْرٍ

محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے نبی اکرم ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: (یا آپ ﷺ سے کچھ مانگا) نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم واپس چلی جاؤ بعد میں میرے پاس آنا اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں پھر آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں؟ اس عورت کی مراد یہ تھی کہ اگر آپ ﷺ کا وصال ہو چکا ہو' تو میں کیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر سے مل لینا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو پرے کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن ہارون نامی راوی منفرد ہے

6872 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ

6871- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 346/2. وأخرجه أحمد 4/83 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وقد تقدم عند المؤلف برقم "6656" من طريق محمد بن خالد، عن إبراهيم بن سعد، فانظر تتمة تخريجه هناك.

عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ، فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ رَجَعْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ - كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ -، قَالَ: فَاِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَائْتِ* اَبَا بَكْرٍ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے کسی چیز کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے کہ اگر میں پھر آئی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو؟ وہ عورت یہ مراد لے رہی تھی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا (تو میں کیا کروں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آجانا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيْفَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَ غَيْرِهِ مِنْ اَصْحَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ، جس میں اس بات کی گویا دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی دوسرا نہیں ہوگا

6873 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ، مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ لَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ

6872–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان أبي مروان العثماني، فقد روى له أبن ماجه، والنسائي في "خصائص علي"، ووثقه أبو حاتم. وصالح بن محمد الأسدي، وذكره المؤلف في "الثقات"9/94، وقال: يخطء ويخالف. وانظر ما قبله.

6873–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سليم بن جنادة، وهو ثقة روى له الترمذي وابن ماجه. إبراهيم والأسود هما: النخعيان. وأخرجه البخاري "713" في الأذان: باب الرجل يأتم بالإمام، ويأتم الناس بالمأموم، ومن طريقه البغوي "853" عن قتيبة بن سعيد، ومسلم "418" "95" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، عن ابن أبي شيبة ويحيى بن يحيى، والنسائي 2/99-100 في الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلي قاعدا، عن محمد بن العلاء، وابن ماجه "1232" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه، عن أبي بكر بن أبي شيبة، والبيهقي 2/304 و3/81 من طريق يحيى بن يحيى و3/81 من طريق ابن أبي شيبة، أربعتهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد، وقرن ابن أبي شيبة في حديثه وكيعا بأبي معاوية، وقد تقدم من طريق وكيع عند المؤلف برقم "2117"، وانظر. "6601"

اَسِيفٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ، قَالَ: اِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ، مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً مِنْ نَفْسِهِ، فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطُّ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ، فَاَوْمَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَا اَنْتَ، حَتّٰى جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّسَارِ اَبِىْ بَكْرٍ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَاعِدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمٌ يَّقْتَدِىْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ اَبِىْ بَكْرٍ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصَّوَابُ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ اِلَّا اَنَّ السَّمَاعَ صَوَاحِبَاتُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہوگئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کونماز کے لیے بلانے کے لیے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کونماز پڑھادے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو (تلاوت کی آواز) نہیں سنا سکیں گے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کونماز پڑھائے۔ میں نے حفصہ سے کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کرو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو (لوگوں کو تلاوت کی آواز نہیں) سنا سکیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کونماز پڑھائے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ سنی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا تم جس طرح ہو ویسے ہی رہو یہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر لوگوں کونماز پڑھارہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتداء کررہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست لفظ یہ ہے "صواحب یوسف" البتہ روایت نقل کرنے والے نے لفظ صواحبات نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا عَاوَدَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حکم تبدیل کرنے کی گزارش کی تھی

6874 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ مِنْ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ يَّحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَاوَدَتْهُ مِثْلَ مَقَالَتِهَا، فَقَالَ: اِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ، مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: لَقَدْ عَاوَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى مُعَاوَدَتِهٖ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّتَشَاءَمَ النَّاسُ بِاَبِيْ بَكْرٍ، وَعَلِمْتُ اَنَّهٗ لَنْ يَّقُوْمَ مَقَامَهٗ اَحَدٌ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهٖ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ

✿✿ حمزہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف

6874– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن سليمان الجعفي فمن رجال البخاري. وأخرجه البيهقي 2/251 و8/152 من طريق أبي بكر الاسماعيلي، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وقد اقتصر البيهقي في الموضع الأول على القسم الأول منه. وأخرج القسم الأول أيضا البخاري "682" في الآذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، عن يحيى بن سليمان الجعفي، به. وقال: تابعه: " أي يونس بن يزيد" الزبيدي وابن أخي الزهري وإسحاق بن يحيى الكلبي عن الزهري، وقال عقيل ومعمر: عن الزهري، عن حمزة، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه النسائي في "عشرة النساء" "390" من طريق شعيب بن أبي حمزة، والطبراني في "مسند الشاميين"، ومن طريقه الحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق"2/285 من طريق ابن أخي الزهري، ومن طريق إسحاق بن يحيى الكلبي، أربعتهم عن الزهري، به . زاد الزبيدي وإسحاق الكلي في حديثهما "فمر عمر أن يصلي بالناس ." قلت: وقد خالفهم معمر، فقال: عن الزهري، عن حمزة بن عبد الله بن عمر، عن عائشة، أخرجه 6/229، ومسلم "94""418" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، والنسائي في "عشرة النساء" "391" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، به. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات"2/218 عن أحمد بن الحجاج وأبو يعلى كما في "التغليق"2/287 - عن أحمد بن جميل المروزي، كلاهما عن عبد الله بن المبارك، عن معمر ويونس، عن الزهري، عن حمزة بن عبد الله بن عمر قال: لما اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه ... فذكره مرسلا: زاد ابن سعد القسم الثاني من الحديث، فقال: قال الزهري: وأخبرني عبيد الله بن عبد الله أن عائشة قالت ... فذكره. وتابع معمرا على إرساله عقيل بن خالد عند الذهلي في "الزهريات" فيما أشار إليه الحافظ في "التغليق" فقال: حدثنا أبو صالح، حدثنا الليث، عن عقيل، عن الزهري، به. وأما القسم الثاني، فقد أخرجه البخاري "4445" في المغازي: باب مرضه صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "93""418" من طريقين عن الليث، عن عقيل بن خالد، عن الزهري، به.

زیادہ ہوگئی تو آپ ﷺ نے کہا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (تلاوت کی آواز) نہیں سنا سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو' ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبداللہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا جب میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات دہرائی تو میں نے یہ بات دوبارہ آپ ﷺ کے سامنے اس لیے دہرائی تھی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ لوگ اس حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے الجھن محسوس کریں گے' کیونکہ مجھے اس بات کا پتہ تھا کہ جو بھی شخص نبی اکرم ﷺ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے نحوست (الجھن) کا تاثر لیں گے اس لیے میری یہ خواہش ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہٹا دیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَمْرِهِ بِالصَّلَاةِ اَبَا بَكْرٍ فِىْ عِلَّتِهِ اَمَرَ عَلِيًّا بِذٰلِكَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو پرے کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں حکم دیا تھا

6875 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتْرَةَ الْحُجْرَةِ، فَرَاٰى اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهِ كَاَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَّهُوَ يَتَبَسَّمُ، فَكِدْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ فِىْ صَلَاتِنَا فَرَحًا بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَّنْكُصَ حِيْنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَا اَنْتَ ثُمَّ اَرْخَى السِّتْرَ، وَتُوُفِّىَ مِنْ يَّوْمِهِ ذٰلِكَ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنَّهُ اُرْسِلَ اِلَيْهِ كَمَا اُرْسِلَ اِلٰى مُوْسٰى، فَمَكَثَ فِىْ قَوْمِهِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرْجُو

6875– حديث صحيح، ابن أبى السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو فى "مصنف عبد الرزاق" "9754"و."9756"

اَنْ يَّعِيشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْطَعَ اَيْدِىَ رِجَالٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، وَاَلْسِنَتَهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الْاٰخِرَةَ، حِيْنَ جَلَسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُمَرُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّى قُلْتُ اَمْسِ مَقَالَةً وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ كَمَا قُلْتُ، وَاِنِّى وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ الْمَقَالَةَ الَّتِىْ قُلْتُ فِىْ كِتَابٍ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ وَلَا فِىْ عَهْدٍ عَهِدَهِ اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنِّىْ كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يَّعِيشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا - يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ آخِرَهُمْ - فَاِنْ يَّكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ نُوْرًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ فَاعْتَصِمُوا بِهٖ تَهْتَدُوْا لِمَا هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَانِىْ اثْنَيْنِ، وَاِنَّهُ اَوْلَى النَّاسِ بِاُمُوْرِكُمْ، فَقُوْمُوا فَبَايِعُوْهُ، وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِىْ سَقِيْفَةِ بَنِىْ سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب پیر کا دن آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کا پردہ ہٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا' جو لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھا تو وہ قرآن کے صفحے کی طرح تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے قریب تھا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خوشی میں اپنی نمازوں کے بارے میں آزمائش کا شکار ہو جائیں (یعنی نمازیں' توڑ دیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ارادہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں' تو وہ پیچھے ہٹ جائیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اسی طرح رہو جیسے ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا: اللہ کے رسول کا انتقال نہیں ہوا بلکہ انہیں اسی طرح بلوایا گیا ہے' جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلوایا گیا تھا تو وہ چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک زندہ رہیں گے' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کے کچھ افراد کے ہاتھ نہیں کاٹ دیتے اور ان کی زبانیں نہیں کاٹ دیتے' وہ منافقین جو یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دوسرے خطبے میں انہیں سنا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے اگلے دن کی بات ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے انہوں نے کوئی بات نہیں کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: امابعد! میں نے کل ایک بات کہی تھی ویسا نہیں ہے' جس طرح میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے جو بات کہی تھی میں نے وہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں پائی کہ جسے اللہ نے نازل کیا ہو اور نہ ہی اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی تلقین کی لیکن مجھے یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے عرصے تک زندہ رہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہم سب کے بعد ہو گا (راوی کہتے ہیں:) حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان میں سے سب سے آخر میں ہوگا۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگرچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان ایک نور رکھا ہے جس کے ذریعے تم ہدایت حاصل کر سکتے ہو تم اسے مضبوطی سے تھام کر رکھو تم ہدایت پا لو گے یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت عطا کی تھی پھر بے شک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں وہ دو افراد میں سے دوسرے شخص ہیں (جو ہجرت کے وقت غار میں موجود تھے) اور وہ تمہارے امور (یعنی خلیفہ ہونے) کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں تو تم لوگ اٹھو اور ان کی بیعت کر لو۔

(راوی کہتے ہیں:) ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس سے پہلے بنو ساعدہ کے سقیفہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر چکے تھے لیکن ان کی عام بیعت منبر پر ہوئی۔

6876 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَسَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک قافلہ (یعنی ساز و سامان کا قافلہ) مدینہ منورہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیزی سے اس کی طرف گئے یہاں تک کہ وہاں صرف بارہ

6876- إسناده صحيح على شرط الشيخين. حصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي أبو الهذيل الكوفي، وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع، وهو من رجال مسلم وروى له البخاري مقرونا، ومتابعه وهو سالم بن أبي الجعد - من رجال البخاري ومسلم. وأخرجه مسلم "863" "38" في الجمعة: باب في قوله تعالى: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْواً انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِماً) ، عن إسماعيل بن سالم، والترمذي "3311" في تفسير القرآن: باب سورة الجمعة، وابن خزيمة في "صحيحه" "1852" عن أحمد بن منيع، والطبرى في "جامع البيان "28/104_105" من طريق محمد بن الصباح، والدارقطني 2/5 من طريق علي بن مسلم، أربعتهم عن هشيم، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه البخاري "4899" في تفسير سورة الجمعة: باب (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْواً) ، ومسلم "863" "37" من طريقين عن خالد الطحان، عن حصين، به . وفيه عند مسلم أن جابرا قال: أنا فيهم. وأخرجه الواحدي في "أسباب النزول " ص 286 من طريق إسرائيل، عن حصين، عن أبي سفيان، عن جابر بن عبد الله . وأخرجه أحمد "3/370"، والبخاري "936" في الجمعة: باب إذا نفر الناس عن الإمام في صلاة الجمعة، فصلاة الإمام ومن بقي جائزة و"2058" في البيوع: باب قول الله تعالى: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْواً انْفَضُّوا إِلَيْهَا) ، من طريق زائدة بن قدامة، وأخرجه البخاري "2064" في البيوع: باب (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْواً انْفَضُّوا إِلَيْهَا) ، وابن الجارود في "المنتقى" "292" من طريق محمد بن فضيل، وأخرجه مسلم "863" "36"، والطبري 28/105، وأبو يعلى "1888"، والبيهقي 3/197 من طريق جرير بن عبد الحميد، وأخرجه الطبري 28/104، والواحدي ص 286 من طريق عبثر بن القاسم، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/113، وعنه مسلم "863" عن عبد الله بن إدريس، خمستهم عن حصين، عن سالم بن أبي الجعد، عن جابر بن عبد الله . والعير: هي الإبل التي تحمل التجارة طعاما كانت أ
واحد لها من لفظها.

افرادرہ گئے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (یعنی جو سورۃ جمعہ کی آخری آیات ہیں)

ذِكْرُ وَصْفِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ عِنْدَ مَا ذَكَرْنَا قَبْلُ

اس آیت کا تذکرہ جو اس موقعہ پر نازل ہوئی تھی جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6877 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، وَاَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَوْ تَتَابَعْتُمْ حَتّٰى لَا يَبْقَى مِنْكُمْ اَحَدٌ، لَسَالَ لَكُمُ الْوَادِيْ نَارًا.

فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) (الجمعة: 11) وَقَالَ فِي الِاثْنَيْ عَشَرَ الَّذِيْنَ ثَبَتُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے اسی دوران (ساز و سامان کا) ایک قافلہ مدینہ منورہ آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیزی سے اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ بھی ان کے پیچھے چلے جاتے یہاں تک تم میں سے کوئی بھی باقی نہ رہتا تو تمہارے لیے یہ تمام وادی آگ سے بھر جاتی (راوی کہتے ہیں:) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو تیزی سے اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں (خطبہ دیتے ہوئے) کھڑا چھوڑ گئے۔''

راوی نے بتایا: وہ بارہ افراد جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں رہے تھے ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

6877- إسناده صحيح، زكريا بن يحيي زحمويه روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/253 وقال: كان من المتقنين في الروايات، وأورده ابن أبي حاتم 3/601 ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" "1979"، وانظر ما قبله. وقوله تعالى: (انْفَضُّوا إِلَيْهَا)، أي تفرقوا عنك، فذهبوا إليها، والضمير للتجارة، وإنما خصت برد الضمير إليها، لأنها كانت أهم إليهم، هذا قول الفراء والمبرد، وقال الزجاج: المعنى: وإذا رأوا تجارة، انفضوا إليها، أو لهوا انفضوا إليه، فحذف خبر أحدهما، لأن الخبر الثاني يدل على الخبر المحذوف. "زاد المسير" 8/269- 270.

ذِكْرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت عمر بن خطاب عدوی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اللہ کی رضامندی ان پر ہو اور اس نے ایسا کر لیا ہے (یعنی ان سے راضی ہو گیا ہے)

6878 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ، اِذْ رَاَيْتُ قَدَحًا اُتِيْتُ بِهٖ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتّٰى اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي اَظْفَارِي، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: الْعِلْمَ

حمزہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ ایک پیالہ میرے پاس لایا گیا جس میں دودھ موجود ہے میں نے اس میں سے پی لیا' یہاں تک کہ میں نے اس کی سیرابی اپنے ناخنوں کے اندر چلتی ہوئی محسوس کی پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دیدیا لوگوں نے دریافت کیا: آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم ۔''

ذِكْرُ وَصْفِ اِسْلَامِ عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کی صفت کا تذکرہ

6879 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ

6878- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2391" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله تعالى عنه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الفسوي في "المعرفة والتاريخ" 1/456 عن سعيد بن عقبة، والبيهقي 7/49 من طريق بحر بن نصر، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/83 و154، وفي "فضائل الصحابة" "320" من طريق جرير بن حازم، والدارمي 2/128، والبخاري "3681"، في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و "7006" في التعبير: باب اللبن، وابن سعد في "الطبقات" 2/335، وابن أبي عاصم في "السنة" "1255" من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/108 و130 و147، وفي "الفضائل" "515" "570"، والبخاري "82" في العلم: باب فضل العلم، و "7007" في التعبير: باب إذا جرى اللبن في أطرافه وأظافره، و "7027": باب إذا أعطى فضله غيره في النوم، و "7032": باب القدح في النوم، ومسلم "2391"، والترمذي "2284" في الرؤيا: باب في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم اللبن والقمص، و "3687" في المناقب: باب مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، والنسائي في "فضائل الصحابة" "22"، وفي التعبير والعلم كما في "تحفة الأشراف" 5/339، والفسوي 1/455 - 456 و456، وابن أبي عاصم "1256"، والبغوي "3880" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "20384"، ومن طريق أحمد 2/147، والنسائي في "الفضائل" "21"، وفي التعبير والعلم كما في "التحفة" 5/399 عن عمر، عن الزهري، عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه. وانظر "6854".

جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمْ تَعْلَمْ قُرَيْشٌ بِاِسْلَامِهٖ، فَقَالَ: اَیُّ اَهْلِ مَكَّةَ، اَنْشَاُ لِلْحَدِيْثِ؟ فَقَالُوْا: جَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ الْجُمَحِیُّ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَاَنَا مَعَهُ اَتْبَعُ اَثَرَهُ، اَعْقِلُ مَا اَرٰی، وَاَسْمَعُ فَاَتَاهُ، فَقَالَ: يَا جَمِيلُ، اِنِّی قَدْ اَسْلَمْتُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيْهِ كَلِمَةً حَتّٰی قَامَ عَامِدًا اِلَی الْمَسْجِدِ، فَنَادٰی اَنْدِيَةَ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، اِنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ صَبَاَ، فَقَالَ عُمَرُ: كَذَبَ، وَلٰكِنِّی اَسْلَمْتُ وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ وَصَدَّقْتُ رَسُوْلَهُ، فَثَاوَرُوْهُ، فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰی رَكَدَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ، حَتّٰی فَتَرَ عُمَرُ وَجَلَسَ فَقَامُوْا عَلٰی رَاْسِهٖ، فَقَالَ عُمَرُ: افْعَلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ، فَوَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا ثَلَاثَمِائَةِ رَجُلٍ لَقَدْ تَرَكْتُمُوْهَا لَنَا اَوْ تَرَكْنَاهَا لَكُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ قِيَامٌ عَلَيْهِ، اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةُ حَرِيْرٍ وَقَمِيصٌ قَوْمَسِیٌّ، فَقَالَ: مَا بَالُكُمْ؟ فَقَالُوْا: اِنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ صَبَاَ، قَالَ: فَمَهْ، امْرُؤٌ اخْتَارَ دِيْنًا لِنَفْسِهٖ، اَفَتَظُنُّوْنَ اَنَّ بَنِیْ عَدِیٍّ تُسْلِمُ اِلَيْكُمْ صَاحِبَهُمْ؟ قَالَ: فَكَاَنَّمَا كَانُوْا ثَوْبًا انْكَشَفَ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهٗ بَعْدُ بِالْمَدِيْنَةِ: يَا اَبَتِ، مَنِ الرَّجُلُ الَّذِیْ رَدَّ عَنْكَ الْقَوْمَ يَوْمَئِذٍ؟ فَقَالَ: يَا بُنَیَّ، ذَاكَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو قریش کو ان کے اسلام قبول کرنے کا پتہ نہیں چلا انہوں نے فرمایا: اے اہل مکہ! تم میں سے کون شخص سب سے اچھی گفتگو کر سکتا ہے (یعنی سب سے زیادہ سمجھدار ہے) لوگوں نے بتایا: جمیل بن معمر جمحی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لے گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا میں ان کے پیچھے چل رہا تھا' جو کچھ مجھے نظر آ رہا تھا وہ بات مجھے سمجھ آ رہی تھی اور میں اسے سن رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے پاس آئے اور بولے اے جمیل میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ مسجد حرام کی طرف آئے اور قریش کی بیٹھکوں کے درمیان اس نے یہ اعلان کیا اے قریش کے گروہ خطاب کا بیٹا بے دین ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نے جھوٹ کہا ہے' بلکہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا ہوں اور میں نے اس کے رسول کی تصدیق کر دی ہے' تو ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ لڑنے لگے' یہاں تک کہ ان کے سروں پر سورج غروب ہو گیا (یعنی کافی دیر تک لڑائی ہوتی رہی)' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ الگ ہو کر بیٹھ گئے وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرہانے کھڑے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں جو

6879- إسناده قوی، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق صاحب المغازی، فقد روی له البخاری تعليقاً ومسلم متابعة، واحتج به الباقون، وهو صدوق وقد صرح بالسماع، إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وهو فی القسم المطبوع من "سيرة ابن إسحاق" ص 164، وأورده عنه ابن هشام فی "سيرته"1/373 - 374. وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زياداته علی "فضائل الصحابة" "372" عن أحمد بن محمد بن أيوب، عن إبراهيم بن سعد، عن محمد بن إسحاق، به . وأخرجه مختصرا البزار "2494" عن عبد الله بن سعد،، عن عبد الله بن إدريس، عن محمد بن إسحاق، به. وأورده الهيثمی فی "المجمع9/65" فقال: رواه البزار والطبرانی باختصار، ورجاله ثقات إلا أن ابن إسحاق مدلس.

مناسب لگتا ہے تم کرلو اللہ کی قسم! اگر ہم تین سو لوگ ہو گئے' تو یا تو تم اسے ہمارے لیے چھوڑ دو گے یا پھر ہم اسے تمہارے لیے چھوڑ دیں گے' ابھی وہ لوگ اسی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے ایک شخص آیا جس نے ریشمی حلہ پہنا ہوا تھا اور قومسی قمیض پہنی ہوئی تھی اس نے دریافت کیا: تم لوگوں کا کیا معاملہ ہے ان لوگوں نے بتایا: خطاب کا بیٹا بے دین ہو گیا ہے اس نے کہا: اسے چھوڑ دو' کیونکہ ایک شخص نے اپنی ذات کے لیے دین کو اختیار کیا ہے کیا تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ بنو عدی اپنے ساتھی (یعنی اپنے ایک فرد) کو تمہارے سپرد کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو یوں تھا جیسے ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا تھا' جو ہٹ گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بعد میں مدینہ منورہ میں' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ابا جان وہ شخص کون تھا؟ جس نے اس دن دوسرے لوگوں کو آپ سے پرے کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے وہ عاص بن وائل تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوا فِيْ عِزَّةٍ لَمْ يَكُوْنُوا فِيْ مِثْلِهَا عِنْدَ اِسْلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو ایسا غلبہ حاصل ہوا تھا' جو اس سے پہلے انہیں حاصل نہیں تھا

6880 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ كَرَامَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم مسلسل غالب رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عِزَّ الْمُسْلِمِيْنَ بِاِسْلَامِ عُمَرَ كَانَ ذٰلِكَ بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6880–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان بن كرامة، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/22، البخاري "3684" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، "3863" في مناقب الأنصار: باب إسلام عمر بن الخطاب، وابن سعد 3/270، وعبد الله في زياداته على "فضائل الصحابة "368" "و"372"، وأبو بكر القطيعي فيه "615"، والطبراني "8821" و"8822"، والحاكم 3/84، والبيهقي في "الدلائل "2/215، وأبو نعيم في "الحلية" 8/211 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "8823" من طريق الأعمش، عن شقيق، عن ابن مسعود.

اس بات کے بیان کا تذکرہ 'حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو حاصل ہونے والا غلبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ تھا

6881 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَرِّفٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَذْكُرُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الدِّيْنَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ: بِاَبِىْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ ان دو آدمیوں میں سے اپنے نزدیک زیادہ محبوب شخص کے ذریعے دین اسلام کو عزت عطا کر ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب۔''

(راوی کہتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دونوں میں زیادہ محبوب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ بَعْضَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ 'جس نے بعض لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6882 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بِنَصِيبِينَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسٰى الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ، حَدَّثَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

6881–حديث حسن، عبد الرحمن بن معرف ترجم له المؤلف في "الثقات" 8/383 فقال: يروى عن أبي عاصم وأبي نعيم، حدثنا عنه الحسن بن سفيان، مستقيم الحديث، وكان مؤذن محمد بن أبي بكر المقدمي، وخارجة بن عبد الله بن سليمان ضعفه أحمد والدارقطني والذهبي، وقال ابن معين وابن عدي: لا بأس به، وقال أبو داود وأبو حاتم: شيخ: زاد أبو حاتم: حديثه صالح، وقال أبو الفتح الأزدي: اختلفوا فيه، ولا بأس به، وحديثه مقبول، كثير المنكر، وهو إلى الصدق أقرب، وقال الحافظ في "التقريب" صدوق له أوهام، روى له الترمذي والنسائي. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/95، وفي "الفضائل" "312"، وابن سعد 3/267، والترمذي "3681" في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، والبيهقي في "الدلائل" 2/215-216 من طريق عبد الملك بن عمرو أبي عامر العقدي، عن خارجة بن عبد الله بن سليمان. بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر. وله شاهد من حديث ابن عباس، أخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "فضائل الصحابة" "311" من طريق النضر بن عبد الرحمن، عن عكرمة، عنه النضر متروك. وعن عبد الله بن مسعود عند الطبراني "10314"، والحاكم 3/83، قال الهيثمي في "المجمع" 9/61-62، رواه الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" بنحوه باختصار، ورجال "الكبير" رجال الصحيح غير مجالد بن سعيد وقد وثق. وعن سعيد بن المسيب مرسلا عند ابن سعد. 3/267

عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث):اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی دعا کی)
"اے اللہ! بطور خاص عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا کر۔"

ذِكْرُ اسْتِبْشَارِ اَهْلِ السَّمَاءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

آسمان والوں کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے خوش خبری حاصل کرنا

6883 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ مِنْ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّدُوسِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:
(متن حدیث):لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اَتَى جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَاءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان والے (فرشتے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر خوش ہوئے ہیں۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

6882–إسناده ضعيف، عبد الله بن عيسى الفروى ذكره المؤلف فى "المجروحين" 2/45، وقال: يقلب على الثقات الكبار، ثم قال: كتبنا نسخة عن عمرو بن عمر بنصيبين عنه، عن ابن نافع، عن الداوردى، عن عبيد الله بن عمر وغيره، كلها مقلوبة، يطول الكتاب بذكرها، وذكره الذهبى فى "المغنى فى الضعفاء "1/350، ونقل ابن حجر فى "لسان الميزان" 3/323 عن الدارقطنى فى "غرائب مالك " أنه قال: عبد الله بن عيسى ضعيف، قلت: ومسلم بن خالد هو الزنجى، سىء الحفظ. وأخرجه الخطيب البغدادى فى "تاريخه" 4/54 من طريق أحمد بن بشر المرثدى، وابن سيد الناس فى "عيون الأثر "1/121 من طريق الحسين بن إسحاق، كلاهما عن أبى إسحاق عبد الله بن عيسى الفروى، بهذا الإسناد. وفى الباب عن الحسن ومحمد بن سيرين مرسلين عن النبى صلى الله عليه وسلم، وأخرجه عبد الله بن أحمد فى زياداته على "الفضائل" "338" و"339" ورجالهما ثقات، وفى حديث محمد زاد: "أو عامر بن الطفيل."

6883– إسناده ضعيف، عبد الله بن خراش ضعفه الدارقطنى وغيره، وقال أبو زرعة: ليس بشىء ، وقال أبو حاتم: ذاهب الحديث، وقال البخارى: منكر الحديث، وقال المؤلف فى "الثقات": ربما أخطأ . وأخرجه ابن عدى فى "الكامل" 4/1525 من طريق عبد الله بن عمرو بن أبان، عن عبد الله بن خراش، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 3/84 من طريق عبد الله بن خراش، عن العوام بن حوشب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم: "ولما أسلم عمر أتانى جبريل فقال: استبشر أهل السماء بإسلام عمر" وصححه، فتعقبه الذهبى بقوله: عبد الله ضعفه الدارقطنى.

6884 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عمر بن خطاب اہل جنت میں سے ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مِنْ اَحَبِّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب تھے

6885 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوْهَا اَبُوْ بَكْرٍ ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .
ثُمَّ عَدَّ رِجَالًا

6884- يحيى بن اليمان: هو أبو زكريا العجلي الكوفي ضعفه النسائي، وقال ابن معين في رواية ابن الجنيد "681": ليس بثبت، لم يكن يبالي أي شيء حدث، كان يتوهم الحديث، وقال في رواية عثمان الدارمي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال: ربما أخطأ، وقال ابن عدي: عامة ما يرويه غير محفوظ، وقال يعقوب بن شيبة: كان صدوقا كثير الحديث، وإنما أنكر عليه أصحابنا كثرة الغلط، وليس بحجة إذا خولف. قلت: روى له البخاري في "الأدب المفرد" ومسلم في صحيحه وأصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 7/2692 عن إبراهيم بن محمد بن الهيثم، عن محمد بن الصباح الجرجرائي، بهذا الإسناد.

6885- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي كامل الجحدري واسمه فضيل بن حسين - فمن رجال مسلم. أبو عثمان النهدي: هو عبد الرحمن بن مل . وأخرجه أحمد 4/203، والترمذي "3885" في المناقب: باب فضل عائشة رضي الله عنها، والنسائي في "فضائل الصحابة" "16" من طريق يحيى بن حماد، والبخاري "3662" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا" ومن طريقه البغوي "3869" عن معلى بن أسد، كلاهما عن عبد العزيز بن المختار، بهذا الإسناد . وسيأتي برقم "6900" من طريق خالد بن عبد الله الواسطي، عن خالد الحذاء ، وانظر "4540" و"6998" و. "7106".

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا اس کا والد ابوبکر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر عمر بن خطاب' پھر نبی اکرم ﷺ نے مزید کچھ لوگوں کا ذکر کیا۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ کا جنت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا محل دیکھنے کا تذکرہ

6886 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ اَوْ لُؤْلُؤٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَدْخُلَهُ اِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ، قَالَ: عَلَيْكَ اَغَارُ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي عَلَيْكَ اَغَارُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا میں نے اس میں سونے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) موتیوں سے بنا ہوا ایک محل دیکھا میں نے دریافت کیا: یہ کس کا محل ہے۔ لوگوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے' تو میں اس میں صرف اس وجہ سے داخل نہیں ہوا' کیونکہ مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا پتہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں کیا میں آپ ﷺ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا کیا میں آپ ﷺ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا؟''

6886–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى فمن رجال مسلم. وأخرجه البخاري "5226" في النكاح: باب الغيرة، عن محمد بن أبي بكر المقدمي، و "7024" في التعبير، باب القصر في المنام، والنسائي في "فضائل الصحابة" "25" عن عمرو بن علي، كلاهما عن معتمر بن سليمان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه بنحوه الحميدي "1235" و"1236"، أحمد 3/309، وابن أبي شيبة 12/28، ومسلم "2394" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "24" من طرق عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن المنكدر وعمرو بن دينار، عن جابر. وأخرجه بأطول منه أحمد 3/373 و389 - 390، والبخاري "3679" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، والنسائي في "الفضائل" "23"، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/390، والبغوي "3878" من طرق عن عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة، عن محمد بن المنكدر، عن جابر.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَظَنَنْتُ اَنِّي اَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: وَمَنْ هُوَ؟ قَالُوْا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے سے بنا ہوا ایک محل تھا میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا ہے۔ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ شخص میں ہوں گا میں نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے؟ تو انہوں نے بتایا: عمر بن خطاب۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6888 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (متن حدیث): قَالَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ، رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَاَةٌ تَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟

6887- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي "3688" في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، والنسائي في "فضائل الصحابة" "26" عن علي بن حجر، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "2/389" من طريق علي بن معبد، كلاهما عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وقد تقدم تخريجه باستيعاب عند الحديث رقم. "54"

6888- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. يونس هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم "2395" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5225" في النكاح: باب الغيرة، عن عبدان عن عبد الله بن المبارك، عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه البخاري "3242" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، و "3680" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و"7023" في التعبير: باب القصر في المنام، و"7025": باب في المنام، ومسلم "2395"، والنسائي في "الفضائل" "27"، وابن ماجة "107" في المقدمة: باب فضل عمر رضي الله عنه، والبغوي "3291" من طرق عن الزهري، به.

فَقَالَتْ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَبَكٰى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، ثُمَّ قَالَ: بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعَلَيْكَ اَغَارُ؟ .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ وَّفِيْ خَبَرِ جَابِرٍ: اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ اُدْخِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ فَرَاٰى قَصْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلَ عَنِ الْقَصْرِ، فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهٗ لِعُمَرَ، وَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ مَرَّةً اُخْرٰى، اِذْ رَاٰى كَاَنَّهٗ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَاِذَا امْرَاَةٌ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ تَتَوَضَّاُ، فَسَاَلَ عَنِ الْقَصْرِ فَقَالَتْ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَفْظُ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِخِلَافِ لَفْظِ خَبَرِ جَابِرٍ فَدَلَّكَ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُمَا خَبَرَانِ فِيْ وَقْتَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ تَضَادٌّ وَّلَاتَهَاتُرٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا میں نے خود کو جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے پر وضو کررہی تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ اس عورت نے بتایا: عمر بن خطاب کا ہے' تو مجھے عمر کے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا تو میں وہاں سے مڑکر واپس آ گیا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ہم سب لوگ جو اس محفل میں موجود تھے رونے لگے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غصہ کروں گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے ''اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا'' جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں ''مجھے جنت میں داخل کیا گیا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں اس وقت داخل کیا گیا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا محل دیکھا تھا اور اس محل کے بارے میں دریافت کیا: تو فرشتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے' تو یہ دوسری مرتبہ کا واقعہ ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں یہ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں ایک محل کے پہلو میں ایک عورت موجود تھی جو وضو کررہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محل کے بارے میں دریافت کیا: تو اس عورت نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نقل کردہ ہیں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت سے مختلف ہیں' تو یہ چیز آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کرے گی کہ یہ دو روایات ہیں جو دو مختلف اوقات کے بارے میں ہیں اس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَقَّ عَلٰى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهٖ

اللہ تعالیٰ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل اور زبان پر حق کو ثابت کرنے (جاری کرنے) کا تذکرہ

6889 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ،

اَخْبَرَنِیْ سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر رکھ دیا ہے۔''

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ بِدِيْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دین (یعنی ان کی مذہبی حیثیت) کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

6890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ، رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا هُوَ اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: مَا اَوَّلْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ذٰلِكَ؟ قَالَ:

6889–إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زياداته على "فضائل الصحابة" "315" عن هارون بن معروف، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو بكر القطيعي في زياداته على "الفضائل" "524" و"684" من طريقين عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، به. وأخرجه أحمد 2/401، وابن أبي شيبة 12/25، وابن أبي عاصم في "السنة" "1250" من طريق عبد الله العمري، والبزار "2501" من طريق أبي عامر العقدي، كلاهما عن الجهم بن أبي الجهم، عن المسور بن مخرمة، عن أبي هريرة، وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/66، وزاد نسبته إلى الطبراني في "الأوسط"، وقال: رجال البزار رجال الصحيح، غير الجهم بن أبي الجهم وهو ثقة. وفي الباب عن ابن عمر، وسيأتي عند المؤلف برقم "6895".

6890–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم، وهو في صحيحه "2390" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، عن منصور بن أبي مزاحم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/86، والدارمي 2/127، والبخاري "23" في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال، و"7008" في التعبير: باب القمص في المنام، ومسلم "2390"، والترمذي "2286" في الرؤيا: باب في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم اللبن والقمص، والنسائي في "فضائل الصحابة" "20"، وفي الرؤيا كما في "التحفة" 3/328، وفي "المجتبى" 8/113-114 في الإيمان: باب زيادة الإيمان، وأبو يعلى "1290"، والبغوي "3294" من طرق عن إبراهيم بن سعد، به. وأخرجه البخاري "3691" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و"7009" في التعبير: باب جر القميص في المنام، من طريقين عن الليث بن سعد، عن عقيل بن خالد، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "20385"، ومن طريقه أحمد 5/373-374، والترمذي "2285" عن معمر، عن الزهري، عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف، عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم.

الدِّيْنُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا ان کے جسموں پر قمیصیں موجود تھیں کسی کی قمیص سینے تک تھی کسی کی اس سے کچھ نیچے تھی پھر میرے سامنے ''عمر'' کو پیش کیا گیا تو اس کی قمیص نیچے گھسٹ رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس موجود لوگوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین۔''

ذِكْرُ رِضَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ فِرَاقِهِ الدُّنْيَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہونے کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راضی ہونے کا تذکرہ

6891 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ حِيْنَ طُعِنَ، فَقَالَ: اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَسْلَمْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَفَرَ النَّاسُ، وَقَاتَلْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَذَلَهُ النَّاسُ، وَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَّلَمْ يَخْتَلِفْ فِيْ خِلَافَتِكَ رَجُلَانِ، وَقُتِلْتَ شَهِيْدًا فَقَالَ: اَعِدْ، فَاَعَادَ فَقَالَ: الْمَغْرُوْرُ مَنْ غَرَرْتُمُوْهُ لَوْ اَنَّ مَا عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ بَيْضَاءَ وَصَفْرَاءَ، لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ هَوْلِ الْمَطْلَعِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ کے لیے خوشخبری ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس وقت اسلام قبول کیا جب لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس وقت جنگ میں حصہ لیا جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

6891–غسان بن الربيع روى عنه أحمد ويحيى بن معين وأبو يعلى وخلق، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/2، وقال الدارقطني: ضعيف، وقال مرة: صالح، وقال الخطيب في "تاريخه" 12/330: كان نبيلا فاضلا ورعا، وقال الذهبي في الميزان 3/334: كان صالحا ورعا ليس بحجة في الحديث، قلت: وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الحاكم 3/92 عن الحسن بن يعقوب العدل، حدثنا يحيى بن أبي طالب، حدثنا عبد الوهاب بن عطاء، حدثنا داود بن أبي هند، بهذا الإسناد. وقوله: "من هول المطلع" قال ابن الأثير: يريد به الموقف يوم القيامة أو ما يشرف عليه من أمر الآخرة عقيب الموت، فشبهه بالمطلع الذى عليه من موضع عال.

کو رسواء کرنے کی کوشش کی۔ نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہوا اس وقت وہ آپ سے راضی تھے اور آپ کی خلافت کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان بھی کوئی اختلاف نہیں تھا اور اب آپ شہید ہو کر مرنے لگے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی بات دہراؤ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی بات دہرائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص غلط فہمی کا شکار رہتا ہے' جسے تم لوگ غلط فہمی کا شکار کرو' زمین پر سفید اور زرد (یعنی سونا اور چاندی) جو کچھ بھی موجود ہے قیامت (یا آخرت) کی ہولناکی سے بچنے کے لیے اگر وہ بھی فدیہ دینا پڑے تو میں وہ فدیے کے طور پر دیدوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ كَانَ يَفِرُّ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ بَعْضِ الْاَحَايِيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض اوقات شیطان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کو دیکھ کر) فرار ہو جاتا ہے

6892 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِيْ حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّيْ لَاَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْكَ يَا عُمَرُ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''اے عمر! مجھے پتہ ہے کہ شیطان تم سے بھاگتا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ بات ارشاد فرمائی جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

6893 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

6892– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/29، وعنه أخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "1251". أخرجه مطولا أحمد 5/353 عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وفيه قصة الجارية التي نذرت إن رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بعض مغازيه أن تضرب عنده بالدف. وأخرجه كذلك الترمذي "3690" في المناقب: باب في مناقب عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ طريق علي بن الحسين بن واقد، والبيهقي 10/77 من طريق علي بن الحسن بن شقيق، كلاهما عن الحسين بن واقد، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب.

6893– إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وأخرجه أحمد 1/182 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. خرجه أحمد 1/171 و182 و187، والبخاري "3294" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و"3683" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و"6085" في الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم "2396" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" "207"، و"فضائل الصحابة" "28"، والبغوي "3874" من طريق عن إبراهيم بن سعد، به.

اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَّسْاَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ رَافِعَاتٍ اَصْوَاتَهُنَّ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَ عُمَرَ انْقَمَعْنَ، وَسَكَتْنَ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عُدَيَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ، تَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ خواتین موجود تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگ رہی تھیں اور زیادہ کا مطالبہ کر رہی تھیں ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں جب ان خواتین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو ڈھیلی پڑ گئیں اور خاموش ہو گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اگر شیطان کسی راستے پر چلتے ہوئے تمہارے سامنے آ جائے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلا جائے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مِنَ الْمُحَدَّثِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس امت کے ''محدثین'' میں سے ایک ہیں

6894 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ،

6894–إسناده حسن، ابن عجلان: هو محمد، وهو حسن الحديث روى له مسلم في المتابعات، وباقي السند ثقات رجال الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "253"، ومسلم "2398" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، وأبو بكر القطيعي في زياداته على "فضائل الصحابة" لأحمد "517" من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/55، ومسلم "2398"، والترمذي "3693" في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب، والنسائي في "الفضائل" "18"، وأبو بكر القطيعي "516"ن والفسوي في "المعرفة والتاريخ" "1/457 و461، والحاكم 3/86 من طرق عن محمد بن عجلان، به . وأخرجه مسلم "2398" من طريق ابن وهب، والحاكم في "معرفة علوم الحديث" ص 220 من طريق ابن الهاد، كلاهما عن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، عن أبيه، قال ابن وهب: تفسير "محدثون": ملهمون. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد2/339، والبخاري "3469" و"3689"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "19"، والبغوي."3873"

عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُنْ فِىْ اُمَّتِىْ اَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امتوں میں محدث ہوتے ہیں اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوا تو وہ عمر بن خطاب ہوگا۔''

ذِكْرُ إِجْرَاءِ الْحَقِّ عَلٰى قَلْبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلِسَانِهِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل اور زبان پر حق جاری ہونے کا تذکرہ

6895 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ.

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى نَحْوٍ مِمَّا قَالَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر رکھ دیا ہے (یا جاری کر دیا ہے)''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب بھی کوئی ایسی صورت حال پیش آئے، جس میں لوگوں نے ایک رائے دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری رائے دی تو قرآن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نازل ہوا۔

6895—حديث صحيح وإسناده حسن لغيره، خارجة بن عبد الله الأنصارى مختلف فيه، وقد تقدم الكلام عليه عند الحديث رقم "6881" وقد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير سوار بن عبد الله العنبرى، فقد روى له أصحاب السنن غير ابن ماجة، وهو ثقة. أبو عامر العقدى: هو عبد الملك بن عمرو. وأخرجه أحمد فى "المسند"2/95، وفى "فضائل الصحابة" "313"، والترمذى "3682" فى المناقب: باب فى مناقب عمر بن الخطاب، عن أبى عامر العقدى، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حسن صحيح غريب من هذا الوجه. وأخرجه بالمرفوع منه أحمد 2/53، وابن سعد فى "الطبقات"2/335 عن أبى عامر العقدى، عن نافع بن أبى نعيم، وعبد الله بن أحمد فى زياداته على "فضائل الصحابة" "395"، وأبو بكر القطيعى فيه أيضا "525"، والطبرانى فى "الأوسط" "291" من طريق الضحاك بن عثمان، كلاهما "نافع بتن أبى نعيم والضحاك" عن نافع مولى ابن عمر، به. وفى الباب عن أبى هريرة، وتقدم عند المؤلف برقم."6889"

ذِكْرُ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاٰيِ وِفَاقًا لِمَا يَقُوْلُهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ان بعض احکام کا تذکرہ' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق تھے

6896 - (سندِ حدیث):اَخْبَرَنَا بَدَلُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَحْرِ الْخِضْرَانِيُّ الْحَافِظُ الْاِسْفِرَايِينِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث):قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَافَقْتُ رَبِّي فِيْ ثَلَاثٍ اَوْ وَافَقَنِيْ رَبِّي فِيْ ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125) وَقُلْتُ: يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ حَجَبْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَبَلَغَنِيْ شَيْءٌ مِّنْ مُعَامَلَةِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقُلْتُ: لَتَكُفُّنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ، اَمَا فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهٗ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ، فَكَفَفْتُ فَاَنْزَلَ اللّٰهَ (عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (التحريم: 5)

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین چیزوں کے بارے میں میری رائے میرے پروردگار (کے حکم کے) موافق تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے پروردگار (کا حکم) میری رائے کے موافق تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں' تو یہ مناسب ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔''

میں نے عرض کی: نیک اور گنہگار (ہر طرح کے لوگ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' تو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم امہات المومنین کو پردے کے لیے کہیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔

6896–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حميد بن زنجويه فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة ثبت. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار ""825"/4 عن إبراهيم بن مرزوق، حدثنا عبد الله بن بكر السهمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "المسند"1/24/36 - 37، وفي "فضائل الصحابة " "434" و"437"، والبخاري "4483" في تفسير سورة البقرة: باب قوله: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) ، والقطيعي في زياداته على "فضائل الصحابة" لأحمد "493" و"495"، والبغوي "3887" من طرق عن حميد الطويل، عن أنس. وأخرجه بنحوه أحمد في "المسند"1/23 - 24، وفي "الفضائل" "435"، والبخاري "402" في الصلاة: باب ما جاء في القبلة، والقطيعي "494" و"682" من طريق هشيم، عن حميد عن أنس. وأخرجه مقطعا الدارمي 2/44، والبخاري "4790" في تفسير سورة الأحزاب: باب (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ) ، و"4916" في تفسير سورة التحريم: باب (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجاً خَيْراً مِنْكُنَّ) ، والترمذي "2959" و"2960" في التفسير: باب سورة البقرة، والنسائي في التفسير كما في "التحفة"8/13، وابن ماجة "1009" في إقامة الصلاة: باب القبلة،، من طرق عن حميد، عن أنس.

پھر ایک مرتبہ امہات المومنین کے کسی معاملے کے بارے میں کوئی بات مجھ تک پہنچی تو میں نے عرض کی: یا تو آپ خواتین نبی اکرم ﷺ (کو پریشانی کا شکار کرنے) سے رک جائیں گی یا پھر اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو ایسی ازواج عطا کر دے گا' جو آپ سے زیادہ بہتر ہوں گی یہاں تک میں امہات المومنین میں سے ایک ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے عمر! نبی اکرم ﷺ نے تو اپنی ازواج کو کبھی وعظ نہیں کیا اور تم انہیں وعظ کرتے پھر رہے ہو' تو میں اس چیز سے رک گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اگر وہ (نبی) تمہیں طلاق دیدے تو ان کا تو اس کا پروردگار اسے بدلے میں ایسی بیویاں عطا کر دے گا' جو تم سے زیادہ بہتر ہوں گی۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالشَّهَادَةِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے شہادت کی دعا کرنے کا تذکرہ

6897 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا اَبْيَضَ، فَقَالَ: اَجَدِيدٌ قَمِيصُكَ اَمْ غَسِيلٌ؟ ، فَقَالَ: بَلْ جَدِيدٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَزَادَ فِيهِ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ: وَيُعْطِيكَ اللّٰهُ قُرَّةَ الْعَيْنِ فِي الدُّنْيَا

6897–حديث حسن، ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، لكن أعله النسائي، فقال: هذا حديث منكر، أنكره يحيى بن سعيد القطان على عبد الرزاق، لم يروه عن معمر غير عبد الرزاق، وقد روى هذا الحديث عن معقل بن عبد اللّٰه، واختلف عليه فيه: فروى عن معقل، عن إبراهيم بن سعد، عن الزهرى مرسلا، وهذا الحديث ليس من حديث الزهرى، ونقل الحافظ كلام النسائي فى "نتائج الأفكار" ص 136 - 138، ثم قال: وقد وجدت له شاهدا مرسلا أخرجه ابن أبى شيبة فى "المصنف"8/453 و10/410 عن عبد اللّٰه بن إدريس، عن أبى الأشهب، عن رجل ... ، وأبو الأشهب: اسمه جعفر بن حيان العطاردى، وهو من رجال الصحيح، وسمع كبار التابعين، وهذا يدل على أن للحديث أصلا، وأقل رجاته أن يوصف بالحسن. وقال الحافظ: وقد جرى ابن حبان على ظاهر الإسناد، فأخرجه فى "صحيحه" عن محمد بن الحسن بن قتيبة، عن محمد بن أبى السرى، عن عبد الرزاق بسنده. والحديث فى "مصنف عبد الرزاق""20382"، وفيه قال عمر: بل غسيل. وأخرجه من طرق عن عبد الرزاق أحمد 2/88 - 89، والنسائى فى "اليوم والليلة""311"، وابن ماجة "3558" فى اللباس: باب ما يقول الرجل إذا لبس ثوبا جديدا، وابن السنى فى "اليوم والليلة""268"، والطبرانى فى "الكبير""13127"، وفى "الدعاء " له "399"، والبغوى."3112" قال أحمد فى روايته مكان قوله: "بل جديد": "فلا أدرى ما رد عليه"، وعند الطبرانى فى "الدعاء ": بل جديد، وعند الباقين: "بل غسيل." وأخرجه الطبرانى فى "الدعاء ""400" من طريق حفص بن عمر المهرقانى، وأبى مسعود الرازى، وزهير بن محمد المروزى، ثلاثتهم عن عبد الرزاق، عن سفيان الثورى، عن عاصم بن عبيد اللّٰه، عن سالم، عن ابن عمر.

وَالْاٰخِرَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے جسم پر سفید کپڑا دیکھا تو دریافت کیا: تمہاری قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی ہے انہوں نے عرض کی: نئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیا کپڑا پہنو' قابل تعریف زندگی بسر کرو اور شہید کے طور پر مرجانا۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ثوری نامی راوی نے اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔
''اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا اور آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ كَانَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوئے

6898 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ، رَاَيْتُنِىْ عَلٰى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَخَذَهَا مِنِّى ابْنُ اَبِىْ قُحَافَةَ، فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ، وَفِىْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَ الدَّلْوُ غَرْبًا، ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ ابْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْيٌ فَارَى اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَنَامِهِ كَاَنَّهُ عَلٰى قَلِيبٍ، وَالْقَلِيبُ فِى انْتِفَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ بِهٖ كَاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ، قَالَ صَلّٰى

6898-إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان بن سعيد، فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة. محمد بن حرب: هو الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد الحمصي. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "15" عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3664" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا"، و"7021" في التعبير: باب نزع الذنوب والذنوبين من البئر بضعف، و"7475" في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم "17""2392" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، والبيهقي في "دلائل النبوة"6/344، والبغوي "3881" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/368 و450، وابن أبي شيبة 12/21 - 22، والبخاري "7022" في التعبير: باب الاستراحة في المنام، ومسلم"18""17""2392"، والبيهقي 6/345، والبغوي "3882" و"3883" من طرق عن أبي هريرة. وفي بعض المتون اختلاف يسير في الألفاظ. وفي الباب عن ابن عمر عند أحمد 2/27 و28 و39 و89 و104 و107، وابن أبي شيبة 12/21، والبخاري "3633" و"3676" و"3682" و"7019" و"7020"، ومسلم "2393"، والترمذي."2289"

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَخَذَ مِنِّي ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا، اَوْ ذَنُوبَيْنِ.

يُرِيْدُ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَالذَّنُوبَانِ كَانَا خِلَافَةَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ وَاَيَّامًا، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَحَّ بِمَا ذَكَرْتُ اسْتِخْلَافُ عُمَرَ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِدَلِيلِ السُّنَّةِ الْمُصَرِّحَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میں نے خود کو ایک کنویں کے پاس دیکھا جس پر ڈول موجود تھا میں نے اس میں سے جتنا اللہ کو منظور تھا پانی نکال لیا پھر وہ ڈول مجھ سے ابن ابوقحافہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا انہوں نے اس میں سے ایک یا دو ڈول نکال لئے ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کی مغفرت کر دے پھر وہ ڈول بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا پھر عمر بن خطاب نے اسے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا محنتی کوئی شخص نہیں دیکھا عمر بن خطاب نے اس میں سے اتنا پانی نکالا کہ لوگ اچھی طرح سیراب ہو گئے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب وحی ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو خواب میں یہ بات دکھائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنویں پر موجود ہیں اور مسلمانوں کے نفع کے حوالے سے کنواں حکومت کی طرح ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس میں سے جتنا اللہ کو منظور تھا اتنا پانی نکالا پھر وہ مجھ سے ابن ابوقحافہ نے لے لیا انہوں نے اس میں سے کچھ ڈول (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو ڈول نکالے اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مسلمانوں کی حکومت ہے تو دو ڈولوں کی صورت یوں ہو گی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی دو سال اور کچھ دن پر مشتمل تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر اسے عمر بن خطاب نے لے لیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ میں نے جو بات ذکر کی ہے وہ درست ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ بنے تھے تو یہ اس سنت میں صریح دلیل ہے اس بات کی جو ہم نے ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کے لیے سب سے پہلے زمین کو شق کیا جائے گا

6899 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، ثُمَّ اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي اَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي،

ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى يُحْشَرُوْا بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''میں وہ پہلاشخص ہوں جس کے لیے(قیامت کے دن) زمین کوشق کیا جائے گا(یعنی جوسب سے پہلے اپنی قبر سے اٹھے گا) پھر ابوبکرہوگا پھرعمرہوگا پھر میں اہل بقیع کی طرف آجاؤں گا ان لوگوں کا حشر میرے ساتھ ہوگا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا' یہاں تک کہ وہ لوگ دونوں حرموں کے درمیان اکٹھے کردیئے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب تھے

6900 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوْهَا قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ

6899– إسناده ضعيف، عاصم بن عمر: هو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، ذكره المؤلف "المجروحين"2/127 وقال: منكر الحديث جدا، يروى عن الثقات ما لا يشبه حديث الأثبات، لا يجوز الاحتجاج به إلا فيما وافق الثقات، ثم ذكره في "الثقات"7/259 وقال: يخطء ويخالف، وضعفه أحمد وابن معين، وأبو حاتم والجوزجاني وهارون بن موسى الفروى، والدارقطني، وقال البخارى: منكر الحديث، وقال الترمذى: متروك، وقال مرة: ليس بثقة، وقال ابن الجارود: ليس حديثه بحجة، وقال ابن سعد: له أحاديث ويستضعف، وعبد الله بن نافع: هو ابن أبى نافع الصائغ المدنى، مختلف فيه وفي حفظه لين . وأخرجه الترمذى "3692" في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب، عن سلمة بن شبيب، وابن عدى في "الكامل"5/1870، ومن طريقه ابن الجوزى في "العلل المتناهية"2/914 - 915 من طريق أحمد بن يحيى السابرى، كلاهما عن عبد الله بن نافع، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: هذا حديث غريب، وعاصم بن عمر ليس بالحافظ . وأخرجه عبد الله بن أحمد في زياداته على "فضائل الصحابة" "283"، وأبو بكر القطيعى فيه "132" و"636" من طريق محرز بن عون، عن عبد الله بن نافع، عن عاصم بن عمر، عن أبى بكر بن عبد الله بن أبى الجهم، عن ابن عمر. ولم يذكر عبد الله بن أحمد فيه أهل مكة.

6900–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم . خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطى الطحان، والثانى: هو ابن مهران الحذاء ، وأبو عثمان النهدى: هو عبد الرحمن بن ملّ. وأخرجه البخارى "4358" في المغازى: باب غزوة ذات السلاسل، والبيهقى10/233 عن إسحاق بن شاهين، ومسلم "2384" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبى بكر الصديق رضى الله عنه، والبيهقى 10/233 عن يحيى بن يحى، كلاهما عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد . وقد تقدم عند المؤلف برقم "6885" من طريق عبد العزيز بن المختار، عن خالد الحذاء ، وانظر "4540" و"6998" و."7106"

الْخَطَّابِ

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ''ذات سلاسل'' کے لیے بھیجا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے دریافت کیا: مردوں میں سے کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر عمر بن خطاب۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الرُّشْدِ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ طَاعَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

مسلمانوں کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فرمانبرداری کرنے کی صورت میں ہدایت کے اثبات کا تذکرہ

6901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنْ يُّطِعِ النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَدْ اَرْشَدُوْا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر لوگ ابوبکر اور عمر کی اطاعت کرلیں' تو وہ ہدایت پالیں گے۔''

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ بَعْدَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلمانوں کو اپنے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

6902 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سَالِمٍ الْمُرَادِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَرٰى بَقَائِيْ فِيْكُمْ اِلَّا قَلِيْلًا، فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ - وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ - وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَاقْبَلُوْهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا

6901- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير أبي عمر الضرير حفص بن عمر، وهو البصري، فقد روى عنه جمع، ووثقه المؤلف، وقال أبو حاتم: صدوق صالح الحديث، عامة حديثه يحفظ، وروى له أبو داود. وهو قطعة من حديث مطول أخرجه أحمد 5/298 عن إبراهيم بن الحجاج، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه مسلم "681" في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، عن شيبان بن فروخ عن سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به.

خیال ہے اب تمہارے درمیان میری موجودگی تھوڑے ہی عرصے کے لیے رہ گئی ہے تو تم میرے بعد ان لوگوں کی پیروی کرنا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اور تم عمار کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا اور جو چیز عبداللہ بن مسعود تمہیں بیان کرے اسے قبول کر لینا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّدِيقِ وَالْفَارُوْقِ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ يَقُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ہر اس چیز کے حوالے سے گواہی دینے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی

6903 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْيَا، فَرَكِبَهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ اُؤْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَلَيْسَا فِي الْقَوْمِ، قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِمَا آمَنَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6902- حديث صحيح، إسناده حسن، سالم المرادي: هو سالم بن عبد الواحد المرادي، وقيل: ابن العلاء المرادي أبو العلاء، ذكره المؤلف في "ثقاته" 6/410، وروى عنه جمع، وقال الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/85: وهو مقبول الرواية، ووثقه العجلي "500"، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه، وقال ابن معين: ضعيف الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه الترمذي "3663" في المناقب: باب في مناقب أبي بكر وعمر، وابن سعد 2/334 عن وكيع، بهذا الإسناد. وقرن ابن سعد بوكيع محمد بن عبيد الطنافسي، واقتصر الترمذي في روايته "وأشار إلى أبي بكر وعمر." وأخرجه أحمد في "المسند" 5/399، وفي "فضائل الصحابة" "479" عن محمد بن عبيد الطنافسي، وابنه عبد الله في "الفضائل" "198" والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/85 من طريق إسماعيل بن زكريا الخلقاني، كلاهما عن سالم المرادي، به. واقتصر أحمد في "الفضائل" على القسم الأول منه. وأخرجه أحمد 5/382 و385 و402، وفي "الفضائل" "478"، والحميدي "449"، وابن أبي شيبة 12/11، والترمذي "3663"، وابن ماجة "97" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن سعد 2/334، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 1/480، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/83 - 84، وابن أبي عاصم في "السنة" "1148" و"1149"، والحاكم 3/75، والخطيب في "تاريخه" 12/20، وأبو نعيم في "الحلية" 9/109 من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن ربعي بن حراش، به.

6903- إسناده حسن، محمد بن عمرو روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وانظر "6485" و "6486"

''ایک مرتبہ ایک شخص گائے کو لے کر جارہا تھا' جب وہ تھک گیا تو وہ اس گائے پر سوار ہو گیا وہ گائے اس کی طرف مڑی اور بولی ہم کو اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہمیں' تو کھیتی باڑی کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔لوگوں نے کہا: سبحان اللہ سبحان اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر بھی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں (کہ گائے کلام کرسکتی ہے) حالانکہ یہ دونوں صاحبان حاضرین میں موجود نہیں تھے۔راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے کہا: ہم بھی اس چیز پر ایمان رکھتے ہیں' جس پر اللہ کے رسول ایمان رکھتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصِّدِّيقَ وَالْفَارُوْقَ يَكُوْنَانِ فِي الْجَنَّةِ سَيِّدَىْ كُهُولِ الْاُمَمِ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں عمر رسیدہ افراد کے سردار ہوں گے

6904 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ، حَدَّثَنَا خُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابوبکر اور عمر جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے عمر رسیدہ افراد کے سردار ہیں البتہ انبیاء اور مرسلین کا معاملہ مختلف ہے۔''

ذِكْرُ رِضَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صُحْبَتِهٖ اِيَّاهُ

6904– حديث صحيح، خنيس بن بكر بن خنيس روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 8/133، وذكره ابن أبى حاتم /3943، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وقال أبو على صالح بن محمد - وهو الملقب بجزرة - فيما نقله عنه الخطيب 8/432: خنيس بن بكر بن خنيس شيخ ضعيف، قلت: وقد توبع، وباقى السند من رجال الشيخين غير محمد بن عقيل فقد روى له النسائى وابن ماجة وأبو داود فى "الناسخ" وهو صدوق. وأخرجه الدولابى فى "الكنى والأسماء" 1/120" عن أحمد بن شعيب _وهو النسائى_ عن محمد بن عقيل، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجة "100" فى المقدمة: باب فى فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن أبى شعيب صالح بن الهيثم الواسطى، عن عبد القدوس بن بكر بن خنيس، عن مالك بن مغول، به. وهذا إسناد جيد، وعبد القدوس بن بكر هذا قال أبو حاتم: لا بأس به، وذكره المؤلف فى "الثقات." وفى الباب عن على عند الترمذى "3665"و"3666"، وعن أنس أيضا "3664" وحسنه، وعن أبى سعيد الخدرى عند البزار "2492" وفيه ضعف، وعن أبى هريرة أخرجه عبد الله بن أحمد فى "فضائل الصحابة" "200"، وعن ابن عباس عند الخطيب فى "تاريخه"14/216 - 217.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سے راضی ہونے کا تذکرہ

6905 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الْغُبَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَكَانَ يَصْنَعُ الْاَرْحَاءَ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ يَسْتَغِلُّهُ كُلَّ يَوْمٍ بِاَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ، فَلَقِيَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّ الْمُغِيرَةَ قَدْ اَثْقَلَ عَلَيَّ غَلَّتِي: فَكَلِّمْهُ يُخَفِّفْ عَنِّي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اتَّقِ اللّٰهَ، وَاَحْسِنْ اِلٰى مَوْلَاكَ، فَغَضِبَ الْعَبْدُ وَقَالَ: وَسِعَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَدْلُكَ غَيْرِي، فَاَضْمَرَ عَلٰى قَتْلِهِ، فَاصْطَنَعَ خَنْجَرًا لَهُ رَاْسَانِ، وَسَمَّهُ، ثُمَّ اَتٰى بِهِ الْهُرْمُزَانَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرٰى هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّكَ لَا تَضْرِبُ بِهٰذَا اَحَدًا اِلَّا قَتَلْتَهُ.

قَالَ: وَتَحَيَّنَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ عُمَرَ، فَجَاءَهُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰى قَامَ وَرَاءَ عُمَرَ، وَكَانَ عُمَرُ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، يَقُوْلُ: اَقِيْمُوا صُفُوفَكُمْ، فَقَالَ: كَمَا كَانَ يَقُوْلُ، فَلَمَّا كَبَّرَ وَجَاهُ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ فِيْ كَتِفِهِ، وَوَجَاهُ فِيْ خَاصِرَتِهِ، فَسَقَطَ عُمَرُ وَطَعَنَ بِخَنْجَرِهِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَهَلَكَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ وَّحُمِلَ عُمَرُ، فَذُهِبَ بِهِ اِلٰى مَنْزِلِهِ، وَصَاحَ النَّاسُ حَتّٰى كَادَتْ تَطْلُعُ الشَّمْسُ، فَنَادَى النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: يَآاَيُّهَا النَّاسُ، الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، قَالَ: فَفَزِعُوْا اِلَى الصَّلَاةِ، فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَصَلّٰى بِهِمْ بِاَقْصَرِ سُوْرَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ تَوَجَّهُوا اِلٰى عُمَرَ، فَدَعَا عُمَرُ بِشَرَابٍ لِيَنْظُرَ مَا قَدْرُ جُرْحِهِ، فَاُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَلَمْ يَدْرِ اَنَبِيذٌ هُوَ اَمْ دَمٌ، فَدَعَا بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ، فَقَالُوْا: لَا بَاْسَ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: اِنْ يَكُنِ الْقَتْلُ بَاْسًا فَقَدْ قُتِلْتُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، كُنْتَ وَكُنْتَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ، وَيَجِيءُ قَوْمٌ آخَرُوْنَ، فَيُثْنُوْنَ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَا وَاللّٰهِ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ وَدِدْتُ اَنِّي خَرَجْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي، وَاِنَّ صُحْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِمَتْ لِي، فَتَكَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ - وَكَانَ عِنْدَ رَاْسِهِ، وَكَانَ خَلِيطَهُ كَاَنَّهُ مِنْ اَهْلِهِ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ - فَتَكَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ، لَا تَخْرُجُ مِنْهَا كَفَافًا لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحِبْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ بِخَيْرِ مَا صَحِبَهُ صَاحِبٌ، كُنْتَ لَهُ، وَكُنْتَ لَهُ، وَكُنْتَ لَهُ، حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

6905—حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم. قطن بن نسير، قال ابن عدي: لا بأس به وذكره المؤلف في "الثقات"، وأخرج له مسلم حديثا واحدا، وكان أبو حاتم يحمل عليه، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. أبو رافع: هو نفيع الصائغ المدني. وهو في "مسند أبي يعلى". "2731" وأخرجه الحاكم 3/91، وعنه البيهقي في "السنن" 4/16 و8/48 من طريق محمد بن عبيد بن حساب، عن جعفر بن سليمان الضبعي، بهذا الإسناد، مختصرا إلى قوله: "إن يكن القتل بأسا فقد قتلت." وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/76 - 77 وقال: رواه أبو يعلى، ورجاله رجال الصحيح. وستأتي قصة مقتل عمر رضي الله عنه عند المؤلف برقم "6917" من حديث عمرو بن ميمون.

عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ، فَكُنْتَ تُنَفِّذُ اَمْرَهُ وَكُنْتَ لَهُ، وَكُنْتَ لَهُ، ثُمَّ وَلِيتَهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْتَ، فَوَلِيتَهَا بِخَيْرِ مَا وَلِيَهَا وَالٍ، وَكُنْتَ تَفْعَلُ، وَكُنْتَ تَفْعَلُ، فَكَانَ عُمَرُ يَسْتَرِيحُ اِلَى حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: كَرِّرْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ، فَكَرَّرَ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَا وَاللّٰهِ عَلٰى مَا تَقُولُ لَوْ اَنَّ لِي طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ الْيَوْمَ مِنْ هَوْلِ الْمَطْلَعِ، قَدْ جَعَلْتُهَا شُورَى فِي سِتَّةٍ عُثْمَانَ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، وَجَعَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَعَهُمْ مُشِيرًا، وَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَاَجَّلَهُمْ ثَلَاثًا، وَاَمَرَ صُهَيْبًا اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَرِضْوَانُهُ

❀❀ ابورافع بیان کرتے ہیں: ابولؤلؤ نامی شخص حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا وہ چکیاں تیار کرتا تھا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس سے روزانہ چار درہم خراج وصول کرتے تھے ابولؤلؤ کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اس نے کہا: اے امیر المومنین حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر بہت زیادہ تاوان خراج عائد کیا ہوا ہے آپ ان سے بات کیجئے کہ وہ میرے لئے تخفیف کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم اللہ سے ڈرو اور اپنے آقا کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس پر وہ غلام غصے میں آ گیا اور بولا: آپ کا عدل میرے علاوہ باقی سب لوگوں کے لیے ہے اس نے اپنے ذہن میں یہ طے کیا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دے گا اس نے ایک خنجر لیا جو دو دھاری تھا اس نے اسے زہر آلود کیا پھر وہ اسے لے کر ہرمزان کے پاس آیا اور بولا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اس نے کہا: یہ تم جسے بھی مارو گے اسے قتل کر دو گے تو ابولؤلؤ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (شہید کرنے کا) ارادہ کیا وہ صبح کی نماز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جاتی تو وہ یہ کہتے تھے تم لوگ اپنی صفیں درست کر لو انہوں نے اپنے معمول کے مطابق یہ کلمہ کہا پھر جب انہوں نے تکبیر کہی تو ابولؤلؤ نے ان کے کندھے پر وار کیا اور ان کے پہلو پر وار کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گر پڑے اس نے اس خنجر کے ذریعے تیرہ اور آدمیوں کو بھی زخمی کیا جن میں سے سات لوگ فوت بھی ہو گئے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر ان کے گھر کی طرف لایا گیا لوگ چیخ و پکار کرنے لگے' یہاں تک کہ سورج کے طلوع ہونے کا وقت قریب آیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کیا اے لوگو! نماز' نماز۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگ گھبرا کر نماز کی طرف آئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آگے بڑھے انہوں نے قرآن کی سب سے چھوٹی سورتوں کے ذریعے ان لوگوں کو نماز پڑھائی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشروب منگوایا تا کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ زخم کی مقدار کیا ہے' تو نبیذ لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پی تو وہ ان کے زخم سے باہر آ گئی لیکن یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ کیا یہ نبیذ ہے یا خون ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوا کر اسے پیا تو وہ ان کے زخم سے باہر آ گیا۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ پر کوئی حرج نہیں ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو قتل ہونا حرج ہے' تو میں' تو قتل ہو گیا پھر لوگ ان کی تعریف کرنے لگے اور یہ کہنے لگے اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے آپ ایسے تھے اور ویسے تھے پھر وہ لوگ چلے گئے اور دوسرے لوگ آ گئے اور ان کی تعریف کرتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم لوگ جو کہہ رہے ہو اس کے باوجود میری یہ آرزو

ہے کہ میں اس (حکومت) کے معاملے سے برابری کی بنیاد پر چھوٹ جاؤں' نہ میرے ذمے کچھ ہو اور نہ ہی مجھے کچھ ملے' بے شک اللہ کے رسول کا صحابی ہونا میری سلامتی کے لیے کافی ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے گفتگو شروع کی جو ان کے سرہانے موجود تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اتنے قریبی تھے جیسے ان کے خاندان کے فرد ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انہیں قرآن کی تلاوت پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے گفتگو کرتے ہوئے کہا جی نہیں اللہ کی قسم! آپ برابری کی بنیاد پر اس معاملے سے نہیں نکلیں گے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے اس طرح راضی تھے جیسے اس سب سے بہتر شخص سے راضی ہوں جو آپ کے ساتھ رہا آپ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ مقام تھا' یہ مقام تھا' یہ مقام تھا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی تھے اس کے بعد آپ اللہ کے رسول کے خلیفہ کے ساتھ رہے آپ ان کی حکومت کے معاملے کو نافذ کرتے رہے آپ نے ان کے لیے یہ کیا ان کے لیے یہ کیا۔

اے امیر المومنین! اس کے بعد آپ حکمران بن گئے' تو آپ اتنے اچھے حکمران بنے جتنا کوئی بھی شخص اچھا حکمران ہو سکتا ہے آپ نے یہ کیا اور وہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی گفتگو سے آرام محسوس ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم اپنی بات میرے سامنے دہراؤ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے یہ بات دہرائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم جو کچھ کہہ رہے ہو اس کے باوجود (میں یہ سمجھتا ہوں) کہ اگر میرے لیے تمام روئے زمین سونے کی ہو جائے' تو میں اسے آج کے دن موت کی ہولناکی کے مقابلے میں فدیے کے طور پر دیدوں میں نے چھ آدمیوں کی مجلس شوریٰ قائم کر دی ہے عثمان، علی بن ابوطالب، طلحہ بن عبیداللہ، زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان حضرات کے ساتھ مشیر کے طور پر مقرر کیا لیکن ان کا حصہ نہیں بنایا آپ نے ان حضرات کو تین دن کی مہلت دی (وہ تین دن کے اندر اپنے میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر لیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی رضامندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نازل ہو۔

ذِكْرُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْأُمَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن عفان اُموی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6906 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فِي مِرْطٍ وَّاحِدٍ، فَاَذِنَ لَهُ، فَقَضَى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَذِنَ لَهُ فَقَضَى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ، وَاَنَا عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ

عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَصْلَحَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، وَجَلَسَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَضَى إِلَيْكَ حَاجَتَهُ، وَأَنْتَ عَلٰى حَالِكَ تِلْكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُمَرُ فَقَضَى إِلَيْكَ حَاجَتَهُ، وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَالِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُثْمَانُ، فَأَصْلَحْتَ ثِيَابَكَ وَاحْتَفَظْتَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَلَوْ أَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، خَشِيتُ أَنْ لَا يَقْضِيَ إِلَيَّ حَاجَتَهُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی چادر میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کو پورا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں چادر کے اندر ہی رہے' پھر وہ تشریف لے گئے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کو پورا کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں چادر میں تشریف فرما رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے ٹھیک کئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت پوری کی پھر وہ تشریف لے گئے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کو پورا کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کو پورا کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے ٹھیک کئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! عثمان ایک شرم والا شخص ہے' اگر میں اسے اسی حالت میں اجازت

6906- حديث صحيح، ابن أبي السَّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "20409". ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد في "المسند" 6/167، وفي "فضائل الصحابة" "760"، والبغوي في "شرح السنة" "3900". وأخرجه أحمد في "المسند" 1/71 و6/155، وفي "الفضائل" "493"، ومسلم "2402" في فضائل الصحابة: باب فضائل عثمان بن عفان رضي الله غنه، من عقيل بن خالد، وأحمد في "المسند" 1/71، وفي "الفضائل" "794"، ومسلم "2402"، وأبو يعلى "4818"، والبيهقي 2/231، من طريق صالح بن كيسان، وأحمد 6/155، وأبو يعلى "4437" من طريق ابن أبي ذئب، ثلاثتهم عن الزهري، بهذا الإسناد، إلا أنهم قالوا: عن يحيى بن سعيد بن العاص، أن أباه سعيد بن العاص أخبره، أن عائشة، وزيادة سعيد والد يحيى في هذا السند من المزيد في متصل الأسانيد، فإنه تابعي كبير، وعده أبو حاتم من الصحابة، فقد كان له عند وفاة النبي صلى الله عليه وسلم تسع سنين، وكان من أشراف قريش، وهو أحد الذين ندبهم عثمان لكتابة المصحف لفصاحته، وشبه لهجته بلهجة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقد ولي إمرة الكوفة لعثمان بن عفان، وغزا طبرستان ففتحها، وغزا جرجان، وكان في جنده حذيفة بن اليمان وغيره من كبار الصحابة، وولي إمرة المدينة غير مرة لمعاوية، وفيه يقول الفرزدق: ترى الغر الجحاجح من قريش ... إذا ما الأمر ذو الحدثان عالا قياما ينظرون إلى سعيد ... كأنهم يرون به هلالا قال الزبير بن بكار: توفي بقصره بالعرصة على ثلاث أميال من المدينة، وحمل إلى البقيع في سنة تسع وخمسين، وكذا أرخه خليفة وغيره، وقال مسدد: مات مع أبي هريرة سنة سبع أو ثمان وخمسين. انظر "السير" 3/444 - 448. والمرط: كساء من صوف أو خز يؤتزر به، وجمعه مروط.

دیدیتا تو مجھے یہ اندیشہ تھا کہ وہ اپنی حاجت میرے سامنے بیان نہ کرتا۔

ذِكْرُ تَعْظِيمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِذِ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تُعَظِّمُهُ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا احترام کرنے کا تذکرہ کیونکہ فرشتے بھی ان کا احترام کرتے تھے

6907 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ، فَاسْتَاْذَنَ اَبُو بَكْرٍ، فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَهُ، وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ، فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ، فَلَمْ تَهَشَّ لَهُ، وَلَمْ تُبَالِ بِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَلَمْ تَهَشَّ لَهُ، وَلَمْ تُبَالِ بِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ، فَجَلَسْتَ فَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں زانوں سے کپڑا ہٹا کر لیٹے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دیدی لیکن آپ ﷺ اسی حالت میں رہے وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی اجازت عطا کر دی لیکن آپ ﷺ اسی حالت میں رہے وہ بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے اپنے کپڑے ٹھیک کر لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر آئے وہ بات چیت کرتے رہے' جب وہ چلے گئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے لیکن آپ ﷺ نے ان کے لیے حرکت نہیں کی اور آپ ﷺ نے ان کی کوئی خاص پرواہ نہیں کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے' آپ ﷺ نے ان کے لیے بھی حرکت نہیں کی ان کی بھی کوئی خاص پرواہ نہیں کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر آئے' تو آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اپنے کپڑے بھی ٹھیک کیے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص سے حیا کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

6907- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الوليد بن شجاع السكوني، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2401" في فضائل الصحابة: باب فضائل عثمان بن عفان، وأبو يعلى "4815"، والبيهقي 2/230-231، والبغوي "3899" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے شہادت کے اثبات کا تذکرہ

6908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا، فَتَبِعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چڑھے تو وہ ''احد'' حرکت کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ٹھہرے رہو (تمہارے اوپر) ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

ذِكْرُ بَيْعَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فِيْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ بِضَرْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت رضوان کے موقع پر اپنے ایک دست مبارک کو دوسرے پر رکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت لینے کا تذکرہ

6909 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَشَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَ: لَا ، فَقَالَ اَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ فَقَالَ: لَا ، قَالَ: كَانَ فِيمَنْ تَوَلّٰى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ الرَّجُلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا صَنَعْتَ، يَنْطَلِقُ هٰذَا فَيُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّكَ تَنَقَّصْتَ عُثْمَانَ، قَالَ: رُدُّوهُ عَلَيَّ ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: تَحْفَظُ مَا سَاَلْتَنِيْ عَنْهُ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُكَ عَنْ عُثْمَانَ اَشَهِدَ بَدْرًا؟ فَقُلْتَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6908- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري . سعيد: هو ابن أبي عروبة، ويحيى بن سعيد وهو القطان - روايته عن سعيد قبل الاختلاط . وأخرجه البخاري "3675" في فضائل الصحابة: قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا"، و "3699": باب مناقب عثمان بن عفان، وأبو داود "4651" في السنة: باب في الخلفاء، والترمذي "3697" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، والنسائي في "فضائل الصحابة " "32"، وأبو يعلى "2964" و"3171"، والبغوي "3901" من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم "6865".

بَعَثَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فِي حَاجَةٍ لَهُ، وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ، وَقَالَ: وَسَأَلْتُكَ أَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ فَقُلْتَ: لَا، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ لَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى يَدِهِ أَيَّتُهُمَا خَيْرٌ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَدُ عُثْمَانَ؟ ، قَالَ: وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيمَنْ تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؟ فَقُلْتَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ (إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ) (آل عمران: 155) اذْهَبْ فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ

حبیب بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے دریافت کیا: کیا وہ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا وہ ان لوگوں میں شامل تھے جو اس دن پیچھے ہٹ گئے تھے جب دو گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس شخص نے کہا: اللہ اکبر، پھر وہ شخص چلا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: یہ آپ نے کیا، کیا؟ اب یہ شخص جائے گا اور لوگوں کو بتائے گا کہ آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے میرے پاس بلا کر لاؤ جب وہ شخص آیا، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے جس چیز کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا تھا: تمہیں وہ بات یاد ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے آپ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تھا: کیا وہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے، تو آپ نے

6909--إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير حبيب بن أبي مليكة فقد روى عنه جمع، ووثقه أبو زرعة والمؤلف، وروى له أبو داود هذا الحديث مختصرا، وحسين بن على: هو الجعفي، وقد سقط من الأصل و "التقاسيم" 2/لوحة 346 "حسين بن" واستدرك من "المصنف" وزائدة: هو ابن قدامة. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/46 - 47. وأخرجه الحاكم 3/98 من طريق مسدد، حدثنا المعتمر بن سليمان، قال: سمعت كليب بن وائل، قال: حدثني حبيب بن أبي مليكة.... فذكره وصحح إسناده، ووافقه الذهبي. وأخرجه الحافظ المزي في "تهذيب الكمال" 5/401 - 402 من طريق الفزاري وهو أبو إسحاق - عن كليب بن وائل، عن هانء بن قيس، عن حبيب بن أبي مليكة، به. وهانء بن قيس روى عنه جمع، وذكره ابن حبان في "ثقاته"، وروى له أبو داود. وأخرجه مختصرا المزي أيضا 5/403 من طريق معاوية بن عمرو، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ حبيب بن أبي مليكة يعني أبا ثور - قال: كنت جالسا عند ابن عمر، فأتاه رجل فسأله، فقال: أرأيت عثمان هل شهد بدرا؟ فقال: لا، أما يوم بدر فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "اللّٰهم عن عثمان في حاجتك وحاجة رسولك"، فضرب لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بسهمه. وأخرجه بنحوه مختصرا أيضا أبو داود "2726" في الجهاد: باب فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له، من طريق أبي إسحاق، عن كليب بن وائل، عن هانء بن قيس، عن حبيب بن أبي مليكة، عن ابن عمر، قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يعني يوم بدر - فقال: "إن عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة رسول الله، وإني أبايع له"، فضرب له رسول الله صلى الله عليه وسلم بسهم ولم يضرب لأحد غاب غيره. وأخرجه بنحوه مطولا البخاري "3698" في فضائل الصحابة: باب مناقب عثمان بن عفان، و"4066" في المغازي: باب قول الله تعالى: (إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ) ، والترمذي "3706" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان، من طريقين عن عثمان بن عبد الله بن موهب، عن عبد الله بن عمر.

جواب دیا: جی نہیں‘ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنے کسی کام سے بھیجا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے (غزوہ بدر کے مال غنیمت میں) حصہ مقرر کیا تھا اس شخص نے کہا: میں نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ کیا وہ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے‘ تو آپ نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں بھیجا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کی تھی) تو یہ بتاؤ کہ کون سا ہاتھ زیادہ بہتر تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ؟ اس شخص نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا تھا: کیا وہ اس دن پیچھے ہٹنے والوں میں شامل تھے جب دو گروہ ایک دوسرے کے مدمقابل آئے تھے‘ تو آپ نے جواب دیا: جی ہاں‘ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

"انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس میں سے کسی چیز کے عوض میں شیطان نے انہیں پھسلا دیا تھا‘ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور بردبار ہے۔"

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا) اب تم جاؤ اور اپنی طرف سے پوری کوشش کرلو۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَشِّرَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْجَنَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جنت کی خوش خبری دینے کا حکم دینے کا تذکرہ

6910 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى:

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ حَائِطٍ وَّاَنَا مَعَهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ: افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں موجود تھے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اسی دوران ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور

6910- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير إبراهيم بن الحجاج السامي، فقد روى له النسائي، وهو ثقة . على بن الحكم: هو البناني، وأبو عثمان: هو عبد الرحمن بن مل النهدي . وأخرجه كما في "تغليق التعليق "4/68 - ابن أبي خيثمة في "تاريخه" عن موسى بن إسماعيل، والطبراني في "الكبير" عن علي بن عبد العزيز، عن حجاج بن منهال وهدبة بن خالد، ثلاثتهم "موسى وحجاج وهدبة " عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري بإثر الحديث "3695" في فضائل الصحابة: باب مناقب عثمان بن عفان، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن عاصم الأحول وعلي بن الحكم، به. وزاد فيه عاصم: "أن النبي صلى الله عليه وسلم كان قاعدا في مكان فيه ماء قد كشف عن ركبتيه - أو ركبته - فلما دخل عثمان غطاها."

اسے جنت کی خوشخبری دیدوتو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدوتو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدوتو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ بُشْرَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالْجَنَّةِ، كَانَ ذٰلِكَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي، قَالَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّلِيَ الْخِلَافَةَ وَكَانَ مِنْهُ مَا كَانَ

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘ جو اس بات کا قائل ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جنت کی خوش خبری اس وقت میں دی گئی (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں بنے تھے لیکن بعد میں ان کی طرف سے جو کچھ ہوا (اس حوالے سے یہ خوش خبری ثابت نہیں ہوگی)

6911 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِيْ اَيُّوبُ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي: احْفَظِ الْبَابَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ، قَالَ: فَسَكَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى شَدِيْدَةٍ تُصِيْبُهُ فَاِذَا عُثْمَانُ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا دروازے کا دھیان رکھنا پھر ایک شخص آیا اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دیدو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدوتو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دیدو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے‘ پھر

6911- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي ابن المديني فمن رجال البخاري. أيوب هو ابن تميمة السختياني. وأخرجه البخاري "3695" في فضائل الصحابة: باب مناقب عثمان بن عفان و "7262" في أخبار الآحاد: باب قول الله تعالى: (لا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) ، ومسلم "2403" في فضائل الصحابة: باب فضائل عثمان بن عفان، والترمذي "3710" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، ورواية البخاري في أخبار الآحاد مختصرة.

آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دیدو اسے جنت کی خوشخبری دیدو اور ساتھ اسے ایک شدید آزمائش کا شکار ہونا پڑے گا' جو اسے لاحق ہوگی' تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الصَّبْرَ عَلٰى مَا اُوْعِدَ مِنَ الْبَلْوَىٰ الَّتِیْ تُصِيْبُهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ دعا کرنا کہ انہیں جس آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا اس میں وہ صبر سے کام لیں

6912 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ الرَّاسِبِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِیُّ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِیِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ مُتَّكِئًا فِیْ حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ بِعُوْدٍ فِی الْمَاءِ وَالطِّيْنِ يَنْكُتُ بِهٖ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ اٰخَرُ، فَقَالَ: افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَاِذَا هُوَ عُمَرُ، فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ اٰخَرُ فَجَلَسَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى، قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهٗ، فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ، فَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ وَقُلْتُ لَهُ الَّذِیْ، قَالَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَبْرًا اَوْ قَالَ: اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ ایک چھڑی کے ذریعے پانی اور مٹی کرید رہے تھے اسی دوران ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری

6912- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد في "المسند"4/406 و406-407، وفي "فضائل الصحابة" "209"، والبخاري في "الصحيح" "3693" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و "6212" في الأدب: باب من نكت العود في الماء ، وفي "الأدب المفرد" له "965"، ومسلم "28" "2403" في فضائل الصحابة: باب فضائل عثمان بن عفان، والنسائي في "فضائل الصحابة" "31" من طرق عثمان بن غياث الراسبي، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه عبد الرزاق "20402"، وعنه أحمد في "المسند"4/393، وفي "فضائل الصحابة" "208"، وعبد بن حميد في "منتخبه". "554" وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "فضائل الصحابة" "289" من طرق روح بن أسلم، عن شداد بن سعيد، عن غيلان بن جرير، عن أبي بردة، عن أبيه عن أبي موسى . وأخرجه النسائي في "الفضائل" "29" من طريق أبي سلمة بن عبد الرحمن بن نافع الخزاعي، عن أبي موسى الأشعري. وأخرجه بنحوه مطولا البخاري "3674" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا "، وفي "الأدب المفرد" له "1151"، ومسلم "29" "2403"، والبيهقي في "دلائل النبوة "6/388-389، من طريق شريك بن أبي نمر، عن سعيد بن المسيب، عن أبي موسى الشعري . وقوله: "يقول يعود في الماء ... " القول تجعله العرب عبارة عن جميع الأفعال، وتطلقه على غير الكلام واللسان.

دیدی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا نبی اکرم ﷺ کچھ دیر کے لیے بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو لیکن اسے ایک آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی خوشخبری دی اور انہیں وہ بات بیان کی جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی تو انہوں نے کہا: اے اللہ (میں تجھ سے) صبر کا سوال کرتا ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے

6913 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنِّي اُرِيتُ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ نَوْطِ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''گزشتہ رات (خواب میں) مجھے ایک نیک شخص دکھایا گیا' یہ کہ ابوبکر اللہ کے رسول کے ساتھ ہے' اور عمر' ابوبکر کے ساتھ ہے اور عثمان' عمر کے ساتھ ہے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اٹھ گئے' تو ہم نے کہا: نیک آدمی سے مراد تو

6913- عمرو بن أبان بن عثمان ذكره الزبير بن بكار في أولاد أبان، وقال: أمه أم سعيد بنت عبد الرحمن بن هشام، وقال المؤلف في "الثقات" 7/216: روى عنه الزهري وأهل المدينة، وقد روى عن جابر بن عبد الله فلا أدري أسمع أم لا، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "1134" عن عمرو بن عثمان ومحمد بن مصفي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "4636" في السنة: باب في الخلفاء، عن عمرو بن عثمان، به، ثم قال: ورواه يونس وشعيب لم يذكرا عمرو بن أبان. وأخرجه أحمد 3/355 عن يزيد بن عبد ربه، والحاكم 3/71 - 72 من طريق موسى بن هارون، كلاهما عن محمد بن حرب، به. وقوله: "نيط" قال: الخطابي في "معالم السنن" 4/305 - 306: معناه: علق، والنوط: التعليق.

نبی اکرم ﷺ ہوں گے لیکن جہاں تک نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے ساتھ تھا تو یہ حکومت کا معاملہ ہوگا جس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ كَانَ عَلَى الْحَقِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: فتنوں کے وقوع کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حق پر تھے

6914 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنِيْ هَرَمِيُّ بْنُ الْحَارِثِ، وَاُسَامَةُ بْنُ خُرَيْمٍ، قَالَ: كَانَا يُغَازِيَانِ فَحَدَّثَانِيْ وَلَا يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيْهِ، عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِيْ فِتْنَةٍ تَثُوْرُ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ كَاَنَّهَا صَيَاصِي الْبَقَرِ ؟ قَالُوْا: نَصْنَعُ مَاذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا وَاَصْحَابِهِ ، قَالَ فَاَسْرَعْتُ حَتّٰى عَطَفْتُ اِلَى الرَّجُلِ، قُلْتُ: هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذَا فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مرہ بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے کسی راستے پر چل رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے فتنے کے دوران تم لوگ کیا کرو گے جو زمین پہ یوں پھیل جائے گا جیسے وہ گائے کا سینگ ہوتا ہے

6914—حديث صحيح، هرمي بن الحارث وأسامة بن خريم ذكرهما المؤلف في "الثقات"4/44 - 45و5/514، وقد توبعا، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. كهمس: هم ابن الحسن .وأخرجه أحمد 5/33و35، وابن أبي شيبة12/40 - 41، ومن طريقه ابن أبي عاصم في "السنة""1296"، والطبراني في "الكبير"20/752 عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "751"/20 من طريق خالد بن الحارث بن سليم، عن كهمس بن الحسن، به. وأخرجه باخصر مما هنا أحمد 5/33 عن بهز وعبد الصمد، قالا: حدثنا أبوهلال _ وهو محمد بن سليم الراسبي _ عن قتادة، عن عبد الله بن شقيق، عن مرة البهزي .وأخرجه أحمد 4/236 من طريق وهيبن خالد، والترمذي "3704" في المناقب: با مناقب عثمان بن عفان، من طريق عبد الوهاب الثقفي، كلاهما عن أيوب، عن أبي قلابة، عن أبي الأشعث الصنعاني أن خطباء قامت بالشام، وفيهم رجال من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقام آخرهم رجل يقال له: مرة بن كعب، فقال: لولا حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قمت، وذكر الفتن فقربها، فمر رجل مقنع في ثوب فقال: "هذا يومئذ على الهدى"، فقمت إليه، فإذا هو عثمان بن عفان قال: فأقبلت عليه بوجهه، فقلت: هذا؟ قال: "نعم." اللفظ للترمذي، وقال هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد4/235، وابن أبي شيبة 12/41 - 42 عن ابن علية، عن أيوب، عن أبي قلابة، قال: لما قتل عثمان، قام خطباء بإيلياء ... ، فذكر نحوه . ولم يقل فيه: "عن أبي الأشعث ." وأخرجه أحمد 4/236 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن معاوية _هو ابن صالح_ عن سليم بن عامر، عن جبير بن نفير، عن كعب بن مرة البهزي. وفي الباب عن ابن حوالة الأزدي عند أحمد 4/236، وعن كعب بن عجرة عند أحمد 4/242و243، وابن أبي شيبة12/41، وابن ماجة "111"، وفيه انقطاع بين ابن سيرين و كعب بن عجرة.

لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم اس شخص اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رہو (راوی کہتے ہیں:) میں تیزی سے ان صاحب کی طرف لپکا (جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے اشارہ کیا تھا) میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی کیا یہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ' تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ لَمْ يَخْلَعْ نَفْسَهُ لِزَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: فتنوں کے وقوع کے وقت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری اس لیے اختیار نہیں کی تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا تھا

6915 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِىْ رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِىُّ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَرْسَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ بِكِتَابٍ اِلٰى عَائِشَةَ، فَدَفَعَهُ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَلَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: اِنِّىْ عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ اَنَا وَحَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يُحَدِّثُنَا فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَبْعَثُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ يَّجِىْءُ فَيُحَدِّثُنَا؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَبْعَثُ اِلٰى عُمَرَ فَيَجِىْءُ فَيُحَدِّثُنَا؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا رَجُلًا، فَاَسَرَّ اِلَيْهِ بِشَىْءٍ دُوْنَنَا، فَذَهَبَ، فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ

6915–عبد الله بن قيس اللخمي ذكره المؤلف في "الثقات" 5/45، وقال: من أهل الشام، يروي عن النعمان بن بشير وجماعة من الصحابة، روى عنه أهل الشام، ربيعة بن يزيد وغيره، وذكره ابن سعد 7/458 في الطبقة الثالثة من التابعين بالشام، وباقي رجاله رجال الصحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/48/49 عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/149 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن معاوية بن صالح، به. وقال فيه: "عن عبد الله بن أبي قيس." وأخرجه مختصرا أحمد 6/86 من طريق الوليد بن سليمان، والترمذي "3705" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان، من طريق معاوية بن أبي صالح، كلاهما عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الله "تحرف في المطبوع من الترمذي إلى: عبد الملك" بن عامر وهو الدمشقي المقرء - عن النعمان بن بشير، عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "يا عثمان، إنه لعل الله يقمصك قميصا، فإن أرادوك على خلعه، فلا تخلعه"، واللفظ للترمذي، وقال: وفي الحديث قصة طويلة ثم قال: هذا حديث حسن غريب. وأخرجه بنحوه ابن ماجه "112" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، من طريق الفرج بن فضالة، عن ربيعة بن يزيد، به، ولم يذكر "عبد الله بن عامر"، والفرج بن فضالة ضعيف. وأخرجه أيضا الحاكم 3/99 - 100 من طريق الفرج بن فضالة، عن محمد بن الوليد الزبيدي، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة، قال الحاكم: هذا حديث صحيح عالي الإسناد ولم يخرجاه، فتعقبه الذهبي بقوله: أنى له الصحة، ومداره على فرج بن فضالة. وانظر. "6918".

فَسَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللّٰهَ لَعَلَّهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ اَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ ثَلَاثًا قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَيْنَ كُنْتِ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، اُنْسِيتُهُ كَاَنِّي لَمْ اَسْمَعْهُ قَطُّ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ اللَّخْمِيُّ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، وَلَيْسَ هٰذَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ صَاحِبِ عَائِشَةَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک خط کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے وہ خط سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کر دیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ایک دن میں اور حفصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کاش ہمارے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا جو ہمارے ساتھ بات چیت کرتا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجواتی ہوں وہ آئیں گے اور ہمارے ساتھ بات چیت کرلیں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجواتی ہوں وہ آئیں گے اور ہمارے ساتھ بات چیت کرلیں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بلوایا اور اس کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات چیت کی جو ہم تک نہیں پہنچی پھر وہ شخص چلا گیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہو گئے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے عثمان! بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اور لوگ یہ چاہیں گے کہ تم اسے اتار دو تو تم اسے نہ اتارنا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے ام المومنین آپ نے پہلے یہ حدیث کیوں بیان نہیں کی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: اے میرے بیٹے میں اسے بھول گئی تھی یوں جیسے میں نے کبھی سنی ہی نہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن قیس لخمی نامی راوی کا انتقال ایک سو چوبیس ہجری میں ہوا یہ وہ عبداللہ بن ابوقیس نہیں ہیں جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا شاگرد تھا۔

ذِكْرُ نَفَقَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا غزوہ تبوک کے موقع پر خرچ فراہم کرنے کا تذکرہ

6916 - (سندِحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث):لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ وَاُحِيطَ بِدَارِهِ، اَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْتَفَضَ بِنَا حِرَاءُ، قَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِيْ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ: مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً ؟ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ مُعْسِرُوْنَ مُجْهَدُوْنَ، فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ ذٰلِكَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِيْ، فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ، قَالَ: نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يُشْرَبُ مِنْهَا اِلَّا بِثَمَنٍ، فَابْتَعْتُهَا بِمَالِيْ، فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ؟ فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فِيْ اَشْيَاءَ عَدَّدَهَا

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا اوران کے گھر کو گھیر لیا گیا تو انہوں نے لوگوں کی طرف جھانک کر ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ حرا (پہاڑ) پر موجود تھے اور وہ ہلنے لگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا! ٹھہرے رہو تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق، ایک شہید موجود ہے' تو لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر یہ بات ارشاد فرمائی: وہ کون شخص ایسا خرچ کرے گا' جسے قبول کیا جائے' ان دنوں لوگ تنگ دست تھے' تو میں نے اس لشکر کے لیے ایک تہائی ساز وسامان اپنے مال میں سے تیار کیا تھا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ رومہ نامی کنویں سے صرف قیمت دے کر پانی لیا جا سکتا تھا میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا اور اسے ہر خوشحال اور غریب شخص کے لیے اور مسافر کے لیے (وقف کر دیا) تو ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور بھی کچھ چیزیں گنوائیں۔

6916–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نصر التمار ,وهو عبد الملك بن عبد العزيز القشيري - فمن رجال مسلم. وأخرجه القطيعي في زياداته عل "فضائل الصحابة" لأحمد "849" عن أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "3699" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، وعمر بن شبة في "تاريخ المدينة "4/1195"، والدارقطني 4/199، والبيهقي 6/167 من طرق عن عبيد الله بن عمرو، به . وقال الترمذي: حسن صحيح غريب. وأخرجه النسائي 6/236 - 237 في الأحباس: باب وقف المساجد، ومن طريقه الدارقطني 4/199 من طريق محمد بن مسلمة، عن أبي عبد الرحيم _ وهو خالد بن أبي يزيد _ عن زيد بن أبي أنيسة، به، ولم يسق لفظه بتمامه. وعلقه البخاري "2778" في الوصايا: باب إذا وقف أرضا أو بئرا ... ، فقال: وقال عبدان وهو عبد الله بن عثمان -: أخبرني أبي، عن شعبة، عن أبي إسحاق، به. وليس فيه قصة انتفاض حراء . ووصله الدارقطني 4/199 - 200، والبيهقي 6/167 من طريقين عن عبدان، به. قلت: وقد خالف شعبة وزيد بن أبي أنيسة: يونس بن أبي إسحاق وإسرائيل بن يونس، فروياه عن أبي إسحاق، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن عثمان أشرف عليهم حين حصروه ... . وأخرجه أحمد في "المسند" 1/59، وفي "فضائل الصحابة" "751"، والنسائي 6/236، وابن أبي عاصم في "السنة" 6/236، وابن أبي عاصم في "السنة" "1309"، والدارقطني 4/198 من طريقين عن يونس بن أبي إسحاق، به.

ذِكْرُ رِضَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الدُّنْيَا

نبی اکرم ﷺ کا دنیا سے تشریف لے جانے کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے راضی ہونے کا تذکرہ

6917 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ اَنْ يُّصَابَ بِاَيَّامٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: اَتَخَافَانِ اَنْ تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ؟ ، قَالَا: حَمَّلْنَاهَا اَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيْقَةٌ، وَمَا فِيْهَا كَثِيْرُ فَضْلٍ، فَقَالَ: انْظُرَا اَنْ لَا تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ؟ فَقَالَا: لَا، فَقَالَ: لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ اِلٰى اَحَدٍ بَعْدِي، قَالَ: فَمَا اَتَتْ عَلَيْهِ اِلٰى رَابِعَةٌ حَتّٰى اُصِيْبَ، قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ: وَاِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ اُصِيْبَ، وَكَانَ اِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَامَ بَيْنَهُمَا فَاِذَا رَاٰى خَلَلًا، قَالَ: اسْتَوُوا، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِمْ خَلَلًا تَقَدَّمَ، فَكَبَّرَ، قَالَ: رُبَّمَا قَرَاَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اَوِ النَّحْلِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى، حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، قَالَ: فَمَا كَانَ اِلَّا اَنْ كَبَّرَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَتَلَنِي الْكَلْبُ - اَوْ اَكَلَنِي الْكَلْبُ - حِيْنَ طَعَنَهُ وَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّيْنٍ ذِيْ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلٰى اَحَدٍ يَمِيْنًا وَشِمَالًا اِلَّا طَعَنَهُ، حَتّٰى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَمَاتَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا، فَلَمَّا ظَنَّ

6917– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك، وأبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه البخاري "3700" في فضائل الصحابة: باب قصة البيعة، عن موسى بن إسماعيل، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد: 3/337 - 339، وابن أبي شيبة 12/259، والبخاري "1392" في الجنائز: باب ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، و "3052" في الجهاد: باب يقاتل عن أهل الذمة ولا يسترقون، و"4888" في التفسير: باب (وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْأِيمَانَ) والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 8/96، وأبو عبيد في "الأموال" ص 168 من طرق عن حصين بن عبد الرحمن، به. وأخرجه مطولا ابن سعد 3/340 - 342 عن عبيد الله بن موسى، عن إسرائيل بن يونس، عن أبي إسحاق، عن عمرو بن ميمون، وفي روايته زوائد ليست في رواية حصين. وقال الحافظ في "الفتح" 7/62: وروى بعض قصة مقتل عمر أيضا أبو رافع، وروايته عند أبي يعلى، وابن حبان انظر الحديث رقم "6905" وجابر، وروايته عند ابن أبي عمر، وعبد الله بن عمرو وروايته في "الأوسط" للطبراني، ومعدان بن أبي طلحة، وروايته عند مسلم "567"، وابن أبي شيبة 14/579 - 580، وأبي يعلى "183"، وأحمد 1/15 و27 - 28، والنسائي 2/43، وعند كل منهم ما ليس عند الآخر. وقال الحافظ أيضا 7/63: وفي قصة عمر من الفوائد: شفقته على المسلمين، ونصيحته لهم، وإقامة السنة فيهم، وشدة الخوف من ربه، واهتمامه بأمر الدين أكثر من اهتمامه بأمر نفسه، وأن النهي عن المدح في الوجه مخصوص بما إذا كان فيه غلو مفرط أو كذب ظاهر، ومن ثم لم ينه عمر الشاب مدحه له مع كونه أمره بتشمير إزاره، والوصية بأداء الدين، والاعتناء بالدفن عند أهل الخير، والمشورة في نصب الإمام، وتقديم الأفضل، وأن الإمامة تنعقد بالبيعة.

الْعِلْجُ اَنَّهُ مَاخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ، وَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ، فَاَمَّا مَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَاَى الَّذِي رَاَيْتُ، وَاَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ، فَاِنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ مَا الْاَمْرُ، غَيْرَ اَنَّهُمْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِالنَّاسِ صَلَاةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا، قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي؟ فَجَالَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَقَالَ: قَاتَلَهُ اللّٰهُ، لَقَدْ كُنْتُ اَمَرْتُهُ بِمَعْرُوفٍ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ، كُنْتَ اَنْتَ وَاَبُوكَ تُحِبَّانِ اَنْ يَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ الْعَبَّاسُ اَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا، فَاحْتُمِلَ اِلٰى بَيْتِهِ، فَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَقَائِلٌ يَقُوْلُ: نَخَافُ عَلَيْهِ، وَقَائِلٌ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ: فَاُتِيَ بِنَبِيذٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ، ثُمَّ اُتِيَ بِلَبَنٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ، فَعَرَفُوا اَنَّهُ مَيِّتٌ، وَوَلَجْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ: اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ، قَدْ كَانَ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقِدَمِ الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَمِلْتَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ، فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، وَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي، فَلَمَّا اَدْبَرَ الرَّجُلُ اِذَا اِزَارُهُ يَمَسُّ الْاَرْضَ، فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَاِنَّهُ اَنْقَى لِثَوْبِكَ، وَاَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوْهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِيْنَ اَلْفًا، فَقَالَ: اِنْ وَفَّى مَالُ آلِ عُمَرَ فَاَدِّهِ مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَاِلَّا فَسَلْ فِيْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاِنْ لَمْ يَفِ بِاَمْوَالِهِمْ، فَسَلْ فِيْ قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ اِلٰى غَيْرِهِمْ، اذْهَبْ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ، فَقُلْ لَهَا يَقْرَاُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ، وَلَا تَقُلْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاِنِّي لَسْتُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ بِاَمِيْرٍ، فَقُلْ: يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ، فَوَجَدَهَا تَبْكِي، فَقَالَ لَهَا: يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ كُنْتُ اَرَدْتُهُ لِنَفْسِي، وَلَاُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِي، فَجَاءَ فَلَمَّا اَقْبَلَ قِيْلَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ، فَقَالَ: ارْفَعَانِيْ، فَاَسْنَدَهُ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا قَالَتْ؟ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَدْ اَذِنَتْ لَكَ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا كَانَ شَيْءٌ اَهَمَّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْطَجِعِ، فَاِذَا اَنَا قُبِضْتُ فَسَلِّمْ، وَقُلْ: يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاِنْ اَذِنَتْ لِي فَاَدْخِلُوْنِيْ، وَاِنْ رَدَّتْنِي فَرُدُّوْنِيْ اِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ جَاءَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ يَسْتُرْنَهَا، فَلَمَّا رَاَيْنَاهَا، قُمْنَا، فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا، ثُمَّ سَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ، فَقِيْلَ لَهُ: اَوْصِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا اَرَى اَحَدًا اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَسَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: وَلْيَشْهَدْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ، فَاِنْ اَصَابَ الْاَمْرُ سَعْدًا، فَهُوَ ذٰلِكَ، وَاِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ اَيُّكُمْ مَا اُمِّرَ، فَاِنِّي لَمْ اَعْزِلْهُ مِنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اُوْصِي الْخَلِيفَةَ بَعْدِي بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَاُوْصِيهِ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ، اَنْ يَعْلَمَ لَهُمْ فَيْئَهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ،

وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا، الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ، وَجُبَاةُ الْمَالِ، وَغَيْظُ الْعَدُوِّ، وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضًا، وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا، إِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ، وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُمْ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ، فَيُرَدَّ فِي فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَفَّى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ، خَرَجْنَا بِهِ نَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: فَقَالَ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ، فَقَالَتْ: أَدْخِلُوهُ، فَأُدْخِلَ، فَوُضِعَ هُنَاكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ وَرَجَعُوا اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ، وَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ، فَجَاءَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِلْآخَرَيْنِ: أَيُّكُمَا يَتَبَرَّأُ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ، وَيَجْعَلُهُ إِلَيْهِ، وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ وَلَيَحْرِصَنَّ عَلَى صَلَاحِ الْأُمَّةِ، قَالَ: فَأَسْكَتَ الشَّيْخَانِ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ، قَالَا: نَعَمْ، فَجَاءَ بِعَلِيٍّ فَقَالَ: لَكَ مِنَ الْقِدَمِ وَالْإِسْلَامِ وَالْقَرَابَةِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، اللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ، وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عَلَيْكَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ؟ ثُمَّ جَاءَ بِعُثْمَانَ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ، قَالَ لِعُثْمَانَ: ارْفَعْ يَدَكَ فَبَايَعَهُ، ثُمَّ بَايَعَهُ عَلِيٌّ، ثُمَّ وَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زخمی ہونے سے کچھ دن پہلے انہیں دیکھا وہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کیا تم لوگوں کو یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم دونوں نے اس سرزمین پر وہ بوجھ عائد کر دیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی تو ان دونوں نے کہا: ہم نے اس پر وہ چیز لازم کی ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اس میں کوئی اضافی ادائیگی لازم نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم دونوں اس بات کا جائزہ لو کہ کہیں تم نے زمین پر وہ چیز عائد تو نہیں کی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیواؤں کے لیے وہ کچھ چھوڑ کر جاؤں گا کہ میرے بعد انہیں کسی اور چیز کی حاجت نہیں ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: اس کے تین دن بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے۔

عمرو بن میمون کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے اس صبح میں کھڑا ہوا تھا میرے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفوں کے درمیان میں سے گزرے تو دونوں صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے جب آپ نے ان میں خلل دیکھا تو فرمایا صفیں ٹھیک کر لو جب انہوں نے دیکھا ان میں کوئی خلل نہیں ہے تو آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات پہلی رکعت میں سورۃ یوسف یا سورۃ نحل کی تلاوت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ لوگ اکٹھے ہو جایا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ابھی انہوں نے تکبیر کہی ہی تھی کہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: کتے نے مجھے

مار دیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کتے نے مجھے کھالیا یہ اس وقت کی بات ہے' جب انہیں زخمی کر دیا گیا پھر وہ شخص اس خنجر کو لے کر بھاگا' جو دونوں طرف سے دھار والا تھا وہ دائیں یا بائیں جس بھی شخص کے پاس سے گزرا اسے زخمی کیا' یہاں تک کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سے نو افراد فوت ہو گئے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے جب یہ صورت حال دیکھی تو اس نے اس کے اوپر کمبل ڈال دیا جب اس شخص کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اب وہ پکڑا جائے گا' تو اس نے خودکشی کر لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے کیا جو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب کھڑے تھے انہوں نے تو وہ بات دیکھ لی جو میں نے بھی دیکھی تھی لیکن جو لوگ مسجد کے (دور دراز کے) کناروں میں تھے انہیں پتہ نہیں چل سکا کہ کیا ہوا ہے صرف یہ ہوا کہ انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز آنا بند ہو گئی تو وہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مختصر نماز پڑھائی جب لوگوں نے نماز مکمل کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! اس بات کا جائزہ لو کہ مجھے کس نے قتل کیا ہے تھوڑی دیر بعد آ کر انہوں نے بتایا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے برباد کرے میں نے اسے بھلائی کی بات کا حکم دیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں کی جو اسلام کا دعوے دار ہو تم اور تمہارے والد (یعنی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مدینہ منورہ میں غلاموں کی تعداد زیادہ ہو (راوی کہتے ہیں:) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سب سے زیادہ تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا گیا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس دن سے پہلے لوگوں کو کبھی کوئی مصیبت لاحق ہوئی ہی نہیں کوئی شخص یہ کہتا تھا ہمیں ان کے بارے میں اندیشہ ہے (کہ کہیں یہ شہید نہ ہو جائیں) کوئی شخص یہ کہتا تھا کوئی حرج نہیں (یعنی یہ ٹھیک ہو جائیں گے) پھر نبیذ لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پیا تو وہ ان کے زخم سے باہر آ گئی پھر دودھ لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پیا تو وہ بھی ان کے زخم سے باہر آ گیا تو لوگوں کو یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ فوت ہو جائیں گے ہم لوگ ان کے اردگرد اکٹھے ہو گئے لوگ آتے اور ان کی تعریف کرتے ایک نوجوان شخص آیا اور بولا: اے امیر المومنین آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے' کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی آپ کو ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا اور آپ نے (اسلام کے لیے) خدمات سرانجام دیں پھر جب آپ خلیفہ بنائے گئے' تو آپ نے انصاف سے کام لیا اور اب آپ کو شہادت نصیب ہو رہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے میری یہ خواہش ہے کہ یہ معاملہ برابری کی بنیاد پہ ہو' نہ میرے ذمے کوئی چیز لازم ہو اور نہ ہی میرے حق میں کوئی چیز ہو جب وہ شخص مڑ کر جانے لگا' تو اس کا تہبند زمین کو چھو رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے تم اپنے کپڑے کو (زمین سے) اوپر کر لو' کیونکہ اس طرح تمہارا کپڑا صاف بھی رہے گا اور تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پرہیزگار بھی شمار کیے جاؤ گے۔

اے عبداللہ اس بات کا جائزہ لو کہ میرے ذمے کتنا قرض لازم ہے' جب لوگوں نے اس کا حساب کیا' تو **86** ہزار (درہم ان کے ذمے واجب الادا تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو عمر کی اولاد کا مال اسے پوری طرح ادا کر سکتا ہو' تو ان کے اموال میں سے اسے ادا کیا جائے ورنہ بنو عدی بن کعب سے اس کا مطالبہ کیا جائے اگر ان کے اموال بھی اسے پورا ادا نہ کر سکیں' تو پھر قریش سے

اس کا مطالبہ کیا جائے لیکن قریش کے علاوہ کسی اور سے اس بارے میں مطالبہ نہ کیا جائے تم ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اوران سے یہ کہو کہ عمر آپ کو سلام پیش کرتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین نے سلام کہا ہے' کیونکہ اب میں کسی مومن کا امیر نہیں رہا تم یہ کہنا: عمر بن خطاب یہ اجازت مانگ رہا ہے کہ اسے اس کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سلام کیا' پھر انہوں نے اجازت مانگی' تو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے پایا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: عمر بن خطاب آپ سے اجازت مانگ رہے ہیں کہ انہیں ان کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا جائے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم! میرا ارادہ خود یہاں دفن ہونے کا تھا' لیکن میں آج ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ واپس آئے' تو بتایا گیا عبداللہ آ گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ۔ ایک شخص نے آپ کو ٹیک دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا جواب دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہی اے امیر المومنین جو آپ کو پسند ہے انہوں نے آپ کو اجازت دیدی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمد اللہ اس جگہ دفن ہونے سے زیادہ اہم میرے لیے اور کوئی چیز نہیں تھی جب میں مر جاؤں' تو تم پھر سلام کہنا اور یہ کہنا: عمر بن خطاب اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے' اگر وہ مجھے اجازت دیدیں تو تم مجھے اندر لے جانا اور اگر وہ مجھے لوٹا دیں' تو تم مجھے مسلمانوں کے قبرستان کی طرف لے جانا پھر ام المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں دیگر خواتین نے انہیں اپنی اوٹ میں لیا ہوا تھا' جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم وہاں سے اٹھ گئے وہ تھوڑی دیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہیں پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو وہ خواتین گھر کے اندرونی حصے میں چلی گئیں پھر ہم نے گھر کے اندرونی حصے سے ان خواتین کے رونے کی آواز سنی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے امیر المومنین آپ کوئی وصیت کر دیجئے اور کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں ان افراد سے زیادہ اس معاملے کا حقدار اور کوئی نہیں ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تھا تو آپ ان حضرات سے راضی تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام لیا اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ موجود رہے گا' لیکن اس کا حکومت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا یوں محسوس ہوا جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی دلجوئی کرنا چاہتے تھے اگر خلافت سعد کو مل گئی تو یہ ان کے لیے ہوگی ورنہ آپ حضرات میں سے کسی کو بھی امیر مقرر کیا جائے گا وہ ان سے مدد ضرور حاصل کرے میں نے انہیں ان کے عاجز ہونے یا ان کی کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں اور اسے مہاجرین اولین (کا خاص خیال رکھنے) کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حق کو جان لے اور ان کی حرمت کی حفاظت کرے اور میں اس خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں جنہوں نے ان سے پہلے جگہ اور ایمان کو ٹھکانہ بنا لیا تھا کہ وہ خلیفہ ان میں سے اچھے لوگوں کی اچھائی کو قبول کرے اور برائی کرنے والے سے درگزر کرے اور میں اس خلیفہ کو تمام علاقوں کے رہنے والوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ یہ لوگ اسلام کے محافظ ہیں مال کو حاصل کرنے والے ہیں دشمن پر غیض وغضب کرنے

والے ہیں ان کا اضافی مال ان سے صرف رضامندی کے ساتھ ہی وصول کیا جائے اور میں اس خلیفہ کو دیہاتیوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ وہ عربوں کی اصل ہیں اور اسلام کا مادہ ہیں ان کے اموال کی زکوٰۃ ان سے وصول کی جائے اور ان کے غریبوں کی طرف لوٹا دی جائے میں اس خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اس کے رسول کے ذمہ کے بارے میں یہ تلقین کرتا ہوں کہ ان کے نام پر کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے اور ان کے علاوہ لوگوں کے ساتھ جنگ کی جائے اور ان لوگوں کو صرف ان کی طاقت کے مطابق پابند کیا جائے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ہم انہیں لے کر چلتے ہوئے آئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کیا اور یہ کہا: عمر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہیں اندر لے آؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندر لے جایا گیا اور انہیں وہاں ان کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا گیا جب ان کے دفن سے فارغ ہو گئے اور لوگ واپس آ گئے' تو یہ حضرات اکٹھے ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ لوگ اپنے معاملے کو اپنے میں سے تین افراد کے لیے مخصوص کر دیں (یعنی تین لوگ اپنے حق سے دستبردار ہو جائیں) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنا معاملہ علی کے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنا معاملہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتا ہوں' تو یہ تین لوگ ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے باقی دو افراد سے کہا: آپ دونوں میں کون اس معاملے سے لاتعلق ہونا چاہے گا کہ وہ اسے دوسرے کے سپرد کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کا نگران ہو اور اسلام اس کا نگران ہو اور وہ اس بات کا جائزہ لے کہ وہ اس کے نزدیک ان سب سے افضل ہے اور وہ اس بارے میں امت کی بھلائی کے بارے میں زیادہ کوشش کرے گا۔

راوی کہتے ہیں: تو دونوں بزرگ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش رہے اس پر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ لوگ اس معاملے کو میرے سپرد کر دیں اور اللہ کے نام پر یہ بات میرے ذمے لازم ہے کہ میں اس معاملے میں سے آپ میں افضل شخص کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو قدیم الاسلام ہونے کا شرف حاصل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت کا شرف حاصل ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں' تو اللہ کی قسم! کہ آپ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ اگر میں آپ کو امیر بنا دوں' تو آپ عدل سے کام لیں گے اور اگر میں آپ کو امیر نہ بناؤں' تو آپ (امیر مقرر ہونے والے شخص) کی اطاعت وفرمانبرداری کریں گے پھر عثمان آئے' تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کی مانند کلمات کہے' جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے یہ عہد لے لیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی پھر تمام لوگ اندر آ گئے اور انہوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔

ذِكْرُ عَهْدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا يَحِلُّ بِهٖ مِنْ اُمَّتِهٖ بَعْدَهُ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت ان کے ساتھ کیا سلوک کرے گی

6918 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَرَضِهٖ: وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِىْ بَعْضَ اَصْحَابِىْ، قَالَتْ: فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا نَدْعُو لَكَ اَبَا بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ، قُلْنَا: عُمَرُ، فَسَكَتَ، قُلْنَا: عَلِيٌّ، فَسَكَتَ، قُلْنَا: عُثْمَانُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَاَرْسَلْنَا اِلٰى عُثْمَانَ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُهُ وَوَجْهُهُ يَتَغَيَّرُ قَالَ قَيْسٌ: فَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَهْلَةَ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَالَ يَوْمَ الدَّارِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَىَّ عَهْدًا، وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ، قَالَ قَيْسٌ: كَانُوا يَرَوْنَ اَنَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران ارشاد فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ میرا کوئی صحابی میرے پاس موجود ہوتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کے پاس بلوا دیں نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ ہم نے عرض کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ ہم نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ ہم نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، تو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ بات چیت کرتے رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوتا رہا۔

ابوسہلہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو گھر میں قید کر دیا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے

6918- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن ماجة "113" في المقدمة: باب فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن محمد بن عبد الله بن نمير، وعلي بن محمد، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد، وما بين الحاصرتين منه، وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 10/1: هذا إسناد صحيح رجاله كلهم ثقات . وأخرجه الحاكم 3/99 من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وزاد في الإسناد بين قيس وعائشة: أبا سهلة مولى عثمان، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. قلت: فهو من المزيد في متصل الأسانيد . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/44 - 45، وابن سعد 3/66 - 67 عن أبي أسامة حماد بن سلمة، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، عن أبي سهلة مولى عثمان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "وددت أن عندي بعض أصحابي "، فقالت عائشة ... فذكره. وأخرج القسم الأخير منه أحمد 1/58 و69، والترمذي "3711" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان، عن وكيع، به . وقرن الترمذي في روايته بوكيع يحيى بن سعيد القطان، وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، لا نعرفه إلا من حديث إسماعيل بن أبي خالد.

رسول نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا میں اس پر صبر سے کام لوں گا۔

قیس نامی راوی کہتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد وہی دن تھا۔

ذِكْرُ تَسْبِيلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رُومَةَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بئر رومہ کو مسلمانوں کے لیے وقف کرنے کا تذکرہ

6919 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ مَوْلٰى اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعَ عُثْمَانُ، اَنَّ وَفْدَ اَهْلِ مِصْرَ قَدْ اَقْبَلُوا، فَاسْتَقْبَلَهُمْ، فَلَمَّا سَمِعُوْا بِهِ، اَقْبَلُوا نَحْوَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ، فَقَالُوا لَهُ: ادْعُ الْمُصْحَفَ، فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ، فَقَالَ لَهُ: افْتَحِ السَّابِعَةَ، قَالَ: وَكَانُوا يُسَمُّونَ سُورَةَ يُونُسَ السَّابِعَةَ، فَقَرَاَهَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ (قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ) (يونس: 59) قَالُوا لَهُ: قِفْ، اَرَاَيْتَ مَا حَمَيْتَ مِنَ الْحِمَى، آللّٰهُ اَذِنَ لَكَ بِهِ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرِي؟ فَقَالَ: اَمْضِهِ، نَزَلَتْ فِيْ كَذَا وَكَذَا، وَاَمَّا الْحِمَى لِاِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا وَلَدَتْ زَادَتْ اِبِلُ الصَّدَقَةِ، فَزِدْتُ فِي الْحِمَى لَمَّا زَادَ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، اَمْضِهِ، قَالُوْا: فَجَعَلُوا يَاْخُذُونَهُ بِآيَةٍ آيَةٍ، فَيَقُوْلُ: اَمْضِهِ نَزَلَتْ فِيْ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا تُرِيْدُوْنَ؟ قَالُوْا: مِيثَاقَكَ، قَالَ: فَكَتَبُوْا عَلَيْهِ شَرْطًا، فَاَخَذَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَشُقُّوا عَصًا، وَلَا يُفَارِقُوْا جَمَاعَةً مَا قَامَ لَهُمْ بِشَرْطِهِمْ، وَقَالَ لَهُمْ: مَا تُرِيْدُوْنَ؟ قَالُوْا: نُرِيْدُ اَنْ لَا يَاْخُذَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ عَطَاءً، قَالَ: لَا اِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَلِهٰؤُلَاءِ الشُّيُوخِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَرَضُوا، وَاَقْبَلُوا مَعَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَاضِينَ، قَالَ: فَقَامَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: اَلَا مَنْ كَانَ لَهُ زَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِزَرْعِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ ضَرْعٌ فَلْيَحْتَلِبْهُ، اَلَا اِنَّهُ لَا مَالَ لَكُمْ عِنْدَنَا، اِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ

6919- رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبى سعيد مولى أبى أسيد فقد ذكره المؤلف فى "الثقات" 5/588 - 589 وقال: يروى عن جماعة من الصحابة، روى عنه أبو نضرة، ثم ساق قصة فيها إمامته لبى ذر وعبد الله بن مسعود، وحذيفة بن اليمان فى بيته، وأورده ابن حجر فى القسم الثالث من الكنى فى "الإصابة" 4/100، فقال ذكره ابن منده فى الصحابة ولم يذكر ما يدل على صحبته، لكن ثبت أنه أدرك أبا بكر الصديق رضى الله عنه، فيكون من أهل هذا القسم، قال ابن منده: روى عنه أبو نضرة العبدى "تحرف فى المطبوع إلى: العقدى" قصة مقتل عثمان بطولها، وهو كما قال، وقد رويناها من هذا الوجه، وليس فيها ما يدل على صحبته. قلت: أبو نضرة هذا: هو المنذر بن قطعة العبدى . وأخرجه الطبرى فى "تاريخه" 4/354 - 356 و383 - 384 عن يعقوب بن إبراهيم الدورقى، بهذا الإسناد. وأورده الحافظ ابن حجر بطوله فى "المطالب العالية" 4/283 - 284، ونسبه إلى إسحاق بن راهويه فى "مسنده"، وقال: رجاله ثقات، سمع بعضهم من بعض. وزاد نسبته فى "فتح البارى" 5/408 إلى ابن خزيمة وابن حبان. وقوله: "تفاجت عليه"، أى: وقته بنفسها، وبالغت فى تفريج ما بين رجليها، ووقعت عليه.

عَلَيْهِ، وَلِهٰؤُلَاءِ الشُّيُوخِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَغَضِبَ النَّاسُ وَقَالُوْا: هٰذَا مَكْرُ بَنِيْ اُمَيَّةَ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ الْمِصْرِيُّوْنَ، فَبَيْنَمَا هُمْ فِي الطَّرِيقِ اِذَا هُمْ بِرَاكِبٍ يَتَعَرَّضُ لَهُمْ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ وَيَسُبُّهُمْ، قَالُوْا: مَا لَكَ، اِنَّ لَكَ الْاَمَانَ، مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى عَامِلِهِ بِمِصْرَ، قَالَ: فَفَتَّشُوهُ، فَاِذَا هُمْ بِالْكِتَابِ عَلٰى لِسَانِ عُثْمَانَ عَلَيْهِ خَاتَمُهُ اِلٰى عَامِلِهِ بِمِصْرَ اَنْ يَّصْلِبَهُمْ اَوْ يَقْتُلَهُمْ اَوْ يَقْطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ، فَاَقْبَلُوا حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ، فَاَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ كَتَبَ فِيْنَا بِكَذَا وَكَذَا، وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَلَّ دَمَهُ، قُمْ مَعَنَا اِلَيْهِ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَقُومُ مَعَكُمْ، قَالُوْا: فَلِمَ كَتَبْتَ اِلَيْنَا؟ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ اِلَيْكُمْ كِتَابًا قَطُّ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ: اَلِهٰذَا تُقَاتِلُوْنَ؟ - اَوْ لِهٰذَا تَغْضَبُوْنَ - فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى قَرْيَةٍ، وَانْطَلَقُوْا حَتّٰى دَخَلُوا عَلٰى عُثْمَانَ، فَقَالُوْا: كَتَبْتَ بِكَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: اِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ، اَنْ تُقِيمُوا عَلَيَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ يَمِيْنِيْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا كَتَبْتُ وَلَا اَمْلَيْتُ وَلَا عَلِمْتُ، وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْكِتَابَ يُكْتَبُ عَلٰى لِسَانِ الرَّجُلِ، وَقَدْ يُنْقَشُ الْخَاتَمُ عَلَى الْخَاتَمِ، فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ، اَحَلَّ اللّٰهُ دَمَكَ، وَنَقَضُوا الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ فَحَاصَرُوْهُ، فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَمَا اَسْمَعُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، اِلَّا اَنْ يَّرُدَّ رَجُلٌ فِيْ نَفْسِهِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، هَلْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اشْتَرَيْتُ رُوْمَةَ مِنْ مَالِي، فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيْهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ قِيْلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعَلَامَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اُفْطِرَ عَلٰى مَاءِ الْبَحْرِ؟ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اشْتَرَيْتُ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَرْضِ فَزِدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قِيْلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ عَلِمْتُمْ اَنَّ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ مُنِعَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ قَبْلِي؟ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتُمْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا؟ اَشْيَاءَ فِيْ شَأْنِهِ عَدَّدَهَا، قَالَ: وَرَاَيْتُهُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مَرَّةً اُخْرَى فَوَعَظَهُمْ وَذَكَّرَهُمْ، فَلَمْ تَأْخُذْ مِنْهُمُ الْمَوْعِظَةُ، وَكَانَ النَّاسُ تَأْخُذُ مِنْهُمُ الْمَوْعِظَةُ فِيْ اَوَّلِ مَا يَسْمَعُوْنَهَا، فَاِذَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَأْخُذْ مِنْهُمْ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: افْتَحِي الْبَابَ، وَوَضَعَ الْمُصْحَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ رَاٰى مِنَ اللَّيْلِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لَهُ: اَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ، فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ اٰخَرُ فَقَالَ: بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ، وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَاَهْوَى لَهُ بِالسَّيْفِ، فَاتَّقَاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا، فَلَا اَدْرِي اَقْطَعَهَا وَلَمْ يُبِنْهَا، اَمْ اَبَانَهَا؟ قَالَ عُثْمَانُ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَاَوَّلُ كَفٍّ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ - وَفِيْ غَيْرِ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ التُّجِيْبِيُّ فَضَرَبَهُ مِشْقَصًا، فَنَضَحَ الدَّمُ عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ) (البقرة: 137)، قَالَ: وَاِنَّهَا فِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ، قَالَ: وَاَخَذَتْ بِنْتُ الْفُرَافِصَةِ - فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ - حُلِيَّهَا وَوَضَعَتْهُ فِيْ حِجْرِهَا، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَلَ، فَلَمَّا قُتِلَ، تَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، قَالَ بَعْضُهُمْ: قَاتَلَهَا اللّٰهُ، مَا اَعْظَمَ عَجِيْزَتَهَا، فَعَلِمْتُ اَنَّ اَعْدَاءَ اللّٰهِ لَمْ يُرِيْدُوْا اِلَّا الدُّنْيَا.*

ابوسعید جو حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سنا اہل مصر کا وفد آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا استقبال کیا جب انہوں نے آپ کے احکام سن لیے تو وہ اس مقام کی طرف گئے جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ قرآن پاک منگوائیے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن منگوایا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ساتویں سورت کھولیے وہ لوگ سورۃ یونس کو ساتویں سورت کا نام دیتے تھے انہوں نے: تلاوت شروع کی یہاں تک اس آیت تک پہنچے۔

''تم یہ فرمادو تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو رزق نازل کیا ہے اور اس میں سے کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور کچھ کو حلال قرار دیا ہے' تو تم یہ فرمادو کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی اجازت دی ہے یا تم اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہو۔''

ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: ٹھہر جائیے آپ کا کیا خیال ہے کیا آپ نے کوئی چراگاہ مخصوص کی ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کر رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ آگے چلو یہ آیت فلاں فلاں چیز کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جہاں تک چراگاہ کا تعلق ہے' تو وہ صدقے کے اونٹوں کے لیے ہے' جب وہ بچے کو جنم دیں گے تو صدقے کے اونٹ زیادہ ہو جائیں گے تو صدقے کے اونٹوں میں اضافہ ہونے کی وجہ سے میں نے چراگاہ میں بھی اضافہ کر دیا تم لوگ آگے چلو تو وہ لوگ ایک' ایک آیت لیتے رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ کہتے رہے تم لوگ آگے چلو (یا تم جاری رکھو) یہ آیت فلاں فلاں چیز کے بارے میں نازل ہوئی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ کیا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا: ہم آپ سے پختہ عہد لینا چاہتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے شرائط تحریر کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے عہد لیا کہ وہ عصا کو (یعنی مسلمانوں کی اجتماعیت کو) توڑیں گے نہیں اور ان کی جماعت سے علیحدگی اختیار نہیں کریں گے' جب تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان کی شرائط کی پاس داری کرتے رہیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ کیا چاہتے ہو انہوں نے کہا: ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اہل مدینہ تنخواہ نہ لیا کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا' کیونکہ یہ وہ مال ہے' جو اس شخص کو ملے گا' جس نے جنگ میں حصہ لیا ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے عمر رسیدہ افراد کو ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ لوگ راضی ہو گئے اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف راضی ہوتے ہوئے آئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے خطبہ دیا اور فرمایا: خبردار جس شخص کی زرعی زمین ہو وہ اپنی زرعی زمین پر چلا جائے اور جس شخص کے پاس جانور ہوں وہ ان کا دودھ دوہ لے خبردار تمہارا کوئی مال ہمارے پاس نہیں ہے یہ مال اس شخص کو ملے گا' جس نے جنگ میں حصہ لیا ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بزرگوں کو ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ لوگ غصے میں آ گئے اور بولے یہ تو بنو امیہ کا فریب ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر مصری لوگ واپس چلے گئے ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ اسی دوران ایک سوار ان کے سامنے آیا پھر وہ ان سے جدا ہو گیا پھر وہ واپس ان کے پاس آیا پھر وہ ان سے جدا ہو گیا اور انہیں برا کہنے لگا۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے تمہیں امان حاصل ہے تمہارا کیا معاملہ ہے۔

اس نے کہا: میں امیر المومنین کا قاصد ہوں جو مصر کے گورنر کی طرف جا رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے اس شخص کی تلاشی لی تو اس کے پاس ایک خط موجود تھا' جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے لکھا گیا تھا اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مہر بھی لگی ہوئی تھی یہ مصر کے گورنر کے نام خط تھا کہ وہ ان مصریوں کو پھانسی دیدے یا انہیں قتل کروا دے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دے تو وہ لوگ واپس آئے' یہاں تک کہ مدینہ منورہ آ گئے وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے کہ آپ نے اللہ کے اس دشمن کی طرف دیکھا کہ اس نے ہمارے بارے میں اس' اس طرح کا خط لکھا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کے خون کو حلال قرار دیا ہے۔ آپ ہمارے ساتھ اٹھ کر ان کی طرف جائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں اٹھوں گا۔ ان لوگوں نے کہا: پھر آپ نے ہماری طرف خط کیوں لکھا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے تو تمہیں کبھی کوئی خط نہیں لکھا تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے پھر ان میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کہا: کیا تم اس شخص کے لیے جنگ کرنا چاہتے ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس شخص کے لیے غصہ کرتے ہو۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مدینہ منورہ سے باہر ایک بستی کی طرف تشریف لے گئے وہ لوگ اٹھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے آپ نے اس اس طرح کا خط لکھا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: دو صورتیں ہیں یا تو یہ ہے: تم مسلمانوں میں سے دو آدمیوں کو میرے خلاف گواہ کے طور پر پیش کر دو یا پھر یہ ہے: میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ نہ تو میں نے خط لکھا ہے اور نہ اسے املاء کروایا ہے اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ کسی دوسرے کے نام سے بھی خط لکھا جا سکتا ہے اور ایک انگوٹھی کے مطابق دوسری انگوٹھی کا نقش بنوایا جا سکتا ہے ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے خون کو حلال قرار دیدیا ہے' پھر ان لوگوں نے عہد اور کئے ہوئے معاہدے کو توڑ دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا۔ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور بولے السلام علیکم (راوی کہتے ہیں:) میں نے کسی شخص کو نہیں سنا جس نے ان کے سلام کا جواب دیا ہو ماسوائے اس کے کہ کسی نے دل میں سلام کا جواب دیدیا ہو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے رومہ نامی کنواں اپنے مال میں سے خریدا تھا اور اس کے بارے میں اپنے ڈول کو مسلمانوں کے عام فرد کے ڈول کی مانند کر دیا تھا (یعنی اس کے پانی کو سب کے لئے وقف کر دیا تھا) تو کہا گیا جی ہاں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو پھر تم کس بنیاد پر مجھے اس بات سے روک رہے ہو کہ میں اس میں سے پیوں' یہاں تک کہ میں نے سمندر کے پانی (یعنی کھارے پانی) کے ذریعے افطاری کی ہے میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے اتنی اتنی رقم کے عوض میں زمین خرید کر مسجد میں' توسیع کی تھی جواب دیا گیا: جی ہاں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ مجھ سے پہلے کسی شخص کو اس مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہو میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم نے اللہ کے نبی کو یہ یہ بات ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے بارے میں کچھ چیزوں کا ذکر کیا اور انہیں شمار کروایا۔

راوی کہتے ہیں: پھر میں نے انہیں دیکھا کہ انہوں نے دوسری مرتبہ جھانک کر لوگوں کی طرف دیکھا انہیں وعظ و نصیحت کی

انہیں تلقین کی لیکن کسی نے ان کے وعظ کو قبول نہیں کیا جب انہوں نے پہلی مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وعظ سنا تھا اور لوگوں نے اسے قبول کیا تھا' لیکن جب دوبارہ ان کے سامنے دہرایا گیا تو پھر لوگوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم دروازہ کھولو انہوں نے مصحف اپنے آگے رکھ لیا اس کی وجہ یہ تھی انہوں نے رات خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمارہے ہیں آج شام تم نے ہمارے ساتھ افطاری کرنی ہے' پھر ایک شخص اندر ان کے پاس آیا' تو انہوں نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے' تو وہ شخص نکل گیا اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا پھر دوسرا شخص ان کے پاس اندر آیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے اس وقت قرآن مجید ان کے آگے رکھا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے اپنی تلوار کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف لہرایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے بچنے کی کوشش کی اس نے ان کا ہاتھ کاٹ دیا مجھے نہیں معلوم کہ اس نے اسے مکمل طور پر کاٹ دیا یا کچھ حصہ کاٹا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! یہ وہ پہلی ہتھیلی تھی' جس نے مفصل (سورتوں) کو تحریر کیا تھا۔

ابوسعید کے علاوہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: تجیبی نامی شخص اندر داخل ہوا اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قینچی ماری اس کے نتیجے میں خون نکل کر اس آیت پر گرا۔

''تو عنقریب ان لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہوگا اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔''

خون کا یہ نشان اس قرآن مجید میں موجود ہے اسے مٹایا نہیں گیا۔

ابوسعید کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: فرافصہ کی صاحب زادی (شاید اس سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہے) نے اپنا زیور لیا اور اسے اپنی گود میں رکھ لیا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے پہلے کی بات ہے' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو وہ ان پر آہ و بکاہ کرنے لگی اس پر کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے برباد کرے اس کے سرین کتنے بڑے ہیں' اس سے مجھے پتہ چلا کہ اللہ کے دشمنوں کا مقصد صرف دنیا ہوتی ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بِتَسْبِيلِهِ رُومَةَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بئر رومہ کو وقف کرنے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ کا ان کی مغفرت کرنے کا تذکرہ

6920 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ

6920– حديث حسن، عمرو ويقال عمر - بن جاوان لم يرو عنه غير حصين، وروى له النسائي، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. حصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة"12/39 - 40، وابن إدريس: هو عبد الله. وأخرجه النسائي 6/234 - 235 في الأحباس: باب وقف المساجد، عن إسحاق بن إبراهيم، والطبري في "تاريخه"4/497 عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/70 من طريق أبي عوانة، والنسائي 6/233 من طريق سليمان بن طرخان، كلاهما عن حصين بن عبد الرحمن، به. وفي الباب عن ثمامة بن حزن القشيري وكان ممن شهد الدار - عند الترمذي "3703"، والنسائي 6/235 - 236، وقال الترمذي: حسن. وانظر: الحديث المتقدم عند المؤلف برقم."6916"

حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَقِيْلَ: هٰذَا عُثْمَانُ، وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ، قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ، قَالَ: هَا هُنَا عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: هَا هُنَا طَلْحَةُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ خَمْسَةً وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: قَدِ ابْتَعْتُهُ، فَقَالَ: اجْعَلْهُ فِيْ مَسْجِدِنَا، وَاَجْرُهُ لَكَ؟ قَالَ: فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُهَا، فَقَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَاَجْرُهَا لَكَ؟ قَالَ: فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ: مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ - يَعْنِيْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ - فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى لَمْ يَفْقِدُوْا عِقَالًا وَلَا خِطَامًا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثَلَاثًا

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مدینہ منورہ آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے' کہا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے ہیں انہوں نے زرد رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اس کے ذریعے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا یہاں علی ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا یہاں طلحہ ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ پوچھتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی کون شخص بنوفلاں کی زمین خریدے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے بیس ہزار (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 25 ہزار کے عوض میں اسے خریدا تھا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے اسے خرید لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ہماری مسجد کے لئے دیدو اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو ان حضرات نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی کون شخص (رومہ نامی کنویں کو) خریدے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے اسے اتنی اتنی رقم کے عوض میں خرید لیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: میں نے اسے خرید لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے لیے (وقف) کر دو اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ لوگوں کو اس اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی صورت حال دیکھی اور فرمایا: کون ان لوگوں کو ساز و سامان فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا ان کی مراد غزوہ تبوک تھا

(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تو میں نے ان لوگوں کو ساز وسامان فراہم کیا' یہاں تک کہ انہیں رسی اور لگام تک فراہم کئے' تو ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ تو گواہ ہو جا' یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔

ذِكْرُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان پر ہو' اور اس نے ایسا کرلیا ہے (یعنی ان سے راضی ہوگیا)

6921 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَيْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ، شَكَتْ مِمَّا تَلْقَى مِنْ اَثَرِ الرَّحَى، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَانْطَلَقَتْ، فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِاَقُومَ، فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا، فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي، فَقَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَانِي، اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحَمَّدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی چلانے کی وجہ سے پیش آنے والی مشکل کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے گئیں ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوئی ان کی ملاقات سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو (اپنی ضرورت کے بارے میں) بتادیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اس وقت ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے میں اٹھنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کو اس سے زیادہ بہتر چیز کے بارے میں تعلیم نہ دوں جس کے بارے میں تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے: (یعنی جو چیز تم نے مجھ سے مانگی ہے) جب تم بستر پر جایا کرو تو **34** مرتبہ اللہ اکبر، **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کے لئے خادم ملنے سے زیادہ بہتر ہے۔

6921– إسناده صحيح على شرط الشيخين . غندر : هو محمد بن جعفرن والحكم: هو ابن عتيبة، وابن أبي ليلى: هو عبد الرحمن . وأخرجه البخاري "3705" في فضائل الصحابة: باب مناقب علي بن أبي طالب، ومسلم "2727" "80" في الذكر والدعاء : باب التسبيح أول النهار، وعند النوم، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/136 عن محمد بن جعفر غندر، به. وقد تقدم الحديث برقم "5524" من طريق يحيى بن أبي بكير، عن شعبة.

ذِكْرُ مَا كَانَ يَلْبَسُ عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ حِينَئِذٍ بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ اس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا لباس پہنا ہوا تھا (یعنی اپنے جسم پر کس طرح کی چادر ڈالی ہوئی تھی)

6922 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): شَكَتْ لِي فَاطِمَةُ مِنَ الطَّحِينِ، فَقُلْتُ: لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيهِ خَادِمًا، قَالَ: فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَرَجَعَتْ مَكَانَهَا، فَلَمَّا جَاءَ اُخْبِرَ، فَاَتَانَا، وَعَلَيْنَا قَطِيفَةٌ اِذَا لَبِسْنَاهَا طُولًا، خَرَجَتْ مِنْهَا جُنُوبُنَا، وَاِذَا لَبِسْنَاهَا عَرْضًا، خَرَجَتْ مِنْهَا اَقْدَامُنَا وَرُءُوسُنَا، قَالَ: يَا فَاطِمَةُ، اُخْبِرْتُ اَنَّكِ جِئْتِ، فَهَلْ كَانَتْ لَكِ حَاجَةٌ؟، قَالَتْ: لَا، قُلْتُ: بَلَى، شَكَتْ اِلَيَّ مِنَ الطَّحِينِ، فَقُلْتُ: لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيهِ خَادِمًا، فَقَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، تَسْبِيحَةً، وَتَحْمِيدَةً، وَتَكْبِيرَةً

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پینے میں مشکل پیش آتی تھی میں نے کہا: اگر آپ اپنے والد کے پاس جائیں ان سے کوئی خادم مانگ لیں (تو یہ مناسب ہوگا) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں لیکن ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوئی تو وہ اپنے گھر واپس آ گئیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے اپنے اوپر ایک چادر لی ہوئی تھی کہ جب ہم لمبائی کی سمت میں اسے لیتے تھے تو ہمارے پہلو اس سے ظاہر ہو جاتے تھے اور جب ہم چوڑائی کی سمت میں لیتے تھے تو ہمارے پاؤں اور سر ظاہر ہو جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ مجھے پتہ چلا کہ تم آئی تھیں کیا تمہیں کوئی کام تھا انہوں نے عرض کی: جی نہیں میں نے کہا: جی ہاں تھا۔ انہوں نے میرے سامنے چکی پینے کی شکایت کی تھی تو میں نے کہا: اگر تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کوئی خادم مانگ لو (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم دونوں کی رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو تم دونوں کے لئے خادم ملنے سے زیادہ بہتر ہے جب تم بستر پر جاؤ تو **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمد للہ اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

6922- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن عون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان، وعبيدة: هو ابن عمرو السلماني. وأخرجه الترمذي "3408" في الدعوات: باب ما جاء في التسبيح والتكبير والتحميد عند المنام، والنسائي في "عشرة النساء" "290" عن زياد بن يحيى، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن غريب من حديث ابن عون. وأخرجه الترمذي "3409" عن محمد بن يحيى الذهلي، وعبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 1/123 عن أحمد بن محمد بن يحيى القطان، كلاهم عن أزهر السمان، به، رواية الترمذي مختصرة. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَذَى عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَقْرُوْنٌ بِاَذَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اذیت دینا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے کے مترادف ہے

6923 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ آذَيْتَنِي قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنْ اُوذِيَكَ، قَالَ: مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا هُوَ الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ نَسَبَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ اِلٰى جَدِّهِ، وَمَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ كُوفِيٌّ كُنْيَتُهُ اَبُوْ سَعْدٍ

6923- إسناده ضعيف، محمد بن إسحاق مدلس وقد عنعن، والفضل بن معقل ترجم له البخارى فى "تاريخه" 7/114، وابن أبى حاتم 7/67، ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف فى "الثقات" 7/317، وقال الحسينى - كما فى "تعجيل المنفعة" فى 334 -: ليس بمشهور، وفى إسناده علة ثالثة فقد قال ابن معين فى "تاريخه" ص 335: حديث عبد الله بن نيار، عن عمرو بن شاس ليس هو بمتصل، لأن عبد الله بن نيار يروى عنه ابن أبى ذئب، أو قال: يروى عنه القاسم بن عباس - شك أبو الفضل - لا يشبه أن يكون رأى عمرو بن شاس. قلت: وأبو بكر: هو ابن أبى شيبة، وهو فى "المصنف" 12/75، ووقع فى المطبوع منه "مسعر بن سعد" بدل مسعود بن سعد، وفيه أيضا: "الفضل بن معقل، عن عبد الله بن معقل، عن عبد الله بن نيار"، وكل هذا تحريف. وأخرجه أحمد بن أبى خيثمة فى "تاريخه"، ومن طريقه ابن عبد البر فى "الاستيعاب" 2/523 عن موسى بن إسماعيل، عن مسعود بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار "2561" من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عن أبيه، عن ابن إسحاق، به. ووقع فيه "الفضل بن معقل بن يسار" وهو خطأ، صوابه: سنان، ثم قال البزار: لا نعلم روى عمرو بن شاس إلا هذا. وعلقه البخارى فى "تاريخه" 6/306 - 307 عن عبد العزيز بن الخطاب، عن مسعود بن سعد، به. إلا أنه زاد فيه بين ابن إسحاق وبين الفضل بن معقل: أبان بن صالح. وأخرجه أحمد فى "المسند" 3/483، وفى "فضائل الصحابة" "981"، وابن أبى خيثمة كما فى "الاستيعاب" 2/522 - 523 من طريق غبراهيم بن سعد، والفسوى فى "المعرفة والتاريخ" 1/329 - 330 من طريق عبد الرحمن بن مغراء، كلاهما عن إسحاق، به، وزاد فيه أبان بن صالح كما عند البخارى، وقد ذكر أحمد والفسوى فى الحديث قصة. وفى الباب عن سعد بن أبى وقاص عند أبى يعلى "770"، والبزار "2526" ولبقطيعى فى زياداته على "فضائل الصحابة" "1078"، وأورده الهيثمى 9/129، وقال: رواه أبو يعلى والبزار باختصار، ورجال أبى يعلى رجال الصحيح، غير محمود بن خداش وقنان، وهما ثقتان. قلت: وقنان، وثقه ابن معين وابن حبان، وقال ابن عدى: عزيز الحديث، وليس يتبين على مقدار ماله ضعف، وقال النسائى: ليس بالقوى، فمثله حسن الحديث، فالسند حسن.

حضرت عمرو بن شاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ راوی فضل بن عبداللہ بن معقل بن سنان اشجعی ہے ابن اسحاق نے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کردی ہے، جبکہ مسعود بن سعد نامی راوی جو کوفی ہے اس کی کنیت ابوسعد ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَحَبَّةَ الْمَرْءِ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْاِيمَانِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

آدمی کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے

6924 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ الْجَرْجَرَائِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَذَرَاَ النَّسَمَةَ، اِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ: اَنَّهُ لَا يُحِبُّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو چیرا آسمان کو پیدا کیا' نبی اُمی نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ میرے ساتھ صرف مومن محبت رکھے گا اور میرے ساتھ صرف منافق بغض رکھے گا۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَبَا تُرَابٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو "ابوتراب" کا نام دینا

6924– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الصباح الجرجرائي، فقد روى له أبو داود وابن ماجة، وهو صدوق، وقد توبع. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/56 - 57، وعنه مسلم "78" في الإيمان: باب في الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، وابن أبي عاصم في "السنة" "1325"، وعبد الله بن أحمد في زوائده على "الفضائل" "1107"، عن أبي معاوية ووكيع بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضا "78"، وابن منده في "الإيمان" "261" عن يحيى بن يحيى، والنسائي في "فضائل الصحابة" "50"، وفي "خصائص علي" "100"، عن محمد بن العلاء، وابن ماجة "114" في المقدمة: باب فضل علي بن أبي طالب، عن علي بن محمد، ثلاثتهم عن معاوية، به. وقرن علي بن محمد في حديثه بأبي معاوية وكيعا. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/84 و95 و128، وفي "فضائل الصحابة" "948" و"961"، والحميدي "58"، والترمذي "3736" في المناقب: باب رقم "21"، والنسائي في "المجتبى" 8/115 - 116 في الإيمان: باب علامة الإيمان، و8/117: باب علامة المنافق، وفي "الخصائص" "101" و"102"، وأبو يعلى "291"، وابن منده "261"، والبغوي "3908" و"3909" من طرق عن الأعمش، به. وقال الترمذي: حسن صحيح، وصححه البغوي.

6925 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ، فَقَالَ: هٰذَا فُلَانٌ - اَمِيرٌ مِّنْ اُمَرَاءِ الْمَدِينَةِ - يَدْعُوكَ لِتَسُبَّ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: اَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ: تَقُوْلُ لَهُ: اَبُوْ تُرَابٍ، فَضَحِكَ سَهْلٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ، مَا سَمَّاهُ اِيَّاهُ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُ، دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَاَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟، قَالَتْ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَيَقُوْلُ: اجْلِسْ اَبَا تُرَابٍ وَّاللّٰهِ مَا كَانَ اسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُ مَا سَمَّاهُ اِيَّاهُ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: یہ فلاں شخص یعنی مدینہ منورہ کا گورنر اس نے آپ کو بلایا ہے' تا کہ آپ منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں کیا کہوں۔ اس نے کہا: آپ نے انہیں ابوتراب کہنا ہے' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہنس پڑے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ نام تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام سب سے زیادہ محبوب تھا۔ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے پھر وہ (گھر سے) باہر چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے تمہارے چچازاد کہاں ہیں۔ انہوں نے بتایا: وہ مسجد میں سور ہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ ان کی چادران کے پہلو سے ہٹی ہوئی تھی (اوران کے جسم پر مٹی لگی ہوئی تھی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پشت سے مٹی کو پونچھنا شروع کیا اور فرمایا: اے ابوتراب اٹھ جاؤ۔

(حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا:) اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ محبوب نام اور کوئی نہیں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا یہ نام رکھا تھا۔

6925- حديث صحيح، هشام بن عمار قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري "441" في الصلاة: باب نوم الرجال في المسجد، و"6280" في الاستئذان: باب القائلة في المسجد، ومسلم "2409" في فضائل الصحابة: باب من فضائل علي بن أبي طالب، عن قتيبة بن سعيد، والبخاري "3703" في فضائل الصحابة: باب مناقب علي بن أبي طالب، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، والطبراني في "الكبير" "5879" من طريق يحيى بن بكير، ثلاثتهم عن عبد العزيز بن أبي حازم، بهذا الإسناد. وبعضهم يزيد في الحديث على بعض، وفي طرقه أن سبب خروج علي من البيت كان لشيء وقع بينه وبين فاطمة رضي الله عنهما فخرج مغاضبا. وأخرجه البخاري "6204" في الأدب: باب التكني بأبي تراب وإن كانت له كنية أخرى، وفي "الأدب المفرد" له "852"، والطبراني "5808" و"5870" و"6010" من طرق عن أبي حازم، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ فِيْ تَاْوِيْلِهٖ جَمَاعَةً لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

اس روایت کا تذکرہ جس کی تاویل میں ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتے

6926 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، قَالَ: فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ سَعْدًا، فَقُلْتُ لَهٗ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کروں میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ خَاطَبَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَوْلِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

6927 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ،

6926– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك، ويوسف بن الماجشون: هو يوسف بن يعقوب بن أبي سلمة الماجشون. وأخرجه مسلم "30""2404" في فضائل الصحابة: باب فضائل عَلِيِّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وأبو يعلى "739"، وابن أبي عاصم في "السنة""1335"، والقطيعي في زوائده على "فضائل الصحابة" لأحمد "1079" من طرق عن يوسف ابن الماجشون بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/185، ومسلم "2404" "32"، والترمذي "3724" في المناقب: باب رقم "21"، والنسائي في "الخصائص" "11" و"54"، وابن أبي عاصم "1336" و"1337"، والحاكم 3/108- 109 من طريق بكير بن سمار، والطبراني "328" من طريق الزهري، كلاهما عن عامر بن سعد، به. وحديث بكير بن مسمار عندهم مطول، غير أحمد وابن أبي عاصم. وأخرجه عبد الرزاق "9754"، وعنه أحمد في "المسند"1/177، وفي "الفضائل" "956" عن معمر، عن قتادة وعلي بن زيد عن سعيد بن المسيب، عن ابن لسعد بن أبي الوقاص - ولم يسمه - عن أبيه، بنحوه . وأخرجه عبد الرزاق "9745"، وأحمد في "المسند"1/173 و1041 وفي "فضائل الصحابة" "957"، والقطيعي في زياداته عليه "1045" و"1041"، والحميدي "71"، والنسائي في "الخصائص" "44" و "45"و"46" و"47" "48"، وفي "الفضائل" "35" و"36" و"37"، وأبو يعلى "698" و"709" و"738"، وابن أبي عاصم "1342" و"1343" من طرق عن سعيد بن المسيب، عن سعد بن أبي الوقاص، وليس فيه "عامر بن سعد" وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. وأخرجه من طرق عن سعد بن أبي الوقاص: أحمد في "المسند"1/175، 184، وفي "الفضائل" "1005" و."1006" والبخاري "3706" في فضائل الصحابة: باب مناقب علي بن أبي طالب، ومسلم "2404"، والنسائي في "الخصائص" "52"و"53"و"55"و"57"و"58"و"59"و"60"و"61"، وابن ماجة "115" و"121" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأبو يعلى. "718" وقد تقدم الحديث برقم "6643" من طريق المنهال بن عمرو، عن عامر بن سعد.

عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تُخَلِّفُنِىْ فِى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِىَّ بَعْدِى

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے مدینہ منورہ کا (نگران) مقرر کیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پیچھے بچوں اور خواتین میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ یہ ہے: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ذنوب کی مغفرت کرنے کا تذکرہ

6928 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَخْبَرَنِىْ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِىُّ، حنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ، غُفِرَ لَكَ، مَعَ اَنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَكَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں پڑھ لو گے تو تمہاری مغفرت ہو جائے گی باوجودیکہ وہ تمہارے لیے مغفور ہو۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بلند و برتر اور عظیم ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار اور حلیم ہے اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' جو سات آسمانوں اور عظیم عرش کا پروردگار ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ

6927–إسناده صحيح على شرط الشيخين. غندر: هو محمد بن جعفر، والحكم: هو ابن عتيبة، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة"12/60 و14/545، وعنه مسلم في "صحيحه""31""2404" في فضائل الصحابة: باب فضائل عَلِيِّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وأخرجه أحمد في "المسند"1/182 - 183، وفي "فضائل الصحابة" "960"، ومسلم "31""2404"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "38"، وفي "الخصائص" "56"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "2/309 من طرق عن محمد بن جعفر غندر، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "4416" في المغازي: باب غزوة تبوك، وعنه البغوي "3907" من طريق يحيى بن سعيد القطان، ومسلم "2404" من طريق معاذ بن معاذ، كلاهما عن شعبة، به. وأخرجه أبو داود الطيالسي "209"، ومن طريقه البيهقي في "السنن"9/40، وفي "دلائل النبوة"5/220 عن شعبة، به. وعلقه البخاري عنه بإثر الحديث."4416" وانظر ما قبله.

کے لئے مخصوص ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاصِرٌ لِمَنِ انْتَصَرَ بِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اس شخص کے مددگار ہیں جو مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان سے مدد مانگے

6929 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

6928–حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن سلمة وهو المرادى فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه المؤلف، والعجلى ويعقوب بن شيبة، وقال البخارى: لا يتابع على حديثه، وقال أبو حاتم: تعرف وتنكر، وقال ابن عدى: أرجو أنه لا بأس به، وقال الحافظ فى "التقريب": صدوق تغير حفظه. قلت: وقد توبع. وأخرجه أحمد 1/92، والنسائى فى "اليوم والليلة" "638"، وفى "الخصائص" "25"و"26"، وفى النعوت كما فى "التحفة 7/409"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "1315" و"1316"، وعبد الله بن حميد فى "المنتخب" "74"، والطبرانى فى "الصغير" "350"، والدارقطنى فى "العلل" 4/10 من طرق عن على بن صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى "اليوم والليلة" "639" من طريق يوسف بن إسحاق بن أبى إسحاق، وابن أبى عاصم "1317" من طريق نصير بن أبى الأشعث، كلاهما عن أبى إسحاق، به. وأخرجه أحمد فى "المسند" 1/158، وفى "الفضائل" "1216"، والنسائى فى "اليوم والليلة" "637"، وفى النعوت كما فى "التحفة" 7/423، وفى "الخصائص" "28" و"29"، وابن أبى عاصم "1314"، والحاكم 3/138 من طريق إسرائيل، والدارقطنى فى "العلل" 4/9 - 10 من طريق سفيان الثورى كلاهما عن أبى إسحاق، عن عبد الرحمن بن أبى ليلى، عن على، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى، ولم يقل الثورى فى حديثه: "مع أنه مغفور لك." وأخرجه الترمذى "3504" فى الدعوات: باب رقم "81"، والنسائى فى "اليوم والليلة" "640"، وفى "الخصائص" "30"، والقطيعى فى زوائده على "الفضائل" "1053" والطبرانى فى "الصغير" "763" من طريق الحسين بن واقد، عن أبى إسحاق، عن الحارث بن الأعور، عن على. وفيه: "وإن كنت مغفورا لك"، وقال الترمذى: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث أبى إسحاق، عن الحارث، عن على، وقال النسائى فى "الخصائص": أبو إسحاق لم يسمع من الحارث إلا أربعة أحاديث ليس هذا منهما وإنما أخرجناه لمخالفة الحسين بن واقد لإسرائيل ولعلى بن صالح والحارث بن الأعور ليس بذاك فى الحديث، وقال الدارقطنى فى "العلل 4/9": وحديث الحسين بن واقد وهم. وأخرجه النسائى فى "اليوم والليلة" "636"، وفى "الخصائص" "27" من طريق أحمد بن خالد، عن إسرائيل، عن أبى إسحاق، عن عمرو بن مرة، عن عبد الرحمن بن أبى ليلى، عن على قال: كلمات الفرج: لا إله غلا الله ... فذكره موقوفا عليه.

6929–إسناده قوى، الحسن بن عمر بن شقيق صدوق روى له البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين غير جعفر بن سليمان، فمن رجال مسلم، وهو صدوق. يزيد الرشك: هو يزيد بن أبى يزيد. وأخرجه الطيالسى "829"، وأحمد فى "المسند" 4/437 - 438 وفى "الفضائل" "1035"، والقطيعى فى زوائده عليه "1060"، والترمذى والنسائى فى "فضائل الصحابة" "43"، وفى "الخصائص" "89"، وابن عدى فى "الكامل" 2/568 - 569، والحاكم 3/110 - 111 من طرق عن جعفر بن سليمان الضبعى، بهذا الإسناد. ورواية النسائى فى "الفضائل" مختصرة بالمرفوع فقط، وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث جعفر بن سليمان، وصححه الحاكم على شرط مسلم، وسكت عنه الذهبى.

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيًّا، قَالَ: فَمَضَى عَلِيٌّ فِي السَّرِيَّةِ، فَاَصَابَ جَارِيَةً، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: اِذَا لَقِينَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، قَالَ عِمْرَانُ: وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَؤُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَنَظَرُوْا اِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ - ثَلَاثًا - اِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم روانہ کی ان کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مہم میں تشریف لے گئے انہوں نے ایک کنیز کے ساتھ صحبت کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ان کی اس حرکت کو غلط قرار دیا انہوں نے یہ کہا: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتائیں گے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسلمان جب کسی سفر سے واپس آتے تھے' تو وہ سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تھے پھر اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس جاتے تھے جب وہ مہم واپس آئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار افراد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ نہیں فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا پھر دوسرے صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ نہیں فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی منہ پھیر لیا پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پہ غصے کے آثار نمایاں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ نَاصِرَ كُلِّ مَنْ نَاصَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہر اس شخص کے مددگار ہیں جس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مددگار تھے

6930 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جس کا ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَايَةِ لِمَنْ وَالٰى عَلِيًّا، وَالْمُعَادَاةِ لِمَنْ عَادَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے لیے محبت کی دعا کرنا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو اور اس شخص کے لیے دشمنی کی دعا کرنا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہو

6931 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عَلِيٌّ: اَنْشُدُ اللّٰهَ كُلَّ امْرِءٍ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ

6930– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن زياد، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد5/350، وابن أبي شيبة12/57، والنسائي في "الفضائل" "41"، وفي "الخصائص" "80"، وابن أبي عاصم "1354"، والبزار "2535" من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وقرن ابن أبي شيبة وعنه ابن أبي عاصم - بأبي معاوية وكيعا، وبعضهم يذكر فيه قصة .وأخرجه أحمد في "المسند"5/358 و361، وفي "الفضائل" "947"و"1177"، والحاكم 2/130 من طريق وكيع، والحاكم أيضا 2/129 - 130 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن الأعمش، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه أحمد في "المسند"5/347، وفي "الفضائل" "989"، وابن أبي شيبة 12/83، والنسائي في "الفضائل" "42"، وفي "الخصائص" "81"و"82"، والبزار "2533" و"2534"، والحاكم 3/110 من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس، عن بريدة الأسلمي، وصححه الحاكم على شرط مسلم، وأقره الذهبي.

خُمٍّ لَمَّا قَامَ، فَقَامَ أُنَاسٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ، يَقُولُ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، فَخَرَجْتُ وَفِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ، فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ لَهُ.

قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَقُلْتُ لِفِطْرٍ كَمْ بَيْنَ هٰذَا الْقَوْمِ وَبَيْنَ مَوْتِهِ؟ قَالَ: مِائَةُ يَوْمٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُرِيدُ بِهِ مَوْتَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر وہ شخص جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی غدیر خم کے دن یہ بات سنی ہو میں اسے اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں وہ کھڑا ہو جائے' تو کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ میں اہل ایمان کے نزدیک ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ پیارا ہوں۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو میں جس کا محبوب ہوں یہ (یعنی علی) بھی اس کا محبوب ہے اے اللہ تو اُس سے محبت رکھ جو اِس سے محبت رکھتا ہو اور تو اُس سے دشمنی رکھ جو اِس سے دشمنی رکھتا ہو۔

راوی کہتے ہیں: میں وہاں سے لوٹ کر آیا' تو میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ الجھن تھی میری ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے بتایا: میں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ابونعیم نامی راوی کہتے ہیں: میں نے فطر نامی راوی سے دریافت کیا: ان لوگوں اور ان کی موت کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' تو

6931- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير فطر بن خليفة وهو صدوق، روى له البخاري حديثا واحدا مقرونا بغيره، واحتج بن أصحاب السنن. أبو نعيم: هو الفضل بن دكين، وأبو الطفيل: هو عامر بن واثلة، صحابي صغير. وأخرجه أحمد في "المسند" 4/370، وفي "الفضائل" "1167" عن حسين بن محمد وأبي نعيم، بهذا الإسناد، ولم يذكر في "الفضائل" حديث زيد بن أرقم. وأخرجه النسائي في "الخصائص "93""، وابنُ أبي عاصم في "السنة" "1376" من طرقٍ عن فطر بن خليفة، به، ورواية ابن أبي عاصم مختصرة. وأخرجه بنحوه من حديث زيد بن أرقم النسائي في "الخصائص" "79"، وفي "الفضائل" "45"، والبزار "2538"، والطبراني "4969"، والحاكم 3/109 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن أبي الطفيل، عن زيد بن أرقم، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، وأقره الذهبي. وأخرجه مختصرا الترمذي "3713" في المناقب: باب مناقب علي بن أبي طالب، من طريق شعبة، عن سلمة بن كهيل، قال: سمعت أبا الطفيل يحدث عن أبي سريحة أو زيد بن أرقم شك شعبة - عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من كنت مولاه فعلي مولاه." وقال: هذا حديث حسن صحيح. وفي الباب عن البراء بن عازب عند أحمد في "المسند" 1/281، و"الفضائل" "1042"، وابن أبي عاصم في "السنة". "1363" وعن علي عند أحمد 1/84 و118 و119 و152 و5/366 و419، وابن أبي عاصم "1361" و"1367" و"1370"، والطبراني "4052" و. "4053" وعن أبي أيوب الأنصاري وجابر بن عبد الله، وابن عمر، وطلحة، وحبشي بن جنادة، وسعد بن أبي وقاص عند ابن أبي عاصم "1355" و"1356" و"1357" و"1358" و"1360" و. "1376" وعن اثني عشر رجلا من الصحابة عند أحمد 1/119، وابن أبي عاصم. "1373"

انہوں نے جواب دیا: ایک سو دن کا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان کی مراد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وفات تھی۔

ذِكْرُ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا خَيْبَرَ عَلٰى يَدَىْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں خیبر فتح کرنے کا تذکرہ

6932 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو اَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ؟ قَالُوْا: تَشْتَكِىْ عَيْنَاهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ، فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِىْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ وَّاَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ قَالَ: انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

✿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا' جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ ساری رات لوگ جاگ کر گزارتے رہے کہ ان میں سے کسے وہ دیا جاتا ہے۔ اگلے دن صبح لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ہر شخص اس بات کا آرزومند تھا کہ وہ جھنڈا اسے دیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: علی بن ابوطالب کہاں ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ان کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلواؤ جب وہ تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن ڈالا

6932– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري "3701" في فضائل الصحابة: باب مناقب علي بن أبي طالب، ومسلم "2406" في فضائل الصحابة: باب من فضائل علي بن أبي طالب، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" "2473"، والبخاري "2942" في الجهاد: باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم إلى الإسلام والنبوة، وأبو داود "3661" في العلم: باب فضل نشر العلم، والطبراني "5877"، والبيهقي 9/106 - 107 من طرق عن عبد العزيز بن أبي حازم، به. ورواية أبي داود مختصرة بالمرفوع منه "والله لأن يهدي الله ... ." وأخرجه أحمد في "المسند" 5/333، وفي "الفضائل" "1037"، وسعيد بن منصور "2472"، والبخاري "3009"، في الجهاد: باب فضل من أسلم على يديه رجل، و"4210" في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم "2406"، وسعيد بن منصور في "سننه" "2482"، والنسائي في "الفضائل" "46"، وفي "الخصائص" "17"، وفي السير كما في "التحفة" 4/125، والطبراني "5991"، والطحاوي 3/207، والبغوي "3906"، وأبو نعيم في "الحلية" 1/62 من طريق يعقوب بن عبد الرحمن، عن أبي حازم، به. ورواية الطحاوي مختصرة. وأخرجه بنحوه الطبراني "5950" من طريق فضيل بن سليمان، عن أبي حازم، به.

اوران کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے یوں جیسے انہیں کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ ہماری مانند (مسلمان) نہیں ہو جاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ٹھہرو پہلے تم ان کے میدان میں اترو پھر انہیں اسلام کی دعوت دو انہیں یہ بتاؤ کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا کون ساحق ان کے ذمے لازم ہے اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب کر دے تو یہ چیز تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تمہیں سرخ اونٹ مل جائیں۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے کے اثبات کا تذکرہ

6933 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ مُنَيْنٍ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَاَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ اِلٰى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوْا: يَشْتَكِىْ عَيْنَهُ فَدَعَاهُ، فَبَزَقَ فِىْ كَفَّيْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَ عَلِيٍّ، ثُمَّ دَفَعَ اِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آج میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے' تو لوگ بڑھ چڑھ کر دیکھنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: علی کہاں ہے۔لوگوں نے بتایا: ان کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اپنا لعاب دہن اپنی ہتھیلی پر ڈالا اور ان ہتھیلیوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر پھیر دیا پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب کی۔''

ذِكْرُ وَصْفِ مَا كَانَ يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قُدَّامَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کس بنیاد پر (کن اصولوں کے مطابق) جنگ میں حصہ لیا

6934 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاَدْفَعَنَّ الْيَوْمَ اللِّوَاءَ اِلٰى رَجُلٍ

6933– إسناده قوي على شرط مسلم. أبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة". 12/69.

يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، قَالَ عُمَرُ: فَمَا اَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: قُمْ فَدَفَعَ اللِّوَاءَ اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْهَبْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَمَشٰى هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ لِلْعَزْمَةِ، فَقَالَ: عَلٰى مَا اُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا دِمَاءَ هُمْ، وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے فتح نصیب کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے صرف اسی دن امیر بننے کی خواہش کی میں اس کے لیے منتظر رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اٹھو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جھنڈا ان کے سپرد کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم جاؤ اور ادھر ادھر متوجہ نہ ہونا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب کردے وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے پھر ٹھہر گئے انہوں نے ادھر ادھر نہیں دیکھا اور دریافت کیا: میں کس بنیاد پر لوگوں کے ساتھ لڑائی کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے ساتھ لڑائی کرو' یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو محفوظ کرلیں گے' البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَ

اللہ تعالیٰ کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کے اثبات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور اس نے ایسا کرلیا ہے

6935 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ، وَكَانَ عَمِّيْ عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

6934- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير إبراهيم بن الحجاج السامين فقد روى له النسائي، وهو ثقة . وأخرجه القطيعي في زوائده على طفضائل الصحابة" لأحمد "1056" عن جعفر بن محمد بن الحسن الفريابي، عن إبراهيم بن الحجاج السامين بهذا الإسناد. وأخرجه في "الفضائل" "1031"، والقطيعي فيه "1844"، وابنُ أَبي عاصم في "السنة" "1377" من طرقٍ عن حماد بن سلمة، به، وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه أحمد في "المسند" 2/384 - 385، وفي "الفضائل" "1030"، وابن سعد 2/110، والطيالسي "2441"، ومسلم "2405"، في "فضائل الصحابة": باب فضائل علي بن أبي طالب، وسعيد بن منصور في "سننه" "2474" والنسائي في "الخصائص" "19" و"20" و"21"، وابن أبي عاصم "1378"، والقطيعي "1122" من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به.

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا ... فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

وَانْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا: عَامِرٌ، قَالَ: غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ يَا عَامِرُ، وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ خَصَّهُ اِلَّا اسْتُشْهِدَ، قَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ، خَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ، وَهُوَ مَلِكُهُمْ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ فَنَزَلَ عَامِرٌ، فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي عَامِرُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرُ

فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِيْ فَرَسِ عَامِرٍ فَذَهَبَ لِيَسْفُلَ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلٰى نَفْسِهِ، فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ، فَكَانَتْ مِنْهَا نَفْسُهُ، وَاِذَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ هٰذَا؟، قَالَ: قُلْتُ: نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ، فَقَالَ: لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَجِئْتُ بِهِ اَقُوْدُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهِ، فَبَرَاَ، وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ:

اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ ... كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ

اُوْفِيْهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

قَالَ: فَضَرَبَهُ فَفَلَقَ رَاْسَ مَرْحَبٍ، فَقَتَلَهُ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰكَذَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ: فِيْ فَرَسِ عَامِرٍ وَّاِنَّمَا هُوَ فِيْ تُرْسِ عَامِرٍ

6935– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عكرمة بن عمار فمن رجال مسلم، وهو حسن -ديث. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "62443"، والقطيعي في زوائده على "الفضائل" "1094" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" 4/283 - 285 عن أبي داود الحراني، عن أبي الوليد الطيالسي، به. وأخرجه بنحوه أحمد في "المسند" 4/51 - 52، وفي "الفضائل" "1036"، وابن سعد 2/110 - 112، وابن أبي شيبة 14/458 - 460، ومسلم "1807" في الجهاد: باب غزوة ذي قرد وغيرها، وأبو عوانة 4/261 - 264 و276 - 278 من طرق عن عكرمة بن عمار، به. وانظر الحديث رقم "3196".

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ خیبر کی طرف روانہ ہوئے میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ عنہ لوگوں کو رجز پڑھا کر سنا رہے تھے وہ یہ پڑھ رہے تھے۔

''اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتا تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے ہم صدقہ نہ کرتے اور ہم نماز نہ پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے نیاز نہیں ہو سکتے جب ہمارا (دشمن سے) سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر سکینت نازل کرنا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے۔ لوگوں نے بتایا: یہ عامر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عامر تمہارا پروردگار تمہاری مغفرت کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بطور خاص کسی شخص کے لئے دعاء مغفرت کرتے تھے تو وہ شخص شہید ہو جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عامر کے ذریعے نفع حاصل کرنے دیتے (یعنی ان کے زندہ رہنے کی دعا دیتے) تو بہتر تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) جب ہم خیبر آ گئے تو مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا نکلا وہ ان کا بادشاہ تھا وہ یہ کہہ رہا تھا۔

''خیبر یہ بات جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں میں ہتھیار لہراتا ہوں اور تجربہ کار بہادر ہوں اس وقت جب جنگ بھڑک اٹھتی ہے۔''

تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ میدان میں اترے اور انہوں نے کہا۔

''خیبر یہ بات جانتا ہے کہ میں عامر ہوں میں ہتھیار اٹھائے ہوئے تجربہ کار بہادر ہوں۔

ان دونوں نے ایک دوسرے پر حملہ کیا تو مرحب کی تلوار حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کو لگی پھر وہ بے قابو ہوا تو ان کی تلوار پلٹ کر انہیں ہی لگ گئی اس تلوار نے ان کی رگ کو کاٹ دیا اسی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ کہا: عامر کا عمل باطل ہو گیا کیونکہ اس نے خودکشی کی ہے میں روتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا عمل باطل ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس نے یہ کہا ہے۔ میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ کہہ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ اسے دو مرتبہ اجر ملے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا میں ان کے پاس آیا تو ان کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ پکڑ کر ساتھ لایا ان کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی تھیں میں انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن انہیں لگایا تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا کیا پھر مرحب نکلا اور پھر اس نے یہی شعر پڑھا۔

''خیبر یہ بات جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار لہرائے ہوئے ہوں اور تجربہ کار جنگ جو ہوں اس وقت جب جنگ کی بھٹی بھڑک اٹھتی ہے۔''

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔

''میں وہ شخص ہوں، جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے، جو جنگل کے شیر کی طرح ہے، جسے دیکھنے سے ڈر لگتا ہے میں سندرہ (یعنی ماپنے کے بڑے برتن) کے ذریعے ماپ کر پورا صاع دیتا ہوں (یعنی دشمنوں بڑی تیزی سے قتل کر دیتا ہوں)''

راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر وار کر کے مرحب کا سر چیر کر اسے مار دیا تو فتح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں نصیب ہوئی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوخلیفہ نے یہ الفاظ اسی طرح نقل کئے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر وار کیا حالانکہ اصل یہ ہے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر وار کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ خُرُوْجِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَايَتِهِ اِلٰى اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا جھنڈے کو لے کر اللہ کے دشمن کافروں کی طرف نکلنے کی صفت کا تذکرہ

6936 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَامَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَآيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ اَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ وَلَا يُدْرِكُهُ الْاٰخِرُوْنَ، لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ الْمَبْعَثَ، فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ، فَمَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ، مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا صَفْرَاءَ اِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ، اَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا

6936- رجاله ثقات رجال الشيخين، غير هبيرة بن يريم، فقد روى له أصحاب السنن، ولم يرو عنه غير ابى إسحاق وأبى فاختة، وثقه المؤلف، وقال أحمد: لا بأس به، وقال النسائى: أرجو ألا يكون به بأسن ويحيى وعبد الرحمن لم يتركا حديثه، وقد روىٰ غير حديث منكرن وقال ابن معين: مجهول، قلت: وقد توبعن وإسماعيل بن أبى خالد لا يعلم متى سمع من أبى إسحاق وهو السبيعى - لكن روى له مسلم فى "صحيحه" من روايته عنه. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة" 12/73 - 74. وأخرجه ابن سعد 3/38 عن عبيد الله بن موسى وعبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد فى "المسند" 1/199، و"الفضائل" "1014"، والطبرانى "2718" من طريق شريك بن عبد الله، وابن سعد 3/38، والطبرانى "2725" من طريق الأجلح بن عبد الله، والطبرانى "2717" من طريق يزيد بن عطاء، والنسائى فى "الخصائص" "23" من طريق يونس بن أبى إسحاق، والطبرانى "2722" من طريق يزيد بن أبى أنيسة، و"2723" من طريق سفيان الثورى، و "2724" من طريق على بن عابس، سبعتهم عن أبى إسحاق السبيعى، به. زاد الأجلح فى حديثه: "ولقد قبض فى الليلة التى عرج فيها بروح عيسى بن مريم ليلة سبع وعشرين من رمضان " وقد تفرد بهذه الزيادة، وغيره أوثق منه، وليس فى حديث سفيان الثورى ذكر لقصة جبريل وميكائيل، وهو أوثق الجميع. وأخرجه ابن ابى شيبة 12/68 - 69 عن شريك، عن أبى إسحاق، عن عاصم بن ضمرة، قال: خطب الحسن بن علي حين قتل علي ... فذكره. وأخرجه أحمد فى "المسند" 1/199 - 200، وفى "الفضائل" "922" و"1013"، وفى "الزهد" ص 133، وابن أبى شيبة 12/75 عن وكيع، عن إسرائيل، عن أبى إسحاق، عن عمرو بن حبشى، قال: خطبنا الحسن بن علي

ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو سنا وہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت سے اگلے دن کی بات ہے)

"اے لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا جس سے کوئی سبقت نہیں لے جا سکا اور بعد والے اس تک پہنچ بھی نہیں سکتے اللہ کے رسول نے انہیں مہم پر روانہ کیا اور انہیں جھنڈا عطا کیا' تو وہ اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح نصیب نہیں کر دی جبرائیل ان کے دائیں طرف تھے اور میکائیل ان کے بائیں طرف تھے انہوں نے سفید اور زرد (یعنی سونے اور چاندی) میں سے کچھ نہیں چھوڑا صرف سات سو درہم ہیں جو ان کی تنخواہ میں سے بچ گئے تھے اور ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اس کے ذریعے کوئی خادم خرید لیں گے۔"

ذِكْرُ قِتَالِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى تَاْوِيلِ الْقُرْآنِ كَقِتَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى تَنْزِيلِهِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا قرآن کی تاویل کے حوالے سے اسی طرح جنگ کرنے کا تذکرہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تنزیل کے حوالے سے جنگیں کی تھیں

6937 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَاْوِيلِ الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيلِهِ ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ عُمَرُ: اَنَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ ، قَالَ: وَكَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهُ

6937--إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد، وهو في "مسند أبي يعلى". "1086" وأخرجه النسائي في "الخصائص" "156" عن إسحاق بن إبراهيم ومحمد بن قدامة، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه القطيعي في زوائده على "الفضائل" لأحمد "1083"، والحاكم 3/122، والبغوي "2447"، وابن الجوزي في "العلل المتناهية" 1/239 من طرق عن الأعمش، به. وضعفه ابن الجوزي بإسماعيل بن رجاء ظنا منه أنه إسماعيل بن رجاء الحمصي الذي ضعفه ابن حبان والدارقطني، وهذا وهم منه رحمه الله، فإسماعيل هذا هو الزبيدي الثقة الذي خرج له مسلم في "صحيحه"، نبه ذلك الإمام الذهبي في "تلخيص العلل المتناهية" ورقة 18، فقال: تكلم فيه ابن الجوزي من قبل إسماعيل فأخطأ، هذا ثقة، وإنما المضعف رجل صغير روى عن موسى بن الحصين، فهذا حديث جيد السند، قلت: وقد صححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي في مختصره. وأخرجه أحمد 3/31 و33 و82، والقطيعي "1071"، والحاكم 3/122 - 123 من طريق فطر بن خليفة، وابن أبي شيبة 12/64، وابن عدي في "الكامل" 7/2666 من طريق عبد الملك بن حميد بن أبي غنية، كلاهما عن إسماعيل بن رجاء، به. وفي بعض الروايات جاء الحديث مختصرا. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/133، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح، غير فطر بن خليفة وهو ثقة.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''تم میں سے ایک شخص ایسا ہے' جو قرآن کی تفسیر کے لیے لڑے گا' جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے کے بنیاد پر لڑائی کی تھی''۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میں ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میں ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ وہ جوتے کو گانٹھنے والا ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جوتا دیا تھا' تاکہ وہ اسے گانٹھ دیں۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ قَاتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى تَاْوِيلِ الْقُرْآنِ

اس قوم کی صفت کا تذکرہ' جس کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے قرآن کی تاویل کے حوالے سے جنگ کی تھی

6938 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا (اَحْمَدُ بْنُ) مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، وَاَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَكَرَ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْخَوَارِجَ، فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ، اَوْ مُودَنُ الْيَدِ، لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوا، لَاَخْبَرْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَتَلَهُمْ، قَالَ: فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ: اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، اِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، اِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان میں ایک ایسا شخص ہوگا' جس کا ایک ہاتھ چھوٹا ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک ہاتھ نامکمل ہوگا اگر تم لوگ فخر کا اظہار نہ کرو تو میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے والوں کے لئے اپنے نبی کی زبانی کیا وعدہ کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے انہوں نے فرمایا جی ہاں رب کعبہ کی قسم جی ہاں رب کعبہ کی قسم جی ہاں رب کعبہ کی قسم۔

693- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سلم بن جنادة، فقد روى له الترمذى، وابن ماجه، وهو ثقة، وغير عمرو بن العلاء، فقد روى له البخارى تعليقا، وأبو داود فى "القدر" وابن ماجة فى "التفسير" وهو ثقة أيضا. وأخرجه أحمد 1/95، والآجرى فى "الشريعة" ص 32 - 33 عن وكيع، بهذا الإسناد. إلا أنهما جعلاه فى أوله مرفوعا بلفظ: "ويخرج قوم فيهم رجل مودن اليد، أو مثدون اليد، أو مخدج اليد ." وأخرجه الطيالسى "166"، وعبد الرزاق "18652" و"18653"، وأحمد 1/83 و144 و155، وابن أبى شيبة15/303 - 304، ومسلم"155""1066" فى الزكاة: باب التحريض على قتل الخوارج، وأبو داود "4763" فى السنة: باب قتال الخوارج، وابن ماجة "167" فى المقدمة: باب ذكر الخوارج، والنسائى فى "الخصائص" "187" و"188"، وعبد الله بن أحمد فى زياداته على "المسند"1/121و122، وفى زياداته على "الفضائل" "1046"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "912"، وأبو يعلى "337"، والآجرى ص 32، والطبرانى فى "الصغير" "969" و"1002"، والبيهقى8/188 من طرق عن محمد بن سيرين، به. وبعضهم يزيد فى الحديث ...

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَوَارِجَ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ خوارج اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی ناپسندیدہ ترین مخلوق ہے

6939 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيٍّ، فَقَالُوْا: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ اُنَاسًا اِنِّىْ لَاَعْرِفُ وَصْفَهُمْ فِىْ هٰؤُلَاءِ: يَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ بِاَلْسِنَتِهِمْ، لَا يَجُوْزُ هٰذَا مِنْهُمْ - وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهِ - مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيْهِ، فِيْهِمْ اَسْوَدُ اِحْدٰى يَدَيْهِ حَلَمَةُ ثَدْىٍ، فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْظُرُوْا، فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا، فَقَالَ: ارْجِعُوْا، فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِىْ خَرِبَةٍ، فَاَتَوْا بِهٖ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَاَنَا حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيْهِمْ

❁❁ حضرت عبیداللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حروریہ (یعنی خارجیوں) نے ظہور کیا' تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان لوگوں نے کہا: ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہوسکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: الفاظ حق ہیں لیکن اس کے ذریعے باطل مفہوم مرادلیا جارہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا حلیہ بیان کیا تھا میں ان لوگوں میں وہ والے حلیے کو دیکھ رہا ہوں یہ لوگ اپنی زبانوں کے ذریعے حق بیان کرتے ہیں: (یعنی قرآن پڑھتے ہیں) لیکن وہ اس سے آگے نہیں جاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرکے یہ کہا: اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی مخلوق کے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ ہیں ان میں ایک سیاہ فام شخص ہے' جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح ہے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کردیا تو فرمایا اس بات کا جائزہ لو جب انہوں نے جائزہ لیا تو انہیں وہ شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ واپس جاؤ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے یہ بات انہوں نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر ایسا شخص ان لوگوں کو ایک کھنڈر میں مل گیا وہ لوگ اسے لے کر آئے' یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔

عبیداللہ نامی راوی کہتے ہیں: میں ان (خوارج) کے واقعہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ان کے بارے میں اس بیان کے وقت موجود تھا۔

6939- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم. عمرو بن الحارث: هو المصرى. وأخرجه مسلم "157""1066" فى الزكاة: باب التحريض على قتل الخوارج، والنسائى فى "الخصائص" "177"، والفسوى 3/391 - 392، والبيهقى 8/171 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشِّفَاءِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عِلَّتِهِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لیے بیماری سے شفاء کی دعا کرنے کا تذکرہ

6940 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، وَمُحَمَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِىْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِىْ، وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِىْ، وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِىْ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَادَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَافِهٖ، اَوِ اشْفِهٖ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ -، قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِىْ ذٰلِكَ بَعْدُ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہو گیا نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں یہ کہہ رہا تھا۔

''اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے' تو مجھے راحت عطا کر دے اور اگر ابھی موت کا وقت دور ہے' تو مجھے (ٹھیک کر کے) کھڑا کر دے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہے' تو مجھے صبر عطا کر''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تم نے کیا کہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ کلمات دوہرا دیئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا پاؤں انہیں مارا اور یہ کہا۔

''اے اللہ! اسے عافیت عطا کر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے شفاء عطا کر''۔ یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی درد کے حوالے سے شکایت نہیں ہوئی۔

ذِكْرُ تَخْفِيفِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الصَّدَقَةَ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَاهُمْ

6940–رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن سلمة، فقد روى له أصحاب السنن، يحتمل التحسين كما تقدم على التعليق على الحديث "6928". بندار: لقب محمد بن بشار، ويحيى: هو ابن سعيد القطان، ومحمد: هو ابن جعفر. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/83 - 84 عن يحيى بن سعيد القطان بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد أيضا في "المسند" 1/128 عن وكيع، والنسائي في "اليوم والليلة" "1058" من طريق خالد بن الحارث "سقط "خالد بن الحارث" من المطبوع، واستدركته من "التحفة" "7/409" والحاكم 2/620 - 621 من طريق وهب بن جرير، ثلاثتهم عن شعبة، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! مع أن عبد الله بن سلمة لم يخرجا له.

اللہ تعالیٰ کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اس امت سے اس صدقے کو معاف کرنے کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سرگوشی کرنے (مسئلہ دریافت کرنے سے پہلے صدقہ کرنے کے لازم ہونے) کا حکم تھا

6941 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الْاَنْمَارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَاكُمْ) (المجادلة: 12) صَدَقَةً، قَالَ لِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَى دِيْنَارًا؟ قُلْتُ: لَا يُطِيقُونَهُ، قَالَ: فَكَمْ؟ قُلْتُ: شَعِيرَةٌ، قَالَ: اِنَّكَ لَزَهِيدٌ، فَنَزَلَتْ (ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ) (المجادلة: 13) الْاٰيَةَ، قَالَ: فَبِىْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

✿✿ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! جب تم رسول کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کوئی چیز نذر پیش کر دیا کرو۔''

اس سے مراد نذر پیش کرنا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: تمہاری کیا رائے ہے یہ نذر ایک دینار ہونی چاہئے میں نے کہا: لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر کتنی ہونی چاہئے میں نے کہا: کچھ جو ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زیادہ کم کر رہے ہو' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی سرگوشی سے پہلے نذر پیش کرو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' تو میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کی تخفیف کر دی۔

6942 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ صَخْرَةَ بِبَغْدَادَ بَيْنَ الصُّورَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6941–إسناده ضعيف، علي بن علقمة الأنماري لم يرو عنه غير سالم بن أبي الجعد، وضعفه العقيلي، وابن الجارود، والذهبي، وقال البخاري: في حديثه نظر، وذكره المؤلف في "المجروحين" 2/109 وقال: منكر الحديث، ينفرد عن علي بما لا يشبه حديثه، فلا أدري منه سماعا، أو أخذ ما يروى عنه عن غيره، والذي عندي ترك الاحتجاج به، إلا فيما وافق الثقات من أصحاب علي في الروايات، ثم أعاد ذكره في "الثقات" 5/163، وقال ابن عدي: لا أرى بحديث علي بن علقمة بأسا في مقدار ما يرويه، وقال الحافظ في "التقريب": مقبول، أي: إذا توبع وإلا فلين الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. الأشجعي: هو عبيد الله بن عبيد الرحمن، وسفيان: هو الثوري. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/81 - 82، وعنه عبد الرحمن بن حميد في "المنتخب" "90"، وأبو يعلى. "400" وأخرجه الترمذي "3300" عن سفيان بن وكيع، عن يحيى بن آدم، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من هذا الوجه. وأخرجه العقيلي في "الضعفاء" 3/243 من طريق يحيى بن عبد الحميد، عن عبيد الله الأشجعي، به. وأخرجه ابن جرير الطبري في "جامع البيان" 28/21 من طريق مهران، عن سفيان الثوري، به. وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 5/1847 - 1848 من طريق شريك، عن عثمان بن المغيرة، به.

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الْاَنْمَارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَـمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِذَا نَاجَيْتُمُ (المجادلة: 12) الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، مُرْهُمْ اَنْ يَّتَصَدَّقُوْا، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِكَمْ؟ قَالَ: بِدِيْنَارٍ، قَالَ: لَا يُطِيقُوْنَهُ، قَالَ: فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ، قَالَ: لَا يُطِيقُوْنَهُ، قَالَ: فَبِكَمْ؟ قَالَ: بِشَعِيرَةٍ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اِنَّكَ لَزَهِيدٌ، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَاِذَا لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ)، قَالَ: فَكَانَ عَلِيٌّ، يَقُوْلُ: بِيْ خُفِّفَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو نذر پیش کر دو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے علی ان لوگوں سے کہو وہ صدقہ کریں (یعنی نذر پیش کریں) انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کتنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار۔ میں نے عرض کی: لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف دینار۔ انہوں نے عرض کی: لوگ اس کی بھی طاقت نہیں رکھیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کتنی ہونی چاہیے۔ انہوں نے عرض کی: کچھ جو ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم بہت زیادہ کمی کر رہے ہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ سرگوشی سے پہلے نذر پیش کرو جب تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول کرے گا تم لوگ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: میری وجہ سے اس امت سے تخفیف ہوئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ كَانَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَرَحْمَتُهُ وَقَدْ فَعَلَ

6942- إسناده ضعيف كسابقه. وأخرجه النسائي في "الخصائص" "102" عن محمد بن عبد الله بن عمار الموصلي، بهذا سناد. وأخرجه الحاكم 2/481 - 482 من طريق يحيى بن المغيرة السعدي، عن جرير، عن منصور، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي ليلى قال: قال عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عن في كتاب الله لآية ما عمل بها أحد ولا يعمل بها أحد بعدي: آية النجوى: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ الآية، قال: كان عندي دينار، فبعته بعشرة دراهم، فناجيت ي صلي الله عليه وسلم، فكنت كلما ناجيت النبي صلى الله عليه وسلم قدمت بين يدي نجواي درهما، ثم نسخت، فلم يعمل بها أحد، فنزلت: ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ الآية. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تھے

6943 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْخِلَافَةُ بَعْدِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا ، قَالَ: اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَشْرًا، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِتًّا، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: قُلْتُ لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ: سَفِيْنَةُ الْقَائِلُ: اَمْسِكْ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے بعد خلافت 30 سال تک ہوگی پھر ملوکیت ہوگی۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) تم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے 12 سال، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چھ سال شمار کرلو تو (یہ پورے 30 سال ہو جائیں گے)

علی بن زیاد کہتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے دریافت کیا: یہ لفظ ''تم شمار کرلو'' یہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَزْوِيجِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَدْ فَعَلَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے کا تذکرہ

6944 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ دَاوُدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا

6943–إسناده حسن، وهو مكرر الحديث رقم ."6657" وهو في "مسند علي بن الجعد" "3446"، ومن طريق أخرجه أبو محمد البغوي في "شرح السنة"."3865" وأخرجه أحمد في "المسند"5/220و221، وفي "الفضائل" "789" و"1027"، وابنه عبد اللّٰه في زوائده على "الفضائل" "790"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1181"، والطبراني في "الكبير" "13" و"136" و"6442"، والطحاوي في "مشكل الآثار"4/313"، والحاكم 3/71 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وذكره الحاكم في الحديث قصة.

6944–إسناد ضعيف، يحيى بن يعلى الأسلمي قال عبد الله الدورقي عن ابن معين: ليس بشيء، وقال البخاري: مضطرب الحديث، وقال أبو حاتم: ليس بالقوي، ضعيف الحديث، وقال ابن عدي: كوفي وهو في جملة الشيعة، روى له البخاري في "الأدب المفرد "، والترمذي، وذكره المؤلف في المجروحين 3/120121، وقال: روى عنه أبو نعيم ضرار بن صرد، يروي عن الثقات الأشياء المقلوبات، فلست أدري وقع ذلك منه أو من أبي نعيم، لأن أبا نعيم ضرار بن صرد سيء الحفظ كثير الخطأ، فلا يتهيأ إلزاق الجرح بأحدهما فيما رويا دون الآخر، ووجب التنكب عما رويا جملة وترك الاحتجاج بهما على كل حال . وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1021"/22 عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن الحسن بن حماد، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/205 - 206 وقال: رواه الطبراني وفيه يحيى بن يعلى الأسلمي وهو ضعيف.

الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: جَاءَ اَبُو بَكْرٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتَ مُنَاصَحَتِي وَقِدَمِي فِي الْاِسْلَامِ وَاِنِّي وَاِنِّي، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ ، قَالَ: تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ، فَرَجَعَ اَبُو بَكْرٍ اِلَى عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ: قَدْ هَلَكْتُ وَاَهْلَكْتُ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: خَطَبْتُ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: مَكَانَكَ حَتّٰى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَطْلُبُ مِثْلَ الَّذِي طَلَبْتَ، فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتَ مُنَاصَحَتِي وَقِدَمِي فِي الْاِسْلَامِ، وَاِنِّي وَاِنِّي، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ ، قَالَ: تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ، فَسَكَتَ عَنْهُ، فَرَجَعَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ يَنْتَظِرُ اَمْرَ اللّٰهِ فِيهَا قُمْ بِنَا اِلَى عَلِيٍّ حَتّٰى نَاْمُرَهُ يَطْلُبُ مِثْلَ الَّذِي طَلَبْنَا، قَالَ عَلِيٌّ: فَاَتَيَانِي وَاَنَا اُعَالِجُ فَسِيلًا لِي، فَقَالَا: اِنَّا جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ ابْنِ عَمِّكَ بِخِطْبَةٍ، قَالَ عَلِيٌّ: فَنَبَّهَانِي لِاَمْرٍ، فَقُمْتُ اَجُرُّ رِدَائِي، حَتّٰى اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتَ قِدَمِي فِي الْاِسْلَامِ وَمُنَاصَحَتِي، وَاِنِّي وَاِنِّي، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ، قَالَ: وَعِنْدَكَ شَيْءٌ ، قُلْتُ: فَرَسِي وَبَدَنِي، قَالَ: اَمَّا فَرَسُكَ فَلَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ، وَاَمَّا بَدَنُكَ فَبِعْهَا ، قَالَ: فَبِعْتُهَا بِاَرْبَعِ مِائَةٍ وَّثَمَانِينَ، فَجِئْتُ بِهَا حَتّٰى وَضَعْتُهَا فِي حِجْرِهِ، فَقَبَضَ مِنْهَا قَبْضَةً، فَقَالَ: اَيْ بِلَالُ، ابْتَغِنَا بِهَا طِيبًا وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّجَهِّزُوهَا فَجَعَلَ لَهَا سَرِيرًا مُشَرَّطًا بِالشَّرْطِ، وَوِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: اِذَا اَتَتْكَ فَلَا تُحْدِثْ شَيْئًا، حَتّٰى آتِيَكَ فَجَاءَتْ مَعَ اُمِّ اَيْمَنَ حَتّٰى قَعَدَتْ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ وَاَنَا فِي جَانِبٍ وَّجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَا هُنَا اَخِي؟ ، قَالَتْ اُمُّ اَيْمَنَ: اَخُوكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ: اِيتِينِي بِمَاءٍ ، فَقَامَتْ اِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَاَتَتْ فِيهِ بِمَاءٍ، فَاَخَذَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا: تَقَدَّمِي ، فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَاْسِهَا، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا: اَدْبِرِي ، فَاَدْبَرَتْ، فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيتُونِي بِمَاءٍ ، قَالَ عَلِيٌّ: فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ، فَقُمْتُ، فَمَلَاْتُ الْقَعْبَ مَاءً، وَاَتَيْتُهُ بِهِ، فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلَى رَاْسِي وَبَيْنَ ثَدْيَيَّ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، ثُمَّ قَالَ: اَدْبِرْ ، فَاَدْبَرْتُ، فَصَبَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: ادْخُلْ بِاَهْلِكَ، بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری خیر خواہی اور میرے قدیم اسلام ہونے سے واقف

ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: تو پھر کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کی: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سیّدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے ساتھ میری شادی کر دیں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خاموش رہے۔ حضرت ابوبکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پاس گئے انہوں نے حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے کہا: میں ہلاکت کا شکار ہو گیا مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا گیا۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کیسے۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو سیّدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے اعراض کیا۔ حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے کہا: آپ اپنی جگہ پر رہیں میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں جاتا ہوں اور وہی گزارش کرتا ہوں جو آپ نے کی تھی پھر حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے بیٹھ گئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میری خیر خواہی اور قدیم اسلام ہونے سے واقف ہیں میرے اندر یہ یہ خوبیاں ہیں' نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: تو کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کی: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سیّدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی میرے ساتھ شادی کر دیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خاموش رہے' پھر حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حضرت ابوبکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پاس واپس گئے اور انہیں بتایا کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سیّدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں آپ ہمارے ساتھ حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پاس چلیں' تاکہ وہ وہی گزارش کریں جو ہم نے کی تھی۔

حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں: وہ دونوں صاحبان میرے پاس آئے میں اس وقت اپنے کھجور کے چھوٹے درختوں میں کام کر رہا تھا۔ ان دونوں نے کہا: ہم آپ کے چچازاد (یعنی نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کی طرف سے پیغام نکاح لے کر آپ کے پاس آئے ہیں۔ حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے کہا: ان دونوں نے مجھے صورت حال کے بارے میں متنبہ کیا' تو میں اپنی چادر کو گھسیٹتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا' یہاں تک کہ میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے بیٹھ گیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسلام میں میرے قدیم ہونے اور میری خیر خواہی سے واقف ہیں میرے اندر یہ یہ خوبیاں ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: تو پھر کیا ہوا۔ میں نے عرض کی: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سیّدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے ساتھ میری شادی کر دیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے۔ میں نے عرض کی: میرا گھوڑا ہے اور میرا اونٹ ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے گھوڑے کا تعلق ہے' تو وہ تمہارے پاس رہنا ضروری ہے البتہ جہاں تک تمہارے اونٹ کا تعلق ہے اسے تم فروخت کر دو۔ حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کہتے ہیں' تو میں نے **480** (درہم یا دینار) کے عوض میں اسے فروخت کر دیا میں وہ لے کر آیا اور اسے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی جھولی میں رکھ دیا۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسے مٹھی میں لیا اور فرمایا: اے بلال اس کے ذریعے تم ہمارے لیے خوشبو خریدو۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ سیّدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا جہیز تیار کریں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے ایک پلنگ بنوایا اور ایک تکیہ بنوایا جو چمڑے کا بنا ہوا تھا اس کے اندر کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے فرمایا جب وہ تمہارے پاس آئے' تو تم میرے آنے سے پہلے اس کے ساتھ کوئی بات نہ کرنا پھر سیّدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سیّدہ ام ایمن رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے ساتھ (حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے گھر) آ گئیں' یہاں تک کہ وہ گھر کے ایک کونے میں بیٹھ گئیں اور میں دوسرے کونے میں بیٹھ گیا پھر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: یہاں میرا بھائی ہے۔ سیّدہ ام ایمن رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے عرض کی: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بھائی ہیں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنی صاحب زادی کی شادی ان کے ساتھ کر دی ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں پھر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ گھر کے اندر تشریف لائے۔

نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میرے پاس پانی لے کر آؤ تو وہ گھر میں موجود پانی کے برتن کی طرف گئیں اور اس میں پانی لے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے لیا اس میں سے ایک مرتبہ کلی کی' پھر آپ ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: آگے آؤ! وہ آگے بڑھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے اور سر پر وہ پانی چھڑکا اور یہ فرمایا: (یعنی یہ دعا کی)

''اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو' مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم دوسری طرف رخ کرو انہوں نے دوسری طرف رخ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان بھی پانی چھڑکا اور فرمایا: (یعنی دعا کی)

''اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو' مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس پانی لے کر آؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے وہ کام کیا جو آپ ﷺ چاہتے تھے میں اٹھا اور میں نے وہ برتن پانی سے بھر لیا میں وہ برتن لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس میں کلی کی' پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا آگے آؤ تو آپ ﷺ نے میرے سر اور سینے پر پانی چھڑکا پھر آپ ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو' مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسری طرف رخ کرو' پھر میں نے دوسری طرف رخ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا اور دعا کی۔

''اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو' مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تم اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور برکت کے ہمراہ اپنی بیوی کے ساتھ رہو۔''

ذِكْرُ مَا اَعْطَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صَدَاقِ فَاطِمَةَ

اس بات کا تذکرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں کیا دیا تھا

6945 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

6945–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير الحسن بن حماد فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وسماع عبدة بن سليمان وهو أبو محمد الكوفي - من سعيد بن أبي عروبة قديم. وهو في "مسند أبي يعلى". "2439" وأخرجه أبو داود "2125" في النكاح: باب في الرجل يدخل بامرأته قبل أن ينقدها شيئا، ومن طريقه البيهقي في "الدلائل" 3/161 عن إسحاق بن إسماعيل الطالقاني، والنسائي 6/130 في النكاح: باب تحلة الخلوة، عن هارون بن إسحاق، كلاهما عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2127" من طريق غيلان بن أنس، والطبراني "12000" من طريق يحيى بن أبي كثير، كلاهما عن عكرمة، به. وأخرجه بنحوه أبو داود "2126" من طرق غيلان بن أنس، عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان، عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن عليا لما تزوج فاطمة ... فذكره. وأخرجه النسائي 6/129 - 130، والبيهقي 7/252 من طريق هشام بن عبد الملك، عن حماد وهو ابن سلمة عن أيوب، عن عكرمة، عن ابن عباس، عن علي. فجعله حماد من "مسند علي." وأخرجه أحمد 1/80، وابن سعد 8/20 والبيهقي 7/234

بْنُ اَبِیْ عَرُوبَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِهَا شَيْئًا، قَالَ: مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ، قَالَ: فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کچھ دو۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری حطمیہ زرہ کہاں ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدِّرْعِ الْحُطَمِيَّةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا

اس حطمیہ زرہ کی صفت کا تذکرہ جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

6946 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَاضِی سَمَرْقَنْدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):مَا اسْتَحَلَّ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ اِلَّا بِبَدَنٍ مِنْ حَدِيْدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مہر میں لوہے کی بنی ہوئی زرہ دی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا جُهِّزَتْ بِهِ فَاطِمَةُ حِيْنَ زُفَّتْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس بات کا تذکرہ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصتی ہوئی تھی، تو انہیں جہیز میں کیا دیا گیا تھا

6947 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلَّالُ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ الصَّرِيْفِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث):جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِیْ خَمِيْلَةٍ وَّوِسَادَةِ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ.

6946--حديث صحيح، إسحاق بن إبراهيم قاضي سمرقند - وإن ضعف كما تقدم في الحديث رقم "6302" - متابع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير أحمد بن منصور فقد وثقه المؤلف، وقال أبو حاتم: صدوق، وروى عنه جمع، وأخطأ الحافظ فرمز له في "التقريب" بحرف "م" الذي يرمز إلى مسلم فإنه خرج له خارج الصحيح ولم يخرج له فيه، وقد صرح ابن جرير بالسماع من عمرو عند البيهقي. وأخرجه البيهقي 7/234 من طريق عبد الله بن المبارك، أنبأنا ابن جريج، عن عمرو بن دينار أخبره، عن عكرمة، عن ابن عباس. وأخرجه بنحوه ابن سعد 8/20 من طريق محمد بن مسلم عن عمرو بن دينار، عن عكرمة مرسلا. والبدن: هي الدرع كما تقدم.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْخَمِيلَةُ: قَطِيفَةٌ بَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ، وَصَرِيفِينُ: قَرْيَةٌ بِوَاسِطَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک چادر اور چمڑے سے بنا ہوا تکیہ دیا تھا' جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) خمیلہ اون سے بنی ہوئی سفید چادر کو کہتے ہیں: اور صریفین واسط میں ایک بستی کا نام ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ عِنْدَ خِطْبَتِهِمَا اِلَيْهِ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ عِنْدَ اِعْرَاضِهِ عَنْهُمَا فِيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

اس وقت کیا فرمایا تھا جب ان دونوں صاحبان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی صاحب زادی سے شادی کا پیغام پیش کیا تھا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ان دونوں حضرات سے اعراض کیا تھا

6948 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ بِنَسَا، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا صَغِيرَةٌ، فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے شادی کا پیغام بھیجا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چھوٹی ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے پیغام بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

6947– إسناده جيد. شعيب بن أيوب روى له أبو داود، ووثقه الدارقطني والمؤلف، والحاكم، وزائدة: هو ابن قدامة، وسماعه من عطاء بن السائب قبل الاختلاط، نص عليه الطبراني فيما ذكره الحافظ بن حجر في "تهذيب التهذيب". 7/207. وأخرجه أحمد 1/83، والنسائي 6/135 في النكاح: باب جهاز الرجل ابنته، عن أبي أسامة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1194"، والحاكم 2/185، والبيهقي في "دلائل النبوة "3/161 من طريقين عن زائدة، به، وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد في "المسند"1/104و106 من طريق حماد، وابن ماجة بنحوه "4152" في الزهد: باب ضجاع آل محمد صلى الله عليه وسلم، من طريق محمد بن فضيل، كلاهما عن عطاء بن السائب، به.

6948– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الحسين بن واقد، فمن رجال مسلم. ابن بريدة: هو عبد الله. وأخرجه النسائي في "سننه"6/62 في النكاح: باب تزوج المرأة مثلها في السن، وفي "الخصائص" "123" عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد. وأخرجه القطيعي في زوائده على "الفضائل" لأحمد "1051" من طريق علي بن خشرم المروزي، عن الفضل بن موسى، به . وأخرجه الحاكم 2/167 - 168 من طريق علي بن الحسن بن شقيق، عن الحسين بن واقد، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي!

ذِكْرُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6949 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔''

ذِكْرُ مَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِهِ اِبْرَاهِيمَ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کا تذکرہ

6950 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالْاَشَجُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث):مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَاْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ وَيَرْجِعُ، قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيمُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ ابْنِي اِبْرَاهِيمَ كَانَ فِي

6949– إسناده صحيح على شرط الشيخين. حفص بن عمر الحوضي متابع أبو الوليد الطيالسي من رجال البخاري. وأخرجه البخاري "1382" في الجنائز: باب ما قيل في أولاد المسلمين عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/284 و300 و302، والطيالسي "729"، والبخاري "3255"، في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، و"6195" في الأدب: باب من سمى بأسماء الأنبياء، والحاكم 4/438، والبيهقي في "دلائل النبوة "5/430 - 431 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه بنحوه أحمد 4/283 و289، والبيهقي في "السنن" 4/9 من طريق الشعبي، وعبد الرزاق "14013"، وأحمد 4/289 و297 و304 من طريق أبي الضحى مسلم بن صبيح، كلاهما عن البراء.

6950– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن سعيد وهو أبو سعيد البصري - فمن رجال مسلم. الأشج: هو بكير بن عبد الله، وابن علية: هو إسماعيل بن إبراهيم، وأيوب: هو ابن أبي تيمية السختياني. وأخرجه أحمد 3/112 عن سفيان بن عيينة، ومسلم "2316" في الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، عن زهير بن حرب ومحمد بن عبد الله بن نمير، ثلاثتهم عن ابن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه دون القسم المرفوع منه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 65 من طريقين عن أيوب، به.

الثَّدْيِ، وَإِنَّ لَهُ ظِئْرَيْنِ تُكْمِلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی کو اپنے گھر والوں کے لئے زیادہ رحم دل نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے تھے وہ مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں (کسی گھر میں) دودھ پیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جایا کرتے تھے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا رضاعی باپ ایک لوہار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کو لیتے اسے بوسہ دیتے اور واپس تشریف لے آتے۔

عمرو نامی راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا بیٹا ابراہیم ابھی دودھ پیتا بچہ تھا' جنت میں اس کی رضاعت مکمل کرنے کے لئے دو دودھ پلانے والیاں ہیں۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ابْنَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا وَقَدْ فَعَلَ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی ہیں' ان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور اس نے ایسا کرلیا ہے

6951 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمام جہان کی خواتین میں سب سے بہتر مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاطِمَةَ تَكُونُ فِي الْجَنَّةِ سَيِّدَةَ النِّسَاءِ فِيهَا خَلَا مَرْيَمَ.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت میں موجود تمام خواتین کی سردار ہوگی' البتہ سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کا حکم مختلف ہے

6952 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ،

6951–حديث صحيح، ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين عند المصنف برقم "7003" من طريقين عن عبد الرزاق، بلفظ: "حسبك من نساء العامين ... ." وأخرجه بلفظ المؤلف الطبراني "1004"/22 من طريق أبي جعفر الرازي، عن ثابت البناني، عن أنس بن مالك. وأبو جعفر الرازي سيء الحفظ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُكِ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ، فَبَكَيْتِ، ثُمَّ اَكْبَبْتِ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَضَحِكْتِ ، قَالَتْ: اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ، فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ مَيِّتٌ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ، وَاَنِّیْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ سے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئیں اور پھر رونے لگیں پھر آپ دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور ہنسنے لگیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگ پڑی پھر میں دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر ملوں گی اور یہ کہ میں اہل جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں صرف سیّدہ مریم بنت عمران کا حکم مختلف ہے اس بات پر میں ہنس پڑی۔

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ اَنَّهَا اَوَّلُ لَاحِقٍ بِهٖ مِنْ اَهْلِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں اطلاع دینا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے گھر والوں میں وہ سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں گی

6953 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ،

6952- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيُّ وهو صدوق روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، واحتج به أصحاب السنن. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة "12/126، ومن طريق أخرجه الطبراني 22/"1034". وأخرجه الطبراني "1034"/22 من طريق منجاب بن الحارث، عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "261" عن محمد بن بشار، عن عبد الوهاب الثقفي، عن محمد بن عمرو، به

6953-إسناده صحيح، محمد بن الصباح وهو الجَرجَرائي - صدوق وقد توبع، وباقي السند ثقات من رجال الصحيح غير ميسرة بن حبيب، فقد روى له أبو داود والترمذي والنسائي، وهو ثقة، وثقه أحمد وابن معين والنسائي وابن حبان والعجلي، وقال أبو داود: معروف، وقال أبو حاتم: لا بأس به. وأخرجه أبو داود "5217" في الأدب: باب ما جاء في القيام، والترمذي "3872" في المناقب: باب فضل فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم، والنسائي في "فضائل الصحابة" "264"، وفي "عشرة النساء " "355"، والطبراني "1038"/22، والحاكم 4/272 - 273، والبيهقي 7/101 من طرق عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. ورواية الطبراني مختصرة جدا، وقال الترمذي: حسن غريب من هذا الوجه، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.! وأخرجه النسائي في "عشرة النساء " "354" من طريق النضر بن شميل، عن إسرائيل، به. وأخرج القسم الأخير منه بنحوه البخاري "3623" و"3624" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"6285" في الاستئذان: باب من ناجي بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه فإذا مات أخبر به، ومسلم "98""2450" و"99" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، والنسائي في "الفضائل" "263"، وابن ماجة "1621" في الجنائز:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا، كَانَ اَشْبَهَ كَلَامًا وَحَدِيْثًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ، وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ اِلَيْهَا وَقَبَّلَهَا، وَرَحَّبَ بِهَا، وَاَخَذَ بِيَدِهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ، وَكَانَتْ هِيَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ وَاَخَذَتْ بِيَدِهِ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَاَسَرَّ اِلَيْهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا، فَضَحِكَتْ، فَقَالَتْ: كُنْتُ اَحْسَبُ اَنَّ لِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَضْلًا عَلَى النَّاسِ، فَاِذَا هِيَ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ بَيْنَا هِيَ تَبْكِيْ اِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَاَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: اَسَرَّ اِلَيَّ اَنَّهُ مَيِّتٌ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيَّ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِهِ لُحُوْقًا بِهِ فَضَحِكْتُ

✿✿ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو بات چیت کرنے اور گفتگو میں فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے مشابہت رکھتا ہو۔ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لاتی تھیں' تو آپ ﷺ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے ان کا بوسہ لیتے تھے انہیں خوش آمدید کہتے تھے ان کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے اور جب نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کے لیے کھڑی ہو جاتی تھیں نبی اکرم ﷺ کا بوسہ لیتی تھیں نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کی وہ بیماری جس کے دوران آپ ﷺ کا وصال ہوا اس کے دوران سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی میں ان کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ رونے لگ پڑیں پھر نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی میں ان کے ساتھ کوئی بات چیت کی وہ ہنسنے لگ پڑیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں یہ سمجھتی تھی اس خاتون کو دیگر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے (یعنی یہ دوسروں سے زیادہ سمجھدار ہے) لیکن یہ تو ایک عورت ثابت ہوئی ابھی رو رہی تھیں ابھی ہنسنے لگ پڑی ہیں' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: پہلے نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی میں مجھے بتایا کہ آپ ﷺ کا وصال ہونے والا ہے' تو میں رو پڑی پھر نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی میں مجھے یہ بتایا کہ آپ ﷺ کے اہل خانہ میں سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے آملوں گی' تو میں ہنس پڑی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6954 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ،

فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ، فَضَحِكَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ بَعْدَهُ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَرَّةٍ، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ مَرَضِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ، فَضَحِكْتُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری کے دوران سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جس بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی میں ان کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ رونے لگ پڑیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اوران کے ساتھ سرگوشی میں کوئی اور بات کی تو وہ ہنسنے لگ پڑیں۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعد میں' میں نے فاطمہ سے اس بارے میں دریافت کیا: توانہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ سرگوشی میں مجھے بتایا کہ اسی بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاوصال ہوجائے گا' تو میں رونے لگ پڑی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے یہ بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سب سے پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کرملوں گی' تو میں ہنس پڑی۔

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْكِحَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کواس بات سے منع کرنا کہ وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی کرلیں

6955 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ،

6954- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير إبراهيم بن محمد الزبيري، فمن رجال البخاري، . إبراهيم بن سعد: هو إبراهيم بن سعد بن عبد الرحمن بن عوف الزهري. وأخرجه أحمد في "المسند"6/77 و240 و282، وفي "الفضائل" "1322"، والبخاري "3625" و"3626" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"3715" و"3716" في فضائل الصحابة: باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنقبة فاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله عليه وسلم، و "4433" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "97" "2350" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، والنسائي في "الفضائل" "262"، والطبراني "1037"/22، والبغوي "3959"

6955- إسناد صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله. وأخرجه البخاري "5278" في الطلاق: باب الشقاق، وهل يشير بالخلع عند الضرورة؟، والبيهقي 7/308 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد .إلا أن رواية البخاري مختصرة جدا ونصها: "إن بني المغيرة استأذنوا في أن ينكح على ابنتهم، فلا آذن"، ولم يذكر البيهقي في حديثه قوله: "يريبني ما رابها."وأخرجه بطوله أحمد في "المسند"4/328، وفي "الفضائل" "1328"، والبخاري "5230" في النكاح: باب ذب الرجل عن ابنته في الغيرة والإنصاف، ومسلم "2449" "93" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، وأبو داود "2071" في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء ، والترمذي "3867" في المناقب: باب فضل فاطمة، والنسائي في "الفضائل" "265"، وابن ماجه "1998" في النكاح: باب الغيرة، والطبراني "1010"/22، والبيهقي 7/307 و10/288-289، والبغوي "3958" من طرق عن الليث، به . ورواية النسائي والطبراني مختصرة، وقال الترمذي: حسن صحيح.وأخرجه البخاري "3714" في فضائل الصحابة: باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم، و "3767": باب مناقب فاطمة، ومسلم "2449" "94"، والنسائي في "الفضائل" "266"، والطبراني22/1012، والبغوي "3957" من طريق عمرو بن دينار، والطبراني "1011"/22

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث):اِنَّ بَنِیْ ہِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ، اسْتَاْذَنُوْنِیْ اَنْ یَّنْکِحُوا ابْنَتَہُمْ عَلِیًّا عَلٰی ابْنَتِی، فَلَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، اِلَّا اَنْ یُّحِبَّ عَلِیٌّ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِی، وَیَنْکِحَ ابْنَتَہُمْ، فَاِنَّمَا ابْنَتِیْ بَضْعَۃٌ مِّنِّی، یَرِیْبُنِیْ مَا رَابَہَا، وَیُؤْذِیْنِیْ مَا آذَاہَا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بنو ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی علی کے ساتھ کر دیں جبکہ میری بیٹی (پہلے ہی اس کی بیوی ہے) میں انہیں اجازت نہیں دوں گا میں انہیں ہرگز اجازت نہیں دوں گا البتہ اگر وہ چاہے' تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور ان کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لے میری بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہے' جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے خوش کرتی ہے' مجھے وہ چیز بری لگتی ہے جو اسے بری لگتی ہے' جو اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَوْ فَعَلَهُ عَلِيٌّ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا وَاِنَّمَا كَرِهَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيمًا لِفَاطِمَةَ لَا تَحْرِيمًا لِهٰذَا الْفِعْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فعل کر لیتے تو یہ جائز تھا

لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عظمت کے اظہار کے لیے اسے ناپسند کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کو حرام قرار نہیں دیا

6956 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ، حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ، اَنَّ ابْنَ شِہَابٍ، حَدَّثَہٗ، اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ، حَدَّثَہٗ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ:

(متن حدیث):اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَطَبَ بِنْتَ اَبِیْ جَہْلٍ عَلٰی فَاطِمَۃَ، قَالَ: فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَہُوَ یَخْطُبُ فِیْ ذٰلِکَ عَلٰی مِنْبَرِہٖ، وَاَنَا یَوْمَئِذٍ کَالْمُحْتَلِمِ، فَقَالَ: اِنَّ فَاطِمَۃَ مِنِّی،

6956– إسناده صحيح على شرط الشيخين، الوليد بن كثير: هو المخزومي أبو محمد المدني، وعلي بن الحسين: هو عَلِيّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالب، زين العابدين . وأخرجه أحمد في "المسند"4/326، وفي "الفضائل" "1335"، والبخاري "3110" في فرض الخمس: باب ما ذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم، وعصاه وسيفه ... ، ومسلم "2449" "95" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، وأبو داود "2069" في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء ، والنسائي في "الفضائل" "267"، والطبراني "20"/20 من طرق عن يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد. وكلهم ذكر في الحديث قصة غير النسائي، فالرواية عنده مختصرة جدا، ولفظه: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب، وأنا يومئذ محتلم: "إن فاطمة مني."

وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا، وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ، فَأَحْسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا

❀❀ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ شادی کے بعد) ابوجہل کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ان دنوں قریب البلوغ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اسے اس کے دین کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالشمس سے تعلق رکھنے والے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کے دامادی کے سلوک کی تعریف کی اور اچھائی بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جب بھی میرے ساتھ بات کی سچ بات کی اور میرے ساتھ وعدہ کیا' تو وعدہ پورا کیا میں کسی حلال چیز کو حرام قرار نہیں دیتا اور نہ ہی کسی حرام چیز کو حلال قرار دیتا ہوں لیکن اللہ کے رسول کی صاحب زادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی جگہ کبھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا بَلَغَهُ هَذَا الْقَوْلُ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَكَ عَنْ خِطْبَتِهِ تِلْكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا' تو وہ دوسری شادی کرنے سے رک گئے تھے

6957 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ:

(متن حدیث): أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ فَاطِمَةَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَشَهِدْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَشَهَّدَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ ابْنَتِي فَحَدَّثَنِي، فَصَدَقَنِي، وَإِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ عِنْدَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ فَأَمْسَكَ عَلِيٌّ عَنِ الْخِطْبَةِ

❀❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی صاحب زادی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا اس بات کی اطلاع سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحب زادیوں کی وجہ سے غصے میں نہیں آتے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے لگے ہیں۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت پڑھا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا:

''میں نے ابوالعاص کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کی اس نے جب بھی میرے ساتھ بات چیت کی سچ بولا' فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اللہ کی قسم! کسی بھی مسلمان شخص کے ہاں اللہ کے رسول کی صاحب زادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔''

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پیغام نکاح سے باز آ گئے۔

ذِكْرُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے

6958 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِيْ ابْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟، قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: لَا، بَلْ هُوَ حَسَنٌ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَرُوْنِيْ ابْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ لِي الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِيْ ابْنِيْ، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟، فَقُلْنَا: سَمَّيْنَاهُ حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِوَلَدِ هَارُوْنَ: شَبَّرٌ وَشَبِيْرٌ وَمُشَبِّرٌ

6957- إسناده صحيح، عبيد الله بن أبي زياد لم عنه غير ابن ابنه الحجاج بن أبي منيع، ووثقه المؤلف، وعده الدارقطني من ثقات أصحاب الزهري، وقال محمد بن يحيى الذهلي في ترجمة عبيد الله بن أبي زياد الرصافي: لم أعلم له راويا غير ابن ابنه، يقال له: حجاج بن أبي منيع، أخرج إلي جزء ا من أحاديث الزهري، فنظرت فيها، فوجدتها صحاحا، فلم أكتب منها إلا يسيرا، وقال الذهبي: مقارب الحديث، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق، روى له البخاري تعليقا، وقد توبع، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين، غير حجاج، فقد روى له البخاري تعليقا، وهو ثقة، وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة.334/1 وأخرجه الطبراني "18"/20 عن أبي أسامة عبد الله بن محمد بن أبي أسامة الحلبي، عن حجاج بن أبي منيع الرصافي، بهذا الإسناد. وزاد فيه بعد قوله "بضعة مني": "وأنا أكره أ، تفتنوها." وأخرجه أحمد في "المسند"4/326، وفي "الفضائل" "1329"، والبخاري "3729" في فضائل الصحابة: باب ذكر أصهار النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2449" "96" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، وابن ماجه "1999" في النكاح: باب الغيرة، والطبراني "19"/20، والبيهقي 7/308 من طريقين عن شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد في "المسند"4/326، وفي "الفضائل" "1334"، ومسلم "2449" "96"، والطبراني "21"/20 من طريق النعمان بن راشد، والطبراني في "مسند الشاميين" كما في تغليق التعليق"369_2/368 من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1330"، وأبو داود "2070" في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن عروة، وعن أيوب عن ابن أبي مليكة أن علي بن أبي طالب خطب ابنة أبي جهل .. فذكره بنحوه.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام حرب رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ تم لوگوں نے اس کا کیا نام رکھا ہے۔ ہم نے کہا: حرب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ یہ حسن ہے' پھر جب حسین پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام حرب رکھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ تم لوگوں نے اس کا کیا نام رکھا ہے۔ ہم نے کہا: حرب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ یہ حسین ہے' پھر جب میرے ہاں تیسرا بچہ ہوا تو میں نے اس کا نام حرب رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم لوگوں نے اس کا کیا نام رکھا ہے ہم نے عرض کی: ہم نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ یہ محسن ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کے نام پر شبر، شبیر اور مشبر رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سِبْطَيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنَانِ فِي الْجَنَّةِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَا خَلَا ابْنَيِ الْخَالَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسے جنت میں' تمام اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے' البتہ دو خالہ زاد بھائیوں کا معاملہ مختلف ہے

6959 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نُعْمٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنَ

6958- إسناده حسن، هانىء بن هانىء لم يرو عن غير علي، ولم يرو عنه غير أبي إسحاق السبيعي، وذكره ابن سعد في الطبقة الأولى من أهل الكوفة قال: وكان يتشيع، وقال ابن المديني: مجهول، وقال حرملة عن الشافعي: هانىء بن هانىء لا يعرف، وأهل العلم بالحديث لا ينسبون حديثه لجهالة حاله، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البزار "1997" عن يوسف بن موسى، والحاكم 3/165 عن سعيد بن مسعود، كلاهما عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! وفي رواية البزار: "جبر وجبير ومجبر." وأخرجه أحمد في "المسند" 1/98 و118، وفي "الفضائل" "1365"، والطبراني "2773"، والحاكم 3/180 من طرق عن إسرائيل، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/52 ونسبه أحمد والبزار والطبراني، وقال: رجال أحمد والبزار رجال الصحيح غير هانىء بن هانىء وهو ثقة! وأخرجه الطبراني "2774" من طريق زكريا بن أبي زائدة، و"2776" من طريق يوسف بن إسحاق بن أبي إسحاق السبيعي، وأخرجه الحاكم 3/168 من طريق يونس بن أبي إسحاق، ثلاثتهم عن أبي إسحاق، به. ولم يذكر يوسف بن إسحاق في حديثه أولاد هارون. وأخرجه الطيالسي "129"، ومن طريقه البزار "1998" عن قيس بن الربيع، عن أبي إسحاق، به. إلا أنه لم يذكر في حديثه الولد الثالث ولا أولاد هارون، وزاد فيه أن عليا قال: كنت أحب أن أكتني بأبي حرب. وأخرجه الطبراني "2777" من طريق يحيى بن عيسى الرملي التميمي، عن الأعمش، عن سالم بن أبي الجعد قال: قال علي ... فذكره بطوله، إلا أنه لم يذكر فيه محسنا ومشبرا، وسالم يدلس ويرسل ولم يصرح هنا بالسماع.

زَكَرِيَّا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں صرف دو خالہ زاد بھائی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا (کا حکم مختلف ہے)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَلَكَ بَشَّرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الَّذِىْ وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فرشتے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خوشخبری دی تھی' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6960 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَاتَّبَعْتُهُ، فَقَالَ: عَرَضَ لِیْ مَلَكٌ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَیَّ، وَبَشَّرَنِیْ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کر لی پھر

6959–حديث صحيح، والحكم بن عبد الرحمن وثقه المؤلف، ويعقوب بن سفيان، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وقال إسحاق بن منصور عن ابن معين: ضعيف، روى له النسائي، وقد توبع، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح . وأخرجه الطبراني "2610"، ويعقوب بن سفيان الفسوي في "المعرفة والتاريخ "2/644، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار2/393"، والخطيب البغدادي في تاريخه4/208، وأبو نعيم في الحلية 5/71، والحافظ المزي في "تهذيب الكمال"7/110 من طرق عن أبي نعيم الفضل بن دكين، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في المناقب كما في "التحفة"3/390 من طريق مروان بن معاوية الفزاري والحاكم3/166 - 167 من طريق عبد الحميد بن عبد الرحمن الحماني، كلاهما عن الحكم بن عبد الرحمن بن أبي نعيم، به. قال الحاكم: هذا حديث قد صح من أوجه كثيرة، وأنا أتعجب أنهما لم يخرجاه، فتعقبه الذهبي بقوله: الحكم فيه لين. وأخرجه أحمد في "المسند"3/3، وفي "الفضائل" "1384"، والطبراني "2611"، والخطيب 11/90 من طريق يزيد بن مردانية، وأحمد في "المسند"3/62 و64 و82 وفي "الفضائل" "1360" و"1368"، والترمذي "3768" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، وابن أبي شيبة /12 96، وأبو يعلى "5/71" من طريق يزيد بن أبي زياد، كلاهما عن عبد الرحمن بن أبي نعيم، به. مختصرا بلفظ: "الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة" وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه مختصرا كذلك الطبراني "2614" من طريق عطاء بن يسار، و"2615" من طريق عطية العوفي، كلاهما عن أبي سعيد . ويشهد لقوله: "الحسن والحسين شباب أهل الجنة" حديث حذيفة وهو الآتي عند المصنف، وحديث عبد الله بن مسعود عند الحاكم 3/167 وصححه، ووافقه الذهبي. وحديث أسامة بن زيد عند الطبراني "2618"، وعن قرة بن إياس عند الطبراني "2617"، وغيرهم.

آپ ﷺ تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے ایک فرشتہ آیا جس نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی تھی کہ وہ مجھ پر سلام بھیجے اس فرشتے نے مجھے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالرَّحْمَةِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کرنے کا تذکرہ

6961 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ حَدَّثَنَا

6960- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ميسرة وهو ابن حبيب النهدى، وهو ثقة روى له البخارى فى "الأدب المفرد" وأصحاب السنن غير ابن ماجة. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة"12/96، وقد تحرف فيه "المنهال" إلى النعمان. وأخرجه النسائى فى "الفضائل" "260" عن القاسم بن زكريا، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد . وفيه قصة، وزاد فى آخره: "وأن فاطمة بنت محمد سيدة نساء أهل الجنة." وأخرجه كذلك أحمد 5/391 - 392، والنسائى فى "الفضائل" "193" من طريق حسين بن محمد، والترمذى "3781" فى المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والطبرانى "2607" من طريق محمد بن يوسف الفريابى، ولحاكم 3/381 من طريق محمد بن بكر، ثلاثتهم عن إسرائيل، به. ورواية الطبرانى مثل حديث الباب، وفى رواية الحاكم أن الملك هو جبريل ولفظ روايته مرفوعا: "أتانى جبريل فقال: إن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة" وصححه الذهبى فى "تلخيصه"، وحسنه الترمذى . وأخرجه الخطيب البغدادى 6/372 - 373 من طريق حسين بن محمد، عن إسرائيل، به مختصرا بلفظ: "الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة." وأخرجه الطبرانى "2606" من طريق قيس بن الربيع، عن ميسرة بن حبيب، عن عدى بن ثابت، عن زر بن حبيش، عن حذيفة، بمثل حديث الباب . وأخرجه بنحوه الطبرانى أيضا "2609" من طريق أبى عمرة الأشجعى، عن سالم بن أبى الجعد، عن قيس بن أبى حازم، عن حذيفة بن اليمان . وأبو عمرة الأشجعى قال الهيثمى 9/183: لم أعرفه، وبقية رجال ثقات . وأخرجه الطبرانى "2608" من طريق عبد الله بن عامر الهاشمى، عن عاصم ابن بهدلة، عن زر، عن حذيفة قال: رأينا فى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم السرور يوما من الأيام، فقلنا: يا رسول الله لقد رأينا فى وجهك تباشير السرور؟ قال: "وكيف لا أسر وقد أتانى جبريل عليه السلام فبشرنى ..." فذكره، قال الهيثمى 9/183: وفيه عبد الله بن عامر أبو الأسود الهاشمى ولم أعرفه، وبقية رجاله وثقوا، وفى عاصم ابن بهدلة خلاف.

6961- حديث صحيح، الحارث بن سريج النقال روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 8/183، وهو وإن تكلم فيه بعضهم كما فى "تاريخ بغداد"8/209 - 211، و"اللسان"2/149 - 151 قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . أبو عثمان النهدى: هو عبد الرحمن بن مل . وأخرجه أحمد 5/205، وابن سعد 4/62، والبخارى "6003" فى الأدب: باب وضع الصبى على الفخذ، عن عارم بن الفضل، عن مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِى تميمة وهو طريف بن مجالد الهجيمى - عن أبى عثمان النهدى، به . فأدخل سليمان التيمى بينه وبين أبى عثمان النهدى أبا تميمة، وهذا من المزيد المتصل الأسانيد . وأخرجه البخارى "3735" فى فضائل الصحابة: ذكر أسامة بن زيد، ومن طريقه البغوى "3940" عن موسى بن إسماعيل، وأخرجه البخارى "3747"ك باب مناقب الحسن والحسين رضى الله عنهما، عن مسدد بن مسرهد، وابن سعد 4/62 عن عارم بن الفضل، ثلاثتهم عن معتمر بن سليمان، عن أبيهن عن أبى عثمان "عند البخارى: حدثنا أبو عثمان"، عن أسامة بن زيد، عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه كان يأخذه والحسن ويقول: "اللّٰهم إنى أحبهما فأحبهما." وأخرجه بمثل هذا اللفظ أحمد فى "المسند"5/210، وفى "الفضائل" "1352" عن يحيى بن سعيد، وابن سعد4/62، والطبرانى "2642" من طريق هوذة بن خليفة، كلاهما عن سليمان التيمى، عن أبى عثمان، به.

الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِیْ فَيُقْعِدُنِیْ عَلٰی فَخِذِهٖ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰی فَخِذِهِ الْاُخْرٰی، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ایک زانوں پر بٹھا لیتے تھے اور حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دوسرے زانوں پر بٹھا لیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے۔

''اے اللہ! میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں' تو بھی ان دونوں پر رحم کر۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَحَبَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے لیے محبت کی دعا کرنے کا تذکرہ

6962 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰی عَاتِقِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے۔

''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اس سے محبت کر۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمُحِبِّی الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

اللہ تعالیٰ کی محبت کے اس شخص کے لیے اثبات کا تذکرہ' جو حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہو

6962- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "86" عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "المسند" 4/283-284، وفي "الفضائل" "1353" و"1388"، وابن أبي شيبة 12/101، والبخاري "3749" في فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ومسلم "2422" في فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، والترمذي "3783" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والنسائي في "الفضائل" "60"، والطبراني "2582"، والبيهقي 10/233، والبغوي "3932" من طرق عن شعبة، به. قال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أبو داود الطيالسي "732"، ومن طريقه أبو نعيم في "الحلية" 2/35 عن شعبة، به. ولفظه: "من أحبني فليحبه." وأخرجه الطبراني "2583" من طريق فضيل بن مرزق، و "2584" من طريق أشعث بن سوار، كلاهما عن عدي بن ثابت، به. زاد فضيل في حديثه: "وأحب من أحبه." وأخرجه الترمذي "3782" من طريق أبي أسامة، عن فضيل بن مرزوق، عن عدي بن ثابت، عن البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم أبصر حسنا وحسينا، فقال: "اللّٰهم إني أحبهما فأحبهما". وقال: حسن صحيح، وحديث شعبة أصح من حديث الفضيل بن مرزوق.

6963 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ اَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ، فَانْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَجَاءَ الْحَسَنُ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِيَدِهِ هَكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَاَخَذَهُ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ، وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هَكَذَا حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِالشِّينِ وَالْحَاءِ وَاِنَّمَا هُوَ السِّخَابُ بِالسِّينِ وَالْخَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف مڑ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی مڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن کو میرے پاس بلا کر لاؤ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے آئے ان کی گردن میں ایک ہار تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا' تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ہاتھ کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑ لیا اور کہا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرتا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' تو میرے نزدیک کوئی بھی شخص حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن محمد نے یہ لفظ اسی طرح ''ش'' اور ''ح'' کے ساتھ ہمیں بیان کیا حالانکہ اصل لفظ ''سخاب'' ہے یعنی ''س'' اور ''خ'' کے ساتھ ہے۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّهُ رَيْحَانَتُهُ مِنَ الدُّنْيَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمانا کہ

6963- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "5884" في اللباس: باب السخاب للصبيان، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/331، والبغوي 3933" عن أبي النضر هاشم بن القاسم عن ورقاء بن عمر، به. وأخرجه أحمد في "المسند"2/249، وفي الفضائل "1349"، والحميدي "1043"، والبخاري "2122" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، ومسلم "56""2421"و"57" في فضائل الصحابة: باب فضائل الحسن والحسين رضي الله عنهما، والنسائي في "الفضائل" "61"، وابن ماجة "142" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طرق عن سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أبي يزيد، به. والرواية عندهم مختصرة غير الحميدي والبخاري وإحدى روايتي مسلم، أنه قال للحسن: "اللّٰهم إني أحبه فأحبه، وأحب من يحبه."

وہ دنیا میں نبی اکرم ﷺ کے (گلشن کے) پھول ہیں

6964 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا، وَكَانَ الْحَسَنُ يَجِيءُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَكَانَ كُلَّمَا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ عَلٰى رَقَبَتِهِ وَظَهْرِهِ، فَيَرْفَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ رَفْعًا رَفِيقًا حَتّٰى يَضَعَهُ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تَصْنَعُ بِهٰذَا الْغُلَامِ شَيْئًا مَا رَاَيْنَاكَ تَصْنَعُهُ بِاَحَدٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ رَيْحَانَتِيْ مِنَ الدُّنْيَا، اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے وہ اس وقت چھوٹے بچے تھے جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو وہ نبی اکرم ﷺ کی گردن اور پشت پر سوار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر آرام سے اٹھایا یہاں تک کہ انہیں زمین پر بٹھا دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کو اس بچے کے ساتھ ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو ہم نے کسی کے ساتھ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا میں میری خوشبو ہے میرا یہ بیٹا سردار ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

6964- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير مبارك بن فضالة، فقد روى له أصحاب السنن غير النسائي، وعلق لـه البخاري، وهو ثقة، وصرح بالتحديث عند أبي نعيم، وفي رواية عند أحمد. وأخرجه الطبراني "2591" عن أبي خليفة الفضل بن حباب، بهذا الإسناد. وقرن بأبي خليفة محمد بن محمد التمار البصري. وأخرجه البزار "2639" عن أحمد بن منصور، وأبو نعيم في "الحلية"2/35 من طريق يوسف القاضي، كلاهما عن أبي الوليد، به. وليس في رواية البزار: "إن ابني هذا سيد ... إلخ." وأخرجه أحمد 5/44 عن هاشم بن القاسم، و5/51 عن عفان، كلاهما عن مبارك بن فضالة، به. وأخرجه الطبراني "2594" من طريق إسماعيل بن مسلم، عن الحسن، به. وأورده الهيثمي في "المجمع"9/175، وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح غير مبارك بن فضالة، وقد وثق. وأخرجه بنحوه أحمد 5/49، وأبو داود "4662" في السنة: باب ما يدل على ترك الكلام في الفتنة، والنسائي في "اليوم والليلة" "251" من طريق علي بن يزيد، وأخرجه أحمد 5/37 - 38، والبخاري "2704" في الصلح: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي رضي الله عنهما: "ابني هذا سيد ... "، و"3629" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"3746" في فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، و"7109" في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي: "إن ابني هذا لسيد ... "، والنسائي 3/107 في الجمعة: باب مخاطبة الإمام رعيته وهو على المنبر، وفي "الفضائل" "63"، والطبراني "2590" من طريق أبي موسى إسرائيل بن موسى، وأخرجه أبو داود "4662"، والترمذي "3773" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والطبراني "2953" من طريق الأشعث، والطبراني "2592" من طريق يونس ومنصور، كلهم عن الحسن، عن أبي بكرة قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر، والحسن بن علي إلى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه أخرى ويقول: "إن ابني هذا سيد، ولعل الله أن يصلح به فئتين عظيمتين من المسلمين"، هذا لفظ البخاري، وصرح الحسن عند غير واحد بالسماع من أبي بكرة، وذكر بعضهم في الحديث قصة.

ذِكْرُ تَقْبِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى سُرَّتِهِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ناف پر بوسہ دینے کا تذکرہ

6965 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِی مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِی طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، فَلَقِينَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لِلْحَسَنِ: اكْشِفْ لِی عَنْ بَطْنِكَ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، حَتّٰى اُقَبِّلَ حَيْثُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهُ، قَالَ: فَكَشَفَ عَنْ بَطْنِهِ، فَقَبَّلَ سُرَّتَهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْعَوْرَةِ مَا كَشَفَهَا.

عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے کسی راستے میں جا رہا تھا ہماری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹائیں اور مجھے اپنے اوپر فدا ہونے کا موقع دیجئے تاکہ میں اس جگہ کا بوسہ لوں جہاں میں نے نبی اکرم ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو انہوں نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی ناف پر بوسہ دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) اگر ناف پردے میں شامل ہوتی تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس سے کپڑا نہ ہٹاتے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان پر ہو اور اس نے ایسا کرلیا ہے

6965–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمير بن إسحاق، فقد روى عن جمع كبير من الصحابة، وروى عنه ابن عون وغيره من البصريين فيما قاله ابن سعد في "الطبقات"7/220، ووثقه المؤلف، وابن معين في رواية عثمان الدارمي عنه، وقال في رواية عباس عنه: لا يساوي حديثه شيئا، لكن يكتب حديثه، وقال النسائي: ليس به بأس، وروى له البخاري في "الأدب المفرد" والنسائي. ابن عون هو عبد الله بن عون بن أرطبان الفقيه. وأخرجه أحمد في "المسند"2/255 و427 و488 و493، وفي فضائل ""1375"، والطبراني "2580" و"2764"، والحاكم 3/168، والبيهقي 2/232 من طرق عن ابن عون، بهذا الإسناد، إلا أنه وقع في رواية الحاكم من طريق أزهر السمان، عن ابن عون، عن محمد، فصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي! ظنا منهما أن محمدا هو ابن سيرين، والصواب أنه "أبو محمد" وهي كنية عمير بن إسحاق، وقد رواه البيهقي على الصواب من طريق أزهر السمان، فقال: "عن عمير بن إسحاق." وأخرجه البيهقي2/232 من طريق عثمان بن سعيد الدارمي، عن أبي سلمة - وهو موسى بن إسماعيل التبوذكي - عن حماد بن سلمة، أنبأنا ابن عون عن محمد وهو ابن سيرين - أن أبا هريرة ... فذكره. ثم قال البيهقي: كذا قال: عن حماد، وقال غيره: عن حماد، عن ابن عون، عن أبي محمد وهو عمير بن إسحاق. وأورده الهيثمي في "المجمع"9/177 ونسبه لأحمد والطبراني، وقال: رجالهما رجال الصحيح، غير عمير بن إسحاق، وهو ثقة. تنبيه: تقدم هذا الحديث برقم "5593" من طريق شريك عن ابن عون، وكنت قد قصرت هناك في تخريجه، فيستدرك من هذا الموضع، والله يتولانا بالتوفيق والتسديد.

6966 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَحَبَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے لیے محبت کی دعا کرنے کا تذکرہ

6967 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، اَخْبَرَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ سَهْلٍ النَّبَّالُ، اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): طَرَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِبَعْضِ الْحَاجَةِ، وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِىْ مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا الَّذِىْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ حَسَنٌ وَّحُسَيْنٌ عَلٰى فَخِذَيْهِ، فَقَالَ: هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِي، اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

6966- الربيع بن سعيد ويقال: سعد الجعفي روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 6/297، وقال ابن أبي حاتم 3/462: سألت أبي عنه فقال: لا بأس به، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أنه اختلف في سماع عبد الرحمن بن سابط من جابر بن عبد الله، فقال ابن عباس الدوري عن ابن معين فيما نقله ابن أبي حاتم في "المراسيل" "459" -: عبد الرحمن بن سابط لم يسمع من جابر، وهو مرسل، وقال ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 5/240: عبد الرحمن بن سابط، عن جابر بن عبد الله متصل، وقال ابن حجر في "الإصابة" 3/149: إن عبد الرحمن بن سابط أدرك جابرا وأبا أمامة . وهو في "مسند أبي يعلى" ."1874" وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/187 وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح، غير الربيع بن سعد وقيل: ابن سعيد -وهو ثقة. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1372" عن وكيع، عن ربيع بن سعد، عن عبد الرحمن بن سابط، قال: دخل حسين بن علي المسجد، فقال: جابر بن عبد الله: "من أحب أن ينظر إلى سيد شباب الجنة فلينظر إلى هذا" سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

6967- إسناده ضعيف، موسى بن يعقوب الزمعي سيء الحفظ، وعبد الله بن أبي بكر بن زيد مجهول، ومسلم بن أبي سهل ذكره المؤلف في "الثقات" 7/444، وقال ابن المديني: مجهول، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/97 - 98. وأخرجه من طريقه المزي في "تهذيب الكمال" 6/54 - 55. وأخرجه الترمذي "3769" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، عن سفيان بن وكيع وعبد الحميد، والنسائي في "الخصائص" "139" عن القاسم بن زكريا بن دينار، ثلاثتهم عن خالد بن مخلد، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حسن غريب! وعلق طرفا منه البخاري في "التاريخ الكبير" 2/287 عن عبد الرحمن بن شيبة، عن ابن أبي فديك عن موسى بن يعقوب، عن عبد الله بن أبي بكر، عن مسلم بن أبي سهل النبال، به.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی کام کے سلسلے میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو اٹھائے ہوئے تھے مجھے اندازہ نہیں ہوا وہ کیا چیز ہے، جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کی: یہ کیا چیز ہے، جس کے اوپر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر دی ہوئی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو ہٹایا تو وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ! بے شک تو یہ بات جانتا ہے میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت کر۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا حُرِمَ اَوْلَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الدُّنْيَا

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو اس دنیا سے محروم رکھا گیا

6968 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ بِمَالٍ لَهُ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَدْ تَوَجَّهَ اِلَى الْعِرَاقِ، فَلَحِقَهُ عَلٰى مَسِيْرَةِ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ: اِلٰى اَيْنَ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ كُتُبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَبَيْعَتُهُمْ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، فَاَبٰى، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ، وَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا، وَاِنَّكَ بَضْعَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَذٰلِكَ يُرِيْدُ مِنْكُمْ، فَاَبٰى، فَاعْتَنَقَهُ ابْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ، وَالسَّلَامُ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی وہ اس وقت اپنی زمینوں پر موجود تھے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عراق کی طرف جانے لگے ہیں، تو وہ دو یا تین دن کا سفر کر کے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ اہل عراق کے خطوط ہیں اور ان کی بیعت (کے بارے میں خطوط ہیں) تو حضرت

6968– رجاله ثقات رجال الصحيح، غير يحيى بن إسماعيل بن سالم، فقد وثقه المؤلف 7/610، وروى عنه جمع، وأورده ابن أبي حاتم 9/126 ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلا . وأخرجه البزار "2643" عن إسماعيل بن أبي الحارث، والبيهقي في "دلائل النبوة"6/470 - 471 من طريق محمد بن عبد الملك بن زنجويه كلاهما عن شبابة بن سوار، بهذا الإسناد. وقد وقع في إسناد البزار تحريف يصحح من هنا . وأورده الهيثمي في "المجمع"9/192 وقال رواه الطبراني في "الأوسط" والبزار، ورجاله ثقات . وأخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" "تهذيبه"4/332 من طريق البيهقي. وأخرجه البزار "2644" عن محمد بن معمر، عن أبي داود وهو الطيالسي - عن يحيى بن إسماعيل، به. وقد وقع في المطبوع "الحسن بن إسماعيل" وهو تحريف, ونسبه أيضا ابن كثير في "شمائل الرسول" ص 449 إلى أبي داود الطيالسي في "مسنده" عن يحيى بن إسماعيل بن سالم، به . وأخرجه مختصرا البيهقي في "السنن" 7/48 من طريق يحيى بن أبي طالب، عن شبابة بن سوار عن يحيى بن إسماعيل بن سالم، قال: سمعت الشعبي يحدث عن ابن عمر رضي الله عنه قال: إن جبريل عليه السلام أتى النبي صلى الله عليه وسلم، فخيره بين الدنيا والآخرة فاختار الآخرة ولم يرد الدنيا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ایسا نہ کیجئے لیکن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں مانی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو اختیار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا نہیں چاہتے تھے۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بھی اسی چیز کے طلب گار ہوں گے (کہ آپ دنیا کی طرف متوجہ نہ ہوں) لیکن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں مانی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں گلے لگایا اور کہا میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں والسلام۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّهُ رَيْحَانَتُهُ مِنَ الدُّنْيَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمانا کہ وہ اس دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے گلشن کے) پھول ہیں

6969 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ يَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ نُعْمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ شَیْءٍ، قَالَ شُعْبَةُ: سَاَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: يَسْاَلُوْنِیْ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا رَيْحَانَتِیْ مِنَ الدُّنْيَا.

(توضیح مصنف): ابْنُ اَبِیْ نُعْمٍ: هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ابن ابونعیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا ایک شخص نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔ شعبہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے ایک شخص نے ان سے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو مکھی کو مار دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ مجھ سے مکھی کو مارنے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: یہ دونوں (نواسے) دنیا میں میری خوشبو ہیں۔

ابن ابونعیم نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

6969- إسناده صحيح على شرط الشيخين، محمد بن جعفر: هو الملقب غندر، ومحمد بن أبي يعقوب: هم مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ . وأخرجه البخاري "3753" في فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ومن طريقه البغوي "3935" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/85 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه الطيالسي "1927"، ومن طريق أحمد 2/153، وأبو نعيم في الحلية 7/165 عن شعبة، به . وأخرجه بنحوه أحمد 2/93 و114، وابن أبي شيبة 12/100، والبخاري "5994" في الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، وفي "الأدب المفرد" له "85"، والطبراني "2884"، والقطيعي في زوائد "فضائل الصحابة" "1390" من طريق مهدي بن ميمون، وأخرجه الترمذي "2770" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والنسائي في "الخصائص" "145" من طريق جرير بن حازم، كلاهما عن محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب، به. قال الترمذي: حديث صحيح.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَقْرُوْنَةٌ بِمَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کے مترادف ہے

6970 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَالِحِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَثِبَانِ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَيُبَاعِدُهُمَا النَّاسُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُمَا، بِاَبِيْ هُمَا وَاُمِّيْ مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر چڑھ گئے لوگوں نے انہیں پیچھے ہٹانا چاہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو کرنے دو' میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت رکھے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمُحِبِّي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبت کے اثبات کا تذکرہ

6971 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَعَامٍ دُعُوْا لَهُ، فَاِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَاسْتَقْبَلَ اَمَامَ الْقَوْمِ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَا هُنَا مَرَّةً وَهَا هُنَا مَرَّةً، وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ، حَتّٰى اَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ وَالْاُخْرٰى تَحْتَ قَفَاهُ، ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهُ فَوَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ

6970–إسناده حسن، عاصم: هو ابن أبي النجود، وهو حسن الحديث، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، واحتج به أصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/95 عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "2644" عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن عبد الرحمن بن صالح الأزدي، عن أبي بكر بن عياش، به. وأخرجه مختصرا البزار "2623" عن يوسف بن موسى، عن أبي بكر بن عياش، به رفعه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال للحسن والحسين: "اللّٰهم إني أحبهما فأحبهما، ومن أحبهما فقد أحبني"، قال الهيثمي 9/180: وإسناده جيد. وأخرجه بنحو لفظ المصنف النسائي في "فضائل" "67"، رأبو يعلى "5017" و"5368"، والبزار "2624" من طريق علي بن صالح، عن عاصم، به.

مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

❁❁ حضرت یعلیٰ عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کھانے کی دعوت پر گئے جس میں انہیں بلایا گیا تھا وہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے آگے بڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پھیلا لیا تو وہ بچہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفت سے بچنے کے لئے) کبھی ادھر بھاگنے لگا کبھی ادھر بھاگنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہنسا رہے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا گدی کے نیچے رکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا سر اوپر کیا اور اپنا منہ ان کے منہ پر رکھ کر بوسہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرے جو حسین سے محبت رکھتا ہو' حسین واقعی نواسہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يُشْبَّهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے

6972 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

6971- سعيد بن أبى راشد لم يَرو عنه غير عبد الله بن عثمان بن خثيم، ولم يوثقه غير المؤلف، وروى له ابن ماجه والترمذى وحسن حديثه، وصحح له الحاكم، وباقى رجاله رجال الصحيح. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة" 12/102 - 103. وأخرجه أحمد فى "المسند" 4/172، وفى "الفضائل" "1361"، والطبرانى "702"/22، والحاكم 3/177، والمزى فى "تهذيب الكمال" 10/426 - 427 من طريق عفان، بهذا الإسناد، وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبى. وأخرجه الترمذى "3775" فى المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والدولابى فى "الكنى والأسماء" 1/88، من طريق إسماعيل بن عياش، وابن ماجه "144" فى المقدمة: باب فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والطبرانى "702"/22، من طريق يحيى بن سليم، والطبرانى "2589" من طريق مسلم بن خالد، ثلاثتهم عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، به. ورواية الترمذى مختصرة، وقال: حديث حسن. وأخرج الطبرانى "701"/22، والفسوى فى "المعرفة والتاريخ" 1/308 - 309 من طريق أبى صالح عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، عن راشد بن سعد، عن يعلى بن مرة قال: خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، فدعينا إلى طعام ... فذكره بنحوه، وقال فى آخره: "... الحسن والحسين سبطان من الأسباط." قلت: إن صح هذا فلسعيد بن أبى راشد متابع، وهو راشد بن سعد وهو ثقة، لكن هذا السند ضعيف من أجل عبد الله بن صالح.

6972- إسناده صحيح، رواته ثقات من رواة الشيخين، غير خلاد بن أسلم فقد روى له الترمذى والنسائى، وهو ثقة. حفصة: هى ابنة سيرين، وابن زياد المذكور فى المتن: هو عبيد الله، أمير البصرة ليزيد بن معاوية. وأخرجه الترمذى "3778" فى المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والقطيعى فى زوائده على "فضائل الصحابة" "1394" عن خلاد بن أسلم، بهذا الإسناد، وقال: حسن صحيح غريب. وأخرجه الطبرانى "2879" من طريق الحسين بن عبيد الله الكوفى، عن النضر بن شميل، به. وأخرجه القطيعى فى زوائده على "الفضائل" "1395" من طريق حماد بن زيد، عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن أنس. وأخرجه بنحوه أحمد 3/261، والبخارى "3748" فى فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضى الله عنهما، وأبو يعلى "2841" من طريق حسين بن محمد، عن جرير بن حازم، عن محمد بن سيرين، به.

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ إِذْ جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبِهِ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا اسی دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو اس نے اپنی چھڑی کو اس کی ناک پر لگایا اور بولا: میں نے اتنا خوبصورت شخص کبھی نہیں دیکھا تو میں نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے کچھ لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

6973 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی شخص حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْفَاصِلِ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ تَضَادَّا فِي الظَّاهِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو ان دو روایات کے درمیان فصل پیدا کرتی ہے جو بظاہر ایک دوسرے کے برخلاف ہیں

6973- حديث صحيح، ابن أبي السري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، في "مصنف" عبد الرزاق ."20984" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد في "المسند"3/164، وفي "الفضائل1369، والترمذي "3776" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، وأبو زرعة في "تاريخه" "1662"، وعلقه البخاري "3752" في فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، عن عبد الرزاق. وقال الترمذي: حسن صحيح . وأخرجه أحمد 3/199، وأبو يعلى "3585" من طريق عبد الأعلى، والبخاري "3752" من طريق هشام بن يوسف، وأبو يعلى "3575"، والحاكم 3/168 - 169 من طريق عبد الله بن المبارك ثلاثتهم عن معمر، به. قال عبد الأعلى في حديثه: "أشبههم وجها."

6974- هانيء بن هانيء لم يرو عنه غير أبي إسحاق، وقد تقدم الكلام عليه عند الحديث رقم "6958"، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد في "المسند"1/99، وفي "الفضائل" "1366" عن حجاج، وأحمد في "المسند" أيضا1/108 عن أسود بن عامر، والترمذي "3779" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، من طريق عبيد الله بن موسى، ثلاثتهم عن إسرائيل، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حسن غريب. وأخرجه الطيالسي "130" عن قيس وهو ابن الربيع - عن أبي إسحاق، به.

6974 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ، وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حسن'' سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے' جو سینے سے لے کر سر تک ہے اور حسین سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے اس حصے کے بارے میں جو سینے سے نیچے ہے۔

ذِكْرُ مُلَاعَبَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے بچپن میں) کھیلنے کا تذکرہ

6975 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلَعُ لِسَانَهُ لِلْحُسَيْنِ، فَيَرَى الصَّبِيُّ حُمْرَةَ لِسَانِهِ، فَيَهَشُّ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ: اَلَا اَرَاهُ يَصْنَعُ هٰذَا بِهٰذَا، فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَيَكُوْنُ لِيَ الْوَلَدُ قَدْ خَرَجَ وَجْهُهُ، وَمَا قَبَّلْتُهُ قَطُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے (بچپن میں) ان کے لیے اپنی زبان باہر نکالتے تھے وہ بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کی سرخی کو دیکھتا تو اسے وہ اچھی لگتی تھی۔ عیینہ بن بدر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہا: کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچے کے ساتھ یہ کچھ کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! میری بھی اولاد ہے' جس کا چہرہ نکل آیا ہے' لیکن میں نے کبھی اس کا بوسہ نہیں لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمْ اَهْلُ بَيْتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6975- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وحديثه عند أصحاب السنن، وهو حسن الحديث، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح. خالد بن عبد الله: هو الواسطي الطحان. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 86 عن أبي يعلى، وابن أبي عاصم، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد، إلى قوله: "فيهش إليه." إلا أن الصبي فيه هو "الحسن بن علي." وأخرجه أبو الشيخ أيضا ص 86 عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر عن محمد بن عمرو، به. وقد تقدم الحديث بنحوه عند المؤلف برقم "457" من طريق الزهري، عن أبي سلمة، وفيه أن الصبي هو حسن بن علي.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ یہ چاروں حضرات جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں یہ نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت ہیں

6976 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ شَدَّادٍ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ،

(متن حدیث): قَالَ: سَاَلْتُ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ مَنْزِلِهِ، فَقِيْلَ لِيْ ذَهَبَ يَاْتِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلْتُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَاَجْلَسَ فَاطِمَةَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَلِيًّا عَنْ يَسَارِهِ، وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ: (اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ) (الأحزاب: 33) اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ، قَالَ وَاثِلَةُ: فَقُلْتُ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: وَاَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِكَ؟ قَالَ: وَاَنْتَ مِنْ اَهْلِيْ، قَالَ وَاثِلَةُ: اِنَّهَا لَمِنْ اَرْجَى مَا اَرْتَجِيْ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے بارے میں دریافت کیا: تو مجھے یہ بتایا گیا کہ وہ گئے ہوئے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آئیں گے پھر وہ آ گئے نبی اکرم ﷺ گھر کے اندر تشریف لے آئے میں بھی اندر آ گیا نبی اکرم ﷺ بچھونے پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں طرف اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بائیں طرف' حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے بٹھالیا آپ ﷺ نے (یہ آیت تلاوت کی):

''اے اہل بیت اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے۔''

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے گھر کے کنارے سے کہا: یارسول اللہ! میں بھی آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بھی میرے اہل بیت میں سے ہو۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں جس چیز کی امید کر سکتا تھا یہ ان میں سب سے زیادہ قابل دید چیز تھی۔

6976- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير أن عمر بن عبد الواحد متابع الوليد بن مسلم روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة. وأخرجه ابن جرير الطبرى فى "جامع البيان" "22/7"، والقطيعى فى زوائده على "الفضائل" "1404" من طريق عبد الكريم بن أبى عمير، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، وعبد الكريم فيه جهالة، لكنه قد توبع. وأخرجه بنحوه أحمد فى "المسند" "4/107"، وفى "الفضائل" "978"، وابن أبى شيبة "12/72 - 73"، والطبرانى "160" "22/" من طريق محمد بن مصعب، والطبرانى "2670" و"160" "22/" من طريق محمد بن بشر التنيسى، والحاكم "3/147"، والبيهقى فى "السنن" "2/152" من بشر بن بكر التنيسى، والبيهقى "2/152" من طريق الوليد بن مزيد، أربعتهم عن الأوزاعى، به . ولم يذكر أحد منهم فى حديثه سؤال واثلة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وجوابه عليه غير الوليد بن مزيد عند البيهقى، وصحح الحاكم الحديث، ووافقه الذهبى. وأخرجه ابن جرير الطبرى "22/6 - 7"، والطبرانى "2669" و"159" "22/" من طريق كلثوم بن زياد عن شداد أبى عمار، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُوْنَةٌ بِمَحَبَّةِ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَكَذٰلِكَ بُغْضِهِ بِبُغْضِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ سے محبت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت سے ملی ہوئی ہے' اور اس طرح نبی اکرم ﷺ سے بغض ان سے بغض سے ملا ہوا ہے

6977 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ اَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

✿✿ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں اس سے جنگ کروں گا' جو تمہارے ساتھ جنگ کرے گا اور اس کے ساتھ سلامت رہوں گا' جو تمہارے ساتھ سلامت رہے گا۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْخُلُوْدِ فِى النَّارِ لِمُبْغِضِ اَهْلِ بَيْتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت سے بغض رکھنے والے کے لیے جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لازم ہونے کا تذکرہ

6978 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

6977– أسباط بن نصر ذكره الذهبي في "الميزان"1/175، فقال: وثقه ابن معين، وتوقف فيه أحمد، وضعفه أبو نعيم، وقال النسائي: ليس بالقوي، ثم ساق له هذا الحديث من طريقه، وقال بإثره: تفرد به. قلت: وصبيح مولى أم سلمة لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف، ولم يَروِ عنه غير اثنين، وقال فيه الترمذي كما سيأتي: ليس بمعروف. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة".12/97 وأخرجه ابن ماجه "145" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله عليه وسلم، والطبراني "2619"، و"5030"، والحاكم3/149 من طرق عن أبي غسان مالك بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "3870" في المناقب: باب فضل فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم، من طريق علي بن قادم، والدولابي في "الكنى والأسماء "2/160 من طريق رجل لم يسم، كلاهما عن أسباط بن نصر، به. قال الترمذي: هذا حديث غريب إنما نعرفه من هذا الوجه، وصبيح مولى أم سلمة ليس بمعروف. وأخرجه الطبراني "2620" و"5031" من طريق سليمان بن قرم، عن أبي الجحاف، عن إبراهيم بن عبد الرحمن بن صبيح مولى أم سلمة، عن جده صبيح، به. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد في "المسند"2/442، و"الفضائل" "1350"، والطبراني "2621"، والحاكم3/149، والخطيب7/137، وفيه تليد بن سليمان وهو ضعيف، ومع ذلك فقد قال الحاكم: حديث حسن من حديث أبي عبد الله أحمد بن حنبل عن تليد بن سليمان، وقال الهيثمي9/169: فيه تليد بن سليمان وفيه خلاف، وبقية رجاله رجال الصحيح!

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ، لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیت کے ساتھ جو بھی شخص بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔''

ذِكْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ تیمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6979 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعِدِيْنَ فِیْ اُحُدٍ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِهٖ لِيَنْهَضَ عَلٰى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَبَرَكَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِهٖ، حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الصَّخْرَةِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ، ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ

6978- إسناده حسن من أجل هشام بن عمار، ومن فوقه ثقات. أبو المتوكل الناجي: هو علي بن داود، ويقال: داؤد. وأخرجه الحاكم 3/150 من طريق محمد بن فضيل الضبي، عن أبان بن تغلب "وقد تصحف فيه إلى ثعلب"، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم! وسكت عنه الذهبي. وأخرجه البزار "3348" في آخر حديث، عن إسحاق بن إبراهيم عن داود بن عبد الحميد، عن عمرو بن قيس، عن عطية، عن أبي سعيد. وقال: أحاديث داود عن عمرو لا نعلم أحدا تابعه عليها. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/296 من رواية البزار، وقال: وفيه داود بن عبد الحميد وغيره من الضعفاء.

6979- إسناده قوي، محمد بن إسحاق قد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن عباد بن عبد الله، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة، وهو في "السيرة" لابن إسحاق ص 311، وعنه ابن هشام في "سيرته" 3/91 - 92 إلى قوله: "أوجب طلحة." وأخرجه كذلك ابن أبي عاصم في "السنة" "1398" عن أحمد بن عبدة، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 3/218، وابن أبي شيبة 12/91، وأحمد في "المسند" 1/165، و"الفضائل" "1290"، والترمذي "1692" في الجهاد: باب ما جاء في الدرع، و"3738" في المناقب: باب مناقب طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، وابن أبي عاصم "1397"، وأبو يعلى "670"، والحاكم 3/373 - 374 و374، والبيهقي في "السنن" 6/370 و9/46، والبغوي "3915" من طرق عن إسحاق، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض، ولم يذكر واحد منهم في الحديث قصة علي بن أبي طالب والمهراس، وقال الترمذي: حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث محمد بن إسحاق، وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلِمٍ، ووافقه الذهبي.!

عَنْهُ، فَاَتَى الْمِهْرَاسَ، وَاَتَاهُ بِمَاءٍ فِي دَرَقَتِهِ، فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْهُ فَوَجَدَ لَهُ رِيْحًا فَعَافَهُ، فَغَسَلَ بِهِ الدَّمَ الَّذِي فِي وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم احد پہاڑ پر چڑھنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک چٹان پر چڑھنے کی کوشش کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چڑھ سکے تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پشت پر پاؤں رکھ کر اوپر چڑھ گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کر دی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ مہراس کے پاس آئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی ڈھال میں پانی لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پینا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں بو محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں پیا پھر اس پانی کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر لگے ہوئے خون کو دھو دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا غضب ان لوگوں پر شدت سے نازل ہوگا جنہوں نے اللہ کے رسول کے چہرے کو خون آلود کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْجِرَاحَاتِ الَّتِي اُصِيْبَ طَلْحَةُ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان زخموں کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شرکت کرتے ہوئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو لگے تھے

6980 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَمَّا صُرِفَ النَّاسُ يَوْمَ اُحُدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6980- إسناده ضعيف، لضعف إسحاق بن يحيى بن طلحة. وأخرجه البزار "1791" عن الفضل بن سهل، عن شبابة بن سوار، بهذا الإسناد. وقال: لا نعلم أحدا رفعه إلا أبو بكر الصديق، ولا نعلم له إسنادا غير هذا. وإسحاق قد روى عنه عبد الله بن المبارك وجماعة، وإن كان فيه ... ، ولا نعلم أحدا شاركه في هذا. وأورده الهيثمي في "المجمع" 6/112، وقال: رواه البزار وفيه إسحاق بن يحيى بن طلحة، وهو متروك. وأخرجه الطيالسي ص 3، ومن طريقه البيهقي في "الدلائل" 3/263 عن عبد الله بن المبارك، عن إسحاق بن يحيى بن طلحة، به. وأخرجه مختصرا جدا ابن سعد 3/218، عن موسى بن إسماعيل عن عبد الله بن المبارك، عن إسحاق بن يحيى بن طلحة، به.

وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَجُلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ يُقَاتِلُ عَنْهُ وَيَحْمِيهِ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: كُنْ طَلْحَةَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّي، مَرَّتَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ خَلْفِيْ كَاَنَّهُ طَائِرٌ، فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ اَدْرَكَنِيْ، فَاِذَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَدَفَعْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا طَلْحَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ صَرِيعٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دُوْنَكُمْ اَخُوْكُمْ، فَقَدْ اَوْجَبَ، قَالَ: وَقَدْ رُمِيَ فِيْ جَبْهَتِهٖ وَوَجْنَتِهٖ، فَاَهْوَيْتُ اِلَى السَّهْمِ الَّذِيْ فِيْ جَبْهَتِهٖ لِاَنْزِعَهُ، فَقَالَ لِيْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَا بَكْرٍ اِلَّا تَرَكْتَنِيْ، قَالَ: فَتَرَكْتُهُ، فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ السَّهْمَ بِفِيْهِ، فَجَعَلَ يُنَضْنِضُهُ، وَيَكْرَهُ اَنْ يُّؤْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَلَّهُ بِفِيْهِ، ثُمَّ اَهْوَيْتُ اِلَى السَّهْمِ الَّذِيْ فِيْ وَجْنَتِهٖ لِاَنْزِعَهُ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَا بَكْرٍ اِلَّا تَرَكْتَنِيْ، فَاَخَذَ السَّهْمَ بِفِيْهِ، وَجَعَلَ يُنَضْنِضُهُ، وَيَكْرَهُ اَنْ يُّؤْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَلَّهُ، وَكَانَ طَلْحَةُ اَشَدَّ نَهْكَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ مِنْهُ، وَقَدْ كَانَ اَصَابَ طَلْحَةَ بَضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَّضَرْبَةٍ وَّرَمْيَةٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی غزوہ احد کے دن جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹ گئے' تو میں وہ پہلا شخص تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے ایک شخص کی طرف دیکھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑائی میں حصہ لے رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا تو میں نے دومرتبہ یہ کہا: تم طلحہ ہو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے پیچھے موجود شخص کو دیکھا' جو پرندے کی مانند تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ مجھ تک پہنچ گیا تو وہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے مقابلہ کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کا خیال کرو' جس نے (اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر تیر لگا تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر لگے ہوئے تیر کو نکالنے کا ارادہ کیا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ کام میرے لئے چھوڑ دیں' تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ کے ذریعے اس تیر کو پکڑا اور اس کو کھینچنے کی کوشش کرنے لگے وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچے پھر انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے اسے کھینچ لیا پھر میں اس تیر کی طرف بڑھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر لگا تھا' تا کہ اسے نکالوں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں اسے آپ میرے لئے چھوڑ دیں' تو انہوں نے وہ تیر بھی اپنے منہ کے ذریعے پکڑا اور اسے نکالنے کی کوشش کرنے لگے وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچائیں پھر انہوں نے اسے کھینچ دیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ زخمی تھے' (یا انہوں نے لڑائی میں زیادہ حصہ لیا) جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ شدید تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اس دن نیزے، تلوار اور تیر کے تیس سے زیادہ زخم آئے تھے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ شُلَّتْ یَدُ طَلْحَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل ہو گیا تھا

6981 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَیْتُ یَدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ شَلَّاءَ وَقٰی بِهَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا ہے جو شل ہو چکا تھا وہ اس کے ذریعے غزوہ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچا رہے تھے۔

ذِكْرُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَیْلِدٍ رِضْوَانُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت زبیر بن عوام بن خویلد رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6982 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ مَوْلٰی ثَقِیْفٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا عَتِیْقُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنِی الزُّبَیْرُ بْنُ خُبَیْبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ:

6981- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة "12/90، ومن طريقه البخاري "4063" في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا) ، والطبراني "192"، والبغوي ."3917" وأخرجه أحمد في "المسند"1/161، وفي "الفضائل" "1292"، وابن ماجه "128" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من طريق وكيع، به. وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" "2850"، والبخاري "3724" في فضائل الصحابة: باب ذكر طلحة بن عبيد الله، من طريق خالد بن عبد الله الواسطي، عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وأخرجه ابن سعد 3/217 عن أبي أسامة، عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس، قال: رأيت إصبعي طلحة قد شلتا . . . .

6982- حديث صحيح. عتيق بن يعقوب روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"8/527، ووثقه الدارقطني، وقال أبو زرعة الرازي: بلغني أنه حفظ "الموطأ" في حياة مالك، مترجم في "التاريخ الكبير "7/98، و "الجرح والتعديل "7/46، و"لسان الميزان"4/129 - 130، وأبوه لم أتبينه ولم أقف له على ترجمة، والزبير بن خبيب ذكره المؤلف في "الثقات"6/331، والبخاري 3/414، وابن أبي حاتم3/584، وقال الذهبي في "الميزان": فيه لين، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه بنحوه مختصرا أحمد 1/165 و167، والبخاري "107" في العلم: باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 3/179، وابن ماجه "36" في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، من طرق عن شعبة، عن جامع بن شداد، عن عامر بن عبد الله بن الزبير، عن أبيه قال: قلت للزبير: إني لا أسمعك تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كما يحدث فلان وفلان؟ قال: أما إني لم أفارقه، ولكن سمعته يقول: "من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار ." وأخرجه كذلك أبو داود "3651" في العلم: باب في التشديد في الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، من طريق بيان بن بشر، عن وبرة بن عبد الرحمن، عن عامر بن عبد الله بن الزبير، به.

(متن حدیث) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لِاَبِيهِ: يَا اَبَتِ، حَدِّثْنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحَدِّثَ عَنْكَ، فَاِنَّ كُلَّ اَبْنَاءِ الصَّحَابَةِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: يَا بُنَيَّ، مَا مِنْ اَحَدٍ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُحْبَةٍ اِلَّا وَقَدْ صَحِبْتُهُ مِثْلَهَا، اَوْ اَفْضَلَ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ يَا بُنَيَّ اَنَّ اُمَّكَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ كَانَتْ تَحْتِي، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ خَالَتُكَ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ اُمِّي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَنَّ اَخْوَالِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَبُو طَالِبٍ، وَالْعَبَّاسُ، وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ خَالِي، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّتِي خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَكَانَتْ تَحْتَهُ، وَاَنَّ ابْنَتَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ اُمَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ، وَاَنَّ اُمَّ صَفِيَّةَ وَحَمْزَةَ هَالَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ، وَلَقَدْ صَحِبْتُهُ بِاَحْسَنِ صُحْبَةٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تا کہ میں وہ آپ کے حوالے سے روایت کرسکوں' کیونکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بچے اپنے والد کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے جو بھی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہے میں بھی اس کی مانند یا اس سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں اے میرے بیٹے تم یہ بات جانتے ہو کہ تمہاری والدہ اسماء بنت ابوبکر میری بیوی تھی اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ عائشہ بنت ابوبکر تمہاری خالہ ہے اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ میری والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں) اور میرے ماموں حمزہ بن عبدالمطلب اور جناب ابوطالب حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماموں زاد بھی ہیں تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ خدیجہ بنت خویلد میری پھوپھی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ تھیں اور سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی ہیں اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سیّدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا ہیں' جبکہ (میری والدہ) سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور (میرے ماموں) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہالہ بنت وہب ہیں (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی خالہ ہیں) تو میں الحمد اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اچھی طرح سے رہا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص میری طرف ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہ کہی ہو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی شہادت کے اثبات کا تذکرہ

6983 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ حِرَاءَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُنْ حِرَاءُ، فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا (پہاڑ) پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے' تو ان حضرات کی موجودگی میں اس پہاڑ نے حرکت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا تم ساکن رہو' کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔

ذِكْرُ جَمْعِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو جمع کرنے کا تذکرہ

(یعنی یہ کہنا: میرے والدین تم پر قربان ہوں)

6984 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

6983- إسناده على شرط مسلم. وهو في "صحيحه" "2417" في فضائل الصحابة: باب من فضائل طلحة والزبير رضي الله عنهما، من طريق سليمان بن بلال عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد، وزاد فيه سعد بن أبي وقاص. وأخرجه أحمد 2/419، ومسلم "2417" "50" والترمذي "3696" في المناقب: باب في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "103"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1441" من طريقين عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه ابن أبي عاصم "1442" من طريق عبد الله بن صالح، عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير، عن أبيه، عن أبي هريرة. وانظر حديث عثمان المتقدم برقم. "6916"

6984- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبدة بن سليمان: هو أبو محمد الكلابي الكوفي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/91، وقد سقط من السند فيه: "عبد الله بن عروة." وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" "199" عن إسحاق بن إبراهيم، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2416" "49" في فضائل الصحابة: باب من فضائل طلحة والزبير، من طريق علي بن مسهر، وابن أبي عاصم في "السنة" "1390" من طريق أبي معاوية، كلاهما عن هشام بن عروة، به. وأخرجه الترمذي "3743" في المناقب: باب مناقب الزبير بن العوام رضي الله عنه، عن هناد، عن عبدة بن سليمان، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عبد الله بن الزبير، به، وقال: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/164، ومسلم "2416" من طريق أبي أسامة، والبخاري "3720" في فضائل الصحابة: باب مناقب الزبير بن العوام، من طريق عبد الله بن المبارك، ومسلم "2416" من طريق علي بن مسهر، والنسائي في "اليوم والليلة" "201" من طريق حماد بن زيد، أربعتهم عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عبد الله بن الزبير، به، وذكروا فيه قصة. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/164، وفي "الفضائل" "1267"، وابن ماجه "123" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من طريق أبي معاوية، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عبد الله بن الزبير، عن الزبير، قال: لقد جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه أحد.

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: بِاَبِي وَاُمِّي

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ قریظہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ حَوَارِيَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے

6985 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادِ بْنِ زُغْبَةَ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: مَنْ رَجُلٌ يَاْتِينَا بِخَبَرِ بَنِي قُرَيْظَةَ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا، فَذَهَبَ عَلٰى فَرَسِهِ، فَجَاءَ بِخَبَرِهِمْ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے دن ارشاد فرمایا: کون شخص بنو قریظہ کے بارے میں اطلاعات میرے پاس لے کر آئے گا' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں۔ پھر وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور ان کے بارے میں اطلاع لے کر آئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ یہ بات کہی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہ بات کہی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا

6985- إسناده صحيح، على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عيسى بن حماد فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/314، وابن أبي شيبة 12/92، والنسائي في "الفضائل" "108" من طريق أبي معاوية، ومسلم "2415" في فضائل الصحابة: باب من فضائل طلحة والزبير، والنسائي "107" من طريق أبي أسامة كلاهما عن هشام بن عروة، به. وحديث أبي معاوية مختصر، ولفظه: "الزبير ابن عمتي، وحواري من أمتي." وأخرجه أحمد 3/365، والبخاري "2846" في الجهاد: باب فضل الطليعة، و"4113" في المغازي: باب غزوة الخندق، ومسلم "2415"، والترمذي "3745" في المناقب: باب رقم "25"، والنسائي في "الفضائل" "107"، وابن ماجه "122" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي في "الدلائل" 3/431 من طريق سفيان الثوري، وأخرجه أحمد في "المسند" 3/307، وفي "الفضائل" "1264"، والبخاري "2847" في الجهاد: باب هل يبعث الطليعة وحده، و "2997": باب السير وحده، و "2261" في أخبار الآحاد: باب بعث النبي صلى الله عليه وسلم الزبير طليعة وحده، ومسلم "2415"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/363، وأبو عوانة في "مسنده" 4/301، من طريق سفيان بن عيينة، وأخرجه أحمد 3/338، والبخاري "3719" في فضائل الصحابة: باب مناقب الزبير بن العوام، من طريق عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة، ثلاثتهم عن محمد بن المنكدر، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض. وأخرجه أحمد 3/314، والنسائي في السير كما في "التحفة" 2/388، وابن أبي عاصم في "السنة" "1393"، وأبو عوانة 4/301 من طريق هشام بن عروة، عن وهب بن كيسان، عن جابر.

ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6986 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهِيَ اِلٰى جَنْبِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِىْ يَحْرُسُنِى اللَّيْلَةَ، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟، قَالَ: سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟، قَالَ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُ غَطِيطَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَوْمِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات دیر تک جاگتے رہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح شخص آج رات میری حفاظت کرتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ میں نے ہتھیار کی آواز سنی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے۔ اس نے جواب دیا: سعد بن مالک۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے آیا ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیند کے دوران خراٹے سنے (یعنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرسکون نیند سو گئے)

ذِكْرُ رُؤْيَةِ سَعْدٍ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ يَوْمَ اُحُدٍ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو غزوہ احد کے دن دیکھنے کا تذکرہ

6987 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

6986- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد في "المسند"6/141، و"الفضائل" "1305"، وابن أبي شيبة في "مصنفه"12/88، وابن أبي عاصم في "السنة" "1411"، والحاكم 3/501، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. ! وقوله: "قال: فسمعت غطيط"، وفي بعض الروايات: "قالت" أي عائشة كما جاء مصرحا به عند الحاكم . وأخرجه البخاري "2885" في الجهاد: باب الحراسة في الغزو في سبيل الله، و"7231" في التمني: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "ليت كذا وكذا"، ومسلم "2410" في فضائل الصحابة: باب في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "113"، وفي السير كما في "التحفة"11/449 من طرق عن يحيى بن سعيد، به.

(متن حدیث): رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ - يَعْنِي جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ -

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف اور بائیں طرف دو آدمی دیکھے جن کے جسم پر سفید کپڑے تھے میں نے ان دونوں کو نہ تو اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا (راوی کہتے ہیں:) وہ جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام تھے۔

ذِكْرُ جَمْعِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو جمع کرنے کا تذکرہ (یعنی یہ کہنا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

6988 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَسُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ

6987- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو اسامة: هو حماد بن سلمة، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/89. ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم "46" "2306" في الفضائل: باب في قتال جبريل وميكائيل عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، وابن أبي عاصم في "السنة" "1410"، والبيهقي في "دلائل النبوة" 3/255، وقرن مسلم والبيهقي بأبي أسامة محمد بن بشر. وأخرجه أحمد 1/177، والدورقي في "مسند سعد" "77"، والبخاري "5826" في اللباس: باب الثياب البيض، والبيهقي في "الدلائل" 3/255 من طرق عن مسعر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/171، والبخاري "4054" في المغازي: باب ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾، ومسلم "47" "2306"، والبيهقي 3/254 من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، عن أبيه، به.

6988- إسناداه صحيحان، رجالهما ثقات رجال الشيخين، غير إبراهيم بن بشار: وهو الرمادي الحافظ، فقد روى له أبو داود والترمذي. سفيان هو ابن عيينة. وأخرجه الترمذي "2828" في الأدب: باب ما جاء في فداك أبي وأمي، والنسائي في "اليوم والليلة" "194" عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، والترمذي "2829"، "3753" في المناقب: باب مناقب سعد بن أبي وقاص، عن الحسن بن الصباح البزار، كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، عن علي. قرن الحسن بن الصباح في حديثه علي بن زيد بن جدعان بيحيى بن سعيد، وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه مسلم "2411" في فضائل الصحابة: باب في فضل سعد بن أبي وقاص، عن ابن أبي عمر، عن سفيان بن عيينة، عن مسعر بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4085" في المغازي: باب ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾، عن أبي نعيم، ومسلم "2411"، والنسائي في "اليوم والليلة" "190" من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن مسعر، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/144، و"الفضائل" "1314"، وابن أبي شيبة 12/86 - 87، والبخاري "2905" في الجهاد: باب المجن ومن يترس بترس صاحبه، ومسلم "2411"، والترمذي "3755"، والنسائي في "اليوم والليلة" "192"، وابن سعد 3/141، وابن أبي عاصم في "السنة" "1405" من طريق سفيان وهو الثوري - وأخرجه أحمد في "المسند" 1/92، والفضائل "1304"، والبخاري "4059"، ومسلم "41" "2411" من طريق إبراهيم بن سعد، وأخرجه أحمد 1/136 - 137، ومسلم "2411"، والنسائي "191"، وابن ماجة "129" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبغوي "3920" من طريق شعبة، ثلاثتهم عن سعد بن إبراهيم، به. سقط "سفيان" من كتاب مسلم.

اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ، فَاِنَّهُ، قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ: ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لئے بھی اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے سنا ہے کیونکہ غزوہ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم تیر پھینکو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَعْدًا اَوَّلُ مَنْ رَمَى مِنَ الْعَرَبِ بِالسَّهْمِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہ پہلے عرب شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی تھی

6989 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاِنْ كُنَّا لَنَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَاْكُلُهُ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ، حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّينِ، لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِي

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں عربوں میں سے وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں (جنگ کے دوران) تیر اندازی کی ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوتے تھے ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا صرف درخت کے پتے ہوتے تھے اور یہ مخصوص قسم کا درخت ہوتا تھا' یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص بکری کی مینگنی کی

6989- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. إسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه مسلم "12""2966" في أول كتاب الزهد، عن يحيى بن حبيب الحارثي، عن المعتمر، بهذا الإسناد. وأخرجه وكيع في "الزهد" "123"، وأحمد في "المسند"1/174 و181 و186، وفي "الفضائل" "1307" و"1315"، وفي "الزهد" ص 31، وابن أبي شيبة 12/87، وابن سعد 3/140، والدارمي 2/208، والبخاري "3728" في فضائل الصحابة: باب مناقب سعد بن أبي وقاص الزهري، و"5412" في الأطعمة: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يأكلون، و"6453" في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي صلى الله وعليه وسلم وأصحابه، ومسلم"12""2966" و"13"، والنسائي في "الفضائل" "114"، وفي الرقائق كما في "التحفة"3/309، وابن ماجة "131" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله وعليه وسلم، من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وبعضهم يزيد على بعض. وأخرجه الترمذي "2365"، وفي "الشمائل" "135"، والبغوي "3924" من طريق مجالد بن سعيد، عن بيان بن بشر، عن قيس بن أبي حازم، به. وقال الترمذي: حسن صحيح، غريب من حديث بيان. وقوله: "تعزرني على الدين " قال الهروي: معنى "تعزرني" توقفني، والتعزير: التوقيف على الأحكام والفرائض، قال ابن جرير: معناه: تقومني وتعلمني. وانظر "شرح السنة".14/126

طرح پاخانہ کرتا تھا اس میں کچھ ملا ہوا نہیں ہوتا تھا اب اگر بنو اسد دین کے حوالے سے مجھے عار دلانے کی کوشش کریں پھر تو میں رسوا ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ بِاسْتِجَابَةِ دُعَائِهٖ اَىَّ وَقْتٍ دَعَاهُ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعا کرنا کہ وہ جس وقت بھی دعا کریں ان کی دعا مستجاب ہو

6990 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَهٗ اِذَا دَعَاكَ - يَعْنِيْ سَعْدًا -

قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ! جب یہ تجھ سے دعا کرے تو اس کو مستجاب کرنا۔''

نبی اکرم ﷺ کی مراد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

6991 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى*

6990- إسناده صحيح على شرط الشيخين. قيس: هو ابن أبي حازم، وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "1408" عن الحسن بن علي، بهذا الإسناد، ولفظه عنده: "اللّهم سدد رميته، وأجب دعوته"، وقد تحرف في المطبوع "جعفربن عون" إلى جعفر بن عوف. وأخرجه بلفظ المصنف: الترمذي "3751" في المناقب: باب مناقب سعد بن أبي وقاص، عن رجاء بن محمد، والبزار "2579" عن محمد بن معمر ورجاء بن محمد، والحاكم 3/499 من طريق محمد بن عبد الوهاب العبدي، ثلاثتهم عن جعفر بن عون، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1308" عن يحيى القطان، عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 1/93 من طريق موسى بن عقبة، عن إسماعيل بن أبي خالد، به. بلفظ حديث ابن أبي عاصم سواء. وقال الترمذي: وقد روى هذا الحديث عن إسماعيل، عن قيس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "اللّهم لسعد إذا دعاك"، وهذا أصح. قلت: وأخرجه مرسلا ابن سعد 3/142 عن يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن أبي خالد، به.

6991- عبد الله بن عيسى الرقاشي ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: من أهل البصرة، يروي عن أيوب السختياني، روى عنه محمد بن موسى الحرشي والبصريون، يخطء ويخالف، قلت: وورد اسمه عند البزار والعقيلي في "الضعفاء" 2/289 "عبد الله بن قيس الرقاشي" وتبعهما الذهبي في "الميزان" 2/473، وقال العقيلي: حديثه غير مَحفوظٍ، ولا يُتابعُ عليه، ولا يُعرفُ إلا به، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه العقيلي 2/289 عن محمد بن زكريا، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه البزار "1982" و "2582" عن محمد بن المثنى، به. ولفظه عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "يدخل عليكم رجل من أهل الجنة"، فدخل سعد، قال ذلك ثلاثة أيام، كل ذلك يدخل سعد.

الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ ذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَلَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَتَمَنَّى اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ، فَاِذَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَدْ طَلَعَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے تمہارے پاس ایک شخص آئے گا' جو جنتی ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ وہ داخل ہونے والا شخص اس کے گھر والوں میں سے کوئی ہو' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔

ذِكْرُ الْاٰيِ الَّتِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا وَكَانَ سَبَبَهَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ

ان آیات کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیں اور ان کے نزول کا سبب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے

6992 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ آيَاتٍ: اَصَبْتُ سَيْفًا، فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيهِ، قَالَ: ضَعْهُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيهِ، وَاجْعَلْنِيْ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ، قَالَ: ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ) (الأنفال: 1) وَصَنَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ طَعَامًا، فَدَعَانَا، فَشَرِبْنَا الْخَمْرَ حَتّٰى انْتَشَيْنَا، فَتَفَاخَرَتِ الْاَنْصَارُ وَقُرَيْشٌ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: نَحْنُ اَفْضَلُ مِنْكُمْ، وَقَالَتْ قُرَيْشٌ: نَحْنُ اَفْضَلُ، فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَحْيَ جَزُوْرٍ فَضَرَبَ اَنْفَ سَعْدٍ، فَفَزَرَهٗ، فَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ

6992–إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، وهو صدوق. بندار: هو محمد بن بشار، ومحمد: هو ابن جعفر غندر. وقوله: "شجروا فاها" أي: فتحوه. وأخرجه مسلم "34""1748" في الجهاد: باب الأنفال، و4/1878 "44" في فضائل الصحابة: باب فيفضل سعد بن أبي وقاص، والترمذي "3189" في تفسير القرآن: باب سورة العنكبوت، عن محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، بهذا الإسناد. وحديث مسلم في الموضع الأول بقصة الأنفال فقط، وحديث الترمذي بقصة أم سعد فقط، وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/185 - 186، والطبري في "جامع البيان "9/174 و21/70 من طريق محمد بن جعفر، به، ورواية الطبري الأولى في قصة الأنفال، والثانية في قصة أم سعد. وأخرجه أبو داود "208"، ومن طريقه الدورقي في "مسند سعد" "43"، وأبو عوانة في "مسنده"4/104 عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/181 عن يحيى بن سعيد، والدورقي "44"، وأبو عوانة 4/103 - 104، والبيهقي 6/269 و291 و8/285 و9/26 من طريق وهب بن جرير، كلاهما عن شعبة، به، واختصره بعضهم. وأخرجه مسلم "43""1748"، وأبو يعلى "782"، وأبو عوانة 4/104 من طريق زهير بن معاوية، ومسلم "33"/4 من طريق أبي عوانة اليشكري، كلاهما عن سماك بن حرب، به.

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (المائدة: 90) وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْبِرِّ، وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا، وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ تَكْفُرَ، قَالَ: فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا) (العنكبوت: 8) الْآيَةُ، قَالَ: وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ يَعُودُنِي، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ، أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِثُلُثَيْهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِنِصْفِهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِثُلُثِهِ؟ قَالَ: فَسَكَتَ.

مصعب اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں مجھے تلوار ملی میں وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ نفلی طور پر عطا کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رکھ دو۔ میں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! مجھے نفلی طور پر عطا کر دیں اور مجھے ایسے شخص کی مانند کر دیں جس کے پاس خوشحالی نہیں ہوتی (یعنی مجھے غریب سمجھ کے ہی یہ مجھے دیدیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں سے تم نے اسے لیا ہے وہاں رکھ دو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''لوگ تم سے مال انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔''

ایک مرتبہ ایک انصاری شخص نے کھانا تیار کیا اس نے ہمیں پلایا ہم نے شراب پی لی' یہاں تک کہ ہم آپس میں لڑ پڑے انصار اور قریش نے ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ انصار نے کہا: ہم تم سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ قریش نے کہا: ہم زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے گوشت کا ٹکڑا پکڑا اور اسے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر مار کر توڑ دیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک ٹوٹ گئی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک شراب، جوا، بت اور پانسہ ناپاک ہیں یہ شیطان کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں تم اس سے اجتناب کرو تا کہ فلاح حاصل کرلو۔''

ایک مرتبہ ام سعد نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے نیکی کرنے کا حکم نہیں دیا اللہ کی قسم! میں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گی اور اس وقت تک کوئی مشروب نہیں پیوں گی جب تک میں مر نہیں جاتی یا تم (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) انکار نہیں کر دیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ جب ان کو کچھ کھلانے کا ارادہ کرتے تو وہ اس کا منہ زبردستی کھولتے تھے اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی ہے۔''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں بیمار تھا آپ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے سارے مال کے بارے میں وصیت کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے دریافت کیا: دو تہائی کے بارے میں کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف کے بارے میں کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کر دوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

ذِكْرُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6993 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَخْنَسِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ، فَذَكَرَ الْمُغِيرَةُ عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ، فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ، قَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، فَقَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ

❁❁ عبدالرحمٰن بن اخنس بیان کرتے ہیں: وہ مسجد میں موجود تھے مغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں گستاخی کی تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے وہ بولے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر کہتا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"دس لوگ جنتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ بن عبیداللہ جنتی ہیں، زبیر بن عوام جنتی ہیں، سعد بن مالک جنتی ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں (پھر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا) اگر میں چاہوں، تو دسویں آدمی کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ تو وہ خاموش رہے لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: سعید بن زید (یعنی وہ خود)"

ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6993–حديث صحيح، عبد الرحمن بن الأخنس ذكره المؤلف في "الثقات" وروى عنه اثنان وقد توبع، وبقية رجاله ثقات. الحوضي: هو حفص بن عمرو بن الحارث . وأخرجه أبو داود "4649" في السنة: باب في الخلفاء، عن حفص بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "236"، وأحمد في "المسند"1/188، وفي "الفضائل" "87"، والترمذي بعد الحديث "3757" في المناقب: باب مناقب سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، والنسائي في "الفضائل" "106"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1428" و "1429" و "1430" و "1431" من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذي: حسن. وأخرجه النسائي "100" من طرق الحسن بن عبيد الله، عن الحر بن صياح، به. وأخرجه أحمد 1/187، وأبو داود "4650"، والنسائي "90"، وابن ماجة "133" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن أبي عاصم "1433" و"1435" و"1436" من طريق رياح بن الحارث، عن سعيد. وسيأتي عند المصنف برقم "6996" من طريق عبد الله بن ظالم، عن سعيد بن زيد . وفي الباب عن عبد الرحمن، سيأتي عند المصنف برقم. "7002"

6994 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَيْءٌ، فَسَبَّهُ خَالِدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِي؛ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں برا کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے اصحاب میں سے کسی کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا خیرات کر دے تو بھی ان میں سے کسی ایک کے ایک مد بلکہ نصف (مد خیرات کرنے) تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

6995 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، وَالْجَنَدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ بَعْدِي اِلَّا الصَّابِرُ، قَالَ: ثُمَّ تَقُوْلُ: فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ، تُرِيدُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَكَانَ قَدْ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيعَ بِاَرْبَعِينَ اَلْفًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (خواتین) کا معاملہ ان چیزوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں مجھے اپنے بعد اندیشہ ہے اور میرے بعد تم پر وہی شخص صبر سے کام لے گا' جو صبر کرنے والا ہوگا۔

6994- إسناده صحيح على شرط الشيخين، محمد بن الصباح: هو الدولابي، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه مسلم "222" "2541" في فضائل الصحابة: باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، عن عثمان بن شيبة، وأبو يعلى "1171" عن زهير بن حرب، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة "161" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد. غير أنه جعله من مسند أبي هريرة. وانظر "7253" و "7255".

6995- حديث صحيح، صخر بن عبد الله: هو ابن حرملة المدلجي. وثقه المؤلف والعجلي، وقال النسائي: صالح، وقال الذهبي في "مختصر المستدرك": صدوق، وباقي رجال السند ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي "3749" في المناقب: باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، وقال: حسن صحيح غريب. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1258" عن منصور بن سلمة، والحاكم 3/312 من طريق عبد الله بن يوسف التنيسي، كلاهما عن بكر بن مضر، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبي بقوله: صخر صدوق لم يخرجا له. وأخرجه بنحوه أحمد 6/103-104 و135، وابن سعد 3/132-133 من طريق أم بكر بنت المسور بن مخرمة، عن أبيها، عن عائشة. وفي الباب عن أم سلمة عند أحمد 6/299 و302، وابن أبي عاصم في "السنة" "1412" و"1413"، والطبراني "136" /23 و"896"، وابن سعد 3/132. وعن أبي هريرة عند ابن أبي عاصم "1414"، والحاكم 3/311 وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وعن أبي سلمة بن عبد ارحمن، أن عبد الرحمن بن عوف أوصى بحديقة لأمهات المؤمنين بيعت بأربع مئة ألف. أخرجه الترمذي "3750"، والحاكم 3/312 وصححه على شرط مسلم، وقال الترمذي: حسن غريب.

راوی بیان کرتے ہیں: پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو (جنت کی نہر) سلسبیل سے سیراب کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد عبدالرحمٰن بن عوف تھے (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا:) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ انہوں نے جو مال دیا اس کی قیمت چالیس ہزار تھی۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

6996 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصِينًا يَذْكُرُ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ خُطَبَاءُ يَتَنَاوَلُوْنَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَفِي الدَّارِ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَاَخَذَ بِيَدِي، وَقَالَ: اَلَا تَرَى هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي اَرَى، يَلْعَنُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ، فَقُلْتُ: مَنِ التِّسْعَةُ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ، فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَاِنَّ عَلَيْكَ نَبِيًّا، وَصِدِّيقًا، وَشَهِيدًا، قُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، قُلْتُ: مَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: اَنَا

❀❀ عبداللہ بن ظالم مازنی بیان کرتے ہیں: خطیب لوگ کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے لگے۔ گھر میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے کیا تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو جسے میں دیکھ رہا ہوں یہ ایک جنتی شخص کو برا کہہ رہا ہے میں نو لوگوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں گواہی دینا چاہوں تو میں گناہ گار نہیں ہوں گا۔ میں نے دریافت کیا: وہ نو لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ

6996– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير عبد الله بن ظالم، فقد روى عنه جمع، ووثقه المؤلف والعجلي، وحديثه عند أصحاب السنن . وأخرجه أحمد في "الفضائل" "81" عن عثمان بن أبي شيبة، وأبو داود "4648" في السنة: باب في الخلفاء ، والنسائي في "الفضائل" "104" عن أبي كريب محمد بن العلاء ، و "88" عن إسحاق بن إبراهيم ثلاثتهم عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "235"، والحميدي "84"، وأحمد في "المسند"1/188 و189، وأحمد أيضا وابنه عبد الله في "الفضائل" "81"، والترمذي "3757" في المناقب: باب مناقب سعيد بن زيد، والنسائي "87" و"101"، ابن ماجه "134" في المقدمة: باب فضائل أصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والحاكم3/450 - 451، والبغوي "3927" من طرق عن حصين بن عبد الرحمن، به. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أبو داود "4648"، والنسائي "89" و"104" من طريق سفيان وهو الثوري - عن منصور، عن هلال بن يساف، عن ابن حيان، عن عبد الله بن ظالم، به . قال البخاري في "التاريخ"5/125 بعد أن ذكر رواية هلال بن يساف، عن عبد الله بن ظالم، عن سعيد بن زيد: وزاد بعضهم ابن حيان فيه ولم يصح . وانظر ."6993" وفي الباب عن ابن عمر عند الطبراني في "الصغير" "62"، ورجاله رجال الصحيح غير حامد بن يحيى البلخي وهو ثقة - وعن عبد الرحمن بن عوف وسيأتي برقم ."7002"

پر موجود تھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے حرا ٹھہرے رہو کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔ میں نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرت سعد (بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (یہ نو لوگ ہیں جو جنتی ہیں)

میں نے دریافت کیا: دسواں شخص کون ہے؟ وہ تھوڑی دیر تک سوچتے رہے' پھر بولے: میں ہوں۔

ذِكْرُ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تذکرہ

6997 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، بِئْسَ الرَّجُلُ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ سَمَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُسَمِّهِمْ لَنَا سُهَيْلٌ

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''ابوبکر اچھا آدمی ہے، عمر اچھا آدمی ہے، ابوعبیدہ بن جراح اچھا آدمی ہے، اسید بن حضیر اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو اچھا آدمی ہے، فلاں اور فلاں برے آدمی ہیں۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان لوگوں کا نام لیا لیکن سہیل نامی راوی نے ان کے نام بیان نہیں کیے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَانَ مِنْ اَحَبِّ الرِّجَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نزدیک حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بعد پسندیدہ ترین مرد تھے

6998 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

6997- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عبيد المحاربي، فقد روى له أصحاب السنن غير ابن ماجه، وهو صدوق . وسيرد هذا الحديث عند المؤلف برقم "7129" من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، عن ابن أبي حازم، به . فانظر تخريجه هناك.

سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:

(متن حدیث): قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، قِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ، قِيلَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ قِيلَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ دریافت کیا گیا: مردوں میں سے کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر پھر دریافت کیا گیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر۔ عرض کی گئی: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ بِالْاَمَانَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے امین ہونے کے بارے میں گواہی دینے کا تذکرہ

6999 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَهْلِ نَجْرَانَ: لَاَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ اَمِينًا حَقَّ اَمِينٍ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ، فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا: میں تمہاری طرف ایسے امین شخص کو بھیجوں گا' جو واقعی امین ہوگا لوگ اس کے لیے مشتاق ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

6998- إسناده صحيح على شرط مسلم، وسماع حماد بن سلمة من سعيد بن إياس الجريري قبل اختلاطه، وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة.343/2 وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "الفضائل" "214" عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1281"، وابن سعد 3/176 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، به. ولم يذكر ابن سعد في حديثه أبا عبيدة بن الجراح، وانظر "6885".

6999- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وسماع شعبة من أبي إسحاق وهو السبيعي - قديم. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 7/176 من طريق يوسف القاضي، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "412"، والبخاري "3745"، في فضائل الصحابة: باب مناقب أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، و "4381" في المغازي: باب قصة أهل نجران، و"7254" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق ...، ومسلم "2420" "55" في فضائل الصحابة: باب أبي عبيدة بن الجراح، والنسائي في "الفضائل" "95"، وابن ماجه "135" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن سعد 3/412، والبغوي "3929"، وأبو نعيم 7/175-176 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 3/385 و401، وفي "الفضائل" "1276"، وابن أبي شيبة 12/136، ومسلم "2420"، والترمذي "3796" في المناقب: باب مناقب معاذ بن جبل، وزيد بن ثابت، وأبي، وأبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم، والنسائي "94"، وابن ماجه "135"، وابن سعد 3/412 من طريق إسرائيل، كلاهما عن أبي إسحاق، به، وبعضهم يذكر فيه قصة العاقب والسيد، وقال الترمذي: حسن صحيح.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْخِطَابَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى لِاَسْقُفَىْ نَجْرَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد نجران کے دو مذہبی پیشواؤں سے ارشاد فرمایا تھا

7000 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْقُفَا نَجْرَانَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ، فَقَالُوْا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ اَمِيْنًا فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَاَرْسَلَهُ مَعَهُمْ

✿✿ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نجران کے دو پادری (یا راہب) عاقب اور سعید آئے انہوں نے کہا: آپ ﷺ ہمارے ساتھ کسی ایسے امین شخص کو بھیجیں جو واقعی امین ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے ساتھ امین شخص کو بھیجوں گا۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اس کے لئے متوجہ ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ بن جراح تم اٹھ جاؤ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ان لوگوں کے ساتھ بھیج دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ تَنْسِبُ الْمَرْءَ اِلٰى فَضِيلَةٍ تَغْلِبُ عَلٰى سَائِرِ فَضَائِلِهِ بِلَفْظِ الْاِنْفِرَادِ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' عرب (بعض اوقات) کسی آدمی کی نسبت بطور خاص صرف

اسی فضیلت کے ساتھ کرتے ہیں جو اس کے تمام دیگر فضائل پر غالب ہو' اور ان الفاظ کے ذریعے کرتے ہیں' جو اس فضیلت کے ساتھ مخصوص ہو

7001 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

7000- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الله بن عمر بن أبان، فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/136 عن عبد الرحيم بن سليمان، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

7001- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "7255" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق ... ، عن سليمان بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/133 عن عبد الرحمن بن مهدي، وأحمد 3/245، وابن سعد 3/412 عن عفان بن مسلم، والبخاري "4382" في المغازي: باب قصة أهل نجران، عن أبي الوليد الطيالسي، والبغوي "3928"، من طريق بشر بن عمر، وسهل بن بكار، خمستهم عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/189 و281، وابن أبي شبة 12/135ن والبخاري "3744" في فضائل الصحابة: باب مناقب أبي عبيدة بن الجراح، والنسائي في "الفضائل" "96"، وابن سعد 3/412، وأبو يعلى "2808"، وأبو نعيم 7/175 من طرق عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أحمد 3/125 و146 و175 و213 و286، ومسلم "2419"

خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ، وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِاَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

7002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرَةٌ فِی الْجَنَّةِ: اَبُوْ بَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِی الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ، وَابْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِی الْجَنَّةِ، وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَيْسَ ذِكْرُ اَبِیْ عُبَيْدَةَ اَنَّهٗ فِی الْجَنَّةِ مَضْمُوْمًا اِلَى الْعَشَرَةِ اِلَّا فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَاهُمْ مِنْ اَوَّلِ هٰذَا النَّوْعِ اِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ هُمْ اَفْضَلُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَذْكُرُ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ مَنْ رُوِيَتْ لَهٗ فَضِيْلَةٌ صَحِيْحَةٌ، وَكَانَ مَوْتُهٗ فِیْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ قَبَضَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَّتِهٖ اِنْ يَّسَّرَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهٗ

❁❁ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دس لوگ جنتی ہیں ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، ابن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید بن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعبیدہ کے جنتی ہونے کا ذکر عشرہ مبشرہ میں صرف اسی روایت میں مذکور ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر ہم نے اس قسم کے آغاز میں اس مقام پر کیا ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے زیادہ فضیلت رکھنے والے لوگ

7002- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد العزيز بن محمد وهو الدراوردي - فقد روى له البخاري تعليقا ومقرونا، واحتج به مسلم والباقون . وأخرجه أحمد في "المسند"1/193، و"الفضائل" "278"، والترمذي "3747" في المناقب: باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "91"، والبغوي "3925" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي "3926" من طريق يحيى الجماني، عن عبد العزيز بن محمد، به.

ہیں اب ان کے بعد ان حضرات کا ذکر کروں گا جن کی فضیلت کے بارے میں مستند روایات منقول ہیں اور ان کا انتقال نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ہو گیا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (نبی اکرم ﷺ کی روح مبارکہ) کو قبض کر کے اسے جنت کی طرف منتقل کر دیا اگر اللہ تعالیٰ نے یہ چیز آسان کی اور یہ چاہا (تو میں اس طرز پر ان کا ذکر کروں گا)

ذِكْرُ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدٍ زَوْجَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد رضی اللہ عنہا کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں

7003 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ اَبُوْ قُدَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمام جہان کی خواتین میں سے تمہارے لئے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد' فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی اہلیہ آسیہ کافی ہیں (یعنی یہ سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں)''۔

ذِكْرُ بُشْرَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ کا سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں گھر ملنے کی خوش خبری دینے کا تذکرہ

7004 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا سَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ

7003- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أحمد بن سفيان، وعبيد الله بن فضالة، فقد روى لهما النسائي، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "20919". ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد في "المسند" 3/135، وفي "الفضائل" "1325" "1337"، والترمذي "3878" في المناقب: باب فضل خديجة رضي الله عنها، والطحاوي في مشكل الآثار "147"، والطبراني في "الكبير" "1003" 22/، "3"/23، والحاكم 3/157، والبغوي "3955". وقال الترمذي: هذا حديث صحيح. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1332" و"1338"، ومن طريقه الحاكم 3/157 - 158 عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن أنس، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وقد تقدم عند المصنف برقم "6951" من طريق ابن أبي السري، عن عبد

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی تھی جوموتی سے بنا ہوا تھا اس میں کوئی شور اور کوئی تھکاوٹ نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِهٰذَا الْفِعْلِ الَّذِىْ وَصَفْنَاهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کام کرنے کا حکم دیا گیا تھا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

7005 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اُبَشِّرَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا سَخَبَ فِيْهِ، وَلَا نَصَبَ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں خدیجہ کو جنت میں موجود ایک ایسے گھر کی بشارت دیدوں جوموتی سے بنا ہوا ہوگا اس میں کوئی شور اور کوئی تھکاوٹ نہیں ہوگی۔''

ذِكْرُ تَعَاهُدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدِقَاءَ خَدِيْجَةَ بِالْبِرِّ بَعْدَ وَفَاتِهَا

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ان کی سہیلیوں کا خاص خیال رکھتے تھے

7004- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/133، وعنه أخرجه مسلم "2433" في فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضى الله عنها، عن وكيع، بهذا الإسناد، قرن ابن أبي شيبة يعلى بو كيع، وقد وقع في المطبوع منه "وكيع عن يعلى" وهو تحريف. وأخرجه أحمد في "المسند" 4/355و356و381، وفي "الفضائل" "1577" و "1581" و "1582"، وابنه عبد الله "1593"، والحميدى "720"، والبخارى "1792" في العمرة: باب متى يحل المعتمر؟ و"3819" في مناقب الأنصار: باب تزويج النبى صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضى الله عنها، ومسلم "2433"، والنسائى في "الفضائل" "255"، والطبرانى "11"/23 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به.

7005- إسناده قوى، ابن إسحاق روى له مسلم متابعة، وهو صدوق وقد صرح بالسماع، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين، غير العباس بن عبد العظيم، فمن رجال مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد في "الفضائل" "1519"، ومن طريقه الحاكم 3/184 عن أبى عمرو نصر بن على، وأبو يعلى ورقة 312/2 عن القاسم، والطبرانى "13"/23 من طريق محمد بن أبى صفوان الثقفى، ثلاثتهم عن وهب بن جرير بهذا الإسناد. ورواية أبى يعلى مختصرة. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/205، و"الفضائل" "1585"، ومن طريقه الحاكم 3/185 من طريق إبراهيم بن سعد، وأبو يعلى ورقة 312/2 من طريق بكر بن سليمان، كلاهما عن ابن إسحاق، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبى.! وأورده الهيثمى في "المجمع" 9/223، ونسبه إلى أحمد وأبى يعلى والطبرانى، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح غير محمد بن إسحاق وقد صرح بالسماع.

7006 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ، يَقُولُ: اذْهَبُوا بِذِي اِلٰى اَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ، قَالَتْ: فَاَغْضَبْتُهُ يَوْمًا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رُزِقْتُ حُبَّهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بکری ذبح کرتے تھے' تو یہ فرماتے تھے: اس کا کچھ حصہ خدیجہ کی سہیلیوں کی طرف لے جاؤ۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن میں نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی محبت مجھے دی گئی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7007 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ، قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ اِلٰى فُلَانَةَ، فَاِنَّهَا كَانَتْ صَدِيقَةَ خَدِيجَةَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے: اسے فلاں خاتون کی طرف لے جاؤ' کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی ہے۔

ذِكْرُ اِكْثَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرَ خَدِيجَةَ بَعْدَ وَفَاتِهَا

اس بات کا تذکرہ' سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد نبی اکرم ﷺ ان کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے

7008 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ،

7006– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سهل بن عثمان العسكري الحافظ، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "75""2435" في فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة أم المؤمنين، عن سهل بن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه البخاري "3818" في مناقب الأنصار: باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها، والبغوي "3956" من طريق محمد بن الحسن الأسدي، والترمذي "2017" في البر والصلة: باب ما جاء في حسن العهد، عن أبي هشام الرفاعي، كلاهما عن حفص بن غياث، به. وقال الترمذي: حسن غريب صحيح.

7007–حسن لغيره، المبارك بن فضالة مدلس وقد عنعن، وأخرجه الطبراني "20"/23 عن المقدام بن داود، والحاكم 4/175 من طريق الربيع بن سليمان، كلاهما عن أسد بن موسى، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "232"، والبزار "1904" من طريق سعيد بن سليمان، عن مبارك بن فضالة، به. ويشهد له حديث عائشة الذي قبله.

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَ خَدِيْجَةَ، قُلْتُ: لَقَدْ اَخْلَفَكَ اللّٰهُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ. فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَعُّرًا مَا كُنْتُ اَرَاهُ مِنْهُ اِلَّا عِنْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ، وَاِذَا رَاَى الْمَخِيلَةَ حَتّٰى يَعْلَمَ اَرَحْمَةٌ اَوْ عَذَابٌ؟

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اکثر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا کرتے تھے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سرخ ہونٹوں والی قریش کی اس بوڑھی کے بعد دیگر ازواج بھی عطا کی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ میں نے یہ کیفیت صرف وحی کے نزول کے وقت ہی آپ ﷺ میں دیکھی تھی اگر کوئی پردہ دار عورت بھی آپ ﷺ کو دیکھ لیتی تو اسے پتہ چل جاتا یہ مہربانی کی وجہ سے ہے یا ناراضگی کی وجہ سے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَ خَدِيْجَةَ مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا تھا

7009 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهِ خَدِيْجَةُ اَتَتْكَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ، فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا سَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ.

ابْنُ فُضَيْلٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَهُ الشَّيْخُ

7008–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . عفان: هو ابن مسلم . وأخرجه أحمد 6/150 عن عفان، بهذا الإسناد، وقرن في أحد روايتيه بعفان بهزا . وأخرجه أيضا 6/154 عن أبي عبد الرحمن مؤمل بن إسماعيل، عن حماد، به . وأخرجه بنحوه مسلم "2437" في فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضي الله عنها، والطبراني "14"/23 من طريق هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وعلقه البخاري "3821" في مناقب الأنصار: باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضي الله عنها . وأخرجه أيضا أحمد 6/117 - 118، والطبراني "22"/23 من طريق مجالد بن سعيد، عن الشعبي، عن مسروق، عن عائشة. وقال الهيثمي في "المجمع"9/224: رواه أحمد وإسناده حسن!

7009–إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة".12/133 و"مسند أبي يعلى "."6089" ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم "2432" في فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة، والطبراني ."10"/23 وأخرجه أحمد في "المسند".2/231 و"الفضائل" "1588"، والبخاري "3820" في مناقب الأنصار: باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضي الله عنها، و"7497" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ) ، ومسلم "2432"، والنسائي في "الفضائل" "253"، والحاكم 3/185، والبغوي "3953" من طرق عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا إسناد صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي.!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خدیجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لے کر آ رہی ہیں' جس میں کھانا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مشروب موجود ہے' جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ جائیں' تو ان کے پروردگار کی طرف سے انہیں سلام کہہ دیجئے گا اور انہیں جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دید یجئے گا' جو موتی سے بنا ہوا ہو گا اس میں کوئی شور شرابہ اور تھکاوٹ نہیں ہو گی۔

ابن فضیل نامی راوی' محمد بن فضیل بن غزوان ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَدِيْجَةَ مِنْ اَفْضَلِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جنت میں اہل جنت کی تمام خواتین سے افضل ہوں گی

7010 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَرْضِ خُطُوطًا اَرْبَعَةً، قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : مَاتَتْ خَدِيْجَةُ بِمَكَّةَ قَبْلَ هِجْرَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے زمین پر چار لکیریں کھینچیں۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم ہیں جو فرعون کی اہلیہ تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال مکہ میں ہی' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے) مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے تین سال پہلے ہوا تھا۔

7010–إسناده صحيح، محمد بن أبان الواسطي ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/293، و"الفضائل" "250" و"252"و"259"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "148"، وأبو يعلى "2722"، والطبراني "1192" و"1019"/22 و"1"/23، والحاكم 2/594و3/160و185 من طرق عن داود بن الفرات، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرِ بْنِ صَخْرِ بْنِ خَنْسَاءَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت براء بن معرور بن صخر بن خنساء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7011 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنِ الرَّيَّانِیُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ،

(متن حدیث): حَدَّثَنِیْ مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَغَيْرِهِ اَنَّهُمْ وَاعَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْقَوْهُ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ بِمَكَّةَ فِيمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، فَخَرَجُوْا مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فِيمَنْ خَرَجَ مِنْ اَرْضِ الشِّرْكِ مِنْ قَوْمِهِمْ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرِ بْنِ صَخْرِ بْنِ خَنْسَاءَ - وَكَانَ كَبِيرَنَا وَسَيِّدَنَا -: قَدْ رَاَيْتُ رَاْيًا وَاللّٰهِ مَا اَدْرِی اَتُوَافِقُوْنِیْ عَلَيْهِ اَمْ لَا؟ اِنِّی قَدْ رَاَيْتُ اَنْ لَا اَجْعَلَ هٰذِهِ الْبَنِيَّةَ مِنِّی بِظَهْرٍ - يُرِيْدُ الْكَعْبَةَ - وَاِنِّی اُصَلِّیْ اِلَيْهَا فَقُلْنَا: لَا تَفْعَلْ، وَمَا بَلَغَنَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ اِلَّا اِلَى الشَّامِ، وَمَا كُنَّا نُصَلِّیْ اِلٰى غَيْرِ قِبْلَتِهِ، فَاَبَيْنَا عَلَيْهِ ذٰلِكَ وَاَبٰى عَلَيْنَا، وَخَرَجْنَا فِیْ وَجْهِنَا ذٰلِكَ، فَاِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ صَلّٰى اِلَى الْكَعْبَةِ، وَصَلَّيْنَا اِلَى الشَّامِ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ لِیَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ: وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اَخِی قَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مَا صَنَعْتُ فِیْ سَفَرِیْ هٰذَا، قَالَ: وَكُنَّا لَا نَعْرِفُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنَّا نَعْرِفُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ يَخْتَلِفُ اِلَيْنَا بِالتِّجَارَةِ وَنَرَاهُ، فَخَرَجْنَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَطْحَاءِ، لَقِينَا رَجُلًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْهُ، فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفَانِهِ قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ، قَالَ: فَاِذَا دَخَلْتُمْ، فَانْظُرُوا الرَّجُلَ الَّذِیْ مَعَ الْعَبَّاسِ جَالِسًا فَهُوَ هُوَ، تَرَكْتُهُ مَعَهُ الْآنَ جَالِسًا، قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مَعَ الْعَبَّاسِ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِمَا، وَجَلَسْنَا اِلَيْهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَعْرِفُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ يَا عَبَّاسُ؟، قَالَ: نَعَمْ، هٰذَانِ الرَّجُلَانِ مِنَ الْخَزْرَجِ - وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّمَا تُدْعٰى فِیْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ اَوْسَهَا وَخَزْرَجَهَا - هٰذَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ رِجَالِ قَوْمِهِ، وَهٰذَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، فَوَاللّٰهِ مَا اَنْسٰى قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّاعِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّی قَدْ صَنَعْتُ فِیْ سَفَرِیْ هٰذَا شَيْئًا اَحْبَبْتُ اَنْ تُخْبِرَنِیْ عَنْهُ، فَاِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْهُ شَیْءٌ، اِنِّی قَدْ رَاَيْتُ اَنْ لَا

7011- إسناده قوى، سلمة بن الفضل وثقه قوم وضعفه آخرون، وقال يحيى بن معين: سمعت جريرا يقول: ليس من لدن بغداد إلى أن تبلغ خراسان أثبت فى ابن إسحاق من سلمة بن الفضل، وقد توبع، وباقى رجال السند ثقات، وابن إسحاق صرح التحديث. وهو فى سيرة ابن هشام 2/81 - 85 عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وفيه بعض الزيادات. وأخرجه أحمد 3/460 - 462 من طريق إبراهيم بن سعد، والطبرانى 19/174، والحاكم 3/441، وعنه البيهقى فى "الدلائل" 2/444 - 337 من طريق يونس بن بكير، كلاهما عن ابن إسحاق، به. وقال الهيثمى فى "المجمع" 6/45 بعد أن نسبه إلى أحمد والطبرانى: ورجال أحمد رجال الصحيح غير ابن إسحاق وقد صرح بالسماع.

اَجْعَلَ هٰذِهِ الْبَنِيَّةَ مِنِّي بِظَهْرٍ، وَصَلَّيْتُ اِلَيْهَا، فَعَنَّفَنِيْ اَصْحَابِيْ، وَخَالَفُوْنِيْ، حَتّٰى وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ مَا وَقَعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ عَلٰى قِبْلَةٍ، لَوْ صَبَرْتَ عَلَيْهَا، وَلَمْ يَزِدْهُ عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا اِلٰى مِنًى فَقَضَيْنَا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا كَانَ وَسَطُ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اتَّعَدْنَا نَحْنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقَبَةَ، فَخَرَجْنَا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ نَتَسَلَّلُ مِنْ رِحَالِنَا، وَنُخْفِيْ ذٰلِكَ مِنْ مُشْرِكِي قَوْمِنَا، حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعْنَا عِنْدَ الْعَقَبَةِ، اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَتَلَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَاَجَبْنَاهُ وَصَدَّقْنَاهُ وَآمَنَّا بِهٖ وَرَضِينَا بِمَا قَالَ، ثُمَّ اِنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَكَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ، اِنَّ مُحَمَّدًا مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ، وَاِنَّا قَدْ مَنَعْنَاهُ مِمَّنْ هُوَ عَلٰى مِثْلِ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ، وَهُوَ فِيْ عَشِيْرَتِهٖ وَقَوْمِهٖ مَمْنُوعٌ، فَتَكَلَّمَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ وَّاَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: بَايِعْنَا، قَالَ: اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ تَمْنَعُوْنِيْ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَنِسَاءَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ، قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَنَحْنُ وَاللّٰهِ اَهْلُ الْحَرْبِ، وَرِثْنَاهَا كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَاتَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ قُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا بِشَهْرٍ، وَاَوْصٰى اَنْ يُّوَجَّهَ فِيْ حُفْرَتِهٖ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَفُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ، وَاَمَّا تَرْكُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ صَلَّاهَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ، حَيْثُ كَانَ الْفَرْضُ عَلَيْهِمُ اسْتِقْبَالَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، كَانَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْبَرَاءَ اَسْلَمَ لَمَّا شَاهَدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمِنْ اَجْلِهٖ لَمْ يَاْمُرْهُ بِاِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ

❁❁ معبد بن کعب اپنے بھائی عبداللہ بن کعب کے حوالے سے اپنے والد اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ وعدہ کیا کہ وہ اگلے سال مکہ میں اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے ملیں گے پھر اگلے سال وہ ''ستر'' افراد نکلے جو شرک کی سرزمین سے نکلے تھے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ جو ہمارے بڑے اور ہمارے سردار تھے انہوں نے کہا: میری ایک رائے ہے اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کیا تم اس کے بارے میں میری موافقت کرو گے یا نہیں میری یہ رائے ہے کہ میں اس عمارت کی طرف اپنی پیٹھ نہ کروں' ان کی مراد خانہ کعبہ تھا اور یہ کہ میں اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کروں۔ ہم نے کہا: آپ ایسا نہ کریں' کیونکہ ہم تک جو اطلاعات پہنچی ہیں اس کے مطابق نبی اکرم ﷺ (شام کی طرف یعنی بیت المقدس کی طرف) رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں' تو ہم نبی اکرم ﷺ کے قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کر سکتے۔ ہم نے ان کی بات کا انکار کیا۔ انہوں نے بھی ہماری بات نہیں مانی پھر ہم آگے روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی اور ہم نے شام کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہم مکہ آئے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! اے میرے بھتیجے میں نے اپنے اس سفر کے دوران جو کچھ کیا تھا وہ میرے ذہن میں آ گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کو (چہرے سے) پہچانتے نہیں

تھے ہم حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے چہرے سے واقف تھے کیونکہ وہ تجارت کے سلسلے میں ہمارے ہاں آتے جاتے رہتے تھے اور ہم انہیں دیکھ لیتے تھے تو ہم مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے نکلے یہاں تک کہ جب ہم بطحاء میں پہنچے تو ہماری ملاقات ایک شخص سے ہوئی ہم نے اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا: تو اس نے دریافت کیا: کیا تم لوگ انہیں جانتے ہو۔ ہم نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! نہیں۔ اس نے کہا: تم لوگ اندر جاؤ ان صاحب کو دیکھو جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں وہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں انہیں ابھی بیٹھا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: ہم وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ہم نے ان دونوں صاحبان کو سلام کیا اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عباس آپ ان دونوں کو جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں یہ دونوں صاحبان خزرج قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں (راوی کہتے ہیں:) اس زمانے میں انصار کو ان کے قبیلے اوس اور خزرج کے حوالے سے پہچانا جاتا تھا۔

(حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا:) یہ براء بن معرور ہے جو اپنی قوم کا ایک بڑا فرد ہے اور یہ کعب بن مالک ہے (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں بھولا آپ نے دریافت کیا: وہ جو شاعر ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنے سفر کے دوران ایک کام کیا ہے میں یہ چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کے بارے میں کچھ بتائیں میرے ذہن میں اس کے حوالے سے ایک الجھن ہے مجھے یہ لگا کہ مجھے اس عمارت کی طرف اپنی پشت نہیں کرنی چاہئے اور مجھے اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنی چاہئے تو اس بات پر میرے ساتھی مجھ سے ناراض ہو گئے انہوں نے میری مخالفت بھی کی یہاں تک کہ میرے ذہن میں اس بارے میں یہ چیز آئی جو آئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک قبلہ پر ہوا گر تم اس پر صبر سے کام لو (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ مزید کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ وہاں سے نکل کر منیٰ کی طرف آئے ہم نے اپنا حج مکمل کیا یہاں تک کہ ایام تشریق کے درمیان میں ہم نے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طے کیا کہ ہم عقبہ میں ملاقات کریں گے تو ہم رات کے وقت اپنی رہائش گاہوں سے کھسک کر وہاں گئے ہم اپنی قوم کے مشرکین سے اس چیز کو خفیہ رکھنا چاہتے تھے یہاں تک کہ ہمارا اجتماع گھاٹی کے پاس ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قرآن کی تلاوت کی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا اس پر راضی ہوئے پھر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی انہوں نے کہا: اے خزرج کے گروہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے درمیان کیا حیثیت ہے یہ تم جانتے ہو ہم نے انہیں ان لوگوں سے بچا کر رکھا ہے جو ہمارے (یعنی اہل مکہ) کے دین پر کاربند ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان اور اپنی قوم میں محفوظ ہیں پھر حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور بولے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیعت لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم لوگوں سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم مجھ سے بھی اس چیز کو روکو گے جس سے تم اپنے

آپ کو اپنی عورتوں کو اور اپنے بچوں کو روکتے ہو (یعنی دشمن سے بچاؤ کرو گے) انہوں نے کہا: جی ہاں اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے ہم اللہ کی قسم! جنگ کرنے والے لوگ ہیں اور یہ چیز ہمیں ورثے میں ملی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کا انتقال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے چند ماہ پہلے ہو گیا تھا۔ انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کی قبر میں ان کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کیا جائے' تو ان کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا' جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان نمازوں کے دوہرانے کا حکم نہیں دیا' جو انہوں نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے ادا کی تھیں' حالانکہ اس وقت ان لوگوں پر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا فرض تھا تو اس کی وجہ یہ ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اسلام اس وقت قبول کیا تھا' جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔ اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ نمازیں دہرانے کی ہدایت نہیں کی۔

ذِكْرُ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ بْنِ عُدُسٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت اسعد بن زرارہ بن عدس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7012 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ عَشْرَ سِنِيْنَ يَتَتَبَّعُ النَّاسَ فِىْ مَنَازِلِهِمْ فِى الْمَوْسِمِ وَمَجَنَّةَ وَعُكَاظٍ، وَفِىْ مَنَازِلِهِمْ بِمِنًى، يَقُوْلُ: مَنْ يُؤْوِيْنِىْ، وَيَنْصُرُنِىْ حَتّٰى اُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّى، وَلَهُ الْجَنَّةُ؟ ، فَلَا يَجِدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا يَنْصُرُهُ وَلَا يُؤْوِيهِ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْحَلُ مِنْ مِصْرَ اَوْ مِنَ الْيَمَنِ اِلٰى ذِىْ رَحِمِهٖ، فَيَاْتِيهِ قَوْمُهُ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ لَا يَفْتِنْكَ وَيَمْشِى بَيْنَ رِحَالِهِمْ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَيُشِيْرُوْنَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ، حَتّٰى بَعَثَنَا اللّٰهُ لَهُ مِنْ يَثْرِبَ، فَيَاْتِيهِ الرَّجُلُ فَيُؤْمِنُ بِهٖ، وَيُقْرِئُهُ الْقُرْاٰنَ، فَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ، فَيُسْلِمُوْنَ بِاِسْلَامِهٖ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِّنْ دُوْرِ يَثْرِبَ اِلَّا وَفِيْهَا رَهْطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُظْهِرُوْنَ الْاِسْلَامَ، فَائْتَمَرْنَا وَاجْتَمَعْنَا، فَقُلْنَا: حَتّٰى مَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْرَدُ فِىْ جِبَالِ مَكَّةَ وَيَخَافُ؟ فَرَحَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فِى الْمَوْسِمِ، فَوَاعَدْنَا شِعْبَ الْعَقَبَةِ، فَقَالَ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ: يَا (ابْنَ اَخِى اِنِّى لَا اَدْرِى مَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ جَاؤُوْكَ؟ اِنِّى ذُوْ مَعرِفَةٍ بِـ) اَهْلِ يَثْرِبَ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ مِنْ رَجُلٍ وَّرَجُلَيْنِ، فَلَمَّا نَظَرَ (الْعَبَّاسُ) " فِىْ وُجُوْهِنَا، قَالَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا اَعْرِفُهُمْ، هٰؤُلَاءِ اَحْدَاثٌ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلٰى مَا نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: تُبَايِعُوْنِىْ

7012– إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن خثيم: هو عبد الله بن عثمان بن خثيم، وأبو الزبير: هو محمد بن مسلم بن تدرس، وقد صرح بالسماع عند البيهقي، وما بين الحاصرتين من "المستدرك" "الدلائل." وأخرجه الحاكم 2/624 - 625، وعنه البيهقي في "الدلائل" 2/443 - 444 عن محمد بن إسماعيل المقرء، عن محمد بن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي. وأخرج أحمد 3/339 - 340 عن إسحاق بن عيسى، عن يحيى بن سليم، به. وقد تقدم عند المؤلف. برقم "6274" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن ابن خثيم.

عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ، وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَعَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَلَى اَنْ تَقُوْلُوا فِي اللّٰهِ، لَا يَاْخُذُكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَعَلَى اَنْ تَنْصُرُوْنِيْ اِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ، وَتَمْنَعُوْنِيْ مَا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَاَزْوَاجَكُمْ وَاَبْنَاءَ كُمْ، فَلَكُمُ الْجَنَّةُ ، فَقُمْنَا نُبَايِعُهُ فَاَخَذَ بِيَدِهِ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ اَصْغَرُ السَّبْعِيْنَ اِلَّا اَنَا قَالَ: رُوَيْدًا يَا اَهْلَ يَثْرِبَ، اِنَّا لَمْ نَضْرِبْ اِلَيْهِ اَكْبَادَ الْمَطِيِّ اِلَّا وَنَحْنُ نَعْلَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ اِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَقَتْلَ خِيَارِكُمْ وَاَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوْفُ، فَاِمَّا اَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُوْنَ عَلَيْهَا اِذَا مَسَّتْكُمْ، وَعَلَى قَتْلِ خِيَارِكُمْ وَمُفَارَقَةِ الْعَرَبِ كَافَّةً، فَخُذُوْهُ وَاَجْرُكُمْ عَلَى اللّٰهِ، وَاِمَّا اَنْتُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خِيفَةً، فَذَرُوْهُ فَهُوَ اَعْذَرُ عِنْدَ اللّٰهِ، قَالُوْا: يَا اَسْعَدُ، اَمِطْ عَنَّا يَدَكَ، فَوَاللّٰهِ لَا نَذَرُ هٰذِهِ الْبَيْعَةَ، وَلَا نَسْتَقِيْلُهَا، قَالَ: فَقُمْنَا اِلَيْهِ رَجُلٌ رَجُلٌ، فَاَخَذَ عَلَيْنَا شَرِيطَةَ الْعَبَّاسِ، وَضَمِنَ عَلَى ذٰلِكَ الْجَنَّةَ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : مَاتَ اَسْعَدُ بَعْدَ قُدُوْمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ بِاَيَّامٍ وَّالْمُسْلِمُوْنَ يَبْنُوْنَ الْمَسْجِدَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک حج کے موقع پر مجنہ اور عکاظ کے بازاروں میں لوگوں کی رہائش گاہوں میں ان کے پاس جا کر اور منیٰ میں ان کی رہائشی جگہ پر جا کر یہ کہتے رہے کون شخص مجھے پناہ دے گا' اور میری مدد کرے گا' تا کہ میں اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ کرسکوں اس شخص کو جنت ملے گی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایسا شخص نہیں ملا' جو آپ کی مدد کرتا اور آپ کو پناہ دیتا' یہاں تک کہ ایک شخص مصر سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یمن سے اپنے کسی رشتے دار سے ملنے کے لئے آیا اس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے انہوں نے اس سے کہا: قریش کے اس نوجوان سے بچ کے رہنا کہیں یہ تمہیں آزمائش کا شکار نہ کردے یہ لوگوں کی رہائش گاہوں پر آتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا (کہ تم اس سے بچ کے رہنا)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیجا' تو ایک شخص آپ کے پاس آتا اور آپ پر ایمان لے آتا آپ اسے قرآن کی تلاوت سکھاتے وہ شخص اپنے گھر واپس جاتا اس کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے کچھ اور لوگ بھی مسلمان ہو جاتے' یہاں تک کہ یثرب کے ہر محلے میں کچھ نہ کچھ مسلمان ہو گئے' جو اسلام کا اظہار کرتے تھے ایک مرتبہ ہم نے آپس میں مل کر یہ سوچا کہ ہم کب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کے پہاڑوں میں رہنے دیں گے اور آپ خوف کے عالم میں وہاں رہیں گے' تو ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ حج کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عقبہ کی گھاٹی میں آپ سے ملاقات طے کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! مجھے نہیں معلوم یہ کون لوگ ہیں' جو تمہارے پاس آئے ہیں' میں اہل یثرب میں بخوبی واقف ہوں' تو ہم لوگ ایک' ایک کر کے آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے جب انہوں نے ہمارے چہروں کا جائزہ لیا' تو بولے ان لوگوں سے میں واقف نہیں ہوں یہ نئے لوگ ہیں۔

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میری بیعت اس بات پر کرو کہ تم خوشی اور کسلمندی میں اطاعت وفرمانبرداری کرو گے اور تنگی اور خوشحالی میں خرچ کرو گے اور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں بات کرو گے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اثر قبول نہیں کرو گے اور اس بات پر بیعت کرو کہ جب میں آ گیا' تو تم میری مدد کرو گے اور تم مجھ سے ہر اس چیز کو روکو گے جس سے تم اپنے آپ کو اپنی بیویوں کو اور اپنے بچوں کو روکتے ہو (یعنی دشمنوں کے حملے سے بچاؤ کرو گے) تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ جو میرے علاوہ ان باقی تمام ستر افراد میں کم سن تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک پکڑا اور بولے: اے اہل یثرب ٹھہر جاؤ ہم نے ان کی طرف سفر صرف اس لیے کیا ہے کیونکہ ہم یہ بات جانتے ہیں' کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور آج (ان کا مکہ سے نکلنا) تمام عربوں سے لاتعلقی کے برابر ہوگا (یعنی عرب ہمارے بھی مخالف ہو جائیں گے) اور اس صورت میں تمہارے بہترین لوگ مارے جائیں گے تلواریں تم پر حملہ آور ہوں گی اگر' تو تم ایسے لوگ ہو کہ اس صورت حال پر صبر کرو گے اگر یہ تمہیں درپیش آئی' تو ٹھیک ہے' اگر تمہارے بہترین لوگ مارے جاتے ہیں اور تم تمام عربوں سے لاتعلق ہو جاتے ہو (اور اسے برداشت کر سکتے ہو) تو تم نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دو تمہارا اجر اللہ کے ذمے ہوگا لیکن اگر تمہیں اپنی ذات کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہو تو پھر نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ زیادہ مناسب عذر ہوگا' تو لوگوں نے کہا: اے اسعد اپنا ہاتھ ہم سے دور کرلو اللہ کی قسم ہم اس بیعت کو چھوڑیں گے نہیں اور اسے واپس نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں' تو ہم ایک' ایک کر کے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہونا شروع ہوئے اور نبی اکرم ﷺ نے ہم پر وہی شرائط عائد کیں' جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھیں اور آپ نے ایسا کرنے کی صورت میں جنت کی ضمانت دی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت اسعد رضی اللہ عنہ کا انتقال نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے کچھ دن بعد ہو گیا تھا اس وقت مسلمان مسجد تعمیر کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ هُوَ الَّذِىْ جَمَّعَ اَوَّلَ جُمُعَةٍ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں' جنہوں نے سب سے پہلے مدینہ منورہ جمعہ قائم کیا تھا' جو نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے پہلے قائم ہوا تھا

7013 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَخْبَرَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَائِدَ اَبِىْ بَعْدَمَا ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَكَانَ لَا يَسْمَعُ الْاَذَانَ بِالْجُمُعَةِ اِلَّا قَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ

عَلٰى اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَتِ، اِنَّهُ لَتُعْجِبُنِىْ صَلَاتُكَ عَلٰى اَبِىْ اُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ بِالْاَذَانِ بِالْجُمُعَةِ، فَقَالَ: اَىْ بُنَىَّ، كَانَ اَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ الْجُمُعَةَ بِالْمَدِيْنَةِ فِىْ حَرَّةِ بَنِىْ بَيَاضَةَ، فِىْ نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ: الْخَضَمَاتُ، قُلْتُ: وَكَمْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا

عبداللہ بن کعب بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کی بینائی رخصت ہو جانے کے بعد انہیں ساتھ لے کر جایا کرتا تھا وہ جب بھی جمعہ کے لئے اذان کی آواز سنتے تھے' تو یہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ میں نے کہا: اے ابا جان مجھے اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ آپ جب بھی جمعہ کے لئے اذان سنتے ہیں' تو آپ ابوامامہ (یعنی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ) کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے مدینہ منورہ میں بنو بیاضہ کی پتھریلی زمین میں نقیع میں جسے خضمات کہا جاتا تھا' جمعہ قائم کیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی انہوں نے بتایا: ہم چالیس لوگ تھے۔

ذِكْرُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7014 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ قِرَاءَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قِيْلَ: هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذَاكُمُ الْبِرُّ، كَذَاكُمُ الْبِرُّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے کسی کی تلاوت کی آواز سنی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے' تو جواب دیا گیا: یہ حارثہ بن نعمان ہے' نیکی اسی طرح ہوتی ہے نیکی اسی طرح ہوتی ہے۔

7013–وأخرجه ابن خزيمة "1724" عن محمد بن عيسى، عن سلمة بن الفضل، بهذا الإسناد . ولم يسم محمد بن عيسى في حديثه ابن كعب بن مالك. وأخرجه أبو داود "1069" في الصلاة: باب الجمعة في القرى، وابن ماجة "1082" في إقامة الصلاة: باب فيفرض الجمعة، والمروزي في "الجمعة وفضلها" "1"، وابن خزيمة "1724"، والطبراني "900"، والحاكم 1/281 و3/187، والدارقطني 2/5 - 6و6، والبيهقي 3/176 - 177 و177، من طرق عن محمد بن إسحاق، به، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي! وقال البيهقي: حديث حسن الإسناد صحيح.

7014–وأخرجه أحمد 6/36، والحميدي "285"، وابن وهب في "الجامع" "22"، وأبو يعلى "4425"، والحاكم 3/208، والبغوي "3418" من طرق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري في "خلق أفعال العباد" "548" من طريق محمد بن أبي عتيق، عن الزهري، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/313 ونسبه إلى أحمد وأبي يعلى، وقال: رجاله رجال الصحيح.

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ مُدِحَ حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ بِالْبِرِّ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی تعریف اچھائی کے ہمراہ کی گئی

7015 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِىِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا اَنَا اَدُوْرُ فِى الْجَنَّةِ، سَمِعْتُ صَوْتَ قَارِءٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذٰلِكَ الْبِرُّ، قَالَ: وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گھوم رہا تھا اسی دوران میں نے کسی تلاوت کرنے والے کی آواز سنی، تو میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے۔ فرشتوں نے بتایا: یہ حارثہ بن نعمان ہے، تو نیکی اسی طرح ہوتی ہے۔

نعمان بیان کرتے ہیں: وہ اپنی والدہ کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک کرتے تھے۔

ذِكْرُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں

7016 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِىُّ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِىِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ اَنَا وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِىِّ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فِىْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ، فَاَدْرَبْنَا مَعَ النَّاسِ، فَلَمَّا قَفَلْنَا وَرَدْنَا حِمْصَ، فَكَانَ وَحْشِىٌّ مَوْلٰى جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَدْ سَكَنَهَا، وَاَقَامَ بِهَا، فَلَمَّا قَدِمْنَاهَا، قَالَ لِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِىٍّ: هَلْ لَكَ فِىْ اَنْ نَاْتِىَ وَحْشِيًّا فَنَسْاَلَهٗ عَنْ حَمْزَةَ كَيْفَ كَانَ قَتْلُهٗ لَهٗ؟ قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى

7015–حديث صحيح، ابن أبى السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رواة "الصحيحين"، وهو فى "مصنف عبد الرزاق" "20119"، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد فى "المسند"6/151 - 152 و166 - 167، وفى "الفضائل" "1507"، والنسائى فى "الفضائل" "129"، والبغوى ."3419" وفى الباب عن أبى هريرة عند البخارى فى "أفعال العباد " "547" والنسائى فى "الفضائل" "130"، وإسناده صحيح.

7016–إسناده قوى، محمد بن إسحاق صرح السماع وقد توبع، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين، غير وحشى بن حرب صاحب القصة، فقد أخرج له البخارى هذه القصة . وهو فى "سيرة ابن هشام "3/74 - 77 عن ابن إسحاق، بأطول مما هنا . وأخرجه الطبرانى "2946"، وابن عبد البر فى "الاستيعاب"3/609 - 610 من طريق عبد الله بن إدريس، وابن الأثير فى "أسد الغابة"5/438 - 440 من طريق يونس، كلاهما عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد، ولم يسق ابن عبد البر إلا طرفا يسيرا من أوله.

جِئْنَاهُ، فَإِذَا هُوَ بِفِنَاءِ دَارِهِ عَلَى طِنْفِسَةٍ، وَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: ابْنٌ لِعَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ نَاوَلْتُكَ أُمَّكَ السَّعْدِيَّةَ الَّتِي أَرْضَعَتْكَ بِذِي طُوًى، فَإِنِّي نَاوَلْتُهَا إِيَّاكَ وَهِيَ عَلَى بَعِيرِهَا، فَأَخَذَتْكَ، فَلَمَعَتْ لِي قَدَمَاكَ حِينَ رَفَعْتُكَ إِلَيْهَا، فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ وَقَفْتَ عَلَيَّ فَرَأَيْتُهَا فَعَرَفْتُهَا.

فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا: جِئْنَاكَ لِتُحَدِّثَنَا عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمَا كَمَا حَدَّثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ، كُنْتُ غُلَامًا لِجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ عَمُّهُ طُعَيْمَةُ بْنُ عَدِيٍّ قَدْ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَمَّا سَارَتْ قُرَيْشٌ إِلَى أُحُدٍ، قَالَ لِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ عَمَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمِّي طُعَيْمَةَ فَأَنْتَ عَتِيقٌ، قَالَ: فَخَرَجْتُ وَكُنْتُ حَبَشِيًّا أَقْذِفُ بِالْحَرْبَةِ قَذْفَ الْحَبَشَةِ، قَلَّمَا أُخْطِئُ بِهَا شَيْئًا، فَلَمَّا الْتَقَى النَّاسُ، خَرَجْتُ أَنْظُرُ حَمْزَةَ حَتَّى رَأَيْتُهُ فِي عُرْضِ النَّاسِ مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَوْرَقِ، يَهُزُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ هَزًّا، مَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَتَهَيَّأُ لَهُ أُرِيدُهُ، وَأَتَّقِي عَجْزًا، إِذْ تَقَدَّمَنِي إِلَيْهِ سِبَاعُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى، فَلَمَّا رَآهُ حَمْزَةُ، قَالَ: هَلُمَّ يَا ابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ، قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَهُ، فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّمَا أَخْطَأَ رَأْسَهُ، قَالَ: وَهَزَزْتُ حَرْبَتِي، حَتَّى إِذَا رَضِيتُ مِنْهَا، دَفَعْتُهَا عَلَيْهِ، فَوَقَعَتْ فِي ثُنَّتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ نَحْوِي، فَغُلِبَ، وَتَرَكْتُهُ وَإِيَّاهَا حَتَّى مَاتَ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَخَذْتُ حَرْبَتِي، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّاسِ فَقَعَدْتُ فِي الْعَسْكَرِ، وَلَمْ يَكُنْ لِي بَعْدَهُ حَاجَةٌ، إِنَّمَا قَتَلْتُهُ لِأُعْتَقَ، فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ عُتِقْتُ.

❀❀ جعفر بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں اور عبید اللہ بن عدی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں نکلے ہم لوگوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے جب ہم واپس آئے' تو ہمارا گزر حمص سے ہوا وہاں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ موجود تھے' جو حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے وہاں رہائش اختیار کی ہوئی تھی اور وہاں مقیم تھے جب ہم ان کے ہاں آئے' تو عبید اللہ بن عدی نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں اس بات میں دلچسپی ہے کہ ہم حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور ان سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کریں کہ انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کیسے شہید کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ہم لوگ روانہ ہوئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اپنے گھر کے باہر چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے وہ ایک عمر رسیدہ بوڑھے شخص تھے۔ جب ہم ان کے پاس آئے' تو ہم نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سر اٹھا کر عبید اللہ بن عدی کی طرف دیکھا اور دریافت کیا: تم عدی بن خیار کے بیٹے ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں اس وقت دیکھا تھا جب میں نے بنو سعد قبیلے سے تعلق رکھنے والی تمہاری رضاعی ماں کو تمہیں پکڑایا تھا' جس نے ذی طویٰ کے مقام پر تمہیں دودھ پلایا تھا میں نے اس خاتون کو تمہیں پکڑایا' تو وہ اپنے اونٹ پر سوار تھی اس نے تمہیں پکڑ لیا جب میں نے تمہیں اس کی طرف بلند کیا تھا اس وقت تمہارے پاؤں میرے سامنے ظاہر ہوئے تھے اللہ کی قسم ابھی جب تم میرے سامنے آ کر ٹھہرے' تو میں نے تمہارے پاؤں دیکھے' تو انہیں شناخت کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم ان کے پاس بیٹھ گئے ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں' تا کہ آپ ہمیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں

بتائیں کہ آپ نے انہیں کیسے قتل کیا تھا'' تو انہوں نے فرمایا: میں تم دونوں کو اسی طرح بیان کروں گا' جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بیان کیا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا: میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا غلام تھا ان کا چچا طعمہ بن عدی غزوہ بدر میں مارا گیا تھا جب قریش احد کے لئے روانہ ہوئے' تو جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا: اگر تم نے محمد کے چچا حمزہ کو قتل کر دیا میرے چچا طعمہ کے بدلے میں تو تم آزاد ہو گے۔ میں وہاں سے روانہ ہوا میں ایک حبشی شخص تھا میں حبشیوں کے مخصوص انداز میں چھوٹا نیزہ پھینکا کرتا تھا کم ہی ایسا ہوتا تھا میرا نشانہ خطاء جاتا تھا جب لڑائی شروع ہوئی' تو میں اس بات کا جائزہ لینے لگا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں' یہاں تک کہ میں نے انہیں لوگوں کے درمیان خاکستری اونٹ کی طرح دیکھا وہ لوگوں کو اپنی تلوار سے پیچھے کر رہے تھے کوئی بھی چیز انہیں روک نہیں رہی تھی اللہ کی قسم میں ابھی ان کی طرف جانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا'' تو میں اس بارے میں عاجز ہو گیا کہ مجھ سے پہلے سباع بن عبدالعزیٰ ان تک جا چکا تھا جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا' تو وہ بولے آگے آؤ اے عورتوں کے ختنے کرنے والی عورت کے بیٹے پھر انہوں نے اسے ضرب لگائی اللہ کی قسم انہوں نے اس کا سر اڑا دیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنا نیزہ تیار کیا' یہاں تک کہ جب میرے حساب سے نشانہ ٹھیک ہوا' تو میں نے اسے پھینک دیا وہ ان کے پیٹ میں جا کے لگا' یہاں تک کہ ان کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے باہر نکل گیا انہوں نے میری طرف بڑھنے کی کوشش کی لیکن مغلوب ہو گئے میں نے انہیں ایسے ہی رہنے دیا' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا' تو پھر میں ان کے پاس آیا اور میں نے اپنا نیزہ لے لیا پھر میں لوگوں کی طرف واپس چلا گیا اور لشکر میں آ کر بیٹھ گیا کیونکہ اس کے بعد مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں تھی میں نے انہیں اس لیے قتل کیا تھا تاکہ مجھے آزاد کر دیا جائے جب میں مکہ آیا' تو مجھے آزاد کر دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَحْشِيًّا لَمَّا اَسْلَمَ اَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّغَيِّبَ عَنْهُ وَجْهَهُ لِمَا كَانَ مِنْهُ فِي حَمْزَةَ مَا كَانَ

اس بات کا تذکرہ' جب وحشی نے اسلام قبول کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنا چہرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کر لیں کیونکہ انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا

7017 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُولِيُّ، - وَكَانَ وَاحِدَ زَمَانِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ السَّرَخْسِيُّ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى اَبُو عُمَرَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي

7017- حديث صحيح، محمد بن مشكان وثقه المؤلف 9/127، وقال: كان ابن حنبل رحمه الله يكاتبه، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، غير وحشي بن حرب، فقد أخرج له البخاري فقط هذه القصة. وأخرجه أحمد 3/501 عن حجين بن مثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4072" في المغازي: باب قتل حمزة بن عبد المطلب رضي الله عنه، عن أبي جعفر محمد بن عبد المبارك المخرمي، والبيهقي في "الدلائل" 3/241 - 242 من طريق محمد بن عبد الله بن أبي الثلج، كلاهما عن حجين بن مثنى، به. وأخرجه الطيالسي "1314" عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به، غير أنه قال فيه: "عن سليمان بن يسار، عن عبيد الله بن عدي بن الخيار، قال: أقبلنا من الروم ..." فذكره.

سَلَمَةَ بْنِ اَخِي الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ، قَالَ لِي عُبَيْدُ اللّٰهِ: هَلْ لَكَ فِيْ وَحْشِيٍّ نَسْاَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ، قَالَ: فَسَاَلْنَا عَنْهُ، فَقِيْلَ لَنَا: هُوَ ذَاكَ فِيْ ظِلِّ قَصْرِهِ، كَاَنَّهُ حَمِيتٌ، قَالَ: فَجِئْنَا حَتّٰى وَقَفْنَا عَلَيْهِ، فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: وَعُبَيْدُ اللّٰهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَةٍ مَا يَرَى وَحْشِيٌّ اِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ: يَا وَحْشِيُّ، اَتَعْرِفُنِي؟ فَنَظَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنِّي اَعْلَمُ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا: اُمُّ الْقِتَالِ بِنْتُ اَبِي الْعِيصِ، فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَاسْتَرْضَعَهُ، فَحَمَلْتُ ذٰلِكَ الْغُلَامَ مَعَ اُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا اِيَّاهُ، فَلَكَاَنِّي نَظَرْتُ اِلٰى قَدَمَيْكَ، قَالَ: فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ، قَالَ: فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: اِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَاَنْتَ حُرٌّ، قَالَ: فَمَا اَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ -، قَالَ: وَعَيْنَيْنُ جَبَلٌ تَحْتَ اُحُدٍ، بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ -، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ اِلَى الْقِتَالِ، فَلَمَّا اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ، خَرَجَ سِبَاعٌ اَبُوْ نِيَارٍ، قَالَ: فَخَرَجَ اِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: يَا سِبَاعُ، يَا ابْنَ اُمِّ اَنْمَارٍ، يَا ابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ، تُحَادُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ؟ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ، فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ، قَالَ: وَاَكْمَنْتُ لِحَمْزَةَ حَتّٰى مَرَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا اَنْ دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَاَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ، قَالَ: فَكَانَ ذٰلِكَ الْعَهْدُ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ، رَجَعْتُ مَعَهُمْ، فَاَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتّٰى نَشَا فِيْهَا الْاِسْلَامُ، ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَى الطَّائِفِ، قَالَ: وَاَرْسَلُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلًا، قَالَ: وَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُ لَا يَهِيْجُ الرُّسُلَ، قَالَ: فَجِئْتُ فِيْهِمْ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَنْتَ وَحْشِيٌّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا بَلَغَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُغَيِّبَ عَنِّي وَجْهَكَ؟، قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ، قَالَ: قُلْتُ: لَاَخْرُجَنَّ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّيْ اَقْتُلُهُ، فَاُكَافِءَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ اَمْرِهِمْ مَا كَانَ، قَالَ: وَاِذَا رُجَيْلٌ قَائِمٌ فِيْ ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَاَنَّهُ جَمَلٌ اَوْرَقُ مَا نَرٰى رَاْسَهُ، قَالَ: فَاَرْمِيهِ بِحَرْبَتِي، فَاَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَدَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، وَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْتِ: اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ

جعفر بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں عبیداللہ بن عدی کے ساتھ شام گیا جب ہم لوگ حمص آئے تو عبیداللہ نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں اس بات میں دلچسپی ہے کہ ہم حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کے بارے میں دریافت

کریں۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت وحشی رضی اللہ عنہ حمص میں سکونت پذیر تھے ہم نے ان کے بارے میں دریافت کیا: تو ہمیں بتایا گیا: وہ اپنے محل کے سائے میں موجود ہوں گے یوں جیسے وہ برتن ہوں۔ راوی کہتے ہیں: ہم وہاں آئے ان کے پاس ٹھہر گئے جب ہم نے سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں: عبیداللہ نے اپنا عمامہ منہ پر لپیٹ لیا تھا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کو صرف ان کی دو آنکھیں اور دونوں پاؤں نظر آ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: عبیداللہ نے ان سے دریافت کیا: اے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کیا آپ نے مجھے پہچان لیا اس نے ان شخص کی طرف دیکھا اور بولے نہیں اللہ کی قسم مجھے صرف یہ علم ہے کہ عدی بن خیار نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی تھی جسے ام قتال بنت ابوعیس کہا جاتا تھا اس عورت نے مکہ میں اپنے بچے کو جنم دیا' تو اس کے لیے دودھ پلانے والی کی تلاش کی میں نے اس لڑکے کو اٹھایا اس کی والدہ کے ہمراہ (دودھ پلانے والی کے پاس) گیا میں نے وہ بچہ اسے پکڑایا' تو مجھے یوں لگ رہا ہے کہ وہ تمہارے ہی پاؤں ہیں (جو اس بچے کے تھے) راوی کہتے ہیں: عبیداللہ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور پھر بولے کہ آپ ہمیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بارے میں نہیں بتائیں گے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بدر کی جنگ میں طعمہ بن عدی کو قتل کیا تھا۔ راوی کہتے ہیں' تو میرے آقا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا: اگر تم نے میرے چچا کے بدلے میں حمزہ کو قتل کر دیا' تو تم آزاد ہو گے۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے بتایا: جب عینین کے سال لوگ نکلے (راوی کہتے ہیں) عینین ایک پہاڑ ہے' جو احد پہاڑ کے نیچے ہے (یعنی یہ غزوہ احد کے موقع کی بات ہے) ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں بھی لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا جب انہوں نے جنگ کے لئے صف بندی کر لی' تو سباع ابو نیار نکلا' تو اس کے مقابلے میں حمزہ بن عبدالمطلب آئے انہوں نے کہا: اے سباع اے ام عنوار کے بیٹے اے عورتوں کے ختنہ کرنے والی عورت کے بیٹے' تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تاک میں رہا' یہاں تک کہ ایک مرتبہ وہ میرے پاس سے گزرے جب وہ میرے قریب ہوئے' تو میں نے انہیں اپنا نیزہ مارا میں نے وہ نیزہ ان کے پیٹ میں مارا' یہاں تک کہ وہ ان کی پشت کی طرف سے باہر نکل گیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں میرا معاہدہ صرف اتنا ہی تھا جب وہ لوگ واپس آئے' تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ گیا میں مکہ میں مقیم رہا' یہاں تک کہ وہاں بھی اسلام پھیل گیا' تو میں طائف چلا گیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام رساں بھیجے کیونکہ انہیں یہ بتایا گیا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی پیغام رساں کو قتل نہیں کرتے میں ان پیغام رساں افراد میں شامل ہو کر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا' تو فرمایا تم وحشی ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ میں نے جواب دیا: صورت حال وہی ہے' جو آپ تک پہنچ چکی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا لو (یعنی آئندہ میرے سامنے نہ آنا) حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو مسیلمہ کذاب نے خروج کیا میں نے سوچا میں مسیلمہ کی طرف ضرور جاؤں گا ہو سکتا ہے میں اسے قتل کر دوں' تو اس طرح میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا بدلہ چکا دوں گا۔ میں لوگوں کے ساتھ نکلا ان کے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہوا (یعنی جنگ کے دوران) میں نے ایک چھوٹے قد کے شخص کو دیکھا' جو ایک دیوار کے اوپر کھڑا ہوا تھا وہ خاکستری اونٹ لگتا تھا ہم اس کا سر نہیں دیکھ سکتے تھے میں نے اسے اپنا نیزہ مارا وہ اس کے سینے کے درمیان آ کر لگا' اور دونوں کندھوں کے درمیان میں سے نکل گیا۔ انصار سے تعلق رکھنے

والا ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے اس کی گردن پر تلوار ماردی۔

یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: گھر کی موجود چھت پر ایک لڑکی نے کہا: امیر المومنین (یعنی مسیلمہ کذاب) کو ایک سیاہ فام غلام نے قتل کردیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِمَا كُفِّنَ فِيهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَئِذٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کس (کپڑے) میں کفن دیا گیا تھا

7018 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ - وَكَانَ صَائِمًا - بِطَعَامٍ فَجَعَلَ يَبْكِي، فَقَالَ: قُتِلَ حَمْزَةُ، فَلَمْ يُوجَدْ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ، وَقُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فَلَمْ يُوجَدْ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ، وَلَقَدْ خَشِيتُ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ عُجِّلَتْ طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا ، قَالَ: وَجَعَلَ يَبْكِي

سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا انہوں نے رونا شروع کردیا اور بولے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جب شہید کیا' تو انہیں کفن دینے کے لئے صرف ایک کپڑا ملا تھا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' تو انہیں کفن دینے کے لئے صرف ایک کپڑا ملا تھا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اب ہمیں نعمتیں ہماری دنیاوی زندگی میں ہی مل جائیں گی اس کے بعد انہوں نے رونا شروع کردیا۔

ذِكْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ اَحَدِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' جن کا تعلق بنوعبدالدار سے ہے

7019 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ، فَقَالَ: اِنَّا هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ، فَوَقَعَ اُجُوْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَتَرَكَ بُرْدَةً، فَكُنَّا اِذَا جَعَلْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهُ، وَاِذَا جَعَلْنَاهَا عَلَى رَاْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا، فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَهَا عَلَى رَاْسِهِ، ثُمَّ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ

7018- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البخاري "1275" في الجنائز: باب إذا لم يوجد إلا ثوب واحد، و"4045" في المغازي: باب غزوة أحد، من طريق عبد الله بن المبارك، عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "1274"، ، البيهقي في "الدلائل" 3/299 من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، عن أبيه سعد بن إبراهيم، به.

شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ

ابووائل بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہم اللہ کی رضا کا حصول چاہتے تھے ہمارا اجر اللہ کے ذمے لازم ہو گیا ہم میں سے کچھ لوگ (دنیا سے) رخصت ہو گئے انہوں نے اپنی نیکیوں (کے بدلے میں سے) کچھ نہیں کھایا ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوہ احد کے دن شہید ہوئے تھے انہوں نے ایک چادر چھوڑی تھی ہم وہ ان کے پاؤں پر ڈالتے تھے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا اور جب ہم وہ چادر ان کے سر پر ڈالتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے۔

اور اب ہم میں سے وہ لوگ ہیں جن کا پھل تیار ہو گیا ہے وہ اسے چن رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم چادر کو ان کے سر پر رکھ دیں اور ان کے پاؤں پر تھوڑی سی اذخر (گھاس) ڈال دیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ أَبُو جَابِرٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں

7020 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَرْكِينَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ،

7019– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الحافظ، فقد روى له أبو داود والترمذي، وقد توبع . سفيان: هو ابن عيينة، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة . وقول: "فهو يهدبها" أي: يجنيها ويقطفها . وأخرجه عبد الرزاق "6195"، والحميدي "155"، والبخاري "3897" في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، و "6448" في الرقاق: باب فضل الفقر، ومسلم "940" في الجنائز: باب كفن الميت، والطبراني "3660" من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/109، 111 - 112 و6/395، والبخاري "1276" في الجنائز: باب إذا لم يجد كفنا إلا ما يواري رأسه أو قدميه غطى رأسه، و"3913" و"3914" في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، و "4047" في المغازي: باب غزوة أحد، و "4082": باب من قتل من المسلمين يوم أحد، و "6432" في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الحياة الدنيا والتنافس فيها، ومسلم "940"، وأبو داود "3155" في الجنائز: باب كراهية المغالاة في الكفن، والترمذي "3853" في المناقب: باب في مناقب مصعب بن عمير رضي الله عنه، والنسائي 4/38 - 39 في الجنائز: باب القميص في الكفن، وابن الجارود "522"، والطبراني "3657" و"3658" و"3659" و"3661" و"3662" و"3663" و"3664"، والبيهقي 3/401، والبغوي "1479" من طرق عن الأعمش، به.

7020–إسناده صحيح، رجاله ثقا رجال الصحيح، غير إبراهيم بن حبيب بن الشهيد، وهو ثقة روى له النسائي . عمرو بن دينار: هو المكي . وأخرجه أبو يعلى "2080" عن أحمد بن إبراهيم الدورقي، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في الفضائل "176"، والبزار "2706"، والمزي في "تهذيب الكمال" 2/68 - 69 عن محمد بن عثمان بن أبي صفوان الثقفي، وأبو يعلى "2079"، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" "276" عن محمد بن يحيى بن أبي سمينة، والحاكم 4/111 - 112 من طريق إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثلاثتهم عن إبراهيم بن حبيب، به. رواية النسائي مختصرة جدا، وسقط من سند الحاكم حبيب بن الشهيد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/317، وقال: رواه البزار، ورجاله ثقات . وأخرجه بنحوه مختصرا أحمد 3/334 من طريق إسحاق بن عبد الله، قال: صنعنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم فخارة، فأتيته بها، فوضعتها بين يديه فاطلع فيها، فقال: "حسبته لحما" فذكرت ذلك لأهلنا، فذبحوا له شاة.

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ اَبِيْ بِخَزِيرَةٍ، فَصُنِعَتْ، ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَحَمَلْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ فِيْ مَنْزِلِهٖ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ، اَلَحْمٌ ذَا؟ قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنَّهَا خَزِيرَةٌ، فَاَمَرَ بِهَا فَقُبِضَتْ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ، قَالَ: هَلْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: هَلْ قَالَ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ اَلَحْمٌ ذَا؟ فَقَالَ اَبِيْ: عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اشْتَهَى اللَّحْمَ، فَقَامَ اِلٰى دَاجِنٍ لَهٗ فَذَبَحَهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ، ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَحَمَلْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ فَقَالَ: هَلْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: هَلْ، قَالَ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا هٰذَا اَلَحْمٌ ذَا؟ فَقَالَ اَبِيْ: عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اشْتَهَى اللَّحْمَ، فَقَامَ اِلٰى دَاجِنٍ عِنْدَهٗ فَذَبَحَهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ، ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَحَمَلْتُهَا اِلَيْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَزَى اللّٰهُ الْاَنْصَارَ عَنَّا خَيْرًا، وَلَا سِيَّمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد نے خزیرہ بنانے کا حکم دیا وہ تیار ہو گیا' تو انہوں نے مجھے حکم دیا میں اسے اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اپنے گھر میں موجود تھے۔ آپ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے جابر کیا یہ گوشت ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں یہ خزیرہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت وہ لے لیا گیا۔ جب میں اپنے والد کی طرف واپس آیا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کہا تھا۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جابر یہ کیا ہے کیا یہ گوشت والی چیز ہے' تو میرے والد نے کہا: شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت کھانے کو جی چاہ رہا ہوگا وہ اٹھے اور بکری کے پاس گئے اور بکری کو ذبح کیا پھر ان کے حکم کے تحت اسے بھون لیا گیا پھر انہوں نے مجھے حکم دیا' تو میں وہ گوشت اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا' تو آپ اپنی اسی محفل میں تشریف فرما تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جابر یہ کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے والد کے پاس گیا انہوں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کہا تھا میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تھا: کیا یہ گوشت والی چیز ہے میرے والد نے کہا: ہوسکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت کھانے کو جی چاہ رہا ہو وہ اپنی بکری کے پاس گئے انہوں نے اسے ذبح کیا ان کے حکم کے تحت اسے پکا لیا گیا پھر انہوں نے مجھے ہدایت کی تو میں وہ گوشت اٹھا کر آپ کے پاس آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انصار کو جزائے خیر عطا کرے بطور خاص عبداللہ بن عمرو بن حرام کو اور سعد بن عبادہ کو۔

ذِكْرُ اِظْلَالِ الْمَلَائِكَةِ بِاَجْنِحَتِهَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ اِلٰى اَنْ دُفِنَ

فرشتوں کا اپنے پروں کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ پر سایہ کرنے کا تذکرہ جوان کے دفن ہونے تک رہا

7021 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ جَعَلْتُ اَبْكِي وَاَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَجَعَلَ، اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْكِهِ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا تُظِلُّهُ حَتّٰى دَفَنْتُمُوْهُ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب غزوہ احد کے موقع پر میرے والد شہید ہو گئے تو میں رونے لگا میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے اس سے منع کرنا شروع کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر نہ روؤ جب تک تم اسے دفن نہیں کر دیتے فرشتے اپنے پروں کے ذریعے مسلسل اس پر سایہ کیے رہیں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا كَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ بَعْدَ اَنْ اَحْيَاهُ كِفَاحًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کو زندہ کرنے کے بعد ان سے براہ راست کلام کیا تھا

7022 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ، مَا لِي اَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟ فَقُلْتُ:

7021–إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 3/397 من طريق أبي بكر الإسماعيلي، عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/407 من طريق الباغندي، عن أبي الوليد الطيالسي، به . وعلقه البخاري "4080" في المغازي: باب من قتل من المسلمين يوم أحد، عن أبي الوليد الطيالسي، وذكره البيهقي في حديثه أن النهي عن البكاء كان لفاطمة بنت عمرو عمة جابر. وأخرجه الطيالسي "1711"، وأحمد 3/298، والبخاري "1244" في الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت إذا أدرج في أكفانه، ومسلم "2471" "130" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام، والنسائي 4/13 في الجنائز: باب البكاء على الميت، وفي "الفضائل" "143"، وابن سعد 3/561 من طرق عن شعبة، به . وكلهم ذكر فيه قصة فاطمة بنت عمرو. وأخرجه عبد الرزاق "6693" وأحمد 3/3[illegible]، والحميدي "1261"، والبخاري "1293" في الجنائز: باب رقم "34"، و"2816" في الجهاد: باب ظل الملائكة على الشهيد، ومسلم "2471"، والنسائي 4/11 - 12 من طرق عن محمد بن المنكدر، به.

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتُشْهِدَ اَبِیْ، وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، فَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِیَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا، فَقَالَ: يَا عَبْدِیْ، تَمَنَّ اُعْطِكَ، قَالَ: تُحْيِيْنِیْ فَاُقْتَلَ قَتْلَةً ثَانِيَةً، قَالَ اللّٰهُ: اِنِّیْ قَضَيْتُ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ، وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ) (آل عمران: 169)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی آپ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں پریشان دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد شہید ہو گئے ہیں انہوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں خوشخبری نہ دوں جس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے ملاقات کی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے بات کی ہے لیکن جب اس نے تمہارے باپ کو زندہ کیا' تو اس کے ساتھ براہ راست کلام کیا اس نے کہا: اے میرے بندے' تو آرزو کر میں تمہیں وہ عطا کروں گا' تو اس نے کہا: (اے میرے پروردگار) مجھے دوبارہ زندہ کر دے حتیٰ کہ مجھے دوسری مرتبہ تیری راہ میں شہید کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ لوگ (دنیا کی طرف) واپس نہیں جائیں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جاتے ہیں تم انہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں انہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ اَنَسِ بْنِ النَّضْرِ الْاَنْصَارِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت انس بن نضر انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7023 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

7022- إسناده جيد. وأخرجه الترمذي "3010" في تفسير القرآن: باب سورة آل عمران، والحاكم 3/203 - 204 عن يحيى بن حبيب، بهذا الإسناد. وقرن الحاكم بيحيى بن حبيب عبدة بن عبد الله الخزاعي، ولم يسق لفظه بتمامه، وصحح إسناده، ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حسن غريب من هذا الوجه. وأخرجه ابن ماجه "2800" في الجهاد: باب فضل الشهادة في سبيل الله، وابن أبي عاصم في "السنة" "602" عن إبراهيم بن المنذر الحزامي، والواحدي في "أسباب النزول" ص "86"، والبيهقي في "الدلائل" 3/298 - 299 من طريق علي ابن المديني، كلاهما عن موسى بن إبراهيم الأنصاري، به. وأخرجه بنحوه مختصرا أحمد 3/361، والحميدي "1265"، وأبو يعلى "2002"، وابن جرير الطبري في "جامع البيان" "8214" من طريق عبد الله بن محمد بن عقيل، عن جابر. وله شاهد حسن في الشواهد من حديث عائشة عند البزار "2706"، والحاكم 3/203، والبيهقي في "الدلائل" 3/298، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي!

(متن حدیث): قَالَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: - سُمِّيتُ بِهِ وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: - أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّبْتُ عَنْهُ، أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ أَرَانِي مَشْهَدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَعْدُ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ، قَالَ: فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا، فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ؟ قَالَ: وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ، أَجِدُهَا دُونَ أُحُدٍ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ، فَقَالَتْ عَمَّتِي أُخْتُهُ: فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ، قَالَ: وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا) (الأحزاب: 23)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے یہ بات ان پر بہت گراں گزری تھی۔ انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے پہلی جنگ کی تھی میں اس میں شریک نہیں ہوا اللہ کی قسم اب اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ میں شریک ہونے کا موقع دیا' تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے اس کے علاوہ کچھ کہنے کی کوشش نہیں کی پھر وہ اگلے سال غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آئے' تو انہوں نے کہا: اے ابوعمرو کہاں کا ارادہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: جنت کی خوشبو مجھے احد کے دوسری طرف سے محسوس ہو رہی ہے پھر انہوں نے جنگ میں حصہ لیا' یہاں تک کہ شہید ہو گئے ان کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیر کے زخموں کے اسی (80) سے زیادہ نشانات تھے۔ میری پھوپھی نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو صرف ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''کچھ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کیا ان میں سے کچھ نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور کچھ منتظر ہیں انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی''۔

7023- إسناده صحيح على شرط الشيخين . حبان: هو ابن موسى بن سوار المروزي، وعبد الله: هو ابن المبارك . وأخرجه النسائي في "الفضائل" "186" عن محمد بن حاتم بن نعيم، عن حبان بن موسى، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي "3200" في تفسير القرآن: باب سورة الأحزاب، عن أحمد بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، به، وقال حسن صحيح . وأخرجه أبو داود الطيالسي "2044"، ومن طريقه النسائي في التفسير كما في "التحفة" 1/135، وأخرجه مسلم "1903" في الإمارة: باب ثبوت الجنة للشهيد، والواحدي في "أسباب النزول" ص 237 - 238 من طريق بهز بن أسد، كلاهما "الطيالسي، وبهز " عن سليمان بن المغيرة، به . غير أنه في "مسند الطيالسي " أن أنسا قال: جاء خالي أنس بن النضر .! وأخرجه أحمد 3/253، والنسائي في التفسير، والطبري 21/146 - 147 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، به . وأخرجه بنحوه البخاري "2805" في الجهاد: باب قول الله عز وجل: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) ، و "4048" في المغازي: باب غزوة أحد، والترمذي "3201"، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 1/213، والطبراني "769"، وابن جرير الطبري 21/147، والبيهقي في "الدلائل" 3/244 - 245 من طرق عن حميد، عن أنس.

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدِ الْبُرْتِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ فَاكِهِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ:

(متن حدیث): جَاءَ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ قُتِلَ الْيَوْمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا اَرْجِعُ اِلَى اَهْلِي حَتّٰى اَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا عَمْرُو، لَا تَأَلَّ عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عُمَرُ، فَاِنَّ مِنْهُمْ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ: مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ، يَخُوضُ فِي الْجَنَّةِ بِعَرْجَتِهِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوہ احد کے دن حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج جو شخص شہید ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اپنے گھر والوں کی طرف واپس نہیں جاؤں گا بلکہ جنت میں داخل ہوں گا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عمرو تم اس پر اللہ کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر رہنے دو کیونکہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالیں' تو اللہ تعالیٰ وہ کام پورا کروا دیتا ہے اوران میں سے ایک عمرو بن جموح ہے (بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا) وہ جنت کے تالاب میں غوطے لگا رہا ہے۔

ذِكْرُ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي عَامِرٍ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت حنظلہ بن ابوعامر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا

7025 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

7024–إسناده جيد. موسى بن إبراهيم بن كثير روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" وحديثه عند الترمذي، وابن ماجة، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" وباقي السند ثقات: ولم أجد هذا الحديث من رواية جابر عند غير المصنف، وهو في "المسند" من حديث أبي قتادة، فقد أخرجه 5/299 عن أبي عبد الرحمن المقرء، حدثنا حيوة، قال: حدثنا أبو صخر حميد بن زياد أن يحيى بن النضر حدثه عن أبي قتادة أنه حضر ذلك، قال: أتى عمرو بن الجموح إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله، أرأيت إن قاتلت في سبيل الله حتى أقتل، أمشي برجلي هذه صحيحة في الجنة؟ وكانت رجله عرجاء، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "نعم" فقتل أحد هو وابن أخيه ومولى لهم، فمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "كأني أنظر إليك تمشي برجلك هذه صحيحة في الجنة ... ." وقال الهيثمي: "المجمع" 9/315 ونسبه إلى أحمد: رجاله رجال الصحيح غير يحيى بن النضر الأنصاري، وهو ثقة، وحسن الحافظ ابن حجر إسناده في "الفتح" 3/216.

سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: وَقَدْ كَانَ النَّاسُ انْهَزَمُوا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى بَعْضُهُمْ اِلٰى دُوْنِ الْاَعْرَاضِ عَلٰى جَبَلٍ بِنَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ عَامِرٍ الْتَقٰى هُوَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَلَمَّا اسْتَعْلَاهُ حَنْظَلَةُ رَآهُ شَدَّادُ بْنُ الْاَسْوَدِ، فَعَلَاهُ شَدَّادٌ بِالسَّيْفِ حَتّٰى قَتَلَهُ، وَقَدْ كَادَ يَقْتُلُ اَبَا سُفْيَانَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تُغَسِّلُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَسَلُوا صَاحِبَتَهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَاكَ قَدْ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ اس وقت کی بات ہے' جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پسپاء ہو چکے تھے' یہاں تک کہ ان میں سے بعض لوگ پہاڑ کی دوسری طرف مدینہ منورہ والے حصے کی طرف چلے گئے (یعنی میدان جنگ سے پیچھے ہٹ چکے تھے) پھر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت واپس آئے جب حضرت حنظلہ بن ابو عامر رضی اللہ عنہ اور سفیان بن حرب کے درمیان مقابلہ ہو رہا تھا جب حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اس پر غالب آنے لگے' تو شداد بن اسود نے انہیں دیکھ لیا شداد تلوار لے کر ان کے اوپر آیا' یہاں تک کہ انہیں شہید کر دیا حالانکہ وہ اس وقت ابوسفیان کو قتل کرنے ہی والے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی حنظلہ کو فرشتوں نے غسل دیا ہے تم اس کی بیوی سے دریافت کرو' تو اس خاتون نے بتایا: جب وہ نکلے تھے' تو جنابت کی حالت میں تھے کیونکہ انہوں نے جنگ کی پکار سن لی تھی (اس لیے غسل کیے بغیر چلے گئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے فرشتوں نے اسے غسل دیا ہے۔

ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7025–حديث صحيح، رجاله ثقات، وابن إسحاق قد صرح بالتحديث، وجد يحيى بن عباد وهو عبد الله بن الزبير - لم يشهد هذه القضية، فإن عمره إذ ذاك أقل من ثلاث سنوات، فهو مرسل صحابي، وهو حجة على الصحيح. وأخرجه الحاكم 3/204-205، وعنه البيهقي في "السنن" 4/15 عن أبي الحسين بن يعقوب، عن محمد بن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وقال ابن حجر في "الإصابة" 1/360: وأخرج السراج من طريق ابن إسحاق، حدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير ... فذكره بهذا الإسناد. قلت: وأخرجه ابن إسحاق في "السيرة" ص 312 عن عاصم بن عمرو بن قتادة، عن محمود بن لبيد رضي الله عنه ... فذكر الحديث. وأخرجه من طريق ابن إسحاق عن عاصم بن عمر مرسلا البيهقي في "السنن" 4/15، وفي "الدلائل" 3/246. وله شاهد من حديث ابن عباس عند الطبراني "12094"، ولفظه: "لما أصيب حمزة بن عبد المطلب وحنظلة بن الراهب وهما جنبان، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "رأيت الملائكة تغسلهما"، وسنده حسن كما قال الهيثمي في "المجمع" 3/23.

7026 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ، فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُوْمُوا اِلٰى خَيْرِكُمْ اَوْ اِلٰى سَيِّدِكُمْ، قَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ، قَالَ: فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبٰى ذَرِّيَّتُهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ، وَقَالَ مَرَّةً: لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوقریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا وہ گدھے پر سوار ہوکر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے سب سے بہتر شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے تمہیں ثالث تسلیم کیا ہے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے بارے میں فیصلہ دیتا ہوں کہ ان کے جنگ جو افراد کو قتل کر دیا جائے، بچوں کو قیدی بنالیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے تم نے ان کے بارے میں بادشاہ کی طرح کا فیصلہ دیا ہے۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ بِالْكَوْنِ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ تِلْكَ الْاَيَّامَ قَصْدًا لِعِيَادَتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ حکم دینے کا تذکرہ' وہ ان ایام میں مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہیں' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرتے رہیں

7027 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ

7026– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" ."1188" وأخرجه مسلم "1768" في الجهاد: باب جواز قتال من نقض العهد ... ، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/22 عن عبد الرحمن بن مهدي، به. وأخرجه أحمد 3/22 و 71، والبخاري "3043" في الجهاد: باب إذا نزل العدو على حكم رجل، و"3804" في مناقب الأنصار: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، و"4121" في المغازي: باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب، و"6262" في الاستئذان: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ"، ومسلم "1768" "064"، وأبو داود "5215" "5216", في الأدب: باب ما جاء في القيام، والنسائي في "الفضائل" "118"، وابن سعد 3/424، والطبراني "5323"، والبيهقي 6/57 - 58 و9/63، والبغوي "2718" من طرق عن شعبة، به.

لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيبٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا تھا تاکہ قریب سے ہی ان کی عیادت کرلیا کریں۔

ذِكْرُ وَصْفِ دُعَاءِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ بَنِي قُرَيْظَةَ

بنوقریظہ سے جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جو دعا کی تھی اس کا تذکرہ

7028 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): خَرَجْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَقْفُو اَثَرَ النَّاسِ، فَسَمِعْتُ وَئِيدَ الْاَرْضِ مِنْ وَرَائِي، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا اَنَا بِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَّمَعَهُ ابْنُ اَخِيهِ الْحَارِثُ بْنُ اَوْسٍ يَّحْمِلُ مِجَنَّهُ، فَجَلَسْتُ اِلَى الْاَرْضِ، فَمَرَّ سَعْدٌ وَّعَلَيْهِ دِرْعٌ قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا اَطْرَافُهُ، فَاَنَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اَطْرَافِ سَعْدٍ، وَكَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلِهِمْ، قَالَتْ: فَمَرَّ وَهُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُوْلُ:

لَبِّثْ قَلِيلًا يُدْرِكِ الْهَيْجَا حَمَلْ ... مَا اَحْسَنَ الْمَوْتَ اِذَا حَانَ الْاَجَلْ

قَالَتْ: فَقُمْتُ فَاقْتَحَمْتُ حَدِيقَةً، فَإِذَا فِيهَا نَفَرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَيْحَكِ مَا جَاءَ بِكِ لَعَمْرِي وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَجَرِيئَةٌ، مَا يُؤْمِنُكِ اَنْ يَّكُوْنَ تَحَوُّزٌ اَوْ بَلَاءٌ، قَالَتْ: فَمَا زَالَ يَلُوْمُنِي حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنَّ الْاَرْضَ قَدِ انْشَقَّتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا، وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ نَصِيفَةٌ لَهُ، فَرَفَعَ الرَّجُلُ النَّصِيفَ عَنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا عُمَرُ، اِنَّكَ قَدْ اَكْثَرْتَ مُنْذُ الْيَوْمَ، وَاَيْنَ الْفِرَارُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ؟، قَالَتْ: وَرَمٰى سَعْدًا رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْعَرِقَةِ، بِسَهْمٍ قَالَ: خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْعَرِقَةِ فَاَصَابَ اَكْحَلَهُ فَقَطَعَهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ قُرَيْظَةَ، وَكَانُوا حُلَفَاءَهُ وَمَوَالِيَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَرَاَ كَلْمُهُ، وَبَعَثَ اللّٰهُ الرِّيحَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، فَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ، وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا،

7027– حديث صحيح. عبد الرحمن بن المتوكل القارء ذكره المؤلف فى "الثقات" 8/379، فقلت: من أهل البصرة يروى عن الفضل بن سليمان، حدثنا عنه أبو خليفة مات بعد سنة ثلاثين ومئتين بقليل. وقد توبع. ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/56، والبخارى "463" فى الصلاة: باب الخيمة فى المسجد للمرضى وغيرهم، و "4122" فى المغازى: باب مرجع النبى صلى الله عليه وسلم من الأحزاب ومخرجه إلى بنى قريظة ومحاصرته إياهم، ومسلم "1769" "65" فى الجهاد: باب جواز قتال من نقض العهد ... ، وأبو داود "3101" فى الجنائز: باب فى العيادة مرارا، والنسائى 2/45 فى المساجد: باب ضرب الخباء فى المساجد، وابن سعد 3/425 من طرق عن عبد الله بن نمير، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد.

7028– حديث حسن. وأخرجه أحمد 6/141 - 142، وأبو بكر بن أبى شيبة 14/408 - 411، وابن سعد 3/421 - 423 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وقد تقدم القسم الأخير منه وهو أخذه صلى الله عليه وسلم بلحيته إذا وجد عند - عند المؤلف برقم "6439".

فَلَحِقَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِتِهَامَةَ، وَلَحِقَ عُيَيْنَةَ وَمَنْ مَعَهُ بِنَجْدٍ، وَرَجَعَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ، فَتَحَصَّنُوا بِصَيَاصِيهِمْ، فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَضُرِبَتْ عَلٰى سَعْدٍ فِى الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ.

قَالَتْ: فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: اَوَقَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ، فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعَتِ الْمَلَائِكَةُ السِّلَاحَ، اخْرُجْ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ فَقَاتِلْهُمْ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ، وَلَبِسَ لَاْمَتَهُ، فَخَرَجَ فَمَرَّ عَلٰى بَنِىْ غَنْمٍ وَّكَانُوا جِيرَانَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَنْ مَرَّ بِكُمْ ؟ قَالُوْا: مَرَّ بِنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِىُّ، فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاصَرَهُمْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا، فَلَمَّا اشْتَدَّ حَصْرُهُمْ، وَاشْتَدَّ الْبَلَاءُ عَلَيْهِمْ قِيْلَ لَهُمُ انْزِلُوا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَشَارُوْا اَبَا لُبَابَةَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنَّهُ الذَّبْحُ، فَقَالُوْا: نَنْزِلُ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَنَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ، وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ، فَحُمِلَ عَلٰى حِمَارٍ وَّعَلَيْهِ اِكَافٌ مِّنْ لِيفٍ وَّحَفَّ بِهِ قَوْمُهُ، فَجَعَلُوا يَقُوْلُوْنَ: يَا اَبَا عَمْرٍو، حُلَفَاؤُكَ وَمَوَالِيكَ وَاَهْلُ النِّكَايَةِ وَمَنْ قَدْ عَلِمْتَ، فَلَا يُرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا، حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْ ذَرَارِيِّهِمْ الْتَفَتَ اِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ: قَدْ آنَ لِسَعْدٍ اَنْ لَا يُبَالِىَ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، فَلَمَّا طَلَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا اِلٰى سَيِّدِكُمْ فَاَنْزِلُوهُ ، قَالَ عُمَرُ: سَيِّدُنَا اللّٰهُ، قَالَ: اَنْزِلُوهُ ، فَاَنْزَلُوهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْكُمْ فِيْهِمْ ، قَالَ: فَاِنِّى اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهِمْ، وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ سَعْدٌ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ اَبْقَيْتَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْئًا، فَاَبْقِنِىْ لَهَا، وَاِنْ كُنْتَ قَطَعْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَاقْبِضْنِىْ اِلَيْكَ، فَانْفَجَرَ كَلْمُهُ، وَكَانَ قَدْ بَرَاَ مِنْهُ حَتّٰى مَا بَقِىَ مِنْهُ اِلَّا مِثْلَ الْحِمَّصِ، قَالَتْ: فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعَ سَعْدٌ اِلٰى بَيْتِهِ الَّذِىْ ضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَحَضَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ، قَالَتْ: فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ، اِنِّى لَاَعْرِفُ بُكَاءَ اَبِىْ بَكْرٍ مِنْ بُكَاءِ عُمَرَ وَاَنَا فِىْ حُجْرَتِى، وَكَانُوا كَمَا، قَالَ اللّٰهُ: (رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ) (الفتح: 29) ، قَالَ عَلْقَمَةُ: فَقُلْتُ اَىْ اُمَّهْ، فَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَتْ: كَانَ عَيْنَاهُ لَا تَدْمَعُ عَلٰى اَحَدٍ، وَلٰكِنَّهُ اِذَا وَجَدَ اِنَّمَا هُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں غزوہ خندق کے موقع پر میں لوگوں کے پیچھے پیچھے جانے کے لیے نکلی میں نے اپنے پیچھے زمین پر چلنے کی آواز سنی میں نے مڑ کر دیکھا' تو وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے ان کے ساتھ ان کے بھتیجے حارث بن اوس تھے جنہوں نے ان کی ڈھال اٹھائی ہوئی تھی میں زمین پر بیٹھ گئی حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزرے' تو ان کے جسم پر ایک زرہ تھی جس کے کنارے باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باہر نکلے ہوئے کناروں سے اندیشہ ہوا وہ لمبے تڑنگے آدمی تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب وہ گزرے تو یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ پھر تم موت تک پہنچ جاؤ گے اور وہ کتنی اچھی موت ہے جب آدمی کا وقت پورا ہو جائے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں اٹھی اور میں ایک باغ کے اندر آ گئی وہاں کچھ مسلمان موجود تھے ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم کیوں آئی ہو؟ اللہ کی قسم! تم نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے کس چیز نے تمہیں اس بات سے مامون رکھا کہ کوئی مصیبت یا آزمائش آ سکتی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ مسلسل مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ ان لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنے چہرے پر کپڑا اڈالا ہوا تھا انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے کہا: اے عمر! تمہارا ستیاناس ہو آج آپ نے انتہا کر دی ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کہاں جایا جا سکتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عرقہ نے حضرت سعد (معاذ رضی اللہ عنہ) کو تیر مارا اور بولا: اسے سنبھالو میں ابن عرقہ ہوں تو وہ تیر ان کی مخصوص رگ پر لگا اور اس نے اس رگ کو کاٹ دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک بنو قریظہ کے حوالے سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہیں کر دیتا۔ وہ لوگ اور ان کے موالی زمانہ جاہلیت میں ان کے حلیف رہے تھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخم ٹھیک ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر آندھی بھیجی۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے لئے جنگ کی جگہ کافی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے۔ ابوسفیان تہامہ گیا اس نے عیینہ اور نجد میں موجود اس کے ساتھیوں سے ملاقات کی بنو قریظہ واپس آ گئے وہ اپنے علاقے میں قلعہ بند ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف واپس تشریف لائے تو آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں چمڑے سے بنے ہوئے خیمے کو لگانے کا حکم دیا آپ نے ہتھیار اتارے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حتیٰ کہ جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: کیا آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں اللہ کی قسم فرشتوں نے تو ابھی ہتھیار نہیں اتارے آپ بنو قریظہ کی طرف تشریف لے جائیں اور ان کے ساتھ جنگ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کا حکم دیا آپ نے جنگی لباس پہن لیا آپ گھر سے باہر نکلے اور بنو غنم کے پاس سے گزرے جو مسجد کے پڑوسی تھے آپ نے دریافت کیا: ابھی تمہارے پاس سے کون گزرا ہے ان لوگوں نے جواب دیا: دحیہ کلبی ہمارے پاس سے گزرے ہیں (یعنی حضرت جبرائیل دحیہ کلبی کی شکل میں آئے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کے پاس تشریف لائے آپ نے 25 دن تک ان کا محاصرہ کیا جب ان کا محاصرہ شدید ہو گیا اور ان پر آزمائش سخت ہو گئی تو ان سے یہ کہا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثالث مان لو ان لوگوں نے ابولبابہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے انہیں اشارہ کر کے بتایا: انہیں ذبح کر دیا جائے گا تو ان لوگوں نے کہا: ہم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کرتے ہیں تو ان لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ثالثی فیصلے پر محاصرہ ختم کروایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا انہیں ایک گدھے پر سوار کر کے لایا گیا جس پر کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی چادر موجود تھی ان کی قوم کے افراد نے انہیں گھیرا ہوا تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے اے ابوعمرو یہ تمہارے حلیف اور موالی ہیں اور لڑائیوں کے ساتھی ہیں اور وہ لوگ ہیں جن کے

بارے میں آپ جانتے ہیں لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ جب وہ ان کے بچوں کے قریب ہوئے' تو وہ اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے اب سعد کے لئے وہ وقت آ گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرے جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اسے نیچے اتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہمارا سردار' تو اللہ تعالیٰ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے نیچے اتارو۔ انہوں نے اسے نیچے اتارا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جنگ جو لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا جائے ان کے اموال تقسیم کر دیئے جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دیا ہے پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر تو نے اپنے نبی کے لئے قریش سے جنگ کو باقی رکھنا ہے' تو مجھے بھی اس کے لیے باقی رکھ اور اگر' تو نے اپنے نبی اور ان کے درمیان جنگ کو منقطع کر دیا ہے' تو مجھے اپنی طرف قبض کر لے' تو ان کے زخم سے خون جاری ہو گیا حالانکہ وہ اس سے پہلے ٹھیک ہو چکے تھے' یہاں تک کہ صرف معمولی سا زخم رہ گیا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس چلے گئے وہ خیمہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے لگوایا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اپنے حجرے میں ہی موجود تھی کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز صاف سنائی دی' تو اسی طرح ہوا تھا' جس طرح اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

''آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم دل ہیں''۔

راوی علقمہ نے کہا: اے ام المومنین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے (یعنی رونے کے وقت کیا کرتے تھے) تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر آنسو نہیں بہاتے تھے البتہ یہ ہے کہ آپ (غم کی شدت کی وجہ سے) اپنی داڑھی مبارک پکڑ لیتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِبْشَارِ الْعَرْشِ وَارْتِيَاحِهِ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

عرش کا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوش ہونا اور جھومنا

7029 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السِّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَّارُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجِنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ: اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ يُرِيْدُ بِهِ: اسْتَبْشَرَ وَارْتَاحَ، كَقَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (فَإِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ) (الحج: 5) يُرِيْدُ بِهِ: ارْتَاحَتْ وَاخْضَرَّتْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالانکہ اس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا: اس کے لیے رحمان کا عرش جھوم اٹھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: اس کے لیے رحمان کا عرش جھوم اٹھا ہے اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس نے خوش خبری حاصل کی ہے اور راحت حاصل کی ہے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ہے۔

''جب ہم اس پر اپنی رحمت نازل کرتے ہیں' تو وہ جھوم اٹھتا ہے اور پھلتا پھولتا ہے''۔

اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ وہ راحت حاصل کرتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اهْتَزَّ لَهَا اَرَادَ بِهِ وَفَاتَهُ دُوْنَ الْجَنَازَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس کے لیے وہ جھوم اٹھا'' اس کے ذریعے مراد ان کی وفات ہے ان کا جنازہ (میت) مراد نہیں ہے

7030 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

محمد بن عمرو اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے

7029- حديث صحيح، محفوظ بن أبي توبة ذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل "8/422 - 423 ونقل عن أبيه أنه ضعف أمره جدا، لكن تابعه محمد بن عبد الله العصار، ومحمد هذا روى عنه جمع، وكان مع أحمد بن حنبل في الرحلة إلى اليمن وغيره وهو أول من أظهر مذهب الحديث بجرجان. وذكره المؤلف في ثقاته 9/103، فقال: يروى عنه عبيد الله بن موسى وعبد الرزاق، حدثنا عنه شيوخنا، عمران بن موسى السختياني وغيره، وهو مترجم أيضا في "تاريخ جرجان" ص 376، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وهو في "مصنف عبد الرزاق". "6747" وأخرجه من طريق عبد الرزاق: أحمد 3/296، ومسلم "123" "2466" في فضائل الصحابة: باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، والترمذي. "3848" في المناقب: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، والطبراني. "5336" وقال الترمذي حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/349، والطبراني "5337" و "5338" من طريقين عن أبي الزبير، به. وأخرجه الطبراني "5339" من طريقين يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن جابر. وانظر. "7031"

7030- حديث حسن لغيره، وأخرجه أحمد 4/352، وابن أبي شيبة 12/142، وابن سعد 3/434، والطبراني "553" من طريق يزيد بن هارون، والطبراني "553" و "5332" من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وبعضهم يذكر فيه قصة. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/308 و 309، ونسبه إلى أحمد والطبراني، وقال: وأسانيدها كلها حسنة.

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''سعد بن معاذ کے انتقال پر عرش جھوم اٹھا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعَرْشَ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ السَّرِيْرُ

14
14

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت میں عرش سے مراد پلنگ ہے

7031 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، وَاَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سعد بن معاذ کے انتقال پر رحمان کا عرش جھوم اٹھا''۔

ذِكْرُ طَعْنِ الْمُنَافِقِيْنَ فِىْ جِنَازَةِ سَعْدٍ لِخِفَّتِهَا

منافقین کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازے پر ہلکے ہونے کا طعن کرنے کا تذکرہ

7032 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَلَّافُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

7031- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" "2963"، وأحمد 3/316، وابن أبي شيبة 12/142، والبخاري "3803" في مناقب الأنصار: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، ومسلم "124" "2466" في فضائل الصحابة: باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، وابن ماجة "158" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وابن سعد 3/433 - 434، والطبراني "5335"، والبغوي "3980" من طرق عن الأعمش، عن أبي سفيان بهذا الإسناد. وزاد أبو عوانة في حديثه عن الأعمش عند البخاري: وعن أبي صالح، عن جابر، وذكر زيادة.

7032-حديث صحيح، محمد بن عبد الرحمن العلاف: ذكره المؤلف في "ثقاته" 9/98، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني "5342" من طريق محمد بن ثعلبة بن سواء، عن عمه محمد بن سواء، عن سعيد، وهو ابن أبي عروبة عن قتادة، بهذا الإسناد. ولم يذكر فيه قصة المنافقين وحمل الجنازة. وأخرجه كذلك أحمد 3/234، ومسلم "2467" من طريق عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أبي عروبة، به. وقصة حمل الجنازة أخرجها عبد الرزاق "20414"، ومن طريق الترمذي "3849" في المناقب: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، عن معمر، عم قتادة، عن أنس بن مالك، قال: لما حملت جنازة سعد بن معاذ قال المنافقون: ما أخف جنازته لحكمه في قريظة، فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: "لا، ولكن كانت تحمله الملائكة." وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَجِنَازَةُ سَعْدٍ مَوْضُوعَةٌ: اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ فَطَفِقَ الْمُنَافِقُونَ فِي جِنَازَتِهِ وَقَالُوا: مَا اَخَفَّهَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّمَا كَانَتْ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ مَعَهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا (آپ نے فرمایا:) اس کے لیے رحمٰن کا عرش جھوم اٹھا ہے منافقین نے ان کے جنازے کے بارے میں یہ کہنا شروع کیا: یہ کتنا ہلکا ہے اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔

ذِكْرُ فَتْحِ اَبْوَابِ السَّمَاءِ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے انتقال پر آسمان کے دروازے کھولے جانے کا تذکرہ

7033 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ: هٰذَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ الَّذِي فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ شُدِّدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ وہ نیک شخص ہے جس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اس پر (قبر میں) تنگی کی گئی لیکن پھر اس کو کشادگی عطا کر دی گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمَّا شَدَّدَ عَلَيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کے تنگ ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی قبر کو کشادہ کر دیا تھا

7033- إسناده حسن. عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد بن كثير أبو حفص الحمصي، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري. وأخرجه أحمد في "المسند" 3/327، وفي "الفضائل" "1496" و"1497"، والطبراني "5340" من طريق محمد بن بشر، والنسائي في "الفضائل" "120"، والحاكم 3/206 من طريق الفضل بن موسى، والحاكم أيضا 3/206 من طريق يزيد بن هارون، ثلاثتهم عن محمد بن عمرو بهذا الإسناد. لم يذكر أحمد في الموضع الثاني من "الفضائل" في سنده يحيى بن سعيد، متابع يزيد بن عبد الله، وصحح إسناده الحاكم، ووافقه الذهبي.

7034 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُ - يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ - فَاحْتَبَسَ، فَلَمَّا خَرَجَ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ فَكَشَفَ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر میں یعنی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے' آپ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے رہے' جب آپ باہر آئے' تو عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں ٹھہرے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد کو قبر میں بھینچا گیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' تو اس نے انہیں کشادگی عطا کی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَنَادِيلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ

جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومالوں کی صفت کا تذکرہ

7035 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

7034– إسناده ضعيف، ابن فضيل وهو محمد - سمع من عطاء بن السائب بعد الاختلاط . وأخرجه ابن سعد 3/433، وابن أبي شيبة 12/142 - 143، ومن طريقه الحاكم 3/206 عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد، وصحح إسناده الحاكم، ووافقه الذهبي ! قلت: وقد صح الحديث من طريق آخر عن ابن عمر بغير هذا اللفظ: فقد أخرجه النسائي 4/100 - 101، وابن سعد 3/430، والطبراني "5333"، والبيهقي في "الدلائل" 4/28، و"إثبات عذاب القبر" له "109" من طريق عبد الله بن إدريس، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "هذا الذي تحرك له العرش يعني سعد بن معاذ - وفتحت له أبواب السماء، وشهده سبعون ألفا من الملائكة، لقد ضم ضمة ثم فرج عنه." وهذا الإسناد صحيح، وسقط من المطبوع من "إثبات عذاب القبر" في الإسناد عبيد الله بن عمر، ونافع. وأخرج الطحاوي في "مشكل الآثار" "276"، وأبو نعيم في "الحلية" 3/173 - 174 من طريق سفيان الثوري، عن سعد بن إبراهيم، عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لو أن أحدا نجا من عذاب القبر، لنجا منه سعد"، ثم قال بأصابعه الثلاثة يجمعها كأنه يقلبها، ثم قال: "لقد ضغط، ثم عوفي."

7035–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود وهو الطيالسي فمن رجال مسلم، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وسماع شعبة منه قديم . وهو في "مسند الطيالسي" "710" وأخرجه مسلم "2467" في فضائل الصحابة: باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، عن أحمد بن عبيدة الضبي، عن أبي داود، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/302، والبخاري "3802" في مناقب الأنصار: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، ومسلم "2468" من طريق محمد بن جعفر غندر، ومسلم "2468" من طريق أمية بن خالد، كلاهما عن شعبة، به . وأخرجه أحمد في "المسند" 4/301، وفي "الفضائل" "1487"، والبخاري "3249" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، و"5836" في اللباس: باب مس الحرير من غير لبس، و"5540" في الإيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم؟ والترمذي "3847" في المناقب: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "117"، وابن ماجة "157" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن سعد 3/435، والبغوي "3981" من طرق عن أبي إسحاق، به.

(متن حدیث): لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبًا مِنْ حَرِيْرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمَسُوْنَهُ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا بنا ہوا کپڑا پہنا لوگوں نے اسے چھو کر اسے پسند کرنا شروع کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پسند کر رہے ہو جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا اِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ابو اسحاق نے یہ روایت حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

7036 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ، فَجَعَلُوا يَلْمَسُوْنَهُ وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَلْيَنُ مِنْ هٰذَا اَوْ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا.

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی کپڑا لایا گیا لوگ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی پر حیران ہونے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ نرم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس سے زیادہ بہتر ہیں۔

شعبہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہی روایت قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذٰلِكَ الثَّوْبَ الَّذِيْ لَبِسَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَنْسُوْجًا بِالذَّهَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ کپڑا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا تھا' وہ سونے کے ذریعے بنا ہوا تھا

7036–إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أبي داود، فمن رجال مسلم. وانظر ما قبله.

[1] إسناده صحيح. وهو في "مسند الطيالسي" "1990"، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/209 و 277، ومسلم "2468". وأخرجه أحمد 3/206 - 207، ومسلم "2468" من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/234، والبخاري "2615" في الهبة: باب قبول الهدية من المشركين، و"3248" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ومسلم "2469" من طرق عن قتادة، به. وانظر ما بعده.

7037 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِی: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: اِنَّكَ بِسَعْدٍ لَشَبِیْهٌ، ثُمَّ بَكٰی فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ، قَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی سَعْدٍ، كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَیْشًا اِلٰی اُكَیْدِرِ دُوْمَةَ، فَاَرْسَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِیْبَاجٍ مَنْسُوْجٌ فِیْهَا الذَّهَبُ، فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ، اَوْ جَلَسَ، فَلَمْ یَتَكَلَّمْ، ثُمَّ نَزَلَ، فَجَعَلَ النَّاسُ یَلْمَسُوْنَ الْجُبَّةَ، وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَتَعْجَبُوْنَ مِنْهَا؟ قَالُوْا: مَا رَاَیْنَا ثَوْبًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ

واقد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم کون ہو میں نے کہا: میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں تو انہوں نے فرمایا: تمہاری حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت ہے پھر وہ رونے لگے اور بہت زیادہ روئے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے وہ بڑے بھاری بھرکم اور طویل قامت تھے پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دومہ (کے حکمران) اکیدر کی طرف لشکر روانہ کیا' تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ریشم سے بنا ہوا ایک جبہ بھیجا جس میں سونا بھرا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا آپ منبر پر کھڑے ہوئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) منبر پر بیٹھے آپ نے کوئی بات چیت نہیں کی پھر آپ منبر سے نیچے اترے لوگ اس جبے کو چھونے لگے اور اس کی طرف دیکھنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں یہ اچھا لگ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہم نے اس سے زیادہ عمدہ کپڑا کبھی نہیں دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں' جو تم دیکھ رہے ہو۔

7037- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ - وهو حسن الحديث صدوق، وحديثه في "الصحيحين" مقرون. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1495"، وابن سعد 3/435 - 436 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/144، والترمذي "1723" في اللباس: باب رقم "3"، والنسائي 8/199 في الزينة: باب لبس الديباج المنسوج بالذهب. من طرق عن محمد بن عمرو، به. وقال الترمذي: حديث صحيح. وأكيدر دومة: هو ابن عبد الملك الكندي صاحب دومة الجندل مدينة بين الشام والحجاز قرب تبوك ذكره ابن منده وأبو نعيم في الصحابة، وقال: كتب إليه النبي صلى الله عليه وسلم، وأرسل إليه سرية مع خالد بن الوليد، ثم إنه أسلم، وأهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم حلة سيراء، فوهبها لعمر، وتعقب ذلك ابن الأثير في "أسد الغابة "1/135، فقال: إنما أهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم، وصالحه، ولم يسلم، وهذا لا خلاف فيه بين أهل السير، وأما من قال: إنه أسلم، فقد أخطأ خطأ ظاهرا، بل كان نصرانيا، ولما صالح النبي صلى الله عليه وسلم، عاد إلى حصنه، وبقي فيه، ثم إن خالد بن الوليد أسره في أيام أبي بكر، فقتله كافرا.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لُبْسَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُبَّةَ الْمَنْسُوجَةَ بِالذَّهَبِ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لُبْسَهَا عَلَى الرِّجَالِ مِنْ اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا سونے کے ذریعے بنا ہوا جبہ پہننا اللہ تعالیٰ کے نبی اکرم ﷺ کی امت کے مردوں کے لیے اسے پہننے کو حرام قرار دینے سے پہلے تھا

7038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ، حَدَّثَنِيْ عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةَ سُنْدُسٍ، فَلَبِسَهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّحَرَّمَ الْحَرِيْرُ، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَحْسَنُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دومہ (کے حکمران) اکیدر نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ریشم سے بنا ہوا جبہ بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پہنا یہ ریشم کے حرام قرار دیئے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ لوگ اس کی خوبصورتی سے حیران ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

ذِكْرُ خُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ

7038- إسناده جيد، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن ثعلبة بن سواء، فقد روى له ابن ماجة، وروى عنه جمع، وقال أبو حاتم: أدركته ولم أكتب عنه، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد روى الشيخان من حديث محمد بن سواء عنه . وأخرجه أحمد 3/234 عن عبد الوهاب وهو ابن عطاء - عن سعيد، بهذا الإسناد . وعلق طرفا من أوله البخاري "2616" في الهبة: باب قبول الهدية من المشركين، عن سعيد، به.

7039- حديث صحيح، ابن أبي السّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "9730". وأخرجه البخاري "4086" في المغازي: باب غزوة الرجيع، عن إبراهيم بن موسى، عن هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3045" في الجهاد: باب هل يستأسر الرجل؟ و"7402" في التوحيد: باب ما يذكر في الذات والنعوت وأسامي الله عز وجل، وأبو داود "2661" في الجهاد: باب في الرجل يستأسر، من طريق أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري، به. ولم يسق أبو داود لفظه، والرواية الثانية عند البخاري مختصرة جدا، وقد زاد شعيب في حديثه عن الزهري قال: فأخبرني عبيد الله بن عياض أن بنت الحارث أخبرته أنهم حين اجتمعوا استعار منها موسى ... الحديث . وأخرجه الطيالسي "2597"، وأحمد 2/294-295، والبخاري "3989" في المغازي: باب رقم "10"، وأبو داود "2660" و"3112" في الجنائز: باب المريض يؤخذ من أظفاره وعانته، والطبراني "4192" و"463"/17، والبيهقي في "الدلائل" 3/323-325

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ نَزُولًا، فَذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لِحْيَانَ، فَاتَّبَعُوْهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ، حَتّٰى نَزَلُوا مَنْزِلًا نَزَلُوْهُ، فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوَى تَمْرٍ مِنْ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ، فَقِيْلَ: هٰذَا مِنْ تَمْرِ اَهْلِ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوْا آثَارَهُمْ، حَتّٰى لَحِقُوهُمْ، فَلَمَّا آنَسَهُمْ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَصْحَابُهُ، لَجَؤُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ، وَجَاءَ الْقَوْمُ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ، فَقَالُوْا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ اِنْ نَزَلْتُمْ اِلَيْنَا اَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ قَوْمٍ كَافِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا رَسُوْلَكَ، فَقَاتَلُوْهُمْ فِيْ بُيُوتِهِمْ حَتّٰى قَتَلُوا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ، وَبَقِيَ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ اَنْ يَّنْزِلُوا اِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا، فَنَادَى الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِيْ مَعَهُمَا، هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ، فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ، فَجَرُّوْهُ، فَاَبٰى اَنْ يَّتَّبِعَهُمْ، وَقَالَ: لِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ اُسْوَةٌ، فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ، وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرٰى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنُ عَامِرٍ، وَكَانَ الْحَارِثُ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا، حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعُوْا عَلٰى قَتْلِهٖ اسْتَعَارَ مُوْسًى مِنْ اِحْدٰى بَنَاتِ الْحَارِثِ يَسْتَحِدُّ بِهٖ، فَاَعَارَتْهُ، قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي حَتّٰى اَتَاهُ، فَاَخَذَهُ فَاَضْجَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ، وَالْمُوْسٰى فِيْ يَدِهٖ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُ، فَزِعْتُ فَزَعًا شَدِيدًا، فَقَالَ: خَشِيتِ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: فَكَانَتْ تَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَّمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَّاِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ، وَمَا كَانَ اِلَّا رِزْقًا رَزَقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ، ثُمَّ خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ، فَقَالَ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تَرَوْا اَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ مِّنَ الْمَوْتِ، لَزِدْتُّ، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ، ثُمَّ قَالَ:

وَلَسْتُ اُبَالِي حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى اَيِّ شَقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي

ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى مَوْضِعِ عَاصِمٍ تُرِيْدُ الشَّيْءَ مِنْ جَسَدِهٖ لِيَعْرِفُوْهُ، وَكَانَ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ، هٰكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ مِنْ كِتَابِهٖ، فَقَاتَلُوْهُمْ فِيْ بُيُوتِهِمْ، وَاِنَّمَا هُوَ: فَقَاتَلُوْهُمْ مِنْ ثُبُوتِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم جاسوسی کے لیے روانہ کی آپ نے ان کا امیر عاصم بن ثابت کو مقرر کیا وہ لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ عسفان اور مکہ کے درمیان انہوں نے پڑاؤ کیا۔ ہذیل قبیلے کی ایک شاخ بنولحیان کو ان کا پتہ چل گیا وہ لوگ ایک سو تیر اندازوں کے ساتھ ان کے پیچھے آئے اور ان کے قدموں کے نشانات پر آتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے بھی اسی جگہ پڑاؤ کیا جہاں انہوں نے پڑاؤ کیا تھا وہاں انہیں مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں ملیں، تو کہا گیا

یہ تو اہل یثرب کی کھجوریں ہیں پھر وہ لوگ ان کے قدموں کے نشانات پر پیچھے آتے گئے یہاں تک کہ ان تک پہنچ گئے جب حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کا احساس ہوا تو انہوں نے ایک پہاڑ کی آڑ لی وہ لوگ آئے اور انہوں نے ان حضرات کو گھیر لیا ان لوگوں نے کہا: آپ لوگوں کے ساتھ یہ پختہ عہد اور وعدہ ہے کہ اگر آپ اتر کر ہماری طرف آ جاتے ہیں تو ہم آپ میں سے کسی بھی شخص کو قتل نہیں کریں گے تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کافر قوم کی دی ہوئی پناہ کی وجہ سے نیچے نہیں اتروں گا: اے اللہ! تو ہمارے بارے میں اپنے رسول کو اطلاع دیدے کہ ان لوگوں نے اپنی رہائشی جگہ پر رہتے ہوئے ان کے ساتھ لڑائی کی یہاں تک کہ ان لوگوں نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات افراد کو قتل کر دیا صرف حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے اور ایک اور شخص باقی رہ گیا ان لوگوں نے ان حضرات کو یہ عہد دیا کہ وہ اگر اتر کر ان کی طرف آ گئے تو (انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا) لیکن جب ان لوگوں نے ان حضرات پر قابو پا لیا تو انہوں نے ان کی کمانوں کے تار کھول دیئے اور اس کے ذریعے ان حضرات کو باندھ دیا تو ان دو کے ساتھ موجود تیسرے شخص نے کہا: یہ سب سے پہلی وعدہ خلافی ہے اس نے ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ان لوگوں نے انہیں کھینچا تو اس شخص نے ان کے پیچھے جانے سے انکار کر دیا اور بولا: میرے لیے (ان مقتولین) کے طریقہ کار میں بہترین نمونہ ہے تو ان لوگوں نے اس شخص کی بھی گردن اڑا دی وہ لوگ حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے اور مکہ میں ان دونوں کو فروخت کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ حارث غزوہ بدر کے دن مارا گیا تھا وہ ان لوگوں کے ہاں قیدی کے طور پر رہے یہاں تک کہ جب ان لوگوں نے انہیں قتل کرنے کے بارے میں طے کر لیا تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی ایک بیٹی سے ایک استرا عارضی استعمال کے لئے مانگا تا کہ اس کے ذریعے اضافی بال صاف کر لیں اس عورت نے انہیں وہ استرا دے دیا وہ عورت بیان کرتی ہے میں اپنے بچے سے غافل ہوئی یہاں تک کہ وہ بچہ ان کے پاس چلا گیا انہوں نے اس بچے کو پکڑا اور اپنی زانوں پر بٹھا لیا استرا ان کے ہاتھ میں تھا جب میں نے اس بچے کو دیکھا تو میں بہت گھبرا گئی انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہیں اندیشہ ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسا نہیں کروں گا وہ عورت بیان کرتی ہے میں نے ایسا کوئی قیدی کبھی نہیں دیکھا جو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر ہو میں نے انہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ ان دنوں مکہ میں یہ پھل نہیں تھا اور وہ اس وقت لوہے میں جکڑے ہوئے تھے یہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ انہیں عطا کرتا تھا پھر وہ لوگ (یعنی بنو حارث) انہیں حرم کی حدود سے باہر لے گئے تا کہ انہیں قتل کر دیں تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے موقع دو تا کہ میں دو رکعات ادا کر لوں پھر انہوں نے دو رکعات ادا کی اور بولے: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم یہ سمجھو گے کہ میں موت کے خوف کی وجہ سے (ایسا کر رہا ہوں) تو میں مزید رکعات ادا کرتا۔

(راوی کہتے ہیں) تو وہ پہلے فرد تھے جنہوں نے قتل ہونے کے وقت دو رکعات ادا کرنے کا طریقہ ایجاد کیا پھر انہوں نے فرمایا۔

''اگر میں مسلمان ہونے کے عالم میں قتل کیا جاتا ہوں تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مجھے کون سے پہلو کے بل گرایا جاتا ہے''۔

پھر عقبہ بن حارث اٹھ کر ان کی طرف گیا اور اس نے انہیں شہید کر دیا۔ قریش نے عاصم کے مقام کی طرف کسی کو بھیجا تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ حاصل کر لیں اور اس کے ذریعے انہیں پہچان لیں کیونکہ عاصم نے غزوہ بدر کے موقع پر ان کے بڑے فرد کو قتل کیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سایہ بھیجا' تو وہ لوگ ان کے جسم سے کچھ حاصل نہیں کر سکے۔

یہ روایت ابن قتیبہ نے اپنی تحریر میں سے ہمیں بیان کی تھی جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''تو انہوں نے اپنے گھروں میں رہتے ہوئے ان کے ساتھ لڑائی کی'' حالانکہ الفاظ یہ ہیں: ''انہوں نے اپنی جگہ پر رہتے ہوئے ان کے ساتھ لڑائی کی''۔

7040 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ،

(متن حدیث): وَقَالَ فِیْ آخِرِهٖ: فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی شَیْءٍ.

وَالدَّبْرُ الزَّنَابِیْرُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے ان پر بادل کی طرح مکھیوں کا جتھہ بھیجا' تو وہ لوگ ان کے جسم کی کسی بھی چیز پر قادر نہ ہو سکے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ دبل سے مراد شہد کی مکھیوں کا جتھہ ہے۔

ذِكْرُ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ الْمَخْزُوْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7041 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ، وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ وَقَالَ: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ، تَبِعَهُ الْبَصَرُ، فَصَاحَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ، فَقَالَ: لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمُقَرَّبِیْنَ، وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِیْ

7040- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله.

7041- إسناده صحيح على شرط الشيخين. معاوية بن عمرو: هو الأزدي أبو عمرو البغدادي، وأبو إسحاق الفزاري: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 326/1. وأخرجه مسلم "7" "920" في الجنائز: باب في إغماض الميت والدعاء له إذا حضر، ومن طريقه البغوي "1468" عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/297، وابن ماجة "1454" في الجنائز: باب ما جاء في تغميض الميت، والبيهقي 3/384 من طريق معاوية بن عمرو، به. وأخرجه أبو داود "3118" في الجنائز: باب تغميض الميت، والنسائي في "الفضائل" "180"، والطبراني "712"/23 من طرق عن أبي إسحاق الفزاري، بعه. وأخرجه مسلم "8" "920"، والطبراني "714"/23 من طريقين عن خالد، به.

الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَهُ وَلَنَا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں (یعنی انتقال ہو چکا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں کو بند کیا اور فرمایا جب روح قبض ہوتی ہے تو نگاہ اس کے پیچھے جاتی ہے ان کے اہل خانہ میں سے کچھ لوگ چیخ کر رونے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں صرف بھلائی کی دعا کرو کیونکہ تم لوگ جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ابوسلمہ کی مغفرت کر دے اور مقرب لوگوں میں اس کے درجے بلند کر دے اور پیچھے رہنے والوں میں اس کا اچھا جانشین بنا دے اس کی اور ہماری مغفرت کر دے اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اس کی قبر کو اس کے لیے کشادہ کر دے اور اس کی قبر کو اس کے لیے روشن کر دے۔

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت زید بن حارثہ بن شراحیل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7042 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ (اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ) (الأحزاب: 5)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ انہیں حضرت زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کا یہ حکم نازل ہوا۔

''ان لوگوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی نسبت سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انصاف کے زیادہ قریب ہے''۔

ذِكْرُ مَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کا تذکرہ

7043 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

7042–إسناده صحيح على شرط الشيخين . عفان: هو ابن مسلم، ووهيب: هو ابن خالد . وهو في "مصنف بن أبي شيبة" 12/140. وأخرجه أحمد 2/77، وابن سعد 3/43 عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2425" في فضائل الصحابة: باب فضائل زيد بن الحارثة وأسامة بن زيد رضي الله عنهما، عن أحمد بن سعيد الدارمي، عن حبان، عن وهيب، به . وأخرجه البخاري "2782" في تفسير سورة الأحزاب: باب (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ) ، ومسلم "62""2425"، والترمذي "3209" في التفسير: باب سورة الأحزاب، و "3814" في المناقب: باب مناقب زيد بن حارثة، والنسائي في التفسير كما في "التحفة"5/161 من طرق عن موسى بن عقبة، به.

(متن حدیث): فَرَضَ عُمَرُ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَكْثَرَ مِمَّا فَرَضَ لِي، فَقُلْتُ: اِنَّمَا هِجْرَتِي وَهِجْرَةُ اُسَامَةَ وَاحِدَةٌ، قَالَ: اِنَّ اَبَاهُ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيكَ، وَاِنَّهُ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ، وَاِنَّمَا هَاجَرَ بِكَ اَبَوَاكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے لئے مجھ سے زیادہ ادائیگی مقرر کی' تو میں نے کہا: میری ہجرت اور اسامہ کی ہجرت ایک ساتھ ہوئی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تم سے زیادہ محبوب تھا' تمہیں تمہارے ماں باپ نے ہجرت کروائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھے

7044 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ

7043- رجاله رجال الصحيح غير مصعب بن عبد الله الزبيرى، فقد روى له النسائى وابن ماجة وهو ثقة، وهو فى "مسند ابى يعلى" . "162" وأخرجه بنحوه ابن سعد 4/70 عن خالد بن مخلد البجلى، عن عبد الله بن عمر، عن نافع، به . وعبد الله بن عمر ضعيف. وأخرجه الترمذى "3813" فى المناقب: باب مناقب زيد بن حارثة، عن سفيان بن وكيع، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عن زيد بن أسلم، عن أبيه، عن عمر أنه فرض لأسامة.. فذكره بنحوه، وفيه سفيان بن وكيع، وهو ضعيف، وتدليس ابن جريج، ومع ذلك فقد قال الترمذى: حسن غريب . وأخرجه البزار "1736" ضمن حديث مطول من طريق أبى معشر، عن زيد بن أسلم، عن أبيه، وعن عمر بن عبد الله مولى غفرة ... قال الهيثمى فى "المجمع" 6/6: رواه البزار، وفيه أبو معشر نجيح، ضعيف يعتبر بحديثه. إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير يحيى بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "63""2426" فى فضائل الصحابة: باب فضائل زيد بن الحارثة....، عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/110، والبخارى "6627" فى الإيمان والنذور: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "وايم والله "، ومسلم "63""2426"، والترمذى بإثر الحديث "3816" فى المناقب: باب مناقب زيد بن حارثة، من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه البخارى "3730" فى فضائل الصحابة: باب مناقب زيد بن حارثة، و"4469" فى المغازى: باب رقم "86"، "7187" فى الأحكام: باب من لم يكترث بطعن من لا يعلم فى الأمراء حديثا، والترمذى "3816" من طرق عن عبد الله بن دينار، به . وأخرجه أحمد 2/89/106، والبخارى "4468" فى المغازى: باب بعث النبى صلى الله عليه وسلم أسامة بن زيد فى مرضه الذى توفى فيه، ومسلم "64""2426"، وابن سعد 4/65 - 66 من طريق سالم بن عبد الله، وابن سعد 4/66 من طريق نافع، كلاهما عن ابن عمر وبعضهم يزيد فيه على بعض، وانظر الحديث رقم. "7059"

النَّاسِ فِیْ اِمْرَتِهٖ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ خَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ، وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ، وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ان کا امیر مقرر کیا بعض لوگوں نے ان کی امارت کے بارے میں الجھن کا اظہار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے امیر ہونے کے بارے میں الجھن کا اظہار کر رہے ہو' تو اس سے پہلے تم نے اس کے باپ کے حوالے سے بھی الجھن کا اظہار کیا تھا اللہ کی قسم وہ امیر ہونے کے قابل تھا اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

7045 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُوْ زَيْنَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ اَهْلَكَ فَنَزَلَتْ: (وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ) (الأحزاب: 37)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (اپنی اہلیہ) سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو (یعنی اسے طلاق نہ دو) تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم اپنے من میں وہ بات چھپا رہے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا''۔

ذِكْرُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7046 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ، وَهَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِیٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ:

7044–إسناده صحيح على شرط البخاری رجاله ثقات، غير محمد بن عبد الرحيم، فمن رجال البخاری. وأخرجه الحاكم 2/417 من طريق الحسين بن الفضل البجلی، عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/149 - 150، والبخاری "4787" فی تفسير سورة الأحزاب: باب: (وَتُخْفِی فِی نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ) ، و "7420" فی التوحيد: باب: (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) ، والترمذی "3212" فی التفسير: باب سورة الأحزاب، والنسائی فی التفسير كما فی "التحفة" 1/112، والبيهقی 7/57 من طرق عن حماد بن زيد، به، وبعضهم يزيد فيه على بعض، وقال الترمذی: حديث صحيح.

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ: اَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم شکل وصورت اوراخلاق میں میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھنے کا تذکرہ

7047 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ زَاجٌ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيتُ جَعْفَرًا مَلَكًا يَطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے جعفر فرشتے کی شکل میں دکھایا گیا وہ جنت میں اپنے دو پروں کے ذریعے اڑ رہا تھا''۔

7046- حديث صحيح إسناده قوى. رجاله ثقات رجال الشيخين غير هبيرة بن يريم وهانء بن هانء فقد روى لهما أصحاب السنن، وكلاهما لا بأس به. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة ".1/105 وقد وقع فى المطبوع منه "هبيرة عن هانء "، وهو تحريف. وأخرجه ابن سعد 4/36، والحاكم 3/120 من طريق عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وذكر الحاكم فيه قصة، وصحح إسناده، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 1/98 - 99 و108 و115 من طرق عن إسرائيل، به. وفى الحديث قصة. وفى الباب عن البراء بن عازب عند ابن أبى شيبة 12/105، والبخارى "2699"، والترمذى "3765"، وابن سعد 4/36، وعن ابن عباس عند أحمد 1/230، وابن أبى شيبة.12/105

7047-حديث صحيح، يحيى بن نصر بن حاجب روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 9/254، وقال ابن عدى فى "الكامل" 7/2702 وقد روى له أحاديث حسنة: أرجو أنه لا بأس به، وقال أبو زرعة فيما نقله عنه أبى حاتم 9/193: ليس بشىء له ترجمة فى "تاريخ بغداد"14/159 - 160، وأبو نصر بن حاجب، قال أبو حاتم وغيره: صالح الحديث، وقال أبو داود: ليس بشىء، وقال ابن معين: ثقة، وروى عباس عن ابن معين أنه قال: ليس بشىء. مترجم فى"تاريخ بغداد"13/277 - 278، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه الترمذى "3763" فى المناقب: باب مناقب جعفر بن أبى طالب رضى الله عنه، عن على بن حجر السعدى، والحاكم 3/209 من طريق على بن عبد الله بن جعفر المدينى، كلاهما عن عبد الله بن جعفر والد على، عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حديث غريب من حديث أبى هريرة، لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن جعفر، وقد ضعفه يحيى بن معين وغيره، وصحح إسناده الحاكم، فتعقبه الذهبى بقوله: المدينى "أى: عبد الله بن جعفر" واه. وأخرجه الحاكم 3/212 من طريق حماد بن سلمة، عن عبد الله بن المختار، عن محمد بن سيرين، عن أبى هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مر بى جعفر الليلة فى ملأ من الملائكة وهو مخضب الجناحين بالدم." وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبى. وفى الباب عن ابن عباس عند الطبرانى "1466"و"1467"، والحاكم.3/209 وعن البراء عند الحاكم 3/40، وعن على عند ابن سعد.4/39 وعن ابن عمر عند البخارى "3709" و"4294"، والنسائى فى "الفضائل" "55"، والطبرانى "1474" أنه كان إذا سلم على عبد الله بن جعفر، قال: السلام عليك يا ابن ذى الجناحين.

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7048 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ، فَاَتَيْتُهُ وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْاُمَرَاءِ، قَالَ: عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَاِنْ اُصِيْبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، فَاِنْ اُصِيْبَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَوَثَبَ جَعْفَرٌ فَقَالَ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كُنْتُ اَرْغَبُ اَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا، فَقَالَ: امْضِ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي فِيْ اَيِّ ذٰلِكَ خَيْرٌ، فَانْطَلَقُوْا فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَاَمَرَ اَنْ يُّنَادَى: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هٰذَا الْغَازِي؟ انْطَلَقُوْا فَلَقُوَا الْعَدُوَّ، فَاُصِيْبَ زَيْدٌ شَهِيْدًا، اسْتَغْفِرُوْا لَهُ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ النَّاسُ، ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا، اسْتَغْفِرُوْا لَهُ، ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَثَبَتَتْ قَدَمَاهُ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا، اسْتَغْفِرُوْا لَهُ، ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْاُمَرَاءِ هُوَ اَمَّرَ نَفْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبْعَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِكَ انْتَصِرْ بِهٖ، فَمِنْ يَّوْمَئِذٍ سُمِّيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفَ اللّٰهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مِنْ ذِكْرِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ اِلٰى هَاهُنَا هُمُ الَّذِيْنَ مَاتُوا اَوْ قُتِلُوا فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَّتِهٖ، ثُمَّ اِنَّا ذَاكِرُوْنَ بَعْدَهُ هٰؤُلَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْ قُرَيْشٍ مَنْ صَحَّتْ لَهُ الْفَضِيلَةُ مَرْوِيَّةً، ثُمَّ نُعْقِبُهُمُ الْاَنْصَارَ اِنْ يَّسَّرَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَسَهَّلَهُ

❁❁ خالد بن سمیر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن رواحہ انصاری ہمارے پاس آئے انصار انہیں فقیہہ قرار دیتے تھے میں ان کے پاس آیا لوگ ان کے اردگرد اکٹھے ہو چکے تھے انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء کا لشکر روانہ کیا آپ نے فرمایا: زید بن حارثہ تمہارا امیر ہو گا اگر زید شہید ہو

7048- إسناده صحيح، خالد بن سمير، وثقه النسائي والمؤلف والعجلي والذهبي، وحديثه عند أهل السنن، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 4/367 - 368 من طريق أبي عمرو بن مطر، عن الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا جدا إلى قوله: "الصلاة جامعة": الدارمي 2/218 - 219 عن سليمان بن حرب، به. وأخرجه أحمد 5/299 و300 - 301، والنسائي في "الفضائل" "145" عن عبد الرحمن بن مهدي، والنسائي "56" و "177" من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن الأسود بن شيبان، به.

جائے' تو جعفر ہوگا اگر جعفر شہید ہو جائے' تو عبداللہ بن رواحہ ہوگا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے گزارش کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ آپ مجھ پر زید کو امیر بنائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ کس چیز میں زیادہ بہتری ہے پھر وہ لوگ روانہ ہوئے جتنا اللہ کو منظور تھا اتنا وقت گزر گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر چڑھے آپ نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنگ میں حصہ لینے والے تمہارے لشکر کے بارے میں بتاؤں یہ لوگ گئے ان کا دشمن سے سامنا ہوا' تو زید شہید ہو گیا تم لوگ اس کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ لوگوں نے ان کے لیے دعاء مغفرت کی پھر جھنڈا جعفر بن ابوطالب نے پکڑ لیا اور دشمن پر شدید حملہ کیا' یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گیا تم لوگ اس کے لیے دعاء مغفرت کرو پھر جھنڈا عبداللہ بن رواحہ نے پکڑ لیا اس کے دونوں پاؤں ثابت قدم رہے' یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گیا تم لوگ اس کے لیے دعائے مغفرت کرو پھر جھنڈا خالد بن ولید نے پکڑ لیا اسے امیر مقرر نہیں کیا گیا تھا وہ خود امیر بن گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی۔

''اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے' تو اس کی مدد کر''۔

(راوی کہتے ہیں) اسی دن سے خالد کا لقب سیف اللہ ہوا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے تذکرے سے لے کر' یہاں تک یہ وہ لوگ ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شہید ہوئے یا فوت ہوئے اس سے پہلے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کی طرف منتقل کیا اب ہم اس کے بعد قریش سے تعلق رکھنے والے ان مہاجرین کا ذکر کریں گے جن کی فضیلت کے بارے میں مستند روایات منقول ہیں اور اس کے بعد انصار کا ذکر کریں گے' اگر اللہ تعالیٰ نے یہ آسان کیا اور اس میں سہولت کی۔

ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7049 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

7049- حديث صحيح . ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل قد توبع ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "9741"، ومن طريقه أخرجه أحمد في "المسند" 1/207، وفي "فضائل الصحابة". "1775" ومسلم "77" "1775" في الجهاد: باب في غزوة حنين. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/270 من طريق محمد بن ثور، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1775" و"76"، والنسائي في "الكبرى"، والحاكم 3/327، والبغوي في "تفسيره" 2/278 - 288 من طريق ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، به. وأخرجه ابن سعد 4/18 - 19 من طريق محمد بن عبد الله، عن عمه ابن شهاب، به. وأخرجه بنحوه أحمد في "المسند" 1/207، وفي "فضائل الصحابة" "1776"، والحميدي "459"، ومسلم "77" "1775" من طريق سفيان بن عيينة، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 4/ وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه.

(متن حدیث): شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَرُبَّمَا قَالَ: بَيْضَاءَ، اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ عَلٰى بَغْلَتِهِ قِبَلَ الْكُفَّارِ، قَالَ الْعَبَّاسُ: وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا وَهُوَ لَا يَاْلُو يُسْرِعُ نَحْوَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِغَرْزِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبَّاسُ، نَادِ يَا اَصْحَابَ السَّمُرَةِ، وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا، وَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِي: يَا اَصْحَابَ السَّمُرَةِ، فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا، يَقُوْلُوْنَ: يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ، فَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ فَاقْتَتَلُوا هُمْ وَالْكُفَّارُ، فَنَادَتِ الْاَنْصَارُ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَادَوْا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، قَالَ: فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ، ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ، فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيْمَا اَرٰى، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا اَرٰى حَدَّهُمْ اِلَّا كَلِيْلًا، وَاَمْرَهُمْ اِلَّا مُدْبِرًا حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ، قَالَ: وَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوہ حنین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ یاد ہے کہ آپ کے ساتھ میں تھا اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب تھے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم آپ سے جدا نہیں ہوئے آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے (یہاں راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے) وہ خچر فروہ بن نفاثہ جذامی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر پیش کیا تھا جب مسلمانوں اور کفار کا آمنا سامنا ہوا' تو مسلمان پیٹھ پھیر کر پھر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خچر کو کفار کی طرف ایڑ لگانی شروع کی' حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی میں اسے روکنے کی کوشش کررہا تھا' جو مشرکین کی طرف بڑھنا چاہ رہا تھا جب کہ ابوسفیان بن حارث نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس بیعت رضوان کرنے والے لوگوں کو پکارو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری آواز بلند تھی میں نے اپنی بلندترین آواز میں کہا: اے بیعت رضوان کرنے والو! اللہ کی قسم جب انہوں نے میری آواز سنی' تو وہ یوں آئے' جس طرح گائے اپنے بچوں کی طرف آتی ہے اور وہ یہ کہہ رہے تھے ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں پھر مسلمان آئے اور انہوں نے اور کفار نے میرے ساتھ جنگ کی پھر انصار نے پکار کر کہا: اے انصار کے گروہ پھر یہ پکار بنوحارث بن خزرج تک مختصر ہوگئی' تو انہوں نے کہا: اے بنوحارث خزرج۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوا

رہتے ہوئے لڑائی کا بھرپور جائزہ لے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب جنگ کی بھٹی بھڑک اٹھی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں لیں اور انہیں کفار کی طرف پھینکا اور فرمایا رب کعبہ کی قسم یہ پسپا ہو جائیں گے رب کعبہ کی قسم یہ پسپا ہو جائیں گے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں جائزہ لینے لگا' تو جنگ اسی طرح چل رہی تھی' جس طرح میں دیکھ رہا تھا اللہ کی قسم ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف چند کنکریاں پھینکی ہی تھیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ لوگ بھاگے اور پیٹھ پھیر کر چلے گئے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنے خچر پر سوار ان کے پیچھے جا رہے تھے۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِنَّهُ صِنْوُ اَبِيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمانے کا تذکرہ' وہ آپ کے والد کی جگہ ہیں

7050 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ نَقْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْحِجَارَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پتھر منتقل کرنے کا تذکرہ

7050- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غيز أحمد بن إبراهيم الدورقي . وهو في "مسند سعد بن أبي وقاص" "106" لأحمد الدورقي، ومن طريقه أخرجه الترمذي "3761" في المناقب: باب مناقب الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ولفظه: "العباس عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ عم الرجل صنو أبيه، أو من صنو أبيه"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب، وقد تقدم مطولا برقم "3273" وأزيد هنا في تخريجه: وأخرجه ابن خزيمة "2330" من طريق الحسن بن الصباح، عن شبابة، به. وأخرجه أحمد في "المسند"2/322، وفي "فضائل الصحابة" "1778"، والبيهقي 4/111 من طريق علي بن حفص، عن ورقاء، به . وأخرجه ابن خزيمة "2330"، والدولابي في "الكنى"1/184، والبيهقي 6/164 من طريق شعيب، وابن خزيمة "2329" من طريق موسى بن عقبة، والفسوي في "المعرفة والتاريخ"1/501 من طريق أويس وابن أبي الزناد، أربعتهم عن أبي الزناد، به.

7051 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبَّاسُ يَنْقُلانِ الْحِجَارَةَ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ، فَفَعَلَ، فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ: اِزَارِي اِزَارِي، فَشَدَّ عَلَيْهِ اِزَارَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خانہ کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر منتقل کرنے لگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اپنا تہبند اپنی گردن پر رکھ لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا' تو آپ زمین پر گر گئے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف بلند ہو گئیں پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا: میرا تہبند' میرا تہبند پھر آپ نے اپنا تہبند باندھ لیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ بِالْجُوْدِ وَالْوَصْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سخاوت اور صلہ رحمی سے منسوب کرنے کا تذکرہ

7052 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَهِّزُ بَعْثًا فِيْ مَوْضِعِ سُوْقِ النَّخَّاسِيْنَ الْيَوْمَ، اِذْ طَلَعَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبَّاسُ عَمُّ نَبِيِّكُمْ اَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا، وَاَوْصَلُهَا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کی طرف' جہاں آج کل نخاسین کا

7051- إسناده صحيح على شرط البخاري رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى وهو ابن عبد الله بن خالد بن فارس الذهلي- فمن رجال البخاري وقد تقدم برقم."1603"

7052- إسناده حسن. محمد بن طلحة: وهو ابن عبد الرحمن بن طلحة بن عبد الله التيمي، روى عنه جمع، وحديثه عند النسائي وابن ماجه، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أبو حاتم: محله الصدق يكتب حديثه، ولا يحتج به، وفي "التقريب": صدوق يخطء، ومات سنة ثمانين ومئة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن حمزة، فروى البخاري مقرونا. أبو سهيل: هو نافع بن مالك .وأخرجه من طرق عن محمد بن طلحة، بهذا الإسناد: أحمد في "المسند"1/185، وفي "فضائل الصحابة""1768"، والدورقي في "مسند سعد بن أبي وقاص""104" و"105"، والنسائي في "فضائل الصحابة""71"، والدولابي في "الكنى"2/60، وأبو يعلى "820"، والبزار "2673"، والفسوي في "المعرفة والتاريخ "1/502، والطبراني في "الأوسط""1947"، والحاكم3/328 و328 - 329، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! وقال البزار: لا نعلمه مرفوعا إلا من هذا الوجه ولا له إلا هذا الإسناد، ومحمد بن طلحة مدني مشهور .وذكره الهيثمي في "المجمع"9/269، وقال: وفيه محمد بن طلحة التيمي، وثقه غير واحد، وبقية رجال أحمد وأبي يعلى رجال الصحيح.

بازار سے ایک مہم بھیجنے کے لئے تیاری کر رہے تھے تو اسی دوران حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عباس! جو تمہارے نبی کے چچا ہیں قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

7053 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ يَزِيْدَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وُضُوْءًا، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ: مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟ قَالُوْا: ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا جب آپ تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: یہ کس نے رکھا ہے؟ لوگوں نے بتایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے (دین کی) سمجھ بوجھ عطا کر۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بِالْحِكْمَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے حکمت (دانائی) کی دعا کرنے کا تذکرہ

7054 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ

7053- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2477" في فضائل الصحابة: باب فضائل عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/327، وفي "الفضائل" "1859"، والبخاري "143" في الوضوء: باب وضع الماء عند الخلاء، ومسلم "2477"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "74"، والطبراني "11204" من طريق هاشم بن القاسم، به. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد "الفضائل" "1888".

7054- إسناده صحيح على شرط الصحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم، وعكرمة فمن رجال البخاري، وروى له مسلم مقرونا. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي الطحان، والآخر: هو ابن مهران الحذاء. وأخرجه الطبراني "11961" عن حسين بن إسحاق التستري، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/214 و359، وفي "الفضائل" "1835" و"1923"، والبخاري "75" في العلم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "اللهم علمه الكتاب." و"3756" في فضائل الصحابة: باب ذكر ابن عباس رضي الله عنهما، و"7270" في فاتحة الاعتصام، والترمذي "3824" في المناقب: باب مناقب عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، وابن ماجه "166" في المقدمة: باب فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والنسائي في "فضائل الصحابة" "76"ن والفسوي 1/518، والطبراني "10588" من طرق عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/269، وفي "الفضائل" "1883"، والطبراني "11531" من طريق سليمان بن بلال، عن حسين بن عبد الله، عن عكرمة، به. وأخرجه الترمذي "3823"، والنسائي "75" من طريق عبد الملك بن أبي سليمان، عن عطاء، عن ابن عباس. وأخرجه مطولا أبو نعيم في "الحلية" 1/315

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَمَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ساتھ لگایا اور دعا کی: اے اللہ! اسے دانائی عطا کر۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ اللَّذَيْنِ دَعَا الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بِهِمَا

اس سمجھ بوجھ اور دانائی کا تذکرہ، جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے دعا کی تھی

7055 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَوَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُوْرًا، فَقَالَ: مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟ ، قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی رکھا آپ نے دریافت کیا: یہ کس نے رکھا ہے؟ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: عبداللہ نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا کر۔

ذِكْرُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

7056 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيْحٍ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

7055– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة وعبد الله بن عثمان بن خثيم، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 1/328 و335، وفي "الفضائل" "1858"، والفسوي في "المعرفة والتاريخ "1/493 - 494، والطبراني "10587" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/266 و314، وفي "الفضائل" "1856" و"1882"، والفسوي 1/494 من طريق زهير، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، به . وأخرجه الطبراني "10614" من طريق داود بن أبي هند، عن سعيد بن جبير، به . وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1857"، والفسوي 1/518 و518 - 519 من طريق عمرو بن دينار، عن كريب، عن ابن عباس، ولفظه: "أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم، فدعا الله لي أن يزيدني علما وفهما"، وانظر الحديثين السابقين.

(متن حدیث): عَثَرَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِعَتَبَةِ الْبَابِ، فَشُجَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ: اَمِيطِي عَنْهُ الْاَذٰى، فَقَذِرْتُهُ، قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُجُّهَا، وَيَقُوْلُ: لَوْ كَانَ اُسَامَةُ جَارِيَةً لَحَلَّيْتُهُ وَكَسَوْتُهُ حَتّٰى اُنَفِّقَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی دروازے کی چوکھٹ سے ٹکر ہوگئی جس کی وجہ سے ان کا چہرہ زخمی ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اس سے خون کو صاف کردو' تو مجھے اس سے الجھن ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لپٹایا اور فرمایا: اسامہ لڑکی ہوتی' تو میں اسے زیور پہناتا اسے کپڑے پہناتا اس پر پیسے خرچ کرتا۔

ذِكْرُ سُرُوْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ مُجَزِّزٍ فِيْ اُسَامَةَ مَا قَالَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجزز کے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہے گئے قول سے' خوش ہونے کا تذکرہ

7057 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اَلَمْ تَرِ اِلَى مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ دَخَلَ عَلَيَّ، فَرَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا عَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا، وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خوشی کے عالم میں داخل ہوئے آپ نے فرمایا: اے عائشہ کیا تمہیں پتہ چلا ہے کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا کہ ان کے جسم پر چادر موجود تھی جس نے سر

7056– حديث حسن لغيره، شريك - وهو ابن عبد الله النخعي - سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات . البهي: هو عبد الله بن يسار، وهو في "مسند أبي يعلى" ."4597" وأخرجه أحمد 6/139 و222، وابن أبي شيبة12/139، وابن سعد 4/61 - 62، وابن ماجه "1976" في النكاح: باب الشفاعة في التزويج، من طرق عن شريك، بهذا الإسناد . وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 2/111 - 112: هذا إسناد صحيح إن كان البهي سمع من عائشة، سئل أحمد عنه: هل سمع من عائشة؟ فقال: ما أدري في هذا شيئا، إنما يروي عن عروة.

7057–ومجزز . بضم الميم، وكسر الزاي، والمدلجي: بضم الميم وسكون الدال وكسر اللام وفي آخرها جيم نسبة إلى مدلج بن مرة بن عبد مناف بن كنانة بطن كبير من كنانة، وكانت القيافة فيهم وفي بني أسد، والعرب تعترف لهم بذلك، وليس ذلك خاصا بهم على الصحيح، فقد أخرج يزيد بن هارون في "الفرائض" بسند صحيح إلى سعيد بن المسيب أن عمر كان قائفا أورده في قصته، وعمر قرشي، ليس مدلجيا ولا أسديا، لا أسد قريش ولا أسد خزيمة، ومجزز هذا: هو والد علقمة بن مجزز أحد عمال النبي صلى الله عليه وسلم، له ذكر عند البخاري في المغازي في باب: سرية عبد الله بن حذافة، وذكر مصعب الزبيري والواقدي أنه سمي مجززا، لأنه كان إذا أخذ أسيرا في الجاهلية جز ناصيته، وأطلقه، وكان مجزز عارفا بالقيافة، وذكره ابن يونس في من شهد فتح مصر، وقال: لا أعلم له رواية.

کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان کے پاؤں نمایاں ہو رہے تھے تو اس نے کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَحَبَّةِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے محبت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے تھے

7058 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ مُخَاطَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُهُ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ، اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی ناک صاف کرنے کا ارادہ کیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ مجھے موقع دیجئے تا کہ میں ایسا کرلوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اس سے محبت رکھنا کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَبِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اپنے والد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب تھے

7059 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عَلٰى قَوْمٍ، فَطَعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ، فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهٖ، وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيْقًا

7058–إسناده قوى على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن يحيى، من رجال مسلم، وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح. وأخرجه الترمذي "3818" في المناقب: باب مناقب أسامة بن زيد، عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن غريب.

7059–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن خلاد الباهلي، فمن رجال مسلم. سفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/20، وفي "الفضائل" "1525"، والبخاري "4250" في المغازي: باب غزوة زيد بن حارثة، من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم "7044"

لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ، وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو کچھ لوگوں کا امیر مقرر کیا ان لوگوں نے ان کے امیر ہونے کے بارے میں الجھن کا اظہار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کے امیر ہونے کے بارے میں الجھن کا اظہار کررہے ہو' تو اس سے پہلے تم نے اس کے باپ کے امیر ہونے کے بارے میں بھی الجھن کا اظہار کیا تھا اللہ کی قسم وہ امیر ہونے کے لائق تھا اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

ذِكْرُ اَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7060 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ فَوَعَدَ النِّكَاحَ، فَاَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَاِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّسُوْءَهَا، وَذَكَرَ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَاَحْسَنَ عَلَيْهِ الثَّنَاءَ وَقَالَ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ بِنْتِ نَبِيِّ اللّٰهِ وَبَيْنَ بِنْتِ عَدُوِّ اللّٰهِ

امام زین العابدین' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لئے شادی کا پیغام بھیجا اور نکاح کا وعدہ کرلیا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور انہوں نے عرض کی: آپ کی قوم کے لوگ یہ بات کررہے ہیں' کہ آپ اپنی صاحب زادیوں کی وجہ سے غصہ نہیں کرتے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لئے شادی کا پیغام بھیجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے مجھے وہ بات ناپسند ہوگی' جو اسے بری لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کی اچھے لفظوں میں تعریف کی آپ نے فرمایا: اللہ کے نبی کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی (کسی شخص کے نکاح میں) جمع نہیں ہوسکتی ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7061 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ

7060- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير النعمان بن راشد، فمن رجال مسلم، وهو وإن وصف بسوء الحفظ، قد توبع. المقدمي: هو محمد بن أبي بكر بن علي، وعلي بن الحسين: هو ابن علي بن أبي طالب المعروف بزين العابدين، وهو في "صحيح مسلم" "96" "2449" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، عن أبي معن الرقاشي، عن وهب، به، وقد تقدم برقم "6956" و "6957"

كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَرْعٰى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ اَبِىْ مُعَيْطٍ، فَمَرَّ بِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا غُلَامٌ فَقَالَ لِىْ: يَا غُلَامُ، هَلْ مِنْ لَبَنٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَلٰكِنِّىْ مُؤْتَمَنٌ، قَالَ: فَهَلْ مِنْ شَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ؟ قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَمَسَحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْعَهَا، فَنَزَلَ اللَّبَنُ فَحَلَبَهُ فِىْ اِنَاءٍ، فَشَرِبَ وَسَقٰى اَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ، قَالَ لِلضَّرْعِ: انْقَلِصِىْ فَانْقَلَصَتْ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ، فَمَسَحَ رَاْسِىْ وَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں ایک لڑکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے لڑکے کیا دودھ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن مجھے امین بنایا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کوئی ایسی بکری ہے جس کے ساتھ کسی بکرے نے صحبت نہ کی ہو (یعنی جس کا ابھی دودھ نہ اترا ہو) راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی بکری لایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا' تو اس میں دودھ اتر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ایک برتن میں دوہ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا پھر آپ نے تھن سے فرمایا: تم دوبارہ سمٹ جاؤ' تو وہ سمٹ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ عمل مجھے بھی سکھا دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم ایک تعلیم یافتہ لڑکے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ سُدُسَ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے چھٹے شخص تھے

7062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں چھٹا مسلمان تھا' روئے

7061- إسناده حسن. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى بكر بن عياش فاحتج به البخارى، وروى له مسلم فى المقدمة، وقد توبع، وعاصم وهو ابن بهدلة روى له الشيخان مقرونا، وهو حسن الحديث. وأخرجه أحمد 1/379 عن أبى بكر بن عياش، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم. "6504"

7062- إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن أبى عبيدة وأبيه، فمن رجال مسلم، والقاسم بن عبد الرحمن فمن رجال البخارى. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة "12/115، ومن طريق أخرجه الطبرانى "8406"، وابو نعيم فى "الحلية"1/126، والحاكم 3/313. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه البزار "2676" من طريق على بن مسلم الطوسى، والطبرانى "8406" من طريق أبى كريب، كلاهما عن محمد بن أبى عبيدة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمى فى "المجمع"9/287، وقال: رواه البزار والطبرانى ورجالهما رجال الصحيح.

زمین پر ہمارے علاوہ اور کوئی مسلمان نہیں تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُشَبَّهُ فِيْ هَدْيِهِ وَسَمْتِهِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے طور طریقوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے

7063 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: اَنْبِئْنَا بِرَجُلٍ قَرِيْبِ الْهَدْيِ وَالسَّمْتِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ عَنْهُ؟ فَقَالَ: مَا اَعْرِفُ اَقْرَبَ سَمْتًا، وَهَدْيًا وَدَلًّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ حَتّٰى يُوَارِيَهِ جِدَارُ بَيْتِهِ، وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ وَسِيْلَةً

❁❁ عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں کسی ایسے شخص کے بارے میں بتائیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور آپ کے طور طریقے سے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم اس سے وہ چیز حاصل کرلیں' تو انہوں نے فرمایا: میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں' جو ابن ام عبد سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقوں اور آپ کی رہنمائی اور آپ کی دلالت سے زیادہ قریب ہو' یہاں تک کہ ان کے گھر کی دیوار انہیں چھپا لے (یعنی گھر کے باہر کے معاملات میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے محفوظ لوگ یہ بات جانتے ہیں' کہ ابن ام عبد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ ہونے کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔

7063–إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله أبو إسحاق السبيعي، وعبد الرحمن بن يزيد: هو ابن قيس النخعي. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 3/154 عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "426"، وأحمد 5/395 و402، والبخاري "3762" في "فضائل الصحابة": باب مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، والنسائي في "فضائل الصحابة" "161"، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/540 و540 - 541 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/389 و401، والترمذي "3807" في المناقب: باب مناقب عبد الله بن مسعود، والفسوي 2/543 - 544 من طريق إسرائيل، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/115، واحمد 5/394، وابن سعد 3/154، والبخاري "6098" في الأدب: باب الهدى الصالح، والحاكم 3/315، والبغوي "3945"، والفسوي 2/545 من طرق عن الأعمش، عن شقيق، عن حذيفة.

ذِكْرُ عِنَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لِحِفْظِ الْقُرْآنِ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ابتدائے اسلام میں قرآن کو یاد کرنے کا اہتمام کرنے کا تذکرہ

7064 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَةً وَسَبْعِيْنَ سُوْرَةً، وَاِنَّ زَيْدًا لَهُ ذُؤَابَتَانِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس وقت ستر سورتوں سے زیادہ تلاوت کرلی تھی (یعنی سیکھ لی تھیں) جبکہ زید بن ثابت کے لمبے بال تھے اور وہ بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِمَاعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاوت سننے کا تذکرہ

7065 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

7064- حديث صحيح، وإسناده حسن. هبيرة بن يريم قال أحمد والنسائي: لا بأس بحديثه، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال يحيى بن معين وابن أبي حاتم مجهول، وقد توبع. وأخرجه الطبراني "7437" من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/134 في الزينة: باب الذؤابة، والطبراني "7437" من طريقين عن عبدة بن سليمان، به. وأخرجه أحمد 1/389 و405 و414 و442، وابن أبي داود في "المصاحف" ص 21 و22، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/539، والطبراني "8434" و"8435" و"8436"، والحاكم 2/228 من طرق عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك "ذكره ابن حبان في "الثقات""، عن ابن مسعود. وأخرجه ابن أبي داود ص 24، والطبراني "8441" من طريق الأعمش، عن أبي رزين، وأحمد 1/379 و453 و457، والطبراني "8442" من طريق حماد بن سلمة، عن عاصم، كلاهما عن زر بن حبيش، عن ابن مسعود. وأخرجه أحمد 1/411، والبخاري "5000" في فضائل القرآن: باب القراء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2462" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه، والنسائي 8/134، وفي فضائل الصحابة "22"، وابن أبي داود في "المصاحف" ص 22 - 23 و23، من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل شقيق بن سلمة، عن ابن مسعود، بنحوه. وأخرجه ابن أبي داود ص 24، والطبراني "8439"، والحاكم 2/228 من طريق أبي سعيد الأزدي، عن ابن مسعود. وأخرجه الطبراني "8443" من طريق الأعمش، عن أبي الضحى، عن مسروق، عن ابن مسعود. وأخرجه الطبراني "8446" و"8447" من طريقين عن زاذان، عن ابن مسعود بنحوه وفيهما زيادة. أخرجه الطبراني "8433" من طريق شريك، عن أبي إسحاق، عن الأسود، قال: قيل لعبد الله، اقرأ على قراءة زيد، قال..... وأخرجه الطبراني "8438" من طريق عمرو بن قيس، عن عمرو بن شرحبيل أو ابن شراحيل - أبي ميسرة الهمداني، عن ابن مسعود بلفظ: "بضعا وسبعين مرة." وأخرجه الطبراني "8440" من طريق الأعمش، عن يحيى بن وثاب، عن علقمة، عن ابن مسعود. وأخرجه الطبراني "8444" من طريق الأعمش، و"8445" من طريق إسرائيل، كلاهما عن ثوير بن أبي فاختة، عن أبيه، عن ابن مسعود.

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ، فَقَرَأْتُ حَتَّى بَلَغْتُ: (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰـؤُلَاءِ شَهِيدًا) (النساء: 41)، قَالَ: إِمَّا غَمَزَنِي وَإِمَّا الْتَفَتُّ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَسِيلَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم میرے سامنے سورہ نساء کی تلاوت کرو میں نے تلاوت شروع کی' یہاں تک جب میں اس مقام پر پہنچا۔

''تو اس وقت کیا عالم ہوگا' جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ٹھوکا دیا' میں نے توجہ کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى مَا كَانَ يَقْرَؤُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ

اسی طریقے سے قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

جس طریقے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی تلاوت کرتے ہیں

7066 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

7065–إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "5049" في فضائل القرآن: باب من أحب أن يستمع القرآن من غيره، ومسلم "247" "800" في صلاة المسافرين: باب فضائل استماع القرآن، وأبو داود "3668" في العلم: باب القصص، والنسائي في "فضائل الصحابة" "100" من طرق عن حفص بن غيات، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/380 و433، والبخاري "4582" ى تفسير سورة النساء: باب (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ)، و"5050" في فضائل القرآن: باب قول المقرء للقارء: حسبك، و"5050" و"5056" باب البكاء عند قراءة القرآن، ومسلم "247" "800"، والترمذي "3025" في تفسير سورة النساء، وفي "الشمائل" "316"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "103" و"104"، والطبراني "8460" و"8461"، وأبو يعلى "5228"، والبيهقي 10/231، والبغوي "1220" من طرق عن العمش، به. وزاد أحمد 1/380، والبخاري "4582" و"5055"، والنسائي "104" في روايتهم عن يحيى، عن سفيان، عن العمش، به. قال يحيى - وعند أحمد: سليمان - وبعض الحديث عن عمرو بن مرة. وأخرجه الطبراني في "الصغير" "204"، وفي "الكبير" "8462" و"8463" من طريقين عن إبراهيم، به. وأخرجه مسلم "248" "800"، وأبو يعلى "5019" من طريقين عن أبي أسامة، عن مسعر، عن عمرو بن مرة، عن إبراهيم، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن مسعود: "اقرأ علي" ... فذكره. وأخرجه الترمذي "3024"، والنسائي "101"، والطبراني "8467" من طريق أبي الأحوص، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبد الله، وإنما هو إبراهيم، عن عبيدة، عن عبد الله. قلت: وأخرجه الطبراني "8465" من طريق شعبة عن إبراهيم ابن المهاجر عن إبراهيم، عن علقمة، عن ابن مسعود. وأخرجه أحمد 1/375، وأبو يعلى "5150" من طريق أبي حيان الأشجعي، وأحمد 1/375، والطبراني "8466" من طريق أبي رزين، والنسائي "102"، والطبراني "8466" من طريق أبي رزين، والنسائي "102"، والطبراني "4859" من طريق زر، ثلاثتهم عن ابن مسعود.

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، بَشَّرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَ ةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش خبری دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قرآن کو بالکل اسی طرح پڑھے' جس طرح وہ نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق اس کی تلاوت کرے''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی

7067 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بَيْنَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّىْ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ النِّسَاءِ، فَسَحَلَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْآنَ غَضًّا، كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَ ةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ، ثُمَّ قَعَدَ، ثُمَّ سَاَلَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ، فَقَالَ: فِيْمَا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ

7066–حديث صحيح إسناده حسن. عاصم - وهو ابن بهدلة - صدوق، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي بكر بن عياش، فمن رجال البخاري. وهو في "المسند" 1/7، وفي "فضائل الصحابة" "1554"، وسقط من إسناد المطبوع من "الفضائل": "يحيى بن آدم." وأخرجه ابن ماجة "138" في المقدمة: باب فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو يعلى "17" و"5059"، والبزار "2681" من طرق عن يحيى بن آدم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "8423" من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، عن ابن مسعود، به. وأخرجه "8465" من طريق إبراهيم بن مهاجر، عن إبراهيم، عن علقمة، عن ابن مسعود مرفوعا. وأخرجه الطبراني "8462" و"8463" من طريق إبراهيم بن مهاجر، عن إبراهيم النخعي، عن عبيدة، عن ابن مسعود مرفوعا، وانظر الحديث الآتي.

7067–إسناده حسن من أجل عاصم وهو ابن بهدلة وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، وحسين بن علي: هو الجعفي، وزائدة: هو ابن قدامة. وهو في "مسند أبي يعلى" "16" و."5058" وأخرجه أحمد1/445 - 446، والطبراني "8417" من طريق معاوية بن عمرو، عن زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/454 من طريق حماد بن سلمة، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 1/386 و400 و437، والطيالسي "334"، والطبراني "8413" و"8414" و"8415" و"8416"، وأبو نعيم في "الحلية"1/127 من طرق عن أبي إسحاق، عن أبي عبيدة، عن ابن مسعود. وأبو عبيدة لا يصح له سماع من أبيه ابن مسعود. وفي الباب عن عمر عند أحمد1/25 - 26 و38، والطبراني "8420" و"8421" و"8422" و"8424" و"8425" والحاكم 2/227، وأبي نعيم في "الحلية"1/124، والفسوي في "المعرفة".2/228 وعن علي عند الحاكم3/317، وعن عمار بن ياسر عند الحاكم2/228، والبزار "2680"، وعن عمرو بن الحارث بن المصطلق عند أحمد في "فضائل الصحابة". "1553"

نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ فِيْ اَعْلٰى جَنَّةِ الْخُلْدِ، فَاَتٰى عُمَرُ عَبْدَ اللّٰهِ لِيُبَشِّرَهُ، فَوَجَدَ اَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَهُ، قَالَ: اِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ، اِنَّكَ لَسَابِقٌ بِالْخَيْرِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گزرے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے انہوں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی اور اسے مکمل تلاوت کیا' جو شخص قرآن کو اسی طرح پڑھنا چاہتا ہو' جس طرح وہ نازل ہوا ہے' تو وہ ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق اس کی تلاوت کرے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹھے انہوں نے دعا مانگنا شروع کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا شروع کیا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جو دعا مانگی اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں' جو پلٹ نہ جائے اور ایسی نعمت کا' جو ختم نہ ہو اور جنت خلد کے عالی حصے میں ہمارے نبی کے ساتھ رہنے کا (سوال کرتا ہوں)''

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ انہیں خوشخبری سنائیں انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ ان سے سبقت لے جا چکے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے ایسا کیا ہے (تو کوئی بات نہیں) آپ ویسے ہی بھلائی کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِئْذَانِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت لینے کا تذکرہ

7068 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُّرْفَعَ الْحِجَابُ، وَاَنْ تَسْمَعَ

7068–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن عبيد الله وشيخه إبراهيم بن سويد، فمن رجال مسلم. ابن إدريس: هو عبد الله، وعبد الرحمن بن يزيد: هو ابن قيس النخعي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/112. وأخرجه ابن سعد 3/153 - 154، وابن ماجة "139" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والفسوي في "المعرفة" 2/536، من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/404، والطبراني "8449"، وأبو نعيم في "الحلية" 1/126، وأبو يعلى من طريق زائدة، ومسلم "2169" في الإسلام: باب جواز جعل الإذن رفع الحجاب أو نحوه من العلامات، والنسائي في "فضائل الصحابة" "157" من طريق عبد الواحد بن زياد، والبغوي "3322" من طريق حفص، ثلاثتهم عن الحسن، به. وأخرجه أحمد 1/388 و394، والنسائي "158"، وأبو يعلى "4989" و"5265" من طريق سفيان، عن الحسن بن عبيد الله، عن إبراهيم بن سويد، عن ابن مسعود، ولم يذكر فيه عبد الرحمن بن يزيد. وأخرجه أحمد 1/404، والطبراني "8450"، وأبو يعلى "5357" من طرق عن معاوية بن عمرو، حدثنا زائدة قال: قال سليمان: سمعتهم يذكرون عن إبراهيم بن سويد، عن علقمة، عن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذنك على أن تكشف الستر." وقوله: "سوادي" السواد: السِّرار، يقال: ساودت الرجل سوادا ومساودة، إذا ساررته، وهو من إدناء سوادك من سواده، أي شخصك من شخصه.

سِوَادِىْ حَتّٰى اَنْهَاكَ

ﷺ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہارا مجھ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگنے کے لئے یہی کافی ہے کہ جب پردہ اٹھا ہوا ہو (تو تم اندر آسکتے ہو) اور میری گفتگو سن سکتے ہو جب تک میں تمہیں منع نہیں کرتا۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَاتِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّتِىْ كَانَ بِسَبِيلِهَا مِنْ قَدَمَيْهِ بِاُحُدٍ فِىْ ثِقَلِ الْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی پاؤں کے ذریعے کی جانے والی نیکیوں کو قیامت کے دن نامہ اعمال میں احد پہاڑ سے وزنی قرار دینے کا تذکرہ

7069 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ،

(متن حدیث): كَانَ يَحْتَزُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكًا مِنْ اَرَاكٍ، وَكَانَ فِىْ سَاقَيْهِ دِقَّةٌ، فَضَحِكَ الْقَوْمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُضْحِكُكُمْ مِنْ دِقَّةِ سَاقَيْهِ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمَا اَثْقَلُ فِى الْمِيزَانِ مِنْ اُحُدٍ

ﷺ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیلو کے درخت کی

7069– إسناده حسن من أجل عاصم، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وهو في "مسند أبي يعلى "."5310" وأخرجه ابن سعد 3/155، وأبو نعيم 1/127 من طريق عفان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "355"، وأحمد 1/420 - 421، وفي "فضائل الصحابة" "1552"، وأبو يعلى "5310"، والفسوي 2/545 - 546، والبزار "2678"، والطبراني "8452" من طرق عن حماد بن سلمة، به . وذكره الهيثمي في "المجمع"9/289، وقال: وأمثل طرقها فيه عاصم بن أبي النجود، وهو حسن الحديث على ضعفه، وبقية رجال أحمد وأبي يعلى رجال الصحيح. وأخرجه الطبراني "8453" من طريق أبي وائل، عن ابن مسعود . وأخرجه الطبراني "8454" من طريق سارة بنت عبد الله بن مسعود عن أبيها ابن مسعود قال: بينما هو يمشي وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ همزه أصحابه أو بعضهم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "والذي نفسي بيده لعبد الله في الموازين يوم القيامة أثقل من أحد"، كأنهم عجبوا من خفته . وأخرجه "8517" من طريق الأزهر بن الأسود عن ابن مسعود، بنحوه . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/113 من طريق زائدة عن عاصم، عن زر، قال: جعل القوم يضحكون مما تصنع الريح بعبد الله تلقيه، قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لهو أثقل عند الله يوم القيامة ميزانا من أحد." وفي الباب عن علي عند ابن أبي شيبة 12/114، وأحمد 1/114، وابن سعد 3/155، والفسوي 2/546 و547، وأبي نعيم في "الحلية". 1/127 وقال الهيثمي 9/288: رواه أحمد وأبو يعلى والطبراني، ورجالهم رجال الصحيح غير أم موسى وهي ثقة . وعن قرة بن إياس عند البزار "26779"ن والطبراني "8516"، والفسوي 2/546، والحاكم 3/317 وصححه، وقال الهيثمي 9/289: رواه البزار والطبراني ورجالهما رجال الصحيح.

مسواک توڑ رہے تھے ان کی پنڈلیاں پتلی تھیں، تو لوگ ہنس پڑے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی پتلی پنڈلیوں پر ہنس رہے ہو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں (قیامت کے دن) میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوں گی۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب عدوی رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

7070 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا، وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِيْ، فَذَهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ، فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ، وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ اٰخَرُ، فَقَالَ لِيْ: لَنْ تُرَاعَ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا.

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا

سالم (اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جب کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تھا' تو وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے اسے بیان کرتا تھا میں ان دنوں نوجوان کنوارہ شخص تھا میں مسجد میں سو جایا کرتا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا وہ مجھے ساتھ لے کر جہنم کی طرف گئے' تو وہ کنویں کی طرح گول تھی اس کے دو کنارے تھے میں نے اس میں کچھ لوگوں کو دیکھا جن سے میں شناسا تھا' تو میں نے یہ کہنا شروع کیا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یہ بات میں نے دو مرتبہ کہی پھر ان دونوں فرشتوں سے ایک اور فرشتہ کی ملاقات ہوئی' تو اس نے مجھ سے کہا: تم گھبراؤ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ خواب سنایا' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ

7070- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه احمد 2/146، والبخارى "1121" و"1122" فى التهجد: باب فضل قيام الليل، و"3838" و"3839" فى فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، والبيهقى 2/501 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى "1121" و"1122" و"7030" و"7031" فى التعبير: باب الأخذ على اليمين فى النوم، وابن ماجه "3919" فى تعبير الرؤيا، من طريقين عن معمر، به. وأخرجه الدارمى 2/127، والبخارى "440" فى المساجد: باب نوم الرجال فى المسجد، و "7028" و"7029" فى التعبير: باب الأمن وذهاب الروع فى المنام، من طرق عن نافع، عن ابن عمر. وانظر الحديثين الآتيين.

کو یہ خواب سنایا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بن عمر اچھا آدمی ہے مگر یہ کہ وہ رات کے وقت بہت تھوڑے نوافل ادا کرتا ہے۔
سالم بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا معمول بنایا کہ وہ رات کے وقت بہت تھوڑی دیر کے لیے سوتے تھے (زیادہ تر نوافل ادا کرتے رہتے تھے)

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِالصَّلَاحِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نیک ہونے کے بارے میں گواہی دینے کا تذکرہ

7071 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ اُخْتِهٖ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَجُلٌ صَالِحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بہن سے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: عبداللہ بن عمر نیک آدمی ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

7072 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ سَرَقَةً مِنْ حَرِيْرٍ، لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَافَتْ بِيْ اِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ - اَوْ قَالَ - اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں ریشم کا کپڑا دیکھا میں جنت میں جس بھی جگہ جاتا وہ میرے ساتھ وہاں چلا جاتا۔ میں نے یہ واقعہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا' تو

7071- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه البخاري "3740" "3741" في فضائل الصحابة: باب فضائل عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما، عن يحيى بن سليمان، عن ابن وهب، بهذا الإسناد, وانظر الحديث السابق والآتي.

7072- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "7015" و"7016" في التعبير: باب الإستبرق ودخول الجنة في المنام، عن معلى بن أسد، عن وهيب، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 4/146-147، والبخاري "1156" و"1157" في التهجد: باب فضل من تعار من الليل فصلى، ومسلم "2478" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، من طريق حماد بن زيد، وأحمد 2/5، والترمذي "3825" في المناقب: باب مناقب عبد الله بن عمر، وابن الأثير في "أسد الغابة" من طريق إسماعيل بن إبراهيم كلاهما عن أيوب، به. وانظر الحديثين السابقين.

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نیک آدمی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک عبداللہ 10/16
نیک آدمی ہے۔

ذِكْرُ هِبَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اونٹ ہبہ کرنے کا تذکرہ

7073 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِيْ، فَيَتَقَدَّمُ اَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ، وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ، قَالَ: هُوَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بِعْنِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَاصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ *

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوان اونٹ پر سوار تھا' جسے چلانا مشکل تھا وہ میرے قابو میں نہیں آ رہا تھا وہ لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹتے اور پیچھے کرتے وہ پھر آگے بڑھ جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پھر ڈانٹ کر پیچھے کرتے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ مجھے فروخت کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مجھے فروخت کر دو' تو وہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فروخت کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما)! یہ تمہارا ہوا تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

ذِكْرُ تَتَبُّعِ ابْنِ عُمَرَ آثَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتِعْمَالِهٖ سُنَّتَهُ بَعْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نبی اکرم ﷺ کے بعد نبی اکرم ﷺ کے آثار کو اہتمام سے تلاش کرنے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کا تذکرہ

7074 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا

7073- إسناده صحيح. والد عمر: هو محمد بن بجير الهمداني، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/143، وكان صاحب حديث، ومن أصحاب عارم وطبقته، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "مسند الحميدي" "674/2"، ومن طريقه أخرجه البيهقي 5/316. وعلقه البخاري "2115" في البيوع: باب إذا اشترى شيئا فوهب من ساعته قبل أن يتفرقا، و "2611" في الهبة: باب إذا وهب بعيرا لرجل وهو راكبه فهو جائز، فقال: وقال الحميدي: حدثنا سفيان ... ، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي "2090". وأخرجه البخاري "2610" في الهبة: باب من أهدى له هدية وعنده جلساؤه فهو أحق، من طريق عبد الله بن محمد، والبيهقي 6/170 من طريق ابن أبي عمر، كلاهما عن سفيان، بهذا الإسناد.

شَبَابَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَتَبَّعُ آثَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُلُّ مَنْزِلٍ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ فِيْهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجِيءُ بِالْمَاءِ، فَيَصُبُّهُ فِيْ اَصْلِ السَّمُرَةِ كَيْلَا تَيْبَسَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اہتمام کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات تلاش کیا کرتے تھے ہر وہ جگہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں پڑاؤ کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ببول کے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا تھا'' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پانی لے کر آتے تھے اور اس درخت کی جڑ کو پانی دیتے تھے تاکہ وہ خشک نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ عَمَّارٌ يَسْتَاْذِنُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران عمار آئے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ طیب اور مطیب کو خوش آمدید۔

7074- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجالُه ثِقاتٌ رجال الشيخين غيرَ الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال البخاري. وأخرجه بنحوه الحميدي "665" عن سفيان بن عيينة، عن صدقة بن يسار، عن نافع، بهذا الإسناد.

7075- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هانىء بن هانىء فقد روى له أصحاب السنن، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"5/509، وذكره ابن سعد في الطبقة الأولى من أهل الكوفة، وقال: وكان يتشيع. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة".12/118 وأخرجه أحمد 1/99 - 100 و130، وفي "الفضائل" "1599"، وابن ماجة "146" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق وكيع. بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد1/125 - 126، وفي "الفضائل" "1599"، والترمذي "3798" في المناقب: باب مناقب عمار بن ياسر رضي الله عنه، والحاكم3/388، وأبو نعيم في "الحلية1/140" و7/135، والبغوي "3951" من طرق عن سفيان، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد1/123 و138، وفي "الفضائل" "1605"، والطيالسي "117" من طريق شعبة عن أبي إسحاق، به. وسقط من المطبوع من "مسند الطيالسي": "عن علي."

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِاَخْذِهِ الْحَظَّ مِنْ جَمِيْعِ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس بات کی گواہی دینے کا تذکرہ انہوں نے ایمان کے تمام شعبوں میں سے بھرپور حصہ حاصل کیا ہے

7076 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اِسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلٰى عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: عَمَّارٌ مُلِءَ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهِ اَیْ مَثَانَتِهِ

❁❁ ہانی بن ہانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو انہوں نے فرمایا: طیب اور مطیب کو خوش آمدید! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے عمار اپنی ہڈیوں کے اندر تک ایمان سے بھرا ہوا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَةَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی صفت بیان کرنے کا تذکرہ

7077 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

7076– إسناده حسن كالذي قبله، رجاله ثقات رجال الصحيح غير هانء بن هانيء . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 1/139 من طريق أحمد بن المقدام، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة في "الإيمان" "93"، و"المصنف" 12/121، وابن ماجه "147"، وأبو نعيم 1/139، من طريق عثام، به . وفي الباب عن عمرو بن شرحيل، عن رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند النسائي في "السنن" 8/111، وفي "فضائل الصحابة" "168"، والحاكم 3/392 - 393. وأخرجه الحاكم 3/392 من طريق عمرو بن شرحبيل، عن عبد الله مرفوعا . والمشاش: رؤوس العظام اللينة، وفي رواية لأبي نعيم "إن عمارا ملء إيمانا من قرنه إلى قدمه " يعني مشاشه.

7077– إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم برقم ."6736" وأخرجه الطبراني "857"/23 عن عبدان بن أحمد وزكريا بن يحيى الساجي قالا : حدثنا محمد بن بشار، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَّمَنْ كَانَ مَعَهُ كَانُوا عَلَى الْحَقِّ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ان دنوں میں حق پر تھے

7078 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَ ابْنِ سُمَيَّةَ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَيَدْعُوْنَهُ اِلَى النَّارِ.

قَالَ ابْنُ الْمِنْهَالِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا دَاوُدَ فَدَلَّسَهُ عَنِّي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سمیہ کے صاحب زادے (یعنی عمار بن یاسر) پر افسوس ہے جسے ایک باغی گروہ قتل کر دے گا یہ ان لوگوں کو جنت کی طرف بلائے گا' اور وہ اسے جہنم کی طرف بلائیں گے''۔

ابن منہال نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوداؤد کو سنائی' تو انہوں نے یہ روایت میرے حوالے سے (تدلیس) کے طور پر نقل کر دی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِكْرِمَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: عکرمہ نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

7079 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لِي وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: انْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ، فَاَتَيْنَاهُ، فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ لَهُ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ، فَاَخَذَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ قَعَدَ فَاَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى

7078– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة فمن رجال البخاري. خالد: هو ابن مهران الحذاء. وأخرجه أحمد 3/28، وابن سعد 3/22 من طريق شعبة، عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/28، وابن سعد 3/252 من طريق شعبة، عن عمرو بن دينار، عن هشام، عن أبي سعيد. وانظر الحديث الآتي.

عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَأْسِهِ وَيَقُوْلُ: يَا عَمَّارُ، اَلَا تَحْمِلُ مَا يَحْمِلُ اَصْحَابُكَ؟ ، قَالَ: اِنِّي اُرِيْدُ الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ، فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَيَقُوْلُ: وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَيَدْعُوْنَهُ اِلَى النَّارِ ، فَقَالَ عَمَّارٌ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے صاحب زادے علی کو یہ کہا: تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے باغ میں موجود تھے جب انہوں نے ہمیں دیکھا' تو تشریف لے آئے انہوں نے اپنی چادر لی اور پھر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بات چیت کرنی شروع کی' یہاں تک کہ وہ مسجد کی تعمیر کے تذکرے تک آئے' تو بولے ہم لوگ ایک' ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو' دو اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا' تو آپ نے ان کے سر سے مٹی کو جھاڑنا شروع کیا اور فرمایا: اے عمار! تم اتنی ہی کیوں نہیں اٹھاتے جتنی تمہارے ساتھی اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اجر کا طلب گار ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مٹی کو جھاڑتے ہوئے فرمایا عمار پر افسوس ہے کہ اسے ایک باغی گروہ قتل کر دے گا یہ ان لوگوں کو جنت کی طرف بلائے گا' اور وہ اسے جہنم کی طرف بلائیں گے' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِتَالَ عَمَّارٍ كَانَ بِالرَّايَةِ الَّتِيْ قَاتَلَ بِهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس جھنڈے کے ساتھ لڑائی میں حصہ لیا تھا' جس کے ساتھ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیا تھا

7080 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا

7079– إسناده صحيح على شرط الصحيح. وهب بن بقية: من رجال مسلم، وعكرمة من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/90 - 91، والبخاري "447" في الصلاة: باب التعاون في بناء المسجد، و"2812" في الجهاد: باب مسح الغبار عن الرأس في سبيل الله، من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 3/252 - 253، ومسلم "2915" في الفتن وأشراط الساعة: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، من طريق شعبة، عن أبي مسلمة، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري. وزاد فيه: أخبرني من هو خير مني أبو قتادة. وأخرجه أحمد 3/5، والطيالسي "2168" من طريق داود، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد. وزاد في حديث الطيالسي: فحدثني أصحابي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفض التراب عن رأسه، ويقول: ويحك ... وانظر الحديث السابق.

7080– رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن سلمة، فقد روى له أصحاب السنن، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، ووثقه المؤلف والعجلي ويعقوب بن شيبة. وأخرجه أحمد 4/319 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 3/384 من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/292 مختصرا، ونسبه على الطبراني، وحسن إسناده.

شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّينَ - شَيْخٌ آدَمَ طُوَالٌ - اَخَذَ الْحَرْبَةَ بِيَدِهِ، وَيَدُهُ تَرْعُدُ، فَقَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهٰذِهِ الرَّابِعَةُ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ، عَرَفْنَا اَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَاَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ

﴿﴾ عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: جنگ صفین کے دن میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ گندمی رنگ کے دراز قامت عمر رسیدہ شخص تھے انہوں نے اپنے ہاتھ میں نیزہ پکڑا ہوا تھا اور ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے اس جھنڈے کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین مرتبہ جہاد میں حصہ لیا ہے اور یہ چوتھی مرتبہ ہے' اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر وہ لوگ ہمیں مارتے رہیں' یہاں تک کہ ہمیں لے کر ہجر کی کھجوروں تک پہنچ جائیں' تو ہم یہ مان لیں گے کہ ہمارے مصلحین حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔

7081 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُو اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلَ خَالِدٌ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا غِلْظَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ، قَالَ: فَبَكٰى عَمَّارٌ وَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْمَعُهُ؟ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَىَّ رَاْسَهُ وَقَالَ: مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ، قَالَ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَىْءٌ اَحَبَّ اِلَىَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهُ فَرَضِىَ

﴿﴾ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان تلخ کلامی ہوگئی' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ گئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت لگا دی' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سختی کا اظہار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اسے سن نہیں رہے ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے اور

7081– إسناده صحيح على الشرط الشيخين. علقمة: هو ابن قيس النخعي، وقد جاء التصريح بسماعه من خالد عند الطبراني. وأخرجه أحمد 4/89، والنسائي في "الفضائل" "164"، والحاكم في "المستدرك" 3/390 - 391 من طرق عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. قال الحاكم: حديث العوام بن حوشب هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين لاتفاقهما على العوام بن حوشب وعلقمة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "3835" من طريق هشيم، حدثنا العوام بن حوشب، به. وأخرجه بنحوه أحمد 4/90، والنسائي "165" و"166" و"167"، والحاكم 3/389 و390، والطبراني "3830" و"3831" و"3832" و"3833" من طرق عن عبد الرحمن بن يزيد، عن الأشتر، عن خالد بن الوليد. وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي، وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/293 ونسبه إلى أحمد، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

جو شخص اس سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو جب میں وہاں سے نکلا' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی رضا مندی سے زیادہ اور کوئی چیز میرے نزدیک محبوب نہیں تھی پھر میں ان سے ملا (ان سے معذرت کی) تو وہ راضی ہو گئے۔

ذِكْرُ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7082 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، وَرَوْحٌ، وَاَبُوْ اُسَامَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ صُهَيْبًا حِيْنَ اَرَادَ الْهِجْرَةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، قَالَ لَهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ: اَتَيْتَنَا صُعْلُوْكًا، فَكَثُرَ مَالُكَ عِنْدَنَا، وَبَلَغْتَ مَا بَلَغْتَ ثُمَّ تُرِيْدُ اَنْ تَخْرُجَ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ، وَاللّٰهِ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُمْ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَعْطَيْتُكُمْ مَالِيْ اَتُخَلُّوْنَ سَبِيْلِيْ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ: اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهُمْ مَالِيْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: رَبِحَ صُهَيْبٌ، رَبِحَ صُهَيْبٌ

ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا' تو کفار قریش نے ان سے کہا: تم ہمارے پاس مفلوک ہونے کے عالم میں آئے تھے ہمارے پاس تمہارا مال زیادہ ہو گیا اور تم اس مرتبے تک پہنچ گئے جو تمہارا ہے اب تم اپنی جان اور مال کو لے کر نکلنا چاہتے ہو اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو گا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر میں تم لوگوں کو اپنا مال دے دوں' تو کیا تم میرا راستہ چھوڑ دو گے۔ انہوں نے کہا: ہاں' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں میں نے اپنا مال تمہیں دیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صہیب نے فائدہ حاصل کر لیا صہیب نے فائدہ حاصل کر لیا۔

ذِكْرُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن کا تذکرہ

7083 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

7082–رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو مرسل، أبو عثمان النهدي وهو عبد الرحمن بن مل - لم يسمع من صهيب. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1509" عن محمد بن جعفر، عن عوف بن أبي جميلة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 3/227-228 عن هوذة بن خليفة، عن عوف، عن أبي عثمان النهدي قال: بلغني أن صهيبا حين أراد الهجرة ... فذكره. وقال ابن هشام في "السيرة" 2/121: وذكر لي عن أبي عثمان النهدي، أنه قال: بلغني أن صهيبا. وفي الباب عن أنس عند الحاكم 3/398، وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي، وعن عكرمة مرسلا عنده أيضا 3/398 وإسناده إلى عكرمة صحيح.

(متن حدیث): كَانَ اَوَّلَ مَنْ اَظْهَرَ اِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَاُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلَالٌ، وَالْمِقْدَادُ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِعَمِّهِ اَبِىْ طَالِبٍ، وَاَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْمِهِ، وَاَمَّا سَائِرُهُمْ فَاَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَلْبَسُوا اَدْرَاعَ الْحَدِيْدِ، وَصَهَرُوهُمْ فِى الشَّمْسِ، فَمَا مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا وَآتَاهُمْ عَلٰى مَا اَرَادُوا، اِلَّا بِلَالٌ، فَاِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِى اللّٰهِ، وَهَانَ عَلٰى قَوْمِهِ، فَاَخَذُوْهُ، فَاَعْطَوْهُ الْوِلْدَانَ، فَجَعَلُوا يَطُوفُوْنَ بِهٖ فِىْ شِعَابِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَحَدٌ اَحَدٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے سات افراد نے اسلام کا اظہار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کی والدہ سیّدہ سمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے‘ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا جناب ابوطالب کی وجہ سے آپ کو (کفار مکہ کے) شر سے محفوظ رکھا جہاں تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے‘ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کی وجہ سے انہیں محفوظ رکھا لیکن جہاں تک باقی لوگوں کا تعلق ہے‘ تو مشرکین نے انہیں پکڑ لیا انہیں لوہے کی زر ہیں پہنائی گئیں اور انہیں سورج کی گرمی میں چھوڑ دیا گیا ان لوگوں میں سے ہر ایک نے وہ کیا جو وہ لوگ چاہتے تھے صرف حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا معاملہ مختلف تھا کیونکہ اللہ کی راہ میں انہوں نے اپنی ذات کو بے حیثیت کر دیا تھا اور اپنی قوم کے لئے اپنی ذات کو بے حیثیت کر دیا تھا۔ ان لوگوں نے انہیں پکڑا اور بچوں کے سپرد کر دیا‘ تو مکہ کی گھاٹیوں میں وہ بچے ان کے اردگرد چکر لگاتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے (اللہ) ایک ہے (اللہ) ایک ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِبِلَالٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

7084 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَسَمِعْتُ خَشْفَةً اَمَامِىْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هٰذَا بِلَالٌ

7083– إسناده حسن . رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عاصم وهو ابن أبي النجود - فقد روى له الشيخان مقرونا، وهو صدوق. زائدة: هو ابن قدامة، وزر: هو ابن أبي حبيش . وهو في "مصنف بن أبي شيبة" .12/149 وأخرجه أحمد في "المسند" 1/404، وفي "الفضائل" "191"، وابن ماجة "150" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن يحيى بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 3/284، والبيهقي في "الدلائل" 2/281 - 282 من طريق الحسين بن علي الجعفي، عن زائدة، به، وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي.

7084– إسناده صحيح على شرط الشيخين. قبيصة: هو ابن عقبة السوائي. وأخرجه أحمد 3/372 و389 390، والبخاري "3679" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، ومسلم "2457" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أم سليم وبلال، والنسائي في "الفضائل" "131"، والبغوي "3950" من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے جنت میں داخل کیا گیا' تو میں نے اپنے آگے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے' تو جبرائیل نے بتایا: یہ بلال ہے''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ وَقَعَتْ هٰذِهِ الْمُسَابَقَةُ لِبِلَالٍ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس طرح آگے تھے

7085 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِىْ اُسَامَةَ: اَحَدَّثَكُمْ اَبُوْ حَيَّانَ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِىْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ عِنْدَكَ فِى الْاِسْلَامِ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَةَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَّةِ ، فَقَالَ: مَا عَمَلٌ عَمِلْتُهٗ اَرْجٰى عِنْدِىْ اَنِّىْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِىْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ لِرَبِّىْ مَا قُدِّرَ لِىْ اَنْ اُصَلِّىَ.

فَاَقَرَّ بِهٖ اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَالَ: نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے بلال تم مجھے اپنے ایسے عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم نے مسلمان ہونے کے بعد کیا ہو اور تم نے اس کے حوالے سے (زیادہ ثواب کی) امید کی ہو کیونکہ میں نے گزشتہ رات جنت میں اپنے سے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے بارے میں مجھے زیادہ امید ہو البتہ یہ ہے کہ جب میں وضو کرتا ہوں' تو مکمل وضو کرتا ہوں خواہ رات یا دن کا کوئی بھی حصہ ہو اور پھر اس کے بعد جتنا میرے نصیب میں ہو اتنے نوافل ادا کرتا ہوں۔

ابواسامہ نامی راوی نے اس روایت کا اقرار کرتے ہوئے کہا جی ہاں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِلَالًا كَانَ لَا تُصِيْبُهٗ حَالَةُ حَدَثٍ اِلَّا تَوَضَّاَ بِعَقِبِهَا وَصَلّٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھی جب بھی حدث لاحق ہوتی تھی' تو اس کے فوراً بعد وضو کر کے تحیۃ الوضوء (کی نفل نماز) ادا کرتے تھے

7085– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حيان: هو يحيى بن سعيد بن حيان، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي الكوفي، وقيل: اسمه هرم، وقيل: عمرو، وقيل: عبد الله، وقيل: عبد الرحمن، وقيل جرير . وأخرجه البخاري "1149" في التهجد: باب فضل الطهور بالليل والنهار، وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ومسلم "2458" في فضائل الصحابة: باب فضائل بلال، والنسائي في "الفضائل" "132"، والبغوي "1011" من طرق عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/333 و439، ومسلم "2458" من طريقين عن أبي حيان، به.

7086 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، اَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: بِلَالٌ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِقَصْرٍ مُشَيَّدٍ بَدِيعٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَنَا مُحَمَّدٌ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: اَنَا عَرَبِيٌّ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لِبِلَالٍ: بِمَ سَبَقْتَنِي اِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَا اَحْدَثْتُ اِلَّا تَوَضَّاْتُ، وَمَا تَوَضَّاْتُ اِلَّا صَلَّيْتُ، وَقَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْلَا غَيْرَتُكَ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَكُنْ لِاَغَارَ عَلَيْكَ

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے قدموں کی آہٹ سنی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ بلال ہے پھر میں ایک محل کے پاس سے گزرا جو بہت خوبصورت بنا ہوا تھا میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے' تو فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں محمد ہوں' یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: یہ عربوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عرب ہوں یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کس وجہ سے مجھ سے جنت میں آگے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں وضو کر لیتا ہوں اور جب بھی وضو کرتا ہوں دو نوافل ادا کرتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا' تو میں محل کے اندر چلا جاتا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی نہیں دکھا سکتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِبِلَالٍ لَمَّا قَالَ لَهُ ذٰلِكَ: بِهَا، وَصَوَّبَ قَوْلَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ بات ارشاد فرمائی تھی' تو پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قول کو درست قرار دیا تھا

7086–إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب الهمداني، وابن بريدة: هو عبد الله بن بريدة بن الحصيب الأسلمي. وأخرجه أحمد في "المسند" 5/354، وفي "الفضائل" "1731" عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد . ولم يذكر في "الفضائل" قصة عمر . وأخرجه أحمد في "المسند" 5/360، و"الفضائل" "713" عن علي بن الحسن بن شقيق، والترمذي "3689" في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب، والبغوي "1012" من طريق علي بن الحسين بن واقد، كلاهما عن الحسين بن واقد، به، وقال الترمذي: صحيح.

7087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِىْ حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أبيه

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ خَشْخَشَةً اَمَامَهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا بلالٌ فَاَخْبَرَهُ وَقَالَ بِمَ سَبَقْتَنِىْ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ مَا اَحْدَثْتُ اِلا تَوَضَّاْتُ، وَلا تَوَضَّاْتُ اِلا رَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ اُصَلِّيهِمَا قَالَ صلى الله عليه وسلم بِهَا.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (خواب میں) اپنے آگے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی' تو دریافت کیا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا: بلال ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا اور فرمایا تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں' تو وضو کر لیتا ہوں اور جب بھی وضو کرتا ہوں' تو مجھے یوں لگتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعات (تحیۃ الوضو) ادا کرنی چاہئیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسی کی وجہ سے ہوگا۔

ذِكْرُ اَبِىْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7088 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلَى بَدْرٍ فَسُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ فَطُرِحُوا فِيْهِ، ثُمَّ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْقَلِيْبِ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّىْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِىْ رَبِّىْ حَقًّا قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُكَلِّمُ قَوْمًا مَوْتٰى قَالَ لَقَدْ عَلِمُوا اَنَّ مَا وَعَدْتُّهُمْ حَقًّا فَلَمَّا رَاٰى اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ اَبَاهُ يُسْحَبُ اِلَى الْقَلِيْبِ عَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهِيَةَ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ كَاَنَّكَ كَارِهٌ لِمَا تَرٰى فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ كَانَ رَجُلا سَيِّدًا حَلِيْمًا فَرَجَوْتُ اَنْ يَّهْدِيَهُ اللّٰهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمَّا وَقَعَ بِالْمَوْقِعِ الَّذِىْ وَقَعَ بِهٖ اَحْزَنَنِىْ ذٰلِكَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ حُذَيْفَةَ بِخَيْرٍ.

7087– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة".12/150 وأخرجه أبو نعيم في "الحلية"1/150 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 1/313 من طريق علي بن الحسن بن شقيق، عن الحسين بن واقد، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي

7088– إسناده جيد، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، روى له مسلم في المتابعات، وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه الحاكم3/224، وابن الأثير في "أسد الغابة "6/71 - 72 من طريق يونس بن بكير، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي! وأورده ابن هشام في "السيرة"2/294 عن ابن إسحاق من غير إسناد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدر کے کفار سے تعلق رکھنے والے) مقتولین کے بارے میں حکم دیا' تو انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ ان کے پاس ٹھہرے آپ نے فرمایا: اے گڑھے والو! تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے حق پالیا ہے؟ میرے پروردگار نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا تھا میں نے' تو اسے حق پالیا ہے۔ ہم لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسی قوم کے ساتھ گفتگو کر رہے ہیں' جو مر چکے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ یہ بات جانتے ہیں' کہ میں نے ان کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ حق ہے۔ جب حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد کو گڑھے کی طرف لے جایا جا رہا ہے (یہ قریش کے سردار عتبہ کے بیٹے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کا اندازہ ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم جو دیکھ رہے ہو اسے ناپسند کر رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد ایک سردار تھا اور بردبار شخص تھا مجھے یہ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی طرف اس کی رہنمائی کر دے گا لیکن جب اسے اس طرح ڈالا جا رہا ہے' اس چیز نے مجھے غمگین کر دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعاء خیر کی۔

ذِكْرُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ الْجَرْجَرَائِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ لَقَدِ انْدَقَّ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ مَا بَقِيَتْ فِيْ يَدِيْ اِلَّا صَفِيْحَةٌ لِيْ يَمَانِيَةٌ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھوں نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں صرف میری یمنی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ كَانَ عَلٰى خَيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

7089—حديث صحيح، إسناده قوي، محمد بن الصباح روى له أبو داود وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفيان: هو الثوري، وإسماعيل: هو ابن خالد الأحمسي، وقيس: هو ابن أبي حازم البجلي. وأخرجه البخاري "4265" في المغازي: باب غزوة مؤتة من أرض الشام، عن أبي نعيم، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1475"، والبخاري "4266"، وابن سعد 4/253 و7/395، والطبراني "3875"، والحاكم 3/42، والبيهقي في "الدلائل" 4/373 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

اس بات کے بیان کا تذکرہ غزوہ حنین کے موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھڑسواروں کے امیر تھے

7090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ، يُحَدِّثُ،

(متن حدیث): اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَكَانَ عَلَى خَيْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ الْاَزْهَرِ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ؟ ، قَالَ ابْنُ الْاَزْهَرِ: فَمَشَيْتُ - اَوْ قَالَ: سَعَيْتُ - بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنَا مُحْتَلِمٌ اَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ؟ حَتّٰى دُلِلْنَا عَلٰى رَحْلِهٖ، فَاِذَا هُوَ قَاعِدٌ مُسْتَنِدٌ اِلٰى مُؤَخَّرِ رَحْلِهٖ، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰى جُرْحِهٖ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: وَنَفَثَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے یہ غزوہ حنین کے موقع کی بات ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھڑسواروں کے امیر تھے۔ ابن اظہر بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ فرمارہے تھے: خالد بن ولید کی رہائشی جگہ کے بارے کون بتائے گا' ابن ازہر کہتے ہیں' تو میں چل پڑا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتا ہوا آیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دوڑتا ہوا آیا میں ان دنوں قریب بلوغ تھا میں نے کہا: کون شخص خالد بن ولید کی رہائشی جگہ تک رہنمائی کرے گا' یہاں تک کہ ہماری رہنمائی ان کی رہائشی جگہ تک کی گئی' تو وہ وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنی پالان کے پچھلے حصے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے آپ نے ان کے زخم کا جائزہ لیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم پر اپنا لعاب دہن لگایا (یا پھونک ماری یا دم کیا)

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ: سَيْفَ اللّٰهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو "سیف اللہ" کا نام دینے کا تذکرہ

7090- حديث صحيح، ابن أبي السري متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن أزهر، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو صحابي. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "9741" وأخرجه أحمد 4/88 و350 - 351، والبيهقي في "الدلائل" 5/139 - 140 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا أحمد 4/88 و350، وأبو داود "4487" و"4489" في الحدود: باب إذا تتابع في شرب الخمر، والحاكم 4/374 - 375 من طريق أسامة بن زيد الليثي، عن الزهري، أنه سمع عبد الرحمن بن أزهر يقول: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين وهو يتخلل الناس يسأل عن منزل خالد بن الوليد، فأتي بسكران ... ثم ذكر قصة شارب الخمر.

7091 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنِ الْخَرَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى،

(متن حدیث): قَالَ: شَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ، لِمَ تُؤْذِىْ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، يَقَعُوْنَ فِيَّ، فَاَرُدُّ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤْذُوا خَالِدًا، فَاِنَّهُ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ صَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى الْكُفَّارِ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت لگائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خالد! تم نے اہل بدر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو کیوں تکلیف پہنچائی ہے؟ اگر تم احد پہاڑ جتنا سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو' تو تم پھر بھی اس کے عمل تک نہیں پہنچ سکتے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے خلاف باتیں کررہے تھے' تو میں نے انہیں' جواب دیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ خالد کو تکلیف نہ پہنچاؤ کیونکہ وہ اللہ کی تلوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کفار پر سونت رکھا ہے۔

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن عاص سہمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7092 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، يَقُوْلُ:

7091- إسناده صحيح. أبو إسماعيل المؤدب: هو إبراهيم بن سليمان بن رزين البغدادي، أصله من الشام من الأردن، روى عنه جمع، ووثقه أبو داود والعجلي والدارقطني وابن حبان، وقال أحمد ويحيى بن معين والنسائي: ليس به بأس، وقال ابن خراش: كان صدوقا، وقال ابن عدي: هو من أهل الصدق، وروى له ابن ماجه، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عون الخزار، فمن رجال مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد في "الفضائل" "13"، والبزار "2592" و"2719" عن عبد الله بن عون، بهذا الإسناد. وقد وقع في الإسناد عند البزار في الموضعين "إسماعيل بن إبراهيم بن سليمان" وهو خطأ، صوابه "أبو إسماعيل إبراهيم بن سليمان." وأخرجه عبد الله بن أحمد "13"، والطبراني في "الكبير" "3801"، وفي "الصغير" "580"، والحاكم 2983، الخطيب في "تاريخه" 12/149 - 150 من طريق الربيع بن ثعلب، عن أبي إسماعيل المؤدب، به، وصحح إسناده الحاكم، وتعقبه الذهبي بقوله: رواه ابن إدريس، عن ابن أبي خالد، عن الشعبي مرسلا، وهو أشبه. قلت: وأخرجه هكذا مرسلا أحمد في "الفضائل" "12" عن محمد بن عبيد، عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/350، وقال: رواه الطبراني في "الصغير" و"الكبير" باختصار، والبزار بنحوه، ورجال الطبراني ثقات. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري، وقدري تقدم عند المؤلف في فضائل عبد الرحمن بن عوف برقم. "6994"

7092- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي في "الفضائل" "196" عن محمد بن حاتم، عن حبان بن موسى بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/203 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن موسى بن علي، به.

(متن حدیث): فَزِعَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَرَّقُوا، فَرَاَيْتُ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ احْتَبٰى بِسَيْفِهِ، وَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ، فَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِي وَسَالِمًا، وَاَتَى النَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ، اَلَا كَانَ مَفْزَعُكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟ اَلَا فَعَلْتُمْ كَمَا فَعَلَ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ الْمُؤْمِنَانِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھبراہٹ کا شکار ہو گئے' تو وہ ادھر ادھر تقسیم ہو گئے میں نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم کو دیکھا کہ اس نے تلوار نکال لی ہے اور مسجد میں بیٹھا ہے' جب میں نے اسے دیکھا' تو میں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا اس نے کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے مجھے اور سالم کو دیکھا پھر اور لوگ بھی آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ تم گھبرا کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف نہیں آئے اور کیا وجہ ہے کہ تم نے وہ کیوں نہیں کیا جو ان دو مومن آدمیوں نے کیا۔

ذِكْرُ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَنْ اَبِيهَا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے والد سے راضی ہو

7093 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ، فَيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاكْشِفْهَا، فَاِذَا هِيَ اَنْتِ، فَاَقُولُ: اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے تمہیں خواب میں دو مرتبہ دیکھا ایک شخص (یعنی فرشتہ) ریشمی کپڑے میں تمہیں اٹھا کر لایا اور بولا: یہ آپ کی اہلیہ ہیں' میں نے اس کپڑے کو ہٹایا' تو اندر تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔

7093– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة . وأخرجه مسلم "2438" في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضى الله عنها، عن أبي كريب بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/161، والبخاري "5078" في النكاح: باب نكاح الأبكار، و"7011" في التعبير: باب كشف المرأة في المنام، والبغوي "3292" من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، به . وأخرجه أحمد في "المسند"6/41 و 128، وفي "فضائل............................ .الصحابة""1638"، وابن سعد في "الطبقات"8/64، والبخاري "3795"في مناقب الأنصار: باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم عائشة وقدومها المدينة وبنائه بها، و "5125" في النكاح: باب النظر إلى المرأة قبل التزويج، و "7012" في التعبير: باب ثياب الحرير في المنام، ومسلم "2438"، وأبو يعلى "4498" و "4600"، والطبراني "41"/23 و "42" و"43"، والخطيب في "تاريخه"5/428، والبيهقي 7/85 من طرق عن هشام، به . وانظر الحديث الآتي . وقوله: "سرقة حرير " السرقة: بفتح السين والراء والقاف: القطعة، وجمعها سرق، أي: في قطعة من جيد الحرير.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا لَا فِي الْاٰخِرَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں آخرت میں نہیں ہوں گی

7094 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):جَاءَ بِيْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت جبرائیل مجھے (یعنی میری تصویر کو) لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے (وہ تصویر) ایک ریشمی کپڑے میں تھی حضرت جبرائیل نے کہا: یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7095 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فَاطِمَةَ، قَالَتْ: فَتَكَلَّمْتُ اَنَا، فَقَالَ: اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ ، قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، قَالَ: فَاَنْتِ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

7094- إسناد صحيح . عبد الله بن عمرو بن علقمة: روى له الترمذي في "جامعه" وأبو داود في "المراسيل." وهو ثقة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين غير ابن خثيم وهو عبد الله بن عثمان، فمن رجال مسلم . ابن مليكة: هو عبد الله بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مليكة التيمي . وأخرجه الترمذي "3880" في المناقب: باب فضل عائشة رضي الله..... عنها، عن عبد بن حميد، أخبرنا عبد الرزاق، عن عبد الله بن عمرو بن علقمة المكي، عن ابن أبي حسين، عن ابن أبي مليكة، عن عائشة أن جبريل جاء بصورتها في خرقة حرير خضراء إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: "إن هذه زوجتك في الدنيا والآخرة." قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن عمرو بن علقمة.

7095- إسناد صحيح. سعيد بن يحيى: هو ابن سعيد بن أبان بن سعيد بن العاص . هو وأبوه من رجال الشيخين، وأبو العنبس سعيد بن كثير: روى له البخاري في "الأدب المفرد"، وأبو داود في "المراسيل"، وهو ثقة، وأبوه وهو كثير بن عبيد التيمي مولى أبي بكر الصديق الكوفي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات".5/332 وأخرجه الحاكم 4/10 من طريق أحمد بن شعيب النسائي، عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، بهذا الإسناد. وقال: والحديث صحيح، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.

(توضیح مصنف):اَبُو الْعَنْبَسِ كُوفِيٌّ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے گفتگو کرنا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم دنیا اور آخرت میں میری زوجہ ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں اللہ کی قسم (میں اس بات سے راضی ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میری زوجہ ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعنبس نامی راوی کوفی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ عَائِشَةَ تَكُوْنُ فِي الْجَنَّةِ زَوْجَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس تیسری روایت کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہوں گی

7096 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَزْوَاجُكَ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّكِ مِنْهُنَّ، قَالَتْ: فَخُيِّلَ اِلَيَّ اَنَّ ذَاكَ اَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرِي

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کون سی ازواج جنت میں ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو تم ان میں سے ہو (جو جنت میں ہوں گی)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے اس بات کا علم تھا کہ اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔

7096- إسناد صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن بكار، ويعقوب بن أبي سلمة الماجشون، فمن رجال مسلم. وأخرجه الحاكم 4/13 من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، والطبراني "99"/23، والحاكم 4/13 من طريق محمد بن بكار، كلاهما عن يوسف بن يعقوب بن الماجشون، بهذا الإسناد. وصححه ووافقه الذهبي. وأخرج ابن سعد في "الطبقات" 8/65 عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أويس، حدثني سليمان بن بلال، عن أسامة بن زيد الليثي، عن أبي سلمة الماجشون، عن أبي محمد مولى الغفاريين أن عائشة قالت للنبي صلى الله عليه وسلم: من أزواجك في الجنة؟ قال: "أنت منهن." وأخرج أبو حنيفة في "مسنده" ص13، ومن طريق الطبراني "98"/23 عن حماد، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة، قالت: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إنه ليهون علي الموت أني رأيتك زوجتي في الجنة." وهذا سند صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي حنيفة الإمام وهو ثقة.

ذِكْرُ وَصْفِ زِفَافِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَنْ اَبِيهَا

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے والد سے راضی ہو

7097 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي، وَاَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ وَوُعِكْتُ، فَوَفَى شَعْرِي جُمَيْمَةً، فَاَتَتْنِي اُمُّ رُومَانَ، وَاَنَا عَلَى اُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِي، فَاَتَيْتُهَا مَا اَدْرِي مَاذَا تُرِيدُ، فَاَخَذَتْ بِيَدِي، وَاَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: هَهْ هَهْ، شِبْهَ الْمُنْبَهِرَةِ، فَاَدْخَلَتْنِي بَيْتًا، فَاِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ، فَاَسْلَمَتْنِي اِلَيْهِنَّ، فَغَسَلْنَ رَاْسِي وَاَصْلَحْنَنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي اِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَاَسْلَمْنَنِي اِلَيْهِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے ساتھ شادی کی تو میری عمر چھ سال تھی جب میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مجھے بخار ہو گیا جس کے نتیجے میں میرے بال جھڑ گئے۔ سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں میں اس وقت کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں سیّدہ اُمّ رومان رضی اللہ عنہا نے بلند آواز میں مجھے بلایا میں ان کے پاس آئی مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا چاہتی ہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا

7097- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجوهري، فمن رجال مسلم. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البيهقي 7/253 من طريق أحمد بن سهل بن بحر، عن إبراهيم بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3896" في مناقب الأنصار: باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم عائشة، ومسلم "1422" "69" في النكاح: باب تزويج الأب .... البكر الصغيرة، وأبو داود "4933" و "4934" و "4936" في الأدب: باب في الأرجوحة، وأبو يعلى "4897"، والبيهقي 7/114 و 253 و 10/220 من طرق عن أبي أسامة، به، وبعضهم يزيد على بعض. وأخرجه الطيالسي "1454"، والدارمي 2/159، وابن سعد 8/59، والبخاري "3894" و "5133" في النكاح: باب إنكاح الرجل ولده الصغار، و "5134" باب تزويج الأب ابنته من الإمام، و "5156" باب الدعاء للنسوة اللاتي يهدين العروس وللعروس، و "5158" باب من بنى بامرأة وهي بنت تسع سنين، و "5160" باب البناء بالنهار بغير مركب ولا نيران، ومسلم "1422" "70" و "71"، وأبو داود "2121" في النكاح: باب في تزويج الصغار، و "4933" و "4935"، والنسائي 6/82 في النكاح: باب إنكاح الرجل ابنته الصغيرة، وابن ماجة "1876" في النكاح: باب نكاح الصغار يزوجهن الآباء، وأبو يعلى "4600"، والطبراني 23/ "41" و "44" و "45" و "46" و "47" و "48" و "49" و "50"، والبيهقي 7/148-149 من طرق عن هشام بن عروة، به، مطولاً ومختصراً. وأخرجه الطبراني 23/ "44" من طريق الزهري، عن عروة، به مختصراً. وأخرجه أبو داود "4937"، والبيهقي 10/ 220 من طريق محمد بن عمرو، عن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب، عن عائشة بنحوه. وأخرجه مسلم "1422" "72"، والنسائي 6/82- 83، والطبراني 23/ "51" والبيهقي 7/114 من طرق عن الأعمش، عن أبراهيم النخعي، عن أسود، عن عائشة مختصراً. وأخرجه النسائي 6/82، والطبراني 23/ "53" و "54" و "55" و "56" من طريق أبي إسحاق، عن عبدة، عن عائشة مختصراً..... وأخرجه الطبراني 23/ "52" من طريق سعد بن إبراهيم، عن القاسم بن محمد، عن عائشة مختصراً

مجھے دروازے پر لا کر کھڑا کیا میں نے کہا: ٹھہر جائیں ٹھہر جائیں یوں جیسے سانس پھولا ہوا ہو پھر انہوں نے مجھے گھر کے اندر داخل کیا' تو وہاں کچھ انصاری خواتین موجود تھیں انہوں نے کہا: بھلائی اور برکت کے ساتھ اور آنے والی بھلائی کے ساتھ (آپ کی شادی ہو) پھر سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے مجھے ان خواتین کے سپرد کر دیا انہوں نے میرے سر کو دھویا اور مجھے تیار کیا' پھر چاشت کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ان خواتین نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقْرَاَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا السَّلَامَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کیا تھا

7098 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا نَرَى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

✿✿ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہا ہے میں نے کہا: ان پر سلام ہو

7098- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير على بن المديني، وهشام بن يوسف وهو الصنعاني فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "3217" في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، عن عبد الله بن محمد، عن هشام بن يوسف بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6249" في الاستئذان: باب تسليم الرجال على النساء، والنساء على الرجال، والترمذي "3881" في المناقب: باب مناقب عائشة رضي الله عنها، من طريق عبد الله بن المبارك، عن معمر، به. وأخرجه أحمد 6/88 و 177، والبخاري "3768" في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة، و "6201" في الأدب: باب من دعا صاحبه، فنقص من اسمه حرفاً، ومسلم "2447" "91" في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضي الله عنها، والنسائي 7/69-70 في عشرة النساء: باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، والطبراني /23 "88" و "89" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/132-133، وأحمد في "المسند"6/55 و 112 و208-209 و 224 255، وفي "فضائل الصحابة" "1634"، والبخاري "6253" في الاستئذان: باب إذا قال: فلان يقرئك السلام، ومسلم "2447" "90"، وأبو داود "5232" في الأدب: باب في الرجل يقول: فلان يقرئك السلام، والترمذي "3882"، وابن ماجة "3696" في الأدب: باب رد السلام، وابن سعد 8/68، والطبراني "91"/23 و "92"، وأبو نعيم في "الحلية" 2/46 من طريق زكريا بن أبي زائدة، عن عامر الشعبي، عن أبي سلمة، عن عائشة. وأخرجه الترمذي "277"، وأحمد في "المسند"6/74 .75 .... و 146، وفي "فضائل الصحابة" "1635"، والطبراني /23 "90"، وأبو نعيم في "الحلية" 2/46 من طريق مجالد بن سعيد، عن عامر الشعبي، عن أبي سلمة، عن عائشة، وفي زيادة على ما هنا. وأخرجه الطبراني /23 "86" من طريق النعمان بن راشد، عن أبي سلمة، عن عائشة. وأخرجه عبد الرزاق "20917"، ومن طريقه أحمد 6/150، وفي "فضائل الصحابة" "1627"، والنسائي 7/69، والطبراني /23 "87" عن معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. وأخرجه ابن أبي شيبة-12/130 131، وابن سعد 8/67 68، والطبراني /23 "94" و "95" من طريق الشعبي، عن مسروق، عن عائشة. وأخرجه النسائي 7/69 من طريق صالح بن ربيعة بن هدير، عن عائشة. وأخرجه الطبراني /23 "84" من طريق سعيد بن كثير مولى عمر بن الخطاب، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه الطبراني /23 "93" من طريق محمد بن عبد الله، عن عائشة.

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، یا رسول اللہ ﷺ! آپ جو دیکھتے ہیں ہم وہ نہیں دیکھ سکتے۔

ذِكْرُ اِنْزَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاٰیَ فِیْ بَرَاءَةِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَمَّا قُذِفَتْ بِهٖ

اللہ تعالیٰ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس چیز سے بری الذمہ ہونے کے بارے میں آیات نازل کرنے کا تذکرہ، جو ان پر الزام عائد کیا گیا تھا

7099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعِدَّةٌ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِنْهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ اَوْعٰى مِنْ بَعْضٍ، وَاَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِهٖ، فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ سَهْمِيْ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَمَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ، وَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِيْ، وَاُنْزَلُ فِيْهِ، فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ قَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَاٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ، فَقُمْتُ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ، فَاِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ بِيْ، فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ، فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ، وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، وَاِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ، فَاحْتَمَلُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا، فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ، فَاَقَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ، وَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ، فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ، فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ، وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِيْ، فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَاللّٰهِ مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ، وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ يَدَهَا، فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى

7099- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، وفليح بن سليمان وإن كان فيه كلام ينزله عن رتبة الصحة قد توبع.

أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، وهو في "مسند أبي يعلى" "4927"، وقد تقدم عند المؤلف برقم "4212".

اتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَيُرِيبُنِي فِي وَجَعِي إِنِّي لَا أَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرَضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ، فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: كَيْفَ تِيكُمْ، وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّبَرُّزِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ نَمْشِي، فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا، فَقَالَتْ: يَا هَنْتَاهُ، أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا، فَأَخْبَرَتْنِي بِمَا يَقُولُ أَهْلُ الْإِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰى مَرَضٍ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَيْفَ تِيكُمْ، فَقُلْتُ: ائْذَنْ لِي آتِي أَبَوَيَّ، قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ، فَقُلْتُ لِأُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ، هَوِّنِي عَلٰى نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ: أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلَا نَعْلَمُ وَاللّٰهِ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا مَا يَرِيبُكِ؟، فَقَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ، فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ، فَقَالَ: مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِي، وَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى أَهْلِي إِلَّا مَعِي، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَأَنَا وَاللّٰهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا، فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ، وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَجَعَلَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا، وَمَكَثْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتِي وَيَوْمِي حَتّٰى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا

هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذِ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مِنْ يَّوْمِ قِيْلَ لِي مَا قِيْلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ شَيْءٌ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ الْمَمْتِ، فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِيْ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ بِقَطْرَةٍ، وَقُلْتُ لِأَبِيْ: أَجِبْ عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِيْ عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: إِي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا تَحَدَّثَ النَّاسُ، وَوَقَرَ فِيْ أَنْفُسِكُمْ، وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ، وَإِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوْسُفَ إِذْ قَالَ: (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ) (يوسف: 18)، ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُّبَرِّئَنِيَ اللّٰهُ، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يَّنْزِلَ فِيْ شَأْنِيْ وَحْيٌ وَّلَأَنَا أَحْقَرُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ أَنْ يُّتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِيْ أَمْرِي، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَّرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا تُبَرِّئُنِيْ، فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ فِيْ مَجْلِسِهٖ، وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِّنَ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، احْمَدِيْ اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُوْمِي إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ)، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ: وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَمَا قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) إِلٰى قَوْلِهٖ: (وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ) (البقرة: 218)، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِي، فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ بِالَّذِيْ كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَكَانَتْ تُسَامِيْنِيْ، فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ

❁❁ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص، عبید اللہ بن عبد اللہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے واقعہ افک کے بارے میں روایت نقل کی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بری قرار دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: اس گروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت مجھے بیان کی ہے ان میں بعض نے اس

واقعہ کو زیادہ بہتر طور پر یاد رکھا لیکن میں اسے ایک واقعہ کے طور پر نقل کروں گا میں نے ان میں سے ہر ایک کے الفاظ کو یاد رکھا جو اس نے مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کئے ان میں سے بعض کی روایت' بعض کی تصدیق کرتی ہے ان تمام حضرات نے یہ بات بیان کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہونے لگتے' تو آپ اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے ان میں سے جس کے نام کا قرعہ نکل آتا تھا اسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ پر جانے سے پہلے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی' تو میرے نام کا قرعہ نکل آیا' تو میں آپ کے ساتھ روانہ ہوگئی یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے مجھے میرے ہودج میں سوار کیا جاتا تھا میں اسی میں پڑاؤ کرتی تھی ہم لوگ سفر کر رہے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپسی کے لئے روانہ ہو گئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے (تو پڑاؤ کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت روانگی کا اعلان کر دیا میں اٹھی اور چلتی ہوئی لشکر سے دور چلی گئی میں نے اپنی ضرورت کو پورا کیا پھر میں اپنے پالان کی طرف واپس آئی میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا' تو وہاں میرا پتھروں کا ہار موجود نہیں تھا میں واپس آئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی اس کی تلاش نے مجھے روک لیا وہ لوگ آئے جو میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھتے تھے انہوں نے میرے ہودج کو اٹھایا اور اونٹ کے اوپر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی وہ یہ سمجھے کہ میں ہودج کے اندر ہوں گی اس زمانے میں خواتین ہلکی پھلکی ہوتی تھیں وہ بھاری بھرکم نہیں ہوتی تھیں ان پر گوشت نہیں چڑھا ہوتا تھا وہ تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں اس لیے جب ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا' تو انہیں اس کے وزن میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوئی ان لوگوں نے اسے اٹھا لیا میں ایک لڑکی تھی جس کی عمر کم تھی ان لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ لشکر کے روانہ ہونے کے بعد مجھے اپنا ہار مل گیا میں پڑاؤ کی جگہ پر آئی' تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا میں اپنے پڑاؤ کی جگہ پر ہی ٹھہر گئی جہاں میں پہلے تھی میں نے یہ گمان کیا کہ عنقریب وہ مجھے غیر موجود پائیں گے' تو میری طرف واپس آ جائیں گے۔ ابھی میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے آ رہے تھے جب وہ صبح کے وقت میری رہائشی جگہ کے قریب پہنچے انہوں نے کسی سوئے ہوئے شخص کا ہیولیٰ دیکھا وہ حجاب سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا' تو میں بیدار ہوگئی میں نے اپنی چادر کے ذریعے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اللہ کی قسم نہ' تو انہوں نے کوئی بات کی اور نہ ہی میں نے ان کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے علاوہ کوئی اور کلمہ ان کی زبانی سنا۔ انہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور میں اس پر سوار ہوگئی وہ میری سواری کو لے کر روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ ہم لشکر کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے دوپہر کے وقت پڑاؤ کیا ہوا تھا'' تو (اس واقعہ کے حوالے سے) جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا وہ ہلاکت کا شکار ہوا اور اس جھوٹے الزام میں جس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

ہم لوگ مدینہ منورہ آئے میں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ لوگوں کے درمیان جھوٹا الزام لگانے والوں میں بات پھیل چکی تھی میری اس بیماری کے دوران ایک چیز مجھے شک میں مبتلا کرتی تھی وہ یہ کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ مہربانی محسوس نہیں ہو رہی تھی

جو پہلے میری بیماری کے دوران مجھے آپ کی طرف سے نظر آتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ گھر میں تشریف لاتے سلام کرتے پھر دریافت کرتے تمہارا کیا حال ہے؟ لیکن مجھے اس جھوٹے الزام کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا میں کمزور ہو چکی تھی ایک دن میں اورام مسطح ''مناصع'' کی طرف (قضائے حاجت کے لئے) نکلیں وہ ہماری قضائے حاجت کرنے کی جگہ تھی ہم صرف رات کے وقت اس طرف جایا کرتی تھیں اس زمانے میں گھروں کے قریب بیت الخلا نہیں ہوتے تھے یہ اس سے پہلے کی بات ہے ہمارا معاملہ پہلے زمانے کے عربوں کی طرح تھا (یعنی ہم کھلی جگہ پر قضائے حاجت کرتے تھے) میں اورام مسطح چلتے ہوئے آرہے تھے اس کا پاؤں اپنی چادر میں الجھا' تو اس نے کہا: مسطح برباد ہو جائے میں نے اس سے کہا: تم نے بہت بری بات کہی ہے تم نے ایک ایسے شخص کو برا کہا ہے' جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ اس نے کہا: اے بھولی عورت کیا تم نے وہ بات نہیں سنی جو لوگوں نے بیان کی ہے پھر اس عورت نے مجھے بتایا: جھوٹا الزام لگانے والوں نے کیا بات کی ہے' اس کے نتیجے میں میری بیماری میں اضافہ ہو گیا جب میں اپنے گھر واپس آئی' تو نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاؤں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس وقت میں ان دونوں کی طرف سے یقینی خبر حاصل کرنا چاہتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اجازت دے دی میں اپنے ماں باپ کے گھر آئی اور اپنی والدہ سے کہا: لوگ کیا بات چیت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا: اے میری بیٹی تم پرسکون رہو! اللہ کی قسم جو عورت اپنے شوہر کے نزدیک محبوب ہو وہ شوہر اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں' تو وہ اس سے زیادہ زیادتی کیا کرتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ کیا لوگ یہ بات کر رہے ہیں انہوں نے جواب دیا: جی ہاں وہ ساری رات میں نے یوں گزاری میرے آنسو تھمتے ہی نہیں تھے اور مجھے ذرا سی دیر کے لئے نیند نہیں آئی پھر صبح ہوئی۔

جب (چند دن تک اس بارے میں) وحی کا سلسلہ منقطع ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا تاکہ اپنی بیوی سے علیحدگی کے بارے میں ان دونوں سے مشورہ طلب کریں۔ اسامہ نے' تو اس بات کی طرف اشارہ کیا جو وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی اہلیہ سے کتنی محبت کرتے ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ کی اہلیہ کے بارے میں اللہ کی قسم ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے البتہ علی نے یہ کہا: یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی تنگی کا شکار نہیں کیا ان کے علاوہ بھی بہت سی خواتین ہیں تاہم آپ کنیز سے سوال کریں وہ آپ کے ساتھ سچ بیانی کرے گی' تو نبی اکرم ﷺ نے بریرہ کو بلوایا۔ آپ نے فرمایا: اے بریرہ کیا تم نے اس میں کوئی ایسی چیز دیکھی جو تمہیں شک کا شکار کرے' تو اس نے کہا: جی نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے ان میں اگر کوئی چیز دیکھی ہے جس کے حوالے سے مجھے ان پر اعتراض ہو' تو وہ یہ ہے کہ وہ لڑکی ہیں ان کی عمر کم ہے آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں بکری آتی ہے اور اسے کھا لیتی ہے۔

اس دن نبی اکرم ﷺ (لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے آپ نے عبداللہ بن ابی کی شکایت کرتے ہوئے کہا اس حوالے سے کون مجھے معذور قرار دے گا' جس کی پہنچائی ہوئی اذیت میری بیوی تک پہنچ گئی ہے اللہ کی قسم مجھے اپنی بیوی

کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور ان لوگوں نے جس شخص کا ذکر کیا ہے' اس کے بارے میں بھی مجھے صرف بھلائی کا علم ہے وہ میری بیوی کے گھر میں صرف میرے ساتھ ہی داخل ہوا اس پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں آپ کو اس کی طرف سے بدلہ دلاؤں گا اگر وہ شخص اوس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے' تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر وہ ہمارے بھائی خزرج قبیلے سے تعلق رکھتا ہے' تو آپ ہمیں حکم دیں ہم اس بارے میں آپ کے حکم کی فرمانبرداری کریں گے' تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے وہ ایک نیک آدمی تھے لیکن اس وقت قبائلی حمیت ان پر غالب آ گئی انہوں نے کہا: اللہ کی قسم تم غلط کہہ رہے ہو تم اسے قتل نہیں کرو گے اور نہ ہی تم ایسا کر سکتے ہو۔ اس پر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے: اور بولے تم جھوٹ کہہ رہے ہو اللہ کی قسم ہم اس شخص کو ضرور قتل کریں گے تم ایک منافق ہو اور منافقوں کی طرف سے جھگڑا کر رہے ہو' تو اوس اور خزرج قبیلے کے درمیان جھگڑا ہو گیا' یہاں تک کہ انہوں نے (ہاتھا پائی) کا ارادہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے آپ نے ان کو خاموش کروانے کی کوشش کی' یہاں تک کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے۔

میں نے وہ دن اس طرح گزارا کہ میرے آنسو تھمتے نہیں تھے مجھے ذرا سی دیر کے لئے نیند نہیں آئی صبح کے وقت میں اپنے ماں باپ کے ہاں موجود تھی میں رات بھر اور اس کے بعد اگلا پورا دن روتی رہی' یہاں تک کہ مجھے یوں لگتا تھا جیسے رونا میرے جگر کو چیر دے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں رو رہی تھی کہ اسی دوران ایک انصاری خاتون نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اسے اجازت دی' تو وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے آپ تشریف فرما ہوئے جب سے میرے بارے میں یہ بات کی گئی تھی اس کے بعد سے آپ اس دن سے پہلے کبھی میرے پاس اس طرح نہیں بیٹھے تھے ایک مہینہ گزر چکا تھا اس دوران میرے معاملے میں آپ کی طرف کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا: اے عائشہ امابعد تمہارے بارے میں مجھ تک اس' اس طرح کی بات پہنچی ہے' اگر تم بری ذمہ ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت کا اظہار کر دے گا' اور اگر تم نے برائی کا ارادہ کیا تھا تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اس کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لے اور توبہ کر لے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات مکمل کی' تو میرے آنسو تھم گئے' یہاں تک کہ مجھے آنسوؤں میں سے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوا میں نے اپنے والد سے کہا: میری طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا: میری طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں ایک لڑکی ہوں میری عمر زیادہ نہیں ہے مجھے قرآن بہت زیادہ نہیں آتا لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ اللہ کی قسم مجھے اس بات کا پتہ ہے کہ آپ لوگوں نے وہ بات سنی جو لوگ بات کرتے ہیں اور وہ بات آپ کے ذہن میں پختہ ہو گئی ہے اور آپ نے اس کی تصدیق کر دی ہے میں آپ سے یہ کہوں کہ میں اس سے بری ذمہ ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ میری اس بات کو سچ نہیں سمجھیں گے اور اگر میں آپ کے سامنے ایک ایسی چیز کے بارے میں اعتراف کر لوں' جو بات اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں' تو آپ اس بارے

میں مجھے سچا سمجھیں گے اللہ کی قسم اس بارے میں مجھے اپنے اور آپ کے بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی مثال نہیں سوجھ رہی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے کہا تھا:

''اب صبر ہی بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگی جا سکتی ہے اس چیز کے بارے میں جو تم بیان کر رہے ہو''۔

پھر میں اپنے بستر پر لیٹ گئی مجھے یہ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کے بارے میں (حکم) نازل کر دے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے اس بات کا گمان نہیں تھا کہ میرے معاملے کے بارے میں وحی نازل ہوگی میرے خیال میں میں اس بارے میں بہت حقیر ہوں کہ قرآن میں میرے معاملے میں کلام کیا جائے مجھے صرف یہ امید تھی کہ نبی اکرم ﷺ خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھیں جو میری برأت کا اظہار کر دے گی اللہ کی قسم ابھی نبی اکرم ﷺ اپنی اس جگہ سے اٹھے نہیں تھے اور گھر میں موجود لوگوں میں سے کوئی بھی شخص باہر نہیں گیا تھا اسی دوران نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی اس وقت آپ پر وہی کیفیت طاری ہوئی جو وحی کے نزول کے وقت ہوتی ہے یہاں تک کہ سخت سردی کے دن بھی آپ کی پیشانی سے موتیوں کی طرح (پسینے کے قطرے) پھوٹ پڑتے تھے جب نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے۔ سب سے پہلی بات آپ نے یہ کہی اے عائشہ تم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو کیونکہ اس نے تمہیں بری قرار دے دیا ہے۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا: تم اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ میں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم میں اٹھ کر ان کی طرف نہیں جاؤں گی اور میں صرف اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام لگایا''۔

جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت کے بارے میں یہ حکم نازل کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو مسطح کے ساتھ اپنی رشتے داری کی وجہ سے اسے خرچ دیا کرتے تھے انہوں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! مسطح نے عائشہ کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اس کے بعد میں کبھی اس پر کچھ خرچ نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''تم میں سے فضیلت اور گنجائش رکھنے والے لوگ یہ قسم نہ اٹھائیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے ''اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے تو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ مسطح کی اسی طرح مدد کرنا شروع کر دی جس طرح پہلے کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی سماعت اور بصارت کو محفوظ قرار دیتی ہوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ میرے مقابلے کی دعوے دار تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں (جھوٹا الزام لگانے سے) محفوظ رکھا۔

7100 - قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ، وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

7101 - قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ تَفْوِيضِ عَائِشَةَ الْحَمْدَ اِلَى الْبَارِى جَلَّ وَعَلَا لِمَا اَنْعَمَ عَلَيْهَا مِمَّا بَرَّاَهَا عَمَّا قُذِفَتْ بِهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا تذکرہ' جو اس نے ان پر انعام کیا کہ ان پر جو الزام عائد کیا گیا تھا' اس سے ان کو بری قرار دیا

7102 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِیُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): لَمَّا اُنْزِلَ عُذْرِی مِنَ السَّمَاءِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْشِرِی فَقَدْ اَنْزَلَ

7100–حديث صحيح، كسابقه، وهو في "مسند أبي يعلى". "4929"........

وأخرجه البخاري "2661" في الشهادات: باب تعديل النساء بعضهن بعضاً، والطبراني "136"/23 من طريق أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "136"/23 من طريق حجاج بن إبراهيم الأزرق، عن فليح، به. وأخرجه أبو يعلى "4931" من طريق حوثرة بن أشرس، والطبراني "149"/23 من طريق حجاج بن المنهال، أبو داود "5219" في الأدب: باب في قبلة الرجل ولده، والبيهقي 7/101 من طريق موسى بن إسماعيل، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة. ولفظ موسى بن إسماعيل مختصر. وأخرجه البخاري "4757" في تفسير النور: باب (إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ ...)، وبإثر "7369" في الإعتصام: باب قول الله تعالى: (وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ) تعليقاً عن أبي أسامة، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة، ووصله مسلم "2770" "58"، والترمذي "3180" في تفسير سورة النور، والطبراني "150"/23 من طرق عن أبي أسامة، به. وأخرجه الطبراني "151"/23 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أبيه، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه أيضاً "151"/23 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أبيه، عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن عمرة بنت عبد الرحمن، عن عائشة. وأخرجه الطبراني أيضاً "152"/23 من طريق خصيف، عن مقسم، عن عائشة. وأخرجه 23/ "153" من طريق أبي سعد البقال، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه "160"/23 من طريق يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن أبيه، عن عائشة

7101–صحيح كالذي قبله، وهو في "مسند أبي يعلى". "4928" وأخرجه البخاري "2661"، والطبراني "137"/23 من طريق أبي الربيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "137"/23 من طريق حجاج، عن فليح، عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن، عن القاسم، به.

اللّٰهُ عُذْرَكِ، قُلْتُ: بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِكَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میرے بری ذمہ ہونے کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بری ذمہ ہونے کے بارے میں حکم نازل کر دیا ہے' تو میں نے کہا: میں اللہ کی حمد بیان کرتی ہوں آپ کی حمد بیان نہیں کرتی۔

ذِكْرُ نَفْيِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَعْرِفَةَ النِّعْمَةِ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ وَاِضَافَتِهَا بِكُلِّيَّتِهَا اِلٰى خَالِقِ السَّمَاءِ وَحْدَهُ دُوْنَ خَلْقِهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مخلوق میں سے کسی بھی ایک شخص سے نعمت کی معرفت کی نفی کرنے اور نعمت کی نسبت مکمل طور پر صرف آسمان کے خالق کی طرف کرنے کا تذکرہ' جو اس کی مخلوق کی طرف نہ ہو

7103 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ اُمَّ رُوْمَانَ وَهِيَ اُمُّ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَوْ قِيْلَ لَهَا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا - يَعْنِي عَائِشَةَ -، قَالَتْ: بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاِذَا هِيَ تَقُوْلُ: فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ كَذَا، فَقَالَتْ: لِمَ قَالَتْ: لِاَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيْثَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَيُّ حَدِيْثٍ؟ فَاَخْبَرْتُهَا، قَالَتْ: فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا اَفَاقَتْ اِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى

7102–إسناده حسن، عمر بن أبي سلمة - وهو ابن عبد الرحمن بن عوف الزهري - مختلف فيه، وهو كما قال ابن عدي: حسن الحديث لا بأس به، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين . أبو معمر القطيعي: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر . وأخرجه أحمد 6/30، ومن طريقه الطبراني 23/"155" عن هشيم، بهذا الإسناد . ووقع في "المسند" خطأ في إسناده فيستدرك من هنا . وأخرجه أحمد6/103، والطبراني"156"/23 من طريق أبي عوانة، عن عمر بن أبي سلمة، به، وانظر ما قبله، والحديث الآتي.

7103– رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيته أم رومان، فقد روى لها البخاري . ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وحصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي أبو الهذيل الكوفي، وشقيق: هو أبو وائل شقيق بن سلمة، ومسروق: هو ابن الأجدع.قلت: وقد استشكل قول مسروق: سألت أم رومان ... فإن أم رومان ماتت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، ومسروق ليست له صحبة، لأنه إنما قدم المدينة بعد موت رسول الله صلى الله عليه وسلم في خلافة أبي بكر أو عمر؟ قال الخطيب فيما نقله عنه المزي في "الأطراف"13/79: هذا حديث غريب من رواية أبي وائل، عن مسروق، عن أم رومان، لانعلم رواه عنه غير حصين بن عبد الرحمن، وفيه إرسال، لأن مسروقاً لم يدرك أم رومان، وكانت وفاتها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكان مسروق يرسل رواية هذا الحديث عنها، ويقول: "سئلت أم رومان"، فوهم حصين فيه، إذ جعل السائل لها مسروقاً، اللهم إلا أن يكون بعض النقلة كتب: "سألت" بالألف، فإن من الناس من يجعل الهمزة في الخط ألفاً وإن كانت مكسورة أو مرفوعة، فيبرأ حينئذ حصين من الوهم فيه، على أن بعض الرواة قد رواه عن حصين على الصواب . قال: وأخرج البخاري هذا الحديث في "صحيحه" لما رأى فيه "عن مسروق" قال: "سألت أم رومان"، ولم تظهر له علته.

نَافِضٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: فَقُلْنَا: حُمَّى اَخَذَتْهَا، قَالَ: فَلَعَلَّهُ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثٍ تُحَدِّثَ بِهٖ، قَالَتْ: فَقَعَدَتْ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ، فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ مِثْلُ يَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ: (وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ) (یوسف: 18) ، قَالَتْ: وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا اَنْزَلَ فَاَخْبَرَهَا، فَقَالَتْ: بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ

❁❁ مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس خاتون سے دریافت کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے ان کے یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بری ذمہ ہونے کے بارے میں کیا نازل کیا' تو سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں عائشہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اسی دوران ایک انصاری عورت ہمارے پاس آئی وہ یہ کہہ رہی تھی: اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ اس طرح کرے (یعنی اس کو بددعا دے رہی تھی) تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تم نے یہ کیوں کہا ہے' اس نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے' اس نے وہ بات کہی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کون سی بات' تو میں نے عائشہ کو اس بارے میں بتایا اس نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی ہے؟ سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں' تو عائشہ گر پڑی اور اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب اسے ہوش آیا' تو اسے انتہائی تیز بخار تھا۔ سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی: اسے بخار ہوگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید یہ اس بات کی وجہ سے ہوا ہے' جو اس کے بارے میں کی جارہی ہے۔ سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو عائشہ بیٹھ گئی اس نے کہا: اللہ کی قسم اگر میں قسم اٹھالوں (کہ میں بری ذمہ ہوں) تو آپ مجھے سچا قرار نہیں دیں گے وراگر میں بری ذمہ ہونے کا اظہار کروں' تو آپ میرا عذر قبول نہیں کریں گے میری اور آپ کی مثال اسی طرح ہے' جو حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کی تھی۔

''اللہ تعالیٰ سے ہی مدد لی جاسکتی ہے' اس بارے میں' جو تم بیان کررہے ہو''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل کرنا تھا نازل کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اللہ کی حمد بیان کروں گی کسی دوسرے کی حمد بیان نہیں کروں گی۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّدِّيقَةِ بِنْتِ الصِّدِّيقِ اِنَّهٗ لَهَا كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہنے کا تذکرہ' وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے اسی طرح ہیں' جس طرح ابوزرع، ام زرع کے لیے تھا

7104 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُصْعَبُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً، فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا، قَالَتِ الْاُولٰى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ، لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقٰى، وَلَا سَمِيْنٌ فَيُنْتَقَلُ، وَقَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لَا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ، وَقَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِي الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ، وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ، وَقَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ، وَلَا قُرٌّ، وَلَا مَخَافَةَ، وَلَا سَآمَةَ، وَقَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَهِدَ، وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ، وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ، وَقَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ، وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ، وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ، وَقَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ، اَوْ فَلَّكِ، اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ، وَقَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي الْ

7104- إسناده صحيح على شرط الشيخين. مصعب بن سعيد: ذكره المؤلف في "الثقات"9/175، فقال: مصعب بن سعيد أبو خيثمة المصيصي، يروى عن موسى بن أعين وعبيد الله بن عمر ربما أخطأ، يعتبر حديثه إذا روى عن الثقات، وبين السماع في خبره، لأنه كان مدلساً، وقد كف في آخر عمره. قلت: وقد تابعه هنا هشام بن عمار وعلى بن حجر، والأول روى له البخارى تعليقاً، وهو صدوق، والثانى ثقة، اتفقا على إخراج حديثه. وأخرجه البخارى "5189" فى النكاح: باب حسن المعاشرة مع الأهل، ومسلم "2448" فى فضائل الصحابة: باب ذكر حديث أم زرع، والترمذى فى "الشمائل" "251"، والنسائى كما فى "التحفة"12/12.. .... والبغوى "2340"، والقاضى عياض فى "بغية الزوائد" ص 3و4و6 من طريق على بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير""266"/23 عن أحمد بن المعلى، عن هشام بن عمار، به. وأسند فيه القصة إلى النبى صلى الله عليه وسلم. وأخرجه البخارى "5189"، ومسلم "2448"، وأبو يعلى "4701"، والطبرانى "265"/23 من طريقين عن موسى بن إسماعيل، عن سعيد بن سلمة، عن هشام بن عروة، عن أخيه عبد الله بن عروة "ليس فى الطبرانى " عن أبيه، عن عائشة. وأسند الطبرانى القصة هنا أيضاً للنبى صلى الله عليه وسلم. وأخرجه الطبرانى "267"/23 من طريق حامد بن يحيى البلخى، عن سفيان بن عيينة، عن داود بن شابور، عن عبد الله نب عروة، به. وأسند القصة للنبى صلى الله عليه وسلم. وأخرجه أبو يعلى "2702"، والطبرانى "269"/23 من طريق زهير بن حرب، والنسائى فى "مسنده" - كما ذكر القاضى عياض ص 17 - عن عبد الرحمن بن محمد بن سلام، كلاهما عن ريحان بن سعيد، عن عباد بن منصور، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة. وأسند الطبرانى والنسائى القصة للنبى صلى الله عليه وسلم. وأخرجه أبو يعلى "2703"، والطبرانى /23 "273" من طريق داود بن شابور، و "272"، والفاضى عياض ص 5 من طريق القاسم بن عبد الواحد بن أيمن، كلاهما عن عمر بن عبد الله بن عروة، عن جده عروة، عن عائشة، عن النبى صلى الله عليه وسلم ... فذكر القصة. .... وأخرجه الطبرانى "268"/23 من طريق عقبة بن خالد، عن هشام بن عروة، عن يزيد بن رومان، عن عروة، عن عائشة، عن النبى صلى الله عليه وسلم ... فذكر القصة. وأخرجه "268" أيضاً من طريق عقبة، به. إلا أنه أسقط يزيد بن رومان. وأخرجه /23 "270" من طريق عبد الرحمن بن أبى الزناد، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة أ، رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ياعائشة، كنت لك كأبى زرع لأم إلا أن أبا زرع طلق وأنا لم أطلق." وأخرجه أيضاً /23 "271" يونس بن أى إسحاق، عن هشام بن عروة، عن أبيه عن عائشة مختصراً. وأخرجه أيضاً "274"/23، والخطيب فى "الأسماء المبهمة" ص530-528، والقاضى عياض ص 16-12 من طريق الزبير بن بكار، عن محمد بن الضحاك، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردى، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة قالت: دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندى بعض نسائه، فقال: "يا عائشة، أنا لك كأبى زرع لأم زرع" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن قرية من قرى اليمن كان بها بطن من بطون أهل اليمن، وكان منهن إحدى عشرة امرأة".. فذكره وذكر أسماء النساء فيه.

مَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ، قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ، قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ، فَمَا مَالِكٌ؟ مَالِكٌ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، اِذَا سَمِعْنَ اَصْوَاتَ الْمَزَاهِرِ، اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ، قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ: زَوْجِي اَبُوْ زَرْعٍ، وَمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيِّ اُذُنَيَّ، وَمَلَا مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ فَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشَقٍّ، فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيلٍ وَّاَطِيطٍ وَّدَائِسٍ وَّمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ، وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ، وَاَشْرَبُ فَاَتَقَمَّحُ، اُمُّ اَبِي زَرْعٍ، فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ، ابْنُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِي زَرْعٍ؟ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَّيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ وَابْنَةُ اَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنَةُ اَبِي زَرْعٍ؟ طَوْعُ اَبِيهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ؟ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلَا تَمْلَاُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا، قَالَتْ: خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ، وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَاَخَذَ خَطِّيًّا، وَاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي اُمَّ زَرْعٍ وَّمِيرِي اَهْلَكِ، فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ آنِيَةِ اَبِي زَرْعٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ، قَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، سَاَلْتُ عِيسَى بْنَ يُونُسَ، عَنِ الدَّائِسِ، فَقَالَ: هُوَ الْاَنْدَرُ، وَالْمُنَقِّ: الْغِرْبَالُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں گیارہ عورتیں بیٹھیں انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ وہ اپنے شوہروں کی باتوں کے بارے میں کچھ نہیں چھپائیں گی۔

''پہلی عورت نے کہا: میرا شوہر دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا اونٹ کا گوشت ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جا سکے اور نہ گوشت اتنا موٹا تازہ ہے کہ اسے منتقل کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ دوسری عورت نے کہا: میرا شوہر ایسا ہے کہ میں اس کے بارے میں اطلاع کو پھیلا نہیں سکتی کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں اس کا ذکر کروں گی تو اس کی کوئی بھی بات نہیں چھوڑوں گی اس کی ہر خوبی خامی بیان کر دوں گی۔ تیسری عورت نے کہا: میرا شوہر بیوقوف ہے اگر میں بات کروں تو مجھے طلاق دے دی جائے اور اگر خاموش رہوں تو میں لٹکی رہوں۔ چوتھی نے کہا: میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح ہے نہ تو گرم ہے نہ ہی ٹھنڈا ہے نہ ہی خوف زدہ کرنے والا ہے اور نہ ہی افسوس کرنے والا ہے۔ پانچویں نے کہا: میرا شوہر اگر اندر آئے تو چیتا ہے اور اگر باہر جائے تو شیر ہے وہ اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا جو اس نے عہد لیا (یعنی جو ہدایت کی تھی یا کام کہا تھا) چھٹی نے کہا: میرا شوہر ایسا ہے اگر کھائے تو سب کھا جاتا ہے اگر پئے تو سب پی جاتا ہے اگر لیٹے تو سویا رہتا ہے اور وہ اپنا ہاتھ (لحاف کے اندر) داخل نہیں کرتا تاکہ اسے میری بے چینی کا احساس ہو۔ ساتویں نے کہا: میرا شوہر صحبت نہیں کر سکتا اور بے وقوف ہے ہر طرح کی بیماری اسے لاحق ہے وہ تمہیں زخمی بھی کر سکتا ہے اور تمہارا (کوئی عضو) توڑ بھی سکتا ہے اور تمہیں دونوں طرح سے تکلیف بھی پہنچا سکتا ہے۔

آٹھویں نے کہا: میرا شوہر چھونے میں (خرگوش کی طرح نرم ہے) اور اس کی خوشبو زرنب کی طرح عمدہ ہے۔ نویں عورت نے کہا: میرا شوہر بلند ستونوں والا ہے طویل محفل والا ہے زیادہ راگ والا ہے اور اس کا گھر چوپال کے قریب ہے۔ دسویں عورت نے کہا: میرا شوہر مالک ہے مالک کی کیا بات کروں مالک اس سے زیادہ بہتر ہے (یعنی میں اس کے بارے میں جو بھی کہوں اس سے زیادہ بہتر ہے) اس کے پاس بہت سے اونٹ ہیں جو باڑے میں بیٹھے رہتے ہیں وہ چراگاہ کی طرف کم جاتے ہیں جب وہ باجوں کی آواز سنتے ہیں تو انہیں یقین ہو جاتا ہے اب ان کی موت کا وقت آ گیا ہے۔

گیارہویں عورت نے کہا: میرا شوہر ابوزرع ہے ابوزرع کی کیا بات کہوں اس نے زیورات سے میرے کان لٹکا دیئے ہیں اور میرے بازو چربی سے بھر دیئے ہیں اس نے مجھے اتنا خوش کیا اور اتنی خوشیاں دیں کہ میں یہ بھول گئی کہ اس نے مجھے چند بکریوں والوں کے پاس پایا تھا اور پھر مجھے ایک ایسے گھرانے میں لے آیا جہاں گھوڑے، اونٹ، بیل اور کسان موجود تھے اس کے گھر میں اگر میں کچھ کہتی تو مجھے برا نہیں کہا جاتا اور اگر میں سوتی تو صبح کر دیتی اور اگر پیتی تو سیر ہو جاتی۔ ابوزرع کی ماں ابوزرع کی ماں کے کیا کہنے اس کے بڑے برتن ہمیشہ بھرے رہتے ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے ابوزرع کا بیٹا ابوزرع کے بیٹے کے کیا کہنے اس کا بستر نرم اور نازک ہے اور وہ دبلا پتلا سا ہے بکری کے بچے کی دستی اس کا پیٹ بھر دیتی ہے ابوزرع کی بیٹی ابوزرع کی بیٹی کے کیا کہنے اپنے باپ کی فرمانبردار اپنی ماں کی فرمانبردار بھاری بھرکم جسم کی مالک اور اپنی پڑوسن کے لئے تاؤ دلانے والی شخصیت۔ ابوزرع کی کنیز ابوزرع کی کنیز کے کیا کہنے وہ ہماری باتیں باہر بیان نہیں کرتی اور ہماری اجازت کے بغیر کھانے کی کوئی چیز نہیں کھاتی اور ہمارے گھر میں گندگی اکٹھی نہیں ہونے دیتی۔

اس عورت نے بتایا: ایک دن ابوزرع باہر نکلا اس وقت برتنوں میں دودھ دوہا جا رہا تھا ابوزرع کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے جو دو چیتوں کی مانند تھے وہ اس کے پہلو کے نیچے دو اناروں کے ساتھ کھیل رہے تھے تو ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت کے ساتھ شادی کر لی۔

ابوزرع کے بعد میں نے ایک ایسے شخص کے ساتھ شادی کی جو سردار تھا، شہسوار تھا، سپاہی تھا اس نے مجھے بہت سی نعمتیں عطا کیں اس نے مجھے ہر طرح کی نعمت کا جوڑا دیا اور کہا: ام زرع تم کھاؤ اور اپنے میکے والوں کو بھی بھیجو اس نے مجھے جو کچھ دیا اگر میں اس سب کو جمع کروں تو پھر بھی یہ ابوزرع کے چھوٹے برتن تک نہیں پہنچتا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں تمہارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح ابوزرع ام زرع کے لئے تھا۔

ہشام بن عمار کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ بن یونس سے دریافت کیا: (اس روایت میں استعمال ہونے والے لفظ) دائس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا: ''دائس'' سے مراد ''اندر'' ہے اور ''منق'' سے مراد چھلنی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَحَبَّةِ عَائِشَةَ اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّهَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے تھے

7105 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اجْتَمَعَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَ لَهَا: قُولِي لَهُ: اِنَّ نِسَاءَكَ قَدِ اجْتَمَعْنَ اِلَيَّ وَهُنَّ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ اَبِي قُحَافَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعِي فِي مِرْطٍ، فَقَالَتْ لَهُ: اِنَّ نِسَاءَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ وَقَدِ اجْتَمَعْنَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ اَبِي قُحَافَةَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبِّينِي؟ ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَحِبِّيهَا ، فَرَجَعَتْ اِلَيْهِنَّ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِمَا قَالَ لَهَا، فَقُلْنَ: اِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِي شَيْئًا، فَارْجِعِي اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: لَا، وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ فِيهَا اَبَدًا وَكَانَتْ بِنْتُ اَبِيهَا حَقًّا، فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ بَيْنَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ اَبِي قُحَافَةَ، ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَشَتَمَتْنِي، فَسَكَتُّ اُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْظُرُ اِلَى طَرْفِهِ هَلْ يَاْذَنُ لِي اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَشَتَمَتْنِي حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا، فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ اَفْحَمْتُهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً قَطُّ اَكْثَرَ خَيْرًا، وَاَكْثَرَ صَدَقَةً، وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَاَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي شَيْءٍ تَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ زَيْنَبَ مَا عَدَا سُورَةً مِنْ غَرْبِ حِدَّةٍ كَانَ فِيهَا يُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ *

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے سیّدہ فاطمہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ان خواتین نے سیّدہ فاطمہ سے یہ کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہنا: آپ کی بیویاں میرے پاس اکٹھی ہوکر آئیں وہ آپ سے یہ مطالبہ کر رہی تھیں کہ آپ ابوقحافہ کی صاحب زادی (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں انصاف سے کام لیجئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے

7105– حديث صحيح. ابن أبي السري: هو محمد بن المتوكل، وقد روى له أبو داود، وهو متابع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق". "20925" وأخرجه من طريق عبد الرزاق: أحمد 6/150 - 151، والنسائي 7/67 68 في عشرة النساء: باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، والبغوي. "3964" وأخرجه البخاري "2581" في الهبة: باب من أهدى إلى صاحبه وتحرى بعض نسائه دون بعض، من طريق هشام بن عروة، عن أبيه عن عائشة أطول منه. وأخرجه أحمد 6/88، ومسلم "2442" في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة، والنسائي 7/64-66 و67-66، والبيهقي 7/299 من طرق عن الزهري، عن محمد بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، عن عائشة. وأخرجه البخاري تعليقاً بإير "2581" عن هشام بن عروة عن رجل، عن الزهري، عن محمد بن عبد الرحمن.

ساتھ لحاف میں موجود تھے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو یہ گزارش کی کہ آپ کی ازواج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ اکٹھی ہوئی تھیں اور انہوں نے آپ کو یہ واسطہ دیا ہے کہ آپ ابوقحافہ کی صاحب زادی کے بارے میں انصاف سے کام لیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس سے (یعنی عائشہ سے) محبت کرو' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان خواتین کے پاس واپس گئیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے جو فرمایا تھا اس کے بارے میں انہیں بتایا' تو ان خواتین نے کہا: آپ نے کچھ نہیں کیا آپ دوبارہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم اب میں اس بارے میں کبھی نبی اکرم ﷺ کے پاس دوبارہ نہیں جاؤں گی۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) وہ واقعی اپنے والد کی صاحب زادی تھیں پھر ان ازواج نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے یہ وہ خاتون تھیں' جو میرے مقابلے کی دعوے دار تھیں انہوں نے کہا: آپ کی ازواج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے انہوں نے ابوقحافہ کی صاحب زادی کے بارے میں انصاف کرنے کی گزارش کی ہے پھر وہ خاتون میری طرف متوجہ ہوئیں انہوں نے مجھے برا کہنا شروع کیا میں خاموش رہی اور نبی اکرم ﷺ کا جائزہ لیتی رہی میں نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھتی رہی کہ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں انہیں' جواب دوں لیکن نبی اکرم ﷺ نے کوئی بات نہیں کی وہ مسلسل مجھے برا کہتی رہیں' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ اگر اب میں نے ان کا جواب دیا: تو نبی اکرم ﷺ کو یہ برا نہیں لگے گا میں ان کے سامنے آئی اور تھوڑی ہی دیر میں' میں نے انہیں خاموش کروا دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے کبھی ایسی کوئی عورت نہیں دیکھی جو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ بھلائی کرنے والی ہو زیادہ صدقہ خیرات کرنے والی ہو زیادہ صلہ رحمی کرنے والی ہو اور اپنے آپ کو ایسے اعمال میں زیادہ مصروف رکھنے والی ہو جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے البتہ یہ ہے کہ ان کے مزاج میں کچھ تیزی تھی لیکن وہ اس بارے میں جلد رجوع بھی کر لیا کرتی تھیں (یعنی اپنی غلطی تسلیم کر لیتی تھیں)

ذِكْرُ خَبَرٍ وَّهِمَ فِيْ تَأْوِيلِهِ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کا مفہوم بیان کرنے میں اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

7106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:

7106– إسناد صحيح على شرط الشيخين. إسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه ابن عساكر - فيما ذكر الحافظ ابن حجر في "الفتح" 7/26 من طريق علي بن مهر، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم. "4540"

(متن حدیث): قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: اَىُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: اِنِّى لَسْتُ اَعْنِى النِّسَاءَ اِنَّمَا اَعْنِى الرِّجَالَ، فَقَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ، اَوْ قَالَ: اَبُوْهَا.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کی: میں آپ کی ازواج مراد نہیں لے رہا' میری مراد مرد ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَخْرَجَ هٰذَا السُّؤَالِ وَالْجَوَابِ مَعًا كَانَ عَنْ اَهْلِهِ دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ مِنْ فَاطِمَةَ وَغَيْرِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اس سوال و جواب کا پس منظر یہ تھا کہ

یہ سوال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے بارے میں کیا گیا تھا' دیگر خواتین کے بارے میں نہیں تھا جن میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر خواتین شامل ہیں

7107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، قِيْلَ لَهُ: لَيْسَ عَنْ اَهْلِكَ نَسْاَلُكَ، قَالَ: فَاَبُوْهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ عرض کی گئی: ہم نے آپ سے آپ کی ازواج کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِىُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ،

7107– حديث صحيح. المسيب بن واضح: ذكره المؤلف في "الثقات"، وضعفه الدارقطني، وقال أبو حاتم: صدوق كان يخطء كثيراً، فإذا قيل له لم يقبل، وساق ابن عدي له عدة أحاديث تستنكر، وقال: أرجو أن باقي حديثه مستقيم، وكان النسائي حسن الرأي فيه، وقال الساجي: تكلموا فيه في أحاديث كثيرة، قلت: وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي "3890" في المناقب: باب فضل عائشة رضي الله عنها، عن أحمد بن عبدة الضبي، وابن ماجة "101" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن أحمد بن عبدة والحسين بن الحسن المروزي، كلاهما عن المعتمر بن سليمان، عن حميد، عن أنس، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث أنس.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ عَائِشَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي بِهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ صَالِحِي بَنِيكِ جَاءَكِ يَعُوْدُكِ، قَالَتْ: فَاْذَنْ لَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا اُمَّاهُ اَبْشِرِي فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَنْ تَلْقِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَحِبَّةَ اِلَّا اَنْ تُفَارِقَ رُوحُكِ جَسَدَكِ، كُنْتِ اَحَبَّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ يُحِبُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا طَيِّبَةً، قَالَتْ: وَاَيْضًا؟ قَالَ: هَلَكَتْ قِلَادَتُكِ بِالْاَبْوَاءِ، فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً، فَتَيَمَّمُوا صَعِيْدًا طَيِّبًا، فَكَانَ ذٰلِكَ بِسَبَبِكِ وَبَرَكَتِكِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، فَكَانَ مِنْ اَمْرِ مِسْطَحٍ مَا كَانَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ، فَلَيْسَ مَسْجِدٌ يُذْكَرُ فِيْهِ اللّٰهُ اِلَّا وَشَاْنُكِ يُتْلٰى فِيْهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ دَعْنِي مِنْكَ وَمِنْ تَزْكِيَتِكَ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے ان سے ملاقات کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن عباس! آپ کے نیک بیٹوں میں سے ایک ہیں وہ آپ کی عیادت کرنے کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دے دی وہ اندر آئے انہوں نے کہا: اے امی جان آپ کے لئے خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کی قسم آپ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور دیگر محبوب لوگوں سے آپ کی ملاقات کے درمیان صرف اتنا فاصلہ رہ گیا ہے کہ آپ کی روح آپ کے جسم سے جدا ہو جائے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف کسی پاکیزہ چیز سے ہی محبت کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (اور بھی میرے اندر کوئی خوبی ہے؟) تو حضرت

7108– حديث صحيح. الهيثم بن جناد: ذكره المؤلف في "الثقات"9/237، ويحيى بن سليم وهو الطائفي روى له الستة، وقد وصف بسوء الحفظ، وكلاهما قد توبع، ومن فوقها من رجال الصحيح . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية"2/45 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/220 من طريق معمر، والحاكم 9-4/8 من طريق سفيان بن عيينة، كلاهما عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري "4753" في تفسير سورة النور: باب (وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ) ، وابن سعد 8/74، وأحمد في "فضائل الصحابة""1644" من طريق عمر بن سعيد بن أبي الحسين، عن ابن أبي مليكة، به. وأخرجه أحمد في" فضائل الصحابة""1636" من طريق هارون بن أبي إبراهيم، عن عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة، به . وأخرجه أحمد في "المسند"1/276 و 349، وفي "فضائل الصحابة" "1639"، وابن سعد 8/75، والطبراني "10783"، وأبو يعلى "2648" من طريق عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن ابن أبي مليكة، عن ذكوان المدني مولى عائشة أن ابن عباس جاء يستأذن ... وقد تحرف "ابن خثيم" في "مسند أحمد"1/349 إلى: "أبي خثيم" و"عبد الله بن أبي مليكة " في "مسند أبي يعلى " إلى: "عبيد الله بن أبي مليكة ." ووقع في "فضائل الصحابة ": "أخبرنا معمر وابن خثيم"، وهو خطأ، وصوابه: "وأخبرنا معمرعن ابن خثيم." وأخرجه البخاري "3771" مختصراً في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة، و "4754" من طريقين عن عبد الوهاب بن عبد المجيد، عن ابن عون، عن القاسم بن محمد أن ابن عباس استأذن على عائشة ...

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی: ابواء کے مقام پر آپ کا ہار گم ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی تو لوگوں کو پانی نہیں ملا تو انہوں نے پاکیزہ مٹی کے ذریعے تیمم کر لیا یہ آپ کے سبب اور آپ کی برکت کی وجہ سے تھا اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے یہ رخصت نازل کی پھر مسطح کا جو معاملہ تھا وہ بھی تھا اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے آپ کی برأت کا حکم نازل کیا کوئی بھی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو اس میں آپ کے معاملے سے متعلق آیات کی تلاوت بھی رات دن کی جائے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابن عباس! تم میری اتنی تعریفیں نہ کرو اللہ کی قسم میری، تو یہ خواہش ہے کہ کاش میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَكُنْ يَنْزِلُ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ وَاحِدَةٍ مِنْ نِسَائِهٖ خَلَا عَائِشَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کسی بھی زوجہ محترمہ کے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل نہیں ہوتی تھی

7109 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنْ رُمَيْثَةَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيقٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَلَّمَتْنِيْ صَوَاحِبِيْ اَنْ اُكَلِّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْمُرَ النَّاسَ فَيُهْدُوْا لَهٗ حَيْثُ كَانَ، فَاِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَاِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُرَاجِعْنِيْ، فَجَاءَنِيْ صَوَاحِبِيْ، فَاَخْبَرْتُهُنَّ اَنَّهٗ لَمْ يُكَلِّمْنِيْ، فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَدَعُهٗ، قَالَتْ: فَكَلَّمْتُهٗ مِثْلَ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَسْكُتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ، فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيَّ وَاَنَا فِيْ بَيْتِ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِيْ غَيْرَ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَسُوْءَكَ فِيْ عَائِشَةَ

7109- حديث صحيح . عوف بن الحارث بن الطفيل: روى له البخارى وأصحاب السنن، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وروى عنه جمع، وقول الحافظ فى "التقريب" فيه: مقبول، غيرُ مقبول، ورميثة - وهى أخت عوف الراوى عنها - روى لها النسائى، وذكرها المؤلف فى "الثقات" وباقى السند ثقات من رجال الشيخين. أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، وأبو أسامة: هو حمادة بن أسامة. وأخرجه أحمد 6/293عن أبى أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/293، والنسائى 7/69 فى عِشرة النساء: باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، والطبرانى فى "الكبير""850"/23، والحاكم 4/9 من طريق عن هشام بن عروة، به . وأخرجه الطبرانى"976"/23 من طريق ابن أبى شيبة، عن أبى أسامة، و "975" من طريق حمادة سلمة، كلاهما عن هشام بن عروة، عن عوف، عن أم سلمة مختصراً . وقد ورد الحديث من طريق عائشة، فأخرجه البخارى "2580" و "2581" فى الهبة: باب من أهدى إلى صاحبه وتحرى بعض نسائه دون بعض و "3775" فى فضائل الصحابة: باب فضل عائشة، والترمذى "3879"فى المناقب: باب فضل عائشة، والنسائى 7/68 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عنها.

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میری ساتھی خواتین (یعنی دیگر ازواج مطہرات) نے میرے ساتھ یہ بات چیت کی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کروں کہ آپ لوگوں کو یہ ہدایت کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کہیں بھی ہوں‘ تو وہ آپ کی خدمت میں تحائف پیش کر دیا کریں کیونکہ لوگ تحائف پیش کرنے کے لئے صرف سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مخصوص دن کا اہتمام سے انتظار کرتے ہیں جبکہ ہم بھی بھلائی کو اسی طرح پسند کرتی ہیں‘ جس طرح عائشہ اسے پسند کرتی ہے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا میری ساتھی خواتین میرے پاس آئیں میں نے انہیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا‘ تو ان خواتین نے کہا: اللہ کی قسم ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے نہیں رہنے دیں گے (یعنی آپ سے یہ بات ضرور کریں گے) سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر میں نے دو یا شاید تین مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند بات کی ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ اللہ کی قسم میری ازواج میں سے عائشہ کے علاوہ اور کسی خاتون کے گھر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے کہا: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کہ میں عائشہ کے بارے میں آپ کے ساتھ کوئی برائی کروں (یعنی آپ کو تکلیف پہنچاؤں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ اِذَا وَضَعَتْ عَائِشَةُ ثِيَابَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر نہیں آتے تھے جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے چادر اتار دی ہوتی تھی

7110 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: بَلٰى، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ لَيْلَتِي انْقَلَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّي قَدْ رَقَدْتُ، ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ، فَخَرَجَ وَاَجَافَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَاْسِي، ثُمَّ تَقَنَّعْتُ بِاِزَارِي، فَانْطَلَقْتُ فِي اِثْرِهِ حَتّٰى اَتَى الْبَقِيعَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ، فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ، فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ دَخَلَ، فَقَالَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ؟، قُلْتُ: لَا شَيْءَ، قَالَ: لَتُخْبِرِنِّي اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، قَالَ: اَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَاَيْتُ اَمَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَلَهَزَ فِي صَدْرِي لَهْزَةً اَوْجَعَتْنِي، ثُمَّ قَالَ: اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ، قَالَتْ

فَقُلْتُ: مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: فَإِنَّ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَتَانِي حِيْنَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ، فَنَادَانِي فَاَخْفَى مِنْكِ، فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ، وَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ، وَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَكِ، وَخَشِيتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِي، فَاَمَرَنِي اَنْ آتِيَ اَهْلَ الْبَقِيعِ فَاَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، قُلْتُ: كَيْفَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُوْلِي السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

✿✿ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک واقعہ کے بارے میں بتاؤں ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میری مخصوص رات تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ نے اپنے دونوں جوتے اپنے پاؤں کے پاس رکھے آپ نے اپنی چادر رکھی اور اپنے تہبند کے کنارے کو بستر پر بچھا دیا تھوڑی دیر گزرنے کے بعد جب آپ کو یہ اندازہ ہوا کہ میں سو چکی ہوں تو آپ نے آرام سے جوتے پہنے آرام سے اپنی چادر لی اور دروازہ کھول دیا پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور آرام سے ایک طرف چل پڑے میں نے اپنی چادر اپنے سر پر لی اور آپ کے پیچھے چل پڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت بقیع تشریف لائے آپ نے تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے آپ نے طویل قیام کیا جب آپ واپس مڑے تو میں بھی واپس مڑ گئی آپ تیزی سے چلے تو میں نے بھی اپنی رفتار تیز کی۔ آپ نے اور زیادہ تیز کی تو میں نے بھی اور زیادہ تیز کر لی آپ واپس آئے تو میں بھی واپس آ گئی میں آپ سے پہلے آ گئی اور گھر کے اندر آئی ابھی میں لیٹی ہی تھی کہ آپ بھی گھر کے اندر آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عائشہ تمہیں کیا ہوا میں نے کہا: کچھ نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو تم مجھے بتا دو یا پھر لطف کرنے والی اور خبر رکھنے والی ذات مجھے بتا دے گی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ

7110- حديث صحيح، محمد بن عبد الله: هو ابن الحسن العصار أبو عبد الله، ترجمه المؤلف في "الثقات"9/103، فقال: من أهل جرجان، يروي عن عبيد الله بن موسى وعبد الرزاق، حدثنا عنه شيوخنا عمران بن موسى السختياني وغيره. وقال السمعاني في "الأنساب"8/462: كان مع أحمد بن حنبل في الرحلة إلى اليمن وغيره، وهو أول من أظهر مذهب الحديث بجوجان، روى عبد الرزاق وإبراهيم بن الحكم وغيرهما، روى عنه أبو إسحاق عمران بن موسى السختياني وعبد الرحمن بن عبد المؤمن وإبراهيم بن نومرد وغيرهم. ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. عبد الله بن كثير: هو انب المطلب بن أبي وداعة السهمي. وهو في "مصنف عبد الرزاق ""6712"، وقد سقط من سنده: "عبد الله بن كثير " فيستدرك من هنا.وأخرجه مسلم "974" في الجنائز: باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، والنسائي 73-7/72 في عشرة النساء : باب الغيرة،.............. وفي "الكبرى" كما في "التحفة"12/300 من طريق وهب، عن ابن جريج، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/211، ومسلم "974"، والبيهقي 4/79 من طريق حجاج بن محمد، عن ابن جريج، عن عبد الله رجل من قريش، عن محمد بن قيس بن مخرمة، عن عائشة . وأخرجه النسائي 91/934- في الجنائز: باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، و 74-7/73 من طريق حجاج بن محمد، عن ابن جريج، عن عبد الله بن أبي مليكة، عن محمد بن قيس، عن عائشة . وأخرجه مختصراً النسائي 7/75، وابن ماجة"1546"، وأحمد 6/71، وأبو يعلى "4593" و "4748"، وابن السني "596" من طريق شريك بن عبد الله، عن عاصم بن عبيد الله، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة عن عائشة . وأخرجه أحمد 6/71 و 111، وأبو يعلى "4619" من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة مختصراً أيضاً. وأنظر الحديث رقم"3172" و ."4523"

آپ پر قربان ہوں پھر میں نے آپ کو پورا واقعہ سنایا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہی وہ ہیولیٰ تھی جو میں نے اپنے آگے دیکھا تھا میں نے عرض کی: جی ہاں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اس کی تکلیف مجھے محسوس ہوئی آپ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کر رہی تھی کہ اللہ اور اس کے رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ چھپا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان سے واقف ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس اس وقت آئے جب تم نے دیکھا وہ اندر اس لیے نہیں آئے کیونکہ تم اپنی چادر اتار چکی تھی انہوں نے مجھے پکارا میں نے اس بات کو تم سے پوشیدہ رکھا اور میں نے انہیں' جواب دیا: میں نے تم سے پوشیدہ رکھتے ہوئے انہیں' جواب دیا: میں نے یہ گمان کیا کہ تم سو چکی ہو میں نے تمہیں بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں تم مجھ سے وحشت محسوس نہ کرو (یعنی ڈر نہ جاؤ) جبرائیل نے مجھے کہا کہ میں اہل بقیع کے پاس جاؤں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کروں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ وہ کیسے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے مومنوں اور مسلمانوں کی بستی والو تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے گزر جانے والے لوگوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم کرے اگر اللہ نے چاہا' تو ہم بھی تم سے آملیں گے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَ عَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ

اللہ تعالیٰ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے تمام گزشتہ اور آئندہ ذنوب کی مغفرت کرنے کا تذکرہ

7111 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا رَاَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبَ نَفْسٍ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ لِي، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَاَخَّرَ، مَا اَسَرَّتْ وَمَا اَعْلَنَتْ، فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى سَقَطَ رَاْسُهَا فِيْ حِجْرِهَا مِنَ الضَّحِكِ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَسُرُّكِ دُعَائِي؟، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِيْ دُعَاؤُكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَدُعَائِي لِاُمَّتِيْ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ

7111- إسناده حسن . أبو صخر - واسمه حميد بن زياد - روى له مسلم وأصحاب السنن وحديثه حسن، ابن قسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط . وأخرجه البزار "2658" من طريق هارون بن معروف، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وقال: لا نعلم رواه إلا عائشة، ولا روى عنها إلا بهذا الإسناد . وذكره الهيثمي في "المجمع"244-243-9/243 وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح غير أحمد بن منصور الرمادي، وهو ثقة. وأورده الحافظ ابن حجر في "معرفة الخصال المفكرة" ص 32 عن ابن حبان، وسكت عنه. وأخرجه الحاكم 4/11 من طريق ابن أبي عمر، عن سفيان، عن موسى الجهني، عن أبي بكر بن حفص، عن عائشة أنها جاء ت هي وأبواها أبو بكر وأم رومان إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقالا: إنا نحب أن تدعو لعائشة بدعوة ونحن نسمع، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "اللهم اغفر لعائشة بنت أبي بكر الصديق مغفرة واجبة ظاهرة باطنة"، فعجب أبواها لحسن دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لها، فقال: "تعجبان، هذه دعوتي لمن شهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله ." قلت: وأبو بكر بن حفص واسمه عبد الله بن حفص بن عمر- لا تعرف له رواية عن عائشة.وقال الذهبي في "مختصره": منكر على جودة إسناده!

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج خوشگوار دیکھا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ' تو عائشہ کی مغفرت کردے اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی' جو کچھ اس نے پوشیدہ طور پر کیا اور جو کچھ اعلانیہ طور پر کیا ان سب کی مغفرت کردے' اس پر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں حتیٰ کہ ان کا سر ہنسنے کی وجہ سے گود میں آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں پسند آئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: آپ کی دعا مجھے کیوں نہ اچھی لگے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ دعا میں ہر نماز میں اپنی امت کے لئے کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِيْ بِهَا كَانَ يَعْرِفُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَا عَائِشَةَ مِنْ غَضَبِهَا

اس علامت کا تذکرہ' جس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رضامندی اور غصے کی کیفیت کو پہچان لیتے تھے

7112 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى، قَالَتْ: وَبِمَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَحَلَفْتِ، قُلْتِ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى، قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ، قُلْتُ: اَجَلْ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے پتہ چل جاتا ہے' جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یہ کیسے پتہ چلتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو' تو تم قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہتی ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم! جب تم مجھ سے ناراض ہو' تو یہ کہتی ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پروردگار کی قسم' تو میں نے عرض کی: جی ہاں لیکن میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑتی ہوں۔

7112- إسناد صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم . وأخرجه الطبراني "121"/23 من طريق منجاب بن الحارث، عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/61 و 213، والبخاري "5228" في النكاح: باب غيرة النساء ووجدهن، و "6078" في الأدب: باب ما يجوز من الهجران لمن عصى، ومسلم "2439" في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضي الله عنها، والطبراني "119"/23 و "120" و "122"، والبيهقي 10/27، والبغوي "2238" من طريق عن هشام بن عروة، به.

ذِكْرُ فَضْلِ عَائِشَةَ عَلٰى سَائِرِ النِّسَاءِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تمام خواتین پر فضیلت کا تذکرہ

7113 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عائشہ کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو ثرید کو تمام کھانوں پر حاصل ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَنْصَارِيُّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: یہ روایت صرف عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے نقل کی ہے

7114 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

7113- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الله بن عبد الرحمن: هو أبو طوالة الأنصارى. وهو فى "مسند أبى يعلى" "3673". وأخرجه أحمد 3/264، ومسلم "2446" فى فضائل الصحابة: باب فى فضل عائشة رضى الله عنها، والترمذى "3670"، والبغوى "3963" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/156، والدارمى 2/106، والبخارى "3770" فى فضائل الصحابة: باب فضل عائشة، و "5419" فى الأطعمة: باب الثريد، و "5428" باب ذكر الطعام، ومسلم "2446"، وابن ماجة.............. "3281" فى الأطعمة: باب فضل الثريد على الطعام، والطبرانى فى "الكبير" "109"/23 و "110" و "111" و "112"، وفى "الصغير" "260" من طرق عبد الله بن عبد الرحمن، عن أنس. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "112"/23، وفى "الصغير" "260" من طريق يحيى بن يحيى النيسابورى، عن إسماعيل بن عياش، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، عن أنس. وقال: لم يروه عن يحيى بن سعيد إلا إسماعيل بن عياش، تفرد به يحيى بن يحيى

''مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں' عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران' فرعون کی بیوی آسیہ ہے اور عائشہ کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو ثرید کو تمام کھانوں پر حاصل ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اَبَا طُوَالَةَ لَمْ يَكُنِ الْمُنْفَرِدَ بِرِوَايَةِ هٰذَا الْخَبَرِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ابوطوالہ نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے

7115 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو ثرید کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔

ذِكْرُ جَمْعِ اللّٰهِ بَيْنَ رِيقِ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ رِيقِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا کے آخری دن میں اپنے محبوب

7114- إسناده صحيح على شرط الشيخين، محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر. وأخرجه البخاري "5418" في الأطعمة: باب الثريد، ومسلم "2421" في فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة أم المؤمنين، وابن ماجة "3280" في الأطعمة: باب فضل الثريد على الطعام، من طريق بن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/394 و 409، وفي "فضائل الصحابة" "1632"، وابن أبي شيبة 12/128، والبخاري "3411" في الأنبياء: باب (وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ)، و "3433" باب قوله................ تعالى (وَإِذْ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ يَا مَرْيَمُ ...)، و "3769" في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة رضي الله عنها، والنسائي في "السنن" 7/68 في عشرة النساء: باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، وفي "فضائل الصحابة" "248" و "275"، والطبراني "106"/23، والبغوي "3962" من طرق عن شعبة، به، وسقط من النسائي 7/68 و "فضائل الصحابة" "275" والطبراني: "مرة الهمداني." وأخرجه الطيالسي "504" عن شعبة، عن عمرو بن مرة سمع من يحدث عن أبي موسى.

7115- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صفوان بن صالح، فقد روى له أصحاب السنن. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب. وأخرجه أحمد 6/159، وفي "فضائل الصحابة" "1628" عن عثمان بن عمر، والنسائي 7/68 في عشرة النساء: باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، من طريق عيسى بن يونس، كلاهما عن ابن أبي ذئب، عن الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عن عائشة.

اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لعاب دہن کو جمع کر دیا تھا

7116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ وَفِیْ يَوْمِیْ وَبَيْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ، فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّمَعَهُ سِوَاكٌ رَطْبٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ فِيْهِ حَاجَةً، فَاَخَذْتُهُ فَلَقَطْتُهُ وَمَضَغْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ اِلَيْهِ فَاسْتَنَّ كَاَحْسَنِ مَا رَاَيْتُهُ مُسْتَنًّا قَطُّ، ثُمَّ ذَهَبَ يَرْفَعُهُ اِلَیَّ، فَسَقَطَ مِنْ يَّدِهِ، فَاَخَذْتُ اَدْعُو بِدُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ، فَلَمْ يَدْعُ بِهِ فِیْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ، فَرَفَعَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى، الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى ، فَفَاضَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِیْ وَرِيقِهِ فِیْ آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے مخصوص دن میں، میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہوا (آپ کے وصال سے کچھ دیر پہلے) عبدالرحمٰن بن ابوبکر اندر آئے ان کے پاس تر مسواک تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا، تو مجھے اندازہ ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ استعمال کرنا چاہتے ہیں میں نے اسے لیا اسے کاٹا اسے چبایا اور صاف کرلیا پھر وہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھائی آپ نے اچھے طریقے سے مسواک کی میں نے آپ کو کبھی اس طرح مسواک کرتے ہوئے نہیں دیکھا پھر آپ میری طرف اٹھنے لگے تو وہ آپ کے ہاتھ سے گرگئی میں نے وہی دعا کرنا شروع کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مانگا کرتے تھے جب آپ بیمار ہوتے تھے لیکن آپ نے اپنی اس بیماری کے دوران وہ دعا نہیں مانگی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور بولے: (میں) رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں، (میں) رفیق اعلیٰ

7116- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابـن عُـلية: هو إسماعيل بن إبراهيم بن مقسم، وابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة . وأخرجه أحمد 6/48، والحاكم 4/7 من طريق ابن علية، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "4451" في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته، من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، بهذا الإسناد . . . .
. . . . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/131-132، والبخاري "3100" في فرض الخمس: باب ماجاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "82"/23، والحاكم 4/6 من طرق عن ابن أبي مليكة، به مختصراً ومطولاً. وأخرجه البخاري "4449" و "6510" في الرقاق: باب سكرات الموت، والطبراني "78"/23 من طريق عيسى بن يونس، عن عمر بن سعيد، عن ابن أبي مليكة أن أبا عمرو ذكوان مولى عائشة أخبره أن عائشة كانت تقول.... فذكرته. وأخرجه أحمد 6/121-122 و 200، والبخاري "890" في الجمعة: باب من تسوك بسواك غيره، و "1389" في الجنائز: باب ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم، و "3774" في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة رضي الله عنها، و "4450"، و "5217" في النكاح: باب إذا استأذن الرجل نساءه في أن يمرض في بيت بعضهن، فأذن له، ومسلم "2443" في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضي الله عنها، والطبراني "81"/23 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة مطولا ومختصراً. وأخرجه أحمد 6/274، والطبراني "80"/23 من طريق ابن إسحاق عن يعقوب بن عتبة، عن الزهري "لم يذكر الطبراني " عن عروة، عن عائشة. وأخرجه البخاري "4438" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، والطبراني "79"/23 من طريقين عن القاسم بن محمد، عن عائشة.

کو اختیار کرتا ہوں۔

یوں آپ کی جان رخصت ہوگئی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے دنیا کے آخری دن میں میرے لعاب دہن اور آپ کے لعاب دہن کو اکٹھا کیا۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ كَانَتْ عَائِشَةُ تُكَنّٰی بِاُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ''ام عبداللہ'' تھی

7117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَفَلَ فِيْ فِيْهِ، فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ، وَقَالَ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَاَنْتِ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ، فَمَا زِلْتُ اُكَنّٰى بِهَا وَمَا وَلَدْتُ قَطُّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب عبداللہ بن زبیر پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی نبی اکرم ﷺ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا یہ وہ پہلی چیز تھی جو اس کے منہ میں داخل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ عبداللہ ہے اور تم ام عبداللہ ہو اس کے بعد میری مسلسل یہی کنیت رہی حالانکہ میری کوئی اولاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِیْ مَكَثَتْ فِيْهِ عَائِشَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس مقدار کا تذکرہ جتنے عرصے تک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے ہاں رہی تھیں

7118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

7117–إسناده قوی. يونس بن بكير: روى له مسلم متابعة، وهو صدوق، وباقی رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقبة بن مكرم - وهو ابن عقبة بم مكرم الضبی الهلالی الكوفی - وهوثقة. وأخرجه البخاری "3910" فی مناقب الأنصار: باب هجرة النبی صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، من طريق أبی أسامة، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد بلفظ: أول مولود فی الإسلام عبد الله بن الزبير أتوا به النبی صلى الله عليه وسلم، فأخذ النبی صلى الله عليه وسلم تمرة، فلاكها ثم أدخلها فی فيه، فأول ما دخل بطنه ريق النبی صلى الله عليه وسلم. وأخرج عبد الرزاق "19858"، وأحمد 6/107 و 151 و 186 و 260، وأبو داود "4970" فی الأدب: باب فی المرأة تكنى، والطبرانی "34"/23 و "35" من طرق عن هشام بن عروة، عن عروة، عن عائشة قالت للنبی صلى الله عليه وسلم: يا رسول الله، كل نسائك لها كنية غيری، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: "اكتنی، أنت أم عبد الله"، فكان يقال لها: أم عبد الله حتى ماتت ولم تلد قط. وهذا إسناد صحيح عل شرط الشيخين. وأخرجه بنحوه أحمد 6/213، والطبرانی "38"/23 من طريق وكيع عن هشام عن رجل من ولد الزبير، عن عائشة. وأخرجه بنحوه أيضا مختصراً الطبرانی "39"/23 من طريق سفيان، عن هشام، عن بعض أصحابه قال: كنی رسول الله ... وأخرج البخاری فی "الأدب المفرد" "850" و "851"، وابن سعد 8/36 و 64، والطبرانی "36"/23 و "37" من طرق عن هشام بن عروة.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سِتٍّ، وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِیَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِلٰى هَاهُنَا هُمُ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَاَنَا نَذْكُرُ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ اِنَّ اللّٰهَ يَسَّرَ ذٰلِكَ وَسَهَّلَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی جب ان کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو سال تھی اور وہ نو سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں تک قریش سے تعلق رکھنے والے مہاجرین کا تذکرہ تھا' اب ہم اس کے بعد قریش کے حلیف لوگوں کا تذکرہ کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے اسے آسان کیا اور اسے سہل کیا۔

ذِكْرُ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ حَلِيفِ اَبِیْ سُفْيَانَ

حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' جو ابوسفیان کے حلیف تھے

7119 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا مَرْثَدٍ السُّلَمِیَّ، وَكِلَانَا فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً وَمَعَهَا صَحِيفَةٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ، فَاْتُوْنِیْ بِهَا فَاَدْرَكْنَاهَا وَهِیَ عَلٰى بَعِيرٍ لَهَا، حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

7118- إسناده صحيح. زكريا بن الحكم: وثقة المؤلف، وروى عنه جمع، والفريابي: هو محمد بن يوسف بن واقد الضبي، روى له الستة وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. سفيان: هو الثوري، وقد تقدم تخريجه ضمن الحديث رقم. "7097"

7119- إسناده صحيح، إسحاق بن إسماعيل الطالقاني: ثقة روى له أبو داود، وباقي رجاله رجال الشيخين. ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وأبو عبد الرحمن السلمي: هو عبد الله بن حبيب . وهو في "مسند أبي يعلى ". "396" وأخرجه مسلم "2494" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أهل بدر رضي الله عنهم وقصة حاطب، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/105، والبخاري "3081" في الجهاد: باب إذا اضطر الرجل إلى النظر في شعور أهل الذمة والمؤمنات إذا عصين الله وتجريدهن، و "3983" في المغازي: باب فضل من شهد بدراً، و "6259" في الاستئذان: باب من نظر في كتاب من يحذر على المسلمين ليستبين أمره، ومسلم "2494" وأبو داود "2651" في الجهاد: باب في حكم الجاسوس إذا كان مسلماً، والبيهقي في "الدلائل"153-3/152 من طرق عن حصين، به. . . . .

وأخرجه البخاري "6939" في استتابة المرتدين: باب ما جاء في المتأولين، عن موسى بن إسماعيل، عن أبي عوانة، عن حصين، عن فلان، عن أبي عبد الرحمن، به. وأخرجه أبو يعلى "397"، والطبري في "تفسيره"28/59 من طريق ابن سنان، عن عمرو بن مرة، عن أبي البختري، عن الحارث، عن علي، والحارث: ضعيف، لكن يتقوى بالطريق التي قبله . وقد تقدم تخريجه أيضاً من طريق أخرى برقم . "6499" وروضة خاخ: موضع بين مكة والمدينة بقرب المدينة، وذكر الواقدي أنها بالقرب من ذي الحليفة على بريد من المدينة. "الفتح".12/306

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِيْ مَعَكِ؟ فَقَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، قَالَ: فَاَنَخْنَا بَعِيرَهَا وَفَتَّشْنَا رَحْلَهَا، فَقَالَ صَاحِبِيْ: مَا نَرَى مَعَهَا شَيْئًا، فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ عَلِمْتَ مَا كَذِبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ لَتُخْرِجِنَّهُ اَوْ لَاُجَزِّئَنَّكِ بِالسَّيْفِ، فَلَمَّا رَاَتِ الْجِدَّ اَهْوَتْ اِلٰى حُجْزَتِهَا، وَعَلَيْهَا اِزَارٌ مِّنْ صُوفٍ، فَاَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا بِيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَلٰكِنِّي اَرَدْتُّ اَنْ يَكُوْنَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ اَهْلِي وَمَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ، لَا تَقُوْلُوا لَهٗ اِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ حَتّٰى اَضْرِبَ عُنُقَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ؟ مَا يُدْرِيكَ يَا عُمَرُ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، فَدَمَعَتْ عَيْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابومرثد سلمی کو بھیجا ہم دونوں گھوڑوں پر سوار تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور تم خاخ کے باغ میں پہنچو گے وہاں ایک عورت ہوگی، جس کے پاس ایک خط ہوگا وہ حاطب بن ابوبلتعہ کی طرف سے مشرکین کے نام لکھا گیا ہوگا تم اسے میرے پاس لے آنا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم اس عورت تک پہنچ گئے وہ اپنے اونٹ پر سوار تھی اسی جگہ پر موجود تھی، جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا میں نے کہا: وہ خط کہاں ہے، جو تمہارے پاس ہے، اس نے کہا: میرے پاس، تو کوئی خط نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھالیا اور اس کے پالان کی تلاشی لی میرے ساتھی نے کہا: میرا خیال ہے، اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے میں نے اس سے کہا: تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ غلط بیانی نہیں کی اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے (اے عورت) یا، تو تم اسے نکال دو گی یا پھر میں تلوار سے تمہارے ٹکڑے کر دوں گا۔ جب اس نے یہ سختی دیکھی، تو اس نے تہبند کے ڈب کی طرف ہاتھ بڑھایا اس نے اونی تہبند باندھا ہوا تھا اس نے وہ خط نکالا میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب کس چیز نے تمہیں ایسا کرنے پر مجبور کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس بنیاد پر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والا نہ رہوں (یعنی میں نے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کو ترک کرتے ہوئے ایسا نہیں کیا) بلکہ میں چاہتا تھا میرا ان لوگوں پر کوئی احسان ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے اہل خانہ اور میرے اموال کو محفوظ رکھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے تم اس کے بارے میں صرف بھلائی کی بات کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کے ساتھ خیانت کی ہے آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اہل بدر میں سے نہیں ہے؟ اے عمر! تمہیں کیا پتہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف جھانک کر یہ ارشاد فرمایا: تم جو چاہو عمل کرو جنت تمہارے لیے لازم ہو چکی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُوْلِ النَّارِ عَنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کے جہنم میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

7120 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ، اِنَّهُ لَا يَدْخُلُهَا، فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا ہے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوا ہے۔

ذِكْرُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7121 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ:

7120- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب- فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. وقد تقدم برقم. "4799"

7121- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 4/174، ومسلم "2967" "14" في الزهد والرقائق في أوله، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/234، والطبراني في "الكبير" 17/280، والمزي في "تهذيب الكمال" 8/145-146 في ترجمة خالد بن عمير، من طريق سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/174 و 5/61، ومسلم "2967" "15"، والطبراني "281"/17 و "282"، والحاكم 3/261 من طرق عن حميد بن هلال، به مختصراً ومطولاً . وأخرجه ابن ماجة "4156" في الزهد: باب معيشة أصحاب .... النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، والطبراني "281"/17 من طريق وكيع، عن أبي نعامة عمرو بن عيسى العدوي، عن خالد بن عمير، به مختصراً. وأخرجه الترمذي في "الشمائل" "136"، والطبراني في "الكبير" "283"/17، والمزي 147-8/146 من طريق أبي نعامة عمرو بن عيسى، عن خالد بن عمير وشويس أبي الرقاد "وفي الطبراني والمزي: وشويس بن كيسان " قالا: بعث عمر بن الخطاب عتبة بن غزوان ... فذكر الحديث . وأخرجه الترمذي "5575" في صفة جهنم: باب ما جاء في صفة قعر جهنم، والطبراني "284"/17 من طريقين عن الحسن، عن عتبة بن غزوان مختصراً . قال الترمذي: لا نعرف للحسن سماعاً من عتبة بن غزوان، وإنما قدم عتبة بن غزوان البصرة في زمن عمر، وولد الحسن لسنتين بقيتا من خلافة عمر. وأخرجه الطبراني "278"/17 و "279" من طريقين عن أبي نصر، عن عتبة بن غزوان. وأخرجه "285"/17 من طريق قيس بن أبي حازم، عن عتبة. وأخرجه "286"/17 من طريق ابن الشخير، عن عتبة.

(متن حدیث): خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ، وَوَلَّتْ حَذَّاءَ، وَاِنَّمَا بَقِيَ مِنْهَا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ صَبَّهَا اَحَدُكُمْ، وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوْا مَا بِحَضْرَتِكُمْ - يُرِيْدُ مِنَ الْخَيْرِ - فَلَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ، فَمَا يَبْلُغُ لَهَا قَعْرًا سَبْعِيْنَ عَامًا، وَايْمُ اللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ، اَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لِيْ اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةَ اَرْبَعِيْنَ عَامًا، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ مِنْهُ اَشْدَاقُنَا، وَلَقَدِ الْتَقَطْتُ بُرْدَةً، فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدٍ، فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا مَا مِنَّا اَحَدٌ الْيَوْمَ حَيٌّ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ عَظِيْمًا فِيْ نَفْسِيْ صَغِيْرًا عِنْدَ اللّٰهِ، وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ اِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى تَكُوْنَ عَاقِبَتُهَا مُلْكًا سَتَبْلُوْنَ الْاُمَرَاءَ بَعْدَنَا

قَالَ الشَّيْخُ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، فَقَالَ: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَاِنَّمَا هُوَ خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ

❁❁ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر وہ بولے: امابعد! دنیا اس میں سے اب وہ تلچھٹ باقی رہ گئی ہے جو کسی برتن میں رہ جاتی ہے اور تم میں سے کوئی ایک شخص اسے انڈیل دیتا ہے تم لوگ اس دنیا سے ایک ایسے جہان کی طرف منتقل ہوگے جو زائل نہیں ہوگا' تو جو کچھ تمہارے پاس موجود ہے' اسے منتقل کرو۔ ان کی مراد بھلائی تھی کیونکہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک پتھر اگر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے' تو وہ اس کی گہرائی تک ستر سال تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ کی قسم وہ جہنم ضرور بھری جائے گی۔ کیا تمہیں اس بات پر حیرانگی ہو رہی ہے میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے' جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اس پر ایک ایسا دن آئے گا کہ جب وہاں لوگوں کا ہجوم ہوگا مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سات افراد تھے ہماری خوراک صرف درخت کے پتے ہوتے تھے' یہاں تک کہ ہماری باچھیں چر گئی تھیں ایک مرتبہ مجھے ایک چادر پڑی ہوئی ملی' تو میں نے اسے چیر کر اپنے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان تقسیم کرلیا میں نے اس کے نصف حصے کو تہبند بنالیا اور نصف حصے کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تہبند بنالیا آج ہم میں سے ہر شخص جو زندہ ہے وہ کسی نہ کسی شہر کا گورنر ہے میں اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بڑا سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے اور اس کے بعد بادشاہی آئے گی' تو ہمارے بعد تم لوگ حکمرانوں کے حوالے سے آزمائے جاؤ گے۔

شیخ بیان کرتے ہیں: ابویعلیٰ نے حمید بن ہلال سے خالد بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے حالانکہ راوی کا نام خالد بن سمیر ہے۔

ذِكْرُ سَالِمٍ مَوْلَى اَبِىْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' جو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام تھے

7122 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَذَكَرْنَا حَدِيثًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ مَا اَزَالُ اُحِبُّهُ مُنْذُ شَیْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اقْرَءُ وْا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ، وَمِنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ، وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

✿✿ مسروق بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث کا ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ ایک ایسے شخص ہیں جن سے میں اس دن سے محبت رکھتا ہوں جس دن سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم قرآن کی تلاوت چار لوگوں سے سیکھو ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود)، ابی بن کعب، سالم جو ابوحذیفہ کا غلام ہے اور معاذ بن جبل''۔

ذِكْرُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7123 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ

7122- إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه مسلم "2464" "117" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه رضي الله عنهما، عن قتيبة بن سعيد وزهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة، قالوا: حدثنا جرير، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريجه من طريق أخرى برقم "737" وانظر "7128".

7123- حديث صحيح. مسلم بن خالد - هو المخزومي المكي الزنجي - سيء الحفظ، لكنه قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو الطاهر: هو أحمد بْنُ عَمْرِو بِنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بن السرح، والعلاء: هو ابن عبد الرحمن الحرقي. وأخرجه الطبري في "جامع البيان "67-26/66، وأبو نعيم في "تاريخ أصبهان "1/3 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري 26/66 و 67، وأبو نعيم 3-1/2 و 3 من طرق عن مسلم بن خالد، به. وأخرجه الترمذي "3261" 6/334 من طريق أبي الربيع سليمان بن داود الزهراني، عن إسماعيل بن جعفر، عن العلاء، به. وأخرجه الترمذي "3260" من طريق عبد الرزاق، عن شيخ من أهل المدينة عن العلاء به. وقال: هذا حديث غريب في إسناده مقال. وأخرجه أبو نعيم 4-3-1/3 من طريق عبد الله بن جعفر، و1/5 من طريق إبراهيم بن محمد المدني، كلاهما عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه طرفه الأخير: أحمد 2/309، ومسلم "2546" "230"، وأبو نعيم 1/4 من طريق يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة. وأخرجه أبو نعيم 1/4 و 5 و6، وابن شيبة 12/207 من طرق عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم "7308" و "7309".

مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوا اَمْثَالَكُمْ) (محمد: 38)، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوا بِنَا، ثُمَّ لَا يَكُوْنُوا اَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا وَقَوْمُهُ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اگر تم لوگ منہ پھیر لیتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری بجائے دوسری قوم لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کون لوگ ہیں اگر ہم منہ پھیر لیں تو وہ ہماری جگہ آجائیں گے پھر وہ ہماری طرح نہیں ہوں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے زانوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا یہ اور اس کی قوم کے لوگ (مراد ہیں) اگر دین ثریا (ستارے جتنی بلندی) پر چلا جائے تو فارس کے کچھ لوگ وہاں سے بھی اسے حاصل کر لیں گے (یعنی یہ وہاں تک بھی پہنچ جائیں گے)

7124 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ:

(متن حدیث):كَانَ اَبِيْ مِنْ اَبْنَاءِ الْاَسَاوِرَةِ، وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى الْكِتَابِ، وَكَانَ مَعِيْ غُلَامَانِ اِذَا رَجَعَا مِنَ الْكِتَابِ دَخَلَا عَلٰى قَسٍّ، فَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: اَلَمْ اَنْهَكُمَا اَنْ تَاْتِيَانِيْ بِاَحَدٍ ، قَالَ: فَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَيْهِ حَتّٰى كُنْتُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُمَا، فَقَالَ لِيْ: يَا سَلْمَانُ، اِذَا سَاَلَكَ اَهْلُكَ مَنْ حَبَسَكَ، فَقُلْ مُعَلِّمِيْ، وَاِذَا سَاَلَكَ مُعَلِّمُكَ مَنْ حَبَسَكَ، فَقُلْ: اَهْلِيْ ، وَقَالَ لِيْ: يَا سَلْمَانُ، اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَحَوَّلَ ، قَالَ: قُلْتُ: اَنَا مَعَكَ، قَالَ:

7124- أبو قرة الكندي: ذكره المؤلف في "الثقات"5/587، وقال: يروى عن سلمان، روى عنه أبو إسحاق السبيعي، وذكره ابن سعد في "الطبقات"6/148 وقال: كان قاضياً بالكوفة، روى عن عمر بن الخطاب وسلمان وحذيفة بن اليمان، وكان معروفا قليل الحديث، وفي "تاريخ ابن معين" ص 277، ونقله عنه الدولابي في "الكنى"2/87: أبو قرة الكندي: هو سلمة بن معاوية بن وهب بن قيس بن حجر . وكذلك سماه المزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة ابنه عمرو بن أبي قرة، فقول الحافظ في "تعجيل المنفعة": لا يعرف اسمه، قصور منه رحمه الله، وباقي رجاله ثقات . عبد الله بن رجاء : هو ابن عمر الغداني، وإسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي . وأخرجه أحمد 5/438، وابن أبي شيبة324-14/321، وابن سعد 4/81، والطبراني في "الكبير" "6155" من طرق عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه وبأطول منه: أحمد444-5/441، وابن سعد ... 80-4/75، وابن هشام في "السيرة النبوية"235-1/228، والطبراني "6065"، والخطيب في "تاريخه"169-1/164، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" "199"، وأبو الشيخ في "طبقات المحدثين بأصبهان" "9"، والبيهقي في "دلائل النبوة"97-2/92، وابن الأثير في "أسد الغابة"419-2/417، والذهبي في "السير"500-1/506 من طرق عن ابن إسحاق، حدثني عاصم بن عمر بن قتادة، عن محمود بن لبيد، عن ابن عباس، عن سلمان، وهذا إسناد قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث فإنتفت شبهة تدليسه.

فَتَحَوَّلَ فَاَتٰى قَرْيَةً فَنَزَلَهَا وَكَانَتِ امْرَاَةٌ تَخْتَلِفُ اِلَيْهِ، فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ: يَا سَلْمَانُ احْتَفِرْ، قَالَ: فَاحْتَفَرْتُ فَاسْتَخْرَجْتُ جَرَّةً مِنْ دَرَاهِمَ، قَالَ: صُبَّهَا عَلٰى صَدْرِى فَصَبَبْتُهَا، فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى صَدْرِى، وَيَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْقَسِّ، فَمَاتَ فَنَفَخْتُ فِىْ بُوقِهِمْ ذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ الْقِسِّيسُوْنَ وَالرُّهْبَانُ، فَحَضَرُوْهُ، وَقَالَ: وَهَمَمْتُ بِالْمَالِ اَنْ اَحْتَمِلَهٗ، ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ صَرَفَنِىْ عَنْهُ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ الْقِسِّيسُوْنَ وَالرُّهْبَانُ، قُلْتُ: اِنَّهٗ قَدْ تَرَكَ مَالًا فَوَثَبَ شَبَابٌ مِّنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ، وَقَالُوْا: هٰذَا مَالُ اَبِيْنَا كَانَتْ سُرِّيَّتُهٗ تَاْتِيْهِ، فَاَخَذُوْهُ فَلَمَّا دُفِنَ، قُلْتُ: يَا مَعْشَرَ الْقِسِّيسِيْنَ، دُلُّوْنِىْ عَلٰى عَالِمٍ اَكُوْنُ مَعَهٗ، قَالُوْا: مَا نَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ كَانَ يَاْتِىْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَاِنِ انْطَلَقْتَ الْاٰنَ وَجَدْتَّ حِمَارَهٗ عَلٰى بَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَانْطَلَقْتُ، فَاِذَا اَنَا بِحِمَارٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَهٗ حَتّٰى خَرَجَ، فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: اجْلِسْ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ، قَالَ: فَلَمْ اَرَهٗ اِلَى الْحَوْلِ وَكَانَ لَا يَاْتِىْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ اِلَّا فِىْ كُلِّ سَنَةٍ فِىْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ، فَلَمَّا جَاءَ، قُلْتُ: مَا صَنَعْتَ فِىَّ؟ قَالَ: وَاِنَّكَ لَهَا هُنَا بَعْدُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا اَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ يَتِيْمٍ خَرَجَ فِىْ اَرْضِ تِهَامَةَ، وَاِنْ تَنْطَلِقِ الْاٰنَ تُوَافِقْهُ، وَفِيْهِ ثَلَاثٌ: يَاْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، وَعِنْدَ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ الْيُمْنٰى خَاتَمُ نُبُوَّةٍ مِثْلُ بَيْضَةٍ لَوْنُهَا لَوْنُ جِلْدِهٖ، وَاِنِ انْطَلَقْتَ الْاٰنَ وَافَقْتَهٗ، فَانْطَلَقْتُ تَرْفَعُنِىْ اَرْضٌ وَّتَخْفِضُنِىْ اُخْرٰى حَتّٰى اَصَابَنِىْ قَوْمٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَاسْتَعْبَدُوْنِىْ، فَبَاعُوْنِىْ حَتّٰى وَقَعْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَسَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُوْنَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْعَيْشُ عَزِيْزًا، فَسَاَلْتُ اَهْلِىْ اَنْ يَّهَبُوْا لِىْ يَوْمًا فَفَعَلُوْا، فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ، فَبِعْتُهٗ بِشَىْءٍ يَّسِيْرٍ، ثُمَّ جِئْتُ بِهٖ فَوَضَعْتُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هُوَ؟ فَقُلْتُ: صَدَقَةٌ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ: كُلُوْا وَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ، قُلْتُ: هٰذِهٖ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ مَكَثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَوْهَبْتُ اَهْلِىْ يَوْمًا، فَوَهَبُوْا لِىْ يَوْمًا، فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ، فَبِعْتُهٗ بِاَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَاَتَيْتُهٗ فَوَضَعْتُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: هَدِيَّةٌ، فَقَالَ بِيَدِهٖ: بِاسْمِ اللّٰهِ خُذُوْا فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا مَعَهٗ وَقُمْتُ اِلٰى خَلْفِهٖ فَوَضَعَ رِدَاءَهٗ، فَاِذَا خَاتَمُ النُّبُوَّةِ كَاَنَّهٗ بَيْضَةٌ، قُلْتُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: فَحَدَّثْتُهٗ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، الْقَسُّ هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَاِنَّهٗ زَعَمَ اَنَّكَ نَبِىٌّ، قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِىْ اَنَّكَ نَبِىٌّ، قَالَ: لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ

✿✿ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد سردار (یا سرکاری اہلکار) تھے میں درس گاہ میں جایا کرتا تھا میرے ساتھ دولڑکے بھی تھے وہ درس گاہ سے واپس جاتے ہوئے ایک گرجے میں داخل ہوئے ان کے ساتھ میں بھی اندر چلا گیا' تو راہب نے ان سے کہا: کیا میں نے تم دونوں کو منع نہیں کیا تھا تم میرے پاس کسی کو نہ لے کر آنا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس کے پاس آتا جاتا رہا' یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک ان دونوں لڑکوں سے زیادہ محبوب ہو گیا۔ اس راہب نے مجھ سے کہا: اے سلمان گھر والے تم سے پوچھیں گے تمہیں کس نے روک لیا تھا'' تو تم کہنا میرے استاد نے اور جب تمہارا استاد تم سے پوچھے تمہیں کس نے روک لیا تھا'' تو تم کہنا میرے گھر والوں نے۔ اس نے مجھ سے کہا: اے سلمان میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں سے کہیں

اور منتقل ہو جاؤں۔ میں نے کہا: میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ وہاں سے منتقل ہوا اور ایک بستی میں آ گیا اس نے وہاں پڑاؤ کیا وہاں ایک عورت اس کے پاس آنے جانے لگی جب اس کا آخری وقت قریب آیا' تو وہ بولا: اے سلمان تم زمین کھودو۔ میں نے زمین کھودی اور اس میں سے درہموں کا ایک تھیلا نکالا۔ اس نے کہا: یہ میرے سینے کے اوپر ڈال دو۔ میں نے وہ اس کے سینے پر ڈال دیئے' تو اس نے اپنا ہاتھ میرے سینے کے اوپر مارنا شروع کیا اور بولا: راہب کے لئے بربادی ہے پھر وہ مر گیا۔ میں نے ان کے باجے میں پھونک مار کر (اس کے مرنے کا) اعلان کیا' تو بہت سے عبادت گزار اور راہب لوگ وہاں آ گئے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس مال کے بارے میں ارادہ کیا کہ اسے میں اٹھا کر لے جاتا ہوں لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس کی طرف سے ہٹا دی جب وہ عبادت گزار اور راہب لوگ اکٹھے ہو گئے میں نے کہا: اس نے کچھ مال چھوڑا ہے' تو اس بستی کے کچھ نوجوان آ گئے انہوں نے کہا: یہ ہمارے باپ کا مال ہے اس کی کنیز اس کے پاس آتی تھی ان لوگوں نے وہ مال حاصل کر لیا جب اس راہب کو دفن کر دیا گیا' تو میں نے کہا: اے عبادت گزاروں کے گروہ تم کسی ایسے عالم کی طرف میری رہنمائی کرو جس کے ساتھ میں رہوں' تو ان لوگوں نے کہا: ہمیں روئے زمین پر کسی ایسے عالم کے بارے میں پتہ نہیں ہے' جو اس شخص سے زیادہ علم رکھتا ہو جو بیت المقدس آتا ہے' اگر تم اب وہاں چلے جاتے ہو' تو تم اس کے گدھے کو بیت المقدس کے دروازے پر پالو گے۔ میں وہاں سے روانہ ہوا وہاں ایک گدھا موجود تھا میں اس کے پاس بیٹھ گیا' یہاں تک کہ وہ عالم باہر آیا میں نے اسے سارا واقعہ سنایا' تو وہ بولا: تم بیٹھ جاؤ جب تک میں تمہارے پاس واپس نہیں آتا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پورے ایک سال تک اسے نہیں دیکھا وہ شخص سال میں صرف اسی مہینے میں بیت المقدس آیا کرتا تھا جب وہ اگلی مرتبہ آیا' تو میں نے کہا: آپ نے پھر میرے بارے میں کیا سوچا۔ اس نے دریافت کیا: تم اس وقت سے لے کر اب تک یہیں ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے کہا: مجھے روئے زمین میں کسی ایسے شخص کے بارے میں علم نہیں ہے' جو اس یتیم سے زیادہ بڑا عالم ہو جس کا ظہور تہامہ کی سرزمین پر ہو گا اگر تم اب وہاں چلے جاتے ہو' تو تم ان سے مل لو گے ان میں تین خصوصیات ہوں گی وہ تحفے کے طور پر دی جانے والی چیز کھا لیتے ہوں گے لیکن صدقہ کے طور پر دی جانے والی چیز نہیں کھاتے ہوں گے اور ان کے دائیں کندھے کے ابھار کے قریب مہر نبوت ہو گی' جو انڈے جتنی ہو گی اور اس کا رنگ ان کی جلد کی طرح کا ہو گا اگر تم اب چلے جاتے ہو' تو ان تک پہنچ جاؤ گے۔

میں منزلوں پر منزلیں مارتا ہوا روانہ ہو گیا' یہاں تک کہ کچھ دیہاتیوں نے مجھے پکڑا انہوں نے مجھے اجنبی سمجھ کر فروخت کر دیا' یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ پہنچ گیا میں نے ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے سنا زندگی مشکل تھی' میں نے اپنے مالکان سے کہا: مجھے کوئی چیز ہبہ کے طور پر دیں انہوں نے مجھے کوئی چیز دے دی میں روانہ ہوا میں نے کوشش کی' میں نے انہیں تھوڑی قیمت کے عوض میں فروخت کیا پھر میں وہ چیز لے کر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے۔ میں نے عرض کی: یہ صدقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم اسے کھا لو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ میں نے سوچا یہ ایک نشانی مل گئی پھر جتنا اللہ کو منظور تھا اتنا عرصہ گزر گیا پھر میں نے اپنے مالک سے کوئی چیز ہبہ کرنے کے لئے کہا' تو ان لوگوں نے مجھے ایک چیز ہبہ کے طور پر دی میں روانہ ہوا میں نے کوشش کی پھر میں نے اسے پہلے سے زیادہ قیمت

پر فروخت کیا۔ میں نے کھانا تیار کیا میں وہ لے کر آیا اور اسے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے رکھ دیا۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ تحفہ ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کہا اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بھی اسے کھایا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی اسے کھایا پھر میں اٹھ کر آپ کے پیچھے آیا میں نے آپ کی چادر کو ہٹایا' تو وہاں انڈے کی طرح کی مہر نبوت موجود تھی میں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: وہ کیسے' تو میں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو سارا واقعہ سنایا اور عرض کی یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کیا وہ عبادت گزار شخص جنت میں داخل ہوگا' جس نے یہ بات بیان کی تھی کہ آپ نبی ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس نے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپ نبی ہیں' تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان شخص داخل ہوگا۔

ذِكْرُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7125 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُ مَعَهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَّقُرٌّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا رَجُلٌ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا رَجُلٌ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: فَسَكَتْنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِي فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ، فَرَاَيْتُ اَبَا سُفْيَانَ يُصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ، فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْمِيَهُ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْعَرْهُمْ، وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَاَصَبْتُهُ، فَرَجَعْتُ وَاَنَا اَمْشِي فِيْ مِثْلِ الْحَمَّامِ، فَلَمَّا اَتَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ، فَاَلْبَسَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلَ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فِيْهَا، فَلَمْ اَزَلْ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحْتُ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا نَوْمَانُ

7125– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وإبراهيم: هو ابن يزيد بن شريك التيمي . وأخرجه مسلم "1788" في الجهاد والسير: باب غزوة الأحزاب، من طريق زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "1788"، وأبو نعيم في "الحلية 1/354، والبيهقي في "السنن"9/148-149، وفي "الدلائل"3/499-450 من طريقين عن جرير، به. وأخرجه بنحوه البزار "1809"، والحاكم 3/31، والبيهقي في "دلائل النبوة "3/450 من طريق موسى بن أبي المختار، عن بلال العبسي، عن حذيفة بن اليمان، وصححه الحاكم، وذكره الهيثمي 6/136 وقال: رواه البزار ورجاله ثقات.

ابراہیم تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ایک شخص بولا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہوتا' تو میں آپ کے ساتھ لڑائی میں حصہ لیتا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ایسا کرنا تھا؟ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم لوگ غزوہ احزاب کے موقع پر صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تیز آندھی چل پڑی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص دشمن کی اطلاع ہمارے پاس لے کر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میرے ساتھ رکھے گا۔ راوی کہتے ہیں' تو ہم لوگ خاموش رہے ہم میں سے کسی نے بھی آپ کو جواب نہیں دیا۔ وہ کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص ہمارے پاس دشمن کی اطلاع لے کر آئے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میرے ساتھ رکھے گا۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ خاموش رہے، ہم میں سے کسی نے بھی آپ کو جواب نہیں دیا پھر ہم خاموش رہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ تم اٹھو اور ہمارے پاس دشمن کی اطلاع لے کر آؤ اور تم انہیں بھڑکانا نہیں (یا ان سے مقابلہ نہ کرنا) جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر روانہ ہوا' تو یوں لگ رہا تھا جیسے (تیز ہوا میں نہیں) بلکہ حمام میں چل رہا ہوں' یہاں تک کہ میں دشمن کے پاس آیا میں نے ابوسفیان کو دیکھا کہ وہ اپنی پشت کو آگ کے ذریعے گرم کرنے کی کوشش کر رہا تھا میں نے اپنا تیر کمان میں رکھا پہلے میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے تیر مارتا ہوں پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد آیا کہ تم نے ان کے ساتھ جھگڑنا نہیں ہے' اگر میں اسے تیر مار دیتا' تو وہ تیر اسے لگ جانا تھا' لیکن میں واپس آ گیا یوں جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو ان لوگوں کے حالات کے بارے میں بتایا' تو آپ نے اپنے جسم پر موجود اضافی عبا مجھے پہنا دی جس میں آپ نماز ادا کیا کرتے تھے اس کے بعد میں سویا رہا' یہاں تک کہ صبح ہو گئی جب صبح ہو گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سوئے ہوئے تم بیدار ہو جاؤ۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ بِالْمَغْفِرَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7126 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ لِي اُمِّي: مَتٰى عَهْدُكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا اَوْ كَذَا، فَنَالَتْ مِنِّي، فَقُلْتُ: فَاِنِّي آتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُصَلِّي مَعَهُ وَيَسْتَغْفِرُ لِي وَلَكِ،

7126– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ميسرة بن حبيب النهدي، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي. وأخرجه أحمد 5/391، والترمذي "3781" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، والنسائي في "فضائل الصحابة" "193"، والحاكم مختصراً 3/381 من طرق عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه إلا من حديث إسرائيل. وصححه الذهبي في "تلخيص المستدرك".

فَاَتَيْتُهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَهُمَا، ثُمَّ مَضَى وَتَبِعْتُهُ، فَقَالَ لِي: مَنْ هٰذَا؟ ، فَقُلْتُ: حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ لِي اُمِّي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری آخری ملاقات کب ہوئی تھی؟ میں نے کہا: اتنے' اتنے عرصے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات نہیں ہوئی' تو میری والدہ نے مجھے برا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا ان کے ساتھ نماز ادا کروں گا وہ میرے لیے اور آپ کے لیے دعائے مغفرت کریں گے پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مغرب کی نماز ادا کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نمازوں کے ہمراہ نوافل ادا کیے پھر آپ روانہ ہوئے' تو میں آپ کے پیچھے آیا آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کون ہے۔ میں نے عرض کی: حذیفہ بن یمان۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا: جو میری والدہ نے مجھ سے کہا تھا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ صَاحِبَ سِرِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدار تھے

7127 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى عَلْقَمَةُ الشَّامَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيهِ، ثُمَّ مَالَ اِلٰى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ قَدِ اسْتَجَابَ دَعْوَتِي، قَالَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ اَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالَ عَلْقَمَةُ: دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِيَ جَلِيسًا صَالِحًا، فَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ اَنْتَ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، اَوْ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، ثُمَّ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ اَحَدٌ - يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ - قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَاُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) (الليل: 2) ، قَالَ عَلْقَمَةُ: فَقُلْتُ: وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هٰكَذَا اَقْرَاَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ اِلٰى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّونِيْ عَنْهَا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُو حَاتِمٍ: اِلٰى هَاهُنَا حُلَفَاءُ قُرَيْشٍ، وَاِنَّا نَذْكُرُ بَعْدُ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارَ مَنْ هَاجَرَ

7127– إسناده صحيح . رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق بن إسماعيل الطالقاني فقد روى له أبو داود، وهو ثقة.
جرير: هو ابن عبد الحميد، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس . وقد تقدم تخريج الحديث برقم."6331"

مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُهَاجِرْ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهٗ ۔

❁❁ ابراہیم بیان کرتے ہیں: علقمہ شام گئے انہوں نے وہاں نماز ادا کی پھر وہ ایک حلقے کی طرف بڑھ گئے اور اس میں بیٹھ گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے کہا: الحمد اللہ مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو مستجاب کرلیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: وہ شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کیسے۔ علقمہ نے جواب دیا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کوئی نیک ہم نشین عطا کرے' تو مجھے یہ امید ہے کہ وہ آپ ہی ہوں گے۔ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں اہل کوفہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اہل عراق سے تعلق رکھتا ہوں اور پھر اہل کوفہ سے تعلق رکھتا ہوں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خاص رازدار نہیں ہیں' کہ اس راز کو ان کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا تھا ان کی مراد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے پھر انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہیں یہ بات یاد ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کس طرح تلاوت کرتے تھے میں نے جواب دیا: جی ہاں پھر انہوں نے پڑھا (یعنی یہ سورۃ پڑھی)

"وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى"

علقمہ کہتے ہیں' تو میں نے پڑھا الـذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھے اپنی زبانی یہ سورۃ انہی الفاظ میں سے سکھائی تھی لیکن یہ لوگ مسلسل میری اس بات کو مسترد کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں تک قریش کے حلیفوں کا ذکر تھا اب ہم اس کے بعد انصار کا ذکر کریں گے ان میں سے جن لوگوں نے ہجرت کی اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی (سب کا ذکر ہوگا) اگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دیا اور یہ چاہا۔

ذِكْرُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7128 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَكَرُوْا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

❁❁ مسروق بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ ایک ایسے شخص ہیں' کہ جن سے میں اس وقت سے مسلسل محبت کرتا ہوں کہ جب سے میں نے

7128- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر، وقد تقدم تخريجه برقم "736" و "7126"

نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''قرآن کی تلاوت چار لوگوں سے سیکھو ابن مسعود سے، ابوحذیفہ کے غلام سالم سے، ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے''۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ بِالصَّلَاحِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے صالح ہونے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7129 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متنِ حدیث): نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَبِئْسَ الرَّجُلُ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةً

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''ابوبکر اچھا آدمی ہے، عمر اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو اچھا آدمی ہے، معاذ بن جبل اچھا آدمی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح اچھا آدمی ہے اور فلاں شخص برا آدمی ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے سات لوگوں کے نام گنوائے (کہ وہ برے ہیں)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ مِمَّنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان افراد میں شامل تھے

7129- حديث صحيح. محمد بن الوليد الزبيري المدني- روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقد توبع، وقال ابن أبي حاتم8/112-113: سألت أبي عنه، فقال: شيخ كتبت عنه بالمدينة، ما رأينا به بأساً، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهل - وهو ابن أبي صالح - فروى له البخاري مقروناً وتعليقاً، واحتج به مسلم. ابن أبي حازم: هو عبد العزيز .وأخرجه النسائي في فضائل الصحابة "126"، والحاكم 3/233 من طريق عبد الرحمن، والحاكم أيضاً 3/268 من طريق سهل بن بكار، والبخاري في "الأدب المفرد" "337" من طريق عبد العزيز بن عبد الله، ثلاثتهم عن عبد العزيز بن أبي حازم، بهذا الإسناد. وزاد فيه النسائي: ثابت بن قيس وسهل بن بيضاء، وزاد الحاكم الأول فقط، وزاد البخاري والحاكم في الموضع الثاني: أسيد بن حضير وثابت بن قيس، وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 2/419، والترمذي "3795" في المناقب: باب مناقب معاذ بن جبل و ....، والحاكم 3/289 و 425 من طريق قتيبة، وابن سعد 3/605 من طريق موسى بن إسماعيل، كلاهما عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن سهيل، به. وزاد أحمد والترمذي: أسيد بن حضير وثابت بن قيس بن شماس، ومن بعدهما ألفاظهم مختصرة. وقال الترمذي: هذا حديث حسن، إنما نعرفه من حديث سهيل، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي "139" من طريق سليمان بن بلال، عن سهيل بن أبي صالح، به. وزاد فيه: أسيد بن حضير.

جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں قرآن کو جمع کیا تھا

7130 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَاُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَبُوْ زَيْدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چار لوگوں نے قرآن کو جمع کیا (یعنی تحریری صورت میں محفوظ کیا) وہ سب انصار سے تعلق رکھتے تھے (وہ یہ حضرات ہیں) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ مِنْ اَعْلَمِ الصَّحَابَةِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں حلال اور حرام کے سب سے بڑے عالم تھے

7131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِىُّ، حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِىْ بِاُمَّتِىْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِى اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذِهِ اَلْفَاظٌ اُطْلِقَتْ بِحَذْفِ الْ - مِنْ - مِنْهَا يُرِيْدُ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِىْ اَىْ مِنْ اَرْحَمِ اُمَّتِىْ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَشَدُّهُمْ فِىْ اَمْرِ اللّٰهِ يُرِيْدُ مِنْ

7130– إسناد صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داود والطيالسي "2018"، وأحمد 3/277، والبخاري "3810" في مناقب الأنصار: باب مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه، ومسلم "2465" "119" في فضائل الصحابة: باب في فضائل أبي بن كعب، والترمذي "3794" في المناقب: باب مناقب معاذ، وزيد، وأبي، وأبي عبيدة، وأبو يعلى "3198" و"3255"، والبيهقي 6/211 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5003" في فضائل القرآن: باب القراء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2465" "120"، وأبو يعلى "2878" من طريق همام، عن قتادة، به. وأخرجه أبو يعلى مطولاً "2953"، والبزار "2802" من طريق سعيد، عن قتادة، به. وفيه: وقالت الخزرجيون: منا أربعة جمعوا القرآن على عهد رسول صلى الله عليه وسلم لم يجمعه غيرهم: زيد بن ثابت ... وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/41، وقال: رواه أبو يعلى والبزار والطبراني ورجالهم رجال الصحيح. وأخرجه البخاري "5004" عن معلى بن أسد، عن عبد الله بن المثنى، عن ثابت البناني وثمامة، عن أنس.

اَشَدِّهِمْ وَمِنْ اَصْدَقِهِمْ حَيَاءً، وَمِنْ اَقْرَئِهِمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَمِنْ اَفْرَضِهِمْ، وَمِنْ اَعْلَمِهِمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ يُرِيْدُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ مِنْ جَمَاعَةٍ فِيهِمْ تِلْكَ الْفَضِيلَةُ وَهٰذَا كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ: اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ يُرِيْدُ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ مِنْ جَمَاعَةٍ اُحِبُّهُمْ وَهُمْ فِيْهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے بارے میں' میری امت میں' سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے اور حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے اور اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم ابی بن کعب ہے۔ علم وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے۔ حلال اور حرام کا سب سے بڑا عالم معاذ بن جبل ہے خبردار ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں' جو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ان میں حرف ''من'' کو حذف کیا گیا ہے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے ارحم امتی اس سے مراد یہ ہے من ارحم امتی اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وَاَشَدُّهُمْ فِي اَمْرِ اللّٰهِ يُرِيْدُ مِنْ اَشَدِّهِمْ وَمِنْ اَصْدَقِهِمْ حَيَاءً، وَمِنْ اَقْرَئِهِمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَمِنْ اَفْرَضِهِمْ، وَمِنْ اَعْلَمِهِمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ یہ جماعت ایسی ہے جس میں یہ فضیلت پائی جاتی ہے' اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق ہوگی' جو آپ نے انصار سے فرمایا تھا: تم لوگ میرے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ تھی کہ لوگوں میں سے میرے نزدیک محبوب ترین لوگوں میں سے ایک ہو اور اس جماعت سے تعلق رکھتے ہو' جن سے میں محبت کرتا ہوں اور وہ لوگ اس میں شامل تھے۔

7131- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير على بن المديني، فمن رجال البخاري، أبو قلابة: هو عبد الله نب زيد الجرمي. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "182"، والحاكم3/422، والبيهقي6/210 من طرق عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد3/184، وابن ماجة "155" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "1/351، وأبو نعيم في "الحلية"3/122، والبيهقي6/210، والبغوي "3930" من طريق سفيان الثوري، عن خالد الحذاء ، به. وأخرجه أحمد 3/281، والطيالسي "2096"، والنسائي في "فضائل.... الصحابة" "138"، والطحاوي في "المشكل"351-1/350، والبيهقي6/210 من طريق وهيب، عن خالد الحذاء ، به . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية"3/122، والبيهقي6/210 من طريقي عاصم "وهو الأحول" عن أبي قلابه، به. وأخرجه الترمذي "3790" في المناقب: باب مناقبب معاذ وزيد وأبي وأبي عبيدة، من طريق معمر، عن قتادة، عن أنس، وسيأتي برقم "7137" و."7252" وأخرج القسم الأخير منه وهو "إن لكل أمة أميناً ... " المؤلف، وقد تقدم تخريجه برقم ."7001" وأخرج الطرف الأول منه: "أرحم أمتي بأمتي أبو بكر، وأشدهم في دين الله عمر بن الخطاب"، ابن أبي عاصم في "السنة" "1252" من طرق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أنس، وأخرجه "1283" بهذا الإسناد بلفظ: "أرحم أمتي أبو بكر وأصدقهم حياء عثمان."

ذِكْرُ اَبِىْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7132 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِىْ زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلٰى ذِىْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْكَ يَا اَبَا ذَرٍّ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا خِطَابًا خَرَجَ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ فِىْ شَىْءٍ بِعَيْنِهِ اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْخَطَّابُ عَلٰى عُمُوْمِهِ، وَتَحْتَ الْخَضْرَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصِّدِّيْقُ، وَالْفَارُوْقُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: آسمان نے ایسے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے ایسے کسی شخص کا وزن نہیں اٹھایا جو اے ابوذر! تم سے زیادہ سچا ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ فرمان کسی مخصوص متعین صورت حال کے مطابق ارشاد فرمایا گیا ہو کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ یہ الفاظ عمومی طور پر استعمال کیے گئے ہوں کیونکہ آسمان کے نیچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

7132– حديث حسن لغيره . مالك بن مرثد وأبوه لم يوثقهما غير المؤلف والعجلي، وباقي رجاله رجال مسلم . وأخرجه الترمذي "3802" في المناقب: باب مناقب أبي ذر رضي الله عنه، والحاكم 3/342 عن العباس بن عبد العظيم، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه، وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي ! وفي الباب ما يقويه عن عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/163 و175 و223، وابن سعد 4/288، وابن أبي شيبة 12/124، والترمذي "3801"، وابن ماجة "156" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والحاكم 3/342، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/357 من طريق عن الأعمش، عن عثمان بن عمير، عن أبي حرب بن أبي الأسود الديلي، عن ابن عمرو . وعثمان بن عمير - ويقال: ابن قيس - ضعيف. وعن أبي الدرداء عند أحمد 6/442، وابن سعد 4/228، وابن أبي شيبة 12/125، والبزار "2713"، والحاكم 3/342 من طريق ... حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن بلال بن أبي الدرداء، عن أبي الدرداء . وعلي بن زيد: ضعيف. وأخرجه أحمد 5/197 من طريق شهر بن حوشب، عن عبد الله بن غنم، عن أبي الدرداء . وشهر بن حوشب فيه ضعيف. وعن أبي هريرة عند ابن سعد 4/228 عن يزيد بن هارون، عن أبي أمية بن يعلى، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة . وأبو أمية ضعيف. وعن علي عند أبي نعيم في "الحلية" 4/172 من طريق بشر بن مهران، عن شريك، عن الأعمش، عن زيد "وهو ابن وهب" قال: قال علي ... فذكره مرفوعاً. وبشر بن مهران ترك أبو حاتم حديثه. وقال ابنه: وأمرني أن لا أقرأ عليه حديثه. وأخرجه ابن سعد 4/228 عن مسلم بن إبراهيم، عن سلام بن مسكين، عن مالك بن دينار مرسلاً. وأخرجه 4/228 عن عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي، عن أبي حرة، عن محمد بن سيرين مرسلاً.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا ذَرٍّ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ابتداء میں ہجرت کرنے والے افراد میں شامل ہیں

7133 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، وَعِدَّةٌ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: خَرَجْنَا فِيْ قَوْمِنَا غِفَارٍ، وَكَانُوا يَحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ، فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِي اُنَيْسٌ وَّاُمُّنَا، فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَنَا، فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا، وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا، فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ، فَقَالُوْا: اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَكَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ، فَجَاءَ خَالُنَا فَذَكَرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ، فَقُلْتُ: اَمَّا مَا مَضٰى مِنْ مَعْرُوْفِكَ، فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيمَا بَعْدُ، قَالَ: فَقَدَّمْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ، قَالَ: وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِي قَبْلَ اَنْ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، قُلْتُ: فَاَيْنَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ: اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِيْ رَبِّي اُصَلِّيْ عَشِيًّا حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيْتُ حَتّٰى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ، قَالَ اُنَيْسٌ: اِنَّ لِيَ حَاجَةً بِمَكَّةَ، فَانْطَلَقَ اُنَيْسٌ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: لَقِيْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِيْنِكَ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ، قَالَ: فَكَانَ اُنَيْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَاءِ، قَالَ اُنَيْسٌ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، وَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ، وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ، فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِيْ اَنَّهُ شِعْرٌ وَّاللّٰهِ اِنَّهُ لَصَادِقٌ، وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ، قَالَ: قُلْتُ: فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ، فَاَتَيْتُ مَكَّةَ، فَتَضَيَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَقُلْتُ: اَيْنَ هٰذَا الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الصَّابِئَ؟ قَالَ: فَاَشَارَ اِلَيَّ، وَقَالَ: الصَّابِئَ، قَالَ: فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِيْ بِكُلِّ مَدَرَةٍ، وَعَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَارْتَفَعْتُ حِيْنَ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّي نَصْبٌ اَحْمَرُ، فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ، فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا، وَقَدْ لَبِثْتُ مَا بَيْنَ ثَلَاثِيْنَ مِنْ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ مَالِي طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ، فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ، وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِيْ سُخْفَةَ جُوعٍ، قَالَ: فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِيَانَ اِذْ ضُرِبَ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ، فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ

7133- إسناده صحيح على شرط مسلم، سليمان بن المغيرة وعبد الله بن الصامت: من رجال مسلم، وباقي رجاله على شرطهما. وأخرجه أحمد 5/174، ومسلم "2473" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي ذر، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي مختصراً "458"، وأحمد 5/147، وابن سعد 4/219-222، ومسلم "2473"، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" "197"، وفي "الحلية" مختصراً 1/157-159 من طرق عن سليمان بن المغيرة، به. وأخرجه مسلم "2473"، وأبو نعيم في "الحلية" مختصراً 1/157 و 159 من طريق حميد بن هلال، به. وأخرجه بنحوه الطبراني في "المعجم الكبير" "773"، وفي "الأحاديث الطوال" "5"، والحاكم 3/341، وأبو نعيم في "الحلية" 1/157-158 من طريق الوليد بن مسلم، حدثنا عباد بن الريان اللخمي، عن عروة بن رويم، عن عامر بن لدين، عن أبي ليلى الأشعري، عن أبي ذر. وقال الذهبي في "تلخيصه": إسناده صالح.

وَّامْرَاَتَانِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ اِسَافًا، وَنَائِلَةَ، قَالَ: فَاَتَتَا عَلَيَّ فِيْ طَوَافِهِمَا، فَقُلْتُ: اَنْكِحَا اَحَدَهُمَا الْاٰخَرَ، قَالَ: فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا فَاَتَتَا عَلَيَّ، فَقُلْتُ: هُنَّ مِثْلُ الْخَشَبَةِ، فَرَجَعَتَا تَقُوْلَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا اَحَدٌ، فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُمَا هَابِطَانِ، فَقَالَ: مَا لَكُمَا؟ قَالَتَا: الصَّابِءُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَاَسْتَارِهَا، قَالَا: مَا قَالَ لَكُمَا؟ قَالَتَا: اِنَّهٗ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَاُ الْفَمَ، قَالَ: وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهٗ، ثُمَّ صَلّٰى، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ، قَالَ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟، فَقُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ، قَالَ: فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ، وَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: كَرِهَ اَنِّيْ انْتَمَيْتُ اِلٰى غِفَارٍ، قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، وَقَالَ: مُذْ مَتٰى كُنْتَ هَاهُنَا؟، قَالَ: كُنْتُ هَاهُنَا مِنْ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، قَالَ: فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ؟ قُلْتُ: مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ، فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، فَفَتَحَ اَبُوْ بَكْرٍ بَابًا، فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ، فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهٗ بِهَا، ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهٗ قَدْ وُجِّهَتْ لِيْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ مَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ، فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَلَقِيْتُ اُنَيْسًا، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: صَنَعْتُ اَنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، قَالَ: مَا بِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكَ، فَاِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، قَالَ: فَاَتَيْنَا اُمَّنَا، فَقَالَتْ: مَا بِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا، فَاِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ اِيْمَاءُ بْنُ رَحْضَةَ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ، وَقَالَ نِصْفُهُمْ: اِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَسْلَمْنَا، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِيْ وَجَاءَتْ اَسْلَمُ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِخْوَانُنَا نُسَلِّمُ عَلَى الَّذِيْ اَسْلَمُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ

✿✿ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم لوگ اپنی قوم بنوغفار کے ساتھ تھے وہ لوگ حرمت والے مہینوں کو حلال قرار دیتے تھے ایک مرتبہ میں میرا بھائی انیس اور ہماری والدہ روانہ ہوئے ہم نے اپنے ماموں کے ہاں پڑاؤ کیا ہمارے ماموں نے ہماری عزت افزائی کی انہوں نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا' تو ان کی قوم کے افراد کو ہم سے حسد ہوا انہوں نے کہا: جب تم اپنی بیوی کو چھوڑ کر جاتے ہو' تو تمہارے پیچھے انیس ان کے پاس چلا جاتا ہے۔ ہمارے ماموں آئے انہوں نے وہ بات ذکر کی جوان سے کہی گئی تھی' تو میں نے کہا: آپ نے پہلے جواچھائی کی تھی وہ آپ نے خود ہی گدلی کردی ہے اب اس کے بعد ہمیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اپنے سواری کے پالان کے پاس آئے ان پر سامان لادا اور روانہ ہوگئے' یہاں تک کہ ہم مکہ آگئے۔ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: اے میرے بھتیجے میں نے

نبی اکرم ﷺ سے ملاقات سے پہلے بھی نماز ادا کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کس کے لیے۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے لئے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کس طرف رخ کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں اسی طرف رخ کر لیتا تھا' جس طرف میرا پروردگار میرا رخ پھیر دیتا تھا میں شام کے وقت نماز ادا کرتا تھا پھر جب رات کا آخری حصہ ہوتا تھا' تو میں پھر نماز پڑھنے لگتا تھا' یہاں تک کہ سورج مجھ پر غالب آ جاتا تھا۔ انیس نے کہا: مجھے مکہ میں ایک کام ہے انیس چلا گیا وہ مکہ آیا پھر وہ واپس آیا' تو میں نے کہا: تم نے کیا کیا۔ اس نے کہا: مکہ میں میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جو تمہارے دین کی طرح کے نظریات رکھتا ہے وہ اس بات کا دعوے دار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مبعوث کیا ہے میں نے دریافت کیا: تو لوگ کیا کہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں' کہ یہ شاعر ہے کاہن ہے اور جادوگر ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انیس بھی شاعر تھا۔ انیس نے کہا: میں نے کاہنوں کا قول سنا ہے لیکن اس شخص کا کلام کاہنوں کے قول کی طرح نہیں ہے۔ میں نے اس کے کلام کو پڑھے لکھے شاعروں کے کلام پر پیش کیا لیکن کوئی بھی شخص یہ نہیں' کہہ سکتا کہ وہ شعر ہے اللہ کی قسم وہ شخص (اپنے دعوے میں) سچا ہے اور لوگ (اس کے بارے میں) جھوٹ بولتے ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میری جگہ تم کفایت کرو میں خود جا کر اس کا جائزہ لیتا ہوں پھر میں مکہ آیا میں وہاں کے ایک شخص کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ میں نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہوتا ہے جس کے بارے میں تم لوگ کہہ رہے ہو کہ وہ بے دین ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس شخص نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ بھی بے دین ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو وہاں کے سارے لوگ اینٹیں اور ہڈیاں لے کر مجھ پر حملہ آور ہوئے' یہاں تک کہ میں گر گیا اور مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر میں اٹھا جب میں اٹھا' تو یوں لگتا تھا جیسے میں سرخ رنگ کا بت ہوں پھر میں زم زم کے پاس آیا میں نے اپنے خون کو دھویا اور زم زم کا پانی پیا پھر میں نے تیس دن ایسی حالت میں گزار دیئے میری خوراک صرف آب زم زم تھا۔ میں اتنا موٹا ہو گیا کہ میرے پیٹ پر سلوٹیں بننے لگیں اور مجھے اپنے جگر پر بھوک کی پریشانی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک چاندنی رات میں جب کہ اہل مکہ سو چکے تھے اور کوئی شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کر رہا تھا مکہ کی دو عورتیں (طواف کرتے ہوئے) اساف اور نائلہ (نامی بتوں) کو پکار رہی تھیں وہ اپنے طواف کے درمیان جب میرے پاس آئیں' تو میں نے کہا: ان دونوں (بتوں) کی شادی کروا دو لیکن وہ پھر بھی اپنی پکار سے باز نہیں آئیں پھر جب وہ (طواف کرتے ہوئے) میرے پاس پہنچیں' تو میں نے کہا یہ تو لکڑیوں کی مانند ہیں' تو وہ دونوں یہ کہتی ہوئی واپس چلی گئیں کہ کاش یہاں کوئی ہوتا (تو پھر ہم تمہاری خبر لیتے) ان دونوں کا سامنا نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر سے ہوا یہ دونوں حضرات بالائی علاقے سے نیچے کی طرف آ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں کا کیا معاملہ ہے ان دونوں نے کہا: ایک بے دین شخص خانہ کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان موجود ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس نے تم دونوں کو کیا کہا ہے۔ ان دونوں عورتوں نے جواب دیا: اس نے ہم سے ایسا کلمہ کہا ہے' جو منہ کو بھر دیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر آپ نے '، آپ کے ساتھی نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر نماز ادا کی۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں وہ پہلا شخص تھا

جس نے اسلامی طریقے کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی نازل ہوں پھر آپ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کون سے قبیلے سے ہے۔ میں نے کہا: غفار قبیلے سے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک بڑھایا اور اپنی انگلیاں اپنی پیشانی پر رکھ لیں میں نے دل میں سوچا شاید انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میری نسبت غفار قبیلے سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دریافت کیا: تم کب سے یہاں ہو' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تیس دن اور راتوں سے یہاں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کھانا کون دیتا ہے۔ میں نے کہا: میری خوراک صرف آب زم زم ہے' اسی کی وجہ سے میں موٹا ہو گیا ہوں' یہاں تک کہ میرے پیٹ پر سلوٹیں پڑنے لگی ہیں۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ برکت والا ہے اور کھانے کا کھانا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیجئے کہ آج رات کھانا انہیں میں کھلاتا ہوں پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے ان دونوں حضرات کے ساتھ میں بھی چل پڑا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا انہوں نے طائف کی کشمش مٹھی بھر کر ہمیں دی یہ وہ پہلا کھانا تھا' جو میں نے وہاں (یعنی مکہ میں) کھایا پھر کچھ عرصہ گزر گیا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے کھجوروں والی سرزمین کی طرف (ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے) میرا خیال ہے وہ یثرب ہی ہوگا' تو کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو تبلیغ کردو گے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ان لوگوں کو ہدایت نصیب کردے اور ان کے حوالے سے تمہیں اجر عطا کرے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے روانہ ہوا میری ملاقات انیس سے ہوئی اس نے دریافت کیا: تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا: میں نے یہ کیا کہ اسلام قبول کرلیا اور تصدیق کردی' تو اس نے کہا: مجھے بھی تمہارے دین سے بے رغبتی نہیں ہے میں بھی اسلام قبول کرتا ہوں اور میں بھی تصدیق کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے (انہیں اسلام کی پیشکش کی) تو انہوں نے کہا: مجھے بھی تمہارے دین سے بے رغبتی نہیں ہے میں بھی اسلام قبول کرتی ہوں اور تصدیق کرتی ہوں پھر ہم وہاں سے سوار ہو کر اپنی قوم بنو غفار میں آئے' تو ان کے نصف حصے نے اسلام قبول کرلیا۔ حضرت ایماء بن رحضہ رضی اللہ عنہ ان کی امامت کیا کرتے تھے وہ اس قبیلے کے سردار تھے جبکہ نصف لوگوں نے یہ کہا: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئیں گے' تو ہم اسلام قبول کرلیں گے' تو جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے' تو باقی رہ جانے والے نصف حصے نے بھی اسلام قبول کرلیا پھر اسلم قبیلے کے لوگ (نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ) حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ (بنو غفار قبیلے کے لوگ) ہمارے بھائی ہیں' جس طرح انہوں نے اسلام قبول کیا ہے' اسی طرح ہم بھی اسلام قبول کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے (اس موقع پر) یہ فرمایا: غفار قبیلے کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رُبُعَ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے چوتھے شخص تھے

7134 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، (متن حدیث): قَالَ: كُنْتُ رُبُعَ الْاِسْلَامِ اَسْلَمَ قَبْلِي ثَلَاثَةٌ وَّاَنَا الرَّابِعُ اَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَرَاَيْتُ الْاِسْتِبْشَارَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: اِنِّي جُنْدُبٌ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: قَوْلُ اَبِي ذَرٍّ: كُنْتُ رَابِعَ الْاِسْلَامِ اَرَادَ مِنْ قَوْمِهِ لِاَنَّ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَسْلَمَ الْخَلْقُ مِنْ قُرَيْشٍ وَّغَيْرِهِمْ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اسلام قبول کرنے والا چوتھا شخص تھا مجھ سے پہلے تین لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا میں چوتھا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' تو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خوشی کے اثرات نظر آئے آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میرا نام جندب ہے اور میں بنوغفار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: میں اسلام قبول کرنے والا چوتھا فرد تھا اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ ان کی قوم سے تعلق رکھنے والا چوتھا فرد تھا کیونکہ اس وقت میں قریش اور دیگر قبیلوں سے تعلق رکھنے والے کئی لوگ مسلمان ہو چکے تھے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ لِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لیے سچائی اور وعدہ پورا کرنے کے اثبات کا تذکرہ

7134– مالك بن مرثد وأبوه: لم يوثقهما غير مؤلف والعجلي، وباقي رجاله رجال مسلم. عبد الله بن الرومي: هو عبد الله بن محمد، وأبو زميل: هو سماك بن الوليد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1617"، والحاكم 3/342، وأبو نعيم في "الحلية" 1/157 من طريق عن عبد الله بن الرومي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "1618"، والحاكم 342-3/341 من طريق عمرو بن أبي سلمة، عن صدقة بن عبد الله، عن نصر بن علقمة، عن أخيه، عن ابن عائذ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أنه كان يقول: لقد رأيتني ربع الإسلام، لم يسلم قبلي إلا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وبلال رضي الله عنهما. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي مع أن فيه صدقة بن عبد الله، وهو ضعيف.

7135 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ نَوْفَلٍ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِيُّ سُلَيْمَانُ بن مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تُقِلُّ الْغَبْرَاءُ، وَلَا تُظِلُّ الْخَضْرَاءُ عَلٰى ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ، وَاَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شَبِيْهِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَفَنَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاعْرِفُوْا لَهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: زمین نے ایسے کسی شخص کو اٹھایا نہیں ہے اور آسمان نے ایسے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا جو ابوذر غفاری سے زیادہ سچا اور (عہد کو) پورا کرنے والا ہو یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی کیا ہم اس طرح ان کا تعارف کرادیا کریں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں تم اس کا تعارف کروادیا کرو۔

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7136 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحْسِنُ السُّرْيَانِيَّةَ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَتَعَلَّمْهَا فَاِنَّهُ تَاْتِيْنَا كُتُبٌ، قَالَ: فَتَعَلَّمْتُهَا فِيْ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا قَالَ الْاَعْمَشُ: كَانَتْ تَاْتِيْهِ كُتُبٌ لَا يَشْتَهِيْ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهَا اِلَّا مَنْ يَّثِقُ بِهٖ

7135– إسناده كسابقه. وقد تقدم برقم. "7132"

7136– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه أحمد5/182، والفسوی في "المعرفة والتاريخ"484-483/1، والطبراني "4928"، والحاكم3/422، وابن أبي داود في "المصاحف" ص 7، وإسحاق بن راهويه في "مسنده"، وأبو يعلى في "مسنده"، وعلى بن المديني في "العلل" كما في "تغليق التعليق "5/308 من طريق جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد2/358، والطبراني "4927" و "4928" من طريق يحيى بن عيسى الرملي، عن الأعمش، بهذا الإسناد . وله طريق آخر بسند حسن أخرجه ابن سعد في "الطبقات"359-2/358، والبخاري في "تاريخه"381-3/380، وأحمد5/186، وأبو داود "3645" والترمذي "2715"، والطبراني "4856" و "4857"، والفاكهي في "فوائده" فيما ذكره الحافظ في "تغليق التعليق"5/307 من طرق عن عبد الرحمن بن أبي الزناد، عن أبيه، عن خارجة بن زيد بن ثابت، عن أبيه قال: أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أتعلم له كتاب يهود، قال: "إني والله ما آمن يهود على كتاب"، قال: فما مر بي نصف شهر حتى تعلمته، قال: فلما تعلمته، كان إذا كتب إلى يهود كتبت إليهم، وإذا كتب إليه، قرأت له كتابهم، هذا لفظ الترمذي، وقال: حديث حسن صحيح. وعلقه البخاري في "صحيحه" "7195" بصيغة الجزم في الأحكام: باب ترجمة الحكام.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم سریانی زبان جانتے ہو میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اسے سیکھ لو ہمارے پاس (غیر مسلم حکمرانوں کے) خطوط آتے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ زبان سترہ دن میں سیکھ لی۔

اعمش نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو مکتوبات آتے تھے آپ کی یہ خواہش تھی کہ ان مکتوبات کے مضمون پر وہی شخص مطلع ہو جو قابل اعتماد ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِنْ اَفْرَضِ الصَّحَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں علم وراثت کے سب سے بڑے عالم تھے

7137 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُوْ مُوْسٰى، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِىْ بِاُمَّتِىْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِىْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ، وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے بارے میں' میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے معاملے کے بارے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے۔ حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے۔ اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم ابی بن کعب ہے۔ علم وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے۔ حلال اور حرام کا سب سے بڑا عالم معاذ بن جبل ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے''۔

ذِكْرُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

7137- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو موسى: هو محمد بن المثني، وخالد: هو ابن مهران الحذاء . وأخرجه الترمذى "3791" فى المناقب: باب مناقب معاذ وزيد وأبى وأبى عبيدة، من طريق محمد بن بشار، وابن ماجة "154" فى المقدمة: باب فى فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق محمد بن المثنى، كلاهما عن عبد الوهاب، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وقد تقدم برقم "7131"، وسيأتى برقم. "7252"

7138 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ سَبْعَ بَنَاتٍ، قَالَ: فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا اَوْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ، فَقُلْتُ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ سَبْعَ بَنَاتٍ، وَاِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ وَاَرَدْتُ امْرَاَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ لِي: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد کا انتقال ہو گیا انہوں نے نو بیٹیاں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سات بیٹیاں (پسماندگان) میں چھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے دریافت کیا: جابر تم نے شادی کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ۔ میں نے عرض کی: ثیبہ کے ساتھ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی تاکہ تم اس کے ساتھ خوش فعلیاں کرتے اور وہ تمہارے ساتھ خوش فعلیاں کرتی تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی۔ میں نے عرض کی:

7138- إسناده صحيح على شرط مسلم . أحمد بن عبدة - وهو ابن موسى الضبي - من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الطيالسي "1706"، والبخاري "5367" في النفقات: باب عون المرأة زوجها في ولده، و "6387" في الدعوات: باب الدعاء للمتزوج، ومسلم ص 1087 "56" في الرضاع: باب استحباب نكاح البكر، وأبو يعلى "1990" و "1991"، والبيهقي 7/80 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو بكر والحميدي "1227"، وأحمد 3/308، والبخاري "4052" في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ...) ، ومسلم ص 1087 "56"، وأبو يعلى "1974" من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه أحمد3/369 من طريق شعبة، عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه البخاري "5080" في النكاح: باب تزويج الثيبات، ومسلم ص 1087 "55"، والبيهقي 7/80، والبغوي "2245" من طريق شعبة، عن محارب، عن جابر بن عبد الله قال: تزوجت امرأة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: "هل تزوجت؟ " قلت: نعم، قال: "أبكراً أم ثيباً؟ " قلت: ثيباً، قال: "فأين أنت من العذارى ولعابها؟ " قال شعبة: فذكرته لعمرو بن دينار، فقال: قد سمعته من جابر، وإنما قال: "فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك؟ ." وأخرجه الدارمي 2/146، والبخاري "5079" في النكاح: باب تزويج الثيبات، و "5245" باب طلب الولد، و "5247" باب تستحد ... المغيبة وتمتشط الشعثة، ومسلم ص 1088 "57"، وأبو يعلى "1850" من طريق هشيم، عن سيار، عن الشعبي، عن جابر . وأخرجه البخاري "2406" في الاستقراض: باب الشفاعة في وضع الدين، و "2967" في الجهاد: باب استئذان الرجل الإمام من طريقين عن المغيرة، عن الشعبي، عن جابر . وأخرجه أحمد3/302، والبخاري "2309" في الوكالة: باب إذا وكل رجل رجلاً أن يعطي شيئاً، ومسلم ص 1087 "54" في الرضاع: باب استحباب نكاح ذات الدين، والنسائي 6/56 في النكاح: باب على ما تنكح المرأة، وابن ماجة "1860" في النكاح: باب نكاح تزويج الأبكار، والبيهقي 7/80 من طريقين عن عطاء، عن جابر. وأخرجه أحمد3/373-374، ومسلم ص "58"1089 من طريق سليمان التيمي، عن أبي نضرة، عن جابر . وأخرجه أحمد 3/314، وأبو داود "2048" في النكاح: باب في تزويج الأبكار، وأبو يعلى "1898" من طريقين عن الأعمش، عن سالم بن أبي الجعد، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/294 من طريق سفيان، عن محمد بن المنكدر، عن جابر . وأخرجه أحمد 3/362 من طريق الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر، وانظر الحديث رقم "2706" و "6517" و "6518" و "7143".

(میرے والد) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا انہوں نے نو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سات بیٹیاں چھوڑی ہیں مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان پران کے جیسی (کم عمر) بیوی لے آؤں اس لیے میں نے ایسی عورت کے ساتھ شادی کی ہے' جوان کا خیال رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فِيْ جَدَادِ جَابِرٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے کھجوریں اتارنے کے وقت دعائے برکت کرنے کا تذکرہ

7139 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ، اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا، وَلَمْ يُعْرَفُوا اَنَّ فِيْهِ وَفَاءً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اِذَا جَدَدْتَّهُ وَوَضَعْتَهُ فَاٰذِنْ لِي، فَلَمَّا جَدَدْتُّ وَوَضَعْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ آذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَجَلَسَ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَقَالَ: ادْعُ غُرَمَاءَكَ وَاَوْفِهِمْ، فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهُ عَلٰى اَبِيْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ لِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا عَجْوَةً، قَالَ: فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ائْتِ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَاَخْبِرْهُمَا، فَقَالَا: قَدْ عَلِمْنَا اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ہوگیا ان کے ذمے قرض تھا میں نے قرض خواہوں کے سامنے یہ پیش کش رکھی کہ میرے والد کے ذمے جو ادائیگی تھی اس کے بدلے میں وہ کھجوریں حاصل کرلیں' تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ان کا یہ خیال تھا اس طرح پوری ادائیگی نہیں ہوسکے گی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ' کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کھجوریں' توڑ لو اور انہیں رکھ لو' تو مجھے اطلاع کر دینا جب میں نے کھجوریں' توڑ لیں اور انہیں مسجد میں رکھ لیا' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اطلاع دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آپ نے ان کے لیے دعائے برکت کی پھر آپ نے فرمایا: اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ انہیں پوری ادائیگی کرو (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو جس بھی شخص نے میرے والد سے قرض لینا تھا میں نے اسے مکمل ادائیگی کردی پھر بھی میرے پاس عجوہ کھجوروں کے تیرہ وسق بچ گئے۔ راوی کہتے ہیں: میں مغرب کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ' کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے آپ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر اور عمر کے پاس جاؤ اور ان دونوں کو اس بارے میں بتاؤ' تو ان دونوں نے کہا:

7139– إسناده صحيح على شرط الشيخين . بندار: هو محمد بن بشار، وعبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي، وعبيد الله بن عمر: هو العمري. وقد تقدم برقم. "6536"

جب نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا تھا ہمیں اسی وقت پتہ چل گیا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ بِالْمَغْفِرَةِ

نبی اکرم ﷺ کا کئی مرتبہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ' نیز اس کے ہمراہ اس اونٹ کی قیمت کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خریدا تھا

7140 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ فِي مَسِيرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ، اِنَّمَا هُوَ فِي اُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فَضَرَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُسَارِعُنِي حَتّٰى اِنِّي لَاَكُفُّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَبِيعُنِي بِكَذَا وَكَذَا؟ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ هُوَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا میں ایسے اونٹ پر سوار تھا' جو لوگوں میں سب سے پیچھے چل رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے کسی چیز سے اسے مارا جو آپ کے پاس موجود تھی اس کے بعد وہ لوگوں سے آگے نکلنے لگا' یہاں تک کہ مجھے اسے روکنا پڑ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ (اونٹ) مجھے اتنی اتنی رقم کے عوض میں فروخت کر دو گے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ ویسے ہی آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اتنی اتنی رقم کے عوض میں اسے فروخت کر دو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کا ہوا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ بِالْمَغْفِرَةِ مِرَارًا مَعَ ذِكْرِ وَصْفِ ثَمَنِ ذٰلِكَ الْبَعِيرِ الَّذِي بَاعَهُ جَابِرٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے کئی مرتبہ دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ' اس کے ہمراہ اس اونٹ کی قیمت کا تذکرہ جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو فروخت کیا تھا

7140– حديث صحيح. الحارث بن سريج: هو النقال، مختلف فيه، وقد تقدم الكلام عليه عند الحديث رقم "6740"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة - فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/373-374 من طريق محمد بن أبي عدي، ومسلم ص1089 "58" في الرضاع: باب استحباب نكاح البكر، والنسائي 7/299-300 في البيوع: باب البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط، من طريق محمد بن عبد الأعلى، كلاهما عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد . وقد ... برقم "4891" و "6517" و"6518"، وانظر الأحاديث الثلاثة الآتية.

7141 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْعَبْدِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي نَضْرَةَ، يَعْنِي عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: نَاضِحَكَ تَبِيعُنِيهِ، اِذَا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِدِينَارٍ؟ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: هُوَ نَاضِحُكُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: تَبِيعُنِيهِ اِذَا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِدِينَارَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ: نَاضِحُكُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَمَازَالَ يَقُولُ حَتّٰى بَلَغَ عِشْرِينَ دِينَارًا كُلُّ ذٰلِكَ، يَقُولُ: وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جِئْتُ بِهِ اَقُودُهُ، قُلْتُ: دُونَكُمْ نَاضِحَكُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: يَا بِلَالُ اَعْطِهِ مِنَ الْغَنِيمَةِ عِشْرِينَ دِينَارًا، وَارْجِعْ بِنَاضِحِكَ اِلٰى اَهْلِكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ ایک دینار کے عوض میں فروخت کردو گے جب ہم مدینہ آئیں گے تو میں (انشاء اللہ اس کی قیمت ادا کردوں گا) اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا ہی اونٹ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھے یہ فروخت کرو گے (اس شرط پر) جب ہم مدینہ منورہ آئیں گے اللہ نے چاہا' تو میں تمہیں دو دینار (ادا کردوں گا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا اونٹ ہے' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہ ارشاد فرماتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے 20 دینار قیمت مقرر کردی ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے جب ہم مدینہ منورہ آئے اور میں اس اونٹ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا اونٹ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال اسے مال غنیمت میں سے 20 دینار دے دو اور (مجھ سے فرمایا) تم اپنا اونٹ اپنے گھر واپس لے جاؤ۔

ذِكْرُ عَدَدِ اسْتِغْفَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹ کے واقعے والی رات حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی تعداد کا تذکرہ

7141– حديث صحيح. خلف بن عبد العزيز بن عثمان: أورده ابن أبي حاتم 3/371 ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلاً. وعبد الملك بن أبي نضرة: ذكره المُؤلف في "الثقات"، وقال: ربما أخطأ، وقال الدارقطني: لا بأس به، وقال الحاكم في "المستدرك": من أعز البصريين، وكلاهما قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وعلقه البخاري باثر الحديث "2718" في الشروط: باب إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى مكان مسمى جاز، عن أبي نضرة، عن جابر، ووصله مسلم ص 1223 "112" في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، من طريق عبد الواحد بن زياد، وابن ماجة "2205" في التجارات: باب السوم، من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن الجريري، عن أبي نضرة، به. وانظر الحديث السابق.

7142 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَغْفَرَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اونٹ کے واقعے والی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے 25 مرتبہ میرے لیے دعائے مغفرت کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْبَعِيرَ عَلٰى جَابِرٍ هِبَةً لَهُ بَعْدَ اَنْ اَوْفَاهُ ثَمَنَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اونٹ کی پوری قیمت ادا کرنے کے بعد وہ اونٹ ہبہ کے طور پر انہیں واپس کر دیا تھا

7143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَاَبْطَاَ عَلَيَّ جَمَلِي، فَاَعْيَا عَلَيَّ، فَاَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قُلْتُ: اَبْطَاَ بِي جَمَلِي وَاَعْيَا، فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلْتُ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُهُ، فَلَقَدْ رَاَيْتُنِي اَكُفُّهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا اَوْ ثَيِّبًا؟ قَالَ: قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ: اِنَّ لِي اَخَوَاتٍ اَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ مَنْ تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ، فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ، ثُمَّ قَالَ: اَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي

7142– حديث صحيح إبراهيم بن محمد الصفار: لم أقف له على ترجمة، وهو متابع، ومن فوقه رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه الترمذي "3852" في المناقب: باب في مناقب جابر بن عبد الله، والنسائي في "فضائل الصحابة" "144"، والحاكم 3/565 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، إلا أن لفظ الحاكم: "ليلة العقبة" بدل: "ليلة البعير"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب، وصححه الحاكم. وأخرج القصة دون ذكر الاستغفار خمسا وعشرين: الحميدي "1285" والنسائي 7/299 في البيوع: باب البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط، من طريق سفيان، ومسلم ص 1223 "113" في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، من طريق أيوب، كلاهما عن أبي الزبير، عن جابر، وانظر الحديثين السابقين.

7143– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "2079" في البيوع: باب شراء الدواب والحمير، من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم ص 1089 "57" في الرضاع: باب استحباب نكاح البكر، من طريق أبي موسى محمدبن المثنى، عن عبد الوهاب، به. وأخرجه أحمد376-3/375 من طريق محمد نب إسحاق، عن وهب بن كيسان، به. وانظر "2706" و"4891" و"6517" و"6518" و"7138" و"7140" و"7141" و."7142"

بِاُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: الْآنَ قَدِمْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ، وَادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَدَخَلْتُ، فَصَلَّيْتُ، فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي، قَالَ: فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا وَلَّيْتُ، قَالَ: ادْعُ لِي جَابِرًا، قُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا میرا اونٹ آہستہ چل رہا تھا اور وہ تھک چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: اے جابر۔ میں نے عرض کی: جی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے۔ میں نے عرض کی: میرا اونٹ آہستہ چل رہا ہے اور یہ تھک چکا ہے' اس لیے میں پیچھے چل رہا ہوں پھر میں اونٹ سے نیچے اتر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی کے ذریعے اسے مارا آپ نے فرمایا: اب تم سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا' تو میں نے دیکھا میں اس اونٹ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکلنے سے روک رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے شادی کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ۔ میں نے عرض کی: ثیبہ کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ کیوں نہیں کی تم اس کے ساتھ خوش فعلیاں کرتے وہ تمہارے ساتھ خوش فعلیاں کرتی۔ میں نے عرض کی: میری کچھ بہنیں ہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ میں کسی ایسی خاتون کے ساتھ شادی کروں' جو ان کا خیال رکھے ان کی کنگھی کرے اور ان کی دیکھ بھال کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اپنے گھر) واپس جانے لگے ہو' اگر تم جاؤ' تو سمجھداری کا مظاہرہ کرنا پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھ سے خرید لیا پھر آپ مسجد تشریف لائے میں نے آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا' آپ نے دریافت کیا: تم اب آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا اونٹ چھوڑ دو اور تم مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو۔ میں مسجد کے اندر آیا میں نے نماز ادا کی پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ ایک اوقیہ وزن کر کے مجھے دیدے انہوں نے مجھے وزن کر کے دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ترازو میں پلڑے کو بھاری رکھنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہاں سے روانہ ہوا میں وہاں سے مڑ گیا' تو آپ نے فرمایا: جابر کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں نے سوچا اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اونٹ بھی واپس کر دیں گے اور میرے نزدیک یہ بات انتہائی ناپسندیدہ تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا اونٹ حاصل کر لو اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہوئی۔

ذِكْرُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7144 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ

الْقُرْآنَ ، فَقَالَ اُبَيٌّ: آللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ؟ قَالَ: اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي ، قَالَ: فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن کی تلاوت کروں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے تمہارا نام لیا ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

ذِكْرُ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7145 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتِ: اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِنَسَبِي؟ قَالَ حَسَّانُ: لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی وہ مشرکین کی ہجو بیان کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو میرے نسب کا کیا بنے گا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو ان میں سے یوں نکال لوں گا' جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ مَعَ

7144– إسناده صحيح على شرط الشيخين. همام: هو ابن يحيى بن دينار العَوْذي. وأخرجه مسلم "799" "245" في صلاة المسافرين: باب استحباب قراء ة القرآن على أهل الفضل والحذاق فيه، وص 1915 "121" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بن كعب، وأبو يعلى "2843"، وأبو نعيم في "الحلية" 1/251 من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن طهمان في "مشيخته" "59"، وأحمد 3/185 و284، وابن سعد 2/340-341، و3/499-500، والبخاري "4960" في التفسير: سورة (لَمْ يَكُنِ) ، من طريق عن همام، به. وأخرجه أحمد 3/130 و 273، والبخاري "3809" في مناقب الأنصار: باب مناقب أبي بن كعب، و "4959"، ومسلم "799" "246" وص1915 "122"، والترمذي "3792" في المناقب: باب مناقب معاذ وزيد وأبي وأبي عبيدة، وأبو يعلى "2995" و "3246"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "134" من طرق عن.... شعبة، عن قتادة، به. ولفظهم غير النسائي: "إن الله أمرني أن أقرأ عليك: (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) ... وأخرجه أحمد 3/218 و 233، والبخاري "4961" من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به . وأخرجه عبد الرزاق "20411"، ومن طريقه أبو يعلى "3033" عن معمر، عن قتادة وأبان، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/137 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، ن الزهري، عن قتادة به.

7145– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم برقم. "5787"

حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مَا دَامَ يُهَاجِي الْمُشْرِكِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتے تھے جب تک وہ مشرکین کی ہجو کرتے رہتے تھے

7146 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ مَا هَاجَيْتَهُمْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک روح القدس تمہارے ساتھ ہے' جب تک تم ان کی ہجو بیان کرتے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ اَرَادَ بِهٖ يُؤَيِّدُكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بے شک روح القدس تمہارے ساتھ ہوتا ہے'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ تمہاری تائید کرتا ہے

7147 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ، وَعَنْ رَسُوْلِهٖ

7146– إسناده صحيح. عيسى بن عبد الرحمن: ثقة روى له البخاري في "الأدب المفرد"، وأبو داود في "القدر" والنسائي في "مسند علي"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي يحيى بن محمد بن عبد الرحيم، فروى له البخاري. أبو نعيم: هو الفضل بن دكين الملائي. وأخرجه الطبراني "3590"، والحاكم 3/487 من طريقين عن أبي نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "3590"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/298 من طريقين عن عيسى بن عبد الرحمن، به. وأخرجه الطيالسي "730"، وأحمد 4/299 و 302، والبخاري "3213" في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و "4123" في المغازي: باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب، و "6153" في الأدب: باب هجاء المشركين، ومسلم "2486" في فضائل الصحابة: باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، والطبراني "3588" و "3589"، والطحاوي 4/298، والبيهقي 10/237، والبغوي "3407" وفي "تفسيره" 3/404 من طرق عن شعبة، عن عدي، به. وأخرجه أحمد 4/276، 203، والبخاري "4124"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "189"، والطحاوي 4/298 من طريق أبي إسحاق سليمان الشيباني عن عدي بن ثابت، به. وأخرجه أحمد 4/298 و 301، والنسائي "190" من طريقين عن إسرائيل، عن أبي إسحاق السبيعي، عن البراء.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا روح القدس مسلسل تمہاری تائید کرتا رہے گا' جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتے رہو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كَوْنَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ مَا دَامَ يُهَاجِي الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس وقت تک رہنا' جب تک وہ مشرکین کی ہجو کرتے رہے تھے' ایسا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے ہوا تھا

7148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَالْتَفَتَ حَسَّانُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لَهُ: اُنْشِدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ، قَالَ: نَعَمْ.

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو مسجد میں شعر سنا رہے تھے انہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا' تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ان سے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے تم میری طرف سے جواب دو: اے اللہ! روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر دے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

7147- حديث صحيح. مروان بن عثمان: هو ابن أبي سعيد بن المعلى الأنصاري الزرقي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/482، وقال ابن أبي حاتم 8/272: سئل أبي عنه، فقال: ضعيف، قلت: قد توبع. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير يعلى بن شداد، فروى له أبو داود، وابن ماجة، وهو ثقة. أحمد بن عيسى: هو ابن حسان المصري العسكري. وأخرجه في حديث مطول: مسلم "2490" في فضائل الصحابة: باب فضائل حسان بن ثابت، والطبراني "3582"، والبيهقي 10/238، والبغوي في "تفسيره" 3/404 من طريق الليث، عن خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبي هلال، عن عمارة بن غزية، عن محمد بن إبراهيم، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن عائشة ..... وأخرجه أحمد 6/72، وأبو داود "5015" في الأدب: باب ماجاء في الشعر، والترمذي "2746" في الأدب: باب ماجاء في إنشاد الشعر، وفي "الشمائل" "249"، والطبراني "3580"، والحاكم 3/487 من طريق عبد الرحمن بن أبي الزناد، عن أبيه، وأبو داود، والترمذي، والحاكم، والبغوي في "شرح السنة" "3408"، وفي "تفسيره" 3/404 من طريق عبد الرحمن بن أبي الزناد، عن هشام، كلاهما عن عروة، عن عائشة: بلفظ: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبراً في المسجد، فيقوم عليه يهجو من قال في رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن روح القدس مع حسان ما نافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم." وهذا سند حسن.

7148- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم. "1651"

ذِكْرُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7149 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

(متن حدیث): اَخْبَرَنِیْ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الَّذِیْ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، اَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ اُرِیَ فِی النَّوْمِ اَنَّهُ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتٰى خُزَيْمَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: صَدِّقْ رُؤْيَاكَ ، فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ جن کی گواہی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا وہ بیان کرتے ہیں: انہیں خواب میں یہ بات دکھائی گئی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا ہے۔ حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بیان کی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے

7149- إسناده ضعيف. خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 4/215، ولم يَرْوِ عنه غير الزهري، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/215، وابن سعد في "الطبقات" 4/380، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/128، والبغوي "3285" من طريق عثمان بن عمر، عن يونس، عن الزهري، عن ابن خزيمة بن ثابت، عن عمه أن خزيمة بن ثابت رأى .. فذكره. وأخرجه أحمد 5/216 عن عامر بن صالح الزبيري، عن يونس، عن ابن شهاب، عن عمارة بن خزيمة بن ثابت، عن عمه أن خزيمة بن ثابت رأى في النوم أنه يسجد على جبهة رسول الله صلى الله عليه وسلم، فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، فذكر ذلك، فاضطجع له رسول الله صلى الله عليه وسلم، فسجد على جبهته، وعامر بن صالح الزبيري: متروك الحديث كما في "التقريب." وأخرجه ابن أبي شيبة 11/78، وابن سعد 381-4/380، وأحمد 5/214 و 215، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/128 من طريق حماد بن سلمة، عن أبي جعفر الخطمي، عن عمارة بن خزيمة بن ثابت أن أباه قال: رأيت في المنام كأني أسجد على جبهة النبي صلى الله عليه وسلم، فأخبرته بذلك، فقال: إن الروح لتلقى الروح، فأقنع رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه هكذا، فوضع جبهته على جبهة النبي صلى الله عليه وسلم، وهذا سند صحيح رجاله ثقات. وأخرجه الطبراني "3717" من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا .... الإسناد. وفيه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ له: "اجلس واسجد واصنع كما رأيت " قال الهيثمي 7/182: ورجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/214، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/128 من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن أبي جعفر الخطمي. قال: سمعت عمارة بن عثمان بن سهل بن حنيف يحدث عن خزيمة بن ثابت أنه رأى في منامه أنه يقبل النبي صلى الله عليه وسلم، فأتى النبي صلى الله عليه وسلم، فأخبره بذلك، فناوله النبي صلى الله عليه وسلم، فقبل جبهته. وعمارة بن عثمان بن سهل بن حنيف: قال الحافظ في "التهذيب": هو معروف النسب، لكن لم أر فيه توثيقاً، وقرأت بخط الذهبي في "الميزان": إنه لا يعرف. وأخرجه أحمد 5/216 عن سكن بن نافع أبي الحسن الباهلي، حدثنا صالح بن أبي الأخضر، عن الزهري، أخبرني عمارة بن خزيمة أن خزيمة رأى.. وصالح بن أبي الأخضر: ضعيف. قلت: وخزيمة بن ثابت هذا من بني خطمة من الأوس يعرف بذي الشهادتين يكنى أبا عبادة، شهد بدراً وما بعدها من المشاهد، وكانت راية خطمة بيده يوم الفتح، وكان مع علي رضي الله عنه يوم صفين، واستشهد بها.

لیٹ گئے پھر آپ نے فرمایا: تم اپنے خواب کو سچا کر دو تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

ذِكْرُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، يَعْنِىْ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مِنَ اللَّيْلِ اِذَا رَجُلٌ يُكَبِّرُ، فَاَلْحَقْتُهُ بَعِيْرِى، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا الْمُكَبِّرُ؟ قَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: مَا هٰذَا التَّكْبِيْرُ؟ قَالَ: شُكْرًا، قُلْتُ: عَلٰى مَهْ؟ قَالَ: عَلٰى اَنِّىْ كُنْتُ اَجِيْرًا لِبُسْرَةَ بِنْتِ غَزْوَانَ بِعُقْبَةِ رِجْلِى، وَطَعَامِ بَطْنِىْ، فَكَانَ الْقَوْمُ اِذَا رَكِبُوْا، سُقْتُ لَهُمْ، وَاِذَا نَزَلُوْا خَدَمْتُهُمْ، فَزَوَّجَنِيْهَا اللّٰهُ فَهِىَ امْرَاَتِى الْيَوْمَ، فَاَنَا اِذَا رَكِبَ الْقَوْمُ رَكِبْتُ، وَاِذَا نَزَلُوْا خُدِمْتُ *

مضارب بن حزن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں رات کے وقت سفر کر رہا تھا اسی دوران کسی شخص نے تکبیر کہنا شروع کی میں اپنے اونٹ پر اس تک پہنچا میں نے کہا: یہ تکبیر کہنے والا شخص کون ہے۔ اس نے جواب دیا: ابو ہریرہ۔ میں نے کہا: یہ تکبیر کیوں کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: شکر کے طور پر۔ میں نے کہا: کس بات کا؟ انہوں نے کہا: اس بات پر کہ میں بسرہ بنت غزوان نامی خاتون کا ملازم تھا اس شرط پر کہ وہ میرے پہننے اوڑھنے کا سامان فراہم کرے گی اور مجھے کھانا دے دیا کرے گی جب لوگ سوار ہو کر سفر کرتے تھے تو میں ان کے جانور لے کر پیدل چلتا تھا اور جب وہ پڑاؤ کیا کرتے تھے تو میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے ساتھ میری شادی کر دی آج وہ میری بیوی ہے آج جب لوگ سوار ہوتے ہیں تو میں بھی اس وقت سوار ہوتا ہوں اور جب لوگ پڑاؤ کرتے ہیں تو میری خدمت کی جاتی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ جَهْدِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بھوک کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے ہوئے ابتدائے اسلام میں (انہیں لاحق ہوتی تھی)

7150- إسناده صحيح. مضارب بن حزن: روى له ابن ماجة، وهو ثقة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 1/380 من طريق يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة "2445" في الرهون: باب إجارة الأجير على طعام بطنه، وابن سعد 4/326، وأبو نعيم في "الحلية" 1/379، والبيهقي 6/120 من طرق عن سليم بن حيان، عن أبيه، عن أبي هريرة يقول: نشأت يتيماً وهاجرت مسكيناً، وكنت أجيراً لابنة غزوان بطعام بطني وعقبة رجلي، أحطب لهم إذا نزلوا، وأحدو لهم إذا ركبوا، فالحمد لله الذي جعل الدين قواماً، وجعل أبا هريرة إماماً. قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 2/261: هذا إسناد صحيح موقوفاً، وحيان: هو ابن بسطام بن مسلم بن نمير، ذكره ابن حبان في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات. قلت: وحيان هذا: لم يرو عنه غير ابنه سليم. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 4/326 و327-326 من طريقين عن محمد هو ابن سيرين- عن أبي هريرة.

7151 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَصَابَنِيْ جَهْدٌ شَدِيْدٌ، فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاسْتَقْرَاْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، قَالَ: فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ، فَخَرَرْتُ لِوَجْهِيْ مِنَ الْجَهْدِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَقَامَنِيْ وَعَرَفَ الَّذِيْ بِيْ، فَانْطَلَقَ اِلٰى رَحْلِهِ، فَاَمَرَ لِيْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: عُدْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَعُدْتُ، فَشَرِبْتُ حَتّٰى اسْتَوٰى بَطْنِيْ وَصَارَ كَالْقِدْحِ، قَالَ: وَرَاَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ، وَقُلْتُ لَهُ: مَنْ كَانَ اَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ؟ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقْرَاْتُكَ الْاٰيَةَ وَلَاَنَا اَقْرَاُ لَهَا مِنْكَ، قَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَاَنْ اَكُوْنَ اَدْخَلْتُكَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ حُمُرُ النَّعَمِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے شدید بھوک لگ گئی میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب سے ہوئی میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا: وہ اپنے گھر کے اندر تشریف لے گئے انہوں نے میرے لیے دروازہ کھولا میں ابھی تھوڑا ہی چلا تھا کہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا (میں نے سر اٹھا کر دیکھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا آپ کو میری صورت حال کا اندازہ ہو گیا آپ اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے میرے لیے دودھ کا پیالہ لانے کا حکم دیا میں نے اسے پی لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ اور پیو۔ میں نے اور پیا پھر میں نے پیا' یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا اور وہ ہنڈیا کی مانند ہو گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے اپنی اس صورت حال کے بارے میں ان کے سامنے ذکر کیا میں نے ان سے کہا: اے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں آپ سے زیادہ حق دار اور کون تھا اللہ کی قسم میں نے آپ سے آیت کا مفہوم دریافت کیا تھا: حالانکہ میں اس آیت کا مفہوم آپ سے زیادہ بہتر طور پر جانتا تھا'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اس وقت اگر میں تمہیں اپنے گھر لے جاتا' تو یہ بات میرے لیے اس سے زیادہ محبوب تھی کہ مجھے سرخ اونٹ ملتے۔

7151– إسناده صحيح . عبد الله بن عمر - وهو ابن محمد بن أبان الملقب بمشكدانة - ثقة روى له مسلم . وباقي رجاله ثقات رجال الشخين. ...... ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان . وأخرجه البخاري "5375" في الأطعمة: باب قول الله تعالى: (كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) ، عن يوسف بن عيسى، عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه مطولاً: هناد بن السرى في "الزهد" "764"، وأحمد 2/515، والبخاري "6452" في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم، والترمذي "2477" في صفة القيامة: باب "36"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة"10/315، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص78-77، وأبو نعيم في "الحلية"1/377 من طريق عمر بن ذر، عن مجاهد، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ كَثْرَةِ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بکثرت روایات نقل کرنے کا تذکرہ

7152 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَخِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ حَدِيْثًا مِنِّيْ اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَاِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ، وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی شخص مجھ سے زیادہ حدیثیں نہیں جانتا صرف حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ (احادیث کو) نوٹ کیا کرتے تھے اور میں نوٹ نہیں کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَثُرَتْ رِوَايَةُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کردہ روایات کی تعداد زیادہ ہے

7153 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ؟ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ، فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ، وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ، اَوْ قَالَ: اَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُوْلُوْنَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُوْنَ بِمِثْلِ اَحَادِيْثِهِ، وَسَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ اِخْوَانِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ

7152– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أخو وهب: هو همام بن منبه، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/412 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 249-2/248، والبخاري "113" في العلم: باب . . . . كتابة العلم، والترمذي "2668" في العلم: باب ماجاء في الرخصة، و "3841" في المناقب: باب مناقب لأبي هريرة، من طريق سفيان، به . وأخرجه أحمد 2/403 من طريق محمد نن إسحاق، عن عمرو بن شعيب، عن مجاهد والمغيرة بن حكيم عن أبي هريرة . ولفظه: "فإنه كان يكتب بيده ويعيه بقلبه، وكنت أعيه بقلبي ولا أكتب بيدي" وحسنه الحافظ في "الفتح".1/207 وأخرجه العقيلي في "الضعفاء "2/334 من طريق عبد الرحمن بن سليمان، عن عقيل، عن المغيرة بن حكيم، عن أبي هريرة.

عَمَلُ اَرَضِيهِمْ، وَاَمَّا اِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَكَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، وَكُنْتُ اَخْدِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، فَاَشْهَدُ مَا غَابُوا، وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوا، وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: اَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ، فَيَاْخُذُ حَدِيثِي هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ اِلٰى صَدْرِهِ، فَاِنَّهُ لَنْ يَنْسٰى شَيْئًا يَسْمَعُهُ، فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتّٰى جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ، وَلَوْلَا اٰيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حُدِّثْتُ شَيْئًا اَبَدًا: (اِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى) (البقرة: 159) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ

(توضیح مصنف) قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: : قَوْلُ عَائِشَةَ وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَرَادَتْ بِهِ سَرْدَ الْحَدِيثِ لَا الْحَدِيثَ نَفْسَهُ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى هٰذَا تَعْقِيبُهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کیا تم لوگوں کو ابو ہریرہ پر حیرت نہیں ہوتی وہ آتے ہیں میرے حجرے کے دروازے کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کرنا شروع کرتے ہیں ان کی آواز مجھ تک آرہی ہوتی ہے میں اس وقت تسبیح پڑھ رہی ہوتی ہوں اور میں نے بھی اپنی تسبیح مکمل نہیں کی ہوتی کہ اس سے پہلے ہی وہ اٹھ جاتے ہیں اگر میرا ان سے سامنا ہوتا' تو میں انہیں اس بات پر ٹوکتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کی طرح اتنی تیزی سے بات چیت نہیں کرتے تھے۔

7153- إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى: ثقة من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2493" و "2492" "160" عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وفيه "إلى آخر الآيتين." وأخرج الطرف الأول منه أبو داود "3655" في العلم: باب من سرد الحديث من طريق سليمان بن داود المهري، عن ابن وهب، به. وأخرجه أيضاً البخاري "3568" تعليقاً في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، وأحمد 6/118 و257 من طرق عن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/138 و 257، وأبو داود "4839" في الأدب: باب الهدى في الكلام، والترمذي "3639" في المناقب: باب في كلام النبي صلى الله عليه وسلم، من طريق أسامة بن زيد، عن الزهري، به. بلفظ: "ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسرد الحديث سردكم هذا، ولكنه كان يتكلم بكلام يبينه فصل، يحفظه من جلس إليه." وأخرجه أبو داود "3654" في العلم، من طريق ابن عيينة، عن الزهري، عن عروة قال: جلس أبو هريرة إلى جنب حجرة عائشة رضي الله.................... عنها وهي تصلي، فجعل يقول: اسمعي يا ربة الحجرة مرتين، فلما قضت صلاتها، قالت: ألا تعجب إلى هذا وحديثه، إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليحدث الحديث لو شاء العاد أن يحصيه أحصاه. وأخرج الطرف الثاني منه أحمد 2/240، والبخاري "2047" في البيوع: باب ماجاء في قول الله عز وجل: (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ)، ومسلم "2492" "160"، وأبو نعيم في "الحلية" 1/378-379 من طريق شعيب، عن الزهري، عن ابن المسيب وأبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/240 و 274، وأبو خيثمة في "العلم" "96"، والبخاري "118" في العلم: باب حفظ العلم، و "2350" في الحرث والمزارعة: باب ماجاء في الغرس، و "7354" في الإعتصام: باب الحجة على من قال: إن أحكام النبي صلى الله عليه وسلم كانت ظاهرة، ومسلم "2492" "159" من طريق الزهري، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن سعد 4/329، والبخاري "119"، والترمذي "3835" في المناقب: باب مناقب لأبي هريرة رضي الله عنه، من طريق ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/334 و 427 من طريقين عن الحسن، عن أبي هريرة نحوه. وأخرجه أبو خيثمة في "العلم" "107" عن حجاج بن محمد، عن ابن جريج، عن عطاء عن أبي هريرة. وأخرجه بنحوه أبو نعيم في "الحلية" 1/381 من طريق سعد بن أبي هند، عن أبي هريرة.

ابن شہاب کہتے ہیں: ابن مسیب نے یہ بات بیان کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: ابوہریرہ بکثرت احادیث نقل کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے یہ کہا: زیادہ روایات نقل کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ (کی بارگاہ میں حاضر ہونے) کا وعدہ ہے۔ لوگ یہ کہتے ہیں' کہ کیا وجہ ہے مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح اتنی زیادہ حدیثیں نقل نہیں کرتے ہیں' میں تم لوگوں کو اس بارے میں بتاتا ہوں میرے انصاری بھائی اپنی زمینوں کے کام کاج میں مصروف رہتے تھے اور مہاجر بھائی بازار میں لین دین میں مصروف رہتے تھے اور میں پیٹ میں روٹی ڈال کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اس لیے میں اس وقت موجود رہا جب وہ موجود نہیں ہوتے تھے اور میں نے اس چیز کو یاد رکھا جس چیز کو وہ بھول گئے تھے۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص اپنے کپڑے کو پھیلائے گا' اور پھر مجھ سے وہ حدیث حاصل کرے گا' اور پھر وہ اس کپڑے کو اپنے سینے کے ساتھ لگا لے گا' تو وہ کوئی بھی سنی ہوئی بات کبھی نہیں بھولے گا' تو میں نے اپنے جسم پر موجود چادر کو بچھایا پھر میں نے اسے سینے کے ساتھ لگایا اس کے بعد آج کے دن تک میں ایسی کوئی بات نہیں بھولا جو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی اللہ کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں موجود دو آیات نہ ہوتیں' تو میں کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا (وہ آیت یہ ہے)

''بے شک وہ لوگ جو ہماری نازل کردہ واضح دلیلوں اور ہدایت میں سے (احکام کو) چھپاتے ہیں'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: اگر میرا ان سے سامنا ہوتا' تو میں انہیں ٹوک دیتی اس کے ذریعے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ جو تیزی سے گفتگو کرتے ہیں اس بات پر ٹوک دیتی' محض حدیث بیان کرنے پر ٹوکنا مراد نہیں ہے اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد انہوں نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی تیزی سے نہیں بولتے تھے جتنا تیز' تیز تم لوگ بولتے ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَحَبَّةَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِنَ الْاِیمَانِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا ایمان کا حصہ ہے

7154 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِیْرٍ السُّحَیْمِیُّ،

(متن حدیث): حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مُؤْمِنًا یَسْمَعُ بِیْ، وَیَرَانِیْ اِلَّا اَحَبَّنِیْ، قُلْتُ:

7154– إسناده حسن على شرط مسلم . عكرمة بن عمار ينزل حديثه عن رتبة الصحيح . أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك . وأخرجه البغوي "3726" من طريق علي بن الحسن الدار بجردي، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد2/319-320، وابن سعد4/328، ومسلم "2491" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي هريرة، من طرق عن عكرمة بن عمار، به. وحسن إسناده الإمام الذهبي في "السير".2/593

وَمَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: اِنَّ اُمِّي كَانَتِ امْرَاَةً مُشْرِكَةً وَكُنْتُ اَدْعُوْهَا اِلَى الْاِسْلَامِ، فَتَاْبٰى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا، فَاَسْمَعَتْنِي فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ اَدْعُو اُمِّي اِلَى الْاِسْلَامِ، فَتَاْبٰى عَلَيَّ وَاَدْعُوْهَا، فَاَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِهَا، فَلَمَّا اَتَيْتُ الْبَابَ اِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، وَسَمِعْتُ خَشْفَ رَجُلٍ اَوْ رِجْلٍ، فَقَالَتْ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، كَمَا اَنْتَ وَفَتَحَتِ الْبَابَ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَلٰى خِمَارِهَا، فَقَالَتْ: اِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ كَمَا بَكَيْتُ مِنَ الْحُزْنِ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ، فَقَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ، قَدْ هَدَى اللّٰهُ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّحَبِّبَنِي اَنَا وَاُمِّي اِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْهُمْ اِلَيْهِمَا

(توضیح مصنف): اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے جس بھی مومن کو پیدا کیا ہے اگر وہ میرے بارے میں سن لے یا مجھے دیکھ لے تو مجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ آپ کو اس بات کا پتہ کیسے چلا؟ انہوں نے فرمایا: میری والدہ ایک مشرک خاتون تھی میں انہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا لیکن وہ میری بات نہیں مانتی تھی ایک مرتبہ میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی باتیں کیں جو مجھے اچھی نہیں لگیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت رو رہا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں لیکن وہ میری بات قبول نہیں کرتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا رہتا ہوں اب انہوں نے آپ کے بارے میں ایسی باتیں کہی ہیں جو مجھے اچھی نہیں لگی ہیں تو آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیجئے کہ وہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت نصیب کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ تو اس عورت کو ہدایت نصیب کر (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جب میں اپنے گھر کے دروازے پر آیا تو وہ بند تھا مجھے پانی گرنے کی آواز سنائی دی اور چلنے کی آواز بھی سنائی دی میری والدہ نے کہا: اے ابو ہریرہ تم جہاں ہو وہیں رہو پھر میری والدہ نے جلدی سے لباس پہنا چادر اوڑھی اور دروازہ کھول دیا۔ انہوں نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو جس طرح میں پہلے روتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اسی طرح خوشی کے عالم میں روتا ہوا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو مستجاب کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت نصیب کر دی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میری اور میری والدہ کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور میرے دل میں ان کی محبت ڈال دے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ اپنے

بندے اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کے نزدیک محبوب کردے اور ان مومنین کو ان دونوں کے نزدیک محبوب کردے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوکثیر سحیمی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ بِكَثْرَةِ السَّمَاعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دینے کا تذکرہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت (احادیث) کا سماع کیا ہے

7155 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَرِيْئًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنْ اَشْيَاءَ لَا نَسْاَلُهُ عَنْهَا *

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جرأت کا مظاہرہ کرتے تھے وہ آپ سے ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کرتے تھے جن کے بارے میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَصْحَبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سَنَةً وَاحِدَةً

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صرف ایک سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے تھے

7156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

7155- إسناده ضعيف. أبو معاذ وجده: مجهولان، لم يوثقهما غير المؤلف 7/378 و5/422، ولم يرو عنهما غير واحد. وفي "التهذيب" في ترجمة معاذ بن محمد بن معاذ بن محمد بن أبي، قال: وقال ابن المديني في "العلل" في مسند أبي في حديث "أول ما رأى النبي صلى الله عليه وسلم من النبوة" رواه مالك بن محمد بن معاذ بن أبي، عن أبيه، عن جده، حديث مدني، وإسناده مجهول كله، ولا نعرف محمداً ولا أباه ولا جده. وأخرجه الحاكم في "المستدرك" 3/510 من طريق إبراهيم نب سعيد الجوهري، بهذا الإسناد. وسقط من إسناده: "محمد بن عيسى بن الطباع." وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 5/139 من طريق يونس بن محمد، عن معاذ بن محمد بن أبي بن كعب، حدثني أبي محمد بن معاذ، عن معاذ، عن محمد، عن أبي بن كعب أن أبا هريرة ...

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِى غِفَارَ يَؤُمُّهُمْ فِى الصُّبْحِ، فَقَرَاَ فِى الْاُولٰى كهيعص، وَفِى الثَّانِيَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ، وَكَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ لَهُ مِكْيَالَانِ، مِكْيَالٌ كَبِيرٌ وَّمِكْيَالٌ صَغِيرٌ، يُعْطِى بِهٰذَا وَيَاْخُذُ بِهٰذَا، فَقُلْتُ: وَيْلٌ لِفُلَانٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر میں موجود تھے بنو غفار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص صبح کی نماز میں لوگوں کی امامت کر رہا تھا اس نے پہلی رکعت میں سورت مریم کی تلاوت کی دوسری رکعت میں سورت مطففین کی تلاوت کی ہمارے ہاں ایک شخص ہوتا تھا' جس کے پاس دو قسم کے پیمانے تھے ایک بڑا پیمانہ تھا اور ایک چھوٹا تھا وہ ایک کے ذریعے ماپ کر دیتا تھا اور دوسرے کے ذریعے وصول کیا کرتا تھا (میرے ذہن میں اس کا خیال آیا) تو میں نے کہا: فلاں شخص' تو برباد ہو گیا۔

ذِكْرُ اَبِى الدَّحْدَاحِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابودحداح انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7157 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ،

7156- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبار بن العلاء وعثمان بن أبي سليمان من رجال مسلم، وباقي رجاله من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري في "التاريخ الصغير "1/17 عن علي بن عبد الله، عن سفيان، بهذا الإسناد مختصراً. وأخرجه ابن سعد4/327-328، والبخاري في "التاريخ الصغير "1/18، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ"3/160، والبزار "2281"، والبيهقي في "دلائل النبوة"4/198-199 من طرق عن خثيم بن عراك بن مالك، عن أبيه عن أبي هريرة، وذكروا فيه أن اسم الرجل الذي صلى خلفه هو سباع بن عرفطة. قال البزار: لا نعلم رواه عن أبي هريرة إلا عراك، وذكره الهيثمي في "المجمع"7/135 فقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح غير إسماعيل بن مسعود الجحدري وهو شيخ البزار في الحديث وهو ثقة. قلت: وغزوة خبير كانت في المحرم أول سنة سبع . وأخرج أحمد 2/475، ويعقوب بن سفيان في "تاريخه"3/161، والحميدي "1056" من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم قال: سمعت أبا هريرة يقول: صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث سنين..... وأخرج يعقوب بن سفيان 3/161 عن سعيد بن منصور، عن أبي عوانة، عن داود بن عبد الله الأودي، عن حميد بن عبد الرحمن حدثهم، قال: لقيت رجلاً من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم صحبه أربع سنين كما صحبه أبي هريرة.

7157- إسناده حسن على شرط مسلم. أبو داود- وهو سليمان بن داود الطيالسي وسماك من رجال مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين. وهو في "مسند الطيالسي "مختصرا."760" وأخرجه من طريق أبي داود: الترمذي"1013"في الجنائز: باب ماجاء في الرخصة من ذلك، والطبراني."1900" وأخرجه أحمد 5/90و99-98، ومسلم"965" في الجنائز: باب ركوب المصلي على الجنازة إذا انصرف، والطبراني "1799"و"1901"، والبيهقي 4/22-23من طرق عن شعبة، به بطوله ومختصرا . وأخرجه أحمد5/99و102، والطيالسي "760"، ومسلم"965"، والترمذي"1014"، والنسائي 4/85-86 في الجنائز: باب الركوب بعد الفراغ من الجنازة، والبيهقي4/22من طرق عن سماك بن حرب به مختصرا. وانظر الحديث الآتي. والعذق-بكسر العين المهملة- هو الغصن من النخلة، ومدلى: معلق، وفي مسلم"معلق أو مدلى."

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ اَبِي الدَّحْدَاحِ، فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهَا اُتِيَ بِفَرَسٍ فَرَكِبَهُ وَنَحْنُ نَسْعٰى خَلْفَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُدَلًّى لِاَبِي الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابودحداح کے جنازے میں شریک ہوئے جب آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کر لی' تو ایک گھوڑا لایا گیا آپ اس پر سوار ہوئے ہم آپ کے پیچھے تیزی سے چلتے ہوئے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابودحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجوروں کے گچھے (پیش کیے گئے ہیں)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: سماک بن حرب نے یہ روایت حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

7158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُودٌ، فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ فَرَكِبَهُ، فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَسْعٰى حَوْلَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مِنْ عِذْقٍ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ مُعَلَّقٍ فِي الْجَنَّةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابودحداح کی نماز جنازہ ادا کی ہم اس وقت وہاں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھوڑا لایا گیا آپ اس پر سوار ہوئے آپ نے اسے تیز چلایا' تو ہم آپ کے اردگرد دوڑنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابودحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی (پھلوں کے) خوشے لٹکائے گئے ہیں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

7159 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

7158– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك -وهو ابن حرب - فإنه من رجال مسلم، وهو صدوق لايرقى حديثه إلى الصحة . وأخرجه الطبراني "1899" عن سليمان بن الحسن، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود "3178" في الجنائز: باب الركوب في الجنازة، عن عبيد الله بن معاذ، به. وقوله: "يتوقص به," أي: يتوثب به.

(متن حدیث):اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً، وَاَنَا اُقِیمُ حَائِطِی بِهَا، فَمُرْهُ یُعْطِینِیْ اُقِیمُ بِهَا حَائِطِی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِهِ اِیَّاهَا بِنَخْلَةٍ فِی الْجَنَّةِ، فَاَبَی، فَاَتَاهُ اَبُو الدَّحْدَاحِ، فَقَالَ: بِعْنِیْ نَخْلَتَكَ بِحَائِطِی، فَفَعَلَ فَاَتَی اَبُو الدَّحْدَاحِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّی قَدِ ابْتَعْتُ النَّخْلَةَ بِحَائِطِی وَقَدْ اَعْطَیْتُکَهَا، فَاجْعَلْهَا لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کَمْ مِنْ عِذْقٍ دَوَّاحٍ لِاَبِیْ الدَّحْدَاحِ فِی الْجَنَّةِ مِرَارًا فَاَتَی اَبُو الدَّحْدَاحِ امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: یَا اُمَّ الدَّحْدَاحِ اخْرُجِی مِنَ الْحَائِطِ، فَقَدْ بِعْتُهُ بِنَخْلَةٍ فِی الْجَنَّةِ، فَقَالَتْ: رَبِحَ السِّعْرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص کا کھجور کا درخت ہے اس کے ذریعے میں اپنی دیوار کو کھڑا کرنا چاہتا ہوں آپ اسے ہدایت کیجئے کہ وہ مجھے دیدے تاکہ میں اس کے ذریعے اپنی دیوار کو کھڑا کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں تم کھجور کے درخت کے عوض میں یہ اسے دے دو اس نے یہ بات تسلیم نہیں کی' تو ابودحداح اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم اپنا کھجور کا درخت میرے باغ کے عوض میں مجھے فروخت کردو اس نے ایسا کرلیا پھر حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کھجور کا وہ درخت اپنے باغ کے عوض میں خرید لیا ہے وہ میں آپ کی نذر کرتا ہوں آپ وہ اسے دے دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابودحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجوروں کے خوشے ہوں گے موجود ہیں یہ بات آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی پھر ابودحداح اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ام دحداح تم اپنے باغ سے نکل جاؤ کیوں کہ میں نے اسے جنت میں ایک درخت کے عوض میں فروخت کردیا ہے' تو اس خاتون نے کہا: یہ منافع کا سودا ہے۔

ذِکْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7160 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ، عَنْ اَبِیْهِ،

(متن حدیث):قَالَ: دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ ابْنَ سُفْیَانَ بْنَ نُبَیْحٍ الْهُذَلِیَّ جَمَعَ لِیَ النَّاسَ لِیَغْزُوَنِیْ، وَهُوَ بِنَخْلَةَ اَوْ بِعُرَنَةَ فَاْتِهِ، قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، انْعَتْهُ لِی حَتّٰی اَعْرِفَهُ، قَالَ: آیَةُ مَا بَیْنَكَ وَبَیْنَهُ اَنَّكَ اِذَا رَاَیْتَهُ وَجَدْتَّ لَهُ اِقْشَعْرِیرَةً، قَالَ: فَخَرَجْتُ مُتَوَشِّحًا بِسَیْفِیْ حَتّٰی دُفِعْتُ اِلَیْهِ

7159- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو نصر التمار - وهو عبد الملك بن عبد العزيز - وحماد بن سلمة من رجال مسلم، وباقي رجاله من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 3/146 عن حسن، والطبراني "763"/22، والحاكم 2/20 من طريق أبي نصر التمار، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في "المجمع 9/323-324" وقال: رواه أحمد والطبراني ورجالهما رجال الصحيح.

وَهُوَ فِي ظُعُنٍ يَرْتَادُ لَهُنَّ مَنْزِلًا حِينَ كَانَ وَقْتُ الْعَصْرِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ وَجَدْتُ مَا وَصَفَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِقْشَعْرِيرَةِ، فَأَخَذْتُ نَحْوَهُ وَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مُحَاوَلَةٌ تَشْغَلُنِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِي نَحْوَهُ، وَأُومِءُ بِرَأْسِي، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: مِمَّنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ سَمِعَ بِكَ وَبِجَمْعِكَ لِهٰذَا الرَّجُلِ، فَجَاءَ لِذٰلِكَ، قَالَ: فَقَالَ: أَنَا فِي ذٰلِكَ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ شَيْئًا حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَنِي حَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ حَتّٰى قَتَلْتُهُ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَتَرَكْتُ ظَعَائِنَهُ مُنْكَبَّاتٍ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآنِي، قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ الْوَجْهُ، قُلْتُ: قَتَلْتُهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ مَعِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْخَلَنِي بَيْتَهُ وَأَعْطَانِي عَصًا، فَقَالَ: أَمْسِكْ هٰذِهِ الْعَصَا عِنْدَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْتُ بِهَا عَلَى النَّاسِ: فَقَالُوا: مَا هٰذِهِ الْعَصَا؟ قُلْتُ: أَعْطَانِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَهَا، قَالُوا: أَفَلَا تَرْجِعُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَسْأَلَهُ لِمَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، لِمَ أَعْطَيْتَنِي هٰذِهِ الْعَصَا، قَالَ: آيَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّ أَقَلَّ النَّاسِ الْمُتَخَصِّرُونَ يَوْمَئِذٍ، فَقَرَنَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِسَيْفِهِ، فَلَمْ تَزَلْ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا مَاتَ أَمَرَ بِهَا، فَضُمَّتْ مَعَهُ فِي كَفَنِهِ، ثُمَّ دُفِنَا جَمِيعًا.

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اور ارشاد فرمایا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ سفیان بن نبیح ہذلی کے بیٹے نے میرے لیے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے تا کہ وہ میرے ساتھ لڑائی کریں اس وقت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کھجور کے درخت کے پاس موجود ہے یا عرینہ کے پاس موجود ہے تم اس کے پاس جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کا حلیہ میرے سامنے بیان کر دیں تا کہ میں اسے پہچان لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان مخصوص نشانی یہ ہے تم اسے دیکھو گے تو اسے دیکھ کر تم پر کپکپی طاری ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: میں

7160- ابن عبد اللّٰه بن أنيس: هو عبد الله بن عبد الله بن أنيس، جاء ذلك مبينا من رواية محمد بن سلمة الحراني عن محمد بن إسحاق عند البيهقي في "الدلائل 4/42-43" وعبد الله هذا ذكره المؤلف في "الثقات 5/37"، وابن أبي حاتم 5/90، والبخاري في "تاريخه 5/125" ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا، وهو في "سيرة ابن هشام...4/267-268" عن ابن إسحاق وقد سقط من السند "ابن عبد الله بن أنيس" وباقي رجاله ثقات وهو في "مسند أبي يعلى" "905" وأخرجه أحمد 3/496 من طريق يعقوب، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع 6/203" فقال: رواه أحمد وأبو يعلى بنحوه وفيه راو لم يسم، وهو ابن عبد الله بن أنيس، وبقية رجاله ثقات. وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" "445" من طريق أحمد بن محمد بن أيوب، عن إبراهيم بن سعد، به. وأخرجه أحمد 3/496 من طريق ابن إدريس، وأبو داود "1249" في صلاة السفر: باب صلاة الطالب، من طريق عبد الوارث، والبيهقي في "السنن 3/256"، وفي "الدلائل 4/42-43"، من طريق محمد بن سلمة، ثلاثتهم عن محمد بن إسحاق، به. وأخرجه مختصرا البيهقي في "الدلائل 4/40" من طريق محمد بن عمرو بن خالد، قال: حدثنا أبي، قال: حدثنا ابن لهيعة، قال: حدثنا أبو الاسود، عن عروة قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن أنيس السلمي إلى سفيان بن خالد الهذلي ثم اللحياني ليقتله وهو بعرنة وادي مكة. وأخرجه البيهقي 4/40-41 بنحوه مختصرا من طريق ابن أبي أويس، عن إسماعيل بن إبراهيم بن عقبة، عن موسى بن عقبة قال: وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن أنيس السلمي...

اپنی تلوار کھینچ کر روانہ ہو گیا' یہاں تک کہ جب میں اس کے پاس پہنچا' تو وہ اس وقت پڑاؤ کی جگہ پر اپنی عورتوں کے ساتھ تھا یہ عصر کے وقت کی بات ہے' جب میں نے اسے دیکھا' تو مجھے وہی چیز محسوس ہوئی جو نبی اکرم ﷺ نے میرے سامنے بیان کی تھی اور کپکپی طاری ہو گئی میں اس کی طرف بڑھا لیکن پھر مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے اور اس کے درمیان ہونے والی لڑائی مجھے نماز سے مشغول نہ کر دے' تو میں نے نماز ادا کر لی حالانکہ میں اس وقت اس کی طرف چل رہا تھا میں سر کے ذریعے اشارہ کرتا تھا میں اس کے پاس پہنچا' تو اس نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ایک عرب ہوں' میں نے کہا: میں نے تمہارے بارے میں سنا ہے کہ تم نے ان صاحب کے لئے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے' تو میں بھی اسی لیے یہاں آیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں' تو اس نے کہا: میرا' تو یہی مقصد تھا پھر میں اس کے ساتھ کچھ دیر چلتا رہا' یہاں تک کہ جب مجھے موقع ملا' تو میں نے اس پر تلوار کا وار کر کے اس کو قتل کر دیا' پھر میں وہاں سے نکلا' تو اس کی عورتیں اس پر جھکی ہوئی تھیں جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے ملاحظہ کیا تو ارشاد فرمایا: یہ چہرہ کامیاب ہو گیا۔ میں نے عرض کی: میں نے اسے قتل کر دیا ہے یارسول اللہ ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ کھڑے ہوئے آپ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں لے گئے آپ نے مجھے عصا عطا کیا۔ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن انیس اس عصا کو اپنے پاس رکھنا۔ راوی کہتے ہیں: میں وہ لے کر لوگوں کے پاس آیا' تو لوگوں نے دریافت کیا: یہ عصا کس کا ہے۔ میں نے کہا: یہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے عطا کیا ہے آپ نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں اسے سنبھال کے رکھوں۔ لوگوں نے کہا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کی طرف واپس جا کر آپ سے یہ دریافت نہیں کرتے کہ ایسا کیوں ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ نے یہ عصا مجھے کیوں عطا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قیامت کے دن میرے اور تمہارے درمیان مخصوص نشانی ہو گی اس دن بہت کم لوگ ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔

(راوی کہتے ہیں) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی تلوار کے ساتھ ملا دیا اور وہ مسلسل ان کے پاس رہا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہوا' تو ان کے حکم کے تحت وہ عصا ان کے ساتھ ان کے کفن میں رکھ دیا گیا اور ان دونوں کو دفن کیا گیا۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7161 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَّامٍ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ، فَقَالَ: اِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ، قَالَ: مَا اَوَّلُ اَمْرِ السَّاعَةِ، اَوْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا اَوَّلُ مَا يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ، وَمِمَّ يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ وَاِلٰى اُمِّهِ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْبَرَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهِنَّ آنِفًا، قَالَ: جِبْرِيْلُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. قَالَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ، اَوْ اَمْرِ السَّاعَةِ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ تَحْشُرُ النَّاسَ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَاَمَّا اَوَّلُ مَا يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَاَمَّا مَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيهِ وَاِلٰى اُمِّهِ، فَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيهِ، وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَ الْوَلَدُ اِلٰى اُمِّهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتَةٌ اسْتَنْزِلْهُمْ، وَسَلْهُمْ اَىُّ رَجُلٍ اَنَا فِيهِمْ قَبْلَ اَنْ يَعْلَمُوا بِاِسْلَامِى، فَجَاءَ مِنْهُمْ رَهْطٌ، فَسَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَىُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ؟ قَالُوْا: خَيْرُنَا، وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا، وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَاَعْلَمُنَا وَابْنُ اَعْلَمِنَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ؟ ، قَالُوْا: اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ، وَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالُوْا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، قَالَ: يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا الَّذِى كُنْتُ اَتَخَوَّفُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے موقع پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کروں گا ان چیزوں کے بارے میں کسی نبی کو ہی علم ہوسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دریافت کرو۔ انہوں نے عرض کی: قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اہل جنت سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے اور وہ کون سی چیز ہے' جو بچے کو اس کے باپ یا اس کی ماں کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے (جس کی وجہ سے بچہ ماں یا باپ سے مشابہت رکھتا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان چیزوں کے بارے میں ابھی جبرائیل نے مجھے بتایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: جبرائیل نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: فرشتوں میں سے وہ' تو یہودیوں کے نزدیک ناپسندیدہ شخصیت ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی سب سے پہلی نشانی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ آگ ہوگی' جو مشرق کی طرف سے نکلے گی اور لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ اہل جنت سب سے پہلے جو چیز کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا اضافی حصہ ہوگا' اور جو چیز بچے کو اس کے باپ یا ماں کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے' تو جب مرد کا مادہ عورت کے مادے پر سبقت لے جائے' تو بچہ باپ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' جب عورت کا مادہ مرد کے مادے پر سبقت لے جائے' تو بچہ ماں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی ایک

7161– إسناده صحيح على شرط البخاري، زياد بن أيوب من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أبو يعلى "3856"من طريق زهير بن حرب، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد3/108، والبخاري"3329"في أحاديث الأنبياء : باب خلق آدم وذريته، و"3938"في مناقب الأنصار: باب 51و"4480"في تفسير سورة البقرة باب: (مَنْ كَانَ عَدُوّاً لِجِبْرِيلَ) ، والنسائي في"عشرة النساء "189""، والبيهقي في "الدلائل529-2/528"، والبغوي في "شرح السنة "3769""، وفي "معالم التنزيل4/165"من طرق عن حميد، به . وأخرج القسم الأخير منه وهو إسلام عبد الله بن سلام ... أحمد3/211، والبخاري "3911"في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، والبيهقي في "الدلائل528-2/526"من طريق عبد الوارث بن سعيد العنبري، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس، وسيأتي برقم "7423"

ایسی قوم ہے جو بہتان تراشی کرتے ہیں آپ انہیں بلوائیں اور ان سے دریافت کیجئے میں ان کے درمیان کیسا شخص ہوں اس سے پہلے کہ انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا علم ہو جائے پھر یہودیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے انہوں نے کہا: وہ ہمارے سب سے بہتر شخص اور ہمارے سب سے بہتر شخص کے صاحب زادے ہیں اور وہ ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے صاحب زادے ہیں وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے صاحب زادے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر وہ اسلام قبول کر لے تو پھر تمہاری کیا رائے ہوگی۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ انہیں اس چیز سے بچائے۔ راوی کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن سلام نکل کر ان کے سامنے آئے اور بولے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ان یہودیوں نے کہا: آپ ہمارے سب سے برے شخص اور سب سے زیادہ برے شخص کے صاحب زادے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

7162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَشِيطٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ النَّخَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا كَنِيسَةَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ عِيدِهِمْ، وَكَرِهُوا دُخُوْلَنَا عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، اَرُوْنِيْ اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ يُحْبِطُ اللّٰهُ عَنْ كُلِّ يَهُودِيٍّ تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ الْغَضَبَ الَّذِيْ غَضِبَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَاَمْسَكُوا وَمَا اَجَابَهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ ثَلَّثَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، فَقَالَ: اَبَيْتُمْ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَنَا الْحَاشِرُ، وَاَنَا الْعَاقِبُ، وَاَنَا الْمُقَفِّي آمَنْتُمْ اَوْ كَذَّبْتُمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَاَنَا مَعَهُ حَتّٰى دَنَا اَنْ يَخْرُجَ، فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا يَقُوْلُ: كَمَا اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ: اَيُّ رَجُلٍ تَعْلَمُوْنِيْ فِيكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ؟ قَالُوْا: مَا نَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ فِينَا رَجُلٌ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَلَا اَفْقَهُ مِنْكَ، وَلَا مِنْ اَبِيكَ مِنْ قَبْلِكَ، وَلَا مِنْ جَدِّكَ قَبْلَ اَبِيكَ، قَالَ: فَاِنِّي اَشْهَدُ لَهُ بِاللّٰهِ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ الَّذِيْ تَجِدُوْنَهُ فِي التَّوْرَاةِ، قَالُوْا: كَذَبْتَ، ثُمَّ رَدُّوا عَلَيْهِ، وَقَالُوا لَهُ شَرًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتُمْ، لَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ، اَمَّا آنِفًا، فَتُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا اَثْنَيْتُمْ، وَاَمَّا اِذَا آمَنَ كَذَّبْتُمُوهُ، وَقُلْتُمْ مَا قُلْتُمْ، فَلَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا، وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ: (قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ) الْآيَةَ (الأحقاف: 10)

7162- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن هارون النخعي، فقد روى له ابن ماجة في "التفسير"، وهو ثقة. أبو المغيرة: هو عبد القدوس بن الحجاج الخولاني. وأخرجه أحمد 6/25، والطبري في "جامع البيان" 26/11، والطبراني 18/"83"، والحاكم 3/415 من طريق أبي المغيرة، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.!

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے میں آپ کے ساتھ تھا' یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں موجود یہودیوں کی عبادت گاہ میں داخل ہوئے یہ ان کے عید کے دن کی بات ہے انہیں ہمارا ان کے ہاں جانا اچھا نہیں لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ مجھے ایسے بارہ آدمی دکھاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں' تو اللہ تعالیٰ آسمان کے نیچے موجود یہودی پر کیے گئے غضب کو اٹھا لے گا' جو غضب اس نے ان پر کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو وہ لوگ چپ رہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ان کے سامنے یہ بات دوہرائی' تو پھر کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہ بات دوہرائی' تو پھر کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ بات نہیں مانتے اللہ کی قسم میں حاشر ہوں اور میں عاقب ہوں اور میں مقفی ہوں خواہ تم لوگ ایمان لاؤ یا جھٹلاؤ' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ تھا' یہاں تک کہ ابھی آپ ان کی عبادت گاہ سے باہر نکلنے لگے تھے کہ اسی دوران ہمارے پیچھے سے ایک شخص نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رک جائیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس شخص نے کہا: اے یہودیوں کے گروہ تم لوگ اپنے درمیان مجھے کیسا جانتے ہو ان لوگوں نے کہا: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جو ہمارے درمیان موجود ہو اور وہ اللہ کی کتاب کا آپ سے بڑا عالم ہو یا اس کے بارے میں آپ سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہو اور نہ ہی ہمیں کسی ایسے شخص کے بارے میں علم ہے' جو اس سے پہلے آپ کے والد سے زیادہ بڑا عالم ہو اور آپ کے والد سے پہلے آپ کے دادا سے زیادہ بڑا عالم ہو' تو اس شخص نے کہا: میں ان صاحب کے بارے میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے وہی نبی ہیں جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو' تو ان لوگوں نے کہا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو پھر ان لوگوں نے ان صاحب کی بات کو مسترد کر دیا اور ان کے بارے میں بری باتیں کہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جھوٹ کہہ رہے ہو تمہاری بات کو قبول نہیں کیا جائے گا ابھی تھوڑی دیر پہلے تم نے بھلائی کے حوالے سے اس شخص کی تعریفیں بیان کی ہیں اور اب جب یہ ایمان لے آیا ہے تو تم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور اس' اس طرح کی باتیں کی ہیں' تو تمہارے قول کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم وہاں سے باہر نکلے' تو ہم تین افراد تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، میں اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ' تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ''تم یہ فرما دو: تمہارا کیا خیال ہے' اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا ہو''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

7163 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ذَكْوَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَّمْشِي عَلَى الْاَرْضِ: اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ *

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روئے زمین پر چلنے والے کسی بھی شخص کے بارے میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا: ''یہ جنتی ہے'' صرف عبداللہ بن سلام کے بارے میں (میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7164 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ، فَاَصَبْنَا مِنْهَا، فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ رَجُلٌ مِّنْ هٰذَا الْفَجِّ يَاْكُلُ هٰذِهِ الْقَصْعَةَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعْدٌ: وَكُنْتُ تَرَكْتُ اَخِي عُمَيْرًا يَتَطَهَّرُ، فَقُلْتُ: هُوَ اَخِي فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَاَكَلَهَا

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا ہم نے اس میں سے کھالیا پھر کچھ بچ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس راستے سے تمہارے سامنے ایک شخص آئے گا' جو اس پیالے میں سے کھائے گا' اور وہ جنتی ہوگا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے بھائی عمیر کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کے آیا تھا میں نے سوچا وہ میرا بھائی ہی ہوگا لیکن عبداللہ بن سلام تشریف لے آئے اور انہوں نے وہ کھانا کھایا۔

7163- إسناده صحيح. عبد الله بن أحمد وهو ابن بشير بن ذكوان روى له أبو داود وابن ماجة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن يوسف، فمن رجال البخاري. أبو مهر: هو عبد الأعلى بن مهر الغساني، وأبو النضر: هو سالم بن أبي أمية مولى عمر بن عبيد الله التيمي. وأخرجه البخاري "38112" في مناقب الأنصار: باب مناقب عبد الله بن سلام، والطبري في "جامع البيان" 26/10، والبغوي "3990"، من طريق عبد الله بن يوسف، بهذا الإسناد. وزاد في آخره: قال: وفيه نزلت هذه الآية: (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ) الآية. قال: لا أدري قال مالك الآية أو في الحديث. وأخرجه أحمد 1/169، ومسلم "2483" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن سلام رضي الله عنه، من طريق إسحاق بن عيسى، والنسائي في فضائل الصحابة "148" من طريق أبي مسهر، كلاهما عن مالك، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 7/438 وزاد نسبته لابن المنذر وابن مردويه.

7164- إسناده حسن، عاصم بن أبي النجود: روى له الشيخان مقروناً، وأخرج له أصحاب السنن، وهو حسن الحديث، وباقي رجاله الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 1/169 و 183، والبزار "2712"، والحاكم 3/416 من طرق عن حما بن سلمة، بهذا الاسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/326، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار وفيه عاصم ابن بهدلة وهو ابن النجود- وفيه خلاف، وبقية رجالهم رجال الصحيح.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلامٍ عَاشِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہونے والے دسویں فرد ہوں گے

7165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِیِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمِيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالُوا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا، قَالَ: اَجْلِسُوْنِیْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعَمَلَ وَالْاِيمَانَ مَظَانُّهُمَا مَنِ الْتَمَسَهُمَا وَجَدَهُمَا، وَالْعِلْمُ وَالْاِيمَانُ مَكَانُهُمَا مَنِ الْتَمَسَهُمَا وَجَدَهُمَا، فَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِی الْجَنَّةِ

❀❀ یزید بن عمیرہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمن آپ ہمیں تلقین کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھا دو پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: عمل اور ایمان کا ماخذ ایک ہی ہے' جو شخص ان دونوں کو تلاش کرے گا وہ ان دونوں کو پا لے گا۔ علم اور ایمان کا مخصوص مقام ہے' جو شخص ان دونوں کو طلب کرے گا وہ ان دونوں کو پا لے گا تم لوگ علم کو چار آدمیوں کے پاس تلاش کرو ابودرداء کے پاس، سلمان فارسی کے پاس، عبداللہ بن مسعود کے پاس اور عبداللہ بن سلام کے پاس، جو پہلے یہودی تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ دس آدمیوں میں سے وہ دسواں شخص ہے' جو جنتی ہیں''۔

7165- إسناده قوى . يزيد بن عميرة روى له أبو داود والترمذى والنسائى، وهو ثقة، وباقى رجاله على شرط مسلم . أبو إدريس الخولانى: هو عائذ الله بن عبد الله. وأخرجه أحمد5/242-243، والترمذى "3804" فى المناقب باب مناقب عبد الله بن سلام، والنسائى فى فضائل الصحابة "149"، والحاكم 3/270 و416 من طريق الليث، والبخارى فى "التاريخ الصغير "1/73"، والطبرانى "8514" و20 "229"، من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن معاوية بن صالح، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وجود إسناده الحافظ ابن حجر فى "الإصابة" /2....313 وأخرجه ابن سعد فى "الطبقات"2/352 و353-325 عن حماد بن عمرو النصيبى، أخبرنا زيد بن رفيع، عن معبد الجهنى قال: كان رجل يقال له يزيد بن عميرة السكسكى وكان تلميذاً لمعاذ بن جبل فحدث أن معاذ بن جبل ... وأخرجه الطبرانى "228"/20 من طريق أنس بن سوار، عن أيوب السختيانى، عن أبى قلابة، عن يزيد بن عميرة، به. وأخرجه الفسوى فى "المعرفة"2/550-551 من طريق حماد، عن أيوب، عن أبى قلابة، عن رجل كان يخدم معاذاً فذكره.

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْتِمْسَاكِ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اِلٰى اَنْ مَاتَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے لیے اس بات کی گواہی دینے کا تذکرہ وہ مرتے دم تک اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہیں گے

7166 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، ثنا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا فِيْ حَلْقَةٍ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيْثًا حَسَنًا، فَلَمَّا قَامَ، قَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا، قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَتْبَعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ بَيْتَهُ، قَالَ: فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِي؟ قُلْتُ: اِنِّي سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُوْلُوْنَ لَمَّا قُمْتَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا، فَاَعْجَبَنِي اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ، قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَاُخْبِرُكَ مِمَّا قَالُوا ذٰلِكَ اِنِّي بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِيْ رَجُلٌ، فَقَالَ: قُمْ، فَاَخَذَ بِيَدِي، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَاِذَا اَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِي، فَاَخَذْتُ لِاٰخُذَ فِيهَا، فَقَالَ لِي: لَا تَاْخُذْ فِيهَا، فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ، قَالَ: وَاِذَا جَوَادٌ مَنْهَجٌ عَنْ يَّمِيْنِيْ، قَالَ لِي: خُذْ هَاهُنَا فَاَتٰى بِيْ جَبَلًا، فَقَالَ لِي: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا، فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اسْتِيْ حَتّٰى فَعَلْتُهُ مِرَارًا، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى بِيْ عَمُودًا رَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَاَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ حَلْقَةٌ، فَقَالَ لِي: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ اَصْعَدُ فَوْقَ هٰذَا وَرَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ؟ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَزَحَلَ بِيْ، فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ، ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَمَّا الطَّرِيقُ الَّذِيْ رَاَيْتَ عَلٰى يَسَارِكَ فَهِيَ طَرِيقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ، وَاَمَّا الطَّرِيقُ الَّذِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَّمِيْنِكَ فَهِيَ طَرِيقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ، وَالْجَبَلُ هُوَ مَنَازِلُ

7166- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن مسهر، فمن رجال مسلم . ... وأخرجه مسلم "2484" "150" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن سلام رضي الله عنه، والحاكم415-3/414 من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد423-5/452، وابن ماجة "3920" في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا، من طريق حسن بن موسى، والنسائي في التعبير من "الكبرى" كما في "التحفة"4/353 من طريق عفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن عاصم بن بهدلة، عن المسيب بن رافع، عن حرشة بن الحر، به. وأخرجه بنحوه أحمد 5/452، والبخاري "3813" في مناقب الأنصار: باب مناقب عبد الله بن سلام رضي الله عنه، و "7014" في التعبير: باب التعليق بالعروة والحلقة، ومسلم "2484" "148" من طرق عن عبد الله بن عون، والبخاري "7010" في التعبير: باب الخضر في المنام والروضة الخضراء، ومسلم "2484" "149" من طريق قرة بن خالد، كلاهما عن محمد بن سيرين، عن قيس بن عباد قال: كنت في المسجد ... فذكره.

الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ، وَاَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ، وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهَا حَتّٰى تَمُوْتَ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصَّوَابُ فَزَجَلَ، وَالسَّمَاعُ فَزَحَلَ بِالْحَاءِ

٭٭ خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اس میں ایک عمر رسیدہ شخص موجود تھا' جو بہت خوبصورت تھا وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنا شروع کی' تو عمدہ گفتگو کی جب وہ اٹھ گئے' تو لوگوں نے کہا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان صاحب کو دیکھ لے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے سوچا اللہ کی قسم میں ضرور ان کے پیچھے جاؤں گا' اور ان کے گھر کے بارے میں جان لوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں ان کے پیچھے چل پڑا وہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ کی آخری سرحد کے قریب اپنے گھر کے اندر تشریف لے گئے میں نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی انہوں نے مجھے اجازت دی۔ انہوں نے دریافت کیا: اے میرے بھتیجے تمہیں کیا کام ہے۔ میں نے کہا: جب آپ اٹھے تھے' تو میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان صاحب کو دیکھ لے' تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ میں آپ کے ساتھ رہوں۔ انہوں نے فرمایا: اہل جنت کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے لیکن میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جو لوگوں نے کہی ہے ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: اٹھو اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں چل پڑا مجھے اپنے بائیں طرف ایک راستہ نظر آیا میں اس کی طرف جانے لگا' تو اس شخص نے مجھ سے کہا: تم اس کی طرف نہ جاؤ کیونکہ یہ بائیں طرف والے لوگوں کا راستہ ہے۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں' پھر مجھے اپنی دائیں طرف ایک راستہ نظر آیا اس شخص نے مجھ سے کہا: تم اس راستے کو اختیار کرلو پھر وہ مجھے لے کر ایک پہاڑ کے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا: تم اس پر چڑھ جاؤ میں نے جب اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا' تو میں اپنی سرین کے بل گر پڑا میں نے کئی مرتبہ ایسا کیا پھر وہ شخص گیا اور میرے لیے ایک سیڑھی لے کر آیا جس کا اوپر والا سرہ آسمان میں تھا اور نیچے والا حصہ زمین میں تھا اس کے بلندی والے حصے پر ایک حلقہ تھا اس نے مجھ سے کہا: تم اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا: میں اس پر کیسے چڑھ سکتا ہوں جب کہ اس کا سرا آسمان میں ہے' اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس پر چڑھا دیا' تو مجھے لگا میں اس حلقے کے ساتھ متعلق ہوں پھر اس نے ستون پر مارا' تو وہ گر گیا اور میں اس حلقے کے ساتھ لٹکا رہ گیا جب صبح ہوئی' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس راستے کا تعلق ہے' جو تم نے اپنے بائیں طرف دیکھا تھا وہ بائیں طرف والے لوگوں کا راستہ تھا اور جہاں تک اس راستے کا تعلق جس کو' تم نے دائیں طرف دیکھا تھا'' تو وہ دائیں طرف والے لوگوں کا راستہ تھا اور وہ پہاڑ شہداء کی جائے قیام تھی تم اس تک نہیں پہنچ سکتے تھے جہاں تک ستون کا تعلق ہے' تو وہ اسلام کا ستون تھا جہاں تک رسی کا تعلق ہے' تو وہ اسلام کی رسی تھی تم مرتے دم تک اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست لفظ ''فزجل'' البتہ راوی نے اس کو نقل کرتے ہوئے فزحل نقل کیا ہے یعنی ''ح'' کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7167 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ ثَابِتٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيَّ، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ قَدْ هَلَكْتُ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: قَدْ نَهَانَا اللّٰهُ عَنْ اَنْ نُحِبَّ اَنْ نُحْمَدَ بِمَا لَمْ نَفْعَلْ، وَاَجِدُنِيْ اُحِبُّ الْحَمْدَ، وَنَهَى اللّٰهُ عَنِ الْخُيَلَاءِ، وَاَجِدُنِيْ اُحِبُّ الْجَمَالَ، وَنَهَى اللّٰهُ اَنْ نَرْفَعَ اَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ، وَاَنَا امْرُؤٌ جَهِيْرُ الصَّوْتِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَابِتُ، اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَعِيْشَ حَمِيْدًا، وَتُقْتَلَ شَهِيْدًا، وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَعَاشَ حَمِيْدًا، وَقُتِلَ شَهِيْدًا يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ

❁❁ حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اسمٰعیل نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیوں۔ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم اس چیز کو پسند کریں' جو ہم نے نہیں کیا

7167- إسماعيل بن ثابت: هو إسماعيل بن محمد بن ثابت نسب إلى جده. قال الحافظ في "تعجيل المنفعة" ص37: ذكره ابن حبان في "الثقات" 4/16، وقال: روى عن أنس، روى عنه أبو ثابت من ولد ثابت بن قيس بن الشماس، ثم قال 4/15: إسماعيل بن ثابت يروى عن ثابت بن قيس، وعنه الزهري، فنسب إسماعيل إلى جده وظنهما اثنين، فوهم، ولم يدرك إسماعيل جده فإنه قتل باليمامة. قلت: وجزم البخاري في "التاريخ" 1/371 بأنه مرسل، فقال: روى عنه الزهري مرسل، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين غير ثابت بن قيس فمن رجال البخاري. وانظر "الفتح" 6/621. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1314" من طريق عنبسه، عن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني أيضاً "1312" من طريق سعيد بن عفير، عن مالك، عن ابن شهاب، عن إسماعيل بن محمد بن ثابت، عن ثابت بن قيس بن شماس أنه قال ... وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" "520" من طريق عمرو بن مرزوق، عن مالك، عن ابن شهاب، عن إسماعيل بن محمد الأنصاري، أن ثابت بن قيس ... فذكره.... وأخرجه الطبراني "1315" من طريق عبيد الله بن عمر، عن الزهري، عن إسماعيل بن محمد بن ثابت بن قيس بن شماس أن ثابت بن قيس ... وأخرجه ابن جرير الطبري في "تفسيره" 26/119 من طريق ابن ثور، وعبد الرزاق "20425" ومن طريقه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/355، كلاهما عن معمر، عن الزهري أن ثابت بن قيس بن شماس قال: يا رسول الله ... فذكره، وهو معضل كما ذكر الحافظ. وأخرجه الحاكم 3/234، والبيهقي في "الدلائل" 6/355 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، حدثني أبي، عن ابن شهاب قال: أخبرني إسماعيل بن محمد بن ثابت الأنصاري، عن أبيه، أن ثابت بن قيس قال.. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، كذا قالا مع أن إسماعيل وأباه لم يخرجا لهما ولا أحدهما. وأخرجه الطبراني "1310" و"1311" و"1313" من طرق عن الزهري، عن محمد بن ثابت، عن ثابت بن قيس بن شماس. وأخرجه الطبري 26/118 عن أبي كريب قال: حدثنا زيد بن الحباب، قال: حدثنا أبو ثابت بن قيس بن الشماس، قال: حدثني عمي إسماعيل بن محمد بن ثابت بن قيس بن شماس، عن أبيه قال: نزلت هذه الآية (لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ) قال: قعد ثابت في الطريق يبكي.. فذكره مطولاً.

اور اس پر ہماری تعریف کی جائے اور مجھے اپنے اندر یہ بات ملتی ہے کہ میں اپنی تعریف کو پسند کرتا ہوں اس طرح اللہ نے اپنے اوپر اترانے سے منع کیا ہے اور مجھے اپنے اندر یہ چیز ملتی ہے کہ میں جمال کو پسند کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ ہم اپنی آوازیں آپ کی آواز سے بلند کریں اور میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی آواز بلند ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ثابت کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم قابل تعریف زندگی بسر کرو اور شہید ہونے کے عالم میں مارے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے لائق تعریف زندگی گزاری اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ لڑائی کے دن شہید ہوئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7168 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ، وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ) (الحجرات: 2)، قَعَدَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فِيْ بَيْتِهٖ، وَقَالَ: اَنَا الَّذِيْ كُنْتُ اَرْفَعُ صَوْتِيْ، وَاَجْهَرُ لَهٗ بِالْقَوْلِ، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ: بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ اَنَسٌ: فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِيْ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، وَنَحْنُ نَعْلَمُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَمَامَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ الِانْكِشَافُ، لَبِسَ ثِيَابَهٗ، وَتَحَنَّطَ وَتَقَدَّمَ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

7168- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن المغيرة، فمن رجال مسلم وهو في "مسند أبي يعلى". "3331" وأخرجه أحمد 3/137، ومسلم "119" "188" في الأيمان: باب مخافة المؤمن أن يحبط عمله، والبيهقي في "الدلائل" 6/354 من طرق عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/137، ومسلم "119" "187"، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/209 من طريق حماد بن سلمة، ومسلم "119" "188"، وأبو يعلى "3427"، والواحدي في "أسباب النزول" ص258 من طريق جعفر بن سليمان، كلاهما عن ثابت، به. وأخرجه البخاري "3613" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"4846" في تفسير سورة الحجرات: باب (لا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ)، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/375 من طريقين عن أزهر بن سعد، عن ابن عون، عن موسى بن أنس، عن أنس. وأخرجه الطبراني "1309" من طريق ابن معين، عن أزهر، عن ابن عون، عن ثمامة بن عبد الله بن أنس، عن أنس. وأخرجه طرفه الأخير بنحوه: الحاكم 3/235، والطبراني "1307" من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس .... وأخرجه البخاري "2845" في الجهاد: باب التحنط عند القتال، من طريق ابن عون، عن موسى بن أنس، قال: وذكر اليمامة قال: أتى أنس بن مالك ثابت بن قيس وقد حسر عن فخذيه وهو يتحنط ... وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 7/548 وزاد نسبته إلى البغوي في "معجم الصحابة" وابن المنذر، وابن مردويه. وانظر الحديث الآتي.

''اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اونچا نہ کرو اور آپ کے سامنے بلند آواز میں بات نہ کرو''۔

تو حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے انہوں نے کہا: میں وہ شخص ہوں کہ میں اپنی آواز بلند کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے سامنے اونچی آواز میں بات کرتا ہوں' تو میں تو جہنمی ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں غیر موجود پایا (اور ان کے بارے میں دریافت کیا) تو نبی اکرم ﷺ کو ان کی صورت حال کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں) بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم انہیں اپنے درمیان چلتا پھرتا دیکھتے تھے' تو ہمیں اس بات کا پتہ تھا یہ جنتی ہیں لیکن جب جنگ یمامہ کا موقع آیا' تو یہ صورت حال کو واضح کرنے والا تھا انہوں نے اپنے کپڑے پہنے، خوشبو لگائی آگے بڑھے جنگ میں حصہ لیا اور شہید ہو گئے۔

ذِكْرُ حَزَنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عِنْدَ نُزُولِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا اس آیت کے نزول کے وقت غمگین ہونے کا تذکرہ

7169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) (الحجرات: 2)، قَالَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ: اَنَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْفَعُ صَوْتِيْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيَّ، فَحَزِنَ وَاصْفَرَّ، فَفَقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقِيْلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُ يَقُوْلُ: اِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اِنِّيْ كُنْتُ اَرْفَعُ صَوْتِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِيْ بَيْنَ اَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبی اکرم ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو''۔

تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! وہ شخص ہوں کہ میری آواز نبی اکرم ﷺ کے سامنے اونچی ہوتی ہے' تو مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر غضب ناک ہوگا اس بات پر وہ غمگین ہو گئے اور ان کا رنگ زرد ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان

7169- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "123" عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "119" "188"، وأبو يعلى "2381" من طريق هريم بن عبد الأعلى، عن معتمر بن سليمان، به. وانظر الحديث السابق.

کی غیر موجودگی محسوس کر کے ان کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ کو بتایا گیا: اے اللہ کے نبی! وہ یہ کہتے ہیں' کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں میں اہل جہنم میں سے نہ ہو جاؤں کیونکہ میری آواز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جی نہیں) بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو ہم انہیں ایک جنتی شخص کے طور پر اپنے درمیان چلتا پھرتا دیکھتے تھے۔

ذِكْرُ اَبِیْ زَیْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7170 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی * بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ اَبِیْ زَیْدِ بْنِ اَخْطَبَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ بِالْجَمَالِ

❁❁ حضرت ابوزید بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے خوبصورتی کی دعا کی تھی۔

ذِكْرُ مَسْحِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَ اَبِیْ زَیْدٍ حَیْثُ دَعَا لَهُ بِمَا وَصَفْنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا تذکرہ جب آپ نے ان کے لیے وہ دعا کی تھی' جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

7171 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ، عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ وَجْهَهُ، وَدَعَا لَهُ بِالْجَمَالِ

7170–إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير زيد بن أخزم، فمن رجال البخاري، وصحابيه فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني "43"/17 من طريق علي بن عبد العزيز، عن مسلم بن إبراهيم بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/340، ابن سعد 7/28 عن حجاج بن نصر، عن قرة، به. وانظر الحديثين الآتيين.

7171– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو نب الضحاك بن مخلد فقد روى له ابن ماجة وهو ثقة. وأخرجه الطبراني "45"/17 من طريق الحسن بن علي، عن عمرو بن .... الضحاك، بهذا الإسناد. وفيه زيادة: "قال عزرة: فأخبرني بعض أهلي أنه بلغ مئة وسبع سنين وليس في رأسه ولحيته إلا نبذات من شعر أبيض." وأخرجه أحمد 5/341، والترمذي "3629" في المناقب: باب 6، من طريق أبي عاصم الضحاك بن مخلد، به. وفيها زيادة كالسابقة إلا أن لفظ أحمد: "بلغ بضعاً ومئة سنة" ولفظ الترمذي: "عاش مئة وعشرين سنة." وقال الترمذي: هذا: حديث حسن غريب. وأخرجه أحمد 5/77، ومن طريقه البيهقي في "الدلائل" 6/211 من طريق حرمي بن عمارة، عن عزرة، به. ولفظ زيادته كلفظ أحمد السابق، وصححه البيهقي، وانظر الحديث السابق والآتي.

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کے لیے خوبصورتی کی دعا کی تھی۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجَلِهٖ دَعَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ زَيْدٍ بِالْجَمَالِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کے لیے خوبصورتی کی دعا کی تھی

7172 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّرْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ نَهِيكٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَخْطَبَ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَسْقَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُ بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَّفِيهِ شَعْرَةٌ فَرَفَعْتُهَا فَنَاوَلْتُهُ، فَنَظَرَ اِلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ، قَالَ: فَرَاَيْتُهُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمَا فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ

حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا میں ایک برتن لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں پانی موجود تھا اور اس میں بال بھی تھا میں نے اسے اٹھایا اور اسے پکڑ لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ اسے جمال عطا کر۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں **93** سال کی عمر میں دیکھا اس وقت بھی ان کے سر اور داڑھی میں کوئی بال سفید نہیں تھا۔

7172– إسناده قوی . أبـو نهيك: هوعثمان بن نهيك. وأخـرجه أحمد 5/340، والحاكم 4/139، والبيهقى فى "الدلائل" 6/212، وابن الأثير فى "أسد الغابة" 4/190 من طريق على بن .... الحسن بن شقيق، عن الحسين بن واقد، بهذا الإسناد . ولفظ الحاكم: وهو ابن أربع وتسعين، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى . وأخـرجه أحمد 5/340، وابن أبى شيبة 494-11/493، والطبرانى "47"/17، وأبو نعيم فى "الدلائل" "384" من طريق زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، به . ولفظ أبى نعيم: "ثلاث وتسعين" ولفظ أحمد وابن شيبة: "أربع وتسعين"، ولفظ الطبرانى: "فلقد رأيته أتى عليه ستون سنة."

7173– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وحديثه لا يرقى إلى الصحة . وهو فى "مصنف بن أبى شيبة" 538-14/533 وأخرجه البيهقى فى "دلائل النبوة" 186-4/182 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وأخـرجه مسلم "1807" فى الجهاد: باب غزوة ذى قرد وغيرها، عن أبى بكر بن أبى شيبة، به . وأخـرجه ابن سعد 84-2/81، وأحمد 54-4/52، وأبو داود "2752" فى الجهاد: باب فى السرية ترد على أهل العسكر، من طريق هاشم بن القاسم، به . وأخـرجه مسلم "1807"، والطبرى فى "تاريخه" 600-2/596، والبيهقى 4/186 من طرق عن عكرمة بن عمار، به . وانظر الحديث رقم . "4529"

ذِكْرُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7173 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِیْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجْتُ اَنَا وَرَبَاحٌ غُلَامُهُ اُنَدِّيهِ مَعَ الْ اِبِلِ، فَلَمَّا كَانَ بِغَلَسٍ اَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلٰى اِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَلَ رَاعِيَهَا، وَخَرَجَ يَطْرُدُ بِهَا، وَهُوَ فِیْ اُنَاسٍ مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ اقْعُدْ عَلٰى هٰذَا الْفَرَسِ، وَالْحِقْهُ بِطَلْحَةَ، وَاَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَدْ اُغِيرَ عَلٰى سَرْحِهِ، قَالَ: وَقُمْتُ عَلٰى تَلٍّ، فَجَعَلْتُ وَجْهِی قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ نَادَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: يَا صَبَاحَاهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ مَعِی سَيْفِیْ وَنَبْلِی، فَجَعَلْتُ اَرْمِيهِمْ وَاَرْتَجِزُهُمْ، وَذٰلِكَ حِيْنَ كَثُرَ الشَّجَرُ، فَاِذَا رَجَعَ اِلَیَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ لَهُ فِیْ اَصْلِ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَمَيْتُهُ، وَلَا يُقْبِلُ عَلَیَّ فَارِسٌ، اِلَّا عَقَرْتُ بِهِ، فَجَعَلْتُ اَرْمِيهِ وَاَقُوْلُ:

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ   وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاَلْحَقُ بِرَجُلٍ فَاَرْمِيهِ، وَهُوَ عَلٰى رَحْلِهِ، فَيَقَعُ سَهْمِی فِی الرَّحْلِ حَتّٰى انْتَظَمْتُ كَتِفَهُ، قُلْتُ:

خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ   وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاِذَا كُنْتُ فِی الشَّجَرِ اَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ، وَاِذَا تَضَايَقَتِ الثَّنَايَا عَلَوْتُ الْجَبَلَ وَرَدَّيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَمَا زَالَ ذٰلِكَ شَانِی وَشَانَهُمْ اَتْبَعُهُمْ، وَاَرْتَجِزُ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِی وَاسْتَنْقَذْتُهُ مِنْ اَيْدِيهِمْ، ثُمَّ لَمْ اَزَلْ اَرْمِيهِمْ حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ رُمْحًا وَاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً يَسْتَخِفُّوْنَ بِهَا لَا يُلْقُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، اِلَّا جَمَعْتُ عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَمَعْتُهُ عَلٰى طَرِيقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّ الضُّحَى اَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِیُّ مُمِدًّا لَهُمْ وَهُمْ فِیْ ثَنِيَّةٍ ضَيِّقَةٍ، ثُمَّ عَلَوْتُ الْجَبَلَ، قَالَ عُيَيْنَةُ: وَاَنَا فَوْقَهُمْ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَرَى؟ قَالُوْا: لَقِينَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ، مَا فَارَقَنَا مُنْذُ سَحَرٍ حَتَّى الْاٰنَ وَاَخَذَ كُلَّ شَیْءٍ مِنْ اَيْدِينَا، وَجَعَلَهُ وَرَاءَهُ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ: لَوْلَا اَنَّ هٰذَا يَرَى وَرَاءَهُ طَلَبًا لَقَدْ تَرَكَكُمْ، فَلْيَقُمْ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْكُمْ، فَقَامَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْهُمْ اَرْبَعَةٌ، فَصَعِدُوْا فِی الْجَبَلِ، فَلَمَّا اَسْمَعْتُهُمُ الصَّوْتَ، قُلْتُ لَهُمْ: اَتَعْرِفُوْنِیْ، قَالُوْا: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالَّذِیْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْلُبُنِیْ رَجُلٌ مِّنْكُمْ، فَيُدْرِكُنِیْ وَلَا اَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِیْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اَظُنُّ، قَالَ: فَمَا بَرِحْتُ مَقْعَدِیْ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى فَوَارِسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ، وَاِذَا اَوَّلُهُمُ الْاَخْرَمُ الْاَسَدِیُّ، وَعَلٰى اِثْرِهِ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَعَلٰى اِثْرِهِ الْمِقْدَادُ الْكِنْدِیُّ، قَالَ: فَوَلَّى الْمُشْرِكُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، فَاَنْزِلُ مِنَ الْجَبَلِ، فَاَعْتَرِضُ الْاَخْرَمَ، فَقُلْتُ: يَا اَخْرَمُ

احْذَرْهُمْ، فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَقْتَطِعُوكَ، فَاتَّئِدْ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، قَالَ: يَا سَلَمَةُ، اِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ، فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ، قَالَ: فَخَلَّى عِنَانَ فَرَسِهِ، فَلَحِقَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَاخْتَلَفَا فِيْ طَعْنَتَيْنِ، فَعَقَرَ الْاَخْرَمُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَرَسِ الْاَخْرَمِ، فَلَحِقَ اَبُوْ قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَاخْتَلَفَا فِيْ طَعْنَتَيْنِ، فَعَقَرَ بِاَبِيْ قَتَادَةَ، وَقَتَلَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَتَحَوَّلَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَلٰى فَرَسِ الْاَخْرَمِ، ثُمَّ اِنِّي خَرَجْتُ اَعْدُو فِيْ اِثْرِ الْقَوْمِ حَتّٰى مَا اَرَى مِنْ غُبَارِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَيُعْرِضُونَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ اِلٰى شِعْبٍ فِيْهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو قَرَدٍ، فَاَرَادُوْا اَنْ يَشْرَبُوْا مِنْهُ، فَاَبْصَرُوْنِيْ اَعْدُو وَرَاءَهُمْ، فَعَطَفُوا عَنْهُ وَشَدُّوا فِي الثَّنِيَّةِ ثَنِيَّةِ ذِيْ ثَبِيرٍ وَّغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَاَلْحَقُ رَجُلًا فَاَرْمِيهِ، قُلْتُ:

خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

قَالَ: يَا ثَكِلَتْنِيْ اُمِّي اَاَكْوَعُ بَكْرَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ اَيْ عَدُوَّ نَفْسِهِ، وَكَانَ الَّذِيْ رَمَيْتُهُ بَكْرَةَ، وَاَتْبَعْتُهُ بِسَهْمٍ اٰخَرَ، فَعَلِقَ فِيْهِ سَهْمَانِ وَخَلَّفُوا فَرَسَيْنِ، فَجِئْتُ بِهِمَا اَسُوْقُهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ عِنْدَ ذِيْ قَرَدٍ، فَاِذَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَمَاعَةٍ، وَاِذَا بِلَالٌ قَدْ نَحَرَ جَزُوْرًا مِمَّا خَلَّفْتُ وَهُوَ يَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، خَلِّنِيْ فَاَنْتَخِبَ مِنْ اَصْحَابِكَ مِائَةَ رَجُلٍ وَّآخُذَ عَلَى الْكُفَّارِ، فَلَا اُبْقِي مِنْهُمْ مُخْبِرًا، اِلَّا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُنْتَ فَاعِلًا ذٰلِكَ يَا سَلَمَةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَالَّذِيْ اَكْرَمَ وَجْهَكَ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ فِيْ ضَوْءِ النَّارِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُمْ يُقْرَوْنَ الْاٰنَ اِلٰى اَرْضِ غَطَفَانَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ غَطَفَانَ، فَقَالَ: نَزَلُوا عَلٰى فُلَانٍ الْغَطَفَانِيِّ، فَنَحَرَ لَهُمْ جَزُوْرًا، فَلَمَّا اَخَذُوا يَكْشِطُونَ جِلْدَهَا رَاَوْا غَبَرَةً، فَتَرَكُوهَا وَخَرَجُوْا هُرَّابًا، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ، فَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ الرَّاجِلِ وَالْفَارِسِ جَمِيْعًا، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَنِيْ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَرِيبٌ مِّنْ ضَحْوَةٍ وَّفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ لَا يُسْبَقُ، فَجَعَلَ يُنَادِيْ: هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ اَلَا رَجُلٌ يُسَابِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا وَاَنَا وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي، خَلِّنِيْ فَلِاُسَابِقَ الرَّجُلَ، قَالَ: اِنْ شِئْتَ، قُلْتُ: اذْهَبْ اِلَيْكَ فَطَفَرَ عَنْ رَاحِلَتِهِ وَثَنَيْتُ رِجْلِي، فَطَفَرْتُ عَنِ النَّاقَةِ، ثُمَّ اِنِّي رَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا، اَوْ شَرَفَيْنِ - يَعْنِيْ اسْتَبْقَيْتُ نَفْسِيْ -، ثُمَّ عَدَوْتُ حَتّٰى اَلْحَقَهُ، فَاَصُكُّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِيَدِي، وَقُلْتُ: سُبِقْتَ وَاللّٰهِ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ

ایاس بن سلمہ، اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر میں نبی

اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ آیا میں اور نبی اکرم ﷺ کا غلام رباح اونٹوں کو ساتھ لے کر نکلے' جب کچھ اندھیرا چھا گیا' تو عبدالرحمٰن بن عیینہ نے نبی اکرم ﷺ کے اونٹوں پر حملہ کر کے ان کے چرواہے کو قتل کر دیا اور وہ ان اونٹوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گیا اس کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی تھے میں نے کہا: اے رباح تم اس گھوڑے پر سوار ہو جاؤ اور اسے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور نبی اکرم ﷺ کو یہ بتاؤ کہ آپ کے اونٹوں پر حملہ کر دیا گیا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک ٹیلے پر چڑھا میں نے اپنا چہرہ مدینہ منورہ کی طرف کیا اور پھر میں نے تین مرتبہ بلند آواز میں پکارا ''خطرہ ہے'' پھر میں ان لوگوں کے پیچھے چل پڑا میرے پاس تلوار بھی تھی اور نیزہ بھی تھا میں انہیں نیزہ مارتا اور انہیں رجز پڑھ کے سناتا' یہاں تک کہ ہم ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں درخت زیادہ تھے اسی دوران ایک گھڑ سوار پلٹ کر میری طرف آیا میں اس کا (مقابلہ کرنے کے لئے) درخت کے تنے کے پاس بیٹھ گیا پھر میں نے اسے تیر مارا' تو پھر کوئی گھڑ سوار میری طرف نہیں آیا مگر یہ کہ میں نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے میں تیر مارتا جاتا تھا اور یہ کہتا جاتا تھا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔

میں ایک شخص کے پاس آیا اور میں نے اسے تیر مارا وہ اپنی سواری پر تھا میرا تیر اس سواری پر لگا' یہاں تک کہ اس کے کندھے کے اندر جا کر لگ گیا' تو میں نے کہا: لو سنبھالو میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے' جب میں درختوں میں ہوتا' تو میں انہیں تیر مارتا اور جب گھاٹیاں تنگ ہو جاتیں' تو میں پہاڑ پر چڑھ جاتا اور انہیں پتھر مارتا میرا اور ان کا معاملہ یوں ہی چلتا رہا میں ان کے پیچھے جاتا رہا انہیں رجز پڑھ کے سناتا رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی ہر اونٹنی کو میں نے ان کے ہاتھوں سے چھین لیا' میں پھر بھی مسلسل انہیں تیر مارتا رہا' یہاں تک کہ میں نے ان سے تیس سے زیادہ نیزے اور تیس سے زیادہ چادریں بھی چھین لیں وہ اپنا وزن ہلکا کر رہے تھے وہ جو بھی چیز ڈالتے تھے میں اس پر پتھر رکھ دیتا تھا اور میں اسے نبی اکرم ﷺ کے راستے کے لئے اکٹھا کر دیتا تھا' یہاں تک کہ جب دن چڑھ آیا' تو ان لوگوں کے پاس ان کی مدد کرنے کے لئے عیینہ بن بدر فزاری آ گیا وہ لوگ اس وقت ایک تنگ گھاٹی میں تھے میں پہاڑ پر چڑھ گیا عیینہ نے کہا: یہ کون ہے میں اس وقت ان لوگوں کے اوپر تھا ان لوگوں نے بتایا: ہم بڑی دیر سے اس کے حوالے سے پریشان ہیں جب سے صبح ہوئی ہے' اس نے ہماری جان نہیں چھوڑی اور یہ وقت ہو گیا ہے' اس نے ہمارے پاس موجود ہر چیز حاصل کر لی ہے اور ان چیزوں کو اپنے پیچھے رکھ لیا ہے۔ عیینہ نے کہا: اگر اسے اپنے پیچھے سے حملہ کرنے والے نظر آ گئے تو یہ تمہیں چھوڑ دے گا۔ تم میں سے کچھ لوگ اٹھ کر اس کے پاس جائیں ان میں سے چار آدمی اٹھ کر ان کی طرف گئے وہ لوگ پہاڑ پر چڑھ گئے جب میری آواز ان تک پہنچ گئی' تو میں نے ان سے کہا: کیا تم لوگ مجھے جانتے ہو۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو اور ان کے چہرے کو عزت بخشی ہے تم میں سے جو شخص بھی میری تلاش میں آئے گا وہ مجھ تک پہنچ نہیں پائے گا' اور جسے میں تلاش کروں گا وہ مجھ سے اوجھل نہیں رہ سکے گا ان میں سے ایک شخص نے کہا: میرا خیال ہے (ایسا ہی ہے) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو میں اسی جگہ پر بیٹھا رہا' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے گھڑ سواروں کو دیکھ لیا جو درختوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے آ رہے تھے ان میں سب سے آگے اخرم اسدی تھے ان کے پیچھے ابوقتادہ تھے ان کے پیچھے مقداد کندی تھے۔ راوی کہتے ہیں' تو مشرکین پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے میں پہاڑ سے

نیچے اترا میں اخرم کے سامنے آیا میں نے کہا: اے اخرم ان سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ یہ تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں تم ذرا ٹھہر جاؤ جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب تشریف نہیں لے آتے' تو اخرم نے کہا: اے سلمہ اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور یہ بات جانتے ہو کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے' تو میرے اور شہادت کے درمیان رکاوٹ نہ بنو۔ راوی کہتے ہیں' تو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی وہ عبدالرحمٰن بن عیینہ کے پاس پہنچے۔ عبدالرحمٰن نے ان پر حملہ کیا ان دونوں کے نیزے ٹکرائے' تو اخرم نے عبدالرحمٰن کے جانور کے پاؤں کاٹ دیئے اور عبدالرحمٰن نے انہیں زخمی کر دیا اور انہیں شہید کر دیا پھر عبدالرحمٰن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوا پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن کے پاس پہنچے ان دونوں کے نیزے ایک دوسرے سے ٹکرائے اس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے جانور کے پاؤں کاٹ دیئے' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے مار دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو کر واپس آئے پھر میں ان لوگوں کے پیچھے چلتا ہوا روانہ ہوا' یہاں تک کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے غبار میں سے کوئی چیز نظر نہیں آئی جب کہ دشمن سورج غروب ہونے سے کچھ پہلے گھاٹی میں پہنچا' جہاں پانی موجود تھا اس جگہ کو ذوقرد کہتے تھے۔ انہوں نے وہاں سے پانی پینے کا ارادہ کیا جب انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے آ رہا ہوں' تو انہوں نے اس جگہ کو چھوڑا اور اس گھاٹی کی طرف آئے جو ذی ثبیل کی گھاٹی تھی اسی دوران سورج غروب ہو گیا میں ایک شخص کے پاس پہنچا میں نے اسے تیر مارا میں نے کہا: لو اسے سنبھالو میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے' تو اس نے کہا: میری ماں مجھے روئے کیا اکوع صبح والا؟ میں نے کہا: ہاں اے اپنی جان کے دشمن یہ وہی شخص تھا' جسے میں نے صبح کے وقت تیر مارا تھا میں نے اسے دوسرا تیر مارا' تو اسے دو تیر لگے' تو اس نے دو گھوڑے چھوڑے۔ میں ان دونوں کو لے کر ہانک کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ذی قرد پانی کے پاس موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ساتھیوں سمیت تھے وہاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے ان میں سے ایک اونٹ کو قربان کر دیا تھا جنہیں میں نے پیچھے چھوڑا تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کا کلیجہ اور ران بھون رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے اصحاب میں سے ایک سو آدمیوں کو منتخب کروں اور پھر کفار پر حملہ کر دوں میں ان میں سے کسی بھی اطلاع دینے والے کو نہیں چھوڑوں گا مگر یہ کہ اسے قتل کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمہ کیا تم نے ایسا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں اس ذات کی قسم جس نے آپ کے چہرے کو عزت بخشی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' یہاں تک کہ مجھے آگ کی روشنی میں آپ کے اطراف کے دانت نظر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ اب غطفان کی سرزمین پر پہنچ گئے ہوں گے پھر غطفان سے ایک شخص آیا اس نے بتایا: ان لوگوں نے فلاں غطفانی کے ہاں پڑاؤ کیا ہے' اس نے ان لوگوں کے لئے اونٹ قربان کیا ہے وہ لوگ اس کی کھال اتارنے لگے' تو انہوں نے غبار دیکھا انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گھڑ سواروں میں آج سب سے بہتر ابوقتادہ ہے اور ہمارے پیدل لوگوں میں آج سب سے بہتر سلمہ ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیادہ شخص اور گھڑ سوار دونوں کا حصہ عطا کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے اپنی اونٹنی عضباء پر سوار کیا اور ہم لوگ مدینہ منورہ کی طرف واپس آ گئے ابھی ہم مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر تھے کہ حاضرین میں سے ایک صاحب جن کا تعلق انصار سے تھا اور کوئی بھی

دوڑ میں ان سے آگے نہیں نکل سکتا تھا اس نے بلند آواز میں کہنا شروع کیا کیا کوئی مقابلہ کرنے والا ہے کیا کوئی مدینہ منورہ تک دوڑ کا مقابلہ کرے گا۔انہوں نے کئی مرتبہ یہ اعلان کیا میں اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پیچھے موجود تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس شخص کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرتم چاہو (تو کرلو) میں نے اس انصاری سے کہا: چلو (میں تمہارا مقابلہ کرتا ہوں) وہ اپنی سواری سے اترا' میں نے اپنی ٹانگ موڑی اور اونٹنی سے اتر آیا' پھر میں نے اسے ایک یا دوٹیلوں تک آگے نکلنے کا موقع دیا (پوری قوت سے دوڑ لگائی) اور اس تک پہنچ گیا۔ میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مارا اور کہا: اللہ کی قسم! تم ہار گئے ہو' یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آ گئے۔

ذِكْرُ غَزَوَاتِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوات میں حصہ لینے کا تذکرہ

7174 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنَ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَمَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہے اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نو غزوات میں شرکت کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔

7175 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُدَيْبِيَةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ،

7174- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه ابن سعد 4/305، والطبراني "6282"، والحاكم 3/218، والبيهقي 9/40-41 من طريق أبي عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4272" في المغازي: باب بعث النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إلى الحرقات من جهينة، من طريق أبي عاصم، به، بلفظ: غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم تسع غزوات، وغزوت مع ابن حارثة استعمله علينا. وأخرجه البخاري "4270"، ومسلم "1815" في الجهاد: باب عدد غزوات النبي صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 9/40، والبغوي "3941" من طريق حاتم بن أبي إسماعيل، والبخاري "4271" من طريق حفص بن غياث، كلاهما عن يزيد بن ابي عبيد، به. بلفظ: غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع غزوات، وخرجت فيما يبعث من البعوث تسع غزوات، مرة علينا أبو بكر، ومرة علينا أسامة بن زيد، ولفظ البيهقي واحدى روايتي مسلم: "سبع" في كلتيهما. وأخرجه ابن سعد 4/305، وأحمد 4/54، والبخاري "4273"، والطبراني "[illegible]" من طريق حماد بن مسعدة.

7175- إسناده حسن. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار فمن رجال مسلم أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه ابن سعد 4/306 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم "[illegible]" مطولاً.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا الْيَوْمَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ، ثُمَّ اَعْطَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ الْفَارِسِ، وَسَهْمَ الرَّاجِلِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: كَانَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ رَاجِلًا، فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ الرَّاجِلِ لِمَا اسْتَحَقَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَسَهْمَ الْفَارِسِ مِنْ خُمُسِ خُمُسِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ سَلَمَةُ اُعْطِيَ سَهْمَ الْفَارِسِ مِنْ سِهَامِ الْمُسْلِمِيْنَ

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ آئے پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس جانے کے لئے روانہ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج ہمارا سب سے بہترین گھڑ سوار ابوقتادہ اور ہمارا سب سے بہترین پیادہ سلمہ بن اکوع ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے گھڑ سوار اور پیادہ (دونوں طرح کے لوگوں) کا حصہ عطا کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اس جنگ میں پیادہ کے طور پر شریک ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں پیادہ کا حصہ دیا تھا' جس کے وہ مال غنیمت میں سے مستحق تھے اور گھڑ سوار کا حصہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں خمس میں سے دیا تھا ایسا نہیں ہے کہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کے حصے میں سے گھڑ سوار کا حصہ دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7176 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ پندرہ غزوات میں شرکت کی ہے میں نے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (ہم دونوں نے شرکت کی ہے)

7176- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان - وهو ابن كرامة - العجلي، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن سعد 4/368 عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/292، والبخاري "4472" في المغازي: باب كم غزا النبي صلى الله عليه وسلم، من طريقين عن إسرائيل، به. وأخرجه أحمد 4/292، و 301 من طريق الجراح بن مليح والطيالسي "720"، وابن سعد 4/368، وأبو يعلى "1693" من طريق حديج بن معاوية، كلاهما عن أبي إسحاق، به. وأخرج أحمد 4/295 عن يونس بن محمد، عن فليح، عن صفوان بن سليم، عن أبي بسرة، عن البراء، قال: غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بضع عشرة غزوة، فما رأيته ترك ركعتين حين تميل الشمس.

ذِكْرُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7177 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَزَّرَتْنِي بِخِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا اَنَسٌ اَتَيْتُكَ بِهٖ لِيَخْدُمَكَ، فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ، قَالَ اَنَسٌ: فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِي لَكَثِيْرٌ، وَاِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي يَتَعَاقَبُوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے اپنی چادر کے ایک حصے کو مجھے تہبند کے طور پر پہنا دیا اور ایک حصہ میرے جسم پر لپیٹ دیا تھا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انس ہے میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں تاکہ یہ آپ کی خدمت کیا کرے آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعائے خیر کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ اس کے مال اور اس کی اولاد میں کثرت کردے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔

7177- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال وأخرجه البيهقي في "الدلائل 6/194" من طريق محمود بن غيلان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2481" "143" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أنس بن مالك، عن أبي معن الرقاشي، عن عمر بن يونس، به. وأخرجه الطبراني "301" /25 من طريق سعيد بن عبد الرحمن الجمحي، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس، عن أمه. وأخرجه أحمد 3/194 و248، ومسلم "660" في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة، و "2481" "142"، وأبو يعلى "3328"، والطبراني "302" /25، والبيهقي في "السنن 3/53-54" من طريقين عن ثابت، عن أنس. وأخرجه ابن سعد 7/19، والبخاري في "الأدب المفرد "653"، وأبو يعلى "4236" من طريقين عن سنان بن ربيعة، عن أنس 0 وفيه: فلقد دفنت من صلبي سوى ولد ولدي خمسا وعشرين ومئة. وأخرجه الطبراني "710" من طريق هشام بن حسان، عن حفصة بنت سيرين، عن أنس بنحوه. وأخرجه البيهقي في "الدلائل 6/196" من طريق نوح بن قيس، عن ثمامة بن "عبد الله بن" أنس، عن أنس. وأخرج ابن سعد 7/19-20، وأبو يعلى "4221" من طريقين عن سلام بن مسكين، عن عبد العزيز بن أبي جميلة، عن أنس قال: إني لأعرف دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفي مالي وفي ولدي .... وأخرج مسلم "24" "144"، والترمذي "3827" في المناقب: باب مناقب لأنس بن مالك، وأبو يعلى "4354"، والبيهقي 6/196 من طريقين عن جعفر بن سليمان، عن الجعد أبي عثمان، عن أنس، قال: مر رسول الله صلى الله عليه وسلم، فسمعت أمي أم سليم صوته، فقالت: بأبي وأمي يا رسول الله، أنيس، فدعا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث دعوات قد رأيت منها اثنين في الدنيا، وأنا أرجو الثالثة في الأخرة 0 وانظر الحديث الآتي، والحديث رقم "7186"

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْبَرَكَةِ فِيمَا آتَاهُ اللّٰهُ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے ان چیزوں میں برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی ہیں

7178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی انس آپ کا خادم ہے' آپ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ! اس کے مال اور اس کی اولاد کو زیادہ کردے اور جو کچھ تو نے اسے عطا کیا ہے' اس میں اس کے لیے برکت رکھ دے''۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِي خَدَمَ فِيهَا اَنَسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس مدت کا تذکرہ' جتنے عرصے تک حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت کرتے رہے

7179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى مِنْ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا بَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ لَمْ تَتَهَيَّاْ اِلَّا قَالَ: لَوْ

7178- إسناده صحيح على شرط الشيخين. بندار: هو محمد بن بشار، ومحمد: هو ابن جعفر. وأخرجه البخارى"6378" "6379"فى الدعوات: باب الدعاء بكثرة المال مع البركة، ومسلم"2480" فى فضائل الصحابة: باب من فضائل أنس بن مالك، والترمذى"3829"فى المناقب: باب مناقب لأنس بن مالك، والبغوى "3990"من طريق بندار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم"2480"والطبرانى"303"/25 من طريقين، عن محمد بن جعفر، به . وأخرجه أبو يعلى"3238"و"3239"من طريق حجاج، عن..... شعبة، عن قتادة وهشام بن زيد، عن أنس، عن أم سليم. وأخرجه الطيالسى"1987"، ومن طريقه مسلم"2480"والبيهقى فى "الدلائل6/194"، وأخرجه البخارى "6334"فى الدعوات: باب قول الله تعالى: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) ، و "6380" و"6381" باب الدعاء بكثرة الولد مع البركة، من طريق سعيد بن الربيع، والبخارى"6344"باب دعوة النبى صلى الله عليه وسلم لخادمه بطول العمر وبكثرة ماله، وأبو يعلى "3200" من طريق حرمى، ثلاثتهم عن شعبة، عن قتادة، عن أنس قال: قالت أم سليم ... وأخرجه البخارى"6379"، ومسلم"2480" عن محمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن هشام بن زيد، سمعت أنس بن مالك يقول مثل ذلك0واظر الحديث السابق برقم"7186"، وانظر "الفتح 11/128"

7179- إسناده صحيح على شرط الشيخين0ثمامة: هو ابن عبد الله بن أنس. وقد تقدم برقم"2893"و."2894"

قُضِيَ لَكَانَ، اَوْ لَوْ قُدِّرَ لَكَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی مجھے کسی کام کے لیے بھیجا' تو یہی ارشاد فرمایا: اگر نصیب میں ہوا' تو یہ ہو جائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اگر مقدر میں ہوا' تو یہ ہو جائے گا۔

ذِكْرُ اَبِىْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7180 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، قَالَ: غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ، فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَّدِيْ وَآخُذُهُ، وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ، وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرَى الْمُنَافِقُوْنَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ، اَجْبَنُ قَوْمٍ، وَاَذَلُّهُ لِلْحَقِّ، يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ، اَهْلُ شَكٍّ وَرِيبَةٍ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے غزوہ بدر کے دن ہم لوگ صفوں میں موجود تھے کہ اسی دوران ہم پر اونگھ طاری ہوگئی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جن پر اس دن اونگھ طاری ہوئی تھی میری تلوار میرے ہاتھ سے گر جاتی تھی میں اسے پکڑ لیتا تھا وہ پھر گر جاتی تھی میں پھر پکڑ لیتا تھا جبکہ دوسرا گروہ منافقین کا تھا انہیں صرف اپنی فکر تھی یہ لوگ سب سے زیادہ بزدل تھے اور سب سے زیادہ ذلیل تھے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق گمان کرتے تھے جو زمانہ جاہلیت کا گمان تھا یہ اللہ کے حکم کے بارے میں شک وشبہ کرنے والے لوگ تھے۔

7180– إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبيد الله، فروى له البخاری. شيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوی نسبة إلى نحوه: بطن من الأزد، لا إلى علم النحو. وأخرجه البيهقی فی "الدلائل 3/273-274" من طريق محمد بن . . . . عبد الله بن المبارك، عن يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وسقط من المطبوع من قوله: "يونس" إلى: "وحدثنا أنس"، واستدرك من "تفسير ابن كثير 1/427" وأخرجه أحمد 4/29 عن يونس، حدثنا شيبان وحسين فی تفسير شيبان عن قتادة، به. وأخرجه البخاری "4562" فی تفسير آل عمران: باب (أَمَنَةً نُعَاساً)، والبغوی فی "تفسيره 1/363" من طريق حسين بن محمد، عن شيبان، به. وأخرجه البخاری "4068" فی المغازی: باب (ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاساً)، والترمذی "3008" فی تفسير سورة آل عمران، والطبری فی "حامع البيان" "8077"، والطبرانی "4700"، والبيهقی فی "الدلائل" 3/272 من طريق سعيد، والطبری "8076"، والطبرانی "4699" من طريق عمران القطان، كلاهما عن قتادة، به. وأخرجه ابن سعد 3/505، والنسائی فی "الكبری" كما فی "التحفة" 3/247، والطبری "8074" من طريق حميد، عن أنس، به. وأخرجه ابن سعد 3/505، وابن أبی شيبة 14/406-407، والترمذی "3007"، والنسائی فی "الكبری" كما فی "التحفة" 3/247، والطبری "8075"، والحاكم 2/297، والبيهقی فی "الدلائل" 3/272، وأبو نعيم فی "الدلائل" "421".

ذِكْرُ اتِّرَاسِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِىْ طَلْحَةَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ڈھال کے طور پر رکھنے کا تذکرہ

7181 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ لِيَنْظُرَ اَيْنَ يَقَعُ نَبْلُهُ، فَيَتَطَاوَلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِصَدْرِهِ يَقِى بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُوْلُ: هٰكَذَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَاكَ نَحْرِی دُوْنَ نَحْرِكَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوکر تیراندازی کر رہے تھے ان کے پیچھے سے جب بھی نبی اکرم ﷺ اپنا سر اوپر کرنے کی کوشش کرتے تاکہ اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کا تیر کہاں گرا ہے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے سینے کو پھیلا لیتے تاکہ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو بچائیں اور یہ عرض کرتے: اے اللہ کے نبی! آپ اسی طرح (میرے پیچھے محفوظ رہیں) اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے اور میں آپ کے آگے رہوں۔

ذِكْرُ تَصَدُّقِ اَبِىْ طَلْحَةَ بِاَحَبِّ مَالِهِ اِلَيْهِ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا اپنا سب سے زیادہ محبوب مال صدقہ کرنے کا تذکرہ

7182 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِیُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

7181- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم."4582"

7182- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "1683"، وفي "التفسير" 1/325 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 996-2/995 في الصدقة: باب الترغيب في الصدقة، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/141، والبخاري "1416" في الزكاة: باب الزكاة على الأقارب، و"2318" في الوكالة: باب إذا قال الرجل لوكيله: ضعه حيث أراك الله، و "2752" في الوصايا: باب إذا وقف أو أوصى لأقاربه، و "2769" باب إذا وقف أرضاً ولم يبين الحدود، فهو جائز، و "4554" في تفسير سورة آل عمران: باب: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، و "5611" في الأشربة: باب استعذاب الماء، ومسلم "998" "42" في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج، والدارمي 1/390، والبيهقي 165-6/164 و 275. وأخرجه أحمد 3/256، والطيالسي "2080" من طريقين عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به. وعلقة البخاري "2758" في الوصايا: باب من تصدق إلى وكيلهثم رد الوكيل إليه، عن إسماعيل، عن عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة، عن إسحاق بن عبد الله، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 2/259، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبي حاتم. وأخرجه أحمد 3/115 و 174 و 262، والترمذي "2997" في تفسير آل عمران، والطبري "7394" من طرق عن حميد، عن أنس قال: لما نزلت هذه الآية: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، أو ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً﴾ قال أبو طلحة وكان له حائط، فقال: يارسول الله، حائطي لله، ولو استطعت أن أسره لم أعلنه، فقال: "واجعله في قرابتك أو أقربيك."

اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا، وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92)، قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92)، وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَيْرُحَاءُ، وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُو بِرَّهَا، وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ، بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهَا، وَاِنِّیْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِيْنَ، قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی زمین مدینہ منورہ میں انصار میں سب سے زیادہ تھی اوران کے نزدیک ان کی سب سے پسندیدہ زمین بیرحاء (نامی باغ) تھا' جو مسجد کے بالکل سامنے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اندر تشریف لاتے تھے اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم لوگ نیکی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو''۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ نیکی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو''۔

میرے نزدیک میرا سب سے پسندیدہ ترین مال بیرحاء ہے یہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے اور میں اس کے اجر وثواب کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امیدوار ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جہاں چاہیں اسے استعمال کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت عمدہ یہ ایک نفع بخش مال ہے بہت عمدہ یہ ایک نفع بخش مال ہے تم نے اس کے بارے میں' جو کچھ کہا وہ میں نے سن لیا میرا یہ خیال ہے اسے تم اپنے قریبی رشتے داروں کو دے دو اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسا ہی کروں گا۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قریبی رشتے داروں اور اپنے چچازاد افراد میں اسے تقسیم کردیا۔

ذِكْرُ اَسَامِی مَنْ قَسَمَ اَبُوْ طَلْحَةَ مَالَهٗ فِيْهِمْ

ان حضرات کے ناموں کا تذکرہ' جن میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال تقسیم کیا تھا

7183 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92)، قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا، فَاِنِّي اُشْهِدُكَ اَنِّي قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِي وَقْفًا. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ. فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(توضیح مصنف) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

"تم لوگ نیکی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو"۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہم سے ہمارے اموال کے بارے میں مطالبہ کیا ہے میں آپ کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین کو وقف کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے قریبی رشتے داروں کو دے دو تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ زمین حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ میں تقسیم کردی۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ

اس مقام کا تذکرہ جہاں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا

7184 - أخبرنا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، قَرَاَ سُوْرَةَ بَرَاءَةٌ، فَاَتَى عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا) (التوبة: 41)، فَقَالَ: اَلَا اَرٰى رَبِّي يَسْتَنْفِرُنِي شَابًّا وَّشَيْخًا، جَهِّزُوْنِي، فَقَالَ لَهُ بَنُوْهُ: قَدْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ، وَغَزَوْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ حَتّٰى مَاتَ وَغَزَوْتُ مَعَ عُمَرَ، فَنَحْنُ نَغْزُو عَنْكَ، فَقَالَ: جَهِّزُوْنِي، فَجَهَّزُوْهُ وَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَمَاتَ، فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ جَزِيْرَةً يَدْفِنُوْنَهُ فِيْهَا اِلَّا بَعْدَ سَبْعَةِ اَيَّامٍ فَلَمْ يَتَغَيَّرْ

7183- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وعلقه البخاري 5/379 في الوصايا: باب إذا وقف أو أوصى لأقاربه، عن ثابت، به. ووصله أحمد 3/285، ومسلم "998" "43" في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج، وأبو داود "1689" في الزكاة: باب في صلة الرحم، والنسائي 232-6/231 في الإحباس: باب كيف يكتب الحبس، والطبري في "تفسيره" "7395"، والبيهقي 6/165 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، به. وأخرجه البخاري "4555" في تفسير سورة آل عمران. باب (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) عن محمد بن عبد الله الأنصاري، عن أبيه، عن ثمامة، عن أنس. وانظر الحديث السابق.

7184- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" "3413"، وأخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة" 6/182 من طريق أبي يعلى، به. وأخرجه ابن سعد 3/507، والطبراني "4683"، والحاكم 3/353 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت وعلي بن زيد، عن أنس بن مالك، وصححه الحاكم على شرط مسلم. وأورده الهيثمي في "المجمع" 313-9/312 وقال: رواه أبو يعلى والطبراني، ورجاله رجال الصحيح. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 4/209 وزاد نسبته إلى ابن أبي عمر العدني في "مسنده"، وعبد الله بن أحمد في زوائد "الزهد"، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وأبي الشيخ، وابن مردويه.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ توبہ کی تلاوت کی جب وہ اس آیت پر پہنچے۔
''تم لوگ (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل ہو''۔
تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں یہ نہیں دیکھ رہا کہ میرے پروردگار نے مجھے نکلنے کے لئے کہا ہے خواہ میں جوان ہوں یا بوڑھا ہوں تم لوگ میرا سامان تیار کرو۔ ان کے بیٹوں نے ان سے کہا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگوں میں حصہ لیا یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہوگیا پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیا اب ہم لوگ آپ کی جگہ جنگ میں شرکت کے لئے چلے جاتے ہیں' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ میرا سامان تیار کرو۔ ان لوگوں نے ان کا سامان تیار کیا وہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے اسی دوران ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کے ساتھیوں کو انہیں دفن کرنے کے لئے کوئی جزیرہ نہیں ملا ان کے انتقال کے سات دن بعد انہیں جزیرہ ملا (جہاں وہ انہیں دفن کرتے) لیکن اس دوران ان کی (میت میں) کوئی تبدیلی نہیں آئی (یعنی میت خراب نہیں ہوئی)

ذِكْرُ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

7185 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ، خَرَجَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ لَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هٰذَا؟ قَالَتِ: اتَّخَذْتُهُ وَاللّٰهِ اِنْ دَنَا مِنِّي رَجُلٌ بَعَجْتُ بِهِ بَطْنَهُ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَلَا تَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئیں ان کے پاس ایک خنجر تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے ام سلیم یہ کس لیے ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے اسے اس لیے رکھا ہے اللہ کی قسم اگر کوئی شخص میرے قریب آیا' تو میں اسے اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گی' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (یارسول اللہ!) کیا آپ نے سنا کہ ام سلیم کیا کہہ رہی ہے' اس نے یہ بات کہی ہے۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان لوگوں کو قتل کروا دیں' جو لوگ بعد میں مسلمان ہوئے اور وہ آپ کو چھوڑ کے پسپاء ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلیم! اللہ تعالیٰ نے کفایت کی اور اچھا (نتیجہ ظاہر کیا)

7185- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/286، وابن سعد 8/425، ومسلم "1809" في الجهاد والسير: باب غزوة النساء مع الرجال، والطبراني "291"/25 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 109-3/108 عن ابن عدي، عن حميد، عن أنس، وانظر الحديث "4838".

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهَا بِالْخَيْرِ

نبی اکرم ﷺ کا سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر والوں کے لیے دعائے خیر کرنے کا تذکرہ

7186 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ، فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ، فَقَالَ: اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ، فَاِنِّيْ صَائِمٌ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَصَلّٰى صَلَاةً غَيْرَ مَكْتُوبَةٍ، وَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ، وَاَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِي خُوَيْصَةً، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَتْ: خُوَيْدِمُكَ اَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ، وَلَا دُنْيَا اِلَّا دَعَا لِي بِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهٗ، قَالَ: فَاِنِّي لَمِنْ اَكْثَرِ الْاَنْصَارِ مَالًا، قَالَ: وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِيْ اُمَيْنَةُ، قَالَتْ: قَدْ دُفِنَ لِصُلْبِيْ اِلٰى مَقْدَمِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے تو انہوں نے کھجوریں اور گھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا گھی اس کے مشکیزے میں ڈال دو اور اپنی کھجوریں ان کی پوٹلی میں ڈال دو کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پھر نبی اکرم ﷺ گھر کے کونے کی طرف گئے آپ نے وہاں نفل نماز ادا کی آپ نے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر میں موجود افراد کو بلایا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک خصوصی درخواست ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا؟ انہوں نے عرض کی: آپ کا ادنیٰ خادم انس (آپ اس کے لئے دعا کیجئے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے دنیا اور آخرت سے متعلق ہر بھلائی کے بارے میں میرے حق میں دعا کی اور پھر آپ نے فرمایا۔

''اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا کر اور اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مال (یعنی زمینوں) کے حساب سے میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا میری بیٹی امینہ نے یہ بات بتائی ہے کہ حجاج کے بصرہ آنے سے پہلے میری اولاد اور اولاد کی اولاد میں سے ایک سو بیس سے کچھ زیادہ لوگوں کا انتقال ہو چکا تھا۔

7186- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "1982" في الصوم: باب من زار قوماً، فلم يفطر عندهم، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/108 و 188، وابن سعد 8/429، والبخاري بإثر الحديث "1982" تعليقاً، وأبو يعلى "3878"، والبيهقي في "الدلائل" 6/195 من طرق عن حميد، به . لفظ ابن سعد والبيهقي: "تسعة وعشرون ومئة." وأخرجه الطبراني "300"/25 من طريق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ... أبي طلحة الأنصاري،، عن أنس، عن أم سليم، وفيه: "ولقد دفنت بيدي هاتين مئة من ولدي لا أقول سقطاً، ولا ولد ولد."

ذِكْرُ وَصْفِ تَزَوَّجِ اَبِي طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے کا تذکرہ

7187 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ اَبُو طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ لَهُ: مَا مِثْلُكَ يَا اَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنِّي امْرَاَةٌ مُسْلِمَةٌ، وَاَنْتَ رَجُلٌ كَافِرٌ، وَلَا يَحِلُّ لِي اَنْ اَتَزَوَّجَكَ، فَاِنْ تُسْلِمْ فَذٰلِكَ مَهْرِي لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهُ، فَاَسْلَمَ، فَكَانَتْ لَهُ فَدَخَلَ بِهَا، فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا صَبِيحًا، وَكَانَ اَبُو طَلْحَةَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا، فَعَاشَ حَتّٰى تَحَرَّكَ فَمَرِضَ، فَحَزِنَ عَلَيْهِ اَبُو طَلْحَةَ حُزْنًا شَدِيدًا حَتّٰى تَضَعْضَعَ، قَالَ: وَاَبُو طَلْحَةَ يَغْدُو عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرُوحُ، فَرَاحَ رَوْحَةً وَمَاتَ الصَّبِيُّ، فَعَمَدَتْ اِلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ، فَطَيَّبَتْهُ وَنَظَّفَتْهُ وَجَعَلَتْهُ فِي مِخْدَعِنَا، فَاَتٰى اَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: كَيْفَ اَمْسٰى بُنَيَّ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ مَا كَانَ مُنْذُ اشْتَكٰى اَسْكَنَ مِنْهُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسُرَّ بِذٰلِكَ، فَقَرَّبَتْ لَهُ عَشَاءَهُ، فَتَعَشّٰى ثُمَّ مَسَّتْ شَيْئًا مِنْ طِيبٍ، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ حَتّٰى وَاقَعَ بِهَا، فَلَمَّا تَعَشّٰى وَاَصَابَ مِنْ اَهْلِهِ، قَالَتْ: يَا اَبَا طَلْحَةَ رَاَيْتَ لَوْ اَنَّ جَارًا لَكَ اَعَارَكَ عَارِيَّةً، فَاسْتَمْتَعْتَ بِهَا، ثُمَّ اَرَادَ اَخْذَهَا مِنْكَ اَكُنْتَ رَادَّهَا عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: اِيْ وَاللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ لَرَادُّهَا عَلَيْهِ، قَالَتْ: طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُكَ؟ قَالَ: طَيِّبَةً بِهَا نَفْسِي، قَالَتْ: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَارَكَ بُنَيَّ وَمَتَّعَكَ بِهِ مَا شَاءَ، ثُمَّ قُبِضَ اِلَيْهِ، فَاصْبِرْ وَاحْتَسِبْ، قَالَ: فَاسْتَرْجَعَ اَبُو طَلْحَةَ وَصَبَرَ، ثُمَّ اَصْبَحَ غَادِيًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ حَدِيثَ اُمِّ سُلَيْمٍ كَيْفَ صَنَعَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا، قَالَ: وَحَمَلَتْ تِلْكَ الْوَاقِعَةَ فَاَثْقَلَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي طَلْحَةَ: اِذَا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ فَجِئْنِي بِوَلَدِهَا، فَحَمَلَهُ اَبُو طَلْحَةَ فِي خِرْقَةٍ، فَجَاءَ

7187- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي "2056"، ومن طريقه البيهقي 4/65-66 عن جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرج طرفه الأول: عبد الرزاق "10417"، والنسائي 6/114 في النكاح: باب التزويج على الإسلام، والطبراني "273"/25 من طريق جعفر بن سليمان، به. وأخرجه مطولاً ومختصراً: الطيالسي "2056"، وابن سعد 8/426-427 و432، وأحمد 3/196 و287-288، ومسلم "2144" "22" في الآداب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، و "107" ص1909-1910 في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي طلحة الأنصاري، وأبو يعلى "3283"، والبيهقي 4/65-66 و9/305 من طريق حماد بن سلمة وسليمان بن المغيرة، عن ثابت، به. وأخرجه ابن سعد 8/431-432، وأحمد 3/105-106، وأبو يعلى "3882" من طريق حميد، عن أنس. وأخرجه ابن سعد 8/433، وأحمد 3/106، والبخاري "5470" في الأطعمة: باب تسمية المولود غداة يولد، ومسلم "2144" "23" من طريق محمد بن سيرين، وأنس بن سيرين، كلاهما عن أنس. وأخرجه ابن سعد 8/426 و431 و433-434، والنسائي 6/114، والطبراني "274"/25 من طريق محمد بن موسى، عن عبد الله بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس مختصراً. وأخرجه طرفه الأخير ابن سعد 8/433 عن خالد بن مخلد، عن عبد الله بن عمر، عن أم يحيى الأنصارية، عن أنس بن مالك، وانظر الحديث الآتي، والحديث المتقدم برقم. "4531"

بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَمَضَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً، فَمَجَّهَا فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ: حِبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ فَحَنَّكَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوطلحہ نے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو شادی کا پیغام بھیجا' تو انہوں نے جواب دیا: ابوطلحہ آپ جیسے شخص کے پیغام کو مسترد نہیں کیا جا سکتا لیکن میں ایک مسلمان عورت ہوں اور آپ ایک کافر شخص ہیں میرے لیے آپ کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے' اگر آپ اسلام قبول کر لیتے ہیں' تو یہی میرا مہر ہوگا میں اس کے علاوہ کسی چیز کا آپ سے مطالبہ نہیں کروں گی' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوگئی وہ حاملہ ہوگئیں انہوں نے ایک خوبصورت بچے کو جنم دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس بچے سے بہت محبت کرتے تھے کچھ عرصہ بعد وہ بچہ بیمار ہوگیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس کی وجہ سے انتہائی افسوس ہوا' یہاں تک کہ وہ کمزور ہوگئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ صبح وشام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو پیچھے بچے کا انتقال ہوگیا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس بچے کو خوشبو لگائی اسے صاف کیا اور اسے ہمارے چھوٹے کمرے میں لٹا دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے اور دریافت کیا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اچھی حالت میں ہے' جب سے وہ بیمار ہوا ہے آج رات سب سے زیادہ پرسکون ہے پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور بہت خوش ہوئے پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے رات کا کھانا پیش کیا انہوں نے رات کا کھانا کھایا پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ خوشبو لگائی اور ان کے سامنے آئیں' یہاں تک کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ صحبت کر لی جب انہوں نے رات کا کھانا بھی کھالیا اپنی بیوی سے صحبت بھی کر لی' تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوطلحہ آپ کی کیا رائے ہے' اگر آپ کے کسی پڑوسی نے آپ کو عاریت کے طور پر کوئی چیز دی ہو اور آپ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں پھر وہ اس چیز کو آپ سے واپس لینا چاہے' تو کیا آپ وہ چیز اسے واپس کر دیں گے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں اللہ کی قسم میں وہ چیز اسے واپس کردوں گا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اپنی خوشی کے ساتھ؟ انہوں نے جواب دیا: اپنی خوشی کے ساتھ' تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ نے میرا بیٹا آپ کو عاریت کے طور پر دیا تھا جب تک اس نے چاہا آپ نے اس سے نفع حاصل کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو قبض کرلیا' تو اب آپ صبر سے کام لیں اور ثواب کی امید رکھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور صبر سے کام لیا اگلے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوئے اور آپ کو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے بارے میں بتایا یعنی جو کچھ انہوں نے کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گزشتہ رات میں تم دونوں کے لئے برکت رکھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس واقعہ سے حاملہ ہوگئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب ام سلیم بچے کو جنم دے' تو اس کے بچے کو میرے پاس لے کر آنا' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر اسے

نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھجور کو چبایا اور اسے اس بچے کے منہ میں ڈالا دیا پس بچے نے اسے چوسنا شروع کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انصار واقعی کھجور سے محبت کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کو گھٹی دی اس بچے کا نام رکھا اس کے لئے دعا کی' آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

ذِكْرُ كُنْيَةِ هٰذَا الصَّبِيِّ الْمُتَوَفَّى لِاَبِيْ طَلْحَةَ، وَاُمِّ سُلَيْمٍ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے فوت ہو جانے والے اس بچے کی کنیت کا تذکرہ

7188 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، كَانَ لَهُ ابْنٌ يُكَنّٰى اَبَا عُمَيْرٍ، قَالَ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ قَالَ: فَمَرِضَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ غَائِبٌ فِيْ بَعْضِ حِيطَانِهِ، فَهَلَكَ الصَّبِيُّ، فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ، فَغَسَّلَتْهُ، وَكَفَّنَتْهُ وَحَنَّطَتْهُ وَسَجَّتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا، وَقَالَتْ: لَا يَكُوْنُ اَحَدٌ يُخْبِرُ اَبَا طَلْحَةَ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اُخْبِرُهُ، فَجَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ كَالًّا، وَهُوَ صَائِمٌ، فَتَطَيَّبَتْ لَهُ وَتَصَنَّعَتْ لَهُ وَجَاءَتْ بِعَشَائِهِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ اَبُوْ عُمَيْرٍ، فَقَالَتْ: تَعَشّٰى وَقَدْ فَرَغَ، قَالَ: فَتَعَشّٰى وَاَصَابَ مِنْهَا مَا يُصِيْبُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ اَهْلَ بَيْتٍ اَعَارُوْا اَهْلَ بَيْتٍ عَارِيَّةً، فَطَلَبَهَا اَصْحَابُهَا اَيَرُدُّوْنَهَا اَوْ يَحْبِسُوْنَهَا، فَقَالَ: بَلْ يَرُدُّوْنَهَا عَلَيْهِمْ، قَالَتْ:

7188– إسناده حسن. عمارة بن زاذان مختلف فيه، روى له أصحاب السنن، ووثقه أحمد، ويعقوب بن سفيان والعجلي، وابن حبان، وقال ابن معين: صالح، وقال أبو زرعة وابن عدي: لا بأس به، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه، ولا يحتج به، وقال البخاري: ربما يضطرب في حديثه، وقال الدارقطني: ضعيف يعتبر به. قلت: فمثله يكون حسن الحديث، والطريق الذي قبل هذا يقويه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير شيبان بن أبي شيبة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو يعلى "3398"، وأبو الشيخ مختصراً في "أخلاق النبي" ص33 من طريق شيبان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 8/431 عن يحي بن عباد، عن عمارة بن زاذان، به. وأخرجه طرفه الأول: "أبا عمير ما فعل النغير" الطيالسي "2088"، وأحمد3/119 و 171 و 190 و 212، والبخاري "6129" في الأدب: باب الانبساط إلى الناس، و "6203" باب الكنية للصبي، وفي "الأدب ... المفرد" "269"، ومسلم "2150" في الأدب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، والترمذي "333" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على البسط، و "1989" في البر: باب ما جاء في المزاح، وابن ماجة "3720" في الأدب: باب في المزاح، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" "411"، وأبو عوانة في "المسند" 2/72، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص32 و33-32، والبغوي في "شرح السنة" "3377" من طريق أبي التياح، عن أنس. وأخرجه أحمد3/288، وأبو داود "4969" في الأدب: باب ما جاء في الرجل يتكنى وليس له ولد، وأبو يعلى "3347" من طريق حماد بن سلمة، أحمد223-3/222 من طريق سليمان بن المغيرة، كلاهما عن ثابت، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/188 و 201، والبغوي "3378" من طرق عن حميد، عن أنس. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 7/310 من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن أنس. وأخرجه ابن سعد 8/427، والطيالسي "2147" من طريق الجارود، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/278 من طريق شعبة، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه أبو يعلى "2836"، وأبو الشيخ ص32 من طريق هشام بن حسان عن محمد بن سيرين، عن أنس. وانظر. "4531" والنغير: تصغير النغر، وهو طائر صغير.

احْتَسِبْ اَبَا عُمَيْرٍ، قَالَ: فَغَضِبَ وَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِ اُمِّ سُلَيْمٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا ، قَالَ: فَحَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَتّٰى اِذَا وَضَعَتْ وَكَانَ يَوْمُ السَّابِعِ، قَالَتْ لِي اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا الصَّبِيِّ وَهٰذَا الْمِكْتَلِ وَفِيهِ شَيْءٌ مِّنْ عَجْوَةٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِي يُحَنِّكُهُ وَيُسَمِّيهِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَيْهِ وَاَضْجَعَهُ فِي حِجْرِهِ، وَاَخَذَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا، ثُمَّ مَجَّهَا فِي فِي الصَّبِيِّ، فَجَعَلَ يَتَلَمَّظُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَتِ الْاَنْصَارُ اِلَّا حُبَّ التَّمْرِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا' جس کی کنیت ابوعمیر تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کیا کرتے تھے'اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ بیمار ہو گیا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے کسی باغ میں گئے ہوئے تھے اس بچے کا انتقال ہو گیا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اٹھیں انہوں نے اس بچے کو غسل دیا اسے کفن دیا اسے خوشبو لگائی اور اسے کپڑے میں ڈھانپ دیا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کوئی بھی شخص ابوطلحہ کو اس بارے میں اطلاع نہ دے میں خود انہیں اس بات کی اطلاع دوں گی پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھکے ہوئے آئے انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے خوشبو لگائی اور ان کے لیے تیار ہو گئیں وہ کھانا لے آئیں۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ابوعمیر کا کیا حال ہے۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ شام کا کھانا کھا کر فارغ ہو چکا ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا اس کے بعد انہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کی پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوطلحہ آپ کا کیا خیال ہے' اگر کسی گھرانے کے لوگ کسی دوسرے گھر والوں کو عاریت کے طور پر کوئی چیز دیں اور پھر اس چیز کے مالکان دوسرے لوگوں سے اس کا مطالبہ کریں' تو کیا وہ دوسرے لوگ اس چیز کو واپس کر دیں گے یا اپنے پاس رکھیں گے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ انہیں وہ چیز انہیں واپس کرنی چاہئے' تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ابوعمیر کے حوالے سے ثواب کی امید رکھیے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے قول کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گزشتہ رات میں تم دونوں کو برکت نصیب کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے حاملہ ہو گئیں جب انہوں نے اس بچے کو جنم دیا' تو اس کی پیدائش کے ساتویں دن سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے انس اس بچے کو لے جاؤ اور یہ برتن بھی لے جاؤ اس میں کچھ عجوہ کھجوریں ہیں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھٹی دیں اور اس کا نام تجویز کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اس بچے کو اپنی گود میں لٹایا آپ نے ایک کھجور لی اسے چبایا پھر وہ کھجور اس بچے کے منہ میں ڈال دی' تو اس بچے نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار واقعی کھجوروں سے محبت کرتے ہیں۔

ذِكْرُ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

7189 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اُمِّ حَرَامٍ، قَالَتْ:

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عِنْدَنَا، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي، مَا اَضْحَكَكَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ قَوْمًا مِنْ اُمَّتِي يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ، ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ، قُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ، فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَرَكِبَ وَرَكِبَتْ مَعَهُ، فَلَمَّا قُدِّمَتْ اِلَيْهَا بَغْلَةٌ؛ لِتَرْكَبَهَا انْدَقَّتْ عُنُقُهَا، فَمَاتَتْ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات بتائی ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے ہمارے ہاں قیلولہ کیا جب آپ بیدار ہوئے' تو آپ ہنس رہے تھے؟ سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو سمندر پر یوں سوار تھے' جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر ہوتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' جب آپ بیدار ہوئے' تو آپ مسکرا رہے تھے۔ سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی سوال کیا' تو آپ نے مجھے اسی کی مانند جواب دیا۔ میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پہلے والوں میں شامل ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے ساتھ شادی کر لی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور وہ

7189– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم "4608"، ونزيد هنا في تخريجه: أخرجه الدارمي 2/210 من طريق حماد بن زيد، به . وأخرجه مسلم "1912" "62" عن محمد بن رمح بن المهاجر، ويحيى بن يحي، عن الليث، عن يحيى بن سعيد، به . وأخرجه أحمد 3/264 من طريق زائدة، ومسلم "1912" "162" من طريق إسماعيل بن جعفر، كلاهما عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري، عن أنس . وأخرجه الطبراني "322"/25 من طريق المختار بن فلفل، أنس . وأخرجه البخاري "2624" في الجهاد: باب ما قيل في قتال الروم، والطبراني "323"/25 من طريق يحيى بن حمزة، عن ثور بن يزيد، عن خالد بن معدان أن عمير بن الأسود العنسي حدثه أنه أتى عبادة بن الصامت وهو نازل في ساحة حمص وهو في بناء له ومعه أم حرام، قال عمير: فحدثتنا أم حرام أنها سمعت النبيَّ صلى الله عليه وسلم.... فذكرته مختصراً. ... وأخرج عبد الرزاق "9629"، ومن طريقه أحمد 6/435 عن معمر، وأخرجه أبو داود "2492" من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، والطبراني "325"/25 من طريق حفص بن ميسرة، كلاهما "معمر وحفص" عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار أن امرأة حدثته قالت: نام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ، فذكرته بزيادة ونقصان. هذا لفظ أحمد وبنحوه الطبراني وعند عبد الرزاق: "أن امرأة حذيفة"، وعند أبي داود: "عن أخت أم سليم الرميصاء

خاتون سوار ہوکر (سمندری سفر پر روانہ ہوئے) پھر جب وہ سمندری سفر سے واپس آئے تو ایک خچر اس خاتون کے سامنے لایا گیا تا کہ وہ اس پر سوار ہوں تو وہ (اس سے نیچے گر گئیں) ان کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ان کا انتقال ہو گیا۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ حَرَامٍ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ کا سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کو جنت میں دیکھنے کا تذکرہ

7190 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: الرُّمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اِلٰى هُنَا هُمُ الْاَنْصَارُ، وَاِنَّا نَذْكُرُ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ مِنْ سَائِرِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ، مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَلَا الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ يَسَّرَ ذٰلِكَ وَسَهَّلَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، تو میں نے کسی کی آہٹ سنی۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: یہ رمیصاء بنت ملحان ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں تک انصار کا تذکرہ تھا اب ہم ان کے بعد عربوں کے قبائل سے تعلق رکھنے والے (ان صحابہ کرام) کا ذکر کریں گے جن کا شمار قریش سے تعلق رکھنے والے مہاجرین یا انصار میں نہیں ہوتا اگر اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو آسان کیا اور اسے سہل کیا۔

ذِكْرُ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7191 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَزْرَبٍ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ:

7190- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني "317"/25 من طريق هدبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/239 و 268، ومسلم "2456" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أُمِّ سُلَيْمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنها، وابن سعد 8/430، وأبو يعلى "3505" من طرق عن حماد بن سلمة، به. وورد عند بعضهم "الرميصاء"، وعند الآخرين "الغميصاء." وأخرجه ابن سعد 8/429-430، وأحمد 3/106 و 125، والنسائي في "فضائل الصحابة" "278"، والطبراني "318"/25، وابن الأثير في "أسد الغابة" 7/212 من طرق عن حميد، عن أنس. ولفظ: "الغميصاء ملحان."

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لِاَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ عَلٰى خَيْلِ الطَّلَبِ، فَلَمَّا انْهَزَمَتْ هَوَازِنُ طَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ، فَاَسْرَعَ بِهٖ فَرَسُهُ، فَقَتَلَ ابْنُ دُرَيْدٍ اَبَا عَامِرٍ، قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: فَشَدَدْتُ عَلَى ابْنِ دُرَيْدٍ، فَقَتَلْتُهُ، وَاَخَذْتُ اللِّوَاءَ، وَانْصَرَفْتُ بِالنَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآنِيْ وَاللِّوَاءُ بِيَدِيْ، قَالَ: اَبَا مُوْسٰى قُتِلَ اَبُوْ عَامِرٍ؟، قُلْتُ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ لَهُ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَبَا عَامِرٍ اجْعَلْهُ فِي الْاَكْثَرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کو دشمن کا پیچھا کرنے والے گھڑسواروں کا امیر مقرر کیا جب ہوازن قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگ پسپاء ہوئے' تو حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کا پیچھا کیا' یہاں تک کہ وہ درید بن صمہ تک پہنچ گئے انہوں نے اپنے گھوڑے کو تیز دوڑایا اور پھر ابن درید نے ابوعامر کو شہید کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابن درید پر حملہ کر کے اسے مار دیا اور جھنڈا میں نے لے لیا پھر میں لوگوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ نے مجھے دیکھا اور میرے ہاتھ میں جھنڈے کو دیکھا' تو دریافت کیا: اے ابوموسیٰ! کیا ابوعامر شہید ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے ان کے لیے دعا کی آپ نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ! ابوعامر کو ان لوگوں میں شامل کر دے جو قیامت کے دن زیادہ (اجر وثواب والے) ہوں گے''۔

ذِكْرُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَقْدَمُ قَوْمٌ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً، فَقَدِمَ الْاَشْعَرِيُّوْنَ

7191– حديث صحيح. يحيى بن عبد العزيز: هو أبو عبد العزيز الأردني حديثه عند أبي داود، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"9/250، وقال أبو حاتم: ما بحديثه بأس، وذكره أبو زرعة الدمشقي في تسمية نفر أهل زهد وفضل، وشيخه عبد اللّٰه بن نعيم هو: ابن همام القيني الأردني، ويقال: الدمشقي، ذكره المؤلف في "الثقات"7/9، ونقل ابن خلفون، أن ابن نمير وثقه، وقال أبو الحسين الرازي في نفر ذوي زهد وفضل، وباقي رجاله ثقات وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة.337/1 ولابن عائذ والطبراني في "الأوسط" كما في "الفتح"43-8/42: لما هزم اللّٰه المشركين يوم حنين بعث رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم على خيل الطلب أبا عامر الأشعري وأنا معه، فقتل ابن دريد أبا عامر، فعدلت إليه، فقتلته وأخذت اللواء .. قال الحافظ: سنده حسن. وانظر."7198" ذكر أبي 1 موسى الأشعري رضي اللّٰه تعالى عنه

7192– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة".12/122 وأخرجه أحمد3/182، وأبو يعلى "3845"، والبيهقي في "الدلائل"5/351 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد4/106، وأحمد3/105 و182 و262، والنسائي في "فضائل الصحابة" "247" من طرق عن حميد به. وانظر الحديث الآتي.

فِيهِمْ اَبُوْ مُوْسٰى، فَجَعَلُوا يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ:

غَدًا نَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ آئیں گے جن کے دل انتہائی نرم ہوں گے (راوی کہتے ہیں) تو اشعر قبیلے کے لوگ آ گئے جن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ لوگ یہ رجز پڑھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آ رہے تھے۔

''کل ہم اپنے محبوب لوگوں سے ملاقات کریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے گروہ سے (ملاقات کریں گے)''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ اَرَقُّ مِنْكُمْ قُلُوبًا، فَقَدِمَ الْاَشْعَرِيُّونَ، وَفِيهِمْ اَبُوْ مُوْسٰى، فَكَانُوا اَوَّلَ مَنْ اَظْهَرَ الْمُصَافَحَةَ فِي الْاِسْلَامِ، فَجَعَلُوا حِينَ دَنَوا الْمَدِينَةَ يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ:

غَدًا نَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے جن کے دل انتہائی نرم ہوں گے' تو اشعر قبیلے کے لوگ آ گئے ان میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ وہ پہلے لوگ ہیں' جنہوں نے اسلام میں مصافحہ کرنے کا آغاز کیا جب یہ لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے' تو یہ لوگ یہ رجز پڑھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے۔

''کل ہم اپنے محبوب لوگوں سے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات کریں گے''۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَشْعَرِيِّينَ بِهِجْرَتَيْنِ اثْنَتَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشعر قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے دو مرتبہ ہجرت کرنے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7194 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِي مُوْسٰى، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

7193– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن سعيد الهمداني، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/155 و 223 من طريق يحيى بن إسحاق، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/212 من طريق عبد الصمد، و 251 من طريق عفان، كلاهما عن حماد، عن حميد، به وانظر الحديث السابق.

(متن حدیث): خَرَجْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى جِئْنَا مَكَّةَ، وَاِخْوَتِي مَعِي فِي خَمْسِيْنَ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وَسِتَّةٍ مِنْ عَكٍّ، قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِلنَّاسِ هِجْرَةً وَاحِدَةً وَلَكُمْ هِجْرَتَيْنِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سمندری سفر پر روانہ ہوئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں ہم لوگ مکہ آ گئے میرے ساتھ اشعر قبیلے سے تعلق رکھنے والے 50 ساتھی تھے اور عک قبیلے سے تعلق رکھنے والے چھ لوگ تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے لوگوں نے ایک ہجرت کی ہے اور تم نے دو ہجرتیں کی ہیں۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَبَا مُوْسٰى مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ

اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کرنے کا تذکرہ

7195 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ * بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ،

7194- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن يحيى وهو ابن طلحة التيمي - فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن سعد 4/106، والبخاري "3136" في الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين ما سأل هوازن النبي صلى الله عليه وسلم برضاعه فيهم، فتحلل من المسلمين، و"3876" في مناقب الأنصار: باب هجرة الحبشة، من طريقين عن أبي أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أبيه بنحوه. وأخرجه البخاري "4230" "4231" في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم "2502" "2503" في فضائل الصحابة: باب من فضائل جعفر وأسماء وأهل سفينتهم رضي الله عنهم، والبغوي "2721" من طريقين عن أبي أسامة، عن بريد بن عبد الله، عن أبي بردة، عن أبيه مطولاً. وزاد فيه قصة أسماء بنت عميس، وفيه قول النبي صلى الله عليه وسلم لها: "ولكم أنتم أهل السفينة هجرتان"، وهذه القطعة قال الحافظ في "الفتح". . . . . 7/486: يحتمل أن تكون من رواية أبي موسى عنها، فتكون من رواية صحابي عن مثله، ويحتمل أن تكون من رواية أبي بردة عنها، ويؤيده قوله بعد هذا: "قال أبو بردة" قالت أسماء." قلت: وقد جعلها المزي في "التحفة" من حديث أبي بردة، عن أسماء. وأخرجه أحمد 4/395 و412.

7195- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان ابن عيينة. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 4/107 عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة أو عن عمرة، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/37، والدارمي 1/349، وابن أبي شيبة 10/463 و12/112 والنسائي 181-180/2 في افتتاح الصلاة: باب تزيين القرآن بالصوت، من طريق سفيان، بهذا الإسناد، إلا أنهم ذكروا "عروة" بدل "عمرة." وأخرجه أحمد 6/167، والنسائي في "السنن" 2/181، وفي "فضائل القرآن" "76" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. . . . . وفي الباب حديث بريدة عند أحمد 5/349 و351 و359، وابن سعد 2/344 و4/107، وابن أبي شيبة 10/463 و12/122، والدارمي 2/473، ومسلم "793" "235" في صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، والنسائي في "فضائل القرآن" "83"، والبيهقي 10/230 من طريق مالك بن مغول، عن ابن بريدة، عن أبيه. وانظر الحديثين الآتيين. والمزامير جمع مزمار: وهو الآلة التي يزمر بها، والمراد هنا الصوت الحسن، شبه حسن صوته، وحلاوة نغمته بصوت المزمار. قال البغوي في "شرح السنة" 489/

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى، فَقَالَ: لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا' تو فرمایا اسے آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ اِلَّا مِنْ عَمْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: زہری نے یہ روایت عمرہ نامی خاتون سے نہیں سنی ہے

7196 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ، فَقَالَ: قَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِاَبِيْ مُوْسٰى - وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَجْلِسِ -: يَا اَبَا مُوْسٰى ذَكِّرْنَا رَبَّنَا فَيَقْرَاُ عِنْدَهُ اَبُوْ مُوْسٰى وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَجْلِسِ وَيَتَلَاحَنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت کو سنا' تو فرمایا اسے آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

7196- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 2/180 في افتتاح الصلاة: باب تزيين القرآن بالصوت، عن سليمان بن داود، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/369من طريق محمد بن أبي حفصة، عن................ ابن شهاب، به. وأخرجه أحمد 2/450، وابن سعد 4/107، وابن أبي شيبة 10/463، والدارمي 2/473، وابن ماجة "1341" في إقامة الصلاة: باب في حسن الصوت بالقرآن، والبغوي "1219" من طريق يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به. وأخرجه الدارمي 2/472 من طريق يونس، عن ابن شهاب، قال: أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لأبي موسى ... فذكره مرسلاً.

[1] هو بالإسناد المتقدم، لكنه مرسل، أبو سلمة لم يسمع من عمر. وأخرجه الدارمي 2/472، وابن سعد 4/109 من طريق يونس، والبيهقي 10/231 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه ابن سعد 4/109 عن كثير بن هشام، حدثنا جعفر بن برقان، قال: حدثنا حبيب بن أبي مرزوق، قال: بلغنا أن عمر بن الخطاب ربما قال لأبي موسى الأشعري: ذكرنا ربنا. فقرأ عليه أبو موسى وكان حسن الصوت بالقرآن.

ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک محفل کے دوران حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوموسیٰ! آپ ہمیں ہمارے پروردگار کی یاد دلائیں (یعنی قرآن کی تلاوت کیجئے) تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے تلاوت کرنا شروع کی وہ اسی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کر رہے تھے۔

ذِكْرُ قَوْلِ اَبِیْ مُوْسٰی لِلْمُصْطَفٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَوْ عَلِمَ مَكَانَهُ لَحَبَّرَ لَهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ سے یہ عرض کرنے کا تذکرہ' اگر انہیں نبی اکرم ﷺ کی موجودگی کا علم ہوتا' تو وہ زیادہ عمدہ طریقے سے (تلاوت کرتے)

7197 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَتِیْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ، قَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰی، اسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَكَ اللَّيْلَةَ لَقَدْ اُوْتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ عَلِمْتُ مَكَانَكَ، لَحَبَّرْتُ لَكَ تَحْبِيرًا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت میری تلاوت سنی صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ گزشتہ رات میں نے تمہاری تلاوت سنی تھی تمہیں آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر مجھے آپ کی موجودگی کا پتہ ہوتا' تو میں اور زیادہ خوبصورتی کے ساتھ تلاوت کرتا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ مُوْسٰی بِمَغْفِرَةِ ذُنُوْبِهِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے ان کے ذنوب کی مغفرت کی دعا کرنے کا تذکرہ

7198 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ

7197– إسناده على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "793" "236" في صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، والبيهقي 10/230-231 من طريق داود بن رشيد، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "5048" في فضائل القرآن: باب حسن الصوت بالقراءة للقرآن، والترمذي "3855" في المناقب: باب في مناقب أبي موسى الأشعري رضي الله عنه، من طريق أبي يحيى الحماني، عن بريد بن عبد الله، عن أبي بردة، به. وأخرجه الحاكم 3/466 من طريق خالد بن نافع الأشعري، عن سعيد بن أبي بردة، عن أبي بردة، عن أبي موسى، وصححه ووافقه الذهبي، وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/359-360 وقال: رواه الطبراني ورجاله على شرط الصحيح غير خالد بن نافع الأشعري، ووثقه ابن حبان، وضعفه جماعة . ولابن سعد 4/108 بإسناد على شرط مسلم من حديث أنس أن أبا موسى الأشعري قام ليلة يصلي، فسمع أزواج النبي صلى الله عليه وسلم صوته - وكان حلو الصوت - فقمن يستمعن، فلما أصبح، قيل له: إن النساء كن يستمعن، فقال: لو علمت لحبرته لهن تحبيراً، والتحبير: أي التحسين.

أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ، بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰی جَيْشٍ اِلٰی اَوْطَاسَ، فَلَقِیَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ، فَقَتَلَ دُرَيْدًا وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ، وَرُمِیَ اَبُوْ عَامِرٍ فِیْ رُكْبَتِهٖ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ جُشَمٍ بِسَهْمٍ، فَاَثْبَتَهُ فِیْ رُكْبَتِهٖ، فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ؟ فَاَشَارَ اِلٰی اَنْ ذَاكَ قَاتِلِی، يُرِيْدُ ذٰلِكَ 24
الَّذِیْ رَمَانِیْ، قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: فَقَصَدْتُ لَهٗ فَلَحِقْتُهٗ، فَلَمَّا رَآنِیْ وَلّٰی عَنِّیْ ذَاهِبًا، فَاتَّبَعْتُهٗ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَحِیْ، اَلَا تَثْبُتُ؟ اَلَا تَسْتَحِیْ اَلَسْتَ عَرَبِيًّا؟ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا، فَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ، فَقَتَلْتُهٗ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ: قَدْ قَتَلَ اللّٰهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهٗ، فَنَزَلَ مِنْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِیْ، انْطَلِقْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ، وَقُلْ لَهٗ: يَقُوْلُ لَكَ اسْتَغْفِرْ لِیْ، قَالَ: وَاسْتَخْلَفَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ وَّمَكَثَ يَسِيْرًا، ثُمَّ اِنَّهٗ مَاتَ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِیْ بَيْتٍ عَلٰی سَرِيْرٍ، وَقَدْ اَثَّرَ السَّرِيْرُ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنْبَيْهِ، فَاَخْبَرْتُهٗ خَبَرَنَا وَخَبَرَ اَبِیْ عَامِرٍ، وَقُلْتُ لَهٗ: اِنَّهٗ قَالَ: قُلْ لَهٗ يَسْتَغْفِرْ لِیْ، قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّاَ مِنْهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ، فَقُلْتُ: وَلِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ، وَاَدْخِلْهُ مُدْخَلًا كَرِيْمًا، قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: اَحَدُهُمَا لِاَبِیْ عَامِرٍ، وَاَحَدُهُمَا لِاَبِیْ مُوْسٰی.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابوعامر

7198– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وهو فى "مسند أبى يعلى" ورقة.341/2. وأخرجه البيهقى فى "دلائل النبوة "153-5/152 من طريق أبى يعلى أحمد بن على بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى "2884" فى الجهاد: باب نزع السهم من البدن، و "4323" فى المغازى: باب غزوة أوطاس، و "6383" فى الدعوات: باب الدعاء عند الوضوء، ومسلم "2498" فى فضائل الصحابة: باب من فضائل أبى موسى وأبى عامر الأشعريين، والبغوى "1398" من طريق محمد بن العلاء، به . وأخرجه مسلم "2498" عن عبد الله بن براد، عن أبى عامر الأشعرى، عن أبى أسامة، به . وانظر الحديث رقم . "7191" 7199– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن أبى إسحاق، فمن رجال مسلم . وأخرجه البيهقى 3/222 من طريق ابن خزيمة، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائى فى "فضائل الصحابة" "199"، والحاكم 1/285، والبيهقى 3/222 من طريق أبى عمار الحسين بن حريث، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى. وأخرجه النسائى "199" عن محمد بن عبد العزيز بن غزوان، عن الفضل بن موسى، به . وأخرجه أحمد 4/359 و360 و 364، وابن أبى شيبة 153-12/152، والطبرانى "2483"، والحاكم 1/285 من طرق عن يونس بن أبى إسحاق، به . وذكره الهيثمى فى "المجمع" 9/372 وقال، رواه أحمد والطبرانى فى "الكبير" و "الأوسط" باختصار عنهما , وأسانيد الكبير ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه مختصراً الحميدى "800"، والنسائى "197"، والطبرانى "2258" من طريق سفيان، عن إسماعيل بن أبى خالد، عن قيس بن أبى حازم، عن جرير بن عبد الله. وزاد فى أوله: "ما رآنى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا تبسم فى وجهى."وأخرجه الطبرانى "2498" من طريق أبى كدينة بحيى بن المهلب، عن قابوس بن أبى ظبيان، عن أبيه عن جرير.

24
24

کو ایک لشکر کا امیر بنا کر اوطاس قبیلے کی طرف بھیجا ان کا سامنا درید بن صمہ سے ہوا انہوں نے درید کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا' جو بنو جشم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انہیں مارا تھا وہ گھٹنا پکڑ کر جھک گئے میں ان کے پاس آیا میں نے دریافت کیا: اے چچا جان آپ کو کس نے تیر مارا ہے' تو انہوں نے اشارہ کیا وہ شخص میرا قاتل ہے ان کی مراد یہ تھی کہ اس شخص نے مجھے تیر مارا ہے' تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس شخص کی طرف بڑھا میں اس تک پہنچ گیا جب اس نے مجھے دیکھا' تو وہ منہ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا میں اس کے پیچھے گیا اور ساتھ ساتھ میں یہ کہہ رہا تھا کیا تمہیں شرم نہیں آتی کیا تم رکتے نہیں ہو کیا تمہیں شرم نہیں آتی کیا تم عرب نہیں ہو اس پر وہ شخص رک گیا پھر میرا اور اس کا سامنا ہوا ہم دونوں نے ایک دوسرے سے مقابلہ کیا میں نے اس پر تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیا پھر میں واپس آیا میں نے کہا: (یعنی میں نے ابو عامر سے کہا) اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو قتل کروا دیا (جس نے آپ کو تیر مارا تھا) حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس تیر کو باہر نکالو اس تیر کو باہر نکالا' تو اس میں سے پانی نکلا۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کرنا کہ ابو عامر نے آپ سے درخواست کی ہے آپ میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنا نائب مقرر کیا تھوڑی دیر کے بعد ان کا انتقال ہو گیا جب میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں ایک پلنگ پر موجود تھے اس پلنگ کے نشان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت اور پہلو پر نمایاں تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور ابو عامر کے واقعے کے بارے میں بتایا میں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہنا: میرے لیے دعائے مغفرت کر دیں۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا۔ آپ نے اس کے ذریعے وضو کیا پھر آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے پھر یہ دعا کی۔

''اے اللہ اپنے ادنیٰ بندے ابو عامر کی مغفرت کر دے اے اللہ قیامت کے دن اسے اپنی مخلوق کے بہت سے افراد میں بلند مرتبہ عطا کرنا''۔

(حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے لیے بھی دعائے مغفرت کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ عبداللہ بن قیس کے گناہوں کی مغفرت کر دے اور اسے عزت والے مقام میں داخل کر دے''۔

اس حدیث کے راوی ابو بردہ (جو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ہیں) وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا ابو عامر کے لئے کی تھی ایک دعا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لئے کی تھی۔

ذِكْرُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ

بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا دَنَوْتُ مِنْ مَدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَخْتُ رَاحِلَتِي، وَحَلَلْتُ عَيْبَتِي، فَلَبِسْتُ حُلَّتِي، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ، فَقُلْتُ لِجَلِيسِي: يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَلْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْرِي شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَكَ بِاَحْسَنِ الذِّكْرِ، بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ اِذْ عَرَضَ لَهُ فِيْ خُطْبَتِهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، اَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِيْ يَمَنٍ، وَاِنَّ عَلٰى وَجْهِهِ مَسْحَةَ مَلَكٍ، فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَبْلَانِي.

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کے قریب ہوا' تو میں نے اپنی سواری کو بٹھا دیا میں نے اپنا لباس تبدیل کیا اور حلہ پہن لیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کیا لوگوں نے میری طرف غور سے دیکھنا شروع کیا میں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص سے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق کچھ ذکر کیا ہے' اس نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی عمدہ طور پر تمہارا ذکر کیا ہے' اس وقت جب آپ خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کے دوران یہ ارشاد فرمایا: اس دروازے سے تمہارے سامنے ایک شخص داخل ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس راستے سے ایک شخص آئے گا' جو انتہائی برکت والا ہوگا اس کے چہرے کو فرشتے نے چھوا ہوگا (راوی کہتے ہیں) تو میں نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ اس نے مجھے یہ چیز عطا کی۔

ذِكْرُ تَبَسُّمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِ جَرِيْرٍ اَيَّ وَقْتٍ رَآهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو کسی بھی وقت دیکھ کر مسکرا دینے کا تذکرہ

7200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ، وَاَبُوْ عَرُوْبَةَ، وَعِدَّةٌ، قَالُوْا:

7200– حديث صحيح. أبو حاتم سهل بن محمد روى له أبو داود والنسائي، وهو صدوق، وأبو جابر: هو محمد بن عبد الملك الأزدي، صاحب شعبة، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/64 وقال: أصله من واسط، يروي عن ابن عون وهشام بن حسان، سكن مكة، وروى عنه أبو حاتم السجستاني وأهل العراق، مات سنة 211هـ، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه الطبراني "2222" عن أحمد بن عمرو البزار، عن أبي حاتم سهل بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/152، وأحمد 4/358 و 362، والبخاري "3035" في الجهاد: باب من لايثبت على الخيل، و "6089" في الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم "2475" "135" في فضائل الصحابة: باب من فضائل جرير بن عبد الله، والطبراني "2219" و "2220" و "2221" و "2223" من طرق عن إسماعيل، به. وأخرجه أحمد 4/359، والترمذي "3820"، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/334 من طرق زائدة، والبخاري "3822" في مناقب الأنصار: باب ذكر جرير بن عبد الله، ومسلم "2475" "134" من طريق خالد بن عبد الله، كلاهما عن بيان، عن قيس، به. وانظر الحديث السابق.

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرٍ،

(متن حدیث): قَالَ: مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھ سے پردہ نہیں کیا آپ جب بھی مجھے دیکھتے تھے تو مجھے دیکھ کے مسکرا دیتے تھے۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِالْهِدَايَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی دعا دینے کا تذکرہ

7201 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتًا كَانَ لِخَثْعَمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ رَجُلٌ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، قَالَ: فَمَسَحَ صَدْرِيْ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم ذی خلصہ کے حوالے سے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے (راوی کہتے ہیں) یہ زمانہ جاہلیت میں خثعم قبیلے کا بت کدہ تھا' جسے یمنی کعبہ کہا جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسا شخص ہوں' جو گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا' آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے اللہ اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنادے''۔

راوی کہتے ہیں' یہاں تک کہ میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک کو محسوس کیا۔

ذِكْرُ تَبْرِيْكِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَحْمَسَ وَخَيْلِهَا مِنْ اَجْلِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

7201– إسناده صحيح على شرط الشيخين. هو في "مصنف ابن أبي شيبة ".12/153 وأخرجه البخاري "3036" في الجهاد: باب من لايثبت على الخيل، و "6090" في الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم "2475" "135" في فضائل الصحابة: باب من فضائل جرير بن عبد الله، والنسائي في "فضائل الصحابة" "198" وفي "عمل اليوم والليلة" "524"، وابن ماجة "2254" من طرق عن إسماعيل بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي ..... وقوله: "ذو الخلصة" قال ياقوت في "معجم البلدان" 2/383: "الخلصة" مضاف إليها "ذو" بفتح أوله وثانيه، ويروى بضم أوله وثانيه، والأول أصح، والخلصة في اللغة: نبت طيب الريح يتعلق بالشجر له حب كعنب الثعلب، وجمع الخلصة: خلص: وهو بيت أصنام كان لدوس وخثعم وبجيلة ومن كان ببلادهم من العرب وهو صنم لهم فأحرقه جرير بن عبد الله البجلي حين بعثه النبي صلى الله عليه وسلم ... وانظر "الفتح" .7/71-72.

نبی اکرم ﷺ کا احمس قبیلے کے لوگوں اور اس کے گھڑ سواروں کے لیے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے برکت کی دعا دینے کا تذکرہ

7202 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ جَرِيْرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا جَرِيْرُ، اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ طَوَاغِيتِ الْجَاهِلِيَّةِ اِلَّا بَيْتُ ذِى الْخَلَصَةِ، فَاكْفِنِيهِ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فِیْ سَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ مِنْ قَوْمِیْ، فَاَحْرَقْنَاهُ، وَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكَنَّى اَبَا اَرْطَاةَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهُ مِثْلَ الْبَعِيرِ الْاَجْرَبِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِیْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جریر زمانہ جاہلیت کے عبادت کدوں میں صرف ذوخلصہ باقی رہ گیا ہے تم میری طرف سے اسے بھی ختم کردو۔ راوی کہتے ہیں: تو میں اپنی قوم کے ستر افراد کے ہمراہ روانہ ہوا ہم نے اسے جلا دیا میں نے ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہ آپ کو خوشخبری سنا دے اس کی کنیت ابوارطاۃ تھی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں اس وقت آپ کے پاس آیا ہوں جب میں نے اس بت خانے کو خارش زدہ اونٹ کی طرح چھوڑا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ احمس قبیلے کے گھڑ سواروں اور ان کے پیادہ افراد کو برکت نصیب کر۔

ذِكْرُ اَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

عبدالقیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے حضرت اشج رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7203 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى الْعَبْدِيُّ اَبُوْ مُنَازِلٍ اَحَدُ بَنِیْ غَنْمٍ، عَنِ الْاَشَجِّ

7202- "بن محمد " ساقط من الأصل، واستدرك من "التقاسيم.". 3. إسناده صحيح. الربيع بن ثعلب: روى عنه جمع، وذكره ابن حبان في "الثقات" 8/240 ووثقه الدارقطني وصالح جزرة فيما نقله عنهما الخطيب في ..... "تاريخه" 8/418، وقال يحيى بن معين: رجل صالح، وقال أبو العباس السراج: كان من خيار المسلمين توفي سنة 238هـ. وأبو إسماعيل المؤدب - هو إبراهيم بن سليمان الأردني - روى له ابن ماجة، وثقة الدارقطني والعجلي وأبو داود، وقال أحمد وابن معين والنسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات" وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الحميدي "801"، وأحمد 4/360 و 362، والبخاري "3020" في الجهاد: باب حرق الدور والنخيل، و "3076" باب البشارة في الفتوح، و "4356" و "4357" في المغازي: باب غزوة ذي الخلصة، و "6333" في الدعوات: باب قول الله تبارك وتعالى: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ)، ومسلم "2476" "137" في فضائل الصحابة: باب من فضائل جرير بن عبد الله، وأبو داود "3772" في الجهاد: باب في بعثة البشراء، والطبراني "2252" و "2253" و "2255" و "2256" و "2257"، والبيهقي 9/174 من طرق عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3823" في مناقب الأنصار: باب ذكر جرير، و "4355"، ومسلم "2476" "136" من طريقين عن بيان، عن قيس، به.

الْعَصَرِيّ:

(متن حدیث): أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُفْقَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ لِيَزُورَهُ فَأَقْبَلُوا، فَلَمَّا قَدِمُوا رَفَعَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنَاخُوا رِكَابَهُمْ، فَابْتَدَرَ الْقَوْمُ، وَلَمْ يَلْبَسُوا إِلَّا ثِيَابَ سَفَرِهِمْ، وَأَقَامَ الْعَصَرِيُّ فَعَقَلَ رَكَائِبَ أَصْحَابِهِ وَبَعِيرَهُ، ثُمَّ أَخْرَجَ ثِيَابَهُ مِنْ عَيْبَتِهِ وَذٰلِكَ بِعَيْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: مَا هُمَا؟ قَالَ: الْأَنَاةُ وَالْحِلْمُ، قَالَ: شَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ أَوْ شَيْءٌ أَتَخَلَّقُهُ؟ قَالَ: لَا بَلْ جُبِلْتَ عَلَيْهِ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعْشَرَ عَبْدِ الْقَيْسِ، مَالِي أَرَى وُجُوهَكُمْ قَدْ تَغَيَّرَتْ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، نَحْنُ بِأَرْضٍ وَخِمَةٍ كُنَّا نَتَّخِذُ مِنْ هٰذِهِ الْأَنْبِذَةِ مَا يَقْطَعُ اللُّحْمَانَ فِي بُطُونِنَا، فَلَمَّا نُهِينَا عَنِ الظُّرُوفِ، فَذٰلِكَ الَّذِي تَرَى فِي وُجُوهِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الظُّرُوفَ لَا تُحِلُّ وَلَا تُحَرِّمُ، وَلٰكِنْ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَلَيْسَ أَنْ تَحْبِسُوا فَتَشْرَبُوا، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتِ الْعُرُوقُ تَنَاحَرْتُمْ، فَوَثَبَ الرَّجُلُ عَلَى ابْنِ عَمِّهِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ، فَتَرَكَهُ أَعْرَجَ، قَالَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ الْأَعْرَجُ

7203– المثنى العبدى: هو المثنى بن ماوى العبدى أبو المنازل أحد بنى غنم ذكره المؤلف في "الثقات"5/444، وأورده البخارى 7/420، وابن أبى حاتم 8/326، فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً، وباقى رجاله ثقات . محمد بن مرزوق: هو محمد بن محمد بن مرزوق بن بكير الباهلى، والأشج العصرى: اسمه المنذر بن عائذ العبدى المعروف بأشج عبد القيس كان سيد قومه، وقد رجع مع قومه بعد وفادته على النبى صلى الله عليه وسلم وإسلامه إلى ... البحرين، ثم نزل البصرة بعد ذلك، ومات بها، وهو فى "مسند أبى يعلى " ورقة/316،وأخرج قوله: "إن فيك خصلتين .. إلى قومه الحمد لله" أحمد206-4/205، وابن سعد 5/558 و 7/85، وابن أبى شيبة12/202، والبخارى فى "الأدب المفرد" "584"، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "201"، وفى النعوت من "الكبرى" كما فى "التحفة"8/513، وأبو يعلى ورقة 316، وابن الأثير 1/117 من طرق عن يونس، عن عبد الرحمن بن أبى بكرة البصرى، عن الأشج العصرى. وذكره الهيثمى فى "المجمع"388-9/387 وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح إلا أن ابن أبى بكرة لم يدرك الأشج. وأخرجه أبو داود "5225" فى الأدب: فى قبلة الجسد، والطبرانى "5313"، والبزار "2746"، والبيهقى فى "السنن"7/102، وفى "دلائل النبوة"328-5/327 من طريقين عن مطر بن عبد الرحمن الأعنق، عن أم أبان بنت الوازع، عن جدها زارع، وكان فى وفد عبد القيس قال: لما قدمنا المدينة جعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يد النبى صلى الله عليه وسلم ورجله، قال: وانتظر المنذر الأشج حتى أتى عيبته فلبس ثوبيه، ثم أتى النبى صلى الله عليه وسلم، فقال له: "إن فيك خصلتين يحبهما الله: الحلم والأناة"، قال: يارسول الله، أنا أتخلق بهما أم الله جبلنى عليهما؟ قال: "بل الله جبلك عليهما ," قال: الحمد لله الذى جبلنى على خلقين يحبهما الله ورسوله. وهذا سند حسن فى الشواهد. وأخرج قوله: "إن فيك خصلتين يحبهما الله: الحلم والأناة " مسلم "18" فى الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى، والبيهقى فى "السنن"10/104 و 194، وفى "الدلائل"326-5/325 من طريق سعيد بن..... أبى عروبة، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سعيد الخدرى. وفى الباب عن ابن عمر ذكره الهيثمى فى "المجمع" 9/388 وقال: رواه الطبرانى من طريقين ورجال أحدهما رجال الصحيح غير نعيم بن يعقوب وهو ثقة، ورواه فى "الأوسط" من طريق حسنة الإسناد .وعن مزيدة بن جابر العبدى العصرى عند أبى يعلى ورقة316/2، والبيهقى فى "دلائل النبوة"5/327، وابن الأثير 5/151من طريقين عن طالب بن حجير العبدى، عن هود بن عبد الله بن سعيد العصرى عن جده مزيدة ... وهذا سند حسن فى الشواهد. ذكره الهيثمى فى "المجمع" 9/388 وقال: رواه الطبرانى وأبو يعلى ورجالهما ثقات وفى بعضهم خلاف. وانظر الحديث الآتى.

الَّذِیْ اَصَابَهٗ ذٰلِكَ.

حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ عبدقیس قبیلے کے کچھ ساتھیوں سمیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کریں جب وہ لوگ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں بلایا ان لوگوں نے اپنی سواریوں کو بٹھایا اور تیزی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے۔ لوگوں نے سفر کے کپڑے پہنے ہوئے تھے (یعنی جو صاف ستھرے نہیں تھے) حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ نے وہیں قیام کیا انہوں نے اپنے ساتھیوں کے اونٹوں کو باندھا اور انہوں نے اپنے سامان میں سے کپڑے نکالے یہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں کے سامنے ہو رہا تھا پھر وہ (کپڑے تبدیل کر کے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کون سی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقار اور بردباری۔ انہوں نے عرض کی: کیا یہ چیز میری فطرت میں شامل ہے یا میں نے اسے خود اختیار کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ یہ فطرت میں شامل ہے' تو حضرت اشج رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالقیس قبیلے کے لوگو کیا وجہ ہے کہ مجھے تمہارے چہرے تبدیل نظر آرہے ہیں۔ ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ہم طبیعت کے لیے غیر موافق سرزمین پر رہتے ہیں ہم یہ نبیذیں تیار کرتے ہیں' جو ہمارے پیٹ میں گوشت کو ہضم کر دیتے ہیں لیکن جب ہمیں (نبیذ تیار کرنے والے) برتنوں کے استعمال سے منع کیا گیا (اور ہم نے نبیذ استعمال کرنا چھوڑ دی) تو اب ہماری یہ حالت ہوگئی ہے' جواب ہمارے چہروں پر نظر آرہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتے البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ تم لوگ شراب پیو' یہاں تک کہ جب اچھی طرح شراب پی لو' تو ایک دوسرے کے مقد مقابل آجاؤ' پھر کوئی شخص اپنے چچازاد پر حملہ کر کے اسے تلوار مار کر اسے لنگڑا کر دے۔

راوی کہتے ہیں: اس وقت ان حاضرین میں ایک ایسا لنگڑا ابھی موجود تھا' جس کے ساتھ یہ صورت حال پیش آئی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الْمُنَازِلِ الْعَبْدِیُّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں ابومنازل عبدی نامی راوی منفرد ہے

7204 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِیْعٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ اَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ: اِنَّ فِیْكَ خَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدقیس قبیلے کے اشج سے یہ فرمایا تھا تمہارے اندر

دو خصوصیات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بردباری اور وقار۔

ذِكْرُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7205 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى النَّضْرِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ اَرْضًا، وَاَرْسَلَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ اَنْ اَعْطِهَا اِيَّاهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَرْدِفْنِىْ خَلْفَكَ، قَالَ: لَا تَكُنْ مِنْ اَرْدَافِ الْمُلُوْكِ، فَقَالَ: اَعْطِنِىْ نَعْلَكَ، فَقَالَ: انْتَعِلْ ظِلَّ النَّاقَةِ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ مُعَاوِيَةُ اَتَيْتُهُ، فَاَقْعَدَنِىْ مَعَهُ عَلَى السَّرِيْرِ وَذَكَّرَ لِى الْحَدِيْثَ، قَالَ: وَدِدْتُ اَنِّىْ كُنْتُ حَمَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ

✿✿ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ زمین انہیں عطا کی نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ تم وہ زمین اسے دے دینا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اپنے پیچھے (اپنے جانور پر) بٹھا لیں' تو انہوں نے کہا: تم بادشاہوں کے پیچھے نہ بیٹھو۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اپنا جوتا مجھے دے دیں' تو انہوں نے کہا: تم اونٹنی کے سائے میں چلو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے' تو میں ان کے پاس آیا انہوں نے مجھے اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھایا اور میرے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔

7204- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن بزيع فمن رجال مسلم. أبو جمرة: هو نصر بن عمران بن عصام الضبعي. وأخرجه الترمذي "2011" في البر والصلة: باب ما جاء في التأني والعجلة، عن محمد بن عبد الله بن بزيع، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب ... وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "586"، والطبراني "12969"، والبيهقي 10/104 من طريق عبد الله بن عبد الوهاب، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه مسلم في "صحيحه" "17" "25" في الإيمان، من طريقين عن قرة بن خالد، به. وأخرجه ابن ماجة "4188" في الزهد: باب الحلم، من طريق العباس بن الفضل، عن قرة بن خالد، به. ولفظه: "الحلم والحياء".

7205- إسناده صحيح على شرط مسلم، وسماع شعبة بن سماك قديم، وقول الحافظ في "التقريب" في ترجمة علقمة: صدوق إلا أنه لم يسمع من أبيه مردود، فقد صرح بسماعه من أبيه في "صحيح مسلم" "1680" وغيره، وانظر التفصيل في تعليقنا على "السير" 2/573 وحجاج بن محمد: هو الأعور. ... وقوله: "قال: وددت ..." فاعل "قال": هو وائل كما جاء مصرحاً به في رواية البيهقي. وأخرجه أحمد 6/399، والبيهقي 6/144 من طريق حجاج بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "13"/12، وابن زنجويه في "الأموال" "1019" من طريقين عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي "1017"، وأبو داود "3058" في الخراج: باب في إقطاع الأرضين، والترمذي "1381" في الأحكام: باب ماجاء في القطائع، والطبراني "12"/22، وابن زنجويه "1018" من طرق عن شعبة، به. بلفظ: أن النبي صلى الله عليه وسلم أقطعه أرضاً بحضرموت، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أبو داود "3059"، والطبراني "4"/22 من طريق جامع بن مطر، عن علقمة، به.

حضرت وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت میں نے یہ آرزو کی کاش میں نے انہیں (اپنی سواری پر) اپنے آگے بٹھایا ہوتا۔

ذِكْرُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

(متن حدیث): قَالَ: جَاءَتْ خَيْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ رُسُلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذُوا عَمَّتِيْ وَنَاسًا، فَلَمَّا اَتَوْا بِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفُّوا لَهُ، قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، نَاْىَ الْوَافِدُ، وَانْقَطَعَ الْوَلَدُ وَاَنَا عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ مَا بِيْ مِنْ خِدْمَةٍ، فَمُنَّ عَلَيَّ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ وَافِدُكِ؟ قَالَتْ: عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: الَّذِيْ فَرَّ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَتْ: فَمُنَّ عَلَيَّ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَجَعَ وَرَجُلٌ اِلَى جَنْبِهِ تَرَى اَنَّهُ عَلِيٌّ، قَالَ: سَلِيهِ حُمْلَانًا، قَالَتْ: فَسَاَلْتُهُ فَاَمَرَ لَهَا، قَالَتْ: فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: لَقَدْ فَعَلْتَ فَعَلَةً مَا كَانَ اَبُوكَ يَفْعَلُهَا، فَاْتِهِ رَاغِبًا اَوْ رَاهِبًا، فَقَدْ اَتَاهُ فُلَانٌ، فَاَصَابَ مِنْهُ، وَاَتَاهُ فُلَانٌ فَاَصَابَ مِنْهُ، فَاَتَيْتُهُ، فَاِذَا عِنْدَهُ امْرَاَةٌ وَصِبْيَانٌ اَوْ صَبِيٌّ ذُكِرَ قُرْبُهُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ بِمُلْكِ كِسْرَى، وَلَا قَيْصَرَ، فَقَالَ لِي: يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ مَا اَفَرَّكَ اَنْ تَقُولَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَهَلْ مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ، مَا اَفَرَّكَ مِنْ اَنْ تَقُولَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَهَلْ مِنْ شَيْءٍ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ؟، قَالَ: فَاَسْلَمْتُ وَرَاَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَبْشَرَ، وَقَالَ: اِنَّ (الْمَغْضُوبَ عَلَيْهِمْ) (الفاتحة: 7) الْيَهُودُ وَ (الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) النَّصَارَى

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھڑ سوار (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے کچھ لوگ آئے انہوں نے میری پھوپھی اور چند لوگوں کو پکڑ لیا جب وہ انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انہیں کھڑا کیا گیا' تو اس خاتون نے کہا: یارسول اللہ! وافد کو آنے میں تاخیر ہوگئی ہے' میں ایک بوڑھی عمر رسیدہ عورت ہوں میں کوئی کام کاج نہیں کر سکتی آپ مجھ پر احسان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ پر احسان کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا وافد کون ہے؟ اس نے جواب دیا: عدی بن حاتم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو اللہ اور اس کے

7206– عباد بن حبيش: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 5/142 ولم يَرْوِ عنه غير سماك. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك، فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي "2954" في التفسير: باب ومن سورة فاتحة الكتاب، عن بندار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/378-379، والطبراني "17/"237"، والبيهقي في "الدلائل "5/339-341 من طريق غندر، به. وذكره الهيثمي في "المجمع"5/335 وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح غير عباد بن حبيش، وهو ثقة....! وأخرجه الترمذي بإثر الحديث "2953" من طريق عمرو بن أبي قيس، والطبراني "17/"236 من طريق قيس بن الربيع، كلاهما عن سماك، به. وفي متنه زيادة. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، لا نعرفه إلا من حديث سماك بن حرب. وأخرجه الطيالسي "1040" عن عمرو بن ثابت، عن سماك بن حرب، عن من سمع عدي بن حاتم يقول.... فذكره مختصراً. وانظر الحديث المتقدم برقم. "6257"

رسول سے بھاگ گیا ہے پھر اس خاتون نے کہا: آپ مجھ پر احسان کیجئے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ واپس مڑے تو اس وقت ایک شخص آپ کے پہلو میں موجود تھا۔ اس خاتون کا یہ خیال ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے ان صاحب نے کہا: اے خاتون تم نبی اکرم ﷺ سے سواری مانگو۔ وہ خاتون بیان کرتی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ سے سواری مانگی' تو آپ نے اس کو دینے کا حکم دیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہے پھر میں عدی بن حاتم کے پاس آئی میں نے یہ کہا: تم نے ایک ایسا کام کیا ہے' جو تمہارے والد نے نہیں کرنا تھا تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ' خواہ اپنی خواہش کے ساتھ جاؤ یا خوف زدہ ہو کر جاؤ' کیونکہ فلاں شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' تو اس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ چیز حاصل کی۔ فلاں شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو اس نے یہ چیز حاصل کی (حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک خاتون اور کچھ بچے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک بچہ موجود تھا اس خاتون اور ان بچوں کے نبی اکرم ﷺ کے رشتے دار ہونے کا ذکر کیا گیا' تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ کسریٰ اور قیصر کی طرح کے بادشاہ نہیں ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عدی بن حاتم کیا تم یہ کہنے سے بھاگ رہے ہو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود ہے کیا تم یہ کہنے سے بھاگ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' تو کیا کوئی ایسی چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ بڑی ہو۔ راوی کہتے ہیں' تو میں نے اسلام قبول کر لیا میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرے کو دیکھا کہ آپ کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک وہ لوگ جن پر غضب کیا گیا اس سے مراد یہودی ہیں اور وہ لوگ جو گمراہ ہیں اس سے مراد عیسائی ہیں۔

ذِكْرُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عوف بن مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7207 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

7207–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بقية فمن رجال مسلم. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، وخالد الآخر: هو ابن مهران الحذاء، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وهو ثقة فاضل، لكنه كثير الإرسال، وأخطأ من رماه بالتدليس ممن ينتحل صناعة الحديث في عصرنا، اعتماداً على قول الذهبي في "الميزان" الذي لم يأثره عن أحد ممن تقدمه، بل جاء التصريح بنفي ذلك عنه، فقد نقل ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 5/58" عن أبيه قوله: "لايعرف لأبي قلابة تدليس"، وقال الذهبي في "السير" 4/473: معنى هذا أنه إذا روى شيئاً عن عمر أو أبي هريرة مثلاً مرسلاً لايدرى من الذي حدثه به، بخلاف تدليس الحسن البصري، فإنه كان يأخذ عن كل ضرب، ثم يسقطهم. .... وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "819" من طريق وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 267، والحاكم 1/67 من طريق خالد الواسطي، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين. !وأخرجه عبد الرزاق "20865" عن معمر، عن قتادة وعاصم، عن أبي قلابة، عن عوف بن مالك، به. وقد تقدم برقم "6463" و. "6470" والجران: مُقدَّم عنق البعير من مذبحه إلى منحره، فإذا برك البعير، ومدّ عُنقه على الأرض، قيل: ألقى جِرانه بالأرض. وهزيز الوحي: صوت دورانها.

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَانْتَهَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَمْ اَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَكَانِهِ، وَاِذَا اَصْحَابُهُ كَاَنَّ عَلٰى رُءُ وْسِهِمُ الطَّيْرُ، وَاِذَا الْاِبِلُ قَدْ وَضَعَتْ جِرَانَهَا، قَالَ: فَنَظَرْتُ، فَاِذَا اَنَا بِخَيَالٍ، فَاِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَدْ تَصَدّٰى لِي، فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَرَائِي، وَاِذَا اَنَا بِخَيَالٍ، فَاِذَا هُوَ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ، فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَرَائِي، فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَسَمِعْتُ خَلْفَ اَبِي مُوسَى هَزِيزًا كَهَزِيزِ الرَّحَى، فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاَرْضِ الْعَدُوِّ كَانَ عَلَيْهِ حَرَسٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَانِي آتٍ، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلِي، فَاجْعَلْنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتَ مِنْهُمْ، قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، وَاَبُو مُوسَى: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْتَ اَنَّا تَرَكْنَا اَمْوَالَنَا وَاَهْلِينَا، وَذَرَارِيَّنَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتُمَا مِنْهُمْ، قَالَ: فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ، وَقَدْ ثَارُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اجْعَلْنَا مِنْهُمْ، فَقَالَ: اَنْصِتُوا، فَنَصَتُوا حَتّٰى كَاَنَّ اَحَدًا لَمْ يَتَكَلَّمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے ایک رات میں آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رہائش کی جگہ پر مجھے نظر نہیں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا معاملہ یوں ہوتا تھا جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں جب کہ اونٹوں نے گردنیں جھکا دی تھیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا ابھی میں اسی پریشانی میں تھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ میرے سامنے آئے میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میرے پیچھے ہیں میں ابھی اسی حالت میں تھا کہ وہ ابوموسیٰ اشعری تھے میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کہاں ہیں انہوں نے کہا: میرے پیچھے ہیں۔

حمید بن ہلال نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے اپنے پیچھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی آواز یوں سنی' جس طرح چکی پینے کی آواز ہوتی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی سرزمین پر ہوں' تو آپ کا کوئی محافظ ہونا چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک شخص (یعنی فرشتہ) آیا اس نے مجھے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا' یا یہ میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا پھر شفاعت (کے نتیجے میں بے شمار لوگ جنت میں داخل ہوں) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ میری حیثیت سے واقف ہیں مجھے بھی ان میں شامل کر لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے ایک ہو۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ بات جانتے ہیں' کہ ہم نے اپنی زمین اور بال بچے چھوڑ دیئے ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں بھی ان میں شامل ہو۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگوں کے پاس آئے جو بیدار ہو چکے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے ایک شخص (یعنی فرشتہ) آیا' تو اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا پھر شفاعت ہو' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ حاضرین نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں بھی ان میں شامل کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ خاموش رہو۔ وہ لوگ خاموش ہو گئے' یہاں تک کہ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے کوئی بات نہیں کرنی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہوگی' جو ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

ذِكْرُ اَبِىْ قُحَافَةَ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوقحافہ عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7208 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدَّتِهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ، (متن حدیث): قَالَتْ: لَمَّا وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِىْ طُوًى، قَالَ اَبُوْ قُحَافَةَ لِابْنَةٍ لَهٗ مِنْ اَصْغَرِ وَلَدِهٖ: اَىْ بُنَيَّةُ اَظْهِرِيْنِىْ عَلٰى اَبِىْ قُبَيْسٍ، قَالَتْ: وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهٗ، فَاَشْرَفْتُ بِهٖ عَلَيْهِ، قَالَ: يَا بُنَيَّةُ، مَاذَا تَرَيْنَ؟ قَالَتْ: اَرٰى سَوَادًا مُجْتَمِعًا، قَالَ: تِلْكَ الْخَيْلُ، قَالَتْ: وَاَرٰى رَجُلًا يَسْعٰى بَيْنَ يَدَىْ ذٰلِكَ السَّوَادِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا، قَالَ: ذَاكَ يَا بُنَيَّةُ الْوَازِعُ الَّذِىْ يَاْمُرُ الْخَيْلَ، وَيَتَقَدَّمُ اِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: قَدْ وَاللّٰهِ انْتَشَرَ السَّوَادُ، فَقَالَ: قَدْ وَاللّٰهِ دُفِعَتِ الْخَيْلُ، فَاَسْرِعِىْ بِىْ اِلٰى بَيْتِىْ، فَانْحَطَّتْ بِهٖ، فَتَلَقَّاهُ الْخَيْلُ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلٰى بَيْتِهٖ، وَفِىْ عُنُقِ الْجَارِيَةِ طَوْقٌ لَهَا مِنْ وَرِقٍ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ، فَاقْتَلَعَهٗ مِنْ عُنُقِهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

7208– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن إسحاق، ويحيى بن عباد، فروى لهما أصحاب السنن، والأول صدوق، وقد صرح بالتحديث، والثاني ثقة، وأخرجه أحمد 6/349-350 عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "236"/24 من طريق أحمد بن محمد بن أيوب، عن إبراهيم بن سعد، به، وهو في "سيرة ابن هشام" 4/84، ومن طريق ابن إسحاق أخرجه: ابن سعد 5/451، والطبراني "237"/24، والحاكم 3/46، والبيهقي في "دلائل النبوة" 5/95-96، وابن الأثير ... .. في "أسد الغابة" 3/582. وذكره الهيثمي في "المجمع" 6/173-174 وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجالهما ثقات. وأخرج الطبراني "238"/24 من طريق يونس بن بكير، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن أسماء، قالت: لما كان يوم الفتح، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي قحافة: "أسلم تسلم." وذو طوى: موضع بمكة، وأبو قبيس: جبل مشرف على مكة، والوازع: هو الذي يرتب الجيش ويصفه ويحبس أوله على آخره، فكأنه يكفهم عن التفرق والإنتشار. والثغامة: نبت أبيض الثمر والزهر يشبه بياض الشيب به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ اَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِيْهِ يَقُوْدُهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا آتِيْهِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ اَحَقُّ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَيْكَ مِنْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَيْهِ، قَالَ: فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اَسْلِمْ، فَاَسْلَمَ، قَالَتْ: وَدَخَلَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ رَاْسَهُ ثَغَامَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوْا هٰذَا مِنْ شَعْرِهٖ، ثُمَّ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَخَذَ بِيَدِ اُخْتِهٖ، فَقَالَ: اَنْشُدُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ طَوْقَ اُخْتِيْ، فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، فَقَالَ: يَا اُخَيَّةُ احْتَسِبِيْ طَوْقَكِ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ الْاَمَانَةَ الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَقَلِيْلٌ

✿✿ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذی طویٰ کے مقام پر ٹھہرے' تو حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحب زادی سے کہا: جوان کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھی اے میری بیٹی مجھے جبل ابوقبیس پر چڑھا دو۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس وقت ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی وہ خاتون بیان کرتی ہیں میں نے اس پہاڑ پر سے جھانک کر دیکھا' تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بیٹی تم کیا دیکھ رہی ہو۔ اس لڑکی نے جواب دیا: مجھے بہت سے لوگوں کا مجمع نظر آ رہا ہے۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ گھڑ سوار ہوں گے۔ اس خاتون نے کہا: مجھے ایک شخص نظر آ رہا ہے' جو ان کے آگے آ رہا ہے اور جا رہا ہے۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میری بیٹی یہ ان کا نگران ہے' جو گھوڑوں کو حکم دے رہا ہے پھر اس لڑکی نے بتایا: اللہ کی قسم اب وہ سیاہی منتشر ہونے لگی ہے' تو حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اب یہ گھوڑے روانہ ہو جائیں گے' تو مجھے جلدی میرے گھر لے جاؤ وہ خاتون انہیں ساتھ لے کر نیچے اتری ان کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی گھڑ سواروں سے ان کا سامنا ہو گیا اس لڑکی کی گردن میں چاندی کا بنا ہوا ہار تھا ایک شخص اس لڑکی کے سامنے آیا اس نے اس لڑکی کی گردن سے ہار اتار لیا۔ وہ لڑکی بیان کرتی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ کے اندر) داخل ہوئے اور آپ مسجد کے اندر آئے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے والد کو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان بزرگوار کو اپنے گھر میں ہی کیوں نہیں رہنے دیا تاکہ میں خود ان کے پاس آ جاتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں' کہ چل کر آپ کی طرف آئیں' بجائے اس کے کہ آپ چل کر ان کی طرف تشریف لے جائیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو سامنے بٹھا دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آپ اسلام قبول کر لیں' تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ وہ لڑکی بیان کرتی ہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا سر ثغامہ (نامی سفید پھول کی طرح سفید) تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے بالوں کی رنگت تبدیل کر دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنی بہن کا ہاتھ پکڑا اور بولے میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ میری بہن کا ہار کس کے پاس ہے۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بہن تم اپنے ہار کے حوالے سے ثواب کی امید رکھو اللہ کی قسم آج لوگوں میں امانت (واپس کرنے کا جذبہ) کم ہے۔

ذِكْرُ اَبِىْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7209 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّرْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ سِمَاكُ الْحَنَفِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِىْ سُفْيَانَ، وَلَا يُجَالِسُوْنَهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ثَلَاثُ خِصَالٍ اَسْاَلُكَ اَنْ تُعْطِيَنِيهِنَّ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: عِنْدِىْ اَجْمَلُ الْعَرَبِ وَاَحْسَنُهَا اُمُّ حَبِيْبَةَ اُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِىْ حَتّٰى اُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ كَمَا كُنْتُ

7209– هذا الحدث مع إخراج مسلم إياه في "صحيحه"قد اعلع بعضهم بعكرمة بن ..... عمار، فقد قال يحيى بن سعيد الأنصارى: ليست أحاديثه بصحاح، وقال الإمام أحمد: أحاديثه ضعاف، وقال أبو حاتم: عكرمة هذا صدوق وربما وهم وربما دلس .وأعله الآخرون بنكارة متنه، فقالوا: أم حبيبة تزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهى بالحبشة ,أصدقها النجاشى، والقصة مشهورة، ثم قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل أن يسلم أبوها، فكيف يقول بعد الفتح: أُوجك أم حبيبة، واما إمارة أبى سفيان، فقد قال الحفاظ: إنهم لايعرفونها .وقال أبو الفرج ابن الجوزى فيما نقله عنه ابن القيم فى "جلاء الأفهام" ص132: هذا الحديث وهم من بعض الرواة لاشكفيه ولاتردد، وقد اتهموا به عكرمة بن عمار راوى الحديث قال: وإنما قلنا: إن هذا وهم، لان أهل التاريخ أجمعوا على أن أم حبيبة كانت تحت عبيد الله بن جحش، وولدت له، وهاجر بها وهما مسلمان إلى أرض الحبشة، ثم تنصر، وثبتت أم حبيبة على دينها، فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى النجاشى يخطبها عليه، فزوجه إياها وأصدقها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعة آلاف درهم، وذلك فى سنة سبع من الهجرة، وجاء أبو سفيان فى زمن الهدنة، فدخل عليها، فثنت بساط رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى لايجلس عليه . ولاخلاف أن أبا سفيان ومعاوية اسلما فى فتح مكة سنة ثمان، ولايعرف أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أبا سفيان .وقال ابن الأثير فى "أسد الغابة "7/116 فى ترجمة رملة بنت أبى سفيان: وهذا مما يعد من أوهام مسلم، لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان قد تزوجها وهى بالحبشة قبل إسلام أبى سفيان، لم يختلف أهل السير فى ذلك، ولما جاء أبو سفيان إلى المدينة قبل الفتح لما أوقعت قريش بخزاعة، ونقضوا عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فخاف فجاء على المدينة ليجدد العهد، فدخل على ابنته أم حبيبة، فلم تتركه يجلس على فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقالت: أنت مشرك . .... وقال أيضاً 7/316 فى ترجمة أم حبيبة: لا اختلاف بين اهل السير وغيرهم فى أن النبى صلى الله عليه وسلم تزوج أم حبيبة وهى بالحبشة إلا مارواه مسلم بن الحجاج فى "صحيح" أن أبا سفيان لما أسلم طلب من رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتزوجها، فأجابه إلى ذلك، وهو وهم من بعض رواته .وقال أبو محمد بن حزم: هذا الحديث وهم من بعض الرواة، لأنه لاخلاف بين الناس ان النبى صلى الله عليه وسلم تزوج أم حبيبة قبل الفتح بدهر وهى بأرض الحبشة وابوها كافر .وقال القاضى عياض: والذى وقع فى مسلم من هذا غريب جداً عند أهل الخبر، وخبرها مع أبى سفيان عند وروده المدينة بسبب تجديد الصلح فى حال كفره مشهور .وقال ابن القيم فى "جلاء الأفهام " ص 135 بعد أن فصل القول فيه: والصواب أن الحديث غير محفوظ، بل وقع فيه تخليط.وقال الذهبى فى "الميزان"3/93: وفى صحيح مسلم قد ساق له أصلاً منكراً عن سماك الحنفى عن ابن عباس فى الثلاثة التى طلبها أبو سفيان .وأخرجه مسلم "2501" فى فضائل الصحابة: باب من فضائل أبى سفيان بن حرب رضى الله عنه، والطبرانى "12885"، والبيهقى 7/140 من طرق عن النضر بن محمد، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقى 7/140 من طريق موسى بن مسعود، عن عكرمة بن عمار، به .قلت: ولايبرأ عكرمة من عهدة التفرد بمتابعة أبى زميل له عند الطبرانى "12886" لأن فى السند مجاهيل.

أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: نَعَمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے مسلمان ابوسفیان کی طرف دیکھتے نہیں تھے اس کی ہم نشینی اختیار نہیں کرتے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تین چیزوں کے بارے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے وہ عطا کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: میری بیٹی عرب کی خوبصورت اور حسین وجمیل لڑکی ہے ام حبیبہ میں اس کی شادی آپ کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ابوسفیان نے عرض کی: معاویہ کو آپ اپنا معتمد مقرر کرلیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ابوسفیان نے عرض کی: آپ مجھے یہ حکم دیں میں مشرکین کے ساتھ جنگ کرتا رہوں جس طرح پہلے میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتا رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7210 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَعِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

7210– إسناده ضعيف، الحارث بن زياد لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَروِ عنه غير يونس بن سيف، وجهله ابن عبد البر والذهبي. ومعاوية بن صالح، قال ابن عدى: يقع في حديثه إفرادات، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير يونس بن سيف وأبي رهم السمعي واسمه احزاب بن أسيد - فقد روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان .وأخرجه أحمد 4/127 عن عبد الرحمن بن مهدى، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن عدى في الكامل 6/2406، والبزار "2723"، وابن الجوزى في "العلل المتناهية" "437" من طريق معاوية بن صالح، وابن الجوزى أيضاً "438" من طريق أبي صالح عبد الله بن صالح، كلاهما عن يونس بن سيف، به .وقال البزار: لانعلمه يروى عن العرباض إلا بهذا الإسناد وفيه الحارث بن زياد .وقال ابن الجوزى: وأما حديث العرباض، ففي الطريق الأول معاوية بن صالح، قال الرازى: لايحتج به، وفي الطريق الثاني عبد الله بن صالح قال أحمد: ليس هو بشيء .وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/356 وقال: رواه البزار وأحمد والطبراني وفيه الحارث بن زياد، ولم أجد من وثقه، ولم يرو عنه غير يونس بن سيف، وبقية رجاله ثقات، وفي بعضهم خلاف .وأخرجه ابن عدى 5/1810، ومن طريقه ابن الجوزى "436" من.... طريق إسحاق بن كعب، عن عثمان بن عبد الرحمن الجمحي، قال أبو حاتم: لايحتج به، وقال ابن عدى: منكر الحديث، وساق هذا الحديث من منكراته .وأخرجه ابن الجوزى "440" من طريق محمد بن يزيد وهو مجهول .وأخرجه الطبراني "1065"/19 و "1066"، وابن الجوزى "439" من طريق أبي هلال الراسبي، عن جبلة بن عطية، عن سلمة بن مخلد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاوية: "اللهم علمه الكتاب والحساب ومكن له في البلاد."وذكره الهيثمي في "المجمع"357-9/356 وقال: وجبلة لم يسمع من سلمة، فهو مرسل، ورجاله وثقوا وفيهم خلاف.قال ابن الجوزى بعد أن ذكر هذه الطرق للحديث: هذه الأحاديث ليس منها ما يصح .وذكر الذهبي في " السير "3/124 شاهداً آخر، وقواه عن أبي مسهر، حدثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ... فذكر الحديث . ونسبه السيوطي إلى الطبراني وتمام .قلت: ورجاله ثقات إلا أن سعيد بن عبد العزيز قد اختلط.

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ معاویہ کو کتاب (یعنی قرآن مجید) اور حساب کا علم عطا کر اور اسے عذاب سے بچانا''۔

ذِكْرُ تَعْظِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ وَرِعَايَتِهِ حَقَّهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم کرنے اور ان کے حق کا خیال رکھنے کا تذکرہ

7211 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ، قَالَتْ لَهَا: ابْنَةُ يَهُودِيٍّ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُبْكِيكِ؟، قَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ اِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ، وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ، وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَبِمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی کہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں یہ کہا ہے: وہ ایک یہودی کی بیٹی ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو۔ انہوں نے عرض کی: حفصہ نے میرے بارے میں یہ کہا ہے: میں یہودی کی بیٹی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک نبی کی اولاد ہو اور تمہارے (آباؤ اجداد میں) ایک چچا نبی تھے اور تم ایک نبی کی بیوی ہو تو پھر حفصہ کس بات پر تمہارے سامنے فخر کرسکتی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا: اے حفصہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَخْذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ مِنَ الصَّفِيِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو (امیر کے لیے) مخصوص حصے سے حاصل کرنے کا تذکرہ

7212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

7211- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الملك، فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة . وهو في "مسند ابى يعلى" "3437" و "مصنف عبد الرزاق ". "20921"وأخرجه من طريق عبد الرزاق: أحمد 136-3/135، والترمذي "3894" في المناقب: باب فضل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي في "عشرة النساء " "33"، والطبراني "186"/24، وقال الترمذي: هذاحديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

7212- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمةن فمن رجال مسلم . وقد تقدم برقم"4745" و "4746" وانظر الحديث الآتي. وأخرجه أبو يعلى "3777" عن وهب، عن خالد، عن حميد، عن أنس .والأنطاع جمع نِطع: بساط من الجلد، والحيس: تمر وأقط وسمن تخلط وتعجن، وتسوى كالثريد. وقوله: "أوضع وأوضع الناس" أي: أغذوا السير وأسرعوا، يقال: وضع البعير يضع وضعاً، وأوضعه راكبه إيضاعاً: إذا حمله على سرعة السير.

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَدِيفَ اَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَاِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِمَسَاحِيهِمْ وَفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، وَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ، فَقَاتَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَزَمَهُمْ، فَلَمَّا قُسِمَتِ الْمَغَانِمُ قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ وَقَعَ فِي سَهْمِ دَحْيَةَ الْكَلْبِيِّ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ، فَاشْتَرَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ اَرْؤُسٍ، ثُمَّ دَفَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تُهَيِّئُهَا، وَكَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ تَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا بِالْاَنْطَاعِ، فَاُحْضِرَتْ، فَوَضَعَ الْاَنْطَاعَ وَجِيءَ بِالتَّمْرِ وَالسَّمْنِ، فَاَوْسَعَهُمْ حَيْسًا، فَاَكَلَ النَّاسُ حَتّٰى شَبِعُوا، فَقَالَ النَّاسُ: تَزَوَّجَهَا اَمِ اتَّخَذَهَا اُمَّ وَلَدٍ؟ فَقَالُوْا: اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَاَتُهُ، وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ، فَلَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَرْكَبَ حَجَبَهَا حَتّٰى قَعَدَتْ عَلٰى عَجُزِ الْبَعِيرِ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكِبَتْ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ اَوْضَعَ، وَاَوْضَعَ النَّاسُ، وَاَشْرَفَتِ النِّسَاءُ يَنْظُرْنَ، فَعَثَرَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتُهُ، فَوَقَعَ وَوَقَعَتْ صَفِيَّةُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَبَهَا، فَقَالَتِ النِّسَاءُ: اَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُودِيَّةَ، وَشَمِتْنَ بِهَا، قَالَ ثَابِتٌ: فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: يَا اَبَا حَمْزَةَ اَوَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَاحِلَتِهِ؟ فَقَالَ: اِي وَاللّٰهِ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے پاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو چھو رہے تھے ہم لوگ خیبر آ گئے وہ لوگ اپنی کدالیں اور بیلچے اور ٹوکریاں لے کر (قلعے سے) باہر نکلے انہوں نے کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر آ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں' تو ان لوگوں کی حالت بری ہوتی ہے' جنہیں ڈرایا گیا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ لڑائی کر کے انہیں پسپا کر دیا جب مال غنیمت تقسیم ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں ایک حسین و جمیل کنیز آئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات غلاموں (یا کنیزوں) کے عوض میں اس کو خرید لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا تاکہ وہ انہیں تیار کر دیں۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوتی تھیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسترخوان منگوایا اسے پیش کیا گیا اس دسترخوان کو بچھایا گیا پھر کھجوریں اور گھی لایا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے لئے حیس تیار کروایا۔ لوگوں نے اسے کھایا' یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ لوگوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے) دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے ساتھ شادی کی ہے یا اسے ام ولد بنایا ہے' تو دوسروں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو پردہ کروایا' تو وہ آپ کی اہلیہ ہوں گی اگر انہیں پردہ نہیں کرواتے' تو پھر ام ولد شمار ہوں گی۔ جب سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سواری پر سوار ہونے لگیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پردہ کروالیا' یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونٹ پر بیٹھ گئیں پھر جب یہ لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو تیز کر لیا لوگوں نے بھی سواری کو تیز کر لیا۔ خواتین جھانک کر دیکھنے لگیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو

ٹھوکر لگی' تو نبی اکرم ﷺ اور سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا گر گئے پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے اس خاتون کا پردہ کروایا' تو خواتین نے کہا: اللہ تعالیٰ اس یہودی عورت کو دور ہی رکھے۔ انہوں نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہا۔

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابوحمزہ! کیا نبی اکرم ﷺ اپنی سواری سے نیچے گر پڑے تھے' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ اپنی سواری سے گر گئے تھے: اے ابومحمد!

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا امہات المومنین میں سے ایک ہیں

7213 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا يَبْنِيْ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ، فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ، وَلَا لَحْمٍ اَمَرَنَا بِالْاَنْطَاعِ، فَاُلْقِيَ فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ هِيَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ، وَقَالُوْا: اِنْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطّٰى لَهَا مِنْ خَلْفِهٖ، وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان کسی جگہ پر تین دن تک قیام کیا آپ نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کی رخصتی کروائی تھی میں اہل ایمان کو نبی اکرم ﷺ کے ولیمے کے لئے بلا کر لایا تھا اس میں روٹی یا گوشت نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دسترخوان لانے کا حکم دیا' تو اس دسترخوان پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا یہ نبی اکرم ﷺ کا ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے کہا: یہ امہات المومنین میں سے ایک شمار ہوں گی یا نبی اکرم ﷺ کی کنیز شمار ہوں گی' تو دوسروں نے جواب دیا: اگر نبی اکرم ﷺ نے ان کا پردہ کروایا' تو یہ امہات المومنین میں شمار ہوں گی اگر پردہ نہ کروایا' تو یہ آپ کی کنیز شمار ہوں گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہونے لگے' تو آپ نے اس خاتون کے لئے اپنے پیچھے جگہ بنائی اور اس خاتون کے اور لوگوں کے درمیان پردہ کھینچ دیا۔

7213- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب الغافقي، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "3/264"، والبخاري "5085" في النكاح: باب اتخاذ السراري ومن أعتق جارية ثم تزوجها، والنسائي 6/134 في النكاح: باب البناء في السفر، من طرق عن اسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. ... وأخرجه البخاري "4213" في المغازي: باب غزوة خيبر، والبيهقي 7/259 من طريق محمد بن جعفر، والبخاري ""4212ن والنسائي 6/134 من طريق يحيى ي، كلاهما عن حميد الطويل، به. ولفظ يحيى مختصر. وانظر الحديث السابق.

بَابٌ فَضْلُ الْاُمَّةِ

باب! اس امت کی فضیلت کا تذکرہ

7214 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فِيلٍ الْبَالِسِيُّ اَبُو الطَّاهِرِ بِاَنْطَاكِيَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا حَظُّكُمْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَنْتُمْ حَظِّي مِنَ الْاُمَمِ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انبیاء میں سے ''میں'' تمہارا حصہ ہوں اور امتوں میں سے ''تم'' میرا حصہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ قَبَضَ نَبِيَّهُ قَبْلَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ فَرَطًا لَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس امت کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے ان کے نبی کو ان سے پہلے قبض کرلیتا ہے' تاکہ وہ نبی ان کے لیے پیش رو بن جائے

7215 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَجَرِيُّ بِالْاُبُلَّةِ، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بِدِمَشْقَ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا

7214– إسناده ضعيف. أبو حبيبة الطائى لم يوثقه غير المؤلف، ولم يروا عنه غير ابى إسحاق، وباقى رجاله ثقات غير زيد بن الحباب، فإنه يخطىء فى روايته عن سفيان الثورى. وأخرجه البزار "2847" عن أبى كريب، بهذا الإسناد. وقال: لانعلم أحداً رواه عن النبى صلى الله عليه وسلم إلا أبو الدرداء، ولا عنه إلا أبو حبيبة، ولا عنه إلا أبو إسحاق، ولا عنه إلا الثورى، ولا عنه إلا زيد، ولاعنه.......... إلا أبو كريب، ولانعلم أحداً تابعه على هذا الحديث. وذكره الهيثمى فى "المجمع" 10/68 وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح غير أبى حبيبة الطائى، وقد صحح له الترمذى حديثاً، وذكره ابن حبان فى "الثقات." واورده الهيثمى 1/174 فى حديث طويل فيه: "والذى نفس محمد بيده لو كان موسى بين أظهركم ثم اتبعتموه وتركتمونى، لضللتم ضلالاً بعيداً، أنتم حظى من الأمم وأنا حظكم من النبيين" وقال: رواه الطبرانى فى "الكبير" وفيه ابو عامر القاسم بن محمد الأسدين ولم أر من ترجمه، وبقية رجاله موثقون. وأخرجه بهذا الزيادة من حديث عبد الله بن ثابت احمد 3/470-471، و4/265-266 عن عبد الرزاق، عن سفيان، عن جابر، عن الشعبى، عنه. وذكره الهيثمى 1/173، وقال: رواه احمد والطبرانى، ورجاله رجال الصحيح إلا أن فيه جابراً الجعفى، وهو ضعيف.

قَبْلَهَا، فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ، فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلْكِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ، وَعَصَوْا أَمْرَهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جب کسی امت پر رحمت کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس امت سے پہلے اس کے نبی کی روح کو قبض کر لیتا ہے اور اس نبی کو ان لوگوں کے لیے پیش رو اور آگے جانے والا بنا دیتا ہے' جب وہ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کے نبی کی زندگی میں ہی ان لوگوں کو عذاب دے دیتا ہے اور ان کو ہلاک کر کے اس نبی کی آنکھوں کو ٹھنڈک دیتا ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے' جب وہ لوگ نبی کو تکلیف دیتے ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ هِيَ مِنْ أَعْدَلِ الْأُمَمِ أَسْبَابًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اپنے معاملات کے اعتبار سے یہ امت تمام امتوں میں زیادہ عادل ہے

7216 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا) (البقرة: **143**)، قَالَ: عَدْلًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا

7215- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجوهري، فمن رجال مسلم. وهو مكرر الحديث. "6647"

7216- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، وهو في "مسند أبي يعلى". "1207" وأخرجه أحمد 3/9 و58، والترمذي "2961" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/346، وابن ماجة "4284" في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم، من طرق عن أبي معاوية بهذا الإسناد مختصراً ومطولاً .وأخرجه أحمد 3/32، والبخاري "3339" في الأنبياء : باب قول الله عزوجل: (وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ) ، و "4487" في تفسير سورة البقرة: باب: (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً) ، و "7349" في الاعتصام: باب: (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً) ، والترمذي عقب حديث رقم "2965"، وأبو يعلى "1173" والطبري "2165" و...."2166" و"2167" و "2179" و "2180"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 216 من طريق عن الأعمش به، مختصراً ومطولاً . وذكره السيوطي في "الدر المنثور "1/348 و 349 وزاد نسبته إلى سعيد بن منصور، وابن أبي حاتم، والإسماعيلي، والحاكم، وابن المنذر . وانظر الحديث المتقدم برقم "6477" وقوله: "عدلاً" مصدر وصف به، يستوي فيه المذكر والمؤنث والمثنى والجمع، وفي بعض الروايات "عدولاً" بلفظ الجمع قال في "اللسان": فإن رأيته مجموعاً أو مثنى أو مؤنثاً فعلى أنه قد أجرى مجرى الوصف الذي ليس بمصدر.

ہے(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اسی طرح ہم نے تمہیں وسط امت بنایا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: (وسط سے مراد) عادل ہونا ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِيْ آجَالِ مَنْ خَلَا قَبْلَهَا مِنَ الْاُمَمِ

دیگر تمام امتوں کے مقابلے میں اس امت کی مدت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا مثال بیان کرنے کا تذکرہ

7217 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ، وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ؟ ثُمَّ قَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ، قَالَ: فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، وَقَالُوْا: نَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا وَاَقَلَّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ عَمَلِكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاِنَّهُ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

ﷻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دیگر امتوں کے مقابلے میں تمہاری مدت اس طرح ہے' جس طرح عصر سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہوتا ہے تمہاری، یہودیوں کی اور عیسائیوں کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک شخص کچھ مزدوروں کو کام کے لیے رکھتا ہے وہ شخص یہ کہتا ہے کون میرے لیے ایک قیراط کے عوض میں دو پہر تک کام کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو یہودیوں نے ایک' ایک قیراط کے عوض میں دو پہر تک کام کیا پھر وہ شخص کہتا ہے کون میرے لیے دو پہر سے لے کر عصر تک ایک' ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو عیسائیوں نے دو پہر سے لے کر عصر کے وقت تک کام کیا پھر وہ شخص کہتا ہے کون میرے لیے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک دو' دو قیراط کے عوض میں کام کرے گا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وہ لوگ ہو جو عصر سے لے کے سورج غروب

7217– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه برقم. "6639"

ہونے تک دو، دو قیراط کے عوض میں کام کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس بات پر یہودی اور عیسائی غصے میں آ گئے انہوں نے کہا: ہم نے زیادہ کام کیا ہے اور ہمیں تھوڑا معاوضہ ملا ہے۔ پروردگار نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے کام کے حوالے سے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں، تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں عطا کروں گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

7218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا يَوْمًا اِلَى اللَّيْلِ عَلٰى اَجْرٍ اِلَى اللَّيْلِ، فَعَمِلُوْا لَهٗ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ، ثُمَّ قَالُوْا: لَا حَاجَةَ لَنَا فِىْ اَجْرِكَ الَّذِىْ اشْتَرَطْتَ لَنَا، وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، قَالَ لَهُمْ: لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ، وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ كَامِلًا، فَاَبَوْا وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ بَعْدَهُمْ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِىْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْاَجْرِ، فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ، قَالُوْا: الَّذِىْ عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ الْاَجْرُ الَّذِىْ جَعَلْتَ لَنَا لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ، قَالَ: اعْمَلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ، فَاِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ اَحْسَبُهٗ، قَالَ: فَاَبَوْا، قَالَ: ثُمَّ عَمِلْتُمْ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ، فَذٰلِكَ مَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالَّذِيْنَ تَرَكُوْا مَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ قَبِلُوْا هُدَى اللّٰهِ، وَمَا جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے، جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے کہ وہ سارا دن رات تک اس کے لیے کام کریں گے اور انہیں رات تک کام کرنے کا معاوضہ ملے گا انہوں نے دوپہر تک اس کے لیے کام کیا پھر ان مزدوروں نے کہا: ہمیں تمہارے اس معاوضے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جو تم نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا اور ہم نے جو کام کیا ہے وہ رائیگاں گیا، تو اس شخص نے ان سے کہا: تم ایسا نہ کرو تم اپنا بقیہ دن کو مکمل کر لو اور اپنا مکمل

7218- إسناده صحيح على شرط الشيخين . بُريد: هو ابن عبد الله بن أبي بردة . وأخرجه البيهقي 6/119 من طريق أبي يعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "558" في مواقيت الصلاة: باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغرب، . و "2271" في الإجارة: باب الإجارة من العصر إلى الليل، ومن طريقه البغوي "4018" عن محمد بن العلاء بن كريب، به. وأخرجه البيهقي 6/119 من طرق عن أبي أسامة حماد بن اسامة، به.

معاوضہ وصول کرلو لیکن انہوں نے اس چیز کو نہیں مانا اور انہوں نے اس کام کو چھوڑ دیا' تو اس شخص نے دوسرے لوگوں کو ان کے بعد مزدور رکھا اور کہا: تم بقیہ دن کام کرو تا ہم میں تمہیں وہی اجر دوں گا' جو میں نے ان لوگوں کے لئے معاوضہ مقرر کیا تھا'' تو ان لوگوں نے کام کیا' یہاں تک کہ جب عصر کا وقت ہوا' تو انہوں نے کہا: ہم نے جو کام کیا تھا وہ رائیگاں جاتا ہے تمہارا اجر تمہیں ملے جسے تم نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے' تو وہ شخص کہتا ہے تم اپنا بقیہ کام پورا کرلو کیونکہ اب دن ختم ہونے میں تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو ان لوگوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے عصر سے لے کر رات تک کام کیا (یعنی سورج غروب ہونے تک کام کیا)''

یہ یہودیوں، عیسائیوں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جس حکم کو چھوڑا اس کی مثال ہے اور مسلمانوں کی مثال ہے' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول کیا اور اللہ کے رسول جو لے کر آئے تھے اسے قبول کیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ بِفَضْلِهٖ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت اس امت کی کون سی چیزوں کو معاف کیا ہے

7219 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا وَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاَ، وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ

7219–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن بكر، فمن رجال البخاري .وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/95، والطبراني "الصغير" 1/270، والدارقطني 4/170-171، والبيهقي 7/356، .... وابن حزم في "الإحكام في أصول الأحكام" 5/149 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، بهذا الإسناد. وقال الطبراني: "لم يروه عن الأوزاعي إلا بشر، تفرد به الربيع بن سليمان ." وأخرجه الحاكم 2/198 من طريق بحر بن نصر بن سابق الخولاني، عن بشر بن بكر، ومن طرق الربيع بن سليمان، عن أيوب بن سويد، كلاهما عن الأوزاعي، به. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه ابن ماجه "2045" في الطلاق: باب طلاق المكره والناسي، والبيهقي 7/356-357 من طريق محمد بن المصفى، عن الوليد بن مسلم، حدثنا الأوزاعي، عن ابن عباس، قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 2/130: "هذا إسناد صحيح إن سلم من الانقطاع، والظاهر أنه منقطع"، قال المزي في "الأطراف" 5/85 رواه بشر بن بكر التنيسي عن الأوزاعي، عن عطاء، عن عبيد بن عمير، عن ابن عباس .قال البوصيري: "وليس ببعيد أن يكون السقط من صنعة الوليد بن مسلم فإنه كان يدلس تدليس التسوية. وفي الباب عن عبد الله بن عمر، وعقبة بن عامر، وأبي ذر، وأبي الدرداء وثوبان، وهي مخرجة في العواصم والقواصم". 1/192-198 وانظر شرح هذا الحديث في "جامع العلوم والحكم" ص 356-350 لابن رجب.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاء، نسیان اور جس چیز پر انہیں مجبور کیا گیا ہو، ان تمام چیزوں سے درگزر کیا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا ابْتَلَى اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِمَا دَفَعَ عَنْهُمْ بِهٖ تَعْجِيلَ الْعَذَابِ فِي الدُّنْيَا

اس چیز کی صفت کا تذکرہ، جس میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مبتلا کرنا ہے اس کے عوض میں ان سے دنیا میں جلدی عذاب کو دور کر دیا ہے

7220 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو، جَابِرًا، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا اُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ) (الأنعام: 65)، قَالَ: اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ، (اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ) (الأنعام: 65)، قَالَ: اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ، (اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ) (الأنعام: 65)، قَالَ: هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ اَيْسَرُ

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم یہ فرما دو! وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ وہ تمہارے اوپر سے تم پر عذاب بھیج دے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا: میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''یا تمہارے نیچے سے بھیج دے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

7220- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وسفيان هو ابن عيينة. وعمرو: هو ابن دينار. وهو في "مسند أبي يعلى". "1829" وأخرجه الحميدي "1259"، والإمام أحمد 3/309، والبخاري "7313" في الاعتصام: باب قوله تاعلى: (أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعاً)، والترمذي "3065" في التفسير: باب ومن سورة الأنعام، وأبو يعلى "1967"، والطبري "13365" و"13366"، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 11، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 302 وفي "الاعتقاد" ص89 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4628" في تفسير سورة الأنعام: باب قوله تعالى: (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً مِنْ فَوْقِكُمْ)، و "7406" في التوحيد: باب قول الله عزوجل: (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/251، وأبو يعلى "1982" و"1983"، وابن أبي عاصم في "السنة" "300"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 2/26 من طريقين عن عمرو بن دينار، به. وذكره السيوطي في " الدر المنثور "284-3/283 وزاد نسبته إلى .... عبد الرزاق، وعبد بن حميد، ونعيم بن حماد في "الفتن"، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وأبي الشيخ، وابن مردويه.

''یا تمہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دے یوں کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں زیادہ ہلکی اور زیادہ آسان ہیں۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الثَّوَابَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى يَسِيْرِ الْعَمَلِ اَضْعَافَ مَا يُعْطِي عَلٰى كَثِيْرِهٖ لِغَيْرِهَا مِنَ الْاُمَمِ

اللہ تعالیٰ کا اس امت کو تھوڑے عمل کے نتیجے میں اس سے کئی گنا زیادہ ثواب عطا کرنے کا تذکرہ' جو دوسری امتوں کو زیادہ کام کرنے پر عطا کرے گا

7221 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ:

اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَنْ سَلَفَ قَبْلَكُمْ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُعْطِيَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا عَنْهَا، فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا، وَاُعْطِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ، فَعَمِلُوْا بِهٖ حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا صَلَاةَ الْعَصْرِ عَجَزُوْا، فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا، وَاُعْطِيْتُمُ الْقُرْآنَ، فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ اُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ، قَالَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ: رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ اَقَلُّ عَمَلًا مِنَّا وَاَكْثَرُ اَجْرًا، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ اَجْرِكُمْ شَيْئًا؟ فَقَالُوْا: لَا، فَقَالَ: فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ اس وقت منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔

''تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان کے مقابلے میں تمہاری بقایوں ہے' جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہوتا ہے اہل تورات کو تورات دی گئی' انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ جب نصف دن گزر گیا تو وہ اس کے حوالے سے عاجز آ گئے' تو انہیں ایک' ایک قیراط دے دیا گیا' اہل انجیل کو انجیل دی گئی' انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ جب وہ عصر کے وقت تک پہنچے تو عاجز آ گئے اور انہیں ایک' ایک قیراط دے دیا گیا۔ تمہیں قرآن دیا گیا تم نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو تمہیں دو' دو قیراط دیئے گئے۔ اہل تورات اور اہل انجیل نے کہا: اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں نے ہم سے کم کام کیا ہے اور انہیں زیادہ اجر ملا ہے' تو اللہ تعالیٰ

7221- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وقد تقدم برقم "6639" و "7218".

نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے اجر کے حوالے سے کوئی زیادتی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں یہ عطا کر دوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الصَّحَابَةُ ثُمَّ التَّابِعُوْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس امت میں سب سے بہتر صحابہ کرام ہیں اور تابعین ہیں

7222 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والا ہے پھر اس کے بعد والا ہے پھر وہ لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک شخص کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہوگی' اور اس کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ اَرَادَ بِهِ الصَّحَابَةَ الَّذِيْنَ كَانُوا قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے'' اس کے ذریعے صحابہ کرام مراد ہیں خواہ وہ آپ کے پہلے کے ہوں یا بعد کے ہوں

7223 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ

7222- إسناده صحيح على شرط الشيخين. منصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعبيدة: هو ابن عمرو السلماني. وأخرجه أحمد 1/434، ومسلم "2533" "211" في فضائل الصحابة: باب فضل الصحابة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/92 من طريقين عن سفيان بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "7223" و"7227" و."7228"

7223- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي. وأخرجه مسلم "2533" "210"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/92 عن قتيبة بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2533" "210" عن هناد بن السري، عن أبي الأحوص، به. وانظر الحديث رقم "4328" و"7222" و"7227" و."7228"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے' جو میرے بعد والا ہے۔ پھر ان کے بعد والا ہے۔ پھر ان کے بعد والا ہے۔ پھر وہ لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہوگی' اور اس کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَهْلَ بَدْرٍ هُمْ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ وَخَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' صحابہ کرام میں اہل بدر سب سے افضل ہیں اور اس امت میں سب سے بہتر ہیں

7224 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ اَوْ مَلَكٌ، فَقَالَ: كَيْفَ اَهْلُ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ عِنْدَنَا اَفَاضِلُ النَّاسِ، قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ عِنْدَنَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ اَبُوْهُ وَجَدُّهُ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ، قَالَ: اَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ. عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، وَسُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنْ جَرِيْرٍ وَّاَتْقَنُ، وَاَفْقَهُ كَانَ اِذَا حَفِظَ الشَّيْءَ لَمْ يُبَالِ بِمَنْ خَالَفَهُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک فرشتہ

7224- حديث صحيح . على بن قادم وثقه المؤلف والعجلى، وقال أبو حاتم: "محله الصدق، وضعفه ابن معين وغيره"، وقال ابن عدى: "نقموا عليه أحاديث رواها عن الثورى غير محفوظة، قال الحافظ فى "التقريب": صدوق.قلت: وقدتوبع، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن معدان فقد روى له النسائى وهو ثقة .وأخرجه أحمد3/465، وابن ماجة"160" فى المقدمة: باب فى فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والطبرانى "4412" من طريق وكيع، عن سفيان بهذا الإسناد.

لِ أخرجه البخارى "3992" فى المغازى: باب شهود الملائكة بدراً، ومن طريقه البغوى "3993" عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به. ... ورفاعة بت رافع: هو ابن مالك بن العجلان. وأخرجه البخارى"3993" عن سليمان بن حرب، حدثنا حماد - وهو ابن زيد - عن يحيى - وهو الأنصارى - عن معاذ بن رفاعة بن رافع، وكان رفاعة من أهل بدر، وكان رافع من أهل العقبةن فكان يقول لابنه: "....." قال الحافظ: "وهذا صورته مرسل، ولكن عند التأمل يظهر أن فيه رواية لمعاذ بن رفاعة بن رافع، عن ابيه، عن جده. وأخرجه البخارى "3994" عن إسحاق بن منصور، أخبرنا يزيد وهو ابن هارون -أخبرنا يحيى ى، سمع معاذ بن رفاعة أن ملكاً سال النبى صلى الله عليه وسلم . وعن يحيى أن يزيد الهاد أخبره أنه كان معه يوم حدثه معاذ هذا الحديث، فقال يزيد: فقال معاوية: "إن السائل هو جبريل عليه السلام ." وأخرجه الطبرانى "4455" من طريق ابن لهيعة، عن عمارة بن غزية، عن يحيى بن سعيد، عن رفاعة بن رافع بن ملك قال: "سمعت أبى يقول"....

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ کے درمیان اہل بدر کی کیا حیثیت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے لوگ ہیں' تو اس نے عرض کی: جو فرشتے اس میں شریک ہوئے تھے۔ وہ ہمارے نزدیک یہی حیثیت رکھتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت جریر بن عبدالحمید نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے معاذ بن رفاعہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔ ان کے والد اور ان کے دادا دونوں کو بیعت عقبہ میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

سفیان ثوری نے یہ روایت یحییٰ بن سعید کے حوالے سے عبایہ بن رفاعہ کے حوالے سے اور ان کے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سفیان' جریر کے مقابلے میں زیادہ بڑے حافظ الحدیث' زیادہ متقن اور زیادہ بڑے فقیہہ ہیں' اور جب وہ کسی چیز کو یاد رکھتے ہوں' تو وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے برخلاف الفاظ کس نے نقل کیے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ مَضَى مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَانَ الْخَيِّرَ فَالْخَيِّرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس امت کا جو حصہ گزر جائے گا وہ درجہ بدرجہ زیادہ بہتر ہوگا

7225 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ سُحَيْمًا حَدَّثَهٗ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ: قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ وَّرُطَبٌ، فَاَكَلُوْا مِنْهُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُ شَیْءٌ، اِلَّا نَوَاةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: تَذْهَبُوْنَ الْخَيِّرَ فَالْخَيِّرَ حَتّٰى لَا يَبْقَى مِنْكُمْ اِلَّا مِثْلُ هٰذَا

❀❀ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تازہ اور خشک کھجوریں پیش کی

7225- حديث حسن لغيره، سحيم لم يرو عنه غير بكر بن سوادة، وذكره البخاری 4/193، وابن أبی حاتم 4/303، فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً، ولم يوثقه غير المؤلف 4/343، وباقی رجاله ثقات رجال مسلم غير صحابيه، فمن رجال أصحاب السنن. وأخرجه الطبرانی "4492" من طريق حرملة بن يحيی ی، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری فی "التاريخ الكبير "3/338، والطبرانی "4492"، والحاكم 4/434 من طرق عن ابن وهب، وصححه الحاكم ووافقه الذهبی.! وله شاهد من حديث أبی هريرة عند البخاری فی "تاريخه" فی "الكنی" ص25، وابن ماجه "4038"، والحاكم 4/316 و434 من طريق يونس، عن الزهری، عن أبی حميد مولی مسافع، عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: "لَتُنتَقَنَّ كما ينتقی التمر من أغفاله "أی مما لاخير فيه"، فليذهبن خياركم، وليبقين شراركم، فموتوا إن استطعتم" وصححه الحاكم ووافقه الذهبی مع أن أبا حميد مولی مسافع لايعرف بجرح ولا تعديل. وله طريق آخر عند المؤلف تقدم برقم "6851"

گئیں۔ لوگوں نے انہیں کھا لیا' یہاں تک کہ ان میں سے ایک گٹھلی باقی رہ گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے لوگ ایک' ایک کر کے رخصت ہو جائیں گے' یہاں تک کہ تم میں سے صرف اس کی مانند (بیکار لوگ) باقی رہ جائیں گے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ آخِرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْفَضْلِ كَاَوَّلِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) اس امت کا آخری حصہ فضیلت میں پہلے والے حصے کی مانند ہوگا)

7226 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ اُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرَى اَوَّلُهُ خَيْرٌ اَوْ آخِرُهُ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے۔ یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بہتر ہے یا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمُوْمَ هٰذَا الْخِطَابِ اُرِيْدَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَّةِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ان الفاظ میں عموم سے مراد امت کا بعض حصہ ہے تمام امت مراد نہیں ہے

7227 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

7226- حديث حسن بشواهد. الفضل بن سليمان قال الساجي: كان صدوقاً وعنده مناكير، وقال ابن معين: "ليس بثقة"، وقال أبو زرعة: "لين الحديث، وروى عنه علي بن المديني وكان من المتشددين"، وقال أبو حاتم: "يكتب حديثه وليس بالقوي"، وقال النسائي: "ليس بالقوي روى له الجماعة، إلا أن البخاري روى له بضعة أحاديث قد توبع عليها. وعبيد بن سليمان الأغر: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أبو حاتم: "لاأعلم في حديثه إنكاراً، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن المبارك، فمن رجال البخاري. وأخرجه الرامهرمزي في "أمثال الحديث" ص 109 من طريق عبد الرحمن بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار "2843" عن الحسن بن قزعة، عن الفُضيل بن سليمان، به. وأخرجه أحمد 4/319 عن عبد الرحمن، حدثنا زياد أبو عمر، عن الحسن، عن عمار. وأخرجه الطيالسي "647" عن عمران، عن قتادة، عن صاحب لنا، عن عمار. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/68 وقال: "رواه أحمد، والبزار، والطبراني، ورجال البزار رجال الصحيح غير الحسن بنت قزعة، وعبيد بن سلمان الأغر، وهما ثقتان، وفي عبيد خلاف لايضر.

7227- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة". 12/175 وانظر الحديث رقم "4328" و "7223" و. "7228"

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے' جو میرے بعد آئے گا پھر اس کے بعد والا ہے۔ پھر اس کے بعد والا ہے۔ پھر اس کے بعد والا ہے۔ پھر وہ لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہوگی اور اس کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَوَوْا فِي الْفَضِيلَةِ بَعْدَ التَّابِعِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: تابعین کے بعد تمام لوگ فضیلت میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں

7228 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ وَاَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ پھر اس کے بعد والا ہے پھر اس کے بعد والا ہے پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے پہلے ہوگی' اور ان کی قسم ان کی گواہی سے پہلے ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ اَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ تَبَعُ الْاَتْبَاعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' تبع تابعین کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ان کے پیروکار ہیں

7229 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا

7228– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. وانظر الحديث رقم "4328" و "7222" و "7223" و ."7227"

7229– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هلال بن ياف، فمن رجال مسلم. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة". 12/176 وأخرجه من طريق ابن أبي شيبة: الطبراني. "585"/18 وأخرجه الترمذي بإثر حديث "2221" في الفتن: باب ماجاء في القرن الثالث، والطبراني "585"/18 من طريقين عن وكيع، به. .... وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار "177-3/176، والطبراني "584"/18 و "586"، والحاكم 3/471 من طريق عن الأعمش، به. وأخرجه الترمذي "2221"، والطبراني "583"/18 من طريقين عن الأعمش، عن علي بن مدرك، عن هلال بن يساف، به. وذكر الترمذي أن حديث وكيع أصح.

الْاَعْمَشُ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والا ہے پھر اس کے بعد والا ہے۔ پھر اس کے بعد والا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ قَدْ آمَنَ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ رَوِيَّةٍ، وَتَلَكُّؤٍ قَدْ يَكُوْنُ اَفْضَلَ مِمَّنْ آمَنَ بِهٖ بَعْدَ تَلَكُّؤٍ وَّرَوِيَّةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دیکھے بغیر ایمان لائے وہ بعض اوقات اس شخص سے افضل ہوگا' جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا ہو (اور پھر آپ پر ایمان لایا ہو)

7230 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رُجُلًا قَالَ لَهٗ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: طُوْبٰى لِمَنْ رَآكَ وَآمَنَ بِكَ، قَالَ: طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَآمَنَ بِيْ وَطُوْبٰى، ثُمَّ طُوْبٰى لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَلَمْ يَرَنِيْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ یارسول اللہ! اس شخص کے لیے مبارک ہے جس نے آپ کی زیارت کی اور آپ پر ایمان لایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو مبارک ہو جس

7230– حديث حسن لغيره. إسناده ضعيف دراج ضعيف في روايته عن ابى الهيثم. وأخرجه أحمد 3/71، وأبو يعلى "1374"، والخطيب 4/91 من طريق ابن لهيعة، عن دراج، بهذا الإسناد . وفيه زيادة: "فقال رجل: "وماطوبى؟ قال: "شجرة في الجنة مسيرة مئة، ثياب أهل الجنة تخرج من أكمامها ." وله شاهد من حديث أنس عند أحمد 3/155، وابي يعلى "3391"، وابن عدى 6/977، والخطب في "تاريخه" 3/306 و6/200 و13/127 ولفظه: "طوبى لمن رآني وآمن بى - مرة - وطوبى لمن لم يرنى، وآمن بى -سبع مرات...."- وأخرجه من حديث ابن عمر عند الطيالسي "1845" عن العمرى، وابن عدى 4/1427 من طريق طلحة بن عمرو، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر . وذكره الهيثمي 10/67 وقال: رواه الطبراني، وفيه محمد بن القاسم الأسدى الكوفي، وهو مجمع على ضعفه . قلت: والعمرى وطلحة بن عمرو ضعيفان أيضا . وثالث عن أبى عبد الرحمن الجهنى عند أحمد 4/152 من طريق ابن إسحاق، حدثنى يزيد بن أبى حبيب، عن مرثد بن عبد الله اليزنى، عن أبى عبد الرحمن الجهنى، وقال الهيثمي 10/67: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن إسحاق وقد صرح بالسماع . ورابع عن واثلة بن الأسقع عند ابن عدى 6/2327. وخامس عن عبد الله بن بسر عند الحاكم 4/86 من طريق جميع بن ثوب، عن عبد الله بن بسر . وجميع هذا: واهٍ كما ذكر الذهبى . وسادس عن على عند الخطيب 3/49. وسابع عن أبى عمرة عند الطبرانى . قال الهيثمي 10/67: رواه الطبرانى في "الأوسط" و "الكبير" بنحوه وفيه بيهس الثقفي ولم أعرفه، وابن لهيعة فيه ضعف، وبيقة رجال الكبير رجال الصحيح. وانظر حديث أبى هريرة وأبى أمامة برقم "7232" و "7233".

نے میری زیارت کی ہو اور مجھ پر ایمان لایا ہو اور اس شخص کو مبارک ہو اور مزید مبارک ہو جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھے دیکھا نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ قَدْ آمَنَ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ قَدْ يَكُوْنُ اَشَدُّ حُبًّا لَهُ مِنْ اَقْوَامٍ رَاَوْهُ وَصَحِبُوْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص نبی اکرم ﷺ پر ایمان لے آئے حالانکہ اس نے آپ کو

نہ دیکھا ہو وہ ان لوگوں سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہو جنہوں نے آپ کی زیارت کی ہو اور آپ کے ساتھ رہے ہوں

7231 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ، يَوَدُّ اَحَدُهُمْ اَنْ لَوْ رَآنِيْ بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ شدید محبت وہ لوگ کرتے ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے۔ ان میں سے کسی ایک شخص کی خواہش ہوگی کاش اس نے اپنے اہل خانہ اور مال کے عوض میں میری زیارت کی ہوتی''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

7232 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ

7231- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل وهو ابن أبي صالح فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2832" في الجنة: باب فيمن يود رؤية النبي صلى الله عليه وسلم بأهله وماله، ومن طريقه البغوي "3843" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.

7232- إسناده حسن في الشواهد، أيمن لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف ولم يَروِ عنه غير قتادة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو. وأخرجه الطيالسي "1132"، وأحمد 5/248 و 257 و 264، والطبراني "8009" من طرق عن همام، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "8010" من طريق هدبة بن خالد، عن حماد بن الجعد، عن قتادة، به. وانظر "7230"

الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَيْمَنٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کے لیے مبارک باد ہے' جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا' اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ مبارک باد ہے' جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھے دیکھا نہیں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7233 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَيْمَنَ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِي ثُمَّ آمَنَ بِي، وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ آمَنَ بِي، وَلَمْ يَرَنِي

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَيْمَنُ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِىْ اُمَامَةَ مَعًا، وَاَيْمَنُ هٰذَا هُوَ اَيْمَنُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کے لیے مبارک باد ہے جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا' اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ مبارک باد ہے' جو مجھ پر ایمان لایا۔ حالانکہ اس نے میری زیارت نہیں کی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایمن نامی راوی نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ دونوں سے سنی ہے۔ ایمن نامی یہ راوی ایمن بن مالک اشعری ہے۔

ذِكْرُ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْضِيَهُ فِيْ اُمَّتِهِ وَلَا يَسُوْؤَهُ فِيْهِمْ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ان کی امت کے حوالے سے راضی کر دے گا' اور امت کے بارے میں انہیں رسوا نہیں کرے گا

7234 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

7233- إسناده حسن في الشواهد كالذي قبله . وذكره السيوطي في "الجامع الصغير" ونسبه إلى ابن النجار، وانظر "7230".

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ: (رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ) (ابراهيم: 36) اَلْاٰيَةَ، وَقَالَ عِيْسَى: (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ) (المائدة: 118) ، اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ، قَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، وَقُلْ لَهٗ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ، وَلَا نَسُوْؤُكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی (ارشاد باری تعالیٰ ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا:)

''اے میرے پروردگار! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا' تو جو شخص میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہو گا''۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا۔

''اگر تو انہیں عذاب دیتا ہے' تو یہ تیرے بندے ہیں'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد کے پاس جاؤ اور ان سے یہ کہہ دو کہ ہم تمہاری امت کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے۔ ہم تمہیں رسوا نہیں کریں گے۔

ذِكْرُ وَعْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْضِيَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَلَا يَسُوْؤُهٗ فِيْهِمْ

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول سے یہ وعدہ کرنے کا تذکرہ' وہ آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کر دے گا' اور ان کے بارے میں آپ کو رسوا نہیں کرے گا

7235 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهٗ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اِبْرَاهِيْمَ: (اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ) (ابراهيم: 36) ، وَقَالَ عِيْسَى: (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ) (المائدة: 118) فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ ، وَبَكٰى، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيْلُ، اذْهَبْ اِلٰى

7234– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير يزيد - وهو ابن خالد بن يزيد بن موهب - فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. ابن وهب: هو عبد الله. وأخرجه مسلم "202" في "الإيمان" باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لأمته، والطبري في "تفسيره" 13/229، وابن منده في "الإيمان" "924"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 2/341-342، والبغوي "4337" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي.

7235– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن منده "924" من طريق حرملة، بهذا الإسناد .. وانظر الحديث السابق.

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ، فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَاَلَهُ، فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْؤُكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: تلاوت کیا۔

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا تھا:)

''اے میرے پروردگار! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا جو شخص میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہوگا' اور جو میری نافرمانی کرے' تو بے شک' تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا۔

''اگر تو انہیں عذاب دے' تو یہ تیرے بندے ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی: اے اللہ میری امت (کی مغفرت کر دے) میری امت (کی مغفرت کر دے) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد کے پاس جاؤ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تمہارا پروردگار زیادہ علم رکھتا ہے (لیکن پھر بھی اس نے یہ ارشاد فرمایا) تم اس سے دریافت کرو کہ تم کیوں رو رہے ہو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب اللہ تعالیٰ کو بتایا حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد کے پاس جاؤ اور یہ کہو ہم تمہاری امت کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے۔ ہم تمہیں رسوا نہیں کریں گے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتَهُ بِمَا اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَمَ قَبْلَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے یہ سوال کرنے کا تذکرہ' وہ آپ کی امت کو اس طرح سے ہلاکت کا شکار نہیں کرے گا' جس طرح سے اس نے پہلے کی امتوں کو ہلاکت کا شکار کیا تھا

7236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ،

(متن حدیث): اَنَّ خَبَّابًا، قَالَ: رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ صَلَّاهَا حَتّٰى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ جَاءَهُ خَبَّابٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلَاةً مَا رَاَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا، قَالَ: اَجَلْ اِنَّهَا صَلَاةُ رَغَبٍ وَرَهَبٍ سَاَلْتُ رَبِّي فِيهَا

ثَلاثَ خِصَالٍ، فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَمَ قَبْلَهَا، فَاَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ اَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا، فَاَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ اَنْ لَا يَلْبِسَنَا شِيَعًا، فَمَنَعَنِيهَا

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لیتا رہا' جو آپ ادا کرتے رہے تھے' یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت قریب آ گیا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کا سلام پھیرا' تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آج رات آپ نے ایسی نماز ادا کی ہے کہ میں نے آپ کو اس کی مانند نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں یہ ایک ایسی نماز تھی جس میں رغبت اور ہیبت دونوں چیزیں پائی جاتی تھیں۔ میں نے اس کے دوران اپنے پروردگار سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کیا' تو اس نے دو چیزیں مجھے عطا کر دیں اور ایک چیز عطا نہیں کی۔ میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ہمیں اس طرح ہلاکت کا شکار نہ کرے' جس طرح اس نے پہلے کی امتوں کو ہلاکت کا شکار کیا تھا' تو اس نے مجھے یہ چیز عطا کر دی۔ میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ ہم پر ایسے دشمن کو غالب نہ کرے' جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو' تو اس نے مجھے یہ چیز بھی عطا کر دی۔ میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ ہمیں گروہوں میں تقسیم نہ کرے' تو اس نے اس چیز کو قبول نہیں کیا۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتَهُ بِالسَّنَةِ وَالْغَرَقِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنے کا تذکرہ' وہ آپ کی امت کو قحط سالی یا ڈوبنے کے ذریعے ہلاک نہ کرے

7237 - وَاَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ، فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: سَاَلْتُ رَبِّي اَنْ لَا

7236– إسناده صحيح، عبد الله بن خباب: روى له الترمذي والنسائي وهو ثقة،.... وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحى الذهلي، فمن رجال البخاري. عبيد الله بن عبد الله بن الحارث: يقال فيه: "عبد الله وعبيد الله مكبراً ومصغراً، ووقع في الترمذي: عبد الله بن الحارث بن نوفل . صالح: هو ابن كيسان. وأخرجه أحمد 5/109، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/115-116، والطبراني "3622" من طريق محمد بن يحيي ى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/108-109، والترمذي "2175" في الفتن: باب ماجاء في سؤال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثاً في أمته، والنسائي 3/216-217 في قيام الليل: باب إحياء الليل، والطبراني "3621" و "3623" و "3624" و "3626"، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عبد الله بن خباب 14/447-448 من طرق عن الزهري، به، وقال الترمذي: "هذا حديث حسن غريب صحيح." وأخرجه الطبراني "3625" من طريق عبد الله بن سالم، عن الزبيدي، عن عبد الله بن عبد الله بن الحارث بن نوفل، به.

يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَمَنَعَنِيهَا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالائی علاقے کی طرف سے تشریف لا رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا گزر بنو معاویہ کی مسجد سے ہوا تھا۔ آپ اس کے اندر آئے دو رکعت ادا کیں اور ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے پروردگار سے طویل دعا مانگی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ وہ میری امت کو قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کرے گا' تو اس نے مجھے یہ چیز عطا کر دی میں نے اس سے درخواست کی کہ یہ لوگ آپس میں نہ لڑیں' تو اس نے یہ چیز قبول نہیں کی۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِأُمَّتِهِ بِأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لیے یہ دعا مانگنے کا تذکرہ وہ ان پر اس دشمن کو مسلط نہیں کرے گا' جو دوسری (قوموں سے تعلق رکھتا) ہو

7238 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، فَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، فَإِنَّ رَبِّي، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أُعْطِيكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا

7237- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن هاشم وعثمان بن حكيم، فمن رجال مسلم. ابن نمير: هو عبد الله. وأخرجه ابن ابی شيبة 10/320، وأحمد 1/181-182، ومسلم "2890" "20" فی الفتن: باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، من طريق ابن نمير، بهذا الإسناد ولفظه: "سألت ربی ثلاثاً فأعطانی ثنتين ومنعنی واحدة، سألت ربی أن لايهلك أمتی بالسّنة فأعطانيها، وسألته أن لايهلك أمتی بالغرق فأعطانيها، وسألته أن لايجعل بأسهم بينهم فمنعنيها." وأخرجه أحمد 1/175، ومسلم "2890" "21"، والدورقی فی "مسند سعد بن أبی وقاص " "39"، وعمر بن شبة مختصراً فی "تاريخ المدينة" 1/68، وأبو يعلى "734"، والبيهقی فی "الدلائل" 6/526، والبغوی "4014" عن طرق عثمان بن حكيم، به.

7238- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبی أسماء الرحبی -وهو عمرو بن مرثد الرحبی- فمن رجال مسلم، وكذا صحابيه ثوبان. أيوب: هو ابن أبی تميمة السختيانی، وأبو قلابة:........... هو عبد الله بن زيد الجرمی. وأخرجه مسلم "2889" "19" فی الفتن: باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، والترمذی "2176" فی الفتن: باب ما جاء فی سؤال النبی صلى الله عليه وسلم ثلاثاً فی أمته، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/278 و284، ومسلم "2889" "19"، وأبو داود "4252" فی الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، والبيهقی فی "الدلائل" 6/526-527 والبغوی "4015" من طرق عن حماد بن زيد، به. وقد تقدم من طريق أخرى برقم "6714" وانظر "4551".

اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَقْطَارِهَا، اَوْ قَالَ: مِنْ بَيْنِ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تُعْبَدَ الْاَوْثَانُ، وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ، وَاِنِّيْ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ يَّخْذُلُهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا' تو میں نے اس کے مشرقی اور مغربی حصوں کو دیکھ لیا۔ میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچ جائے گی' یہاں تک میرے لیے زمین کو لپیٹا گیا تھا' اور مجھے دو خزانے عطا کیے گئے تھے سرخ اور سفید۔ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لیے دعا مانگی کہ وہ انہیں عمومی قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کرے گا' اور ان پر ایسا دشمن مسلط نہیں کرے گا' جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو' جو ان کا قتل عام کر دے' تو میرے پروردگار نے کہا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کرلوں' تو پھر اس میں تبدیلی نہیں کی جاتی۔ تمہاری امت کے بارے میں' میں تمہیں یہ چیز عطا کرتا ہوں۔ میں انہیں عمومی قحط سالی کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہیں کروں گا' اور میں ان پر ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا' جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو' اور جو ان کا قتل عام کرے۔ خواہ وہ دشمن ان کے خلاف زمین کے کونے کونے سے اکٹھا ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) البتہ وہ لوگ خود ایک دوسرے کو ہلاکت کا شکار کریں گے' اور ایک دوسرے کو قیدی بنالیں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا اندیشہ ہے' جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی' تو پھر قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے نہیں ملیں گے' یہاں تک کہ بتوں کی عبادت نہیں کی جانے لگے گی۔ میری امت میں **30** کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک اس بات کا دعویدار ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے گا' اور وہ لوگ غالب رہیں گے' جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (یعنی قیامت) آجائے گی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ وُرُودِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ حَوْضَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس امت کے نبی اکرم ﷺ کے حوض پر وارد ہونے کے بارے میں ہے

7239 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتَزْدَحِمَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلَى الْحَوْضِ ازْدِحَامَ اِبِلٍ وَّرَدَتْ لِخَمْسٍ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت کا حوض کوثر پر اس طرح ہجوم ہوگا' جس طرح اونٹوں کا ہجوم ہوتا ہے' جو پانی پینے آتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِي بِهَا يَعْرِفُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ عِنْدَ وُرُودِهِمْ عَلَى الْحَوْضِ

اس علامت کا تذکرہ' جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ دیگر تمام امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لیں گے جب وہ لوگ حوض پر آئیں گے

7240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ،

7239- إسناده محتمل للتحسين. إسحاق بن إبراهيم بن العلاء الزبيدي أثنى عليه ابن معين خيراً، وقال: "لاباس به ولكنهم يحسدونه"، وقال أبو حاتم: "شيخ"، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/113، ووثقه مسلمة، ونقل ابن عساكر 2/410"ت" عن النسائي: إسحاق ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، وعمرو بن الحارث هو ابن الضحاك الزبيدي الحمصي روى عنه غير إسحاق مولاته علوة وذكره المؤلف في "الثقات" 8/480، وقال: مستقيم الحديث روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأبوداود في "سننه"، وسويد بن جبلة ذكره المؤلف في "الثقات" 4/325، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر . واخرجه الطبراني "632"/18 من طريقين عن إسحاق بن إبرهيم، بهذا الإسناد.. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/365 وقال: رواه الطبراني بإسنادين وأحدهما حسن.

7240- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم "1047" و "3171" .... قال ابن عبد البر فيما نقله عن الزرقاني في "شرح الموطأ" 1/65: كل من أحدث في الدين مالا يرضاه الله، فهو من المطرودين عن الحوض، وأشدهم من خالف جماعة المسلمين كالخوارج والروافض وأصحاب الأهواء وكذلك الظلمة المسرفون في الجور وطمس الحق، والمعلنون بالكبائر، فكل هؤلاء يخاف عليهم أن يكونوا ممن عنوا بهذا الخبر.

عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبُرَةِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، وَدِدْتُ اَنِّي قَدْ رَاَيْتُ اِخْوَانَنَا، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ، قَالَ: بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِي، وَاِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَاْتُوا بَعْدُ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِي بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا: بَلَى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ، اُنَادِيهِمْ اَلَا هَلُمَّ اَلَا هَلُمَّ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَاَقُوْلُ: فَسُحْقًا فَسُحْقًا فَسُحْقًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا۔

''اے اہل ایمان کی قوم کی بستی والو! تم پر سلام ہو۔ اگر اللہ نے چاہا' تو ہم بھی تم سے آملیں گے''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میری یہ خواہش تھی کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تم میرے اصحاب ہو۔ میرے بھائی وہ لوگ ہیں' جو بعد میں آئیں گے۔ میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو ہوں گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی امت کے جو لوگ آپ کے بعد آئیں گے۔ آپ ان کو کیسے پہچانیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر کسی شخص کے پاس ایسا گھوڑا ہو جس کی پیشانی پر سفید نشان ہو اور وہ گھوڑا سیاہ گھوڑوں کے درمیان موجود ہو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو جب وہ لوگ بھی قیامت کے دن آئیں گے' تو وضو کرنے کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی' اور حوض کوثر پر میں ان کا پیش رو ہوں گا' اور کچھ لوگوں کو میرے حوض سے یوں پرے کیا جائے گا' جس طرح گمشدہ اونٹ کو پرے کیا جاتا ہے۔ میں انہیں پکاروں گا ادھر آؤ ادھر آؤ' تو یہ کہا جائے گا: ان لوگوں نے آپ کے بعد (دین کے احکام میں) تبدیلی کر دی تھی' تو میں کہوں گا: پرے ہو جاؤ پرے ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْعَلَامَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا هِيَ لِاُمَّةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' وہ علامت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ مخصوص ہے دیگر امتوں میں یہ نہیں ہوگی

7241 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ حَوْضِي لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ اِلٰى عَدْنَ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ، وَلَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، اِنِّيْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ ، فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ اِلٰى عَدْنَ تَاْكِيْدٌ فِي الْقَصْدِ لَا اَنَّهٗ اَبْعَدُ مِنْهُمَا.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرا حوض اس سے زیادہ بڑا ہے جتنا ایلہ سے لے کر عدن تک کا فاصلہ ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اس حوض کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس حوض سے کچھ لوگوں کو پرے کیا جائے گا جس طرح کوئی شخص اپنے حوض سے اجنبی اونٹوں کو پرے کرتا ہے تو عرض کی گئی یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ تم میرے پاس چمکدار پیشانیوں کے ساتھ آؤ گے جو وضو کرنے کی وجہ سے ہوگی (یہ علامت) تمہارے علاوہ کسی کی نہیں ہوگی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس سے زیادہ دور ہے جتنا ایلہ سے لے کر عدن تک کا فاصلہ ہے'' یہاں مقصود میں تاکید پیدا کرنا مراد ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان دونوں سے زیادہ دور ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْقِيَامَةِ بِآثَارِ وُضُوْئِهِمْ فِي الدُّنْيَا

قیامت کے دن اس امت کی اس صفت کا تذکرہ جو دنیا میں ان کی وضو کے نشانات کی وجہ سے ہوگی

7242 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ،

(متن حدیث):اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ بُلْقٌ مِّنْ آثَارِ الطُّهُوْرِ

7241– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعد بن طارق، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "248" في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء ، وابن ماجه "4302" في الزهد: باب ذكر الحوض، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد.

7242– إسناده حسن، عاصم: هو ابن بهدلة، وزر: هو ابن حبيش. وهو في "مسند أبي يعلى" "5048"، وهو "1048" ...

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے۔ جن کا تعلق آپ کی امت سے ہے اور آپ نے انہیں دیکھا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وضو کے آثار کی وجہ سے چمکدار پیشانیوں والے ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّحْجِيلَ بِالْوُضُوءِ فِي الْقِيَامَةِ اِنَّمَا هُوَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَطْ، وَاِنْ كَانَتِ الْاُمَمُ قَبْلَهَا تَتَوَضَّاُ لِصَلَاتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن وضو کی وجہ سے اعضاء کا چمکنا صرف اس امت کی خصوصیت ہے' اگرچہ پہلے کی امتیں بھی نماز کے لیے وضو کیا کرتی تھیں

7243 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِدُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ سِيَّمَا اُمَّتِيْ لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ وضو کی وجہ سے چمکدار پیشانیوں کے ساتھ (میرے حوض پر) آؤ گے۔ یہ میری امت کا مخصوص علامتی نشان ہے' جو ان کے علاوہ اور کسی کا نہیں ہوگا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ دُخُوْلِ اَقْوَامٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت کے کچھ لوگ جنت میں کسی حساب کے بغیر داخل ہوں گے

7244 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا

7243– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى مالك الأشجعي - وهو سعد بن طارق - فمن رجال مسلم. أبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وهو مكرر الحديث رقم ."1049"

7244– إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد بن زياد: هو الجمحي. وأخرجه أحمد 2/456، ومسلم "216" و "368" في الإيمان: باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، وابن منده في "الإيمان" "973" من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/328، وابن منده "973" من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/302، ومسلم "216" "367"، وابن منده "974" و "975" من طرق عن محمد بن زياد، به . وأخرجه أحمد 2/400-401، والبخارى "5811" في اللباس: باب البرود والحبرة والشملة، و "216" "369"، وابن منده "970" و "971"، والبيهقي في "السنن" 10/139، والبغوى "4323" من طريقين عن الزهرى، عن سعيد بن المسيب، عن ابى هريرة . وأخرجه أحمد 2/502 عن يزيد، عن محمد، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، به .وأخرجه بطوله أحمد 2/351 من طريق ابن لهيعة، عن أبي يونس عن ابي هريرة. وأخرجه مسلم "217"، وابن منده "972"

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، قَالَ: فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ اٰخَرُ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مَاضٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ اُطْلِقَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا لِعُكَّاشَةَ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ الْاٰخَرُ فَلَوْ دَعَا لَهُ لَقَامَ الثَّالِثُ وَالرَّابِعُ، وَخَرَجَ الْاَمْرُ اِلٰى مَا لَا نِهَايَةَ لَهُ وَلَبَطَلَ وَعِيْدُ اللّٰهِ جَلَّ، وَعَلَا لِمَنِ ارْتَكَبَ الْمَزْجُوْرَاتِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّدْخِلَهُمُ النَّارَ، فَحَسَمَهُمْ ذٰلِكَ عَنْ نَفْسِهِ بِلَفْظَةِ اِخْبَارٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْهُ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے ستر ہزار لوگ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تو اسے ان میں شامل کرلے۔ ایک اور صاحب نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حوالے سے عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس حوالے سے عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے'' اس میں لفظی طور پر گزرے ہوئے زمانے سے متعلق ایک فعل کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے۔ لیکن اس کے ذریعے مراد اس چیز سے منع کرنا ہے جس کے ذریعے یہ الفاظ مطلق طور پر استعمال ہوئے ہیں' اور وہ یہ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعا کردی اور یہ کہہ دیا کہ اے اللہ! تو اسے ان میں شامل کردے' تو دوسرے صاحب کا کھڑے ہونا (مناسب نہیں ہے) کیونکہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا کردیتے' تو پھر کوئی تیسرا اور چوتھا شخص بھی کھڑا ہو جاتا' اور معاملہ ایک ایسی صورت کی طرف چلا جاتا' جس کی کوئی انتہا نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی وعید جو ان لوگوں کے لیے ہے۔ جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہوگا' اور وہ ممنوعہ چیزوں کے مرتکب ہوں گے وہ باطل ہو جاتی (وہ وعید یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گا' تو اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظی طور پر اطلاع کے ذریعے اپنے آپ کو اس طرح کی چیزوں سے روک لیا' اور اس سے مراد اس سے منع کرنا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عَدَدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس امت سے تعلق رکھنے والے اہل جنت کی تعداد کے بارے میں ہے

7245 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا هُوَ ذَاتُ يَوْمٍ فِىْ بَيْتِ الْمَالِ، اِذْ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ قُبَّةٍ لَهُ مِنْ اَدَمٍ، فَقَالَ: اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: وَثُلُثُ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ ، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ، اِنِّى لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِنَّ مَثَلَ الْمُسْلِمِيْنَ فِى الْكُفَّارِ كَالْبَقَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْهَا الشَّعْرَةُ السَّوْدَاءُ، اَوْ كَالْبَقَرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْهَا الشَّعْرَةُ الْبَيْضَاءُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بیت المال میں موجود تھے تو انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چمڑے سے بنے ہوئے خیمے سے باہر نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یا اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے اس بات کی امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ کفار کے درمیان مسلمانوں کی مثال اس طرح ہے جس طرح کوئی سفید گائے ہو جس میں ایک سیاہ بال موجود ہو۔ یا سیاہ گائے ہو جس میں ایک سفید بال موجود ہو۔

7245- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن وهب بن أبى كريمة، فقد روى له النسائى وهو صدوق. محمد بن سلمة: هو ابن عبد الله الباهلى الحرّانى، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن يزيد بن سماك الحرانى، وأبو إسحاق: هو السبيعى. وأخرجه الطيالسى "324"، وأحمد 1/386 و 437 و 438، والبخارى "6528" فى الرقاق: باب كيف الحشر، ومسلم "221" "377" فى الإيمان: باب كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، والترمذى "2547" فى صفة الجنة: باب ماجاء فى كم صف أهل الجنة، وابن ماجة "4283" فى الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم، وأبو عوانة فى "المسند" 88-1/87، والطبرى فى "تهذيب الآثار" فى مسند ابن عباس "705"، والطحاوى فى "مشكل الآثار" "361" و "362" وابن منده فى "الإيمان" "985"، وأبو نعيم فى "الحلية" 4/152، وفى "صفة الجنة" "64" من طريق شعبة، والبخارى "6642" فى الإيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم، من طريق يوف بن إسحاق بن أبى إسحاق، ومسلم "221" "376"، والطحاوى "364"، وهناد بن السرى فى "الزهد" "195"، وابن منده "987" من طريق أبى الأحوص، وأحمد 1/445، والطحاوى "360" من طريق إسرائيل، ومسلم "221" "378"، وأبو عوانة 1/88، وابن منده "986" من طريق مالك بن مغول، وأبو يعلى "5386" من طريق عمار بن رزيق، والطبرى فى "تفسيره" 7/112، وفى "مسند ابن عباس" "704" من طريق معمر، سبعتهم عن أبى إسحاق السبيعى، به. وسيأتى برقم "7458".

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ عَدَدِ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو ان لوگوں کی تعداد کے بارے میں ہے' جو اس امت سے تعلق رکھتے ہوں گے اور حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے

7246 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، وَاَبِي الْيَمَانِ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ اَنْ يُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ: يَزِيْدُ بْنُ الْاَخْنَسِ السُّلَمِيُّ: وَاللّٰهِ مَا اُولٰئِكَ فِيْ اُمَّتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا كَالذُّبَابِ الْاَصْهَبِ فِي الذِّبَّانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ وَعَدَنِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَزَادَنِيْ حَثَيَاتٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ اس پر حضرت یزید بن اخنس سلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اللہ کی قسم یارسول اللہ! آپ کی امت میں (یہ ستر ہزار لوگ) اس طرح ہوں گے' جس طرح ٹیلے کے مقابلے میں مٹھی بھر ریت ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرے پروردگار نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ستر ہزار لوگ ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے' اور اس کے ہمراہ مزید کچھ مزید لپ ہوں گے (یعنی پروردگار بے حد وشمار لوگوں کو جہنم سے آزاد کرے گا۔)

7246- إسناده صحيح. عمرو الحمصي روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقة، وثقه النسائي وأبو داود، والمؤلف، ومسلمة بن القاسم، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير أبي اليمان الهوزني متابع سليم بن عامر، فقد روى له أبو داود في "المراسيل" وذكره المؤلف في "الثقات" 5/188، وقال: من أهل الشام يروى عن سلمان وصفوان بن أمية، روى عنه أبو عبد الرحمن الحبلي والشاميون. اخرجه أحمد 5/250، والطبراني "7672" من طريقين عن صفوان بن عمرو، بهذا الإسناد مطولاً، ولفظهما: "وزادني ثلاث حثيات." وذكره ابن كثير في "نهاية البداية" 2/91، وقال: قال الضياء: رجاله رجال الصحيح إلا الهوزني، واسمه عامر بن عبد الله بن لحي، وما علمت فيه جرحاً..................

... قلت: لايضر هذا، فإنه لم ينفرد به، بل تابعه سليم بن عامر بهذا السند، وهو ثقة رجال مسلم. وقال الهيثمي في "المجمع" 10/362-363: رواه أحمد والطبراني، ورجال أحمد وبعض أسانيد الطبراني رجال الصحيح. وأخرجه الطبراني "7665"، والبيهقي في "البعث والنشور" "134" من طريقين عن عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، عن سليم بن عامر، عن أبي أمامة. وأخرجه أحمد 5/268، والترمذي "2437" في صفة القيامة: باب "12"، وابن ماجة "4286" في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم، والطبراني "7520"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 329، من طرق عن إسماعيل بن عياش، والطبراني "7521" من طريق بقية من طرق عن إسماعيل بن عياش، والطبراني "7521"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَنْ وَصَفْنَا نَعْتَهُ مِنَ السَّبْعِينَ أَلْفًا يَشْفَعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَقَارِبِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جن ستر ہزار لوگوں کی صفت ہم نے بیان کی ہے وہ قیامت کے دن اپنے قریبی رشتے داروں کی شفاعت کریں گے

7247 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَخِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ زَيْدٍ الْبِكَالِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ يُتْبِعُ كُلَّ أَلْفٍ بِسَبْعِينَ أَلْفًا، ثُمَّ يَحْثِي بِكَفِّهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، فَكَبَّرَ عُمَرُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ السَّبْعِينَ أَلْفًا الْأُوَلَ يُشَفِّعُهُمُ اللّٰهُ فِي آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، وَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ أُمَّتِي أَدْنَى الْحَثَوَاتِ الْأَوَاخِرِ

❁❁ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا اور پھر ان میں سے ہر ایک ہزار کے ہمراہ ستر ہزار لوگ جائیں گے۔ پھر وہ اپنے دست قدرت کے ذریعے تین مرتبہ لپ بھرے گا اور اتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک پہلے والے ستر ہزار لوگ اپنے آباؤ اجداد، اپنی امہات، اور اپنے رشتہ داروں کی شفاعت کریں گے اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ میری امت کو آخری لپوں میں سب سے زیادہ قریب کر

7247- حديث صحيح لغيره. مكحول: هو محمد بن عبد السلام البيروتي، ومحمد بن خلف الداري: هو محمد بن خلف بن طارق بن كيسان الداري، أبو عبد الله الشامي، سكن بيروت. روى عنه أبو داود، وأبو مسهر، وأبو حاتم الرازي، وأبو بكر بن أبي داود، وابن جوصا، وذكره القاضي عبد الجبار الخولاني في "تاريخ داريا"، ومعمر بن يعمر ذكره المؤلف في "ثقاته" 9/192 وقال: يغرب، وروى عنه جمع، وقد توبع هو ومحمد بن خلف، وعامر بن زيد البكالي ذكره المؤلف في "الثقات" 5/191، وقال: يروى عن عتبة بن عبد، وروى عنه أبو سلام، ويحيى بن أبي كثير، عداده في أهل الشام. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "312"/17، و "الأوسط" "404"، والفسوي في "المعرفة والتاريخ " 342-2/341، والبيهقي في "البعث" "274"، من طريق أبي توبة الربيع بن نافع، حدثنا معاوية بن سلام، بهذا الإسناد. وأخرجه عثمان بن سعيد الدارمي في "الرد على بشر المريسي " ص 395 عن أبي توبة الربيع بن نافع، به . وأخرجه الدارمي ص 395، والطبراني في "الكبير" "771"/22، وفي "الأوسط" "406"، وأبو أحمد الحاكم فيما قاله الحافظ في "الإصابة" 4/89، وابن الأثير في "أسد الغابة" 138-6/137 من طرق........

.... عن أبي توبة الربيع بن نافع، عن معاوية بن سلام، عن زيد بن سلام، عن أبي سلام، عن عبد الله بن عامر اليحصبي، عن قيس بن الحارث الكندي، عن أبي سعد الخير الأنماري، وهذا سند صحيح رجاله رجال الصحيح غير قيس بن الحارث، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. وحديث أبي أمامة المتقدم يشهد له. وذكر ابن كثير في "النهاية" 2/29، وقال: قال الضياء : لا أعلم لهذا الإسناد علة. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/409 و414، قال: رواه الطبراني في "الأوسط" و"الكبير" من طريق عامر بن زيد البكالي، وقد ذكره ابن أبي حاتم، ولم يجرحه ولم يوثقه، وبقية رجاله ثقات.

دے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ الزُّمْرَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس امت میں کون شخص سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا جو اس گروہ کے بعد ہوگا جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

7248 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَامِرٌ الْعُقَيْلِىُّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَ عَلَىَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: الشَّهِيْدُ، وَعَبْدٌ مَمْلُوْكٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِنًى اَوْ مَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے وہ تین لوگ پیش کئے گئے جو پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شہید دوسرا وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کا خیر خواہ ہو اور تیسرا وہ شخص جو خوشحال ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مالدار ہو''۔ اور حرام سے' اورلوگوں کے پاس موجود مال (کو ہتھیانے) سے بچے۔

7248- إسناده ضعيفن عامر العقيلى لم يوثقه غير المؤلف 7/250 ولم يروعنه غير يحيى بن أبى كثير، وقال الذهبى فى "الميزان" و "المغنى": لايعرف وأبوه كذلك لايعرف، وقد اختلف فى أسمه . فقال البخارى والمؤلف فى ترجمة ابنه عامر من "الثقات": عقبة، وسماه المؤلف فى موضع آخر 5/10 عبد اللّٰه بن شقيق العقيلى، وقال الحاكم: اسم أبيه شبيب، قال فى "التهذيب": ولعله تصحيف من شقيق وقد تقدم الحديث برقم "4312"، ونزيد هنا فى تخريجه: وأخرجه أبو نعيم فى "صفة الجنة" 86، والمزى فى "تهذيب الكمال"، فى ترجمة عامر العقيلى.

بَابُ فَضْلُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب! صحابہ کرام اور تابعین کی فضیلت کا تذکرہ

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَنَةَ اَصْحَابِهٖ وَاَصْحَابَهُ اَمَنَةَ اُمَّتِهٖ

اس بارے میں بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنے اصحاب کے لیے امن کا ذریعہ اور ان کے اصحاب کو ان کی امت کے لیے امن کا ذریعہ بنایا ہے

7249 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيٰى، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى،

(متن حدیث): قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: لَوِ انْتَظَرْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، فَانْتَظَرْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ، نُصَلِّيْ مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: اَحْسَنْتُمْ، اَوْ قَالَ: اَصَبْتُمْ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: النُّجُوْمُ اَمَنَةُ السَّمَاءِ، فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ، فَاِذَا اَنَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ، وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ، فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ النُّجُوْمَ عَلَامَةً لِبَقَاءِ السَّمَاءِ وَاَمَنَةً لَهَا عَنِ الْفَنَاءِ، فَاِذَا غَارَتْ وَاضْمَحَلَّتْ اَتَى السَّمَاءَ الْفَنَاءُ الَّذِيْ كُتِبَ عَلَيْهَا، وَجَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمُصْطَفٰى اَمَنَةَ اَصْحَابِهٖ مِنْ وُقُوْعِ الْفِتَنِ، فَلَمَّا قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِلٰى جَنَّتِهٖ اَتٰى اَصْحَابَهُ الْفِتَنُ الَّتِيْ اُوْعِدُوْا وَجَعَلَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ اَمَنَةَ اُمَّتِهٖ مِنْ ظُهُوْرِ الْجَوْرِ فِيْهَا، فَاِذَا مَضٰى اَصْحَابُهُ اَتَاهُمْ مَا يُوْعَدُوْنَ مِنْ ظُهُوْرِ غَيْرِ الْحَقِّ مِنَ الْجَوْرِ وَالْاَبَاطِيْلِ

7249– إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني فمن رجال البخاري، ومجمع بن يحيى ى، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 399-2/398 عن علي بن عبد الله وهو ابن المديني - بهذا الإسناد. واخرجه مسلم "2531" في فضائل الصحابة: باب بيان أن بقاء النبي صلى الله عليه وسلم أمان لأصحابه، وبقاء أصحابه أمان للأمة، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 319-318 من طرق عن الحسين بن علي الجعفي، به.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی' تو ہم نے کہا: اگر ہم انتظار کرلیں' یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کی اقتداء میں ادا کریں (تو یہ مناسب ہوگا) تو ہم لوگ انتظار کرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ اس وقت سے یہاں ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں ہم آپ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم نے ٹھیک کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ستارے آسمان کے امین (یا محافظ ہیں) جب یہ ستارے رخصت ہو جائیں گے' تو آسمان پر وہ چیز آجائے گی' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے' اور میں اپنے ساتھیوں کا محافظ ہوں۔ جب میں رخصت ہو جاؤں گا' تو میرے ساتھیوں پر وہ چیز آئے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے' اور میرے ساتھی میری امت کے لیے محافظ ہیں۔ جب میرے ساتھی رخصت ہو جائیں گے' تو میری امت پر وہ چیز آجائے گی' جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس روایت کا مطلب یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو آسمانوں کی بقاء کی نشانی اور آسمان کو فنا ہونے سے بچنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ جب یہ غارت ہو جائیں گے اور مضمحل ہو جائیں گے اور آسمان پر فنا طاری ہو جائے گی' جو اس کے نصیب میں لکھی گئی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھیوں کے لیے فتنوں سے محفوظ ہونے کا ذریعہ بنایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آپ کو قبض کر کے اپنی جنت کی طرف لے جائے گا' تو آپ کے اصحاب تک وہ فتنے آئیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو آپ کی امت کے لیے محافظ قرار دیا ہے' جو امت میں ظلم وستم کے ظہور سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔ جب آپ کے اصحاب رخصت ہو جائیں گے' تو پھر امت تک وہ چیز آجائے گی جن کا ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے' جو ناحق چیزوں کے ظہور سے متعلق ہوگی' جس کا تعلق ظلم اور باطل چیزوں سے ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَقْوَامٍ كَانُوا يُفَضَّلُوْنَ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان لوگوں کی صفت کا تذکرہ' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں افضل قرار دیا جاتا تھا

7250 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لِسَانِهٖ ثِقَلٌ مَا يُبِيْنُ الْكَلَامَ، فَذَكَرَ عُثْمَانَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يَقُوْلُ غَيْرَ اَنَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ يَا مَعْشَرَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اَنَّا كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَقُوْلُ: اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَاِنَّمَا هُوَ هٰذَا الْمَالُ، فَاِنْ اَعْطَاهُ رَضِيْتُمْ

7250- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داود "4628" في السنة: باب في التفضيل، وابن ابي عاصم في "السنة" "1190" و "1191"، والطبراني "13232" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "13181" من طريق عبد الله بن يسار، عن سالم، به. وانظر الحديث الآتي.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا رَوَاهُ عَنِ الْوَلِيْدِ، اِلَّا اِسْحَاقُ، وَلَيْسَ لِثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَمَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْحَاقَ، اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شِيْرَوَيْهِ، وَهُوَ غَرِيْبٌ جِدًّا

27
27

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ ان کی زبان میں کچھ لکنت تھی۔ ان کی بات نمایاں نہیں ہوتی تھی۔ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا کہتے ہیں: البتہ اے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے گروہ! آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں' کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے کہا: تم نے جس معاملے کا ذکر کیا ہے) وہ' تو صرف مال سے متعلق ہے' اگر انہوں نے وہ مال اس شخص کو دے دیا ہے' تو تم اس سے راضی رہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو ولید کے حوالے سے صرف اسحاق نے نقل کیا ہے اور ثور بن یزید نے زہری کے حوالے سے صرف یہ روایت نقل کی ہے۔ اسحاق کے حوالے سے یہ روایت صرف عبداللہ بن محمد نے نقل کی ہے اور یہ روایت انتہائی غریب ہے۔

7251 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُفَاضِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ نَسْكُتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو (دیگر تمام صحابہ کرام سے) افضل قرار دیتے تھے اور پھر ہم سکوت اختیار کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْقَصْدِ بِالتَّخْصِيصِ فِي الْفَضِيلَةِ لِاَقْوَامٍ بِاَعْيَانِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' کچھ متعین لوگوں کی فضیلت کے بارے میں تخصیص سے مراد کیا ہے

7252 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

7251- حديث صحيح . محمد بن المتوكل بن أبي السرى قد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين غير سهيل، فمن رجال مسلم. أبو معاوية الضرير: هو محمد بن خازم . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/9، وأحمد 2/14، وابن أبي عاصم "1195"، والطبراني "13301" من طريق أبي معاوية الضرى، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي عاصم "1196"، وخثيمة بن سليمان في "فضائل الصحابة" كما ذكر الحافظ في "الفتح" 7/16 من طريق سهيلن به. وأخرجه البخارى "3655" في فضائل الصحابة: باب فضل أبي بعد النبي صلى الله عليه وسلم، و "3697" باب مناقب عثمان بن عفان، وابو داود "4627"، والترمذى "3707" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، وابن أبي عاصم "1192" و "1193" و "1194" من طرق عن نافع، به.

عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِىْ بِاُمَّتِىْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِىْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا اَلَا، وَاِنَّ اَمِيْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں میری امت کے بارے میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے۔ حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے۔ اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم ابی بن کعب ہے۔ علم وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے۔ حلال اور حرام کا سب سے بڑا عالم معاذ بن جبل ہے۔ خبردار ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ عُدُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ ثقہ اور عادل ہیں

7253 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِىْ، فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا، مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيْفَهٗ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے اصحاب کو برا نہ کہو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے پھر بھی وہ ان (صحابہ کرام) میں سے کسی ایک کے ایک ''مد'' بلکہ اس کا نصف خرچ (کرنے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا)''

7252- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وهو مكرر الحديث رقم "7131" و "7137".

7253- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن مروان، فقد روى عنه جمع، وحديثه عند أهل السنن، ذكره المؤلف في "الثقات" وقد توبع. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/174-175، وأحمد في "المسند" 3/54، وفي "فضائل الصحابة" "5" و "1735"، والقطيعي في زياداته على فضائل الصحابة: باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، وابن ماجة "161" في المقدمة: باب فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 10/209، والبغوي "3859" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. إلا أن رواية ابن ماجة: عن أبي هريرة بدل "أبي سعيد." وانظر الحديث "6884" و . "7255"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرَ بِالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ بَعْدَهُ

صحابہ کرام اوران کے بعد تابعین کے ساتھ بھلائی کی نبی اکرم ﷺ کی وصیت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7254 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

7254- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد 1/18، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 151-4/150، والحاكم 1/114، والبيهقي في "السنن" 7/91 من طرق عن عبد الله، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فإني لاأعلم خلافاً بين أصحاب عبد الله بن المبارك في إقامة هذا الإسناد عنه ولم يخرجاه، ووافقه في تصحيحه الذهبي. وأخرجه الترمذي "2165" في الفتن: باب ماجاء في لزوم الجماعة، والنسائي في "عشرة النساء" "343"، وابن أبي عاصم في "السنة" "88" و "898"، والحاكم 1/114 من طريق حسن بن صالح والنضر بن إسماعيل، كلاهما عن محمد بن سوقة، به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، وقد رواه ابن المبارك عن محمد بن سوقة، وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه النسائي في "عشرة النساء" "342"ن والبخاري في "تاريخه" 1/102 من طريق يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد، عن عبد الله بن دينار، عن ابن شهاب الزهري أن عمر ... وأخرجه النسائي "344" من طريق عطاء بن مسلم، عن محمد بن سوقة، عن أبي صالح قال: قدم عمر ... وأخرجه أحمد 1/26، والنسائي "227"، وابن ماجة "2363" في الأحكام: باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، وأبو يعلى "143"، وابن منده"1087" من طريق جرير بن عبد الحميد، عن عبد الملك بن عمير، عن جابر بن سمرة، قال: خطبنا عمر ... وهذا سند صحيح. . . . . وأخرجه النسائي "338" و "339"، وأبو يعلى "142"، وابن أبي عاصم في "السنة" "902" و "1489"، وابن منده "1086"، والطيالسي ص7، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/150، والخطيب في "تاريخه" 2/187 من طريق جرير بن حازم، عن عبد الملك، عن جابر بن سمرة قال: خطبنا عمر ... وهذا إسناده صحيح. وأخرجه الطحاوي 4/150 من طريق إسرائيل، والخطيب 2/187 من طريق شعبة، كلاهما عن عبد الملك، به. وأخرجه عبد الرزاق "20710" ومن طريقه عبد بن حميد "23" عن معمر، والنسائي "340" من طريق الحسين بن واقد، و "341" من طريق يونس بن ابي إسحاق، وأبو يعلى "201" و "202" من طريق عبد الله بن المختار، أربعتهم عن عبد الملك بن عمير، عن عبد الله بن الزبيرن عن عمر. وأخرجه ابن أبي عاصم "899" من طريق عمران بن عيينة، عن عبد الملك بن عمير، عن ربعي بن حراش، عن عمر مختصراً. وأخرجه أيضاً "1490" عن أبي بكر يحيى بن ليلى، عن عبد الملك بن عمير، عن قبيصة بن جابر قال: خطبنا عمر ... فذكره مختصراً. قلت: وذكره الدارقطني في "العلل" 125-2/112 من طرق أخرى، وقال: ويشبه أن يكون الاضطراب في هذا الإسناد. والله اعلم. وأخرجه ابن أبي عاصم "86" و "896"، والحاكم 115-1/114 من طريق مهاجر بن مسمار، عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه، عن همر، وصححه الحاكم. وأخرجه ابن أبي عاصم ط "87 و "898" من طريق أبي بكر بن عياش، عن عاصم، عن زر، عن عمر مختصراً. وأخرجه الشافعي في "الرسالة" "1315"، والحميدي"32" عن سفيان، عن عبد الله بن أبي لبيد، عن عبد الله بن يسار، أن عمر خطب الناس ... واخرجه الطحاوي 4/150 من طريق الطيالسي، عن حماد بن زيد، عن معاوية بن قرة المزني، عن كهمس يقول: سمعت عمر يقول ... وانظر الحديث رقم "4576" و "5559" و ."6728"

مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِاَصْحَابِي خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِءُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا، وَبِالْيَمِينِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا، فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ، فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ اَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِامْرَاَةٍ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَ تْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اس طرح کھڑے ہوئے' جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو پھر اس کے بعد والے لوگوں کے بارے میں پھر اس کے بعد والے لوگوں کے بارے میں (بھلائی کی تلقین کو قبول کرو) پھر جھوٹ پھیل جائے گا' یہاں تک کہ آدمی شہادت کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے ہی گواہی دے گا' اور قسم کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے ہی قسم اٹھائے گا' تو جو شخص جنت کے درمیان میں جانا چاہتا ہو وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم نہ کرے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے' اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے کوئی بھی شخص کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا' اور جس شخص کو نیکی اچھی لگے اور برائی بری لگے وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَبِّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اَمَرَ اللّٰهُ بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب کو برا کہا جائے جن کے لیے دعائے مغفرت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

7255 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا

7255– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. وهو في "مسند علي بن الجعد" "760" و ."2553" وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "3859" من طريق علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2183"، وأحمد في "المسند" 3/54 و55، وفي "فضائل الصحابة" "7"، والبخاري "3673" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذاً خليلاً"، ومسلم "2541" في فضائل الصحابة: باب تحريم سب الصحابة رضي الله ... عنهم، والترمذي "3861" في المناقب: باب 59، والنسائي في "فضائل الصحابة" "203"، وابن أبي عاصم في "السنة" "989" من طريق شعبة، به. وأخرجه البخاري "3673" تعليقاً، ووصله ابن أبي شيبة 175-12/174، وأحمد 3/11، وفي "فضائل الصحابة" "6"، ومسلم "2540" وأبو داود "4658" في السنة: باب النهي عن سب أصحاب رسول الله صلى الله عيه وسلم، والترمذي "3861"، وابن ماجة "161" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأبو يعلى "1198"، وابن أبي عاصم في "السنة" "990" و "991" من طريق أبي معاوية به إلا أن مسلماً وابن ماجه قالا: عن أبي هريرة. وهو وهم، كما جزم به خلف، وأبو مسعود، وأبو علي الجياني، وغيرهم.

شُعْبَةُ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا، مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو وہ پھر بھی ان (صحابہ کرام) میں سے کسی ایک کے ایک ''مد'' یا اس کے نصف کو (خیرات کرنے کے) برابر نہیں ہو سکتا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَضًا بِالتَّنَقُّصِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تنقید کا نشانہ بنائے

7256 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عُبَيْدَةُ بْنُ اَبِیْ رَائِطَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ، لَا تَتَّخِذُوا اَصْحَابِیْ غَرَضًا مَنْ اَحَبَّهُمْ، فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِیْ، وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوْمِيُّ بَصْرِيٌّ، رَوٰى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ مَاتَ قَبْلَ اَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيِّ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

7256- إسناده ضعيف. عبد الله بن عبد الرحمن، ويقال: عبد الرحمن بن زياد، ويقال عبد الرحمن بن عبد الله، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف 5/46، ولم يَروِ عنه غير عبيدة بن أبى رائطة، وذكره البخارى فى "تاريخه" 5/131، وابن أبى حاتم 5/94، ولم يأثرا عنه جرحاً ولا تعديلاً، وقال الذهبى: لا يعرف. وجاء فى "التهذيب" فى ترجمة عبد الرحمن بن زياد: قيل إنه أخو عبيد الله بن زياد بن أبيه، وقيل: عبد الله بن عبد الرحمن، وقيل:.................... عبد الرحمن بن عبد الله ... روى عن عبد الله بن مغفل حديث "الله الله فى اصحابى" وعنه عبيدة بن أبى رائطة، قال المفضل الغلابى عن يحيى بن معين: لا أعرفه .... وأخرجه عبد الله بن أحمد فى زوائد "فضائل الصحابة" "4"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "992" عن زكريا بن يحيى ى، بهذا الإسناد . وأخرجه احمد فى "المسند" 4/87، وفى "الفضائل" "3"، وعبد الله فى زوائد "الفضائل" "2" و "4"، وابو نعيم فى "الحلية" 8/287 من طرقعن أبى إبراهيم بن سعد، به. وأخرجه الترمذى "3862" فى المناقب، والبغوى "3860"، والبيهقى فى "الاعتقاد" ص 321 من طريق يعقوب بن إبراهيم، عن عبيدة بن ابى رائطة ... لكن وقع عندهم عبد الرحمن بن زياد . واخرجه احمد 5/54 و 57، وفى "الفضائل" "1"، والخطيب 9/123 من طريق سعد بن إبراهيم بن سعد، عن عبيدة بن أبى رائطة، فقالوا: عن عبد الرحمن بن زياد، أو عبد الرحمن بن عبد الله.

''میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے (ڈرتے رہو) میرے اصحاب کو نشانہ نہ بناؤ' جو شخص ان سے محبت کرے گا۔ وہ مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا' اور جو شخص ان سے بغض رکھے۔ وہ شخص میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھے گا' جو شخص انہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا' اور جو شخص مجھے اذیت پہنچائے گا اس نے گویا اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا' تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس پر گرفت کرلے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی یہ راوی رومی بصری ہے جس کے حوالے سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال ایوب سختیانی سے پہلے ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّحْبَةِ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ، ثُمَّ اَسْلَمُ وَغِفَارُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ساتھ کے اعتبار سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب مہاجرین اور انصار تھے' پھر اسلم اور غفار قبیلے کے لوگ تھے

7257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَخِي اَبِي رُهْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رُهْمٍ الْغِفَارِيَّ، يَقُوْلُ،

(متن حدیث): وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوْكَ، فَلَمَّا قَفَلَ سِرْنَا لَيْلَةً، فَسِرْتُ قَرِيبًا مِنْهُ وَاُلْقِيَ عَلَيَّ النُّعَاسُ، فَطَفِقْتُ اَسْتَيْقِظُ، وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَيُفْزِعُنِي دُنُوُّهَا خَشْيَةَ اَنْ اُصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَاَزْجُرُ رَاحِلَتِي حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، فَزَحَمَتْ رَاحِلَتِي رَاحِلَتَهُ وَرِجْلُهُ فِي الْغَرْزِ، فَاَصَبْتُ رِجْلَهُ، فَلَمْ اَسْتَيْقِظْ

7257– إسناده ضعيف . ابن أخي رهم لا يعرف، وأبو رهم الغفاري: اسمه كلثوم بن الحصين، قيل: ابن حصن بن عبيد، وقيل: ابن عتبة بن خلف بن بدر بن أحميس بن غفار، أسلم بَعْدَ قُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى المدينة، وشهد أحداً، فرمي بسهم في نحره، فسمي المنحور، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فبصق عليه، فبرأ، واستخلفه النبي صلى الله عليه وسلم على المدينة مرتين: مرة في عمرة القضاء ، ومرة عام الفتح، فلم يزل عليها حتى انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الطائف، وشهد بيعة الرضوان، وبايع تحت الشجرة. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "19882"، ومن طريقه أخرجه أحمد4/349، والطبراني "415"/19، والحاكم 594-3/593 وابن الأثير في "أسد الغابة" 6/117. وأخرجه أحمد 350-4/349، والبخاري في "الأدب المفرد" "754"، والطبراني "416"/19، "417" والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 395-1/394، والخطيب في "الكفاية" ص 40-41 من طرق عن الزهري . وأخرجه ابن إسحاق في "السيرة" 173-4/172، ومن طريقه أحمد 4/350، والطبراني "418"، وأخرجه البزار "1842" من طريق ابن أخي الزهري، كلاهما "ابن إسحاق وابن أخي الزهري" عن الزهري، عن ابن أكيمة الليثي، عن ابن أخي أبي رهم، عن عمه أبي رهم كلثوم بن......

اِلَّا بِقَوْلِهٖ: حَسِّ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: سِرْ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُنِي عَمَّنْ تَخَلَّفَ مِنْ بَنِي غِفَارَ، فَاَخْبَرْتُهٗ، فَاِذَا هُوَ قَالَ: مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الثِّطَاطُ، فَحَدَّثْتُهٗ بِتَخَلُّفِهِمْ، قَالَ: مَا فَعَلَ النَّفَرُ السُّوْدُ الْجِعَادُ الْقِطَاطُ اَوِ الْقِصَارُ الَّذِيْنَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرْخٍ؟ فَتَذَكَّرْتُهُمْ فِي بَنِي غِفَارَ، فَلَمْ اَذْكُرْهُمْ حَتّٰى ذَكَرْتُ رَهْطًا مِنْ اَسْلَمَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اُولٰئِكَ رَهْطٌ مِّنْ اَسْلَمَ وَقَدْ تَخَلَّفُوا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا يَمْنَعُ اُولٰئِكَ حِيْنَ تَخَلَّفَ اَحَدُهُمْ اَنْ يَّحْمِلَ عَلٰى بَعْضِ اِبِلِهٖ امْرَاً نَشِيطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، اِنَّ اَعَزَّ اَهْلِي عَلَيَّ اَنْ يَّتَخَلَّفَ عَنِّي الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ.

حضرت ابورہم غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے (بیعت رضوان کے موقع پر) درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ جب ہم واپس آ رہے تھے تو ہم رات بھر چلتے رہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی سفر کرتا رہا۔ مجھے اونگھ آ گئی۔ میں خود کو بیدار رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میری سواری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے قریب ہوئی۔ اس کے قریب آنے کی وجہ سے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں رکاب میں موجود آپ کے پاؤں کو نقصان نہ پہنچاؤں' تو میں نے اپنی سواری کو جھڑکا لیکن پھر رات کے کسی حصے میں میری آنکھ لگ گئی۔ پھر میری سواری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے ساتھ لگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں اس وقت رکاب میں تھا۔ میری ٹکر آپ کے پاؤں سے ہوئی۔ میں اس وقت بیدار ہوا۔ جب آپ نے یہ فرمایا دھیان کرو۔ میں نے اپنا سر اٹھایا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چلتے رہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کرنا شروع کیا کہ میں اپنے پیچھے بنوغفار کو کس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس گروہ کی کیا حالت ہے' جو سرخ رنگ کے تھے' اور ان کے چہرے پر بال نہیں ہوتے صرف ٹھوڑی پر تھوڑے سے بال ہوتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پیچھے رہنے کے بارے میں بتایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس گروہ کا کیا حال ہے جس کا رنگ سیاہ تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ میں نے بنوغفار میں ان کے ہونے کا ذکر کیا۔ میں نے ان کا ذکر نہیں کیا' یہاں تک کہ میں نے ایک گروہ کا ذکر کیا جس کا تعلق اسلم قبیلے سے تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلم قبیلے کا ایک گروہ ہے وہ لوگ پیچھے رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ پیچھے کیوں رہ گئے۔ جب ان میں سے کوئی شخص پیچھے رہ گیا تھا'' تو پھر کسی دوسرے کو اپنا اونٹ اسے دے دینا چاہئے تھا تا کہ وہ اللہ کی راہ میں (اپنا سفر کرتا رہتا) میرے نزدیک یہ بات سب سے ناپسندیدہ ہے کہ مہاجرین، انصار یا اسلم قبیلے کے لوگ یا غفار قبیلے کے لوگ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔

ذِكْرُ مَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلِيَهٗ فِي الْاَحْوَالِ الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کو پسند کرنا کہ معاملات میں مہاجرین اور انصار آپ کے قریب رہے

7258 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوا عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مہاجرین اور انصار آپ کے قریب رہیں' تا کہ آپ سے (شرعی احکام سیکھ کر) انہیں محفوظ رکھیں۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ، وَالْمُهَاجِرِيْنَ بِالْمَغْفِرَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7259 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقُوْلُوْنَ وَهُمْ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا عَلٰى الْقِتَالِ مَا بَقِينَا اَبَدَا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب خندق کھود رہے تھے۔ ساتھ' ساتھ یہ کہہ رہے تھے۔

''ہم وہ لوگ ہیں' جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر بیعت کی ہے کہ جب تک ہم باقی رہیں گے ہمیشہ جنگ کرتے رہیں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات کو یہ جواب دے رہے تھے۔

''اے اللہ! بے شک زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے''۔

7258- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي بشر بكر بن خلف، فقد روى له أبو داود وابن ماجة، وهو ثقة. ـن أبي عدى: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدى. .... واخرجه أحمد 3/205 عن ابن أبي عدى، بهذا الإسناد. واخرجه أحمد 3/100 و199 و263، وابن ماجة "977" في إقامة الصلاة: باب يستحب أن يلي الإمام، وأبو يعلى "3816"، والحاكم 1/218 من طرق عن حميد، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 1/332: هذا ـد رجاله ثقات.

7259- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وهو في مسـ ـبي يعلى" "3324"، وقد تقدم برقم. "5789"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُولٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ مہاجرین اور انصار آخرت اور دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں

7260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيْفٍ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

❁❁ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مہاجرین اور انصار دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ قریش سے تعلق رکھنے والے طلقاء اور ثقیف سے تعلق رکھنے والے عتقاء ایک دوسرے کے دنیا اور آخرت میں دوست ہیں“۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ بِالْهِجْرَةِ وَاِمْضَائِهَا لَهُمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب کے لیے ہجرت کرنے اور ان کے لیے ہجرت کے باقی رہنے کی دعا کرنے کا تذکرہ

7261 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ

7260– إسناده حسن. عاصم - وهو ابن بهدلة - صدوق، حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه الطبراني "2310"، والخطيب في "تاريخه" 3/44 من طريق أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "671"، والطبراني "2311" من طريقين عن عاصم، به. وأخرجه الطبراني "2302" و "2314" من طريقين عن أبي وائل، به. وأخرجه الطبراني "2438"، والحاكم 4/80-81 من طريق سفيان الثوري، عن الأعمش، عن موسى بن عبد الله بن يزيد الخطمي، عن عبد الرحمن بن هلال، عن جرير، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. واخرجه أحمد 4/363 من طريق سفيان، عن الأعمش، عن موسى بن عبد الله بن هلال العبسي، عن جرير. قال الهيثمي في "مجمع الزوائد" 10/15: رواه أحمد والطبراني بأسانيد واحد أسانيد الطبراني .... رجاله رجال الصحيح، وقد جوده رضى الله عنه وعنا، فإنه رواه عن الأعمش، عن موسى بن عبد الله بن يزيد، عن عبد الرحمن بن هلال العبسي، عن جرير على الصواب. وقد وقع في "المسند": عن موسى بن عبد الله بن هلال العبسي، عن جرير، وفيه وهم. انظر "تعجيل المنفعة" ص.414 واخرجه الطبراني "2456" من طريق شريك، عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، عن عبد الرحمن بن هلال، عن جرير. وأخرجه الطبراني "2284" من طريق قيس بن الربيع، عن إسماعيل، عن قيس، عن جرير. وفي الباب عن ابن مسعود عند أبي يعلى "5033"، والطبراني "10408" من طريق عكرمة بن إبراهيم الأزدي، والبزار "2813" من طريق إسرائيل كلاهما عن عاصم، عن شقيق، عنه. قال البزار: أحسب أن إسرائيل أخطأ فيه، إذ رواه عن عاصم، عن أبي وائل، عن عبد الله، لأن أصحاب عاصم يروونه عن عاصم، عن ابى وائل، عن جرير. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/15 وقال: رواه الطبراني وأبو يعلى والبزار، وفيه عاصم ابن بهدلة وفيه خلاف، وبقية رجال البزار رجال الصحيح!

الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمَرِضْتُ مَرَضًا اَشْفٰى عَلَى الْمَوْتِ، فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا، وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ اَفَاُوْصِيْ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِشَطْرِ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِثُلُثِهٖ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، اِنَّكَ يَا سَعْدُ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ بِخَيْرٍ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، اِنَّكَ يَا سَعْدُ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ، اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيِّ امْرَاَتِكَ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اُخَلَّفُ عَنْ اَصْحَابِيْ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ، فَيَنْفَعَ اللّٰهُ بِكَ اَقْوَامًا وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ مَاتَ بِمَكَّةَ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں بیمار ہو گیا' یہاں تک کہ موت کے کنارے تک پہنچ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے میری وارث بس ایک بیٹی ہے' تو کیا میں اپنے دو تہائی مال (کو صدقہ کرنے) کی وصیت کردوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف مال کی کردوں۔ آپ نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کردوں۔ آپ نے فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کردو۔ ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے اے سعد تم اپنے ورثاء کو اچھی طرح سے خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں تنگدست چھوڑ کر جاؤ' اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ اے سعد! تم جو بھی چیز اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرو گے تم کو اس کا اجر ملے گا' یہاں تک کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (اس کا بھی اجر ملے گا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد بھی زندہ رہو گے اور ایسا عمل کرو گے جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا چاہو گے' تو اس کے نتیجے میں تمہارے درجے اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوگا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ تم میرے بعد بھی زندہ رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کچھ لوگوں کو نفع دے اور تمہاری وجہ سے دوسرے لوگوں کو نقصان ہو۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو جاری رہنے دینا اور انہیں ایڑیوں کے بل لوٹا نہ دینا۔ البتہ سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے کیا کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔

7261- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" . "16357" وقد تقدم برقم "4249" و "6026".

ذِكْرُ وَصْفِ مَنَازِلِ الْمُهَاجِرِيْنَ فِي الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن مہاجرین کے مقامات کی صفت کا تذکرہ

7262 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُهَاجِرِيْنَ مَنَابِرَ مِنْ ذَهَبٍ يَّجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ اَمِنُوا مِنَ الْفَزَعِ ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ: وَاللّٰهِ لَوْ حَبَوْتُ بِهَا اَحَدًا لَحَبَوْتُ بِهَا قَوْمِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''مہاجرین کے لیے سونے سے بنے ہوئے منبر ہوں گے۔جن پر وہ قیامت کے دن بیٹھیں گے۔وہ گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:اللہ کی قسم اگر میں یہ چیز کسی کو دیتا' تو یہ چیز اپنی قوم کو دیتا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقُرَّاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ

انصار سے تعلق رکھنے والے قاری صاحبان کی صفت کا تذکرہ

7263 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث):كَانَ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ يَكُوْنُوْنَ فِيْ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يَحْسَبُ اَهْلُوهُمْ اَنَّهُمْ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْسَبُ اَهْلُ الْمَسْجِدِ اَنَّهُمْ فِيْ اَهْلِيهِمْ، فَيُصَلُّونَ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى اِذَا تَقَارَبَ الصُّبْحُ

7262– كثير بن زيد-هو الأسلمي - مختلف فيه، قال احمد: ماارى به بأساً، وقال ابن معين فى رواية عبد الله بن الدورقى " ليس به بأس، وقال معاوية بن صالح وغيره عن ابن معين: صالح، وقال ابن أبي خيثمة عن ابن معين: ليس بذاك، وقال ابن عمار الموصلي: ثقة، وقال يعقوب بن شيبة: ليس بذاك الساقط وغلى الضعف ماهو، وقال أبو زرعة: صدوق فيه لين، وقال أبو حاتم: صالح الحديث ليس بالقوى، يكتب حديثه، قال النسائي: ضعيف، وقال ابن عدى: تروى عنه نسخ، ولم أر به بأساً، وارجو أنه لاباس به، وذكره المؤلف فى "الثقات." وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد العزيز بن أبى حازم فهو صدوق . ابن أبى سعيد الخدرى: هو عبد الرحمن. وأخرجه الحاكم 77-4/76 من طريق أحمد بن عبد الرحمن بن وهب، حدثنى عمى، أخبرنى سليمان بن بلال، عن كثير بن زيد، بهذا الإسناد. وصححه، وتعقبه الذهبى بقوله: أحمد واهٍ. قلت لكنه متابع.

7263– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيو ب المقابرين فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/235 من طريق عبيدة بن حميد، والبيهقى 2/199 من طريق محمد بن جعفر، كلاهما عن حميد الطويل، بهذا الإسناد . وفى آخره " "فدعا النبى صلى الله عليه وسلم على قتلتهم خمسة عشر يوماً " وزاد أحمد " فى "صلاة الغداة." وانظر الأحاديث "1964" و "1973" و "1976" وتخريجها.

اِحْتَطَبُوا الْحَطَبَ، وَاسْتَعْذَبُوا مِنَ الْمَاءِ، فَوَضَعُوْهُ عَلٰى اَبْوَابِ حُجَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَبَعَثَهُمْ جَمِيْعًا اِلٰى بِئْرِ مَعُوْنَةَ، فَاسْتُشْهِدُوا، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتَلَتِهِمْ اَيَّامًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوان جنہیں قاری صاحبان کہا جاتا تھا وہ مدینہ منورہ کے کنارے پر رہتے تھے۔ ان کے گھر والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ مسجد میں ہوں گے' اور مسجد والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ گھر پر ہوں گے۔ وہ لوگ رات کے وقت نوافل ادا کرتے رہتے تھے' اور جب صبح قریب آتی تھی' تو وہ لکڑیاں چنا کرتے تھے' اور میٹھا پانی حاصل کرتے تھے' اور یہ چیزیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں کے دروازوں پر رکھ دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو بئر معونہ کی طرف بھیجا تھا' تو وہ وہاں سب شہید ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قاتلوں کے خلاف کئی دن تک دعائے ضرر کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ) (الحشر: 9) نَزَلَ فِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: "اور وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں" یہ آیت بنو ہاشم کے بارے میں نازل ہوئی تھی

7264 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَابَنِي الْجَهْدُ، فَاَرْسَلَ اِلٰى نِسَائِهِ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ: اَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ؟، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِي عَنْهُ شَيْئًا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدِيْ اِلَّا قُوْتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَاِذَا اَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ، وَتَعَالِي، فَاَطْفِئِي السِّرَاجَ، وَنَطْوِيْ بُطُوْنَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ، اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) (الحشر: 9)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے بھوک لاحق ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف پیغام بھیجا' تو ان کے ہاں کچھ بھی موجود نہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص آج کی رات اس کو اپنا مہمان بنائے گا' تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے

7264– إسناده على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجوهري ويزيد بن كيسان، فمن رجال مسلم. أبو أسامة" هو حماد بن أسامة، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وقد تقدم برقم ."5286"

عرض کی: یارسول اللہ! میں (اسے اپنا مہمان بناؤں گا) وہ شخص اپنی بیوی کے پاس گیا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: یہ نبی اکرم ﷺ کا مہمان ہے۔ تم اس کے حوالے سے کوئی چیز چھپا کر نہ رکھنا۔ اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم میرے پاس صرف بچوں کی خوراک جتنی چیز ہے۔ انصاری نے کہا: جب بچے رات کا کھانا کھانا چاہیں تو تم ان کو سلا دینا۔ پھر تم چراغ بجھا دینا۔ آج رات ہم اپنا پیٹ لپیٹ لیں گے۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ اگلے دن وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو فلاں مرد اور فلاں عورت کا طرز عمل اچھا لگا۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''اور وہ لوگ اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ ان کو خود شدید ضرورت لاحق ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْصَارَ كَانَتْ كِرْشَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْبَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ انصار نبی اکرم ﷺ کے انتہائی قریبی ہیں

7265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْجَرَادِيُّ بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک انصار میرے انتہائی قریبی ہیں۔ لوگ زیادہ ہوتے چلے جائیں گے اور یہ کم ہوتے چلے جائیں گے۔ تم ان میں سے اچھے لوگوں کی اچھائی کو قبول کرنا اور ان کے برے شخص کی برائی سے درگزر کرنا''۔

ذِكْرُ قَضَاءِ الْاَنْصَارِ مَا كَانَ عَلَيْهِمْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انصار کا اس چیز کو ادا کر دینے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ان کے ذمے لازم تھی

7265– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2510" في فضائل الصحابة: باب من فضائل الأنصار رضي الله عنهم، وأبو يعلى "2994" عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه احمد 3/176و272، والبخارى "3801" في مناقب الأنصار: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "أقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم"، ومسلم "2510"، والترمذى "3907" في المناقب: باب مناقب الأنصار وقريش، والنسائي في "فضائل الصحابة" "220"، والبغوى "3972" من طريق محمد بن جعفر، به. ... وأخرجه أحمد 3/176 و 272، وأبو يعلى "3208" من طريق حجاج، والنسائي في "فضائل الصحابة" "219"، عن شعبة، به وانظر الحديث رقم "7266" "7268" وط."7271 وقوله: "كرشي وعيبتي" أي: جماعتي وخاصتي الذين أثق بهم واعتمدهم في أموري . قال الخطابي: ضرب مثلاً بالكرش، لأنه مستقر غذاء الحوان الذي يكون به بقاؤه، والعيبة: وعاء معروف أكبر من المخلاة يحفظ الإنسان فيها ثيابه، وفاخر متاعه، ويصونانه، ضرب بها مثلاً، لأنهم أهل سره وخفي أحواله. "النووى."

7266 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا عَاصِبًا رَاْسَهُ، فَتَلَقَّاهُ ذَرَارِيُّ الْاَنْصَارِ وَخَدَمُهُمْ مَا هُمْ بِوُجُوهِ الْاَنْصَارِ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَاُحِبُّكُمْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ قَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي عَلَيْكُمْ، فَاَحْسِنُوا اِلٰى مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ نے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ کے سامنے انصار کے کچھ بچے اور خدمت گزار آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک انصار نے اس چیز کو ادا کر دیا ہے' جو ان کے ذمے لازم تھا' اور اب وہ چیز باقی رہ گئی ہے' جو تمہارے ذمے لازم ہے' تو تم ان میں سے اچھے شخص کے ساتھ اچھائی کرنا اور ان کے برے شخص سے درگزر کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَحَنُّنَ الْاَنْصَارِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَاَوْلَادِهِمْ كَتَحَنُّنِ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' انصار مسلمانوں اور ان کی اولاد پر اس طرح شفقت کرتے ہیں' جس طرح باپ اپنی اولاد پر شفقت کرتا ہے

7267 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، وَعِدَّةٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا ضَرَّ امْرَاَةً نَزَلَتْ بَيْنَ بَيْتَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ، اَوْ نَزَلَتْ بَيْنَ اَبَوَيْهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی عورت کو کوئی نقصان لاحق نہیں ہوتا جو انصار کے دو گھرانوں کے درمیان ٹھہرتی ہے یا اپنے ماں باپ کے ہاں ٹھہرتی ہے۔

7266- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين فهو يحيى بن أيوب المقابرين فمن رجال مسلم. واخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "223"، والبغوي "3977" من طريق علي بن حجر، عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "3770" من طريق وهب، عن خالد، عن حميد، به. وأخرج قوله: "والله إني لأحبكم": أحمد 3/150 و.285 وأبو يعلى "3517" من طريق ثابت، عن أنس. وانظر الحديث السابق والحديث رقم "7271"

7267- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن حبيب فمن رجال مسلم. واخرجه البزار 2806"ط عن يحيى بن حبيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/257، والحاكم 4/83، من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد وصححه على شرط الشيخين. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/40، وقال: رواه أحمد والبزار، رجالهما رجال الصحيح.

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعُدَّ نَفْسَهُ مِنَ الْاَنْصَارِ لَوْلَا الْهِجْرَةُ

نبی اکرم ﷺ کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ اگر ہجرت نہ ہوتی ' تو آپ اپنا شمار انصار میں کرتے

7268 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَعُيَيْنَةَ بْنَ بَدْرٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَذَكَرَ نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تُعْطِي غَنَائِمَنَا قَوْمًا تَقْطُرُ سُيُوْفُنَا مِنْ دِمَائِهِمْ، اَوْ تَقْطُرُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ سُيُوْفِنَا، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَجَمَعَ الْاَنْصَارَ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ غَيْرُكُمْ؟ فَقَالُوْا: لَا، غَيْرَ ابْنِ اُخْتِنَا، قَالَ: ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَمَا تَرْغَبُوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا اَوْ بِالشَّاءِ وَالْاِبِلِ، وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ اِلٰى دِيَارِكُمْ؟ ، قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ اَخَذَ النَّاسُ وَادِيًا وَاَخَذَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا، لَاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ، الْاَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا۔ آپ نے اقرع بن حابس کو ایک سو اونٹ دیئے، عیینہ بن بدر کو ایک سو اونٹ دیئے پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انصار کے ایک گروہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہمارا مال غنیمت ان لوگوں کو دے دیا جن کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کا خون ہماری تلواروں میں ٹپک رہا ہے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی' تو آپ نے انصار کو اکٹھا کیا' آپ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں صرف ہمارا ایک بھانجا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قوم کا بھانجا ان کا حصہ ہوتا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ کیا تم اس بات میں دلچسپی نہیں رکھتے کہ لوگ دنیاوی چیزیں بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم حضرت محمد ﷺ کو اپنے علاقے میں لے جاؤ۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں جائیں' تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔ انصار میرے انتہائی قریبی ہیں اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

7268- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائى فى "فضائل الصحابة" "221"، والبغوى "3976" من طريق على بن حجر، عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 12/160، وأحمد 3/188 و201 من طريقين عن حميد، به. وأخرجه أحمد 3/246 عن عفان، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ. وأخرجه أبو يعلى "3229" من طريق سليمان بن حرب، عن شعبة، عن أبى التياح، عن أنس. وأخرج القسم الأخير منه: الحميدى "1201" من طريق على بن زيد جدعان، وأحمد 3/156 من طريق النضر بن أنس، والترمذى "3901" من طريق قتادة، ثلاثتهم عن أنس. وانظر الحديث رقم "4769" و "7278" و "7265" و "7266" و ."7271"

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكَانَ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اگر ہجرت نہ ہوتی' تو آپ انصار کے ایک فرد ہوتے''

7269 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْ يَنْدَفِعُ النَّاسُ شِعْبًا وَالْاَنْصَارُ فِي شِعْبِهِمْ، لَانْدَفَعْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ فِي شِعْبِهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک گھاٹی میں ہوں اور انصار دوسری گھاٹی میں ہوں' تو میں انصار کے ساتھ ان کی گھاٹی میں ہوں گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ انصار سے محبت کرتے تھے

7270 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

7269– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "صحيفة همام" "57"، و"مصنف عبد الرزاق" ."19907" وأخرجه أحمد 2/315 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/410 و 414 و 469، والبخارى "3779" في مناقب الأنصار: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امرأً من الأنصار"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "214" من طرق عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وأخرجه البخاري "7244" في التمني: باب مايجوز من اللو، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. واخرجه أحمد 2/419، والنسائي في "فضائل الصحابة" "218" عن قتيبة بن سعيد، عن يعقوب بن عبد الرحمن، عن سهيل بن أبي صالح، عن ابيه، عن أبي هريرة. وأخرجج ابن أبي شيبة 12/157، وأحمد 2/501، والزبير "2792" و "2793"، والبغوي"3970" من طريق محمد بن عمير، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة.

7270– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" .12/166 وأخرجه مسلم "2509" في "فضائل الصحابة": باب من فضائل الأنصار رضى الله عنهم، عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد بلفظ: جاء ت امرأة من الأنصار إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فخلا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال: "والذي نفسي بيده، إنكم لأحب الناس إلي," ثلاث مرات. وأخرجه مسلم "2509"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "225"عن أبي كريب محمد بن العلاء، عن عبد الله بن إدريس، به . واخرجه الطيالسي "2066"، وأحمد 3/129 و258، والبخري "3789" في مناقب الأنصار: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للأنصار: "أنتم أحب الناس إلي" و"5234" في النكاح: باب مايجوز أن يخلو الرجل بالمرأة عند الناس، و "6645" في الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2509"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "224" من طرق عن شعبة، به . واخرجه ابن أبي شيبة 12/156، وأحمد 176-3/175، ومسلم.... "2508" من طريق إسماعيل بن علية، والبخاري "3785" و "5180" في النكاح: باب ذهاب النساء والصبيان إلى العرس، من طريق عبد الوارث، كلاهما عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس بلفظ حديث الباب.

اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مِنَ الْاَنْصَارِ مُقْبِلِينَ مِنَ الْعُرْسِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ: اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مُعَوَّلُ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ كُلِّهَا عَلٰى مِنْ فَحُذِفَ مِنْ مِنْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی کچھ خواتین اور بچوں کو شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا' تو آپ نے ان سے فرمایا: تم میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان تمام روایات میں لفظ ''منہا'' محذوف شمار ہوگا۔

ذِكْرُ اِقْسَامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَحَبَّةِ الْاَنْصَارِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے محبت کی ہدایت دینے کا تذکرہ

7271 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، وَذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث):خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ، فَتَلَقَّتْهُ الْاَنْصَارُ بِوُجُوهِهِمْ وَفِتْيَانِهِمْ، فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، اِنِّي لَاُحِبُّكُمْ، اِنَّ الْاَنْصَارَ قَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ، فَاَحْسِنُوا اِلٰى مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ نے کچھ انصار کو اور ان کے نوجوانوں کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے میں تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں۔ بے شک انصار نے اس چیز کو ادا کر دیا جو ان کے ذمے لازم تھی۔ اب وہ چیز باقی رہ گئی ہے' جو تم لوگوں کے ذمے لازم ہے' تو تم ان کے اچھے شخص کے ساتھ اچھائی کرو اور ان کے برے شخص سے درگزر کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَحَبَّةَ الْاَنْصَارِ مِنَ الْاِيمَانِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: انصار سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے

7272 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَالْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

7271- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مسند أبو يعلى" "3798". وانظر الحديث رقم "7265" و "7266".

(متن حدیث):مَنْ اَحَبَّ الْاَنْصَارَ فَقَدْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ الْاَنْصَارَ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص انصار سے محبت کرے گا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں گے' اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ اور اس کا رسول اس سے بغض رکھیں گے۔ ان سے محبت صرف مومن کرے گا' اور ان سے بغض صرف منافق رکھے گا''۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ اَبْغَضَ اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص سے بغض رکھتا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار سے بغض رکھتا ہے

7273 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ زِيَادٍ، صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ الْاَنْصَارَ اَحَبَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ الْاَنْصَارَ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص انصار سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس دن اس شخص سے محبت کرے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس دن اس شخص سے ناراض ہوگا' جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

7272- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الحوضي: هو حفص بن عمر بن الحارث. وأخرجه ابن الجعد في "مسنده" "493"، وابن شيبة 12/157، واحمد 4/283 و292، والبخاري "3783" في مناقب الأنصار: باب جب الأنصار من الإيمان، ومسلم "75" في الإيمان: باب الدليل على أن حب الأنصار وعلى رضي الله عنهم من الإيمان، والترمذي "3900" في المناقب: باب في فضل الأنصار وقريش، والنسائي في "فضائل الصحابة" "229"، وابن ماجة "163" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبغوي "3967" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

7273- إسناده صحيح. سعد بن المنذر بن أبي حميد: روى عنه جمع، وذكره.... المؤلف في "الثقات" 6/378، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حمزة بن أبي أسيد، فمن رجال البخاري، وصحابيه روى له أبو داود في فضائل الأنصار هذا الحديث الواحد. وأخرجه أحمد 4/221، والطبراني 3358"ط، ومن طريقه المزي في "تهذيب لكمال" 5/229 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/158، ومن طريقه الطبراني "3357" عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه أحمد 3/429، والطبراني "3356" و "3601"، وابن الأثير في "أسد الغابة" 393-1/392، من طريق عبد الرحمن بن الغسيل، عن جمزة بن أبي أسيد، عن الحارث بن زياد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/38 وقال: رواه أحمد والطبراني بأسانيد، ورجال بعضها رجال الصحيح غير محمد بن عمرو، وهو حسن الحديث.

میں حاضر ہوگا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْإِيمَانِ عَنْ مُبْغِضِ الْاَنْصَارِ

انصار سے بغض رکھنے والے سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

7274 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص انصار سے بغض نہیں رکھے گا''۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبْرِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْاَثَرَةِ بَعْدَهٗ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بعد ترجیحی سلوک کے وقت صبر کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

7275 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِیُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ لِلْاَنْصَارِ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوْا: لَا، حَتّٰى تَكْتُبَ لِاَصْحَابِنَا مِنْ قُرَيْشٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ عَلَى الْحَوْضِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بحرین کی جاگیریں عطا کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا: جی نہیں جب تک آپ قریش سے تعلق رکھنے والے ہمارے ساتھیوں کو اس کی مانند عطا نہیں کرتے (ہم اسے قبول

7274– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسمة: هو حماد بن أسامة. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/163-164. وأخرجه مسلم "77" في الإيمان: باب الدليل على أن حب الأنصار وعلى رضى الله عنهم من الإيمان وعلاماته، وأبو يعلى "1007" عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى "2182"، وأحمد 3/43 و 45 و 72 و 93، ومسلم "77" من طرق عن الأعمش، به.

7275– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى "2377" تعليقاً في المساقاة: باب كتابة القطائع، و"3163" فى الجزية والموادعة: باب ما أقطع النبى صلى الله عليه وسلم من البحرين وما وعد من مال البحرين والجزية، و "3794" في مناقب الأنصار: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم للأنصار: "اصبروا حتى تلقونى على الحوض " والحميدى "1195"، وأحمد 3/111 و 183-182، وأبو يعلى "3649"، والغوى "2192" من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصارى، بهذا الإسناد. وأخرجه دون ذكر البحرين: أحمد 3/224 من طريق يونس، عن الزهرى، عن أنس. وأخرجه كذلك أحمد 3/171، والبخارى"3793" من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن هشام، عن أنس. وأخرجه الطيالسى "1969" من طريق شعبة، عن قتادة، عن أنس. وانظر الحديث الآتى والحديث رقم "4769" و "7278".

نہیں کریں گے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک پاؤ گے تو تم صبر سے کام لینا' یہاں تک حوض کوثر پر تمہاری ملاقات مجھ سے ہو جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَنَسٍ: اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اَنْ يَّقْطَعَ الْبَحْرَيْنِ لِلْاَنْصَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: ''آپ نے یہ ارادہ کیا کہ آپ انصار کے لیے بحرین کی جاگیریں لکھ دیں''

7276 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الْاَنْصَارَ الْبَحْرَيْنِ، اَوْ قَالَ: طَائِفَةً مِنْهَا، فَقَالُوْا: لَا، حَتّٰى تُقْطِعَ اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِيْ اَقْطَعْتَنَا، قَالَ: اَمَا اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار کو بحرین میں جاگیریں عطا کیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انصار میں سے کچھ افراد کو جاگیریں عطا کیں۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو اسی کی مانند عطا نہیں کرتے' جس طرح آپ نے ہمیں عطا کیا ہے۔ ہم اس وقت تک اسے قبول نہیں کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک کا سامنا کرو گے تو تم لوگ صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَثَرَةِ الَّتِيْ اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ وُجُوْدِهَا بَعْدَهُ

اس ترجیحی سلوک کی صفت کا تذکرہ' جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے انصار کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ پایا جائے' تو وہ صبر سے کام لیں

7277 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْاَشْهَلِيُّ النَّقِيْبُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ لَهُ

7276- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبيد بن حساب، فمن رجال مسلم.

وأخرجه البخاري "2376" في المساقاة: باب القطائع، والبيهقي 6/143-144 من طريق سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث السابق.

اَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيهِمْ حَاجَةٌ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ قَسَمَ طَعَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَكْتَنَا حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِي اَيْدِيْنَا، فَاِذَا سَمِعْتَ بِشَيْءٍ، قَدْ جَاءَ نَا فَاذْكُرْ لِي اَهْلَ الْبَيْتِ، قَالَ: فَجَاءَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ طَعَامٌ مِنْ خَيْبَرَ شَعِيرٌ وَتَمْرٌ، قَالَ: وَجُلُّ اَهْلِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ نِسْوَةٌ، قَالَ: فَقَسَمَ فِي النَّاسِ، وَقَسَمَ فِي الْاَنْصَارِ، فَاَجْزَلَ وَقَسَمَ فِي اَهْلِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ، فَاَجْزَلَ، فَقَالَ لَهُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ يَشْكُرُ لَهُ: جَزَاكَ اللّٰهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَنَّا اَطْيَبَ الْجَزَاءِ - اَوْ قَالَ: خَيْرًا - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنْتُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ اَطْيَبَ الْجَزَاءِ - اَوْ قَالَ: خَيْرًا - مَا عَلِمْتُكُمْ، اَعِفَّةٌ صُبُرٌ، وَسَتَرَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً فِي الْاَمْرِ وَالْعَيْشِ، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر اشہلی رضی اللہ عنہ (جو اپنے قبیلے) کے سردار تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے انصار کے کچھ گھرانوں کے ضرورت مند ہونے کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے کچھ اناج تقسیم کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس وقت ہمیں ذکر نہیں کیا' یہاں تک کہ ہمارے پاس موجود سب کچھ ختم ہو گیا جب تمہیں اطلاع ملے کہ ہمارے پاس کچھ چیز آئی ہے تم پھر ان گھرانوں کے بارے میں مجھے یاد کرا دینا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر سے کچھ اناج آیا جس میں' جو اور کھجوریں بھی تھیں۔ راوی بیان کرتا ہے: اس گھرانے میں زیادہ تر خواتین تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اناج لوگوں میں تقسیم کیا۔ آپ نے وہ اناج انصار میں تقسیم کیا اچھی طرح تقسیم کیا۔ آپ نے اس گھرانے کے لوگوں میں اسے تقسیم کیا انہیں اچھی طرح دیا' تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے پاکیزہ ترین (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سب سے بہتر جزا عطا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی سب سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر جزا عطا کرے مجھے تمہارے بارے میں یہ بات پتہ ہے تم مانگنے سے بچتے ہو اور صبر سے کام لیتے ہو۔ عنقریب تم میرے بعد حکومت اور زندگی کے دیگر معاملات میں اپنے ساتھ ترجیحی سلوک دیکھو گے' تو تم صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ حوض کوثر پر تمہاری ملاقات مجھ سے ہو۔

ذِكْرُ قَبُولِ الْاَنْصَارِ هٰذِهِ الْوَصِيَّةَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انصار کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کو قبول کرنے کا تذکرہ

7277– إسناده حسن. عاصم بن سويد: هو ابن عامر بن زيد-ويقال: زياد، ويقال: يزيد-بن جارية الأنصاري روى له النسائي، ووثقه المؤلفن وقال أبو حاتم: شيخ محله الصدق، وقال ابن معين: لا أعرفه، قال ابن عدي: إنما لم يعرفه. لأنه قليل الرواية جداً، لعله لم يرو غير خمسة أحاديث. محمد بن الصباح: هو الجرجرائي، روى له أبو داود وابن ماجة، وهو ثقة، وباقي رجاله رجال الشيخين. قلت: وللحديث شاهد يقوية سيأتي برقم "7279" وأخرجه ابن عدي 5/1879-1880، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عاصم بن سويد، من طريق محمد بن الصباح، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "240" عن علي بن حجر، والحاكم 4/79 من طريق عبد الله بن عبد الوهاب، كلاهما عن عاصم بن سويد، به. وصححه ووافقه الذهبي.

7278 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِئَةَ مِنَ الْاِبِلِ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ اَنَسٌ: فَحَدَّثْتُ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ، فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟ فَقَالَ لَهٗ قَوْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَمَّا ذَوُو اَسْنَانِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا، وَاَمَّا نَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ يُعْطِي اُنَاسًا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ اُعْطِي رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِالْكُفْرِ اَتَاَلَّفُهُمْ، اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ، وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ، فَقَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا، قَالَ: فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَةً شَدِيْدَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا: سَنَصْبِرُ.

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر کچھ انصاریوں نے یہ کہا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کے مال میں سے مال فیء عطا کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کچھ لوگوں کو ایک سو اونٹ دیئے۔ انصاریوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مغفرت کرے انہوں نے قریش کو دے دیا ہے' ہمیں نہیں دیا۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو پیغام بھجوایا آپ نے انہیں چمڑے سے بنے ہوئے خیمے میں اکٹھا کیا' جب وہ سب اکٹھے ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے حوالے سے یہ کیا بات ہے' جو مجھ تک پہنچی ہے۔ انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! ہمارے عمر رسیدہ افراد میں سے کسی نے یہ بات نہیں کی۔ البتہ ہمارے کچھ کم عمر لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مغفرت کرے انہوں نے کچھ لوگوں کو عطیات دے دیئے ہیں حالانکہ ان لوگوں کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایسے لوگوں کو عطیات دیئے ہیں' جو زمانہ کفر سے قریب ترین ہیں' تاکہ میں ان کی تالیف قلب کروں کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ اموال لے جائیں اور تم اپنے رہائش کی جگہ پر اللہ کے رسول کو لے جاؤ۔ اللہ کی قسم تم لوگ جس چیز کو لے کر واپس جاؤ گے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جسے وہ لے کر واپس جائیں گے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! ہم اس سے راضی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عنقریب انتہائی شدید

7278- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى ى، فمن رجال مسلم. وهو مكرر الحديث رقم "4769"، وانظر الحديث. "7268"

ترجیحی سلوک پاؤ گے' تو تم صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حوض کوثر پر آ جاؤ' تو ان لوگوں نے عرض کی: ہم صبر سے کام لیں گے۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ بِالْعِفَّةِ وَالصَّبْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے لیے (مانگنے سے) بچنے اور صبر سے کام لینے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7279 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنِ ابْنِ شَفِيْعٍ - وَكَانَ طَبِيْبًا - قَالَ:

(متن حدیث): دَعَانِیْ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، فَقَطَعْتُ لَهُ عِرْقَ النَّسَا، فَحَدَّثَنِیْ بِحَدِيْثَيْنِ، قَالَ: اَتَانِیْ اَهْلُ بَيْتَيْنِ مِنْ قَوْمِیْ: اَهْلُ بَيْتٍ مِنْ بَنِیْ ظَفَرٍ، وَاَهْلُ بَيْتٍ مِنْ بَنِیْ مُعَاوِيَةَ، فَقَالُوْا: كَلِّمِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَنَا اَوْ يُعْطِينَا، فَكَلَّمْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَعَمْ اَقْسِمُ لِاَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ مِنْهُمْ شَطْرًا، وَاِنْ عَادَ اللّٰهُ عَلَيْنَا عُدْنَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَاَنْتُمْ فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا، فَاِنَّكُمْ مَا عَلِمْتُكُمْ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ اَثَرَةً بَعْدِیْ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ حُلَلًا بَيْنَ النَّاسِ، فَبَعَثَ اِلَیَّ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَاسْتَصْغَرْتُهَا، فَاَعْطَيْتُهَا اَبِیْ، فَبَيْنَا اَنَا اُصَلِّیْ اِذْ مَرَّ بِیْ شَابٌّ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَيْهِ حُلَّةٌ مِّنْ تِلْكَ الْحُلَلِ يَجُرُّهَا، فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً، فَقُلْتُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ، فَاَخْبَرَهُ، فَجَاءَ وَاَنَا اُصَلِّی، فَقَالَ: يَا اُسَيْدُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِیْ قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، قَالَ: تِلْكَ حُلَّةٌ بَعَثْتُ بِهَا اِلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَّهُوَ بَدْرِیٌّ اُحُدِیٌّ عَقَبِیٌّ، فَاَتَاهُ هٰذَا الْفَتٰى، فَابْتَاعَهَا مِنْهُ فَلَبِسَهَا، اَفَظَنَنْتَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ فِیْ زَمَانِیْ؟ قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ظَنَنْتُ اَنَّ ذَاكَ لَا يَكُوْنُ فِیْ زَمَانِكَ.

❀❀ محمود بن لبید' ابن شفیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو ایک طبیب تھے' وہ کہتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر نے مجھے بلوایا۔ میں نے عرق النساء کا علاج کیا' تو انہوں نے مجھے دو حدیثیں سنائیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ایک مرتبہ میری قوم کے دو گھرانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ میرے پاس آئے۔ ایک گھرانے کا تعلق بنوظفر سے تھا' اور ایک گھرانے کا تعلق بنومعاویہ سے تھا۔ انہوں نے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات چیت کیجئے۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھی تقسیم میں سے کچھ دیں (راوی کو شک

7279– ابن شفيع لم يرو عنه غير محمود بن لبيد، ولم يذكر فيه جرح ولا تعديل وابن إسحاق مدلس وقد عنعن وباقي رجاله ثقات. حصين بن عبد الرحمن: هو الأشهلي، وهو في "مسند أبي يعلى" "945" وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 8/439، والطبراني "568" من طريق يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/33 وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات إلا أن أبي إسحاق مدلس وهو ثقة. قلت: يغلب على ظني أن الهيثمي رحمه الله وهو في نسبته إلى أحمد، لأنه لم يخرجه.

ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کہ ہمیں کچھ عطا کریں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ میں ان میں سے ہر ایک گھرانے کو ایک ایک حصہ دے دوں گا۔ اگر اللہ نے ہمیں دوبارہ فتوحات دیں تو ہم انہیں عطیات دیں گے۔ اس پر میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو بھی جزائے خیر دے۔ کیونکہ تم لوگوں کے بارے میں مجھے علم ہے کہ تم مانگنے سے بچتے ہو صبر سے کام لیتے ہو۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک پاؤ گے۔

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے کچھ حلے لوگوں کے درمیان تقسیم کیے انہوں نے ان میں سے ایک حلہ مجھے بھی بھجوایا۔ مجھے وہ چھوٹا محسوس ہوا تو وہ میں نے اپنے والد کو دے دیا۔ ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میرے پاس سے قریش سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان گزرا جس نے اسی قسم کا ایک حلہ پہنا ہوا تھا اور وہ اسے زمین پر گھسیٹ رہا تھا (یعنی اس کے پاس کپڑا زیادہ تھا) تو مجھے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد آ گیا عنقریب تم میرے بعد ترجیحی سلوک پاؤ گے تو میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے۔ پھر ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہیں اس بارے میں بتایا وہ تشریف لائے میں اس وقت نماز ادا کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اے اسید! جب میں نے نماز مکمل کر لی تو انہوں نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا۔ میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسا حلہ تھا جو میں نے فلاں بن فلاں کی طرف بھیجا تھا جس نے غزوہ احد میں بھی شرکت کی ہے، غزوہ بدر میں بھی شرکت کی ہے اور بیعت عقبہ میں بھی شرکت کی ہے۔ پھر وہ نوجوان ان صاحب کے پاس گیا اور اس نے ان صاحب سے وہ حلہ خرید کر پہن لیا کیا تم یہ گمان کر رہے تھے کہ ایسا میرے زمانے میں ہوگا (یعنی میرے زمانے میں انصار سے ترجیحی سلوک ہوگا؟) تو میں نے کہا: اللہ کی قسم اے امیر المومنین میرا تو یہ گمان تھا کہ یہ آپ کے زمانے میں نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْاَنْصَارِ وَاَبْنَائِهِمْ

نبی اکرم ﷺ کا انصار اور ان کے بچوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7280 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ الْاَصَمُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

7280- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "245" عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19913"، ومن طريقه أحمد 3/162، وأبو يعلى "3032" عن معمر، عن قتادة، به. وأخرجه عبد الرزاق "19914"، ومن طريقه أحمد 3/162 عن معمر، عن أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/139، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "3316"، والبغوي في "شرح السنة" "3968" من طرق عن المبارك بن فضالة، عن ثابت، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/156 من طريق النضر بن أنس، و 213 من طريق موسى بن أنس، و 217-216 من طريق أبي بكر بن أنس، و 217 من طريق أم الحكم بنت النعمان بن صهباء، والترمذي "3909" في المناقب: باب في فضل الأنصار وقريش، من طريق عطاء بن السائب، جميعهم عن أنس. وانظر الحديثين الآتيين.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے اللہ! انصار کی، انصار کے بچوں کی، انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کردے''۔

ذِکْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَۃِ لِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ اَبْنَائِھَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کی بیویوں اور ان کے بچوں کی بیویوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7281 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): کَتَبَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یُعَزِّیْہِ بِوَلَدِہٖ وَاَھْلِہِ الَّذِیْنَ اُصِیْبُوْا یَوْمَ الْحَرَّۃِ، فَکَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ: وَاِنِّیْ مُبَشِّرُکَ بِبُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ اَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ

ابوبکر بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں ان کی اس اولاد اور اہل خانہ کے بارے میں تعزیت کی جو واقعہ حرہ میں شہید ہو گئے تھے انہوں نے اپنے خط میں یہ بات تحریر کی میں آپ کو اس چیز کی بشارت دیتا ہوں' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! انصار کی، انصار کے بیٹوں کی، انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی، انصار کی خواتین (بیویوں) کی، انصار کے بیٹوں کی خواتین (بیویوں) کی، انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی خواتین (بیویوں) کی مغفرت کردے''۔

7281- إسناده صحيح على شرط مسلم، حماد بن سلمة وأبو بكر بن أنس من رجال مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/160. وأخرجه من طريق ابن أبي شيبة: الطبراني "5104" وأخرجه أحمد 4/374، والطبراني "5105" و "5106" من طريقين عن حماد بن سلمة، عن علي بن يزيد، عن أبي بكر بن أنس، به. وأخرجه البخاري "4906" في تفسير المنافقين: باب قوله: (هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لا تُنفِقُوا عَلَى مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنفَضُّوا)، والطبراني "4972"، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/57 من طريقين عن موسى بن عقبة، عن عبد الله بن الفضل، عن أنس، عن زيد بن أرقم. وأخرجه الطيالسي "680"، وأحمد 4/369، ومسلم "2506" في فضائل الصحابة: باب فضائل الأنصار رضي الله عنهم، والطبراني "5101" من طريق شعبة، و "5102" من طريق حجاج بن الحجاج، كلاهما عن قتادة، عن النضر بن أنس، عن زيد بن أرقم. وأخرجه الطيالسي "683"، وأحمد 4/370 و 374-373، والترمذي "3902" في المناقب: باب فضل الأنصار وقريش، والطبراني "5103" من طريق علي بن زيد بن جدعان، عن النضر بن أنس، عن زيد. انظر الحديث السابق والآتي.

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ لِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِيهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے بچوں اوران کے غلاموں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7282 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ، وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''اے اللہ! انصار کی، انصار کے بچوں کی، انصار کے بچوں کے بچوں کی، انصار کے غلاموں کی مغفرت کردے''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ لِجِيرَانِ الْاَنْصَارِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے پڑوسیوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَارُونَ الْاَنْصَارِيِّ، حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ، وَلِمَوَالِيهِمْ وَلِجِيرَانِهِمْ

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''اے اللہ! انصار کی، انصار کے بچوں کی، انصار کے بچوں کے بچوں کی، ان کے غلاموں کی اوران کے پڑوسیوں کی مغفرت کردے''۔

7282– إسناده حسن على شرط مسلم . عبد الله بن الرومي - وهو عبد الله بن محمد اليماني - وعكرمة بن عمار من رجال مسلم، وباقي رجال الشيخين . النضر بن محمد: هو الجرشي اليماني . وأخرجه مسلم "2507" عن أبي معن الرقاشي، عن عمر بن يونس، عن عكرمة، بهذا الإسناد.

7283– حديث حسن لغيره. هشام بن هارون، ذكره المؤلف في "الثقات"، وقد توبع، وباقي رجاله رجال الصحيح، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة....." 12/165، ومن طريقه أخرجه الطبراني "4534" وأخرجه البزار "2810"، والطبراني "4534"، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة هشام بن الوليد، من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/40 وقال: رواه البزار والطبراني، ورجالهما رجال الصحيح غير هشام بن هارون وهو ثقة! وأخرجه الطبراني "4533" عن العباس بن الفضل الأسفاطي، حدثنا إبراهيم بن يحيى الشجري، حدثنا ابي، عن عبيد بن يحيى ى، عن معاذ بن رفاعة، عن أبيه. وهذا سند حسن في المتابعات.

ذِكْرُ وَصْفِ خَيْرِ دُورِ الْاَنْصَارِ

انصار کے بہترین گھرانوں کی صفت کا تذکرہ

7284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دِيَارِ الْاَنْصَارِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: دِيَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دِيَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ دِيَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دِيَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، ثُمَّ فِيْ كُلِّ دِيَارِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تم کو انصار کے سب سے بہتر گھرانے کے بارے میں نہ بتاؤں۔لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنونجار کا گھرانہ پھر بنوعبداشہل کا گھرانہ پھر بنوحارث بن خزرج کا گھرانہ پھر بنوساعدہ کا گھرانہ وایسے انصار کے ہر گھرانے میں بھلائی موجود ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7285 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

7284- إسناده صحيح على شرط البخاری 0 رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاری. وأخرجه أحمد 3/105، وأبو يعلى "3855" و "3650" من طريق يزيد بن هارون عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدی "1197"، وأحمد 3/202، ومسلم "2511" "177" فی فضائل الصحابة: باب فی خير دور الأنصار رضی الله عنهم، والترمذی "3910" فی المناقب: باب فی أی دور الأنصار خير، والنسائی .... فی "فضائل الصحابة" "231" و "232"، وأبو يعلى "3650" و "3855" من طرق عن يحيى بن سعيد، عن أنس. وأخرجه الطيالسی "1355"، وأحمد 3/496، والبخاری "3789" فی مناقب الأنصار: باب فضل دور الأنصار، و "3807" باب منقبة سعد بن عبادة رضی الله عنه، ومسلم "2511" "177"، والترمذی "3911"، والنسائی فی "فضائل الصحابة" "234"، والطبرانی "579"/19، والبيهقی فی "السنن" 6/371 من طرق عن شعبة، عن قتادة، عن أنس، عن أبی أسيد. وأخرجه من طرق عن أبی أسيد: أحمد 3/496 و 497، والبخاری "3790"، و "6053" فی الأدب: باب قول النبی صلى الله عليه وسلم: "خير دور الأنصار"، ومسلم "2511" "178" و "179"، والنسائی فی "فضائل الصحابة" "235" و "236"، والطبرانی "19/588" و "589" و "590"، والحاكم 3/516. وانظر الحديث الآتی. قلت: وبنو النجار: هم من الخزرج، وكذلك بنو الحارث وبنو ساعدة، أما بنو الأشهل، فهو من الأوس، وهو عبد الأشهل بن جشم بن الحارث، وبنو النجار: هم أخوال رسول الله صلى الله عليه وسلم، لأن والده عبد المطلب منهم، وعليهم نزل لما قدم المدينة.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْاَنْصَارِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھرانے کے بارے میں نہ بتاؤں۔لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنونجار کا گھرانہ پھر بنوعبدالاشہل کا گھرانہ پھر بنوحارث بن خزرج کا گھرانہ پھر بنوساعدہ کا گھرانہ ویسے انصار کے ہر گھرانے میں بھلائی موجود ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو صرف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے

7286 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْاَنْصَارِ؟، قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: دَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ، وَهُمْ رَهْطُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ، قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقَالَ: ذَكَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ اَرْبَعَةِ اَدْوُرٍ لَاُكَلِّمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَمَا تَرْضَى اَنْ يَّذْكُرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الْاَرْبَعَةِ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ

7285– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم . وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "233"، والبغوى "3979" من طريق على بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد . وانظر الحديث السابق.

7286– حديث صحيح . ابن أبي السرى - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين . أبو سلمة: هو ابن عبد الرحمن، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وهو في "مصنف عبد الوزاق " ."19910" وأخرجه أحمد 2/267 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2512" في فضائل الصحابة: باب في خير دور الأنصار رضي الله عنهم، والنسائي في "فضائل الصحابة" "238" من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عن أبيه عن صالح، عن ابن شهاب، به.

أَكْثَرَ مِمَّنْ ذَكَرَ، قَالَ: فَرَجَعَ سَعْدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تم لوگوں کو انصار کے بہترین گھرانوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنوعبداشہل کا گھرانہ یہ لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا خاندان تھے۔لوگوں نے عرض کی: پھر کون ہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنونجار ہیں۔لوگوں نے عرض کی: پھر کون ہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنوحارث بن خزرج ہیں۔لوگوں نے دریافت کیا: پھر کون ہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنوساعدہ ہیں۔لوگوں نے دریافت کیا: پھر کون ہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے تمام گھرانوں میں بھلائی موجود ہے''۔

اس بات کی اطلاع حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو ملی' تو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول نے ہمارا ذکر کرتے ہوئے چار گھرانوں میں سب سے آخر میں ذکر کیا ہے میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ضرور بات کروں گا' تو ایک شخص نے ان سے کہا: کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ذکر چار گھرانوں کے آخر میں ہی کر دیا ہے۔حالانکہ اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے جتنے گھرانوں کا ذکر کیا ہے۔ان سے زیادہ گھرانوں کا ذکر ترک کیا ہے۔اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ باز آگئے۔

ذِكْرُ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَفْوِ عَنْ مُسِيءِ الْاَنْصَارِ وَالْاِحْسَانِ اِلٰى مُحْسِنِهِمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے برے فرد کو معاف کرنے اور اچھے فرد کے ساتھ اچھائی کرنے کی وصیت کرنے کا تذکرہ

7287 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُصْعَبٍ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

7287– إسناده حسن . عبد الله بن مصعب الزبيري: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الخطيب في "تاريخه" 10/173: ولاه. . . . . الرشيد إمارة المدينة واليمن، وكان محموداً في ولايته، جميل السيرة مع جلالة قدره، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطبراني "6082" عن أحمد بن يحيى الحلواني، عن مصعب بن عبد الله، بهذا الإسناد . وزاد في آخره: "فأرسله." وأخرجه أيضاً دون قصة الحجاج "5719" عن عبدان بن لأحمد، عن أبي مصعب، عن عبد المهيمن بن عباس بن سهل، عن أبيه، عن جده سهل بن سعد . وقال الهيثمي في "المجمع" 10/36: رواه أبو يعلى والطبراني في "الأوسط" و "الكبير" بأسانيد في أحدها عبد الله بن مصعب، وفي الآخر عبد المهيمن بن عباس، وكلاهما ضعيف. وللحديث شواهد تقدم منها أنس برقم "7265" و "726" و ."7271"

(متن حدیث): رَاَيْتُ الْحَجَّاجَ يَضْرِبُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ فِي اِمْرَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَاَتَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَهُ ضَفِيرَتَانِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اِزَارٌ وَّرِدَاءٌ، فَوَقَفَ بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ، فَقَالَ: يَا حَجَّاجُ، اَلَا تَحْفَظُ فِينَا وَصِيَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَمَا اَوْصَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ قَالَ: اَوْصَى اَنْ يُّحْسَنَ اِلَى مُحْسِنِ الْاَنْصَارِ، وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ

❁❁ قدامہ بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے حجاج کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد حکومت میں عباس بن سہل کی پٹائی کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھے۔ انہوں نے لمبی زلفیں رکھی ہوئی تھیں۔ تہبند اوڑھا ہوا تھا' اور ایک چادر لی ہوئی تھی۔ وہ دو صفوں کے درمیان آ کر ٹھہر گئے اور بولے: اے حجاج کیا تمہیں ہمارے بارے میں اللہ کے رسول کی وصیت یاد نہیں ہے؟ حجاج نے دریافت کیا: اللہ کے رسول نے آپ کے بارے میں کیا وصیت کی تھی' تو انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلقین کی تھی کہ انصار کے اچھے فرد کے ساتھ اچھائی کی جائے اور ان کے برے شخص سے درگزر کیا جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلِيُّ بَنِيْ سَلِمَةَ، وَبَنِيْ حَارِثَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اللہ تعالیٰ بنوسلمہ اور بنو حارثہ کا نگران ہے (یا مددگار ہے)

7288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْبَلْخِيِّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): فِينَا نَزَلَتْ: (اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا) (آل عمران: 122)، بَنُو سَلِمَةَ، وَبَنُو حَارِثَةَ، قَالَ عَمْرٌو: قَالَ جَابِرٌ: وَمَا اُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ: (وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا) (آل عمران: 122)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمارے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''جب تم میں سے دو گروہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ سستی دکھا جائیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کا مددگار تھا''۔

(راوی کہتے ہیں) اس سے مراد بنوسلمہ اور بنو حارثہ تھے۔

7288- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حامد بن يحيى البلخي، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة. وأخرجه البخاري "4051" في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا)، و "4558" في تفسير سورة آل عمران: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ ...)، ومسلم "2505" في فضائل الصحابة: باب من فضائل الأنصار، والطبري "7728" و "7729"، والبيهقي في "الدلائل" 3/221، والبغوي في "تفسيره" 1/347 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 2/305، وزاد نسبته إلى سعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبي حاتم. والفشل: الجبن، وقيل: الفشل في الرأي: العجز، وفي البدن: الإعياء، وفي الحرب: الجبن، والولي: الناصر. وقول جابر: "فينا نزلت" أي: في قومه بني سلمة وهم من الخزرج، وفي أقاربهم بني حارثة وهم من الأوس.

عمرو نامی راوی کہتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ بھی فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ ان دونوں کا مددگار ہے"۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِغِفَارٍ حَيْثُ نَصَرَتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا غفار قبیلے کی مغفرت کرنے کا تذکرہ کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی

7289 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغِفَارٍ: غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غفار قبیلے سے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مغفرت کرے اور اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور عصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَسْلَمَ، وَغِفَارَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ، وَغَطَفَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسلم اور غفار قبیلے اسد اور غطفان قبیلوں سے بہتر ہیں

7290 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، وَاَسَدٍ، وَغَطَفَانَ، وَبَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ سَيِّدُ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الضَّبِّيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ

7289- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2518" في فضائل الصحابة: باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لغفار وأسلم، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2518"، والترمذي "3941" في المناقب: باب مناقب لغفار وأسلم، والبغوي "3851" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. .... وأخرجه أحمد 2/20 و 50 و 60 و 107 و 116 و 136 و 153، والدارمي 2/243، والترمذي "3948" و "3949"، والبغوي "3852" من طرق عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه الطيالسي "1854"، وأحمد 2/130، وأحمد 2/130، والبخاري "3513" في المناقب: باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع، ومسلم "2518" من طرق عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه الطيالسي "1915"، ومن طريقه مسلم "2518"عن حرب بن شداد، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن ابن عمر. وأخرجه الطيالسي "1953" من طريق سعيد بن العاص، وأحمد 2/126 من طريق بشر بن حرب، كلاهما عن ابن عمر. واخرجه أحمد 2/117 عن الطيالسي، عن شعبة، عن سعيد بن عمرو، قال: انتهيت إلى ابن عمر وقد حدث الحديث، فقلت: ماحدث؟ فقالوا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فذكره.

بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَتْ اَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاَسَدٍ، وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اسلم' غفار' جہینہ اور مزینہ، بنوتمیم، اسد، غطفان اور بنوعامر بن صعصعہ (نامی قبیلوں) سے بہتر ہیں''۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں: بنوتمیم کے سردار محمد بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا:

''تمہاری کیا رائے ہے' اسلم، غفار، جہینہ اور مزینہ قبیلے کے لوگ بنوتمیم، بنوعامر بن صعصعہ، بنواسد اور بنوغطفان سے بہتر ہوں' تو کیا وہ (یعنی بنوتمیم وغیرہ) رسوا ہو جائیں گے اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ ان سے بہتر ہیں''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا فَضَّلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ عَلٰى بَنِي تَمِيمٍ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قبیلوں کو بنوتمیم پر فضیلت عطا کی

7291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

7290– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعبد الصمد: هو ابن عبد الوارث، وأبو بشر: جهفر بن إياس او بشر بن ابى وحشية . وأخرجه مسلم "2522" فى فضائل الصحابة: باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع ... ، من طريقين عن عبد الصمد، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوى "3854" عن طريق وهب بن جريرن عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/48، ومسلم "2522" من طرق عن شعبة، عن أبى بشر، به. وأخرجه البخارى "3516" فى المناقب: باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع، و "6635" فى الإيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم؟ ومسلم "2522" من طريقين عن شعبة، عن محمد بن عبد الله بن أبى يعقوب، به. وأخرجه البخارى "3515"، ومسلم "2522" "1954"، والترمذى "3952"فى المناقب: باب مناقب فى ثقيف وبنى حنيفة, من طريق عبد الملك بن عمير, عن عبد الرحمن بن أبى بكرة, به.

7291– إسناده حسن. محمد بن عمرو- وهو ابنُ عَلقمه الليثيُّ_ صدوق حسن الحديث, وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية, فمن رجال مسلم. خالد: هو ابن عبد الله بن عبد الرحمن الواسطى. وأخرجه أحمد 2/450 عن يزيد بن هارون, عن محمد بن عمرو, بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,2/468 ومسلم "2521" "190" فى فضائل الصحابة: باب من فضائل غفار وأسلم ... , من طريقين عن شعبة, عن سعد بن إبراهيم, عن أبى سلمة, به. وأخرجه عبد الرزاق ,"19877" وأحمد2/420 و,422 والبخارى "3523" فى المناقب: باب ذكر أسلم وغفار ومزينة ... , وباب قصة زمزم وجهل العرب , ومسلم "2521" ,"192" والبغوى "3855"من طرق عن أيوب, عن ابن سيرين, عن أبى هريرة . وأخرجه مسلم "2521" ,"191" والترمذى "3950" فى المناقب: باب مناقب فى ثقيف وبنى حنيفة, من طريقين عن الأعرج, عن أبى هريرة.

(متن حدیث):قَالَ: غِفَارُ، وَاَسْلَمُ، وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِّنَ الْحَلِيفَيْنِ غَطْفَانَ، وَاَسَدٍ، وَهَوَازِنُ، وَتَمِيمٌ دُوْنَهُمْ، فَاِنَّهُمْ اَهْلُ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ قبیلے سے جو بھی تعلق رکھتا ہو یہ لوگ دو حریف قبیلوں غطفان اور بنواسد سے بہتر ہیں جبکہ ہوازن اور تمیم ان سے کم درجے کے ہیں کیونکہ وہ لوگ گھوڑے پالتے ہیں اور ویرانوں میں رہتے ہیں''۔

ذِكْرُ بُشْرَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيمًا بِمَا بَشَّرَهَا بِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمیم قبیلے کو اس خوش خبری کو دینے کا تذکرہ' جو آپ نے انہیں دی تھی

7292 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث):جَاءَ وَفْدُ بَنِيْ تَمِيمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: اَبْشِرُوْا يَا بَنِيْ تَمِيمٍ، قَالُوْا: بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ وَفْدُ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُمْ: اَبْشِرُوْا يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلِ الْبُشْرَى بَنُو تَمِيمٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوتمیم کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے بنوتمیم تم خوش خبری قبول کرو۔ ان لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں خوش خبری دے چکے ہیں اب آپ ہمیں (مال و دولت) دیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تبدیل ہو گیا پھر اہل یمن کا وفد آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل یمن تم لوگ خوش خبری قبول کرو کیونکہ بنوتمیم نے اس خوش خبری کو قبول نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَدْحِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ عَامِرٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنو عامر کی تعریف کرنے کا تذکرہ

7293 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا

7292– إسناده حسن. مؤمل بن إسماعيل - وإن كان سيىء الحفظ قد توبع, وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب, فقد روى له أبو داود والنسائي, وهو ثقة. وتقدم برقم "6142"

7293– إسناده صحيح على شرط البخاري, رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن موسى - وهو ابن راشد الكوفي - فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني "21"/22 من طريق يحيى الحماني, عن قيس بن الربيع, عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيفة, عَنْ أَبِيهِ. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/199 وابن سعد 1/311, وأبو يعلى "893" والطبراني "264"/22 و"265" و"266" من طرق عن حجاج بن أرطاة, عن عون, به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/51 وقال: رواه كله الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" باختصار عنه, وأبو يعلى أيضاً, وفيه الحجاج بن أرطاة وهو مدلس, وبقية رجاله رجال الصحيح.

مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِىْ عَامِرٍ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَقُلْنَا: مِنْ بَنِىْ عَامِرٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ مِنِّى

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ بنو عامر سے تعلق رکھنے والے دو افراد بھی تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم بنو عامر سے تعلق رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو خوش آمدید! تم مجھ سے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ الْقَيْسِ مِنْ خَيْرِ اَهْلِ الْمَشْرِقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ عبدالقیس قبیلے کے لوگ اہل مشرق میں سب سے بہتر ہیں

7294 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زِمَامٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا شُبَيْلُ بْنُ عَزْرَةَ، عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اَهْلِ الْمَشْرِقِ عَبْدُ الْقَيْسِ، اَسْلَمَ النَّاسُ كَرْهًا، وَاَسْلَمُوا طَائِعِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اہل مشرق میں سب سے بہتر عبدالقیس قبیلے کے لوگ ہیں۔ دوسرے لوگوں نے زبردستی اسلام قبول کیا اور ان لوگوں نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِزْىَ وَالنَّدَامَةَ عَنْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَدِمُوا عَلَيْهِ

نبی اکرم ﷺ کا عبدالقیس قبیلے کے وفد سے ندامت اور رسوائی کی نفی کرنے کا تذکرہ

7294– حديث صحيح. رجاله ثقات غير وهب بن يحيى بن زمام , فلم أقف له على ترجمة , وذكره المزي في "تهذيبه" في شيوخ محمد بن سواء . أبو جمرة: هو نصر بن عمران الضبعي. وأخرجه البزار , "2821" والطبراني "12970" من طريق وهب بن يحيى بن زمام العلاف , بهذا الإسناد دون قوله: "أسلم الناس كرهاً وأسلموا طائعين ." وقال البزار: لم نعلم أحداً رواه بهذا اللفظ إلا ابن عباس , ولا عنه إلا أبو حمزة , ولا عنه ألا شبيل , وشبيل بصري مشهور , ولا رواه عنه إلا ابن سواء . وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/49 وقال: رواه البزار والطبراني وفيه وهب بن يحيى بن زمام ولم أعرفه , وبقية رجاله ثقات. وله شاهد عند أحمد4/206 من طريقين عن عوف , عن أبي القموص زيد بن علي "تحرف في "المسند" إلى: عدى ," وقال: حدثني أحد الوفد الذين وفدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم. وهذا إسناده صحيح. وللقسم الأول شاهد آخر من حديث أبي هريرة عند الطبراني في "الأوسط" ,"1638" قال الهيثمي: ورجاله ثقات.

جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے

7295 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ، وَاِنَّا لَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَحَدِّثْنَا عَمَلًا مِنَ الْاَجْرِ اِذَا اَخَذْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنْ وَرَاءِنَا، فَقَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، قَالَ: وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے ارشادفرمایا: اس وفدکوخوش آمدید جوکسی رسوائی اورندامت کے بغیر ہو۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے سے تعلق رکھنے والے مشرکین رہتے ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکتے ہیں آپ اجر کے حوالے سے ہمیں کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے کہ جب ہم اسے اختیار کریں' تو ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور ہم اپنے پیچھے لوگوں کو بھی اس کی طرف دعوت دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں' اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیاتم یہ بات جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے۔لوگوں نے عرض کی: اللہ اوراس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اورکوئی معبودنہیں ،نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا' اور میں تمہیں دباء میں نبیذ تیار کرنے ،نقیر ،حنتم ،مزفت (میں نبیذ تیار کرنے یا ان برتنوں کو استعمال کرنے سے) منع کرتا ہوں۔

7295–إسناده صحيح على شرط الشيخين, أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدي. وقد تقدم برقم. "157"

بَابُ الْحِجَازِ، وَالْيَمَنِ، وَالشَّامِ، وَفَارِسٍ، وَعُمَانَ ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَلٰى اَهْلِ الْحِجَازِ

باب! حجاز، یمن، شام، فارس اور عمان کا تذکرہ' اور اہل حجاز کے لیے لفظ ایمان کے اطلاق کا تذکرہ

7296 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِی الْمَشْرِقِ، وَالْاِيمَانُ فِیْ اَرْضِ الْحِجَازِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دل کی سختی اور وعدہ خلافی مشرق میں پائی جاتی ہے' جبکہ ایمان حجاز کی سرزمین پر پایا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ اِضَافَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيمَانَ، وَالْفِقْهَ، وَالْحِكْمَةَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان، فقہ اور دانائی کی اہل یمن کی طرف نسبت کرنے کا تذکرہ

7297 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً، الْاِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْفَخْرُ، وَالْخُيَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ، وَالْوَقَارُ فِیْ اَصْحَابِ الْغَنَمِ

7296– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير - وهو محمد بن مسلم بن تدرس - فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/335، وفي "فضائل الصحابة" "1611"، ومسلم "53" من طريقن عن ابن جريج، بهذا الإسناد. واخرجه أحمد 3/345 من طريق موسى بن داود، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، به . وأخرجه أحمد 3/332 عن يحيى بن آدم، عن أبي عوانة، عن أبي بشر، عن سليمان، عن جابر . .... وقوله: "غلظ القلوب والجفاء في أهل المشرق"، قال القرطبي فيما نقله عنه المناوي في "فيض القدير " 4/407: شيئان لمسمى واحد، كقوله: (إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ) ، ويحتمل أن المراد بالجفاء : أن القلب لايميل لموعظة، ولا يخشع لتذكرة، والمراد بالغلظ: أنها لاتفهم المراد، ولاتعقل المعنى.

7297– إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن عدي: هو محمد بن إبراهيم، وسليمان: هو ابن مهران الأعمش، وذكوان: هو أبو صالح السمان . وأخرجه البخاري: "4388" في المغازي: باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "52" "91" في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان فيه، عن مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وعن بشر بن خالد، خدثنا محمد "يعني ابن جعفر"، قالا: حدثنا شعبة، به. وانظر الحديث رقم"5744" و "7299" و ."7300"

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں وہ نرم دلوں کے مالک ہیں۔ ایمان یمانی ہیں۔ سمجھ بوجھ یمانی ہے۔ حکمت (دانائی) یمانی ہے' جبکہ اونٹ پالنے والوں میں فخر اور تکبر کے جذبات پائے جاتے ہیں جبکہ بکریاں پالنے والوں میں وقار پایا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ اِضَافَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِكْمَةَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانائی کی اہل یمن کی طرف نسبت کرنے کا تذکرہ

7298 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادٍ بِبُسْتٍ اَبُوْ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اِذْ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ، وَجَاءَ الْفَتْحُ، وَجَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ قَوْمٌ نَقِيَّةٌ قُلُوْبُهُمْ لَيِّنَةٌ طَاعَتُهُمْ، الْاِيْمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں موجود تھے اسی دوران آپ نے فرمایا: اللہ اکبر اللہ اکبر' اللہ کی مدد آ گئی ہے فتح آ گئی ہے۔ اہل یمن آ گئے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں جن کے دل صاف ستھرے ہیں ان کی فرمانبرداری نرم ہے ایمان یمانی ہے سمجھ بوجھ یمانی ہے اور دانائی یمانی ہے۔

7299 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ

7298– حديث صحيح لغيره إسناده ضعيف . الحسين بن عيسى الحنفي ضعيف، وأبو حازم: هو نبتل، وثقة المؤلف 5/481، وأحمد فيما ذكر ابن أبي حاتم في "الجرح" 8/508، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو سعيد الأشج: هو عبد اله بن سعيد بن حصين . .....وأخرجه الطبرى 30/332 عن إسماعيل بن موسى، عن الحسين بن عيسى الحنفي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "11903" و "11904"، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 5/172-173 من طريقين عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابن عباس . وأخرجه الطبرى 30/333 من طريق ابن ثور، عن معمر، عن عكرمة مرسلاً. وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/23، وقال: رواه الطبراني في "الكبير" و "الأوسط" بأسانيده رجاله رجال الصحيح. وذكره بنحوه السيوطي في "الدر المنثور" 8/664 ونسبه إلى ابن عساكر. وفي الباب عند أحمد2/277

7299– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن شيبة 12/182، وأحمد في "المسند" 2/252، وفي "فضائل الصحابة" "1661"، ومسلم "52" "90" في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان فيه، من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/252، وفي "الفضائل" "1658" من طريق ... يعلى، ومسلم "52" "90" من طريق جرير، كلاهما عن الأعمش، به. وانظر الحديث رقم "5744" و "7297" و ."7300" وقوله: "ورأس الكفر قبل المشرق ," قال المناوي: أي أكثر الكفر من جهة المشرق، وأعظم أسباب الكفر منشؤه منه، والمراد كفر النعمة، لأن أكثر فتن الإسلام ظهرت من تلك الجهة، كفتنة الجمل وصفين والنهروان وقتل الحسين، وفتنة مصعب والجماجم، قيل: قتل فيها خمس مئة من كبار التابعين، وإثارة الفتن وغراقة الدماء كفران نعمة الإسلام . ويحتمل أن المراد كفر الجحود، ويكون إشارة إلى وقعة التتار التي وقع الاتفاق على أنه يقع له في الإسلام نظير، وخروج الدجال، ففي خبر أنه يخرج من المشرق. وقال الحافظ في "الفتح" 6/405:

اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَرَاْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایمان یمانی ہے، دانائی یمانی ہے اور کفر کا سرا مشرک کی طرف ہے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اُطْلِقَ اسْمُ الْإِيمَانِ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اہل یمن کے لیے لفظ ایمان کا اطلاق کیا گیا ہے

7300 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل یمن آ گئے ہیں' جو انتہائی نرم دل رکھتے ہیں۔ ایمان یمانی ہے، سمجھ بوجھ یمانی ہے اور دانائی یمانی ہے''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ لِلشَّامِ وَالْيَمَنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شام اور یمن کے لیے دعائے برکت کرنے کا تذکرہ

7301 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَدِّیْ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا، قَالُوْا: وَفِیْ نَجْدِنَا، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا، قَالُوْا: وَفِیْ نَجْدِنَا، قَالَ:

7300– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، ومحمد: هو ابن سيرين. .... وأخرجه مسلم "52" "82" في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان فيه، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19888"، ومن طريقه أخرجه أحمد في "المسند" 2/267، وفي "الفضائل" "1618" عن معمر، عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 2/235 و 474. في "الفضائل" "1609"، ومسلم "52" "83" من طريق ابن عون، عن محمد بن سيرين، به. وأخرجه أحمد 2/277 و 488 من طريق هشام بن حسان، وأبو نعيم في "الحلية" 3/60 من طريق منصور، كلاهما عن محمد بن سيرين، به. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1656"، والبخاري "4390" في المغازي: باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن، من طريق ابي الزناد، ومسلم "52" "84" من طريق صالح، كلاهما عن الأعرج، عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم "5744" و "7297" و "7299".

هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا، اَوْ قَالَ: مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت نصیب کر، ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت نصیب کر۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارے نجد کے بارے میں بھی (دعا کیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت رکھ دے، ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت رکھ دے۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارے نجد کے بارے میں (بھی دعا کیجئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے' اور وہاں سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس جگہ سے شیطان کا سینگ نکلے گا''۔

ذِكْرُ ابْتِغَاءِ الْفَضْلِ وَالصَّلَاحِ لِمُسْتَوْطِنِ الشَّامِ

شام میں سکونت اختیار کرنے والے سے فضیلت اور صالح ہونے کی امید کا تذکرہ

7302 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

7301– حديث صحيح . بشر بن آدم: قال النسائى: ليس به بأس، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال مسلمة بن قاسم: صالح، وقال الذهبى فى "الكاشف": صدوق، وقال أبو حاتم والدارقطنى: ليس بقوى، وقال الحافظ فى "التقريب": صدوق فيه لين، قلت: وقد توبع، وباقى رجاله ثقات على شرط الشيخين. جد بشر: هو أزهر بن سعد السمان، وابن عون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان. وأخرجه الترمذى "3953" فى المناقب: باب فى فضائل الشام واليمن، عن بشر بن آدم، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 2/118، وفى "فضائل الصحابة" "1724"، والبخارى "7094" فى الفتن: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "القتنة من قبل المشرق"، والبغوى "4006" من طريق أزهر بن سعد، به. وأخرجه الطبرانى "13422" من طريق عبيد الله بن عبد اللهبن عون، عن أبيه، به . وفيه: "في عراقنا " بدل: "في نجدنا ." واخرجه أحمد 2/90 من طريق عبد الرحمن بن عطاء ، عن نافع، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "اللهم بارك لنا فى شامنا ويمننا" مرتين، فقال رجال: وفى مشرقنا يارسول، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من هنالك يطلع قرن الشيطان ولها تسعة أعشار الشر ." وقال الهيثمى فى "المجمع" 10/75: ورجال أحمد رجال الصحيح غير عبد الرحمن بن عطاء وهو ثقة، وفيه خلاف لايضر . وأخرجه أحمد 2/124 و 126 عن يونس، عن حماد بن زيد، عن بشر بن حرب، عن ابن عمير . وأخرجه البخارى "1037" فى الأستسقاء : باب ماقيل فى الزلازل والآياتمن طريق حسين بن الحسنن عن ابن عون، عن نافعن عن ابن عمر موقوفاً.

7302– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن: المقدمى: هو محمد بن أبى بكر بن علـى، ويحيى ى: هو ابن سعيد القطان . وأخرجه احمد 5/34 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. واخرجه الطيالسى "1076"، وأحمد فى "المسند" 5/34، وفى "فضائل الصحابة" "1722"، والترمذى"2192" فى الفتن: باب ماجاء فى الشام، والفسوى فى "المعرفة والتاريخ" 2/295، والطبرانى "56"/19، والخطيب فى "تاريخه" 418-8/417 و 10/182 من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أبو نعيم فى "الحلية" 7/230 من طرق إياس بن معاوية، عن أبيه، عن جده. وانظر الحديث الآتى.

(متن حدیث): إِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ

معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل شام خراب ہو جائیں گے تو تمہارے درمیان بھلائی نہیں رہے گی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَلٰى اَنَّ الْفَسَادَ إِذَا عَمَّ فِي الشَّامِ يَعُمُّ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْمُدُنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جب شام میں فساد عام ہو جائے گا تو تمام علاقوں میں یہ عام ہو جائے گا

7303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ

معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل شام خراب ہو جائیں گے تو تمہارے درمیان بھلائی نہیں رہے گی''۔

ذِكْرُ بَسْطِ الْمَلَائِكَةِ اَجْنِحَتَهَا عَلَى الشَّامِ لِسَاكِنِيهَا

اس بات کا تذکرہ فرشتوں نے شام پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں جو وہاں رہنے والوں پر ہیں

7304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَهُ: طُوْبٰى لِلشَّامِ، قَالَ: إِنَّ مَلَائِكَةَ

7303– إسناده صحيح وهو مكرر ماقبله، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/190. وأخرجه أحمد 5/436 و 5/35 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد.

7304– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وابن شماسة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني "4935" من طريق حرملة، بهذا الإسناد. وفي لفظه: "إن الرحمن لباسط رحمته عليه." وأخرجه الفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/301 من طريق ابن وهب، عن ابن لهيعة وعمرو بن الحارث، عن يزيد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/191-192، وأحمد 5/185، والترمذي "3954" في المناقب: باب فضائل الشام واليمن، والطبراني ....

..... "4933"، والحاكم 2/229 من طريقين عن يحيى بن أيوب، وأحمد 5/184، والطبراني "4934" من طريق ابن لهيعة، كلاهما عن يزيد، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من حديث يحيى بن أيوب، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/60 وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.

الرَّحْمَنِ لَبَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: ابْنُ شِمَاسَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اس وقت آپ کے پاس موجود تھے ''شام کے لئے مبارکباد ہے''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحمان کے فرشتوں نے اپنے پر اس پر پھیلائے ہوئے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن شماسہ نامی راوی عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری ہے اور یہ اہل مصر کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُكُوْنِ الشَّامِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ اِذْ هِيَ مَرْكَزُ الْاَنْبِيَاءِ

آخری زمانے میں شام میں سکونت اختیار کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ وہ انبیاء کا مرکز رہا ہے

7305 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَخْرُجُ عَلَيْكُمْ نَارٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ، قَالَ: قُلْنَا: بِمَا تَاْمُرُنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَوَّلُ الشَّامِ بَالِسُ، وَآخِرُهُ عَرِيْشُ مِصْرَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''آخری زمانے میں حضرموت سے ایک آگ تم پر نکلے گی' جو لوگوں کو اکٹھا کرلے گی۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شام میں رہنا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شام کا آغاز بالس ہے' اور اس کا اختتام عریش مصر ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ سُكْنَى الشَّامِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ بِالْمُسْلِمِيْنَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمانوں میں فتنوں کے ظہور کے وقت

7305– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم - وهو الملقب بدحيم- فمن رجال البخاري . وقد صرح يحيى بن أبي كثير ومن فوقه بالتحديث عن أحمد وغيره . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي . وأخرجه أحمد 2/8، والفسوي في "المعرفة والتاريخ " 2/303 من طريق الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/53، والفسوي 2/302-303، والبغوي "4007" من طرق عن الأوزاعي، به . وأخرجه أحمد 2/69 و 99 و119، والترمذي "2217" في الفتن: باب ماجاء لاتقوم الساعة حتى تخرج نار من قبل الحجاز، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب صحيح.

آدمی کے لیے شام میں رہائش اختیار کرنا مستحب ہے

7306 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّكُمْ سَتُجَنَّدُونَ اَجْنَادًا: جُنْدًا بِالشَّامِ، وَجُنْدًا بِالْعِرَاقِ، وَجُنْدًا بِالْيَمَنِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، خِرْ لِي؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَمَنْ اَبَى فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهِ وَلْيَسْقِ مِنْ غُدُرِهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَاَهْلِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم عنقریب کچھ لشکروں کو پاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں ہوگا۔ ایک لشکر عراق میں ہوگا۔ ایک لشکر یمن میں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے کسی ایک کو اختیار کر لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر شام کو اختیار کرنا لازم ہے' جو شخص نہیں مانتا وہ (لوگوں کی آبادی سے ہٹ کر ویرانوں میں) اپنی بھیڑ بکریوں کے ساتھ رہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے لیے مجھے ضمانت دی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّامَ هِيَ عُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آخری زمانے میں شام مسلمانوں کا آخری ٹھکانہ ہوگا

7307 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

7306– إسناده صحيح. سعيد بن عبد العزيز - وإن اختلط بأخرة - قد توبع. ... أبو إدريس الخولاني: هو عائذ الله بن عبد الله. وأخرجه الحاكم 4/510 من طريق بشر بن بكر، عن سعيد بن عبد العزيز، بهذا الإسناد، ووافقه الذهبي. وأخرجه الفسوي 2/302 عن صفوان، عن الوليد بن مزيد، عن مكحول وربيعه بن يزيد، عن عبد الله بن حوالة. وأخرجه أحمد 4/110، وأبو داود "2483" في الجهاد: باب في سكنى الشام، من طريقين عن بقية، عن بحير، عن خالد بن معدان، عن أبي قتيلة، عن ابن حوالة. والأخرجه الفسوي 2/288 من طريق معاوية بن صالح، عن أبيه، عن جبير بن نفير، عن عبد الله بن حوالة. وأخرجه مطولاً الفسوي 2/288-289، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/35-36 من طريق نصر بن علقمة، عن جبير، عن عبد الله بن حوالة. وأخرجه أحمد 5/288 من طريق حريز، عن سليمان بن شمير، عن عبد الله بن حوالة.

7307– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم وهو مدلس، وقد رواه غير المصنف، فصرح فيه بالتحديث، وجعله من مسند سلمه بن نفيل السكوني وهو الصحيح، فقد جاء من غير طريق الوليد كذلك. وأخرجه ابن سعد 7/427-428، والطبراني مختصراً "6359" من طريقين عن الوليد بن مسلم. بهذا الإسناد فقالا: عن سلمة بن نفيل. وصرح الوليد بن مسلم ومن فوقه بالتحديث. وأخرجه النسائي 6/214-215 في أول الخيل، والطبراني "6357" من طريقين عن عبلة، عن الوليد بن عبد الرحمن، عن جبير، عن سلمة بن نفيل، بنحوه. وأخرجه أحمد 4/104، والطبراني "6358" من طريقين عن إبراهيم عن سليمان الأفطس، عن الوليد بن عبد الرحمن، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/54، والطبراني "3660" من طريقين عن يحيى بن حمزة الدمشقي.

مُهَاجِرٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ:

(متن حدیث): فُتِحَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحٌ فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، سُيِّبَتِ الْخَيْلُ، وَوَضَعُوا السِّلَاحَ، فَقَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا، وَقَالُوْا: لَا قِتَالَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبُوا، الْاٰنَ جَاءَ الْقِتَالُ، الْاٰنَ جَاءَ الْقِتَالُ، اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُزِيغُ قُلُوْبَ اَقْوَامٍ يُقَاتِلُوْنَهُمْ، وَيَرْزُقُهُمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ، وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّامُ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح نصیب ہوئی تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! گھوڑوں کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے اور ہتھیار رکھ دیئے گئے ہیں اور جنگ ختم ہو چکی ہے اور لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ اب لڑائی نہیں ہوگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ غلط کہہ رہے ہیں۔ اب تو لڑائی کا وقت آیا ہے اب تو لڑائی کا وقت آیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کے دلوں کو ٹیڑھا کر دے گا جوان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو رزق عطا کرتا رہے گا یہاں تک کہ ایسی صورت پر اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا اور اہل ایمان کا ٹھکانہ اس وقت شام ہوگا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ فَارِسٍ بِقَوْلِ الْاِيْمَانِ وَالْحَقِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل فارس کے لیے ایمان اور حق کے ہمراہ بات کہنے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ: (وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ) (الجمعة: 3)، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَعَادَ وَمَضَى سَلْمَانُ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِهِ، وَقَالَ: لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور ان میں سے بعد میں آنے والے لوگ بھی ہیں جو ان سے نہیں ملے ہیں''۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس شخص نے دوبارہ سوال

7308– إسناده صحيح . يعقوب بن حميد بن كاسب صدوق روى له ابن ماجة والبخاري تعليقاً، والدراوردي - وهو عبد العزيز بن محمد -احتج به مسلم، وروى له البخاري مقروناً وتعليقاً، فقد توبعا، وباقي رجاله على شرط الشيخين . واخرجه أحمد 2/417، والبخاري "4898" في تفسير سورة الجمعة: باب قوله: (وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) ، ومسلم "2546" "231" في فضائل الصحابة: باب فضل فارس، والنسائي في "فضائل الصحابة" "173"، وأبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان" 1/2 من طرق عن الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4897"، وأبو نعيم 1/2 من طريق سليمان بن بلال، والترمذي "3310" في التفسير: باب ومن سورة الجمعة، و "3933" في المناقب: باب فضل العجم، وأبو نعيم 1/2من طريق عبد الله بن جعفر، كلاهما عن ثور بن زيد الديلي، به. وانظر الحديث رقم"7123" والحديث الآتي.

دوہرایا اس دوران حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر ایمان ثریا (ستارے) پر لٹکا ہوا ہو تو اس کی قوم کے کچھ لوگ وہاں سے بھی اسے حاصل کرلیں گے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالْمَعْنَى الَّذِىْ اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

7309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ بِسْطَامٍ بِمَرْوٍ، حَدَّثَنَا حِصْنُ بْنُ عَبْدِ الْحَلِيْمِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر علم ثریا (ستارے) پر ہو تو فارس کے کچھ لوگ وہاں تک بھی پہنچ جائیں گے''۔ (یا وہاں سے بھی اسے حاصل کر لیں گے)

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ عُمَانَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل عمان کے لیے اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَازِعِ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِىْ شَيْءٍ لَا

7309– حصن بن عبد الحليم المرزوى لم يوثقه غير المؤلف 8/215، يحيى بن أبى الحجاج لين الحديث . عوف: هو انب أبى جميلة العبدى . وأخرجه أبو نعيم فى "ذكر أخبار أصبهان" 1/5 من طريق رزق الله بن موسى، عن يحيى بن أبى الحجاج، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 297-2/296 و420 و422 و 469، وأبو نعيم فى "الحلية" .6/46 وفى "تاريخ أصبهان " 1/4 من طرق عوفن عن شهر بن حوشب، عن أبى هريرة. وأخرجه أبو نعيم 1/4 من طريق محمد بن إسحاق، حدثنا على بن مسلم، عن عبيد الله بن موسى، عن شيبان، عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى هريرة، وأخرجه أيضاً 1/6 من طريق احمد بن يوسف بن إسحاق المنبجى، عن سهل بن صالح الأنطاكى، عن أبى عامر العقدى، عن مالك، عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر، عن جبير، عن أبى هريرة . وله شاهد من حديث عائشة عند ابى نعيم 8-1/7 رواه من طريق يعقوب بن غيلان، عن محمد بن الصباح، عن سفيان بن عيينة، عن عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة.

7310– إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جابر بن عمرو، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2544" فى فضائل الصحابة: باب فضل أهل عمان، وأحمد فى "المسند" 4/420، وفى "فضائل الصحابة "1516"" من طرق عن مهدى بن ميمون، بهذا الإسناد.

اَدْرِی مَا قَالَ، فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ، فَرَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: لٰكِنْ اَهْلُ عُمَانَ لَوْ اَتَاهُمْ رَسُوْلِی مَا سَبُّوهُ وَلَا ضَرَبُوهُ

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک شخص کو عرب قبیلے کی طرف بھیجا مجھے نہیں پتہ کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اس شخص کو برا بھلا کہا اور پٹائی کی۔ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا اور آپ کے سامنے شکایت کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اہل عمان کے پاس میرا پیغام رساں آتا، تو وہ اسے برا نہ کہتے اور اس کی پٹائی نہ کرتے۔

بَابُ اِخْبَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَعْثِ وَاَحْوَالِ النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے اوران کے حالات کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

7311 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَلَطَمَهُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ قَالَ:

7311– إسناده حسن، محمد بن عمرو بن علقمة روى له البخارى مقرونا، ومسلم متابعة وهو صدوق، وباقى رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم. خالد: هو ابن عبد الله بن عبد الرحمن الطحان الواسطى. وأخرجه أحمد 2/450-451، والترمذى "3245" فى التفسير: باب ومن سورة الزمر، وابن ماجة "4274" فى الزهد: باب ذكر البعث،..... وابن جرير الطبرى فى "جامع البيان " 24/31 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة" 3/314: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات. وعلقمه مختصراً البخارى "7428" عن الماجثون عبد العزيز بن أبى سلمة، عن عبد الله بن الفضل، أبى سلمة، عن أبى هريرة، وأخرجه الطيالسى "2366" عنه به. وانظر "تعليق" 5/345-347. وأخرجه أحمد 2/264، والبخارى "7428" فى الخصومات: باب مايذكر فى الأشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، و "6517" فى الرقاق: باب نفخ الصور، و "7472" فى التوحيد: باب فى المشيئة والإرادة، ومسلم "2373" "160" فى الفضائل: باب من فضائل موسى صلى الله عليه وسلم، وابو داود "4671" فى السنة: باب فى التخيير بين النبياء عليهم الصلاة والسلام، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 10/216، والبغوى "4671" من طرق عن إبراهيم بن سعد، عن ابن شهاب، عن أبى سلمة وعبد الرحمن الأعرج، عن أبى هريرة. واخرجه البخارى "3408" فى الأنبياء: باب وفاة موسى وذكره بعدهن ومسلم "2373" "161"، والبيهقى فى "السماء والصفات" ص 150-149 من طريق أبى اليمان، عن شعيب، عن الزهرى، عن أبى سلمة وسعيد بن المسيب، عن أبى هريرة. واخرجه البخارى "3414" فى الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ)، ومسلم "2373" "159"، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 10/211، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 4/315 من طرق عن عبد العزيز بن أبى سلمة، عن عبد الله بن الفضل، عن الأعرج، عن أبى هريرة ... وأخرجه البخارى 6518"ط فى الرقاق: باب نفخ الصورن عن أبى اليمان، عن شعيب، عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة. وأخرجه "4813"فى تفسير سورة الزمر: باب (وَنُفِخَ فِي الصُّورِ)، من طريق زكريا بن أبى زائدةن عن عامر الشعبى، عن أبى هريرة. وذكره السيوطى فى "الدر المنثور " 7/249 وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن مردويه. وقد تقدم طرف من الحديث برقم. "6238"

وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْبَشَرِ وَاَنْتَ نَبِیُّنَا، فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ، فَیَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ، وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ اُخْرٰی، فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَاِذَا مُوْسٰی آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا اَدْرِیْ اَکَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ اَمْ رَفَعَ رَاْسَهُ قَبْلِیْ، وَمَنْ قَالَ: اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک یہودی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے۔ اس انصاری نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس شخص کو طمانچہ رسید کر دیا۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو اس انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے یہ کہا تھا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے حالانکہ آپ ہمارے نبی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صور میں پھونک ماری جائے گی' تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔ ماسوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ چاہے (کہ وہ بے ہوش نہ ہو) پھر اس میں دوسری مرتبہ پھونک ماری جائے گی' تو سب سے پہلے میں اپنا سر اٹھاؤں گا 'تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت عرش کے پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ کیا وہ ان افراد میں شامل ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے استثنیٰ کیا تھا یا مجھ سے پہلے انہوں نے اپنا سر اٹھا لیا اور جو شخص یہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں' اس نے غلط کہا۔

ذِکْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الصُّوْرِ الَّذِیْ یُنْفَخُ فِیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

اس صور کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ' جس میں قیامت کے دن پھونک ماری جائے گی

7312 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ، عَنْ اَسْلَمَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا الصُّوْرُ؟ قَالَ: قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مَشْهُوْرٌ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ، وَذَکَرَ اَبُوْ یَعْلٰی

7312– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أسلم -وهو العجلي الربعي- وبشر بن شغاف، فقد روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان. ابو الربيع الزهراني: هو سليمانبن داود العتكي. وأخرجه أحمد 2/162 و 192، والدارمي 2/325، والترمذي "430 في صفةالقيامة: باب ماجاء في شأن الصور، و "3244" في التفسير: باب ومن سورة زمر، وأبو داود "4742" في السنة: باب في ذكر البعث والصور، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/282، والحاكم 2/436 و 506 و 4/560، وأبو نعيم في "الحلية7/243"، والمزي في "تهذيب الكمال" 4/130 من طرق عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وحسنه الترمذي، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي ... وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 7/252 وزاد نسبته إلى ابن المبارك في "الزهد" وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه، والبيهقي في "البعث." وفي الباب عن أبي هريرة عند ابن أبي داود في "البعث" 42"طن وابن منده "811" و "812" من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، عنه، ولفظه: "ينفخ في الصور والصور كهيئة القرن ... ." وعن ابن مسعود موقوفاً عند الطبراني "9755" بلفظ: "الصور كهيئة القرن ينفخ فيه"، وذكره السيوطي في "الدر المنثور" ونسبه إلى مسدد، وعبد بن حميد، وابن المنذر.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: صور کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(امام ابن حبان فرماتے ہیں:) یہ روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مشہور ہے لیکن ابویعلیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيْهِ مِمَّا انْعَقَدَتْ عَلَيْهِ ضَمَائِرُهُمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے جس پر لوگوں کا حشر کیا جائے گا' جو ان کی پوشیدہ کیفیت کے مطابق ہوگا

7313 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ، الْمُؤْمِنُ عَلٰى اِيمَانِهِ، وَالْمُنَافِقُ عَلٰى نِفَاقِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر بندے کو اسی حالت پر زندہ کیا جائے گا' جس حالت پر وہ مرا تھا مومن کو اس کے ایمان پر اور منافق کو اس کے نفاق پر (زندہ کیا جائے گا)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَلْقَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن مخلوق کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا

7314 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْزَلَ سَطْوَتَهُ بِاَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيهِمُ الصَّالِحُونَ فَيَهْلِكُونَ بِهَلَاكِهِمْ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْزَلَ سَطْوَتَهُ بِاَهْلِ نِقْمَتِهِ وَفِيهِمُ الصَّالِحُونَ، فَيُصَابُونَ مَعَهُمْ،

7313– إسناده قوى . وأخرجه البغوى "4207" من طريق أحمد بن محمد بن عيسى البرتى، عن أبى حذيفة، عن سفيان الثورى، عن الأعمش، عن ابى سفيان، عن جابر، إلا أنه قال: "المؤمن على إيمانه والكافر على كفره ." وسيأتى مختصراً برقم "7319".

ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ وَاَعْمَالِهِمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ اہل زمین پر اپنا عذاب نازل کرتا ہے' تو اگر ان کے درمیان نیک لوگ ہوں' تو کیا وہ بھی ان کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ جب اللہ تعالیٰ اپنے عذاب یافتہ لوگوں پر عذاب نازل کرے گا' اور ان کے درمیان نیک لوگ بھی ہوں' تو وہ عذاب انہیں بھی لاحق ہو جاتا ہے لیکن پھر ان کی نیتوں اور ان کے عمل کے حساب سے (قیامت کے دن) انہیں زندہ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِذَا اَرَادَ عَذَابًا بِقَوْمٍ نَالَ عَذَابُهُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ، ثُمَّ الْبَعْثُ عَلٰى حَسَبِ النِّيَّاتِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے

تو اس کا عذاب ان میں موجود تمام لوگوں تک پہنچتا ہے لیکن پھر (قیامت کے دن) ان لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق زندہ کیا جائے گا

7315 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

7314- حديث صحيح لغيره، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو بن عثمان الرقي، فقد روى له ابن ماجة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن عدي: له أحاديث صالحة عن زهير وغيره، وقد روى عنه ناس من الثقات، وهو ممن يكتب حديثه، وقال النسائي: متروك الحديث، ولينه العقيلي، وقال أبو حاتم يتكلمون فيه يحدث من حفظه بمناكير. وأخرجه البخاري "2118" ط في البيوع: باب ماذكر في الأسواق، .... ومن طريقه البغوي "4205" عن محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، عن محمد بن سوقة، عن نافع بن جبير بن مطعم، عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يغزو جيش الكعبة، فإذا كانوا ببيداء من الأرض يخسف بأولهم وآخرهم." قالت: قلت: يارسول الله، كيف يخسف بأولهم وآخرهم، وفيهم أسواقهم ومن ليس منهم؟ قال: "يخسف بأولهم وآخرهم، ثم يبعثون على نياتهم." واخرجه أحمد 6/105، ومسلم "2884" من طريق القاسم بن الفضل الحداني، عن محمد بن زياد، عن عبد الله بن الزبير، عن عائشة، بنحوه، وفي آخره: "فيهم المستبصر، والمجبور، وابن السبيل يهلكون مهلكاً واحداً، ويصدرون مصادر شتى، يبعثهم الله على نياتهم." وللحديث شواهد، منها حديث ابن عمر الآتي.

7315- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة - وهو ابن يحيى - فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2879" في الجنة: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، عن حرمة. وأخرجه أحمد 2/40، والبخاري "7108" في الفتن: باب إذا أنزل الله بقوم عذاباً، والخطيب في "تاريخه" 89-6/88، والبغوي "4204" من طريق يونس، به.

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو وہ عذاب ان میں موجود ہر شخص تک پہنچ جاتا ہے لیکن پھر انہیں ان کے اعمال کے حساب سے (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ حُكْمَ بَاطِنِهٖ حُكْمُ ظَاهِرِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ باطن کا وہی حکم ہے جو ظاہر کا ہے

7316 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِىْ ثِيَابِهِ الَّتِىْ قُبِضَ فِيْهَا

(توضیحِ مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِىْ ثِيَابِهِ الَّتِىْ قُبِضَ فِيْهَا، اَرَادَ بِهٖ فِىْ اَعْمَالِهٖ كَقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) (المدثر: 4) يُرِيْدُ بِهٖ: وَاَعْمَالَكَ فَاَصْلِحْهَا لَا اَنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِىْ ثِيَابِهِ الَّتِىْ قُبِضَ فِيْهَا، اِذِ الْاَخْبَارُ الْجَمَّةُ تُصَرِّحُ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میت کو اس کے انہی کپڑوں میں زندہ کیا جائے گا' جس میں انتقال ہوا تھا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: میت کو اس کے انہی کپڑوں میں زندہ کیا جائے گا' جس میں انتقال ہوا تھا۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد میت کے اعمال ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''اور تم اپنے کپڑوں کو پاک کرو'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ اپنے اعمال کو پاک کرو اور اسے ٹھیک کرو۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ میت کو انہی کپڑوں میں زندہ کیا جائے گا' جن کپڑوں میں اس کا انتقال ہوا تھا۔ کیونکہ تمام تر روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس بات کی صراحت موجود ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن برہنہ پاؤں اور برہنہ جسم اور ختنوں کے بغیر اٹھایا جائے گا۔

7316- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب وهو الغافقي المصري، فقد احتج به مسلم، وروى له البخاري في الشواهد، ثم هو مختلف فيه، فقال ابن معين: صالح، وقال مرة: ثقة، وكذا قال الترمذي عن البخاري، وقال يعقوب بن سفيان: كان ثقة حافظاً، وقال أحمد بن صالح المصري: له أشياء يخالف فيها، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال مرة: ليس به بأس، وقال أبو حاتم: محله الصدق ..... يكتب حديثه، ولايحتج به، قال أحمد: كان سيء الحفظ، وقال الساجي: صدوق يهم، وقال الحاكم أبو احمد: كان إذا حدث من حفظه يخطيء ، وماحدث من كتابه، فلا باس به . ابن أبي مريم: هو سعيد بن الحكم بن محمد الجمحي المصري، وابن الهاد: يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، وابو سلمة هو ابن عبد الرحمن. واخرجه أبو داود"3114" في الجنائز: باب مايستحب من تطهير ثياب الميت عن الموت، والحاكم 1/340، والبيهقي 3/384 من طريقين عن ابن أبي مريم، بهذا الإسناد، ولفظه: عن أبي سعيد الخدري أنه لما حضره الموت دعا بثياب جدد، فلبسها، ثم قال: فذكره، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.!

7317 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ مِنْ لَفْظِهٖ بِبُسْتٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) (المدثر: 4)، قَالَ: وَعَمَلَكَ فَاَصْلِحْ

ابراہیم فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اورتم اپنے کپڑے کو پاک کرو'' وہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے عمل کو ٹھیک کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ حُفَاةً، وَاَنَّ مَعْنٰى خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ غَيْرُ اللَّفْظَةِ الظَّاهِرَةِ فِي الْخَطَّابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں کو برہنہ پاؤں اٹھایا جائے گا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا مطلب وہ نہیں ہے' جو روایت کے الفاظ سے ظاہر ہے

7318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''لوگوں کو (قیامت کے دن) برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور ختنوں کے بغیر اٹھایا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهٖ اَرَادَ بِهٖ: فِيْ عَمَلِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جس کی طرف ہم گئے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''انہیں ان کے کپڑوں میں اٹھایا جائے گا'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ ان کے عمل کے

7317- إسناده صحيح على شرط الشيخين. منصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي. وأخرج الطبري 29/145-146 من طريقين عن المغيرة عن إبراهيم: (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) قال: من الذنوب وفي إحدى روايتيه: من الإثم. واخرجه الطبري في "جامع البيان" 29/146 عن يحيى بن طلحة اليربوعي، قال: حدثنا فضيل بن عياض، عن منصور، عن مجاهد في قوله: (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) قال: عملك فأصلح. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 8/326، وزاد نسبته على سعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وابن المنذر. وأخرج ابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن المنذر فيما ذكره السيوطي في "الدر المنثور" عن أبي رزين في هذه الآية قال عملك اصلحه، كان من أهل الجاهلية إذا كان الرجل حسن العمل قالوا: فلان طاهر الثياب.

7318- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير زيد بن الحباب فمن رجال مسلم. واخرجه الطبراني "12550" من طريق سعيد بن أبي مريم، عن نافع بن عمر، بهذا الإسناد، وسيأتي برقم "7321" وسيأتي من حديث ابن عباس "7322" و "7347"، ومن حديث ابن مسعود. "7328"

حساب سے اٹھایا جائے گا

7319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر شخص کو اسی حالت میں زندہ کیا جائے گا' جس حالت میں وہ مرا تھا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْاَرْضِ الَّتِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيْهَا

اس زمین کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس پر لوگوں کا حشر ہوگا

7320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کو (قیامت کے دن) ایسی زمین پر جمع کیا جائے گا' جو سفید ہوگی۔ جس پر چلا نہ گیا ہو' جیسے چھنے ہوئے سفید آٹے کی روٹی ہوتی ہے جس میں کسی کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا''۔

7319- إسناده صحيح عليشرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى سفيان -وهو طلحة بن نافع- فمن رجال مسلم، روى عنه الأعمش أحاديث مستقيمة. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبى. وهو فى "مسند أبى يعلى" "1901". وأخرجه مسلم "2878" فى الجنة وصفة نعيمها: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، والحاكم 1/340 من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/331 و 336، ومسلم "2878"، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" "255"، والحاكم 2/452، وأبو نعيم فى "ذكر أخبار أصبهان" 2/49، والبغوى "4207" من طريق سفيان الثورى، وأبو يعلى "2269"، والبغوى "4206" من طريق أبى معاوية، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجة ابن ماجة "4230" فى الزهد: باب الثناء الحسن، من طريق شريك عن الأعمش، به، ولفظه: "يحشر الناس على نياتهم."

7320- إسناده صحيح. محمد بن الوليد الزبيرى: ذكره ابن أبى حاتم فى "الجرح والتعديل" 8/112-113، وقال: روى عن عبد العزيز بن أبى حازم، ومحمد بن طلحة التيمى، وعبد العزيز الدراوردى، وأبى ضمرة أنس بن عياض، روى عنه موسى بن سهل الرملى وأبى، سألت أبى عنه، فقال: شيخ كتبت عنه بالمدينة، وما رأينا به بأساً، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين. واخرجه الطبرانى "5908" من طريق إبراهيم بن محمد الشافعى، عن ابن أبى حازم، بهذا الإسناد. واخرجه البخارى "6521" فى الرقاق: باب يقبض الله الأرض يوم القيامة، ومسلم "2790" فى صفات المنافقين: باب فى البعث والنشور وصفة الأرض يوم القيامة، والطبرانى "5831"، والبغوى "4305"، من طريقين عن محمد بن جعفر بن أبى كثير، عن أبى حازم، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْوَصْفِ الَّذِیْ بِهٖ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن لوگوں کا حشر کس طرح ہوگا

7321 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): یُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لوگوں کو (قیامت کے دن) برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور ختنوں کے بغیر اٹھایا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ النَّاسَ یَلْقَوْنَ اللّٰهَ عُرَاةً مُشَاةً بِالْخِصَالِ الَّتِیْ وَصَفْنَاهَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ جسم پیدل چلتے ہوئے حاضر ہوں گے جو اس صفت کے مطابق ہوگا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

7322 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ، وَهُوَ یَقُوْلُ: اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

7321– إسناده صحيح ومكرر. "7318" وانظر الحديث الآتي. "7347"

7322– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وابن عيينة: هو سفيان. وهو في "مسند أبي يعلى" . "2396" واخرجه مسلم "2860" "57" في الجنة وصفة نعيمها: باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "483"، وا؛ مد 1/220، والبخاري "6542" و"6525" في الرقاق: باب الحشر، ومسلم "2860" "57"، والنسائي 4/114 في الجنائز: باب البعث، من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه الطبراني "12439" من طريق عبد الله بن معاوية الجمحي، عن ثابت بن يزيد، عن هلال بن خباب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس. واخرجه الترمذي "3329" في تفسير القران: باب ومن سورة عبس، من طريق محمد بن الفضل، عن ثابت بن يزيد، عن هلال بن.... خباب، عن عكرمة، عن ابن عباس. وانظر الحديث رقم"7318" و "7321" و. "7347" وفي الباب عن عائشة عند البخاري "6527"، ومسلم "2859"، والنسائي 4/114: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "يحشر الناس حفاة عراة غرلاً" قالت عائشة: فقلت: الرجال والنساء جميعاً ينظر بعضهم إلى بعض؟ قال: "الأمر أشد من أن يهمهم ذلك" وفي رواية: "من أن ينظر بعضهم إلى بعض."

"تم لوگ برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، پیدل اور ختنوں کے بغیر، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گے"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُحْشَرُ الْكُفَّارُ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' کفار کا حشر کیسے ہو گا

7323 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكَوْسَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ؟ قَالَ: اِنَّ الَّذِىْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کافر شخص کو چہرے کے بل (کیسے) اٹھایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ذات نے اسے دونوں پاؤں پر چلایا ہے۔ وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ اسے چہرے کے بل چلائے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِالسَّمَاوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ فِى الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کے ساتھ کیا کرے گا

7324 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَاْخُذُ اللّٰهُ سَمَاوَاتِهٖ وَاَرَضِيْهِ بِيَدِهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا اللّٰهُ - وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهٗ وَيَبْسُطُهَا - اَنَا الرَّحْمٰنُ اَنَا الْمَلِكُ، حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَقُوْلُ: اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ؟

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ يَقْبِضُ اَصَابِعَهٗ وَيَبْسُطُهَا يُرِيْدُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

7323- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الحسين بن محمد: هو ابن بهرام المروذى، وشيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوى. وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان" 19/12، وأبو نعيم فى "الحلية" 2/343، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 1/337 من طرق عن الحسين بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/229، والبخارى "4760" فى تفسير سورة الفرقان: باب قوله: ﴿الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ﴾، و "6523" فى الرقاق: باب الحشر، ومسلم "2806" فى المنافقين: باب يحشر الكافر على وجهه، وأبو يعلى "3046"، والبيهقى فى.... "الأسماء والصفات"، من طريق يونس بن محمد البغدادى، عن شيبان، به. وأخرجه الطبرى 19/12، والحاكم 2/402 من طريقين عن سفيان الثورى، عن إسماعيل بن أبى خالد، أخبرنى من سمع أنس بن مالك، فذكره. وأخرجه الطبرى والحاكم من طريق يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن أبى خالد، عن ابى داود السبيعى، عن أنس. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد إذا جمع بن الإسنادين. يعنى هذا الإسناد والذى قبله. وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" 5/341، وزاد نسبته إلى ابن أبى حاتم، وأبى نعيم فى "المعرفة"، وابن مردوية.

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دست قدرت میں پکڑے گا پھر فرمائے گا میں اللہ ہوں پھر وہ اپنی انگلیوں کو بند کرے گا پھر انہیں کھولے گا پھر فرمائے گا میں رحمٰن ہوں میں بادشاہ ہوں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ میں نے منبر کی طرف دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے نیچے ڈول رہا تھا' یہاں تک کہ میں سوچنے لگا کہ یہ نبی اکرم ﷺ سمیت گر تو نہیں جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ''وہ اپنی انگلیوں کو بند کر رہے تھے اور کھول رہے تھے''۔ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ مراد ہیں اللہ تعالیٰ مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِجَمِيعِ خَلْقِهِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی تمام مخلوق کے ساتھ کیا کرے گا

7325 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ

7324– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. واخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/5 عن قتيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2788" "25"ط في صفة القيامة والجنة والنار: في ..... أوله، وابن خزيمة في "التوحيد" ص73-72، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 339 من طريق سعيد بن منصور، عن يعقوب بن عبد الرحمن، به . وأخرجه مسلم "2788" "26"، وابن ماجة "198" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، و "4275" في الزهد: باب ذكر البعث، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/5 والطبري في "جامع البيان" 24/27، والطبراني "13327"، وأبو الشيخ في العظمة"131"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص340-339 من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، عن أبيه، به. وأخرجه الطبري 24/27، والطبراني "13437" من طريقين عن عبد العزيز بن أبي حازم، عن أبيه، عن عبيد بن عمر، عن عبد الله بن عمر . وأخرجه الطبري 24/26، وابن منده في "الرد الجهمية" ص 81 من طريق ابن وهب، عن اسامة بن زيد-وهو الليثي-عن أبي حازم، به. بنحوه. وأخرجه البخاري"7413" في التوحيد: باب قوله الله تعالى: (لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ) ، تعليقاً عن عمر بن حمزة، عن سالم، عن ابن عمر، ووصله مسلم "2788" ط"24، وأبو داود "4732" في السنة: باب في الرد على الجهمية، وابن أبي عاصم في "السنة" "547"، وأبو يعلى "5558"، والطبرب 24/28، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 323 و 324-323،

7325– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميدن وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس النخعي . وهو في "مسند ابي يعلى " ."5160" .....وأخرجه مسلم 2786"ط "22" في صفة القيامة والجنة والنار، وابن خزيمة في "لتوحيد"ص76، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 334 من طريقين، بهذا الإسناد . واخرجه البخاري "7451" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ) ، ومسلم "2786" "21"، والبيهقي ص 334 من طريق عمر بن حفص بن غياث، عن أبيه، والبخاري "7451" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولا) ، وابن خزيمة ص 77، وابن أبي عاصم في "السنة" "544" من طريق أبي عوانة، ومسلم "2786" "22"، وابن أبي عاصم "543"، والطبري في "جامع البيان " 27-24/26، وابن خزيمة ص 76، واللالكائي في "شرح اصول الإعتقاد " "707" و "708"، والبهقي ص333 من طريق أبي معاوية، مسلم "2786" "22"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/100

الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلٰى اِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اپنی ایک انگلی میں پکڑے گا۔ پانی کو اور زمین کو اپنی ایک انگلی پر رکھے گا' اور تمام مخلوقات کو اپنی ایک انگلی پر رکھے گا' اور پھر یہ فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرادیئے' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی قیامت کے دن تمام زمین اس کے قبضہ قدرت میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اس کی ذات اس چیز سے پاک ہے اور بلند و برتر ہے' جو وہ شرک کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَرْكِ اِنْكَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَائِلٍ مَا وَصَفْنَا مَقَالَتَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قائل پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ' جس کی بات ہم نے ذکر کی ہے

7326 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذَا كَانَ

7326– إسناده صحيح على شرط الشيخين . منصور: هو ابن المعتمر , وعبيدة: هو ابن عمرو السلماني. وأخرجه مسلم "20""2786" في صفة القيامة والجنة والنار , والنسائي في " الكبرى" كما في "التحفة7/92" عن إسحاق بن إبراهيم - وهو ابن راهوية - بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7513" في التوحيد: باب كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم , ومسلم"2786" ,"20" والنسائي في" الكبرى" كما في " التحفة,7/92 وابن أبي عاصم,"541" والآجري في"الشريعة" ص,318 وابن خزيمة ص ,78 واللالكائي ,"706" والبيهقي ص 335 من طرق عن جرير , به. وأخرجه البخاري "7414" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ) , والترمذي"3238" في التفسير: باب ومن سورة الزمر, والنسائي في " الكبرى: كما في" التحفة,7/92" وابن أبي عاصم,"542" والطبري ,24/26 وابن خزيمة ص ,77 والآجري ص 319 من طريق سفيان الثوري , عن منصور وسليمان الأعمش, عن إبراهيم, به. وأخرجه أحمد,1/457 والبخاري"4811" في تفسير سورة الزمر باب قوله تعالى: (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) , والآجري ص ,319 والبيهقي ص ,334 والبغوي في "تفسيره" 4/87 من طريق شيبان ومسلم "2786" ,"19" والترمذي"3239" والطبري24/26 وابن خزيمة ص 77 من طريق فضيل بن عياض , والبيهقي ص 335 من طريق عمار بن محمد.

يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْاَرَضِينَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلٰى اِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ الْيَهُوْدِيُّ تَصْدِيقًا لَهُ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (الزمر: 67)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا ایک عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جب قیامت کا دن آئے گا' تو اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو اپنی ایک انگلی پر رکھے گا' اور تمام زمینوں کو اپنی ایک انگلی پر رکھے گا' اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا' اور پھر انہیں ہلائے گا' اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔

(راوی کہتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نمایاں ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے اس قول پر خوش ہو کر اس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے (مسکرائے تھے) آپ نے یہ آیت تلاوت کی "لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صحیح طرح سے قدر نہیں کی تمام زمین قیامت کے دن اس کے قبضہ قدرت میں ہوگی"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَمْجِيدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی کا اظہار کرے گا

7327 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ: (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ) ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ: هٰكَذَا بِاِصْبَعِهِ يُحَرِّكُهَا يُمَجِّدُ الرَّبَّ جَلَّ وَعَلَا نَفْسَهُ، اَنَا الْجَبَّارُ، اَنَا الْمُتَكَبِّرُ، اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا الْعَزِيزُ، اَنَا الْكَرِيمُ ،

7327– إسناده صحيح . الحسن بن محمد بن الصباح من رجال البخاري، وحماد بن سلمة من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، وهو في "التوحيد" لابن خزيمة ص .72 وأخرجه أحمد 2/72، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/5 من طريق عفان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/88، والنسائي كما في "التحفة" 6/5، وابن أبي عاصم "546"، وابن خزيمة ص 72 من طرق عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه أبو الشيخ في "العظمة" "137" و "141" من طريق..... أبي كريب، عن سويد الكلبي، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طلحة، به . وأخرجه الطبراني "13321"، وابن عدي في "الكامل" 4/1647، وأبو الشيخ في "العظمة" "130" من طرق عن عبادة بن ميسرة المنقري، عن محمد بن المنكدر، عن عبد الله بن عمر، ولفظه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ هذه الآية وهو على المنبر: (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) إلى آخر الآية فقال: المنبر هكذا وهكذا، يعني ارتج المنبر. لفظ الطبراني. وانظر الحديث المتقدم برقم ."7324"

فَرَجَفَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرُ، حَتّٰى قُلْنَا: لَيَخِرَّنَّ بِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن منبر پر یہ آیت تلاوت کی۔

''ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح سے قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق تھا' اور تمام زمین قیامت کے دن اس کے قبضہ قدرت میں ہوگی' اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح آپ نے اپنی انگلی کو حرکت دی کہ پروردگار اپنی ذات کی بزرگی بیان کرتے ہوئے فرمائے گا۔ ''میں زبردست ہوں میں بڑائی والا ہوں میں بادشاہ ہوں میں غالب ہوں میں معزز ہوں''۔

یہاں تک کہ منبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے ہلنے لگا' تو ہم نے یہ سوچا کہ کہیں یہ گر نہ پڑے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَوَّلِ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّاسِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن سب سے پہلے کسے لباس پہنایا جائے گا

7328 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْجَرَادِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، وَاَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں کو برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، ختنوں کے بغیر (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا۔ قیامت کے دن مخلوق میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ تَبَايُنِ النَّاسِ فِي الْعَرَقِ فِيْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن پسینے کے حوالے سے لوگوں کی کیفیت ایک دوسرے سے مختلف ہوگی

7328– رجاله ثقات رجال مسلم غير عمر بن شبة، فقد روى له ابن ماجة، وهو ثقة إلا أنه أخطأ فيه، فدخل له حديث في حديث، وهذا مشهور عن المغيرة، عن الثوري، عن المغيرة بن النعمان، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كما تقدم برقم: "7318" و "7321" و "7322". نبه على ذلك الحافظ الثبت ابو الحسن على بن سلم الأصبهاني المتوفى سنة 309. نقله عنه ابن حجر في "التهذيب" في ترجمة عمر بن شبة. .... وأخرجه البزار في "مسنده" "428" عن عمر بن شبة، بهذا الإسناد. وقال: لانعلمه يروى عن عبد الله إلا من هذا الوجه، وأحسب أن عمر بن شبة أخطأ فيه، لأنه لم تابعه عليه أحمد، وإنما روى الثورى هذا عن المغيرة بن النعمان، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . فأحسب دخل له متن حديث في إسناد غيره، ولم يرو الثورى عن زبيد، عن مرة حديثاً مسنداً. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/332

7329 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْاَرْضِ، فَيَعْرَقُ النَّاسُ، فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَبْلُغُ عَرَقُهُ كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلَى الْعَجُزِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلَى الْخَاصِرَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ عُنُقَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ وَسَطَ فِيْهِ، وَاَشَارَ بِيَدِهِ، فَاَلْجَمَ فَاهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ هٰكَذَا وَمِنْهُمْ مَنْ يُغَطِّيْهِ عَرَقُهُ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِشَارَةً.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یہ ارشاد فرمارہے تھے۔

''(قیامت کے دن) سورج زمین کے قریب ہوجائے گا' اور لوگ پسینے میں ڈوب جائیں گے۔ کچھ لوگوں کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا نصف پنڈلی تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا گھٹنوں تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا پیٹ کے نچلے حصے تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا پہلو تک آرہا ہوگا' اور کچھ کا گردن تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا اس کے درمیان تک آرہا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو منہ کی طرف لے جا کر اشارہ کر کے بتایا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس طرح اشارہ کیا۔ ان میں سے کچھ لوگوں کا پسینہ انہیں ڈبو چکا ہوگا۔ اسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِي تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس مقدار کا تذکرہ' جس مقدار میں قیامت کے دن سورج لوگوں کے قریب ہوگا

7330 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ، صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

7329– إسناده صحيح. رجاله ثقات، أبو عشانة - واسمه حي بن مؤمن. روى له أصحاب السنن، وهو قة، وحرملة من رجال مسلم، وباقي السند من رجال الشيخين . ..... وأخرجه الطبراني "834"/17، والحاكم 4/571 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/154، والطبراني "844"/17 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/335 وقال: رواه أحمد والطبراني/ وإسناده الطبراني جيد.

7330– إسناده صحيح. عبد الوارث بن عبيد الله: روى له الترمذي وهو ثقة، وباقي..... رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليم بن عامر، فمن رجال مسلم. عبد اللّٰهك هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد 4-6/3، والترمذي "2421" في صفة القيامة: باب ماجاء في شأن الحساب والقصاص، والطبراني "602"/20، والبغوي "4317" وفي "التفسير" 4/458 من طرق عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2864" في الجنة وصفة نعيمها: باب في صفة يوم القيامة، والطبراني "602"/20 من طريق الحكم بن موسى، عن يحيى بن حمزة، عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، به.

(متن حدیث): اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ اَوْ مِيْلَيْنِ، قَالَ سُلَيْمٌ: لَا اَدْرِى اَىُّ الْمِيلَيْنِ، يَعْنِىْ اَمَسَافَةُ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيلَ الَّذِىْ تُكَحَّلُ بِهِ الْعَيْنُ؟ قَالَ: فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ، فَيَكُوْنُوْنَ فِى الْعَرَقِ كَقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى عَقِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ اِلْجَامًا، قَالَ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ، يَقُوْلُ: يُلْجِمُهُمْ اِلْجَامًا

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو سورج لوگوں کے قریب ہو جائے گا' یہاں تک کہ وہ ایک میل یا دو میل جتنا دور ہوگا۔

سلیم نامی راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم اس سے مراد کون سا میل ہے؟ کیا میل کی مسافت مراد ہے؟ یا وہ سلائی مراد ہے جس کے ذریعے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج ان کے قریب ترین ہوگا' اور وہ لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے جو اپنے اعمال کے حساب سے ہوں گے ان میں سے کچھ کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا گھٹنوں تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا پیٹ کے نچلے حصے تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا منہ تک آرہا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے یہ فرمایا: اس کی لگام اس کے منہ میں ڈالی جائے گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ طُوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کا دن کتنا طویل ہوگا

ہم اللہ تعالیٰ سے اس دن کی برکت کا سوال کرتے ہیں

7331 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَخْرُ

7331– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك . وأخرجه احمد 2/105، والبغوى "4316" عن صخر بن جويرية، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى "4938" فى تفسير سورة (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) ، ومسلم "2862" فى الجنة: باب صفة يوم القيامة، والبغوى فى "تفسيره" 4/458 من طريق معن، والطبرانى 30/94 عن أحمد بن عبد الرحمن، ...... عن عمه، كلاهما عن مالك، عن نافع، به . واخرجه أحمد 2/125، وابن أبى شيبة 13/233، والبخارى "6531" فى الرقاق: باب قول الله تعالى: (أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ليوم عظيم) ، ومسلم "2862"، والترمذى "2422" فى صفة القيامة: باب ماجاء فى شأن الحساب والقصاص، وابن ماجة "4278" فى الزهد: باب ذكر البعث، وهناد بن السرى فى "الزهد" "326"، والبغوى "4316"، والطبرى 30/92 و94 من طرق عن ابن عون، عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/70، مسلم "2862"، والطبرى 30/92 من طريق حماد بن سلمة، وأحمد 2/64 و 112 و 126 والترمذى "2422" و "3335" فى التفسير: باب ومن سورة المطففين، من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن أيوب، عن نافع، به. وأخرجه مسلم "2862"

بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (المطففين: 6)، فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ يَتَغَيَّبُ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اس دن لوگ' تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ ایک ایسا دن ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' یہاں تک کہ کوئی شخص اپنے کانوں کے نصف حصے تک اپنے پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ اِلَيْهِ اَنَّ طُوْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَى الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ سَوَاءً

اس روایت کا تذکرہ' جس نے بعض سننے والوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ قیامت کا دن کافر اور مسلمان کے لیے ایک جتنا طویل ہوگا

7332 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (المطففين: 6)، حَتّٰى يَقُوْمَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اس دن تمام لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہاں تک کہ کوئی شخص اپنے نصف کان تک پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ يُهَوِّنُ طُوْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى لَا يُحِسُّوْا مِنْهُ اِلَّا بِشَيْءٍ يَّسِيْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت قیامت کے طویل دن کو

7332- إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وعبيد الله بن عمر: هو ابن حفص بن عاصم العمري. وأخرجه أحمد 2/13 و 19، ومسلم "2862"، والطبري في "جامع البيان" 30/93 من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري 30/94 من طريق مهران عن عبيد الله العمري، به. وانظر الحديث السابق.

مومنوں کے لیے آسان کردے گا' یہاں تک کہ وہ انہیں تھوڑا سا محسوس ہوگا

7333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ مِقْدَارَ نِصْفِ يَوْمٍ مِنْ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ يُهَوَّنُ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كَتَدَلِّي الشَّمْسِ لِلْغُرُوبِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اور لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں اتنی دیر تک کھڑے ہوں گے جو اس دن کی نصف مقدار جتنا ہوگا' جو دن پچاس ہزار سال کا ہوگا یہ مسلمانوں کے لیے اتنا آسان ہوگا' جتنا وقت سورج کے طلوع ہونے کے قریب سے لے کر غروب ہونے تک کے درمیان کا ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُخَفَّفُ بِهٖ طُولُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ قیامت کے دن کی طوالت مومنوں کے لیے کتنی مختصر کی جائے گی

7334 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ: (يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ) (المعارج: 4)، فَقِيلَ: مَا اَطْوَلَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُونَ اَخَفَّ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ يُصَلِّيهَا فِي الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

7333- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري. وأخرجه أبو يعلى "6025" عن إسماعيل بن عبد الله بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/337 وقال: رواه ابويعلى، ورجاله رجال الصحيح غير إسماعيل بن عبد الله بن خالد، وهو ثقة.

7334- إسناده ضعيف. دراج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف. وأخرجه ابن جرير الطبري في "جامع البيان" 29/72 عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/75، وأبو يعلى "1390" من طريق الحسن ابن موسى، عن ابن لهيعة، عن دارج، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/337، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى وإسناده حسن على ضعف في روايه.

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''ایک ایسا دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی''۔
عرض کی گئی یہ دن کتنا طویل ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ مومن کے لیے یہ آسان (یعنی مختصر) ہوگا' یہاں تک کہ یہ اس کے لیے اس سے زیادہ آسان (یعنی مختصر) ہوگا۔ جتنی دیر میں وہ دنیا میں فرض نماز ادا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ طَلَبِ الْكَافِرِ الرَّاحَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِمَّا يُقَاسِيْ مِنْ اَلَمِ عَرَقِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن کافر شخص راحت طلب کرے گا اس چیز سے' جو اسے اپنے پسینے کی وجہ سے تکلیف لاحق ہوگی

7335 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): اِنَّ الْكَافِرَ لَيُلْجِمُهُ الْعَرَقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ: اَرِحْنِيْ وَلَوْ اِلَى النَّارِ
❁❁ حضرت عبداللہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''قیامت کے دن کافر شخص کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی۔ وہ یہ کہے گا: مجھے آرام دلواؤ خواہ جہنم میں ہی لے جاؤ''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الطَّرَائِقِ الَّتِيْ يَكُوْنُ حَشْرُ النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِهَا

قیامت کے دن لوگوں کا حشر جن صورتوں میں ہوگا ان کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7336 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى الْمَدِيْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

7335– إسناده ضعيف. شريك سيء الحفظ وسماعه من أبي إسحاق بأخرة. بشر بن الوليد: هو الكندي، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة، وهو في مسند ابي يعلى. "4982" وأخرجه الطبراني "10083" من طريق بشر بن الوليد الكندي، وأبي بكر بن أبي شيبة كلاهما عن شرك، بهذا الإسناد. ولفظه: "إن الرجل.... ." وأخرجه "10112" من طريق محمد بن إسحاق، عن إبراهيم بن المهاجر البجلي، عن أبي الأحوص، به . ابن إسحاق مدلس، وقد عنعن وإبراهيم بن المهاجر: لين الحفظ. وأخرجه "8779" من طريق زائدة، عن إبراهيم البجلي "تحرفت في المطبوع إلى: البحري "، عن أبي الأحوص، عن عبدد الله، موقوفاً. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/336 وقال: رواه الطبراني في "الكبير" بإسنادين، ورواه في "الأوسط"، ورجال الكبير رجال الصحيح، وفي رجال "الأوسط" محمد بن إسحاق هو ثقة ولكنه مدلس، ورواه أبو يعلى مرفوعاً بنحو "الكبير."

7336– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن معاوية، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة. وهيب: ابن خالد، وابن طاووس: هو عبد الله بن طاووس بن كيسان . واخرجه البخاري "6522" في الرقاق: باب كيف الحشر، ومسلم "2861" في الجنة وصفة نعيمها: باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم اليقامة، والنسائي 116-4/115 في الجنائز: باب البعث، والبغوي "4314" من طرق عن وهيب، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ اثْنَانِ عَلٰى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ، وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُمَا قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُمَا بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوا، وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کو تین طرح سے (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا۔ کچھ لوگ رغبت کرنے والے ہوں گے' اور کچھ لوگ ڈرنے والے ہوں گے۔ دو آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ تین آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ چار آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ دس آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے اور باقی رہنے والے لوگوں کو آگ اکٹھا کر لے گی وہ جہاں بھی رکیں گے وہ آگ ان کے ساتھ رکے گی۔ وہ جہاں بھی رات بسر کریں گے آگ ان کے ساتھ رات بسر کرے گی۔ وہ جہاں بھی صبح کریں گے آگ ان کے ساتھ صبح کرے گی۔ وہ جہاں بھی شام کریں گے آگ ان کے ساتھ شام کرے گی''۔

ذِكْرُ نَفْيِ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَنْفُسٍ مِنْ عِبَادِهٖ

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اپنے بندوں میں سے' تین لوگوں کی طرف نظر نہ کرنے کا تذکرہ

7337 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْاِمَامُ الْكَذَّابُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا۔ جھوٹا حکمران، بوڑھا زانی اور متکبر غریب''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ يُرْتَجٰى لِمَنْ فَعَلَهَا، اَوْ اَخَذَ بِهَا اَنْ يُّظِلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ عَرْشِهٖ

ان خصائل کا تذکرہ' جنہیں کرنے والے شخص کے بارے میں' یا جنہیں اختیار کرنے والے شخص کے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ قیامت والے دن' اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا

7337- إسناده قوى، إسماعيل بن مسعود الجحدرى: روى له النسائى وهو ثقة ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إسحاق، فمن رجال مسلم، وقد توبع. وقد تقدم الحديث من طريق أخرى برقم."4413"

7338 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَوْ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ، فَقَالَ: اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا خاص سایہ نصیب کرے گا۔ جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل حکمران اور وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی۔ وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہے۔ اس وقت جب وہ مسجد سے نکلتا ہے' یہاں تک کہ وہ واپس مسجد کی طرف آ جائے۔ دو ایسے آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اسی محبت پر وہ اکٹھے ہوتے ہوں اسی پر جدا ہوتے ہوں۔ ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کر رہا ہو' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوب صورت عورت (گناہ کی) دعوت دے' تو وہ شخص یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ ایک وہ شخص جو کوئی صدقہ دے' تو اسے اتنا خفیہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَقْوَامٍ يَّكُوْنُ خَصْمَهُمْ فِي الْقِيَامَةِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان لوگوں کی صفت کا تذکرہ' قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مقابل فریق ہوں گے

7339 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اُمَيَّةَ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ فِي الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ اَخْصِمُهُ: رَجُلٌ اَعْطٰى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُوفِهِ اَجْرَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

7338– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/952 في الشعر: باب ماجاء في المتحابين في الله، ومن طريقه أخرجه مسلم "1031" في الزكاة: باب فضل إخفاء الصدقة، والترمذي "2391" في الزهد: باب ماجاء في الحب في الله، والبغوي. "407" وقد تقدم من طريق آخرى برقم. "4486"

''تین لوگ ایسے ہیں جن کا قیامت کے دن میں مقابل فریق ہوگا' اور جس کا میں مقابل فریق ہوں گا ان کا میں مقابلہ کرلوں گا۔ایک وہ شخص جو میرے نام پر (کسی کو پناہ دے) اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے۔ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھا جائے اور ایک وہ شخص جو کسی کو مزدور رکھے اس سے کام پورا لے لیکن اس کا معاوضہ پورا نہ دے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ اِلٰى اَقْوَامٍ مِنْ اَجْلِ اَفْعَالٍ ارْتَكَبُوْهَا

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا (کچھ) لوگوں کی طرف نظر نہ کرنے کا تذکرہ جو ان کے کچھ افعال کے ارتکاب کی وجہ سے ہوگا

7340 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

7339- إسناده حسن. يحيى بن سليم- وهو الطائفي- مختلف فيه، فقد وثقه ابن معين في رواية الدوري، وقال ابن سعد: كان ثقة كثير الحديث، وقال..... النسائي: ليس به بأس وهو منكر الحديث عن عبيد اله بن عمر، وذكره العجلي والمؤلف في "الثقات" وقال الشانيطيخطىء، وقال أبو حاتم: شيخ صالح محله الصدق ولم يكن بالحافظ، يكتب حديثه، ولا يحتج به، وقال يعقوب بن سفيان: سني رجال صالح، وكتابه لاباس به. فإذا حدث من كتابه، فحديثه حسن، وإذا حفظاً، فتعرف وتنكر. وقال الساجي: صدوق يهم في الحديث، وأخطا في احاديث رواها عن عبيد الله بن عمر، وقال الدارقطني: سيء الحفظ، وقال البخاري في "تاريخه" في ترجمة عبد الرحمن بن نافع: ماحدث الحميدي عن يحيى بن سليم، فهو صحيح، قلت: أخرج له البخاري في "صحيحه"هذا الحديث الواحد، واحتج به مسلم واصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن أبي عمر العدني-وهو محمد بن يحيى ى-فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/358، والبخاري "2227" في البيوع: باب إثم من با ع حرا، و "2270" في الإجارة: باب غثم من منع أجر الأجير، وابن ماجة "2442" في الرهون: باب أجر الأجراء، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار " 4/142، وابن الجارود "579"، وأبو يعلى في "مسنده" ورقة 306/2، والبيهقي 6/14 و 121 من طرق عن يحيى بن سليم، بهذا الإسناد. واخرجه البيهقي 6/14 من طريق أبي جعفر النفيلي، عن يحيى بن سليمن عن إسماعيل بن أمية، عن سعيد، عن ابيه، عن ابي هريرة. قال الحافظ في "الفتح" 4/418: والمحفوظ قول الجماعة. أي: بإسقاط" عن أبيه."

7340- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب-وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب -فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة، وعبد الله بن يسار-وهو المكي الأعرج-فقد روى عنه جمع، وروري له النسائين وذكره المؤلف في "الثقات." عمر بن محمد: هو ابن زيد بن عبد الله بن عمر. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 364، والبيهقي في "السنن" 8/288 من طريقين عن ابن وهبن بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/134، والنسائي 5/70 في الزكاة: باب المنان بما أعطي، والطبراني "13180"، والمزي في ترجمة عبد يسار، من طرق عن عمر بن محمد، به. وفي أوله زيادة. واخرجه ابن خزيمة ص 363-364، والحاكم 147-4/146 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أخيه، عن سليمان بن بلال، عن عبد الله بن يسار، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه البزار"1875" من طريق عمران القطان، عن محمد بن عمرو، عن سالم بن عبد الله، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/148 وقال: رواه البزار بإسنادين ورجالهما ثقات. وأخرجه الطبراني "13442" من طريق الحسين بن واقد، عن صالح مولى مازن، عن عبيد بن عمير، عن ابن عمر. إلا أن فيه "والمسبل إزاره ......" مكان: "والعاق لوالديه." وأخرجه أحمد 2/69 و128 من طريق قطن بن وهب بن عمير بن الأجدع عمن حدثه، عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ثلاث قد حرم الله تبارك وتعالى عليهم الجنة: مدمن الخمر، والعاق، والديوث الذي يقر في أهله الخبث" وفيه راو لم يسم كما قال في "المجمع" 4/327 و 8/147.

وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں کرے گا۔ والدین کا نافرمان، باقاعدگی سے شراب پینے والا اور کچھ دے کر احسان جتانے والا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ كُلَّ غَادِرٍ يُنْصَبُ لَهٗ فِي الْقِيَامَةِ لِوَاءٌ يُعْرَفُ بِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے ایک مخصوص جھنڈا نصب کیا جائے گا' جس کے ذریعے اس کی شناخت ہوگی

7341 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے جھنڈا نصب کیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی معاہدے کی خلاف ورزی ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7342 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا السَّامِیُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اَلَا

7341– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو وائل: هو شقيق سلمة . وأخرجه البيهقي 8/160 من طريق أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3186" في الجزية والموادعة: باب إثم الغادر للبر والفاجر وابن ماجة " "2872 في الجهاد: باب الوفاء بالبيعة، من طريق أبي الوليد، به. وأخرجه احمد 1/411 و417 و441، والطيالسي "254"، والدارمي 2/248 ومسلم "1736" "12" في الجهاد والسير: باب تحريم الغدر، وابن ماجه "2872"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/39، والبيهقي 9/142 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه مسلم"1736" "13" من طريق يزيد بن عبد العزيز، عن سليمان الأعمش، به.

هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک (معاہدے کی) خلاف ورزی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن جھنڈا نصب کیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی غداری ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِوَاءُ غَدْرٍ يُعْرَفُ بِهَا مِنْ بَيْنِ ذٰلِكَ الْجَمْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے عہد شکنی کا جھنڈا نصب کیا جائے گا' جس کے ذریعے وہ تمام ہجوم میں پہچانا جائے گا

7343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اسْتِهٖ، فَيُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک (معاہدے کی) خلاف ورزی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن اس کی سرین کے نزدیک جھنڈا نصب کیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی (معاہدے کی) خلاف ورزی ہے''۔

7342- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحى بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "1735" "10"في الجهاد: باب تحريم الغدر، عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد . واخرجه مسلم "1735" "10"، والبيهقى 9/230، والبغوى "2480" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه البخارى "6178" فى الأدب: باب مايدعى الناس بآبائهم، وأبو داود "2756" فى الجهاد: باب الوفاء بالعهد، والبيهقى 9/230 من طريق عبد الله بن مسلمة بن قعنب، عن مالك، عن عبد الله بن دينار، به. وذكره ابن عبد البر فى "التجريد" ص268 عن مالك به قال" هو عند ابن بكير، ومعن بن عيسى جميعاً فى "الموطأ" ورواه فى غير "الموطأ" جماعة. وأخرجه البخارى "6966" فى الحيل: باب إذا غصب جاريته فزعم أنها ماتت، وأحمد 2/56 و 116، والبغوى "2479" من طريق سفيان الثورى، وأحمد 2/103 و 123 و 156 من طريق عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، به. .... واخرجه مسلم، "1735" "11" من طريق ابن شهاب، عن حمزة وسالم ابنى عبد الله، عن عبد الله بن عمر. وأخرجه أحمد 2/49 من طريق أنس بن سيرين، و70و126 من طريق بشر بن حرب، و 57 من طريق يحيى عن رجل، ثلاثتهم عن ابن عمر. وانظر الحديث الآتى.

7343- إسناده صحيح على شرط الشيخين. جويرية: هو ابن أسماء بن عبيد الضبعى. وأخرجه أحمد 2/16 و 29 و48 و96 و112 و142، والبخارى "3188" فى الجزية والموادعة: باب إثم الغادر للبر وللفاجر، و "6177" فى الأدب: باب مايدعى الناس بآبائهم، و "7111" فى الفتن: باب إذا قال عند قوم شيئاً ثم خرج فقال بخلافه، ومسلم "1735" "9"، والترمذى "1581" فى السير: باب ماجاء أن لكل غادر لواء يوم القيامة، والبيهقى 8/159و160-159 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِي اَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کے بارے میں ہے' جس کے بارے میں قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوگا

7344 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَوَّلُ مَا يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں (یعنی قتل کے مقدمات) کا فیصلہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تُقْبَلُ فِيهِ الْاَعْمَالُ اِلَّا مِمَّنْ كَانَ مُخْلِصًا فِي اِتْيَانِهَا فِي الدُّنْيَا

7344- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، وأبو شهاب: هو عبد ربه بن نافع الكناني أبو شهاب الحناط، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة . وهو في "مسند أبي يعلى " ."5099" وأخرجه الطيالسي "269"، وأحمد 441-1/440و442، ومسلم"1678" في القسامة: باب المجازاة في الآخرة، والترمذي "1396"في الديات: باب الحكم في الدماء ، والنسائي 7/83 في تحريم الدم: باب تعظيم الدم، والقضاعي في "مسند الشهاب" "212" من طريق شعبة، عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 9/426و14/100، واحمد 1/442، ومسلم "1678"، والترمذي "1397"، وابن ماجة "2615" في الديات: باب التغليظ في قتل مسلم ظلماً، وابن أبي عاصم في "الأوئل"34""، وفي "الديات" ص16، وأبو يعلى "5215"، والقضاعي في "مسند الشهاب " "212" من طريق وكيع، عن الأعمش، به . وأخرجه مسلم "1678"، وابن أبي عاصم في "الأوائل" "34"، وفي "الديات" ص26، والطبراني في "الأوئل" "24" من طريق عبدة بن سليمان، عن الأعمش، به . وأخرجه البخاري "6864" في الديات" باب قوله تعالى: (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) ، والبيهقي 8/21، والبغوي "2520" من طريق عبيد الله بن موسى، عن الأعمش، به . وأخرجه البخاري "6533" في الرقاق: باب القصاص يوم القيامة، .... من طريق حفص بن غياث، وابن المبارك في "الزهد" "1358"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "212" من طريق محمد بن عبدة، وأحمد 1/388 من طريق محمد بن عبيد الطنافسي، و 442 من طريق حميد الرؤاسي، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/37، وأبو نعيم في "الحلية7/87" و127 من طريق سفيان الثوري، خمستهم عن الأعمش، به . وأخرجه النسائي 7/83، وابن ماجة "2617"، وابن أبي عاصم في "الأوئل" "23"، وفي "الديات" ص 27، والطبراني في "الكبير" "10425"، والقضاعي "213" من طريق شريك، عن عاصم، عن أبي وائل، به . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية7/88" من طريق الثوري، عن منصور، عن أبي وائل، به . وأخرجه 7/88 من طريق محمد بن عصام، عن أبيه الأعمش، عن أبي وائل، به. وأخرجه عبد الرزاق "19717" عن معمر، والنسائي 7/83 من طريق أبي داود عن سفيان، و 7/84 من طريق أبي معاوية، ثلاثتهم عن الأعمش، به. موقوفاً . وأخرجه النسائي 84-7/83 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن الأعمش، عن شقيق، عن عمرو بن شرحبيل، عن عبد الله موقوفاً أيضاً.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اعمال قبول نہیں کیے جائیں گے صرف اس شخص کے (اعمال قبول) کیے جائینگے جس نے دنیا میں اخلاص کے ساتھ انہیں سرانجام دیا ہوگا

7345 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ بْنِ اَبِي فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ فِي يَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ اَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصَّحِيحُ هُوَ اَبُوْ سَعْدِ بْنُ اَبِي فَضَالَةَ

✿✿ حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ انصاری رضی اللہ عنہ جو صحابہ کرام میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ اس دن' تمام پہلے اور بعد والے لوگوں کو اکٹھا کر لے گا' جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے' ایک منادی یہ اعلان کرے گا' جس شخص نے کسی ایسے عمل میں' جو اسے اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا چاہئے تھا اس میں کسی دوسرے کو شریک کیا ہو' تو وہ اپنا ثواب اللہ تعالیٰ کی بجائے اس دوسرے سے لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) صحیح یہ ہے کہ راوی کا نام حضرت ابوسعد بن ابوفضالہ ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَنْبِيَاءِ وَاُمَمِهِمْ فِي الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن انبیاء اور ان کی امتوں کی صفت کا تذکرہ

7346 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

7345– إسناده حسن وقد تقدم برقم "404". ونزيد في تخريجه: أخرجه الطبراني "778"/22 من طريق إسحاق بن منصور، عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد. 4 انظر التعليق على "404".

7346– حديث صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين، والحسن قد توبع عليه، وقد تقدم برقم "6397" من طريق آخر عن قتادة. وأخرجه أحمد 1/420، والطبراني "9767" من طريقين عن هشام، بهذا الإسناد. ... وأخرجه عبد الرزاق "19519" ومن طريقه أحمد 1/401، والطبراني "9766" عن معمر، وأبو يعلى "5339" من طريق شيبان، كلاهما عن قتادة، به. وأخرجه الطبراني "9765" و "9770"، من طرق قتادة، عن الحسن والعلاء بن زياد، عن عمران، عن ابن مسعود. وذكره الهيثمي مختصراً في "المجمع" 9/304وقال: رواه أحمد مطولاً ومختصراً، ورواه أبو يعلى ورجالهما في المطول رجال الصحيح، وذكره في موضع آخر 10/406 مطولاً، وقال: رواه أحمد بأسانيد والبزار بأتم منه، والطبراني، وأبو يعلى باختصار كثير -قلت: وروياه مطولاً -وأحد أسانيد أحمد والبزار رجاله رجال الصحيح، وصححه ابن كثير في "تفسيره.400/1" وانظر الحديث رقم "6052" و "6057" و "6440". وله شواهد منها حديث ابن عباس وقد مر برقم "6396".

قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):تَحَدَّثْنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى اَكْرَيْنَا الْحَدِيْثَ، ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَنَازِلِنَا، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا غَدَوْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ الْاَنْبِيَاءُ وَاُمَمُهُمْ وَاَتْبَاعُهَا مِنْ اُمَمِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ، وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ مِنْ اُمَّتِهٖ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ، وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ مِنْ اُمَّتِهٖ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اِلَّا الْوَاحِدُ مِنْ اُمَّتِهٖ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِهٖ، حَتّٰى مَرَّ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ اَعْجَبُوْنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اَخُوْكَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ، وَمَنْ تَبِعَهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قُلْتُ: يَا رَبِّ، فَاَيْنَ اُمَّتِيْ؟ قَالَ: انْظُرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ، فَنَظَرْتُ، فَاِذَا الظِّرَابُ ظِرَابُ مَكَّةَ، قَدِ اسْوَدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ، اَرَضِيْتَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، قَدْ رَضِيْتُ، قَالَ: انْظُرْ عَنْ يَّسَارِكَ، فَنَظَرْتُ، فَاِذَا الْاُفُقُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ، اَرَضِيْتَ؟ فَقُلْتُ: رَبِّ رَضِيْتُ، قِيْلَ: فَاِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِلَا حِسَابٍ، قَالَ: فَاَنْشَاَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَحَدُ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: فَاِنَّكَ مِنْهُمْ، قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ اٰخَرُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرر ہے تھے یہاں تک کہ ہم نے گفتگو ختم کی اور ہم اپنے گھروں کی طرف واپس لوٹ آئے اگلے دن صبح ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات میرے سامنے انبیاء کرام ان کی امتوں اوران کی امت سے تعلق رکھنے والے ان کے پیروکاروں کو پیش کیا گیا تو کوئی نبی گزرا تو اس کے ساتھ اس کی امت کے تین آدمی تھے۔کوئی نبی گزرا تو اس کے ساتھ اس کی امت کے کچھ لوگ تھے۔کوئی نبی گزرا تو اس کے ساتھ اس کی امت کا صرف ایک آدمی تھا۔کوئی نبی گزرا اس کے ساتھ اس کی امت کا کوئی بھی فرد نہیں تھا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک بڑے گروہ کے درمیان گزرے جب میں نے انہیں دیکھا تو وہ مجھے پسند آئے میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہارے بھائی موسیٰ بن عمران اور بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ان کے پیروکار لوگ ہیں۔میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میری امت کہاں ہے؟ پروردگار نے فرمایا: اپنی دائیں طرف دیکھو۔میں نے دیکھا تو وہاں مکہ کا ایک پہاڑ لوگوں کے چہروں سے سیاہ ہو چکا تھا۔میں نے عرض کی: میرے پروردگار یہ کون لوگ ہیں؟ پروردگار نے فرمایا: تمہاری امت ہے تو کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں۔پروردگار نے فرمایا: اپنے بائیں طرف دیکھو۔میں نے اس طرف دیکھا تو افق کو لوگوں کے چہروں نے بھر دیا تھا۔میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون لوگ ہیں؟ پروردگار نے

فرمایا: یہ تمہاری امت ہے کیا تم راضی ہو۔ میں نے عرض کی: میرے پروردگار میں راضی ہوں۔

تو یہ کہا گیا: ان لوگوں کے ہمراہ ستر ہزار ایسے لوگ بھی ہیں' جو کسی حساب کے بغیر (جنت میں) داخل ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو اسد بن خزیمہ سے تھا وہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کردے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے ایک ہو۔ ایک اور صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کردے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنْ كَانَ مَغْفُوْرًا لَهٗ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اُخِذَ بِهٖ فِي الْقِيَامَةِ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَمَنْ سُخِطَ عَلَيْهِ اُخِذَ بِهٖ ذَاتَ الشِّمَالِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اس امت کا وہ شخص

جس کی مغفرت ہو چکی ہو اسے قیامت کے دن دائیں طرف لے جایا جائے گا' اور جس شخص پر ناراضگی کی گئی ہو گی اسے بائیں طرف لے جایا جائے گا

7347 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ، فَقَالَ: يَآاَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ عُرَاةً حُفَاةً غُرْلًا، (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ) (الأنبياء: 104) اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلْقِ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ، اَلَا وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِيْ، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ، فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا

7347- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري "6526" في الرقاق: باب الحشر، ومسلم "2860" "58" في الجنة وصفة نعيمها: باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/235و253، ومسلم "2860" "58" من طريق محمد بن جعفر، به . وأخرجه أحمد 1/235 و 253، والدارمي 2/326، والبخاري "4625" في تفسير سورة المائدة: باب قوله تعالى: (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً مَا دُمْتُ فِيهِمْ) ، و "4740" في تفسير سورة الأنبياء : باب (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ) ، ومسلم "2860" "58"، والنسائي 4/117 في الجنائز: باب ذكر أول من يكسى، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 2/138 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/223، و229، والبخاري "3349" في الأنبياء باب قوله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً) ، و "3447" باب قوله تعالى: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَاناً شَرْقِيّاً) ، و "4626"، والترمذي"2423" في صفة القيامة: باب ماجاء في شأن الحشر، والنسائي4/114 في الجنائز: باب البعث، والطبراني "12312"، والبيهقي في "الأسماء والصفات2/273" من طريق سفيان الثوري، عن المغيرة بن النعمان، به . وانظر الحديث رقم "7318" و "7321" و 0"7322"

دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ) (المائدة: 117) ، اِلٰى قَوْلِهٖ: (الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (المائدة: 118) ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان وعظ کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کو برہنہ جسم، برہنہ پاؤں، ختنوں کے بغیر (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جس طرح ہم نے پہلے تخلیق کیا تھا اس طرح ہم دوبارہ تخلیق کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ ہم ایسا ضرور کریں گے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) خبردار مخلوق میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ خبردار میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا' اور انہیں پکڑ کر بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں یہ کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں یہ میرے ساتھی ہیں' تو یہ کہا جائے گا: تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا تھا' تو میں وہی کہوں گا' جو ایک نیک بندے نے کہا تھا (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''جب تک میں ان کے درمیان رہا میں ان پر گواہ تھا اور جب' تو نے مجھے موت دے دی تو' تو ان کا نگران تھا اور' تو ہر چیز پر گواہ ہے''۔

یہ آیت' یہاں تک ہے ''غالب اور حکمت والا ہے''۔

تو یہ کہا جائے گا: یہ ایڑیوں کے بل مرتد ہو گئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ فِي الْقِيَامَةِ يَكُونُ مَعَ مَنْ اَحَبَّهٗ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا جن سے وہ دنیا میں محبت کرتا تھا

7348 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متنِ حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ؟ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ، وَلَا صَوْمٍ، اِلَّا اِنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ، وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ، فَقَالَ اَنَسٌ: مَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ مِثْلَ فَرَحِهِمْ بِهَا.

7348- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري، فمن رجال مسلم . وقد تقدم برقم "8" و "105" و "563" و"564" و ."565"

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اس کے لیے زیادہ روزے اور زیادہ نمازیں تیار نہیں کیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے تم بھی اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی کسی چیز سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ إِذَا أُعْطِيَا كِتَابَيْهِمَا

مسلمان اور کافر کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جب ان کا نامہ اعمال انہیں دیا جائے گا

7349 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي قَوْلِهِ: (يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ) (الإسراء: 71)، قَالَ: يُدْعَى أَحَدُهُمْ، فَيُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا وَيُبَيَّضُ وَجْهُهُ، وَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَيَرَوْنَهُ مِنْ بَعِيدٍ، فَيَقُولُونَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ، فَيَقُولُ: أَبْشِرُوا، فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هَذَا، وَأَمَّا الْكَافِرُ، فَيُعْطَى كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ مُسْوَدًّا وَجْهُهُ، وَيُزَادُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا عَلَى صُورَةِ آدَمَ، وَيَلْبَسُ تَاجًا مِنْ نَارٍ، فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ، فَيَقُولُونَ: اللَّهُمَّ اخْزِهِ، فَيَقُولُ: أَبْعَدَكُمُ اللَّهُ، فَإِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هَذَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بعد نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کی نسبت سے بلائیں گے''۔

7349– إسناده ضعيف. عبد الرحمن - وهو ابن أبي كريمة - لم يرو عنه غير ابنه إسماعيل، ولم يوثقه غير المؤلف. وباقي رجاله رجال الصحيح. وأخرجه الترمذي "3136" في التفسير: باب ومن سورة الإسراء، والبزار فيما ذكر ابن كثير في "تفسيره" 3/56، والحاكم 2/242 243 من طرق عن عبيد الله بن موسى، عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، وقال البزار: لايروى إلا من هذا الوجهن وصححه الحاكم على شرط مسلم! وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 5/317 وزاد نسبته إلى ابن أبي حاتم وابن مردويه.

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: کسی شخص کو بلایا جائے گا اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور اس کا جسم ستر گز تک لمبا کر دیا جائے گا۔ اس کا چہرہ سفید کر دیا جائے گا' اور اس کے سر پر ہیروں سے بنا تاج رکھا جائے گا' جو جھلملا رہا ہو گا۔ جب وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس واپس جائے گا۔ وہ لوگ دور سے اسے دیکھیں گے' تو کہیں گے اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت رکھ دے یہاں تک کہ وہ شخص ان کے پاس آئے گا تو کہے گا تم لوگ خوش خبری قبول کرو کیونکہ تم میں سے ہر شخص کو اس کی مانند (اجر و ثواب) ملے گا لیکن جہاں تک کافر شخص کا تعلق ہے' تو اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔ اس کا جسم ساٹھ گز ہو جائے گا' جو حضرت آدم علیہ السلام کے قد جتنا تھا۔ اسے آگ سے بنا ہوا تاج پہنایا جائے گا اس کے ساتھی اسے دیکھیں گے' تو یہ کہیں گے اے اللہ اسے رسوا کر' تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو بھی دور کرے تم میں سے ہر ایک کو اس کی مانند (عذاب ملے گا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَقْرِيعِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْكَافِرَ فِي الْعُقْبَى بِثَمَرِهِ الَّذِي كَانَ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخرت میں اللہ تعالیٰ کافر شخص کے دنیا میں کیے گئے اس کے اعمال کا بدلہ دے گا

7350 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُؤْتٰى بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، شَرَّ مَنْزِلٍ، فَيَقُوْلُ: اَتَفْتَدِيْ مِنْهُ بِطِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ اَيْ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَهْوَنُ مِنْ ذٰلِكَ، فَيُرَدُّ اِلَى النَّارِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا' تو پروردگار اسے فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے تم نے اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا۔ وہ کہے گا: اے پروردگار سب سے برا ٹھکانہ ہے۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تم اس کے عوض میں

7350- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم، عبد الواحد بن غياث المقترن بهدبة بن خالد في هذا السند: روى له أبو داود وهو صدوق. وأخرجه أحمد 3/239، والنسائي 6/36 في الجهاد: باب مايتمنى أهل الجنة، والحاكم 2/75 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. ولفظه: "يؤتى برجل يوم القيامة من أهل الجنة، فيقول الله عزوجل: يَا ابْنَ آدَمَ، كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اى رب خير منزل، فيقول له: سل وتمنه، فيقول: مااسأل وأتمنى إلا أن تردني إلى الدنيا، فأقتل لما أرى من فضائل الشهادة، ثم يؤتى برجل من أهل النار فيقول له".... فذكره وصححه الحاكم على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/127 و129، والبخاري "3334" في الأنبياء: .....باب خلق آدم وذريته، و "6557" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "2805" "51" في صفات المنافقين: باب طلب الكافر الفداء بملء الأرض ذهباً، وأبو يعلى "4186"، وابن أبي عاصم في "السنة"، وأبو نعيم في "الحلية" 2/315 من طرق عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أنس. وانظر الحديث الآتي.

تمام روئے زمین جتنا سونا فدیے کے طور پر دینے کے لیے تیار ہو۔ وہ کہے گا: جی ہاں میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم سے اس سے آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا (لیکن تم نے اس پر عمل نہیں کیا) پھر اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

7351 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهِ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ: قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہارے پاس زمین جتنا سونا ہوتا تو کیا تم فدیے کے طور پر وہ دے دیتے؟ وہ جواب دے گا جی ہاں' تو اسے کہا جائے گا: تم سے اس سے زیادہ آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا' لیکن تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَسَافَةِ الَّتِيْ يَرَى الْكَافِرُ فِي الْقِيَامَةِ نَارَ جَهَنَّمَ مِنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس مسافت کے بارے میں ہے جو کافر شخص قیامت کے دن جہنم میں دیکھے گا

7352 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: يُنْصَبُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِقْدَارُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، وَاِنَّ الْكَافِرَ لَيَرَى جَهَنَّمَ، وَيَظُنُّ اَنَّهَا مُوَاقِعَتُهُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن کافر کے لیے پچاس ہزار سال جتنا دن ہوگا' اور کافر شخص جہنم کو دیکھ لے گا' اور یہ گمان کرے گا کہ وہ

7351– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم "2805" "52" عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى "6538" فى الرقاق: باب من نوقش الحساب عذب، ومسلم "2805" "52"، وأبو يعلى "2926" و "2976" و "3021" من طرق عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه أحمد 3/218، والخارى "6538"، ومسلم "2805" "53"، والطبرى فى "جامع البيان" "7384" من طرق عن سعيد بن أبى عروبة، به.

7352– إسناده حسن . رجاله ثقات رجال مسلم غير أبى السمح -وهو دارج بن سمعان -فقدروى له أصحاب السنن، وهو صدوق. ابن حجيرة: هو عبد الرحمن. وأخرجه الحاكم 4/597 من طريق عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، وأحمد 3/75، وأبو يعلى "1385" من طريق حسن بن موسى، عن ابن لهيعة كلاهما عن دارج أَبِى السَّمْحِ، عَنْ أَبِى الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِى سعيد، وصححه الحاكم، وقال الهيثمى 10/336: وإسناده حسن على مافيه من ضعف. قلت: قد ذكرت فى أكثر من موضع: أن دراجاً أبا السمح يضعف فى روايته عن أبى الهيثم فقط.

اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مَنْ يُبْعَثُ لِلنَّارِ مِنَ الْكُفَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن کفار میں سے کتنے لوگوں کو جہنم میں بھیجا جائے گا

7353 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: اِنَّكَ تَقُوْلُ: اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ، اِنَّمَا قُلْتُ: اِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ اَمْرًا عَظِيمًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ اُمَّتِي، فَيَمْكُثُ فِيهِمْ اَرْبَعِينَ، لَا اَدْرِي اَرْبَعِينَ يَوْمًا، اَوْ اَرْبَعِينَ عَامًا، اَوْ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، اَوْ اَرْبَعِينَ شَهْرًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَهُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقَى اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ، اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ كَانَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَاْمُرُهُمْ بِالْاَوْثَانِ فَيَعْبُدُوْنَهَا وَفِيْ ذٰلِكَ دَارَّةٌ اَرْزَاقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغَى، ثُمَّ لَا يَبْقَى اَحَدٌ، اِلَّا صَعِقَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ - النُّعْمَانُ يَشُكُّ - فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ اُخْرَى، فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا اِلٰى رَبِّكُمْ: (وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْءُوْلُوْنَ) (الصافات: **24**)، ثُمَّ يُقَالُ: اَخْرِجُوْا مِنْ بَعْثِ اَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: كَمْ، فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَيَوْمَئِذٍ يُبْعَثُ الْوِلْدَانُ شِيبًا، وَيَوْمَئِذٍ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِرَارًا، وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ.

❀❀ یعقوب بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔آپ یہ کہتے ہیں: قیامت اتنے اتنے عرصے کے لیے قائم ہوگی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں تمہیں

7353- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير النعمان ويعقوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2940" "117" في الفتن: باب خروج الدجال ومكثه في الأرض، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/391، والحاكم 4/550-551، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 213-215 من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/166، عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه مسلم "2940" "116" من طريق معاذ العنبري، والحاكم 4/543 من طريق عبدان بن عثمان، عن أبيه، كلاهما عن شعبة، به.

کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا لیکن پھر میں نے سوچا کہ تم تھوڑے ہی عرصے کے بعد ایک بڑا واقعہ دیکھو گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں دجال نکلے گا وہ لوگوں میں چالیس تک رہے گا (راوی کہتے ہیں:) لیکن مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس دن ہیں یا چالیس سال ہیں یا چالیس راتیں ہیں یا چالیس مہینے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اس کی طرف بھیجے گا۔ ان کی شکل عروہ بن مسعود ثقفی کی طرح ہوگی وہ اسے تلاش کر کے اسے ہلاک کر دیں گے پھر اس کے بعد سات سال تک لوگوں کے درمیان رہیں گے۔ اس دوران دو آدمیوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ہوا بھیجے گا۔ کوئی ایسا شخص زندہ نہیں رہے گا، جس میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہو۔ وہ ہوا اس کی روح کو قبض کر لے گی، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کسی پہاڑ کی غار میں ہوگا، تو ہوا اس تک بھی پہنچ جائے گی۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات بھی سنی ہے پھر برے لوگ پرندے کے ٹھکانوں اور درندوں کی کچھاروں میں باقی رہ جائیں گے وہ نیکی سے واقف نہیں ہوں گے اور برائی کو برائی نہیں سمجھیں گے۔ شیطان ان کے سامنے انسانی شکل میں آئے گا، اور انہیں بتوں کی عبادت کرنے کا حکم دے گا، تو وہ ان کی عبادت شروع کر دیں گے۔ اس وقت میں ان کا رزق عمدہ ہوگا۔ ان کی زندگی بظاہر عمدہ ہوگی پھر صور میں پھونک ماری جائے گی، جو بھی اسے سنے گا وہ گر جائے گا پھر کوئی بھی شخص باقی نہیں رہے گا ہر شخص مر جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش کو بھیجے گا، جو ہلکی ہوگی۔ یہاں پر نعمان نامی راوی کو شک ہے، یا موسلا دھار ہوگی، اس بارش کے ہمراہ لوگوں کے جسم اگنا شروع ہوں گے۔ پھر صور میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی، تو وہ لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر یہ کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف چل پڑو۔

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ان لوگوں کو روک لو ان سے حساب لیا جائے گا''۔

پھر یہ کہا جائے گا: ان میں سے جہنم میں جانے والے لوگوں کو نکال لو۔ پھر دریافت کیا جائے گا: کتنوں کو؟ تو یہ کہا جائے گا: ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے افراد کو۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس دن بچوں کو بزرگوں کی شکل میں زندہ کیا جائے گا، اور اس دن پنڈلی سے پردہ ہٹ جائے گا (یعنی معاملہ سخت ہوگا)

محمد بن جعفر نامی راوی کہتے ہیں: شعبہ نے یہ حدیث کئی مرتبہ ہمیں بیان کی ہے، اور کئی مرتبہ میں نے بھی یہ ان کے سامنے پڑھی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قِلَّةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْ كَثْرَةِ اَهْلِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جو اہل جہنم کے مقابلے میں اہل جنت کی کمی کے بارے میں ہے ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7354 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَتْ (يَآاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) (الحج: 1) عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِيْ مَسِيرٍ لَهُ، فَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى ثَابَ اِلَيْهِ اَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَيَّ يَوْمٍ هٰذَا؟ يَوْمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِآدَمَ: يَا آدَمُ، قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ ، فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَاَبْشِرُوا، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيرِ، اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ، وَاِنَّ مَعَكُمْ لَخَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ وَمَنْ هَلَكَ مِنْ كَفَرَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت نازل ہوئی:

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو۔ بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے''۔

یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سفر کر رہے تھے۔ آپ نے بلند آواز میں اسے تلاوت کیا' یہاں تک کہ آپ کے اصحاب آپ کے نزدیک آ گئے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ (یعنی قیامت کا دن کون سا دن ہے؟) اس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم اٹھو اور ہر ایک ہزار میں سے نو سے ننانوے لوگ جہنم میں ڈالنے کے لیے نکال لو۔ (راوی کہتے ہیں) مسلمانوں کو یہ بات بہت شاق گزری' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ٹھیک رہو' میانہ روی اختیار کرو' اور یہ خوشخبری حاصل کرو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے لوگوں کے درمیان تمہاری مثال اس طرح ہے' جس طرح اونٹ کے پہلو پر نشان ہوتا ہے۔ یا جس طرح جانور کی ٹانگ پر نشان ہوتا ہے۔ تمہارے ساتھ دو طرح کی مخلوق ہے۔ یہ دونوں جس کے ساتھ بھی مل جائیں گے اس کی تعداد کو زیادہ کر دیں گے وہ یاجوج ماجوج اور ہلاک ہو جانے والے کافر جنات اور انسان ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مُحَاسَبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُخْبِتِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ فِي الْقِيَامَةِ

7354– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو يعلى "3122"، والحاكم 1/29 و 567-4/566 من.... طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى . وذكره الهيثمى فى "المجمع" 10/394 وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن مهدى وهو ثقة. وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان17/112"، وابن أبى حاتم فى "تفسيره" فيما ذكره الحافظ ابن كثير فى "تفسيره" -3/214من طريقين عن معمر، به. وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" 6/5، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه . وفى الباب عن أبى سعيد الخدرى عند البخارى "6530"، ومسلم "222"، وأحمد 33-3/32، وابن جرير الطبرى 17/112، والبيهقى فى "الأسماء والصفات " ص219 من طرق عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى سعيد . وعن عمران بن حصين عند أحمد 4/432، والترمذى "3168" و"3169"، والطبرى فى "جامع البيان" 17/111، والحاكم 4/567 من طريق الحسن وغيره عن عمران بن حصين.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے مؤمن اور متواضع بندوں کا محاسبہ کرے گا

7355 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا نَحْنُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَطُوفُ بِالْبَيْتِ، إِذْ عَارَضَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ النَّجْوَى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَدْنُو الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ، ثُمَّ يُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُولُ: رَبِّ أَعْرِفُ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْلُغَ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ يُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ، فَيُنَادَى عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ: (هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) (هود: 18)

حضرت صفوان بن محرز مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے سامنے آیا اور بولا: اے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کیا بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن مومن اپنے پروردگار کے قریب ہوگا' یہاں تک کہ وہ اسے پردے میں کر لے گا' اور پھر اس سے اس کے گناہوں کا اعتراف کروائے گا۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم ان سے واقف ہو۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں انہیں پہچانتا ہوں' یہاں تک کہ وہاں تک بات چلی جائے گی' جو اللہ کو منظور ہوگا کہ وہاں تک جائے پھر پروردگار فرمائے

7355- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه البخاري "6070" في الأدب: باب ستر المؤمن على نفسه، و"7514" في التوحيد: باب كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، وفي "خلق أفعال العباد" ص62، وابن منده في "الإيمان" "790" و"1079"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص220-219 من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "605" من طريق أبي كامل، عن أبي عوانة، به. وأخرجه أحمد 2/74 و105، والبخاري "2441" في المظالم: باب قول الله تعالى: (أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ)، و"4685" في تفسيره سورة هود: باب قوله تعالى: (وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ)، وفي "خلق أفعال العباد" ص 61، 62، ومسلم "2768" في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، والنسائي في "الكبرى...." كما في "التحفة" 5/437، وابن ماجة "183" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبي عاصم "604"، والطبري "6497" و"18089" و"18090"، والأجري في "الشريعة" ص 268، وابن منده "790" و"1077" و"1078" من طرق قتادة، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 4/412 وزاد نسبته إلى ابن المبارك، وابن أبي شيبة، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه، والطبراني، وابي الشيخ. وانظر الحديث الآتي.

گا میں نے دنیا میں تمہارے ان عیوب کی پردہ پوشی کی تھی اور آج میں تمہارے لیے ان کی مغفرت کرتا ہوں۔ پھر اس شخص کو اس کی نیکیوں کا صحیفہ دیا جائے گا''۔

لیکن جہاں تک کافر اور منافق شخص کا تعلق ہے' اسے تمام لوگوں کی موجودگی میں پکارا جائے گا (اور یہ کہا جائے گا: جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اپنے پروردگار کو جھٹلایا۔ خبردار! ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ حِسَابِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْعُقْبٰى يَسْتُرُهُمْ عَنِ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَطَّلِعَ اَحَدٌ عَلٰى عَمَلِ اَحَدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آخرت میں اللہ تعالیٰ کے مومنوں سے حساب لینے کے وقت اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں سے پردے میں رکھے گا' تا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے عمل پر مطلع نہ ہو سکے

7356 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا آخِذٌ بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، حَتّٰى اِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ وَظَنَّ فِيْ نَفْسِهِ اَنَّهُ قَدِ اسْتَوْجَبَ، قَالَ: قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ مِنَ النَّاسِ، وَاِنِّي اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، وَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ، فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ: (هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ) (هود: 18)

حضرت صفوان بن محرز مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن سرگوشی کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کرے گا' یہاں تک کہ اسے پردے میں کر لے گا' اور اسے لوگوں سے چھپا لے گا۔ پھر وہ فرمائے گا: کیا تم فلاں فلاں گناہ کو پہچانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں میرے پروردگار۔ وہ

7356- إسناده صحيح على شرط الشيخين. واخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "604" عن هدبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2441" في المظالم: باب قول الله تعالى: (أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ)، وفي "خلق افعال العباد" ص62 عن موسى بن إسماعيل، عن همام، به. وانظر الحديث السابق.

فرمائے گا: کیا تم فلاں فلاں گناہ کو پہچانتے ہو۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں میرے پروردگار' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس کے گناہوں کا اعتراف کروائے گا' اور وہ شخص یہ گمان کرے گا اب اس کے لیے (جہنم) واجب ہو چکی ہے۔ پروردگار فرمائے گا میں نے لوگوں سے تمہیں پردے میں رکھا اور آج میں تمہارے ان گناہوں کی مغفرت کرتا ہوں پھر اس شخص کو اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ جہاں تک کفار اور منافقین کا تعلق ہے' تو انہیں تمام لوگوں کے سامنے کہا جائے گا''۔

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اپنے پروردگار کی طرف جھوٹی بات منسوب کی۔ خبردار! ظالم لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْاَقْوَامِ الَّذِيْنَ يَحْتَجُّوْنَ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ان لوگوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دلائل پیش کریں گے

7357 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَرْبَعَةٌ يَحْتَجُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ اَصَمُّ، وَرَجُلٌ اَحْمَقُ، وَرَجُلٌ هَرِمٌ، وَرَجُلٌ مَاتَ فِي الْفَتْرَةِ، فَاَمَّا الْاَصَمُّ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، لَقَدْ جَاءَ الْاِسْلَامُ، وَمَا اَسْمَعُ شَيْئًا، وَاَمَّا الْاَحْمَقُ، فَيَقُوْلُ: رَبِّ، قَدْ جَاءَ

7357– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له النسائي وغيره . واخرجه الطبراني "841" عن جعفر بن محمد الفريابي، عن إسحاق بن راهويه بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/24، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 169، والبزار "2174" من طريقين عن معاذ بن هشام، به . وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 5/252، وزاد نسبته إلى إسحاق بن راهويه، وأبي نعيم في "المعرفة"، وابن مردويه . وأخرجه أحمد 4/24 والبيهقي ص 169، والبزار "2175" من طريقين عن أبيه، عن قتادة، عن الحسن، عن أبي رافع، عن أبي هريرة، وإسناده صحيح كما قال البيهقي . وأخرجه ابن أبي عاصم "404" من طريق علي بن زيد-وهو ابن جدعان-عن أبي رافع، عن أبي هريرة. وذكره الهيثمي في "المجمع" 7/216 وقال: رجال أحمد في طريق الأسود بن سريع وأبي هريرة رجال الصحيح، وكذلك رجال البزار فيهما . واخرجه ابن جرير الطبري في "جامع البيان" 15/45 من طريقين عن معمر، عن همام عن أبي هريرة موقوفاً بلفظ: "إذ كان يوم القيامة، جمع الله تبارك وتعالى نسم الذين ماتوا في الفترة والمعتوه والأصم والأبكم والشيوخ الذين جاء الإسلام قد خرفوا ... ," فذكر نحوه، وفي آخره: قال................ أبو هريرة: اقرؤوا إن شئتم: (وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولاً) . وذكره السيوطي في "الدر" وزاد نسبته إلى عبد الرزاق، وابن المنذر، وابن أبي حاتم. وفي الباب أيضاً عن أبي سعيد الخدري عند أبي القاسم البغوي في "الجعديات" "2126"، والبزار "2176" بلفظ: "يؤتى بالهالك في الفترة والمعتوه والمولد، فيقول الهالك في الفترة ".... فذكره نحوه . وذكره الهيثمي في "المجمع" 7/216، وقال: رواه البزار وفيه عطية وهو ضعيف، قلت: وحديثه حسن في الشواهد، وهذا منها . وعن أنس عند البزار "2177"، وأبي يعلى -"4224" فيما ذكر الحافظ ابن كثير في "تفسيره" -3/32 من طريق ليث بن أبي سليم، عن عبد الوارث، عنه، وليث ضعيف.

الْاِسْلَامُ وَالصِّبْيَانُ يَحْذِفُوْنَنِيْ بِالْبَعَرِ، وَاَمَّا الْهَرِمُ، فَيَقُوْلُ: رَبِّ، لَقَدْ جَاءَ الْاِسْلَامُ وَمَا اَعْقِلُ، وَاَمَّا الَّذِيْ مَاتَ فِي الْفَتْرَةِ، فَيَقُوْلُ: رَبِّ، مَا اَتَانِيْ لَكَ رَسُوْلٌ، فَيَاْخُذُ مَوَاثِيقَهُمْ لَيُطِيعُنَّهُ، فَيُرْسِلُ اِلَيْهِمْ رَسُوْلًا اَنِ ادْخُلُوا النَّارَ، قَالَ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ دَخَلُوْهَا كَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: چار طرح کے لوگ قیامت کے دن حجت پیش کریں گے احمق شخص بے عقل شخص اور وہ شخص جو زمانہ فترت میں فوت ہو گیا تھا۔ جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے تو وہ یہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار! اسلام آیا لیکن میں نے کسی چیز کے بارے میں نہیں سنا۔ احمق شخص یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اسلام آیا اور اس وقت بچے مجھے مینگنیوں سے مارتے تھے (یعنی میرا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا) جہاں تک بے عقل شخص کا تعلق ہے وہ یہ کہے گا' جب اسلام آیا مجھے کسی چیز کی سمجھ بوجھ نہیں تھی۔ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو زمانہ فترت میں فوت ہو گیا تھا' تو وہ یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تیرا کوئی رسول میرے پاس نہیں آیا۔ پھر پروردگار ان لوگوں سے یہ عہد لے گا کہ وہ اس کی فرمانبرداری ضرور کریں گے۔ پھر پروردگار ان کی طرف ایک پیغام رساں بھیجے گا تم لوگ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر وہ اس میں داخل ہو جائیں' تو وہ ان کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَعْضَاءَ الْمَرْءِ فِي الْقِيَامَةِ تَشْهَدُ عَلَيْهِ بِمَا عَمِلَ فِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن آدمی کے اعضاء اس کے خلاف' اس بارے میں گواہی دیں گے جو وہ دنیا میں عمل کرتا تھا

7358 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: بَلٰى، قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اُجِيزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ، فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ

7358- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو بكر: هو ابن النضر بن أبي النضر، وأبو النضر: هو هاشم بن القاسم بن مسلم، والأشجعي: هو عبيد الله بن عبيد الرحمن، وسفيان: هو الثوري، وعبيد: هو ابن مهران، والشعبي: هو عامر بن شراحيل. وأخرجه مسلم "2969" في الزهد، وأبو يعلى "3977"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص218-217 من طريق أبي بكر بن النضر، عن أبي النضر هاشم بن القاسم، عن عبيد الله الأشجعي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "3975" من طريق شريك عن عبيد المكتب،

عَلَيْكَ شَهِيدًا، فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ: انْطِقِي فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ، ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ، فَيَقُولُ: بُعْدًا لَكُنَّ، وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ مسکرا دیئے آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں کس بات پر مسکرایا ہوں۔ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بندے کے اپنے پروردگار سے گفتگو کرنے پر (مجھے ہنسی آ گئی) وہ بندہ یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیا' تو نے مجھے ظلم سے نہیں بچایا۔ پروردگار فرمائے گا جی ہاں۔ بندہ عرض کرے گا' تو پھر میں اپنے خلاف کسی بھی شخص کی گواہی کو قبول نہیں کروں گا۔ کوئی ایسا گواہ ہونا چاہئے جو میری طرف سے ہو' تو پروردگار فرمائے گا آج کے دن تمہارا اپنا وجود تمہارے خلاف گواہ ہونے کے لیے کافی ہے' اور معزز فرشتے بھی تمہارے خلاف گواہ ہیں۔ پھر اس شخص کے منہ پر مہر لگائی جائے گی اور اس کے اعضاء سے یہ کہا جائے گا: تم کلام کرو۔ پھر وہ اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں کلام کریں گے۔ پھر اسے بولنے کا موقع دیا جائے گا' تو وہ یہ کہے گا تم لوگ دور ہو جاؤ پرے ہو جاؤ۔ میں تو تمہیں بچانے کے لیے (پروردگار سے) گفتگو کر رہا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَحَدًا فِي الْقِيَامَةِ لَا يَحْمِلُ وِزْرَ اَحَدٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: قیامت کے دن کوئی شخص کسی دوسرے کا وزن نہیں اٹھائے گا

7359 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ، وَلَا مَتَاعَ لَهٗ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِي يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهٖ وَصِيَامِهٖ وَزَكَاتِهٖ، فَيَاْتِي وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا، فَيَقْعُدُ، فَيُعْطِي هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُعْطِيَ مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ مفلس کون ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے درمیان مفلس وہ شخص ہوتا ہے' جس کے پاس درہم نہ ہوں اور ساز و سامان نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والا وہ شخص مفلس ہوگا' جو قیامت کے دن اپنی نمازیں، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا۔ جب وہ آئے گا' تو اس نے کسی کو برا کہا ہوگا۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا۔ کسی کو مارا ہوگا' تو وہ شخص بیٹھ

7359- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم برقم. "4411"

جائے گا۔ پھر اس کی نیکیوں میں سے کسی کو کچھ دے دیا جائے گا۔ کسی کو اس کی کچھ نیکیاں دے دی جائیں گی۔ پھر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی' اور اس کے ذمے ادائیگی ابھی باقی ہوگی' تو دوسرے لوگوں کی خطائیں لی جائیں گی (اور اس کے نامہ اعمال میں ڈال دی جائیں گی) پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْاَرْضِ فِي الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُسْلِمِ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا

قیامت کے دن زمین کا مسلمان کے خلاف اس بات کی گواہی دینا جو آدمی زمین کی پشت پر (عمل وغیرہ) کیا کرتا تھا

7360 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) (الزلزلة: 4)، قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ، وَاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، اَنْ تَقُوْلَ: عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ اَخْبَارُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اس دن (زمین) اپنے حالات بیان کرے گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کا اطلاع دینا کیا ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا اطلاع دینا یہ ہے کہ یہ ہر بندے کے خلاف اور ہر کنیز کے خلاف گواہی

7360- إسناده ضعيف . يحيى بن أبي سليمان: وهو أبو صالح المدني - قال البخاري: منكر الحديث، وقال أبو حاتم: مضطرب الحديث ليس بالقوي يكتب حديثه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الوارث بن عبيد الله، فقد روى له الترمذي . وأخرجه أحمد 2/374، والترمذي 3353"ط في تفسير القران: باب ومن سورة: (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ) ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/502، والبغوي في "شرح السنة" "4308"، وفي "تفسيره" 4/515 من طريقين عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن غريب صحيح .... وأخرجه الحاكم 2/532 من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء ، عن سعيد بن أبي أيوب، به. وصححه، وتعقبه الذهبي بقوله: يحى هذا منكر الحديث قاله البخاري. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 8/592، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه، والبيهقي في "الشعب" كما ذكر السيوطي في "الدر المنثور ." وحديث ربيعة بن الغز الجرشي عند الطبراني "4596" من طريق ابن لهيعة، حدثني، الحارث بن يزيد أنه سمع ربيعة الجرشي يقول: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "استقيموا ونعما إن استقمتم، وحافظوا على الوضوء ، فإن خير عملكم الصلاة، وتحفظوا من الأرض، فإنها أمكم، وإنه ليس من أحد عامل عليها خيراً وشراً إلا وهي مخبرة" قال الهيثمي في "المجمع" 1/241: وفيه ابن لهيعة وهو ضعيف . قلت: وربيعة الجرشي مختلف في صحبته، قتل يوم مرج راهط سنة أربع وستين وكان فقيهاً، وثقه الدارقطني وغيره.

دے گی۔اس چیز کے بارے میں جو وہ لوگ اس کی پشت پر کرتے رہے ہیں۔وہ یہ کہے گی کہ اس شخص نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا' تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔

ذِكْرُ اَخْذِ الْمَظْلُومِ فِي الْقِيَامَةِ حَسَنَاتِ مَنْ ظَلَمَهُ فِي الدُّنْيَا

قیامت کے دن مظلوم کا اس شخص کی نیکیاں حاصل کرنے کا تذکرہ' جس نے دنیا میں اس پر ظلم کیا تھا

7361 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِاَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَمَالِهِ، فَلْيَسْتَحِلَّهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَهُ بِهِ حِينَ لَا دِينَارَ وَلَا دِرْهَمَ، فَاِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَجُعِلَتْ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص نے اپنے کسی بھائی کے ساتھ اس کی عزت یا مال کے حوالے سے کوئی زیادتی کی ہو' تو وہ آج ہی اسے معاف کروالے اس سے پہلے کہ اس کی اس دن پکڑ ہو جب کوئی دینار یا درہم کام نہیں آئے گا۔اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوں گے' تو اس کی زیادتی کے حساب سے اس کے نیک اعمال وصول کر لیے جائیں گے' اور اگر یہ نہیں ہوگا' تو پھر اس کے ساتھیوں کے گناہ لے کر اس کے نامہ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو مقبری کے حوالے سے نقل کرنے میں ابن ابوذئب نامی راوی منفرد ہے

7362 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

7361– إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة. وأخرجه الطيالسي "2318"، وعلى بن الجعد "2868"، وأبو القاسم البغوى فى "الجعديات" "2943"، واحمد 2/435 و506، والبخارى "2449" فى المظالم: باب من كانت له مظلمة عند الرجل فحللها له يبين مظلمته؟ والبيهقى 3/369 و 6/83، والبغوى فى "شرح السنة" "4163" من طريق ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتى . وقوله: "فليستحله" قال البغوى: أى: ليسأله أن يجعله فى حل من قبله، يقال: تحللته: إذا سالته أن يجعلك فى حل، ومعناه: أن يقطع دعواه، ويترك مظلمته.

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِي نَفْسٍ اَوْ مَالٍ فَاَتَاهُ، فَاسْتَحَلَّ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ، فَتُوضَعُ فِي سَيِّئَاتِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنے کسی بھائی کے ساتھ اس کی جان یا مال کے حوالے سے کوئی زیادتی کی ہو۔ پھر وہ بھائی کے پاس آئے اور اس سے اپنی زیادتی کو معاف کروالے اس سے پہلے کہ اس کی نیکیاں لی جائیں اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں، تو اس کے ساتھی کے گناہ لیے جائیں اور اس کے گناہوں میں شامل کر دیئے جائیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَدَاءِ الْحُقُوقِ اِلٰى اَهْلِهَا فِي الْقِيَامَةِ حَتَّى الْبَهَائِمِ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ قیامت کے دن حقداروں کو حق ادا کیا جائے گا یہاں تک کہ جانوروں کو بھی ایک دوسرے سے حق دلوایا جائے گا

7363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي خِيَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

7362- إسناده قوي. رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن الحارث الحراني، فقد روى له النسائي في "مسند مالك"، وهو صدوق. محمد بن سلمة: هو ابن عبد الله الحراني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد بن سماك الحراني . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 6/343 من طريقين عن الحسين بن محمد بن حماد، عن محمد بن الحارث، بهذا الإسناد، ولم يذكر: "عن أبيه"، وقال: صحيح في "الموطأ"، غريب من حديث زيد، عن مالك. ورواه إبراهيم بن طهمان، عن يحيى بن سعيد، عن مالك مثله، وخالف إسحاق بن محمد الفروي وأصحاب مالك فيه، فقال: عن سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة. حدثنا أبو بكر بن خلاد، حدثنا إسماعيل بن إسحاق القاضي، حدثنا إسحاق الفروي، حدثنا مالك، به . وأخرجه البخاري "6534" في الرقاق: باب القصاص يوم القيامة، والبيهقي 6/56 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن مالك، عن سعيد، عن أبي هريرة. وأخرجه الترمذي "2419" في صفة القيامة: باب ماجاء في شأن الحساب والقصاص، من طريق أبي خالد يزيد بن عبد الرحمن، عن زيد أبي أنيسة، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي "2327" عن العمري، عن سعيج المقبري، عن أبي هريرة وأنظر الحديث السابق.

7363- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن هشام بن أبي خيرة فقد روى له النسائي وأبو داود، وهو ثقة. ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، والعلاء : هو ابن عبد الرحمن بن يعقوب الحرقي . وأخرجه أحمد 2/235 عن ابن أبي عدي، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً 2/235 و301 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/323 و372 و411، والبخاري في "الأدب المفرد" "183"، ومسلم"2582" في البر والصلة: باب تحريم الظلم، والترمذي "2420" في صفة القيامة: باب ماجاء في شأن الحساب والقصاص، من طرق عن العلاء ، به.

(متن حدیث): لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ اِلٰى اَهْلِهَا حَتّٰى يُقْتَصَّ لِلشَّاةِ الْجَمَّاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ نَطَحَتْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(قیامت کے دن) حقوق ان کے اہل افراد کو ضرور ادا کیے جائیں گے' یہاں تک کہ سینگ کے بغیر بکری کو سینگ والی بکری سے قصاص دلوایا جائے گا' جس نے اسے سینگ مارا تھا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا عَبْدَهُ فِي الْقِيَامَةِ عَنْ صِحَّةِ جِسْمِهِ فِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس بارے میں حساب لے گا کہ اس نے دنیا میں اسے جسم کی تندرستی عطا کی تھی

7364 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَشْعَرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَا يُقَالُ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلَمْ اُصَحِّحْ جِسْمَكَ، وَاُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے یہ کہا جائے گا: کیا میں نے تمہارے جسم کو صحیح نہیں کیا تھا۔ کیا میں نے تمہیں ٹھنڈے پانی کے ذریعے سیراب نہیں کیا تھا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا عَبْدَهُ فِي الْقِيَامَةِ عَنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس کی سماعت اور اس کی بصارت، اس کے مال، اس کی اولاد کے بارے میں حساب لے گا

7365 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

7364– حديث صحيح . الوليد بن مسلم- وإن عنعن -قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال البخاري غير الضحاك بن عبد الرحمن، فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة . وأخرجه الرامهرمزي في "المحدث الفاصل " "566"من طريق محمد بن إبراهيم الشامي، عن الوليد، بهذا الإسناد. قلت: ومحمد بن إبراهيم- وهو ابن العلا الشامي الدمشقي - قال ابن عدي: منكر الحديث، وعامة أحاديثه غير محفوظة . وأخرجه الترمذي "3358" في تفسير القران: باب ومن سورة التكاثر، عبد الله بن أحمد في زوائد "الزهد" ص31، وابن جرير في "جامع البيان " 30/288، والخرائطي في "فضيلة الشكر" "54"، والحاكم في "المستدرك" 4/138، وفي "معرفة علوم الحديث" ص187 من طريقين عن عبد الله بن العلاء بن زبر، به، وقال الترمذي: هذا حديث غريب ! وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 8/613-614

7365– حديث صحيح. عباد بن حبيش: لم يوثقه غير المؤلف 5/142، ولم يرو عنه سماك، وباقي رجاله رجال الشيخين غير سماك، فمن رجال مسلم، وهو صدوق، وانظر ماقبله و"473" و ."3300"

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا، فَقَائِلٌ مَا اَقُولُ: اَلَمْ اَجْعَلْكَ سَمِيعًا بَصِيرًا؟ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا؟ فَمَاذَا قَدَّمْتَ؟ فَيَنْظُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، فَلَا يَجِدُ شَيْئًا، فَلَا يَتَّقِي النَّارَ اِلَّا بِوَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کوئی ایک شخص جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو ایک کہنے والا یہ کہے گا: کیا میں نے تمہارے لیے سماعت اور بصارت نہیں بنائی تھی۔ کیا میں نے تمہیں مال اور اولاد عطا نہیں کیا تھا' تو پھر تم نے کیا عمل کیا۔ وہ شخص اپنے آگے اپنے پیچھے اپنے دائیں اپنے بائیں دیکھے گا' تو اسے کوئی چیز نہیں ملے گی۔ وہ صرف اپنے چہرے کے ذریعے جہنم سے بچ سکے گا' تو تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو۔ خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' اور اگر یہ بھی نہیں پاتے تو پاکیزہ بات کے ذریعے جہنم سے بچنے کی کوشش کرو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ عَبْدَهُ فِي الْقِيَامَةِ عَنْ بَذْلِهِ الْمَاكُولَ وَالْمَشْرُوبَ لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس بارے میں حساب لے گا کہ اس نے دنیا میں کھانے پینے کی چیزیں دوسرے لوگوں پر کس حد تک خرچ کی تھیں

7366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اسْتَطْعَمْتَنِي وَلَمْ اُطْعِمْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ، فَلَمْ تَعُدْنِي، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اَعُودُكَ وَاَنْتَ

7366– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. أبو رافع: هو نفيع الصائغ. وقد تقدم برقم 269"ط و ."945"

رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِىَ فُلَانًا مَرِضَ فَلَوْ كُنْتَ عُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِىْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

''اے آدم کے بیٹے میں نے تم سے کھانے کے لیے مانگا تھا' تو نے مجھے کھلایا نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بندہ عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار' تو مجھ سے کیسے کھانا مانگ سکتا ہے' اور میں تجھے کیسے کھانا کھلا سکتا ہوں جبکہ' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لیے مانگا تھا۔ تم نے اسے کھلایا نہیں تھا۔ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ اگر تم اسے کھلا دیتے (اس کا اجر وثواب) میرے پاس پالیتے۔ اے آدم کے بیٹے میں نے تم سے پینے کے لیے مانگا تھا تم نے مجھے پلایا نہیں تھا۔ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں جبکہ' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو پروردگار فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لیے مانگا تھا۔ تم نے اسے پلایا نہیں تھا۔ کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر میرے فلاں بندے کو تم نے پلا دیا ہوتا' تو (اس کا اجر وثواب) میرے پاس پالیتے۔ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا' لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کر سکتا ہوں جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو پروردگار فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو (اس کا اجر وثواب) میرے پاس پالیتے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا عَبْدَهٗ فِى الْقِيَامَةِ عَنْ تَمْكِيْنِهٖ مِنَ الشَّهَوَاتِ فِى الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' پروردگار قیامت کے دن اپنے بندے سے اس بارے میں حساب لے گا' جو اس نے اس بندے کو دنیا میں اپنی خواہشات کے حوالے سے موقع دیا تھا

7367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ

7367– حديث صحيح. محمد بن ميمون الخياط ذكره المؤلف في "الثقات" وقال: ربما أخطأ، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال في "مشيخته": أرجو أن لايكون به بأس، وقال مسلمة في "الصلة": لابأس به وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل، فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص154 عن محمد بن ميمون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/492 من طريقين عن حماد عن إسحاق بن عبد الله، عن أبي صالح، عن أبي هريرة بنحوه . وفي آخره: "فأين شكر ذلك." وأخرجه الترمذي "2428" في صفة القيامة: باب 6، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 155 عن عبد الله بن محمد الزهري، عن مالك بن سعير، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة وعن أبي سعيد قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يؤتى بالعبد يوم القيامة، فيقول الله له: ألم أجعل لك سمعاً وبصراً ومالاً وولداً، وسخرت لك الأنعام والحرث وتركتك ترأس وتربع، فكنت تظن أنك ملاقي يومك هذا؟! قال: فيقول له: اليوم أنساك كما نسيتني." قال الترمذي: حديث صحيح غريب . وقد تقدم برقم "4642"، وسيأتي برقم "7445" مطولاً.

الْخَيَّاطُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَلْقَيَنَّ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ؟ اَلَمْ اَذَرْكَ تَرَاسُ وَتَرْبَعُ؟ اَلَمْ اُزَوِّجْكَ فُلَانَةَ خَطَبَهَا الْخُطَّابُ، فَمَنَعْتُهُمْ وَزَوَّجْتُكَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایک شخص قیامت کے دن ضرور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو پروردگار اسے فرمائے گا کیا میں نے تمہارے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے تھے کیا میں نے تمہیں صاحب حیثیت نہیں بنایا تھا۔ کیا میں نے تمہاری فلاں عورت کے ساتھ شادی نہیں کروائی تھی' جسے کئی لوگوں نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ لیکن میں نے ان لوگوں کی شادی اس کے ساتھ نہیں ہونے دی اور تمہاری شادی کروادی تھی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا عَبْدَهُ عَنْ تَرْكِهِ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' پروردگار اپنے بندے سے اس بارے میں حساب لے گا جو اس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کیا تھا

7368 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ نَهَارًا الْعَبْدِيَّ وَكَانَ سَاكِنًا فِىْ بَنِى النَّجَّارِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُ، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى اِنَّهُ لَيَقُوْلُ لَهُ: مَا مَنَعَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ اَنْ تُنْكِرَهُ؟ فَاِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَبْدًا حَجَّتَهُ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، وَثِقْتُ بِكَ وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ اَوْ فَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ وَوَثِقْتُ بِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے سے حساب لے گا' یہاں تک کہ وہ اس سے فرمائے گا۔ جب تم نے ایک

7368– إسناده قوى. رجاله ثقات رجال الشيخين غير نهار بن عبد الله العبدى، فقد روى له ابن ماجة، وهو صدوق. وأخرجه الحميدى "739"، وأحمد 3/77، وابن ماجة "4017" فى الفتن: باب قوله تعالى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ)، والبيهقى 10/90 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصحح إسناده البوصيرى فى "مصباح الزجاجة .3/344" وأخرجه أحمد 3/27 و 29، وأبو يعلى "1089" و "1344" من طرق عن أبى طوالة عبد الله بن عبد الرحمن، به. وقوله: "فرقت من الناس" أى: خفتهم.

منکر چیز کو دیکھا تھا' تو تمہیں کس چیز نے اس کا انکار کرنے سے روکا تھا' تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کی دلیل سکھائے گا' تو وہ عرض کرے گا: اے پروردگار میں نے تجھ پر یقین کیا اور لوگوں سے الگ ہو گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں لوگوں سے الگ ہو گیا اور میں نے تجھ پر یقین کیا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الَّذِيْ يَقَعُ بِهِ الْحِسَابُ بِالْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ فِي الْعُقْبَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے جس کے مطابق آخرت میں مسلمان اور کافر کا حساب واقع ہوگا

7369 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، (فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ، فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا) (الانشقاق: 8)، قَالَ: ذَاكَ الْعَرْضُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے حساب لیا جائے گا۔ اس کو عذاب دیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس شخص سے آسان حساب لیا جائے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد پیشی ہے ورنہ قیامت کے دن جس بھی شخص سے حساب لیا جائے گا۔ وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

7369- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ... مؤمل بن هشام، فمن رجال البخاري . إسماعيل: هو ابن إبراهيم بن مقسم . وأخرجه أحمد 6/47، ومسلم "2876" "79" في الجنة وصفة نعيمها: باب إثبات الحساب، والطبري في "تفسيره 30/116" من طرق عن إسماعيلبن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4939" في تفسير سورة (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)، ومسلم "2876" "79"، والترمذي "3337" في التفسير: باب ومن سورة (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)، والقضاعي في "مسند الشهاب" "338" من طرق عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 6/127 و206، والبخاري "103" في العلم: باب من سمع شيئا فراجع حتى يعرفه، و"4939"، و"6537" في الرقاق: باب من نوقش الحساب عذب، ومسلم "2876" "80"، وأبو داود "3093" في الجنائز: باب عيادة النساء، والطبري في "جامع البيان" 30/116، والبغوي في "شرح السنة" "4319"، وفي "تفسيره" 4/464 من طرق عن ابن أبي مليكة. وأخرجه أحمد 6/108 من طريق عبيد الله بن أبي زياد، والطبري 30/116 من طريق مليكة، كلاهما عن القاسم بن محمد، عن عائشة. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 8/456، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه. وانظر الأحاديث الثلاثة الآتية.

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْهَلَاكِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

ایسے شخص کے لیے قیامت کے دن ہلاکت کے اثبات کا تذکرہ، جس سے حساب میں مناقشہ کیا جائے گا ہم اللہ سے اس کی پناہ مانگتے ہیں

7370 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (فَاَمَّا مَنْ اُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا) (الانشقاق: 8)، قَالَ: ذَاكَ الْعَرْضُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''جس شخص سے حساب لیا جائے گا۔ وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے۔

''جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد پیش کرنا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں عثمان بن اسود نامی راوی منفرد ہے

7371 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، (فَاَمَّا مَنْ اُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا) (الانشقاق: 8)، قَالَ: ذَاكَ الْعَرْضُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

7370– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري "6536"، والترمذي "3337"، والبيهقي في "الاعتقاد" ص210-209 من طريق عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4939"، والترمذي "2426" في صفة القيامة: باب5، والطبري في "جامع البيان" 30/116 من طرق عن عثمان بن الأسود، به. وانظر الحديث السابق والحديثين الآتيين.

7371– إسناده صحيح على شرط البخاري. وهو مكرر الحديث رقم "7369" وانظر "7370" و ."7372"

''جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں عطا کیا جائے گا۔ اس سے آسان حساب لیا جائے گا''۔
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد پیش کرنا ہے۔ ورنہ قیامت کے دن جس شخص سے حساب لیا جائے گا۔ وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَرْضِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ لَمْ يُنَاقَشْ عَلٰى اَعْمَالِهٖ

اس پیشی کا تذکرہ جو قیامت میں ہوگی اور اس شخص کی ہوگی جس سے اس کے اعمال کے بارے میں مناقشہ نہیں ہوگا

7372 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ سَيِّئَاتِهٖ وَيَتَجَاوَزُ لَهٗ عَنْهَا، اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ هَلَكَ، وَكُلُّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهٖ، حَتَّى الشَّوْكَةُ تَشُوْكُهٗ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔
''اے اللہ مجھ سے آسان حساب لینا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آسان حساب سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے) کہ آدمی کے نامہ اعمال کی طرف پروردگار دیکھے اور پھر اس کے گناہوں سے درگزر کرے کیونکہ اس دن جس شخص سے حساب لیا جائے گا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔
مومن کو جو بھی مصیبت لاحق ہوتی ہے وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے' یہاں تک کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے (وہ بھی اس کے گناہوں کو ختم کرتا ہے)''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ فِي الْقِيَامَةِ يَتَّقِي فِي النَّارِ عَنْ وَجْهِهٖ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا بِالصَّدَقَةِ وَاِنْ قَلَّتْ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا

7372–والحديث إسناده حسن، ورجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن إسحاق - وهو ابن يسار - فروى له مسلم في المتابعات، وأصحاب السنن، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث عند أحمد وغيره، فانتفت شبهة تدليسه . واخرجه الطبرى 30/115 عن ابن وكيع، عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/48، والطبرى 30/115، والحاكم 1/57 و255 و4/249 و579 من طرق عن محمد بن إسحاق، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 6/185، وابن أبي عاصم في "السنة" "885" من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، عن عبد الواحد بن حمزة، به . وانظر الأحاديث الثلاثة المتقدمة. والطرف الأخير من الحديث تقدم برقم "2895" ولفظه: "مامن مسلم يشاك شوكة فما فوقها إلا رفعه الله بها درجة وحط بها عنه خطيئة."

اس بات کا تذکرہ' آدمی قیامت کے دن صدقے کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرے گا' اگرچہ اس نے دنیا میں تھوڑا صدقہ دیا ہو' ہم (جہنم سے) اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7373 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بِسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ، اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ، فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْسَرَ مِنْهُ، فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ، وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْاَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، وَسَمِعَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ الْاَعْمَشِ بَعْدَ الثَّوْرِيِّ، وَكَذٰلِكَ وَكِيعٌ فِيْ وَصْلِهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، رَوَى قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ فَالطَّرِيقَانِ جَمِيْعًا صَحِيحَانِ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام کرے گا' اور اس شخص کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا پھر وہ آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئے گی' جو اس نے آگے بھیجی ہو (یعنی کوئی نیک کام کیا ہو) پھر وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا' تو اسے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی' جو اس نے آگے بھیجی ہو پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا' تو اس کے سامنے آگ ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تم میں سے جو شخص اپنے چہرے کو آگ سے بچا سکتا ہو (اسے بچانے کی بھرپور کوشش کرے) خواہ وہ کھجور کے نصف حصے کے ذریعے ایسا کرے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اعمش نے خیثمہ سے سنی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عمرو بن مرہ کے حوالے سے بھی خیثمہ سے سنی ہے یہ روایت ابومعاویہ نے نقل کی ہے' اور وہ اعمش کی روایات کے بارے میں ثوری کے بعد سب سے زیادہ علم رکھنے والے شخص ہیں۔ اسی طرح وکیع نے بھی اسے موصول روایت کے طور پر اعمش کے حوالے سے خیثمہ سے نقل کیا ہے۔

قطبہ بن عبدالعزیز اور جریر بن عبدالحمید نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے خیثمہ سے نقل کی ہے' تو اس کے دونوں طرق مستند ہیں۔

7373- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم "473" و "3300"، وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَتَّقِي النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ فِي الْقِيَامَةِ بِالْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ فِي الدُّنْيَا، عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی قیامت کے دن دنیا میں کی گئی پاکیزہ بات کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرے گا' جب کہ (وہ دنیا میں) صدقہ کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو

7374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَسْكَرِيُّ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ الْجُهَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُجَاهِدٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ يَشْكُو اَحَدُهُمَا الْعَيْلَةَ، وَيَشْكُو الْاٰخَرُ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ: فَلَا يَاْتِي عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيرُ مِنَ الْحِيرَةِ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَاَمَّا الْعَيْلَةُ: فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِصَدَقَةِ مَالِهٖ، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهٗ، وَبَيْنَهٗ حِجَابٌ يَّحْجُبُهٗ، وَلَا تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ، فَيَقُوْلَنَّ لَهٗ: اَلَمْ اُوتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُوْلَنَّ: بَلٰى، فَيَقُوْلُ: اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا؟ فَلَيَقُوْلَنَّ: بَلٰى، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهٖ، فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ دو آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے تنگدستی کی شکایت کی اور دوسرے نے لوٹ مار کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک لوٹ مار کا تعلق ہے' تو تھوڑے ہی عرصے کے بعد تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک قافلہ حیرہ سے روانہ ہوگا' اور مکہ تک آ جائے گا' اور اسے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ جہاں تک تنگدستی کا تعلق ہے' تو قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر نکلے گا نہیں اور پھر اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جو اس سے اس زکوٰۃ کو قبول کر لے۔ تم میں سے ہر شخص کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا اس شخص اور اللہ کی بارگاہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگا' جو رکاوٹ بن رہا ہو۔ کوئی ترجمان نہیں ہوگا' جو درمیان میں واسطہ ہو' تو پروردگار اس سے فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال عطا نہیں کیا تھا؟' تو وہ جواب دے گا جی ہاں۔ پروردگار فرمائے گا کیا میں نے تمہاری طرف رسول کو نہیں بھیجا تھا۔ وہ بندہ عرض کرے گا جی ہاں پھر وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے جہنم نظر آئے گی۔ وہ بائیں طرف دیکھے گا' تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی' تو تم میں سے ہر ایک شخص کو جہنم سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے خواہ

7374– حديث صحيح، رجاله رجال البخاري غير عبدان بن محمد الوكيل، فلم أقف له ترجمة. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، وأبو مجاهد الطائي: اسمه سعد، وقد تقدم برقم "473" و "3300" و "7373".

وہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرے اور اگر یہ بھی نہیں ملتی تو پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)

ذِكْرُ اِبْدَالِ اللّٰهِ سَيِّئَاتِ مَنْ اَحَبَّ مِنْ عِبَادِهٖ فِي الْقِيَامَةِ بِالْحَسَنَاتِ

اس بات کا تذکرہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے بارے میں چاہے گا اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا

7375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (متن حدیث): قَالَ: اِنِّي لَاَعْرِفُ آخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ يُؤْتَى بِرَجُلٍ، فَيُقَالُ: سَلُوْهُ عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَدَعُوْا كِبَارَهَا، فَيُقَالُ لَهٗ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هَاهُنَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهٗ: فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جنت میں داخل ہونے والے سب سے آخری جنتی سے واقف ہوں اور جہنم سے نکلنے والے سب سے آخری جہنمی سے واقف ہوں۔ ایک شخص کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اس سے اس کے چھوٹے گناہوں کے بارے میں حساب لو اور اس کے بڑے گناہوں کو چھوڑ دو تو اس شخص سے دریافت کیا جائے گا: تم نے فلاں فلاں دن یہ عمل کیا تھا۔ فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کیا تھا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے کچھ اور عمل بھی کیے تھے جو مجھے یہاں نظر نہیں آ رہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے فرمایا جائے گا: تمہیں ہر گناہ کے عوض میں نیکی ملتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّفَاعَةَ فِي الْقِيَامَةِ قَدْ تَكُوْنُ لِغَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ قیامت کے دن انبیاء کے علاوہ (دیگر لوگوں کو بھی)

7375- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 5/170، ومسلم "190" "315" في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، والترمذي "2596" في صفة جهنم: باب .... 10، وابن منده في "الإيمان" "849" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/157، ومسلم "190" "314" و "315" والترمذي في "الشمائل" "229"، وأبو عوانة في "مسنده" 1/169 و 170، وابن منده "847" و "848"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص54، والبغوي "4360" من طرق عن الأعمش، به.

شفاعت کا موقع دیا جائے گا

7376 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ،

(متن حدیث): قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰى قَوْمٍ اَنَا رَابِعُهُمْ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيمٍ، قَالَ: سِوَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سِوَايَ، قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: ابْنُ الْجَذْعَاءِ، اَوِ ابْنُ اَبِي الْجَذْعَاءِ.

❁❁ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ میں ان میں سے چوتھا فرد تھا (یعنی میرے علاوہ تین افراد اور تھے) ان میں سے ایک نے یہ کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ سائل نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے علاوہ ہوگا''۔

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا۔ کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو ان صاحب نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب وہ صاحب اٹھ گئے' تو میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب تھے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ابن جذعاء تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابن ابوجذعاء تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَنْ يَّشْفَعُ فِي الْقِيَامَةِ وَمَنْ يُّشْفَعُ لَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس شخص کی صفت کے بارے میں ہے' جو قیامت کے دن شفاعت کرے گا' اور جس کے لیے شفاعت کی جائے گی

7377 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

7376– إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن شقيق فمن رجال مسلم، وصحابيه عبد الله بن أبي الجدعاء: روى له الترمذي وابن ماجة. وأخرجه أحمد 3/469 و470 و5/366، والدارمي 2/328، والترمذي "2438" في صفة القيامة: باب 12، وابن ماجة "4316" في الزهد: باب ذكر الشفاعة، والبخاري في "التاريخ الكبير 5/26"، .... وابن خزيمة في "التوحيد" ص313، والحاكم 1/70 و71، وابن الأثير في "أسد الغابة 3/196"، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عبد الله بن أبي الجدعاء، من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح غريب، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ اِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٍ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اِذَا كَانَ صَحْوًا؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَاِنَّكُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، اِلَّا كَمَا لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِمَا يُنَادِيْ مُنَادٍ، فَيَقُوْلُ: لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُوْنَ، قَالَ: فَيَذْهَبُ اَهْلُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ، وَاَهْلُ الْاَوْثَانِ مَعَ اَوْثَانِهِمْ، وَاَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ، وَيَبْقَى مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَغُبَّرَاتٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَاَنَّهَا سَرَابٌ، فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللّٰهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَةً، وَلَا وَلَدًا مَا تُرِيْدُوْنَ؟ قَالُوْا: نُرِيْدُ اَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللّٰهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ، وَلَا وَلَدٌ مَاذَا تُرِيْدُوْنَ؟ قَالُوْا: نُرِيْدُ اَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي جَهَنَّمَ حَتّٰى يَبْقَى مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ فَارَقْنَاهُمْ، وَاِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُوْنَ، وَاِنَّا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا، قَالَ: فَيَاْتِيهِمُ الْجَبَّارُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَلَا يُكَلِّمُهُ اِلَّا نَبِيٌّ، فَيُقَالُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُوْنَهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: السَّاقُ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لَهُ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ يَسْجُدُ، فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُؤْتَى بِ الْجَسْرِ،

7377- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد فمن رجال مسلم. ... وأخرجه البخارى "4919" فى تفسير سورة (نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ) ، و"7439" فى التوحيد: باب قوله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) ، والأجرى فى "الشريعة"ص 261-260، واللالكائى فى "أصول الاعتقاد" "818"، وابن مندة فى "الإيمان" "817"، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص345-344 من طرق عن الليث، عن خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبى هلال، بهذا الإسناد.
وأخرجه عبد الرزاق "20857"، وأحمد 3/16، والبخارى "4581" فى تفسير سورة النساء: باب (إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ) ، ومسلم "183" فى الإيمان: باب معرفة طريق الرؤية، والترمذى "2598" فى صفة جهنم: باب 10، والنسائى 8/112فى الإيمان: باب زيادة الإيمان، وابن أبى عاصم "457" و "458"، وأبو عوانة فى "مسنده" 183-1/181 و183، وابن خزيمة فى "التوحيد" ص 173-172 و173 و174، وابن منده "816" و "818" من طرق عن زيد بن أسلم. وأخرجه أحمد 3/16، وابن ماجة"179" فى المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابو يعلى "1006"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "452"، والآجرى فى "الشريعة" ص 261، وابن خزيمة ص 169، وابن مندة "810" من طريق الأعمش، عن أبى صالح السمان، عن أبى سعيد الخدرى مختصراً. وأخرجه أحمد 3/56 والبخارى "22" فى الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان فى الأعمال و"6560" فى الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "184" "305"، وابو يعلى "1219"، وابو عوانة 1/185، والبغوى "4357"، وابن مندة"822" و "823" من طريق عمرو بن يحيى بن عمارة، عن أبيه، عن أبى سعيد الخدرى مختصراً .... وأخرجه أحمد 3/11 من طريق أبى الهيثم سليمان بن عمرو بن عبد العتوارى، عن أبى سعيد الخدرى. ووقع فى المطبوع منه"حدثنى ليث" وهو تحريف والصواب "أحد بنى ليث" كما فى "تعجيل المنفعة" ص 356. وأخرجه مختصراً أحمد 3/90 وأبو يعلى "1254" من طريق روح عن ابن جريج، عن أبى الزبير، عن جابر، عن أبى سعيد. وانظر الحديث المتقدم برقم "182" والحديث الآتى برقم "7379".

فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ جَهَنَّمَ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْجِسْرُ؟ قَالَ: مَدْحَضَةٌ مَزَلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ، وَكَلَالِيبُ، وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكٌ عُقَيْفَاءُ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ، يُقَالُ لَهَا: السَّعْدَانُ، يَجُوزُ الْمُؤْمِنُ كَالطَّرْفِ، وَكَالْبَرْقِ، وَكَالرِّيحِ، وَكَاَجَاوِيدِ الْخَيْلِ، وَكَالرَّاكِبِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَمَخْدُوشٌ مُسَلَّمٌ، وَمَكْدُوسٌ فِيْ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا، وَالْحَقُّ قَدْ تَبَيَّنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِذَا رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا وَبَقِيَ اِخْوَانُهُمْ يَقُوْلُوْنَ: يَا رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُوْنَ مَعَنَا وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ اِيمَانٍ، فَاَخْرِجُوْهُ، وَيُحَرِّمُ اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَاْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ اِلٰى قَدَمَيْهِ وَاِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ ثَانِيَةً، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ اِيمَانٍ، فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ الثَّالِثَةَ، فَيَقَالُ: اذْهَبُوا، فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ حَبَّةً اِيمَانٍ، فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُونَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: وَاِنْ لَمْ تُصَدِّقُوْنِيْ فَاقْرَؤُوْا قَوْلَ اللّٰهِ: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ اَجْرًا عَظِيمًا) (النساء: 40). فَتَشْفَعُ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ، فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ الْجَبَّارُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ اَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرٍ، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيلِ السَّيْلِ هَلْ رَاَيْتُمُوهَا اِلٰى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، اَوْ جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ اِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ اَخْضَرَ، وَمَا كَانَ اِلَى الظِّلِّ كَانَ اَبْيَضَ، فَيَخْرُجُونَ مَثْلَ اللُّؤْلُؤَةِ، فَيُجْعَلُ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ، وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوْهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَاَيْتُمُوهُ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: بَلَغَنِيْ اَنَّ الْجِسْرَ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ، وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: السَّاقُ الشِّدَّةُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آسمان صاف ہو تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

چودھویں رات میں جب آسمان صاف ہو تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اسی طرح تمہیں اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی جس طرح ان دونوں کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل نہیں ہوتی ہے۔ ایک منادی یہ اعلان کرے گا: ہر قوم اس کے ساتھ جاکر مل جائے گی جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے تو صلیب کی پوجا کرنے والے صلیب کے ساتھ چلے جائیں گے۔ بتوں کی پوجا کرنے والے بتوں کے ساتھ چلے جائیں گے۔ مختلف معبودوں کے پیروکار اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک اور گناہ گار لوگ باقی رہ جائیں گے ان میں سے کچھ لوگوں کا تعلق اہل کتاب سے بھی ہوگا۔ پھر جہنم کو لایا جائے گا اور اسے یوں

پیش کیا جائے گا جیسے وہ سیراب ہے یہودیوں سے کہا جائے گا: تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ جواب دیں گے ہم اللہ کے بیٹے عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے تو کہا جائے گا تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی اور کوئی اولاد نہیں ہے تم کیا چاہتے ہو۔ وہ یہ کہیں گے ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں سیراب کردے تو ان سے کہا جائے گا: تم (اس سراب میں سے) پی لو تو وہ لوگ جہنم میں گر جائیں گے۔ عیسائیوں سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے تو کہا جائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اس کی تو کوئی بیوی اور کوئی اولاد نہیں ہے۔ تم کیا چاہتے ہو وہ کہیں گے ہم یہ کہتے ہیں تو ہمیں سیراب کردے تو ان سے کہا جائے گا: تم لوگ (اس سراب میں سے) پی لو تو وہ لوگ بھی جہنم میں گر جائیں گے یہاں تک کہ اللہ کی عبادت کرنے والے نیک اور گناہ گار لوگ باقی رہ جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا: تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو۔ دوسرے لوگ تو چلے گئے ہیں تو وہ کہیں گے ہم ان سے الگ ہیں۔ ہم نے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جا کر مل جائے جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے تو ہم لوگ بھی اپنے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ زبردست ذات ان کے پاس آئے گی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں اس کے ساتھ کلام صرف نبی کرے گا۔ پھر یہ کہا جائے گا: کیا تمہارے درمیان اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جس کے ذریعے تم اسے پہچان لو تو مسلمان یہ کہیں گے پنڈلی ہے۔ پھر پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا تو ہر مومن شخص اس کے سامنے سجدے میں چلا جائے گا اور وہ شخص باقی رہ جائے گا جس نے دکھاوے اور ریاکاری کے طور پر اس کے لیے سجدہ کیا تھا وہ شخص سجدے میں جانے لگے گا لیکن اس کی پشت اکڑ جائے گی۔ پھر ایک پل لایا جائے گا اور اسے جہنم کے اوپر لگا دیا جائے گا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ پل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پھسلنے اور گرنے کا مقام ہے۔ اس پر کانٹے، آنکڑے اور نوکیلی چیزیں ہوں گی جیسے نجد میں موجود ایک مخصوص قسم کے پودے پر کانٹے ہوتے ہیں۔ اس پودے کو سعدان کہا جاتا ہے کوئی مومن پلک جھپکنے میں اور کوئی برق کی طرح اور کوئی ہوا کی طرح اور کوئی تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور کوئی سوار شخص کی طرف اس پر سے گزرے گا۔ کچھ لوگ سلامتی سے اس پر سے گزر جائیں گے۔ کچھ مخدوش ہو کر گزریں گے کچھ جہنم کے اثرات سے متاثر ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے آخری شخص گھسٹتا ہوا اس پر سے گزرے گا۔ مومنین کی طرف سے حق اس وقت واضح ہو جائے گا۔ جب وہ یہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں اور ان کے کچھ بھائی باقی رہ گئے ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں اے ہمارے پروردگار یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کرتے تھے تو پروردگار فرمائے گا تم جاؤ اور تمہیں جس کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا ایمان ملتا ہے اسے (جہنم میں سے) نکال لو تو اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو جہنم کے لیے حرام قرار دیدے گا۔ وہ لوگ اپنے بھائیوں کے پاس آئیں گے۔ جن میں سے بعض لوگ جہنم میں پاؤں تک گم ہوں گے بعض نصف پنڈلی تک ہوں گے۔ پھر وہ جہنم سے نکلیں گے۔ پھر وہ دوبارہ اس میں آئیں گے۔ پھر وہ فرمائے گا تم لوگ جاؤ تمہیں جس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنا ایمان ملتا ہے اسے (جہنم سے) باہر نکال لو تو وہ جہنم سے (ایسے لوگوں کو) باہر نکالیں گے پھر وہ تیسری مرتبہ آئیں گے کہا جائے گا تم جاؤ اور جس کے دل میں دانے کے وزن جتنا ایمان تمہیں ملتا ہے اسے (جہنم سے) نکال لو تو وہ لوگ انہیں نکال لیں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم لوگ میری بات کو سچ نہیں سمجھتے تو تم یہ آیت تلاوت کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ ذرے کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرے گا۔ اگر کوئی نیکی ہوگی تو وہ اسے کئی گنا کر دے گا اور وہ اپنی طرف سے عظیم اجر بھی عطا کرے گا''۔

فرشتے، انبیاء، صدیقین شفاعت کریں گے۔ پھر زبردست ذات جو برکت والی اور بلند و برتر ہے اور جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ یہ فرمائے گا اب میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ پھر جبار (اللہ تعالیٰ) ایک مٹھی بھر لوگ جہنم سے نکالے گا وہ ان لوگوں کو نکالے گا جو جل کر کوئلہ ہو چکے تھے اور انہیں ایک نہر میں ڈالا جائے گا جس کا نام نہر حیات ہے تو وہ اس میں یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں دانا پھوٹ پڑتا ہے۔ کیا تم نے چٹان کے کنارے پر یا درخت کے کنارے پر اسے دیکھا ہے اس کا جو حصہ سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز ہوتا ہے جو حصہ سائے کی طرف ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے تو وہ لوگ موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے۔ ان کے گلے میں انگوٹھیاں ڈال دی جائیں گی۔ وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت یہ کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں رحمان نے (جہنم سے) آزاد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے کیے ہوئے کسی عمل کے بغیر جنت میں داخل کر دے گا جو ان کی بھیجی ہوئی کسی چیز کے بغیر ہوگا ان سے کہا جائے گا: تم جو کچھ دیکھ رہے ہو وہ تم کو ملتا ہے اور اس کی مانند مزید ملتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے ''کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ ساق سے مراد شدت ہے (یعنی معاملہ سخت ہو جائے گا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ شَفَاعَةِ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ وَلَدِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد میں سے مسلمانوں کے لیے شفاعت کریں گے

7378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اِبْرَاهِيمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا رَبَّاهُ، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا: يَا لَبَّيْكَاهُ، فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ حَرَّقْتَ بَنِيَّ، فَيَقُوْلُ: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ ذَرَّةٌ اَوْ شَعِيرَةٌ مِّنْ اِيمَانٍ

7378- إسناده صحيح على شرط الشخين. ابو مالك الأشجعي: هو سعد بن مالك، وفي الباب حديث أنس وسيأتي برقم "7484".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: میں سن رہا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے پروردگار! تو نے میرے بیٹوں کو جلا دیا ہے' تو پروردگار فرمائے گا تم جہنم میں سے ہر اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں ذرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ جَوَازِ النَّاسِ عَلَى الصِّرَاطِ نَسْاَلُ اللّٰهَ السَّلَامَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو لوگوں کے پل صراط سے گزرنے کی کیفیت کے بارے میں ہے' ہم اس دن کی سلامتی کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں

7379 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيَمُرُّ النَّاسُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَعَلَيْهِ حَسَكٌ، وَكَلَالِيبُ، وَخَطَاطِيفُ تَخْطَفُ النَّاسَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، وَبِجَنْبَتَيْهِ مَلَائِكَةٌ، يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّمُرُّ مِثْلَ الرِّيحِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّمُرُّ مِثْلَ الْفَرَسِ الْمُجْرَى، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّسْعٰى سَعْيًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّمْشِى مَشْيًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّحْبُوْ حَبْوًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّزْحَفُ زَحْفًا، فَاَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا، فَلَا يَمُوْتُوْنَ، وَلَا يَحْيَوْنَ، وَاَمَّا اُنَاسٌ، فَيُؤْخَذُوْنَ بِذُنُوْبٍ وَّخَطَايَا، فَيَحْتَرِقُوْنَ، فَيَكُوْنُوْنَ فَحْمًا، ثُمَّ يُؤْذَنُ فِى الشَّفَاعَةِ فَيُؤْخَذُوْنَ ضِبَارَاتٍ ضِبَارَاتٍ، فَيُقْذَفُوْنَ عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِىْ حَمِيلِ السَّيْلِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا رَاَيْتُمُ الصَّبْغَاءَ شَجَرَةً تَنْبُتُ فِى الْفَضَاءِ؟ فَيَكُوْنُ مِنْ آخِرِ مَنْ اُخْرِجَ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ عَلٰى شَفَتِهَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، صَرِّفْ

7379– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى نضرة - وهو المنذر بن قطعة - فمن رجال مسلم. أبو خيثمة: هو زهيربن حرب 0 وهو فى "مسند أبى يعلى. "1253"" وأخرجه أحمد 3/26، وابن منده "827" من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد . ..... وأخرجه أحمد 3/25و26، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 3/467، وابن مندة "828"من طرق عن عثمان بن غياث، به. وأخرجه أبو يعلى "1255" عن أبى خيثمة زهير، عن روح بن عبادة، عن عوف، عن أبى نضرة، به. وأخرجه من طرق عن أبى نضرة به: أحمد 3/5 و20 و78و90، ومسلم"185" فى الإيمان: باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، وابن ماجة "4309" فى الزهد: باب ذكر الشفاعة، وأبو يعلى "1097" و"1370"، وأبو عوانة فى "مسنده1/186"، وابن مندة"824" و "825" و "826" و "829" و "830" و "831" و "832" و "833" و "834" و ."835" وأخرجه ابن مندة "840" من طريق سهيل بن أبى صالح، عن النعمان بن أبى عياش، عن أبى سعيد الخدرى. وقوله: "اختلف أبو سعيد ورجل من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم" الصحابى هو أبو هريرة لما أخرج عبد الرزاق "2056"، وأحمد 2/275و 293 و 533 و 534، والبخارى "6574" و "7438"، واللالكائى "817"، والبغوى "3346" - وسيأتى عند المؤلف برقم "7386" - من طريق الزهرى، عن عطاء بن يزيد الليثى، عن أبى هريرة بنحو حديث أبى سعيد.

وَجْهِي عَنْهَا، فَيَقُوْلُ: عَهْدَكَ وَذِمَّتَكَ لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا، قَالَ: وَعَلَى الصِّرَاطِ ثَلَاثُ شَجَرَاتٍ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، حَوِّلْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ آكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا وَاَكُوْنُ فِيْ ظِلِّهَا، فَيَقُوْلُ: عَهْدَكَ وَذِمَّتَكَ لَا تَسْاَلُنِيْ شَيْئًا غَيْرَهَا، قَالَ: ثُمَّ يَرَى اُخْرَى اَحْسَنَ مِنْهَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، حَوِّلْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ آكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا، وَاَكُوْنُ فِيْ ظِلِّهَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: عَهْدَكَ وَذِمَّتَكَ لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا، ثُمَّ يَرَى اُخْرَى اَحْسَنَ مِنْهَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، حَوِّلْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ آكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَاَكُوْنُ فِيْ ظِلِّهَا، قَالَ: ثُمَّ يَرَى سَوَادَ النَّاسِ وَيَسْمَعُ كَلَامَهُمْ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ: اخْتَلَفَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّرَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ، فَيُعْطَى الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَيُعْطَى الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى وَعَلَى الصِّرَاطِ ثَلَاثُ شَجَرَاتٍ، وَاِنَّمَا هُوَ عَلٰى جَانِبِ الصِّرَاطِ ثَلَاثُ شَجَرَاتٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم کے پل پر سے لوگ گزریں گے۔ اس پر بڑے بڑے کانٹے اور آنکڑے لگے ہوئے ہوں گے' جو لوگوں کو دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے اچک لیں گے۔ اس کے دونوں پہلوؤں پر فرشتے موجود ہوں گے اور وہ یہ کہہ رہے ہوں گے اے اللہ سلامتی عطا کرنا، سلامتی عطا کرنا' تو کچھ لوگ ہوا کی مانند (تیزی سے) گزر جائیں گے۔ کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی طرح، کچھ دوڑنے والے شخص کی طرح، کچھ چلنے والے شخص کی طرح، کچھ لوگ گھسٹ کر گزریں گے' اور کچھ لوگ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے گزریں گے۔ جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے' جو اس کے اہل ہوں گے' تو وہ جہنم میں نہ تو مریں گے اور نہ ہی زندہ رہیں گے۔ البتہ کچھ لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے اور خطاؤں کی وجہ سے ان کی گرفت کی جائے گی اور انہیں جلایا جائے گا۔ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے' تو پھر شفاعت کی اجازت دی جائے گی' تو انہیں گروہ گروہ کر کے لیا جائے گا' اور جنت کی نہر میں ڈالا جائے گا' اور وہ یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلاب کی گزرگاہ میں دانہ پھوٹ پڑتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے وہ درخت نہیں دیکھا جو ایسی کھلی جگہ پر اگتا ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جہنم سے نکالا جانے والا آخری شخص وہ ہوگا' جو جہنم کے کنارے پر ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے۔ پروردگار فرمائے گا تم یہ عہد کرو کہ تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پل صراط پر تین درخت ہوں گے وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کی طرف پھیر دے تاکہ میں اس کا پھل کھالوں۔ سائے میں آجاؤں۔ پروردگار فرمائے گا تم یہ عہد کرو تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص دوسرے درخت کو دیکھے گا وہ اس سے زیادہ اچھا ہے' تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس کی طرف پھیر دے تاکہ میں اس کا پھل کھالوں اور اس کے سائے میں آجاؤں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پروردگار یہ فرمائے گا تم یہ عہد کرو کہ تم اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگو گے پھر وہ تیسرے درخت کو دیکھے گا کہ وہ اس سے بھی زیادہ اچھا ہے' تو عرض کرے گا: اے میرے پروردگار' تو مجھے اس درخت کے پاس لے جا' تاکہ میں اس کا پھل کھاؤں اور اس کے سائے میں

آؤں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص (جنت میں) لوگوں کے ہجوم کو دیکھے اور ان کا کلام سنے گا' تو عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے۔

ابونضرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے درمیان (الفاظ کو نقل کرنے) میں اختلاف ہوا۔ ان میں سے ایک کا یہ کہنا تھا: پروردگار اسے جنت میں داخل کر دے گا' اور اسے دنیا اور اس کی مانند مزید (جگہ جنت میں عطا کرے گا) اور دوسرے صحابی نے یہ کہا: پھر وہ شخص جنت میں داخل ہوگا' اور اسے دنیا اور اس کی مانند دس گنا (مزید جگہ) عطا کی جائے گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام ابویعلیٰ نے اسی طرح یہ بیان کیا ہے کہ پل صراط پر تین درخت ہوں گے حالانکہ روایت کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ پل صراط کے ایک طرف (یعنی جنت والی طرف) تین درخت ہوں گے۔

7380 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ) اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الصِّرَاطِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

''جب زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا آسمان کو بھی (تبدیل کر دیا جائے گا) اور سب لوگ ''ایک اور زبردست اللہ'' کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے''۔

تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پل صراط پر ہوں گے۔

7380– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الصحيح غير موسى بن مروان فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة...... وأخرجه أحمد 6/35، ومسلم "2791" في صفة القيامة والجنة والنار، باب في البعث والنشور وصفة الأرض يوم القيامة، والترمذي "3121" في التفسير: باب ومن سورة إبراهيم عليه السلام، وابن ماجة "4279" في الزهد: باب ذكر البعث، والطبري في "جامع البيان" 13/252 و253، والحاكم 2/352، والبغوي في "تفسيره" 3/41 من طرق عن داود بن أبي هند، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/134 و218، والطبري 252*13 و253 من طرق عن داود بن أبي هند، به، إلا أنهما لم يذكرا "مسروقاً." وأخرجه أحمد 6/101، والطبري 13/253 من طريقين عن القاسم بن الفضل، عن الحسن، عن عائشة. وأخرج الطبري 13/253 من طريق قتادة، عن حسان بن بلال المزني، عن عائشة. وأخرجه الطبري من طريقين عن قتادة أنه بلغه عن عائشة. وذكر السيوطي في "الدر المنثور" 5/56 وزاد نسبته إلى ابن المنذر وابن أبي حاتم، وابن مردويه.

بَابُ وَصْفِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

جنت اور اہل جنت کی صفت کا تذکرہ

7381 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، وَابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهِ: اَلَا هَلْ مُشَمِّرٍ لِلْجَنَّةِ، فَاِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَاْلَاُ، وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ، وَقَصْرٌ مُشَيَّدٌ، وَنَهْرٌ مُطَّرِدٌ، وَفَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلَلٌ كَثِيْرَةٌ فِي مَقَامٍ اَبَدًا فِي حَبْرَةٍ وَّنَضْرَةٍ فِي دَارٍ عَالِيَةٍ سَلِيْمَةٍ بَهِيَّةٍ ، قَالُوْا: نَحْنُ الْمُشَمِّرُوْنَ لَهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: قُوْلُوْا: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا جنت کے لیے تیاری کرنے والا کوئی ہے؟ کیونکہ جنت ایک ایسی چیز ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔

7381– إسناده ضعيف، الضحاك المعافری لَمْ يُوَثِّقُهُ غير المؤلِّف، ولم يَروِ عنه غير محمد بن المهاجرن وقال الذهبي: لايعرف. وسليمان بن موسى: هو ..... الأموى الدمشقي المعروف بالأشدق مختلف فيه وثقه ابن معين ودحيم والدارقطنى وابن سعد، وقال أبو حاتم: محله الصدق وفي حديثه بعض الاضطراب، وقال البخاری: عند مناكير، وقال النسائي: ليس بالقوى في الحديث، وقال ابن المديني: خولط قبل موته بيسير. وقد انفرد بإحاديث لم يروها غيره. وأخرج ابن ماجة "4332" في الزهد: باب صفة الجنة، عن عباس بن عثمان، بهذا الإسناد. وقال البوصيرى في "مصباح الزجاجة" 3/325: هذا إسناد فيه مقال، الضحاك المعافرى ذكره ابن حبان في "الثقات" وقال الذهبي في "طبقات التهذيب": مجهول، وسليمان بن موسى الأموى مختلف فيه، وباقي رجال الإسناد ثقات. وقال البزار: لانعلم من رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا أسامة بن زيد، ولا نعلم له طريقاً عن أسمة إلا هذا الطريق، ولا نعلم رواه عن الضحاك إلا هذا الرجل محمد بن مهاجر. وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 4/336، والفسوى في "المعرفة والتاريخ" 1/304، والبيهقي في "البعث" "391" وفي "الأسماء والصفات" ص 170، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "24" من طريق الوليد بن مسلم، به. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "388"، والرامهرمزى في "الأمثال" ص 145، وأبو الشيخ في "العظمة" "601"، وأبو نعيم "24" و "25" من طرق عن الوليد بن مسلم، عن محمد بن المهاجر، عن سليمان بن موسى، به، بإسقاط "الضحاك" وهذا من تدليس الوليد بن مسلم، وهومعروف بتدليس التسوية. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "72"، وأبو الشيخ "602"، وأبو نعيم "24"، والبغوى في "شرح السنة" "4386" من طريقين عن. . . . .

. . عثمان بن سعيد بن كثؤى بن دينار، عن محمد بن المهاجر، عن الضحاك المعافرى، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 1/91، وزاد نسبته إلى ابن أبي الدنيا في "صفة الجنة"، والبزار، وابن أبي حاتم، وابن مردويه.

رب کعبہ کی قسم وہ ایک ایسا نور ہے جو جھلملا رہا ہے۔ ایک ایسا پھول ہے جو لہلہا رہا ہے۔ ایک ایسا محل ہے جو مربوط ہے۔ ایک ایسی نہر ہے جو مسلسل بہتی ہے وہاں پھل ہیں جو بہت زیادہ ہیں اور پکے ہوئے ہیں اور بیویاں ہیں جو حسین و جمیل ہیں اور بہت زیادہ عمدہ لباس ہیں۔ وہ ایک ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ وہ جگہ سرسبز ہے، ہری بھری ہے، بلند و برتر ہے، صحیح و سالم ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کہو ان شاء اللہ۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے جہاد کا ذکر کیا اور اس کی ترغیب دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْمَسَافَةِ الَّتِيْ تُوجَدُ مِنْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس مسافت کے بارے میں ہے جس مسافت سے جنت کی خوشبو محسوس ہو جائے گی

7382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ مِائَةِ عَامٍ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ناحق طور پر کسی ذمی کو قتل کر دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اگرچہ اس کی بو ایک سو میل کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَوْصُوْفَ فِيْ خَبَرِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ لَمْ يُرِدْ بِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ یونس بن عبید کے حوالے سے منقول روایت کے بارے میں جو عدد ذکر کیا گیا ہے اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے علاوہ کی نفی کی ہو

7383 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ

7382- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عبد الوهاب الحجبي، فمن رجال البخاري. وقد تقدم برقم "4881" و "4882" وانظر الحديث الآتي.

7383- حديث صحيح: مسلم بن أبي مسلم الجرمي: ذكره المؤلف في "الثقات" وقال: ربما أخطأ، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. هشام: هو ابن حسان الأزدي القردوسي، وقد تقدم برقم "4881" و "4882" و "7382".

الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا فِیْ عَهْدِهٖ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص معاہدہ ہونے کے باوجود کسی ذمی کو قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوجاتی ہے''۔

ذِكْرُ الِاسْتِدْلَالِ عَلٰى مَعْرِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ بِثَنَاءِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ وَالْعَقْلِ عَلَيْهِمْ

اہل علم، اہل دین اور اہل عقل کی تعریف کے ذریعے' اہل جہنم کے مقابلے میں اہل جنت کی شناخت پر استدلال کرنے کا تذکرہ

7384 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ الضَّبِّیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِیُّ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ الثَّقَفِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ بِالنَّبَاءَةِ، اَوِ النَّبَاوَةِ مِنَ الطَّائِفِ: تُوْشِكُوْنَ اَنْ تَعْلَمُوا اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اَوْ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ ، وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ: اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ: بِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ، اَنْتُمْ شُهَدَاءُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نباہ یا نباوہ کے مقام پر جس کا تعلق طائف سے ہے، خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

7384– رجاله ثقات رجال مسلم غير أبی بكر بن أبی زهير الثقفين فقد ذكره المؤلف فی "الثقات" 5/562، وروی عنه إسماعيل بن أبی خالد، وأمية بن صفوان، وهو من رجال ابن ماجة، وأبو زهير: والد أبی بكر ذكره المؤلف فی الصحابة 3/457، وقال: كان فی الوفد، وقال البغوی: سكن الطائف، وقال ابن ماكولا: وفد علی النبی صلى الله عليه وسلم. وأخرجه البيهقی 10/123، والمزی فی "تهذيب الكمال" فی ترجمة أبی بكر بن أبی زهير، من طرق عن داود بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/416 و 6/466، وابن ماجة"4221" فی الزهد: باب الثناء الحسن، والحاكم 4/436، والدولابی فی"الكنی" 1/32، وابن الأثير فی "أسد الغابة" 6/125، والمزی فی "تهذيب الكمال" من طرق عن نافع بن عمر، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبی، وقال البوصيری فی "مصباح الزجاجة " 3/301: وإسناد حديثه صحيح رجاله ثقات، وقال الحافظ فی "الإصابة4/77"، وزاد فی نسبته الدارقطنی فی "الأفراد": وسنده حسن غريب، وقال الدارقطنی: تفرد به أمية بن صفوان، عن أبی بكر، وتفرد به نافع بن عمر عن أمية.

''عنقریب تم لوگ اہل جہنم کے مقابلے میں اہلِ جنت کو جان لو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) برے لوگوں کے مقابلے میں بہتر لوگوں کو جان لو گے''۔

(راوی کہتے ہیں) میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔

''اہل جہنم کے مقابلے میں اہل جنت کو پہچان لو گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کس چیز کے ذریعے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی تعریف اور بری تعریف کے ذریعے۔ تم لوگ ایک دوسرے کے بارے میں گواہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ بَعْضِ وَصْفِ النِّعَمِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ رَفَعَ مَنْزِلَتَهُ فِيْ جَنَّاتِهِ

ان بعض نعمتوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو (نعمتیں) اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کی ہیں جس شخص کے مقام کو وہ اپنی جنتوں میں بلند کرے گا

7385 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ، وَابْنِ اَبْجَرَ، سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ مُوْسٰى اَيْ رَبِّ، مَنْ اَهْلُ الْجَنَّةِ اَرْفَعُ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: سَاُحَدِّثُكَ عَنْهُمْ اَعْدَدْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَمِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ: (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ) الْاٰيَةَ (السجدة: 17).

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اہل جنت میں سب سے بلند مرتبہ کس کا ہوگا' تو پروردگار نے فرمایا: میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں نے اپنے دست قدرت کے ذریعے ان کی عزت افزائی کا سامان تیار کیا ہے' اور میں نے اس پر مہر لگا دی ہے وہ ایک ایسی چیز ہے جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا۔

(راوی کہتے ہیں) اس کا مصداق اللہ کی کتاب میں موجود (یہ آیت ہے)

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے''۔

7385- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حامد بن يحيى البلخي، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة . وابن حجر - وهو عبد الملك بن سعيد بن حيان - روى له مسلم. وقد تقدم برقم "6216" وسيأتي برقم ."7426"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِعْدَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا جِنَانَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْاَوَانِيْ وَالْاٰلَاتِ لِمَنْ اَطَاعَهٗ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے سونے اور چاندی کی جنتیں تیار کی ہیں جن میں برتن اور آلات (سونے چاندی کے ہیں) یہ اس شخص کے لیے ہیں' جو دنیا میں اس کی فرمانبرداری کرتا رہا ہو

7386 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بِسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا، وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا، وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ

❁❁ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو جنتیں ایسی ہیں' جو چاندی سے بنی ہوئی ہیں ان کے برتن ان میں موجود تمام چیزیں چاندی سے بنی ہوئی ہیں۔ دو جنتیں ایسی ہیں جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے سے بنی ہوئی ہیں' اور لوگوں اور ان کے پروردگار کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہے' جو جنت عدن میں پروردگار کی ذات پر ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بِنَاءِ الْجَنَّةِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِاَوْلِيَائِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِهٖ

جنت کی بناوٹ کی کیفیت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں اور اپنے فرمانبرداروں کے لیے تیار کیا ہے

7386- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عمران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب، وعبد الله بن قيس: هو الصحابي أبو موسى الأشعري. وأخرجه البخاري "4880" في تفسير سورة الرحمن: باب (حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ) ، وابن أبي عاصم "في السنة"613""، والبغوي"4379" عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/411، والبخاري"4878" في تفسير سورة الرحمن: باب (وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ) ، و "7444" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ) ، ومسلم "180" في الإيمان: باب قوله عليه السلام: "إن الله لاينام"، والترمذي"2582" في صفة الجنة: باب ماجاء في صفة غرف الجنة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/468، وابن ماجة "186" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبي عاصم "613"، والدولابي في "الكنى" 2/71، وابن مندة "780"، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" "831"، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 130، وفي "الأسماء والصفات" ص 302، والبغوي "4380" والذهبي في "تذكرة الحافظ1/270" من طرق عن عبد العزيز بن عبد الصمد، به. واخرجه ابن أبي شيبة13/148، وأحمد 4/416، والدارمي 2/333، والطيالسي "529"، وابن مندة"781"

7387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ رَوَاحَةَ الْمَنْبِجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْمُدِلَّةِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا، وَكُنَّا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ، وَاِذَا فَارَقْنَاكَ اَعْجَبَتْنَا الدُّنْيَا، وَشَمَمْنَا النِّسَاءَ وَالْاَوْلَادَ، فَقَالَ: لَوْ تَكُوْنُوْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ عَلَى الْحَالِ الَّذِيْ اَنْتُمْ عَلَيْهِ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَكُفِّكُمْ، وَلَوْ اَنَّكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ كَيْ يَغْفِرَ لَهُمْ، قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ اَوِ الْيَاقُوْتُ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمْ، فَلَا يَبْؤُسُ، وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ، وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ، ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہو جاتے ہیں اور ہمیں آخرت کی فکر ہو جاتی ہے لیکن جب ہم آپ سے جدا ہوتے ہیں تو ہمیں دنیا اچھی لگنے لگتی ہے اور ہم اپنے بیوی بچوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مستقل اسی حالت میں رہو جو تمہاری حالت اس وقت ہوتی ہے جب تم میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے اپنے ہاتھوں کے ساتھ تمہارے ساتھ مصافحہ کرنے لگ پڑیں اور اگر تم اپنے

7387– حديث صحيح بشواهد. إسناده ضعيف. أبو المدلة: هو مولى عائشة، لم يوثقه غير المؤلف 5/72، وسماه عبيد الله بن عبد الله، وقال ابن المديني: أبو مدلة مولى عائشة لايعرف اسمه مجهول، لم يرو عنه غير أبي ماجاهد الطائي. وفرج بن رواحة المنبجي: ذكره المؤلف في "الثقات" 9/13، وقال: مستقيم الحديث جداً، وباقي رجاله ثقات. وقد تقدم طرف منه "ثلاث لاترد"...... بهذا الإسناد برقم 3428." واخرجه الطيالسي "2583" و"2584"، وأحمد 305-2/340 و305، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "100" و "136" من طريق زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/445، والدارمي 2/333 من طريق سعدان الجهني، عن أبي مجاهد سعد الطائي، به. وأخرجه الترمذي "2526"في صفة الجنة: باب ماجاء في صفة الجنة ونعيمها، عن أبي كريب، حدثنا محمد بن فضيل، عن حمزة الزيات، عن زياد الطائي، عن أبي هريرة، وقال: هذا حديث ليس إسناده بذاك القوي، وليس هو عندي بمتصل، وقد روى هذا الحديث بإسناده آخر عن أبي مدلة، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه ابن المبارك في "الزهد" "1075" عن حمزة الزيات، عن سعد الطائي، عن رجل، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 4/346، ومسلم "2750" في التوبة: باب فضل دوام الذكر والفكر في امور الأخرة، من طرق عن سعيد الجريري، عن أبي عثمان النهدي، عن حنظلة الأسيدي مرفوعاً بلفظ: "والذي نفسي بيده، إن لو تدرون على ما تكونون عندي، وفي الذكر، لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي طركم." وأخرجه الطيالسي "1345"، وأحمد 4/346، والترمذي ."2452" . . . .

.في صفة القيامة: باب 20، من طريق عمران القطان، عن قتادة، عن يزيد بن عبد الله بن الشخير، عن حنظلة الأسيدي. ولفظه: "لو أنكم تكونون كما تكونون عندي لأظلتكم الملائكة بأجنحتها."

گھروں میں رہنے کے دوران گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو لے آئے گا' جو گناہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مغفرت کرے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں جنت اور اس کی بناوٹ کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔ اس کا گارا مشک اذفر کا ہے۔ اس کی کنکریاں موتیوں اور یاقوت کی ہیں۔ اس کی مٹی زعفران ہے' جو شخص اس میں داخل ہوگا۔ وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا کبھی پریشان نہیں ہوگا' اور ہمیشہ زندہ رہے گا' اسے کبھی موت نہیں آئے گی' اور اس کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی۔ تین لوگ ایسے ہیں جن کی دعا مسترد نہیں ہوتی۔ عادل حکمران، روزہ دار شخص جب افطاری کرتا ہے اور مظلوم شخص جس کی دعا بادلوں سے اوپر چلی جاتی ہے۔ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار یہ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ عرصے کے بعد کروں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَسَافَةِ الَّتِيْ بَيْنَ كُلِّ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان مسافت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7388 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ سَبْعِ سِنِيْنَ

حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کے دو کواڑوں کے درمیان سات برس کی مسافت کا فاصلہ ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

7388- إسناده صحيح. خالد: هو ابن عبد الله الواسطي، والجريري: هو سعيد بن إياس، وأبو حكيم: هو معاوية بن حيدة القشيري. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 6/208 من طريق وهيب، وابن أبي داود في "البعث" "61" من طريق إسحاق بن شاهين، كلاهما عن خالد، بهذا الإسناد. ولفظ أبي نعيم: "مسيرة سبعين عاماً." وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور" "239" وابن عدي في "الكامل" 2/500 من طريق علي بن عاصم، عن الجريري، به. وأخرجه أحمد 5/3 من طريق حماد، عن الجريري، به، بلفظ: "مسيرة أربعين عاماً." وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/29، وأبي يعلى "1275"، والبيهقي في "البعث والنشور" 38 من طريق حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج، عن أبي الهيثم، عنه، بلفظ: "مسيرة أربعين"، وابن لهيعة ضعيف، وكذا دارج في روايته عن أبي الهيثم. وعن عتبة بن غزوان وإسناده صحيح، وقد تقدم برقم "7121" بلفظ: "مسيرة أربعين."

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ معاویہ بن حیدہ کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

7389 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ، اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان فاصلہ ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ دَرَجَاتِ الْجِنَانَ الَّتِىْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اَطَاعَهُ فِىْ حَيَاتِهِ

جنت کے درجات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے' جو دنیا میں اس کی فرمانبرداری کریں گے

7390 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِىْ سَبِيْلِهِ بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ، فَهُوَ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَهُوَ اَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ الْعَرْشُ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک سو درجے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے۔ جب تم مانگو تو اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس مانگو' کیونکہ وہ جنت کا درمیانی درجہ ہے' اور جنت کا بالائی حصہ ہے اور اس کے اوپر عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں''۔

7389– إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن بشر: هو العبدي، وأبو حيان: هو يحيى بن سعيد بن حيان. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 13/128، وقد تقدم برقم "6465".

7390– هو مكرر الحديث رقم "4611".

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى لَا يَسْكُنُهُ اَحَدٌ خَلَا الْاَنْبِيَاءُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

فردوس اعلیٰ میں انبیاء کے علاوہ اور کوئی سکونت اختیار نہیں کرے گا

7391 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاجِكٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ حَارِثَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمُ غَرْبٍ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِيْ، فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ اَبْكِ عَلَيْهِ، وَاِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا اَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِيَ اِنَّمَا هِيَ جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ، وَاِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام حارثہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں انتقال کر گئے تھے۔ انہیں ایک نامعلوم تیر لگا تھا۔ اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! حارثہ کی میری دل میں' جو جگہ تھی اس سے آپ واقف ہیں۔ اگر وہ جنت میں ہے' تو میں اس پر نہیں روتی۔ ورنہ پھر آپ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: کیا جنت کا ایک درجہ ہے۔ جنت کے کئی درجات ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ كَانَ اَكْثَرَ عَمَلًا فِي الدُّنْيَا كَانَتْ غُرْفَتُهُ فِي الْجَنَّةِ اَعْلَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس شخص کے دنیا میں اعمال زیادہ ہوں گے

اس کا جنت میں بالا خانہ بھی بلند درجے کا ہوگا

7392 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بْنِ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ مِنْ غُرَفِ الْجَنَّةِ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَارِبَ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ

7391- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم ."958"

7392- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن أبي الشوارب: هو محمد بن عبد الملك، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج. وقد تقدم برقم ."209" ونزيد في تخريجه: أخرجه الطبراني في "الكبير" "5762" من طريق مسدد، عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/340، والدرامي 2/336، وابن أبي داود في "البعث" "249" من طرق عن أبي حازم، وبه. وأخرجه ابن أبي داود "74" من طريق أيوب بن سويد، عن مالك بن أنس، عن أبي حازم، به.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت' جنت کے بالا خانوں میں سے ایک دوسرے کو ایسے دیکھیں گے' جس طرح تم مشرقی یا مغربی افق میں غروب ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُرَفَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا نَعْتَهَا هِيَ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ بالا خانے جن کی کیفیت ہم نے ذکر کی ہے' وہ جنت میں (عام) اہل ایمان کے لیے ہوں گے' انبیاء اور مرسلین کے لیے نہیں ہوں گے (کیونکہ ان کا مرتبہ اس سے بلند ہے)

7393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدِ الْبِرْتِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ، اَوِ الْغَائِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، رِجَالٌ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اہل جنت اپنے اوپر موجود بالا خانوں میں لوگوں کو ایسے دیکھیں گے' جس طرح تم لوگ مشرق یا مغرب

7393- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني، فن رجال البخاري . ... وأخرجه مسلم "2831" "11" في الجنة وصفة نعيمها: باب ترائي أهل الغرف كما يرى الكوكب في السماء ، عن عبد الله بن جعفر بن يحيى ى، عن معن، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3256" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة. والبيهقي في "البعث والنشور" "248" من طريق عبد العزيز بن عبد الله وعبد الله بن وهب، عن مالك بن أنس، به . وقال الحافظ في "الفتح" 6/327: وهذا من صحيح أحاديث مالك التي ليست في "الموطأ." وأخرجه بإثر حديث سهل بن سعد أحمد 5/340، والدارمي 2/336، والبخاري "6556" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "2831" "10" والبيهقي في "البعث" "249" من طريق أبي حازم، عن النعمان بن أبي عايش، عن أبي سعيد الخدري. وأخرجه أحمد 3/27 و50 و72 و93 و98، وأبو داود "3987" في الحروف والقراءات، والترمذي "3658" في المناقب: باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عن، وابن ماجة "96" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب الرسول صلى الله عليه وسلم، وأبو يعلى "1130"و"1299"، والخطيب في "تاريخه" 3/195 و11/58، و12/124، والبيهقي "البعث" "250" من طرق عن عطية العوفي، عن أبي سعيد الخدري بلفظ: "إن أهل الدرجات العلى ليراهم من تحتهم كما ترون النجم الطالع في أفق السماء ، وإن أبا بكر وعمر منهم وأنعما." لفظ الترمذي. وعطية ضعيف. وأخرجه أحمد 2/26 و61، وأبو يعلى "1278" من طريق مجالد، عن أبي الوداك جبر بن نوف، عن أبي سعيد . وانظر حديث سهل بن سعد المتقدم برقم "209" و ."7392"

کے افق میں نمودار ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ انبیاء کے مخصوص مقامات ہوں گے، جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا؟ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ كَاَنَّهَا حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ الَّتِي إِذَا لَمْ يَصْبِرِ الْمَرْءُ عَلَيْهَا فِي الدُّنْيَا لَا يَكَادُ يَتَمَكَّنُ مِنَ الْجِنَانِ فِي الْعُقْبَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے

جب آدمی دنیا میں ان ناپسندیدہ چیزوں پر صبر سے کام نہیں لے گا' تو پھر ہوسکتا ہے کہ وہ آخرت میں جنت میں بھی داخل نہ ہوسکے

7394 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَا جِبْرِيلُ، اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ، اِلَّا دَخَلَهَا، فَحَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَبِّ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ، قَالَ: يَا جِبْرِيلُ، اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَبِّ، وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ، فَيَدْخُلُهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَبِّ، وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَبْقَى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا' تو فرمایا: اے جبرائیل جاؤ اور اس کا جائزہ لو۔ وہ گئے اور انہوں نے اس کا جائزہ لیا' تو عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم اس کے بارے میں' جو بھی سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا تم جاؤ اور اس کا جائزہ لو۔ وہ گئے اور انہوں

7394- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن عمرو - وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ فقد روى له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة، وهو صدوق. أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز. وأخرجه البيهقي في "البعث" "167" من طريق أبي نصر التمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "4744" في السنة: باب في خلق الجنة والنار، والحاكم 27-1/26، والبيهقي في "البعث" "167" من طريقين عن حماد، به. ..... وأخرجه أحمد 333-2/332 و 2/373، والترمذي "2560" في صفة الجنة: باب ماجاء "حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات"، والنسائي 4-7/3 في الأيمان: باب الحلف بعزة الله تعالى، وأبو يعلى "5940"، والآجري في "الشريعة" ص390-389و390، والبيهقي في "البعث" "166" و "167"، والبغوي في "شرح السنة" "4115" من طرق عن محمد بن عمرو، به.

نے اس کا جائزہ لیا' تو عرض کی: اے میرے پروردگار! اب مجھے یہ اندیشہ ہے کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہوگا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا' تو فرمایا: اے جبرائیل! جاؤ اور اس کا جائزہ لو۔ وہ گئے اور انہوں نے اس کا جائزہ لیا' تو عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم اس کے بارے میں' جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر پروردگار نے اسے پسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا پھر فرمایا تم جاؤ اور اس کا جائزہ لو۔ وہ گئے اور انہوں نے اس کا جائزہ لیا تو عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ہر شخص اس میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خِيَمِ الْجَنَّةِ الَّتِي اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اَطَاعَ رَسُوْلَهُ وَاتَّبَعَ مَا جَاءَ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جنت کے خیموں کے بارے میں ہے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے

ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے' جو اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور جو کچھ وہ (رسول) لے کے آئے ہیں' اس کی اتباع کرتے ہیں

7395 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِى اِسْرَائِيلَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ اَبِى مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ خِيَمًا مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ الْمُؤْمِنُ

ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایسے خیمے ہوں گے جو اندر سے کھوکھلے ہوں گے ان کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور ان کے ہر ایک گوشے میں ایسے رہنے والے ہوں گے جسے دوسرے گوشے والے لوگ نہیں دیکھ سکیں گے' اور مومن شخص ان تمام بیویوں کے پاس چکر لگایا کرے گا''۔

7395– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق - وهو ابن أبي إسرائيل إبراهيم بن كامجرا - فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. أبـو عـمـران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب . وأخرجه أحمد 4/411، والبخاری "4879" فی تفسير سورة الرحمن، ومسلم "2838" "24" فـی الجنة: باب ما جاء فی صفة غرف الجنة، والبغوی "4379" من طرق عن عبد العزيز بن عبـد الصمد، بهذا الإسناد. . . . . وأخرجه أحمد 4/400 و419، والدرامی 2/336، والبخاری "3243" فـی بـدء الـخـلـق: باب ما جاء فی صفة الجنة وأنها مخلوقة، ومسلم "2838" "23" و "25"، وأبو الشيخ فی "العظمة" "606"، والبيهقی فی "البعث" "303" من طرق عن أبی عمران الجونی، به. ولفظ البخاری: "ثلاثون ميلاً".

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ نِسَاءِ الْجَنَّةِ اللَّاتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُطِيْعِيْنَ مِنْ اَوْلِيَائِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جنت کی خواتین کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں میں سے' فرمانبرداروں کے لیے تیار کیا ہے

7396 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لِيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ سَبْعِيْنَ حُلَّةٍ حَرِيْرٍ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ) (الرحمن: **58**)، فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ، فَاِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَهُ سِلْكًا ثُمَّ اطَّلَعْتَ لَرَاَيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت سے تعلق رکھنے والی عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر ریشمی لباسوں کے اندر سے بھی دکھائی دے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے''وہ گویا یاقوت اور مرجان ہیں''۔

7396– إسناده ضعيف. عطاء بن السائب قد اختلط . عمرو بن ميمون: هو الأودى . وأخرجه هناد فى "الزهد" "11"، والترمذى "2533" فى صفة الجنة: باب فى صفة نساء أهل الجنة "، والطبرى فى "جامع البيان " 27/152، وأبو نعيم فى "صفة الجنة" "379"، وأبو الشيخ فى "العظمة" "584" من طرق عن عبيدة بن حميد، بهذا الإسناد. وذكره السيوطى فى "الدر" 2/712، وزاد إلى ابن أبى الدنيا فى "صفة الجنة "، وابن أبى حاتم، وابن مردويه ...... وأخرجه ابن أبى شيبة فى "المصنف" 13/107، والطبرى 27/152 من طريق ابن فضيل، وهناد فى "الزهد" "10"، والترمذى "2534" من طريق أبى الأحوص، والترمذى أيضاً من طريق جرير، والطبرى 27/152 من طريق ابن علية، أربعتهم عن عطاء بن السائب، عن عمروا بن ميمون، عن ابن مسعود موقوفاً . وقال الترمذى: وهكذا روى جرير وغير واحد عن عطاء بن السائب ولم يرفعوه، وهذا أصح. وذكره السيوطى 7/713، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد. وأخرجه عبد الرزاق "20867"، ونعيم بن حماد فى زيادات "الزهد" لابن المبارك: "260" والطبرانى فى "الكبير " "8864" من طريق معمر، عن أبى إسحاق، عن عمرو بن ميمون، عن ابن مسعود موقوفاً. ولفظه: "إن المرأة من الحور العين ليرى مخ ساقها من وراء اللحم والعظم من تحت سبعين حلة كما يرى الشراب الأحمر فى الزجاجة البيضاء ." وأخرجه هناد "12"، والطبرى 27/152 من طريقين عن أبى إسحاق، وعمرو بن ميمون مقطوعاً . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "10321"، وفى "الأوسط" "919"، والبزار "3536" من طريق فضيل بن مرزوق، عن أبى إسحاق، عن عمرو بن ميمون، عن ابن مسعود مرفوعاً باللفظ السابق. وذكره الهيثمى فى "المجمع" 412-10/411 من حديث أبى سعيد الخدرى وعبد الله بن مسعود 242 وقال: رواه الطبرانى فى "الأوسط" وإسناد ابن مسعود صحيح! وفى الباب حديث أبى هريرة وسيأتى برقم "7420"، وحديث أبى سعيد الخدرى وهو الآتى.

یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر آپ اس میں دھاگہ ڈالیں اور پھر آپ اسے دیکھیں' تو وہ آپ کو اس کے پار بھی نظر آجائے گا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ وَصَفْنَا نَعْتَهَا مِنَ الْمَزِيْدِ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ، وَوَعَدَ التَّمَكُّنَ مِنْهُ لِاَوْلِيَائِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' وہ عورت جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے وہ ان مزید

(نعمتوں) سے تعلق رکھتی ہے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور اس نے اپنے دوستوں سے ان نعمتوں کو عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے

7397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّةِ لَيَتَّكِءُ سَبْعِيْنَ سَنَةً قَبْلَ اَنْ يَّتَحَوَّلَ، ثُمَّ تَاْتِيْهِ الْمَرْاَةُ، فَتَقْرُبُ مِنْهُ، فَيَنْظُرُ فِیْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْآةِ، فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَيَرُدُّ السَّلَامَ، وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ، وَاِنَّهٗ يَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا، فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ، وَاِنَّ عَلَيْهِنَّ التِّيْجَانَ، وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں کوئی شخص ستر سال تک پہلو بدلے بغیر ٹیک لگا کر بیٹھا رہا کرے گا' پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی وہ اس کے قریب ہوگی وہ جنتی اس عورت کے رخسار میں (اپنی شکل کو) شیشے سے زیادہ صاف دیکھ لے گا۔ وہ عورت اسے سلام کرے گی وہ اس کے سلام کا جواب دے گا وہ اس عورت سے دریافت کرے گا تم کون ہو۔ وہ یہ کہے گی میں اضافی نعمتوں میں سے ہوں۔ اس عورت نے ستر قسم کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے جب وہ جنتی اس عورت پر نظر ڈالے گا'

7397– إسناده ضعيف، دارج ضعيف في حديثه عن أبي الهيثم. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "81"، والحاكم 2/475، والبيهقي في "البعث" "339" من طريق عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، وتعقبه الذهبي بقوله: دراج صاحب عجائب. وأخرجه الحاكم 2/426 - 427، والبيهقي "301" من طريق عمرو بن سوادة، عن عبد الله بن وهب، به، بلفظ: "أن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلا قَوْلَ اللّٰهِ عز وجل: (جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ) فقال: "إن عليهم التيجان." وأخرجه نعيم بن حماد في زوائد "الزهد" لابن المبارك .... "236" و"258"، والترمذي "2562" في صفة الجنة: باب ما جاء ما لأدنى أهل الجنة من الكرامة، والبغوي "4381" من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به مختصراً. وقال الترمذي: حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث رشدين. وأخرجه بطوله: أحمد 3/275، وأبو يعلى "1386" من طريق حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دارج، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/419، وحسن إسناده!

تو ان کپڑوں کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا' اور ان عورتوں نے تاج پہنے ہوئے ہوں گے' اور ان پر موجود سب سے کم تر موتی (اتنا چمکدار ہوگا) کہ وہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی ساری جگہ کو روشن کر دے''۔

ذِكْرُ مَا يَظْهَرُ فِي الْاَرْضِ مِنَ اطِّلَاعِ امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَلَيْهَا لَوِ اطَّلَعَتْ

اس بات کا تذکرہ' اگر اہل جنت کی کوئی عورت زمین پر جھانک لے' تو پھر زمین کی کیا صورت حال ہو؟

7398 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا، وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ، اَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) صبح کے وقت رہنا یا شام کے وقت رہنا دنیا میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جنت میں کسی شخص کے کمان کے رکھنے کی جگہ یا پاؤں رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی خواتین میں سے کوئی ایک عورت زمین پر جھانک لے' تو وہ پوری زمین کو روشن کر دے اور پوری زمین کو خوشبو سے بھر دے۔ اس کے سر پر موجود دوپٹہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ بَعْضِ وَصْفِ نِسَاءِ الْجَنَّةِ اللَّاتِي اَعَدَّهُنَّ اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جنت کی ان بعض خواتین کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لیے تیار کیا ہے

7398- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/263-264، والبخاري "6568" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار والترمذي "1651" في فضل الغدو والرواح في سبيل الله، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "55" من طريق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/141و263 من طريق محمد بن طلحة، و 3/157 من طريق يحيى بن أيوب، والبخاري "2796" في الجهاد: باب الحور العين وصفتهن، من طريق أبي إسحاق، وأبو يعلى "3775" من طريق خالد، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "380" من طريق يزيد بن زريع، خمستهم عن حميد، عن أنس. وأخرجه البخاري "2792" في الجهاد: باب الغدوة والروحة في سبيل الله، وابن ماجة "2757" في أول الجهاد من طريق عبد الوهاب الثقفي، والبغوي "2616" من طريق علي بن عاصم، ثلاثتهم عن حميد، به مختصراً. وتقدم برقم "4602"، وانظر الحديث الأتي.

7399 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ، لَوِ اطَّلَعَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانک لے' تو تمام زمین کو روشن کر دے اور تمام زمین کو خوشبو سے بھر دے۔ اس کے سر پر موجود دوپٹہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْقُوَّةِ الَّتِیْ يُعْطِی اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهٖ لِلطَّوَافِ عَلٰى نِسَائِهِمْ وَخَدَمِهِمْ فِيْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس قوت کے بارے میں ہے' جو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو عطا کرے گا' جس کے ذریعے وہ اپنی بیویوں اور خادموں کے پاس آئیں گے

7400 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُعْطَى الرَّجُلُ فِی الْجَنَّةِ كَذَا وَكَذَا مِنَ

7399- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وهو مكرر الحديث السابق. وأخرجه أحمد 3/147 عن حجين، بهذا الإسناد.

7400- حديث حسن. رجاله ثقات الصحيح غير عبد الله بن جرير بن جبلة ....

.. فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 8/428، وقد توبع، وعمران وهو ابن داور- روى له أصحاب السنن وهو حسن الحديث. وأخرجه الطيالسي "2012"، ومن طريقه الترمذي "2536" في صفة الجنة: باب ماجاء في صفة أهل الجنة، والبيهقي في "البعث" "363" عن عمران، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه من حديث قتادة عن أنس إلا من حديث عمران القطان! وأخرجه البزار "3526" عن محمد بن هاشم، عن موسى بن عبد الله، عن عمرو بن سعيد، عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أنس، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "يزوج العبد في الجنة سبعين زوجة ," فقيل: يا رسول الله، أنطيقها؟ قال: "يعطى قوة منة." وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/417 وقال: رواه البزار، وفيه من لم أعرفهم. وأخرجه أبو نعيم في "صفة الجنة" "372" من طريق الحجاج - وهو ابن الحجاج الباهلي - عن قتادة، عن أنس، ولفظه: "للمؤمن في الجنة ثلاث وسبعون زوجة ... ." وفي الباب عن زيد بن أبي القاسم وسيأتي برقم ."7424"

النِّسَاءِ، قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: يُعْطٰى قُوَّةَ مِئَةٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو جنت میں اتنی اور اتنی بیویاں دی جائیں گی۔ عرض کی گئی یارسول اللہ! اتنی کی طاقت کون رکھے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو ایک سو مردوں جتنی قوت دی جائے گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ عَدَدِ النِّسَاءِ وَالْخَدَمِ اللَّاتِي اَعَدَّهُنَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِاَقَلِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جو بیویوں اور خادموں کی تعداد کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے، جو جنت میں کم ترین درجے کے مالک ہوں گے

7401 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ اَلْفَ خَادِمٍ، وَاثْنَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجًا، وَيُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ، كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کے سب سے کم تر درجے کے جنتی کو بھی **80** ہزار خادم اور **72** بیویاں ملیں گی۔ اس کے لیے موتی، زبرجد اور یاقوت سے بنا ہوا خیمہ ہوگا، جو اتنا بڑا ہوگا جتنا جابیہ سے لے کر صنعاء تک کا فاصلہ ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِذَا وَطِءَ جَارِيَتَهُ فِيهَا عَادَتْ بِكْرًا كَمَا كَانَتْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، اہل جنت کا کوئی مرد جب اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرے گا، تو وہ پہلے کی طرح پھر کنواری ہو جائے گی

7402 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

7401– إسناد ضعيف. رواية دراج عن أبي الهيثم فيها ضعف. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "78" عن سليمان بن داود، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "2563" في الجنة: باب ما جاء ما لأدنى أهل الجنة من الكرامة، والبغوي "4381" من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 3/76، وأبو يعلى "1404" من طريق حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دارج، به. والجابية: من قرى حوران على ثلاثة أميال من نوى من جانب الشمال.

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ: اَنَطَاُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ دَحْمًا دَحْمًا، فَاِذَا قَامَ عَنْهَا رَجَعَتْ مُطَهَّرَةً بِكْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کیا ہم جنت میں صحبت کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اچھی طرح سے صحبت کریں گے اور جب مرد عورت کے پاس سے اٹھ کر جائے گا' تو وہ دوبارہ پاکیزہ اور کنواری ہو جائے گی۔

7403 - حَدَّثَنَاهُ ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ كَانَ لَهٗ ذٰلِكَ، لِاَنَّ فِيْهَا مَا تَشْتَهِي الْاَنْفُسُ، وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت کا کوئی مرد جب اولاد کی خواہش کرے گا

تو وہ اسے مل جائے گی کیونکہ جنت میں وہ تمام چیزیں ہیں جن کی نفس خواہش کرے گا جن سے آنکھوں کو لذت حاصل ہوگی

7404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَشَبَابُهٗ، كَمَا يَشْتَهِيْ فِيْ سَاعَةٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

7402– إسناده حسن. رجاله ثقات رجال مسلم غير دارج وهو ابن سمعان - فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق. وأخرجه المقدسي في "صفة الجنة" 3/83، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "393" من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد. .... وأخرجه البزار "3524"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "366" من طريق عبد الله بن يزيد، عن عبد الرحمن بن زياد، عن عمارة بن راشد الكناني، عن أبي هريرة قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم: هل يمس أهل الجنة أزواجهم؟ قال: "نعم بذكر لا يمل وفرج لا يحفى، وشهوة لا تنقطع." قال البزار: عمارة لا نعلم حدث عنه إلا عبد الرحمن بن زياد، وعبد الرحمن كان حسن العقل، ولكنه وقع على شيوخ مجاهيل، فحدث عنهم بأحاديث مناكير فضعف حديثه، وهذا مما أنكر عليه مما لم يشاركه فيه غيره. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/417 وقال فيه عبد الرحمن بن زياد، وهو ضعيف بغير كذب. وأخرجه البيهقي في "البعث" "366" من طريق جعفر بن عون، عن عبد الرحمن بن زياد، به موقوفاً. وفي الباب حديث أبي أمامة عند الطبراني في "الكبير" "7479" و "7541" و "7674" و "7721"، وابن ماجة "4337"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "367" و "368" و "369"، وابن عدي في "الكمال" 3/884، والبيهقي في "البعث" "367". وحديث ميمونة عند الخطابي في "غريب الحديث" 2/345. وحديث أبي سعيد الخدري عند الطبراني في "المعجم الصغير" 1/91، والبزار "3527".

7403– إسناده حسن كسابقه. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة.

''جب مومن شخص جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا' تو اولاد کا حمل' اس کی پیدائش اور اس کا جوان ہونا اس کی خواہش کے مطابق ایک گھڑی میں ہوجائے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْفُرُشِ الَّتِي اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهٖ فِيْ جَنَّاتِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جوان بچھونوں کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لیے جنت میں تیار کیا ہے

7405 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (وَفُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ) (الواقعة: 34) وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

7404– رجاله ثقات رجال الشيخين غير عامر وهو ابن عبد الواحد الأحول - فمن رجال مسلم، وهو مختلف فيه، وحديثه يحتمل التحسن . القواريري: هو عبيد الله بن عمر بن ميسرة، وأبو الصديق: هو بكر بن عمرو الناجي، وهو في "سند أبي يعلى" "1051". وأخرجه الدارمي 2/337 من طريق محمد بن يزيد، عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/9و80، والترمذي "2563" في صفة الجنة: باب ما جاء ما لأدنى أهل الجنة من الكرامة، وابن ماجة "4338" في الزهد: باب صفة الجنة، وأبو الشيخ في "العظمة" "585" من طريق معاذ بن هشام، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب . وقال ابن القيم في "حادي الأرواح" ص167: إسناد حديث أبي سعيد على شرط الصحيح، فرجاله محتج بهم فيه، ولكنه غريب جداً. . . . . وأخرجه هناد بن السري في "الزهد" "93" وأبو نعيم في "صفة الجنة" "275" من طريقين عن سفيان الثوري، عن أبان بن أبي عايش، عن أبي الصديق، به . وأبان هذا متروك . وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور " "397" من طريق سلام بن سليمان، عن سلام الطويل، عن زيد العمي، عن أبي الصديق، به . وقال: هذا إسناد ضعيف بمرة. وأخرجه البيهقي "398" وأبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان " 2/296 من طريق أبي عمرو بن العلاء النحوي، عن جعفر بن زيد العبدي، عن أبي الصديق، به . وقال الترمذي: وقد أختلف أهل العلم غي هذا، فقال بعضهم: في الجنة جماع ولا يكون ولد، هكذا روى عن طاووس، ومجاهد، وإبراهيم النخعي، وقال محمد - يعني البخاري - قال إسحاق بن إبراهيم في حديث النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا اشتهى المؤمن الولد في الجنة كان في ساعة واحدة كما يشتهي ولكن لا يشتهي ." قال محمد: وقد روى عن أبي رزين العقيلي، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن أهل الجنة لا يكون لهم فيها ولد"، وأخرجه أحمد 4/13-14، وأبو نعيم في "صفة الجنة " "364" وانظر "حادي الأرواح" ص73-167 والبعث ص236 للبيهقي.

7405– إسناده ضعيف . رواية دارج عن أبي الهيثم فيها ضعيف . وأخرجه الضياء في "صفة الجنة" فيما ذكره عنه ابن كثير في "تفسيره" 4/312 عن حرملة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبري في "جامع البيان " 17/185، وأبو الشيخ في "العظمة" "272"، والبيهقي في "البعث" "311"، وابن أبي حاتم فيما ذكره ابن كثير في "تفسيره" عنه من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه الترمذي"2540" في صفة الجنة: باب ما جاء في صفة ثياب أهل الجنة، و "3254" في تفسير سورة الواقعة، والنسائي فيما ذكر ابن كثير، والطبري 27/185، وأبو الشيخ "593"، والبغوي في "تفسيره" 4/283، من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به . وقال الترمذي: هذا حديث غريب . قلت: رشدين بن سعد ضعيف . وأخرجه أحمد 3/75، وأبو يعلى "1395"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "357" من طريقين عن ابن لهيعة، عن دارج، به.

بِيَدِهِ، اِنَّ ارْتِفَاعَهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لِمَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)''اور بلند بچھونے ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ اتنے بلند ہوں گے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے جو پانچ سو برس کی مسافت کا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْجَنَابِذِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ دَارِ كَرَامَتِهِ لِمَنْ اَطَاعَهُ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جوان قبہ جات (یعنی خیموں) کی صفت کے بارے میں ہے

جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دار کرامت (یعنی جنت) میں ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو دنیا میں اس کی فرمانبرداری کریں گے

7406 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مُمْتَلِءٍ حِكْمَةً وَاِيمَانًا، فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِي، ثُمَّ اَطْبَقَهُ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ سَمَاءِ الدُّنْيَا: افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا اِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ اَسْوِدَةٌ وَعَنْ

7406- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، ويزيد بن عبد الله بن وهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب الهمداني، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم "163" في الأيمان: باب الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى طريق السماوات وفرض الصلوات، وابن مندة في "الإيمان" "714" من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/156، وأبو عوانة في "مسنده" 135-1/133، وابن مندة "714" من طريق .... يونس بن عبد عبد الأعلى، عن ابن واهب، به. وأخرجه البخاري "349" في الصلاة: باب كيف فرضت الصلوات في الإسراء، و "1636" في الحج: باب ما جاء في زمزم، و "3342" في الأنبياء: باب ذكر إدريس عليه السلام، والدارمي في "الرد على الجهمية" ص34، والآجري في "الشريعة" ص482-481، وابن منده "714"، والبغوي "3754" من طرق عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه أبو عوانة 1/135 من طريق عقيل، عن ابن شهاب، به.

يَّسَارِهِ اَسْوِدَةٌ، فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ، وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ اَهْلُ النَّارِ، فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ، وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: خَرَجَ بِيْ جِبْرِيلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَفَتَحَ، قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ، وَاِدْرِيسَ، وَعِيْسٰى، وَمُوْسٰى، وَاِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ، كَانَا يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عَرَجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ، قَالَ ابْنُ حَزْمٍ، وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ بِمُوْسٰى، فَقَالَ مُوْسٰى مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً، فَقَالَ لِي مُوْسَى: فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

میں مکہ میں موجود تھا۔ میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرے سینے کو کھولا اسے آب زم زم کے ذریعے دھویا۔ پھر وہ ایک طشت لے کر آئے' جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے اسے میرے سینے میں انڈیل کر پھر اسے سی دیا۔ پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے جب ہم آسمان دنیا پر آئے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان دنیا کے نگران سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے کہا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل ہوں۔ اس نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کوئی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے دریافت کیا: کیا انہیں پیغام بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو دروازے کو کھول دیا گیا۔ جب ہم آسمان دنیا پر چڑھے' تو وہاں ایک شخص موجود تھا' جس کے دائیں طرف بہت سارے لوگ تھے اور بائیں طرف بہت سارے لوگ تھے۔ جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتا تھا' تو ہنسنے لگتا تھا' اور جب وہ اپنے بائیں طرف دیکھتا تھا' تو رونے لگتا تھا۔ اس نے کہا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ ان کے دائیں

طرف اور بائیں طرف موجود لوگوں سے مراد ان کی اولاد ہے۔ ان لوگوں میں سے دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں۔ جب یہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں' تو ہنسنے لگتے ہیں اور جب اپنے بائیں طرف دیکھتے ہیں' تو رونے لگتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جبرائیل مجھے لے کر دوسرے آسمان پر آئے انہوں نے اس کے نگران سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس کے نگران نے ان سے دریافت کیا' وہی کچھ جو آسمان دنیا کے نگران نے کہا تھا: پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی۔ اللہ تعالیٰ کا درود حضرت محمد ﷺ اور ان حضرات پر نازل ہو۔ البتہ راوی نے یہ وضاحت نہیں کی کہ ان حضرات کے مقامات کون کون سے تھے؟ صرف یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آسمان دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام کو پایا تھا' اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پایا تھا۔

ابن شہاب زہری کہتے ہیں: ابن حزم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے' یہاں تک کہ میں مقام مستوی تک پہنچ گیا جہاں میں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی''۔

ابن حزم کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہاں اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں' میں واپس آیا' تو میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا۔ اس نے ان لوگوں پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مڑ کر کہا۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں اپنے پروردگار کے پاس واپس آیا' تو اس نے نصف کر دیں۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کیا' تو اس نے فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہوں گی مگر پچاس شمار ہوں گی۔ ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے کہا: اپنے پروردگار سے رجوع کیجئے میں نے یہ کہا: مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ (یعنی جبرائیل) مجھے ساتھ لے کر روانہ ہوئے' یہاں تک کہ وہ مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے آئے جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپا ہوا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا چیز ہے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا' تو اس میں موتیوں سے بنی ہوئی عمارتیں تھیں اور اس کی مٹی مشک جیسی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَجَامِرِ وَالْاَمْشَاطِ الَّتِي اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي دَارِ كَرَامَتِهِ لِاَوْلِيَائِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو ان انگیٹھیوں اور کنگھیوں کی صفت کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دار کرامت میں اپنے دوستوں کے لیے تیار کیا ہے

7407 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اَمْشَاطُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الذَّهَبُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کی کنگریاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا''۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ

اس جگہ کا تذکرہ' جہاں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں

7408 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ بِالرَّمْلَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ الْقَرَاطِيسِيُّ يُوسُفُ بْنُ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا اَبُو ثَوْبَانَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ تِلَالِ - اَوْ مِنْ تَحْتِ جِبَالِ - مِسْكٍ *

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کی نہریں ایک ٹیلے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پہاڑوں کے نیچے سے نکلتی ہیں' جو مشک کے بنے ہوئے ہیں''۔

7407– إسناده قوي. رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الرمادي فروى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ وقد توبع. وأخرجه الحميدي في "مسنده" "1110" عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3246" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن أبي الزناد، به مطولاً. وانظر الحديث رقم "7436" و "7437".

7408– إسناده حسن. أبو يزيد القراطيسي: هو يوسف بن يزيد بن كامل، وابن ثوبان: هو عبد الرحمن بن ثابت. وأخرجه العقيلي في "الضعفاء" 2/326 عن يوسف بن يزيد القراطيسي بهذا الإسناد ..... وأخرجه أبو نعيم في "صفة الجنة" "313" من طريق الربيع بن سليمان، عن أسد بن موسى، به. وفي الباب عن ابن مسعود موقوفاً عليه عند ابن أبي شيبة 13/96 و147، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "306"، وهناد في "الزهد" "94" من طريقين عن الأعمش، عن عبد الله بن مرة، عن مسروق، عن عبد الله.

35/35

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ الَّتِىْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُطِيعِيْنَ مِنْ اَوْلِيَائِهٖ

جنت کی نہروں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء میں سے فرمانبرداروں کے لیے تیار کیا ہے

7409 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ، وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ الْخَمْرِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، ثُمَّ يَنْشَقُّ مِنْهَا بَعْدُ الْاَنْهَارُ

حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں پانی کا دریا ہے۔ شہد کا دریا ہے۔ مشروب کا دریا ہے۔ دودھ کا دریا ہے اور پھر ان دریاؤں سے نہریں نکلتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْوَصْفِ الَّذِىْ بِهٖ خَلَقَ اللّٰهُ اُصُولَ اَشْجَارِ الْجَنَّةِ

اس وصف کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جنت کے درختوں کی جڑیں بنائی ہیں

7410 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَطَّانُ بِتِنِّيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ:

7409– رجاله ثقات رجال مسلم غير حكيم بن معاوية، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق . الجريري - هو سعيد بن إياس - قد تغير حفظه قبل موته، وقد روى الشيخان له من رواية خالد وهو ابن عبد الله الطحّان الواسطيُّ. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 6/204-205، وفي "صفة الجنة" "307" من طريق وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وقال: غريب عن الجريري، تفرد به حكيم. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "71"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "307" من طريق إسحاق بن شاهين، عن خالد، به. ...... وأخرجه أحمد 5/5، والدارمي 2/337، والترمذي "2571" في صفة الجنة" باب ما جاء في صفة أنهار الجنة، من طريق يزيد بن هارون، وعبد الحميد في "المنتخب" "410"، وابن عدي في "الكمال" 2/500، والبيهقي في "البعث" "239"

7410– حديث حسن. رجاله ثقات رجال الشيخين غير زياد بن الحسن بن فرات وأبيه، فقد أخرج لزياد الترمذي، ولأبيه مسلم وغيره، وقال أبو حاتم في كليهما: منكر الحديث، وقال الدارقطني في زياد: لا بأس به ولا يحتج به، وأبوه وجده ثقات. قالت: وله شواهد تقويه. وأخرجه الترمذي "2525" في صفة الجنة: باب ما جاء في صفة الجنة، وابن أبي داود "البعث" "66"، والخطيب في "تاريخه" 5/108 من طريق أبي سعيد الأشج، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من حديث أبي سعيد . وفي الباب عن سليمان موقوفاً عند هناد بن السري في "الزهد" . . . . "98"، ووكيع في "الزهد" "215"، وابن أبي شيبة في "المصنع" 13/333، والبيهقي في "البعث" "288"و "289"، وأبي نعيم في "الحلية" 1/202 من طريق الأعمش، عن أبي ظبيان، عن جرير، عن سلمان، وفيه قوله: "أصولها اللؤلؤ والذهب وأعلاها الثمار." وقال أبو نعيم: ورواه جرير، عن قابوس بن أبي ظبيان، عن أبيه نحوه.

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّي، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا سَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ہر درخت کا تنا سونے کی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْمَسَافَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ مِنْ اَشْجَارِ الْجَنَّةِ

اس مسافت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جو جنت کے درختوں میں سے کسی درخت کے سائے کے نیچے ہوگی

7411 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ (وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ) (الواقعة: 30)

7411– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار حافظ، وقد توبع، ومن فوقه على شرط الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وأخرجه الحميدي "1131"، والبخاري "4881" في تفسير سورة الواقعة، والبيهقي في "البعث" "268" من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/418، ومسلم "2826" "7" في صفة الجنة وصفة نعيمها: باب "إن في الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مئة عام لا يقطعها"، من طريق المغيرة بن عبد الوهاب. كلاهما عن أبي الزناد، به. . . . . وأخرجه أحمد 2/452، ومسلم "2826" "6"، وابن أبي داود في "البعث" "67"، والترمذي "2523" في صفة الجنة: باب ما جاء في صفة شجر الجنة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/205، والطبري في "جامع البيان" 27/183، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "401" من طريق الليث، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/482، والبخاري "3252" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، والطبري 27/138، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "403" من طريق فليح بن سليمان، عن هلال بن علي، عن عبد الرحمن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "20878"، وأحمد 2/469، والطبري 27/138-184، والبيهقي في "البعث" "269" و "270" من طرق عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/438، وهناد بن السري في "الزهد" "113"، والدارمي 2/338، وابن ماجة "4335" في الزهد: باب صفة الجنة، والطبري 27/183و 184 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي "2547"، وأحمد 2/445و462، والدارمي 2/338، والطبري 27/183، وأبو نعيم "403" من طريق شعبة، عن أبي الضحاك، عن أبي هريرة. وأخرجه أبو الشيخ في "العظمة" "578"، والطبري 27/184 من طريق عوف، عن خلاس ومحمد - وهو ابن سيرين - عن أبي هريرة. . . . . وأخرجه أبو نعيم "401" من طريق سلمة بن علقمة، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة، قال: بلغني أن في الجنة شجرة.... وأخرجه هناد "114"، والطبري 27/182 من طريق إسماعيل بن أبي خالد، عن زياد المخزومي، عن أبي هريرة. وأخرجه الطبري 27/183 من طريق الحسين بن محمد، عن زياد، عن أبي هريرة. وانظر الحديث الآتي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں درخت (اتنے بڑے) ہیں ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک سفر کرسکتا ہے (پھر بھی اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا)''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو۔

''اور پھیلے ہوئے سائے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّجَرَةَ الَّتِيْ وَصَفْنَا نَعْتَهَا لَا يَقْطَعُ الرَّاكِبُ ظِلَّهَا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' وہ درخت جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے' سوار شخص اس کے سائے کو اتنی مدت میں عبور نہیں کرسکے گا' جس (مدت) کا ہم نے ذکر کیا ہے

7412 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، لَا يَقْطَعُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں درخت ایسا ہے کہ ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے پھر بھی اسے عبور نہیں کرسکتا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْمِ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ نَعْتُنَا لَهَا

اس درخت کے نام کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کی حالت ہم نے بیان کی ہے

7413 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا طُوْبٰى؟ قَالَ: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ مِائَةِ سَنَةٍ، ثِيَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ اَكْمَامِهَا

7412– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "صحيفة همام" "5" وفي "مصنف عبد الرزاق" ."20877" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه البغوي في "شرح السنة" "4370"، وفي "معالم التنزيل" .4/282 وانظر الحديث السابق.

7413– إسناده ضعيف، رواية دارج عن أبي الهيثم فيها ضعف. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "68"، والطبري في "جامع البيان" 13/149 من طريق سليمان بن [illegible]رد، عن أبي واهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/71، وأبو يعلى "1374"، والخطيب في "تاريخه" 4/91 من طريقين عن ابن لهيعة، عن دارج، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 4/644، وزاد نسبته إلى ابن أبي حاتم، وابن مردويه.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! طوبیٰ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے، جس کی مسافت ایک سو سال کی ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اس کی شاخوں سے نکلتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا تُشْبِهُ شَجَرَةُ طُوبَى مِنْ اَشْجَارِ هٰذِهِ الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، اس دنیا کے درختوں میں سے کون سا درخت طوبیٰ کے درخت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے

7414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَخِي، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ زَيْدٍ الْبِكَالِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا فَاكِهَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فِيْهَا شَجَرَةٌ تُدْعٰى طُوبَى، فَقَالَ: اَيُّ شَجَرِنَا تُشْبِهُ، قَالَ: لَيْسَ تُشْبِهُ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ اَرْضِكَ، وَلٰكِنْ اَتَيْتَ الشَّامَ؟ ، قَالَ: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَاِنَّهَا شَجَرَةٌ بِالشَّامِ تُدْعٰى الْجُمَيْزَةَ تَشْتَدُّ عَلٰى سَاقٍ، ثُمَّ يُنْشَرُ اَعْلَاهَا ، قَالَ: مَا عِظَمُ اَصْلِهَا؟ قَالَ: لَوِ ارْتَحَلْتَ جَذَعَةً مِنْ اِبِلِ اَهْلِكَ مَا اَحَطْتَ بِاَصْلِهَا حَتّٰى تَنْكَسِرَ تُرْقُوَتَاهَا هَرَمًا

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا۔ جنت کے پھل کیسے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت طوبیٰ ہے۔ دیہاتی نے دریافت کیا۔ ہمارے درختوں میں سے کون سا درخت اس سے مشابہت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے علاقے کا کوئی درخت اس سے مشابہت نہیں رکھتا کیا تم شام گئے ہو۔ اس نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام میں ایک درخت ہے جس کا نام جمیزہ ہے، اس کے تنے کو باندھا جاتا ہے اور پھر اوپر کے حصے کو کھول دیا جاتا ہے۔ اس دیہاتی نے دریافت کیا: (جنت کے اس درخت) کی جڑ کتنی بڑی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اپنے گھر کے اونٹوں میں سے ایک کم سن اونٹ پر پالان رکھو، تو پھر بھی تم اس کی جڑ کو اس وقت تک عبور نہیں کرسکو گے جب تک اس اونٹ کی ہڈیاں بڑھاپے کی وجہ سے ٹوٹ نہیں جاتیں۔

7414- إسناده صحيح. معروف بن سويد: روى له أبو داود والنسائي، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي عشانة وهو حي بن يومن- فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة . المقرء: هو أبو عبد الرحمن عبد الله بن يزيد. وأخرجه أحمد 2/168، وابن أبي عاصم في "الأوائل" "57"، وعبد بن حميد "352"، وأبو نعيم في "الحلية" 1/347، وفي "صفة الجنة " "81"، والبزار "3665"، والبيهقي في "البعث" "414" من طريق المقرء، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/259 وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني، ورجالهم ثقات، وذكره بلفظ آخر، وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجال الطبراني رجال الصحيح غير أبي عشانة، وهو ثقة

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى الَّتِیْ هِیَ نِهَايَةُ ظِلَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اہل جنت کے سائے کی انتہا ہے

7415 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ

✿✿ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ بات بتائی۔ آپ نے فرمایا: میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ آیا' تو اس کے پھل ہجر کے مٹکوں کی طرح تھے' اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں باطنی تھیں اور دو نہریں ظاہری تھیں۔ میں نے دریافت کیا: جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: جہاں تک باطنی دو نہروں کا تعلق ہے' تو وہ جنت میں ہیں اور جہاں تک ظاہری دو نہروں کا تعلق ہے تو وہ نیل اور فرات ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عِنَبِ الْجَنَّةِ الَّذِیْ اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ فِیْ عِبَادِهٖ

جنت کے انگور کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے فرمانبرداروں کے لیے تیار کر رکھا ہے

7416 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

7415- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "3207" في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و "3887" في مناقب الأنصار: باب المعراج، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "302"، والبغوي في "تفسيره" 94-3/92، وشرح السنة "3752" من طريق هدبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 210-4/208، والطبراني "598"/19، وأبو عوانة 124-1/120 من طريق همام بن يحيى، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 14/305، وهناد بن السري في "الزهد." . . . .

"117"، وأحمد 4/210، ومسلم "164" "264" في الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/346، والطبري في "جامع البيان" 27/53، والطبراني "599"/19، وأبو عوانة 120-1/116، وابن خزيمة في "صحيحه" "301"، والبيهقي في "دلائل النبوة " 277-2/273، والبغوي في "تفسيره" 94-3/92 من طريق سعيد بن أبي عزوبة، عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 208-4/207، ومسلم "164" "265"، والنسائي 221-1/217 في الصلاة: باب فرض الصلاة، والطبري 27/53، وأبو عوانة 1/116، والطبراني "599"/19 والبيهقي في "دلائل النبوة " 2/377، من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 4/208، وأبو عوانة 1/124، والبيهقي في "البعث" "181" من طريق شيبان، عن قتادة، به. وأخرجه الطبراني "599"/19 من طريق أبي عوانة والخليل بن مرة، عن قتادة، به.

7416- هو صحيح لغيره. انظر "6450" و ."7414"

مُعَمَّرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَخِي، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ يَزِيْدَ الْبِكَالِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: فِيْهَا عِنَبٌ - يَعْنِي: الْجَنَّةَ - يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا عِظَمُ الْعُنْقُودِ مِنْهَا، قَالَ: مَسِيْرَةُ شَهْرٍ لِلْغُرَابِ الْاَبْقَعِ لَا يَنْثَنِيْ وَلَا يَفْتُرُ، قَالَ: مَا عِظَمُ الْحَبَّةِ مِنْهُ؟ قَالَ: هَلْ ذَبَحَ اَبُوكَ تَيْسًا مِنْ غَنَمِهِ قَطُّ عَظِيمًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَسَلَخَ اِهَابَهُ، فَاَعْطَاهُ اُمَّكَ، وَقَالَ: اِدْبُغِي لَنَا هٰذَا ثُمَّ افْرِي لَنَا مِنْهُ دَلْوًا نَرْوِيْ بِهِ مَاشِيَتَنَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّ تِلْكَ الْحَبَّةَ تُشْبِعُنِيْ وَاَهْلَ بَيْتِي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَعَامَّةَ عَشِيْرَتِكَ

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس میں انگور ہوں گے۔ اس کی مراد یہ تھی کہ کیا جنت میں انگور ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: اس کے گچھے کتنے بڑے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنی مسافت جتنے جوایک ''ابقع کوا'' رکے بغیر مسلسل اڑتے ہوئے ایک ماہ میں طے کرتا ہے۔ دیہاتی نے دریافت کیا: اس کا دانہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ کیا تمہارے والد نے اپنی بکریوں میں سے کبھی کوئی بڑا نر جانور ذبح کیا ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ تبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: انہوں نے اس کی کھال بھی اتاری ہوگی' اور وہ تمہاری والدہ کو دی ہوگی اور یہ کہا ہوگا: تم ہمارے لیے اس کی دباغت کردو' اور پھر اس کے ذریعے ہمارے لیے ایک مشکیزہ تیار کردینا تاکہ ہم اس کے ذریعے اپنے جانوروں کو پانی دیں۔ اس دیہاتی نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر اس نے کہا: وہ ایک دانہ تو مجھے اور میرے تمام اہل خانہ کو سیر کردے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمام خاندان کے اکثر افراد کو بھی (سیر کردے گا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْقَلِيلَ مِنَ الْجَنَّةِ لِاَهْلِهَا خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت کے لیے جنت کا تھوڑا سا حصہ' ہر اس چیز سے زیادہ بہتر ہے جس پر سورج دنیا میں طلوع ہوتا ہے

7417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا، وَمَا فِيْهَا جَمِيْعًا، اقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: (فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ، وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ)

(آل عمران: **185**)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔
اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:
''جس شخص کو جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیاوی زندگی' تو صرف دھوکے کا سامان ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7418 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِیْ يُوْنُسَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ، اَوْ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جنت میں کمان رکھنے کی جگہ یا کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ فِی الْعُقْبٰى

اس پہلے گروہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو آخرت میں (سب سے پہلے) جنت میں داخل ہوگا

7419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ

7417– إسناده حسن. محمد بن عمرو - وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ - روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، غير هناد، فمن رجال مسلم. وهو في "الزهد" له ."113" وأخرجه الترمذي "3292" في تفسير سورة الواقعة، عن أبي كريب، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/101، وأحمد 2/438، والدارمي 333-2/32، والترمذي "3013" في تفسير سورة آل عمران، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "53"، والحاكم 2/299 من طرق عن محمد بن عمرو، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/482، والبخاري "2793" في الجهاد: باب الغدوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس أحدكم في الجنة و "3253" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة، من طريق فيلح بن سليمان، عن هلال بن علي، عن عبد الرحمن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن عبد البر في "جامع بيان العلم وفضله " 2/17 من طريق ..... عبد الرحمن بن إسحاق، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة. وأخرجه بحشل في "تاريخ واسط" ص 160 من طريق الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/483، والدولابي في "الكنى" 1/103 من طريقين عن أبي أيوب مولى لعثمان بن عفان، عن أبي هريرة، وانظر الحديث الآتي. والحديث المتقدم برقم "6158".

7418– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو يونس: هو سليم بن جبير الدوسي وانظر الحديث السابق والحديث المتقدم برقم ."6158"

الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متنِ حدیث): قَالَ: تَجْتَمِعُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اَيْنَ فُقَرَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَمَسَاكِيْنُهَا؟ قَالَ: فَيَقُوْمُوْنَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا عَمِلْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا ابْتَلَيْتَنَا فَصَبَرْنَا، وَآتَيْتَ الْاَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: صَدَقْتُمْ، قَالَ: فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ، وَيَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلٰى ذَوِى الْاَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ، قَالُوْا: فَاَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: يُوْضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُوْرٍ، وَتُظَلِّلُ عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ، يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ اَقْصَرَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ قیامت کے دن اکٹھے ہو گے' تو یہ کہا جائے گا: امت کے غریب لوگ اور مسکین لوگ کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو لوگ کھڑے ہوں گے' تو ان سے کہا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ یہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا' تو ہم نے صبر سے کام لیا' تو نے اموال اور حکومت دوسروں کو دے دی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے سچ کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو وہ لوگ دوسرے لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور حساب کی سختی مالدار لوگوں اور حکمرانوں کے لیے باقی رہ جائے گی۔ لوگوں نے دریافت کیا: اس دن مومن کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی' اور ان پر بادل نے سایہ کیا ہوا ہوگا' اور وہ دن اہل ایمان کے لیے (دنیاوی) دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ صُوَرِ الزُّمْرَةِ الَّتِىْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَوَّلَ النَّاسِ فِى الْقِيَامَةِ

اس گروہ کی شکل وصورت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا

7420 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ،

(متنِ حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا، يَقُوْلُ: اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَيُّهُمْ فِى الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَاَتَوْا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَسَاَلُوْهُ، فَقَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِىْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَضْوَاِ كَوْكَبٍ فِى السَّمَاءِ دُرِّيٍّ اَوْ دُرِّىءٍ - شَكَّ سُفْيَانُ - لِكُلِّ رَجُلٍ

7419- إسناده حسن. محمد بن سعيد الأنصاري: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/102. عبد الله بن الحارث: هو الزبيدي النجراني، وأبو كثير: هو الزبيدي الكوفي، اسمه زهير بن الأقمر، وقيل غير ذلك. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/337 وقال: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح غير أبي كثير الزبيدي، وهو ثقة.

مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ

محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ مردوں اور خواتین کے درمیان اس بات پر بحث ہوگئی کہ ان میں سے کس کی تعداد جنت میں زیادہ ہوگی۔ وہ لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری امت کا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا۔ اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں سفیان نامی راوی کو شک ہے۔) ان میں سے ہر ایک فرد کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا گودا گوشت کے اندر سے بھی دکھائی دے گا' اور جنت میں کوئی کنوارہ نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الزُّمْرَةِ الَّتِىْ هِىَ اَوَّلُ الْخَلْقِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

اس گروہ کی صفت کا تذکرہ' جو انبیاء کے بعد' جنت میں داخل ہونے کے حوالے سے' مخلوق میں سب سے پہلے ہوگا

7421 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

7420- إسناده صحيح . رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الرمادي، فقد روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ وقد توبع، سفيان: هو ابن عيينة، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، ومحمد: هو ابن سيرين . وأخرجه الحميدي "1143"، وأحمد 2/247، ومسلم "2834" "14" في الجنة وصفة نعيمها، باب أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر، من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "10879" عن معمر، وأحمد 2/230، والحسين المروزي في زوائد "الزهد" لابن المبارك "1585"، ومسلم "2834" "14"، والبيهقي في "البعث" "335" من طريق إسماعيل بن علية، والخطيب في "تاريخه" 9/87 من طريق حمادة بن سلمة، ثلاثتهم عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 2/345 و420 و422 و507، والدارمي 2/336، وأبو نعيم في "صفة الجنة "244""، والخطيب في "تاريخه" 9/87، والبيهقي في "البعث" "334" من طرق عن محمد، به بطوله ومختصراً. وأخرجه البخاري "3254" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة، من طريق هلال، عن عبد الرحمن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة . وأخرجه بنحوه مختصراً: أحمد 2/400، والحسين المروزي في زائد "الزهد" "1576"، وأبو نعيم في "الحلية" 8/184-185، وفي "صفة الجنة" "245"، وأبو عوانة 1/140-141، البغوي "4323" من طريق الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .... وأخرجه أحمد 2/473 و504، والحسين المروزي "1574"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "242" من طريق إسماعيل بن أبي خالد، عن زياد المخزومي، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/385، وأبو الشيخ في "العظمة" "579" و"580" من طريق خلاس وأبي رافع، عن أبي هريرة. وأخرجه الدارمي 2/333، وأبو نعيم "246" و"247" من طريقين عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي عاصم في "الأوائل" "87"، وأبو نعيم "250" من طريق قتادة، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/257، وابن أبي شيبة 14/129، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "249" من طريق محمد بن إسحاق، عن عياض بن دينار "وزاد أحمد هنا: عن أبيه" عن أبي هريرة. وسيأتي أيضاً برقم "7436" و ."7437"

سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ، عَنْ اَبِي عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَنْ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ يُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَتُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوتُ اَحَدُهُمْ، وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُولُ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ: ائْتُوهُمْ فَحَيُّوهُمْ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمَاوَاتِكَ، وَخِيرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ اَفَتَاْمُرُنَا اَنْ نَّاْتِيَ هٰؤُلَاءِ، فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَعْبُدُونِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا، وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَتُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوتُ اَحَدُهُمْ، وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً، قَالَ: فَتَاْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ: (سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ) (الرعد: 24)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا' تو لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جنت میں سب سے پہلے غریب مہاجرین داخل ہوں گے جن کے لیے راستوں کو بند کر دیا گیا' اور ان کے لیے مصیبتیں پیدا کر دی گئیں۔ ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا' تو اس کی ضرورت سینے میں ہی رہ جاتی' اور وہ اسے پوری کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے جسے چاہے گا اس سے یہ فرمائے گا۔ ان کو لاؤ اور انہیں سلام کرو۔ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں' اور تیری مخلوق میں بہتر لوگ ہیں۔ کیا' تو ہمیں یہ حکم دے رہا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کو سلام کریں۔ پروردگار فرمائے گا یہ ایسے بندے تھے جنہوں نے میری عبادت کی اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرایا۔ ان کے لیے راستے بند کر دیئے گئے اور مصیبتیں پیدا کر دی گئیں۔ ان میں سے کوئی شخص ایسی حالت میں فوت ہوتا کہ اس کی حاجت اس کے سینے میں ہوتی تھی۔ وہ اس کو پوری کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس وقت فرشتے پھر ان لوگوں کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے میں سے ان پر داخل ہوں گے (اور یہ کہیں گے جس کا ذکر قرآن میں ہے)

"تم پر سلام ہو اس چیز کی وجہ سے' جو تم نے صبر کیا اور آخرت کا گھر کتنا بہترین ہے"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَوَّلِ مَا يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِنْدَ دُخُولِهِمْ اِيَّاهَا تَفَضَّلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ اہل جنت، جنت میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کھائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ شرف عطا کرے

7422 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَ حَبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْيَهُودِ، فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِي؟ فَقُلْتُ: اَلَا تَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْيَهُودِيُّ: اِنَّمَا اَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ اَهْلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ اَهْلِي، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: جِئْتُ اَسْاَلُكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: يَنْفَعُكَ شَيْءٌ اِنْ اَخْبَرْتُكَ، قَالَ: اَسْمَعُ مَا تُحَدِّثُ، فَنَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ بِعُودٍ مَعَهُ، وَقَالَ: سَلْ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: اَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ، قَالَ: فَمَنْ اَوَّلُ النَّاسِ اِجَازَةً؟ فَقَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: زَائِدَةُ كَبِدِ النُّونِ، قَالَ: مَا غَدَاؤُهُمْ عَلَى اِثْرِهَا؟ قَالَ: يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَاْكُلُ مِنْ اَطْرَافِهَا، قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: وَجِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا نَبِيٌّ، قَالَ: يَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ؟، فَقَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنِي جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ، فَقَالَ: مَاءُ الرَّجُلِ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ، فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَا بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَاِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْاَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آنَثَا بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: لَقَدْ صَدَقْتَ، وَاِنَّكَ لَنَبِيٌّ وَّانْصَرَفَ، فَذَهَبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: لَقَدْ سَاَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَاَلَنِي وَمَالِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ

7422– حديث صحيح، محمد بن خلف الدارى وشيخه قد توبعا، ومن فوقهما على شرط مسلم . أبو سلام: هو ممطور الأسود الحبشى، وأبو أسماء الرحبى: هو عمرو بن مرثد . وأخرجه مسلم "315" فى الحيض: باب بيان ضفة منى الرجل والمرأة، والنسائى فى "عشرة النساء" "188"، والطبرانى "1414"، وأبو نعيم فى "صفة الجنة" "337"، والحاكم 482-3/481، والبيهقى فى "البعث" "315" من طرق عن معاوية بن سلام، بهذا الإسناد. وقوله: "فنكت" أى خط بالعود فى الأرض، وأثر به فيها، وهذا يفعله المفكر . و"الجسر" بفتح الجيم وكسرها، والمراد به الصراط، و "الإجازة" هنا بمعنى الجواز والعبور، و "التحفة" بإسكان الحاء وفتحها مايهدى إلى الرجل ويخص به ويلاطف، "النون": الحوت.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اسی دوران یہودیوں کا ایک عالم آیا اور بولا: اے حضرت محمد! آپ کو سلام ہو۔ میں نے اسے دھکا دیا' تو وہ گرنے کے قریب ہوا اس نے مجھے کہا تم نے مجھے دھکا کیوں دیا ہے۔ میں نے کہا: کیا تم یارسول اللہ! نہیں' کہہ سکتے۔ یہودی نے کہا: میں نے انہیں ان کے نام سے بلایا ہے۔ وہ نام جوان کے گھر والوں نے ان کا رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا نام محمد ہے۔ یہ وہ نام ہے' جو میرے گھر والوں نے میرا رکھا ہے۔ اس یہودی نے کہا: میں آپ سے سوال کرنے کے لیے آیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں خبر دوں' تو یہ چیز تمہیں فائدہ دے گی۔ اس نے کہا: آپ جو بیان کر رہے ہیں میں اسے غور سے سن رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھڑی تھی' جس کے ذریعے آپ زمین کرید رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوال کرو۔ اس یہودی نے دریافت کیا' جس دن زمین کو دوسری زمین میں اور آسمانوں کو تبدیل کر دیا جائے گا اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ پل صراط سے کچھ پہلے ایک تاریکی میں ہوں گے۔ اس نے دریافت کیا: سب سے پہلے اسے کون لوگ عبور کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب مہاجرین۔ یہودی نے دریافت کیا: جب وہ جنت میں داخل ہوں گے ان کی خوراک کیا ہو گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مچھلی کے جگر کا اضافی حصہ۔ اس نے دریافت کیا: اس کے بعد ان کی خوراک کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کے لیے جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا' جو جنت کے اطراف میں چرتا رہا ہوگا۔ یہودی نے دریافت کیا: ان لوگوں کا مشروب کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسے چشمے سے آئے گا' جس کا نام سلسبیل ہے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ اس نے بتایا: میں آپ سے ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آیا تھا۔ جن کے بارے میں روئے زمین پر کوئی نہیں جانتا صرف کوئی نبی جان سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تمہیں کچھ کہوں' تو اس کا تمہیں فائدہ ہوگا۔ اس نے کہا: میں اپنے کانوں کے ذریعے سن رہا ہوں میں نے آپ سے بچے کے بارے میں دریافت کرنا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا مادہ تولید سفید ہوتا ہے' اور عورت کا مادہ زرد ہوتا ہے' جب وہ دونوں ملیں اور مرد کا مادہ عورت کی منی پر غالب آجائے' تو اللہ کے حکم کے تحت لڑکا ہوتا ہے۔ جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے' تو اللہ کے حکم کے تحت لڑکی ہوتی ہے۔ یہودی نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ آپ واقعی نبی ہیں پھر وہ چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی اس نے مجھ سے جن چیزوں کے بارے میں دریافت کیا تھا: مجھے ان کے بارے میں علم نہیں تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس کا علم دے دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ مَا يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ عِنْدَ دُخُوْلِهِمْ اِيَّاهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت، جنت میں داخل ہونے کے بعد جنت میں سب سے پہلے کیا کھائیں گے

7423 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْ نَخلٍ لَه، فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي سَائِلُكَ عَنْ اَشْيَاءَ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا نَبِيٌّ، فَاِنْ اَنْتَ اَخْبَرْتَنِي بِهَا آمَنْتُ بِكَ، فَسَاَلَهُ عَنِ الشَّبَهِ، وَعَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ يَّحْشُرُ النَّاسَ، وَعَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا، قَالَ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا الشَّبَهُ اِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ ذَهَبَ بِالشَّبَهِ، وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ ذَهَبَ بِالشَّبَهِ، وَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّحْشُرُ النَّاسَ نَارٌ تَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، فَتَحْشُرُ النَّاسَ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَاْسُ ثَوْرٍ وَّكَبِدُ حُوتٍ، ثُمَّ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ، وَاِنَّهُمْ اِنْ سَمِعُوْا بِاِيمَانِيْ بِكَ بَهَتُوْنِيْ، وَوَقَعُوْا فِيَّ، فَاُحِبُّ اَنِّي اَبْعَثُ اِلَيْهِمْ، فَبَعَثَ فَجَاؤُوا، فَقَالَ: مَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوْا: سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَعَالِمُنَا وَابْنُ عَالِمِنَا، وَخَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ اَتُسْلِمُوْنَ؟، فَقَالُوْا: اَعَاذَهُ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ذٰلِكَ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ، فَقَالَ: اخْرُجْ يَا ابْنَ سَلَامٍ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: بَلْ هُوَ شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَجَاهِلُنَا وَابْنُ جَاهِلِنَا، قَالَ: اَلَمْ اُخْبِرْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهُمْ قَوْمٌ بُهْتٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے کھجوروں کے باغ میں تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: میں آپ سے کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ جن کے بارے میں کسی نبی کو ہی علم ہوسکتا ہے' اگر آپ نے مجھے ان کے بارے میں بتا دیا' تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (بچے کی ماں یا باپ میں سے کسی ایک کے ساتھ) مشابہت کے بارے میں دریافت کیا' اور اس چیز کے بارے میں دریافت کیا' جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی' اور اس بارے میں دریافت کیا' کہ اہل جنت سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی جبرائیل نے مجھے ان کے بارے میں بتایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بتایا: وہ' تو یہودیوں کے ناپسندیدہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک مشابہت کا تعلق ہے' جب مرد کا مادہ عورت کے مادے پر سبقت لے جائے' تو بچہ باپ کے مشابہہ ہوتا ہے' اور اگر عورت کا مادہ مرد کے مادے پر سبقت لے جائے' تو بچہ عورت کے مشابہہ ہوتا ہے۔ لوگوں کو سب سے پہلے ایک آگ اکٹھا کرے گی' جو مشرق کی طرف سے آئے گی' اور ان کو اکٹھا کر کے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ اہل جنت سب سے پہلے جو چیز کھائیں گے وہ بیل کا سر ہوگا' اور مچھلی کا جگر ہوگا' پھر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہودی بہتان طراز لوگ ہیں اگر انہوں نے یہ سن لیا کہ میں آپ پر ایمان لایا ہوں' تو وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے۔ میرے خلاف بولیں گے' اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میں انہیں بلوالوں۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیجا یہودی آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عبداللہ بن سلام کی کیا حیثیت ہے؟ انہوں نے کہا:

7423– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/271، وأبو يعلى "3414"، وأبو نعيم في "الدلائل" "247" من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم. "7161"

وہ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے صاحب زادے ہیں اور ہمارے عالم ہیں اور ہمارے عالم کے صاحب زادے ہیں۔ ہمارے بہترین فرد ہیں اور ہمارے بہترین فرد کے صاحبزادے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہو جائے تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے۔ ان لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ انہیں اس بات سے بچائے کہ وہ یہ بات کہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن سلام باہر آؤ۔ وہ نکل کر ان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو ان یہودیوں نے کہا: بلکہ یہ ہمارے بدترین فرد اور بدترین فرد کے بیٹے ہیں ہمارے جاہل فرد اور جاہل فرد کے بیٹے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں نے آپ کو بتایا نہیں تھا کہ یہ بہتان طراز لوگ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَكُوْنُ مُتَعَقَّبَ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَرَابِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اہل جنت کا بعد میں کھانا اور مشروب کیا ہوگا

7424 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَسْتَ تَزْعُمُ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ فِيْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِئَةِ رَجُلٍ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَالشَّهْوَةِ وَالْجِمَاعِ، فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: فَاِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُوْنُ لَهُ الْحَاجَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَاجَتُهُمْ عَرَقٌ يَّفِيضُ مِنْ جُلُوْدِهِمْ مِثْلُ الْمِسْكِ، فَاِذَا الْبَطْنُ قَدْ ضَمُرَ

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے ابوالقاسم! کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ اہل جنت جنت میں کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے ہر جنتی کو کھانے پینے، شہوت اور صحبت کرنے میں ایک سو

7424– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هناد، فمن رجال مسلم. وثمامة بن عقبة، فقد روى له البخاري في "الأدب المفرد"، والنسائي، وهو ثقة، وهو في "الزهد" لهناد "63" و ."90" وأخرجه أحمد 4/367، والبزار "3522"، والطبراني "5007" والبيهقي في "البعث"317"" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 109-13/108، واحمد 4/381، والدارمي 2/334، وهناد "90"، وعبد بن حميد في "المنتخب" "263"، والحسين المروزي في "زوائد الزهد" "1459"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/191، والبزار "3523"، والطبراني "5004" و"5005" و"5006" و"5008" و"5009"، وأبو نعيم في "الحلية" 8/116، وفي "صفة الجنة" "329" من طرق عن الأعمش، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/216 وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني، ورجال أحمد والبزار رجال الصحيح غير ثمامة بن عقبة، وهو ثقة. وأخرجه الطبراني بنحوه "5010" من طريق هارون بن سعد، عن ثمامة، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 1/100 وزاد نسبته إلى ابن أبي حاتم.

آدمیوں جتنی قوت دی جائے گی۔ ان یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: جو شخص کھاتا اور پیتا ہے۔ اسے قضائے حاجت کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کی قضائے حاجت پسینے کی شکل میں ہوگی' جو مشک کی طرح کا (خوشبودار) وہ ان کے جسم سے نکل جائے گا' اور پیٹ ویسے ہی ہلکا پھلکا رہے گا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُوقِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِیْ يَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُهَا

اہل جنت کے بازار کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس میں اہل جنت اکٹھے ہوں گے

7425 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا يَاْتُوْنَهُ كُلَّ جُمُعَةٍ فِيْهِ كُثْبَانُ الْمِسْكِ، فَتَهِيجُ رِيْحُ شَمَالٍ فَتَحْثِي اَوْ فَتَسْفِيْ فِيْ وُجُوْهِهِمُ الْمِسْكَ، فَيَاْتُوْنَ اَهْلِيهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ: قَدْ زَادَكُمُ اللّٰهُ بَعْدَنَا اَوِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ: وَاَنْتُمْ قَدْ زَادَكُمُ اللّٰهُ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں اہل جنت ہر جمعے کے دن آیا کریں گے اس میں مشک کے ٹیلے ہیں وہاں شمال کی طرف سے آنے والی ہوا چلے گی' جو ان کے چہروں پر مشک چھڑکے گی۔ جب وہ اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے' تو ان سے کہیں گے ہمارے بعد اللہ تعالیٰ نے تمہارے حسن و جمال میں اضافہ کیا ہے' تو ان کے اہل خانہ ان سے کہیں گے ہمارے بعد اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھی حسن و جمال میں اضافہ کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيْهَا

قدرومنزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں سب سے کم ترین شخص کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7426 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْغَضَائِرِيُّ بِحَلَبَ وَكَانَ حِتْرَ النِّعَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

7425– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن عبد الجبار، وحماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الدارمي 2/339، ومسلم "3833" في الجنة ونعيمها: باب في سوق الجنة، وأبو نعيم في "الحلية" 6/253، والبيهقي في "البعث" "374"، والبغوي "4389" من طريق سعيد بن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/150، وأحمد 3/284-285 من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه الدارمي 2/338-339 عن يزيد بن هارون، عن حميد، عن أنس مرفوعاً. وأخرجه الحسين المروزي في "زوائد الزهد" "4191" عن محمد بن أبي عدي، عن حميد، عن أنس موقوفاً. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/102، والمبارك في "الزهد" برواية نعيم بن حماد "241"، والبيهقي في "البعث" "375" من طريق سليمان التيمي، عن أنس موقوفاً. ...... وأخرجه عَبْدُ الرَّزَّاقِ "20881" عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أنس موقوفاً.

7426– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير العدني، وأبن أبحر، فمن رجال مسلم. ابن أبي عمر العدني: هو محمد بن يحيى، وسفيان: هو ابن عيينة، وعبد الملك بن أبجر: هو عبد الملك بن سعيد بن حيان، وقد تقدم الحديث برقم: "6216".

ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ، سَمِعَا الشَّعْبِىَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنبَرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ مُوْسٰى، قَالَ: رَبِّ، اَىُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰى مَنْزِلَةً؟ فَقَالَ: رَجُلٌ يَّجِىءُ بَعْدَمَا يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ اَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوا اَخَذَاتِهِمْ، فَيُقَالُ لَهُ: تَرْضَى اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ مِنَ الْجَنَّةِ مِثْلَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: نَعَمْ اَىْ رَبِّ، فَيُقَالُ: لَكَ هٰذَا وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَيَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ رَضِيتُ، فَيُقَالُ لَهُ: اِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهِ مَعَهُ، فَيَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ رَضِيتُ، فَيُقَالُ لَهُ: لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آپ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اہل جنت میں سب سے کم تر مرتبے کا شخص کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک ایسا شخص جو اہل جنت کے (جنت میں) داخل ہو جانے کے بعد آئے گا' تو اسے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ' تو وہ کہے گا میں کیسے اندر جا سکتا ہوں جبکہ لوگ اپنے ٹھکانوں پر پہنچ چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم کو جنت میں اتنی جگہ مل جائے' جو دنیا میں کسی بادشاہ کی ہوتی تھی' تو وہ کہے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں' تو اسے کہا جائے گا: تمہیں اتنی جگہ ملتی ہے' اس کی مانند مزید اور اس کی مانند مزید اور اس کی مانند مزید (یعنی مزید تین گنا اتنی جگہ ملتی ہے) تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں۔ اسے کہا جائے گا: تمہیں یہ بھی ملتا ہے اور اس کے ہمراہ اس کا دس گنا مزید ملتا ہے' تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں' تو اسے کہا جائے گا: تمہیں اس کے ہمراہ وہ چیز ملے گی' جس کی تمہارے نفس کو خواہش تھی جس کے ذریعے تمہاری آنکھوں کو لذت حاصل ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّجُلَ الَّذِىْ ذَكَرْنَا نَعْتَهُ هُوَ مِمَّنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ النَّارُ، ثُمَّ اُخْرِجَ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ شخص جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ ان لوگوں میں سے ایک ہوگا جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی اور پھر انہیں جہنم سے نکالا گیا

7427 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْبَذَشِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):قَالَ: اِنِّى لَاَعْرِفُ آخِرَ رَجُلٍ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ خَرَجَ زَحْفًا، فَقِيلَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَدْخُلُ، ثُمَّ يَخْرُجُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، فَيُقَالُ لَهُ: اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِىْ كُنْتَ فِيهِ فِى

الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: تَمَنَّهُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، تَنَافَسَ اَهْلُ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ، وَتَضَايَقُوا فِيهَا، فَاَنَا اَسْاَلُكَ مِثْلَهَا، فَيَقُولُ: لَكَ مِثْلُهَا وَعَشَرَةُ اَضْعَافِ ذٰلِكَ، فَهُوَ اَدْنَى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جہنم سے نکلنے والے آخری شخص سے واقف ہوں۔ یہ وہ شخص ہے جو گھسٹتا ہوا باہر آئے گا۔ اسے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت میں داخل ہوگا پھر وہ باہر آئے گا' اور کہے گا: اے میرے پروردگار! لوگ' تو اپنی جگہوں کو حاصل کر چکے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تمہیں وہ زمانہ یاد ہے' جب تم دنیا میں رہا کرتے تھے۔ وہ کہے گا جی ہاں' تو پروردگار فرمائے گا تم آرزو کرو۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اہل دنیا اپنی دنیا کی خواہش کیا کرتے تھے اور دنیا کے بارے میں تنگی کا شکار ہوتے تھے۔ میں تجھ سے اس کی مانند کا سوال کرتا ہوں۔ پروردگار فرمائے گا تمہیں اس کی مانند ملتا ہے اور اس کا دس گنا (مزید) بھی ملتا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) یہ سب سے کم تر درجے کے جنتی کا مقام ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُعِدُّ اللّٰهُ لِلرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرْنَا نَعْتَهُ مِنَ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْرِبَةِ فِي جَنَّتِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کی ہے جس کی کیفیت ہم نے بیان کی ہے اور ان چیزوں کا تعلق جنت میں کھانے پینے سے ہے

7428 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَكُونُ فِي النَّارِ قَوْمٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ فَيَكُونُونَ فِي اَدْنَى الْجَنَّةِ، فَيُغْسَلُونَ فِي عَيْنٍ

7427– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب البذشي، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، إبراهيم: هو النخعي، وعبيدة" هو ابن عمرو السلماني. وأخرجه أحمد 379-1/378، وهناد بن السري في "الزهد" "207"، ومسلم "186" "309" في الإيمان: باب آخر أهل النار خروجاً، والترمذي "2595" في صفة جهنم: باب 10، وابن خزيمة في "التوحيد" ص318-317، وابن منده في "الإيمان" "843"، والبغوي "4356" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن منده "844" من طريق وكيع، عن الأعمش، به. وأخرجه ابن خزيمة ص 318، وابن منده "844" من طريق عبد الواحد بن زياد، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة وعبيدة، عن ابن مسعود مرفوعاً. وسقط رفع الحديث من المطبوع من ابن خزيمة. وأخرجه بنحوه البخاري "7511" في التوحيد: باب كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، وابن خزيمة ص 317 من طريق إسرائيل، وأحمد 1/460 من طريق شيبان، والطبراني "10339" من طريق أسباط، ثلاثتهم عن منصور، عن إبراهيم، به. وأخرجه الطبراني "10340" من طريق إبراهيم بن المهاجر، عن إبراهيم النخعي، به. وانظر الحديث الآتي برقم "7431" و "7475".

الْحَيَاةِ، فَيُسَمِّيهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيُّونَ لَوْ طَافَ بِاَحَدِهِمْ اَهْلُ الدُّنْيَا لَاَطْعَمَهُمْ وَسَقَاهُمْ وَفَرَشَهُمْ، قَالَ وَاَحْسِبُهُ، قَالَ: وَزَوَّجَهُمْ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ جہنم میں ہوں گے جب تک اللہ نے چاہا وہ اس میں رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے گا' اور انہیں باہر نکالے گا یہ لوگ جنت میں کم تر درجے کے لوگ ہوں گے۔ انہیں چشمہ حیات میں غسل دیا جائے گا۔ اہل جنت ان کا نام جہنمی رکھیں گے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک تمام اہل دنیا کے پاس جائے' تو ان سب کو کھلا سکتا ہے پلا سکتا ہے ان سب کو بستر دے سکتا ہے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ وہ ان کی شادیاں کروا سکتا ہے۔ پھر بھی اس کے پاس جو نعمتیں ہوں گی ان میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ حَالَةِ آخِرِ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِمَّنْ اُخْرِجَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ

اس حالت کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جنت میں داخل ہونے والے آخری شخص کی حالت ہوگی' جسے اس کے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا پھر اسے جہنم سے نکالا جائے گا

7429 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّاسُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟ ، قَالُوْا: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ؟ ، قَالُوْا: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَاْتِيهِمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَقَامُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا، فَاِذَا جَاءَ نَا

7428– إسناده قوى. رجاله ثقات رجال مسلم غير عطاء بن السائب، فقد روى له البخارى متابعة، وقد اختلط بأخرة إلا أن حماد بن سلمة سمع منه قبل الاختلاط . أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز القشيرى. وهو فى "مسند أبى يعلى "4979". وأخرجه أحمد 1/454، وابن خزيمة فى "التوحيد" ص320، والبيهقى فى "البعث"432"" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وسيأتى برقم "7433". وفى الباب عن أنس موقوفاً - وهو بحكم المرفوع - بإسناد صحيح عند ابن خزيمة ص 320. وعنه أيضاً مختصراً ومرفوعاً عند البخارى "6559" و "7450"، وأحمد 3/133 و134 و147 و208 و269، وأبى يعلى "2886" و"2978" و"3013" و"3054" و"3206" من طريقين عن قتادة، عنه. ولفظه: "يخرج قوم من النار بعدما مسهم منها سفع فيدخلون الجنة، فيسميهم أهل الجنة: الجهنميين." وعن جابر عن البخارى "6558"، ومسلم "191" وغيرهما.

رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، قَالَ: فَيَاْتِيهِمْ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا، وَيُضْرَبُ جِسْرٌ عَلٰى جَهَنَّمَ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُهُ، وَدَعْوَةُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَبِهٖ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ تَدْرُوْنَ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ ، قَالُوْا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهٖ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ، وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ، مَنْ اَرَادَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْهُمْ، فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُوْدِ، قَالَ: وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، قَالَ: فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ، يُقَالُ لَهٗ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحَبَّةِ فِيْ حَمِيلِ السَّيْلِ، قَالَ: وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيحُهَا، وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: فَلَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ، فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ، فَيَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ، ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ: يَا رَبِّ، قَرِّبْنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: اَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا اَغْدَرَكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو، فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: فَلَعَلَّكَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ، فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ، وَيُعْطِي اللّٰهَ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيقَ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهٗ، فَيُقَرِّبُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَلَمَّا قَرَّبَهٗ مِنْهَا انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَاِذَا رَاٰى مَا فِيْهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: اَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ، وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا اَغْدَرَكَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ، قَالَ: فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتّٰى يَضْحَكَ جَلَّ وَعَلَا، فَاِذَا ضَحِكَ مِنْهُ اَذِنَ لَهٗ بِالدُّخُوْلِ دُخُوْلِ

7429- حديث صحيح، ابن أبى السرى وهو محمد بم المتوكل - قد توبع، ومن فوقه على شرط الشيخين. وهو فى "المصنف" لعبد الرزاق "208566"، ومن طريقه أخرجه أحمد 276-2/275و534-533، ومسلم "182" "301" فى الإيمان: باب معرفة طريق الرؤية، وعبد الله بن أحمد فى "السنة" "241" و"242"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "455"و"476"، والآجرى فى "التصديق بالنظر" "28"، واللالكائى فى "شرح أصول الاعتقاد" "418"، وابن منده فى "الإيمان" "805"، والبغوى ."4346" وأخرجه الآجرى "30"، وابن منده "806" من طريق محمد بن ثور، وابن منده أيضاً: "806 من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن معمر، .... بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 294-2/293، والبخارى "7437" فى التوحيد: باب قول الله تعالى " (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) ، ومسلم "182" و"299"، وعبد الله بن أحمد فى "السنة" "238" و"239"و"240"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "453"و"475"، والطيالسى "2383"، واللالكائى "817"، وابن منده "804" من طريق إبراهيم بن سعد، وابن أبى عاصم "454"و"477"، وابن منده "408" من طريق الزبيدى، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص460 من طريق سعيد بن عبد العزيز، ثلاثتهم عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى "6573" فى الرقاق: باب الصراط جسر جهنم، ومسلم "182" "300"، وابن أبى عاصم "456"و"478"، والآجرى فى "التصديق" "29"، واللالكائى "815"، وابن منده "807"، والبغوى "4366" من طريق أبى اليمان، عن شعيب، عن الزهرى، عن سعيد بن المسيب وعطاء بن يزيد، عن أبى هريرة. وانظر الحديث المتقدم برقم "4623" والآتى برقم ."7445"

الْجَنَّةِ، فَإِذَا دَخَلَ قِيلَ لَهُ: تَمَنَّ كَذَا وَتَمَنَّ كَذَا، فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى تَنْقَطِعَ بِهِ الْاَمَانِيُّ، فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: هُوَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ: هُوَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بادل نہ ہوں' تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بادل نہ ہوں' تو کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے' تو لوگوں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسی طرح قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو اکٹھا کرے گا' اور یہ فرمائے گا' جو جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے' جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے چلے جائیں گے جو چاند کی عبادت کرتے تھے وہ چاند کے پیچھے چلے جائیں گے' جو بتوں کی عبادت کرتے تھے وہ بتوں کے پیچھے چلے جائیں گے اور پھر یہ امت باقی رہ جائے گی' جس میں اس کے منافقین ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس سے مختلف صورت میں آئے گا' جس سے وہ واقف ہوں گے وہ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ یہ کہیں گے ہم تم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہم یہیں رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہیں آتا۔ جب ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان کا پروردگار ان کے پاس اس صورت میں آئے گا' جس سے وہ واقف ہوں گے اور یہ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ کہیں گے' تو ہمارا پروردگار ہے پھر جہنم پر پل لگایا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سب سے پہلے میں اسے عبور کروں گا۔ اس دن تمام رسول یہی دعا کر رہے ہوں گے اے اللہ سلامتی عطا کرنا اے اللہ سلامتی عطا کرنا' اور اس پل پر کچھ آنکڑے لگے ہوئے ہوں گے جو سعدان نامی پودے کے کانٹوں کی طرح ہوں گے کیا تم جانتے ہو سعدان کے کانٹے کیسے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گے۔ البتہ ان کے حجم کے بارے میں صرف اللہ جانتا ہے' اور وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے حساب سے اچک لیں گے' تو کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوگا' اور کوئی (جہنم کے اندر) گر جائے گی' اور پھر نجات پائے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا' اور اس بات کا ارادہ کرے گا جہنم سے ان لوگوں کو نکالے جو اس بات کی گواہی دیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یہ حکم دے گا کہ وہ ان لوگوں کو نکال لیں' تو فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات کی علامت کے ذریعے پہچان لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جہنم کے لیے یہ چیز حرام قرار دی ہے کہ وہ ابن آدم کے سجدوں کے نشان کو کھالے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ انہیں نکالیں گے جبکہ وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ ان پر پانی بہایا جائے گا' جسے آب حیات کہا جاتا ہے' تو وہ یوں اُگ جائیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں دانہ اُگتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان میں سے ایک شخص باقی رہ جائے گا' جو اپنے چہرے کے بل جہنم میں آئے گا' اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس کی بدبو

نے مجھے تنگ کیا ہوا ہے اور اس کی گرمی مجھے جلا رہی ہے۔ میرا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں نے تمہیں یہ چیز عطا کر دی۔ پھر تم نے مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگنی۔ وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے پھیر دے گا۔ اس کے بعد وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے یہ نہیں' کہا تھا تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے۔ اے ابن آدم تمہارے لیے بربادی ہے تم کتنے وعدہ خلاف ہو۔ اس کے بعد وہ شخص مسلسل دعا کرتا رہے گا۔ پروردگار فرمائے گا اگر میں نے تمہیں یہ چیز عطا کر دی' تو پھر اس کے علاوہ تم مجھ سے کچھ نہیں مانگنا۔ وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پختہ عہد کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ اور نہیں مانگے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا' تو جنت اس کے سامنے آئے گی پھر وہ اس میں موجود (نعمتوں کو) دیکھے گا' اور جتنا اللہ کو منظور ہوگا اتنی دیر خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم نے یہ نہیں' کہا تھا کہ تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں مانگو گے۔ اے ابن آدم تمہاری بربادی ہے تم کتنے وعدہ خلاف ہو۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بدبخت شخص نہ بنا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا' یہاں تک کہ پروردگار ہنس دے گا۔ جب وہ اس پر ہنس پڑے گا' تو وہ اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا۔ جب وہ جنت میں داخل ہوگا' تو اس سے کہا جائے گا: اتنی آرزو کرو' اتنی آرزو کرو' وہ آرزو کرے گا' یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ پروردگار فرمائے گا تمہیں یہ سب کچھ ملتا ہے اور اس کی مانند مزید ملتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں یہ ملتا ہے اور اس کی مانند دس گنا ملتا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ الفاظ یاد ہیں تمہیں' یہ ملتا ہے اور اس کی مانند مزید ملتا ہے۔

یہ وہ شخص ہے' جو جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ كَانَ يَعْلَمُ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنَّهُ لَوْ قَدَّمَهُ مِمَّا يُرِيْدُ لَطَلَبَ غَيْرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ اگر وہ اس شخص کو وہ چیز عطا کر دے' تو وہ دوسری چیز کا بھی طلب گار ہوگا

7430 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اِنَّ آخِرَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ يُمْشِي عَلَى الصِّرَاطِ، فَهُوَ يَكْبُوْ مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ اُخْرَى حَتّٰى اِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا، فَيَقُوْلُ: تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْهَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَانِيْ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَدْنِنِيْ مِنْهَا لَعَلِّيْ اَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهُ سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا، فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ، وَيُعَاهِدُهُ اَنْ لَا يَفْعَلَ، وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ فَاعِلُهُ لِمَا يَرٰى مِمَّا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ اُخْرَى هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَدْنِنِيْ مِنْهَا لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُوْلُ: اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى يَا رَبِّ، وَلٰكِنْ اَدْنِنِيْ مِنْهَا لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيُعَاهِدُهُ اَنْ لَا يَسْاَلَهُ غَيْرَهَا فَيُدْنِيهِ، مِنْهَا وَيَعْلَمُ اَنَّهُ سَيَسْاَلُهُ غَيْرَهَا لِمَا يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ اُخْرَى عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَدْنِنِيْ مِنْهَا لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُوْلُ: اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا، فَيَقُوْلُ: بَلٰى يَا رَبِّ، وَلٰكِنْ اَدْنِنِيْ مِنْهَا، فَاِذَا دَنَا مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: اَيُرْضِيكَ يَا ابْنَ آدَمَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا، فَيَقُوْلُ: اَتَسْتَهْزِءُ بِيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: مَا اَسْتَهْزِءُ بِكَ، وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَادِرٌ ، قَالَ: فَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا ذَكَرَ قَوْلَهُ: اَتَسْتَهْزِءُ بِيْ؟ ضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مِمَّا اَضْحَكُ؟ فَقِيْلَ: مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَحِكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا وہ شخص ہوگا' جو پل صراط پر چہرے کے بل چل رہا ہوگا۔ آگ اسے جھلسائے گی' یہاں تک کہ جب وہ پل صراط کو عبور کر لے گا' تو اس کی طرف رخ کر کے کہے گا بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے اس سے نجات عطا کی۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز عطا کی ہے' جو اس نے تمام جہانوں میں کسی کو بھی عطا نہیں کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اس کے سامنے ایک درخت آئے گا وہ کہے گا میرے پروردگار مجھ کو اس کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں اور اس کے پانی کو پیوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پروردگار فرمائے گا: اے ابن آدم! اگر میں نے تمہیں یہ چیز دے دی' تو تم مجھ سے کچھ اور بھی مانگو گے۔ وہ عرض کرے گا جی نہیں میرے پروردگار پھر وہ معاہدہ کرے گا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا حالانکہ پروردگار یہ بات جانتا ہے کہ وہ ایسا کرے گا۔ کیونکہ اس کو اس پر بھی صبر نہیں ہونا۔ پروردگار اسے اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے میں آئے گا۔ اس

7430– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 392-1/391 و411-410، ومسلم "187" في الإيمان: باب آخر أهل النار خروجاً، وأبو يعلى "4980" و"5290"، والدارمي في "الرد على بشر المريسي" ص532 "عقائد السلف"، وابن خزيمة في "التوحيد" ص231و319-318، وأبو عوانة 134-1/142و144-143، والطبراني "9775"، وابن منده في "الإيمان" "841"، والبيهقي في "البعث" "96"، وفي "الأسماء والصفات" ص474، والبغوي "4355" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "7427" و ."7431"

کے پانی کو پئے گا۔ پھر اس کے سامنے ایک اور درخت آئے گا وہ پہلے والے سے زیادہ اچھا ہوگا' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے میں آجاؤں اور اس کے پانی کو پیوں۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم نے مجھ سے یہ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تم مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! لیکن' تو مجھے اس کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے میں آؤں اور اس کا پانی پیوں' تو وہ پروردگار سے یہ عہد کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگے گا۔ پروردگار اسے قریب کر دے گا۔ حالانکہ پروردگار کو یہ معلوم ہوگا کہ وہ اس کے علاوہ بھی مانگے گا کیونکہ پروردگار کو پتہ ہے کہ اس سے اتنا صبر نہیں ہونا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اس کے سامنے جنت کے دروازے کے قریب ایک اور درخت آئے گا' جو پہلے والے دونوں درختوں سے زیادہ خوب صورت ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے میں آؤں اور اس کے پانی کو پیوں۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم نے مجھ سے معاہدہ نہیں کیا تھا کہ مجھ سے اس کے علاوہ تم کچھ نہیں مانگو گے۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں میرے پروردگار لیکن' تو مجھے اس کے قریب کر دے جب وہ اس کے قریب ہوگا' تو اہل جنت کی آوازیں سنے گا' تو عرض کرے گا: اے پروردگار مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم کیا یہ چیز تمہیں راضی کرے گی کہ میں تمہیں دنیا اور اس کی مانند مزید دے دوں' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! کیا' تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے' جبکہ' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو پروردگار فرمائے گا میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ لیکن میں' جو چاہوں اس کو کرنے پر قادر ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب یہ الفاظ ذکر کرتے: ''کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے'' تو مسکرا دیتے پھر وہ یہ فرماتے تھے: تم لوگ مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کرو گے کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں۔ ان سے دریافت کیا گیا: آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کا ذکر کرتے تھے' تو مسکرا دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ جَلَّ وَعَلَا: اِنْ اَعْطَيْتُكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا لَيْسَ بِعَدَدٍ يُرِيْدُ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''اگر میں تمہیں دنیا اور اس کے مانند مزید عطا کر دوں'' یہ کوئی ایسا عدد نہیں ہے جس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد لی گئی ہے

7431 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّىْ لَاَعْرِفُ آخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ

7431– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة " 13/119-120 ومن طريقه أخرجه مسلم "186" "309 في الإيمان: باب آخر أهل الجنة خروجا. وقد تقدم برقم "7427" وسيأتي برقم ."7475"

رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا، فَيُقَالُ لَهُ: انْطَلِقْ، فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ، قَالَ: فَيَرْجِعُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِىْ كُنْتَ فِيْهِ فِى الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى، فَيُقَالُ لَهُ: لَكَ الَّذِىْ تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَتَسْخَرُ بِىْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ، قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''میں جہنم سے نکلنے والے آخری جہنمی سے واقف ہوں وہ ایسا شخص ہے' جو گھسٹ کر باہر آئے گا' تو اسے کہا جائے گا: تم جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ جائے گا' اور داخل ہوگا' تو لوگوں کو پائے گا کہ انہوں نے اپنی' اپنی جگہ حاصل کر لی ہے۔ وہ واپس آئے گا' اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! لوگوں نے اپنی رہائش گاہیں حاصل کر لی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے کہا جائے گا: کیا تمہیں وہ زمانہ یاد ہے' جب تم دنیا میں ہوا کرتے تھے وہ عرض کرے گا جی ہاں' تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو۔ وہ آرزو کرے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم نے جو آرزو کی ہے وہ تمہیں ملتا ہے اور اس کے ہمراہ مزید ملتا ہے' تو وہ عرض کرے گا: کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے' جب کہ' تو بادشاہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنس پڑے' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دندان نظر آنے لگے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ بَعْدَ اَنْ عُذِّبَ فِى النَّارِ بِذُنُوْبِهٖ وَسَمُّوا الْجَهَنَّمِيِّيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ فَيُذْهِبُ اللّٰهُ ذٰلِكَ الِاسْمَ عَنْهُمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس شخص کو جہنم میں اس کے گناہوں کے عوض میں عذاب

دینے کے بعد جنت میں داخل کیا جائے اور لوگ اس کا نام جہنمی رکھ دیں ایسے لوگ اپنے پروردگار سے یہ دعا کریں گے' تو پروردگار ان سے یہ نام دور کر دے گا

7432 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانِ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِىْ رَوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِىْ طَرِيْفٍ، قَالَ:

7432– حديث صحيح. صالح بن أبي طريف: ذكره المؤلف في "الثقات" 4/376 وقال: صالح بن أبي طريف أبو الصيداء، يروي عن أبي سعيد الخدري، روى عنه أبو روق عطية بن الحارث الهمداني. وذكره الدولابي في "الكنى" 2/14 فقال: أبو الصيداء صالح بن طريف الظبي، وباقي رجاله ثقات. عبد الله بن عمر: هو ابن محمد أبان بن صالح وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه الطبراني فيما ذكر الحافظ ابن كثير في "تفسيره" 2/566 من طريق إسحاق بن راهوية، عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وذكره السيوطي في "الدر" 5/63 وزاد نسبته إلى إسحاق بن راهوية،...... وابن مردويه.

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ) (الحجر: 2) ؟ فَقَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: يُخْرِجُ اللّٰهُ اُنَاسًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا يَاْخُذُ نِقْمَتَهُ مِنْهُمْ، قَالَ: لَمَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ النَّارَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: اَلَيْسَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ فِي الدُّنْيَا اَنَّكُمْ اَوْلِيَاءُ فَمَا لَكُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ، فَاِذَا سَمِعَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ اَذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ، فَيَتَشَفَّعُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجُوْا بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اُخْرِجُوا، قَالُوْا: يَا لَيْتَنَا كُنَّا مِثْلَهُمْ، فَتُدْرِكُنَا الشَّفَاعَةُ، فَنُخْرَجُ مِنَ النَّارِ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ) (الحجر: 2) ، قَالَ: فَيُسَمَّوْنَ فِي الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ مِنْ اَجْلِ سَوَادٍ فِيْ وُجُوْهِهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَذْهِبْ عَنَّا هٰذَا الِاسْمَ، قَالَ: فَيَاْمُرُهُمْ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْ نَهْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَيَذْهَبُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ

صالح بن ابوطریف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کے بارے میں کچھ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟

''عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ مومنین میں سے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا یہ اس کے بعد ہوگا کہ جب وہ انہیں سزا دے چکا ہوگا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مشرکین کے ہمراہ جہنم میں داخل کیا ہوگا' تو مشرکین یہ کہیں گے کیا تم دنیا میں یہ نہیں' کہتے تھے کہ تم دوست ہو' تو پھر تم جہنم میں ہمارے ساتھ کیوں ہو؟ جب اللہ تعالیٰ یہ بات سنے گا' تو وہ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا' تو فرشتے اور انبیاء ان لوگوں کی شفاعت کریں گے' یہاں تک کہ وہ لوگ اللہ کے حکم کے تحت (جہنم سے) باہر آ جائیں گے۔ جب انہیں نکال دیا جائے گا' تو وہ لوگ کہیں گے اے کاش ہم بھی ان کی مانند ہوتے اور ہمیں بھی شفاعت نصیب ہو جاتی اور ہم بھی جہنم سے نکل جاتے' تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''کفر کرنے والے لوگ عنقریب یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان لوگوں کا جنت میں نام ''جہنمی'' رکھا جائے گا کیونکہ ان کے چہرے سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم سے اس نام کو دور کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو پروردگار انہیں حکم دے گا وہ جنت کی نہر میں غسل کریں گے' تو ان کی یہ (سیاہی) ختم ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ مَا يَتَفَضَّلُ اللّٰهُ بِنَعِيمِ الْجَنَّةِ عَلٰى مَنْ اَخْرَجَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ تَعْذِيبِهِ اِيَّاهُ فِيهَا

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کوجہنم میں عذاب دینے کے بعدانہیں وہاں سے نکالے گا انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے تحت ملنے والی جنت کی بعض نعمتوں کا تذکرہ

7433 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَكُوْنُ قَوْمٌ فِي النَّارِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنُوا، ثُمَّ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ، فَيُخْرِجُهُمْ مِنْهَا، فَيَكُوْنُوْنَ فِيْ اَدْنَى الْجَنَّةِ فِيْ نَهْرٍ، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ، لَوِ اسْتَضَافَهُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا لَاَطْعَمُوهُمْ وَسَقَوْهُمْ وَاَتْحَفُوهُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''کچھ لوگ جہنم میں جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا اتنا عرصہ رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے گا' اور انہیں جہنم سے نکال دے گا' اور وہ جنت کے زیریں حصے میں ایک نہر میں آئیں گے جس کا نام حیوان ہوگا۔ اگر تمام اہلِ دنیا ان کے مہمان بن جائیں' تو وہ ان سب کو کھلا دیں پلا دیں اور انہیں تحفے دیں (پھر بھی ان کے پاس موجود نعمتیں ختم نہیں ہوں گی)''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ هِدَايَةِ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِمَسَاكِنِهِ وَمَنَازِلِهِ فِي الْجَنَّةِ

جو مسلمان جہنم سے نکل آئیں گے ان کے جنت میں اپنے رہائشی جگہوں اور منزلوں کے بارے میں رہنمائی ہونے کی اطلاع کا تذکرہ

7434 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى اِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوْا اُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَاَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ

7433– إسناده قوی، حماد بن سلمة سمع من عطاء بن السائب قبل الاختلاط . وأخرجه ابن أبی عاصم فی "السنة" "834"، وأبو نعيم فی "صفة الجنة" "448" من طريق هدبه بن خالد، بهذا الإسناد، وانظر ."7428"

فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل ایمان جہنم سے نجات پالیں گے' تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک ڈھیر پر روک لیا جائے گا' اور ان کے درمیان آپس میں دنیا میں' جو زیادتیاں ہوئی تھیں ان کا بدلہ دلوایا جائے گا' یہاں تک کہ جب وہ پاک وصاف ہو جائیں گے' تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' جنت میں (داخل ہونے والا شخص) اپنے مخصوص ٹھکانے سے' اس سے زیادہ واقف ہوگا' جتنا وہ دنیا میں اپنے گھر سے واقف تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ حَالَةُ نَقْصٍ وَّتَقَذُّرٍ اِذْ هِيَ دَارُ رِفْعَةٍ وَّعَلَاءٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت کو کوئی کمی یا گندگی کی چیز لاحق نہیں ہوگی کیونکہ وہ رفعت اور بلندی کا مقام ہے

7435 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ

7434– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو المتوكل الناجي: هو علي بن داود. وأخرجه البخاري "2440" في المظالم: باب قصاص الظالم، وابن منده في "الإيمان" "838"، والحاكم 2/354 من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "857"، وأبو يعلى "1186"، وابن منده في "الإيمان" "838" من طريق معاذ بن هشام، به. وعلقه البخاري "2440" عن يونس بن محمد، عن شيبان بن عبد الرحمن، حدثنا أبو المتوكل، عن أبي سعيد، ووصله ابن منده في "الإيمان" "839" عن محمد بن أبي داود بن المنادى، عن يونس بن............................ محمد، به. وأخرجه أبو نعيم في "صفة الجنة" "288"، وابن منده "839" من طريق حسين بن محمد المروزي، عن شيبان. وأخرجه أحمد 3/13 و 63 و 74، والبخاري "6535" في الرقاق: باب القصاص يوم القيامة، وابن أبي عاصم "858"، والطبري 17/37-38-38، وابن منده "837" من طريق سعيد بن أبي عروبة، وأحمد 3/57 من طريق معمر، كلاهما عن قتادة، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 5/84 وزاد نسبته إلى ابن المنذر وابن أبي حاتم وابن مردويه.

7435–والحديث إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان وهو طلحة بن نافع - فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقروناً. سفيان: هو الثوري...... وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "4375" من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في "صفة الجنة" "333" من طريق محمد بن يوسف الفريابي، عن سفيان، به. وأخرجه الطيالسي "1776"، وهناد بن السري في "الزهد" "62"، وأحمد 3/316 و 364، ومسلم "2835" "18" في الجنة: باب في صفة الجنة وأهلها، وأبو داود "4741" في السنة: باب الشفاعة، وأبو يعلى "1906" و "2052" و "2270"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "274" و "333"، والبيهقي في "البعث" "316" من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/384، والدارمي 2/335، ومسلم "2835" "19" و "20" من طريق ابن جريج، وأحمد 3/349، وأبو نعيم "274" من طريق ابن لهيعة، وأبو نعيم "334" من طريق إسماعيل بن عبد الملك، ثلاثتهم عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/354 من طريق صفوان بن عمرو، عن ماعز التميمي، عن جابر. وأخرجه أبو نعيم "274" من طريق وهب بن منبه، و "334" من طريق الربيع بن أنس، كلاهما عن جابر.

الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ، وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا يَبْزُقُوْنَ يُلْهَمُوْنَ الْحَمْدَ وَالتَّسْبِيحَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ طَعَامُهُمْ لَهُ جُشَاءٌ وَّرِيْحُهُمُ الْمِسْكُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت کھائیں گے اور پئیں گے لیکن وہ پیشاب اور پاخانہ نہیں کریں گے، بلغم نہیں نکالیں گے، تھوک نہیں پھینکیں گے۔ انہیں حمد اور تسبیح یوں الہام کی جائے گی، جس طرح سانس لینا الہام کیا جاتا ہے اور ان کا کھانا ڈکار کی شکل میں (ختم ہو جائے گا) اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ فِى الْجَنَّةِ لَا يَكُوْنُ تَبَاغُضٌ وَّلَا اخْتِلَافٌ بَيْنَ اَهْلِهَا فِيمَا فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْكَرَامَاتِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جنت میں آپس میں بغض نہیں ہوگا، اور اختلاف نہیں ہوگا

اس چیز کے بارے میں، جو اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو عزت افزائی کے حوالے سے، دوسرے لوگوں پر فضیلت عطا کی ہو

7436 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَبْصُقُوْنَ فِيهَا، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ فِيهَا، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيهَا آنِيَتُهُمْ، وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ، وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبٍ وَّاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی وہ لوگ جنت میں

7436– حديث صحيح. ابن أبى السرى وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو فى "صحيفة همام" "85" وهو فى "مصنف عبد الرزاق" "20866"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/316، ومسلم "2834" "17" فى الجنة وصفة نعيمها: باب فى صفات الجنة وأهلها، وأبو نعيم فى "صفة الجنة" "243" و "244"، والبغوى "4370" وأخرجه ابن المبارك فى "الزهد" من رواية نعيم بن حماد "433"، ومن طريقه البخارى "3257" فى بدء الخلق: باب ما جاء فى صفة الجنة، والترمذى "2537" فى صفة الجنة: باب ما جاء فى صفة أهل الجنة، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "3246"، وأبو نعيم "248" من طريق عن الأعرج، عن أبى هريرة. وانظر الحديث المتقدم برقم "7420"، والحديث الآتى.

تھوکیں گے نہیں، بلغم نہیں نکالیں گے، پاخانہ نہیں کریں گے۔ ان کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی سے بنی ہوئی ہوں گی ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا مغز گوشت کے اندر سے بھی نظر آئے گا۔ ان لوگوں کے درمیان آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے بغض نہیں ہوگا' اوران سب کے دلوں کی حیثیت ایک جیسی ہوگی۔ وہ صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کریں گے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الصُّوَرِ الَّتِيْ تَكُوْنُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ عِنْدَ دُخُوْلِهِمْ اِيَّاهَا جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِفَضْلِهِ

ان شکلوں صورتوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اہل جنت کے' جنت میں داخل ہونے کے وقت ان کی ہوں گی' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ہمیں بھی ان میں شامل کرے

7437 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ. وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ، وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ، وَاَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

7437– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير البجلي . وأخرجه البخاري "3327" في أحاديث الأنبياء : باب خلق آدم وذريته، وأبو يعلى "6084"، وأبو نعيم "241"، والبغوي في "شرح السنة" "4373"، وفي "التفسير" 1/57 من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2834" "15" في الجنة وصفة نعيمها: باب أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ ليلة البدر، وابن ماجة "4333" في الزهد" باب صفة الجنة، والبيهقي في "البعث" "333" من طريقين عن عمار بن القعقاع، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 13/109-110 و 14/130، وهناد بن السري في "الزهد" "55"، وأحمد 2/253، ومسلم "2834" "16"، وابن ماجة "4333"، والحسين المروزي في "زوائد الزهد" لابن المبارك "1575"، وابن أبي عاصم في "الأوائل" "60"، والطبراني في "الأوائل" "31"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" 1/300-301، وفي "صفة الجنة" "240"، والبيهقي في "البعث" "405" من طرق عن ....ء الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وأخرجه أحمد 2/231-232، وابن أبي شيبة 14/130، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "241" من طريق ابن فضيل، عن عمارة بن القعقاع، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه أبو نعيم "248" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة مختصراً. وأخرجه مختصراً أيضاً ابن طهمان في "مشيخته" "33" عن مطر، عن أبي رافع، عن أبي هريرة. وانظر الحديث السابق برقم "7420" و "7436".

''جنت میں داخل ہونے والا سب سے پہلا گروہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا پھر اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے۔ وہ لوگ (جنت میں) پیشاب نہیں کریں گے، پاخانہ نہیں کریں گے، تھوک نہیں پھینکیں گے، بلغم نہیں نکالیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے سے بنی ہوئی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا۔ ان کی بیویاں حورعین ہوں گی اور ان کی جسامت ان کے جد امجد (حضرت آدم علیہ السلام) کی طرح ساٹھ گز ہوگی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ زِيَارَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ معبُودَهُمْ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اہل جنت اپنے معبود کا دیدار کریں گے

7438 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِنَسَا، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوقِ الْجَنَّةِ، قَالَ سَعِيدٌ: اَوَ فِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُوْرُوْنَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ - وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ - عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ، وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ اَفْضَلُ مِنْهُمْ مَجْلِسًا ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، قُلْنَا: لَا قَالَ: كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقَى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ اَحَدٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً، حَتّٰى اِنَّهُ لَيَقُوْلُ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ، اَتَذْكُرُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ يُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ، قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ، فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، ثُمَّ يَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: قُوْمُوا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ،

7438– إسناده ضعيف . هشام بن عمار كبر فصار يتلقن، وعبد الحميد: وهو ابن الحبيب بن أبي العشرين - قال النسائي: ليس بقوي، وقال البخاري: ربما يخالف في حديثه، وقال ابن حبان: ربما أخطأ، وقال ابن عدي: يعرف بغير حديث لا يرويه غيره وهو ممن يكتب حديثه، وقال أبو حاتم: لم يكن صاحب حديث . وأخرجه الترمذي "2549" في الجنة: باب ما جاء في سوق الجنة، وابن ماجة "4336" في الزهد: باب صفة الجنة، وابن أبي عاصم في "السنة" "585" و "587"، من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ، قَالَ: فَنَأْتِيْ سُوقًا قَدْ حُفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ، قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهِ شَيْءٌ وَّلَا يُشْتَرٰى، وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقَى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ، وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِيْ آخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَمَثَّلَ عَلَيْهِ بِاَحْسَنَ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا، قَالَ: ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا، فَتَلْقَانَا اَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَّاَهْلًا بِحِبِّنَا لَقَدْ جِئْتَ، وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيْبِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحُقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَفْظُ الْخَبَرِ لِلْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے۔ سعید بن مسیب نے دریافت کیا: جنت میں بازار ہوں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے اعمال کے حساب سے اس میں رہائش اختیار کریں گے۔ دنیاوی دنوں کے اعتبار سے جمعے کے دن انہیں اجازت دی جائے گی تو وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کے لیے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا عکس ان کے سامنے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جنت کے ایک باغ میں ظہور کرے گا۔ ان کے سامنے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور موتیوں کے منبر ہوں گے، یاقوت کے منبر ہوں گے، زبرجد کے منبر ہوں گے، سونے کے منبر ہوں گے، چاندی کے منبر ہوں گے۔ ان میں سب سے کم تر شخص، حالانکہ ان میں کوئی بھی شخص کم تر نہیں ہوگا، وہ بھی مشک کے ٹیلوں پر اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا۔ وہ یہ نہیں سمجھیں گے کہ کرسی پر بیٹھا شخص محفل میں بیٹھنے کے اعتبار سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! کیا تمہیں سورج کو دیکھنے اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح تمہیں اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں بھی کوئی الجھن نہیں پیش آئے گی۔ اس محفل میں جو بھی شخص موجود ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے براہ راست کلام کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی ایک شخص سے فرمائے گا: اے فلاں شخص تمہیں فلاں دن یاد ہے جب تم نے یہ یہ عمل کیا تھا'' تو اللہ تعالیٰ دنیا میں کی گئی اس کی کسی خلاف ورزی کو یاد کرائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! کیا تو نے میری مغفرت نہیں کر دی تو پروردگار فرمائے گا جی ہاں! میری مغفرت کی وسعت کی وجہ سے تم اس مقام پر پہنچے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ابھی وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے اوپر سے ایک بادل انہیں ڈھانپ لے گا اور ان پر خوشبو کی بارش نازل کرے گا۔ انہوں نے ایسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی ہوگی، پھر پروردگار فرمائے گا تم اس چیز کی طرف اٹھ کر جاؤ جو میں نے تمہارے لیے عزت افزائی تیار کی ہے اور جس چیز کی تمہیں خواہش ہے اسے تم حاصل کرو۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ہم بازار میں آئیں گے جسے فرشتوں نے ڈھانپا ہوا ہوگا وہ ایسی چیز ہوگی جس کی مانند کوئی چیز آنکھوں نے نہیں دیکھی ہوگی اور کانوں نے نہیں سنی ہوگی اور کسی دل میں اس کا خیال نہیں آیا ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو ہمارے لیے وہاں وہ چیزیں لائی جائیں گی جن کی ہمیں خواہش ہوگی۔ وہاں کوئی چیز فروخت نہیں ہوگی اور کوئی چیز خریدی نہیں جائے گی۔ اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر بلند مرتبے کا مالک ایک شخص آئے گا' اور اس سے ملاقات کرے گا' جو کم مرتبے کا ہوگا حالانکہ ان میں کوئی بھی کم درجے کا نہیں ہوگا۔ کم مرتبے کا شخص اس کے جسم پر موجود لباس کو دیکھ کر اسے پسند کرے گا' اور ان کی گفتگو ختم ہونے سے پہلے ہی اس سے زیادہ عمدہ لباس اس کے جسم پر آ چکا ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہاں کوئی شخص کسی بھی حوالے سے غمگین نہیں ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ہم اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس جائیں گے۔ ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی' تو وہ یہ کہیں گی: آپ کو خوش آمدید' جو ہمارے محبوب ہیں آپ تشریف لے آئے ہیں اب آپ کا حسن و جمال اور خوشبو پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئی ہے' جب آپ ہمیں چھوڑ کر گئے تھے' تو وہ کہیں گے: آج ہم نے اپنے عظیم پروردگار کی ہم نشینی اختیار کی تھی' تو ہم اس بات کے حق دار تھے کہ ہم اس طرح کی صورت حال میں واپس آئیں جس میں ہم آئے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ حسن بن سفیان کے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِيْ يُعْطَى اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ الَّذِيْ هُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

اس چیز کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اہل جنت کو جنت میں دی جائے گی جو جنت اور اس کی نعمتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہوگی

7439 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ اللّٰهُ: اَتَشْتَهُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، وَمَا فَوْقَ مَا اَعْطَيْتَنَا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بَلٰى، رِضَايَ اَكْثَرُ

7439– إسناده قوى. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عباس بن الوليد الخلال، فقد روى له ابن ماجة، وهو صدوق، وقد توبع. وأخرجه أبو نعيم فى "ذكر أخبار أصبهان" 1/282، وفى "صفة الجنة" "283"، والحاكم 1/82، والسهمى فى "تاريخ جرجان" ص115 من طرق عن محمد بن يوسف الفريانى، بهذا الإسناد، وصححه. . . . .

. الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى، وقال أبو نعيم فى "صفة الجنة": ورواه وكيع وغيره فلم يرفعوه. وأخرجه الطبرى فى "تفسيره" "6751" من أبى أحمد الزبيرى، والحاكم 83-1/82 من طريق عبيد الله بن عبد الرحمن الأشجعى، كلاهما عن الثورى، به.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اہل جنت جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کسی چیز کے خواہش مند ہو؟ تا کہ میں تمہیں مزید عطا کروں تو وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جو کچھ عطا کر دیا ہے اس سے اوپر اور کیا ہوسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! میری رضا سب سے برتر ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ رِضَا اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّذِیْ يَتَفَضَّلُ بِهٖ عَلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو وہ اپنے فضل کے تحت اہل جنت پر کرے گا

7440 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ فَضَالَةَ الشَّعِيرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِیْ يَدَيْكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُوْلُ: اَلَا اُعْطِيكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ بَعْدَهُ اَبَدًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں۔ سعادت مندی تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے، بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ پروردگار دریافت کرے گا کیا تم لوگ راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے ہم کیوں راضی نہ ہوں جب کہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں کسی کو بھی عطا نہیں کیا، تو پروردگار فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا نہ کروں؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! اس سے زیادہ فضیلت والی چیز اور کیا ہوسکتی ہے؟ پروردگار فرمائے گا: میں نے تمہارے لیے اپنی رضا

7440- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هارون بن سعيد الأيلي، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "2829" في الجنة وصفة نعيمها: باب إحلال الرضوان على أهل الجنة، عن هارون بن سعيد الأيلي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7518" في التوحيد: باب كلام الرب مع أهل الجنة، وابن منده "820"، وأبو نعيم في "الحلية" 6/342، وفي "صفة. . . . . الجنة" "282"، والبيهقي في "البعث" "445"، والبغوي "4394" من طرق عن ابن وهب، به . وأخرجه ابن المبارك براوية نعيم بن حماد في "الزهد" "430"، ومن طريقه أحمد 3/88، والبخاري "6549" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "2829"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/405، والترمذي "2555" في صفة الجنة: باب18، وابن منده "820"، والبيهقي في "البعث" ."445"

مندی کو حلال کر دیا ہے۔اب میں اس کے بعد کبھی بھی (تم سے) ناراض نہیں ہوں گا"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رُؤْيَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَبَّهُمْ فِي الْمَعَادِ مِنَ الزِّيَادَةِ الَّتِيْ وَعَدَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عِبَادَهُ عَلَى الْحُسْنَى الَّتِيْ يُعْطِيهِمْ اِيَّاهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آخرت میں اہل ایمان کا اپنے پروردگار کا دیدار کرنا

ان مزید (نعمتوں) میں شامل ہے' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اچھائی کے ہمراہ (وہ مزید نعمتیں انہیں عطا کرے گا)

7441 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ،

(متن حدیث): قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ) (یونس: 26) قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ نَادٰى مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا يُحِبُّ اَنْ يُنْجِزَكُمُوْهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا هُوَ؟ اَلَمْ يُثَقِّلِ اللّٰهُ مَوَازِيْنَنَا وَيُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَيُجِرْنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

"جن لوگوں نے اچھائی کی ان کے لیے اچھائی ہے اور مزید ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے ایک وعدہ ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اسے تمہارے ساتھ پورا کر دے۔وہ دریافت کریں گے: وہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے میزان کو وزنی نہیں کیا، ہمارے چہروں کو روشن نہیں

7441- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 4/333، وأبو عوانة 1/156، وابن منده في "الإيمان" "783" من طرق عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1315"، وهناد بن السري في "الزهد" "171"، وأحمد 4/332، و33-332 و 16-6/15، وعنه ابنه عبد الله في "السنة" "271"، ومسلم "181" في الإيمان: باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى، والترمذي "2552" في صفة الجنة: باب ما جاء في رؤية الرب تبارك وتعالى، و "3105" في التفسير: باب ومن سورة يونس، وابن ماجة "187" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، والدارمي في "الرد على الجهمية" ص55-54، والطبري في "تفسيره" "17626"، وابن أبي عاصم في "السنة" "472"، وأبو عوانة 1/156، وابن خزيمة ص 181-180، والآجري في "التصديق بالنظر" "34" و "35" و "36"، والطبراني في "الكبير" "7314" و "7315"، وابن منده "782" و "784" و "875" و "786"، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" "778" و "833"، والبيهقي في "البعث والنشور" "446"، وفي "الاعتقاد" ص124، وفي "الأسماء والصفات" ص307، وأبو نعيم في "الحلية"، والبغوي "4393" من طرق عن جماد بن سلمة، به.

کیا اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں جہنم سے نجات عطا نہیں کی؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو پردہ ہٹایا جائے گا' تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں' جو کچھ بھی عطا کیا ہے ان میں سے کوئی بھی چیز ان کے نزدیک اپنے پروردگار کا دیدار کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی۔

7442 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، وَحَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَنْ صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا، فَافْعَلُوْا ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا) (طه: 130)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے چودہ تاریخ کی رات کو چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا عنقریب تم اپنے پروردگار کا اسی طرح دیدار کرو گے' جس طرح تم اسے دیکھ رہے ہو اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل پیش نہیں آ رہی۔ اگر تم سے ہو سکے' تو تم سورج کے طلوع ہونے سے پہلے والی

7442– إسناده صحيح على شرط الشيخين .... وأخرجه أبو داود "4729" في السنة: باب الرؤية، وعبد الله بن احمد في "السنة" "220"، ومن طريقه ابن منده "798"، والطبراني "2227" عن عثمان بن أبي شيبة، هذا الإسناد . ولم يذكر الطبراني جريراً مع حماد بن أسامة. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص168-167 من طريق يوسف بن موسى، عن جرير وحماد بن أسامة، به . وأخرجه مسلم "633" "212" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، والطبراني "2226" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، وابن منده "794" من طريق أحمد بن الفرات، كلاهما عن أبي أسامة حمادة، به. وأخرجه البخاري "4851" في تفسير سورة ق: باب (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ) ، والطبراني "2228" من طريقين عن جرير، به. وأخرجه الحميدي "799"، وأحمد 4/360، 366-365، والبخاري "554" في مواقيت الصلاة: باب فضل صلاة العصر، و "7434" و "7435" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) ، ومسلم "633" وأبو داود "4729"، والترمذي "2551" في "صفة الجنة": باب ما جاء في رؤية الرب تبارك وتعالى، وابن ماجة "177" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 428-2/427، وابن أبي عاصم في "السنة" "446" و "447" و "448" و "449" و "461"، وعبد الله بن أحمد في "السنة" "219" و "221" و "225" و "226" و "227"، وابن خزيمة في "التوحيد" ص168-167، والآجري في "التصديق بالنظر" "23" و "24" و "25"، والطبراني "2224" و"2225" و "226" و "2227" و "2229" "2230" و "2231" و "2232" و "2233" "2234" و "2235" و "2236" و "2237"، وابن منده "791" و "793" و "795" و "796" و "797" و "798" و "799" و "800"، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" "825" و "826" و "828" و "829"، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 128و129، والبغوي في "شرح السنة" "378" و"379" من طرق عن إسماعيل، به . وأخرجه عبد الله بن أحمد في "السنة" "226" من طريق مجالد بن سعيد، عن قيس، به. وانظر الحديثين الآتيين.

اورغروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اورتم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو' سورج طلوع ہونے سے پہلے اورغروب ہونے سے پہلے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اَبِىْ خَالِدٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جواس شخص کے موقف کوغلط ثابت کرتی ہے' جواس بات کا قائل ہے: اسماعیل بن ابوخالد نے یہ روایت قیس بن ابوحازم سے نہیں سنی ہے

7443 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ قَيْسٌ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِىْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا، فَافْعَلُوْا ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا) (طه: **130**)

قیس بیان کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے پروردگار کا اس طرح دیدار کرو گے' جس طرح تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ اگر تم سے ہو سکے' تو تم سورج طلوع ہونے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو' سورج طلوع ہونے سے پہلے اوراس کے غروب ہونے سے پہلے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ

اس روایت کا تذکرہ' جواس شخص کے موقف کوغلط ثابت کرتی ہے' جواس بات کا قائل ہے: اس روایت کونقل کرنے میں اسماعیل بن ابوخالد نامی راوی منفرد ہے

7444 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانٍ، قَالَ:

7443– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/427، وابن أبي عاصم في "السنة" "450" عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/362، والبخاري "573" في مواقيت الصلاة: باب فضل صلاة الصبح، والطبراني "2224"، وابن منده "792"، واللالكائي "827" من طرق عن يحيى القطان، به. وانظر الحديث السابق والآتي.

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ،

(متن حدیث): قَالَ: خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ فِي الرُّؤْيَةِ يَدْفَعُهَا مَنْ لَيْسَ الْعِلْمُ صِنَاعَتَهُ، وَغَيْرُ مُسْتَحِيْلٍ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُمَكِّنُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُخْتَارِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رُؤْيَتِهٖ، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِفَضْلِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ فَرْقًا بَيْنَ الْكُفَّارِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْكِتَابُ يَنْطِقُ بِمِثْلِ السُّنَنِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا سَوَاءً قَوْلَهٗ جَلَّ وَعَلَا: (كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوْبُوْنَ) (المطففين: 15)، فَلَمَّا اَثْبَتَ الْحِجَابَ عَنْهُ لِلْكُفَّارِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ غَيْرَ الْكُفَّارِ لَا يُحْجَبُوْنَ عَنْهُ، فَاَمَّا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا خَلَقَ الْخَلْقَ فِيْهَا لِلْفَنَاءِ فَمُسْتَحِيْلٌ اَنْ يَّرَى بِالْعَيْنِ الْفَانِيَةِ الشَّيْءَ الْبَاقِي، فَاِذَا اَنْشَاَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، وَبَعَثَهُمْ مِنْ قُبُوْرِهِمْ لِلْبَقَاءِ فِىْ اِحْدَى الدَّارَيْنِ غَيْرُ مُسْتَحِيْلٍ حِيْنَئِذٍ اَنْ يَّرَى بِالْعَيْنِ الَّتِىْ خُلِقَتْ لِلْبَقَاءِ فِي الدَّارِ الْبَاقِيَةِ الشَّيْءَ الْبَاقِي لَا يُنْكِرُ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ، وَمَنَعَ* بِالرَّاْيِ الْمَنْكُوْسِ وَالْقِيَاسِ الْمَنْحُوْسِ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات میں ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ عنقریب قیامت کے دن اپنے پروردگار کو یوں دیکھو گے' جس طرح تم اسے (یعنی چودھویں کے چاند کو) دیکھ رہے ہو' جسے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل نہیں آ رہی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان تمام روایات میں دیدار باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ان روایات کو اس شخص نے پرے کر دیا ہے جس نے علم حاصل نہیں کیا اور وہ یہ کہتا ہے: یہ بات ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اپنے منتخب مومن بندوں کو اپنے دیدار کا شرف عطا کرے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل کے تحت ان لوگوں میں شامل کرے، تا کہ کفار اور اہل ایمان کے درمیان فرق ہو جائے اور کتاب میں بھی سنت کے مطابق حکم مذکور ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''خبردار! وہ لوگ اس دن اپنے پروردگار کے حوالے سے محجوب ہوں گے''۔

تو جب کفار کے لیے حجاب کا حکم ثابت ہو گیا' تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے: جو لوگ کفار نہیں ہوں گے وہ محجوب نہیں ہوں

7444- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر - هو ابن محمد بن أبان - فمن رجال مسلم. زائدة: هو ابن قدامة .... وأخرجه عبد الله بن أحمد في "السنة" "222" "223"، ومن طريقه ابن منده "801" عن عبد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7436" في التوحيد: باب قوله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/427، وابن خزيمة ص 168، والآجري في "التصديق بالنظر" "26"، وابن منده "801" من طريق عبدة بن عبد الله، عن حسين بن علي، به. وأخرجه عبد الله بن احمد "226" من طريق إسماعيل بم مجالد، واللالكائي "829" من طريق أبي حنيفة، كلاهما عن بيان بن بشر، به. وانظر الحديثين السابقين.

گے۔ جہاں تک اس دنیا کا تعلق ہے' تو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو فنا ہونے کے لیے پیدا کیا ہے' تو یہ بات ناممکن ہے کہ فانی آنکھ باقی چیز کو دیکھ لے۔ جب اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو پیدا کرے گا' اور انہیں ان کی قبروں سے زندہ کرے گا' تو یہ بقاء کے لیے ہوگا۔ اس صورت میں یہ ناممکن نہیں ہوگا کہ اس آنکھ کے ذریعے وہ پروردگار کا دیدار کریں جسے ہمیشہ رہنے والی دنیا میں باقی رہنے کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ اس چیز کا دیدار کریں' جو باقی رہنے والی ہے۔ اس بات کا انکار صرف وہ شخص کر سکتا ہے' جو علم سے ناواقف ہو اور الٹی رائے اور منحوس قیاس کے ذریعے اس کا انکار کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رُؤْيَةَ الْمُؤْمِنِينَ رَبَّهُمْ فِي الْمَعَادِ اِنَّمَا هِيَ بِقُلُوْبِهِمْ دُوْنَ اَبْصَارِهِمْ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

آخرت میں اہل ایمان کا اپنے پروردگار کو دیکھنا دل کی آنکھوں کے ذریعے ہوگا (جسمانی آنکھوں کے ذریعے نہیں ہوگا)

7445 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ نَاسٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ، وَالسَّمَاءُ مُصْحِيَةٌ غَيْرُ مُتَغَيِّمَةٍ لَيْسَ فِيهَا سَحَابَةٌ، قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالسَّمَاءُ مُصْحِيَةٌ غَيْرُ مُتَغَيِّمَةٍ لَيْسَ فِيهَا سَحَابَةٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، كَذٰلِكَ لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَمَا لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَلْقَى الْعَبْدُ رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: اَيْ فُلُ اَلَمْ اَخْلُقْكَ؟ اَلَمْ اَجْعَلْكَ سَمِيعًا بَصِيرًا؟ اَلَمْ اُزَوِّجْكَ؟ اَلَمْ اُكْرِمْكَ؟ اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ؟ اَلَمْ اُسَوِّدْكَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى اَيْ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: الْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، قَالَ: وَيَلْقَاهُ الْاٰخَرُ، فَيَقُوْلُ: اَيْ فُلُ اَلَمْ اَخْلُقْكَ؟ اَلَمْ اَجْعَلْكَ سَمِيعًا بَصِيرًا؟ اَلَمْ اُزَوِّجْكَ؟ اَلَمْ اُكْرِمْكَ؟ اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ؟ اَلَمْ اُسَوِّدْكَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا اَعْدَدْتَ لِي، فَيَقُوْلُ: آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ

7445– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ، وقد توبع، ومن فوقه على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص153-152 من طريق عبد الجبار بن العلاء العطار، عن سفيان بن عيينة قال: سمعته وروح بن القاسم عن سهيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1178"، ومسلم "2968" في الزهد والرقائق، وأبو داود "4730" في السنة: باب في الرؤية، وابن أبي عاصم في "السنة" "445"، وابن خزيمة ص 154 و155-154 و155، وعبد الله بن أحمد في "السنة" "228"و"229"و"231"، والآجري في "التصديق بالنظر" "27"، وابن منده "809"، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" "823" من طريق عن سفيان، به. وقد تقدم برقم "4642" وانظر الحديث رقم "7367". وقوله: "أي فل" معناه: يا فلان، كناية عن علم شخص لرجل معين، حذفت الألف والنون من آخره للتخفيف لا للترخيم، وهي من الأسماء التي لا تكون إلا منادى.

وَصَدَّقْتُ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، فَيَقُوْلُ: فَهَا هُنَا اِذًا ثُمَّ، يَقُوْلُ: اَلَا نَبْعَثُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَيُفَكِّرُ فِيْ نَفْسِهِ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ قَالَ: وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ الَّذِيْ يَغْضَبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ: انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَعِظَامُهُ وَعَصَبُهُ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ، اَلَا اتَّبَعَتْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَيَتْبَعُ عَبَدَةُ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، وَعَبَدَةُ النَّارِ النَّارَ، وَعَبَدَةُ الْاَوْثَانِ الْاَوْثَانَ، وَعَبَدَةُ الشَّيْطَانِ الشَّيْطَانَ، وَيَتْبَعُ كُلُّ طَاغِيَةٍ طَاغِيَتَهَا اِلٰى جَهَنَّمَ، وَنَبْقٰى اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ، وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُوْنَ فَيَاْتِينَا رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَنَحْنُ قِيَامٌ، فَيَقُوْلُ: عَلَامَ هٰؤُلَاءِ قِيَامٌ؟ فَنَقُوْلُ: نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُوْنَ آمَنَّا بِهِ، وَلَمْ نُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَهٰذَا مَقَامُنَا وَلَنْ نَبْرَحَ حَتّٰى يَاْتِينَا رَبُّنَا، وَهُوَ رَبُّنَا وَهُوَ يُثَبِّتُنَا، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ تَعْرِفُوْنَهُ؟ فَنَقُوْلُ: سُبْحَانَهُ اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهَاهُنَا كَلِمَةٌ لَا اَقُوْلُهَا لَكُمْ، قَالَ: فَنَنْطَلِقُ حَتّٰى نَاْتِيَ الْجِسْرَ وَعَلَيْهِ خَطَاطِيفُ مِنْ نَارٍ تَخْطَفُ النَّاسَ، وَعِنْدَهَا حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، فَاِذَا جَاوَزَ الْجِسْرَ، فَكُلُّ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجًا مِنَ الْمَالِ مِمَّا يَمْلِكُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ تَدْعُوْهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا مُسْلِمُ هٰذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ يَا مُسْلِمُ هٰذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ يَا مُسْلِمُ هٰذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ عَبْدٌ لَا تَوٰى عَلَيْهِ، يَدَعُ بَابًا وَيَلِجُ مِنْ اٰخَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ مَنْكِبَيْهِ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں صاف دن میں سورج کو دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے؟ جبکہ آسمان صاف ہو یعنی کوئی بادل نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے؟ جب کہ آسمان صاف ہو اور اس مین کوئی بادل موجود نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اسی طرح تمہیں قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی جس طرح تمہیں ان دونوں (یعنی سورج اور چاند) میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں مشکل پیش نہیں آتی۔

قیامت کے دن بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو پروردگار فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا تھا۔ کیا میں نے دیکھنے اور سننے کی صلاحیت عطا نہیں کی تھی۔ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی۔ کیا میں نے تمہاری عزت افزائی نہیں کروائی۔ کیا میں نے تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا۔ کیا میں نے تمہیں صاحب حیثیت نہیں بنایا تھا' تو وہ عرض کرے گا: جی ہاں' اے میرے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: کیا تمہیں اندازہ تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے۔ وہ عرض کرے گا جی نہیں اے میرے پروردگار۔ پروردگار فرمائے گا آج کے دن میں تمہیں اسی طرح بھلا دیتا ہوں' جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر دوسرا شخص پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ پروردگار فرمائے گا: اے فلاں کیا میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ کیا میں نے تمہیں سماعت اور بصارت عطا نہیں کی۔ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی۔ کیا میں نے تمہاری عزت

افزائی نہیں کی۔ کیا میں نے تمہارے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے۔ کیا میں نے تمہیں صاحب حیثیت نہیں بنایا تھا۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا تم نے میرے لیے کیا تیاری کی؟ وہ عرض کرے گا میں تجھ پر، تیری کتاب پر، تیرے رسول پر ایمان لایا۔ میں نے تسبیح کی، میں نے نماز ادا کی، میں نے روزہ رکھا' تو پروردگار فرمائے گا اچھا' تو پھر ہم تمہارے خلاف گواہ نہ لے کے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ بندہ اپنے دل میں سوچے گا میرے خلاف کون گواہی دے سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یہ وہ منافق شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوگا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو معذور کرے گا' اور اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کے زانو سے کہا جائے گا: تم کلام کرو' تو اس کا زانوں، اس کی ہڈیاں، اس کے پٹھے اس چیز کے بارے میں بات کریں گے جو وہ عمل کرتا رہا تھا۔

پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا۔ خبردار! ہر امت اس کے پیچھے چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی' تو صلیب کے عبادت گزار صلیب کے پیچھے چلے جائیں گے، آگ کے پجاری آگ کے پیچھے چلے جائیں گے، بتوں کے پجاری بتوں کے پیچھے چلے جائیں گے، شیطان کے پجاری شیطان کے پیچھے چلے جائیں گے۔ ہر سرکش کا پجاری سرکش کے پیچھے جہنم کی طرف چلا جائے گا۔ اے اہل ایمان پھر ہم باقی رہ جائیں گے ہم جو مومن ہوں گے۔ ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا۔ ہم کھڑے ہوئے ہوں گے وہ فرمائے گا تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہوئے ہو؟' تو ہم عرض کریں گے ہم اللہ کے مومن بندے ہیں۔ ہم اس پر ایمان لائے، ہم نے کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرایا۔ ہم یہیں کھڑے رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار نہیں آتا۔ وہ ہمارا پروردگار ہے وہ ہمیں ثابت رکھے گا' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو' تو ہم کہیں گے اس کی ذات پاک ہے' جب وہ ہمیں پہچان کروائے گا' تو ہم پہچان لیں گے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہاں ایک کلمہ ہے' جو میں تمہارے سامنے بیان نہیں کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ہم چل پڑیں گے' یہاں تک کہ ہم پل صراط پر آئیں گے جس پر آگ کے بنے ہوئے آنکڑے ہوں گے جو لوگوں کو اچک رہے ہوں گے۔ اس مقام پر شفاعت حلال ہوگی (اور یہ کہا جائے گا:) اے اللہ! سلامتی عطا کر، سلامتی عطا کر، اے اللہ سلامتی عطا کر، سلامتی عطا کر، اے اللہ سلامتی عطا کر، سلامتی عطا کر۔ جب پل سے پار ہو جائیں گے' تو ہر وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوگا' تو جنت کے تمام دربان اسے بلائیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے بندے اے مسلمان یہ بہتر ہے۔ ادھر آجاؤ! اے اللہ کے بندے اے مسلمان ادھر آجاؤ' یہ بہتر ہے۔ اے اللہ کے بندے اے مسلمان ادھر آجاؤ یہ بہتر ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایسے شخص کو' تو کوئی نقصان نہیں ہوگا وہ ایک دروازے کو چھوڑ کر دوسرے سے داخل ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ تم بھی ان میں سے ایک ہو گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَنْ يَّكْفُلُ ذَرَارِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جنت میں مومنین کے بچوں کی کفالت کون کرے گا

7446 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِيْمُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل ایمان کے بچوں کی کفالت جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کریں گے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاِنْشَاءِ اللّٰهِ مَنْ اَرَادَ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ حَيْثُ يُرِيْدُ دُوْنَ اَوْلَادِ آدَمَ لِيُسْكِنَهُمُ الْجِنَانَ فِي الْعُقْبَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت کچھ مخلوق کو پیدا کیا ہے جو اولاد آدم کے علاوہ ہیں' تاکہ وہ آخرت میں انہیں جنت میں رہائش عطا کرے

7447 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ، فَقَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَاَمَّا النَّارُ، فَلَا تَمْتَلِءُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَدَمَهُ فِيْهَا، فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ فَهُنَاكَ

7446- حديث حسن. محمد بن يزيد: هو ابن محمد بن كثير بن رفاعة العجلي ليس بالقوي، قال البخاري: رأيتهم مجتمعين على ضعفه قلت: لكن قد توبع، وابن ثوبان - وهو عبد الرحمن بن ثابت، بن ثوبان - حسن الحديث. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "16" عن عبدة بن عبد الله، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/326، والحاكم 2/370 من طريقين عن ابن ثوبان، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه أبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان" 2/263، والحاكم 1/384، والبيهقي في "البعث" "210" من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان، عن عبد الرحمن بن الأصبهاني، عن أبي حازم، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أولاد المؤمنين في جبل في الجنة يكفلهم إبراهيم وسارة حتى يردهم إلى آبائهم يوم القيامة." وأخرجه ابن أبي شيبة 3/379 عن وكيع، عن سفيان، به موقوفاً. قلت: ومثل ها الموقف له حكم المرفوع، لأنه لا يقال من قبل الرأي.

تَمْتَلِءُ، وَيَنْزَوِىْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ، وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ اَحَدًا، وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُنْشِءُ لَهَا خَلْقًا

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْقَدَمُ مَوَاضِعُ الْكُفَّارِ الَّتِىْ عَبَدُوْا فِيْهَا دُوْنَ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت اور جہنم میں بحث ہوگئی۔ جہنم نے کہا: مجھے تکبر کرنے والوں اور جابر لوگوں کے ذریعے ترجیح دی گئی ہے۔ جنت نے کہا: میرے اندر صرف کمزور اور عام سے لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو۔ میں تمہارے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا' اور اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو میں تمہارے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا' اور تم میں ہر ایک کو بھرنا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جہاں تک جہنم کا تعلق ہے' تو وہ اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں نہیں رکھے گا' تو وہ عرض کرے گی: بس بس۔ اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرے گا جہاں تک جنت کا تعلق ہے' تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پاؤں سے مراد کفار کے وہ مقامات ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے دوسروں کی عبادت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِنْشَاءَ اللّٰهِ الْخَلْقَ الَّذِىْ وَصَفْنَا، اِنَّمَا يُنْشِئُهُمْ لِيُسْكِنَهُمْ مَوَاضِعَ مِنَ الْجَنَّةِ بَقِيَتْ فَضْلًا عَنْ اَوْلَادِ آدَمَ

7447– حديث صحيح. ابن أبي السرى - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وهو في "صحيفة همام" . "52" وهو أيضاً عند عبد الرزاق "20893"، ومن طريقه أخرجه أحمد..........

..... 314/، والبخاري "4850" في تفسير سورة ق: باب قول الله تعالى: (وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) ، ومسلم "2846" "36" في الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء ، وابن خزيمة في "التوحيد" ص94، وابن منده في "الرد على الجهمية" "9" والبيهقي في "الاعتقاد" ص158، وفي "الأسماء والصفات" ص.350-349 والبغوي ."4422" وأخرجه عبد الرزاق "20894"، وأحمد 2/276 ومسلم "2846" "35"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/339، والطبري 171-26/170 وفيه تحريف - من طريق معمر، والطبري 26/170 من طريق ابن علية، والطبري 26/170 من طريق محمد بن عبد الوهاب الطفاوي، ثلاثتهم عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/507، والطبري 26/170، وابن خزيمة ص92و93و98 من طرق عن هشام بن حسان، عن ابن سيرين، به . وأخرجه البخاري "4849" وابن خزيمة ص93 من طرق عن عوف الأعرابي - وقد تحرفت في ابن خزيمة إلى: عون - عن ابن سيرين، به. وأخرجه ابن خزيمة ص93-92 و94-93 من طريق حماد بن سلمة، عن يونس بن عبيد، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أحمد 2/450، والترمذي "2561" في صفة الجنة: باب ما جاء في احتجاج الجانة والنار، من طريقين عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن خزيمة ص95 من طريق جرير، والآجري في "الشريعة" ص391 من طريق ابن فضيل.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کا اس مخلوق کو پیدا کرنا' جس کا وصف ہم نے بیان کیا ہے'

اس نے انہیں اس لیے پیدا کیا ہے' تاکہ انہیں جنت کے مقامات پر رہائش عطا کرے وہ مقامات جو اولادِ آدم کو (جنت میں مقامات دینے کے بعد بچ جائیں گے)

7448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقَى، فَيُنْشِءُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مَا يَشَاءُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں اتنی جگہ باقی رہ جائے گی' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ وہ باقی رہے' پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے نئی مخلوق پیدا کرے گا' جتنی وہ چاہے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يُخَلَّدُوْنَ فِيْهَا اِذِ الْمَوْتُ غَيْرُ مَوْجُوْدٍ فِي الْجَنَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت، جنت میں ہمیشہ رہیں گے کیونکہ جنت میں موت موجود نہیں ہوگی

7449 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ نَادٰى مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ، وَلَا مَوْتَ

7448– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو يعلى "3358" عن عبد الرحمن، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/270، ومسلم "2848" "39" في الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء ، وأبو يعلى "3524" من طريق عفان، وأحمد 265-3/152 من طريق عبد الصمد وسليمان بن حرب، وابن أبي عاصم في "السنة" "529" من طريق هدبة بن خالد، أربعتهم عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه مع الحديث المتقدم برقم "268": أحمد 141-3/134 و234، والبخاري "7384" في التوحيد: باب قوله تعالى: ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ، ومسلم "2848" "38"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص349-348، والبغوي "4421" من طريق قتادة، عن أنس.

7449– إسناده صحيح رجاله ثقات، رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، وابن عجلان - وهو محمد- فروى للأول مسلم في الأصول، وللآخر متابعة . وأخرجه أحمد 2/344 من طريق موسى بن داود، و 378 من طريق قتيبة، كلاهما عن الليث، بهذا الإسناد . وسقط من رواية موسى بن داود: "الأعرج." وأخرجه البخاري "6545" في الرقاق: باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن أبي الزناد، به. وانظر الحديث الآتي.

فِيْهِ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ فِيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہوں گے' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت تم ہمیشہ رہو گے اس میں تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اے اہل جہنم تم ہمیشہ رہو گے اس میں تمہیں موت نہیں آئے گی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِیْ فِيْهِ يُنَادِیْ الْمُنَادِیْ بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْخُلُوْدِ لِاَهْلِ الدَّارَيْنِ مَعًا فِيْهِمَا

اس وقت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس میں منادی وہ اعلان کرے گا' جس کا وصف ہم نے بیان کیا ہے کہ دونوں جگہوں (یعنی جہنم اور جنت) کے رہنے والے ان میں ہمیشہ رہیں گے

7450 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ، فَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْطَلِقُوْنَ خَائِفِيْنَ وَجِلِيْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ، فَيَنْطَلِقُوْنَ فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ، فَيُقَالُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ رَبَّنَا هٰذَا الْمَوْتُ، فَيَاْمُرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ عَلَى الصِّرَاطِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيْقَيْنِ كِلَاهُمَا: خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ فِيْهِ اَبَدًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا' اور اسے پل صراط پر ٹھہرا دیا جائے گا' اور کہا جائے گا: اے اہل جنت! تو وہ لوگ خوف زدہ ہو کر پریشان ہو کر چلتے ہوئے آئیں گے اور اپنی جگہ سے باہر نکلیں گے' جہاں وہ رہتے ہوں گے پھر کہا جائے گا: اے اہل جہنم! تو وہ خوش ہوتے ہوئے خوش خبری حاصل کرتے ہوئے اس جگہ سے نکلیں گے جہاں وہ رہ رہے ہوں'

7450- إسناده حسن . محمد بن عمرو - وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - روى البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير علي بن خشرم فمن رجال مسلم . وأخرجه الحسين المروزي في زوائده على "الزهد" لابن المبارك "1533" عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه هناد بن السري في "الزهد" "212"، وأحمد 2/261 و377 و513، وابن ماجة "4327" في الزهد: باب صفة النار، من طرق عن محمد بن عمرو، به . وأخرجه أحمد 2/423، والدارمي 2/329، والآجري في "الشريعة" ص401 من طريق حماد بن سلمة، عن عاصم بن أبي النجود، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، وهذا سند حسن أيضاً . وأخرجه الطبري في "تفسيره" 16/88 عن عبيد بن أسباط بن محمد، عن أبيه، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 369-2/368، والترمذي "2557" في صفة الجنة: باب في خلود أهل الجنة والنار، من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبيه، عن أبي هريرة ضمن حديث مطول، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وانظر الحديث السابق. وفي الباب حديث أبي سعيد وسيأتي تخريجه عقب الحديث رقم "4747"، وحديث ابن عمرو وسيأتي برقم "7474".

تو پوچھا جائے گا کیا تم اسے جانتے ہو' تو وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے۔ پھر پروردگار اس کے بارے میں حکم دے گا' تو اسے پل صراط پر ذبح کردیا جائے گا۔ پھر دونوں فریقوں سے یہ کہا جائے گا: تم ہمیشہ یہاں رہو گے تمہیں اس میں کبھی موت نہیں آئے گی''۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ فِي الْجَنَّةِ

اہل جنت کا جنت میں رہتے ہوئے جہنم کا ٹھکانہ دیکھنے کا تذکرہ

7451 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ، اِلَّا اُرِىَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ، اِلَّا اُرِىَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی شخص جنت میں داخل ہوگا اسے جہنم کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا کہ اگر اس نے برائی کی ہوتی (تو اسے یہ جگہ ملنی تھی) تاکہ اس کے شکر میں اضافہ ہو' اور جو بھی شخص جہنم میں داخل ہوگا اسے جنت کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا کہ اگر اس نے اچھائی کی ہوتی (تو اسے یہ جگہ ملنی تھی) تاکہ اس کو حسرت ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَنْ يَتَمَنَّى الْخُرُوْجَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِهَا

اہل جنت میں سے اس شخص کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو جنت سے نکلنے کا خواہش مند ہوگا

7452 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ:

7451– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن مشكان ذكره المؤلف في "ثقاته" 9/127 فقال: محمد بن مشكان السَّرْخَسي، يروي عن يزيد عن هارون، وعبد الرزاق، حدثنا عنه محمد بن عبد الرحمن الدغولي وغيره، مات سنة تسع وخمسين ومئتين، وكان ابن حنبل رحمه الله يكاتبه، وهو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وأخرجه البخاري "6569" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، والبيهقي في "البعث" "244"، والبغوي "4368" من طريق أبي اليمان، عن شعيب، وأحمد 2/541 عن حسن بن محمد، عن ابن أبي الزناد، بهذا الإسناد.

7452– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مسند أبي يعلى". "2879" وأخرجه أحمد 3/251و 289 من طريق بهز، و 251، والبغوي "2627" من طريق عفان، كلاهما عن همام، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم "4661" و "4662" وأزيد في تخريجه هنا: وأخرجه أحمد 3/278، والدارمي 2/206، وأبو يعلى "3020" و "3057" و "3224" و "3260"، والبيهقي 9/163 من طرق عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/278 من طريق حميد، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/126 و 153 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس.

حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَحَدٌ يَسُرُّهُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا، وَلَهُ عَشَرَةُ اَمْثَالِهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ، فَاِنَّهُ وَدَّ اَنَّهُ رَجَعَ اِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْفَضْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت میں سے کوئی بھی شخص اس بات کی آرزو نہیں کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف جائے اگرچہ اس کو دنیا کا دس گنا مل جائے۔ صرف شہید کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ اس بات کا آرزو مند ہوگا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور اسے دس مرتبہ شہید کر دیا جائے کیونکہ وہ (شہید ہونے کی) فضیلت دیکھ لے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس امت سے تعلق رکھنے والے ان تین آدمیوں کی صفت کا تذکرہ' جو جنت میں داخل ہوں گے

7453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مَطَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ بِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ فَقِيْرٌ عَفِيْفٌ مُتَصَدِّقٌ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت تین طرح کے لوگ ہوں گے۔ ایسا حکمران جو عدل کرتا ہو اسے توفیق دی گئی ہو، ایسا شخص جو رحیم ہو نرم دل ہو، ہر رشتے دار اور مسلمان کے ساتھ اچھائی کرتا ہو اور ایسا شخص جو غریب ہو، مانگنے سے بچتا ہو اور صدقہ وخیرات کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ سُكَّانَ الْجَنَّةِ الْمَسَاكِيْنَ وَالْمُقِلِّيْنَ عَلٰى اَغْلَبِ الْاَحْوَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے جنت کے باشندوں میں زیادہ تر غریب اور تنگ دست لوگ بنائے ہیں

7453- إسناده على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" برقم "2865" "64" في الجنة وصفة نعيمها: باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة والنار، عن الحسين بن حريث بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/162، وعبد الرزاق "20088" ومسلم "2865" "63"، والنسائي في "فضائل القرآن" "95"، وابن خزيمة في "التوحيد" ص30، والطبراني "987"/17 و"994" من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1079" عن همام بن يحيى، عن قتادة، به.

7454 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: افْتَخَرَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُلُوكُ وَالْاَشْرَافُ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَدْخُلُنِي الْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ، فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَّلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت اور جہنم نے فخر کا اظہار کیا۔ جہنم نے کہا: میرے اندر جابر، بادشاہ اور معززین داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا: میرے اندر غریب اور مسکین داخل ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو میں جسے چاہوں گا تمہارے ذریعے (عذاب دوں گا) اور جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو۔ تم ہر چیز سے وسیع ہو۔ ویسے تم دونوں میں سے ہر ایک نے بھرنا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفُقَرَاءَ يَكُوْنُوْنَ اَكْثَرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' غریب لوگ اہل جنت کا اکثر حصہ ہوں گے

7455 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْمَصَاحِفِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ، وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

7454– إسناده قوي. حماد بن سلمة سمع عطاء بن السائب قبل الاختلاط كما صرح بذلك ابن معين وأبو داود والطحاوي وحمزة الكناني وغيرهم، ولم يقل بسماعه بعد الاختلاط غير العقيلي، وقد تعقبه ابن المواق بقوله: لا نعلم من قاله غير العقيلي، وقد غلط من قال إنه أي: عطاء - قدم في آخر عمره إلى البصرة، وإنما قدم عليها مرتين، فمن سمع منه في القدامة الأولى صح حديثه منه. انظر "الكواكب النيرات" ص.73-72. وأخرجه بهذا الإسناد ابن أبي عاصم في "السنة" "528" عن هدبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 13/13 و 78، وأبو يعلى "1313"، وابن خزيمة في "التوحيد" ص93 و 94-95 و 98 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد 3/79، ومسلم "2847" في الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، وأبو يعلى "1172"، والبيهقي في "البعث" "170" من طريق جرير، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي سعيد الخدري.

''میں نے جہنم میں جھانک کے دیکھا' تو مجھے اس کے رہنے والوں میں اکثریت خواتین کی نظر آئی۔ میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو اس میں اکثریت غریبوں کی نظر آئی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَكْثَرَ مَا رَاٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ الْمَسَاكِيْنُ، وَفِي النَّارِ النِّسَاءُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے جنت میں اکثریت غریبوں کی دیکھی اور جہنم میں اکثریت خواتین کی دیکھی

7456 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدِ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَظَرْتُ اِلَى الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَنَظَرْتُ فِي النَّارِ، فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ، وَاِذَا اَهْلُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، وَاِذَا الْكُفَّارُ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِطِّلَاعُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَعًا كَانَ بِجِسْمِهِ، وَنَظَرِهِ الْعَيَانِ تَفَضُّلًا مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ، وَفَرْقًا فَرَقَ بِهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ، فَاَمَّا الْاَوْصَافُ الَّتِي وَصَفَ اَنَّهُ

7455- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود المصاحفي، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. عوف: هو ابن أبي جميلة، وأبو الرجاء: هو عمران بن ملحان العطاردي. وأخرجه أحمد 4/429، والبخاري "5198" في النكاح: باب كفران العشيرة، و "6546" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، والنسائي في "عشرة النساء" "377"، والترمذي "2603" في صفة جهنم: باب ما جاء أن أكثر أهل النار النساء، والطبراني "278"/18 و "279".. والبيهقي في "البعث" "194" من طرق عن عوف، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وهكذا يقول عوف: عن أبي رجاء، عن عمران بن حصين، ويقول أيوب: عن أبي رجاء، عن ابن عباس، وكلا الإسنادين ليس فيهما مقال، ويحتمل أن يكون أبو رجاء سمع منهما جميعاً، وقد روى غير عوف أيضاً هذا الحديث عن أبي رجاء عن عمران بن حصين. وأخرجه البخاري "3241" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة و "6449" في الرقاق: باب فضل الفقر، والبيهقي في "البعث" "194" من طريق سلم بن زرير، وعبد الرزاق "20610"، والطبراني "275"/18 من طريق قتادة، والنسائي في "العشرة" "378" من طريق أيوب، والطبراني "290"/18 من طريق يحيى بن أبي كثير، أربعتهم عن أبي رجاء، به. وأخرجه أحمد 4/443 من طريق الضحاك بن يسار، عن يزيد بن عبد الله، عن مطرف، عن عمران. وأخرجه النسائي "384" من طريق معاذ بن هشام مرفوعاً: "عامة أهل النار النساء."

7456- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم، أبو عثمان النهدي: هو عبد الرحمن بن مل. وأخرجه مسلم "2736" في الذكر والدعاء: باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/205 و 210-209، والبخاري "5196" في النكاح: باب87، و "6547" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "2736"، والنسائي في "عشرة النساء" "383"، والطبراني "421"، والبيهقي في "البعث" "193"، والبغوي "4063" و "4064" من طرق عن سليمان التيمي، به.

رَاٰى اَهْلَ الْجَنَّةِ بِهَا، وَاَهْلَ النَّارِ بِهَا، فَهِيَ اَوْصَافٌ صُوِّرَتْ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمَ بِهَا مَقَاصِدَ نِهَايَةِ اَسْبَابِ اُمَّتِهِ فِي الدَّارَيْنِ جَمِيعًا لِيُرَغِّبَ اُمَّتَهُ بِاَخْبَارِ تِلْكَ الْاَوْصَافِ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ لِيَرْغَبُوا، وَيُرَهِّبَهُمْ بِاَوْصَافِ اَهْلِ النَّارِ لِيَرْتَدِعُوْا عَنْ سُلُوكِ الْخِصَالِ الَّتِي تُؤَدِّيهِمْ اِلَيْهَا

38 38 ❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے جنت کی طرف دیکھا' تو اہل جنت میں اکثریت غریبوں کی تھی۔ میں نے جہنم کی طرف دیکھا' تو اہل جہنم میں اکثریت خواتین کی تھی اور خوش حال لوگوں کو روک لیا گیا تھا' اور کفار کو جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا تھا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت اور جہنم دونوں میں دیکھنا آپ کے جسم مبارک کے ہمراہ تھا اور آنکھوں کے ذریعے دیکھنا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر فضل تھا تاکہ اس کے ذریعے آپ کے اور دیگر انبیاء کے درمیان فرق ہو جائے۔ جہاں تک ان اوصاف کا تعلق ہے' جو آپ نے وصف بیان کیا کہ آپ نے اہل جنت کو ان کے ساتھ موصوف دیکھا اور اہل جہنم کو ان کے ساتھ موصوف دیکھا تھا' تو یہ وہ اوصاف ہیں جن کی شکل آپ کے سامنے پیش کی گئی تاکہ آپ اس کے ذریعے اپنی امت کے' دونوں جہانوں میں اسباب کے اختتام کے مقاصد کے بارے میں جان لیں تاکہ آپ ان اوصاف کی اطلاع کے ذریعے اپنی امت کو ترغیب دیں تاکہ وہ رغبت حاصل کریں اور جہنم کے اوصاف کے ذریعے انہیں ڈرائیں تاکہ وہ ان خصوصیات کو اختیار کرنے سے بچیں جو جہنم کی طرف لے جا سکتی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ النِّسَاءَ يَكُنَّ مِنْ اَقَلِّ سُكَّانِ الْجِنَانِ فِي الْعُقْبَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخرت میں جنت کے رہائشیوں میں خواتین کی تعداد کم ہوگی

7457 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي غَيْلَانَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کے رہنے والوں میں کم تعداد خواتین کی ہے''۔

7457– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعي، ومطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير. وهو في "مسند علي الجعد" "1448"، ومن طريقه أخرجه الطبراني "262"/18 وأخرجه أحمد 4/427 و443، ومسلم "2738" في الذكر والدعاء: باب أكثر اهل الجنة الفقراء وأكثر اهل النار النساء، والنسائي في "عشرة النساء" "385"، والطبراني "263"/18 و "264" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 4/463 عن يزيد، عن حماد بن سلمة، عن أبي التياح، به. وأخرجه الطبراني "239"/18 من طريق يحيى بن أبي بكير، عن

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِتَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ، عَلَى الْاَنْفُسِ الَّتِي لَمْ تُسْلِمْ فِي دَارِ الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جنت کو حرام قرار دیا ہے جو دنیا میں مسلمان نہیں تھے

7458 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ ظَهْرَهُ اِلٰى قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا كُلُّ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ، وَاِنَّ مَثَلَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْكُفَّارِ فِي الْعَدَدِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ، اَوِ الشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَبْيَضِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے چمڑے سے بنے ہوئے خیمے کے ساتھ ٹیک لگائی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: امابعد! کیا تم لوگ اس بات سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔ قیامت کے دن کفار کے مقابلے میں عدد کے اعتبار سے مسلمانوں کی تعداد اس طرح ہوگی، جس طرح سیاہ رنگ کے بیل کے جسم پر سفید بال ہو، یا سفید رنگ کے بیل کے جسم پر سیاہ بال ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيْسَ بِعَدَدٍ اُرِيْدَ بِهِ النَّفْيُ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے" یہ کوئی ایسا عدد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی مراد لی گئی ہو

7459 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ:

7458– إسناده صحيح. عبيد بن جناد: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/432، وقال أبو حاتم: صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أبو نعيم في "صفة الجنة" "65" من طريق أحمد بن خليد الحلبي، وأبو عوانة 1/88 عن محمد بن علي بن ميمون الرقي، كلاهما عن عبيد بن جناد بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار " بتحقيقي "363"، وأبو عوانة 1/88 من طرق عن عبيد الله بن عمرو، به. وانظر الحديث المتقدم برقم "7245"

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ هٰذِهِ الْاُمَّةُ مِنْهَا ثَمَانُوْنَ صَفًّا *

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے 80 صفیں اس امت کی ہوں گی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں محارب بن دثار نامی راوی منفرد ہے

7460 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے 80 صفیں اس امت کی ہوں گی اور 40 صفیں دیگر تمام امتوں

7459– إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير ضرار بن مرة، وابن بريدة وهو سليمان - فكلاهما من رجال مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/470-471، والترمذي "2546" في صفة الجنة: باب ما جاء في وصف أهل الجنة، والحاكم 1/81-82 من طريق محمد بن فضيل بن غزوان، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسنٌ، وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/347، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" بتحقيقي "336" من طريق عفان، وأحمد 5/355 من طريق عبد الصمد، كلاهما عن ضرار بن مرة، به . وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 4/1420 من طريق عن عبد الله بن معاوية، عن عبد العزيز بن مسلم، عن ضرار بن عمرو، عن محارب بن دثار، به.

7460– حديث صحيح . أبو عبيدة بن فضيل بن عياض: ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه الدارقطني كما في "اللسان" 7/79. وهو متابع، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم غير مؤمل بن إسماعيل، فقد روى له أصحاب السنن وهو إن كان سيء الحفظ قد توبع. سفيان: هو الثوري. وأخرجه الحاكم 1/82 من طريق الحسن بن الحارث، عن مؤمل بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وقال: أرسله يحيى بن سعيد، وعبد الرحمن بن مهدي عن الثوري . وأخرجه الحسين المروزي في زيادات "الزهد" لابن المبارك "1572" عن مؤمل بن إسماعيل، به مرسلاً. وأخرجه الدارمي 2/337 من طريق معاوية بن هشام، وابن ماجة "4289" في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم، وأبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان" 1/275، والحاكم 1/82 من طريق الحسين بن حفص، والحاكم 1/82 من طريق عمرو بن محمد العنقزي، ثلاثتهم عن سفيان، به. وانظر الحديث السابق.

کی ہوں گی''۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنْ اَقْوَامٍ بِاَعْيَانِهِمْ مِنْ اَجْلِ اَعْمَالٍ ارْتَكَبُوْهَا

کچھ متعین لوگوں کا ان کے مخصوص اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

7461 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ رُءُ وْسُهُنَّ مِثْلُ اَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا الْمَائِلَةُ مِنَ التَّبَخْتُرِ وَالْمُمِيلَاتُ مِنَ السِّمَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت سے تعلق رکھنے والے دو قسم کے لوگوں کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک وہ لوگ جن کے پاس ایسے کوڑے ہوں گے جو گائے کی دم کی طرح ہوں گے وہ کوڑے لوگوں کو ماریں گے' اور وہ عورتیں' جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی وہ مائل کرنے والی اور مائل کروانے والی ہوں گی ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ہوں گے۔ یہ لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ ہی جنت کی خوشبو کو پائیں گے' اگرچہ اس کی خوشبو اتنے' اتنے فاصلے سے آجاتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''مائلہ'' سے مراد اترانے والی عورت ہے اور ''ممیلہ'' سے مراد موٹی عورت ہے۔

7461- إسناده صحيح على شرط مسلم, ورجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل, فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2128" في اللباس والزينة: باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات, وص2192 في الجنة يدخلها الضعفاء, والبيهقي 2/234, والبغوي "2578" من طريقين عن جرير, بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/355-356 و440 من طريقين عن شريك, عن سهيل, به.

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

جہنم اور اہل جہنم کی صفت کا تذکرہ

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ النَّارِ الَّتِیْ اُعِدَّتْ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ، وَتَمَرَّدَ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا

جہنم کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جسے ان لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے' جو دنیا میں اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس کے خلاف سرکشی کرتے ہیں

7462 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَارُكُمُ الَّتِیْ تُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً، قَالَ: اِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہاری وہ آگ جسے تم جلاتے ہو یہ جہنم کی آگ کا 70واں جز ہے۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہی (آگ) کافی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے 69 گنا فضیلت عطا کی گئی ہے''۔

7462- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوى "4398" من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر, بهذا الإسناد. وهو فى " الموطأ" 2/994 باب ما جاء فى صفة جهنم, ومن طريقه أخرجه البخارى "3265" فى بدء الخلق: باب صفة النار وأنها مخلوقة, والبيهقى فى "البعث."497"" وأخرجه مسلم "2843" فى صفة الجنة" باب فى شدة حر نار جهنم, والبيهقى "497" من طريق المغيرة بن عبد الرحمن الحزامى ,. . . . . والآجرى فى "الشريعة" ص 395 من طريق شعيب، كلاهما عن أبى الزناد، به. وأخرجه عبد الرزاق "20897"، ومن طريقه أحمد 2/313، ومسلم "2843"، والبيهقى "498"، وأخرجه ابن المبارك من رواية نعيم فى "الزهد"308""، ومن طريقه الترمذى "2589" فى صفة جهنم: باب ماجاء أن ناركم هذه جزء من سبعين جزءاً من نار جهنم، كلاهما "عبد الرزاق وابن المبارك" عن معمر، عن همام، عن أبى هريرة. وهو فى "صحيفة همام" ."12" وأخرجه أحمد 2/467، وهناد بن السرى فى "الزهد" "236" من طريقين عن حماد بن سلمة، عن محمد بن زياد، عن أبى هريرة. وأخرجه الدارمى 2/340 من طريق الهجرى عن ابن عياض، عن أبى هريرة. وأخرجه البيهقى "501" من طريق عبد العزيز، عن أبى سهيل بن مالك، عن أبيه، عن أبى هريرة بلفظ: "تحسبون أن نار جهنم مثل ناركم هذه؟! هى أشد سواداً من القار، وهى حزء من بضعة وستين جزءاً منها أو نيف وأربعين جزءاً" شك أبو سهيل. وانظر الحديث الآتى.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا صَارَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ بِهٰذِهِ النَّارِ الَّتِیْ عِنْدَهُمْ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے لوگ اس آگ کے ذریعے نفع حاصل کرتے ہیں جوان کے پاس ہوتی ہے

7463 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):قَالَ: نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ ضُرِبَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْفَعَةً لِاَحَدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا 70واں جز ہے۔ اس پر سمندر کا پانی ڈالا گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں کسی کے لیے فائدہ نہ رکھا ہوتا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ فِيْهِ رَاٰی الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ مِنَ الدُّنْيَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس جگہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جہنم کو دیکھا تھا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7464 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ،

7463– إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار - وهو الرمادى الحافظ - روى له أبو داود والترمذى، وقد توبع ومن فوقه على شرط الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه البيهقى فى "البعث" "500" من طريق إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدى "1129"، وأحمد 2/244 عن سفيان، به. وانظر الحديث السابق.

7464– إسناده ضعيف، سعيد بن عبد العزيز قد أختلط قبل موته، وزياد بن أبى سودة قال أبو حاتم كما فى "الجرح والتعديل" 3/534: لا أراه سمع من عبادة بن الصامت. وأخرجه الحاكم فى "المستدرك" 2/478-479 عن أبى جعفر محمد بن أحمد بن سعيد الرازى، حدثنا أبو زرعة عبيد الله بن عبد الكريم، حدثنا أحمد بن هاشم الرملى، حدثنا ضمرة بن ربيعة، عن محمد بن ميمون، عن بلال بن عبد الله مؤذن بيت المقدس، قال: رأيت عبادة بن الصامت رضى الله عنه فى مسجد بيت المقدس مستقبل الشرق أو السور أنا أشك- وهو يبكى، وهو يتلو هذه الآية: (فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ) ثم قال: ها هنا أرانا رسول الله صلى الله عليه وسلم جهنم. وقال: هذا.... حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، وتعقبه الذهبى بقوله: بل منكر وآخره باطل، لأنه ما اجتمع عبادة برسول الله صلى الله عليه وسلم هناك، ثم من هو ابن ميمون وشيخه، وفى نسخة أبى مسهر عن سعيد، عن زياد بن أبى سودة، قال: رؤى عبادة على سور بيت المقدس يبكى، وقال: من ها هنا أخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى جهنم. فهذا المرسل أجود. وانظر "مجمع الزوائد" 10/386.

قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِىْ سَوْدَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قَامَ عَلٰى سُوَرِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ الشَّرْقِيِّ، فَبَكٰى، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ، قَالَ: مِنْ هَاهُنَا اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاٰى جَهَنَّمَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر کھڑے ہوئے اور رونے لگے۔ کسی نے کہا: اے ابوولید! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: اس جگہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا: آپ نے یہاں سے جہنم کو دیکھا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ زِيَادُ بْنُ اَبِىْ سَوْدَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں زیاد بن ابوسودہ نامی راوی منفرد ہے

7465 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرِ النَّحَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ:

(متن حدیث): رُئِىَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَلٰى سُوَرِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ الشَّرْقِيِّ يَبْكِى، فَقِيْلَ لَهٗ، فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا نَبَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى مَالِكًا يُقَلِّبُ جَمْرًا كَالْقُطُفِ .

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر کھڑے ہوئے اور رونے لگے۔ ان سے دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اس جگہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا تھا کہ یہاں سے آپ نے جہنم کے (داروغہ) مالک کو دیکھا تھا کہ وہ انگاروں کو الٹ پلٹ رہا تھا۔ جیسے وہ انگور کے دانے ہوں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَالْقُرُّ فِى الْفَصْلَيْنِ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے دو موسموں میں گرمی اور سردی زیادہ ہوتی ہے

7466 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ، اَكَلَ بَعْضِى بَعْضًا، فَنَفِّسْنِىْ، فَجَعَلَ لَهَا فِىْ كُلِّ عَامٍ نَفَسَيْنِ فِى الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ، فَشِدَّةُ الْبَرْدِ الَّذِىْ تَجِدُوْنَ مِنْ زَمْهَرِيْرِهَا، وَشِدَّةُ الْحَرِّ الَّذِىْ تَجِدُوْنَ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

7465- إسناده ضعيف، الوليد بن مسلم مدلس وقد عنعن، وأبو سلمة لم يدرك عبادة، أبو عمير: هو عيسى بن محمد بن إسحاق النحاس الرملي ثقة من رجال أصحاب السنن. وانظر ما قبله.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی۔ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میرا کچھ حصہ دوسرے کو کھا جاتا ہے' تو مجھے سانس لینے کی اجازت دے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہر سال میں دومرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں اور ایک مرتبہ گرمی کے موسم میں' تو یہ سردی کی وہ شدت ہوتی ہے جسے تم سردی کے موسم میں پاتے ہو' اور گرمی کی وہ شدت ہوتی ہے' جو جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْوَيْلِ الَّذِىْ اَعَدَّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ حَادَ عَنْهُ، وَتَكَبَّرَ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا

ویل (نامی وادی) کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جسے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کیا ہے جو اس کا انکار کرتا ہے اور دنیا میں اس کے سامنے بڑائی کا اظہار کرتا ہے

7467 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو

7466- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/238، والبخاري "527" في مواقيت الصلاة " باب الإبراد بالظهر في شدة الحر، والبيهقي في "السنن" 1/437، وفي "البعث" "502"، والبغوي "361" من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3260" في بدء الخلق: باب صفة النار، والدارمي 2/340، والبيهقي في "البعث" "173" من طريق شعيب، ومسلم "617" "185" في المساجد: باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضي إلى جماعة من طريق يونس، وأحمد 2/277 من طريق معمر، ثلاثتهم عن الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه مالك 1/16 في وقوت الصلاة: باب النهي عن الصلاة بالهاجرة، ومن طريقه أحمد 2/462، ومسلم "617" "186"، والبيهقي 1/437 عن عبد الله بن يزيد مولى الأسود بن سفيان، عن أبي سلمة ومحمد بن عبد الرحمن بن ثوبان، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم "617" "187" من طريق محمد بن إبراهيم، وهناد في "الزهد" "240"، وأحمد 2/503 من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/158، والترمذي "2592" في صفة جهنم: باب ما جاء أن للنار نفسين، وابن ماجة "4319" في الزهد: باب صفة النار، من طريق الأعمش، والدارمي 2/340 من طريق عاصم ابن بهدلة، كلاهما عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه هناد "241" عن يعلى، عن يحيى بن عبيد الله، عن أبيه، عن أبي هريرة.

7467- إسناده ضعيف، دارج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف. وأخرجه الطبري "1387"، وابن أبي حاتم فيما ذكره ابن كثير في "تفسيره1/121" من طريق يونس، والحاكم 4/596، والبيهقي في "البعث" "466" من طريق بحر بن نصر، والحاكم 2/507، والبيهقي "465" من طريق أبي عبيد الله احمد بن عبد الرحمن بن وهب، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.! وأخرجه نعيم بن حماد في زيادات "الزهد" "334"، ومن طريقه البغوي "4409" عن رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه أحمد ,3/75 والترمذي "3164" في التفسير: باب ومن سورة الأنبياء، وأبو يعلى "1383" من طريق الحسن بن موسى، والبيهقي في "البعث" "487" من طريق كامل، كلاهما عن ابن لهيعة، عن دارج، به. وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعاً إلا من حديث ابن لهيعة، وتعقبه ابن كثير في "تفسيره" 1/121 بقوله: لم ينفرد به ابن لهيعة كما ترى، ولكن الآفة ممن بعده، وهذا الحديث بهذا الإسناد مرفوعاً منكر، والله أعلم.

بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
(متن حدیث):قَالَ: وَيْلٌ وَّادٍ فِیْ جَهَنَّمَ يَهْوِیْ بِهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ویل' جہنم میں ایک وادی ہے کافر شخص اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک اس میں گرتا رہے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ الْقَعْرِ الَّذِیْ يَكُوْنُ لِجَهَنَّمَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَكَرَتِهَا

اس (جہنم) کی گہرائی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جہنم میں ہوگی ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7468 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدِ الْبِرْتِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى،
(متن حدیث):قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ حَجَرًا يُقْذَفُ بِهِ فِیْ جَهَنَّمَ هَوٰى سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اگر کسی پتھر کو جہنم میں پھینکا جائے' تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا رہے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِهْوَاءِ حَجَرٍ فِی النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

پتھر کے ستر سال تک جہنم میں گرتے رہنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7469 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا خَلَفُ

7468- حديث صحيح لغيره رجال ثقات، لكن رواية جرير عن عطاء بعد الاختلاط . وأخرجه البزار "3494" هن يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه هناد في "الزهد" "251" عن أبي الأحوص، والبيهقي في "البعث" "483" من طريق المعتمر بن سليمان عن أبيه، كلاهما عن عطاء ، به . وفي الباب حديث عتبة بن غزوان وقد تقدم برقم ."7121" وحديث أبي هريرة الآتي. وحديث بريدة عند البزار "3493" والطبراني "1158" وفيه محمد بن أبان الجعفي وهو ضعيف . وحديث أنس عند هناد في "الزهد" "252"، وابن أبي شيبة 13/161و 162، وأبو يعلى "4103"، والآجرى في "الشريعة" ص394، وفيه الرقاشي وهو ضعيف. وحديث أبي سعيد الخدرى عند ابن أبي شيبة .13/162

7469- حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح، وخلف بن خليفة - وإن اختلط بأخرة - قد توبع . وأخرجه البيهقي في "البعث" "482" من طريق أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/371، ومسلم "2844" في الجنة: باب في شدة حر نار جهنم، والآجرى في "الشريعة" ص494، والبيهقي في "البعث" "482" من طرق عن خلف بن خليفة، به . وأخرجه مسلم "2844" من طريقين عن مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنَ كَيْسَانَ، به . وأخرجه الحاكم 4/606 من طريق محمد بن أبي بكر، عن أبي قتيبة، عن فرقد بن الحجاج، عن عقبة بن أبي الحسناء ، عن أبي هريرة. وقال الذهبي: سنده صالح. وأخرجه 4/597

بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهٖ؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: هٰذِهٖ حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَالْاٰنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران آپ نے بلند آواز سنی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ پتھر ہے جسے جہنم میں ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا وہ اب اس کی تہہ میں گرا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الزَّقُّوْمِ الَّذِيْ جَعَلَهُ اللّٰهُ شَرَابَ مَنْ حَادَ عَنْهُ فِيْ دَارِ هَوَانِهٖ

زقوم کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جسے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا مشروب بنایا ہے' جو دنیا میں اس سے منہ پھیرتا ہے

7470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ، وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا، وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) (آل عمران: 102)، فَلَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِي الْاَرْضِ، لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعِيْشَتَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهٗ طَعَامٌ غَيْرُهٗ؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو' جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم مرتے وقت مسلمان ہونا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ''اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے' تو وہ تمام اہل زمین کی زندگی کو خراب کر دے' تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا' جس کی خوراک ہی صرف یہ ہوگی''۔

7470- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي عدي: محمد بن إبراهيم، وسليمان: هو ابن مهران الأعمش. وأخرجه ابن ماجة "4325" في الزهد: باب صفة النار، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2643"، وأحمد 1/300-301 و 338\8، والترمذي "2585" في صفة جهنم: باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/219، والطبراني "11068"، والحاكم 2/294 و 451، والبيهقي في "البعث" "543" من طرق عن شعبة، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْحَيَّاتِ، الَّتِي يَنْتَقِمُ اللّٰهُ بِهَا فِي دَارِ هَوَانِهِ مِمَّنْ تَمَرَّدَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

ان سانپوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ جہنم میں ان لوگوں سے انتقام لے گا' جو دنیا میں اس کے سامنے سرکشی کرتے تھے

7471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ،

(متن حدیث): يَقُوْلُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ فِي النَّارِ لَحَيَّاتٍ اَمْثَالَ اَعْنَاقِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اَحَدَهُمُ اللَّسْعَةَ، فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جہنم میں کچھ سانپ ہوں گے جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے ان میں سے کوئی ایک ڈسے گا' تو اس کی شدت چالیس سال تک محسوس ہوگی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعُقُوْبَةِ الَّتِي يُعَاقِبُ بِهَا اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا

اس سزا کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو ادنیٰ درجے کے جہنمی کو عذاب کی شکل میں دی جائے گی

7472 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا الَّذِيْ يُجْعَلُ لَهُ نَعْلَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

7471– إسناده حسن، دارج: صدوق فى غير روايته عن أبى الهيثم، وباقى رجاله ثقات رجال مسلم غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن. وأخرجه الحاكم 4/593، والبيهقى فى "البعث" "561" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 4/191 من طريقين عن ابن لهيعة، عن دارج، به.

7472– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال مسلم غير ابن عجلان - وهو محمد - فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق. وأخرجه أحمد 2/432 و 439 والدارمى 2/340، والحاكم 4/5 من طرق عن ابن عجلان بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبى. وفى الباب عن النعمان بن بشير عند البخارى "6561" و "6562" ومسلم "213"، والترمذى "2604"، والبيهقى فى "البعث" "492" و "493" و "494"، والحاكم 4/580 و 581-580 و 581، وعن أبى سعيد الخدرى عند مسلم "211"، والبيهقى فى "البعث" "495"، والحاكم 4/581، وعن ابن عباس عند مسلم "212"، والبيهقى فى "البعث" "496"، والحاكم 4/581، ولفظه: "أهون أهل النار عذاباً أبو طالب وهو منتعل بنعلين يغلى منهما دماغه."

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے اور اس کے ذریعے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَاءِ الَّذِىْ يُسْقَى اَهْلُ جَهَنَّمَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

اس پانی کی صفت کا تذکرہ' جو اہل جہنم کو پلایا جائے گا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7473 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (مَاءٍ كَالْمُهْلِ) كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَاِذَا قَرَّبَهُ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایسا پانی جو تارکول کی مانند ہوگا''۔

اس سے مراد تارکول ہے۔ جب وہ اس کے قریب ہوگا' تو اس کے نتیجے میں اس کے چہرے کی کھال اتر جائے گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ غَيْرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا دَخَلُوا النَّارَ يُرْفَعُ الْمَوْتُ عَنْهُمْ، وَيَثْبُتُ لَهُمُ الْخُلُوْدُ فِيْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب مسلمانوں کے علاوہ لوگ جہنم میں داخل ہو جائیں گے' تو ان سے موت کو اٹھا لیا جائے گا' اور ان کے لیے جہنم میں رہنا ہمیشہ کے لیے ثابت ہو جائے گا

7474 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِىَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِىْ مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، يَا اَهْلَ

7473– إسناده ضعيف، دارج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف . وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 15/239، والحاكم 2/501، والبيهقي "550" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه نعيم بن حماد في زوائد "الزهد" "316"، والترمذي "2581" في صفة جهنم: باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، و "3322" في تفسير القرآن باب ومن سورة سأل سائل، من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث رشدين. وأخرجه أحمد 3/70-71، وأبو يعلى "1375" من طريق الحسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دارج، به .

النَّارِ لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَبَرُ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ: يُجَاءُ بِالْمَوْتِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ، تَنَكَّبْنَاهُ، لِاَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، قَالَ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُوْنَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ: يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يُرِيْدُ يُمَثِّلُ لَهُمُ الْمَوْتُ لَا اَنَّهُ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور اہل جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے' تو موت کو لایا جائے گا اس کو جنت اور جہنم کے درمیان رکھا جائے گا' اور پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا۔ اے اہل جنت اب موت نہیں آئے گی۔ اے اہل جہنم اب موت نہیں آئے گی۔ اس کے نتیجے میں اہل جنت کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا' اور اہل جہنم کے غم میں اضافہ ہو جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اعمش نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ موت کو ایک دنبے کی شکل میں لایا جائے گا۔ ہم نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے کیونکہ اس کی سند متصل نہیں ہے۔

شجاع بن ولید نے اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اسے لوگوں کو ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''موت کو لایا جائے گا'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ موت کو کسی وجود کی شکل میں لایا جائے گا۔ یہ مراد

7474- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هارون بن سعيد الأيلي، عمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2850" "43" في الجنة وصفة نعيمها: باب النار .... يدخلها الجبارون، والجنة يدخلها الضعفاء ، والبيهقي في "البعث" "585" من طريق هارون بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2850" "43" عن حرملة بن يحيى ى، عن ابن وهب، به . وأخرجه أحمد 2/118 و121-120، والبخاري "6548" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، وأبو نعيم في "الحلية" 184-8/183، والبغوي "4367" من طريق عبد الله بن المبارك، عن عمر بن محمد بن زيد، به . وأخرجه البخاري "6544" في الرقاق: باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ومسلم "2850" "42" من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد عن أبيه، عن صالح، وابن أبي داود في "البعث" "55" من طريق الوليد، عن عمر بن محمد، كلاهما عن نافع، عن ابن معمر.

1 إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه هناد في "الزهد" "213"، وأحمد 3/9 من طريق محمد بن عبيد، وهناد "213"، والبيهقي في "البعث" "584" من طريق يعلى بن عبيد، وأحمد 3/9، ومسلم "2849" "40"، وابن جرير الطبري 88-16/87، والآجري في "الشريعة" ص401، والبيهقي في "البعث" "584" من طريق أبي معاوية، والبخاري "4730"، والبغوي "4366" من طريق حفص بن غياث، ومسلم "2849" "41"، وأبو يعلى "1175" من طريق جرير، خمستهم عن الأعمش، به . وصرح حفص بن غياث بتحديث الأعمش عن أبي صالح، ولم يذكر من هو أوثق من شجاع بن الوليد المذكور ما ذكره من قوله: "عن الأعمش قال: سمعتهم يذكرون ." وأخرجه الآجري ص 401-400 من طريق عاصم بن أبي النجود، عن أبي صالح، به . وأخرجه الترمذي "2558"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "106" من طريقين عن فضيل بن مرزوق، عن عطية، عن أبي سعيد.

نہیں ہے کہ موت کو لایا جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْمُنَادِي: يَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ اِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ خُرُوْجِ الْمُوَحِّدِيْنَ مِنْهَا جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ اُخْرِجَ مِنْهَا بِرَحْمَتِهٖ اِنْ لَمْ يَتَفَضَّلْ عَلَيْنَا بِالسَّلَامَةِ مِنْهَا قَبْلَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ منادی کا یہ کہنا: ''اے اہل جہنم اب موت نہیں آئے گی''

یہ توحید کے قائل لوگوں کے جہنم سے نکل جانے کے بعد ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے جنہیں اس کی رحمت کی وجہ سے جہنم سے نکالا جائے گا' اگر وہ اس سے پہلے ہمیں (جہنم سے) سلامت رہنے کی فضیلت عطا نہیں کرتا

7475 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ، قَالَ: لَاَعْلَمُ آخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ، وَآخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَاْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى، فَيَقُوْلُ لَهُ: اذْهَبْ فَارْجِعْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَاْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى، فَيَرْجِعُ اِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: اَتَسْخَرُ بِيْ، اَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: وَكَانَ يُقَالُ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جہنم سے نکلنے والے آخری جنتی کو جانتا ہوں اور جنت میں داخل ہونے والے آخری جنتی کو جانتا ہوں۔ ایک شخص جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت میں آئے گا' تو اسے یہ محسوس ہوگا کہ وہ بھر چکی ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے پایا ہے کہ وہ بھر چکی ہے۔ پروردگار اس سے فرمائے گا: تم واپس جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس میں آئے گا' تو اسے لگے گا کہ وہ بھر چکی ہے۔ وہ واپس پروردگار کی بارگاہ میں جائے گا' اور عرض کرے گا: اے پروردگار میں نے اسے پایا ہے کہ وہ بھر چکی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس

7475- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم "186" "308" في الإيمان: باب آخر أهل النار خروجاً، وابن منده في "الإيمان" "842"، والبيهقي في "البعث" "95" من طريق إسحاق بن إبراهيم وهو ابن راهويه - بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "6571" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "186" "308"، وابن ماجة "4339" في الزهد: باب صفة الجنة، من طريق عثمان بن أبي شيبة، وابن خزيمة في "التوحيد" ص159، 317 من طريق يوسف بن موسى، وابن منده "842" من طريق قتيبة بن سعيد، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "444" من طريق زكريا بن عدي، أربعتهم عن جرير، به. وقد تقدم برقم "7427" و "7431".

سے فرمائے گا: تم جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور دنیا کا دس گنا مزید ملتا ہے۔ وہ عرض کرے گا کیا' تو میرا مذاق اڑا رہا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا' تو مجھ پر ہنس رہا ہے۔ جبکہ' تو بادشاہ ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

ابراہیم نامی راوی کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ یہ جنت کے سب سے کم مرتبے کے شخص کا عالم ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ يَكُوْنُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَالْجَبَّارُوْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اہل جہنم میں اکثریت تکبر کرنے والے لوگوں کی اور ظالم لوگوں کی ہوگی

7476 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَدْخُلُنِيْ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَاَسْقَاطُهُمْ، فَقَالَ اللّٰهُ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت اور جہنم میں بحث ہوگئی۔ جہنم نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور عام افراد داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو تمہارے ذریعے میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا' اور جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو تمہارے ذریعے میں جسے چاہوں گا (رحمت عطا کروں گا) اور تم دونوں میں سے ہر ایک نے بھرنا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ الَّذِيْنَ يَكُوْنُوْنَ اَكْثَرَ سُكَّانِ اَهْلِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

ان بعض دوسرے لوگوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

جن کی اکثریت اہل جہنم کی رہائشی ہوگی' ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7477 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

7476– إسناده على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام العجلي وشيخه محمد بن عبد الرحمن الطفاوي، فمن رجال البخاري. وقد تقدم برقم "7447" وانظر الحديث الآتي.

(متن حدیث): احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا بَالِي يَدْخُلُنِي الْفُقَرَاءُ وَالضُّعَفَاءُ؟ وَقَالَتِ النَّارُ: مَا بَالِي يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ؟ فَقَالَ اللّٰهُ: اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُصِيبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مِلْؤُهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت اور جہنم میں بحث ہوگئی۔ جنت نے کہا: میرا یہ معاملہ ہے کہ میرے اندر غریب اور ضعیف لوگ داخل ہوں گے۔ جہنم نے کہا: میرا یہ معاملہ ہے، میرے اندر جبار اور متکبر داخل ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم میری رحمت ہو، میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو، میں تمہارے ذریعے جسے چاہوں گا (عذاب دوں گا) اور تم دونوں میں سے ہر ایک نے بھرنا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ النَّاسِ الَّذِيْنَ يَكُوْنُوْنَ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فِي الْعُقْبَى

بعض لوگوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو آخرت میں اہل جہنم کا اکثر حصہ ہوں گے

7478 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ بِالصَّدَقَةِ، وَحَثَّهُنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: بِمَ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتُسَوِّفْنَ الْخَيْرَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ

(توضیح مصنف): وَالْعَشِيْرُ الزَّوْجُ.

❁❁ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور انہیں اس کی ترغیب دی، آپ نے فرمایا: تم صدقہ کرو، کیونکہ اہل جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی:

7477- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار - وهو الرمادي الحافظ - روى له أبو داود ...... والترمذي وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، سفيان هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "1137"، ومسلم "2846" "34" في الجنة: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء ، والآجري في "الشريعة" ص391، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص158 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2846" "35"، والبيهقي ص350 محمد بن رافع، عن شبابة، عن ورقاء ، عن أبي الزناد، به . وأخرجه البخاري "7449" في التوحيد: باب ما جاء في قول الله تعالى: (إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ) ، من طريق صالح بن كيسان، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وقد تقدم برقم "7447" و ."7476"

7478- حديث صحيح . زيد بن رفيع مختلف فيه، قال أحمد: ما به بأس، وقال أبو داود: جزري ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات" 6/304، وقال: كان فقيهاً ورعاً، ابن شاهين في "الثقات"، وضعفه الدارقطني، وقال النسائي: ليس بالقوي، وحزام بن حكيم لم يوثقه غير المؤلف. وقد تقدم برقم "3320"، وانظر الحديث الآتي.

یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیونکہ تم لعنت بکثرت کرتی ہو، اور بھلائی کا انکار کرتی ہو، اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''عشیر'' سے مراد شوہر ہے۔

7479 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ،

(متن حدیث): قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَهُنَّ، وَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالطَّاعَةِ لِاَزْوَاجِهِنَّ، وَقَالَ: اِنَّ مِنْكُنَّ مَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَجَمَعَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، وَمِنْكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ، وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، فَقَالَتِ الْمَارِدِيَّةُ اَوِ الْمُرَادِيَّةُ: وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، وَتُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتُسَوِّفْنَ الْخَيْرَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں وعظ و نصیحت کی، اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے شوہروں کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کچھ خواتین وہ ہیں، جو جنت میں داخل ہوں گی، نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کرلیا، اور کچھ خواتین وہ ہیں، جو جہنم کا ایندھن ہوں گی، نبی اکرم ﷺ نے (یہ کہتے ہوئے) اپنی انگلیوں کو پھیلالیا' تو ان میں سے ایک خاتون، جس کا تعلق ''مارد'' یا شاید ''مراد'' قبیلے سے تھا، اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیونکہ تم شوہر کی ناشکری کرتی ہو، لعنت زیادہ کرتی ہو، اور بھلائی سے گریز کرتی ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَوْؤُوْدَةَ لَا مَحَالَةَ فِي النَّارِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور جو اس بات کا قائل ہے) زندہ گاڑی گئی بچی لازمی طور پر جہنم میں ہی جائے گی

7480 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيْحٍ بِعُكْبَرَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

7479- إسناده كالذى قبله. وله شاهد من حديث ابن مسعود وقد تقدم برقم "3323"و ."4234" وآخر من حديث أبى سعيد الخدرى عند البخارى "304" و "1462"، ومسلم "80"، والبغوى ."19" وثالث من حديث زينب امرأة عبد الله بن مسعود عند الترمذى "635" و "636"، والنسائى فى "عشرة النساء " ."318" ورابع من حديث جابر عند مسلم "885" والنسائى فى "السنة187-3/186"، وفى "عشرة النساء " "373"، والدارمى 1/377، وأحمد 3/318، والفريابى فى "أحكام العيدين " "98" و "99"، وابن خزيمة "1460" وأبى يعلى "2033"، والبيهقى فى "سننه" .3/296 وخامس من حديث ابن عمر عند أحمد 2/66-67، ومسلم "79"، وابن ماجة."4003" وسادس من حديث أبى هريرة عند الترمذى "2613" ومسلم ."80"

(متن حدیث): اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِی النَّارِ

اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ ذَرِيحٍ فِي عَقِبِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: قَالَ اَبِي: فَحَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: خِطَابُ هٰذَا الْخَبَرِ وَرَدَ فِي الْكُفَّارِ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ: اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ مِنَ الْكُفَّارِ فِي النَّارِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زندہ درگور کرنے والی اور زندہ درگور ہونے والی جہنمی ہوں گی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ کفار (کی خواتین) کے بارے میں ہیں، مسلمانوں کے بارے میں نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''زندہ درگور کرنے والی اور زندہ درگور ہونے والی'' سے مراد وہ عورتیں ہیں' جو کفار سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ جہنم میں ہوں گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7481 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ الْعُقَيْلِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ: اَمِيْرٌ

7480- رجاله ثقات. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا، وأبو زكريا سماعه من أبي إسحاق بأخرة. وأخرجه الطبراني "10059" عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن مسروق، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "4717" في السنة: باب في ذراري المشركين، والطبراني "10059" من طريقين عن ابن أبي زائدة، به. وأخرجه ابن أبي حاتم فيما نقله عنه الحافظ ابن كثير في "تفسيره." .... 8/357 طبعة الشعب عن أحمد بن سنان الواسطي، عن أبي أحمد الزبيري، عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن علقمة وأبي الأحوص، عن ابن مسعود. وهذا سند رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن إسرائيل سمع من أبي إسحاق مثل زكريا بأخرة. وله طريق ثالث عند الطبراني "10236" عن علي بن عبد العزيز، عن يحيى الحماني، عن محمد بن أبان، عن عاصم، عن زر، عن عبد الله بن مسعود.

7481- إسناده ضعيف. وقد تقدم تخريجه ضمن الحديث رقم "4312" و "7248".

مُسَلَّطٌ، وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ، لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ، وَفَقِيْرٌ فَخُوْرٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے ان تین افراد کو پیش کیا گیا، جو جہنم میں پہلے داخل ہوں گے (ایک) مسلط کیا جانے والا حکمران، (دوسرا) ایسا مال دار شخص جو اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا نہیں کرتا، (تیسرا) غریب متکبر''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خَمْسَةِ اَنْفُسٍ يَّدْخُلُوْنَ النَّارَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس امت سے تعلق رکھنے والے ان پانچ آدمیوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو جہنم میں داخل ہوں گے

7482 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مَطَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ وَهُوَ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا، قُلْتُ: وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهٖ اِلَّا وَلِيْدَتُهُمْ يَطَؤُهَا، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَرَجُلٌ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ اِلَّا خَانَهٗ وَاِنْ دَقَّ، وَذَكَرَ الْكَذِبَ، وَذَكَرَ الْبُخْلَ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جہنم پانچ قسم کے لوگ ہیں، وہ ضعیف شخص جس کی پرواہ نہیں کی جاتی اور وہ تمہارے درمیان پیروکار (تابع فرمان) کے طور پر رہتے ہیں، وہ نہ بیوی بچے چاہتے ہیں، نہ مال چاہتے ہیں (راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا ایسا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں نے زمانہ جاہلیت میں ایسے لوگوں کو پایا ہے، جو کسی قبیلے کا پہرہ صرف اس لیے دیا کرتا تھا، تاکہ اس کے ذریعے (اس قبیلے کی کسی) لڑکی کے ساتھ زنا کرلے''۔

وہ شخص جو صبح وشام تمہاری بیوی اور مال کے حوالے سے تمہارے ساتھ دھوکہ سے کام لے، وہ شخص جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی، وہ خیانت کرتا ہے، خواہ وہ چیز کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ پھر انہوں نے جھوٹ اور بخل کا بھی ذکر کیا۔

7482– إسناده على شرط مسلم. وقد تقدم تخريجه ضمن حديث رقم "7453" وقوله: "ويكون ذلك يا أبا عبد الله" أبو عبد الله: هو مطرف بن عبد الله أحد رجال الإسناد، والقائل له هو قتادة . وقوله: "لقد أدركتهم. ". لعله يريد أواخر أمرهم وآثار الجاهلية، وإلا فمطرف صغير عن إدراك زمن الجاهلية حقيقة، وهو يعقل . ولفظ أحمد 4/266، والطبراني "992"/17: "فقال رجال: يا أبا عبد الله أمن الموالي هم أن من العرب؟ قال: هو التابعة يكون للرجل فيصيب من حرمته سفاحاً غير نكاح."

7483 - سَمِعْتُ الْهَيْثَمَ بْنَ خَلَفٍ الدُّورِيَّ بِبَغْدَادَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ مُوسَى الْاَنْصَارِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ: يُخْرِجُ اللّٰهُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ، وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا) (المائدة: 37) ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّكُمْ تَجْعَلُوْنَ الْخَاصَّ عَامًّا، هٰذِهٖ لِلْكُفَّارِ اقْرَؤُوْا مَا قَبْلَهَا، ثُمَّ تَلَا: (اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ، وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا) (المائدة: 37) هٰذِهٖ لِلْكُفَّارِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے ان دونوں کانوں کے ذریعے سنا۔ انہوں نے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا''۔

عمرو کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک شخص نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے لیکن وہ اس سے نکل نہیں سکیں گے''۔

تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگ خصوصی مفہوم سے عام مفہوم مراد لے رہے ہو۔ یہ کفار کے بارے میں ہے تم اس سے پہلے والے حصے کو بھی تلاوت کرو۔ انہوں نے یہ تلاوت کی:

7483- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق بن موسى الأنصاري، فمن رجال مسلم. وأخرجه بطولة أبو حنيفة في "مسنده" ص -503و 505 عن يزيد بن صهيب، عن جابر . وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص 334، وابن أبي حاتم فيما ذكر ابن كثير في "تفسيره" 2/56 من طريق مبارك بن فضالة، وابن مردويه فيما ذكر ابن كثير من طريق المسعودي، كلاهما عن يزيد بن صهيب الفقير عن جابر بن عبد الله . وأخرجه بنحوه البخاري في "الأدب المفرد" "818"، وابن مردويه فيما ذكر ابن كثير، من طريق سعيد بن المهلبن عن طلق بن حبيب، عن جابر . وأخرج الطرف الأول منه الحميدي "1425"، والطيالسي "1804"، وأحمد 3/381، ومسلم "191" "317" في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة، وابن أبي عاصم في "السنة" "839" و "840"، والآجري في "الشريعة" ص 344، وأبو يعلى "1831" و "1973"، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/212، من طريق سفيان، بهذا الإسناد . . . . . . وأخرجه مختصراً أيضاً: الطيالسي "1703"، ومسلم "191" "318"، والبخاري "6558" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، والآجري ص 344، وابن أبي عاصم "841" وأبو يعلى "1992" و "1993" من طريق حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه مطولاً بغير هذه السياقة: مسلم "191" و "319" و"320"، والآجري ص 334-333 من طريق يزيد بن صهيب الفقير، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/326 و 379، ومسلم "191" "316" من طريق أبي الزبير، عن جابر . وفي الباب عند الطبري "11906" من طريق الحسين بن واقد، عن يزيد النحوي، عن عكرمة، أن نافع بن الأزرق قال لابن عباس: أعمى البصر أعمى القلب يزعم أن قوماً يخرجون من النار، وقد قال الله جل وعز: (وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا) ؟ فقال ابن عباس: ويحك اقرأ مافوقها: هذه للكفار.

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اگر ان کے لیے زمین میں موجود سب کچھ ہو اور اس کی مانند مزید ان کے ساتھ ہو اور وہ قیامت کے دن کے عذاب کے لیے اسے فدیے کے طور پر دینا چاہیں' تو وہ ان کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا انہیں دردناک عذاب ہوگا وہ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن وہ اس سے نہیں نکل سکیں گے''۔

یہ آیت کفار کے لیے ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَنْ اُدْخِلَ النَّارَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، يُخَلَّدُ فِيهَا مِنْ غَيْرِ خُرُوْجٍ مِنْهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس امت کا جو شخص جہنم میں داخل ہو جائے گا، ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا' اور اس سے کبھی باہر نہیں نکلے گا

7484 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً قَالَ يَزِيْدُ: فَلَقِيْتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ، فَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِيْ بِهٖ قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذَرَّةً، قَالَ يَزِيْدُ: صَحَّفَ فِيْهِ اَبُوْ بِسْطَامٍ، قَالَ يَزِيْدُ: فَلَقِيْتُ عِمْرَانَ الْقَطَّانَ اَبَا الْعَوَّامِ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيْثِ، فَقَالَ عِمْرَانُ: حَدَّثَنِيْ بِهٖ قَتَادَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

7484- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وهشام هو الدستوائي. وهو في "مسند أبي يعلى" "2955" و "2956" و "2957". وأخرجه مسلم "193" "325" في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/116، وابن ماجة "4312" في الزهد: باب ذكر الشفاعة، وأبو يعلى "2889" و "2993"، وابن أبي عاصم في "الزهد" "849" من طرق عن سعيد، به. وأخرجه الطيالسي "1966"، والبخاري "40" في الإيمان: باب زيادة الإيمان ونقصانه، ومسلم "193" "325"، والترمذي "2593" في صفة جهنم: باب ماجاء أن للنار نفسين وماذكر من يخرج من النار من أهل التوحيد، وابن أبي عاصم "850"، وأبو يعلى "2927" و "2977" و "3273"، وأبو عوانة 1/184 من طرق عن هشام، به. وأخرجه الطيالسي "1966"، وأحمد 3/173 و276، والترمذي "2593"، وابن أبي عاصم "851"، وأبو يعلى "3273"، وأبو عوانة 1/184 من طريق شعبة، به . . . . = وأخرجه البخاري تعليقاً باثر الحديث "44" عن ابان بن يزيد العطار، عن قتادة، به . ووصله الحاكم فيما ذكره الحافظ في "الفتح" -1/104في "الأربعين" من طريق ابي سلمة، عن ابان، به وأخرجه أحمد 248-3/247 من طريق ثابت عن أنس. وأخرجه البخاري "7509" في التوحيد: باب كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، والآجري في "الشريعة" ص 345 من طريق أبي بكر بن عياش، عن حميد، عن أنس. وأخرجه الحاكم 1/70 من طريق عبيد الله بن أبي بكر عن جده أنس. وأخرجه الطبراني في "الصغير" 2/41 من طريق عبد الله بن الحارث، عن أنس. وانظر الحديث المتقدم برقم. "6464"

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيْثِ، قَالَ يَزِيْدُ: اَخْطَاَ فِيْهِ عِمْرَانُ، وَوَهِمَ فِيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جہنم سے ہر وہ شخص نکل جائے گا' جو لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو اور اس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا ایمان ہو''۔

یزید کہتے ہیں: میری ملاقات شعبہ سے ہوئی۔ میں نے انہیں یہ حدیث بیان کی' تو شعبہ نے بتایا، قتادہ نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ البتہ شعبہ نے لفظ الذرہ کی بجائے ذرہ استعمال کیا ہے۔

یزید بیان کرتے ہیں: اس روایت میں ابوبسطام نامی راوی نے تصحیف کی ہے۔ یزید کہتے ہیں: میری ملاقات عمران قطان سے ہوئی۔ میں نے انہیں یہ حدیث سنائی' تو عمران نے بتایا: قتادہ نے یہ حدیث عطاء بن یزید لیثی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر مجھے سنائی تھی۔

یزید کہتے ہیں: اس روایت میں عمران نے غلطی کی ہے اور انہیں اس میں وہم ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ حَالَةِ مَنْ يُّخَلَّدُ فِي النَّارِ، وَمَنْ يُّعَاقَبُ، ثُمَّ يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِ فَيُخْرَجُ مِنْهَا

ایسے شخص کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جہنم میں ہمیشہ رہے گا' اور وہ شخص جسے سزا دی جائے گی اور پھر اس پر اللہ تعالیٰ فضل کرے گا' اور وہ جہنم سے نکل آئے گا

7485 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا، فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ، وَلَا يَحْيَوْنَ، وَلٰكِنَّ اُنَاسًا تُصِيْبُهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ فَيُمِيْتُهُمْ حَتّٰى اِذَا صَارُوْا فَحْمًا اُذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے' جو اس کے اہل ہوں گے یہ لوگ اس میں مریں گے بھی نہیں اور زندہ بھی نہیں رہیں گے۔ البتہ کچھ لوگوں کو ان گناہوں کے عوض میں جہنم لاحق ہوگی وہ انہیں مار دے گی' یہاں تک وہ کوئلہ ہو جائیں گے' تو ان کی شفاعت کی جائے گی''۔

7485- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة -فمن رجال مسلم . إسماعيل بن إبراهيم: هو المعروف بابن علية، وأبو مسلمة: هو سعيد بن يزيد الأزدي . وهو في "مسند أبي يعلى" "1097" وقد تقدم بأطول منه برقم ."7379"

ذِكْرُ وَصْفِ غِلَظِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

جہنم میں کافر کی موٹائی کا تذکرہ، ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7486 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): غِلَظُ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ، وَضِرْسُهُ مِثْلُ اُحُدٍ

اَلْجَبَّارُ: مَلِكٌ بِالْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ الْجَبَّارُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کافر کی موٹائی بیالیس گز ہوگی، جو جبار کے گز کے حساب سے ہوگی اور اس کی لمبائی اُحد پہاڑ جتنی ہوگی''۔

جبار یمن کا حکمران تھا اسے جبار کہا جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجْعَلُ اللّٰهُ غِلَظَ جُلُوْدِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ جہنم میں کافر کی جلد کو کتنا موٹا کر دے گا

7487 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

7486- إسناده صحيح على شرط الشيخين. شيبان: هو ابن عبد الرحمن التميمي النحوي. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "610" عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "2577" في صفة جهن: باب ماجاء في عظم أهل النار، والحاكم 4/595، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص342 من طرق عن عبيد الله بن موسى، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث الأعمش وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي . وأخرجه احمد 2/334و537، وابن أبي عاصم "611"، والبيهقي في "البعث" "566" من طريقين عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار، عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة بلفظ: "ضرس الكافر مثل أحد، وفخذه مثل البيضاء ومقعده من النار كما بين قديد ومكة، وكثافة جلده اثنان وأربعون ذراعاً بذراع الجبار." وأخرجه أحمد 2/328، والحاكم 4/595، والبيهقي "568" من. . . . .

. . . . طريقين عن عبد الرحن بن إسحاق، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة بلفظ: "ضرس الكافر يوم القيامة مثل أحد، وعرض جلده سبعون، وعضده مثل البيضاء، وفخذه ورقان، ومقعده من النار مثل مابيني وبين الربذة." والبيضاء : موضع أو اسم جبل، ورقان كقطران: جبل أسود على يمين المار من المدينة على مكة . وأخرجه الترمذي "2578" عن على بن حجر، عن محمد بن عمار، عن جده محمد بن عمار وصالح مولى التوأمة، عن أبي هريرة . وقال: هذا حديث حسن غريب . وأخرجه نعيم بن حماد في زوائد "الزهد" ط"303 ومن كريقه البغوي "4413" من طريق سعيد بن المسيب، وابن المبارك"304"، والحاكم 4/595-596 من طريق سعيد المقبري، كلاهما عن أبي هريرة موقوفاً. وانظر الحديثين الآتيين.

(متن حدیث): ضِرْسُ الْكَافِرِ، اَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کافر کی داڑھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کافر کا ایک طرف کا دانت اُحد جتنا ہوگا' اور اس کی کھال تین دن کی مسافت جتنی موٹی ہوگی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجْعَلُ اللّٰهُ ضِرْسَ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِثْلَهٗ

اس چیز کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ جہنم میں کافر کی داڑھ کو جس کی مانند کردے گا

7488 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حُمَيْدٍ حَدَّثَهٗ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ - يَعْنِيْ فِي النَّارِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی (راوی کہتے ہیں: یعنی جہنم میں ایسا ہوگا)''

ذِكْرُ اطِّلَاعِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّارِ عَلٰى مَنْ يُّعَذَّبُ فِيْهَا، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کو جہنم میں دیکھنے کا تذکرہ' جنہیں عذاب ہو رہا تھا ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7489 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شُرَيْكٌ،

7487- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال مسلم غير إسحاق بن إبراهيم، فروى له البخارى فى "الأدب المفرد" وأبو داود، والنسائى. حميد بن عبد الرحمن: هو ابن حميد بن عبد الرحمن الرؤاسى، وهارون بن سعد: هو العجلى، وأبو حازم هو سلمان الأشجعى. وأخرجه مسلم "2851" فى الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون، والبيهقى فى "البعث" "565" من طريق سريج بن يونس، عن حميد بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى"2579" فى صفة الجنة: باب ماجاء فى عظم أهل النار. من طريق فضيل بن غزوان، عن أبى حازم، به.

7488- حديث صحيح. سليمان بن حميد: ذكره المؤلف فى "الثقات" 6/385 وقال: يروى عن محمد بن كعب القرظى، روى عنه عمرو بن الحارث، وإبراهيم بن نشيط الوعلانى. وأبوه حميد ذكره أيضاً فيه 4/151، فقال: والد سليمان بن حميد، يروى عن سعيد بن العاص، عداده فى أهل مصر، روى عنه سماك بن حرب وهو الذى روى عنه عمرو بن الحارث، عن سليمان بن حميد، عن أبيه، عن أبى هريرة. قلت: باقى رجاله ثقات رجال مسلم. وانظر الحديثين الآتيين.

عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ، وَرَاَيْتُ فِيهَا ثَلَاثَةً يُعَذَّبُونَ: امْرَاَةً مِنْ حِمْيَرَ طُوَالَةً رَبَطَتْ هِرَّةً لَهَا لَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ، فَهِيَ تَنْهَشُ قُبُلَهَا وَدُبُرَهَا وَرَاَيْتُ فِيهَا اَخَا بَنِي دَعْدَعٍ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَاِذَا فُطِنَ لَهُ، قَالَ: اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي، وَالَّذِي سَرَقَ بَدَنَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت میں داخل ہوا' تو اہل جنت میں اکثریت غریبوں کی تھی۔ میں نے جہنم میں جھانکا' تو اس میں اکثریت خواتین کی تھی۔ میں نے اس میں تین لوگوں کو دیکھا کہ انہیں عذاب ہو رہا تھا ایک حمیر سے رکھنے والی ایک طویل القامت عورت جس نے ایک بلی کو باندھ دیا تھا اور وہ اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لیے نہیں دیتی تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھالے۔ وہ بلی اسے آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے نوچتی تھی۔ میں نے جہنم میں بنو دعدع سے تعلق رکھنے والے اس شخص کو دیکھا جو اپنی لاٹھی کے ذریعے حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا جب وہ پکڑا جاتا تھا' تو یہ کہتا تھا، یہ چیز میری لاٹھی کے ساتھ لٹک گئی تھی' اور اس شخص کو دیکھا' جس نے اللہ کے رسول کے قربانی کے دو جانور چوری کیے تھے''۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّارِ ابْنَ قَمَعَةَ يُعَذَّبُ فِيهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہنم میں ابن قمعہ کو دیکھنا جسے اس میں عذاب ہو رہا تھا

7490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَاَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ غَيَّرَ عَهْدَ اِبْرَاهِيمَ، وَسَيَّبَ السَّوَائِبَ، وَكَانَ اَشْبَهَ شَيْءٍ بِاَكْثَمَ بْنِ اَبِي الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ،

7489- حديث صحيح . شريك- وهو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي القاضي -سيء الحفظ، لكنه توبع، وباقي رجاله ثقات. وقد تقدم برقم ."2838"

7490- إسناده حسن. محمد بن عمرو- وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ-روى له البخاري مقروناً ومسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. واخرجه ابن أبي شيبة14/70، والطبري في "جامع البيان." "12822"، وابو يعلى"6121" من طريق محمد بن عمر، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2856" "50" في الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون، عن زهير بن حرب، عن جرير، عن سهيل، عن أبيه، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن أبي عاصم في "الأوائل" "83"، والطبري "12820" من طريقين عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، وقد تقدم برقم ."6260"

فَقَالَ الْاَكْثَمُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ يَضُرُّنِیْ شَبَهُهٗ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ مُسْلِمٌ وَّهُوَ كَافِرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا یہ وہ پہلا شخص تھا' جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو تبدیل کیا تھا۔ اس نے بتوں کے نام پر جانور مخصوص کرنے کا آغاز کیا تھا۔ وہ اکثم بن ابوجون خزاعی سے مشابہت رکھتا تھا۔ اکثم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس کے ساتھ مشابہت رکھنا مجھے نقصان دے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مسلمان ہو اور وہ کافر ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوْبَةِ اَقْوَامٍ مِنْ اَجْلِ اَعْمَالٍ ارْتَكَبُوْهَا، اُرِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا

مختلف لوگوں کے مختلف اعمال کے ارتکاب کی وجہ سے انہیں دی جانے والی سزا کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی گئی

7491 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بن بكر حدثني ابن جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي اَبُو اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِي رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَاَتَيَا بِيْ جَبَلًا وَعْرًا فَقَالَا لِي: اصْعَدْ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ فَاِذَا اَنَا بِصَوْتٍ شَدِيدٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالَ: هٰذَا عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَاِذَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ مُشَقَّقَةٍ اَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا. فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ فَاِذَا بِقَوْمٍ اَشَدِّ شَیْءٍ انْتِفَاخًا وَاَنْتَنِهِ رِيْحًا وَاَسْوَئِهِ مَنْظَرًا. فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قِيْلَ: الزَّانُونَ وَالزَّوَانِي. ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ فَاِذَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِيَّهُنَّ الْحَيَّاتُ. قُلْتُ: مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ؟ قِيْلَ: هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي يَمْنَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ اَلْبَانَهُنَّ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِی. فَاِذَا اَنَا بِغِلْمَانٍ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ نَهْرَيْنِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ ذَرَارِیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ شَرَفَ بِیْ شَرَفًا فَاِذَا

7491– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن أبي بكر، فمن رجال البخاري، وسليم بن عامر - وهو أبو يحيى الكلاعي - فمن رجال مسلم. ابن جابر: هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1986" بأطول منه. وأخرجه ابن خزيمة "1986"، والحاكم مختصراً 1/430 ومن طريقه البيهقي 4/216 من طريق بحر بن نصر بن سابق الخولاني، عن بشر بن بكر، به، وصححه الحاكم على مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني "7667" من طريق عبد الله بن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/166 من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، به. واخرجه الطبراني "7666" من طريق معاوية بن صالح عن سليم، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 1/76-77 وقال: رواه الطبراني في "الكبير" ورجاله رجال الصحيح.

اَنَا بِثَلَاثَةٍ يَشْرَبُوْنَ مِنْ خَمْرٍ لَهُمْ . فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ ".

(2 :3)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے مجھے بازو سے پکڑا اور مجھے لے کر ایک پہاڑ کے پاس آگئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: آپ چڑھیں۔ جب میں پہاڑ کے اوپر پہنچا' تو ایک زبردست آواز آئی میں نے انہیں کہا: یہ کس قسم کی آوازیں ہیں' تو اس نے بتایا: یہ اہل جہنم کا شوروغوغا ہے۔ پھر وہ مجھے ساتھ لے کر گئے' تو میرے سامنے کچھ لوگ آئے وہ اپنی ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے۔ ان کی باچھیں چھلی ہوئی تھیں اور ان میں سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں' تو بتایا گیا: یہ وہ لوگ ہیں' جو روزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے روزہ افطار کر لیتے تھے پھر وہ مجھے ساتھ لے کے گئے' تو میرے سامنے کچھ ایسے لوگ آئے جو انتہائی پھولے ہوئے تھے اور ان کی بو انتہائی بدبودار تھی اور ان کی صورت حال انتہائی بدترین تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔ پھر وہ ساتھ لے کر گئے' تو وہاں کچھ خواتین تھیں' جن کی چھاتیوں کو سانپ کاٹ رہے تھے میں نے دریافت کیا: ان کا کیا معاملہ ہے' تو بتایا گیا: یہ وہ عورتیں ہیں' جو اپنی اولاد کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر وہ مجھے ساتھ لے کر گئے' تو کچھ لڑکے تھے جو دو نہروں کے درمیان پھر رہے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا: یہ اہل ایمان کے بچے ہیں پھر وہ مجھے ساتھ لے کر اوپر گئے' تو وہاں تین حضرات موجود تھے' جو مشروب پی رہے تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ حضرات آپ کا انتظار کر رہے ہیں''۔

حرفِ اختتام

اللہ تعالیٰ کے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جو قادرِ مطلق ہے' جو وہ چاہتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے اور اسی کی عطا کردہ توفیق اور صلاحیت کی بدولت انسان کسی کام کا آغاز کر کے اسے اختتام تک پہنچانے کے قابل ہو پاتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو جو انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے قائد وپیشوا ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین' پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرعی احکام کو سیکھا آپ کے فرامین' معمولات' عادات واطوار' سیرت وکردار کو بڑی احتیاط اور دیانت کے ساتھ اگلی نسل تک منتقل کیا۔ ان کے ہمراہ تابعین' تبع تابعین سے لے کر کتب حدیث کے مصنفین تک' اور ان کے بعد ان کتب کی تحقیق' تشریح' ترجمہ' تعلیق' نشر واشاعت' درس وتدریس وغیرہ جیسی خدمات سرانجام دینے والے ان تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے' جنہوں نے پیغمبر صادق ومصدوق کی تعلیمات کو پورے ضبط اور اتقان کے ساتھ محفوظ کیا اور اسے امت تک منتقل کیا۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وکرم کے تحت ہم علم حدیث کے مشہور مآخذ ''صحیح ابن حبان'' کے ترجمے کی خدمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہوئے ہیں۔ ہم نے صحیح ابن حبان کے جس نسخے کو سامنے رکھا تھا وہ موسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع' بیروت لبنان سے ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا۔ یہ نسخہ ہمیں محترم ڈاکٹر راغب حسین نعیمی نے جامعہ نعیمیہ لاہور کی مرکزی لائبریری سے فراہم کیا تھا' اس نسخے کی اٹھارہویں جلد میں فاضل محقق نے صحیح ابن حبان میں مذکور روایات کے راویوں اور ان روایات کے ارقام الحدیث کی فہرست شامل کی ہے۔ ہم نے وہ فہرست قارئین کے فائدے اور سہولت کے لئے من وعن یہاں شامل کر دی ہے' جس میں سب سے پہلے صحابہ کرام پھر امام ابن حبان کے شیوخ اور پھر ان دو طبقوں کے علاوہ دیگر تمام راویان حدیث کے اسماء اور ان کی مرویات کے ارقام شامل کیے گئے ہیں۔ امید ہے یہ چیز محققین کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کرے اور اسے ہمارے دین' دنیا اور آخرت کے امور ومعاملات میں کامیابی' بہتری اور اچھائی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)